ہندوستان میں پہلی بار ملت اسلامیہ کے لیے روح پرور اور نشاط انگیز ارمغان محافل میلاد میں بیان کی جانے والی حدیثِ نور اور حدیث نفی سایہ اپنی صحیح سندوں کے ساتھ منظر عام پر جگمگانے لگیں۔
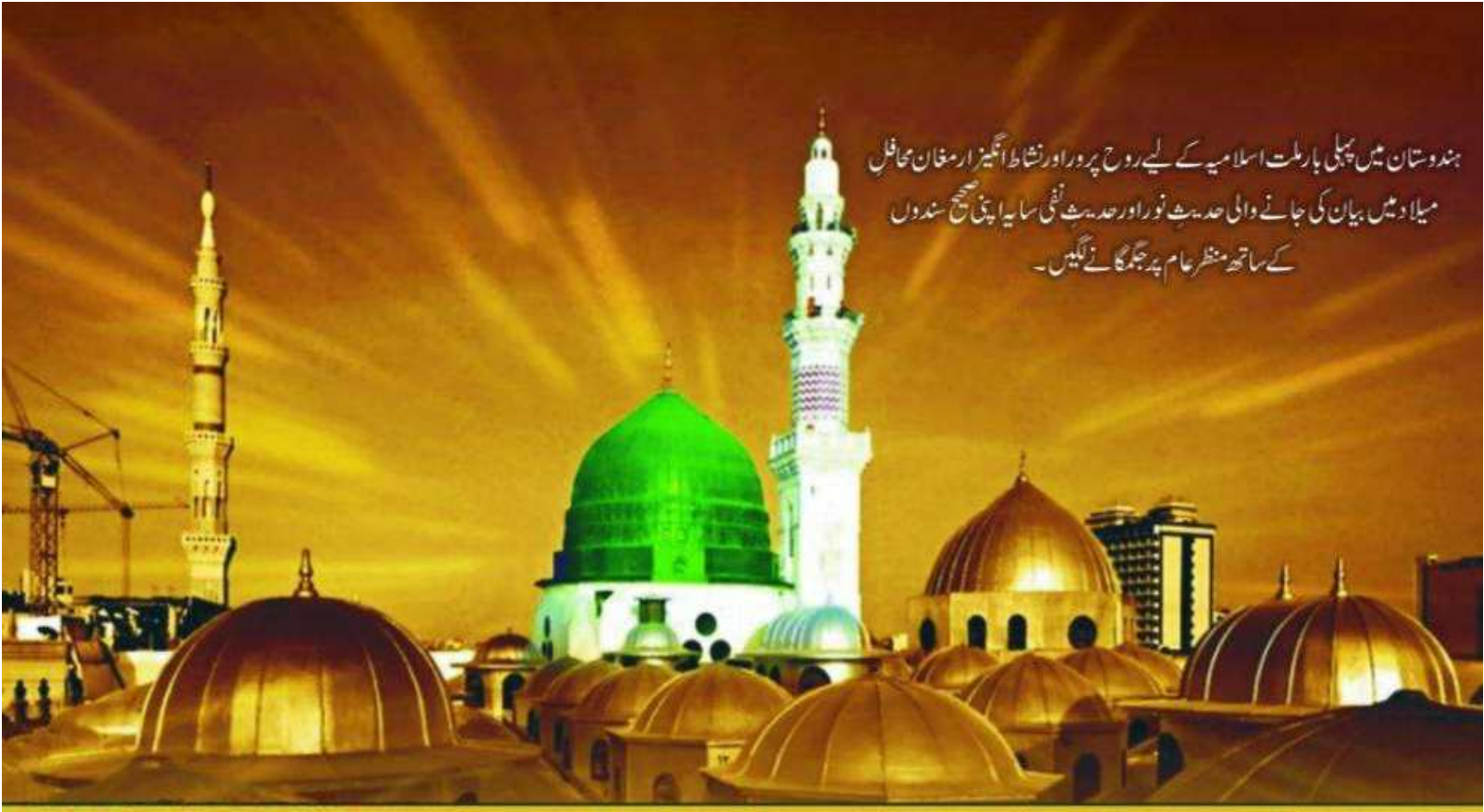
کی پہلی جلد کے دس گم گشتہ ابواب

مصنَّف عبد الرزاق

جلیل القدر حافظ الحدیث امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت: ۱۲۶ھ
وفات: ۲۱۱ھ

ترتیب و جدید پیش کش

محمد راحت خان قادری ناظم اعلیٰ، دار العلوم فیضان تاج الشریعہ، بریلی شریف

المکتب النور

شکار پور چودھری، نزد فرید پور، ایرفورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

(M) 9457919474 E-mail: mrkmqadri@gmail.com

ALMAKTABUN-NOOR
SHIKARPUR CAUDHRI
IZZATNAGR, BAREILLY

تقسیم کار

9412605880

ملت اسلامیہ کے لیے روح پرور اور نشاط انگیز ارمغان محافلِ میلاد میں
بیان کی جانے والی حدیثِ نور اور حدیثِ نفی سایہ اپنی صحیح سندوں
کے ساتھ منظر عام پر جگمگانے لگیں۔

مصنَّف عبد الرزاق

کی پہلی جلد کے دس گم گشتہ ابواب

از: جلیل القدر حافظ الحدیث امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام
صنعانی یمنی

امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک کے شاگرد امام احمد بن حنبل کے استاذ امام بخاری اور مسلم کے
استاذ الاستاذ (رحمهم الله تعالیٰ) (ولادت: ۱۲۶ھ۔۔۔وفات: ۲۱۱ھ

ترجمہ وتقدیم:
شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ، لاہور پاکستان

ناشر:

المکتب النور
شکار پور چودھری، ایر فورس گیٹ عزت نگر، بریلی شریف

نام : مصنَّف عبدالرزاق کے دس گم گشتہ ابواب
تصنیف : امام عبدالرزاق صنعانی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تقدیم وتحقیق : ڈاکٹر عیسیٰ مانع حمیری مدظلہ العالی سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف، دبئی
تقریظ : ڈاکٹر محمود سعید ممدوح مدظلہ العالی، دبئی
ترجمہ وپیش لفظ : شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور
ترتیب جدید وپیش کش : مفتی محمد راحت خان قادری ناظم اعلیٰ، دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ، شکار پور چودھری، ایرفورس گیٹ عزت نگر، بریلی شریف
صفحات : 350
سنِ اشاعت : صفر المظفر ۱۴۳۶ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۴ء
تعداد : ایک ہزار
ناشر : المکتب النور شکار پور چودھری، ایرفورس گیٹ عزت نگر، بریلی شریف

فہرست

	مضامین	صفحہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

تقریظ

مفکر اسلام حضرت مفتی محمد سلیم صاحب قبلہ بریلوی

مدیر اعزازی ماہنامہ اعلیٰ حضرت وشیخ الادب جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

تمام علمائے اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ رب العزت نے سب سے پہلے اپنے نور سے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔ اس سلسلہ میں جب سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز سے سوال ہوا تو آپ نے ''مصنف عبدالرزاق'' کے حوالہ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی وہ حدیث پاک نقل فرما کر کہ جو اہل سنت کے درمیان ''حدیث نور'' کے نام سے مشہور ہے یہ ثابت فرمایا کہ حقیقت یہی ہے کہ یہ حدیث پاک سنداً اور متناً قابل قبول، حسن صالح اور معتمد ہے۔ اس سلسلہ میں سرکار اعلیٰ حضرت نے مستقل ایک رسالہ ''صلاۃ الصفاء فی نور المصطفی'' بھی تحریر فرمایا جو فتاوی رضویہ مترجم کی ۳۰ رویں جلد میں شامل ہے۔ حدیث نور کو نقل فرما کر آپ نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ اس حدیث پاک کو امام عبدالرزاق کے علاوہ امام بیہقی، امام قسطلانی، امام ابن حجر مکی، علامہ فاسی، علامہ زرقانی، علامہ دیار بکری خمیس اور شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر ائمۂ متقدمین ومتاخرین نے بھی اپنی اپنی تصانیف میں نقل فرمایا ہے۔ ساتھ ہی سرکار اعلیٰ حضرت نے اس حدیث پاک کا سنداً مقام متعین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بالجملہ وہ (حدیث نور) تلقی امت بالقبول کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے تو بلاشبہ حدیث حسن صالح، مقبول، معتمد ہے۔ تلقی علماء بالقبول وہ شیٔ عظیم ہے جس کے بعد ملاحظۂ سند کی حاجت نہیں رہتی بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی۔''

اس کے متن کی مختلف طریقوں سے توجیہات وتوضیحات اور تشریحات وتصریحات فرمانے کے بعد اس کے متن پر یوں حکم لگاتے ہیں:

''ہاں اسے (خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ) باعتبار کنہ کیفیت متشابہات سے کہنا وجہ صحت رکھتا ہے۔ واقعہ نہ رب العزت جل وعلا، نہ اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور مطہر سید انور ﷺ کیونکر بنایا۔ نہ بے بتائے اس (**خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ**) کی پوری حقیقت ہمیں خود معلوم ہوسکتی ہے اور یہی معنیٔ متشابہات ہیں۔"

گستاخان نبی کی یہ عادت ہے کہ ہر وہ آیت، حدیث، روایت اور قول صحابی و اسلاف کہ جس سے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت ثابت ہوتی ہے یا تو اس کی غلط تفسیر و تاویل کریں گے یا سرے سے اس روایت ہی کا انکار کر ڈالیں گے بلکہ حد تو یہ ہے کہ فضائل نبی پر مشتمل احادیث کریمہ تک کو انہوں نے تحقیق کے نام پر شاطرانہ انداز میں متقدمین کی کتابوں تک سے نکال ڈالا چنانچہ ان کے اس قابل مذمت، گھناؤنی تحقیق اور اس شاطرانہ جرم سے "مصنف عبدالرزاق" میں درج یہ حدیث نور بھی محفوظ نہ رہ سکی چنانچہ انہوں نے مصنف کے موجودہ نسخوں سے اس حدیث پاک کو حذف کرنے کے بعد یہ پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا کہ یہ حدیث نور جس کو سنیوں کے "مجدد و امام (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا) نے مصنف عبدالرزاق کے حوالہ سے نقل کیا ہے وہ سرے سے مصنف کے کسی نسخہ میں ہے ہی نہیں"۔

ظاہر سی بات ہے کہ یہ ہم سنی بریلوی مسلمانوں کے لئے بہت بڑا چیلنج تھا کہ ہم سرکار اعلیٰ حضرت کے دیئے ہوئے "حوالۂ مصنف" کی حقیقت و واقعیت کو ثابت کر کے اعلیٰ حضرت کی ذات گرامی کو اس الزام سے بچاتے۔ اللہ رب العزت میرے مرشد گرامی امین ملت حضرت سید امین میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ اور خانقاہ برکاتیہ کے وفادار اور جاں نثار مرید و عقیدت مند الحاج محمد رفیق برکاتی کو دونوں جہان کی سعادتیں عطا فرمائے کہ جن کی گراں قدر کوششوں سے مصنف عبدالرزاق کا گم شدہ وہ نسخہ مل گیا کہ جس میں یہ حدیث جابر بن عبداللہ اپنی تمام تر نورانیت و جلوہ سامانیت کے ساتھ موجود تھی چنانچہ انہیں بزرگوں کی فرمائش پر ڈاکٹر شیخ عیسیٰ مانع حمیری سابق ڈائریکٹر محکمۂ اوقاف و امور اسلامیہ، دبئی نامی عصر حاضر کے ایک عظیم عربی محقق نے اس گم شدہ نسخہ کو تحقیق و تخریج کے مراحل سے گزار کر اہل سنت و جماعت پر ایک عظیم احسان فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ کا بھی اس سلسلہ میں جماعت اہل سنت پر کم احسان نہیں کہ جنہوں نے اس گم شدہ محقق نسخہ کو اپنے گراں قدر اس مقدمہ سے مزین کر کے مکتبہ قادریہ لاہور سے شائع کرایا کہ جس مقدمہ میں انہوں نے مصنف عبدالرزاق کی پوری تاریخ، علمائے اہل سنت کا قبول عام اور وہابیہ و دیابنہ کے تمام اعتراضات، پروپیگنڈے اور جعل سازیوں کو نہایت ہی وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔

اب تک مصنف کے اس گم شدہ نسخہ کی تحقیق وتخریج اور اشاعت و باز یافت کے سلسلہ میں جو کچھ بھی قابل تحسین کاروائی ہوئی اس کا تعلق دوبئی اور پاکستان سے ہے۔ ہندوستان کی وہ سرزمین کہ جہاں مسلک اعلیٰ حضرت کا دم بھرنے والے کثیر تعداد میں رہتے ہیں اور جہاں رضویات پر کام کرنے والے بے شمار اشاعتی ادارے ہیں مگر افسوس کہ اسی سرزمین پر اب تک اس تعلق سے کوئی سلسلہ جنبانی نہ ہوسکی۔ شاید یہ گراں قدر کام اللہ رب العزت نے یادگار اعلیٰ حضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام کے حصہ میں ودیعت کر رکھا تھا کہ جہاں کے ایک نام ور، محنتی، جفاکش اور اعلیٰ حضرت ومسلک اعلیٰ حضرت کی بے لوث خدمت کرنے کا قابل قدر جذبہ رکھنے والے فاضل جلیل حضرت مفتی محمد راحت خاں قادری نے حضور صاحب سجادہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں اور ان کے لائق ترین فرزند ارجمند حضرت مولانا الحاج محمد احسن رضا قادری مدظلہما کے حکم نیز راقم الحروف اور دیگر اساتذۂ منظر اسلام کے مشورے سے مصنف کے اس نسخہ کو کافی کوششوں سے نہ صرف یہ کہ حاصل کیا بلکہ شب وروز کی محنت و مشقت، تگ و دو اور مالی اسباب کی فراہمی کے بعد مختصر سی مدت میں اسے کمپوزنگ وتصحیح اور اشاعت کے مراحل سے گزار کر سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ۹۶/ویں عرس رضوی کے موقع پر منظر عام پر لا رہے ہیں۔ اللہ رب العزت موصوف کو دونوں جہان کی سعادتوں اور سرکار اعلیٰ حضرت کے خصوصی فیضان سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

محمد سلیم بریلوی
مدیر اعزازی ماہنامہ اعلیٰ حضرت
واستاد منظر اسلام بریلی شریف

باسمه تعالٰی والصّلٰوۃ والسلام علی رسولہ الاعلٰی

نُورٌ عَلٰی نُور

حق وباطل کا مقابلہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ ہر زمانے میں لوگوں نے حق کو مٹانے اور اس کی تصویر کو مسخ کرنے کی ناکام سازشیں کی ہیں اور جن لوگوں نے حق وصداقت کے پرچم کو بلند کیا ان کو طرح طرح سے اذیتیں پہونچائیں۔ اسی طرح سے اسلام کو مسخ کرنے کی بہت سی ناکام کوششیں کی گئیں لیکن نتیجۃً حق ہمیشہ غالب رہا، کبھی کسی نے کبیرہ کے مرتکب کو اسلام سے خارج بتایا کسی نے قرآن کے مخلوق ہونے کا قول کیا، کسی نے خلافت شیخین کا انکار کیا کسی نے حضرت علی (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کے رتبہ کو نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بڑھانا چاہا، کسی نے کذب باری تعالی کے امکان کا قول کیا تو کسی نے سرکار مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں اور چوپائیوں کے ساتھ تشبیہ دی یا ان کے برابر ٹھہرایا، کسی نے کہیں تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا تو کہیں دیگر انبیائے کرام کی نبوت کو عارضی کہا، ان تمام باتوں کا قرآن وحدیث سے رد کیا گیا اور فتنوں کو دفن کر دیا گیا۔

ایسے ہی کچھ فتنہ پرور لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نور ہونے کا انکار کیا جب آپ کے نور ہونے کے متعلق قرآن وحدیث میں صراحۃً مذکور ہے لیکن یہ اس کو نظر آئے گا نہ کہ جس کی آنکھوں پر بغض وعناد کی عینک نہ ہو، تاریخ شاہد ہے کہ معاندین و متعصبین کو کے رد میں علمائے حق نے دلائل سے دفاتر بھر دیئے لیکن انہوں نے اس کو نظر انداز کر دیا۔ اس متعلق کچھ کہنے سے پہلے نور کا معنیٰ سمجھ لیا جائے۔

نور

نور عرف عامہ میں ایک کیفیت ہے کہ نگاہ پہلے اسے ادراک کرتی ہے اور اس کے واسطے سے دوسری اشیائے دیدنی کو۔ علامہ سید شریف جرجانی نے فرمایا: ''النور کیفیۃ تدرکھا الباصرۃ او و بواسطتھا سائر المبصرات'' (التعریفات للجرجانی ص: ۱۹۵)۔ نور ایک ایسی کیفیت ہے جس کا ادراک قوت باصرہ پہلے کرتی ہے پھر اس کے واسطے سے تمام مبصرات کا ادراک کرتی ہے۔

حق یہ کہ نور اس سے اجلیٰ ہے کہ اس کی تعریف کی جائے نور کی تعریف مذکور تعریف الجلی بالخفی ہے۔

محققین کے نزدیک نور وہ ہے کہ خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرنے والا ہو۔

جب کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وسلم کے نور ہونے کو قرآن نے صراحۃً بیان کیا ہے۔

نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن

ارشاد باری ہے:

(۱){قَدْ جَاءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِين}(المائدۃ ۵ /۱۵) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔(کنز الایمان)

(۲){اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ}(النور ۲۴/۳۵)
اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔(کنز الایمان)

(۳){يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيْراً} وَدَاعِياً إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجاً مُّنِيْراً}(الاحزاب ۴۶۔۳۳/۴۵) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناضر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔(کنز الایمان)

(۴){يُرِيْدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ} (الصف ۶۱/۸)
چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر۔(کنز الایمان)

نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تفاسیر

(۱) تفسیر جلالین شریف میں { قَدْ جَاءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ}(المائدۃ ۵ /۱۵) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔کی تفسیر میں فرمایا:

"ھو نور النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"(تفسیر جلالین شریف ص:۵۷) یعنی وہ نور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) روح المعانی میں {قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ} (المائدة ۱۵/۵)
بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا'' کی تفسیر میں ہے:
''عظیم وھی نور الانوار والنبی المختار''
یعنی بڑا نور، وہ نوروں کے نور نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔
(۳) تفسیر ابن جریر میں {اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ} (النور ۳۵/۲۴)
اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔ (کنز الایمان) کی تفسیر میں ہے:
'' کہ اس آیت کریمہ میں { مَثَلُ نُورِهِ }'' سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود اطہر مراد ہے۔ (تفسیر ابن جریر جلد ۱۸/۱۰۲)
(۴) تفسیر خازن اور معالم التنزیل میں ہے:
''جاء ابن عباس الی کعب الاحبار فقال حدثنی من قول اللہ عز وجل ''اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ'' الآیۃ فقال کعب مثل نورہ مثل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
علی ابن الحسن الازدی قال ثنا یحی بن الیمان عن اشعث عن جعفر بن ابی المغیرہ عن سعید بن جبیر فی قولہ مثل نورہ قال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (تفسیر خازن و مالم التنزیل ۶۳/۵)۔
ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب احبار کے پاس آکر کہا کہ مجھکو اللہ تعالیٰ کے قول {اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ} الآیۃ۔ کے متعلق بتایئے تو کعب احبار نے فرمایا ''مثل نورہ'' سے ''مثل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' (یعنی اللہ کے نور سے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی) مراد ہے۔
حضرت علی ابن حسن ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یحیٰ بن یمان نے حدیث بیان کی وہ روایت کرتے ہیں اشعث سے وہ جعفر بن مغیرہ سے وہ سعید بن جبیر سے کہ ''مثل نورہ'' سے ''مثل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' (یعنی اللہ کے نور سے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی ذات گرامی) مراد ہے۔

(۵) المراد بالنور الثانی هنا نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وقوله تعالیٰ {مَثَلُ نُورِهٖ}' ای نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔(شفاشریف ۱/۱۰، تفسیر حقانی ۵/۲۴۲، تفسیر محمدی ۴/۳۰۴)

ترجمہ: یہاں آیت مبارکہ میں نور ثانی یعنی اللہ تعالیٰ کے قول "مَثَلُ نُورِهٖ" سے نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے مذکورہ آیت کریمہ کا نقشہ یوں کھینچا ہے: ؎

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا یہ سورہ نور کا

حضور صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ؎

سراپا نور ہیں وہ نور حق نور علیٰ نور
کہ مشکوٰۃ ہے شان ان کی انہیں کیا واسطہ ظل سے
بفضل اللہ نابینا نہیں ہوں کیسے دوں نسبت
کف پائے حبیب حق کو روئے ماہ کامل سے

(۶) {یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا} {وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا} (الاحزاب ۳۳/۴۵۔۴۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناضر اور خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ **(کنزالایمان)**

مذکورہ آیت مبارکہ میں {وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا} سے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے۔

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"وقد سماه اللہ تعالیٰ فی القرآن نوراً وسراجاً منیراً"۔(شفاء شریف ۱/۳۰)

ترجمہ: بیشک قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نور اور سراج منیر (چمکتا ہوا آفتاب) رکھا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ؎

فامسی سراجاً منیراً وهادیا

یلوح کما لاح الصقیل المهند

ترجمہ: وہ تشریف لائے چمکتے ہوئے آفتاب اور رہنما بن کر اور اس طرح چمکے کہ جس طرح صیقل کی ہوئی تلوار چمکتی ہے۔

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احادیث

(۱) عبدالرزاق عن معمر عن ابن المنکدر عن جابر قال: سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن اول شئ خلقه اللہ تعالیٰ؟ فقال هو نور نبیک یا جابر ثم خلق فیه کل خیر و خلق بعده کل شئ۔ (الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف ص: ۶۳)

ترجمہ: امام عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن منکدر اور وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ تو آپ نے فرمایا! وہ تیرے نبی کا نور تھا، پھر اللہ تعالی نے اس میں ہر خیر اور بھلائی کو پیدا کیا اور اس کے بعد ہر شے کو پیدا فرمایا۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال: قلت یا رسول اللہ بابی انت و امی! اخبرنی عن اول شئ خلقه اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء نور نبیک من نوره فجعل ذلک النور یدور بالقدرة حیث شاء اللہ تعالیٰ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولو نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی، فلما اراد اللہ تعالیٰ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم، ومن الثانی اللوح، ومن الثالث العرش، ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکة، ثم قسم الرابع اربعة اجزائ، فخلق من الاول السمٰوٰت، ومن الثانی

الارضین ومن الثالث الجنة والنار، ثم قسم الرابع اربعة اجزاء الحدیث۔ بطولہ۔(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ المقصد الاول ۱/۷۱۔۷۲)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان! حضور مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جابر! بیشک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا، اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، چاند، سورج، آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے فرمائے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے، پہلے سے فرشتگان حامل عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے۔ پھر چوتھے کے چار حصے فرمائے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمینیں، تیسرے سے بہشت ودوزخ بنائے، پھر چوتھے کے چار حصے کئے، الی آخر الحدیث۔

(۳) اعلیٰ حضرت قدس سرہ ایک رسالہ "**صلاۃ الصفاء فی نور المصطفی**" میں فرماتے ہیں کہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک دعا منقول ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: **اللھم اجعل فی قلبی نوراً وفی بصری نوراً وفی سمعی نوراً وفی عصبی نوراً وفی لحمی نوراً وفی دی نوراً وفی شعری نوراً وفی بشری نوراً وعن یمینی نوراً وعن شمالی نوراً وامامی نوراً وخلفی نوراً و فوقی نوراً وتحتی نوراً واجعلنی نوراً (صحیح بخاری ۲/۹۳۵، صحیح مسلم ۱/۲۶۱، جامع الترمذی ۲/۱۷۸)**

ترجمہ: یا اللہ! میرے دل وجان، میری آنکھ وکان، میرے گوشت و پوست، خون و استخوان، میرے زیروبالا، پس وپیش، چپ وراست اور ہر عضو میں نور اور خود مجھے نور کردے۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے اور آپ کا دیدار کرنے والوں نے آپ کو ضیائے تابندہ ومہر درخشندہ اور نور الٰہی کہا، پھر اس جناب کے نور ہونے میں کسی مسلمان کو کیا شک وشبہ ہوسکتا ہے؟

(۴) "**واذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ**" (**شمائل الترمذی ص:۳، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ۱/۴۶، تاریخ دمشق الکبیر ۹/۴/۸**)

ترجمہ: (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب کلام فرماتے دندان مبارک سے نور چھنتا ہوا نظر آتا۔

(۵)''یتلألؤ وجهه تلألؤ القمر لیلا البدر اقنی العرنین له نور یعلوه یحسبه من لم یتأمله اشم انور المتجرد(شمائل الترمذی ص:۲)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا، بلند بینی تھی اوراس پر ایک نور کا بکّا متجلی رہتا کہ آدمی خیال نہ کرے تو بینیٔ مبارک ماس روشن نور کی وجہ سے بہت اونچی معلوم ہو، کپڑوں سے باہر جو بدن تھا (چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ) نہایت روشن وتابندہ تھا۔

(۶)''کان الشمس تجری فی وجهه''(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ۱/۴۶)

ترجمہ: گویا آفتاب ان (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چہرہ میں رواں تھا۔

(۷)''لو رأیت لقلت الشمس طالعة''(المواهب اللدنیة ۲/۲۲۳)

ترجمہ: اگر تو انہیں (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دیکھتا تو کہتا کہ آفتاب طلوع کررہا ہے۔

(۸)''کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یضئ البیت المظلم من نوره''(مطالع المسرات ص:۳۹۳)

ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے خانۂ تاریک روشن ہوجاتا تھا۔

(۸) حدیث قدسی ہے:

''خلقت روح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من نور وجهی'' کما قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اول ما خلق اللہ روحی اول ما خلق اللہ نوری''(تاریخ الخمیس ۱/۱۹)

ترجمہ: میں نے نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی ذات کے نور سے پیدا فرمایا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اسلاف

(۱) عارف باللہ علامہ سید عبدالغنی نابلسی قدس سرہ فرماتے ہیں:

''قد خلق کل شئ من نوره صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کما ورد به الحدیث الصحیح''۔

(الحدیقۃ الندیۃ ۲/۳۷۵)

ترجمہ: بے شک ہر چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے بنی، جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔

(۲) امام اہل سنت سیدنا امام ابوالحسن اشعری قدس سرہ (جن کی طرف نسبت کر کے اہل سنت کو اشاعرہ کہا جاتا ہے) ارشاد فرماتے ہیں: ''اللہ عزوجل نور ہے، نہ اور نوروں کی مانند اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔ اس کے سوا اور حدیثیں ہیں جو اسی مضمون میں وارد ہیں۔ **واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (مطالع المسرات ص: ۲۶۵)**

(۳) امام قسطلانی قدس سرہ نے فرمایا:

''لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شمس ولا قمر رواہ الترمذی عن ذکوان، وقال ابن سبع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوراً فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظھر لہ ظل قال غیرہ ویشھد لہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعائہ واجعلنی نوراً''۔ (المواھب اللدنۃ ۲/۳۰۷)

ترجمہ: دھوپ اور چاندنی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہوتا، اس کو ترمذی نے ذکوان سے روایت کیا۔ ابن سبع نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور تھے، جب آپ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ ظاہر نہ ہوتا۔ ان کے علاوہ نے کہا: اس کا شاہد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ قول ہے جو آپ دعا میں کہتے کہ: اے اللہ! مجھے نور بنا دے۔

(۴) حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''لما خلق اللہ تعالیٰ روح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولا من نور جمالہ''۔ (سر الاسرار ص: ۲۵)

ترجمہ: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے روح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے نور جمال سے پیدا فرمایا۔

(۵) حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

''باید دانست کہ خلقِ محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلقے ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت نہ دارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ با وضو دنشاء عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق گشتہ کما قال الصلوٰۃ والسلام ''خلقت من نور اللہ''۔ (مکتوبات شریف دفتر سوم حصہ نہم ص: ۵۷

ترجمہ: جاننا چاہئے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش تمام انسانی افراد کی پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ کسی مخلوق کے تمام عالم کے افراد سے کسی فرد کی پیدائش میں مناسبت نہیں رکھتے اس لئے آپ باوجود عنصری پیدائش کے نور حق جل وعلا سے پیدا ہوئے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں۔

(۶) حضرت شیخ عبدالحق محدث قدس سرہ فرماتے ہیں:

''بدانکہ اول مخلوقات وواسطۂ صدور کائنات وواسطۂ خلق عالم وآدم نور محمد است محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ ''اول ما خلق اللہ نوری'' وسائر مکنونات علوی وسفلی ازاں نور وزاں جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح واشباہ وعرش وکرسی، لوح وقلم، بہشت ودوزخ، ملک وفلک، انس وجن، آسمان وزمین، بحار وجبال، اشجار وسائر مخلوقات وکیفیت صدو ایں کثرت ازاں وحدت وبروز وظہور مخلوقات ازں جوہر عبارات وتعبیرات غریب آوردہ اند''۔ (مدارج النبوۃ ۲/۲)

ترجمہ: جان لو کہ مخلوقات وصدور کائنات، پیدائش عالم وآدم کا واسطہ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے ''کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا'' اور باقی مکنونات ومخلوقات علوی سفلی اس نور سے پیدا ہوئی اور اس جوہر پاک سے روح اور شکلیں، عرش وکرسی، لوح وقلم، بہشت ودوزخ، انسان وجنات، آسمان وزمین، سمندر وپہاڑ، درخت اور باقی مخلوقات پیدا ہوئیں اور وحدت (نور محمدی) کی پیدائش کی کیفیت میں عبارات وتعبیرات عجیب لائے ہیں۔

مذکورہ آیات واحادیث اقوال مفسرین ومحدثین سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہونا ثابت ہوگیا۔ اور یہ بات بھی بتانے کی کوئی حاجت نہیں کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کے فضائل، مدائح اور مناقب بیان کرنے میں ہمہ تن مصروف ومشغول رہتا ہے۔ اور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا تو عین اسلام اور شرط ایمان بلکہ جان ایمان ہے۔

جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا، جہاں جہاں مجھ کو یاد کیا جائے گا تمہارا بھی چرچا ہوگا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہوگا۔ آسمانوں کے طبقات اور زمین کے تمام پردے تمہارے ہی نام نامی سے گونجیں گے، مؤذن اذانوں میں اور خطبا و ذاکرین اپنی مجالس و محافل میں، واعظین منابر پر، طلبا و مدرسین مدارس میں، ہمارے ذکر کے ساتھ تمہیں یاد کریں گے۔ میں جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح وستائش اور جمال صورت وکمال سیرت ایسی توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری جانب جھک جائیں گے۔ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہوکر تمہاری شان کو گھٹانا چاہے یا تمہارے فضائل مٹانا چاہے وہ کامیاب نہ ہوسکیں گے۔ اسی وعدے کا ہی تو اثر تھا کہ یہود و نصاریٰ صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالنے کے لئے کوشاں ہیں اور چاند پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اہل ایمان برابر ان کی نعتوں کے نغموں کی شیریں آواز بلند کرتے رہتے ہیں، لاکھوں بے دینوں نے ان کے محو فضائل پر کمر باندھی، قرآنی دلائل ونصوص میں تاویلات کیں اور احادیث میں کلام کیا ان کو ضعیف کہا، یہی نہیں بلکہ احادیث موضوع و بے بنیاد تک کہہ ڈالا۔

مصنف عبدالرزاق

امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک کے شاگرد، امام احمد بن حنبل کے استاذ اور امام بخاری ومسلم کے استاذ الاستاذ جلیل القدر حافظ الحدیث حضرت امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی یمنی (رحمہم اللہ تعالیٰ) کی شہرہ آفاق کتاب ''مصنف'' کہ جس میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ ''حدیث نور'' ماضی سے لے کر آج تک اجلہ علمائے کرام اپنی تصانیف وتقاریر میں بیان کرتے ہوئے چلے آئے عرب وعجم کے علما نے بلانکیر اس کو قبول کیا۔

دشمنان اسلام نے سازشاً مصنف کی پہلی جلد سے دس ابواب گم کر دیئے۔ اور جب ۱۳۹۰ھ /۱۹۷۱ء میں ''مصنَّف'' ہندوستان کے ایک دیوبندی عالم حبیب الرحمن اعظمی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔ تو یہ کتاب انہیں کے بقول نامکمل تھی اس میں دس ابواب کی کمی تھی۔ انہیں دس ابواب میں سے پہلا باب بھی ناپید تھا جس کا عنوان ''باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' اسی کے باب نمبر ۴/ پر حدیث نفئ سایہ اور نمبر ۱۸/ پر حدیث نور مذکور تھی۔ ایسی صورت میں مخالفین اسلام کو جیسے

ایک اچھا موقع مل گیا ہولہذا وہ طرح طرح سے اعتراضات کرنے لگے۔

چونکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے اس متعلق سوال کیا گیا تھا جس کے جواب میں آپ نے مستقل ایک رسالہ ''صلاۃ الصفاء فی نور المصطفیٰ'' تصنیف فرما کر مخالفین اسلام کو دندان شکن جواب دیا تھا اسی رسالے کے اندر یہ حدیث (حدیث نور) مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے بھی ذکر فرمائی تھی۔ مخالفین نے بغض عناد کی گندی چادر اوڑھ کر آپ کی تحریروں پر مختلف اعتراضات وارد کئے۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے یہ حدیث ان جلیل القدر ائمۂ کرام سے نقل فرمائی کہ جنہوں نے اس کو قبول کیا ہے مثلاً امام بیہقی، امام قسطلانی، امام ابن حجر مکی، علامہ فاسی، علامہ زرقانی، علامہ دیار بکری خمیس اور شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم۔

اس طرح سے یہ حدیث تلقی امت بالقبول کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے تو بلا شبہ حدیث حسن وصالح اور مقبول ومعتمد اور باب فضائل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں معتبر ہے۔ ہمیں استدلال کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ارباب تمیز وعرفان اسے بلانکیر منکر مقبول رکھتے آئے ہیں اور ہم نے اس کو ان کی تقلید سے قبول کیا ہے۔ لہذا اگر یہ حدیث مبارکہ (حدیث نور) ان بصیرت والے حضرات کے نزدیک متنازع فیہ، قابل قبول نہ ہوتی تو حسب عادت وہ اس پر ردوانکار کیوں نہ فرماتے اور تلقی بالقبول سے باز آجاتے۔

لیکن معاندین ہٹ دھرم کے لئے یہ کچھ بھی کافی نہ تھا، بعض نے یہ مطالبہ کیا کہ یہ بتایئے کہ اس حدیث کو صحیحین میں کہاں ذکر کیا گیا ہے؟ یہیں تک بس نہیں بلکہ انہوں نے دیگر اکابر واجلہ علمائے کرام تک کو جاہل وگمراہ کہہ دیا تفصیل علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ کے مقدمہ میں آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے نور وسایہ کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا یہ بات حدیث صحیح اور اسناد صحیح کے ساتھ ثابت ہے؟ تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں مختلف دلائل پیش کرنے کے بعد سائل سے دس سوالات قائم کیے۔

یہاں پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے وہ ۱۰/ سوالات نقل کردئے جائیں تو قارئین کے لئے مفید اور کارگر ثابت ہونگے۔

''اقول: تمہارے سوال کے جواب سے پہلے ہم چند سوال پیش کرتے ہیں، صاحب علم خود جواب دیں۔لتبیننه للناس ولا تکتمونه (کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کردینا اور نہ چھپانا) اور بے علم اہل علم سے استفادہ کریں۔فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون (تو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو)

سوال (۱) دو گواہوں کے سامنے زید نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا اور صبح خلوت سے پہلے ہی اسکو چھوڑ دیا اور نصف مہر بھی نہیں دینا چاہتا، کہتا ہے کہ میرے نکاح کے لئے گواہ عادل چاہئے۔

(۲) مطلع ابر آلود تھا ایک مرد نے روزہ کے چاند دیکھنے کی گواہی دی، صبح کے وقت زید ہاتھ میں حقہ ،منہ میں پان ڈال کر باہر آیا کہ مجھے ایک مرد کی گواہی کافی نہیں دو مردوں کی شہادت چاہیے۔

(۳) عمرو نے زید پر کچھ مال کا دعوی کردیا اور دو عادل گواہوں کی شہادت سے ثابت بھی کردیا مگر زید کہتا ہے جب تک چار گواہ نہ ہوں میں قبول نہیں کرتا۔

(۴) گواہوں نے وقف اور نکاح ایسے امور کے متعلق شنید پر گواہی دی، زید کہتا ہے مجھے عینی گواہ چاہیے۔

(۵) زید کا بھائی بکر فوت ہوگیا، اس کی زوجہ مسماۃ نازنین کے بطن سے اس کی ایک لڑکی مسماۃ شیریں تھی، زید شیریں کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے۔نازنین نے کہا ظالم! خدا سے شرم کر یہ تیری بھتیجی ہے۔زید کہتا ہے مجھے کیا علم کہ شیریں کا بدن میرے بھائی بکر کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے، آخر دعوی کے لئے گواہ لازم ہیں اور یہاں کوئی گواہ نہیں، نازنین نے کہا تیرے بھائی کے بستر پر پیدا ہوئی ہے۔ الولد للفراش (بچہ فراش کے لئے ہے) اس نے کہا یہ خبر واحد ہے مجھے خبر متواتر چاہیے۔

(۶) سعید نے باجماعت نماز ادا کی مگر زید نے اقتدا نہ کی اور یہ کہتا ہوا باہر نکل گیا کہ اس امام نے صرف وضو کیا ہے، مجھے وہ امام چاہیے جو ہر حدث سے غسل کرے۔

(۷) مخصوص آیات کے خواص اور خاص سورتوں کے فضائل زید کو احادیث صحیحہ سے سنائے گئے کہ دیکھ یہ کیسا تروتازہ چمنستان اور خوبصورت گلستان ہے۔اس نے کہا ایک کانٹے برابر نہیں جب تک بخاری نہ لائے یا میں نہیں مانتا جب تک میں مسلم میں نہ پڑھ لوں۔

(۸) بطور حوالہ زید کو سند مالک عن نافع عن ابن عمر رسنائی گئی، اس نے کہا میں سند معنعن پر

اعتماد نہیں کرتا سند متصل بہ سماع ہونی چاہیے۔

(۹) زید کہتا ہے کہ فلاں ریاست کے مفتی کو مسائل شرعیہ میں فتوی دینے کی کس نے اجازت دی ہے؟ کہا گیا کہ بہت بڑے عالم ہیں۔ اس نے کہا لوگ ایسی ویسی باتیں کرتے ہیں مگر فقیر نے اس بات کو کسی کتاب میں جو لائق اعتماد ہو اور اہل اسناد نے اس کو بہ سند صحیح بیان کیا ہو، نہیں دیکھا اور نہ صحاح وسنن مروجہ میں کسی سے سنا اور جو کچھ تیرھویں صدی کے لوگ صرف زبانی دعوٰی کرتے ہیں، اس کا اعتماد جس طرح اہل حدیث کو ہے معلوم ہی ہے۔

(۱۰) مناقب وفضائل کے متعلق ہزاروں حدیثیں حسن وصالح زید کو سنائی گئیں، وہ شوخ چشم کہتا ہے کہ صحت اسناد کے سوا خرط القتاد ہے (یعنی بے سود اور نقصان دہ ہے)

ان دس ۱۰ صورتوں کے بارے میں علمائے کرام (اللہ تعالٰی ان کی روشن کامیابی سے مدد فرمائے) سے فتوٰی مطلوب ہے کہ ان تمام صورتوں میں زید شرعِ مطہّر کے نزدیک غلطی پر ہے یا نہیں اور اس کے مطالبات ومواخذات بے جا وفضول ہیں یا نہیں؟ بیان فرماؤ اجر پاؤ گے۔

فی الحال اگر علماے کرام کی طرف سے حکم ملے کہ زید زیادتی کرتا ہے، شریعت پر تجاوز کرتا ہے، جوازِ نکاح کے لئے عدالتِ شہود ضروری نہیں۔ بادل ہوں تو ایک سے زیادہ گواہ لازم نہیں۔ مالی معاملہ میں دو (۲) سے زیادہ گواہوں کا مطالبہ درست نہیں۔ وقف ونکاح میں شہادتِ عینی کا لزوم بھی نہیں۔ فراش ثبوتِ نسب کے لئے کافی ہیں، اور حلال وحرام کے لئے آحاد کافی ہیں۔ ہر حدث سے غسل کیوں ضروری ہے؟ صرف صحیحین کی احادیث میں قبول بند نہیں۔ مالک ونافع تدلیس سے بَری ہیں لہٰذا اُن کا اسنادِ معنعن سماعِ جلی کا حکم رکھتا ہے۔ فلاں کے علم ثابت کرنے کے لئے حدیث نہیں آتی۔ مناقب وفضائل کے لئے حدیثِ صحیح کا موجود ہونا ضروری نہیں، پس او مُردہ دل زید! یہ کیا مفت کا بکواس اور جوشِ جنونی کہ تو ہر جگہ بے ضرورت دلیل مانگتا ہے یا قدرِ مطلوب سے زیادہ طلب کرتا ہے۔ تیرے یہ تمام مطالبات اپنے ہی مَن گھڑت اور نامقبول ہیں اور مجیبِ مطالب تیری خواہشات کے مطابق جواب کی مشقّت برداشت کرنے سے بے نیاز ہے۔ تم الجواب واللہ تعالٰی اعلم بالصواب

اے عزیز! اب اس جواب سے اپنے سوالوں کا جواب دریافت کر کہ ہی مطالبات انہی مطالبات کی

مثل ہیں اور ہی ناگفتنی باتیں اور نالائق طلب مطالبہ ایک دن تجھے زید کی جگہ بٹھائے گا۔

میں تم سے ایک بات پُوچھتا ہوں، سچ کہنا اور بہانہ نہ بنانا، کیا تم نے کتابوں میں دیکھا یا علماء سے سُنا کہ ایسے وسیع تر مقامات میں حسن وصالح حدیث بیکار ہے اور صحت کے سوا کوئی چیز درکار نہیں اور علمائے کرام کے منقولات کا کوئی درجہ ومقام نہیں؟ اور قبولِ ائمہ کچھ وزن نہیں رکھتا؟ ورنہ غیر لازم کا الزام اور یقینِ جازم کا رَد، کیا مطلب؟ عجیب ذوق ہے کہ سب کو ٹھکرا دیا''۔

(فتاوی رضویہ مترجم ۳۰/ ۱۱۰، ۱۱۲)

ان معاندین کا تو بس ایک ہی سوال تھا کہ ''مصنف'' کے نسخہ میں ''حدیث نور'' جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نہیں ہے۔ اسی بات نے علمائے اہل سنت کو مصنف کے گم شدہ ابواب تلاش کرنے پر آمادہ کیا اور یہ تلاش وجستجو بہت سال تک مختلف ممالک میں جاری رہی دنیا کی عظیم لائبریریوں کو کھنگالا گیا، بالاخر ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء کو علما کی محنتیں بارآور ہوئیں اور اس کے گم شدہ ابواب کا وہ مخطوطہ مل گیا کہ جس کی نقل اسحاق بن عبد الرحمن سلیمانی نے ۹رمضان المبارک ۹۳۳ھ/ بروز پیر بغداد شریف میں مکمل ہوئی۔

مصنف کے اس گم گشتہ حصہ کے تحقیقی وحواشی کے کام کو دبئی کے عظیم دانشور ومحقق ڈاکٹر عیسیٰ مانع حمیری سابق ڈائریکٹر محکمۂ اوقاف وامور اسلامیہ دبئی نے بے پناہ محنتوں اور مشقتوں کے بعد مکمل کیا اور اس کو پہلی مرتبہ بیروت سے ۲۰۰۵ئ رمیں شائع ہوا۔ جس کے بدلے باطل قوتوں نے ان کو کتنی گالیاں دیں کتنا برا بھلا کہا کتنی الزام تراشی کی خود انہیں کے حوالے سے ملاحظہ ہو:

''مصنَّف'' کی جزء مفقود پر میں نے جو کام کیا اور اس پر برادرم ڈاکٹر محمود سعید ممدوح نے مقدمہ لکھا، مقدمہ صرف اس کام پر تھا ایک ایک بات اور ایک ایک رائے پر نہیں تھا اس کام کے اشاعت کرنے کے تقریبًا دو ماہ بعد اچانک مجھے مخالفین کا سامنا کرنا پڑا، انٹرنیٹ کی ویب سائٹ اس کتاب کے بارے میں اعتراضات اور تنقید سے بھری ہوئی تھی، اس کے علاوہ اتنی گالیاں دی گئی تھیں جن سے ایک پوری کتاب تیار کی جاسکتی ہے۔

میرے خلاف اور مقدمہ لکھنے والے ڈاکٹر محمود سعید ممدوح کے خلاف باطل دعووں کا ایک انبار تھا، میں نے ان سب باتوں سے درگزر کیا اور اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تاہم میں نے معترضین کے دو اعتراضوں کا جواب

دیا ہے جن کا تعلق علم سے ہے، اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ان کا جواب دوں گا''۔ (مصنَّف عبدالرزاق مقدمہ از عیسیٰ مانع حمیری)

پھر اسی کا عکس لے کر اسی سال اس کو علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے مؤسسۃ الشرف، لاہور پاکستان سے شائع کیا۔

اس نسخۂ ''مصنف'' کے ملنے کے بعد ۱۵ رجنوری ۲۰۰۶ء بروز اتوار کو جامعہ اسلامیہ لاہور پاکستان میں ایک کانفرنس بنام ''حدیث نور کانفرنس'' منعقد ہوئی، کہ جس میں علما و قائدین نے اس حصۂ مصنف کے ملنے پر اپنی بے پناہ خوشیوں کا اظہار کیا۔

ابھی ایک سال کا بھی عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ''مصنف'' کی دو اشاعتیں ہو چکی تھیں، علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد پر اللہ رحمت و انوار کی بارش فرمائے کہ انہوں نے ۲۰۰۶ء میں اس کو اردو ترجمہ اور گراں قدر مقدمہ کے ساتھ پھر شائع کر کے اردو داں طبقے کے لئے اس کو اور آسان بنا دیا۔

اس گم گشتہ حصہ کو دستیاب ہوئے نو (۹) سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے اس کی اشاعت عربی میں بیروت اور پاکستان سے تو ۲۰۰۵ء میں ہی ہو چکی تھی، اور پاکستان سے تو اس کو علامۂ مذکور نے اردو میں بھی شائع کیا تھا ۲۰۰۶ء سے اب تک ۸ رسال کا طویل عرصہ گزرا شاید دوبارہ یہ پاکستان سے بھی شائع نہ ہو سکی۔ پھر بھی پاکستان سے اتنا تو ہوا کہ اس کو وہاں عربی اور اردو دونوں طرح سے شائع کیا جا چکا لیکن ہندوستان سے ابھی تک یہ حصہ اردو یا عربی کسی بھی طرح شائع نہ ہوا تھا۔

الحمدللہ رب تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہندوستان میں اس کی نشر و اشاعت کا شرف ہمارے ادارہ ''المکتب النور'' کو حاصل ہوا کہ اب اس کتاب کی اشاعت اردو اور عربی دونوں طرح سے ہو رہی ہے اس طور پر کہ اس کی ابتدا میں وہ اردو ترجمہ ہے کہ جس کو مکتبہ قادریہ لاہور نے شائع کیا ہے اور آخر میں بیروت سے شائع شدہ نسخہ کا عکس ہے۔ انشاء اللہ یہ کتاب اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ۹۶ رعرس پر منظر عام پر آ رہی ہے۔

شکریہ کے مستحق ہیں ہمارے اساتذۂ کرام خصوصاً اساتذۂ منظر اسلام کہ جنہوں نے میری اچھی تربیت کر کے مجھے کچھ کرنے کے حوصلے عطا فرمائے اور ہر مشکل وقت پر میرے سر پر دست شفقت رکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ اے اللہ! ہمارے اساتذۂ کرام، مشائخ عظام، اور علمائے اہل سنت کی عمروں میں

برکتیں عطا فرما۔

اور میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب میں کسی بھی طرح سے کوشش کی اور حقیقت میں اس کتاب کی اشاعت کا سب سے اہم سبب حضرت علامہ سید شاکر میاں صاحب ہیں کہ حضرت کے ذریعہ ہی اس کتاب کا پاکستانی نسخہ دستیاب ہوا، اور حضرت نے ہی مجھے اس مشکل کام پر آمادہ کیا، حضرت مولانا محمد مطلوب خاں نوری صدر المدرسین مدرسہ اہل سنت جامعہ نجیب الاسلام کہ جنہوں نے ۱۰/ ۱۲/دن کی قلیل مدت میں اس کی کمپوزنگ کا کام مکمل کیا، حضرت مفتی محمد معین الدین صاحب، حضرت مولانا محمد اشتیاق صاحب، عالی جناب محمد امین خاں برکاتی بریلوی اور جناب حسین الدین بریلوی کا بھی تعاون رہا، اس کے علاوہ جو بھی حضرات ہمارے اس کام میں شریک رہے۔

انسان سے خطا ونسیان کا سرزد ہونا کوئی تعجب اور اچنبھے والی بات نہیں ہے بلکہ غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں لہذا اگر کتاب کے کسی بھی حصہ میں کمپوزنگ وغیرہ کی کوئی غلطی نظر آئے خلوص للٰہیت کے ساتھ براہ راست مجھ کو مطلع فرمائیں ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کر لی جائے گی۔

محمد راحت خاں قادری

ناظم اعلیٰ، دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ، بریلی شریف

۱۰/صفر المظفر ۱۴۳۶ھ/ ۴/دسمبر ۲۰۱۴ء

بروز جمعرات ۱۰/ ۵/منٹ

ملت اسلامیہ کے لیے روح پروراور نشاط انگیز ارمغان محافلِ میلاد میں
بیان کی جانے والی حدیثِ نور اور حدیثِ نفی سایہ اپنی صحیح سندوں
کے ساتھ منظرِ عام پر جگمگانے لگیں۔

مصنَّف عبد الرزاق

کی پہلی جلد کے دس گم گشتہ ابواب

از: جلیل القدر حافظ الحدیث امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی یمنی

امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک کے شاگرد امام احمد بن حنبل کے استاذ امام بخاری اور مسلم کے
استاذ الاستاذ (رحمھم اللہ تعالیٰ) (ولادت: ۱۲۶ھ ۔۔ وفات: ۲۱۱ھ

ترجمہ وتقدیم:

شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ، لاہور پاکستان

ناشر:

المکتب النور

شکارپور چودھری، ایرفورس گیٹ عزت نگر، بریلی شریف

نام : مصنَّف عبدالرزاق کے دس گم گشتہ ابواب

تصنیف : امام عبدالرزاق صنعانی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تقدیم وتحقیق : ڈاکٹر عیسیٰ مانع حمیری مدظلہ العالی سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف، دبئی

تقریظ : ڈاکٹر محمود سعید ممدوح مدظلہ العالی، دبئی

ترجمہ وپیش لفظ : شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور

کمپوزنگ : محمد مطلوب خان نوری پیلی بھیت 9410434462

پروف ریڈنگ :

صفحات :

سن اشاعت : صفرالمظفر ۱۴۳۶ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۴ء

تعداد : ایک ہزار

قیمت :

ناشر : المکتب النور شکارپور چودھری، ایرفورس گیٹ عزت نگر، بریلی شریف

ملنے کا پتہ:

نور کی جھلکیاں

فرمانِ الٰہی جل جلالہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَدۡ جَآءَ کُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ۔(المائدہ،۱۵/۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جلوہ گر ہوا اور روشن کتاب۔

ارشادِ ربّانی جل جلالہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا۔(سورۃ الاحزاب،۴۶/۳۳)

اے (غیب کی خبریں دینے والے) نبی بے شک ہم نے آپ کو (احوال امت) کا مشاہدہ کرنے والا، خوش خبری دینے والا، ڈر سنانے والا، اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب بنا کر بھیجا ہے۔

ارشادِ ربّانی جل جلالہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ۔(سورۂ نور،۳۶/۲۴)

شمع دل مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
(امام احمد رضا بریلوی)

خدائی فیصلہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِئُوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکَافِرُوۡنَ۔ (الصّف،٦١/٨)

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
(اقبال)

حدیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیثِ نور

(١٨) عَبۡدُالرَّزَّاق عنۡ مَعۡمَرٍ عَنۡ ابنِ الۡمُنۡکَدِرِ عَن جَابِرٍ قَالَ: سَأَلۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَنۡ اَوَّلِ شَیۡءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی؟ فَقَالَ: هُوَ نُوۡرُ نَبِیِّكَ یَاجَابِرُ ثُمَّ خَلَقَ فِیۡہِ کُلَّ خَیۡرٍ، وَخَلَقَ بَعۡدَہٗ کُلَّ شَیۡءٍ۔ (١)

امام عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن منکدر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ تو آپ نے فرمایا: جابر! وہ تیرے نبی کا نور تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر خیر اور بھلائی کو

(١)۔ مصنف عبدالرزاق کے دس گم گشتہ ابواب، بنام ''الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف'' (طبع بیروت ولاہور، ص: ٦٣)۔
نوٹ: ڈاکٹر عیسیٰ مانع (دبئی) نے فرمایا: کہ یہ حدیث صحیح ہے، دیکھیے الجزء المفقود، ص: ٧۔

پیدا کیا اوراس کے بعد ہر شے کو پیدا کیا۔

ارشادِ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حدیثِ نفی سایہ

۴۔عبدالرزاق عَن جُرَیْجٍ قَالَ:اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ یَکُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ وَّلَمْ یَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ السِّرَاجِ۔(۱)

امام عبد الرزاق ،ابن جُریج سے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے فرمایا: مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا،آپ کبھی سورج کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے مگر آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب ہوتی تھی اور آپ کبھی چراغ کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے مگر آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب ہوتی۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:(۲)

باعثِ تخلیق دو جہاں

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ
کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَا

(۱)۔الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف ،از امام عبدالرزاق، (طبع بیروت ولاہور،ص:۵۶)۔

نوٹ: ڈاکٹر عیسیٰ مانع سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف واسلامی امور، دبئی نے فرمایا: کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲)۔نعمان بن ثابت ابوحنیفہ،امام اعظم: شرح قصیدۂ نعمان (درضمن انوارامام اعظم۔ازمولانا محمد منشا تابش قصوری،ص:۱۰۴۔۱۰۵)

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُّوْرِكَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَا

❁۔آپ وہ ہستی ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی انسان پیدا نہ کیا جاتا، بلکہ آپ نہ ہوتے تو مخلوق ہی پیدا نہ کی جاتی۔

❁۔آپ کی ذات اقدس وہ ہے جس سے چودھویں کے چاند نے نور کی بھیک مانگی اور سورج آپ کے نور کی بدولت منور ہوا۔

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:(متوفی ۶۹۱ھ)(۱)

ہمہ نورہا پرتو نوراوست

کلیمے کہ چرخ فلک طوراوست	ہمہ نورہا پرتوِ نوراوست
تواصلِ وجود آمدی ازنخست	دگر ہرچہ موجود شد فرع تست
ندانم کدامیں سخن گویمت	کہ والاتری زانچہ من گویمت
چہ وصفت کند سعدی ناتمام	علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

❁۔آپ وہ کلیم ہیں، جس کا طور عرش مجید ہے، تمام نور آپ کے نور کے عکس ہیں۔

❁۔آپ ابتدا ہی سے وجود ممکنات کی جڑ ہیں، آپ کے علاوہ جو بھی موجود ہوا وہ آپ ہی کی شاخ ہے۔

❁۔حضور! آپ کی نعت کہنے کے لیے میرے علمی ذخیرے میں الفاظ نہیں ہیں، میں جو کچھ بھی کہوں وہ نیچے رہ جائے گا اور آپ کا مقام اس سے کہیں زیادہ بلند ہے۔

❁۔یارسول اللہ ﷺ! آپ پر صلوۃ وسلام ہو، سعدی بے چارہ آپ کی نعت کیا بیان کرسکتا ہے؟

---

(۱)۔شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی: بوستان مترجم، (مکتبہ رحمانیہ، لاہور) ص:۹۔۱۱)

امام علامہ محمد بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: (متوفی ۶۹۴ھ)

اَنْتَ مِصْبَاحُ کُلِّ فَضْلٍ

کَیْفَ تَرْقٰی رُقِیَّكَ الْاَنْبِیَاءُ	یَا سَمَاءً مَا طَاوَلَتْهَا سَمَاءُ
لَمْ یُسَاوُوْكَ فِیْ عُلَاكَ وَقَدْ حَا	لَ سَنًی مِّنْكَ دُوْنَهُمْ وَسَنَاءُ
اِنَّمَا مَثَّلُوْا صِفَاتِكَ لِلنَّا	سِ کَمَا مَثَّلَ النُّجُوْمَ الْمَاءُ
اَنْتَ مِصْبَاحُ کُلِّ فَضْلٍ فَمَا تَصْ	دُرُ اِلَّا عَنْ ضَوْءِكَ الْاَضْوَاءُ(۱)

❁۔ اے وہ آسمان جس کا مقابلہ کوئی آسمان نہیں کرسکتا، انبیائے کرام آپ جیسی ترقی کیسے کرسکتے ہیں؟۔

❁۔ وہ فضیلت وشرافت میں آپ کے برابر نہیں ہیں، جب کہ آپ کی روشنی اور رفعت ان کے سامنے حائل ہے۔

❁۔ جس طرح پانی ستاروں کی جھلک دکھاتا ہے، اسی طرح انبیائے کرام نے لوگوں کو آپ کی صفات کی جھلک دکھائی ہے۔

❁۔ آپ ہر فضیلت کے آفتاب ہیں، تمام روشنیاں آپ ہی کے نور سے پھوٹتی ہیں۔

امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

ظہور اول وحقیقۃ الحقائق

حقیقت محمدی علیہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملُہا کہ ظہورِ اول است وحقیقۃ الحقائق است، بآں معنی کہ حقائق دیگر چہ حقائق انبیائے کرام وچہ حقائق ملائکہ عظام علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کالظلال اند مراواو واو اصل حقائق است، قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ وَقَالَ علیہ الصلاۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُّوْرِیْ، پس ناچار واسطہ بود درمیان سائر حقائق ودرمیانِ حق جل وعلا، ووصول

(۱)۔ امام بوصیری: شرح ہمزیہ از علامہ محمد شلبی، ص: ۴۔

بمطلوب احدے را بے توسط او علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام محال باشد،فَهُوَ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارسَالُه رحمَةٌ لِلْعَالَمِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ،ازینجاست کہ انبیاءاولو العزم باوجود اصالت، تبعیتِ اومی خواہند و بآرزو داخل اُمّتانِ اومیگردند۔ کما ورد علیہ وعلیھم الصلوات والتسلیمات۔(۱)

حقیقت محمدیہ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات ظہور اول ہے اور بایں معنی حقیقۃ الحقائق ہے کہ دوسری حقیقتیں خواہ وہ انبیائے کرام کی ہوں یا فرشتوں کی، آپ کے سایوں کی طرح ہیں، اور آپ حقائق کی اصل ہیں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہمارا نور پیدا فرمایا، اور یہ بھی فرمایا کہ ہمیں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا اور مومن ہمارے نور سے پیدا کیے گئے ،لہذا لازمی بات ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ اور تمام حقائق کے درمیان واسطہ ہیں اور آپ کے واسطے کے بغیر کسی کا مطلوب تک پہونچنا محال ہے،اس لیے آپ نبی الانبیاء والمرسلین ہیں اور آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے،علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام،اسی لیے اولوالعزم انبیا نبی ہونے کے باوجود آپ کے تابع ہونے کے خواہاں تھے اور آپ کی امت میں داخل ہونے کی آرزو رکھتے تھے۔

امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ :

نبی اکرم ﷺ کا سایہ نہیں تھا

ہر چند بدقتِ نظر صحیفۂ ممکنات عالم را مطالعہ نمودہ می آید، وجود آں سرور دراں جا مشہود نمی گردد، بلکہ منشائے خلقت وامکانِ اوعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام وجود صفاتِ اضافیہ وامکانِ شاں محسوس می گردد وچوں وجودِ آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام درعالم ممکنات نباشد، بلکہ فوق ایں عالم باشد، ناچار اورا سایہ نبود ونیز درعالم شہادت سایۂ شخص از شخص لطیف تر است وچوں لطیف ترے از وے درعالم نباشد، اورا سایہ چہ صورت دارد؟ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام۔(۲)

صحیفۂ کائنات کو جتنی بھی گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ کا وجود اس میں دکھائی نہیں

(۱)۔احمد سرہندی، امام ربانی مجدد الف ثانی: مکتوبات فارسی دفتر سوم، حصہ نہم، ص: ۱۵۳۔

(۲)۔احمد سرہندی، امام ربانی مجدد الف ثانی: مکتوبات فارسی دفتر سوم، حصہ نہم، ص: ۹۱۔۹۲۔

دیتا، بلکہ نبی اکرم ﷺ کی خلقت اور امکان کا منشا اللہ تعالیٰ کی صفاتِ اضافیہ کا وجود اور ان کا امکان محسوس ہوتا ہے، چونکہ حضور سید کائنات ﷺ کا وجود عالم ممکنات میں نہیں، بلکہ اس کے اوپر ہے، اس لیے آپ کا سایہ ہرگز نہیں ہوگا، نیز عالم شہادت میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ لطیف پوری کائنات میں کوئی نہیں ہے، لہذا آپ کا سایہ کس طرح ہوسکتا ہے؟

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

اول و آخر وہی اصلِ وجود

باعثِ ایجادِ عالم ہے وہی موجبِ بنیاد آدم ہے وہی
گرنہ ہوتا پیدا وہ شاہِ نِکو یہ نہ ہوتا وہ نہ ہوتا، میں نہ تو
ہے وہ سرمایہ وجود کائنات دونوں عالم سے ہے مقصود اس کی ذات

ہے وہ بے شک میوۂ نخلِ وجود
اول وآخر وہی اصلِ وجود
حکم ان کا ہے جہاں میں سربسر
وہ یہاں آئے ہیں سب سے پیش تر

نہ پیدا ہوتا اگر احمد کا نور نہ ہوتا دوعالم کا ہرگز ظہور
محمد خلاصہ ہے کونین کا محمد وسیلہ ہے دارین کا

وہ منشا سب اسما کا ہے، وہ مصدر سب اشیاء کا ہے
وہ سرِّ ظہور وخفا کا ہے، سب دیکھ نور محمد کا
کہیں غوث ابدال کہایا ہے، کہیں قطب بھی نام دھرایا ہے
کہیں دین امام کہایا ہے، سب دیکھ نور محمد کا (۱)

(۱)۔ کوکب نورانی، علامہ: نعت رنگ، کراچی شمارہ (۱۸) ص: ۴۰۸۔۴۱۰

مجاہد تحریک آزادی علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُوَ اَوَّلُ النُّوۡرِ السَّنِیِّ تَبَلَّجَتۡ بِضِیَائِهٖ فِیۡ الۡعَالَمِ الۡاَضۡوَاءُ

هُوَ اَوَّلُ الۡاَنۡبَاءِ آخِرُهُمۡ بِهٖ خُتِمَ النُّبُوَّةُ وَابۡتَدَأَ الۡاِبۡدَاءُ

بَدۡءٌ بِهٖ اَبۡدَی الۡمُهَیۡمِنُ سِرَّهٗ فَلِاَجۡلِهٖ الۡاِبۡدَاءُ وَالۡأَیۡدَاءُ(۱)

❁ ۔آپ وہ پہلے اور جگمگاتے ہوئے نور ہیں جس کی روشنی سے دنیا بھر کی روشنیاں چمک اٹھیں۔

❁ ۔آپ پہلے اور آخری نبی ہیں، آپ ہی پر نبوت ختم ہوئی اور آپ کے ساتھ اس کی ابتداء ہوئی۔

❁ ۔آپ وہ پہلی مخلوق ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنا راز بے نقاب کیا اور آپ ہی کی وجہ سے زندگی اور موت ہے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

تو ہے عینِ نور

شمع دل مشکٰوۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا ‏ تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا ‏ تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

وضعِ واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا ‏ یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

یہ جو مہر وماہ پر اطلاق آیا نور کا ‏ بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور ہے

کؔ گیسو، ہؔ دہن یؔا ابرو، آنکھیں عؔ صؔ ‏ کٰھیٰعٓصٓ کا ہے چہرہ نور کا (۲)

---

(۱) فضل حق خیر آبادی، علامہ: باغی ہندوستان (طبع مکتبہ قادریہ، لاہور، ص: ۳۰۹)

(۲) احمد رضا بریلوی، امام: حدائق بخشش (روحانی پبلشرز، لاہور، ص: ۱۷۴)

ڈاکٹر اقبال صاحب:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کردے

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو چمنِ دہر میں ،کلیوں کا تبسّم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خُم بھی نہ ہو بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمۂ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی ،تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامنِ کہسار میں ،میدان میں ہے بحر میں ،موج کی آغوش میں ،طوفان میں ہے
چین کے شہر،مراکش کے بیابان میں ہے اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ "رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ" دیکھے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا؟ لوح و قلم تیرے ہیں(۱)

دردلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است آبروئے ما زنامِ مصطفیٰ است
طورِ موجے از غبارِ خانہ اش کعبہ را بیت الحرم کاشانہ اش
نسخۂ کونین را دیباچہ او جملہ عالم بندگان وخواجہ او(۲)

---

(۱) اقبال قرآن حکیم کی روشنی میں، از قاضی محمد ظریف، ص: ۳۱۳۔ ۳۱۴

(۲) ایضًا: ص:۳۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اردو ترجمہ کا سرِ آغاز

چشمِ افلاک یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ دیکھے

لیجیے محافلِ میلادِ مصطفے ﷺ کی زینت بننے والی ''حدیث نور'' اور سرکار دوعالم ﷺ کے نزدیک سائے کی نفی کرنے والی روایت اپنی صحیح سند اور پوری آب وتاب کے ساتھ آپ کے سامنے ہے، اب کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکے گا کہ اس حدیث کی سند دکھاؤ اور یہ مطالبہ بھی نہیں کرسکے گا کہ یہ لیجیے مُصنَّف عبد الرزّاق اور اس میں دکھایئے کہ ''حدیث نور'' کہاں ہے؟ اور نفی سایہ والی روایت کہاں ہے؟

میں بجا طور سمجھتا ہوں کہ خوشی کے اس موقع پر تمام اہل محبت کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کم از کم دو رکعت نفل ادا کرنے چاہییں۔

مصنف عبدالرزاق کا نسخہ ۱۹۷۰ء میں بیروت میں چھپا، جس پر ہندوستان کے ایک دیوبندی عالم حبیب الرحمٰن اعظمی نے تحقیق کی تھی، ۱۹۷۵ء کے لگ بھگ کوچہ غوثیہ، نواں بازار، لاہور کے ایک مکتبے کے مالک نے یہ کتاب منگوائی اور اس کے آنے سے پہلے اس نے کہا تھا کہ بریلوی ''حدیثِ نور'' کے سلسلے میں مصنَّف عبدالرزاق کا حوالہ دیتے تھے، اب کھل جائے گا کہ یہ سچے ہیں یا جھوٹے؟ اس کے بعد ایک طبقے نے تحریر وتقریر کے ذریعے اس مطالبے کو خوب اچھالا کہ اس حدیث کی سند کیا ہے؟ اور اس کا حوالہ کہاں ہے؟

اس لیے راقم کو اس حوالے کی جستجو تھی، کیوں کہ جلیل القدر ائمہ نے اس حدیث کو نقل اور قبول کیا تھا، ان کے بارے میں یہ سوچنا بھی جرم تھا کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہوگا۔ پھر بیروت سے جو کتاب چھپ کر آئی تھی وہ مکمل نہیں بلکہ ناقص تھی، جس کا اعتراف خود تحقیق کرنے والے نے کیا تھا، چناں چہ راقم نے مختلف فضلا سے بالمشافہہ دریافت کیا اور بعض سے بذریعہ مکتوب گزارش کی کہ مصنَّف کے کسی قلمی نسخے کی نشان دہی کریں جس میں ''حدیثِ نور'' موجود ہو، لیکن کہیں سے مقصد برآری نہ ہوسکی، ایک دفعہ راقم اسلام آباد گیا، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کی لائبریری میں حاضر ہوا، وہاں مصنف کے قلمی نسخے کی فوٹو کاپی

موجود تھی لیکن اس میں یہ حدیث نہیں ملی۔

ڈاکٹر قمر النساء، حیدرآباد دکن، ڈاکٹر محمد عبدالستار شکاگو، امریکہ، شیخ محمد یوسف الحوت، بیروت، جامعۂ ازہر میں زیر تعلیم ڈاکٹر عبدالواحد، اور عزیزم ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری کو لکھا کہ آپ دارالکتب المصریہ، قاہرہ سے معلوم کریں، لیکن کہیں سے مثبت جواب نہ ملا۔ عالمی مبلغ اسلام پیر طریقت سید یوسف سید ہاشم رفاعی مدظلہ العالی کو ایک ملاقات میں عرض کیا کہ سنا ہے صنعاء یمن میں ایک شخص کے پاس امام عبدالرزاق کا قلمی نسخہ موجود ہے، آپ اس سے معلوم کریں، انہوں نے فرمایا وہ شخص مخطوط دکھاتا ہی نہیں ہے۔

خانیوال کے ایک حکیم صاحب نے بتایا کہ میں بغداد شریف سے اس حدیث کی فوٹو کاپی لایا ہوں، لیکن بار بار کے تقاضوں کے باوجود فوٹو کاپی دیکھنے کو نہ ملی، یہاں تک کہ وہ صاحب دنیا ہی سے رخصت ہو گئے، ایک معروف دانشور اور فاضل نے فرمایا کہ مصنَّف کا قلمی نسخہ مدینہ منورہ یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے اور اس میں حدیث نور بھی موجود ہے، میں اس کی فوٹو کاپی لایا ہوں، لیکن کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں، کچھ عرصے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ عمرہ کرنے جارہے ہیں، راقم نے عرض کیا کہ حدیث نور کی فوٹو کاپی لانا نہ بھولیں، چند دنوں کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ عمرہ کی سعادت حاصل کر کے واپس آگئے ہیں، میں نے انہیں فون کیا رابطہ قائم ہونے پر بغیر کسی تمہید کے پوچھا کہ حدیث شریف کی فوٹو کاپی لائے؟ انہوں نے فرمایا: جس دن میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اس دن یونیورسٹی میں چھٹی تھی، اس سے اگلے روز میں نے آگے سفر پر روانہ ہونا تھا، اس لیے نہ لا سکا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ۱۹۹۴ء میں مجھے حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت میسر ہوئی، راقم مدینہ یونیورسٹی لائبریری کے ڈائریکٹر سے جا کر ملا اور ان سے مصنَّف کے مخطوط کی زیارت کی خواہش کا اظہار کیا، انہوں نے پوچھا کہ اسے کیوں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ مصنَّف کا چھپا ہوا نسخہ نامکمل ہے، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ نسخہ مکمل ہے یا نہیں؟ انہوں نے اپنے عملے سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس مصنَّف کا مخطوط موجود ہی نہیں ہے۔ پھر ڈائریکٹر صاحب نے مدینہ منورہ کے محدث شیخ حماد انصاری کو فون کر کے پوچھا کہ پاکستان کے کچھ لوگ مصنَّف کا مخطوط دیکھنا چاہتے ہیں، کیا ہماری لائبریری میں وہ مخطوط موجود ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔

اس سے آپ راقم کے اشتیاق کا اندازہ کر سکتے ہیں، میری طرح نہ جانے کتنے اہل محبت بے چینی

کے ساتھ گم گشتہ ''حدیث نور'' کی زیارت کے مشتاق تھے۔اور یہ بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت اس حدیث کے ملنے پر کتنے مسرور ہوئے ہیں؟

اتنے طویل عرصہ کی تلاش اور جستجو کے بعد اس حدیث شریف کے ملنے کی جو سرکارِ دوعالم ﷺ کے دیوانوں کی خوشی ہورہی ہے، وہ پینتیس سال پہلے چھپ جانے کی صورت میں نہ ہوتی، کسی چیز کی طلب جتنی شدید اور طویل ہو اس کے ملنے پر اتنی ہی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

چشمِ افلاک یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ ''رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ'' دیکھے

جناب سید محمد عارف مہجور رضوی، گجرات نے مصنَّف کے دست یاب ہونے والے ابواب کا تاریخی مادہ ''مخزن حدیث جابر'' (۱۴۲۵ھ) تخریج کیا ہے اور درج ذیل قطعہ لکھ کر اپنی مسرت کا اظہار کیا ہے:

منکرین مصطفےٰ نادم ہوئے مل گیا ماخذ حدیث نور کا
اہلِ ایماں کی خوشی ہے دیدنی پوچھیے نہ ولولہ مہجور کا (۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر خانے، خانقاہ عالیہ مارہرہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا سید محمد امین میاں دامت برکاتہم العالیہ اور مجاہد اسلام جناب حاجی محمد رفیق برکاتی مدظلہ کی کوششیں مصنَّف کے مخطوطہ کے حاصل کرنے کے سلسلے میں لائق صد تحسین ہیں اور ڈاکٹر عیسیٰ مانع دامت برکاتہم العالیہ، سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف وامور اسلامی، دبئی نے دس گم شدہ ابواب پر فاضلانہ حواشی اور مقدمہ تحریر کیا اس پر وہ تمام ملت اسلامیہ کے شکریے کے مستحق ہیں، یہ مخطوطہ جو افغانستان کے ایک تاجر کتب سے دست یاب ہوا ہے وہ ۹۳۳ھ میں شیخ اسحاق بن عبدالرحمٰن سلمانی نے بغداد شریف میں لکھا تھا، ڈاکٹر عیسیٰ مانع کے مقدمہ اور حواشی کے ساتھ پہلے بیروت سے شائع ہوا، پھر مؤسسۃ الشرف، لاہور نے اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی اور اب اس کا ترجمہ شائع کر کے اردوخوان حضرات کی علمی ضیافت طبع کے لیے پیش کر رہا ہے۔

فاضل علامہ مفتی محمد خان قادری زید مجدہ نے بیروت کا چھپا ہوا نسخہ ہمیں فراہم کیا، ڈاکٹر ممتاز احمد

---

(۱) ماہنامہ رضائے مصطفےٰ، شمارہ جنوری ۲۰۰۶، ص: ۹۔

سدیدی ازہری، اسسٹنٹ پروفیسرڈی یونیورسٹی ،آف فیصل آباداورعزیزم حافظ نثاراحمدقادری نے دن رات کی محنت سے اسے شائع کردیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کارِخیر میں حصہ لینے والے حضرات واحباب کو جزائے خیرعطافرمائے۔آمین۔

حدیثِ نور کانفرنس (۱۵رجنوری ۲۰۰۶ء بروز اتوار)

جامعہ اسلامیہ لاہور، ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی ،ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

ارشادِ ربانی ہے:قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔(المائدہ:۱۵/۵)

سرکاردوعالم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں:خَرَجَ مِنِّي نُورٌ۔ (مجھ سے ایک عظیم نور برآمد ہوا) خودسرکاردوعالم ﷺ فرماتے ہیں: اے جابر! سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی وہ تمہارے نبی کا نور تھا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کی زبان اقدس سے "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ "،ہم ظاہری صورت کے اعتبار سے تمہاری طرح انسان ہی ہیں۔لیکن ظلمت پرستوں کو یہ نورایک آنکھ نہ بھایا اوراسلام کے دشمنوں نے اس نور کے بجھانے کے لیے اپنی تمام توانائیاں صرف کردیں۔

ارشادِ ربّانی ہے:

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

بقول اقبال یہ جنگ ابتدا سے چلی آرہی ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

یہی وجہ ہے کہ ابن سبا کی ذرّیت نے جہاں اسلام کوگزند پہونچانے کے لیے دوسرے حربے استعمال کیے، وہاں حضورسید عالم ﷺ کی محبت وعظمت کم کرنے بلکہ ختم کرنے کے لیےبھی مختلف ہتھکنڈے استعمال کیے،اقبال کہتے ہیں کہ اسلام دشمن قوتوں کا پروگرام یہ تھا۔

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ، آپ کی نورانیت اور آپ کے اول مخلوق ہونے اور آپ کے بے سایہ ہونے کو بیان کرنے والی احادیث کا حدیث شریف کے اہم ماخذ مصنَّف عبدالرزّاق سے غائب کر دینے کو کسی طور پر بھی اتفاقی حادثہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا، بلکہ یہ غیر مسلم قوتوں کی بین الاقوامی سازش کا حصّہ ہے، اس کے لیے لمبے سوچ بچار کی ضرورت نہیں، معمولی غور وفکر سے یہ سازش طشت از بام ہو جاتی ہے، ہندوستان کے مولوی حبیب الرحمٰن اعظمی نے مصنّف عبدالرزاق کو ایڈٹ کر کے چھپوایا تو ان کے سامنے مصنّف کے تین قلمی نسخے تھے اور تینوں ابتدا سے ناقص تھے، مصر کے ایمن ازہری نے اسے ایڈٹ کر کے چھپوایا، ان کو بھی ایسے نسخے ملے جو ابتدا سے ناقص تھے، برکاتی فاؤنڈیشن کراچی کے چیرمین جناب حاجی محمد رفیق برکاتی نے بتایا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ ترکی کے میوزیم میں مصنّف کا قلمی نسخہ موجود ہے اور ہفتے میں ایک دن اسے دیکھنے کی اجازت دی جاتی ہے، وہاں رابطہ کیا تو یہ تلخ حقیقت سامنے آئی کہ اس کی ابتدا سے ۳۵ صفحات غائب ہیں، کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ سب اتفاقی حادثات ہیں؟

شاید آپ کے دل ودماغ کے کسی گوشے میں کچھ خلجان باقی ہو، لیکن ایک نئی اور حیران کن خبر پڑھنے کے بعد آپ کا کوئی تحفظ باقی نہ رہے گا۔

یہ خبر حاجی محمد رفیق برکاتی نے جامعہ اسلامیہ، اتچیسن سوسائٹی، رائیونڈ روڈ لاہور میں ۱۵؍جنوری ۲۰۰۶ء کو مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی ''حدیث نور کانفرنس'' میں خطاب کرتے ہوئے بیان کی، آیئے ان ہی کی زبانی سنتے ہیں۔

میرے پیرومرشد ڈاکٹر سید محمد امین میاں دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین مارہرہ شریف میرے پاس دبئی تشریف لائے ہوئے تھے، جمعرات کے دن ہم نے رات کے وقت نعت خوانی کا پروگرام بنایا، ساتھ ہی ہم نے ڈاکٹر عیسیٰ مانع، سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف، دبئی کو بھی دعوت دے دی، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کریم کی عنایت عظیمہ کا کرشمہ دیکھیے کہ ایک افغانی تاجر میرے پاس آیا اور کہنے لگا آپ نے مصنّف عبدالرزاق کا مخطوطہ طلب کیا تھا، میں وہ آپ کے لیے لے کر آیا ہوں، پوچھا کہ اس کا ہدیہ کیا ہے؟ کہنے لگا دس لاکھ پاکستانی روپیے، میں نے کہا یہ تو بہت زیادہ رقم ہے، میں تمہیں چار لاکھ روپیے

دے سکتا ہوں اور وہ بھی کل دوں گا اگر میرے پیر صاحب نے اس مخطوطے کے خریدنے کا حکم دیا۔

کہنے لگا: حاجی صاحب! اگر میں یہ مخطوطہ فلاں شخص کے پاس لے جاتا تو وہ مجھے نقد چھ لاکھ روپئے دے دیتا، میں نے حیران ہوکر پوچھا کہ وہ اسے لے کر کیا کرتا؟ کہنے لگا: وہ اسے نذر آتش کر دیتا۔ میں نے پوچھا کہ پھر تم اس کے پاس لے کر کیوں نہیں گئے؟ کہنے لگا: میرا ضمیر اس پر آمادہ نہیں ہوسکا۔

کیا اس کے بعد بھی آپ کے ذہن میں بین الاقوامی سازش کے بارے میں کوئی شک باقی رہ گیا ہے؟

حاجی محمد رفیق برکاتی نے فرمایا کہ میں نے وہ مخطوط لے لیا، وہ مصنّف کی پہلی دو جلدیں تھیں جو میں نے لا کر حضرت سید محمد امین میاں کی خدمت میں پیش کر دیں، انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ انہیں سنبھال کر رکھ لو، رات کو ڈاکٹر عیسیٰ مانع بھی آ گئے، محفل نعت خوانی کے بعد، حضرت سید محمد امین میاں نے فرمایا کہ وہ مخطوطہ لا کر ڈاکٹر عیسیٰ مانع کو دکھاؤ، انہیں دکھایا تو انہوں نے بڑی بے دلی سے اسے دیکھا اور کہا "ما فی" اس میں وہ حدیث نہیں ہوگی، تاہم انہوں نے ابتدا سے دو چار صفحے پڑھے تو جھومتے ہوئے سجدے میں چلے گئے، اور جب ان کا سجدہ غیر معمولی طویل ہوگیا تو میں نے انہیں پکڑ کر اٹھایا اور پوچھا کیا بات ہے؟ وہ اٹھ کر مجھ سے لپٹ گئے اور عربوں کے انداز کے مطابق میری پیشانی پر بوسوں کی بوچھاڑ کر دی، کہنے لگے حاجی رفیق! مبارک ہو اس میں "حدیث نور" موجود ہے۔ (حاجی صاحب کی گفتگو ختم)

اس کے بعد ڈاکٹر عیسیٰ مانع نے مصنّف کے دس گم شدہ ابواب پر فاضلانہ حواشی لکھے اور مقدمہ سپرد قلم کیا اور اس حصے کو بیروت سے چھپوادیا، مکتبہ "مؤسسۃ الشرف" نے اس کا عکس لے کر شائع کر دیا اور اب اس کا اردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اسی دن صبح نو بجے جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں دو منزلہ لائبریری کا افتتاح ہوا جس میں حاجی محمد رفیق برکاتی کے علاوہ شام کے مشہور علمی اور روحانی خانوادے کے چشم و چراغ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں سے ایک محقق عالم ڈاکٹر شہاب الدین فرفور مدظلہ العالی بھی شریک ہوئے اور انہوں نے "حدیث نور" کے دست یاب ہونے پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا پھر "حدیث نور کانفرنس" میں بھی شریک ہوکر خطاب کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ظلمت پرستوں کی کاروائی اگر ہم جیسے کمزور اور بے مایہ انسانوں کے خلاف ہوتی تو ضرور کامیاب ہوجاتی، لیکن وہ منشائے خداوندی سے ٹکرا لے بیٹھے تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی

ناک کو خاک آلود کر کے نورانیت مصطفیٰ ﷺ کی شعاعیں پوری دنیا میں بکھیر دیں اور بتا دیا کہ:

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

الحمد للہ حمدًا طیبًا مبارکًا کما یلیق بشانہ العظیم

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۲۶ر ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۷ر جنوری ۲۰۰۶ء

دوسرے عربی ایڈیشن کا پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام انبیاء اور مرسلین پر فضیلت عطا کی اور آپ کو وہ کمالات وفضائل عطا کیے جو نہ تو پہلوں میں سے کسی کو عطا کیے گئے اور نہ ہی بعد والوں میں سے کسی کو عطا کیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے افضل واکمل درود وسلام نازل ہوں کائنات کی افضل ترین ہستی، آپ کی آل پاک، صحابۂ کرام اور آپ کی ملت کے تمام علما پر۔

امّا بعد! حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ ''حدیث نور'' زمانۂ ماضی اور موجودہ دور کے علما میں مشہور ومعروف تھی، عرب وعجم کے علما نے اسے بغیر کسی اعتراض کے اپنی کتابوں میں بیان کیا تھا، راقم الحروف نے اپنی کتاب ''من عقائد اہل السنۃ'' میں (جس کا اردو ترجمہ ''عقائد ونظریات'' کے نام سے چھپ چکا ہے) نورانیتِ مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے ان علما کے کثیر تعداد میں حوالے درج کیے ہیں جنہوں نے اس حدیث کو قبول کیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم ﷺ کا سایہ نہیں تھا، متقدمین اور متاخرین علما میں معروف متداول تھی۔

باجودیکہ جلیل القدر علما وفضلا نے ان احادیث کو قبول کیا اور انہیں اپنی تحریر اور تقریر کی زینت بنایا ہے، بعض حلقوں کی طرف سے ان کے خلاف بہت لے دے کی گئی، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان احادیث کی سند معلوم نہیں تھی، کیونکہ نامور حافظ الحدیث، محدث جلیل امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے شاگرد، امام احمد بن حنبل کے استاذ اور امام بخاری کے استاذ الاستاذ امام عبدالرزاق بن ہمام حمیری صنعانی یمنی کی حدیث شریف کے موضوع پر مشہور آفاق کتاب ''مصنَّف'' شیخ حبیب الرحمٰن اعظمی کی تحقیق کے ساتھ

۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی، لیکن یہ کتاب نامکمل تھی، اس میں دس ابواب کی کمی تھی، کیوں کہ بقول ان کے دست یاب ہی نہیں ہو سکے تھے، ان ہی دس ابواب میں پہلا باب بھی ناپید تھا، جس کا عنوان ہے "باب فی تخلیق نور محمدﷺ" اسی باب میں نمبر ۴ پر نفی سایہ کی حدیث اور نمبر ۱۸ پر حدیث نور تھی۔

بہت سے علمانے دنیائے اسلام کے مختلف شہروں میں "مصنّف" کا مکمل نسخہ تلاش کرنے کی کوشش کی، لیکن ان کی سرتوڑ کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہ ہوسکیں، اللہ الحمد! کہ یہ قابل صدرشک سعادت فاضل جلیل ڈاکٹر عیسیٰ مانع حِمیَری مدظلہ العالی، سابق ڈائرکٹر محکمہ اوقاف وامور اسلامیہ، دبئی و پرنسپل امام مالک کالج برائے شریعت وقانون دبئی کے حصے میں آئی کہ وہ "مصنّف" کا نادرونایاب اور ابتدا سے مکمل نسخہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ عظیم نعمت انہیں بیٹھے بٹھائے حاصل نہیں ہوگئی، بلکہ مصنّف کا مخطوطہ حاصل کرنے کے لیے انہوں نے بڑی جدوجہد کی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں مانگیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کا دامن گوہر مراد سے بھر دیا۔

اس مخطوطے کے حاصل کرنے کے لیے انہوں نے کتنی کوشش کی؟ اس کے بارے میں وہ خود فرماتے ہیں:

"اس مخطوط کو جگہ جگہ تلاش کرنا میرا باقاعدہ مشغلہ بن گیا تھا، اس کے ساتھ ساتھ میں بابرکت دنوں، رحمت وقبولیت کے مقامات اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی موجودگی میں مسلسل دعائیں مانگتا رہا خصوصًا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہۂ عالیہ میں حاضر ہوکر دعا کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہندوستان کے ایک مرد صالح (یکے از اولیائے کرام) اور ہمارے دینی بھائی ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری حفظہ اللہ تعالیٰ (۱) کے ذریعے مصنّف عبدالرزاق کا یہ نادرونایاب مخطوطہ اور خاص طور پر اس کی پہلی اور دوسری جلد بطور تحفہ عطا فرمادی"۔

فضیلۃ الشیخ عیسیٰ مانع حمیری نے اس مخطوطہ پر تحقیق کرتے ہوئے علوم حدیث میں کمال مہارت کا مظاہرہ کیا ہے، جس کا اندازہ بیروت سے چھپنے والی کتاب کے مطالعہ سے ہوتا ہے، اس کا نام ہے:

---

(۱) حضرت پیر طریقت سید محمد امین میاں قادری مدظلہ العالی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے پیرخانے اور ہندوستان میں سلسلۂ عالیہ قادریہ کی سب سے بڑی درگاہ شریف مارہرہ مقدسہ کے سجادہ نشین اور علی گڑھ یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔ ۱۲ اشرف قادری

''الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنّف''۔

مصنّف عبدالرزاق کی پہلی جلد کا گم گشتہ حصہ

ڈاکٹر عیسیٰ مانع نے حضرت جابر کی روایت کردہ ''حدیث نور'' کا دفاع کرتے ہوئے درج ذیل عنوان کے تحت فاضلانہ گفتگو کی ہے:

قول علماء الشان

فِی مَن وصم حدیث جابر بر کاکۃ الالفاظ والبیان۔

حدیث جابر پر الفاظ کی کمزوری کا اعتراض کرنے والوں کے بارے میں اکابر علماء کے ارشادات۔

''مؤسسۃ الشرف'' لاہور کی خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کتاب کا عربی ایڈیشن اور اردو ترجمہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ہم فاضل علامہ مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں یہ نسخہ اشاعت کے لیے فراہم کیا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ڈاکٹر عیسیٰ مانع کی اس کوشش کو قبول فرمائے، قیامت کے دن اس کوشش کو ان کی نیکیوں کے پلڑے میں شامل فرمائے اور انہیں علم اور حدیث شریف کی طرف سے ہر طرح کی خیر و برکت عطا فرمائے ،اسی طرح ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کا ذریعہ بنائے۔ بے شک وہ جو چاہے کرے اور دعا کو قبول کرنا اس کی شان کے لائق ہے، یقیناً وہ بہترین کارساز اور بہترین مددگار ہے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور، (پاکستان)

۸/ذی قعدہ ۱۴۲۶ھ، ۱۱/دسمبر، ۲۰۰۵ء

امام عبدالرزاق صنعانی

تک ڈاکٹر عیسیٰ مانع کی سند

(۱)۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امام عبدالرزاق بن ہمام کی ''مصنّف'' کی روایت کرتا ہوں۔ اپنے شیخ، محدث، عارف، علامہ سید عبدالعزیز بن صدیق حسینی سے وہ روایت کرتے ہیں مسند عصر علامہ سید عبدالحی ابن عبدالکریم کتّانی حسنی سے۔

(۲)۔ اپنے شیخ اور مقتدا، شیخ الحرمین الشریفین، طلبا نواز، عظیم مبلغ سیدی سید محمد بن علوی مالکی علوی مالکی حسنی مکی سے، وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد علامہ سید علوی ابن عباس مالکی سے اور وہ سید عبدالحی کتانی سے۔

(۳) اپنے شیخ علامہ محقق عبدالفتاح ابوغدّہ حلبی سے وہ علامۂ کبیر محمد زاہد الکوثری سے، وہ سید عبدالحی کتّانی سے وہ حسن حمزاوی اور فالح بن محمد ظاہری مدنی سے وہ دونوں علی بن عبدالحق القوصی سے وہ امیر کبیر سے، وہ شہاب الدین احمد جوہری اور شہاب الدین احمد ملوی سے وہ عبداللہ ابن سالم بصری سے وہ علی زیادی سے وہ شہاب الدین رملی سے، وہ سخاوی سے، وہ حافظ ابن حجر عسقلانی سے، وہ ابوالفرج عبدالرحمٰن غزّی سے، وہ یونس دبوسی سے، وہ ابوالحسن علی بن حسین سے، وہ حافظ سلامی سے، وہ عبدالوہاب بن منک سے، وہ محمد بن عمر کوبکی سے، وہ ابوالقاسم طبرانی سے، وہ ابواسحاق ابراہیم دبری سے اور وہ صاحبِ مصنّف امام عبدالرزاق ابن ہمام صنعانی سے روایت کرتے ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ۔

مترجم (شرف قادری) کی سند امام عبدالرزّاق تک

فقیر قادری کی متعدد سندیں محدث مغرب علامہ سید محمد عبدالحی کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ تک پہونچتی ہیں ،ان کے بعد امام عبدالرزاق تک وہی سند ہے جو ڈاکٹر عیسیٰ مانع مدظلہ العالی نے بیان کی ہے۔ فقیر کو اجازت ہے۔ان حضرات سے:

(۱)۔ علامہ حسن بن محمد بن الصدیق حسنی غماری۔

(۲)۔ شیخ محمد علی مراد حموی شامی

(۳)۔ شیخ عبدالرحمٰن بن ابی بکر مُلّا
(۴)۔ محدث علامہ محمد الحافظ عبداللطیف تیجانی۔ یہ چاروں حضرات محدث مغرب سید محمد عبدالحی کتّانی سے روایت کرتے ہیں۔
(۵)۔ سید محمد علوی مالکی اپنے والد ماجد سید علوی ابن عباس مالکی سے وہ روایت کرتے ہیں محدث مغرب شیخ سید محمد عبدالحی کتّانی سے۔
(۶)۔ شیخ محمد تیسیر بن توفیق مخزومی دمشقی وہ شیخ عبدالرحمٰن بن احمد الہاشم الحسنی الاحسائی سے وہ روایت کرتے ہیں محدث مغرب شیخ سید محمد عبدالحی کتّانی سے۔
(۷)۔ شیخ احمد محمد الحافظ عبداللطیف تیجانی، وہ محمد الحبیب سوڈانی سے اور وہ روایت کرتے ہیں محدث مغرب شیخ سید محمد عبدالحی کتّانی سے۔
(۸)۔ محمد ابراہیم عبدالباعث حسنی کتّانی مصری وہ شیخ عبداللہ محمد الصدیق غماری سے وہ روایت کرتے ہیں محدث مغرب شیخ سید محمد عبدالحی کتّانی سے۔
(۹)۔ شیخ محمد ہاشم محمود سیوطی وہ روایت کرتے ہیں شیخ عبدالفتاح ابوغدّہ سے وہ روایت کرتے ہیں محدث مغرب شیخ سید محمد عبدالحی کتّانی سے۔
(۱۰)۔ شیخ صلاح الدین تیجانی وہ شیخ محمد الحافظ عبداللطیف تیجانی سے وہ روایت کرتے ہیں محدث مغرب شیخ سید محمد عبدالحی کتّانی سے۔

محدث جلیل، ڈاکٹر محمود سعید ممدوح مصری شافعی مدظلہ العالی کی تقریظ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے اور صلوٰۃ وسلام ہو ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل اور آپ کے محبین پر اور اللہ تعالیٰ آپ کے صحابۂ کرام اور آپ کی ہدایت پر عمل پیرا ہونے والوں سے راضی ہو۔

امّا بعدُ: امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کی شہرۂ آفاق تصنیف ''مصنَّف'' حدیث شریف کی معتمد اور بنیادی کتابوں میں سے ہے، جسے سوار حاصل کر کے دور ودراز کے ملکوں میں لے گئے کیوں کہ اس

کے مصنف ثقہ ہیں اوران مقام بلند ہے،ان کی سندیں مضبوط ہیں اورانہوں نے مرفوع اورموقوف روایات کوجمع کیاہے۔

یہ مکمل کتاب حبیب الرحمٰن اعظمی متوفی ۱۴۱۲ھ کی تحقیق کے ساتھ چھپی تھی،لیکن اس کی ابتدا سے کچھ حصہ چھپنے سے رہ گیاتھا۔

ایک عرصہ سے علمااورخاص طور پرمحدثین کی آرزوتھی کہ کاش یہ کتاب مکمل چھپ جائے،اسے چھپے ہوئےتیس سال سے زیادہ عرصہ ہوچکا ہے،کیونکہ یہ ۱۳۹۰ھ میں چھپی تھی،(اوراب تک نامکمل تھی)اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت میرے دینی بھائی،علم شریف کے خادم اورمبلغ،فضیلۃ الشیخ،ڈاکٹرعیسیٰ ابن عبداللہ ابن محمد بن مانع حمیری،سابق ڈائریکٹرمحکمہ اوقاف واموراسلامیہ،دبئ اورامام مالک کالج برائےشریعت وقانون،دبئ کے پرنسپل کے لیے رکھی ہوئی تھی۔چنانچہ وہ مصنّف کا گم شدہ حصہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے،میں نے اس کا مخطوط ان کے دفتر میں دیکھا ہے،ڈاکٹر صاحب نے اپنی تحقیق کے مقدمے میں مخطوط کی کیفیت بھی بیان کی ہے،جس سے اس کا مستند ہونا ثابت ہوتا ہے۔فضیلۃ الدکتور عیسیٰ ابن عبداللہ ابن محمد مانع حمیری نے اس گم گشتہ حصے کونقل کیا،اس پر حاشیہ لکھااوراس کی روایات پر اصول حدیث کے مطابق حکم لگایا،اوراس کے مشکل الفاظ کا مطلب بیان کیا،اللہ تعالیٰ ان کوجزائے خیر عطافرمائے،انہیں اپنی نعمتوں سے نوازےاوران کا سینہ ہرنیک کام کے لیےکھول دے،بلاشبہہ ان کی کوشش شکریئے کےلائق ہے،انہوں نے خوب کام کیاہے۔

تحریر: خادم الحدیث الشریف

ڈاکٹرمحمودسعیدممدوح،دبئ

اللہ تعالیٰ اس کی اورتمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

۲۲/ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ

تقـــریظ

ڈاکٹر شہاب الدین فرفور الحسنی

بِسۡمِ الۡفَتَّاحِ الۡعَلِیۡمِ

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے تاریکیوں میں علمی مراکز کو روشنی کا منبع بنایا، اور سخت سیاہ راتوں کی تاریکیوں میں اہل علم کو چمکتے چراغ بنایا، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے لائبریریوں اور کتاب کو ایسا بنا دے جیسے کائنات میں انسان کی پسندیدہ ترین چیز، اور ہم رب کریم کی بارگاہ میں نبی رحمت ﷺ کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے نبی ﷺ کے نور کے ساتھ روشن اور تابناک کر دے، تاکہ ہم اس قابل ہو سکیں کہ علم کے طالب ہمارے پاس آئیں، اور ہم کسی کو کچھ دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ: لوگوں کے درمیان یہ بات مشہور ہو چکی ہے کہ معاشروں کی ذہنی سطح بلند کرنے اور دنیا بھر کے ممالک کی تہذیب سازی میں اصل کردار کتب خانوں کا ہے، اور یہ بھی کہ جو ملک کتب خانوں سے خالی ہو گا وہ پسماندہ کہلائے گا۔

لیکن بات یہ نہیں کیونکہ کتاب تو علمی افکار کا مجموعہ ہے اور اس کے ساتھ کوئی توجہ دلانے ہاتھ پکڑ کر چلانے اور توازن سے ہمکنار کرنے والا نہیں ہوتا، اور کتاب کا فہم باعمل اور سراپا نور علما کے بغیر حاصل کرنا ممکن نہیں، اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ کتاب میں کتابت کی غلطی کا ادراک صرف مردان کار کی عقول ہی کر سکتی ہیں، اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ علما کے سینے ہی ممالک کی تہذیب کے سرچشمے ہیں، مگر انسانی عقل بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے، اور کمزوری، بے بسی اور بھول مخلوق کی خصوصیات میں سے ہیں، اس لیے کتب خانوں کا وجود ضروری تھا تاکہ اگر عقل کو نسیان لاحق ہو تو اس آفت سے بچا جا سکے۔

عقل اپنے اس مرتبہ و مقام سے محروم ہو چکی ہے جس پر وہ ماضی میں فائز تھی اور وہ مرتبہ و مقام کسی چیز کو دل و دماغ میں محفوظ کر لینے کا ہے، اور یہ خوبی قدیم محدثین کو حاصل تھی اور ہمیں حاصل نہیں۔ لہذا

ضروری تھا کہ ہم اس یادداشت کے بدلے کتاب پر اور دلوں میں ثبت علم کے بدلے اوراق میں لکھی ہوئی تحریر پر انحصار کریں، اس لیے علمی مراکز جو کہ مردان کار کے سینوں کی شاخ کا درجہ رکھتے ہیں اپنی اصل کا کردار ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں، اور اہمیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور انسانی یادداشت میں کمزوری اور کمی کے باعث کتب خانوں کا وجود ناگزیر قرار دیا گیا ہے۔ اور انہیں تہذیبوں کے وجود کے لیے سرچشمہ قرار دیا گیا۔ اور اہل علم کی رائے میں کتاب کا گم ہو جانا روح کے ایک حصے کا گم ہونا ہے، اور کتاب کا موجود ہونا جسم میں روح کے موجود ہونے کی طرح ہے، اسی لیے کتاب کو اس کے مؤلف کے پاس ہونے کو اس بچے سے تشبیہ دی گئی ہے جو اپنے باپ کی آغوش میں ہو، یہی وجہ ہے کہ جب ابوعلی القالی اپنی تنگ دستی کے باعث شریف الرضی کے ہاتھ "جمہرۃ لغۃ العرب" بیچنے پر مجبور ہوا تو اس نے کتاب کی پشت پر درج ذیل اشعار لکھے:

انست بها عشرين حولا وبعتها لقد طال وجدى بعدها وأنينى

ترجمہ: میں اس کتاب (کے مطالعہ) سے بیس سال لطف اندوز ہوا اور (اب) اسے بیچ دیا، اسے بیچنے کے بعد مجھے طویل غم اور ہچکیوں نے گھیر لیا۔

وما كان ظنى أننى سأبيعها ولو خلّدتنى فى السجون ديونى

ترجمہ: میرے گمان میں بھی نہ تھا کہ میں اس کتاب کو بیچوں گا، اگرچہ مجھے میرے قرض ہمیشہ کے لیے جیلوں میں ڈال دیتے۔

ولكن لفقر واحتياج وصبية صغار عليهم تستهل شؤنى

ترجمہ: لیکن تنگ دستی، محتاجی اور ان چھوٹے بچوں کی وجہ سے (مجھے کتاب بیچنا پڑی) جن پر میرے آنسو بہتے ہیں۔

فقلت ولم أملك سوابق عبرتى مقالة مقروح الفؤاد حزين

ترجمہ: جب مجھے اپنے مسلسل آنسوؤں پر قابو نہ تھا تو میں نے ایسے حال میں شکستہ خاطر اور غمگین شخص کا جملہ دہرایا۔

وقد تخرج الحاجات يا ام مالك كرائم من رب لهن ضنين

ترجمہ: اے ام مالک! بعض اوقات محتاجی انسان کی ایسی عمدہ چیز نکلواتی ہے جس کے معاملے

میں وہ بخیل ہوتا ہے۔

میں قارئین کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اہل علم اس وقت تک عالم نہیں کہلا سکتے جب تک وہ کتب خانوں سے یوں محبت نہ کریں جیسے وہ سیر گاہوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ہم نے اپنے بزرگوں سے کتاب کی محبت اور نئی نئی کتب کی جستجو سیکھی ہے، علاوہ ازیں ہم نے ان سے ماں باپ کی مقدس محبت سیکھی ہے۔

اور جب کتاب علمی اداروں اور علم دوست معاشروں میں داخل ہوتی ہے تو اہل علم کے دلوں پر اس کی اثر آفرینی ایسے ہوتی ہے جیسے کسی کو بیٹا مل گیا ہو یا اللہ تعالیٰ نے اس کے والد کو وفات کے بعد دوبارہ زندگی بخش دی ہو، اور خصوصًا جب یہ نئی کتاب کسی مشہور و معروف اور بڑی کتاب کا حصّہ ہو۔

مُصَنَّف عبدالرزاق اسلامی عہد میں فن روایت میں پہلی اور انتہائی مؤثر اور عالی سند والی کتاب تھی تو اس کے گم شدہ حصے کو جو ابھی دریافت ہوا ہے وہی مرتبہ و مقام حاصل ہوگا، یہ حصّہ طویل عرصہ تک گم رہا یہاں تک کہ مصنّف کی ناقص حالت میں اشاعت ہوئی، یوں ہم مکمل طور پر مُصَنَّف عبدالرزاق سے مستفید نہ ہو سکے۔

اور حدیث نور جسے حضرت جابر بن عبداللہ نے روایت کیا حضور ﷺ کے مرتبہ و مقام کو اجاگر کرنے کے سلسلے میں انتہائی اہمیت اور عظمت کی حامل ہے، اور یہ حدیث مُصَنَّف عبدالرزاق کے ایک حصّے کی گم شدگی کے سبب نظروں سے اوجھل تھی اور اس بات نے بارگاہِ رسالت میں ادب کی کمی کے شکار بہت سے لوگوں کو اتنی جرأت دے دی کہ وہ حدیث جابر کو موضوع کہنے لگے، کیوں کہ حدیث جابر کی ایک ہی سند امام عبدالرزاق کی روایت ہے، اور عبدالرزاق وہ شخصیت ہیں جن کے ساتھ ان کی مصنّف میں ذکر کی گئی کسی حدیث پر اس کی سند کے عالی اور امام عبدالرزاق کے زمانہ نبوی سے قریب ہونے کے باعث کلام نہیں کیا جاتا۔

مسلمانوں کے ضائع شدہ علمی ورثہ کے ساتھ جب مصنّف کا یہ جز بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو خلافت راشدہ کے دور سے آج تک مسلمانوں کے درمیان موجود اسلام دشمنوں کو موقع مل گیا کہ وہ مصنّف عبدالرزاق کے اس حصے کو نظروں سے اوجھل کر کے حدیث نور کو جعلی قرار دے دیں، تا کہ وہ ایک خطرناک کوتاہی کے بعد بارگاہِ رسالت مآب میں منفی گفتگو کر سکیں، جب کہ حدیث نور مسلمانوں کے لیے دین کی طرف رجوع اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک رسائی کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ

ہے، اور مصنّف عبدالرزاق کے اس حصے کی گم شدگی سے اللہ تعالیٰ کی ایک حکمت واضح ہوئی، اگر یہ حصّہ گم نہ ہوا ہوتا تو شاید اہل محبت کی ہمتیں سرگرم نہ ہوتیں اور دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ کے اس مرتبہ ومقام کو اجاگر کرنے کے لیے کانفرنسیں نہ ہوتیں جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے پسند فرمایا۔

آج اسلامی دنیا کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہونچنے کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں، کیوں کہ جب انسان کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دوری شدت اختیار کرجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس انسان کو صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے قبول فرماتا ہے، اس لیے مصنّف عبدالرزاق کے گم شدہ حصے کا نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنے والوں کے انکار کے بعد ظاہر ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے باطن میں نور پنہاں رکھا، اور آپ کے ظاہر کو بھی اپنی مشیت اور رضا کے ساتھ نور سے آراستہ فرمایا، اور یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ جس نے نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منافی عقیدے کو اپنایا اس کے عقیدے کے غلط ہونے پر مصنف عبدالرزاق کی عالی سند والی حدیث صریح دلیل ہے۔

میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کا شیخ المحدثین امام ابوبکر عبدالرزاق الصنعانی کی مصنّف کے گم شدہ حصے کی بازیابی میں کچھ بھی حصہ تھا، وہ شخصیات:

حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی اور حاجی محمد رفیق برکاتی اور فضیلۃ الشیخ علامہ ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد ابن مانع الحمیر ی ہیں اور ڈاکٹر عیسیٰ نے مصنف کے گم شدہ حصے پر بہترین تحقیق پیش کی ہے، اور میں بہت بڑے علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کو عربی میں شائع کرنے کے بعد اردو میں بھی شائع کیا، ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت اجر وثواب اور ہماری طرف سے بہت زیادہ شکر اور احسان مندی ہے، کیونکہ جس نے بندوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔

ترجمہ:	**تحریر:**
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری	ڈاکٹر شہاب الدین فرفور
اسسٹینٹ پروفیسر شعبہ عربی، اسلامیات	لاہور
دی یونیورسٹی آف فیصل آباد۔ فیصل آباد	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کے لیے جس نے فرمایا ہے:

اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٌ نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ يَهۡدِى اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ۔(۱)

اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو، وہ چراغ شیشے کی ایک قندیل میں ہو اور وہ قندیل گویا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہو، وہ چراغ برکت والے زیتون کے درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے، جو نہ تو مشرق کی طرف جھکا ہوا ہے اور نہ مغرب کی طرف، قریب ہے کہ اس کا تیل جگمگا اٹھے، اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے، نور ہی نور ہے، اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف راہ نمائی فرما دیتا ہے۔ اور صلوٰۃ وسلام ہو کامل ترین ہستی اور کائنات کا احاطہ کرنے والے نور پر، جو ابتداؤں کے نور اور انتہاؤں کے خاتم ہیں، ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کے سربستہ رازوں کو کھولا اور زمان ومکان کی حقیقت کو ظاہر فرمایا اور انہیں تمام انسانوں اور جنوں کا سردار بنایا۔

---

(۱)۔سورۃ النور ۲۴، ۲۵

اَمَّا بَعْدُ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ ''حدیث نور'' کے بارے میں بڑا قیل وقال پایا جاتا ہے، یہ وہ حدیث ہے جسے سیرت طیبہ کے بہت سے مصنفین نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے، اور اس کی سند بیان کیے بغیر مصنّف عبدالرزاق کا حوالہ دیا ہے۔

ہمارے اکابر علما مثلاً حافظ العصر احمد ابن الصدیق الغماری اور علامہ شیخ عمر حمدان محدث حجاز مقدس رحمہما اللہ تعالیٰ نے ''حدیث جابرؓ'' کے جہاں جہاں ملنے کی توقع تھی وہاں وہاں اسے تلاش کیا، بلکہ انہوں نے یمن شریف کے سفر کا ارادہ بھی کیا، کیوں کہ انہیں اطلاع ملی تھی کہ وہاں مصنّف کا مخطوطہ موجود ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا کہ وہ شمالی یمن کا سفر کرتے۔ بعض محققین نے سفر کر کے یمن جانے اور مصنف کے نادر نسخے کی تلاش کی کوشش بھی کی، لیکن اس تک ان کی رسائی نہ ہوسکی، (۱) میں نے بعض محققین سے درخواست کی کہ اس کا مکمل نسخہ جہاں ملنے کی امید ہو وہاں تلاش کریں، خصوصًا استنبول (ترکی) کی لائبریریوں میں، مجھے انہوں نے بتایا کہ ہمیں ترکی میں مصنّف عبدالرزاق کے کئی نسخوں کا سراغ ملا ہے، لیکن ان کا کچھ حصہ ابتدا سے اور کچھ درمیان سے غائب ہے، یہی حال اس نسخے کا ہے جو علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی کی تحقیق کے ساتھ (بیروت سے) چھپا ہوا ہے اور ہمارے پاس موجود ہے۔ (۲)

میرا مشغلہ ہی بن گیا تھا کہ میں اسے جگہ جگہ تلاش کرتا رہتا، بابرکت دنوں اور نزول رحمت کے مقامات پر اللہ کے بندوں کے ساتھ مل کر دعائیں کرتا، خصوصًا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت مواجہۂ عالیہ میں کھڑا ہو کر دعائیں مانگتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہوئی اور اس کریم نے ہمیں مُصَنَّف عبدالرزاق کا وہ نادر ونایاب نسخہ اور خاص طور پر پہلی اور دوسری

---

(۱)۔ راقم نے ایک دفعہ عالمی مبلغ اسلام اور عظیم شیخ طریقت شیخ سید یوسف سید ہاشم رفاعی مدظلہ العالی کو عرض کیا کہ آپ دنیا بھر کے ممالک میں جاتے رہتے ہیں، سنا ہے یمن کے شہر صنعا میں ایک شخص کے پاس امام عبدالرزاق کا لکھا ہوا مصنّف کا نسخہ موجود ہے، براہِ کرم اس سے رابطہ کریں، انہوں نے فرمایا: وہ شخص کسی کو دکھاتا ہی نہیں ہے۔ ۱۲ شرف قادری

(۲)۔ کہتے ہیں جو چیز طلب کے بعد حاصل ہو اس کی قدر زیادہ ہوتی ہے، اگر ابتدا ہی میں مصنّف کا مکمل نسخہ اور اس میں ''حدیثِ نور'' مل جاتی تو ملت اسلامیہ کو وہ مسرت اور شادمانی حاصل نہ ہوتی، جو دیوانہ وار کوششوں، ہزاروں دعاؤں، آرزوؤں اور امنگوں کے بعد ملنے پر حاصل ہو رہی ہے۔ ۱۲ شرف قادری

جلد عطا فرمادی، ہم اس کے اس احسان وکرم کا شکریہ کس طرح ادا کریں؟

یہ تحفہ ہمیں ایک مرد صالح (یکے از اولیائے کرام) ہمارے دینی بھائی فاضل علامہ ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی قادری حفظہ اللہ تعالیٰ (امام احمد رضا بریلوی کے پیر خانے کے موجودہ سجادہ نشین اور علی گڑھ یونیورسٹی کے پروفیسر) کے ذریعے موصول ہوا۔ (اور ہمارے دل مسرت وشادمانی سے لبریز ہوگئے)۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمیں اس نسخے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ ''حدیث نور'' بھی مل گئی اور اس کی سند بھی مل گئی۔(ا) اور چھپے ہوئے نسخے اور قلمی نسخے کے مقابلے سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ (بیروت سے) چھپے ہوئے نسخے کی ابتدا سے دس باب غائب ہیں، جیسے کہ قارئین کرام کو اس تحقیق میں دونوں نسخوں کے مقابلے سے معلوم ہوجائے گا۔ یہ بھی واضح ہوگیا کہ ''حدیث نور'' صحیح ہے، جسے امام عبد الرزاق، معمر سے وہ ابن منکدر سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا: جابر! وہ تمہارے نبی کا نور تھا''۔

ہم پر یہ حقیقت بھی منکشف ہوگئی کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلی مخلوق ہیں، یعنی عالم ارواح میں سب سے پہلے آپ کی روح اقدس پیدا کی گئی اور عالِم اجسام میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کا جسم مبارک پیدا کیا گیا، کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام آپ کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہیں اور روح کے لیے ضروری ہے کہ اس کا مظہر پہلے ظاہر ہو، اس لیے حضرت آدم علیہ السلام تصویر وتدبیر میں پہلے ظاہر ہوئے اور عالم امر اور تقدیر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے تھے، کیوں کہ آپ حقیقتوں کی حقیقت، اور تمام مغربوں میں مشرقوں کے سراج منیر ہیں۔

حدیث جابر تو گویا آیتِ مشکوٰۃ (جو مقدمے کی ابتدا میں لکھی گئی ہے) کی تفسیر ہے، حافظ ابن ناصر الدین دمشقی نے اپنی قلمی کتاب (المولد النبوی) میں اس آیت کی تفسیر احادیث مبارکہ سے کی ہے اور ہم نے وہ روایات تخریج کے ساتھ اپنی کتاب (نور البدایات وختم النہایات) میں بیان کردی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اپنی جناب کے ان علما کے زمرے میں شامل فرمادے جن

(ا)۔ بلکہ نبی اکرم ﷺ کے کثیف سائے کی نفی کی روایت بھی اپنی سند کے ساتھ مل گئی فالحمد للہ تعالیٰ۔ ۱۲ شرف قادری

کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حق کو ظاہر اور باطل کو خائب وخاسر کیا ہے اور ہمیں اس شریعت مقدسہ کے خادموں میں قبول فرمائے۔

اس مقدمہ کو ختم کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس گوہر گراں مایہ کی تحقیق کے بارے میں کچھ عرض کردوں۔

(۱)۔میں نے اپنی ہمت اور استطاعت کے مطابق احادیث کے حوالے درج کیے ہیں۔

(۲)۔جب مجھے کسی حدیث کا حوالہ نہیں ملا تو میں نے سند پر گفتگو کر کے اس پر حکم لگا دیا ہے کہ وہ کس مرتبے کی حدیث ہے۔

(۳)۔کم استعمال ہونے والے الفاظ کے معانی کی مختصر وضاحت کی ہے، البتہ ضرورت کے وقت لمبی گفتگو بھی کی ہے۔

(۴)۔آخر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشادات کی فہرست مرتب کی ہے۔

علم شریف کا خادم
ڈاکٹر عیسیٰ ابن عبداللہ ابن محمد بن مانع حمیری
سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف وامور اسلامیہ، دبئی
پرنسپل امام مالک کالج برائے شریعت وقانون، دبئی

مخطوطے کا تعارف

مصنّف عبدالرزاق کی پہلی جلد کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اسے اسحاق بن عبدالرحمٰن سلیمانی نے نقل کیا، یہ نقل ۹ر رمضان المبارک سن ۹۳۳ ہجری کو بروز پیر بغداد شریف میں مکمل ہوئی۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ بغداد مقدس کو ظالموں کے پنجے سے رہائی عطا فرمائے۔پہلی جلد ایک سوتراسی (۱۸۳) اوراق پر مشتمل ہے، رسم الخط معمول کے مطابق ہے،اس پر نقطے لگائے ہوئے ہیں، اس کا تعلق دسویں صدی ہجری سے ہے،اس زمانے کی تحریرات کے ساتھ مقابلہ کرنے اور تحقیق کے بعد ہی ہماری محتاط رائے قائم ہوئی ہے، جیسے کہ مخطوط (الف)،(ب)،(ج) میں واضح کیا گیا ہے۔اس مخطوطے کے ابواب کی ترتیب اس طرح ہے:

(۱)۔باب فی تخلیق نور محمدﷺ۔ نور مصطفیٰ ﷺ کی تخلیق کے بیان میں۔

(۲)۔باب فی الوضوء۔ وضو کے بارے میں۔

(۳)۔باب فی التسمیة فی الوضوء۔ وضو میں بسم اللہ شریف پڑھنے کے بارے میں۔

(۴)۔باب إذا فرغ من الوضوء۔ جب وضو سے فارغ ہو۔

(۵)۔باب فی کیفیة الوضوء۔ وضو کی کیفیت کے بیان میں۔

(۶)۔باب فی غسل اللحیة۔ وضو میں داڑھی کے دھونے کے بیان میں۔

(۷)۔باب فی تخلیل اللحیة فی الوضوء۔ وضو میں داڑھی کے خلال کے بیان میں۔

(۸)۔باب فی مسح الرأس فی الوضوء۔ وضو میں سر کے مسح کے بیان میں۔

(۹)۔باب فی کیفیة المسح۔ مسح کے طریقے کے بیان میں۔

(۱۰)۔باب فی مسح الاذنین۔ کانوں کے مسح کے بیان میں۔

(۱۱)۔باب فی غسل الذراعین۔ کلائیوں کے دھونے کے بیان میں۔

یہ وہ باب ہے جس سے (بیروت کے) مطبوعہ نسخے کی ابتدا ہوئی ہے،اس کا مطلب یہ ہوا کہ مطبوعہ نسخہ مکمل نہیں بلکہ ناقص ہے اور اس کی ابتدا سے دس باب غائب ہیں۔قلمی نسخے کی پہلی جلد کا مطبوعہ نسخے کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ قلمی نسخہ عام طور پر مطبوعہ نسخے سے زیادہ صحیح ہے،

خصوصًا اعظمی صاحب کی تحقیق کے ساتھ چھپنے والے نسخے میں بعض الفاظ محقق کی گرفت میں نہیں آسکے تھے، وہ اس مخطوطے کے ذریعے واضح ہو گئے ہیں۔

مثلاً (باب سؤر المرأة) میں حدیث نمبر ۳۸۴ ہے:

عن ابن جریج قال: قلت لعطاء: لقیت المرأة علی الماء۔

جب کہ مخطوطے میں ہے (تغیب المرأة) اور یہی صحیح ہے، ایمن ازہری کی تحقیق (۱) والا نسخہ اسی کی تائید کرتا ہے۔

اسی طرح (باب المسح بالراس) میں حدیث نمبر ۸ کے مطبوعہ نسخے میں یہ الفاظ ہیں: عن ابن عمر انه کان یمسح رأسه مرة) جب کہ مخطوط نسخے میں ہے۔ (مرة واحدة)

اسی طرح تحقیق کے ساتھ چھپے ہوئے دونوں نسخوں میں (باب المسح بالأذنین) میں حدیث نمبر ۲۵ کے بعد یہ سند نہیں ہے، جب کہ مخطوط نسخے میں درج ذیل سند موجود ہے۔ (عبد الرزاق عن ابن جریج قال أخبرنی نافع عن ابن عمر مثله)

مخطوطے کی پہلی جلد درج ذیل باب اور حدیث پر مکمل ہوئی ہے، (باب وضوء المریض) یہ باب مریض کے وضو کے بیان میں ہے، عبدالرزاق روایت کرتے ہیں معمر سے وہ ابن ابی نجیح سے اور وہ مجاہد سے وہ اس آیت کریمہ (وإنْ کنتم مرضٰی أو علی سفر أوجاء احد منکم من الغائط) کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ جسے جنابت لاحق ہوجائے اور اسے پانی کے استعمال کرنے سے جان کا خطرہ ہو تو جس طرح مسافر کو پانی نہ ملے تو اسے تیمم کی اجازت ہے، اسی طرح بیمار کے لیے بھی تیمم کی اجازت ہے۔

ایک باب ہے (باب من قال لا یتوضأ مما مست النّار) جو حضرات کہتے ہیں کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں آتا، اس میں حدیث نمبر ۶۵۴ میں یہ الفاظ ہیں (فیقرب عشاءه) جب کہ مخطوط نسخے میں ہے (فیقرب لنا عشاءه)

(باب الدود یخرج من الانسان) میں حدیث نمبر ۶۳۲ یہ ہے: عبدالرزاق عن الثوری عن رجل عن عطاء (مثله) دونوں مطبوعہ نسخوں میں لفظ (مثله) نہیں ہے، جب کہ مخطوط نسخے میں

(۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''مصنف'' پر دو فاضلوں نے تحقیق کی ہے اور دونوں نسخے چھپے ہوئے ہیں۔ ۱۲ اشرف قادری

موجود ہے اور ایمن از ہری نے بھی اس کی نشاندہی کی ہے۔

(باب من قال لا یتوضأ مما مست النّار) کی حدیث نمبر ۶۳۴، چھپے ہوئے نسخے میں اس طرح ہے: "عبدالرزاق عن معمر عن الزهری عن عمرو بن امیة الضمری عن ابیه أنه رأی رسول اللهﷺ احتز من کتف فأکل"۔

لیکن قلمی نسخے میں اس طرح ہے۔"عبدالرزاق عن معمر عن الزهری عن جعفر بن عمرو ابن امیة عن أبیه أنه رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ وسلم"

(ایک راوی (جعفر) کا نام شائع ہونے سے رہ گیا ہے، جب کہ قلمی نسخہ میں موجود ہے اور یہی صحیح ہے، جیسے کہ ''مصنّف'' کے محقق ایمن نصرالدین از ہری نے بیان کیا ہے انہوں نے کہا کہ لفظ (جعفر) اصل نسخے سے غائب ہے لیکن ہم نے سنن ترمذی اور مسند امام احمد کی مدد سے اسے درست کر دیا ہے، اور نسخہ (ع) میں عمرو بن اُمیۃ ہے، دیکھیے از ہری کی تحقیق والانسخہ۔(۱۔۱۲۷)

ایک باب ہے (باب من قال لا یتوضأ مما مست النار) اس میں حدیث نمبر ۶۵۱ یہ ہے: عن ابن المنکدر قال: سمعته یحدث عن جابر (أنه کان اکل عمر من جفنة ثم قام فصلیٰ ولم یتوضا) جب کہ مخطوط نسخے میں ہے (أنه قال: أکل عمر من جفنة) (یعنی اس میں لفظ کان نہیں بلکہ قال ہے) اور یہی صحیح ہے اور عبارت کا سیاق اسی کی تائید کرتا ہے، مصنّف کے محقق ایمن از ہری نے بھی اس کا ذکر کیا ہے دیکھیئے۔(۱/۱۳۱)

(باب الرجل یحدث بین ظهرانی وضوئه) چھپے ہوئے نسخے میں حدیث نمبر ۷۰۴ اس طرح ہے: عن ابن جریج قال: قال عطاء: إن توضأ رجل ففرغ من بعض اعضائه وبقیٰ بعض فأحدث، وضوء مستقبل۔

لیکن قلمی نسخے میں یہ اس طرح ہے: عن ابن جریج قال: قلت لعطاء إن توضأ رجل ففرغ من بعض أعضائه وبقی بعض فأحدث، قال: علیه وضوء مستقبل، (یعنی مطبوعہ نسخہ میں "قال: علیه" کے الفاظ غائب ہیں)

اور صحیح وہی ہے جو قلمی نسخے میں ہے۔

پھر قلمی نسخہ میں ابواب ترتیب وار ہیں اور احادیث ابواب کے مطابق ہیں، جب کہ مطبوعہ نسخہ میں

باب تو ہے (باب القول اذا فرغ من الوضوء) لیکن اس کے تحت اس شخص سے متعلق احادیث لائی گئی ہیں جس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اسی طرح باب ہے اس شخص کے وضو کا جس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں، اس کے تحت وضو سے فارغ ہونے سے متعلق احادیث درج کردی گئی ہیں۔اس سے مطبوعہ نسخہ کی بے ترتیبی کا پتہ چلتا ہے، دیکھیے مطبوعہ نسخہ حبیب الرحمٰن اعظمی کی تحقیق کے ساتھ (۱/ ۱۸۵)، البتہ ازہری نے اس غلطی کا ازالہ کردیا ہے، (۱/ ۱۴۵)

مخطوط میں ہے: نعیم بن ہبار، جب کہ مطبوعہ نسخہ میں ہے نعیم بن حماد (۱۰/ ۱۸۷) کہا جاتا ہے کہ اس راوی کو ابن حمار، ابن ہبار، ابن ہمار، ابن ہدار اور ابن خمار کہا جاتا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ ''ہمار'' ہے جیسے کہ ابن ابی حاتم نے الجرح والتعدیل میں بیان کیا، ابن حجر نے اصابہ (۱۰/ ۱۸۷) میں اس کی تائید کی، دیکھیے حدیث نمبر ۷۳۷ (باب المسح علی الخفین والعمامة) (اس میں نعیم بن حمار ہے)

(باب المسح علی الخفین) کے تحت حدیث نمبر ۷۲۶ کے مطبوعہ نسخے میں یہ الفاظ ہیں۔(فلم ارجع الیه شیئًا) جب کہ مخطوط میں ہے (فلم ارجع الیه فی شیئٍ فی شان الخفین) اور یہی درست ہے۔

پھر مخطوط کے ہر صفحہ پر سولہ سطریں ہیں، جب کہ پہلے صفحہ اور مخطوط کے بعض درمیانی صفحات پر تیرہ تیرہ سطریں ہیں، اور ہر سطر میں گیارہ سے تیرہ تک کلمات ہیں، میں نے پہلی جلد کا مقابلہ کیا تو اس میں ایک لغوی غلطی سامنے نہیں آئی۔

یہ وہ تحقیق ہے جو مخطوط کے مطالعہ کرنے سے ہمارے سامنے آئی ہے، ہمارے سامنے جو نسخہ ہے اس پر کسی سماع وغیرہ کی نشان دہی نہیں کی گئی، یہ کامل نسخہ ہے، اس کی صرف پہلی اور دوسری جلد میری ملکیت میں ہے، فیصلہ قارئین اور ماہرین پر چھوڑتا ہوں اور ان کے سامنے گم گشتہ حصہ رکھتا ہوں، امید ہے کہ قارئین کرام مقابلہ کرتے وقت جو نئی بات نوٹ کریں گے اس سے مجھے مطلع کریں گے، اللہ تعالیٰ ہی ہمارے مقصد کو صحیح طور پر جانتا ہے اور وہ بہترین یار و مددگار ہے۔

تذکرہ امام عبدالرزاق صنعانی (۱)

نام ونسب اور تعلیم:

حافظ الحدیث امام ابوبکر عبدالرزاق، بن ہمام، بن نافع الحمیری الصنعانی الیمنی، ثقہ حفاظ حدیث اور اصحاب تصانیف میں سے تھے، ۱۲۶ھ میں صنعا (یمن) کے علم وفضل اور تقوٰی وطہارت والے گھرانے میں پیدا ہوئے، ان کے والدین یمن کے عبادت گزار اور اولیاء میں سے تھے، انہوں نے ساٹھ سے زیادہ حج کیے۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالٰی یمن ہی میں پلے بڑھے، وہاں کے اکابر علما مثلاً والد ماجد ہمام بن نافع اور معمر بن راشد سے علم حاصل کیا، سات سال معمر بن راشد سے استفادہ کرتے رہے، پھر علم حاصل کرنے اور تجارت کی غرض سے حجاز مقدس، شام اور عراق چلے گئے۔

مشائخ: امام عبدالرزاق نے اپنے زمانہ کے بہت سے مشائخ سے علم حاصل کیا، اکابر ائمہ سے استفادہ کرنے کے لیے دوسرے شہروں کا سفر کیا اور کثیر التعداد مشائخ سے روایت کی، چند اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں: (۲)

(۱)۔ امام حافظ الحدیث معمر بن راشد ازدی، ان کی کنیت ابوعروہ، اور والد کی کنیت ابوعمرو بصری تھی، امام حسن بصری کے جنازے میں شریک ہوئے انہوں نے علم حاصل کیا اور حدیث شریف کی روایت کی۔

---

(۱)۔ ان کے تذکرہ کے لیے دیکھیے:

طبقاتِ کبری، ابن سعد (۵۔۵۴۸) تاریخ کبیر امام بخاری (۶۔۱۳۰) الجرح والتعدیل (۶۔۳۸) الثقات، ابن حبان (۸۔۴۱۲) میزان الاعتدال (۲۔۶۰۹) المغنی (۲۔۳۹۳) الکاشف (۲۔۱۷۱) تاریخ الاسلام (وفیات ۲۱۱۔۲۲۰) تہذیب التہذیب (۲۔۵۷۲) تقریب التہذیب (۱۱۸۳) لسان المیز ان (۷۔۲۸۷) شذرات الذہب (۲۔۲۷) الکنی والاسماء، دولابی (۱۔۱۱۹) الکامل فی الضعفاء، ابن عدی (۵۔۱۹۴۸) رجال صحیح البخاری، کلاباذی (۲۔۴۹۶) رجال صحیح مسلم، ابن منجویہ (۲۔۸) الجمع بین الصحیحین (۳۲۸) الکامل فی التاریخ (۶۔۴۰۶) التبسرۃ (۳۔۲۷۰) وفیات الاعیان (۳۔۲۱۶) تہذیب الکمال (۱۸۔۵۲) البدایہ والنہایہ (۱۰۔۲۶۵) شرح علل الترمذی، ابن رجب (۲۔۵۷۷) النجوم الزاہرۃ (۲۔۲۰۲) التاریخ از ابن معین بروایۃ الدوری (۲۔۳۶۲) العیون والحقائق (۳۔۳۷۱)

(۲)۔ یاد رہے کہ امام عبدالرزاق امام ابوحنیفہ کے بھی شاگرد ہیں، دیکھیے عقود الجمان از علامہ محمد بن یوسف صالحی شافعی صفحہ ۱۲۶۔ ۱۲ شرف قادری

ابوحاتم رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''سند حدیث چھ مشائخ پر ختم تھی، معمر نے ان سے ملاقات کی اوران سے حدیث لکھی میرے علم میں نہیں ہے کہ معمر کے علاوہ کسی نے ان سب سے حدیث حاصل کی ہو، حجاز سے (۱) زہری اور (۲) عمرو بن دینار، کوفہ سے (۳) ابواسحٰق اور (۴) اعمش، بصرہ سے (۵) قتادہ اور یمامہ سے (۶) یحیی بن کثیر، معمر کی وفات ماہ رمضان ۱۵۴ھ میں ہوئی۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔(۱)

(۲)۔حافظ الحدیث امام ابوعبداللہ سفیان بن سعید ثوری کوفی، اپنے زمانہ کے باعمل علما کے سردار تھے، صحاح ستہ کے مصنفین نے ان کی روایات اپنی کتابوں میں درج کی ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کے اساتذہ کی تعداد چھ سو ہے، ان کے شاگردوں اوران کے روایت کرنے والوں کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ ہے، حافظ ابوبکر خطیب فرماتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام اور اکابر علمائے دین میں سے تھے، ان کی امانت اور دیانت پر اجماع ہے، لہذا ان کے تزکیے کی ضرورت نہیں، حافظہ اور یادداشت مضبوط تھی، معرفت وسیع، ضبط مستحکم تھا اور صاحب زہد وورع تھے، ۱۶۱ھ میں بصرہ میں راہیٔ ملک بقا ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔(۲)

(۳) حافظ الحدیث امام ابوسفیان بن عیینہ کوفی، علم حدیث حاصل کیا اور نوعمری ہی میں آگے روایت کرنا شروع کر دیا، اکابر علما ومشائخ سے ملاقات ہوئی اوران سے وسیع علم حاصل کیا، اسے خوب اچھی طرح محفوظ کیا، تصنیف وتالیف کا کام کیا اور طویل عمر پائی۔

بے شمار مخلوق خدا نے ان سے علم حاصل کیا، سند کی بلندی ان پر ختم تھی، دور دراز کے شہروں سے لوگ سفر کر کے ان کے پاس حاضر ہوتے، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے بڑا عالم اور مفتی نہیں دیکھا، ماہ رجب ۱۹۸ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ اور حجون میں دفن کیے گئے۔(۳)

---

(۱)۔الجرح والتعدیل۔(۸۔۲۵۶)

نوٹ: ان کا تذکرہ دیکھیے تہذیب التہذیب، (۱۴۔۱۲۷) تہذیب الکمال، (۱۱۔۱۵۴) اور سیر اعلام النبلاء، (۶۰۔۲۲۹)

(۲)۔تہذیب التہذیب، (۲/۵۶) تہذیب الکمال، (۱۱۔۱۵۴) اور سیر اعلام النبلاء، (۷۔۲۲۹)

(۳) تہذیب التہذیب، (۲/۵۹) تہذیب الکمال، (۱۱/۱۷۷) اور سیر اعلام النبلاء، (۸/۴۵۴)

(۴) شیخ الاسلام، امام ابوعبداللہ مالک بن انس حمیری اصحی، امام دارالہجرہ اور صاحب الموطا ۹۳ھ میں پیدا ہوئے، اسی سال رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس کی وفات ہوئی، دس سال سے کچھ زیادہ عمر تھی جب انہوں نے علم حاصل کرنا شروع کیا، اکیس سال کی عمر میں انہیں فتوٰی دینے اور مسند تدریس سجانے کے لائق قرار دے دیا گیا، دور دراز سے علم کے پیاسے ان کی خدمت میں اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے حاضر ہوئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا قریب ہے کہ لوگ دور دراز سے اونٹوں پر سفر کر کے علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے تو انہیں عالم مدینہ سے بڑا کوئی عالم نہیں ملے گا۔(۱)

ابن عیینہ سے عالم مدینہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد امام مالک بن انس ہے، ماہ ربیع الاول ۱۷۹ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔(۲)

(۵) حافظ الحدیث امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی مکی، صاحب تصانیف کثیرہ، کہا گیا ہے کہ وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے مکہ معظّمہ میں علم کو مرتب کیا، انہوں نے حضرت عطا، نافع مولی ابن عمر، عکرمہ وغیرہم سے حدیث روایت کی، صحاحِ ستہ، مسند امام احمد اور معجم طبرانی اور الاجزاء میں ان کی روایات وافر مقدار میں موجود ہیں، امام ابن جریج تہجد گزار اور بکثرت عبادت کرنے والے بزرگ تھے علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ میں نے غور کیا تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ سند کا مرکز ومحور چھ حضرات ہیں، ان چھ حضرات کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا ''ان حضرات کا علم اصحاب تصنیف کی طرف منتقل ہو گیا، جن میں سے اہل مکہ میں عبدالملک بن جریج تھے، ان کی کنیت ابوالولید تھی، ۱۴۹ھ میں انتقال ہوا''۔(۳)

(۶) حافظ الحدیث امام عبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک حنظلی مروزی اکابر علما میں سے اور اپنے زمانہ میں ''امیر المتقین'' تھے، سفر کر کے حرمین شریفین، شام، مصر، عراق، جزیرہ اور خراسان گئے اور ہر جگہ

---

(۱)۔ مسند امام احمد، (۱۳/۳۸۵) امام ترمذی، (۵/۴۷) باب ماجاء فی عالم المدینۃ، مستدرک حاکم، (۱/۱۶۸) صحیح ابن حبان، (۹/۵۳)

(۲)۔ تہذیب التہذیب، (۴/۶) تہذیب الکمال، (۲۷/۹۱) سیر اعلام النبلاء، (۸/۴۸)

(۳)۔ تہذیب التہذیب، (۲/۶۱۶) تہذیب الکمال، (۱۸/۳۳۸) اور سیر اعلام النبلاء، (۶/۳۲۵)

حدیث کی روایت کی ان کی روایت کردہ حدیث بالاتفاق حجت ہے، ان کی روایات مسانید اور اصول میں موجود ہیں، انہوں نے متعدد مفید کتابیں لکھیں، مثلاً کتاب الزہد والرقائق، کتاب الجہاد اور مسند، حاکم فرماتے ہیں وہ دنیا بھر میں امام العصر اور علم، زہد وشجاعت اور سخاوت میں افضل ترین شخصیت تھے۔ ماہ رمضان المبارک ۱۸۱ھ فرات کے کنارے ''ہیت مدینہ'' میں فوت ہوئے۔ وہاں ان کا مزار مبارک مشہور ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔(۱)

(۷) امام ابوعمرو بن عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی اپنے زمانہ میں شام کے محدثین اور فقہا کے امام تھے بڑے متقی، صاحب فضیلت وامانت اور وسیع علم والے عالم تھے۔ ان کا مستقل اور مشہور مذہب تھا اس پر شام اور اندلس کے علما نے عمل کیا پھر وہ ناپید ہو گیا، امام احمد فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری اور امام اوزاعی امام مالک کے پاس حاضر ہوئے، جب وہ رخصت ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے علم میں زیادہ ہے، لیکن امامت کے لائق نہیں اور دوسرا یعنی امام اوزاعی امامت کے لائق ہیں، ۱۵۷ھ میں دنیا سے رحلت فرما گئے۔(۲)

(۸) امام زاہد، فضیل بن عیاض بن مسعود تمیمی خراسانی، حرم کعبہ کے معتکف اور دنیا بھر کے اولیا اور عبادت گزاروں میں سے ایک تھے۔ سمرقند میں پیدا ہوئے، کوفہ میں حدیث شریف لکھی، پھر مکہ معظّمہ چلے گئے اور ۱۸۷ھ میں وہاں انتقال ہوا۔(۳)

(۹) فقیہ محدث ابویزید ثور بن یزید کلاعی حمصی، حمص کے عظیم عالم، ان کی بہت سی روایات بخاری شریف میں ہیں، مضبوط حافظے والے حافظ الحدیث تھے۔ ۱۵۳ھ میں اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں چلے گئے۔(۴)

ان کے چند دوسرے مشائخ کے نام یہ ہیں: اسرائیل ابن یونس ابن اسحٰق السبعی الکوفی، جعفر بن سلیمان الضبعی، ذکریا بن اسحٰق مکی اور معتمر بن سلیمان ابوبکر بن عیاش اور داؤد بن قیس الفراء۔ ان

(۱)۔ تہذیب التہذیب، (۲/ ۶۱۲) تہذیب الکمال، (۱۶/ ۵) اور سیر اعلام النبلاء، (۶/ ۳۷۸)

(۲)۔ تہذیب التہذیب، (۲/ ۵۳۷) تہذیب الکمال، (۱۷/ ۲۸۱) اور سیر اعلام النبلاء، (۷/ ۱۰۷)

(۳)۔ تہذیب التہذیب، (۳/ ۴۰۰) تہذیب الکمال، (۲۳/ ۲۸۱) اور سیر اعلام النبلاء، (۸/ ۴۲۱)

(۴)۔ تہذیب الکمال، (۴/ ۴۱۸) اور سیر اعلام النبلاء، (۶/ ۳۴۴)

کے علاوہ دوسرے بہت سے مشائخ ہیں جن کا تفصیلی ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔

تلامذہ:

امام عبدالرزاق سے بے شمار لوگوں نے علم حاصل کیا، جن کا تفصیلی احاطہ کرنا بہت مشکل ہے، چند مشاہیر کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)۔شیخ الاسلام امام عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی مروزی، مشہور ائمہ (اور ائمہ اربعہ) میں سے ایک تھے، ماہ ربیع الاول ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے، ۱۵ سال کی عمر میں تحصیل علم میں مصروف ہوئے یہ وہی سال تھا جس میں امام مالک کی وفات ہوئی، امام شافعی نے فرمایا کہ میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے احمد بن حنبل سے بڑا عالم ان سے بڑا فقیہ اور ان سے بڑا کوئی متقی نہیں چھوڑا، ماہ ربیع الاول ۲۴۱ھ میں ان کا وصال ہوا، وفات کے وقت انہوں نے وصیت کی کہ ان کی زبان پر نبی اکرم ﷺ کی مقدس بال رکھ دیئے جائیں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔(۱)

(۲) امام ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم مخلد حنظلی مروزی معروف باابن راہویہ، مسلمانوں کے ائمہ اور علمائے دین میں سے ایک جلیل القدر عالم اور حفاظ حدیث کے سردار تھے، علم حدیث وفقہ، حافظہ، صداقت اور زہد وورع سب چیزیں ان میں جمع تھیں۔۱۶۱ھ میں پیدا ہوئے، عراق، حجاز مقدس، یمن اور شام کا سفر کیا امام ابن خزیمہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر اسحٰق تابعین کے زمانہ میں ہوتے تو وہ ان کے حافظے، علم وفقاہت کا اعتراف کرتے، ۲۳۸ھ میں سفر آخرت پر روانہ ہوئے۔(۲)

(۳)۔امام ابو زکریا یحییٰ ابن معین بن عون المری البغدادی اکابر مشاہیر میں سے تھے اپنے زمانہ کے محدثین کے امام تھے اور اپنے معاصرین میں ممتاز شخصیت کے مالک تھے۔۱۵۸ھ میں پیدا ہوئے، حافظ ابوبکر خطیب نے فرمایا وہ امام، عالم، حافظ الحدیث، ثقہ اور مضبوط حافظے والے تھے، امام بخاری نے فرمایا: ۲۳۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تختے پر غسل دیا گیا اس وقت ان کی عمر ۷۷ سال تھی۔(۳)

---

(۱) تہذیب التہذیب، (۱۔۴۳) تہذیب الکمال، (۱۔۷۴۳) اور سیر اعلام النبلاء، (۱۱۔۱۷۷)

(۲) تہذیب التہذیب، (۱۔۱۱۲) تہذیب الکمال، (۲۔۳۷۳) اور سیر اعلام الاعلام، (۱۱۔۳۵۸)

(۳) تہذیب التہذیب، (۴۔۳۸۹) تہذیب الکمال، (۱۳۔۵۴۳) اور سیر اعلام النبلاء، (۱۱۔۷۱)

(۴)۔امام ابوالحسن علی بن عبداللہ ابن جعفر بصری معروف بابن المدینی ، یہ عروہ ابن عطیہ سعدی کے آزاد کردہ غلام اور کثیر التصانیف عالم تھے ،ان کا علم بڑا وسیع تھا ،بصرہ میں ۱۶۱ھ میں پیدا ہوئے ، ابوحاتم رازی فرماتے ہیں :ابن المدینی حدیث اور عللِ حدیث کی معرفت کے لحاظ سے لوگوں میں پہاڑ کی حیثیت رکھتے تھے ،امام احمد بن حنبل بطور تعظیم ان کا نام نہیں لیتے تھے ، بلکہ انہیں کنیت سے یاد کرتے تھے ، میں نے کبھی نہیں سنا کہ امام احمد نے ان کا نام لیا ہو ، ۲۳۴ھ میں ''سامراء'' میں ان کا وصال ہوا۔(۱)

(۵)۔امام ابوعثمان عمرو بن محمد بن بکیر الناقد البغدادی ، چند حفاظ حدیث میں سے ہیں ،ان سے امام بخاری ،مسلم ،ابوداؤد ، ابوزرعہ ،ابوحاتم وغیرہم نے حدیث روایت کی ۲۳۲ھ میں بغداد میں وفات پائی ۔(۲)

(٦)۔امام ابوبکر احمد بن منصور بن سیار رمادی بغدادی ،مضبوط حافظے والے حافظ الحدیث تھے ، انہوں نے امام عبدالرزاق کی تصانیف کی ان سے روایت کی ،انہوں نے اپنی تاریخ میں فرمایا: میں نے امام عبدالرزاق سے ۲۰۴ھ میں علم حاصل کیا ،انہوں نے مسند لکھی ،ابن مخلد فرماتے ہیں کہ رمادی جب بیمار ہوتے تو وہ بیماری کا علاج یوں کرتے کہ محدثین ان کے پاس بیٹھ کر انہیں احادیث سناتے تھے ۔ ۲٦۵ھ رحلت فرمائی ۔رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۔(۳)

(۷)حافظ الحدیث امام ابوبکر محمد بن ابان بن وزیر بلخی ،معروف بہ حَمْدَوَیہ ، دس سال سے زیادہ عرصے تک حضرت وکیع کے پاس رہ کر احادیث لکھتے رہے ،امام احمد بن حنبل کے بیٹے عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک شخص بلخ سے آیا ، جسے محمد بن ابان کہا جاتا تھا میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے پہچان لیا اور بتایا کہ وہ ہمارے ساتھ عبدالرزاق سے پڑھا کرتے تھے ، چنانچہ ہم نے ان سے حدیث لکھی ۔ ۲۴۵ھ میں بلخ میں ان کی وفات ہوئی ۔(۴)

---

(۱)تہذیب التہذیب ،(۳/۱۷٦)تہذیب الکمال ،(۱۲/۵)اور سیر اعلام النبلاء ،(۱۱/۴۱)

(۲)تہذیب التہذیب ،(۳/۳۰۱)تہذیب الکمال ،(۴۲/۲۱۳)اور سیر اعلام الاعلام ،(۱۱/۱۴۷)

(۳)تہذیب التہذیب ،(۱/۴۸)تہذیب الکمال ،(۱/۴۹۲)اور سیر اعلام النبلاء ،(۱۲/۳۸۹)

(۴)تہذیب التہذیب ،(۳/۴۸۷)تہذیب الکمال ،(۲۴/۲۹٦)اور سیر اعلام النبلاء ،(۱۱/۱۱۷)

امام عبدالرزاق سے روایت کرنے والے بےشمار اہل علم میں سے چند نام یہ ہیں: (۱) احمد بن از ہر نیشاپوری (۲) ابومسعود احمد بن الفرات رازی۔ (۳) احمد بن فضالہ نسائی۔ (۴) حسن بن علی خلال۔ (۵) اسحاق بن منصور کوسج۔ (۶ عبد بن حمید اور (۷) محمد بن رافع نیشاپوری وغیرہم۔

ان کے بارے میں اربابِ علم کے تاثرات:

ابوزرعہ دمشقی، ابوالحسن بن سُمیع سے اور وہ احمد بن صالح مصری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ کیا آپ نے عبدالرزاق سے بہتر حدیث جاننے والا کوئی عالم دیکھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، ابوزرعہ کہتے ہیں عبدالرزاق ان علما میں سے ہیں جن کی حدیث معتبر ہے۔

ابوبکر اثرم امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرزاق جو حدیث معمر سے روایت کرتے ہیں وہ میرے نزدیک ان بصریوں کی روایت سے زیادہ محبوب ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ عبدالرزاق کے بہت سے شعبے ہیں اور کثیر التعداد حدیثیں ہیں۔ مسلمانوں کے ائمہ اور مستند علماء سفر کر کے ان کے پاس گئے ہیں اور انہوں نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں، تاہم ان کی نسبت شیعہ ہونے کی طرف کی گئی ہے، انہوں نے فضائل میں کئی حدیثیں روایت کی ہیں جن کی موافقت دوسرے محدثین سے نہیں پائی گئی۔ یہ وہ بڑا اعتراض ہے جو ان پر فضائل کی ان احادیث اور بعض لوگوں کے خلاف احادیث کی راویت کرنے کے سلسلے میں کیا گیا ہے، جہاں تک ان کے سچے ہونے کا تعلق ہے تو مجھے امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

علامہ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں ان کے بارے میں لکھا ہے: بڑے حافظ الحدیث، اپنے زمانہ کے نامور عالم، مستند اور شیعہ عالم تھے، میزان میں ہے کہ وہ مشہور اور ثقہ عالم تھے۔

ابن حبان نے ''الثقات'' میں لکھا ہے کہ انہوں نے تصنیف وتالیف کا کام کیا، حدیثیں روایت کیں اور علمی مذاکرات کیے، جب وہ اپنی یادداشت سے حدیث بیان کرتے تو خطا کر جاتے تھے، علاوہ ازیں ان میں تشیُّع بھی پایا جاتا تھا۔

علامہ ابن حجر ''التقریب'' میں فرماتے ہیں کہ: ثقہ، حافظ الحدیث اور مشہور مصنف تھے، آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے تو ان کے حافظے میں تبدیلی آ گئی تھی، شیعہ مائل تھے۔ (وکان فیہ التشیُّع)

میں کہتا ہوں کہ عبدالرزاق اہل سنت کے امام تھے، ان کا تشیُّع محمود تھا اور دلیل شرعی سے متجاوز

نہیں تھا، ان سے نہ توسبّ وشتم منقول ہے اور نہ ہی لعنت۔(۱)

تصانیف:

علما نے بیان کیا ہے کہ امام عبدالرزاق نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

(۱)۔السنن: فقہ الفقہ۔

(۲)۔المغازی۔

(۳)۔تفسیر قرآن: ڈاکٹر مصطفیٰ مسلم کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں مکتبہ چار جلدوں میں مکتبہ الرشد سے چھپی ہے۔

(۴)۔الجامع الکبیر: حدیث شریف میں، جو ''مُصَنَّف'' کے نام سے معروف ہے، ہمارے سامنے اس کا وہ نسخہ ہے جو شیخ حبیب الرحمٰن اعظمی کی تحقیق کے ساتھ فہرستوں سمیت تیرہ جلدوں میں چھپا ہے، اس کے علاوہ ایک نسخہ دارالکتب العلمیۃ بیروت کا چھپا ہوا بھی ہے جو فہرستوں سمیت بارہ جلدوں میں چھپا ہے اور اس پر ایمن نصرالدین ازہری نے تحقیق کی ہے۔

(۵)۔تزکیۃ الارواح عن مواقع الفلاح۔

(۶)۔کتاب الصلاۃ۔

(۷)الامالی فی آثار الصحابۃ: یہ چھوٹی سی جلد میں مجدی سید ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ القرآن سے چھپی ہے۔(۱)

وفات:

امام عبدالرزاق صنعانی بھرپور علمی اور تصنیفی زندگی گزارنے کے بعد، ۱۵رشوال ۲۱۱ھ کو اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں پہونچ گئے، اس طرح ان کی عمر پچاسی سال بنتی ہے۔رحمہٗ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔

---

(۱)۔ دوراول میں ''تشیع'' کے لفظ کا اطلاق اہل بیت کرام سے والہانہ محبت رکھنے والوں پر کیا جاتا تھا، جب کہ خلفاء ثلاثہ کے بے ادبوں اور گستاخوں کو رافضی کہا جاتا تھا، امام عبدالرزاق کے بارے میں امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

حدیث جابر پر الفاظ و بیان کے کمزور ہونے کا الزام لگانے والوں کے بارے میں عظیم الشان علماء کے ارشادات

نورِ مصطفیٰ ﷺ کے ہر مخلوق سے پہلے ہونے سے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے بارے میں عصر حاضر کے بعض محدثین نے بڑی باتیں کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم کہتے ہیں کہ متقدمین اور متاخرین علماء حدیث نے اپنی تصانیف میں تصریح ہے کہ کسی حدیث کو محض الفاظ کی کمزوری یا معنی کی کمزوری کی بنا پر رد نہیں کر دیا جائے گا۔ اس کے لیے انہوں نے اپنی کتابوں میں کچھ شرائط بڑی صراحت کے ساتھ بیان کی ہیں۔

دیکھیے حافظ بغدادی اپنی کتاب ''الکفایۃ'' میں بیان کرتے ہیں کہ دوسری قسم یعنی وہ حدیث جس کا فساد معلوم ہو، اس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ عقلیں ان کے موضوع کے صحیح ہونے کے اور ان میں بیان کردہ دلائل کا انکار کریں، مثلاً اجسام کے قدیم ہونے یا صانع کی نفی کی خبر دی گئی ہو وغیر ذالک، یا وہ ایسی حدیث ہو جو قرآن پاک کی نص یا سنّتِ متواترہ یا اجماع امت کے مخالف ہو یا امور دینیہ میں سے کسی ایسے امر کی خبر دی گئی جس کا جاننا مکلفین پر فرض ہو اور ان کا کوئی عذر قابلِ قبول نہ ہو، جب ایسی چیز کا بیان ایسے طریقے سے کیا جائے کہ نہ تو اس چیز کا علم بدیہی لازم آئے اور نہ ہی استدلالی تو اس سے بھی اس کا باطل ہونا ثابت ہو جائے گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ مکلفین پر ایسی چیز کا علم فرض نہیں فرماتا جس کا علم خبر

گزشتہ سے پیوستہ:

ہیں: بعض منصفانِ شیعہ مثل عبدالرزاق محدث، صاحب ''مصنف'' نے باوصف تشیع تفضیل شیخین اختیار کی اور کہا جب خود مولا (علی) کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ انہیں اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے تو مجھے اس اعتقاد سے کب مَفر ہے؟ مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کا خلاف کروں؟ (اقامۃ القیامہ، مکتبہ قادریہ، لاہور صفحہ ۱۵ اور الصواعق المحرقہ از علامہ ابن حجر مکی صفحہ ۶۲)

امام احمد رضا بریلوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں: امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور امام اجل سیدنا امام احمد بن حنبل کے استاذ اور امام بخاری و مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث، احد الاعلام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام۔

(مجموعہ رسائل (مسئلہ نور و سایہ) طبع لاہور، صفحہ ۷) ۱۲۔ شرف قادری

(۱) دیکھیے ہدیۃ العارفین (۵۔۵۶۶) اور معجم المؤلفین از عمر رضا کحالہ (۵۔۲۱۹)

منقطع سے حاصل ہورہا ہو اور وہ اس قدر ضعیف ہو کہ اس کے صحیح ہونے کا علم نہ ہو تو بدیہی ہو اور نہ ہی استدلالی، اور اگر اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا کہ بعض وہ عبادات جن کا علم مکلفین پر فرض ہے ان کے بارے میں وارد ہونے والی روایات اس قدر ضعیف ہوں گی اور حدیث کے منقطع ہونے اور اس قدر ضعیف ہونے کی صورت میں اس کے صحیح ہونے کا علم یقینی ممکن ہی نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے علم کی فرضیت ہی ختم فرما دیتا ، یا وہ کسی بڑے امر اور عظیم واقعے کی خبر ہو مثلاً کسی علاقے کے تمام لوگ اپنے امام کے خلاف بغاوت کریں گے، ایسی خبر ایسے طریقے سے مروی ہو جس سے علم یقینی حاصل نہ ہو سکے تو اس سے اس خبر کا فساد معلوم ہوگا، کیونکہ عادت اسی طرح جاری ہے کہ ایسی خبریں کثیر لوگوں کی زبانی نقل کی جاتی ہیں۔(۱)

ابن صلاح نے فرمایا: کئی لمبی لمبی حدیثیں وضع کی گئی ہیں، ان کے الفاظ اور معانی کی کمزوری ان کے موضوع ہونے کی نشان دہی کرتی ہے۔(۲)

اس پر علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رد کیا کہ الفاظ کی کمزوری حدیث کے موضوع ہونے کی دلیل نہیں ہے، اس لیے کہ روایت بالمعنی جائز ہے، ہاں اگر راوی یہ تصریح کر دے کہ یہ بعینہ حدیث کے الفاظ ہیں اور وہ الفاظ فصاحت کے منافی ہوں یا ان کی اعراب تو جیہ کوئی نہ ہو تو یہ موضوع ہونے کی دلیل ہوگا ،غور کرنے سے جو بات سمجھ میں آتی ہے یہ ہے کہ حضرت مصنف (ابن صلاح) کا مقصد یہ نہیں ہے کہ صرف لفظوں کا کمزور ہونا یا صرف معانی کا کمزور ہونا موضوع ہونے کی دلیل ہے ، بلکہ ان کے کلام کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ و معانی دونوں کی کمزوری موضوع ہونے کی علامت ہے۔

لیکن اس پر یہ اشکال وارد ہوسکتا ہے کہ بعض اوقات الفاظ فصیح ہوتے ہیں اور معنی کمزور ہوتا ہے(تو اس کے بارے میں کیا کہا جائے گا ؟) لیکن یہ صورت نادر ہوتی ہے اور محض یہ صورت موضوع ہونے کی دلیل نہیں ہے، ہاں اگر لفظ و معنیٰ دونوں ہی کمزور ہوں تو بقول قاضی ابوبکر باقلانی یہ موضوع ہونے کی دلیل ہوگی۔(۳)

---

(۱)۔ کتاب الکفایۃ فی علم الروایہ، صفحہ ۵۱

(۲)۔ مقدمہ ابن صلاح صفحہ ۸۹

(۳)۔ النکت لابن حجر (۲۔۸۴۴) اور توضیح الافکار از امام صنعانی (۲۔۹۳)

امام محدث محمد عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں: محدثین جو کہتے ہیں کہ کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ حدیث حسن ہے، تو اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ ظاہر سند کو دیکھتے ہوئے ہمیں جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے، یہ مطلب نہیں ہے کہ واقع اس حدیث کا صحیح ہونا قطعی ہے، کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ باوثوق آدمی خطا کر جائے یا بھول جائے۔

اسی طرح ان کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اس میں صحیح ہونے کی شرطوں کا پایا جانا ہمیں معلوم نہیں ہوسکا، یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ واقع میں جھوٹ ہے، کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ ایک جھوٹا شخص سچ بیان کررہا ہو یا کثرت سے خطا کرنے والا درست بات بیان کررہا ہو، یہ وہ قول صحیح ہے جس کے اکثر اہلِ علم قائل ہیں، اسی طرح عراقی شرح الفیہ وغیرہ میں ہے۔(۱)

شیخ محدث سید احمد بن الصدیق الغماری ''فتح الملک العلی بصحۃ حدیث باب مدینۃ العلم علی'' رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں کہ کسی حدیث پر جو یہ حکم لگایا جاتا ہے کہ یہ ''منکر'' ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے تو اس کی پہچان کی چند صورتیں ہیں۔

ایک وجہ تو وہ ہے جو ظاہر و باہر ہے اور اس کو ہر وہ شخص پہچان سکتا ہے جسے حدیث کا فہم حاصل ہے، مثلاً لفظ و معنی دونوں کا کمزور ہونا۔ نیز اس کا لایعنی باتوں پر مشتمل ہونا، کسی معمولی کام پر سخت ترین وعید کا بیان کرنا یا کسی معمولی کام پر عظیم ترین وعدے کا بیان کرنا وغیرہ امور جو کتبِ موضوعات اور اصول حدیث میں بیان کیے گئے ہیں۔

دوسری وجہ مخفی ہوتی ہے جسے تجربہ کار محدث ہی جان سکتا ہے، اور اس میں دو امر اہم ہیں۔ پہلا امر یہ ہے کہ ایک مجہول یا مستور راوی روایت کرنے میں منفرد ہو، یا ایک راوی حفظ اور شہرت کے اس مقام تک نہ پہونچا ہو کہ جس روایت میں کسی دوسرے راوی کا شریک ہونا ضروری ہو اس میں اس کا منفرد ہونا قابل برداشت ہو، یا اس کی اصل میں مطلقاً تفرد پایا گیا ہو مشہور حفاظ میں سے کسی ایک شیخ کی نسبت تفرد پایا جائے، جیسے امام مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمے میں فرمایا ہے کہ ایک محدث کسی حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہو تو اس کے قبول کرنے کے بارے میں اہل علم کا جو مذہب ہمیں معلوم ہے وہ یہ ہے کہ

(۱)۔ الرفع والتکمیل (۱۳۶) اور شرح الفیہ للعراقی (۱۔۱۵)

وہ ثقہ علما اور حفاظ کی روایت کردہ حدیث کے کچھ حصّے میں بھرپور موافقت کرے، اس کے بعد اگر وہ کچھ حصّہ روایت کرے جو اس کے ساتھیوں کے پاس نہیں ہے تو اس کی زیادتی قبول کی جائے گی۔

امام زہری جلیل القدر محدث ہیں اور ان کے بہت سے شاگرد حافظ الحدیث بھی ہیں اور ان کی روایات کے علاوہ دوسرے محدثین کی روایات کو بھی خوب محفوظ کرنے والے ہیں، اسی طرح ہشام بن عروہ نامور محدث ہیں، ان دونوں کی روایات اہلِ علم کے نزدیک معروف ومقبول ہیں، ان کے شاگردوں نے ان کی اکثر روایات بالاتفاق نقل کی ہیں، اب اگر کوئی شخص ان دونوں سے یا دونوں میں سے ایک سے چند ایسی حدیثیں روایت کرتے جنہیں ان کا کوئی شاگرد بھی نہیں جانتا، اور وہ ان کے پاس صحیح احادیث میں شریک بھی نہیں ہے تو ایسے لوگوں کی حدیث کا قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

اسی لیے آپ دیکھیں گے کہ محدثین ایک راوی کو اس قسم کے الفاظ کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہیں کہ اس نے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جن کے ساتھ موافقت نہیں کی جاسکتی یا وہ ثقہ حضرات سے ایسی غریب حدیثیں روایت کرتا ہے جن میں وہ منفرد ہے، یہاں تک کہ وہ مشائخ سے ایسی احادیث بیان کرتا ہے جو ان کی روایت سے معروف نہیں ہیں، وہ حدیثیں اگرچہ اپنی جگہ صحیح بلکہ متواتر ہی کیوں نہ ہوں، لیکن محدثین مذکورہ بالا قسم کے راویوں کی روایت کو ضعیف اور جھوٹ قرار دیتے ہیں، مثلاً امام دارقطنی نے غرائب امام مالک میں سے ایک حدیث ابوداؤد اور ابراہیم بن فہد کے حوالے سے بیان کی، انہوں نے قعنبی سے، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر سے، انہوں نے مرفوعًا بیان کیا کہ مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے، امام دارقطنی نے فرمایا کہ یہ حدیث باطل ہے۔ (یعنی اس سند سے)

اسی طرح وہ حدیث جسے احمد بن عمر زنجویہ نے ہشام بن عمار سے، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا۔ سمندر کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مرا ہوا جانور (مچھلی) حلال ہے، اس حدیث کے بارے میں امام دارقطنی نے فرمایا کہ اس سند سے باطل ہے۔

ایک حدیث احمد بن محمد بن عمران کے حوالے سے نقل کی، انہوں نے عبداللہ ابن نافع صائغ سے، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا کہ ہماری اس مسجد میں ایک نماز ہزار نماز سے افضل ہے، اس کے بارے میں فرمایا کہ اس سند سے ثابت نہیں ہے،

اور احمد بن محمد مجہول ہے۔ ایسے ہی وہ حدیث جسے حسن بن یوسف سے روایت کیا، انہوں نے بحر بن نصر سے انہوں نے ابن وہب سے، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا: آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو، اس حدیث کے بارے میں دارقطنی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور اس سند سے صحیح نہیں ہے۔ اور جب اس حدیث کو حافظ عراقی نے میزان کے ذیل میں نقل کیا تو اس کے بعد فرمایا: اس حدیث کے دوسرے راوی ثقہ ہیں، لیکن اس سند کے راوی پر عمداً یا وہماً ثقہ کی مخالفت کی تہمت ہے۔

حالانکہ یہ تمام حدیثیں صحیح ہیں اور سمندر والی روایت کے علاوہ باقی حدیثیں صحیحین میں روایت کی گئی ہیں، سمندر والی روایت مؤطا امام مالک میں ہے، اور اس کی متعدد سندیں ہیں جن کی بنا پر بعض حفاظِ حدیث نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس کے بعد علامہ احمد بن الصدیق غماری نے فرمایا:

دوسرا امر یہ ہے کہ وہ حدیث اصول اور مشہور و معروف منقول کے خلاف ہو، جیسے ابن جوزی نے بعض محدثین سے روایت کیا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی حدیث معقول، منقول یا اصول کے مخالف اور متصادم ہے تو جان لو کہ وہ موضوع ہے۔

جب محدثین ایسی حدیث پاتے ہیں تو اس کے موضوع ہونے کا حکم لگا دیتے ہیں اگر چہ اس کے راوی ثقہ ہی ہوں، یا وہ حدیث کی صحیح کتاب میں روایت کی گئی ہو، مثلاً وہ حدیث جسے امام مسلم نے عکرمہ ابن عمار سے، انہوں نے ابوزمیل سے، انہوں نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کیا کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف دیکھتے نہیں تھے اور نہ ہی ان کے پاس بیٹھتے تھے، چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ مجھے تین سعادتیں عطا فرمادیں، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس عرب کی حسین ترین خاتون، میری بیٹی ام حبیبہ ہے، میں اس کا نکاح آپ سے کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے۔ (الحدیث) یہ حدیث واقع کے خلاف ہے، کیوں کہ تواتر سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے اظہار اسلام سے پہلے ان کی صاحبزادی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرلیا تھا، اس میں محدثین اور علماء سیرت میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اسی لیے ابن حزم اور ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے

،ایک جماعت نے اس کے متعدد جواب دئے ہیں لیکن ان میں کوئی جواب بھی ایسا نہیں جو کانوں کو اچھا لگے، ابن قیم نے وہ تمام جوابات جلاء الافہام میں بیان کیے ہیں اوران کا بطلان بیان کیا ہے۔

صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موضوع ہے جو قصداً اور عمداً نہیں بلکہ سہو اور غلطی سے اس کتاب میں آ گئی ہے، اس قسم کی موضوع روایتیں صحیحین میں موجود ہیں، جیسے حافظ شمس الدین ابن جزری نے "**المصعد الاحمد**" میں ابن تیمیہ سے نقل کیا کہ موضوع کا مطلب وہ حدیث ہے کہ اس میں جس چیز کی خبر دی گئی ہو اس کا معدوم ہونا یقینی طور پر معلوم ہو، اگر چہ اسے بیان کرنے والے نے دیدہ دانستہ جھوٹ نہ بولا ہو، بلکہ غلطی سے اسے بیان کر دیا ہو، موضوع کی یہ قسم مسند، بلکہ سنن ابوداؤد اور نسائی میں بھی موجود ہے، صحیح مسلم اور بخاری میں بھی اس قسم کے بعض الفاظ موجود ہیں۔

اسی طرح امام بخاری و مسلم نے جو شریک سے حدیث اسراء و معراج روایت کی ہے اس میں کئی ایسے اضافے ہیں جو باطل ہیں اور جمہور کی روایت کے مخالف ہیں، ان میں شریک کو وہم ہوا ہے، تاہم امام مسلم نے اس کی سند تو بیان کی ہے، لیکن الفاظ نقل نہیں کیے، اسی طرح وہ حدیث جسے امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن ابراہیم اپنے چچا آذر سے اس حال میں ملاقات کریں گے کہ اس کے چہرے پر سیاہی اور غبار چھایا ہوا ہوگا۔ (الحدیث)

اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن بے وقار نہیں فرمائے گا، میرا چچا تیری رحمت سے بعید ہے، اس سے بڑی سبکی میرے لیے کیا ہوگی؟ (الحدیث)

محدثین نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ)

ابراہیم نے اپنے چچا کے لیے جو استغفار کیا تھا، وہ محض اس لیے تھا کہ انہوں نے اس سے وعدہ کیا تھا اور جب اُن پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بری ہو گئے۔

اسماعیلی نے کہا کہ اس حدیث کے صحیح ہونے میں اس اعتبار سے اشکال ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے علم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا، تو وہ اپنے چچا کی حالت کو وقار کے خلاف کس طرح قرار دیں گے؟ جب کہ انہیں اچھی طرح اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کا خلاف نہیں ہوسکتا۔

اگر چہ حافظ ابن حجر نے اس کا جواب دیا ہے، دیکھیے فتح الباری تفسیر سورۂ شعراء۔

اسی طرح یعقوب بن سفیان نے زید بن خالد جہنی کی اس روایت پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابوحذیفہ! اللہ کی قسم! میں منافقین میں سے ہوں، یعقوب نے کہا کہ یہ ناممکن ہے۔

لیکن یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا، کیونکہ حضرت فاروق اعظم نے یہ بات غلبۂ خوف کے وقت اور تدبیر الٰہی سے محفوظ نہ ہونے کے تصور کے تحت یا بطور تواضع کہی تھی، جیسے کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری کے مقدمے میں بیان کیا۔

اسی طرح امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن مٹی کو پیدا کیا، اس کے بعد دوسرے دنوں کا ذکر کیا۔ ناقدین حدیث نے اسے بھی موضوع قرار دیا، کیوں کہ یہ قرآن کی نص کے خلاف ہے، قرآن پاک میں ہے کہ کائنات چھ دنوں میں پیدا کی گئی، نہ کہ سات دنوں میں، مؤرخین کا اس پر اجماع ہے کہ ہفتے کے دن کوئی چیز پیدا نہیں کی گئی، امام بیہقی نے ''الاسماء والصفات'' میں اس کی علت کی نشان دہی کی ہے، بعض امور کی طرف ابن کثیر نے سورۂ بقرہ کی تفسیر میں اشارہ کیا ہے، اور یہ بھی بیان کیا کہ بعض راویوں نے غلطی سے اسے مرفوعًا روایت کر دیا ہے، دراصل حضرت ابوہریرہ نے یہ روایت حضرت کعب الاحبار سے سنی تھی۔

اس کے علاوہ اس قسم کے بعض الفاظ صحیحین میں واقع ہوئے ہیں، ابن حزم نے اس طرح کے بہت سے الفاظ کی نشان دہی کی ہے۔

صحیحین کے علاوہ تو بہت ساری روایات ہیں، مثلاً ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص پانچ سو سال پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کرتا رہا، اسی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے میری دی ہوئی نعمتوں اور علم کا حساب کرو، فرشتے دیکھیں گے کہ صرف بینائی کی نعمت ہی اسے پانچ سو سال حاصل رہی، باقی جسم کی نعمتیں اس کے علاوہ تھیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندے کو آگ میں ڈال دو۔ (الحدیث)

علامہ ذہبی نے کہا کہ یہ روایت باطل ہے کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) تم ان اعمال کے سبب جو کرتے رہے ہو جنت میں داخل ہو جاؤ، اس بات کا تذکرہ انہوں نے میزان الاعتدال میں سلیمان بن ہرم کے تذکرے میں کیا۔

اس کے بعد شیخ ابن الصدیق فرماتے ہیں:

حافظ ابن حجر نے مشہور فقیہ ابن بطہ حنبلی کے جھوٹ اور اس اضافے کے موضوع ہونے پر استدلال کیا ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کی موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلامی کی حدیث میں کیا ہے، وہ اضافہ یہ ہے: (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا) ''یہ کون عبرانی ہے جو میرے ساتھ گفتگو کر رہا ہے'' وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہوسکتا (تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیسے شبہہ ہو گیا؟) ان سے پہلے ابن جوزی نے بھی یہی بات کہی ہے۔

ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت لائے ہیں کہ مہر نبوت بندوق کی گولی کی طرح گوشت تھا، جس پر لکھا ہوا تھا "محمد رسول اللّٰہ" علامہ ابن جوزی اور ذہبی نے اس کے باطل ہونے پر استدلال کیا کہ یہ مہر نبوت کی صفت بیان کرنے والی احادیث صحیحہ کے خلاف ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ''جو شخص یہ کہے کہ میں عالم ہوں وہ جاہل ہے''۔ حافظ سیوطی نے اس کے باطل ہونے پر یہ استدلال کیا کہ یہ مقولہ تو صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت سے منقول ہے، اس مسئلے پر انہوں نے ایک رسالہ "اعذب المناهل" لکھا اور اس کے شواہد "الصواعق علی النواعق" میں بیان کیے۔

ابن جوزی نے اپنی کتاب ''موضوعات'' میں اس طریقے سے بہت سی حدیثوں پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے، ذہبی کہتے ہیں کہ ان سے پہلے جوزرقانی نے اپنی ''موضوعات'' میں یہی طرز عمل اختیار کیا ہے کہ کچھ احادیث کو اس لیے باطل اور کمزور قرار دیا ہے کہ وہ صحیح حدیثوں کے مخالف ہیں، ان کی کتاب کا موضوع ہی یہی ہے جس کا انہوں نے نام رکھا ہے "الاباطیل والمناکیر والصحاح المشاهیر" وہ پہلے ایک باطل حدیث بیان کرتے ہیں، اس کی علّت بیان کرتے ہیں پھر کہتے ہیں: "باب فی خلاف ذالك" یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے، پھر حدیث صحیح بیان کرتے ہیں جس کا ظاہر اس حدیث کے خلاف ہوتا ہے، ذہبی نے کہا ان کی بہت سی تنقیدوں پر اعتراضات ہیں۔

اسی طرح حافظ سیوطی نے اپنی تصنیف "اللآلی المصنوعة" کی ابتدا میں ان کے اس انداز کا تذکرہ کیا ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی اور آپ کو معلوم ہوگیا کہ بعض اوقات راوی پر اس لیے جرح کی جاتی ہے

کہ وہ مُنکر اور موضوع حدیثیں روایت کردیتے ہیں اور منکر اور موضوع ہونے کا علم ان کے تفرد (تن تنہا روایت کرنے) اور اصول کی مخالفت سے ہوتا ہے، اب یہ بھی جان لیجیے کہ بعض اوقات تمام یا بعض ناقدین تشدد اور غلو کا مظاہرہ بھی کرجاتے ہیں اور ہر تفرد کو منکر قرار دے دیتے ہیں یا ہر اس راوی کو ضعیف قرار دے دیتے ہیں جس سے تفرد صادر ہوا ہو اور بعض تو اس قدر مبالغہ کرتے ہیں کہ اس حدیث کو ہی جھوٹ قرار دیتے ہیں اور یہ طریقہ باطل اور مردود ہے۔

بعض ناقدین اس لیے ایک راوی کو مجروح قرار دے دیتے ہیں کہ اس نے ایک منکر حدیث روایت کی ہے، تنقید کو اتنی وسعت دینا بھی باطل اور مردود ہے۔ علامہ ذہبی نے احمد بن سعدان سے نقل کیا کہ انھوں نے احمد بن عتاب مروزی کے بارے میں کہا: وہ صالح شیخ ہیں جنھوں نے فضائل اور منکر احادیث روایت کی ہیں، اس کے بعد ذہبی کہتے ہیں کہ ہر وہ راوی جو منکر حدیث راویت کرے ضعیف نہیں ہوتا، پھر خود ذہبی کی توجہ اس طرف نہ رہی اور انھوں نے میزان الاعتدال میں حسین بن فضل بجلی کا ذکر کیا اور اس کے بعد کہا میں نے ان کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں دیکھا، لیکن حاکم نے ان کے ترجمہ میں متعدد منکر روایتیں بیان کی ہیں۔

حافظ ابن حجر نے لسان المیز ان میں ذہبی کا تعاقب کیا اور فرمایا: اس عالم کے اس کتاب میں ذکر کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے، کیوں کہ وہ اکابر اہل علم وفضل سے ہیں (کچھ گفتگو کے بعد فرمایا) جیسے کہ بعض ناقدین گمان کرتے ہیں کہ چوں کہ فلاں راوی اس حدیث کی روایت کرنے میں منفرد ہے، اس لیے تو اس حدیث کو اس کی منکر روایات میں شمار کردیتے ہیں اور اس کے سبب اس پر جرح کرتے ہیں، حالاں کہ واقع میں وہ اعتراض سے بری ہوتا ہے، کیوں کہ اس حدیث کی روایت میں اس کے متابع موجود ہوتے ہیں، لیکن تنقید کرنے والوں کو اس کا علم نہیں ہوتا، اگر انھیں متابعت کرنے والوں کا علم ہوتا تو اس راوی پر جرح نہ کرتے۔ اور یہ بات بکثرت موجود ہے، اس کی تمام مثالیں تو کیا اکثر مثالیں بھی بیان کی جائیں تو طوالت ہوجائے گی۔

ابوحاتم نے ابن عمرو کے بارے میں کہا کہ وہ مجہول ہے اور جس حدیث کو اس نے بیان کیا ہے باطل ہے۔ حافظ ابن حجر نے مقدمہ میں اس پر تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ وہ مجہول نہیں ہے اور حدیث کا دار و مدار اس پر نہیں ہے، کیوں کہ وہ اس کے روایت کرنے میں منفرد نہیں ہے، جس طرح دارقطنی نے

"المؤتلف والمختلف" میں بیان کیا۔

بعض اوقات کوئی نقاد، راوی پر متفرد ہونے کی بنا پر جرح کرتا ہے، پھر اسے دوسرا راوی موافقت کرنے والا مل جاتا ہے، تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ جس راوی پر اس نے جرح کی تھی وہ اس سے بری ہے، پھر اس کی توثیق کر دیتا ہے، مثلاً حاکم نے مستدرک میں امام حسین کی شہادت کی حدیث کے بارے میں کہا کہ میں طویل عرصہ تک یہی گمان کرتا رہا کہ ابونعیم سے یہ حدیث روایت کرنے میں مسمعی اکیلے ہیں، یہاں تک کہ یہی حدیث ہمیں ابومحمد سبیعی نے بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ ابن محمد بن ناجیہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں حمید بن ربیع نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں یہ حدیث ابونعیم نے بیان کی۔ (یہاں تک کہ انہوں نے کہا) بعض اوقات ناقدین اس لیے جرح کرتے ہیں کہ راوی کی روایت کردہ حدیث منکر اور اصول کے مخالف ہے، حالاں کہ واقع میں وہ حدیث اس طرح نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دو متعارض حدیثوں کے درمیان تطبیق تک ان کی رسائی نہیں ہوتی حالاں کہ معارض حدیث کو موضوع اس وقت قرار دیا جائے گا جب تطبیق نہ دی جا سکے، جیسے کہ اصول میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دو حدیثیں آپس میں متعارض ہیں، حالاں کہ نفس الامر میں تعارض نہیں ہوتا۔ ایسا بھی ناقدین کے یہاں کثرت سے ہوتا ہے، سید احمد غمار کا کلام کس قدر اختصار کے ساتھ ختم ہوا۔(۱)

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کسی حدیث کی سند صحیح ہو تو اس پر فوراً منکر اور باطل ہونے کا اعتراض جڑ دینا جائز نہیں ہے، بلکہ غور وفکر اور مختلف روایتوں کے درمیان تطبیق کی کوشش کرنی چاہیے، کیوں کہ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک شخص کو وہ بات سمجھ آ جاتی ہے، جو دوسرے کو سمجھ نہیں آتی۔

اسی لیے ہمارے شیخ محدث سید عبدالعزیز ابن الصدیق الغماری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس گفتگو کی تائید کرتے ہوئے فرمایا جب ایک حدیث کی سند صحیح ہو اور اہل فن کے نزدیک طے شدہ قواعد کے مطابق

---

(۱)۔ "فتح الملک العلی بصحۃ حدیث باب مدینۃ العلم علی" رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صفحہ ۸۰۔صفحہ ۹۰ تک مختصراً) از محدث علامہ سید احمد بن الصدیق الغماری۔

ثابت ہوتو اس کے بعد یہ بات کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتی کہ وہ اس حدیث کے الفاظ کو محض اس لیے غریب قرار دے کہ اس کی عقل اسے سمجھنے سے قاصر ہے، بلکہ اس پر واجب ہے کہ راسخین فی العلم علماء کے طریقے کے مطابق کہے کہ میں نے اسے سنا اور اس پر سر تسلیم خم کیا، اور اگر انسان ہر حدیث میں اپنی عقل کو دخل دینے لگے تو وہ کسی بھی حدیث کی تصدیق نہیں کرے گا اور اس پر ایمان نہیں لائے گا، یوں اس کی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد ہوگی۔

حدیث شریف:

"مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ"۔ ''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی رکھی میری طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے''۔ اس حدیث کے سلسلے میں علامہ ذہبی پر رد کرتے ہوئے شیخ محدث سید عبدالعزیز غماری فرماتے ہیں کہ ذہبی یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف اسی سند سے روایت کی گئی ہے، مجھے معلوم نہیں کہ اس بات سے ان کا کیا مقصد ہے؟ کیا ان کا مقصد یہ ہے کہ حدیث صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کی سندیں متعدد ہوں اور وہ متعدد کتب میں روایت کی گئی ہو، اگر یہ مقصد ہے تو اس شرط پر کوئی محدث بھی ان کے ساتھ موافقت نہیں کرے گا، بلکہ ان کے نزدیک صحیح حدیث وہ حدیث ہے جسے ایک ثقہ راوی دوسرے ثقہ راوی سے روایت کرے اور اس میں شذوذ اور علت خفیّہ نہ پائی جائے، محدثین نے حدیث کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں لگائی کہ وہ فرد نہ ہو۔

صحیح بخاری کی پہلی حدیث دیکھ لیجیے جس پر اکثر احکام شرعیہ کا دارومدار ہے۔ یعنی حدیث شریف (اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ) یہ حدیث فرد اور غریب ہے اس کی متعدد سندیں صرف یحییٰ ابن سعید انصاری سے ہیں، اس کے باوجود کسی محدث نے نہیں کہا کہ یہ اس بنا پر معلَّل ہے، بلکہ امام بخاری نے اسے اپنی صحیح میں درج کیا ہے اور امتِ مسلمہ نے اسے صرف قبول ہی نہیں کیا ہے، بلکہ اسے احکامِ شریعت کے اصول میں سے شمار کیا ہے، اس لیے ذہبی کا یہ کہنا کہ ''یہ متن صرف اس سند سے روایت کیا گیا ہے'' باطل ہے۔

علامہ سید عبدالعزیز نے مزید فرمایا کہ کسی محدث نے حافظ کے لیے یہ شرط نہیں لگائی کہ وہ کبھی بھی غلطی نہ کرے اور کبھی بھی وہم کا شکار نہ ہو، اور کبھی کسی ثقہ راوی کی مخالفت نہ کرے، اگر وہ یہ شرط لگاتے تو کبھی کسی بڑے سے بڑے محدث کو حافظ کا لقب نہ دیا جاسکتا، کیوں کہ یہ شرط انسانی طاقت سے باہر ہی نہیں، محال بھی ہے، ہاں ارباب عقول کے نزدیک قابل قبول اور عام اہلِ فن (محدثین) کے نزدیک مسلّم

ایک ہی شرط ہے اور وہ یہ کہ راوی کی درستی اس کی غلطی سے اور اس کا ضبط اس کے وہم سے زیادہ ہو، اسی طرح ثقہ محدثین کے ساتھ مخالفت کی نسبت اس کی موافقت زیادہ ہو، یہ وہ شرط ہے جو محدثین نے صاحب حفظ وضبط راوی کے بارے میں لگائی ہے، جب کوئی راوی اس صفت کا حامل پایا جائے تو وہ ان کے نزدیک حافظ بھی ہوگا اور ضابط بھی، اس کے باوجود اگر وہ چند احادیث میں مخالفت بھی کر جائے تو اسے نقصان نہیں ہوگا، یہ وہ مسئلہ ہے جو کتب فن (اصول حدیث) میں طے شدہ ہے، اللہ ہی صحیح راستے کی ہدایت دینے والا ہے۔(١)

یہ تھا سید عبدالعزیز محدث کا کلام جسے ہم نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے، اس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ حدیث کے بعض الفاظ پر منکر ہونے کا الزام لگانا بہت مشکل ہے اور یہ صرف ماہر اور بیدار مغز محدث ہی کا کام ہے، اس لیے اگر کسی شخص کو کسی لفظ میں اشکال پیش آجائے تو صحیح طریقہ یہ ہے کہ فوراً اس کا انکار نہ کردے، بلکہ توقف کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، کیوں نکہ ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

(١)۔اثبات المزیۃ بابطال کلام الذہبی فی حدیث من عادیٰ لی ولیًا (صفحہ ١١ سے صفحہ ١٧ تک) از سید محمد عبدالعزیز بن الصدیق

بسم الله الرحمن الرحيم

مصنَّف عبدالرزاق

کے گم شدہ ابواب

(اردو ترجمہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے میرے رب! آسانی عطا فرما، دشواری پیدا نہ فرما اور خیر کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہونچا اور اے مشکلات کے دروازے کھولنے والے ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

کتاب الایمان (۱)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور کی تخلیق کے بیان میں:

(۱) عبدالرزاق روایت کرتے ہیں معمر سے۔(۲) وہ زہری سے۔(۳) اور وہ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک درخت پیدا فرمایا جس کی چار شاخیں تھیں، اس کا نام ''یقین کا درخت'' رکھا، پھر نور مصطفیٰ ﷺ کو سفید موتی کے پردہ میں پیدا کیا جس کی مثال مور ایسی تھی اور اس قندیل کو اس درخت پر رکھا، نورِ مصطفیٰ ﷺ نے اس درخت پر ستّر ہزار سال کی مقدار اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے حیا کا آئینہ پیدا فرمایا اور اس کے سامنے رکھ دیا، جب مور نے اس میں دیکھا تو اسے اپنی صورت انتہائی حسین وجمیل دکھائی دی، اس نے اللہ تعالیٰ سے شرما کر پانچ مرتبہ سجدہ کیا، تو وہ سجدے ہم پر پانچ وقتوں میں فرض ہو گئے، اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس نور کی طرف نظر فرمائی تو اللہ سے حیا کی وجہ سے اس نور کو پسینہ آ گیا، چنانچہ آپ کے سر مبارک کے پسینے سے فرشتے، چہرۂ اقدس کے پسینے سے عرش، کرسی، لوح وقلم، شمس وقمر، حجاب، ستارے اور جو کچھ آسمان میں پیدا کیا گیا، آپ کے سینۂ مبارک کے پسینے سے انبیا، رسل، علما، شہدا اور صالحین پیدا کیے گئے، آپ کے ابروؤں کے پسینے سے مومن مردوں اور عورتوں، مسلمان مردوں اور عورتوں کی جماعت پیدا کی گئی، آپ کے کانوں کے پسینے سے یہود ونصاریٰ اور مجوسیوں وغیرہم کی روحیں پیدا کی گئیں، آپ کے پائے اقدس کے پسینے سے مشرق کی زمین اور جو کچھ اس میں ہے پیدا کیا گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے نورِ مصطفیٰ ﷺ کو حکم دیا کہ آگے کی جانب دیکھیئے، نورِ مصطفیٰ ﷺ نے آگے کی طرف دیکھا تو آگے نور دکھائی دیا، پیچھے بھی نور، دائیں جانب بھی نور اور بائیں جانب بھی نور دکھائی دیا، یہ

ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔

پھر اس نور نے ستّر ہزار سال تسبیح پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ نے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا نور پیدا کیا، پھر اس نور کی طرف نظر کی تو ان کی روحوں کو پیدا کیا تو انہوں نے پڑھا: "لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ" پھر اللہ تعالیٰ نے سرخ عقیق کی قندیل پیدا کی ،جس کے باطن سے اس کا ظاہر دکھائی دیتا تھا، پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیا کی صورت جیسی صورت پیدا کی، اور اسے قیام کی حالت میں اس قندیل میں رکھا، اس کے بعد روحوں نے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد تسبیح اور کلمۂ طیبہ پڑھتے ہوئے ایک لاکھ سال طواف کیا۔ پھر ان سب کو حکم دیا کہ اس صورت مقدسہ کی زیارت کریں، بعض نے آپ کا چہرۂ انور دیکھا تو امیر عادل بن گئے، بعض نے آپ کی آنکھیں دیکھیں تو وہ کلام اللہ کے حافظ بن گئے، بعض نے آپ کے ابرو دیکھے تو وہ خوش بخت بن گئے، بعض نے آپ کے رخسار دیکھے تو وہ محسن اور عقل مند بن گئے۔

بعض نے آپ کی ناک دیکھی تو وہ حکیم، طبیب اور عطّار بن گئے، بعض نے آپ کے ہونٹ دیکھے تو خوب صورت چہرے والے اور وزیر بن گئے، بعض نے آپ کا دہن مبارک دیکھا تو وہ روزے دار بن گئے، بعض نے آپ کے دانت مبارک دیکھے تو وہ حسین چہروں والے مرد عورتیں بن گئے بعض نے آپ کی زبان اقدس دیکھی تو وہ بادشاہوں کے سفیر بن گئے، بعض نے آپ کے بابرکت گلے کو دیکھا تو وہ واعظ، مؤذن اور نصیحت کرنے والے بن گئے، بعض نے آپ کی داڑھی شریف دیکھی تو مجاہد فی سبیل اللہ بن گئے۔ بعض نے آپ کی متوازن گردن دیکھی تو وہ تاجر بن گیا۔

بعض نے آپ کے دونوں بازو دیکھے تو وہ نیزے باز اور شمشیر زن بن گئے، بعض نے آپ کا دایاں بازوں دیکھا تو وہ خون نکالنے والے بن گئے، بعض نے آپ کا بایاں بازو دیکھا تو مجاہد اور جلّاد بن گئے، بعض نے آپ کی دائیں ہتھیلی دیکھی تو وہ صرّاف اور نقش ونگار بنانے والے بن گئے، بعض نے آپ کی بائیں ہتھیلی دیکھی تو وہ غلے کا ناپ تول کرنے والے بن گئے، بعض نے آپ کے دونوں ہاتھ دیکھے تو وہ سخی اور دانا بن گئے، بعض نے آپ کے دائیں ہاتھ کی پشت دیکھی تو وہ رنگ ریز بن گئے، بعض نے آپ کے بائیں ہاتھ کی پشت دیکھی تو وہ لکڑ ہارے بن گئے، بعض نے آپ کی انگلیوں کے پورے دیکھے تو وہ خوش نویس بن گئے، بعض نے آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت دیکھی تو وہ درزی بن گئے، بعض

نے آپ کے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت دیکھی تو وہ لوہار بن گئے۔

بعض نے آپ کا سینہ دیکھا تو وہ عالم، شکر گزار اور مجتہد بن گئے، بعض نے آپ کی پشت مبارک دیکھی تو وہ متواضع اور امر شریعت کو روشن کرنے والے بن گئے، بعض نے آپ کی روشن پیشانی دیکھی تو وہ غازی بن گئے، بعض نے آپ کا شکم اطہر دیکھا تو وہ قناعت پیشہ اور زاہد بن گئے، بعض نے آپ کے دونوں گھٹنوں کو دیکھا تو وہ رکوع وسجود کرنے والے بن گئے بعض نے آپ کے پائے اقدس دیکھے تو شکاری بن گئے، بعض نے آپ کے مقدس تلوے دیکھے تو پیدل چلنے کے عادی ہو گئے، بعض نے آپ کا سایہ دیکھا تو وہ گویئے اور طنبورے والے بن گئے اور بعض بدقسمت وہ تھے جنہوں نے آپ کی طرف دیکھا ہی نہیں تو وہ فرعون وغیرہ کی طرح ربوبیت کے دعوی دار بن گئے، بعض نے آپ کی طرف دیکھنے کی کوشش کی مگر وہ دیکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تو وہ غیر مسلم یہودی اور عیسائی وغیرہ بن گئے۔

(۱)۔ یہ عنوان مناسبت کے تحت ہم نے لگایا ہے۔

(۲)۔ یہ معمر بن راشد ازدی حدانی بصری ہیں، ان کی کنیت ابوعروہ اور ان کے والد کی کنیت ابوعمرو ہے، یمن کے باشندے حضرت حسن بصری کے جنازے میں شریک ہوئے، ثابت بنانی، قتادہ، زہری، عاصم احول، زید بن اسلم اور محمد بن منکدر وغیرہ سے روایت کرتے تھے، وہ مستند، ثقہ اور فاضل تھے ۱۵۴ھ میں فوت ہوئے، دیکھیے طبقات ابن سعد۔(۵۔۵۴۶)

(۳) یہ ابوبکر محمد بن مسلم بن عبداللہ بن عبداللہ بن شہاب قرشی زہری مدنی تھے، فقیہ اور حافظ الحدیث تھے، ان کی جلالت علمی اور حافظے کی مضبوطی پر اتفاق ہے، مشہور ائمہ میں سے ایک اور حجاز وشام کے نامور عالم تھے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر، عبداللہ بن جعفر، انس جابر، سائب بن یزید، سعید بن مسیّب، سلیمان ابن یسار اور کثیر التعداد مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، ۱۲۵ھ میں فوت ہوئے، دیکھیے۔ طبقات ابن سعد (۴۔۱۲۶) تاریخ کبیر امام بخاری (۱۔۲۲۰) تاریخ صغیر (۱۔۳۲۰) الجرح والتعدیل (۸۔۷۱) الثقات از ابن حبان (۵۔۳۴۹) سیر اعلام النبلاء (۵۔۳۲۶) وفیات الاعیان (۱۲۱۔۱۴۰) العبر (۱۔۱۵۸) تذکرۃ الحفاظ (۱۔۱۰۸) التقریب (۶۲۹۶) تہذیب الکمال (۲۶۔۴۱۹) اور شذرات الذہب (۱۔۱۶۲)

(۴) مخطوط میں سائب بن زید لکھا ہوا ہے، لیکن صحیح سائب بن یزید ہے، یہ سائب بن یزید بن سعید ابن ثمامہ ہیں انہیں بن اسود کندی یا ازدی بھی کہا جاتا ہے "ابن اخت النمر" کے عنوان سے معروف ہیں، صحابی ہیں، انہوں نے متعدد حدیثیں حضور اکرم ﷺ سے روایت کی ہیں، علاوہ ازیں اپنے والد، حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی سے بھی روایت کی ہے۔ وہ بیمار تھے ان کی خالہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئیں، آپ نے ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی، انہوں نے نبی

(۲)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں کہ ابن جریج (۱) سے، انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت براء نے بیان فرمایا کہ میں نے کوئی چیز رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھی۔

(۳)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں معمر سے، وہ یحیٰی ابن ابی کثیر (۲) سے، وہ ضمضم (۳) اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا، یوں معلوم ہوتا تھا جیسے سورج آپ کی آنکھوں میں چل رہا ہو۔

(۴)۔ عبدالرزاق، ابن جریج (۴) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا مجھے نافع (۵) نے

گزشتہ سے پیوستہ: اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور مہر نبوت کی زیارت کی، امام بغوی نے نقل کیا کہ ان کے آزاد کردہ غلام حضرت عطاء نے بیان کیا کہ ان کے بال سر کے درمیان سے لے کر سر کے اگلے حصے تک سیاہ تھے، جب کہ باقی بال سفید تھے، عطاء نے عرض کیا کہ میں نے آپ سے زیادہ عجیب کسی کے بال نہیں دیکھے، حضرت سائب نے فرمایا: بیٹے تمہیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہے، ہوا یہ کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے، اس لیے یہ بال کبھی سفید نہیں ہوں گے، ام العلاء بنت شریح حضرمی ان کی والدہ اور علاء بن الحضرمی ان کے ماموں تھے، حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۲ھ میں اور بقول بعض علما ۹۰ھ کے بعد دنیا سے تشریف لے گئے، دیکھیے الاصابہ (۴۔۱۱۷) اسد الغابہ (۲۔۱۶۹) معجم الصحابہ للبغوی (۳۔۱۸۸) الاستیعاب (۲۔۵۷۶) اور الصحابہ از ابونعیم (۳۔۱۳۷۶)

---

(۱)۔ ابن جریج: ثقہ حافظ الحدیث تھے، لیکن تدلیس کرتے تھے، (یعنی استاذ کی بجائے اس کے استاذ کا نام ذکر کر دیتے تھے اس سے یہ تأثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ براہِ راست اس کے شاگرد ہیں۔ ۱۲ شرف قادری) لیکن اس جگہ تو انہوں نے خبر دینے کی تصریح کر دی ہے، اس حدیث کو امام مسلم نے "باب صفة النبی ﷺ" میں روایت کیا ہے (وأنّه کان أحسن الناس وجها) آپ کا چہرۂ انور تمام انسانوں سے زیادہ حسین تھا، (۴۔۱۸۱۸) مسلم شریف کی حدیث کا ترجمہ یہ ہے: رسول اللہ ﷺ کا قد میانہ تھا، کندھوں کے درمیان فاصلہ زیادہ تھا (یعنی باڈی بہت وسیع تھی) زلفیں کان کی لَو کو چھو رہی تھیں، آپ نے (دھاریدار) سرخ حُلّہ پہن رکھا تھا، میں نے آپ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی (ﷺ) اسے امام بخاری نے روایت کیا (۳۔۱۳۰) نمبر (۳۳۵۸) ابوداؤد (۴۔۴۰۹) نسائی (۸۔۱۸۳) ابویعلی (۳۔۲۶۲) امام احمد (۳۰۔۴۲۲) لہذا حدیث صحیح ہے۔

(۲)۔ ابونصر یحیٰی ابن ابی کثیر طائی یمامی، بنو طے کے آزاد کردہ غلام تھے، حضرت ضمیم سے روایت کرتے تھے لیکن تدلیس و ارسال سے کام لیتے تھے۔ دیکھیے تقریب (۷۶۳۲)

(۳)۔ ضمضم بن جوس یمامی: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ اور عبداللہ ابن حنظلہ سے روایت کی، وہ ثقہ تھے۔ (التقریب ۲۹۔ تہذیب التہذیب ۲۔۲۳۰)

خبر دی کہ ابن عباس نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا (تاریک) سایہ نہیں تھا، آپ کبھی سورج کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے مگر آپ کی روشنی سورج کی دھوپ پر غالب ہوتی، اور کبھی چراغ کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے مگر آپ کی روشنی چراغ پر غالب ہوتی۔(۱)

(۵)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں یحییٰ ابن العلاء سے، وہ طلحہ سے وہ عطا سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور چاند کے ہالے کی طرح تھا۔(۲)

گزشتہ سے پیوستہ: (۴)۔ یہ عبدالملک بن عبدالعزیز ابن جریج اموی مکی، ثقہ اور فاضل تھے، تدلیس اور ارسال سے کام لیتے تھے ۱۴۹ھ میں وفات پائی۔ دیکھیے التقریب (۴۱۹۳) تہذیب التہذیب (۲۔۶۱۶) اور تہذیب الکمال (۱۸۔۳۳۸)

(۵)۔ ابوعبداللہ مدنی، حضرت عبداللہ ابن عمر بن خطاب کے آزاد کردہ غلام تھے، ایک غزوہ ابن عمر نے انہیں زخمی کر دیا تھا، مستند اور مشہور فقیہ تھے۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ دیکھیے (التقریب ۷۰۸۶، تہذیب الکمال ۲۹۔۲۹، تہذیب التہذیب ۴۔۲۱۰)

---

(۱)۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے، اس کا تذکرہ امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں کیا ہے، جس پر ہراس نے تحقیق کی ہے (۱۔۱۶۹) اور اس کی نسبت حکیم ترمذی کی طرف کی ہے کہ انہوں نے یہ حدیث ابن ذکوان سے روایت کی۔ حکیم ترمذی کی جو قلمی اور مطبوعہ کتب ہمارے سامنے موجود ہیں ان میں ہمیں یہ حدیث نہیں ملی، امام سیوطی نے جو روایت خصائص الکبریٰ میں بیان کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: سورج اور چاند کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا، ابن سبع نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا، چوں کہ آپ نور ہیں اس لیے جب آپ سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ دکھائی نہیں دیتا تھا، بعض علما نے فرمایا اس کی تائید نبی اکرم ﷺ کی اس دعا سے ہوتی ہے کہ اے اللہ! مجھے نور بنا دے۔ امام مقریزی نے یہ کلام امتاع الاسماع (۱۰۔۳۰۸) خیضری نے اپنی کتاب ''اللفظ المکرم بخصائص النبی ﷺ (۲۔۲۳۵) قسطلانی نے مواہب لدنیہ (۲۔۳۰۷) صالحی نے سبل الہدی والرشاد (۲۔۹۰) اور عمر بن عبداللہ سراج الدین نے اپنی کتاب ''غایۃ السول فی خصائص الرسول ﷺ'' میں نقل کیا۔ امام عبدالرزاق کی روایت کا ذکر امام زرقانی نے مواہب لدنیہ کی شرح (۴۔۲۲۰) میں کیا، انہوں نے فرمایا: ابن مبارک اور ابن جوزی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کا سایہ نہیں تھا اور آپ جب بھی سورج کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آ گئی، اور جب بھی آپ چراغ کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب آ گئی (اھ) لہذا البانی کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینا درست نہیں ہے، اور پھر اس نے جو حجت بازی کی ہے وہ قابل توجہ نہیں ہے، بلکہ وہ تو آدمی کو گمراہی تک پہونچا دیتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں باطن کی خرابیوں اور ضمیر کے اندھیروں سے بچائے۔

(۶)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں ابن جریج سے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت براء نے بیان فرمایا کہ میں نے کسی شخص کو (دھاریدار) سرخ حُلّہ پہنے ہوئے اور بالوں میں کنگھی کیے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے مقدس بال کندھوں کے قریب تھے۔(۱)

(۷)۔ عبدالرزاق راویت کرتے ہیں ابن جریج سے، وہ حضرت عطاء سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ سب لوگوں سے زیادہ حسین اور رنگ سب سے زیادہ چمک دار تھا۔(۲)

(۸)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں معمر سے وہ ایوب سے، وہ ابوقلابہ سے اور حضرت عابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ نے (دھاری دار) سرخ حُلّہ زیب تن کیا ہوا تھا، میں کبھی آپ کے چہرۂ مبارک کو دیکھتا اور کبھی چاند کو، میری نظر میں آپ کا چہرۂ اقدس چاند سے زیادہ حسین تھا۔(۳)

(۹)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں امام مالک سے، وہ عبداللہ ابن ابی بکر سے کہ سالم بن عبداللہ نے ام معبد سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ دور سے دیکھنے میں سب لوگوں سے زیادہ پیارے اور سب سے زیادہ حسین تھے۔ اور قریب سے دیکھنے میں سب سے زیادہ بلند آواز (بارعب) اور سب سے زیادہ خوب صورت تھے۔(۴)

گزشتہ سے پیوستہ: (۲)۔ اس حدیث کو امام بخاری نے "باب صفۃ النبی ﷺ" میں روایت کیا (۳/ ۱۳۰۴) نمبر (۳۳۵۹) مسلم (۴۔۱۸۱۹) نمبر (۲۳۳۸) ابن حبان (۱۴۔۱۹۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ پرنور سب سے زیادہ حسین اور آپ کا خلق سب سے زیادہ عمدہ تھا، نسائی سنن کبری (۶۔۲۶۳) رویانی مسند میں (۲۔۳۹۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

---

(۱)۔ اس کی تخریج حدیث نمبر ۲ میں کی جاچکی ہے۔

(۲)۔ اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر ۵ کے تحت کی جاچکی ہے۔

(۳)۔ اس حدیث کو حاکم نے المستدرک (۴۔۲۰۷) رومانی نے مسند (۱/ ۴۴) بیہقی نے شعب الایمان (۲۔۱۵۱) اور طبرانی نے معجم کبیر (۲۔۲۰۶) میں روایت کیا۔

(۴)۔ طبقات کبریٰ از ابن سعد (۱۔۲۳۱)

(۱۰)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں معمر سے اور وہ ابن جریج (۱) سے کہ حضرت براء بکثرت یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔اے اللہ! رحمتیں نازل فرما اپنے انوار کے سمندر اور اپنے اسرار کی کان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی آل پر۔(۲)

(۱۱)۔ حضرت عبدالرزاق روایت کرتے ہیں ابن تیمی سے ،وہ اپنے والد (۳) سے اور وہ حضرت حسن بصری سے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! اس ذات اقدس پر رحمتیں نازل فرما جن کے نور سے پھول کھلے ہیں ،ایسی رحمتیں نازل فرما جو آپ کے چہرۂ انور کی رونق کو دوبالا کردیں۔(۴)

(۱۲)۔ عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ مجھے ابن عیینہ نے خبر دی امام مالک سے کہ وہ ہمیشہ یہ درود پاک پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما جن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تھا۔(۵)

(۱۳)۔ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ ابن ابی زائدہ (۶) نے سلیمان بن یسار (۷) سے خبر

---

(۱)۔ ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۴ کے تحت گزر چکا ہے۔

(۲)۔ اس حدیث کی سند منقطع ہے، کیوں کہ ابن جریج کی ملاقات حضرت براء سے نہیں ہوئی۔

(۳)۔ ابن تیمی: یہ معمر بن سلیمان بن طرخان تیمی تھے،ان کی کنیت ابومحمد اور وہ بصری تھے،ان کا لقب طفیل تھا اور ثقہ تھے (۱۸۷ھ) میں فوت ہوئے ،دیکھیے: التقریب (۶۷۸۵) تہذیب التہذیب (۴۔۱۱۷) تہذیب الکمال (۲۸۔۲۵۰) ان کے والد سلیمان بن طرخان تیمی بصری تھے،ان کی کنیت ابوالمعمر تھی ،وہ ثقہ اور عبادت گزار تھے ،انہوں نے حضرت انس بن مالک ، طاؤس، حسن بصری اور ثابت بنانی وغیرہم سے روایت کی ، ۱۴۳ھ میں فوت ہوئے ،دیکھیے التقریب (۲۵۷۵) تہذیب (۲۔۹۹) تہذیب الکمال (۱۲۔۵)

(۴)۔ اس کی سند صحیح ہے۔ (۵)۔اس کی سند بھی صحیح ہے۔ (۶)۔یہ ابوسعید یحییٰ ابن زکریا ابن ابی زائدہ ہمدانی کوفی ہیں،ثقہ اور مضبوط حافظے والے تھے ، ۱۸۳ھ یا ۱۸۴ھ میں فوت ہوئے ،دیکھیے التقریب (۷۵۴۸) تہذیب التہذیب (۴۔۳۵۳) تہذیب الکمال (۳۱۔۳۰۵) (۷)۔ یہ ابوایوب سلیمان یسار ہلالی مدنی تھے، یہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، کہا جاتا ہے کہ حضرت ام سلمہ کے مکاتب تھے، ثقہ، فاضل اور سات فقہاء میں سے ایک تھے، انہوں نے حضرت میمونہ، ام سلمہ، عائشہ، زید بن ثابت، ابن عباس، ابن عمر اور جابر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، سن ایک سو ہجری کے بعد وفات پائی، بعض نے کہا اس سے پہلے فوت ہوئے۔ دیکھیے التقریب (۲۶۱۹) تہذیب (۲۔۱۱۲) تہذیب الکمال (۱۲۔۱۰۰)

دی، انہوں نے کہا کہ مجھے ابوقلابہ(۱) نے تعلیم دی کہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کروں: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَفْضَلِ مَنْ طَابَ مِنْهُ النُّجَارُ۔ (۲) اے اللہ! اس ذات اقدس پر رحمتیں نازل فرما جن کی بدولت اصل طیب وطاہر ہوا اور فخر سر بلند ہوا اور جن کی پیشانی کے نور سے چاند جگمگا اٹھے اور جن کے دائیں ہاتھ کی سخاوت (عند جود یمینه)(۳) کے سامنے بادل اور دریا شرمسار ہو گئے۔

(۱۴)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں کہ ابن جریج (۴) سے، انہوں نے فرمایا: مجھے زیاد (۵) نے فرمایا کہ تم صبح وشام یہ درود شریف پڑھنا نہ بھولنا: اے اللہ! اس ذات اقدس پر رحمتیں نازل فرما جن سے نہریں جاری ہوئیں اور انوار پھوٹے اور اسی ذات اقدس میں حقائق نے ترقی کی اور آدم علیہ السلام کے علوم نازل ہوئے۔

(۱۵)۔ عبدالرزاق روایت کرتے ہیں معمر (۶) سے، وہ ابن ابی زائدہ (۷) سے، وہ ابن

---

(۱)۔ یہ ابوقلابہ عبداللہ ابن زید بن عمر و جرمی بصری، ثقہ اور فاضل تھے، بکثرت مرسلاً روایت کرتے تھے، منصب قضا سے چھڑانے کے لیے شام چلے گئے تھے، وہیں ۱۰۴ھ اور بعض نے کہا اس کے بعد فوت ہوئے، التقریب (۳۳۳۳) تہذیب التہذیب (۲۔۳۳۹) تہذیب الکمال (۱۴۔۵۴۲)

(۲)۔ اصل نسخہ میں بخار ہے، غالباً صحیح وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے (نُجار) النجر، النجار اور النُّجار کا معنی اصل اور حسب ہے، لسان العرب (۵۔۱۹۳) بعض جگہ ''ردفیہ الفخار'' آیا ہے، اس لیے لفظ ''بخار'' کا کوئی مطلب نہیں ہے، اور یہ کاتب کی غلطی ہے۔ واللہ اعلم۔ اس کی تائید دلائل الخیرات میں امام جزولی کے قول سے ہوجاتی ہے، انہوں نے لکھا ہے: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ طَابَ مِنْهُ النُّجَارُ۔ دیکھیے دلائل الخیرات (۱۴۲۔۱۴۳) اور اس کی شرح مطالع المسرات۔ (۴۱۰۔۴۱۱)

(۳)۔ اصل نسخہ میں ''جنوذ'' ہے اور غالباً (جود) ہی صحیح ہے جو ہم نے متن میں لکھا ہے، جیسے دلائل الخیرات (۱۴۲۔۱۴۳) اور مطالع المسرات (۴۱۲۔۴۱۳) میں ہے، غالباً نبی اکرم ﷺ کی عظیم سخاوت کا بیان کرنا مقصود ہے، کیوں کہ آپ کی بخشش آندھی سے زیادہ تیز تھی، ممکن ہے اس جگہ لفظ ''جنوب'' ہو۔ (جنوب یمینه) اسے بگاڑ کر جنود بنا دیا گیا ہو، جنوب جمع ہے جَنْبٌ کی یعنی انسان کی ایک جانب، سائڈ، دیکھیے۔ الغریبین از ابن سلام (۱۔۱۸۱ا۔۱۸۲ب، خ ط) لسان العرب (۱۔۲۷۵)

(۴)۔ ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۱۰ کے تحت کیا جا چکا ہے۔

(۵)۔ یہ ابوعبدالرحمٰن زیاد بن سعد بن عبدالرحمٰن خراسانی ہیں، ابن جریج کے شریک تھے، پہلے مکہ معظمہ میں رہے، پھر یمن گئے، ثقہ اور مستند ہیں، ابن عیینہ نے فرمایا زہری کے شاگرد میں مضبوط ترین یادداشت والے تھے، ان سے امام مالک، جریج، ابن عیینہ اور ہمام وغیر ہم نے روایت کی۔ دیکھیے التقریب (۲۰۸۰) اور تہذیب التہذیب (۱۔۶۴۷)

(۶)۔ ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۱ کے تحت گزر چکا ہے۔ (۷)۔ ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۱۳ کے تحت گزر چکا ہے۔

عون (۱) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے شیخ (ابن عون) نے تعلیم دی کہ میں رات یہ درود شریف پڑھا کروں: اے اللہ اس ذات اقدس پر رحمت نازل فرما جن کے نور سے تو نے ہر شے کو پیدا فرمایا۔(۲)

(۱۶)۔ عبدالرزاق ابن جریج سے اور وہ سالم (۳) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے سعید ابی سعید (۴) نے تعلیم دی کہ میں ہمیشہ یہ درود شریف پڑھا کروں: اے اللہ! غم کو دور کرنے والی، اندھیرے کو منکشف کرنے والی، نعمت کو عطا کرنے والی اور رحمت بانٹنے والی ہستی پر رحمت کاملہ نازل فرما۔

(۱۷)۔ عبدالرزاق معمر سے وہ زہری سے، وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان دو آنکھوں سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ تمام تر نور تھے، بلکہ (نورٌ مِّنْ نُّوْرِ اللہِ) آپ ایسے نور تھے جسے اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ اپنے نور سے پیدا کیا تھا (مَنْ رَّآہ بَدِیْھۃً) (۵) جو شخص پہلے پہل آپ کی زیارت کرتا وہ مرعوب ہو جاتا اور جو بار بار آپ کی زیارت کرتا وہ

(۱)۔ یہ ابوعون عبداللہ ابن عون بن ارطبان مُزنی بصری تھے، انہوں نے حضرت انس بن مالک کی زیارت کی، لیکن اس حدیث کا سننا ثابت نہیں ہے، ثقہ، مضبوط حافظے والے، فاضل اور علم وعمل اور عمر میں ایوب کے معاصر تھے، ان سے اعمش، ثوری، شعبہ ابن مبارک، ابن زائدہ اور وکیع وغیرہم نے روایت کی ۱۵۰ھ میں وفات پائی، التقریب (۹) تہذیب التہذیب (۲۔۳۹۸) اور تہذیب الکمال (۱۵۔۳۹۴)

(۲)۔ اس کی سند منقطع ہے، کیوں کہ معمر، ابن ابی زائدہ سے روایت نہیں کرتے۔

(۳)۔ یہ ابونضر سالم بن ابی امیہ تیمی مدنی ہیں، ثقہ اور مستند تھے، مرسلاً روایت کرتے تھے، ۱۲۹ھ میں فوت ہوئے۔ تقریب (۲۱۶۹) تہذیب التہذیب (۱۔۶۷۴) اور تہذیب الکمال (۱۰۔۱۲۷)

(۴)۔ یہ سعید بن ابوسعید ہیں، ابوسعید کا نام کیسان مقبری مدنی ہے، وہ مدینہ منورہ کی ایک عورت کے مکاتب تھے ان کی نسبت ہے مدینہ منورہ کے ایک مقبرہ (قبرستان) کی طرف، یہ اس کے قریب رہتے تھے ۱۲۰ھ کے آس پاس وفات ہوئی دیکھیے التقریب (۲۳۲۱) تہذیب التہذیب (۲۔۲۲) اور تہذیب الکمال (۱۰۔۴۶۶)

(۵)۔ اصل نسخے میں بدیھا ہے، غالبًا صحیح (بدیھۃ) ہے جو ہم نے متن میں درج کیا ہے، غالبًا اس جگہ کاتب کی غلطی ہے۔

دل کی گہرائی سے آپ سے محبت کرنے لگتا۔(۱)

(۱۸)۔ عبدالرزاق معمر (۲) سے وہ ابن منکدر سے (۳) اور وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) سے روایت کرتے ہیں: (عبدالرزاق عن معمر عن ابن المنکدر عن جابر قال: سَالتُ رسول اللهﷺ عَنْ اَوَّلِ شیئٍ خلقه اللّٰهُ تعالیٰ؟ فَقَالَ هُوَ نُوْرُ نَبِیِّكَ یاجابر خلقه اللّٰهُ ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ آپ نے فرمایا: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا، پھر اس میں ہر خیر کو پیدا کیا اور ہر شے کو اس کے بعد پیدا کیا، اور جب اس نور کو پیدا کیا تو اسے اپنے سامنے مقامِ قرب میں بارہ ہزار سال قائم کیا، پھر اسے چار قسمیں بنایا، تو ایک قسم سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا، ایک قسم سے عرش کے حاملین اور کرسی کے خازنوں کو پیدا کیا۔(۵)

---

(۱)۔اس حدیث کی سند صحیح ہے، حضرت معمر کا تذکرہ حدیث نمبر ا کے تحت گزر چکا ہے جہاں تک اس سند کا تعلق ہے۔(الزہری عن سالم عن ابیہ) تو یہ ان صحیح ترین سندوں میں سے ہے جن کا تذکرہ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ جیسے حفاظِ حدیث نے کیا ہے، جیسے کہ امام نووی کی کتاب ارشاد طلاب الحقائق (۱۔۱۱۲) میں ہے، امام ترمذی (۵۔۵۹۹) اور ابن ابی شیبہ نے مصنف (۶۔۳۲۸) میں اس حدیث کو بالمعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا وہ جب نبی اکرم ﷺ کی صفت بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ آپ نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے، بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ (یہاں تک کہ فرمایا) جو شخص آپ کی پہلے پہلی زیارت کرتا وہ مرعوب ہو جاتا اور جو آپ سے میل جول رکھتا وہ آپ سے محبت کرتا، آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر شخص یہ کہتا کہ میں نے آپ جیسا نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ (۲)۔ان کا تذکرہ حدیث نمبر ا کے تحت گزر چکا ہے۔

(۳)۔ یہ ابو عبداللہ محمد بن منکدر بن عبداللہ ابن ہُدیر مدنی اور مشہور ائمہ میں سے ایک ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ، ابو ہریرہ، سیدہ عائشہ، ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کی اور ان سے بے شمار مخلوق نے روایت کی، ان میں زید بن اسلم، زہری، ثوری، ابن عیینہ اور اوزاعی شامل ہیں، یہ ثقہ اور فاضل ہیں، ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے۔ دیکھیے التقریب (۶۳۲۷) تہذیب التہذیب (۳۔۷۰۹) اور تہذیب الکمال (۲۶۔۵۰۳)

(۴)۔ یہ حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن سلمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، ان کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو عبدالرحمٰن ہے، نبی اکرم ﷺ سے بکثرت روایت کرنے والے صحابہ میں سے ایک ہیں، یہ خود بھی صحابی تھے اور ان کے والد بھی، بیعت عقبہ کے موقع پر حاضر ہونے والوں میں یہ بھی شامل تھے، انیس غزوات میں نبی اکرم ﷺ کی معیت میں حاضر ہوئے، یہ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے چورانوے سال عمر پائی۔ دیکھیے الاصابۃ (۲۔۴۵) استیعاب از ابن عبدالبر (۱۔۲۱۹) اور اسد الغابہ (۱۔۲۵۶) میں کہتا ہوں کہ ان ثقہ اور اکابر کے حالات کے مطالعہ کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

(۵)۔اس جگہ تیسری قسم کا بھی ذکر ہونا چاہیے۔ ۱۲ اشرف قادری

چوتھی قسم کو مقام محبت میں بارہ ہزار سال رکھا، پھر اسے چار حصے کیا، ایک قسم سے قلم کو، ایک سے لوح کو اور ایک قسم سے جنت کو پیدا کیا، پھر چوتھی قسم کو مقامِ خوف میں بارہ ہزار سال رکھا اور اسے چار حصے کیا، ایک حصے سے فرشتوں کو، ایک سے سورج کو اور ایک حصے سے چاند اور ستاروں کو پیدا کیا، پھر چوتھے حصے کو مقام رجا میں بارہ ہزار سال رکھا، پھر اسے چار حصے کیا، ایک سے عقل، ایک سے علم وحکمت اور عصمت وتوفیق کو پیدا کیا۔(۱)

چوتھی جزء کو بارہ ہزار سال مقامِ حیا میں قائم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف نظر فرمائی تو اس نور کو پسینہ آ گیا اور اس سے نور کے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔(۲) اللہ تعالیٰ نے ہر قطرے سے کسی نبی یا رسول کی روح کو پیدا فرمایا۔

پھر انبیائے کرام کی روحوں نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سانسوں سے قیامت تک ہونے والے اولیاء، شہداء، ارباب سعادت اور اصحاب اطاعت کو پیدا فرمایا۔

پس عرش اور کرسی میرے نور سے، کرّ وبیاں میرے نور سے، فرشتے اور اصحاب روحانیت میرے نور سے، جنت اور اس کی نعمتیں میرے نور سے، ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے، سورج، چاند اور ستارے میرے نور سے، عقل اور توفیق میرے نور سے، رسولوں اور انبیاء کی روحیں میرے نور سے، شہداء، سعداء اور صالحین میرے نور سے پیدا ہوئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے اور میرے نور یعنی چوتھی جزء کو ہر پردے میں ایک ہزار سال رکھا، یہ عبودیت، سکینہ، صبر، صدق اور یقین کے مقامات تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہر پردے میں ایک ہزار سال غوطہ دیا، اور جب اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ان پردوں سے نکالا تو اسے زمین پر اتار دیا، تو جس طرح اندھیری رات میں چراغ سے روشنی ہوتی ہے، اس طرح اس نور سے مشرق سے لے کر مغرب تک کی فضا منوّر ہو گئی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے زمین سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، تو وہ نور ان کی پیشانی میں رکھ دیا، ان

(۱)۔ اس جگہ بھی تیسری جز کا ذکر ہونا چاہیے۔ ۱۲ اشرف قادری

(۲)۔ مصنّف کے نسخے میں الفاظ میں تقدیم وتاخیر کی وجہ سے کچھ الفاظ ساقط ہو گئے ہیں، ہم نے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی کتاب ''تلقیح الفہوم'' (خ ل ۱۲۰ ب) کی عبارت درج کر دی ہے کہ کیوں کہ وہ نص کی عبارت سے مضبوط ہے۔ ۱۲

سے وہ نور حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہوا، وہ نور طاہر سے طیّب کی طرف اور طیّب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کی پشت تک پہونچادیا اور وہاں سے ہماری والدہ حضرت آمنہ بنت وہب کے رحم کی طرف منتقل کیا، پھر ہمیں اس دنیا میں جلوہ گر کیا اور ہمیں رسولوں کا سردار، انبیا کا خاتم، تمام جہانوں کے لیے رحمت مجسم اور روشن اعضاء وضو والوں کا قائد بنایا، اے جابر! اس طرح تیرے نبی کی ابتدا تھی۔(۱)

(۱)۔ شیخ اکبر محیی الدین ابن عربی نے یہ حدیث ان ہی الفاظ کے ساتھ اپنی کتاب ''تلقیح الفہوم'' (خ ۱۲۸/ الف) میں بیان کی، خرگوشی نے ''شرف المصطفی'' (۱۔۳۰۷) میں اسے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بالمعنی روایت کیا، عجلونی نے ''کشف الخفاء'' (۱۔۳۱۱) میں اس کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسے عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا، اسی طرح امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ (۱۔۷۱) میں عبدالرزاق کے حوالے سے بیان کیا، عبدالملک بن زیادۃ اللہ طبنی نے ''فوائد'' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ایک طویل حدیث میں روایت کیا کہ اے عمر! جانتے ہو ہم کون ہیں؟ ہم وہ ہیں جن کا نور اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے پیدا کیا اس نور نے سجدہ کیا تو وہ سات سو سال تک سجدے ہی میں رہا، پس اے عمر! ہر شے سے پہلے ہمارے نور نے سجدہ کیا اور یہ بات بطور فخر نہیں کہی گئی، اے عمر! جانتے ہو ہم کون ہیں؟ ہم وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش ہمارے نور سے پیدا کیا، کرسی ہمارے نور سے پیدا کی، لوح وقلم ہمارے نور سے پیدا کیے، شمس وقمر ہمارے نور سے پیدا کئے، آنکھوں کا نور ہمارے نور سے پیدا کیا، مخلوقات کے سروں میں پائی جانے والی عقل ہمارے نور سے پیدا کی، مومنوں کے دلوں میں معرفت کا نور ہمارے نور سے پیدا کیا اور یہ بطور فخر بیان نہیں کیا، اس روایت کا تذکرہ سید محمد جعفر کتانی نے اپنی کتاب ''العلم النبوی'' (ل خ ۲۔۱۳۳) میں کیا۔

حدیث جابر کے معنی ومطلب پر کیے جانے والے اشکالات کا جواب امام حلوانی نے اپنی کتاب ''مواکب ربیع'' (۷۲۔۳۳) میں دیا ہے، آئندہ سطور میں ان کی تحریر ملاحظہ ہو:

انہوں نے فرمایا:

یہ حدیث مختلف روایات سے مروی ہے، اس میں پانچ اشکال ہیں:

پہلا اشکال:

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نورِ مصطفیٰ ﷺ ہر چیز سے پہلے ہے، یہ اس حدیث کے مخالف ہے جو متعدد سندوں سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کے پیدا کرنے سے پہلے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا، اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہماری روح کو پیدا کیا، ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا، ایک حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے لوح کو پیدا کیا اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا، یہ احادیث حدیثِ نور کے مخالف ہیں، پھر یہ روایات آپس میں بھی تو ایک دوسری کے مخالف ہیں، ان میں تطبیق کیسے دی جائے گی؟

جواب: یہ ہے کہ نورِ مصطفیٰ ﷺ مطلقاً سب سے پہلے ہے، جیسے کہ گزشتہ احادیث کی تفصیلات اس دعوے پر دلالت کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ علما کے اقوال اس پر متفق ہیں، اس کے علاوہ باقی چیزوں کا اول ہونا نسبی ہے، پس پانی نور شریف کے علاوہ باقی چیزوں سے پہلے ہے، ایک حدیث میں ہے کہ ''ہر شے پانی سے پیدا کی گئی ہے''۔ اسے امام احمد نے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا، اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے کہ ہر شے سے مراد نور شریف کے علاوہ اشیاء ہیں۔

جنّات کا آگ سے اور فرشتوں کا نور یا ہوا سے پیدا کیا جانا اس حدیث کے مخالف نہیں ہے، کیوں کہ علمائے طبعیین نے بیان کیا کہ پانی حرارت کی وجہ سے بخار بن جاتا ہے بخار ہوا اور ہوا آگ بن جاتی ہے، لہذا آگ کے پانی سے پیدا ہونے کا انکار نہیں کیا جا سکتا، اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے سبز درخت میں پانی اور ہوا کو جمع فرما دیا۔

رہیں وہ روایات جن میں روح شریف، قلم اعلیٰ اور لوح محفوظ کی اولیت کا ذکر ہے تو یہ بعد والی مخلوقات کے اعتبار سے اولّیت ہے، یا یہ مطلب ہے کہ ان میں سے ہر چیز اپنی جنس سے پہلے ہے، یعنی روح اقدس دوسری روحوں سے پہلے، قلم دوسرے قلموں سے پہلے اور لوح محفوظ دوسری لوحوں سے پہلے، ہاں سب سے پہلے عقل اور سب سے پہلے نور شریف کے پیدا کیے جانے پر دلالت کرنے والی روایات میں کوئی مخالفت نہیں ہے، کیوں کہ حقیقت محمدیہ کو کبھی عقل سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی نور سے، جیسے کہ علامہ شعرانی نے ''الیواقیت والجواہر'' میں بیان کیا ہے، بلکہ متعدد علما نے بیان کیا کہ یہ سب نور شریف کے نام ہیں۔

اس نور کے نورانی ہونے اور انوار کا فیضان کرنے کے اعتبار سے اسے نور کہا جاتا ہے اور اس اعتبار سے

کہ وہ بادشاہوں کے قلموں کی طرح علوم کے نقوش کا سبب ہے اور احکام اس کے تابع ہو کر جاری ہوتے ہیں، اسے قلم کہا جاتا ہے اور اس اعتبار سے کہ علوم کا مظہر ہے، اسے لوح کہا جاتا ہے اور اس میں عقل کی فراوانی کے اعتبار سے اسے عقل کہا جاتا ہے اور اس اعتبار سے کہ وہ وجود کائنات اور اس کی حسّی اور معنوی زندگی کا سبب ہے تو اسے روح اور پانی کہا جاتا ہے۔

(میں کہتا ہوں) اس لیے نبی اکرم ﷺ کا نام آیت کریمہ (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) میں رحمت رکھا گیا ہے، جیسے کہ ایک آیت (فانظر الٰی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا) میں پانی کو رحمت کہا گیا ہے، نیز نور اور پانی میں موج زن ہونے اور پھیلاؤ میں مشابہت پائی جاتی ہے، یہاں تک کہ ایک حدیث میں نور کو پانی کی صفت (چھڑکنے) کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے، وہ حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا، پھر ان پر نور کے چھینٹے مارے، اسی لیے بعض علماء نے حضرت رزین کی روایت کردہ حدیث میں واقع لفظ "عماء" کی تفسیر نور محمدی (علی صاحبہ الصلاۃ والسلام) سے کی ہے، حضرت رزین فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا؟ فرمایا: ''کان فی عماء'' (اس کا مطلب بعد میں آ رہا ہے۔ ۱۲ قادری) اس کے اوپر بھی ہوا نہیں تھی اور اس کے نیچے بھی ہوا نہیں تھی، پھر پانی پر اپنا عرش پیدا فرمایا، اس حدیث کو امام ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے، بعض علماء نے فرمایا کہ عماء کی اصل بارش برسانے والا رقیق یا سفید یا بلند بادل ہے، اور نور شریف بارش برسانے والے رقیق بادل کے ساتھ اس اعتبار سے مشابہت رکھتا ہے کہ نور شریف متقدمین اور اکثر متاخرین کے زمانے میں مخفی رہنے کے باوجود سبب حیات تھا، نیز نور مبارک اپنی وضاحت اور تابندگی کے اعتبار سے سفید بادل کے مشابہ ہے اور اپنے حسّی اور معنوی کمالات کے اعتبار سے تمام مخلوقات سے بلند و بالا ہے اس لحاظ سے بلند بادل کے مشابہ ہے۔

چوں کہ ہوا عماء کے لوازم میں سے ہے جس کا معنی بادل ہے، اور اس بادل کے ساتھ ہوا کا وجود نہیں تھا، کیوں کہ اس وقت تو اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق پیدا نہیں کی تھی، اس لیے فرمایا کہ نہ تو اس کے اوپر ہوا تھی اور نہ ہی اس کے نیچے ہوا تھی، تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس نور کی بادل کے ساتھ ہر وجہ کے اعتبار سے مشابہت نہیں ہے، اسی طرح بعض اہل علم نے فرمایا۔

اس تقریر کے مطابق (کان فی عماء) میں لفظ "فی"، "مع" کے معنی میں ہے، جس سے ایسی مصاحبت سمجھی جاتی ہے جو اتصال (اور ظرفیت) سے پاک ہے، کیوں کہ اتصال اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت رزین کو یہ جواب (کان فی عماء) دیا، حالاں کہ انہوں نے جو سوال کیا تھا (کہ اس وقت اللہ کہاں تھا؟) اس کا یہ جواب نہیں ہے، دراصل یہ حکیمانہ اندازِ جواب اختیار فرمایا اور انہیں بتادیا کہ اسے مسئلے میں زیادہ نہیں الجھنا چاہیے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ اَیْنَ (اور کہاں) سے پاک ہے، یہ سوال تو اس مخلوق کے بارے میں کیا جانا چاہیے جو وجود وشہود میں سب سے پہلے تھی۔

حدیث کا دوسرا مطلب:

بعض علما نے فرمایا کہ دراصل سوال یہ تھا کہ ہمارے رب کا عرش کہاں تھا؟ بطورِ توسیع مضاف حذف کردیا گیا، جس طرح (واسأل القریۃ) میں مضاف محذوف ہے، (اصل میں اھلَ القریۃ تھا) اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے جو ایک روایت میں واقع ہے۔(وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلٰى الْمَاءِ) (اور اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا) جب آپ نے (فِيْ عَمَاءٍ) فرمایا تو وہ خاموش ہوگئے اور یہ سوال نہیں اٹھایا کہ "عَماء" کے پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سوال خالق کے بارے میں نہیں تھا، بلکہ مخلوق کے بارے میں تھا۔ اس لیے "عَماء" سے مراد پانی ہے، لفظ "عَماء" (جس کا معنی بادل ہے) بول کر پانی مراد لیا گیا ہے۔ کیوں کہ بادل پانی کا محل ہے (یعنی مجاز مرسل کے طور پر محل بول کر حال مراد لیا گیا ہے۔ ۱۲ قادری)

حدیث کا تیسرا مطلب:

بعض علما نے فرمایا: سوال اپنے ظاہر پر ہے اور اَیْنِیت (ظرفیت) مجازی ہے اور "عَماء" مرتبۂ احدیت ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس حدیث کے مطالب بیان کیے گئے ہیں، اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ متشابہات میں سے ہے اور اس کا علم (اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ) کے سپرد ہے۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی کا موقف:

الیواقیت والجواہر میں فتوحات مکیہ سے استفادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ علی الاطلاق سب سے پہلی مخلوق ہباء ہے، اس کی تائید حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد سے ہوتی ہے جسے قصری نے روایت کیا ہے اور جس کا ذکر اس سے پہلے کیا جاچکا ہے۔ لیکن الیواقیت کے بیان پر ایک واضح اعتراض وارد ہوتا ہے، کیوں کہ فضا کا وجود زمین کے پھیلانے اور آسمان کو بلندی عطا کرنے کے درمیان اور پانی کے وجود کے بعد تھا، اس لیے فضا کی اولیت حقیقی نہیں بلکہ بعض اشیا کی نسبت سے ہے، ہمارے اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ شیخ اکبر کی فتوحات مکیہ میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے موجود ہیں، انہوں

نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہباء (مادۂ کائنات) کو پیدا کیا اور اس میں تمام حقیقتوں سے پہلے جو چیز پیدا کی وہ حقیقت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھی، کیوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کے مطابق کائنات کو ظاہر کرنے کا ارادہ کیا تو عالم (کائنات) اس مقدس ارادے سے حقیقت کلیۃ پر نازل ہونے والی ایک قسم کی تجلیات تنزیہ کے ذریعے متاثر ہوا تو وہ ہباء پیدا ہوئی اور یہ ایسے ہے جیسے چونے اور گچ کا ڈھیر لگا دیا گیا ہو، تا کہ اس میں جیسی شکلیں اور صورتیں چاہے بنادے (گویا مخلوقات کا مٹیریل پیدا فرمایا۔ ۱۲ شرف قادری) پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنے نور کی تجلی فرمائی، جب کہ عالم اس میں بالقوۃ موجود تھا، تو ہر شے نے نور سے قریب ہونے کے مطابق اس تجلی کے نور سے نورانیت حاصل کی، جیسے چراغ کے نور سے گھر کا گوشہ روشن ہو جاتا ہے، پس اس نور سے قرب کے مطابق ہر چیز نے نورانیت کو قبول کیا، جتنا قرب زیادہ تھا، اتنا ہی اس نے نورانیت کو زیادہ قبول کیا، اور حقیقت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی اس کے قریب نہیں تھا، اس لیے مادے سے پیدا ہونے والی تمام چیزوں سے زیادہ حقیقت محمدیہ نے ہی نورانیت کو قبول کیا۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کائنات کے ظہور کے لیے مبدا اور پہلے موجود تھے، اور اس مادے میں سب انسانوں سے زیادہ آپ کے قریب، تمام انبیا کے رازوں کے جامع حضرت علی ابن ابی طالب تھے۔

دوسرا اشکال:

اگر نور کو سب سے پہلے پیدا کیا گیا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ تنہا پیدا کیا گیا تھا، اب دو ہی صورتیں ہیں کہ وہ عرض تھا یا جوہر؟ اگر عرض تھا جیسے کہ نور (روشنی) کی شان ہے تو اس پر اعتراض وارد ہوگا کہ عرض تو صرف محل میں پایا جاتا ہے (جب کہ اس وقت کوئی دوسری مخلوق موجود ہی نہیں تھی) اور اگر ہم کہیں کہ وہ جوہر تھا جیسے کہ بعض محققین نے اس بنیاد پر کہا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا تھا وہ نور چلا جاتا تھا، تو اس پر اشکال وارد ہوگا کہ اس سے پہلے یا اس کے ساتھ ایک خلا کا ہونا ضروری ہے جسے وہ پُر کرے، بہر صورت تنہا اس کا وجود نا قابل تصور ہے۔ اس لیے اسے پہلی مخلوق نہیں کہا جا سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ''اس وقت لوح بھی نہیں تھی'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نور کے ساتھ وقت بھی موجود تھا، یہ بات بھی اس کی اولیت کے خلاف ہے۔

جواب:

اس اعتراض کا جواب دو طرح ہے:

(۱)۔ جو بھی صورت ہو اس نور کے تنہا پائے جانے میں کوئی حرج نہیں، کیوں کہ یہ وجود ان امور میں سے تھا جو خلاف عادت ہوتے ہیں، لہذا اس کا قیاس ان چیزوں پر نہیں کیا جائے گا جو ہماری عقلوں میں آتی ہیں، یہ قیاس کس طرح صحیح ہوگا؟ جب کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے ہمیں سچا نبی بنا کر بھیجا، ہمیں حقیقۃً ہمارے رب کے سوا کسی نے نہیں پہچانا۔

جہاں تک وقت مذکور کا تعلق ہے تو وہ امر تخیلی ہے، کیوں کہ فلاسفہ کہتے ہیں کہ زمانہ آسمان (نمبر ۹) کی حرکت کی مقدار کا نام ہے اور اس وقت تو نہ کوئی مخلوق تھی اور نہ ہی کوئی حرکت۔

ایک اور جواب جو اس کے قریب ہے یہ ہے کہ وہ نور ان جواہر مجردہ میں سے تھا جو عناصر اربعہ میں سے کسی بھی عنصر کے مادے اور اس کے عوارض مثلاً مکان میں متحیز ہونے سے پاک ہیں۔

(میں کہتا ہوں) کہ یہ جواب اس صورت میں صحیح ہوسکتا ہے جب مجردات کو جوہر و عرض کے علاوہ موجودات کی تیسری قسم شمار کیا جائے، چناں چہ فلاسفہ اور اہل سنت جماعت میں سے امام غزالی، حلیمی، راغب اصفہانی اور بعض صوفیہ اس کے قائل ہیں، فلاسفہ کا کہنا ہے کہ مجردات نہ تو خود متحیز ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی متحیز کے ساتھ قائم ہوتے ہیں، انہوں نے ان کا نام ''جواہر روحانیہ'' رکھا ہے، اور عقول وارواح کو اسی زمرے میں شمار کیا ہے، ان کے نزدیک عقول وارواح قائم بنفسہا تو ہیں، لیکن متحیز نہیں ہیں، بلکہ اجسام کے ساتھ ان کا تعلق تدبیر اور تصرّف والا ہے، یہ نہ تو اجسام میں داخل ہیں اور نہ ہی خارج ہیں۔ لیکن جمہور اہل سنت ان کے قائل نہیں ہیں اور جن حضرات نے اس مسئلے میں فلاسفہ کی تائید کی ہے ان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ امام علامہ عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی نے اس قول کے باطل ہونے کی تصریح کی ہے۔

(۲)۔ ہوسکتا ہے کہ جس خلا میں وہ نور متحیز ہوا ہو وہ اس کے ساتھ ہی پیدا ہوا ہو اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ وہ اسی نور کی ایجاد کا تتمّہ ہے۔ لہذا یہ امر نور کے مطلقاً اول ہونے کے منافی نہیں ہے، جیسے کہ ہم اس سے پہلے اس کی آمد و رفت کی طرف اشارہ کر چکے ہیں۔

تیسرا اشکال:

یہ ہے کہ (مِنْ نُوْرِہٖ) میں اضافت لامیہ ہے یا بیانیہ؟ اگر اضافت لامیہ ہو تو اصل عبارت اس طرح ہوگی (من نور لہ تعالیٰ) اب اشکال یہ پیدا ہوگا کہ وہ نور اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ قائم تھا یا نہیں؟ اگر کہو کہ قائم تھا تو ذات باری تعالیٰ کا جسم ہونا لازم آئے گا، کیوں کہ نور اجسام کے ہی ساتھ قائم ہوتا ہے، دوسرا اشکال یہ پیدا

ہوگا کہ وہ نورِ باری تعالیٰ قدیم ہے یا حادث؟ اگر قدیم ہے تو (جب وہ نور نور مصطفیٰ ﷺ کے لیے مادہ بنے گا تو) قدیم کا حادث کے لیے مادہ ہونا لازم آئے گا اور اگر کہو کہ وہ حادث ہے (اس کے باوجود ذات باری تعالیٰ کے ساتھ قائم ہے) تو حادث کا قدیم کے ساتھ قائم ہونا لازم آئے گا۔ دوسری خرابی یہ لازم آئے گی (کہ وہ حادث نور مخلوق ہوگا اور نور محمدی سے پہلے ہوگا) تو ایک مخلوق کا نور محمدی سے پہلے ہونا لازم آئے گا اور یہ حدیث کی نص کے خلاف ہوگا۔

اور اگر کہو کہ وہ نورِ ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ قائم نہیں ہے تو بھی اس میں دو احتمال ہیں کہ وہ قدیم ہے یا حادث؟ اگر قدیم ہے تو قدیم کا حادث کے لیے مادہ ہونا لازم آئے گا، جیسے اس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے اور اگر کہو کہ حادث ہے، تو ایک مخلوق کا نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ہونا لازم آئے گا، یہ اشکال بھی اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

اور اگر کہا جائے کہ (من نورہ) کی اضافت بیانیہ ہے، تو اصل عبارت یوں ہوگی (من نور ھو ذاتہ) جیسے (اللہ نور السمٰوات والارض) میں ہے (اور حدیث کا مطلب ہوگا کہ نور محمدی ﷺ اس نور سے پیدا ہوا جو ذات باری تعالیٰ کا عین ہے) تو اس سے ذات باری تعالیٰ کا منقسم ہونا اور حادث (نور محمدی ﷺ) کے لیے مادہ ہونا لازم آئے (اور یہ بھی باطل ہے)

جواب:

ہم پہلی شق اختیار کرتے ہیں کہ یہ اضافت لامیہ ہے اور اس وقت نور سے مراد وہ نور نہیں جو عرض ہے، بلکہ اس سے مراد ظہور ہے، جیسے کہ اہل علم نے اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک (نور) کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو خود ظاہر ہے اور دوسرے کو ظاہر کرنے والا ہے، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمدی ﷺ کو اپنے ظہور سے (یعنی بلا واسطہ) پیدا فرمایا، برخلاف باقی تمام مخلوقات کے کہ وہ اس نور شریف کے ظہور کے واسطے سے پیدا ہوئیں۔ اس صورت میں لفظ "من" ابتدائیہ ہے اور اس سے یہی متبادر ہے۔

یہ جواب سید عبدالرحمٰن عیدروس نے "شرح الصلاۃ الشجریہ" میں دیا ہے، یہ جواب زیادہ ظاہر ہے، دوسرا جواب یہ ہے کہ اضافت بیانیہ ہے اور "من" میں دو احتمال ہیں: (۱) ابتدائیہ ہو، اب مطلب ہوگا (من ذاتہ) لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نور محمدی ﷺ کے لیے مادہ ہے، بلکہ یہ مطلب ہے کہ قدرت الٰہیہ کا تعلق اس نور کے ساتھ براہ راست ہوا اور اس کے وجود میں کسی چیز کا واسطہ نہیں تھا۔ (۲) "مِنْ"

یاء کے معنی میں ہو، یعنی بذاتہ اور کسی واسطے کے بغیر، یہ جواب اگرچہ صحیح ہے لیکن اس میں تکلف اور بُعد ہے۔

ایک اور جواب اور اس کا تجزیہ:

بعض حضرات نے یہ جواب دیا کہ یہ اضافت لامیہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ نور محمدی ﷺ اس نور سے پیدا کیا گیا اور آپ کے لیے پہلے پیدا کیا گیا تھا، پھر اس کی نسبت آپ کی طرف کی گئی، بتانا یہ تھا کہ وہ نور عظیم چیز ہے، اور اس کی دربار الٰہی سے خاص مناسبت ہے، رہا یہ سوال کہ پھر تو ایک مخلوق کا اس نور سے پہلے ہونا لازم آ گیا، تو یہ سوال وارد نہیں ہوتا، کیوں کہ ممکن ہے کہ وہ نور پیدا ہی اس لیے کیا گیا ہو کہ وہی نور محمدی ﷺ ہو، پس وہ نور ہی نور محمدی ﷺ ہوگا لیکن اس کا نام نور محمدی ﷺ اس وقت رکھا گیا جب ارادہ الٰہی کا تعلق مخلوق کے ظاہر کرنے سے ہوا۔ اب (خَلَقَ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ) کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نور کو دوسری صورت عطا کی۔ اس کے قرب میں اضافہ کیا اور اس کا نام ''نور محمد'' ﷺ رکھا۔ (ان کا کلام ختم ہوا)

اس جواب پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ تمام احادیث سے متبادر یہی معلوم ہوتا ہے کہ خَلَقَ کا معنی معدوم کو پیدا کرنا ہے، نہ کہ موجود کو نئی صورت دینا، اسے قریب کرنا اور اس کا نام رکھنا، دوسری بات یہ ہے کہ یہ سب باتیں اگر قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہوں تو ان سے خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔ بلکہ اصل تصویر کے بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں جس پر اعتماد کیا جائے، اگرچہ حدیث میں آیا ہے کہ نور شریف کو مقام قرب میں بارہ ہزار سال رکھا گیا اور نبی اکرم ﷺ کا نام مخلوق کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے رکھا گیا۔

فاضل مذکور نے جو یہ فرمایا کہ پہلے نور پیدا کیا، جسے دوسری صورت دی گئی اور اس کا نام ''نور محمد'' رکھا گیا، غالبًا یہ سوچ اس حدیث مرفوع سے لی گئی ہے جس میں آیا ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! تو نے مجھے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ فرمایا: اے حبیب! میں نے اپنے اس نور کی سفیدی کی صفائی کی طرف نظر کی، جسے میں نے اپنی قدرت سے پیدا کیا، اپنی حکمت سے اسے بغیر کسی سابق مثال کے پیدا کیا، اس کی عزت افزائی کے لیے میں نے اس کی نسبت اپنی عظمت کی طرف کی اور میں نے اس سے ایک جز نکالی اور اسے تین حصوں میں تقسیم کیا، پہلی قسم سے آپ کو اور آپ کے اہل بیت کو پیدا کیا، دوسری قسم سے آپ کی ازواج مطہرات اور صحابہ کو پیدا کیا، تیسری قسم سے آپ کے محبت والوں کو پیدا کیا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نور کو اپنے نور کی طرف لوٹا دوں گا، آپ کو، آپ کے اہل بیت کو، آپ کے صحابہ کو اور آپ کے اہل محبت کو رحمت سے اپنی جنت میں داخل کر دوں گا، اور اے حبیب! میری طرف سے انہیں یہ خوش خبری دے دیجیے۔

غور کیجیے کہ اس حدیث کے یہ الفاظ ''میں نے آپ کو اور آپ کے اہل بیت کو پیدا کیا'' یہاں سے لے کر تقسیم کے آخر تک کے الفاظ اس فاضل کے جواب کے منافی ہیں، ان کے جواب کا مطلب یہ ہوا ہے کہ نور محمدی ﷺ سے پہلے ایک اور نور تھا، لیکن اس روایت کے مطابق تو وہ نور، نور محمدی ﷺ اور اس کے غیر کی طرف منقسم ہوا، تو یہ نور اس نور کا عین نہ ہوا علاوہ ازیں اگر یہ روایت ثابت ہو تو اس کی تاویل کر کے اسے دوسری روایات کے موافق بنانا چاہیے، نہ کہ برعکس۔

ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ (من نورہ) سے مراد یہ ہے کہ نور محمدی ﷺ اس چیز سے پیدا کیا گیا جو قدیم اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح ازل سے موجود ہے، اسے مجازاً نور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ اس سے قدیموں کا متعدد ہونا لازم آتا ہے۔ مزید یہ کہ ایسی چیز کا ثابت کرنا لازم آتا ہے جس کا قرآن وحدیث کی رو سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

چوتھا اشکال:

یہ ہے کہ امام عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو نور کو چار حصوں میں تقسیم کیا، پہلی جز سے قلم، دوسری سے لوح، تیسری سے عرش کو پیدا کیا، یہاں تک کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی شے سے آسمانوں کو، دوسری سے زمینوں کو پیدا فرمایا۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوح محفوظ کو عرش سے پہلے اور آسمانوں کو زمینوں سے پہلے سے پیدا کیا، حالاں کہ علماء کی ایک جماعت نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ نور محمدی ﷺ کے بعد سب سے پہلے پیدا کیا گیا، اس کے بعد عرش، اس کے بعد قلم اور اس کے بعد لوح محفوظ کو پیدا کیا گیا، اسی طرح زمین آسمانوں سے پہلے پیدا کی گئی۔

جواب: (واللہ تعالیٰ اعلم)

حدیث شریف کے ان الفاظ ''پہلی جزء سے قلم کو پیدا کیا'' سے گنتی اور بیان میں پہلی جزء مراد ہے وجود میں پہلی جزء مراد نہیں ہے، گویا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک جزء سے قلم کو پیدا کیا اور ایک قسم سے لوح محفوظ کو، اسی طرح ثانی اور ثالث کے بارے میں کہا جائے گا، پھر اس جگہ عطف واؤ کے ساتھ ہے، جو ترتیب کا تقاضا نہیں کرتی، لہٰذا نور کی ایک قسم سے پانی کا قلم سے پہلے پیدا کرنا، پھر عرش، پھر قلم اور اس کے بعد لوح محفوظ کا پیدا کرنا، اس حدیث کا منافی نہیں ہے اسی طرح زمین کی پیدائش کا آسمان سے پہلے ہونا بھی اس حدیث کے خلاف نہیں ہے، تاہم آپ جانتے ہیں کہ آسمان کا مادہ دھواں زمین سے پہلے پیدا کیا گیا تھا، اس

لیے زمین کی سبقت کا اشکال وارد نہیں ہوگا۔

علما کی ایک جماعت نے مخلوق کی پیدائش کے لحاظ سے جس ترتیب کو صحیح قرار دیا ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری کی مرفوع حدیث ہے، جس میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود تھا اور اس کے علاوہ کوئی چیز موجود نہیں تھی، جب کہ اس کا عرش پانی پر تھا اس میں اشارہ ہے کہ کائنات کی ابتدا پانی اور عرش سے ہوئی، لیکن نور شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد، اس سے پہلے حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے، جسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا، اس حدیث میں ہے کہ پانی عرش سے پہلے پیدا کیا گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پانی ہوا کی پشت پر تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوا بھی عرش سے پہلے پیدا کی گئی تھی۔

اس سلسلے میں اس سے بھی زیادہ صریح وہ حدیث ہے جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو نور سے ایک یاقوت پیدا کیا، جس کی موٹائی ساتوں آسمانوں اور زمینوں جتنی تھی، پھر اسے بلایا تو وہ خطاب الٰہی کی ہیبت کے خوف سے پگھل کر پانی ہوگیا، وہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے خوف سے قیامت تک کانپتا اور لرزتا رہے گا۔ پھر ہوا کو پیدا کیا اور پانی کو اس کی پشت پر سوار کردیا، پھر عرش کو پیدا کیا اور اسے پانی کی پشت پر رکھ دیا۔

ابن عباس ہی سے ایک روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا، اس وقت کوئی مخلوق نہیں تھی، اس قادر و قیوم نے ایک نور پیدا کیا، اس نور سے تاریکی پیدا کی، اس تاریکی سے ایک اور نور پیدا کیا اور اس نور سے ایک سبز یاقوت پیدا کیا جس کی موٹائی سات آسمانوں، سات زمینوں اور جو ان کے درمیان ہے، سب کے برابر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس یاقوت کو خطاب کیا، جب یاقوت نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا تو خوف سے پانی ہوگیا، اس ہیبت کی دہشت اور خوف کی وجہ سے پانی دوسرے پانی کے اوپر چڑھ گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا، اور پانی کو ہوا کی پشت پر رکھ دیا، پھر عرش کو پیدا کیا اور اسے پانی کے اوپر رکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ نے عرش کی ایک ہزار زبانیں پیدا کیں، ہر زبان ایک ہزار انداز سے اپنے خالق کی تسبیح اور حمد کرتی ہے، اللہ تعالیٰ نے عرش کی پیشانی پر لکھا: بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے عبد مکرم اور رسول ہیں، جو شخص میرے رسولوں پر ایمان لایا اور اس نے میرے وعدے کی تصدیق کی میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

پھر عرش کے دو ہزار سال بعد کرسی کو ایسے جوہر سے پیدا کیا جو اس جوہر سے مختلف تھا جس سے عرش کو پیدا کیا تھا، عرش کے پیٹ میں کرسی کی حیثیت ایسی ہے جیسے جنگل کے درمیان ایک چھلہ پھینک دیا گیا ہو، اسی طرح آسمان اور زمینیں کرسی کے پیٹ میں اس چھلے کی طرح ہیں جو جنگل کے درمیان پھینک دیا گیا ہو۔

پھر قلم کو نور سے پیدا کیا، اور اسے زمین سے لے کر آسمان تک کے فاصلے کی لمبائی عطا کی، پس وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا، پھر لوح محفوظ کو پیدا کیا، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو گئی، پھر ان دونوں کو فرمایا کہ اپنے سر اٹھاؤ، قلم کے لیے تین سو ساٹھ دندانے پیدا کیے، ہر دندانہ علوم کے تین سو ساٹھ سمندروں سے مدد لیتا ہے، لوح محفوظ سبز زمرد کی ہے، اس کی دو جانبیں یاقوت کی ہیں، اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا: لکھ، اس نے عرض کیا، میرے رب! کیا لکھوں؟ فرمایا: لوح محفوظ میں لکھ، پس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک ہونے والی چیزیں لکھواتا ہے، اس حدیث کو اسحاق ابن بشر نے مقاتل بن سلیمان سے، انہوں نے ضحاک بن مزاحم سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، لیکن اسحاق، مقاتل اور ضحاک کی طرح ضعیف ہے اور اگر ضحاک کی توثیق بھی کی گئی ہو تو ان کی ملاقات ابن عباس سے نہیں ہوئی، اس لیے یہ سند منقطع ہے۔

پانچواں اشکال:

یہ ہے کہ حقیقت محمد یہ حدیث میں بیان کی گئی قسموں میں سے ایک قسم ہے، یعنی تقسیموں کے بعد چوتھی جز، حالاں کہ ایک حقیقت تقسیم نہیں ہوا کرتی، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حقیقت محمد یہ تمام قسموں کا مجموعہ ہے، یا آخری قسم ہے؟ اگر تمام قسموں کا مجموعہ ہو تو لازم آئے گا کہ ایک حقیقت تقسیم ہو جائے (حالاں کہ ایسا نہیں ہو سکتا) اور اگر آخری قسم ہے تو منقسم ہونے کا کیا مطلب؟

جواب: دو طرح ہے۔

(۱)۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ نور شریف پر حقیقت ہبائیہ (مادہ تخلیق) سے یا کسی اور چیز سے اس لیے اضافہ کیا گیا کہ اس نور مبارک کے انوار و تجلیات سے امداد اور ضیاء حاصل کرے، چناں چہ وہ اضافہ ضیاباری سے فیض یاب ہو گیا، تو اس سے فلاں، فلاں چیز پیدا کی گئی، اس لیے یہ انقسام صوری ہے، حقیقت میں انقسام نہیں ہے، حقائق کے باہمی امتیاز کے باوجود یہ صرف امداد اور انوار کا حاصل کرنا ہے، اس کی مثال ایک چراغ کی ہے جس سے بہت سے چراغ روشن ہوتے ہیں اور وہ اپنی حالت پر باقی رہتا ہے، اسی طرح علامہ بوصیری اشارہ فرماتے ہیں:

اَنْتَ مِصْبَاحُ كُلِّ فَضْلٍ فَمَا تَصْدُرُ اِلَّا عَنْ ضَوْءِكَ الْاَضْوَاءُ

''آپ ہر فضیلت کے سراج منیر ہیں، چناں چہ تمام روشنیاں آپ ہی کی روشنی سے پھوٹتی ہیں''۔

(۲)۔ اس جواب کے مطابق بھی انقسام صوری ہے، نبی اکرم ﷺ کا نور حقائق پر ان کے مراتب کے مطابق چمکتا تھا، ان میں سے کوئی حقیقت زیادہ نور حاصل کرتی تھی اور کوئی کم، اس طرح مظہر میں انقسام ظاہر ہوجاتا، جب آپ کا نور کسی حقیقت پر چمکتا اور وہ آپ کے نور سے منور ہوجاتی، تو یوں معلوم ہوتا کہ یہاں دو نور ہیں ایک مفیض اور ایک مَفاض، اس طرح ظاہر میں تعدد پیدا ہوجاتا، جب کہ پہلے ایک ہی نور تھا، اور درحقیقت اس جگہ تعدد نہیں ہے۔ بلکہ نور منور ہونے کے قابل چیز پر چمکا تو وہ منور ہوگئی، بعض اوقات یہ قابل اپنی قوت کے مطابق منور ہونے کی صلاحیت رکھنے والی چیزوں پر چمکتا ہے تو وہ اس کے ذریعے منور ہوجاتی ہیں، اس طرح وسائط کے ذریعے انقسام صوری بھی متعدد ہوجائے گا، امام بیہقی کی روایت میں اسی طرف اشارہ ہے: پھر انبیاء کی روحوں نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سانسوں سے اولیاء کی روحیں پیدا فرمادیں''۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے سورج کا نور ستاروں پر چمکتا ہے تو ستارے اپنی روشنی زمین پر بکھیر دیتے ہیں، یہ اس قول کے مطابق ہے کہ تمام ستارے سورج کے نور سے منور ہوتے ہیں، ان کا نور ذاتی نہیں ہے۔ اسی طرح امام بوصیری اشارہ کرتے ہیں۔

فَاِنَّكَ شَمْسٌ وَّالْمُلُوْكُ كَوَاكِبٌ
اِذَا ظَهَرَتْ لَمْ يُبْدِ مِنْهُنَّ كَوْكَبٌ

''آپ آفتاب ہیں اور بادشاہ ستارے ہیں اور جب سورج ظاہر ہوتا ہے تو ستارے دکھائی نہیں دیتے''۔

یا اس کی مثال سورج کے نور کی شعاعوں کی طرح ہے جو پانی یا شیشے کی بوتلوں پر پڑتی ہیں تو ان کے سامنے آنے والے درخت اور دیواریں روشن ہوجاتی ہیں، پس سورج کا نور اپنی جگہ جگمگا رہا ہے اور اس سے کوئی چیز جدا نہیں ہوئی، اس مناسبت سے مجھے ایک خوب صورت شعر یاد آرہا ہے۔

تَرَاءِی وَمِرْأَةُ السَّمَاءِ صَيْقَلَةٌ
فَأَثَّرَ فِيْهَا وَجْهُهٗ صُوْرَةَ الْبَدْرِ

''آسمان کا آئینہ چوں کہ شفاف تھا اس لیے جب میرا ممدوح آمنے سامنے ہوا تو اس کا چہر چودھویں کے چاند کی طرح اس میں نقش ہوگیا''۔

حضرت غوث زماں شیخ عبدالعزیز دباغ (صاحب ابریز) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نور شریف کے حقائق میں جلوہ فگن ہونے کو انہیں سیراب کرنے سے تعبیر کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ سیراب کرنے سے وہ نور کچھ کم ہو جاتا ہے، کیوں کہ دوسری اشیاء کے مستفید اور مستنیر ہونے سے انوار اپنی جگہوں سے جدا نہیں ہوتے۔ (اھ) یہ تقریر پہلے جواب کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے، لیکن سیدی عبداللہ عیّاشی نے اپنی ''رحلت'' (سفرنامے) میں کہا ہے کہ دوسرا جواب ہی صحیح ہے اور کشف سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔

میں (شیخ عیسیٰ مانع) کہتا ہوں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں صورتیں ظاہر ہوئی ہوں، کبھی پہلی اور کبھی دوسری، کیوں کہ غوث دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو فرمایا ہے وہ بھی کشف سے فرمایا ہے، ہاں دوسری صورت کی تائید مواہب لدنیہ کی روایت سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نبی اکرم ﷺ کا نور پیدا فرمایا تو اسے انبیائے کرام کے انوار کی طرف نظر کرنے کا حکم دیا، جب آپ کے نور نے انبیائے کرام علیہم السلام کے نور کی طرف نظر کی تو آپ کا نور ان پر چھا گیا، اللہ تعالیٰ نے ان انوار کو قوتِ گویائی عطا کی تو انہوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! یہ کس کا نور ہم پر چھا گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے، اگر تم اُن پر ایمان لاؤ تو میں تمہیں انبیا بنادوں گا، انہوں نے عرض کیا کہ ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہارا گواہ بن جاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یہی بیان ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں (وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّين (سے) الشَّاهِدِيْنَ۔ (تک) (اھ)

صاحب مواہب نے جو فرمایا ہے کہ ''جب اللہ تعالیٰ نے آپ کا نور پیدا فرمایا'' تو غالبا اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب اس نور کی تخلیق کو مکمل کیا اور اس پر نبوت وغیرہ کمالات کا فیضان کیا، صرف نور کا پیدا کرنا مراد نہیں ہے اب اس عبارت کا یہ مطلب نہیں نکلے گا کہ دوسرے انبیا کے انوار آپ کے نور سے پہلے پیدا کیے گئے تھے، کیوں کہ کسی چیز پر حکم لگایا جائے تو اس کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز پہلے موجود ہو (جب حدیث مذکور کے مطابق نبی اکرم ﷺ کا نور پیدا کرنے کے بعد حکم دیا کہ انبیائے کرام کے انوار کی طرف نظر کریں تو اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انوار پہلے پیدا کیے جا چکے تھے، اس لیے اس عبارت کی توجیہ کی گئی ہے۔ ۱۲ قادری) یا یہ مطلب ہے کہ اس نور کو حکم دیا کہ آئندہ زمانے میں جب انبیائے کرام علیہم السلام کے انوار پیدا کیے جائیں تو ان کی طرف نظر کرنا۔

دوسری صورت کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے

میں پیدا کیا، پھران پر اپنے نور کی روشنی ڈالی، اس دن اس نور سے جسے حصہ مل گیا وہ ہدایت پا گیا اور جو محروم رہا وہ گمراہ ہوگیا، اس حدیث کو امام ترمذی وغیرہ نے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا، اس لیے اگر کہا جائے کہ ''خلق'' سے مراد وہ حقائق ہیں جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے، اور وہ نور جو ان پر ڈالا گیا اس سے مراد نور محمدی ہو تو یہ قریب الی الفہم ہے، جیسے کہ گزر چکا، حدیث شریف کا یہ جملہ (وَمَنْ اَخطاہٗ ضَلَّ) (اور جو اس نور سے محروم رہا وہ گمراہ ہوگیا) ہمارے بیان کردہ مطلب کے مخالف نہیں ہے، کیوں کہ ممکن ہے کہ یہ مطلب ہو کہ جسے اس نور کا بعض حصہ یعنی ''امدادِ ہدایت'' مل گیا وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جو اس امداد سے محروم رہا وہ گمراہ ہوگیا (کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ نور سب پر جلوہ گر ہوا، لیکن اس کی ہدایت کسی کسی کے حصے میں آئی۔ ۱۲ قادری)

حدیث شریف میں جو (مِنْ ذٰلِكَ النور) یہ (مِنْ) معنوی اعتبار سے اسم ہے اور اس کا معنی بعض ہے، اور (اَخْطَأ) کی ضمیر بھی اسی کی طرف راجع ہے، اور لفظ ''مَنْ اَصَابَ'' کا فاعل ہے، خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نور کی شعاعیں تو سب مخلوق پر ڈالیں، تا کہ اس کے ذریعے ان کی ذاتیں یا ان کے مادے درست ہو جائیں، لیکن ہدایت والی امداد سب کو نہیں، بلکہ بعض کو ملی۔

بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ حدیث شریف میں واقع لفظ خلق سے مراد وہ عالمِ ذارت ہے جسے (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ) یوم الست گواہ بنایا گیا تھا (یعنی اس دن تمام انسانوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے چیونٹیوں کی صورت میں برآمد کیا اور ان سے عہد لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں تو ہمارا رب ہے۔ ۱۲ قادری)

اور وہ نور جس کا چھڑکاؤ کیا گیا اس سے مراد ہدایت کا لطف و کرم ہے، بارش کی ابتدا قطروں (پھوار) سے ہوتی ہے، پھر موسلا دھار بارش برستی ہے۔

بعض علما نے حدیث شریف کا ایک تیسرا مطلب بیان کیا کہ ممکن ہے مخلوق سے مراد جنات اور انسان ہوں اور اندھیرے سے مراد برائی کا حکم دینے والے نفس کا اندھیرا ہو اور نور سے مراد قائم کیے گئے دلائل و شواہد اور ڈرسنانے والی آیات ہوں جو نازل کی گئیں۔ یہ مطلب بہت ہی بعید ہے، خصوصًا حدیث شریف میں ہے (فمن اصابه من ذٰلك النور يومئذ) (یہ اس توجیہ کے موافق نہیں ہے کیوں کہ دلائل و شواہد سے جو لوگ فائدہ اٹھائیں گے وہ دنیا میں فائدہ اٹھائیں گے، اس دن فائدہ نہیں اٹھایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا۔ ۱۲ قادری) ہم نے جو مطلب ابتدا میں بیان کیا اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ حقیقت کے زیادہ قریب

ہوگا۔ اگرچہ ہم نے نہیں دیکھا کہ کسی عالم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہو۔

حضرت غوث دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انبیائے کرام علیہم السلام اور اس امت کے مؤمنین وغیرہم اس نور شریف سے آٹھ سیراب کیے گئے۔

(۱)۔ عالم ارواح میں جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو پیدا کیا تو اس وقت سیراب کیا (میں کہتا ہوں) کہ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم تمام روحوں کے باپ ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے نور سے ہیں اور مومن ہمارے نور کا فیض ہیں، ہم نے جو اس سے پہلے بیان کیا ہے یہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے، کیوں کہ ''جملہ ارواح'' گمراہوں کی روحوں کو بھی شامل ہیں، یہی بات غوث دباغ نے کہی ہے۔

(۲)۔ جب اللہ تعالیٰ نے روحوں کو الگ الگ کیا اور صورتیں عطا کیں، تو ہر روح کو صورت دینے کے وقت سیراب کیا۔

(۳)۔ ''الستُ بربکم'' کے دن، پس آپ نے ہر جواب دینے والے کو سیراب کیا، ہاں بعض کو کم سیراب کیا اور بعض کو زیادہ، اس لیے وہ مراتب میں مختلف ہوئے، یہاں تک کہ ان میں سے انبیائے کرام، اولیائے عظام وغیرہم ہوئے، رہے کفار تو انہوں نے ہدایت کا وہ پانی پینا پسند نہ کیا اور جب پینے والوں کی سعادت کو دیکھا تھا تو شرمندہ ہوئے اور اندھیروں سے پانی مانگا، اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ (میں کہتا ہوں) کہ اس سے دوسرے قول کی تائید ہوتی ہے۔

(۴)۔ جب ماؤں کے پیٹوں میں صورت دی گئی، اس وقت سیراب کیا، تاکہ جوڑ نرم ہوں، آنکھیں اور کان کھل جائیں، اگر سیراب نہ کیے جاتے تو یہ سب کچھ حاصل نہ ہوتا۔

(۵)۔ روح پھونکنے کے وقت سیراب کیا، ورنہ روح داخل نہ ہوتی، اس کے باوجود وہ فرشتوں کے دباؤ سے داخل ہوتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اسے حکم نہ دیتا اور وہ اس حکم کو نہ پہچانتی تو فرشتہ اسے آدمی کی ذات میں داخل نہ کر سکتا۔

(۶)۔ جب بچہ پیٹ سے برآمد ہوتا ہے، اس وقت اسے القا کیا جاتا ہے کہ کھانا منہ سے ہے، اگر اسے سیراب نہ کیا جاتا تو وہ کھا نہ سکتا۔

(۷)۔ پہلے پہل دودھ پینے کے لیے پستان کو منہ میں لیتے وقت (میں کہتا ہوں کہ) اس کی حکمت بیان نہیں کی، غالباً وہ یہ ہے کہ بچہ ایک ہی خوراک یعنی دودھ کا عادی بن جائے یہاں تک کہ دوسری غذائیں کھانے

کے قابل ہو جائے۔

(۸)۔ قیامت کے دن جب اٹھائے جانے کے وقت صورتیں دی جائیں گی، اس وقت سیراب کیا جائے گا، تاکہ ذوات قائم ہو جائیں، حضرت غوث دباغ نے فرمایا کہ آخری پانچ صورتوں میں مومنوں کی ذوات کے ساتھ غیر مسلموں کی ذوات بھی شریک ہوتی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو دوزخ چل کر دنیا میں ان کے پاس آجاتی اور انہیں کھا جاتی، قیامت کے دن بھی ان کی پیش قدمی نہیں کرے گی اور انہیں کھائے گی نہیں یہاں تک کہ ان کی ذوات نے اس نور مبارک سے جو درستی اور خوبی حاصل کی ہوگی اسے جدا کر دے گی، مختصر یہ کہ آٹھ میں سے صرف تیسری صورت ہے جس میں غیر مسلم فیض یاب نہیں ہوئے، ہاں انبیائے کرام علیہم السلام اور تمام مومن تمام صورتوں میں سیراب ہونے میں شریک ہیں، لیکن جس پیمانے پر انبیائے کرام علیہم السلام کو سیراب کیا گیا اس کی دوسرے لوگ طاقت ہی نہیں رکھتے، اسی طرح اس امت کے مومنوں کو دوسری امتوں کے مومنوں پر فضیلت حاصل ہے اور وہ یہ کہ انہیں نور شریف سے اس وقت سیراب کیا گیا جب وہ نور آپ کی ذات شریفہ میں داخل ہوا اور اس نے آپ کی ذات اقدس کے سرّ اور روح انور کے سر کو جمع کیا، دوسری امتوں کے مومنوں نے صرف آپ کی روح انور کے سر سے فیض حاصل کیا، یہی وجہ تھی کہ یہ امت درمیانی، کامل، عادل، اور بہترین امت بن گئی، جسے تمام لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔

یہ گفتگو تھی امام شہاب الدین احمد بن احمد بن اسماعیل حلوانی، خلیجی شافعی، مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی، وہ عظیم عالم بھی تھے اور شاعر بھی، ۹ر ذی الحجہ کو مصر کے مغربی حصے ''رأس الخلیج'' کے شہر میں ۱۳۰۸ھ میں فوت ہوئے، ان کی درج ذیل تصانیف ہیں:

(۱) الاشارۃ الآصفیۃ فی مالا یستحیل بالانعکاس فی الصورۃ الرسمیۃ فی بعض محاسن الدمیاطیۃ۔

(۲) البشری باخبار الاسراء المعراج الاسری۔ (۳) شذ العطر فی زکاۃ الفطر۔

(۴) مواکب الربیع۔ (۵) العلم الاحمدی بالمولد المحمدی۔

(۶) الناغم فی الصادح والباغم۔

(معجم المؤلفین از عمر رضا کحالہ (۱۔۱۴۶) ہدیۃ العارفین (۵۔۱۹۲) اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔)

اوّلیتِ نورِ مصطفیٰ ﷺ:

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اول ہونے کے بارے میں بہت سی احادیث آئیں ہیں، ان میں

سے ایک حدیث وہ ہے جسے ابوطاہر مخلص نے ''الفوائد'' میں (خ ل ۲۴۸۔ب) میں سند حسن کے ساتھ، ابن ابی عاصم نے ''الاوائل'' (۲۷) میں اور امام بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' (۵۔۴۸۳) میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں اپنے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خبر دی، تو وہ بعض انبیائے کرام علیہم السلام کے بعض پر فضائل دیکھنے لگے، انہیں ان کے آخر سے ایک نور ابھرتا ہوا دکھائی دیا۔ انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! یہ کیسا نور ہے؟ فرمایا: یہ آپ کے بیٹے احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا نور ہے، وہ اول بھی ہیں اور آخر بھی، اور سب سے پہلے ان ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

دوسری حدیث وہ ہے جسے ابن سعد نے طبقات (۱۔۱۴۹) میں، امام بخاری نے تاریخ کبیر (۶۔۶۸) میں، انہوں نے ہی تاریخ صغیر (۱۔۱۳) میں، امام طبرانی نے معجم کبیر (۱۸۔۲۵۲) میں، حاکم نے مستدرک (۲۸۔۴۱۸) میں، امام بیہقی نے دلائل (۱۔۸۰) میں، ابن حبان نے اپنی صحیح (۶۳۰۷) میں حضرت عرباض ابن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرمارہے تھے کہ ہم اللہ کی بارگاہ میں خاتم النبیین تھے، جب کہ آدم علیہ السلام کا جسم آب وگل کے درمیان تھا، ہم تمہیں اس بارے میں بتاتے ہیں، ہم اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہیں، اپنے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کی خوش خبری کا حاصل ہیں اور اپنی والدۂ ماجدہ کے اس خواب کی تعبیر ہیں جو انہوں نے دیکھا، اسی طرح امہات المومنین بھی خواب دیکھتی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد احادیث اور آثار ہیں جو میں نے اپنی کتاب "نور البدایات اور ختم النهایات" میں بیان کیے ہیں، میں نے قرآن کریم، سنت مطہرہ اور جلیل القدر علما کے ارشادات کے دلائل سے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اولیت مطلقہ ثابت کی ہے۔

(والحمد للہ رب العالمین)

کتاب الطہارۃ

باب،۲:

وضو کے بیان میں

۱۹۔ امام عبدالرزاق معمر سے،وہ سالم سے اوروہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی امت اس حال میں آئے گی کہ ان کے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے،ان کی ایڑیاں وضو کے آثار سے نمایاں ہوگی۔(۱)

---

(۱)۔ اس حدیث کی سند منقطع ہے،کیوں کہ معمر کی ملاقات سالم بن عبداللہ سے نہیں ہوئی،لیکن یہ حدیث صحیح ہے ،اس کے حوالے ملاحظہ ہوں: امام بخاری (۱۔۶۳) امام احمد کی روایت میں صحیح سند کے ساتھ ان ہی الفاظ میں یہ حدیث آئی ہے،لیکن اس میں ''غررًا'' کی بجائے ''ہم الغرُّ'' ہے امام احمد (۱۴۔۷ ۱۳۔نمبر ۱۳ ۸۴۱۳۔۱۶۔ ۵۴ ۴ نمبر ۱۰۷۷۸) امام بیہقی سنن کبری (۱۔۵۷) میں شعب الایمان (۳۔۱۶) بروایت نعیم بن مجمر ،حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک ہماری امت کو قیامت کے دن اس حال میں بلایا جائے گا کہ وضو کے آثار سے ان کے اعضاء چمکتے ہوں گے،لہذا جو شخص طاقت رکھتا ہے وہ روشنی کو لمبا کرے،امام مسلم (۱۔۲۱۶) ابو یعلیٰ (۱۱۔۲۹۵) ابوعوانہ (۱۔۲۰۵) طبرانی ،مسند شامیین (۱۔۴۳۴) بیہقی ،سنن کبریٰ (۱۔۷۷) ویلمی، فردوس (۱۔۳۹۳) اسی سند کے ساتھ،لیکن مختلف الفاظ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم وضو کے مکمل کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن روشن اعضاوالے ہوں گے ،پس جو شخص اعضا کی روشنی لمبا کرسکتا ہے کرے ،امام مسلم (۱۔۲۱۷) ابوعوانہ (۱۔۲۴۳) ابن ابی شیبہ (۱۔۶) امام بیہقی ،شعب الایمان (۳۔۱۸) منذری، الرغیب والترہیب (۴۔۲۹) بروایت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آثار وضو کی بدولت تم ہماری خدمت میں اس حال میں حاضر ہوگے کہ تمہارے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے،امام مسلم (۱۔۲۱۷۔۲۱۸) امام مالک (۱۔۲۹) نسائی، سنن کبری (۱۔۹۵) مجتبیٰ (۱۔۹۴) ابن ماجہ (۲۔۴۰ ۴۴۱) ابن خزیمہ (۱۔۶) ابن حبان (۳۔۳۲۱) بیہقی ،سنن کبریٰ (۴۔۸۷) شعب الایمان (۳۔۱۷) منذری، الترغیب والترہیب (۱۔۹۱) علاء ابن عبدالرحمٰن اپنے والد اوروہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: تم پر

باب، ۳:

وضو میں بسم اللہ شریف پڑھنے کے بیان میں

۲۰۔ امام عبدالرزاق معمر سے (۱) سے، وہ زہری (۲) سے، وہ روبیح (۳) بن عبدالرحمٰن بن سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے باپ (۴) سے۔ وہ ان کے دادا حضرت ابوسعید خدری رضی

گزشتہ سے پیوستہ:

سلام ہوا ے مومنوں کے دار! (یہاں تک کہ فرمایا) بے شک یہ لوگ وضو کے آثار سے اس حال میں آئیں گے کہ ان کے وضو کے اعضاء روشن ہوں گے، اور ہم حوض پر ان کے پیش رو اور منتظم ہوں گے، امام مسلم (۱۔۲۱۷) ابن ماجہ (۲۔۱۴۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایلہ سے عدن تک جتنا فاصلہ ہے ہمارے حوض کا کنارہ اس سے لمبا ہے، (یہاں تک کہ فرمایا) تم آثار وضو کی برکت سے ہماری خدمت میں اس حال میں حاضر ہوگے کہ تمہارے وضو کے اعضا روشن ہوں گے، یہ فضیلت کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوگی۔

(۱)۔ ان کا تذکرہ حدیث نمبر (۱) میں گزر چکا ہے۔

(۲)۔ ان کا تذکرہ حدیث نمبر (۲) میں گزر چکا ہے۔

(۳)۔ یہ روبیح بن عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری مدنی ہیں، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے، ان کے بارے میں ابن حجر نے تقریب میں کہا ہے کہ وہ مقبول ہیں، ابوزرعہ نے فرمایا: شیخ ہیں، ابن عدی نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے، ابن حبان نے ان کا ذکر ''ثقات'' میں کیا ہے، احمد بن حفص سعدی فرماتے ہیں کہ امام احمد سے وضو میں بسم اللہ شریف کے پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے اس سلسلے میں کوئی قوی حدیث معلوم نہیں ہے، اس میں قوی ترین روایت، کثیر بن زید کی ہے روبیح سے اور روبیح معروف نہیں ہیں، دیکھیے تقریب (۱۸۸۱) تہذیب التہذیب (۱۔۵۸۹) تہذیب الکمال (۹۔۵۹) الثقات از ابن حبان (۶۔۳۰۹)

(۴)۔ وہ عبدالرحمٰن بن سعد بن مالک بن سنان انصاری ہیں، ان کی کنیت ابوحفص ہے، کہا جاتا ہے ابومحمد بن ایوب سعید خدری مدنی، ثقہ ہیں، روبیح اور سعید کے والد ہیں، انہوں نے اپنے والد حضرت ابوسعید خدری اور ابوحمید ساعدی وغیرہم سے روایت کی، ۱۱۲ھ میں ستتر (۷۷) سال کی عمر میں وفات پائی، دیکھیے تقریب (۳۸۷۴) تہذیب التہذیب (۲۔۵۱۰) اور تہذیب الکمال (۱۷۔۱۳۴)

اللہ تعالیٰ عنہ(۱) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا وضو نہیں ہے۔ جس نے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا۔(۲)

۲۱۔ امام عبدالرزاق، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا وضو نہیں اور جس نے وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا اور اس کا وضو نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ان کا نام سعد بن سنان بن عبید انصاری خزرجی ہے، ان کی کنیت ابوسعید خدری ہے اور وہ کنیت ہی سے مشہور تھے، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بارہ غزوات میں شریک ہوئے، رسول اللہ ﷺ کی بہت ساری حدیثیں انہیں یاد تھیں، اور آپ سے علم کی وافر مقدار روایت کی، ۷۴ھ میں رحلت فرمائی، دیکھیے: اصابہ(۴۔۲۴۶) اور استیعاب(۲۔۶۰۲)

(۲)۔ یہ حدیث اس سند کے ساتھ حسن ہے، اس کی ایک اور سند ہے جسے حاکم نے مستدرک میں بیان کیا ہے، (۱۔۲۴۶) حدیث نمبر(۵۲۰) دارالکتب العلمیۃ، اس میں یہ الفاظ ہیں (لاصلوٰۃ) ابوداؤد نمبر(۱۰۱) ترمذی علل کبیر (۱۔۱۱۱) میں، طبرانی معجم اوسط میں نمبر(۸۰۷۶) ابن ماجہ(۱۔۱۳۹) ابن ابی شیبہ(۱۔۳) امام احمد(۱۵۔۲۴۳) حدیث نمبر(۹۴۱۸) ابویعلیٰ(۲۔۳۲۴۔۴۔۴۲۴) دارقطنی (۱۔۷۹) دارمی(۱۔۱۷۶) باب التسمیۃ فی الوضوء، عبد بن حمید (۱۔۲۸۵) بیہقی سنن کبری(۱۔۴۳) کثیر بن زید روایت کرتے ہیں روبیح بن عبدالرحمٰن ابن ابی سعید خدری سے وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔

(۳)۔ یہ حدیث متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن لغیرہ ہے، جیسے کہ آپ ابھی دیکھیں گے، کیوں کہ اس میں ایک راوی مبہم ہے، دوسری روایات سے واضح ہو گیا کہ وہ شخص یعقوب بن سلمہ لیثی ہے، جیسے امام حاکم نے اس حدیث کو مستدرک (۱۔۱۴۶) میں روایت کیا اور فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے، امام مسلم نے یعقوب بن ابی سلمہ الماجشون سے استدلال کیا ہے، ابو سلمہ کا نام دینار ہے، شیخین نے اسے روایت نہیں کیا، اس کے لیے شاہد بھی ہے، اس پر ذہبی نے تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن سلمہ لیثی نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اس کی سند میں کچھ کمزوری ہے، علامہ ابن حجر نے تہذیب التہذیب (۲۔۸۰) میں فرمایا کہ جب حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کی روایت کی تو انہوں نے گمان کیا کہ یہ راوی یعقوب بن الماجشون ہیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی روایت میں یہ الفاظ تھے "یعقوب بن ابی سلمہ الماجشون سے راویت ہے"۔ اور یہ خطا ہے(یعقوب بن ابی سلمہ نہیں، بلکہ یعقوب بن سلمہ ہیں) اور یہ سلمہ صرف اسی حدیث میں پہچانے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے (۱۔۲۵) ابن ماجہ(۱۔۴۰)

باب، ۴:

جب وضو سے فارغ ہو

۲۲۔ امام عبدالرزاق، امام مالک سے، وہ یحییٰ بن ابی زائدہ سے، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھے:

(سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)

اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری تقدیس وتنزیہ بیان کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا

گزشتہ سے پیوستہ:

ابویعلیٰ (۱۱۔ ۲۹۳) امام احمد (۲۔ ۴۱۸) امام طبرانی، اوسط (۸۰۔ ۹۶) میں روایت کیا یعقوب بن ابی سلمہ لیثی کے بارے میں ابن حجر نے تقریب (۸۔ ۸۷) میں فرمایا کہ وہ مجہول الحال ہیں اور تہذیب التہذیب (۴۔ ۴۴۲) میں ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی، ان سے محمد بن موسیٰ فطری اور ابوعقیل یحییٰ ابن متوکل نے روایت کی، امام بخاری نے فرمایا کہ نہ تو ان کا اپنے والد سے حدیث سننا معروف ہے اور نہ ہی ان کے والد کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع معروف ہے، ذہبی نے میزان (۴۔ ۴۵۲) میں کہا کہ یہ شیخ معتمد نہیں ہے، مغنی (۲۔ ۵۸۷) میں ہے کہ تسلی بخش نہیں ہے، امام ترمذی نے علل کبیر (۱۔ ۱۱۱) میں کہا کہ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ محمد بن موسیٰ مخزومی میں تو کوئی حرج نہیں ہے، ان کی روایت درجۂ قبول کے قریب ہے، لیکن یعقوب بن سلمہ مدنی کا سماع اپنے والد سے اور ان کے والد کا سماع حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معروف نہیں ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن منصور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس سلسلے میں مجھے عمدہ سند والی کوئی حدیث معلوم نہیں ہے، اس باب میں عبدالرحمٰن بن حُویطب کی روایت ہے جسے وہ اپنی دادی سے اور وہ اسے اپنے والد سے روایت کرتی ہیں، امام ترمذی نے یہ حدیث بیان کی (۱۔ ۳۸) امام احمد (۵۔ ۳۸۱) ابویعلیٰ، معجم (۱۔ ۲۱۲) ابن ابی شیبہ (۱۔ ۱۲) دارقطنی (۱۔ ۲۷) بیہقی، سنن کبریٰ (۱۔ ۴۳) نے روایت کی، اس تمام گفتگو کا خلاصہ وہ ہے جو ابن حجر نے النتائج (۱۔ ۲۳۷) میں ابن صلاح کے حوالے سے بیان کیا کہ ان روایات کے مجموعے وہ چیز ثابت ہوتی ہے جس کے ذریعے حدیث حسین ثابت ہوتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ تلخیص الحبیر (۱۔ ۷۵) میں ہے کہ احادیث کے مجموعے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث کی اصل موجود ہے۔

کوئی لائق عبادت نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ۔تو ان کلمات پر مُہر لگادی جاتی ہے، پھر انہیں عرش مجید کے نیچے پہونچا دیا جاتا ہے، اور وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جاتی ۔(۱)

۲۳۔ عبدالرزاق، معمر (۲) سے، وہ قتادہ (۳) سے، وہ سالم بن ابی الجعد (۴) سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ وضو سے فارغ ہوتے تو کہتے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے ۔(۵)

---

(۱)۔ قلمی نسخے میں (تکتر) ہے، لیکن صحیح (تکسر) ہے، اس لیے کہ امام عبدالرزاق نے (۱۔۱۸۶) میں ''باب وضوء المقطوع'' میں حدیث روایت کی ہے اس میں (تکسر) ہی ہے، جس طرح ہم نے متن میں لکھا ہے، اسی طرح امام عبدالرزاق نے "باب اذا فرغ من الوضوء" میں حدیث روایت کی ہے جیسے کہ دار الکتب العلمیۃ کے نسخے (۱۰۔۱۴۵ ۔۱۴۶) میں ہے، اسی طرح مصنَّف ابن ابی شیبہ (۱۔۳) میں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لفظ بلفظ یہ حدیث روایت کی ہے۔

(۲)۔ حضرت معمر کا تذکرہ حدیث نمبر (۱) کے تحت گزر چکا۔

(۳)۔ یہ قتادہ ابن دعامہ ابن قتادہ سدوی بصری تھے، ان کی کنیت ابوالخطاب تھی، انہوں نے حضرت انس بن مالک، ابوسعید خدری، ابن مسیّب، عکرمہ اور سالم بن ابی الجعد وغیرہم سے حدیث روایت کی ۱۱۷ھ میں واسط میں فوت ہوئے، دیکھیے تقریب التہذیب (۵۵۱۸) تہذیب التہذیب (۳۔۴۲۸) اور تہذیب الکمال (۲۳۔۴۹۸)۔

(۴)۔ یہ سالم ابن ابی الجعد غطفانی اشجعی تھے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب، ابن عمر، ابوہریرہ اور جابر وغیرہم رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کی، ثقہ تھے اور بکثرت ارسال سے کام لیتے تھے، ۹۷ھ یا ۹۸ھ میں فوت ہوئے، تقریب (۱۲۷۰) تہذیب التہذیب (۱۔۶۷۴) اور تہذیب الکمال (۱۰۔۱۳۰)

(۵)۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنّف (۱۔۳)(۱۰۔۴۵۰) میں روایت کیا، حاکم نے مستدرک (۱۔۷۵۳) میں بروایت سفیان اسی طرح روایت کیا، نیز حاکم نے امام شعبہ سے انہوں نے ابوہاشم سے انہوں نے قیس بن عباد سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے مرفوعًا یہ حدیث روایت کی اور حاکم نے اس بارے میں کہا کہ یہ امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے روایت نہیں کی۔

۲۴۔ عبدالرزاق، ابن جریج سے، وہ زہری سے (۱) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عقبہ ابن عامر (۲) کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مکمل طور پر وضو کیا، پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہا: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔(۳)

باب،۵:

کیفیتِ وضو میں

۲۵۔ امام عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابوالجعد (۴) سے، وہ مسلم بن یسار (۵) سے، وہ حُمران (۶) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر ہنسے، اور

---

(۱)۔ ابن جریج کا تذکرہ حدیث نمبر (۲) اور زہری کا تذکرہ حدیث نمبر (۱) کے تحت گزر چکا ہے۔

(۲)۔ ہمارے سامنے جو جرح وتعدیل کی کتابیں ہیں ان سے زہری کا عقبہ ابن عامر سے سماع ثابت نہیں ہوتا کیوں کہ زہری ۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور حضرت عقبہ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر میں ۶۰ھ میں فوت ہوئے، لہٰذا زہری کی عمر حضرت عقبہ کی وفات کے وقت دس سال ہوگی، اس لیے احتمال ہے کہ انہوں نے اس عمر میں حضرت عقبہ سے حدیث سنی ہو، کیوں کہ اس فن کے علما کے بیان کے مطابق سماع حدیث کی عمر کم سے کم عمر پانچ سال ہے، جیسے کہ ابن صلاح نے اپنے مقدمہ میں زہری کا حضرت عقبہ سے سماع ثابت کرتے ہوئے یہ قول نقل کیا ہے، اس اعتبار سے یہ سند صحیح ہوگی، ورنہ یہ منقطع ہے، دیکھیے مقدمہ (۱۶۴)

(۳)۔ اس حدیث کو امام مسلم نے (۱۔۲۱۰) ابن ابی شیبہ نے (۱۔۴۔۱۰۔۴۵۲) میں بروایت ابوعثمان ابن نفیر، جبیر ابوعثمان بن مالک حضرمی جزء (۱۶۲) حدیث نمبر (۱۸۰) ابویعلیٰ۔ نیز اسے بزار نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا اور اس میں اضافہ کیا کہ جب سر پر مسح کرتے تو بھی اسی طرح کہے۔

(۴)۔ اس حدیث کو امام مسلم نے (۱۔۲۱۰) ابن ابی شیبہ نے (۱۔۴۔۱۰۔۴۵۲) میں بروایت ابوعثمان ابن نفیر، جبیر ابوعثمان بن مالک حضرمی جزء (۱۶۲) حدیث نمبر (۱۸۰) ابویعلیٰ۔ نیز اسے بزار نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا اور اس میں اضافہ کیا کہ جب سر پر مسح کرتے تو بھی اسی طرح کہے۔

ارشاد فرمایا: تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ حاضرین نے عرض کیا: امیر المومنین! آپ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا جس طرح میں نے وضو کیا ہے، چناں چہ آپ نے کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، تین دفعہ چہرۂ انور کو دھویا سر پر مسح کیا اور دونوں پاؤں کی پشت پر مسح کیا۔(۱)

۲۶۔عبدالرزاق، زہری سے، وہ یحییٰ (۲) سے، وہ اپنے والد (۳) سے، وہ عبداللہ ابن زید (۴)

گزشتہ سے پیوستہ: (۵)۔ مسلم بن یسار بقری، انہیں مکی بھی کہا جاتا ہے، ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی، انہوں نے حمران سے روایت کی، ثقہ تھے، دیکھیے تہذیب الکمال (۵۵۔۲۷)

(۶)۔ حمران بن ابان: ان سے مسلم بن یسار مکی نے روایت کی، پہلے حرف پر زبر ہے، یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام اور درجۂ ثانیہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ تھے۔ ۷۵ھ میں وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ دیکھیے تہذیب الکمال (۵۵۔۲۹) اور تقریب (۲۱۶)

---

(۱)۔ اس حدیث کو امام احمد نے (۱۔۷۷۴) حدیث نمبر (۴۱۸) ابن ابی شیبہ نے (۱۔۸) بزار نے (۲۔۷۴) روایت کیا، ہیثمی نے اس ے مجمع الزوائد (۱۔۲۲۹) میں روایت کرنے کے بعد فرمایا: اسے بزار نے روایت کیا، اور اس کے راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں اور وہ صحیح ہیں اختصار کے ساتھ ہے، منذری نے الترغیب والترہیب (۱۔۱۵۱۔۱۵۲) میں روایت کا اور فرمایا: اسے امام احمد نے عمدہ سند سے، اور ابویعلیٰ نے روایت کیا، بزار نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ جب پاؤں کو پاک کرتے تو بھی اسی طرح کرتے۔ (۴۔۲۲۰)

نوٹ: متن میں (وظهر قدميه) ہے جس کا معنی ہے کہ دونوں پاؤں کی پشت پر مسح کیا، ظاہر ہے کہ یہ کاتب کا تسامح ہے، یہ (وطهّر قدميه) ہونا چاہیے، یعنی دونوں مبارک پاؤں بھی دھوئے، جیسے کہ امام بزار کی روایت میں ہے (فاذا طهر قدميه) کیوں کہ وضو میں سوائے شیعہ کے پاؤں پر مسح کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ ۱۲ شرف قادری

(۲)۔ یحییٰ ابن عمارہ بن ابی حسن انصاری مازنی مدنی، عمرو بن یحییٰ ابن عمارہ کے والد اور تیسرے درجے کے ثقہ تھے، ان سے زہری، خود ان کے بیٹے عمرو ابن یحییٰ وغیرہما نے روایت کی، دیکھیے تقریب (۷۶۱۲) تہذیب التہذیب (۴۰۔۹۔۳۷۹) اور تہذیب الکمال (۳۱۔۴۷۴)

(۳)۔ عمارہ ابن ابی حسن انصاری مازنی، یحییٰ ابن عمارہ کے والد اور عمرو بن یحییٰ کے دادا تھے، ثقہ تھے اور انہیں ''رؤیۃ'' کہا جاتا تھا، جن حضرات نے انہیں صحابی قرار دیا ہے انہیں وہم ہوا ہے، کیوں کہ صحابی ان کے والد تھے، دیکھیے تقریب (۴۸۴۲) تہذیب الکمال (۲۱۔۷۔۲۳) اور استیعاب (۳۔۱۱۴۱) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور چہرۂ انور کو تین مرتبہ اور ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا، سر اقدس پر مسح کیا اور پائے اقدس دو مرتبہ دھوئے۔(۱)

باب، ٦:

وضو میں داڑھی کے دھونے کے بارے میں

۲۷۔ عبدالرزاق، ابن جریج سے وہ طاؤس (۲) سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ (۳) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اگر داڑھی کی جڑوں تک پانی پہونچانا تمہارے بس میں ہو تو پہونچاؤ۔(۴)

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) (۴)۔ یہ عبداللہ ابن زید بن عاصم بن کعب مازنی انصاری ہیں، ان کی کنیت ابو محمد تھی اور ''ابن ام عمارہ'' کے عنوان سے معروف تھے، بہت مشہور صحابی تھے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے وضو کی حدیث اور متعدد احادیث روایت کی ہیں، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ہی مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا، حرّہ کے دن ٦۳ھ میں شہید ہوئے، دیکھیے اصابہ (٦۔۹۱) استیعاب (۳۔۹۱۳) معرفۃ الصحابہ از ابونعیم (۳۔۱٦۵۵)

---

(۱)۔ اس حدیث کو امام بخاری نے (۱۔۸۴) میں ''باب الوضوء من التور'' میں ابوداؤد نے (۱۔۱۹۵) ابن ماجہ (۱۔۱۴۹) نسائی مجتبیٰ (۱۔۷۲) سنن کبری (۱۔۸۱)(۱۔۱۰۲) ترمذی (۱۔٦٦) امام احمد (۳٦۔٦۱۳) حدیث نمبر (۲۲۲۸۲) ابن حبان نے اپنی صحیح (۳۔۳۷۳) ابن خزیمہ (۱۔۸۰۔۸۸) ابوعوانہ (۱۔۲۰۹) دارمی (۱۔۱۷۷) ابن ابی شیبہ، مصنف (۱۔۸) حمیدی، مسند (۱۔۲۰۲) امام شافعی، مسند (۱۔۳۱) میں بروایت عمرو بن یحییٰ روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ ابن زید سے روایت کی۔

(۲)۔ طاؤس بن کیسان یمانی حمیری کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی، بنو حمیر کے آزاد کردہ غلام تھے، ثقہ، فقیہ اور فاضل تھے، دیکھیے تقریب (۳۰۰۹)

(۳)۔ یہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہیں، ان کا نام یسار ہے، بعض نے بلال اور بعض نے داؤد بن بلال ابن اُحیحہ انصاری اوسی بتایا، ان کی کنیت ابوعیسیٰ اور یہ کوفے کے رہنے والے تھے، واقعہ جماجم میں ۸۳ھ میں فوت ہوئے، بعض نے کہا کہ غرق ہو گئے تھے، دیکھیے تقریب (۳۹۹۳) تہذیب التہذیب (۲۔۵۴۸) اور تہذیب الکمال (۱۷۔۳۷۲)

(۴)۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۔۱۴) مسلم بن ابی فروہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا۔

۲۸۔ عبدالرزاق کہتے ہیں مجھے زہری نے خبر دی سفیان سے انہوں نے ابن شبرمہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ مرد کا کیا حال ہے کہ داڑھی کے پیدا ہونے سے پہلے اسے (اس کی جگہ کو) دھوتا ہے، اور جب پیدا ہو جائے تو نہیں (۱) دھوتا ہے۔ (۲)

باب، ۷:

وضو میں داڑھی میں خلال کرنے کے بارے میں

۲۹۔ عبدالرزاق، معمر سے، وہ زہری سے (۳) اور وہ حضرت سعید بن جبیر (۴) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا اور داڑھی میں خلال کیا۔ (۵)

۳۰۔ عبدالرزاق، معمر سے، وہ زہری سے، وہ ابن عُیینہ سے، وہ یزید رقاشی (۶) سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو داڑھی مبارک میں خلال کرتے تھے۔ (۷)

---

(۱)۔ مخطوطے میں لفظ (لم) نہیں ہے، جب کہ صحیح عبارت (لم یغسلھا) ہے۔

(۲)۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۔۱۵) میں روایت کیا، ابن عبدالبر نے تمہید (۲۰۔۱۲۰) اور قرطبی نے اپنی تفسیر (۶۔۸۳) میں اس کا ذکر کیا۔

(۳)۔ معمر اور زہری کا تذکرہ دیکھیے حدیث نمبر ا تحت۔

(۴)۔ یہ سعید بن ہشام اسدی کوفی ہیں، ان کا تذکرہ اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

(۵)۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے، اسے ابن ابی شیبہ، نے مصنف (۱۔۱۳) میں بروایت ابواسحاق روایت کیا، انہوں نے اسے سعد بن جبیر سے روایت کیا۔

(۶)۔ یزید بن ابان رقاشی: ابوعمرو وبصری قاص (واعظ) اور زاہد تھے، پانچویں درجے کے ضعیف راوی تھے، ۱۲۰ھ سے پہلے فوت ہوئے، دیکھیے تقریب (۷۶۸۳) تہذیب التہذیب (۴۔۴۰۳) اور تہذیب الکمال (۳۲۔۶۴)

(۷)۔ اس حدیث کو ابوداؤد (۱۔۲۱۵) امام بیہقی، سنن کبری (۱۔۵۴) بروایت ولید بن زوران روایت کیا، انہوں نے یہ حدیث حضرت انس سے روایت کی، ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۔۱۳) بروایت موسیٰ ابن ابی عائشہ، انہوں نے یزید رقاشی سے، انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا، اس باب میں حضرت عمار بن یاسر سے بھی حدیث مروی ہے، جسے

۱۳۱۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے زہری سے روایت کیا کہ مجھے ابوغالب (۱) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوامامہ کو عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں بتائیں، انہوں نے وضو کیا اور اعضاء تین مرتبہ دھوئے اور داڑھی میں خلال کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ (۲)

۱۳۲۔ عبدالرزاق، ابن جریج سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے تھے تو داڑھی میں خلال کیا کرتے تھے۔ (۳)

بقیہ گزشتہ صفحہ کا: امام ترمذی نے (۱۔ ۴۴) اور ابن ماجہ نے (۱۔ ۱۴۸) روایت کیا، حضرت عثمان غنی کی روایت امام ترمذی نے (۱۔ ۴۶) بیان کی اور فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے، ابن ماجہ (۱۔ ۱۴۸) حضرت عائشہ سے بھی مروی ہے، امام احمد (۴۳۔ ۱۱۹) اور حاکم نے مستدرک (۱۔ ۴۵۰) میں روایت کی۔

---

(۱)۔ یہ ابوغالب بصری تھے، انہیں اَجسانی اور ''صاحب ابی امامہ'' بھی کہا جاتا ہے، ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے ''حَزَوَّر''، بعض نے ''سعید بن حزور'' اور بعض نے نافع بتایا ہے، وہ سچے راوی تھے، لیکن خطا کرتے تھے، درجۂ خامسہ سے تعلق رکھتے تھے، ابن حجر نے تہذیب میں ابن حبان سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ ان کی روایت سے اسی وقت استدلال کیا جاسکتا ہے جب ان کی روایت ثقہ حضرات کے موافق ہو۔ دیکھیے تقریب (۸۲۹۸) تہذیب التہذیب (۴۔ ۵۷۰) اور تہذیب الکمال (۳۴۔ ۱۷۰)

(۲)۔ یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۔ ۱۳) میں عمر بن سلیم باہلی کی روایت سے بیان کی، انہوں نے اسی طرح ابوغالب سے روایت کی۔

(۳)۔ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط (۲۔ ۹۴) میں، ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۔ ۱۳) میں حضرت ابوامامہ سے، انہوں نے حضرت نافع سے روایت کیا، طبرانی نے اپنی تفسیر (۶۔ ۱۱۹) میں نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا، ہیثمی نے یہ حدیث مجمع الزوائد (۱۔ ۲۳۵) میں بیان کی اور فرمایا کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا، اس کی سند میں ایک راوی احمد بن محمد ابو بزہ ہے، میں نے نہیں دیکھا کہ کسی عالم نے ان کا تذکرہ لکھا ہو، (میں کہتا ہوں) بلکہ ذہبی نے میزان (۱۔ ۱۴۴) نمبر (۵۶۴) میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور یہ ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ بزّی، مکی، مغربی ہیں، قراءات میں امام اور ثقہ ہیں، عقیلی نے کہا کہ منکر الحدیث ہیں، ابوحاتم نے کہا کہ ان کی روایت کردہ حدیث ضعیف ہے، میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

باب،۸:

وضو میں سر کے مسح کے بارے میں

۳۳۔ عبدالرزاق، معمر سے، وہ زہری سے، وہ حُمران سے وہ حضرت عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ مسح کیا۔(۱)

۳۴۔ عبدالرزاق، امام مالک سے، وہ یحییٰ ابن ابی زائدہ سے، وہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وضو کرتے تو اعضاء کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔ لیکن مسح ایک دفعہ کرتے تھے۔(۲)

۳۵۔ اسی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ سر کے اگلے حصے پر ایک دفعہ مسح کرتے تھے۔(۳)

باب۹:

کیفیت مسح کے بیان میں

۳۶۔ عبدالرزاق، معمر سے، وہ لیث (۴) سے، وہ طلحہ (۵) سے، وہ اپنے والد (۶) سے، وہ ان کے دادا (۷) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو سر اقدس پر

---

(۱)۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۔۱۵) میں روایت کیا۔

(۲)۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے (۱۔۶۳) امام احمد (۲۔۳۰۰) ابویعلیٰ (۱۔۲۴۴) ابن ابی شیبہ (۱۔۸) میں ابواسحاق سے انہوں نے ابوحیہ سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ کو دیکھا۔(الحدیث)

(۳)۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے (۱۔۱۵) ایوب سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، نیز امام عبدالرزاق نے مصنف (۱۔۴) ''باب المسح'' میں عبدربہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۴)۔ یہ لیث بن ابی سُلیم بن زنیم قرشی ہیں، یہ عتبہ بن ابی سفیان کے آزاد کردہ غلام تھے، بعض علما کہتے ہیں کہ عنبسہ ابن ابوسفیان اور بعض نے کہا کہ معاویہ ابن ابوسفیان کے آزاد کردہ غلام تھے، ابن حجر نے تقریب میں فرمایا کہ وہ سچے تھے، لیکن ان کے حافظے میں بہت خلط ملط ہو گیا تھا، اس لیے انہیں چھوڑ دیا گیا، انکا تعلق چھٹے درجے کے ساتھ ہے، امام

اس طرح مسح کیا، اور حفص نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر پھیرے یہاں تک کہ اپنی گدّی پر مسح کیا۔(۱)

گزشتہ سے پیوستہ: ترمذی نے اپنی سنن میں فرمایا کہ امام بخاری نے فرمایا کہ لیث ابن ابی سلیم سچے تھے، بعض اوقات انہیں کسی چیز کے بارے میں وہم ہوجاتا تھا، امام بخاری نے یہ بھی فرمایا کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ لیث کی روایت پر دل خوش نہیں ہوتا، لیث کئی ایسی چیزیں اٹھا لیتے تھے جنہیں دوسرے نہیں اٹھاتے تھے، اسی لیے محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔(۱ر ھ) میں امام مزّی تہذیب الکمال میں فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان کی روایت سے استدلال کیا ہے اوران کی حدیث کو " کتاب رفع الیدین فی الصلوٰۃ وغیرہ" میں روایت کیا ہے، امام مسلم نے ان کی روایت کو ابواسحاق شیبانی کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے، باقی حضرات نے بھی ان کی روایت کو لیا ہے، ۱۴۳ھ میں فوت ہوئے، ان کا تذکرہ دیکھیے: تقریب از امام ابن حجر نمبر (۵۶۸۵) تہذیب التہذیب (۳۔ ۴۸۴) میزان، امام ذہبی (۳۔ ۲۴۳) اور تہذیب الکمال از مزی (۲۴۔ ۲۸۸)

(۵)۔ یہ طلحہ ابن مصرف ابن عمرو بن کعب یامی ہمدانی کوفی ہیں، ان کی کنیت ابومحمد اور بقول بعض ابوعبداللہ تھی، ثقہ قاری اور صاحب فضیلت پانچویں درجے کے ساتھ تعلق رکھتے تھے، ۱۱۲ھ میں فوت ہوئے، ان کا تذکرہ دیکھیے: تقریب (۳۰۳۴) تہذیب التہذیب (۲۔ ۲۴۳) اور تہذیب الکمال (۱۳۔ ۴۳۳)

(۶)۔ یہ مصرف ابن عمرو بن کعب ہیں، بعض نے کہا کہ یہ مصرف بن کعب بن عمرو یامی کوفی ہیں، ان سے طلحہ ابن مصرف نے روایت کی، مجہول ہیں اوران کا تعلق درجۂ رابعہ سے ہے، دیکھیے: تقریب (۶۶۸۵) تہذیب التہذیب (۴۔ ۸۳) اور تہذیب الکمال (۲۸۔ ۱۷)

(۷)۔ کعب بن عمرو بن حجر یامی اور بقول بعض عمرو بن کعب بن حجر، طلحہ ابن مصرف کے دادا اور صحابی ہیں، لیث بن ابی سلیم نے طلحہ ابن مصرف سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے وضو کے سلسلے میں روایت کی، یہ بات عبدالوارث نے ان کے بارے میں کہی، ابن حجر نے تہذیب میں حدیث مذکور کے بارے میں فرمایا کہ طلحہ کے دادا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، اگر یہ طلحہ ابن مصرف کے دادا ہیں تو ایک جماعت نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ وہ کعب بن عمرو ہیں اور ابن قطان نے وثوق سے کہا کہ وہ عمرو بن کعب ہیں، اوراگر مذکور طلحہ، ابن مصرف نہیں ہیں تو وہ خود اوران کے والد دونوں مجہول ہیں، اوران کے دادا کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے، کیوں کہ ان کی صحابیت کا صرف اس حدیث سے پتہ چلتا ہے، طلحہ کے تذکرے میں ان کے بارے میں کچھ گفتگو گزر چکی ہے، دیکھیے تقریب (۵۶۴۵) تہذیب التہذیب (۳۔ ۴۷۰) اور تہذیب الکمال (۲۴۔ ۱۸۴)

---

(۱)۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۔ ۱۶) میں اپنی سند کے ساتھ براویت طلحہ عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے۔

(۳۷)۔ عبدالرزاق، ابن جریج سے، وہ رُبیِّع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس بکثرت تشریف لاتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے لیے وضو کے پانی کا برتن رکھا، آپ ہمارے یہاں تشریف لائے تو آپ نے وضو کیا اور سر اقدس پر مسح کیا، پچھلے حصے سے ابتدا کی، پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنی مقدس پیشانی پر لائے۔(۱)

باب،۱۰:

کانوں کے مسح کے بارے میں

۳۸۔ عبدالرزاق، معمر سے، وہ زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کیا تو دونوں کانوں کے اندر اور باہر مسح کرنے لگے، میں نے ان کی طرف (سوالیہ نگاہوں سے) دیکھا تو انہوں نے فرمایا: ابن مسعود اس کا حکم دیا کرتے تھے۔(۲)

۳۹۔ عبدالرزاق، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عطاء نے خبر دی نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ جب وضو کرتے تو وہ انگوٹھوں کے ساتھ والی دو انگلیاں کانوں میں داخل کرتے تھے اور ان کے اندر مسح کرتے تھے اور انگوٹھوں سے ان کے باہر مسح کرتے تھے۔(۳)

۴۰۔ عبدالرزاق، زہری سے، وہ جندب سے اور وہ اسود بن یزید (۴) سے روایت کرتے

---

(۱)۔ اس حدیث کو امام احمد نے (۶/۵۶۸) امام طبرانی معجم کبیر (۲۴/۲۶۹) اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا۔ (۲)۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف (۱۔۱۸) میں روایت کیا۔

(۳)۔ اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۔۱۸) میں روایت کیا، نیز اسے ابن منذر سے اوسط (۱۔۴۰۴) میں روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ ابوبکر نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کانوں پر مسح کرے اسے اسی طرح کرنا چاہیے۔

(۴)۔ اس سند میں عبدالرزاق اور زہری کے درمیان انقطاع ہے (کیوں کہ ان کے درمیان ملاقات نہیں ہے) اور اسود بن یزید بن قیس نخعی کی کنیت ابوعمرو یا ابوعبدالرحمٰن ہے، یہ مخضرم ہیں (یعنی انہوں نے عباسی اور فاطمی دونوں دور پائے ۔۱۲ قادری) ثقہ، کثرت سے روایت کرنے والے اور فقیہ ہیں، درجۂ ثانیہ سے تعلق رکھتے ہیں ۷۴ھ یا ۷۵ھ میں وفات پائی، دیکھیے تہذیب الکمال (۳۔۲۳۳) تقریب (۱۴۰) اس اثر کو امام مالک نے مؤطا (نمبر ۳۷) میں حضرت نافع سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر دو انگلیوں کے ساتھ دونوں کانوں کے لیے پانی لیتے تھے، بیہقی نے سنن کبریٰ (۱۔۶۵) میں امام مالک کی سند سے یہ حدیث روایت کی، دیکھیے نصیب الرایہ (۱۔۲۲)

تھے کہ ابن عمر نے وضو کیا تو انہوں نے اپنی دو انگلیاں کانوں کے اندر اور باہر داخل کیں اور ان پر مسح کیا۔

نورانیت و بشریت کا پیکر حسین ﷺ

عام طور پر یہ مغالطہ دیا جاتا ہے کہ نورانیت اور بشریت میں منافات ہے، دونوں کا ایک جگہ اجتماع نہیں ہوسکتا، حالاں کہ اس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا" (۱۹۔۱۷)

تو اس (مریم) کی طرف ہم نے اپنا روحانی (جبریل امین) بھیجا، وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

ظاہر ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نوری مخلوق ہیں، جب حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بشری صورت میں جلوہ گر ہوئے، تو اس وقت بھی وہ حقیقت کے لحاظ سے نوری ہی تھے، لیکن ان کا ظہور بشری لباس میں ہوا، اگر نور و بشر میں تضاد ہوتا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کبھی بشری صورت میں تشریف نہ لاتے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور سرور دو عالم ﷺ حقیقت کے اعتبار سے نور اور صورت کے اعتبار سے بے مثل بشر ہیں۔ علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں:

بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ چوں کہ نبی اکرم ﷺ کی دو حیثیتیں ہیں: ایک جہتِ ملکیت جس کی بناء پر آپ فیض حاصل کرتے ہیں، اور دوسری جہت بشریت جس کی بنا پر آپ فیض دیتے ہیں اس لیے قرآن کریم آپ کی رُوح پر نازل کیا گیا، کیوں کہ آپ کی روح ملکی صفات کے ساتھ متّصف ہے جن کی بناء پر آپ روح الامین سے استفادہ کرتے ہیں۔ (۱)

غزنوی خاندان کے مشہور غیر مقلد پروفیسر ابوبکر غزنوی نے بڑی فیصلہ کن بات کی ہے، مولانا محمد انور جیلانی کے رسالۂ بشریت و رسالت پر تقریظ میں لکھتے ہیں:

---

(۱)۔ محمود آلوسی، سید علامہ: روح المعانی (طبع، بیروت) ۱۹/۱۲۱

بعض لوگوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بشر تھے اور نور نہ تھے، اور بعض نے کہا کہ وہ نور تھے، بشر نہ تھے، یہ دونوں باتیں افراط وتفریط کی ہیں، قرآن مجید کہتا ہے کہ وہ بشر بھی تھے اور نور بھی تھے، (اس کے بعد نورانیت اور بشریت سے متعلق دونوں آیتیں نقل کی ہیں (اور صحیح مسلک یہی ہے کہ وہ بشر ہوتے ہوئے ازفرق تا بقدم نور کا سراپا تھے۔ (۱)

(تحریر ۱۴ر دسمبر ۱۹۷۱ء)

لیجیے اب تو اختلاف ختم ہوجانا چاہیے، اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بے مثل بشر بھی ہیں اور نور بھی۔

سرکار دوعالم ﷺ کی بشریت کا مطلقاً انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

جو مطلقاً حضور سے بشریت کی نفی کرے، وہ کافر ہے: قَالَ تَعَالیٰ "قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا" (۲)

احسان الٰہی ظہیر کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام کے زمانوں کے کفار نبوت اور بشریت میں منافاۃ کا عقیدہ رکھتے تھے اور انبیائے کرام کی نبوت کا اس لیے انکار کرتے تھے کہ وہ بشر ہیں اور بشر رسول نہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد بریلویوں پر طعن وتشنیع کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ لوگ چوں کہ اسلامی معاشرے اور مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے ہیں اس لیے انبیاء کی نبوت کا تو انکار نہیں کر سکے، لیکن ان کا عقیدہ بعینہ وہی ہے کہ نبوت اور بشریت میں منافاۃ ہے، اس لیے انہوں نے انبیاء ورسل کی بشریت کا انکار کر دیا ہے۔ (۳)

بلاشبہہ یہ مجرمانہ خیانت ہے، قارئین کرام ابھی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصریح ملاحظہ کر چکے ہیں کہ "جو مطلقاً حضور کی بشریت کا انکار کرے، وہ کافر ہے" اس کے باوجود اس غلط بیانی کا کیا جواز ہے؟

---

(۱)۔ ابوبکر غزنوی، پروفیسر: تقریظ رسالہ بشریت ورسالت (۱۹۸۷ء) ص: ۱۷

(۲)۔ احمد رضا بریلوی، اعلیٰ حضرت امام: فتاوٰی رضویہ (مبارک پور، انڈیا) ۶۔۶۷)

(۳)۔ احسان الٰہی ظہیر: البریلویۃ (عربی) ص: ۱۰۱۔۱۰۲

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بشر ضرور ہیں، لیکن افضل البشر اور سید الخلق ہیں، امام الانبیاء اور مقتدائے رُسل ہیں اور مخلوق کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا نور ہیں۔

ظہیر صاحب نے محض یہ ثابت کرنے کے لیے متعدد آیتیں نقل کی ہیں کہ کافروں نے انبیائے کرام کی نبوت کا انکار محض اس لیے کیا کہ وہ بشر ہیں، حالاں کہ اگر مطلب ثابت ہو جائے، تو اس کے لیے ایک ہی آیت کافی ہے، اور مطلب ثابت نہ ہو تو پانچ سو آیتیں پیش کرنا بھی بے فائدہ ہے۔ یہی صورت ظہیر صاحب کو پیش آئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اور عاد وثمود کا یہ قول بیان فرمایا ہے:

اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا (۱) تم نہیں مگر ہم جیسے بشر

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ کافروں نے رسولانِ کرام علیہم السلام کی رسالت کا انکار صرف اس بناء پر نہیں کیا تھا کہ وہ بشر ہیں جیسے کہ ظہیر صاحب ثابت کرنا چاہتے ہیں، بلکہ اس لیے انکار کیا کرتے تھے کہ وہ ہم جیسے بشر ہیں، کفار اگر سمجھ لیتے کہ ظاہری طور پر ہم جیسے بشر دکھائی دینے والے حضرات درحقیقت ہم سے کہیں بلند وبالا ہیں، تو وہ راہِ کفر اختیار نہ کرتے، بلکہ ایمان لے آتے، یہی وہ نکتہ ہے، جسے اہل سنت وجماعت کے مخالفین نہیں سمجھ پاتے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

جیسے کہ کفار نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسرے انسانوں کے رنگ میں جان کر، نبوت کے کمالات کا انکار کیا ہے۔ (۲)

غیر مقلدین اور علمائے دیو بند کے مسلم پیشوا شاہ اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا، انبیا، امام وامام زادہ، پیر، شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی، مگر ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے، ہم کو اُن کی فرماں برداری کا حکم کیا ہے، ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ (۳)

---

(۱)۔ القرآن: ۱۴۔۱۰

(۲)۔ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی: مکتوبات فارسی (دفتر اول حصہ دوم) ص: ۱۱۴

(۳)۔ اسمٰعیل دہلوی: تقویۃ الایمان (مطبع فاروقی، دہلی) ص: ۶۰

کیااس کا صاف یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہم جیسے بشر ہیں؟ اور کیا یہ اس بات کے قریب نہیں ہے ، جو کفار اپنے زمانے کے رسولوں کو کہتے رہے ہیں؟

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو، ان میں بھی اختصار کرو۔(۱)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ دہلوی صاحب کو اتنا بھی گوارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی محبوب کی اتنی تعریف بھی کی جائے، جو بشر ہی کے شایانِ شان ہو، بلکہ اس میں بھی اختصار کا مشورہ دیتے ہیں۔

محبوبان بارگاہِ الٰہی کے بارے میں اسی خطرناک ذہنیت کے مسموم اثرات زائل کرنے کے لیے علمائے اہل سنت نے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ اور دیگر مقربانِ بارگاہ کی شان میں وہ گل ہائے عقیدت پیش کیے کہ ایمان والوں کے ایمان تازہ ہو گئے۔

قرآن پاک میں حضور نبی اکرم ﷺ کے بشر اور نور ہونے کی تصریح ہے، کسی مسلمان کے لیے نہ تو آپ کی بشریت کے انکار کی گنجائش ہے، اور نہ ہی نور ہونے کی نفی کی مجال ہے، حیرت ان لوگوں پر ہے جو توحید و رسالت کی گواہی دینے کے باوجود سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور ہونے کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمانِ اقدس ہے:

"قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ"(۵۔۱۵)

تحقیق کہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا ہے اور کتاب مبین۔

اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ملتے ہیں:

اول: نور سے مراد نبی اکرم ﷺ اور آپ کا نور ہے، اور کتاب سے مراد قرآن پاک ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے "نور" کی تفسیر "رسول" سے کرنے کے بعد فرمایا: یعنی "محمّدًا" (۲) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم)

---

(۱)۔ اسمٰعیل دہلوی: تقویۃ الایمان (مطبع فاروقی، دہلی) ص: ۶۳

(۲)۔ محمد بن یعقوب فیروزآبادی: تنویر المقیاس (مصطفی البابی ہشتم) ص: ۷۲

(۳)۔ محمد بن عمر بن حسین رازی، امام تفسیر کبیر (المطبعۃ البہیۃ، مصر) ۱۱۔۱۸۹

کیااس کا صاف یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہم جیسے بشر ہیں؟ اور کیا یہ اس بات کے قریب نہیں ہے ،جو کفار اپنے زمانے کے رسولوں کو کہتے رہے ہیں؟

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو، ان میں بھی اختصار کرو۔(۱)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ دہلوی صاحب کو اتنا بھی گوارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی محبوب کی اتنی تعریف بھی کی جائے، جو بشر ہی کے شایانِ شان ہو، بلکہ اس میں بھی اختصار کا مشورہ دیتے ہیں۔

محبوبان بارگاہِ الٰہی کے بارے میں اسی خطرناک ذہنیت کے مسموم اثرات زائل کرنے کے لیے علمائے اہل سنت نے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ اور دیگر مقربانِ بارگاہ کی شان میں وہ گل ہائے عقیدت پیش کیے کہ ایمان والوں کے ایمان تازہ ہو گئے۔

قرآن پاک میں حضور نبی اکرم ﷺ کے بشر اور نور ہونے کی تصریح ہے، کسی مسلمان کے لیے نہ تو آپ کی بشریت کے انکار کی گنجائش ہے، اور نہ ہی نور ہونے کی نفی کی مجال ہے، حیرت ان لوگوں پر ہے جو توحید ورسالت کی گواہی دینے کے باوجود سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور ہونے کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمانِ اقدس ہے:

"قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ"(۵۔۱۵)

تحقیق کہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا ہے اور کتاب مبین۔

اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ملتے ہیں:

اول: نور سے مراد نبی اکرم ﷺ اور آپ کا نور ہے، اور کتاب سے مراد قرآن پاک ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے "نور" کی تفسیر "رسول" سے کرنے کے بعد فرمایا: یعنی "محمّدًا" (۲) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم)

---

(۱)۔ اسمٰعیل دہلوی: تقویۃ الایمان (مطبع فاروقی، دہلی) ص: ۶۳

(۲)۔ محمد بن یعقوب فیروز آبادی: تنویر المقیاس (مصطفی البابی ہشتم) ص: ۷۲

(۳)۔ محمد بن عمر بن حسین رازی، امام تفسیر کبیر (المطبعۃ البہیۃ، مصر) ۱۱۔۱۸۹

امام رازی علیہ الرحمہ نے نور کی تفسیر میں متعدد اقوال بیان کیے، پہلا قول یہ ہے کہ نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔(۳)

امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: یَعْنِیْ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا ﷺ نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔(۱)

تفسیر جلالین میں ہے:

اس نور سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کا نور ہے۔(۲)

جلالین کے حاشیہ تفسیر صاوی میں ہے:

حضور نبی اکرم ﷺ کا نام اس لیے نور رکھا گیا کہ آپ بصیرتوں کو منور فرماتے ہیں اور انہیں راہِ راست کی ہدایت دیتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل ہیں۔(۳)

تفسیر خازن میں ہے:

نور سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام اس لیے نور رکھا کہ آپ کے ذریعے ہدایت پائی جاتی ہے، جیسے روشنی کے ذریعے اندھیروں میں ہدایت پائی جاتی ہے۔(۴)

تفسیر مدارک میں ہے:

دوسرا احتمال یہ ہے کہ نور، محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں، کیوں کہ آپ کے ذریعے ہدایت حاصل کی جاتی ہے، جس طرح آپ کا نام سراج رکھا گیا۔(۵)

دوم: نور اور کتاب دونوں سے قرآن پاک مراد ہے۔ یہ جُبائی اور زمخشری کا قول ہے، یہ دونوں معتزلی ہیں، ان پر یہ سوال وارد ہوا کہ عطف مغایرت کو چاہتا ہے۔ جب دونوں سے مراد قرآن پاک ہے تو مغایرت کہاں رہے؟ اس کا انہوں نے جواب دیا کہ عطف کے لیے ذاتی طور پر متغائر ہونا ضروری

---

(۱)۔ محمد بن جریر طبری، امام ابو جعفر — جامع البیان فی تفسیر القرآن (مطبعۃ میمنیۃ، مصر) ۶۔۹۲

(۲)۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی، امام — تفسیر جلالین، اصح المطابع، دہلی، ص: ۹۷

(۳)۔ محمد بن صاوی، مالکی علامہ: — حاشیہ تفسیر جلالین (مصطفی البابی، مصر) ۱۔۲۵۸

(۴)۔ جلال الدین علی بن ابراہیم بغدادی: — تفسیر خازن (مکتبہ تجاریہ، مصر) ۲۔۲۳

(۵)۔ عبداللہ بن احمد نسفی، علامہ: — تفسیر نسفی (دار الکتاب العربی، بیروت) ۱۔۲۷۶

نہیں ہے، تغایر اعتباری ہی کافی ہے اور وہ یہاں موجود ہے۔

سوم: نور اور کتاب دونوں سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ ہیں، اس پر اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ عطف تغایر کو چاہتا ہے، تو اس کا جواب وہی ہوگا جو جُبّائی وغیرہ نے دیا ہے کہ تغایر اعتباری کافی ہے۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک یہ امر بعید نہیں ہے کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے نبی اکرم ﷺ مراد ہوں، عطف کی وہی توجیہ کی جائے جو جبّائی نے کی ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر نور اور کتاب مبین دونوں کا اطلاق صحیح ہے، ہوسکتا ہے کہ عبارۃ النص کے اعتبار سے تمہیں اس کے قبول کرنے میں توقف ہو تو اسے اشارۃ النص کے قبیلہ سے قرار دے۔(۱)

حضرت علامہ ملّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں:

اس امر سے کون سی چیز مانع ہے؟ کہ نور اور کتاب مبین دونوں نبی اکرم ﷺ کی صفتیں ہوں، کیوں کہ آپ نور عظیم ہیں اور انوار کے درمیان کامل ظہور رکھتے ہیں اور آپ اس لحاظ سے کتاب مبین ہیں کہ آپ تمام اسرار کے جامع، احکام، احوال اور بھلائیوں کے ظاہر کرنے والے ہیں۔(۲)

تقریباً تمام اہل سنت و جماعت مفسرین کرام نے یہ احتمال ضرور بیان کیا ہے کہ نور سے مراد نورِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ کتاب سے مراد بھی آپ ہی کی ذات اقدس ہے۔ اب کون ہے، جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے نور ہونے کا بھی انکار کرے؟

۲۸ر ذی قعدہ، ۱۳۱۷ھ کو مولوی نورالدین احمد نے گوالیار سے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں استفتا ارسال کیا اور دریافت کیا:

یہ مضمون کہ حضور سید عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے، اور ان کے نور سے باقی مخلوقات، کس حدیث سے ثابت ہے؟ اور وہ حدیث کس قسم کی ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرّہ نے فرمایا امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور امام اجل سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم

(۱)۔ محمود آلوسی، سید علامہ: روح المعانی (طبع، بیروت) ۶۔۹۸

(۲)۔ علی بن سلطان القاری: شرح شفاء (طبع، مدینہ منوّرہ) ۱۔۱۱۴

کے استاذ الاستاذ ، حافظ الحدیث، احد الاعلام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی مصنَّف میں حضرت سیدنا وابن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی وہ فرماتے ہیں:

میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتادیجیے کہ سب سے پہلے اللہ عزّ وجل نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا:

یَاجَابِرُاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِہٖ۔

اے جابر! بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی (ﷺ) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔(۱)

اس کے بعد پوری حدیث نقل کی۔

یہ حدیث کس قسم کی ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ حدیث امام بیہقی نے بھی ''دلائل النبوۃ'' میں بخو د روایت کی۔ اجلّہ ائمۂ دین مثل امام قسطلانی ''مواہب اللدنیہ'' اور امام ابن حجر مکی افضل القریٰ اور علامہ فاسی ''مطالع المسرّ ات'' اور علامہ زرقانی ''شرح مواہب'' اور علامہ دیار بکری ''خمیس'' اور شیخ محقق دہلوی ''مدارج النبوۃ'' میں وغیرہا میں اس حدیث سے استناد اور اس پر تعویل واعتماد فرماتے ہیں۔

بالجملہ وہ تلقی امت بالقبول کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے تو بلا شبہہ حدیث حسن صالح مقبول معتمد ہے، تلقی علماء بالقبول وہ شئ عظیم ہے جس کے بعد ملاحظۂ سند کی حاجت نہیں رہتی بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی ''کمابَیَّنَّاہُ فِی مُنِیْرِ العَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الاِبْہَامَیْنِ ''لاجرم علامہ محقق عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی'''' حدیقہ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ''میں فرماتے ہیں:(۲)

''وَقَدْ خُلِقَ کُلُّ شَیْئٍ مِنْ نُّوْرِہٖ ﷺ کَمَا وَرَدَبه الحدیثُ الصحیحُ''

بے شک ہر چیز نبی اکرم ﷺ کے نور سے بنی۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی۔

---

(۱)۔ احمد رضا بریلوی، اعلیٰ حضرت امام: مجموعہ رسائل (نور وسایہ) رضا فاؤنڈیشن، (لاہور) ۷۔۸

(۲)۔ احمد رضا بریلوی، اعلیٰ حضرت امام: مجموعہ رسائل (نور وسایہ) رضا فاؤنڈیشن، (لاہور) ۸۔۹

یہ جواب بڑا متین، مدلل اور معقول تھا، لیکن تعصب اور عناد اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں، اس پر چند اعتراض کیے گئے ہیں، ان کا جواب ملاحظہ ہو۔

پہلا اعتراض: احسان الٰہی ظہیر نے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے:

اگرامت سے مراد وہ لوگ ہیں جوان کی طرح جہالت اور گمراہی اور کج روی کے پیروکار ہیں، تو ہمیں نقصان دہ نہیں اور اگرامت سے مراد علما اور حدیث کے ماہرین ہیں، تو اس امر کا وجود نہیں ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو قبول کیا ہے۔(۱)

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس حدیث کی روایت اور نقل کرنے والوں کا نام بنام ذکر کیا ہے، اس کے باوجود ان سب کو جاہل اور گمراہ قرار دینا ائمۂ دین کی شان میں وہ کھلی گستاخی ہے، جو نا قابل معافی ہے اور ان لوگوں کا پرانا شیوہ ہے۔

ذیل میں ہم حدیث نور کے چند حوالے تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہیں آپ دیکھیں کہ احسان الٰہی ظہیر نے کتنے جلیل القدر ائمہ کو جاہل اور گمراہ قرار دیا ہے؟

(۱)۔ امام بخاری و مسلم کے استاذ الاستاذ امام عبدالرزاق نے مصنَّف میں اس حدیث کو روایت کیا، اس سلسلے میں چند گزارشات آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)۔ امام بیہقی نے یہ حدیث روایت کی، امام زرقانی فرماتے ہیں:

امام بیہقی نے یہ حدیث کسی قدر مختلف الفاظ سے روایت کی ہے۔

(شرح زرقانی علی المواہب ج:۱، ص:۵۶ تاریخ الخمیس، ج:۱، ص:۲۰)

(۳)۔ تفسیر نیشاپوری میں آیت مبارکہ ''وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ'' کی تفسیر میں ہے:

''كَمَا قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ''

جیسے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا۔

(نظام الدین حسن نیشاپوری (م ۷۲۸ھ) غرائب القرآن (مصطفٰے البابی، مصر ج:۸، ص:۶۶)

(۴)۔ عارف باللہ شیخ عبدالکریم جیلی (م ۸۰۵ھ) اپنی کتاب الناموس الاعظم والقاموس الاقدم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم

---

(۱)۔ احسان الٰہی ظہیر: البریلویۃ (عربی) ص:۱۰۳

ﷺ نے فرمایا:

اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کی روح پیدا فرمایا۔

(یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، علامہ: جواہر البحار، عربی (مصطفی البابی، مصر، ج: ۴، ص: ۲۲۰)

۵۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

يَاجَابِرُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ۔

اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

(احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی (م ۹۲۳ھ) مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی، ج: ۱، ص: ۵۵)

۶۔ سیرت حلبیہ میں یہ حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں:

وَفِيْهِ اَنَّهٗ اَصْلٌ لِّكُلِّ مَوْجُوْدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر موجود کی اصل ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم!

امام علی بن برہان الدین حلبی شافعی (م ۱۰۴۴ھ۔ ۱۶۳۵ء)

''سیرت حلبیہ'' مکتبہ اسلامیہ، بیروت، ج: ۱، ص: ۳۱)

۷۔ ''کشف الخفاء'' میں یہ حدیث ان ہی الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔

(علامہ اسمٰعیل بن محمد عجلونی (م ۱۱۶۲ھ ''کشف الخفاء ومزیل الالباس'' مکتبہ غزالی بیروت، ج: ۱ ص: ۲۶۵)

۸۔ خرپوطی نے شرح قصیدہ بردہ میں یہ حدیث مفہوماً نقل کی۔

(عمر بن احمد الخرپوطی (م ۱۲۹۹ھ۔ ۱۸۸۲ء) ''عصیدۃ الشہدۃ شرح القصیدۃ البردۃ''، نور محمد، کراچی، ص: ۷۳)

۹۔ ''الحدیقۃ الندیہ'' میں ہے:

حضور نبی اکرم ﷺ صاحب الجمعیۃ الکبریٰ ہیں، کیوں نہ ہو، جب کہ ہر شے آپ کے نور سے پیدا کی گئی ہے، جیسے کہ اس بارے میں یہ حدیث صحیح وارد ہے۔

(امام عبدالغنی نابلسی (م ۱۱۴۳ھ۔ ۳۱۔ ۱۷۳۰ء) مکتبہ نوریہ، فیصل آباد، ج: ۲، ص: ۳۷۵)

۱۰۔ تاریخ خمیس میں یہ روایت معنیً نقل کی ہے۔

علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری (م ۹۶۶ھ) تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، مؤسسۃ الشعبان، بیروت، ج:۱،ص:۱۹)

۱۱۔ امام علامہ شرف الدین بوصیری کے قصیدہ ہمزیہ کی شرح میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) صاحب تفسیر الجمل "الفتوحات الاحمدیہ بالمنح المحمدیہ" ص:۶،ادارہ محمد عبداللطیف حجازی، قاہرہ)

۱۲۔ امام علامہ ابن الحاج فرماتے ہیں:

فقیہ خطیب ابوالربیع کی کتاب "شفاء الصدور" میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمایا اور اس نور سے تمام اشیاء کو پیدا کیا۔

پس نورِ عرش، نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے، نورِ قلم، نورِ مصطفیٰ ص ﷺ سے ہے، لوحِ محفوظ کا نور، نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے، دن کا نور، نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے، معرفت کا نور، شمس وقمر اور آنکھوں کا نور، نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

(ترجمہ ملخصًا)(ابن الحاج: المدخل، دارالکتاب العربی، بیروت، ج:۲ ص:۳۴)

۱۳۔ علامہ ابوالحسن بن عبداللہ بکری فرماتے ہیں:

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ موجود تھا، اور کوئی شے اس کے ساتھ موجود نہ تھی، اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے حبیب ﷺ کا نور پیدا کیا، پانی، عرش، کرسی، لوح وقلم، جنت اور دوزخ، حجاب اور بادل حضرت آدم اور حضرت حوا (علیہما السلام) سے چار ہزار سال پہلے۔

(ابوالحسن بن عبداللہ بکری، "الانوار فی مولد النبی محمد"، نجف اشرف، ص:۵)

اس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا کیے جانے کی روایت صرف حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نہیں ہے بلکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۴۔ علامہ سید محمود الوسی فرماتے ہیں:

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سب کے لیے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ آپ

ممکنات پر نازل ہونے والے فیضِ الٰہی کا ان کی قابلیتوں کے مطابق واسطہ ہیں، اسی لیے آپ کا نور سب سے پہلی مخلوق تھا، حدیث شریف میں ہے: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا کیا، یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

(سید محمود الوسی (م ۱۲۷۰ھ) روح المعانی، طبع بیروت) ج:۱۷، ص:۱۰۵)

ایک جگہ حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ" نقل کی ہے۔

(روح المعانی، ج:۸، ص:۱۷)

۱۵۔ علامہ شامی کے بھتیجے سید احمد عابدین شامی (م ۱۳۲۰ھ تقریباً) نے علامہ ابن حجر مکی کے رسالہ ''النعمۃ الکبریٰ علی العالم'' کی شرح میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

(یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، علامہ: جواہر البحار (مصطفیٰ البابی، مصر) ج:۳، ص:۳۵۴)

۱۶۔ علامہ محمد مہدی فاسی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث نقل کرنے کے علاوہ ایک دوسری حدیث بھی نقل کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ"

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا اور میرے نور سے ہر چیز پیدا کی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں:

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ تمام مخلوقات سے پہلے اور ان کا سبب ہیں۔

(محمد مہدی بن احمد فاسی (م ۱۰۵۲ھ۔ ۱۶۴۲ء) ''مطالع المسرات'' شرح دلائل الخیرات ، المطبعۃ التازیہ) ص:۲۲۱

۱۷۔ علامہ احمد عبدالجواد دمشقی نے یہ حدیث امام عبدالرزاق اور امام بیہقی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ (احمد عبدالجواد دمشقی، علامہ: السراج المنیر وبسیرته اَستنیرُ) طبع دمشق ص:۱۳۔۱۴

۱۸۔ محدث جلیل حضرت ملا علی قاری نے ''المورد الروی'' میں ''مصنَّف عبدالرزاق کے حوالے سے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔

(علی بن سلطان محمد القاری، علامہ: (م ۱۰۱۴ھ) ''المورد الروی فی المولد النبوی''، تحقیق محمد بن علوی مالکی (پہلا ایڈیشن ۱۴۰۰ھ۔ ۱۹۸۰ء، ص:۴۰)

۱۹۔ مکہ مکرمہ کے نامور محقق فاضل سید محمد علوی مالکی لکھتے ہیں:

حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند صحیح ہے، اس پر کوئی غبار نہیں ہے۔ چوں کہ متن غریب ہے، اس لیے اس میں علما کا اختلاف ہے، اس حدیث کو امام بیہقی نے کسی قدر مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے۔

''محمد بن علوی مالکی حسنی، علامہ: حاشیہ ''المورد الروی'' ص:۴۰) اس جگہ علامہ مالکی نے تفصیلی نوٹ دیا ہے، جس میں حضور سید عالم، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت، احادیث مبارکہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

۲۰۔ فتاوی حدیثیہ میں ہے:

"وَاِنَّمَا الَّذِیْ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَّہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللہَ خَلَقَ نُوْرَ مُحَمَّدٍ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ مِنْ نُّوْرِہٖ"

عبدالرزاق نے جو حدیث روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے اپنے نور سے نورِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کیا۔ (ابن حجر ہیتمی مکی، امام: (م ۹۷۴ھ) فتاوی حدیثیہ (مصطفیٰ البابی، مصر، ص: ۲۴۷)

۲۱۔ مولانا عبدالحیی لکھنوی فرنگی محلی ''الآثار المرفوعہ'' میں امام عبدالرزاق کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل کرنے کے بعد تنبیہ کا عنوان دے کر لکھتے ہیں:

عبدالرزاق کی روایت سے نورِ محمدی کا پیدائش میں اوّل ہونا، اور مخلوق سے پہلے ہونا ثابت ہے۔

(عبدالحی لکھنوی، علامہ: الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة (مکتبہ قدوسیہ، لاہور) ص: ۳۳۔۳۴)

۲۲۔ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، علامہ: حجة اللہ علی العالمین (مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ص: ۲۸)

۲۳۔ مدارج النبوۃ میں ہے:

درحدیث صحیح وارد شدہ کہ "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ" (عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق: (م ۱۰۵۲ھ) مدارج النبوۃ، فارسی، (مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر) ج: ۲، ص: ۲)

فرض کیجیے کہ کسی محفل میں یہ تمام، علما، عرفا اور محدثین تشریف فرما ہوں اور اس حدیث کو بیان کر رہے ہوں اور اس کی تصدیق و توثیق کر رہے ہوں، تو کیا کوئی بڑے سے بڑا علامہ یہ کہنے کی جرأت کر سکے گا؟ کہ یہ سب جھوٹے، جاہل اور کج رو ہیں۔

مخالفین کی گواہی:

۲۴۔ غیر مقلدین کے مشہور عالم نواب وحید الزمان لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ محمدی کو پیدا کیا، پھر پانی، پھر پانی کے اوپر عرش کو پیدا کیا، پھر قلم اور دوات، پھر عقل کو پیدا کیا، پس نورِ محمدی آسمانوں، زمین اور ان میں پائی جانے والی مخلوق کے لیے مادۂ اوّلیہ ہے۔

حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ قلم اور عقل کی اولیت اضافی ہے (یعنی یہ دونوں دوسری چیزوں سے پہلے ہیں، یہ نہیں کہ سب سے پہلے ہوں ۱۲ ق ن)

(وحید الزمان، ہدیۃ المہدی (طبع سیالکوٹ) ص:۵۶)

۲۵۔ علماے دیوبند کے حکیم الامت نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بحوالہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کی اور اس پر اعتماد کیا۔

(اشرف علی تھانوی، مولوی: نشر الطیب (تاج کمپنی، لاہور) ص:۶)

۲۶۔ غیر مقلدین اور دیوبندیوں کے امام شاہ محمد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

چنانکہ روایت "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" برآں دلالت می دارد۔ جیسے کہ روایت "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" اس پر دلالت کرتی ہے۔ (محمد اسمٰعیل دہلوی: ایک روزہ (طبع ملتان) ص:۱۱)

۲۷۔ فتاوٰی رشیدیہ میں ہے:

سوال: "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" اور لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں یا وضعی؟

جواب: یہ حدیثیں صحاح میں موجود نہیں، مگر شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" کو نقل کیا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے۔

(رشید احمد گنگوہی، مولوی: فتاوٰی رشیدیہ، مبوب (محمد سعید، کراچی) ص:۱۵۷)

اس سے پہلے مدارج النبوۃ کی عبارت گزر چکی ہے جس میں شیخ محقق نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، جب کہ گنگوہی صاحب کہہ رہے ہیں کہ شیخ کے نزدیک اس کی کچھ اصل ہے۔۔۔۔۔فیا للعجب

تطبیق احادیث:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ اس سلسلے میں مختلف روایات ملتی ہیں، مثلاً نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور، عقل یا قلم۔ آیئے ذرا دیکھیں کہ ائمہ محدثین اور اربابِ مشاہدہ نے ان روایات میں کس طرح تطبیق دی ہے؟

۲۸۔ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی حنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام ابن تیمیہ بھی احترام سے لیتے ہیں، فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح کو اپنے جمال کے نور سے پیدا کیا، جیسے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میری روح کو پیدا فرمایا اور سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے قلم پیدا کیا، ان سب سے مراد ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، اس حقیقت کو نور اس لیے کہا کہ وہ جلالی ظلمات سے پاک ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ"

عقل اس لیے کہا کہ وہ کلیات کا ادراک کرنے والی ہے، قلم اس لیے کہا کہ وہ علم کے نقل کرنے کا سبب ہے۔

(عبدالقادر جیلانی، سید غوث اعظم: سرالاسرار فی مایحتاج الیہ الابرار طبع لاہور، ص: ۱۲۔ ۱۴)

۲۹۔ عمدۃ القاری میں مختلف روایات نقل کیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا، ایک روایت میں ہے کہ نور و ظلمت کو پیدا کیا اور ایک روایت میں ہے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ اس کے بعد فرماتے ہیں:

ان روایات میں تطبیق یہ ہے کہ اوّلیت اضافی امر ہے، اور جس چیز کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ اوّل ہے، تو وہ مابعد کے لحاظ سے ہے۔

(محمود ابن احمد عینی، بدرالدین: (م ۸۵۵ھ) عمدۃ القاری، طبع بیروت، ج: ۱۵، ص: ۱۰۹)

۳۰۔　محدّث جلیل حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مختلف روایات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

معلوم ہو گیا کہ مطلقاً سب سے پہلی شے نورِ محمدی ہے، پھر پانی، پھر عرش، اس کے بعد قلم، نبی اکرم ﷺ کے ماسوا سب میں اولیت اضافی ہے۔

(علی بن سلطان محمد القاری: المورد الروی، ص: ۴۴)

۳۱۔　حضرت ملا علی قاری ''مرقاۃ شرح مشکوٰۃ'' میں فرماتے ہیں:

علامہ ابن حجر نے فرمایا: اوّل مخلوقات کے بارے میں مختلف روایات ہیں اور ان کا حاصل جیسے کہ میں نے شمائل ترمذی کی شرح میں بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے وہ نور پیدا کیا گیا، جس سے نبی اکرم ﷺ پیدا کیے گئے، پھر پانی، اس کے بعد عرش۔ (المرقاۃ، طبع ملتان، ج:۱، ص:۱۴۶)

۳۲۔　ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اوّل حقیقی نورِ محمدی ہے جیسے میں نے ''المورد للمولد'' میں بیان کیا ہے۔ (المرقاۃ، ج:۱، ص:۱۶۶)

۳۳۔　مرقاۃ کے صفحہ ۱۹۴ پر فرماتے ہیں:

''ہمارے نبی ﷺ کا ذکر پہلے کیا گیا، اس لیے کہ آپ رتبے میں پہلے ہیں یا اس لیے کہ آپ وجود میں پہلے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ'' اور ''كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ''

(اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا۔ اور میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے)

۳۴۔　ایک جگہ مختلف روایات میں تطبیق کا دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اوّلیت امورِ اضافیہ میں سے ہے، لہذا تاویل یہ کی جائے گی کہ امورِ مذکورہ (قلم، عقل، نوری، روحی اور عرش) میں سے ہر ایک اپنی جنس کے افراد میں سے پہلے ہے، پس قلم دوسرے قلموں سے پہلے پیدا کیا گیا اور حضور سید عالم ﷺ کا نور تمام نوروں سے پہلے پیدا کیا گیا۔　(المرقاۃ، ج:۱، ص:۱۶۷)

۳۵۔　یہی امام جلیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور، تو وہ مشرق و مغرب میں انتہائی ظاہر ہے اور سب سے پہلے

اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کا نور پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام نور رکھا، اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُعا میں ہے :اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا ۔ اے اللہ! مجھے نور بنادے (اس کے بعد چند آیات مبارکہ نقل کی ہیں) لیکن اس نور کا ظہور اہلِ بصیرت کی آنکھ میں ہے، کیوں کہ (صرف) آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، لیکن سینوں میں دل اندھے ہوجاتے ہیں۔ (موضوعات کبیر، مجتبائی دہلی، ص:۸۶)

اس کے بعد یہی کہا جاسکتا ہے کہ جن لوگوں کی بصیرت کی آنکھیں اندھی ہوچکی ہیں، ان کی طرف ہمارا روئے سخن ہی نہیں ہے۔

۳۶۔ علامہ نجم الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۶۵۴ھ)۔۔۔احادیث نقل کرنے کے بعد مختلف روایات میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

قلم، عقل اور روح تینوں سے مراد ایک ہی ہے، اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح ہے

(نجم الدین رازی، علامہ: مرصاد العباد، طبع ایران، ص:۳۰)

۳۷۔ حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حقیقت محمدیہ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات ظہورِ اوّل ہے، اور بایں معنی حقیقۃ الحقائق ہے کہ تمام حقائق خواہ وہ انبیائے کرام کی ہوں یا ملائکہ کی، اس حقیقت کے لیے سائے کی حیثیت رکھتی ہیں اور حقیقتِ محمدیہ تمام حقیقتوں کی اصل ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا) اور یہ بھی فرمایا: خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ (میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا اور مومن میرے نور سے) لہذا آپ اللہ تعالیٰ اور تمام حقیقتوں کے درمیان واسطہ ہیں، کسی بھی شخص کا آپ کے واسطے کے بغیر مطلوب تک پہونچنا محال ہے۔ (ترجمہ)

(امام احمد سرہندی، امام ربانی شیخ مکتوبات فارسی (مکتبہ سعیدیہ، لاہور) حصہ نہم، وسوم، ص: ۱۵۳)

۳۸۔ عارف باللہ، علامہ عبدالوہاب شعرانی (م ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

اگر تو یہ کہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا گیا، اور ایک روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا، ان میں تطبیق کیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ ان دونوں سے مراد ایک ہے، کیوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حقیقت کو کبھی عقلِ اوّل سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی نور سے۔

(عبدالوہاب شعرانی، امام: م ۹۷۳ھ (الیواقیت والجواہر، مصر) ج:۲، ص:۲۰)

۳۹۔ حضرت شیخ عبدالکریم جیلی (م ۸۰۵ھ) نے بھی یہی تطبیق دی ہے کہ عقل، قلم اور روح مصطفےٰ ﷺ سے مراد ایک ہی چیز ہے صرف تعبیر کا فرق ہے۔ (جواہر البحار، ج: ۴، ص: ۲۲۰)

۴۰۔ تاریخ خمیس میں ہے:

محققین کے نزدیک اِن احادیث سے مراد ایک ہی شے ہے، حیثیتوں اور نسبتوں کے اعتبار سے عبارات مختلف ہیں، پھر ''شرح مواقف'' سے بعض ائمہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

عقل، قلم اور روحِ مصطفیٰ ﷺ کا مصداق ایک ہی ہے۔

(حسین بن محمد دیاربکری، علامہ: تاریخ خمیس، ج:۱، ص:۱۹)

۴۱۔ امام المناطقہ میر سید زاہد ہروی، ملاجلال کے حواشی کے منہیہ میں فرماتے ہیں:

علم تفصیلی کے چار مرتبے ہیں، پہلے مرتبے کو اصطلاحِ شریعت میں قلم، نور اور عقل کہتے ہیں، صوفیا اُسے عقلِ کل اور حکما عقول کہتے ہیں۔

(میر سید زاہد ہروی: حاشیہ ملاجلال (مطبع یوسفی، لکھنؤ) ص:۹۶)

۴۲۔ ڈاکٹر اقبال صاحب فرماتے ہیں:

لوَح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب

گنبدِ آبگینہ رنگ، تیرے محیط میں حباب

(کلیات اقبال اردو (شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور) ص:۴۰۵)

اگر زحمت نہ ہو تو ایک مرتبہ پھر ان حوالہ جات پر طائرانہ نظر ڈال لیجیے اور پوری دیانت داری سے بتائیے کہ کیا کوئی صاحبِ علم، ہوش وحواس کی سلامتی کے ساتھ ان حوالوں کو یہ کہہ کر رد کر سکتا ہے کہ یہ حضرات جاہل اور گمراہ تھے، اگر اب بھی کوئی شخص یہ کہنے پر مصر ہے، تو اسے پہلی فرصت میں اپنا دماغی معائنہ کرانا چاہیے۔

دوسرا اعتراض:

احسان الٰہی ظہیر نے لکھا ہے:

یہ کس نے کہا ہے؟ کہ امت کا کسی حدیث کو قبول کر لینا اسے اس درجہ تک پہونچا دیتا ہے کہ اس کی

سند کی طرف نظر ہی نہیں کی جائے گی۔(۱)

جواب:

آیئے آپ کو دکھائیں کہ علماے امت کے کسی حدیث کو قبول کرنے کا کیا مقام ہے؟

(۱) عمدۃ المحققین حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاری اور مسلم کی روایت کردہ حدیث، خبر واحد ہونے کے باوجود یقین کا فائدہ دیتی ہے، کیوں کہ اس میں صحت کے کئی قرائن پائے گئے ہیں، ان میں سے ایک قرینہ یہ ہے کہ علماے امت نے ان کی کتابوں کو قبول کیا ہے، اس گفتگو کے بعد علامہ ابن حجر مکی فرماتے ہیں:

"وَهٰذَا التَّلَقِّيْ وَحْدَهٗ اَقْوٰى فِيْ اِفَادَةِ الْعِلْمِ مِنْ مُّجَرَّدِ كَثْرَةِ الطُّرُقِ الْقَاصِرَةِ عَنِ التَّوَاتُرِ"(۲)

یقین کے لیے تواتر سے کم درجہ کثرتِ طرق کے مقابلے میں علماے امت کا قبول کرنا زیادہ مفید ہے۔

غور فرمایا آپ نے؟ مطلب یہ ہے کہ کسی حدیث کی سندوں کی کثرت (جب کہ تواتر سے کم ہو) اس قدر مفید یقین نہیں، جس قدر علمائے امت کا کسی حدیث کو قبول کر لینا مفید یقین ہے۔

(۲) حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے ایک شخص نماز کو حاضر ہو اور امام ایک حال میں ہو تو مقتدی اسی حال کو اختیار کرے۔

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے ہمیں معلوم نہیں کہ کسی نے اس حدیث کو کسی دوسری سند سے روایت کیا ہو، اس کے باوجود امام ترمذی نے فرمایا:

"وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ"

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

---

(۱)۔ احسان الٰہی ظہیر: البریلویۃ، ص: ۱۰۳)

(۲)۔ احمد بن حجر عسقلانی، امام: نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر (طبع، ملتان) ص: ۲۴-۲۵

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

فَكَانَ التِّرْمِذِيَّ يُرِيْدُ تَقْوِيَةَ الْحَدِيْثِ بِعَمَلِ اَهْلِ الْعِلْمِ۔(۱)

گویا امام ترمذی اہلِ علم کے عمل کے ذریعے اس حدیث کو تقویت دینا چاہتے ہیں۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے بارے میں ہم چند حوالے اس سے پہلے پیش کر چکے ہیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ اس حدیث کو یک لخت رد کر دیا جائے اور اس کے بیان کرنے کو ناجائز اور گناہ قرار دیا جائے۔

ہفت روزہ الاعتصام کے مدیر حافظ صلاح الدین یوسف کا ناروا انداز ملاحظہ ہو، لکھتے ہیں:

صاحب المواہب علامہ قسطلانی (متوفی ۹۲۳ھ) نویں دسویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں، ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان نو سو سال کا طویل فاصلہ ہے، جب تک درمیان کی یہ کڑیاں مستند سلسلہ سے نہ جوڑی جائیں گی، اس وقت تک موصوف کی بے سند نقل کردہ روایات پایہ اعتبار سے ساقط سمجھی جائیں گی، اس اعتبار سے سوال میں مذکور روایت بالکل بے اصل ہے، اس کو بیان کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔(۲)

امام قسطلانی نے یہ حدیث مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے بیان کی ہے، صرف انہوں نے ہی نہیں، بلکہ بہت سے جلیل القدر محدثین اور اصحابِ کشف بزرگان دین نے بھی ان سے روایت کیا ہے، تفصیل اس سے پہلے گزر چکی ہے، اتنے جلیل القدر ائمہ کرام کو بہت بڑے گناہ کا مرتکب قرار دینا، جیسے الاعتصام کے مدیر نے کیا ہے، خود گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔

حیرت ہے کہ مصنف عبدالرزاق کو تو معتمد کتاب تسلیم کیا جاتا ہے یہ حدیث تب مقبول ہوگی، جب تم اپنی پوری سند بیان کر دو گے، یہ ایسے ہی ہے جیسے آج کوئی شخص بخاری شریف کے حوالے سے حدیث بیان کرے اور اسے کہا جائے کہ تمہارے اور امام بخاری کے درمیان صدیوں کا فاصلہ حائل ہے، تمہارا حوالہ اُس وقت تک قابلِ قبول نہیں، جب تک تم اپنی سند امام بخاری تک بیان نہ کرو بلکہ بقول صلاح الدین یوسف چودہ سو سالہ درمیانی کڑیاں ملانا پڑیں گی اور ظاہر ہے یہ مطالبہ قابل قبول نہیں ہے۔

---

(۱)۔ علی بن سلطان محمد القاری، علامہ: مرقاۃ المفاتیح (امدادیہ، ملتان) ۳۔۹۸)

(۲)۔ صلاح الدین یوسف، حافظ: ہفت روزہ الاعتصام، ۲۳، مارچ ۱۹۹۰ء ص:۸

تیسرا اعتراض:

احسان الٰہی ظہیر، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

انہوں نے اپنے رسالہ ''صلاۃ الصفا'' میں ایک موضوع اور باطل روایت درج کی ہے اور اس کی نسبت کہا ہے کہ حافظ عبدالرزاق نے اسے مصنف میں بیان کیا ہے، حالاں کہ وہ روایت مصنف میں نہیں ہے۔(۱)

اس سے پہلے متعدد حوالوں سے بیان کیا جا چکا ہے کہ اس حدیث کو عالم اسلام کے جلیل القدر علمائے محدثین، اور ارباب کشف وشہود نے بیان کیا ہے، اور اس سے استدلال کیا ہے، اس کے باوجود اس حدیث کو موضوع اور باطل قرار دینا قطعاً غلط ہے، رہا یہ سوال کہ اس حدیث کے سلسلے میں عبدالرزاق کا حوالہ دیا جاتا ہے، مصنف عبدالرزاق چھپ چکی ہے، اور اس میں یہ حدیث نہیں ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال اس وقت صحیح ہوتا، جب کہ ناشرین کو مکمل نسخہ دستیاب ہوا ہوتا، وہ تو خود تسلیم کر رہے ہیں کہ ہمیں مکمل نسخہ کہیں سے نہیں مل سکا اس کتاب کے مرتب اور ناشر نے کتاب الطھارۃ کی ابتدا میں یہ نوٹ دیا ہے۔

اس جلیل دفتر (مصنف) کی طباعت اور تیاری کے سلسلے میں جو نسخوں پر ہمیں آگاہی ہوئی ہے یا ہم نے مخطوطے یا فوٹو کاپی کی صورت میں حاصل کیے ہیں، ان کی تفصیل آپ مقدمہ میں پائیں گے انشاء اللہ! وہ سب ناقص ہیں، ہاں آستانہ (ترکی) کے کتب خانہ میں ملا مراد کا نسخہ کامل ہے، لیکن اس کی ابتدا میں طویل نقص ہے اور اصلی کی پانچویں جلد بھی ابتدا سے ناقص ہے۔(۲)

اب یہ فیصلہ تو ناظرین ہی کریں گے کہ جن لوگوں کے پاس مصنف کا مکمل نسخہ ہی موجود نہیں ہے، ان کا یہ کہنا کس طرح قابلِ قبول ہوسکتا ہے؟ کہ چوں کہ یہ حدیث مصنف میں موجود نہیں ہے، اس لیے موضوع ہے، جب کہ دوسری طرف تاریخِ اسلام کے نامور اور مستند علماء اسے مصنف کے حوالے سے بیان کر رہے ہیں، بدیہی بات ہے کہ ان کا بیان ہی قبول کیا جائے گا۔

امام علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

---

(۱)۔ احسان الٰہی ظہیر: البریلویۃ (عربی) ص:۱۰۲

(۲)۔ حبیب الرحمٰن اعظمی: مصنف عبدالرزاق (طبع، بیروت) ۱۔۳

جس شخص کو علم اور لوگوں کی روایت کے ساتھ تھوڑا سا تعلق بھی ہے، وہ اس امر میں شک نہیں کرے گا کہ اگر امام مالک اسے بالمشافہہ کوئی خبر دیں، تو وہ یقین کر لے گا کہ امام نے سچی خبر دی ہے۔(۱)

یہی بات ہم بھی کہتے ہیں کہ علم و دیانت سے تعلق رکھنے والا ہر شخص باور کرے گا کہ عالم اسلام کی نامور شخصیات، جن کے حوالے اس سے پہلے گزر چکے ہیں، اگر بالمشافہہ اسے بیان کریں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث امام عبدالرزاق نے مصنف میں بیان کی ہے، تو وہ اس بیان میں یقیناً سچے ہوں گے۔

چوتھا اعتراض:

غیر مقلدین کے ایک امام مولوی محمد داؤد غزنوی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پر اعتراض کیا ہے۔

لیکن یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ سبحانہ وتعالیٰ، کے ذاتی طور سے پیدا ہوئے، نہ صرف یہ کہ جہالت ہے، بلکہ صریح کفر ہے، اس لیے کہ اس کا معنی یہ ہوگا کہ ذاتِ الٰہی کا نور، مادہ ہوا، آپ کی پیدائش کا گویا آپ ذاتِ الٰہی کے جز ہیں۔ العیاذ باللہ اور یہ عقلاً وشرعًا غلط ہے۔۔۔ نیز اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ وتقدس نے اپنے نور کا ایک حصہ الگ کر کے آپ کے وجود کو تیار کیا، تو معاذ اللہ! معاذ اللہ! اللہ جل شانہ کے ذاتی نور کا ایک جز وکم ہو گیا۔(۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

"نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُّوْرِهٖ" غزنوی صاحب نے سمجھا کہ لفظ مِنْ تبعیضیہ ہے لہذا یہ معنی کشید کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کا ایک حصہ الگ کر کے آپ کے وجود کو تیار کیا، اور یہ خیال نہ کیا کہ لفظ مِنْ کئی دوسرے معنوں کے لیے بھی آتا ہے۔۔۔ درس نظامی کی ابتدائی کتاب "مائۃ عامل" میں وہ معانی دیکھے جا سکتے ہیں۔۔۔۔ اس جگہ لفظ مِنْ ابتدائیہ اتصالیہ ہے، جس کا مفاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے کسی چیز کے واسطے کے بغیر آپ کا نور پیدا کیا، اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

---

(۱)۔ احمد ابن حجر عسقلانی، امام: شرح نخبۃ الفکر (طبع، ملتان) ص: ۲۷)

(۲)۔ محمود داود غزنوی: ہفت روزہ الاعتصام، لاہور (۲۳۔ مارچ، ۱۹۹۰ء) ص: ۱۱

"وَكَلِمَتُه اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ" (النساء، ۴۔۱۷۱)

علامہ سید محمود آلوسی، اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

کلمہ مِنْ مجازاً ابتداءِ غایت کے لیے ہے، تبعیضیہ نہیں ہے، جیسے کہ عیسائیوں نے گمان کیا، کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کے دربار کا ایک ماہر طبیب عیسائی تھا، اُس نے ایک دن علامہ علی بن حسین واقدی مروزی سے مناظرہ کیا اور کہا کہ تمہاری کتاب (قرآن پاک) میں ایک آیت ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کا جز ہیں اور یہی آیت پیش کی (وَرُوْحٌ مِّنْهُ)

علامہ واقدی نے یہ آیت پیش کی:

"وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ"

(اور تمہارے لیے وہ سب چیزیں مسخر کیں جو آسمانوں اور جو زمین میں ہیں، سب اس کی طرف سے ہیں)

کہنے لگے کہ تمہاری بات مان لی جائے تو لازم آئے گا کہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی جز ہوں، عیسائی لاجواب ہو گیا اور اسلام لے آیا۔ ہارون الرشید بہت خوش ہوا اور واقدی کو گراں قدر انعام سے نوازا۔(۱)

عیسائی طبیب کی سمجھ میں بات آ گئی اور وہ اسلام لے آیا، اب دیکھیے منکرین اور معترضین کی عقل میں یہ بات آتی ہے اور وہ تسلیم کرتے ہیں یا اپنے انکار پر ہی ڈٹے رہتے ہیں۔۔۔۔۔؟ دیدہ باید!

علامہ زرقانی فرماتے ہیں: مِنْ نُوْرٍ هُوَ ذَاتُهٗ لَا بِمَعْنٰى اَنَّهَا مَادَّةٌ خُلِقَ نُوْرُه مِنْهَا بَلْ بِمَعْنٰى تَعَلُّقِ الْاِرَادَةِ بِهٖ بِلَا وَاسِطَةِ شَيْءٍ فِيْ وُجُوْدِهٖ۔ (۲)

یعنی اس نور سے پیدا کیا جو ذاتِ باری تعالیٰ کا عین ہے، یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مادہ ہے، جس سے نبی اکرم ﷺ کا نور پیدا کیا گیا، بلکہ آپ کے نور کے ساتھ کسی چیز کے واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ارادے کا تعلق ہوا۔

اس وضاحت کے بعد غزنوی صاحب کے دونوں اعتراض اٹھ جاتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

---

(۱)۔ محمود آلوسی، علامہ سید: روح المعانی (طبع، ایران) ۶۔ ۲۳)

(۲)۔ محمد بن عبدالباقی زرقانی، امام: شرح مواہب لدنیہ، ۱۔ ۵۵)

حَاشَ لله! یہ کسی مسلمان کا عقیدہ کیا گمان بھی نہیں ہوسکتا کہ نورِ رسالت یا کوئی چیز معاذ اللہ! ذاتِ الٰہی کا جُز یا عین ونفس ہے، ایسا عقیدہ ضرور کفر وارتداد ہے۔(۱)

پانچواں اعتراض:

احسان الٰہی ظہیر لکھتے ہیں:

قرآن وحدیث کی نصوص سے نبی اکرم ﷺ کی بشریت ثابت ہے اور یہ حدیث اپنے ظاہر کے اعتبار سے ان نصوص کے مخالف ہے۔

واقع بھی اس حدیث کے خلاف ہے، آپ کے والدین تھے، حلیمہ سعدیہ نے آپ کو دودھ پلایا، آپ نے امہات المومنین سے نکاح کیا، آپ کی اولاد تھی، آپ کے رشتے دار اور سسرال والے تھے۔(۲)(ترجمہ ملخصًا)

یہ عبث گفتگو اس مفروضے پر مبنی ہے کہ اہل سنت وجماعت (بریلویوں) کے نزدیک حضور نبی اکرم ﷺ صرف نور ہیں اور بشر نہیں ہیں، حالاں کہ ہمارا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ہے، جیسے کہ اس سے پہلے بیان ہوا۔

چھٹا اعتراض:

پرتگال کے ایک صاحب نے اول مخلوق کے بارے میں وارد احادیث کے درمیان تطبیق دینے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ: صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پانی کو پیدا کیا، حدیث نور ثابت ہی نہیں ہے، تو تطبیق کی کیا ضرورت اور گنجائش ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ تطبیق ہم نے نہیں دی، ہم تو ناقل ہیں، پوچھنا ہو تو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ عبدالکریم جیلی، علامہ عبدالوہاب شعرانی، علامہ حسین بن محمد دیار بکری، علامہ بدرالدین محمود عینی اور حضرت ملا علی قاری رحمہم اللہ تعالیٰ سے پوچھیے۔ جنہوں نے تطبیق دی ہے اور اول مخلوق حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو قرار دیا ہے، ان کے نزدیک حدیث نور ثابت نہ ہوتی، تو تطبیق ہی کیوں دیتے؟ حوالے اس سے پہلے دیئے جا چکے ہیں۔

(۱)۔ احمد رضا بریلوی، اعلیٰ حضرت امام: مجموعہ رسائل (نور وسایہ) طبع، لاہور، ص:۳۶
(۲)۔ احسان الٰہی ظہیر: البریلویۃ (عربی) ص:۱۰۳

پرتگال کے اسی علامہ کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پانی پیدا کیا، اس دعوے پر بطور دلیل یہ آیت پیش کی:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَيٍّ

اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا۔

ان کے خیال میں حدیثِ نور اس آیت کے خلاف ہے اور تطبیق کی ضرورت نہیں کیوں کہ حدیثِ نور ثابت ہی نہیں ہے۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ آیتِ مبارکہ میں مطلق موجودات کا ذکر نہیں کیا گیا، بلکہ اجسام اور خصوصًا حیوانات کا ذکر ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یعنی ہم نے پانی سے ہر حیوان کو پیدا کیا، یعنی ہر اس چیز کو جو حیاتِ حقیقیہ سے متصف ہے، یہ تفسیر کلبی اور مفسرین کی ایک جماعت سے منقول ہے، اس کی تائید اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چوپائے کو پانی سے پیدا کیا۔(۱)

ظاہر ہے کہ آیت وحدیث میں مخالفت ہی نہیں ہے، آیتِ مبارکہ میں حیوانات کو پانی سے پیدا کیے جانے کا ذکر ہے اور حدیث نور میں کسی حیوان اور جسم کا ذکر نہیں ہے، بلکہ ایک مجرد کا ذکر ہے جو تمام اجسام، بلکہ تمام انوار سے پہلے پیدا کیا گیا اور وہ تھا نورِ مصطفیٰ (حضور نبی اکرم) ﷺ

لطیفہ:

احسان الٰہی ظہیر کہتے ہیں کہ ایک بریلوی نے اُردو میں یہ شعر کہا ہے:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر   اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر(۱)

اللہ اکبر! اجلہ علمائے اسلام کی ایک جماعت نے مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہر کرنے والی ایک حدیث بیان کی، تو اسے یہ لوگ بے سند کہہ کر رد کر دیتے ہیں

(۱)۔ محمود آلوسی، علامہ سید: روح المعانی (طبع، ایران) ۱۷۔ ۳۴

اوراس طرح انکار حدیث کا دروازہ کھولتے ہیں، دوسری طرف خود یہ شعر نقل کر دیا اور یہ تک نہ سوچا کہ ہم کس منہ سے یہ شعر بریلویوں کے سر تھوپ رہے ہیں، نہ کوئی حوالے نہ کوئی سند، ہمارے نزدیک یہ شعر اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے غلط ہے۔

بے سایہ وسایہ بانِ عالم:

سایہ کثیف اجسام کا ہوتا ہے، لطیف اشیاء مثلا ہوا، اور فرشتوں کا سایہ نہیں ہوتا، حضور نبی اکرم ﷺ نور مجسم ہیں، اس لیے آپ کے جسم اقدس کا سایہ نہ تھا، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے حدیث شریف اور ائمہ متقدمین کے ارشادات کی روشنی میں یہ مسئلہ بیان کیا، ظاہر ہے کہ جس شخص کا دل نورِ ایمان سے روشن ہوگا، وہ اپنے آقا و مولا رحمۃ للعالمین، محبوب رب العالمین ﷺ کے کمالاتِ عالیہ اور فضائل سن کر جھوم جائے گا۔ اور ''آمنّا وصدّقنا'' کہے گا، مخالف یہ کہہ کر دامن نہیں چھڑا سکے گا کہ یہ تو بریلویوں کے خرافات ہیں، کیوں کہ اس باب میں جن اکابر کے نام آتے ہیں ان پر بریلویت کی چھاپ نہیں لگائی جا سکتی یہ تو وہ بزرگ ہیں جو صدیوں پہلے گزر چکے ہیں، آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ ان کا نورِ عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آ گیا اور نہ قیام فرمایا، چراغ کی ضیاء میں، مگر یہ کہ حضور کے تابش نور نے اس چمک کو دبا لیا۔ (۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادِ مبارک سے ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صرف معنوی نور ہی نہیں ہیں، حسّی نور بھی ہیں۔

۲۔ امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''تفسیر مدارک'' میں فرماتے ہیں:

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔ (۱)

---

(۱)۔ احسان الٰہی ظہیر: البریلویۃ، ص: ۱۰۵

(۲)۔ عبدالرحمٰن ابن جوزی، امام: کتاب الوفا (مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد) ۲۔ ۴۰۷

۳۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''خصائص کبریٰ'' میں ایک باب کا عنوان قائم کیا ہے:

بَابُ الآیَۃِ فِیْ اَنَّہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یُرَی لَہٗ ظِلٌّ۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ معجزہ کہ آپ کا سایہ نہیں دیکھا جاتا تھا، اس باب میں حکیم ترمذی کے حوالے حضرت ذکوان کی روایت لائے ہیں کہ سرور دوعالم ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا تھا، نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ (ترجمہ)

اس کے بعد محدث ابن سبع کا یہ ارشاد لائے ہیں:

حضور نبی اکرم ﷺ کے خواص میں سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور آپ نور ہیں، اس لیے جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے، آپ کا سایہ نظر نہ آتا تھا، بعض علما نے کہا اس کی شاہد وہ حدیث ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی دعا میں عرض کیا کہ مجھے نور بنادے۔ (۲)

۴۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی دوسری تصنیف ''انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب'' میں فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نظر نہیں آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔۔۔ابن سبع نے فرمایا: اس لیے کہ حضور نور ہیں۔۔۔امام رزین نے فرمایا کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں۔ (۳)

۵۔ امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے وہ بات ہے جو بیان کی گئی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں، اس لیے کہ حضور نور ہیں۔ (۱)

۶۔ علامہ شہاب الدین خفاجی نے ''شرح شفاء'' میں کسی قدر گفتگو کے بعد اپنی ایک رباعی بیان کی، جس ترجمہ یہ ہے:

---

(۱)۔ عبداللہ بن احمد نسفی، امام: تفسیر مدارک (طبع، بیروت) ۳۔۱۳۵

(۲)۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی، امام: خصائص کبریٰ (مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد) ۱۔۶۸

(۳)۔ ایضًا: انموذج اللبیب (الکتاب، لاہور) ص: ۵۳

احمد مصطفیٰ ﷺ کے سائے کا دامن، حضور کی فضیلت وکرامت کی بناء پر زمین پر نہ کھینچا گیا، جیسے کہ محدثین کرام نے کہا ہے، یہ عجیب بات ہے اور اس سے عجیب تر یہ کہ تمام لوگ آپ کے سائے میں ہیں۔

نیز فرمایا:

قرآن پاک کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بشر ہونا، اس کے منافی نہیں ہے، جیسے کہ وہم کیا گیا ہے، اگر تو سمجھے تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "نور علی نور" ہیں۔(۲)

۷۔ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھوپ اور چاندنی میں سایہ نہ تھا، اسے حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کیا، پھر ابن سبع کا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے استدلال اور حدیث "اِجْعَلْنِیْ نُوْرًا" سے استشہاد کیا۔(۳)

۸۔ اسی طرح ''سیرتِ شامیہ'' میں ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ امام حکیم ترمذی نے فرمایا اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی کافر سایہ اقدس پر پاؤں نہ رکھے۔(۴)

۹۔ امام زرقانی نے اس پر تفصیلاً گفتگو کی ہے۔(۵)

۱۰۔ امام علامہ بوصیری کے ''قصیدہ ہمزیہ'' کی شرح میں علامہ سلیمان جمل نے یہی بیان کیا۔(۶)

۱۱۔ اسی طرح ''کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس'' میں ہے۔(۱)

۱۲۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

عالمِ شہادت میں کسی بھی شخص کا سایہ اُس سے لطیف ہوتا ہے اور چوں کہ پورے جہان میں آپ

---

(۱)۔ قاضی عیاض بن موسیٰ اندلسی، امام: الشفاء (عربی، طبع ملتاب) ۱۔ ۲۴۳

(۲)۔ احمد شہاب الدین خفاجی، علامہ: نسیم الریاض (مکتبہ سلفیہ، مدینہ منورہ) ۳۔ ۲۸۲

(۳)۔ احمد بن محمد قسطلانی، علامہ: مواہب لدنیہ (مع زرقانی) ۴۔ ۲۵۳

(۴)۔ محمد بن یوسف شامی، علامہ: سبل الہدیٰ والرشاد (طبع، مصر) ۲۔ ۱۲۳

(۵)۔ محمد بن عبدالباقی زرقانی، علامہ: شرح مواہب لدنیہ، ۴۔ ۲۳۵

(۶)۔ سلیمان جمل، علامہ: فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ (المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر) ص:۵

سے زیادہ لطیف کوئی نہیں ہے، تو آپ کا سایہ کس طرح ہوسکتا ہے؟۔(۲)

۱۳۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے حکیم ترمذی کی روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا:

حضور نبی اکرم ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام نور ہے، اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔(۳)

۱۴۔ علامہ عبدالرؤف مناوی (م ۱۰۰۳ھ) نے امام ابن مبارک اور ابن جوزی کے حوالے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث نقل کی ہے۔(۴)

۱۵۔ تفسیر عزیزی میں سورۃ الضحیٰ کی تفسیر میں ہے:

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔(۵)

احسان الٰہی ظہیر نے لکھا ہے:

انہوں (مولانا احمد رضا) نے اپنے اماموں سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور یہ کہ آپ نور تھے۔(۶)

اہل سنت و جماعت! مبارک ہو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تک جن حضرات نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے کی نفی کی ہے، وہ سب ہمارے امام ہیں، غیر مقلدین کے نہیں، اگر اُن کے امام ہوتے تو یہ کیوں کہا جاتا کہ ''انہوں نے اپنے اماموں سے نقل کیا ہے'' آیئے سرسری نظر سے جائزہ لیں کہ ظہیر صاحب نے کن کن حضرات کو امام ماننے سے انکار کیا ہے۔

---

(۱)۔ حسین بن محمد دیار بکری، علامہ: تاریخ الخمیس مؤسسۃ الشعبان، بیروت) ۱۔۲۱۹

(۲)۔ (الف) احمد سرہندی، مجدد الف ثانی: مکتوبات امام ربانی، فارسی حصہ نہم دفتر سوم (طبع، لاہور) ص: ۱۵۳

(ب) ایضا: ایضا:

(۳)۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق: مدارج النبوۃ فارسی (مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر) ۱۔۲۱

(۴)۔ عبدالرؤف مناوی، علامہ: شرح شمائل ترمذی (مصطفی البابی، مصر) ۱۔۴۷

(۵)۔ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ: تفسیر عزیزی، فارسی (مسلم بک ڈپو دہلی) ص: ۳۱۲

(۶)۔ احسان الٰہی ظہیر: البریلویۃ (عربی) ص: ۱۰۵

(۱) حضرت ابن عباس (۲) حضرت عثمان غنی (۳) امام جلال الدین سیوطی (۴) امام نسفی، صاحب مدارک (۵) امام قاضی عیاض (۶) علامہ شہاب الدین خفاجی (۷) جلیل القدر تابعی، حضرت ذکوان (۸) امام ابن سبع (۹) حکیم امام ترمذی (۱۰) علامہ بن یوسف شامی (۱۱) امام احمد بن قسطلانی (۱۲) امام زرقانی (۱۳) علامہ سلیمان جمل (۱۴) علامہ حسین بن محمد دیار بکری (۱۵) امام ربانی مجدد الف ثانی (۱۶) شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۱۷) امام عبدالرؤف مناوی (۱۸) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم۔

استدراک

حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری دامت برکاتہم شیخ الحدیث ومہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور نے اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ مصنَّف کے بازیافت ہونے والے حصّے کی پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک درخت پیدا فرمایا جس کی چار شاخیں تھیں، اس درخت کا نام ''شجرۃ الیقین'' (یقین کا درخت'' رکھا پھر نور مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کیا، اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یقین کا درخت پہلے تھا، جب کہ ہمارا ظنی عقیدہ یہ ہے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے پیدا کیا گیا۔

اس سلسلے میں گزارش ہے:

(۱)۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ ''حدیث نور'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے، اس لیے اسے ترجیح ہے جب کہ مصنَّف کی پہلی حدیث ایک صحابی کا قول ہے اور حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں ہے۔

(۲)۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت اولیت کے بیان میں نص ہے کیوں کہ اس میں سوال ہی یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کون سی چیز پیدا فرمائی؟ اور جواب بھی اسی بات کا بالقصد دیا گیا اس لیے اسے ترجیح ہے، جب کہ یہ حدیث بیان تخلیق نور میں تو نص ہے، لیکن اولیت کے بیان میں نص نہیں ہے، بلکہ ظاہر ہے اور ظاہر کے مقابل نص کو ترجیح ہوتی ہے۔

(۳)۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ ''حدیث نور'' کو علمائے امت کی طرف سے عظیم تلقی بالقبول حاصل ہے، جب کہ حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو وہ تلقی بالقبول

حاصل نہیں۔

بعض لوگوں کے بارے میں سنا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مصنَّف کے مخطوطے کا رسم الخط ہندوستانی ہے، لہذا یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ بغداد شریف میں لکھا گیا ہو "میں نہ مانوں" کا تو افلاطون اور بقراط کے پاس بھی علاج نہیں تھا، کیا اعتراض کرنے والوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہندوستان کے بے شمار اہلِ علم نے حرمین شریفین جا کر بڑے بڑے علمی کام کیے ہیں بغداد شریف میں کسی کتاب کے لکھے جانے کے لیے کیا ضروری ہے کہ وہ بغداد شریف ہی کا رہنے والا ہو۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری　۱۳ رصفر ۱۴۲۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، وہ جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت ورسوائی کا شکار بنا دیتا ہے، ہر بھلائی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ ہر (ممکن) شے پر قادر ہے، صلاۃ وسلام نازل ہو عدنان کے اولاد کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اللہ تعالیٰ نے خوش خبری دینے والا، ڈرسنانے والا، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکانے والا آفتاب بنا کر بھیجا، آپ کی نورانی اور مبارک آل، آپ کے صحابہ کرام اور تابعین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) پر۔

امابعد!

آج سے تقریباً ایک سال پہلے میں نے امام عبدالرزاق صنعانی کی کتاب "مصنَّف" کے گم شدہ حصے پر تحقیق کی تھی اور اسے طبع کیا تھا، میں نے شعبۂ حدیث میں اعلیٰ تعلیم "ام القری یونیورسٹی" (سعودی عرب) وغیرہ میں حاصل کی، اس دوران میں نے یہ حصہ چھپنے کے لیے دے دیا، مجھے امید تھی کہ محققین اس کام پر نظر ڈالیں گے اور اپنی رائے کا اظہار کریں گے، کیوں کہ علم، اصحاب علم کے درمیان ایک رشتہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (الآیۃ) نیکی اور پرہیز گاری کے کام میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: (الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ) دین خیر خواہی کا نام ہے۔

اس لیے مجھے امید تھی اور آئندہ بھی رہے گی کہ اصحاب علم اسلامی اخلاق کے دائرے کی وسعت کے مطابق نیکی، پرہیز گاری اور خیر خواہی کے اظہار میں تعاون کریں گے، مگر انتہا پسندوں کی ایک جماعت

نے مختلف رویئے کا اظہار کیا اور وہ ہماری نظر میں دو قسم کے ہیں:

(۱)۔ وہ انتہا پسند جو وسائل رزق حاصل کرنے اور ملازمت میں مصروف ہیں۔

(۲)۔ اصلی انتہا پسند۔

دونوں قسم کے افراد نے وہ راستہ اختیار کیا جو صحیح علمی تنقید، اسلام کی وسعت، اخلاق کی آسانی اور مسلمانوں کے بارے میں حسن ظن سے کام لینے سے بعید تھا، انہوں نے ہماری اور ہمارے دوستوں کی مختلف طریقوں سے مذمت کی، یہاں تک کہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور دلوں کی بھڑاس نکالنے کے لیے ہم پر بڑی بڑی اور بری بری تہمتیں لگانے سے دریغ نہیں کیا، ہم اپنے لیے اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ عافیت اور راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انہوں نے ایک طرف تو کینے اور دشمنی کا راستہ اختیار کیا اور دوسری طرف خیانت اور بہتان کا انداز اپنایا، جب کہ ہمیں ان میں سے کوئی طریقہ بھی خوف زدہ نہیں کرسکتا، ہم جس بات کو صحیح سمجھتے ہیں اسی کی تائید میں کوشاں ہیں، خواہ کوئی راضی ہو یا ناراض، قافلہ ان شاء اللہ تعالیٰ چلتا رہے گا اور اچھا انجام پرہیز گاروں کے لیے ہے۔

میں نے یہ کلمات اس لیے لکھے ہیں تاکہ حقائق منکشف ہوجائیں، سچے اور جھوٹے کا فرق ظاہر ہوجائے اور قارئین کرام پر واضح ہوجائے کہ وثوق اور اطمینان والا کون ہے اور راہ فرار اختیار کرنے والا کون ہے؟ اس تحریر سے میرا مقصد انتہا پسند حاسد یا خیانت پسند شخص سے ٹکر لینا نہیں ہے، میرا مقصد تو یہ ہے کہ (اللہ اور رسول کے) سچے محبین کے دلوں کو قوت حاصل ہو، تاکہ ان پر اڑایا جانے والا غبار اثر انداز نہ ہو، اور بے وقعت تحریرات ان کے لیے اشتباہ کا باعث نہ ہوں، کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مخالف تو کبھی مطمئن نہیں ہوگا اور اپنی غلط روش سے باز نہیں آئے گا، اپنی خواہش نفس کے علاوہ کسی بات کو تسلیم نہیں کرے گا، دوسرے کی پکار کو نہیں سنے گا اگرچہ وہ روز روشن سے زیادہ واضح ہو، ہاں! جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے وہ خیر پر اتفاق کرے گا۔

اب میں اپنے محبت شعار بھائیوں سے مخاطب ہوتا ہوں اور اپنی بہت سی مصروفیات کی وجہ سے تاخیر پر معذرت خواہ ہوں۔

میں کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

حدیث شریف کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ امام عبدالرزاق صنعانی کی تصنیف ''مصنَّف'' نامکمل چھپی تھی، کچھ حصہ اس کی ابتدا سے غائب اور کچھ درمیان سے، اس حقیقت کا اعتراف اس کے پہلے محقق شیخ حبیب الرحمٰن اعظمی نے بھی کیا تھا اور میں نے اس کا تذکرہ اپنی تحقیق میں کیا تھا، میں نے یہ حصہ مصر، مغرب، یمن اور ترکی کے کتب خانوں میں تلاش کیا جہاں جہاں اس کے ملنے کا گمان ہوسکتا تھا اور علمی و تحقیقی مراکز کے فوٹو اسٹیٹ کے شعبوں میں بھی تلاش کیا، بڑی محنت اور مشقت کے بعد مجھے ''مصنَّف عبدالرزاق'' کی دو (قلمی) جلدیں دست یاب ہوئیں، پہلی جلد میں مجھے ''مصنَّف'' کا وہ حصہ مل گیا جو گم شدہ تھا اور میں نے تحقیق میں بیان کیا ہے کہ وہ مخطوطہ ماوراء النہر کے شہروں سے آیا تھا، وہ نسخہ ایک سال میرے پاس رہا، میں نے اسے مخطوطات کے ماہرین کے سامنے پیش کیا تو انہیں نے اسے درست قرار دیا اور کہا کہ یہ تحقیق کے لائق ہے، میں نے اپنی رائے ''مصنَّف'' کے تحقیق شدہ حصے کے مقدمے میں بیان کردی ہے۔

اسی مقصد کے لیے میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور ''مکتبہ عارف حکمت حسینی'' میں کام کرنے والے بعض ماہرینِ مخطوطات سے ملا، انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کے پاس جو مخطوطہ ہے اس کے مشابہ دسویں صدی ہجری کے خطوط موجود ہیں اور انہوں نے مجھے متعدد مخطوطے دکھائے، تب مجھے خوشی حاصل ہوئی۔

پھر جن شہروں سے یہ مخطوطہ ہمارے پاس آیا ہے وہاں کے ثقہ علماء، فضلاء اور باخبر لوگوں سے میں نے مخطوطے کے کاغذ کی نوعیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ کاغذ کم ازکم تین سوسال پہلے ناپید ہو چکا ہے، انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میرے پاس جو مخطوطہ ہے وہ ایک قدیم اصل سے نقل کیا گیا ہے، میں نے اس اصل تک پہونچنے اور حاصل کرنے کی کوشش کی بصورت دیگر اس کی فوٹو کاپی ہی مل جائے تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ اصل مخطوطہ ان جنگوں میں ضائع ہوگیا جو کچھ عرصہ قبل افغانستان کے شہروں میں لڑی گئی ہیں، تب میں نے مخطوطات کے ماہرین سے دوبارہ سوال کیا تو انہوں نے بیک زبان یہ جواب دیا کہ یہ مخطوطہ اپنے سلسلے میں نایاب موتی ہے اور دیانت وامانت کا تقاضا ہے کہ اسے شائع کردیا جائے۔

مذکورہ بالا آراء، مشورے اور استخارے کے بعد میں نے درج ذیل علمی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے مخطوطے کی تحقیق کا فیصلہ کیا۔

(۱)۔ مختلف نسخوں کو جمع کیا جائے ،ان کے درمیان مقابلہ کیا جائے ، یہ بھی ملحوظ کیا جائے کہ تاریخی اعتبار سے مصنّف کے قریب کون سانسخہ ہے؟ اصل نسخے پر اعتماد کیا جائے اور اس کی نشان دہی کی جائے ، پھر اس کا باقی نسخوں کے ساتھ مقابلہ کیا جائے ، کیوں کہ بعض اوقات معتمد نسخے میں نقص واقع ہوجاتا ہے، جسے دوسرے نسخوں کے ساتھ مقابلے سے دور کیا جاسکتا ہے۔

(۲)۔ مؤلف کے خط کی تحقیق کی جائے۔

(۳)۔ اس نسخے کی تحقیق کی جائے جو مؤلف کے زمانے میں لکھا گیا ہو اور اس کے سامنے پڑھا گیا ہو۔

(۴)۔ نسخے کے سماعات ہوں یعنی مختلف علماء کی تحریریں ہوں کہ ہم نے یہ کتاب فلاں عالم سے سنی۔

(۵)۔ مخطوطہ مؤلف کے زمانے کے قریب لکھا گیا ہو۔

(۶)۔ مخطوطے میں مقابلے کے آثار ہوں مثلاً کہیں دائرہ یا نقطہ لگا ہوا ہو۔

لیکن ان شرائط کا پایا جانا حتمی اور لازمی نہیں ہے، جب یہ شرائط نہ ہوں اور اس مخطوطے کی حاجت ہو تو جو نسخہ موجود ہو اسی پر اکتفا کیا جائے گا کیوں کہ جو چیز مکمل دستیاب نہ ہو اسے بالکل چھوڑ بھی نہیں دیا جاتا، یہ بطور تنزل ہے تا کہ جس چیز کی حاجت ہے اس کا تیار ہو جائے جیسے کہ حدیث ضعیف کا حال ہے جو کسی باب میں ایک ہی ہو اور اس کے بعد وہ کوئی حدیث نہ پائی جائے تب اسی پر عمل کیا جائے گا اور دوسرے کو اس پر عمل کا پابند نہیں کیا جاسکتا اور یہ احتیاط بہر حال کی جائے گی کہ شریعت مطہرہ کے مقاصد کی مخالفت لازم نہ آئے۔

بہت سی کتابیں ایسی ہیں جو صرف ایک ہی اصل (نسخے) کی بنیاد پر چھاپ دی گئیں اور ان پر کسی کا سماع بھی درج نہیں تھا بلکہ اگر میں یہ کہہ دوں تو حقیقت سے بعید نہیں ہوگا کہ سنت مبارکہ وغیرہ کی بہت ساری کتابیں جو چودھویں صدی کی ابتدا اور اس کے درمیان ''مطبعہ امیریہ،مصر'' میں شائع کی گئیں ان کے اصل نسخے معروف نہیں ہیں۔

میں اس میدان میں اناڑی نہیں ہوں ، میں نے تحقیق میں علمی اصولوں کی پیروی کی ہے۔ بلکہ اس میدان میں میرے بہت سے تحقیقی اور تنقیدی کام ہیں اور میں ایک عرصہ سے اس میں مصروف رہا ہوں اور میرے علمی کاموں میں تحقیق نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے، میں نے ایم ۔اے کا مقالہ لکھتے وقت

علامہ محبّ الدین طبری کی کتاب ''الریاض النضرۃ'' کے اس حصے میں تحقیق کی تھی جس کا تعلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا، میں نے ڈاکٹر یٹ کے مقالے میں حافظ سخاوی کی کتاب ''استجلاء ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ ذوی الشرف'' کی تحقیق کی تھی، اس کے علاوہ متعدد کتب اور مضبوط علمی مقالات ہیں جن پر اکابر علماء نے مقدمے لکھے ہیں۔ "الباب النقول فی طهارة العطور الممزوجة بالكحول" جسے مجمع الفقہ الاسلامیۃ سے توثیق حاصل ہوئی اور "كتاب التامل في حقيقة التوسل" اور "كتب العقيدة" اور متعدد مقالات اور تالیفات۔

''مصنَّف'' کی جزءِ مفقود پر میں نے جو کام کیا اور اس پر برادرم ڈاکٹر محمود سعید ممدوح نے مقدمہ لکھا، مقدمہ صرف اس کام پر تھا ایک ایک بات اور ایک ایک رائے پر نہیں تھا اس کام کے اشاعت کرنے کے تقریباً دو ماہ بعد اچانک مجھے مخالفین کا سامنا کرنا پڑا، انٹرنیٹ کی ویب سائٹ اس کتاب کے بارے میں اعتراضات اور تنقید سے بھری ہوئی تھی، اس کے علاوہ اتنی گالیاں دی گئی تھیں جن سے ایک پوری کتاب تیار کی جاسکتی ہے۔

میرے خلاف اور مقدمہ لکھنے والے ڈاکٹر محمود سعید ممدوح کے خلاف باطل دعوؤں کا ایک انبار تھا، میں نے ان سب باتوں سے درگزر کیا اور اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تاہم میں نے معترضین کے دو اعتراضوں کا جواب دیا ہے جن کا تعلق علم سے ہے، اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ان کا جواب دوں گا۔

(۱)۔ معترض نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ نسخہ جعلی ہے۔

(۲)۔ اس نے دعوی کیا ہے کہ اس حصہ کی سندیں مرکب خود تیار کی گئی ہیں۔ قارئین کرام! جہاں تک پہلے اعتراض کا تعلق ہے یہ نسخہ جعلی ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ معترض حق وانصاف سے بہت دور چلا گیا ہے، چناں چہ اس نے مجھ پر اور محدث محمود سعید ممدوح پر جھوٹا اور غلط الزام لگایا کہ مصنَّف عبدالرزاق کا یہ حصہ ہم نے خود تیار کیا ہے، پھر جب اسے معلوم ہوا کہ میں جلد بازی میں فاش غلطی کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں تو اس نے اس دعوے سے رجوع کر لیا اور خود اپنے فیصلے کے خلاف فیصلہ دے دیا اور اپنے قول کو باطل قرار دے دیا، کیوں کہ یہ قول واضح طور پر باطل ہے یہاں تک کہ نوآموز قسم کے لوگ بھی اسے باطل قرار دیں گے۔ اس کی درج ذیل چند وجہیں ہیں:

(۱)۔ مخطوطہ ہمارے پاس ماوراء النہر کے شہروں سے آیا، اس میں ہمارا کوئی دخل نہیں ہے، یہ تو

ایسے ہی ہے کہ کسی محقق کو کوئی مخطوطہ مل جاتا ہے، وہ اس پر حواشی اور مقدمہ وغیرہ لکھ کر چھپنے کے لیے دے دیتا ہے۔ مخطوطہ میرے پاس موجود ہے اور وہ یقینی طور پر میری پیدائش سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔

(۲)۔ چلیے ہم تھوڑی دیر کے لیے مان لیتے ہیں کہ مصنَّف کا یہ حصّہ جعلی ہے لیکن کیا موضوعات کا روایت کرنے والا وضّاع (جعل ساز) بن جاتا ہے، اب میں ائمہ حفاظ مسند بلکہ معلق اور موضوع احادیث بغیر کسی تنبیہ کے روایت کرتے رہے ہیں، صرف سند یا اس کی تعلیق کے ظاہر کرنے پر اکتفا کرتے رہے ہیں، متاخرین حفّاظ حدیث مثلاً ابونعیم اصبہانی، ابوبکر خطیب بغدادی، بلکہ ان سے پہلے جیسے ابن عدی، عقیلی اور سہمی وغیرہ کی کتب بہت سی منکر، واہی اور موضوع احادیث پر مشتمل ہیں، جیسے کہ بہت سے رسائل ایسے ہیں جن کی علمی محافل میں تحقیق کی گئی پھر بعد میں منکشف ہوا کہ ان کی نسبت ان کے مؤلفین کی طرف صحیح نہیں ہے، کیا ہم نے کبھی سنا کہ کسی محقق کا وہ مقالہ جس میں کوئی موضوع حدیث ذکر کی گئی ہو کینسل کر دیا گیا پھر اس محقق پر اور اس نگران اور اس کی یونیورسٹی پر جھوٹ اور جعل سازی کی تہمت لگائی ہو کیسی حیران کن بات ہے۔

امام عبداللہ ابن امام احمد کی طرف منسوب ''کتاب السنۃ'' پر ام القریٰ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی گئی حالاں کہ اس کی نسبت امام عبداللہ کی طرف صحیح نہیں، اسی طرح عبدالعزیز کنانی کی طرف منسوب ''کتاب الحیدۃ'' پر جامعہ اسلامیہ میں تحقیق کی گئی، امام دارقطنی کی ''کتاب الرویۃ'' اور امام احمد بن حنبل کی ''کتاب اثبات الحرف والصوف'' جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں تحقیق کی گئی، اسی سلسلہ کی کڑی ہیں وہ کتب، رسائل اور روایات جو امام احمد بن حنبل وغیرہ کی طرف منسوب ہیں۔

(۳)۔ اس جگہ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ کسی کتاب کے چھاپ دینے اور شائع کر دینے اور اس کی روایت میں فرق واضح ہے، ثقہ اور حافظ حضرات کا یہ عام سا معمول ہے کہ وہ موضوعات، واہی اور منکر حدیثیں بیان کرتے ہوئے سند کے بیان پر اکتفا کرتے جاتے ہیں تاہم بہتر اور اولیٰ یہی ہے کہ معرفت اور علم رکھنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ (موضوع، واہی اور منکر وغیرہ کی) وضاحت کر دے۔

جہاں تک کسی کتاب کی تحقیق کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کی روایت کی جا رہی ہے اور نہ ہی یہ مطلب ہے کہ اس کی روایت کی اجازت دی جا رہی ہے، سب نہیں تو اکثر ناشر و محقق ایسے نہیں ہوتے جو اسانید کے حوالے سے متون پر حکم لگا سکیں اور اس سلسلہ میں غور و فکر کریں۔

میں نے دیکھا ہے کہ بعض معترضین نے مجھ پر اعتراض کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے، اللہ تعالیٰ کی امداد اور مشیت سے میں ان کو مسکت جواب دوں گا۔

دوسرا امر معترض نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نسخہ کی سندیں خود تیار کی گئی ہیں، اس نے اپنے دعوے پر پندرہ دلائل پیش کیے ہیں، جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(۱)۔ اس کا گمان یہ ہے کہ یہ نسخہ جعلی ہے، کیوں کہ اس کا خط دسویں صدی کے خطوط میں سے نہیں ہے، بلکہ ان خطوط کی جنس سے ہے جو پچھلی صدی میں پتھر پر کندہ کاری میں استعمال ہوتے تھے۔

(۲)۔ اس کا گمان ہے کہ کلمہ (طاؤس) اور کلمہ (الملائکۃ) دسویں صدی کے خطوط میں سے نہیں ہے۔

(۳)۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نسخہ کی سند نہیں ہے، اس پر سماعت بھی تحریر نہیں ہے: یعنی (یہ لکھا ہوا نہیں ہے کہ میں نے یہ نسخہ فلاں سے سنا، فلاں نے فلاں سے سنا) نیز ہجری تاریخ کے لکھنے کی عادت بھی خلافت عثمانیہ کے آخر میں پائی گئی (جب کہ اس نسخہ پر تاریخ لکھی ہوئی ہے)

(۴)۔ اسے یہ اعتراض ہے کہ یہ نسخہ (باب فی تخلیق نور محمد ﷺ) سے شروع ہوتا ہے حالاں کہ مصنف عبدالرزاق احکام کی کتاب ہے، اسے کتاب الطہارۃ سے شروع ہونا چاہیے تھا۔

(۵)۔ اسے یہ اعتراض ہے کہ میں نے مصنف عبدالرزاق کے لیے اپنی سند اس لیے بیان کی ہے تا کہ میں قارئین کو اس وہم میں ڈال دوں کہ یہ کتاب جو ہمارے سامنے ہے اس کی سند متصل ہے۔

(۶)۔ اسے یہ اعتراض ہے کہ عبدالرزاق نے اس نسخے میں جو حدیث بیان کی ہے اس کے الفاظ اور معانی کمزور ہیں اور اس کا یہ اعتراض ظاہر البطلان ہے۔

(۷)۔ معترض نے کہا ہے کہ اس نسخے کی احادیث عجمی اور دور آخر کی تراکیب پر مشتمل ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ متن بھی خود تیار کیے گئے ہیں، اس دعوے پر اس نے نو وجوہ سے استدلال کیا ہے۔

پہلی وجہ:۔ حدیث نمبر ۷ میں آیا ہے (وَانورہم لونًا) اور حدیث نمبر ۹ میں ہے (كَانَ اَحْلَى النَّاسِ وَاَجْمَلَهُمْ مِنْ بَعِيْدٍ)

دوسری وجہ:۔ حدیث نمبر ۱۰ میں ہے (كان البراء يكثر من قول اللهم صل على محمد وعلى آله بحر انوارك ومعدن اسرارك) معترض کا کہنا ہے کہ یہ خالص صوفیانہ ترکیب ہے اور دلائل

الخیرات سے لی گئ ہے۔

تیسری وجہ:۔ حدیث نمبر ۱۱ اور ۱۲ میں ہے (اللھم صل علی سیدنا محمد السابق للخلق نورہ) اس پر یہ اعتراض کیا کہ سیدنا کا پہلے دور میں استعمال نہیں ہوتا تھا۔

چوتھی وجہ:۔ حدیث نمبر ۱۳ کے بارے میں کہا کہ یہ صوفیانہ ترکیب ہے اور دلائل الخیرات سے لی گئ ہے۔

پانچویں وجہ:۔ حدیث نمبر ۱۴ اور ۱۵ کے حاشیہ میں راقم نے لکھا تھا کہ ابن ابی زائدہ، یحییٰ ابن زکریا ہے، اس پر معترض نے اعتراض کیا کہ یہ صحیح نہیں ہے، کیوں کہ معمر جس محدث سے روایت کرتے ہیں وہ یحییٰ کے والد زکریا ہیں، پھر جناب معترض حدیث نمبر ۱۶ پر تنقید کرتے ہوئے مجھ پر بری طرح برسے ہیں، میں اس سے صرف نظر کرتا ہوں۔

چھٹی وجہ:۔ معترض کا کہنا ہے کہ معمر نے ابن جریج سے روایت نہیں کی جیسے کہ حدیث نمبر ۱۰ میں ہے۔

ساتویں وجہ:۔ معترض کا کہنا ہے کہ معمر کی روایت سالم سے اور ان کی روایت ابو ہریرہ سے دو مختلف ترکیبیں ہیں۔

آٹھویں وجہ:۔ حدیث نمبر ۳۶ پر اعتراض کیا ہے کہ لیث معمر کے اساتذہ میں سے نہیں ہیں۔

نویں وجہ:۔ حدیث نمبر ۲۰ پر اعتراض کیا ہے کہ زہری کی ربیع سے ملاقات نہیں ہے، دوسرا اعتراض یہ کیا کہ حدیث میں حفّاظ حدیث کو تو متابعت کا پتہ نہیں چل سکا، لیکن محقق (ڈاکٹر عیسیٰ مانع) اور شیخ محمود سعید ممدوح کو پتہ چل گیا۔

(۸)۔ معترض نے یہ دعوٰی کیا ہے کہ اس کتاب میں کئی حدیثیں مصنف ابن ابی شیبہ سے نقل کر دی گئ ہیں۔

(۹)۔ معترض نے یہ دعوٰی کیا کہ کتاب میں کئی سندیں ایسی جعلی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جعل ساز علم حدیث سے دور ہے۔

(۱۰)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث (حدیث نور) کے بارے میں کہا کہ یہ موضوع ہے۔

(۱۱)۔ معترض کا کہنا ہے کہ یہ قرآن پاک کے معارض ہے۔

(۱۲)۔ معترض نے حدیث (عرق الخیل) کا حوالہ دے کر کہا ہے کہ میں منکر حدیثیں روایت کرتا ہوں۔

(۱۳)۔ معترض نے میرے احادیث کی تخریج کرنے پر طعن کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ مصنَّف کی جزء محقق کا شائع کرنا ڈنمارک کے خاکوں سے ملتا جلتا معاملہ ہے۔

(۱۴)۔ معترض نے ادیب کمدانی کی گواہی پیش کی ہے اور اسے مخطوطے کے جعلی ہونے کی دلیل بنایا ہے۔

(۱۵)۔ معترض نے میرے اس دعوے کو غلط قرار دیا ہے کہ مخطوطے کا نقل کرنے والا بڑا محتاط ہے۔

(۱۶)۔ حضراتِ سادات غماریہ نے عارف باللہ سیدی محی الدین ابن عربی حاتمی قدس سرہ کی توثیق کی ہے، معترض نے ان پر بھی اعتراض کیا ہے۔

یہ سولہ اعتراضات ہیں جو مخالفین نے مصنَّف کی جزء مفقود پر کیے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی امداد سے ان کے جواب دوں گا تاہم سب وشتم یا کردار کشی سے گریز کروں گا کیوں کہ یہ علماء تو کیا عام مسلمان کے اوصاف میں سے بھی نہیں ہے۔

اب ان اعتراضات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں:

(۱)۔ معترض نے اعتراض کیا ہے کہ یہ مخطوطہ جعلی ہے کیوں کہ اس کا خط دسویں صدی کے خطوط کی جنس سے نہیں ہے بلکہ اس کا خط گزشتہ صدی میں ہندوستان میں ہونے والی پتھروں پر کندہ کاری کے خطوط سے ہے۔

جواب: برادر عزیز! یہ مخطوطہ اس اصل سے نقل کیا گیا ہے جو دسویں صدی میں لکھا گیا تھا تاہم اس کا خط دسویں صدی میں لکھے گئے بعض خطوط کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے، ہم نے ایسے مخطوطے دیکھے ہیں اور ان کی فوٹو کاپی ہم نے مقدمۂ تحقیق میں لگائی ہے۔

معترض صاحب لکھتے ہیں:

دسویں صدی کے خط نسخ اور خط ثُلُث ہمارے آج کے خطوط سے مختلف نہیں ہیں، پس (ڈاکٹر عیسیٰ مانع حمیری کو اس بات پر کیوں اصرار ہے کہ مخطوطے کا خط صرف دسویں صدی کا ہے؟

معترض صاحب نے یہ بات لکھ کر اپنی ہی بنیاد گرادی ہے کیوں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ''دسویں

صدی کے خط نسخ اور ثلث ہمارے آج کے خط نسخ اور خط ثلث سے مختلف نہیں ہیں' یہ لکھ کر انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ ہوسکتا ہے یہ مخطوطہ دسویں صدی کا لکھا ہوا ہو اور واقعی اس کا احتمال ہے۔

یہ نسخہ قادریوں، نقشبندیوں یا ان کے علاوہ کسی کے پاس سے آیا ہے تو یہ اس کے موضوع اور جعلی ہونے کی علامت نہیں ہے، کتنے ہی مخطوطے ہیں جو ہمارے پاس یورپ، روس اور امریکہ سے آئے ہیں اور ہم نے ان پر اعتماد کیا ہے، کیا ہم محض ظن وتخمین سے کام لیتے ہوئے اس نسخے کو جعلی قرار دیں گے اور ایک مسلمان کی عزت وحرمت کو خاک میں ملانے کی کوشش کریں گے؟!

اگر ہندوستان کے قادری یا دوسری جگہ کے لوگ جعلی نسخہ ہی تیار کرنا چاہتے تو وہ کسی پرانی قلمی کتاب کو لے کر اسے دھوڈالتے اور اس پر پرانے خط کے مشابہ خط میں نئی تحریر لکھ دیتے اور اس پر مختلف سماعات بھی ثبت کر دیتے تو ان کی جعل سازی کو منکشف کرنا بہت مشکل ہو جاتا لیکن وہ اہل محبت اور نیک لوگ ہیں (وہ اس قسم کی حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے) مگر مخالفین اپنے آپ کو اور قارئین کو فوری طور پر اس وہم میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ہی حق پر ہیں۔

پھر یہ نسخہ ماوراء النہر کے شہروں سے ہے تو وہ کیوں جعل سازی، جھوٹ اور وضع کا ارتکاب کریں گے؟ تاریخ کے طویل عرصے میں ان کا کردار معلوم ہے۔

نیز! جہاں احتمال پیدا ہو جائے وہاں استدلال ساقط ہو جاتا ہے، اس طرح معترض کی دلیل خود اس کے خلاف چلی جائے گی۔ (جب اس کے نزدیک یہ احتمال مسلّم ہے کہ یہ نسخہ دسویں صدی کا ہوسکتا ہے) رہا معترض کا ادیب کمدانی کے قول کو پیش کرنا تو یہ اسے مفید نہیں ہے کیوں کہ ہم قصوں اور کہانیوں کے درپے نہیں ہیں جو دلائل وبراہین پر نہیں بلکہ اقوال پر مبنی ہوتی ہیں، اب آپ کی مرضی ہے کہ جو راستہ چاہیں اختیار کر لیں کیوں کہ معاملہ بہت اہم ہے۔

(۲)۔ معترض نے دو لفظوں (الطاؤس) اور (الملائکۃ) سے استدلال کیا ہے۔ برادر عزیز! اس کا مطلب یہ ہے کہ معترض نے لفظ (الطاؤس) میں تحریف کی ہے، اس نے واو پر ضمہ (پیش) پڑھنے کی بجائے اس پر ہمزہ پڑھا ہے اس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ معترض علم ومعرفت سے عاری ہے، یہاں تک کہ مخطوطہ بھی نہیں پڑھ سکتا، کیوں کہ عداوت اور جہالت نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے، پھر کلمۂ (واؤ) کے لکھنے میں معمول یہ ہے کہ پڑھی تو دو واویں جاتی ہیں جب کہ لکھنے میں ایک آتی

ہےاوراس پر پیش لکھا ہوتا ہے،اسی طرح لفظ (طاؤس) ہے۔

البتہ بعض معروف کتابوں مثلاً ''مسالک الابصار'' میں دو واؤ لکھی گئی ہیں، یہی حال (شؤ ون) کا ہے۔ بعض حضرات دو واؤ لکھ کر پہلی واو پر ہمزہ لکھ دیتے ہیں، مصری انداز واؤ لکھ کر اس پر ہمزہ لکھ دیا جاتا ہے، اس معاملے میں گنجائش ہے (دیکھیے نمونہ نمبر ۱)

علاوہ ازیں لفظ طاؤس امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب'' معرفۃ علوم الحدیث''ص: ۱۰۴ میں اس طرح لکھا گیا ہے کہ واؤ کے اوپر ہمزہ لکھا ہوا ہے، اس طرح امام سخاوی کی کتاب ''فتح المغیث'' (۱۔۲۱۲) میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے، کیا امام حاکم پر ایسا اعتراض کیا جاسکتا ہے؟ اور کیا امام سخاوی بھی عجمی تھے؟ یا ان دونوں کتابوں کی تحقیق کرنے والے عجمی تھے؟ کوئی شک نہیں یہ بہتان ہے۔

رہا لفظ ملائکہ تو اسے بھی معترض نے تحریف کر کے نقل کیا ہے، یہ لفظ مصنَّف (جزءمفقود) میں قرآنی رسم الخط کے مطابق ہے، یعنی ہمزہ وصلی موجود ہے، دوسرے لام کے بعد الف حذف کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ ہے اور آخر میں تاء ہے۔ (الملئکۃ)

(۳)۔ اس شق میں دو اعتراض مندرج ہیں۔

(الف) اس نسخے کی سند نہیں ہے اور اس پر سماعات بھی نہیں ہیں، حالاں کہ یہ بات معلوم ہے کہ درجنوں اجزاء اور نئی طبع شدہ کتابیں ایسے اصول کی بنیاد پر چھاپی گئی ہیں جن پر سماع کی تحریر نہیں ہے، نہ ان کے لکھنے والے کا تذکرہ معلوم ہے اور نہ ان پر سند لکھی ہوئی ہے، بلکہ وہ صرف ایک اصل کی بنیاد پر چھاپی گئی ہیں، مثلاً "نوادر الاصول" از: حکیم ترمذی "دلائل النبوۃ" از: ابونعیم اور "وسیلۃ المتعبدین" از: ابن ملا وغیرہ (دیکھیے نمونہ نمبر ۲)

(ب)۔ اس نسخے پر ہجری تاریخ لکھی گئی ہے حالاں کہ معمول صرف دولت عثمانیہ کے آخر کا ہے کہ تاریخ ہجری لکھی جاتی تھی اور اس پر ''ہجرت نبویہ'' کا اضافہ ہوتا تھا، میں کہتا ہوں، یہ بھی جہالت ہے اور اس پر اعتراض کا مطلب یہ ہے کہ معترض کے پاس کوئی دلیل نہیں رہی، واقع اس اعتراض کی تکذیب کرتا ہے، آپ مخطوطات کے ایسے نمونے دیکھ لیں جن میں ہجری تاریخ لکھی ہوئی ہے، مثلاً عمری کہتے ہیں: ۶۹۷ ہجرت طاہرہ نبویہ سے، وغیرہ تک اور یہ انداز قدیم ہے جو چھٹی ساتویں، آٹھویں اور نوویں

ہجری میں رائج تھا۔(دیکھیے نمونہ نمبر ۳)

(۴)۔ معترض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ مصنف عبد الرزاق احکام کی کتاب ہے، اسے کتاب الطہارت سے شروع ہونا چاہیے، جب کہ یہ نسخہ جو آپ نے شائع کیا ہے اس کا پہلا باب ہے: "باب فی تخلیق نور محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم"۔

اس اعتراض کے کئی جواب ہیں:

پہلا جواب: ایسا تو واقع ہے، حدیث کی کسی کتاب کا احکام کے ساتھ مخصوص ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس میں احکام کے علاوہ نہ کوئی باب ہو اور نہ ہی کوئی حدیث ہو، یہ شرط ثابت کرنے کے لیے آپ کو دلیل پیش کرنی چاہیے، آپ نے جو شرط ذکر کی ہے وہ مصنفات کی شرائط میں سے نہیں ہے۔

دیکھیے مصنف ابن ابی شیبہ مثلاً آپ دیکھیں گے کہ اس میں صرف احکام بیان نہیں کیے گئے بلکہ اس میں مغازی ہیں، سیر، مناقب، اوائل، زہد، صفۃ الجنۃ وغیر ذٰلک، مصنف کتاب کی مرضی ہے کہ وہ جس باب سے چاہے اپنی کتاب شروع کرے، اسی طرح اسے تقدیم وتاخیر کا بھی حق پہونچتا ہے۔

دوسرا جواب: معترض نے "کشف الظنون" کی عبارت بطور حوالہ نقل کی ہے، ہر صاحب علم کو معلوم ہے کہ اس کتاب کے مصنفین کتابوں اور ان کے مؤلفین کے نام ذکر کرتے ہیں، وہ یہ تفصیل بیان نہیں کرتے کہ اس کتاب میں کیا کچھ ہے، لہذا ان کا یہ کہنا کہ یہ کتاب "مصنف عبدالرزاق" کتبِ فقہ کے انداز پر مرتب ہے، اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس میں دوسرے ابواب نہیں ہیں جیسے کہ ہم نے اس سے بیان کیا، یہ بھی معتبر ہے کہ کتب صحاح اور سنن فقہی ابواب کے طریقے پر مرتب کی گئی ہیں، اس کے باوجود اس میں سے کوئی کتاب کتاب الایمان سے شروع ہو رہی ہے اور کوئی کتاب کتاب العلم وغیرہ سے، یہ وہ حقیقت ہے جو محتاجِ بیان نہیں ہے۔

رہا معترض کا ابن اشبیلی کی فہرست (ص:۱۲۹) سے حافظ ابوعلی غسانی بروایت ابن اعرابی از دبری مصنف کے ابواب کے نام نقل کرنا تو یہ اس کے لیے مفید نہیں کیوں کہ ابن خیر اشبیلی نے اس کتاب کے ابواب کا تعارف اور ابتدا کا تذکرہ تو کجا؟ کتابوں کا تعارف کروانے کے لیے نہیں لکھی، اس کتاب میں ان کتابوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے اپنے اساتذہ سے پڑھیں تھیں اور جب انہوں نے ابن اعرابی کی عبارت نقل کی جس کا تذکرہ معترض نے کیا ہے تو انہوں نے کہا:

(منه الطهارۃ والصلاۃ والزکاۃ ومنه العقیقة والاشربة الخ۔۔۔)

پس ان کا یہ کہنا (منہ) یہ ان ابواب کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے اپنے آپ سے حاصل کیے تھے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ مصنف نے کتاب کو کتاب الطہارت سے شروع کیا، آپ جس بات کا وثوق کیے بیٹھے ہیں اس کی طرف اس عبارت میں اشارہ بھی ہے، کیوں کہ لفظ (منہ) صرف تبعیض کا فائدہ دیتا ہے۔

(ج)۔ مصنف کے نام سے کتابیں لکھنے والوں نے یہ شرط نہیں لگائی کہ وہ کسی معین کتاب یا معین حدیث سے ابتدا کریں گے جیسے کہ انہوں نے یہ شرط بھی نہیں لگائی کہ وہ فلاں معین احادیث یا معین ابواب نہیں لائیں گے، عظیم محدث، سید محمد جعفر کتانی "الرد المتطرفة" میں ص: ۳۹۔۱۴ تک بیان کیا ہے کہ بعض کتب حدیث وہ ہیں جو فقہی ابواب کے انداز پر مرتب کی گئی ہیں۔

وہ سنن ان احادیث پر مشتمل ہیں جو سنن کہ ذیل میں آتی ہیں یا ان کا سنن سے تعلق ہے، ایسی کتاب کو مصنَّف اور بعض کو جامع وغیرہ کہا جاتا ہے۔

علامہ کتانی نے فرمایا (وہ سنن پر مشتمل ہوتی ہیں یا جو سنن کے ذیل میں آتی ہیں یا ان کے ساتھ متعلق ہیں) کیا انہوں نے شمائل نبویہ کو مستثنی قرار دیا ہے یا یہ شرط لگائی ہے کہ مصنَّف کی ابتدا فلاں فلاں معین باب سے ہونی چاہیے؟ نہیں بلکہ انہوں نے اس جملے کو مصنف کے اختیار اور اس کی رغبت کے سپرد کیا ہے۔

یہ "بقی بن مخلد" کا مصنف ہے اس میں انہوں نے کثرت سے صحابہ کرام، تابعین کے فتاوٰی بیان کیے ہیں، کیا انہوں نے اپنی کتاب "التاریخ الکبیر" کی ابتدا نامی اسم گرامی امام بخاری سے کی ہے، انہوں نے علما کے عام طریقے کی مخالفت کی ہے "وہ حروف تہجی سے ابتدا کرتے ہیں اور ان میں سب سے پہلے الف ہے، کیا امام بخاری نے خطا کی ہے؟ نہیں وہ صاحب کتاب ہی نہیں صاحب اختیار بھی ہیں، اسی طرح ابن ماجہ کی ابتدا امام ابن ماجہ نے تعظیم سنۃ الرسول ﷺ اور فضائل صحابہ سے کی ہے اسی طرح امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی صاحب اختیار ہیں، اس لیے اختیار میں کوئی بخل نہیں ہونا چاہیے۔

(د)۔ کسی چیز پر حکم لگانا اس کے تصور کی فرع ہے، مصنف کی جزء مفقود تو معترض کے نزدیک کالعدم ہے اس لیے وہ اگر عقل مند ہے تو معدوم کے بارے میں کیسے استدلال کر رہا ہے۔

(۵)۔ معترض نے کہا ہے کہ میں نے تحقیق کی ابتدا میں اپنی سند مصنف عبدالرزاق تک ذکر کر کے قارئین کے وہم میں یہ بات ڈالنا چاہی ہے کہ یہ کتاب جو ہمارے سامنے ہے اس کی سند متصل ہے

جواب:

قارئین کرام! یہ اعتراض تحریف کی ایک قسم ہے، ہم نے مکمل مصنّف عبدالرزاق کی سند بیان کی ہے صرف اس جزء مفقود کی نہیں، پھر کسی کتاب کی سند ذکر کرنے کا مقصد یہ بیان کرنا نہیں ہوتا ہے کہ یہ کتاب صحیح ہے یا ضعیف یا موضوع ہے، ایسے اعتراض کی جگہ "اخبار الحمقیٰ والمغفلین"(۱) کی کتابیں ہیں۔

(۶)۔ معترض نے کہا ہے کہ اس حصے میں جو پہلی حدیث ''حدیث نور'' وارد ہوئی ہے الفاظ ومعانی کے اعتبار سے رکیک اور ظاہر البطلان ہے۔

اس سلسلے میں دو باتیں قابل گزارش ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ کسی باطل یا موضوع حدیث یا اثر کے کسی کتاب میں موجود ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ کتاب جعلی اور جھوٹ کا پلندہ ہے ورنہ امام طبرانی ''معجم کبیر، صغیر، اور اوسط'' ابونعیم اور دیلمی کی تصانیف سب جعلی اور من گڑھت شمار ہوں گی یہ معاملہ ہر اس شخص پر ظاہر ہے جو دو آنکھیں رکھتا ہے۔

میں نے جو حدیث پر حکم لگایا ہے اس پر معترض کا اعتراض کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اسے اعتراض کا طریقہ بھی نہیں آتا، کیوں کہ میں نے صرف سند کے صحیح ہونے پر کلام کیا ہے رہا متن تو میں نے اس پر گفتگو ہی نہیں کی اور بہت سے ائمہ مثلاً امام ہیثمی کا ''مجمع الزوائد'' میں یہی طریقہ ہے، اسی طرح دوسرے کئی علما کا طریقہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جزء مفقود جو ہم نے شائع کی ہے اس کی ابتدا میں جو حدیث وارد ہے وہ اثر ہے اور حدیث مرفوع نہیں، جیسے کہ معترض نے دعوٰی کیا ہے اور یہ مسئلہ فضلا و علما تو رہے اپنی جگہ ابتدائی طالب علم سے بھی مخفی نہیں ہے۔

(۷)۔ معترض نے گمان کیا ہے کہ اس نسخے کی ترکیبیں عجمی اور آخری زمانے سے تعلق رکھنے والی ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ احادیث کے یہ متن جعلی ہیں، اس نے اپنے بولے ہوئے نو دلائل پیش کیے ہیں۔

---

(۱)۔ ''احمقوں اور بے وقوفوں کی خبریں'' اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔

قارئین کرام! ان کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

پہلی وجہ:

معترض کا کہنا ہے کہ لغت عرب میں (انور ہم لوناً) نہیں آیا، یہ خالص عجمی لفظ ہے مجھے قارئین کرام سے امید ہے کہ وہ لغت کی مشہور اور مستند کتاب ''لسان العرب'' کھول کر لفظ ''انور'' کی تفصیل دیکھیں گے کہ صاحب ''لسان العرب'' (۵۔۲۴۲) نے اس لفظ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت میں آیا ہے ''النور المتجرد'' یعنی روشن جسم والے حسین اور روشن رنگ والے کو انور کہا جاتا ہے اور یہ نور سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ صاحب ''لسان العرب'' (۴۔۲۳۱) کلمۂ زھر پر گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں:

مردوں میں سے ازھر اس شخص کو کہتے ہیں جس کا رنگ خوب سفید، روشن اور حسین ہو، یہ بہترین سفیدی ہے اس کی چمک دمک ہوتی ہے اور وہ شخص ستارے اور چراغ کی طرح جگمگاتا ہے، ابن اعرابی کہتے ہیں ''النور الابیض'' حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ چمک دار تھا، گچ کی طرح سفید نہیں تھا۔

امام بخاری اپنی صحیح میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث لائے ہیں، (جس کا ترجمہ یہ ہے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قد شریف نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا تھا بلکہ درمیانہ تھا (ازھر اللون) آپ کا رنگ چمک دار تھا دیکھیے بخاری شریف (۲۔۱۳۸) اور سیرت ابن کثیر صفحہ ۱۹

رہا معترض کا یہ کہنا کہ یہ کلمہ کتب شمائل میں وارد نہیں ہوا تو اس کا کتب شمائل میں وارد نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس کا وجود ہی نہیں ہے ورنہ ثقہ حضرات کی زیادات نہ پائی جائیں اور کتب غرائب وفرائد بھی اس فن میں نہ پائی جاتیں۔

دوسری وجہ:

معترض نے یہ دعوٰی کیا ہے کہ اس نسخہ کی سندیں خود تیار کی گئ ہیں، اس پر اس نے حدیث نمبر ۲۸ سے استدلال کیا ہے کہ اس میں عبدالرزاق کہتے ہیں کہ مجھے زہری نے خبر دی، معترض کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے اس لیے کہ عبدالرزاق کی زہری سے ملاقات ہی نہیں ہوئی، اسی طرح حدیث نمبر ۲ پیش کی ہے جس میں ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے حضرت براء صحابی نے خبر دی اور یہ جھوٹ ہے کیوں کہ ابن جریج

تبع تابعین میں سے ہیں۔

قارئین کرام! ان دونوں اشکالوں کا جواب ملاحظہ ہو:

پہلا اشکال:

معترض نے کہا کہ عبدالرزاق کا "اَخْبَرَنِیْ زھری" کہنا جھوٹ ہے میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں چوں کہ نسخہ ایک ہے اس لیے ایک راوی کے نام کا چھوٹ جانا بعید نہیں ہے، جب معلوم ہے کہ عبدالرزاق ایک واسطے کے ذریعے سے روایت کرتے ہیں تو بغیر کسی شک وشبہہ کے یہ احتمال ہے کہ کاتب سے ایک نام رہ گیا ہے اور (اَخْبَرَنِیْ) کہنے والا عبدالرزاق کا استاذ ہے۔

میں نے جزءِ مفقود کے مقدمے میں کہا تھا کہ جب مجھے ایسی حدیث ملے گی جسے محدثین نے روایت نہیں کیا ہوگا تو میں اس کی سند کی تحقیق کروں گا اور اس پر حکم لگاؤں گا، چوں کہ حدیث کو علما نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے، اس لیے میں نے اس کی سند کی پوری تحقیق نہیں کی بلکہ راویوں کا تذکرہ تحریر کر دیا ہے، سند کا مکمل مطالعہ اور اس کی تحقیق نہیں کی۔

دوسرا اشکال:

معترض نے کہا ہے کہ (اَخْبَرَنِیْ الْبَراء) کہنا جھوٹ ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں کہ گزشتہ اعتراض کی طرح اس جگہ بھی ہم کہتے ہیں کہ نسخہ نادر ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابن جریج اور براء کے درمیان واسطہ کاتب کی غلطی سے ساقط ہو گیا۔

میں نے مقدمہ میں جو پروگرام تحریر کیا تھا یہ حدیث اس کے تحت آتی ہے، میں نے لکھا تھا "جب حدیث کسی دوسرے محدث کی روایت کردہ مجھے نہیں ملے گی تو میں سند کی تحقیق کروں گا اور اس پر حکم لگاؤں گا" اس حدیث کو علما نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے اس لیے میں نے اس کی سند کا مکمل مطالعہ نہیں کیا، بلکہ میں نے ابتدائی ترجمہ اور تعارف قارئین کی آگاہی کے لیے بیان کر دیا، سند کا مکمل مطالعہ اور اس کی پوری تحقیق بیان نہیں کی۔

غور وفکر کے بعد غالب احتمال یہ معلوم ہوتا ہے کہ سند سے زہری کا نام ساقط ہو گیا ہے اور یہ روایت اس طور پر ہوگی کہ ابن جریج نے لکھی ہوئی حدیثیں پڑھی ہوں گی اور زہری نے انہیں اجازت دے دی ہوگی، میری نظر میں ایسی تصریحات موجود ہیں جو اس احتمال کی تائید کرتی ہیں۔

حافظ خطیب بغدادی نے ''کفایہ'' صفحہ نمبر ۴۳۴ میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے:
یحییٰ بن سعید قطان نے فرمایا کہ ابن جریج سچے راوی تھے، جب وہ کہتے (حَدَّثَنِیْ) تو اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ انہوں نے وہ حدیث سنی ہے اور جب وہ کہتے (اَخْبَرَنَا یا اَخْبَرَنِیْ) تو اس کا مطلب قراءت ہوتا تھا اور جب وہ صرف (قَالَ) کہتے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی، صاحب الجرح والتعدیل (۵۔ ترجمہ ۱۶۸۷) کہتے ہیں:
ابوزرعہ فرماتے ہیں مجھے میرے بعض دوستوں نے قریش بن انس سے، انہوں نے ابن جریج سے روایت کیا کہ میں نے زہری سے کوئی چیز نہیں سنی مجھے زہری نے ایک کاپی لکھی ہوئی دی تھی، اسے میں نے نقل کرلیا تھا، اس کی انہوں نے مجھے اجازت دی تھی۔
صاحب المسند المستخرج علی مسلم (۲۔۴۴۰) نے عبداللہ ابن محمد اور محمد بن ابراہیم کے حوالے سے ایک روایت بیان کی، اس میں آیا ہے:
ہمیں بیان کیا سعید بن یحییٰ اموی نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ابن جریج نے کہا (اَخْبَرَنِیْ الزُّھْرِیُّ) مجھے زہری نے خبر دی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے۔
اس روایت میں صاف آیا ہے کہ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے زہری نے خبر دی، واللہ تعالیٰ اعلم اور یہ معلوم ہے کہ زہری ۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور حضرت براء ۷۲ھ میں فوت ہوئے۔
قارئین کرام! میں نے یہ تصریحات آپ کے سامنے اس لیے پیش کی ہیں کہ آپ پر یہ حقیقت منکشف ہوجائے کہ معترض کے پاس کوئی واضح اور مضبوط دلیل نہیں ہے جس کی بنا پر پیش نظر نسخے (جزء مفقود) کو یقینی طور پر وضعی اور جعلی قرار دے سکے کیوں کہ جس طرح ہم نے بیان کیا ہے احتمال قائم ہے اور کسی چیز کو موضوع قرار دینے کے لیے کسی شک وشبہہ کے بغیر یقین کی ضرورت ہوتی ہے، جب کسی چیز میں احتمال پایا جائے تو اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

تیسری وجہ:

معترض کا کہنا ہے کہ حدیث نمبر ۹ میں ہے (سالم بن عبداللہ عن ام معبد) یہ سند خود ساختہ ہے کیوں کہ سالم کی ام معبد سے بالکل ملاقات نہیں ہوئی، یہ بات تو حدیث کی اکثر بیشتر کتابوں میں موجود ہے، کتب روایت مرسل اور منقطع روایات سے بھری پڑی ہیں، اس کے باوجود کسی نے ان کی روایت

سے انکار نہیں کیا اور نہ ہی ان کے مصنفین کو جعل ساز کہا گیا ہے، بلکہ مرسل اور منقطع کو روایت کیا گیا ہے، پیش نظر حدیث میں کوئی اشکال نہیں ہے کیوں کہ سالم بن عبداللہ نے سماع کی تصریح نہیں کی، بے شک اس سند میں انقطاع ہے لیکن معترض کا اس بنا پر نسخہ کو رد کر دینا درست نہیں ہے، اس طرح تو سنت کی اکثر کتابیں ناقابل اعتبار ٹھہریں گی، اس بات کے قائل کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

چوتھی وجہ:

معترض نے اللہ کے نیک بندوں صوفیہ کرام مثلاً امام جزولی پر حملہ کیا ہے اور مصنف عبدالرزاق کی جزء مفقود کے کاتب پر یہ تہمت لگائی ہے کہ وہ صوفیہ کے اوراد سے متاثر ہے اور اس نے امام جزولی کی کتاب دلائل الخیرات سے احادیث لی ہیں، جیسے کہ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ جلسۂ تشہد (التحیات) کے علاوہ صحابہ کرام اور صدر اول کے لوگوں سے لفظ (الآل) کا استعمال نادر اور غریب ہے۔

قارئین کرام! اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ معترض کا اعتراض باطل اور کھلی ہوئی جہالت ہے کیوں کہ اس کا گمان ہے کہ صحابہ کرام نے نماز کے باہر نبی اکرم ﷺ کی آل پاک پر درود نہیں بھیجا۔

حضرات قارئین کرام سنیے امام بخاری (۳۔۱۲۳۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ مجھے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں اس حدیث کا تحفہ پیش نہ کروں جو حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے، میں نے عرض کیا ضرور ہدیہ عنایت فرمایئے، کہنے لگے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ پر یعنی آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجا جائے؟ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام بھیجنے کا طریقہ تو سکھا دیا ہے فرمایا یوں کہو:

اللھم صل علیٰ محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انّك حمید مجید،

اللھم بارك علی محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید،

یہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم دیگر کتب میں متعدد روایات کے ساتھ نماز کی قید کے بغیر آئی ہے۔

مجھے معلوم نہیں کہ معترض پر اس اشکال کی وحی کہاں سے نازل ہوئی؟ امام ابن بشکوال نے اپنی کتاب (القربۃ الیٰ رب العالمین بالصلاۃ علیٰ محمد سید المرسلین) میں آل پاک پر درود

شریف بھیجنے کے بارے میں متعدد روایات بیان کی ہیں ان میں سے حدیث نمبر ۱۲ میں ہے: صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سلام کا تو ہمیں علم ہو گیا، صلوٰۃ کس طرح پیش کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام ان سابقہ اور لاحقہ اعمال کو دامن رحمت سے ڈھانپ دیا ہے جن پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے تھے۔ فرمایا یوں کہو:

اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارك علی محمد کما بارکت علی آل ابراھیم انك حمید مجید۔

اور حدیث نمبر ۱۴ میں یوں کہو:

اللھم اجعل صلاتك وبرکاتك علی محمد وآل محمد ...... الحدیث

اے اللہ اپنی کامل رحمت اور برکتیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی آل پر نازل فرما۔

ان دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے۔

رہا معترض کا یہ اعتراض راوی صوفیہ کے اوراد سے متاثر ہوئے ہیں تو ابن بشکوال کی کتاب میں حدیث نمبر ۸۷ دیکھیں جس میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درود شریف بیان کیا گیا ہے، اس میں ہے:

اے زمینوں کا فرش بچھانے والے آسمانوں کی چھت بنانے والے بدبخت اور نیک بخت دلوں کو ان کی فطرت پر پابند فرمانے والے تو اپنی افضل ترین رحمتیں روز افزوں برکتیں اور کمال مہربانی اپنے عبد خاص اور رسول مکرم ﷺ پر نازل فرما جو گزشتہ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں، دین حق کا پوری قوت سے اعلان فرمانے والے ہیں اور باطل کے لشکروں کا خاتمہ فرمانے والے ہیں جس طرح انہیں حکم دیا گیا اسی طرح تیرے حکم سے تیری فرماں برداری کے لیے تیار ہوئے، تیری رضا کے حصول میں کوشش کرنے والے آپ نے نہ تو کسی قوم کے مقابل پسپائی اختیار کی اور نہ ہی عزم میں کمزوری دکھائی تیرے واجب حق کی پاس داری کرنے والے اور تیرے عہد کے محافظ (الحدیث)

اس کے بعد آپ کیا کہیں گے؟ کیا یہ الفاظ بھی صوفیانہ ہیں اور دلائل الخیرات سے منقول ہیں؟ یا یہ محض دعوے ہیں جنہیں معترض نے بکھیر دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے اور اسے بصیرت عطا فرمائے۔

اسی طرح اس جیسے کلمات امام علامہ محدث ملا علی قاری نے "الحزب الاعظم والورد الافخم فی اذکار ودعوات سید الوجود" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بیان کیے ہیں، انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگا میں پیش کیے جانے والے درود شریف کے صیغے مرفوع روایت اور صحابہ وتابعین وغیرہم کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔ اور معترض ان صیغوں کو دیکھ لے تو انہیں بھی صوفیہ کے اوراد میں شمار کرے گا۔ حالاں کہ وہ سید ھے امام بیہقی وطبرانی ابن ابی عاصم سعید بن منصور ابن ابی شیبہ اور طبرانی وغیرہم ائمہ حدیث نے روایت کیے ہیں۔

سیادت (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ذکر کرتے ہوئے سیدنا کہنے) کے حوالے سے معترض کو یہ گمان ہوا کہ مسئلہ سلف صالحین کے یہاں معروف نہیں تھا۔ قارئین کرام یہ جان لیں کہ معترض کا یہ گمان بالکل افتراء ہے، امام سخاوی نے "القول البدیع" کے صفحہ نمبر ۱۲۶ یں ایک حدیث ذکر کی ہے جسے کتاب کے محقق الشیخ عوامہ نے حسن قرار دیا ہے امام سخاوی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اچھے طریقے سے بھیجا کرو کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ شاید وہ میرے سامنے پیش کیا جائے ،تم یوں درود پڑھا کرو اے اللہ تو اپنی رحمتیں اور برکتیں)(علی سید المرسلین وامام المتقین) تمام رسول کے سردار متقین کے امام اور خاتم النبیین پر نازل فرما، جو تیرے عبد مکرم اور رسول گرامی ہیں خیر کے امور میں امامت کے مرتبہ پر فائز ہیں، خیر کی طرف لوگوں کی قیادت کرنے والے ہیں اور سراپا رحمت رسول ہیں، اے اللہ! انہیں مقام محمود پر یوں فائز فرما کہ اگلے پچھلے ان پر رشک کریں۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور قاضی اسمٰعیل نے صفحہ (۵۸) اور طبرانی نے "المعجم الکبیر" (۹۔۱۱۵) میں اور امام بیہقی نے ''الدعوات'' صفحہ (۵۷) میں روایت کیا جب کہ ویلمی نے ''مسند الفردوس'' میں اور ابن ابی عاصم نے حدیث تشہد میں اسی طرح روایت کیا، کیا معترض کے تہمت آمیز گمانوں کے باعث (الجزء المفقود) کا نسخہ غیر معتبر ہو جائے گا؟

پانچواں اشکال:

معترض کو یہ گمان ہوا کہ میں علم روایت حدیث سے نابلد ہو اور اندھا دھند چلتا ہو، معترض نے اپنی بد گمانی کی بنیاد میری اس بات پر رکھی ''ابن ابی زائد یحیٰی ہی ہے'' اور وہ اس بات کا دعوے دار ہے کہ اس

نے میری غلطی یوں درست کی ہے کہ ابن ابی زائدہ یحییٰ نہیں بلکہ ان کے والد زکریا ہیں، کیوں کہ زکریا معمر کے شیوخ میں سے ہیں، قارئین کرام آپ عن قریب اندازہ لگالیں گے کہ معترض نے مجھ پر تہمت لگائی ہے، اس کا زیادہ حقدار کون ہے؟

قارئین کرام! یحییٰ کی ولادت ۱۲۱ھ میں اور وفات ۱۸۴ھ میں ہوئی، اس طرح یحییٰ معمر کے معاصر اور ان کا زمانہ پانے والے ہوئے، اس طرح معمر کا یحییٰ سے روایت کرنا بڑوں کا چھوٹوں سے روایت کرنا ہے اور اگر ہم یہ مان لیں کہ ابن ابی زائدہ زکریا ہیں تب بھی کوئی حرج نہیں معاملہ صاف ظاہر ہے۔

چھٹا اشکال:

معترض کو یہ گمان ہوا ہے کہ معمر نے ابن جریج سے روایت نہیں کی جیسے کہ حدیث نمبر ۱۰ میں روایت موجود ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ معترض کا یہ گمان کھلا افترا ہے کیوں کہ امام عبدالرزاق نے اپنی تفسیر (۳۔۱۳) میں معمر سے ایک روایت یوں بیان کی ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں ہمیں معمر نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے روایت کی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی اور انہوں نے سیدہ عائشہ سے روایت کی ۔۔۔(الخ) قارئین کرام معترض کی جہالت اور افترا پردازی ملاحظہ فرمالیں۔

ساتواں اشکال:

معترض کو یہ گمان ہوا ہے کہ معمر کی سالم سے اور سالم کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں دو جعل سازیاں ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ معترض کو گمان ہوا کہ ہمارے تحقیق شدہ نسخے میں معمر کی سالم سے روایت من گھڑت ہے اور حقیقت میں معمر کی سالم سے کوئی روایت نہیں، لیکن یہ گمان بڑی صراحت کے ساتھ باطل ہے۔

مجھے معترض پر حیرت ہوتی ہے جب وہ اپنے لیے وہ کچھ جائز ثابت کر لیتا ہے جو کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں سمجھتا اس نے اسانید کی وضع میں ان کی تلفیق کا ذکر کیا ہے، اس کا کہنا ہے کہ علل الحدیث کی کتب کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نے ابن ابی حاتم کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ عکرمہ کی حضرت انس سے

روایت نہیں اور حسن بصری کی سہل بن حنظلیہ سے نہیں اور اسی طرح زہری کی ابن حازم سے نہیں اور معترض اپنی اس بات سے گویا ایسا نکتہ پیش کر رہا ہے جس کا دروازہ بند کیا جا چکا ہے جیسے کہ اس زمانے میں اصول روایت حدیث کے ماہرین موجود نہیں ہیں۔

میں معترض سے سوال کرتا ہوں کہ آپ نے معمر کی سالم سے اور سالم کی حضرت ابو ہریرہ سے روایت میں دو جعل سازیوں کی نشان دہی کی ہے، کیا اس امر پر متقدمین اور متاخرین حفاظ بھی مطلع ہوئے ہیں یا وہ سب بے خبر رہے اور آپ نے اس امر کا انکشاف کر دیا ہے ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اصول روایت حدیث میں قدم آگے بڑھانا کچھ ایسا بھی آسان نہیں ہے اور معترض نے حدیث نمبر ۲۰ کے تحت متابعات گڑھنے کا الزام لگاتے ہوئے ہمیں تنقید کا نشانہ بنایا جب کہ ڈاکٹر محمود سعید ممدوح کو اشارۃً چوٹ کرتے ہوئے کہا زہری کی متابعت سے متقدمین اور متاخرین بے خبر رہے اور ہم نے اسے دریافت کیا حالاں کہ اس امر کا دروازہ قیامت کے آنے تک بند نہیں ہے۔ قارئین کرام آپ دیکھیے معترض اپنے اقوال میں کس قدر تناقض کا شکار ہے؟ اس پر عربی کی مثال صادق آتی ہے "رَمَتْنِيْ بِدَاءِهَا وانسلت" وہ اپنی بیماری کی تہمت اور مجھ پر لگا کر خود چلتی بنی۔ ابن عبدالبر نے تمہید (۱۱۔۱۱۱) میں اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ہمیں خلف بن سعید نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان ک، انہوں نے کہا ہمیں احمد بن خالد نے حدیث بیان کی، احمد نے کہا ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، اسحٰق نے کہا ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرو سے روایت کی۔ الخ۔۔۔

اور ابن حزم ظاہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا المحلی (۸۔۱۰) کی کتاب "النذور" میں اہل علم کا ایک قول ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ جس شخص نے نذر مانی کہ وہ اپنا سارا مال مسکینوں میں تقسیم کر دے گا تو اس پر لازم ہے کہ سارا مال مسکینوں میں تقسیم کرے، ان کا یہ موقف پایۂ صحت کو پہنچ چکا ہے، امام عبدالرزاق کی معمر سے ان کی سالم بن عبداللہ بن عمر سے ان کی اپنے والد سے روایت کی بنا پر اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہم نے مذکورہ بالا حدیث کے ضمن میں خود اس بات کی نشان دہی کی ہے کہ معمر کی سالم سے روایت میں انقطاع موجود ہے۔

اور معترض کا یہ گمان کرنا کہ سالم کی حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی سند من گھڑت ہے تو یہ گمان بھی

باطل ہے، قارئین کرام مسلم کی وہ روایت ملاحظہ فرمائیں جسے حضرت امام نے آخری زمانے میں علم کے اٹھائے جانے، جہالت اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے عنوان سے قائم کیے گئے باب میں ذکر کیا ہے۔ (۴۔۲۰۵۷) آپ فرماتے ہیں ہمیں ابن نمیر، ابوکریب اور عمرو الناقد نے حدیث بیان کی، وہ سب کہتے ہیں ہمیں اسحاق بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انہوں نے حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی، دیکھیے: تہذیب الکمال (۱۰۔۱۴۵)

اللہ تعالیٰ امام مسلم پر رحم فرمائے آپ نے سالم کی حضرت ابوہریرہ سے روایت والی حدیث آخر زمانے میں علم کے اٹھائے جانے، جہالت اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے عنوان سے قائم کیے گئے باب میں ذکر کی ہے اور یہ امام مسلم کی کرامت ہے، کیوں کہ اس حدیث کی سند اور باب کے عنوان سے یکجا ہونا بہت معنیٰ خیز ہے، اس بات نے واضح کر دیا کہ سالم کی حضرت ابوہریرہ سے روایت پر اعتراض کرنے والا اور اس کے ہم خیال فتنے پر پوری طرح جہالت کی آماجگاہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے محفوظ رکھے جس میں اس نے اپنی بہت سی مخلوق کو مبتلا کیا ہوا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات پر سجدۂ شکر بجالاتا ہوں کہ اس نے ہمیں اپنے فضل کا لباس پہنایا اور بعض دوسروں کو اپنے عدل کا لباس پہنایا۔

آٹھواں اشکال:

معترض کو ۳۶ نمبر حدیث کے تحت گمان ہوا ہے کہ معمر کے شیوخ میں اللیث کا نام شامل نہیں اور یہ بات معترض کی تحریف امت کو دھوکہ دہی اور اس علمی بد دیانتی پر دلالت کرتی ہے جس کی تہمت وہ ہم پر لگارہا ہے۔

جواب:

معترض اپنے اس کلام کے باعث غلط فہمی کے گڑھے میں گر پڑا ہے جب اس نے غیر کا کلام نقل کرتے ہوئے تحریف کا ارتکاب کرتے ہوئے کہا اللیث معمر کے شیوخ میں سے نہیں جب کہ ہم نے اپنی تحقیق میں عبدالرزاق کی معمر سے اور ان کی اللیث سے روایت کا ذکر کیا ہے، اللیث سے نہیں اگر معترض اہل علم سے ہوتا تو اس نے جو کچھ نقل کیا ہے اسے اس میں غور وفکر کی توفیق بھی ملتی اس لیے کہ لیث معمر کے شیخ ہیں اور مصنف نے ان سے روایت کی ہے، آپ ہماری تحقیق میں لیث کا ترجمہ صفحہ نمبر ۹۲ پر ملاحظہ فرمالیں

اورمزی کی کتاب ''تہذیب الکمال'' (۲۴۔۲۷۹۔۲۸۸) کوبھی ملاحظہ فرمالیں آپ یہاں لیث کے حالات ویسے ہی پائیں گے جیسے ہم نے ذکر کیے ہیں لیکن ظالم کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں ہوتی۔

سند کے راویوں کے حالات کا یہاں ہماری طرف سے ایک اضافی فائدہ تصور کریں ورنہ یہ حدیث ہماری اس شرط پر پوری نہیں اترتی جسے ہم نے مقدمے میں یوں ذکر کیا ہے ''اگر حدیث کی کسی نے تخریج نہیں کی ہوگی تو ہم سند کو دیکھیں گے اوراس پر حکم لگائیں گے'' اور یہ حدیث ہماری اس شرط پر پوری نہیں اترتی کیوں کہ ابن ابی شیبہ نے اس کی تخریج کی ہوئی ہے۔

نواں اشکال:

حدیث نمبر ۲۰ کے بارے میں معترض نے گمان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں پائے جانے والی متعابعت ''الجزء المفقود'' کا محقق ہی مطالعہ ہوا ہے اور قبل ازیں اس پر حفاظ حدیث مطلع نہیں ہوئے اور معترض نے اس بات کو حسبِ عادت ''جزء مفقود'' کے درست نہ ہونے کی دلیل بنایا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ معترض کے پاس اپنے اعتراض پر کوئی دلیل نہیں یہ درست ہے کہ حدیث نمبر ۲۰ میں کچھ کمی تھی اوراس کا بیان کرنا علمی دیانت کا تقاضا تھا لیکن یہ بات اس نسخہ کی درستی میں طعن وتشنیع اور شک کا باعث نہیں ہے، متن میں سند اس طرح تھی عبدالرزاق معمر سے، وہ زہری سے، وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں، کتابت کرنے والے سے ابوسعید لکھتے ہوئے لفظ ابن رہ گیا تھا اور وہ ربیح تھے یا سعید (اب سند میں انقطاع کا شبہ واقع نہیں رہتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ) ربیح کے والد عبدالرحمٰن امام زہری کے معاصر تھے، کیوں کہ زہری ۱۲۵ھ میں فوت ہوئے جب کہ عبدالرحمٰن کا ۱۱۲ھ میں انتقال ہوا اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ زہری نے عبدالرحمٰن کو پایا تھا اوران دونوں میں معاصرت موجود تھی، یہ بات ایک حقیقت ہے۔

لیکن معترض کے ساتھ ایک مسئلہ یہ ہے کہ وہ اگر ''تہذیب الکمال'' میں کسی راوی کا شمار تلامذہ یا اساتذہ میں نہیں پاتا تو وہ اسے شمار ہی نہیں کرتا اور یہ ایسا اسلوب ہے جو روایت حدیث کے ماہرین کے یہاں معروف نہیں ہے اس لیے کہ امام مزی نے ''تہذیب الکمال'' میں راوی اور مروی عنہم (جن سے روایت کی گئی) کا مکمل احاطہ نہیں کیا اور عادۃً احاطہ کرنا بھی مشکل ہے اب اگر کوئی محقق کسی راوی کا تذکرہ کسی محدث کے راویوں یا ان کے اساتذہ میں نہیں پاتا تو وہ مروی عنہ کی وفات اور راوی کی ولادت کی

تاریخ تلاش کرتا ہے، حفاظ الحدیث نے اس منہج اور اسلوب کی تصریح کی ہے جیسے خطیب بغدادی اور ابن صلاح وغیرہما، پھر ''الکمال'' کے مصنف امام مزی نے صحاح ستہ کے راویوں کے حالات بیان کیے ہیں۔

اس تناظر میں معترض کی سینہ زوری اور اس کا یہ گمان کرنا کہ محقق کو متابعات کا پتہ چل گیا اور حفاظ حدیث کو ان کا علم نہیں ہوسکا یہ علم پر اجارہ داری قائم کرنے کی مثال ہے حافظ زبیری کئی ایسی متابعات پر مطلع ہوئے ہیں جن پر حفاظ حدیث مطلع نہیں ہوئے یہی حال ان سے پہلے علماء کا ہے اور غماری حضرات جیسے کہ محدث جلیل علامہ احمد بن الصدیق ایسے شواہد اور متابعات پر مطلع ہوئے جن پر ان سے پہلے کے علماء نے اطلاع نہیں پائی تھی، اے معترض! کیا آپ تمام پر وہی الزام لگائیں گے جو آپ نے مجھ پر اور عظیم محدث الشیخ محمود سعید ممدوح پر لگایا ہے، یہ بہت بڑا بہتان ہے اور ہمارا نسخہ جیسے کہ ہم نے ذکر کیا نادر نسخہ ہے اور اس میں کسی لفظ کا بھولے سے رہ جانا ممکن ہے۔

مجھے معترض پر تعجب ہے کہ وہ مجھ پر موقع بے موقع اعتراض کرتے ہوئے فاضل محدث محمود سعید ممدوح کو بھی نشانہ بناتا ہے اور اس نے مجھے جاہل سمجھ رکھا ہے جیسے کہ ''الجزء المفقود'' کی تحقیق میری نہیں شیخ محمود سعید ممدوح کی ہے، حالاں کہ فاضل موصوف کا کتاب کی تحقیق یا توثیق میں کوئی عمل دخل نہیں اوران سے تو اسی طرح مشورہ کیا گیا تھا جیسے دیگر اہل علم سے مشورہ کیا گیا پھر میں نے ان سے مقدمہ لکھنے کی درخواست کی جسے انہوں نے قبول فرمایا، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

دسواں اشکال:

معترض کا یہ دعویٰ کرنا کہ ''الجزء المفقود'' میں بہت سی احادیث مصنف ابن ابی شیبہ سے نقل کی گئی ہیں تو خدا کی قسم یہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ بات ہے اور ایسی بات تو کسی بھی متابعت تامہ کے بارے میں کہی جاسکتی ہے کہ یہ فلاں کتاب سے نقل کی گئی ہے، صحیح بات تو یہ ہے کہ ''الجزء المفقود'' میں ایسی احادیث کا پایا جانا جن کی معتبر متابعت موجود ہے ہمارا پیش نظر مخطوط کے معتبر ہونے کی دلیل ہے لیکن معترض خوبی کو خامی میں بدل کر اپنا وقار کم کر رہا ہے اور اس کا یہ عمل شاعر کے اس قول کے مطابق ہے۔

وعین الرضا عن کل عیب کلیلة ولکن عیب السخط تبدی المساویا

رضامندی کی نظر ہر عیب سے بند ہوتی ہے، لیکن ناراضگی کی نظر عیوب ہی ظاہر کرتی ہے۔

گیارہواں اشکال:

معترض کا یہ دعوٰی کرنا ''الجزء المفقود'' کی اسانید خودساختہ ہیں اوراس نے اپنے دعوٰی پر یہ دلیل دی ہے کہ ''مصنَّف عبدالرزاق کا یہ جز امام مالک، زہری، معمراوران جیسے قرون اولیٰ کے ان ائمہ حدیث کے ذریعے تیار کی گئی خودساختہ اسانید پر مبنی ہے جن ائمہ کا مرتبہ ومقام ایسا ہے کہ ان کی روایت کردہ احادیث کو جمع کیا جائے اور علم کے طالب انہیں یادکرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں''

قارئین کرام! میں آپ سے کہتا ہوں کہ علماء نے صحیح حدیث کی تعریف یوں کی ہے وہ حدیث جس کی سند متصل ہواوراسے عادل اورضابط راویوں نے اپنے جیسے راویوں سے آخرتک شذوذ اور علت کے بغیر روایت کیا ہواورانہوں نے یہ شرط عائد نہیں کی کہ وہ حدیث فرد مطلق یا فردنسبی (۱) نہ ہومحدثین نے یہ نہیں کہا کہ ذمہ دار حضرات کی روایت کو اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک ان کے متابع روایات نہیں مل جاتیں، انہوں نے یہ بھی نہیں کہا کہ ہرفرد حدیث ضعیف ہے، کتب صحاح ائمہ کی روایت کردہ افرادمطلقہ اورنسبیہ سے بھری ہوئی ہیں اورحفاظ کا ان کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے ہاں، جب مشہور سند کے ساتھ کوئی مجہول، ضعیف یا بے کارراوی منفرد ہواورمتن حدیث منکراور نا قابل قبول ہوتو بے شک یہ موضوع ہونے کی علامت ہے اورالحمدللہ ہمارے نسخہ میں یہ بات موجود نہیں ہے۔

بارہواں اشکال:

حدیث جابر کے موضوع ہونے اوراس کے الفاظ کے خودساختہ ہونے کی جو بات بعض شدت پسند لوگوں نے کی ہے اورہم پر بعض غماری سادات کے حدیث جابر پرحکم کی آڑ لے کر جواعتراض کیا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے: حدیث جابر کے بعض غماری سادات کی رائے ان کی ذاتی رائے ہےاور ہماری ایک الگ رائے اور ہمارے ساتھ بعض غماری، کتانی سادات اور جمہورائمہ ہیں جو ہماری رائے کی تائید فرماتے ہیں جیسے شیخ اکبرمحی الدین بن عربی اورابن سبع ،اورابن جمرہ اورشیخ زروق اورامام قسطلانی اورہیتمی اورقیصری اورعقیلی اورمناوی اورقرافی وغیرہم جو کثیر تعداد میں ہیں۔

حدیث جابر کے بارے میں معترض کا گمان ہے کہ اس حدیث کو شیخ اکبر کی کتب میں داخل کیا گیا

(۱)۔ حدیث کا راوی اگرایک ہوتو اسے غریب اورفرد کہا جاتا ہے اوراس کی دوقسمیں ہیں: کسی ایک جگہ راوی ایک ہو اسے فردنسبی کہتے ہیں اور ہرجگہ صرف ایک راوی ہوتو اسے فرد مطلق کہتے ہیں۔ ۱۲ (مقدمہ، مشکوۃ شریف)

ہے حالاں کہ معترض حضرت شیخ اکبر کو معتبر نہیں جانتا اور غماری سادات نے شیخ اکبر کی جو توثیق کی ہے معترض کو اس پر بھی اعتراض ہے، اس کا حدیث جابر کے بارے میں مذکورہ بالا اعتراض محض تہمت اور افترا ہے، کیوں کہ شیخ اکبر کی اکثر تصانیف حدیث جابر اور آپ کے قلم سے اس کی تشریح سے آراستہ ہیں جیسا کہ ان کی درج ذیل کتب میں یہ حقیقت عیاں ہے "الوعاء المختوم علی السر المکتوم" اور "المملکۃ الٰھیۃ" اور "کتاب الدوائر" اور "تلقیح الفھوم" اور "عنقاء المغرب"۔

میں نے اپنی کتاب 'نور البدایات' میں حدیث عبدالرزاق کی صحت دیگر حضرات کی روایت سے بیان کی ہے، شیخ حلوانی نے اپنی کتاب "مواکب الربیع" میں ذکر کیا ہے کہ امام بیہقی نے اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں حدیث نور دیگر الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں یا عمر اُتدری من انا؟ اس حدیث کو طبری نے بھی اپنے فوائد میں ذکر کیا ہے ان دونوں روایتوں پر براہ راست ہمارے مطلع نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ یہ روایتیں ہی موجود نہیں ہیں کیوں کہ امام بیہقی کی ''دلائل النبوۃ'' ناقص چھپی ہے اور اسی طرح ''مستدرک'' اے معترض! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اہل علم کا کلام سنیں یہ علامہ اور محدث محمد بن جعفر الکتانی ہیں آپ اپنی کتاب "جلاء القلوب من الاصداء الغینیۃ" جو بھی حال ہی میں طبع ہوئی ہے اس میں حدیث جابر اور طبری کی روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں تقریباً سب باعمل علما، سراپا اخلاص صوفیا اور کامران وکامیاب اولیا نے حدیث جابر کو پورے یقین کے ساتھ کسی تردد اور بحث کے بغیر قبول کیا اور تسلیم کرتے ہوئے اپنے مشائخ سے لیا ہے پھر اپنی کتابوں اور تحریروں میں ذکر کیا ہے اور جب کوئی روایت قبولیت کے ساتھ لے لی جائے (تلقی بالقبول) تو اس پر صحیح ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے اگر چہ اس کی سند ظاہری دلیل نہ ہو کیوں کہ اگر جلیل القدر علما، صوفیا اور اولیا نے کسی روایت کو قبول کیا ہے تو اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ وہ حضرات اس روایت کے دیگر شواہد پر مطلع ہوئے ہوں گے اگر چہ وہ شواہد ہم تک نہیں پہونچے اور نہ ہی ہمیں ان کا علم حاصل ہوا۔۔۔الخ (۲۔۲۴۳) پھر انہوں نے حدیث جابر کی تائید کرنے والے کچھ شواہر ذکر کیے، حدیث جابر کی تائید کرنے والوں میں خاص طور پر قابل ذکر امام ومحدث خرگوشی، ویلمی اور علما کی ایک بڑی تعداد ہے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابن تیمیہ نے اپنے فتاوٰی میں ذکر کیا ہے کہ جب اہل علم کسی مسئلہ میں خلاف کریں تو امت کو اس

مسئلہ میں وسعت اور اختیار ہےاور ہرایک کے بارے میں اچھا گمان کیا جائے گا حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا''کیا ہی اچھا تھا اگر صحابہ میں اختلاف نہ ہوتا'' حافظ ابن حجر عسقلانی کا ایک قول امام زبیدی نے نقل فرمایا: کسی چیز کا نہ ہونا اس کے نہ ہونے پر دلالت نہیں کرتا اور تھوڑے سے تنزل کے ساتھ یوں بھی کہا جا سکتا ہے: کسی چیز کا ثبوت نہ ہونے سے اس کا ضعیف ہونا ثابت نہیں ہوتا کیوں کہ یہ احتمال ہے کہ ثبوت سے مراد صحت ہو ایسی صورت میں حکم کی نفی نہیں ہوگی۔ دیکھیے (تخریج احادیث احیاء العلوم)(۱۔۲۹۶)

تیرہواں اشکال:

امام قسطلانی کی حدیث جابر کی روایت پر معترض کا دوسرا اعتراض جس کا مفہوم یہ ہے کہ آسمان زمین سے پہلے پیدا کیے گئے اور اس کا یہ گمان کرنا کہ حدیث جابر قرآنی آیت کے مخالف ہے، اس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا۔

ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ (سورۂ فصلت: ۴۱۔۱۱)

پھر آسمان کی طرف ارادہ فرمایا جب کہ وہ دھواں تھا اور زمین کو حکم دیا کہ آؤ اپنی خوشی سے یا مجبوری سے انہوں نے عرض کیا ہم خوشی سے حاضر ہیں۔

اس کا جواب: پہلے تو میں معترض کا شکر گزار ہوں اس نے ادب کی راہ کو اختیار کیا ہے، لیکن میں اسے یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اسے عقل رکھنے والے لوگوں سے گفتگو کا پوری طرح ادراک ہونا چاہیے وہ کسی دیہاتی یا ایسے فرد سے مخاطب نہیں جو علم کے میدان میں نو وارد ہے بلکہ وہ ایسے شخص سے مخاطب ہے جس کے گھرانے کے لیے تقوی اور علم کی گواہی دی گئی ہے، اس کے گھرانے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی خوبیاں بھی جمع ہوئی ہیں جو دیگر بہت سے گھرانوں میں نہیں ہیں میری ماں کی طرف سے میرے رشتہ دار حنبلی ہیں اور میرے والد کی طرف سے میرے رشتہ دار مالکی مذہب کے ہیں ان میں سے اکثر کتاب اللہ کے حافظ ہیں میں نے ان کے سایہ میں فضیلت کی ترتیب پائی ہے، میں نے اپنے والد کے ماموں علامہ ،فقیہ، محدث الشیخ مبارک بن علی شامی سے تربیت پائی اور ہمارے بزرگ اشراف انصار اور حمیر میں سے ہیں ، اور میں ان مولّدین میں سے نہیں جن سے سلف صالحین نے بچنے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ سنن

ابن ماجہ میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کوسنا آپ فرمار ہے تھے۔

"لَمْ يَزَلْ أمر بني اسرائيل معتدلاً حتى نشأ فيهم المولدون ابناء سبايا الأمم فقالو ابالرأى فضلّوا وأضَلُّوا"

بنی اسرائیل اعتدال کی راہ پر گامزن رہے یہاں تک کہ ان میں مولّدین یعنی مفتوحہ قوموں کی لونڈیوں سے اولاد پیدا ہوئی اور لونڈیوں کی اولاد نے اپنی خواہش نفس سے فتوے دیے، خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نہ تو منافق ہوں اور نہ ہی دستر خوانوں پر ٹوٹ پڑنے والوں میں سے ہوں، جیسے کہ اس معترض کو گمان ہوا اور اس نے قرآن پاک کی آیت میں جس تعارض کا گمان کیا ہے وہ غلط ہے، اور میں معترض کے لیے خود ہی عذر پیش کرتا ہوں کہ اس نے جو کچھ لکھا شاید جلدی میں لکھ دیا لیکن ایسی اہم باتیں جیسے کہ معترض کو بھی علم ہے جلدی میں نہیں لکھی جاتیں، لیکن تم نے ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ارادہ فرمالیا، اللہ تعالیٰ مصنف عبدالرزاق کے نودریافت حصے کے محقق عیسیٰ بن عبداللہ کی مدد فرمائے جس پر معترض کی طرف سے تحقیق میں جلد بازی کی تہمت لگائی گئی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جلد باز کون ہے کیا وہ شخص جس کے سامنے قرآن کریم اور تفاسیر ہیں اور اس کی رائے کی تائید کر رہی ہیں یا کوئی اور؟

اور سنو! یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کہہ رہی ہے:

أأنْتم اشد خلقا أم السماء بناها،رفع سمكها فسوّاها ،واغطش ليلها وأخرج ضحاها ،والارض بعد ذالك دحاها (سورة النازعات ۷۹۔۲۷۔۳۰)

کیا تمہیں پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کو؟ اللہ نے اسے بنایا، اس کی چھت کو بلند کیا پھر اسے ہموار کیا، اس کی رات تاریک کردی اور اس کے دن کی روشنی کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔

امام فخر الدین رازی نے اس آیت کی تفسیر میں واحدی اور مقاتل سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: آسمان زمین کے پھیلانے سے پہلے پیدا کیا گیا، جہاں تک پھیلانے کا تعلق ہے زمین اس سے پہلے پھیلائی گئی۔

علامہ سید محمود آلوسی نے اس مسئلے کی تفصیل "روح المعانی" (۲۴۔۱۰۸) میں اللہ تعالیٰ کے اس

فرمان کی تفسیر کرتے ہوئے یوں بیان کی ہے۔

ثُم استوی الی السماء وھی دخان۔ (سورۃ فصلت:۴۱۔۱۱)

پھر آسمان کی طرف ارادہ فرمایا جب کہ وہ دھواں تھا۔

علامہ آلوسی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نورانی جوہر کی ایجاد پر دلالت کرتا ہے، نیز! اس نورانی جوہر کی طرف ایسے جلال کی آنکھ سے نظر پر دلالت کرتا ہے جس میں رحمت اور جمال چھپے ہوئے تھے ،اس کے علاوہ نورانی جوہر کے لطیف اور کثیف مادہ میں فرق اور دھوئیں والے مادہ کے اوپر کی طرف بلند ہوجانے اور کثیف مادہ کے نیچے رہ جانے پر دلالت کرتا ہے یہ سب کچھ چھ دنوں سے پہلے کا معاملہ ہے اور صحیح خبر سے ثابت ہے اور قرآنی آیات کے منافی نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آسمان اور زمین کا مادۂ بعیدہ ایک ہے عرصے میں پیدا کیا گیا اور یہ مادۂ بعیدہ نورانی جوہر یا کوئی اور چیز تھا، اسی طرح ہر مادہ کا دوسرے سے الگ اور منفرد کیا جانا ہے، میری مراد مادہ کو پھاڑا جانا اور لطیف اجزاء جو کہ آسمان کا مادہ قریبہ ہے کا نکالنا اور کثیف اجزاء جو کہ زمین کا مادہ قریبہ ہیں کو باقی رکھتا ہے، لطیف اجزاء کو کثیف اجزاء سے اور کثیف اجزاء کو لطیف اجزاء سے الگ کرنا ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہے، مادہ کے لطیف اور کثیف اجزاء جس شکل میں نظر آتے ہیں ان کا اس شکل میں پیدا کیا جانا ایک زمانے میں نہیں ہے، بلکہ زمانی نکتہ نظر سے آسمانوں کی پیدائش زمین کی پیدائش سے پہلے ہے اور کسی ذی علم وشعور کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ زمین اور اس میں جو کچھ ہے اس کی پیدائش کو آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے اس کی پیدائس کے بعد ہونے میں شک کرے اور جب معاملہ واضح ہو تو اسے صحیح پر محمول کرلیا جاتا ہے، آیت میں لفظ ثم خبر دینے میں ترتیب پر دلالت کرتا ہے، اس کی گفتگو کے بعد قرآنی آیات اور احادیث میں دکھائی دینے والا تعارض ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے الخ۔

امام قرطبی نے سورۂ بقرہ میں (۱۔۲۵۵۔۲۵۶) اہل علم کی آراء پیش کرنے کے بعد فرمایا: اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو زمین سے پہلے بنایا ہے اور سورۃ حٰم (السجدہ) میں بھی اسی طرح ہے ایک اور جگہ فرمایا:

أأنتم اشد خلقا أم السماء بناھا۔ (سورۂ نازعات ۷۹۔۲۷۔)

کیا تمھیں پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو؟ اللہ نے اسے بنایا۔
پھر فرمایا:
والارض بعد ذالك دحاها ۔
اور اس کے بعد زمین پھیلائی گئی۔
اس آیت کے پیش نظر آسمان کی پیدائش زمین سے پہلے ثابت ہوتی ہے، نیز! اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
الحمد لله الذی خلق السمٰوات والأرض (سورة الانعام: ٦۔١)
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: آسمانوں کو پہلے پیدا کیا گیا، اس قول کو امام طبری نے روایت کیا، اس کے بعد امام قرطبی فرماتے ہیں: ان شاء اللہ! حضرت قتادہ کا قول درست ثابت ہوگا اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے تو آسمان کو دھوئیں سے پیدا فرمایا پھر زمین کو پیدا فرمایا پھر آسمان کا قصد فرمایا اور دھوئیں کو درست فرمایا، اس کے بعد زمین کو پھیلایا۔۔الخ

امام بدرالدین عینی نے ''عمدۃ القاری'' (۱۵۔۱۰۹) میں فرمایا: اولیت ایک نسبتی امر ہے اور ہر وہ چیز جس کے بارے میں کہا گیا کہ وہ پہلے ہے اس کی اولیت بعد والی چیز کی نسبت سے ہے، علامہ ملا علی قاری نے ''المورد الروی'' (ص: ۴۴) میں فرمایا: پس معلوم ہوا کہ نور محمدی سب چیزوں سے علی الاطلاق پہلے ہے پھر پانی ہے پھر عرش ہے پھر قلم ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کی اولیت مطلقہ ہے اور باقی سب کی اولیت اضافی اور نسبتی ہے۔

حضرت علامہ ملا علی قاری نے ''مرقاۃ المفاتیح'' (۱۔۱٦٦) میں فرمایا: مخلوقات میں سب سے پہلی مخلوق کے بارے میں روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلی مخلوق وہ نور ہے جس سے حضور ﷺ پیدا کیے گئے پھر پانی پھر عرش ہے۔

اور ایسا ہی قول امام قسطلانی اور امام محدث سہل بن عبداللہ دیلمی کا ہے، انہوں نے اپنی کتاب ''عطف الألف المألوف علی اللام المعطوف'' میں فرمایا: ''اور حضرت آدم علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے پیدا کیے گئے'' اس کی تفصیل ہماری کتاب ''نور البدایات وختم النہایات'' (ص: ۵۴) میں ملاحظہ فرمائیں۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر (۷۔۲۳۱) میں حسن سند کے ساتھ ایسی ہی روایت ذکر کی ہے، حدیث قدسی میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ہے :هُوَ الاول والآخر۔ ''وہی پہلے اورآخری ہیں'' اوراسی طرح مخلص کی روایت ہے:هو أول وآخر۔ ''آپ اول اورآخر ہیں'' یہ صحیح روایت ہے جس پر ابن ابی عاصم کی کتاب "الأوائل" کا محقق خوش نہیں ہوا اوراسے ابن ابی عاصم کی روایت نقل کرتے وقت اس کا حوالے دینے کی توفیق نہیں ہوئی، ابن ابی عاصم کی روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرش کے پردوں میں ایک نور دیکھا تو پوچھا: اے میرے رب یہ کون سا نور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارے بیٹے کا نور ہے، الخ۔۔۔ابن عاصم کی اس روایت پر محقق نے کہا: ''یہ حضرت داوٴد علیہ السلام کا نور تھا'' محقق نے اس مقام پر مخلص کی روایت ذکر نہیں کی اور نہ ہی امام بیہقی کی روایت ذکر کی، حالاں کہ سند ایک ہی ہے، اے معترض! تمہارے فرقے کی طرف سے حضور ﷺ کے ساتھ یہ کھلی دشمنی کیوں ہے۔؟

چودہواں اشکال:

معترض کا یہ کہنا کہ: حدیث جابر حدیث ''عرق الخیل'' جیسی ہے۔

تواس کا جواب یہ ہے: ''عرق الخیل'' والی حدیث تمہارے ترکش میں سے ہے ہمارے ترکش میں سے نہیں، معترض اوراس کے ہمنوا سجزی اوراس جیسے لوگوں سے ''عرق الخیل'' والی حدیث کے بارے میں پوچھیں وہ انہیں جواب دیں گے، اللہ تعالیٰ سے ڈرو دائرۂ اسلام سے خارج ہونے والے تجسیم کے قائل بدنصیب زندیقوں کی احادیث اورحدیث جابر میں فرق کرو، دونوں حدیثوں کو ایک جیسی قرار دینا عظیم ظلم ہے۔

پندرہواں اشکال:

معترض نے مصنف عبدالرزاق کے ایک حصے کی احادیث کے حوالے سے میری تخریجات کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا ہے اوراس نے مصنف کے حدیث نور والے حصے کی طباعت کو ڈنمارک کے سرکشوں کی طرف سے بارگاہ رسالت میں گستاخی کے ساتھ جوڑا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس بدگمانی کو ملاحظہ کرنے والا سخت تعجب کا شکار ہوتا ہے، قارئین کرام اس معترض سے پوچھیں مصنف عبدالرزاق کے گم شدہ حصے کی طباعت اور ڈنمارک کے سرکشوں کی بدتمیزی میں کیا چیز مشترک ہے؟ اسے کوئی علمی جواب نہیں سوجھے گا سوائے اس کے کہ وہ ہمارے عمل کو بے ہودہ

اور فساد سمجھتا ہو ایسے میں راقم اسے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان ہی سنا سکتا ہے جو رب کریم نے ان کفار کے رد میں ارشاد فرمایا جو سخت انکار کرنے والے تھے اور کائنات کی تخلیق کو بے فائدہ اور بے مقصد سمجھتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وما خلقنا السمٰوٰتِ والارض وما بینھما لاعبین ۔وما خلقنا ھما الا بالحق ولکن اکثرھم لا یعلمون۔(سورۃ الدخان:۴۴۔۳۸۔۳۹)

ہم نے آسمانوں اور زمینوں اور ان کے درمیان کی مخلوق کو کھیلتے ہوئے پیدا نہیں کیا ہم نے انہیں حق ہی کے ساتھ پیدا کیا ہے لیکن ان کے اکثر افراد نہیں جانتے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد گرامی ہے:

ھٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق ۔(سورۃ الجاثیۃ:۴۵۔۲۹)

ہماری یہ کتاب تمہارے بارے میں سچ کہتی ہے۔

قارئین کرام! دیکھیے معترض اپنے علاوہ دیگر مسلمانوں کو کیسے حقارت اور استہزاء کے ساتھ دیکھتا ہے؟ نیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس قدر جرأت و بے باکی کا مظاہرہ کرتا ہے، جب ہم نے حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے مرتبہ ومقام کو نمایاں کرنے اور جو کچھ آپ کی شان میں لکھا گیا ہے اسے تلاش کر کے چھاپنے کی کوشش کی ہے تاکہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور زیادہ محبت کریں اور آپ کی تعظیم وتوقیر کریں تو معترض نے ہماری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کو انسانیت اور دین کے دشمنوں کے ہاتھوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کے برابر قرار دے دیا ہے گویا کہ معترض اپنے مسلمان مخالفین کو کفار اور ملحدوں کے برابر قرار دے رہا ہے اور اس سے ایسی بات کوئی تعجب خیز نہیں کیوں کہ کوئی چیز بھی اپنے منبع کے اعتبار سے تعجب خیز نہیں ہوتی معترض اور اس کے مکتب فکر کے لوگ اپنے علاوہ دیگر مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ سے زیادہ بڑا کافر سمجھتے ہیں چنانچہ عبداللطیف آل شیخ اور الشیخ ابراہیم عبداللطیف آل شیخ (محمد بن عبدالوہاب کی اولاد) نے اپنی کتاب "اجماع اھل السنۃ النبویۃ" دبئی، ابوظہبی اور ساحل عمان کے باشندوں کو معطلہ اور جہمیہ کا نام دے کر کافر قرار دیا ہے۔

معترض کا یہ طرز عمل اپنی جگہ لیکن اس پر اللہ تعالیٰ کا درج ذیل فرمان صادق آتا ہے:

وَمَنۡ یُّرِدِ اللّٰہُ فِتۡنَتَہٗ فَلَنۡ تَمۡلِکَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ شَیۡـًٔا اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُرِدِ اللّٰہُ اَنۡ یُّطَہِّرَ

قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ (سورۃ المائدہ: ۴۱-۵۰)

اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو (اے سننے والے) تُو اس کے لیے کسی چیز کا مالک نہیں (اسے بچا نہیں سکتا) یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو پاک کرنے کا ارادہ نہیں فرمایا، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

رہا معترض کا میری تخریجات پر اعتراض تو عرض یہ ہے کہ میری تخریجات علم حدیث کے معروف اصولوں پر مبنی ہیں اور ان تخریجات کا انکار فقط جاہل اور احمق ہی کر سکتا ہے جس پر عربی کی ضرب المثل صادق آتی ہو: "لیس ھٰذا عشك فادرجی" (یہ تمہارا گھونسلا نہیں ہے تو اس میں گھس جا)

سولھواں اشکال:

سید ادیب کمدانی کی وہ گواہی جسے معترضین نے میرے خلاف دلیل بنایا ہے۔ تو اس کا جواب کچھ یوں ہے ادیب کمدانی نے معترضین کا رد کیا ہے اور ہمارے بارے میں معترضین کے باطل گمان کی درج ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھ کر وضاحت کی ہے "براءۃ الشیخ عیسیٰ بن مانع ومحمود سعید مما نسب الیھما" (الشیخ عیسی بن مانع اور محمود سعید ممدوح کی طرف منسوب کیے گئے الزامات سے ان کی براءت) اور میں نے یہ مقالہ انٹرنیٹ پر "ملتقی اھل العلم" کی سائٹ پر نشر کر دیا ہے، قارئین اسے وہاں ملاحظہ فرمالیں اور میں جناب ادیب کمدانی سے امید رکھتا ہوں کہ وہ تمہارے پیچھے سوچے سمجھے بغیر اندھا دھند نہ چلیں اور ہمارے درمیان جو محبت ہے اس کی حفاظت فرمائیں۔

سترہواں اشکال:

معترض کا یہ گمان کہ مخطوطے کو نقل کرنے والا پختہ کار نہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک نسبتی مسئلہ ہے اور اس میں جعل سازی کا کوئی دخل نہیں، بعض اوقات قرآن پاک بھی کسی پختہ کار اور نا پختہ کے ہاتھوں چلا جاتا ہے اور اس کا تب کی تحریر کے صحیح ہونے یا نہ ہونے میں کوئی دخل نہیں ہوتا، جناب معترض آپ کا "الجزء المفقود" کے کاتب پر یہ کہتے ہوئے تحریف کی تہمت لگانا کہ "کاتب ناپختہ کا ہے" واضح ظلم ہے اور ناپسندیدہ جلد بازی ہے، کتاب کا مؤلف، کاتب اور محقق خطا سے معصوم نہیں ہوتا، امام شافعی فرماتے ہیں: میں نے جو بھی کتاب لکھی اس میں کوئی نہ کوئی غلطی پائی تب اس کی اصلاح کر دی، اللہ تبارک وتعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ "فقط اسی کی کتاب غلطیوں سے

پاک ہوگی''

اور اگر کتاب کے ناقل اور کتابت کرنے والے سے کوئی غلطی ہوجائے تو ایسا ممکن ہے اور یہ کوئی محال بھی نہیں ہے لیکن ہمیں کتاب اور اس کے مضمون کو مجموعی طور پر لینا چاہیے۔

اٹھارہواں اشکال:

رہا معترض کا غماری حضرات کی طرف سے ولی کامل اور مجدد وقت حضرت محیی الدین ابن عربی الحاتمی قدس سرہ کی توثیق پر اعتراض، تو اس کا جواب یہ ہے کہ معترض کا غماری حضرات کی طرف سے شیخ اکبر محی الدین کی توثیق پر اعتراض کوئی حیثیت نہیں رکھتا، ہمارے غماری اساتذہ جلیل القدر علماء ہیں وہ کوئی بات بغیر دلیل کے نہیں کہتے اور وہ حضرات معترض کی طرح ایسی کوئی بات نہیں کہتے جسے وہ جانتے نہیں قارئین کرام آپ کو علم ہوگا کہ شیخ اکبر محی الدین رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت بالا ہیں کہ انہیں جرح وتعدیل کے مقام پر ذکر کیا جائے کیوں کہ بہت بلند مرتبہ شخصیت اور علمی شہرت کے مالک ہیں اور اہل تحقیق کے آپ کے بلند مرتبہ اور راسخ قدم ہونے پر اجماع ہے اور آپ یہ بات اہل علم کے اقوال کی روشنی میں جان لیں گے اور میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ معترض اور اس کے ہم خیال لوگوں کو میزان اعتدال میں امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی کے اس طرز عمل کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے کہ ان دونوں نے امام اکبر شیخ محی الدین وغیرہ کو ایسے لوگوں میں شمار کیا ہے جو اہل روایت میں سے نہیں ہیں اور ان دونوں نے اپنی کتابیں اہل روایت کے لیے لکھی ہیں جیسا کہ ''میزان الاعتدال'' کے مقدمہ میں تحریر ہے امام سبکی نے امام ذہبی اور امام ابن حجر کے طرز عمل کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور ہمارے استاذ خاتمۃ المحققین علامہ عبدالعزیز بن الصدیق بھی اپنی کتاب ''السوانح'' (خ ل ۹۵ ب) میں امام سبکی کی راہ پر چلے ہیں۔ قارئین کرام! آپ عنقریب امام ذہبی اور امام ابن حجر کی مذکورہ بالا رائے سے ہٹ کر ان دونوں کی ایک رائے ان کی مذکورہ بالا دونوں کتابوں کے علاوہ دیگر کتابوں کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

امام ذہبی نے اپنی کتاب "سیر اعلام النبلاء" میں شیخ محی الدین ابن العربی کے حالات میں آپ پر جرح کرتے ہوئے عزالدین بن عبدالسلام کا وہ قول نقل کیا ہے جسے انہوں نے ابن دقیق العید سے روایت کیا۔

یہ کلام درستی سے خالی اور مردود ہے اور یہ قول اہل تحقیق کے مطابق درست نہیں بلکہ عزالدین بن عبد السلام کا شیخ اکبر کی تعریف میں رطب اللسان ہونا درست ہے اور اس بات کا "العقد الثمین" "نفح الطیب اور "شذرات الذھب" کی امام کے مقالے سے متعلق عبارات سے پتہ چلتا ہے۔

اس سلسلہ میں اہل علم کے اقوال پیش خدمت ہیں:

(۱)۔ امام ذہبی نے شیخ اکبر شیخ ابن العربی کی توثیق اور تائید ان الفاظ میں کی ہے: میری ان کے بارے میں رائے یہ ہے کہ ان کا ایسے اولیاء اللہ میں سے ہونا ممکن ہے جن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت نے موت کے وقت اپنی طرف کھینچ لیا ہو اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوا ہو۔ (المیزان: ۳۔ ٦٦٠)

(۲)۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ''تاریخ الاسلام'' کے چونسٹھویں طبقہ میں ذکر ہوا۔ (ص: ۳۵۹۔۳۵۸) جس کی عبارت کچھ یوں ہے: ابن العربی کو کلام میں بہت وسعت، ذہانت، قوت حافظہ اور تصوف میں بہت گہرائی عطا ہوئی اور تصوف میں ان کی بہت سی تالیفات ہیں اگر ان کے کلام اور شاعری میں شطحات نہ ہوتے تو آپ کی بات پر سب کا اجماع ہوتا۔

(۳)۔ قارئین کرام! آپ دیکھیں گے کہ حافظ ابن حجر نے بھی ''لسان المیزان'' کی عبارت میں شیخ اکبر شیخ ابن العربی کی توثیق کی ہے، آپ نے شیخ اکبر کے حالات درج ذیل عبارت کے ساتھ ختم کیے: ''مختصر یہ کہ آپ عظیم الشان شخصیت اور قوم کے سرداروں میں سے تھے آپ اسماء اور حروف کے علم میں پوری دسترس رکھتے تھے اور ان دونوں علوم میں آپ کی عجیب وغریب نگارشات اور عجیب اجتہادی آراء ہیں دیکھیں: (اللسان)٦۔ ۴۵

قارئین کرام آپ کو معلوم ہوگا کہ شیخ اکبر کی تعظیم وتوصیف کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ان میں درج ذیل حفاظ بھی ہیں: منذری، ابن الابار، ابن النجار، اور ابن مسدی، صلاح الدین علائی، ابن نقطہ، ابن زملکانی، یافعی، ابن العدیم، سبط الجوزی، صلاح الدین صفدی، سعدالدین حموی، ابن حجر ہیتمی (فتاوٰی حدیثیہ ص: ۳۳۵ میں) اور دیگر بہت سے اہل علم ہیں۔

یہ بات تحقیق سے ثابت ہوگئی ہے کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام بھی شیخ اکبر کی تعظیم وتوقیر کرنے والوں میں سے ہیں، جیسے کہ شیخ اکبر کے بارے میں اہل علم کے ان اقوال سے ثابت ہوتا ہے جو حافظ جلال الدین سیوطی شافعی شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسالے "تنبیہ الغبی علی تنزیہ ابن عربی"

(ابن عربی کی براءت پر ناسمجھ کو تنبیہ) اور قاضی القضاۃ شیخ الاسلام مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی، فیروزآبادی صدیقی (القاموس کے مصنف) نے اپنی تصنیف: "الاغتباط بمعالجة ابن الخیاط" (ابن خیاط کی اصلاح پر خوشی کا اظہار) آپ نے یہ کتاب سیدی الشیخ محی الدین ابن عربی طائی قدس اللہ سرہ العزیز کی طرف سے منسوب کتابوں کے بارے میں کیے گئے درج ذیل سوال کے جواب میں تحریر فرمائی۔

علمائے دین، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے بکھرے ہوئے مسلمانوں کو جمعیت اور دین کو تقویت عطا فرمائے شیخ محی الدین ابن عربی کی طرف منسوب کتابوں "فتوحات مکیہ" اور "فصوص الحکم" کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ کیا ان کتابوں کا پڑھنا پڑھانا اور مطالعہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہمیں اجر و ثواب والا فتوٰی اور جواب دیجیے تاکہ آپ اللہ کریم سے بہترین ثواب حاصل کر سکیں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں علامہ فیروزآبادی نے درج ذیل کلمات تحریر فرمائے: "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے اللہ! ہمیں وہ بات کہنے کی توفیق عطا فرما جس میں تیری رضا ہو حضرت شیخ اکبر کے بارے میں میری رائے جس کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہوں یہ ہے کہ آپ اپنے حال اور علم کے اعتبار سے پیر طریقت، واقعی امام حقیقت اور معارف کو اپنے عمل اور نام کے اعتبار سے زندہ کرنے والے تھے۔

اِذَا تَغَلْغَلَ فكرُ المرءِ فی طرفٍ مِنۡ بحرہ غرِقَتۡ فِیہِ خَوَاطِرُہٗ

جب آدمی کی سوچ اس ہستی کے سمندر کے ایک کنارہ میں غوطہ لگائے گی تو اس کے خیالات اس میں ڈوب جائیں گے۔

وہ پانی ایسا عظیم ذخیرہ ہے جسے ڈول گدلا نہیں کر سکتے وہ ایسا بادل ہے جو بارشوں کے برسانے سے قاصر نہیں ہے ان کی دعائیں ساتوں آسمانوں کو طے کر جاتی تھیں ان کی برکتیں پھیلتی تھیں اور پورے جہاں کو بھر لیتی تھیں میں ان کا وصف بیان کر رہا ہوں اور وہ یقیناً میرے بیان سے کہیں اونچے ہیں اور جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ زبان سے بھی کہتا ہوں اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ میں نے ان سے انصاف نہیں کیا۔

وَمَا عَلَیَّ اِذَا مَا قُلْتُ مُعْتَقَدِیْ دَعِ الْجُهُوْلَ یَظُنُّ الْجَهْلَ عُدْوَانًا

واللہ تاللہ باللہ العظیم ومن اقامه حجةً لله برهانًا

اِنَّ الذی قلتُ بعضٌ مناقبه ما زدت اِلا لَعَلِّیْ زِدْتُ نُقْصَانًا

❁۔۔۔جب میں اپنا عقیدہ بیان کروں تو اس کا مجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جاہل کو چھوڑ دے کہ وہ جہالت کو دشمن گمان کرتا ہے۔

❁۔۔۔اللہ کی قسم! خالق یکتا کی قسم! رب عظیم کی قسم! اور اس ذات اقدس کے خالق و مالک کی قسم! جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی حجت اور دلیل بنایا۔

❁۔۔۔جو کچھ میں نے کہا ہے وہ شیخ کے کچھ فضائل ومناقب ہیں غالبًا میں نے ان کے فضائل ومناقب میں کچھ اضافہ نہیں کیا بلکہ کچھ کمی ہی کی ہے۔

جہاں تک ان کی تصانیف کا تعلق ہے تو وہ ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہیں جن کے موتیوں اور کثرت کی بنا پر نہ تو ان کا پہلا کنارہ معلوم ہوتا ہے اور نہ آخری کنارہ مصنفین نے ایسی کتابیں تصنیف نہیں کیں، اللہ تعالیٰ نے ان کا مرتبہ جاننے کے لیے ان لوگوں کو مخصوص کیا ہے جو اس علم کے اہل ہیں۔

ان کتابوں کی خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص انہیں مسلسل دیکھتا اور ان کا مطالعہ کرتا رہے، ان کے مطالب میں غور کرتا رہے، اس کا سینہ، مشکلات کے حل اور دشواریوں کو دور کرنے کے لیے کھل جاتا ہے، اور یہ مقام صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ لدنی اور ربانی علوم کے لیے مخصوص فرمالیتا ہے۔

شیخ اکبر نے بادشاہِ معظم کے لیے جو اجازت تحریر کی تھی وہ میں نے دیکھی ہے، اس کے آخر میں لکھا ہے کہ میں نے اسے اجازت دی کہ وہ مجھ سے میری تصانیف کی روایت کرے ان میں سے فلاں فلاں کتابیں ہیں یہاں تک کہ چار سو سے زیادہ تصانیف گنوائیں، ان میں سے ایک تفسیر کبیر ہے جس میں وہ سورۂ کہف کی اس آیت وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (ہم نے انہیں اپنی جناب سے علم عطا کیا تھا) تک پہونچے تھے اور مکمل کیے بغیر دنیا سے رحلت فرما گئے۔

یہ تفسیر عظیم کتاب ہے، ہر جلد بحر بےکراں ہے اور اس میں کوئی عجیب بات بھی نہیں ہے کیوں کہ وہ ولایت عظمی اور صدیقیت کبری کے مقام پر فائز تھے یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی

فرماں برداری کرتے ہیں (نفح الطیب ۲۔۶۷۱۔۷۷۱،شذرات الذہب ۷۔۱۳۳)
اس کی تفسیر بیان کی جائے تو گفتگو طویل ہوجائے گی اور ہم مقام اختصار سے نکل جائیں گے مختصر یہ کہ وہ ہمارے نزدیک ثقہ ہیں اور جس نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے وہ اس کی ذاتی رائے ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو اپنی نگرانی میں لے وہ ہمارے مشائخ اور ہماری نظر میں ثقہ ہیں ۔ بے شک وہ ظاہر حجت اور روشن آیت تھے پھر اگر کوئی شخص اپنی رائے سے ان پر جرح کرتا ہے تو ہم اصل کا اعتبار کریں گے ان کے علوم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر الگ ہے ان دو باتوں کے ساتھ ہم ان ائمہ کی گواہیوں کو شامل کرتے ہیں جو شیخ اکبر کا احترام کرتے ہیں اور ان میں بہت سے ائمہ، حفاظ اور فقہاء ہیں، ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ وہ نہ صرف باوثوق شخصیت ہیں بلکہ ان کا مقام اس بات سے بلند ہے کہ ان کی توثیق کی جائے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یہ وہ اہم اعتراضات تھے جو مخالفین نے اٹھائے تھے اور میں نے کسی تکلف کے بغیر ان کا جواب دے دیا ہے۔

اب ہر محقق اور حقیقت کے طلب گار کو اختیار ہے کہ میں نے مصنف عبدالرزاق کا جو حصہ طبع کیا ہے اس پر وہ مطمئن ہے اور وہ اس کی تائید کرتا ہے تو اس کی مرضی اور جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے تو یہ اس کی رائے ہے میں کسی شخص کو اس بات پر مجبور نہیں کرتا کہ جس چیز کو میں درست سمجھتا ہوں وہ بھی اسے ضرور صحیح تسلیم کرے اگرچہ اس کے نزدیک وہ درست نہ ہی ہو۔

گفتگو ختم کرنے سے پہلے میں اس بات کا اظہار کردینا چاہتا ہوں کہ میں نے حق وصواب کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور ہر کوشش کرنے والے کو ایک حصہ ملتا ہے اگر اس نے اجتہاد کیا اور خطا کی تو اسے ایک ثواب ملے گا اور جس نے اجتہاد کیا اور صواب کو پالیا تو اس کے لیے دو ثواب ہیں۔

اللہ بلند و برتر قادر و قیوم کی بارگاہ میں میری دعا ہے کہ ہمیں حق وصواب تک پہونچنے کی توفیق عطا فرمائے یہ بھی عرض کردوں کہ میں ''جزء مفقود'' کے دوسرے گم شدہ حصوں تک پہونچنے کے لیے بھی بھرپور کوشش کررہا ہوں اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مجھے اس سلسلے میں کامیابی حاصل ہوگی۔

قارئین کرام! یہ نسخہ جو میں نے پیش کیا ہے اس کی ضرورت تھی اور اسلامی لائبریریوں کے لیے یہ سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے میرے نزدیک اس کی حیثیت اس حدیث ضعیف والی ہے جب کسی باب میں

اس کے علاوہ حدیث دست یاب نہ ہو جیسے کہ ہم نے مقدمہ میں بیان کیا ہے معترضین نے غور وفکر اور تامل کے بغیر جلد بازی کرتے ہوئے جو اسے موضوع اور جعلی قرار دیا ہے اب تک یہ بات میرے نزدیک ثابت نہیں ہو سکی یہ ان مسائل میں سے ہے جن کا انکار محض ظن وتخمین کی بنیاد پر نہیں کر دینا چاہیے بلکہ یاد کرنے والا شخص اس شخص پر حجت ہے جس نے یاد نہیں رکھا ظنی مباحث اور مسائل میں کافر، گمراہ، بدعتی اور جھوٹا قرار دینے میں جلد بازی کرنا ظلم عظیم ہے۔

قارئین کرام! میں نے آپ کے سامنے واضح کر دیا ہے کہ معترض نے اعتراضات کی گرد اُڑانے میں لاحاصل سعی کی ہے اگر میرے نزدیک علمی طریقے سے ثابت ہو جاتا کہ جزء مفقود جس کی میں نے تحقیق کی ہے اس کی نسبت امام عبدالرزاق کی طرف صحیح نہیں ہے تو میں سب سے پہلے اس سے براءت کا اعلان کرتا ہوں اس جواب کے لکھنے سے میرا مقصد محاذ آرائی جھگڑا اور طعن وتشنیع نہیں ہے، دشمنی اور عداوت کا بکھیرنا بھی مقصد نہیں ہے، میرا مقصد اپنی استطاعت کے مطابق صرف اصلاح ہے اللہ بلند و برتر ہی مجھے توفیق دینے والا ہے وہی میرے لیے کافی اور بہترین مددگار ہے۔

میں ہر اس شخص کا شکریہ ادا کروں گا جو علمی تنقید کرے اور مجھے فوائد سے نوازے، ہم میں سے ہر ایک حق کا طالب ہے اور حقیقت کا متلاشی ہے اور میں اس گالی گلوچ، سینہ زوری اور جمود پسندی کو پسِ پشت ڈال دوں گا جسے ابن رجب حنبلی نے ''وثنیۃ فکریۃ'' (فکری بت پرستی) قرار دیا ہے۔

گفتگو کے نتائج کا خلاصہ

(۱)۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولنا عظیم ترین گناہوں میں سے ہے علما نے بیان کیا ہے کہ جس چیز کی تھوڑی بہت صحت کی گنجائش ہو اس کی نفی کر دینا حرام ہے اسی طرح جس چیز میں تھوڑا سا جھوٹ بھی ہو اسے صحیح قرار دینا بھی حرام ہے اس لیے میرے لیے یا کسی بھی دوسرے شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولے اسی طرح قاعدہ تو یہ ہے کہ ہمارا موقف صحیح ہے اس میں خطا کا احتمال ہے اور دوسرے شخص کا موقف خطا ہے اس میں درستی کا احتمال ہے معترض کے لیے جائز نہیں کہ اس قاعدے کو چھوڑ دے اور احتیاط کو بھی خیر آباد کہہ دے اور محض اپنے عقیدے کی حمایت کے لیے اپنے بھائیوں پر بڑے بڑے فتوے لگائے۔

(۲)۔ معترض نے مجھ پر اور ڈاکٹر محمود سعید ممدوح پر یہ تہمت لگائی ہے کہ ہم نے ''جزء مفقود''

جعلی طور پر تیار کی ہے حالاں کہ یہ بات باطل ہے ہمیں کمزور ایمان والے شخص سے بھی ایسی بات کی توقع نہیں تھی چہ جائے کہ جسے حدیث شریف کے عالم ہونے کا دعوٰی ہو، پھر معترض نے خود اپنی ہی مخالفت کرتے ہوئے ہم سے جعل سازی کی نفی کر دی حالاں کہ بات صرف اتنی ہے کہ جسے ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ نسخہ افغانستان سے ہمارے پاس لایا گیا ہم نے اسے منظر عام پر لانے کی کوشش کی تو یہ صرف علم کا اظہار تھا اور اسلامی لائبریریوں کو ''جزءِ مفقود'' کی احادیث کی ضرورت تھی۔

(۳)۔ علمی معیاروں کے مطابق ''جزءِ مفقود'' کی نسبت کو ثابت کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی نادر نسخے کی نسبت ثابت کی جائے اور ہمارے علمی ورثہ میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور جیسے کہ میں نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے کہ میرے نزدیک اس کی حیثیت وہ ہے جو اس حدیث ضعیف کی ہے جب کسی باب میں اس کے علاوہ کوئی حدیث نہ پائی جائے قارئین اس میں سے جس حصّے پر مطمئن ہوں اسے لے لیں اور جس سے مطمئن نہ ہوں اسے چھوڑ دیں۔

(۴)۔ اگر میرے نزدیک علمی پیمانوں کے مطابق اس نسخے کا ناقابل اعتبار ہونا ثابت ہو جاتا تو میں ایک لمحہ کے لیے بھی اس حقیقت کے بیان کرنے میں تردد سے کام نہ لیتا، اس لیے کہ سند دین کی ایک اہم کڑی اور علم یقین کا نام ہے۔

(۵)۔ معترض نے جتنے اعتراضات کا غبار اڑایا ہے سب محل نظر و تاویل ہیں، جیسے کہ میں نے اس سے پہلے بیان کیا، ان سے ہمارے تحقیق شدہ نسخے کا درجۂ اعتبار سے ساقط ہونا ثابت نہیں ہوتا کیوں کہ اسے مردود قرار دینے کا قول اسے ثابت کرنے کے قول سے کم خطرناک نہیں، ثابت کرنا راجح ہے، کیوں کہ نفی کے پلڑے میں رد کے شواہد موجود نہیں ہیں۔

(۶)۔ میں نے اپنی تحقیق میں ''جزءِ مفقود'' کے محققہ نسخے میں اس سند کی طرف توجہ نہیں کی جس کی ائمہ نے اپنی کتابوں میں تخریج کی ہے، یہ ایسی شرط ہے جس کی طرف میں نے تحقیق کے مقدمے میں اشارہ کیا ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ میں نے جو شرط تحریر کر دی ہے معترض اس سے تجاہل کا رویہ اختیار کرتا ہے؟ اور تنقید کے اصولوں کی پابندی کیے بغیر مسئلے کو ہوّا بنا کر کیوں پیش کرتا ہے؟ یہ ایسا مسئلہ ہے جس سے ایک نقاد تو کیا ایک طالب علم بھی بے خبر نہیں ہو سکتا۔

(۷)۔ میں اپنے معترض کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اہل علم کے لہجے میں بات کرے، گالی گلوچ سے کام نہ لے کیوں کہ مومن، مومن کا بھائی ہے نہ تو وہ اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظالم کے سپرد

کرتا ہے اور میری اس سے گزارش ہے کہ اگر اسے محسوس ہوا ہو کہ اس کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے بعض عبارات میں شدت آ گئی ہے تو وہ عفو و درگزر سے کام لے، میرا مقصد معترض کی اہانت کرنا نہیں تھا لیکن بعض مقامات پر سختی کی ضرورت تھی۔

(۸)۔ میں قارئین سے امید کرتا ہوں کہ اگر انہیں (مصنف کے نو دریافت مخطوطے کے) مطبوعہ نسخے میں غلطیاں ملی ہوں یا بعض عبارات کی مزید تحقیق باقی ہو تو وہ مجھے معاف فرمائیں گے اور ایسا میری مصروفیات اور بشریت کے باعث ہوا، کیوں کہ انسان غلطی کے معاملے میں معصوم نہیں، اسی بناء پر ہماری تحقیق کے ساتھ طبع ہونے والے نسخے میں کچھ کوتاہیاں رہ گئی تھیں، ہم نے اس مطبوعہ نسخے کے ساتھ غلطیوں اور ان کی درستی کی فہرست شامل کر دی ہے، قارئین کرام انتظار فرمائیں۔

(۹)۔ معترضین نے شدت کے ساتھ جن خیالات کا اظہار کیا میں اس پر ان کا شکر گزار ہوں، کیوں کہ انہوں نے مجھے بحث اور تحقیق پر مجبور کیا، یوں میں نے تحقیق اور جستجو کی غرض سے کئی دن کتابوں کے درمیان گزارے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حدیث رسول ﷺ کا دفاع کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ ہی بھلائی کی توفیق بخشنے والا ہے۔

(۱۰) ہم نے اس ملک کی طرف کچھ عادل لوگوں کو بھیجا ہے جہاں سے مخطوطہ دستیاب ہوا ہے اور میں نے نسخہ لانے والے سے بذات خود ملاقات کی ہے اور اس سے مخطوطہ کے حصول کے بارے میں اسی کے قلم سے بیان بھی تحریر کروایا ہے (اور یہ بیان الجزء المفقود) کے اگلے ایڈیشن کے ساتھ شائع ہوگا اور اس بیان کے ساتھ اس نسخہ کے بارے میں افغان علما کی آراء پر مشتمل رپورٹ شامل ہوگی) اور میں نے کچھ لوگوں کو نسخہ کے بارے میں مزید تحقیق کے لیے افغانستان بھیجا ہے اور میں علمی دیانتداری کے نکتۂ نظر سے ساری معلومات ویب سائٹ کے ذریعے نشر کروں گا۔

اور میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کے معاملات پر خوب اچھی طرح مطلع ہے اور ہمارا آخری دعوٰی یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

اللہ
رسول
محمد

جہانگیری

المصنف
عبد الرزاق

1

الامام عبد الرزاق بن ھمام الصنعانی

ترجمہ
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

اللہ رسول محمد

جہانگیری

المصنف

نمبر ۱

عبد الرزاق

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

المُصَنَّف

عبدالرزاق

تصنیف ________ الامام عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی

مترجم ________ ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ________ ورڈز میکر

باہتمام ________ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ________ دسمبر 2015ء

سرورق ________ اے ایف ایس ایڈور ٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ________ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ________ روپے

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ھو القادر

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

شرفِ انتساب

سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے بانی

شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

ہوا کا رُخ تو اسی بام و در کی جانب ہے
پہنچ رہی ہے وہاں تک مری صدا کہ نہیں

نیاز مند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لیے

دُعاءِ نبوی

نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمع

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو مجھ سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنی تھی

الحدیث

اخرجہ الترمذی، بہذ اللفظ فی "جامعہ" کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام "جزء فیہ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ امرأ" ہے اس کے مولف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ "دار ابن حزم" بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبد اللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں یہ ہمت توفیق اور نعمت عطا کی ہے کہ ہم اُس کے سب سے محبوب اور برگزیدہ پیغمبر کے لائے ہوئے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو! آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کی اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں جنہوں نے آپ کی تعلیمات کو اپنایا اُن پر ایمان لائے اُنہیں دوسروں تک پہنچایا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے ہمارے ادارے کی طرف سے اب تک جو مطبوعات برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں ان میں اسلامی تعلیمات کے موضوع اور ہر پہلو سے متعلق علوم و معارف سے متعلق متقدمین و متاخرین کی تصانیف ان کے تراجم ملفوظات وغیرہ شامل ہیں۔ چند سال پیشتر ادارہ کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ دیگر علوم و فنون کے ساتھ بطورِ خاص احادیثِ مبارکہ سے متعلق کتب کے تراجم و شرح کے حوالے سے بطورِ خاص اہتمام کے ساتھ کوئی خدمت کی جائے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ادارہ کی طرف سے علمِ حدیث سے متعلق بہت سی کتب قارئین کی خدمت میں پیش کی گئیں جن میں سے چند ایک کے اسماء قابلِ ذکر ہیں:

i- صحیح بخاری ii- صحیح مسلم iii- جامع ترمذی iv- سنن ابوداؤد v- سنن نسائی vi- سنن ابن ماجہ vii- صحیح ابن حبان viii- صحیح ابن خزیمہ ix- مستدرک x- سنن دارقطنی xi- مؤطا امام مالک xii- مؤطا امام محمد xiii- سنن دارمی xiv- معجم الصغیر xv- اللؤلؤ والمرجان xvi- مسند امام زید xvii- مسند امام شافعی

•••——•••——•••

علمِ حدیث سے متعلق کتب کی خدمت کے حوالے سے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے ہم آپ کے سامنے علمِ حدیث کے عظیم مآخذ ''مصنف عبدالرزاق'' کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق کا شمار علمِ حدیث کے پرانے مآخذ میں ہوتا ہے کیونکہ اس کے فاضل مصنف ''صحاح ستہ'' کے تمام مؤلفین کے بالواسطہ استاد شمار ہوتے ہیں اور ان کے بعد آنے والے تمام مؤلفین نے ان کے حوالے سے روایات اپنی کتابوں میں نقل کی ہیں اس کتاب کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ادارہ کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ

اس اہم کتاب کے اصل عربی متن کو اُردو ترجمہ کے ہمراہ برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے اور تحدیث نعمت کے طور پر اس بات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ اس عظیم کتاب کے ترجمہ کی خدمت کا شرف سب سے پہلے آپ کے ادارہ کو حاصل ہوا ہے۔ ترجمہ کی خدمت محترم ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔ فاضل مترجم نے ہر روایت سے پہلے ذیلی سرخی قائم کر کے اس بات کی نشاندہی کر دی ہے کہ متعلقہ روایت نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے یا اس کا تعلق صحابہ کرام کے آثار سے ہے یا تابعین کے اقوال سے ہے۔ اور یہ چیز مصنف عبدالرزاق کے کسی بھی مطبوعہ نسخے میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ فاضل مترجم نے کتاب میں موجود احادیث کی تخریج بھی کی ہے۔

کتاب کی باطنی خوبیوں کے ہمراہ اس کی ظاہری خوبصورتی و رعنائی کے لئے بھی ادارہ کی انتظامیہ نے بھرپور کوشش کی ہے اب یہ خدمت آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس سے کتنا استفادہ کرتے ہیں اور اس کے علوم و معارف دوسروں تک کس حد تک منتقل کرتے ہیں۔

•••——•••——•••

اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کتاب کے مصنف مترجم شارح کے ہمراہ ادارہ کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے دین کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کرے! آمین

آپ کا مخلص

شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد وثناء مخصوص ہے' جو اس کائنات کا خالق بھی ہے مالک بھی ہے اور رازق بھی ہے' وہ اپنی مخلوق کو جو کچھ عطا کرتا ہے' اگر انسان لمحے بھر کے لیے اس کے بارے میں غور وفکر کرے تو یقیناً اپنے پروردگار کے ''رزاق'' ہونے کا نہ صرف قائل ہوگا' بلکہ اس کی شانِ عطا کو دیکھ کر مبہوت رہ جائے گا۔

حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں! جو ''عبدالرزاق'' ہیں اور پروردگار کی تمام مخلوق میں مرتبۂ عبودیت کے کامل ترین منصب پر فائز ہیں' بلکہ وہ اپنے پروردگار کی نعمتیں اور رزق تقسیم کرنے والے ہیں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب' آپ کی اُمت کے اہلِ علم اور عام افراد پر' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو حاصل کیا اور پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت ہم نے جب کتبِ احادیث کے ترجمہ کی خدمت کا آغاز کیا تو اس بارے میں اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے' یہ خدمت بہت سے افراد تک پہنچی اور اُن لوگوں کی دعاؤں کی برکت کی وجہ سے ہمیں مزید خدمت کرنے کا شرف اور موقع حاصل ہوا۔ اسی مزید خدمت کا ایک حصہ ''مصنف عبدالرزاق'' کے اس ترجمہ کی شکل میں' اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

•••——•••——•••

مصنف عبدالرزاق کے فاضل مؤلف امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کا شمار دوسری صدی ہجری کے نصف آخر کے سربرآوردہ محدثین میں ہوتا ہے' جن سے طلب اور استفادہ کے لئے دور دراز سے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے مستفیدین کی صف میں امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ جیسے اکابرین شامل ہیں۔ امام بخاری نے ایک واسطے سے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس اعتبار سے مصنف عبدالرزاق کا شمار علم حدیث کے بنیادی مآخذ میں ہوتا ہے' لیکن یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ احادیث کے مجموعہ جات مرتب کرتے ہوئے محدثین نے مختلف قسم کی ترتیب بندی کی۔ بعض حضرات نے صرف ''صحیح'' احادیث مرفوعہ کے مجموعات مرتب کیے۔ ان حضرات نے صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں روایات الگ سے مرتب کی تھیں' جن میں سے کچھ کتابیں اُمت تک منتقل نہیں ہوسکیں۔ اور ان کے قلمی نسخے دنیا سے ناپید ہوگئے' لیکن اس چیز کا آغاز اس وقت ہوا' جب امام بخاری نے صحیح بخاری مرتب کی تھی۔ اس سے پہلے کے مصنفین عام طور پر دو طرح سے مجموعات

مرتب کرتے تھے۔

1- مسند: اس طرز میں صحابہ کرام سے منقول روایات' کسی موضوعاتی ترتیب کے بغیر نقل کردی جاتی تھیں۔

2- مصنف: ان مجموعہ جات میں روایات کی فقہی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے' اور یہ وہی ترتیب ہے' جس کے موجد امام الائمہ مصباح الامہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔

''مصنف'' کی طرز میں مرتب کیے جانے والے دو مجموعہ جات کو اُمت میں قبولِ عام نصیب ہوا۔ ''مصنف ابن ابی شیبہ'' اور ''منصف عبدالرزاق''۔

اس وقت ہم آپ کے سامنے ''مصنف عبدالرزاق'' کا ترجمہ پیش کررہے ہیں' جس کا مختصر اجمالی تعارف آئندہ صفحات میں پیش کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ اس مجموعہ میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے ہمراہ' صحابہ کرام کے آثار اور تابعین کے اقوال منقول ہیں' جنہیں ہم نے عربی متن پر ذیلی سرخی کے ذریعے نمایاں کردیا ہے۔ بعض جگہ پر تبع تابعین کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں' لیکن ہم نے انہیں بھی ''اقوالِ تابعین'' کی ذیلی سرخی کے ضمن میں نقل کردیا ہے' تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ یہ روایت کسی صحابی کے بارے میں نہیں ہے۔

صحابہ کرام' تابعین عظام اور تبع تابعین میں سے کون سی شخصیت کا اجمالی تعارف کیا ہے؟ یہ سب ہم نے آخری جلد پر موقوف رکھا ہے۔ وہاں ان تمام حضرات کا اجمالی تعارف پیش کردیا جائے گا۔

•••——•••——•••

کتاب کے ترجمہ کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' ہم اُن سب کے شکر گزار ہیں' جن میں سرفہرست برادر محترم خرم زاہد ہیں' جنہوں نے تصنیف وتالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا اور اس کام کی تکمیل کے لئے مسلسل اصرار کرتے رہے۔ ملک محمد یونس' جنہوں نے مسودہ پڑھنے میں ہماری بہت مدد کی۔ نذر اصغر اعوان' جنہوں نے کتاب کی تصحیح میں ہمارا ساتھ دیا۔ ریحان علی' جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا' مخدوم قاسم شاہد' جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد' جنہوں نے کتاب کا سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور' جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجیب احمد اور عرفان حسین' جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی' اور برادرم ملک شبیر حسین' جنہوں نے اس کتاب کی تیز رفتار نشر واشاعت کا بندوبست کیا۔

تشکر کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ ومشائخ' قارئین' والدین اور بہن بھائیوں کے لئے ہے' جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کو سرانجام دینے کے لائق ہوئے۔

•••——•••——•••

سب سے آخر میں یاس یگانہ چنگیزی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے:

سمجھتے کیا تھے مگر سنتے تھے ترانۂ درد

سمجھ میں آنے لگا جب تو پھر سنا نہ گیا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے!)

عنوانات

﴿کتاب الحیض﴾

عنوان	صفحہ

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب:

آپ کا نام ونسب ''عبدالرزاق بن ہمام بن نافع'' ہے، جبکہ آپ کی کنیت ''ابوبکر'' ہے۔

اسم منسوب:

آپ کا اسم منسوب ''حمیری'' قبیلہ حمیر کی طرف نسبتِ ولاء کے اعتبار سے ہے۔ دوسرا اسمِ منسوب ''یمانی'' یمن کی طرف منسوب ہے' جو آپ کا وطن مالوف ہے' جبکہ تیسرا اسمِ منسوب ''صنعانی'' یمن کے مشہور شہر صنعاء کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے۔ اسم منسوب کے آخر میں ''ی'' سے پہلے آنے والا ''ن'' خلافِ قیاس ہے۔

پیدائش:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ 126 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ہمام بن نافع کا شمار کم سن تابعین کے معاصرین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کے شاگرد وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام عکرمہ سے سماع کیا ہے۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ان کے دادا نافع حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے' جن سے ایک یمنی شخص نے انہیں خرید لیا تھا' اور اسی شخص کے قبیلے کے ساتھ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کو نسبتِ ولاء حاصل ہے۔

اساتذہ:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیس سال کی عمر میں علمِ حدیث کے حصول کا باقاعدہ آغاز کیا۔ انہوں نے جن حضرات سے استفادہ کیا ہے' ان میں سے قابلِ ذکر حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱- معمر بن راشد ابوعروہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً نو سال تک ان سے استفادہ کیا۔

۲- عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں اکثر ان کا ذکر ابن جریج کے نام سے آئے گا۔

۳- سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر محدث ہیں' جن سے منقول روایات اس کتاب میں مذکور ہیں۔

۴- امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فقہاء و محدثین کے سرخیل ہیں۔

۵- امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بعض روایات کے مطابق امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

تلامذہ:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کرنے والے حضرات کی صف میں بہت سے جلیل القدر ائمہ شامل ہیں' جن میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر محدثین بھی شامل ہیں۔ بعض روایات کے مطابق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے استفادے کے لیے یمن جانا چاہتے تھے' لیکن انہیں یہ غلط اطلاع ملی کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو چکا ہے' اس لئے وہ براہ راست ان سے استفادہ نہیں کر سکے۔

صحاح ستہ کے تقریباً سبھی مصنفین نے' بلکہ بعد میں آنے والے تمام مؤلفین جنہوں نے علم حدیث کے موضوع پر کتب مرتب کی ہیں' انہوں نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایات اپنی کتابوں میں نقل کی ہیں۔

فقہی مسلک:

مصنف عبدالرزاق کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اسلاف کے فتاویٰ کو اختیار کرتے تھے' یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی اس اہم تصنیف میں صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کے بہت سے فتاویٰ نقل کیے ہیں۔

اعتقادی مسلک:

بعض لوگوں نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تشیع کی بھی نسبت کی ہے' لیکن اس بارے میں مختلف قسم کی روایات تاریخ کی کتابوں میں منقول ہیں۔

خراجِ تحسین:

اکابر محدثین نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے ایک معاصر محدث ہشام بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالرزاق ہم میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی تحریریں بھی حقیقی علم ہے۔

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی روایات نقل کی ہیں' مسلمانوں کے ثقہ (راویوں) اور ائمہ نے (علم حدیث میں استفادے کے لیے) ان کی طرف سفر کیا' ان سے روایات نوٹ کیں۔ وہ ان کی روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' تاہم انہوں نے ان کی طرف تشیع کی نسبت کی ہے۔

انتقال:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۱۵ ر شوال المکرّم ۲۱۱ ہجری میں ہوا۔

مصنف عبدالرزاق

امام عبدالرزاق کی وہ عظیم تصنیف ہے، جس نے انہیں زندۂ جاوید کر دیا۔

...------...------...

اس وقت اس کتاب کے تین مطبوعہ نسخے مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

i- مصنف عبدالرزاق، مطبوعہ: المکتب الاسلامی، بیروت، اس کتاب کی تحقیق کی خدمت حبیب الرحمٰن اعظمی نے سرانجام دی ہے۔ یہ گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور پہلی مرتبہ انہی کی کوششوں سے منصۂ شہود پر آئی۔

ii- مصنف عبدالرزاق، مطبوعہ: دارالکتب العلمیہ، بیروت، اس کتاب کی تحقیق کی خدمت احمد نصرالدین ازہری نے سرانجام دی ہے۔ یہ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے، جن میں سے نو جلدیں مصنف عبدالرزاق کی ہیں، دسویں جلد معمر بن راشد کی کتاب ''الجامع'' کی ہے، جسے امام عبدالرزاق نے نقل کیا ہے، جبکہ گیارہویں اور بارہویں جلد فہرستوں پر مشتمل ہے۔

ان دونوں نسخوں کے مرتبین کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے مختلف قلمی نسخے سامنے رکھ کر کتاب کی تحقیق کی ہے اور حاشیہ میں نسخوں کے اختلاف کی وضاحت کر دی ہے۔

iii- تیسرا نسخہ دارالتاصیل، قاہرہ، سے 2015ء میں شائع ہوا۔ اس نسخے کی تحقیق کی خدمت محققین کی ایک جماعت نے سرانجام دی ہے۔ یہ نسخہ تحقیقی اعتبار سے نسبتاً زیادہ قابلِ اعتماد محسوس ہوتا ہے۔

لیکن کیونکہ ہمارے سامنے کتاب کا اصل متن المکتب الاسلامی سے طبع شدہ نسخے کے مطابق ہے، اس لئے ہم نے اسی کی پیروی کی ہے۔

...------...------...

یہ بات یاد رہے کہ مصنف عبدالرزاق کا مکمل نسخہ دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے، تمام محققین نے مختلف مقامات سے مختلف اجزاء اکٹھے کر کے موجودہ کتابی شکل میں انہیں پیش کیا ہے۔

امام عبدالرزاق سے اس نسخے کو نقل کرنے والے بزرگ کا نام ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم دبری ہے۔ جن کا ذکر کتاب کے متن میں بھی کہیں ہوا ہے، جو غالباً ان کے شاگرد نے شامل کیا ہے۔

مصنف عبدالرزاق کے بارے میں ایک اہم ترین بحث اس کے شائع شدہ ''جزءِ مفقود'' کی ہے، لیکن کیونکہ مصنف عبدالرزاق کے مطبوعہ روایتی نسخوں میں یہ جزء شامل نہیں ہے، اس لئے ہم نے بھی اپنے اس نسخے میں اسے شامل نہیں کیا، انشاء اللہ

کتاب کے آخر میں تکملہ کے طور پر اسے شامل کردیا جائے گا۔

•••-----•••-----•••

یہاں اس بات کی وضاحت قابل ذکر ہے کہ امام عبدالرزاق نے اپنی اس تصنیف میں نبی اکرمﷺ کی احادیث اور صحابہ کے آثار کے ہمراہ تابعین کے اقوال کا ایک بڑا ذخیرہ بھی شامل کیا ہے۔ ان تابعین میں سب سے زیادہ اقوال حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے جلیل القدر شاگرد عطاء بن ابی رباح کے ہیں۔ ان کے علاوہ حسن بصری' ابن سیرین' ابن شہاب زہری' ابراہیم نخعی' حماد بن ابوسلیمان اور دیگر بہت سے اہلِ علم کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں' جن میں سے بعض کا شمار تابعین کے طبقے میں ہوتا ہے' اور بعض تبع تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ توفیقِ ایزدی شاملِ حال رہی تو ہم کتاب کے آخر میں ان حضرات کا مختصر تعارف آپ کی خدمت میں پیش کریں گے تاکہ قاری کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ متعلقہ شخصیت کون سے طبقے سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا علمی مرتبہ ومقام کیا ہے؟

•••-----•••-----•••

یاد رہے! کہ مصنف عبدالرزاق میں مرفوع احادیث کے علاوہ صحابہ کرام کے آثار' تابعین کے اقوال' بلکہ بعض مقامات پر تبع تابعین کے فتاویٰ بھی نقل کیے گئے ہیں۔ دارالتاصیل قاہرہ سے شائع شدہ نسخے میں ان کی تعداد درج ذیل تحریر کی گئی ہے:

کتاب (یعنی مرکزی عنوان سے متعلق باب)	32
ابواب	2553
کل احادیث (مکررات سمیت)	21958
مرفوع احادیث	5407
غیر مرفوع احادیث	16550
راویان کی تعداد	1815
وہ روایات جن میں مصنف ابن ابی شیبہ سے موافقت پائی جاتی ہے	7102

•••-----•••-----•••

كِتَابُ الطَّهَارَةِ [1]

کتاب: طہارت کے بارے میں روایات

بَابُ غَسْلِ الذِّرَاعَيْنِ

باب: دونوں بازوؤں کو دھونا

1 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَمَسْتُ يَدَيَّ فِي كِظَامَةٍ غَمْسًا قَالَ: حَسْبُكَ، وَالرِّجْلُ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ اَنْقِهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اپنے ہاتھ (پانی کے) برتن (یا مشکیزے) میں ڈبو دیتا ہوں (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: یہ تمہارے لیے کافی ہے اور پاؤں کا حکم بھی اسی طرح ہے تاہم تم اُسے اچھی طرح صاف کر لینا۔

2 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ، فِيمَا يُغْسَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے چہروں اور بازوؤں کو کہنیوں تک دھوؤ''

تو کیا یہ اُن چیزوں کے بارے میں ہے جنہیں دھویا جائے گا' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

3 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ فُلَيْحَ بْنَ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ الرُّفْغَيْنِ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا تُرِيْدُ بِهٰذَا؟ قَالَ: اُرِيْدُ اُحْسِنُ تَحْجِيلِي اَوْ قَالَ: تَحْلِيْلِي

✻✻ فلیح بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے بغلوں تک (دونوں بازوؤں کو) دھویا' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی چمک میں

---

[1] یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مصنف عبدالرزاق کے مخطوطات کے ابتدائی صفحات دنیا میں کہیں بھی دستیاب نہیں ہوئے' اور مصنف عبدالرزاق کے مخطوطات پر تحقیق کرنے والے محققین کے نزدیک اس کا ابتدائی حصہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ یہاں کتاب الطہارت کا عنوان بھی مناسبت کی وجہ سے قائم کیا گیا ہے ورنہ اصل مخطوط میں کتاب الطہارت کے آغاز کے صفحات موجود ہی نہیں ہیں۔

اضافہ کروں۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے زیورات میں اضافہ کروں۔

بَابُ الْمَسْحِ بِالرَّأْسِ

باب: سر پر مسح کرنا

4 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِىْ حَسَنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً بِكَفَّيْهِ يُقْبِلُ بِيَدَيْهِ، وَيُدْبِرُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً

✽✽ عمرو بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے سر مبارک پر دونوں ہتھیلیوں کے ذریعہ ایک ہی مرتبہ مسح کرتے تھے۔ آپ پہلے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف لے جاتے تھے' پھر آپ اُنہیں اپنے سر پر آگے کی طرف لے جاتے تھے اور ایک ہی مرتبہ ایسا کرتے تھے۔

5 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنے سر مبارک پر مسح کیا' آپ دونوں ہاتھ پیچھے لے کر گئے' پھر اُنہیں آگے لے کر آئے' آپ نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا تھا' پھر آپ اُن دونوں ہاتھوں کو (پیچھے سے) واپس اُسی جگہ کی طرف لے آئے' جہاں سے آپ نے آغاز کیا تھا۔

6 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَضَعُ بَطْنَ كَفِّهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ لَا يَنْفُضُهَا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا مَا بَيْنَ قَرْنِهٖ اِلَى الْجَبِيْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو پانی پر رکھتے تھے' پھر وہ اُسے جھاڑتے

---

5 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب مسح الراس كله، حديث:182، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:372، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الوضوء وسننه. باب استحباب مسح الراس باليدين جميعاً ليكون اوعب لمسح جميع الراس، حديث:156، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب اباحة الوضوء مرتين مرتين، حديث:506، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:31، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:105، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في مسح الراس، حديث:431، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في مسح الراس انه يبدا بمقدم الراس الي، حديث:32، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب حد الغسل، حديث:96، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، عدد مسح الراس وكيفيته، حديث:102. مسند احمد بن حنبل، مسند المدنيين، حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة. حديث:16135. مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث:44

نہیں تھے پھر وہ اُس کے ذریعہ اپنی پیشانی سے پیچھے تک ایک مرتبہ مسح کرتے تھے وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے۔

7 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْوَضُوْءِ، فَيَمْسَحُ بِهِمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً الْيَافُوخَ قَطُّ

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر اُن دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنی چندیا کا ایک ہی مرتبہ مسح کرتے تھے۔

8 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ مَرَّةً

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کرتے تھے۔

9 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ رَاْسَهُ مَسْحَةً وَّاحِدَةً

❋❋ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر کا ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔

10 اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: لَوْ كُنْتُ عَلٰى شَاطِءِ الْفُرَاتِ مَا مَسَحْتُ بِرَاْسِي اِلَّا وَاحِدَةً

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: اگر میں دریائے فرات کے کنارے پر بھی موجود ہوں تو اپنے سر کا صرف ایک ہی مرتبہ مسح کروں گا۔

11 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّاَ وَمَسَحَ رَاْسَهُ مَرَّتَيْنِ. قَالَ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَسَحَ ثَلَاثًا

❋❋ سیّدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا تھا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ بھی مسح کیا ہے۔

12 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ، ثُمَّ اَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى رَاْسِهِ، فَرَاَيْتُهُ يَنْحَدِرُ عَلٰى نَوَاحِي رَاْسِهِ كُلِّهِ

❋❋ عمرو بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اُنہوں نے وضو کیا پھر اُنہوں نے اپنی ہتھیلی میں کچھ پانی لیا اور اُسے اپنے سر پر ڈال لیا تو میں نے دیکھا کہ وہ پانی اُن کے پورے سر کے اطراف سے پھسلتا ہوا نیچے آرہا ہے۔

13 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَكْثَرُ مَا اَمْسَحُ بِرَاْسِي ثَلَاثَ مِرَارٍ لَا

11- المعجم الكبير للطبراني، باب الراء ، ربيع بنت معوذ بن عفراء انصارية، عبد الله بن محمد بن عقيل ، حديث: 20527

اَزِيْدُ، وَلَا اَنْقُصُ بِكَفٍّ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوجِبَهُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: میں اپنے سر کا زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ مسح کروں گا' اس سے زیادہ نہیں کروں گا اور میں ایک ہتھیلی سے کم نہیں کروں گا' البتہ میں اسے واجب قرار نہیں دیتا۔

14 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَسَحَ بَعْضَ رَاْسِهٖ اَجْزَاَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص سر کے کچھ حصہ کا مسح کر لے تو یہ اُس کے لیے کافی ہوگا۔

15 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَمْسَحُ ذُو الضَّفِيرَتَيْنِ بِرَاْسِهٖ؟ قَالَ: فِيمَا عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْهُمَا قَطُّ، وَلَا يَحْلِقُ رَاْسَهُ، وَلَا يَمْسَحُ بِاَطْرَافِ الشَّعْرِ، ثُمَّ وَضَعَ عَطَاءٌ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَمَسَحَ الشَّعْرَ عَلٰى مَنَابِتِهٖ، وَاَمَرَّ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْهُ فَصَبَّ كَفَّيْهِ، وَلَمْ يُرْجِعْهُمَا مُصْعِدًا مُسْتَقْبِلَ الشَّعْرِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ وَلَمْ يُعِدِ الرَّاْسَ، وَسَاَلْتُهُ عَنْ صَاحِبِ الْجُمَّةِ؟ فَقَالَ: هٰذَا الْقَوْلُ فِيهِمَا جَمِيعًا، وَلَقَدْ رَاَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ - وَكَانَ ذَا جُمَّةٍ - فَكَانَ يَكُفُّ مَا عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْهَا فَفَعَلَهُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَرَاْسِهٖ فَكَانَ يَمَسُّ تِلْكَ الَّتِيْ يَجْعَلُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ، وَرَاْسِهٖ، وَلَمْ يَكُنْ يَمَسُّ مِنْ جُمَّتِهٖ اِلَّا مَا عَلٰى رَاْسِهٖ قَطُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس شخص کی لٹیں ہوں' وہ اپنے سر پر کیسے مسح کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ صرف اُس حصہ پر مسح کرے گا جو اُس کے سر کے اوپر ہے' وہ اپنے سر کو منڈوائے گا نہیں' اور اپنے بالوں کے کناروں (یعنی جو گردن سے نیچے جا رہے ہیں) اُن کا مسح نہیں کرے گا۔ پھر عطاء نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور اُنہوں نے بالوں کا آغاز جہاں سے ہو رہا ہے' اُس جگہ کا مسح کیا' پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر پھیرتے ہوئے لے گئے' پھر وہ اپنے ہاتھ واپس آگے کی طرف نہیں لے کے آئے۔ میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے دوبارہ سر کا مسح نہیں کیا۔ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے بال زیادہ ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: ان دونوں قسم کے لوگوں کے بارے میں یہی قول ہے۔

میں نے عبید بن عمیر کو دیکھا ہے' اُن کے بال بہت زیادہ تھے' تو جو بال اُن کے چہرے پر آرہے تھے' وہ اُنہیں روک کر پیچھے کر دیتے تھے اور پھر اپنے دونوں کانوں اور سر کے درمیان اسی طرح کیا کرتے تھے اور وہ اُس جگہ پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے' جو اُن کے دونوں کانوں اور سر کے درمیان ہے' تاہم وہ اپنے بالوں میں سے صرف اُس حصہ پر مسح کرتے تھے' جو اُن کے سر کے اوپر ہے۔

16 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا مَسَحَ الرَّجُلُ بِرَاْسِهٖ، وَلَمْ يَمْسَحْ بِاُذُنَيْهِ اَجْزَاَهُ، وَاِنْ مَسَحَ بِاُذُنَيْهِ وَلَمْ يَمْسَحْ بِرَاْسِهٖ لَمْ يُجْزِئْهُ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے سر کا مسح کرے اور دونوں کانوں پر مسح نہ کرے' تو یہ اُس کے لیے جائز ہو گا' اور اگر کوئی اپنے کانوں پر مسح کر لے' لیکن سر پر مسح نہ کرے تو یہ اُس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

بَابُ هَلْ يَمْسَحُ الرَّجُلُ رَأْسَهُ بِفَضْلِ يَدَيْهِ

باب: کیا کوئی شخص اپنے ہاتھ میں بچے ہوئے پانی کے ذریعہ اپنے سر کا مسح کرسکتا ہے

17 - اقوالِ تابعین: عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَكْفِيكَ اَنْ تَمْسَحَ رَأْسَكَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ مِنَ الْوَضُوْءِ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: تمہارے لیے یہ بات کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ پر لگے ہوئے وضو کے پانی کے ذریعہ اپنے سر کا مسح کرلو۔

18 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَتَوَضَّاُ وَاَغْسِلُ وَجْهِي وَذِرَاعَيَّ فَيَكْفِيْنِيْ مَا فِيْ يَدَيَّ لِرَاْسِي، اَوْ اُحْدِثُ لِرَاْسِي مَاءً؟ قَالَ: لَا بَلْ اَحْدِثْ لِرَاْسِكَ مَاءً

* * موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن سعد کو سنا' ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا کہ میں نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھولیا' تو کیا میرے لیے سر کے لیے وہ چیز کفایت کر جائے گی؟ جو میرے ہاتھ پر موجود ہے' یا میں سر کے لیے نئے سرے سے پانی لوں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! تم اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لو گے۔

19 - آ ثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحْدِثُ لِرَاْسِهٖ مَاءً.

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لیتے تھے۔

20 - آ ثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

21 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ بِاُذُنَيْهِ مَعَ وَجْهِهٖ مَرَّةً، وَيَمْسَحُ بِرَاْسِهٖ يُدْخِلُ كَفَّيْهِ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اَقْبَلَ مِنْ رَاْسِهِ الْيَافُوخَ ثُمَّ الْقَفَا، ثُمَّ الصُّدْغَيْنِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِاُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً كُلُّ ذٰلِكَ بِمَا فِيْ كَفِّهٖ مِنْ تِلْكَ الْمَسْحَةِ الْوَاحِدَةِ

* * ابن عجلان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کے ہمراہ دونوں کانوں پر مسح کرلیا اور پھر آپ نے اپنے سر پر مسح کیا' آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی میں داخل کیں' پھر آپ نے اُن کے ذریعہ اپنے سر کے آغاز والے حصہ کا مسح کیا اور پیچھے گدی تک لے گئے' پھر آپ نے دونوں کنپٹیوں کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں پر ایک ہی مرتبہ مسح کیا اور یہ سب اُس پانی کے ذریعہ کیا' جو اُس ایک مسح میں آپ کی ہتھیلی میں لگا تھا۔

22 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بِفَضْلِ وَجْهِكَ تَمْسَحُ رَأْسَكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ اَغْمِسُ يَدَيَّ فِي الْمَاءِ وَاَمْسَحُ بِهِمَا، وَلَا اَنْفُضُهُمَا، وَلَا اَنْتَظِرُ اَنْ يَجِفَّ الَّذِي فِيهِمَا مِنَ الْمَاءِ، وَاِنِّي لَحَرِيصٌ عَلَى بَلِّ الشَّعْرِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اپنے چہرے کے بچے ہوئے پانی کے ذریعہ کیا آپ اپنے سر پر مسح کرسکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میں اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈبوؤں گا اور اُن دونوں کے ذریعہ مسح کروں گا، میں اُن دونوں کو جھاڑوں گا بھی نہیں اور اس بات کا بھی انتظار نہیں کروں گا کہ ان ہاتھوں پر جو پانی لگا ہوا ہے وہ خشک ہو جائے اور میں اس بات کا خواہشمند ہوں گا کہ بال تر ہو جائیں۔

بَابُ الْمَسْحِ بِالْاُذُنَيْنِ

باب: کانوں کا مسح

23 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

** سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی اُن پر بھی مسح کیا جائے گا)۔

24 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

** نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

25 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

26 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ ظُهُورَ اُذُنَيْهِ وَبُطُونَهُمَا اِلَّا الصِّمَاخَ مَعَ الْوَجْهِ مَرَّةً - اَوْ مَرَّتَيْنِ - وَيُدْخِلُ بِاِصْبَعَيْهِ بَعْدَمَا يَمْسَحُ بِرَاْسِهِ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ

23- الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء ان الاذنين من الراس، حديث:37، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الاذنان من الراس، حديث:440، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:117، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب ما روى من قول النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث:278، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب مسح الاذنين بماء جديد، حديث:292، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث ابي امامة الباهلي الصدى بن عجلان بن عمرو ويقال ، حديث:21747، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه علي، حديث:4181، المعجم الكبير للطبراني باب الصاد، ما اسند ابو امامة، شهر بن حوشب ، حديث:7391

يُدْخِلُهُمَا فِي الصِّمَاخِ مَرَّةً، وَقَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَهُوَ يَمُوتُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ يُرِيدُ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي صِمَاخِهِ فَلَا يَهْتَدِيَانِ، وَلَا يَنْتَهِي حَتَّى أَدْخَلْتُ أَنَا إِصْبَعِي فِي الْمَاءِ فَأَدْخَلْتُهُمَا فِي صِمَاخِهِ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصے کا مسح کیا کرتے تھے' البتہ چہرے کے ساتھ' کان کے سوراخ کا مسح نہیں کرتے تھے۔ وہ یہ مسح ایک یا شاید دو مرتبہ کرتے تھے' وہ اپنے سر کا مسح کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر وہ کانوں کے سوراخ میں ایک مرتبہ اُنہیں ڈالتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب اُن کے انتقال کا وقت قریب تھا' میں نے اُنہیں وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کیں اور پھر وہ اُن دونوں انگلیوں کو اپنے کان کے سوراخ میں داخل کرنا چاہتے تھے لیکن وہ اُنہیں داخل نہ کر پائے' تو میں نے اپنی انگلی پانی میں داخل کی اور پھر اُن دونوں کو کان کے سوراخ میں داخل کیا۔

27 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّزٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

28 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كُنَّا نُوَضِّئُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَيَامُرُنَا اَنْ نَمْسَحَ بِاُذُنَيْهِ عَلٰى مَا كَانَ يَمْسَحُ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: فَنَسِينَا مَرَّةً اَنْ نَمْسَحَ بِاُذُنَيْهِ فَجَعَلَ يُدْنِيْ يَدَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ فَلَا يُطِيْقُ اَنْ يَّبْلُغَ اُذُنَيْهِ، وَلَا نَدْرِي مَا يُرِيْدُ، حَتّٰى انْتَبَهْنَا بَعْدُ فَمَسَحْنَاهُمَا فَسَكَنَ

✻✻ سالم بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وضو کروایا کرتے تھے' وہ بیمار تھے' وہ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہم مسح کرتے ہوئے اُن کے دونوں کانوں کا بھی مسح کریں۔

نافع بیان کرتے ہیں: ہم ایک مرتبہ اُن کے کانوں پر مسح کرنا بھول گئے تو اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی طرف بڑھائے لیکن وہ کانوں تک پہنچا نہیں سکے۔ ہمیں یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چاہتے ہیں' یہاں تک کہ بعد میں ہمیں سمجھ آئی' تو ہم نے اُن کے کانوں پر مسح کیا' پھر اُنہیں سکون آیا۔

29 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ بِاُذُنَيْهِ مَعَ رَاْسِهِ اِذَا تَوَضَّاَ، يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ، فَمَسَحَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ، ثُمَّ يَرُدُّ اِبْهَامَيْهِ خَلْفَ اُذُنَيْهِ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنے سر کے ساتھ دونوں کانوں پر بھی مسح کرتے تھے' وہ اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے تھے اور اُن کے ذریعہ اپنے کانوں کا مسح کرتے تھے' پھر وہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کان کے پیچھے کی طرف سے آگے لاتے تھے۔

30 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي

الْوَضُوْءِ يَمْسَحُ بِهِمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً عَلَى الْيَافُوخِ فَقَطْ، ثُمَّ يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ يُدْخِلُهُمَا فِيْ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ يَرُدُّ اِبْهَامَيْهِ خَلْفَ اُذُنَيْهِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرتے تھے اور اُن کے ذریعہ ایک ہی مرتبہ اپنی چندیا پر مسح کرتے تھے' پھر وہ اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر اُن دونوں کو کان کے اندر ڈالتے تھے اور پھر وہ دونوں انگوٹھے کان کے پیچھے کی طرف سے آگے لاتے تھے۔

31 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ الْاُذُنَيْنِ، وَيَقُوْلُ: اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دونوں کانوں کا مسح کرتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

32 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ ظُهُوْرَ الْاُذُنَيْنِ وَبُطُوْنَهُمَا

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصہ کا مسح کرتے تھے۔

33 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَتَبَّعُ بِاِصْبَعَيْكَ بُطُوْنَ الْاُذُنَيْنِ تَغْسِلُهُمَا بِفَضْلِ وَجْهِكَ مِنَ الْمَاءِ كُلَّمَا غَرَفْتَ عَلٰى وَجْهِكَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَخَّرْتُ مَسْحَهُمَا حَتّٰى اَمْسَحَهُمَا مَعَ الرَّاْسِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: تم اپنی انگلیوں کو دونوں کانوں کے اندرونی حصے میں ڈالو اور اپنے چہرے کے بچے ہوئے پانی کے ذریعہ اُنہیں صاف کرو' جب بھی تم اپنے چہرے پر پانی ڈالو۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا میں کانوں کے مسح کو اُس وقت تک کے لیے مؤخر کر دوں اور پھر اپنے سر کے مسح کے ساتھ ان پر مسح کروں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

34 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَقَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

✵✵ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہری اور باطنی حصہ کا مسح کیا اور پھر یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

35 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا

✵✵ سیدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کا مسح

کیا تھا۔

36 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا اسْتَقْبَلَ الْوَجْهَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْوَجْهِ يَقُولُ: يَغْسِلُهُ وَظَاهِرَهُمَا مِنَ الرَّأْسِ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: کانوں کا جو حصہ سامنے کی طرف ہے وہ چہرے میں داخل ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس کو دھویا جائے گا اور ان کا باہر والا حصہ سر میں داخل ہوگا (یعنی اُس پر مسح کیا جائے گا)۔

37 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْأُذُنَانِ لَيْسَتَا مِنَ الْوَجْهِ، وَلَيْسَتَا مِنَ الرَّأْسِ، وَلَوْ كَانَتَا مِنَ الرَّأْسِ لَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُحْلَقَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّعْرِ، وَلَوْ كَانَتَا مِنَ الْوَجْهِ لَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُغْسَلَ ظُهُورُهُمَا وَبُطُونُهُمَا مَعَ الْوَجْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان چہرے کا حصہ نہیں ہیں اور نہ ہی سر کا حصہ ہیں (یعنی نہ تو انہیں دھونا لازم ہے اور نہ ہی ان پر مسح کرنا لازم ہے) اگر یہ دونوں سر کا حصہ ہوتے تو یہ بات مناسب ہوتی کہ ان کے اوپر جو بال ہیں اُنہیں منڈوا دیا جاتا اور اگر یہ دونوں چہرے کا حصہ ہوتے تو یہ بات مناسب ہوتی کہ چہرے کے ساتھ ان کے اندرونی اور بیرونی حصہ کو دھویا جاتا۔

38 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ أَيْنَ تَرَى الْأُذُنَيْنِ؟ قَالَ: مِنَ الرَّأْسِ قَالَ: وَأَمْسَحُهُمَا مَعَ الْوَجْهِ كُلَّمَا أَفْرَغْتُ عَلَى وَجْهِي، قُلْتُ: أَحَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أُخْرِجَ وَسَخَ الْأُذُنَيْنِ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں دونوں کان کون سے حصے میں شامل ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: سر میں۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: میں چہرے کے ساتھ ان دونوں پر مسح کر لیتا ہوں جب بھی میں اپنے چہرے پر پانی ڈالتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں کانوں کی میل بھی باہر نکالوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ مَسْحِ الْأَصْلَعِ

باب: آگے سے گنجے شخص کا مسح کرنا

39 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَمْسَحُ الْأَصْلَعُ؟ قَالَ: يَمْسَحُ رَأْسَهُ كُلَّهُ مَا فِيهِ شَعْرٌ، وَمَا هُوَ أَصْلَعُ مِنْهُ يُصِيبُهُ الْمَاءُ مَا أَصَابَ، وَيُخْطِءُ مَا أَخْطَأَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَقِّيَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آگے سے گنجا شخص مسح کیسے کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنے پورے سر کا مسح کرے گا اُس حصہ کا بھی جہاں بال ہیں اور وہ حصہ بھی جو گنجا ہے اور وہ اس پورے سر پر پانی پہنچائے گا اور جو حصہ رہ جائے گا وہ رہ جائے گا اُس پر اسے اچھی طرح صاف کرنا لازم نہیں ہے۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْمَسْحَ عَلَى الرَّأْسِ

باب: جو شخص سر پر مسح کرنا بھول جائے

40 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ حَتّٰى صَلّٰى قَالَ: اِنْ شَاءَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

٭٭ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (وضو کرتے ہوئے) سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے' یہاں تک کہ نماز ادا کر لیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

41 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ نَسِيتَ الْمَسْحَ بِالرَّاْسِ فَصَلَّيْتَ ثُمَّ ذَكَرْتَ فَامْسَحْ بِرَاْسِكَ، وَاَعِدِ الصَّلَاةَ قَالَ: وَبَلَغَنِيْ عَنْهُ وَلَا اَدْرِي اَنَّهٗ قَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: اِنْ كَانَ فِيْ لِحْيَتِكَ بَلَلٌ فَامْسَحْ مِنْهَا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم سر پر مسح کرنا بھول جاؤ اور نماز ادا کر لو' پھر تمہیں یاد آئے تو اپنے سر پر مسح کرو اور دوبارہ نماز ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے بارے میں مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے' مجھے یہ صحیح طرح یاد نہیں ہے کہ میں نے یہ بات اُن کی زبانی بذاتِ خود سنی تھی (یا کسی اور حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے) وہ فرماتے ہیں: اگر تمہاری داڑھی تر ہو' تو تم اُس کے ذریعہ مسح کر لو۔

42 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ فِي الَّذِي نَسِيَ مَسْحَ الرَّاْسِ فِي الْوُضُوْءِ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْ لِحْيَتِهٖ بَلَلٌ فَلْيَمْسَحْ بِرَاْسِهٖ فَقَطْ، وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

٭٭ حسن بصری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے کہ جو وضو کے دوران سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر اُس کی داڑھی پر تریاہٹ موجود ہو تو وہ صرف اپنے سر پر مسح کر لے اور نماز دوبارہ ادا کر لے۔

43 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا نَسِيَ الْمَسْحَ مَسَحَ، وَاَعَادَ الصَّلَاةَ، وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ، وَاِذَا نَسِيَ الْمَسْحَ فَاَصَابَ رَاْسَهٗ مَطَرٌ فَاِنَّهٗ يُجْزِئُهٗ، هُوَ طَهُوْرٌ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مسح کرنا بھول جائے تو وہ مسح کر کے دوبارہ نماز ادا کرے گا' وہ وضو از سرِ نو نہیں کرے گا اور اگر کوئی مسح کرنا بھول جائے اور پھر اُس کے سر پر بارش نازل ہو جائے تو یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گی کیونکہ وہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

44 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَّسْتَنْشِقَ، اَوْ يَمْسَحَ بِاُذُنَيْهِ، اَوْ يَتَمَضْمَضَ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ ذَكَرَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْصَرِفُ لِذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاِنْ كَانَ نَسِيَ اَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ

فَذَكَرَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ

✸✸ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ایک ایسا شخص جو ناک میں پانی ڈالنا بھول جاتا ہے' یا دونوں کانوں پر مسح کرنا' یا کلی کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ نماز شروع کر دیتا ہے اور پھر اُسے یہ یاد آتا ہے (کہ وہ یہ عمل بھول گیا تھا) تو اب وہ نماز ختم نہیں کرے گا۔ قتادہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص اپنے سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے اور یہ بات اُسے اُس وقت یاد آتی ہے جب وہ نماز ادا کر رہا ہو تو وہ نماز ختم کر کے اپنے سر پر مسح کرے گا (اور پھر از سرِ نو نماز ادا کرے گا)۔

45 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنْ نَسِيَ الْمَسْحَ بِالرَّأْسِ اَعَادَ الصَّلَاةَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

46 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الْمَسْحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ قَامَ فَكَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ فَضَحِكَ قَالَ: يَنْصَرِفُ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ لِاَنَّهُ لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ وَلَا وُضُوءٌ تَامٌّ

✸✸ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے' پھر کھڑا ہو کر نماز کے لیے تکبیر کہہ دیتا ہے اور پھر ہنس پڑتا ہے۔ تو ثوری فرماتے ہیں: وہ نماز ختم کرے گا' اپنے سر پر مسح کرے گا' وہ دوبارہ وضو نہیں کرے گا' کیونکہ اُس کی یہ نماز تھی ہی نہیں اور اُس کا وضو مکمل ہی نہیں ہوا۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْمَسْحَ وَفِي لِحْيَتِهِ بَلَلٌ

باب: جو شخص مسح کرنا بھول جائے اور اُس کی داڑھی تر ہو

47 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا نَسِيتَ الْمَسْحَ بِالرَّأْسِ فَوَجَدْتَ فِي لِحْيَتِكَ بَلَلًا فَامْسَحْ بِهَا رَأْسَكَ.

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تم مسح کرنا بھول جاؤ اور تمہیں اپنی داڑھی میں تریاہٹ محسوس ہو تو تم اُس کے ذریعہ ہی اپنے سر پر مسح کر لو۔

48 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.
قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ غَيْرُهُ يَسْتَحِبُّ مِنْ مَاءٍ غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ: اَرَاهُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ

✸✸ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے، جبکہ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے، ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔ ثوری یہ فرماتے ہیں: اُن کے علاوہ ایک اور صاحب نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے کہ وہ دوسرے پانی کے ذریعہ مسح کرے۔ سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد "مصعب بن سعد" ہیں۔

49 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ

بْنَ سَعْدٍ وَّسَاَلَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَتَوَضَّاُ فَاَغْسِلُ وَجْهِي وَذِرَاعَيَّ فَيَكْفِينِيْ مَا فِيْ يَدَيَّ لِلرَّاْسِ اَمْ اُحْدِثُ لِرَاْسِي مَاءً؟ قَالَ: بَلْ اَحْدِثْ لِرَاْسِكَ مَاءً

✱✱ موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن سعد کو سنا' ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا اور اُس نے کہا: میں وضو کرتے ہوئے' اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھو لیتا ہوں' تو کیا میرے لیے سر پر مسح کرنے کے لیے وہ چیز کفایت کر جائے گی؟ جو میرے ہاتھ میں موجود ہے' یا پھر مجھے اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لینا ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لو۔

بَابُ كَيْفَ تَمْسَحُ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا

باب: عورت اپنے سر پر مسح کیسے کرے گی؟

50 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، كَيْفَ تَمْسَحُ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا؟ قَالَ: تَسْلَخُ خِمَارَهَا، ثُمَّ تَمْسَحُ رَاْسَهَا

✱✱ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: عورت اپنے سر پر کیسے مسح کرے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنی اوڑھنی کو پیچھے کرے گی اور پھر اپنے سر پر مسح کر لے گی۔

51 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَاَيْتُ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ تَوَضَّاَتْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاِذَا اَرَادَتْ اَنْ تَمْسَحَ رَاْسَهَا سَلَخَتِ الْخِمَارَ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' میں اُن دنوں کمسن لڑکا تھا' جب اُس خاتون نے سر پر مسح کرنے کا ارادہ کیا' تو اُنہوں نے اپنی چادر کو پیچھے کر لیا۔

52 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَمْسَحُ عَلٰى ثِيَابِهَا اَوَّلَ النَّهَارِ وَتُمِسُّ الْمَاءَ اَطْرَافَ شَعْرِ قُصَّتِهَا مِنْ نَحْوِ الْجَبِينِ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایسی عورت دن کے ابتدائی حصہ میں اپنے کپڑے پر مسح کر لے گی اور پانی کو اپنی چوٹی کے بالوں کے کناروں پر لگا لے گی' تقریباً اس حد تک جتنی پیشانی ہوتی ہے۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

باب: دونوں پاؤں دھونا

53 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ)، قَالَا: تَمْسَحُ الرِّجْلَيْنِ

✵✵ عکرمہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو اپنے چہروں اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرلو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک''۔

ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے کہ تم اپنے پاؤں پر مسح کرو۔

54 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ، اَوْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: افْتَرَضَ اللّٰهُ غَسْلَتَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ اَلَا تَرَى اَنَّهُ ذَكَرَ التَّيَمُّمَ فَجَعَلَ مَكَانَ الْغَسْلَتَيْنِ مَسْحَتَيْنِ وَتَرَكَ الْمَسْحَتَيْنِ. وَقَالَ رَجُلٌ لِمَطَرٍ الْوَرَّاقِ: مَنْ كَانَ يَقُوْلُ: اَلْمَسْحُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ؟ فَقَالَ: فُقَهَاءُ كَثِيْرٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (وضو میں) دو چیزوں کو دھونا اور دو پر مسح کرنا فرض قرار دیا ہے کیا تم نے یہ بات نہیں دیکھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے تیمم کا ذکر کیا تو اُس جگہ پر تیمم کرنے کا ذکر کیا جہاں غسل کیا جاتا تھا اور جن جگہوں پر مسح کیا جاتا ہے اُنہیں چھوڑ دیا۔

ایک شخص نے مطر نامی راوی سے کہا: کون شخص اس بات کا قائل ہے کہ پاؤں پر مسح کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: بہت سے فقہاء۔

55 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْوُضُوْءُ مَسْحَتَانِ وَغَسْلَتَانِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو میں دو چیزوں پر مسح کیا جاتا ہے اور دو کو دھویا جاتا ہے۔

56 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَمَّا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ نَزَلَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے تھے۔

57 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي السَّوْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبْدِ خَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا يَتَوَضَّاُ فَجَعَلَ يَغْسِلُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ، وَقَالَ: لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

57-مصنف عبد الرزاق الصنعانی، باب غسل الرجلین، حدیث:54 ، عبد الرزاق ، عن ابن عیینة ، عن ابی السوداء قال: سمعت ابن عبد خیر ، یحدث ، عن ابیه قال : رایت ، علیاً یتوضأ فجعل یغسل ظهر قدمیه ، وقال : " لولا انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یغسل ظهر قدمیه لرایت باطن القدمین احق بالغسل من ظاهرهما "سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب المسح علی النعلین، حدیث:749، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرین بالجنة، مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حدیث:902، السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الطهارة، المسح علی الرجلین، حدیث:117، مسند الحمیدی، احادیث علی بن ابی طالب رضی الله عنه، حدیث:47، البحر الزخار مسند البزار، ومما روی عبد خیر ، حدیث:717

يَغْسِلُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ لَرَأَيْتُ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ اَحَقَّ بِالْغَسْلِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا

* ابن عبد خیرا پنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنے پاؤں کو دھویا اور پھر فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے اوپر والے حصے کو دھوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میرے خیال میں پاؤں کے اوپر والے حصہ کے مقابلہ میں' نیچے والا حصہ دھونے کا زیادہ حقدار تھا۔

58 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِمَ لَا اَمْسَحُ بِالْقَدَمَيْنِ كَمَا اَمْسَحُ بِالرَّاْسِ وَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا قَالَ: لَا اَرَاهُ اِلَّا مَسَحَ الرَّاْسَ وَغَسَلَ الْقَدَمَيْنِ، اِنِّي سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنَّ اُنَاسًا لَيَقُوْلُوْنَ هُوَ الْمَسْحُ وَاَمَّا اَنَا فَاَغْسِلُهُمَا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس طرح میں اپنے سر پر مسح کرتا ہوں' اُس طرح دونوں پاؤں پر کیوں نہ کروں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو ان دونوں کے بارے میں فرمایا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: میرا یہ خیال ہے کہ مسح سر پر ہوگا' پاؤں کو دھویا جائے گا۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

عطاء کہتے ہیں: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاؤں پر مسح کیا جائے گا' لیکن میرا یہ خیال ہے کہ انہیں دھویا جائے گا۔

59 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: رَجَعَ اِلَى غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ فِيْ قَوْلِهِ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6)

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حکم پاؤں کو دھونے کی طرف رجوع کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''اور اپنے پاؤں پر ٹخنوں تک''۔

60 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ قَالَ: اِنَّ الْمَسْحَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ رَجَعَ اِلَى الْغَسْلِ فِيْ قَوْلِهِ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6)

* ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک'' یہ حکم دھونے کے حکم کی طرف رجوع کرے گا۔

61 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُوَيْدٍ، اَنَّهُ ذَكَرَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنَاهُمْ ابْنُ عَمِّكَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ

* عثمان بن ابوسوید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پاؤں پر مسح کرنے کا ذکر کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اصحاب کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' جن میں سب سے قریب ترین

تمہارے چچازاد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ روایت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں دھوتے تھے۔

62 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّ بِقَوْمٍ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ: اَحْسِنُوا الْوُضُوْءَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

❊❊ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک مرتبہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو وضوخانہ میں وضو کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! کیا تم نے وہ بات نہیں سنی ہوئی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے:

"بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے"۔

63 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

62-صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الاعقاب، حديث:162، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:383، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان اثبات غسل الرجلين حتى تنقيا، حديث:529، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر العلة التي من اجلها امر بالتخليل بين الاصابع، حديث:1094، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب : ويل للاعقاب من النار، حديث:741، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يامر باسباغ الوضوء، حديث:268، المنتقى لابن الجارود، كتاب الطهارة، صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفة ما امر، حديث:75، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزى، حديث:302، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7638، مسند ابن الجعد، شعبة ، حديث:932، مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى عن محمد بن زياد القرشي ، حديث:40

63-صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الاعقاب، حديث:162، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:382، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب التغليظ في ترك غسل العقبين في الوضوء ، حديث:163، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان اثبات غسل الرجلين حتى تنقيا، حديث:530، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر العلة التي من اجلها امر بالتخليل بين الاصابع، حديث:1094، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل العراقيب، حديث:450، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء ويل للاعقاب من النار، حديث:41، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، ايجاب غسل الرجلين، حديث:111، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:132، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزى، حديث:303

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

64 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَقَالَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَطَفِقْنَا نَغْسِلُهَا غَسْلًا وَنُدَلِّكُهَا دَلْكًا

** حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے' آپ نے فرمایا: ''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اپنے پاؤں کو اچھی طرح دھویا اور اُنہیں خوب ملا۔

65 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا . ثُمَّ قَالَتْ لَنَا: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: يَاْبَى النَّاسُ اِلَّا الْغَسْلَ وَنَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمَسْحَ يَعْنِي الْقَدَمَيْنِ

** سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس خاتون نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے اور اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے اُنہیں اس کے بارے میں بتایا' تو اُنہوں نے کہا: (پاؤں کو) لوگ صرف دھونے کے قائل ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہمیں مسح کرنے کا حکم ملتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی پاؤں کے بارے میں۔

66 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا غَرَفْتَ بِيَدَيْكَ جَمِيعًا عَلٰى قَدَمَيْكَ فَاغْسِلِ الَّتِيْ تَغْسِلُ بِهَا بَطْنَ قَدَمَيْكَ قَبْلَ اَنْ تُدْخِلَهَا فِي الْمَاءِ

** عطاء فرماتے ہیں: جب تم اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنے پاؤں پر پانی بہاؤ' تو جس ہاتھ کے ذریعہ تم نے اپنے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھویا ہے' اُسے پانی میں داخل کرنے سے پہلے دھولو۔

67 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، كَانَ يَقُوْلُ: خَلِّلُوْا اَصَابِعَكُمْ بِمَاءٍ قَبْلَ اَنْ يُخَلِّلَهَا اللّٰهُ بِالنَّارِ

** حسن بصری فرماتے ہیں: پانی کے ذریعہ اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو' اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعہ اُن کا خلال کروائے۔

68 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مِسْكِيْنٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَيَنْتَهِكَنَّ رَجُلٌ بَيْنَ اَصَابِعِهِ فِي الْوُضُوْءِ - اَوْ لَيَنْتَهِكَنَّهُ النَّارُ -

65-مسند اسحاق بن راهويه، ما يروي عن الربيع بنت معوذ ابن عفراء عن رسول الله، حديث:2030

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا تو لوگ وضو کے دوران اپنی انگلیوں کے درمیان (اہتمام سے صاف کریں گے) یا پھر آگ اُنہیں اپنی لپیٹ میں لے گی۔

69 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: تَوَضَّاَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

✸✸ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں وضو کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

70 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ خَلَّلَ اَصَابِعَهُ

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاؤں دھوتے تھے تو اپنی انگلیوں کا مسح کیا کرتے تھے۔

71 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَا: خَلِّلُوا الْاَصَابِعَ لَا يَحْشُهُنَّ اللّٰهُ نَارًا

✸✸ طلحہ بن مصرف اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو' اللہ تعالیٰ اُن میں آگ نہ ڈال دے۔

72 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُخَلِّلُ اَصَابِعَهُ اِذَا تَوَضَّاَ

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے۔

73 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي تَوَضُّئِهِ يُنَقِّي رِجْلَيْهِ، وَيُنَظِّفُ اَصَابِعَ يَدَيْهِ مَعَ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ، وَيُتْبِعُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُنَقِّيَهُ

69-صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:379، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:34، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل العراقيب، حديث:448، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:130، السنن الكبرٰى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سُنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزى، حديث:304، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان ايجاب اسباغ الوضوء، حديث:475، مسند الشافعي، من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق، حديث:788، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، علقمة بن قيس عن عائشة، الافراد عن عائشة، حديث:1643، مسند الحميدي، احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں اچھی طرح صاف کیا کرتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے ساتھ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں بھی صاف کیا کرتے تھے' وہ اہتمام کے ساتھ انہیں اچھی طرح صاف کرتے تھے۔

74 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُخَلِّلُ اَصَابِعَهُ اِذَا تَوَضَّاَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ وضو کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے۔

75 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى رَجُلٍ اَعْمَى يَتَوَضَّاُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَطْنُ الْقَدَمِ وَلَا يَسْمَعُهُ الْاَعْمَى، وَجَعَلَ الْاَعْمَى يَغْسِلُ بَطْنَ الْقَدَمَيْنِ فَسُمِّيَ الْبَصِيرَ

٭٭ محمد بن محمود بیان کرتے ہیں: انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ جو وضو کر رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: پاؤں کے نیچے بھی (دھوؤ)۔ اُس نابینا نے یہ بات نہیں سنی' لیکن پھر اُس نابینا شخص نے خود ہی پاؤں کے نیچے والے حصہ کو بھی دھولیا' تو اُس کا نام بصیرت والا رکھ دیا۔

76 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِی رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ بِاَكْثَرِ وَضُوئِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَوَضَّاْتُ اَنَا الثَّوْرِيَّ فَرَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ يَغْسِلُهُمَا فَيُكْثِرُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کے زیادہ پانی کے ذریعہ اپنے پاؤں دھویا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے سفیان ثوری کو وضو کروایا تو میں نے اُنہیں ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے پاؤں دھوتے ہوئے اُنہیں خوب (اہتمام کے ساتھ) دھویا۔

77 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى رَجُلٍ مَحْجُوبِ الْبَصَرِ يَتَوَضَّاُ وَهُوَ مِنْهُ مُتَنَاءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَلِيلٌ قَلِيلٌ بَطْنُ الْقَدَمَيْنِ فَغَسَلَ بَطْنَ الْقَدَمِ فَسُمِّيَ الْبَصِيرُ

٭٭ محمد بن محمود بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ وہ وضو کر رہا تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ فاصلہ پر تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تھوڑا تھوڑا! پاؤں کے نیچے والا حصہ بھی۔ پھر اُس نے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھویا تو اُس کا نام بصیرت والا رکھ دیا گیا۔

78 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6) تَرَى الْكَعْبَيْنِ فِيمَا يُغْسَلُ مِنَ الْقَدَمَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا شَكَّ فِيهِ

75-مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، من کان یقول اغسل قدمیك، حدیث: 199

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک'' کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پاؤں کے جس حصہ کو دھویا جاتا ہے' ٹخنے بھی اُس میں داخل ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

79 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَشْيَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ، وَاِذَا اسْتَنْثَرْتَ فَاَبْلِغْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

✽✽ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عاصم اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے کچھ اشیاء کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کا خلال کرو اور جب تم اپنی ناک میں پانی ڈالو تو اہتمام کرو' البتہ اگر تم روزہ کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

80 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ اَبُو هَاشِمٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَوْ جَدِّهِ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَصْحَابٌ لِيْ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَجِدْهُ قَالَ: فَاَطْعَمَتْنَا عَائِشَةُ تَمْرًا وَعَصَدَتْ لَنَا عَصِيْدَةً، اِذْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّعُ قَالَ: هَلْ اَطْعَمْتِيهِمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَفَعَ الرَّاعِي الْغَنَمَ فِي الْمُرَاحِ عَلٰى يَدِهِ سَخْلَةٌ قَالَ: هَلْ وَلَّدْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاذْبَحْ لَهُمْ شَاةً، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا. فَقَالَ: لَا تَحْسَبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسِبَنَّ اَنَّا ذَبَحْنَا الشَّاةَ مِنْ اَجْلِكُمْ، لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيْدُ اَنْ تَزِيْدَ عَلَيْهَا اِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي لَنَا بَهْمَةً اَمَرْنَاهُ فَذَبَحَ شَاةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغْ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَاِذَا اسْتَنْثَرْتَ فَاَبْلِغْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً فَذَكَرَ مِنْ طُوْلِ لِسَانِهَا وَبَذَائِهَا، فَقَالَ: طَلِّقْهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا ذَاتُ صُحْبَةٍ وَّوَلَدٍ قَالَ: اَمْسِكْهَا وَاْمُرْهَا فَاِنْ يَكُنْ فِيْهَا خَيْرٌ

79-سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب في الاستنثار، حديث:125، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، حديث:404، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، المبالغة في الاستنشاق، حديث:86، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في تخليل الاصابع، حديث:739، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث ابي سفيان المعمري، حديث:472، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ذكر الامر بتخليل الاصابع للمتوضىء مع القصد في اسباغ الوضوء، حديث:1060، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب الامر بالمبالغة في الاستنشاق اذا كان المتوضىء مفطرا غير صائم، حديث:151، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في تخليل الاصابع في الوضوء، حديث:83، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، الامر بتخليل الاصابع، حديث:114، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما ينبغي للابس الخاتم في وضوئه للصلاة من، حديث:4676

فَسَتَفْعَلُ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ اَمَتَكَ

✵✵ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عاصم اپنے والد کے حوالے سے یا شاید اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہماری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں ہوسکی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں کھانے کے لیے کچھ کھجوریں دیں اور کوئی مشروب بھی دیا' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف جھک کے چلتے ہوئے تشریف لے آئے' آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان لوگوں کو کھانے کے لیے کچھ دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! ابھی ہم وہاں موجود تھے کہ اسی دوران بکریوں کا چرواہا بکریوں کے باڑے میں واپس آیا' اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کسی بکری نے بچے کو جنم دیا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان مہمانوں کے لیے بکری ذبح کرو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ ہرگز گمان نہ کرنا۔ (راوی بیان کرتے ہیں: یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ میں سین پر زیر نہیں پڑھی)۔ یہ گمان نہ کرنا کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے' ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ وہ اس سے زیادہ ہوں' اسی لیے جب یہ چرواہا بتاتا ہے کہ کسی بکری نے بچے کو جنم دیا ہے تو ہم اُسے ہدایت کرتے ہیں تو وہ کوئی اور بکری ذبح کر لیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو' اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور جب ناک میں پانی ڈالو تو خوب اہتمام سے ڈالو' البتہ اگر تم روزہ کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے' اُس کے بعد راوی نے اُس بیوی کی بدزبانی اور بداخلاقی کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے طلاق دے دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کے ساتھ بڑا پرانا ساتھ ہے اور اولاد بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اُسے اپنے ساتھ رکھو اور اُسے ہدایت دیتے رہو' اگر اُس میں بھلائی موجود ہوگی تو وہ اس پر عمل کرے گی' لیکن تم اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارنا' جس طرح کنیز کو مارتے ہو۔

81 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ غَمَسْتَ يَدَكَ فِي كِظَامَةٍ فَاَنْقِهَا وَحَسْبُكَ، وَلَا تَبْدَاْ بِيُسْرَى رِجْلَيْكَ قَبْلَ يُمْنَاهُمَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم اپنا ہاتھ برتن (یا مشکیزے) میں ڈبو لیتے ہو تو تم اُسے صاف کر لو' یہ تمہارے لیے کافی ہے اور تم دائیں پاؤں سے پہلے بائیں پاؤں کو نہ دھونا۔

82 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اَدْخَلَ قَدَمَيْهِ فِي نَهْرٍ وَّلَمْ يَمَسَّهُمَا بِيَدِهِ قَالَ: يُجْزِيهِ

✵✵ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں روایت منقول ہے کہ جو اپنا پاؤں نہر میں داخل کر لیتا ہے اور اپنا ہاتھ اُس پاؤں پر نہیں پھیرتا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس کے لیے جائز ہے۔

بَابُ مَنْ يَّطَأُ نَتْنًا يَابِسًا اَوْ رَطْبًا

باب: جو شخص' خشک یا تر' گندگی کو پاؤں تلے روند دیتا ہے

83 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَوَضَّاَ اِنْسَانٌ فَوَطِءَ عَلٰى خِرَاءٍ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيَغْسِلْ عَنْهُ الْخِرَاءَ فَلْيُنَقِّهٖ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: فَخُذْ بِهٰذَا، وَاِنْ وَطِءَ رَوْثًا دَلَكَ رِجْلَيْهِ بِالْاَرْضِ - اَوْ قَالَ: بِالتُّرَابِ -

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو وضو کرتا ہے اور پھر کسی لید کے اوپر پاؤں دے دیتا ہے' کیا اُس پر از سر نو وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اُس لید کو اپنے جسم سے دھولے گا اور اُسے اچھی طرح صاف کر لے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ تم اسے لو! اگر اُس نے کسی لید کے اوپر پاؤں دیا تھا تو اُس پاؤں کو زمین پر مل لے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مٹی پر مل لے۔

84 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَ قَوْلِ: الشَّعْبِيِّ

✱✱ ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی وہی روایت منقول ہے جو امام شعبی کا قول ہے۔

85 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ وَطِءَ رَجُلٌ فِيْ رَجِيْعِ اِنْسَانٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّغْسِلَ رِجْلَيْهِ

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی انسان کے پاخانہ میں ٹخنوں تک بھی پاؤں ڈال دے تو بھی اُس پر صرف پاؤں دھونا لازم ہوگا۔

86 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ يُصِيْبُ جَسَدَهُ الْبَوْلُ اَوِ الدَّمُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ قَالَ: يَغْسِلُ اَثَرَ الْبَوْلِ وَالدَّمِ وَلَا يَتَوَضَّاُ

✱✱ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو وضو کر رہا ہو اور اس دوران اُس کے جسم پر پیشاب یا خون لگ جائے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُس پیشاب یا خون کے نشان کو دھو دے گا' از سر نو وضو نہیں کرے گا۔

87 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَعَنْ رِجَالٍ قَالُوْا: اِذَا وَطِئْتَ نَتْنًا رَطْبًا فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا بَاْسَ

✱✱ عطاء' طاؤس اور دیگر کئی حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی تر گندگی کو پاؤں تلے دیدو تو اُسے دھولو اور اگر وہ خشک ہو تو پھر اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

88 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَطِئْتُ خِرَاءً يَابِسًا اَغْسِلُ

بَطْنَ قَدَمِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَفِّي وَوَجْهِي اَصَابَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ خِرَاءً يَابِسًا؟ قَالَ: لَا، لَعَمْرِي اِنَّ الرِّيحَ اِذَا صَعِدْنَا مَعَ الْجِنَازَةِ لَتُسَفِّي الْخِرَاءَ الْيَابِسَ عَلٰى وُجُوهِنَا، فَمَا نَتَوَضَّأُ وَلَا نَغْسِلُ وُجُوهَنَا وَلَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں خشک لید پر پاؤں دے دیتا ہے تو کیا میں اپنے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھوؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر میرے بازو یا چہرے پر خشک لید لگ جاتی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی جنازہ کے ساتھ اوپر کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور ہوا خشک لید کو اُڑا کر ہمارے چہروں پر ڈال دیتی ہے' تو ہم نہ تو ازسرِنو وضو کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے چہروں کو دھوتے ہیں' ہم اس میں سے کچھ بھی نہیں کرتے۔

89 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ فَنَتَوَضَّأُ فَيَقُولُ: اَمَا تَوَضَّئُونَ فِي رِحَالِكُمْ؟ فَنَقُولُ: بَلٰى وَلٰكِنَّا نَطَأُ فِي الْقَشْبِ قَالَ: فَلَا وُضُوءَ عَلَيْكُمْ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ مِنْ ذَاكُمْ، اِنَّ الرِّيحَ تُطَيِّرُهُ عَلَيْهِ فِي رُءُوسِكُمْ وَلِحَاكُمْ

✵✵ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم ابوالعالیہ ریاحی کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے وضو کرنا شروع کیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اپنی رہائشی جگہ سے وضو کر کے نہیں آئے؟ ہم نے کہا: جی ہاں (کر کے آئے تھے) لیکن ہم نے راستے میں گندگی پر پاؤں دے دیا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں تم پر وضو لازم نہیں ہوگا' کیا میں تمہیں اس سے زیادہ شدید صورتِ حال کے بارے میں نہ بتاؤں! بعض اوقات ہوا اسے اُڑا کر تمہارے سروں اور داڑھیوں میں ڈال دیتی ہے (پھر تو کچھ نہیں ہوتا)۔

90 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ خِرَاءً يَابِسًا فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ، وَاِنْ مَسَّ كَلْبًا فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص خشک لید پر پاؤں دیدے تو اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا اور اگر کوئی کسی کتے کو چھو لے' تو اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

91 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَذٰلِكَ يَمَسُّ ثَوْبِي اَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اگر وہ میرے کپڑوں پر لگ جاتا ہے' تو کیا میں اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

92 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا يَوْمًا مَعَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اِلٰى مَسْجِدٍ وَكَانَتِ الْاَرْضُ مُطِرَتْ فَفِيهَا رَدَغٌ، فَلَمَّا اَتَيْنَا بَابَ الْمَسْجِدِ غَسَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَمَا كُنْتَ تَوَضَّأْتَ فِي رَحْلِكَ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّا مَرَرْنَا فِي هٰذَا الرَّزْغِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ وُضُوءٌ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سعید بن مسیّب کے ساتھ مسجد گیا' زمین پر بارش کے اثرات موجود تھے اُس میں کیچڑ بھی موجود تھا' جب ہم مسجد کے دروازہ پر آئے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے تو سعید بن

مسیّب نے اُس سے کہا: کیا تم نے اپنی رہائشی جگہ پر وضو نہیں کر لیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن ہم اس کیچڑ سے گزرے (اس لیے میں نے پاؤں دھوئے ہیں)۔ تو سعید نے فرمایا: تم لوگوں پر وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

93 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى الْحَسَنَ يَمْشِي فِي الطِّينِ قَالَ: وَالطِّينُ لَا يَبْلُغُ ظَهْرَ الْقَدَمَيْنِ وَلَكِنَّهُ يَمْلَأُ بُطُونَهُمَا، فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ الْمَسْجِدِ مَسَحَ بَاطِنَ قَدَمَيْهِ بِالْاَرْضِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ يَغْسِلْهُمَا

❋ معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو کیچڑ میں چلتے ہوئے دیکھا' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ کیچڑ اُن کے پاؤں کے اوپری حصہ تک بھی نہیں پہنچ رہا تھا' لیکن پاؤں کے نیچے والا حصہ مکمل طور پر لتھڑا ہوا تھا' جب وہ مسجد کے دروازہ پر پہنچے تو اُنہوں نے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو زمین کے ذریعہ پونچھ لیا اور مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے اپنے پاؤں ازسرِنو نہیں دھوئے۔

94 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ جَسَدَهُ الْبَوْلُ وَالدَّمُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ قَالَ: يَغْسِلُ اَثَرَ الدَّمِ وَالْبَوْلِ وَلَا يَتَوَضَّاُ

❋ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص کے جسم پر وضو کرنے کے دوران پیشاب یا خون لگ جائے تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ خون یا پیشاب کے نشان کو دھولے گا اور ازسرِنو وضو نہیں کرے گا۔

95 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِنًى يَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يَخْرُجُ وَهُوَ حَافٍ فَيَطَاُ مَا يَطَاُ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّاُ

❋ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو منیٰ میں وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر وہ باہر تشریف لائے تو اُن کے پاؤں میں جوتا نہیں تھا' اُن کے پاؤں کے نیچے جو بھی آیا وہ آ گیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے اور اُنہوں نے نماز ادا کر لی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

96 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ، وَالْاَسْوَدُ، يَخُوضَانِ الْمَاءَ وَالطِّينَ فِي الْمَطَرِ، ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيَانِ

❋ عبدالرحمٰن بن اسود بیان کرتے ہیں: علقمہ اور اسود بارش کے موسم میں کیچڑ کے اندر سے گزرتے ہوئے آتے تھے اور مسجد میں چلے جاتے تھے اور نماز ادا کر لیتے تھے۔

97 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: رَاَيْتُ يَحْيَى بْنَ وَثَّابٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشٍ، وَغَيْرَهُمَا مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَخُوضَانِ الْمَاءَ قَدْ خَالَطَهُ السِّرْقِينُ وَالْبَوْلُ، فَاِذَا انْتَهَوْا اِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى اَنْ يُنَفِّضُوا اَقْدَامَهُمْ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ فِي الصَّلَاةِ

❋ اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن وثاب' عبداللہ بن عیاش اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دیگر کئی شاگردوں کو

دیکھا ہے کہ وہ پانی میں چلتے ہوئے آتے تھے' جس پانی میں جانوروں کی لید اور پیشاب ملا ہوا ہوتا تھا' جب وہ مسجد کے دروازے تک پہنچتے تھے تو وہ صرف یہ کرتے تھے کہ وہ اپنے پاؤں جھاڑ لیتے تھے اور پھر آ کر نماز میں شریک ہو جاتے تھے۔

98 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ طِينِ الْمَطَرِ فَقَالَ: تَسْاَلُنِي عَنْ طَهُورَيْنِ جَمِيعًا، قَالَ اللّٰهُ: (وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا) (ق: ۹)، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

✱✱ قاسم بن ابو بزہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بارش کے کیچڑ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے جو دونوں پاکیزگی عطا کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا ہے''۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔

99 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: الْوُضُوءُ مِنَ الْحَدَثِ وَلَيْسَ مِنَ الْمَوْطِءِ

✱✱ علقمہ بن قیس فرماتے ہیں: وضو ٹوٹنے پر وضو کیا جائے گا' کسی چیز کو پاؤں کے نیچے دینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

100 آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ، وَلَا يُتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِءٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو اُس چیز پر لازم ہوتا ہے جو (انسان کے جسم سے) باہر نکلتی ہے' اُس چیز کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا جو (انسان کے جسم سے) اندر جاتی ہے اور کوئی چیز پاؤں کے نیچے دینے سے ازسرِنو وضو نہیں کیا جائے گا۔

101 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا لَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِئٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ پاؤں کے نیچے کسی چیز کے آنے کی وجہ سے ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

102 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا لَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِئٍ، وَلَا نَكْشِفُ سِتْرًا، وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا. قَالَ: قَوْلُهُ وَلَا نَكْشِفُ سِتْرًا: يَدَهُ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا الثَّوْبُ فِي الصَّلَاةِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پاؤں کے نیچے آنے والی کسی چیز کی وجہ سے ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے اور جس حصہ پر کپڑا آ جائے اُسے ہٹاتے نہیں تھے اور (نماز کے دوران) بال نہیں سمیٹتے تھے۔

راوی یہ کہتے ہیں: جس چیز پر کپڑا آ جائے اُسے ہٹاتے نہیں تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ اگر نماز کے دوران ہاتھ پر کپڑا آ جاتا تو اُسے ہٹاتے نہیں تھے۔

103 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَكْشِفَ سِتْرًا، أَوْ نَكُفَّ شَعْرًا، أَوْ نُحْدِثَ وُضُوئًا. قَالَ: قُلْتُ لِيَحْيَى: قَوْلُهُ أَوْ نُحْدِثَ وُضُوئًا: قَالَ: إِذَا وَطِءَ نَتِنًا وَكَانَ مُتَوَضِّئًا. قَالَ: وَقَوْلُهُ: نَكْشِفُ سِتْرًا يَقُولُ: لَا يَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ يَدِهِ إِذَا سَجَدَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے منع کیا ہے کہ ہم (نماز کے دوران) کپڑا کسی جگہ پر آنے پر اُسے ہٹائیں' یا بالوں کو سمیٹیں' یا ازسرنو وضو کریں۔

بشر بن رافع کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ہم ازسرنو وضو کریں سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس صورت میں ہے کہ جب کسی نے وضو کی حالت میں کسی گندی جگہ پر پاؤں دے لیا ہو۔

راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اُن کا یہ کہنا کہ ہم کسی چیز سے کپڑا اٹھاتے نہیں تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب سجدہ میں جاتے ہوئے ہاتھ پر کپڑا آ جاتا تھا تو وہ اُسے ہٹاتے نہیں تھے۔

104 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ يَطَأُ فِي نَعْلَيْهِ الْأَذَى قَالَ: التُّرَابُ لَهُمَا طَهُورٌ

✽✽ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو گندگی پر پاؤں دے دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مٹی اُن دونوں (پاؤں) کے لیے طہارت کے حصول کا باعث ہوگی۔

105 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

104-مسند ابي يعلى الموصلي، مسند عائشة، حديث:4742، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، باب من اسمه ابراهيم، حديث:2816، الضعفاء الكبير للعقيلي، باب العين' عبد الله بن زياد بن سليمان بن سمعان المديني، حديث:925

105- سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب في الاذى يصيب الذيل، حديث:330، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الارض يطهر بعضها بعضا، حديث:530، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، من مسند القبائل، حديث امراة من بني عبد الاشهل، حديث:26851، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره، باب ما جاء في طين المطر في الطريق، حديث:3968، الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم، امراة من بني عبد الاشهل، حديث:3002، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في الرجل يطأ الموضع القذر يطأ بعده ما هو انظف، حديث:610مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في الرجل يطا الموضع القذر يطا بعده ما هو انظف، حديث:610، المعجم الكبير للطبراني، باب الفاء ، ام قيس بنت محصن الاسدية اخت عكاشة، نساء غير مسميات ممن لهن صحبة، حديث:21348، معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني، ذكر جماعة من النساء غير مسميات لهن صحبة من النبي ، امراة من الانصار، حديث:7430

عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْ بَنِی عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيقًا مُنْتِنَةً فِي الْمَطَرِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ دُونَهَا طَرِيقٌ طَيِّبَةٌ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَذٰلِكَ بِذٰلِكَ

105- سالم بن عبداللہ نے بنوعبداشہل سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! بارش کے موسم میں ہمارا راستہ بدبودار ہو جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اُس کے بعد پاکیزہ راستہ نہیں آتا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو یہ اُس کے بدلہ میں ہو جائے گا۔

106 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ، عَنِ الْمَرْاَةِ تَجُرُّ ذَيْلَهَا اِذَا خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتُصِيبُ الْمَكَانَ الَّذِي لَيْسَ بِطَاهِرٍ قَالَتْ: فَاِنَّهَا تَمُرُّ عَلَى الْمَكَانِ الطَّاهِرِ فَيُطَهِّرُهُ

✵✵ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کا پلّو زمین پر گھسٹ رہا ہوتا ہے اُس وقت جب وہ مسجد جا رہی ہو پھر وہ کپڑا کسی ایسی جگہ لگ جاتا ہے جو پاک نہیں ہوتی۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت پاک جگہ سے بھی تو گزرتی ہے تو وہ اُس کپڑے کو پاک کر دے گی۔

107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ يَقُولُ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، وَلَا تَاْتُوا بِالْخَبَثِ تَنْقُلُونَهُ بِاَقْدَامِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ كُلُّ جِرَارِ الْمَسْجِدِ يَسَعُ لِطُهُورِكُمْ

✵✵ ابورجاء عطاردی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا اُس دن بارش ہو رہی تھی اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کر لو اور تم گندگی لے کر نہ آؤ کہ اپنے پاؤں کے ذریعے اُسے مسجد تک منتقل کر دو کیونکہ مسجد کے مٹکوں میں جتنا پانی ہوتا ہے وہ تم سب کی طہارت کے حصول کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔

108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُحْمَلُ مَعِي مَاءٌ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ حَتّٰى آتِيَ بَابَ الْمَسْجِدِ فَاَغْسِلُهُمَا عِنْدَهُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: بارش والے دن میں اپنے ساتھ پانی اُٹھا کر لاتا تھا جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچتا تھا تو دروازے کے قریب دونوں پاؤں دھو لیتا تھا۔

109 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَوَضَّاَ ثُمَّ اغْتَمَسَتْ رِجْلُهُ فِي نَتْنٍ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً قَالَ: تَيَمَّمْ هُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ لَمْ يُتِمَّ وُضُوءَهُ؟ قَالَ: فَاِنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ وَالتَّيَمُّمِ شَيْءٌ مَسَحَهُ بِالتُّرَابِ وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ

✵✵ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرے اور پھر اُس کا پاؤں کسی

گندی جگہ پر آجائے اور پھر اُسے پانی نہ ملے تو ثوری یہ فرماتے ہیں کہ اُس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوگی جس نے اپنا وضو مکمل نہیں کیا تھا' اس لیے وہ تیمّم کرے گا۔ اُنھوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اُس کے وضو یا تیمّم کے مقامات میں سے کسی جگہ پر کوئی چیز لگ جاتی ہے تو وہ مٹی کے ذریعہ اُسے پونچھ لے گا' کیونکہ مٹی اُس کے لیے پانی کی حیثیت رکھتی ہوگی۔

110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً قَالَ: سَاَلْتُ: مَسِسْتُ نَعْلِي فِي الصَّلَاةِ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَشْبٍ اُعِيدُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے یہ کہا: نماز کے دوران میں اپنے جوتے کو چھو لیتا ہوں اور میرا ہاتھ گندگی پر پڑ جاتا ہے' تو کیا میں اپنی نماز دُہراؤں گا؟ اُنھوں نے جواب دیا: جی نہیں!

111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٍ صَلَّى وَفِيْ خُفَّيْهِ نَتْنٌ؟ قَالَ: يُعِيدُ

✱✱ امام عامر شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُس نے ایسے موزے پہنے ہوئے ہوں' جن پر گندگی لگی ہوئی ہو' تو شعبی فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتْرُكُ بَعْضَ اَعْضَائِهِ

باب: جو شخص (وضو کے دوران) اپنے کسی عضو کو ترک کر دے

112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَخْطَاْتُ اِحْدَى قَدَمَيَّ - اَوْ نَسِيتُهَا حَتّٰى ذَكَرْتُ بَعْدُ -، وَلَمْ اُحْدِثْ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ: اغْسِلِ الَّذِي اَخْطَاْتَ وَلَا تَاْتَنِفْ وُضُوْءًا مُسْتَقْبَلًا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں غلطی سے اپنا ایک پاؤں نہیں دھویا تا' یا میں اُسے بھول جاتا ہوں اور بعد میں یاد آتا ہے اور اس دوران مجھے کوئی حدث بھی لاحق نہیں ہوا (تو ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے)؟ تو عطاء نے جواب دیا: تم اُسے پاؤں کو دھولو جو رہ گیا تھا اور تم شروع سے' نئے سرے سے وضو نہ کرو۔

113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ شَيْئًا قَلِيْلًا مِنْ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَسَدِ قَالَ: فَاَمِسَّهُ الْمَاءَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے جسم کے وضو کے اعضاء میں سے تھوڑے سے حصہ کو بھول جاتا ہوں (تو میں کیا کروں)؟ عطاء نے جواب دیا: تم اُس جگہ پر پانی لگا لو۔

114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ اَعْضَائِهِ فِي الْوُضُوْءِ فَلَا يُعِدِ الْوُضُوْءَ جَفَّ الْوُضُوْءُ اَوْ لَمْ يَجِفَّ، وَلْيَغْسِلِ الَّذِي تَرَكَ، وَيُعِيدُ الصَّلَاةَ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی حصہ کو بھول جائے' تو وہ دوبارہ وضو نہ کرے' خواہ اس کا وضو خشک ہو چکا ہو' یا خشک نہ ہوا ہو' وہ صرف اُس حصہ کو دھولے' جو اُس نے پہلے چھوڑ دیا تھا اور نماز کو دُہرا لے۔

115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی سَبْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ شَيْئًا فَلْيُعِدْ فَلْيَغْسِلِ الَّذِي تَرَكَ، ثُمَّ لِيُعِدِ الصَّلَاةَ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ الشَّعْرِ

✻✻ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی جگہ کو چھوڑ دے تو اُسے واپس جا کر اُس جگہ کو دھونا چاہیے جو اُس نے چھوڑ دی تھی اور پھر نماز کو دُہرانا چاہیے خواہ وہ بال جتنی جگہ ہو۔

116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يَقُوْلُ: مَا اَصَابَ الْمَاءُ مِنْ مَوَاضِعِ الطُّهُورِ فَقَدْ طَهُرَ ذٰلِكَ الْمَكَانُ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وضو کے مقام میں جس جگہ پانی لگ جائے وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ اَعْضَاءِ وُضُوْئِهِ فَاِنْ لَمْ يَجِفَّ وُضُوْءُهُ فَلْيَغْسِلِ الَّذِي تَرَكَ، وَاِنْ كَانَ قَدْ جَفَّ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ فِي الْوَقْتِ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی چیز کو بھول جائے تو اگر تو اُس کا وضو خشک نہیں ہوا تو وہ اُس جگہ کو دھو لے جو چھوڑ دی تھی اور اگر خشک ہو گیا ہے تو اُسی وقت کے دوران دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کر لے۔

118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي، وَقَدْ تَرَكَ مِنْ رِجْلَيْهِ مَوْضِعَ ظُفُرَةٍ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

✻✻ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز کو ادا کرتے ہوئے دیکھا اُس نے اپنے پاؤں پر ایک ناخن جتنی جگہ کو چھوڑ دیا تھا (وہاں تک پانی نہیں پہنچایا تھا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

بَابُ كَمِ الْوُضُوْءُ مِنْ غَسْلَةٍ

باب: وضو میں کتنی مرتبہ دھونا ہوتا ہے؟

119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ:

119 - الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء انه يبدا بمؤخر الراس، حديث:33، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:110، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء ، حديث:26442، مسند الحميدي، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء رضي الله عنها، حديث:337، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل القدمين والعقبين، حديث:277، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب حكم الاذنين في وضوء الصلاة، حديث:98، مسند الحميدي، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء رضي الله عنها، حديث:337، المعجم الكبير للطبراني، باب الراء ، ربيع بنت معوذ بن عفراء انصارية، عبد الله بن محمد بن عقيل ، حديث:20526

دَخَلْتُ عَلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، فَقَالَتْ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ: فَمَنْ اُمُّكَ؟ قُلْتُ: رَيْطَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ - اَوْ فُلَانَةُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ - قَالَتْ: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ قُلْتُ: جِئْتُكَ اَسْاَلُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُنَا وَيَزُوْرُنَا، وَكَانَ يَتَوَضَّاُ فِيْ هٰذَا الْاِنَاءِ - اَوْ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْاِنَاءِ - وَهُوَ نَحْوٌ مِنْ مُدٍّ قَالَتْ: فَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ، وَيُمَضْمِضُ، وَيَسْتَنْثِرُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا . ثُمَّ قَالَتْ: اَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ فَسَاَلَنِيْ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَاْبَى النَّاسُ اِلَّا الْغَسْلَ، وَنَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

﴿ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب ہوں' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہاری والدہ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: ریطہ بنت علی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ کہا:) فلانہ بنت علی بن ابی طالب۔ تو سیّدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! تمہیں خوش آمدید ہے! میں نے کہا: میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کروں! تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ صلہ رحمی کرتے تھے' آپ ہم سے ملنے کے لیے آیا کرتے تھے' تو آپ اس برتن سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس برتن جتنے برتن سے وضو کیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) اُس میں تقریباً ایک مُد پانی آتا تھا۔ سیّدہ ربیع نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر آپ کلی کرتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کرتے تھے' پھر اپنے دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصہ پر مسح کرتے تھے اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوتے تھے۔

پھر اُس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے تھے اور اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو میں نے اُنہیں اس بارے میں بتایا تھا' حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ کہا تھا: لوگ صرف غسل کو مانتے ہیں' حالانکہ ہمیں اللہ کی کتاب میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ملتا ہے۔

120 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيٍّ

120 -صحیح البخاری، کتاب الاشربة، باب الشرب قائما، حدیث:5301، صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء ، باب صفة وضوء النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علی طهر من، حدیث:16، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذکر وصف الاستنشاق للمتوضیء اذا اراد الوضوء ، حدیث:1085، سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب فی المضمضة، حدیث:736، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، عدد غسل الیدین، حدیث:95، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، فی الوضوء کم هو مرة، حدیث:53، السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب الطهارة، صفة الوضوء، حدیث:100، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب فرض الرجلین فی وضوء الصلاة، حدیث:112، سنن الدارقطنی، کتاب الطهارة، باب صفة وضوء رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، حدیث:256

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ تَوَضَّا ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِہٖ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا

✱✱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے تین تین مرتبہ (اپنے اعضاء کو دھویا) اور پھر اپنے سر پر مسح کیا' پھر اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقہ کو دیکھے' تو وہ اس طریقہ کو دیکھ لے۔

121 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ بْنُ یُوْنُسَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ حَیَّۃَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: شَھِدْتُ عَلِیًّا فِی الرَّحْبَۃِ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَیْہِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ، وَغَسَلَ قَدَمَیْہِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اسْتَتَمَّ قَائِمًا، ثُمَّ اَخَذَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِہٖ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ کَالَّذِیْ رَاَیْتُمُوْنِیْ فَعَلْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُرِیَکُمْ

✱✱ ابوحیہ بن قیس' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں میدان میں اُن کے ساتھ موجود تھا' اُنہوں نے پیشاب کیا' پھر اُنہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر تین مرتبہ کُلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر پر مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھو لیے' پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں یہ طریقہ تمہیں دکھا دوں۔

122 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ، عَنِ الْخَارِفِیِّ، اَنَّ عَلِیًّا بِالْکُوْفَۃِ، قَالَ لِخَادِمِہٖ: یَا قُنْبُرُ اَبْغِنِیْ وَضُوْئًا؟ فَجَاءَہٗ بِہٖ، قَالَ الْمُغِیْرَۃُ: عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ فِیْ عُسٍّ، فَبَدَاَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ قَبْلَ اَنْ یُدْخِلَھُمَا فِی الْوَضُوْءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْیُسْرٰی کَذٰلِکَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَۃً مَاءٍ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلٰی رَاْسِہٖ فَمَسَحَ بِھَا قَالَ: فِی الصَّیْفِ کَاَنَّہٗ غَرَفَھَا لِلصَّیْفِ قَالَ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْیُسْرٰی کَذٰلِکَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِہٖ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھٰکَذَا فَلْیَتَوَضَّاْ قَالَ: وَیَرَوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِہٖ قَائِمًا، کَمَا صَنَعَ عَلِیٌّ، ثُمَّ صَلَّی الْمَکْتُوْبَۃَ قَالَ: ثُمَّ لَمْ یَبْرَحْ مِنْ مَقْعَدِہٖ حَتّٰی دَعَا قُنْبُرًا بِوَضُوْءِ الصَّلَاۃِ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَۃً وَّاحِدَۃً فَمَضْمَضَ مِنْھَا وَاسْتَنْثَرَ، وَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسِہٖ وَرِجْلَیْہِ مِنْ تِلْکَ الْغَرْفَۃِ مَسْحَۃً وَّاحِدَۃً لِکُلِّ عُضْوٍ قَسَمَھَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، وَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ، وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسِہٖ وَاحِدَۃً، ثُمَّ قَالَ: ھٰکَذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ یُحْدِثْ یَقُوْلُ: اِنْ اَحَبَّ اَنْ یَّتَوَضَّاَ وَاِنْ شَاءَ فَلَا

122- خارفی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ میں موجود تھے تو اُنہوں نے اپنے خادم سے فرمایا: اے قنبر! میرے لیے وضو کا پانی لے کر آؤ! تو وہ پانی لے آیا۔ مغیرہ نامی راوی نے یہاں عبدالکریم کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: برتن میں لے آیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے اُنہیں تین مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے ایک ہاتھ کے چلّو میں پانی لیا اور اُس کے ذریعہ اپنے سر پر مسح کیا۔ راوی کہتے ہیں: یہ گرمیوں کے موسم کی بات ہے' گویا کہ اُنہوں نے پانی گرمی کی وجہ سے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر وہ کھڑے ہو گئے اور اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اس طرح وضو کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر اسی طرح پیا تھا' جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کر کے دکھایا تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرض نماز ادا کی' پھر وہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے نہیں' بلکہ اُنہوں نے قنبر سے نماز کے لیے وضو کا پانی منگوایا' پھر اُنہوں نے ایک چلّو میں پانی لے کر اُس کے ذریعہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھرا۔ پنے چہرے' دونوں بازوؤں' اپنے سر اور اپنے پاؤں کا اُس چلّو کے ذریعہ ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔ آپ نے: ر ایک عضو کے لیے اُسے حصہ میں تقسیم کر دیا' آپ نے کلی بھی کی' ناک میں پانی بھی ڈالا' چہرے پر مسح بھی کیا' دونوں بازوؤں پر بھی مسح کیا اور سر پر بھی ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس شخص کے وضو کا طریقہ ہے' جو بے وضو نہ ہوا ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: جو شخص چاہے وہ اس طرح وضو کر لے اور جو چاہے وہ نہ کرے۔

123 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِي، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَعَا عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقُرِّبَ لَهُ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ لِي: نَاوِلْنِي، فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَاءَ الَّذِي فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهِ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِيْ عَجِبْتُ قَالَ: لَا تَعْجَبْ، فَاِنِّي رَاَيْتُ اَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَاَيْتَنِي اَصْنَعُ يَقُوْلُ: بِوَضُوْئِهِ هٰذَا وَبِشَرَابِهِ فَضْلَ وَضُوْئِهِ قَائِمًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے' جس کو میں سچا قرار دیتا ہے کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اُن کے والد (امام حسین رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' وہ اُن کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اُنہوں نے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے

اُن دونوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' پھر تین مرتبہ پانی ناک میں ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا' پھر اُنہوں نے دائیں پاؤں کو ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر وہ کھڑے ہو گئے اور اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: مجھے پانی پکڑاؤ! میں نے اُنہیں برتن پکڑایا جس میں اُن کے وضو کا بچا ہوا پانی موجود تھا' تو اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پی لیا۔ میں اس بات پر حیران ہوا' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں حیران ہو رہا ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: تم حیران نہ ہو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:

''وضو کے بچے ہوئے پانی کو اس طرح استعمال کرنا چاہیے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا چاہیے''۔

124 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهٗ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثَلَاثًا، وَعَلٰی يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا تَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: وَلَمْ اَسْتَيْقِنْهَا، عَنْ عُثْمَانَ لَمْ اَزِدْ عَلَيْهِ، وَلَمْ اَنْقُصْ

✳✳ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے اور پھر یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں منقول ہونے کے حوالے سے مجھے یقین نہیں ہے' تاہم میں نے ان الفاظ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کی۔

(یہاں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ راوی یہ کہتے ہیں: مجھے یہ بات یقینی طور پر یاد نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے' تاہم میں نے اس میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کی۔)

125 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا - قَالَ: وَحَسِبْتُهٗ قَالَ -: وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ اَصَابِعَهٗ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهٗ حِيْنَ غَسَلَ وَجْهَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ كَالَّذِیْ رَاَيْتُمُوْنِیْ فَعَلْتُ

✳✳ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلّی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں

125 - صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب تخليل اللحية في الوضوء عند غسل الوجه، حديث: 153، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ' جماع ابواب الوضوء وسننه، باب غسل انامل القدمين في الوضوء، حديث: 168

نے یہ بات بیان کی کہ دونوں کلائیاں تین تین مرتبہ دھوئیں پھر اُنہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے' پھر اُنہوں نے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا' جب اُنہوں نے اپنا چہرہ دھویا تھا تو اپنی داڑھی کے درمیان بھی خلال کیا تھا' یہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے کی بات ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم لوگوں نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

126 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ غَسْلَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے وضو کے ہر ایک عضو کو ایک مرتبہ دھویا اور پھر یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا کرلیا کرتے تھے۔

127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ بھی وضو کیا ہے۔

128 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ صَبَّ عَلَى الْيُسْرَى صَبَّةً صَبَّةً

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا میں تم کو نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر اُنہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لیا اور پھر اُسے اپنے بائیں ہاتھ پر ذرا سا انڈیل دیا۔

129 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ

126 -مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:3010

127 -الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، حديث:42، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء مرة مرة، حديث:733، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر اباحة جمع المرء بين المضمضة والاستنشاق في وضوئه، حديث:1082، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب اباحة الوضوء مرة مرة، حديث:171، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:484، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الوضوء للصلاة مرة مرة وثلاثا ثلاثا، حديث:81، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الجمع بين المضمضة والاستنشاق، حديث:216، مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:2017، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، والمطلب، حديث:2873، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الهاء، من اسمه : الهيثم ، حديث:9606

عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وُضُوءَيْنِ، مَرَّةً، وَثَلَاثًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو طرح سے وضو کرتے تھے' کبھی ایک مرتبہ اور کبھی تین مرتبہ (وضو کے اعضاء کو دھوتے تھے)۔

130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ فِي الْوُضُوءِ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُحْسِنُ اَنْ يَتَوَضَّاَ كَفَتْهُ غُرْفَةٌ وَاحِدَةٌ

✽✽ قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے وضو کے دوران تین مرتبہ چلّو میں پانی لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح سے وضو کرسکتا ہو' تو اُس کے لیے چلّو میں ایک مرتبہ بھی پانی لینا کافی ہے۔

131 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ایک' ایک مرتبہ وضو کرتے تھے۔

132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تُجْزِءُ مَرَّةً اِذَا اَسْبَغَ الْوُضُوءَ

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہوگا' جبکہ آدمی نے اچھی طرح وضو کیا ہو۔

133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوْ تَوَضَّاَ رَجُلٌ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَاَبْلَغَ فِي تِلْكَ الْمَرَّةِ اَجْزَاَ عَنْهُ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ وضو کرلے اور وہ اُس ایک مرتبہ میں تمام اعضاء کو مکمل (دھولے) تو یہ اُس کی طرف سے جائز ہوگا۔

134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُجْزِءُ مَرَّةً وَّيُجْزِءُ مَرَّتَيْنِ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہوتا ہے اور دو مرتبہ بھی جائز ہوتا ہے۔

135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَنْبَاَنِي مَنْ رَاَى، عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَوَضَّاُ مَرَّتَيْنِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی وضو کے اعضاء کو دو مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا ہے)۔

136 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّهُ رَاَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّاُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

✵✵ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔

137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ أُوَضِّئُ ابْنَ عُمَرَ مِرَارًا مَرَّتَيْنِ، وَمِرَارًا ثَلَاثًا

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کئی مرتبہ دو مرتبہ وضو کرواتا تھا اور کئی مرتبہ تین مرتبہ کرواتا تھا۔

138 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

✵✵ عمرو بن یحییٰ مازنی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' کیا آپ یہ کر سکتے ہیں کہ مجھے یہ دکھائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' پھر اُنہوں نے اپنے ہاتھ پر پانی انڈیل کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کلّی کی اور ناک میں ڈالا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ چہرے کو دھویا' پھر دونوں بازو کہنیوں تک دو مرتبہ دھوئے' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا' وہ پہلے دونوں ہاتھ پیچھے لے کر گئے اور پھر آگے لے کر آئے' اُنہوں نے سر کے آگے والے حصہ سے آغاز کیا اور پھر دونوں ہاتھ پیچھے گدّی تک لے گئے اور پھر واپس اُس جگہ تک لے آئے جہاں سے آغاز کیا تھا'

138 -موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:31، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:105، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في مسح الراس، حديث:431، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب حد الغسل، حديث:96، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، عدد مسح الراس وكيفيته، حديث:102، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر وصف مسح الراس اذا اراد المرء الوضوء ، حديث:1090، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب اباحة الوضوء مرتين مرتين، حديث:506، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب اباحة غسل بعض اعضاء الوضوء شفعا ، حديث:173، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:121، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:230، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الاختيار في استيعاب الراس بالمسح، حديث:253، مسند احمد بن حنبل، مسند المدنيين، حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة، حديث:16135، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث:44

پھر اُنہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھو لیے۔

بَابُ مَا يُكَفِّرُ الْوُضُوْءُ وَالصَّلَاةُ

باب: وضواور نماز کون سی چیزوں کا کفارہ بنتے ہیں؟

139 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِيْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

✵✵ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہا کر اُن دونوں کو دھویا' پھر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بایاں اسی طرح دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو تین مرتبہ اسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت ادا کرے جن کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے تو اُس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

140 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَهٗ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ، اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَاَهْرَاقَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُحَدِّثْ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

139 -صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب سواك الرطب والیابس للصائم، حدیث:1845، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، حدیث:97، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، المضمضة والاستنشاق، حدیث:83، السنن الكبری للنسائی، كتاب الطهارة، صفة الوضوء، حدیث:101، السنن الكبری للبیهقی، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب التكرار فی غسل الیدین، حدیث:238، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرین بالجنة، مسند عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه، حدیث:417، مستخرج ابی عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بیان وضوء النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وان اتم الوضوء واسبغه، حدیث:504

مِنْ ذَنْبِهٖ

✽ حمران' جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا' پھر تین مرتبہ ناک صاف کیا' پھر تین مرتبہ کلی کی' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر اپنے سر پر مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے جن میں وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے تو اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

141 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: جَلَسَ عُثْمَانُ بِالْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ بِحَدِيْثٍ لَوْلَا آيَةٌ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا تَوَضَّاَ رَجُلٌ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ، وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْاُخْرَى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا. قَالَ: اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ

✽ حمران جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھلی جگہ پر تشریف فرما ہوئے' اُنہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر وضو کیا' پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اب میں تمہارے سامنے حدیث بیان کرنے لگا ہوں' اگر اللہ کی کتاب میں موجود ایک آیت نہ ہوتی تو میں یہ حدیث تمہیں نہ بیان کرتا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اُس شخص کے اُس وضو اور اُس کے بعد والی نماز کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک وہ اُس نماز کو ادا نہیں کرتا''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بیان کی کہ یہ بات میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

142 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

142 -سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب ما یقول الرجل اذا توضأ، حدیث:147، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حدیث:121، سنن الدارمی، کتاب الطھارۃ، باب القول بعد الوضوء، حدیث:750، السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب ما یجوز من العمل فی الصلاۃ، جماع ابواب الخشوع فی الصلاۃ والاقبال علیھا، حدیث:3279، المستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ النور، حدیث:3443، صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، ذکر ایجاب دخول الجنۃ لمن شھد للہ بالوحدانیۃ ولنبیہ، حدیث:1055، مستخرج ابی عوانۃ، مبتدا کتاب الطھارۃ، الترغیب فی الوضوء وثواب اسباغہ، حدیث:463، صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الوضوء، جماع ابواب فضول التطھیر والاستحباب من غیر ایجاب، باب فضل التھلیل والشھادۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالۃ والعبودیۃ، حدیث:221

عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ، وَنَحْنُ نَتَنَاوَبُ رِعْيَةَ الْاِبِلِ، فَجِئْتُ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَقَدْ سَبَقَنِي بَعْضُ قَوْلِهٖ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَلّٰى صَلَاةً، يَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ فِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ كَانَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ. فَقَالَ: قُلْتُ: بَخٍ بَخٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَدْ قَالَ آنِفًا اَجْوَدَ مِنْ هٰذَا قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى صَلَاةً يَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ فِيْهَا حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ

✵✵ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے ہم اونٹوں کو تیزی سے دوڑا رہے تھے ایک دن ہم آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ کی بات میں سے کچھ گفتگو پہلے گزر چکی تھی میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے ایسی نماز ادا کرے جس میں وہ یہ جان رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ وہ اس نماز سے فارغ ہو جائے تو اُس کی وہی حالت ہو جاتی ہے جیسی اُس دن تھی جب اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا (یعنی وہ گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے)"۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس پر کہا: واہ جی واہ! اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر پہلے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ اس سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر ایسی نماز ادا کرے جس میں اُسے پتا چل رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے پھر وہ یہ کلمات پڑھے:

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں"۔

تو اُس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ اُن میں سے جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔

143 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ: نُحَرِّقُ عَلٰى اَنْفُسِنَا فَاِذَا صَلَّيْنَا الْمَكْتُوْبَةَ كَفَّرَتِ الصَّلَاةُ مَا قَبْلَهَا، ثُمَّ نُحَرِّقُ عَلٰى اَنْفُسِنَا فَاِذَا صَلَّيْنَا كَفَّرَتِ الصَّلَاةُ مَا قَبْلَهَا

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے آپ کو جلانے کے قابل کر دیتے ہیں لیکن جب ہم فرض نماز ادا کر لیتے ہیں تو نماز اُس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے پھر ہم اپنے آپ کو جلانے والے (کام کرتے ہیں) پھر جب

ہم نماز ادا کرتے ہیں تو نماز اُس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وُضِعَتْ خَطَايَاهُ عَلٰى رَاْسِهٖ، فَلَا يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى تَتَفَرَّقَ مِنْهُ كَمَا تَفَرَّقُ عُذُوقُ النَّخْلَةِ، تَسَّاقَطُ يَمِينًا وَّشِمَالًا

٭٭ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مؤمن بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اُس سے پہلے اُس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں جس طرح پکی ہوئی کھجوریں گرتی ہیں' وہ گناہ دائیں طرف اور بائیں طرف گر جاتے ہیں۔

145 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ بِالصَّلَاةِ حَتّٰى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ: قُومُوْا يَا بَنِيْ آدَمَ فَاَطْفِئُوْا نِيرَانَكُمْ قَالَ: فَيَقُومُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ النَّاسُ اِلَى الصَّلَاةِ

٭٭ حسن فرماتے ہیں: جب بھی اہلِ زمین میں سے کوئی منادی نماز کا اعلان کرتا ہے تو اہلِ آسمان میں سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے اولادِ آدم! اُٹھ جاؤ اور اپنی آگ کو بجھا دو! حسن فرماتے ہیں: پھر مؤذن کھڑا ہو کر اذان دیتا ہے اور پھر لوگ اُٹھ کر نماز کی طرف چلے جاتے ہیں۔

146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ كَثِيرٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: خَرَجَتْ فِيْ عُنُقِ آدَمَ شَافَةٌ - يَعْنِيْ بَثْرَةً - فَصَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلٰى صَدْرِهٖ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْحَقْوِ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْكَفِّ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْاِبْهَامِ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَذَهَبَتْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کی گردن میں پھنسی نکلی' اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ پھسل کر اُن کے سینے تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ پھسل کر اُن کے پہلو تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ اُن کی ہتھیلی تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ اُن کے انگوٹھے تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ رخصت ہو گیا۔

147 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: الصَّلَوَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ

٭٭ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

148 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ يَنْظُرُ اجْتِهَادَهٗ قَالَ: فَقَامَ فَصَلّٰى مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ الَّذِيْ كَانَ يَظُنُّ فَذَكَرَ

ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَلْمَانُ: حَافِظُوا عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَاِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهٰذِهِ الْجِرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصِبِ الْمَقْتَلَةَ، فَاِذَا اَمْسَى النَّاسُ كَانُوْا عَلٰى ثَلَاثِ مَنَازِلَ فَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمِنْهُمْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ، وَغَفْلَةَ النَّاسِ، فَقَامَ يُصَلِّي حَتّٰى اَصْبَحَ فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ اغْتَنَمَ غَفْلَةَ النَّاسِ، وَظُلْمَةَ اللَّيْلِ، فَرَكِبَ رَاْسَهُ فِي الْمَعَاصِي فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَرَجُلٌ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَامَ فَذٰلِكَ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَاِيَّاكَ وَالْحَقْحَقَةَ وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وَالدَّوَامِ

✵ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی' تا کہ اُن کی رات کی عبادت کا جائزہ لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے رات کے آخری حصے میں نماز ادا کی' یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اُنہیں طارق بن شہاب کی سوچ کا اندازہ نہیں ہوا تھا' پھر طارق نے اپنا مؤقف اُن کے سامنے پیش کیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو (یعنی انہیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو) یہ ان زخموں کے لیے کفارہ بن جائیں گی جب تک تم قتل کے مرتکب نہیں ہوتے' جب لوگ شام کرتے ہیں تو اُن کی تین حیثیتیں ہوتی ہیں' اُن میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں کچھ حاصل بھی ہو چکا ہوتا ہے اور اُن کے ذمہ کوئی گناہ لازم نہیں ہوتا' اُن میں سے کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے ذمہ گناہ لازم ہوتا ہے لیکن اُنہیں کوئی نیکی حاصل نہیں ہوئی ہوتی اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہیں نہ تو کوئی نیکی حاصل ہوئی ہوتی ہے اور نہ ہی اُن کے ذمہ کوئی گناہ لازم ہوا ہوتا ہے۔ ایک شخص رات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے' لوگ اُس وقت غافل ہوتے ہیں' وہ شخص اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے' تو یہ ایک ایسا شخص ہے جسے ثواب حاصل ہوا لیکن اُسے کوئی گناہ نہیں ہوا' ایک ایسا شخص ہے جو لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' رات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے اور اپنے سر پر گناہ سوار کر لیتا ہے' ایسے شخص پر گناہ لازم ہوتا ہے اُسے کوئی نیکی حاصل نہیں ہوتی اور ایک شخص عشاء کی نماز ادا کر کے سو جاتا ہے تو ایسے شخص کو نہ تو کوئی اضافی ثواب حاصل ہوتا ہے اور نہ اُس پر کوئی گناہ لازم ہوتا ہے' تو تم طاقت سے زیادہ وزن لادنے (یعنی شدت پسندی اختیار کرنے) سے بچنے کی کوشش کرو اور تم پر میانہ روی اور باقاعدگی لازم ہے''۔

149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ نُوْرٌ، وَاِذَا قَامَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلَاةِ عُلِّقَتْ خَطَايَاهُ فَوْقَهُ، فَلَا يَسْجُدُ سَجْدَةً اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آدمی کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا نور ہے' جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے اوپر رکھ دیئے جاتے ہیں' جب بھی وہ سجدے میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

150 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُصَلِّي ثَلَاثُ خِصَالٍ تَتَنَاثَرُ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِ مِنْ قَدَمِهِ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ، وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ قَرْنِهِ اِلٰى اَعْنَانِ السَّمَاءِ، وَيُنَادِيْ مُنَادٍ لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ

٭٭ حسن بصری' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نمازی کو تین خصوصیات حاصل ہوتی ہیں' ایک یہ کہ اُس کے پاؤں سے لے کے آسمان کے کنارے تک رحمت اُس پر نازل ہوتی رہتی ہے' دوسرا یہ کہ آسمان کے کنارے تک فرشتے اپنے پروں کے ذریعہ اُسے ڈھانپ لیتے ہیں اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے کہ اگر مناجات کرنے والے شخص کو یہ پتا چل جائے کہ وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کررہا ہے؟ تو وہ اسے کبھی ختم نہ کرے''۔

بَابُ مَا يُذْهِبُ الْوُضُوْءُ مِنَ الْخَطَايَا

باب: وضو کتنے گناہوں کو ختم کردیتا ہے؟

151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِذَا مَضْمَضَ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ خَطَايَا، وَاِذَا اسْتَنْثَرَ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْ اَنْفِهِ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ مِنْهَا خَطَايَا، وَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ عَنْهُ مِنَ الْاَقْذَارِ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ عَنْهُمَا خَطَايَا حَتّٰى يَرْجِعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مِنْ كَبِيْرَةٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب آدمی کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اُس کے ناک میں سے گناہ نکل جاتا ہے' جب وہ چہرے کو دھوتا ہے تو اُس میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اُس کے سر سے گناہ نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں سے گناہ گر جاتے ہیں' یہاں تک کہ جب وہ واپس آتا ہے تو وہ ایسے ہوتا ہے جیسے اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا' البتہ کبیرہ گناہ کا معاملہ مختلف ہے۔

152 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ، اَنَّ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا اُمُّ هَاشِمٍ اَجْلَسَتْهُ فِي السِّتْرِ بِدَوَاةٍ وَّقَلَمٍ، وَاَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِي اُمَامَةَ فَسَاَلَتْهُ عَنْ حَدِيْثٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوْءِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَامَ اِلَى الْوُضُوْءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ، فَاِذَا مَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتْ مِنْ اَنْفِهِ، فَكَذٰلِكَ حَتّٰى يَغْسِلَ الْقَدَمَيْنِ فَاِنْ خَرَجَ اِلٰى صَلَاةٍ مَفْرُوْضَةٍ كَانَ كَحَجَّةٍ مَبْرُوْرَةٍ، وَاِنْ خَرَجَ اِلٰى صَلَاةِ تَطَوُّعٍ كَانَتْ كَعُمْرَةٍ مَبْرُوْرَةٍ

152 - المعجم الكبير للطبراني، باب الصاد، ما اسند ابو امامة، المثنى بن الصباح ، حديث: 7860

✷✷ قاسم شامی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں کی ایک کنیز تھی جس کا نام اُم ہاشم تھا' ایک مرتبہ اُس کنیز نے پردے میں بیٹھ کر دوات اور قلم منگوایا اور پھر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو پیغام دے کر بلوایا اور اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وضو کے بارے میں نقل کی ہے' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتا ہے تو جب وہ دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اُس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب ناک صاف کرتا ہے تو اُس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے (تو اُن میں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں) پھر جب وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' تو یہ مقبول حج کی مانند ہوتا ہے اور اگر وہ نفل نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' تو یہ مقبول عمرہ کی مانند ہوتا ہے''۔

153 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، وَرَجُلٌ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَیُّ اللَّيْلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ اِلٰی صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ اِلٰی صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: مَثْنٰی مَثْنٰی قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ صَلَاةُ النَّهَارِ؟ قَالَ: اَرْبَعًا اَرْبَعًا قَالَ: وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيرَاطًا، وَالْقِيرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ، وَاَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ كَفَّيْهِ، ثُمَّ اِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ خَيَاشِيمِهٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ وَجْهِهٖ وَسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ اِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ رَاْسِهٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

153- عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کا کون سا حصہ (عبادت کے لیے) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری نصف حصہ۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کی نماز (کا وقت شروع ہونے تک) نماز قبول ہوتی رہتی ہے' پھر سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' پھر عصر کی نماز تک نماز قبول ہوتی رہتی ہے' پھر سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی (یعنی نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی)۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ادا کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو' دو کر کے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: دن کی نماز کیسے ادا کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار' چار کر کے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک قیراط (اجر وثواب) نوٹ کر لے گا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوگا اور جب بندہ وضو کرتا ہے اور دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اُس کے دونوں ہاتھوں میں سے گناہ نکل جاتے

ہیں' پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اُس کے نتھنوں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اُس کے چہرے اور سماعت اور بصارت میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر پر مسح کرتا ہے تو اُس کے سر میں سے نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو چکا ہوتا ہے جیسے اُس دن تھا جس دن اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

154 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ: كَانَ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ، اِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَنْ يُحَدِّثُنَا حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرٌو: اَنَا قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ رَمَى سَهْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَتَيْنِ، اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوَيْنِ مِنْهُمَا عُضْوَيْنِ مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَحَدِيْثًا لَوْ اَنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا لَمْ اُحَدِّثْكُمُوْهُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ اِلَّا تَسَاقَطَتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِهٖ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بَاطِنِهِمَا، فَاِنْ اَتَى مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيْ جَمَاعَةٍ فِيْهِ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ، فَاِنْ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتَا كَفَّارَةً قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ حَدِّثْ وَلَا تُخْطِءْ

* * ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے' اسی دوران ایک صاحب نے اُن سے کہا: کون ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرے گا! تو حضرت عمرو نے کہا: میں کروں گا! تو اُس شخص نے کہا: ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! لیکن احتیاط سے کیجئے گا! (لفظوں کی کمی بیشی نہ ہو) تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یا اُس کے بال سفید ہو جائیں) تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے لیے نور ہو گی''۔

اُس شخص نے کہا: ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا! پھر حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی

اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے تو یہ اُس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہوتا ہے''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا۔ پھر حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک شخص کو آزاد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اُس (آزاد کرنے والے) کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دو جانوں کو آزاد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُن کے ہر دو اعضاء کے عوض میں اُس شخص کے ہر دو اعضاء کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا اور مزید سنایئے! تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک حدیث ہے جو میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' چار مرتبہ نہیں' پانچ مرتبہ سنی ہوئی ہے' اگر یہ (اتنی مرتبہ) نہ سنی ہوئی ہوتی' تو میں تمہیں نہ بیان کرتا۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

''جو مسلمان بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اُس کے چہرے کے گناہ اُس کی داڑھی کے اطراف سے نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں کے گناہ اُس کے ناخنوں کے درمیان میں سے بھی گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اُس کے سر کے گناہ اُس کے بالوں کے کناروں سے نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں کے گناہ اُن کے نیچے والے حصے سے نیچے گر جاتے ہیں' پھر جب وہ مسجد میں آ کر اُس میں باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب ہو جاتا ہے' اور اگر وہ کھڑے ہو کر دو رکعت نفل ادا کرلے تو یہ اُس کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! (اور بیان کیجئے) اور احتیاط کیجئے گا' حدیث بیان کریں لیکن اُس میں کوئی غلطی نہ کریں۔

155 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ

155-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب جامع الوضوء، حديث:60، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، حديث:752، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في فضل الطهور، حديث:2، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:123، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب فضيلة الوضوء ، حديث:359، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7834، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ذكر حط الخطايا بالوضوء وخروج المتوضء نقيا من ذنوبه بعد فراغه، حديث:1045'مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان ثواب المضمضة والاستنشاق وصفتهما ، حديث:515

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَضْمَضَ الْعَبْدُ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِهَا مَعَ الْمَاءِ إِذَا خَرَجَ مِنْ فِيهِ، وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ فِي وَجْهِهِ مَعَ الْمَاءِ الَّذِي يَقْطُرُ مِنْ وَجْهِهِ، وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ مَعَ الْمَاءِ الَّذِي يَقْطُرُ مِنْ يَدَيْهِ، وَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حِينَ يَغْسِلُهُمَا، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ مُحِيَ عَنْهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ خَطِيئَةٌ، وَزِيدَ بِهَا حَسَنَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ

✷✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی بندہ کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ میں سے پانی کے ساتھ اُس کا ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جو اُس نے کلام کیا تھا' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اُس کے چہرے سے ٹپکنے والے پانی کے قطروں کے ساتھ اُس کے چہرے پر موجود ہر گناہ نکل جاتا ہے' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں سے ٹپکنے والے پانی کے ہر ایک قطرے کے ساتھ اُس کے بازوؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو جب وہ اُن دونوں کو دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا ہے تو اُس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے اور ایک قدم کے عوض میں اُس کی ایک نیکی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے''۔

156 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبادٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا أَدْرِي كَمْ حَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى مِرْفَقَيْهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ عَقِبَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّي فَيُحْسِنُ صَلَاتَهُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ

✷✷ ثعلبہ بن عباد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث کتنی مرتبہ مجھے بیان کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' یہاں تک کہ اپنے چہرے پر پانی بہا لیتا ہے' دونوں بازوؤں کو دھو لیتا ہے یہاں تک کہ اپنی کہنیوں پر بھی پانی بہا لیتا ہے' پھر دونوں پاؤں دھوتا ہے یہاں تک کہ اپنی ایڑیوں پر بھی پانی بہا لیتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرتا ہے اور اچھی طرح سے نماز ادا کرتا ہے تو اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

بَابُ هَلْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ أَمْ لَا؟

باب: کیا آدمی ہر نماز کے لیے از سر نو وضو کرے گا یا نہیں؟

157 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ

❋ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کرتے تھے یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں۔

158 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ؟ قَالَ: اِنِّي عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ

❋ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چند نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آج آپ نے ایک ایسا طرزِ عمل اختیار کیا ہے جو آپ نے اس سے پہلے اختیار نہیں کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

159 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ اَبِيْ غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فِيْ جَيْشٍ عَلٰى سَاحِلِ دِجْلَةَ، اِذْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَنَادَى مُنَادِيهِ لِلظُّهْرِ، فَقَامَ النَّاسُ اِلَى الْوُضُوءِ، فَتَوَضَّئُوا فَصَلَّى بِهِمْ، ثُمَّ جَلَسُوا حِلَقًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ نَادَى مُنَادِي الْعَصْرِ، فَهَبَّ النَّاسُ لِلْوُضُوءِ اَيْضًا، فَاَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى، اَلَا لَا وُضُوءَ اِلَّا عَلٰى مَنْ اَحْدَثَ، قَدْ اَوْشَكَ الْعِلْمُ اَنْ يَّذْهَبَ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ حَتّٰى يَضْرِبَ الرَّجُلُ اُمَّهُ بِالسَّيْفِ مِنَ الْجَهْلِ

❋ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم دجلہ کے کنارے ایک لشکر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو موذن نے ظہر کی نماز کے لیے اذان دی لوگ وضو کرنے کے لیے اُٹھے اُن

158 -صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، حديث:441، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء انه يصلي الصلوات بوضوء واحد، حديث:58، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الرجل يصل الصلوات بوضوء واحد، حديث:149، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء لكل صلاة والصلوات كلها بوضوء واحد، حديث:507، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب اذا قمتم الى الصلاة. حديث:696، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ذكر الوقت الذي صلى النبي صلى الله عليه وسلم فيه الصلوات، حديث:1728، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، الدليل على ايجاب الوضوء لكل صلاة وانها لا تقبل الا من، حديث:497، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، باب ذكر الدليل على ان الله عز وجل انما اوجب الوضوء، حديث:12، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يصلي الصلاة بوضوء واحد، حديث:296، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، الوضوء لكل صلاة، حديث:133، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، الوضوء لكل صلاة، حديث:131، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الوضوء هل يجب لكل صلاة ام لا ؟، حديث:149، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث بريدة الاسلمي، حديث:22446، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة جماع ابواب الحدث، باب اداء صلوات بوضوء واحد، حديث:716

لوگوں نے وضو کیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر وہ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ گئے' جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو عصر کے لیے مؤذن نے اذان دی' لوگ پھر وضو کے لیے اُٹھنے لگے' تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو ہدایت کی کہ اعلان کرو: خبردار! وضو صرف اُس شخص پر لازم ہوگا جو پہلے بے وضو ہو چکا ہو' عنقریب علم رخصت ہو جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی' یہاں تک کہ کوئی شخص جہالت کی وجہ سے اپنی ماں کو تلوار کے ذریعے قتل کر دے گا۔

160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا اُبَالِي اَنْ اُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلُّهُنَّ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ اُدَافِعْ غَائِطًا اَوْ بَوْلًا.

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' خواہ میں پانچوں نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کراوں' جبکہ میں نے پاخانہ یا پیشاب نہ کیا ہو (یا کسی اور وجہ سے بے وضو نہ ہوا ہوؤں)۔

161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

** قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

162 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

** عمرو بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم میں سے کسی بھی ایک شخص کے لیے اُس وقت تک وضو کافی ہوگا جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا۔

163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِنِّي لَاُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ اُحْدِثْ، اَوْ اَقُوْلُ مُنْكَرًا

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر' عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کر لیتا ہوں' جبکہ میں بے وضو نہ ہوا ہوؤں یا میں نے کوئی منکر بات نہ کہی ہو۔

164 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا يُجُوزُ وُضُوْءُ اَحَدٍ اَكْثَرَ مِنْ صَلَاةِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، اَحْدَثَ اَوْ لَمْ يُحْدِثْ، وَيَمْسَحُ اَوْ لَمْ يَمْسَحْ. قَالَ: وَسَمِعْتُ وَهْبًا يَقُوْلُ: اِنِّي لَاُصَلِّي الظُّهْرَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کا وضو ایک دن اور ایک رات کی نمازوں سے زیادہ وقت کے لیے جائز نہیں ہے' خواہ وہ اس دوران بے وضو ہوا ہو' یا بے وضو نہ ہوا ہو' خواہ اُس نے مسح کیا ہو یا مسح نہ کیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں عشاء کے وضو کے ساتھ' ظہر کی نماز ادا کرتا ہوں۔

165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاِنَّهُ يَقُوْلُ: (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ) (المائدة: 6) قَالَ: حَسْبُكَ الْوُضُوْءُ الْاَوَّلُ، لَوْ تَوَضَّاْتُ لِلصُّبْحِ لَصَلَّيْتُ

الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِهِ مَا لَمْ أُحْدِثْ قُلْتُ: فَيُسْتَحَبُّ أَنْ أَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو''۔ تو عطاء نے جواب دیا: تمہارے لیے پہلے والا وضو کافی ہے' اگر میں صبح کی نماز کے لیے وضو کروں تو میں اُس کے ذریعہ تمام نمازیں ادا کرسکتا ہوں' جب تک میں بے وضو نہیں ہوتا۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: تو کیا یہ بات مستحب قرار دی جائے گی کہ میں ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَانَ الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ يَتَوَضَّأُ بِقَدَحٍ قَدْرَ رِيِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ يُصَلِّي بِذٰلِكَ الْوُضُوءِ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مَا لَمْ يُحْدِثْ

✵✵ عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: اسود بن یزید ایک پیالے کے ذریعہ وضو کرتے تھے جس میں اتنا پانی آتا تھا' جو آدمی کو سیراب کردے' پھر وہ اُس وضو کے ذریعہ تمام نمازیں ادا کرلیتے تھے' جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتے تھے۔

167 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ بَحْرٌ فِي عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ خَرَجَ فَتَوَضَّأَ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰكَذَا يَصْنَعُ الشَّيْطَانُ، إِذَا جَاءَ فَآذِنُونِي فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا تَصْنَعُ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ) (المائدة: 6) فَتَلَا الْآيَةَ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَ هٰكَذَا إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَنْتَ طَاهِرٌ مَا لَمْ تُحْدِثْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام شعبہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو عبید بن عمیر کے بارے میں کچھ پتا ہے' وہ جب اذان سنتا ہے تو پہلے جا کر وضو کرتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو شیطان اس طرح کرتا ہے' جب وہ آئے گا تو تم لوگ مجھے بتانا۔ جب وہ آیا تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ بن عباس نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو'' اُس کے بعد اس نے پوری آیت تلاوت کی۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسا نہیں ہے جب تم وضو کرلو' تو تم پاک رہو گے جب تک تم بے وضو نہیں ہوتے۔

168 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْهَمْدَانِيُّ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

✵✵ فضیل بن مرزوق ہمدانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کرتے تھے۔

169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُمَضْمِضُ، وَيَسْتَنْثِرُ لِكُلِّ

صَلَاةٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تھے۔

170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے از سرِ نو وضو کرتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ فِي النُّحَاسِ

باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا

171 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فِي النُّحَاسِ قَالَ: جَاءَتْهُ النُّضَارُ وَالرِّكَاءُ وَطَسْتُ نُحَاسٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیتل کے برتن میں (موجود پانی کے ذریعہ) وضو کیا جائے۔

وہ بیان کرتے ہیں: اُن کے پاس نضار، رکاء اور پیتل کا طشت آتا تھا۔

172 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَتَوَضَّاُ فِي الصُّفْرِ.

قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَاْخُذُ بِهٖ. قُلْتُ: مَا النُّضَارُ؟ قَالَ: عُوْدُ الطَّرْفَاءِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ پیتل کے برتن میں وضو نہیں کرتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نضار سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جنگل کی لکڑی (کا بنا ہوا برتن)۔

173 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فِيْ طَسْتٍ مِنْ نُحَاسٍ قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّشْرَبَ فِيْ قَدَحٍ مِنْ صُفْرٍ

✵✵ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پاؤں پیتل کے بنے ہوئے طشت میں دھو لیتے تھے۔

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پیتل کے بنے ہوئے برتن میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ذَكَرْتُ لَهٗ كَرَاهِيَةَ ابْنِ عُمَرَ فِي النُّحَاسِ قَالَ: الْوُضُوْءُ فِي النُّحَاسِ مَا يُكْرَهُ مِنَ النُّحَاسِ شَيْءٌ، اِلَّا لِرِيْحِهٖ قَطُّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کے سامنے میں نے اس بات کا ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پیتل کا برتن

استعمال کرنے کو ناپسند کرتے تھے تو عطاء نے جواب دیا: پیتل کے برتن میں وضو کرنا اس وجہ سے نہیں ہے کہ پیتل کے اندر کوئی کراہت پائی جاتی ہے بلکہ یہ صرف اُس کی بُو کی وجہ سے ہے۔

175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي آنِيَةِ النُّحَاسِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ پیتل کے بنے ہوئے برتن میں وضو کر لیتے تھے۔

176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فِي النُّحَاسِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیتل کے برتن میں وضو کریں۔

177 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فِي سَطْلٍ مِنْ نُحَاسٍ لِبَعْضِ أَزْوَاجِهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے تانبے کے بنے ہوئے میں اپنا سر دھو لیتے تھے۔

178 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ الْوُضُوءِ فِي النُّحَاسِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ رَأْسَهُ فِي سَطْلٍ مِنْ نُحَاسٍ لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ. فَقَالَ رَجُلٌ حِينَئِذٍ عِنْدَنَا مِنْ آلِ جَحْشٍ: نَعَمْ ذٰلِكَ الْمِخْضَبُ عِنْدَنَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تانبے کے برتن میں وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ زینب بنت جحش کے تانبے کے بنے ہوئے ٹب میں اپنا سر دھو لیتے تھے۔ اُس وقت جنابِ جحش کے خاندان کا ایک فرد بھی ہمارے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس نے کہا: جی ہاں! وہ برتن ہمارے پاس موجود ہے۔

179 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

179 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، حديث:194، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، حديث:24649، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الاواني اللواتي يتوضأ فيهن او يغتسل، باب اباحة الوضوء والغسل في اواني النحاس، حديث:124، صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، ذكر اغتسال المصطفى صلى الله عليه وسلم من الماء الذي لم، حديث:6703، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث هشيم، حديث:460، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم، ذكر ما كان يعالج به النبي صلى الله عليه وسلم في، حديث:6859، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الاواني، باب التطهر في سائر الاواني من الحجارة والزجاج والصفر والنحاس والشبه، حديث:116، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه محمد، حديث:5632

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ فَأَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ

* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا' آپ نے اُس بیماری کے دوران ارشاد فرمایا:

''تم لوگ مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعہ پانی بہاؤ جن کا منہ پہلے نہ کھولا گیا ہو' تا کہ میں لوگوں کو ہدایات جاری کروں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے بنے ہوئے بڑے ٹب میں بٹھایا اور آپ پر اُن مشکیزوں کے ذریعہ پانی بہایا' یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کرکے فرمایا کہ تم لوگوں نے یہ کام کر لیا ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔

180 - آثارِ صحابہ: عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ قَالَ: نُهِيتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ فِي النُّحَاسِ، وَأَنْ آتِيَ أَهْلِي فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ، وَإِذَا انْتَبَهْتُ مِنْ سِنَتِي لِلصَّلَاةِ أَنْ أَسْتَاكَ. قَالَ: قِيلَ لِي: أُرَى أَنَّ قَوْلَهُ: آتِيَ أَهْلِي فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ يُحَذِّرُ النَّاسَ ذَلِكَ فِي الْهِلَالِ، وَفِي النِّصْفِ مِنْ أَجْلِ الشَّيْطَانِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

''مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں تانبے کے برتن میں وضو کروں' یا میں چاند کی روشن تاریخوں میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کروں اور یہ کہ میں نماز سے پہلے اپنے دانتوں پر مسواک کروں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ اُن کا یہ کہنا کہ میں چاند کی روشن تاریخوں میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کروں' اس سے مراد ہے کہ لوگوں کو پہلی کے چاند کے آس پاس ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور نصف چاند (یعنی جب چاند مکمل ہوتا ہے) اُس وقت منع کیا گیا ہے اور یہ شیطان کی وجہ سے ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْدِ مَا لَمْ يُدْبَغْ

باب: ایسے چمڑے کے بارے میں' جس کی دباغت نہ ہوئی ہو' جو کچھ منقول ہے

181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: تَبَرَّزَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي أَجْيَادَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَوْهَبَ وَضُوءًا فَلَمْ يَهَبُوا لَهُ فَقَالَتْ أُمُّ مَهْزُولٍ: وَهِيَ مِنَ الْبَغَايَا التِّسْعِ اللَّوَاتِي كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَذَا مَاءٌ وَلَكِنَّهُ فِي عُلْبَةٍ، وَالْعُلْبَةُ الَّتِي لَمْ تُدْبَغْ، فَقَالَ عُمَرُ لِخَالِدِ بْنِ طُحَيْلٍ: هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا

- ✹✹ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مہم کے دوران قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' جب وہ واپس آئے تو اُنہوں نے وضو کے لیے پانی مانگا' لوگوں نے اُنہیں پانی نہیں پیش کیا' اسی دوران اُم مہزول نامی ایک خاتون نے کہا' یہ ایک ایسی خاتون تھی جو زمانۂ جاہلیت کی نو سرکش عورتوں میں سے ایک تھی' اُس خاتون نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ پانی ہے' لیکن یہ علبہ میں ہے' علبہ اُس چمڑے کو کہا جاتا ہے جس کی دباغت نہ ہوئی ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن طُحیل سے دریافت کیا: کیا یہ وہی عورت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لے آؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: اَشْرَبُ وَاَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءٍ يَكُوْنُ فِيْ ظَرْفٍ وَّلَمْ يُدْبَغْ قَالَ: اَذَكِيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَيْسَ بِمَيْتَةٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✹✹ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں بعض اوقات ایسا پانی پی لیتا ہوں' یا ایسے پانی سے وضو کر لیتا ہوں جو کسی ایسے برتن (یعنی مشکیزے) میں ہوتا ہے جس کے چمڑے کی دباغت نہیں کی گئی ہوتی۔ عطاء نے دریافت کیا: کیا اُس جانور کو باقاعدہ ذبح کیا گیا ہوتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مردار نہیں ہوتا' تو عطاء نے کہا: پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دِبَاغُ الْجُلُوْدِ ذَكَاتُهَا

✹✹ عامر شعبی فرماتے ہیں: چمڑے کی دباغت اُس (جانور کو) ذبح کرنا ہے۔

بَابُ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار کی کھال کی جب دباغت کر لی جائے (تو اُس کا حکم)

184 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

184- صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:1432، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، حديث 568، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب جلود الميتة، ذكر اباحة الانتفاع بجلود الميتة بنفع مطلق، حديث:1296، موطا مالك، كتاب الصيد، باب ما جاء في جلود الميتة، حديث:1062، سنن الدارمي، من كتاب الاضاحي، باب الاستمتاع بجلود الميتة، حديث:1969، السنن الصغرى، كتاب الفرع والعتيرة، جلود الميتة، حديث:4184، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب اللباس والزينة، في الفراء من جلود الميتة اذا دبغت، حديث:24257، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، تطهير جلود الميتة، حديث:419، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الفرع والعتيرة، جلود الميتة، حديث:4430، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب دباغ الميتة، هل يطهرها ام لا ؟، حديث:1717، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:1357، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب الدباغ، حديث:80، مسند احمد بن حنبل، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ فَقَالَ: اَفَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا؟ قَالُوْا: فَكَيْفَ، وَهِيَ مَيْتَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ لَحْمُهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کی مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کرتے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یارسول اللہ! یہ تو مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَكَانَ الزُّهْرِيُّ، يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُوْلُ: يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: زہری دباغت کا انکار کرتے تھے وہ یہ کہتے ہیں: ایسے جانور کی کھال سے کسی بھی حالت میں نفع حاصل کیا جاسکتا ہے۔

186 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دُبِغَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ فَحَسْبُهُ فَلْيُنْتَفَعْ بِهِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب مردار کی کھال کی دباغت کرلی جائے تو یہ کافی ہوتی ہے اور اُس کی کھال سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے''۔

187 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَتْ شَاةٌ دَاجِنَةٌ لِاِحْدٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا؟

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجۂ محترمہ کی ایک پالتو بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کرتے؟

188 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي مَيْمُوْنَةُ، اَنَّ شَاةً مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا دَبَغْتُمْ اِهَابَهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال کی دباغت کیوں نہیں کی؟

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:2302، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:15، مسند عبد بن حميد، مسند ابن عباس رضي الله عنه، حديث:652، مسند ابي يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، حديث:2362، المعجم الكبير للطبراني، باب الياء ، ما اسندت ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، ما روى ابن عباس ، حديث:19855

189 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْهَبَ وَضُوْئًا، فَقِيْلَ لَهُ: مَا نَجِدُ لَكَ اِلَّا فِي مَسْكِ مَيْتَةٍ قَالَ: اَدَبَغْتُمُوهُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: هَلُمَّ فَاِنَّ ذٰلِكَ طُهُوْرٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کی بجائے ایک اور صاحب نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: ہمیں آپ کے لیے صرف ایک ایسے مشکیزے میں پانی مل رہا ہے جو ایک مردار کی کھال کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے اُس کی دباغت کر لی تھی؟ اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر لے آؤ! یہ پاک ہے۔

190 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِنَّا نَغْزُو اَهْلَ الْمَشْرِقِ فَنُؤْتَى بِالْاُهُبِ بِالْاَسْقِيَةِ قَالَ: مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

٭٭ عبدالرحمٰن بن وعلہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن کی خدمت میں عرض کی: ہم اہلِ مشرق کے ساتھ جہاد کرتے ہیں، ہمارے سامنے کھالیں اور مشکیزے لائے جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں کیا جواب دوں! البتہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی چمڑے کی دباغت کر لی جائے، وہ پاک ہو جاتا ہے''۔

191 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ جب مردار کی کھال کی دباغت کر لی جائے، تو اُس سے نفع حاصل کیا جائے۔

192 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَيْتَةٍ فَقَالَ: طُهُوْرُهَا دِبَاغُهَا

٭٭ ابووائل، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن سے مردار کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کی دباغت اُسے پاک کر دیتی ہے۔

193 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَاُتِيَ بِسِقَاءٍ قِيْلَ: اِنَّهُ مَيْتٌ، وَذَكَرُوا الدِّبَاغَ قَالَ: فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانی مانگا تو آپ کے پاس ایک مشکیزہ لایا گیا، آپ کو بتایا گیا کہ یہ مردار کا ہے، پھر لوگوں نے دباغت کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس میں سے پانی پی لیا۔

194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ، عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْاِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فَتَمُوتُ فَتُدْبَغُ جُلُودُهَا قَالَ: يَبِيْعُهَا اَوْ يَلْبَسُهَا.

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں حماد نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے اونٹ' گائے اور بکریاں ہوں' پھر اُن میں سے کوئی جانور مرجائے اور اُس کی کھال کی دباغت کرلی جائے ۔تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ اُس چمڑے کو فروخت بھی کرسکتا ہے اور اُسے پہن بھی سکتا ہے۔

195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ

✵✵ قتادہ کے حوالے سے وہی بات منقول ہے جو ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق ہے۔

196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَبِيْعُ الرَّجُلُ جُلُودَ الضَّاْنِ الْمَيْتَةِ لَمْ تُدْبَغْ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَاْكُلَ ثَمَنَهَا، وَاِنْ تُدْبَغُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص مردار بکری کے چمڑے کو فروخت کرسکتا ہے جس چمڑے کی دباغت نہ ہوئی ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ شخص اُس کی قیمت کو کھائے' اگرچہ اُس کی دباغت بھی ہوچکی ہو۔

197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ فِيْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ: طُهُورُهَا دِبَاغُهَا قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: يُنْتَفَعُ بِهَا وَلَا تُبَاعُ

✵✵ حسن بصری مردار کی کھال کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اُس کی دباغت اُسے پاک کردیتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری یہ بھی فرماتے ہیں کہ اُس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیا جاسکتا ہے' لیکن اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

198 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذَكَاةُ الْجُلُودِ دِبَاغُهَا فَالْبَسْ

✵✵ امام عامر شعبی فرماتے ہیں: (جانور کو) ذبح کردینا' کھال کی دباغت شمار ہوگا' تم اُسے پہن سکتے ہو۔

199 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ، كَلَّمَ عَائِشَةَ فِيْ اَنْ يَتَّخِذَ لَهَا لِحَافًا مِنَ الْفِرَاءِ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ مَيْتَةٌ وَلَسْتُ بِلَابِسَةٍ شَيْئًا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ: فَنَحْنُ نَصْنَعُ لَكَ لِحَافًا نُدْبَغُ وَكَرِهَتْ اَنْ تَلْبَسَ مِنَ الْمَيْتَةِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے یہ بات ذکر کی ہے کہ محمد بن اشعث نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں بات چیت کی کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے فر کا بنا ہوا لحاف بنوائیں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ مردار ہے' میں کوئی مردار چیز نہیں پہنوں گی۔ محمد بن اشعث نے عرض کی: ہم آپ کے لیے لحاف بنائیں گے جس کی ہم دباغت کرچکے ہوں گے۔ لیکن سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی مردار کو پہننا ناپسند کیا۔

200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَسْاَلُ عَنْ اَوْلَادِ الضَّاْنِ، تُسْتَلُّ مِنْ اَجْوَافِ اُمَّهَاتِهَا فَتَخْرُجُ مَيْتَةً فَتُجْعَلُ مُسُوكُهَا فِرَاءً قَالَ: اَتُدْبَغُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَحَسْبُهُ، الْبَسُوهُ

✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا' اُن سے بکریوں کے اُن بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی ماؤں کے پیٹ میں سے مردہ نکلتے ہیں اور اُن کی کھال کے ذریعہ فر بنائی جاتی ہے' تو عطاء نے دریافت کیا: کیا اُن کی دباغت ہو جاتی ہے؟ سائل نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: یہ کافی ہے' تم لوگ اُسے پہن سکتے ہو۔

201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: مَا نَسْتَمْتِعُ مِنَ الْمَيْتَةِ اِلَّا بِجُلُودِهَا، اِذَا دُبِغَتْ فَاِنَّ دِبَاغَهَا طُهُورُهُ وَذَكَاتُهُ

✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات کہی ہے کہ ہم مردار میں سے صرف اُس کی کھال سے نفع حاصل کر سکتے ہیں جبکہ اُس کی دباغت ہو چکی ہو' کیونکہ اُس کی دباغت ہی اُس کی طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے۔

202 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَلَّا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ

✳ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے جہینہ کی سرزمین پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پڑھ کر سنایا گیا تھا' میں اُن دنوں نوجوان لڑکا تھا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''تم مردار کی کسی بھی چیز کو استعمال نہ کرو' خواہ چمڑا ہو یا پٹھا ہو''۔

203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوِ اضْطُرِرْتُ فِي سَفَرٍ اِلَى مَاءٍ

202- الجامع للترمذی، الذبائح، ابواب اللباس، باب ما جاء في جلود الميتة اذا دبغت، حديث:1696، سنن ابی داؤد، كتاب اللباس، باب من روى ان لا ينتفع باهاب الميتة، حديث:3616، سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، باب من قال : لا ينتفع من الميتة باهاب ولا عصب، حديث:3611، صحيح ابن حبان ، تاب الطهارة، باب جلود الميتة، حديث:1293، السنن الصغرى، كتاب الفرع والعتيرة، ما يدبغ به جلود الميتة، حديث:4198، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب اللباس والزينة، من كان لا ينتفع من الميتة باهاب ولا عصب، حديث:24759، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الفرع والعتيرة، النهي عن ان ينتفع من الميتة بشيء، حديث:4444، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2726، مسند احمد بن حنبل، اول مسند الكوفيين، حديث عبد الله بن عكيم، حديث:18425، مسند الطيالسي، عبد الله بن عكيم، حديث:1375، مسند عبد بن حميد، عبد الله بن عكيم، حديث:489، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:103، المعجم الصغير للطبراني، من اسمه عبد الله، حديث:619

فِيْ ظَرْفِ مَيْتَةٍ لَمْ يُدْبَغْ، أَوْ إِلَى مَاءٍ فِيهِ فَأْرَةٌ مَيْتَةٌ لَيْسَ مَعِي مَاءٌ غَيْرُهُ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تُطَهِّرَ بِهِ أَمِ التُّرَابُ؟ قَالَ: بَلْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التُّرَابِ قُلْتُ: فَنَدَعُهُ فِي الْقَرَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَتَوَضَّأْتُ بِهِ فِي الْقَرَارِ وَلَا أَدْرِي، ثُمَّ صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ، ثُمَّ عَلِمْتُ قَبْلَ أَنْ تَفُوتَنِي تِلْكَ الصَّلَاةُ قَالَ: فَعُدْ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ عُدْ لِصَلَاتِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَعَلِمْتُ بَعْدَ مَا فَاتَتْنِي قَالَ: فَلَا تُعِدْ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے اگر مجھے سفر کے دوران کسی ایسے پانی کو استعمال کرنا پڑ جائے جو کسی ایسے مردار سے بنے ہوئے برتن (یعنی مشکیزہ) میں ہو جس کی دباغت نہ کی گئی ہو' یا پھر کوئی ایسا پانی استعمال کرنا پڑ جائے جس میں مردہ چوہا موجود ہو اور میرے پاس اُس کے علاوہ کوئی اور پانی نہ ہو' تو آپ کے نزدیک اُس پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا' یا مٹی کے ذریعہ (تیمم کر لینا زیادہ پسندیدہ ہوگا)۔ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میرے نزدیک مٹی کے ذریعہ (تیمم کر لینا) زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: تو کیا ہم اُسے برتن میں چھوڑ دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر میں برتن میں سے اُس سے وضو کر لیتا ہوں اور مجھے اُس کی حقیقت کا پتا نہیں ہوتا' پھر میں فرض نماز ادا کر لیتا ہوں اور پھر اُس نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے مجھے پانی کی حقیقت کا علم ہو جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: تم دوبارہ وضو کر کے اپنی نماز کو دُہراؤ گے۔ میں نے دریافت کیا: اگر مجھے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد اُس کی حقیقت کا علم ہوتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: پھر تم اُسے نہیں دُہراؤ گے۔

بَابُ صُوفِ الْمَيْتَةِ

باب: مردار کی اُون

204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: لَيْسَ بِصُوفِ الْمَيْتَةِ ذَكَاةٌ، اغْسِلْهُ فَانْتَفِعْ بِهِ.

قَالَ الثَّوْرِيُّ: أَلَمْ تَرَ أَنَّا نَنْزِعُهُ وَهِيَ حَيَّةٌ؟

✵ ✵ عمرو فرماتے ہیں: مردار کی اُون میں ذبح کا اثر نہیں ہوتا (یعنی وہ پاک نہیں ہوتی) تم اُسے دھو کر اُسے استعمال کر سکتے ہو۔

ثوری فرماتے ہیں: کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ جب جانور زندہ ہوتو ہم یہ اُون پھر بھی اُتار سکتے ہیں۔

205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: الصُّوفُ وَالْمَرْعَزُ وَالْجَزُّ وَالثَّلُّ لَا بَأْسَ بِهِ، وَبِرِيشِ الْمَيْتَةِ

✵ ✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اون (جانور کی کھال پر موجود) روئیں (یعنی ہلکے بال)' بھیڑ کی اون' بال ملی ہوئی اون' اِن میں کوئی حرج نہیں ہے اور مردار کے پروں میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِصُوفِ الْمَيْتَةِ وَلٰكِنَّهُ يُغْسَلُ وَلَا بَأْسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ

✵✵ حماد بیان کرتے ہیں: مردار کی اُون میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اسے دھولیا جائے گا' اسی طرح مردار کے پروں میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ اِنْسَانٌ عَطَاءً عَنْ صُوفِ الْمَيْتَةِ فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَسْمَعْ اَنَّهُ يُرَخِّصُ اِلَّا فِيْ اِهَابِهَا اِذَا دُبِغَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے مردار کی اُون کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُسے ناپسندیدہ قرار دیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے اس بارے میں صرف یہی روایت سنی ہے کہ رخصت صرف چمڑے میں دی گئی ہے جبکہ اُس کی دباغت کرلی گئی ہو۔

بَابُ شَحْمِ الْمَيْتَةِ

باب: مردار کی چربی

208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ: ذَكَرُوْا اَنَّهُ يُسْتَثْقَبُ بِشُحُومِ الْمَيْتَةِ، وَيُدَّهَنُ بِهَا السُّفُنُ، وَلَا يُمَسُّ قَالَ: يُؤْخَذُ بِعُوْدٍ قُلْتُ: اَيُدَّهَنُ بِهَا غَيْرُ السُّفُنِ اَدِيمٌ اَوْ شَيْءٌ يُمَسُّ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ قُلْتُ: وَاَيْنَ يُدَّهَنُ مِنَ السُّفُنِ؟ قَالَ: ظُهُوْرُهَا وَلَا يُدَّهَنُ بُطُوْنُهَا قُلْتُ: وَلَا بُدَّ اَنْ يَمَسَّ وَدَكَهَا بِيَدِهٖ فِي الْمِصْبَاحِ؟ قَالَ: فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ اِذَا مَسَّهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صحابہ کرام نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ لوگ مردار کی چربی حاصل کرتے تھے اور اُس کے ذریعہ کشتیوں کو تیل لگاتے تھے' وہ اسے خود نہیں چھوتے تھے۔ عطاء نے یہ بتایا کہ لکڑی کے ذریعے وہ چربی لی جاتی تھی۔ میں نے دریافت کیا: کیا اسے کشتیوں کے علاوہ بھی' کسی چمڑے وغیرہ پر تیل کے طور پر لگایا جاتا تھا' یا کسی ایسی چیز پر جسے چھوا جاتا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! میں نے دریافت کیا: کشتیوں پر یہ تیل کہاں لگایا جاتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے اوپری حصہ پر' اُس کے نیچے والے حصہ پر تیل نہیں لگایا جاتا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ بات تو ضروری ہوگی کہ چراغ میں اس کی چربی رکھتے وقت اُسے چھولیا جائے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر کوئی شخص اسے چھولیتا ہے' تو اُسے اپنے ہاتھ کو دھولینا چاہیے۔

بَابُ عِظَامِ الْفِيلِ

باب: ہاتھی کی ہڈی

209 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عِظَامُ الْفِيلِ، فَاِنَّهُ زَعَمُوا الْاَنْصَابَ

عِظَامَهَا وَهِيَ مَيْتَةٌ قَالَ: فَلَا يُسْتَمْتَعُ بِهَا قُلْتُ: وَعِظَامُ الْمَاشِيَةِ الْمَيْتَةِ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: اَيُجْعَلُ فِيْ عِظَامِ الْمَيْتَةِ شَيْءٌ يُحْوَ فِيْهِ قَالَ: لَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ہاتھی کی ہڈی کے بارے میں دریافت کیا کہ لوگ یہ کہتے ہیں :انصاب سے مراد اس کی ہڈیاں ہیں' جبکہ یہ مردار ہو' اُنہوں نے جواب دیا: پھر اس سے نفع حاصل نہیں کیا جائے گا' میں نے دریافت کیا: مردہ جانور کی ہڈیوں کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا مردہ جانوروں کی ہڈیوں میں کوئی ایسی چیز رکھی جاسکتی ہے جو اُس میں سرخی مائل سیاہ ہو جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

210 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الدَّابَّةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ مِنْهَا مُشْطُ الْعَاجِ يُؤْخَذُ مَيْتَةً فَيُجْعَلُ مِنْهَا مَسَكٌ فَإِنَّهُ لَا يُذْبَحُ قَالَ: لَا، ثُمَّ اَذْكَرْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْبَحْرِ مِمَّا يُلْقِيهَا قَالَ: فَهِيَ مِمَّا يُلْقِي الْبَحْرُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایسا جانور جس کے ذریعہ ہاتھی دانت کی کنگھی بنائی جاتی ہو' اور پھر کسی مردار کو لے کر اُس کے ذریعہ مشک بنالی جائے اور اُس جانور کو ذبح نہ کیا گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: اسے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اُس کے بعد میں نے اُن کے سامنے پھر اس مسئلہ کا ذکر کیا' میں نے کہا: یہ تو سمندری جانور ہوتا ہے جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُن جانوروں میں سے ہے جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے

211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ لَا يُرَى بِالتِّجَارَةِ بِالْعَاجِ بَأْسًا

✽✽ ابن سیرین فرماتے ہیں: ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔

212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ عِظَامَ الْفِيلِ قَالَ: قَالَ لِي مَعْمَرٌ: وَرَاَى قَلَمًا مِنْ عَظْمِ الْفِيلِ فِيْ اَلْوَاحٍ لِي، فَقَالَ: اَلْقِهِ ثُمَّ رَاٰى مَعْمَرٌ بَعْدُ مَعِي قَلَمًا فِي الْاَلْوَاحِ فِيْ طَرَفِهِ حَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ قَالَ: اطْرَحْ

✽✽ طاؤس کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ہاتھی کی ہڈی کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: معمر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے الواح میں ہاتھی دانت سے بنا ہوا قلم دیکھا تو بولے: اسے رکھ دو! اُس کے بعد معمر نے میرے پاس میری تختیوں میں ایک قلم رکھا ہوا دیکھا جس کے ایک کنارے پر چاندی کا حلقہ بنا ہوا تھا تو اُنہوں نے کہا: اسے اُتار دو۔

213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: رَاَيْتُ تَحْتَ وِسَادَةِ طَاوُسٍ عَلٰى فِرَاشِهِ سِكِّينًا نِصَابُهُ مِنْ حَضَنٍ قَالَ: وَقَدْ رَآهُ حِيْنَ رَفَعْتُ الْوِسَادَةَ

✽✽ ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے بچھونے پر اُن کے تکیہ کے نیچے ایک چھری دیکھی جس کا دستہ ہاتھی

دانت کا بنا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ چیز اُس وقت دیکھی تھی جب میں نے تکیہ اُٹھایا تھا۔

214 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: وَكَانَ لِاَبِي مُشْطٌ وَمُدٌّ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ - يَعْنِي الْمَحْضَنَ -

** ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: میرے والد کی ایک کنگھی اور ایک چھڑی ہاتھی دانت کی بنی ہوئی تھی۔

بَابُ جُلُودِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی کھال کا حکم

215 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ اَبِي مُلَيْحِ بْنِ اُسَامَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَفْتَرِشَ جُلُودَ السِّبَاعِ

** ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی درندوں کی کھال پر بیٹھے۔

216 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى اَنْ يُفْتَرَشَ جُلُودُ السِّبَاعِ

** ابوشیخ ہنائی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ صحابہ کرام کو یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

217 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ: لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ سُرُوجِ النُّمُورِ اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ

** ابوشیخ ہنائی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کو بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے چیتے کی کھال کو زین کے طور پر استعمال کرنے یعنی اُس پر سوار ہونے سے منع کیا ہے۔ تو اُن اصحاب نے جواب دیا: جی ہاں!

218 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ رَجُلٍ اَحْسَبُهُ خَالِدًا، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِدَابَّةٍ، فَاِذَا عَلَيْهَا سَرْجٌ عَلَيْهِ خَزٌّ، فَقَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَزِّ، عَنْ رُكُوبٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُودِ النُّمُورِ، عَنْ رُكُوبٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَيْهَا، وَعَنِ الْغَنَائِمِ اَنْ تُبَاعَ حَتّٰى تُخَمَّسَ، وَعَنْ حَبَالَى سَبَايَا الْعَدُوِّ اَنْ يُوطَاْنَ، وَعَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنْ اَكْلِ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَاَكْلِ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْخَمْرِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْمَيْتَةِ، وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

** عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جانور لایا گیا اُس پر "خز" (ریشم اور اون سے بنے

215 - مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الرد علی ابی حنیفة، مسألة فی جلود السباع، حدیث: 35741، البحر الزخار مسند البزار، حدیث ابی الملیح، حدیث: 2040

ہوئے کپڑے) کی بنی ہوئی زین موجود تھی تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے "خز" سے اور اُس پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے پر اور چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے اور اُس پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے سے اور مالِ غنیمت کے خمس کی ادائیگی سے پہلے اُسے فروخت کرنے سے اور دشمن کے قیدیوں میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے اور پالتو گدھوں سے اور برنو کیلے دانتوں والے درندے اور نو کیلے پنجوں والے پرندے اور شراب کی قیمت اور مردار جانور کی قیمت اور نر جانور کو جفتی کے لیے دینے کے معاوضہ اور کتے کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ مِثْلَهُ

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِىْ زُهْرَةَ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُرْكَبَ عَلٰى جِلْدِ النَّمِرِ

✳✳ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ ایک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ چیتے کی کھال پر سوار ہوا جائے (یعنی اُسے زین کے طور پر استعمال کیا جائے)۔

221 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا

✳✳ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال پر سوار ہونے (یا بیٹھنے) سے منع کیا ہے۔

222 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُفْتَرَشَ جُلُوْدُ السِّبَاعِ اَوْ تُلْبَسَ

✳✳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے درندوں کی کھال کو بچھونے کے طور پر استعمال کرنے یا اُسے پہننے سے منع کیا ہے۔

224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: كَانَتْ لَهٗ سَنْجَوِيَّةٌ مِنْ ثَعَالِبَ فَكَانَ يَلْبَسُهَا، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ وَضَعَهَا . السَّنْجَوِيَّةُ الثَّوْبُ يُصْبَغُ لَوْنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ عَلٰى فَرْوٍ مِنْ ثَعَالِبَ

✳✳ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی ایک سنجویہ تھی جو لومڑی کی

کھال سے بنی ہوئی تھی' وہ اسے پہنا کرتے تھے' جب وہ نماز ادا کرنے لگتے تھے تو اسے اُتار دیتے تھے۔

تجویہ' اُس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر آسمانی رنگ کیا گیا ہو اور پھر اُسے لومڑی کی کھال پر لگا دیا گیا ہو۔

225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، قَلَنْسُوَةً فِيْهَا ثَعَالِبُ

* یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو ایسی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا ہے' جس میں بال تھے۔

226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: عَرَضَ رَجُلٌ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَلَنْسُوَةً مِنْ ثَعَالِبَ فَاَمَرَ بِهَا فَفُتِّقَتْ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بالوں سے بنی ہوئی ٹوپی پیش کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں حکم دیا' تو اُس سے (بالوں کو) الگ کر دیا گیا۔

227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَجُلٍ قَلَنْسُوَةً فِيْهَا مِنْ جُلُوْدِ الْهِرَرِ فَاَخَذَهَا فَخَرَقَهَا، وَقَالَ: مَا اَحْسَبُهُ اِلَّا مَيْتَةً

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایسی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا جس میں بلی کی کھال لگی ہوئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے اُکھاڑ دیا اور فرمایا: میں اسے مردار سمجھتا ہوں۔

228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيْدَةَ، عَنْ جُلُوْدِ الْهِرَرِ فَكَرِهَهُ، وَاِنْ دُبِغَ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے بلی کی کھال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے ناپسند کیا' اگرچہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو۔

229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ تُبَاعُ وَيُرْكَبُ عَلَيْهَا وَتُبْسَطُ

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: درندوں کی کھال کو فروخت کرنے یا اُس پر سوار ہونے یا اُسے بچھونے کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، رَاَى الشَّعْبِيَّ جَالِسًا عَلٰى جِلْدِ اَسَدٍ

* ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے امام شعبی کو شیر کی کھال پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ، فَرَخَّصَ فِيْهَا، وَقَالَ: قَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے چیتے کی کھال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اس کے بارے میں رخصت دی اور یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال استعمال کرنے کے بارے میں رخصت عطا کی ہے۔

232 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ اِذَا دُبِغَتْ، وَيَقُوْلُ: قَدْ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَنَا اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرَهٗ، يَذْكُرُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

✻✻ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب درندوں کی کھال کی دباغت ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اُنہوں نے یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم اور دیگر حضرات کو یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِی الْوَلِيْدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرْكَبُ بِسَرْجٍ عَلَيْهِ جِلْدُ نَمِرٍ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَرْكَبُ عَلَيْهِ

✻✻ ابن عون بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ایسی زین پر سوار ہو جاتے تھے جس پر چیتے کی کھال لگی ہوئی ہوتی تھی۔

وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز بھی اُس پر سوار ہو جاتے تھے۔

234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ سَرْجٌ اِلَّا وَعَلَيْهِ جِلْدُ نَمِرٍ

✻✻ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں۔ اُن کے والد کی ہر ایک زین پر چیتے کی کھال لگی ہوئی ہوتی تھی۔

235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ اَيْضًا قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ سِرَاجٍ، سَاَلَ الْحَسَنَ عَنْهَا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا رُكِبَ بِهَا فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

✻✻ سراج بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بصری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس پر سوار ہوا جاتا تھا (یعنی اسے زین پر استعمال کیا جاتا تھا)۔

بَابُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْمَطَاهِرِ

باب: طہارت خانہ سے آنے کے بعد وضو کرنا

236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْوُضُوْءِ الَّذِیْ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ كَانَ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُوَ جَعَلَهٗ، وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهٗ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ الرِّجَالُ، وَالنِّسَاءُ الْاَسْوَدُ

وَالْاَحْمَرُ وَكَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا، وَلَوْ كَانَ بِهِ بَأْسٌ لَنَهٰى عَنْهُ قَالَ: اَكُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے اُس وضوخانہ کے بارے میں دریافت کیا جو مسجد کے دروازہ کے قریب تھا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں موجود تھا اور وہ یہ بات جانتے تھے کہ اس سے مرد اور خواتین' سیاہ فام اور سفید فام سب لوگ وضو کریں گے' وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو وہ اس سے منع کردیتے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس سے وضو کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

237 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِّي رَاَيْتُ اِنْسَانًا مُنْكَشِفًا مَكْشُوفًا عَلَى الْحَوْضِ يَغْرِفُ بِيَدِهٖ عَلٰى فَرْجِهٖ قَالَ: فَتَوَضَّأْ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، اِنَّ الدِّيْنَ سَمْحٌ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اسْمَحُوْا يُسْمَحْ لَكُمْ، وَقَدْ كَانَ مَنْ مَضٰى لَا يُفَتِّشُوْنَ عَنْ هٰذَا، وَلَا يَلْحَفُوْنَ فِيْهِ - يَعْنِيْ يَفْحَصُوْنَ عَنْهُ -

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس نے ایک حوض کے کنارے اپنا تہبند کھولا ہوا تھا اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ چلّو میں پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر ڈال رہا تھا۔ تو عطاء نے کہا: تم وضو کرلو' تم پر اور کوئی چیز لازم نہیں ہوگی کیونکہ دین کے احکام میں نرمی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ نرمی کرو تمہارے لیے نرمی کی جائے گی۔ پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں وہ اس بارے میں اتنی تحقیق نہیں کیا کرتے تھے اور نہ ہی اس بارے میں اتنی تفتیش کیا کرتے تھے (کہ اس صورت میں کیا حکم ہوگا اور اُس صورت میں کیا حکم ہوگا؟)۔

238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جَرٌّ مُخَمَّرٌ جَدِيْدٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ تَتَوَضَّأَ مِنْهُ، اَوْ مِمَّا يَتَوَضَّأُ النَّاسُ مِنْهُ اَحَبُّ؟ قَالَ: اَحَبُّ الْاَدْيَانِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ، قِيْلَ: وَمَا الْحَنِيْفِيَّةُ؟ قَالَ: السَّمْحَةُ قَالَ: الْاِسْلَامُ الْوَاسِعُ

❋❋ محمد بن واسع بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک ایسا مٹکا جو ڈھانپا ہوا ہو اور نیا ہو' آپ کے نزدیک اُس سے وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا' یا اُس چیز سے وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس کے ذریعہ لوگ وضو کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین وہ ہے جو ٹھیک ہو۔ عرض کی گئی: ٹھیک دین سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی والا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسلام گنجائش والا ہے۔

239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَطَاهِرُكُمْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ جَرٍّ عَجُوْزٍ مُخَمَّرٍ

238- صحيح البخاري، تعليقا، كتاب الايمان، باب: الدين يسر وقول النبي صلى الله عليه وسلم: " احب الدين الى الله الحنيفية السمحة "، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه: محمد، حديث: 7490

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: تمہارے طہارت کے عام برتن میرے نزدیک اُس مٹکے سے زیادہ پسندیدہ ہیں جو پرانا ہو اور ڈھانپا ہوا ہو۔

240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَوَضَّاُ مِنْ مِطْهَرَةٍ

٭٭ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لوٹے کے ذریعہ وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِهْرَاسِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہاون (جس میں کوئی چیز کوٹی جاتی ہے) سے وضو کر لیتے تھے۔

242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اَكُوزٌ عَجُوزٌ مُخَمَّرٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ يُتَوَضَّاَ مِنْهُ، اَوْ مِنْ هٰذِهِ الْمَطَاهِرِ الَّتِيْ يُدْخِلُ فِيهَا الْجَزَّارُ يَدَهُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ هٰذِهِ الْمَطَاهِرِ الَّتِيْ يُدْخِلُ فِيهَا الْجَزَّارُ يَدَهُ.

٭٭ مزاحم بن زفر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے دریافت کیا: ایک ایسا کوزہ جو پرانا ہو اور ڈھانپا ہوا ہو اُس کے ذریعہ وضو کرنا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا' یا اُن لوٹوں کے ذریعہ وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس میں کوئی قصائی بھی اپنا ہاتھ ڈال لیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اُن لوٹوں کے ذریعہ وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس میں کوئی قصائی بھی اپنا ہاتھ ڈال لیتا ہے۔

243 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْحَنِيفِيَّةَ السَّمْحَةَ

٭٭ محمد بن واسع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اُنہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ دینِ حنیف سے مراد نرمی والا دین ہے۔

بَابُ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا

باب: مردوں اور خواتین کا ایک ساتھ وضو کرنا

244 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مَعًا اِنَّمَا هُنَّ شَقَائِقُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاُمَّهَاتُكُمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد اور خواتین ایک ساتھ وضو کریں کیونکہ وہ تمہاری

بیویاں ہیں' بہنیں ہیں' بیٹیاں ہیں' مائیں ہیں۔

245 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ مَعًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم (مرد حضرات) اور خواتین ایک ساتھ وضو کر لیتے تھے۔

246 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ الْحَبِيبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى حِيَاضًا عَلَيْهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ جَمِيعًا فَضَرَبَهُمْ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ: اجْعَلْ لِلرِّجَالِ حِيَاضًا، وَلِلنِّسَاءِ حِيَاضًا ثُمَّ لَقِيَ عَلِيًّا فَقَالَ: مَا تَرَى؟ فَقَالَ: أَرَى إِنَّمَا أَنْتَ رَاعٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَضْرِبُهُمْ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ

٭٭ ابوسلامہ حبیبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک ایسے حوض کے پاس تشریف لائے جس سے مرد اور خواتین اکٹھے وضو کر رہے تھے تو اُنہوں نے اُنہیں دُرّے کے ذریعہ مارا اور اُس حوض کے مالک سے کہا: تم مردوں کے لیے الگ حوض بناؤ اور خواتین کے لیے الگ حوض بناؤ۔ پھر اُن کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نگران ہیں' اگر آپ اس کی بجائے کسی اور وجہ سے ان کی پٹائی کرتے تو آپ ہلاکت کا شکار ہو جاتے اور ہلاکت کا شکار کر دیتے۔

بَابُ الْمَاءِ تَرِدُهُ الْكِلَابُ وَالسِّبَاعُ

باب: ایسے پانی کا حکم جس پر کتے اور درندے آ کر (اُس میں سے پیتے ہوں)

247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَرَدَ مَاءً فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَلَغُ فِيهِ قَالَ: قَدْ ذَهَبَتْ بِمَا وَلَغَتْ فِي بُطُونِهَا

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کھلے علاقہ میں موجود) کسی پانی (کے چشمے یا تالاب) تک پہنچے تو اُنہیں بتایا گیا کہ یہاں سے کتے اور درندے بھی پانی پیتے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے اپنے پیٹ میں جو کچھ ڈالا ہے وہ اُسے لے کر چلے گئے ہیں۔

248 - آثارِ صحابہ: فَقِيلَ: إِنَّ الْكَلْبَ وَلَغَ فِي حَوْضِ مَجَنَّةَ فَقَالَ: ہَرَا، وَلَغَ إِلَّا بِلِسَانِهِ؟ فَشَرِبَ مِنْهُ وَاسْتَقَى. قَالَ: وَمَجَنَّةُ: اسْمُ حَوْضٍ

٭٭ (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو عرض کی گئی کہ کتے نے "مجنہ" نام کے حوض میں منہ ڈال دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے اس میں صرف اپنی زبان ہی ڈالی تھی اور اُس کے ذریعہ اس میں سے پی لیا تھا اور سیر ہو گیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجنہ اُس حوض کا نام تھا۔

249 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ،

وَرَدَ حَوْضَ مَجَنَّةَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّمَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ آنِفًا قَالَ: اِنَّمَا وَلَغَ بِلِسَانِهِ فَاشْرَبُوا مِنْهُ وَتَوَضَّؤُوا

❋❋ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجنہ نام کے حوض پر تشریف لائے تو اُن سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! ابھی کچھ دیر پہلے ایک کتا یہاں سے پانی پی کر گیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے اپنی زبان اس میں ڈالی تھی تو تم اس حوض میں سے پانی پی بھی لو اور اس سے وضو بھی کرلو۔

250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، فَوَقَفُوا عَلَى حَوْضٍ، فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ اَتَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا.

❋❋ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اُن کے ساتھ کچھ دیگر سوار بھی تھے' اُن میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' وہ لوگ ایک حوض کے پاس آ کر ٹھہرے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اس حوض کے مالک! کیا تمہارے حوض پر درندے تو نہیں آتے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! تم ہمیں اس بارے میں نہ بتاؤ! کیونکہ کبھی ہم درندوں کے بعد آجاتے ہیں اور کبھی وہ ہمارے بعد آجاتے ہیں۔

251 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

252 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کیا ہے۔

253 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ عَلَى حَوْضٍ فَخَرَجَ اَهْلُ الْمَاءِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَلَغُ فِي هٰذَا الْحَوْضِ، فَقَالَ لَهَا: مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ - شَكَّ الَّذِي اَخْبَرَنِي اَنَّهُ حَوْضُ الْاَبْوَاءِ -

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حوض کے پاس تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے' اُس پانی کے آس پاس رہنے والے لوگ (یا اُس کا مالک) آیا اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس حوض میں کتے اور درندے بھی منہ ڈالتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اُنہوں نے جو کچھ اپنے پیٹ میں ڈالنا تھا وہ ڈال لیا' جو باقی بچ گیا ہے وہ ہمارے لیے پینے اور طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

جس راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اُس نے اس بارے میں شک کا اظہار کیا ہے کہ شاید وہ حوض ''ابواء'' کے مقام پر موجود تھا۔

بَابُ الْمَاءِ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَمَا جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

254 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ الْتَمَسَ لِعُمَرَ وَضُوْءًا فَلَمْ يَجِدْهُ اِلَّا عِنْدَ نَصْرَانِيَّةٍ، فَاسْتَوْهَبَهَا وَجَاءَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ فَاَعْجَبَهُ حُسْنُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مِنْ اَيْنَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ: مِنْ عِنْدِ هٰذِهِ النَّصْرَانِيَّةِ، فَتَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: اَسْلِمِي فَكَشَفَتْ عَنْ رَاْسِهَا فَاِذَا هُوَ كَاَنَّهُ ثَغَامَةٌ بَيْضَاءُ، فَقَالَتْ: اَبَعْدَ هٰذِهِ السِّنِّ؟

✵ ✵ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی تلاش کیا تو انہیں وہ پانی صرف ایک عیسائی عورت کے پاس سے ملا' انہوں نے اس عورت سے وہ پانی بلا معاوضہ حاصل کیا اور اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' وہ پانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا اچھا لگا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو اسلم نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عیسائی عورت سے لے کر آیا ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پانی سے وضو کیا اور پھر اُس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے فرمایا: تم اسلام قبول کر لو! اُس عورت نے اپنے سر سے چادر ہٹائی تو اُس کے سارے بال ثغامہ نامی پھول کی طرح سفید ہو چکے تھے۔ اُس نے کہا: اتنی عمر ہو جانے کے بعد (میں اپنا دین تبدیل کر لوں)۔

255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ - اَوْ شَرِبَ - مِنْ غَدِيْرٍ كَانَ يُلْقٰى فِيْهِ لُحُوْمُ الْكِلَابِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَالْجِيَفُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

✵ ✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر نامی کنویں سے وضو کیا' یا شاید پانی پیا' اُس کنویں میں کتوں کا گوشت ڈال دیا جاتا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے کہ مردہ جانوروں کا گوشت ڈالا جاتا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

256 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ الْمَاءَ يُطَهِّرُ، وَلَا يُطَهَّرُ

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانی پاک کرتا ہے' اسے پاک نہیں کیا جاتا۔

257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ، وَالْمَاءُ طَهُوْرٌ

* عکرمہ فرماتے ہیں: پانی کوکوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجِسًا وَلَا بَاْسًا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب پانی دو قلّے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اور اُس میں کوئی حرج نہیں ہوتا''۔

259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: زَعَمُوْا اَنَّهَا قِلَالُ هَجَرَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَلْقُلَّتَيْنِ قَدْرُ الْفَرَقِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ ''ھجر'' نامی جگہ کے مٹکوں جتنا ہو۔
ابوبکر بیان کرتے ہیں: دوقلّوں میں ایک فرق (نامی برتن جتنا) پانی آتا ہے۔

260 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، مَرَّ بِغَدِيْرٍ فِيْهِ جِيفَةٌ فَاَمَرَ بِهَا فَنُحِّيَتْ، ثُمَّ تَوَضَّاَ مِنْهُ

* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ ایک کنویں کے پاس سے گزرے جس میں مردار پڑا ہوا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حکم کے تحت اُسے ایک طرف ہٹا دیا گیا اور پھر اُنہوں نے اس سے وضو کر لیا۔

261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ ذَنُوبًا، اَوْ ذَنُوبَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ لَهُ: مَا الذَّنُوبُ؟ قَالَ: دَلْوٌ

* عمر بن سلم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب پانی ایک ڈول یا دو ڈول جتنا ہو تو کوئی چیز اُسے ناپاک نہیں کرتی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ذنوب سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ڈول۔

258-الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب منه آخر، حديث:65، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب ما ينجس الماء، حديث:58، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، باب التوقيت في الماء ، حديث:52، سنن الدارمی، كتاب الطهارة، باب قدر الماء الذي لا ينجس، حديث:766، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، حديث:418، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب ذكر الخبر المفسر للفظة المجملة التي ذكرتها ، حديث:91، مصنف ابن ابی شيبة، كتاب الطهارات، الماء اذا كان قلتين او اكثر، حديث:1509، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، التوقيت في الماء، حديث:50، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب سؤر الكلب، حديث:55، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2211، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب حكم الماء اذا لاقته النجاسة، حديث:2، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ' حديث:2، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، حديث:4815

262 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اخْتَلَطَ الْمَاءُ وَالدَّمُ فَالْمَاءُ طَهُوْرٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے:

''جب پانی اور خون ایک دوسرے میں مِل جائیں تو اُس پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کی جاسکتی ہے''۔

263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا قَطَرَ فِي الْمَاءِ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ فَاهْرِقْ مِنْهُ كُوزًا أَوْ كُوزَيْنِ، فَإِنْ كَانَ الْمَاءُ قَلِيْلًا قَدْرَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَاهْرِقْهُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب پانی کے اندر خون کا ایک قطرہ گر جائے تو تم اُس میں سے ایک یا دو کوزے بہادو' اگر پانی اتنا تھوڑا ہو جس کے ذریعہ وضو کیا جاسکتا ہو (اس سے زیادہ نہ ہو) تو تم اُس پورے پانی کو بہادو۔

264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ، أَوْ طَعْمَهُ، أَوْ مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَطَعْمِهِ

✵✵ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانی کو صرف وہی چیز ناپاک کرتی ہے' جو اُس کے بُو یا اُس کے ذائقہ کو تبدیل کردے''۔

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے بُو یا اُس کے ذائقہ پر غالب آجائے۔

265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ أَبَدًا، يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهِّرُهُ شَيْءٌ، إِنَّهُ قَالَ: (وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا) (الفرقان: 48)

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: پانی کو کبھی کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے' پانی طہارت دیتا ہے' کوئی بھی چیز اُسے پاک نہیں کرتی ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے جو طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

266 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ

✵✵ ابوبکر بن عبیداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب پانی دو قلّے ہوجائے تو کوئی بھی اُسے ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ

✵✵ لیث بیان کرتے ہیں: اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ كُرًّا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ، الْكُرُّ اَرْبَعُونَ ذَهَبًا

✳ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب پانی ایک "کر" ہو تو اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور ایک "کر" چالیس "ذہب" "(اہل یمن کا ماپنے کا مخصوص برتن) جتنا ہوتا ہے۔

بَابُ الْبِئْرِ تَقَعُ فِيهِ الدَّابَّةُ

باب: جس کنویں میں کوئی جانور گر جائے

269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ دَجَاجَةٍ وَّقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُتَوَضَّاَ مِنْهَا، وَيُشْرَبَ، اِلَّا اَنْ تَنْتُنَ حَتّٰى يُوجَدَ رِيحُ نَتْنِهَا فِي الْمَاءِ فَتُنْزَحَ

✳ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسی مرغی کے بارے میں دریافت کیا جو کنویں میں گر کر مر جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' اُس پانی کو پیا بھی جا سکتا ہے' البتہ اگر وہ پھول جاتی ہے اور اُس کی بدبو پانی کے اندر محسوس ہوتی ہے تو پھر اُسے نکال دیا جائے گا۔

270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ فَاْرَةٍ وَّقَعَتْ فِي الْبِئْرِ فَقَالَ: اِنْ اُخْرِجَتْ مَكَانَهَا فَلَا بَاْسَ وَاِنْ مَاتَتْ فِيهَا نُزِحَتْ

✳ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا جو کنویں میں گر جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر اُس جگہ سے اُسے نکال دیا جاتا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اگر وہ اُس پانی کے اندر مر جاتا ہے تو پھر اُس کنویں کا پانی نکالا جائے گا۔

271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِذَا مَاتَتِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ اُخِذَ مِنْهَا، وَاِنْ تَفَسَّخَتْ فِيهَا نُزِحَتْ

✳ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی جانور کنویں کے اندر مر جائے تو اُسے باہر نکالا جائے گا اور اگر وہ اُس کے اندر پھول جائے تو پھر کنویں کے پانی کو باہر نکالا جائے گا۔

272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِذَا مَاتَتِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ اُخِذَ مِنْهَا اَرْبَعُونَ دَلْوًا

✳ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی جانور کنویں کے اندر مر جائے تو اُس کنویں میں سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

273 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِذَا

سَقَطَتِ الْفَارَةُ فِي الْبِئْرِ فَتَقَطَّعَتْ نُزِعَ مِنْهَا سَبْعَةُ اَدْلَاءٍ، فَاِنْ كَانَتِ الْفَارَةُ كَهَيْئَتِهَا لَمْ تُقْطَعْ نُزِعَ مِنْهَا دَلْوٌ وَدَلْوَانِ، فَاِنْ كَانَتْ مُنْتِنَةً اَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُنْزَعْ مِنَ الْبِئْرِ مَا يُذْهِبُ الرِّيحَ

✵✵ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب کوئی چوہا کنویں کے اندر گر جائے اور اُس کا جسم اُس میں پھیل جائے تو اُس کنویں سے سات ڈول نکالے جائیں گے اور اگر چوہا اپنی اصل حالت میں رہے' اُس کا جسم نہ ٹوٹے تو کنویں میں سے ایک یا دو ڈول نکالے جائیں گے' لیکن اگر اُس کی بُو زیادہ ہو چکی ہو تو کنویں سے اتنا پانی نکالا جائے گا جس کی وجہ سے اُس کی بُو ختم ہو جائے''۔

274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَقَطَ الْكَلْبُ فِي الْبِئْرِ فَاُخْرِجَ مِنْهَا حِيْنَ سَقَطَ نُزِعَ مِنْهَا عِشْرُوْنَ دَلْوًا، فَاِنْ اُخْرِجَ حِيْنَ مَاتَ نُزِعَ مِنْهَا سِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ دَلْوًا، فَاِنْ تَفَسَّخَ فِيْهَا نُزِحَ مَاؤُهَا، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِيعُوا نُزِحَ مِنْهَا مِائَةُ دَلْوٍ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی کتا کسی کنویں میں گر جائے تو جیسے ہی وہ گرا' اگر اُسے اُس وقت نکال دیا گیا تو کنویں میں سے بیس ڈول نکالے جائیں گے' اگر کتے کو اُس وقت نکالا گیا جب وہ کنویں میں مر چکا تھا تو کنویں میں سے ساٹھ یا ستر ڈول نکالے جائیں گے اور اگر وہ کنویں کے اندر پھول گیا تو اُس کنویں کا پانی نکالا جائے گا اور اگر لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو اُس کنویں میں سے ایک سو سے لے کر ایک سو بیس تک ڈول نکالے جائیں گے۔

275 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَقَطَ رَجُلٌ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فِيْهَا، فَاَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْ تُسَدَّ عُيُوْنُهَا وَتُنْزَحَ قِيْلَ لَهٗ: اِنَّ فِيْهَا عَيْنًا قَدْ غَلَبَتْنَا قَالَ: اِنَّهَا مِنَ الْجَنَّةِ فَاَعْطَاهُمْ مُطْرَفًا مِنْ خَزٍّ فَحَشَوْهُ فِيْهَا، ثُمَّ نُزِحَ مَاؤُهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِيْهَا نَتْنٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص زمزم کے کنویں میں گر کے مر گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حکم دیا کہ اُس کے چشموں کو بند کر کے اُس کا پانی نکالا جائے' اُن سے کہا گیا: اس کے اندر ایک چشمہ ایسا ہے جو ہم سے بند نہیں ہو رہا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جنت سے آ رہا ہے۔ پھر اُنہوں نے اُن لوگوں کو اون ملے ہوئے ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیا جس کے ذریعہ اُنہوں نے اُس حصہ کا منہ بند کیا اور پھر اُنہوں نے اُس کنویں میں سے پانی نکالا' یہاں تک کہ اُس میں بُو باقی نہیں رہی۔

276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ فِيْ فَارَةٍ وَّقَعَتْ فِيْ بِئْرٍ فَعُجِنَ مِنْ مَائِهَا قَالَ: يُطْعَمُ الدَّجَاجَ

✵✵ مجاہد اور عطاء نے ایسے چوہے کے بارے میں یہ حکم بیان کیا ہے جو کسی کنویں میں گر جاتا ہے اور پھر اُس کنویں کے پانی کے ذریعہ آٹا گوندھ لیا جاتا ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ آٹا مرغیوں کو کھلا دیا جائے۔

بَابُ سُؤْرِ الْفَأْرَةِ

باب: چوہے کے جوٹھے کا حکم

277 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْبَصْرَةِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ، قَالَ لِلْحَسَنِ: اَضَعُ وَضُوْئِي فَتَاْتِي الْفَارَةُ وَتَشْرَبُ مِنْهُ، قَالَ الْحَسَنُ: اَهْرِقْهُ فَاِنَّ الْفَاسِقَةَ لَا تَشْرَبُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا بَالَتْ فِيهِ،

ذَكَرَهُ تَوْبَةُ، عَنْ شَدِيدِ بْنِ اَبِي الْحَكَمِ

** عمرو بن عبید نے حسن بصری سے کہا: میں اپنے وضو کے لیے پانی رکھتا ہے پھر کوئی چوہا آ تا ہے اور اُس میں سے پانی پی لیتا ہے۔ تو حسن بصری نے فرمایا: تم اُس پانی کو بہادو! کیونکہ فاسق جانور جب بھی کسی جگہ سے پانی پیتا ہے تو اُس میں پیشاب بھی کرتا ہے۔

یہی روایت توبہ نامی راوی نے شدید بن ابوحکم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي الْوَدَكِ

باب: جو چوہا چربی کے اندر مرجائے

278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ قَالَ: اِذَا كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهُ وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ.

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی کے اندر گر جاتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو وہ گھی جما ہوا ہو تو اُس چوہے کو اور اُس کے آس پاس کے گھی کو نکال دو اور اگر وہ مائع حالت میں ہو تو تم اُس گھی کے قریب نہ جاؤ۔

279 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ كَانَ مَعْمَرٌ اَيْضًا يَذْكُرُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، وَكَذٰلِكَ اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ.

278-سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی الفارة تقع فی السمن، حدیث:3363، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة رضی اللّٰه عنه، حدیث:7018، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب النجاسة وتطهیرها، ذکر خبر اوهم بعض من لم یطلب العلم من مظانه ان، حدیث:1409، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الاطعمة، ما قالوا فی الفارة تقع فی السمن، حدیث:23879، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه، حدیث:4663، مسند ابی یعلی الموصلی، مسند ابی هریرة، حدیث:5706، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، باب من اسمه ابراهیم، حدیث:2497

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ نَحْوَ هٰذَا.
قَالَ اَبُو هَارُوْنَ: قُلْنَا لِاَبِیْ سَعِیْدٍ: یُنْتَفَعُ بِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ

* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' ابو ہارون بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابوسعید خدری سے دریافت کیا: کیا اس سے نفع حاصل کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ اَبِیْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: انْتَفِعُوا بِهٖ وَلَا تَاْكُلُوْا

* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اس کے ذریعہ نفع حاصل کرو لیکن اُسے کھاؤ نہیں۔

282 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِیْكِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ قَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا قَدْرَ الْكَفِّ وَاُكِلَ بَقِیَّتُهٗ

* عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو گھی میں گر جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ (گھی) جما ہوا ہو' تو اُس (چوہے) کے اردگرد کے گھی کو نکال لو' جتنا ایک ہتھیلی جتنا ہو اور باقی کو کھالو۔

283 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ الْبَیَاضِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ قَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا قَدْرَ الْكَفِّ، وَاِذَا وَقَعَتْ فِی الزَّیْتِ اسْتُصْبِحَ

* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو گھی میں گر جاتا ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (گھی) جما ہوا ہو' تو ایک ہتھیلی جتنا اُس کے آس پاس سے نکال لو اور اگر وہ زیتون کے تیل میں گر جائے' تو پھر اُسے چراغوں میں استعمال کرو۔

284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْفَارَةُ تَقَعُ فِی الْوَدَكِ الْجَامِدِ، اَوْ غَیْرِ الْجَامِدِ قَالَ: بَلَغَنَا اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا فَاُلْقِیَ وَاُكِلَ مَا بَقِیَ قُلْتُ: فَغَیْرُ الْجَامِدِ؟ قَالَ: لَمْ یَبْلُغْنِیْ فِیْهِ شَیْءٌ، وَلٰكِنْ اَرٰی اَنْ یُسْتَثْقَبَ بِهٖ وَلَا یُؤْكَلُ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک چوہا جمی ہوئی چربی میں یا غیر جمی ہوئی چربی میں گر جاتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر وہ جمی ہوئی ہو تو اُس چوہے کے آس پاس کی چربی کو نکال لیا جائے گا اور باقی کو استعمال کر لیا جائے گا۔ میں نے کہا: اگر وہ جمی ہوئی نہ ہو تو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' لیکن میری اس بارے میں یہ رائے ہے کہ اُس کو (کشتی وغیرہ پر) لگانے کے لیے

استعمال کرلیا جائے گا' اُسے کھایا نہیں جائے گا۔

285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اِذَا مَاتَتِ الْفَارَةُ فِي الْوَدَكِ الْجَامِدِ قَالَ: بَلَغَنَا اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهُ فَاُلْقِيَ وَاُكِلَ مَا بَقِيَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب کوئی چوہا جمی ہوئی چربی میں گر جائے تو اس کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر وہ چربی جمی ہوئی ہو تو اُس چوہے کے آس پاس کی چربی کو نکال لیا جائے گا اور باقی کو کھا لیا جائے گا۔

286 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ فَارَةٍ وَّقَعَتْ فِيْ زَيْتٍ عِشْرُوْنَ قَرْطَلًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اسْتَسْرِجُوا بِهِ وَادَّهِنُوْا بِهِ الْاُدْمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو بھی چوہا کسی ایسے زیتون کے تیل میں گر جائے جو بیس رطل جتنا ہو تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اُس کے ذریعہ چراغ روشن کرلو اور اُسے چمڑوں پر لگا لو۔

287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: مَاتَتْ فَارَةٌ فِيْ دُهْنٍ اِنْسَانٍ يَدَّهِنُ بِهِ قَالَ: مَا اُحِبُّهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: کوئی چوہا کسی ایسے تیل میں گر کر مر جاتا ہے جسے انسان تیل کے طور پر جسم پر لگاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں اسے پسند نہیں کروں گا (کہ اسے جسم پر لگایا جائے)۔

288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ فَارَةٍ مَاتَتْ فِيْ عَسَلٍ قَالَ: الْعَسَلُ كَهَيْئَةِ الْجَامِدِ يُغْرَفُ مَا حَوْلَهَا وَيُؤْكَلُ مَا بَقِيَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا جو شہد میں گر کر مر جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: شہد اپنی جمی ہوئی حالت میں رہتا ہے' اس لیے چوہے کے آس پاس کے حصہ کو نکال لیا جائے گا اور باقی شہد کو کھا لیا جائے گا۔

289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ لَهُ: الْفَارَةُ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ الذَّائِبِ اَوِ الدُّهْنِ فَيُوجَدُ قَدْ تَسَلَّخَتْ اَوْ يُوجَدُ قَدْ مَاتَتْ وَهِيَ شَدِيدَةٌ لَمْ تُسْلَخْ قَالَ: سَوَاءٌ مَاتَتْ فِيهِ الدُّهْنُ يُنَشُّ وَيُدَّهَنُ بِهِ اِنْ لَمْ تُقَذِّرْ، قُلْتُ: فَالسَّمْنُ يُنَشُّ فَيُسَخَّنُ ثُمَّ يُؤْكَلُ قَالَ: لَيْسَ مَا يُؤْكَلُ كَهَيْئَةِ شَيْءٍ فِي الرَّاْسِ يُدَّهَنُ بِهِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا کہ ایک چوہا کسی پگھلے ہوئے گھی یا تیل کے اندر مر جاتا ہے اور اُسے ایسی حالت میں پایا جاتا ہے کہ وہ پھول چکا ہے' یا اُسے ایسی حالت میں پایا جاتا ہے کہ وہ مر چکا ہے اور خراب ہو چکا ہے اگرچہ وہ پھولا نہیں ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: دونوں صورتیں برابر ہیں' جب وہ اُس میں مر گیا تو اُس تیل کو نکال لیا جائے گا اور اُسے لگانے کے لیے استعمال کیا جائے گا بشرطیکہ وہ گندا نہ ہوا ہو۔ میں نے کہا: کیا اُس گھی کو نکال کر اُسے

دھوپ میں رکھ کر پھر کھایا جاسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ایسی چیز کو نہیں کھایا جاسکتا جو اس طرح کی صورتِ حال میں ہو' اس کے ذریعہ سر پر تیل لگایا جاسکتا ہے۔

بَابُ الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي الْجَرِّ

باب: جب کوئی چوہا کسی مٹکے میں گر کے مر جائے

290 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَارَةٌ وَقَعَتْ فِي جَرٍّ فَمَاتَتْ فِيهِ، فَقَالَ: لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَإِنْ تَوَضَّأْتَ وَلَمْ تَعْلَمْ، ثُمَّ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَعْلَمْ فَعُدْ مَا كُنْتَ فِي وَقْتٍ قَالَ: فَإِنْ فَاتَكَ الْوَقْتُ فَعُدْ اَيْضًا، قُلْتُ: فَثَوْبِي مَسَّهُ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْجَرَّةِ شَيْءٌ اَغْسِلُهُ اَوْ اَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک چوہا کسی مٹکے میں گر کے اُس میں مر جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس مٹکے کے ذریعہ وضو نہیں کیا جائے گا' اگر تم نے لاعلمی میں اُس کے ذریعہ وضو کر کے نماز ادا کر لی' جبکہ تمہیں اُس کا علم نہیں تھا تو اگر نماز کا وقت باقی ہے تو تم اُس نماز کو دُہراؤ گے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر اُس نماز کا وقت گزر چکا ہو تو پھر بھی تم اُسے دُہراؤ گے۔ میں نے کہا: اگر اُس مٹکے کا کچھ پانی میرے کپڑے پر لگ جاتا ہے تو کیا میں اُس کپڑے کو دھوؤں گا' یا اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا اضْطُرِرْتَ إِلَى مَاءٍ وَقَعَ فِيهِ فَارَةٌ فَتَوَضَّأْ وَتَيَمَّمْ تَجْمَعُهُمَا

✽✽ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم کسی ایسے پانی کو استعمال کرنے پر مجبور ہو جاؤ جس میں چوہا گر گیا تھا اور تم اُس سے وضو بھی کر لو اور تیمم بھی کر لو' تم ان دونوں کو جمع کر لو۔

بَابُ الْوَزَغِ تَمُوتُ فِي الْوَدَكِ

باب: جب گرگٹ (یا چھپکلی) کسی چربی میں گر کے مر جائے

292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْوَزَغُ يَمُوتُ فِي الْوَدَكِ السَّمْنِ وَالدُّهْنِ، وَاَشْبَاهِ هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْفَارَةِ هُوَ فِي ذٰلِكَ قَالَ: وَاُحِبُّ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر چھپکلی چربی میں' گھی میں یا تیل میں گر کر مر جائے یا اس طرح کے دیگر جانور جو چوہے کی طرح کے ہوتے ہیں تو اُن کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے (کہ اُس کو استعمال نہ کیا جائے)۔

293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ وَزَغًا وَقَعَ فِي سَمْنٍ لِآلِ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ فَلَتُّوا بِهِ سَوِيقًا، ثُمَّ اَخْبَرُوهُ فَقَالَ: بِيعُوهُ مِمَّنْ يَسْتَحِلُّهُ، ثُمَّ اَعْلِمُوهُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے گھی کے اندر چھپکلی گر گئی تو اُنہوں نے اُس میں ستو پکا لیے' پھر اُنہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس شخص کو فروخت کردو جو اس کو حلال سمجھتا ہو اور اُسے اس بارے میں بتا بھی دینا۔

294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ وَزَغًا مَاتَ لَهُمْ، فَلَتُّوا بِهِ سَوِيقًا فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ اَمْرِهِ، فَقَالَ: هَلْ عَلِمْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا فَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ، وَقَالَ: بِيعُوا السَّمْنَ وَالسَّوِيقَ مِنْ غَيْرِ اَهْلِ دِينِكُمْ، وَبَيِّنُوْا لَهُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ اَمْرِهِ قَالَ بَعْضُ اَهْلِهِ: اَلَا نَسْتَسْرِجُ بِهِ؟ قَالَ: بَلٰى اِنْ شِئْتُمْ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چھپکلی مر گئی' اُن لوگوں نے اُس میں ستو گھول کر اُن ستوؤں کو پی لیا' پھر اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں اُنہیں بتایا گیا تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے تھے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تالی ماری اور بولے: تم کسی دوسرے دین کے ماننے والوں کو یہ گھی فروخت کردو اور اُن کے سامنے یہ بات بیان کردو کہ اس کے ساتھ کیا صورتِ حال پیش آئی ہے۔ اُن کے گھر والوں میں سے کسی نے دریافت کیا: کیا ہم اسے چراغوں میں استعمال نہ کرلیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ٹھیک ہے۔

بَابُ الْجُعَلِ وَاَشْبَاهِهِ

باب: کیڑا اور اس کی مانند (دیگر جانوروں کا حکم)

295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْجُعَلُ يَمُوتُ فِي الْعَسَلِ، اَوِ السَّمْنِ، اَوِ الْوَدَكِ، اَوِ الْمَاءِ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ فُوفَةٌ لَيْسَ لَهُ لَحْمٌ وَلَا دَمٌ، اِنْ وَقَعَ فِيْ جَامِدٍ اَوْ غَيْرِ جَامِدٍ فَمَاتَ فَلَا يُلْقَى مِنْهُ شَيْءٌ، وَلَا تُهْرِقْهُ وَكُلْهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْجُعَلُ؟ قَالَ: الدَّابَّةُ السُّودُ الَّذِي يَجْعَلُ الْخُرْءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسا کیڑا جو شہد یا گھی یا چربی یا پانی میں گر کے مر جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسا جاندار ہے جس میں گوشت یا خون نہیں ہوتا' اگر یہ جمی ہوئے یا غیر جمی ہوئے کسی بھی چیز میں گر جائے اور مر جائے تو اُس چیز کو پھینکا نہیں جائے گا اور اُسے بہایا بھی نہیں جائے گا' تم اُسے کھالو۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: جعل (نامی یہ جانور) کیا چیز ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ سیاہ رنگ کا ایک جانور ہے جو بیٹ کرتا ہے۔

296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ فِي الْجُعَلِ وَالزُّنْبُوْرِ وَاَشْبَاهِهِ اِذَا سَقَطَ فِي الْمَاءِ، اَوْ وَقَعَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ قَالَ: يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ وَيُتَوَضَّأُ مِنْهُ، وَمَا يَكُوْنُ فِي الْمَاءِ مِمَّا لَيْسَ فِيْهِ عَظْمٌ فَلَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے جعل (کیڑا)' زنبور (بھڑ) اور اس جیسے دیگر جانوروں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب یہ پانی میں گر جائے یا کھانے یا پینے کی کسی چیز میں گر جائے تو اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: اُس چیز کو کھا لیا جائے گا' پی لیا جائے گا اور اُس پانی

سے وضوکرلیاجائے گا اور پانی میں جوبھی ایسا جانور گرے جس کے اندر ہڈی موجود نہ ہوتو اُس پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

297 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْبُوذٍ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا كَانَتْ تُسَافِرُ مَعَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكُنَّا نَاْتِي الْغَدِيرَ فِيهِ الْجِعْلَانُ اَمْوَاتًا فَنَاْخُذُ مِنْهُ الْمَاءَ - يَعْنِي فَيَشْرَبُونَهُ -

✼✼ منبوذ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ایک مرتبہ سفر کیا تو ہم ایک ایسے کنویں کے پاس آئے' جس میں بہت سے مرے ہوئے پتنگے تھے' ہم نے اُس کا پانی حاصل کرلیا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اُن لوگوں نے اُسے پی لیا۔

298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الْمَاءِ فَيَمُوتُ فِيهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✼✼ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسی مکھی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی پانی میں گرکر مرجاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

299 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ

299 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب البول في الماء الدائم، حديث:236، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، حديث:450، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الآداب المحتاج اليها في اتيان الغائط والبول الى الفراغ، باب النهي عن البول في الماء الراكد الذي لا يجري' حديث:65، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان حظر اغتسال الجنب في الماء الدائم، حديث:604، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المياه، ذكر الزجر عن البول في الماء الذي دون القلتين ثم الوضوء ، حديث:1267، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الماء الراكد، حديث:764، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب البول في الماء الراكد، حديث:63، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن البول في الماء الراكد، حديث:341، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب كراهية البول في الماء الراكد، حديث:66، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، باب الماء الدائم، حديث:57، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يكره ان يبول في الماء الراكد، حديث:1485، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، الماء الدائم، حديث:55، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الماء يقع فيه النجاسة، حديث:11، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب ما يفسد الماء، باب الدليل على انه ياخذ لكل عضو ماء جديدا ولا يتطهر، حديث:1064، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7357، مسند الشافعي، ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها، حديث:745، مسند الحميدي، احاديث ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:938، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند ابي هريرة، حديث:6033

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِی لَا یَجْرِیْ، ثُمَّ یَتَوَضَّأُ مِنْہُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے ایسے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے جو پانی بہتا نہ ہو اور پھر اُس نے اُسی سے وضو کرنا ہو''۔

300 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ یَتَوَضَّأُ مِنْہُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ اُس نے پھر اُسی سے وضو بھی کرنا ہو''۔

301 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِی الْمَاءِ الْمُنْقَعِ

✽✽ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔

302 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ ذَکْوَانَ، عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِیْہِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِی لَا یَجْرِی ثُمَّ یُغْتَسَلُ فِیْہِ

✽✽ موسیٰ بن ابوعثمان اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے وہ پانی جو بہتا نہ ہو اور پھر اُسی پانی میں غسل کر لیا جائے۔

بَابُ الْمَاءِ یَمَسُّہُ الْجُنُبُ اَوْ یَدْخُلُہُ

باب: ایسے پانی کا حکم جس کو کوئی جنبی شخص چھو لیتا ہے یا اُس میں داخل ہوتا ہے

303 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الْمَاءِ النَّاقِعِ، اَغْتَسِلُ فِیْہِ وَقَدْ دَخَلَہُ الْجُنُبُ قَالَ: لَا وَلٰکِنِ اغْتَرِفْ مِنْہُ غَرْفًا

✽✽ سلیمان بن موسیٰ ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ٹھہرے ہوئے پانی کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اُس میں غسل کر لوں؟ جبکہ اس سے پہلے کوئی جنبی شخص اُس میں داخل ہو چکا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم اُس میں سے چُلّو کے ذریعے پانی حاصل کرو۔

304 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَتْکَ جَنَابَۃٌ وَمَرَرْتَ بِغَدِیْرٍ فَاغْتَرِفْ مِنْہُ اغْتِرَافًا فَاصْبُبْہُ عَلَیْکَ، وَاِنْ سَالَ فِیْہِ فَلَا تُبَالِ وَلَا تَدْخُلْ فِیْہِ اِنِ اسْتَطَعْتَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تمہیں جنابت لاحق ہو جائے اور تمہارا گزر کسی کنویں کے پاس سے ہو تو تم اُس میں سے چلّو کے ذریعہ پانی حاصل کرو اور اُسے اپنے جسم پر بہالو اگر چہ وہ پانی بہہ کر اُس میں چلا جائے' تم اس بات کی پرواہ نہ کرو' لیکن اگر تم سے ہو سکے تو خود اُس پانی میں داخل نہ ہو۔

305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَمُرُّ بِالْبِئْرِ وَلَيْسَ مَعَهُ دَلْوٌ قَالَ: اِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِيهَا فَلْيُدْخِلْ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: يَبُلُّ طَرَفَ ثَوْبِهٖ، ثُمَّ يَعْصِرُهٗ عَلٰى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَوْ تَيَمَّمَ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں کہ جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور وہ کسی کنویں کے پاس سے گزرے' اُس شخص کے پاس کوئی ڈول نہ ہو تو امام شعبی فرماتے ہیں: اگر اُس کے پاس اور کوئی صورت نہیں ہے' صرف یہ ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اُس میں داخل کرے تو پھر اُسے اپنے ہاتھ کو داخل کر لینا چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے کو تر کرے گا اور پھر اُسے اپنے دونوں ہاتھوں پر نچوڑ کر اپنے ہاتھوں کو دھولے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص پہلے تیمّم کر کے پھر اپنا ہاتھ (اُس پانی میں) داخل کرے تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُمَا قَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَ وَيَغْتَسِلُ بِهٖ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص بھول کر اپنا ہاتھ اُس پانی میں داخل کر لیتا ہے جس میں اُس نے غسل کرنا تھا اور وہ شخص اُس وقت جنابت کی حالت میں ہو اور اُس نے (ہاتھ پانی میں داخل کرنے سے پہلے) اُنہیں دھویا نہیں تھا تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسے شخص نے جو کیا وہ ایک بُری حرکت ہے لیکن وہ اُس پانی کے ذریعہ غسل کر لے گا۔

307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُلْقِي، وَلَا يَتَوَضَّاُ، وَلَا يَغْتَسِلُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اُس پانی کو انڈیل دے گا' وہ نہ تو اُس سے وضو کر سکتا ہے اور نہ ہی غسل کر سکتا ہے۔

308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْجُنُبِ، يَنْسَى فَيُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ الَّذِي فِيهِ غُسْلُهٗ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُمَا قَالَ: اِذَا نَسِيَ فَلَا بَاْسَ فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بھول کر اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے اُس برتن میں داخل کر لیتا ہے جس میں اُس کے غسل کا پانی موجود ہے' تو عطاء نے فرمایا: اگر تو اُس نے بھول کر ایسا کیا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اُسے اپنے ہاتھ دھو لینے چاہیے۔

309 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ وَلَا عَلَى الْاَرْضِ جَنَابَةٌ، وَلَا عَلَى الرَّجُلِ يَمَسُّهُ الْجُنُبُ جَنَابَةٌ، وَلَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ يَقُولُ: اِذَا سَبَقَتْهُ يَدَاهُ فَاَدْخَلَهُمَا فِي الْمَاءِ، وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهُمَا فَلَا بَاْسَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کپڑے کو جنابت لاحق نہیں ہوتی' زمین کو جنابت لاحق نہیں ہوتی اور اگر کوئی جنبی کسی دوسرے شخص کو چھو لے تو اُس دوسرے شخص کو جنابت لاحق نہیں ہوتی اور پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے اُنہیں بھول کر پانی میں داخل کر دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

310 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُونَ اَيْدِيَهُمُ الْمَاءَ، وَهُمْ جُنُبٌ وَالنِّسَاءُ وَهُنَّ حُيَّضٌ وَلَا يُفْسِدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جنابت کی حالت میں اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر لیتے تھے' اسی طرح خواتین حیض کی حالت میں اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر لیتی تھیں اور یہ چیز اُن کے لیے کسی خرابی کا باعث نہیں بنتی تھی۔

311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَنْتَضِحُ فِي الْاِنَاءِ مِنْ جِلْدِهِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو غسل جنابت کرتا ہے اور پھر اپنے جسم کا کچھ حصہ کا پانی اُس برتن میں چھڑک دیتا ہے (یعنی کچھ چھینٹے اُس میں پڑ جاتے ہیں) تو زہری نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا يَنْتَضِحُ فِي الْاِنَاءِ مِنَ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

باب: وضو یا غسل کے کچھ چھینٹے اگر برتن میں پڑ جائیں

312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا يَنْتَضِحُ مِنَ الْاِنَاءِ فِي الطَّسْتِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو چھینٹے برتن میں یعنی طشت میں پڑ جاتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی۔

313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَضَعُ قَدَحِيَ الَّذِي فِيهِ وَضُوئِي فِي الطَّسْتِ الَّتِي اَتَوَضَّاُ فِيهِ وَلَعَلَّهُ اَنْ تَكُونَ كَبِيرَةً قَالَ: لَا قُلْتُ: فَاِنِّي اَعْلَمُ اَنِّي يَنْتَضِحُ عَلَيَّ مِنَ الطَّسْتِ، وَلَيْسَ

فِيهِ الْقَدَحُ وَيُنْتَضَحُ فِي وَضُوئِي مِنَ الطَّسْتِ وَلَيْسَ فِيهَا الْقَدَحُ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ عُذْرٌ لَكَ اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَقَدْ عَزَلْتَ فَدَخَلَ مِنَ الطَّسْتِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں اپنا پیالہ طشت میں رکھتا ہوں' وہ پیالہ جس میں میرے وضو کا پانی موجود ہے اور وہ طشت جس میں' میں نے وضو کرنا ہے' تو بعض اوقات وہ بھرا ہوتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: مجھے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اُس طشت سے کچھ چھینٹے میرے اوپر پڑ جائیں گے اور پیالے میں وہ نہیں ہے اور کچھ چھینٹے طشت میں میرے وضو کے پانی میں پڑ جائیں گے جس میں پیالہ (پانی نکالنے کا ڈبہ) نہیں ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ کوئی بھی چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی کیونکہ اس حوالے سے تم معذور ہو اور تم اُسے الگ کر کے پھر طشت کے اندر ڈالو۔

314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَيْنَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ اِنَاءَهُ الَّذِي يَتَوَضَّاُ فِيهِ؟ قَالَ: اِلَى جَنْبِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس برتن سے وضو کرتے تھے' وہ اُسے کہاں رکھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اپنے پہلو میں۔

315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَغْتَسِلُ اَوْ يَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَاءِ وَيَنْتَضِحُ فِيهِ قَالَ: فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی پانی کے ذریعہ وضو یا غسل کرتا ہے اور اُس کے چھینٹے اُس میں پڑ جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَالْحَسَنَ، يُسْاَلَانِ عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِهِ فِي الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر اُس کے غسل کے پانی کے کچھ چھینٹے اُس پانی میں گر جاتے ہیں جس سے وہ غسل کر رہا ہے' تو اُنہوں نے یہی فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَانَ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ فَيَرْفَعُهُ، لِئَلَّا يَنْتَضِحَ مِنْ غُسْلِهِ

✵✵ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران کسی برتن کے ذریعہ غسل کرتے تھے تو اُسے بلند کر کے رکھتے تھے تاکہ اُن کے غسل کے چھینٹے اُس میں نہ پڑیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کے پانی کے ذریعہ وضو کرنا

318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: مَاءَانِ لَا يُنَقِّيَانِ مِنَ الْجَنَابَةِ مَاءُ الْبَحْرِ، وَمَاءُ الْحَمَّامِ

قَالَ مَعْمَرٌ: سَاَلْتُ يَحْيَى عَنْهُ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِي مَا هُوَ اَوْثَقُ مِنْ ذٰلِكَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ، وَحِلٌّ مَيْتَتُهُ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو طرح کے پانی ایسے ہیں جو جنابت سے آدمی کو پاک نہیں کرتے ہیں: سمندر کا پانی اور حمام کا پانی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کچھ عرصہ بعد یحییٰ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مجھ تک جو روایت پہنچی ہے وہ اس سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے (وہ روایت یہ ہے:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس کا پانی طہارت دینے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے۔

319 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَحْرُ طَهُوْرٌ مَاؤُهُ وَحَلَالٌ مَيْتَتُهُ

✲✲ سلیمان بن موسیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سمندر کا پانی طہارت دینے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے''۔

320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✲✲ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

321 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

321-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، حديث:40، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من ماء البحر، حديث:763، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بماء البحر، حديث:76، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بماء البحر، حديث:383، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، ومنهم ابو الاسود حميد بن الاسود البصري الثقة المامون، حديث:444، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المياه، ذكر الخبر المدحض قول من نفي جواز الوضوء بماء البحر، حديث:1259، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب الرخصة في الغسل والوضوء من ماء البحر، حديث:112، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في ماء البحر انه طهور، حديث:67، السنن الصغرى، كتاب الطهارة ذكر الفطرة، باب ماء البحر، حديث:59، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من رخص في الوضوء بماء البحر، حديث:1363، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، ذكر ماء البحر والوضوء منه، حديث:57، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِی مُدْلِجٍ سَاَلُوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّا نَرْكَبُ اَرْمَاثًا لَنَا، وَيَحْمِلُ اَحَدُنَا مُوَيْهًا لِشِفَّتِهٖ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِیْ اَنْفُسِنَا، وَاِنْ تَوَضَّاْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهٗ

﴿ مغیرہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: بنومدلج سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ہم لوگ اپنی کشتیوں پر سفر کرتے ہیں' ہم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتا ہے اگر ہم سمندر کے پانی کے ذریعہ وضو کرتے ہیں تو ہمیں اس حوالے سے اُلجھن ہوتی ہے اور اگر ہم اپنے پاس موجود پانی کے ذریعہ وضو کرنا شروع کر دیں تو ہم پیاسے رہ جائیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس (سمندر) کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے۔

322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِی يَزِيْدَ الْمَدَنِیِّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ، مِنَ الصَّيَّادِيْنَ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ فِی الْجَارِ، وَكَانَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يُرْزَقُوْنَ مِنَ الْجَارِ، فَوَجَدَ حَبًّا مَنْثُوْرًا فَجَعَلَ عُمَرُ يَلْتَقِطُهٗ حَتّٰى جَمَعَ مِنْهُ مُدًّا، اَوْ قَرِيْبًا مِنْ مُدٍّ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَرَاكَ تَصْنَعُ مِثْلَ هٰذَا، وَهٰذَا قُوْتُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَوْ رَكِبْتَ لِتَنْظُرَ كَيْفَ نَصْطَادُ؟ قَالَ: فَرَكِبَ مَعَهُمْ فَجَعَلُوْا يَصْطَادُوْنَ، فَقَالَ عُمَرُ: تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ كَسْبًا اَطْيَبَ - اَوْ قَالَ: اَحَلَّ - ، ثُمَّ قَالَ: فَصَنَعْنَا لَهٗ طَعَامًا، فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ سَقَيْنَاكَ طَعَامًا، وَاِنْ شِئْتَ مَاءً فَاِنَّ اللَّبَنَ اَيْسَرُ عِنْدَنَا مِنَ الْمَاءِ اِنَّا نَسْتَعْذِبُ مِنْ مَكَانَ كَذَا قَالَ: فَطَعِمَ، ثُمَّ دَعَا بِالَّذِیْ اَرَادَ، ثُمَّ قُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّا نَخْرُجُ اِلٰى هَاهُنَا فَنَتَزَوَّدُ مِنَ الْمَاءِ لِشَفَتِنَا، ثُمَّ نَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاَیُّ مَاءٍ اَطْهَرُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟

322-ابویزید مدنی بیان کرتے ہیں: مجھے صیادین سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بتائی' یہ وہ لوگ ہیں جو جار میں ہوتے تھے اور اہلِ مدینہ کو جار سے رزق حاصل ہوتا تھا' ایک مرتبہ کچھ اناج بکھرا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چننا شروع کیا یہاں تک کہ اُنہوں نے ایک مُد یا اُس کے قریب جتنا اناج حاصل کرلیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تم اس طرح کی حرکت کرو' یہ تو ایک مسلمان کی پورے دن کی خوراک ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: اے امیرالمؤمنین! اگر آپ سوار ہوکر چلیں تاکہ خود اس بات کا جائزہ لیں کہ ہم کس طرح شکار کرتے ہیں (تو آپ کو زیادہ بہتر پتا چل جائے گا)۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ سوار ہوکر گئے' اُن لوگوں نے شکار شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے آج کے دن جیسا پاکیزہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حلال رزق پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر راوی نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا تو میں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! اگر آپ مناسب سمجھیں تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ، حدیث: 3396، سنن الدارقطنی، کتاب الطھارۃ، باب فی ماء البحر، حدیث: 52، مسند الشافعی، باب ما خرج من کتاب الوضوء، حدیث: 1، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الجیم، باب من اسمہ جابر، ومن غرائب حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حدیث: 1740، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، حدیث: 8554

ہم آپ کو پینے کے لیے کچھ پیش کرتے ہیں' اگر آپ کو پانی کی طلب ہو رہی ہو تو ہمارے نزدیک پانی کے مقابلہ میں دودھ پیش کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ ہم فلاں جگہ سے میٹھا پانی لے کے آتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا کھایا اور اُن لوگوں کے لیے وہ دعا کی جس کے وہ طلبگار تھے۔ پھر ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم اس جگہ سے نکل کر اپنے ساتھ زادِ راہ کے لیے کچھ پانی رکھیں گے جو ہمارے لیے کافی ہوگا' اگر ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر لیں (تو یہ ہمارے لیے ٹھیک ہوگا؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! سمندر کے پانی سے زیادہ پاک اور کون سا پانی ہو سکتا ہے؟

323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: اَيُّ مَاءٍ اَطْهَرُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: سمندر کے پانی سے زیادہ پاک پانی اور کون سا ہوگا؟

324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُمَا بَحْرَانِ (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ) (الفرقان: 53)

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ دونوں سمندر ہیں (جن کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''یہ انتہائی میٹھا ہے اور وہ انتہائی کھارا ہے''۔

325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً وَّاَنَا اَسْمَعُ، فَقَالَ: اَطَهُورٌ مَاءُ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا' میں اُس وقت اُن کی گفتگو سن رہا تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا سمندر کے پانی کے ذریعے طہارت حاصل ہو سکتی ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَاءً غَيْرَ مَاءِ الْبَحْرِ وَالْاِيضَا وَرَاَيْتُ بِئْرًا اَدَعُ الْبِئْرَ وَالْاِيضَا؟ قَالَ: اِنْ تَطَهَّرْتَ مِنْهُمَا فَهُمَا طَهُورٌ قُلْتُ لَهُ: مَا الْاِيضَا؟ قَالَ: الْمُطَهِّرَةُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر مجھے سمندر کے پانی کے علاوہ کوئی پانی مل جاتا ہے اور ''ایضا'' بھی مل جاتا ہے اور پھر مجھے کوئی کنواں بھی نظر آ جاتا ہے' تو کیا میں اُس کنویں اور ''ایضا'' کو ترک کر دوں (اور سمندر کے پانی سے وضو کر لوں؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تم اُن دونوں کے ذریعہ طہارت حاصل کرتے ہو تو یہ دونوں طہارت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج سے دریافت کیا: ''ایضا'' سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا:

طہارت کا برتن (یعنی لوٹا)۔

327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ اَغْتَسِلُ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْمَاءُ الْعَذْبُ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اُس سے غسل کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تاہم میٹھا پانی میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَرَرْتُ بِالْبَحْرِ وَاَنَا جُنُبٌ فَاغْتَسَلْتُ مِنْهُ قَالَ: حَسْبُكَ

✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: ایک مرتبہ میرا گزر سمندر کے پاس سے ہوا' میں اُس وقت جنابت کی حالت میں تھا' تو میں نے اُس سمندر (کے پانی کے ذریعہ) غسل کر لیا' تو طاؤس نے جواب دیا: تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

بَابُ الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ

باب: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے

329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُهُورُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آدمی اُسے سات مرتبہ دھوئے''۔

330 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

330- صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الانسان، حديث:169، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب، حديث:444، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب الامر باهراق الماء الذي ولغ فيه الكلب، حديث:97، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، صفة تطهير الاناء اذا ولغ فيه الكلب، حديث:409، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الاسآر، ذكر الامر بغسل الاناء من ولوغ الكلب بعدد معلوم، حديث:1310، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في ولوغ الكلب، حديث:770، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب، حديث:66، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب، حديث:360، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، سؤر الكلب، حديث:64، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في الكلب يلغ في الآناء، حديث:1808، السنن الكبرى للنسائي، كتاب (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے' تو تم اُسے سات مرتبہ دھوؤ جس میں پہلی مرتبہ اُسے مٹی سے دھوؤ''۔

331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: لَا تَجْعَلْ فِيهِ شَيْئًا حَتّٰى تَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے بارے میں ہے۔ طاؤس فرماتے ہیں: تم اُس میں اُس وقت تک کوئی چیز نہ ڈالو' جب تک اُسے پہلے سات مرتبہ دھو نہیں لیتے۔

333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ الَّذِي يَلَغُ فِيهِ الْكَلْبُ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ سَمِعْتُ سَبْعًا وَخَمْسًا وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو' اُسے کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں سات مرتبہ کی روایت بھی سنی ہے' پانچ مرتبہ کی بھی سنی ہے اور تین مرتبہ کی بھی سنی ہے تو اس میں سے کسی کے مطابق بھی (دھولیا جائے گا)۔

334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

✽✽ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زِيَادٌ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ عِيَاضٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) الطهارة، سؤر الكلب واراقة ما في الاناء الذي يلغ فيه، حديث:64، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب سؤر الكلب، حديث:50، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب ولوغ الكلب في الاناء، حديث:154، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7185، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث:4، مسند الطيالسي، احاديث النساء، ما اسند ابو هريرة، وابو صالح، حديث:2528، مسند الحميدي، احاديث ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:937، مسند ابي يعلى الموصلي، شهر بن حوشب، حديث:6536، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه عثمان، حديث:3808، المعجم الصغير للطبراني، باب من اسمه ابراهيم، حديث:257، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، عكرمة عن ابن عباس، حديث:11358

قَالَ زِيَادٌ: وَاَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ اُسَامَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ آدمی اُسے سات مرتبہ دھوئے''۔

زیاد نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: يُغْسَلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِي الْهِرِّ شَيْئًا

✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے کتے کے بارے میں دریافت کیا جو برتن میں منہ ڈال دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس برتن کو تین مرتبہ دھویا جائے گا۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ میں نے اس بارے میں بلی کے حوالے سے کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ جَفْنَةِ قَوْمٍ فِيْهَا لَبَنٌ فَاَدْرَكُوْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَغَرَفُوْا حَوْلَ مَا وَلَغَ فِيْهِ قَالَ: لَا تَشْرَبُوْهُ

✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کتا کسی ایسے برتن میں منہ ڈال دیتا ہے جس میں دودھ موجود ہو اور پھر اُس موقع پر وہ لوگ اُس تک پہنچ جاتے ہیں اور اُس چیز کو نکال دیتے ہیں جس میں اُس نے منہ ڈالا تھا تو عطاء نے فرمایا: تم اُسے نہ پیو۔

338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْكَلْبِ.

✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے کے جوٹھے کو ناپسند کرتے تھے۔

339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، بِمِثْلِهٖ

✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ السِّنَّوْرِ

✻ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ بلی کے جوٹھے کو ناپسند کرتے تھے۔

341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْهِرُّ؟ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ، اَوْ شَرٌّ مِنْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بلی کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ کتے کے حکم میں ہے بلکہ اُس سے زیادہ بُری ہے۔

343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے بلی کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی برتن میں منہ ڈال دیتی ہے' اُن کے والد فرماتے ہیں: یہ کتے کی مانند ہے' اور اُس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: اغْسِلْهُ مَرَّةً وَّاَهْرِقْهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے' وہ یہ فرماتے ہیں: تم اُسے ایک مرتبہ دھولو اور اُس میں موجود چیز کو بہا دو۔

345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: يُغْسَلُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: مَرَّةً اَوْ ثَلَاثًا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے بلی کے بارے میں دریافت کیا جو کسی برتن میں منہ ڈال دیتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس برتن کو ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے گا۔

حسن بصری فرماتے ہیں: اُس برتن کو ایک یا تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهُ رَاَى اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ يُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ فَتَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهَا.

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا برتن بلی کی طرف کر دیا' اُس بلی نے اُس میں سے پانی پی لیا اور پھر اُس کے بچائے ہوئے پانی سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا۔

347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى

ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَرَّبَ اَبُو قَتَادَةَ اِنَاءً اِلَى الْهِرِّ فَوَلَغَ فِيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ مِنْ فَضْلِهِ، وَقَالَ: اِنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

٭٭ ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن بلی کے قریب کر دیا' اُس بلی نے اُس میں منہ ڈالا اور پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلیا' اور یہ بات بیان کی کہ یہ گھر کے ساز وسامان کا حصہ ہے۔

349 - آثارِ صحابہ: مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَالِحٌ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ الْهِرَّةِ اِنَّمَا هُوَ مِنْ عِيَالِي.

٭٭ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلی کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ یہ میرے گھر والوں میں شامل ہے۔

351 - آثارِ صحابہ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنِ امْرَاَةٍ، عَنْ اُمِّهَا، وَكَانَتْ عِنْدَ اَبِي قَتَادَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ

٭٭ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

352 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ امْرَاَةٍ، عَنْ اُمِّهَا، وَكَانَتْ تَحْتَ اَبِي قَتَادَةَ - اَنَّ اُمَّهَا اَخْبَرَتْهَا، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ زَارَهُمْ فَسَكَبُوا لَهُ وَضُوْءًا فَدَنَتْ مِنْهُ هِرَّةٌ فَاَصْغَى اِلَيْهَا الْاِنَاءَ الَّذِي فِيْهِ، وَضُوْؤُهُ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّاَ بِفَضْلِهَا فَعَجِبُوا مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ اَبُو قَتَادَةَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ

352- اسحاق بن عبداللہ نے ایک خاتون کے حوالے سے' اُس کی والدہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ اُن کی والدہ نے اُنہیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کو ملنے کے لیے آئے' اُن لوگوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی رکھا' اسی دوران ایک بلی اُن کے قریب آ گئی تو اُنہوں نے وہ برتن اُس کی طرف کر دیا' جس میں پانی موجود تھا' اُس بلی نے اُس میں سے پی لیا' پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اُس بلی کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلیا۔ وہ لوگ اس بات پر حیران ہوئے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ (بلی) نجس نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ تمہارے ہاں آنے جانے والے (جانوروں) میں شامل ہے''۔

353 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا

فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْئًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ، فَاَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى تَشْرَبَ قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ اَخِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ وَالطَّوَّافَاتِ

✵✵ سیّدہ کبشہ بنت کعب بن مالک' جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں تشریف لائے' اُس خاتون نے اُن کے لیے وضو کا پانی رکھا' اسی دوران ایک بلی آ گئی اور اُس میں سے پینے لگی تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اُس کی طرف کر دیا' یہاں تک کہ اُس بلی نے وہ پانی پی لیا۔ سیّدہ کبشہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں اُن کی طرف تعجب سے دیکھ رہی ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا تم حیران ہو رہی ہو؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ نجس نہیں ہے' یہ تمہارے گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے''۔

354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: وَلَغَ هِرٌّ فِي لَبَنٍ لِآلِ اَبِي قَيْسٍ فَاَرَادَ اَهْلُهُ اَنْ يُهَرِقُوا اللَّبَنَ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْهُ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک بلی نے ابوقیس کے گھرانے کے افراد کے دودھ میں منہ ڈال دیا' تو اُن کے گھر والوں نے دودھ کو بہانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوقیس نے اُن لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس دودھ کو پی لیں۔

355 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مَوْلًى، لِلْاَنْصَارِ، اَنَّ جَدَّتَهُ

353-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، حديث:41، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الهرة اذا ولغت في الاناء، حديث:769، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة، حديث:68، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بسؤر الهرة، حديث:364، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في سؤر الهرة، حديث:88، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:518، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الاسآر، ذكر الخبر الدال على ان اسآر السباع كلها طاهرة، حديث:1315 صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب الرخصة في الوضوء بسؤر الهرة، حديث:105، السنن الصغرى، سؤر الهرة، حديث:67، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من رخص في الوضوء بسؤر الهر، حديث:324، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، سؤر الهر، حديث:62، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب سؤر الهر، حديث:35، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2223، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة، حديث:187، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث ابي قتادة الانصاري، حديث:22005، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث:9، مسند الحميدي، احاديث ابي قتادة الانصاري رضي الله عنه، حديث:419

اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِجَشِيشٍ اَوْ رُزٍّ اِلٰى عَائِشَةَ تُهْدِيهِ فَجَاءَتْ بِهٖ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَوَضَعَتْهُ فَدَنَتْ مِنْهُ هِرَّةٌ فَاَكَلَتْ مِنْهُ، وَعِنْدَ عَائِشَةَ نِسَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَتْ دَعَتْ بِهٖ فَلَمَّا رَاَتِ النِّسْوَةُ يَتَوَقَّيْنَ الْمَكَانَ الَّذِي اَكَلَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ، وَضَعَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَدَهَا فِي الْمَكَانِ الَّذِي اَكَلَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ وَقَالَتْ: اَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ

✱✱ ہشام بن عروہ' انصار کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُس کی دادی نے اُسے یہ بات بتائی کہ اُس کی مالکن نے اُس خاتون کو جشیش یا شاید رز (مخصوص قسم کے کھانے) کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا' اُس خاتون نے وہ چیز تحفہ کے طور پر اُنہیں بھجوائی تھی' وہ عورت اُس تحفہ کو لے کر آئی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کر رہی تھیں' اُس عورت نے وہ چیز اُن کے پاس رکھ دی' ایک بلی اُس چیز کے قریب آئی اور اُس میں سے کھا گئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ خواتین موجود تھیں' جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز ختم کی تو وہ چیز منگوائی (جو اُن کے لیے تحفہ کے طور پر آئی تھی) جب اُنہوں نے خواتین کو دیکھا کہ وہ اُس جگہ سے بچنے کی کوشش کر رہی ہیں جہاں سے بلی نے کھایا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ اُسی جگہ پر رکھ دیا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا: یہ نجس نہیں ہے۔

356 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَتَوَضَّاُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ قَدْ اَصَابَ مِنْهُ الْهِرُّ قَبْلَ ذٰلِكَ

✱✱ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے برتن سے وضو کر لیتے تھے جس میں سے پہلے بلی (پانی پی چکی) ہوتی تھی۔

357 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَمِيلَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَنِ السِّنَّوْرِ يَلَغُ فِي شَرَابِي، فَقَالَ: الْهِرُّ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَلَا تُهْرِيقِي شَرَابَكِ وَلَا طَهُورَكِ فَاِنَّهُ لَا يُنَجِّسُ شَيْئًا

✱✱ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک خاتون نے اُن سے بلی کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس نے میرے مشروب میں منہ ڈال دیا ہے' تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا بلی نے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے مشروب یا طہارت کے پانی کو نہ بہاؤ! کیونکہ یہ (جانور) کسی چیز کو ناپاک نہیں کرتا ہے۔

358 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْهِرُّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلی گھر کے ساز و سامان کا حصہ ہے۔

359 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ وُلُوغِ الْهِرِّ فِي الْاِنَاءِ اَيُغْسَلُ؟ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ ڈالنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس برتن کو دھویا جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ (بلی) گھر کے ساز وسامان کا حصہ ہے۔

360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: السِّنَّوْرُ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بلی گھر کے ساز وسامان کا حصہ ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الدَّوَابِّ

باب: جانوروں کے جوٹھے کا حکم

361 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاحْتَبَسَ، عَنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوْا: مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: دُوَيْبَةٌ شَرِبَتِ الْهِرَّةُ قَالَ صَدَقَةُ: لَا اَدْرِي اَمِنْ وَضُوْئِهٖ اَمْ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ لَا اَدْرِي وَقَالَ رَجُلٌ - حِيْنَئِذٍ عِنْدَنَا مِمَّنْ سَمِعَ الْعِلْمَ -: بَلْ مِنْ وَضُوْئِهٖ

✵✵ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر لیا لیکن کچھ دیر تک اپنے اصحاب کے پاس تشریف نہیں لائے پھر آپ تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کی: آپ کیوں رُک گئے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بلی کی وجہ سے جو پانی پی رہی تھی۔

صدقہ بن یسار نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ وہ پانی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تھا یا آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی تھا۔ اس پر ایک صاحب نے یہ بات بیان کی کہ ہمارے ہاں ایک صاحبِ علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی تھا (جس میں سے بلی نے پانی پیا تھا)۔

362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْحِمَارُ يَشْرَبُ فِي جَفْنَتِي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَتَوَضَّاَ بِفَضْلِهٖ، ثُمَّ تَلَا (وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا) (النحل: 8) قُلْتُ: فَاِنَّهٗ يُنْهَى، عَنْ اَكْلِهٖ؟ قَالَ: لَيْسَ اَكْلُهٗ مِثْلَ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِهٖ فَاسْقِهٖ بِجَفْنَتِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی گدھا میرے ٹب میں سے پی لیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُس کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لو۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''گھوڑے، خچر اور اونٹ (پیدا کیے ہیں) تا کہ تم ان پر سواری کرو''۔

میں نے دریافت کیا: کیا انہیں کھانے سے منع کیا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ان کے کھانے کا حکم اُس طرح کا نہیں ہے کہ جو اُن کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا ہے، تم اس کو اپنے ٹب میں پانی پلا سکتے ہو۔

363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

✸✸ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں کہ وہ گدھے کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لیتے تھے۔

364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ رَاَى مُجَاهِدًا يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

✸✸ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے مجاہد کو گدھے کے (پینے سے) بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ الْحِمَارِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ.

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ مِنْ فَضْلِ الْحِمَارِ بِالْوَضُوْءِ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے گدھے کے (پینے سے) بچنے والے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بیان کی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ گدھے کے پینے سے بچنے والے پانی کے ذریعے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، عَنْ سُؤْرِ الْحِمَارِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الدَّوَابِّ كُلِّهَا. قَالَ: وَسَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ، عَنْ سُؤْرِ الْحِمَارِ فَكَرِهَهُ

✸✸ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے گدھے کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تمام جانوروں کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے گدھے کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحِمَارِ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: گدھے کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: گدھے کے (پینے سے) بچنے والے پانی کے ذریعہ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، كَرِهَ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْبَغْلِ وَالْكَلْبِ وَلَا يَرَى بِسُؤْرِ الْفَرَسِ الشَّاةِ بَاْسًا.

✸✸ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ گدھے' خچر' کتے کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے' البتہ وہ گھوڑے یا بکری کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے۔

371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِ الْحِمَارِ قَالَ: وَهَلْ هُوَ إِلَّا الْحِمَارُ؟

٭٭ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس چیز کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ گدھے کے پینے سے بچنے والے پانی کے ذریعہ وضو کیا جائے' وہ یہ فرماتے تھے: وہ صرف گدھا ہی ہے۔

372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا لَا تَأْكُلُ لَحْمَهُ لَا تَتَوَضَّأْ بِفَضْلِهِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَخْتَلِفُ فِيمَا أُكِلَ لَحْمُهُ مِنَ الدَّوَابِّ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِهِ وَيُشْرَبُ مِنْهُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جس جانور کا گوشت تم نہیں کھاتے ہو' اُس کے جوٹھے پانی کے ذریعہ وضو نہ کرو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو اس بارے میں اختلاف کرتے ہوئے نہیں سنا کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے جوٹھے پانی کے ذریعہ وضو کیا جاسکتا ہے اور اُس پانی کو پیا بھی کیا جاسکتا ہے۔

373 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ وَالْهِرِّ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِهِمْ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ گدھے' کتے اور بلی کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اُن کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کیا جائے۔

374 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے جوٹھے کا حکم

375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ، فَكِلَاهُمَا نَهَانِي عَنْهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری اور سعید بن مسیب سے عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے مجھے اس سے منع کر دیا۔

376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَنَازَعَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ الْوُضُوءَ وَيَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ

بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ

✱✱ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مرد اور عورت ایک ساتھ وضو کرلیں۔ وہ یہ فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے اس چیز سے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

377 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ ذِي قَرَابَةٍ، لِجُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَتَوَضَّاْ بِفَضْلِ وَضُوْئِي

✱✱ جابر بن یزید جعفی نے سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ہیں' اُن کے ایک رشتہ دار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میرے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کرو۔

378 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اَنَّهُ قَالَ: نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ

✱✱ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ایک صحابی کے حوالے سے' جنہیں تین سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا' یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد' عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

379 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرَهٗ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِفَضْلِ شَرَابِ الْمَرْاَةِ وَلَا بِفَضْلِ وَضُوْئِهَا وَيَقُوْلُ: هِيَ اَنْظَفُ ثِيَابًا وَاَطْيَبُ رِيحًا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ عورت کے پینے سے بچنے والے یا اُس کے وضو سے بچنے والے پانی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: عورت کے کپڑے زیادہ صاف ہوتے ہیں اور اُس کی خوشبو زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔

380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: الْمَرْاَةُ تَغْتَسِلُ غَيْرُ الْجُنُبِ، اَيَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا اور کہا: ایک عورت جو جنبی نہیں ہے' وہ غسل کرتی ہے تو کیا اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ مرد غسل کرسکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

382 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ حَائِضًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ حَائِضٍ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ يَدَيْهَا بَاْسٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچائے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو یا حیض کی حالت میں نہ ہو، جبکہ اُس کے ہاتھوں میں کوئی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔

383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ مَا لَمْ تَكُنْ حَائِضًا اَوْ جُنُبًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلے جبکہ وہ عورت حیض یا جنابت کی حالت میں نہ ہو۔

384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَقِيتُ الْمَرْاَةَ عَلَى الْمَاءِ تَغْتَسِلُ بِهِ اَوْ تَتَوَضَّاُ، يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ بِفَضْلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ اِذَا كَانَتْ مُسْلِمَةً قَالَ عَطَاءٌ: يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ غَيْرَ جُنُبَيْنِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میری ملاقات ایک عورت سے پانی کے پاس ہوتی ہے جس پانی کے ذریعہ اُس عورت نے غسل کیا تھا یا وضو کیا تھا' تو کیا مرد اُس کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ عورت مسلمان ہو۔

عطاء کہتے ہیں: مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرسکتا ہے جبکہ وہ دونوں (مرد اور عورت) جنابت کی حالت میں نہ ہوں۔

385 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَرْجَسَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فَاِذَا خَلَتْ بِهِ فَلَا تَقْرَبْهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد اور عورت ایک ہی برتن سے غسل کرلیں' لیکن جب عورت پہلے غسل کرچکی ہو تو پھر تم اُس پانی کے قریب نہ جاؤ۔

386 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ شَرَابِ الْمَرْاَةِ، وَفَضْلِ وَضُوْئِهَا مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، اَوْ حَائِضًا فَاِذَا خَلَتْ بِهِ فَلَا تَقْرَبْهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے پینے سے بچنے والے پانی یا اُس کے وضو سے بچنے والے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ عورت جنابت کی حالت میں نہ ہو' یا حیض کی حالت میں نہ ہو' اور جب وہ پانی صرف اُس عورت نے استعمال کیا ہو تو تم اُس کے قریب نہ جاؤ۔

387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: الْمَرْاَةُ تَغْتَسِلُ غَيْرَ جُنُبٍ اَيَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِاِنَاءٍ مَعَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا' اُس نے کہا: ایک عورت غسل کرتی ہے' لیکن وہ

عورت جنابت کی حالت میں نہیں ہے کیا مرد اُس عورت کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرسکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کا حکم

388 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَشْرَبُ فِي الْإِنَاءِ وَاَنَا حَائِضٌ فَيَاْخُذُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ، وَكُنْتُ آخُذُ الْعَرْقَ فَاَنْتَهِشُ مِنْهُ فَيَاْخُذُهُ مِنِّي، ثُمَّ يَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَنْتَهِشُ مِنْهُ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں کسی برتن میں سے پانی پیتی تھی میں اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ برتن لیتے تھے اور اپنا منہ اُسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوا تھا اور پھر وہ پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں کوئی ہڈی لے کر اُسے نوچ کر کھاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ مجھ سے لے لیتے تھے اور پھر اپنا منہ مبارک اُس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پھر آپ اُسے نوچ کر کھاتے تھے۔

389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سُؤْرِ الْحَائِضِ، وَالْجُنُبِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے حیض والی عورت یا جنابت والی عورت کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحَائِضِ، وَالْجُنُبِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا وُضُوئًا، اَوْ شَرَابًا

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اُنہوں نے اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنے یا اُسے پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

391 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحَائِضِ اَنْ

388- صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها وترجیله وطهارة سؤرها والاتکاء فی، حدیث:479، صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء، جماع ابواب ذکر الماء الذی لا ینجس، باب الدلیل علی ان سؤر الحائض لیس ینجس، حدیث:111، مستخرج ابی عوانة، مبتدا کتاب الحیض والاستحاضة، بیان اباحة شرب سؤر الحائض، حدیث:692، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب الاسآر، ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان سؤر المراة الحائض نجس، حدیث:1309، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب الانتفاع بفضل الحائض، حدیث:280، السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب الطهارة، سؤر الحائض، حدیث:60، مسند احمد بن حنبل، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها، حدیث:23824

يَشْرَبَهُ، وَاَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: حیض والی عورت کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے' اُسے پیا بھی جاسکتا ہے اور اُس سے وضو بھی کیا جاسکتا تھا۔

392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْجُنُبِ وَوُضُوْءَهُ وَشَرَابَهُ، وَكَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَّتَوَضَّاَ بِفَضْلِ الْحَائِضِ، وَيَكْرَهُ فَضْلَ شَرَابِهَا .

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جنبی شخص کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے' خواہ اُس پانی سے وضو کیا جائے یا اُسے پیا جائے' البتہ وہ حیض والی عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' البتہ وہ اُس کے مشروب کے بچائے ہوئے پانی کو مکروہ سمجھتے تھے۔

393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ فَضْلَ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حیض والی عورت اور جنبی شخص کے بچائے ہوئے پانی کو مکروہ سمجھتے تھے۔

395 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ حَائِضًا كَانَتْ، اَوْ غَيْرَ حَائِضٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچائے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں ہے' خواہ وہ حیض کی حالت میں ہو یا حیض کی حالت میں نہ ہو۔

396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ: اِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنْهُ فَقَالَ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے غسلِ جنابت کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ اُس خاتون کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرنے لگے تو اُس خاتون نے عرض کی: میں نے اس پانی سے ابھی غسل کیا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

397 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ تُنَاوِلُ الرَّجُلَ وَضُوْئًا، فَتُدْخِلُ يَدَهَا فِيْهِ قَالَ: اِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِيْ يَدِهَا

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ مرد کو وضو کا پانی پکڑا سکتی ہے اور وہ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کر سکتی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس عورت کا حیض اُس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يَتَوَضَّأُ الْجُنُبُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْجُنُبِ، وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ يَتَوَضَّأُ اَحَدُهُمَا بِفَضْلِ الْاٰخَرِ جُنُبَيْنِ؟ قَالَ: اَمَّا لِصَلَاةٍ فَلَا، وَلٰكِنْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَالنَّوْمَ قَالَ: لَا يُنْتَفَعُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْجُنُبِ لِلصَّلَاةِ قُلْتُ: وَالْحَائِضُ بِمَنْزِلَتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص دوسرے جنبی شخص کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے؟ کیا مرد اور عورت ان دونوں میں سے کوئی ایک' دوسرے کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کر سکتا ہے' جبکہ وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوں؟ تو عطاء نے جواب دیا: جہاں تک نماز کے لیے وضو کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں ہوگا' البتہ جہاں تک کھانے پینے یا سونے کے لیے وضو کا تعلق ہے تو وہ ہو جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جنبی شخص کے وضو سے بچنے والے پانی کے ذریعہ نماز کے لیے نفع حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: حیض والی عورت کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَغْتَسِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ وَنِسَاؤُنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ اور ہماری بیویاں ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

---

400 - صحيح البخاری، كتاب الوضوء ، باب وضوء الرجل مع امراته، حديث:189، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذى لا ينجس، باب ذكر الدليل على ان لا توقيت فى قدر الماء الذى، حديث:121، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة، ذكر الاباحة للرجال والنساء ان يتوضؤوا من اناء واحد، حديث:1281، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:527، موطا مالك، كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء، حديث:43، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة، حديث:72، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الرجل والمراة يتوضآن من اناء واحد، حديث:378، السنن الصغرى، كتاب المياه، باب الرخصة فى فضل المراة، حديث:342، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، وضوء الرجال والنساء جميعا، حديث: 70، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب استعمال الرجل فضل وضوء المراة، حديث:116، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنه۔

[illegible] كتاب الوضوء ، حديث:11

401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا بَأْسَ اَنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْاَةُ الطَّاهِرُ بِفَضْلِ الْجُنُبِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُخْتَضَبَ بِفَضْلِهَا يَأْكُلُ اَحَدُهُمَا وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ الْاٰخَرِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پاک عورت' جنابت والے شخص کے غسلِ جنابت سے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ کنگھی کرلے یا اُس کے بچائے ہوئے پانی کو خضاب میں شامل کرلے' اُن دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بچائے ہوئے کھانے کو کھا' یا پانی کو پی بھی سکتا ہے۔

402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْاَةُ الطَّاهِرُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ.

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پاک عورت' حیض والی عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ کنگھی کرلے یا سر دھولے۔

403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَسِّ الْاِبِطِ

باب: بغلوں کو چھونا

404 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ مَسِّ الْاِبِطِ، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَمَسَّهُ مُنْذُ سَمِعْتُ فِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا سَمِعْتُ وَلَا اَتَوَضَّاُ مِنْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے بغل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اُس وقت سے اسے چھونا پسند نہیں ہے جب سے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات سنی ہے' لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

405 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ مَسَّ اِبِطَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَّا مِنْهُ قَالَ: وَاِنَّا نُحَدِّثُ النَّاسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَمَا يُصَدِّقُونَا فَكَيْفَ اِذَا حَدَّثْنَا بِمَسِّ الْاِبِطِ؟

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بغل کو چھو لیتا ہے' وہ وضو کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت صرف اُنہی سے سنی ہے۔

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہم تو لوگوں کو یہی بیان کرتے رہے ہیں کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہوتا ہے' تو اُنہوں نے ہماری یہ بات بھی نہیں مانی' تو اگر ہم بغل کو چھونے سے وضو لازم ہونے کی حدیث اُنہیں بیان کریں گے تو پھر کیا ہوگا۔

406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الذَّكَرَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اُس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُمِرُّ يَدَهُ عَلٰى إِبِطِهِ إِذَا تَوَضَّأَ، ثُمَّ لَا يُعِيدُ وُضُوْئًا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بغل تک لے جاتے تھے' لیکن پھر وہ ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى الْبَكَّاءُ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي إِزَارٍ وَّرِدَاءٍ فَرَأَيْتُهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى أَنْفِهِ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلٰى إِبِطِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک تہبند باندھا ہوا ہے اور ایک چادر اوڑھی ہوئی ہے' پھر میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھا اور دوسرا ہاتھ بغل پر رکھا' وہ اُس وقت نماز کی حالت میں تھے۔

409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي نَتْفِ الْإِبِطِ وُضُوْءٌ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: بغل کے بال اُکھیڑنے پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا

410 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرِّثٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِحْدَانَا تَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَتَفْرُغُ مِنْ وُضُوْئِهَا، ثُمَّ تُدْخِلُ يَدَهَا فِي دِرْعِهَا فَتَمَسُّ فَرْجَهَا أَيَجِبُ عَلَيْهَا الْوُضُوْءُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتُعِدِ الصَّلَاةَ وَالْوُضُوْءَ. قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو جَالِسٌ فَلَمْ يُفْزِعْ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَعْدُ

✵✵ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک عورت نماز کے لیے وضو کرتی ہے' جب وہ وضو کر کے فارغ ہوتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ اپنی قمیص میں داخل کرتی ہے اور اُس کا ہاتھ اُس کی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' تو کیا اُس عورت پر دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب وہ اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اُسے نماز اور وضو کو دُہرانا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے' اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

411 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: حَدَّثَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَكَانَّ عُرْوَةُ لَمْ يَقْنَعْ بِحَدِيْثِهٖ فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلَيْهَا شُرْطِيًّا فَرَجَعَ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهٗ

✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کی اور مروان کی اس بارے میں بحث ہوگئی کہ کیا شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہوتا ہے۔ مروان نے یہ بتایا کہ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا حکم دیتے تھے۔

عروہ نے اس حدیث پر قناعت نہیں کی تو مروان نے سیّدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک سپاہی کو بھیجا' وہ سپاہی واپس آیا اور اُس نے ان حضرات کو بتایا کہ اُس نے اس خاتون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اُس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمگاہ چھونے پر وضو کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

412 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ

✵ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

411 - الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب الوضوء من مس الذكر، حديث:80، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من مس الذكر، حديث:476، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، حديث:156، سنن الدارمی، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، حديث:759، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الفرج، حديث:88، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة ومنهم ربيعة بن عثمان التيمي، حديث:430، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر خبر فيه كالدليل على ان الملامسة للرجل من امراته لا، حديث:1118، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الاحداث الموجبة للوضوء، باب استحباب الوضوء من مس الذكر، حديث:33، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، الوضوء من مس الذكر، حديث:163، مصنف ابن ابی شيبة، كتاب الطهارات، من كان يرى من مس الذكر وضوءا، حديث:1707

''جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

413 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ عَادَ لَهَا فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ صَلَّيْتَ فَقَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنِّي مَسَسْتُ ذَكَرِى فَنَسِيتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی' پھر آپ نے اُس نماز کو دُہرایا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ تو یہ نماز ادا کر چکے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا اور (پھر دوبارہ) وضو کرنا بھول گیا تھا۔

414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ بَعْضَ بَنِي سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: كُنْتُ اَمْسِكُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ مَرَّةً الْمُصْحَفَ وَهُوَ يَسْتَذْكِرُ اِلٰى اَنْ حَكَّنِىْ ذَكَرِى فَحَكَكْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِىْ اُدْخِلُ يَدِىَ هُنَالِكَ قَالَ: اَمَسَسْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قُمْ فَتَوَضَّاْ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک دن میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے قرآنِ مجید پکڑا ہوا تھا' وہ میرے ساتھ دور کر رہے تھے' اس دوران مجھے اپنی شرمگاہ پر خارش کرنی پڑی' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ اس طرف بڑھایا ہے تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے چھوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے کہا: تم اُٹھو اور وضو کرو!

415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِىْ حُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ: كُنْتُ اَعْرِضُ عَلٰى اَبِىْ اَمْسِكُ الْمُصْحَفَ، وَهُوَ يَقْرَاُهُ فَحَكَّنِىْ ذَكَرِى فَاَدْخَلْتُ يَدِىْ فَحَكَكْتُهُ، فَاِذَا اَنَا قَدْ مَسَسْتُ ذَكَرِى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ: قُمْ فَتَوَضَّاْ، فَفَعَلْتُ

٭٭ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے سامنے قرآنِ پاک پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا' وہ اُس کی تلاوت کر رہے تھے' اسی دوران میں نے اپنی شرمگاہ پر خارش محسوس کی تو میں اپنا ہاتھ اس طرف لے گیا اور وہاں خارش کی' میں نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا تھا' جب میں نے اس بات کا تذکرہ اُن کے سامنے کیا تو اُنہوں نے کہا: تم اُٹھو اور وضو کرو! تو میں نے ایسا ہی کیا۔

416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَمَّنْ لَا اَتَّهِمُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ حِيْنَ بَدَاَ فِي الصَّلَاةِ، فَزَلَّتْ يَدُهُ عَلٰى ذَكَرِهِ فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ امْكُثُوا، وَذَهَبَ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى فَقَالَ لَهُ اَبِى: لَعَلَّهُ وَجَدَ مَذْيًا؟ قَالَ: لَا اَدْرِى

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ کھڑے ہوئے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' جیسے ہی اُنہوں نے نماز شروع کی تو اُن کا ہاتھ پھسل کر شرمگاہ کی طرف چلا گیا' تو اُنہوں نے لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم لوگ ٹھہرے رہو' پھر وہ گئے' وضو کیا' پھر آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے اُن سے (راوی سے) دریافت

کیا: شاید اُنہیں مذی محسوس ہوئی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

417 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى بِهِمُ الْعَصْرَ، ثُمَّ سَارَ اَمْيَالًا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: سِتَّةً قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ وَاَعَادَ الصَّلَاةَ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ قَدْ مَسَسْتُ ذَكَرِي فَصَلَّيْتُ وَلَمْ اَتَوَضَّاْ، فَلِذٰلِكَ اَعَدْتُ

✿✿ سالم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی' پھر وہ کچھ میل تک سفر کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: چھ میل تک سفر کرتے رہے' پھر وہ اُترے اُنہوں نے وضو کیا اور نماز کو دُہرایا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ یہ نماز ادا کر نہیں چکے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا تھا اور بعد میں از سرِ نو وضو کیے بغیر نماز پڑھ لی تھی تو اس لیے میں نے اُسے دُہرایا ہے۔

418 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى بِهِمْ بِطَرِيقِ مَكَّةَ الْعَصْرَ، ثُمَّ رَكِبْنَا فَسِرْنَا مَا قُدِّرَ اَنْ نَسِيرَ، ثُمَّ اَنَاخَ ابْنُ عُمَرَ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَحْدَهُ، قَالَ سَالِمٌ: فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ لَنَا صَلَاةَ الْعَصْرِ اَفَنَسِيتَ؟ قَالَ: اِنِّي لَمْ اَنْسَ وَلٰكِنِّي قَدْ مَسَسْتُ ذَكَرِي قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ، فَلَمَّا ذَكَرْتُ ذٰلِكَ تَوَضَّاْتُ فَعُدْتُ لِصَلَاتِي. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ شِهَابٍ هٰذَا، غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَيَّ صَلَاةٍ

✿✿ سالم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو مکہ کے راستے میں عصر کی نماز پڑھائی' پھر ہم سوار ہوئے اور سفر کرنے لگے' جتنا ہمارا نصیب تھا اُتنی دیر ہم چلتے رہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اونٹ کو بٹھایا' اُنہوں نے وضو کیا اور اکیلے عصر کی نماز ادا کی۔ سالم بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے تو ہمیں عصر کی نماز پڑھا دی ہوئی ہے' کیا آپ بھول گئے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں بھولا نہیں ہوں لیکن میں نے نماز پڑھنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو چھوا تھا' جب مجھے یہ بات یاد آئی تو میں نے وضو کر کے اپنی نماز کو دُہرا لیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اُس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ نماز کون سی ہے۔

419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فَيَقُولُ: اَمَا يُجْزِيكَ الْغُسْلُ، فَيَقُولُ: بَلٰى، وَلٰكِنْ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِي شَيْءٌ فَاَمَسُّهُ فَاَتَوَضَّاُ لِذٰلِكَ

✿✿ سالم بیان کرتے ہیں: میرے والد پہلے غسل کرتے تھے' پھر وضو کرتے تھے' پھر یہ کہتے تھے: کیا تمہارے لیے غسل کافی نہیں ہے! پھر وہ کہتے تھے: جی ہاں! لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید میری شرمگاہ سے کوئی چیز نکلی تھی اور میں نے اُسے چھو لیا تھا' میں اِس وجہ سے وضو کرتا ہوں۔

420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ وَاَنْتَ تَغْتَسِلُ قَالَ: اِذًا اَعُودُ بِوُضُوءٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر غسل کرنے کے دوران آپ اپنی شرمگاہ کو چھولیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں میں دوبارہ وضو کروں گا۔

421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے ازسرِنو وضو کرنا چاہیے۔

422 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاِنَّمَا اُثِرَ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ لَهُ قَيْسٌ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَوْ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ، وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ اَكُنْتَ مُنْصَرِفًا وَقَاطِعًا صَلَاتَكَ لِتَتَوَضَّاَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَقَاطِعًا صَلَاتِيْ وَمُتَوَضِّئًا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

یہی بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ قیس نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! اگر آپ اپنی شرمگاہ کو چھو لیں اور اُس دوران آپ فرض نماز ادا کررہے ہوں تو کیا آپ وضو کرنے کے لیے اپنی نماز کو ختم کردیں گے اور اُسے منقطع کردیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں اپنی نماز کو منقطع کردوں گا اور وضو کروں گا۔

423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسَسْتُ الذَّكَرَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ مُبَاشَرَةٍ، ثُمَّ بِالْمَسِيسِ قُلْتُ: بِالْفَخِذِ اَوِ السَّاقِ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ اِلَّا بِالْيَدِ قُلْتُ: فَمَا يُفَرِّقُ بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ مِنَ الرِّجْلِ وَكَيْفَ لَا يَمَسُّ الرِّجْلَ، لَيْسَتِ الْيَدُ كَهَيْئَةِ الرِّجْلِ فِيْ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کپڑے سے باہر اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس صورت میں لازم ہوتا ہے جب مباشرت ہو یا (کسی رکاوٹ کے بغیر) چھونا ہو۔ میں نے دریافت کیا: زانو یا پنڈلی کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس وقت لازم ہوتا ہے جب ہاتھ کے ذریعہ چھوا جائے۔ میں نے دریافت کیا: ان کے درمیان فرق کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ (یعنی شرمگاہ) ٹانگ کا حصہ ہے اور ٹانگ تو اس سے مس ہوگی، لیکن اس بارے میں ہاتھ کا حکم ٹانگ کی مانند نہیں ہے۔

424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَسْتُ ذَكَرِيْ وَلَمْ اَمَسَّ سَبِيْلَ الْبَوْلِ قَالَ: اِذَا مَسَسْتَ ظَهْرَهُ اَوْ اَيَّهُ كَانَ فَتَوَضَّاْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنی شرمگاہ کو چھولوں لیکن میں نے پیشاب کی جگہ کو نہ چھوا ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم نے اُس کے اوپر والے حصے کو چھولیا ہو یا کسی بھی حصے کو چھوا ہو تو بھی تم وضو کرو۔

425 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَسَسْتُ ذَکَرِی وَاَنَا اُصَلِّی قَالَ: لَا بَاْسَ اِنَّمَا هُوَ جُذْیَةٌ مِنْکَ

✽✽ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: میں نے نماز پڑھنے کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھولیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

426 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَتَوَضَّاُ فَیَهْوِی بِیَدِهٖ فَیَمَسُّ ذَکَرَهٗ اَیَتَوَضَّاُ؟ ثُمَّ اَهْوَی بِیَدَیَّ فَاَمَسَّ ذَکَرِی؟ قَالَ: هُوَ مِنْکَ

✽✽ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو وضو کرتا ہے اور ہاتھ بڑھا کر اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے تو کیا اُسے ازسرِنو وضو کرنا چاہیے' میں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اجْتَمَعَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ، مَنْ یَقُوْلُ: مَا اُبَالِی مَسَسْتُهُ اَمْ اُذُنِی، اَوْ فَخِذِی، اَوْ رُکْبَتِی

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب اکٹھے ہوئے تو اُن میں سے ایک صاحب نے یہ کہا کہ میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے کان کو چھولیا ہے' یا زانو کو چھولیا ہے' یا گھٹنے کو چھولیا ہے۔

428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: مَا اُبَالِی اِیَّاهُ مَسَسْتُ اَوْ اُذُنِی اِذَا لَمْ اَعْتَمِدْ لِذٰلِکَ

426-الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ترک الوضوء من مس الذکر، حدیث:81، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الرخصة فی ذلک، حدیث:480، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب الرخصة فی ذلک، حدیث: 157، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب ترک الوضوء من ذلک، حدیث:165، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، من کان لا یری فیه وضوء ا، حدیث:1726، السنن الکبرٰی للنسائی، ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه، الرخصة فی ترک الوضوء من مس الذکر، حدیث:157، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟، حدیث:290،سنن الدارقطنی، کتاب الطهارة، باب ما روی فی لمس القبل والدبر والذکر والحکم فی ذلک، حدیث:473، مسند احمد بن حنبل، مسند المدنیین، حدیث طلق بن علی، حدیث:15992، مسند ابن الجعد، حدیث ایوب بن عتبة الیمامی، حدیث:2779، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمه احمد، حدیث:1262، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الصاد، باب الطاء، ما روی قیس بن طلق، حدیث:8112

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے کان کو چھوا ہے جبکہ میں نے قصد کے ساتھ ایسا نہ کیا ہو۔

429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمَخَارِقِ بْنِ اَحْمَرَ الْكُلَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَعَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَا اُبَالِي مَسَسْتُهُ، اَوْ مَسَسْتُ اَنْفِي. وَبِهِ يَاْخُذُ سُفْيَانُ

٭٭ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے نماز کے دوران شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے چھولیا ہے یا اپنی ناک کو چھو لیا ہے۔

سفیان اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

430 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: حَكَكْتُ جَسَدِي وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَاَفْضَيْتُ اِلَى ذَكَرِي، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: فَضَحِكَ، وَقَالَ: اقْطَعْهُ اَيْنَ تَعْزِلُهُ اِنَّمَا هُوَ بُضْعَةٌ مِنْكَ

٭٭ ارقم بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: میں نے ایک نماز کے دوران اپنے جسم پر خارش کی میں نے اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کی طرف بڑھایا (اور اُسے بھی چھولیا) بعد میں میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا تو وہ ہنس پڑے اور اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے کہاں الگ کرو گے وہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسَسْتُ اَوْ اَرْنَبَتِي

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے چھوا ہے یا اپنے ناک کو چھوا ہے۔

432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَسْتُ بِالذِّرَاعِ الذَّكَرَ، اَيَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں کلائی کے ذریعہ شرمگاہ کو چھولیتا ہوں تو کیا وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

433 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسَسْتُ، اَوْ فَخِذِي

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں اس بات کی پروانہیں کرتا

کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے زانو کو چھولیا ہے۔

434 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ اَيَتَوَضَّاُ مِنْهُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ مِنْكَ شَىْءٌ نَجِسٌ فَاقْطَعْهُ

✻✻ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس سے وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تمہیں یہ اپنے جسم میں ناپاک محسوس ہوتا ہے تو تم اُسے کاٹ دو۔

435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ كَثِيرٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مَا تَقُوْلُ فِى الذَّكَرِ حَقًّا لَقَطَعْتُهُ، ثُمَّ اِذَا لَوْ اَعْلَمُهُ نَجِسًا لَقَطَعْتُهُ، وَمَا اُبَالِى اِيَّاهُ مَسَسْتُ، اَوْ مَسَسْتُ اَنْفِى

✻✻ محمد بن یوسف نے کثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اگر میں یہ سمجھتا کہ شرمگاہ کے بارے میں آپ جو بات کہہ رہے ہیں وہ درست ہے تو میں اسے کاٹ دیتا اور اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ یہ نجس ہے تو میں اسے کاٹ دیتا' میں اس بات کی کوئی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا میں نے اپنی ناک کو چھولیا ہے۔

436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، اَنَّ عَلِيًّا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَرَوْنَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْئًا، وَقَالُوْا: لَا بَاْسَ بِهِ

✻✻ قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ

✻✻ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے' اُس پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ مِنْهُ وُضُوْئًا

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس سے (یعنی شرمگاہ کو چھونے سے) وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: دَعَانِىْ وَابْنَ جُرَيْجٍ بَعْضُ اُمَرَائِهِمْ فَسَاَلَنَا عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَتَوَضَّاُ، فَقُلْتُ: لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اخْتَلَفْنَا قُلْتُ لِابْنِ جُرَيْجٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى مَنِيٍّ، فَقَالَ: يَغْسِلُ يَدَهُ، قُلْتُ: فَاَيُّهُمَا اَنْجَسُ الْمَنِيُّ اَوِ الذَّكَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ

الْمَنِيُّ قَالَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ: مَا اَلْقَاهَا عَلٰى لِسَانِكَ اِلَّا شَيْطَانٌ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے اور ابن جریج کو کسی حکمران نے بلایا' اُس نے ہم سے شرمگاہ کو چھونے کا مسئلہ دریافت کیا' تو ابن جریج نے کہا: ایسا شخص وضو کرے گا' میں نے کہا: ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہوگا۔ جب ہمارے درمیان اختلاف ہوا تو میں نے ابن جریج سے کہا: تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی منی پر رکھ دیتا ہے تو اُس پر کیا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے ہاتھ کو دھولے گا۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سی چیز زیادہ نجس ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ منی زیادہ نجس ہے۔ میں نے کہا: پھر اس کا حکم کیا ہوگا؟ اس پر اُنہوں نے کہا: یہ بات تمہاری زبان پر شیطان نے جاری کی ہے۔

440 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ مِنْهُ وُضُوْئًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس سے وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

441 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُوْلُ: مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ فَلْيَتَوَضَّاْ

٭٭ ابان بن عثمان فرماتے ہیں: جو شخص شرمگاہ کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

بَابُ مَسِّ الرُّفْغَيْنِ وَالْاُنْثَيَيْنِ

باب: جو شخص رفغ اور خصیوں کو چھولے (اُس کا حکم)

442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ مَسَّ مَغَابِنَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ. قَالَ عَمْرٌو: وَمَا اُرَاهُ اِلَّا الرُّفْغَيْنِ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مغابن کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

عمرو فرماتے ہیں: میرے خیال میں اس سے مراد رفغ (اس سے مراد بغل ہے' یا عورت کے اندام نہانی کے اطراف کا حصہ) ہے۔

443 - حدیث نبوی: اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ، اَوْ اُنْثَيَيْهِ، اَوْ رُفْغَيْهِ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ

٭٭ اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو یا اپنے خصیوں کو یا اپنی

443 -سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب ما روي في لمس القبل والدبر والذكر والحكم في ذلك، حديث:468، المعجم الكبير للطبراني، باب الباء ، بسرة بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزى بن، حديث:20367، المعجم الكبير للطبراني، باب الباء ، بسرة بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزى بن، حديث:20368، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب في مس الانثيين، حديث:607

رفغ کو چھولے اُسے از سرِ نو وضو کرنا چاہیے۔

444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَسْتُ مَا حَوْلَ الذَّكَرِ وَالْاُنْثَيَيْنِ؟ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْهُ نَفْسِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اُس جگہ کو چھو لیتا ہوں جو شرمگاہ اور خصیوں کے اردگرد ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس وقت لازم ہوگا جب تم شرمگاہ کو چھوؤ گے۔

445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا مَسَّ الرَّجُلُ اُنْثَيَيْهِ، اَوْ رُفْغَيْهِ تَوَضَّاَ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے خصیوں یا رفغ کو چھولے تو وہ وضو کرے۔

بَابُ مَسِّ الْمِقْعَدَةِ

باب: پاخانہ کی جگہ کو چھونے کا حکم

446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسَّ الرَّجُلُ مِقْعَدَتَهُ سَبِيْلَ الْخَلَاءِ وَلَمْ يَضَعْ يَدَهُ هُنَاكَ اَفَيَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا كُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ تَوَضَّاْتَ مِنْ مَسِّهَا قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَّ مَا حَوْلَ سَبِيْلِ الْخَلَاءِ وَلَمْ يُوْغِلْ يَدَهُ هُنَالِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے پاخانہ کے مقام کو چھو لیتا ہے' وہ اپنا ہاتھ وہاں نہیں رکھتا تو کیا اُسے وضو کرنا پڑے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب شرمگاہ کو چھونے پر تمہیں وضو کرنا پڑتا ہے تو اسے چھونے پر بھی تم وضو کرو گے۔ میں نے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص پاخانہ کی جگہ کی آس پاس کی جگہ کو چھو لیتا ہے اور اپنا ہاتھ وہاں تک نہیں لے جاتا۔

447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ لِقَتَادَةَ: رَجُلٌ بِهِ الْحَاصِرَةُ فَتَخْرُجُ مِقْعَدَتُهُ مِنْ شِدَّةِ الزَّحِيرِ فَيُدْخِلُهَا بِيَدِهِ، هَلْ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ يَّغْسِلُ يَدَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو قتادہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: ایک شخص کو قبض (یا پیچش) کی بیماری لاحق ہے' تو اس کی شدت کی وجہ سے اُس کا مقعد باہر نکل آتا ہے' وہ اپنا ہاتھ اُس میں داخل کرتا ہے تو کیا اُس پر وضو لازم ہوگا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن وہ شخص اپنے ہاتھ کو دھو لے گا۔

بَابُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَ غَيْرِهِ

باب: جو شخص دوسرے کی شرمگاہ کو چھولے

448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَسَسْتُ ذَكَرَ غُلَامٍ صَغِيْرٍ؟

قَالَ: تَوَضَّأْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے کہ اگر میں کسی نابالغ لڑکے کی شرمگاہ کو چھو لیتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم وضو کرو گے۔

449 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسَسْتُ قُنُبَ حِمَارٍ اَوْ ثِيْلَ جَمَلٍ قَالَ: اَمَّا قُنُبُ الْحِمَارِ فَكُنْتَ مُتَوَضِّئًا، وَاَمَّا مِنْ ثِيْلِ الْجَمَلِ فَلَا قُلْتُ: فَمَاذَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا؟ قُلْتُ: مِنْ اَجْلِ الْحِمَارِ وَهُوَ اَنْجَسُ قَالَ: وَاَقُوْلُ: اَنَا اَنْظُرُ كُلَّ شَيْءٍ نَجِسٍ كَهَيْئَةِ الْحِمَارِ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ مَسَّ مِنْهُ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ، وَكُلُّ شَيْءٍ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ كَهَيْئَةِ الْبَعِيرِ مَسَّ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَا وُضُوْءَ مِنْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: میں اگر گدھے کی شرمگاہ کو یا اونٹ کی شرمگاہ کو چھو لیتا ہوں (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک گدھے کی شرمگاہ کا تعلق ہے تو اس صورت میں تم پر وضو کرنا لازم ہوگا' لیکن جہاں تک اونٹ کی شرمگاہ کا تعلق ہے تو اس صورت میں لازم نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان فرق کیوں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: گدھے کی وجہ سے' کیونکہ وہ زیادہ نجس ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو گدھے کی طرح نجس ہو' جس کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو' اگر اُس کے جسم میں سے اُس کی شرمگاہ کو چھو لیا جائے تو ایسے شخص پر وضو کرنا لازم ہوگا اور ہر ایسی چیز جو اونٹ کی مانند ہو' جس کا گوشت کھایا جاتا ہو' اگر اُس کی شرمگاہ کو چھو لیا جائے تو پھر آدمی پر اس عمل کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ مَسِّ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ وَالْجَلَّةِ

باب: گدھے' یا کتے' یا گندگی کھانے والے جانور کو چھونے کا حکم

450 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْكَلْبُ مَسَّ ثَوْبِيْ اَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک کتا میرے کپڑے کو چھو لیتا ہے تو کیا میں اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ فَقُلْتُ: مَرَّ كَلْبٌ فَاَصَابَ طَيْلَسَانِيْ قَالَ: اِنْ كَانَ لَزِقَ بِهِ شَيْءٌ فَاغْسِلْهُ، وَاِلَّا فَلَا بَاْسَ

٭٭ مغیرہ' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے سوال کیا: ایک کتا پاس سے گزرا تو اُس نے میری چادر کو چھو لیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو اُس کے ساتھ کوئی چیز لگ گئی ہے تو تم اُسے دھو لو ورنہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ مَسَّ رَجُلٌ كَلْبًا اَوْ حِمَارًا رَطْبًا يَتَوَضَّاُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، وَذٰلِكَ اَنْتَنُ مِنَ الْاِبِطِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اگر کوئی شخص کسی کتے کو چھو لیتا ہے یا تر گدھے کو چھو لیتا ہے تو کیا وہ اس وجہ سے وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بغلوں سے زیادہ بدبودار ہے۔

453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِيْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَمَسَّ كَلْبًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ

✱✱ معمر نے حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص وضو کرتا ہے اور پھر کتے کو چھو لیتا ہے تو حماد فرماتے ہیں: اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ إِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: مَسَسْتُ نَعْلِي فِي الصَّلَاةِ، وَقَعَتْ يَدَيَّ عَلَى قَشْبٍ فِيْهَا، أُعِيدُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں نے نماز کے دوران اپنے جوتے کو چھو لیا تو میرا ہاتھ اُس پر لگی ہوئی گندگی پر لگ گیا تو کیا میں اپنی نماز کو دُہراؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ مَسِّ الدَّمِ وَالْجُنُبِ

باب: خون یا جنبی شخص کو چھونے کا حکم

455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُصَافِحُ الْجُنُبَ، وَالْحَائِضَ، وَالْيَهُودِيَّ، وَالنَّصْرَانِيَّ قَالَ: لَا يُعِيدُ الْوُضُوْءَ

✱✱ حماد' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وضو کرتا ہے اور پھر کسی جنبی شخص یا حیض والی عورت یا یہودی یا عیسائی کے ساتھ مصافحہ کر لیتا ہے' تو ابراہیم نے فرمایا: وہ وضو کو نہیں دُہرائے گا۔

456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ حُذَيْفَةَ

456 –صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس، حدیث:583، مستخرج ابی عوانۃ، مبتدا کتاب الطھارۃ، باب فی اباحۃ ترک الوضوء للمتغوط اذا اراد ان یطعم، حدیث:601، صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، ذکر الخبر المدحض ، حدیث:1274، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب فی الجنب یصافح، حدیث:202، سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب مصافحۃ الجنب، حدیث:532، السنن الصغری، سؤر الھرۃ، صفۃ الوضوء، باب مماسۃ الجنب ومجالستہ، حدیث:267، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطھارات، فی مجالسۃ الجنب، حدیث:1805، السنن الکبرٰی للنسائی، ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضہ، مجالسۃ الجنب ومماستہ، حدیث:256، السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الطھارۃ، جماع ابواب الغسل من الجنابۃ، باب لیست الحیضۃ فی الید والمؤمن لا ینجس' حدیث:860، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:22678، البحر الزخار مسند البزار، عبیدۃ بن معتب' حدیث:2509،

فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اِنِّي جُنُبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی' آپ نے اپنا دستِ مبارک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن نجس نہیں ہوتا۔

457 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَمَسُّهُ الرَّجُلُ جَنَابَةٌ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر جنابت لازم نہیں ہوتی جسے کسی دوسرے شخص نے چھولیا ہو (یا یہ مطلب ہوگا کہ ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہوتا جسے کسی دوسرے شخص نے جنابت کی حالت میں چھولیا ہو)۔

458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

بَابُ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيِّءِ وَالدَّمِ

باب: کچے گوشت یا خون کو چھونے کا حکم

459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: صَلَّى ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعَلٰى بَطْنِهٖ فَرْثٌ وَدَمٌ مِنْ جُزُرٍ نَحَرَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✵✵ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی' اُس وقت اُن کے پیٹ پر اونٹ کی لید اور خون لگا ہوا تھا' جس اونٹ کو اُنہوں نے قربان کیا تھا' لیکن اس کے باوجود اُنہوں نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

460 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: نَحَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَزُوْرًا فَتَلَطَّخَ بِدَمِهَا وَفَرْثِهَا، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ قربان کیا تو اُن کا جسم اُس اونٹ کے خون اور لید میں لت پت ہوگیا' پھر نماز کھڑی ہوئی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز بھی ادا کر لی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

بَابُ مَسِّ الصَّلِيبِ

باب: صلیب کو چھونا

461 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَوْ غَيْرِهٖ، اَنَّ

عَلِيًّا، اسْتَتَابَ الْمُسْتَوْرِدَ الْعِجْلِيَّ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَقَالَ: إِنِّي أَسْتَعِينُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ: وَأَنَا أَسْتَعِينُ الْمَسِيحَ عَلَيْكَ قَالَ: فَأَهْوَى عَلِيٌّ بِيَدِهِ إِلَى عُنُقِهِ فَإِذَا هُوَ بِصَلِيبٍ فَقَطَعَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَدَّمَ رَجُلًا وَذَهَبَ، ثُمَّ أَخْبَرَ النَّاسَ أَنَّهُ لَمْ يُحْدِثْ ذٰلِكَ بِحَدَثٍ أَحْدَثَهُ لٰكِنَّهُ مَسَّ هٰذِهِ الْأَنْجَاسَ فَأَحَبَّ أَنْ يُحْدِثَ مِنْهَا وُضُوْءًا

✵✵ ابوعمر وشیبانی یا شاید کوئی اور صاحب یہ بات بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد عجلی سے توبہ کروائی' وہ نماز کے لیے جانا چاہ رہے تھے' اُنہوں نے یہ فرمایا: میں تمہارے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں! تو مستورد نے کہا: میں تمہارے خلاف حضرت مسیح سے مدد طلب کرتا ہوں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُس کی گردن کی طرف بڑھایا' اُس کی گردن میں صلیب (کالاکٹ) موجود تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے کاٹ دیا' پھر جب اُنہوں نے نماز شروع کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو آگے کیا اور خود تشریف لے گئے' پھر اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ مجھے کوئی حدث لاحق نہیں ہوا تھا' بلکہ میں نے اس نجس چیز (یعنی صلیب) کو چھولیا تھا' تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں اس کی وجہ سے ازسرِنو وضو کرلوں۔

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور ناخن تراشنا

462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، أَمِنْهُ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيَمَسَّ بِالْمَاءِ حَيْثُ قَلَّمَ وَقَصَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مونچھیں چھوٹی کرنا' ناخن تراشنا' کیا اس کے بعد وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تاہم جب آدمی ناخن تراشے یا مونچھیں چھوٹی کرے تو اُسے پانی استعمال کرلینا چاہیے۔

463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا أَخَذَ الرَّجُلُ مِنْ أَظْفَارِهِ أَوْ مِنْ شَعْرِهِ شَيْئًا أَمَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ناخن تراشے یا بال تراشے تو اپنے اوپر پانی بہالے۔

464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: يَمْسَحُ عَلَيْهِ الْمَاءَ

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایسا شخص اپنے اوپر پانی سے مسح کرلے گا۔

465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: قَدِ انْتَقَضَ وُضُوْءُهُ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الَّذِي يَأْخُذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَشَعْرِهِ، لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص اپنے ناخن یا بال تراشے اُس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: هُوَ طَهُوْرٌ

✲✲ امام شعبی فرماتے ہیں: ایسا شخص طہارت کی حالت میں ہوگا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْكَلَامِ

باب: (غیر شرعی) کلام کرنے کی وجہ سے وضو کرنا

469 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَاَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الْكَلِمَةِ الْخَبِيثَةِ، اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کوئی بُری بات کہنے کے بعد وضو کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کروں۔

470 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: يَتَوَضَّاُ اَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ، وَلَا يَتَوَضَّاُ مِنَ الْكَلِمَةِ الْعَوْرَاءِ يَقُوْلُهَا

✲✲ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میں سے کوئی ایک شخص پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کر لیتا ہے' لیکن کسی بُری بات کو کہنے کے بعد وضو نہیں کرتا۔

471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِنِّي اُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ اِلَّا اَنْ اُحْدِثَ، اَوْ اَقُوْلَ مُنْكَرًا

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر' عصر اور مغرب کی نماز ادا کر لیتا ہوں' البتہ اگر میں بے وضو ہو جاؤں یا کوئی منکر بات کہہ دوں (تو ازسرِنو وضو کرتا ہوں)۔

472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیدہ سے منقول ہے۔

473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، هَلْ تَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ كَلَامٍ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسے کلام کا علم ہو' جس کے بعد وضو کرنا پڑے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْحَدَثِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وضو حدث کی صورت میں لازم ہوتا ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: سونے کی وجہ سے وضو لازم ہونا

475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا مَلَكَ النَّوْمُ فَتَوَضَّاْ قَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں کہ جب نیند آ جائے تو تم وضو کرو' خواہ بیٹھ کر آئی ہو' یا لیٹ کر آئی ہو۔

476 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا نَامَ قَاعِدًا، اَوْ قَائِمًا فَالْوُضُوْءُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بیٹھ کر سوئے' یا کھڑے ہو کر سوئے تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

477 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اسْتَثْقَلَ الرَّجُلُ نَوْمًا قَائِمًا، اَوْ قَاعِدًا، اَوْ مُضْطَجِعًا تَوَضَّاَ. قَالَ: وَلَقَدْ كَانَ الْحَسَنُ يَتَوَضَّاُ فِي اللَّيْلَةِ مَرَّاتٍ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص قیام کی حالت میں' یا بیٹھے ہوئے' یا لیٹے ہوئے نیند سے بوجھل ہو جائے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری خود رات کو کئی مرتبہ وضو کرتے تھے۔

478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، عَنِ الرَّجُلِ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ: اِذَا خَالَطَهُ النَّوْمُ فَلْيَتَوَضَّاْ. قَالَ: وَرَاَيْنَا الْحَسَنَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ يَخْفِقُ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سجدے کی حالت میں سو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب اُسے نیند آ جائے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حسن بصری کو دیکھا کہ عبادت گاہ میں اُن کا سر نیچے ڈھلک گیا تھا' پھر وہ اُٹھے اور اُنہوں نے نماز ادا کرنا شروع کر دی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَجَبَ الْوُضُوْءُ عَلٰى كُلِّ نَائِمٍ، اِلَّا مَنْ اَخْفَقَ خَفْقَةً بِرَاْسِهٖ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے شخص پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے' ماسوائے اُس شخص کے جس کا صرف سر ڈھلکا ہو۔

480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ نَوْمًا مُثْقَلًا اَعَادَ الْوُضُوْءَ، فَاَمَّا اِذَا كَانَ تَغْفِيقًا فَلَا بَاْسَ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بیٹھ کر سوجائے اور اُس کی نیند گہری ہوتو اُسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا' البتہ اگر ہلکی ہوتو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنِ اسْتَحَقَّ النَّوْمَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سوجائے اُس پر وضو لازم ہوگا۔

482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَلْيَتَوَضَّاْ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص لیٹ کر سوجائے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقَظُونَ لِلصَّلَاةِ، وَاِنِّي لَاَسْمَعُ لِبَعْضِهِمْ غَطِيطًا - يَعْنِيْ وَهُوَ جَالِسٌ - فَمَا يَتَوَضَّئُوْنَ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: اَوْ خَطِيطًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا، قَدْ اَصَابَ غَطِيطًا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ اُنہیں نماز کے لیے بیدار کیا جاتا تھا اور بعض اوقات اُن میں سے کسی کے خراٹے بھی سنائی دیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ وہ بیٹھے ہوئے ہی سو جاتے تھے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:) پھر وہ حضرات از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت زہری کو سنائی تو اُن کے پاس موجود ایک شخص نے یہ کہا کہ حدیث میں لفظ ''خطیط'' استعمال ہوا ہے' تو زہری نے کہا: جی نہیں! اس نے صحیح لفظ استعمال کیا ہے' لفظ ''غطیط'' (یعنی خراٹے لینا) ہے۔

484 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَا يَتَوَضَّاُ، وَاِذَا نَامَ مُضْطَجِعًا اَعَادَ الْوُضُوْءَ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اگر وہ بیٹھے ہوئے سو جاتے تھے تو از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے' لیکن جب لیٹ کر سوتے تھے تو وضو دہرا لیتے تھے۔

485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ جَالِسٌ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: اَبَا ثَابِتٍ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اَسَلَّمْتَ؟ قَالَ:

قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اِذَا سَلَّمْتَ فَاَسْمِعْ، وَاِذَا رَدُّوا عَلَيْكَ فَلْيُسْمِعُوكَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَكَانَ مُحْتَبِيًا قَدْ نَامَ

✻✻ ثابت بن عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ اُس وقت بیٹھے ہوئے نماز کا انتظار کر رہے تھے' میں نے اُنہیں سلام کیا تو وہ بیدار ہو گئے' اُنہوں نے کہا: تم ابوثابت ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے سلام کیا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: جب تم سلام کرو تو اتنی آواز میں کرو کہ اگلے تک آواز چلی جائے اور جب دوسرا کوئی تمہیں سلام کا جواب دے تو اتنی آواز میں دے کہ تم تک آواز آ جائے۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے نماز ادا کی' وہ اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے سو گئے تھے۔

487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّ طَاوُسًا، قَدِمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَابْنُ الضَّحَّاكِ يَخْطُبُ النَّاسَ قَالَ: فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَخَرَجْنَا قَالَ: مَا قَالَ حِيْنَ رَقَدْتُ؟

✻✻ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن طاؤس تشریف لائے' ضحاک کے صاحبزادے اُس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم نماز پڑھ کر باہر نکلے تو طاؤس نے دریافت کیا: جب میں سو گیا تھا اُس وقت اُنہوں نے کیا کہا تھا؟

488 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ قَالَ: لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ حَتّٰى يَضَعَ جَنْبَهُ

✻✻ منصور فرماتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رکوع یا سجدہ کی حالت میں سو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا جب تک وہ اپنا پہلو (زمین پر رکھ کر نہیں سوتا) ہے۔

489 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، وَالشَّعْبِيَّ قَالُوْا: فِي الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ

✻✻ عبدالکریم بن ابوامیہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور امام شعبی یہ فرماتے ہیں: جو شخص بیٹھے ہوئے سو جائے اُس پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عُبَيْدَةَ، عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ سَاجِدٌ اَيَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: هُوَ اَعْلَمُ بِنَفْسِهِ

✻✻ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سجدہ کی حالت میں سو جاتا ہے' کیا وہ از سر نو وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوگا۔

491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيدَةَ اَيَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ اِذَا نَامَ؟ قَالَ: هُوَ اَعْلَمُ بِنَفْسِهِ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے دریافت کیا: جب کوئی شخص سو جائے تو کیا وہ از سر نو وضو کرے گا؟

اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ النَّوْمِ فِی الصَّلَاةِ وَالْمَجْنُوْنِ اِذَا عَقِلَ

باب: نماز کے دوران سونے پر یا جب پاگل شخص کو عقل آ جائے (اُس وقت وضو کرنا)

492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَقَدْتُ فِی الْمَكْتُوبَةِ هُنَيَّةً، ثُمَّ فَزِعْتُ فَلَمْ اَعْلَمْ اَنِّی تَكَلَّمْتُ بِشَیْءٍ، اَعُوْدُ اَمْ عَلَیَّ شَیْءٌ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں فرض نماز کے دوران تھوڑی دیر کے لیے سو گیا تھا' پھر میں بیدار ہوا تو مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ میں نے اس دوران کوئی کلام کیا تھا' کیا میں اُس نماز کو دُہراؤں یا میرے ذمہ کوئی چیز لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا اَفَاقَ الْمَجْنُوْنُ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب پاگل شخص ٹھیک ہو جائے تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَفَاقَ الْمَجْنُوْنُ اغْتَسَلَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب پاگل شخص ٹھیک ہو جائے تو وہ غسل کرے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْرَةِ

باب: نورہ (بال صفا پاؤڈر استعمال کرنے کے بعد) وضو کرنا

495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَطْلٰی بِنَوْرَةٍ هَلْ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: اَوَ لَيْسَ مُغْتَسِلًا؟ قَالَ: وَلَا بُدَّ لَهُ اَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ - هُوَ الْقَائِلُ - قَالَ: قُلْتُ: فَطَلٰی سَاقَيْهِ مِنْ وَجَعٍ بِهِمَا وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ اَيُعِيدُ الْوُضُوْءَ؟ قَالَ: لَيْسَتِ النَّوْرَةُ بِحَدَثٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کیا تو اُس پر وضو لازم ہوگا؟ تو عطاء نے کہا: کیا اُس نے غسل نہیں کرنا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص نے ضرور اپنی شرمگاہ کو چھوا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کہ اگر وہ اپنی پنڈلیوں پر ہونے والی کسی تکلیف کی وجہ سے اُن پر یہ پاؤڈر لگا لیتا ہے اور وہ اُس وقت باوضو حالت میں تھا تو کیا وہ وضو کو دُہرائے گا؟ تو عطاء نے فرمایا: نورہ (بال صفا پاؤڈر) کوئی حدث نہیں ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ وَاللَّمْسِ وَالْمُبَاشَرَةِ

باب: بوسہ لینے' یا چھونے' یا مباشرت کرنے کی وجہ سے وضو لازم ہونا

496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ قَبَّلَ

امْرَاَتَهُ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ اَعَادَ الْوُضُوْءَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کا باوضو حالت میں بوسہ لے وہ اپنے وضو کو دہرائے گا۔

497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ قَالَ: مِنْهَا الْوُضُوْءُ وَهِيَ مِنَ اللَّمْسِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس پر وضو لازم ہوگا اور یہ چھونے کی قسم ہے۔

498 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ، وَقَدْ تَوَضَّاَ فَيَلْقَى بَعْضَ وَلَدِهِ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَدْعُو بِمَاءٍ فَيَمَصْ ، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: الْمَصْمَصَةُ دُوْنَ الْمَضْمَضَةِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے وہ وضو کر چکے تھے اُنہوں نے اپنے کسی بچے کو اُٹھایا اور اُس کا بوسہ لے لیا پھر اُنہوں نے پانی منگوایا اور اُس سے کلّی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔

معمر کہتے ہیں: لفظ "مصمصہ" لفظ "مضمضہ" سے (کم کلّی کرنے) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ، وَمِنَ اللَّمْسِ بِيَدِهِ، وَمِنَ الْقُبْلَةِ اِذَا قَبَّلَ امْرَاَتَهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ) (النساء: 43) قَالَ: هُوَ الْغَمْزُ

✽✽ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی مباشرت کی وجہ سے اور ہاتھ کے ذریعہ چھونے کی وجہ سے اور اپنی بیوی کا بوسہ لینے کی وجہ سے وضو کرے گا۔

وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس آیت میں ہے: "یا تم عورتوں کو چھولو"۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ٹٹولنا (یعنی ہاتھ سے چھونا) ہے۔

500 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَمِنْهَا الْوُضُوْءُ

✽✽ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ لینا چھونے کی قسم ہے اور اس سے وضو لازم ہوتا ہے۔

501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحِلٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ بِشَهْوَةٍ، اَوْ لَمَسَ بِشَهْوَةٍ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص شہوت کے ساتھ (اپنی بیوی کا) بوسہ لے یا شہوت کے ساتھ اُسے چھولے تو

اُس پر وضو لازم ہوگا۔

502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا قَبَّلَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ بوسہ لے گا تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيْدَةَ قَالَ: الْمُلَامَسَةُ بِالْيَدِ قَالَ: وَمِنْهَا الْوُضُوْءُ وَالتَّيَمُّمُ اِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً،

٭٭ عبیدہ فرماتے ہیں: چھونا ہاتھ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں وضو لازم ہوگا اور اگر آدمی کو پانی نہیں ملتا تو تیمم لازمی ہوگا۔

504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: الْوُضُوْءُ مِنَ الْقُبْلَةِ. حَسِبْتُهُ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیدہ سے منقول ہے' تاہم معمر نے یہ روایت نقل کی ہے۔ عبیدہ فرماتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو لازم ہوتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات سعید بن مسیّب کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

505 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا اُبَالِي قَبَّلْتُهَا اَوْ شَمَمْتُ رَيْحَانًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا ہے' یا میں نے پھول کو سونگھ لیا ہے۔

506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ اخْتَلَفُوا فِي الْمُلَامَسَةِ، قَالَ سَعِيدٌ وَعَطَاءٌ: هُوَ اللَّمْسُ وَالْغَمْزُ. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: هُوَ النِّكَاحُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّهُمْ كَذٰلِكَ فَسَاَلُوهُ، وَاَخْبَرُوهُ بِمَا قَالُوْا: فَقَالَ: اَخْطَاَ الْمَوْلَيَانِ، وَاَصَابَ الْعَرَبِيُّ، وَهُوَ الْجِمَاعُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَعِفُّ وَيَكْنِي

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر' سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح کے درمیان چھونے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ سعید اور عطاء کا یہ کہنا تھا کہ اس کے ذریعہ چھونا اور ہاتھ لگانا مراد ہے' جبکہ عبید بن عمیر کا یہ کہنا تھا کہ اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان حضرات کے پاس تشریف لائے' یہ لوگ اسی طرح آپس میں بحث کر رہے تھے' ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا اور اپنے موقف سے اُنہیں آگاہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے فرمایا: دو غلاموں نے غلطی کی ہے اور عربی شخص نے درست بیان کیا ہے' اس سے مراد صحبت کرنا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ

نے اس بارے میں اشارے کے طور پر ذکر کیا ہے۔

507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَا اُبَالِي قَبَّلْتُهَا اَوْ شَمَمْتُ رَيْحَانًا.

قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلَانِ: مِنَ الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا ہے یا میں نے پھول کو سونگھ لیا ہے۔

وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: ابن سعید اور ابن مسیّب یہ فرماتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضو لازم ہوتا ہے۔

508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَقَبَّلَتْهُ امْرَاَتُهُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو اُن کی اہلیہ نے اُن کا بوسہ لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کر لی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

509 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنِ امْرَاَةٍ، سَمَّاهَا اَنَّهَا، سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَوَضَّاُ، وَكَانَ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ فَيُقَبِّلُنِي، ثُمَّ يُصَلِّي فَمَا يُحْدِثُ وُضُوْئًا

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے نماز کے لیے تشریف لے جانے لگتے تھے تو میرا بوسہ لیتے تھے' پھر نماز ادا کرتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

510 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ بُنَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَبَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْئًا

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لیا اور پھر نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

511 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ رَوْقٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ. وَلَا يُعِيدُ - اَوْ قَالَتْ: ثُمَّ يُصَلِّي -

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بعد بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کو دُہراتے نہیں تھے۔

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھر آپ نماز ادا کر لیتے تھے۔

512 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدٍ، قَبَّلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمْ يَنْهَهَا قَالَ: وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّا

✿✿ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: سیدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا جنہوں نے اُس وقت روزہ رکھا ہوا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو منع نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت نماز ادا کرنے لگے تھے' پھر وہ تشریف لے گئے اور اُنہوں نے نماز ادا کر لی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ

✿✿ حسن بصری فرماتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ: فَقَبَضَ عَلٰى قَدَمِ عَائِشَةَ غَيْرَ مُتَلَذِّذٍ

✿✿ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' آپ اُس وقت نماز ادا کرنے کے لیے جائے نماز پر تشریف فرما تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاؤں پر ہاتھ رکھا اور آپ کا مقصد اُس کے ذریعہ لذت حاصل کرنا نہیں تھا۔

515 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ رَيْحَانَتُكَ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ (یعنی تمہاری بیوی) تمہارا پھول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالْقَلَسِ

باب: قے کرنے' یا قلس کی وجہ سے وضو کرنا

516 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَاءَ اِنْسَانٌ اَوِ اسْتَقَاءَ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ، وَاِنْ قَلَسَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

✿✿ عطاء فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو قے آ جائے' یا کوئی جان بوجھ کر قے کرے تو اُس پر وضو لازم ہوگا اور اگر کوئی قلس کرے (یعنی کھانے کا منہ تک آنا)' تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

517 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَلَسَ رَجُلٌ فَبَلَغَ صَدْرَهُ اَوْ حَلْقَهُ وَلَمْ يَبْلُغِ الْفَمَ؟ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ بَلَغَ الْحَلْقَ فَلَمْ يَمُجَّهَا وَاَعَادَهَا فِي جَوْفِهِ؟ قَالَ: فَقَدْ وَجَبَ الْوُضُوْءُ اِذَا بَلَغَتِ الْفَمَ فَظَهَرَتْ، قُلْتُ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُعِيدَهَا الْمَرْءُ فِي جَوْفِهِ بَعْدَ مَا يَظْهَرُ بِفِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَا اُكْرِهُهُ لِمَاثَمٍ، وَلٰكِنْ اَقْذَرُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے قے آنے لگتی ہے لیکن وہ اُس کے سینے یا حلق تک پہنچتی ہے منہ تک نہیں پہنچتی۔ تو عطاء نے جواب دیا: ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہو گا۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ وہ اُس کے حلق تک پہنچ جاتی ہے لیکن وہ اُس کے منہ تک نہیں آتی اور واپس پیٹ کی طرف چلی جاتی ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: اُس پر وضو لازم اُس وقت ہوگا جب وہ اُس کے منہ تک پہنچ جائے اور ظاہر ہو۔ میں نے کہا: کیا آپ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ جب کسی آدمی کی قے اُس کے منہ تک آ جائے تو وہ آدمی دوبارہ اُسے پیٹ کی طرف بھیج دے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اور میں کسی گناہ کی وجہ سے اسے ناپسند نہیں کرتا بلکہ میں اسے گندگی کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَجَشَّاْتُ، فَخَرَجَ شَيْءٌ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ حَلْقِي وَكَانَ نَشَبَ فِيْ حَلْقِي وَلَيْسَ مِنْ مَعِدَتِيْ اَتَوَضَّاُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ تَجَشَّيْتُ فَجَاءَ مِنَ الْاَوْدَاجِ وَالطَّعَامِ شَيْءٌ يَسِيرٌ؟ قَالَ: لَعَمْرِي اِنِّي لَاتَنَخَّمُ شَيْئًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَاْتِي الشَّيْءُ مِنْ حَلْقِي وَمِنَ الرَّاْسِ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ وُضُوْءٌ اِلَا مَا خَرَجَ مِنْ جَوْفِكَ مِنْ مَعِدَتِكَ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ مجھے کھٹی ڈکار آتی ہے اور پھر میرے پیٹ سے کھانے کی کوئی چیز نکلتی ہے وہ میرے حلق میں پھنسی ہوئی تھی وہ میرے معدے سے نہیں آئی تو کیا میں اس کی وجہ سے وضو کروں گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے کھٹی ڈکار آئے اور پھر آنتوں میں سے کھانے کی کوئی معمولی سی چیز آ جائے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں بہت زیادہ تھوک نکالتا ہوں پھر میرے حلق میں سے یا میرے سر میں سے کوئی چیز آ جاتی ہے تو اس صورت میں وضو لازم نہیں ہوتا ہے وضو اُس وقت لازم ہوتا ہے جب تمہارے پیٹ میں سے معدے میں سے کوئی چیز آئے۔

519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: اِذَا بَلَغَ الْقَلَسُ الْفَمَ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْوُضُوْءُ، فَاِنْ كَانَتْ يَابِسَةً يَجِدُهَا فِيْ حَلْقِهِ لَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهَا

✵✵ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: جب قے منہ تک پہنچ جائے تو اس صورت میں وضو لازم ہو جاتا ہے اور اگر وہ کوئی تر چیز ہو جسے آدمی اپنے حلق میں محسوس کرے تو اس کی وجہ سے وہ وضو نہیں کرے گا۔

520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنَّ الْقَلَسَ اِذَا دُسِعَ فَلْيَتَوَضَّاْ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب قے منہ بھر کے آئے تو آدمی کو وضو کرنا چاہیے۔

521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا ظَهَرَ عَلَى اللِّسَانِ قَلِيلُهُ اَوْ كَثِيرُهُ، فَفِيهِ الْوُضُوْءُ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب قے زبان پر ظاہر ہو جائے تو وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو تو اس پر وضو لازم ہو گا۔

522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: لَيْسَ فِي الْقَلَسِ وُضُوءٌ

٭٭ طاؤس اور مجاہد یہ فرماتے ہیں: قلس (پیٹ سے کھانا یا پانی منہ میں آ جانا) وضو لازم نہیں ہوتا۔

523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقَلَسِ وُضُوءٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: قلس وضو لازم نہیں ہوتا۔

524 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ وَإِنْ كَانَ قَلَسًا يَغْلِبُهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

٭٭ ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''قے کی وجہ سے وضو لازم ہوتا ہے اگر چہ وہ قلس ہو جو آدمی پر غالب آئی ہو تو آدمی کو وضو کرنا چاہیے''۔

525 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اسْتَقَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَفْطَرَ وَأُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

٭٭ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قے کر کے روزہ ختم کر دیا پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْحَدَثِ

باب: حدث کی وجہ سے وضو کرنا

526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَطْرَةٌ خَرَجَتْ مِنَ الْبَوْلِ قَالَ: تَوَضَّأْ مِنْهَا هِيَ حَدَثٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: پیشاب کا ایک قطرہ نکل آتا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی وجہ سے وضو کرو گے کیونکہ یہ حدث ہے۔

527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَوَضَّأْ مِنْ كُلِّ حَدَثٍ مِنَ الْبَوْلِ، وَالْخَلَاءِ، وَالْفُسَاءِ، وَالضُّرَاطِ، وَمِنْ كُلِّ حَدَثٍ، يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: تم پیشاب پاخانہ ہوا خارج ہونے آواز کے ساتھ ہوا خارج ہونے اور انسان سے نکلنے والے ہر حدث کی وجہ سے وضو کرو گے۔

528 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيَّابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَسَا اَوْ ضَرَطَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ

✽✽ حضرت علی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی ہوا خارج ہو یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہو اُسے دوبارہ وضو کرنا چاہیے''۔

529 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ عَلِي بْنِ طَلْقٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ اَوْ ضَرَطَ فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ

✽✽ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہو تو اُسے وضو کرنا چاہیے بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے''۔

530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ حَضْرَمَوْتَ: مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

---

529 -صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الامر لمن احدث في صلاته متعمدا او ساهيا باعادة الوضوء ، حديث:2261، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب من اتي امراته في دبرها ، حديث:1174، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب من يحدث في الصلاة، حديث:180، الجامع للترمذي، ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ابواب الرضاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن، حديث:1120، جامع معمر بن راشد، باب تقبيل الراس واليد وغير ذلك، حديث:1562، السنن الكبرى للنسائي، كتاب عشرة النساء ، ذكر حديث علي بن طلق في اتيان النساء في ادبارهن، حديث:8748، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في الوضوء من الخارج من البدن، حديث:493

530 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب : لا تقبل صلاة بغير طهور، حديث:134، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، حديث:356، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، باب ذكر الخبر المفسر للفظة المجملة التي ذكرتها ، حديث:11، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، الدليل على ايجاب الوضوء لكل صلاة وانها لا تقبل الا من، حديث:489، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، حديث:55، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الوضوء من الريح، حديث:74، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الوضوء من الريح يخرج من احد السبيلين، حديث:531، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7892

"جو شخص بے وضو ہو اللہ تعالیٰ اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہیں کر لیتا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضر موت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہوا خارج ہونا' یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہونا۔

531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رِيحًا وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالَ: مِمَّنْ خَرَجَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاسْتَحْيَا صَاحِبُهَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا نَتَوَضَّاُ كُلُّنَا؟

✸✸ مجاہد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو بدبو محسوس ہوئی' آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ہوا خارج ہوئی ہے اُسے وضو کرنا چاہیے۔ جس شخص کی ہوا خارج ہوئی تھی اُسے شرم آ گئی' وہ کھڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو بھی کوئی نہیں کھڑا ہوا' اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم سب وضو نہ کر لیں!

532 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى اَنْفِهٖ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کسی شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ لے اور پھر چلا جائے"۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَبِهُ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ اَحْدَثَ اَوْ لَمْ يُحْدِثْ

باب: جس شخص کو نماز کے دوران یہ شبہ لاحق ہو کہ کیا اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' یا نہیں ٹوٹا ہے؟

533 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِيَاضُ

532- سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، تفريع ابواب الجمعة، باب استئذان المحدث الامام، حديث:953، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب ما جاء فيمن احدث في الصلاة كيف ينصرف، حديث:1218، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر وصف انصراف المحدث عن صلاته اذا كان اماما او ماموما، حديث:2262، صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ، جماع ابواب الصلاة على البسط، باب الامر بالانصراف من الصلاة اذا احدث المصلي فيها، حديث:962، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:604، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في الوضوء من الخارج من البدن، حديث:511، السنن الكبرٰى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب الكلام في الصلاة، باب من احدث في صلاته قبل الاحلال منها بالتسليم، حديث:3144

بْنُ هِلَالٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَبَّهَ عَلٰى اَحَدِكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَقَالَ: اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ فِيْ نَفْسِهٖ: كَذَبْتَ، حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا بِاُذُنِهٖ، اَوْ يَجِدَ رِيحًا بِاَنْفِهٖ، وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور اس دوران شیطان اُسے یہ شبہ لاحق کر دے اور یہ کہے کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے' تو آدمی کو اپنے دل میں یہ کہنا چاہیے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو (آدمی کو اس بات پر اُس وقت تک یقین نہیں کرنا چاہیے) جب تک وہ اپنے کان کے ذریعہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سن لیتا' یا اپنی ناک کے ذریعہ اُس کی بُو محسوس نہیں کر لیتا۔ اور جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ اُس نے زیادہ رکعات ادا کی ہیں یا کم ادا کی ہیں' تو اُسے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ کر لینا چاہیے۔

534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَبِهُ فِيْ صَلَاتِهٖ قَالَ: لَا يَنْصَرِفُ اِلَّا اَنْ يَّجِدَ رِيحًا، اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے نماز کے دوران شبہ لاحق ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص نماز صرف اُس وقت ختم کرے گا جب اُسے بُو محسوس ہو یا آواز آئے۔

535 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَسْلَمَ حَدَّثَهٗ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ: اِنَّهٗ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اِذَا كُنْتُ اُصَلِّيْ اَنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ اِحْلِيْلِي الشَّيْءُ، اَوْ يَخْرُجُ مِنِّي الرِّيحُ اَفَاَقْطَعُ صَلَاتِيْ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَدْخُلُ فِيْ اِحْلِيْلِ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُخَيَّلَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْهُ الرِّيحُ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَقْطَعْ صَلَاتَهٗ حَتّٰى يَجِدَ بَلَلًا، اَوْ رِيحًا، اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

✵✵ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: جب میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں تو مجھے یوں گمان ہوتا ہے کہ شاید میری شرمگاہ میں سے کوئی چیز نکلی ہے' یا میری ہوا خارج ہو گئی ہے' تو کیا میں اپنی نماز کو وہیں ختم کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' جو کسی شخص کی شرمگاہ میں داخل ہو کر یوں محسوس کرواتا ہے کہ جیسے اُس میں سے ہوا خارج ہوئی ہے' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو وہ اپنی نماز اُس وقت تک منقطع نہ کرے جب تک وہ تری یا ہٹ یا بُو کو محسوس نہیں کرتا' یا جب تک وہ آواز نہیں سنتا۔

536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَطِيفُ بِالرَّجُلِ فِيْ صَلَاتِهٖ لِيَقْطَعَ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ، فَاِذَا اَعْيَاهُ نَفَخَ فِيْ دُبُرِهٖ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَجِدَ رِيحًا اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

533 -صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم : " فليقل، حديث:2711، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث:11108

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی نماز کے دوران شیطان اُس کے اردگرد چکر لگاتا رہتا ہے' تاکہ اُس کی نماز کو خراب کردے اور جب وہ اُس کے پاس آتا ہے تو اُس کی پچھلی شرمگاہ میں پھونک مارتا ہے' تو جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال محسوس کرے تو وہ نماز کو اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک بو محسوس نہیں کرتا' یا آواز نہیں سنتا۔

537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَنْفُخُ فِيْ دُبُرِ الرَّجُلِ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شیطان آدمی کی پچھلی شرمگاہ میں پھونک مارتا ہے' تو جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال محسوس کرے تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک وہ آواز نہیں سنتا' یا بو محسوس نہیں کرتا۔

538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُقَالُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي فِي الْاِحْلِيْلِ وَيَعَضُّ فِي الدُّبُرِ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا، اَوْ يَجِدَ رِيحًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ شیطان اگلی شرمگاہ میں چلتا ہے اور پچھلی شرمگاہ میں کاٹتا ہے' جب کوئی اس طرح کی صورتِ حال کو محسوس کرے تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا' یا بو محسوس نہیں کرتا۔

بَابُ الشَّكِّ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ

باب: نماز پڑھنے سے پہلے وضو کے بارے میں شک ہونا

539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ شَكَكْتُ اَكُوْنُ اَحْدَثْتُ؟ قَالَ: فَلَا تَقُمْ لِلصَّلَاةِ اِلَّا بِيَقِينٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے شک ہو جائے کہ شاید میرا وضو ٹوٹ ہوگیا تھا۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تم نماز کے لیے صرف اُس وقت کھڑے ہو جب پورا یقین ہو (کہ تم باوضو ہو)۔

540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا شَكَكْتَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتَوَضَّاْ، وَاِذَا شَكَكْتَ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ اَوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَلَا تُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز سے پہلے ہی وضو کے بارے میں شک ہو جائے تو تم وضو کرلو اور جب تمہیں نماز کے دوران شک ہو' یا نماز کے بعد ہو تو پھر تم اُس نماز کو دہراؤ نہیں۔

541 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا شَكَكْتَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّاْ، وَاِذَا شَكَكْتَ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَامْضِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز شروع کرنے سے پہلے وضو کے بارے میں شک ہو جائے تو تم وضو کرلو لیکن جب تمہیں نماز کے دوران شک ہو تو تم نماز کو جاری رکھو۔

بَابُ مَنْ شَكَّ فِيْ اَعْضَائِهِ

باب: جس شخص کو اپنے اعضاء کے بارے میں شک ہو جائے (کہ وہ پوری طرح دُھلے نہیں ہیں)

542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ خَيْثَمَةَ، شَكَى اِلَى اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَمْ شَكَّ فِي الْوُضُوْءِ يَقُوْلُ: وَسْوَسَةً لَمْ تَمْسَحْ بِرَاْسِكَ، لَمْ تَغْسِلْ كَذَا قَالَ: ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَمْضِي، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ يُقَالُ: اِذَا ابْتَدَاَ ذٰلِكَ اَنْ يُعِيدَ فَاِذَا جَعَلَهُ يَكْثُرُ عَلَيْهِ فَلَا يُعِيدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

٭٭ مغیرہ بن خیثمہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم نخعی کے سامنے یہ شکایت کی کہ اُنہیں وضو کے دوران یہ شک لاحق ہوتا ہے اور یہ وسوسہ آتا ہے کہ تم نے اپنے سر پر مسح نہیں کیا' تم نے فلاں عضو کو نہیں دھویا۔ تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' تم وضو کو جاری رکھو۔

ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے جب پہلی مرتبہ ایسا ہو تو آدمی دوبارہ وضو کرلے' لیکن جب بکثرت ایسا ہونے لگے تو نہ تو وہ وضو کو دُہرائے گا اور نہ نماز کو دُہرائے گا۔

543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَالْقَيْحُ وَالدَّمُ سَوَاءٌ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: پیپ اور خون نکلنا بھی برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: تَوَضَّاْ مِنَ الْقَيْحِ وَالدَّمِ. وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ لَمْ اَذْكُرْهُمَا

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم پیپ اور خون کی وجہ سے وضو کرو' اُنہوں نے دو اور چیزوں کا بھی ذکر کیا تھا جو مجھے یاد نہیں ہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ

باب: خون (نکلنے) کی وجہ سے وضو کرنا

545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الشَّجَّةِ تَكُوْنُ بِالرَّجُلِ قَالَ: اِنْ سَالَ الدَّمُ فَلْيَتَوَضَّاْ، وَاِنْ ظَهَرَ وَلَمْ يَسِلْ، فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے آدمی کو لگنے والے زخم کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اگر اُس سے خون بہہ نکلتا ہے تو آدمی وضو کرے' لیکن اگر خون صرف ظاہر ہوتا ہے بہتا نہیں ہے تو اُس شخص پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: تَوَضَّاْ مِنْ كُلِّ دَمٍ خَرَجَ، فَسَالَ

وَقَيْحٍ وَدُمَّلٍ، اَوْ نِفْطَةٍ يَسِيرَةٍ اِذَا خَرَجَ فَسَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ ُقَالَ: وَاِنْ نَزَعْتَ سِنًّا فَسَالَ مَعَهَا دَمٌ فَتَوَضَّأْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تم نکل کر بہنے والے ہر خون کی وجہ سے وضو کرو گے اور پیپ' پھوڑے (میں سے نکلنے والے مواد) یا چیچک کے معمولی سے (نکلنے والے مواد) جب وہ نکل کر بہہ جائے' تو اس میں وضو لازم ہوگا۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہارا دانت ٹوٹ جاتا ہے اور اُس کے ساتھ خون بہتا ہے تو تم وضو کرو گے۔

547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، وَمُجَاهِدًا قَالَ: قُلْتُ: جَزَزْتُ يَدَيَّ فَظَهَرَ الدَّمُ وَلَمْ يَسِلْ، قَالَ مُجَاهِدٌ: تَوَضَّأْ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: حَتّٰى يَسِيلَ

✱✱ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور مجاہد سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں اپنے ہاتھ پر خارش کرتا ہوں تو خون نکل آتا ہے جبکہ وہ بہتا نہیں ہے' تو مجاہد نے کہا: تم وضو کرو' جبکہ ابراہیم نے کہا: جب تک وہ بہتا نہیں ہے وضو لازم نہیں ہوگا۔

548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، وَمُجَاهِدًا، عَنِ الْجُرْحِ يَكُوْنُ فِيْ يَدِ الْاِنْسَانِ فَيَكُوْنُ فِيهِ دَمٌ يَظْهَرُ وَلَا يَسِيلُ، قَالَ مُجَاهِدٌ: يَتَوَضَّأُ، وَقَالَ عَطَاءٌ: حَتّٰى يَسِيلَ

✱✱ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور مجاہد سے ایسے زخم کے بارے میں دریافت کیا جو انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور اُس میں خون ہوتا ہے جو ظاہر ہوتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے۔ تو مجاہد نے کہا: ایسی صورت میں آدمی وضو کرے گا' جبکہ عطاء نے یہ کہا: جب تک وہ بہتا نہیں ہے (اُس وقت تک وضو لازم نہیں ہوگا)۔

549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْهُ الْقَيْحُ وَالدَّمُ، فَقَالَ: يَتَوَضَّأُ مِنْ كُلِّ دَمٍ اَوْ قَيْحٍ سَالَ اَوْ قَطَرَ.

✱✱ قتادہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جس سے پیپ یا خون نکل آتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ ہر خون یا پیپ کی وجہ سے وضو کرے گا' جو بہہ نکلے یا جس کے قطرے بنیں۔

550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الدَّمِ وَكَانَ لَا يَرَى الْقَيْحَ مِثْلَ الدَّمِ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن کو خون کے بارے میں یہی کہتے ہوئے سنا ہے' البتہ وہ پیپ کو خون کی مانند نہیں سمجھتے تھے۔

551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ بَثْرَةٍ كَانَتْ فِيْ وَجْهِي فَعَصَرْتُهَا فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ، فَفَتَّتُّهُ بِاُصْبُعِي قَالَ: لَيْسَ فِيهَا وُضُوْءٌ

✱✱ حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسے دانے کے بارے میں دریافت کیا جو میرے چہرے میں موجود ہے' میں اُسے نچوڑتا ہوں تو اُس میں سے خون نکل آتا ہے' پھر میں انگلیوں کے ذریعہ اُسے روکتا ہوں' تو سعید نے جواب دیا: ایسی صورت میں وضو لازم نہیں ہوگا۔

552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اَلْقَیْحُ وَالدَّمُ سَوَاءٌ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: پیپ اور خون کا حکم برابر ہے۔

553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، وَحُمَیْدٍ الطَّوِیلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ، اَنَّهُ رَاَی ابْنَ عُمَرَ، عَصَرَ بُثْرَةً بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَخَرَجَ مِنْهَا شَیْءٌ فَفَتَّهُ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ، ثُمَّ صَلَّی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ

٭٭ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان پھنسی کو نچوڑا تو اُس میں سے کچھ نکلا تو اُنہوں نے اپنی انگلیوں کے ساتھ اُسے پونچھ لیا' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ اَمْسَحُ بِالْحَجَرِ قَالَ: فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ اَیُّوْبَ قَالَ: لَقِیَنِیْ بِظُفْرِهٖ فَجَرَحَ یَدَیَّ جُرْحًا فَخَرَجَ مِنْهَا مِنَ الدَّمِ قَدْرُ مَا وَارَی الْجُرْحَ، فَقُلْتُ لِطَاوُسٍ: مَا تَرَی اَغْسِلُهُ؟ قَالَ: اغْسِلْهُ اِنْ شِئْتَ، ثُمَّ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا قَلِیْلًا فَاتْرُكْهُ یَیْبَسُ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں پتھر کے ذریعہ پونچھنے کے لیے جانے لگا تو اُنہوں نے کہا: مجھے صرف یہی علم ہے کہ ایوب نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میرے ہاتھ پر چھری لگ گئی تو اُس نے میرے ہاتھ پر شدید زخم لگایا تو اُس میں سے تقریباً اتنا خون نکلا جو اُس زخم کو ڈھانپ دے۔ میں نے طاؤس سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا میں اسے دھولوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے دھولو۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑا سا ہے' تم اسے رہنے دو یہ خشک ہو جائے گا۔

555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُدْخِلُ اِصْبَعِی فِیْ اَنْفِیْ فَتَخْرُجُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ؟ قَالَ: فَلَا تَتَوَضَّاْ، وَلٰكِنِ اغْسِلْ عَنْكَ الدَّمَ وَاغْسِلْ اَصَابِعَكَ وَاسْتَنْثِرْ قَالَ: وَاِنْ اَدْخَلْتَ اِصْبَعَكَ فِیْ اَنْفِكَ وَاَنْتَ فِی الصَّلَاةِ فَخَرَجَ فِیْ اِصْبَعِكَ دَمٌ فَلَا تَنْصَرِفْ، وَامْسَحْ اَصَابِعَكَ بِالتُّرَابِ وَحَسْبُكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنی انگلی اپنی ناک میں داخل کرتا ہوں تو جب وہ باہر نکلتی ہے تو اُس پر خون لگا ہوا ہوتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: تم وضو نہ کرو لیکن اپنے اوپر سے خون دھولو اور اپنی انگلی کو دھولو اور ناک کو اچھی طرح صاف کرلو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: اگر تم نماز کے دوران اپنی انگلی ناک میں داخل کرتے ہو اور تمہاری انگلی میں خون نکل آتا ہے تو تم نماز کو ختم نہ کرو بلکہ اپنی انگلی کو مٹی سے پونچھ لو' تمہارے لیے یہی کافی ہے۔

556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ اَدْخَلَ اِصْبَعَهُ فِیْ اَنْفِهٖ فَخَرَجَتْ مُخَضَّبَةً دَمًا فَفَتَّهُ، ثُمَّ صَلَّی فَلَمْ یَتَوَضَّاْ

✱✱ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے اپنی انگلی ناک میں داخل کی' جب انہوں نے باہر نکالی تو اُس پر خون لگا ہوا تھا' انہوں نے اُسے مل دیا اور پھر نماز ادا کی' انہوں نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ: رَاَیْتُ ابْنَ الْمُسَیَّبِ اَدْخَلَ اَصَابِعَهُ فِی اَنْفِهِ، فَخَرَجَتْ مُخَضَّبَةٌ دَمًا فَفَتَّهُ، ثُمَّ صَلَّی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَشَارَ مَعْمَرٌ کَیْفَ فَتَّهُ فَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلَی السَّبَّابَةِ، ثُمَّ فَتَّ

✱✱ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے ابن مسیّب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی انگلی اپنی ناک میں داخل کی' جب وہ باہر نکالی تو اُس پر خون لگا ہوا تھا' انہوں نے اُسے مل دیا اور پھر نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے اشارہ کر کے بتایا کہ انہوں نے اُسے کیسے ملا تھا' انہوں نے اپنا انگوٹھا شہادت کی انگلی پر رکھا اور پھر اُسے مل دیا۔

558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِی الْمَاءِ یَخْرُجُ مِنَ الْجُرْحِ قَالَ: لَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ کَانَ فِی الْمَاءِ صُفْرَةٌ، قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ مِنْ مَاءٍ

✱✱ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب زخم میں سے پانی نکلے تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس پانی میں زردی موجود ہو؟ انہوں نے فرمایا: پانی نکلنے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا وُضُوْءَ مِنْ دَمْعِ عَیْنٍ، وَلَا مِمَّا سَالَ مِنَ الْاَنْفِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: آنکھ کے آنسو کی وجہ سے' یا ناک سے بہنے والے مواد (یعنی بلغم یا ریشہ) کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِیْنَ فِی الرَّجُلِ یَبْصُقُ دَمًا قَالَ: اِنْ کَانَ الْغَالِبُ عَلَیْهِ الدَّمُ تَوَضَّاَ

✱✱ ابن سیرین ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو خون تھوک دیتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تھوک پر خون غالب ہوگا تو وہ شخص وضو کرے گا۔

561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَمَّا یَخْرُجُ مِنَ الدَّمِ فِی الْفَمِ قَالَ: اِذَا سَالَ فِی الْفَمِ فَفِیْهِ الْوُضُوْءُ، وَاِنْ سَالَتِ اللِّثَةُ فِی الْفَمِ حَتّٰی یَبْرُزَ فَتَوَضَّاْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے منہ میں سے خون نکلتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ خون اُس کے منہ میں بہہ جاتا ہے تو ایسی صورت میں وضو لازم ہوگا اور اگر منہ میں لثہ (مسوڑھے کے

گوشت میں سے خون) نکلتا ہے یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاتا ہے تو تم وضو کرو۔

562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ الْعَشْرَ فِيْ اَنْفِه، فَتَخْرُجُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ فَيَفُتُّهُ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ

* * ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی انگلی ناک میں داخل کی جب وہ نکلی تو اس پر خون لگا ہوا تھا' اُنہوں نے اُسے مل دیا اور نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْزُقُ دَمًا

باب: جو شخص خون تھوکے

563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَنَخَّمُ دَمًا، هَلْ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَيَمَضْمِضُ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شَاءَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص خون تھوکتا ہے تو کیا اُس پر وضو لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ کُلّی کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! (یہ لازم نہیں ہے' البتہ اگر وہ چاہے تو کر سکتا ہے)۔

564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُدْخِلُ عُوْدًا فِيْ فَمِي فَيَخْرُجُ فِيْهِ دَمٌ قَالَ: فَلَا تُمَضْمِضْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے منہ میں لکڑی (کی مسواک وغیرہ یا تیلا) داخل کرتا ہوں تو اُس میں سے خون نکل آتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم کُلّی نہ کرو۔

565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: بَصَقَ مُجَاهِدٌ دَمًا فَتَوَضَّاَ

* * عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجاہد نے خون تھوکا تو اُنہوں نے وضو کیا۔

566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ يَنْفُثُ دَمًا، اَوْ مَصْدُوْرٌ يَنْهَرُ قَيْحًا اَحَدَثٌ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ مِمَّا لَيْسَ بِطَعَامٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جو دل کا مریض ہے وہ خون تھوکتا ہے' یا جس کے سینے میں تکلیف ہے اور وہ پیپ نکالتا ہے تو کیا یہ حدث شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! [illegible] کسی ایسی چیز کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوگا' جو کھانا نہیں ہوتی۔

567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: بَصَقْتُ دَمًا قَالَ: فَمَضْمِضْ، وَتَصَلِّي

** ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے علقمہ بن قیس سے سوال کیا: میں نے خون تھوک دیا ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم کُلّی کر کے نماز ادا کرلو۔

568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ سَالَ مِنَ اللِّثَةِ دَمٌ فِي الْفَمِ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ، وَاِنْ نَزَعْتَ سِنًّا فَسَالَ مَعَهَا دَمٌ حَتّٰى تَبْزُقَ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ، وَاللِّثَةُ اللَّحْمُ الَّذِي فَوْقَ الْاَسْنَانِ

** ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اگر ''لثہ'' میں سے خون منہ میں بہہ جائے تو ایسی صورت میں وضو لازم ہوگا' اور اگر تم دانت نکالتے ہو اور اُس کے ساتھ خون بہہ جاتا ہے یہاں تک کہ تم اُسے تھوکتے ہو تو ایسی صورت میں بھی وضو لازم ہوگا۔ لثہ' اُس گوشت کو کہتے ہیں جو دانتوں کے اوپر ہوتا ہے (یعنی مسوڑھے کا گوشت)۔

569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بَصَقْتُ فِي الصَّلَاةِ فَخَرَجَ دَمٌ فِي الْبُصَاقِ قَالَ: فَلَا تُمَضْمِضْ اِنْ شِئْتَ، اِنَّ الدِّيْنَ يَسْمَحُ، بَلَغَنِيْ اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: اسْمَحُوا يُسْمَحْ لَكُمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے نماز کے دوران تھوکا تو اُس تھوک میں کچھ خون بھی نکلا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کُلّی نہ کرو کیونکہ دین نرمی سکھاتا ہے' مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: تم لوگ نرمی کرو' تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔

570 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ فِي الرَّجُلِ يَبْصُقُ دَمًا قَالَ: اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ الدَّمُ تَوَضَّاَ

** ابن سیرین ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو خون تھوکتا ہے' وہ فرماتے ہیں: جب اُس پر خون غالب ہو تو وہ وضو کرے۔

571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، بَصَقَ دَمًا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

** عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے خون تھوکا' پھر اُنہوں نے نماز ادا کرلی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

بَابُ الرُّعَافِ

باب: نکسیر کا حکم

572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُتَوَضَّاُ مِنَ الرُّعَافِ اِذَا ظَهَرَ فَسَالَ مِمَّا قَلَّ اَوْ كَثُرَ

** عطاء فرماتے ہیں: نکسیر کی وجہ سے وضو کیا جائے گا جب وہ ظاہر ہو جائے اور بہہ نکلے' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو۔

573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَخَذَهُ الرُّعَافُ فَلَمْ يَرْقَ عَنْهُ، حَتّٰى كَادَتِ الصَّلَاةُ اَنْ تَفُوتَهُ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يَسُدُّ مِنْخَرَهُ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي، وَاِنْ خَافَ اَنْ يَّدْخُلَ، قُلْتُ: اِذًا يَقَعُ الدَّمُ فِيْ جَوْفِهٖ؟ قَالَ: اِنَّهٗ لَا يَقَعُ فِيْ جَوْفِهٖ، وَلَا بُدَّ مِنَ الصَّلَاةِ، وَاِنْ وَقَعَ فِيْ جَوْفِهٖ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کی نکسیر پھوٹنے لگتی ہے اور وہ رُکتی نہیں ہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب آ جاتا ہے' تو ایسا شخص کیا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے ناک کو بند کرے گا اور کھڑا ہو کر نماز ادا کرلے گا' اگرچہ اُسے یہ بھی اندیشہ ہو کہ خون اُس کے جسم کے اندر چلا جائے گا۔ میں نے کہا: اس صورت میں تو وہ خون اُس کے پیٹ کے اندر چلا جائے گا' اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس کے پیٹ میں نہیں چلا جائے گا' نماز ضروری ہے اگرچہ وہ خون اُس کے پیٹ میں چلا جائے۔

574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَعَفَ الْاِنْسَانُ فَلَمْ يُقْلِعْ فَاِنَّهٗ يَسُدُّ مِنْخَرَهٗ وَيُصَلِّي، وَاِنْ خَافَ اَنْ يَّدْخُلَ جَوْفَهٗ فَلْيُصَلِّ، وَاِنْ سَالَ فَاِنَّ عُمَرَ قَدْ صَلّٰى وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا

✷✷ قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی انسان کی نکسیر پھوٹے اور وہ بند نہ ہو رہی ہو تو وہ شخص اپنے ناک کو بند کر کے نماز ادا کرے گا اور اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ خون اُس کے پیٹ میں چلا جائے تو پھر بھی نماز ادا کرے گا' اگرچہ وہ خون بہہ رہا ہو' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَسْتَمْسِكْ رُعَافُهٗ اَوْمَا اِيمَاءً

✷✷ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کسی کی نکسیر نہ رُک رہی ہو تو وہ اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔

576 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِنْ كَانَ لَا يَسْتَمْسِكُ فِي الصَّلَاةِ حَشَاهُ

✷✷ عکرمہ فرماتے ہیں: اگر وہ نماز کے دوران نہیں رکتا تو آدمی روئی رکھ لے گا۔

577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: آنَسْتُ الدَّمَ فِيْ اَنْفِيْ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَخْرُجْ، اَنْصَرِفُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاَنَسْتُهٗ فِي الْمِنْخَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَسِلْ، اَسْتَنْثِرُ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ وَهُوَ يَنْهٰى عَنْ مَسِّ الْاَنْفِ فِي الصَّلَاةِ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نماز کے دوران مجھے ناک میں خون محسوس ہوتا ہے لیکن وہ باہر نہیں نکلتا' تو کیا میں نماز ختم کر دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: نماز سے پہلے وہ مجھے اپنے ناک کے سوراخ میں محسوس کرتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے' تو کیا میں ناک دوبارہ صاف کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو کرلو) تاہم وہ نماز کے دوران ناک کو چھونے سے منع کرتے تھے۔

بَابُ الْجُرْحِ لَا يُرْقَأُ

باب: ایسا زخم جس میں سے خون بند نہ ہو رہا ہو

578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتْ بِيْ دَمَامِيلُ، فَسَأَلْتُ أَبِيْ عَنهَا فَقَالَ: إِنْ كَانَتْ تُرْقَأُ فَاغْسِلْهَا وَتَوَضَّأْ، وَإِنْ كَانَتْ لَا تُرْقَأُ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ، فَإِنْ خَرَجَ شَيْءٌ فَلَا تُبَالِ، فَإِنَّ عُمَرَ قَدْ صَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: مجھے کچھ پھوڑے نکلے ہوئے تھے' میں نے اپنے والد سے اُن کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو اُن کا مواد نکلنا بند ہو جاتا ہے تو تم اُسے دھو کر وضو کر لو اور اگر وہ بند نہیں ہوتا تو تم وضو کر کے نماز ادا کرو' پھر بھی کوئی چیز باہر نکلتی ہے تو تم اس کی پروا نہ کرو کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

579 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ فَقُلْنَا: الصَّلَاةُ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا حَظَّ لِأَحَدٍ فِي الْإِسْلَامِ أَضَاعَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

٭٭ حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو میں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے گزارش کی: نماز کا وقت ہو گیا ہے! اُنہوں نے فرمایا: جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے نماز ادا کی جبکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

580 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ انْصَرَفَا مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَمَا طُعِنَ فَوَجَدَاهُ لَمْ يُصَلِّ الصُّبْحَ فَقَالَا: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: نَعَمْ، مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا حَظَّ لَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ان دونوں حضرات نے اُنہیں ایسی حالت میں پایا کہ اُنہوں نے ابھی صبح کی نماز ادا نہیں کی تھی' ان دونوں صاحبان نے گزارش کی: نماز (کا وقت) ہو چکا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! جو شخص نماز کو ترک کر دیتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر اُنہوں نے وضو کر کے نماز ادا کی جبکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ احْتَمَلْتُهُ أَنَا وَنَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَتّٰى أَدْخَلْنَاهُ مَنْزِلَهُ فَلَمْ يَزَلْ فِيْ غَشْيَةٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى أَسْفَرَ، فَقَالَ

رَجُلٌ: اِنَّكُمْ لَنْ تُفْزِعُوهُ بِشَيْءٍ اِلَّا بِالصَّلَاةِ قَالَ: فَقُلْنَا: الصَّلَاةَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ. اَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِاَحَدٍ تَرَكَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو میں اور کچھ انصاری اُنہیں اُٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم اُنہیں اُن کے گھر کے اندر لے آئے' اُس کے بعد مسلسل اُن پر غشی طاری رہی یہاں تک کہ روشنی ہوگئی تو ایک شخص نے کہا: تم لوگ انہیں کسی بھی حوالے سے پریشان نہیں کر سکتے' صرف نماز کے حوالے سے کر سکتے ہو۔ تو ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہو) چکا ہے! راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے دونوں آنکھیں کھولیں اور فرمایا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: ایسے کسی شخص کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز ترک کر دیتا ہے۔ پھر اُنہوں نے نماز ادا کی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

بَابُ قَطْرِ الْبَوْلِ وَنَضْحِ الْفَرْجِ اِذَا وَجَدَ بَلَلًا

باب: پیشاب کے قطرے نکلنا اور اگر آدمی کو تری محسوس ہو تو شرمگاہ پر پانی چھڑکنا

582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَبِرَ زَيْدٌ حَتَّى سَلَسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَاوِيهِ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِذَا غَلَبَهُ تَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلَّى

✵ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: جب حضرت زید رضی اللہ عنہ کی عمر زیادہ ہوگئی تو اُنہیں پیشاب کے قطرے نکلنے کی شکایت ہوگئی' جہاں تک اُن سے ہوسکتا تھا وہ اس کے لیے دوا استعمال کرتے (یا اسے روکنے کی کوشش کرتے) لیکن جب یہ چیز اُن پر غالب ہوگئی تو وہ وضو کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔

583 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَغَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَكَا اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَكُونُ فِي الصَّلَاةِ فَيُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّ بِذَكَرِي بَلَلًا قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ اِنَّهُ يَمَسُّ ذَكَرَ الْاِنْسَانِ فِي صَلَاتِهِ لِيُرِيَهُ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ، فَاِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْضِحْ فَرْجَكَ بِالْمَاءِ، فَاِنْ وَجَدْتَ قُلْتَ: هُوَ مِنَ الْمَاءِ، فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ فَذَهَبَ

✵ سعید بن جبیر اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ بعض اوقات نماز کے دوران مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید میری اگلی شرمگاہ میں سے کچھ نکلا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو برباد کرے! وہ انسان کی نماز کے دوران اُس کی شرمگاہ کو چھوتا ہے' تاکہ اُسے یوں محسوس ہو کہ جیسے اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' جب تم وضو کرو تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لو اور جب تمہیں یہ صورتِ حال محسوس ہو تو تم کہنا کہ یہ تو پانی ہے۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اُس کی پریشانی ختم ہوگئی۔

584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ:

وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَلْقَى مِنَ الْبَوْلِ شِدَّةً اِذَا كَبِرْتُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ وَجَدْتُهُ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَطِعْنِي افْعَلْ مَا آمُرُكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا تَوَضَّاْ، ثُمَّ ادْخُلْ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَنْصَرِفَنَّ

٭٭ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا: جب میری عمر زیادہ ہوگئی تو اُس کے بعد مجھے پیشاب کے حوالے سے بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جب میں نماز پڑھنا شروع کرتا ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کچھ قطرے نکل آئے ہیں۔ تو سعید نے کہا: تم میری اطاعت کرو اور پندرہ دن تک وہ کام کرو جس کی میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں' تم وضو کرنے کے بعد نماز شروع کردیا کرو اور پھر اُسے منقطع نہ کرو۔

585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قُلْتُ: اِنِّي اَتَوَضَّاُ وَاَجِدُ بَلَلًا قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْضَحْ فَرْجَكَ، فَاِنْ جَاءَكَ فَقُلْ: هُوَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي نَضَحْتُ، فَاِنَّهُ لَا يَتْرُكُكَ حَتَّى يَاْتِيَكَ وَيُحْرِجَكَ

٭٭ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن کعب قرظی سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں وضو کرتا ہوں اور اُس کے بعد مجھے تری محسوس ہوتی ہے (یعنی یوں محسوس ہوتا ہے کہ کچھ قطرے نکل آئے ہیں) تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لو' اگر وہ (وسوسہ یا شیطان) تمہارے پاس آئے تو تم کہو کہ یہ تو وہ پانی ہے جو میں نے چھڑک لیا تھا' کیونکہ وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا اور تمہارے پاس آ کر تمہیں حرج کا شکار کرتا رہے گا۔

586 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ وَفَرَغَ، اَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ

٭٭ حضرت سفیان بن حکم (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت حکم بن سفیان یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کر کے فارغ ہوتے تھے تو آپ چُلّو میں پانی لے کر اُسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے تھے۔

587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا بَالَ وَتَوَضَّاَ نَضَحَ فَرْجَهُ

586- سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب في الانتضاح، حدیث 144. سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في النضح بعد الوضوء، حديث: 458' السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب النضح، حديث: 135، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث: 559، مصنف ابن ابی شيبة، كتاب الطهارات، من كان اذا توضا نضح فرجه، حديث: 1761، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، النضح، حديث: 132' السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الانتضاح بعد الوضوء لرد الوسواس، حديث: 709، مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين' ابو الحكم، حديث: 15116، مسند الطيالسي، سفيان بن الحكم او الحكم بن سفيان، حديث: 1350، مسند عبد بن حميد، سفيان بن الحكم او الحكم بن سفيان' حديث: 487، المعجم الكبير للطبراني، باب من اسمه حمزة، الحكم بن سفيان الثقفي، حديث: 3104

٭٭ حضرت سفیان بن حکم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت حکم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے تھے تو آپ اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لیتے تھے۔

588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا تَوَضَّأَ لَا يَغْسِلُ أَثَرَ الْبَوْلِ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَنْضَحُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تھے تو پیشاب کی جگہ کو دھوتے نہیں تھے بلکہ اُس پر پانی چھڑک لیتے تھے۔

589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ حَتَّى رَأَيْتُ الْبَلَلَ مِنْ خَلْفِهِ فِي ثِيَابِهِ

٭٭ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے وضو کرنے کے بعد پانی چھڑکا یہاں تک کہ مجھے اُن کے پچھلی طرف اُن کے کپڑے پر تری کا نشان نظر آیا۔

590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ صُبَيْحٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، تَوَضَّأَ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا بَيْنَ إِزَارِهِ وَبَطْنِهِ عَلٰى فَرْجِهِ

٭٭ مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اُنہوں نے وضو کیا اور پھر ہتھیلی پر پانی لے کر اُسے اپنے تہبند اور پیٹ کے درمیان اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔

591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنِّي شَيْءٌ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِنِّي لَا أَعُدُّهُ بِهٰذِهِ - أَوْ قَالَ: مِثْلَ هٰذِهِ - وَوَضَعَ رِيقَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ

٭٭ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں وضو کرتا ہوں اور پھر اُس کے بعد میرے جسم میں سے کچھ نکلتا ہے تو میں اُسے صرف یہ شمار کرتا ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی مانند شمار کرتا ہوں۔ اُنہوں نے اپنی انگلی پر اپنا لعاب رکھ کر (یہ بات ارشاد فرمائی)۔

592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَالْحَسَنَ، وَعَطَاءً، كَانُوا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْبَلَلِ يَجِدُهُ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَقْطُرْ

٭٭ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح، یہ حضرات اُس تری میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جسے آدمی نماز کے دوران محسوس کرتا ہے، جبکہ اُس کے قطرے نہ نکلے ہوں۔

593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْحَكَمِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ يَقُولُ: كَانَ يُصِيبُنِي فِي الصَّلَاةِ، وَإِنِّي لَأَجِدُ الْبِلَّةَ، وَيَخْرُجُ مِنِّي فِي الصَّلَاةِ، فَكُنْتُ أَنْصَرِفُ فِي السَّاعَةِ مِرَارًا وَأَتَوَضَّأُ، فَسَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: لَا تَنْصَرِفْ قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَظُنُّ أَنَّهُ إِنَّمَا يُشْبِهُ عَلَيَّ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُ

اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّهُ يُصِيبُ قَدَمِي - اَوْ قَالَ: الْاَرْضَ - قَالَ: لَا تَنْصَرِفْ فَاِذَا حَسَسْتَ ذٰلِكَ فَتَلَقَّهُ بِثَوْبِكَ، فَقَالَ لِي اَخٌ كَانَ عِنْدَهُ جَالِسًا: اَتَدْرِي مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: اغْسِلْ ثَوْبَكَ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَنَا قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِي قَالَ: فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ ذَهَبَ عَنِّي

٭٭ عبدالحکم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مجھے نماز کے دوران پریشانی لاحق ہوتی تھی' مجھے تری محسوس ہوتی تھی اور نماز کے دوران میرے جسم میں سے کچھ قطرے نکل آتے تھے' تو میں ایک وقت میں کئی مرتبہ نماز ختم کرتا تھا اور از سرِ نو وضو کرتا تھا' میں نے سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز ختم نہ کرو۔ مجھے یوں لگا کہ جیسے وہ یہ سمجھے ہیں کہ یہ معاملہ مجھ پر مشتبہ ہوتا ہے' میں نے کہا: یہ معاملہ اس سے زیادہ ہوتا ہے' وہ قطرے میرے پاؤں تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو سعید نے کہا: تم اپنی نماز کو ختم نہ کرو! جب تمہیں یہ چیز محسوس ہو تو تم اپنے کپڑے کے ذریعہ اسے مل دو۔ تو میرے بھائی نے جو اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے تمہیں کیا کہا ہے؟ انہوں نے تمہیں کہا ہے کہ جب تم نماز پڑھ کر فارغ ہوا کرو' تو اپنے کپڑے کو دھو لیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے خود یہ بات اُن کی زبانی نہیں سنی تھی۔ پھر میں نے ایسا ہی کیا جیسے اُنہوں نے کہا تھا تو اس کے کچھ ہی عرصہ بعد یہ چیز مجھ سے ختم ہو گئی۔

594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقَطْرَ حَدَثًا. وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

٭٭ ابن سیرین اس بات کے قائل تھے کہ قطرے نکلنے سے حدث لاحق ہو جاتا ہے۔ حسن بصری بھی اسی بات کے قائل تھے۔

595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَجِدُ الْبِلَّةَ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ اَنْصَرِفُ؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى تَكُونَ قَطْرَةٌ - اَحْسَبُهُ قَالَ يَوْمَئِذٍ: هَلْ اَحَدٌ اِلَّا يَجِدُ الْبِلَّةَ -

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ مجھے تری محسوس کرتا ہوں اور میں اُس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں' تو کیا میں نماز ختم کر دوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ کوئی قطرہ نہ ہو۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ اُس دن اُنہوں نے یہ کہا تھا: ہر شخص کو تری محسوس ہوتی ہے۔

596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَجَدْتُ رِيبَةً مِنَ الْمَنِيِّ قَبْلَ الظُّهْرِ فَلَمْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ حَتّٰى انْصَرَفْتُ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَوَجَدْتُ فِي طَرَفِ ذَكَرِي مَنِيًّا قَالَ: فَعُدْ لِصَلَاتِكَ كُلِّهَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ، ثُمَّ انْقَلَبْتُ، فَاِذَا اَنَا اَجِدُ مَذْيًا وَلَمْ اُرْتَبْ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ: فَلَا تُعِدْهُ، فَاِنَّكَ لَعَلَّكَ اَمْذَيْتَ بَعْدَ مَا صَلَّيْتَ، قُلْتُ: جَامَعْتُ، ثُمَّ رُحْتُ فَوَجَدْتُ رِيبَةً قَبْلَ الظُّهْرِ فَلَمْ اَنْصَرِفْ حَتّٰى انْقَلَبْتُ عِشَاءً فَوَجَدْتُ مَذْيًا قَدْ يَبِسَ عَلٰى طَرَفِ الْاِحْلِيلِ، فَتَعَشَّيْتُ وَلَمْ اَعْجَلْ عَنْ عَشَائِي، ثُمَّ رُحْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ يَقُولُ: اَعَدْتُهُنَّ فَرَآنِي قَدْ اَصَبْتُ فِيمَا اَعَدْتُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ظہر سے پہلے مجھے منی کے بارے میں شک ہوا' لیکن وہ

مجھے نظر نہیں آئی یہاں تک کہ جب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو مجھے اپنے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آئی۔ تو عطاء نے کہا: تم تمام نمازیں دوبارہ ادا کرو گے۔

میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں ظہر' عصر اور مغرب کی نماز ادا کرلوں اور جب واپس آؤں تو پھر مجھے مذی نظر آئے' حالانکہ نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد میں نے مرتب کیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا: تم اُن نمازوں کو دوبارہ ادا نہ کرو کیونکہ ہوسکتا ہے تمہارے نماز ادا کرنے کے بعد مذی خارج ہوئی ہو۔

میں نے دریافت کیا: میں نے وظیفۂ زوجیت ادا کیا' پھر میں آیا اور مجھے ظہر سے پہلے اس بارے میں شک ہوا' لیکن جب میں عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو مجھے مذی نظر آئی' جو شرمگاہ کے کنارے پر خشک ہو چکی تھی' میں نے رات کا کھانا کھایا اور میں نے رات کا کھانا کھانے میں کوئی جلدی نہیں کی' پھر میں مسجد گیا' میں نے ظہر' عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے گنتی کر کے اُنہیں ادا کیا تھا تو اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے جو کچھ شمار کیا تھا وہ ٹھیک تھا۔

بَابُ الْمَذْيُ

مذی کا حکم

597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ قَيْسٌ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْمَذْيَ اَكُنْتَ مَاسِحُهُ

597 -صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من استحيا فامر غيره بالسؤال، حديث:131، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المذي، حديث:482، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الاحداث الموجبة للوضوء، باب ذكر وجوب الوضوء من المذي، حديث:18، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب ايجاب الوضوء من المذي والاستنجاء بالماء منه، حديث:591، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر البيان بان قوله صلى الله عليه وسلم: " فلينضح، حديث:1108، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب في المذي، حديث:181، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في المني والمذي، حديث:109، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذي، حديث:153، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في المني والمذي والودي، حديث:957، السنن الكبرى للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، الامر بالتوضؤ من المذي، حديث:144، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الرجل يخرج من ذكره المذي كيف يفعل، حديث: 165، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: 2271، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الوضوء من المذي والودي، حديث: 525، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:597، مسند الطيالسي، احاديث علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن، حديث:136، مسند الحميدي، احاديث علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:41، البحر الزخار مسند البزار، سعيد بن جبير، حديث:423، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:298، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه: محمد، حديث:6117، المعجم الكبير للطبراني، بقية الميم، ما اسند المقداد بن الاسود، علي بن ابي طالب، حديث:17355

مَسْحًا قَالَ: لَا، الْمَذْيُ اَشَدُّ مِنَ الْبَوْلِ، يُغْسَلُ غَسْلًا، ثُمَّ اَنْشَاَ يُخْبِرُنَا حِينَئِذٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَائِشُ بْنُ اَنَسٍ اَخُو سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ قَالَ: تَذَاكَرَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدُ الْمَذْيَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنِّي رَجُلٌ مَذَّاءٌ، فَاسْاَلُوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ، فَاِنِّي اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي، لَوْلَا مَكَانُ ابْنَتِهِ لَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: عَائِشُ فَسَاَلَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ عَمَّارٌ اَوِ الْمِقْدَادُ، قَالَ قَيْسٌ: فَسَمَّى لِي عَائِشٌ الَّذِي سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ مِنْهُمَا، فَنَسِيتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكُمُ الْمَذْيُ، اِذَا وَجَدَهُ اَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ، ثُمَّ لِيَتَوَضَّاْ فَلْيُحْسِنْ وُضُوءَهُ، ثُمَّ لِيَنْتَضِحْ فِي فَرْجِهِ. قَالَ: فَسَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ: حَيْثُ الْمَذْيُ يَغْسِلُ مِنْهُ اَمْ ذَكَرَهُ كُلَّهُ؟ فَقَالَ: بَلْ حَيْثُ الْمَذْيُ مِنْهُ قَطُّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: قیس نے عطاء سے دریافت کیا: مذی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا آپ صرف اُسے پونچھ لیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ مذی پیشاب سے زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اُسے دھویا جائے گا' پھر اُنہوں نے اس بارے میں ہمیں بتایا کہ عائش بن انس جو سعد بن لیث کے بھائی ہیں' اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عمار بن یاسر اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم مذی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی ہے' تم لوگ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیونکہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے حوالے سے تعلق نہ ہوتا تو میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کر لیتا۔

عائش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اُن دونوں صاحبان یعنی حضرت عمار یا شاید حضرت مقداد' ان دونوں میں سے کسی ایک نے سوال کیا۔ قیس نامی راوی بیان کرتے ہیں: عائش نامی راوی نے میرے سامنے اُن صاحب کا نام بھی لیا تھا جن صاحب نے ان دونوں میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' لیکن مجھے اُن کا نام بھول گیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ مذی ہے' جب کوئی شخص اسے پائے تو اُس جگہ کو دھو لے اور پھر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اُس سے اسے دھو لے۔ تو کیا اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں مذی لگی ہوئی ہے صرف اُس جگہ کو دھونا ہے یا پوری شرمگاہ کو دھونا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! صرف اُس جگہ کو دھونا ہے جہاں مذی لگی ہے۔

598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَذْيًا فَغَسَلْتُ ذَكَرِي اَفْضَحُ فِي ذٰلِكَ فَرْجِي؟ قَالَ: لَا، حَسْبُكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں مذی پاتا

ہوں اور اپنی شرمگاہ کو دھولیتا ہوں تو کیا میں اپنی شرمگاہ پر پانی بھی چھڑکوں؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں! (محض دھولینا) تمہارے لیے کافی ہے۔

599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُجَامِعُ اَهْلِي فَاَجِدُ مَذْيًا بَعْدَهُ اَوْ عِنْدَهُ بَعْدَ جِمَاعٍ غَيْرِ جِمَاعٍ، فَاَنْفِضُ ذَكَرِیْ، وَاَغْتَسِلُ، وَاَجِدُ قَبْلَ الطُّهْرِ رِيبَةً مِنْ رَطْبٍ، فَاِنِّي اَجِدُ عَلٰى فَخِذِی وَعَلَى الْاُنْثَيَيْنِ، اَنْظُرُ هَلْ اَجِدُ شَيْئًا اَمْ لِي رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ لَا اَنْظُرَ؟ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ مُمْذِيًا فَانْظُرْ، وَاِنْ كُنْتَ غَيْرَ مُمْذٍ فَلَا تَنْظُرْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرتا ہوں اور پھر اس کے بعد یا اُس کے قریب یعنی ایسی قربت جس میں وظیفۂ زوجیت نہ ہو مجھے مذی محسوس ہوتی ہے تو میں اپنی شرمگاہ کو دھوکر آجاتا ہوں' پھر طہر سے پہلے مجھے تری کے بارے میں شک ہوتا ہے اور اپنے زانو یا اپنے خصیوں پر وہ مجھے محسوس ہوتی ہے' تو کیا میں اُس کا غور سے جائزہ لوں گا کہ کیا مجھے کوئی چیز ملتی ہے' یا مجھے اس بارے میں رخصت ہے کہ میں اُس کا غور سے جائزہ نہ لوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں مذی خارج ہونے کی عادت ہے تو تم جائزہ لو گے اور اگر تمہیں عادت نہیں ہے تو تم جائزہ نہیں لو گے۔

600 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ، اَنَّ عَلِيًّا، اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنِ امْرَاَتِهِ، فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنَّ عِنْدِی ابْنَتَهُ، وَاَنَا اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ، قَالَ الْمِقْدَادُ، فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

٭٭ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں کہ جب وہ اپنی بیوی کے قریب ہو تو اُس کی مذی خارج ہو جاتی ہے' تو ایسے شخص پر کیا لازم ہوگا؟ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اس لیے مجھے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے۔

601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِلْمِقْدَادِ: سَلْ لِی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ يُلَاعِبُ امْرَاَتَهُ وَيُكَلِّمُهَا فَيُمْذِی، لَوْلَا اَنِّي اَسْتَحْيِي وَاَنَّ ابْنَتَهُ تَحْتِي لَسَاَلْتُهُ، فَسَاَلَ الْمِقْدَادُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ، وَلْيَتَوَضَّاْ، ثُمَّ لِيَنْضَحْ فِي فَرْجِهِ

٭٭ عائش بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرو جو اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلی کررہا ہوتا ہے اور بات چیت کررہا ہوتا ہے کہ اُس کی مذی خارج ہوجاتی ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اس لیے مجھے اگر اس حوالے سے شرم نہ آرہی ہوتی تو میں خود نبی اکرم ﷺ سے خود یہ سوال کرتا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرلے اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے۔

602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ: سَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنِّي لَوْلَا اَنَّ تَحْتِيَ ابْنَتَهُ لَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، اِذَا مَا اقْتَرَبَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهِ فَاَمْذَى، وَلَمْ يَمْلِكْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَمَسَّهَا فَسَاَلَ الْمِقْدَادُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَا اَمْذَى اَحَدُكُمْ وَلَمْ يَمَسَّهَا فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَاُنْثَيَيْهِ. وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ: لِيَتَوَضَّأْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ كَوُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ.

✽✽ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مقداد سے کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ نہ ہوتیں تو میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے خود دریافت کرلیتا' وہ یہ کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب ہو اور اُس کی مذی خارج ہوجائے اور وہ اُس پر قابو نہ پاسکتا ہو' حالانکہ اُس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت بھی ادا نہیں کیا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی مذی خارج ہو اور اُس نے عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو اُس شخص کو اپنی شرمگاہ اور خصیے دھو لینے چاہئیں۔

عروہ یہ کہتے ہیں: جب وہ شخص نماز ادا کرے تو اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو بھی کرلینا چاہیے۔

603 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرْتُ رَجُلًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوْءُ. قَالَ الْاَعْمَشُ: فَحَدَّثَنَا اَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتِ ابْنَتُهُ تَحْتِيْ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوْءُ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی' مجھے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے شرم آئی' تو میں نے ایک شخص کو ہدایت کی' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو لازم ہوتا ہے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے شرم آئی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں' تو میں نے مقداد کو یہ ہدایت کی' اُس

نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو لازم ہوتا ہے۔

605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَيَخْرُجُ مِنْ اَحَدِنَا مِثْلُ الْجُمَانَةِ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَلْيَتَوَضَّاْ

✵✵ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم میں سے کوئی شخص موتی کی طرح (قطرے) خارج کرتا ہے' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے۔

606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، فِي الْمَذْيِ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

✵✵ زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو مذی کے بارے میں ہے: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھولے گا اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے گا۔

607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، اَنَّ عُثْمَانَ، سُئِلَ عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ: ذَاكُمُ الْقَطْرُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ

✵✵ خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مذی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قطرے ہوتے ہیں اس سے وضو لازم ہوتا ہے۔

608 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ فِي الْمَذْيِ: يَغْسِلُ حَشَفَتَهُ

✵✵ سعید بن جبیر مذی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی شرمگاہ کو دھولے گا۔

609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، مَوْلَى بَنِي اَسَدٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا عَلَى رَاحِلَتِي بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اَخَذَتْ مِنِّي شَهْوَةٌ، فَخَرَجَ مِنْ ذَكَرِي شَيْءٌ حَتَّى مَلَا حَاذِي وَمَا حَوْلَهُ فَقَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ، وَمَا اَصَابَكَ، ثُمَّ تَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ

✵✵ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک مرتبہ میں سونے اور جاگنے کے درمیان کی کیفیت میں تھا کہ اسی دوران مجھ پر شہوت طاری ہوئی اور میری شرمگاہ سے کوئی چیز نکلی یہاں تک کہ اُس نے میری شرمگاہ اور اس کے آس پاس کی جگہ کو بھر دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی شرمگاہ کو دھولو اور جہاں کہیں وہ لگا ہے اُسے دھولو اور پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو۔

610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ وَالْمَنِيِّ: مِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ، وَمِنَ الْمَذْيِ، وَالْوَدْيِ الْوُضُوْءُ يَغْسِلُ حَشَفَتَهُ وَيَتَوَضَّاُ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مذی' ودی اور منی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: منی سے غسل لازم ہوتا ہے جبکہ مذی اور ودی سے وضو لازم ہوتا ہے' آدمی اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا۔

611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ: هِيَ ثَلَاثَةٌ الْمَذْيُ، وَالْوَدْيُ، وَالْمَنِيُّ، فَاَمَّا الْمَذْيُ: فَهُوَ الَّذِي يَكُونُ مَعَ الْبَوْلِ وَبَعْدَهُ فِيهِ غَسْلُ الْفَرْجِ وَالْوُضُوءُ اَيْضًا، وَاَمَّا الْمَنِيُّ: فَهُوَ الْمَاءُ الدَّافِقُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الشَّهْوَةُ، وَمِنْهُ يَكُونُ الْوَلَدُ فَفِيهِ الْغُسْلُ .

** عکرمہ فرماتے ہیں: یہ تین چیزیں ہوتی ہیں: مذی' ودی اور منی' جہاں تک مذی کا تعلق ہے تو یہ وہ چیز ہے جو پیشاب کے ساتھ یا اُس کے بعد خارج ہوتی ہے اس میں شرمگاہ کو دھونا لازم ہوتا ہے اور بعد میں وضو کیا جائے گا' جہاں تک منی کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسا پانی ہے جو اُچھل کر باہر آتا ہے جس میں شہوت موجود ہوتی ہے اور اسی کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں غسل لازم ہوگا۔

612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

** یہی روایت قتادہ کے حوالے سے منقول ہے۔

613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنِّي لَاَجِدُ الْمَذْيَ عَلَى فَخِذِي يَنْحَدِرُ وَاَنَا اُصَلِّي فَمَا اُبَالِي ذٰلِكَ

قَالَ: وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اِنِّي لَاَجِدُ الْمَذْيَ عَلَى فَخِذِي يَنْحَدِرُ وَاَنَا عَلَى الْمِنْبَرِ مَا اُبَالِي ذٰلِكَ

** سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بعض اوقات مجھے مذی اپنے زانو پر پھسلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور میں اُس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں لیکن میں اس کی پروا نہیں کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اوقات مجھے اپنے زانو پر مذی پھسلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے' میں اُس وقت منبر پر موجود ہوتا ہوں لیکن میں اس کی پروا نہیں کرتا۔

614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ سَالَ عَلَى فَخِذِي مَا انْصَرَفْتُ - يَعْنِي الْمَذْيَ -

** سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ میرے زانو پر پھسل جائے تو بھی میں نماز ختم نہیں کروں گا' اُن کی مراد مذی تھی۔

615 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: اِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ شَيْءٌ مِثْلُ الْجُمَانِ، اَوْ مِثْلُ الْخَرَزَةِ فَمَا اُبَالِيهِ

** عبدالرحمٰن اعرج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی کہ بعض اوقات موتی کے قطرے کی طرح کوئی چیز پھسلتی ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) لیکن میں اس کی پروا نہیں کرتا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعَصَائِبِ وَالْجُرُوحِ

باب: پٹی اور زخموں پر مسح کرنا

616 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، قَالَ: قَرَاْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قُرْحَةٌ فِي ذِرَاعِي قَالَ: لَا نُعْرِبُهَا وَاَمِسَّهَا الْمَاءَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ حَوْلَ الْجُرْحِ دَمٌ وَقَيْحٌ وَلٰكِنْ قَدْ لَصِقَ عَلَى شَفَةِ الْجُرْحِ قَالَ: فَاتْبَعْهُ بِصُوفَةٍ، اَوْ كُرْسُفَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَاغْسِلْهُ، قُلْتُ: فَلَا رُخْصَةَ لِي اَنْ لَا اَمَسَّهُ وَلَا اُنَقِّيَهُ؟ قَالَ: لَا تُصَلِّ وَبِكَ دَمٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میری کلائی پر زخم ہے' اُنہوں نے فرمایا: ہم اُسے معاف نہیں کریں گے' تم اُس پر پانی لگاؤ' میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس زخم کے اردگرد خون اور پیپ موجود ہو اور وہ زخم کے سوراخ پر چپکی ہوئی ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس پر روئی یا کوئی کپڑا لگاؤ جس پر پانی لگا ہوا ہو اور اُسے دھولو۔ میں نے کہا: کیا اس بارے میں میرے لیے کوئی رخصت نہیں ہے کہ میں اس پر پانی نہ لگاؤں یا اسے صاف نہ کروں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم ایسی حالت میں نماز ادا نہ کرو کہ تم پر خون لگا ہوا ہو۔

617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قُرْحَةٌ فِي ذِرَاعِي، اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْجُرْحُ فَاتِحًا فَاهُ قَالَ: فَلَا تُدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ وَاَمِسِ الْمَاءَ مَا حَوْلَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میری کلائی میں زخم موجود ہے' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس زخم کا منہ کھلا ہوا ہو۔ اُنہوں نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اُس میں داخل نہ کرو' اُس کے اردگرد کی جگہ پر پانی لگالو۔

618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَكْسُورُ الْيَدِ مَعْصُوبٌ عَلَيْهَا قَالَ: يَمْسَحُ الْعِصَابَةَ وَحْدَهُ وَحَسْبُهُ قَالَ: فَلَا بُدَّ اَنْ يَمَسَّ الْعِصَابَ، اِنَّمَا عِصَابُ يَدِهِ بِمَنْزِلَةِ يَدِهِ، يَمْسَحُ عَلَى الْعِصَابِ مَسْحًا، فَاِنْ اَخْطَاَ مِنْهُ شَيْئًا فَلَا بَاْسَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ہے جس کا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے اور اُس پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص صرف پٹی پر مسح کرے گا یہ اُس کے لیے کافی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: یہ بات ضروری ہے کہ وہ پٹی کو چھوئے کیونکہ اُس کے ہاتھ کی پٹی اُس کے ہاتھ کی مانند ہے' وہ پٹی پر مسح کرے گا اور اگر اُس پٹی میں سے کوئی چیز رہ جائے (جس پر مسح نہ ہو سکے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى دُمَّلٍ فِي ذِرَاعِ رَجُلٍ عِصَابٌ، اَوْ قُرْحَةٍ يَسِيرَةٍ، اَيَمْسَحُ عَلَى الْعِصَابِ اَوْ يَنْزِعُهُ؟ قَالَ: اِذَا كَانَتْ يَسِيرَةً فَاُحِبُّ اَنْ يَنْزِعَ الْعَصَائِبَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کی کلائی پر موجود پھوڑے پھنسیوں پر پٹی بندھی ہوئی ہو' یا معمولی سا زخم ہو تو کیا وہ اپنی پٹی پر مسح کرے گا' یا اُسے اتار دے گا۔ اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ تھوڑا سا ہے تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ پٹی کو اُتار دے۔

620 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي كَسْرِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَكُلِّ شَيْءٍ شَدِيدٍ، إِذَا كَانَ مَعْصُوبًا فَاللّٰهُ اَعْذَرَ بِالْعُذْرِ فَلْيَمْسَحِ الْعَصَائِبَ

* ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹا ہوا ہو' یا کوئی بھی ایسی چیز جو انتہائی شدید ہو اور اُس پر پٹی بندھی ہوئی ہو' تو اللہ تعالیٰ عذر کو قبول کرنے والا ہے' ایسے شخص کو پٹی پر مسح کرنا چاہیے۔

621 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: اَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* مالک بن مغول بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں پٹی پر مسح کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ فَقَالَ: امْسَحْ عَلَيْهَا مَسْحًا، فَاللّٰهُ اَعْذَرَ بِالْعُذْرِ

* اشعث بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس پر مسح کرلو' اللہ تعالیٰ عذر کو قبول کرنے والا ہے (یا معاف کرنے والا ہے)۔

623 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: انْكَسَرَ اَحَدُ زَنْدَيَّ فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَنِي اَنْ اَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ

* امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) اپنے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری ایک ہڈی ٹوٹ گئی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں پٹی پر مسح کرلوں۔

624 - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، ضَرَبْتُ بَعِيرًا لِي فَشَجَجْتُ نَفْسِي، فَسَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: اغْسِلْ مَا حَوْلَهُ وَلَا تَقْرَبْهُ الْمَاءَ

* سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اونٹ کو مارا تو خود کو زخمی کرلیا' میں نے سعید بن جبیر سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس زخم کے آس پاس کی جگہ کو دھولو لیکن اُس زخم پر پانی نہ لگانا۔

625 - آثارِ صحابہ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ قَالَ: اِذَا كَانَ الْجُرْحُ مَعْصُوبًا فَامْسَحْ حَوْلَ الْعِصَابَةِ عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب زخم پر پٹی لگی ہوئی ہو تو پٹی کے اردگرد کی جگہ پر مسح کرلو۔

626 - آثارِ صحابہ: عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنِ اشْتَكَيْتُ اُذُنِي فَاشْتَدَّ عَلَيَّ اَنْ اَغْسِلَهَا قَالَ: لَا تُنَقِّهَا وَاَمِسَّهَا الْمَاءَ فَقَطْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے کان میں تکلیف ہو اور اُسے دھونا میرے لیے دشواری کا باعث ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے اچھی طرح صاف نہ کرو تم صرف اُسے پانی لگادو۔

628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ وَهُوَ وَجِعٌ فَوَضَّؤُوهُ، فَلَمَّا بَقِيَتْ اِحْدَى رِجْلَيْهِ قَالَ: امْسَحُوا عَلٰى هٰذِهٖ فَاِنَّهَا مَرِيضَةٌ وَكَانَ بِهَا حُمْرَةٌ. وَالْحُمْرَةُ: الْوَرَمُ

٭٭ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم ابوالعالیہ ریاحی کے پاس گئے اُنہیں تکلیف لاحق تھی لوگوں نے اُنہیں وضو کروایا جب اُن کا ایک پاؤں باقی رہ گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس پر مسح کردو کیونکہ یہ بیمار ہے۔ اُنہیں حمرہ کی شکایت تھی۔ (راوی کہتے ہیں:) حمرہ سے مراد ورم ہے۔

بَابُ الدُّودِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ

باب: انسان کے جسم سے نکلنے والے کیڑے کا حکم

629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الدُّودِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ مِثْلَ حَبِّ الْقَرْعِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ مِنْهُ وُضُوءٌ

٭٭ معمر نے قتادہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ انسان کے جسم سے جو کیڑا نکلتا ہے جو کدو کے دانے کی مانند ہوتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس کے نکلنے کی وجہ سے آدمی پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الدُّودِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ

٭٭ ابراہیم نخعی اُس کیڑے کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انسان کے جسم سے نکلتا ہے کہ اس میں وضو لازم نہیں ہوگا۔

631 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الدُّودِ يَخْرُجُ مِنَ

الْإِنْسَانِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ .

❋❋ عطاء انسان کے جسم سے نکلنے والے کیڑے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کی وجہ سے وضو کیا جائے گا۔

632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَهُ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَبِهِ نَأْخُذُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

باب: جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے کے بعد) وضو نہیں کیا جائے گا

633 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دُعِيَ اِلَى الطَّعَامِ فَاَكَلَ كَتِفًا، ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

❋❋ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی گئی' آپ نے شانے کا گوشت کھایا' پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

634 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ رَاَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، احْتَزَّ مِنْ كَتِفٍ فَاَكَلَ فَاَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَاَلْقَى السِّكِّينَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

❋❋ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے شانے کا گوشت کھایا اور پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے چھری کو رکھ دیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

635 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ

635 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب من لم يتوضا من لحم الشاة والسويق، حديث:203، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، حديث:557، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الافعال اللواتي لا توجب الوضوء، باب اسقاط ايجاب الوضوء من اكل ما مسته النار او غيرته، حديث:38، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان ايجاب الوضوء مما مست النار، حديث:578، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة العلم ان الوضوء ، حديث:1135، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب ترك الوضوء مما مسته النار، حديث:47، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب في ترك (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: تَوَضَّاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ احْتَزَّ كَتِفًا فَاَكَلَ، ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✵✵ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر آپ نے (جانور کے) شانے کا گوشت کھایا' پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✵✵ زہری نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے' آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْكُلُ عَرْقًا، اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَوَضَعَهُ، وَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہڈی (پر لگا ہوا گوشت) کھایا' پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اُسے رکھ دیا اور آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے پانی استعمال نہیں کیا (یعنی ازسرنو وضو نہیں کیا)۔

638 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَنْبًا مَشْوِيًّا، فَاَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✵✵ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' اُنہوں نے عطاء کو یہ بتایا کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنے ہوئے پہلو (کا گوشت) پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھایا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) الوضوء مما مست النار، حديث:161، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الرخصة في ذلك، حديث:485، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب ترك الوضوء مما غيرت النار، حديث:184، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان لا يتوضا مما مست النار، حديث:516، السنن الكبرى للنسائي، كتاب المزارعة، الشقاق بين الزوجين، حديث:4556، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:1933، مسند ابي يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، حديث:2670، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:1186

639 حدیث نبوی: اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزٌ وَلَحْمٌ، ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ، فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهٖ فَاَكَلَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَىْءٍ؟ فَوَاللّٰهِ مَا وَجَدَهٗ، فَقَالَ: اَيْنَ شَاتُكُمْ؟ فَاُتِيَ بِهَا فَاعْتَقَلَهَا، ثُمَّ حَلَبَ لَنَا فَصَنَعَ لَنَا حَيْسًا، فَاَكَلْنَا، ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ عُمَرَ فَوُضِعَتْ هَاهُنَا جَفْنَةٌ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ، وَهَاهُنَا جَفْنَةٌ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَاَكَلَ عُمَرُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

✱✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا' پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا' اور ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ نے بچا ہوا کھانا منگوایا اور اُسے کھالیا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (اُن کے گھر میں) داخل ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ اللہ کی قسم! اُنہیں کچھ بھی کھانے کے لیے نہیں ملا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تمہاری بکری کہاں ہے؟ وہ بکری لائی گئی تو اُنہوں نے اُسے باندھا اور ہمارے لیے اُس کا دودھ دوھ کر ہمارے لیے حیس تیار کیا' وہ ہم نے کھالیا' پھر ہم نماز کے لیے اُٹھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔ پھر اُس کے بعد میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (اُن کے گھر میں) داخل ہوا تو وہاں ایک بڑا تھال رکھا گیا جس میں روٹی اور گوشت موجود تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

640 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ لَا يَتَوَضَّاُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

✱✱ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

642 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَرَاَى اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ، ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَدْرِيْ مِمَّا ذَا اَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: تَوَضَّاْتُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اُبَالِيْ مِمَّا تَوَضَّاْتُ، اَشْهَدُ لَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كَتِفَ لَحْمٍ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّاَ قَالَ: وَسُلَيْمَانُ حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْهُمَا

✱✱ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اس بارے

میں بحث ہوگئی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ خیال تھا (کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد) وضو لازم ہوتا ہے' اُنہوں نے فرمایا: اے ابن عباس! کیا تم یہ جانتے ہو کہ کن صورتوں میں مجھے وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تو پنیر کے ٹکڑے بھی کھالوں تو اُس کے بعد ازسرنو وضو کروں گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں اس قسم کی صورتِ حال میں وضو کرتا ہوں (یا نہیں کرتا) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

اُس وقت سلیمان بن یسار نامی راوی ان دونوں صاحبان کے ساتھ موجود تھے۔

643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْـنَ عَـفَّانَ، اَكَلَ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ، ثُمَّ مَضَى اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ: تَـوَضَّـاْتُ كَـمَا تَوَضَّاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلْتُ كَمَا اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْتُ كَمَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋❋ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا کھانا کھایا جو آگ پر پکا ہوا تھا' پھر وہ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اُنہوں نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہی بات بیان کی تھی کہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: میں نے اُسی طرح وضو کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور میں نے اُسی طرح کھانا کھایا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا اور پھر میں نے اُسی طرح (ازسرنو وضو کیے بغیر) نماز ادا کرلی جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔

644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الـرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: الْـوُضُـوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: وَكَيْفَ يُسْاَلُ اَحَدٌ وَفِينَا اَزْوَاجُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ وَاُمَّهَاتُـنَـا قَالَ: فَاَرْسَلَنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلْتُهَا فَقَالَتْ: اَتَانِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ تَوَضَّاَ فَنَاوَلْتُهُ عَرْقًا اَوْ كَتِفًا فَاَكَلَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

❋❋ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) وضو لازم ہوتا ہے' تو مروان نے کہا: کسی اور شخص سے اس بارے میں کیسے سوال کیا جا سکتا ہے جبکہ ہمارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج موجود ہیں جو ہماری مائیں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو مروان نے مجھے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا' میں نے اُن سے سوال کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ وضو کر چکے تھے' میں نے آپ کی خدمت میں ایک ہڈی (والا گوشت) یا شانے کا گوشت پیش کیا تو آپ نے اُسے کھایا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

645 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الصَّلَاةِ فَرَاٰى بَعْضَ صِبْيَانِهٖ مَعَهٗ عَرْقٌ، فَاَخَذَهٗ فَانْتَهَشَ مِنْهُ، ثُمَّ مَضٰى فَصَلّٰى

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو آپ نے کسی بچے کے ہاتھ میں (گوشت والی) ہڈی دیکھی' آپ نے اُسے لیا اور اُس میں سے دانتوں کے ذریعہ نوچ کر کھایا اور پھر تشریف لے گئے اور نماز ادا کرلی۔

646 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ خَالِهٖ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُبَيَّتُ لَهٗ فِيْ بَيْتِ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ فَيُحَدِّثُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اَخْبِرْنِيْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اُخْبِرُكَ اِلَّا مَا رَاَيْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْبَابِ لُقِيَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَرَجَعَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✵✵ محمد بن اسحاق اپنے ماموں کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ بات چیت کر رہے تھے تو کسی شخص نے اُن سے کہا: آپ مجھے بتایئے کہ جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہے اُسے کھانے سے وضو لازم ہوتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں صرف وہی بات بتاؤں گا جو میں نے نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب آپ کے گھر میں موجود تھے' اسی دوران مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جانے کے لیے کھڑے ہوئے' جب آپ دروازے پر پہنچے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں روٹی اور گوشت موجود تھا' آپ اپنے اصحاب کے ساتھ واپس تشریف لائے' آپ نے اُسے کھایا' اُن حضرات نے بھی اُسے کھایا' پھر نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

647 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَكَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَتِفَ لَحْمٍ اَوْ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى لَنَا وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ اَنَّ جَابِرًا قَالَ وَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهٗ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: مَسَحَ يَدَهٗ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شانے یا شاید کلائی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

عطاء کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ اُنہوں نے کُلّی بھی نہیں کی اور اپنا ہاتھ بھی نہیں دھویا' میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ پونچھ لیا تھا۔

648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَكَلَ اَبُوْ بَكْرٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گوشت کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے از سرِنو وضو نہیں کیا۔

649 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَكَلْنَا مَعَ اَبِي بَكْرٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، قَالَ مَعْمَرٌ: - قَدْ اَحْسَبُهُ قَالَ: اِلَّا اَنَّهُ مَضْمَضَ -

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے از سرِنو وضو نہیں کیا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اُنہوں نے کُلّی کی تھی۔

650 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فِي الطَّرِيقِ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلْنَا مَعَهُ، وَجَعَلَ يَدْعُو مَنْ مَرَّ بِهِ، ثُمَّ مَضَيْنَا اِلَى الصَّلَاةِ فَمَا زَادَ عَلَى اَنْ غَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ، ثُمَّ صَلَّى

** علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ایک تھال کے پاس آئے' ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اُنہوں نے تھال کے بارے میں حکم دیا تو اُسے راستے میں رکھ دیا گیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اُس میں سے کھایا اور اُن کے ساتھ ہم نے بھی کھایا اور جو شخص وہاں سے گزر رہا تھا وہ اُسے بھی دعوت دے رہے تھے' پھر ہم نماز کے لیے چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کیا کہ اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے اور کُلّی کی اور نماز ادا کر لی۔

651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ كَانَ اَكَلَ عُمَرُ مِنْ جَفْنَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

** حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک پیالہ میں سے کھایا' پھر وہ اُٹھے اور نماز ادا کی اور از سرِنو وضو نہیں کیا۔

652 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اُتِينَا بِقَصْعَةٍ مِنْ بَيْتِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَاَكَلْنَا، وَمَعَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَمَضْمَضَ، وَغَسَلَ اَصَابِعَهُ عِنْدَ الْمَغْرِبِ

** علقمہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک پیالہ لایا گیا' جس میں روٹی اور گوشت موجود تھا' ہم نے اُس میں سے کھایا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے ساتھ (کھانا کھایا) پھر اُنہوں نے مغرب کے وقت کُلّی کی اور اپنی انگلیوں کو دھولیا (اور نماز ادا کی)۔

653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّمَا النَّارُ بَرَكَةُ اللّٰهِ، وَمَا تُحِلُّ مِنْ شَيْءٍ وَّلَا تُحَرِّمُهُ وَلَا وُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَا وُضُوْءَ مِمَّا دَخَلَ، اِنَّمَا الْوُضُوْءُ

مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْإِنْسَانِ، وَاَمَّا قَوْلُهُ: لَا تُحِلُّ مِنْ شَيْءٍ لِقَوْلِهِمْ: اِذَا مَسَّتِ النَّارُ الطِّلَاءَ حَلَّ، وَقَوْلُهُ: لَا تُحَرِّمُهُ لِقَوْلِهِمْ: الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

قَالَ عَطَاءٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لِإِنْسَانٍ يَسْاَلُهُ، عَنْ ذٰلِكَ: فَاِنْ كُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَاِنَّ الْحَمِيْمَ يُغْتَسَلُ بِهِ، وَكَانَ لَا يَرَى بِالْغُسْلِ بِالْحَمِيْمِ بَاْسًا وَيَتَوَضَّاُ بِهِ، وَاَنَّ الْاَدْهَانَ قَدْ مَسَّتْهَا النَّارُ فَلَا تَتَوَضَّأْ مِنْهَا

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آگ اللہ تعالیٰ کی برکت ہے' یہ کسی بھی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتی ہے اور جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہو (اُسے کھانے کی وجہ سے) وضو لازم نہیں ہوتا ہے اور وضو کسی ایسی چیز کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا جو اندر جاتی ہے' وضو اُس چیز کی وجہ سے لازم ہوتا ہے جو انسان کے جسم میں سے باہر نکلتی ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ان الفاظ کا تعلق ہے کہ یہ کسی بھی چیز کو حلال نہیں کرتی ہے' اس سے مراد یہ تھی کہ بعض لوگوں اس بات کے قائل ہیں کہ جب طلاء کو آگ پر پکا لیا جائے تو وہ حلال ہو جاتا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ یہ کسی بھی چیز کو حرام نہیں کرتی ہے' اس کی وجہ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہوتا ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا' وہ ایک شخص کو یہ کہہ رہے تھے جس نے اُن سے دریافت کیا تھا کہ اگر تم نے آگ پر پکی ہوئی چیز کی وجہ سے وضو کرنا ہی ہے تو پھر تو تم گرم پانی کی وجہ سے غسل کیا کرو' وہ شخص اس بات کا قائل تھا کہ گرم پانی کے ذریعہ وضو کرنے یا اُس کے ذریعہ غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر کوئی تیل آگ پر پکایا گیا ہو تو اُس کو لگانے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوگا۔

654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نَاْتِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَحْيَانًا فَيُقَرِّبُ عَشَاءَهُ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، فَيَتَعَشّٰى وَنَتَعَشّٰى، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّغْسِلَ كَفَّيْهِ وَيُمَضْمِضَ، وَلَا يَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ

* عبداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: ہم بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو وہ سورج غروب ہونے کے قریب رات کا کھانا آگے کر دیتے تھے' وہ رات کا کھانا کھاتے تھے تو ہم بھی ساتھ کھاتے تھے' اور وہ بعد میں صرف اپنے ہاتھ دھوتے تھے اور کُلی کرتے تھے' از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے۔

655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ: اِنَّ النَّارَ لَمْ يَزِدْهُ اِلَّا طَيِّبًا

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: آگ صرف پاکیزگی میں اضافہ کرتی ہے۔

656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا

مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ فَقَرَّبَ لَنَا طَعَامًا وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: إِذَا حَضَرَ هٰذَا فَابْدَءُ وْا بِهِ فَأَكَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَلَا نَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهُ: قَالَ يُقَالُ: الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ: مَا زَادَهُ النَّارُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَوْ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ لَمْ تَأْكُلْهُ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى بِنَا عَلَى طِنْفَسَةٍ - أَوْ عَلَى بِسَاطٍ - قَدْ طَبَّقَ بَيْتَهُ

* * مقسم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ اُن کے گھر میں موجود تھے' اُنہوں نے ہمارے سامنے کھانا رکھا' اسی دوران نماز کے لیے اذان ہوگئی تو اُنہوں نے فرمایا: جب یہ سامنے آ چکا ہوتو پہلے اسے نمٹا لو۔ لوگوں نے کھانا کھالیا تو بعض حضرات نے یہ کہا: کیا ہم وضو نہ کرلیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہوتا ہے' حالانکہ آگ صرف پاکیزگی میں اضافہ کرتی ہے اور اگر یہ آگ پر پکا ہوا نہ ہوتا تو تم اسے کھا بھی نہیں سکتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے ایک چٹائی پر ہمیں نماز پڑھائی' جسے اُنہوں نے گھر میں بچھایا ہوا (یا پردے کے طور پر لٹکایا) ہوا تھا۔

657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَوْلَا التَّلَمُّظُ مَا بَالَيْتُ أَنْ لَا أُمَضْمِضَ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر دانتوں میں پھنسے ہوئے ریشوں کا معاملہ نہ ہوتو میں اس بات کی پروا نہ کروں کہ میں کلی نہیں کرتا۔

658 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ، وَالصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ، وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: باہر نکلنے والے چیز کی وجہ سے وضو لازم ہوتا ہے اور روزہ اندر داخل ہونے والی چیز کی وجہ سے (ٹوٹتا ہے)' باہر نکلنے والی چیز کی وجہ سے نہیں (ٹوٹتا ہے۔)

659 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ التَّيْمِيُّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَتَعَشَّيْتُ مَعَ أَبِي طَلْحَةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهِمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَحَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَقُمْتُ أَتَوَضَّأُ فَقَالُوا: مَا هٰذِهِ الْعِرَاقِيَّةُ الَّتِي أَحْدَثْتَهَا، مِنَ الطَّيِّبَاتِ تَتَوَضَّأُ؟ فَصَلَّوْا الْمَغْرِبَ جَمِيعًا وَلَمْ يَتَوَضَّئُوا

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' میں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب سے پہلے کھانا کھالیا' اُن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بھی موجود تھے' جن میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' مغرب کا وقت ہوا تو میں اُٹھ کر وضو کرنے لگا تو اُن حضرات نے فرمایا: یہ عراقی شخص کون سا نیا کام کرنے لگا ہے' کیا یہ پاکیزہ چیزیں کھانے کے بعد وضو کرنے لگا ہے! پھر اُن حضرات نے مغرب کی نماز ادا کی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَمَّا مَسَّتِ

النَّارُ، فَاَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ، ثُمَّ اَعْجَلَتْهُ حَاجَةٌ قَالَ: اَحْسَبُهُ دَعَاهُ الْاَمِيرُ فَدَعَا بِلَبَنٍ وَّسَمْنٍ وَّخُبْزٍ، فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَمَا تَوَضَّاَ . قَالَ ابْنُ سِيرِيْنَ: فَظَنَنْتُ اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ يُرِيَنِى ذٰلِكَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد (وضو کرنے) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بکری کے بارے میں حکم دیا' اُسے ذبح کیا گیا' پھر اُنہیں کوئی ضروری کام پیش آ گیا' میرا خیال ہے کہ گورنر نے اُنہیں بلا لیا تھا' تو اُنہوں نے دودھ اور گھی اور روٹی منگوائی' اُنہوں نے کھانا کھایا' اُن کے ساتھ ہم نے بھی کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میرا اندازہ ہے کہ اس کے ذریعہ وہ مجھے کر کے دکھانا چاہتے تھے (کہ اس صورتِ حال میں وضو لازم نہیں ہوتا)۔

661 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّهُ كَانَ يَاْكُلُ الثَّرِيْدَ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّاُ

✵✵ شقیق بن سلمہ ثرید کھاتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ آكُلُ مَعَ اَبِيْ اُمَامَةَ الثَّرِيْدَ وَاللَّحْمَ، فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّاُ

✵✵ ابو غالب بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ثرید اور گوشت کھاتا تھا' پھر وہ نماز ادا کرتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

663 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ، قَالَ: وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ، لِاَنَّهُ يَدْخُلُ وَهُوَ طَيِّبٌ لَا عَلَيْكَ مِنْهُ وَيَخْرُجُ وَهُوَ خَبِيثٌ عَلَيْكَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ وَالطُّهُوْرُ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: وضو اُس چیز پر لازم ہوتا ہے جو باہر نکلتی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: یہ اُس چیز پر لازم نہیں ہوتا جو اندر جاتی ہے' کیونکہ جو چیز اندر جاتی ہے وہ پاکیزہ ہوتی ہے' اُس کی وجہ سے تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور جو چیز باہر نکلتی ہے وہ خبیث ہوتی ہے' اُس کی وجہ سے تم پر وضو اور طہارت لازم ہوگی۔

664 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ رَبِيْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ اَوْ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، فَقِيْلَ لَهُ: نَاْتِيكَ بِوَضُوْءٍ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ لَمْ اُحْدِثْ

✵✵ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بکری کے شانے کا گوشت یا کلائی کا گوشت کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔ اُن سے کہا گیا: ہم آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر آئیں! تو اُنہوں نے فرمایا: میں بے وضو نہیں ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ مِنَ الشِّدَّةِ

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کے بارے میں جوسختی منقول ہے

665 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ سَوِيقًا، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقَالَتْ لَهُ: تَوَضَّاْ يَا ابْنَ اَخِي؟ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَوَضَّاْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: بَلَغَنِي، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَائِشَةَ كَانَا يَتَوَضَّآنِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

* ابوسفیان بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: وہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے اُن صاحب کو ستو پلوائے' پھر وہ اُٹھ کر نماز ادا کرنے لگے تو سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا: اے میرے بھتیجے! تم وضو کرلو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) وضو کرو۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) ازسرِنو وضو کرتے تھے۔

666 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَبَلَغَنِي ذٰلِكَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) وضو کرو۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

---

666 -سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب التشديد في ذلك، حديث:169، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب الوضوء مما غيرت النار، حديث:180، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يرى الوضوء مما غيرت النار، حديث: 543، السنن الكبرى للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، الامر بالوضوء مما مست النار، حديث:181، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب اكل ما غيرت النار , هل يوجب الوضوء ام لا، حديث:235، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان رضي الله عنها، حديث:26213، مسند ابي يعلى الموصلي، حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان ام المؤمنين، حديث:6985، المعجم الكبير للطبراني، باب الياء ، ما اسندت ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، ابو سفيان بن سعيد بن المغيرة بن الاخنس ، حديث:19361

667 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِاَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ، فَقَالَ: اَتَدْرِي مِمَّا اَتَوَضَّاُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

٭٭ ابراہیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا' وہ وضو کر رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو! میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اُن کی وجہ سے میں وضو کر رہا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد ازسرِنو وضو کیا کرو۔

668 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، وَجَدَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّمَا اَتَوَضَّاُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا، لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَضَّاُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

٭٭ ابراہیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے پایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھا لیے تھے جس کی وجہ سے میں وضو کر رہا ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کرلو۔

669 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: مَا اُبَالِي اَغْمَسْتُ يَدَيَّ فِي فَرْثٍ وَدَمٍ اَوْ اَكَلْتُ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ وَلَمْ اَتَوَضَّاْ، قَالَ: وَبِهِ كَانَ الْحَسَنُ يَاْخُذُ

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ میں اپنا ہاتھ لید یا خون میں ڈبو دوں' یا میں آگ پر پکا ہوا کھانا کھالوں اور پھر میں ازسرِنو وضو کیے بغیر نماز ادا کرلوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ، قُلْتُ: مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ فَدَعَا بِطَعَامٍ لِلنَّاسِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوا، ثُمَّ قَامُوا اِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّئُوا - اَوْ قَالَ: فَمَا مَسُّوا مَاءً -. كَانَ اَنَسٌ يَتَوَضَّاُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجاج کے ہاں سے باہر نکلے اور وہ خود کلامی کے انداز میں کچھ بات چیت کر رہے تھے' میں نے کہا: اے ابوحمزہ! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس شخص کے ہاں سے باہر نکلا ہوں' اس نے لوگوں کے لیے کھانا منگوایا تھا' اس نے کھانا کھایا لوگوں نے بھی کھانا کھایا' پھر یہ لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے پانی کو چھوا بھی نہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ آگ پر پکی ہوئی کھانے کے بعد از سر نو وضو کیا کرتے تھے۔

671 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، حَتَّى يَتَوَضَّأَ مِنَ السُّكَّرِ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد از سر نو وضو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ شکر کھانے کے بعد بھی وضو کرتے تھے۔

672 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَخَذْتُ دُهْنَةً طَيِّبَةً فَدَهَنْتُ بِهَا لِحْيَتِي، أَكُنْتُ مُتَوَضِّئًا؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ أَخِي إِذَا حَدَّثْتَ بِالْحَدِيثِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ جَدَلًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ مَعْمَرٌ، وَالزُّهْرِيُّ يَتَوَضَّآنِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد از سر نو وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا اور یہ کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں پاکیزہ تیل حاصل کرکے اُسے اپنی داڑھی پر لگا لیتا ہوں تو کیا مجھے اس کی وجہ سے وضو کرنا پڑے گا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کر دی جائے تو تم بحث کرنے کے لیے اُس کے لیے مثالیں پیش نہ کیا کرو۔

معمر اور زہری بھی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد از سر نو وضو کیا کرتے تھے۔

673 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

٭٭ سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد از سر نو وضو کرتے تھے۔

674 - آثارِ صحابہ: عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد از سر نو وضو کرتی تھیں۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْحَمِيمِ

باب: گرم پانی کے ذریعہ وضو کرنا

675 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ

✱✱ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی کے ذریعہ غسل کیا کرتے تھے۔

676 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گرم پانی کے ذریعہ وضو کیا کرتے تھے۔

677 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُّغْتَسَلَ بِالْحَمِيمِ وَيُتَوَضَّاُ مِنْهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: گرم پانی کے ذریعہ غسل کرنے یا وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُكْرَهُ اَنْ يُّغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ وَيُتَوَضَّاَ بِهٖ؟

قَالَ: لَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا گرم پانی کے ذریعہ وضو کرنے یا غسل کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِمَّا اُكِلَ مِنَ الْفَاكِهَةِ وَمَا مَسَّتِ النَّارُ

باب: کوئی پھل یا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کُلّی کرنا

679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِنَ اللَّحْمِ وَغَاسِلَ يَدِكَ مِنْ اَثَرِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: بِاُشْنَانٍ اَوْ بِمَاءٍ؟ قَالَ: بَلْ بِالْمَاءِ اِنَّمَا الْاُشْنَانُ شَيْءٌ اَحْدَثُوهُ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ الْوَدَكَ سَمْنًا، اَوْ رُبًّا، اَوْ وَدَكًا اَكَلْتَ مِنْهُ اَكُنْتَ غَاسِلَ يَدِكَ مِنْهُ، اَوْ مُتَمَضْمِضًا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَمِنْ خُبْزٍ وَّحْدَهٗ؟ قَالَ: وَلَا اُمَضْمِضُ مِنْهُ وَلَا اَغْسِلُ يَدَيَّ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ گوشت کھانے کے بعد ازسرِنو وضو کریں گے اور اُس کے بعد اپنے ہاتھ کو دھوئیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: صابن کے ذریعہ یا صرف پانی کے ذریعہ؟ اُنہوں نے فرمایا: بلکہ صرف پانی کے ذریعہ' کیونکہ صابن ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں نے بعد میں ایجاد کی ہے۔ میں نے کہا: چربی یا گھی یا رُبّ (پھل کے شیرے کو پکا کر تیار کرنا) کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' آپ اُسے کھا لیتے ہیں' تو کیا اس کے بعد آپ اپنے ہاتھ کو دھوئیں گے یا کُلّی کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: تو کیا صرف روٹی کی وجہ سے کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس کی وجہ سے نہ تو کُلّی کروں گا اور نہ اپنے ہاتھ کو دھوؤں گا۔

680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الثِّمَارُ الْخِرِيزُ وَالْمَوْزُ قَالَ: لَمْ اَكُنْ لِاَغْسِلَ مِنْهَا يَدَيَّ وَلَا اُمَضْمِضُ اِلَّا اَنْ تُقَذِّرَنِیْ اَنْ يُّلْصَقَ شَيْءٌ مِنْهَا بِيَدَيَّ، فَاَمَّا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا، قُلْتُ: فَمَا

شَأْنُكَ تُمَضْمِضُ مِنَ اللَّحْمِ مِنْ بَيْنِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّحْمَ يَدْخُلُ فِي الْاَضْرَاسِ وَالْاَسْنَانِ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ اَسْنَانِكَ مِنْهُ شَيْءٌ اَكُنْتَ مُبَالِيًا اَلَّا تُمَضْمِضَ؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اُبَالِي اَلَّا اَتَمَضْمَضَ مِنْهُ اَبَدًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خریز (شاید اس سے مراد تربوز ہے) یا کیلا' ان پھلوں (کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: میں ان کی وجہ سے نہ تو اپنے ہاتھ دھوؤں گا اور نہ ہی کُلّی کروں گا' البتہ اگر میرے ہاتھ پر گندگی لگ جائے یا اُن میں سے کوئی چیز میرے ہاتھ پر چپک جائے (تو پھر دھولوں گا) اس کے علاوہ صورتِ حال ہو تو پھر نہیں دھوؤں گا۔

میں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ باقی چیزوں کو چھوڑ کر صرف گوشت کھانے کے بعد وضو کرتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: گوشت دانتوں اور داڑھوں کے درمیان پھنس جاتا ہے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ کو پتا ہو کہ آپ کے دانتوں کے درمیان گوشت میں سے کچھ بھی نہیں پھنسا ہے تو کیا آپ اس بات کی کوئی پروا کریں گے کہ آپ کُلّی نہ کریں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کروں گا کہ میں اس کو کھانے کے بعد کبھی بھی کُلّی نہ کروں۔

681 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَتَانَا اَبُو بَكْرٍ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاَكَلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روٹی اور گوشت لے کر ہمارے پاس آئے' ہم نے اُسے کھالیا' پھر اُنہوں نے پانی منگوا کر اُس سے کُلّی کی اور از سر نو وضو نہیں کیا اور پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔

682 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: تَوَضَّاْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَمَضْمِضْ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا تُمَضْمِضْ مِنَ الْفَاكِهَةِ

٭٭ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو اور دودھ پینے کے بعد کُلّی کرو' البتہ پھل کھانے کے بعد کُلّی نہ کرو۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

باب: کوئی چیز پینے کے بعد کُلّی کرنا

683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ

683 -صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب: هل يمضمض من اللبن؟، حديث:207، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، حديث:563، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الافعال اللواتی لا توجب الوضوء، باب ذكر الدليل على ان المضمضة من شرب اللبن استحباب لازالة، حديث:47، مستخرج ابی عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب فی المضمضة من شرب اللبن والدسم، حديث:585، صحيح ابن حبان، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ فَاهُ، وَقَالَ: اِنَّ لَهُ دَسَمًا

✸✸ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دودھ پیا' پھر آپ نے اپنے منہ میں کُلّی کی' پھر ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

684 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ كَانَ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ، ثُمَّ يُصَلِّي

✸✸ ابوغالب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ دودھ پینے کے بعد کُلّی کیا کرتے تھے اور پھر نماز ادا کرتے تھے۔

685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: شَرِبَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَبَنًا ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: اَلَا تُمَضْمِضُ؟ قَالَ: لَا، اُبَالِيهِ اسْمَحُوا يَسْمَحِ اللّٰهُ لَكُمْ

✸✸ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دودھ پیا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ کُلّی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! میں اس بات کی پروانہیں کرتا' تم لوگ نرمی کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ نرمی کرے گا۔

686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ مُطَرِّفٌ: اَلَا تُمَضْمِضُ؟ قَالَ: لَا اُبَالِيهِ اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ) (النحل: 66)، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَدْ قَالَ: (لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ) (النحل: 66)

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دودھ پیا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو مطرف نے اُن سے کہا: کیا آپ کُلّی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کی پروانہیں کرتا' تم لوگ آسانی کرو تمہارے ساتھ آسانی کی جائے گی۔ ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے:

''یہ لید اور خون کے درمیان میں سے نکلتا ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) کتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر اباحة ترك الوضوء من شرب الالبان كلها، حديث:1174، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب في الوضوء من اللبن، حديث:170، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب المضمضة من شرب اللبن، حديث:498، الجامع للترمذى، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب المضمضة من اللبن، حديث:85، السنن الصغرى، صفة الوضوء، سؤر الهرة، المضمضة من اللبن، حديث:187، السنن الكبرىٰ للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، المضمضة من اللبن، حديث:187، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب المضمضة من شرب اللبن وغيره مما له دسومة، حديث:699' مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:1898، مسند عبد بن حميد، مسند ابن عباس رضي الله عنه، حديث:650

''یہ دودھ ہے جو خالص ہے اور پینے والوں کے لیے سیری کا باعث ہوتا ہے''۔

687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ الرِّشْكُ، اَنَّهُ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: شَرِبَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَبَنًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ: اَلَا تُمَضْمِضُ؟ فَقَالَ: لَا اُبَالِيهِ بَالَةً اسْمَحُوا يُسْمَحْ لَكُمْ

✽✽ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دودھ پیا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ کلی نہیں کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا' تم لوگ نرمی کرو تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔

688 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَالْحَارِثِ الْاَعْوَرِ كَانَا يُمَضْمِضَانِ مِنَ اللَّبَنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

✽✽ ابن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حارث اعور کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ دودھ پینے کے بعد تین' تین بار کلی کیا کرتے تھے۔

689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: تُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

✽✽ ابن محیریز فرماتے ہیں: تم دودھ پینے کے بعد کلی کرو۔

690 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، شَرِبَ سَوِيقًا دَقِيقًا فِيْ مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ لَهُ: الْغَضْبَانُ بْنُ الْقَبَعْثَرِيُّ: اَلَا تُمَضْمِضُ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكُمْ، وَلَمْ يُمَضْمِضْ

✽✽ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کی مسجد میں ستو اور آٹا ملا ہوا مشروب پیا تو غضبان بن قبعثری نے اُن سے کہا: آپ کلی نہیں کریں گے؟ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: تم نرمی کرو' تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کلی نہیں کی۔

691 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَابْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ خَيْبَرَ رَوْحَةٌ، دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَوْمَ بِاَزْوَادِهِمْ، فَمَا اُتِيَ اِلَّا بِسَوِيقٍ فَلَاكَ وَلُكْنَا، ثُمَّ قَامَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّى الظُّهْرَ - اَوِ الْعَصْرَ -

✽✽ سوید بن نعمان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے' جب ہم صہباء کے مقام پر پہنچے اور ہمارے اور خیبر کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کھانے پینے کا سامان لانے کے لیے کہا

تو آپ کی خدمت میں ستو پیش کیے گئے' آپ نے اُنہیں پھانک لیا' ہم نے بھی اُنہیں پھانک لیا' پھر آپ کھڑے ہوئے' آپ نے کُلّی کی' ہم نے بھی کُلّی کی' پھر آپ نے ظہر کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عصر کی نماز ادا کی۔

692 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تُمَضْمِضُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ النَّبِيذِ وَالْعَسَلِ وَالسَّوِيقِ وَاللَّبَنِ؟ قَالَ: لَا. وَاللّٰهِ اِنِّي لَا اَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي الْمَسْجِدِ، فَمَا اُمَضْمِضُ حَتّٰى اُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: السَّوِيقُ الْجَشِيشُ قَالَ: لَا ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسْتَمْسِكُ بِالْفَمِ

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ مشروبات پینے کے بعد کُلّی کریں گے' جیسے: نبیذ یا شہد' یا ستو یا دودھ؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں مسجد میں نبیذ نہیں پیوں گا اور نہ ہی کُلّی کروں گا یہاں تک کہ نماز ادا کرلوں۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: ستو' جو کوٹے ہوئے ہوتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! یہ وہ چیز ہے جو منہ میں رُک جاتی ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيذِ

باب: نبیذ کے ذریعہ وضو کرنا

693 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي فَزَارَةَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ، مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجِنِّ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالَا: نَشْهَدُ الْفَجْرَ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: لَيْسَ مَعِي مَاءٌ، وَلٰكِنْ مَعِي اِدَاوَةٌ فِيهَا نَبِيذٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ، وَمَاءٌ طَهُورٌ فَتَوَضَّاَ. قَالَ اِسْرَائِيلُ فِي حَدِيثِهِ: ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنّات (نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری دی) اُس رات دو آدمی اُن میں سے پیچھے رہ گئے' اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ فجر کی نماز میں شریک ہوں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے (مجھ سے) دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: میرے پاس پانی نہیں ہے' تاہم میرے پاس

693- الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب الوضوء بالنبیذ، حدیث:84، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بالنبیذ، حدیث:381، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب الوضوء بالنبیذ، حدیث:77، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الرجل لا یجد الا نبیذ التمر , هل یتوضا به، حدیث:366، سنن الدارقطنی، کتاب الطهارة، باب الوضوء بالنبیذ، حدیث:214، السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الطهارة، باب منع التطهیر بالنبیذ، حدیث:26، مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه، حدیث:3698، مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عبد الله بن مسعود، حدیث:5176' المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمه عبد الله، طرق حدیث عبد الله بن مسعود لیلة الجن مع رسول الله، باب من ذکر عن عبد الله بن مسعود انه کان معه، حدیث:9776

ایک مشکیزہ ہے جس میں نبیذ موجود ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھجور پاک ہوتی ہے اور پانی کرنے والا ہے تم وضو کرو۔

اسرائیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی۔

694 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَوَضَّأْ بِلَبَنٍ وَّلَا نَبِيذٍ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: دودھ یا نبیذ کے ذریعہ وضو نہ کرو۔

695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِاللَّبَنِ

٭٭ ابن جریج' عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ دودھ کے ذریعہ وضو کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْحِجَامَةِ وَالْحَلْقِ

باب: پچھنے لگوانے یا سر منڈوانے کے بعد وضو کرنا

696 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ قَالَ: يَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ، وَيَتَوَضَّأُ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْسَانًا حَلَقَ رَاْسَهُ وَاحْتَجَمَ عَلَيْهِ غُسْلٌ وَاجِبٌ؟ قَالَ: لَا

٭٭ عطاء ایسے شخص کے بارے میں جس نے پچھنے لگوائے ہوں' یہ فرماتے ہیں: وہ خون کو دھو لے گا اور وضو کرے گا۔ میں نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اپنا سر منڈواتا ہے اور پچھنے بھی لگوا لیتا ہے' تو کیا اُس پر غسل واجب ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

697 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ فَقُلْتُ: اَتَغْتَسِلُ الْيَوْمَ يَا اَبَا عِمْرَانَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اَغْسِلُ اَثَرَ الْمَحَاجِمِ

٭٭ منصور بیان کرتے ہیں: میں ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اُس وقت پچھنے لگوا رہے تھے' میں نے عرض کی: اے ابوعمران! کیا آپ آج غسل کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! میں پچھنے لگوانے کے مقامات کو دھو دوں گا۔

698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ اِذَا احْتَجَمَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: آدمی جب پچھنے لگوائے گا تو وہ غسل کرے گا۔

699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا فِي الْمُحْتَجِمِ: يَغْسِلُ اَثَرَ الْمَحَاجِمِ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّي

٭٭ حسن بصری اور قتادہ پچھنے لگوانے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ پچھنے لگانے کے مقام کو دھو لے گا اور پھر وضو کر کے نماز ادا کر لے گا۔

700 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِیْ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ اَثَرَ الْمَحَاجِمِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ پچھنے لگانے کے مقام کو دھولیا کرتے تھے۔

701 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِیْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْحِجَامَةِ

٭٭ ثویر بن ابوفاختہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ پچھنے لگوانے کے بعد غسل کیا جائے۔

702 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْحِجَامَةِ، وَالْمُوْسٰی، وَالْحَمَّامِ، وَالْجَنَابَةِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ.

قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ: مَا كَانَ يَرَوْنَ غُسْلًا وَاجِبًا، اِلَّا غُسْلَ الْجَنَابَةِ وَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ پانچ کاموں کے بعد میں غسل کروں: پچھنے لگوانے' اُسترا استعمال کرنے' حمام میں جانے' جنابت لاحق ہونے اور جمعہ کے دن۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے کہا: یہ حضرات اس غسل کو واجب نہیں سمجھتے تھے' صرف غسلِ جنابت کو واجب سمجھتے تھے اور یہ حضرات جمعہ کے دن غسل کو مستحب سمجھتے تھے۔

703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا احْتَجَمَ الرَّجُلُ اغْتَسَلَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص پچھنے لگوائے تو وہ غسل کرے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَيْنَ ظَهْرَانَیْ وُضُوْئِهٖ

باب: جب کوئی شخص وضو کے دوران بے وضو ہو جائے

704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ تَوَضَّاَ رَجُلٌ فَفَرَغَ مِنْ بَعْضِ اَعْضَائِهٖ، وَبَقِیَ بَعْضٌ، فَاَحْدَثَ وُضُوْءٌ مُسْتَقْبَلٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی شخص وضو کر رہا ہو اور ابھی وہ کچھ اعضاء سے فارغ ہوا ہو اور کچھ اعضاء باقی ہوں اور اسی دوران اُس کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ نئے سرے سے وضو کرے گا۔

705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَحْدَثَ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ وُضُوْءَهٗ اسْتَاْنَفَ الْوُضُوْءَ

✺✺ قتادہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص وضو مکمل کرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو وہ نئے سرے سے وضو کرے گا۔

بَابُ الْمَسْحِ بِالْمِنْدِيلِ

باب: وضو کرنے کے بعد رومال کے ذریعہ پونچھنا

706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْمِنْدِيلِ الْمُهَدَّبِ اَيَمْسَحُ بِهِ الرَّجُلُ الْمَاءَ؟ فَاَبَى اَنْ يُرَخِّصَ فِيهِ، وَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ اُحْدِثَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ يُذْهِبَ الْمِنْدِيلُ عَنِّي بَرْدَ الْمَاءِ؟ قَالَ: فَلَا بَاْسَ بِهِ اِذًا

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے پلو والے رومال کے بارے میں دریافت کیا گیا' کیا آدمی اُس کے ذریعہ پانی کو پونچھ لے گا؟ تو اُنہوں نے اس بارے میں رخصت دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو بعد میں سامنے آئے گی۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرا یہ ارادہ ہو کہ اُس رومال کے ذریعہ پانی کی ٹھنڈک مجھ سے دور ہو جائے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُمَا كَرِهَا الْمِنْدِيلَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ

✺✺ ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر نماز کے لیے وضو کے بعد رومال استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

708 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَاِذَا تَوَضَّاْتَ فَلَا تَمَنْدَلْ

✺✺ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم وضو کرو تو رومال استعمال نہ کرو۔

709 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَّمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ مِنَ الْوَضُوْءِ، وَلَمْ يَكْرَهْهُ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

✺✺ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ وضو (کے پانی) کو رومال کے ذریعہ پونچھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' البتہ وہ غسلِ جنابت کے بعد پانی کو پونچھنے کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔

710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، اَنَّ ابْنَ اَبِىْ لَيْلٰى، وَمُجَاهِدًا، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْمِنْدِيلَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ

✺✺ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ' مجاہد اور سعید بن جبیر نماز کے لیے وضو کرنے کے بعد رومال کے استعمال کو مکروہ سمجھتے تھے۔

711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تَمْسَحَ

عَنْكَ بِالثَّوْبِ الْوَضُوْءَ .

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سعید بن مسیب اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ تم وضو کے پانی کو کپڑے کے ذریعہ پونچھ لو۔

712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَاَبَا الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيَّ، كَانَا يَكْرَهَانِ ذٰلِكَ

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ سعید بن مسیب اور ابوالعالیہ ریاحی' یہ دونوں صاحبان اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ، اَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، تَوَضَّاَ، ثُمَّ دَعَا بِرُقْعَةٍ يُنَشِّفُ بِهَا قَالَ: فَرَاَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: فَرَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَمَقَتُّهُ، فَرَاَيْتُ مِنَ اللَّيْلِ كَاَنِّيْ اَقِيْءُ كَبِدِيْ فِي الْمَنَامِ

✵✵ حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے وضو کیا' پھر اُنہوں نے کپڑے کا ٹکڑا لیا اور اُس کے ذریعہ (اپنے اعضاء کو) پونچھ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے اُنہیں دیکھا تو اُس نے کہا: میں نے اُنہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا' میں نے اُن کے سامنے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو میں نے رات کو دیکھا کہ جیسے میں اپنے جگر کو قے کر رہی ہوں۔

714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كَانَتْ لَهٗ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا مِنَ الْوَضُوْءِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ حَمَّادٌ يَدْعُوْ بِالْمِنْدِيْلِ فَيُنَشِّفُ بِهٖ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: اُن کا ایک کپڑا تھا جس کے ذریعہ وہ وضو کے پانی کو خشک کیا کرتے تھے۔

ثوری فرماتے ہیں: حماد رومال منگوا کر اُس کے ذریعہ (اپنے اعضاء کو) خشک کر لیتے تھے۔

715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ خِرْقَةٌ فَكَانَ يُنَشِّفُ بِهَا اِذَا تَوَضَّاَ

✵✵ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ کا ایک رومال تھا جس کے ذریعہ وہ وضو کرنے کے بعد (اپنے اعضاء کو) خشک کرتے تھے۔

716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا بَاْسَ بِمَسْحِ الْوَضُوْءِ بِالْمِنْدِيْلِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، وَمَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ لَا يَرَيَانِ بِهٖ بَاْسًا

✵✵ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: وضو (کے جسم پر لگے ہوئے پانی) کو رومال کے ذریعہ پونچھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے کہ جس نے حسن بصری اور میمون بن مہران کو سنا ہے کہ اُن دونوں

کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَتْ لِعَلْقَمَةَ خِرْقَةٌ نَظِيفَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اِذَا تَوَضَّاَ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ کا ایک صاف کپڑا تھا جس کے ذریعہ وہ وضو کرنے کے بعد (اپنے اعضاء کو) پونچھ لیتے تھے۔

718 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَا: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ وَجْهَهُ مِنَ الْوَضُوْءِ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالْمِنْدِيلِ - اَوْ قَالَ: بِالثَّوْبِ -

✽✽ حسن بصری اور ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی نماز ادا کرنے سے پہلے اپنے چہرے پر لگے ہوئے وضو کے پانی کو رومال کے ذریعہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کپڑے کے ذریعہ پونچھ لے۔

719 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ ابْنَ سِيرِيْنَ كَانَ يَمْسَحُ بِالْمِنْدِيلِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

✽✽ ابن سیرین وضو کے بعد رومال کے ذریعہ (اپنے اعضاء کو) پونچھ لیتے تھے۔

720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَوَضَّاَ بِوَضُوْءٍ تَوَضَّاَ بِهِ صَاحِبُهُ لَمْ يُجْزِهُ، فَاِنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئًا عَلٰى وُضُوْءٍ اَجْزَاَهُ

✽✽ ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ ایک شخص ایک پانی سے وضو کرتا ہے اور پھر اُس کا ساتھی اُسی پانی کے ذریعہ وضو کر لیتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا' لیکن اگر وہ پہلے سے باوضو ہو اور پھر وضو کر لے' تو یہ جائز ہوگا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْبُصَاقِ

باب: تھوک کے ذریعہ وضو کرنا

721 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ: كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَاْمُرُ اَهْلَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ، مِنْ فَضْلِ سِوَاكِهِ

✽✽ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اُن کے مسواک کے بچے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کر لیں۔

722 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اِذَا حَكَكْتَ شَيْئًا مِنْ جَسَدِكَ وَاَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَمَسَحْتَهُ بِالْبُصَاقِ، فَاغْسِلْ ذٰلِكَ الْمَكَانَ بِالْمَاءِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ حَمَّادًا، يَقُوْلُ مِثْلَ

ذٰلِكَ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَرَاَيْتُ اَبَا مَعْمَرٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم وضو کی حالت میں اپنے جسم کے کسی حصہ پر خارش کرو تو پھر اُسے تھوک کے ذریعہ پونچھ لو اور اُس جگہ کو پانی کے ذریعہ دھولو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو بھی اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابومعمر کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

723 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ يَاْمُرُ الْخَيَّاطَ اَنْ يَبُلَّ الْخُيُوطَ بِالْمَاءِ، وَلَا يَبُلُّهَا بِرِيقِهِ

✵✵ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ درزی کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ دھاگہ کو پانی کے ذریعہ گیلا کر لے وہ اسے اپنے لعاب کے ذریعہ گیلا نہ کرے۔

724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَدْ قِيلَ فِي الْبُصَاقِ فَخُذْ فِيهِ بِاَيْسَرِ الْاَمْرِ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: تھوک کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم اس میں آسان معاملہ کو اختیار کرلو۔

725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: اُدْخِلُ اِصْبَعِي فِي فَمِي وَاُمِرُّهَا عَلَى اَسْنَانِي كَهَيْئَةِ السِّوَاكِ، ثُمَّ اُدْخِلُهَا فِي وَضُوئِي؟ قَالَ: لَا بَاْسَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو سنا' ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: میں اپنی انگلی اپنے منہ میں داخل کرتا ہوں اور اپنے دانتوں پر اُسے یوں پھیر لیتا ہوں جس طرح مسواک کی جاتی ہے' پھر میں وہ انگلی وضو کے پانی میں داخل کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ مِنَ الْاِنَاءِ اِذَا بَاتَ مَكْشُوفًا

باب: آدمی کا ایسے برتن سے وضو کرنا' جو برتن ساری رات اوپر کسی چیز کے بغیر پڑا رہا ہو

726 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: اِذَا بَاتَ الْاِنَاءُ مَكْشُوفًا لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، بَصَقَ فِيهِ اِبْلِيسُ - اَوْ تَفَلَ فِيهِ اِبْلِيسُ -، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: اَوْ يَشْرَبُ مِنْهُ

✵✵ زاذان فرماتے ہیں: جب کوئی برتن کھلا پڑا رہا ہو' اُس پر ڈھانپنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو' تو شیطان اُس میں لعاب ڈال دیتا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم ایک ہی ہے)

زاذان بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یا پھر شیطان اُس برتن میں سے پی لیتا ہے۔

بَابُ وُضُوْءِ الْمَقْطُوعِ

باب: جس شخص کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں اُس کا وضو کرنا

727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قُطِعَتْ ذِرَاعُهُ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى عَضُدَيْهِ وُضُوْءٌ، وَلٰكِنْ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ مِنَ الْعَضُدِ قَطُّ

* ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جس کی کلائی کٹی ہوئی ہو' وہ یہ فرماتے ہیں: اُس کے بازو پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا' البتہ بازو کا جو حصہ موجود ہے' وہاں پر وضو کرنا ہوگا۔

728 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ شَيْءٌ غَسَلَهُ

* ثوری فرماتے ہیں: اگر وضو کے مقامات میں سے کوئی چیز رہ گئی ہو تو آدمی اُسے دھولے۔

729 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ الْمَقْطُوعَ يُوَضَّاُ فِي اَطْرَافِهِ

* معمر فرماتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں' اُسے اطراف میں وضو کروا دیا جائے گا۔

بَابُ الْقَوْلِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ

باب: جب آدمی وضو کر کے فارغ ہو تو کیا پڑھے؟

730 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ، ثُمَّ فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ فَقَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ، خُتِمَ عَلَيْهَا بِخَاتَمٍ ثُمَّ وُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَمْ تُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَرَاَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ، ثُمَّ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَرُفِعَ لَهُ نُورٌ مِنْ حَيْثُ يَقْرَاُهَا اِلٰى مَكَّةَ

* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص وضو کرے اور پھر اپنے وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو ان کلمات پر مہر لگا دی جاتی ہے اور پھر انہیں عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے' یہ مہر قیامت کے دن تک نہیں توڑی جاتی اور جو شخص سورۂ کہف کی اُسی طرح تلاوت کرے جس طرح یہ نازل ہوئی ہو' وہ اگر دجال کا زمانہ پا بھی لے' تو دجال اُس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا اور اُس پر قابو نہیں پا سکے گا اور وہ شخص جہاں اُس سورت کی تلاوت کرتا ہے' وہاں سے لے کر مکہ مکرمہ تک اُس کے لیے نور کو بلند کر دیا جائے گا۔

731 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی وضو کرے تو یہ پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' اے اللہ! تُو مجھے توبہ کرنے والوں میں اور اچھی طریقہ سے پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل کردے''۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ

باب: موزوں اور عمامہ پر مسح کرنا

732 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: مَسَحَ بِلَالٌ عَلٰى مُوْقَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جرابوں پر مسح کیا تو اُن سے دریافت کیا گیا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

733 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى بِلَالٍ - اَوْ قَالَ: اُسَامَةَ - الشَّكُّ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - وَهُوَ يَتَوَضَّاُ تَحْتَ مَثْعَبٍ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ. قُلْتُ: مَا الْمَثْعَبُ؟ قَالَ: الْمِيْزَابُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت بلال رضی اللہ عنہ (امام عبدالرزاق کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اُس وقت ایک ''مثعب'' کے نیچے وضو کر رہے تھے' اُنہوں نے اپنے موزوں پر مسح کیا' تو اس

732 –صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الناصیۃ والعمامۃ، حدیث:439، صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الوضوء، جماع ابواب الوضوء وسننہ، باب الرخصۃ فی المسح علی العمامۃ، حدیث:180، مستخرج ابی عوانۃ، مبتدا کتاب الطھارۃ، اباحۃ المسح علی العمامۃ اذا مسحھا مع ناصیتہ وعلی الخمار، حدیث:553، سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب ما جاء فی المسح علی العمامۃ، حدیث:558، الجامع للترمذی، ابواب الطھارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی المسح علی العمامۃ، حدیث:97، السنن الصغری، سؤر الھرۃ، صفۃ الوضوء، باب المسح علی العمامۃ، حدیث:103، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطھارات، فی المسح علی الخفین، حدیث:1840، السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب الطھارۃ، المسح علی الخفین، حدیث:120، السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الطھارۃ، جماع ابواب سنۃ الوضوء وفرضہ، باب ایجاب المسح بالراس وان کان متعمما، حدیث:271، مسند احمد بن حنبل، حدیث بلال، حدیث:23273، مسند الطیالسی، وبلال مولی ابی بکر، حدیث:1197

شخص نے کہا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں اور چادر پر مسح کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: مثعب سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پرنالہ۔

734 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، سَاَلَ بِلَالًا كَيْفَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: تَبَرَّزَ، ثُمَّ دَعَانِیْ بِمِطْهَرٍ بِالْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، وَقَالَ: عَلٰى خِمَارِهٖ لِلْعِمَامَةِ

✵✵ ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سنا جنہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر کیسے مسح کرتے تھے؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر مجھے وضو کے برتن والے پانی کے ہمراہ بلاتے تھے' پھر آپ اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھوتے تھے' اپنے دونوں موزوں پر مسح کرتے تھے۔

راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے: اپنے عمامہ پر موجود چادر پر مسح کرتے تھے۔

735 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَعَلَى الْخِمَارِ

✵✵ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَعَلَى الْخِمَارِ

✵✵ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں اور چادر پر مسح کرتے تھے۔

737 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَكْحُوْلٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حِمَارٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ بِلَالًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ اَوْ عَلَى الْخِمَارِ، - اَوْ خِمَارٍ - اَبُو سَعِيْدٍ شَكَّ

✵✵ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''موزوں اور چادر پر مسح کرلو''۔

ابوسعید نامی راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے (تاہم مفہوم ایک ہی ہے)۔

738 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بَالَ، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى صَلَاةً مَكْتُوْبَةً

٭٭ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا تو وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا اور پھر اُنہوں نے اُٹھ کر فرض نماز ادا کی۔

739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَطَاءٌ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّا وَعَلَيْهِ الْعِمَامَةُ يُؤَخِّرُهَا عَنْ رَاْسِهِ، وَلَا يَحُلُّهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ فَاَشَارَ الْمَاءَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ عَلَى الْيَافُوخِ قَطُّ، ثُمَّ يُعِيدُ الْعِمَامَةَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے' آپ نے عمامہ باندھا ہوا تھا' آپ نے اُسے اپنے سر سے پیچھے کیا' آپ نے اُسے کھولا نہیں' پھر آپ نے اپنے سر پر مسح کیا اور ایک ہتھیلی کے ذریعہ پانی کو صرف اپنی چندیا پر لگایا اور پھر آپ نے عمامہ اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔

740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا، رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں' میں کسی سے بھی دریافت نہیں کروں گا! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

741 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَتِهِ، ثُمَّ يُمِرُّ بِيَدِهِ عَلَى الْعِمَامَةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامہ پر مسح کرتے تھے' آپ اپنا دستِ مبارک اپنی پیشانی پر رکھتے تھے اور پھر اپنا ہاتھ عمامہ پر پھیر لیتے تھے۔

742 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ بَلَغَكَ مِنْ رُخْصَةٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مِنْ اَبِي سَعْدٍ الْاَعْمَى. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي سَعْدٍ الْاَعْمَى حِينَ يُحَدِّثُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں رخصت کی روایت پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کسی سے کوئی روایت نہیں سنی' صرف ابوسعد نابینا سے روایت سنی ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے بھی یہ روایت ابوسعد نابینا سے سنی ہے جب اُنہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔

743 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَمْسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں کہ وہ عمامہ پر مسح کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَنْزِعُ الْعِمَامَةَ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَاْسِهِ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنا عمامہ اُتار کر پھر اپنے سر پر مسح کرتے تھے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ

باب: ٹوپی پر مسح کرنا

745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضِرَارٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَتَى الْخَلَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ مُزَرَّرَةٌ فَمَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ وَعَلَى جَوْرَبَيْنِ لَهُ مِرْعِزًّا اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ صَلَّى. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَالْقَلَنْسُوَةُ بِمَنْزِلَةِ الْعِمَامَةِ

٭٭ سعید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ بیت الخلاء تشریف لے گئے' پھر وہ تشریف لائے' اُنہوں نے سفید رنگ کی بٹنوں والی ٹوپی پہنی ہوئی تھی' اُنہوں نے اپنی ٹوپی پر اور جرابوں پر مسح کرلیا' اُن کی جرابیں سیاہ رنگ کی تھیں' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی۔

ثوری فرماتے ہیں: ٹوپی بھی عمامہ کے حکم میں ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنا

746 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ

٭٭ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ تَخَلَّفَ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ اَتَانِي

746- صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب المسح على الخفين، حديث:200، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب الرخصة في المسح على العمامة، حديث:181، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين وغيرهما ، ذكر الاباحة للمرء ان يمسح على عمامته كما كان يمسح على، حديث:1359، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب المسح على العمامة، حديث:744، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها ، باب ما جاء في المسح على العمامة، حديث:559، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب المسح على الخفين، حديث:118، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات ، من كان يرى المسح على العمامة، حديث:228، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، المسح على الخفين، حديث:123، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب المسح على الخفين، باب الرخصة في المسح على الخفين، حديث:1195، مسند احمد بن حنبل، مسند الشاميين، تمام حديث عمرو بن امية الضمري، حديث:16927، مسند الطيالسي، عمرو بن امية عن النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث:1336

فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ وَذٰلِكَ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا غَسَلَ وَجْهَهُ وَاَرَادَ غُسْلَ ذِرَاعَيْهِ، ضَاقَ كُمُّ جُبَّتِهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ قَالَ: فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ: ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَذَهَبْتُ اُوْذِنُهُ، فَقَالَ: دَعْهُ ثُمَّ انْصَرِفْ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَكْعَةً فَفَزِعَ النَّاسُ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: اَصَبْتُمْ، - اَوْ قَالَ: اَحْسَنْتُمْ -

✱✱ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' راستے میں کسی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے' آپ کے ساتھ میں بھی پیچھے ہو گیا' میرے پاس برتن تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی انڈیلا' یہ صبح کی نماز کے وقت کی بات ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ دھولیا اور بازوؤں کو دھونے کا ارادہ کیا تو آپ کے جُبّے کی آستینیں تنگ تھیں' آپ نے اُس وقت ایک شامی جُبّہ پہنا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبّے کے نیچے سے اپنے بازو باہر نکالے اور اپنے بازوؤں کو دھویا' پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگوں تک پہنچے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُنہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے' میں اُنہیں بتانا چاہتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو! جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور (رہ جانے والی) ایک رکعت ادا کر لی۔ لوگ اس بات پر پریشان ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم نے اچھا کیا ہے۔

748 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ: فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ اِدَاوَةً قَبْلَ

747- صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب : الرجل يوضء صاحبه، حديث:179، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب السح على الخفين، حديث:431، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب السح على الخفين، باب الرخصة في استعانة المتوضء بمن يصب عليه الماء ليطهر، حديث:203، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب السح على الخفين وغيرهما، ذكر البيان بأن هذه اللفظة " ومسح ناصيته " في هذا، حديث:1363، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب المغيرة بن شعبة رضي الله عنه، حديث:5897، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب ما جاء في السح على الخفين، حديث:70، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في السح على الخفين، حديث:747، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب السح على الخفين، حديث:130، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها' باب الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه، حديث:386، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صب الخادم الماء على الرجل للوضوء، حديث:78، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في السح على الخفين، حديث:1836، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، صب الخادم على الرجل الماء للوضوء، حديث:80، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:4946، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب مسح بعض الراس، حديث:250

صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَخَذْتُ اُهْرِيقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتّٰى اَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ، ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى يَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْاُخْرٰى فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اَحْسَنْتُمْ - اَوْ قَالَ: اَصَبْتُمْ -، يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا . قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ . وَزَادَ قَالَ: الْمُغِيرَةُ: فَاَرَدْتُ تَاْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ

✽✽ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شرکت کی' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' میں آپ کے ساتھ پانی کا برتن لے کر گیا' یہ فجر کی نماز سے پہلے کی بات ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر برتن میں سے پانی انڈیلا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنا چہرہ دھویا' پھر آپ نے اپنی کلائیاں جُبّے میں سے باہر نکالنا چاہیں تو جبہ کی آستینیں تنگ تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جُبّے کے اندر سے دونوں بازو جُبّے کے نیچے کی طرف سے باہر نکالے' اور آپ نے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے' پھر آپ نے اپنے موزوں پر وضو کیا (یعنی مسح کیا) پھر آپ تشریف لائے' آپ کے ساتھ میں بھی آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پایا کہ اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میں سے ایک رکعت (امام کے ساتھ) پائی تھی' آپ نے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی' جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اپنی نماز مکمل کی (یعنی دوسری رکعت ادا کی)۔ مسلمان اس صورتِ حال سے گھبرا گئے' اُنہوں نے بکثرت سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اس بات پر شاباش دی تھی کہ اُنہوں نے نماز کو وقت پر ادا کیا تھا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پیچھے کرواتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو۔

749 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: تَخَلَّفْ يَا

مُغِيرَةُ وَامْضُوا اَيُّهَا النَّاسُ قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَلَمَّا فَرَغَ سَكَبْتُ عَلَيْهِ مِنْهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ جُبَّةٍ عَلَيْهِ رُومِيَّةٍ، فَضَاقَ كُمَّا الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى

✵✵ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمزہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہا تھا' آپ نے فرمایا: اے مغیرہ! تم پیچھے رہو! اور اے لوگو! تم چلتے رہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' آپ نے قضائے حاجت کی' پھر میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پاس آیا' جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے اُس برتن میں سے آپ پر پانی انڈیلا' آپ نے اپنا چہرہ دھویا' پھر آپ اپنے ہاتھ جُبّے میں سے نکالنے لگے' آپ نے اُس وقت رومی جُبّہ پہنا ہوا تھا' اُس کی آستینیں تنگ تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جُبّے کے نیچے سے دونوں بازو باہر نکالے اور اُنہیں دھویا' پھر آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز ادا کی۔

750 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَضَى الْحَاجَةَ، ثُمَّ جِئْتُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى اَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمَّيْهَا فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ اَسْفَلِهَا، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلَى خُفَّيْهِ

✵✵ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی تو میں پانی کا برتن لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت شامی جبہ پہنا ہوا تھا' آپ اپنے بازو اُس کی آستینوں سے باہر نہیں نکال سکے تو آپ نے اُس کے نیچے سے اپنے بازو باہر نکالے اور پھر اپنے موزوں پر وضو (یعنی مسح) کیا۔

751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَالَ قَائِمًا عَلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ - يَعْنِي كُنَاسَتَهُ -، ثُمَّ تَنَحَّى فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

✵✵ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' آپ نے کچرے کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا' پھر آپ ایک طرف ہٹ گئے' میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

752 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: ثَلَاثٌ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ لِلْمُقِيمِ

✵✵ یحییٰ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مسافر کے لیے (اس کی مدت) تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

753 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ الثَّوْرِيُّ امْسَحْ عَلَيْهَا مَا تَعَلَّقَتْ بِهِ رِجْلُكَ، وَهَلْ كَانَتْ خِفَافُ

الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اِلَّا مُخَرَّقَةً مُشَقَّقَةً مُرَقَّعَةً

✷✷ ثوری بیان کرتے ہیں: تم اُن (موزوں) پر اُس وقت تک مسح کر سکتے ہو جب تک یہ تمہارے پاؤں کے ساتھ چپکے رہیں' مہاجرین اور انصار کے موزے پھٹے ہوئے' چیرے ہوئے اور ٹکڑوں کی شکل میں ہوتے تھے۔

754 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: اِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ فَلَا تَمْسَحْ

✷✷ معمر فرماتے ہیں: جب موزے میں سے وضو کے مقام کا کوئی بھی حصہ ظاہر ہو رہا ہو تو تم اُس پر مسح نہ کرو (یعنی پھٹے ہوئے موزے پر مسح نہیں کیا جا سکتا)۔

755 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عَلِيًّا، وَسُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَعَلَى النَّعْلَيْنِ، وَعَلَى الْخِمَارِ

✷✷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! (ان پر مسح کیا جا سکتا ہے) اور جوتوں اور چادر پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

756 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيْرًا، بَالَ، ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ.

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَكَانُوْا يَرَوْنَ الْمَسْحَ كَانَ بَعْدَ الْمَائِدَةِ، لِاَنَّ جَرِيْرًا آخِرُهُمْ اِسْلَامًا

✷✷ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کیا' اُن سے اس بارے میں گزارش کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد آیا تھا (کیونکہ سورۂ مائدہ میں وضو میں پاؤں کو دھونے کا حکم ہے) اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے) آخری دور میں اسلام قبول کیا تھا۔

757 حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيْرًا يَتَوَضَّاُ مِنْ مِطْهَرَةِ الْمَسْجِدِ، فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ؟ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَفْعَلُهُ.

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُعْجِبُ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ، لِاَنَّ اِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَمَا اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ

✷✷ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے مسجد کے لوٹے سے وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنے موزوں پر مسح کیا' اُن سے اس بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں! جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

758 حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ، اَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. قَالَ جَرِيرٌ: وَكَانَ اِسْلَامِي بَعْدَمَا اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ

✵✵ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

759 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَاسِينَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: وَضَّاْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ بَعْدَمَا اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ

✵✵ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا' یہ سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔

760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ سَعْدٌ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَنْكَرَ عَلَيَّ اَنْ اَمْسَحَ عَلٰى خُفَّيَّ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَتَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَاِنْ كَانَ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے اس عمل پر اعتراض کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: عبداللہ نے مجھ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ میں موزوں پر مسح کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بھی مسلمان شخص کے ذہن میں اس حوالے سے کوئی اُلجھن نہیں ہونی چاہیے کہ اگر وہ موزوں پر مسح کر لیتا ہے' اگرچہ وہ پاخانہ کر کے آیا ہو۔

761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: عَمُّكَ اَعْلَمُ مِنِّي - يَعْنِي سَعْدًا -: اِذَا اَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا، وَاِنْ جِئْتَ مِنَ الْغَائِطِ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہارے چچا' یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ، مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں' جب تم اپنے پاؤں موزے میں داخل کرو اور وہ دونوں وضو کی حالت میں ہوں' تو پھر تم (اگلی مرتبہ وضو کرتے ہوئے) اُن پر مسح کر سکتے ہو' اگرچہ تم پاخانہ کر کے آئے ہو۔

762 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَنْكَرْتُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ اَمِيرٌ بِالْكُوفَةِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: وَعَلَيَّ فِي ذٰلِكَ بَاْسٌ؟ وَهُوَ مُقِيمٌ بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ: لَمَّا قَالَ ذٰلِكَ عَرَفْتُ اَنَّهُ يَعْلَمُ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَا اَعْلَمُ، فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ الْتَقَيْنَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدٌ: اسْتَفْتِ اَبَاكَ فِيْمَا اَنْكَرْتَ عَلَيَّ فِيْ شَاْنِ الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتَ اَحَدَنَا اِذَا تَوَضَّاَ وَفِيْ رِجْلَيْهِ الْخُفَّانِ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا؟ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَزَادَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ مِثْلَ حَدِيْثِ نَافِعٍ اِيَّايَ وَزَادَ، عَنْ عُمَرَ: اِذَا اَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِيْهِمَا وَاَنْتَ طَاهِرٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا جو موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے تھا' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اُن دنوں کوفہ کے امیر تھے' اُنہوں نے کہا: کیا مجھے اس حوالے سے کوئی گناہ ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن دنوں کوفہ میں مقیم تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب اُنہوں نے یہ بات کہی تو اس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ اس بارے میں وہ چیز جانتے ہیں جس کا مجھے علم نہیں ہے' اس لیے میں نے اُنہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ہماری ملاقات ہوئی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: موزوں کے مسئلہ میں تم نے مجھ پر جو اعتراض کیا تھا' اُس کے بارے میں تم اپنے والد سے مسئلہ دریافت کرو! تو میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب کوئی شخص وضو کررہا ہو اور اُس نے پاؤں پر موزے پہنے ہوئے ہوں تو اگر وہ اُن پر مسح کرلے تو اس میں کوئی حرج ہوگا؟

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جب تم نے باوضو حالت میں پاؤں موزوں میں داخل کیے ہوں (تو تم ان پر مسح کرسکتے ہو)۔

763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَتَى ابْنُ عُمَرَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، فَرَآهُ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا؟ فَقَالَ سَعْدٌ: نَعَمْ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْتِ ابْنَ اَخِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَمْسَحُ عَلٰى اَخْفَافِنَا لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: نَعَمْ، وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ . قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مَا لَمْ يَخْلَعْهُمَا وَلَمْ يُوَقِّتْ لَهُمَا وَقْتًا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اُنہیں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ یہ کام کرتے ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے بھتیجے کو حکم بیان کیجئے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو ہم موزوں پر مسح کرلیتے تھے اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: اگرچہ کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کرکے آیا ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگرچہ کوئی شخص پاخانہ یا

پیشاب کر کے آیا ہو۔

نافع بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس وقت تک موزوں پر مسح کرتے رہتے تھے جب تک وہ اُنہیں اُتار نہیں دیتے تھے اور اُنہوں نے اس کے لیے کوئی مدت متعین نہیں کی تھی۔

764 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّقَدْ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

✽✽ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عمار رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کر کے تشریف لائے تو وضو کرتے ہوئے اُنہوں نے موزوں پر مسح کیا۔

765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَتّٰى بَلَغَ: وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما والی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ وہ شخص پاخانہ یا پیشاب کر کے آیا ہو۔

766 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ رِجْلَيْهِ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، ثُمَّ ذَهَبَ لِلْحَاجَةِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. وَاِنْ كَانَ يَقُوْلُ: اَمَرَ بِذٰلِكَ عُمَرُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص باوضو حالت میں اپنے پاؤں موزے میں داخل کرے' پھر وہ قضائے حاجت کے لیے چلا جائے' پھر وہ نماز کے لیے وضو کرے تو وہ اپنے موزوں پر مسح کرلے۔

وہ یہ بھی کہا کرتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت کی ہے۔

767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهٗ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

768 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِخَبَرِ سَعْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ قُلْتُمْ هٰذَا فِي السَّفَرِ الْبَعِيْدِ، وَالْبَرْدِ الشَّدِيْدِ

768- طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم والی روایت سنائی جو موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم یہ کہو کہ یہ طویل سفر یا شدید سردی کے بارے میں ہے (تو یہ مناسب ہو گا)۔

769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ، كَانَ يُفْتِي بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَكَانَ لَا يَمْسَحُ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: اَتَرَوْنِي اُفْتِيكُمْ بِشَيْءٍ مَهْنَؤُهُ لَكُمْ وَمَاْثَمُهُ عَلَيَّ، وَلٰكِنَّهُ حُبِّبَ اِلَيَّ الطُّهُورُ.

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرنے کا فتویٰ دیتے تھے' لیکن وہ خود مسح نہیں کرتے تھے۔ اُن سے اس بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم میرے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو کہ میں تمہیں کسی ایسی چیز کے بارے میں فتویٰ دوں گا جس کی سہولت تمہارے لیے ہوگی اور اُس کا گناہ میرے ذمہ ہوگا' اصل بات یہ ہے کہ مجھے دھونا پسند ہے۔

770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ. قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ طَاوُسٍ: كَيْفَ كَانَ اَبُوهُ يَقُولُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: كَانَ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

٭٭ ابن جریج نے اپنے والد کے حوالے سے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اُن کے والد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے؟ تو طاؤس کے صاحبزادے نے جواب دیا: وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کرتے تھے۔

771 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ رَاَى جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

٭٭ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَسْحِ، عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ فِي ذٰلِكَ الرُّخْصَةُ فِي الْمَسْحِ: عَلَيْهِمَا بِالْمَاءِ اِذَا اَدْخَلْتَهُمَا فِيهِمَا طَاهِرَتَيْنِ.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَرَى الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِاَنْ لَا يُنْزَعَ الرَّجُلُ دَفَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان دونوں حضرات نے موزوں پر مسح کی اجازت کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب تم اپنے پاؤں باوضو حالت میں ان موزوں میں داخل کرو گے تو تم پانی کے ذریعہ ان پر مسح کرلو گے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: موزوں پر مسح کی رخصت کے بارے میں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی ان دونوں کو اتارے نہیں' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

773 آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ فَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي

⁕⁕ کعب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا اور پھر اُٹھ کر نماز ادا کی۔

774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ اَبُو مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ يَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْنِ لَهُ مِنْ شَعْرٍ وَّنَعْلَيْهِ

⁕⁕ خالد بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اپنی بالوں سے بنی ہوئی جرابوں پر اور جوتوں پر مسح کر لیتے تھے۔

775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: بَالَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى

⁕⁕ ہشام بن عائذ اپنے بھائی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابراہیم نخعی نے پیشاب کیا' ہم اُن کے ہاں موجود تھے' اُس کے بعد اُنہوں نے (وضو کرتے ہوئے) اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا اور پھر نماز ادا کی۔

776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي حَيَّةَ، عَنْ اَبِي الْجُلَاسِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ

⁕⁕ ابوجلاس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کرتے تھے۔

777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

⁕⁕ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرتے تھے۔

778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ

⁕⁕ اسماعیل بن رجاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

باب: جرابوں پر مسح کرنا

779 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ قَالَ: نَعَمْ، يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مِثْلَ الْخُفَّيْنِ

❊❊ قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ فرمایا: جی ہاں! ان پر بھی موزوں کی طرح مسح کیا جائے گا۔

780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ اَنَّهُ رَاَى اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَمْسَحُ عَلَى جُرْمُوْقَيْنِ لَهُ مِنْ لُبُوْدٍ

❊❊ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابراہیم نخعی کو تلبید شدہ بالوں سے بنی ہوئی جرموق (موزے کے اوپر پہنی جانے والی جراب) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ وَيَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْهِ

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے موزوں پر اور اپنی جرابوں پر مسح کر لیتے تھے۔

782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

❊❊ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جرابوں پر بھی موزوں کی طرح مسح کیا جائے گا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

باب: جوتوں پر مسح کرنا

783 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ الْجَنْبِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا حَتّٰى اَرْغٰى، ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَجَعَلَهُمَا فِيْ كُمِّهِ، ثُمَّ صَلّٰى. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اُحَدِّثَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَنَعَ كَمَا صَنَعَ عَلِيٌّ فَعَلْتُ

❊❊ ابوظبیان جنبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح کر لیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے' انہوں نے اپنے جوتے اتار کر انہیں

اپنی آستین میں رکھ لیا اور پھر نماز ادا کی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر میں چاہوں تو میں یہ روایت بھی بیان کر سکتا ہوں کہ زید بن اسلم نے عطاء بن یسار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی طرح کیا تھا جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔

784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا بَالَ وَهُوَ قَائِمٌ حَتّٰى اَرْغٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَنَزَعَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ

✺✺ ابوظبیان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' پھر وہ اس سے فارغ ہوئے' اُنہوں نے سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی' پھر اُنہوں نے پانی منگوایا اور وضو کرتے ہوئے اپنے جوتوں پر مسح کیا' پھر وہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اُنہیں اُتارا اور پھر ظہر کی نماز ادا کی۔

785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَيْسٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ مَنْ رَاٰى، عَلِيًّا يَمْسَحُ عَلٰى نَعْلَيْهِ

✺✺ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: اُنہیں اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جوتوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

786 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَذِي النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ لِلْوُضُوْءِ

✺✺ صفوان بن سلیم اور بکر بن سوادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے سبتی جوتے پہن لیا کرتے تھے۔

787 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا. قُلْنَا لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَا السِّبْتِيَّةُ؟ قَالَ: نِعَالٌ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ مِنْ جُلُوْدِ الْبَقَرِ، قُلْنَا: لَعَلَّ ذٰلِكَ مِنْ قِدَمِهَا يَذْهَبُ شَعْرُهَا قَالَ: لَا، اِلَّا اَنَّهَا تُدْبَغُ كَذٰلِكَ بِلَا شَعْرٍ كَهَيْئَةِ الرِّكَاءِ

✺✺ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں پہنتے ہوئے اور انہیں پہن کر وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

787-صحیح البخاری، کتاب الوضوء ، باب غسل الرجلین فی النعلین، حدیث:163، صحیح مسلم ، کتاب الحج ، باب الاهلال من حیث تنبعث الراحلة، دیث:2110،مستخرج ابی عوانة، کتاب الحج، باب ذکر الخبر المبین ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه علیه وسلم، حدیث:2513، صحیح ابن حبان، کتاب الحج، باب مواقیت الحج، ذکر الوقت الذی یهل المرء فیه ، حدیث:3824، موطا مالك، کتاب الحج، باب العمل فی الاهلال، حدیث:731، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی وقت الاحرام، حدیث:1522

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: سبتی جوتے کیا ہوتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایسے جوتے جو گائے کی کھال سے بنتے ہیں اور جس میں بال نہیں ہوتے۔ تو ہم نے کہا: ہوسکتا ہے کہ یہ گائے کی ٹانگ کی کھال سے بنتے ہوں کیونکہ وہاں بال نہیں ہوتے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں! جب ان کی دباغت کی جاتی ہے تو یہ اس طرح ہو جاتی ہے کہ اس پر بال نہیں ہوتے جس طرح مشکیزہ ہوتا ہے۔

بَابُ كَمْ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: کتنے عرصہ تک موزوں پر مسح کیا جائے گا؟

788 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَتْ: سَلِ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ، فَاِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلْنَا عَلِيًّا فَقَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ، وَلِلْمُقِيمِ لَيْلَةٌ

✱✱ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

789 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَتْ: عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاسْاَلْهُ، فَاِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ

✱✱ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اُن سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں تو اُنہوں نے فرمایا: تم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر یہ سوال کرو کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مقرر کی ہے۔

790 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا لِلْمُقِيمِ، فَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسْاَلَتِهِ لَجَعَلَهُ خَمْسًا

✱✱ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے اس کی مدت تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن مقرر کی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر سوال کرنے والا شخص اپنا سوال جاری رکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مدت پانچ دن بھی مقرر کر

دیتے۔

791 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا لِلْمُقِيمِ

✱✱ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے مدت تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن مقرر کی ہے۔

792 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ اَسْاَلُهُ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْمُرُنَا فِي السَّفَرِ اَنْ لَا نَنْزِعَ اَخْفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ نَوْمٍ وَّغَائِطٍ وَّبَوْلٍ

✱✱ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ اُن سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سفر میں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اُتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' تاہم سونے' یا پاخانہ' یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے انہیں نہ اُتاریں)۔

793 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ اَبْتَغِي الْعِلْمَ قَالَ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ عِلْمٍ، اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًى بِمَا يَصْنَعُ، قُلْتُ: جِئْتُكَ اَسْاَلُكَ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِي بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَنَا اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهُورٍ ثَلَاثًا، اِذَا سَافَرْنَا وَلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ وَّلَا نَوْمٍ وَّلَا نَخْلَعُهُمَا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ

قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوحًا مَسِيرَتُهُ سَبْعِينَ سَنَةً لَا تُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ

✱✱ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں! اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اپنے گھر سے نکلنے والا جو بھی شخص علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اُس کے عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اُس کے لیے بچھا دیتے ہیں"۔

میں نے عرض کی: میں آپ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اُنہوں

نے فرمایا: ٹھیک ہے! میں اُس لشکر میں موجود تھا جسے نبی اکرم ﷺ نے روانہ کیا تھا' آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ جب ہم موزے باوضو حالت میں پہن لیں تو تین دن تک اُن پر مسح کریں جب ہم سفر کر رہے ہوں اور جب ہم مقیم ہوں (دونوں حالتوں میں تین دن تک اُن پر مسح کر سکتے ہیں) اور ہم پاخانہ کرنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) اُنہیں نہ اُتاریں اور ہم صرف جنابت کی حالت میں اُنہیں اُتاریں۔

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مغرب کی سمت میں ایک کھلا ہوا دروازہ ہے جس کی مسافت ستر سال کے برابر ہے' وہ اُس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس سمت (یعنی مغرب کی سمت) سے طلوع نہیں ہو جاتا''۔

784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ نُبَاتَةَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

✱✱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسافر کے لیے (موزوں پر مسح کی مدت) تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

785 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَقُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: حَكَّ فِيْ صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتَ امْرَاً مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ عَنْ ذٰلِكَ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا، اَوْ كُنَّا مُسَافِرِيْنَ، لَا نَنْزِعَ اَخْفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ بِلَيَالِيهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ،

قُلْتُ لَهُ: اَسَمِعْتَهُ يَذْكُرُ الْهَوٰى؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَا اَنَا مَعَهُ فِيْ مَسِيرَةٍ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ، - اَوْ قَالَ: جَوْهَرِيٍّ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَشُكُّ -، قَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ، فَاَجَابَهُ بِنَحْوٍ مِنْ كَلَامِهِ فَقَالَ: مَهْ اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ: هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى قَالَ: اِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ لَبَابًا مَسِيرَةُ عَرْضِهِ سَبْعِينَ سَنَةً، فَتَحَهُ اللّٰهُ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ لَا يُغْلِقُهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ

✱✱ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کے حصول کے لیے' اُنہوں نے فرمایا: طالبِ علم کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پَر اُس کے لیے بچھا دیتے ہیں' میں نے کہا: میرے ذہن میں پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کچھ اُلجھن ہے اور آپ صحابیٔ رسول ہیں' میں آپ کے پاس اسی لیے حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ سے دریافت کروں کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی بات سنی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب ہم مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اُتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف

ہے' تاہم پاخانہ' پیشاب یا سونے (کی وجہ سے بے وضو ہونے کی وجہ سے وضو کرتے ہوئے) نہ اُتاریں۔

میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خواہشِ نفس کے بارے میں کوئی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا' اسی دوران ایک دیہاتی نے آپ کو بلند آواز میں مخاطب کیا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُس نے کہا: اے حضرت محمد! تو نبی اکرم ﷺ نے اُسی کی طرح بلند آواز میں فرمایا: بولو! تو اُس نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن اُن کے ساتھ شامل نہیں ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قیامت کے دن اُن کے ساتھ ہوگا جن کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ مسلسل ہمارے ساتھ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

''مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے' جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اُس دن سے اُسے توبہ کے لیے کھولا ہوا ہے اور اُسے اُس وقت تک بند نہیں کرے گا جب تک سورج اس سمت (یعنی مغرب کی سمت) سے طلوع نہیں ہوتا''۔

796 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كُنَّا بِاَذْرِبِيجَانَ فَكَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا، وَلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا

❋ ❋ زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں: ہم آذربائیجان میں موجود تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط میں لکھا کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں تو ہم تین دن تک موزوں پر مسح کریں اور جب مقیم ہوں تو ایک دن تک کریں۔

797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى اَهْلِ الْمَصِيصَةِ اَنِ اخْلَعُوا الْخِفَافَ فِي كُلِّ ثَلَاثٍ

❋ ❋ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مصیصہ کے رہنے والوں کو خط لکھا کہ تم تین دن بعد موزے اُتار دیا کرو۔

798 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، كَانَا يَقُولَانِ: يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

❋ ❋ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرے گا۔

799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ لِلْمُقِيمِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (موزوں پر مسح کی مدت) مسافر کے لیے تین اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ثَلَاثًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَنْزِعْ خُفَّيْهِ

✵✵ حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ تک تین دن سفر کیا' اس دوران اُنہوں نے اپنے موزے نہیں اُتارے (اور موزوں پر ہی مسح کرتے رہے)۔

801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ. قَالَ: اَبُوْ وَائِلٍ وَّسَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَمَكَثَ ثَلَاثًا يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن (کی مدت کی اجازت ہے) کہ وہ موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تو وہ تین دن تک موزوں پر مسح کرتے رہے۔

802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ لِلْمُقِيْمِ

✵✵ محمد بن عمرو' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا موزوں پر مسح کے بارے میں یہ قول نقل کرتے ہیں: ''مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے''۔

803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبَانُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ سُرَيْجٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَقُوْلُ: لِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ اِلَى اللَّيْلِ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثُ لَيَالٍ

✵✵ قاضی شریح فرماتے ہیں: مقیم کے لیے ایک دن' رات تک کی مدت ہے اور مسافر کے لیے تین راتوں کی ہے۔

804 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: امْسَحْ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا لَمْ تَخْلَعْهُمَا، كَانَ لَا يُوَقِّتُ لَهُمَا وَقْتًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم موزوں پر اُس وقت تک مسح کرتے رہو جب تک تم اُنہیں اتار نہیں دیتے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کرتے تھے۔

805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَمْسَحُ الرَّجُلُ عَلَى خُفَّيْهِ مَا بَدَا لَهُ، وَلَا يُوَقِّتُ وَقْتًا.

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک آدمی کو مناسب لگے اُس وقت تک موزوں پر مسح کرے گا' وہ اس بارے میں کوئی

مدت متعین نہیں کرتے تھے۔

806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا مِنَ الْحَدَثِ

باب: حدث لاحق ہونے پر موزوں پر مسح کرنا

807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: إِذَا أَدْخَلْتَهُمَا طَاهِرَتَانِ بِمَاءٍ حَدِيثٍ فَإِنَّكَ تَمْسَحُ مِنَ الْحَدَثِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ يَقُولُ: لَوْ تَوَضَّأْتَ حِينَ الْفَجْرِ، فَلَمْ تُحْدِثْ حَتَّى كَانَ الْعَصْرُ فَإِنَّكَ تَمْسَحُ عَلَيْهِمَا حَتَّى الْعَصْرِ مِنَ الْغَدِ

✵✵ امام عبدالرزاق موزوں پر مسح کے بارے میں سفیان ثوری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب تم نے پاؤں کو باوضو حالت میں موزوں میں داخل کیا ہو تو تم اگلے دن اُسی وقت تک کسی بھی حدث کے لاحق ہونے کی صورت میں موزوں پر مسح کر سکتے ہو۔ وہ یہ فرماتے تھے: اگر تم فجر کے وقت وضو کرو اور اُس وقت تک تمہیں حدث لاحق نہ ہو یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جائے تو تم اگلے دن عصر کے وقت تک اُن پر مسح کر سکتے ہو۔

808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: حَضَرْتُ سَعْدًا وَابْنَ عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ إِلَى عُمَرَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا إِلَى مِثْلِ سَاعَتِهِ مِنْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ

✵✵ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ موجود تھا' جب اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں بات چیت کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اُس گھڑی سے لے کر اگلے دن کی اُسی گھڑی تک اُن پر مسح کر سکتا ہے (جبکہ وہ مقیم ہو)۔

بَابُ نَزْعِ الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْمَسْحِ

باب: مسح کے بعد موزے اُتار لینا

809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كُنَّا نَمْسَحُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ نَقُومُ فَنُصَلِّي قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هِشَامٍ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہم موزوں پر مسح کرتے تھے اور پھر اُٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے خود یہ روایت ہشام نامی راوی سے سنی ہے۔

810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ

يُحَدِّثُ، ثُمَّ يَمْسَحُ عَلٰى جُرْمُوقَيْنِ لَهُ مِنْ لُبُودٍ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ يَنْزِعُهُمَا، وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ لَبِسَهُمَا وَيُصَلِّي

✽✽ فضیل بن عمرو' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں کہ جب انہیں حدث لاحق ہوتا تھا تو وہ (وضو کرتے ہوئے) تلبید شدہ بالوں سے بنی ہوئی جرموق (موزے کے اوپر پہنی جانے والی جراب) پرمسح کر لیتے تھے' وہ ان پر مسح کرتے تھے پھر انہیں اتار دیتے تھے' جب وہ نماز کے لیے اُٹھتے تھے' تو انہیں پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا نَزَعَهُمَا أَعَادَ الْوُضُوءَ قَدِ انْتَقَضَ وُضُوءُهُ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی انہیں اُتارے گا تو وہ دوبارہ وضو کرے گا کیونکہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔

812 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا نَزَعَهُمَا أَعَادَ الْوُضُوءَ قَدِ انْتَقَضَ وُضُوءُهُ، إِذَا مَسَحَ الرَّجُلُ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ خَلَعَهُمَا فَلْيَغْسِلْ قَدَمَيْهِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی انہیں اُتارے گا تو وہ دوبارہ وضو کرے گا کیونکہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' جب کوئی شخص موزوں پر مسح کرے اور پھر انہیں اُتار دے تو اُسے اپنے پاؤں دھونے چاہئیں۔

813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا نَزَعْتَهُمَا فَاغْسِلْ قَدَمَيْكَ. وَبِهِ يَأْخُذُ الثَّوْرِيُّ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم انہیں اُتار دو تو اپنے پاؤں دھولو۔

سفیان ثوری اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

بَابُ أَيُّ الصَّعِيدِ أَطْيَبُ

باب: کون سی مٹی زیادہ پاکیزہ ہے؟

814 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَابُوسٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيُّ الصَّعِيدِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: الْحَرْثُ

✽✽ ابوظبیان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کون سی مٹی زیادہ پاکیزہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کھیتی باڑی والی۔

815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء: 43) قَالَ: أَطْيَبُ مَا حَوْلَكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم پاک مٹی کے ذریعہ تیمّم کرو''۔

تو عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے آس پاس جو بھی پاک مٹی ہے اُس سے کرو۔

بَابُ كَمِ التَّيَمُّمُ مِنْ ضَرْبَةٍ

باب: تیمّم میں کتنی بار ضرب لگائی جائے گی؟

816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ التَّيَمُّمُ؟ قَالَ: تَضَعُ بُطُونَ كَفَّيْكَ عَلَى الْاَرْضِ، ثُمَّ تَنْفُضُهُمَا تَضْرِبُ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرَى، ثُمَّ تَمْسَحُ وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ مَسْحَةً وَّاحِدَةً فَقَطْ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، قُلْتُ: اللِّحْيَةُ اَمْسَحُ عَلَيْهَا مَعَ الْوَجْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعَ الْوَجْهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: تیمّم کیسے کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو گے پھر تم اُنہیں ایک دوسرے پر مار کر اُن سے مٹی جھاڑو گے پھر تم اپنے چہرے اور بازوؤں پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لو گے جو چہرے اور دونوں بازوؤں کے لیے ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنے چہرے کے ساتھ داڑھی پر بھی مسح کروں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! یہ (داڑھی) چہرے کے ساتھ شمار ہوگی۔

817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً عَلَى التُّرَابِ، ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ . قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَبِهِ نَاْخُذُ.

✵✵ سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ جب تیمّم کرتے تھے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ مٹی پر مارتے تھے پھر اپنے چہرے کا مسح کرتے تھے پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارتے تھے اور پھر اُن دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک بازوؤں پر پھیرتے تھے وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی نہیں جھاڑتے تھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فِي التَّيَمُّمِ مَرَّةٌ لِلْوَجْهِ، وَمَرَّةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تیمّم میں ایک مرتبہ چہرے کے لیے اور ایک مرتبہ کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے (زمین پر ضرب) لگائی جائے گی اور آدمی اپنے دونوں ہاتھ نہیں جھاڑے گا۔

820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ: عَنِ الْحَسَنِ، اَيْضًا

قَالَ: مَرَّةٌ لِلْوَجْهِ، وَمَرَّةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✵✵ حسن بصری یہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ چہرے کے لیے اور ایک مرتبہ کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے (زمین پر ہاتھ مارا جائے گا)۔

821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَمْسَحُ بِالْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: آدمی اپنے چہرے پر اور کہنیوں تک دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرے گا۔

822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَعْجَبُ اِلَيَّ اَنْ اُبْلِغَهُ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ میں کہنیوں تک ہاتھ پھیروں۔

823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَمْسَحُ بِالْوَجْهِ، وَيَنْفُضُ كَفَّيْهِ يَضْرِبُ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرَى، وَيَمْسَحُ كَفَّيْهِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: آدمی چہرے پر ہاتھ پھیرے گا اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر ہاتھوں کو جھاڑ لے گا اور دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرے گا۔

824 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ فِي الْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ فِي الْيَدَيْنِ اِلَى الرُّسْغَيْنِ

✵✵ ابوبختری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی اور ایک ضرب گٹوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے ہوگی۔

825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تیمم چہرے اور بازوؤں پر کیا جائے گا۔

826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَضْرِبُ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ - يَعْنِي يَنْفُضُهَا - ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے گا' پھر اپنا ہاتھ (دوسرے ہاتھ پر) مارے گا' یعنی اُسے جھاڑے گا اور پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لے گا۔

827 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّمَعَهٗ عَائِشَةُ، فَهَلَكَ عِقْدُهَا فَاحْتَبَسَ

النَّاسُ فِیْ ابْتِغَائِهٖ حَتّٰی اَصْبَحُوا وَلَیْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَنَزَلَ التَّیَمُّمُ، قَالَ عَمَّارٌ: فَقَامُوْا فَمَسَحُوا فَضَرَبُوْا بِاَیْدِیهِمْ فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوْهَهُمْ، ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوْا بِاَیْدِیهِمْ ثَانِیَةً، فَمَسَحُوا بِهَا اَیْدِیَهُمْ اِلَی الْاِبِطَیْنِ - اَوْ قَالَ: اِلَی الْمَنَاكِبِ - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ كَانَ مَعْمَرٌ یُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ كَانَ یَمْسَحُ بِالتَّیَمُّمِ وَجْهَهٗ مَسْحَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ یَعُوْدُ فَیَمْسَحُ بِیَدَیْهِ اِلَی الْاِبِطَیْنِ، وَكَانَ یَخْتَصِرُهٗ مَعْمَرٌ هٰكَذَا

✱✱ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں' سیّدہ عائشہ کا ہار گر گیا' لوگ اُس کی تلاش میں رُک گئے یہاں تک کہ صبح ہوگئی' لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تو اُس موقع پر تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ اُٹھے اُنہوں نے ہاتھ پھیرا' اُنہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور اُنہیں اپنے چہروں پر پھیر لیا' پھر دوبارہ زمین پر مارے اور دوسری مرتبہ اپنے بازوؤں پر پھیر لیے' اُنہوں نے اپنے بازوؤں پر کندھوں تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بغلوں تک ہاتھ پھیرے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تیمم کرتے ہوئے ایک مرتبہ چہرے پر ہاتھ پھیرتے تھے اور پھر دوسری مرتبہ (زمین پر ہاتھ مارکر) دونوں ہاتھ بغلوں تک لے جاتے تھے۔

معمر نے اس روایت کو اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، فِی الْمَسْحِ بِالتُّرَابِ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ یَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے مٹی کے ذریعہ مسح کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یہ اُسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آدمی اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی۔

829 اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنْ كَانَ حَرْدٌ غَیْرَ بَطْحٍ یُجْزِءُ عَنِّیْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: الْبُطْحَاءُ مِنِّیْ قَرِیبٌ، اَفَتُحِبُّ اَنْ تَمْسَحَ مِنْهَا؟ قَالَ: اِنْ كَانَتْ قَرِیبًا فَعَفِّرْ بِهَا كَفَّیْكَ ثَلَاثًا، وَلَا تَمْسَحْ فِیْ ذٰلِكَ الْوَجْهَ، وَلَا تَنْفُضْهَا، ثُمَّ تَمْسَحُ بِوَجْهِكَ وَكَفَّیْكَ مَسْحَةً وَّاحِدَةً قَطْ

827- سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب التیمم، حدیث:275، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب التیمم فی السفر، حدیث:313، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، ابواب التیمم، باب ما جاء فی السبب، حدیث:562، السنن الکبری للنسائی، بدء التیمم، التیمم فی السفر وذکر الاختلاف علی عمار بن یاسر فی کیفیته، حدیث:291، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب التیمم، ذکر خبر قد یوهم غیر المتبحر فی صناعة الحدیث انه مضاد، حدیث:1326، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب صفة التیمم کیف هی ؟، حدیث:405، مسند احمد بن حنبل، اول مسند الکوفیین، حدیث عمار بن یاسر، حدیث:18528، مسند الطیالسی، عمار بن یاسر، حدیث:666

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ چٹیل زمین ہو ہموار نہ ہو تو کیا میری طرف سے کفایت کر جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے کہا: بطحاء میرے قریب ہے کیا آپ یہ بات پسند کریں گے کہ آپ اُس کے ذریعہ مسح کرلیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر یہ قریب ہے تو تم اس کے ذریعہ اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ خاک آلود کرواؤ تم اُس کے ذریعہ چہرے پر مسح نہ کرو اور انہیں جھاڑو نہیں (پھر تیسری مرتبہ کے بعد) تم اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیرلو۔

بَابُ كَمْ يُصَلِّي بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ

باب: آدمی ایک تیمم کے ساتھ کتنی نمازیں ادا کرسکتا ہے؟

830 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ اِلَّا صَلَاةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْاُخْرٰى

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی ایک تیمم کے ساتھ صرف ایک نماز ہی ادا کرے پھر وہ دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمم کرے۔

831 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يُتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر نماز کے لیے ازسرنو تیمم کیا جائے گا۔

832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

833 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: نُحْدِثُ لِكُلِّ صَلَاةٍ تَيَمُّمًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ بِهِ

٭٭ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ہر نماز کے لیے ازسرنو تیمم کرتے ہیں۔

معمر فرماتے ہیں: قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: اَلتَّيَمُّمُ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ يَقُوْلُ: يُصَلِّي بِهٖ مَا لَمْ يُحْدِثْ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: تیمم پانی کے حکم میں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی اس کے ذریعہ اُس وقت تک نماز ادا کرسکتا ہے جب تک اُسے حدث لاحق نہیں ہوتا۔

835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: يَتَيَمَّمُ وَتُجْزِيْهِ الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا مَا لَمْ يُحْدِثْ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ

٭٭ حسن بصری اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں: آدمی تیمم کر لے تو اُس کے لیے اُس وقت تک نمازیں ادا کرنا جائز ہوگا جب تک اُسے حدث لاحق نہیں ہوتا کیونکہ تیمم پانی (کے ذریعہ وضو کرنے) کے حکم میں ہے۔

836 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُجْزِءُ بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: ایک تیمم کے ذریعہ (کئی نمازیں ادا کرنا) کافی ہوگا جب تک آدمی کو حدث لاحق نہیں ہوتا۔

بَابُ الَّذِي لَا يَجِدُ تُرَابًا تَيَمَّمَ بِغَيْرِهِ

باب: جو شخص مٹی نہیں پاتا کیا وہ مٹی کے بجائے کسی اور چیز سے تیمم کر لے؟

837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، يُتَيَمَّمُ بِالْكَلَإِ وَالْجَبَلِ، - يَعْنِيْ مَا يَقَعُ عَلَى الْجَبَلِ مِنَ التُّرَابِ -

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: گھاس پھوس اور پہاڑ (کی زمین) کے ذریعہ بھی تیمم کیا جا سکتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پہاڑ پر جو مٹی ہوتی ہے (جو کنکریوں کی شکل میں ہوتی ہے اُس کے ذریعہ بھی تیمم کیا جا سکتا ہے)۔

838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ اِذَا وَقَعَ ثَلْجٌ لَا يَقْدِرُ مَعَهُ عَلَى التُّرَابِ، اَوْ كَانَتْ رَدْغَةٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى التُّرَابِ، فَاِنَّهُ يَتَيَمَّمُ مِنْ عُرْفِ فَرَسِهِ، وَمِنْ مِرْفَقِهِ وَمِمَّا يَكُوْنُ فِيْهِ مِنَ الْغُبَارِ مِنْ قِنَاعِهِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جب اتنی برفباری ہو کہ آدمی اُس کی وجہ سے مٹی تک نہ پہنچ سکتا ہو یا اتنا کیچڑ ہو کہ آدمی مٹی استعمال کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ اپنے گھوڑے کی پیشانی سے تیمم کرے گا اور اُس کی ٹانگوں کے جوڑ سے اور اُس کی زین پر جو غبار لگا ہوا ہے اُس سے تیمم کرے گا۔

بَابُ الَّذِي يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يَجِدُ الْمَاءَ

باب: جو شخص تیمم کرتا ہے اور پھر اُسے پانی مل جاتا ہے

839 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلَّذِي يَتَيَمَّمُ فَيُصَلِّي فَيَجِدُ مَاءً قَالَ: اِذَا اَصَابَ الْمَاءَ فِيْ وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ فَلْيَغْتَسِلْ اِنْ كَانَ جُنُبًا اَوْ لِيَتَوَضَّأْ اِذَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا، ثُمَّ لِيُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ، فَاِنْ اَصَابَ الْمَاءَ بَعْدَمَا يَذْهَبُ وَقْتُ تِلْكَ الصَّلَاةِ فَلَا يُعِدْهَا وَلٰكِنْ لِيَغْتَسِلْ وَلْيَتَوَضَّأْ لِمَا يُسْتَقْبَلُ مِنْ صَلَاتِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص تیمم کرتا ہے پھر نماز ادا کر لیتا ہے پھر اُسے پانی مل جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جب وہ شخص اُس نماز کے وقت میں پانی تک پہنچ جائے تو اُسے جنبی ہونے کی صورت میں غسل کرنا

ہوگا اور اگر جنبی نہیں تھا تو وضو کرنا ہوگا اور پھر اُس نماز کو دُہرانا ہوگا' لیکن اگر اُس نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد وہ پانی تک پہنچتا ہے تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا' البتہ اگلی نماز کے لیے وہ غسل یا وضو کر لے گا۔

840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِي وَقْتٍ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: جب تک نماز کا وقت موجود ہو وہ نماز کو دُہرا لے گا۔

841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُعِيدُ اِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی (نماز کے) وقت میں پانی کو پالے تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِي وَقْتٍ

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: جب تک وقت باقی ہو آدمی (نماز کو) دُہرائے گا۔

843 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِي وَقْتٍ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک وقت باقی ہوگا' وہ (نماز کو) دُہرا لے گا۔

بَابُ نَزْعِ الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْمَسْحِ

باب: مسح کرنے کے بعد موزے اُتار دینا

844 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا نَزَعَهُمَا اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَقَدِ انْتَقَضَ وُضُوْؤُهُ الْاَوَّلُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی موزے اتار دے گا تو وہ دوبارہ وضو کرے گا کیونکہ اُس سے پہلے والا وضو ٹوٹ گیا ہے۔

845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ خَلَعَهُمَا فَقَدِ انْتَقَضَ وُضُوْؤُهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جب آدمی موزوں پر مسح کرلے اور پھر اُنہیں اُتار دے تو اُس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

846 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، يَقُوْلُ فِي الَّذِي يَنْزِعُ اِحْدَى خُفَّيْهِ قَالَ: يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ كِلْتَيْهِمَا اَحَبُّ اِلَيْنَا، وَمِنَّا مَنْ يَقُوْلُ: يَغْسِلُ قَدَمَهُ، وَالْقَوْلُ الْاٰخَرُ اَحَبُّ اِلَيْنَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا نَزَعْتَ الْخُفَّ مِنْ مَوْضِعِ الْمَسْحِ فَاغْسِلِ الْقَدَمَ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنا ایک موزہ اتار دیتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: وہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے' یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' جبکہ ہم میں سے بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ اپنے ایک پاؤں کو دھولے تاہم دوسرا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم مسح کے مقام سے موزے کو اُتار لو تو تم اپنا پورا پاؤں دھوؤ گے۔

847 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ فِيْ رَجُلٍ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ خُفَّانِ آخَرَانِ، ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ الْاَعْلَيَيْنِ، ثُمَّ نَزَعَهُمَا وَبَقِيَ الْخُفَّانِ الْاَسْفَلَانِ قَالَ: فَقَدِ انْتَقَضَ الْوُضُوْءُ اِذَا نَزَعَ الْخُفَّيْنِ الْاَعْلَيَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَ عَلَيْهِمَا الْمَسْحُ

٭٭ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو ایسے شخص کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جو موزے پہنتا ہے اور اُن موزوں پر دو اور موزے پہن لیتا ہے' پھر وہ اوپر والے موزوں پر مسح کرتا ہے پھر اُنہیں اتار دیتا ہے اور نیچے والے موزے باقی رہ جاتے ہیں۔ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا' اُس وقت جب اُس نے اوپر والے موزے اتار دیئے تھے جن پر اُس نے مسح کیا تھا۔

848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ مَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ، وَلَبِسَ خُفَّيْنِ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ اَحْدَثَ قَالَ: قَالَ: يَنْزِعُ خُفَّيْهِ، وَيَمْسَحُ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی جرابوں پر مسح کر لیتا ہے اور پھر اُن پر موزے پہن لیتا ہے' پھر اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ اپنی موزے اُتار کر اپنی جرابوں پر مسح کرے گا۔

849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنِ الْحَكَمِ، وَاِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُمَا كَانَا اِذَا اَرَادَا الْبَوْلَ وَهُمَا عَلٰى وُضُوْءٍ لَبِسَا خُفَّيْنِ، ثُمَّ قَامَا فَبَالَا، ثُمَّ تَوَضَّآ فَمَسَحَا عَلَى الْخُفَّيْنِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: حکم اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ جب یہ دونوں حضرات وضو کی حالت میں ہوتے اور پھر پیشاب کرنے کا ارادہ کرتے تو ان دونوں (کا یہ طریقہ کار تھا) پہلے موزے؟ پہن لیتے' پھر پیشاب کرتے' اس کے بعد وضو کرتے ہوئے وہ اپنے موزوں پر مسح کر لیتے تھے۔

850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: اِذَا نَزَعْتَهُمَا فَاَعِدِ الْوُضُوْءَ

٭٭ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: جب تم نے اُن کو اُتار دیا تو تم دوبارہ وضو کرو۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنا

851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ، بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى

خُفَّيْهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً عَلٰى ظُهُورِهِمَا قَالَ: فَرَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ عَلَى الْخُفِّ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر ایک ہی مرتبہ مسح کیا' جو اُنہوں نے اُن کے اوپر والے حصے کی طرف کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن کی انگلیوں کا نشان موزے پر دیکھا۔

852 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، بَالَ، ثُمَّ اَتَى دِجْلَةَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَمَسَحَ اَصَابِعَهُ عَلَى الْخُفِّ وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا قَالَ: فَرَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِي الْخُفِّ

✵✵ ابواسحاق نے علاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قیس بن سعد بن عبادہ کو دیکھا' وہ پیشاب کرنے کے بعد دریائے دجلہ کے پاس تشریف لائے اور پھر اُنہوں نے اپنے موزے پر مسح کرلیا' اُنہوں نے اپنی انگلیاں موزے کے اوپر پھیریں اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کی انگلیوں کا نشان موزے پر دیکھا۔

853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنْ شِئْتَ مَسَحْتَ مِنْ قِبَلِ السَّاقِ، وَاِنْ شِئْتَ مِنْ قِبَلِ الْاَصَابِعِ اِلَى السَّاقِ، قَالَ [illegible]: وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ بِغَسْلِ الْخُفِّ

قُلْنَا لِاَبِي بَكْرٍ: هَلْ رَاَيْتَ الثَّوْرِيَّ يَمْسَحُ؟ اَوْ هَلْ اَرَاكُمْ كَيْفَ الْمَسْحُ؟ قَالَ: اَرَانَا كَيْفَ الْمَسْحُ فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ عَلٰى مُقَدَّمِ خُفِّهِ، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى اَتَى اَصْلَ السَّاقِ وَمِنْ اَسْفَلَ فَاَرَانَا اَبُوْ بَكْرٍ كَمَا اَرَاهُ الثَّوْرِيُّ قَالَ: وَاَرَانَاهُ الدَّبَرِيُّ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو پنڈلی کی طرف سے مسح کرو اور اگر چاہو تو انگلیوں کی طرف سے پنڈلی تک مسح کرو۔

ثوری فرماتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو موزے کو دھونے کا حکم دیتے ہوئے نہیں سنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کیا آپ نے کبھی سفیان ثوری کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' یا اُنہوں نے کبھی آپ کو کر کے دکھایا کہ مسح کیسے کیا جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے ہمیں کر کے دکھایا تھا کہ مسح کیسے کیا جاتا ہے' اُنہوں نے اپنے موزے کے اگلے حصے پر انگلیاں رکھیں' اُنہیں کشادہ رکھا اور پھر اُسے پنڈلی کی جڑ تک لے آئے اور اُنہوں نے نیچے کی طرف سے بھی مسح کیا۔

امام عبدالرزاق نے ہمیں اُسی طرح مسح کر کے دکھایا جس طرح سفیان ثوری نے اُنہیں کر کے دکھایا تھا اور (کتاب کے ناقل کہتے ہیں:) دبری نے ہمیں اُسی طرح مسح کر کے دکھایا جس طرح (امام عبدالرزاق نے اُنہیں کر کے دکھایا تھا)۔

854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ يَضَعُ اِحْدٰى يَدَيْهِ، فَوْقَ الْخُفِّ، وَالْاُخْرٰى تَحْتَ الْخُفِّ

✳✳ زہری بیان کرتے ہیں: جب تم موزوں پرمسح کرنے لگو تو اپنا ایک ہاتھ موزے کے اوپر اور دوسرا موزے کے نیچے رکھو۔

855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا - يَعْنِي خُفَّيْهِ - مَسْحَةً وَاحِدَةً بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا بُطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا، وَقَدْ اَهْرَاقَ قَبْلَ ذٰلِكَ الْمَاءَ فَتَوَضَّاَ هٰكَذَا لِجَنَازَةٍ دُعِيَ اِلَيْهَا

✳✳ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اُن پر یعنی موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے ایک ہی مرتبہ مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعہ موزوں کے نیچے والے حصے اور اوپر والے حصے پر کیا' وہ اس سے پہلے پانی بہا چکے تھے اور اُنہوں نے جنازے کے لیے اس طرح وضو کیا تھا' جس جنازے میں شرکت کے لیے اُنہیں بلایا گیا تھا۔

856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِمْسَحْ عَلَيْهِمَا ثَلَاثًا اَحَبُّ اِلَيَّ كَمَا يَمْسَحُ الْمَرْءُ بِرِجْلِهِ وَلَا تَغْسِلْهُمَا، قُلْتُ: اَغْمِسُ كَفِّي فِي الْمَاءِ، ثُمَّ لَا اَنْفُضُهَا حَتّٰى اَمْسَحَ بِمَا فِيْهَا كَمَا اَمْسَحُ بِالرَّاْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَخْطَاْتُ بَعْدَ ثَلَاثِ مَسَحَاتٍ شَيْئًا مِنَ الْخُفَّيْنِ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

✳✳ عطاء فرماتے ہیں: تم اُن پر تین مرتبہ مسح کرو' یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' جس طرح آدمی اپنے پاؤں پر مسح کرتا ہے اور تم اُنہیں (یعنی موزوں کو) دھونا نہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنی ہتھیلی پانی میں ڈبو کر پھر اُس کو جھاڑے بغیر اُس ہتھیلی پر موجود پانی کے ذریعہ مسح کرلوں جس طرح میں سر پر مسح کرتا ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر تین دفعہ مسح کرنے کے بعد بھی موزوں کا کچھ حصہ باقی رہ جائے (جس پر ہاتھ نہ پھیرا گیا ہو) تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی۔

857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنَّمَا الْمَسْحُ عَلَى الْحَلَفَيْنِ مِنَ الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَلَا اَمْسَحُ بِبُطُونِ الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: لَا اِلَّا بِظُهُورِهِمَا

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حلفین پر مسح کرنا موزوں پر مسح کرنے میں شامل ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں موزوں کے نیچے والے حصے پر مسح نہ کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف اوپر والے حصے پر کرو۔

858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ مِنْ رُخْصَةٍ فِي الْمَسْحِ بِالْقُفَّازَيْنِ اَوْ بِالرَّقْعِ؟ قَالَ: لَا

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا دستانوں پر یا (برقع پر) مسح کرنے کے بارے میں اجازت کی روایت آپ تک پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

859 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ تَوَضَّاَ فَنَسِيَ الْمَسْحَ بِرَاْسِهِ، اَوْ بَعْضَ

مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ، ثُمَّ لَبِسَ خُفَّيْهِ، ثُمَّ بَالَ قَالَ: يَخْلَعُ خُفَّيْهِ، وَيُعِيدُ الْوُضُوْءَ لِاَنَّهُ لَبِسَهُمَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ تَامٍّ، قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلٍ تَوَضَّاَ لِلْحَضَرِ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ بَعْضَ يَوْمٍ لِلظُّهْرِ - اَوِ الْعَصْرِ -، ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يُسَافِرَ فَقَالَ: يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا بَقِيَّةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِمَّا مَضٰى قَالَ: وَاِنْ كَانَ مَسَحَ عَلَيْهِمَا فِي السَّفَرِ صَلَاتَيْنِ، ثُمَّ قَدِمَ يُكْمِلُ يَوْمًا وَلَيْلَةً بِمَا مَضٰى مِنَ الْمَسْحِ، وَاِنْ كَانَ مَسَحَ فِي السَّفَرِ يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ قَدِمَ خَلَعَهُمَا حِيْنَ يَقْدَمُ مِنَ السَّفَرِ وَصَارَتْ اِقَامَةً

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو شخص وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر مسح کرنا' یا وضو کے کسی مقام کو (دھونا) بھول جائے اور پھر وہ موزے پہن لے اور پھر وہ پیشاب کرے' تو سفیان فرماتے ہیں: وہ اپنے موزے اُتار کر دوبارہ وضو کرے گا کیونکہ اُس نے بے وضو حالت میں اُنہیں پہنا ہے۔ سفیان ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو مقیم ہونے کی حالت میں وضو کرتا ہے اور موزوں پر دن کے کسی حصہ میں ظہر یا عصر کی نماز کے لیے مسح کر لیتا ہے' پھر اُسے سفر کرنا پڑتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: وہ شخص آئندہ تین دن تک اُن پر مسح کرے گا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سفر کے دوران دو نمازیں موزوں پر مسح کر کے ادا کر چکا ہو اور پھر وہ آئے (یعنی مقیم ہو جائے) تو ایک دن اور ایک رات مکمل کرے گا جو اُس کے گزشتہ مسح کا باقی حصہ ہے' اور اگر اُس نے سفر میں ایک دن اور ایک رات مسح کر لیا تھا اور پھر آ گیا تو جیسے ہی وہ سفر سے واپس آئے گا تو وہ اُنہیں اتار دے گا اور مقیم ہو جائے گا۔

860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: لَاَنْ يُقْطَعَ قَدَمِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے پاؤں کاٹ دیے جائیں' یہ چیز مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں موزوں پر مسح کروں۔

بَابُ وُضُوْءِ الْمَرِيضِ
باب: بیمار شخص کا وضو کرنا

861 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ الدَّبَرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلْمَوْعُوكِ اَوْ لِلْمَرِيضِ رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ لَا يُنَقِّيَ، وَلَا يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: بخار زدہ یا بیمار شخص کے لیے اس بارے میں کوئی رخصت ہے کہ وہ (وضو کے اعضاء کو) اچھی طرح صاف نہ کرے' یا اہتمام سے وضو نہ کرے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَيْسٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ قَالَ: لِلْمَرِيضِ الْمَجْدُوْرِ وَشِبْهِهِ رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ لَا يَتَوَضَّاَ وَتَلَا: (اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ) (النساء: 43) ثُمَّ يَقُوْلُ: هِيَ مَا

خَفِيَ مِنْ تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ

✵✵ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: چیچک کا مریض اور اس جیسے دیگر مریضوں کو یہ رخصت ہے کہ وہ وضو نہ کریں۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو''۔

پھر مجاہد نے یہ فرمایا: یہ قرآن کا وہ مفہوم ہے جو پوشیدہ ہے۔ سعید بن جبیر سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے۔

863 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ) (النساء: 43) اَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: هِيَ لِلْمَرِيضِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ، اِذَا خَافَ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَهُ الرُّخْصَةُ فِي التَّيَمُّمِ مِثْلُ الْمُسَافِرِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: اس آیت میں:

''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو' یا تم میں سے کوئی شخص پاخانہ کر کے آئے''۔

مجاہد فرماتے ہیں: یہ آیت اُس بیمار کے لیے ہے' جسے جنابت لاحق ہو گئی ہو' اُسے (غسل کرنے کی صورت میں) اپنی جان کے حوالے سے اندیشہ ہو' تو ایسے شخص کو مسافر کی طرح تیمّم کرنے کی اجازت ہے' ایسا مسافر جسے پانی نہیں ملتا۔

بَابُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

باب: جب کوئی شخص پانی نہ پائے

864 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَانُ الْمَجْدُورِ، هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ فِي اَنْ يَتَوَضَّاَ؟ وَتَلَوْتُ عَلَيْهِ: (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ) (النساء: 43)، وَهُوَ سَاكِتٌ كَذٰلِكَ حَتّٰى جِئْتُ، (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً) (النساء: 43) قَالَ: ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَاِنْ وَجَدُوا مَاءً فَلْيَتَطَهَّرُوا قَالَ: وَاِنِ احْتَلَمَ الْمَجْدُورُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ، وَاللّٰهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ مَرَّةً - عَطَاءٌ الْقَائِلُ - وَاَنَا مَجْدُورٌ فَاغْتَسَلْتُ، هِيَ لَهُمْ كُلِّهِمْ اِذَا لَمْ يَجِدُوا الْمَاءَ - يَعْنِي الْآيَةَ -

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: چیچک کے شکار شخص کا کیا معاملہ ہے' کیا اُسے یہ اجازت ہے کہ وہ وضو نہ کرے۔ میں نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو''۔

لیکن عطاء خاموش رہے یہاں تک کہ جب میں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگر تم پانی نہ پاؤ''۔

تو عطاء نے کہا: یہ حکم اُس صورت میں ہے جب اُن لوگوں کو پانی نہیں ملتا' جب اُنہیں پانی مل جاتا ہے تو وہ طہارت حاصل

کریں گے۔

اُنہوں نے یہ فرمایا: اگر چیچک کے شکار شخص کو احتلام ہو جائے' تو اُس پر غسل واجب ہوگا۔

پھر عطاء نے یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! ایک مرتبہ خود مجھے احتلام ہو گیا' میں اُس وقت چیچک کا شکار تھا تو میں نے غسل کیا' تو یہ حکم اُن لوگوں کے لیے اُس صورت میں ہے' جب اُن لوگوں کو پانی نہیں ملتا۔ عطاء کی مراد آیت کا حکم تھی۔

865 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ: نَزَلَ بِيْ رَجُلٌ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَبِهِ جِرَاحَةٌ فَسَاَلْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، فَقَالَ: لِيَغْسِلْ مَا حَوْلَهُ وَلَا يَقْرَبْ جِرَاحَتَهُ الْمَاءَ

✱✱ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ایک شخص میرے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا' اُسے جنابت لاحق ہو گئی' وہ زخمی تھا' میں نے عبید بن عمیر سے (اس بارے میں) دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ زخم کے آس پاس کو دھو لے گا لیکن زخم پر پانی نہیں لگائے گا۔

866 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَبِهِ جِرَاحٌ فَاحْتَلَمَ فَاسْتَفْتَى، فَاَمَرُوْهُ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ قَتَلْتُمُوْهُ قَتَلَكُمُ اللّٰهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو جنابت لاحق ہو گئی' وہ زخمی بھی تھا' اُسے احتلام ہوا تھا' اُس نے مسئلہ دریافت کیا تو لوگوں نے اُسے غسل کرنے کی ہدایت کی' اُس نے غسل کیا تو اُس کا انتقال ہو گیا۔ جب اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم لوگوں نے اُسے قتل کر دیا ہے' اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو برباد کرے!

867 - حدیث نبوی: عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِهِ جِرَاحٌ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاَمَرُوْهُ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَتَلْتُمُوْهُ قَتَلَكُمُ اللّٰهُ، اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ؟ قَالَ عَطَاءٌ: فَبَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْتَسِلْ وَاتْرُكْ مَوْضِعَ الْجِرَاحِ

✱✱ عطاء بن ابی رباح' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کو زخم لاحق ہوئے' اُسے جنابت بھی لاحق ہو گئی تو لوگوں نے اُسے غسل کرنے کی ہدایت کی' اُس نے غسل کیا تو اُس کا انتقال ہو گیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اُسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ بھی تمہیں مار دے! کیا ناواقف شخص کی شفاء سوال کرنے میں نہیں ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایسی صورتِ حال میں) تم غسل کر لو اور زخم کی جگہ کو چھوڑ دو۔

868 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ يَحْيَى، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: لِلْمَرِيضِ الشَّدِيدِ الْمَرَضِ رُخْصَةٌ فِي اَنْ لَا يَتَوَضَّاَ وَيَمْسَحَ بِالتُّرَابِ، وَقَالَ: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء: 43)، قَالَ طَاوُسٌ: هِيَ لِلْجُنُبِ وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى فَذَلِكَ حَتَّى اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ وَذَكَرَ لَهُ قَوْلَهُمْ: اِنَّ لِلْمَرِيضِ رُخْصَةً فِي اَنْ لَا يَتَوَضَّاَ فَمَا اَعْجَبَهُ ذَلِكَ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: ایسا بیمار شخص جس کی بیماری شدید ہو اُس کے لیے یہ اجازت ہے کہ وہ وضو نہ کرے اور مٹی کے ذریعے تیمم کرلے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تم پانی کو نہیں پاتے ہو تو پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کرلو''۔

طاؤس فرماتے ہیں: یہ حکم جنبی شخص کے لیے ہے۔ (پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور اگر تم بیمار ہو''۔

تو یہ حکم (بیمار کے لیے ہوجائے گا) یہاں تک کہ آیت میں یہ الفاظ ہیں:

''یا تم عورتوں کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرلو''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے طاؤس کے سامنے بعض لوگوں کا یہ فتویٰ ذکر کیا کہ بیمار شخص کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ وضو نہ کرے، تو یہ بات طاؤس کو پسند نہیں آئی۔

869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُخْصَةٌ لِلْمَرِيضِ فِي الْوُضُوءِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيدِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ مُجَلَّدًا؟ كَاَنَّهُ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ؟

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیمار شخص کو وضو کے بارے میں یہ اجازت ہے کہ وہ پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کرلے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر وہ جلد کی بیماری کا شکار ہو تو (کیا حکم ہوگا؟) اُن کی مراد یہ تھی کہ ایسی صورتِ حال میں وہ کیا کرے گا؟

870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ بِاِنْسَانٍ جُدَرِيٌّ، اَوْ جُرْحٌ كَبُرَ عَلَيْهِ وَخَشِيَ عَلَيْهِ، فَاِنَّهُ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ قَالَ: وَبَلَغَنِي ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو چیچک ہو یا ایسا زخم ہو جو شدید ہو اور اُسے اپنے بارے میں اندیشہ ہو (کہ غسل کرنے کی صورت میں اُس کا زخم خراب ہوجائے گا) تو وہ مٹی کے ذریعہ تیمم کرلے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: سعید بن جبیر کے حوالے سے یہی روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمَجْدُورِ وَالْحَائِضِ اِذَا خَافَا عَلَى اَنْفُسِهِمَا تَيَمَّمَا يَقُولُ: الْمَجْدُورُ اِذَا اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ

٭٭ ابن جریج نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جو چیچک کے شکار شخص اور حیض والی عورت کے بارے میں ہے کہ جب اُنہیں اپنی جان کے حوالے سے اندیشہ ہو تو وہ تیمم کر لیں گے۔ حماد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ چیچک کے شکار شخص کو جب جنابت لاحق ہو جائے۔

872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبَانُ، عَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِهٖ جُدَرِيٌّ، فَاَمَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُرِّبَ لَهٗ تُرَابٌ فِيْ طَسْتٍ اَوْ تَوْرٍ فَتَمَسَّحَ بِالتُّرَابِ

٭٭ علقمہ فرماتے ہیں: ایک شخص کو چیچک کی شکایت تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں حکم دیا کہ ایک طشت میں کچھ مٹی اُس کے قریب کی گئی (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک پیالہ میں کی گئی تو اُس نے مٹی کے ذریعہ مسح کر لیا۔

873 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ: كَانَ بِرَجُلٍ جُدَرِيٌّ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاَمَرُوْهُ، فَاغْتَسَلَ فَانْتَثَرَ لَحْمُهُ فَمَاتَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ؟ لَوْ تَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ

٭٭ حضرت زید بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو چیچک کی شکایت تھی، اُسے جنابت لاحق ہو گئی، لوگوں کی ہدایت پر اُس نے غسل کیا تو اُس کا گوشت خراب ہو گیا اور اُس کا انتقال ہو گیا۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں نے اُسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے! کیا ناواقف شخص کی شفاء دریافت کرنے میں نہیں ہے، اگر وہ مٹی کے ذریعہ تیمم کر لیتا (تو یہ مناسب ہوتا)۔

874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ رُخْصَةً لِلْمَرِيضِ فِي التَّمَسُّحِ بِالتُّرَابِ وَهُوَ يَجِدُ الْمَاءَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیمار شخص کو مٹی کے ذریعہ مسح کرنے کی اجازت ہے، اگرچہ وہ پانی کے پاس موجود ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فِيْ اَرْضٍ بَارِدَةٍ

باب: جب کسی شخص کو کسی سرد علاقے میں جنابت لاحق ہو جائے

875 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِامْرِءٍ بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ بِالشَّامِ رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ لَا يُنَقِّيَ وَلَا يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی ایسا شخص جو شام میں کسی ٹھنڈے علاقے میں رہتا ہو، کیا اُس کے لیے کوئی ایسی رخصت ہے کہ وہ اچھی طرح سے وضو نہ کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

876 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ اَهْلُ الطَّائِفِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَوْا اِلَيْهِ الْبَرْدَ وَسَاَلُوْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاِنِّي اُفِيضُ عَلٰى رَاْسِي ثَلَاثًا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: طائف کے رہنے والے لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے سردی کی شکایت کی' اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہالیتا ہوں۔

877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يَقُوْلُ: اَجْمَعُوا اَنَّ الرَّجُلَ يَكُوْنُ فِيْ اَرْضٍ بَارِدَةٍ فَاَجْنَبَ فَخَشِيَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَوْتَ يَتَيَمَّمُ وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمَرِيضِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص کسی سرد علاقے میں موجود ہو اور اُسے جنابت لاحق ہو جائے اور اُسے (غسل کی صورت میں) مرنے کا اندیشہ ہو تو وہ شخص تیمم کرے گا اور وہ بیمار کے حکم میں ہو جائے گا۔

878 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَهُوَ اَمِيرُ الْجَيْشِ، فَتَرَكَ الْغُسْلَ مِنْ اَجْلِ آيَةٍ قَالَ: اِنِ اغْتَسَلْتُ مِتُّ فَصَلّٰى بِمَنْ مَعَهُ جُنُبًا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّفَهُ بِمَا فَعَلَ وَاَنْبَاَهُ بِعُذْرِهٖ فَاَقَرَّ وَسَكَتَ

✵✵ حضرت ابوامامہ بن سہل اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہیں جنابت لاحق ہو گئی' وہ لشکر کے امیر تھے' اُنہوں نے قرآن کے حکم کے تحت غسل ترک کر دیا' اُنہوں نے کہا: اگر میں نے غسل کر لیا تو میں مر جاؤں گا' پھر اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی۔ پھر جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے اپنے طرزِ عمل کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا اور اپنے عذر کے بارے میں بھی آپ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے برقرار رکھا اور آپ خاموش رہے۔

بَابُ بَدْءِ التَّيَمُّمِ

باب: تیمّم کا آغاز

879 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: سَقَطَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعْشَرًا يَبْتَغُونَهُ، فَاَدْرَكَهُمُ الصُّبْحُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَصَلَّوْا بِغَيْرِ طُهُورٍ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ قَالَ: مَرَّ اَبُو بَكْرٍ بِعَائِشَةَ فَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ وَعَنَّيْتِيهِمْ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ اَبِيْهِ، وَقَالَهُ اَيُّوْبُ اَيْضًا. قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ التَّيَمُّمُ سُرَّ بِذٰلِكَ اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: مَا

عَلَيْكِ لَمُبَارَكَةٌ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد یا شاید کسی اور راوی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی تلاش میں کچھ لوگوں کو بھیجا' اسی دوران صبح صادق ہوگئی' اُن لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا' اُنہوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کر لی' پھر اُنہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی تو تیمم کا حکم نازل ہوگیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب نے میرے سامنے یہ روایت بیان کی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم نے لوگوں کو رُکنے پر مجبور کیا ہے اور اُنہیں پریشانی کا شکار کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور ایوب نے بھی یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ جب تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات پر بہت خوش ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ تم اتنی برکت والی ہو' جب بھی تمہیں کسی ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا' جو تمہارے لیے ناپسندیدہ ہو' تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اُس میں بھلائی رکھ دی۔

880 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ - انْقَطَعَ عِقْدِيْ قَالَ: فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ، وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالُوْا: اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ، اَقَامَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ: فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَالَ: حَبَسْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَقَالَ لِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، وَجَعَلَ يَطْعَنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ عَلٰى فَخِذِيْ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ (فَتَيَمَّمُوا) (النساء: 43). فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّتِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ہار کی تلاش میں وہاں پڑاؤ کیا' آپ کے ہمراہ لوگ بھی ٹھہر گئے' لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ سیّدہ عائشہ نے کیا کیا ہے؟ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو رُکنے پر مجبور کر دیا ہے اور لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اپنا سر میرے زانو پر رکھے سو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو رُکنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس کہیں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) حضرت ابوبکر نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو

منظور تھا وہ میرے بارے میں مجھے کہا' وہ اپنا ہاتھ میرے پہلو میں مارتے رہے' لیکن میں نے حرکت صرف اس لیے نہیں کی کیونکہ نبی اکرم ﷺ (آرام فرما تھے) آپ میرے زانو پر سوئے ہوئے تھے' یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا اور پانی موجود نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی:

''تم لوگ تیمم کر لو''۔

اُس وقت اُسید بن حضیر نے یہ بات کہی کہ اے ابوبکر کی آل! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم نے اُس اونٹ کو اُٹھایا جس پر میں موجود تھی تو اُس کے نیچے سے ہمیں ہار مل گیا۔

881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: إِذَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فِي وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ لَمْ يُعِدْ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وہ نماز کے وقت کے دوران ہی پانی کو لے تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: إِذَا صَلَّى، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ لَمْ يُعِدْ

٭٭ ابراہیم نخعی اور امام شعبی یہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر لے اور پھر وقت کے دوران پانی کو پا لے تو وہ نماز نہیں دُہرائے گا۔

883 - آثارِ صحابہ: عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ فَلَمَّا أَتَى الْمِرْبَدَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، وَصَلَّى وَلَمْ يُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ جرف نامی جگہ سے آ رہے تھے' جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مربد کے مقام پر پہنچے تو اُنہیں پانی نہیں ملا تو اُنہوں نے مٹی کے ذریعہ تیمم کر لیا اور نماز ادا کر لی اور پھر اُنہوں نے اُس نماز کو دُہرایا نہیں۔

884 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَيَمَّمَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ مِيلٌ أَوْ مِيلَانِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تیمم کر کے عصر کی نماز ادا کر لی' حالانکہ اُن کے اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک یا شاید دو میل کا فاصلہ تھا' پھر وہ مدینہ منورہ کے اندر داخل ہو گئے تو سورج ابھی بلند تھا' لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نماز کو دُہرایا نہیں۔

885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: إِذَا كُنْتَ جُنُبًا فَتَمَسَّحْ، ثُمَّ إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَلَا تَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَتِكَ إِنْ شِئْتَ .

قَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيهِ؟ إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ.

* ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: جب تم جنبی ہو تو مسح کرلو اور جب تم پانی پالو تو اگر تم چاہو تو غسلِ جنابت نہ کرو۔

عبدالحمید بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن مسیب سے کیا تو وہ بولے: اُسے کیا پتا! جب تم پانی کو پالو تو تم غسل کرلو۔

886 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: ذٰلِكَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ روایت بتائی گئی ہے کہ اُنہوں نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

887 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَغْتَسِلُ إِذَا وَجَدَ الْمَاءَ

* حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب (تیمّم کرنے والا شخص) پانی کو پالے گا تو وہ غسل کرے گا۔

888 - اقوالِ تابعین: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّجِيبِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ يَتَيَمَّمُ، ثُمَّ يَجِدُ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ قَالَ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ

* سعید بن عبدالرحمٰن تجیبی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو تیمّم کرتا ہے اور پھر (نماز کے) وقت میں پانی کو پالیتا ہے تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ نماز کو دُہرائے گا۔

889 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ: ابْتُلِيَ بِذٰلِكَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاغْتَسَلَا - أَوْ قَالَ: فَتَوَضَّآ - وَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِلَّذِي أَعَادَ: أُوتِيتَ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: قَدْ أَجْزَأَ عَنْكَ

* امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات اس طرح کی صورتِ حال کا شکار ہوئے اور پھر اُن دونوں حضرات نے (نماز کے) وقت میں پانی کو پالیا تو اُن دونوں نے غسل کیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وضو کیا۔ پھر اُن دونوں میں سے ایک نے اُس نماز کو دُہرایا اور دوسرے نے نماز کو نہیں دُہرایا۔ پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو پوری صورتِ حال کے بارے میں بتایا' تو جن صاحب نے نماز کو دُہرایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تمہیں دُگنا اجر دیا جائے گا۔ اور دوسرے صاحب سے یہ فرمایا: تمہاری لیے کفایت ہوگئی۔

890 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا وَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاغْتَسَلَا، فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ

الْاٰخَرُ، فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي اَعَادَ: اُوتِيتَ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: قَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ

❋❋ بکر بن سوادہ بیان کرتے ہیں: دو حضرات کو جنابت لاحق ہوئی' اُن دونوں نے تیمّم کر کے نماز ادا کر لی' پھر (نماز کے وقت) کے دوران ہی اُن دونوں کو پانی مل گیا' اُن دونوں نے غسل کیا' اُن دونوں میں سے ایک نے نماز کو دُہرایا اور دوسرے نے نہیں دُہرایا' پھر اُن دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ تو جن صاحب نے نماز کو دُہرایا تھا' اُن سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں دو مرتبہ اَجر دیا جائے گا''۔ اور دوسرے صاحب سے یہ فرمایا: ''تمہارے لیے یہ چیز کافی تھی''۔

891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: اِنِّي احْتَلَمْتُ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَتَيَمَّمْتُ وَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ وَجَدْتُ الْمَاءَ فَاَغْتَسِلُ؟ فَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ: اِنْ شِئْتَ فَاغْتَسِلْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَغْتَسِلْ. قَالَ اَبُو حَرْمَلَةَ: فَقُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَلَا تَسْمَعُ اِلَى مَا يَقُولُ هٰذَا؟ وَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِهِ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَفَعَلَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَحَصَبَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي مَا الْفُتْيَا، لِمَ يُفْتِي النَّاسَ؟ يَا هٰذَا طَهُرْتَ لِصَلَاتِكَ فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَالْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلَيْكَ

❋❋ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے پاس آیا اور بولا: صبح سے پہلے مجھے احتلام ہو گیا' مجھے پانی نہیں ملا' میں نے تیمّم کر کے نماز ادا کر لی' جب صبح ہوئی تو مجھے پانی ملا تو کیا میں غسل کر لوں؟ تو ابوسلمہ نے کہا: اگر تم چاہو تو غسل کر لو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

ابوحرملہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ کیا آپ نے سنا نہیں جو یہ کہہ رہے ہیں! پھر میں نے اُن کے جواب کے بارے میں سعید کو بتایا تو سعید نے فرمایا: کیا اُس نے ایسا کہا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو سعید نے اُن کی طرف کنکریاں پھینکیں اور بولے: کوئی ایسا شخص جسے یہ پتا ہی نہیں ہے کہ مسئلہ کا جواب کیا ہے' وہ لوگوں کو فتویٰ کیوں دیتا ہے' اے شخص! تم اپنی نماز کے لیے طہارت حاصل کرو اور پھر جب تمہیں پانی مل جائے تو تم پر غسل کرنا واجب ہو گا۔

بَابُ يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْمَاءِ هَلْ يَتَوَضَّاُ؟ وَهَلْ يَتَيَمَّمُ لِلتَّطَوُّعِ؟

باب: ایک شخص تیمّم کرتا ہے اور پھر پانی کے پاس سے گزرتا ہے تو کیا وہ وضو کر لے؟ کیا کوئی شخص نوافل کے لیے تیمّم کر سکتا ہے؟

892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا تَيَمَّمَ الرَّجُلُ، ثُمَّ مَرَّ بِمَاءٍ فَقَالَ: حَتّٰى آتِيَ مَاءً آخَرَ فَقَدْ نَقَضَ تَيَمُّمَهُ، وَيَتَوَضَّاُ لِتِلْكَ الصَّلَاةِ، وَاِذَا تَيَمَّمَ، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فِي صَلَاتِهِ فَقَدْ هَدَمَ تَيَمُّمَهُ وَيَتَوَضَّاُ لِتِلْكَ الصَّلَاةِ

** سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تیمم کرے اور پھر پانی کے پاس سے گزرے وہ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ کسی دوسرے پانی کے پاس سے گزرے تو اُس کا تیمم ٹوٹ جائے گا اور وہ اُس نماز کے لیے وضو کرے گا اور جب کوئی شخص تیمم کرے اور نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے پانی کو پالے تو اُس کا تیمم کالعدم ہو جائے گا اور وہ اُس پانی سے وضو کرے گا۔

893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: هَلْ يَتَيَمَّمُ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ فَيُصَلِّي تَطَوُّعًا؟ قَالَ: لَا

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: جب کوئی شخص پانی کو نہیں پاتا تو کیا وہ تیمم کر کے نوافل ادا کر لے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

894 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَضَيْتُ الْحَاجَةَ فِي بَعْضِ هَذِهِ الشِّعَابِ أَمْسَحُ بِالتُّرَابِ وَأُصَلِّي؟ قَالَ: أَمَّا الصَّلَاةُ فَلَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کسی گھاٹی میں قضائے حاجت کی تو کیا میں مٹی پر ہاتھ پھیر کے (یعنی تیمم کر کے) نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو وہ نہیں ہوگی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعَلِّمُ التَّيَمُّمَ أَيُجْزِيهِ

باب: ایسا شخص جو تیمم کی تعلیم دیتا ہے تو کیا اس کے لیے یہ چیز کافی ہوگی؟

895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: إِذَا عَلَّمْتَ الرَّجُلَ التَّيَمُّمَ فَلَا يُجْزِيكَ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ أَنْ تُصَلِّيَ بِهِ إِلَّا إِنْ نَوَيْتَ بِهِ أَنَّكَ تَيَمَّمُ لِنَفْسِكَ، وَإِذَا عَلَّمْتَهُ الْوُضُوءَ أَجْزَأَكَ

** سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو (عملی طور پر کر کے دکھا کے) تیمم کی تعلیم دو تو یہ تیمم تمہارے لیے کفایت نہیں کرے گا کہ تم اس کے ذریعہ نماز ادا کر لو ماسوائے اس صورت کے کہ تم نے اس کے ذریعہ تیمم کرنے کی نیت کی ہو کہ تم اپنے لیے تیمم کر رہے ہو لیکن اگر تم کسی کو (عملی طور پر کر کے) وضو کی تعلیم دیتے ہو تو یہ تمہارے لیے جائز ہوگا۔

بَابُ الْمُسَافِرِ يَخَافُ الْعَطَشَ وَمَعَهُ مَاءٌ

باب: جب کسی مسافر کو پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو حالانکہ اُس کے پاس پانی موجود ہو تو تیمم کا حکم

896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَعَهُ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ فَقَطْ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ، أَوْ حَانَتِ الصَّلَاةُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَخَشِيَ إِنْ تَطَهَّرَ بِمَا فِي الْإِدَاوَةِ الظَّمَأَ قَالَ: فَاللَّهُ أَعْذَرَ بِالْعُذْرِ عَلَيْهِ بِالتُّرَابِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کے پاس صرف ایک مشکیزہ میں پانی ہے وہ شخص سفر کر رہا ہے اُسے جنابت لاحق ہو جاتی ہے یا نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور وہ شخص بے وضو ہے اُسے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اُس

نے برتن میں موجود پانی کے ذریعہ وضو کرلیا تو خود پیاسا رہ جائے گا۔ تو عطاء نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عذر کو قبول کرنے والا ہے' ایسے شخص پر مٹی استعمال کرنا لازم ہوگا۔

897 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا خَشِيَ الْمُسَافِرُ عَلٰى نَفْسِهِ الْعَطَشَ وَمَعَهُ مَاءٌ تَيَمَّمَ.

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب مسافر شخص کو اپنی ذات کے حوالے سے پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو اور اُس کے پاس پانی ہو بھی تو وہ تیمم کرلے۔

898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ وَعَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ مِثْلَهُ

٭٭ اسی کی مانند روایت قتادہ کے حوالے سے منقول ہے جبکہ اسی کی مانند روایت ضحاک بن مزاحم سے منقول ہے۔

899 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَطَاءٍ، قَالَا: إِذَا خَافَ الْعَطَشَ وَمَعَهُ مَاءٌ يَتَيَمَّمُ وَلَا يَتَوَضَّأُ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد اور عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی کو پیاسے رہنے کا اندیشہ ہو تو اگرچہ اُس کے پاس پانی موجود ہو' پھر بھی وہ تیمّم کرے گا وہ وضو نہیں کرے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ مِنَ الْمَاءِ مَا يَتَوَضَّأُ

باب: جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی موجود ہو جس کے ساتھ وضو کیا جا سکتا ہو' تو تیمّم کا کیا حکم ہوگا؟

900 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَمَعَهُ مِنَ الْمَاءِ قَدْرُ مَا يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَالَ: فَلْيَتَوَضَّأْ بِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص سفر کر رہا ہے' اُسے جنابت لاحق ہو جاتی ہے' اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہے کہ جس کے ذریعہ نماز کے وضو کا سا وضو کیا جا سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُس کے ذریعہ وضو کر لے گا۔

901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي سَفَرٍ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَدْرُ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ قَالَ: يَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا يَتَيَمَّمُ. قَالَ مَعْمَرٌ: يَتَوَضَّأُ وَيَتَيَمَّمُ أَعْجَبُ إِلَيَّ

٭٭ عمرو بن عبید' حسن بصری کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو سفر کے دوران جنابت لاحق ہو جائے اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ نماز کے لیے وضو کیا جا سکتا ہو تو حسن فرماتے ہیں: وہ آدمی اُس کے ذریعہ وضو کر لے گا' وہ

تیمم نہیں کرے گا۔ معمر فرماتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ صورتِ حال یہ ہے کہ وہ وضو بھی کر لے اور تیمم بھی کر لے۔

بَابُ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ مِنَ الْمَاءِ قَدْرُ مَا يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَفَرْجَهُ

باب: جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ وہ اپنے چہرے دونوں بازوؤں اور شرمگاہ کو دھو سکتا ہو

902 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي سَفَرٍ وَّلَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَاءٌ اِلَّا مَا يَغْسِلُ بِهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ قَالَ: فَلْيَغْسِلْ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَيُصَلِّي وَلَا يَتَيَمَّمُ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُولُ لِيَغْسِلْ وَجْهَهُ وَلْيَتَيَمَّمْ اَيْضًا

٭٭ عمرو بن عبید' حسن بصری کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جسے سفر کے دوران جنابت لاحق ہو گئی اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں (یا بازوؤں) کو دھو سکتا ہے۔ تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھو کر نماز ادا کر لے گا اور تیمم نہیں کرے گا۔ معمر کہتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ اپنا چہرہ بھی دھولے گا اور تیمم بھی کر لے گا۔

903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي سَفَرٍ، وَمَعَهُ مَاءٌ اَيُجْزِيهِ اَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ، وَمَعَهُ مَا يَبْلُغُ بِهِ قَدَمَيْهِ وَيَدَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ؟ قَالَ: لَا، لَعَمْرِي لَا يُجْزِءُ عَنْهُ فَلَا يَدَعُ ذٰلِكَ اِذَا بَلَغَ لَهُ قَدَمَيْهِ وَيَدَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ تَلَا آيَةَ الْمَسْحِ، فَجَعَلَهُمَا جَمِيعًا وَجَعَلَ اِلَيْهَا الْمَسْحَ اِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص کو سفر کے دوران جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اُس کے پاس پانی بھی ہے' تو کیا اُس کے لیے یہ بات جائز ہو گی کہ وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھولے' حالانکہ اُس کے پاس اتنا پانی موجود ہو جس کے ذریعے وہ اپنے دونوں پاؤں' دونوں ہاتھوں اور بازوؤں کو دھو سکتا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! اُس کے لیے یہ کافی نہیں ہو گا اور وہ اُس وقت تک اسے نہیں چھوڑے گا جب تک اپنے دونوں پاؤں' دونوں بازوؤں کو نہیں دھولیتا۔ پھر اُنہوں نے مسح کے حکم سے متعلق آیت تلاوت کی اور ان سب کو اکٹھا قرار دیا اور اگر آدمی کو پانی نہیں ملتا تو مسح (یعنی تیمم کو) اُس صورت کے لیے قرار دیا۔

904 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَمَسْحٌ مِنَ الْمَاءِ وَاحِدَةٌ قَطُّ اَحَبُّ اِلَيْكَ، اَمْ ثَلَاثُ مَسَحَاتٍ بِالتُّرَابِ؟ قَالَ: بَلْ مَسْحَةٌ بِالْمَاءِ، فَلْيُؤْثِرِ الْمَاءَ عَلَى التُّرَابِ، وَاِنْ قَلَّ الْمَاءُ فَلَمْ يَكْفِ فَلْيُؤْثِرْ قَلِيلَهُ عَلَى التُّرَابِ يَبْلُغُ مِنْ وُضُوءِ اَعْضَائِهِ مَا بَلَغَ، وَلٰكِنْ اِنْ قَلَّ الْمَاءُ بَدَاَ فِي ذٰلِكَ بِغَسْلِ فَرْجِهِ وَلَوْ لَمْ يَبْلُغْ لَهُ اِلَّا ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں ایک مرتبہ پانی کے ذریعہ مسح کرلوں' یہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' یا میں تین مرتبہ مٹی کے ذریعہ مسح کروں' یہ زیادہ پسندیدہ ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ پانی کے ذریعہ ایک مرتبہ مسح کرلینا (پسندیدہ ہے) آدمی کو پانی کو مٹی پر ترجیح دینی چاہیے' اگرچہ پانی تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور آدمی کو تھوڑے پانی کو مٹی پر ترجیح دینی چاہیے' اتنا پانی جو اُس کے وضو کے اعضاء تک پہنچ سکتا ہو' لیکن اگر پانی کم ہو تو وہ اس ساری صورتِ حال میں سب سے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوئے گا اور اگر اُس کے پاس صرف اتنا ہی پانی ہو (جس کے ذریعہ شرمگاہ کو دھویا جا سکتا ہو' تو وہ صرف شرمگاہ کو دھوئے گا)۔

905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَكَانَ مَعَهُ مِنَ الْمَاءِ مَا يُوَضِّءُ وُجْهَهُ وَقَدَمَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ، اَيَدَعُ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ وَيَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ؟ قَالَ: لَا، لَعَمْرِي قُلْتُ لَهُ، فَكَانَ مَعَهُ مَا يَغْسِلُ بِهِ وَجْهَهُ وَفَرْجَهُ قَطُّ قَالَ: لِيَغْسِلْ وَجْهَهُ وَفَرْجَهُ، ثُمَّ لِيَمْسَحْ كَفَّيْهِ بِالتُّرَابِ، قُلْتُ: فَكَانَ مَا يَغْسِلُ فَرْجَهُ؟ قَالَ: فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهُ، وَلْيَمْسَحْ بِالتُّرَابِ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کے پاس اتنا پانی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے چہرے' دونوں پاؤں اور دونوں بازوؤں کو دھو سکتا ہے تو کیا اگر وہ چاہے تو پانی کو ترک کر کے مٹی کے ذریعہ مسح کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم! (وہ ایسا نہیں کرسکتا)۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر اُس آدمی کے پاس اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ وہ صرف اپنے چہرے اور شرمگاہ کو دھو سکتا ہو' اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنے چہرے اور شرمگاہ کو دھو لے گا اور اپنی ہتھیلیوں کے ذریعہ مٹی سے مسح کرلے گا (یعنی تیمم کرلے گا)۔ میں نے کہا: اگر صرف اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھو سکتا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنی شرمگاہ کو دھو لے گا اور پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کرلے گا (یعنی تیمم کرلے گا)۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ اَهْلَهُ فِي السَّفَرِ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ

باب: جب کوئی شخص سفر کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرلے اور اُس کے پاس پانی موجود نہ ہو

906 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: هَلْ يُصِيبُ الرَّجُلُ اَهْلَهُ فِي السَّفَرِ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ اَرْبَعُ لَيَالٍ فَصَاعِدًا فَلْيُصِبْ اَهْلَهُ، وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ ثَلَاثُ لَيَالٍ فَمَا دُوْنَهَا فَلَا يُصِبْ اَهْلَهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا شخص سفر کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرسکتا ہے جس کے پاس پانی موجود نہ ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر اُس شخص اور پانی کے درمیان چار میل یا اُس سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرسکتا ہے' لیکن اگر اُس کے اور پانی کے درمیان تین میل کا

فاصلہ ہو یا اس سے کم ہو تو پھر وہ اپنی بیوی کے ساتھ یہ عمل نہیں کر سکتا۔

907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا كَانَ يَأْتِي الْمَاءَ مِنْ يَوْمِهِ، أَوْ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَطَأْهَا حَتَّى يَأْتِيَ الْمَاءَ، وَإِنْ كَانَ يَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ فِي غَنَمِهِ، أَوْ إِبِلِهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ أَهْلَهُ وَيَتَيَمَّمَ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اُسی دن یا اُس سے اگلے دن تک پہنچ سکتا ہو تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے گا جب تک وہ پانی تک پہنچ نہیں جاتا' لیکن اگر کوئی شخص پانی سے دور ہو اور اپنی بھیڑ بکریوں میں' یا اونٹوں میں موجود ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد تیمم کر لے۔

908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَغْشَى امْرَأَتَهُ فِي السَّفَرِ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: ایسا شخص جو سفر کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور اُس کے پاس پانی نہیں ہوتا' تو قتادہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

909 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَابَ، يَسْأَلُونَ أَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُولُونَ: إِنَّا نَعْزُبُ فِي مَاشِيَتِنَا الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ، هَلْ يُصِيبُ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے کچھ دیہاتیوں کو ابوالشعثاء سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک' ایک دو' دو ماہ تک اپنے جانوروں کے ساتھ الگ تھلگ رہتے ہیں تو کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے جبکہ اُس شخص کے پاس پانی بھی موجود نہ ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

910 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ فِي السَّفَرِ فَلَا يَقْرَبُهَا حَتَّى يَأْتِيَ الْمَاءَ، وَإِذَا كَانَ مُعْزِبًا فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَهَا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَاءٌ

✱✱ زہری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سفر میں ہو تو اپنی بیوی کے قریب اُس وقت تک نہیں جائے گا' جب تک وہ پانی تک نہیں پہنچ جاتا' لیکن اگر کوئی شخص ویرانے میں رہ رہا ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے' اگرچہ اُس کے پاس پانی موجود نہ ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ

باب: جب کوئی شخص پانی سے دور ہو

911 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَكُونُ فِي الرَّمْلِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ أَوْ خَمْسَةً فَتَكُونُ فِينَا النُّفَسَاءُ أَوِ الْحَائِضُ أَوِ الْجُنُبُ فَمَا تَرَى؟ قَالَ: عَلَيْكَ التُّرَابَ

✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں چار چار' پانچ پانچ ماہ تک صحرا میں رہتا ہوں' ہمارے درمیان نفاس والی عورتیں ہوتی ہیں' حیض والی عورتیں ہوتی ہیں' جنبی لوگ ہوتے ہیں' تو آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مٹی استعمال کرو (یعنی تیمم کرلو)۔

912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَتَيَمَّمُ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي فَأَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ، فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ وُصِفَتْ لَهُ هَيْئَتُهُ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْتِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ؟ قَالَ: إِنَّ أَهْلِي لَيَقُولُونَ ذَلِكَ، قُلْتُ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ رُؤْيَةً مِنْكَ فَقَدْ رَأَيْتَنِي، قُلْتُ: إِنَّا كُنَّا نَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ فَتُصِيبُنَا الْجَنَابَةُ فَنَلْبَثُ أَيَّامًا نَتَيَمَّمُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ أَمْرٌ أَشْكَلَ عَلَيَّ قَالَ: أَتَعْرِفُ أَبَا ذَرٍّ؟ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَوَيْتُهَا فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُنَيْمَةٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمْتُ الصَّعِيدَ فَصَلَّيْتُ أَيَّامًا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي هَالِكٌ، فَأَمَرْتُ بِقَعُودٍ فَشُدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَكِبْتُهُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَبُو ذَرٍّ، قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمْتُ أَيَّامًا، ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي هَالِكٌ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَجَاءَتْ بِهِ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فِي عُسٍّ يَتَخَضْخَضُ يَقُولُ: لَيْسَ بِمَلْآنَ فَقَالَ: إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ كَافِيًا مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ قَالَ: وَكَانَتْ جَنَابَةُ أَبِي ذَرٍّ مِنْ جِمَاعٍ

✽ ابوقلابہ نے بنو قشیر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں پانی سے دور (صحرا میں) رہتا تھا' ایک مرتبہ مجھے جنابت لاحق ہوئی' میں نے تیمم کرلیا' پھر میرے ذہن میں اُلجھن پیدا ہوئی' پھر میں حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اُن کے گھر پہنچا تو وہ مجھے نہیں ملے' میں مسجد میں آیا اور اُن کے سامنے اُس کی صفت بیان کردی گئی تھی (یعنی اُن کا حلیہ مجھے بتادیا گیا تھا) وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے' اُن کے حلیہ سے میں نے اُنہیں پہچان لیا' میں نے اُنہیں سلام کیا تو اُنہوں نے نماز ختم کرنے سے پہلے مجھے جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا: کیا آپ حضرت ابوذر ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میرے گھر والے تو یہی کہتے ہیں' میں نے کہا: لوگوں میں سے کسی اور شخص کی زیارت کرنا مجھے آپ کی زیارت سے زیادہ محبوب نہیں ہے! اُنہوں نے فرمایا: پھر تو تم نے مجھے دیکھ ہی لیا ہے۔ میں نے کہا: میں ویرانہ میں رہتا ہوں اور پانی سے دور ہوتا ہوں' مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں کچھ دن تک تیمم کرتا رہا پھر میرے ذہن میں اس حوالے سے اُلجھن پیدا ہوئی اور پریشانی لاحق ہوئی۔

تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ابوذر کو جانتے ہو! میں مدینہ منورہ میں موجود تھا' وہاں کی آب و ہوا مجھے موافق نہیں آئی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بکریوں میں رہنے کا حکم دیا (جو آبادی سے باہر تھیں) میں وہاں چلا گیا' وہاں مجھے جنابت لاحق ہوئی' میں نے مٹی کے ذریعہ تیمم کیا' پھر میں کچھ دن تک (تیمم کر کے) نماز ادا کرتا رہا' پھر میرے ذہن میں اُلجھن پیدا ہوئی یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں ہلاکت کا شکار ہونے والا ہوں تو میں نے پالان کی لکڑیاں رکھنے کا حکم دیا' انہیں باندھ دیا گیا' پھر میں اونٹ پر سوار ہوا اور مدینہ منورہ آیا' میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے کچھ اصحاب کے درمیان مسجد کے سائے میں بیٹھے ہوئے دیکھا' میں نے آپ کو سلام کیا! آپ نے سر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! ابوذر ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوئی تھی' میں کچھ دن تک تیمم کرتا رہا' پھر میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ اُلجھن پیدا ہوئی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا' ایک سیاہ فام کنیز ایک برتن میں پانی لے کر آئی' جس میں پانی ہل رہا تھا وہ برتن بھرا ہوا نہیں تھا' میں اونٹنی کی اوٹ میں ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا' اس نے میرے لیے پردہ کر لیا' میں نے غسل کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! بے شک پاک مٹی کفایت کرنے والی ہوتی ہے جب تک تمہیں پانی نہیں ملتا' خواہ دس سال گزر جائیں' جب تمہیں پانی مل جائے تو وہ تم اپنے جسم پر لگا لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو جو جنابت لاحق ہوئی تھی وہ صحبت کرنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

913 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَجْنَبَ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَاسْتَتَرَ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ، وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ، فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ

✽✽ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں جنابت لاحق ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے پردہ کر کے غسل کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: بے شک پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے' اگرچہ اُسے دس سال تک پانی نہ ملے' جب پانی مل جائے تو وہ اُسے اپنے جسم پر ڈال لے' یہ اُس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

914 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: اَجْنَبْتُ وَاَنَا فِي اِبِلٍ فَتَمَعَّكْتُ كَمَا تَتَمَعَّكُ الدَّابَّةُ، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ كُلَّهُ، فَقَالَ: كَانَ يُجْزِيكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ. قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ

✽✽ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جنبی ہو گیا' میں اُس وقت اپنے اونٹوں میں تھا تو میں مٹی میں یوں

لوٹ پوٹ ہوگیا جیسے کوئی جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے ساری صورتِ حال بتائی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی جگہ تمہارے لیے تیمم کر لینا کافی ہوجاتا۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اللہ کی قسم! میں نے حدیث روایت کرنے میں اُن کی طرف کبھی کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کی''۔

915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ لَا نَجِدُ الْمَاءَ، قَالَ عُمَرُ: اَمَّا اَنَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُصَلِّيَ حَتَّى اَجِدَ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ بِاَرْضٍ كَذَا نَرْعَى الْاِبِلَ فَتَعْلَمُ اَنِّي اَجْنَبْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ: اِنْ كَانَ لَيَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الصَّعِيدِ اَنْ تَقُولَ هٰكَذَا، وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ، ثُمَّ نَفَخَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا عَلَى وَجْهِهِ وَذِرَاعَيْهِ اِلَى قَرِيبٍ مِنْ نِصْفِ الذِّرَاعِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ قَالَ: فَقَالَ عَمَّارٌ: فَبِمَا عَلَيَّ لَكَ مِنْ حَقٍّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنْ شِئْتَ اَنْ لَا اَذْكُرَهُ مَا حَيِيتُ، فَقَالَ عُمَرُ: كَلَّا وَاللّٰهِ، وَلٰكِنْ اُوَلِّيكَ مِنْ اَمْرِكَ مَا تَوَلَّيْتَ

✱✱ عبدالرحمٰن بن ابزی بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! ہم لوگ ایک دو ماہ ایسے گزار دیتے ہیں کہ ہمیں پانی نہیں ملتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میری بات ہے تو میں اُس وقت تک نماز ادا نہیں کروں گا جب تک مجھے پانی مل نہیں جاتا۔ تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ اور میں ایسی سرزمین میں موجود تھے جہاں ہم اونٹوں کو چرا رہے تھے اور پھر آپ جانتے ہیں کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! (حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) پھر میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا' پھر میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے' آپ نے ارشاد فرمایا: اُس مٹی میں سے تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم یوں کر لیتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا' پھر آپ نے اُن دونوں ہاتھوں کو جھاڑا اور پھر اُن دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور بازوؤں پر نصف کلائی تک پھیر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ سے ڈرو! تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کا مجھ پر یہ حق ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں اُس روایت کو زندگی بھر دوبارہ ذکر نہ کروں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں! لیکن میں تمہارے معاملہ کا نگران تمہیں بناتا ہوں' جس کو تم نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

916 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ اَصَابَ اَهْلَهُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَاءٌ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ فَذَهَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مِنْهُ عَلَى مَسِيرَةِ ثَلَاثٍ، فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوُا الصُّبْحَ فَسَاَلَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ تَبَرَّزَ لِلْخَلَاءِ فَاتَّبَعَهُ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَآهُ فَاَهْوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدَيْهِ اِلَى

الْاَرْضِ فَوَضَعَهُمَا قَالَ: - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ نَفَضَهُمَا -، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ اَخْبَرَهُ كَيْفَ مَسَحَ

✱✱ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا تو اُن کے پاس پانی موجود نہیں تھا تو اُنہوں نے اپنے چہرے اور بازوؤں پر مسح (یعنی تیمم) کیا' وہ کہتے ہیں: پھر میرے ذہن میں اس حوالے سے اُلجھن پیدا ہوئی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن کی مسافت پر موجود تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو پایا کہ وہ صبح کی نماز ادا کر چکے تھے' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا تو پتا چلا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کے جب اُنہیں دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین کی طرف بڑھائے' آپ نے اُنہیں زمین پر رکھا۔ (راوی کہتے ہیں: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) پھر آپ نے اُنہیں جھاڑا' پھر آپ نے اُنہیں اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا اور پھر اُنہیں بتایا کہ اُنہیں کیسے وضو کرنا چاہیے۔

917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ: (اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ) (النساء: 43) هِيَ الْمُوَاقَعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: الْجُنُبُ فِي السَّفَرِ اِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ كَيْفَ طُهُورُهُ؟ قَالَ: طُهُورُ الَّذِي لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ، اِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ سَوَاءٌ لَا يَخْتَلِفَانِ يَمْسَحَانِ بِوُجُوهِهِمَا وَاَيْدِيهِمَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے: ''یا تم عورتوں کو چھولو'' کیا اس سے مراد صحبت کرنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص جو سفر کے دوران جنبی ہو جاتا ہے' اگر اُسے پانی نہیں ملتا تو اُس کے پاکیزگی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص جو وضو کرنے والا نہ ہو' اگر اُسے پانی نہیں ملتا تو اس کے طہارت حاصل کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے' ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے' وہ دونوں میاں بیوی اپنے چہروں پر مسح کر لیں گے۔

918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ فِي اِبِلِهِ اَوْ فِي غَنَمِهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُصِيبَ اَهْلَهُ وَيَتَيَمَّمَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ ذٰلِكَ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص پانی سے دور ہو' اپنے بکریوں اور اونٹوں میں موجود ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی سے صحبت کر لے اور بعد میں تیمم کر لے۔

معمر فرماتے ہیں: میں نے زہری کو بھی یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الْعَوَّامِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَعْزُبُ فِي اِبِلِي اَفَاُجَامِعُ اِذَا لَمْ اَجِدِ الْمَاءَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَمَّا اَنَا فَلَمْ اَكُنْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَاِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاتَّقِ اللّٰهَ، وَاغْتَسِلْ اِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ

✱✱ ابوعوام بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں

اپنے اونٹوں میں ویرانے میں رہتا ہوں اگر مجھے پانی نہیں ملتا تو کیا میں صحبت کرسکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک میری بات ہے تو میں تو ایسا نہیں کروں گا لیکن اگر تم ایسا کر لیتے ہو تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور جب پانی ملے تو غسل کر لینا۔

920 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يَحْرُسَانِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَجْنَبَا حِيْنَ اَصَابَهُمَا بَرْدُ السَّحَرِ فَتَمَرَّغَ عُمَرُ بِالتُّرَابِ، وَتَيَمَّمَ الْاَنْصَارِيُّ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَتَمَسَّحَ بِهٖ، ثُمَّ صَلَّيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابَ الْاَنْصَارِيُّ

✲✲ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص کو مسلمانوں کی پہرہ داری کرنے کے لیے بھیجا' ان دونوں کو جب صبح کے وقت ٹھنڈک محسوس ہوئی تو یہ جنبی ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے اور انصاری نے پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کرتے ہوئے اُس کے ذریعہ مسح کر لیا۔ پھر اُن دونوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاری نے ٹھیک کیا ہے۔

921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَابَ، يَسْاَلُوْنَ اَبَا الشَّعْثَاءِ، يَقُوْلُوْنَ: نَعْزُبُ فِيْ مَاشِيَتِنَا الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ يُصِيْبُ اَحَدُنَا امْرَاَتَهٗ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ مَاءٌ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے کچھ دیہاتیوں کو ابوالشعثاء سے سوال کرتے ہوئے سنا' اُنہوں نے کہا: ہم اپنے جانوروں میں ایک یا دو ماہ تک آبادی سے دور رہتے ہیں' کیا کوئی شخص ایسی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے جب اُس کے پاس پانی موجود نہ ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

922 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ اَجْنَبْتُ وَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا مَا صَلَّيْتُ. قَالَ سُفْيَانُ: لَا يُؤْخَذُ بِهٖ

✲✲ ابوعبیدہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر میں جنبی ہو جاؤں اور پھر مجھے ایک ماہ تک پانی نہ ملے تو میں نماز ادا نہیں کروں گا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

923 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، نَزَلَ عَنْ قَوْلِهٖ فِي الْجُنُبِ: اَنْ لَا يُصَلِّيَ حَتّٰى يَغْتَسِلَ

✲✲ ضحاک بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنبی شخص کے بارے میں اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا کہ وہ اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرے گا جب تک وہ غسل نہیں کر لیتا۔

924 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا اَجْنَبْتَ

فَاسْأَلْ عَنِ الْمَاءِ جَهْدَكَ، فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ، فَإِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم جنبی ہو جاؤ تو تم بھرپور کوشش کرو کہ پانی تلاش کرلو اگر تم اس پر قادر نہ ہو سکو تو تیمم کر کے نماز ادا کر لو پھر جب تم پانی حاصل کرلو تو اس کے ذریعہ غسل کرلو۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عَنْ حَيْضَتِهَا وَلَيْسَ عِنْدَهَا مَاءٌ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا

باب: جب عورت حیض سے پاک ہو اور اُس کے پاس پانی نہ ہو (جس کے ذریعہ وہ غسل کرے) تو کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟

925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْحَائِضِ تَطْهُرُ وَلَيْسَ عِنْدَهَا مَاءٌ قَالَ: تَيَمَّمُ وَيُصِيبُهَا زَوْجُهَا

✽✽ ابن جریج ' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی حیض والی عورت پاک ہو جائے اور اُس کے پاس (غسل کرنے کے لیے) پانی موجود نہ ہو تو عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت تیمم کرے گی اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔

926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ بَعْضِ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

✽✽ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ جَنَابَةً وَّلَا يَجِدُ مَاءً إِلَّا الثَّلْجَ

باب: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اُسے پانی نہ ملے' صرف برف ملے

927 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا احْتَلَمَ فِي أَرْضِ ثَلْجٍ فِي الشِّتَاءِ يَرَى أَنَّهُ إِنِ اغْتَسَلَ مَاتَ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُجَهِّزَ لَهُ مَا يَغْتَسِلُ بِهِ أَيَغْتَسِلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ مَاتَ، قَالَ اللّٰهُ: (وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا) (المائدة: ۶) وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ عُذْرٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کسی شخص کو سردی کے موسم میں کسی برف والی سرزمین پر احتلام ہو جائے اور اُسے یوں محسوس ہو کہ اگر اُس نے غسل کیا تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور اُس شخص کی یہ حالت ہو کہ اُس کے لیے وہ چیزیں بھی نہ ہوں' جو غسل کے لیے ضروری ہوتی ہیں (یعنی پانی گرم کرنے کا امکان بھی نہ ہو) تو کیا وہ غسل کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ وہ (غسل کرنے کی وجہ سے) مر جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو' تو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرو''۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لیے کوئی عذر مقرر نہیں کیا ہے۔

928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، وَالْحَكَمَ، عَنِ الثَّلْجِ، فَقَالَا: يُتَوَضَّأُ بِهِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَالتَّيَمُّمُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الثَّلْجِ اِذَا لَمْ يُسَخِّنْهُ

✻✻ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی اور حکم سے برف کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: آدمی اُس کے ساتھ وضو کر لے گا۔ سفیان کہتے ہیں: برف کے مقابلہ میں تیمم کر لینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے جبکہ اُس کو گرم نہ کیا جا سکتا ہو۔

929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَجِدِ الْجُنُبُ اِلَّا ..... فَلْيُذِبْهُ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ نَارًا وَلَمْ يَسْتَطِعِ الْوُضُوْءَ مِنْهُ فَالتَّيَمُّمُ بِالصَّعِيدِ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: جب جنبی شخص کو صرف (اصل متن میں یہاں کوئی لفظ نہیں ہے) ملے تو وہ اسے پگھلا لے اور اگر اُسے آگ نہیں ملتی اور وہ اُس کے ذریعہ وضو بھی نہ کر سکتا ہو تو پھر وہ پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کر لے۔

بَابُ الرَّجُلِ لَا يَكُوْنُ مَعَ مَاءٍ اِلٰى مَتٰى يَنْتَظِرُ

باب: جس شخص کے پاس پانی نہ ہو وہ کب تک انتظار کرے گا؟

930 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اَصَابَ الرَّجُلَ الْجَنَابَةُ فَلْيَنْتَظِرِ الْمَاءَ، فَاِنْ خَشِيَ فَوَاتَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَاْتِ مَاءٌ فَلْيَتَمَسَّحْ بِالتُّرَابِ وَلْيُصَلِّ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے تو وہ پانی کا انتظار کرے گا اور اگر اُسے نماز کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور وہ پانی تک نہ پہنچ سکا ہو تو وہ مٹی کے ذریعہ مسح کر کے (یعنی تیمم کر کے) نماز ادا کر لے گا۔

931 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَنْتَظِرُ الْمَاءَ مَا لَمْ يَفُتْهُ وَقْتُ تِلْكَ الصَّلَاةِ

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اُس وقت تک پانی کا انتظار کرے گا جب تک اُس کی اُس نماز کا وقت فوت ہونے والا نہ ہو۔

932 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ، فَقَالَ: اَتَرَوْنَا لَوْ رَفَعْنَا اَنْ نُدْرِكَ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَرَفَعُوا دَوَابَّهُمْ فَجَاءُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَاغْتَسَلَ عُمَرُ وَصَلّٰى.

✻✻ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جو ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' اُنہیں جنابت لاحق ہوگئی اور اُن کے پاس پانی نہیں تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اگر ہم سفر کرتے

رہیں تو سورج نکلنے سے پہلے پانی تک پہنچ جائیں گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے اپنے جانور کھڑے کیے اور وہ لوگ سورج نکلنے سے پہلے (پانی تک) آ گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کر کے نماز ادا کی۔

933 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

934 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ فَلْيُؤَخِّرِ التَّيَمُّمَ اِلَى الْوَقْتِ الْاٰخِرِ

٭٭ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو پانی نہ ملے تو وہ تیمم کو آخری وقت تک مؤخر کرے گا۔

935 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: اَتَرَوْنَا نُدْرِكُ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَسْرَعَ السَّيْرَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَكَانَ الرَّفْعُ حَتّٰى اَدْرَكَ الْمَاءَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى

٭٭ یحییٰ بن عبدالرحمٰن یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں کسی جگہ کسی پانی کے قریب پڑاؤ کیا' اُنہیں احتلام ہو گیا' جب وہ بیدار ہوئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہم سورج نکلنے سے پہلے پانی تک پہنچ جائیں گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! معمر بیان کرتے ہیں: تو اُن حضرات نے تیزی سے سفر کیا۔ ابن جریج کہتے ہیں: یوں جیسے وہ تیزی سے سفر کر رہے ہوں' یہاں تک کہ وہ پانی تک پہنچ گئے' اُنہوں نے غسل کر کے نماز ادا کی۔

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ

باب: کون سی چیز غسل کو لازم کر دیتی ہے؟

936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَائِشَةُ، وَالْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ، يَقُوْلُوْنَ: اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر' حضرت عثمان' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور مہاجرین اوّلین یہ کہتے تھے کہ جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے گی تو غسل واجب ہو جائے گا۔

937 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَمَا يَجِبُ الْحَدُّ كَذٰلِكَ يَجِبُ الْغُسْلُ

* عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جس طرح حد واجب ہوتی ہے اُسی طرح غسل بھی واجب ہو جاتا ہے۔

938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَمَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالُوا: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ. قَالَ مَسْرُوقٌ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ اَعْلَمَهُنَّ بِذٰلِكَ

* حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہ بات منقول ہے، یہ فرماتے ہیں: جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسروق بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بارے میں اُن سب سے زیادہ علم رکھتی تھیں۔

939 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جَلَسَ بَيْنَ الشُّعَبِ الْاَرْبَعِ، ثُمَّ اَلْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

* سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب مرد (عورت کے) چار جوڑوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرمگاہ کو شرمگاہ سے ملا دے تو غسل واجب ہو جاتا ہے"۔

940 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا وَجَبَ الْغُسْلُ

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مرد، عورت کے چار جوڑوں کے درمیان بیٹھ جائے اور پھر اُسے مشقت کا شکار کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

941 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ فَقَالَتْ: اَتَدْرِي مَا مَثَلُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ؟ مِثْلُ الْفَرُّوجِ يَسْمَعُ الدِّيكَ يَصِيحُ فَصَاحَ، اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

* ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کون سی چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اے ابوسلمہ! تمہاری مثال اُس چوزے کی طرح ہے جو مرغ کو اذان دیتے ہوئے سنتا ہے تو خود بھی چیخنے لگتا ہے جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

942 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، اَنَّ عَلِيًّا، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ قَالُوا: مَا اَوْجَبَ الْحَدَّيْنِ الْجَلْدَ اَوِ الرَّجْمَ اَوْجَبَ الْغُسْلَ

⁕⁕ ابوجعفر (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: حضرت علی' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: جو چیز دونوں قسم کی حد یعنی کوڑے لگانے یا سنگسار کرنے کو واجب کرتی ہے' وہی چیز غسل کو بھی واجب کر دیتی ہے۔

943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: يُوجِبُ الْحَدَّ وَلَا يُوجِبُ قَدَحًا مِنَ الْمَاءِ؟

⁕⁕ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو چیز حد کو واجب کرتی ہے' کیا وہ پانی کے ایک برتن کو لازم نہیں کرے گی (جس کے ذریعہ غسل کیا جائے)۔

944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اَيُوجِبُ اَرْبَعَةَ آلَافٍ وَّلَا يُوجِبُ قَدَحًا مِنْ مَاءٍ؟

⁕⁕ قاضی شریح فرماتے ہیں: ایک ایسی چیز جو چار ہزار کو واجب کرتی ہے' کیا وہ پانی کے ایک پیالے کو واجب نہیں کرے گی۔

945 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا تَطِيبُ نَفْسِي إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَإِنْ لَمْ اُهْرِقِ الْمَاءَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ بِالْمَاءِ مِنْ اَجْلِ اخْتِلَافِ النَّاسِ حَتّٰى آخُذَ بِالْوَثِيقِ

⁕⁕ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

عطاء فرماتے ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو مجھے اُس وقت تک تسلی نہیں ہوگی جب تک میں پانی نہیں بہالیتا' اس کی وجہ لوگوں کا اختلاف ہے یہاں تک کہ میں وثیق کو اختیار کروں گا۔

946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُهُ

⁕⁕ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی یہی فرماتی تھیں۔

947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِذَا بَلَغْتُ اغْتَسَلْتُ. قَالَ سُفْيَانُ: الْجَمَاعَةُ عَلَى الْغُسْلِ

⁕⁕ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: جب میں پہنچ جاؤں تو غسل کرلوں گا۔

سفیان کہتے ہیں: ایک جماعت نے غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔

948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَمَّا اَنَا اِذَا خَالَطْتُ اَهْلِي اغْتَسَلْتُ،

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہاں تک میرا تعلق ہے تو جیسے ہی میں اپنی اہلیہ سے ملتا ہوں تو غسل کر لیتا ہوں۔

950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

951 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الْاَنْصَارِ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ اَخَذْنَا بِالْغُسْلِ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ

* حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوا ہے وہ فرماتے ہیں: انصار اس بات کے قائل تھے کہ پانی کے ذریعہ پانی لازم ہونے کی اجازت ابتداءِ اسلام میں تھی اُس کے بعد ہم نے شرمگاہ کے شرمگاہ سے ملنے کی وجہ سے غسل لازم ہونے کا قول اختیار کر لیا۔

952 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ فَقَالَ: الْاِخْتِلَاطُ، وَالدَّفْقُ.

* ابن سیرین، عبیدہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: شرمگاہوں کا مل جانا اور (منی کا) شہوت کے ساتھ نکلنا۔

953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ

* ابن سیرین نے عبیدہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْتَلِفُوْنَ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يُنْزِلَ، فَذَكَرَ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ اَتَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلَافُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمْرٍ اِنِّي لَاُعْظِمُكِ اَنْ اَسْتَقْبِلَكِ بِهِ، فَقَالَتْ: مَا هُوَ مِرَارًا، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُصِيبُ اَهْلَهُ وَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ: فَقَالَتْ لِي: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ: اَبُو مُوْسَى: لَا اَسْاَلُ عَنْ هٰذَا بَعْدَكِ اَبَدًا

** سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا ایسے شخص کے بارے میں اختلاف تھا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر انزال ہونے سے پہلے اُس عورت سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: مجھے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے اختلاف کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے اور وہ اختلاف ایک ایسی صورتِ حال کے بارے میں ہے جسے میں آپ کے سامنے پیش کرنے کو بہت مشکل سمجھتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین مرتبہ دریافت کیا: وہ کیا مسئلہ ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے لیکن اُسے انزال نہیں ہوتا۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ کے بعد میں کبھی کسی سے اس بارے میں دریافت نہیں کروں گا۔

955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ، اَبَا جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْغُسْلِ، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَقُوْلُوْنَ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فَمَنْ يَّفْصِلُ بَيْنَ هَؤُلَاءِ؟ وَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ: اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، فَحَكَّمُوْا بَيْنَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاخْتَصَمُوْا اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ رَاَيْتُمْ رَجُلًا يُدْخِلُ وَيُخْرِجُ اَيَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ؟ قَالَ: فَيُوجِبُ الْحَدَّ، وَلَا يُوجِبُ عَلَيْهِ صَاعًا مِنْ مَاءٍ؟، فَقَضَى لِلْمُهَاجِرِيْنَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: رُبَّمَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُمْنَا وَاغْتَسَلْنَا

** امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین غسل کرنے کا حکم دیتے تھے اور انصار اس بات کے قائل تھے کہ پانی (منی کے نکلنے) کی وجہ سے پانی (یعنی غسل) لازم ہوتا ہے تو پھر ان کے درمیان فیصلہ کس نے کرنا تھا۔ مہاجرین کا یہ کہنا تھا کہ جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے درمیان ثالث بنایا اور اپنا مقدمہ اُن کے سامنے پیش کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر تم کسی شخص کو دیکھتے ہو کہ وہ اپنی شرمگاہ (عورت کی شرمگاہ میں) داخل کرتا ہے اور پھر نکال لیتا ہے (اُسے انزال نہیں ہوتا) تو کیا اُس پر حد واجب ہوگی؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص پر حد تو واجب ہو جائے گی لیکن پانی کا ایک صاع واجب نہیں ہوگا (یعنی غسل واجب نہیں ہوگا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

جب اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع ملی تو اُنہوں نے فرمایا: بعض اوقات ہم بھی ایسا کرتے تھے یعنی میں اور نبی اکرم ﷺ (وظیفۂ زوجیت ادا کرتے تھے) اور پھر ہم اُٹھ کر غسل کر لیتے تھے۔

956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يَقُوْلُ: لَقَدْ اَصَبْتُ اَهْلِيْ فَاَكْسَلْتُ فَلَمْ اُنْزِلْ، فَمَا اغْتَسَلْتُ

** ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہوں بعض اوقات انزال کے بغیر فارغ ہو جاتا ہوں تو میں غسل نہیں کرتا۔

957 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: : اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ اَحَدُنَا فَاَكْسَلَ، وَلَمْ يُمْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّاْ. قَالَ: فَكَانَ اَبُو اَيُّوبَ يُفْتِي بِهٰذَا، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

* * حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر وہ تھک جاتا ہے اور اُسے انزال نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے گا اور وضو کر لے گا۔

تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیتے رہے۔

958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا جَامَعَ اَحَدُكُمْ فَاَكْسَلَ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

* * حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص صحبت کرے اور تھک جائے (اور اُسے انزال نہ ہو) تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَحَدُنَا يَاْتِي الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُكْسِلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

* * حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُنہوں نے عرض کی: ہم میں سے کوئی ایک شخص عورت کے پاس جاتا ہے اور پھر وہ تھک جاتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَحْمُودٍ، عَنْ رَاشِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: اِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يُفْتِي بِذٰلِكَ. فَقَالَ زَيْدٌ: اِنَّ اُبَيًّا قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ

* * راشد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تو اس بارے میں یہ فتویٰ دیتے ہیں۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے انتقال سے پہلے اس سے رجوع کر لیا تھا۔

961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

* * عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: پانی سے پانی لازم ہوتا

ہے۔

962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ، يَنْسُبُهُ عَمْرٌو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادَى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَا قِبَلَ قُبَاءٍ فَمَرَّا بِمُرَيَّةٍ فَاغْتَسَلَ الْاَنْصَارِيُّ، فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعَوْتَنِي وَاَنَا عَلَى امْرَاَتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَقْحَطَ اَحَدُكُمْ اَوْ اَكْسَلَ فَاِنَّمَا يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوءُ

✱✱ عمرو بن دینار ابوصالح زیات کے حوالے سے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری کو (اُس کے گھر کے باہر سے) بلند آواز سے پکارا تو وہ نکل کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا' پھر یہ دونوں حضرات قباء تشریف لے گئے' ان دونوں کا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا تو اُس انصاری نے وہاں غسل کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُس نے عرض کی: جب آپ نے مجھے بلوایا تھا تو اُس وقت میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو جلدی ہو جائے یا وہ تھکاوٹ کا شکار ہو جائے تو اُس کے لیے وضو کافی ہوتا ہے۔

963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَعْجَلَ اَحَدُكُمْ، اَوْ اَقْحَطَ فَلَا يَغْتَسِلْ. قَوْلُهُ اَقْحَطَ: لَا يُنْزِلُ

✱✱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جلدی ہو یا وہ انزال کے بغیر فارغ ہو جائے تو وہ غسل نہ کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لفظ اقحط سے مراد یہ ہے: اُسے انزال نہ ہو۔

964 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ وَكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✱✱ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

962- صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین: من القبل، حدیث:177، صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، حدیث:492، صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب الغسل، ذکر ما کان علی من اکسل فی اول الاسلام سوی الاغتسال، حدیث:1187، سنن ابن ماجه، کتاب الطھارۃ وسننھا، ابواب التیمم، باب الماء من الماء، حدیث:603، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطھارات، من کان یقول الماء من الماء، حدیث:951، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الذی یجامع ولا ینزل، حدیث:204، السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الطھارۃ، جماع ابواب ما یوجب الغسل، باب وجوب الغسل بالتقاء الختانین، حدیث:730، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه، حدیث:10947، مسند ابی یعلی الموصلی، من مسند ابی سعید الخدری، حدیث:1261

965 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي شَيْبَانَ، أَنَّهُ نَكَحَ امْرَأَةً كَانَتْ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَافِعًا كَانَ يُصِيبُهَا فَلَا يُنْزِلُ، فَيَقُولُ: لَا تَغْتَسِلِي وَكَانَ بِهَا قُرُوحٌ

✻✻ عمرو بن دینار نے بنوشیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن صاحب نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی جو پہلے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رہ چکی تھیں اُس خاتون نے اُن صاحب کو بتایا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ جب اُس عورت کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرتے اور انہیں انزال نہیں ہوتا تھا تو وہ یہ فرماتے تھے: تم بھی غسل نہ کرنا۔ اُس عورت کو پھوڑے پھنسیوں کی بیماری لاحق تھی۔

966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ الشَّيْبَانِيُّ، أَنَّهُ خَلَفَ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَافِعًا كَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا مِنْ أَجْلِ قُرُوحٍ كَانَتْ بِهَا، لِأَنْ لَا تَغْتَسِلَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، أَنَّ رَافِعًا كَانَ يَقُولُ لَهَا: أَنْتِ أَعْلَمُ إِنْ أَنْزَلْتِ فَاغْتَسِلِي

✻✻ اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی سابقہ اہلیہ کے ساتھ شادی کر لی تو اُس خاتون نے اُنہیں بتایا کہ حضرت رافع اس عورت کے پھوڑے پھنسیوں کی وجہ سے اُس عورت سے عزل کر لیتے تھے یہ بیماری اُس عورت کو لاحق تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عورت غسل نہ کرے۔

اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ اُس خاتون سے یہ کہتے تھے: تمہیں زیادہ پتا ہوگا اگر تمہیں انزال ہو گیا ہے تو تم غسل کر لو۔

967 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

968 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ خَمْسًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ، فَكُلٌّ مِنْهُمْ قَالَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✻✻ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے پانچ مہاجرین اوّلین سے سوال کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے تو اُن حضرات نے یہی جواب دیا کہ پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا

ہے: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

970 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ الشَّيْبَانِيُّ، اَنَّهُ خَلَفَ عَلٰى امْرَاَةٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَافِعًا كَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا مِنْ اَجْلِ قُرُوحٍ كَانَتْ بِهَا لِاَنْ لَا تَغْتَسِلَ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ رَافِعًا كَانَ يَقُوْلُ لَهَا: اَنْتِ اَعْلَمُ اِنْ اَنْزَلْتِ فَاغْتَسِلِي

❋❋ اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی سابقہ اہلیہ سے شادی کر لی تو اُس خاتون نے اُنہیں بتایا کہ حضرت رافع اُس خاتون سے عزل کر لیتے تھے کیونکہ اُس خاتون کو پھوڑے (زخم یا شدید خارش) کی شکایت تھی' تاکہ اُس عورت کو غسل نہ کرنا پڑے۔

اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ اُس خاتون کو یہ کہا کرتے تھے کہ تم زیادہ بہتر جانتی ہو کہ اگر تمہیں انزال ہوا ہے تو تم غسل کر لو۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَاَتَهُ فِي غَيْرِ الْفَرْجِ

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کی شرمگاہ کے علاوہ (کسی حصے سے لذت حاصل کرے)

971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ فِي غَيْرِ الْفَرْجِ فَيُنْزِلُ الْمَاءَ قَالَ: يَغْتَسِلُ هُوَ وَلَا تَغْتَسِلُ هِيَ، وَلٰكِنْ تَغْسِلُ مَا اَصَابَ مِنْهَا

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس کی شرمگاہ کے علاوہ لذت حاصل کرے اور پھر اُس کی منی نکل آئے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا لیکن وہ عورت غسل نہیں کرے گی' تاہم اُس مرد کی جو (منی) اُس عورت کو لگ گئی ہے وہ اُسے دھولے گی۔

972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ فَيَجِدُ الْبِلَّةَ؟ قَالَا: يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّاُ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ شَرُوسَ، عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: يَغْتَسِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ الشَّكُّ

❋❋ قتادہ اور حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں جو بیدار ہونے پر تری کو پاتا ہے' یہ فرماتے ہیں: وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے گا۔

عکرمہ فرماتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا جب تک اُس کا شک ختم نہیں ہوتا۔

973 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَغْتَسِلُ

٭٭ عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا۔

974 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، سَمِعْتُهُ - اَوْ اَخْبَرْتُهُ -، عَنْ اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَوَجَدَ بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا فَلْيَغْتَسِلْ، فَاِنْ رَاَى اَنَّهُ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو اور وہ تری کو پائے لیکن اُسے احتلام یاد نہ ہو تو وہ غسل کرے' لیکن اگر اُس نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ اُسے احتلام ہوا ہے لیکن اُسے تری نہیں ملی تو اُس پر غسل لازم نہیں ہوگا''۔

975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُعْقَدُ ذٰلِكَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَعَرَّضُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اُسے کچھ شمار نہیں کرے گا کیونکہ شیطان اُس کے درپے ہوا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَرَى اَنَّهُ يَحْتَلِمُ فَيَسْتَيْقِظُ فَلَا يَجِدُ بَلَلًا

باب: جب کوئی شخص (خواب میں) یہ دیکھے کہ اُسے احتلام ہوا ہے اور بیدار ہونے کے بعد اُسے تری نہ نظر نہ آئے

976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَرَى اَنَّهُ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: جو شخص یہ دیکھے کہ اُسے احتلام ہوا ہے اور وہ تری کو نہ پائے تو ایسے شخص پر غسل لازم نہیں ہوگا۔

977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَحْتَلِمُ فَيُدْرِكُ ذَكَرَهُ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ النُّطْفَةُ فَيَقْبِضُ عَلَيْهِ، فَيَرْجِعُ هَلْ عَلَيْهِ غُسْلٌ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جسے احتلام ہوتا ہے اور پھر وہ نطفہ کے نکلنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو پکڑ لیتا ہے اور وہ نطفہ واپس چلا جاتا ہے تو کیا اُس پر غسل لازم ہوگا؟ عطاء نے فرمایا: اگر اُس کے جسم میں سے کچھ نہیں نکلا تو پھر اُس پر غسل لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

باب: غسل خانہ میں پیشاب کرنا

978 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ، فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

❋ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اُس نے وہاں وضو بھی کرنا ہوگا' زیادہ تر وسوسے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں''۔

979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ: اَلْبَوْلُ فِى الْمُغْتَسَلِ يَاْخُذُ مِنْهُ اللَّمَمَ

❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غسل خانہ میں پیشاب کرنا صغیرہ گناہ ہے۔

980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَنْ بَالَ فِيْ مُغْتَسَلِهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ

❋ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص غسل خانہ میں پیشاب کرتا ہے' وہ طہارت حاصل نہیں کرپاتا۔

981 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُبَالَ فِى الْمُغْتَسَلِ؟ قَالَ: لَا، وَاَنَا اَبُوْلُ فِيْهِ وَلَوْ كَانَ مُغْتَسَلًا فِيْ بَطْحَاءَ كَرِهْتُ اَنْ اَبُوْلَ فِيْهِ، فَاَمَّا هٰذِهِ الْمَشِيْدَةُ فَلَا يَسْتَقِرُّ فِيْهِ شَيْءٌ فَلَا اُبَالِيْ اَنْ اَبُوْلَ فِيْهِ وَهُوَ زَعَمَ يَبُوْلُ فِيْهِ

❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ غسل خانہ میں پیشاب کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اُس میں پیشاب کر لیتا ہوں' اگر غسل کی جگہ کسی کھلے میدان میں ہوتو میں اس بات کو مکروہ قرار دوں گا کہ میں وہاں پیشاب کروں' لیکن ایسی بند جگہ جہاں کوئی چیز (یعنی پانی) ٹھہرتی نہیں ہے تو میں وہاں پیشاب کرنے کی کوئی پروا نہیں کروں گا' وہ یہ بھی کہتے تھے کہ وہ وہاں پیشاب کر لیتے ہیں۔

982 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا طَهَّرَ اللّٰهُ رَجُلًا يَبُوْلُ فِيْ مُغْتَسَلِهِ. قَالَ لَيْثٌ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَلَا بَاْسَ بِهِ

❋ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پاک نہ کرے جو غسل خانہ میں پیشاب کر لیتا ہے۔

عطاء فرماتے ہیں: جب پیشاب کے نکلنے کا راستہ ہوتو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

---

978 - سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب فی البول فی المستحم، حدیث:25، سنن ابن ماجه، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب کراھیة البول فی المغتسل، حدیث:302، السنن الصغری، کتاب الطھارۃ، ذکر الفطرۃ، کراھیة البول فی المستحم، حدیث:36، المنتقی لابن الجارود، کتاب الطھارۃ، ما یتقی من المواضع للغائط والبول، حدیث:34 مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصریین، حدیث عبد اللّٰه بن مغفل المزنی، حدیث:20080، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الطھارۃ، واما حدیث عائشة، حدیث: 546، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمه اسحاق، حدیث:3073

بَابُ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ
باب: جنبی شخص کا وضو کرنا

983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِذَا اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَإِنِّي اَبْدَأُ بِفَرْجِي، ثُمَّ اُمَضْمِضُ وَاَسْتَنْشِقُ، ثُمَّ اَغْسِلُ وَجْهِي وَيَدَيَّ، ثُمَّ اُفِيضُ عَلَى رَاْسِي، ثُمَّ بِيَدَيَّ، ثُمَّ بِرِجْلِي قَالَ: وَاَغْسِلُ قَدَمَيَّ فِي الْمُغْتَسَلِ، ثُمَّ اَنْتَعِلُ فِيهِ، ثُمَّ حَسْبِي لَا اَغْسِلُهُمَا بَعْدُ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ تَنْتَعِلْ فِي الْمُغْتَسَلِ وَخَرَجْتَ مِنْهُ حَافِيًا قَالَ: اِذًا غَسَلْتُهُمَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب میں غسل جنابت کرتا ہوں تو اپنی شرمگاہ (کو دھونے) سے آغاز کرتا ہوں' پھر میں کلّی کرتا ہوں' پھر ناک میں پانی ڈالتا ہوں' پھر اپنے چہرے اور اپنے بازو کو دھوتا ہوں' پھر اپنے سر پر پانی بہاتا ہوں' پھر اپنے ہاتھ کو اور پھر پاؤں کو دھوتا ہوں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: میں اپنے پاؤں غسل خانہ میں ہی دھو لیتا ہوں پھر اُس میں جوتا پہن لیتا ہوں' میرے لیے اتنا ہی کافی ہے' میں اس کے بعد انہیں نہیں دھوتا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ غسل خانہ میں جوتا نہ پہنیں اور اُس سے ننگے پاؤں باہر آ جائیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس صورت میں اُنہیں دھولوں گا۔

984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْغَرْفُ عَلَى الرَّاْسِ مَا بَلَغَكَ فِيهِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهُ ثَلَاثٌ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَفَضْتُ عَلَى رَاْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّاَنَا ذُو جُمَّةٍ اُشَرِّبُ مَعَ كُلِّ مَرَّةٍ اُفِيضُهَا، وَكَانَ فِي نَفْسِي حَاجَةٌ اِنْ لَمْ اُبَلِّلْ اُصُولَ الشَّعْرِ كَمَا اُرِيدُ قَالَ: كَذٰلِكَ كَانَ يُقَالُ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هُوَ السُّنَّةُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: سر پر پانی بہانے کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تین مرتبہ بہایا جائے گا۔ میں نے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا دیتا ہوں اور میرے بال بڑے ہیں اور ہر مرتبہ میں' میں بالوں پر پانی بہا دیتا ہوں اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ابھی میرے بالوں کی جڑیں تر نہیں ہو سکی ہیں جس طرح میں چاہتا ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: بیان تو اسی طرح کیا گیا ہے کہ تین مرتبہ پانی بہانا سنت ہے۔

985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ اِذَا بَالَغَ قَالَ: قُلْتُ اَيُنَقِّي؟ قَالَ: فِيهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنابت سے غسل اُس وقت ہوگا جب آدمی مبالغہ کرے' میں نے دریافت کیا: کیا وہ پاک صاف کرے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ضرور

986 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَيُمِرُّ الْجُنُبُ عَلَى كُلِّ مَا ظَهَرَ مِنْهُ؟

قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: اَيُفِيضُ الْجُنُبُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يَغْتَسِلُ غُسْلًا، يَغْسِلُ الْجُنُبُ مِقْعَدَتَهُ سَبِيْلَ الْخَلَاءِ لِلْجَنَابَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِيْ وَاللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَاَحَقُّ مَا غُسِلَ مِنْهُ قُلْتُ: اَوَ لَيْسَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ الْغَائِطَ فَيَتَطَيَّبُ، ثُمَّ يَاْتِي فَيَتَوَضَّاُ وَلَا يَغْسِلُ مِقْعَدَتَهُ؟ قَالَ: اِنَّ الْجَنَابَةَ تَكُوْنُ فِي الْحِيْنِ مَرَّةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص اپنے پورے جسم پر پانی بہائے گا جو اس کا حصہ ظاہر ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص اپنے اوپر پانی بہائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ اُس کو دھوئے گا اور جنبی شخص پاخانہ کے راستے کو بھی جنابت کے لیے دھوئے گا' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس کو دھویا جائے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آدمی جب قضائے حاجت کر کے فارغ ہوتا ہے تو وہ پاکیزگی حاصل نہیں کر لیتا؟ پھر وہ آ کر وضو کر لیتا ہے تو کیا وہ اپنے پاخانہ کی جگہ کو نہ دھوئے؟ اُنہوں نے فرمایا: جنابت کسی جگہ میں ایک ہی مرتبہ ہوتی ہے۔

987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَاصِمٌ، اَنَّ رَهْطًا، اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلُوْهُ، عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا: فَهُوَ نُوْرٌ، فَنَوِّرُوْا بُيُوْتَكُمْ وَمَا خَيْرُ بَيْتٍ لَيْسَ فِيْهِ نُوْرٌ، وَاَمَّا مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا: فَلَكَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَلَا تَطَّلِعُوْنَ عَلٰى مَا تَحْتَهُ حَتّٰى تَطْهُرَ، وَاَمَّا الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ: فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْسِلْ رَاْسَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَفِضِ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِكَ.

✵✵ عاصم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے آدمی کے اپنے گھر میں نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ کس حد تک (جنسی عمل کرنا) جائز ہوتا ہے اور غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک آدمی کے اپنے گھر میں نوافل ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ نور ہے تو تم اپنے گھر کو نورانی کرو اور وہ گھر بہتر نہیں ہوتا جس میں نور موجود نہ ہو۔ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی میں سے کیا چیز حلال ہے! تو تہبند سے اوپر کا حصہ تمہارے لیے حلال ہے' تم اُس کے نیچے والے حصے کی طرف اُس وقت تک نہ جھانکو جب تک عورت پاک نہیں ہو جاتی۔ جہاں تک غسلِ جنابت کا تعلق ہے تو تم پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرو' پھر اپنے سر کو دھوؤ اور اپنے جسم پر بہا لو۔

988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوْا: جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ: عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: اَفَسَحَرَةٌ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: اَفَكَهَنَةٌ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: مِنَ الْعِرَاقِ. قَالَ: مِنْ اَيِّ الْعِرَاقِ؟ قَالُوْا: مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ:

لَقَدْ سَاَلْتُمُوْنِيْ عَنْ خِصَالٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُنَّ اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْهُنَّ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ

988- عاصم بن عمرو بجلی بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ہم آپ کے پاس تین چیزیں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں' ایک یہ کہ آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرنا؟ ایک اس بارے میں کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی کے حوالے سے کیا چیز جائز ہے اور ایک غسلِ جنابت کے بارے میں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جادوگر ہو؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ کاہن ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عراق سے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: عراق میں کہاں سے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اہلِ کوفہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھ سے ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا کہ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں دریافت کیا ہے' کسی نے بھی مجھ سے ان کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔

اُس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ تَخَلّٰى، اَوْ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلْيَجْتَنِبْ بِيَمِيْنِهِ الْاَذٰى وَيَغْسِلْ بِشِمَالِهِ حَتّٰى يُنَقِّيَ، فَلْيَغْسِلْ شِمَالَهُ، ثُمَّ لِيُفِضِ الْمَاءَ عَلٰى وَجْهِهِ وَرَاْسِهِ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قضائے حاجت کرے یا اُسے جنابت لاحق ہو جائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے گندگی صاف کرنے سے اجتناب کرے اور اپنے بائیں ہاتھ سے اُسے دھولے اور اچھی طرح صاف کرلے' پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دھولے اور اپنے سر پر پانی بہالے۔

990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ اغْتِسَالِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ: كَانَ يُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُهُمَا، ثُمَّ يَغْرِفُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَيَصُبُّ عَلٰى فَرْجِهٖ فَيَغْسِلُهُ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ غَسْلِ فَرْجِهٖ غَسَلَ الشِّمَالَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَنَضَحَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ بَدَاَ بِوَجْهِهٖ فَغَسَلَهُ، ثُمَّ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ بِالشِّمَالِ، ثُمَّ غَرَفَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ بَعْدُ فَغَسَلَهُ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَنْضَحُ فِيْ عَيْنَيْهِ الْمَاءَ اِلَّا فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ، فَاَمَّا الْوُضُوْءُ لِلصَّلَاةِ فَلَا

✻✻ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غسلِ جنابت کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہا کر اُنہیں دھوتے تھے' پھر دائیں چلّو میں پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر بہاتے تھے اور اُسے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعہ دھوتے تھے' جب وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر فارغ ہوتے تھے تو بائیں ہاتھ کو دھو لیتے تھے' پھر وہ کُلّی کرتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر اپنی آنکھوں میں پانی ڈالتے تھے' پھر وہ اپنے چہرے سے آغاز کرتے تھے اور پہلے اُسے دھوتے تھے' پھر اپنے سر کو دھوتے تھے' پھر

دائیں بازو کو پھر بائیں کو' پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر اپنے سارے جسم پر بہاتے تھے اور اُسے دھو لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف غسلِ جنابت میں اپنی آنکھوں میں اچھی طرح ٹپکاتے تھے جہاں تک نماز کے لیے وضو کا تعلق ہے تو اُس میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ نَضَحَ الْمَاءَ فِيْ عَيْنَيْهِ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا نَضَحَ الْمَاءَ فِيْ عَيْنَيْهِ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ

✽✽ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ غسلِ جنابت کرتے تھے تو اپنی آنکھوں کے اندر پانی ڈالتے تھے اور اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔ عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کسی شخص کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کے اندر پانی چھڑکتا تھا۔

992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدَلِّكُ لِحْيَتَهُ وَذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُهُ، عَنْ تَشْرِيبِهٖ اُصُوْلَ شَعْرِهٖ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی کو ملا کرتے تھے۔ (ابن جریج کہتے ہیں: انہوں نے یہ بات مجھے اس وقت بتائی تھی) جب میں نے ان سے داڑھی کی جڑوں کو تر کرنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْغَرْفُ عَلَى الرَّاْسِ مَا بَلَغَكَ فِيْهِ؟ قَالَ: بَلَغَنِيْ فِيْهِ ثَلَاثٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سر پر چلّو کے ذریعہ پانی ڈالنے کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھ تک اس بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ تین مرتبہ ایسا کیا جائے گا۔

994 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَالِدٍ، اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا قَالَ: ثُمَّ اَشَارَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَهْوٰى بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا، وَلَمْ يَجْمَعْ اَطْرَافَ الْكَفَّيْنِ اِلٰى اَصْلِهِمَا، وَلٰكِنْ كَاَنَّهٗ بَسَطَهُمَا شَيْئًا مِنْ بَسْطٍ، ثُمَّ غَرَفَ بِهِمَا قَالَ: فَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا. يَاْثُرُ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن خالد کو سنا' جن سے غسلِ جنابت کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر عبداللہ نے اشارہ کر کے بتایا' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر بڑھائے اور ہتھیلی کے کناروں کو اُن کی اصل تک جمع نہیں کیا' بلکہ یوں تھا جیسے اُنہوں نے اُنہیں کچھ پھیلایا ہوا ہے' پھر اُنہوں نے اُن دونوں کے ذریعہ چلّو بنایا اور پھر اپنے سر پر تین مرتبہ بہایا۔ حضرت عبداللہ بن خالد نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی۔

995 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَابَةُ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاُفِيضُ عَلٰى رَاْسِي ثَلَاثًا، ثُمَّ اَشَارَ بِيَدَيْهِ كَاَنَّهُ يُفِيضُ بِهِمَا عَلَى الرَّاْسِ

✵✵ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غسلِ جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہالیتا ہوں' پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ آپ اپنے سر مبارک پر ان دونوں ہاتھوں کے ذریعہ یوں پانی بہاتے ہیں۔

996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: يَغْرِفُ الْجُنُبُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ مِنَ الْمَاءِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر تین مرتبہ پانی ڈال لے گا۔

997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ تَخَلَّلَ شَعْرَهُ بِالْمَاءِ حَتّٰى يَسْتَبْرِءَ الْبَشَرَةَ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ يَاْخُذُ الْاِنَاءَ فَيَكْفَؤُهُ عَلَيْهِ. قَالَ هِشَامٌ: وَلٰكِنَّهُ يَبْدَاُ بِالْفَرْجِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ اَبِي

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر پہلے نماز کے وضو کی طرح کا وضو کرتے تھے' پھر آپ پانی کے ذریعے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی جلد کو صاف کر لیتے تھے پھر آپ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے' پھر آپ اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے تھے' پھر آپ برتن پکڑ کر اُسے اپنے اوپر انڈیل لیتے تھے۔

ہشام بیان کرتے ہیں: تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز میں اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے۔ یہ چیز اُبی کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے۔

998 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى شِمَالِهِ بِيَمِينِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ - اَوِ الْاَرْضِ -، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ اِلَّا رِجْلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ نَحّٰى قَدَمَيْهِ فَغَسَلَهُمَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ کیا' آپ نے غسلِ جنابت کیا' آپ نے سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے' پھر آپ نے دائیں ہاتھ کے ذریعہ بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور اپنی شرمگاہ کو اور اُس پر لگی ہوئی چیز کو دھویا' پھر آپ نے اپنا ہاتھ دیوار پر' یا شاید زمین پر رکھ کر اُس کو ملا (اور صاف کیا) پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' صرف پاؤں نہیں دھوئے' پھر آپ نے اپنے جسم پر پانی مارا پھر آپ نے اپنے پاؤں

ایک طرف کرکے اُنہیں دھویا۔

999 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَخَلَّلَ بِاَصَابِعِهٖ اُصُولَ شَعْرِهٖ، حَتّٰى اِذَا خُيِّلَ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَاَ بَشَرَةَ رَاْسِهٖ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ. لَا يَشُكُّونَ هِشَامٌ وَلَا غَيْرُهُ اَنَّهُ يَبْدَاُ بِالْفَرْجِ

** سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر وضو کرتے تھے جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا تھا' پھر آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کر کے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کو محسوس ہوتا کہ آپ نے اپنے سر کی جلد کو صاف کر لیا ہے' پھر آپ اپنے سر پر اپنے ہاتھوں کے ذریعہ تین لپ بہاتے تھے پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہادیتے تھے۔

---

999 -صحيح البخارى، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، حديث:244، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، حديث:500، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب غسل الجنابة، باب تخليل اصول شعر الراس بالماء قبل افراغ الماء على الراس، حديث:243، مستخرج ابى عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان غسل ما ابتدا به رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:665، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الغسل، ذكر وصف الاغتسال من الجنابة للجنب اذا اراده، حديث:1207، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في غسل الجنابة، حديث:97، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة، حديث:781، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة، حديث:212، الجامع للترمذى، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الغسل من الجنابة، حديث:100، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، ازالة الجنب الاذى عن جسده بعد غسل يديه، حديث:245، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الطهارات، في الغسل من الجنابة، حديث:678، السنن الكبرىٰ للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، صفة الغسل من الجنابة، حديث:238' المنتقى لابن الجارود، كتاب الطهارة، في الجنابة والتطهر لها، حديث:95، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في وجوب الغسل بالتقاء الختانين وان لم ينزل، حديث:349، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الغسل من الجنابة، باب بداية الجنب في الغسل بغسل يديه قبل ادخالهما في الاناء ، حديث:766، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، حديث:23729، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:59، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، علقمة بن قيس عن عائشة، ابو سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة، حديث:1564، مسند الحميدى، احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى، حديث:160، مسند ابى يعلى الموصلي، مسند عائشة، حديث: 4363، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين' من اسمه : مسعود، حديث:8786،

ہشام اور دیگر راویوں کو اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے شرمگاہ کو دھوتے تھے۔

1000 اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ تَنَحَّى، عَنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب غسلِ جنابت کرتے تھے تو اپنی جگہ سے ایک طرف ہو کر پھر اپنے پاؤں دھوتے تھے۔

1001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ، عَنْ غُسْلِ الْجُنُبِ قَالَ: يَبُلُّ الشَّعْرَ، وَيُنَقِّي الْبَشَرَةَ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے جنبی شخص کے غسل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ بالوں کو بھگوئے گا اور جلد کو صاف کرے گا۔

1002 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَبُلُّوا الشَّعْرَ، وَاَنْقُوا الْبَشَرَ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے' تم اپنے بالوں کو گیلا کرو اور جلد کو صاف کرو''۔

1003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُفْرِغُ الْجُنُبُ عَلَى كَفَّيْهِ، وَيَتَوَضَّأُ بَعْدَمَا يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ رَاْسَهُ، وَيُفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ فَإِذَا فَرَغَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنی ہتھیلیوں کو (پانی میں داخل کرے گا) اور اپنی شرمگاہ کو دھونے کے بعد وضو کرے گا' پھر وہ اپنے سر کو دھوئے گا اور اپنے پورے جسم پر پانی بہا لے گا' جب وہ اس سے فارغ ہو گا تو اپنے پاؤں دھو لے گا۔

1004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: يَغْرِفُ الرَّجُلُ ذُو الْجُمَّةِ عَلَى رَاْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ يُشَرِّبُ الْمَاءَ اُصُولَ الشَّعْرِ مَعَ كُلِّ غَرْفَةٍ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ آدمی جس کے بال زیادہ ہوں' وہ اپنے سر پر تین مرتبہ دونوں ہاتھ ملا کر پانی بہائے گا اور پھر وہ ہر مرتبہ کے ساتھ اپنے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے گا۔

1005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، ذُو الضَّفِيرَتَيْنِ اَيَبُلُّ ضَفِيرَتَيْهِ؟ قَالَ: لَا. وَلٰكِنْ اُصُولُ الشَّعْرِ فَرْوَةُ الرَّاْسِ وَبَشَرَتُهُ فَقَطْ، وَلٰكِنْ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَاْسِهِ فَمَا اَصَابَ ضَفِيرَتَيْهِ اَصَابَهُمَا وَمَا اَخْطَاَهُمَا فَلَا بَاْسَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس شخص کی لٹیں بنی ہوئی ہوں' کیا وہ اپنی لٹوں کو بھی تر کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن بالوں کی جڑوں کو کرے گا' وہ صرف سر کے اوپری حصے اور اُس کی جلد کو گیلا کرے گا'

تاہم وہ اپنے سر پر پانی بہائے گا جو حصہ اُس کی لٹوں تک پہنچ جائے گا وہ پہنچ جائے گا' جو رہ جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1006 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ كَيْفَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: اَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا قَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ شَعْرِیْ كَثِيْرٌ، قَالَ جَابِرٌ: شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ وَاَطْيَبُ مِنْ شَعْرِكَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اپنے سر کو کیسے دھوئے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ اپنے سر پر تین مرتبہ (دونوں ہاتھوں کے ذریعہ) پانی ڈال لیتے تھے۔

اُس شخص نے کہا: میرے بال تو بہت زیادہ ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تمہارے بالوں سے زیادہ تھے اور زیادہ پاکیزہ تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ بِالسِّدْرِ

باب: جو شخص اپنے سر کو بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے

1007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ غَسَلَ رَاْسَهُ بِغُسْلٍ وَّهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ اَبْلَغَ، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ بَعْدُ

قَالَ اَبُو اِسْحَاقَ: وَاَخْبَرَنِی الْحَارِثُ بْنُ الْاَزْمَعِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اَيُّمَا جُنُبٍ غَسَلَ رَاْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ فَقَدْ اَبْلَغَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جنبی ہو' وہ اپنے سر کو دھوتے ہوئے مبالغہ کرے' پھر اُس کے بعد وہ اپنے سارے جسم کو دھولے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی شخص جنبی ہو اور وہ اپنے سر کو خطمی (نامی بوٹی) کے ذریعہ دھولے تو اُس نے مبالغہ کرلیا۔

1008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: لَقِيَنِی الْحَارِثُ بْنُ الْاَزْمَعِ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَيُّمَا جُنُبٍ غَسَلَ رَاْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ فَقَدْ اَبْلَغَ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حارث بن ازمع کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے' میں نے اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو جنبی شخص اپنے سر کو خطمی (نامی بوٹی) کے ذریعہ دھولے تو اُس نے اچھی طرح دھولیا۔

1009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حارث بن ازمع سے منقول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَتْرُكُهُ حَتّٰى يَجِفَّ ثُمَّ يَغْسِلُ بَعْدُ

باب: جو شخص اپنے سر کو دھوتا ہے اور وہ اُس وقت جنبی ہوتا ہے پھر وہ سر کا (کوئی حصہ) چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتا ہے اور پھر اُس کے بعد وہ (اُس حصہ کو) دھوتا ہے

1010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ اَحَدُهُمْ يَغْسِلُ رَاْسَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ بِالسِّدْرِ، ثُمَّ يَمْكُثُ سَاعَةً، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کوئی شخص غسلِ جنابت میں بیری کے پتوں کے ذریعہ اپنے سر کو دھوتا ہے پھر وہ کچھ دیر ٹھہر جاتا ہے اور پھر اپنے سارے جسم کو دھو لیتا ہے۔

1011 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَدْ اُثْبِتَ لَنَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا غَسَلْتَ رَاْسَكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ، ثُمَّ غَسَلْتَ سَائِرَ جَسَدِكَ بَعْدُ فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے سر کو جنابت کی حالت میں دھوؤ تو پھر بعد میں اپنے سارے جسم کو دھو لو تو یہ تمہاری طرف سے کفایت کر جائے گا۔

1012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْاَةُ وَالْجَارِيَةُ فَيُرَاقِبُ امْرَاَتَهُ بِالْغُسْلِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَغْسِلَ رَاْسَهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ بَعْدُ، وَلَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کی ایک بیوی اور ایک کنیز ہو اور پھر وہ اپنی بیوی کے (غسل سے) فارغ ہونے کا انتظار کرتا ہے' ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ پہلے اپنے سر کو دھو کر کچھ دیر ٹھہر جائے اور پھر اُس کے بعد اپنے پورے جسم کو دھو لے اور پھر سر کو نہ دھوئے۔

1013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ غَسَلَ الْجُنُبُ رَاْسَهُ بِالسِّدْرِ اَوْ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ لَمْ يَتْرُكْهُ حَتّٰى يَجِفَّ ذٰلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر جنبی شخص اپنے سر کو بیری کے پتے یا خطمی کے ذریعہ دھو لیتا ہے اور وہ اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہے' تو وہ اُسے اُس وقت تک ترک نہ کرے جب تک وہ خشک نہیں ہو جاتا۔

1014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، فِي الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ يَتْرُكُهُ حَتّٰى يَجِفَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ: مَا مَسَّ الْمَاءُ مِنْكَ، وَاَنْتَ جُنُبٌ فَقَدْ طَهُرَ

ذٰلِكَ الْمَكَانُ

✻✻ زید بن اسلم فرماتے ہیں: جو شخص اپنے سر کو خطمی کے ذریعہ دھوتا ہے اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ سر خشک ہو جائے تو اس بارے میں میں نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جنابت کی حالت میں تمہارے جسم کے جس بھی حصہ سے پانی لگ گیا تو وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتْرُكُ شَيْئًا مِنْ جَسَدِهٖ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: جو شخص غسلِ جنابت میں اپنے جسم کے کچھ حصہ کو چھوڑ دیتا ہے

1015 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِجَنَابَةٍ، فَرَاٰى بِمَنْكِبِهٖ مَكَانًا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ بِشَعْرِ لِحْيَتِهٖ - اَوْ قَالَ: بِشَعْرِ رَاْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

✻✻ حضرت علاء بن زیاد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن غسلِ جنابت کیا' آپ نے اپنے کندھے پر ایک درہم جتنی جگہ کو دیکھا کہ وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کے بالوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سر کے بالوں کے ذریعہ اُس حصہ کو پونچھ لیا۔

1016 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ: فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَبْقَى مِنْ جَسَدِهِ الشَّيْءُ، قَالَ: يَغْسِلُ مَا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ

✻✻ طاؤس ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ جو غسلِ جنابت کر رہا تھا اور پھر اُس کے جسم میں سے کچھ حصہ باقی رہ گیا (جہاں تک پانی نہیں پہنچا)۔ طاؤس فرماتے ہیں: وہ اُس حصہ کو دھو لے گا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا۔

1017 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ. اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ، وَمَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ اَوْ فَوْقَ ذٰلِكَ مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، فَقَالَ اَحَدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْتَسَلْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهٖ مِنْ بَعْضِ رَاْسِهٖ مِنَ الَّذِيْ فِيْهِ فَمَسَحَهُ بِهٖ

✻✻ ابن جریج فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسلِ جنابت کیا' پھر آپ باہر تشریف لائے' آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان یا شاید اس سے کچھ اوپر ایک درہم جتنی جگہ ایسی تھی جہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا۔ کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے غسل کر لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے عرض کی: ایک درہم جتنی جگہ ایسی ہے جہاں پانی نہیں پہنچا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اپنے سر کا کچھ حصہ (بال) لیے اور انہیں اُس جگہ پر پھیر دیا۔

1018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَطَاءً قَالَ: اِنْ نَسِيتَ شَيْئًا قَلِيْلًا مِنْ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَسَدِ فَامِسَّهُ الْمَاءَ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم اپنے جسم کے وضو کے اعضاء میں سے تھوڑے سے حصے کو بھول جاؤ تو تم اُس پر پانی لگا دو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ

باب: جو شخص غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر (اُس کی شرمگاہ میں سے) کوئی چیز نکل آتی ہے

1019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَرَى بَلَلًا قَالَ: وُضُوْءُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِثْلُ ذٰلِكَ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: جو شخص غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر وہ تری کو دیکھتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص وضو کرے گا اور اس بارے میں عورت کا حکم بھی یہی ہے۔

1020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَصَابَ الرَّجُلَ جَنَابَةٌ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ رَاَى بَلَلًا بَعْدَ مَا يَبُوْلُ لَمْ يُعِدِ الْغُسْلَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ بَالَ فَرَاَى بَلَلًا اَعَادَ الْغُسْلَ.

قَالَ: وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: لَا غُسْلَ اِلَّا مِنْ شَهْوَةٍ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو' پھر وہ غسل کرلے' پھر وہ پیشاب کرنے کے بعد تری کو دیکھے تو وہ غسل کو دُہرائے گا نہیں، لیکن اگر اُس نے پیشاب نہیں کیا تھا تو پھر تری کو دیکھ لیا تو وہ غسل کو دُہرائے گا۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: غسل صرف اُس صورت میں لازم ہوگا جب وہ (نکلنے والا مواد) شہوت کی وجہ سے ہو۔

1021 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَحْتَلِمُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَغْتَسِلُ فَاِذَا اَصْبَحَ وَجَدَ فِيْ جَسَدِهِ مِنْهُ قَالَ: يُعِيدُ غُسْلَهُ وَيُعِيدُ الصَّلَاةَ مَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ وَّفِيْ غَيْرِ وَقْتٍ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جس شخص کو رات کے وقت احتلام ہوا اور پھر وہ غسل کرلے اور پھر اُسے صبح کے وقت اپنے جسم پر اُس (منی) کا کچھ حصہ لگا ہوا نظر آئے تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ شخص دوبارہ غسل کرے گا اور دوبارہ نماز ادا کرے گا' خواہ نماز کا وقت باقی ہو یا باقی نہ ہو۔

1022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: جَامَعْتُ، ثُمَّ رُحْتُ فَوَجَدْتُ رِيبَةً قَبْلَ الظُّهْرِ، فَلَمْ اَنْظُرْ حَتّٰى انْقَلَبْتُ عِشَاءً فَوَجَدْتُ مَذْيًا قَدْ يَبِسَ عَلٰى طَرَفِ الْاِحْلِيْلِ فَتَعَشَّيْتُ، وَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَلَمْ اَغْتَسِلْ، عَنْ عِشَائِيْ، فَقَالَ: قَدْ اَصَبْتَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے صحبت کی' پھر میں چلا گیا' پھر میں نے ظہر سے پہلے شک محسوس کیا' لیکن میں نے دیکھا نہیں یہاں تک کہ جب عشاء ادا کرلی تو پھر میں نے مذی کو پایا کہ وہ شرمگاہ کے کنارے پر

خشک ہو چکی تھی' میں نے رات کا کھانا کھایا اور مسجد کی طرف چلا گیا' پھر میں نے ظہر اور عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں' میں نے رات کے کھانے کو مؤخر نہیں کیا۔ تو عطاء نے کہا: تم نے ٹھیک کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ

باب: جو شخص غسل کرنے کے دوران بے وضو ہو جائے

1023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْجُنُبَ يَغْتَسِلُ فَلَا يَفْرُغُ مِنْ غُسْلِهِ حَتّٰى يُحْدِثَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ قَالَ: يُوَضِّءُ اَعْضَاءَ الْوُضُوْءِ، مِمَّا غُسِلَ مِنْهُ وَيَغْتَسِلُ لِجَنَابَتِهِ مَا بَقِيَ مِنْهُ، وَلَا يَغْتَسِلُ لِلْجَنَابَةِ مَا قَدْ كَانَ غَسَلَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يُحْدِثَ الْجُنُبُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ اِذَا تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے جنبی شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو غسل کر رہا ہوتا ہے اور ابھی غسل سے فارغ نہیں ہوتا کہ غسل کے دوران ہی اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وضو کے اعضاء پر دوبارہ وضو کرلے گا اور جو غسلِ جنابت باقی رہ گیا تھا اُسے مکمل کرلے گا۔ غسلِ جنابت میں جن اعضاء کو وہ پہلے دھو چکا تھا اُنہیں دوبارہ نہیں دھوئے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جنبی شخص جب نماز کے لیے وضو کر چکا ہو تو پھر اگر اُسے غسل کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَسَلَ جُنُبٌ رَاْسَهُ بِخِطْمِيٍّ اَوْ بِسِدْرٍ قَامَ فَضَرَبَ الْغَائِطَ، ثُمَّ رَجَعَ اَيَعُوْدُ لِرَاْسِهِ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شَاءَ وَلٰكِنَّهُ يَمْسَحُ بِهِ مَسْحَ الْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ غَسَلَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی جنبی شخص اپنے سر کو خطمی یا بیری کے پتے کے ذریعہ دھو لیتا ہے اور پھر وہ اُٹھ کر پاخانہ کر لیتا ہے' پھر جب وہ واپس آتا ہے تو کیا وہ اپنے سر کو دوبارہ دھوئے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر وہ چاہے (تو نہ بھی دھوئے) تاہم وہ نماز کے وضو کا سا وضو کرنے کے حوالے سے اپنے سر پر مسح کرے گا اور پھر غسل کرے گا۔

1025 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ فِيْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهُ وَبَعْضَ جَسَدِهِ، ثُمَّ اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ غُسْلَهُ قَالَ: يُتِمُّ غُسْلَهُ، ثُمَّ يُعِيدُ الْوُضُوْءَ نَقَضَ الْوُضُوْءَ الْحَدَثُ وَلَمْ يَنْقُضِ الْغُسْلَ

✽✽ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جسے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور اُس نے نماز کے وضو کی طرح کا وضو کر لیا اور پھر اپنے سر اور جسم کے بعض حصے کو دھو لیا' پھر غسل مکمل کرنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہو گیا' تو ثوری فرماتے ہیں:

وہ اپنے غسل کو مکمل کرے گا اور پھر وضو کرے گا' کیونکہ حدث نے اُس کے وضو کو توڑا ہے' اُس نے غسل کو نہیں توڑا۔

1026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: لَا يَضُرُّ الْجُنُبَ اَنْ يُحْدِثَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ اِذَا تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ الْجُنُبَانِ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جنبی شخص کو کوئی ضرر نہیں ہوگا' اگر اُسے غسل کے دوران حدث لاحق ہو جاتا ہے جبکہ وہ نماز کے وضو کا سا وضو بھی کر چکا ہو۔

اَلْجُنُبَانِ يَشْرِعَانِ جَمِيْعًا

باب: دو جنبی افراد کا ایک ساتھ غسل کرنا

1027 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَدْرَ الْفَرَقِ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو فرق (نامی برتن) کی مقدار جتنا ہوتا تھا۔

1028 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْهَا اَنَّهُمَا شَرَعَا جَمِيعًا وَهُمَا جُنُبٌ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے بارے میں یہ بات بتاتی ہیں کہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل شروع کرتے تھے حالانکہ وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے اور ایک ہی برتن سے (غسل کرتے تھے)۔

1029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ جُنُبَيْنِ فَاغْتَسَلَا، اِنْ اَحَبَّا فِيْ اِنَاءٍ اِذَا شَرَعَا اَدْلَيَا جَمِيعًا، فَاَمَّا اَنْ يَغْتَسِلَ هٰذَا بِفَضْلِ هٰذَا فَلَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب مرد اور عورت دونوں جنبی ہوں اور وہ دونوں غسل کرنا چاہیں تو اگر وہ چاہیں تو ایک ہی برتن سے غسل کر سکتے ہیں' جب وہ غسل شروع کریں گے تو دونوں ایک ساتھ ڈول ڈالیں گے' البتہ جہاں تک عورت کے بچائے ہوئے پانی سے' مرد کے غسل کرنے کا تعلق ہے تو یہ نہیں ہو سکتا۔

1030 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَدْلٰى اَحَدُهُمَا فِي الْاِنَاءِ، ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ، وَاَدْلٰى الْاٰخَرُ حِيْنَ اَخْرَجَ هٰذَا يَدَهُ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَّا بِذٰلِكَ قَالَ: ذٰلِكَ اَدْلٰى جَمِيعًا قَدْ شَرَعَا جَمِيعًا قُلْتُ لَهُ: اِنْ كَانَتْ هِيَ الَّتِيْ سَبَقَتْهُ بِغَرْفَةٍ، ثُمَّ اَخْرَجَتْ يَدَهَا وَاَدْلٰى هُوَ سَاعَتَئِذٍ قَالَ: فَلَا يَضُرُّهُ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَرَفَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ الْاٰخَرِ غَرْفًا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّلَمْ يَفْرُغْ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهِ قَالَ: لَمْ يَشْرَعَا حِيْنَئِذٍ جَمِيعًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُن دونوں

میں سے کوئی ایک اپنا ڈول اُس برتن میں ڈال لیتا ہے (یعنی ڈبہ ٹب میں ڈال لیتا ہے) پھر وہ اپنا ہاتھ نکال لیتا ہے جب پہلے والے نے ہاتھ نکالا تو دوسرے نے ڈول ڈال دیا' ان دونوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوا' تو عطاء نے فرمایا: وہ دونوں ایک ساتھ ڈول ڈالیں گے اور وہ دونوں ایک ساتھ شروع کریں گے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر وہ عورت مرد سے پہلے چلّو میں پانی لے لیتی ہے اور پھر جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالتی ہے تو مرد اُسی وقت اپنا ڈول برتن میں ڈال دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں مرد کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے پہلے ہاتھ میں پانی لے لیتا ہے اور برتن ایک ہی ہے اور وہ اُس ایک مرتبہ کے پانی کے ذریعہ غسل سے فارغ نہیں ہوتا؟ تو عطاء نے فرمایا: اس صورت میں وہ دونوں ایک ساتھ غسل کرنے والوں میں شامل نہیں ہوں گے۔

1031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنَحْنُ جُنُبَانِ، وَكُنْتُ اَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنَا حَائِضٌ وَقَدْ كَانَ يَاْمُرُنِيْ اِذَا كُنْتُ حَائِضًا اَنْ اَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِي

✽✽ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے' ہم اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو اُس وقت دھو دیتی تھیں جب آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور جب میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں تہبند باندھ لوں' پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔

1032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

1033 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَغْتَسِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

1034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِيَّاهَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ كِلَاهُمَا يَغْرِفُ مِنْهُ وَهُمَا جُنُبٌ

✽✽ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) دونوں ایک ہی برتن سے غسل

کر لیتے تھے وہ دونوں ایک ساتھ اُس میں سے پانی حاصل کرتے تھے اور وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے۔

1035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِاغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ جُنُبًا جَمِيعًا فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) جو جنبی ہوں وہ ایک ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کریں۔

بَابُ الْجُنُبِ وَغَيْرِ الْجُنُبِ يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا

باب: جنبی اور غیر جنبی شخص کا ایک ساتھ غسل کرنا

1036 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا جُنُبًا وَالْاٰخَرُ غَيْرَ جُنُبٍ فَلَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا، وَلْيَغْتَسِلِ الَّذِی لَيْسَ جُنُبًا قَبْلَ الْجُنُبِ، فَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا جُنُبًا فَلْيَغْتَسِلْ اَحَدُهُمَا بِفَضْلِ الْاٰخَرِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں میں سے ایک جنبی ہو اور دوسرا جنبی نہ ہو تو وہ دونوں ایک ساتھ غسل نہیں کریں گے، جنبی سے پہلے اُسے غسل کرنا چاہیے جو جنبی نہیں ہے اور اگر وہ دونوں جنبی نہیں ہیں تو پھر اُن دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرسکتا ہے۔

1037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: عِلْمِی وَالَّذِی يَخْطِرُ عَلٰی بَالِی اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ، اَخْبَرَنِی، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ وَذٰلِكَ اَنِّی سَاَلْتُهُ عَنِ الْجُنُبَيْنِ يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اور جو میرے ذہن میں گمان ہے اُس کے مطابق ابوالشعثاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر لیتے تھے۔

اور یہ اُس وقت ہوا تھا جب میں نے اُن سے دو ایسے جنبی افراد کے بارے میں دریافت کیا تھا جو ایک ساتھ غسل کرتے ہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کے بعد وضو کرنا

1038 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ اَبِیْ يَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فَاَقُوْلُ: اَمَا يُجْزِيكَ الْغُسْلُ، وَاَیُّ وُضُوْءٍ اَتَمُّ مِنَ الْغُسْلِ؟ قَالَ: وَاَیُّ وُضُوْءٍ اَتَمُّ مِنَ الْغُسْلِ لِلْجُنُبِ، وَلٰكِنَّهٗ يُخَيَّلُ اِلَیَّ اَنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِی الشَّیْءُ فَاَمَسُّهٗ فَاَتَوَضَّاُ لِذٰلِكَ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) پہلے غسل کرتے تھے' پھر وضو کرتے تھے۔
میں نے کہا: کیا آپ کے لیے غسل کر لینا کافی نہیں ہے' غسل سے زیادہ مکمل وضو اور کون سا ہو سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: کون سا ایسا وضو ہے جو جنبی کے غسل سے زیادہ مکمل ہو' لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری شرمگاہ سے کچھ نکلا ہے' اس لیے میں اُسے پانی سے دھو کر وضو کر لیتا ہوں۔

1039 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ تَمَسَّ فَرْجَكَ بَعْدَ اَنْ تَقْضِيَ غُسْلَكَ فَاَیُّ وُضُوْءٍ اَسْبَغُ مِنَ الْغُسْلِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب تم نے غسل مکمل کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو نہ چھوا ہو' تو کون سا وضو غسل سے زیادہ اچھا ہوگا۔

1040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ فَقَالَ: اَیُّ وُضُوْءٍ اَفْضَلُ مِنَ الْغُسْلِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے غسل کے بعد وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: کون سا وضو ایسا ہے جو غسل سے زیادہ فضیلت والا ہو۔

1041 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَشْجَعَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ بَعْدَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: لَقَدْ تَعَمَّقْتَ يَا عَبْدَ اَشْجَعَ

✵✵ مطرف نے اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: جنابت کے بعد غسل کے وضو (کا کیا حکم ہے؟) تو اُنہوں نے فرمایا: اے اشجع قبیلہ کے غلام! تم نے بہت زیادہ گہرائی سے کام لیا ہے۔

1042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: ذُكِرَتْ لَهُ امْرَاَةٌ تَوَضَّاَتْ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ: لَوْ كَانَتْ عِنْدِیْ مَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ، وَاَیُّ وُضُوْءٍ اَعَمُّ مِنَ الْغُسْلِ

✵✵ ابراہیم نخعی' علقمہ کے بارے میں ذکر کرتے ہیں کہ میں نے اُن کے سامنے ایک ایسی عورت کا ذکر کیا جو غسل کرنے کے بعد وضو بھی کرتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ میری بیوی ہوتی تو ایسا نہ کرتی' کون سا وضو ایسا ہے جو غسل سے زیادہ عام ہو (یعنی زیادہ پھیلا ہوا ہو)۔

1043 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جنابت سے فارغ ہونے کے بعد ایک طرف ہٹ کر دونوں پاؤں دھوتے تھے۔

1044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ

✵✵ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب سے غسل کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ آدمی اپنے پاؤں دھولے گا۔

1045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْجُنُبِ يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ يَكْفِيهِ الْغُسْلُ

✵✵ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جنبی شخص کے غسل کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ اگر وہ چاہے (تو کر سکتا ہے) ویسے غسل اُس کے لیے کافی ہے۔

بَابُ غُسْلِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کا غسل کرنا

1046 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِي اَفَاَنْقُضُهُ؟ قَالَ: لَا اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَاْخُذِي بِكَفَّيْكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تَصُبِّي عَلٰى جِلْدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ

✵✵ سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس نے اپنے بالوں کی مینڈھیاں مضبوطی سے باندھی ہوئی ہوتی ہیں' کیا میں اُنہیں کھولوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تم دونوں ہاتھوں میں دو مرتبہ پانی لے کر اپنی جلد پر بہالو اور پاک ہو جاؤ۔

1047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاءُ ابْنِ عُمَرَ لَا يَنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ اِذَا اغْتَسَلْنَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خواتین جب جنابت یا حیض کے بعد غسل کرتی تھیں تو وہ اپنے بال کھولتی نہیں تھیں۔

1048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زَادَوَيْهِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْمَرْاَةِ اِذَا اغْتَسَلَتْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاِنْ كَانَتْ قَدْ اَنْفَقَتْ عَلَيْهِ اُوقِيَّةً؟ اِذَا اَفْرَغَتْ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثًا فَقَدْ اَجْزَاَ ذٰلِكَ

✵✵ ابوزرعہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو غسل کرتی ہے' کیا وہ اپنے بالوں کو کھولے گی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خواہ وہ ایسی ہی عورت کیوں نہ ہو جس پر تم

نے ایک اوقیہ خرچ کیا ہو جب وہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی انڈیل لے گی تو یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گا۔

1049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَوْ بَلَغَنِیْ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: تَغْرِفُ الْمَرْاَةُ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ. قُلْتُ لِعَمْرٍو: فَذُو الْجُمَّةِ؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا مِثْلَهَا

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: عورت اپنے سر پر دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تین مرتبہ پانی انڈیل لے گی۔

میں نے عمرو سے دریافت کیا: جس عورت کے بال زیادہ ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہ ایسی ہی کسی عورت کے بارے میں حکم ہے۔

1050 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُتْبَةَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتُبْقِیْ ضَفِيْرَتَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

❋❋ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم میں سے کوئی ایک عورت غسل کے وقت اپنی مینڈھیاں برقرار رکھتی تھی (یعنی اُنہیں کھولتی نہیں تھی)۔

1051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ ... قَالَ: اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: اَدْرَكْتُ نِسَاءَ نَا الْاُوَلَ اِذَا اَرَادَتْ اِحْدَاهُنَّ اَنْ تَطْهُرَ مِنَ الْحَيْضَةِ امْتَشَطَتْ بِحِنَّاءٍ رَقِيْقٍ، ثُمَّ كَفَاهَا ذٰلِكَ لِغُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ، فَلَمْ تَغْسِلْ رَاْسَهَا

❋❋ زید بن اسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم نے اپنی پہلی خواتین کو دیکھا ہے کہ جب اُن میں سے کوئی ایک حیض سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرنے لگتی تھی تو باریک سی مہندی اپنے بالوں میں لگا لیتی تھی اور پھر یہ اُس کے حیض کے بعد والے غسل کے لیے کفایت کر جاتی تھی' پھر وہ خاتون اپنے سر کو نہیں دھوتی تھی۔

1052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: اَرْسَلْتُ رَجُلًا اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ يُقَالُ لَهٗ سُمَيٌّ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ جُنُبًا، ثُمَّ امْتَشَطَتْ بِحِنَّاءٍ رَقِيْقٍ اَيُجْزِيْهَا ذٰلِكَ مِنْ اَنْ تَغْسِلَ رَاْسَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَاسْاَلْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا اَذْهَبُ لِاَكْذِبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋❋ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سعید بن مسیب کے پاس بھیجا' اُس شخص کا نام ''سمی'' تھا' اُس نے سعید بن مسیب سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو جنبی ہوتی ہے اور پھر وہ باریک سی مہندی لگا لیتی ہے' تو کیا اُس کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ اپنے سر کو دھو لے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اُن کے پاس واپس جاؤ اور دریافت کرو کہ کیا

یہ بات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے؟ تو سعید بن میّب نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کروں گا۔

1053 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، قَالَ لِابْنَةٍ لَهُ - اَوْ لِامْرَاَتِهِ -: خَلِّلِي رَاْسَكِ بِالْمَاءِ قَبْلَ اَنْ يُخَلِّلَهُ اللّٰهُ بِنَارٍ، قَلِيْلٌ بَقَاؤُهُ عَلَيْهَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی یا شاید اپنی اہلیہ سے فرمایا: تم اپنے سر کا پانی کے ذریعہ خلال کرلو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعہ اُس کا خلال کرے اُس پر انہوں نے تھوڑا ہی عرصہ رہنا ہے۔

1054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِنِ امْتَشَطَتِ امْرَاَةٌ جُنُبٌ بِحِنَّاءٍ رَقِيقٍ، فَحَسْبُهَا ذٰلِكَ مِنْ اَنْ تَغْسِلَ رَاْسَهَا لِجَنَابَتِهَا

٭٭ ابن جریج فرماتے ہیں: (عطاء نے) یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی جنبی عورت باریک مہندی بالوں میں لگا لے تو اُس کے لیے غسلِ جنابت میں اپنے سر دھونے کی جگہ یہ چیز کافی ہوگی۔

1055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: كَانَ يُقَالُ: تَغْرِفُ الْمَرْاَةُ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، كُلَّمَا غَرَفَتْ عَلٰى رَاْسِهَا شَرَّبَتِ الْمَاءَ اُصُولَ الشَّعْرِ، وَتَتَبَّعَتْ بِيَدَيْهَا حَتّٰى تُشَرِّبَ مَفَارِقَ الشَّعْرِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ عورت اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر تین لپ ڈالے گی اور جب بھی وہ اپنے سر پر پانی ڈالے گی' پانی اُس کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے گا اور وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اُسے ملے گی' یہاں تک کہ وہ بالوں کی مانگ کو بھی سیراب کردے۔

1056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُشَرِّبُ الْمَرْاَةُ وَذُو الْجُمَّةِ رُءُ وْسَهُمَا اِذَا اغْتَسَلَا مِنَ الْجَنَابَةِ، وَاَرَانِي فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى رَاْسِهِ مَعًا، ثُمَّ جَعَلَ كَاَنَّهُ يُزَايِلُ مَا بَيْنَ الشَّعْرِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: عورت اور بڑے بالوں والا شخص جب غسلِ جنابت کریں گے تو وہ اپنے سر کو سیراب کریں گے' پھر اُنہوں نے مجھے کر کے دکھایا' اُنہوں نے اپنے دو ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور پھر یوں کرنے لگے جیسے اپنے بالوں کے درمیان میں سے کوئی چیز زائل کر رہے ہیں۔

1057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْمَرْاَةِ اَصَابَهَا زَوْجُهَا فَلَمْ تَغْتَسِلْ عَنْ جَنَابَتِهَا حَتّٰى حَاضَتْ قَالَ: تَغْتَسِلُ مِنْ جَنَابَتِهَا وَلَا تَنْتَظِرُ اَنْ تَطْهُرَ وَقَدْ كَانَ قَالَ لِي قَبْلَ ذَاكَ: الْحَيْضُ اَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر اُس عورت کے غسلِ جنابت کرنے سے پہلے اُسے حیض آجاتا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: وہ عورت جنابت کے

حوالے سے غسل کرلے گی' وہ پاک ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔

حالانکہ اس سے پہلے وہ مجھے یہ بات کہہ چکے تھے کہ حیض' جنابت کے مقابلہ میں زیادہ شدید ہوتا ہے۔

1058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: اَلْحَيْضُ اَكْبَرُ

✲✲ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: حیض زیادہ بڑا (حدث) ہے۔

1059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ امْرَاَةٍ اَصَابَهَا زَوْجُهَا، فَلَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَتِهَا حَتّٰى حَاضَتْ قَالَ: تَغْتَسِلُ مِنْ جَنَابَتِهَا. وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ.

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس عورت کے ساتھ اُس کا شوہر صحبت کرلے' پھر اُس عورت نے غسلِ جنابت نہیں کیا تھا کہ اُسے حیض آ گیا' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ غسلِ جنابت کرے گی۔

معمر نے یہ روایت حسن بصری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

1060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَّعُوْدَ

باب: جو شخص بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہو

1061 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

✲✲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جانے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

1062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيَّ اَصْغٰى اِلٰى عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَقُلْنَا: عَمَّ سَاَلْتَهُ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَّعُوْدَ، فَقَالَ: يَتَوَضَّاُ

✲✲ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں نے سلمان بن ربیعہ باہلی کو دیکھا کہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب ہو کر اُن سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' ہم نے اُن سے دریافت کیا: تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا سوال کیا تھا؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا تھا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وضو کرلے۔

1063 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَنْهُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِذَا اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ، اَوْ يَاْكُلَ، اَوْ يَنَامَ، فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

٭٭ جعدہ بن ہبیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ شخص دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہو یا کچھ کھانا چاہتا ہو یا سونا چاہتا ہو تو وہ نماز کے وضو کا سا وضو کر لے۔

1064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، اَنْ يَّسْتَدْفِءَ الرَّجُلُ جُنُبًا بِامْرَاَتِهِ وَهِيَ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا بَاْسَ اَنْ يُّصِيبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ مَرَّتَيْنِ فِيْ جَنَابَةٍ وَّاحِدَةٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے یہ سوال کیا گیا کہ ایک شخص جو جنابت کی حالت میں ہے اور اُس کی بیوی بھی جنابت کی حالت میں ہے اور وہ شخص دوبارہ اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرنا چاہتا ہے تو (اس کا حکم کیا ہوگا؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ ٹھیک ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی ایک ہی جنابت کے دوران عورت کے ساتھ دو مرتبہ وظیفۂ زوجیت ادا کر لے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کے جسم کے ساتھ جسم لگانا

1065 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ اَسْبِقَهَا اِلَى الْغُسْلِ فَاَغْتَسِلُ، ثُمَّ اَتَكَرَّى بِهَا حَتّٰى اَدْفَاَ، ثُمَّ آمُرُهَا فَتَغْتَسِلُ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنی بیوی سے پہلے غسل کر لوں' اور پھر جب میں غسل کر لوں تو میں اُس عورت کے ساتھ لگ کے سو جاؤں' تاکہ مجھے گرمی محسوس ہو۔ پھر میں اُسے ہدایت کروں تو وہ غسل کرے۔

1066 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَفْعَلُهُ وَيَاْمُرُ بِهِ

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور اس بارے میں حکم بھی دیتے تھے۔

1067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَّسْتَدْفِءَ الرَّجُلُ بِامْرَاَتِهِ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب آدمی غسلِ جنابت کر لے اور عورت نے غسلِ جنابت نہ کیا ہو تو آدمی اُسے اپنے ساتھ لپٹا لے۔

1068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَدْفِءُ بِهَا بَعْدَ الْغُسْلِ. قَالَ الْاَعْمَشُ: فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: اَيَتَوَضَّاُ بَعْدَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

٭٭ علقمہ فرماتے ہیں: آدمی غسلِ جنابت کے بعد اُس عورت کو اپنے ساتھ لپٹا سکتا ہے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا وہ اس کے بعد وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يُفْعَلُ، وَالتَّنَزُّهُ عَنْهُ اَمْثَلُ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: یہ سب کچھ آدمی کر سکتا ہے' تاہم اس سے بچ کر رہنا زیادہ مناسب ہے۔

1070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يَسْتَدْفِءُ بِامْرَاَتِهٖ فِي الشِّتَاءِ وَهِيَ جُنُبٌ، وَقَدِ اغْتَسَلَ وَيَتَبَرَّدُ بِهَا فِي الصَّيْفِ وَهُمَا كَذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سردی کے موسم میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لپٹا لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون جنابت کی حالت میں ہوتی تھی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غسل کر چکے ہوتے تھے' اسی طرح گرمی کے موسم میں وہ اُس کے ذریعہ ٹھنڈک حاصل کرتے تھے حالانکہ اُن دونوں کی یہی صورتِ حال ہوتی تھی (کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غسل کر چکے ہوتے تھے اور وہ عورت جنابت کی حالت میں ہوتی تھی)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ اَوْ يَطْعَمُ اَوْ يَشْرَبُ

باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں سو جانا' یا کچھ کھانا یا پینا

1071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: اَلْجُنُبُ اغْتَسَلَ وَلَمْ تَغْتَسِلِ امْرَاَتُهٗ، اَيُبَاشِرُهَا اِذَا كَانَ عَلٰى جَزْلَتِهَا اِزَارٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: جب جنبی شخص غسل کر چکا ہو اور اُس کی بیوی نے غسل نہ کیا ہو تو کیا وہ اُس عورت کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہو' جبکہ اُس عورت کی شرمگاہ پر تہبند موجود ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَنَامَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهٗ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ وَاِذَا تَوَضَّاَ فَلْيُحْسِنْ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد سو جائے اور اُس نے غسل نہ کیا ہو تو اُسے (سونے سے پہلے) اپنی شرمگاہ کو دھو لینا چاہیے اور نماز کے وضو کا سا وضو کر لینا چاہیے اور جب وہ وضو کرے تو اچھی طرح سے کرے۔

1073 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَطْعَمَ غَسَلَ فَرْجَهٗ، وَمَضْمَضَ، ثُمَّ طَعِمَ. وَزَادَ آخَرُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ تَوَضَّاَ . اَخْبَرَنَا ذٰلِكَ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرتے تھے اور جب آپ کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنی شرمگاہ کو دھو کر کلی کرتے تھے اور پھر کچھ کھاتے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور پھر وضو کرتے تھے''۔

یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1074 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ يَنَامُ اَحَدُنَا اَوْ يَطْعَمُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّفْعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ مَا خَلَا رِجْلَيْهِ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے یا کچھ کھا سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (تاہم وہ پہلے) نماز کے وضو کا سا وضو کر لے۔

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح کا کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے' البتہ پاؤں نہیں دھوتے تھے۔

1075 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

1076 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ، وَرُبَّمَا نَامَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ وَلٰكِنَّهُ يَتَوَضَّاُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الدِّيْنِ سَعَةً

✵✵ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں سو جاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: بعض اوقات آپ سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آپ غسل کرنے سے پہلے سو جاتے تھے' تاہم آپ وضو کر لیتے تھے۔ تو یحییٰ نے کہا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔

1077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لِيَتَوَضَّاْ، ثُمَّ لِيَنَمْ حَتّٰى يَغْتَسِلَ اِذَا شَاءَ قَالَ:

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ صَبَّ عَلٰى يَدِهٖ مَاءً، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الَّتِيْ غَسَلَ بِهَا فَرْجَهٗ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَنَضَحَ فِيْ عَيْنَيْهِ، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ نَامَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ شَيْئًا، وَهُوَ جُنُبٌ فَعَلَ ذٰلِكَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا' اُنہوں نے عرض کی کہ کیا ہم میں سے کوئی ایک شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُسے چاہیے کہ وہ پہلے وضو کرے اور پھر سوئے یہاں تک کہ جب چاہے (بیدار ہو کے) غسل کر لے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے اور اپنے ہاتھ پر پانی بہاتے تھے اور پھر اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنی شرمگاہ کو دھو لیتے تھے اور پھر وہ اپنے اُس ہاتھ کو دھوتے تھے جس کے ذریعہ اُنہوں نے اپنی شرمگاہ کو دھویا تھا' پھر وہ کلی کرتے تھے' ناک میں پانی ڈالتے تھے' اپنی آنکھوں میں پانی کے چھینٹے مارتے تھے' پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتے تھے اور پھر اپنے سر کا مسح کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور جب اُنہوں نے جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرنا ہوتا' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1078 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ

✵✵ سالم بن ابوالجعد' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ جب اُنہوں نے (جنابت کی حالت میں) کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ کرنا ہوتا تو وہ پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے۔

1079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كُنْتُ جُنُبًا فَاَرَدْتُ اَنْ اَطْعَمَ، اَوْ اَشْرَبَ فَتَوَضَّاْتُ، فَلَمَّا فَرَغْتُ اَحْدَثْتُ قَبْلَ اَنْ اَطْعَمَ، اَيُجْزِءُ عَنِّي الْوُضُوْءُ الْاَوَّلُ؟ . قَالَ مَعْمَرٌ: فَاطْعَمْ وَاشْرَبْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں جنابت کی حالت میں ہوں اور پھر میں کچھ کھانے اور پینے کا ارادہ کر دوں اور پھر میں وضو کر لوں اور جب میں وضو سے فارغ ہوں تو کچھ کھانے سے پہلے میرا وضو ٹوٹ جائے' تو کیا میرے لیے پہلا وضو کفایت کر جائے گا؟ تو معمر نے کہا: تم کھا بھی لو اور پی بھی لو۔

(یہاں "عطاء نے کہا" ہونا چاہیے' لیکن متن میں اسی طرح مذکور ہے جو ترجمہ کیا گیا ہے۔)

1080 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ، اَوْ يَنَامَ اَوْ يَشْرَبَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سالم نقل کرتے ہیں: جب اُنہوں نے کچھ کھانے' یا سونے یا پینے کا ارادہ

کیا ہوتا اور وہ اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تو وہ پہلے وضو کر لیتے تھے۔

1081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْجُنُبُ يَغْسِلُ كَفَّيْهِ، ثُمَّ يُمَضْمِضُ، ثُمَّ يَأْكُلُ

* سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنے ہاتھ کو دھو کر کلّی کر کے کچھ بھی کھا سکتا ہے۔

1082 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ جُنُبًا لَا يَمَسُّ مَاءً

* سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت میں سو جایا کرتے تھے آپ پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے)۔

1083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْجُنُبُ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَأْكُلُ

* مجاہد بیان کرتے ہیں: جنبی شخص اپنے ہاتھ دھو کر کھا سکتا ہے۔

1084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ رَجُلَيْنِ عَنِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَنَامَ تَوَضَّاْتُ وَغَسَلْتُ فَرْجِي - وَقَالَ الْاٰخَرُ: اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَنَامَ غَسَلْتُ فَرْجِي اِلَّا اَنْ اُرِيْدَ اَنْ اَطْعَمَ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے دو صاحبان سے جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو اُن میں سے ایک نے جواب دیا: جب میں سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں وضو کر کے اپنی شرمگاہ کو دھو لیتا ہوں' دوسرے صاحب نے کہا: جب میں سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں اپنی شرمگاہ کو دھو لیتا ہوں' البتہ اگر میں کچھ کھانے کا ارادہ کروں تو صورت مختلف ہوتی ہے۔

1085 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاَكَلَ

* سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو دونوں ہاتھ دھو کر کلّی کرتے تھے اور کھا لیتے تھے۔

1086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَطْعَمُ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّاَ؟ قَالَ: لَا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص (جنابت کی حالت میں) وضو سے پہلے کچھ کھا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

1087 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ: قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مِنْ سَفْرَةٍ فَضَمَّخَهُ اَهْلُهُ بِصُفْرَةٍ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَبِيْ اَثَرُهُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُ شَقْفَةً، فَدَلَكْتُ بِهَا جِلْدِيْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّيْ قَدْ اَنْقَيْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جِنَازَةَ كَافِرٍ بِخَيْرٍ، وَلَا جُنُبًا حَتّٰى يَغْتَسِلَ اَوْ يَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَلَا مُتَضَمِّخًا بِصُفْرَةٍ

✵✵ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو اُن کی اہلیہ نے اُنہیں زرد رنگ کی خوشبو لگادی' حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں آیا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! تم جاؤ اور غسل کرو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گیا' میں نے غسل کیا' جب میں واپس آیا تو میرے جسم پر اُس کا نشان موجود تھا' میں نے کہا: السلام علیکم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! تم جاؤ اور غسل کرو! حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گیا' میں نے کھرچنا پکڑا اور اُس کے ذریعہ اپنی جلد کو کھرچا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں نے صاف کرلیا ہے' پھر میں آیا' میں نے عرض کی: السلام علیکم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! بیٹھ جاؤ! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے بھلائی کے ساتھ کسی کافر کے جنازہ میں حاضر نہیں ہوتے' جنبی کے پاس نہیں رہتے جب تک وہ غسل نہیں کرتا یا نماز کے وضو کا سا وضو نہیں کرتا اور اُس شخص کے ساتھ نہیں رہتے جس نے زرد رنگ کی خوشبو لگائی ہو۔

1088 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَامُ وَاَنَا جُنُبٌ؟ فَقَالَ: تَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ . وَقَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَطْعَمَ، وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَوَجْهَهُ وَيَدَيْهِ لَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا میں جنابت کی حالت میں سوسکتا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: تم نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو۔

سالم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں سونا ہوتا یا کچھ کھانا ہوتا تو وہ اپنی شرمگاہ کو چہرے کو دونوں بازوؤں کو دھو لیتے تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ جُنُبٌ

باب: آدمی کا اپنے گھر سے نکلنا جبکہ وہ جنابت کی حالت میں ہو

1089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَخْرُجُ الرَّجُلُ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی جنابت کی حالت میں وضو کیے بغیر کسی کام سے باہر نکل سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ اِذَا اَجْنَبَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ

٭٭ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جب جنابت لاحق ہوتی تھی تو وہ نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے پھر اپنے کسی کام کے سلسلہ میں باہر تشریف لے جاتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ وَيَطَّلِي جُنُبًا

باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں پچھنے لگوانا یا (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرنا

1091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْجُنُبُ يَحْتَجِمُ وَيَطَّلِي بِالنَّوْرَةِ وَيُقَلِّمُ اَظْفَارَهُ، وَيَحْلِقُ رَاْسَهُ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا ذَاكَ اَيْ لَعَمْرِي وَيَتَعَجَّبُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص وضو کیے بغیر ہی پچھنے لگوا سکتا ہے یا نورہ (یعنی بال صفا پاؤڈر) استعمال کر سکتا ہے اور ناخن تراش سکتا ہے اور اپنا سر منڈوا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میری زندگی کی قسم! یہ کر سکتا ہے۔ اُنہوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار بھی کیا۔

بَابُ احْتِلَامِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کو احتلام ہونا

1092 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَفْتَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحْتَلِمُ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ اَوَ تَرَى الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ؟ فَالْتَفَتَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ؟ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ بِالْغُسْلِ اِذَا اَنْزَلَتِ الْمَرْاَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهَا اُمُّ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيَّةُ زَوْجُهَا اَبُوْ طَلْحَةَ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی عورت کے متعلق دریافت کیا جسے احتلام ہو جاتا ہے تو سیّدہ عائشہ نے اُس خاتون سے فرمایا: تم نے عورتوں کو رُسوا کر دیا ہے! کیا کوئی عورت بھی یہ چیز دیکھتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت کیا: (بچہ کی ماں کے ساتھ مشابہت) پھر کس وجہ سے ہوتی ہے؟ تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو حکم دیا: جب ایسی عورت کو انزال ہو جائے تو وہ غسل کرے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: وہ خاتون سیّدہ

اُم سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا تھیں اور ان کے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

1093 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَتٰى يَجِبُ عَلٰى اِحْدَانَا الْغُسْلُ؟ قَالَ: اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ مَا يَرَاهُ الرَّجُلُ

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم خواتین پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے۔

1094 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اُمُّ بَنِيْ اَبِيْ طَلْحَةَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ

✽✽ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ کے بچوں کی والدہ سیّدہ اُم سلیم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اُس پر غسل لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جبکہ وہ پانی دیکھے (یعنی احتلام کا نشان دیکھے)۔

1095 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْمَرْاَةُ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: عَلَيْهَا الْغُسْلُ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَبِمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! عورت خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس پر غسل لازم ہوگا۔ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو پھر اُس کا بچہ اُس سے مشابہ کس طرح ہوسکتا ہے۔

1096 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ، عَلَيْكَ الْمَرْاَةُ تَرٰى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ. فَقَالَتْ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِبَتْ يَدَاكِ فَمِنْ اَيْنَ يَكُونُ الْاَشْبَاهُ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے! عورت خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اُسے احتلام ہو جاتا ہے) تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے عورتوں کو رُسوا کر دیا ہے! تو سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیّدہ

عائشہ سے) فرمایا: تمہارے ہاتھ برباد ہو جائیں! پھر (بچہ کی ماں کے ساتھ) مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے۔

1097 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَةُ فَاَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت کو احتلام ہو اور اُسے انزال بھی ہو جائے تو اُسے غسل کرنا چاہیے۔

1098 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى اِحْدَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: الْمَرْاَةُ تَرَى اَنَّ الرَّجُلَ يُصِيبُهَا، ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ وَذٰلِكَ فَاَمَرَ لَهَا فَاَعَادَتِ الْقِصَّةَ فَقَالَ: اِذَا رَاَتْ رَطْبًا فَلْتَغْتَسِلْ

* * سلیمان بن عتیق بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لائی' اُس نے عرض کی: عورت (خواب میں) یہ چیز دیکھتی ہے کہ کسی مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے اور پھر اُسے (احتلام ہو جاتا ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے آپ کے سامنے یہ صورتِ حال رکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو ہدایت کی' اُس نے اپنی صورتِ حال دُہرائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ تری کو دیکھے گی تو اُسے غسل کرنا چاہیے۔

بَابُ سَتْرِ الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ

باب: جب آدمی غسل کرے تو اُس کا پردہ کرنا

1099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَغْتَسِلُ اِلَى بَعِيرِهِ، قُلْتُ: اَتَرَاهُ يُجْزِءُ عَنِّي اَنْ اَغْتَسِلَ اِلَى بَعِيرٍ، وَاَدَعُ عِنْدِي جَبَلًا اَوْ صَخْرَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، حَسْبُكَ بَعِيرُكَ قَالَ: قُلْتُ: فَوَسَطَ حُجْرَتِي فَاَغْتَسِلُ اِلَى وَسَطِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِلَى بَعْضِ جُدْرَانِهَا قَالَ: قُلْتُ: وَلَيْسَ عَلَيْهِ سِتْرٌ وَلَا شَيْءٌ اَفَحَسْبِي؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لیتے تھے۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میرے لیے یہ کفایت کر جائے گا کہ میں اونٹ کی اوٹ میں غسل کرلوں اور پہاڑ یا چٹان (کی اوٹ کو) ترک کردوں۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تمہارا اونٹ تمہارے لیے کافی ہے۔ میں نے دریافت کیا: میرے حجرے کے درمیان کا کیا حکم ہوگا' کیا میں اُس کے درمیان میں غسل کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ کسی دیوار کے قریب کرو! میں نے دریافت کیا: اُس پر کوئی پردہ یا کوئی اور چیز نہیں ہوتی' تو کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1100 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ

الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاَبُو بَكْرٍ، اَوْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِلٰى غَدِيرٍ بِظَاهِرِ الْحِرَّةِ فَاغْتَسَلَا، فَرَجَعَا فَاَخْبَرَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَخْرَجِهِمَا حَتّٰى اَخْبَرَا عَنِ اغْتِسَالِهِمَا قَالَ: فَكَيْفَ فَعَلْتُمَا؟ قَالَ: سَتَرْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا اغْتَسَلَ سَتَرَ عَلَيَّ حَتّٰى اغْتَسَلْتُ. قَالَ: لَوْ فَعَلْتُمَا غَيْرَ ذٰلِكَ لَاَوْجَعْتُكُمَا ضَرْبًا

٭٭ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حرہ (کے میدان) کے دوسری طرف ایک کنویں کے پاس گئے' ان دونوں نے وہاں غسل کیا' یہ دونوں واپس آئے تو ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جانے کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ان دونوں نے غسل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا کیا؟ تو اُنہوں نے کہا: میں نے ان کے لیے پردہ کیے رکھا' جب انہوں نے غسل کرلیا تو انہوں نے میرے لیے پردہ کیے رکھا یہاں تک کہ میں نے بھی غسل کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ کچھ کیا ہوتا تو میں تمہاری پٹائی کرتا۔

1101 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ مَسْتُورٌ عَلَيْهِ، هَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتِ الثَّوْبَ عَنْهُ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا بِالْبَرَازِ، فَتَغَيَّظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ، وَاسْتَحْيُوا مِنَ الْكِرَامِ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ اِحْدَى ثَلَاثٍ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ، وَاِذَا كَانَ فِي الْخَلَاءِ - قَالَ: وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَارَ بِالِاغْتِسَالِ اِلٰى جِدَارٍ، اَوْ اِلٰى جَنْبِ بَعِيرٍ، اَوْ يَسْتُرُ عَلَيْهِ اَخُوهُ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں موجود تھے تو ایک کپڑے کے ذریعے آپ کے لیے پردہ کیا گیا تھا' اسی دوران ہوا چلی تو وہ پردہ آپ سے ہٹ گیا' وہاں آپ کو ایک شخص نظر آیا جو کھلے عام برہنہ ہو کر غسل کر رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور معزز (فرشتوں) سے حیاء کرو کیونکہ فرشتے تم سے اُس وقت تک جدا نہیں ہوتے جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک صورتِ حال نہ ہو' اُس وقت جب آدمی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے' اُس وقت جب آدمی قضائے حاجت کرتا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو وہ غسل کرنے کے لیے دیوار کی اوٹ میں ہو جائے' یا کسی اونٹ کے پہلو میں ہو جائے' یا اُس کا کوئی بھائی اُس کے لیے پردہ تان لے۔

1102 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى قَوْمًا يَغْتَسِلُونَ فِي النَّهْرِ عُرَاةً، لَيْسَ عَلَيْهِمْ اُزُرٌ فَوَقَفَ فَنَادَى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ فَقَالَ: (مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا) (نوح: 13)

٭٭ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو برہنہ ہو کر نہر پر نہاتے ہوئے دیکھا'

اُن لوگوں نے تہبند بھی نہیں باندھے ہوئے تھے تو آپ وہاں ٹھہر گئے اور آپ نے بلند آواز میں ارشاد فرمایا: (یعنی یہ آیت پڑھی:) ”تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے۔“

1103 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَفَعَلَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: اِزَارِيْ اِزَارِيْ، فَشُدَّ عَلَيْهِ اِزَارُهُ.

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانۂ کعبہ تعمیر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی پتھر منتقل کر رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھ لیں تاکہ پتھر (کی رگڑ آپ کو محسوس نہ ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کرنا چاہا تو آپ زمین پر گر گئے آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھ گئی۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: میرا تہبند! میرا تہبند! تو آپ کا تہبند آپ کو اوڑھا دیا گیا۔

1104 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1105 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ: لَمَّا بُنِيَ الْبَيْتُ كَانَ النَّاسُ يَنْقُلُوْنَ الْحِجَارَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمْ فَاَخَذَ الثَّوْبَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ قَالَ: فَنُوْدِيَ: لَا تَكْشِفْ عَوْرَتَكَ قَالَ: فَاَلْقَى الْحَجَرَ وَلَبِسَ ثَوْبَهُ

✽✽ عبداللہ بن عثمان ابوطفیل کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب خانۂ کعبہ کی تعمیر نو شروع ہوئی تو لوگ پتھر منتقل کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ پتھر منتقل کر رہے تھے آپ نے کپڑا اُتار کر اپنی گردن پر رکھا تو اسی دوران آواز دی گئی کہ آپ اپنی شرمگاہ کو بے پردہ نہ کریں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کو رکھا اور اپنا کپڑا پہن لیا۔

1106 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا نَاْتِيْ مِنْ عَوْرَاتِنَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَلَيْكَ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ، اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِذَا كَانَ بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ؟ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَى اَحَدٌ عَوْرَتَكَ فَافْعَلْ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَرْجِهِ

✽✽ حکیم کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہوں کو کس حد تک ظاہر کر سکتے ہیں اور کس حد تک چھپا کے رکھیں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی شرمگاہ پر پردہ رکھو البتہ تمہاری بیوی اور تمہاری کنیز کا معاملہ مختلف ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم آپس میں اکٹھے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو تم یہ کرنا کہ کوئی بھی شخص تمہاری شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے

عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص تنہا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس سے حیاء کی جائے' ایسی صورت میں آدمی کو اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے (یعنی اُس صورت میں جب آدمی کے پاس کوئی کپڑا نہ ہو)۔

1107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُبَاشِرُ رَجُلٌ رَجُلًا، وَلَا امْرَاَةٌ امْرَاَةً، وَلَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةِ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے مرد کے ساتھ' یا کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ مباشرت نہ کرے (یعنی کسی کپڑے کے بغیر اپنا جسم دوسرے کے جسم کے ساتھ نہ ملائے) اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کی شرمگاہ دیکھے اور نہ ہی کسی عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی دوسری عورت کی شرمگاہ دیکھے۔

1108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتٰى عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَغْتَسِلُ يَصُبُّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: اَتَغْتَسِلُوْنَ وَلَا تَسْتَتِرُوْنَ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشٰى اَنْ تَكُوْنُوْا خَلَفَ الشَّرِّ - يَعْنِي الْخَلَفَ: الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْهِمُ الشَّرُّ -

✵✵ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اُس وقت اکٹھے غسل کر رہے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ پردہ کیے بغیر غسل کر رہے ہو! اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم لوگ ایسے بعد والے بن جاؤ گے جن میں بُرائی ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بعد والا شخص جس میں بُرائی موجود ہوتی ہے۔

1109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلْمَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ فَنَزَلَ عَلَى الْفُرَاتِ وَهُوَ فِيْ خِبَاءٍ لَهُ مِنْ صُوْفٍ اَوْ عَبَاءَةٍ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ النَّاسِ، فَرَاٰى اَنْ قَدْ نَزَلُوْا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَصَبَ يَدَهُ وَعَقَدَ اَصَابِعَهُ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ ثُمَّ اُنْشَرُ، ثُمَّ اَمُوْتُ، ثُمَّ اُنْشَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَرٰى عَوْرَةَ مُسْلِمٍ، اَوْ يَرٰى عَوْرَتِيْ

✵✵ عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر روانہ کیا' اُنہوں نے دریائے فرات کے کنارے پڑاؤ کیا' وہ اپنے اُون کے بنے ہوئے خیمہ میں موجود تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اسی دوران اُنہوں نے کچھ لوگوں کی آوازیں سنیں' اُنہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ پانی میں اُتر گئے ہیں' تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اس طرح اشارہ کیا' یعنی اپنا ہاتھ کھڑا کر کے انگلیوں کو گرہ لگالی اور پھر بولے: اللہ کی قسم! اگر میں مرجاؤں اور پھر زندہ ہو جاؤں' پھر مرجاؤں پھر زندہ ہو جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسلمان کی شرمگاہ

دیکھوں یا کوئی میری شرمگاہ دیکھے۔

1110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: بَلَغَنِي، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا فَصَبَّ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں حکم دیا تو اُس پر پانی کا ایک ڈول بہا دیا گیا۔

1111 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَقْبَلَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ عَلَى حَوْضٍ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَلَمَّا رَآهُ قَائِمًا خَرَجُوا إِلَيْهِ مِنْ رِحَالِهِمْ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ يُحِبُّ الْحَيَاءَ، وَسِتِّيرٌ يُحِبُّ السَّتْرَ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَارَ. فَقَالَ حِينَئِذٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَيُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ: قَدْ قَالَ مَعَ ذَلِكَ: اتَّقُوا اللَّهَ، وَقَالَ: لِيُفْرِغْ عَلَيْهِ أَخُوهُ، أَوْ غُلَامُهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَغْتَسِلْ إِلَى بَعِيرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا، كُلُّهُ فِي ذَلِكَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ ابواء کے مقام پر موجود تھے تو وہاں آپ نے ایک شخص کو حوض پر برہنہ ہو کر غسل کرتے ہوئے دیکھا' نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے' جب لوگوں نے آپ کو کھڑے ہوئے دیکھا تو اپنی رہائشی جگہوں سے نکل کر آپ کے پاس آئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حیاء فرمانے والا ہے اور وہ حیاء کو پسند کرتا ہے اور وہ پردہ رکھنے والا ہے اور پردہ کو پسند کرتا ہے' جب کوئی شخص غسل کرے تو اُسے پردہ کر لینا چاہیے۔

اُس موقع پر عبداللہ بن عبید اور یوسف بن حکم نامی راوی نے یہ کہا: اُس کے ساتھ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور یہ فرمایا تھا: آدمی کا بھائی یا اُس کا غلام (اُس کے لیے پردہ کر لے) اور اگر وہ بھی نہ ہو تو آدمی اونٹ کی اوٹ میں (غسل کر لے)۔ یہ تمام الفاظ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائے تھے۔

1112 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِأَجِيرٍ لَهُ يَغْتَسِلُ فِي الْبَرَازِ فَقَالَ: لَا أَرَاكَ تَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّكَ، خُذْ إِجَارَتَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' تو وہاں آپ کا ایک مزدور موجود تھا' جو کھلے عام غسل کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم اپنے پروردگار سے حیا نہیں کرتے' تم اپنا مزدوری کا معاہدہ واپس لو' ہمیں تمہاری مزدوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

1113 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا فَرَآهُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا بِالْبَرَازِ عِنْدَ خَرِبَةٍ فَقَالَ لَهُ: خُذْ إِجَارَتَكَ وَاذْهَبْ عَنَّا

1111- عامر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت سنی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مزدور رکھا' آپ نے اسے

ایک عمارت کے پاس سرعام برہنہ ہو کر غسل کرتے ہوئے دیکھا' تو اس سے فرمایا: تم اپنا اجارہ واپس لے لو اور ہم سے چلے جاؤ۔

1114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَوْ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: اَنَّ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا دَخَلَا الْفُرَاتَ وَعَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِزَارُهُ، ثُمَّ قَالَا: اِنَّ فِي الْمَاءِ، اَوْ اِنَّ لِلْمَاءِ سَاكِنًا

✻✻ جابر جعفی نے امام شعبی' یا امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ دریائے فرات میں (نہانے کے لیے) اُترے تو اُن میں سے ہر ایک نے تہبند باندھا ہوا تھا' پھر ان دونوں نے فرمایا: پانی میں سکون ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

1115 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا كَاشِفٌ فَخِذِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّهَا فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ

✻✻ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنے زانو سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے ڈھانپ لو کیونکہ یہ پردہ کی چیز ہے۔

بَابُ الْحَمَّامِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے حمام (کا حکم)

1116 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا اللّٰهَ بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ يُنَقِّي مِنَ الْوَسَخِ، وَيَنْفَعُ مِنْ كَذَا قَالَ: فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اُس گھر سے بچ کے رہنا جس کا نام حمام ہوگا''۔

لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! وہاں تو میل صاف کی جاتی ہے اور یہ یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس کے اندر جائے وہ پردہ کرے۔

1117 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ يُنَقِّي مِنَ الْوَسَخِ، وَيَنْفَعُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُس گھر سے بچ کے

رہنا جس کا نام حمام ہوگا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہاں میل کچیل صاف ہوتی ہے اور یہ یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اُس میں داخل ہو وہ پردہ کا خیال رکھے۔

1118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دِثَارٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: حَرَامٌ دُخُولُ الْحَمَّامِ بِغَيْرِ اِزَارٍ

✻✻ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حمام میں تہبند پہنے بغیر داخل ہونا حرام ہے۔

1119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَظْهَرُوْنَ عَلَى الْاَعَاجِمِ فَتَجِدُوْنَ بُيُوتًا تُدْعَى الْحَمَّامَاتِ فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِاِزَارٍ - اَوْ قَالَ: بِمِئْزَرٍ - وَلَا يَدْخُلُهَا النِّسَاءُ اِلَّا نُفَسَاءَ اَوْ مِنْ مَرَضٍ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ عنقریب عجمیوں پر غالب آ جاؤ گے (اُن کے علاقوں میں) تم کچھ گھروں کو پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا' مرد اُس میں تہبند پہنے بغیر (راوی کو شک ہے' شاید یہاں ایک لفظ مختلف ہے) داخل نہ ہوں اور خواتین بھی اُس میں داخل نہ ہوں' البتہ نفاس والی عورت یا کسی بیماری کی وجہ سے (مجبوری کے عالم میں وہاں جانے والی عورت) کا حکم مختلف ہے"۔

1120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَى اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَلَّا تَدْخُلَنَّ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَلَا يَغْتَسِلُ اثْنَانِ مِنْ حَوْضٍ.

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم حمام میں تہبند کے بغیر ہرگز داخل نہ ہونا اور دو آدمی ایک حوض سے (ایک ساتھ) غسل نہ کریں۔

1121 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَهُ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلُهُ وَلَا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمَ اللّٰهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"اور اُس (حمام) میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے یہاں تک کہ آدمی اُس سے باہر آ جائے"۔

1122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: لَقِيَ عَلِيٌّ رَجُلَيْنِ قَدْ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُدَّهِنَيْنِ فَقَالَ: مِمَّا اَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ: كَذَبْتُمَا بَلْ اَنْتُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ اِنَّمَا الْمُهَاجِرُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✻✻ عبداللہ بن سلمہ ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات دو آدمیوں سے ہوئی' وہ دونوں حمام سے نکلے تھے'

اُنہوں نے تیل لگایا ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں کا تعلق کون سے طبقہ سے ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: مہاجرین سے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں نے جھوٹ بولا ہے' بلکہ تمہارا تعلق تو لاتعلقی اختیار کرنے والوں سے ہے' مہاجر' تو عمار بن یاسر ہیں۔

1123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ بِمِئْزَرٍ فَقَالُوْا: إِنَّا نَرَى فِيهِ قَوْمًا عُرَاةً، فَقَالَ الْحَسَنُ: الْإِسْلَامُ أَعَزُّ مِنْ ذٰلِكَ

✻✻ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے حمام میں داخل ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر آدمی نے تہبند اوڑھا ہوا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں اُس میں دوسرے لوگ نظر آئیں گے جو برہنہ ہوتے ہیں' تو حسن بصری نے فرمایا: اسلام اس سے زیادہ معزز ہے۔

1124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَلَا يَطَّلِي

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہ تو حمام میں داخل ہوتے تھے اور نہ ہی بال صاف کرنے والا پاؤڈر استعمال کرتے تھے۔

1125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْحَمَّامَ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ إِزَارٌ فَلَمَّا دَخَلَ إِذَا هُوَ بِهِمْ عُرَاةً قَالَ: فَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْجِدَارِ ثُمَّ قَالَ: ائْتِنِيْ بِثَوْبِيْ يَا نَافِعُ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَالْتَفَّ بِهِ، وَغَطّٰى عَلٰى وَجْهِهِ، وَنَاوَلَنِيْ يَدَهُ فَقُدْتُهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ وَلَمْ يَدْخُلْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حمام میں داخل ہوئے' اُنہوں نے تہبند باندھا ہوا تھا' جب وہ اندر گئے تو وہاں کچھ اور لوگ موجود تھے جو برہنہ تھے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف کرلیا اور پھر فرمایا: اے نافع! میرے کپڑے مجھے پکڑاؤ! نافع کہتے ہیں: میں نے اُنہیں اُن کے کپڑے لاکر دیئے' اُنہوں نے وہ لپیٹے' اپنے چہرے کو ڈھانپا اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو میں اُن کا ہاتھ تھام کر اُنہیں باہر لے آیا (جس طرح نابینا کو لایا جاتا ہے) اس کے بعد وہ حمام سے باہر آ گئے' اس کے بعد وہ کبھی بھی حمام میں داخل نہیں ہوئے۔

1126 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: مَا لَكَ لَا تَدْخُلُ الْحَمَّامَ؟ فَيَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ تَسْتَتِرُ. فَقَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَرَى عَوْرَةَ غَيْرِي

✻✻ ابن عیینہ نے اہلِ کوفہ کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ حمام میں نہیں جاتے؟ تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔ اُن سے کہا گیا: آپ پردہ کرلیا کریں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کو دیکھوں۔

1127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اطَّلٰى وَلَّى عَانَتَهٗ بِيَدِهٖ

٭٭ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بال صاف کرنے والا پاؤڈر استعمال کرتے تو آپ اپنی شرمگاہ پر اپنے ہاتھ کے ذریعہ بال صاف کرنے کا پاؤڈر لگاتے تھے۔

1128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْحَمَّامَ فَطَلَيْتُهٗ بِنُوْرَةٍ، فَاَدْخَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ: اُفٍّ اُفٍّ وَكَرِهَ ذٰلِكَ، وَوَلِيَ هُوَ عَانَتَهٗ وَمَرَاقَّهٗ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں ابوشعثاء کے ہمراہ حمام میں داخل ہوا' میں نے انہیں بال صفا پاؤڈر لگا دیا' پھر میں نے اپنا ہاتھ ان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان رکھا تو انہوں نے کہا: اُف' اُف! انہوں نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا اور پھر انہوں نے خود اپنے زیرناف بال صاف کرنے کا پاؤڈر لگایا۔

1129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اطَّلَيْتَ فِي الْحَمَّامِ قَطُّ؟ قَالَ: نَعَمْ مَرَّةً

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے کبھی حمام میں بال صفا پاؤڈر استعمال کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ۔

بَابُ الْحَمَّامِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کا حمام میں جانا

1130 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلَتْ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ عَائِشَةَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامِ فَنَهَتْهُنَّ عَنْهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حمص سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حمام جانے کے بارے میں دریافت کیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اس سے منع کر دیا۔

1131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَبَيْنِي وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَتْ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ كِنْدَةَ فَقَالَتْ: مِنْ اَيِّ الْاَجْنَادِ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ قَالَتْ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ الَّذِينَ يُدْخِلُونَ نِسَاءَهُمُ الْحَمَّامَاتِ؟ فَقُلْتُ: اِي وَاللّٰهِ اِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: اِنَّ الْمَرْاَةَ الْمُسْلِمَةَ اِذَا وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرًا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا، فَاِنْ كُنَّ قَدِ اجْتَرَيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلْيَعْتَمِدْ اِحْدَاهُنَّ اِلٰى ثَوْبٍ عَرِيضٍ وَاسِعٍ يُوَارِي جَسَدَهَا كُلَّهٗ لَا تَنْطَلِقُ اُخْرٰى فَتَصِفُهَا لِحَبِيبٍ اَوْ بَغِيضٍ. قَالَ: قُلْتُ لَهَا: اِنِّي لَا اَمْلِكُ مِنْهَا شَيْئًا فَحَدِّثِينِي عَنْ حَاجَتِي، قُلْتُ: وَمَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّهٗ تَاْتِي عَلَيْهِ سَاعَةٌ لَا يَمْلِكُ لِاَحَدٍ فِيهَا شَفَاعَةً؟

قَالَتْ: وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا لَقَدْ سَأَلْتُهُ وَإِنَّا لَفِي شِعَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: نَعَمْ، حِينَ يُوضَعُ الصِّرَاطُ، وَحِينَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ وَعِنْدَ الْجِسْرِ عِنْدَ يُسْجَرُ وَيُشْحَذُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ شَفْرَةِ السَّيْفِ، وَيُسْجَرُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْجَمْرَةِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُجِيزُهُ وَلَا يَضُرُّهُ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطِهِ خُزَّ فِي قَدَمَيْهِ، فَيَهْوِي بِيَدَيْهِ إِلَى قَدَمَيْهِ فَهَلْ رَأَيْتَ رَجُلًا يَسْعَى حَافِيًا فَتَأْخُذُهُ شَوْكَةٌ حَتَّى يَكَادَ يَنْفُذُ قَدَمَهُ؟ فَإِنَّهُ كَذَلِكَ يَهْوِي بِيَدَيْهِ إِلَى قَدَمَيْهِ فَيَضْرِبُهُ الزَّبَانِيُّ بِخُطَّافٍ فِي نَاصِيَتِهِ، فَيُطْرَحُ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِي فِيهَا خَمْسِينَ عَامًا فَقُلْتُ: أَيَثْقُلُ؟ قَالَ: بِثِقَلِ خَمْسِ خَلِفَاتٍ فَيَوْمَئِذٍ (يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ)

(الرحمن: 41)

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر' کندہ کے رہنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے اور اُن کے درمیان پردہ موجود تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے جواب دیا: کندہ سے' اُنہوں نے دریافت کیا: کون سے علاقے سے؟ میں نے جواب دیا: حمص سے' اُنہوں نے دریافت کیا: اہلِ حمص وہی لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کو حمام میں جانے دیتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! وہ عورتیں ایسا کرتی ہیں۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کوئی مسلمان عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی جگہ پر اپنے کپڑے اُتارتی ہے تو وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے موجود پردہ کو پھاڑ دیتی ہے اور اگر وہ خواتین یہی کرنا چاہتی ہیں تو پھر اُن میں سے کسی ایک کو ایک چوڑا کپڑا لینا چاہیے جو اُس کے پورے جسم کو ڈھانپ دے تاکہ دوسری عورت اپنے محبوب (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ناپسندیدہ شخص (یعنی اپنے شوہر) کے سامنے اُس کی صفت بیان نہ کرے (یعنی جسمانی خدوخال کا تذکرہ نہ کرے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: میں تو اس حوالے سے کچھ نہیں کرسکتا' مجھے جو ضرورت ہے آپ اُس کے بارے میں مجھے بتائیے! سیّدہ عائشہ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کی: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ایسی گھڑی آئے گی جس میں کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی شفاعت نہیں کرسکے گا۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جو یہ ہے اور وہ ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا اور میں اُس وقت (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) ایک ہی لحاف میں موجود تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب پل صراط کو لگا دیا جائے گا اور جب کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے اور اُس پل کے قریب (جہنم کو بھڑکایا جائے گا) اور جوش دلایا جائے گا یہاں تک کہ وہ تلوار کی دھار کی مانند ہوجائے گی اور اُسے پھر بھڑکایا جائے گا یہاں تک کہ وہ انگارہ کی طرح ہوجائے گا' جہاں تک مؤمن کا تعلق ہے تو وہ اُسے پار کرلے گا اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

جہاں تک منافق کا تعلق ہے تو وہ جائے گا یہاں تک کہ جب اُس پل کے درمیان پہنچے گا تو اُس کے قدموں کے درمیان (پل کا آنکڑا) کھب جائے گا تو وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے پاؤں کی طرف بڑھائے گا' کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جو برہنہ پاؤں دوڑ رہا ہو پھر اُسے کوئی کانٹا پکڑ لے یہاں تک کہ قریب ہو کہ وہ اُس کے پاؤں کو مفلوج کردے' تو پھر اسی طرح اپنے ہاتھ اپنے

پاؤں کی طرف بڑھائے گا' پھر فرشتہ اُسے گرز مارے گا جو اُس کی پیشانی پر لگے گا' پھر اُسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا' جس میں وہ پچاس سال تک گرتا رہے گا۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا:) کیا اُس کا بوجھ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس کا بوجھ پانچ اونٹنیوں جتنا ہوگا' یہ ایسا دن ہے جس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اُس دن مؤمن اپنی خاص علامت کے ذریعہ پہچانے جائیں گے اور اُنہیں پیشانی اور قدموں کے بل پکڑا جائے گا''۔

1132 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ اَبِی مُلَيْحٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَتَتْهَا نِسَاءٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَتْ: فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ وَّضَعَتْ ثِيَابَهَا فِیْ غَيْرِ بَيْتِهَا، فَقَدْ هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - اَوْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ شام کی رہنے والی کچھ خواتین اُن کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو سیّدہ عائشہ نے فرمایا: شاید تمہارا تعلق اُس علاقے سے ہے جہاں کی خواتین حمام میں جاتی ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ اپنے کپڑے اُتارتی ہے وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان موجود (پردہ) کو ختم کر دیتی ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان موجود پردہ کو ختم کر دیتی ہے''۔

1133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ يَكْتُبُ اِلَى الْاٰفَاقِ: لَا تَدْخُلَنَّ امْرَاَةٌ مُسْلِمَةٌ الْحَمَّامَ اِلَّا مِنْ سَقَمٍ، وَعَلِّمُوْا نِسَاءَكُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ

✵✵ زیاد بن حارثہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے تمام علاقوں میں یہ خط لکھا تھا کہ کوئی بھی مسلمان عورت حمام میں ہرگز داخل نہ ہو' البتہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے (مجبوری کے عالم میں جانا پڑے تو حکم مختلف ہے) اور تم لوگ اپنی عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دو۔

1134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، قَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ: وَجَدْتُ فِیْ كِتَابِ غَيْرِیْ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِیْ عُبَيْدَةَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ وَمَعَهُنَّ نِسَاءٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَازْجُرْ عَنْ ذٰلِكَ وَحُلْ دُوْنَهُ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَهُوَ غَضْبَانُ: وَلَمْ يَكُنْ غَضُوْبًا وَّلَا فَاحِشًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَيُّمَا امْرَاَةٍ دَخَلَتِ الْحَمَّامَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ، وَلَا سَقَمٍ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ تُبَيِّضَ وَجْهَهَا فَسَوِّدْ وَجْهَهَا يَوْمَ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ

* * قیس بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ مجھے یہ پتا چلا ہے کہ اہلِ ایمان اور مہاجرین کی کچھ خواتین حمام میں جاتی ہیں اور اُن کے ساتھ اہلِ کتاب کی عورتیں بھی ہوتی ہیں' تو تم اُنہیں اس چیز سے منع کرو اور اُن کے درمیان رکاوٹ بن جاؤ۔ تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے غصہ کے عالم میں فرمایا' یہ بہت زیادہ غصہ نہیں تھا اور فحش غصہ نہیں تھا' اُنہوں نے یہ کہا: اے اللہ! جو عورت کسی علت یا بیماری کے بغیر حمام میں داخل ہوتی ہے اور وہ صرف یہ چاہتی ہے کہ اُس کا چہرہ زیادہ سفید ہو جائے تو تُو اُس دن اُس کے چہرے کو سیاہ کر دینا جس دن چہرے سفید ہوں گے۔

1135 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ اَنَا اَيْضًا، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ قَالَتْ: اَمَرَتْنِي عَائِشَةُ فَطَلَيْتُهَا بِالنُّوْرَةِ، ثُمَّ طَلَيْتُهَا بِالْحِنَّاءِ عَلٰى اِثْرِهَا، مَا بَيْنَ فَرْقِهَا اِلٰى قَدَمِهَا فِي الْحَمَّامِ مِنْ حِصْنٍ كَانَ بِهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: اَلَمْ تَكُوْنِي تَنْهِيَ النِّسَاءَ؟ فَقَالَتْ: اِنِّي سَقِيمَةٌ وَاَنَا اَنْهَى الْاٰنَ اَلَّا تَدْخُلَ امْرَاَةٌ الْحَمَّامَ اِلَّا مِنْ سَقَمٍ

* * اُمِ کلثوم نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ہدایت کی تو میں نے اُنہیں بال صفا پاؤڈر لگا دیا' پھر اس کے بعد میں نے اُنہیں مہندی لگا دی جو اُن کی مانگ سے لے کر اُن کے پاؤں کے درمیان تک تھی' ایسا ہم نے ایک حمام میں کیا جو قلعہ میں تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے اُن سے کہا کہ آپ خواتین کو اس سے منع نہیں کرتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں بیمار ہوں! اور میں اب بھی اس بات سے منع کرتی ہوں کہ کوئی عورت حمام میں داخل ہو! البتہ بیماری کے عالم میں داخل ہونے کا حکم مختلف ہے۔

1136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ: بَلَغَنِيْ اَنَّ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ قِبَلَكَ يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَ مَعَ نِسَاءِ الْمُشْرِكَاتِ فَانْهَ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْيِ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، اَنْ يَّرَى عَوْرَاتِهَا غَيْرُ اَهْلِ دِيْنِهَا.

قَالَ: فَكَانَ عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، وَمَكْحُوْلٌ، وَسُلَيْمَانُ يَكْرَهُوْنَ اَنْ تُقَبِّلَ الْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الْمَرْاَةَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

* * قیس بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تمہارے علاقے میں کچھ مسلمان خواتین مشرک عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہوتی ہیں تو تم اُنہیں سختی سے منع کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے دین سے تعلق رکھنے والی عورت کے سامنے اپنے پردہ کو ظاہر کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبادہ بن نسی' مکحول اور سلیمان اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی مسلمان عورت کسی اہلِ کتاب عورت کو بوسہ دے۔

بَابُ الْحَمَّامِ هَلْ يُغْتَسَلُ مِنْهُ

باب: حمام کے پانی کا حکم' کیا اُس سے غسل کیا جا سکتا ہے؟

1137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِعَطَاءٍ اِنْسَانٌ: اَغْتَسِلُ بِمَاءٍ غَيْرِ مَاءِ الْحَمَّامِ اِذَا خَرَجْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَاِنَّ الْحَمِيمَ يَكُوْنُ فِي الْمَكَانِ الطَّيِّبِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَالَ: لَا اَدْرِی مَا تَغِيبُ عَنِّي مِنِ امْرَاَةٍ، قُلْتُ لَهُ: اطَّلَيْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِي الْحَمَّامِ اَيُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الْوُضُوْءِ؟ قَالَ: اَخْشَى اَنْ تَكُوْنَ اَسْقَطْتَ بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُضُوْءِ شَيْئًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: حمام کا جو پانی باہر آتا ہے' اُس کے علاوہ پانی کے ذریعہ (میں حمام میں) غسل کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے اُن سے دریافت کیا: اُس میں سے جو گرم پانی نکلتا ہے وہ تو پاک صاف جگہ پر ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ عورت میں سے کیا چیز مجھ سے پوشیدہ رہتی ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: میں حمام میں بال صفا پاؤڈر استعمال کر کے غسل کرتا ہوں تو کیا یہ وضو کی جگہ میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم نے درمیان میں وضو کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ہوگا۔

1138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَغْتَسِلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ.

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حمام سے باہر آتے تھے تو وہ غسل کرتے تھے۔

1139 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ مَعْمَرٌ يَفْعَلُهُ

✵✵ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: معمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1140 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الطَّهَارَاتُ سِتٌّ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَمِنَ الْحَمَّامِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَالْغُسْلُ لِلْجُمُعَةِ، وَالْغُسْلُ لِلْعِيدَيْنِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: طہارت (یعنی غسل) چھ قسم کی ہے: جنابت سے' حمام سے' میت کو غسل دینے سے' پچھنے لگوانے سے' جمعہ کے دن غسل کرنا اور عیدین کے لیے غسل کرنا۔

1141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْحِجَامَةِ، وَالْحَمَّامِ، وَالْمُوْسَى، وَالْجَنَابَةِ، وَعَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ: ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: مَا كَانُوا يَرَوْنَ غُسْلًا وَاجِبًا اِلَّا غُسْلَ الْجَنَابَةِ، وَكَانُوا يَسْتَحِبُّوْنَ غُسْلَ الْجُمُعَةِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں پانچ کاموں کے بعد غسل کروں: پچھنے لگوانے کے بعد' حمام سے آنے کے بعد' اُسترا استعمال کرنے کے بعد' جنابت کے بعد' میت کو غسل دینے کے بعد اور جمعہ کے دن۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: لوگ ان میں سے صرف غسلِ جنابت کو واجب سمجھتے ہیں اور وہ جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔

1142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهَّرُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے پانی کو ایسی چیز بنایا ہے جو طہارت دیتا ہے' اسے طہارت نہیں دی جاتی۔

1143 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُسْاَلُ عَنِ الْحَمَّامِ اَيُغْتَسَلُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاَشْرَبُ مِنْهُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے حمام کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس میں غسل کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں اُس میں سے پانی پی بھی لے سکتے ہو۔

1144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ حَوْضِ الْحَمَّامِ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْجُنُبُ وَغَيْرُ الْجُنُبِ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ

✻✻ اعمش نے ابن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حمام کے حوض کے بارے میں دریافت کیا گیا جس سے جنبی شخص اور غیرِ جنبی شخص سب غسل کرتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: پانی کو نجاست لاحق نہیں ہوتی۔

1145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ، عَنِ الْهَزْهَازِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَمَّامِ فَقَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ يُطَهِّرُ وَلَا يُتَطَهَّرُ مِنْهُ

✻✻ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے بارے میں منقول ہے' اُن سے حمام سے آنے کے بعد غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو ایسی چیز بنایا ہے جو طہارت دیتا ہے' اس کو استعمال کرنے کی وجہ سے طہارت حاصل نہیں کرنی پڑتی۔

1146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ قَالَ: خَرَجَ الشَّعْبِيُّ مِنَ الْحَمَّامِ فَقُلْتُ: اَيُغْتَسَلُ مِنَ الْحَمَّامِ؟ قَالَ: فَلِمَ دَخَلْتُهُ اِذًا

✻✻ ابوحصین بیان کرتے ہیں: امام شعبی حمام سے باہر نکلے' میں نے کہا: کیا آپ حمام سے باہر نکلنے کے بعد غسل کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر میں اس میں گیا کیوں تھا (اگر میں نے باہر آ کے بھی غسل کرنا تھا)۔

1147 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، اَوْ سُئِلَ اَيُكْتَفَى بِغُسْلِ الْحَمَّامِ؟ قَالَ. نَعَمْ، ثُمَّ اَعُدُّهُ اَبْلَغَ الْغُسْلِ

* * ابوفروہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے سوال کیا: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن سے سوال کیا گیا: کیا حمام میں غسل کر لینا کافی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں تو اسے سب سے بہترین غسل قرار دیتا ہوں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ

باب: حمام میں قرأت کرنا

1148 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ فَقَالَ: لَمْ يُبْنَ فِي الْقِرَاءَةِ

* * حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ قرأت کرنے کے لیے نہیں بنے ہیں۔
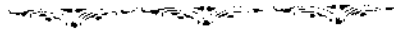
كِتَابُ الْحَيْضِ

کتاب: حیض کے بارے میں روایات

بَابُ اَجَلِ الْحَيْضِ

باب: حیض کی مدت

1149 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ: اَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلَ حَيْضَتِهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةٍ

* * عمر بن طلحہ' سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہیں حیض کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حیض کی مدت چھ دن یا شاید سات دن مقرر کی تھی' یہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نہیں تھیں۔

1150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَجَلُ الْحَيْضِ عَشْرٌ، ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے' اس کے بعد مستحاضہ شمار ہوگا۔

1151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَبْعَدُ الْحَيْضِ عَشْرٌ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

1152 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ رَاَتِ الطُّهْرَ، وَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ رَاَتْ بَعْدَهُ دَمًا اَحَيْضَةٌ هِيَ؟ قَالَ: لَا اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ، فَاِنْ رَاَتْ بَعْدَهُ دَمًا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ، فَاِنَّ ذٰلِكَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ قُرْئِهَا قَالَ: فَتُصَلِّي مَا رَاَتِ الطُّهْرَ، ثُمَّ تَسْتَكْمِلُ عَلٰى اَقْرَائِهَا، فَاِنْ زَادَ شَيْئًا فَمَنْزِلَةُ الْمُسْتَحَاضَةِ فَلْتُصَلِّي

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت طہر دیکھ لیتی ہے اور پاک ہو جاتی ہے' اُس کے بعد خون دیکھتی ہے تو کیا یہ حیض شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ طہر کو دیکھ لیتی ہے تو وہ غسل کرے گی' اگر

وہ اُس کے بعد خون دیکھتی ہے تو وہ مستحاضہ ہو جائے گی' اور اگر وہ اُس کے دو قروء کے درمیان ہو تو وہ فرماتے ہیں: جب وہ عورت طہر دیکھ لے گی تو پھر وہ قروء مکمل کرے گی' اگر اس سے زیادہ کچھ ہوگا تو وہ استحاضہ کے حکم میں ہوگی۔

1153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ حَيْضَتُهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ، ثُمَّ تَحِيضُ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ تَطْهُرُ قَالَ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَاِنْ رَاَتِ الْحَيْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْسَكَتْ حَتّٰى تَطْهُرَ اِلٰى عَشْرٍ، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى عَشْرٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِي الْاَيَّامَ الَّتِيْ زَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: عورت کا حیض چھ دن ہوتا ہے' پھر اُسے دو دن حیض آتا ہے' پھر وہ پاک ہو جاتی ہے۔ تو سفیان فرماتے ہیں: وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی' اگر وہ اُس کے بعد پھر حیض دیکھتی ہے تو وہ رُک جائے گی' یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' یعنی دس دن ہو جائیں' اگر دس دن سے زیادہ مواد خارج ہوتا رہتا ہے تو وہ عورت مستحاضہ ہوگی اور وہ اُن ایام کی قضاء کرے گی جو اُس کے حیض سے زیادہ تھے۔

بَابُ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَاِنْ طَهُرَتْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهَا

باب: روزے اور نماز کا حکم' اگر عورت عشاء کے وقت پاک ہو تو اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی

1154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: تَسْتَطْهِرُ يَوْمًا وَاحِدًا عَلٰى حَيْضَتِهَا، ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

٭٭ معمر فرماتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے حیض سے ایک دن بھی زیادہ ہو تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

1155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ حَيْضَتُهَا سَبْعَةُ اَيَّامٍ تَمْكُثُ يَوْمَيْنِ حَائِضَةً، ثُمَّ رَاَتِ الطُّهْرَ فَصَامَتْ يَوْمًا، ثُمَّ رَاَتِ الدَّمَ مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ مَضَى بِهَا الدَّمُ تَمَامَ عَشَرَةٍ، ثُمَّ طَهُرَتْ فَاِنَّهَا تَقْضِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ، لِاَنَّهَا صَامَتْهُ فِيْ اَيَّامِ حَيْضَتِهَا، فَاِذَا جَاوَزَتِ الْعَشْرَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ، وَقَالَ فِيْ امْرَاَةٍ كَانَ قُرْؤُهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ، فَزَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا مَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ عَشْرٍ: فَاِنْ طَهُرَتْ تَمَامَ عَشْرٍ لَمْ تَقْضِ الصَّلَاةَ، وَاِنْ زَادَتْ عَلٰى عَشْرٍ قَضَتِ الْاَيَّامَ الَّتِيْ زَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کسی عورت کا حیض سات دن تک ہو اور وہ دو دن تک حیض کی حالت میں رہے' پھر وہ طہر دیکھ لے تو وہ ایک دن روزہ رکھ لے' پھر وہ اگلے دن خون دیکھ لے تو پھر وہ اُس خون کے ساتھ دس دن مکمل کرے گی پھر وہ پاک ہو جائے گی' اور پھر وہ اُس دن کی قضاء کرے گی کیونکہ وہ اپنے حیض کے دنوں میں روزہ رکھنے والی تھی' جب دس دن گزر جائیں گے تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

سفیان ثوری نے ایسی عورت کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جس کے حیض کے دن چھ دن ہوتے ہیں اور پھر اُس کے حیض کے مخصوص دنوں سے دن زیادہ ہو جاتے ہیں' جو مخصوص دنوں اور دس دنوں کے درمیان ہوں اور اگر وہ دس دن مکمل ہونے پر پاک ہو جاتی ہے تو وہ قضاء نہیں کرے گی' لیکن اگر وہ دس دن سے زیادہ حیض دیکھتی رہتی ہے تو پھر وہ اُن دنوں کی قضاء کرے گی جو اُس کے

حیض کے مخصوص دنوں سے زیادہ تھے۔

1156 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَضَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ الصَّلَاةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمٍ، ثُمَّ تُصَلِّي. قَالَ: وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✽ ✽ عطاء فرماتے ہیں: استحاضہ کا شکار عورت حیض کے مخصوص دنوں میں نماز کو ترک کیے رکھے گی' پھر وہ اگر ایک دن کے لیے پاک ہوتی ہے تو وہ نماز ادا کرے گی۔

یہ بات عمرو بن دینار نے بھی کہی ہے۔

1157 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَإِنْ كَانَتْ اَقْرَاؤُهَا تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: تَسْتَكْمِلُ عَلٰى اَرْفَعِ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمٍ عَلٰى اَرْفَعِهِ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اُس کے حیض کے دن مختلف ہوتے ہوں' تو عطاء نے فرمایا: وہ سب سے زیادہ دنوں کے حساب سے تکمیل کرے گی اور سب سے زیادہ دنوں کے حساب سے ایک دن کے لیے پاک ہو جائے گی۔

بَابُ كَيْفَ الطُّهْرُ

باب: طہر کیسے ہوتا ہے؟

1158 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الطُّهْرُ مَا هُوَ؟ قَالَ: اَلْاَبْيَضُ الْخَفُوفُ الَّذِي لَيْسَ مَعَهُ صُفْرَةٌ وَلَا مَاءٌ، الْخَفُوفُ الْاَبْيَضُ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: طہر کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: سفید رنگ کا باریک سا مواد' جس کے ساتھ زردی یا پانی نہیں ہوتا' وہ باریک اور سفید مواد ہوتا ہے۔

1159 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي اُمِّي، اَنَّ نِسْوَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَائِضِ تَغْتَسِلُ إِذَا رَاَتِ الصُّفْرَةَ، وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا، حَتّٰى تَرَى الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ

✽ ✽ علقمہ بن ابوعلقمہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ کچھ خواتین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حیض والی ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو غسل کر لیتی ہے اور پھر اُسے زرد مواد نظر آتا ہے' تو کیا وہ نماز ادا کرے گی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی نہیں! جب تک اُسے مکمل سفید مواد نظر نہیں آتا۔

بَابُ مَا تَرَى اَيَّامَ حَيْضَتِهَا اَوْ بَعْدَهَا

باب: عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں اور اُس کے بعد کیا دیکھتی ہے؟

1160 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَرَى اَيَّامَ حَيْضَتِهَا وَمَعَ حَيْضَتِهَا صُفْرَةٌ تَسْبِقُ الدَّمَ اَوْ مَاءٌ، اَحَيْضَةٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَا تَضَعُ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَرَى الدَّمَ، اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَمْنَعَهَا مِنَ الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں اور اپنے حیض کے ہمراہ زرد رنگ دیکھتی ہے یا پانی دیکھتی ہے جو پانی سے پہلے نکل آتا ہے تو کیا یہ چیز حیض شمار ہوگی؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! وہ عورت اُس وقت تک نماز پڑھنا ختم نہیں کرے گی جب تک خون نہیں دیکھتی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ شیطان اُسے نماز سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

1161 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَاِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ الطُّهْرِ مَا يَرِيبُهَا مِثْلَ غُسَالَةِ اللَّحْمِ، اَوْ مِثْلَ غُسَالَةِ السَّمَكِ، اَوْ مِثْلَ قَطَرَاتِ الدَّمِ قَبْلَ الرُّعَافِ فَاِنَّ ذٰلِكَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فِي الرَّحِمِ، فَلْتَنْضَحْ بِالْمَاءِ وَلْتَتَوَضَّاْ وَلْتُصَلِّي. زَادَ اِسْرَائِيْلُ فِيْ حَدِيْثِهٖ: فَاِنْ كَانَ دَمًا عَبِيطًا لَا خَفَاءَ بِهٖ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت طہر کے بعد ایسی چیز دیکھے جو اُسے شک میں مبتلا کردے' جو یوں ہوتی ہے جیسے وہ پانی ہوتا ہے جس کے ذریعے گوشت کو دھویا جائے (یعنی خون لگنے سے اُس کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے) یا جس طرح مچھلی کو دھونے سے پانی ہوتا ہے' یا جس طرح نکسیر سے پہلے خون کے قطرے ہوتے ہیں (یعنی سرخ رنگ کا پتلا مواد ہو) تو یہ شیطان کے رحم میں ٹھونگے مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے' وہ عورت (شرمگاہ پر) پانی چھڑک کر وضو کر کے نماز ادا کرے۔

اسرائیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب گاڑھا خون ہو' جس میں کوئی خفاء نہ ہو تو وہ عورت نماز ترک کردے گی''۔

1162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ قَالَ: تَتَوَضَّاُ وَتُصَلِّي

٭٭ قعقاع بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو زرد مواد دیکھتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وضو کر کے نماز ادا کرے گی۔

1163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَحَاضَتْ فَاَدْبَرَ عَنْهَا الدَّمُ، وَهِيَ تَرَى مَاءً، اَوْ تَرِيَّةً؟ قَالَ: فَلَا تُصَلِّي حَتّٰى تَرَى الْخُفُوفَ الطَّاهِرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کو حیض آجاتا ہے پھر اُس کا خون آنا بند ہوجاتا ہے' پھر وہ پانی نکلا ہوا دیکھتی ہے یا تریاہٹ دیکھتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرے گی جب تک وہ باریک اور پاک مواد نہیں دیکھتی۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: استحاضہ والی عورت کا حکم

1164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ: اسْتُحِضْتُ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ تِلْكَ بِحَيْضَةٍ وَّلٰكِنَّهُ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي الْمِرْكَنِ فَتَرَى الدَّمَ فِي الْمِرْكَنِ

** سیدہ اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی' میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے' تم غسل کرو۔ تو وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھیں' وہ ایک ٹب میں غسل کیا کرتی تھیں اور اُس ٹب میں خون دیکھتی تھیں (یعنی اتنا زیادہ مواد خارج ہوتا تھا)۔

1165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ

1164 -سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة، حديث:251، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، ابواب التيمم، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها ، حديث:619، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في المستحاضة انها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد، حديث: 121، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، المستحاضة كيف تصنع ؟، حديث: 1350، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2286، سنن الدارقطني، كتاب الحيض، حديث:719، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:566، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حديث حمنة بنت جحش، حديث:26559، مسند الشافعي، ومن كتاب ذكر الله تعالى على غير وضوء ، حديث:1373، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، كتاب الحيض، باب المبتدئة لا تميز بين الدمين، حديث:1490

1165 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الدم، حديث: 225، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حديث: 527، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الحيض والاستحاضة، باب في المستحاضة، حديث:712، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ذكر الامر بترك الصلاة عند اقبال الحيضة ، حديث:1366، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر فاطمة بنت ابي حبيش، حديث:6972، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب المستحاضة، حديث:133، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب : في المستحاضة، حديث:801، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب من روى ان : الحيضة اذا ادبرت لا تدع الصلاة، حديث:247، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، ابواب التيمم، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها' حديث:618، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ، فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلَاةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَیْضَةُ فَاغْسِلِی عَنْكَ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّی قَالَ سُفْیَانُ: وَتَفْسِیرُهُ اِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ مَا تَغْتَسِلُ اَنْ تَغْسِلَ الدَّمَ فَقَطْ.

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں کیا میں نماز ترک کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو تم نماز ترک کردو اور جب حیض رخصت ہو جائے تو تم اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز ادا کرلو۔

سفیان کہتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ اگر وہ غسل کرنے کے بعد بھی خون دیکھتی ہے تو وہ صرف خون کو دھوئے گی۔

1166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✵✵ اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1167 - اقوالِ تابعین: قَالَا: تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ اِلَی الظُّهْرِ كُلَّ یَوْمٍ مَرَّةً عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ.

✵✵ یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: وہ عورت روزانہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے گی جو اگلے دن ظہر کی نماز تک کے لیے کافی ہوگا۔

1168 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، یَقُوْلُ مِثْلَهُ

✵✵ حسن بصری نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

1169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سُمَیٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَ: تَجْلِسُ اَیَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ اِلَی الظُّهْرِ وَتَسْتَثْفِرُ وَتَصُوْمُ، وَیُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

✵✵ سمی' سعید بن مسیب کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں بیٹھی رہے گی' پھر وہ ایک ظہر کی نماز سے لے کر اگلی (یعنی اگلے دن کی)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) باب فی المستحاضة، حدیث:119، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات' المستحاضة کیف تصنع؟، حدیث:1331، السنن الکبرٰی للنسائی، ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه، الفصل بین دم الحیض، حدیث:213، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب المستحاضة کیف تتطهر للصلاة، حدیث:386، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه، حدیث:2292، سنن الدارقطنی، کتاب الحیض، حدیث:677، السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الطهارة، کتاب الحیض، باب اقل الحیض، حدیث:1426، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حدیث السیدة عائشة رضی اللّٰه عنها، حدیث:25080، مسند الشافعی، ومن کتاب ذکر اللّٰه تعالٰی علی غیر وضوء، حدیث:1372، مسند الحمیدی، احادیث عائشة ام المؤمنین رضی اللّٰه عنها عن رسول اللّٰه صلی، حدیث:188، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه عبد اللّٰه، حدیث:4378

ظہر کی نماز تک کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ کپڑا باندھ کر رکھے گی' وہ عورت روزہ بھی رکھے گی اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کرے گا۔

1170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ قُمَيْرَ امْرَاَةِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَتْ: تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

٭٭ مسروق کی اہلیہ قمیر بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں بیٹھی رہے گی پھر وہ ایک مرتبہ غسل کرے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے گی۔

1171 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْمُسْتَحَاضَةُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ قَلِيْلًا وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ قَلِيْلًا وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا قُلْتُ لَهُ: فَلِمَ يُرَ بَعْدَ الظُّهْرِ دَمًا حَتَّى الْمَغْرِبِ فَرَاَتْهُ تَرِيَّةً غَيْرُ؟ قَالَ: تَتَوَضَّاُ قَطْ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں انتظار کرتی رہے گی' پھر وہ ظہر اور عصر کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ ظہر کی نماز کو کچھ مؤخر کرکے اور عصر کی نماز کو کچھ جلدی ادا کرے گی' اسی طرح وہ مغرب اور عشاء میں کرے گی اور صبح کی نماز کے لیے وہ ایک مرتبہ غسل کرے گی۔

میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر اگر وہ ظہر کی نماز کے بعد خون نہیں دیکھتی یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو جاتا ہے اور پھر اُسے تری نظر آتی ہے جو دوسرے رنگ کی ہو' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ صرف وضو کرے گی' وہ عورت مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی ایک ساتھ ادا کرے گی۔

1172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تَنْتَظِرُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ، وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا تُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ وَلَا تَصُوْمُ، وَلَا يَاْتِيهَا زَوْجُهَا، وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام میں انتظار کرتی رہے گی (جب وہ گزر جائیں گے) تو وہ ظہر اور عصر کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' پھر وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لے گی' پھر وہ مغرب اور عشاء کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لے گی' پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کرے گی' ایسی عورت نہ تو روزہ رکھے گی اور نہ ہی اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ عورت قرآنِ مجید کو چھو سکتی ہے۔

1173 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ كَتَبَتْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فَدَفَعَهُ اِلَى ابْنِهِ لِيَقْرَاَهُ فَتَعْتَعَ فِيْهِ فَدَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَرَاْتُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَا لَوْ

هَـذْرَمْتَهَا كَمَا هَذْرَمَهَا الْغُلَامُ الْمِصْرِيُّ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ: إِنِّي امْرَأَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ أَصَابَنِي بَلَاءٌ وَضُرٌّ، وَإِنِّي أَدَعُ الصَّلَاةَ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ، وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي أَنْ أَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اللَّهُمَّ لَا أَجِدُ لَهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ غَيْرَ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْكُوفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ وَإِنَّهُ يَشُقُّ عَلَيْهَا قَالَ: لَوْ شَاءَ لَابْتَلَاهَا بِأَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ

* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: کوفہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ خط اپنے بیٹے کو دیا تاکہ وہ انہیں پڑھ کر سنائے' وہ اسے پڑھنے میں تردد کا شکار ہو رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ خط میرے سپرد کیا تو میں نے انہیں پڑھ کر سنایا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ (یعنی میرا بیٹا) بھی اس کو اتنی تیزی سے پڑھتا جس طرح مصری غلام نے تیزی سے پڑھا ہے (تو یہ کتنا اچھا تھا)۔ اُس خط میں یہ تحریر تھا:

''میں استحاضہ کا شکار عورت ہوں' مجھے آزمائش اور تکلیف لاحق ہے' میں نے طویل عرصہ سے نماز پڑھنا چھوڑی ہوئی ہے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں ہر نماز کے وقت غسل کیا کروں''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اللہ! (تُو جانتا ہے) اس عورت کے لیے مجھے صرف وہی حکم ملتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے' البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ عورت ظہر اور عصر کی نمازیں ایک غسل کے ساتھ اکٹھی ادا کرلے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک غسل کے ساتھ اکٹھی ادا کرلے اور پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کوفہ ایک سرد علاقہ ہے' اس عورت کے لیے یہ بات پریشانی کا باعث ہوگی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس عورت کو اس سے زیادہ شدید آزمائش میں مبتلا کر سکتا تھا۔

1174 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً قَالَتْ: فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنِّي لَأَسْتَحْيِي بِهِ قَالَ: وَمَا هِيَ أَيْ هَنْتَاهُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيلَةً كَبِيرَةً قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَمَا تَرَى فِيهَا؟ قَالَ: أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: فَتَلَجَّمِي، قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: فَاتَّخِذِي ثَوْبًا، قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّمَا يَثُجُّ ثَجًّا قَالَ: سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ بِأَيِّهِمَا فَعَلْتِ فَقَدْ أَجْزَأَكِ اللَّهُ مِنَ الْآخَرِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ وَقَالَ: إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ قَالَ: فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةً فِي عِلْمِ اللَّهِ، ثُمَّ

اغْتَسِلِي حَتّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَيْقَنْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً وَّأَيَّامَهَا وَصُومِي، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَيَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، وَإِنْ قَوِيتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِي لَهُمَا جَمِيعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِي الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ فَتَغْتَسِلِينَ لَهُمَا وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ، ثُمَّ تُصَلِّينَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: تَلَجَّمِي: يَعْنِي تَسْتَثْفِرُ

✲✲ عمرو بن طلحہ اپنی والدہ' جو جحش کی صاحبزادی ہیں' کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے طویل عرصہ تک استحاضہ کی شکایت رہی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' تاکہ آپ کو اس بارے میں اطلاع بھی دوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی بہن سیّدہ زینب کے گھر میں پایا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے اس سے شرم آتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خاتون! وہ کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں ایک طویل عرصے سے شدید استحاضہ کا شکار ہوں' اس کی وجہ سے میں نماز بھی نہیں ادا کر پاتی اور روزہ بھی نہیں رکھ پاتی' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رُوئی استعمال کیا کرو' وہ خون کو روک دے گی' میں نے عرض کی: یہ مواد اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کپڑا رکھ لیا کرو! میں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بڑا کپڑا رکھ لیا کرو! میں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' وہ بہت زیادہ بہتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دو چیزوں کی ہدایت کرتا ہوں' تم ان میں سے جو بھی کرلوگی تو یہ دوسری کی جگہ تمہاری کفایت کرلے گی اور اگر تم ان دونوں کی طاقت رکھتی ہو تو تمہیں زیادہ بہتر پتا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا ایک ٹھونگا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چھ دن یا سات دن تک حیض کی حالت میں گزارو' جو بھی اللہ کے علم میں ہے' پھر تم غسل کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تم پاک ہو چکی ہو اور تمہیں یقین ہو جائے تو تم چوبیس دن تک نماز ادا کرتی ہے (اور اگر روزے آ جائیں) تو روزے رکھو' یہ چیز تمہارے لیے کافی ہوگی' ہر مہینے میں تم اسی طرح کرو جس طرح حیض والی خواتین کرتی ہیں اور اپنے حیض اور طہر کے مخصوص اوقات کے حوالے سے پاک ہو جاتی ہیں اور اگر تم سے ہو سکے تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرو اور عصر کی نماز جلدی ادا کرلو پھر اُن دونوں کے لیے تم ایک مرتبہ غسل کرلو' پھر تم مغرب کو نماز کو مؤخر کرو اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرلو اور ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کرلو اور ان دونوں نمازوں کو اکٹھا ادا کرو' پھر تم فجر کی نماز کے لیے غسل کر کے نماز ادا کرو اگر تم اس کی قوت رکھتی ہو تو تم اس طرح کرو اور (ان دنوں میں) روزے بھی رکھ لو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ویسے یہ (دوسری صورت) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ ترجمی کا مطلب ہے: کپڑا استعمال کرنا۔

1175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تُهْرَاقُ الدِّمَاءَ وَأَنَّهَا

كَانَتْ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

✱✱ یحییٰ بن ابوکثیر' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن کا خون بکثرت خارج ہوتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہوں نے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرلیا کریں۔

1176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اسْتُحِيضَتْ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ سُئِلَ عَنْهَا - فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَدْرَ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ تَجْمَعُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ، وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا

✱✱ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان خاتون کو استحاضہ کی شکایت ہوئی تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس خاتون کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک دوسری رگ کا مواد ہے' وہ عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں نماز ترک کیے رکھے گی' پھر وہ ایک غسل کے ذریعہ ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کرے گی اور ایک غسل کے ذریعہ مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرے گی اور صبح کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرلے گی۔

1177 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: تَنْتَظِرُ اَيَّامَهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيضُ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: وہ عورت اُتنے دن تک انتظار کرے گی جتنے دن تک اُسے پہلے حیض آتا تھا' پھر وہ غسل کرکے نماز ادا کرنا شروع کردے گی۔

1178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ: اِنِّي اسْتُحِضْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، وَاِنِّي حُدِّثْتُ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اَجِدُ لَهَا اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک خاتون نے اُنہیں خط لکھا کہ مجھے اتنے' اتنے عرصہ سے استحاضہ کی شکایت ہے اور مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ایسی صورت حال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت ہر نماز کے لیے غسل کرے گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسی عورت کے لیے مجھے بھی صرف وہی حکم ملتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔

1179 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: اَرْسَلَتِ امْرَاَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ غُلَامًا لَهَا - اَوْ مَوْلًى لَهَا - اَنِّي مُبْتَلَاةٌ لَمْ اُصَلِّ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: مُنْذُ سَنَتَيْنِ - وَاِنِّي اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا مَا بَيَّنْتَ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ قَالَ: وَكَتَبَتْ اِلَيْهِ، اِنِّي اُفْتِيتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَا اَجِدُ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: استحاضہ کا شکار ایک عورت نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس اپنے غلام کو بھیجا کہ مجھے آزمائش لاحق ہوئی ہے' میں اتنے اتنے عرصہ سے نماز ادا نہیں کر سکی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُس نے یہ بات بتائی تھی کہ دو سال سے نہیں کر سکی' اب میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ میرے دین کے بارے میں میرے لیے حکم بیان کر دیجئے! راوی بیان کرتے ہیں: اُس خاتون نے خط میں یہ بھی لکھا کہ مجھے یہ مسئلہ بتایا گیا ہے کہ میں ہر نماز کے لیے غسل کروں گی۔ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی عورت کے لیے مجھے صرف یہی حکم ملتا ہے۔

1180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ امْرَاَةٍ تَرَكَتْهَا الْحَيْضَةُ حِينًا طَوِيلًا، ثُمَّ عَادَ لَهَا الدَّمُ قَالَ: فَتَنْتَظِرُ فَاِنْ كَانَتْ حَيْضَةً فَهِيَ حَيْضَةٌ، وَاِنْ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً فَلَهَا نَحْوٌ، وَلٰكِنْ لَا تَدَعِ الصَّلَاةَ اِذَا رَاَتِ الدَّمَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ تُصَلِّي، ثُمَّ اِذَا عَلِمَتْ هِيَ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ، وَاِنِّي اَخْشَى اَنْ تَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے ایک طویل عرصہ تک حیض نہیں آتا' پھر دوبارہ اُسے خون آ جاتا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: وہ عورت انتظار کرے گی' اگر تو وہ حیض ہوا تو حیض شمار ہوگا اور اگر وہ مستحاضہ ہوا تو اُسے اُس کی مانند احکام کا سامنا ہوگا' البتہ جب وہ خون دیکھے گی تو وہ نماز کو ترک نہیں کرے گی بلکہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز ادا کرے گی' پھر جب اُسے پتا چل جائے گا تو وہ نماز کو ترک کر دے گی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ استحاضہ کا شکار عورت ہو گی۔

1181 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تَرَكَتْهَا الْحَيْضَةُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، ثُمَّ اسْتُحِيضَتْ فَاَمَرَ فِيهَا شَاْنَ الْمُسْتَحَاضَةِ

٭٭ عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے تین سال تک حیض نہیں آتا' پھر اُسے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے تو عطاء نے اُس کے بارے میں وہ حکم دیا جو مستحاضہ عورت کا ہوتا ہے۔

1182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدِّمَاءَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَنْتَظِرُ لَهَا عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي اَصَابَهَا، فَتَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّي

٭٭ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون کا خون بہت بہتا تھا' سیدہ اُم سلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس خاتون کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے جتنے دنوں تک حیض آیا کرتا تھا' وہ اُتنے دن تک انتظار کرے گی اور مہینہ میں اُتنے دن نماز ترک کیے رکھے گی' جب وہ وقت گزر جائے گا تو وہ غسل کرے گی اور کپڑا باندھ لے گی اور نماز ادا کرے گی۔

1183 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِذَا اسْتَنْزَعَتْ دَمًا اَتَغْتَسِلُ مِثْلَ الْمُسْتَحَاضَةِ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: يَخْتَلِفَانِ. قَالَ: اِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ يَخْرُجُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ جَوْفِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب خون آنا بند ہو جائے تو کیا وہ مستحاضہ عورت کی طرح غسل کرے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: ان دونوں کا حکم مختلف ہے؟ انہوں نے جواب دیا: استحاضہ والی عورت کے جسم میں سے جو کچھ نکلتا ہے وہ اُس کے پیٹ میں سے نکلتا ہے۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا وَهَلْ تُصَلِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ؟

باب: مستحاضہ عورت کا حکم' کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' کیا وہ نماز ادا کر سکتی ہے کیا وہ بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے؟

1184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: استحاضہ والی عورت نماز ادا کر سکتی ہے اور بیت اللہ کا طواف بھی کر سکتی ہے۔

1185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تُصَلِّي وَيُصِيبُهَا زَوْجُهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت نماز ادا کرے گی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

1186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَصُومُ، وَيُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

٭٭ سعید بن مسیب اور حسن بصری استحاضہ والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ روزہ رکھے گی اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کر سکتا ہے۔

1187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ اَتُجَامَعُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ اَعْظَمُ مِنَ الْجِمَاعِ

٭٭ سالم افطس' سعید بن جبیر کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُس کے ساتھ صحبت کی جا سکتی ہے تو انہوں نے فرمایا: نماز' صحبت کرنے سے زیادہ اہم مسئلہ ہے (جب نماز ادا کی جا سکتی ہے تو صحبت بھی کی جا سکتی ہے)۔

1188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ شَرُوسَ قَالَ: سَمِعْتُ

عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ اَيُصِيبُهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ سَالَ الدَّمُ عَلٰى عَقِبِهَا

٭٭ اسماعیل بن شروس بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو سنا' اُن سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ اُس کا خون اُس کی ایڑی پر بہہ رہا ہو۔

1189 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایسی عورت کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرے۔

1190 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّي اسْتُحِضْتُ فِيْ غَيْرِ قُرْئِي قَالَ: فَاحْتَشِي كُرْسُفًا فَاِنْ يَعُدْ فَاحْتَشِي كُرْسُفًا وَصُومِي وَصَلِّي وَاقْضِي مَا عَلَيْكَ

٭٭ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: مجھے اپنے حیض کے مخصوص دنوں کے علاوہ استحاضہ کی شکایت ہوجاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم روئی استعمال کرو' اگر وہ پھر نکلتا ہے تو پھر روئی استعمال کرو اور روزے رکھو اور نماز ادا کرو اور جو تمہارے ذمہ لازم ہے اُسے ادا کرو۔

1191 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سُئِلَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اَيُصِيبُ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا؟ قَالَ: اِنَّمَا سَمِعْنَا بِالرُّخْصَةِ لَهَا فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: سلیمان بن یسار سے سوال کیا گیا: کیا استحاضہ والی عورت سے اُس کا شوہر صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہم نے تو ایسی عورت کو صرف نماز کی رخصت ہونے کے بارے میں سنا ہے۔

1192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا

٭٭ ابراہیم نخعی استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُس کا شوہر اُس کے قریب نہیں جائے گا۔

1193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَصُومُ، وَلَا يَاْتِيهَا زَوْجُهَا، وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت روزہ نہیں رکھے گی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' وہ عورت قرآنِ مجید کو نہیں چھوئے گی۔

1194 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ: تُصَلِّي وَتَصُومُ، وَتَقْرَاُ الْقُرْآنَ، وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ، ثُمَّ تَطُوفُ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: اَيَحِلُّ لِزَوْجِهَا اَنْ

يُصِيبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سُلَيْمَانُ: اَرَاْیٌ، اَمْ عِلْمٌ؟ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهَا اِذَا صَلَّتْ وَصَامَتْ حَلَّ لِزَوْجِهَا اَنْ يُصِيبَهَا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ نماز ادا کرے گی وہ روزہ رکھے گی قرآن کی تلاوت کرے گی وہ کپڑا باندھ لے گی اور پھر طواف کرلے گی۔ سلیمان بن موسیٰ نے اُن سے دریافت کیا: کیا اُس کے شوہر کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سلیمان نے کہا: کیا آپ یہ رائے کی بنیاد پر کہہ رہے ہیں یا آپ کو اس بارے میں کوئی علم ہے؟ (یعنی اس بارے میں کوئی روایت منقول ہے) تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ روایت سنی ہے کہ جب وہ عورت نماز ادا کرے گی اور روزہ رکھے گی تو اُس کے شوہر کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کرلے۔

1195 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا مَاعِزٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيهِ فَقَالَتْ: اِنِّي اَقْبَلْتُ اُرِيْدُ الطَّوَافَ بَالْبَيْتِ، حَتَّى اِذَا كُنْتُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ، فَرَجَعْتُ حَتَّى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّي، ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتَّى اِذَا كُنْتُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ، حَتَّى فَعَلْتُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَّطُوفِي

* ابوزبیر بیان کرتے ہیں: ابو ماعز عبداللہ بن سفیان نے اُنہیں یہ بتایا کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک عورت اُن کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آئی اُس خاتون نے کہا: میں بیت اللہ کا طواف کرنے کے ارادہ سے یہاں آئی جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو میرا خون بہنے لگا میں واپس چلی گئی یہاں تک کہ جب اس کا بہاؤ ختم ہوا تو میں پھر آئی پھر جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو یہ پھر بہنے لگا یہاں تک کہ تین مرتبہ میں نے ایسا کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا ہے تم غسل کر کے کپڑا باندھ لو اور طواف کرو۔

بَابُ الْبِكْرِ وَالنُّفَسَاءِ

باب: کنواری اور نفاس والی خواتین کا حکم

1196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ لَمْ تَطْهُرِ الْبِكْرُ فِي سَبْعٍ، فَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَاِحْدَى وَعِشْرِيْنَ، وَاَقْصَى ذٰلِكَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً

* عکرمہ فرماتے ہیں: اگر کنواری لڑکی سات دن تک پاک نہیں ہوتی تو پھر چودہ دن یا اکیس دن تک (دیکھے گی) اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

1197 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ، وَتَطَاوَلَ بِهَا اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ تَغْتَسِلُ

٭٭ سعید بن مسیب' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچے کو جنم دے گی تو وہ انتظار کرے گی اور اُس کا انتظار طویل ہو جائے' یہاں تک کہ جب چالیس دن گزر جائیں گے تو وہ غسل کرلے گی۔

1198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ، وَتَطَاوَلَ بِهَا الدَّمُ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ تَغْتَسِلُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچہ کو جنم دے اور خاصے دن تک اُس کا خون نکلتا رہے تو اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے' پھر وہ غسل کرلے گی۔

1199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ سَبْعَ لَيَالٍ، اَوْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي

قَالَ جَابِرٌ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَنْتَظِرُ كَاَقْصَى مَا يُنْتَظَرُ قَالَ: حَسِبْتُهُ؟ قَالَ: شَهْرَيْنِ

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: ایسی عورت سات دن یا چودہ دن تک انتظار کرے گی' پھر غسل کر کے نماز ادا کرلے گی۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: وہ اتنا انتظار کرے گی جتنا زیادہ سے زیادہ انتظار کیا جاسکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ دو ماہ تک انتظار کرے گی۔

1200 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَا: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ كَامْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهَا

٭٭ عطاء اور قتادہ فرماتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچہ کو جنم دے گی تو وہ اپنی ہم عمر دیگر خواتین کی طرح انتظار کرے گی۔

1201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرَبُ نِسَاءَهُ اِذَا تَنَفَّسَتْ اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً. قَالَ يُونُسُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: اَرْبَعِينَ، اَوْ خَمْسِينَ، اَوْ اَرْبَعِينَ اِلَى خَمْسِينَ، فَاِنْ زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

٭٭ حسن بصری' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب اُن کی ازواج میں سے کسی ایک خاتون کو نفاس آجاتا تو وہ چالیس دن تک اُس خاتون کے قریب نہیں جاتے تھے۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہ چالیس دن یا پچاس دن ہوگا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سے لے کر پچاس دن تک ہوگا' اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

1202 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُحَدِّثُ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرْاَةِ مِنْ نِسَائِهِ اِذَا نُفِسَتْ: لَا تَقْرَبِينِي اَرْبَعِينَ لَيْلَةً . وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا تَمَّ لَهَا اَرْبَعِينَ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کوفرماتے تھے جب اُسے نفاس ہوتا کہ تم چالیس دن تک میرے قریب نہ آنا۔

حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت کے جب چالیس دن مکمل ہوجائیں گے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرلے گی۔

1203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اِذَا حَاضَتْ فَاِنَّهَا تَجْلِسُ بِنَحْوٍ مِنْ نِسَائِهَا، قَالَ سُفْيَانُ: وَالصُّفْرَةُ وَالدَّمُ فِيْ اَيَّامِ الْحَيْضِ سَوَاءٌ

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے (یہاں اصل متن میں لفظ مذکور نہیں ہے) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب عورت کو حیض آجائے تو وہ اپنی ہم عمر دیگر خواتین کی طرح بیٹھی رہے گی۔

سفیان فرماتے ہیں: حیض کے دنوں میں زرد اور سرخ مواد برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کا غسل کرنا

1204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلْحَائِضِ مِنْ غُسْلٍ مَعْلُوْمٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تُنَقِّي تَغْرِفُ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ اَوْ تَزِيْدُ فَاِنَّ الْحَيْضَةَ اَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت کے غسل کرنے کا کوئی متعین طریقہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ وہ صفائی اچھی طرح کرے گی' وہ اپنے سر پر تین لپ ڈالے گی یا اس سے زیادہ ڈالے گی' کیونکہ حیض' جنابت سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

1205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: تَغْسِلُ الْمَرْاَةَ جَسَدَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضِ بِالسِّدْرِ، قُلْتُ: تَنْشُرُ شَعْرَهَا؟ قَالَ: لَا وَاِنْ لَمْ تَجِدْ اِلَّا الْاَرْضَ كَفَاهَا، فَاِنْ لَمْ تَجِدْ مَاءً تَمَسَّحَتْ بِالتُّرَابِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: عورت جب حیض سے پاک ہوجائے گی تو اپنے جسم کو بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے گی' میں نے دریافت کیا: کیا وہ اپنے بال کھولے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر اُسے بیری کے پتے نہیں ملتے صرف مٹی ملتی ہے تو یہ بھی اُس کے لیے کفایت کر جائے گی' اور اگر اُس عورت کو پانی نہیں ملتا تو وہ مٹی کے ذریعہ مسح (یعنی تیمم) کرلے گی۔

1206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: تَغْتَسِلُ الْحَائِضُ كَمَا يَغْتَسِلُ الْجُنُبُ

✽✽ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: حیض والی عورت اُسی طرح غسل کرے گی' جس طرح جنبی شخص غسل کرتا ہے۔

1207 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ النِّسَاءَ اِذَا طَهُرْنَ مِنَ الْحَيْضِ اَنْ يَتَّبِعْنَ اَثَرَ الدَّمِ بِالصُّفْرَةِ - يَعْنِي بِالْخَلُوقِ اَوْ بِالذَّرِيرَةِ الصَّفْرَاءِ -

* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ خواتین کو یہ ہدایت کرتی تھیں کہ جب وہ حیض سے پاک ہوں تو وہ زرد کے ذریعہ خون کے نشانات کو صاف کریں' اُن کی مراد یہ تھی کہ وہ خلوق (نامی خوشبو) یا زرد ذریرہ کے ذریعہ اُسے صاف کریں۔

1208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ، وَاَنْ يَسْاَلْنَ عَنْهُ، وَلَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ شَقَقْنَ حَوَاجِزَ اَوْ حُجُزَ مَنَاطِقِهِنَّ فَاتَّخَذْنَهَا خُمُرًا وَجَاءَتْ فُلَانَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ؟ قَالَ: لِتَاْخُذْ اِحْدَاكُنَّ سِدْرَتَهَا وَمَاءَهَا، ثُمَّ لِتَطَّهَّرْ فَلْتُحْسِنِ الطُّهْرَ، ثُمَّ لِتُفِضْ عَلٰى رَاْسِهَا وَلْتُلْصِقْ بِشُئُونِ رَاْسِهَا، ثُمَّ لِتُفِضْ عَلٰى جَسَدِهَا، ثُمَّ لِتَاْخُذْ فُرْصَةً مُمَسَّكَةً، اَوْ قُرْصَةً - شَكَّ اَبُو بَكْرٍ فَلْتَطَّهَّرْ بِهَا يَعْنِي بِالْقُرْصَةِ الشَّكُّ وَقَالَ: بَعْضُهُمْ: الذَّرِيرَةَ - قَالَتْ: كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا، فَاسْتَحْيَى مِنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَتَرَ مِنْهَا وَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَحَمْتُ الَّذِي قَالَ فَاَخَذْتُ بِجَيْبِ دِرْعِهَا فَقُلْتُ: تَتَّبِعِينَ بِهَا آثَارَ الدَّمِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: لَحَمَتْ فَطِنَتْ

* صفیہ بنت شیبہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: سب سے اچھی خواتین انصار کی خواتین ہیں' دین کے معاملات کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں حیاء اُن کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی ہے' جب سورۂ نور نازل ہوئی تو اُن خواتین نے لحاف پھاڑ کر اُن کی چادریں بنالیں۔ فلاں عورت آئی' اُس نے کہا: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات میں حیاء نہیں کرتا ہے! میں حیض کے بعد غسل کیسے کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت بیری کے پتے اور پانی لے اور پھر طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح سے طہارت حاصل کرے' پھر وہ اپنے سر پر پانی بہائے اور اپنے سر (کے بالوں) کی جڑوں کو ملے' پھر وہ اپنے سارے جسم پر پانی بہالے' پھر وہ مشک لگا ہوا روئی کا ٹکڑا لے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں امام عبدالرزاق کو شک ہے) اور وہ اُس کے ذریعہ طہارت حاصل کرے' جبکہ بعض حضرات نے یہاں پر لفظ ذریرہ استعمال کیا ہے۔ اُس عورت نے کہا: وہ اُس کے ذریعہ کیسے طہارت حاصل کرے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بات پر حیاء آ گئی' آپ نے اُس سے پردہ کرلیا اور فرمایا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے! وہ عورت اُس سے طہارت حاصل کرے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم میں سمجھ گئی۔ میں نے اُس کی قمیص کے دامن کو پکڑا اور کہا: تم اس کے ذریعہ خون کے نشانات کو صاف کرو۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ لحمت کا مطلب ہے: وہ سمجھ گئیں۔

بَابُ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ

باب: جب کوئی حاملہ عورت خون دیکھے

1209 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: اِذَا رَاَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ وَاَنَّ حَيْضَتَهَا عَلٰى قَدْرِ اَقْرَائِهَا فَاِنَّهَا تَمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ كَمَا تَصْنَعُ الْحَائِضُ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: تِلْكَ التَّرِيَّةُ

✽✽ زہری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: جب حاملہ عورت خون دیکھے تو اُس کا حیض اُس کے عام حیض کے مطابق ہوگا' وہ اس دوران نماز سے رُکی رہے گی جس طرح عام عورت رُکتی ہے۔ زہری کہتے ہیں: یہ تری ہوتی ہے۔

1210 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَا: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ

✽✽ سعید بن مسیب اور حسن بصری ایسی حاملہ عورت کے بارے میں جو خون دیکھتی ہے' فرماتے ہیں: یہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی' وہ روزانہ ظہر کی نماز کے وقت ایک مرتبہ غسل کرے گی۔

1211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَاَتْ بَعْدَ الطُّهْرِ اغْتَسَلَتْ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب وہ عورت طہر کے بعد خون دیکھے تو وہ غسل کرے گی۔

1212 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ تُطَلَّقُ فَتَرَى الدَّمَ قَبْلَ اَنْ تَضَعَ اَحَيْضَةٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ، ثُمَّ تَجْمَعُهُمَا قُلْتُ: يَغْلِبُهَا الْوَجَعُ قَالَ: فَلْتَتَوَضَّاْ وَلْتُصَلِّ حَتّٰى تَضَعَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت جو حاملہ ہو جاتی ہے' وہ بچہ کو پیدا کرنے سے پہلے خون دیکھ لیتی ہے تو کیا یہ حیض شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ایسی عورت مستحاضہ کے حکم میں ہوگا' وہ دو نمازوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی اور پھر اُنہیں ایک ساتھ ادا کرلے گی۔ میں نے کہا: اگر اُس پر تکلیف کا غلبہ ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ بچہ کو جنم دینے تک غسل کر کے نماز ادا کرتی رہے گی۔

1213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَتَوَضَّاُ وَتُصَلِّي مَا لَمْ تَضَعْ، وَاِنْ سَالَ الدَّمُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ اِنَّمَا عَلَيْهَا الْوُضُوءُ

✽✽ عطاء بن ابی رباح ایسی حاملہ عورت کے بارے میں جو خون کو دیکھے' یہ فرماتے ہیں: وہ عورت وضو کر کے نماز ادا کرتی رہے گی جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی' اگرچہ اُس کا خون بہتا رہے' ایسی عورت پر غسل لازم نہیں ہوگا اُس پر وضو لازم ہوگا۔

1214 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِذَا رَاَتِ الْحَامِلُ الصُّفْرَةَ تَوَضَّاَتْ وَصَلَّتْ، وَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَدَعُ الصَّلَاةَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حاملہ عورت زرد رنگ کا مواد دیکھے گی تو وضو کر کے نماز ادا کرے گی اور جب خون دیکھے گی تو غسل کر کے نماز ادا کرے گی' وہ کسی بھی صورت میں نماز کو ترک نہیں کرے گی۔

1215 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَنْ سَلْ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، عَنِ امْرَاَةٍ - حَسِبْتُهُ قَالَ: تَرَى الدَّمَ وَهِيَ حَامِلٌ - فَكَتَبَ اِلَيَّ نَافِعٌ اَنِّي سَاَلْتُهُ فَقَالَ: اِنَّهَا اِذَا رَاَتِ الدَّمَ بِغَيْرِ حَيْضٍ، وَلَا زَمَانَيْنِ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَّتُصَلِّي

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے نافع کو خط میں لکھا کہ تم سلیمان بن یسار سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کرو جو حاملہ ہوتی ہے اور خون دیکھ لیتی ہے۔ تو نافع نے مجھے جوابی خط میں لکھا کہ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ جب ایسی عورت حیض کے علاوہ خون دیکھے اور دو زمانے نہ ہوں' تو وہ عورت غسل کر کے کپڑا باندھ لے گی اور نماز ادا کر لے گی۔

1216 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمْ نَكُنْ نَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا

٭٭ سیّدہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم زرد اور مٹیالے مواد کو کچھ بھی نہیں سمجھتی تھیں۔

1217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ: سَاَلْتُ ثَوْبَانَ، عَنِ التَّرِيَّةِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا تَوَضَّاُ وَتُصَلِّي قَالَ: قُلْتُ: اَشَيْئًا تَقُوْلُهُ اَمْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: میں نے ثوبان سے تری (مواد نکلنے) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' عورت وضو کر کے نماز ادا کر لے گی۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ ایسی چیز ہے جو آپ کی اپنی رائے ہے یا آپ نے اس بارے میں کوئی روایت سنی ہے؟ تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' وہ بولے: میں نے اس بارے میں روایت سنی ہے۔

1218 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بِالتَّرِيَّةِ وَالصُّفْرَةِ بَاْسًا، وَيَرَى فِيْهَا الْوُضُوْءَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ تر مواد اور زرد مواد کو کچھ نہیں سمجھتے تھے اور اس کے خروج پر وضو کو لازم قرار دیتے تھے۔

بَابُ الدَّوَاءِ يَقْطَعُ الْحَيْضَةَ

باب: ایسی دوائی استعمال کرنا جو حیض کو ختم کردے

1219 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ امْرَاَةٍ تَحِيضُ يُجْعَلُ لَهَا دَوَاءٌ فَتَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا، وَهِيَ فِي قُرْئِهَا كَمَا هِيَ تَطُوفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ فَإِذَا هِيَ رَاَتْ خُفُوقًا وَلَمْ تَرَ الطُّهْرَ الْاَبْيَضَ فَلَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے حیض آتا ہے پھر اُسے کوئی دوا دی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں حیض ختم ہوجاتا ہے حالانکہ ابھی حیض کے دن چل رہے ہیں جیسے پہلے ہوتے تھے تو کیا وہ طواف کرسکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ طہر دیکھ لے اور جب اُس نے پتلا مواد دیکھا ہو لیکن سفید طہر نہ دیکھا ہو تو پھر وہ نہیں کرسکتی۔

1220 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَاَةٍ تَطَاوَلَ بِهَا دَمُ الْحَيْضَةِ فَاَرَادَتْ اَنْ تَشْرَبَ دَوَاءً يَقْطَعُ الدَّمَ عَنْهَا، فَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ بَاْسًا، وَنَعَتَ ابْنُ عُمَرَ مَاءَ الْاَرَاكِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِي نَجِيحٍ يُسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ واصل ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جسے خاصے عرصہ تک حیض کا خون نہیں نکلتا' تو وہ یہ ارادہ کرتی ہے کہ وہ کوئی دوا پی لے تاکہ اُس کا خون آنا بند ہوجائے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے پیلو کے درخت کے پانی کے ساتھ تشبیہ دی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابونجیح کو سنا' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بَابُ وُضُوءِ الْحَائِضِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ

باب: حیض والی عورت کا ہر نماز کے وقت وضو کرنا

1221 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ كَانَ اَبُوكَ يَاْمُرُ النِّسَاءَ عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ بِطُهُورٍ وَّذِكْرٍ؟ قَالَ: لَا

٭٭ معمر' طاؤس کے صاحبزادے کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ کے والد خواتین کو نماز کے وقت وضو کرنے اور ذکر کرنے کا حکم دیتے تھے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

1222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَتِ الْحَائِضُ تُؤْمَرُ اَنْ تَتَوَضَّا عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ تَجْلِسُ فَتُكَبِّرُ وَتَذْكُرُ اللّٰهَ سَاعَةً؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَحَسَنٌ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ الْحَائِضَ كَانَتْ تُؤْمَرُ بِذٰلِكَ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ ہر نماز کے وقت وضو کرے اور پھر بیٹھ کر کچھ دیر کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں کوئی روایت نہیں پہنچی ہے البتہ ایسا کرنا اچھا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حیض والی عورت کو ہر نماز کے وقت ایسا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

بَابُ دَمِ الْحَيْضَةِ تُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا

1223 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي

** سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے کپڑے پر لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ عورت اُسے پانی کے ذریعہ کھرچ لے گی اور پھر اُس پر پانی چھڑک کر نماز ادا کرلے گی۔

1224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْحَائِضِ اَنْ تَغْسِلَ ثِيَابَهَا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ

** زہری فرماتے ہیں: حیض والی عورت پر اپنے کپڑے کو دھونا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ چاہے (تو دھو سکتی ہے)۔

1225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُغْسَلُ بِالْمَاءِ فَلَا يَذْهَبُ اَثَرُهُ قَالَتْ: قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ طَهُورًا

** قتادہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے پانی سے دھویا جاتا ہے لیکن اُس کا نشان ختم نہیں ہوتا' تو سیّدہ عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

1226 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ، اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: اغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَحُكِّيهِ بِضِلَعٍ

** سیّدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے کپڑے پر لگ جانے

کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ دھولو اور کسی ہڈی کے ذریعہ اسے کھرچ لو۔

1227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَطْهُرُ الْحَائِضُ وَفِي ثَوْبِهَا دَمٌ؟ قَالَ: تَغْسِلُ وَتَدَعُ ثَوْبَهَا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت پاک ہوجاتی ہے' لیکن اُس کے کپڑے پر خون لگا ہوتا ہے (تو وہ کیا کرے گی؟) اُنہوں نے جواب دیا: وہ غسل کرلے گی اور اُس کپڑے کو چھوڑ دے گی۔

1228 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَكَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيضُ فَيَكُوْنُ فِي ثَوْبِهَا الدَّمُ فَتَحُكُّهُ بَالْحَجَرِ، اَوْ بَالْعُوْدِ، اَوْ بَالْعَظْمِ، ثُمَّ تَرُشُّهُ وَتُصَلِّي

* سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ہم میں سے کسی عورت کو حیض آتا تھا اور اُس کے کپڑے پر خون لگا ہوتا تھا تو وہ اُسے پتھر یا لکڑی یا ہڈی کے ذریعہ کھرچ دیتی تھی اور پھر اُس پر پانی چھڑک کر نماز ادا کرلیتی تھی۔

1229 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَغْسِلُ دَمَ الْحَيْضَةِ بِرِيقِهَا تَقْرُصُهُ بِظُفْرِهَا قَالَ: اَيَّ ذٰلِكَ اَخَذْتَ بِهِ كَانَ وَاسِعًا

* سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت حیض کے خون کو لعاب کے ذریعہ صاف کرتی تھی اور اپنے ناخن کے ذریعہ اُسے کھرچ دیتی تھی۔ تو راوی نے کہا: تم اس میں سے جس طریقہ کو بھی اختیار کرو گے اُس کی گنجائش ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ

باب: حیض والی عورت کا آیتِ سجدہ کو سننا

1230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَّتْ حَائِضٌ بِقَوْمٍ يَقْرَءُوْنَ فَيَسْجُدُوْنَ اَتَسْجُدُ مَعَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَدْ مُنِعَتْ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ: الصَّلَاةُ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ حیض والی عورت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے جو تلاوت کر رہے ہوتے ہیں اور (آیتِ سجدہ پر) سجدہ کرتے ہیں تو کیا وہ عورت اُن کے ساتھ سجدہ کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ اُس عورت کو نماز میں سے' اس بھلائی سے بھی منع کیا گیا ہے۔

1231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تَسْجُدُ

* قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت سجدہ کرے گی۔

1232 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا سَمِعَتِ الْحَائِضُ

وَالْجُنُبُ السَّجْدَةَ قَضَى لِاَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت یا جنبی شخص آیتِ سجدہ کو سنیں گے تو اس کی قضاء کریں گے کیونکہ حیض والی عورت نماز کی قضاء نہیں کرتی ہے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

1233 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نُدْبَةَ، مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَرْسَلَتْنِي مَيْمُوْنَةُ اِلَيْهِ فَاِذَا فِيْ بَيْتِهٖ فِرَاشَانِ، فَرَجَعْتُ اِلٰى مَيْمُوْنَةَ فَقُلْتُ: مَا اَرَى ابْنَ عَبَّاسٍ اِلَّا مُهَاجِرًا لِاَهْلِهٖ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى بِنْتِ مِشْرَحٍ الْكِنْدِيِّ امْرَاَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَسْاَلُهَا، فَقَالَتْ: لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ هَجْرٌ، وَلٰكِنِّيْ حَائِضٌ فَاَرْسَلَتْ مَيْمُوْنَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: اَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهٖ حَائِضًا تَكُوْنُ عَلَيْهَا الْخِرْقَةُ اِلَى الرُّكْبَةِ، اَوْ اِلٰى نِصْفِ الْفَخِذِ.

✵✵ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز ندبہ بیان کرتی ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئی' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اُن کے پاس بھجوایا تھا' اُن کے گھر میں دو بستر تھے' جب میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آئی تو میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کی ہوئی ہے۔تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ جو مشرح کندی کی صاحبزادی تھیں' اُسے پیغام بھجوایا اور اُس سے دریافت کیا (کہ کیا صورتِ حال ہے) تو اُس خاتون نے کہا: میرے اور اُن کے درمیان کوئی لاتعلقی نہیں ہے بلکہ مجھے حیض آیا ہوا ہے۔تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس کو پیغام بھجوایا کہ کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑ رہے ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ اُس خاتون کے حیض کی حالت میں بھی مباشرت کر لیتے تھے' اُس خاتون کے جسم پر گھٹنے تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نصف زانوں تک کپڑا ہوتا ہے۔

1234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ، عَنْ نُدْبَةَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1235 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لِحَافِهٖ فَحِضْتُ فَانْسَلَلْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: مَا لَكِ اَنُفِسْتِ؟ - يَعْنِي الْحَيْضَةَ - قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَشُدِّيْ عَلَيْكِ ثِيَابَكِ قَالَتْ: فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ، ثُمَّ

رَجَعْتُ فَاضْطَجَعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے لحاف میں موجود تھی' اسی دوران مجھے حیض آ گیا تو میں اُس میں سے نکل آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے کپڑے کو باندھ لو! سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے کو باندھ لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ گئی۔

1236 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: حِضْتُ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْلِحَ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، ثُمَّ اَمَرَهَا اَنْ تَرْقُدَ مَعَهُ عَلٰى فِرَاشٍ وَّاحِدٍ وَّهِيَ حَائِضٌ، عَلٰى فَرْجِهَا ثَوْبٌ شَقَائِقُ

٭٭ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے حیض آ گیا اور میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ اپنے حیض کے کپڑے تیار کر لیں (یعنی اُنہیں باندھ لیں) اور پھر اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی بستر پر سو جائیں' جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوں' لیکن اُن کے جسم پر کپڑا بندھا ہوا ہو۔

1237 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَ بِاِزَارٍ وَّاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دیتے تھے کہ میں حیض کی حالت میں تہبند باندھ لوں' پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

1238 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ الْبَجَلِيِّ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَاَلُوْهُ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ تَطَوُّعًا فَهُوَ نُوْرٌ فَنَوِّرُوْا بُيُوْتَكُمْ وَمَا خَيْرُ بَيْتٍ لَيْسَ فِيْهِ نُوْرٌ؟، وَاَمَّا مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ حَائِضًا فَكُلُّ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ لَا يَطَّلِعَنَّ عَلٰى مَا تَحْتَهٗ حَتّٰى تَطْهُرَ، وَاَمَّا الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اَفِضْ عَلٰى رَاْسِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَّادْلُكْ، ثُمَّ اَفِضِ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِكَ.

٭٭ عاصم بجلی بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آدمی کے گھر میں نفل نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور اس بارے میں دریافت کیا کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے اور غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ نور ہے' تو تم لوگ اپنے گھروں کو نورانی کرو اور ایسا گھر بہتر نہیں ہوتا جس میں نور موجود نہ ہو' جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے کہ آدمی کا اپنی حیض والی بیوی سے کس حد تک تعلق رکھنا

جائز ہے' تو تہبند کے اوپر والے پورے جسم (کے ساتھ مباشرت کی جاسکتی ہے) البتہ کوئی بھی شخص اُس عورت کے پاک ہونے تک اس کے نیچے کے حصے کو نہ جھانک کر دیکھے۔ جہاں تک غسلِ جنابت کا تعلق ہے تو تم پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرو' پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاؤ اور اُسے ملو اور پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہالو۔

1239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَكَ مَا فَوْقَ السُّرَرِ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ

✻✻ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: تمہارے لیے ناف سے اوپر کا حصہ جائز ہے۔

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: تہبند سے اوپر کا حصہ جائز ہے۔

1240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لِيُبَاشِرِ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا تَجْعَلُ عَلٰى سِفْلَتِهَا ثَوْبًا

✻✻ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنی چاہیے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو اور وہ عورت اپنے نیچے والے حصے پر کپڑا باندھ لے۔

1241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ يَسْتَفْتِيهَا فِي الْحَائِضِ اَيُبَاشِرُهَا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: نَعَمْ، تَجْعَلُ عَلٰى سِفْلَتِهَا ثَوْبًا

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور اُن سے حیض والی عورت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا کہ کیا وہ اُس کے ساتھ مباشرت کر سکتے ہیں؟ سیّدہ عائشہ نے فرمایا: جی ہاں! وہ عورت اپنے جسم کے نیچے والے حصے پر کپڑا ڈال لے گی۔

1242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُبَاشِرُ الْحَائِضَ زَوْجُهَا اِذَا كَانَ عَلٰى جَزْلَتِهَا السُّفْلٰى اِزَارٌ سَمِعْنَا ذٰلِكَ. قَالَ اَبُو بَكْرٍ: جَزْلَتُهَا مِنَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: حیض والی عورت کے ساتھ اُس کا شوہر مباشرت کر سکتا ہے' جبکہ اُس کے جسم کے نیچے والے حصے پر تہبند موجود ہو' ہم نے اس بارے میں روایت سنی ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ جزلۃ سے مراد ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ ہے۔

1243 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: مَا تَحْتَ الْإِزَارِ اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ حَائِضًا حَرَامٌ

✻✻ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: تہبند سے نیچے کا حصہ' جبکہ عورت حیض کی حالت میں ہو' حرام ہے۔

1244 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُبَاشِرُهَا اِذَا كَانَ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

✹✹ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی اُس عورت کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے جبکہ اُس کے زیریں جسم پر کپڑا موجود ہو۔

1245 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُبَاشِرُهَا اِذَا ارْتَفَعَ عَنْهَا الدَّمُ وَلَمْ تَطْهُرْ؟ قَالَ: لَا حَتّٰى تَطْهُرَ

✹✹ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب عورت کا خون آنا بند ہو جائے اور وہ پاک نہ ہوئی ہو تو کیا مرد اُس کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ عورت پاک نہیں ہو جاتی۔

1246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: الَّتِيْ لَمْ تَطْهُرْ بِمَنْزِلَةِ الْحَائِضِ حَتّٰى تَطْهُرَ

✹✹ حسن بصری فرماتے ہیں: جو عورت پاک نہیں ہوئی وہ حائضہ عورت کے حکم میں ہوگی جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتی۔

بَابُ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کا (اپنے شوہر کی) کنگھی کرنا

1247 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

✹✹ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے تھے۔

1248 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنَحْنُ جُنُبَانِ، وَكُنْتُ اَغْسِلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ اَنْ اَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ

✹✹ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے' جبکہ ہم دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' اسی طرح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھی' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کیے

ہوئے ہوتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ آپ مجھے حکم دیتے تھے جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی (یہ حکم دیتے تھے) کہ میں تہبند باندھ لوں اور پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

1249 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْبُوذٌ، اَنَّ اُمَّهُ، اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا بَيْنَا هِيَ جَالِسَةٌ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ: اَيَا بُنَيَّ مَا لِي اَرَاكَ شَعِثًا؟ فَقَالَ: اُمُّ عَمَّارٍ مُرَجِّلَتِيْ حَاضَتْ، فَقَالَتْ: اَيْ بُنَيَّ، وَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهِيَ مُضْطَجِعَةٌ حَائِضَةٌ قَدْ عَلِمَ ذٰلِكَ فَيَتَّكِءُ عَلَيْهَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيْهَا، وَيَدْخُلُ عَلَيْهَا قَاعِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَيَتَّكِءُ فِيْ حِجْرِهَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيْهَا، وَيَدْخُلُ عَلَيْهَا قَاعِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَتَبْسُطُ لَهُ الْخُمْرَةَ فِيْ مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي عَلَيْهَا فِيْ بَيْتِي، اَيْ بُنَيَّ وَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ

٭٭ منبوذ بیان کرتے ہیں: اُن کی والدہ نے اُنہیں بتایا کہ وہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی' اسی دوران حضرت عبداللہ بن عباس اُن کے پاس آئے تو سیّدہ میمونہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: عمار کی ماں! (یعنی میری بیوی) میرے بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور اُسے حیض آیا ہوا ہے۔ سیّدہ میمونہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ کے ساتھ کیا واسطہ؟ پھر سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لاتے تھے' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی اور نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا علم ہوتا تھا لیکن آپ اُس زوجہ کے ساتھ ٹیک لگا کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے' جبکہ آپ نے اُس خاتون سے ٹیک لگائی ہوئی ہوتی تھی۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کسی زوجہ کے پاس تشریف لاتے تھے تو وہ حیض کی حالت میں بیٹھی ہوئی ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اُن کے پہلو میں سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے جبکہ آپ نے اُن پر ٹیک لگائی ہوئی ہوتی تھی' اسی طرح آپ کسی زوجہ کے پاس تشریف لاتے تھے تو وہ بیٹھی ہوئی ہوتی تھی اور حیض کی حالت میں ہوتی تھی' تو وہ جائے نماز پر چٹائی بچھا دیا کرتی تھی تو نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں اُس چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے' اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ کے ساتھ کیا واسطہ؟

1250 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتِ الْحَائِضُ تَخْدُمُ اَبِي، وَيَقُوْلُ: لَيْسَتْ حَيْضَتُهَا فِيْ يَدِهَا

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حیض والی عورت میرے والد کی خدمت کرتی تھی' کیونکہ والد یہ فرماتے تھے کہ اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

1251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ، اَوْ تَدْنُو مِنِّي، اَوْ تَخْدُمُنِي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ هَيِّنٌ، وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِيْ وَلَيْسَ عَلٰى ذٰلِكَ بَاْسٌ

✽ ✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن سے سوال کیا گیا: کیا حیض والی عورت میری خدمت کرسکتی ہے اور میرے قریب ہوسکتی ہے یا جنابت والی کوئی عورت میری خدمت کرسکتی ہے؟ تو عروہ نے جواب دیا: میرے نزدیک یہ سب کام عام ہیں اور ہر قسم کی عورت میری خدمت کرسکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَاْسَهُ فِيْ حِجْرِي وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ

✽ ✽ صفیہ کے صاحبزادے منصور اپنی والدہ کے حوالہ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری گود میں رکھتے تھے میں اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کرلیتے تھے۔

1253 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَشْرَبُ فِي الْاِنَاءِ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ فِيْ مَوْضِعِ فَمِي فَيَشْرَبُ، وَكُنْتُ آخُذُ الْعَرْقَ فَاَنْتَهِشُ مِنْهُ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَمِي عَلَيْهِ فَيَنْتَهِشُ

✽ ✽ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حیض کی حالت میں کسی برتن سے پانی پیتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس برتن کو لے کر اپنا منہ اُسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے رکھا ہوتا تھا' اور پانی پی لیتے تھے' اسی طرح میں کوئی ہڈی لے کر اُس سے گوشت نوچتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس ہڈی کو لے کر اپنا منہ اُسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا' پھر آپ اُسے نوچ لیتے تھے۔

1254 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الْحَائِضُ تَضَعُ فِي الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ وَتَاْخُذُ مِنْهُ

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت مسجد میں کوئی چیز رکھ سکتی ہے اور وہاں سے کوئی چیز اُٹھا بھی سکتی ہے (یہاں مسجد سے مراد شاید جائے نماز ہے)۔

1255 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ جَوَارِيَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَغْسِلْنَ رِجْلَيْهِ وَهُنَّ حُيَّضٌ، وَيُلْقِينَ اِلَيْهِ الْخُمْرَةَ

✽ ✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیزیں اُن کے پاؤں دھو دیا کرتی تھیں' جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں' اسی طرح وہ انہیں چٹائی بھی پکڑا دیا کرتی تھیں۔

1256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَرْسَلَتْ اُمِّي اِلَى عَلْقَمَةَ: اَتُمَرِّضُ الْحَائِضُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا حُضِرْتِ فَلْتَقُمْ مِنْ عِنْدِكِ قَالَ: قُلْتُ: تُغَسِّلُنِي اِذَا مِتُّ؟ قَالَ: لَا

✽ ✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے علقمہ کے پاس بھیجا کہ حیض والی عورت بیمار کی تیمارداری کرسکتی

ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اگر بیمار کا آخری وقت قریب آ جائے تو وہ عورت اُس کے پاس سے اُٹھ جائے! میں نے دریافت کیا: اگر میں مرجاؤں تو کیا وہ مجھے غسل دے سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

1257 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ الْحَائِضُ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْحَائِضِ

* * عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاؤں حیض والی عورت دھودیتی تھی اور وہ حیض والی عورت کے (بچھونے پر) نماز ادا کر لیتے تھے۔

1258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ: اَنَا حَائِضٌ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

* * قاسم بن محمد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم مجھے چٹائی پکڑا دو! انہوں نے عرض کی: مجھے حیض آیا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

1259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، اَنَّ اَبَا ظَبْيَانَ اَرْسَلَ اِلَى اِبْرَاهِيمَ يَسْاَلُهُ، عَنِ الْحَائِضِ تُوَضِّئُنِي، ثُمَّ اَسْتَنِدُ اِلَيْهَا فَاُصَلِّي قَالَ: لَا

* * مغیرہ بیان کرتے ہیں: ابوظبیان نے ابراہیم نخعی کو پیغام بھیجا اور اُن سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ مجھے وضو کروا سکتی ہے اور کیا میں اُس کے ساتھ ٹیک لگا کر نماز ادا کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں!

1260 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا؟ قَالَتْ: مَا دُونَ الْفَرْجِ. قَالَ: فَغَمَزَ مَسْرُوقٌ بِيَدِهِ رَجُلًا كَانَ مَعَهُ اَيِ اسْمَعْ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَحِلُّ لِي مِنْهَا صَائِمًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْجِمَاعَ. قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِي اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتْ تُنَاوِلُهُ الْخُمْرَةَ حَائِضًا

* * مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! آدمی کا اپنی حیض والی بیوی سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ سیّدہ عائشہ نے فرمایا: شرمگاہ کے علاوہ۔ تو مسروق نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اپنے ساتھ موجود شخص کو ٹھوکا دیا اور بولے: کیا تم سن رہے ہو؟ مسروق کہتے ہیں: پھر میں نے دریافت کیا: میرے لیے روزے کی حالت میں اُس سے کس حد تک تعلق جائز ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صحبت کرنے کے علاوہ سب کچھ۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خواتین میں سے کوئی خاتون حیض کی حالت میں انہیں چٹائی پکڑا دیا کرتی تھی۔

بَابُ اِصَابَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا

1261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا حَائِضًا تَصَدَّقَ بِدِينَارٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر آدمی اپنی حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرلے تو اُسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

1262 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا فَاَمَرَ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِنِصْفِ دِينَارٍ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ يَقُوْلُ: لَا اَدْرِي قَالَ مِقْسَمٌ: دِينَارًا، اَوْ قَالَ نِصْفَ دِينَارٍ

✵✵ مقسم فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جس نے اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کرلی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے نصف دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ مقسم نامی راوی نے لفظ ''ایک دینار'' استعمال کیا تھا' یا ''نصف دینار'' استعمال کیا تھا۔

1263 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَتَى امْرَاَتَهُ حَائِضًا اَنْ يَتَصَدَّقَ بِنِصْفِ دِينَارٍ

✵✵ مقسم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو' جس نے اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی تھی' یہ حکم دیا کہ وہ نصف دینار صدقہ کرے۔

1264 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتَى امْرَاَتَهُ فِي حَيْضَتِهَا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، وَمَنْ اَتَاهَا وَقَدْ اَدْبَرَ الدَّمُ عَنْهَا، فَلَمْ تَغْتَسِلْ فَنِصْفُ دِينَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✵✵ مقسم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے اُسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے اور جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرے' جب اُس کا خون نکلنا بند ہو چکا ہو' لیکن اُس نے ابھی غسل نہ کیا ہو' تو اُسے نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ دونوں چیزیں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں۔

1265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1266 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِي الْحَائِضِ نِصَابَ دِينَارٍ اِذَا اَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے پر ایک دینار کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے جبکہ آدمی نے اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو۔

1267 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَانَ يَقِيسُهُ بِالَّذِي يَقَعُ عَلَى اَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ قَالَ: قَالَ هِشَامٌ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ،

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس صورتِ حال کو اُس صورتِ حال پر قیاس کرتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں (روزہ کے دوران) صحبت کر لے۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔ معمر نے یہی بات حسن بصری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

1268 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

✵✵ ابن سیرین اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔

1269 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِكَفَّارَةٍ مَعْلُومَةٍ، فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے حیض والی ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا' جس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کسی متعین کفارہ سے متعلق کوئی روایت نہیں سنی ہے' البتہ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔

1270 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَبُولُ دَمًا قَالَ: اَنْتَ رَجُلٌ تَاْتِي امْرَاَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَلَا تَعُدْ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: تم نے ضرور اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کی ہوگی' تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

1271 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا، يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَيَتُوْبُ اِلَيْهِ

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَاَتَهٗ وَقَدْ رَاَتِ الطُّهْرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرنا جب وہ طہر دیکھ چکی ہو لیکن ابھی اُس نے غسل نہ کیا ہو

1272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ) (البقرة: 222) قَالَ: لِلنِّسَاءِ طُهْرَانِ: طُهْرُ قَوْلِهٖ: (حَتّٰى يَطْهُرْنَ) (البقرة: 222) يَقُوْلُ: اِذَا تَطَهَّرْنَ مِنَ الدَّمِ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلْنَ، وَقَوْلِهٖ: (اِذَا تَطَهَّرْنَ) اَیْ اِذَا اغْتَسَلْنَ، وَلَا تَحِلُّ لِزَوْجِهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ يَقُوْلُ: (فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ) (البقرة: 222) مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ الدَّمُ، فَاِنْ لَمْ يَاْتِهَا مِنْ حَيْثُ اُمِرَ فَلَيْسَ مِنَ التَّوَّابِينَ، وَلَا مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

٭٭ عمر بن حبیب' مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اور تم اُن کے قریب نہ جاؤ' جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں' جب وہ پاک ہو جائیں' تو تم جہاں سے چاہو اُن کے پاس جاؤ''۔

مجاہد فرماتے ہیں: عورتوں کے طہر دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک طہر کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ میں ہیں: ''یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں'' تو اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرما رہا ہے کہ جب وہ غسل کرنے سے پہلے خون سے پاک ہو جائیں اور جو دوسرا قول ہے: ''جب وہ پاکی حاصل کر لیں'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ غسل کر لیں' تو اُس کے شوہر کے لیے (اُس کے ساتھ صحبت کرنا) اُس وقت تک جائز نہیں ہوگا' جب تک وہ عورت غسل نہیں کر لیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''پھر تم اُن عورتوں کے پاس جاؤ' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اُس جگہ سے آؤ' جہاں سے خون نکلتا ہے' اور اگر کوئی شخص عورت کے پاس اُس طرح سے نہیں آتا' جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے' تو ایسا شخص نہ تو' توبہ کرنے والا ہوگا اور نہ ہی طہارت حاصل کرنے والا ہوگا۔

1273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً قَالَ: اَلْحَائِضُ تَرَى الطُّهْرَ وَلَا تَغْتَسِلُ اَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى تَغْتَسِلَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا کہ حیض والی عورت طہر دیکھ لیتی ہے لیکن وہ غسل نہیں کرتی تو کیا وہ اپنے شوہر کے لیے حلال ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ غسل نہیں کرتی (حلال نہیں ہوگی)۔

1274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَا: لَا، حَتّٰى تَغْتَسِلَ

✵✵ سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: جب وہ طہر دیکھ لے تو اُس کے غسل کرنے سے پہلے اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرسکتا۔

بَابُ قَضَاءِ الْحَائِضِ الصَّلَاةَ

باب: حیض والی عورت کا نماز کی قضاء کرنا

1275 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: اَتَقْضِى الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ بِدْعَةٌ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں' میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضاء کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بدعت ہے۔

1276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ اَتَقْضِى الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ بِدْعَةٌ

✵✵ عکرمہ کے بارے میں منقول ہے کہ اُن سے سوال کیا گیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضاء کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بدعت ہے۔

1277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِى الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِى الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ، وَلٰكِنِّىْ اَسْاَلُ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ، وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

✵✵ معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا' میں نے کہا: حیض والی عورت کا کیا معاملہ ہے کہ وہ روزہ کی تو قضاء کرتی ہے لیکن نماز کی قضاء نہیں کرتی ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ میں نے کہا: میں

حرور یہ نہیں ہوں لیکن میں سوال کر رہی ہوں، تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا (یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں حیض آتا تھا) تو ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا ہے ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

1278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1279 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْمُرِ امْرَاَةً مِنَّا اَنْ تَقْضِيَ الصَّلَاةَ

✽✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ ہوتے تھے لیکن آپ ہم میں سے کسی بھی خاتون کو نماز قضاء کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

1280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَلْحَائِضُ تَقْضِی الصَّوْمَ، قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: هٰذَا مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ نَجِدُ الْاِسْنَادَ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: حیض والی عورت روزے کی قضاء کرے گی۔ میں نے دریافت کیا: اس کی دلیل کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس پر لوگوں کا اتفاق ہے اور ہمیں ہر چیز کے بارے میں سند نہیں مل سکتی۔

بَابُ صَلَاةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کا نماز ادا کرنا

1281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَا: اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ اللَّيْلِ صَلَّتِ الْعَصْرَ وَالظُّهْرَ، وَاِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتْ بِالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا اور طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حیض والی عورت رات سے پہلے پاک ہو جائے (یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے) تو وہ عصر اور ظہر کی نماز ادا کرے گی' اور اگر وہ صبح صادق ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز بھی ادا کرے گی۔

1282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَنْ لَيْثٍ، وَعَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ.

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

1283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✽✽ امام شعبی سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

1284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَهُرَتْ فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلْتُتِمَّ

صَوْمَهَا وَإِلَّا فَلَا

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ دن کے ابتدائی حصے میں پاک ہو جائے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے گی، ورنہ نہیں کرے گی۔

1285 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ صَلَّتْ صَلَاةَ النَّهَارِ كُلَّهَا، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ صَلَّتْ صَلَاةَ اللَّيْلِ كُلَّهَا

✽✽ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ اُس دن کی تمام نمازیں ادا کرے گی اور جب وہ صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ اُس رات کی تمام نمازیں ادا کرے گی (یعنی مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرے گی)۔

1286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ صَلَّتِ الْعَصْرَ وَلَمْ تُصَلِّ الظُّهْرَ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جب وہ عورت عصر کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ عصر کی نماز ادا کرے گی، ظہر کی نماز ادا نہیں کرے گی۔

1287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا لَمْ تَطْهُرْ فِي وَقْتِهَا لَمْ تُصَلِّ تِلْكَ الصَّلَاةَ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت کسی نماز کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ اُس نماز کو ادا کرے گی اور جس نماز کے وقت میں وہ پاک نہیں ہوئی تھی، اُس نماز کو وہ ادا نہیں کرے گی۔

1288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ الطُّهْرَ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَلْتُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ تَقْضِيهَا. وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت کسی نماز کے وقت میں پاکی کو دیکھ لے اور اُس نے غسل نہ کیا ہو، یہاں تک کہ اُس کی نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ نماز کو دہرائے گی اور اُس کی قضاء کرے گی۔

یہ بات سفیان ثوری نے بھی بیان کی ہے۔

1289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ لَمْ تَكُنْ صَلَّتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ قَضَتْهَا إِذَا طَهُرَتْ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت کو کسی نماز کے وقت میں حیض آ جائے تو وہ اُس نماز کو ادا نہیں کرے گی، جب وہ پاک ہو جائے گی تو اُس کی قضاء کرے گی۔

1290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ، عَنِ امْرَاَةٍ نَامَتْ عَنِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاسْتَيْقَظَتْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: اِذَا طَهُرَتْ فَلْتَقْضِهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو عشاء کے وقت سو گئی جب وہ بیدار ہوئی تو اُسے حیض آ گیا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ پاک ہو گی' اُس وقت اُس کی قضاء کرے گی۔

1291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: فِي الْحَائِضِ تَرَى الطُّهْرَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتّٰى تُصْبِحَ، قَالَ: تَغْتَسِلُ، وَتُتِمُّ صَوْمَهَا وَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: حیض والی جو عورت رات کو طہر دیکھ لے اور صبح تک اُس نے غسل نہ کیا ہو' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ غسل کر کے اُس دن کا روزہ مکمل کرے گی' البتہ اُس پر قضاء لازم نہیں ہو گی۔

بَابُ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

باب: حیض والی عورت کا سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جانا

1292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْاَةُ تُصْبِحُ حَائِضًا، ثُمَّ تَطْهُرُ فِيْ بَعْضِ النَّهَارِ اَتُتِمُّهُ؟ قَالَ: لَا هِيَ قَاضِيَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت صبح کے وقت حیض کی حالت میں ہوتی' پھر وہ دن کے کچھ حصہ میں پاک ہو جاتی ہے' تو کیا وہ اُسے مکمل کرے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! وہ قضاء کرے گی۔

1293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے وہی قول نقل کیا ہے جو عطاء کا ہے۔

1294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا حَاضَتْ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فِيْ رَمَضَانَ اَكَلَتْ وَشَرِبَتْ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت رمضان کے مہینہ میں سورج غروب ہونے سے پہلے حائضہ ہو جائے تو وہ کھا اور پی سکتی ہے۔

1295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا حَاضَتْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَهِيَ صَائِمَةٌ اَفْطَرَتْ وَقَضَتْ

٭٭ حماد اور قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت کو عصر کے بعد حیض آ جائے اور اُس نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو وہ روزہ ختم کر دے گی اور (بعد میں) اُس کی قضاء کرے گی۔

1296 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا حَاضَتْ قَبْلَ اللَّيْلِ فَلَا صَوْمَ لَهَا، وَاِذَا اَصْبَحَتْ

حَائِضًا، ثُمَّ طَهُرَتْ بَعْضَ النَّهَارِ فَلَا صَوْمَ لَهَا

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت نے صبح کے وقت روزہ رکھا ہوا ہو اور پھر رات ہونے سے پہلے اُسے حیض آ جائے تو اُس کا روزہ نہیں ہوگا' اور اگر وہ صبح کے وقت حیض کی حالت میں ہو اور پھر دن کے کسی حصے میں پاک ہو جائے تو بھی اُس کا روزہ نہیں ہوگا۔

1297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ اَصْبَحَتْ حَائِضًا فَلَمْ تَرَ شَيْئًا حَتّٰى طَهُرَتْ قَالَ: تُبْدِلُهُ، قُلْتُ: فَامْرَاَةٌ تَحِيضُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ اَتُتِمُّ مَا بَقِيَ؟ قَالَ: لَا، قَدْ حَاضَتْ فَتُبْدِلُهُ لَا بُدَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت حیض کی حالت میں ہے' اُس نے کوئی چیز نہیں دیکھی لیکن پھر وہ پاک ہو گئی' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اس کا بدل ادا کرے گی' میں نے دریافت کیا: ایک عورت ہے جسے دن کے آخری حصہ میں حیض آ جاتا ہے' تو کیا وہ بقیہ (روزہ) مکمل کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُسے حیض آ گیا ہے' وہ اُس کے بدلے دوسرا روزہ رکھے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَاَتَهٗ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتّٰى تَحِيضَ

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے' اور اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُسے حیض آ جائے

1298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ الرَّجُلَ يُصِيبُ امْرَاَتَهٗ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتّٰى تَحِيضَ، قَالَ: تَغْتَسِلُ وَقَدْ قَالَ: فِي الْحَيْضَةِ اَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ، اِنَّ الْجُنُبَ لَتَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تَمُرُّ الْحَائِضُ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر اُس عورت نے غسل نہ کیا ہو' یہاں تک کہ اُسے حیض آ جائے تو عطاء فرماتے ہیں کہ وہ عورت پھر بھی غسل کرے گی۔ حیض کے بارے میں اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ جنابت سے زیادہ شدید ہوتا ہے' جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے لیکن حیض والی عورت نہیں گزر سکتی ہے۔

1299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، وَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ قَالَ: الْحَيْضُ اَكْبَرُ

✵✵ عطاء بن ابی رباح کے بارے میں منقول ہے' وہ فرماتے ہیں کہ حیض زیادہ بڑی (نجاست) ہوتی ہے۔

1300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَغْتَسِلُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت غسل کرے گی۔

1301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَغْسِلُ فَرْجَهَا، ثُمَّ يَكْفِيهَا ذٰلِكَ

✳✳ قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت اپنی شرمگاہ کو دھولے گی' اُس کے لیے یہی کافی ہے۔

بَابُ هَلْ تَذْكُرُ اللّٰهَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ

باب: کیا حیض والی عورت اور جنبی شخص' اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟

1302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ اَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَفَيَقْرَآنِ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: لَا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ، يَقُوْلَانِ: لَا يَقْرَآنِ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

✳✳ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے حیض والی عورت اور جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: یہ قرآن کا کوئی بھی حصہ (یعنی ایک لفظ بھی) تلاوت نہیں کر سکتے۔

1303 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ: اَمَّا الْحَائِضُ فَلَا تَقْرَاُ شَيْئًا، وَاَمَّا الْجُنُبُ فَالْاٰيَةَ تبفدها

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت اور جنبی شخص کتنا قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک حیض والی عورت کا تعلق ہے تو وہ کچھ بھی نہیں پڑھ سکتی' جہاں تک جنبی شخص کا تعلق ہے تو وہ ایک آیت پڑھے گا' تاہم وہ اسے تبفد کرے گا (یہ لفظ مجہول ہے' مصنف عبدالرزاق کے اصل متن کے محقق نے بھی صرف یہی تحریر کیا ہے کہ قلمی نسخے میں اسی طرح تحریر ہے)۔

1304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ وَيُسَمِّيَانِ

✳✳ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں اور اُس کا نام لے سکتے ہیں (یا بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں)۔

1306 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْغَرِيفِ الْهَمْدَانِيَّ

يَقُولُ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ بَالَ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ اَحَدُكُمْ جُنُبًا، فَاِذَا كَانَ جُنُبًا فَلَا وَلَا حَرْفًا وَاحِدًا. وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

* * ابوغریف ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' وہ پیشاب کر کے آئے' پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ قرآن کی تلاوت کرلو'جب تک کوئی شخص جنبی نہ ہو'جب وہ جنبی ہوتو پھر وہ تلاوت نہ کرے'وہ ایک حرف بھی نہ پڑھے۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

1307 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، يَكْرَهُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ

* * عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کریں۔

1308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، اَيَقْرَاُ الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * محمد بن طارق بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: الْجُنُبُ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ، وَيَدْعُو، وَلَا يَقْرَاُ آيَةً وَاحِدَةً

* * ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: جنبی شخص تسبیح بیان کرسکتا ہے'اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرسکتا ہے'وہ دعا کرسکتا ہے' لیکن ایک آیت کی تلاوت نہیں کرسکتا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

باب: بے وضو حالت میں (قرآن کی) تلاوت کرنا

1310 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يَقْرَاُ غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ قَالَ: الْخَمْسَ آيَاتٍ وَالْاَرْبَعَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بے وضو شخص کتنی تلاوت کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ یا چار آیات کی۔

1311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: يَقْرَاُ غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ الْاٰيَاتِ، وَكَانَ لَا

يُسَمِّي عِدَّتَهُنَّ. قَالَ: وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: بے وضو شخص چند آیات کی تلاوت کرسکتا ہے' تاہم اُنہوں نے ان کی گنتی نہیں بتائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے بھی یہ روایت طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يَّسْتَعْرِضَ الْقُرْآنَ فَيَقْرَاَ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ اَيَتَوَضَّاُ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْبَاغِ وَمَسْحِ الرَّاْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص قرآن کی تلاوت کرنا چاہتا ہے اور وہ نماز کے علاوہ اسے پڑھنا چاہتا ہے تو کیا وہ نماز کے وضو کی طرح اچھی طرح وضو کرے گا اور اپنے سر پر مسح کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يُرَخِّصُ لِغَيْرِ الْمُتَوَضِّىءِ اَنْ يَّقْرَاَ غَيْرَ الْآيَةِ وَالْآيَتَيْنِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بے وضو شخص کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ ایک یا دو آیات کی تلاوت کرسکتا ہے۔

1314 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرًا.

✵✵ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف باوضو حالت میں قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔

1315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ، يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

✵✵ حسن بصری کے حوالے سے وہی بات منقول ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: اِنَّا لَنَقْرَاُ اَجْزَاءَنَا مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ مَا نَمَسُّ مَاءً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم حدث لاحق ہو جانے کے بعد بھی قرآن میں سے اپنے جزء (یعنی روز کے معمول کے مطابق حصے) کی تلاوت کر لیتے تھے اور ہم پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے)۔

1317 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: رُبَّمَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقْرَاُ يَحْدُرُ السُّوْرَةَ، وَاِنَّهُ لَغَيْرُ مُتَوَضِّىءٍ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: بعض اوقات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنتا تھا کہ وہ تیزی سے کسی سورت کی تلاوت کر لیتے تھے اور وہ اُس وقت بے وضو حالت میں ہوتے تھے۔

1318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ

الْخَلاءِ فَقَرَاَ آيَةً - اَوْ آيَاتٍ -، قَالَ لَهُ اَبُو مَرْيَمَ الْحَنَفِيُّ: اَخَرَجْتَ مِنَ الْخَلاءِ وَاَنْتَ تَقْرَاُ؟ قَالَ لَهُ عُمَرُ: اَمُسَيْلِمَةُ اَفْتَاكَ بِهٰذَا وَكَانَ مَعَ مُسَيْلِمَةَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کر کے آئے' پھر اُنہوں نے ایک آیت یا شاید چند آیات کی تلاوت کی۔ ابو مریم حنفی نے اُن سے کہا: آپ قضائے حاجت کر کے آئے ہیں اور اب تلاوت کر رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: کیا مسیلمہ (کذاب) نے تمہیں یہ فتویٰ دیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ شخص مسیلمہ کذاب کے ساتھ رہا تھا۔

1319 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، يَفْتَحُ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يَقْرَاُ، ثُمَّ قَامَ فَبَالَ فَاَمْسَكَ الرَّجُلُ، عَنِ الْقِرَاءَةِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ:

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے لیے دروازہ کھولا' وہ اُس وقت تلاوت کر رہا تھا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں پیشاب کرنے لگے' تو وہ شخص تلاوت سے رُک گیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: (اس سے آگے متن موجود نہیں ہے)۔

1320 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ، مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ: اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، كَانَ يَقْرَاُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✵✵ ابو ایاس معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بے وضو حالت میں تلاوت کر لیتے تھے۔

1321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

1322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنِّيْ لَاَقْرَاُ جُزْئِيْ - اَوْ قَالَتْ حِزْبِيْ -، وَاِنِّيْ لَمُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ

✵✵ اسود بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اپنے جزء (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے حزب (یعنی روز کے معمول کے مطابق حصے) کو تلاوت کر لیتی ہوں' حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوئی ہوتی ہوں۔

1323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، وَادْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ جُنُبًا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو' اور تم ہر حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

1324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ يَقُوْلُ:

قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی سَلْمَانَ، فَقَرَاَ عَلَيْنَا آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ عَلٰی غَيْرِ وُضُوْءٍ

٭٭ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہمارے سامنے قرآن کی کچھ آیات کی تلاوت کی' حالانکہ وہ اُس وقت بے وضو تھے۔

1325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اَتَيْنَا سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ كَنِيفٍ لَهُ فَقُلْنَا لَهُ: لَوْ تَوَضَّاْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَرَاْتَ عَلَيْنَا سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ: (فِيْ كِتَابٍ مَكْنُوْنٍ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ) (الواقعة: 79) وَهُوَ الذِّكْرُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمَلَائِكَةُ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا شِئْنَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' تو وہ اپنے گھر سے نکل کر باہر ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نے اُن سے کہا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ وضو کر کے ہمارے سامنے فلاں' فلاں سورت کی تلاوت کر دیں (تو بڑی مہربانی ہوگی) تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پوشیدہ کتاب میں جسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں''۔

تو یہ ایک ایسا ذکر ہے جو آسمان میں ہے جسے صرف فرشتے چھوتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ہم جو چاہتے تھے اُنہوں نے وہ حصہ ہمارے سامنے تلاوت کیا۔

1326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زُرْزُرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَاُ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرِّيحُ قَالَ: لِيُمْسِكْ، عَنِ الْقِرَاءَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْهُ الرِّيحُ

٭٭ زرزر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور اُس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ تلاوت سے رُک جائے' یہاں تک کہ اُس کی ہوا خارج ہو جائے۔

1327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَقَضَيْتُ الْحَاجَةَ فِي بَعْضِ هٰذِهِ الشِّعَابِ، اَفَاَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ اَقْرَاُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں کسی گھاٹی میں قضائے حاجت کرتا ہوں' تو کیا مٹی کے ذریعہ تیمم کر کے پھر تلاوت کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ مَسِّ الْمُصْحَفِ وَالدَّرَاهِمِ الَّتِي فِيْهَا الْقُرْآنُ

باب: مصحف یا وہ دراہم' جن میں قرآن کا کچھ حصہ لکھا ہوتا ہے' اُنہیں چھونے کا حکم

1328 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِي كِتَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: لَا يُمَسُّ الْقُرْآنُ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ.

✻ ✻ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا' اُس میں یہ تحریر تھا: ''قرآن کو صرف باوضو حالت میں چھوا جائے''۔

1329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى مِثْلَهُ

✻ ✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُصْحَفَ غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ فَيَصْعَدَ مِنْ مَكَانٍ اِلٰى مَكَانٍ

✻ ✻ حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی بے وضو شخص قرآنِ مجید کو پکڑے اور اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے۔

1331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلٰى فِرَاشٍ، اُجَامِعُ عَلَيْهِ، وَاَحْتَلِمُ فِيْهِ، وَاَعْرَقُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✻ ✻ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا میں قرآن مجید کو ایسے بچھونے پر رکھ سکتا ہوں جس پر میں صحبت بھی کرتا ہوں اور اُس پر مجھے احتلام بھی ہو جاتا ہے اور اُس پر مجھے پسینہ بھی آ جاتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں!

1332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَمَسُّ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ الْمُصْحَفَ وَهُوَ فِيْ خِبَائِهِ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَبَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَبَيْنَ اَخْبِيَتِهِ ثَوْبٌ؟ قَالَ: لَا، وَلَا الْخِبَاءُ اَكَفُّ مِنَ الثَّوْبِ. قُلْتُ: فَغَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ وَهُوَ فِيْ خِبَائِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا يَضُرُّهُ. قُلْتُ: فَيَاْخُذُهُ مُطْبَقًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✻ ✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ کیا جنبی شخص اور حیض والی عورت قرآنِ مجید کو چھو سکتے ہیں جبکہ قرآن مجید غلاف میں ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر ان دونوں کے ہاتھ اور قرآنِ مجید کے غلاف کے درمیان کوئی اور کپڑا بھی ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! جی نہیں! غلاف دوسرے کپڑے کے مقابلہ میں زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: بے وضو شخص اس کے غلاف میں اُسے چھو سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ اُسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔ میں نے کہا: کیا وہ اُسے طبق کے طور پر پکڑ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُمَسُّ الْمُصْحَفُ مُفْضِيًا اِلَيْهِ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ. قُلْتُ: فَبَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَبَيْنَ اَخْبِيَتِهِ ثَوْبٌ؟ قَالَ: وَلَا الْخِبَاءُ اَكَفُّ مِنَ الثَّوْبِ؟. قُلْتُ: غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ وَهُوَ فِيْ خِبَائِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا يَضُرُّهُ. قُلْتُ: فَيَاْخُذُهُ مُطْبَقًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✻ ✻ عطاء فرماتے ہیں: قرآن مجید کو ایسا کوئی شخص چھو نہیں سکتا جو بے وضو ہو۔ میں نے کہا: اگر اس شخص کے ہاتھوں اور

غلاف کے درمیان کوئی اور کپڑا ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر بھی نہیں! کیونکہ غلاف دوسرے کپڑے کے مقابلہ میں زیادہ حفاظت والا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اگر وہ شخص بے وضو ہو اور قرآن مجید غلاف میں ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ اُسے کوئی نقصان نہیں دے گا' میں نے کہا: کیا وہ اُسے طبق کے طور پر پکڑ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَطَاوُسٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: كَرِهُوا اَنْ يَّمَسَّ الْمُصْحَفَ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✵✵ امام شعبی' طاؤس' قاسم بن محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ بے وضو حالت میں قرآن مجید کو چھوئیں۔

1335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اُحِبُّ اَنْ لَا تُمَسَّ الدَّرَاهِمُ وَالدَّنَانِيرُ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ، وَلٰكِنْ لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ مَسِّهَا، جُبِلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَكَرِهَ عَطَاءٌ اَنْ تَمَسَّ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ درہم اور دینار کو صرف باوضو حالت میں چھوا جائے لیکن کیونکہ لوگوں کی مجبوری ہے کہ وہ اُسے چھوئیں' اس لیے یہ اُن کے معمول میں شامل ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے اس چیز کو مکروہ قرار دیا ہے کہ حیض والی عورت یا جنبی شخص دینار یا درہم کو چھوئیں (جس پر کوئی آیت لکھی ہوئی ہوتی ہے)۔

1336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تُمَسُّ الدَّرَاهِمُ الَّتِيْ فِيهَا الْقُرْآنُ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ، لَا يَرَيَانِ بِهِ بَاْسًا يَقُوْلُوْنَ: جُبِلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: ایسا درہم جس میں قرآن (کا کچھ حصہ) لکھا ہوا ہو' اُسے صرف باوضو چھوا جا سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: یہ ان کی روزمرہ کی ضرورت ہے

1337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ ابْنُ سِيرِيْنَ اَسْاَلُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الدَّرَاهِمِ الَّتِيْ فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اَيَبْتَاعُ بِهَا النَّاسُ، وَفِيهَا الْكِتَابُ وَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِالْكِتَابِ يَتَبَايَعُوْنَ، اِنَّمَا يَتَبَايَعُوْنَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، لَوْ ذَهَبْتَ بِالْكِتَابِ فِيْ رُقْعَةٍ مَا اَعْطَوْكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ لَا تَمَسُّ الدَّرَاهِمُ الَّتِيْ فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✵✵ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے مجھے قاسم بن محمد سے دراہم کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا جن میں اللہ کا ذکر موجود ہوتا ہے' کیا لوگ اُسے فروخت کر سکتے ہیں جبکہ اُس میں (قرآن کی آیت کے کچھ الفاظ) تحریر ہوتے ہیں۔ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: اُس تحریر کی خرید و فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ خرید و فروخت سونے اور چاندی کی ہوتی ہے' اگر کسی رقعے میں سے وہ تحریر رخصت ہو جائے تو لوگ تمہیں کچھ نہیں دیں گے' البتہ تم

ایسے درہم کو نہ چھوؤ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے البتہ باوضو حالت میں چھو سکتے ہو۔

1338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تُمَسُّ الدَّرَاهِمُ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✷✷ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا درہم جس میں اللہ کا ذکر ہو اُسے صرف باوضو چھوا جا سکتا ہے۔

1339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَمَسُّ الدَّرَاهِمَ غَيْرُ مُتَوَضِّئٍ

✷✷ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بے وضو شخص درہم کو نہ چھوئے۔

1340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ

✷✷ ابراہیم نخعی سے اسی کی مانند منقول ہے تاہم اُنہوں نے یہ الفاظ کہے ہیں: کپڑے کے پرے سے (چھو سکتا ہے)۔

1341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْهِمْيَانِ فِيهِ الدَّرَاهِمُ فَيَاتِي الْخَلَاءَ قَالَ: لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ نَفَقَاتِهِمْ

✷✷ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے اُس تھیلی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں درہم موجود ہوتے ہیں اور پھر آدمی اُس تھیلی کو لے کر بیت الخلاء میں چلا جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: لوگوں کے لیے اپنے خرچ کے لیے انہیں رکھنا مجبوری ہے۔

1342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ: اَكْتُبُ الرِّسَالَةَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

✷✷ منصور فرماتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا میں بے وضو حالت میں کوئی خط تحریر کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَكْتُبَ الْجُنُبُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✷✷ امام شعبی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ جنبی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے۔

1344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ لَا يُقْرَاَ الْاَحَادِيثُ الَّتِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✷✷ قتادہ فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کو صرف باوضو حالت میں پڑھا جائے۔

1345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ

يَرَ بِهِ بَأْسًا

✻✻ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

1346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الْعُصْفُرِيَّ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، بَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ اَخَذَ الْمُصْحَفَ فَقَرَاَ فِيهِ. قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيِّ

✻✻ سفیان عصفری فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا' انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا اور پھر قرآن مجید پکڑا' اور اسے دیکھ کر پڑھنے لگے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت مروان بن معاویہ فزاری سے بھی سنی ہے۔

بَابُ الْعَلَائِقِ

باب: تعویذات کا حکم

1347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْقُرْآنُ كَانَ عَلَى امْرَاَةٍ فَحَاضَتْ اَوْ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ اَتَنْزِعُهَا؟ قَالَ: اِذَا كَانَ فِي قَصَبَةٍ فَلَا بَاْسَ قُلْتُ: فَكَانَ فِي رُقْعَةٍ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ اَبْغَضُ اِلَيَّ، قُلْتُ: فَلِمَ يَخْتَلِفَانِ؟ قَالَ: اِنَّ الْقَصَبَةَ هِيَ اَكَفُّ مِنَ الرُّقْعَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ يُسْاَلُ: اَيُجْعَلُ عَلٰى صَبِيٍّ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: اِذَا كَانَ فِي قَصَبَةٍ مِنْ حَدِيدٍ، اَوْ قَصَبَةٍ مَا كَانَتْ فَنَعَمْ، وَاَمَّا رُقْعَةٌ فَلَا فَقَالَ: فِي الشَّقِيقَةِ وَهُوَ اللَّوْحُ فِي قِلَادَةِ الصَّبِيِّ فَيَقُوْلُ: لَا تَطْهُرُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قرآن مجید ایک عورت کے جسم پر تھا (یعنی قرآن کی آیت کا تعویذ اُس نے پہنا ہوا تھا) اُس عورت کو حیض آ گیا' یا اُسے جنابت لاحق ہوگئی تو کیا وہ اُسے اُتار دے گی؟ انہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ منڈھا ہوا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے کہا: وہ رقعہ میں تھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ میرے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ میں نے کہا: ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: قصبہ (بانس یا نرکل کا خول) رقعہ سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے میں اُنہیں سن چکا تھا' ان سے دریافت کیا گیا: کیا بچے پر قرآن رکھا جا سکتا ہے؟ (یعنی بچے کو قرآن کی آیت والا تعویذ پہنایا جا سکتا ہے) انہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ لوہے کے خول میں ہو یا کسی بھی چیز کے خول میں ہو تو یہ ٹھیک ہے' لیکن جہاں تک صرف کاغذ کا تعلق ہے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے شقیقہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ وہ لوح ہوتی ہے جو بچے کے ہار میں ہوتی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: یہ پاک نہیں ہوتی۔

1348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْاِسْتِعَاذَةِ تَكُوْنُ عَلَى الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ فِیْ قَصَبَةٍ اَوْ رُقْعَةٍ يَجُوْزُ عَلَيْهَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے اُس تعویذ کے بارے میں دریافت کیا جو حیض والی عورت نے یا جنبی شخص نے پہنا ہوا ہوتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ کسی خول میں ہو یا رقعہ میں ہو جس پر (کوئی چیز منڈھی ہوئی ہو)۔

1349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، قَالَا: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُعَلِّقُوْا مَعَ الْقُرْآنِ شَيْئًا

٭٭ حسن بصری اور منصور فرماتے ہیں: علماء اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ قرآن کے کسی بھی حصے کو (تعویذ کے طور پر) لٹکایا جائے۔

بَابُ الْخَاتَمِ

باب: انگوٹھی کا حکم

1350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَاتَمٌ فِیْ يَدِ حَائِضٍ اَوْ جُنُبٍ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ اِنَّمَا فِی الْخَاتَمِ الْحَرْفُ، اَوِ الشَّیْءُ الْيَسِيرُ قُلْتُ: فَغَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ وَيَاْتِی الْخَلَاءَ وَهُوَ فِیْ يَدِهٖ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک انگوٹھی جو کسی حیض والی عورت یا جنبی شخص کے ہاتھ میں ہوتی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی' اگر اُس انگوٹھی میں کوئی ایک حرف یا کوئی معمولی سی چیز لکھی ہوئی ہو۔ میں نے کہا: بے وضو شخص یا کوئی شخص جو قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء میں جاتا ہے اور یہ انگوٹھی اُس کے ہاتھ میں ہوتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ انگوٹھی اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

1351 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْخَاتَمِ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ وَهِیَ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ قُلْتُ: فَاِنِّیْ اَدْخُلُ الْكَنِيفَ وَتُصِيبُنِی الْجَنَابَةُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ وَقَالَ: اَفْتَانِیْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

٭٭ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے اُس انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس میں اللہ کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اور اُس آدمی کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا: مجھے جنابت لاحق ہوتی ہے' یا میں بیت الخلاء میں داخل ہو جاتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی نے یہ

بات بیان کی کہ سعید بن میسب نے مجھے یہی فتویٰ دیا ہے۔

1352 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر لفظ "محمد" نقش تھا۔

1353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ فِيْ خَاتَمِ عَلِيٍّ تَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

٭٭ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: "اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے جو بادشاہ ہے"۔

1354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ فِيْ خَاتَمِ عَلِيٍّ تَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

٭٭ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: "اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے جو بادشاہ ہے"۔

1355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَكَانَ لَا يَلْبَسُهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی انگوٹھی پر لا الٰہ الا اللہ نقش تھا' لیکن وہ اسے پہنتے نہیں تھے۔

1356 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، نَقَشَ فِيْ خَاتَمِهِ اسْمَهُ وَكَانَ لَا يَلْبَسُهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی انگوٹھی پر اپنا نام نقش کروایا تھا' لیکن وہ اُسے پہنتے نہیں تھے۔

1357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: كَرِهَ اَنْ يُكْتَبَ فِي الْخَاتَمِ آيَةٌ تَامَّةٌ اِلَّا بَعْضَهَا

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ منقول ہے کہ اُنہوں نے انگوٹھی پر ایک مکمل آیت لکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اُس کا کچھ حصہ لکھا جا سکتا ہے۔

1358 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْرَجَ اِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ خَاتَمًا نَقْشُهُ تِمْثَالٌ، وَاَخْبَرَنَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَهُ مَرَّةً - اَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ: فَغَسَلَهُ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَنَا فَشَرِبَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ایک انگوٹھی ہمیں نکال کر دکھائی جس کا نقش' تمثال (کسی چیز کی تصویر) تھا' اُنہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک یا دو مرتبہ پہنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ہمارے ساتھ

موجود افراد میں سے ایک صاحب نے اُسے دھویا اور پھر اُس پانی کو پی لیا۔

1359 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ فِي خَاتَمِ ابْنِ مَسْعُودٍ، شَجَرَةٌ اَوْ بَيْنَ ذُبَابَيْنِ

✵✵ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں ایک درخت تھا' یا شاید دو مکھیوں کے درمیان تھا۔

1360 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَسَدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں دو آدمیوں کے درمیان ایک شیر کا نقش تھا۔

1361 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كُرْكِيٌّ - اَوْ قَالَ: طَائِرٌ لَهُ رَاْسَانِ -، وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْخُمُسُ لِلّٰهِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں کرکی کا نقش تھا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک پرندہ نقش تھا جس کے دو سر تھے۔ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا: "خمس' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے"۔

1362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الْخَاتَمِ يُكْتَبُ فِيهِ ذِكْرُ اللّٰهِ فَكَرِهَهُ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسی انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا' جس میں "اللہ" کا نام لکھا گیا ہو' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

1363 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، نَقَشَا فِي خَوَاتِيمِهِمَا ذِكْرَ اللّٰهِ

✵✵ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی انگوٹھیوں میں "اللہ" کا نام نقش تھا۔

كِتَابُ الصَّلَاةِ

کتاب: نماز کے بارے میں روایات

بَابُ مَا يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الثِّيَابِ

باب: (نماز کی ادائیگی کے لیے) آدمی کے لیے کتنے کپڑے کافی ہوں گے؟

1364 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُو يَعْقُوبَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِ: لَاَتْرُكُ ثِيَابِي عَلَى الْمِشْجَبِ وَاُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

ابن جریج نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اوقات میں اپنے کپڑے کھونٹی پر رہنے دیتا ہوں اور ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر لیتا ہوں۔

1365 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي

1364 - صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به، حديث:354، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، حديث:830، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، جماع ابواب اللباس في الصلاة، باب الرخصة في الصلاة في الثوب الواحد، حديث:733، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الاباحة للمصلي ان يصلي في الثوب الواحد، حديث:2326، موطا مالك، كتاب صلاة الجماعة، باب الرخصة في الصلاة في الثوب الواحد، حديث:321، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب جماع اثواب ما يصلى فيه، حديث:535، السنن الصغرى، كتاب القبلة' الصلاة في الثوب الواحد، حديث:759، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في الصلاة في الثوب الواحد، حديث:3125، السنن الكبرى للنسائي، الصلاة في الثوب الواحد، حديث:824، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب لبس المصلي، باب الصلاة في ثوب واحد، حديث:3048، مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7437، مسند ابي حنيفة، ابو حنيفة ، حديث:17، مسند الحميدي، احاديث ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:909، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:955

سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ

✵✵ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جسے آپ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا اور اُس کے کنارے مخالف سمت میں (کندھوں میں) ڈالے ہوئے تھے۔

سفیان ثوری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں''۔

1366 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جسے آپ نے توشیح کے طور پر (لپیٹا ہوا تھا)۔

1367 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز جو ادا کی تھی وہ آپ نے ایک کپڑے میں ادا کی تھی جس کے (کنارے) مخالف سمت میں رکھے ہوئے تھے (اور وہ نماز آپ نے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تھی۔

1368 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِلْحَفَةٍ مُوَرَّسَةٍ مُتَوَشِّحًا بِهَا

✵✵ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آخری نماز جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی تھی وہ ایک ورس لگی ہوئی چادر میں ادا کی تھی' جسے آپ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

1369 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كِسَاءٍ مُخَالِفٍ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ يَتَّقِي بِالْكِسَاءِ خَصَرَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الْحَافِزِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا کی' جسے آپ نے مخالف سمتوں میں ڈالا ہوا تھا' یہ ٹھنڈے دن کی بات ہے اور آپ بیٹھنے والے شخص کی طرح اُس چادر کے ذریعہ زمین کی ٹھنڈک سے بچ رہے تھے۔

1370 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْحٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ عَرَّسَ اِلَى مَاءٍ فَجَاءَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ مَاشٍ فَعَرَّسَ اِلَى ذٰلِكَ

الْمَاءِ فَهَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: اَنَا مُعَاذٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ مَا لَكَ بَعِيرٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَكَاَنَّهُ يَتَعَرَّ اِزَارَهُ فَاتَّزَرَ فَصَلَّى فِيْ مُتَّزَرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِمُعَاذٍ: قُمْ فَارْحَلْ، وَاَحْسِنِ الْحَقِيقَةَ، وَاجْعَلْ لِنَفْسِكَ مِقْعَدًا فَقَالَ: مَا اُحْسِنُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَلَ، وَجَعَلَ لَهُ مَجْلِسًا وَاَرْدَفَهُ مَعَهُ

٭٭ محمد بن مسیح بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ایک پانی کے قریب پڑاؤ کیا' اسی دوران حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے' اُنہوں نے بھی اُس پانی کے قریب پڑاؤ کیا' نبی اکرم ﷺ کو آہٹ محسوس ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میں معاذ ہوں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ نہیں ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' یوں جیسے آپ تہبند کو درست کر رہے ہیں' پھر آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُٹھو! اور سوار ہو جاؤ! اور پالان اچھی طرح کرنا اور اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ رکھنا۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ اچھی طرح سے نہیں رکھ سکتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ خود کھڑے ہوئے' آپ نے پالان رکھا اور اُن کے بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی اور اُنہیں اپنے پیچھے بٹھایا۔

1371 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا فَصَلِّ فِيهِ مُتَوَشِّحًا، وَاِذَا كَانَ صَغِيرًا فَصَلِّ فِيهِ مُتَّزِرًا

٭٭ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کپڑا زیادہ ہو تو تم توشیح کے طور پر اُسے لپیٹ کر اُس میں نماز ادا کرو' اور جب چھوٹا ہو تو اُسے تہبند کے طور پر استعمال کر کے اُس میں نماز ادا کرو"۔

1372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ، فَقَالَ: لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ اِذَا لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا ثَوْبًا وَاحِدًا فَلْيَتَّزِرْهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو ایک کپڑے میں اُسے لپیٹ کر نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو' جب کسی شخص کو صرف ایک ہی کپڑا ملے تو وہ اُسے تہبند بنا لے۔

1373 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُصَلِّي اَحْيَانًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَطَابَقَ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِمَا . فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ يَحْيَى يَذْكُرُهُ

✸✸ قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر لیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ جب نماز کھڑی ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے دو کپڑوں کو ملا دیا اور پھر اُن میں نماز ادا کر لی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو سنائی تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے یحییٰ کو اس کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

1374 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِه

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو وہ اُس کے دونوں کنارے مخالف سمت میں کندھوں پر ڈال لے''۔

1375 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِه مِنْهُ شَىْءٌ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اُس کے کندھے پر کپڑے میں سے کوئی چیز نہ ہو''۔

1376 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اِذَا كَانَ الْاِزَارُ صَغِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُوَشِّحَهٗ فَلْيُصَلِّ بِمِئْزَرٍ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب تہبند کا کپڑا چھوٹا ہو اور آدمی اُسے توشیح کے طور پر نہ لپیٹ سکتا ہو تو اُسے تہبند کے طور پر باندھ کر نماز ادا کر لے۔

1377 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: يُصَلِّى الْمَرْءُ فِى الثَّوْبِ، وَاِنْ كَانَ ذَا سَعَةٍ وَّلٰكِنْ لِيَتَوَشَّحْ بِه، وَاَحَبُّ اِلَىَّ اَنْ يُصَلِّىَ فِى الرِّدَاءِ مَعَ الْاِزَارِ

ثُمَّ اَخْبَرَنَا خَبَرًا اَخْبَرَهٗ اِيَّاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ مِنْ آخِرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتًا قَالَ: فَكُنَّا نَاْتِيهِ فِىْ بَيْتِه فَاَمَّنَا فِىْ بَيْتِه فِىْ بَنِىْ سَلِمَةَ وَنَحْنُ نَفَرٌ، فَقَامَ فَاَمَّنَا، وَاِنَّ مِشْجَبَهٗ لَمَوْضُوعٌ عَلَيْهِ رِدَاؤُهٗ قَالَ: فَتَوَشَّحَ ثَوْبًا قَالَ: مَا تَطْلُعُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ،

قَالَ مُحَمَّدٌ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: بِسَاجَةٍ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُهٗ اِلَّا يُرِيْنَا اَنَّ ذٰلِكَ لَا بَاْسَ بِه. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: اَنَا وَاَبِىْ وَخَالِىْ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے

جبکہ وہ کپڑا کھلا ہوا اور آدمی کو اُسے توشیح کے طور پر لپیٹنا چاہیے اور میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے' آدمی تہبند کے ساتھ چادر اوڑھ کر نماز ادا کرے۔

پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے' امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا انتقال صحابہ کرام میں آخر میں ہوا' امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم بنوسلمہ کے محلہ میں موجود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے ہماری امامت کی' ہم کچھ لوگ تھے جب وہ اُٹھ کر ہماری امامت کرنے لگے تو اُس وقت اُن کی بڑی چادر کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی' تو اُنہوں نے کہا: تم اس کپڑے کو توشیح کے طور پر لپیٹ لو اور پھر یہ کہا کہ تمہارے کندھے میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا' وہ چادر بُنی ہوئی تھی۔
راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے ایسا اس لیے کیا تھا تا کہ ہمیں دکھائیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں' میرے والد اور میرے ماموں بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں۔

1378 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَالَ: - اَحْسَبُهُ قَالَ: اتَّزَرَ بِهِ -

✽✽ عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑے ہمیں نماز پڑھائی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے اُسے تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا۔

1379 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَالَ: فَقُلْتُ: اَتُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّالثِّيَابُ اِلٰى جَنْبِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنْ اَجْلِ اَحْمَقَ مِثْلِكَ

✽✽ عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: کیا آپ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے؟ جبکہ آپ کے کپڑے آپ کے پہلو میں موجود ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ تمہارے جیسے بیوقوف شخص کی وجہ سے کی ہے۔

1380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

✽✽ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جسے اُنہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالا ہوا تھا۔

1381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَّهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

✻ ✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُنہوں نے لوگوں کی امامت ایک کپڑے میں کی' جسے اُنہوں نے مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

1382 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ حِرَاشٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

✻ ✻ مسعود بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں اُن لوگوں کی امامت کی جسے اُنہوں نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

1383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ: اَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ مُسَفَّرَةٍ مُتَوَشِّحًا بِهَا. وَالْمُسَفَّرَةُ: الْمِلْحَفَةُ

✻ ✻ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک لحاف (چادر) کپڑا پہن کر ہماری امامت کی جسے اُنہوں نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) المسفرہ سے مراد لحاف ہے۔

1384 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اخْتَلَفَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ اُبَيٌّ: يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: فِيْ ثَوْبَيْنِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ: اخْتَلَفْتُمَا فِيْ اَمْرٍ، ثُمَّ تَفَرَّقْتُمَا فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ بِاَيِّ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ لَوْ اَتَيْتُمَا لَوَجَدْتُمَا عِنْدِيْ عِلْمًا الْقَوْلُ مَا قَالَ اُبَيٌّ، وَلَمْ يَاْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

✻ ✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان ایسے شخص کے بارے میں اختلاف ہو گیا جو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے' تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے' جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: (کم از کم) دو کپڑے ہونے چاہئیں۔ اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے ان دونوں صاحبان کو پیغام بھجوا کر بلوایا اور پھر بولے: تم دونوں نے اس معاملہ میں اختلاف کیا اور پھر دونوں (کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر) ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' لوگوں کو یہ پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون سی رائے کو اختیار کریں' اگر تم (میرے پاس) آتے تو تمہیں میرے پاس اس بارے میں علم مل جاتا' اصل قول وہ ہے جو اُبی نے بیان کیا ہے اور غلطی عبداللہ بن مسعود نے بھی نہیں کی۔

1385 - آثارِ صحابہ: عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اخْتَلَفَا فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اُبَيٌّ: لَا بَاْسَ بِهِ، قَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَالصَّلَاةُ فِيْهِ جَائِزَةٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ النَّاسُ لَا يَجِدُوْنَ الثِّيَابَ، وَاَمَّا اِذْ وَجَدُوْهَا فَالصَّلَاةُ فِيْ ثَوْبَيْنِ، فَقَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: الْقَوْلُ مَا قَالَ اُبَيٌّ، وَلَمْ يَاْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

✻ ✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک کپڑے میں

نماز ادا کرنے کے بارے میں اختلاف ہوگیا تو حضرت اُبی نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایک کپڑے میں نماز ادا کی تو ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا' یہ اُس وقت کی صورتِ حال تھی جب لوگوں کو کپڑے میسر نہیں تھے لیکن جب کپڑے میسر ہوگئے تو پھر نماز دو کپڑوں میں نماز ادا کی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا: قول وہی ہے جو اُبی نے بیان کیا ہے اور عبداللہ بن مسعود نے بھی کوئی کوتاہی (غلطی) نہیں کی ہے۔

1386 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: اَوَ كُلُّكُمْ تَجِدُونَ ثَوْبَيْنِ؟ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اُصَلِّي الْعَصْرَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَوَسِّعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، جَمَعَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ فِي اِزَارٍ وَّقَمِيصٍ، وَاِزَارٍ فِي اِزَارٍ، وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ قَالَ: - وَاَحْسَبُهُ قَالَ: فِي تُبَّانٍ وَّرِدَاءٍ فِي تُبَّانٍ، وَقَمِيصٍ فِي تُبَّانٍ وَّقَبَاءٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو ایک شخص اُن کے سامنے کھڑا ہوا اور اُس نے دریافت کیا: میں نے عصر کی نماز ایک کپڑے میں ادا کرلی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی عطا کردے تو تم اپنی ذات پر فراخی کرو اور آدمی ایک سے زیادہ کپڑے پہنے' آدمی تہبند اور چادر میں نماز ادا کرے' یا قمیص اور تہبند میں ادا کرے' یا تہبند اور قبا میں ادا کرے' یا شلوار اور قبا میں ادا کرے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پاجامہ اور چادر میں ادا کرے' یا پاجامہ اور قمیص میں ادا کرے' یا پاجامہ اور قبا میں ادا کرے۔

1387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا اَدْنٰى مَا اُصَلِّي فِيهِ مِنَ الثِّيَابِ صَلَاةَ التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: فِي ثَوْبٍ قُلْتُ: مُتَوَشِّحًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کم از کم کتنے کپڑوں میں' میں نفل ادا کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک کپڑے میں! میں نے دریافت کیا: کیا اُسے توشیح کے طور پر لپیٹا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1388 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اِلَّا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

✵✵ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: وہ خط جسے نبی اکرم ﷺ نے عمرو بن حزم کے نام لکھا تھا' اُس میں یہ تحریر تھا: ''کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا نہ کرے' البتہ (اگر کرتا ہے) تو اُس کے سرے مخالف سمت میں ڈال لے''۔

1389 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلّٰى رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ اَعْلَامٍ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ اِلٰى اَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ، وَائْتُونِي بِاَنْبِجَانِيَّةٍ، فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کڑھائی والی قمیص میں نماز ادا کی جب آپ نے نماز ادا کی تو فرمایا: اس قمیص کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اُس کی انبجانی چادر میرے پاس لے آؤ کیونکہ اس چادر نے میری نماز کے ارتکاز میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔

1390 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَسَاهُ ثَوْبَيْنِ وَهُوَ غُلَامٌ قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي مُتَوَشِّحًا بِهِ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: اَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ تَلْبَسُهُمَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰى. فَقَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي اَرْسَلْتُكَ اِلٰى وَرَاءِ الدَّارِ لَكُنْتَ لَابِسَهُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَتَزَيَّنَ لَهُ اَمِ النَّاسُ؟ قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: بَلِ اللّٰهُ

فَاَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ - اَوْ عَنْ عُمَرَ - قَدِ اسْتَيْقَنَ نَافِعٌ اَنَّهُ عَنْ اَحَدِهِمَا، وَمَا اُرَاهُ اِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَشْتَمِلُ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ لِيَتَوَشَّحْ بِهِ، مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ، ثُمَّ لِيُصَلِّ

قَالَ لِي نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرٰى لِاَحَدٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَّسَرَاوِيلَ، وَاِنْ كَانَتْ جُبَّةً وَّرِدَاءً دُوْنَ اِزَارٍ وَّسَرَاوِيلَ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں پہننے کے لیے دو کپڑے دیئے وہ اُن دنوں نوجوان تھے جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے ایک کپڑا توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا ہے اور نماز ادا کر رہے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں جنہیں تم پہن لو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں گھر سے باہر تمہیں (کسی جگہ) بھجواتا تو تم اسے پہن لیتے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے اُس کے لیے آرائش کی جائے یا لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں؟ تو نافع کہتے ہیں: میں نے کہا: جی نہیں! (بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے)۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے نافع کو یہ یقین ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میرا یہ خیال ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی بھی شخص نماز کے دوران یہودیوں کی طرح شملہ نہ لٹکائے کہ اُسے توشیح کے طور پر لپیٹ لے جس شخص کے پاس دو کپڑے ہوں وہ اُنہیں پہن کر نماز ادا کرے"۔

نافع نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک کسی بھی شخص کے لیے تہبند کے بغیر یا شلوار کے بغیر نماز ادا کرنا جائز

نہیں ہے اگرچہ اُس تہبند یا شلوار کے علاوہ اُس کے پاس جبہ اور چادر بھی ہو۔

1391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ اُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ: اَلَمْ اَكْسِكَ ثَوْبَيْنِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَرْسَلْتُكَ اِلٰى فُلَانٍ اَكُنْتَ ذَاهِبًا فِي هٰذَا الثَّوْبِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: اللّٰهُ اَحَقُّ مَنْ تَزَيَّنُ لَهُ - اَوْ مَنْ تَزَيَّنْتَ لَهُ -

✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا میں نے تمہیں پہننے کے لیے دو کپڑے نہیں دیئے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں فلاں آدمی کے پاس بھیجوں تو کیا تم اسی طرح ایک کپڑا پہن کر چلے جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے اُس کے لیے تم آرائش کرو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک پایا جاتا ہے لیکن مفہوم یہی ہے)۔

1392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَشْتَمِلُ فِي الثَّوْبِ؟ قَالَ: لَا التَّوَشُّحُ اَسْتَرُ، يَرُدُّ الْمَرْءُ اِزَارَهُ عَلٰى فَرْجِهِ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْتَزِرَ بِهِ فَيُصَلِّيَ فِيهِ قَطُّ اِذَا صَغُرَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا اِزَارٌ وَعِنْدَهُمَا رِدَاءٌ وَاحِدٌ فَقَامَا يُصَلِّيَانِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ يَرْتَدِيَا ذٰلِكَ الرِّدَاءَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا وَعَلَيْهِمَا اِزَارُهُمَا اَوْ يَتَوَشَّحَانِ اِزَارَيْهِمَا وَيَدَعَانِ الرِّدَاءَ قَالَ: بَلْ يُصَلِّيَانِ فِي اِزَارَيْهِمَا، وَالرِّدَاءُ جَمِيعًا اَحَبُّ اِلَيَّ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! توشیح زیادہ پردہ والی ہوتی ہے آدمی اپنے تہبند کو اپنی شرمگاہ پر دو مرتبہ لپیٹ لے وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اس طرح تہبند باندھے اور اس میں نماز ادا کرے جبکہ وہ کپڑا کم ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر دو آدمی ہوں اور اُن دونوں کے پاس الگ تہبند ہوں لیکن دونوں کے پاس چادر ایک ہو اور پھر وہ دونوں نماز ادا کرنے لگیں تو آپ کے نزدیک یہ صورتِ حال زیادہ پسندیدہ ہوگی کہ وہ دونوں اُس چادر کو اپنے اوپر لپیٹ لیں یا یہ ہے وہ دونوں اپنے تہبند کے اندر نماز ادا کرلیں یا وہ اپنے تہبند کو توشیح کے طور پر لپیٹیں اور چادر کو چھوڑ دیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے وہ دونوں اپنے تہبند اور چادر سمیت نماز ادا کریں۔

1393 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي شَمْلَةٍ، اَوْ بُرْدَةٍ عَقَدَهَا عَلَيْهِ

✵ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا کی تھی جسے آپ نے اپنے جسم پر باندھ لیا تھا۔

1394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ

مُثْنِيًا عَلَى الْفَرْجِ فَلَا بَأْسَ

✻✻ معمر فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے اور اُس نے اُسے اپنی شرمگاہ پر دُہرا کر کے باندھا ہوا ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَمِيْصِ

باب: قمیص میں نماز ادا کرنا

1395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ طَاوُسٍ، يُصَلِّي فِي جُبَّةٍ وَّلَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَّلَا رِدَاءٌ فَسَأَلْتُهُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَاهُ، كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي جُبَّةٍ وَّحْدَهَا، وَالْقَمِيْصِ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ لَا يَصِفُهُ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے کو جُبّہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے کوئی تہبند نہیں باندھا ہوا تھا اور اُن کے جسم پر کوئی چادر نہیں تھی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اُن کے والد اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ صرف جُبّہ پہن کر نماز ادا کر لیں یا قمیص پہن کر نماز ادا کر لیں' جبکہ وہ اُن کی صفت کو بیان نہ کرتی ہو (یعنی جسم کے اعضاء اُس سے ظاہر نہ ہوتے ہوں)۔

1396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: أَكُلُّ إِنْسَانٍ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟ فَكَانَ يَقُولُ: يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الْجُبَّةِ وَحْدَهَا، وَالْقَمِيْصِ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ كَثِيفًا، وَإِذَا صَغُرَ الْإِزَارُ فَلَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَتَوَشَّحَهُ فَلْيَتَّزِرْهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس سے جب ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کا سوال کیا جاتا تو وہ دریافت کرتے تھے: کیا ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟ وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی صرف جُبّہ پہن کر یا صرف قمیص پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے جبکہ وہ موٹی ہو' جب تہبند اتنا چھوٹا ہو کہ آدمی اُسے توشیح کے طور پر لپیٹ سکے تو پھر آدمی کو اُسے تہبند کے طور پر پہن لینا چاہیے۔

1397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْقَمِيْصُ أُصَلِّي فِيهِ وَحْدَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَانَ كَثِيفًا قَالَ: قُلْتُ: الْفَرْوُ أُصَلِّي فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا بَأْسُهُ قَدْ دُبِغَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں صرف قمیص میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ موٹی ہو' میں نے دریافت کیا: کیا میں صرف فرو پہن کر نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اُس کی دباغت ہو چکی ہو۔

1398 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ إِذَا كَانَ ضَيِّقًا لَا بَأْسَ بِهِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی ایک قمیص میں نماز ادا کر سکتا ہے جبکہ وہ تنگ ہو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: دَخَلَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَأَلَهُمَا: الرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ: نَعَمْ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَشُدَّ عَلٰى حَقْوَيْهِ شَيْئًا

٭٭ صباح بیان کرتے ہیں: عطاء اور مجاہد' عبدالحمید بن عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے ان دونوں حضرات سے دریافت کیا: کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ مجاہد نے جواب دیا کہ مجھے یہ پسند ہے' آدمی اپنے کولہوں پر بھی کوئی چیز باندھ لے۔

1400 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، وَعَنْ اَبِيهِ: اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَمَّهُمْ فِيْ قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ اِزَارٌ وَلَا رِدَاءٌ، وَقَالَ جَابِرٌ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ قَمِيصٍ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُنہوں نے لوگوں کی امامت ایک قمیص پہن کر کی' اُنہوں نے جسم پر کوئی چادر نہیں باندھی اور کوئی تہبند نہیں باندھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قمیص میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقِبَاءِ وَالسَّرَاوِيلِ

باب: قباء اور شلوار میں نماز ادا کرنا

1401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقِبَاءِ وَاَنَا اَسْمَعُ: اَيُصَلِّي فِيهِ الْمَرْءُ وَحْدَهُ؟ فَقَالَ: الْقِبَاءُ مُفَرَّجٌ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ صَلَّى فِيهِ وَحْدَهُ وَلٰكِنْ لِيَتَّزِرْ عَلَيْهِ، اَوْ تَحْتَهُ اِزَارٌ قُلْتُ لَهُ: اَفَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيلِ وَحْدَهَا؟ فَقَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ غَيْرَهَا. وَفِيْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرٍو فِيْ ذٰلِكَ بَيَانٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے قباء کے بارے میں سوال کیا گیا' میں اسے سن رہا تھا' کیا آدمی صرف قباء پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے' اُنہوں نے جواب دیا: قباء کھلی ہوتی ہے' اگر ایسا نہ ہو تو آدمی اُسے پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے' تاہم آدمی کو تہبند بھی باندھنا چاہیے' یا اُس کے نیچے ازار (یعنی شلوار یا پاجامہ یا تہبند) ہونا چاہیے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آدمی صرف شلوار پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر اُسے شلوار کے علاوہ کچھ نہیں ملتا (تو کرسکتا ہے)۔

معمر نے اپنی سند کے ساتھ جو روایت نقل کی ہے' اُس میں بھی اسی بات کا بیان ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ لَا يَدْرِي اَطَاهِرٌ اَمْ لَا

باب: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جس کے بارے میں یہ پتا نہ ہو کہ کیا وہ پاک ہے یا نہیں؟

1402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ اُعِرْتُهُ لَا اَدْرِي

اَطَاهِرٌ اَمْ لَا؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسے کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہوں' جسے میں نے عاریت کے طور پر لیا ہو اور مجھے یہ پتا نہ ہو کہ کیا وہ پاک ہے یا نہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنِ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَوْبًا مِنْ مُشْرِكٍ اَوِ اسْتَعَارَهُ فَلْيُصَلِّ فِيْهِ، وَلَا يَغْسِلُهُ اِلَّا اَنْ يَعْرِفَ فِيْهِ شَيْئًا

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جو مسلمان ہے وہ کسی مشرک شخص سے کوئی کپڑا خریدتا ہے یا اُسے عاریت کے طور پر لیتا ہے' تو وہ اُس کپڑے میں نماز ادا کرلے اور اُسے نہ دھوئے' البتہ اگر اُس کپڑے میں نجاست لگی ہوئی نظر آجاتی ہے (تو حکم مختلف ہے)۔

1404 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ وَالْيَهُوْدِيِّ، اِلَّا اَنْ يَعْلَمَ فِيْهِ شَيْئًا

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ آدمی کسی عیسائی' مجوسی یا یہودی شخص کے کپڑے میں نماز ادا کرلے' البتہ اُسے اُس کپڑے میں کسی نجاست کا علم ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي السَّيْفِ وَالْقَوْسِ

باب: تلوار یا قوس لٹکا کر نماز ادا کرنا

1405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَرَوْنَ السَّيْفَ رِدَاءً

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ تلوار بھی چادر کی طرح ہے۔

1406 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: الْقَوْسُ رِدَاءٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: کمان' چادر ہے۔

1407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ رِدَاءً يُصَلِّي فِيْهِ طَرَحَ عَلٰى كَتِفَيْهِ - اَوْ قَالَ: عَلٰى عَاتِقِهِ عِقَالًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کو جب کوئی چادر نماز ادا کرنے کے لیے نہیں ملتی تھی تو وہ اپنے کندھوں پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے کندھے پر رسّی ڈال لیتے تھے۔

بَابُ السَّدْلِ

باب: سدل (کے طور پر کپڑے کو لٹکانا)

1408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَطَاءً، يَسْدُلُ ثَوْبَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سدل کے طور پر اپنا کپڑا لٹکاتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔

1409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِالسَّدْلِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: سدل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، كَرِهَ السَّدْلَ

٭٭ ابراہیم نخعی نے سدل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

1411 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ النَّخَعِيِّ: اَنَّهُ كَانَ يَسْدُلُ

٭٭ عبدالرحمٰن بن اسود نخعی کے بارے میں منقول ہے' وہ سدل کرتے تھے۔

1412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ يَسْدُلَانِ عَلٰى قَمِيْصِهِمَا.

٭٭ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری اور ابن سیرین کو اپنے قمیصوں پر سدل کے طور پر کپڑا لٹکائے ہوئے دیکھا ہے۔

1413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ رَاَى، الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

٭٭ معمر نے اُس شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جس نے حسن بصری اور ابن سیرین کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّلُفَّ الرَّجُلُ رِدَاءَهٗ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ قَالَ: يَنْشُرُهٗ

٭٭ مجاہد اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی چادر کو اپنے کندھوں پر لپیٹ لے' وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کو اُسے پھیلانا چاہیے۔

1415 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَدَلَ ثَوْبَهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَعَطَفَ ثَوْبَهٗ عَلَيْهِ.

٭٭ امام عبدالرزاق' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے علی بن اقمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے اپنے کپڑے کو سدل کے طور پر لٹکایا ہوا تھا اور وہ شخص اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ کپڑا اُس کے جسم پر لپیٹ دیا۔

1416 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ سفیان ثوری ایک شخص کے حوالے سے ابوعطیہ وادعی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ نقل کرتے ہیں۔

1417 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَاهُ: كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: اَبُو عُبَيْدَةَ، وَكَانَ اَبِيْ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُ

٭٭ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: میرے والد یہ ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

1418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ.

٭٭ مجاہد نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے اس چیز کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْهُمَا اَنَّهُمَا يَكْرَهَانَهُ، مُجَاهِدٌ - اَحْسَبُهُ قَالَ: وَطَاوُسٌ -

٭٭ عبدالکریم نامی راوی نے ان دونوں حضرات کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں اسے مکروہ قرار دیتے تھے' اُن میں سے ایک صاحب مجاہد ہیں اور دوسرے کے بارے میں میرا خیال ہے' وہ طاؤس ہیں۔

1420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّدْلَ

٭٭ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

1421 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ اِلَّا اَنْ يُمْسِكَ بِطَرَفَيْهِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ الثَّوْرِيَّ اِذَا صَلَّى ضَمَّ طَرَفَيِ الثَّوْبِ بِيَدِهِ اِلَى صَدْرِهِ

٭٭ امام ابوحنیفہ نے حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے' البتہ اگر اُس کے دونوں کناروں کو پکڑ لیا جائے (یا باندھ لیا جائے) تو حکم مختلف ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو دیکھا ہے' جب وہ نماز ادا کرتے تھے تو وہ اپنے کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ اپنے سینہ پر ایک دوسرے سے ملا لیتے تھے۔

1422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

1423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: رَاٰی قَوْمًا سَادِلِینَ فَقَالَ: کَاَنَّهُمُ الْیَهُودُ خَرَجُوْا مِنْ فُهْرِهِمْ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: مَا فُهْرُهُمْ؟ قَالَ: کَنَائِسُهُمْ

✲✲ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُنہوں نے کچھ لوگوں کو سدل کے طور پر کپڑے لٹکائے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ گویا کہ یہود ہیں جو اپنے ''فہر'' سے نکلے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: اُن کے فہر سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُن کے عبادت خانے۔

1424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُوْلُ: اِذَا یَرَاٰی الْاِسْبَالَ وَهُوَ یُصَلِّی فَلْیُسَرِّحْ عَلَیْهِ رِدَاءَهُ. فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِطَاوٗسٍ فَقَالَ: ذٰلِكَ خَیْرٌ وَاَحْسَنُ

✲✲ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب وہ کسی شخص کو نماز کے دوران کپڑا لٹکائے ہوئے دیکھتے تو اُس کی چادر کو اُس پر لوٹا دیتے تھے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ طاؤس سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بہتر اور عمدہ ہے۔

1425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ قَالَ: رَاَیْتُ طَاوٗسًا، یُصَلِّی وَقَدْ وَضَعَ رِدَاءَهُ تَحْتَ عَضُدِهِ

✲✲ ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنی چادر اپنے بازو کے نیچے رکھی ہوئی تھی۔

1426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ: اَنَّهُ کَانَ لَا یَرَی بَاْسًا اَنْ یَسْدُلَ الرَّجُلُ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ قَمِیصٌ، فَاَمَّا اِذَا کَانَ عَلَیْهِ اِزَارٌ فَلَا یَسْدُلُ

✲✲ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نے سدل کیا ہوا ہو جبکہ اُس کے جسم پر قمیص موجود ہو' لیکن اگر اُس نے صرف شلوار پہنی ہوئی ہو تو پھر وہ سدل نہیں کرے گا۔

1427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: - اَحْسَبُهُ عَامِرًا الْاَحْوَلَ -، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ: اَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ السَّدْلَ وَیَرْفَعُ فِیْ ذٰلِكَ حَدِیْثًا، ثُمَّ ذَکَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✲✲ عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی نقل کرتے تھے' اُنہوں نے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِی الثَّوْبِ الَّذِی یُجَامِعُ فِیهِ، وَیَعْرَقُ فِیهِ الْجُنُبُ

باب: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جس کو پہن کر آدمی نے صحبت کی ہو یا جس میں کسی جنبی شخص کو پسینہ آیا ہو

1428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ کَانَ یُصَلِّی فِی الثَّوْبِ الَّذِی

یَعْرَقُ فِیْهِ الْجُنُبُ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اُس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جس میں جنبی شخص کو پسینہ آیا ہو۔

1429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ اَيُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ جَامَعْتُ فِي ثَوْبِي الَّذِي عَلَيَّ الْبَارِحَةَ وَاَنَا اُصَلِّي فِيهِ

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسے کپڑے میں نماز ادا کر لیتے ہیں جس میں آپ نے صحبت کی ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات اپنے اسی کپڑے میں صحبت کی تھی اور پھر میں نے اسے پہن کر نماز بھی ادا کر لی۔

1430 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَعْرَقُ فِيهِ الْجُنُبُ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے اُسی کپڑے کو پہن کر نماز ادا کر لی جائے جس میں جنبی شخص کو پسینہ آیا تھا۔

1431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ. عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ فِي الثَّوْبِ فَيَعْرَقُ فِيهِ فَقَالَتْ: قَدْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ تُعِدُّ خِرْقَةً اَوِ الْخِرَقَ فَتَمْسَحُ بِهِ، وَيَمْسَحُ بِهِ الرَّجُلُ وَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا - تَعْنِي اَنْ يُصَلِّي فِيهِ -

* * قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی کپڑے کو پہن کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر اُسے اُس کپڑے میں پسینہ آ جاتا ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پہلے زمانہ میں اس طرح کی صورتِ حال کے لیے عورتیں ایک کپڑا رکھتی تھیں جس کے ذریعہ وہ اپنے جسم اور آدمی کے جسم کو پونچھ لیتی تھیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں۔ یعنی اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ اُس کپڑے میں نماز ادا کی جائے۔

1432 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ، اَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنِ الثَّوْبِ تَعْرَقُ فِيهِ الْحَائِضُ فَقَالَتْ: لَا بَاْسَ بِهِ - تَعْنِي اَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ -

* * اُم ہذیل بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے کپڑے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں حیض والی عورت کو پسینہ آ جاتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ اُس کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1433 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُصَلِّيَ فِي شُعُرِ الْمَرْاَةِ. قَالَ: وَسَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ

عُرْوَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يُصَلّٰى فِيْهِ

✵✵ معاذہ عدویہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' عورت کی چادر پرنماز ادا کی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے' وہ بھی ایسی چادر میں نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتی تھیں۔

1434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْءُ يُصِيبُ اَهْلَهُ، ثُمَّ يَلْبَسُ ثَوْبَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَلَعَلَّ ثَوْبَهُ اَنْ يُصِيبَهُ مِنَ الْمَنِيِّ شَيْءٌ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ لِلصَّلَاةِ فَيَجِفُّ فِيْ ذٰلِكَ الثَّوْبَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے پھر وہ اپنے اُسی کپڑے کو پہن لیتا ہے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لیتا ہے' تو ہوسکتا ہے' اُس کے کپڑے پر منی میں سے کوئی چیز لگ گئی ہو' پھر وہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور وہ کپڑا خشک ہو جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلٰى فِرَاشِي، اُجَامِعُ عَلَيْهِ، وَاَحْتَلِمُ عَلَيْهِ، وَاَعْرَقُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا میں اپنا قرآنِ مجید اُس بچھونے پر رکھ سکتا ہوں جس پر میں صحبت کرتا ہوں' یا جس پر مجھے احتلام ہوا تھا' یا جس پر مجھے پسینہ آیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ عَلٰى ثَوْبِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ غُسْلٌ، وَلَا رَشٌّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص کے کپڑے کو دھونا یا اُس پر پانی چھڑکنا لازم نہیں ہے۔

بَابُ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ

باب: جس کپڑے پر منی لگ جائے

1437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ: اِنْ لَمْ تَقْذَرْهُ فَاَمِطْهُ بِاِذْخِرَةٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کپڑے پر منی لگنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر وہ تمہیں ناگوار نہیں ہوتی تو تم

اذخر کے ذریعہ اُسے پونچھ لو۔

1438 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَعْنِي عَطَاءً، - سَقَطَ عَطَاءٌ مِنْ كِتَابِ ابْنِ الْاَعْرَابِيّ -، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا احْتَلَمْتَ فِي ثَوْبِكَ فَامِطْهُ بِاِذْخِرَةٍ اَوْ خِرْقَةٍ، وَلَا تَغْسِلْهُ اِنْ شِئْتَ اِلَّا اَنْ تَقْذَرَ اَوْ تَكْرَهَ اَنْ يُرَى فِي ثَوْبِكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تمہیں اپنے کپڑے میں احتلام ہو جائے تو تم اُسے کسی اذخر (گھاس) یا کسی کپڑے کے ذریعہ پونچھ لو اور اگر چاہو تو اُسے نہ دھوو' البتہ اگر یہ چیز تمہیں گندی لگتی ہے یا تم اسے ناپسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے کپڑے پر دکھائی دے (تو حکم مختلف ہے' اُس وقت تم اُسے دھو سکتے ہو)۔

1439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى ضَيْفٍ لَهَا تَدْعُوْهُ فَقَالُوْا لَهَا: هُوَ يَغْسِلُ جَنَابَةً فِي ثَوْبِهٖ، فَقَالَتْ: وَلِمَ يَغْسِلُهٗ لَقَدْ كُنْتُ اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک مہمان کو پیغام بھجوایا اور اُسے بلوایا تو لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ وہ اپنے کپڑے پر لگی ہوئی جنابت کی منی کو دھو رہا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ اُسے کیوں دھو رہا ہے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے میں اسے (یعنی منی کو) کھرچ دیا کرتی تھی۔

1440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُمِيْطُ الْمَنِيَّ بِاِذْخِرَةٍ، اَوْ حَجَرٍ عَنْ ثَوْبِكَ

✽✽ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اذخر (گھاس) یا پتھر کے ذریعہ اپنے کپڑے سے منی کو صاف کر سکتے ہو۔

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ وَلَا يُعْرَفُ مَكَانُهٗ

باب: منی کا کپڑے پر لگ جانا' جبکہ اُس کی جگہ کا پتا نہ چل سکے

1441 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ ابْنِ اَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اَنَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا عَلِمْتَ اَنْ قَدِ احْتَلَمْتَ فِي ثَوْبِكَ، وَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ، فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهٗ، فَاِنْ لَمْ تَدْرِ اَصَابَهٗ اَوْ لَمْ يُصِبْهُ فَانْضَحْهُ بِالْمَاءِ نَضْحًا.

✽✽ طلحہ بن عبداللہ' جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تمہیں یہ پتا چلے کہ تمہیں اپنے اس کپڑے میں احتلام ہو گیا ہو اور تمہیں یہ پتا نہ چل سکے کہ وہ منی کہاں لگی ہے؟ تو تم اپنے پورے کپڑے کو دھوو' کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ پانی اُس جگہ تک پہنچا ہے یا نہیں پہنچا' اور تم اُس پر پانی اچھی طرح چھڑکو۔

1442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهٗ.

❊ ❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1443 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

❊ ❊ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ. قَالَ الْحَسَنُ: فَاِنِ اسْتَيْقَنْتَ اَنَّهُ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنَ الثَّوْبِ غَسَلْتَ تِلْكَ النَّاحِيَةَ وَرَشَشْتَ النَّاحِيَةَ الْاُخْرٰى

❊ ❊ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو کہ یہ کپڑے کے ایک کونے پر ہے' تو تم اُسے دھولو اور دوسرے کونے پر پانی چھڑک لو۔

1445 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ: اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنَ الْمِيَاهِ، فَاحْتَلَمَ فَاسْتَيْقَظَ، وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَرَكِبَ، وَكَانَ الرَّفْعُ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَلَسَ عَلَى الْمَاءِ يَغْسِلُ مَا رَاَى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ، فَقَالَ عَمْرٌو: اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ اَلْبَسْهَا وَدَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو، لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ الثِّيَابَ اَفَكُلُّ النَّاسِ يَجِدُوْنَ الثِّيَابَ؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً، لَا بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَ

❊ ❊ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ وہ کچھ سواروں کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے گئے' اُن لوگوں میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' راستے میں کسی جگہ کسی پانی کے چشمے کے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ کیا' اُنہیں احتلام ہوا' جب وہ بیدار ہوئے' تو صبح ہونے کے قریب تھی' پھر وہ سوار ہوئے اور پانی کے پاس آئے' پانی کے پاس آکر اُنہوں نے احتلام کا نشان دیکھا' اس دوران روشنی ہو چکی تھی' اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جناب! صبح ہو چکی ہے' ہمارے پاس اور بھی کپڑے ہیں آپ وہ پہن لیں اور اپنے کپڑے کو دھونے کے لیے چھوڑ دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو! تم پر حیرانگی ہوتی ہے' تمہارے پاس تو اور کپڑے ہیں' کیا سب لوگوں کے پاس اور کپڑے ہوں گے' اللہ کی قسم! اگر میں ایسا کر لیتا تو یہ چیز معمول بن جاتی' جی ہاں! مجھے جس جگہ (منی کا نشان) نظر آئے گا میں اُسے دھولوں گا' اور جہاں نظر نہیں آئے گا وہاں پانی چھڑک لوں گا۔

1446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: اَتَرَوْنَا نُدْرِكُ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَدْرَكَ فَاغْتَسَلَ وَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاَى مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ ثَوْبِهِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ لَبِسْتُ ثَوْبًا غَيْرَ هٰذَا وَصَلَّيْتُ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنْ وَجَدْتَ ثَوْبًا وَجَدَهُ كُلُّ اِنْسَانٍ اِنِّيْ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً وَلٰكِنِّيْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهُ

✵✵ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوگئی' وہ اُس وقت سفر کر رہے تھے' جب صبح کا وقت ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ سورج نکلنے سے پہلے ہم پانی تک پہنچ جائیں گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ان حضرات نے سفر تیز کر دیا یہاں تک کہ وہ پانی تک پہنچ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اپنے کپڑے پر جس جگہ اُنہیں جنابت کا نشان نظر آ رہا تھا اُسے دھونا شروع کیا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ اس کی بجائے کوئی دوسرا کپڑا پہن کر نماز پڑھا دیں (تو مناسب ہوگا)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اگر آپ کے پاس اور کپڑا ہے' تو ہر ایک کے پاس دوسرا کپڑا ہوگا' اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز معمول بن جائے گی' لیکن میں اُس جگہ کو دھوؤں گا جہاں پر مجھے (منی کا نشان) نظر آتا ہے اور اُس جگہ پر پانی چھڑک لوں گا' جہاں مجھے وہ نشان نظر نہیں آتا۔

1447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ وَّلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَقَالَ: اَتَرَوْنَا لَوْ رَفَعْنَا نُدْرِكُ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ فَاغْتَسَلَ عُمَرُ، وَاَخَذَ يَغْسِلُ مَا اَصَابَ ثَوْبَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - اَوِ الْمُغِيرَةُ -: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ صَلَّيْتَ فِيْ هٰذَا الثَّوْبِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَمْرٍو - اَوِ الْمُغِيرَةِ - اَتُرِيْدُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ فِيْ ثَوْبٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ؟ فَيَقَالُ: اِنَّ عُمَرَ لَمْ يُصَلِّ فِيْ ثَوْبٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ، لَا بَلِ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَرُشُّ مَا لَمْ اَرَ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جو ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ان لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوگئی تو اُنہوں نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے! اگر ہم تیزی سے سفر کرتے رہیں' تو سورج نکلنے سے پہلے پانی تک پہنچ جائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اُن کے کپڑے پر جو جنابت کا نشان لگا ہوا تھا اُسے دھونے لگے' تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ اس (دوسرے) کپڑے میں نماز ادا کر لیں (تو مناسب ہوگا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو کے صاحبزادے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے مغیرہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں' میں ایسے کپڑے میں نماز ادا نہ کروں جس پر جنابت (یعنی منی) لگ چکی تھی اور پھر یہ بات کہی جائے گی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اُس کپڑے میں نماز ہی ادا نہیں کی تھی جس پر جنابت لگی ہوئی تھی' جی نہیں! جس جگہ یہ نظر آئے گی اُسے میں دھوؤں گا' اور جس جگہ نظر نہیں آئے گی وہاں پانی چھڑک دوں گا۔

1448 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَعَرَّسَ قَرِيبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ، فَاحْتَلَمَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ اَصْبَحَ فَلَمْ يَجِدْ فِي الرَّكْبِ مَاءً فَرَكِبَ، وَكَانَ الرَّفْعُ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَلَسَ عَلَى الْمَاءِ يَغْسِلُ مَا فِيْ ثَوْبِهِ مِنَ الْاِحْتِلَامِ فَلَمَّا اَسْفَرَ، قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اَصْبَحْتَ دَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ، وَالْبَسْ بَعْضَ ثِيَابِنَا فَقَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ الثِّيَابَ اَفَكُلُّ الْمُسْلِمِينَ يَجِدُوْنَ

الثِّيَابَ؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً، بَلِ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَ

٭٭ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے گئے' اُن دوسرے لوگوں میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' رات کو کسی وقت اُنہوں نے پانی کے قریب کسی جگہ پڑاؤ کرلیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوگیا جب وہ بیدار ہوئے تو صبح ہوچکی تھی اور اُن کے ساتھیوں میں سے کسی کے پاس پانی نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور تیزی سے چلتے ہوئے پانی تک پہنچ گئے' پھر وہ پانی کے کنارے بیٹھے اور اُنہیں اپنے کپڑے پر جس جگہ احتلام کا نشان نظر آیا تھا اُسے دھونے لگے' جب صبح اچھی طرح روشن ہوگئی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: جناب صبح ہوچکی ہے' آپ اپنے کپڑے کو دھونے کو چھوڑیں اور ہمارے کپڑوں میں سے کوئی دوسرا کپڑا پہن لیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو! تم پر حیرانگی ہوتی ہے' اگر تمہارے پاس اور کپڑے ہیں' تو کیا سب مسلمانوں کے پاس اور کپڑے ہیں' اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز معمول بن جائے گی' جی نہیں! بلکہ میں اُس جگہ کو دھوؤں گا جہاں مجھے (منی کا نشان) نظر آتا ہے اور اُس جگہ پر پانی چھڑک لوں گا جہاں مجھے وہ نظر نہیں آتا۔

1449 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا احْتَلَمْتَ فِيْ ثَوْبِكَ فَلَمْ تَعْلَمْ مَكَانَهُ فَارْشُشْهُ بِالْمَاءِ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تمہیں اپنے کپڑے میں احتلام ہوئے اور تمہیں اُس کی جگہ کا پتا نہ چلے تو تم اُس پر پانی چھڑک دو۔

1450 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کپڑے پر جنابت لاحق نہیں ہوتی۔

1451 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَلَا يُعْلَمُ مَكَانُهُ قَالَ: يُنْضَحُ الثَّوْبُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما منی کے کپڑے پر لگ جانے کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس کی جگہ کا پتا نہ چل سکے' وہ فرماتے ہیں: پورے کپڑے پر پانی چھڑک لیا جائے۔

1452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَلْقَيْحُ وَالدَّمُ وَالْبَوْلُ وَالْمَذْيُ يُصِيبُ الثَّوْبَ سَوَاءٌ كُلُّهُ، حُكَّهُ، ثُمَّ ارْشُشْهُ بِالْمَاءِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: پیپ یا خون یا پیشاب یا مذی کپڑے پر لگ جائیں' تو ان سب کا حکم برابر ہے' ان کو کھرچ لیا جائے گا' اور پھر پانی چھڑک لیا جائے گا۔

بَابُ الدَّمِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر خون لگ جانا

1453 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: الرَّجُلُ يَرَى فِيْ ثَوْبِهِ الدَّمَ الْقَلِيْلَ اَوِ الْكَثِيْرَ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَنْصَرِفُ لِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ، ثُمَّ يَبْنِيْ عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى اِلَّا اَنْ يَتَكَلَّمَ فَيُعِيْدُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے کپڑے پر تھوڑا یا زیادہ خون لگا ہوا دیکھ لیتا ہے' تو زہری نے بتایا کہ سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں صورتوں میں' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو' نماز ختم کر دیتے تھے اور پھر (اُسے دھو کر آنے کے بعد) اُسی پر بنا کرتے تھے جو نماز وہ پہلے ادا کر چکے ہوتے تھے' البتہ اگر وہ درمیان میں کلام کر لیتے تو پھر دوبارہ نماز ادا کرتے تھے۔

1454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلثَّوْبِ مِنْ غُسْلٍ؟ فَاِنَّكَ اَخْبَرْتَنِيْ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحُكُّ الدَّمَ حَتّٰى قَالَ: فَحَسْبُهُ ذٰلِكَ قُلْتُ: فَالدَّمُ وَالْقَيْحُ وَكُلُّ شَيْءٍ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ اِذَا حُكَّ فَحَسْبُهُ قَالَ: نَعَمْ حُكَّهُ، ثُمَّ انْضَحْهُ وَحَسْبُكَ قُلْتُ لَهٗ: حَكَكْتُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِيْ فَغَلَبَنِيْ لَا يَخْرُجُ قَالَ: فَارْشُشْ عَلَيْهِ وَحَسْبُهُ، وَاِنْ لَمْ تَغْسِلْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کپڑے کو دھونا لازم ہوگا کیونکہ آپ نے مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' وہ خون کو کھرچ دیتی تھیں یہاں تک کہ اُنہوں نے یہ کہا کہ یہ کافی ہوتا ہے۔ تو میں نے جواب دیا: اس صورت میں خون اور پیپ اور اس طرح کی ہر چیز کا حکم یہی ہوگا کہ جب آپ اسے کھرچ دیں گے تو یہ کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُسے کھرچ دو' پھر اُس پر پانی چھڑک دو' یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: میں اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتا ہوں لیکن وہ مجھ پر غالب آ جاتا ہے اور مکمل طور پر نہیں نکلتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس پر پانی چھڑک دو' یہ کافی ہے (اگر تم اُسے نہیں بھی دھوتے تو کوئی حرج نہیں ہے)۔

1455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً فَقَالَ: فِيْ ظَهْرِيْ جِلْدٌ فِيْهِ قُرُوْحٌ قَدْ مَلَاَ قَيْحُهَا ثِيَابِيْ، وَعَنَانِي الْغُسْلُ، فَقَالَ: اَمَا تَقْدِرُ اَنْ تَجْعَلَ عَلَيْهِ ذَرُوْرًا يُجِفُّهَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَصَلِّ وَلَا تَغْسِلْ ثَوْبَكَ فَاللّٰهُ اَعْذَرَ بِالْعُذْرِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا' اُس نے کہا: میری پشت پر موجود جلد میں بہت سے دانے نکلے ہوئے ہیں' جن کی پیپ میرے کپڑوں پر لگ جاتی ہے اور یہ چیز مجھے غسل کرنے میں بھی دقت کا باعث ہوتی ہے' تو عطاء نے کہا: کیا تم اس بات پر قادر نہیں ہو کہ تم اُس پر بھوسہ لگا دو' جو اسے خشک کر دے! اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو عطاء نے فرمایا: تم

نماز ادا کر دو اور اپنے کپڑے نہ دھوؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ عذر والے شخص کے عذر کو قبول کرتا ہے۔

1456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ قَالَ: اِنْ كَانَ فَاحِشًا انْصَرَفَ، وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا لَمْ يَنْصَرِفْ قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فَاحِشٌ

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: جب کپڑے پر خون لگ جائے تو اگر وہ زیادہ ہو تو تم نماز ختم کر دو اور اگر وہ تھوڑا ہو تو نماز ختم نہ کرو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے' ایک درہم جتنی جگہ' زیادہ شمار ہو گی۔

1457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَرَى بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَاْسًا.

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: پسو کے خون میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

1459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَاْسًا

✱✱ امام شعبی پسو کے خون میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دَمِ الْبَرَاغِيثِ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن سے کپڑے پر پسو کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَاْسًا.

✱✱ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ پسو کے خون میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دَمِ الْبَرَاغِيثِ فِيْ ثَوْبٍ، فَقَالَ: اغْسِلْ مَا اسْتَطَعْتَ

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے کپڑے پر پسو کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکے اُسے دھو لو۔

1464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا الْقَيْحُ بِمَنْزِلَةِ الدَّمِ

✵ حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: پیپ کا حکم خون کی مانند ہے۔

1465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّفِيْهِ دَمٌ لَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ

✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ کسی ایسے کپڑے میں نماز ادا کرتے جس پر خون لگا ہوا ہوتا تو وہ اُس نماز کو دُہراتے نہیں تھے۔

1466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ عَلٰى عَلْقَمَةَ بُرْدٌ - اَوْ قَالَ: ثَوْبًا - فِيْهِ اَثَرُ دَمٍ قَدْ غُسِلَ، فَلَمْ يَذْهَبْ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ: لَوْ وَضَعْتَهٗ وَلَبِسْتَ غَيْرَهٗ فَقَالَ: اِنَّ مِمَّا حُبِّبَ اِلَيَّ الصَّلَاةُ فِيْهِ اِنِّيْ اَرٰى دَمَ مِعْضَدٍ فِيْهِ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِيْنَ قَصْرًا بِاَذْرِبِيْجَانَ فَرُمِيَ بِحَجَرٍ فَاَصَابَهٗ فَشَجَّهٗ وَسَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَاَخَذَ بُرْدِيْ هٰذَا فَاعْتَجَرَ بِهٖ وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَصَغِيْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُبَارِكُ فِي الصَّغِيْرَةِ قَالَ: وَاِنَّ هَامَتَهٗ فُلِقَتْ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَمَاتَ مِعْضَدٌ مِنْ جُرْحِهٖ ذٰلِكَ

✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ کے جسم پر ایک چادر تھی یا ایک کپڑا تھا جس پر خون کا نشان موجود تھا' اُنہوں نے اُسے دھویا لیکن وہ ختم نہیں ہوا تو اُنہوں نے اُس کپڑے میں نماز ادا کر لی۔ اُن سے کہا گیا: اگر آپ اسے اُتار دیتے اور اس کی جگہ دوسرا کپڑا پہن لیتے (تو یہ مناسب ہوتا)۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند آئی کہ میں اس کپڑے میں نماز ادا کروں کیونکہ میں نے اس میں ایک ایسا خون دیکھا ہے جو اس میں رچا بسا ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے آذربائیجان کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا' اسی دوران ایک تیر آ کر اُنہیں لگا تو وہ زخمی ہو گئے' اُن کا خون چہرے پر بہنے لگا' میں نے اُنہیں واسطہ دیا تو اُنہوں نے میری یہ والی چادر لی اور اُسے سر پر لپیٹ لیا' اُنہوں نے خون کو پونچھنا شروع کیا اور یہ کہا: اللہ کی قسم! یہ بہت تھوڑا سا ہے اور اللہ تعالیٰ تھوڑی چیز میں بھی برکت دے دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت اُن کا سر تلوار کے ذریعہ زخمی ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن کا انتقال ایسے عالم میں ہوا کہ اُنہوں نے اپنے زخم کو باندھا ہوا تھا۔

1467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ قَالَ: اِنْ كَانَ فَاحِشًا انْصَرَفَ، وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا لَمْ يَنْصَرِفْ وَكَانَ يَقُوْلُ: مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فَاحِشٌ

✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب کپڑے پر خون لگ جائے تو اگر وہ زیادہ ہو تو آدمی نماز ختم کر دے گا' اور اگر وہ تھوڑا ہو تو نماز ختم نہیں کرے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایک درہم جتنی جگہ زیادہ شمار ہوتی ہے۔

1468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا كَانَ مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فِيْ ثَوْبِكَ فَاَعِدِ الصَّلَاةَ

✻✻ حماد فرماتے ہیں: جب تمہارے کپڑے پر ایک درہم جتنی جگہ (پر نجاست لگی ہوئی ہو) تو تم نماز دوبارہ ادا کرو گے۔

1469 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَقَدْ صَلَّيْتُ فِي ثَوْبِي هٰذَا مِرَارًا فِيهِ دَمٌ فَنَسِيتُ اَنْ اَغْسِلَهُ

✻✻ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں عطاء بن ابی رباح نے مجھ سے کہا: میں نے اپنے اس کپڑے میں کئی مرتبہ نماز ادا کی ہے جبکہ اس میں خون لگا ہوا ہوا اور مجھے اس کو دھونا بھول چکا تھا۔

1470 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ خَلَعَ قَمِيصَهُ فِي دَمٍ فَنَسِيتُ اَنْ اَغْسِلَهُ رَاَى فِيهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَنْصَرِفُ اِذَا رَاَى فِي ثَوْبِهِ الدَّمَ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا' اُنہوں نے خون لگی ہوئی قمیص کو اُتارا اور پھر میں یہ بھول گیا کہ میں وہ دھولوں جہاں میں نے خون دیکھا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری جب اپنے کپڑے میں خون دیکھتے تھے تو نماز ختم کر دیتے تھے۔

بَابُ بَوْلِ الْخُفَّاشِ

باب: چمگادڑ کے پیشاب کا حکم

1471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُرَيْثٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ، عَنْ بَوْلِ الْخُفَّاشِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✻✻ حریث بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے مسجد میں چمگادڑ کے پیشاب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

1472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ فَسَقَطَ عَلَيْهِ بَوْلُ الْخُفَّاشِ فَنَضَحَهُ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى النَّضْحَ شَيْئًا حَتّٰى بَلَغَنِي عَنْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ اسرائیل بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں ابن سیرین کے ساتھ مسجد میں موجود تھا' اُن کے جسم پر چمگادڑ کا پیشاب گر گیا' اُنہوں نے اس پر پانی چھڑک لیا اور بولے: میں پانی چھڑکنے کا قائل اُس وقت تک نہیں ہوا' جب تک نبی اکرم ﷺ کے چھ اصحاب کے بارے میں مجھے یہ روایت نہیں پہنچ گئی (کہ اس طرح کی صورتِ حال میں وہ بھی اسی طرح کرتے تھے)۔

بَابُ خُرْءِ الدَّجَاجِ، وَطِينِ الْمَطَرِ

باب: مرغی کی بیٹ اور بارش کے کیچڑ کا حکم

1473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنْ خُرْءِ الدَّجَاجِ يُصِيبُ الثَّوْبَ،

فَقَالَ: اِذَا يَبِسَ فَلْيَفْرُكْهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن ابوسلیمان سے مرغی کی بیٹ کے بارے میں دریافت کیا' جو کپڑے پر لگ جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ خشک ہو جائے' تو آدمی اُس کھرچ لے۔

1474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ طِينِ الْمَطَرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: يُصَلِّي فِيهِ فَإِذَا جَفَّ فَلْيَحُكَّهُ

٭٭ امام عبدالرزاق' امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے بارش کے کیچڑ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: آدمی اُسے پہن کر نماز ادا کرلے گا' جب وہ خشک ہو جائے تو اُسے کھرچ لے گا۔

1475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بَالرَّوْثِ يَكُوْنُ فِي النَّعْلَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِمَا

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ مینگنی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جو جوتے پر لگ جاتی ہے اور وہ اُس میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ اَبْوَالِ الدَّوَابِّ وَرَوْثِهَا

باب: جانوروں کے پیشاب اور اُن کی لید کا حکم

1476 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَنْ رَجُلٍ وَّطِءَ رَوْثًا رَطْبًا، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ مَسَحَ رِجْلَيْهِ بِالْاَرْضِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص سے دریافت کیا: جس نے تر لید کو پاؤں تلے دے دیا' تو اُس نے کہا: اگر وہ چاہیں' تو اپنے پاؤں کو زمین پر پونچھ لیں۔

1477 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَمْشِي خَلْفَ الْاِبِلِ فَيُصِيبُهُ النَّضْحُ مِنْ اَبْوَالِهَا قَالَ: يَنْضَحُ

٭٭ زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی اونٹ کے پیچھے چل رہا ہوتا ہے اور اونٹ کے پیشاب کے چھینٹے اُس پر پڑ جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص پانی چھڑک لے گا۔

1478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بِاَرْوَاثِ الدَّوَابِّ شَيْئًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَبْوَالُ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ بِمَنْزِلَةِ الْاِبِلِ

٭٭ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ جانوروں کی لید میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ معمر کہتے ہیں: گائے اور

بکری کا پیشاب اونٹ کے پیشاب کے حکم میں ہے۔

1479 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ كَانَ بَعْضُهُمْ يَسْتَنْشِقُ مِنْهَا قَالَ: وَكَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اونٹوں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے' بعض حضرات نے اس کی صورت میں پانی چھڑک لینے کا حکم دیا ہے' وہ یہ بھی فرماتے ہیں: وہ لوگ گائے اور بکری کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِاَبْوَالِ الْبَهَائِمِ اِلَّا الْمُسْتَنْقَعَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ تالاب کا حکم مختلف ہے۔

1481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اَكَلْتَ لَحْمَهٗ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهٖ.

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جس جانور کا گوشت تم کھاتے ہو' اُس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهٗ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

1483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِبَوْلِ ذَاتِ الْكَرِشِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جگالی کرنے والے جانور کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ آكِلَهٗ، اَتَغْسِلُ ثَوْبَكَ مِنْ سَلْحِهٖ اَوْ بَوْلِهٖ؟ قَالَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: الْاِبِلُ قُلْتُ: وَالْبَقَرُ وَالشَّاءُ وَالصَّيْدُ وَالطَّيْرُ قَالَ: لَمْ اَكُنْ لِاَغْسِلَ ثَوْبِيْ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ اَقْذَرَ رِيْحَهٗ اَوْ يُرٰى فِيْ ثَوْبِيْ قُلْتُ: فَالْفَرَسُ فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ قَالَ: لَعَلِّيْ اَنْ اَغْسِلَ ثَوْبِيْ مِنْ رَوْثِهٖ اَوْ بَوْلِهٖ وَمَا عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ لَوْ تَرَكْتُ مِنْ بَأْسٍ قَالَ: امْسَحْهُ وَارْشُشْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جس جانور کا گوشت آپ کھاتے ہیں' کیا اُس کی لید یا پیشاب کی وجہ سے آپ اپنے کپڑے کو دھوئیں گے؟ اُنہوں نے دریافت کیا: وہ جانور کون سا ہے؟ میں نے جواب دیا: اونٹ! پھر میں نے کہا: اس کے علاوہ گائے ہے' بکری ہے' شکار کا جانور ہے' پرندہ ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس کی وجہ سے اپنے کپڑے کو نہیں دھوؤں گا' البتہ اگر مجھے اُس کی بو بُری لگتی ہے یا اُس کا نشان اپنے کپڑے پر نظر آنا بُرا لگتا ہے (تو پھر دھولوں گا)۔ میں نے دریافت کیا: گھوڑے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: لیکن شاید میں اُس کی لید یا پیشاب کی وجہ سے اپنے کپڑے کو دھولوں گا' لیکن اگر میں اسے ترک کر دیتا ہوں' تو پھر مجھ پر کوئی گناہ لازم نہیں ہوگا۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: تم اُسے پونچھ لو اور اس پر پانی چھڑک

بَابُ بَوْلِ الصَّبِیِّ

باب: بچے کے پیشاب (کا حکم)

1485 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ اُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ بَابْنٍ لَهَا قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ تَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ بِهِ الْعُذْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى مَاذَا تَدْغَرُوْنَ اَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْعُلَقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ - يَعْنِي الْكُسْتَ - فَاِنَّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجُنُبِ ثُمَّ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيَّهَا، فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَكُنِ الصَّبِيُّ بَلَغَ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَيُسْتَعَطُ لِلْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجُنُبِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يُرَشَّ بَوْلُ الصَّبِيِّ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ

✲✲ سیدہ اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا، جو حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، وہ بیان کرتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آئی جس کا میں نے گلا ملا تھا' مجھے یہ اندیشہ تھا' اس کے گلے میں تکلیف ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' تم اس

1485 -صحیح البخاری، کتاب الوضوء ، باب بول الصبیان، حدیث:219، صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم بول الطفل الرضیع وکیفیۃ غسلہ، حدیث:458، صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الوضوء ، جماع ابواب تطھیر الثیاب بالغسل من الانجاس، باب نضح بول الغلام ، حدیث:287، مستخرج ابی عوانۃ، مبتدا کتاب الطھارۃ، بیان تطھیر الثوب الذی یصلی فیہ من بول المولود الذکر الذی، حدیث:392، صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب النجاسۃ وتطھیرھا، ذکر الاکتفاء بالرش علی الثیاب التی اصابھا بول الذکر الذی لم، حدیث:1390، موطا مالک، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی بول الصبی، حدیث:139، سنن الدارمی، کتاب الطھارۃ، باب بول الغلام الذی لم یطعم، حدیث:774، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب بول الصبی یصیب الثوب، حدیث:322، سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا' باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم، حدیث:521، الجامع للترمذی، ابواب الطھارۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی نضح بول الغلام قبل ان یطعم، حدیث:69، السنن الصغری، سؤر الھرۃ، صفۃ الوضوء، باب بول الصبی الذی لم یاکل الطعام، حدیث: 301، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطھارات، فی بول الصبی الصغیر یصیب الثوب، حدیث:1274، السنن الکبرٰی للنسائی، ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضہ، بول الصبی الذی لم یاکل الطعام ویصیب الثوب ، حدیث: 282، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب حکم بول الغلام والجاریۃ قبل ان یاکلا الطعام، حدیث:356، السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب الصلاۃ بالنجاسۃ وموضع الصلاۃ من مسجد وغیرہ، باب الرش علی بول الصبی الذی لم یاکل الطعام، حدیث:3863، مسند احمد بن حنبل ، مسند النساء، حدیث ام قیس بنت محصن اخت عکاشۃ بن محصن، حدیث:26422، مسند الطیالسی، احادیث النساء ، ما روت ام قیس بنت محصن الانصاریۃ عن النبی صلی اللّٰہ، حدیث:1728، مسند الحمیدی، احادیث ام قیس بنت محصن الاسدیۃ اسد خزیمۃ رضی اللّٰہ عنھا، حدیث:338، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمہ احمد، حدیث:2277، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الفاء ، ام قیس بنت محصن الاسدیۃ اخت عکاشۃ، عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عتبۃ ، حدیث:21331

طرح مَل کے اپنے بچوں کو تکلیف پہنچاتی ہے تم پر عودِ ہندی کو استعمال کرنا لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد کست (نامی بوٹی) تھی اس میں چار چیزوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب کی بیماری بھی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کے بچے کو پکڑا اور اُسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اُس نے نبی اکرم ﷺ پر پیشاب کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا' اُسے بچے کی عمر اتنی نہیں ہوئی تھی کہ وہ کچھ کھانا شروع کرتا۔

امام زہری فرماتے ہیں: اس بوٹی کو گلے کی تکلیف کی بیماری میں سونگھا جاتا ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں منہ میں ڈالا جاتا ہے۔

زہری یہ کہتے ہیں: اُس کے بعد یہ رواج چلا آ رہا ہے' بچہ کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

1486 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِیْ بَايَعْنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْعَلَائِقِ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ - يَعْنِی الْكُسْتَ - فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجُنُبِ

قَالَ: عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَاَخْبَرَتْنِیْ اُمُّ قَيْسٍ اَنَّ ابْنَهَا ذٰلِكَ بَالَ فِیْ حِجْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلٰى بَوْلِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بِذٰلِكَ مِنَ النَّضْحِ عَلٰى بَوْلِ مَنْ لَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْغِلْمَانِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ مَنْ اَكَلَ مِنْهُمْ

✵ سیدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا' جو ہجرت کرنے والی ابتدائی دور کی خواتین میں سے ہیں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا تھا' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جو بچہ ابھی کھانا کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا' اُس خاتون نے اُس بچے کے گلے کی تکلیف کی وجہ سے اُس کا گلا ملا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' تم اس طرح گلا مل کر اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو' تم پر عود ہندی استعمال کرنا لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد کست (نامی بوٹی) تھی' اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے' جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

عبیداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بھی بتایا کہ اُن کے بیٹے نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پیشاب پر چھڑک دیا آپ نے اُسے دھو دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اُس کے بعد یہی طریقہ چلا آ رہا ہے' جو بچے کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں' اُن کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور جو بچے کچھ کھاتے ہیں' اُن کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

1487 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوْسَ بْنِ الْمُخَارِقِ، يَرْفَعُهٗ

اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الصَّبِيِّ. قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: مَا لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ

٭٭ قابوس بن مخارق' نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا' اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا''۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں' جبکہ وہ بچہ کچھ کھاتا پیتا نہ ہو۔

1488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ

٭٭ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا' جبکہ وہ کچھ کھاتا پیتا نہ ہو۔

1489 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بچے کو لایا گیا' اُس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔

1490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ بَوْلِ الصَّبِيِّ قَالَ: يُصَبُّ عَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الْمَاءِ قَالَ: كَذٰلِكَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَوْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اُس پر اُتنا ہی پانی چھڑک دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حسین بن علی کے پیشاب پر ایسا ہی کیا تھا۔

1491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ الْكُوفِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ لَيْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حدوب مَوْلًی لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا فِیْ بَيْتِیْ فَجَاءَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يُدْرِجُ فَخَشِيتُ اَنْ يُوقِظَهُ فَعَلَّلْتُهُ بِشَيْءٍ قَالَتْ: ثُمَّ غَفَلْتُ عَنْهُ فَقَعَدَ عَلٰی بَطْنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ طَرَفَ ذَكَرِهِ فِیْ سُرَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ فِيهَا قَالَتْ: فَفَزِعْتُ لِذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتِیْ مَاءً فَصُبِّيهِ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ

٭٭ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں سوئے ہوئے تھے اسی دوران حسین بن علی گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آ گئے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار نہ کر دیں تو میں نے انہیں کوئی چیز پکڑا کر ان کی توجہ کو ہٹا دیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میری توجہ ان سے ہٹی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر بیٹھ چکے تھے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف میں پیشاب کر دیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اس بات پر پریشان ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی لا کر اس پر چھڑک دو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

1492 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّبِيُّ مَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، أَتَغْسِلُ بَوْلَهُ أَوْ سَلْحَهُ مِنْ ثَوْبِكَ؟ قَالَ: لَا أَرُشُّ عَلَيْهِ أَوْ أَصُبُّ عَلَيْهِ» قُلْتُ: الصَّبِيُّ يَلْعَقُ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ بِالسَّمْنِ وَالْعَسَلِ وَذَلِكَ طَعَامُهُ قَالَ: ارْشُشْ أَوِ اصْبُبْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ بچہ جو کھانا نہ کھاتا ہو کیا آپ اس کے پیشاب یا پاخانہ کو اپنے کپڑے سے دھوئیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس پر پانی چھڑک دوں گا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ میں نے دریافت کیا: جو بچہ کھانے کی عمر سے پہلے گھی یا شہد وغیرہ چاٹ لیتا ہو تو کیا یہ کھانے والا شمار ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: تم اس پر پانی چھڑک لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ يُصْبَغُ بِالْبَوْلِ

باب: ایسا کپڑا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا گیا ہو اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1493 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هَمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، أَنْ يَنْهَى عَنِ الْحِبَرَةِ مِنْ صِبَاغِ الْبَوْلِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَلَيْسَ قَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَبِسَهَا؟ قَالَ: عُمَرُ: بَلَى، قَالَ الرَّجُلُ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ) (الاحزاب: 21) فَتَرَكَهَا عُمَرُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حبرہ (نامی مخصوص قسم کی چادر) کو استعمال کرنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے تو ایک شخص نے ان سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چادر پہنی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس آدمی نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

”تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے“۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ترک کر دیا۔

1494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: هَمَّ عُمَرُ، أَنْ يَنْهَى عَنْ ثِيَابِ حِبَرَةَ

لِصَبْغِ الْبَوْلِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا نُهِينَا، عَنِ التَّعَمُّقِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حبرہ نامی کپڑوں کو استعمال کرنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا' کیونکہ انہیں پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے' پھر انہوں نے فرمایا: ہمیں گہرائی میں جانے سے منع کیا گیا ہے۔

1495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا الْعَصَبِ فَإِنَّهُ يُصْبَغُ بِالْبَوْلِ، فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ لَكَ قَالَ: مَا؟ قَالَ: إِنَّا لَبِسْنَاهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ، وَكُفِّنَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش کہ ہمیں اس کپڑے کو استعمال کرنے سے منع کر دیا جاتا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے' تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اختیار آپ کو نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت اُبی نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم یہ کپڑا پہنتے رہے ہیں اور قرآن نازل ہوتا رہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کپڑے میں کفن دیا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے[1]

1496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو دیکھا ہے' انہوں نے ایسا کپڑا پہنا ہوا تھا' جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا گیا تھا۔

1497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْطَنِعُ الْحُلَلَ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحُلَّةُ السَّبْعَ مِائَةٍ إِلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے حُلّوں پر رنگ کرواتے تھے اور اُن میں سے کسی حُلّے کی قیمت سات سو سے لے کر ایک ہزار درہم تک ہوتی تھی۔

1498 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَوْ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُصْبَغَ بِالْبَوْلِ. قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ: يَسْتَنْسِجُ بِحُلَلٍ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَتِ الْحُلَّةُ أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیشاب سے رنگے ہوئے کپڑے کو استعمال کرنے سے منع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے ایسے حُلّے تیار کروایا کرتے تھے کہ اُن میں سے کسی حُلّے کی قیمت ایک ہزار درہم یا اُس سے زیادہ ہوتی تھی۔

1499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُصْبَغَ بِالْبَوْلِ، وَكَانَ يَسْتَنْسِجُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَتِ الْحُلَّةُ مِنْهَا أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ

[1] بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ ایسی چادر لائی گئی تھی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے (کپڑے کو) پیشاب کے ذریعہ رنگنے سے منع کیا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے کپڑا بُنوایا کرتے تھے اور اُس کپڑے کے ایک حُلّے کی قیمت ایک ہزار درہم یا اُس سے زیادہ ہو جاتی تھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا

1500 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ نَعْلَيْهِ

٭٭ ابوالعلاء بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ بَلَغَنِيْ ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ صَلَّى فِيهِمَا وَمَا بَاْسُهُمَا، وَفِي الْخُفَّيْنِ اَيْضًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی جوتے پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' آپ نے جوتے پہن کر نماز ادا کی ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور موزے پہن کر بھی نماز ادا کی ہے۔

1502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: وَرَبِّ هٰذِهِ الْبِنْيَةِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ، وَنَعْلَاهُ فِيْ رِجْلَيْهِ، وَهُوَ يُصَلِّي كَذٰلِكَ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ كَذٰلِكَ مَا خَلَعَهُمَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس عمارت کے پروردگار کی قسم ہے! میں نے نبی رضی اللہ عنہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے اور آپ نے اسی طرح (جوتے پہن کر) نماز ادا کر لی' پھر آپ مسجد سے باہر تشریف لے گئے اور آپ اسی حالت میں تھے' آپ نے اُنہیں اُتارا نہیں۔

1503 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَنَعِّلًا، وَحَافِيًا، وَرَاَيْتُهُ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جوتے پہن کر اور جوتے پہنے

بغیر بھی نماز ادا کی ہے اور میں نے آپ کو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی اُٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

1504 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْاَوْبَرِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ اَنْ يَّصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: لَا لَعَمْرُكَ مَا اَنَا نَهَيْتُ النَّاسَ اَنْ يَّصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَيْرَ اَنِّي وَرَبِّ هٰذِهِ الْحُرْمَةِ، قَالَهَا ثَلَاثًا لَقَدْ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَخُصَّنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمُوْا اَيَّامًا اُخَرَ قَالَ: فَلَمْ اَبْرَحْ مَعَهُ حَتّٰى جَاءَهُ آخَرُ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ اَنْ يُّصَلُّوْا فِيْ نِعَالِهِمْ؟ فَقَالَ: لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ مَا نَهَيْتُ النَّاسَ اَنْ يُّصَلُّوْا فِيْ نِعَالِهِمْ غَيْرَ اَنِّي وَرَبِّ هٰذِهِ الْحُرْمَةِ حَتّٰى قَالَهَا: ثَلَاثًا، لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَا هُنَا عِنْدَ الْمَقَامِ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُمَا عَلَيْهِ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابوہریرہ! آپ لوگوں کو اس بات سے منع کرتے ہیں' وہ جمعہ کے دن روزہ رکھیں! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! تمہاری زندگی کی قسم ہے! میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا' تاہم ایسا ہے' اس حرمت والے گھر کے پروردگار کی قسم ہے! اُنہوں نے یہ بات تین مرتبہ کہی اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص نہ کرلے، بلکہ دوسرے دنوں میں بھی روزہ رکھا کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' یہاں تک کہ ایک اور شخص آیا اور بولا: اے ابوہریرہ! کیا آپ لوگوں کو اس بات سے منع کرتے ہیں' وہ جوتے پہن کر نماز ادا کریں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم ہے! میں نے لوگوں کو اس بات سے منع نہیں کیا کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کریں' تاہم یہ ہے' اس حرمت والے گھر کے پروردگار کی قسم ہے! اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے اور پھر یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں مقامِ ابراہیم کے پاس نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے' پھر آپ نے نماز ختم کی تو آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے۔

1505 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ

✱✱ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیوند لگے ہوئے جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1506 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْهُمْ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ نَعْلَيْهِ، وَاَشَارَ اِلَى الْمَقَامِ

✱✱ محمد بن عباد نے ایک مبہم بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہاں) جوتے پہن کر نماز ادا

کرتے ہوئے دیکھا ہے' انہوں نے مقامِ ابراہیم کی طرف اشارہ کرکے یہ بات بیان کی تھی۔

1507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى اَمَّهُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لِمَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ اَبِالْوَادِى الْمُقَدَّسِ اَنْتَ؟

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کی امامت کی اور اپنے جوتے اُتار دیے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ نے اپنے جوتے کیوں اُتار دیے ہیں' کیا آپ وادیٔ مقدس میں موجود ہیں؟

1508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو حَمْزَةَ، مَوْلٰى بَنِىْ اَسَدٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُصَلِّى فِىْ نَعْلَيْهِ

* * ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّى فِىْ نَعْلَيْهِ

* * مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ جوتے پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

1510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ، اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ: كَانَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لَبِسَ نَعْلَيْهِ فَيُصَلِّى فِيْهِمَا

* * ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے: جب نماز کھڑی ہوتی تھی تو وہ اپنے جوتے پہن لیتے تھے اور پھر اُن میں نماز ادا کرتے تھے۔

1511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: رَاَيْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُصَلِّى فِىْ نَعْلَيْهِ

* * داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1512 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى حَافِيًا، وَمُتَنَعِّلًا

* * حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہنے بغیر اور جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1513 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ فَقَالُوْا: لَقَدْ رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِىْ نَعْلَيْهِ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَخْلَعْهُمَا

* * حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو اپنے جوتے اُتار دیے' لوگوں نے بھی جوتے اُتار دیے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپ نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ (یعنی تم نے جوتے

کیوں اُتارے ہیں؟) لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتارے ہیں' تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہے وہ جوتے پہن کر نماز ادا کر لے اور جو شخص چاہے انہیں اتار کر (نماز ادا کر لے)۔

بَابُ تَعَاهُدِ الرَّجُلِ نَعْلَيْهِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ

باب: آدمی کا مسجد کے دروازہ کے قریب اپنے جوتے رکھنا

1514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيْ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ خَلَعَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَلٰى يَسَارِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ فَقَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ فَخَلَعْنَا نِعَالَنَا قَالَ: اِنَّمَا خَلَعْتُهُمَا اَنَّ جِبْرَائِيْلَ جَاءَنِيْ، فَقَالَ: اِنَّ فِيْهَا خَبَثًا فَاِذَا جِئْتُمْ اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ - اَوِ الْمَسَاجِدَ - فَتَعَاهَدُوْهَا فَاِنْ كَانَ بِهَا خَبَثٌ فَحُكُّوْهَا، ثُمَّ ادْخُلُوْا فَصَلُّوْا فِيْ نِعَالِكُمْ

✷✷ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے جوتے پہن کر نماز ادا کی' پھر آپ نے انہیں اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیا' پھر آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں سے دریافت کیا: تم نے جوتے کیوں اتارے ہیں؟ اُن لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتارے ہیں' تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے انہیں اس لیے اتارا تھا' جبریل میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اس پر نجاست لگی ہوئی ہے' جب تم مسجد کے دروازہ پر قریب آؤ (یہاں راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) تو تم ان کا جائزہ لو' اگر ان پر نجاست لگی ہوئی ہو تو انہیں صاف کر لو اور پھر مسجد کے اندر آؤ اور جوتے پہن کر نماز ادا کر لو۔

1515 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَاهَدُوْا نِعَالَكُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ

✷✷ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد کے دروازوں کے قریب اپنے جوتوں کا جائزہ لو۔

1516 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ رَجُلٍ، حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا هُوَ يُصَلِّيْ يَوْمًا خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا شَاْنُكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ بِهِمَا قَذَرًا، فَاِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ نَعْلَيْهِ، فَاِنْ كَانَ بِهِمَا قَذَرٌ فَلْيَدْلُكْهُمَا بِالْاَرْضِ

✷✷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی تو آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا؟ تم نے اپنے جوتے کیوں اتار دیئے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتارے تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ ان پر گندگی لگی ہوئی ہے' جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتوں کا جائزہ لے اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہو تو اُسے زمین کے ذریعہ صاف کر لے۔

1517 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَوْضِعِ النَّعْلَيْنِ فِي الصَّلَاةِ اِذَا خُلِعَا

باب: آدمی جب نماز کے دوران جوتے اُتار دے تو اُنہیں رکھنے کی جگہ

1518 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا، عَنْ يَسَارِهٖ

٭٭ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تو آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے اور اُنہیں اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیا۔

1519 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلَيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يَخْلَعَهُمَا فَلْيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَلَا يَضَعُهُمَا اِلٰى جَنْبِهٖ يُؤْذِيْ بِهِمَا اَحَدًا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جوتے پہن کر نماز ادا کر رہا ہو اور پھر وہ اُنہیں اتارنے کا ارادہ کرے تو وہ اُنہیں اتار کر دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے وہ اُنہیں اپنے پہلو میں نہ رکھے کہ اُن کے ذریعہ کسی شخص کو تکلیف پہنچائے''۔

1520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ ابْنَ مُنَبِّهٍ، قَالَ لَهٗ: لِمَ تَضَعُ نَعْلَيْكَ عَلٰى يَسَارِكَ، وَتُؤْذِيْ بِهِمَا صَاحِبَكَ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ اَبُوْهُ فَقَالَ: اَجَلْ ضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ فَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ لَا يَضَعُهُمَا اَبَدًا اِلَّا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: منبہ کے صاحبزادے نے اُن سے کہا: کیا وجہ ہے' آپ اپنے جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیتے ہیں اور اپنے ساتھی کو تکلیف پہنچاتے ہیں' جب اُن کے والد نے یہ بات سنی تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تم اُنہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھا کرو۔ تو طاؤس کے صاحبزادے اُنہیں اتار کر ہمیشہ دونوں پاؤں کے درمیان ہی رکھا کرتے تھے۔

1521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَطَّلِعَ مِنْ نَعْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ قَدَمَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آپ کے پاؤں کا کچھ حصہ آپ کے جوتوں سے باہر نکل رہا ہو۔

1522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ نَعْلَيْهِ إِذَا جَاءَ بَابَ الْمَسْجِدِ أَبِهِمَا قَشْبٌ؟

✵✵ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب وہ مسجد کے دروازہ پر آتے تھے تو اپنے جوتوں کا جائزہ لیتے تھے کہ کیا ان پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَضْرِبَةِ، وَالْحِلَقِ

باب: آدمی کا مضربہ یا حلق پہن کر نماز ادا کرنا

1523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْنَا لِعَطَاءٍ: يُصَلِّي فِي الْمَضْرِبَةِ الَّتِي يَرْمِي الْإِنْسَانُ، وَهِيَ عَلَيْهِ، وَالْحِلَقِ؟ قَالَ: يَنْزِعُهُمَا، قُلْنَا: إِنَّ فِي ذَلِكَ عَنَاءً فِي رَبْطِ الْمَضْرِبَةِ قَالَ: وَلَوْ إِنَّمَا هِيَ الْمَكْتُوبَةُ، وَإِنْ صَلَّى فِيهِمَا فَلَا حَرَجَ، وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يَفْعَلَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْمَضْرِبَةُ؟ قَالَ: هِيَ النَّدْوَةُ، قُلْنَا: فَالْحِلَقُ؟ قَالَ: الْأَصَابِعُ الَّتِي تَكُونُ فِي الْأَصَابِعِ إِذَا رُمِيَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص مضربہ پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے جسے آدمی اُس وقت پہنتا ہے جس وقت وہ تیراندازی کر رہا ہوتا ہے یا حلق پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُن دونوں کو اُتار دے گا۔ ہم نے دریافت کیا: اگر اُس کو باندھنے میں مشکل ہو تو؟ اُنہوں نے فرمایا: خواہ مشکل ہو بھی کیونکہ یہ فرض نماز ہے اور اگر آدمی اُنہیں پہن کر نماز ادا کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن مجھے یہ پسند ہے آدمی ایسا نہ کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: مضربہ سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ندوہ (تیراندازی کے وقت؟ پہنا جانے والا مخصوص جنگی لباس)۔ ہم نے دریافت کیا: حلق سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ انگلیاں جو آدمی تیراندازی کرتے وقت اپنی انگلیوں میں پہنتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ الْوَرَقُ وَالْغَزْلُ

باب: آدمی کا نماز ادا کرنا جبکہ اُس کے پاس چاندی یا سوت ہو

1524 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي وَفِي حُجْزَتِي غَزْلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّمَا هِيَ مِثْلُ ثَوْبِكَ، قُلْتُ: فَسِوَاهُ، فَعُوْدٌ فَصُحُفٌ فِيهَا كُتُبُ حَقٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَضَعَهُ فِي الْأَرْضِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسی حالت میں نماز ادا کر سکتا ہوں جبکہ میرے ڈب میں ہو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ تمہارے کپڑے کی مانند ہے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ ہو ایسی لکڑیاں صحیفے جن میں حق والی تحریریں ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! تاہم مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے آدمی اُسے اتار کر زمین پر رکھ دے۔

1525 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُصَلِّي وَفِي حُجْزَتِي ذَهَبٌ اَوْ وَرِقٌ؟ قَالَ: لَا، اجْعَلْهُمَا فِي الْاَرْضِ، وَاِنْ كَانَتْ فِي صُوانٍ، قُلْتُ: اِنَّهَا مَنْثُورَةٌ فِي حُجْزَتِي قَالَ: اصْبُبْهَا عَلَى نَعْلَيْكَ، قُلْتُ: فَمَا شَانُ الذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ مِنْ بَيْنِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَاَنَّ لَهُمَا هَيْئَةً لَيْسَ لِذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسی حالت میں نماز ادا کرسکتا ہوں جبکہ میرے ڈب پہ سونا یا چاندی لگا ہوا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم اُنہیں اتار کر زمین پر رکھو گے اگرچہ وہ تھیلی میں ہو۔ میں نے دریافت کیا: وہ میرے ڈب کے ساتھ بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُنہیں اپنے جوتوں پر رکھ لو۔ میں نے دریافت کیا: ان کے درمیان سونے اور چاندی کی حالت کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے' ان دونوں کی حیثیت مختلف ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي السَّيْفِ الْمُحَلّٰى

باب: آدمی کا زیور سے آراستہ تلوار کو لٹکا کر نماز ادا کرنا

1526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السُّيُوفُ الْمُحَلَّاةُ اُصَلِّي فِيهَا؟ قَالَ: اَكْرَهُهَا بِمَكَّةَ، وَاَمَّا بِغَيْرِهَا فَلَا اَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِيهَا، قُلْتُ: وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَخَافَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ تلواریں جو آراستہ کی گئی ہوتی ہیں' کیا میں اُنہیں لٹکا کے نماز ادا کرسکتا ہوں؟ تو عطاء نے کہا: مکہ میں' میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں' البتہ مکہ کے علاوہ میں' میں انہیں پہن کر نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار نہیں دیتا۔ میں نے دریافت کیا: اگر اس میں کوئی اندیشہ نہ ہو (تو ٹھیک ہوگا)؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الصَّفَا وَالتُّرَابِ

باب: چٹیل میدان میں' یا مٹی پر نماز ادا کرنا

1527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُصَلِّي عَلَى الصَّفَا وَاَنَا اَجِدُ اِنْ شِئْتُ بَطْحَاءَ قَرِيبًا مِنِّي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَفَتُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الْبَطْحَاءِ اَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا بَطْحَاءُ مِدْرَاةٌ فِيهَا تُرَابٌ، وَاَنَا اَجِدُ اِنْ شِئْتُ بَطْحَاءَ قَرِيبًا مِنِّي قَالَ: اِنْ كَانَ التُّرَابُ فَحَسْبُكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں چٹیل میدان میں نماز ادا کرتا ہوں اور میری صورتِ حال یہ ہے' اگر میں چاہوں' تو زمین میرے قریب ہوتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: کیا ہموار زمین پر نماز ادا کرنا میرے لیے جائز ہوگا' جس میں زمین نہ بھی ہو اور کچے پتھر ہوں' جس میں مٹی موجود ہو' حالانکہ میری صورتِ حال یہ ہے' اگر میں چاہوں' تو بطحاء میں نماز ادا کرسکتا ہوں' جو میرے قریب ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر مٹی ہو تو یہ تمہارے لیے کافی ہے۔

1528 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صُهَيْبًا يَسْجُدُ كَأَنَّهُ يَتَّقِي التُّرَابَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِّبْ وَجْهَكَ يَا صُهَيْبُ

❁❁ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ مٹی سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے صہیب! اپنے چہرے کو خاک آلود کرلو!

1529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي فِي بَيْتِي فِي مَسْجِدٍ مَشِيدٍ، أَوْ بِمَرْمَرٍ لَيْسَ فِيهِ تُرَابٌ، وَلَا بَطْحَاءُ؟ قَالَ: مَا أُحِبُّ ذٰلِكَ، الْبَطْحَاءُ أَحَبُّ إِلَيَّ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ فِي حَيْثُ أَضَعُ وَجْهِي قَطُّ، قَبْضَةَ بَطْحَاءَ أَيَكْفِينِي؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَانَ قَدْرَ وَجْهِهِ أَوْ أَنْفِهِ، وَجَبِينِهِ، قُلْتُ: وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَحْتَ يَدَيْهِ بَطْحَاءُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَجْعَلَ السُّجُودَ كُلَّهُ بَطْحَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے گھر میں ایسی جگہ پر نماز ادا کرتا ہوں' جہاں جائے نماز موجود ہے جو اینٹوں والی ہے یا سنگ مرمر والی ہے' اُس میں مٹی یا ہموار زمین نہیں ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' مٹی پر نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں سجدہ کی جگہ کے اوپر تھوڑی سی مٹی رکھ لوں تو کیا میرے لیے کفایت کر جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ تمہارے چہرے' ناک اور پیشانی کی مقدار میں ہو۔ میں نے دریافت کیا: اگر دونوں ہاتھوں کے نیچے مٹی نہ ہو؟ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! میں نے کہا: تو آپ کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے' میں سجدہ کے تمام اعضاء کو مٹی پر رکھوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَكَانِ الْجَدَدِ، وَيَتَتَبَّعَ الْبَطْحَاءَ وَالتُّرَابَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ تعمیر شدہ (فرش والی) جگہ پر نماز ادا کریں' وہ ہموار زمین یا مٹی کی تلاش کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

1531 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ صَلَّيْتَ فِي مَكَانٍ جَدَدٍ أَفْحَصُ، عَنْ وَجْهِي التُّرَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں کسی تعمیر شدہ (فرش والی) جگہ پر نماز ادا کرلیتا ہوں جس کی وجہ سے میرے چہرے پر مٹی نہیں لگتی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِهِ لَا يَدْرِي أَطَاهِرٌ أَمْ لَا؟

باب: ایسے گھر میں نماز ادا کرنا کہ جس کے بارے میں پتا نہ ہو کہ وہ پاک ہے یا نہیں؟

1532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَعْمِدُ مَكَانًا مِنْ بَيْتِي لَيْسَ فِيهِ

مَسْجِدٌ، لَا اَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا فَاُصَلِّی فِیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَلَا اَرُشُّ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَخْشٰی اَنْ یَّكُوْنَ بِهٖ بَاْسٌ، فَاِنْ شِئْتَ فَارْشُشْهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے گھر میں کسی ایسی جگہ کی طرف جاتا ہوں جہاں جائے نماز نہیں ہے اور مجھے اُس میں کسی حرج کا بھی علم نہیں ہے تو کیا میں وہاں نماز ادا کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں وہاں پانی نہ چھڑکوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہاں کوئی حرج ہوگا تو تم پانی چھڑک لو۔

بَابُ اتِّخَاذِ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِهٖ مَسْجِدًا، وَالصَّلَاةِ

باب: آدمی اپنے گھر میں سجدہ کرنے کے لیے یا نماز ادا کرنے کے لیے جگہ کو مخصوص کرنا

1533 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: اتَّخِذْ فِیْ بَیْتِكَ مَسْجِدًا، فَاِنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِیَّ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، وَاتَّخِذُوا فِیْهَا مَسَاجِدَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تم اپنے گھر میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کرو' کیونکہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' تم اپنے گھروں میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کرو۔

1534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْرِمُوْا بُیُوْتَكُمْ بِبَعْضِ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

✻✻ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی نماز کے کچھ حصہ کے ذریعہ اپنے گھروں کی عزت افزائی کرو اور اُنہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَی الْخُمْرَةِ، وَالْبُسُطِ

باب: چٹائی اور بچھونے پر نماز ادا کرنا

1535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَیْتَ صَلَاةَ الْاِنْسَانِ عَلَی الْخُمْرَةِ، وَالْوِطَاءِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا لَمْ یَكُنْ تَحْتَ وَجْهِهٖ، وَیَدَیْهِ، وَاِنْ كَانَ تَحْتَ رُكْبَتَیْهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ یَسْجُدُ عَلٰی حُرِّ وَجْهِهٖ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کے چٹائی یا نیچے بچھانے والی کسی چیز پر نماز ادا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ چیز آدمی کے چہرے یا ہاتھوں کے نیچے نہ ہو' اگرچہ وہ اُس کے گھٹنوں کے نیچے ہو' اس کی وجہ یہ ہے' آدمی اپنے چہرے پر سجدہ کرتا ہے۔

1536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَیْتَ اِنْسَانًا یُصَلِّی، وَعَلَیْهِ طَاقٌ

فِيْ بَرْدٍ فَجَعَلَ يَسْجُدُ عَلٰى طَاقِهٖ، وَلَا يُخْرِجُ يَدَيْهِ قَالَ: لَا يَضُرُّهٗ، قُلْتُ: فَلِغَيْرِ بَرْدٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَهُمَا، وَبَيْنَ الْاَرْضِ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَا حَرَجَ، قُلْتُ: اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ وَيَدَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُس ٹوپی والا کوٹ پہنا ہوا ور وہ ٹوپی پر سجدہ کرتا ہے اور اپنے ہاتھ باہر نہیں نکالتا؟ تو عطاء نے جواب دیا: یہ بات اُسے کوئی نقصان نہیں دے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر چادر کے علاوہ ہو؟ تو اُنہوں نے کہا: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے وہ ان دونوں اور زمین کے درمیان کی جگہ کو برابر کر لے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا: آپ کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے آدمی کسی اور چیز پر نماز ادا نہ کرے براہِ راست زمین پر ادا کرے اور باقی سب چیزوں کو ترک کر دے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يُصَلِّي عَلٰى خُمْرَةٍ تَحْتَهَا حَصِيرُ بَيْتِهٖ فِيْ غَيْرِ مَسْجِدٍ فَيَسْجُدُ عَلَيْهَا، وَيَقُوْمُ عَلَيْهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے اُس کے نیچے اُن کے گھر کی چٹائی ہوتی تھی اور یہ نماز کے لیے اُن کی مخصوص کردہ جگہ کے علاوہ جگہ ہوتی تھی اور وہ اُس جگہ پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

1538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ سَاَلْتُ: الزُّهْرِيَّ، عَنِ السُّجُوْدِ عَلَى الطَّنْفَسَةِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَاكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے چٹائی پر سجدہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

1539 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلّٰى عَلٰى حَصِيرٍ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا کی ہے۔

1540 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: يُصَلِّي عَلٰى عَبْقَرِيٍّ، قُلْتُ: مَا الْعَبْقَرِيُّ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

٭٭ عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبقری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: عبقری سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

1541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى

طُنْفُسَةٍ - اَوْ بِسَاطٍ - قَدْ طَبَّقَ بَيْتَهُ

✱✱ مقسم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں چھوٹی چٹائی یا شاید چٹائی پر نماز ادا کی' اُنہوں نے اپنے گھر میں اُسے بچھایا ہوا تھا۔

1542 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1543 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

1544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى طُنْفُسَةٍ طَبَّقَ الْبَيْتَ

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چٹائی پر نماز ادا کی' جسے اُنہوں نے اپنے گھر میں اسے بچھایا ہوا تھا۔

1545 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُنْدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: اَمَّهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى طُنْفُسَةٍ قَدْ طَبَّقَتِ الْبَيْتَ

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑا پہن کر اُنہیں نماز پڑھائی' جس کے کنارے اُنہوں نے مخالف سمت میں ڈالے ہوئے تھے' اُنہوں نے چٹائی پر نماز ادا کی' جس کو گھر میں بچھایا گیا تھا۔

1546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلَّى عَلَى الطُّنْفُسَةِ وَالْخُمْرَةِ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی چھوٹی چٹائی یا چٹائی پر نماز ادا کر لے۔

1547 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ الْحَائِضُ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

✱✱ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاؤں حیض والی عورت دھودیا کرتی تھی اور وہ چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

1548 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1549 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: صَلَّى عَلَى مِسْحٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

1550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: رَأَيْتُ اَبِي، بُسِطَ لَهُ بِسَاطٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِقَذَرِ الْمَكَانِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دیکھا' اُن کے لیے بچھونا بچھایا گیا' اُنہوں نے اُس پر نماز ادا کرلی جس سے میں نے یہ گمان کیا کہ اُس جگہ پر کوئی گندگی موجود تھی (جس پر اُنہوں نے چٹائی بچھائی تھی)۔

1551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ، اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِي بَيْتٍ، وَكَفَّ عَلَيْهِ فَاجْتَذَبَ نَطْعًا فَصَلَّى عَلَيْهِ

✽✽ محمد بن راشد نے جعفر بن عمر' یا شاید کسی اور صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ گھر میں موجود تھے' آپ وہیں ٹھہرے رہے' تو آپ نے چمڑے کا ٹکڑا لیا اور اُس پر نماز ادا کرلی۔

1552 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، كَانَ يَسْجُدُ، اَوْ يُصَلِّي عَلَى الْاَرْضِ مُفْضِيًا اِلَيْهَا

✽✽ عبدالکریم ابوامیہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتا چلی ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمین پر سجدہ کرتے تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز ادا کرتے تھے' وہ اُس کے ساتھ لگ جاتے تھے (یعنی درمیان میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی)۔

1553 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَسْجُدُ - اَوْ قَالَ: لَا يُصَلِّي - اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ

✽✽ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف زمین پر ہی سجدہ کرتے تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز ادا کرتے تھے۔

1554 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي مُحِلٌّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْمُ عَلَى الْبَرْدِيِّ، وَيَسْجُدُ عَلَى الْاَرْضِ. قُلْنَا: مَا الْبَرْدِيُّ؟ قَالَ: الْحَصِيرُ؟

✽✽ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ بردی پر کھڑے ہوتے تھے اور زمین پر سجدہ کرتے تھے۔ ہم نے دریافت کیا: بردی سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: چٹائی۔

1555 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ اَبِيهِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّقِيًا وَجْهَهٗ بِشَيْءٍ - تَعْنِي فِي السُّجُوْدِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی کسی چیز کے ذریعہ اپنے چہرے کو بچاتے

ہوئے نہیں دیکھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ سجدہ کی حالت میں ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَكَانِ الْحَارِّ اَوْ فِي الزِّحَامِ

باب: آدمی کا گرم جگہ پر یا ہجوم والی جگہ پر نماز ادا کرنا

1556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِنِ اشْتَدَّ الزِّحَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ اَحَدُكُمْ عَلٰى ظَهْرِ اَخِيهِ

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے جب جمعہ کے دن ہجوم زیادہ ہوتو کوئی شخص اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کر لے۔

1557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ آذَاهُ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلْيَسْجُدْ عَلَيْهِ، وَمَنْ زَحِمَهُ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى لَا يَسْتَطِيعَ اَنْ يَسْجُدَ عَلَى الْاَرْضِ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى ظَهْرِ رَجُلٍ

✽✽ مسیّب بن رافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن جو شخص گرمی کی وجہ سے پریشان ہو وہ اپنا کپڑا بچھا لے اور اُس پر سجدہ کرے اور جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے مشکل کا شکار ہو یہاں تک کہ وہ زمین پر سجدہ نہ کرسکتا ہو تو اُسے دوسرے شخص کی پشت پر سجدہ کر لینا چاہیے۔

1558 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا آذَى اَحَدَكُمُ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى ثَوْبِهِ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ جب جمعہ کے دن کسی شخص کو گرمی کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہو تو وہ اپنے کپڑے پر سجدہ کر لے۔

1559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا آذَى اَحَدَكُمُ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى ثَوْبِهِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب جمعہ کے دن کوئی شخص گرمی کی وجہ سے پریشان ہو تو وہ اپنے کپڑے پر سجدہ کر لے۔

1560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الزِّحَامُ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى رَجُلٍ، قَالَ سُفْيَانُ: وَاِنْ لَمْ يُطِقْ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى رَجُلٍ مَكَثَ حَتّٰى يَقُومَ الْقَوْمُ، ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَتْبَعُهُمْ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: جب ہجوم زیادہ ہو تو آدمی دوسرے شخص پر سجدہ کر لے۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر آدمی کسی دوسرے شخص پر سجدہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ ٹھہرا رہے یہاں تک کہ جب لوگ

کھڑے ہو جائیں تو پھر وہ سجدہ کرے اور پھر لوگوں کی پیروی کرے۔

1561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا آذَانِي الْحَرُّ لَمْ اُبَالِ اَنْ اَسْجُدَ، عَلٰى ثَوْبِيْ فَاَمَّا اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى اِنْسَانٍ فَلَا

❋❋ عطاء بیان کرتے ہیں: جب گرمی مجھے تنگ کرتی ہے تو میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں اپنے کپڑے پر سجدہ کر رہا ہوں لیکن جہاں تک دوسرے شخص پر سجدہ کرنے کا تعلق ہے تو یہ نہیں کرتا۔

1562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ فَاَوْمِ بِرَاْسِكَ مَعَ الْاِمَامِ، ثُمَّ اسْجُدْ عَلٰى اَخِيْكَ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ طَاوُسٍ

❋❋ طاؤس بیان کرتے ہیں: جب ہجوم زیادہ ہو تو تم اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کرو اور امام کے ساتھ نماز ادا کرو اور پھر اپنے بھائی پر سجدہ کرلو۔

ابن جریج نے طاؤس کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر سجدہ کرنا

1563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالسُّجُوْدِ عَلٰى كَوْرِ الْعِمَامَةِ

❋❋ حسن بصری فرماتے ہیں: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1564 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰى كَوْرِ عِمَامَتِهٖ.

قَالَ ابْنُ مُحَرَّرٍ: وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کر لیتے تھے۔

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔

1565 اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: رَاَيْتُ مَكْحُوْلًا، يَسْجُدُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ، فَقُلْتُ: لِمَ تَسْجُدُ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: اَتَّقِي الْبَرْدَ عَلٰى اِنْسَانِيْ

❋❋ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو اپنے عمامہ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے دریافت کیا: آپ اس پر سجدہ کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ٹھنڈک سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

1566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَدْرَكْنَا الْقَوْمَ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ

عَلٰی عَمَائِمِهِمْ، وَيَسْجُدُ اَحَدُهُمْ، وَيَدَيْهِ فِيْ قَمِيْصِهٖ

* حسن بصری فرماتے ہیں: ہم نے لوگوں کو (یعنی صحابہ کرام کو) پایا ہے وہ اپنے عماموں پر سجدہ کرتے تھے اور ان میں سے کوئی ایک شخص جب سجدہ کرتا تھا' تو اُس کے ہاتھ اُس کی قمیص (کی آستین) کے اندر ہوتے تھے۔

1567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، اَنَّ شُرَيْحًا: كَانَ يَسْجُدُ عَلٰی بُرْنُسِهٖ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ، كَانَ يَسْجُدُ عَلٰی عِمَامَتِهٖ

* ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح اپنی ٹوپی پر سجدہ کر لیتے تھے' جبکہ عبدالرحمٰن بن یزید اپنے عمامہ پر سجدہ کر لیتے تھے۔

1568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ: سَاَلَهٗ اَيَسْجُدُ عَلٰی كَوْرِ الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ: اَسْجُدُ عَلٰی جَبِيْنِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ

* زبیر' ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم سے دریافت کیا: کیا وہ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کر سکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اپنی پیشانی پر سجدہ کرنا میرے لیے زیادہ محبوب ہے۔

1569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اَصَابَتْنِيْ شَجَّةٌ فِيْ وَجْهِيْ فَعَصَبْتُ عَلَيْهَا، فَسَاَلْتُ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ اَسْجُدُ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: انْزِعِ الْعِصَابَ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میرے چہرے پر زخم ہو گیا' میں نے اُس پر پٹی باندھ لی تو میں نے عبیدہ سلمانی سے دریافت کیا: کیا میں اس پر سجدہ کر لوں؟ اُنہوں نے فرمایا: پٹی اُتار کے (پھر سجدہ کرو)۔

1570 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰی كَوْرِ عِمَامَتِهٖ حَتّٰى يَكْشِفَهَا

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کریں' وہ اُسے ہٹا کر (پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے تھے)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْجُدُ مُلْتَحِفًا لَا يُخْرِجُ يَدَيْهِ

باب: آدمی کا کسی کپڑے کو یوں لپیٹ کر سجدہ کرنا کہ وہ اپنے ہاتھ باہر نہ نکالے

1571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ مَسَاتِقِهِمْ، وَبَرَانِسِهِمْ، وَطَيَالِسِهِمْ مَا يُخْرِجُوْنَ اَيْدِيَهُمْ مِنْهَا، قُلْنَا لَهٗ: مَا الْمُسْتَقَةُ؟ قَالَ: هِيَ جُبَّةٌ يَعْمَلُهَا اَهْلُ الشَّامِ وَلَهَا كُمَّانِ طَوِيْلَانِ، وَلَبِنُهَا عَلَى الصَّدْرِ يَلْبَسُوْنَهَا، وَيَعْقِدُوْنَ كُمَّيْهَا اِذَا لَبِسُوْهَا

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اپنی چادروں میں اور ٹوپیوں میں اور بڑی چادروں میں سجدہ کر لیتے تھے' وہ اپنے

ہاتھ باہر نہیں نکالتے تھے۔ ہم نے اُن سے دریافت کیا: مستقہ کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک جُبّہ ہے جسے اہل شام تیار کرتے تھے اور اس کی طویل آستینیں ہوتی ہیں اور اس کے بٹن سینے پر ہوتے ہیں وہ اسے پہنتے ہیں اور جب اسے پہنتے ہیں تو اس کی آستینیں باندھ لیتے ہیں۔

1572 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْشِفَ سِتْرًا، اَوْ يَكُفَّ شَعْرًا، اَوْ يُحْدِثَ وُضُوْئًا. قَالَ: قُلْتُ لِيَحْيَى: مَا قَوْلُهُ: اَوْ يُحْدِثُ وُضُوْئًا؟ قَالَ: اِذَا وَطِءَ نَتْنًا، وَكَانَ مُتَوَضِّئًا، وَقَوْلُهُ: لَا يَكْشِفُ سِتْرًا. لَا يَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ يَدَيْهِ اِذَا سَجَدَ

٭٭ ابوعبیدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' ستر کو بے پردہ کیا جائے' یا بال کو سمیٹ لیا جائے' یا از سرِنو وضو کیا جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ''یا از سرنو وضو کیا جائے'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب کوئی شخص باوضو حالت میں کسی گندگی کی چیز کو پاؤں کے نیچے دیدے (تو پھر از سرنو وضو کرے) اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''وہ ستر سے پردہ نہ ہٹائے'' اس سے مراد یہ ہے' جب آدمی سجدہ میں جائے تو کپڑے کو اپنے ہاتھوں سے نہ ہٹائے۔

1573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَكْشِفُ ثَوْبًا قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَفْعَلُهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ کپڑا ہٹایا نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنا ہاتھ باہر نکال لیتے تھے' حسن بصری ایسا نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْبَرَادِعِ

باب: بردعہ (پالان کے نیچے بچھانے والا کپڑا) پر نماز ادا کرنا

1574 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَحُصَيْنٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا -، عَنِ ابْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا عَزَّةُ قَالَتْ: خَطَبَنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَنَهَانَا - اَوْ نَهٰى - اَنْ نُصَلِّيَ عَلَى الْبَرَادِعِ

٭٭ عزہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اس بات سے منع کیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس بات سے منع کیا کہ بردعہ (اونٹوں کے پالان کے نیچے رکھنے والی چادر) پر نماز ادا کی جائے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الطَّرِيقِ

باب: راستے میں نماز ادا کرنا

1575 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُصَلَّى عَلَى جَوَادِّ

الطَّرِيقِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: (ایک راوی) نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات سے منع کرتے تھے کہ راستے کے درمیان میں نماز ادا کی جائے۔

1576 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُتَغَوَّطَ عَلَى الطَّرِيقِ اَوْ يُصَلَّى عَلَيْهَا

٭٭ معمر نے اہلِ جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ راستے میں پاخانہ کیا جائے' یا وہاں نماز ادا کی جائے۔

1577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيمَ فَاَمَّنِي فِي الْفَجْرِ فَاَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَتَنَحَّى عَنِ الطَّرِيقِ، قَالَ سُلَيْمَانُ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَنْزِلَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ اَوْ يُصَلِّيَ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ

٭٭ ہشام بن عائذ اسدی بیان کرتے ہیں: میں ابراہیم نخعی کے ساتھ تھا' فجر کی نماز میں اُنہوں نے میری امامت کی' اُنہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا' وہ راستے سے ذرا ہٹ گئے۔

سلیمان بیان کرتے ہیں: وہ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی راستے سے ایک طرف ہٹ کر اُترے (یعنی پڑاؤ کرے) اور راستے کے ایک طرف ہوکر نماز ادا کرے۔

1578 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى قَالَ: قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ: ثُمَّ حَيْثُمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ. قَالَ: فَكَانَ اَبِي يُمْسِكُ الْمُصْحَفَ فِي الطَّرِيقِ، وَيَقْرَاُ السُّجُودَ، وَيَسْجُدُ كَمَا هُوَ فِي الطَّرِيقِ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مسجد حرام! میں نے دریافت کیا: پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: پھر مسجد اقصیٰ! میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنے عرصہ کا وقفہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہوجائے نماز ادا کرلو' کیونکہ وہ جگہ جائے نماز ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد راستے میں قرآن مجید پکڑ لیتے تھے اور جب وہ آیتِ سجدہ تلاوت کرتے تھے تو وہ راستے میں ہی سجدہ تلاوت ادا کرلیتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقُبُوْرِ

باب: قبر پر نماز ادا کرنا

1579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ. اَتَكْرَهُ اَنْ نُصَلِّيَ فِي وَسَطِ الْقُبُوْرِ، اَوْ فِي مَسْجِدٍ اِلَى قَبْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ قَبْرٌ وَبَيْنِي، وَبَيْنَهُ سَعَةٌ غَيْرُ بُعْدٍ اَوْ عَلَى مَسْجِدٍ ذِرَاعٌ فَصَاعِدًا قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُصَلِّي وَسَطَ الْقُبُوْرِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس چیز کو مکروہ سمجھتے ہیں' ہم قبروں کے درمیان میں نماز ادا کریں' یا کسی ایسی مسجد میں نماز ادا کریں' جس کا رُخ قبر کی طرف ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اس بات سے منع کیا گیا ہے۔

ابن جریج نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر قبر کے اور میرے درمیان کچھ فاصلہ ہو' یا مسجد اور قبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہو؟ تو عطاء نے کہا: یہ بات مکروہ ہے' قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے۔

1580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تُصَلِّ، وَبَيْنَكَ، وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَبْرٌ، وَاِنْ كَانَ بَيْنَكَ، وَبَيْنَهُ سِتْرُ ذِرَاعٍ فَصَلِّ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: تم ایسی صورت میں نماز ادا نہ کرو کہ تمہارے اور قبلہ کے درمیان میں قبر موجود ہو' اگر تمہارے اور قبر کے درمیان سترہ موجود ہو' جو ایک بالشت کا ہو تو پھر تم نماز ادا کرلو۔

1581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَآنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَاَنَا اُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: الْقَبْرُ قَالَ: - فَحَسِبْتُهُ يَقُوْلُ: الْقَمَرُ - قَالَ: فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ رَاْسِي اِلَى السَّمَاءِ فَاَنْظُرُ فَقَالَ: اِنَّمَا اَقُوْلُ الْقَبْرُ لَا تُصَلِّ اِلَيْهِ. قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَاْخُذُ بِيَدِي اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ فَيَتَنَحَّى عَنِ الْقُبُوْرِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ ایک قبر کے پاس نماز ادا کر رہا تھا' تو انہوں نے قبر' قبر کہنا شروع کردیا۔ میں یہ سمجھا کہ شاید وہ قمر (چاند) کہہ رہے ہیں' میں نے سر آسمان کی طرف اُٹھا کر جائزہ لیا تو انہوں نے فرمایا: میں قبر کہہ رہا ہوں' تم اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو میرا ہاتھ پکڑتے اور قبروں سے ایک طرف ہوجاتے تھے۔

1582 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْقَبْرَ وَالْحَمَّامَ

٭٭ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام روئے زمین جائے نماز ہے سوائے قبرستان اور حمام کے''۔

1583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالُوْا: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوا ثَلَاثَةَ اَبْيَاتٍ قِبْلَةً: اَلْقَبْرَ، وَالْحَمَّامَ، وَالْحَشَّ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ تین چیزوں کو قبلہ بنائیں (یعنی اُن کی طرف رُخ کریں) قبر حمام اور کھجوروں کا جھنڈ۔

1584 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تُصَلِّيَنَّ اِلٰى حَشٍّ، وَلَا حَمَّامٍ، وَلَا فِي الْمَقْبَرَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کھجوروں کا جھنڈ یا حمام یا قبرستان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

1585 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تُصَلِّيَنَّ اِلٰى حَشٍّ، وَلَا فِي الْحَمَّامِ، وَلَا فِي الْمَقْبَرَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کھجوروں کا جھنڈ یا حمام یا قبرستان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

1586 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَالْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، - وَاَحْسَبُ مَعْمَرًا رَفَعَهُ - قَالَ: مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اور ایک روایت کے مطابق یہ مرفوع روایت ہے: یعنی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''لوگوں میں بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں گے''۔

1587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُصَلّٰى اِلَيْهِ، فَاِنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

٭٭ زید بن اسلم نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! تو میری قبر کو ایسا بت نہ بنانا جس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا غضب ایسے لوگوں پر شدید ہو جاتا ہے جو اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیتے ہیں''۔

1588 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ يُلْقِي عَلٰى وَجْهِهِ طَرَفَ خَمِيْصَةٍ، فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا، عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. قَالَ: تَقُوْلُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعُوا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لیتے تھے اور جب آپ کو اُس سے اُلجھن ہوتی تھی تو آپ اُسے اپنے چہرے سے ہٹا لیتے تھے۔ آپ نے اُس وقت یہ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے! اُنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اس طرزِ عمل سے بچانے کے لیے (یہ بات ارشاد فرما رہے تھے)۔

1589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے! جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''۔

1590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: يُنْهٰى اَنْ يُصَلّٰى، وَسَطَ الْقُبُوْرِ، اَوِ الْحَمَّامَاتِ، وَالْجُبَّانِ

✵✵ نافع بن جبیر فرماتے ہیں: اس بات سے منع کیا گیا ہے' قبروں کے درمیان میں یا حمام میں یا قبرستان میں نماز ادا کی جائے۔

1591 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَسَطَ الْقُبُوْرِ؟ قَالَ: ذُكِرَ لِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

✵✵ عمرو بن دینار سے قبروں کے درمیان میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے بتایا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر لعنت کی''۔

1592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا كَانَ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ وَسَطَ الْقُبُوْرِ كَرَاهَةً شَدِيْدَةً

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ قبروں کے درمیان میں نماز ادا کرنے کو انتہائی شدید مکروہ قرار دیتے تھے۔

1593 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ، وَسَطَ الْقُبُوْرِ؟ قَالَ: لَقَدْ صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ وَسَطَ الْبَقِيْعِ قَالَ: وَالْاِمَامُ يَوْمَ صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَبُو هُرَيْرَةَ، وَحَضَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

* ٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے سیدہ عائشہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما کی نمازِ جنازہ جنت البقیع کے اندر ادا کی تھی' اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ جس دن ہم نے سیدہ عائشہ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی اُس وقت ہمارے امام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے اور وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِيْ مُرَاحِ الدَّوَابِّ، وَلُحُومِ الْإِبِلِ هَلْ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا؟

باب: جانوروں اور اونٹوں کے گوشت کا حکم کہ کیا اُسے کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا؟

1594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُصَلِّي فِيْ مُرَاحِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَيُكْرَهُ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ يَبُولُ الرَّجُلُ اِلَى الْبَعِيرِ الْبَارِكِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ بِمَنْزِلَةِ مُرَاحِهَا قَالَ: فَكُفَّ عَنْهُ اِذًا، فَاِنْ لَمْ تُحِسَّ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مُرَاحِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے' میں اونٹوں کے باڑے میں اس لیے نماز ادا کروں کیونکہ آدمی بیٹھے ہوئے اونٹ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرسکتا ہے اور اگر یہ چیز نہ ہو تو یہ اُس کی آرام کرنے کی جگہ کی مانند ہو جائے گا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس سے بچنے کی کوشش کرو اور جہاں تمہیں یہ محسوس نہ ہو' تو یہ اُن کے آرام کی جگہ کے حکم میں ہوگا۔

1595 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا يُصَلِّي فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ

٭٭ حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے گی' اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

1596 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: اَنُصَلِّي فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: اَفَنُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سائل نے دریافت کیا: کیا ہم بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد ازسرِنو وضو کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں!

1597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى،

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

1598 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي سَبْرَةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَكَلَ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ ثُمَّ صَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✻✻ ابوسبرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا' پھر انہوں نے نماز ادا کر لی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

1599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَامْسَحُوا رُعَامَهَا فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ قَالَ: - يَعْنِي الضَّاْنَ مِنْهَا -، قُلْنَا: مَا رُعَامُهَا؟ قَالَ: مَا يَكُوْنُ فِي مَنَاخِرِهَا

✻✻ ابواسحاق نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو' کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے"۔

نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ اُن میں سے جو بھیڑ ہیں اُن کے ساتھ ایسا کرو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اُس کے رعام سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے (یا راوی کے استاد نے) فرمایا: وہ چیز جو اُس کے نتھنوں میں ہوتی ہے۔

1600 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: اَحْسِنْ اِلٰى غَنَمِكَ، وَامْسَحْ عَنْهَا الرُّعَامَ، وَصَلِّ فِي نَاحِيَتِهَا - اَوْ قَالَ: فِي مَرَابِضِهَا - فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنی بکریوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو اور اُن کے پہلو میں نماز ادا کر لو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے باڑے میں نماز ادا کر لو' کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے۔

1601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَامْسَحُوا رُعَامَهَا فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ

✻✻ ابوحیان بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے"۔

1602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَصَلِّ، وَاِذَا اَدْرَكَتْكَ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ فَابْتَرِزْ فَاِنَّهَا مِنْ خِلْقَةِ الشَّيْطَانِ - اَوْ قَالَ: مِنْ عِيَانِ الشَّيْطَانِ -

٭٭ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب بکریوں کے باڑے میں تمہیں نماز کا وقت ہو جائے تو تم نماز ادا کرلو اور جب اونٹوں کے باڑے میں تمہیں نماز کا وقت ہو جائے تو تم وہاں سے نکل جاؤ' کیونکہ یہ شیطان کی طرح کی مخلوق ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ حقیقت میں شیطان ہیں''۔

1603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي فِي مُرَاحِ الشَّاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَتَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ بَوْلِ الْكَلْبِ بَيْنَ اَظْهُرِهَا؟ قَالَ: فَلَا تُصَلِّ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر ان کے درمیان کتے کا پیشاب ہو تو کیا آپ اس کی وجہ سے اسے مکروہ قرار دیں گے؟ انہوں نے فرمایا: پھر تم وہاں نماز ادا نہ کرو۔

1604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَدْرِكُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاَشَدُّ مَا يُتَّقَى عَلَيْهَا مَرَابِضُ الْكِلَابِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اپنی نماز کو وقت پر ادا کرلو اور سب سے زیادہ بچنے کی جگہ کتوں کا باڑہ ہے۔

1605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْبَقَرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ فِي الْمُرَاحِ كَذٰلِكَ اَسْجُدُ عَلَى الْبَعْرِ اَمْ اَفْحَصُ لِوَجْهِي؟ قَالَ: بَلِ افْحَصْ لِوَجْهِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا گائے کے باڑے میں نماز ادا کر لی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں باڑے میں نماز ادا کر رہا ہوں تو کیا میں کسی مینگنی پر سجدہ کروں یا اپنا چہرہ (اس سے) ہٹالوں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے چہرے کو ہٹالو۔

1606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ فِي دَارِ الْبَرِيدِ عَلَى مَكَانٍ فِيهِ سِرْقِينٌ

٭٭ مالک بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں دار البرید میں نماز پڑھائی' جو ایک ایسی جگہ پر تھی جس میں گوبر موجود تھا۔

1607 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَسَلَمَةَ بْنِ بَهْرَامَ، اَنَّهُمْ: كَانُوا مَعَ طَاوُسٍ، فِي سَفَرٍ فَاَرَادُوا اَنْ يَنْزِلُوا فِي مَكَانٍ فَرَاَى اَثَرَ كَلْبٍ، فَكَرِهَ اَنْ يَنْزِلَ فِيهِ وَمَضَى - اَوْ قَالَ: فَتَنَحَّى عَنْهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اور سلمہ بن بہرام بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ لوگ طاؤس کے ساتھ سفر کر رہے تھے' اُن

لوگوں نے ایک جگہ پر پڑاؤ کرنے کا ارادہ کیا تو طاؤس نے وہاں کتے کا نشان دیکھا تو اس بات کو مکروہ سمجھا کہ وہاں پڑاؤ کریں' وہ آگے بڑھ گئے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ وہاں سے ہٹ گئے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبِيْعَةِ

باب: گرجا گھر میں نماز ادا کرنا

1608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّي فِي الْكَنِيسَةِ اِذَا كَانَ فِيْهَا تَمَاثِيلُ

✳✳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ گرجا گھر میں نماز ادا کی جائے' جبکہ اُس میں تصویریں بھی لگی ہوئی ہوں۔

1609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوْا رَطَانَةَ الْاَعَاجِمِ، وَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ فِيْ كَنَائِسِهِمْ يَوْمَ عِيدِهِمْ، فَاِنَّ السَّخْطَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

✳✳ ابوعطاء بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم لوگ عجمیوں کی زبان نہ سیکھو اور اُن کی عید کے دن اُن کے گرجا گھر میں نہ جاؤ' کیونکہ اُس وقت اُن پر ناراضگی نازل ہوتی ہے۔

1610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ، الشَّامَ صَنَعَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارٰى طَعَامًا وَدَعَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنَ الصُّوَرِ الَّتِيْ فِيْهَا - يَعْنِي التَّمَاثِيلَ -

✳✳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک شخص نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا اور اُنہیں دعوت دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجا گھر میں اُن تصویروں کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے' جو وہاں موجود ہیں۔

1611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ صَنَعَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارٰى طَعَامًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَجِيئَنِي، وَتُكْرِمَنِيْ اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارٰى، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ اَجْلِ الصُّوَرِ الَّتِيْ فِيْهَا - يَعْنِي التَّمَاثِيلَ -

✳✳ نافع نے اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو عیسائیوں میں سے ایک شخص نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ بات پسند ہے' آپ ہمارے ہاں آئیں اور میری عزت افزائی کریں' آپ بھی ہوں' آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی بھی ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) وہ شخص عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اُن تصویروں کی وجہ سے' تمہارے گرجا گھر میں داخل نہیں ہوں گے' جو اُس میں موجود ہیں۔

1612 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ، كَانَ يَلْتَمِسُ مَكَانًا يُصَلِّي فِيهِ، فَقَالَتْ لَهُ عِلْجَةٌ: الْتَمِسْ قَلْبًا طَاهِرًا، وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ: فَقِهْتِ

٭٭ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کوئی جگہ تلاش کرنا چاہی جہاں وہ نماز ادا کریں' تو علجہ نے اُن سے کہا: آپ پاکیزہ دل تلاش کیجئے اور پھر جہاں چاہیں نماز ادا کر لیں۔ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سمجھدار ہو۔

بَابُ الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: جنبی شخص کا مسجد میں داخل ہونا

1613 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْجُنُبِ اَنْ يَمُرَّ فِي الْمَسْجِدِ مُجْتَازًا، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنبی شخص کو اس بات کی اجازت دیتے تھے کہ وہ پار کرنے کے لیے مسجد میں سے گزر سکتا ہے اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے یہ بات اس لیے کہی تھی کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور نہ ہی جنبی شخص' ماسوائے اُس کے' جو راستے کو عبور کرنے والا ہو''۔

1614 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: يَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: مِنْ اَيْنَ تَاْخُذُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ: (وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ) (النساء: 43) مُسَافِرِينَ لَا يَجِدُونَ مَاءً وَقَالَ: ذٰلِكَ مُجَاهِدٌ اَيْضًا

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے۔ میں نے عمرو سے دریافت کیا: آپ نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے:

''اور نہ ہی جنبی شخص' البتہ راستے کو عبور کرنے والا شخص ایسا کر سکتا ہے''۔

اس سے مراد وہ مسافر لوگ ہیں' جنہیں (غسل کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا' اور مجاہد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

1615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ. فِي قَوْلِهِ: (وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ) (النساء: 43) قَالَ: مُسَافِرِينَ لَا يَجِدُونَ مَاءً

٭٭ ایک اور سند کے ساتھ مجاہد کے حوالے سے یہی بات منقول ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اور نہ ہی جنبی شخص' ماسوائے اُس کے' جو راستے کو عبور کرنے والا ہو''۔

اس سے مراد وہ مسافر لوگ ہیں، جنہیں (غسل کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا۔

1616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجُنُبُ الْمَسْجِدَ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ ذٰلِكَ

٭٭ حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جنبی شخص مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا، البتہ اگر وہ اس کام کے لیے مجبور ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

1618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ بُدًّا يَتَيَمَّمُ، وَيَمُرُّ فِيهِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جنبی شخص مسجد میں سے نہیں گزر سکتا، البتہ اگر اُس کی مجبوری ہو تو وہ تیمّم کر کے مسجد میں سے گزرے گا۔

1619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، وَادْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن کی تلاوت کر سکتے ہو، جبکہ تم جنبی نہ ہو اور تم ہر حالت میں مسجد میں داخل ہوسکتے ہو، جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

بَابُ الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: مشرک شخص مسجد میں داخل ہوسکتا ہے؟

1620 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِنْ ثَقِيفٍ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقِيلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ هٰؤُلَاءِ مُشْرِكُونَ قَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَا يُنَجِّسُهَا شَيْءٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلہ کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی، تو عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! یہ لوگ تو مشرک ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

1621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ اَنَّ مُشْرِكِي

قُرَيْشٍ حِيْنَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ اُسَرَائِهِمُ الَّذِيْنَ اُسِرُوْا بِبَدْرٍ، كَانُوْا يَبِيْتُوْنَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، فَكَانَ جُبَيْرٌ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجُبَيْرٌ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ

✻✻ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: قریش سے کچھ مشرکین نبی اکرم ﷺ کے پاس مدینہ منورہ حاضر ہوئے' یہ اپنے قیدیوں کے بارے میں حاضر ہوئے تھے' جنہیں غزوۂ بدر میں قید کر لیا گیا تھا' تو ان لوگوں نے رات مسجد نبوی میں بسر کی' ان لوگوں میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت سنی' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ اُس وقت مشرک تھے۔

1622 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَنْزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ ثَقِيْفٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَبَنَى لَهُمْ فِيْهِ الْخِيَامَ يَرَوْنَ النَّاسَ حِيْنَ يُصَلُّوْنَ، وَيَسْمَعُوْنَ الْقُرْآنَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلہ کے وفد کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تھا' آپ نے اُن کے لیے خیمے لگوائے تھے' جب لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' تو وہ لوگ انہیں دیکھتے تھے اور قرآن کی تلاوت سنتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْمَكَانِ الَّذِي فِيْهِ الْعُقُوبَةُ

باب: ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا جہاں کسی کو سزا دی گئی ہو

1623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُحِلِّ قَالَ: مَرَرْنَا مَعَ عَلِيٍّ، بِالْخَسْفِ الَّذِي بِبَابِلَ فَكَرِهَ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ حَتّٰى جَاوَزَهُ

✻✻ عبداللہ بن ابوالمحل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارا گزر بابل میں موجود اُس جگہ سے ہوا' جسے زمین میں دھنسا دیا گیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس جگہ نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ اُس سے آگے چلے گئے۔

1624 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ: لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُصِيْبَكُمْ، مِثْلُ الَّذِي اَصَابَهُمْ، ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ (قومِ ثمود کی بستی) "حجر" کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا:

"جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیے اُن کے رہائشی علاقے میں ایسی حالت میں داخل ہو کہ تم رو رہے ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی اُس طرح کا عذاب لاحق ہو' جو اُنہیں ہوا تھا"۔

اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کو جھکا لیا اور رفتار کو تیز کر دیا' یہاں تک کہ آپ اُس وادی کو عبور کر گئے۔

1625 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ، قَالَ لَنَا: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ فَيُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ (قومِ ثمود کی بستی) ''حجر'' سے گزرے تو آپ نے ہم سے فرمایا:

''ان عذاب یافتہ لوگوں کی وادی میں روتے ہوئے داخل ہونا' اگر تم رو نہیں سکتے تو تم اُن کے علاقے میں داخل نہ ہونا' کہیں تمہیں بھی وہ چیز لاحق نہ ہو جائے' جو اُنہیں لاحق ہوئی تھی''۔

بَابُ الْكَلْبِ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: کتے کا مسجد سے گزرنا

1626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ الْكَلْبَ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ أَيُرَشُّ أَثَرُهُ؟

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کتے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو مسجد میں سے گزر جاتا ہے' کیا اُس کے نشان پر پانی چھڑکا جائے گا؟

1627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ قَالَ: فِي الْكَلْبِ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ يُرَشُّ

✵✵ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو کتے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا جو مسجد سے گزرتا ہے کہ اُس پر پانی چھڑکا جائے گا۔

بَابُ الْحَائِضِ تَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا مسجد سے گزرنا

1628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ تَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَتَدْخُلُ مَسْجِدَهَا فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: لَا، لِتَعْتَزِلْهُ، قُلْتُ: دَخَلَتْ فَتَرُشُّهُ بِالْمَاءِ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت مسجد سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ اپنے گھر میں موجود مسجد (نماز کے لیے مخصوص جگہ) سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اُس عورت کو چاہیے کہ وہ اُس حصے سے الگ رہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ وہاں چلی جائے تو کیا وہاں پانی چھڑکے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

1629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ تَدْخُلَ الْمَرْاَةُ، وَهِيَ حَائِضٌ مَسْجِدَهَا وَلٰكِنْ تَضَعُ فِيهِ مَا شَاءَتْ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے عورت حیض کی حالت میں مسجد میں (یا نماز کی مخصوص جگہ میں) داخل ہو البتہ وہ وہاں جو چیز چاہے رکھ سکتی ہے۔

1630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ جَوَارِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُلْقِينَ لَهُ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُنَّ حُيَّضٌ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر کی خواتین اُنہیں مسجد میں چٹائی پکڑا دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ خواتین اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔

بَابُ هَلْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ غَيْرُ طَاهِرٍ

باب: کیا بے وضو شخص مسجد میں داخل ہوسکتا ہے؟

1631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَغَيْرُ مُتَوَضِّءٍ اَيَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا بے وضو شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

1632 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَدْخُلَ عَنْ اَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ كَانَ يَبُولُ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

٭٭ لیث بن سعد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے (کہ آدمی بے وضو حالت میں، مسجد میں) داخل ہو۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ پیشاب کرنے کے بعد (وضو کیے بغیر) مسجد میں داخل ہو جاتے تھے۔

1633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ: كَانَ يَقْعُدُ عَلٰى طَرَفِ الْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ وَرِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: ابن سیرین مسجد کے کنارے بیٹھ جاتے تھے جب وہ قضائے حاجت کر کے آتے تھے اور اُن کے پاؤں زمین میں ہوتے تھے پھر وہ وضو کرتے تھے۔

1634 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ، خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، وَقَعَدَ عَلٰى جِدَارِ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ اَخْرَجَ رِجْلَيْهِ، وَهُوَ يَتَوَضَّاُ

✱✱ ابن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو دیکھا کہ وہ قضائے حاجت کر کے آئے اور مسجد کی دیوار پر بیٹھ گئے' اُنہوں نے اپنے پاؤں باہر نکال لیے اور وہ وضو کرنے لگے۔

1635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ، يَكْرَهَانِ الرَّجُلَ إِذَا بَالَ اَنْ يَجْلِسَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ، وَلٰكِنَّهُ يَمُرُّ، وَلَا يَقْعُدُ. قَالَ: وَكَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا اَنْ يَقْعُدَ فِيهِ، وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی پیشاب کرنے کے بعد بے وضو حالت میں مسجد میں بیٹھے' تاہم وہ مسجد سے گزر سکتا ہے' وہاں بیٹھ نہیں سکتا

راوی بیان کرتے ہیں: جابر بن زید اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی بے وضو حالت میں مسجد میں بیٹھ جائے۔

1636 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ادْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم کسی بھی حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

بَابُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں وضو کرنا

1637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: يَخْرُجُ إِنْسَانٌ فَيَبُولُ، ثُمَّ يَأْتِي زَمْزَمَ فَيَتَوَضَّأُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ، وَاِنْ يَتَخَلّٰى فَلْيَدْخُلْ، إِنْ شَاءَ فَلْيَتَوَضَّأْ فِي زَمْزَمَ، الدِّينُ سَمْحٌ سَهْلٌ، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: إِنِّي اَرٰى نَاسًا يَتَوَضَّئُونَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اجْلِسْ لَيْسَ بِذٰلِكَ بَأْسًا، قُلْتُ: فَتَتَوَضَّأُ اَنْتَ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: تَمَضْمَضُ وَتَسْتَنْشِقُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاُسْبِغُ وُضُوْئِي فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: ایک انسان نکلتا ہے' وہ پیشاب کرتا ہے پھر وہ زمزم کے پاس آتا ہے' تو کیا وہ وضو کر لے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر وہ قضائے حاجت کر کے فارغ ہوتا ہے' تو وہ (مسجد حرام میں) داخل ہو کے زمزم سے وضو کر سکتا ہے' اگر وہ چاہے' کیونکہ دین آسان ہے' سہولت والا ہے۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے' وہ مسجد میں وضو کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ بھی مسجد کے اندر وضو کر لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ کُلی بھی کر لیتے ہیں اور ناک میں پانی بھی ڈال لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں مکہ کی مسجد میں مکمل وضو کرتا ہوں۔

1638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، يَتَوَضَّأُ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَكَانَ طَاوُسٌ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو مکہ کی مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ طاؤس بھی مسجد حرام میں وضو کر لیتے تھے۔

1639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں وضو کر لیتے تھے۔

1640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ بَوْلًا فَلَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ مسجد میں وضو کرنے کے بارے میں سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں پیشاب نہ کیا جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1642 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْبَيْلَمَانِيِّ، يَتَوَضَّأُ فِيْ مَسْجِدِ صَنْعَاءَ الْاَعْظَمِ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' میں نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی کو صنعاء کی سب سے بڑی مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا، يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ.
قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَرَاَيْتُ اَنَا ابْنَ جُرَيْجٍ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى طَنْفَسَةٍ لَهُ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ

٭٭ ابن ابورواد بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو مسجد حرام میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ اپنی چٹائی پر تشریف فرما تھے' انہوں نے کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا۔

1644 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ: كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے یہ بات نقل کی ہے' ان کے والد مسجد میں وضو کر لیتے تھے۔

1645 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا رَاَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَمَنَّيْتُ رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا عَزَبًا فَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي النَّارَ، فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَاِذَا لِلنَّارِ شَيْءٌ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ - يَعْنِي قَرْنَيِ الْبِئْرِ: السَّارِيَتَيْنِ لِلْبِئْرِ -، وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ: لَنْ تُرَعْ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ، عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ. قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا

⁂ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تھا' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا کرتا تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں بھی کوئی خواب دیکھتا جسے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا۔ میں اُن دنوں کنوارا نوجوان تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں' میں مسجد میں ہی سو جایا کرتا تھا' ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور آگ کی طرف لے جانے لگے' وہ یوں گول تھی جس طرح کنویں کا کنارہ ہوتا ہے اور اُس کے دونوں کنارے یوں تھے جیسے کنویں کے ہوتے ہیں اور دو ستون اس طرح تھے جس طرح کنویں کے ہوتے ہیں اور اُس میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں میں پہچانتا تھا' تو میں نے یہ کہنا شروع کیا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! پھر ایک اور فرشتہ کی اُن دونوں سے ملاقات ہوئی تو اُس نے کہا: تم پریشان نہ ہو! میں نے یہ خواب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبداللہ اچھا آدمی ہے! اگر وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرے (تو اور زیادہ بہتر ہے)۔

سالم بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول رہا کہ وہ رات میں تھوڑی سی دیر کے لیے سوتے تھے (اور باقی نوافل ادا کرتے تھے)۔

1646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرَى بِالنَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ بَاْسًا قَالَ: كَانَ يَنَامُ فِيْهِ

⁂ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خود بھی مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔

1647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالنَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

⁂ حسن بصری فرماتے ہیں: مسجد میں سونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: اَرْسَلَنِي اَبِيْ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: فَاَيْنَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ

يَنَامُوْنَ، وَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

* مغیرہ بن حکیم صنعانی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے سعید بن مسیب کے پاس بھیجا اور اُن سے مسجد میں سونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اہلِ صُفّہ اور بھلا کہاں سویا کرتے تھے؟ تو سعید نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

1649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَهُ رَجُلٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ الْمُزَنِيِّ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ يَبِيتُونَ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ عَلْقَمَةُ: فَتُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَفَتَحَ اِزَارَهُ فَوَجَدَ فِيهِ دِينَارَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيَّتَانِ

* علقمہ مزنی بیان کرتے ہیں: اہلِ صُفّہ مسجد میں رات بسر کیا کرتے تھے۔ علقمہ بیان کرتے ہیں: اُن میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا' اُس کا تہبند کھولا گیا تو اُس میں سے دو دینار ملے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کے ذریعہ (داغ والے) ہیں۔

1650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُبَاتَ بِالْمَسْجِدِ؟ قَالَ: بَلْ، اُحِبُّهُ حُبَّ اَنْ يُرْقَدَ فِيهِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں' مسجد میں رات بسر کی جائے' اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مسجد میں سویا جائے۔

1651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ ثَلَاثِينَ سَنَةً يَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَقُومُ لِلطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء (بن ابی رباح) تمیں سال تک مسجد میں سوتے رہے' پھر وہ اُٹھ کر طواف کرتے تھے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔

1652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: نَهَانِي مُجَاهِدٌ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

* ابوہیثم بیان کرتے ہیں: مجاہد نے مجھے مسجد میں سونے سے منع کیا ہے۔

1653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خُلَيْدٍ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ تَنَامُ لِصَلَاةٍ وَّطَوَافٍ فَلَا بَاْسَ

* خلید ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مسجد میں سونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم نماز ادا کرنے اور طواف کرنے کے لیے سو جاتے ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، يَعُسُّ الْمَسْجِدَ فَلَا يَدَعُ سَوَادًا اِلَّا اَخْرَجَهُ اِلَّا رَجُلًا مُصَلِّيًا

✱✱ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں چکر لگایا کرتے تھے اور پھر وہاں موجود ہر شخص کو باہر نکال دیتے تھے' سوائے اُس شخص کے جو نماز ادا کر رہا ہوتا تھا۔

1655 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُضْطَجِعُونَ فِي مَسْجِدِهٖ فَضَرَبَنَا بِعَسِيبٍ كَانَ فِي يَدِهٖ، وَقَالَ: قُومُوا لَا تَرْقُدُوا فِي الْمَسْجِدِ

✱✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اُس وقت مسجد میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے دستِ مبارک میں موجود چھڑی کے ذریعہ ہمیں مارا اور فرمایا: اُٹھ جاؤ اور مسجد میں نہ سوؤ!

1656 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَهْطٌ مَعِي مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَتَعَشَّيْنَا عِنْدَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ رَقَدْتُمْ هَا هُنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُلْنَا: فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: فَكُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' اہلِ صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا' میرے ساتھ اہلِ صفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ اور لوگ بھی تھے' ہم نے رات کا کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یہاں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں سو جاؤ۔ تو ہم نے عرض کی: ہم مسجد میں سو جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔

بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حدث لاحق ہونا

1657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحْدَثَ الرَّجُلُ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ اَوْ مَسْجِدِهٖ فِي الْبَيْتِ عَمْدًا غَيْرَ رَاقِدٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يَفْعَلَ، قُلْتُ: فَفَعَلَ فَهَلْ مِنْ رَشٍّ؟ قَالَ: لَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص مکہ کی مسجد میں' یا اپنے گھر میں موجود نماز کے لیے مخصوص جگہ پہ جان بوجھ کر سوئے بغیر وضو توڑ دیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا)؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے' وہ ایسا نہ کرے۔ میں نے کہا: اگر وہ ایسا کر لیتا ہے' تو کیا اُسے پانی چھڑکنا ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں پیشاب کرنا

1658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ

اَعْـرَابِيًّا بَـالَ فِـي الْـمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ الْقَوْمُ فَانْتَهَرُوهُ، وَاَغْلَظُوا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، وَاَهْرِيقُوا عَلٰى بَوْلِهِ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ - اَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ -، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَعْرَابِيُّ خَلْفَهُ فَبَيْنَا هُمْ يُصَلُّونَ اِذْ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي، وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا

٭٭ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا تو کچھ لوگ اُٹھ کر اُس کی طرف بڑھے تاکہ اُسے اس بات پر جھڑکیں' اُنہوں نے اُس دیہاتی کو سخت سست کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو! اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کیونکہ تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے' تمہیں تنگی کا شکار کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (اور آپ نماز ادا کرنے لگے) تو وہ دیہاتی بھی آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا' ابھی یہ لوگ نماز ادا کر رہے تھے کہ اس دیہاتی نے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کرنا اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کرنا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپ نے اُس سے فرمایا: تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا ہے۔

1659 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَرَادُوا اَنْ يَضْرِبُوهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفُرُوا مَكَانَهُ، وَاطْرَحُوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا' لوگوں نے اُسے پیٹنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس جگہ کو کھود دو اور اُس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو (لوگوں کو) تعلیم دو' آسانی فراہم کرو' تنگی کا شکار نہ کرو۔

1660 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَاحَ بِهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَرَادُوا اَنْ يُقِيمُوهُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُهْرِيقَ عَلٰى بَوْلِهِ مَاءٌ، اَوْ قِيلَ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا مَكَانٌ لَا يُبَالُ فِيهِ اِنَّمَا بُنِيَ لِلصَّلَاةِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں موجود تھے' اسی دوران ایک دیہاتی اندر آیا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بلند آواز میں اُسے پکارا اور وہ حضرات اُسے اُٹھانے کے ارادہ سے اُٹھنے لگے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو منع کر دیا' یہاں تک کہ جب وہ دیہاتی فارغ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کے پیشاب پر پانی بہا دیا گیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کا ڈول بہا دیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس جگہ پر پیشاب نہیں کرنا چاہیے' اس کو نماز کے لیے بنایا گیا ہے۔

1661 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تُعَجِّلُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَاُهْرِيقَ عَلٰی بَوْلِهِ. قَالَ: قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَاَخْبَرَنِی كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مِثْلَهُ

✳✳ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُس کی طرف اُٹھ کر جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے جلدی کا شکار نہ کرو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تو پانی کا ایک ڈول اُس کے پیشاب پر بہا دیا گیا۔

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1662 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَالَ اَعْرَابِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ فَهَمَّ بِهِ الْقَوْمُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفُرُوا مَكَانَهُ، وَاطْرَحُوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا، وَلَا تُعَسِّرُوا

✳✳ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اُس کی طرف بڑھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ کو کھود دو اور اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ (لوگوں کو) تعلیم دو' آسانی فراہم کرو' تنگی کا شکار نہ کرو۔

بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَخَرَجَ مِنْهُ

باب: جب آدمی مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد سے نکلے تو کیا پڑھے؟

1663 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی هَارُونُ بْنُ اَبِی عَائِشَةَ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَالْجَنَّةِ، وَاِذَا خَرَجَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اَعِذْنِی مِنَ الشَّيْطَانِ، وَمِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ

✳✳ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''نبی پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو! اے اللہ! تُو میرے لیے اپنی رحمت اور جنت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب نبی اکرم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''نبی پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو! اے اللہ! مجھے شیطان سے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ فرما لے''۔

1664 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَبِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ،

عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ. قَالَ مِثْلَهَا اِلَّا اَنَّهُ يَقُوْلُ: اَبْوَابَ فَضْلِكَ

✵✵ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا' سیدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو محمد پر درود نازل فرما! اے اللہ! تو میرے ذنوب کی مغفرت فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے!''

اور جب آپ مسجد سے باہر تشریف لاتے تھے تو اس کی مانند کلمات پڑھتے تھے' البتہ یہ کہتے تھے:

''اپنے فضل کے دروازے''۔

1665 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهَا، اِلَّا اَنَّهُ يَقُوْلُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلْتُمُ الْمَسْجِدَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

✵✵ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھو: اے اللہ! تو ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے! اور جب تم مسجد سے باہر نکلو تو یہ پڑھو: اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتے ہیں''۔

1666 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَسَهِّلْ عَلَيَّ اَبْوَابَ رِزْقِكَ

✵✵ حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور

1664- الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما يقول عند دخوله المسجد، حديث:297، سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، حديث:769، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، ما يقول الرجل اذا دخل المسجد وما يقول اذا خرج، حديث:3376، مسند احمد بن حنبل ، مسند النساء، مسند فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:25873، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليهما، حديث:6608، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث:5782، المعجم الكبير للطبراني، باب الياء' ما انتهى الينا من مسند النساء اللاتي روين عن رسول الله، المراسيل ، حديث:18862

اپنے رزق کے دروازے میرے لیے آسان کر دے"۔

1667 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو"۔

1668 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ، فَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَاِذَا دَخَلْتَ بَيْتًا لَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَقُلِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجو اور جب تم گھر داخل ہو تو یہ کہو:

"تم لوگوں پر سلام ہو"۔

اور جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو، جہاں کوئی موجود نہ ہو تو یہ کہو:

"ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو"۔

1669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِيْ حُدَّانَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ، قُلْتُ: مَا تَقُوْلُ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ، وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

✲✲ سعید بن ذی حدان بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے دریافت کیا' میں نے کہا: جب آپ مسجد میں داخل ہوتے ہیں' تو کیا پڑھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ پڑھتا ہوں:

"اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے حضرت محمد پر درود نازل کریں"۔

1670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اَنَّ كَعْبًا قَالَ: لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: احْفَظْ عَلَيَّ اثْنَتَيْنِ، اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ سَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجْتَ قُلِ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ

✲✲ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ دو چیزوں کو باقاعدگی سے اختیار کریں: جب آپ مسجد میں داخل ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجیں اور یہ پڑھیں:

"اے اللہ! تُو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔

اور جب آپ (مسجد سے) باہر جائیں تو یہ پڑھیں:

''اے اللہ! تو حضرت محمد پر درود نازل فرما! اے اللہ! تو مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا''۔

1671 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب تم مسجد سے باہر جاؤ تو یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے''۔

بَابُ الرُّكُوعِ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں داخل ہو کر رکعات ادا کرنا

1673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک پہلے دو رکعات نہ ادا کر لے''۔

1674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ: قَالَ لِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مَا يَمْنَعُ مَوْلَاكَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فَاِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ

٭٭ ابونضر بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے مجھ سے کہا: تمہارے آقا کو کیا چیز رکاوٹ بنتی ہے' وہ جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات ادا کرے' کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے۔

1675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَرَكَعْتَ، ثُمَّ خَرَجْتَ، ثُمَّ دَخَلْتَ اَيْضًا كَفَاكَ الرُّكُوعُ الْاَوَّلُ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو تو رکعت ادا کرو اور جب باہر نکلو اور پھر دوبارہ داخل ہو تو تمہارے لیے پہلے والی رکعات کافی ہوں گے۔

1676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُقَالُ: اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ

بِالْمَسْجِدِ فَلْيَرْكَعْ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ حَسَنٌ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: کیا یہ بات کہی جاتی تھی کہ جب کوئی شخص مسجد کے پاس سے گزرے تو اُس میں دو رکعات ادا کرلے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات نہیں سنی ہے ویسے یہ اچھی بات ہے۔

1677 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْلِسْ حَتّٰى تُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

✻✻ عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک پہلے دو رکعات ادا نہیں کرلیتے۔

1678 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے آدمی مسجد میں سے گزرے گا' اور وہاں دو رکعات ادا نہیں کرے گا۔

1679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَخَرَجَ مِنْهُ فَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

✻✻ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور پھر باہر آ گئے' اُنہوں نے مسجد میں نماز ادا نہیں کی۔

بَابُ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوکنا

1680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا صَلَّيْتَ فَاِنَّكَ تُنَاجِي رَبَّكَ فَلَا تَبْصُقْ اَمَامَكَ، وَلَا عَنْ يَّمِينِكَ، وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِكَ، فَاِنْ كَانَ عَنْ شِمَالِكَ مَا يَشْغَلُكَ فَابْصُقْ تَحْتَ قَدَمِكَ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہوتے ہو' تو تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہے ہوتے ہو' اس لیے اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکو' بلکہ بائیں طرف تھوکو' اگر بائیں طرف کوئی ایسی چیز ہو جس کی وجہ سے تم ایسا نہ کرسکتے ہو' تو تم اپنے پاؤں کے نیچے تھوک لو۔

1681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِمَدَرَةٍ - اَوْ بِشَيْءٍ -، ثُمَّ قَالَ: اِذَا

قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَمَامَهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَاِنَّ، عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلٰكِنْ لِيَتَنَخَّمْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ نے پتھر یا کسی اور چیز کے ذریعہ اُسے کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے' کیونکہ اُس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے' آدمی کو بائیں طرف' یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

1682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَى فِي الْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلَّى فَاِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَسْتَقْبِلُهُ بِوَجْهِهِ، فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ دَعَا بِعُودٍ فَحَكَّهُ بِهِ، ثُمَّ دَعَا بِخَلُوقٍ فَحَشَبَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی' آپ کے قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا تھا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو کوئی بھی شخص اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی منگوائی اور اُس کے ذریعہ اُس تھوک کو کھرچ دیا' پھر آپ نے خلوق (نام کی خوشبو) منگوائی اور وہ اُس جگہ پر لگا دی۔

1683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتَّهَا، ثُمَّ نَضَحَ اَثَرَهَا بِزَعْفَرَانٍ دَعَا بِهِ فَلِذٰلِكَ صُنِعَ الزَّعْفَرَانُ فِي الْمَسَاجِدِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو کھرچ دیا تھا اور پھر اُس کے نشان کی جگہ پر زعفران لگا دیا تھا' وہ آپ نے منگوایا تھا' اس لیے مسجد میں زعفران رکھا جاتا ہے۔

1684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الزَّعْفَرَانِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: حَسَنٌ، هُوَ طِيبُ الْمَسْجِدِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے مسجد میں زعفران رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اچھی چیز ہے اور یہ مسجد کے اندر خوشبو پیدا کرتی ہے۔

1685 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجَبِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَى فِي الْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلَّى

فَاِنَّهُ يُنَاجِيهِ رَبُّهُ، فَقَالَ: مَنْ اِمَامُكُمْ؟ فَقَالُوْا اَبُو فُلَانٍ: فَنَزَعَهُ، ثُمَّ اُخْبِرَتِ امْرَاَتُهُ فَاَمَرَتْ بِمَاءٍ فَغَسَلَتْهُ، وَهَيَّاَتْهُ، وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَجَمَّرَتِ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: مَنْ صَنَعَ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: امْرَاَةُ فُلَانٍ، فَرَدَّ زَوْجَهَا اِمَامًا

✳✳ منصور بن طلحہ حجبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز ادا کی تو آپ نے قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا امام کون ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ابوفلاں! نبی اکرم ﷺ نے اُسے الگ کر دیا (یعنی معزول کر دیا)۔ جب اُس شخص کی بیوی کو اس بات کا پتا چلا' تو اُس کے حکم کے تحت اُس جگہ کو پانی کے ذریعہ دھویا گیا۔ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اُس نے وہاں خوشبو بھی لگائی' جب نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کی بیوی نے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے شوہر کو دوبارہ امام مقرر کر دیا۔

1686 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْزُقْ اَمَامَهُ، اِنَّهُ يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهِ فَعَنْ يَّمِيْنِهِ مَلَكٌ، وَلٰكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهِ، اَوْ تَحْتَ رِجْلَيْهِ

✳✳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے' کیونکہ جب تک وہ نماز ادا کرتا رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے' کیونکہ اُس کے دائیں طرف ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے' اُسے اپنے بائیں طرف' یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے''۔

1687 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَلِّي، ثُمَّ تَنَخَّمَ تَحْتَ قَدَمِهِ، ثُمَّ دَلَكَهَا بِنَعْلِهِ وَهِيَ فِيْ رِجْلِهِ

✳✳ ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نماز ادا کرتے ہوئے آپ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوکا اور پھر آپ نے اپنے جوتے کے ذریعے اُسے مل دیا' وہ جوتا اُس وقت آپ کے پاؤں میں تھا۔

1688 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِكَ، وَابْصُقْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا، وَاِلَّا فَتَحْتَ قَدَمِكَ، وَاَشَارَ بِرِجْلِهِ فَفَحَصَ الْاَرْضَ

٭٭ حضرت طارق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:
''جب تم نماز ادا کرنے لگو تو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکو' تم اپنے بائیں طرف تھوکو اگر وہاں کوئی موجود نہ ہو ورنہ اپنے پاؤں کھول لو''۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعہ زمین کو کرید کر اشارہ کر کے بتایا۔

1689 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَامَ شَبَثُ بْنُ رِبْعِيٍّ يُصَلِّي فَبَصَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا شَبَثُ لَا تَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ، فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِكَ كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ، وَابْصُقْ عَنْ شِمَالِكَ، وَخَلْفَكَ فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، وَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَهُ اللّٰهُ بِوَجْهِهِ يُنَاجِيهِ فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَنْصَرِفُ، اَوْ يُحْدِثُ حَدَثَ سَوْءٍ

٭٭ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' شبث بن ربعی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا' تو اُس نے سامنے کی طرف تھوک دیا' جب اُس نے نماز مکمل کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے شبث! تم اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکو' کیونکہ تمہارے دائیں طرف نیکیوں کو لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے' تم اپنے بائیں طرف یا پیچھے تھوکو' کیونکہ جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہو' تو اللہ تعالیٰ مکمل طور پر اُس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اُس کی مناجات سنتا ہے اور اُس سے اُس وقت تک منہ نہیں پھیرتا' جب تک وہ شخص نہیں پھیر لیتا (یعنی نماز ختم نہیں کر لیتا) یا وہ کوئی بُری حرکت نہیں کرتا۔

1690 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ اَوْ بِشَيْءٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا يُؤْمِنُ هٰذَا اَنْ تَكُوْنَ كَيَّةً بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ اَحَدُهُمَا: ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَلُوْقٍ اَوْ بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَّخَهُ بِهِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا' اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا' تو آپ نے پتھر کے ذریعہ یا کسی اور چیز کے ذریعہ اُسے کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اس بات سے محفوظ نہیں ہے' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان داغ لگایا جائے۔

یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوق (نامی خوشبو) یا زعفران منگوایا اور وہ اُس جگہ پر لگا دیا۔

1691 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الْوَسِيْمِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ مِلْقَطٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَسْجِدَ لَيَنْزَوِيْ مِنَ النُّخَامَةِ كَمَا تَنْزَوِي الْبُضْعَةُ اَوِ الْجِلْدَةُ فِي

النَّارِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد تھوک سے اُسی طرح جوش میں آتی ہے جس طرح آگ میں گوشت یا چمڑے کا ٹکڑا کودتا ہے۔

1692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ اَنَّهُ: سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْصُقْ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا، وَعَطَفَ ثَوْبَهُ فَدَلَكَهُ فِيهِ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف تھوکے اگر وہ ایسا نہیں کرسکتا تو پھر اپنے کپڑے کے کنارے میں تھوک لے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کر کے دکھایا اور پھر اپنے کپڑے کو موڑ کر اُس میں اُس تھوک کو مل دیا۔

1693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لِيَبْصُقِ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَسَارِهِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ مَكَانًا فَلْيَرْفَعْ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَبْصُقْ تَحْتَهَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: آدمی کو نماز کے دوران اپنے بائیں طرف تھوکنا چاہیے اور اُسے اس کی جگہ نہیں ملتی تو اپنا بایاں پاؤں اُٹھا کر اُس کے نیچے تھوک دینا چاہیے۔

1694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ، اِذَا بَصَقَ فِي الْمَسْجِدِ حَفَرَ لَهَا خَدًّا، ثُمَّ دَفَنَهَا

* * ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس جب مسجد میں تھوک دیتے تھے تو اُس کے لیے زمین کھودتے تھے اور پھر اُسے اُس میں دفن کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْصُقُ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَا يَدْفِنُهُ

باب: آدمی کا مسجد میں تھوکنا اور اُسے دفن نہ کرنا

1695 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: هِيَ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

* * اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صحابی سے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے اُسے دفن کر دیا جائے۔

1696 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: تَنَخَّمَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلًا فَجَاءَ بِمِصْبَاحٍ فَدَفَنَهَا

* ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے رات کے وقت (مسجد میں) تھوک دیا' پھر وہ چراغ لے کر آئے اور اُسے دفن کیا۔

1697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اُس کا کفارہ یہ ہے' اُسے دفن کر دیا جائے۔

1698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اِذَا تَفَلَ فِي الْمَسْجِدِ اَعْمَقَ لَهَا، ثُمَّ دَفَنَهَا

* طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: جب وہ (یعنی اُن کے والد) مسجد میں تھوک دیتے تھے تو وہ اُس تھوک کے لیے زمین کو کھودتے تھے اور اُسے اُس میں دفن کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ

باب: آدمی کا نماز کے علاوہ میں' اپنے دائیں طرف تھوکنا

1699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبْصُقَ وَمَا عَنْ يَمِينِهِ فَارِغٌ. فَكَرِهَ اَنْ يَبْصُقَ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ

* عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اُنہوں نے تھوکنے کا ارادہ کیا' اُن کے دائیں طرف والی جگہ خالی تھی' لیکن اُنہیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ وہ اپنے دائیں طرف تھوکیں' حالانکہ وہ اُس وقت نماز کی حالت میں نہیں تھے۔

1700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كَانَ مَرِيضًا فَبَصَقَ عَنْ يَمِينِهِ. اَوْ اَرَادَ اَنْ يَبْصُقَ، فَقَالَ: مَا بَصَقْتُ عَنْ يَمِينِي مُنْذُ اَسْلَمْتُ

* حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیمار تھے' اُنہوں نے اپنے دائیں طرف تھوکا' یا شاید دائیں طرف تھوکنے کا ارادہ کیا' پھر اُنہوں نے بتایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' کبھی اپنے دائیں طرف نہیں تھوکا۔

1701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ نُعَيْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ: لِابْنِهِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَقَدْ بَصَقَ، عَنْ يَمِينِهِ، وَهُوَ فِي مَسِيرٍ فَنَهَاهُ، عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: اِنَّكَ تُؤْذِي صَاحِبَكَ،

ابْصُقْ عَنْ شِمَالِكَ

✽✽ ابن نعیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو اپنے بیٹے عبدالملک کو یہ کہتے ہوئے سنا' جس نے اپنے دائیں طرف تھوک دیا تھا اور عمر بن عبدالعزیز اُس وقت سفر کر رہے تھے' اُنہوں نے اپنے بیٹے کو اُس سے منع کیا اور بولے: تم نے اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچائی ہے' تم اپنے بائیں طرف تھوکو۔

بَابُ هَلْ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسْجِدِ

باب: کیا مسجد میں حدود قائم کی جائیں گی؟

1702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَلَا يُضْرَبُ فِيْهَا - اَيِ الْاِقْتِصَاصُ -

✽✽ عکرمہ فرماتے ہیں: مسجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا: مسجد میں کسی کی پٹائی نہیں کی جائے گی۔

1703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُنْهٰى عَنِ الْجَلْدِ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: کیا مسجد میں کوڑے لگانے سے منع کیا جاتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَجْلِدُ يَهُودِيًّا حَدًّا فِي الْمَسْجِدِ

✽✽ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ اُنہوں نے مسجد میں حد کے طور پر ایک یہودی کو کوڑے لگائے۔

1705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ ضَرَبَ رَجُلًا افْتَرٰى عَلٰى رَجُلٍ فِي الرَّحْبَةِ، وَلَمْ يَضْرِبْهُ فِي الْمَسْجِدِ

✽✽ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ اُنہوں نے کھلے میدان میں ایک شخص کی پٹائی کی' جس نے کسی دوسرے شخص پر جھوٹا الزام لگایا تھا' اُنہوں نے مسجد میں اُس شخص کی پٹائی نہیں کی۔

1706 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ فِيْ شَيْءٍ، فَقَالَ: اَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاضْرِبَاهُ

✽✽ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو کسی مقدمہ میں لایا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا:

اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور اس کی پٹائی کرو۔

1707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ، اَوْ اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى قَالَ: سُئِلَ مَرْوَانُ، عَنِ الضَّرْبِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسْجِدِ حُرْمَةً

✽✽ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: مروان سے مسجد میں پٹائی کیے جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُس نے کہا: مسجد قابلِ احترام جگہ ہے۔

1708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْنَا اَنَّهُ يُنْهَى اَنْ يُضْرَبَ فِي الْمَسْجِدِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا کہ ہم نے یہ سنا ہے' مسجد میں پٹائی کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔

1709 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْشَدَ الْاَشْعَارُ، وَاَنْ يُتَنَاسَ الْجِرَاحَاتُ، وَاَنْ تُقَامَ الْحُدُودُ فِي الْمَسْجِدِ

✽✽ نافع بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' مسجد میں اشعار سنائے جائیں' یا زخموں پر مرہم لگایا جائے' یا حدود قائم کی جائیں۔

1710 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں''۔

بَابُ اللَّغَطِ، وَرَفْعِ الصَّوْتِ، وَاِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں شور وغوغا کرنا' آواز بلند کرنا اور شعر سنانا

1711 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: لَا تُكْثِرُوا اللَّغَطَ - يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ قَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَبَادَرَاهُ فَاَدْرَكَ اَحَدَهُمَا فَضَرَبَهُ وَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: اِنَّ مَسْجِدَنَا هٰذَا لَا يُرْفَعُ فِيهِ الصَّوْتُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: شور وغوغا زیادہ نہ کرو' یعنی مسجد میں ایسا نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دو آدمی موجود تھے اُن دونوں کی آواز بلند ہو چکی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیزی سے اُن کی طرف لپکے اور اُنہوں نے اُن میں سے ایک شخص کو پالیا اور اُس کی پٹائی کی اور اُس سے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ اُس نے کہا: ثقیف قبیلہ سے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری اس مسجد میں آواز بلند نہیں کی جاتی ہے۔

1712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعَ عُمَرُ رَجُلًا رَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: مِنْ اَيِّ الْاَرْضِ؟ قَالَ: مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَنَّكَ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ بَلَدِنَا هٰذَا لَاَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا، اِنَّ مَسْجِدَنَا هٰذَا لَا يُرْفَعُ فِيهِ الصَّوْتُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلند آواز کرتے ہوئے سنا' تو دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُس نے جواب دیا: ثقیف قبیلہ سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سے علاقہ سے ہے؟ اُس نے کہا: اہلِ طائف سے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ہمارے شہر کے رہنے والے ہوتے' تو میں تمہاری شدید پٹائی کرتا' ہماری مسجد میں آواز کو بلند نہیں کیا جاتا۔

1713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ نَادَى فِي الْمَسْجِدِ اِيَّاكُمْ وَاللَّغَطَ وَاَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ارْتَفِعُوا فِي الْمَسْجِدِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے' تو مسجد میں یہ اعلان کرتے تھے: شور و غوغا کرنے سے بچو! وہ یہ فرماتے تھے: مسجد سے اُٹھ جاؤ!

1714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصِّيَاحُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اَمَّا قَوْلٌ: لَيْسَ فِيهِ بَاْسٌ، وَاَمَّا قَوْلُ فُحْشٍ، اَوْ سَبٍّ فَلَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد میں چیخ کر بولنے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تو کوئی عام بات ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اگر کوئی بُری بات ہو' یا گالی گلوچ ہو تو پھر یہ نہیں ہوگا۔

1715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، رَجُلًا يَعْتَرِي ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَعَضَّهُ، قَالَ اَبَا الْمُنْذِرِ: مَا كُنْتَ فَاحِشًا قَالَ: اِنَّا اُمِرْنَا بِذٰلِكَ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے ایک شخص کو سنا' تو اُنہوں نے اُسے ڈانٹا۔ راوی نے کہا: اے ابومنذر! آپ تو اتنی سختی کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے (کہ اس طرح کے شخص کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے)۔

1716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ فَلَحَظَهُ، فَقَالَ حَسَّانُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْشَدْتُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، فَخَشِيَ اَنْ يَرْمِيَهُ

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجَازَ، وَتَرَكَهُ

* * سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار سنا رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُن کے پاس سے گزر ہوا، اُنہوں نے اُنہیں گھور کر دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس مسجد میں اُس وقت شعر سنائے تھے جب اس میں وہ شخصیت موجود تھی، جو آپ سے زیادہ بہتر ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی اکرم کے برخلاف نہ کریں، تو وہ آگے گزر گئے اور اُنہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا۔

1717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ شَاعِرًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: اُنْشِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: بَلٰى فَاْذَنْ لِي، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا وَقَالَ: هٰذَا بَدَلُ مَا مَدَحْتَ بِهِ رَبَّكَ

* * حضرت اُسید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شاعر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مسجد میں موجود تھے، اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو شعر سناؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! اُس نے عرض کی: جی ضرور! آپ مجھے اجازت دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسجد سے باہر جاؤ! وہ مسجد سے باہر چلا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ایک کپڑا عطا کیا اور فرمایا: یہ اُس چیز کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے پروردگار کی تعریف بیان کی ہے۔

بَابُ هَلْ يَتَخَلَّلُ اَوْ يُقَلِّمُ الْاَظَافِرَ فِي الْمَسْجِدِ؟

باب: کیا مسجد میں خلال کیا جا سکتا ہے اور ناخن تراشے جا سکتے ہیں؟

1718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُتَسَوَّكَ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ يُقَلَّمَ فِيْهِ الْاَظْفَارُ

* * عمرو بن دینار فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے، مسجد میں مسواک کی جائے، یا اُس میں ناخن تراشے جائیں۔

1719 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَتَخَلَّلُ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَفَزِعَ وَقَالَ: اَفِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ الْاٰخَرُ: لَا قَالَ: نَعَمْ، اِنْ شَاءَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں مسجد میں خلال کر سکتا ہوں؟ تو عطاء پریشان ہو گئے، اُنہوں نے دریافت کیا: کیا نماز میں؟ اس شخص نے کہا: جی نہیں! تو عطاء نے کہا: اگر آدمی چاہے، تو ایسا کر سکتا ہے۔

بَابُ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا

1720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ: سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ:

نَشَدَ رَجُلٌ ضَالَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدَ ضَالَّتَهُ

✱✱ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اپنی گمشدہ چیز کو نہ پائے۔

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً جَمَلًا لَهُ اَحْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْلُ: مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ

✱✱ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے گمشدہ سرخ اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا' وہ یہ کہہ رہا تھا: سرخ اونٹ کے بارے میں کون میری راہنمائی کرے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُسے نہ پاؤ! مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لیے بنی ہیں۔

1722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاشِدُ غَيْرُكَ الْوَاجِدُ لَيْسَ لِهٰذَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ

✱✱ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اعلان کرنے والے شخص! یہ چیز تمہاری بجائے کسی اور کو مل جائے! مساجد اس کام کے لیے نہیں بنی ہیں۔

1723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاشِدُ غَيْرُكَ الْوَاجِدُ

✱✱ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: اے اعلان کرنے والے شخص! وہ چیز تمہاری بجائے کسی اور کو مل جائے!

1724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَاَسْكَتَهُ وَانْتَهَرَهُ وَقَالَ: قَدْ نُهِيْنَا عَنْ هٰذَا

✱✱ ابن سیرین یا شاید کسی اور شخص نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو اُسے روک دیا' اُسے ڈانٹا اور فرمایا: ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابُ الْبَيْعِ، وَالْقَضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَا يُجَنَّبُ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں خرید و فروخت کرنا' یا فیصلہ سنانا اور کن چیزوں سے مسجد کو بچا کے رکھا جائے؟

1725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ يَقُولُ: كَانَ يُقَالُ: إِذَا نَشَدَ النَّاشِدُ الضَّالَّةَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِذَا اشْتَرَى أَوْ بَاعَ فِي الْمَسْجِدِ قِيلَ: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ

✵✵ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے' جب کوئی اعلان کرنے والا مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرے تو آدمی یہ کہے: اللہ تعالیٰ یہ چیز تمہیں واپس نہ کرے۔ اور جب کوئی شخص مسجد میں کوئی چیز خریدے یا فروخت کرے تو یہ کہا جائے: اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ دے۔

1726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ مَجَانِينَكُمْ، وَصِبْيَانَكُمْ، وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ، وَسَلَّ سُيُوفِكُمْ، وَبَيْعَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ، وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ، وَخُصُومَتَكُمْ، وَجَمِّرُوهَا يَوْمَ جُمَعِكُمْ، وَاجْعَلُوا مَطَاهِرَكُمْ عَلَى أَبْوَابِهَا

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی مسجدوں کو اپنے پاگلوں' بچوں' آوازیں بلند کرنے' تلوار سونت کرلے جانے' فروخت کرنے' خریدنے' حدود قائم کرنے' مقدمات کے فیصلہ کرنے سے بچا کے رکھو اور جمعہ کے دن اُن میں خوشبو کی دھونی دیا کرو اور طہارت خانہ اُن کے دروازے پر قائم کرو''۔

1727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمُ الصِّبْيَانَ، وَالْمَجَانِينَ

✵✵ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں سے بچا کے رکھو''۔

1728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، أَنَّ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمُ الصِّبْيَانَ، وَالْمَجَانِينَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں سے بچا کے رکھو''۔

1729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مُحَرَّرٍ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَوْ كَانَ اِلَيَّ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْءٌ مَا تَرَكْتُ اثْنَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر میرے پاس مخلوق کے معاملات میں کوئی اختیار ہوتا' تو میں کوئی سے دو آدمیوں کو بھی مسجد میں مقدمہ بازی کرنے (یا آپس میں اختلاف کرنے) کا موقع نہ دیتا۔

1731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ رَاَى شُرَيْحًا يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ، وَرَاَيْتُ اَنَا ابْنَ اَبِي لَيْلَى يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے قاضی شریح کو مسجد میں فیصلہ سناتے ہوئے دیکھا ہے۔

(معمر بیان کرتے ہیں:) میں نے قاضی ابن ابی لیلیٰ کو مسجد میں فیصلہ سناتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ السِّلَاحِ يُدْخَلُ بِهِ الْمَسْجِدُ

باب: مسجد میں ہتھیار لے کر داخل ہونا

1732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُنْهَى عَنْ سَلِّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ يُنْهَى اَنْ يُمَرَّ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا مُمْسَكًا عَلَى نِصَالِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مسجد میں تلوار میان سے باہر لے کر گزرنے سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے' مسجد میں سے نیزے لے کر گزرے جائیں' البتہ اگر ان کے پھل کی طرف سے انہیں پکڑا گیا ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

1733 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَلِّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَقَدْ كَانَ رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُرُّ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا وَهُوَ قَابِضٌ عَلَى نِصَالِهَا جَمِيعًا

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مسجد میں میان کے بغیر تلوار لانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم اس چیز کو مکروہ سمجھتے تھے' بعض اوقات کوئی شخص نیزہ (یا تیر) لے کر وہاں سے گزرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اُسے لے کر مسجد سے اُس وقت گزرے' جب اُس نے اُسے پھل کی طرف سے پکڑا ہو۔

1734 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ سَلُّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابن ابزیٰ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی جاتی ہے' مسجد میں تلوار کو میان کے بغیر رکھا جائے۔

1735 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِالسِّهَامِ فِي اَسْوَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مَسَاجِدِهِمْ فَاَمْسِكُوْا بِالنِّصَالِ لَا تَجْرَحُوْا بِهَا اَحَدًا

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم تیر لے کر مسلمانوں کے بازار یا مسجد سے گزرو تو اُنہیں پھل کی طرف سے پکڑ کے رکھو' کہیں تم کسی کو زخمی نہ کر دو''۔

بَابُ اَكْلِ الثَّوْمِ، وَالْبَصَلِ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں داخل کرنا

1736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ، فَلَا يَغْشَى مَسْجِدِيْ هٰذَا قَالَ: اَرَاهُ يَرَى النِّيَّةَ الَّتِي لَمْ تُطْبَخْ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (کا پھل) کھالے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لہسن تھی' تو وہ میری اس مسجد میں نہ آئے''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد وہ لہسن ہے جو کچا ہو' جسے پکایا نہ گیا ہو۔

1737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الَّذِي ذَكَرْتَ اَنَّهُ يَنْهَى عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ اَفِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا اَمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ خَاصَّةً دُوْنَهَا؟ قَالَ: بَلْ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو مسجد میں آنے سے منع کیا گیا ہے' یہ حکم تمام مساجد کے لیے ہے یا صرف مسجد حرام کے لیے ہے اور دوسری مساجد کے لیے نہیں ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ حکم تمام مساجد کے لیے ہے۔

1738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّوْمَ - فَلَا يُؤْذِيْنَا فِي مَسْجِدِنَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (یعنی لہسن) کا پھل کھالے وہ ہماری مسجد میں ہمیں اذیت نہ پہنچائے''۔

1739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُوْنَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَکَلَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ - یَعْنِی الثُّوْمَ - فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَلَا یَاْتِیْنَا یَمْسَحُ جَبْھَتَہٗ قَالَ: قُلْتُ: یَا اَبَا سَعِیْدٍ: اَحَرَامٌ ھِیَ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا کَرِھَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ رِیْحِھَا

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (یعنی لہسن) کو کھائے' تو وہ میری اس مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے اور نہ ہی اپنی پیشانی کو پونچھتا ہوا ہمارے پاس آئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اے حضرت ابوسعید! کیا یہ حرام ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بدبو کی وجہ سے اسے ناپسند قرار دیا ہے۔

1740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَکَلَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ الْخَبِیْثَۃَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ھٰذَا

✵✵ علاء بن عبداللہ بن خباب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خبیث درخت (کا پھل) کھائے' وہ ہماری اس مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے''۔

1741 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَکَلَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ الْخَبِیْثَۃَ فَلَا یُؤْذِیْنَا فِیْ مَسْجِدِنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ

قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ: فَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا کَانَ الثُّوْمُ بِاَرْضِنَا اِذْ ذَاکَ

✵✵ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خبیث درخت (کا پھل) کھائے' وہ ہماری مسجد میں ہمیں اذیت نہ پہنچائے' وہ اپنے گھر بیٹھا رہے''۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوزبیر کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: اُن دنوں لہسن ہمارے علاقہ کی پیداوار نہیں ہوتی تھی۔

بَابُ الْمَسْجِدِ یُطَیَّنُ فِیْہِ بِطِیْنٍ فِیْہِ رَوْثٌ

باب: مسجد میں ایسی مٹی لگانا' جس میں لید ملی ہوئی ہو

1742 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا طَیَّنْتَ مَسْجِدًا فِیْہِ مَدَرٌ بِرَوْثٍ فَلَا تُصَلِّ فِیْہِ حَتّٰی تَغْسِلَہٗ اِذَا کَانَ طَاھِرًا لَھَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں ایسا لیپ کرو جس میں لید ملی ہوئی ہو تو تم وہاں اُس وقت تک نماز ادا نہ کرو' جب تک اُسے دھو نہیں لیتے اور جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتی۔

بَابُ الْقَمْلَةِ فِي الْمَسْجِدِ تُقْتَلُ

باب: مسجد میں جوؤں کو مارا جا سکتا ہے

1743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ: رَاٰى عَلٰى ابْنِ عُمَرَ قَمْلَةً فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَهَا فَدَفَنَهَا، وَابْنُ عُمَرَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ

✹✹ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر ایک جوؤں کو دیکھا' وہ مسجد میں تھے' انہوں نے اُسے پکڑا اور اُسے دفن کر دیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کی طرف دیکھا لیکن اُن کے اس عمل کا انکار نہیں کیا۔

1744 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٍ، فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ، فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتَرٰى كُلَّ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ يَحْيَى: بَلَغَنِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الْقَمْلَةَ فَلَا يَقْتُلْهَا فِي الْمَسْجِدِ، وَلٰكِنْ لِيَصُرَّهَا فِيْ ثَوْبِهٖ فَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقْتُلْهَا

✹✹ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچ گئی ہوگی؟ پھر یحییٰ نے یہ بتایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص جوؤں کو دیکھے' تو اُسے مسجد میں نہ مارے' بلکہ اُسے اپنے کپڑے میں ڈال لے اور جب باہر جائے تو اُسے مار دے"۔

1745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ: رَاٰى عَلٰى ثِيَابِهٖ قَمْلَةً، وَهُوَ فِي لْمَسْجِدِ فَاَخَذَهَا فَدَفَنَهَا فِي الْمَسْجِدِ. وَاَبُو غَالِبٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

✹✹ ابوغالب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے پر جوؤں دیکھی' وہ اُس وقت مسجد میں موجود تھے' انہوں نے اُسے پکڑا اور اُسے مسجد میں دفن کر دیا' جبکہ ابوغالب اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔

1746 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّهُ كَانَ يَتَفَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ

✹✹ شہر بن حوشب' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ مسجد میں جوئیں نکال لیا کرتے تھے۔

1747 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ: اَخَذَ قَمْلَةً فَدَفَنَهَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ: (اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا) (المرسلات: 26)

✹✹ ربیع بن خثیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جوؤں کو پکڑا اور اُسے مسجد میں دفن کر دیا اور پھر یہ آیت پڑھی:

''کیا ہم نے زمین کو کفایت کرنے والی چیز نہیں بنایا ہے' زندوں کے لیے بھی اور مردوں کے لیے بھی''۔

1748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِدَفْنِ الْقَمْلَةِ فِي الْاَرْضِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ جوؤں کو زمین میں دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ آدمی مسجد میں موجود ہو۔

1749 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَمَّنْ، رَاَى اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، يَقْتُلُ قَمْلَةً فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ حَصَاتَيْنِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے جس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دو چٹائیوں کے درمیان جوئیں مارتے ہوئے دیکھا۔

1750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْءَمَةِ اَنَّهُ: رَاَى اَبَا هُرَيْرَةَ، يَدْفِنُ الْقَمْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَقُوْلُ: النُّخَامَةُ شَرٌّ مِنْهَا

❋❋ صالح بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں جوؤں کو دفن کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے یہ کہا: رینٹ اس سے زیادہ بُری ہوتی ہے (اور اُسے مسجد میں دفن کیا جاسکتا ہے)۔

بَابُ قَتْلِ الْقَمْلَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَهَلْ عَلٰى قَاتِلِهَا، وُضُوْءٌ؟

باب: نماز کے دوران جوؤں کو مار دینا' کیا اُسے مارنے والے پر وضو لازم ہوگا؟

1751 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

❋❋ حصین بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نماز کے دوران جوؤں کو مار دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

1752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ قَالَ: رَاَيْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ، وَالْبَرَاغِيْثَ فِي الصَّلَاةِ

❋❋ مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نماز کے دوران جوؤں اور پسوکو مارتے ہوئے دیکھا ہے۔

1753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِيْ قَتْلِ الْقَمْلَةِ وُضُوْءٌ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرَى الْوُضُوْءَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جوؤں کو مارنے پر وضو لازم نہیں ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ایسی صورت میں وضو لازم ہونے کے قائل تھے۔

بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ، وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دینا

1754 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ضَمْضَمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْتُلَ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ، وَالْعَقْرَبَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' ہم نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں کو مار سکتے ہیں: سانپ اور بچھو۔

1755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْعَقْرَبَ، وَالْحَيَّةَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر حال میں بچھو اور سانپ کو مار دو''۔

1756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْعَقْرَبَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو نماز کے دوران بچھو کو مار دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نماز میں ایک مخصوص مشغولیت ہوتی ہے۔

بَابُ مُدَافَعَةِ الْبَوْلِ، وَالْغَائِطِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران پیشاب' یا پاخانہ کو روک کر رکھنا

1757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزَاحِمُوا الْاَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے دوران دو خبیث چیزوں کے ساتھ مزاحمت نہ کرو' پاخانہ اور پیشاب''۔

1758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَاَنْ اَحْمِلَهُ فِي نَاحِيَةِ، رِدَائِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ، اُزَاحِمَ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اسے اپنی چادر کے کونے میں اُٹھا لوں' یہ میرے نزدیک اس

سے زیادہ محبوب ہے میں پاخانہ یا پیشاب کے ساتھ مزاحمت کروں (یعنی اُسے روکنے کی کوشش کروں)۔

1759 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ ذَهَبَ الْغَائِطَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' نماز قائم ہوئی تو وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے' اُن سے کہا گیا: یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص پاخانہ کے لیے جانا چاہتا ہو' تو وہ پہلے پاخانہ کر لے''۔

1760 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ بَعْضُكُمْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَبْدَاْ بِالْحَاجَةِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم اُن کے ساتھ سفر کر رہے تھے' وہ اُن لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے' ایک مرتبہ جب نماز کا وقت ہوا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کر لے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم میں سے کسی شخص نے قضائے حاجت کرنی ہو' تو وہ پہلے قضائے حاجت کر لے''۔

1761 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ خَرَجْنَا فِي حَجٍّ - اَوْ عُمْرَةٍ - مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ہم حج یا شاید عمرہ کے لیے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے' جب نماز کھڑی ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز ادا کر لو اور وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے' جب وہ واپس آئے تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی شخص کا قضائے حاجت کا ارادہ ہو' تو اُسے پہلے قضائے حاجت کر لینی چاہیے''۔

1762 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تَدْفَعُوا الْاَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نماز کے دوران دو خبیث چیزوں کی مدافعت نہ

کرو (یعنی اُنہیں روکنے کی کوشش نہ کرو) پاخانہ اور پیشاب۔

1763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: اِنِّي لَاَتَّقِي اَحَدَهُمَا كَمَا اَتَّقِي الْاٰخَرَ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

✸✸ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی اُسی طرح بچتا ہوں' جس طرح دوسری سے بچتا ہوں: پاخانہ اور پیشاب۔

1764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِنَّا لَنَصُرُّهُ صَرًّا

✸✸ طاؤس فرماتے ہیں: میں اُسے اصرار سے [illegible]

1765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ [illegible] عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا لَمْ يُعْجِلْكَ الْغَائِطُ، وَالْبَوْلُ فِي الصَّلَاةِ فَلَا بَاْسَ

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر پاخانہ یا پیشاب تمہیں نماز میں جلدی [illegible] مجبور نہیں کرتے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا مَا لَمْ يَخَفْ اَنْ يَّشْغَلَهُ، عَنْ صَلَاتِهٖ اَنْ يَّسْبِقَهُ

✸✸ ابراہیم نخعی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ کسی شخص کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ یہ چیز اُسے نماز سے مشغول کر دے گی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس سے سبقت لے جائے گی (یعنی اپنی توجہ اُس طرف مبذول کروا دے گی)۔

1767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ، وَهُوَ يُدَافِعُ بَوْلًا، وَطَوْفًا - يَعْنِي الْغَائِطَ -

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص ایسی حالت میں ہرگز بھی نماز ادا نہ کرے کہ اُس نے پیشاب یا پاخانہ کو روکا ہوا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کی فرضیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1768 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ، ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا، ثُمَّ نُوْدِيَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّهٗ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ

✸✸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نمازیں پہلے پچاس فرض ہوئی تھیں' پھر کم ہو گئیں یہاں تک کہ پانچ مقرر کی گئیں۔ پھر یہ کہا گیا: اے محمد! ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا' تمہیں ان پانچ کے بدلے پچاس کا ثواب ملے گا۔

1769 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهِ الصَّلَاةُ خَمْسِیْنَ، ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا، فَقَالَ اللّٰهُ: فَاِنَّ لَكَ بِالْخَمْسِ خَمْسِیْنَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی' اُس وقت نبی اکرم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں' پھر یہ کم ہوتی رہیں یہاں تک کہ پانچ مقرر کی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: تمہارے لیے ان پانچ کے عوض میں پچاس (کا ثواب) ملے گا' کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔

1770 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ یَذْكُرُ اَنَّهَا: فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهِ خَمْسُوْنَ، ثُمَّ رُدَّتْ اِلٰی خَمْسٍ، قَالَ الْحَسَنُ: فَنُوْدِیَ اَنِّیْ قَدْ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ، وَاَنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ

✵✵ حسن بصری یہ ذکر کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں اور پھر یہ پانچ کر دی گئیں۔ حسن بصری کہتے ہیں: پھر یہ پکار کر کہا گیا: میں نے اپنے فرض کو برقرار رکھا ہے اور اپنے بندوں کے لیے تخفیف کر دی ہے' تمہیں ان پانچ کے عوض میں پچاس کا ثواب ملے گا۔

1771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَیِ) (ھود: 114) النَّهَارِ حَتّٰی خَتَمَ الْاٰیَةَ قَالَ: فَكَانَتْ اَوَّلُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: (اِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ) (الصافات: 165)، (وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ) (الصافات: 166) قَالَ: فَقَامَ جَبْرَئِیْلُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، ثُمَّ النَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَالنِّسَاءُ خَلْفَ الرِّجَالِ قَالَ: فَصَلّٰی بِهِمِ الظُّهْرَ اَیْ اَرْبَعًا، حَتّٰی اِذَا كَانَ الْعَصْرُ قَامَ جِبْرِیْلُ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، ثُمَّ جَاءَ جِبْرِیْلُ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی بِهِمْ ثَلَاثًا یَقْرَاُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ یَجْهَرُ فِیْهِمَا، وَلَمْ یُسْمَعْ فِی الثَّالِثَةِ، قَالَ الْحَسَنُ: وَهِیَ وِتْرُ صَلَاةِ النَّهَارِ قَالَ: حَتّٰی اِذَا كَانَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَغَابَ الشَّفَقُ وَاَعْتَمَ جَاءَهُ جِبْرِیْلُ فَقَامَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، یَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِی الرَّكْعَتَیْنِ، حَتّٰی اِذَا اَصْبَحَ لَیْلَتَهُ، فَصَلّٰی بِهِ وَالنَّاسُ مَعَهُ كَنَحْوِ مَا فَعَلَ، فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ، یَقْرَاُ فِیْهِمَا وَیُطِیْلُ الْقِرَاءَةَ، فَلَمْ یَمُتِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی حَدَّ لِلنَّاسِ صَلَاتَهُمْ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَسَنُ الْجُمُعَةَ قَالَ: فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ وَوَضَعَ عَنْهُمْ رَكْعَتَیْنِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ وَلِلْخُطْبَةِ، قَالَ اللّٰهُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا) (ھود: 114) مِنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذَّاكِرِیْنَ، وَذَكَرَ (طَرَفَیِ النَّهَارِ) (ھود: 114) مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اِلٰی صَلَاةِ الْفَجْرِ، (وَزُلَفًا مِنَ اللَّیْلِ) (ھود: 114) الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو''۔ یہ آیت کے اختتام تک ہے۔

پھر حسن بصری نے یہ بتایا کہ سب سے پہلی نماز، جو نبی اکرم ﷺ نے ادا کی تھی، وہ ظہر کی نماز تھی، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے:

''بے شک ہم صفیں قائم کرنے والے ہیں''، ''بے شک ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ اُن کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور خواتین، مردوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُنہیں چار رکعات پڑھائیں یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت جبرائیل کھڑے ہوئے، پھر اُنہوں نے ایسا ہی کیا، پھر حضرت جبرائیل اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا، اُنہوں نے اُن لوگوں کو تین رکعات پڑھائیں جن میں پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کی اور تیسری رکعت میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کی۔ حسن بصری فرماتے ہیں: یہ دن کی نماز کے وتر ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب عشاء کا وقت ہوا، شفق غروب ہوگئی اور رات آگئی تو حضرت جبرائیل، نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے لوگوں کو چار رکعات پڑھائیں جن میں پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کی، یہاں تک کہ جب اُس رات سے اگلی صبح آئی تو اُنہوں نے پھر نماز پڑھائی، لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، اُنہوں نے اُسی طرزِ عمل کو اختیار کیا جو پہلے کیا تھا، تو حضرت جبرائیل نے اُنہیں دو رکعات پڑھائیں، اُنہوں نے ان دونوں رکعت میں تلاوت کی اور طویل قرأت کی، نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے لوگوں کو نمازوں کے بارے میں احکام سے آگاہ کر دیا تھا۔

پھر حسن بصری نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائی تھیں اور لوگوں کو دو رکعات معاف ہوگئی تھیں کیونکہ اُس دن لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اور خطبہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو، بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے''۔

یہاں دن کے دونوں کناروں کے ذکر سے مراد صبح کی نماز سے لے کے فجر کی نماز تک کا وقت ہے اور رات کے کچھ حصے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں۔

1772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِيْنٍ قَالَ: خَاصَمَ نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ ابْنَ الْعَبَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَجِدِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْهِ: (فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ) (الروم: 17) الْمَغْرِبُ وَالْفَجْرُ، (وَعَشِيًّا) (مریم: 11) الْعَصْرُ (وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ) (الروم: 18) الظُّهْرُ قَالَ: (وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ) (النور: 58)

✱✱ ابورزین بیان کرتے ہیں: نافع بن ازرق کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بحث ہوگئی، اُس نے یہ کہا کہ کیا آپ

پانچ نمازوں کا ذکر قرآن میں پاتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبداللہ رٹی اللہ عنہ نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو اُس وقت جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو''۔

اس سے مراد مغرب اور عشاء ہیں۔ ''اور شام کے وقت'' اس سے مراد عصر ہے ''اور اُس وقت ظہر کرتے ہو'' اس سے مراد ظہر ہے ''اور عشاء کی نماز کے بعد''۔

1773 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَغَيْرُهُ: لَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ اُسْرِیَ بِهٖ فِيهَا لَمْ يَرُعْهُ اِلَّا جِبْرِيلُ يَتَدَلّٰى حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَلِذٰلِكَ سُمِّيَتِ الْاُولٰى، فَاَمَرَ فَصِيحَ فِي النَّاسِ: لِلصَّلَاةِ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوا فَصَلّٰى جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ طَوَّلَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ، ثُمَّ قَصَّرَ الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ فِي الْعَصْرِ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ، فَفَعَلُوا كَمَا فَعَلُوا فِي الظُّهْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ فَصِيحَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَصَلّٰى جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَ فِي الْاُولَيَيْنِ وَطَوَّلَ وَجَهَرَ، وَقَصَّرَ فِي الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ

✵✵ نافع بن جبیر اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج ہوئی' اُس سے اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام سورج ڈھل جانے کے بعد نازل ہوئے' اسی لیے اس نماز کو پہلی کا نام دیا گیا ہے' اُن کے کہنے کے بعد لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے لگی ہے' تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات طویل ادا کیں اور باقی والی مختصر ادا کیں' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا' پھر عصر کی نماز بھی اسی طرح ادا کی گئی تو لوگ اُسی طرح کرتے ہیں جس طرح ظہر میں اُنہوں نے کیا تھا' وہ پھر رات کے ابتدائی حصہ میں نازل ہوے تو یہ اعلان کیا گیا کہ باجماعت نماز ہونے لگی ہے۔ تو حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات میں تلاوت کی اور طویل قرأت کی اور بلند آواز میں قرأت کی اور باقی دو رکعات مختصر ادا کیں' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا۔

بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ

باب: اذان کا آغاز

1774 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْعِبْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَهُمُّهُمْ شَيْءٌ يَجْمَعُونَ بِهِ لِصَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بَعْضُهُمْ نَاقُوسٌ، وَقَالَ: بَعْضُهُمْ بُوقٌ، فَأُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ مَعَهُ نَاقُوسٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: تَبِيعُ هٰذَا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: نَضْرِبُ بِهِ لِصَلَاتِنَا قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: تَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ، أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ: وَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي مَنَامِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا صَلَّى عَبْدُ اللّٰهِ الصُّبْحَ غَدَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ، وَغَدَا عُمَرُ فَوَجَدَ الْأَنْصَارِيَّ قَدْ سَبَقَهُ، وَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَذَانِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: مسلمان اس حوالے سے غور وفکر کر رہے تھے کہ وہ کس طرح نماز کے لیے اکٹھے ہوں' تو بعض لوگوں نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا' بعض نے بوق (بگل) بجانے کا مشورہ دیا' تو حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو خواب میں دکھایا گیا کہ ایک شخص اُن کے پاس سے گزرا' اُس کے پاس ناقوس تھا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ اُس شخص نے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُنہوں نے کہا: ہم نماز کے وقت اسے بجالیا کریں گے' اُس شخص نے کہا: کیا میں تمہاری راہنمائی اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف نہ کروں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس نے کہا: تم یہ کہو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ، أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی خواب میں اسی کی مانند دیکھا تھا' جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز ادا کی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بارے میں بتانے کے لیے آئے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے تو وہ انصاری اُن سے سبقت لے جا چکے تھے اور اُنہوں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دے دیا تھا۔

1775 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: إِيْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَيْفَ يَجْعَلُونَ شَيْئًا إِذَا أَرَادُوا جَمْعَ الصَّلَاةِ اجْتَمَعُوا لَهَا فَائْتَمَرُوا بِالنَّاقُوسِ قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ خَشَبَتَيْنِ لِلنَّاقُوسِ، إِذْ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنْ لَا تَجْعَلُوا النَّاقُوسَ، بَلْ أَذِّنُوا بِالصَّلَاةِ قَالَ: فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي رَأَى، وَقَدْ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ بِذٰلِكَ، فَمَا رَاعَ عُمَرَ، اِلَّا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَبَقَكَ بِذٰلِكَ الْوَحْيُ، حِيْنَ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ عُمَرُ

✵✵ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے آپس میں مشورہ کیا کہ نماز کے لیے اکٹھے ہونے کے لیے اُنہیں کیا کرنا چاہیے؟ جس کی وجہ سے وہ اکٹھے ہوں' تو بعض لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ ناقوس بجایا جائے۔ ابھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ ارادہ کر رہے تھے کہ وہ دو لکڑیاں خریدیں جن کے ذریعہ ناقوس بنایا جائے کہ اسی دوران اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ تم ناقوس نہ بناؤ بلکہ نماز کے لیے اعلان کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اُنہیں اُس خواب کے بارے میں بتائیں جو اُنہوں نے دیکھا ہے' تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے پاس وحی آ چکی تھی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہنچے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دے رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وحی تم پر سبقت لے گئی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے اُس وقت ارشاد فرمائی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس بارے میں بتایا تھا۔

1776 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اتَّخِذُوا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوْقًا مِثْلَ بُوْقِ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلَاةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو وہ نماز کے وقت اکٹھے ہو جایا کرتے تھے' کوئی بھی شخص کسی کو بلاتا نہیں تھا' ایک دن وہ لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے تو اُن میں سے کسی نے دوسروں سے کہا: تم عیسائیوں کے ناقوس کی طرح کوئی ناقوس اختیار کر لو' کچھ نے کہا: بلکہ یہودیوں کے بوق کی طرح بوق استعمال کرو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کسی شخص کو کیوں نہیں بھیجتے کہ وہ نماز کا اعلان کر دیا کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلال! تم اُٹھو اور نماز کے لیے اذان دو۔

1777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَقُوْلُ: آخِرُ الْاَذَانِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اذان کے آخری کلمات یہ ہیں: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ''۔

1778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ: كَانَ يَقُوْلُ: فِيْ آخِرِ اَذَانِ بِلَالٍ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✵✵ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ''۔

1779 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ مَوْلَاهُمْ، عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ مَوْلَى اَبِى مَحْذُورَةَ، وَاُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى مَحْذُورَةَ عَنْ اَبِى مَحْذُورَةَ قَالَ: قَالَ: خَرَجْتُ فِيْ عَشَرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حُنَيْنٍ وَّهُوَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيْنَا، فَاَذَّنُوْا وَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيْتُوْنِيْ بِهٰؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ؟ فَقَالَ: اَذِّنُوا، فَاَذَّنُوْا وَكُنْتُ آخِرَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، هٰذَا الَّذِى سَمِعْتُ صَوْتَهُ اذْهَبْ فَاَذِّنْ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَقُلْ لِعَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ، وَقَالَ: قُلْ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ، اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِذَا اَذَّنْتَ بِالْاُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ فَقُلْ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ، وَاِذَا اَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، سَمِعْتَ قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يُفَرِّقُهَا، لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا

❋❋ ابن جریج نے عثمان نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ دس آدمیوں کے ساتھ نکلے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف گئے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت تھے' اُن لوگوں نے اذان دینا شروع کی تو ہم نے بھی مذاق اُڑانے کے طور پر اذان دینا شروع کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان نوجوانوں کو میرے پاس لے کر آؤ! آپ نے فرمایا: تم لوگ اذان دو! اُن لوگوں کو اذان دی' سب سے آخر میں میں نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ وہ شخص ہے جس کی آواز میں سنی تھی' تم جاؤ اور مکہ والوں کے لیے اذان دیا کرو اور عتاب بن اُسید (یعنی مکہ کے گورنر) سے یہ کہنا کہ اللہ کے رسول نے مجھے یہ ہدایت کی ہے' میں اہلِ مکہ کے لیے اذان دیا کروں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پیشانی پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا: تم یہ پڑھو:

اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ، اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

جب تم صبح کی نماز کی پہلی اذان دو تو اُس میں یہ بھی کہا کرو: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ' اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

اور جب تم اقامت کہو تو یہ کلمات دو مرتبہ کہا کرو: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ' اور انہیں بلند آواز میں کہا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال کاٹتے نہیں تھے اور اُس میں مانگ بھی نہیں نکالتے تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر ہاتھ پھیرا تھا۔

1780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سَعْدٍ الْقَرَظِ

فِیْ اِمَارَۃِ ابْنِ الزُّبَیْرِ: یُؤَذِّنُ الْاُوْلٰی اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ مَرَّتَیْنِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ. قُلْتُ لِعَمْرٍو: فِی الْاِقَامَۃِ مَرَّتَیْنِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِیْ کَیْفَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ الْاِقَامَۃَ؟

✹✹ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حکومت کے زمانہ میں اذان دیتے ہوئے سنا' اُنہوں نے اذان میں یہ کلمات پڑھے:

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ (دومرتبہ)، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (دومرتبہ)

میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا اقامت میں دومرتبہ کلمات ہوتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں پتا کہ وہ لوگ اقامت کیسے کہتے تھے؟

1781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِیِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّہٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ حِیْنَ اسْتَعْمَلَہٗ عَلَی الطَّائِفِ: وَاِنْ اَتَاکَ رَجُلٌ یُرِیْدُ اَنْ یُؤَذِّنَ فَلَا تَمْنَعْہُ

✹✹ عبدربہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا امیر مقرر کیا تو اُنہیں یہ فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جو اذان دینا چاہتا ہو تو تم اُسے روکنا نہیں۔

1782 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَکَرَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِعُثْمَانَ مِثْلَ ذٰلِکَ

✹✹ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1783 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ: اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِمُعَاوِیَۃَ بِمَکَّۃَ فَاحْتَمَلَہٗ اَبُوْ مَحْذُوْرَۃَ فَاَلْقَاہُ فِیْ بِئْرِ زَمْزَمَ

✹✹ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے موذن نے مکہ میں اذان دی تو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اُسے اُٹھا کر زمزم کے کنویں میں پھینک دیا۔

1783 - صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب التثویب فی اذان الصبح، حدیث:377، السنن الصغری، کتاب الاذان، الاذان فی السفر، حدیث:632، السنن الکبرٰی للنسائی، مواقیت الصلوات، الاذان فی السفر، حدیث:1580، سنن الدارقطنی، کتاب الصلاۃ، باب فی ذکر اذان ابی محذورۃ، حدیث:771، السنن الکبرٰی للبیہقی، کتاب الصلاۃ، ذکر جماع ابواب الاذان والاقامۃ، باب من قال بتثنیۃ الاقامۃ وترجیع الاذان، حدیث:1824، مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین' ابو محذورۃ المؤذن، حدیث:15108، المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمہ سمرۃ، سمرۃ بن معیر ابو محذورۃ الجمحی، حدیث:6578

1784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِمُؤَذِّنٍ فَقَالَ: اَوْتِرْ اَذَانَكَ، فَإِنَّ الْاَذَانَ وِتْرٌ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر ایک مؤذن کے پاس سے ہوا تو اُنہوں نے فرمایا: اذان کے کلمات طاق تعداد میں کہا کرو کیونکہ اذان میں طاق تعداد ہوتی ہے۔

1785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: الْاَذَانُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: اذان کے کلمات تین تین مرتبہ کہے جاتے ہیں۔

1786 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ: اِذَا قَالَ فِي الْاَذَانِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْعَمَلِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

❊❊ یحییٰ بن ابوکثیر ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اذان دیتے تھے تو حی علی الفلاح کے بعد حی علی العمل بھی کہا کرتے تھے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے۔

1787 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ اَنَّهُ: بَيْنَا هُوَ نَائِمٌ اِذْ رَاَى رَجُلًا مَعَهُ خَشَبَتَانِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ فِي الْمَنَامِ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّشْتَرِيَ هٰذَيْنِ الْعُوْدَيْنِ، يَجْعَلُهُمَا نَاقُوْسًا يُضْرَبُ بِهٖ لِلصَّلَاةِ قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلَى صَاحِبِ الْعُوْدَيْنِ بِرَاْسِهٖ، فَقَالَ: اَنَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا، فَبَلِّغْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِالتَّاْذِيْنِ، فَاسْتَيْقَظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: وَرَاَى عُمَرُ مِثْلَ رُؤْيَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَسَبَقَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاَذِّنْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ فَظِيْعُ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ: فَعَلِّمْ بِلَالًا مَا رَاَيْتَ، فَعَلَّمَهُ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ

❊❊ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سوئے ہوئے تھے (اُنہوں نے خواب میں دیکھا) کہ ایک شخص کے پاس دو لکڑیاں ہیں میں نے خواب میں ہی اُس شخص سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو لکڑیوں کو خریدنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ ناقوس بنوائیں جسے نماز کے لیے بجایا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس لکڑیوں والے شخص نے سر موڑ کر میری طرف دیکھا اور کہا: کیا میں تمہاری راہنمائی اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف نہ کروں! تم اللہ کے رسول تک اس کا پیغام پہنچا دینا پھر اُس شخص نے اُنہیں اذان دینے کا طریقہ تعلیم کیا۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اُسی طرح کا خواب دیکھا تھا جس طرح کا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا لیکن حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتادیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اُٹھو اور اذان دو! اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری آواز پست ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اُن سے فرمایا: تم نے جو خواب دیکھا ہے اُس کی تعلیم بلال کو دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اُنہوں نے اس بارے میں بتایا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔

1788 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُمَا: سَمِعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَهَمَّهُ الْاَذَانُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يَّاْمُرَ رِجَالًا فَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَيُنَادُوْنَ لِلصَّلَاةِ حَتّٰى نَقَّسُوا، اَوْ كَادُوْا اَنْ يُنَقِّسُوا قَالَ: فَرَاٰى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلًا عَلٰى حَائِطِ الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: مِثْلَهَا، ثُمَّ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ الْاِقَامَةُ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: عَلِّمْهَا بِلَالًا، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَقَالَ: لَقَدْ اَطَافَ بِيَ اللَّيْلَةَ الَّذِيْ اَطَافَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهُ سَبَقَنِيْ۔

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے حوالے سے پریشان تھے یہاں تک کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپ کچھ لوگوں کو ہدایت کریں اور وہ مدینہ منورہ کے ٹیلوں کے اوپر کھڑے ہو کر نماز کے لیے اعلان کیا کریں یہاں تک کہ وہ لوگوں کو بلا لیں۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام عبداللہ بن زید تھا اُنہوں نے ایک شخص کو (خواب میں) مسجد کی دیوار پر دیکھا اُس نے دو سیاہ چادریں اوڑھی ہوئی تھیں اور وہ یہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر وہ بیٹھا اور پھر اُس نے اسی کی مانند کلمات کہے اور دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ بھی کہا' یا اقامت تھی۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: ان کلمات کی تعلیم بلال کو دے دو! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: گزشتہ رات وہ شخص میرے بھی خواب میں بھی آیا تھا جو اس کے خواب میں آیا تھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔

1789 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، وَاَذَّنَ لَنَا بِمِنًى فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ، فَصَنَعَ كَمَا ذُكِرَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فِي الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةُ تَمَامٌ مِثْلُ الْحَدِيْثِ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو سنا' اُنہوں نے منیٰ میں ہمارے سامنے اذان دیتے ہوئے یہ کلمات پڑھے:

''اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' یہ دومرتبہ پڑھا: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ' یہ دومرتبہ پڑھا''۔

اُس کے بعد اُنہوں نے وہی کچھ کیا جس کا ذکر عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی نقل کردہ حدیث میں ہے جو اذان اور اقامت کے بارے میں ہے اور پھر اُس کی مانند مکمل حدیث ہے۔

1790 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ: اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ، وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ، وَاَنَّهُ كَانَ يَبْدَاُ بِالتَّكْبِيْرِ، وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيْرِ

٭٭ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دومرتبہ ادا کرتے تھے اور اقامت کے کلمات بھی دومرتبہ ادا کرتے تھے' وہ تکبیر کے ذریعے شروع کرتے تھے اور تکبیر پر ہی ختم کرتے تھے۔

1791 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: كَانَ اَذَانُهُ، وَاِقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

٭٭ اسود' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی اذان اور اقامت (کے کلمات) دو' دومرتبہ ہوتے تھے۔

1792 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، مُؤَذِّنَ عَلِيٍّ يَجْعَلُ الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

٭٭ مسلم بطین بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مؤذن کو سنا تھا' وہ اقامت کے کلمات دو' دومرتبہ پڑھ رہا تھا۔

1793 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ذَكَرَ لَهُ الْاِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً، فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ قَدِ اسْتَخَفَّتْهُ الْاُمَرَاءُ، الْاِقَامَةُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

٭٭ فطر' مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے' اقامت کے کلمات ایک' ایک مرتبہ پڑھے جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے حکمرانوں نے مختصر کروادیا ہے' ورنہ اقامت کے کلمات دو' دومرتبہ ہوتے ہیں۔

1794 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُثَنِّي الْاَذَانَ، وَيُوْتِرُ الْاِقَامَةَ، اِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو' دومرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک' ایک

مرتبہ ادا کرتے تھے البتہ قد قامت الصلوٰۃ' قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ پڑھتے تھے۔

1795 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُشْفِعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا' وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

1796 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، أَنَّ سَعْدًا، أَذَّنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَاءٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنْتَ يَا بُنَيَّ إِذَا جِئْتَ فَأَذِّنْ فَكَانَ سَعْدٌ يُؤَذِّنُ بِقُبَاءٍ وَّلَا يُؤَذِّنُ بِلَالٌ

٭٭ عمر بن حفص بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قباء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم نے اچھا کیا ہے' جب تم آؤ تو اذان دیا کرو۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ قباء میں اذان دیتے تھے وہاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان نہیں دیتے تھے۔

1797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ يَقُولُهَا مَرَّتَيْنِ - أَوْ ثَلَاثًا - يَقُولُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سفر میں نماز ادا کرتے تھے تو یہ کلمات دو یا تین مرتبہ پڑھتے تھے' وہ حی علی الصلوٰۃ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی خیر العمل پڑھتے تھے۔

1798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: إِذَا أَذَّنَ يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ، ثُمَّ يَقُولُ خَافِضًا صَوْتَهُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ نَحْوَ ذٰلِكَ

٭٭ حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اذان دے تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہے گا' اور اسے بلند آواز میں کہے گا' پھر پست آواز میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح کہے گا' پھر وہ دوبارہ ان کلمات کو پڑھے گا' اور بلند آواز میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ' اشہد ان الٰہ الا اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح' حی علی الفلاح' اللہ اکبر اللہ اکبر' لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا۔

ابن سیرین بھی اس کے مطابق فرماتے ہیں۔

بَابُ الْاَذَانِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

بے وضو حالت میں اذان دینا

1799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: حَقٌّ، وَسُنَّةٌ مَسْنُوْنَةٌ، اَنْ لَا يُؤَذِّنَ مُؤَذِّنٌ اِلَّا مُتَوَضِّئًا قَالَ: هُوَ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهُوَ فَاتِحَةُ الصَّلَاةِ فَلَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: یہ بات حق اور سنت ہے جو مسنون ہے' مؤذن شخص صرف باوضو حالت میں اذان دے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ نماز کا حصہ ہے اور یہ نماز کا آغاز ہے' اس لیے آدمی کو صرف باوضو حالت میں اذان دینی چاہیے۔

1800 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: لَا يُؤَذِّنُ الرَّجُلُ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین یا شاید کسی اور صاحب کا یہ قول نقل کیا ہے: کوئی بھی شخص صرف باوضو حالت میں ہی اذان دے۔

1801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مؤذن وضو کے بغیر اذان دیدے۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَوَضْعِهٖ، اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ

باب: (اذان دیتے ہوئے) قبلہ کی طرف رُخ کرنا اور اپنی دو انگلیاں کانوں کے اندر رکھنا

1802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاِنْ كَانَ فِيْ قَرْيَةٍ فَاِنَّهٗ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ وَوَرَاءَهٗ، فَيَدْعُو النَّاسَ بِالنِّدَاءِ، فَاِنْ كَانَ فِيْ سَفَرٍ لَيْسَ مَعَهٗ بَشَرٌ كَثِيْرٌ مَعَ خَلِيْفَةٍ اَوْ لَمْ يَكُنْ فِي النَّاسِ مَنْ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاَذَانِ، فَلْيَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فِيْ نِدَائِهٖ اَجْمَعَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن قبلہ کی طرف رُخ کر کے اذان دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ آبادی کے اندر ہوگا' تو وہ دائیں طرف' بائیں طرف اور پیچھے کی طرف منہ پھیرے گا' اور لوگوں کو اپنی پکار کے ذریعہ دعوت دے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ سفر میں ہوگا' اور اُس کے ساتھ بہت سے لوگ نہ ہوں جیسے خلیفہ کے ساتھ نہ ہوں' یا اتنے زیادہ لوگ نہ ہوں جنہیں اذان کے ذریعہ دعوت دینے کی ضرورت پیش آئے' تو پھر وہ (اذان کے دوران) مکمل طور پر قبلہ کی طرف ہی رُخ رکھے گا۔

1803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا اَذَّنَ وَلَيْسَ فِيْ جَمَاعَةٍ ...

يَلْتَفِتُ، وَإِذَا أَذَّنَ فِي جَمَاعَةٍ يَدْعُو بِأَذَانِهِ أَحَدًا فَلْيَسْتَقْبِلِ الْبَيْتَ، حَتَّى يَسْتَفْتِحَ فَيَسْتَقْبِلَهُ، حَتَّى يَقُولَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ يَلْتَفِتُ بَعْدُ فَيَدْعُو يَمِينًا، وَشِمَالًا إِنْ شَاءَ وَذَكَرَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنِ النَّخَعِيِّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اذان دے اور اُس وقت وہ لوگوں کے ہجوم میں نہ ہو تو وہ اِدھر اُدھر منہ نہیں پھیرے گا' اور جب وہ کچھ لوگوں کی موجودگی میں اذان دے اور اذان کے ذریعہ اُن لوگوں میں سے کسی کو دعوت دے' تو وہ قبلہ کی طرف رُخ کرے گا' یہاں تک کہ قبلہ کی طرف رُخ رکھتے ہوئے ہی اذان کا آغاز کرے گا یہاں تک کہ جب وہ اشہدان محمدا رسول اللہ کہہ لے گا تو پھر وہ اِدھر اُدھر منہ پھیرے گا' اور دائیں طرف اور بائیں طرف منہ کر کے پکارے گا' اگر وہ چاہے گا۔

عبدالکریم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

1804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ دَارَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ إِذَا قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: جب مؤذن اذان دے گا' تو قبلہ کی طرف رُخ کرے گا' جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے گا تو گھوم جائے گا' پھر قبلہ کی طرف اُس وقت رُخ کرے گا جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا۔

1805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِالتَّكْبِيرِ، وَالشَّهَادَةِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: قَدَمَاهُ مَكَانَهُمَا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ تکبیر اور شہادت کے کلمات (اذان میں) پڑھتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے گا۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (مؤذن کے) دونوں پاؤں اپنی جگہ پر رہیں گے (یعنی وہ صرف چہرہ گھمائے گا' پاؤں نہیں گھمائے گا)۔

1806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُورُ، فَأَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَإِصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ قَالَ: وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْأَبْطَحِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ. قَالَ سُفْيَانُ: نَرَى الْقُبَّةَ مِنْ أَدَمٍ، وَالْحُلَّةَ حِبَرَةً

✵✵ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے گھومتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنا چہرہ اِس طرف اور اُس طرف پھیرا' اُن کی انگلیاں اُن کے کانوں میں تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اپنے سرخ خیمہ میں موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ

لے کر نکلے اور اُسے کھلے میدان میں گاڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف رُخ کر کے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں' اُس نیزہ کے دوسری طرف سے کتے' گدھے اور خواتین گزر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے سُرخ حُلّہ پہنا ہوا تھا' آپ کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں' وہ خیمہ چمڑے سے بنا ہوا تھا اور وہ حُلّہ حبرہ (نامی مخصوص قسم کی چادروں) کا تھا۔

1807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ: اَنَّ الْمُؤَذِّنَ يَضَعُ سَبَّابَتَهُ فِي اُذُنَيْهِ

✱✱ حسن بصری اور ابن سیرین فرماتے ہیں: مؤذن اپنی شہادت کی انگلیاں کانوں میں ڈالے گا۔

1808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ، وَاَبُو مَحْذُورَةَ يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمَا فِي آذَانِهِمَا بِالْاَذَانِ

✱✱ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال اور حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہما اذان دیتے ہوئے اپنی انگلیاں' کانوں میں ڈالا کرتے تھے۔

بَابُ الْكَلَامِ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْاَذَانِ

باب: اذان کے دوران کوئی اور کلام کرنا

1809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ لِلْمُؤَذِّنِ اِذَا اَخَذَ فِي اَذَانِهِ اَنْ يَتَكَلَّمَ حَتَّى يَفْرُغَ، وَفِي الْاِقَامَةِ كَذٰلِكَ، وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالشَّهَادَةِ. قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَقَدَمَاهُ مَكَانَهُمَا

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ مؤذن جب اذان دے رہا ہو' تو اذان سے فارغ ہونے سے پہلے کوئی اور کلام کرے اور اقامت کے بارے میں بھی اُن کی یہی رائے تھی' مؤذن' تکبیر اور شہادت کے کلمات پڑھتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کرے گا۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس کے دونوں پاؤں اپنی جگہ رہیں گے۔

1810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فِي الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِمَا

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: (مؤذن) اذان اور اقامت کہتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ رکھے گا' اور ان کے درمیان میں کلام نہیں کرے گا۔

1811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَتَكَلَّمُ الْمُؤَذِّنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَذَانِهِ لِلْحَاجَةِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: اذان کے دوران مؤذن کسی انتہائی ضرورت کے پیشِ نظر کوئی اور کلام کر سکتا ہے۔

1812 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يَتَكَلَّمُ الْمُؤَذِّنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَذَانِهِ؟ قَالَ: خَيْرٌ لَهُ، اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فَاِنْ تَكَلَّمَ فَلَا بَاْسَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن اذان کے درمیان کوئی کلام کر سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے وہ کلام نہ کرے لیکن اگر وہ کلام کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْاَذَانِ قَاعِدًا وَهَلْ يُؤَذِّنُ الصَّبِيُّ؟

باب: بیٹھ کر اذان دینا کیا (نابالغ) بچہ اذان دے سکتا ہے؟

1813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: يُكْرَهُ لِلْمُؤَذِّنِ اَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَيُكْرَهُ لِلصَّبِيِّ اَنْ يُؤَذِّنَ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

٭٭ ابو اسحاق فرماتے ہیں: مؤذن کے لیے یہ بات مکروہ ہے وہ بیٹھ کر اذان دے اسی طرح بچہ کے لیے بھی یہ بات مکروہ ہے وہ اذان دے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

1814 - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ: سُئِلَ عَنِ الْغُلَامِ غَيْرِ الْمُحْتَلِمِ هَلْ يُؤَذِّنُ لِلنَّاسِ، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

٭٭ امام عبدالرزاق سفیان ثوری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے ایسے نابالغ لڑکے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ لوگوں کے لیے اذان دے سکتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہہ سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ غَيْرَ قَائِمٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مِنْ وَجَعٍ، قُلْتُ: مِنْ نُعَاسٍ اَوْ كَسَلٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: هَلْ يُؤَذِّنُ الْغُلَامُ غَيْرَ مُحْتَلِمٍ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن کھڑے ہوئے بغیر اذان دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر کوئی تکلیف ہو تو حکم مختلف ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر اونگھ یا کسل مندی کی وجہ سے (وہ کھڑا نہیں ہوتا)؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! میں نے کہا: کیا نابالغ لڑکا اذان دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں!

بَابُ الْاَذَانِ رَاكِبًا

باب: سوار ہونے کے عالم میں اذان دینا

1816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُؤَذِّنُ وَهُوَ رَاكِبٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَوَاضِعٌ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سوار ہونے کے عالم میں اذان دیتے ہوئے

دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ کیا اُنہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں رکھی ہوئی تھیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!۔

1817 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَقَالَ: اَذِّنْ يَا اَخَا صُدَاءٍ، فَاَذَّنْتُ، وَاَنَا عَلٰى رَاحِلَتِي

★★ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' صبح کی نماز کا وقت ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص! تم اذان دو! تو میں نے اذان دی' میں اُس وقت اپنے پالان پر موجود تھا۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْاَعْمٰى

باب: نابینا مؤذن (کا حکم)

1818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ بُرْمَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ، مُؤَذِّنُوكُمْ عُمْيَانَكُمْ - حَسِبْتُهُ قَالَ: وَلَا قُرَّاءَكُمْ -

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' تمہارے مؤذن نابینا ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: اور نہ ہی تمہارے قاری صاحبان (یعنی امام) نابینا ہوں۔

1819 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ، كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ اَعْمٰى فَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: اَصْبَحْتَ . قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَاَمَّا مَالِكٌ فَذَكَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

★★ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیا کرتے تھے' وہ نابینا تھے' وہ اُس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے' جب تک اُنہیں یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا' صبح ہوچکی ہے۔

امام مالک نے یہ روایت ابن شہاب کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' اس کی مانند نقل کی ہے۔

بَابُ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

باب: الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھنا

1820 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَمَنْ اَرَادَ الصَّوْمَ، فَلَا يَمْنَعْهُ اَذَانُ بِلَالٍ حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

وَكَانَ اَعْمَى فَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ: اَصْبَحْتَ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ جَاءَ يُؤْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، فَنَادٰى بِلَالٌ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، فَاُقِرَّتْ فِي الصُّبْحِ

✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتا ہے‘ تو جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اُس کے لیے بلال کی اذان رکاوٹ نہ بنے‘ جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دے دیتا‘ راوی بیان کرتے ہیں: وہ نابینا تھے اور وہ اُس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے‘ جب تک اُنہیں یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا‘ صبح ہو چکی ہے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی‘ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کو بلانے کے لیے آئے تو اُنہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ سو رہے ہیں‘ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں پکارا: الصلوٰۃ خیر من النوم‘ تو یہ کلمہ صبح کی اذان میں شامل کر لیا گیا۔

1821 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي سَلْمَانَ، عَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ قَالَ: كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاَقُوْلُ: اِذَا قُلْتُ فِي الْاَذَانِ الْاَوَّلِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

✵ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے لیے فجر کی نماز کی اذان دیا کرتا تھا‘ پہلی اذان میں جب میں حی علی الفلاح کہہ لیتا تھا‘ تو الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم (دو مرتبہ) کہتا تھا۔

1822 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اذان میں) یہ کہا کرتا تھا: حی علی الفلاح‘ الصلوٰۃ خیر من النوم۔

1823 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهٗ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُثَوِّبَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَلَا يُثَوِّبَ فِي غَيْرِهَا

✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا‘ وہ فجر کی نماز کے لیے تثویب کہا کریں‘ اس کے علاوہ کسی نماز کے لیے تثویب نہ کہا کریں۔

1824 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ، وَنَهَانِيْ اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ

✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ‘ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں فجر کی نماز میں تثویب کہا کروں اور آپ نے مجھے عشاء کی نماز میں تثویب کہنے سے منع کیا تھا۔

1825 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ، اَنَّهٗ كَانَ: يَنْهٰى مُؤَذِّنَهٗ اَنْ يُثَوِّبَ اِلَّا فِي الْعِشَاءِ، وَالْفَجْرِ

❋❋ عیسیٰ بن ابوعزہ عامر کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اپنے مؤذن کو تثویب کہنے سے منع کرتے تھے صرف عشاء اور فجر کی (اذانوں میں تثویب کی اجازت دیتے تھے)۔

1826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي التَّثْوِيبِ: اِذَا قَالَ فِي الْاَذَانِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

❋❋ زہری تثویب کے بارے میں یہ کہتے ہیں: جب آدمی اذان میں حی علی الفلاح' حی علی الفلاح کہہ لے گا' تو پھر الصلوٰۃ خیر من النوم کہے گا۔

1827 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ طَاوُسًا جَالِسًا مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَتٰى قِيلَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ؟ فَقَالَ طَاوُسٌ: اَمَا اِنَّهَا لَمْ تُقَلْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنَّ بِلَالًا، سَمِعَهَا فِي زَمَانِ اَبِي بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا: رَجُلٌ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ، فَاَخَذَهَا مِنْهُ، فَاَذَّنَ بِهَا فَلَمْ يَمْكُثْ اَبُو بَكْرٍ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى اِذَا كَانَ عُمَرُ قَالَ: لَوْ نَهَيْنَا بِلَالًا عَنْ هٰذَا الَّذِي اَحْدَثَ، وَكَاَنَّهُ نَسِيَهُ فَاَذَّنَ بِهِ النَّاسُ حَتَّى الْيَوْمَ

❋❋ ابن مسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے طاؤس سے سوال کیا' جس اُس وقت لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اُس شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! الصلوٰۃ خیر من النوم کے کلمات کب کہیں جائیں گے؟ تو طاؤس نے کہا: یہ کلمات نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں نہیں کہے جاتے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سنے تھے' جنہیں اُس شخص نے کہا تھا جو مؤذن نہیں تھا' تو اُنہوں نے اُس شخص سے یہ کلمات حاصل کر لیے اور اس کے مطابق اذان دینے لگے۔ پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اگر ہم بلال کو اس نئی چیز سے منع کر دیں (تو مناسب ہو گا) پھر شاید وہ اس بات کو بھول گئے (کہ اُنہیں منع کریں) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کلمات کے ذریعہ لوگوں کو اذان دیتے رہے' یہاں تک کہ آج کا وقت آ گیا ہے (اور آج کل بھی اُسی طرح اذان دی جاتی ہے)۔

1828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: مَتٰى قِيلَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: الصلوٰۃ خیر من النوم کے کلمات کب کہے جائیں گے؟ (یا پہلی مرتبہ کب کہے گئے؟) اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

1829 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، اَنَّ سَعْدًا اَوَّلُ مَنْ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، وَاِنَّ بِلَالًا لَمْ يُؤَذِّنْ لِعُمَرَ

❋❋ عمر بن حفص بیان کرتے ہیں: سعد نامی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' سب سے پہلی مرتبہ الصلوٰۃ خیر

من النوم کے کلمات کہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: یہ بدعت ہے' لیکن پھر اُنہوں نے اُس مؤذن کو کچھ نہیں کہا۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اذان نہیں دیتے تھے۔

1830 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ، فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى اِذَا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلَاةَ حِيْنَ يَرَاهُ

✻✻ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن انتظار کرتا تھا' وہ اُس وقت تک اذان نہیں کہتا تھا' جب تک وہ آپ کو دیکھ نہیں لیتا تھا' آپ (مسجد میں) تشریف لے آئے ہیں' جب وہ آپ کو دیکھتا تھا' اُس وقت نماز کے لیے اقامت کہتا تھا۔

بَابُ التَّثْوِيبِ فِي الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةِ

باب: اذان اور اقامت میں تثویب کہنا

1831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا حُكِيَ عَلَيْكَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ، وَالنَّهَارِ مَكَثَ سَاعَةً بَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ التَّاذِيْنِ، ثُمَّ يُنَادِيْ بِصَوْتِهٖ اَلَا حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مِرَارًا؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ، وَلَمْ يَبْلُغْنِي

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے سامنے اس بارے میں کیا روایت نقل کی گئی ہے' مؤذن جب رات میں یا دن میں کسی وقت اذان دے' تو اذان سے فارغ ہونے کے تھوڑی دیر بعد وہ بلند آواز میں یہ اعلان کرے' خبردار! نماز کی طرف آ جاؤ! وہ چند مرتبہ ایسا کرے۔ تو عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم، اور اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

1832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ رَجُلًا يُثَوِّبُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اُنہوں نے ایک شخص کو مسجد میں تثویب کہتے ہوئے سنا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس بدعتی کو ہمارے یہاں سے نکال دو۔

بَابُ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

باب: جو شخص اذان دے' وہی اقامت کہے

1833 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَمَرَنِي، فَاَذَّنْتُ الْفَجْرَ فَجَاءَ بِلَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، اِنَّ اَخَا صُدَاءَ قَدْ اَذَّنَ، وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

٭٭ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے فجر کے لیے اذان دی' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص نے اذان دی ہے' تو جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ اَمْلَكُ بِالْاَذَانِ، وَهَلْ يُؤَذِّنُ الْاِمَامُ؟

باب: مؤذن' اذان دینے کا زیادہ مالک ہوتا ہے (نیز) کیا امام اذان دے سکتا ہے؟

1834 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِاَبِي مَحْذُورَةَ: اِذَا اَذَّنْتَ الْاُولٰى اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ

٭٭ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جب تم پہلی اذان دے دو' پھر تم تثویب کہو' میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔

1835 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: لِاَبِي مَحْذُورَةَ: اِذَا اَذَّنْتَ الْاُولٰى فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقِمْ فَاِنِّي سَاَخْرُجُ اِلَيْكَ قَالَ: وَكَانَ يُؤَذِّنُ عَلٰى صُفَّةِ زَمْزَمَ

٭٭ ابن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم پہلی اذان دے دو' تو پھر دو رکعات ادا کرو' پھر تم اقامت کہو' تو میں نکل کر تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ زمزم کے چبوترے پر اذان دیتے تھے۔

1836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الْمُؤَذِّنُ اَمْلَكُ بِالْاَذَانِ، وَالْاِمَامُ اَمْلَكُ بِالْاِقَامَةِ . قَالَ سُفْيَانُ: - يَعْنِي يَقُولُ الْاِمَامُ لِلْمُؤَذِّنِ -: تَاَخَّرْ حَتّٰى اَتَوَضَّاَ اَوْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مؤذن' اذان کا زیادہ مالک ہوتا ہے اور امام اقامت کا زیادہ مالک ہوتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' امام' مؤذن سے کہے گا: تم اتنی دیر تک تاخیر کرو' جب تک میں وضو کر کے دو رکعات ادا نہیں کر لیتا۔

1837 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى اِذَا رَاَى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ

** حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن اذان دیتا تھا' پھر وہ کچھ دیر ٹھہر جاتا تھا اور اقامت نہیں کہتا تھا' یہاں تک کہ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا' آپ تشریف لے آئے ہیں' تو جب وہ آپ کو دیکھتا تھا' تو اقامت کہتا تھا۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ اَمِيْنٌ، وَالْإِمَامُ ضَامِنٌ

باب: مؤذن امین ہوتا ہے اور امام ضامن ہوتا ہے

1838 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ اَمِيْنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے' اے اللہ! اماموں کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے''۔

1839 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ الْاُمَنَاءُ، وَالْاَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ، اَرْشَدَ اللّٰهُ الْاَئِمَّةَ، وَيَغْفِرُ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤذن امین ہوتے ہیں اور امام ضامن ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ اماموں کی راہنمائی فرمائے اور مؤذنوں کی مغفرت کر دے''۔

1840 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ اِنْ قَدَّمَ اَوْ اَخَّرَ، وَاَحْسَنَ اَوْ اَسَاءَ. قَالَ مَعْمَرٌ: لَيْسَ كُلُّ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے' خواہ وہ کسی چیز کو مقدم کر دے' یا مؤخر کر دے' یا اچھا کرے' یا بُرا کرے۔

معمر کہتے ہیں: روایت کے یہ تمام الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نہیں ہیں۔

بَابُ الْقَوْلِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ، وَالْاِنْصَاتِ لَهُ

باب: جب (آدمی) اذان سنے تو کیا پڑھا جائے؟ اور اذان کے لیے خاموش ہونا

1841 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ: كَمَا يَقُوْلُ، وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: وَاَنَا

* * عمرو بن دینار' امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے' تو وہی کلمات کہتے تھے' جو مؤذن کہتا ہے' اور جب مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں بھی (اس بات کی گواہی دیتا ہوں)۔

1842 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا: كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اذان کو سنو' تو وہی کلمات کہو' جو مؤذن کہتا ہے''۔

1843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

* * حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تھے کہ مؤذن نے اللہ اکبر کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ اکبر کہتے تھے' جب مؤذن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے' جب مؤذن اشھد ان محمد ارسول اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مانند کلمات کہتے تھے' جب مؤذن حی علی الصلوۃ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے تھے۔

1844 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَغَيْرُهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَنَادَى الْمُنَادِيْ لِلصَّلَاةِ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ: فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

* * عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' مؤذن نے اذان دی' اُس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اُس کی مانند کلمات پڑھے' مؤذن نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند کلمات پڑھے' مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند کلمات پڑھے' پھر اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

1845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُجَمِّعٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، حِيْنَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ، كَبَّرَ وَتَشَهَّدَ بِمَا تَشَهَّدَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ اَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، فَإِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ سَكَتَ

✵✵ مجمع انصاری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو سنا کہ جب اُنہوں نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے اور تکبیر کہتے ہوئے اور تشہد کہتے ہوئے سنا' تو اُس کی مانند کلمات پڑھے' پھر اُنہوں نے بتایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اسی طرح بیان کیا ہے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا' جو مؤذن کہتا تھا' لیکن مؤذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں' بے شک حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں' پھر آپ خاموش ہو جاتے تھے۔

1846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ: كَمَا يَقُوْلُ

✵✵ عمرو بن دینار' امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے' تو آپ وہی کلمات کہتے تھے' جو مؤذن کہتا تھا۔

1847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، لَمَّا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: لَا حَوْلَ، وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر' ایک شخص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب مؤذن' حی علی الفلاح' حی علی الفلاح کہے گا' تو سننے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

1848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ، فَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَجْحَدُوْنَ بِمُحَمَّدٍ كَاذِبُوْنَ، كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ عِدْلُ مَنْ كَذَّبَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اُس کی مانند کلمات کہے' جس طرح مؤذن کہتا ہے' پھر جب مؤذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہے' تو وہ شخص یہ کہے: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں' بے شک جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں' وہ جھوٹے ہیں' تو ایسے شخص کو اُن تمام لوگوں جتنا ثواب ملے گا' جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی تھی۔

1849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ نَاسًا كَانُوْا فِيْمَا مَضَى كَانُوْا يَنْصِتُوْنَ لِلتَّاْذِيْنِ كَاِنْصَاتِهِمْ لِلْقُرْآنِ، فَلَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ شَيْئًا اِلَّا قَالُوْا مِثْلَهُ، حَتّٰى اِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالُوْا: لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، فَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی کہ پہلے زمانہ کے لوگ اذان کی آواز سن کر یوں خاموش ہو جاتے تھے' جس طرح قرآن کی تلاوت کے لیے خاموش ہوتے تھے اور پھر مؤذن جو کلمات بھی کہتا تھا' وہ اُس کی مانند کلمات کہتے تھے' یہاں تک کہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہتا تھا' تو وہ لوگ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے تھے' اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہتا تھا' تو وہ لوگ ماشاءاللہ پڑھتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ مَتَى يَقُوْمُ لِلصَّلَاةِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

باب: آدمی جب اذان کو سنے گا' تو نماز کے لیے کب کھڑا ہوگا؟

1850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالُوْا: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَنْهَضَ، الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ حِيْنَ يَأْخُذُ الْمُؤَذِّنُ فِيْ إِقَامَتِهِ

٭٭ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے' پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب مؤذن اقامت شروع کرے تو آدمی اُسی وقت کھڑا ہو جائے۔

1851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِيْ بَيْتِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ كَمَا يَقُوْلُ: فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، نَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ

٭٭ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں موجود ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو سنتے تھے' تو وہی کلمات کہتے تھے' جو وہ کہتا تھا' جب وہ حی علی الفلاح کہتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اُٹھ جایا کرتے تھے۔

بَابُ الْبَغْيِ فِي الْأَذَانِ، وَالْأَجْرِ عَلَيْهِ

باب: اذان دینے (کا موقعہ حاصل کرنے) کی کوشش کرنا اور اس کا اجر

1852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى الْبَكَّاءَ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَجَاءَهُ رَجُلٌ طَوِيلُ اللِّحْيَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لٰكِنِّيْ أُبْغِضُكَ فِي اللّٰهِ، فَكَأَنَّ أَصْحَابَ ابْنِ عُمَرَ لَامُوْهُ وَكَلَّمُوْهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَبْغِيْ فِيْ أَذَانِهِ، وَيَأْخُذُ عَنْهُ أَجْرًا

٭٭ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا' اُن کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' ایک لمبی داڑھی والا شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تمہیں ناپسند کرتا ہوں۔ بعد میں شاید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں نے انہیں اس حوالے سے گزارش کی اور اُن کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی' تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص اذان کا معاوضہ وصول کرتا ہے اور اس کا اجر لیتا ہے۔

1853 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، قَالَ لَهُ: وَلٰكِنِّي اُبْغِضُكَ فِي اللّٰهِ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: اِنَّكَ تَبْغِي فِي اَذَانِكَ، وَتَاْخُذُ الْاَجْرَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ

٭٭ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے کہا: لیکن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تم سے بغض رکھتا ہوں' اُس نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیونکہ تم اپنی اذان کا معاوضہ حاصل کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب (کی تعلیم) کا معاوضہ وصول کرتے ہو۔

1854 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاَذَّنَ اَبُو مَحْذُورَةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا خَشِيتَ اَنْ يَنْخَرِقَ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدِمْتَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُسْمِعَكَ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكُمْ مَعْشَرَ اَهْلِ تِهَامَةَ اَرْضٌ حَارَّةٌ فَاَبْرِدْ، ثُمَّ اَبْرِدْ - يَعْنِي صَلَاةَ الظُّهْرِ - ثُمَّ اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ

٭٭ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے' حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تمہیں یہ اندیشہ نہیں ہوا' (کہ گلا) پھٹ جائے گا' تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف لائے ہوئے ہیں' تو میں نے چاہا کہ میں آپ تک آواز پہنچاؤں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہلِ تہامہ کے گروہ! تمہاری سرزمین گرم ہے' تو تم اسے ٹھنڈا کیا کرو' پھر ٹھنڈا کیا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی (کہ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو) پھر تم اذان دو اور پھر تثویب کہو' تو میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔

1855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا يُؤْخَذُ عَلَى الْاَذَانِ رِزْقٌ

٭٭ قاسم بن عبداللہ فرماتے ہیں: اذان کا معاوضہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

1856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْخُذَ، الْجُعْلَ فِي اَذَانِهِ اِلَّا اَنْ يُعْطَى شَيْئًا بِغَيْرِ شَرْطٍ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' مؤذن اپنی اذان کا معاوضہ وصول کرے' البتہ اگر طے کیے بغیر اُسے کچھ دے دیا جائے (تو حکم مختلف ہے)۔

1857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ رَزَقَ الْمُؤَذِّنِينَ عُثْمَانُ

٭٭ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مؤذنوں کو تنخواہیں دینا شروع کی تھیں۔

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ

باب: اذان دینے کی فضیلت

1858 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ: الْاَذَانُ شِعَارُ الْاِيمَانِ

✲✲ زہری روایت کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اذان' ایمان کا شعار ہے۔

1859 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: الْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْنَاقًا

✲✲ عطاء فرماتے ہیں: قیامت کے دن مؤذن' سب سے اونچی گردنوں والے (یعنی بلند مرتبہ کے مالک) ہوں گے۔

1860 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَدُودُونَ فِي قُبُورِهِمْ

✲✲ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مؤذن' سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے اور اُن کی قبروں میں ان کا جسم خراب نہیں ہوگا۔

1861 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن مؤذن' سب سے لمبی گردنوں والے ہوں گے''۔

1862 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُؤَذِّنُونَ

✲✲ عیسیٰ بن طلحہ ایک شخص کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن مؤذن' سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے''۔

1863 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اُنَيْسٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ، وَيُصَدِّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ، وَيَابِسٍ سَمِعَهُ، وَالشَّاهِدُ عَلَيْهِ خَمْسٌ، وَعِشْرُونَ حَسَنَةً

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے' اُس کی اُتنی مغفرت ہو جاتی ہے اور اُس کی اذان سننے والی' ہر تر اور خشک چیز اُس کی تصدیق کرتی ہے اور اُس پر پچیس نیکیاں مزید ملتی ہیں''۔

1864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَى صَوْتِهِ، وَيُصَدِّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ، وَيَابِسٍ سَمِعَهُ

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اذان دینے والے کی اُتنی مغفرت کر دیتا ہے' جہاں تک اُس کی آواز جاتی ہے اور ہر خشک اور تر چیز جو اُس کی آواز کو سنتی ہے' وہ اُس کی تصدیق کرتی ہے''۔

1865 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ فِيْ حِجْرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّ اِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِيْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْاَذَانِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ، - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ: مَا مِنْ جِنٍّ، وَلَا اِنْسٍ، وَلَا حَجَرٍ، وَلَا شَجَرٍ اِلَّا شَهِدَ لَهُ

٭٭ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھا' اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم ویرانہ میں ہو' تو بلند آواز میں اذان دو' کیونکہ میں نے اُنہیں (راوی کہتے ہیں: یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی جن یا انسان یا پتھر یا درخت (اذان کی آواز) سنتا ہے' تو وہ اُس (مؤذن) کے حق میں گواہی دے گا''۔

1866 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى الْفِطْرَةِ عَلَى الْفِطْرَةِ هٰذَا، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ هٰذَا، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا، فَقَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ظَهَرَ الْاِسْلَامُ - اَوْ قَالَ: الْاِيْمَانُ - ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ تَجِدُوْنَ هٰذَا رَاعِيًا اَوْ صَاحِبَ صَيْدٍ، اَوْ رَجُلًا خَرَجَ مُتَبَدِّيًا مِنْ اَهْلِهِ قَالَ: فَابْتَدَرَ الْقَوْمُ لِيُخْبِرُوْهُ بِالَّذِيْ سَمِعُوْا فَوَجَدُوْهُ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ خَرَجَ مُتَبَدِّيًا مِنْ اَهْلِهِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے' آپ نے ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ فطرت پر ہے' یہ فطرت پر ہے۔ اُس نے کہا: اشہد ان لا الٰہ الا اللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شرک سے لاتعلق ہو گیا' اُس نے کہا: اشہد ان محمدا رسول اللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جنت میں داخل ہو گیا' اُس نے کہا: حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام غالب آ گیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایمان غالب آ گیا' ربِ کعبہ کی قسم ہے! تم لوگ اس شخص کو پاؤ گے کہ یا تو یہ کوئی چرواہا ہو گا' یا شکاری ہو گا' یا کوئی ایسا شخص ہو گا' جو ویرانے میں رہائش اختیار کیے ہوئے ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ تیزی سے اُس شخص کی طرف بڑھے' تاکہ اُسے اس بارے میں بتائیں جو اُنہوں نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی) سنا ہے۔ تو اُنہوں نے اُس شخص کو پایا کہ وہ اسلم قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا اور اپنے گھر سے دور

ویرانے میں رہائش اختیار کیے ہوئے تھا۔

1867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: الْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✵✵ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: ثواب کی اُمید رکھنے والا مؤذن اللہ کی راہ میں تلوار سونتنے والے (مجاہد) کی طرح ہے۔

1868 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لُحُومٌ مُحَرَّمَةٌ عَلَى النَّارِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمُؤَذِّنِينَ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَّذْكُرُ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ لَا يَسْمَعُونَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا الْاَذَانَ

✵✵ سفیان ثوری نے ایک بزرگ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''کچھ گوشت آگ کے لیے حرام قرار دیے گئے ہیں'' پھر اُنہوں نے مؤذنوں کا ذکر کیا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ ذکر کرتے ہوئے بھی سنا ہے' آسمان کے رہنے والے (فرشتے) زمین کی طرف کی آوازوں میں سے' صرف اذان کو سنتے ہیں۔

1869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْ كُنْتُ اُطِيْقُ الْاَذَانَ مَعَ الْخِلِّيفَا لَاَذَّنْتُ

✵✵ قیس بن ابوحازم روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں خلافت کی ذمہ داریوں کے ہمراہ اذان دینے کی بھی طاقت رکھتا' تو میں اذان دیتا۔

1870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَوْلَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ سُنَّةً مَا تَرَكْتُ الْاَذَانَ

✵✵ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ چیز سنت بن جائے گی' تو میں اذان کو ترک نہ کرتا (یعنی ہمیشہ میں خود اذان دیتا)۔

1871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ مُؤَذِّنُوكُمُ الْيَوْمَ؟ قَالُوْا: مَوَالِيْنَا، وَعَبِيْدُنَا قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ بِكُمْ لَنَقْصٌ كَثِيْرٌ

✵✵ شبیل بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا مؤذن آج کل کون ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہمارے موالی اور ہمارے غلام۔ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر تو تمہارے اندر بہت زیادہ نقص پایا جاتا ہے۔

1872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، وَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لڑکا اُس وقت تک امامت نہیں کرے گا جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور

تمہارے بہترین لوگ تمہارے لیے اذان دیں۔

1873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: مَا اُذِّنَ فِيْ قَوْمٍ بِلَيْلٍ اِلَّا اٰمِنُوا الْعَذَابَ حَتّٰى يُصْبِحُوا، وَلَا نَهَارًا اِلَّا اٰمِنُوا الْعَذَابَ حَتّٰى يُمْسُوا

✵✵ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بھی کسی قوم میں (یعنی آبادی میں) رات کے وقت اذان دی جاتی ہے' تو وہ صبح تک عذاب سے محفوظ ہو جاتے ہیں' اور جب دن کے وقت اذان دی جاتی ہے' تو وہ شام تک عذاب سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

بَابُ الْاِمَامَةِ، وَمَا كَانَ فِيْهَا

باب: امامت اور اُس کی ذمہ داریاں

1874 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَؤُمَّ اَحَدًا اَبَدًا اِلَّا اَهْلَ بَيْتِيْ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اِنْ نَقَصَ مِنَ الصَّلَاةِ فَاِنَّ عَلَيْهِ، اِثْمَ مَا نَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَصَلَاتِهِمْ، وَاَشْيَاءُ يَحِقُّ عَلَى الْاِمَامِ، وَرَآهُ يَخْشَى اَنْ لَا يُؤَدِّيَهَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں کبھی بھی کسی کی امامت کروں' البتہ اپنے گھر والوں کی کر سکتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' امام کی نماز میں جو کمی ہوگی' تو اس کی نماز کی کمی اور اُن لوگوں کی نماز کی کمی کا ذمہ امام پر ہوگا' اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جو امام پر لازم ہیں۔ عطاء کو اپنے بارے میں یہ اندیشہ تھا' وہ اُن حقوق کو ادا نہیں کر سکتے (جو امام کے لیے ضروری ہوتے ہیں)۔

1875 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: خَرَجَ مُجَاهِدٌ، وَرَجُلٌ مَعَهُ اِلَى الطَّائِفِ فَكَرِهَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، اَنْ يُصَلِّيَ بِصَاحِبِهِ فَصَلّٰى كُلُّ وَاحِدٍ وَّحْدَهُ حَتّٰى رَجَعَا

✵✵ ابراہیم بن میسرہ' یا کوئی اور صاحب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجاہد اور اُن کے ساتھ ایک شخص طائف کی طرف گئے' تو اُن میں سے ہر ایک نے یہ ناپسند کیا کہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھائے' تو واپس آنے تک اُن میں سے ہر ایک نے تنہا نماز ادا کی۔

1876 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ يَنْبَطِحُوْنَ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْجَنَّةِ، رَجُلٌ دَعَا اِلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي الْيَوْمِ، وَاللَّيْلَةِ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ، وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ لَمْ يَشْغَلْهُ رِقُّ الدُّنْيَا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ

✵✵ ابن ابوخالد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ قیامت کے دن جنت میں مشک کے ٹیلے کے اوپر بیٹھیں گے' ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لیے دعوت دیتا تھا (یعنی اذان دیتا تھا) اور وہ اس کے ذریعہ اللہ کی رضا کا طلبگار تھا' ایک وہ شخص جو اللہ کی کتاب کی تعلیم حاصل کر کے اُس کے ذریعہ لوگوں کی امامت کرتا تھا اور وہ لوگ اُس سے راضی تھے اور ایک وہ غلام کہ دنیا کی غلامی اُسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نہیں روکتی تھی''۔

1877 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَادِرُوا الْاَذَانَ، وَلَا تَبَادَرُوا الْاِمَامَةَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَادِرُوا الْاِمَامَةَ فِي الْاَذَانِ لِتَجَاوُزِهٖ

✻✻ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان کی طرف لپکو لیکن امامت کی طرف نہ لپکو۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اذان میں امامت کی طرف لپکو' تاکہ تم اُسے عبور کرلو''۔

1878 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِیْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَؤُمَّ اَحَدًا فَافْعَلْ، فَاِنَّ الْاِمَامَ لَوْ يَعْلَمُ مَا عَلَيْهِ مَا اَمَّ اَوْ نَحْوَهٗ ذَكَرَ شَيْئًا

✻✻ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر تم اس کی استطاعت رکھتے ہو کہ تم کسی کی امامت نہ کرو' تو تم ایسا (یعنی امامت) نہ کرو' کیونکہ اگر امام کو یہ پتا چل جائے کہ امامت کرتے ہوئے اُس پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں (تو وہ کبھی ایسا نہ کرے) یا شاید اس کی مانند اُنہوں نے کوئی بات ذکر کی۔

1879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَدَافَعَ الْقَوْمُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَتَبْتَلُنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ فُرَادَى. قَالَ: فَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ: اَبُوْ مَعْمَرٍ: قَالَ لِيْ حُذَيْفَةُ: لَتَبْتَلُنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا. فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: سَوَاءٌ، وُحْدَانًا، وَفُرَادَى سَوَاءٌ

✻✻ ابومعمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو حاضرین میں سے کچھ لوگ ایک دوسرے کو پرے کرنے لگے' اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو تم اس کے لیے کسی امام کو طے کرلو' یا پھر تنہا نماز ادا کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے' اس طرح نہیں ہوگا۔ ابومعمر کہتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: یا تو تم اس کے لیے امام کو طے کرلو' یا پھر تنہا نماز ادا کرلو۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: دونوں صورتیں برابر ہیں' لفظ ''وحدان'' اور لفظ ''فرادیٰ'' ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں' یعنی اکیلے' اکیلے نماز ادا کرلو۔

1880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْمًا، اَقَامُوا الصَّلَاةَ فَجَعَلَ هٰذَا، يَقُوْلُ لِهٰذَا: تَقَدَّمْ، وَهٰذَا يَقُوْلُ لِهٰذَا: تَقَدَّمْ، فَلَمْ يَزَالُوْا كَذٰلِكَ حَتّٰى خُسِفَ بِهِمْ

✻✻ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے بعض اہل علم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ کچھ لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو اُن میں سے ہر ایک دوسرے سے کہنا لگا: آپ آگے ہو جائیں! دوسرا کہتا: آپ آگے ہو جائیں! وہ لوگ مسلسل ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہیں زمین میں دھنسا دیا گیا۔

1881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا نَقَصَ الصَّلَاةَ فَاِثْمُهٗ، وَاِثْمُ مَنْ وَرَاءَهٗ عَلَيْهِ

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے یہ بات سنی ہے جب امام نماز میں کوئی کرتا ہے تو اُس کا اپنا گناہ اور اُس کے پیچھے والے لوگوں کا گناہ اُس پر ہوتا ہے۔

1882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا انْتَقَصَ الصَّلَاةَ، فَاِثْمُ مَنْ وَرَاءَهٗ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے جب امام نماز میں کوئی کمی کرتا ہے تو اُس کے پیچھے والے لوگوں کا گناہ بھی اُس پر ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّهٗ كَانَ يُقَالُ: حَقٌّ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ لَا يَدْعُوَ لِنَفْسِهٖ بِشَيْءٍ اِلَّا دَعَا لِمَنْ وَرَاءَهٗ بِمِثْلِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَا حَقُّهٗ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: يَدْعُوْنَ، وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ، وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَلَا يَخُصُّوْنَهٗ شَيْئًا اِلَّا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ، قُلْتُ: كَيْفَ يَدْعُوْ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا، ثُمَّ يَعُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْمُؤْمِنَاتِ فَيَبْدَاُ بِهِمْ فَيَخُصُّهُمْ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا هٰذِهٖ خَاصَّةً اِيَّاهُمْ، ثُمَّ يَعُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَعْدُ وَلَا يُسَمِّي مَنْ وَرَاءَهٗ اِلَّا كَذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے؟ یہ بات کہی جاتی ہے امام پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے لیے جو بھی دعا کرے اپنے پیچھے لوگوں کے لیے بھی وہی دعا کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: امام کا اُن لوگوں پر کیا حق ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ وہ لوگ دعا کریں اور اپنے لیے دعائے استغفار کریں اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کے لیے بھی دعائے استغفار کریں وہ اپنے لیے کوئی چیز مخصوص نہ کریں عام اہلِ ایمان کے لیے بھی وہی دعا کریں۔ میں نے دریافت کیا: وہ کیسے دعا کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ کہے:

''اے اللہ! تُو ہماری مغفرت کر دے! اے اللہ! تُو ہم پر رحم کرے! پھر وہ عمومی طور پر مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کا ذکر کرے اور پھر اُن کے ذریعہ آغاز کرے اور اُنہیں مخصوص کر لے اور یہ کہے: اے اللہ! تُو ہماری مغفرت کر دے! اے اللہ! تُو ہم پر رحم کر دے! یہ خاص طور پر اُن لوگوں کے لیے ہو پھر اس کے بعد وہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے عمومی طور پر دعا کرے اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کا تذکرہ صرف اسی طرح کرے''۔

بَابُ الْاَذَانِ فِیْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

باب: صبح صادق ہونے پر اذان دینا

1884 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَمَنْ اَرَادَ الصَّوْمَ فَلَا يَمْنَعُهُ اَذَانُ بِلَالٍ حَتّٰى يَسْمَعَ اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ . قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ. مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ.

✵✵ سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو' بلال کی اذان اُس کے لیے رکاوٹ نہ بنے' جب تک وہ ابن اُم مکتوم کی اذان کو نہیں سن لیتا''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1885 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند منقول ہے۔

1886 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا، وَاشْرَبُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا نِدَاءَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ اُس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک تم ابن اُم مکتوم کی اذان نہیں سن لیتے''۔

1887 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ شَدَّادٍ، مَوْلٰى عَبَّاسٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: اَذَّنْتُ مَرَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ اَذَّنْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: لَا تُؤَذِّنْ حَتّٰى تُصْبِحَ، ثُمَّ جِئْتُهُ اَيْضًا، فَقُلْتُ: قَدْ اَذَّنْتُ، فَقَالَ: لَا تُؤَذِّنْ حَتّٰى تَرَاهُ هٰكَذَا، وَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ فَرَّقَهُمَا

✵✵ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اذان دی' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اذان دے دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس وقت تک اذان نہ دو' جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی' پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے اذان دے دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اُس وقت تک اذان نہ دو' جب تک تم (سفیدی کو) اس طرح نہیں دیکھتے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر

اُنہیں الگ کیا۔

1888 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: اَذَّنَ بِلَالٌ مَرَّةً بِلَيْلٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجْ، فَنَادِ اَنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَيْتَ بِلَالًا ثَكِلَتْهُ اُمُّهُ، وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِيْنِهٖ، ثُمَّ نَادَى اَنَّ الْعَبْدَ نَامَ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کو ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم جاؤ اور یہ اعلان کرو کہ بندہ سوگیا تھا۔ تو وہ باہر نکلے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: کاش کہ بلال کی ماں اُسے روئے! اور پھر اُن کی پیشانی عرق آلود ہوگئی' پھر اُنہوں نے یہ اعلان کیا: بندہ سوگیا تھا۔

1889 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمِّهٖ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ الْاِيَامِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: كَانُوْا اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ اَتَوْهُ فَقَالُوْا: اتَّقِ اللّٰهَ، وَاَعِدْ اَذَانَكَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ کرتے تھے کہ جب کوئی مؤذن صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتا تھا' تو وہ لوگ اُس کے پاس آ کر یہ کہتے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اذان کو دوبارہ دو۔

1890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: اَحْسَبُهٗ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُؤَذِّنَ، الْمُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

٭٭ اعمش بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے اُنہوں نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ مؤذن صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دیدے۔

1891 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَغَيْرُهٗ، اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَبِلَالًا: كَانَا يُؤَذِّنَانِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَعْمَى، فَاِذَا اَذَّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُلُوْا، وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَاَمْسِكُوْا، لَا تَاْكُلُوْا. قَالَ لِيْ سَعِيْدٌ: وَمَا اِخَالُ بِلَالًا انْطَلَقَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ اِلَى الشَّامِ

٭٭ سعد بن ابراہیم اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابن اُم مکتوم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن اُم مکتوم نابینا ہے' جب ابن اُم مکتوم اذان دے' تو تم لوگ کھاؤ پیو اور جب بلال اذان دے' تو تم (سحری کا کھانا کھانے سے) رُک جاؤ اور تم کھانا نہ کھاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید نے مجھ سے کہا: میرا خیال ہے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شام تشریف لے گئے تھے۔

1892 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: مَا كَانَ بَيْنَهُمَا اِلَّا، اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا، وَيَرْقَى هٰذَا

٭٭ عبیداللہ نے محمد نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان دونوں (کے اذان دینے) کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہوتا تھا' اُن میں سے ایک (مینارہ سے) اُتر رہا ہوتا تھا اور دوسرا چڑھ رہا ہوتا تھا۔

بَابُ الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ، وَالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ

باب: سفر کے دوران اذان دینا اور رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنا

1893 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ فِي السَّفَرِ لِكُلِّ صَلَاةٍ اِقَامَةً اِلَّا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَاِنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ لَهَا، وَيُقِيمُ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران ہر نماز کے لیے اقامت کہا کرتے تھے' صرف صبح کی نماز کا معاملہ مختلف تھا' کیونکہ وہ اُس کے لیے اذان بھی دیتے تھے اور اقامت بھی کہتے تھے۔

1894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1895 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اوسند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1896 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اوسند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: كَمْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَذِّنُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: اَذَانَيْنِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَذَّنَ بِالْاُولٰى فَاَمَّا سَائِرُ الصَّلَوَاتِ فَاِقَامَةٌ، اِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ، كَانَ يَقُولُ: اِنَّمَا التَّاذِينُ لِجَيْشٍ اَوْ رَكْبٍ سَفَرٍ عَلَيْهِمْ اَمِيرٌ، فَيُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ لِيَجْتَمِعُوا لَهَا فَاَمَّا رَكْبٌ هٰكَذَا، فَاِنَّمَا هِيَ الْاِقَامَةُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران کتنی مرتبہ اذان دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: دو اذانیں دیتے تھے' ایک اُس وقت جب صبح صادق ہوتی تھی' تو وہ پہلی اذان دیتے تھے' باقی تمام نمازوں میں وہ اذان نہیں دیتے تھے' صرف اقامت کہتے تھے جو نماز کے لیے ہوتی تھی' وہ یہ فرماتے تھے: اذان' لشکر میں دی جائے گی' یا کچھ سواروں میں دی جائے گی جن کا کوئی امیر ہو' اُس وقت اذان اس لیے دی جائے گی' تا کہ لوگ نماز کے لیے اکٹھے ہو جائیں' لیکن اگر چند لوگ ہوں' تو پھر اقامت ہی کہہ لی جائے گی۔

1898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُجْزِيهِ اِقَامَةٌ فِي السَّفَرِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سفر کے دوران صرف اقامت کہنا بھی جائز ہے۔

1899 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: اِذَا جَعَلْتَ الْاَذَانَ

اِقَامَةً فَمِنْهَا

* ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: جب تم اذان کو اقامت بنالو تو یہ اُس کا حصہ ہے۔

1900 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْخَلِيفَةُ فِي السَّفَرِ مَعَهُ مِثْلُ الْحَاجِّ كَمْ يُؤَذِّنُ لَهُ؟ قَالَ: اَذَانٌ وَاِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ: اَفَرَايْتَ مَنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ فِي السَّفَرِ اَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَ الصَّلَاةَ كَمَا حَقٌّ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ بِالْحَضَرِ اَنْ يَّاْتِيَ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَى رَحْلِهِ، قُلْتُ: فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا النَّصَبُ وَالْفَتْرَةُ؟ قَالَ: فَضَحِكَ وَقَالَ: اَىْ لَعَمْرِى اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَّحْضُرَهَا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خلیفہ سفر کر رہا ہوتا ہے' اُس کی مانند ڈھیر سارے لوگ ہوتے ہیں جیسے حاجی ہوتے ہیں' تو اُس کے لیے کتنی مرتبہ اذان دی جائے گی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو شخص سفر کے دوران اقامت کی آواز سنتا ہے' تو کیا اُس کے لیے یہ بات لازم ہے' وہ نماز کے لیے آئے' جس طرح حضر کے عالم میں اذان سننے والے شخص پر یہ بات لازم ہے' وہ نماز کے لیے آئے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اگر وہ شخص اپنی رہائشی جگہ پر ہو' تو حکم مختلف ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر تو صرف تنگی اور علیحدگی ہی ہوگی؟ وہ ہنس پڑے' اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ایسے شخص پر لازم ہے' وہ نماز میں شریک ہو۔

1901 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَذَّنَ وَهُوَ بِضَجْنَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فِيْ عَشِيَّةٍ ذَاتِ رِيحٍ وَّبَرْدٍ، فَلَمَّا قَضَى النِّدَاءَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ حَدَّثَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيرَةِ اِذَا فَرَغَ مِنْ اَذَانِهِ قَالَ: اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ مَرَّتَيْنِ

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی' وہ اُس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان ضجنان کے مقام پر تھے' یہ رات کے وقت کی بات ہے' اُس وقت ہوا بھی چل رہی تھی اور ٹھنڈک بھی زیادہ تھی' جب اذان ختم ہوئی تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرد یا بارانی رات میں اسی بات کا حکم دیتے تھے کہ جب مؤذن اذان سے فارغ ہو' تو دو مرتبہ یہ کہے: ''خبردار! اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو!''

1902 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَذَّنَ بِضَجْنَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ: صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَاْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ، اَوِ الْمَطِيرَةِ، اَوْ ذَاتِ رِيحٍ يَقُوْلُ: صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ضجنان کے مقام پر اذان دی تو یہ کہا: رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو' پھر اُنہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرد یا بارانی' یا ہوا والی رات میں' اپنے مؤذن کو یہ ہدایت کرتے

تھے تو وہ یہ کہتا تھا: "اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو"۔

1903 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهُ: بَلَغَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ: اَخَذَهُ مَطَرٌ وَهُمْ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بِصَلَاتِهِ يُصَلُّوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَظُنُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے اُن تک یہ روایت پہنچی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے سفر کے دوران بارش ہوگئی تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرا یہ خیال ہے ایسا ہی تھا۔

1904 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَمِعَ الْاِقَامَةَ فِي السَّفَرِ، وَظَنَّ اَنَّهُ مُدْرِكُهَا اَوْ بَعْضَهَا فَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَهَا، وَمَنْ ظَنَّ اَنَّهُ غَيْرُ مُدْرِكِهَا فَلَا حَقَّ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ حَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَ الصَّلَاةَ اِذَا سَمِعَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ لَّمْ يَكُنْ مَشْغُوْلًا فِيْ رَحْلِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص سفر کے دوران اقامت کی آواز سنتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے وہ نماز تک پہنچ جائے گا یا نماز کے کچھ حصہ کو پالے گا تو کیا اُس پر یہ بات لازم ہے وہ نماز میں شریک ہو؟ اور جو شخص یہ گمان کرتا ہے وہ نماز تک نہیں پہنچ سکے گا تو کیا اُس پر یہ بات لازم نہیں ہوگی (کہ وہ نماز میں شریک ہو؟)۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو شخص عرفہ کی شام اقامت کی آواز سنتا ہے تو کیا اس پر یہ بات لازم ہے جب وہ اقامت کو سنے تو نماز کے لیے آئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ اپنی رہائشی جگہ پر مصروف نہیں ہوتا۔

1905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ اَيُّوْبُ، يُؤَذِّنُ فِي السَّفَرِ.

٭٭ معمر فرماتے ہیں: ایوب سفر میں اذان دیا کرتے تھے۔

بَابُ الْاَذَانِ فِي الْبَادِيَةِ

باب: ویرانہ میں اذان دینا

1906 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ قَرْيَةٍ غَيْرِ جَامِعَةٍ فَلَهُمْ اَذَانٌ، وَاِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ: سَاكِنِيْ عَرَفَةَ كَمْ لَهُمْ؟ قَالَ: اَذَانٌ، وَاِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ اِنْ كَانَ لَهُمْ اِمَامٌ يَجْمَعُهُمْ فَلَهُمْ اَذَانٌ، وَاِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ

٭٭ ابن جریج عطاء کے کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی ایسی بستی میں رہتا ہو جو جامع نہ ہو تو وہاں کے لوگوں کے لیے ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: عرفہ کے رہنے والوں کے لیے کیا حکم ہے اُن کے لیے کتنی مرتبہ (اذان دی جائے گی)؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی اگر اُن لوگوں کا کوئی ایسا

امام ہو جو انہیں اکٹھا رکھے تو اُن لوگوں کے لیے ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی۔

1907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: جَارٌ لِي بِالْبَادِيَةِ اَقَامَ قَبْلِي اَوْ اَقَمْتُ قَبْلَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ يَحِقُّ عَلٰى اَحَدٍ كَمَا اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهُ، اَنْتَ اِمَامُ اَهْلِكَ، وَهُوَ اِمَامُ اَهْلِهٖ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ویرانہ میں میرا ایک پڑوسی ہے وہ مجھ سے پہلے اقامت کہہ دے یا میں اُس سے پہلے اقامت کہہ دوں (تو کیا حکم ہوگا؟) اُنھوں نے جواب دیا: تم میں سے کسی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے ساتھی کے پاس آئے تم اپنے اہلِ خانہ کا امام ہوگے اور وہ اپنے اہلِ خانہ کا امام ہوگا۔

1908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِمَامُ قَوْمٍ فِي بَادِيَةٍ يُؤَذِّنُ بِالْعَتَمَةِ فِي بَيْتِهٖ، وَلَا يَخْرُجُ لَا يَبْرُزُ لَهُمْ قَالَ: فَلَا يَاْتُوهُ قَالَ: فَهُوَ حِيْنَئِذٍ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْتُوهُ فِي بَيْتِهٖ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ویرانہ میں رہنے والی ایک قوم کا امام اپنے گھر میں رات کی نماز کے لیے اذان دیتا ہے وہ گھر سے باہر نہیں نکلتا اور لوگوں کے سامنے نہیں آتا تو اُنھوں نے کہا: اس صورت میں وہ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اُس کے پاس اُس کے گھر میں آئیں۔ تو اُنھوں نے کہا: ایسی صورت میں لوگ اُس کے پاس نہیں آئیں گے کیونکہ اس طرح کی صورتِ حال میں وہ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اُس کے پاس اُس کے گھر میں آئیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا

1909 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي اِيَاسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی''۔

1910 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ قَالَ: سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيْهِمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ بِحَضْرَةِ النِّدَاءِ اِلَى الصَّلَاةِ، وَالصَّفُّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

٭٭ حضرت سعد بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس دوران دعا کرنے والے کی دعا بہت کم مسترد ہوتی ہیں نماز کے لیے جب اذان دی جائے اُس وقت اور جب اللہ کی راہ میں صف بندی کی جائے۔

1911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَجَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، قَالَا: مَنْ قَالَ عِنْدَ الْاِقَامَةِ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ، حَقَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ایوب اور جابر جعفی فرماتے ہیں: جو شخص اقامت کے وقت یہ کہے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجہ میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب! تو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما اور اُن کے درجات بلند کر دے''۔

تو ایسے شخص کے لیے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

بَابُ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

باب: جو شخص اذان سنے

1912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: وَإِنَّمَا الْأُولَى مِنَ الْأَذَانِ، لِيُؤْذَنَ بِهَا النَّاسُ قَالَ: فَحَقٌّ وَاجِبٌ لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا يَحِلُّ غَيْرُهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ يَأْتِيَ فَيَشْهَدَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي عِنْدَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَسْمَعُونَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ يَتَخَلَّفُونَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُقِيمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا أَحَدٌ إِلَّا حَرَّقْتُ بَيْتَهُ، أَوْ حَرَّقْتُ عَلَيْهِ قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي ضَرِيرٌ وَإِنِّي عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ لَا أَشْهَدَ الصَّلَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدْهَا قَالَ: إِنِّي ضَرِيرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاشْهَدْهَا، قُلْتُ: مَا ضَرَرُهُ؟ قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ أَعْمَى، أَوْ سَيِّءُ الْبَصَرِ، وَسَأَلَ الرُّخْصَةَ فِي الْعَتَمَةِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ أَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اذان کا بنیادی مقصد یہ ہے اس کے ذریعہ لوگوں کو اطلاع دی جائے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ لازم حق ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے جب وہ اذان سنے تو پھر آ کر نماز میں شریک نہ ہو اُس وقت اُنہوں نے یہ بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ نماز کے لیے اذان سنتے ہیں اور پھر پیچھے رہ جاتے ہیں میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز کھڑی ہو جائے اور پھر جو بھی شخص نماز میں شریک نہیں ہوا میں اُس کا گھر جلا دوں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اُسے جلا دوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نابینا ہوں اور میرے لیے نماز میں شریک ہونا بہت مشکل ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس میں شریک ہو! اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم نماز میں شریک ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اُس شخص کو کیا ضرر لاحق تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میرا خیال ہے وہ یا تو نابینا تھا یا اُس کی بینائی انتہائی کمزور تھی۔ پھر اُس شخص نے عشاء کی نماز کے بارے میں اجازت مانگی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس کی میں تصدیق کروں گا کہ وہ نابینا شخص حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔

1913 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ صَالِحٍ قَالَ: اَتَی ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ اَصَابَهُ ضَرَرٌ فِیْ عَيْنَيْهِ فَقَالَ: هَلْ تَجِدُ لِی رُخْصَةً اَنْ اُصَلِّيَ فِیْ بَيْتِی؟ قَالَ: لَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا اَجِدُ لَكَ رُخْصَةً. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ يَقُوْلُ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَسْمَعُ الْفَلَاحَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَجِبْ

✵✵ صالح بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن کی آنکھوں میں تکلیف لاحق ہو چکی تھی اُنہوں نے عرض کی: کیا آپ میرے لیے یہ رخصت پاتے ہیں میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے اہلِ جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: کیا تم الفلاح (کے کلمہ) سنتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کا جواب دو۔

1914 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ اَوْ عُذْرٍ

✵✵ ابن جریج اور ابراہیم بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جو شخص جو اذان سنے اور پھر اُس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: البتہ کسی علت یا عذر کا حکم مختلف ہے۔

1915 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِی حَيَّانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِیْ حَدِيْثِهِ قِيلَ لِعَلِيٍّ: وَمَنْ جَارُ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں درست ہوتی ہے۔

سفیان ثوری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو بھی اذان کی آواز سنے۔

1916 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ سَمِعَ

النِّدَاءَ مِنْ جِيرَانِ الْمَسْجِدِ، فَلَمْ يُجِبْ، وَهُوَ صَحِيحٌ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد کے پڑوسیوں میں سے جو بھی اذان سنتا ہے اور پھر اُس کا جواب نہیں دیتا (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا) اور وہ شخص اُس وقت تندرست ہو اُسے کوئی عذر لاحق نہ ہو تو اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

1917 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، فَلَمْ يُجِبْ فَلَمْ يُرِدْ خَيْرًا، وَلَمْ يُرَدْ بِهِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص اذان سنتا ہے اور اُس کا جواب نہیں دیتا' تو نہ تو اُس نے بھلائی کا ارادہ کیا' اور نہ ہی اُس کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا گیا۔

1918 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: مَنْ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلَمْ يُجِبْ فَلَمْ يَزْدَدْ خَيْرًا بِهِ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص حی علی الفلاح' حی علی الفلاح سنتا ہے اور پھر اس کا جواب نہیں دیتا' اُس کی بھلائی میں اضافہ نہیں ہوتا۔

1919 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَلَيْسَ لِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فِي الْحَضَرِ، وَالْقَرْيَةِ رُخْصَةٌ فِي اَنْ يَدَعَ، قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ عَلَى بَزٍّ لَهُ يَبِيعُهُ يُفْرَقُ اِنْ قَامَ عَنْهُ اَنْ يَضِيعَ قَالَ: وَاَنْ لَا رُخْصَةَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، قُلْتُ: اِنْ كَانَ بِهِ رَمَدٌ وَمَرَضٌ غَيْرُ حَابِسٍ اَوْ يَشْتَكِي يَدَيْهِ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَتَكَلَّفَ

٭٭ ابن جریج نقل کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں مقیم رہنے والے اور بستی میں رہنے والے کسی بھی شخص کو اس بات کی رخصت نہیں ہے (کہ وہ باجماعت نماز کو) ترک کردے۔ میں نے دریافت کیا: اگرچہ وہ شخص اُس وقت اپنا ریشم بیچ رہا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ اُسے چھوڑ کر چلا گیا' تو وہ ریشم ضائع ہو جائے گا۔ اُنہوں نے کہا: اگرچہ ایسا ہی ہو' اس صورت میں بھی اُس شخص کے لیے رخصت نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کی آنکھوں میں تکلیف ہو' یا کوئی بیماری لاحق ہو جو اُس کو چلنے میں رکاوٹ نہ بنتی ہو' یا اُس کے ہاتھوں میں کوئی شکایت ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے' وہ تکلیف برداشت کرلے۔

1920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ يَسْمَعِ النِّدَاءَ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ قَالَ: اِنْ شَاءَ جَاءَ، وَاِنْ شَاءَ فَلَا قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: اِنْ شَاءَ فَلْيَاْتِ، وَاِنْ شَاءَ فَلْيَجْلِسْ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كُنْتُ فِي مَسْكَنٍ اَسْمَعُ فِيهِ مَرَّةً، وَلَا اَسْمَعُ فِيهِ اُخْرَى اِلَى رُخْصَةٌ اَنْ اَجْلِسَ اِذَا لَمْ اَسْمَعْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَاِنْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ حَانَ حِينُهَا الَّذِي اَظُنُّ اَنَّهَا تُصَلَّى لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا لَمْ تَسْمَعِ النِّدَاءَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' بستی کے رہنے

والوں میں سے جو شخص اذان کی آواز نہیں سنتا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ شخص چاہے تو آجائے اور اگر چاہے تو نہ آئے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص مسجد کے قریب ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو آجائے اور چاہے تو بیٹھا رہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے میں ایسی جگہ پر ہوں جہاں مجھے کبھی آواز آجاتی ہو اور کبھی آواز نہ آتی ہو تو مجھے اس بارے میں مجھے رخصت ہوگی کہ جب مجھے آواز نہیں آتی تو میں گھر میں بیٹھا کروں۔ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر مجھے پتا چل جائے کہ اب نماز کا وقت ہو چکا ہے اور میں یہ گمان رکھتا ہوں کہ اب نماز ہونے لگی ہوگی تو اُنہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے! جبکہ تم آواز نہیں بھی سنتے (تو بھی تم اُس میں شرکت کے لیے آؤ)۔

1921 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَدَ رِجُلًا اَيَّامًا فَاِمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَاِمَّا لَقِيَهُ قَالَ: مِنْ اَيْنَ تَرَى؟ قَالَ: اشْتَكَيْتُ فَمَا خَرَجْتُ لِصَلَاةٍ، وَلَا لِغَيْرِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنْ كُنْتُ مُجِيبًا شَيْئًا فَاَجِبِ الْفَلَاحَ

✵ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ دن کے لیے ایک شخص کو غیر موجود پایا پھر بعد میں وہ اُس کے گھر تشریف لے گئے یا اُس سے اُن کی ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہاں تھے؟ اُس نے کہا: میں بیمار تھا اس لیے نماز یا کسی بھی اور کام کے لیے گھر سے نہیں نکلا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے کوئی بھی کام کرنا ہو تو سب سے پہلے فلاح کا جواب دو (یعنی نماز باجماعت ادا کرو)۔

1922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ فِي الْحَضَرِ وَلَمْ يَسْمَعِ الْاُولٰى قَالَ: فَاِنْ ظَنَّ اَنَّهُ يُدْرِكُهَا فَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَاْتِيَهَا

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص حضر کے دوران اقامت سن لیتا ہے لیکن وہ پہلی (اذان) نہیں سنتا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ شخص یہ گمان کرتا ہے وہ نماز باجماعت میں شریک ہو جائے گا تو اُس کے لیے لازم ہے وہ نماز کے لیے آئے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

باب: جو شخص اذان سنے اُس کے لیے رخصت

1923 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: اَمَرَ مُنَادِيَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَقَالَ: اِذَا بَلَغْتَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقُلْ: اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، فَقِيلَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي

✵ عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے دن جب بارش ہو رہی تھی اپنے مؤذن کو ہدایت کی کہ جب وہ حی علی الفلاح کہہ لے تو پھر یہ کہے: خبردار! اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر لو۔ اُن سے دریافت کیا گیا: یہ

کیا چیز ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ کام اُس ہستی نے کیا ہے جو مجھ سے زیادہ بہتر ہیں۔

1924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ مُلَيْحٍ بْنِ اُسَامَةَ قَالَ: صَلَّيْنَا الْعِشَاءَ بِالْبَصْرَةِ، وَمُطِرْنَا، ثُمَّ جِئْتُ اَسْتَفْتِحُ فَقَالَ لِي اَبِيْ اُسَامَةُ: رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَمُطِرْنَا فَلَمْ تَبُلَّ السَّمَاءُ اَسْفَلَ نِعَالِنَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ

* * ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: ہم نے بصرہ میں عشاء کی نماز ادا کی اسی دوران بارش ہوگئی پھر میں واپس آیا اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو میرے والد حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنی بارش ہوئی کہ ہمارے جوتوں کا زیریں حصہ بھی پوری طرح گیلا نہیں ہوا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔

1925 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ: سَمِعَ مُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ يَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عمرو بن اوس نے اُنہیں یہ بتایا ہے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُنہیں یہ بتائی کہ اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو بارش والی رات یہ کہتے ہوئے سنا: حی علی الفلاح حی علی الفلاح اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔

1926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَيْخٍ، قَدْ سَمَّاهُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ مُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، وَاَنَا فِيْ لِحَافٍ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ يَقُوْلَ: صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ، فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ، ثُمَّ سَاَلْتُ عَنْهَا فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اَمَرَ بِذٰلِكَ

* * حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرد رات میں جبکہ میں اپنے لحاف میں موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو سنا میری یہ آرزو تھی کہ وہ یہ کہے کہ تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔ اُس مؤذن نے جب حی علی الفلاح کہا تو اُس نے کہا: تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔ پھر میں نے اس کے بارے میں تحقیق کی تو پتا چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا۔

1927 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ: اَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ فِيْهَا بَرْدٌ، وَاَنَا تَحْتَ لِحَافِيْ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ يُلْقِيَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: وَلَا حَرَجَ

٭٭ حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ایک سرد رات میں اذان دی میں اُس وقت اپنے لحاف کے نیچے تھا' میں نے یہ آرزو کی کہ اللہ تعالیٰ اُس کی زبان پر یہ بات ڈال دے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے (کہ تم نماز باجماعت میں نہ آؤ) تو اُس نے یہ کہہ دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1928 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَكَاَنَّمَا صَلَّى مَعَ الْاِمَامِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص اقامت کی آواز سن کر اٹھا ہو کر نماز ادا کر لے' تو گویا اُس نے امام کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

1929 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنِّي قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَاِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، وَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ فَاسْتَتْبَعَهُ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ، فَاسْتَاْذَنَ فَدَخَلَ، فَقَالَ وَهُوَ قَائِمٌ: اَيْنَ تُرِيدُ اَنْ اُصَلِّيَ؟ فَاَشَرْتُ لَهُ حَيْثُ اُرِيدُ قَالَ: ثُمَّ حَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، فَسَمِعَ بِهِ اَهْلُ الْوَادِي - يَعْنِي اَهْلَ الدَّارِ - فَثَابُوا اِلَيْهِ حَتّٰى امْتَلَاَ الْبَيْتُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ اَوِ ابْنُ الدُّخَيْشِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَمُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَلَا رَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَمَّا نَحْنُ فَنَرَى، وَجْهَهُ وَحَدِيثَهُ فِي الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْضًا لَا تَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَلَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ . قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: مَا اَظُنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ: فَآلَيْتُ اِنْ رَجَعْتُ اِلٰى عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنْ اَسْاَلَهُ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ، شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَهُوَ اِمَامُ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَسَاَلْتُهُ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ الزُّهْرِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدُ فَرَائِضُ وَاُمُورٌ نَرَى اَنَّ الْاَمْرَ انْتَهٰى اِلَيْهَا فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ

٭٭ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میری بینائی کمزور ہو چکی ہے' میرے اور میرے محلہ کی مسجد کے درمیان (بارش وغیرہ کا) پانی گزرتا ہے' میری یہ خواہش ہے' آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کریں' تاکہ میں اُس جگہ کو نماز کے لیے مخصوص کر لوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: (اگلے دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے

گزرے تو اُنہیں بھی اپنے ساتھ لیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی' پھر آپ اندر تشریف لائے' آپ نے کھڑے ہوئے ہی دریافت کیا: تم کہاں یہ چاہتے ہو کہ میں نماز ادا کروں؟ تو میں نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں یہ چاہتا تھا' راوی کہتے ہیں: پھر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ جب محلّہ والوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر ملی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے' یہاں تک کہ گھر بھر گیا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: مالک بن دخشن (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مالک بن دخیش کہاں ہے؟ ایک اور صاحب نے کہا: وہ ایک منافق شخص ہے جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت نہیں کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نہ کہو! وہ یہ کہتا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جہاں تک ہمارا تعلق ہے' تو ہم تو یہ دیکھتے ہیں' اُس کی توجہ اور اُس کی بات چیت منافقین کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ فرمایا: تم یہ نہ کہو! وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے اور اللہ کی رضا کے لیے پڑھتا ہے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جو بھی بندہ اس حالت میں آئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہا ہو اور اللہ کی رضا کے لیے پڑھتا رہا ہو' تو ایسا شخص آگ کے لیے حرام ہو جائے گا۔

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث کچھ صحابہ کرام کو سنائی جن میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہے' آپ نے یہ ارشاد فرمائی ہوگی' جو تم نے بیان کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں واپس حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا ہوں اور اُن سے اس بارے میں سوال کرتا ہوں۔ میں اُن کے پاس گیا' میں نے اُنہیں پایا کہ وہ ایک عمر رسیدہ شخص ہو چکے تھے' اُن کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' وہ اپنی قوم کے امام تھے' میں اُن کے پہلو میں بیٹھ گیا' میں نے اُن سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے یہ حدیث مجھے اُسی طرح بیان کی' جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری جب اس حدیث کو بیان کر لیتے تھے تو پھر یہ کہتے تھے: بعد میں بھی کچھ فرائض اور اُمور نازل ہوئے تھے' ہم یہ سمجھتے ہیں' معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہو گیا تھا' تو جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو' اُسے غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

بَابُ مُكْثِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

باب: اقامت کے بعد امام کا کچھ دیر کے لیے ٹھہرے رہنا

1930 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا يُقِيمُ الْمُؤَذِّنُ، وَيَسْكُتُونَ يَتَكَلَّمُ بِالْحَاجَاتِ، وَيَقْضِيهَا فَجُعِلَ لَهُ عُودٌ فِي الْقِبْلَةِ كَالْوَتِدِ يَسْتَمْسِكُ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ

✵ عروہ بیان کرتے ہیں: جب مؤذن اقامت کہہ دیتا اور لوگ خاموش ہو جاتے تو اس کے بعد بھی نبی اکرم ﷺ کوئی ضروری گفتگو کرتے رہتے تھے اور کوئی فیصلہ دیتے تھے' آپ کے لیے' کیل کی طرح قبلہ کی سمت میں ایک لکڑی گاڑ دی جاتی تھی' آپ اُسے پکڑ لیتے تھے۔

1931 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ تُقَامُ فَيُكَلِّمُ الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَاجَةِ تَكُوْنُ لَهُ فَيَقُوْمُ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا يَزَالُ قَائِمًا يُكَلِّمُهُ فَرُبَّمَا رَاَيْتُ بَعْضَ الْقَوْمِ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کھڑی ہو جاتی' پھر کوئی شخص اپنی کسی ضرورت کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے بات چیت کرتا تو وہ نبی اکرم ﷺ اور قبلہ کے درمیان کھڑا ہو جاتا تھا اور نبی اکرم ﷺ مسلسل کھڑے ہوئے اُس کے ساتھ بات چیت کرتے رہتے تھے' بعض اوقات میں نے دیکھا کہ حاضرین میں سے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے طویل قیام کی وجہ سے اونگھنے لگے۔

بَابُ قِيَامِ النَّاسِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ

باب: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا ہونا

1932 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

✵ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم لوگ اُس وقت تک کھڑے نہ ہو' جب تک مجھے نہ دیکھ لو''۔

1933 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا: خَرَجَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَهُمْ قِيَامٌ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ سَامِدِيْنَ

✵ ابوخالد والبی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہوئی اور وہ لوگ قیام کی حالت میں تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اُنہوں نے فرمایا: کیا وجہ ہے' تم لوگ حیران کھڑے ہوئے ہو۔

1934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ اَقِيَامًا اَمْ قُعُوْدًا تَنْظُرُوْنَ الْاِمَامَ؟ قَالَ: بَلْ قُعُوْدًا

✵ زبیر بن عدی' ابراہیم نخعی کے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ امام کا انتظار کھڑے ہو کر کرتے ہیں یا بیٹھ کر کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: بیٹھ کر کرتے ہیں۔

1935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا اِسْحَاقَ: وَكَانَ جَارًا لِلْمَسْجِدِ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى يَسْمَعَ الْاِقَامَةَ قَالَ: وَرَاَيْتُ رِجَالًا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں ابواسحاق کے پاس آیا' وہ مسجد کے پڑوس میں رہتے تھے اور اُس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک اقامت نہیں سن لیتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، اِنَّهُ يُقَالُ: اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَقُمِ النَّاسُ حِيْنَئِذٍ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ بات کہی جاتی ہے' جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے' اُس وقت لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1937 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: وَرَاَيْتُهُ فِیْ حَوْضِ زَمْزَمَ الَّذِیْ يُسْقَى الْحَاجُّ فِيْهِ، وَالْحَوْضُ يَوْمَئِذٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَزَمْزَمَ فَاَقَامَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَامَ حُسَيْنٌ، وَذٰلِكَ بَعْدَ وَفَاةِ مُعَاوِيَةَ، وَاَهْلُ مَكَّةَ لَا اِمَامَ لَهُمْ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ حَتّٰى يَصُفَّ النَّاسُ فَيَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

✵✵ عبیداللہ بن ابویزید' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے انہیں زمزم کے حوض کے پاس دیکھا' جس میں سے حاجی پانی پیتے ہیں' وہ حوض اُن دنوں رکن اور زمزم کے درمیان تھا' مؤذن نے نماز کے لیے اقامت کہی' جب اُس نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد کی بات ہے۔ اہلِ مکہ کا اُن دنوں کوئی امام نہیں تھا' تو اُن سے کہا گیا: آپ تشریف رکھیں جب تک لوگ صف نہیں بنا لیتے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: نماز کھڑی ہو چکی ہے۔

1938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ قَالَ: رَاَيْتُ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَخُوْضُ فِیْ زَمْزَمَ، وَشَجَرَ بَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَبَيْنَ رَجُلٍ شَیْءٌ عِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ، فَرَاَيْتُ حُسَيْنًا قَائِمًا فِی الْحَوْضِ فَيُقَالُ لَهُ: اجْلِسْ فَيَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ

✵✵ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو زمزم میں غوطہ لگاتے ہوئے دیکھا' نماز کی اقامت کے وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ایک شخص کے درمیان کچھ اختلاف ہو گیا تو میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حوض میں کھڑے ہوئے ہیں' اُن سے کہا گیا کہ آپ بیٹھ جائیں! تو اُنہوں نے دو مرتبہ یہ کہا: نماز کھڑی ہو چکی ہے۔

1939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: بَعَثَ اِلَى الْمَسْجِدِ رِجَالًا اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقُوْمُوْا اِلَيْهَا

✵✵ عبدالکریم بن مالک بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کچھ لوگوں کو مسجد بھیجتے تھے' وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ جب نماز

کھڑی ہو جائے تو تم لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

1940 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ قُمْنَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اجْلِسُوا فَاِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَقُوْمُوْا

✵✵ محمد بن عبیداللہ‘ عطیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے‘ جب مؤذن اقامت کہنے لگا تو ہم کھڑے ہو گئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ بیٹھ جاؤ! جب یہ قد قامت الصلوٰۃ کہے گا اُس وقت کھڑے ہونا۔

1941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَ يُوَكِّلُ الْحَرَسَ اِذَا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ اَنْ يُقِيمُوا النَّاسَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى يُكَبِّرَ

✵✵ زرعہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سپاہی کو اس بات کے لیے مقرر کیا ہوا تھا‘ جب مؤذن اقامت کہے‘ تو وہ لوگوں کو نماز کے لیے کھڑا کروائے‘ یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز تکبیر کہہ دیں۔

1942 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ: اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا سَاعَةَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ، يَقُوْمُ النَّاسُ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَا يَاْتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ حَتّٰى يُعَدِّلَ الصُّفُوفَ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے نماز کے لیے اقامت کہتا تھا‘ تو لوگ اُسی وقت کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر پہنچتے تھے تو اس دوران صفیں ٹھیک ہو جاتی تھیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْمَسْجِدِ فَيَسْمَعُ الْاِقَامَةَ

باب: جو شخص مسجد سے گزرے اور اقامت سنے

1943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ قَالَ: قُلْتُ: نَمُرُّ بِالْمَسْجِدِ فَاَسْمَعُ بِالْاِقَامَةِ فَاُرِيْدُ اَنْ اُجَاوِزَهُ اِلٰى غَيْرِهِ، فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقُوْلُ لِاَخِيهِ اِذَا سَمِعَ الْاِقَامَةَ: احْتُبِسْتَ

✵✵ عمرو بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے سوال کیا‘ میں نے کہا: میں مسجد سے گزرتا ہوں اور اس دوران اقامت کی آواز سن لیتا ہوں‘ حالانکہ میرا یہ ارادہ ہے‘ میں اُدھر سے گزر کر دوسری طرف چلا جاؤں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ایک مسلمان‘ جب اقامت کی آواز سنتا‘ تو اپنے بھائی سے یہ کہتا: تمہیں روک لیا گیا ہے (یعنی اب تم مسجد سے باہر نہیں جا سکتے۔)

1944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا سَمِعَ الرَّجُلُ الْاَذَانَ، فَقَدِ احْتُبِسَ

حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی اذان سنتا ہے تو وہ پابند ہو جاتا ہے۔

بَابٌ الرَّجُلُ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: آدمی کا مسجد سے باہر چلے جانا

1945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلَهُ عَنْ حَاجَةٍ لَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَخْرُجُ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: اَصْحَابِي يَنْتَظِرُونَنِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: قَدْ اُذِّنَ فَلَا تَخْرُجْ قَالَ: اِنَّهُمْ عَلَى دَوَابِّهِمْ وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ اَحْبِسَهُمْ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا تَخْرُجْ حَتَّى تُصَلِّيَ قَالَ: فَغَفَلَ عَنْهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَانْسَلَّ الرَّجُلُ فَذَهَبَ فَالْتَفَتَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: اَيْنَ الرَّجُلُ؟ قَالُوا: ذَهَبَ قَالَ: مَا اُرَاهُ يُصِيبُ فِي سَفَرِهِ هٰذَا خَيْرًا فَمَا سَارَ اِلَّا اَمْيَالًا حَتَّى خَرَّ عَنْ دَابَّتِهِ رَاحِلَتِهِ فَانْكَسَرَتْ رِجْلُهُ

ابراہیم بن عقبہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سعید بن مسیب کے پاس آیا' وہ اُس وقت مسجد میں موجود تھے' اُس نے اُن سے کسی ضرورت کے بارے میں سوال کیا' پھر وہ گیا اور مسجد سے باہر چلا گیا تو سعید بن مسیب نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس نے کہا: میرے ساتھی میرا انتظار کر رہے ہیں' سعید بن مسیب نے اُس سے کہا: اذان ہو چکی ہے' تم باہر نہ جاؤ۔ اُس نے کہا: وہ لوگ سواریوں پر سوار ہیں اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں اُنہیں رُکنے پر مجبور کروں۔ تو سعید بن مسیب نے کہا: تم نماز ادا کیے بغیر باہر نہ جاؤ۔ پھر سعید بن مسیب کی توجہ اُس سے ہٹی تو وہ شخص وہاں سے کھسک کر چلا گیا' جب سعید بن مسیب کی توجہ مبذول ہوئی تو اُنہوں نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ چلا گیا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ یہ شخص اپنے اس سفر میں کسی بھلائی کو حاصل کر پائے گا۔ وہ شخص ابھی کچھ میل آگے گیا تھا' اپنی سواری سے گرا اور اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

1946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ بَعْضِ الْاَمْرِ، وَنَادَى الْمُنَادِي فَاَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ: قَدْ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ اَصْحَابِي قَدْ مَضَوْا، وَهٰذِهِ رَاحِلَتِي بِالْبَابِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْرُجْ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ اِلَّا مُنَافِقٌ، اِلَّا رَجُلٌ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ يُرِيدُ الرَّجْعَةَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَاَبَى الرَّجُلُ اِلَّا اَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ سَعِيدٌ: دُونَكُمُ الرَّجُلَ فَاِنِّي عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَلَمْ تَرَ اِلَى هٰذَا الرَّجُلِ اَبَى - يَعْنِي هٰذَا الَّذِي اَبَى - اِلَّا اَنْ يَخْرُجَ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَانْكَسَرَتْ رِجْلُهُ فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ: قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُصِيبُهُ اَمْرٌ

عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیب کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے کسی معاملہ کے بارے میں دریافت کیا' اسی دوران مؤذن نے اذان دی تو وہ باہر جانے لگا' سعید نے اُس سے کہا: نماز کے لیے

اذان دی جا چکی ہے' اُس شخص نے کہا: میرے ساتھی جا چکے ہیں اور میری سواری دروازے پر موجود ہے' سعید نے اُس سے کہا: تم باہر نہ جاؤ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اذان کے بعد مسجد سے باہر صرف منافق شخص ہی نکلتا ہے' یا وہ شخص نکلتا ہے جسے کوئی ضرورت پیش آ گئی ہو اور اُس کا نماز کے لیے واپس آنے کا ارادہ ہو''۔

لیکن اُس شخص نے یہ بات نہیں مانی اور باہر چلا گیا تو سعید نے کہا: اس شخص کا خیال رکھنا!

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں سعید کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابومحمد! کیا آپ کو یاد ہے وہ جس شخص نے آپ کی بات نہیں مانی تھی' یعنی وہ شخص جس نے بات نہیں مانی تھی اور چلا گیا تھا' وہ شخص سواری سے گرا اور اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ تو سعید نے کہا: مجھے یہ اندازہ تھا' اسے کوئی پریشانی لاحق ہو گی۔

1947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَى الْمُنَادِيْ بِالْعَصْرِ فَخَرَجَ رَجُلٌ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ

✵✵ ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے' مؤذن نے عصر کی اذان دی تو ایک شخص مسجد سے باہر چلا گیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

1948 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: اِذَا سَمِعْتَ الْاِقَامَةَ فَلَا تَخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ: فِي الْاَذَانِ اَبْيَنَ مِنْهُ فِي الْاِقَامَةِ

✵✵ مغیرہ فرماتے ہیں: جب تم اقامت سنو تو مسجد سے باہر نہ جاؤ۔ ابراہیم اذان کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حکم اقامت کے بارے میں' اذان سے زیادہ واضح ہے۔

1949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جِئْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْنَا عِنْدَ الْحَدَائِقِ حَتّٰى فَرَغُوا

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آئے' لوگ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے' تو ہم باغ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِاِقَامَةٍ وَّحْدَهُ

باب: آدمی کا اکیلے ہی اقامت کہہ کر نماز ادا کرنا

1950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ فِيْ اَرْضٍ قِيٍّ - يَعْنِيْ قَفْرٍ - فَلْيَتَخَيَّرْ لِلصَّلَاةِ، وَلْيَرْمِ بِبَصَرِهٖ يَمِيْنًا، وَشِمَالًا فَلْيَنْظُرْ اَسْهَلَهَا مَوْطِئًا، وَاَطْيَبَهَا لِمُصَلَّاهُ فَاِنَّ الْبِقَاعَ تَنَافَسُ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ كُلُّ بُقْعَةٍ تُحِبُّ اَنْ يُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهَا، فَاِنْ شَاءَ اَذَّنَ، وَاِنْ شَاءَ

أَقَامَ

⁂ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی ویران جگہ پر جائے اور پھر نماز کا وقت ہو جائے تو وہ دائیں بائیں اپنی نگاہ دوڑائے اور ایسی جگہ تلاش کرے جو نماز کی ادائیگی کے لیے زیادہ سہولت والی اور زیادہ پاکیزہ ہو کیونکہ یہ خطۂ زمین مسلمان شخص پر فخر کا اظہار کرے گا' ہر خطۂ زمین اس بات کو پسند کرتا ہے' اُس پر اللہ کا ذکر کیا جائے' اب اگر وہ شخص چاہے' تو وہاں اذان دیدے اور اگر چاہے' تو صرف اقامت کہے۔

1951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ وَصَلَّى صَلَّى مَعَهُ اَرْبَعَةُ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اَوْ اَرْبَعَةُ آلَافِ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

⁂ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بے آب وگیاہ جگہ پر موجود ہو' پھر وہ اذان دے اور اقامت کہے اور نماز ادا کرے تو اُس کے ساتھ چار ہزار فرشتے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چار ہزار' ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

1952 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَاَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مَلَكَاهُ، وَاِذَا اَذَّنَ، وَاَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ كَثِيْرٌ

⁂ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے' تو اُس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے تھے اور جب کوئی شخص اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے' تو اُس کے ساتھ بہت سے فرشتے نماز ادا کرتے ہیں (یعنی جب کوئی شخص کسی ویرانے میں تنہا ہو اور ایسا کرے)۔

1953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: اِذَا اَقَامَ الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ صَلَّى مَعَهُ مَلَكَاهُ، وَاِذَا اَذَّنَ، وَاَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا شَهِدَ الْاَرْضَ

⁂ مکحول فرماتے ہیں: جب کوئی شخص صرف اپنے لیے اقامت کہتا ہے' تو اُس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں' اور جب وہ شخص (کسی جگہ پر اکیلا ہو) اور وہ اذان دے اور اقامت کہے' تو اُس کے ساتھ زمین پر موجود تمام فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

1954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ صَلَّى بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَاَقَامَ صَلَّى، عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ، وَعَنْ يَسَارِهٖ مَلَكٌ وَمَنْ اَذَّنَ، وَاَقَامَ صَلَّى مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ

⁂ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جو شخص بے آب وگیاہ جگہ پر نماز ادا کرتے ہوئے اقامت کہے' تو اُس کے دائیں طرف ایک فرشتہ نماز ادا کرتا ہے اور بائیں طرف ایک فرشتہ نماز ادا کرتا ہے' اور جو شخص اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے' تو اُس

کے ساتھ پہاڑوں جتنے فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

1955 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِاَرْضٍ قِيٍّ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتَيَمَّمْ، فَاِنْ اَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مَلَكَاهُ، وَاِنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ مَا لَا يُرٰى طَرَفَاهُ

❊❊ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ویران جگہ پر موجود ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ شخص وضو کرے' اگر اُسے پانی نہیں ملتا تو وہ تیمم کرے' اگر وہ اقامت کہہ کر (نماز ادا کرتا ہے) تو اُس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر وہ اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے' تو اُس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے اتنے لشکر نماز ادا کرتے ہیں' جن کے دونوں کنارے دکھائی نہیں دیتے''۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْاِقَامَةَ

باب: جو شخص اقامت کہنا بھول جائے

1956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: فَارْكَعْهَا، ثُمَّ صَلِّ وَلَا تُعِدِ الْاِقَامَةَ، الْاُوْلٰى تُجْزِيكَ

❊❊ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں فجر کی دو رکعات بھول جاتا ہوں یہاں تک کہ اقامت کہہ دی جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: پہلے تم اُن دونوں کو ادا کرو اور پھر نماز ادا کرو اور تم اقامت دوبارہ نہ کہنا' پہلی اقامت تمہارے لیے کافی ہوگی۔

1957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لِكُلِّ صَلَاةٍ اِقَامَةٌ لَا بُدَّ، وَاِنْ صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ، وَاِنْ كُنْتَ فِيْ سَفَرٍ

❊❊ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہر نماز کے لیے اقامت ضروری ہے خواہ تم تنہا نماز ادا کر رہے ہو' خواہ تم سفر میں ہو۔

1958 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ لِنَفْسِي الْمَكْتُوبَةَ فَنَسِيتُ اَنْ اُقِيمَ لَهَا قَالَ: عُدْ لِصَلَاتِكَ اَقِمْ لَهَا ثُمَّ عُدْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہوں اور اُس کے لیے اقامت کہنا بھول جاتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی نماز کو دُہراؤ اور اُس کے لیے اقامت کہہ کر پھر دوبارہ نماز ادا کرو۔

1959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: مَنْ نَسِيَ الْاِقَامَةَ حَتّٰى صَلّٰى

لَمْ يُعِدْ صَلَاتَهُ

** زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص اقامت کہنا بھول جائے اور نماز ادا کر لے تو وہ اپنی نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

1960 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: صَلَّيْتُ بِغَيْرِ إِقَامَةٍ قَالَ: يُجْزِيكَ

** منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے دریافت کیا: میں نے اقامت کے بغیر نماز ادا کر لی' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ تمہارے لیے جائز ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمِصْرِ بِغَيْرِ إِقَامَةٍ

باب: جو شخص شہر میں اقامت کے بغیر نماز ادا کر لے

1961 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي دَارِهِ بِغَيْرِ إِقَامَةٍ، وَقَالَ: إِقَامَةُ الْمِصْرِ تَكْفِي

** امام عبدالرزاق' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اپنے گھر میں اقامت کے بغیر نماز پڑھا دی' اُنہوں نے یہ فرمایا: شہر میں کہی گئی اقامت کفایت کر جاتی ہے۔

1962 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَعُثْمَانَ، وَالْأَسْوَدَ: صَلَّوْا بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. قَالَ سُفْيَانُ: كَفَتْهُمْ إِقَامَةُ الْمِصْرِ

** امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود' عثمان اور اسود نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کر لی۔

سفیان کہتے ہیں: شہر کی اقامت اُن کے لیے کفایت کر گئی۔

1963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الْإِقَامَةَ حَتَّى قَامَ يُصَلِّي قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا كَانَ فِي مِصْرٍ تُقَامُ فِيهِ الصَّلَاةُ أَجْزَأَ عَنْهُ

** معمر نے ایوب کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اقامت بھول جاتا ہے اور کھڑا ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب شہر میں ہوتے تھے تو شہر میں نماز کے لیے جو اقامت کہی جاتی تھی وہ اُن کے لیے کفایت کر جاتی تھی۔

1964 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي الْمِصْرِ يُجْزِيكَ إِقَامَةُ الْمِصْرِ، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم شہر میں موجود ہو تو شہر کی اقامت تمہارے لیے کافی ہوگی' خواہ وہ تم نے سنی نہ بھی ہو۔

1965 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: اِذَا صَلَّى بِاَرْضٍ تُقَامُ بِهَا الصَّلَاةُ يُصَلِّي بِاِقَامَتِهِمْ وَلَمْ يُقِمْ لِنَفْسِهِ

✻✻ عبداللہ بن واقد بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی ایسی جگہ پر نماز ادا کرتے جہاں نماز قائم ہو چکی ہوتی تھی تو وہ اُن لوگوں کی اقامت کی بنیاد پر نماز ادا کر لیتے تھے' وہ اپنے لیے اقامت نہیں کہتے تھے۔

1966 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ: جِئْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا، اُقِيمُ؟ قَالَ: قَدْ كُفِيتَ

✻✻ ابن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے سوال کیا' میں نے کہا: میں مسجد میں آتا ہوں' لوگ نماز ادا کر چکے ہوتے ہیں' تو کیا میں اقامت کہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہارے لیے کفایت ہو چکی ہے۔

1967 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسًا: وَقَدْ دَخَلَ مَسْجِدًا قَدْ صَلَّى فِيهِ فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ

✻✻ ابن جریج' ابوعثمان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ مسجد میں داخل ہوئے جہاں نماز ہو چکی تھی تو اُنہوں نے اذان بھی دی اور اقامت بھی کہی۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْاِقَامَةَ فِي السَّفَرِ

باب: جو شخص سفر کے دوران اقامت کہنا بھول جائے

1968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ اِقَامَةٌ قَالَ: وَمَنْ نَسِيَ اِقَامَةً فِي السَّفَرِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةٌ، وَمَنْ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ، وَالِاسْتِنْشَاقَ لَمْ يُعِدْ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: خواتین پر اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جو شخص سفر کے دوران اقامت کہنا بھول جائے' اُس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا' اور جو شخص کُلّی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اُس پر (وضو کو) دُہرانا لازم نہیں ہوگا۔

1969 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: نَسِيتُ الْاِقَامَةَ فِي السَّفَرِ قَالَ: تُجْزِيكَ صَلَاتُكَ

✻✻ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے کہا کہ میں سفر کے دوران اقامت کہنا بھول گیا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: تمہاری نماز درست ہوئی ہے۔

1970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: فَاِنْ كُنْتَ فِي السَّفَرِ فَلَا تُصَلِّ اِلَّا بِالْاِقَامَةِ، فَاِنْ

نَسِيتَ الْإِقَامَةَ فَعُدْ لِصَلَاتِكَ اَقِمْ، ثُمَّ عُدْ

⁕ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم سفر میں ہو تو صرف اقامت کے ساتھ ہی نماز ادا کرو اور اگر تم اقامت بھول جاتے ہو تو اپنی نماز کو دُہراؤ' اقامت کہہ کر پھر نماز ادا کرو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَسْمَعُ الْإِقَامَةَ فِي غَيْرِهِ

جو شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے' اور پھر کسی دوسری جگہ سے اقامت کی آواز سنتا ہے

1971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، اَوِ الْإِقَامَةَ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ اَيَقْطَعُ صَلَاتَهُ وَيَاْتِي الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ؟ قَالَ: اِنْ ظَنَّ اَنَّهُ مُدْرِكٌ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ شَيْئًا فَنَعَمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ سَمِعْتُ الْإِقَامَةَ اَيَحِقُّ عَلَيَّ اَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ كَمَا يَحِقُّ اِذَا سَمِعْتُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ

⁕ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر کوئی شخص اذان یا اقامت سنتا ہے اور اُس وقت وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اپنی نماز کو منقطع کر کے جامع مسجد میں آئے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ یہ گمان رکھتا ہو کہ وہ فرض نماز کا کچھ حصہ (باجماعت) پالے گا تو پھر ایسا ہی ہوگا۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں اقامت سنتا ہوں' تو کیا مجھ پر یہ بات لازم ہوگی کہ میں نماز کے لیے آؤں' جس طرح اذان سن کر مجھ پر یہ بات لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1972 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ سَمِعَ الْإِقَامَةَ فَخَرَجَ اِلَيْهَا

⁕ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرض نماز کی دو رکعات اپنے گھر میں ادا کر چکے ہوتے تھے' پھر وہ اقامت کی آواز سنتے تھے تو اُس کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔

1973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، جَاءَنَا وَقَدْ صَلَّيْنَا فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا، فَخَرَجَ لَهُ

⁕ ربیع بن ابوراشد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا' وہ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نماز ادا کر چکے تھے' اُنہوں نے مؤذن کو سنا تو اُس کی طرف تشریف لے گئے۔

1974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فَعَلَهُ الْاَسْوَدُ يَقُولُ: مَرَّةً اَتْبَعُ الْمَسْجِدَ

⁕ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسود نے بھی ایسا ہی کیا تھا' اُنہوں نے یہ فرمایا: میں ایک مرتبہ میں مسجد کے پیچھے جاتا ہوں۔

1975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ

عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَجِيءُ الْمَسْجِدَ، وَقَدْ صَلَّوْا فِيهِ، وَهُوَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنِينَ فَيُصَلِّي فِي مَسْجِدِهِ الَّذِي دَخَلَهُ

* علقمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ مسجد میں آئے وہاں لوگ نماز ادا کر چکے تھے پھر انہوں نے اذان دینے والوں کی آواز سنی تو انہوں نے اسی مسجد میں نماز ادا کر لی جس میں وہ داخل ہوئے تھے۔

1976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ صَلَّى مِنَ الْمَكْتُوبَةِ رَكْعَةً ثُمَّ سَمِعَ الْإِقَامَةَ قَالَ: يَصِلُ إِلَيْهَا أُخْرَى، ثُمَّ يَأْتِي الْإِمَامَ فَيُصَلِّي مَعَهُ فِي جَمَاعَةٍ، وَإِنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ مَعَهُمْ

* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو فرض نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر اقامت سنے تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ دوسری رکعت اس کے ساتھ ملا کر (دو نفل بنائے گا) پھر وہ امام کے پاس آئے گا اور اس کی اقتداء میں باجماعت نماز ادا کرے گا اور اگر وہ مسجد میں موجود تھا تو ان لوگوں کے ساتھ (نماز باجماعت میں) شریک ہو جائے گا۔

1977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِذَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا إِلَى غَيْرِهَا

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نماز فرض ہو جائے تو تم اس سے نکل کر دوسری کی طرف نہ جاؤ۔

بَابُ الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ فَيَنْسَى فَيَجْعَلُهُ إِقَامَةً

باب: جو شخص اذان دیتے ہوئے بھول جائے اور اسے اقامت بنالے (یعنی اس میں اقامت کے کلمات پڑھ دے)

1978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَذَّنَ فَنَسِيَ فَأَقَامَ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: يُؤَذِّنُ، وَيُقِيمُ قَالَ: تَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا أَنْ يَجْعَلَ الْإِقَامَةَ أَذَانًا، ثُمَّ يُقِيمُ

* امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اذان دیتے ہوئے بھول جاتا ہے اور اقامت کہہ دیتا ہے تو امام شعبی نے کہا: وہ اذان دے گا اور اقامت کہے گا۔

راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے وہ اقامت کو اذان بنا دے گا اور پھر دوبارہ اقامت کہے گا۔

بَابُ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت (کے ساتھ نماز میں) شریک ہونا

1979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَلَعَمْرِي مَا إِخَالُ أَحَدَكُمْ إِلَّا، وَقَدْ

اتَّخَذَ مَسْجِدًا فِیْ بَیْتِهٖ، وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ، كَمَا یُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا، وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ نِفَاقُهٗ اَوْ مَعْرُوْفٌ نِفَاقُهٗ، وَلَقَدْ رَاَیْتُ الرَّجُلَ یُهَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ، حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ فَمَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَهَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّهُوْرَ فَیَخْطُو خُطْوَةً یَعْمِدُ بِهَا اِلٰی مَسْجِدٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً، حَتّٰی اِنْ كُنَّا لَنُقَارِبُ فِی الْخُطَا

✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ کل وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان ہونے کے طور پر حاضر ہو تو اُسے ان پانچ فرض نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے جب ان کے لیے بلایا جائے' کیونکہ یہ ہدایت کے طریقے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے طریقے مشروع کیے ہیں' مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میرا نہیں خیال کہ تم میں سے کوئی شخص اگر اپنے گھر میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کر لیتا ہے (تو یہ مناسب ہوگا) اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح وہ شخص ادا کرتا ہے جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوتا اور گھر بیٹھا رہتا ہے' تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے' مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم یہ سمجھتے تھے کہ باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والا شخص کوئی ایسا منافق ہوگا جس کا نفاق طے شدہ ہو یا جس کا نفاق معروف ہو' اور میں نے دیکھا کہ بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا تھا اور اُسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا' جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر وہ پیدل چلتا ہوا اللہ تعالیٰ کی مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اُس کے لیے ایک نیکی نوٹ کرے گا' اور اُس کے ایک قدم کے عوض میں اُس کا ایک درجہ بلند کرے گا' ایک قدم کے عوض میں اُس کا ایک گناہ معاف کرے گا' یہاں تک کہ ہم لوگ چھوٹے قدم اُٹھایا کرتے تھے (تاکہ زیادہ اجر و ثواب حاصل ہو)۔

1980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَیْثٍ، یَرْفَعُهٗ اِلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَیْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، مَوْلٰی عُمَرَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: اَبْعَدُكُمْ بَیْتًا اَعْظَمُ اَجْرًا قَالُوْا: كَیْفَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ؟ قَالَ: كَثْرَةُ الْخُطَا یَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِاِحْدٰی خُطْوَتَیْهِ حَسَنَةً، وَیُمْحٰی عَنْهُ بِالْاُخْرٰی سَیِّئَةٌ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے جس شخص کا گھر (مسجد سے) زیادہ دور ہوگا' اُسے اجر زیادہ ملے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! وہ کس طرح؟ انہوں نے فرمایا: زیادہ قدموں کی وجہ سے' کیونکہ اللہ تعالیٰ دو میں سے ایک قدم کے بدلے میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے اور دوسرے کے عوض میں ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

1982 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ طَرِیْفٍ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: شَكَتْ بَنُوْ سَلَمَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعْدَ مَنَازِلِهِمْ فِی الْمَسْجِدِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا

وَآثَارَهُمْ) (یس: 12) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ مَنَازِلَكُمْ فَإِنَّمَا تُكْتَبُ آثَارُكُمْ

* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوسلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ اُن کے گھر مسجد سے دور ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جواُن لوگوں نے آگے بھیجا ہے اور جو ان لوگوں کے قدموں کے نشانات ہیں' ہم اُنہیں نوٹ کر رہے ہیں''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی رہائشی جگہ پر ہی رہو' کیونکہ تمہارے قدموں کے نشان نوٹ کیے جاتے ہیں۔

1983 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: وَضَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَدَهُ، عَلَيَّ: وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَجَعَلَ يُقَارِبُ خَطْوَهُ

* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا' وہ نماز کا ارادہ رکھتے تھے اور پھر اُنہوں نے چھوٹے قدم اُٹھانا شروع کیے۔

1984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَانِي يَسْتَعِدُّوا اِلَيَّ بِحُزَمِ الْحَطَبِ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ نُحَرِّقَ بُيُوتًا عَلٰى مَنْ فِيْهَا

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ میرے لیے لکڑیوں کا گٹھا تیار کریں اور پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادے اور پھر ہم اُن لوگوں سمیت اُن کے گھر جلادیں (جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے)''۔

1985 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَانِي فَيَجْمَعُوا لِي حُزَمًا مِنْ الْحَطَبِ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَنْطَلِقَ فَاُحَرِّقَ عَلٰى قَوْمٍ بُيُوتَهُمْ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ.

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو ہدایت کروں وہ میرے لیے لکڑیوں کے گٹھے تیار کریں' پھر میں ایک شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں جاؤں اور اُن لوگوں کے گھر جلا دوں جو (نماز باجماعت میں) شریک نہیں ہوئے''۔

1986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1987 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، اَوْ غَیْرِهٖ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا قَالَ: وَلَوْ قِیْلَ لِاَحَدِکُمْ: اِنَّكَ اِذَا شَهِدْتَ الْعِشَاءَ، وَجَدْتَ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ اَوْ عَرْقًا سَمِیْنًا لَشَهِدَهَا، وَمَا صَلَاةٌ اَشَدُّ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنْ هَاتَیْنِ الصَّلَاتَیْنِ: صَلَاةُ الصُّبْحِ، وَصَلَاةُ الْعِشَاءِ لَا یُطِیْقُوْنَهَا

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ اگر تم عشاء کی نماز میں شریک ہوئے تو تمہیں دو اچھے پائے ملیں گے' یا پُر گوشت ہڈی ملے گی تو آدمی اُس میں ضرور شریک ہوگا' منافقین کے لیے کوئی بھی نماز ان دو نمازوں سے زیادہ سخت نہیں ہے' صبح کی نماز اور عشاء کی نماز' یہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے (کہ اس میں شریک ہوں)''۔

1988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَی الصَّلَاةِ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ وَقَالَ: لَا نَنْتَظِرُ لِصَلَاتِنَا اَحَدًا فَلَمَّا قَضَی صَلَاتَهُ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَخَلَّفُ بِتَخَلُّفِهِمْ آخَرُوْنَ، وَاللّٰهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ فَیُجَاءَ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ، ثُمَّ یُقَالُ: اشْهَدُوا الصَّلَاةَ

✵✵ ثابت بن حجاج بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کے لیے نکلے' اُنہوں نے لوگوں کی طرف رُخ کیا' اُنہوں نے مؤذن کو حکم دیا اُس نے اقامت کہی تو اُنہوں نے کہا: ہم اپنی اس نماز کے لیے کسی کا انتظار نہیں کریں گے۔ جب اُنہوں نے نماز مکمل کی تو لوگوں کی طرف توجہ ہوئے اور بولے: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے' وہ نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں' اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کیا کہ میں اُن کی طرف پیغام بھیجوں اور پھر اُنہیں گردنوں سے پکڑ کر لایا جائے اور کہا جائے: نماز میں شریک ہو!

1989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَجُلًا اَقَامَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ شَهْرًا یَسْاَلُهُ عَنْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ کُلَّ یَوْمٍ: مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ یَصُوْمُ فِی النَّهَارِ، وَیَقُوْمُ فِی اللَّیْلِ لَا یَشْهَدُ جَمَاعَةً، وَلَا جُمُعَةً اَیْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِی النَّارِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں ایک شخص کے پاس موجود تھا جو ایک ماہ تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں ٹھہرا' وہ روزانہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کرتا تھا' ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے' رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' لیکن وہ نہ تو نماز باجماعت میں شریک ہوتا ہے اور نہ جمعہ کی نماز میں شریک ہوتا ہے' ایسا شخص کہاں جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جہنم میں!

1990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ:

رَجُلٌ يَصُومُ النَّهَارَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ لا يَشْهَدُ جَمَاعَةً، وَلا جُمُعَةً اَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي النَّارِ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدُ فَسَاَلَهُ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هُوَ فِي النَّارِ، فَاخْتَلَفَ اِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَيَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ فِي النَّارِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: ایک شخص دن کے وقت روزہ رکھتا ہے‘ رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے‘ لیکن وہ باجماعت نماز میں اور جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتا‘ وہ شخص کہاں ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہنم میں! وہ شخص اگلے دن آیا‘ اُس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے یہی جواب دیا کہ وہ جہنم میں ہوگا۔ وہ شخص تقریباً ایک ماہ تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آتا رہا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کرتا رہا‘ لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہی کہتے رہے کہ وہ شخص جہنم میں جائے گا۔

1991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ، وَعَلِيٌّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَتَـا اَتَحَرَّجُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَ هَؤُلَاءِ، وَاَنْتَ الْاِمَامُ، قَالَ عُثْمَانُ: اِنَّ الصَّلَاةَ اَحْسَنُ مَا عَمِلَ النَّاسُ فَاِذَا رَاَيْتَ النَّاسَ يُحْسِنُوْنَ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ يُسِيئُوْنَ فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ

✵✵ عبیداللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے‘ جنہیں اُس وقت محصور کیا جاچکا تھا‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ عبیداللہ بن عدی نے کہا: اے امیرالمؤمنین! مجھے اس بات میں حرج محسوس ہوتا ہے‘ میں ان لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرلوں حالانکہ امام آپ ہیں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جو عمل کرتے ہیں اُن میں سب سے عمدہ عمل نماز ہے‘ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ اچھائی کررہے ہیں‘ تو تم اُن کے ساتھ اچھائی کرو اور جب تم اُنہیں دیکھو کہ بُرائی کررہے ہیں‘ تو تم اُن کی بُرائی سے اجتناب کرو۔

1992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: مَا مِنْ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا الْمُسْلِمُ اِلٰى مَسْجِدٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَمَحَى عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً

✵✵ محمد بن عبدالرحمٰن اپنے دادا (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مسلمان شخص مسجد کی طرف جاتے ہوئے جو بھی قدم اُٹھاتا ہے‘ تو اللہ تعالیٰ اُس کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے اور اُس کے عوض میں ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

1993 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اَلْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری راہنمائی اُس عمل کی طرف نہ کروں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند کر دیتا ہے‘ وہ مسجد کی طرف قدم اُٹھا کر جانا ہے‘ طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا ہے‘ ایک نماز کے بعد

دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے''۔

1994 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الرِّبَاطُ اَفْضَلُ الرِّبَاطِ الصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَلُزُوْمُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ، مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ، ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْ مَجْلِسِهٖ اِلَّا صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی یُحْدِثَ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین تیاری ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' ذکر کی محافل میں شریک ہونا ہے' جو بھی شخص نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' تو فرشتے اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ شخص بے وضو نہیں ہوتا''۔

1995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: یَرْجُوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا مَشٰی اِلَی الْمَسْجِدِ - یَعْنِیْ لِلصَّلَاةِ فِی اللَّیْلَةِ الْمُظْلِمَةِ - الْمَغْفِرَةَ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص تاریک رات میں مسجد کی طرف یعنی نماز کی ادائیگی کے لیے پیدل چل کر جاتا ہے' پہلے لوگ اُس کے لیے مغفرت کی اُمید رکھتے تھے۔

1996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ کَعْبًا قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعْزَمَ اللّٰهُ السَّمَاءَ، وَالْاَرْضَ رِزْقَهٗ - اَوْ قَالَ: السَّمٰوَاتِ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ یَشُكُّ

* * زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص مسجد کی طرف صبح کے وقت جاتا ہے اور شام کے وقت جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین میں اُس کے رزق کو پختہ کر دیتا ہے۔

امام عبدالرزاق کو شک ہے' شاید آسمان کی جگہ لفظ آسمانوں نقل ہوا ہے۔

1997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ ابْنِ آدَمَ، کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاةَ دُوْنَ النَّاحِیَةِ وَالْقَاصِیَةِ فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْمَسَاجِدِ

* * عطاء فرماتے ہیں: شیطان' انسان کے لیے بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح بکریوں کے لیے بھیڑیا ہوتا ہے' جو کنارے پر موجود یا الگ چلنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے' تو تم پر جماعت اور مساجد کے ساتھ رہنا لازم ہے۔

1998 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْیَانًا فَیَجْمَعُوْنَ حَطَبًا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَیُصَلِّیَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَحْضُرَ اِلٰی بُیُوْتِ قَوْمٍ لَمْ یَحْضُرُوا الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَهَا عَلَیْهِمْ، وَاللّٰهِ لَوْ قِیْلَ لِاَحَدِهِمْ: اِنْ جَاءَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَجَدَ مِرْمَاةً اَوْ مِرْمَاتَیْنِ، اَوْ عَرْقًا اَوْ عَرْقَیْنِ لَحَضَرَهَا

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو ہدایت کروں وہ لکڑیاں اکٹھی کریں' پھر میں ایک شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر میں اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں' جو نماز میں شریک نہیں ہوئے اور اُن کے گھر جلا دوں' اللہ کی قسم! اگر اُن میں سے کسی شخص سے یہ کہا جائے کہ اگر وہ مسجد میں آیا تو اُسے ایک یا دو پائے ملیں گے یا ایک یا دو گوشت والی ہڈیاں ملیں گی تو وہ اس (باجماعت نماز میں) شریک ہوگا''۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

1999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَضْلُ الصَّلَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ ضِعْفًا

* * عطاء فرماتے ہیں: باجماعت نماز ادا کرنے کو پچیس گنا فضیلت حاصل ہے۔

2000 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ، اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اِذْ مَرَّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ خَتَنُ زَيْدِ بْنِ الزَّيَّانِ، فَدَعَاهُ نَافِعٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ مَعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلَاةً يُصَلِّيهَا وَحْدَهُ

* * عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نافع بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ابوعبداللہ وہاں سے گزرے' جو زید بن زیان کے داماد تھے' نافع نے اُنہیں بلایا اور کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام کے ساتھ نماز ادا کرنا' آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

2001 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلٰى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ . يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78). قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: يَشْهَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باجماعت نماز ادا کرنا' تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجہ فضیلت رکھتا ہے' رات اور دن کے فرشتے صبح کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: یعنی رات اور دن کے فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

2002 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ، تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ، اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر چوبیس گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

2003 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِضْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

2004 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْبَصِيْرِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، وَلَمْ يَحْضُرْ، قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، وَالْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا، لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ ابْتَدَرْتُمُوْهُ، وَصَلَاتُكَ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِكَ وَحْدَكَ، وَصَلَاتُكَ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا اَكْثَرُ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

✵✵ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت کیا: کیا فلاں موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی! وہ موجود نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: منافقین کے لیے سب سے زیادہ بوجھل نماز عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں' اگر تمہیں یہ پتا چل جائے کہ ان دونوں میں کتنا اجر و ثواب ہے' تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں خواہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں اور پہلی صف کی مثال فرشتوں کی صف کی مانند ہے' اگر تمہیں یہ پتا چل جائے کہ اس کی کتنی فضیلت ہے' تو تم تیزی سے اس کی طرف جاؤ اور تمہارا ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنا' تمہارے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے اور تمہارا دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا' تمہارے ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے اور جتنے لوگ زیادہ ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُتنی ہی زیادہ محبوب ہوگی۔

2005 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَفَضْلُ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا' اُس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

2006 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیرٍ الْاَوَّلِ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2007 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَیٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ، وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیرِ، لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْ شُهُوْدِ الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا حَبْوًا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَقُلْتُ لِمَالِكٍ: مَا یُكْرَهُ اَنْ یَّقُوْلَ: الْعَتَمَةَ قَالَ: هٰكَذَا قَالَ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر و ثواب ہے اور پھر اُنہیں اس کا موقع صرف قرعہ اندازی کے ذریعہ ملے تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرلیں گے' اور اگر اُنہیں صبح کی نماز کے بارے میں پتا چل جائے تو وہ اس کی طرف سبقت لے جائیں گے اور اگر اُنہیں عشاء اور صبح کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کے اجر و ثواب کا پتا چل جائے تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں گے خواہ اُنہیں گھسٹ کر آنا پڑے''۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے امام مالک سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' عشاء کی نماز کے لیے لفظ عتمہ استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیا جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جس شخص نے مجھے حدیث بیان کی ہے اُس نے تو اسی طرح بیان کی ہے۔

2008 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِیْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَهُوَ كَقِیَامِ نِصْفِ لَیْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَهُوَ كَقِیَامِ لَیْلَةٍ

✱✱ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو یہ نصف رات تک نوافل ادا کرنے کی مانند ہے اور جو شخص عشاء اور صبح کی نمازیں باجماعت ادا کرتا ہے' تو یہ پوری رات قیام کی مانند ہے''۔

2009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ اِلَی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَلِیْلًا، فَاضْطَجَعَ قَلِیْلًا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ حَتّٰی كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ، فَسَاَلَنِیْ: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ سَاَلَنِیْ: مَا مَعِیَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اَمَا اِنَّهُ مَنْ شَهِدَ الْعَتَمَةَ، فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَیْلَةٍ، وَمَنْ شَهِدَ الصُّبْحَ، فَكَاَنَّمَا قَامَ لَیْلَةً

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے لیے تشریف لائے' تو اُنہوں نے لوگوں کی تعداد کم پائی' تو وہ مسجد کے پیچھے والے حصے میں تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئے یہاں تک کہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: میں بھی لیٹ گیا' اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے اُنہیں بتایا' اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ میں نے بتایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص عشاء کی نماز (باجماعت) میں شریک ہوتا ہے' گویا وہ نصف رات تک نوافل ادا کرتا رہتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز میں شریک ہوتا ہے' وہ گویا ساری رات بھر نوافل ادا کرتا رہتا ہے۔

2010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: جَاءَتْ شِفَاءُ اِحْدَى نِسَاءِ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ عُمَرَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ: مَا لِي لَا اَرَى اَبَا حَثْمَةَ لِزَوْجِهَا شَهِدَ الصُّبْحَ؟ وَهُوَ اَحَدُ رِجَالِ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَتْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ دَابَ لَيْلَتَهُ فَكَسَلَ اَنْ يَخْرُجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَقَدَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَوْ شَهِدَهَا لَكَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ دُؤُوبِهِ لَيْلَتَهُ

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: بنوعدی بن کعب سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ''شفاء'' رمضان کے مہینے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' میں نے ابوحثمہ کو صبح کی نماز باجماعت میں نہیں دیکھا؟ یہ اُس خاتون کا شوہر تھا اور اُس کا تعلق بنوعدی بن کعب سے تھا' تو اُس خاتون نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ رات بھر جاگتا رہا تو صبح کی نماز ادا کرنے کے لیے وہ سستی کا شکار ہوا' اُس نے گھر میں ہی نماز ادا کی اور سو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ اس باجماعت نماز میں شریک ہوتا' تو یہ چیز میرے نزدیک اُس کے رات بھر عبادت کرنے سے زیادہ بہتر تھی۔

2011 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَجَدَ عِنْدِيْ رَجُلَيْنِ نَائِمَيْنِ، فَقَالَ: وَمَا شَاْنُ هٰذَيْنِ مَا شَهِدَا مَعِي الصَّلَاةَ؟ قُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّيَا مَعَ النَّاسِ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَزَالَا يُصَلِّيَانِ حَتّٰى اَصْبَحَا، وَصَلَّيَا الصُّبْحَ، وَنَامَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ لَيْلَةً حَتّٰى اُصْبِحَ

٭٭ شفاء بنت عبداللہ بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے تو اُنہوں نے میرے پاس دو آدمیوں کو سوتے ہوئے پایا' اُنہوں نے دریافت کیا: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے' یہ میرے ساتھ نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان دونوں نے لوگوں کے ساتھ (رات کی نفل) نماز ادا کی تھی' یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے' یہ لوگ مسلسل نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی' تو یہ دونوں صبح کی نماز ادا کر کے گھر میں ہی سو گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صبح کی نماز باجماعت ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں صبح تک رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

2012 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْ سُلَيْمٍ، مَوْلٰى اُمِّ عَلِيٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ: شُهُوْدُهُمَا الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ اَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ مَا بَيْنَهُمَا

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری سے فرمایا: ان دونمازوں میں شریک ہونا' یعنی عشاء اور صبح کی نمازوں میں' یہ ان دونوں کے درمیان (رات بھر) نوافل ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

2013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَاَنْ اُصَلِّيَ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحْيِيَ اللَّيْلَ كُلَّهُ

✽✽ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے' میں رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

2014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ قَالَ: كَانَتْ تَعْدِلُ صَلَاةُ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ بِقِيَامِ اللَّيْلِ كُلِّهِ، وَصَلَاةُ الْعِشَاءِ بِنِصْفِ اللَّيْلِ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کو ساری رات نوافل ادا کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے اور عشاء کی نماز (باجماعت ادا کرنے کو) نصف رات (تک نوافل ادا کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے)۔

2015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: شُهُودُ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ مَا كَانَتْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ، وَصِيَامِ يَوْمٍ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: فرض نماز باجماعت میں شریک ہونا' میرے نزدیک رات بھر کے نوافل ادا کرنے اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

2016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ اِذَا شَهِدَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مَعَ النَّاسِ صَلَّى رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، وَاِذَا لَمْ يَشْهَدْهَا فِيْ جَمَاعَةٍ، اَحْيَا لَيْلَهُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ مَعْمَرٍ اَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا قَالَ: كَانَ اَيُّوْبُ يَفْعَلُهُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب عشاء کی نماز لوگوں کے ساتھ باجماعت ادا کر لیتے تھے تو اُس کے بعد کچھ رکعات ادا کرنے کے بعد سوجاتے تھے اور جب وہ عشاء کی نماز باجماعت میں شریک نہیں ہو پاتے تھے' تو رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے۔

معمر کے گھر والوں میں سے بھی کسی نے مجھے یہ بات بتائی ہے' معمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں نے معمر کو یہ روایت سنائی تو اُنہوں نے بتایا کہ ایوب بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ، لَمْ يَفُتْهُ خَيْرُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جو شخص مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر لیتا ہے' تو شبِ قدر کی بھلائی اُس سے فوت نہیں ہوتی۔

2018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ: - لَا اَدْرِی اَرَفَعَهُ - قَالَ: مَنْ شَهِدَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِی جَمَاعَةٍ، يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْاُولٰى وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

** ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کیا یہ مرفوع حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص چالیس دن تک پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرتا رہے جس میں وہ تکبیر اولیٰ میں بھی شریک ہو تو ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

2019 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَنْ لَمْ تَفُتْهُ الرَّكْعَةُ الْاُولٰى مِنَ الصَّلَاةِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَ تَانِ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کی چالیس دن تک نماز کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو (یعنی وہ پوری نماز باجماعت ادا کرے) تو اُس شخص کے لیے دو طرح کی برأت نوٹ کر لی جاتی ہے جہنم سے برأت اور منافقت سے برأت۔

2020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيرٍ، اَنَّ رَجُلًا تَهَاوَنَ - اَوْ تَخَلَّفَ - عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى يُكَبِّرَ الْاِمَامُ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَابْنُ عُمَرَ: لَمَا فَاتَكَ مِنْهَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفٍ

** یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کمتر سمجھتے ہوئے باجماعت نماز میں شرکت نہیں کی یہاں تک کہ امام نے تکبیر کہہ دی تو حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ایک ہزار سے زیادہ بھلائی تم سے رہ گئی!

2021 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِی يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ لِابْنِهِ: اَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا؟ قَالَ: اَدْرَكْتَ التَّكْبِيرَةَ الْاُولٰى؟ قَالَ: لَا قَالَ: لَمَا فَاتَكَ مِنْهَا خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ، كُلُّهَا سُودُ الْعَيْنِ

** مجاہد فرماتے ہیں: میں نے ایک صحابی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت بھی کی ہے اُنہوں نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ باجماعت نماز ادا کی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے پہلی تکبیر میں شرکت کی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: اس کی وجہ سے تم سے ایک سو اونٹنیوں (جتنا قیمتی ثواب) فوت ہو گیا وہ سب اونٹنیاں سیاہ آنکھوں والی ہوتیں۔

2022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِی سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَاَنْ اُصَلِّیَ مَعَ اِمَامٍ يَقْرَاُ: هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْرَاَ مِائَةَ آيَةٍ فِی صَلَاتِی

** سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں امام کے ساتھ نماز ادا کروں جس میں وہ سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرے یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے میں تنہا نماز ادا کرتے ہوئے ایک سو آیات کی تلاوت کروں۔

2023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِی بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی وَحْشِيَّةَ قَالَ: اَبُو عُمَيْرِ بْنُ اَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِی عُمُومَةٌ لِی مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا شَهِدَهُمَا

مُنَافِقٌ - يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ -

✱✱ ابوعمیر بن انس بیان کرتے ہیں: میرے کچھ انصاری چچاؤں نے جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں یہ حدیث بیان کی ہے: ان دونوں میں کوئی منافق شریک نہیں ہوتا' یعنی فجر اور عشاء کی نماز میں۔

2024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَهِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالُوْا: الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ

✱✱ حسن بصری' زہری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: تین آدمی جماعت ہوتے ہیں۔

2025 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بَيْتَ الْمَالِ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ صَلَاةَ الْجَمِيعِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ

✱✱ کثیر بن افلح بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیت المال میں تشریف لائے' انہوں نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر یہ فرمایا: باجماعت نماز آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس سے زیادہ گنا فضیلت رکھتی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَقْعُدُ فِي مَجْلِسِهِ

باب: جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے

2026 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ قَعَدَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✱✱ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے۔

2027 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَازِمُ بْنُ تَمَّامٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ السَّاعِدِيِّ، كَذَا قَالَ: عَنْ اَبِيهِ، اَوْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَجْلِسَ فِي مَجْلِسِي فَاَذْكُرَ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَدِّ عَلٰى جِيَادِ الْخَيْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ: وَحَدَّثَنَا اَشْيَاخُنَا، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَاَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ وَاَقْعُدَ اَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ

✱✱ حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں اللہ کی راہ میں (جہاد میں شرکت کے لیے) عمدہ گھوڑے باندھوں''۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے' یہ چیز میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے''۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

باب: (نمازوں کے) اوقات کا بیان

2028 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ. وَكَانَتْ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعَصْرَ، حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْغَدَ الظُّهْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ، الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

✳✳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بیت اللہ کے قریب جبرائیل نے میری امامت کی' انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی' جب سورج ڈھل چکا

2028 - صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب ذكر الدليل على ان فرض الصلاة كان على الانبياء قبل، حديث: 323، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الصلاة باب في مواقيت الصلاة، حديث: 642، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب في المواقيت، حديث: 336، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه، حديث: 142، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في جميع مواقيت الصلاة، حديث: 3185، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب مواقيت الصلاة، حديث: 524، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب امامة جبرائيل، حديث: 873، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب المواقيت، باب آخر وقت الظهر واول وقت العصر، حديث: 1583، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث: 2983، مسند الشافعي، باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، حديث: 96، مسند عبد بن حميد، مسند ابن عباس رضي الله عنه، حديث: 704، مسند ابي يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، حديث: 2685، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس، حديث: 10561

تھا اور ایک تسمہ کے جتنا (سایہ) ہو چکا تھا' پھر اُنہوں نے مجھے عصر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ اُس کی مانند ہو چکا تھا' پھر اُنہوں نے مجھے مغرب کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب روزہ دار روزہ افطار کر لیتا ہے' پھر اُنہوں نے مجھے عشاء کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب شفق غروب ہو جاتی ہے' پھر اُنہوں نے مجھے فجر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اُنہوں نے اگلے دن مجھے ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو گا' پھر عصر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا' پھر مغرب کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے' پھر اُنہوں نے مجھے عشاء کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد پڑھائی' پھر اُنہوں نے مجھے فجر کی نماز روشنی میں پڑھائی' پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے:

اے حضرت محمد! یہ آپ سے پہلے کے انبیاء کا وقت ہے اور (نمازوں کا) وقت ان دو اوقات کے درمیان ہے''۔

2029 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى جِبْرَئِيلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَاءَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَدَخَلَ اللَّيْلُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ أَضَاءَ الْفَجْرُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْفَجْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَدَخَلَ اللَّيْلُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ حِينَ أَسْفَرَ فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هَذِهِ صَلَاةُ النَّبِيِّينَ قَبْلَكَ فَالْزَمْ

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل سورج ڈھلنے کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اُس وقت آئے' جب سورج غروب ہو چکا تھا اور رات شروع ہو چکی تھی' تو اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ شفق غروب ہونے کے وقت آئے اور اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب صبح صادق ہوئی تھی' اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔ پھر اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اُس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت نبی

اکرم ﷺ کے پاس آئے' جب سورج غروب ہو چکا تھا اور رات داخل ہو چکی تھی' انہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب ایک تہائی رات رخصت ہو چکی تھی' اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت آئے جب روشنی ہو چکی تھی' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔ پھر اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: یہ آپ سے پہلے کے انبیاء کی نمازوں (کا وقت ہے) آپ اس کو لازم کر لیں۔

2030 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَغَيْرُهُ: لَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلَتِهِ الَّذِي اُسْرِيَ بِهِ فِيهَا لَمْ يَرُعْهُ اِلَّا جِبْرَئِيلُ، فَنَزَلَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتِ الْاُولَى، قَامَ فَصَاحَ بِاَصْحَابِهِ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوا، فَصَلَّى جِبْرَئِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ طَوَّلَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ، ثُمَّ قَصَّرَ الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ نَزَلَ فِي الْعَصْرِ عَلَى مِثْلِهِ، فَفَعَلُوا مِثْلَ مَا فَعَلُوا فِي الظُّهْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فِي اَوَّلِ اللَّيْلِ، فَصَاحَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَصَلَّى جِبْرَئِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ طَوَّلَ فِي الْاُولَيَيْنِ، وَقَصَّرَ فِي الثَّالِثَةِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ لَمَّا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، نَزَلَ فَصَاحَ بِالنَّاسِ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوا، فَصَلَّى جِبْرَئِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فَقَرَاَ فِي الْاُولَيَيْنِ، فَطَوَّلَ وَجَهَرَ، وَقَصَّرَ فِي الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ، ثُمَّ لَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ، صَبَّحَ جِبْرَئِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ، فَقَرَاَ فِيهِمَا فَجَهَرَ وَطَوَّلَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ

✻✻ نافع بن جبیر اور دیگر حضرات نقل کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی' اُس سے اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام اُس وقت نازل ہوئے' جب سورج ڈھل گیا تھا' اسی لیے اس نماز کو "پہلی" کہا جاتا ہے' وہ اُٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں اپنے اصحاب کو مخاطب کیا: باجماعت نماز ہونے لگی ہے' تو وہ لوگ اکٹھے ہو گئے' حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات طویل ادا کیں اور باقی کی دو رکعات مختصر ادا کیں' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام پھیرا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر سلام پھیرا' پھر وہ عصر کے وقت نازل ہوئے اور ایسا ہی کیا' لوگوں نے بھی اُسی طرح کیا جس طرح اُنہوں نے ظہر کی نماز میں ادا کیا تھا' پھر وہ رات کے ابتدائی حصہ میں نازل ہوئے تو اُنہوں نے اعلان کیا: باجماعت نماز ہونے لگی ہے! پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات طویل ادا کیں اور تیسری رکعت مختصر ادا کی' پھر حضرت

جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا' پھر جب ایک تہائی رات گزر گئی تو حضرت جبرائیل نازل ہوئے تو اُنہوں نے بلند آواز میں لوگوں میں اعلان کیا: باجماعت نماز ہونے لگی ہے! لوگ اکٹھے ہو گئے' حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات میں طویل قرأت کی اور بلند آواز میں قرأت کی اور باقی دو رکعات مختصر ادا کیں' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ کو لوگوں کو سلام کیا۔ پھر جب صبح صادق ہو گئی تو حضرت جبرائیل صبح کے وقت نازل ہوئی (یہاں اصل مسودے میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' حضرت جبرائیل نے ان دونوں رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی اور طویل قرأت کی اور اُنہوں نے آواز بلند رکھی' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا۔

2031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ قَالَ: احْضُرْ مَعِي الصَّلَاةَ الْيَوْمَ وَغَدًا فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ، فَعَجَّلَهَا، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ دَخَلَ اللَّيْلُ، حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَأَمَّا الْعَتَمَةُ فَلَا أَدْرِي مَتَى صَلَّاهَا، - قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ: حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ -، قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ، فَلَمْ يُصَلِّهَا حَتَّى أَبْرَدَ، قُلْتُ: الْإِبْرَادُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: بَعْدُ وَبَعْدُ مُمْسِيًا قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُؤَخِّرُهَا، قُلْتُ: أَيَّ تَأْخِيرٍ؟ قَالَ: مُمْسِيًا قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ الشَّمْسَ صُفْرَةٌ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ: قَالَ: وَلَا أَدْرِي أَيَّ وَقْتٍ صَلَّى الْعَتَمَةَ، قَالَ غَيْرُهُ: صَلَّى لِثُلُثِ اللَّيْلِ، قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ فَأَسْفَرَهَا جِدًّا، قُلْتُ: أَيَّ حِينٍ؟ قَالَ: قَبْلَ حِينِ تَفْرِيطِهَا قَبْلَ أَنْ يَحِينَ طُلُوعُ الشَّمْسِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي، عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ يَنْبَغِي؟ فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَحَضَرْتَ مَعِيَ الصَّلَاةَ الْيَوْمَ وَأَمْسِ؟ قَالَ: فَصَلِّهَا مَا بَيْنَ ذٰلِكَ. قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نمازوں کے اوقات کیا ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے دریافت کیا: نمازوں کے اوقات کیا ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم آج اور کل ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہونا! تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اُس وقت ادا کی' جب سورج ڈھل گیا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور اُسے جلدی ادا کر لیا' پھر آپ نے مغرب کی نماز اُس وقت ادا کی' جب رات شروع ہو گئی تھی جب روزہ دار افطار کر لیتا ہے' جہاں تک عشاء کا تعلق ہے' تو مجھے نہیں معلوم (کہ پہلے دن) نبی اکرم ﷺ نے وہ نماز کس وقت ادا کی تھی؟ البتہ عطاء کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے' جب شفق غروب ہوئی تھی' اُس وقت ادا کی تھی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز اُس وقت ادا کی' جب صبح صادق ہو گئی تھی' اگلے دن نبی اکرم ﷺ

نے ظہر کی نماز ادا کی' لیکن آپ نے اسے اُس وقت ادا کیا' جب ٹھنڈک ہو چکی تھی' میں نے دریافت کیا: پہلی والی ٹھنڈک؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس سے کچھ بعد! اُس کے کچھ بعد جو شام کے قریب ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز اُس کے بعد ادا کی' آپ نے اُسے مؤخر کر کے ادا کیا' میں نے دریافت کیا: کتنی تاخیر کی؟ اُنہوں نے کہا: کچھ شام کر کے! لیکن ابھی سورج میں زردی داخل نہیں ہوئی تھی' اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ پھر مغرب کی نماز اُس وقت ادا کی جب شفق غروب ہو گئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ عشاء کی نماز نبی اکرم ﷺ نے کب ادا کی تھی؟ لیکن دوسرے راویوں نے یہ بات نقل کی ہے' ایک تہائی رات گزرنے کے بعد ادا کی تھی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز اُس وقت ادا کی جب روشنی ہو چکی تھی' نبی اکرم ﷺ نے اُسے خوب روشن کر کے ادا کیا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون سا وقت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس سے پہلے کا وقت تھا' جب اس میں تفریط ہو چکی ہوتی ہے اور جب سورج نکلنے کا وقت ہو چکا ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے نماز کے وقت کے بارے میں مجھ سے سوال کیا تھا' نماز کس وقت میں ادا کی جانی چاہیے؟ تو اُسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم آج اور گزشتہ کل میرے ساتھ نماز میں شریک رہے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دو اوقات کے درمیان نمازیں ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر عطاء میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میرا خیال ہے' نبی اکرم ﷺ ان دو اوقات کے درمیان میں ہی نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

2032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ جَبْرَئِیْلَ نَزَلَ فَصَلّٰی بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ، وَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ، حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ، کَاَنَّهُ یُرِیْدُ ذَهَابَ الشَّفَقِ، ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ بِغَلَسٍ، حِیْنَ فَجَرَ الْفَجْرُ قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ جَبْرَئِیْلُ الْغَدَ، فَصَلّٰی بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ، حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ، حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْهِ، ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ، حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ لِوَقْتٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ هَوِیٌّ مِنَ اللَّیْلِ، ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ بَعْدَمَا اَسْفَرَ بِهَا جِدًّا، ثُمَّ قَالَ: فِیْمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ وَقْتٌ

✲✲ محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ظہر کی نماز پڑھائی' نبی اکرم ﷺ نے نماز اُس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا' پھر اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' پھر مغرب کی نماز اُس وقت ادا کی' جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر عشاء کی نماز اُس کے بعد ادا کی' یعنی اُس وقت تقریباً شفق رخصت ہو چکی تھی' پھر فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی' جب صبح صادق ہو چکی ہوتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اگلے دن حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کوظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' پھر عصر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا' پھر مغرب کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب سورج غروب ہوا تھا' یعنی اس کا وقت ایک ہی تھا' پھر عشاء کی نماز رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد پڑھائی' پھر فجر کی نماز اچھی طرح روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی' پھر یہ بات بیان کی کہ ان دونوں اوقات کے درمیان (نماز کا مخصوص) وقت ہے۔

2033 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: جَاءَ جَبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ

* ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب سورج ڈھل گیا تھا۔

2034 - آثارِ صحابہ: مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لِلصَّلَاةِ وَقْتٌ كَوَقْتِ الْحَجِّ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کا مخصوص وقت ہوتا ہے' جس طرح حج کا مخصوص وقت ہوتا ہے' تو تم نماز کو اُس کے مخصوص وقت میں ادا کرو۔

2035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلٰى اَبِیْ مُوْسَى: اَنْ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ، وَصَلِّ الْعَصْرَ اِذَا تَصَوَّبَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، وَصَلِّ الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ، وَصَلِّ الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ، اِلٰى حِيْنِ شِئْتَ، فَكَانَ يُقَالُ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ دَرْكٌ، وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِفْرَاطٌ، وَصَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ، وَاَطِلِ الْقِرَاءَةَ، وَاعْلَمْ اَنَّ جَمْعًا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ مِنَ الْكَبَائِرِ

* ابوالعالیہ ریاحی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھل جائے اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج ہلکا ہو چکا ہو' لیکن چمکدار اور روشن ہو' مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج غروب ہو جائے' عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب شفق غروب ہو جائے' یہ اُس کے بعد تم جب چاہو ادا کرو' لیکن یہ بات کہی جاتی ہے' نصف رات سے پہلے اسے ادا کر لینا چاہیے' اس کے بعد اس کے وقت میں تاخیر ہو جاتی ہے اور صبح کی نماز اُس وقت ادا کرو' جبکہ ستارے روشن ہوں اور چمک رہے ہوں' تم اس میں طویل قرأت کرو اور یہ بات یاد رکھنا کہ کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

2036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِیْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَنْ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا صُفْرَةٌ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَاٰخِرِ الْعِشَاءَ مَا لَمْ تَنَمْ، وَصَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ، وَاقْرَاْ فِيْهَا سُوْرَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ

✵✵ ابوسہیل بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا: تم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج ڈھل جائے اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج روشن اور چمکدار ہو اور اُس میں زردی داخل نہ ہوئی ہو مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء کی نماز کو مؤخر کرو جب تک تم ہارا سونے کا وقت نہیں ہو جاتا اور صبح کی نماز اُس وقت ادا کرو جب ستارے روشن ہوں اور چمکدار ہوں اور تم اس نماز میں مفصل سے تعلق رکھنے والی دو طویل سورتیں تلاوت کرو۔

2037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَاقِيَةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً، وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَتَدْخُلُ اللَّيْلَ، وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، لَا تَشَاغَلُوْا عَنِ الصَّلَاةِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کی طرف یہ خط لکھا تھا' تم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج ڈھل جائے اور اُس وقت تک ادا کر سکتے ہو جب تک ہر چیز کا سایہ ایک مثل نہیں ہو جاتا' اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج کی یہ حالت ہو کہ اُس کے بعد کوئی سوار شخص دو یا تین فرسخ کا فاصلہ طے کر سکے' مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے اور رات داخل ہو جائے' عشاء کی نماز شفق غروب ہونے کے بعد سے لے کر ایک تہائی رات تک ادا کر لو اور نمازوں سے غافل نہ ہونا' جو شخص سو جائے' تو اُس کی آنکھ نہ سوئے' جو شخص سو جائے تو اُس کی آنکھ نہ سوئے۔

2038 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ: اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةَ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِسِوَاهَا اَضْيَعُ، ثُمَّ كَتَبَ: اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِذَا كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهُ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ.

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو یہ خط لکھا تھا' میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سب سے اہم کام نماز ہے' جو شخص اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' وہ اپنے دین کو محفوظ کر لیتا ہے' اور جو شخص اسے ضائع کر دیتا ہے' تو وہ باقی چیزوں کو اور زیادہ ضائع کرے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ خط میں لکھا کہ تم لوگ ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سایہ ایک بالشت جتنا ہو اور اُس وقت تک ادا کر سکتے ہو' جب تک کسی شخص کا سایہ ایک مثل نہیں ہو جاتا' عصر کی نماز اُس

وقت ادا کرو جب سورج بلند روشن اور چمکدار ہو جتنی دیر میں کوئی سوار دو یا تین فرسخ کا فاصلہ طے کرتا ہے مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرو جب شفق غروب ہو جائے اس کے بعد سے لے کر ایک تہائی رات تک ادا کر سکتے ہو جو شخص (عشاء ادا کرنے سے پہلے) سو جائے تو اُس کی آنکھ نہ سوئے جو شخص سو جائے تو اُس کی آنکھ نہ سوئے۔ اور صبح کی نماز اُس وقت ادا کرو جب ستارے روشن اور چمکدار ہوں۔

2039 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

2040 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ لَبِيبَةَ قَالَ: جِئْتُ اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: قُلْتُ: صِفْهُ لِي قَالَ: كَانَ رَجُلًا آدَمَ ذَا ضَفِيرَتَيْنِ، بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، اَفْنَعُ الثَّنِيَّتَيْنِ، قُلْتُ: اَخْبِرْنِي، عَنْ اَمْرِ الْاُمُورِ تَبَعٌ عَنْ صَلَاتِنَا الَّذِي لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ: فَمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْمٍ سُرُّوا بِطَاعَتِهِمْ وَاشْتَمَلُوا بِهَا قَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟: قُلْتُ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَاَيْتُ كَانَ عَمْرٌو، وَلٰكِنِّي جِئْتُكَ اَسْاَلُكَ قَالَ: اَتَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَقَرَاْتُ لَهُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ: هٰذِهِ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ) (الحجر: 87) قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: اَتَقْرَاُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَاقْرَاْ عَلَيَّ آيَةَ الْوُضُوءِ، فَقَرَاْتُهَا فَقَالَ: مَا اَرَاكَ اِلَّا عَرَفْتَ وُضُوءَ الصَّلَاةِ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُولُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ) (الإسراء: 78)؟ اَتَدْرِي مَا دُلُوكُ الشَّمْسِ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، عَنْ كَبِدِ السَّمَاءِ - اَوْ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ - بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ قَالَ: نَعَمْ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِينَئِذٍ، وَصَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ تَجِدُ لَهَا مَسًّا قَالَ: اَتَدْرِي مَا غَسَقُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، غُرُوبُ الشَّمْسِ قَالَ: نَعَمْ، فَاحْدُرْهَا فِي اَثَرِهَا، ثُمَّ احْدُرْهَا فِي اَثَرِهَا، وَصَلِّ الْعِشَاءَ اِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ، وَادْلَامَّ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا - وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ - فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَمَا عَجَّلْتُ بَعْدَ ذَهَابِ بَيَاضِ الْاُفُقِ، فَهُوَ اَفْضَلُ، وَصَلِّ الْفَجْرَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، اَتَعْرِفُ الْفَجْرَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَعْرِفُهُ قَالَ: قُلْتُ: اِذَا اصْطَفَقَ بِالْبَيَاضِ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلِّهَا حِينَئِذٍ اِلَى السَّدَفِ، ثُمَّ اِلَى السَّدَفِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: وَاِيَّاكَ وَالْحَبْرَةَ وَتَحَفَّظْ مِنَ السَّهْوِ حَتّٰى نَفْرُغَ قَالَ: قُلْتُ: اَخْبِرْنِي، عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى قَالَ: اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُولُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ) (الإسراء: 78) الْآيَةَ، وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ فَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا، ثُمَّ قَالَ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) اَلَا وَهِيَ الْعَصْرُ، اَلَا وَهِيَ الْعَصْرُ

٭٭ ابن لبیبہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اُس وقت مسجد حرام میں تشریف فرما تھے میں نے کہا: آپ میرے سامنے اُن کا حلیہ بیان کریں! اُنہوں نے کہا: وہ ایک ایسے شخص تھے جو گندمی رنگت کے تھے اور اُن کے بالوں کی

لٹیں تھیں' اُن کے کندھے چوڑے تھے' اُن کے سامنے کے دانت تھے۔

میں نے اُن سے کہا: آپ مجھے سب سے اہم معاملہ یعنی ہماری نماز کے بارے میں بتایئے' جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میرا تعلق ایک ایسی قوم سے ہے' جو بزرگوں کی فرمانبرداری سے خوش ہوتی ہے اور یہ ان کا معمول ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کون سے قبیلہ سے ہے؟ میں نے جواب دیا: ثقیف قبیلہ سے' اُنہوں نے دریافت کیا: عمرو بن اوس کے پاس تم کیوں نہیں گئے؟ میں نے کہا: میں نے عمرو کو دیکھا ہے' لیکن میں آپ کے پاس سوال کرنے کے لیے آیا ہوں' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے قرآن کا کچھ حصہ سیکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اُنہیں سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی تو اُنہوں نے کہا: یہ دو دفعہ پڑھی جانے والی وہ سات آیات ہیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''ہم نے تمہیں دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآن عطا کیا ہے''۔

پھر اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم سورۂ مائدہ کی تلاوت کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: تم میرے سامنے وضو سے متعلق آیت تلاوت کرو! وہ میں نے اُن کے سامنے تلاوت کی' تو اُنہوں نے فرمایا: تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے' تم نماز کے وضو کے بارے میں جانتے ہو! کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے:

''سورج کے ''دلوک'' کے وقت نماز قائم کرو''۔

(پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا:) تم جانتے ہو کہ سورج کے ''دلوک'' سے مراد کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے فرمایا: جب سورج آسمان کے جگر سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان کے پیٹ سے نصف النہار کے بعد ڈھل جائے (تو وہ وقت مراد ہے)' اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! تم اس وقت ظہر کی نماز ادا کرلو اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج روشن اور چمکدار ہو اور تمہیں اُس کی تپش محسوس ہو۔ پھر اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ ''غسق اللیل'' سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! سورج غروب ہونا۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو تم اُس کے فوراً بعد نماز ادا کرو' تم اُس کے فوراً بعد نماز ادا کرو اور تم عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب شفق رخصت ہو جائے اور اس طرف سے رات آ جائے' اُنہوں نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا' تم اُس وقت اور ایک تہائی رات کے درمیان میں اسے ادا کر سکتے ہو اور اگر تم اُفق کی سفیدی رخصت ہو جانے کے بعد اسے جلدی ادا کر لو' تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور تم فجر کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب صبح صادق ہو جائے' کیا تم صبح صادق کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: سب لوگ اس کو نہیں جانتے ہیں' میں نے کہا: جب سفیدی پھیل جائے! اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تم یہ نماز اُس وقت سے لے کر سدف تک اور پھر سدف تک (یعنی روشنی تک) ادا کر سکتے ہو۔ اُنہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی استعمال کیے کہ تم احتباء کے طور پر بیٹھنے سے بچنا اور نماز سے فارغ ہونے تک سہو سے بچ کے رہنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ مجھے درمیانی نماز کے بارے میں بتایئے! تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے

اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے:

''سورج ڈھلنے سے لے کر رات آنے تک نماز قائم کرو اور فجر کی نماز کی تلاوت''۔

''اور عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر تمہارے پردہ کے اوقات ہیں''۔

اُس کے بعد اُنہوں نے تمام نمازوں کے اوقات کا ذکر کیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

''تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی''۔

پھر اُنہوں نے فرمایا: خبردار! اس سے مراد عصر کی نماز ہے' خبردار! اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

2041 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَنَا اُخْبِرُكَ، صَلِّ الظُّهْرَ، اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ، وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَاِنْ نِمْتَ اِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا نَامَتْ عَيْنَاكَ، وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ

✻✻ عبداللہ بن رافع جو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں! تم فجر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب تمہارا سایہ تمہاری مثل ہو جائے اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب تمہارا سایہ تمہاری دو مثل ہو جائے' اور مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء کی نماز ایک تہائی رات تک ادا کر سکتے ہو' اگر تم سو جاؤ تو نصف رات تک ادا کر لو لیکن تمہاری آنکھیں نہ سوئیں اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرو۔

2042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ، وَاَشَدَّ تَاْخِيرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم سے پہلے کے لوگ ظہر کی نماز زیادہ جلدی ادا کر لیتے تھے اور عصر کی نماز تم سے زیادہ تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

2043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُعَجِّلُوْنَ الظُّهْرَ، وَيُؤَخِّرُوْنَ الْعَصْرَ، وَيُعَجِّلُوْنَ الْمَغْرِبَ، وَيُؤَخِّرُوْنَ الْعِشَاءَ

✻✻ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ظہر کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے تھے' وہ لوگ مغرب کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

2044 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مَرَّةً، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّ الْمُغِيرَةَ اَخَّرَ الصَّلَاةَ مَرَّةً - يَعْنِي الْعَصْرَ - فَقَالَ لَهُ اَبُو مَسْعُوْدٍ: اَمَا وَاللّٰهِ يَا مُغِيرَةُ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ جِبْرَئِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ، فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَدَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: انْظُرْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ، اَوَ اِنَّ جِبْرِيلَ سَنَّ وَقْتَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ حَدَّثَنِيْ بَشِيرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: فَمَا زَالَ يَعْلَمُ وَقْتَ الصَّلَاةِ بِعَلَامَةٍ حَتّٰى غَابَ مِنَ الدُّنْيَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ تھے' ایک مرتبہ اُنہوں نے عصر کی نماز ذرا تاخیر سے ادا کی تو عروہ نے اُن سے کہا: بشیر بن ابومسعود انصاری نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' ایک مرتبہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ایک نماز یعنی عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے مغیرہ! اللہ کی قسم! آپ یہ بات جانتے ہیں' حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُنہوں نے نماز پڑھائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز ادا کی' پھر وہ نازل ہوئے اور اُنہوں نے نماز پڑھائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی یہاں تک کہ اُنہوں نے پانچوں نمازوں کی گنتی کروادی۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے اُن سے کہا: اے عروہ! آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ کیا حضرت جبرائیل نے نماز کا وقت مقرر کیا تھا۔ تو عروہ نے اُن سے کہا: بشیر بن ابومسعود نے مجھے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ مسلسل نمازوں کے اوقات کی علامت کے بارے میں بتاتے رہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے چلے گئے۔

2045 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَسْاَلُ عُرْوَةَ، قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: مَسَّى الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ عَلَى الْكُوفَةِ، فَدَخَلَ اَبُو مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ لَهُ: يَا مُغِيرَةُ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى النَّاسُ خَمْسَ مَرَّاتٍ بِقَوْلِهِ يَقُوْلُهُ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا اُمِرْتُ. فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ اَوَ اِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ اَقَامَ وَقْتَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو عروہ سے سوال کرتے ہوئے سنا' تو عروہ نے کہا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی' وہ اُس وقت کوفہ کے گورنر تھے تو حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اُن سے کہا: اے مغیرہ! آپ یہ بات جانتے ہیں' حضرت جبرائیل نازل ہوئے تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی اور لوگوں کو بھی نماز پڑھائی' ایسا پانچ مرتبہ ہوا' اُنہوں نے پانچ مرتبہ یہ کلمات بیان کیے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے' تو عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا: آپ جانتے ہیں' آپ کیا کہہ رہے ہیں! کیا حضرت جبرائیل نے نمازوں کے وقت کو قائم کیا تھا؟ تو عروہ نے کہا: بشیر بن ابومسعود نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔

بَابُ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کا وقت

2046 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کر لیتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

2047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الظُّهْرَ اِمَامًا وَخَلْوًا؟ قَالَ: حِيْنَ تَبْرِدُ، اَوْ بَعْدَ الْاِبْرَادِ، وَلَا تُمْسِي بِهَا قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ فِي الشِّتَاءِ؟ قَالَ: وَحِيْنَ تُبْرِدُ، وَقَبْلَ الْحِيْنِ الَّتِيْ تُصَلِّيْهَا فِي الصَّيْفِ مِنْ اَجْلِ الْبَرْدِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّيْتُهَا فِيْ بَيْتٍ فِيْ ظِلٍّ قَالَ: وَحِيْنَ تُبْرِدُ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کس وقت میرا ظہر کی نماز ادا کرنا پسندیدہ ہے؟ خواہ میں امام ہوں یا تنہا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اُس وقت جب ٹھنڈک ہو جائے' یا ٹھنڈک ہونے کے کچھ بعد' لیکن تم اُسے زیادہ مؤخر نہ کرنا۔ میں نے کہا: سردی کے موسم میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے کہا: اُس وقت جب ٹھنڈک ہو جائے اور اُس وقت سے پہلے جس وقت میں تم ٹھنڈک کی وجہ سے سردی میں اسے ادا کرتے ہو۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں کسی ایسے گھر میں اسے ادا کروں جہاں سایہ ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس صورت میں بھی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا' میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

2048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

2049 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، فَاَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب گرمی شدید ہو' تو نماز ٹھنڈی کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

2050 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْرِدُوا عَنِ الظُّهْرِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ - وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ -

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظہر کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت' جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

یہاں پر بعض راویوں نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

2051 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2052 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دُلُوكُ الشَّمْسِ زِيَاغُهَا بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ، وَذٰلِكَ وَقْتُ الظُّهْرِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دلوک الشمس سے مراد سورج کا نصف النہار کے بعد ڈھل جانا ہے اور یہ ظہر کا وقت ہے۔

2053 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الظُّهْرِ حِيْنَ تَمِيلُ الشَّمْسُ

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَمِيلُ الشَّمْسُ عَنْ ظِلِّ الرَّجُلِ ذِرَاعًا اَوْ ذِرَاعَيْنِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ اَحَبُّ اِلٰى طَاوُسٍ مَا قَرُبَتِ الظُّهْرَ مِنْ زَيْغِ الشَّمْسِ، وَكَانَ يَقُولُ: مَا عَجَّلْتُهَا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ، غَيْرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُبْرَدَ بِالظُّهْرِ فِي الْحَرِّ. ذَكَرَهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ

✻✻ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظہر کی نماز اُس وقت ادا کی جائے گی' جب سورج ڈھل جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا اور آدمی کا سایہ ایک یا دو بالشت ہو جاتا تھا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ تھی کہ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے قریب رہے۔ وہ یہ فرماتے تھے: اس نماز کو جلدی ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے' گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈی کر کے ادا کیا جائے۔

یہ بات طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں نقل کی ہے۔

2054 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مَا اسْتَثْنَتْ اَبَاهَا وَلَا عُمَرَ

✻✻ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے

نہیں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے والد اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی استثناء نہیں کیا۔

2055 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خُبَابٍ قَالَ: شَكَوْنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمْضَاءَ، فَمَا اَشْكَانَا يَقُوْلُ: فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

* * حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زمین کی گرمی کی شکایت کی تو آپ نے ہماری اس شکایت کو قبول نہیں کیا۔ انہوں نے یہ شکایت ظہر کی نماز کے بارے میں کی تھی۔

2056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: الظُّهْرُ كَاسْمِهَا يَقُوْلُ: بِالظَّهِيرَةِ

* * حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز اُسی طرح ادا کی جائے گی' جیسا کہ اس کا نام ہے' یعنی ظہیرہ (یعنی دوپہر کے وقت)۔

2057 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الظُّهْرَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّتَاءِ، فَلَا نَدْرِيْ مَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ اَكْثَرُ اَمْ مَا بَقِيَ

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سردی کے موسم میں' ہم ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے' ہمیں پتا نہیں چلتا تھا' دن کا جو حصہ گزر گیا ہے' وہ زیادہ ہے؟ یا جو باقی رہ گیا ہے' وہ زیادہ ہے؟

2058 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنِ امْرَاَةٍ، سَمَّاهَا قَالَتْ: كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَكُنْتُ اَعْرِفُ وَقْتَهَا فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، مِنْ قِبَلِ الشَّمْسِ كَانَ يُصَلِّيْهَا اِذَا دَلَكَتِ الشَّمْسُ

* * ابو العلاء بن عبداللہ بن شخیر ایک خاتون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا' وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی' تو میں سورج کے حوالے سے آسمان اور زمین میں موجود اس کے وقت کو جانتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

2059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ

* * ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

2060 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ مَكَّةَ فَاَذَّنَ لَهُ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ، فَقَالَ لَهُ: اَمَا خَشِيْتَ اَنْ يَنْخَرِقَ مُرَيْطَاؤُكَ؟ قَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدِمْتَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُسْمِعَكُمْ اَذَانِيْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكُمْ مَعْشَرَ اَهْلِ تِهَامَةَ حَارَّةٌ، فَاَبْرِدْ، ثُمَّ اَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا،

ثُمَّ اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ

٭٭ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ آئے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے لیے اذان دی تو اُنہوں نے اُن سے کہا: کیا تمہیں یہ اندیشہ نہیں ہوا کہ تمہارے حلق کا کوا پھٹ جائے گا' تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! آپ تشریف لائے تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میری اذان کی آواز آپ تک جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہلِ تہامہ کے گروہ! تمہاری سرزمین گرم ہے' تو تم اسے ٹھنڈا کرو' پھر ٹھنڈا کرو۔ اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ ایسا کہا' پھر اذان دو' پھر تثویب کہو' میں تمہارے پاس آجاؤں گا

2061 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِاَصْحَابِهِ: لَا آلُوكُمْ عَنِ الْوَقْتِ قَالَ: فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ - حَسِبْتُهُ قَالَ: حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ -

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میں وقت کے حوالے سے تم سے کوئی کوتاہی نہیں کروں گا' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا تھا۔

2062 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ اَنْ يُرَوِّحَ فِيْ مَنْزِلِهِ، فَكَانَ الظِّلُّ شِبْرًا صَلَّى الظُّهْرَ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تھے اور آپ نے اپنی جگہ سے روانگی کا ارادہ کرنا ہوتا تھا' تو آپ ایک بالشت سایہ ہونے پر ہی ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

2063 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حُدِّثْتُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْزِلْ مَنْزِلًا فِيْ سَفَرٍ فَيَرْتَحِلُ، حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ، وَكَانَ اَعْجَلَ مَا يُصَلِّي اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھے حدیث بیان کی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر کے دوران کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو روانہ ہونے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے اور جب آپ نے جلدی سفر کرنا ہوتا تھا' تو آپ اُسے اُس وقت تک ادا نہیں کرتے تھے جب تک سورج ڈھل نہیں جاتا تھا۔

2064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ فَلَا يَبْرَحِ الرَّجُلُ مِنْ مَنْزِلِهِ فِي السَّفَرِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے' جب سورج ڈھل جائے تو پھر آدمی سفر کے دوران اپنی جگہ سے روانہ نہ ہو (جب تک نماز ادا نہیں کر لیتا)۔

2065 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ اِذَا بَلَغَهُ كَثِيرَةٌ فِي

السَّفَرِ وَقَدْ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَيَرْكَبُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ، فَيَسِيْرُ اَمْيَالًا يُنِيخُ، فَيُصَلِّي الظُّهْرَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر درپیش ہوتا اور سورج ڈھل جاتا اور وہ اپنی رہائش گاہ پر ہوتے تو وہ نماز ادا کرنے سے پہلے سوار ہو جاتے تھے' پھر کچھ میل سفر کرنے کے بعد سواری کو بٹھا کر ظہر کی نماز ادا کرتے تھے۔

2066 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِيْ ضَبَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، لَمْ يَرْتَفِعْ حَتّٰى تُحَلَّ الرِّحَالُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو وہاں سے اُس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے جب تک پالان کھول نہیں لیے جاتے تھے۔

2067 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّهٗ قَالَ: مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ بِعَشِيٍّ

٭٭ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو پایا ہے' وہ ہمیشہ ظہر کی نماز ذرا ٹھنڈک میں ادا کرتے تھے۔

2068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ دُلُوْكِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: دُلُوْكُهَا: مَيْلُهَا، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ قُمْتُ فِي الظُّهْرِ فَاُصَلِّيهَا فَاَسْرَعْتُ فِيْهَا قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، فَلَمْ اَرْكَعْ حَتّٰى زَاغَتْ قَالَ: لَا اُحِبُّ ذٰلِكَ ثُمَّ تَلَا: (لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ) (الإسراء: 78)

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سورج کے دلوک کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس کے دلوک سے مراد اس کا ڈھل جانا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں ظہر کی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور اُسے ادا کرنے لگتا ہوں اور سورج ڈھلنے سے کچھ پہلے ادا کر لیتا ہوں اور ابھی میں رکوع میں نہیں گیا تھا' سورج ڈھل گیا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''سورج ڈھلنے کے وقت''۔

بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

باب: عصر کا وقت

2069 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْعَوَالِيْ عَلٰى مِيلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ: - وَاَحْسَبُهٗ قَالَ: وَاَرْبَعَةٍ -.

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر کوئی شخص نواحی علاقے

تک چلا جاتا تھا اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

زہری کہتے ہیں: وہ نواحی علاقہ دو یا شاید تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے شاید چار میل کے فاصلہ پر تھا۔

2070 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

2071 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ الشَّمْسُ مِنْ حُجْرَتِي طَالِعَةً

✳✳ ابن شہاب روایت کرتے ہیں: (سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے حالانکہ دھوپ ابھی میرے حجرے سے باہر نہیں نکلی ہوتی تھی۔

2072 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

2073 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ، وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

فَقَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، نُبِّئْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلُّوا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِقَدْرِ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ، اِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ اَمْيَالٍ

✳✳ عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے اور دھوپ ابھی سیدہ عائشہ کے حجرے میں موجود ہوتی تھی ابھی رخصت نہیں ہوئی ہوتی تھی اور نہ ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے سایہ رخصت ہوا ہوتا تھا۔

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو کہ (اُس کے بعد) کوئی سوار شخص ذوالحلیفہ تک جا سکے" جو چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

2074 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ. قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى اَنَّهَا الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى

✳✳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا کہ اُس کے اہلِ خانہ اور مال برباد ہو گئے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ یہی (عصر کی نماز) صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔

2075 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الَّذِیْ تَفُوْتُهُ الْعَصْرُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ. قُلْتُ لِنَافِعٍ: حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی' گویا کہ اُس کے اہلِ خانہ اور مال برباد ہوگئے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2076 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنْ صَلُّوْا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ تم لوگ نماز ادا کرلو' جبکہ سورج ابھی روشن اور چمکدار ہو اور (نماز کے بعد) کوئی سوار شخص سورج غروب ہونے تک دو فرسخ کا فاصلہ طے کر سکے۔

2077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الْعَصْرَ حِيْنَ تَخْرُجُ الشَّمْسُ مِنْ حُجْرَتِیْ، وَكَانَتْ حُجْرَتِیْ بَسْطَةً

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے جب دھوپ میرے حجرے سے نکل جاتی تھی اور میرا حجرہ کشادہ تھا۔

2078 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِیَّ، وَاَنَا خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فِیْ اِمَارَةِ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ قَالَ: قُلْتُ: الْاٰنَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ؟ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ اُصَلِّی مَعَ عُمَرَ الْعَصْرَ هٰذَا الْحِيْنَ

✵✵ اسماعیل بن ابو خالد بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن میمون اودی کو سنا' میں اُس وقت مسجد سے باہر موجود تھا اور یہ بشر بن مروان کی حکومت کی بات ہے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ تو میں نے کہا: میں نے تو ابھی ظہر کی نماز ادا کی ہے' تو اُنہوں نے کہا: میں اس وقت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کیا کرتا تھا۔

2079 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ فَيَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا تھا' تو اُن لوگوں کو عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پاتا تھا۔

2080 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَقَدَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَلَمَّا فَرَغَ ذَكَّرْنَاهُ تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ، اَوْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا اِلَّا قَلِيْلًا

✵ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو وہ عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے' جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز ادا کرنے کا ذکر کیا' یا شاید خود اُنہوں نے اس کا ذکر کیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے''۔

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا:)

''اُن میں سے کوئی ایک شخص بیٹھا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) شیطان کے سینگ پر پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اُٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے' وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر' تھوڑا سا کرتا ہے''۔

2081 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُصَلِّي الْعَصْرَ اَحْيَانًا حِينَ يُصَلِّي الظُّهْرَ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ اَحْيَانًا حِينَ الْعَصْرِ

✵ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بعض اوقات عصر کی نماز اُس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا' جب وہ ظہر کی نماز ادا کیا کرتے تھے اور بعض اوقات ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا' جس وقت وہ عصر کی نماز ادا کرتے تھے۔

2082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتّٰى تَصْفَرَّ الشَّمْسُ جِدًّا قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: اَمْرٌ رَاَيْتَهُ؟ قَالَ: بَلْ كَانَ يَعُدُّ لِذٰلِكَ، كَانَ يُقِيمُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ بِمَكَّةَ اَنْ يُصَلِّيَ. كَذٰلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: كَانَ ابْنُ طَاوُسٍ يُعَجِّلُهَا مَرَّةً وَّيُؤَخِّرُهَا مَرَّةً

✵ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عصر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ سورج انتہائی زرد ہو جاتا تھا۔ میں نے ابراہیم سے کہا: کیا آپ نے یہ معاملہ دیکھا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اسے اس لیے شمار کیا جاتا ہے' وہ دو دن یا تین دن مکہ میں مقیم رہتے ہیں اور وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے کبھی اسے جلدی ادا کر لیتے تھے اور کبھی تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

2083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُّ حِينٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الْعَصْرَ اِمَامًا وَخِلْوًا؟ قَالَ: تَعْجِيلُهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا وقت زیادہ پسندیدہ ہے' میں اُس میں عصر کی نماز ادا کروں؟ خواہ میں امام ہوں' یا اکیلا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اسے جلدی ادا کرنا۔

2084 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَتَى كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي الْعَصْرَ؟ قَالَ: وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ لَمْ تَتَغَيَّرْ، مَنْ أَسْرَعَ السَّيْرَ سَارَ قَبْلَ اللَّيْلِ خَمْسَةَ أَمْيَالٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عصر کی نماز کب ادا کرتے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا: جب سورج روشن ہوتا تھا اور متغیر نہیں ہوتا تھا اور (اُس کے بعد اتنا وقت بچتا تھا) کہ تیز رفتاری سے سفر کرنے والا شخص مغرب ہونے سے پہلے پانچ میل کا سفر طے کرسکتا تھا۔

2085 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ يَوْمًا بِنَهَارٍ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دن میں عصر کی نماز پڑھائی۔

2086 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ الْمُنْكَدِرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ مَعَهُ الدِّرَّةُ قَالَ: مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ؟ انْصَرِفْ، فَاتَتْنِي مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَتَانِ، فَقَالَ: إِذَا فَاتَتْ أَحَدَكُمُ الْعَصْرُ أَوْ بَعْضُهَا، فَلَا يُطَوِّلُ حَتَّى تُدْرِكَهُ صُفْرَةُ الشَّمْسِ

٭٭ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منکدر کو عصر کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے پایا' تو وہ اُس کے پہلو میں بیٹھ گئے' اُن کے پاس دُرّہ بھی تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو منکدر نے جواب دیا: میری عصر کی دو رکعات رہ گئی تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کی عصر کی نماز رہ گئی ہو' یا اُس کا کچھ حصہ رہ گیا ہو' تو وہ اسے اتنا طول نہ دے کہ سورج کے زرد ہونے کا وقت آجائے۔

2087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَأَبِي قِلَابَةَ: كَانَا يُمَسِّيَانِ الْعَصْرَ

٭٭ ابن سیرین اور ابوقلابہ عصر کی نماز' شام کے وقت ادا کرتے تھے۔

2088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، أَنَّ الْحَسَنَ، وَمُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، وَأَبَا قِلَابَةَ: كَانُوا يُمَسُّونَ بِالْعَصْرِ

٭٭ حسن بصری' محمد بن سیرین اور ابوقلابہ عصر کی نماز شام کے وقت ادا کرتے تھے۔

2089 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کا وقت

2090 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رِجَالًا مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: كَانُوا يَشْهَدُوْنَ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى اَهْلِيهِمْ وَهُمْ يُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ النَّبْلِ

❊❊ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ مغرب کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شریک ہوئے' پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے گئے اور وہ اُس وقت تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے (یعنی اتنی روشنی باقی تھی)۔

2091 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَرْجِعُ اِلٰى مَنَازِلِنَا، وَهِيَ مِيلٌ، وَاَنَا اُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ

❊❊ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے' پھر ہم اپنی رہائش گاہ پر واپس آجاتے تھے' جو ایک میل کے فاصلہ پر تھی اور میں اُس وقت تیر کے گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا۔

2092 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: صَلُّوا صَلَاتَكُمْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ لِلْمَغْرِبِ

❊❊ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنی یہ نماز اُس وقت ادا کرو' جبکہ راستے روشن ہوں' اُنہوں نے مغرب کی نماز کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

2093 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ: اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمَسْبُوْقِيْنَ بِفِطْرِكُمْ، وَلَا الْمُنْتَظِرِيْنَ بِصَلَاتِكُمُ اشْتِبَاكَ النُّجُوْمِ

❊❊ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام علاقوں کے لوگوں کی طرف یہ خط میں لکھا تھا' تم افطاری کرنے میں سبقت لے جانے والے نہ بننا' اور اپنی نماز کے لیے ستاروں کے چمکنے کا انتظار کرنے والے نہ بننا۔

2094 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: اُنْبِئْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: صَلُّوا الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغِيبُ الشَّمْسُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصَلِّيهَا حِيْنَ يَكُوْنُ اَوَّلُ اللَّيْلِ.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا غَسَقُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: اَوَّلُهُ حِيْنَ يَدْخُلُ فَاَحَبُّهُ، اِلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَدْخُلُ اَوَّلُ الْمَغْرِبِ

* سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب سورج غروب ہو جائے' تو تم مغرب کی نماز ادا کرلو''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: غسق اللیل سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کا ابتدائی حصہ' جب وہ شروع ہوتی ہے اور مجھے یہ بات پسند ہے' میں مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرلوں' جب مغرب کا ابتدائی وقت شروع ہوتا ہے۔

2095 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ: كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ: هٰذَا وَاللّٰهِ وَقْتُهَا، وَكَانَ لَا يَحْلِفُ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ غَيْرَهَا

* ابن سیرین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز اُسی وقت ادا کرلیتے تھے' جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور وہ یہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! یہی اس کا وقت ہے اور نماز کے حوالے سے وہ اس چیز کے علاوہ اور کسی بات پر حلف نہیں اُٹھاتے تھے۔

2096 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنًا لِعَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَغْرُبُ حَاجِبُ الشَّمْسِ، وَيَحْلِفُ اَنَّهُ الْوَقْتُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ) (الاسراء: 78). قَالَ: ذَكَرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهُنَّ فَلَمْ اَحْفَظْهُنَّ

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرلیتے تھے جب سورج کی ٹکیہ غروب ہو جاتی تھی اور وہ اس بات پر حلف اُٹھاتے تھے کہ یہ وہ وقت ہے' جس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''سورج ڈھلنے سے لے کر رات داخل ہونے تک نماز قائم کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے تمام نمازوں کا ذکر کیا تھا' لیکن مجھے یہ بات یاد نہیں رہی۔

2097 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا اَفْطَرَ الْمُعَجِّلُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب افطاری کرنے والا شخص افطاری کر لیتا ہے۔

2098 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَوْ غَيْرُهُ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: مَا صَلَاةٌ اَخْوَفُ عِنْدِي فَوَاتًا مِنَ الْمَغْرِبِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے مغرب کی نماز سے زیادہ اور کسی نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا (یعنی اسے میں جلدی ادا کر لیتا ہوں)۔

2099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ طَاوُسًا كَانَ يَقُولُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ الْمُسَافِرُ وَذُو الْعِلَّةِ، قَدْرَ مَا يُصَلِّيهَا الْحَاجُّ بِالْمُزْدَلِفَةِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: طاؤس یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر مسافر شخص مغرب کی نماز کو مؤخر کر دے' یا کوئی بیمار شخص اس نماز کو اتنا مؤخر کر دے' جس وقت میں حاجی لوگ مزدلفہ میں اسے ادا کرتے ہیں۔

2100 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِسَرِفَ، فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سرف کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورج غروب ہو گیا' لیکن آپ نے مغرب کی نماز اُس وقت تک ادا نہیں کی' جب تک آپ مکہ میں داخل نہیں ہو گئے۔

2101 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قُلْتُ لِسَالِمٍ: مَا اَبْعَدُ مَا اَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ؟ قَالَ: مِنْ ذَاتِ الْجَيْشِ اِلٰى ذَاتِ الْعُقُوقِ وَبَيْنَهُمَا ثَمَانِيَةُ اَمْيَالٍ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سالم سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز زیادہ سے زیادہ کتنی مؤخر کر کے ادا کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ذات الجیش سے لے کر ذات العقوق تک' ان دونوں کے درمیان آٹھ میل کا فاصلہ ہے (یعنی اُنہوں نے سورج غروب ہونے کے بعد آٹھ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد مغرب کی نماز ادا کی)۔

2102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ قَالَ: كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ، يَقُولُ لِلْمُؤَذِّنِ فِي الْعَشِيَّةِ الَّتِي فِيهَا الْغَيْمُ: اغْسِقْ بِالصَّلَاةِ

٭٭ بکر بن ماعز بیان کرتے ہیں: وہ شام' جس میں بادل موجود ہوں' ربیع بن خثیم' مؤذن سے یہ فرماتے تھے: نماز کے لیے شام ہو لینے دو۔

2103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، خَرَجَ مِنْ اَرْضِهِ مَرَّ حِينَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ، حَتّٰى جَاءَ الْمَحَجَّةَ مِنَ الظَّهْرَانِ فَجَمَعَ بَيْنَهَا، وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَيُقَالُ لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ الصَّلَاةُ، فَيَقُولُ: شَمِّرُوا عَنْكُمْ

✸✸ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی زمین ''مر'' سے نکلے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے اور وہ مدینہ منورہ جانا چاہتے تھے' اُنہوں نے مغرب کی نماز اُس وقت تک ادا نہیں کی' جب تک وہ ظہران کے حصے مجہ تک نہیں آ گئے' پھر اُنہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' اُس سے پہلے اُنہیں یہ کہا گیا: جناب! نماز پڑھنی ہے! تو وہ یہی فرماتے رہے: تم اپنی پنڈلیوں سے چادر اُٹھا کے رکھو (یعنی تیزی سے چلتے رہو)۔

2104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ: كَانَ وَهْبٌ يَعْرِفُ الشَّمْسَ بِالرَّحْبَةِ فَيَرْكَبُ فَلَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِلَّا فِي بَيْتِهِ، غَيْرَ مَرَّةٍ فَعَلَهُ

✸✸ عبداللہ بن بحیر بیان کرتے ہیں: وہب کھلے میدان میں دیکھ لیتے تھے کہ سورج (غروب ہو گیا ہے) پھر وہ سوار ہوتے تھے اور مغرب کی نماز اپنے گھر پہنچ کر ادا کرتے تھے' ایسا اُنہوں نے کئی مرتبہ کیا۔

2105 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جِبْرَئِيلُ يَفْرِضُ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتَيْنِ، اِلَّا الْمَغْرِبَ صَلَّاهَا فِي وَقْتٍ وَّاحِدٍ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ

✸✸ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل آئے جب نماز فرض ہوئی تھی (یہ اُس وقت کی بات ہے) تو اُنہوں نے ہر نماز دو مختلف اوقات میں ادا کی' صرف مغرب کی نماز کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اُنہوں نے یہ نماز ایک ہی وقت میں ادا کی' اُس وقت جب سورج غروب ہوا تھا۔

بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب: عشاء کی نماز کا وقت

2106 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ، وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، فَاِنَّهُ - اَوْ قَالَ: اِنَّ رَبَّنَا - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّسْاَلُنِي؟ فَاُعْطِيَهُ، مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي؟ فَاَغْفِرَ لَهُ، مَنْ يَّدْعُونِي؟ فَاَسْتَجِيبَ لَهُ

2106 - الجامع للترمذی ، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في تاخير العشاء الآخرة، حديث:156، سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة، باب وقت صلاة العشاء ، حديث:689، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب مواقيت الصلاة، ذكر الاخبار عما يستحب للمرء تاخير صلاة العشاء الى بعض الليل، حديث:1550، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في العشاء الآخرة تعجل او تؤخر ، حديث:3309

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اُنہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نصف رات تک مؤخر کرتا' کیونکہ اللہ تعالیٰ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بے شک ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور یہ فرماتا ہے: کون مجھ سے مانگتا ہے تا کہ میں اُسے عطاء کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے' تا کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون مجھ سے دعا کرتا ہے' تا کہ میں اُس کی دعا کو قبول کروں''۔

2107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ وُضُوْءٍ، وَبِتَاْخِيرِ الْعِشَاءِ - يَعْنِي الْعَتَمَةَ -

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اہلِ ایمان کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں اُن لوگوں کو ہر وضو کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتا''۔

2108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنْ صَلُّوا صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَاِنْ اَخَّرْتُمْ فَاِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْغَافِلِيْنَ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم لوگ عشاء کی نماز (اُس کے ابتدائی وقت سے لے کر) ایک تہائی رات تک کے درمیان میں ادا کر لو' اگر اسے مؤخر کرتے ہو' تو اسے نصف رات تک ادا کر لو' لیکن تم غفلت کا شکار ہونے والے نہ بن جانا۔

2109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَنْ صَلُّوا صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِذَا ذَهَبَ بَيَاضُ الْاُفُقِ، فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَمَا عَجَّلْتُمْ بَعْدَ ذَهَابِ الْاُفُقِ فَهُوَ اَفْضَلُ

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط میں لکھا کہ تم لوگ عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب اُفق کی سفیدی رخصت ہو جائے اور پھر اُس وقت سے لے کر ایک تہائی رات تک کے درمیان میں ادا کر لو۔ اُفق کے رخصت ہو جانے کے بعد تم اسے جتنی جلدی ادا کر لو گے' اُتنا ہی افضل ہوگا۔

2111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ: كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَشَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ يُصَلِّيَانِ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ اِذَا ذَهَبَتِ الْحُمْرَةُ. قَالَ مَكْحُوْلٌ: وَهُوَ الشَّفَقُ

٭٭ مکحول فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما عشاء کی نماز اُس وقت ادا کر لیتے تھے جب سرخی رخصت ہو جاتی تھی۔ مکحول کہتے ہیں: یہی شفق ہے۔

2112 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَعْتَمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ، حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ، وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا، وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: الصَّلَاةُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً وَّاضِعٌ يَدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شِقِّ رَاْسِهِ فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ لوگ سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر سو گئے پھر بیدار ہو گئے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: نماز! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے۔ راوی کہتے ہیں: یہ منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے اپنا ایک دستِ مبارک سر کے ایک حصے پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں اُنہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اس نماز کو اس وقت میں ادا کریں۔

2113 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ لَيْلَةً، ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً، فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصَلِّيَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لِهٰذَا الْوَقْتِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی' پھر آپ تشریف لائے' تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں اس نماز کو اس وقت میں ادا کروں''۔

2114 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ، اَخْبَرَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى، فَقَالَ: اِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ رات کا خاصا حصہ گزر گیا' یہاں تک کہ مسجد میں موجود لوگ سو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے نماز ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا یہی وقت ہوتا' اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مصروف رہے اور آپ نے اس (یعنی عشاء کی نماز کو) مؤخر کر دیا' یہاں تک کہ ہم سو گئے' پھر ہم بیدار ہو گئے' پھر سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے علاوہ روئے زمین کا اور کوئی فرد اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔

2115 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مصروفیت کی وجہ سے (عشاء کی نماز کو) مؤخر کر دیا' یہاں تک کہ ہم سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر سو گئے پھر بیدار ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: اہلِ زمین میں سے تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہو گا۔

2116 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَنَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا مَنْ بِالْمَدِيْنَةِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لیے تاخیر کر دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں آپ کو پکارا اور عرض کی: خواتین اور بچے سو چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: اہلِ زمین میں سے' تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: اُن دنوں نماز صرف وہی شخص ادا کرتا تھا' جو مدینہ منورہ میں موجود تھا۔

2117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اُصَلِّيَهَا اِمَامًا اَوْ خَلْوًا اُؤَخِّرُهَا كَمَا صَلَّاهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَاِنْ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْكَ، وَعَلَى النَّاسِ فَصَلِّهَا وَسَطًا، لَا مُعَجَّلَةً، وَلَا مُؤَخَّرَةً، قُلْتُ: فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِكِتَابٍ شَدِيْدٍ يَنْهٰى فِيْهِ اَنْ تُصَلَّى الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ حَتّٰى يَغِيْبَ الشَّفَقُ، وَيَذْكُرُ فِیْ كِتَابِهٖ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اُنَاسًا يُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ وَيَاْمُرُهُمْ فِیْ ذٰلِكَ بِاَمْرٍ شَدِيْدٍ

✱✱ ابن جریج نقل کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات محبوب ہے' میں خواہ امام ہوں' یا تنہا ہوں' میں اس نماز کو مؤخر کر کے ادا کروں' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رات کے وقت (مؤخر کر کے) ادا کیا تھا اور اگر یہ بات تمہارے لیے اور لوگوں کے لیے مشقت کا باعث ہوتی ہے' تو تم اسے درمیان میں ادا کر لو یعنی نہ زیادہ جلدی ہو' نہ زیادہ تاخیر کے ساتھ ہو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالعزیز بن عبداللہ کو خط میں لکھا تھا' جس میں سختی سے اس چیز سے منع کیا تھا' عشاء کی نماز کو اُس وقت ادا کیا جائے' جب شفق غروب ہو جاتی ہے۔ اُنہوں نے اپنے خط میں یہ بات ذکر کی تھی کہ اُن تک یہ اطلاع پہنچی ہے' کچھ لوگ شفق غروب ہونے سے پہلے اسے ادا کر لیتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے اُن لوگوں کو اس معاملہ میں سختی سے تاکید کی تھی۔

2118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ لَا يُبَالِي اَقَدَّمَهَا، اَمْ اَخَّرَهَا، اِذَا كَانَ لَا يَغْلِبُهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ وہ اس (عشاء کی نماز) جلدی پڑھ لیتے ہیں' یا تاخیر سے پڑھتے ہیں' جبکہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے وہ اس کے وقت میں سوئے نہ رہ جائیں۔

2119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: اُنْبِئْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: صَلُّوا الْعِشَاءَ بَعْدَ اَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ نِصْفِ اللَّيْلِ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''عشاء کی نماز تم لوگ شفق غروب ہونے کے بعد سے لے کر نصف رات تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لو''۔

2120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَيْسَ بِتَاْخِيرِ الْعَتَمَةِ بَاْسٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ مَكْحُوْلٍ اِلٰى مَكَّةَ، قَالَ: فَكَانَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ يُؤَذِّنُ لَهُ، فَكَانَ يَاْمُرُهُ اَنْ لَا يُنَادِيَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى تَذْهَبَ الْحُمْرَةُ وَيَقُوْلُ: هُوَ الشَّفَقُ

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکحول کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے' ثور بن یزید اُن کے لیے اذان دیتے تھے' مکحول اُنہیں یہ ہدایت دیتے تھے کہ وہ عشاء کی اذان اُس وقت دیں' جب سرخی رخصت ہو جائے۔
مکحول یہ فرماتے ہیں: یہی شفق ہے۔

2122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شفق سے مراد سرخی ہے۔

2123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا: يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، وَيَطُوفُ سَبْعًا، ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ يَنْقَلِبُ قَالَ: وَكَانَ بِمِنًى اِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ انْقَلَبَ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ ذٰلِكَ اِلَّا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّفَقِ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے طواف کے

سات چکر لگائے' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر عشاء کی نماز ادا کی اور پھر واپس چلے گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: منیٰ میں اُنہوں نے جب مغرب کی نماز ادا کر لی تو اُس کے بعد دو رکعات ادا کیں' پھر عشاء کی نماز ادا کی اور پھر واپس چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ نمازیں اُنہوں نے شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کی تھیں۔

2124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ - اَوْ لِمَوْلًى لَهُ -: انْظُرْ هَلِ اسْتَوَى الْاُفُقَانِ؟

✵✵ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب عشاء کی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنے کسی لڑکے یا غلام سے یہ کہتے تھے: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کیا دونوں اُفق برابر ہو گئے ہیں (یعنی برابر کے سیاہ ہو گئے ہیں)۔

2125 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ، وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرتا''۔

2126 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ، يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، ثُمَّ مَا اَطُوفُ اِلَّا سَبْعًا اَوْ سَبْعِينَ، حَتّٰى يَخْرُجَ فَيُصَلِّيَ الْعِشَاءَ، وَلَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ قَالَ: فَكَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ: صَلِّ الْعِشَاءَ قَبْلَ اَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنِّي لَاَطُوفُ اَحْيَانًا سَبْعًا بَعْدَ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ اُصَلِّي الْعِشَاءَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' ابھی میں نے طواف کے سات چکر لگائے تھے کہ وہ تشریف لائے اور اُنہوں نے عشاء کی نماز بھی ادا کر لی' حالانکہ ابھی شفق غروب نہیں ہوئی تھی۔

عطاء یہ فرماتے تھے: تم عشاء کی نماز شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کر سکتے ہو۔

عطاء یہ فرماتے تھے: بعض اوقات میں مغرب کے بعد طواف کے سات چکر لگاتا ہوں اور پھر عشاء کی نماز ادا کر لیتا ہوں۔

2127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا: يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْقَلِبُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا کہ اُنہوں نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر اُنہوں نے طواف کے سات چکر لگائے' پھر عشاء کی نماز ادا کی اور پھر واپس چلے گئے۔

2128 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: صَلِّ الْعِشَاءَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عشاء کی نماز ایک تہائی رات ہونے تک ادا کر لو اور جو شخص ایک تہائی رات ہونے کے بعد سویا رہے' تو اُس کی آنکھیں نہ سوئیں۔

2129 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: صَلُّوا الْعِشَاءَ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ الْمَرِيضُ، وَيَكْسَلُ الْعَامِلُ

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''عشاء کی نماز اس سے پہلے ادا کرلو کہ بیمار سو جائیں اور کام کاج کرنے والا شخص سو جائے''۔

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالسَّهَرِ بَعْدَهَا

باب: (عشاء کی نماز) سے پہلے سو جانا' یا اس کے بعد بات چیت کرنا

2130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سَمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَّا لِمُصَلٍّ، اَوْ مُسَافِرٍ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عشاء کی نماز کے بعد کوئی بات چیت نہیں ہوگی' سوائے نمازی کے' یا مسافر شخص کے (ان دونوں کا حکم مختلف ہے)''۔

2131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ: كَرِهَ - اَوْ نَهٰى - عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا

✵✵ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے سے منع کیا ہے۔

2132 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى السَّمَرِ بَعْدَهَا

✵✵ خرشہ بن حُر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے' وہ عشاء کے بعد بات چیت کرنے پر لوگوں کی پٹائی کیا کرتے تھے۔

2133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَامِرٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ، وَاُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ

✵✵ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک بات چیت کرنے والے شخص کے پاس سے گزرے' تو اُنہوں نے اُسے سلام کیا اور بولے: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔

2134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَوْمًا سَمَرُوْا بَعْدَ الْعِشَاءِ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ بِالدِّرَّةِ، فَقَالَ: اَسَمَرًا مِنْ اَوَّلِهِ،

وَنَوْمًا مِنْ آخِرِهِ

✵✵ خرشہ بن حُر فزاری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرتے ہوئے دیکھا تو اپنے دُرّے کے ذریعہ اشارہ کر کے اُنہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا اور بولے: کیا رات کے ابتدائی حصہ میں بات چیت کرو گے اور آخری حصہ میں سوئے رہو گے۔

2135 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: سَاَلَ اَبُو خَلَفٍ الْاَعْمَى اَنَسًا عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِهِ، تَنَامُ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ: آمُرُهَا اَنْ لَا تُصَلِّيَ بَعْدَ النَّوْمِ - اَيْ لَا تَنَامُ حَتّٰى تُصَلِّيَ - قَالَ: اِنَّمَا يَاْمُرُ بَعْضُ اَهْلِهَا اَنْ يُوقِظَهَا اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: مُرْهَا، قُلْنَا: مُرِ الَّذِي اَمَرْتُهُ اَنْ يُوقِظَهَا فَلَا يَدَعُهَا اَنْ تَنَامَ

✵✵ ابان بیان کرتے ہیں: ابوحلف جو ایک نابینا شخص تھے' اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اپنے خاندان کی ایک عورت کے بارے میں دریافت کیا جو عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو جاتی ہے' اُنہوں نے کہا: میں نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی ہے' وہ اگر سو جائے تو پھر بعد میں نماز ادا نہ کرے' یعنی اُس وقت تک نہ سوئے جب تک نماز ادا نہیں کر لیتی۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ خاتون اپنے گھر والوں کو یہ ہدایت کرتی تھی کہ جب مؤذن اذان دے تو وہ اُسے بیدار کر دیں۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس عورت کو ہدایت کرو۔ ہم نے کہا: تم اُس شخص کو یہ ہدایت کرو جسے اُس عورت نے ہدایت کی ہے' وہ اُسے بیدار کرے (تم اُسے یہ ہدایت کرو) کہ وہ اُس عورت کو سونے نہ دے۔

2136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: طَلَبْتُ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ: لِمَ طَلَبْتَنِي؟ قَالَ: قُلْتُ: لِلْحَدِيثِ، فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يُحَذِّرُ بِالْحَدِيثِ بَعْدَ صَلَاةِ النَّوْمِ

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا' اُنہوں نے دریافت کیا: تم مجھے کیوں تلاش کر رہے تھے؟ میں نے کہا: ایک حدیث کے لیے! اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمیں سونے والی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

2137 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ عُرْوَةَ يَتَحَدَّثُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَقَالَتْ: مَا هٰذَا الْحَدِيثُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ؟ مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاقِدًا قَطُّ قَبْلَهَا، وَلَا مُتَحَدِّثًا بَعْدَهَا، اِمَّا مُصَلِّيًا فَيَغْنَمُ، اَوْ رَاقِدًا فَيَسْلَمُ.

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں' ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو عشاء کے نماز کے بعد بات چیت کرتے ہوئے سنا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ عشاء کے بعد کون سی بات چیت ہو رہی ہے؟ میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز سے پہلے سوتے ہوئے اور اس کے بعد بات چیت کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یا تو آدمی نماز ادا کرے تاکہ اُسے غنیمت (یعنی اجر و ثواب) حاصل ہو' یا پھر آدمی سو جائے تاکہ وہ سلامت رہے۔

2138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ وَزَادَ: فَاِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ: (يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ) (آل عمران: 191) (تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) (السجدة: 16)

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے‘ جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی: ”وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں“۔

”اُن لوگوں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں“۔

2139 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، وَاِذَا تَنَاهَقَتِ الْحُمُرُ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

✵✵ عثمان بن محمد‘ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے بچو! جب رات کے وقت گدھے رینکنے لگیں‘ تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو“۔

2140 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: اِذَا تَنَاهَقَتِ الْحُمُرُ مِنَ اللَّيْلِ فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب رات کے وقت گدھے رینکنے لگیں تو تم یہ پڑھو:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل ہوتے ہوئے‘ جو بڑا مہربان نہایت کرنے رحم والا ہے‘ میں مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں“۔

2141 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَالسَّمَرَ بَعْدَهَا

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور اس کے بعد بات چیت کرنا مکروہ ہے۔

2142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ نَامَ قَبْلَ الْعِشَاءِ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ

✵✵ نافع‘ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو شخص عشاء سے پہلے سو جائے اُس کی آنکھ نہ سوئے (یعنی اُس کی نیند اُڑ جائے)۔

2143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالسَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ لِلْفِقْهِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: عشاء کی نماز کے بعد دین کے احکام سیکھنے کے لیے بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2144 - اقوالِ تابعین: عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَاَنْ اَنَامَ عَنِ الْعِشَاءِ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَلْغُوَ بَعْدَهَا

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: میں عشاء کی نماز کے وقت سو یا رہ جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں اس کے بعد لغو حرکتیں کروں۔

2145 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَاَنْ اَرْقُدَ عَنِ الْعِشَاءِ الَّتِي - سَمَّاهَا الْاَعْرَابُ الْعَتَمَةَ - اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَلْغُوَ بَعْدَهَا

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: میں عشاء کے وقت سو یا رہ جاؤں' جسے دیہاتی لوگ عتمہ کہتے ہیں' یہ چیز میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں اس کے بعد لغو حرکتیں کروں۔

2146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ: رُبَّمَا رَقَدَ عَنِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، وَيَاْمُرُ اَهْلَهُ اَنْ يُوقِظُوهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات عشاء کے وقت سوئے ہوئے ہوتے تھے' وہ اپنے اہلِ خانہ کو ہدایت کرتے تھے کہ وہ انہیں بیدار کردیں۔

2147 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدَّتِهِ، - وَكَانَتْ سُرِّيَّةَ عَلِيٍّ - قَالَتْ: كَانَ عَلِيٌّ، يَتَعَشَّى، ثُمَّ يَنَامُ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ قَبْلَ الْعِشَاءِ

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ اپنی دادی' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عزیزہ تھیں' اُن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ رات کا کھانا کھانے کے بعد عشاء سے پہلے سو جاتے تھے' اُن کے کپڑے اُن کے جسم پر ہوتے تھے (یعنی اضافی لباس اُتارا نہیں ہوتا تھا)۔

2148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَتَيْنِ، وَيَنَامُ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي رَمَضَانَ

٭٭ ابراہیم نخعی' اسود کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ دو راتوں میں پورا قرآن تلاوت کر لیتے تھے' وہ رمضان میں مغرب اور عشاء کے درمیان سو جاتے تھے۔

2149 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ اَتَحَدَّثُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَنَادَتْنِي عَائِشَةُ: اَلَا تُرِيحُ كَاتِبَيْكَ يَا عُرَيَّةُ؟ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ قَبْلَهَا، وَلَا يَتَحَدَّثُ بَعْدَهَا

٭٭ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں عشاء کے بعد بات چیت کر رہا تھا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے پکار کر کہا: اے عروہ! کیا تم اپنے کاتب فرشتوں کو آرام نہیں کرنے دو گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے سوتے نہیں تھے اور اس کے بعد

بات چیت نہیں کرتے تھے۔

2150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ خَشِيَ اَنْ يَّنَامَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جائے گا' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' وہ شفق غروب ہونے سے پہلے یہ نماز ادا کر لے۔

بَابُ اسْمِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب: دوسری عشاء کا نام دینا

2151 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَلَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ عَنِ الْاِبِلِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ عشاء کی نماز ہے' دیہاتی تمہاری اس نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں' کیونکہ وہ اس وقت اونٹوں سے فارغ ہوتے ہیں''۔

2152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلَا لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ، وَهُمْ يُعْتِمُونَ عَنِ الْاِبِلِ - اَوْ قَالَ: الْاِبِلَ -

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''خبردار! دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں' یہ عشاء کی نماز ہے اور وہ لوگ اونٹوں سے (تاخیر سے) فارغ ہوتے ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

2153 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تُغْلَبَنَّ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَمَّاهَا الْعِشَاءَ، وَاِنَّمَا سَمَّاهَا الْاَعْرَابُ الْعَتَمَةَ، مِنْ اَجْلِ اِعْتَامِ حَلْبِ اِبِلِهِمْ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''اے عبدالرحمٰن! تم اپنی نماز کے نام کے حوالے سے مغلوب نہ ہو جانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام عشاء مقرر کیا ہے

اور دیہاتی اسے عتمہ کہتے ہیں کیونکہ اپنے اونٹوں کا دودھ دوہ کرتاخیر سے فارغ ہوتے ہیں"۔

2154 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا سَمِعَهُمْ يَقُولُونَ: الْعَتَمَةَ. غَضِبَ وَصَاحَ عَلَيْهِمْ

٭٭ عبدالعزیز بن ابورَوّاد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب لوگوں کو (عشاء کی نماز کو) عتمہ کہتے ہوئے سنتے تھے تو غصہ میں آجاتے تھے اور چیخ کر (انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تھے)۔

2155 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِى، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ - يَعْنِى الْعِشَاءَ -

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عشاء کی نماز تھی۔

بَابُ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: صبح کی نماز کا وقت

2156 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ يَوْمًا، ثُمَّ اَصْبَحَ بِهَا مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' پھر آپ تشریف فرما رہے' اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' پھر آپ نے فرمایا: ان دو کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔

2157 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ، فَاَمَرَ مُنَادِيَهُ، فَاَقَامَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اَمَرَهُ بَعْدُ اَنْ لَا يُقِيمَ حَتّٰى يَاْمُرَهُ، فَخَلّٰى عَنْهُ، حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، ثُمَّ اَمَرَهُ، فَقَامَ فَصَلّٰى بِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشَهِدْتَ مَعَنَا الصَّلَاتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے صبح صادق کے وقت اقامت کہہ دی' پھر بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے حکم دیا کہ وہ اقامت اُس وقت تک نہ کہے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے ہدایت نہیں کرتے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت نہیں کہلوائی یہاں تک کہ جب اچھی طرح روشنی ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا' وہ کھڑا ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوا تو نبی

اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تم ان دونوں نمازوں میں شریک ہوئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونمازوں کے درمیان میں وقت ہے۔

2158 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: صَلِّهَا الْيَوْمَ مَعَنَا وَغَدًا فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَاعِ نَمِرَةَ مِنَ الْجُحْفَةِ صَلَّاهَا حِينَ طَلَعَ اَوَّلُ الْفَجْرِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِذِي طُوًى اَخَّرَهَا، حَتّٰى قَالَ النَّاسُ: اَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ صَلَّاهُ، فَصَلَّاهَا اَمَامَ الشَّمْسِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: مَاذَا قُلْتُمْ؟ قَالُوا: قُلْنَا: لَوْ صَلَّيْنَا . قَالَ: لَوْ فَعَلْتُمْ لَاَصَابَكُمْ عَذَابٌ ثُمَّ دَعَا السَّائِلَ فَقَالَ: وَقْتُهَا مَا بَيْنَ صَلَاتَيَّ

✵✵ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم آج اور کل یہ نماز ہمارے ساتھ ادا کرنا۔ جب نبی اکرم ﷺ جحفہ کی جگہ نمرہ کے میدان میں تھے تو آپ نے یہ نماز اُس وقت ادا کی جب صبح صادق ہوئی تھی' یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ ذی طویٰ پہنچے تو آپ نے اس نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ کیا نبی اکرم ﷺ سوئے رہ گئے ہیں یا آپ نے یہ نماز ادا کر لی ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز سورج کے سامنے ادا کی تھی۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا کہا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے یہ کہا تھا تا کہ ہم بھی نماز ادا کر لیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا کرتے تو تمہیں عذاب لاحق ہوتا' پھر آپ نے سوال کرنے والے شخص کو بلوایا اور آپ نے فرمایا: ان دونمازوں کے درمیان میں اس کا وقت ہے۔

2159 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْفِرُوا بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

✵✵ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کرو''۔

2160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُسْفِرُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

✵✵ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کرتے تھے۔

2161 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ حِينَ انْصَرَفْنَا فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ فَقُلْنَا: نَرَى اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ فَقَالَ: هٰذَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مِيقَاتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ

اللَّيْلِ) (الاسراء: 78) فَهٰذَا دُلُوكُ الشَّمْسِ، وَهٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اقتداء کی صبح کی نماز ادا کی' جب ہم نے نماز مکمل کی تو ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہم یہ سمجھ رہے ہیں' سورج نکل چکا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! اس نماز کا یہی وقت ہے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''سورج ڈھلنے سے لے کر رات آنے تک نماز قائم کرو''۔

تو یہ سورج کا ڈھلنا ہے اور یہ رات کا آنا ہے۔

2162 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُغَلِّسُ بِالصُّبْحِ كَمَا يُغَلِّسُ بِهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَكُمَا، قَالَ اللّٰهُ: (اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الاسراء: 78)

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز اسی طرح اندھیرے میں ادا کرتے تھے جس طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اسے اندھیرے میں ادا کرتے تھے اور وہ مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا' وہ یہ کہتے تھے: اللہ کی قسم! یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے آنے تک اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

2163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: وَقْتُهَا حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَكَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ اَنْ يُسْفِرَ بِهَا

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: اس نماز کا وقت اُس وقت شروع ہوتا ہے' جب صبح صادق طلوع ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اور اُن کے نزدیک یہ بات محبوب تھی کہ اسے روشن کر کے ادا کیا جائے۔

2164 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ كَانَ يُسْفِرُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صبح کی نماز روشن کر کے ادا کرتے تھے۔

2165 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهٖ: اَسْفِرْ اَسْفِرْ - يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ -

٭٭ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنا: روشن کرو! روشن کرو!

یعنی صبح کی نماز کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا۔

2166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ لِلْمُؤَذِّنِ: اَسْفِرْ اَسْفِرْ - يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ -

٭٭ عبید بن ایاس بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو موذن سے یہ کہتے ہوئے سنا: روشن کرو! روشن کرو! یعنی صبح کی نماز کو روشن کرو۔

2167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ قَالَ: قَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ: وَكُنْتُ مُؤَذِّنًا، اَسْفِرْ اَسْفِرْ - يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ -

٭٭ عبید المکتب بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا' میں موذن تھا: تم روشن کرو! روشن کرو! یعنی صبح کی نماز کو۔

2168 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، يُغَلِّسُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيُسْفِرُ، وَيُصَلِّيهَا بَيْنَ ذٰلِكَ

٭٭ خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز تاریکی میں بھی ادا کر لیتے تھے اور روشن کر کے بھی ادا کرتے تھے' وہ ان دونوں کے درمیان میں اسے ادا کرتے تھے۔

2169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُّ حِينٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ اِمَامًا وَخَلْوًا؟ قَالَ: حِينَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ الْاٰخِرُ، ثُمَّ تُطَوِّلُ فِي الْقِرَاءَةِ، وَالرُّكُوعِ، وَالسُّجُودِ، حَتّٰى تَنْصَرِفَ مِنْهَا وَقَدْ سَطَعَ الْفَجْرُ، وَتَتَامَّ النَّاسُ، وَلَقَدْ بَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يُصَلِّيهَا حِينَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ الْاٰخِرُ، وَكَانَ يَقْرَاُ فِي اِحْدَاهُمَا سُورَةَ يُوسُفَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سے وقت میں میرا صبح کی نماز کو ادا کرنا زیادہ محبوب ہے؟ خواہ میں امام ہوں یا تنہا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس وقت جب دوسری فجر پھوٹ پڑتی ہے' پھر تم طویل قرأت کرو' طویل رکوع کرو' طویل سجدہ کرو یہاں تک کہ جب تم نماز سے فارغ ہو' تو فجر پھیل چکی ہو اور لوگ ان کی امامت میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب دوسری فجر (یعنی روشنی) پھوٹ جاتی تھی اور وہ اس کی دو رکعات میں سے ایک میں سورۂ یوسف کی تلاوت کرتے تھے۔

2170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ: اَنْ صَلِّ الصُّبْحَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَالنُّجُومُ مُشْتَبِكَةٌ بِغَلَسٍ، وَاَطِلِ الْقِرَاءَةَ

٭٭ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط میں لکھا کہ تم صبح کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب صبح صادق ہو جائے اور اندھیرے کی وجہ سے ستارے چمک رہے ہوں اور طویل قرأت کرو۔

2171 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ، وَلَوْ كَانَ ابْنِيْ اِلٰى جَنْبِي، مَا عَرَفْتُ وَجْهَهُ

✵✵ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کرتا تھا (اور یہ صورتِ حال ہوتی تھی) کہ اگر میرا بیٹا میرے پہلو میں نماز ادا کر رہا ہو تو میں اُس کے چہرے کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

2172 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ لَقِيطٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ عُمَرَ، ثُمَّ اَنْصَرِفُ فَلَا اَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِي

✵✵ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرتا تھا' پھر جب میں نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو میں اپنے ساتھی کے چہرے کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

2173 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَذْهَبُ اِلٰى اَجْيَادَ فَاَقْضِيَ حَاجَتِي، حَتّٰى يُغَلِّسَ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کرتا تھا' پھر میں اطراف کی طرف چلا جاتا تھا اور قضائے حاجت کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اُس وقت اندھیرا ہوتا تھا۔

2174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى مَنْزِلِهِ مَعَ الصَّلَاةِ، لِاَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُصَلِّي بِلَيْلٍ - اَوْ قَالَ: بِغَلَسٍ -

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر نماز کے ساتھ ہی اپنے گھر واپس چلے جاتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما رات میں ہی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اندھیرے میں ہی نماز ادا کر لیتے تھے۔

2175 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ بِلَيْلٍ، فَاِنَّهُ يُعِيدُهَا اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَيُعِيدُ الْاِقَامَةَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز رات میں ہی ادا کر لے (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے ادا کر لے) تو وہ صبح صادق ہونے کے بعد اسے دُہرائے گا' اور دوبارہ اقامت کہے گا۔

2176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ. عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

2177 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ لَا شَكَّ فِيْهِمَا اَنَاخَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے جب صبح صادق واضح ہو جاتی تھی، جس میں کوئی شک نہیں ہوتا تھا تو وہ اپنے جانور کو بٹھا کر صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔

2178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ صَلَّى الصُّبْحَ بِمِنًى، ثُمَّ اَسْفَرَ بِهَا جِدًّا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى تَاْخِيرِ الصَّلَاةِ اِلٰى هٰذَا الْقَوْمِ؟ قَالَ: اِنَّا قَوْمٌ مُحَارِبُوْنَ خَائِفُونَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ عَلَيْكَ خَوْفٌ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَلَا تُؤَخِّرْهَا اِلٰى هٰذَا الْحِيْنِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ مَعَهُ

** نافع بیان کرتے ہیں: جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر حملہ کیا (تو اُس کے بعد) اُس نے منیٰ میں صبح کی نماز ادا کرتے ہوئے انتہائی روشنی میں ادا کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے پیغام بھیجا کہ تم نے ان لوگوں کو نماز اتنی تاخیر سے کیوں پڑھائی ہے؟ تو اُس نے کہا: ہم ایسے لوگ ہیں جو حالتِ جنگ میں ہیں اور خوف میں بھی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے جواب بھجوایا کہ تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا' اگر تم نماز کو اُس کے وقت پر ادا کر لو' اس لیے تم اس نماز کو اِس وقت تک مؤخر نہ کرو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

2179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ) (الإسراء: 78) قَالَ: هُوَ الصُّبْحُ قُلْتُ: (كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78) قَالَ: يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَالْخَيْرُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ''فجر کی تلاوت'' اس سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: صبح کی نماز! میں نے دریافت کیا: ''اُس میں حاضری ہوتی ہے'' اس سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں فرشتے شریک ہوتے ہیں اور بھلائی موجود ہوتی ہے۔

2180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قُمْتُ اِلَى الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَلَمْ اَرْكَعْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78)

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں صبح صادق ہونے سے پہلے صبح کی نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہوں اور میں ابھی رکوع میں نہیں گیا ہوتا کہ صبح صادق ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

2181 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءً يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَيَنْصَرِفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مَكَثَ

مَكَانَهُ قَلِيلًا، وَكَانُوا يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ، قَبْلَ الرِّجَالِ

٭٭ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز میں شریک ہوتی تھیں اور پھر وہ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) اپنی چادریں لپیٹ کر واپس چلی جاتی تھیں' لیکن اندھیرے کی وجہ سے اُنہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر تھوڑی دیر تک بیٹھے رہتے تھے' لوگ یہ سمجھتے تھے کہ آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ مردوں کے اُٹھنے سے پہلے خواتین چلی جائیں۔

2182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَهُوَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کرو' کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے''۔

بَابُ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ

باب: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اذان بھی ہو جائے (تو کیا' کیا جائے؟)

2183 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ، وَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ، ثُمَّ صَلُّوْا

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اذان بھی ہو جائے' تو تم پہلے کھانا کھالو' پھر نماز ادا کرو''۔

2184 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَوُضِعَ الْعَشَاءُ، فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے اور کھانا رکھ دیا جائے' تو پہلے کھانا کھالو''۔

2185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: دَعَانَا مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ عَلٰى طَعَامٍ، وَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَقُمْنَا، وَتَرَكْنَا طَعَامَهُ، فَكَاَنَّهُ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ نَحْوُ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فَبَدَاَ بِالطَّعَامِ

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران نے ہمیں کھانے کے لیے بلایا' اسی دوران نماز کے لیے اذان ہو گئی' ہم اُٹھے اور ہم نے کھانا ترک کر دیا' تو شاید اس سے میمون کو کچھ اُلجھن ہوئی' اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس طرح کی صورتِ حال جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیش آتی تھی' تو وہ پہلے کھانا کھا لیتے تھے۔

2166 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْ عَاصِمِ الْعَبْسِيِّ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ خَازِنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: دَعَانَا يَسَارٌ عَلٰى طَعَامٍ، فَاَرَدْنَا اَنْ نَقُوْمَ حِيْنَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَوُضِعَ الطَّعَامُ، اَنْ نَبْدَاَ بِالطَّعَامِ

✵ ابوعاصم عبسی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خازن یسار بن نمیر نے ہمیں کھانے پر بلایا' جب نماز کا وقت ہوا اور ہم نے اُٹھنے کا ارادہ کیا تو یسار نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور کھانا بھی رکھ دیا جائے' تو پہلے ہم کھانا کھالیں۔

2187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّابْنِ طَلْحَةَ وَرِجَالٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، وَنَحْنُ عَلٰى طَعَامٍ لَنَا، قَالَ اَنَسٌ: فَوَلَّيْتُ لِنَخْرُجَ فَحَبَسُوْنِيْ وَقَالُوْا: اَفُتْيَا عِرَاقِيَّةٌ؟ فَعَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيَّ حَتّٰى جَلَسْتُ

✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت ابن طلحہ رضی اللہ عنہ اور کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ تھا' اسی دوران اذان ہوگئی' ہم اُس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے اُٹھنے کے لیے مڑا' تو اُن لوگوں نے مجھے روک لیا اور بولے: یہ کوئی عراقی فتویٰ ہے؟ اُنہوں نے اس حوالے سے مجھ پر تنقید کی' یہاں تک کہ میں بیٹھ گیا۔

2188 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلٰى عَشَائِهِ، اَوْ طَعَامِهِ، وَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَلَا يَعْجَلْ عَنْهُ، حَتّٰى يَفْرُغَ

✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رات کا کھانا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کھانا کھا رہا ہو' اور اسی دوران نماز کے لیے اذان ہو جائے' تو وہ کھانے کو چھوڑ کر نہ جائے' بلکہ پہلے اُس سے فارغ ہو لے۔

2189 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اَحْيَانًا نَلْقَاهُ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَيُقَدَّمُ لَهُ الْعَشَاءُ، وَقَدْ نُوْدِيَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ تُقَامُ، وَهُوَ يَسْمَعُ، - يَعْنِي الصَّلَاةَ - فَلَا يَتْرُكُ عَشَاءَهُ، وَلَا يَعْجَلُ حَتّٰى يَقْضِيَ عَشَاءَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيَ، وَيَقُوْلُ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اِذَا قُدِّمَ اِلَيْكُمْ

✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' بعض اوقات ہم اُن سے ملتے تھے تو وہ روزے کی حالت میں ہوتے تھے' اُن کے سامنے رات کا کھانا رکھا جاتا تھا' تو اسی دوران مغرب کی نماز کے لیے اذان ہو جاتی تھی' پھر اقامت بھی ہو جاتی تھی اور وہ اسے سن رہے ہوتے تھے (یعنی نماز کی تلاوت سن رہے ہوتے تھے) لیکن پھر بھی وہ رات کا کھانا ترک نہیں کرتے تھے اور اُسے چھوڑ کر نہیں جاتے تھے' بلکہ پہلے کھانا کھا لیتے تھے' پھر تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے۔ وہ یہ کہتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کھانا تمہارے سامنے آ جائے' تو اُسے چھوڑ کر نہ جاؤ''۔

2190 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكُوْنُ عَلٰى طَعَامِهٖ، وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ، فَمَا يَقُوْمُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ طَعَامِهٖ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھانا کھا رہے ہوتے تھے اور وہ امام کی تلاوت کی آواز بھی سن رہے ہوتے تھے' لیکن وہ اُس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے' جب تک کھانا کھا کر فارغ نہیں ہو جاتے تھے۔

بَابُ صَلَاةِ الْوُسْطٰى

باب: نمازِ وسطیٰ کا بیان

2191 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ. قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرَى اَنَّهَا الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی' گویا اُس کے اہلِ خانہ اور مال فوت ہو گئے''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ یہی نمازِ وسطیٰ ہے۔

2192 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: سَلْ عَلِيًّا، عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: كُنَّا نَرَى اَنَّهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ، حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَاَجْوَافَهُمْ نَارًا

✽✽ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے کہا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نمازِ وسطیٰ کے بارے میں دریافت کرو' اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں' اس سے مراد عصر کی نماز ہے' یہاں تک کہ میں نے غزوۂ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''ان لوگوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ یعنی عصر کی نماز نہیں پڑھنے دی' اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے''۔

2193 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ: مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَلَمْ يَكُنْ يَّوْمَئِذٍ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے دن ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے' کیونکہ انہوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ ادا نہیں کرنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت نبی اکرم ﷺ نے سورج غروب ہونے تک ظہر اور عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی۔

2194 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ صَلَّيْنَا الْعَصْرَ، بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، مَلَا اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَاَجْوَافَهُمْ نَارًا، شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَا اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَاَجْوَافَهُمْ نَارًا

✵✵ شتیر بن شکل عبسی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: غزوۂ خندق کے دن ہم نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی تھی۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا:)

''اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ یعنی عصر کی نماز ادا نہیں کرنے دی' اللہ تعالیٰ ان کے قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے''۔

2195 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: هِيَ الْعَصْرُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے عبدالقیس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

2196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيْدَةَ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ: هِيَ الْعَصْرُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبادہ سے نمازِ وسطیٰ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ عصر کی نماز ہے۔

2197 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ لَبِيْبَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: هِيَ الْعَصْرُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ عصر کی نماز ہے۔

2198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: هِيَ الظُّهْرُ

✵✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ظہر کی نماز ہے۔

2199 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ يَرْبُوْعٍ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: هِيَ الظُّهْرُ

✵✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ظہر کی نماز ہے۔

2200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: اَرْسَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَوْلَاهُ حَرْمَلَةَ اِلٰى عَائِشَةَ يَسْاَلُهَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى قَالَتْ: هِيَ الظُّهْرُ قَالَتْ: فَكَانَ زَيْدٌ يَقُوْلُ: هِيَ الظُّهْرُ فَلَا اَدْرِي اَعَنْهَا اَخَذَهُ اَمْ غَيْرِهَا

✵✵ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام حرملہ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ اُن سے نمازِ وسطٰی کے بارے میں دریافت کریں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ ظہر کی نماز ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی یہ کہا کرتے تھے: اس سے مراد ظہر کی نماز ہے مجھے یہ نہیں معلوم کہ اُنہوں نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حاصل کی تھی یا کسی اور سے حاصل کی تھی۔

2201 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: قَرَاْتُ فِيْ مُصْحَفِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238)

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قرآنِ مجید تلاوت کیا کرتا تھا، جس میں یہ تحریر تھا:

''نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی''۔ (حاشیہ میں یہ تھا: اس سے مراد عصر کی نماز ہے) ''اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو''۔

2202 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَتْ مُصْحَفًا اِلٰى مَوْلًى لَهَا يَكْتُبُهُ، وَقَالَتْ: اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) فَاٰذِنِّي، فَلَمَّا بَلَغَهَا جَاءَهَا، فَكَتَبَتْ بِيَدِهَا (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238) قَالَ: وَسَاَلَتْ اُمُّ حُمَيْدٍ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَائِشَةَ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَتْ: كُنَّا نَقْرَاُهَا فِي الْعَهْدِ الْاَوَّلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238).

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنا قرآنِ مجید اپنے غلام کو دیا' تاکہ وہ اسے تحریر کر دے' اُنہوں نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی''

تو تم مجھے اس بارے میں بتانا' جب وہ لکھنے والا اُس آیت پر پہنچا' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے لکھا: ''تم نمازوں کی حفاظت کرنا اور درمیانی نماز کی'' (حاشیہ میں یہ لکھا:) اس سے مراد عصر کی نماز ہے ''اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُم حمید بنت عبدالرحمٰن نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نمازِ وسطٰی کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے

جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں یعنی پہلے زمانہ میں ہم اس کی تلاوت یوں کیا کرتے تھے:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرواور بطورِ خاص درمیانی نماز کی جوعصر کی نماز ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو''۔

2203 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ حُمَيْدٍ، اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ اُم حمید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تھا۔

2204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ يَقُوْلُ: اَمَرَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، وَقَالَتْ: اِذَا بَلَغْتَ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) (البقرة: 238) فَاَخْبِرْنِي، فَاَخْبَرْتُهَا فَقَالَتْ: اكْتُبْ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) (البقرة: 238)، وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238)

✵✵ عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اُن کے لیے قرآن مجید تحریر کردوں اُنہوں نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرواور درمیانی نماز کی''۔

تو مجھے بتانا' میں نے اُنہیں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ لکھو:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو' بطورِ خاص درمیانی نماز کی' جوعصر کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو''۔

2205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ: اَظُنُّهَا الصُّبْحَ، اَلَا تَسْمَعُ بِقَوْلِهِ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78)

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے درمیانی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میرا خیال ہے اس سے مراد صبح کی نماز ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضر ہوتی ہے''۔

2206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَسَطْتُ فَكَانَ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کی روایت میں یہ بات نقل کی ہے:

''یہ درمیانی نماز ہوگی جو رات اور دن کے درمیان ہو''۔

2207 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: هِيَ صَلَاةُ الْغَدَاةِ

* ابورجاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

2208 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ. فَلَمَّا فَرَغْنَا قُلْتُ: اَيُّ صَلَاةٍ صَلَاةُ الْوُسْطٰى؟ قَالَ: الَّتِيْ صَلَّيْتَ الْاٰنَ

* ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی' جب ہم فارغ ہوئے تو میں نے دریافت کیا: کون سی نماز درمیانی نماز ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ نماز جو تم نے ابھی ادا کی ہے۔

2209 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِىْ نُصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا، الْتَفَتَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فُرِضَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ، فَاَبَوْهَا، وَثَقُلَتْ عَلَيْهِمْ، وَفُضِّلَتْ عَلٰى مَا سِوَاهَا، سِتَّةً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: هٰكَذَا قَالَ الدَّبَرِيُّ اَبُوْ نُصْرَةَ بِالصَّادِ وَالنُّوْنِ فِيْ اَصْلِهِ، وَكَذَا قَالَ الدَّبَرِيُّ وَالصَّوَابُ اَبُوْ بَصْرَةَ

* حضرت ابونصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' جب ہم اس سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''بے شک یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی' تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور یہ اُن کے لیے بوجھل ہوگئی' اس نماز کو دیگر تمام نمازوں پر چھبیس درجہ فضیلت عطا کی گئی ہے''۔

ابوسعید نامی راوی کہتے ہیں: دبری نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے' راوی کا نام حضرت ابونصرہ ہے' یعنی صاد اور نون کے ساتھ ہے۔ دبری نے اسی طرح بیان کیا ہے' حالانکہ درست لفظ ''ابوبصرہ'' ہے۔

بَابُ مَنِ انْتَظَرَ الصَّلَاةَ

باب: جو شخص نماز کا انتظار کرے

2210 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا زَالَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَلَا يَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے' وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' اور جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تُو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تُو اس پر رحم کر''۔

2211 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ، مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا، وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى اَحَدِكُمْ، مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ حَضْرَمَوْتَ: وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اُس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ اس کا انتظار کرتا ہے اور جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے' فرشتے اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تُو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تُو اس پر رحم کر! ایسا اُس وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ شخص بے وضو نہیں ہوتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضر موت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! حدث سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہوا خارج ہونا (یعنی وضو کا ٹوٹ جانا)۔

بَابُ تَفْرِيطِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

باب: نمازوں کے اوقات میں تفریط (یعنی وقت کا اختتام)

2212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى تَفْرِيطُ الصُّبْحِ؟ قَالَ: حَتَّى يَحْسُرَ طُلُوْعُهَا قُلْتُ لَهُ: مَتَى تَفْرِيطُ الظُّهْرِ؟ قَالَ: لَا تَفْرِيطَ لَهَا حَتَّى تَدْخُلَ الشَّمْسَ صُفْرَةٌ قُلْتُ: فَالْعَصْرُ؟ قَالَ: حَتَّى تَدْخُلَ الشَّمْسَ صُفْرَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: صبح کی نماز میں تفریط کب ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب سورج اچھی طرح طلوع ہو جائے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ظہر کی نماز میں تفریط کب ہوگی؟ اُنہوں نے کہا: اس کی تفریط اُس وقت تک نہیں ہوگی جب تک سورج میں زردی داخل نہیں ہو جاتی۔ میں نے دریافت کیا: عصر کی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب تک سورج میں زردی داخل نہیں ہو جاتی۔

2213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ يُقَالُ: صَلَاةُ الْعِشَاءِ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ تَفْرِيطٌ، وَالْمَغْرِبُ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ قَالَ: تَفْرِيطٌ لَهَا حَتَّى شَطْرِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ بات کہی جاتی ہے' عشاء کی نماز اپنے ابتدائی وقت سے لے کر نصف رات تک ادا کی جاسکتی ہے اور جو اس کے بعد کا وقت وہ نماز کا وقت نہیں ہوتا اور مغرب کی بھی یہی صورتِ حال ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس کا وقت اُس وقت ختم ہوتا ہے' جب رات کا ابتدائی نصف حصہ گزر جائے۔

2214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، خَرَجَ مِنْ اَرْضِهٖ مِنْ مَرٍّ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ، حَتّٰى جَاءَ الْمَحَجَّةَ مِنَ الظَّهْرَانِ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَيُقَالُ لَهٗ. الصَّلَاةُ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی سرزمین سے نکلے جس کا نام "مر" تھا' یہ اُس وقت کی بات ہے' جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے' وہ مدینہ منورہ جارہے تھے' اُنہوں نے مغرب کی نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ "ظہران" کی "محجہ" آ ئے' تو وہاں اُنہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' حالانکہ اُنہیں یہ کہا جاتا رہا کہ جناب نماز پڑھنی ہے۔

2215 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ، فَصَلَاةُ الظُّهْرِ دَرَكًا حَتّٰى يَحْضُرَ الْعَصْرُ، وَصَلَاةُ الْعَصْرِ دَرَكًا حَتّٰى يَذْهَبَ الشَّفَقُ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِفْرَاطٌ، وَصَلَاةُ الْعِشَاءِ دَرَكٌ، حَتّٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِفْرَاطٌ، وَصَلَاةُ الْفَجْرِ دَرَكٌ، حَتّٰى تَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ اِفْرَاطٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھل جائے' تو ظہر کی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور اُس وقت تک رہتا ہے' جب تک عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا' اور عصر کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے' جب تک شفق رخصت نہیں ہوجاتی' اس کے بعد نماز کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور عشاء کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے' جب تک نصف رات نہیں گزر جاتی' اس کے بعد وقت ختم ہوجاتا ہے اور فجر کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے' جب تک سورج کا کنارہ طلوع نہیں ہو جاتا ہے' اس کے بعد اس کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

2216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ التَّفْرِيطِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَنْ تُؤَخِّرُوهَا اِلَى الْوَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ فَرَّطَ

✽✽ عثمان بن موہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا' ایک شخص نے اُن سے نماز کا وقت رخصت ہوجانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے کہا: اس سے مراد یہ ہے' تم اس کو اُس وقت تک مؤخر کر دو' جو اس سے بعد والی نماز کا وقت ہے' جو شخص ایسا کرتا ہے' تو وہ نماز کا وقت گزار دیتا ہے۔

2217 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِهٖ اَوْ جَدَّاتِهٖ، عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ، وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا

٭٭ قاسم بن غنام نے اپنی بزرگ خواتین میں سے ایک خاتون سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا ' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اُس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

2218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ مُفَرِّطًا فِيهَا، وَلَمْ تَفُتْنِي قَالَ: فَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَي السَّهْوِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے ایک نماز کو اُس کا وقت گزار کر ادا کیا' لیکن اُس نماز کا وقت مجھ سے فوت نہیں ہوا تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر تم اس کے لیے سجدۂ سہو نہ کرو۔

2219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَفُوتُ صَلَاةُ النَّهَارِ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ حَتَّى اللَّيْلِ، وَلَا تَفُوتُ صَلَاةُ اللَّيْلِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ حَتَّى النَّهَارِ، وَلَا يَفُوتُ وَقْتُ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: دن کی نماز یعنی ظہر اور عصر کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک رات نہیں آ جاتی ہے (یعنی مغرب کا وقت نہیں ہو جاتا) اور رات کی نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک دن نہیں آ جاتا (یعنی صبح صادق نہیں ہو جاتی) اور صبح کی نماز کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

2220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ،

2224-صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة، حديث:563، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة، حديث:988، صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ، جماع ابواب صلاة الفريضة عند العلة تحدث، باب ذكر البيان ضد قول من زعم ان المدرك ركعة من، حديث:928، مستخرج ابي عوانة، مبتدا ابواب مواقيت الصلاة، باب صفة وقت الفجر، حديث:855، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة فصل في الاوقات المنهي عنها، ذكر خبر ينفي الريب عن القلوب بان الزجر عن الصلاة بعد، حديث:1576، موطا مالك، كتاب وقوت الصلاة، باب وقوت الصلاة، حديث:4، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب من ادرك ركعة من صلاة فقد ادرك، حديث:1249، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب في وقت صلاة العصر، حديث:353، سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة، باب وقت الصلاة في العذر والضرورة، حديث:697، السنن الصغرى، كتاب المواقيت، من ادرك ركعتين من العصر، حديث:515، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الرد على ابي حنيفة، الصلاة في آخر الوقت، حديث:35501، السنن الكبرى للنسائي، مواقيت الصلوات، آخر وقت العصر، حديث:1484، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب مواقيت الصلاة، حديث 533، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب المواقيت، باب آخر وقت الجواز لصلاة العصر، حديث:1589، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7290، مسند الشافعي، باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، حديث:99، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، ما اسند ابو هريرة، وابو صالح، حديث:2542

عَنْ اَبِیهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ یُوتَرَ اَحَدُکُمْ اَهْلَهُ وَمَالَهُ خَیْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ یَّفُوتَهُ وَقْتُ صَلَاةٍ

❊❊ نوفل بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے اہلِ خانہ اور اُس کے مال برباد ہو جائیں' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے' اُس کی نماز کا وقت گزر جائے اور اُس نے نماز ادا نہ کی ہو''۔

2221 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا: مَتَی تَفُوتُ صَلَاةُ الْعِشَاءِ؟ فَقَالَ: اِلَی الصُّبْحِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّتَّخَذَ ذٰلِكَ عَادَةً، وَلَا تَقُولَنَّ اِنَّكَ خَیْرٌ مِنْ اَحَدٍ

❊❊ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے دریافت کیا: عشاء کی نماز کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: صبح صادق ہونے تک' جبکہ آدمی نے اسے عادت نہ بنایا ہو اور تم یہ ہرگز نہ کہنا کہ تم کسی ایک سے بہتر ہو۔

2222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: کَانَ طَاوُسٌ لَا یُصَلِّی الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ، حَتّٰی یَذْهَبَ الشَّفَقُ قَالَ: وَکَانَ طَاوُسٌ یَقُولُ: لَا یَفُوتُ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ حَتَّی اللَّیْلِ، وَلَا یَفُوتُ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ حَتَّی الْفَجْرِ، وَلَا یَفُوتُ الصُّبْحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس' مزدلفہ میں مغرب کی نماز اُس وقت تک ادا نہیں کرتے تھے' جب تک شفق رخصت نہیں ہو جاتی ہے۔ طاؤس یہ فرماتے ہیں: ظہر اور عصر کی نماز کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک رات نہیں آ جاتی (یعنی مغرب کا وقت شروع نہیں ہو جاتا) اور مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی اور صبح کی نماز کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک سورج نہیں نکل آتا۔

2223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِکْرِمَةَ، یَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ

❊❊ عکرمہ کے حوالے سے بھی یہی قول منقول ہے' جو طاؤس کے قول کی مانند ہے۔

2224 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَکْعَةً، قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ اَدْرَکَهَا، وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَکْعَةً، قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَهَا

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے' اُس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے' اُس نے اس کو پالیا''۔

2225 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِی سَبْرَةَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ، عَنْ یَعْلَی بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَدَکُمْ اَوْ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْکُمْ لَیُصَلِّی، وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ

وَقْتِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ مِثْلِ اَهْلِهِ وَمَالِهِ

✽✽ حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے کوئی ایک مرد نماز ادا کرتا ہے اور اُس کی نماز کا وقت فوت نہیں ہوتا' تو یہ اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے اُس کے اہلِ خانہ اور اُس کے مال کی مانند (چیزیں اُسے مل جائیں)''۔

2226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ، وَالْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَالْمَغْرِبِ اِلَى الْعِشَاءِ، وَالْعِشَاءِ اِلَى الصُّبْحِ . قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَدْ كَانَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ يَقُولُ: الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ حَتَّى اللَّيْلِ، وَلَا يَفُوتُ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ حَتَّى الْفَجْرِ، وَلَا يَفُوتُ الْفَجْرُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ظہر کا وقت عصر تک ہوتا ہے' عصر کا وقت مغرب تک ہوتا ہے' مغرب کا وقت عشاء تک ہوتا ہے' عشاء کا وقت صبح صادق تک ہوتا ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: ظہر اور عصر کا وقت رات (یعنی مغرب تک؟) ہوتا ہے اور مغرب اور عشاء کا وقت ''فجر'' (یعنی صبح صادق تک) ختم نہیں ہوتا اور فجر کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

2227 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً، قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَقَدْ اَدْرَكَهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے' صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے' اُس نے اُس نماز کو پالیا۔

2228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ، قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَقَدْ اَدْرَكَهَا، وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے' اُس نے فجر کی نماز کو پالیا' اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی دو رکعات کو پالے' اُس نے عصر کی نماز کو پالیا۔

2229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ، وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے' اُس نے (فجر کی نماز

کو) پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی دو رکعات کو پالے اُس نے (فجر کی نماز کو) پالیا۔

2230 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، دَخَلَ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَهُ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ، فَنَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَانْسَلَّ مِنْ عِنْدِهِ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ، حَتّٰى اَصْبَحَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اَتُرَى اَسْتَطِيعُ اَنْ اُصَلِّيَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ الشَّمْسُ اَرْبَعًا، - يَعْنِي الْعِشَاءَ - وَثَلَاثًا - يَعْنِي الْوِتْرَ - وَرَكْعَتَيْنِ - يَعْنِي الْفَجْرَ - وَوَاحِدَةً - يَعْنِي رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ؟ - قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّاهُنَّ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور اُن کے ساتھ بات چیت کرنے لگے وہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سو گئے تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اُن کے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس وقت تک بیدار نہیں ہوئے جب تک صبح نہیں ہو گئی اُنہوں نے اپنے غلام سے کہا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں سورج نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر سکتا ہوں؟ اُن کی مراد یہ تھی کہ عشاء کی نماز اور تین رکعات یعنی وتر کی نماز اور دو رکعات یعنی فجر کی نماز اور ایک رکعت یعنی صبح کی نماز۔ تو غلام نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ رکعات ادا کیں۔

2231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ: دَخَلَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَسَوْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وِسَادَةً، فَنَامَ عَلَيْهَا فَتَحَدَّثَ عِنْدَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ قَلِيْلًا، فَخَرَجَ وَنَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْعِشَاءِ وَالْوِتْرِ حَتّٰى اَصْبَحَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اَتَرَانِيْ اُصَلِّي الْعِشَاءَ وَالْوِتْرَ، وَرَكْعَتَي الْفَجْرِ، وَرَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَصَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ الْعِشَاءَ، ثُمَّ اَوْتَرَ، وَصَلّٰى رَكْعَتَي الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ، وَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلُعَ

✵✵ ابوجوزاء بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے تکیہ رکھ دیا تو وہ اُس سے ٹیک لگا کر سو گئے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ تھوڑی بات چیت کی پھر وہ چلے گئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عشاء کے وقت اور وتر کے وقت سو گئے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ تو اُنہوں نے اپنے غلام سے کہا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں عشاء کی نماز وتر اور فجر کی دو رکعات اور ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے ادا کر سکتا ہوں؟ غلام نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عشاء کی نماز ادا کی پھر اُنہوں نے وتر ادا کیے پھر اُنہوں نے فجر کی دو رکعات ادا کیں پھر اُنہوں نے فجر کی نماز ادا کی اُس وقت سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔

2232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يُحَنَّسَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنْ خَشِيتَ مِنَ الْعَصْرِ فَوَاتًا، فَاحْذِفِ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ، فَاِنْ سَبَقْتَ بِهِمَا اللَّيْلَ، فَاَتِمَّ الْاُخْرَيَيْنِ، وَطَوِّلْهُمَا اِنْ بَدَا لَكَ

✵✵ عطاء اور عبدالرحمٰن بن عامر عطاء بن یحنس کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تمہیں عصر کی نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو' تو تم اُس کی پہلی دو رکعات مختصر ادا کرو اور اگر اُن سے پہلے ہی رات آ جائے (یعنی سورج غروب ہو جائے) تو تم آخری والی دو رکعات کو مکمل کرو اور اگر تمہیں مناسب لگے' تو اُنہیں طویل ادا کرو۔

2233 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يُحَنَّسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنْ خَشِيتَ مِنَ الصُّبْحِ فَوَاتًا، فَبَادِرْ بِالرَّكْعَةِ الْاُولٰى، الشَّمْسَ فَاِنْ سَبَقَتْ بِهَا الشَّمْسَ، فَلَا تَعْجَلْ بِالْاٰخِرَةِ اَنْ تُكْمِلَهَا

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تمہیں صبح کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو' تو پہلی رکعت سورج نکلنے سے پہلے ادا کرلو' اگر سورج اُس سے پہلے نکل آتا ہے' تو پھر دوسری رکعت ادا کرنے میں جلدی نہ کرو' اُسے مکمل کرو۔

2234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلَّى لِوَقْتِهَا سَطَعَ لَهَا نُورٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ وَقَالَتْ: حَفِظْتَنِيْ حَفِظَكَ اللّٰهُ، وَاِذَا صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتٍ، طُوِيَتْ كَمَا يُطْوَى الثَّوْبُ الْخَلَقُ، فَضُرِبَ بِهَا وَجْهُهُ

❋❋ بدیل عقیلی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' جب کوئی بندہ کوئی نماز وقت پر ادا کر لے' تو اُس نماز کے لیے آسمان میں ایک چمکدار نور روشن ہوتا ہے' وہ نماز یہ کہتی ہے: تم نے میری حفاظت کی' اللہ تعالیٰ (تمہاری) حفاظت کرے! اور جب کوئی شخص نماز کو اُس کے وقت کے علاوہ میں ادا کرتا ہے' تو اُس نماز کو یوں لپیٹا جاتا ہے' جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے اور اُس شخص کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

2235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، ثُمَّ مَاتَ كَانَ قَدْ صَلَّى الْغَدَاةَ

❋❋ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعات (سنت) ادا کرلے اور پھر اُس کا انتقال ہو جائے' تو اُس نے گویا فجر کی نماز ادا کر لی۔

2236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: اِذَا خَافَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ، حَذَفَ الرَّكْعَةَ الْاُولٰى، وَطَوَّلَ الْاٰخِرَةَ اِنْ بَدَا لَهُ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب سورج کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہو' تو پہلی رکعت مختصر ادا کرو اور اگر آدمی کو مناسب لگے' تو دوسری رکعت طویل ادا کر لے۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا

باب: جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے' یا نماز کے وقت سویا رہ جائے

2237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرَى لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَدَلَ عَنِ الطَّرِيقِ، ثُمَّ عَرَّسَ وَقَالَ: مَنْ يَّحْفَظُ عَلَيْنَا الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ بِلَالٌ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَجَلَسَ فَحَفِظَ عَلَيْهِمْ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، فَبَيْنَا بِلَالٌ جَالِسٌ غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، فَمَا اَيْقَظَهُمْ اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَفَزِعُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِمْتَ يَا بِلَالُ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخَذَ نَفْسِي الَّذِي اَخَذَ بِاَنْفُسِكُمْ قَالَ: فَبَادَرُوا رَوَاحِلَهُمْ، وَتَنَحَّوْا عَنِ الْمَكَانِ الَّذِي اَصَابَتْهُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طه: **14**). قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَهَا لِلذِّكْرِي؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ مَعْمَرٌ: كَانَ الْحَسَنُ يُحَدِّثُ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَذْكُرُ اَنَّهُمْ رَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ

✸✸ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا آخری وقت ہوا تو آپ راستے سے ہٹ گئے اور آپ نے رات کے وقت پڑاؤ کرلیا۔ آپ نے دریافت کیا: کون ہماری (صبح کی) نماز کے لیے حفاظت کرے گا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کروں گا! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور ان لوگوں کے لیے دھیان رکھنے لگے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب سو گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہی سو گئے ان سب لوگوں کو سورج کی تپش نے بیدار کیا' لوگ گھبرا گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! کیا تم سو گئے تھے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے بھی اسی ذات نے پکڑ لیا تھا' جس نے آپ کو پکڑا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے تیزی سے اپنے پالان باندھے اور اس جگہ سے ہٹ گئے' جہاں ان پر غفلت طاری ہوئی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی' جب آپ فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے' تو جب وہ اسے یاد آئے' اس وقت اسے ادا کر لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میری یاد کے لیے نماز کو قائم کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس لفظ کو لذکری کے طور پر تلاوت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری بھی اس حدیث کو اس کی مانند روایت کرتے تھے' البتہ وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ ان حضرات نے پہلے دو رکعات سنت ادا کی تھیں اور پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں صبح کی نماز پڑھائی تھی۔

2238 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِيَّ بَيْنَا هُوَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَسَارَ لَيْلَتَهُمْ، حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، نَزَلُوْا لِلتَّعْرِيسِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُوقِظُنَا لِلصُّبْحِ؟ فَقَالَ بِلَالٌ: اَنَا. فَتَوَسَّدَ بِلَالٌ ذِرَاعَ نَاقَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظُوا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ مُعَرَّسِهِ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ. فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُّ سَفَرٍ هُوَ؟

قَالَ: لَا اَدْرِی

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ رات بھر سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آیا' تو ان لوگوں نے رات کے وقت پڑاؤ کرلیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہمیں صبح کی نماز کے لیے بیدار کرے گا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی ٹانگ کے ساتھ بیٹھ گئے' (پھر وہ بھی سو گئے) یہ سب لوگ اُس وقت بیدار ہوئے' جب سورج نکل چکا تھا' تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ نے وضو کیا' آپ نے اپنی پڑاؤ کی جگہ پر دو رکعات ادا کیں' پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ کون سا سفر تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

2239 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا لِحَرِّ الشَّمْسِ فَسَارَ، حَتّٰى جَازَ الْوَادِیَ، وَقَالَ: لَا نُصَلِّی حَيْثُ اَنْسَانَا الشَّيْطَانُ قَالَ: فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ فَصَلّٰى

✵✵ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سوئے رہے' یہاں تک کہ آپ اُس وقت بیدار ہوئے' جب سورج کی تپش آ گئی' آپ وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ اُس وادی سے آگے گزر گئے' آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اُس جگہ نماز ادا نہیں کریں گے' جہاں شیطان نے ہمیں بھلا دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کیں' پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اُنہوں نے اذان دی اور اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی۔

2240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِی قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسِيرُ لَيْلَةً، وَاَخَذَهُ النَّوْمُ: تَنَحَّ عَنِ الطَّرِيقِ، وَاَنِخْ، فَاَنَاخَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَخْنَا قَالَ: فَتَوَسَّدَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ، وَمَا اسْتَيْقَظْنَا اِلَّا بِصَوْتِ الصُّرَدِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكْنَا، فَقَالَ: لَمْ تَهْلَكُوا، اِنَّ الصَّلَاةَ لَا تَفُوتُ النَّائِمَ اِنَّمَا تَفُوتُ الْيَقْظَانَ قَالَ: فَتَوَضَّاَ، وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ عَنْ مَكَانِهِ ذٰلِكَ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ

✵✵ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا' ہم اُس وقت رات کے وقت سفر کر رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ کو نیند آ رہی تھی' کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ اور سواری کو بٹھا دو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے سواری کو بٹھایا' ہم نے بھی سواری کو بٹھا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ہر ایک شخص نے اپنی سواری کی ٹانگ کو تکیہ بنا لیا اور ہم اُس وقت بیدار ہوئے' جب سورج طلوع ہو چکا تھا اور ہم پرندے کی آواز سن کر بیدار ہوئے' ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہلاکت کا شکار نہیں ہوئے' سوئے رہ جانے والے شخص کی نماز فوت نہیں ہوتی' بیدار شخص کی نماز فوت ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی اور دو رکعات ادا کیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُس جگہ سے ہٹ گئے' پھر آپ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے اقامت کہی تو آپ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔

2241 - حدیث نبوی: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: لَمَّا نِمْنَا عَنِ الصَّلَاةِ، فَاسْتَيْقَظْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا نُصَلِّي كَذَا وَكَذَا صَلَاةً؟ قَالَ: اَيَنْهَانَا رَبُّنَا عَنِ الرِّبَا، وَيَقْبَلُهُ مِنَّا، اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نماز کے وقت سوئے رہ گئے' تو جب ہم بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اتنی اور اتنی نماز ادا نہ کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہمارا پروردگار ہمیں سود سے منع کرتا ہے اور خود وہ ہم سے وصول کرلے گا' نماز میں تفریط بیداری کے عالم میں ہوتی ہے۔

2242 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اِنِّي نِمْتُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ، كَاَحْسَنِ مَا كُنْتَ مُتَوَضِّئًا، وَصَلِّ كَاَحْسَنِ مَا كُنْتَ مُصَلِّيًا، ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ: فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ مِنْ عِظَمِ خَطِيئَتِهِ فِي نَفْسِهِ حَتَّى اَعْبُدَ اللّٰهَ حِينَ خَفَّ مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ قَالَ: فَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بِيَدِهِ وَقَالَ: اِنَّمَا يُقَالُ لَكَ لِتَفْعَلَ، اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ كَاَحْسَنِ مَا كُنْتَ مُتَوَضِّئًا، وَصَلِّ كَاَحْسَنِ مَا كُنْتَ مُصَلِّيًا

✵✵ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں صبح کی نماز کے وقت سویا رہ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جتنے اچھے طریقے سے وضو کرسکتے ہو' وضو کرو اور جتنے اچھے طریقے سے نماز ادا کرسکتے ہو' نماز ادا کرو۔ اُس شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی بات دُہرائی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پھر اس بات کی مانند جواب دیا۔ لیکن اُس شخص نے اپنی غلطی کو بڑا سمجھتے ہوئے اسے کافی نہیں سمجھا' جبکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک اُس کے خیال میں یہ بدلہ کم تھا' اُس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! پھر اُس نے اپنی بات دُہرائی۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور بولے: تمہیں جو بات کہی گئی ہے تم وہ کرو' تم جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو' جتنا اچھی طرح سے کرسکتے ہو اور اچھی طرح سے نماز ادا کرو' جتنے اچھے طریقے سے ادا کرسکتے ہو۔

2243 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الظُّهْرَ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ قَالَ: قَدْ مَضَتْ لَهُ الْعَصْرُ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَيَقُولُ: اِذَا صَلَّى مَعَ قَوْمٍ صَلَاةً، وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ الَّتِي قَبْلَهَا، اَعَادَهُمَا جَمِيعًا، اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَاسِيًا فَهُوَ يُجْزِئُهُ

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جوظہر کی نماز پڑھنی بھول جاتی ہے' یہاں تک کہ عصر کی نماز بھی ادا کر لیتا ہے۔تو وہ فرماتے ہیں: اُس شخص کی عصر کی نماز ادا ہوگئی اور وہ ظہر کی نماز ادا کر لے گا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب اُس شخص نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی ہو اور اُس سے پہلے والی نماز ادا نہ کی ہو تو وہ اُن دونوں کو دُہرائے گا' البتہ اگر وہ بھول گیا' تو پھر یہ اُس کی طرف سے کافی ہوگی۔

2244 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَهُمَا نَائِمَانِ فَقَالَ: اَلَا تُصَلُّوا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَهَا بَعَثَهَا فَانْصَرَفَ عَنْهُمَا، وَهُوَ يَقُوْلُ: (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف: 54)

٭٭ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو یہ دونوں سوئے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا نہیں کی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں تھیں' جب اُس نے بھیجنے کا ارادہ کیا تو بھیج دیا۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے اُن کے پاس سے اُٹھ کر چل دیئے:

''انسان سب سے زیادہ بحث کرنے والا ہے''۔

بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ اَوْ نَسِيَ فَاسْتَيْقَظَ اَوْ ذَكَرَ فِيْ وَقْتِ تُكْرَهُ الصَّلَاةُ

باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے یا نماز بھول جائے اور جب وہ بیدار ہو یا جب اُسے یاد آئے تو وہ ایسا وقت ہو جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے

2245 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طه: 14)

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نماز کو بھول جائے' وہ اُسے اُس وقت ادا کر لے' جب وہ اُسے یاد آئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میرے ذکر کے لیے نماز کو قائم کرو''۔

2246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُصَلِّيهَا حِيْنَ ذَكَرَهَا، وَلَا يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ نَسِيَ صَلَاةً يَوْمَيْنِ يُصَلِّي صَلَاةَ ذٰلِكَ الْيَوْمَيْنِ حِيْنَ يَذْكُرُ: (وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ) (الكهف: 24)

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: آدمی وہ نماز اُس وقت ادا کرے گا' جب اُسے یاد آ جائے گی اور سجدۂ سہو نہیں کرے گا۔عطاء یہ

فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دو دن تک نماز کو بھولا رہا' تو وہ اُن دونوں کی نمازیں ادا کرے گا' جب اُسے یاد آئے گی (کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جب تم بھول جاؤ' تو اپنے پروردگار کا ذکر کرو''۔

2247 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَقُولُ فِي رَجُلٍ نَسِيَ صَلَاةَ النَّهَارِ حَتَّى ذَكَرَهَا بِاللَّيْلِ: لِيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دن کی نماز کو بھول جاتا ہے اور وہ نماز اُسے رات کے وقت یاد آتی ہے' تو وہ فرماتے ہیں: جیسے ہی اُسے وہ یاد آئے گی' وہ اُسے ادا کرلے گا۔

2248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: لِيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: آدمی کو نماز اُس وقت ادا کرلینی چاہیے' جب وہ اُسے یاد آئے۔

2249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: صَلِّهَا حِينَ تَذْكُرُهَا يَعْنِي اِبْرَاهِيمُ وَكُلُّ مَنْ يُذْكَرُ عَنْهُ هٰذَا: وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي وَقْتٍ تُكْرَهُ فِيهِ الصَّلَاةُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم اُسے اُس وقت ادا کرلو' جب وہ تمہیں یاد آجائے' خواہ وہ کوئی ایسا وقت ہو' جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے۔

2250 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ، اَتَاهُمْ فِي بُسْتَانٍ لَهُمْ، فَنَامَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ: فَرَاَيْنَا اَنَّهُ قَدْ كَانَ صَلَّى، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى، فَقَامَ فَتَوَضَّاَ، وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے باغ میں آئے' وہ عصر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم یہ سمجھے کہ شاید وہ نماز ادا کرچکے ہیں' حالانکہ اُنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی' پھر وہ اُٹھے اُنہوں نے وضو کیا اور اُنہوں نے وہ نماز اُس وقت ادا کی' جب سورج غروب ہوچکا تھا۔

2251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ وَلَدِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَنَّهُ نَامَ عَنِ الْفَجْرِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ: فَقُمْتُ فَاُصَلِّيَ فَدَعَانِي فَاَجْلَسَنِي - يَعْنِي كَعْبًا - حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ، ثُمَّ قَالَ: قُمْ فَصَلِّ

٭٭ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: وہ فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ وہ صاحب بیان کرتے ہیں: میں اُٹھا' میں نے نماز ادا کی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا' مجھے اپنے پاس بٹھایا یہاں تک کہ جب سورج نکل آیا اور اچھی طرح روشن ہوگیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُٹھو اور اب نماز ادا کرو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْسَى صَلَاةً فَيَذْكُرُهَا فِيْ وَقْتِ آخَرِ

باب: جب کوئی شخص نماز بھول جائے اور اُسے وہ نماز کسی دوسری نماز کے وقت میں یاد آئے

2252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ صَلَاةً حَتَّى دَخَلَ وَقْتُ الْأُخْرَى، فَخَشِيَ إِنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْأُولَى تَفُوتُهُ هٰذِهِ قَالَ: يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي يَخْشَى فَوْتَهَا، وَلَمْ يُضَيِّعْ مَرَّتَيْنِ

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے' یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اُس نے پہلے والی نماز ادا کی' تو دوسری نماز فوت ہو جائے گی' تو سعید فرماتے ہیں: وہ شخص اس وقت کی نماز کو ادا کرے گا' جس کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے' وہ دومرتبہ نماز کو ضائع نہیں کرے گا۔

2253 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَبِهِ يَأْخُذُ الثَّوْرِيُّ

٭٭ حسن بصری سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

2254 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ الْعِشَاءَ، أَوْ رَقَدَ عَنْهَا حَتَّى كَانَ مَعَ الصُّبْحِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنْ بَدَأَ بِالْعِشَاءِ فَفَاتَهُ الصُّبْحُ قَالَ: فَلْيَبْدَأْ بِالْعِشَاءِ وَإِنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الصُّبْحِ

٭٭ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو عشاء کی نماز پڑھنا بھول جاتا ہے' یا عشاء کے وقت سویا رہ جاتا ہے یہاں تک کہ اُسے صبح کی نماز کے ساتھ ادا کرتا ہے' تو اُن سے کہا گیا: اگر وہ شخص عشاء کی نماز پہلے ادا کر لے' تو صبح کی نماز اُس کی رہ جاتی ہے (تو پھر وہ کیا کرے؟) اُنہوں نے فرمایا: اُسے چاہیے کہ وہ پہلے عشاء کی نماز ادا کرے' اگرچہ اُس کی صبح کی نماز فوت ہو رہی ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَأْتِي الْجَمَاعَةَ لِصَلَاةٍ فَيَجِدُهُمْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا

باب: جب کوئی شخص جماعت کے ساتھ کوئی نماز ادا کرنے کے لیے آتا ہے اور اُن لوگوں کو اُس کے بعد والی نماز ادا کرتے ہوئے پاتا ہے

2255 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ، إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ وَلْيُصَلِّ الْأُخْرَى بَعْدَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے اور پھر اُسے نماز اُس وقت یاد آئے جب وہ امام کے ساتھ (بعد والی) نماز ادا کر رہا ہو' تو جب امام سلام پھیرے' تو پھر وہ اُس نماز کو ادا کر لے' جسے وہ بھول گیا تھا اور دوسری نماز کو

اُس کے بعد ادا کرے۔

2256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ قَالَ: يُصَلِّي قَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ، ثُمَّ الْعَصْرَ وَلَا يُعِيدُ بِمَا صَلَّى حَتَّى يُقَدِّمَ مَا قَدَّمَ اللّٰهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جو شخص کچھ لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرے وہ لوگ عصر کی نماز ادا کر رہے ہوں اور وہ شخص یہ سمجھے کہ شاید ظہر کی نماز ادا کر رہے ہیں' تو زہری کہتے ہیں: وہ نماز پڑھ لے گا' پھر وہ ظہر کی نماز ادا کرے گا' اُس کے بعد عصر کی نماز ادا کرے گا' وہ جو نماز پہلے ادا کر چکا تھا' اُسے دُہرائے گا نہیں' تاکہ وہ اُس چیز کو مقدم رکھے' جسے اللہ تعالیٰ نے مقدم قرار دیا ہے۔

2257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ وَلَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ، وَأَنَا أَحْسَبُ أَنَّهَا الظُّهْرَ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغْتُ عَلِمْتُ أَنَّهَا الْعَصْرُ قَالَ: فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ، ثُمَّ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ، قَالَ: ثُمَّ سَأَلْتُ بِالْمَدِينَةِ، فَكُلُّهُمْ أَمَرَنِي بِالَّذِي فَعَلْتُ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِهَا

✵✵ کثیر بن افلح بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' وہ لوگ عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' میں نے ابھی ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر لی' میں یہ سمجھا کہ یہ ظہر کی نماز ہوگی' جب میں فارغ ہوا تو مجھے پتا چلا کہ یہ تو عصر کی نماز تھی۔ پھر میں نے ظہر کی نماز ادا کی' اُس کے بعد میں نے عصر کی نماز ادا کی۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے مدینہ منورہ میں اس بارے میں دریافت کیا' تو سب لوگوں نے مجھے اسی بات کا حکم دیا جو میں نے کیا تھا۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُس وقت مدینہ منورہ میں موجود تھے۔

2258 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ فِي الْعَصْرِ وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ قَالَ: كَتَبَ اللّٰهُ الظُّهْرَ قَبْلَ الْعَصْرِ، فَلْيُصَلِّ الظُّهْرَ ثُمَّ لِيُصَلِّ الْعَصْرَ قَالَ سُفْيَانُ: وَنَقُولُ نَحْنُ إِذَا صَلَّى مَعَ قَوْمٍ صَلَاةً، وَلَمْ يُصَلِّ الَّتِي قَبْلَهَا أَعَادَهُمَا جَمِيعًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاسِيًا فَهُوَ يُجْزِئُهُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص لوگوں کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے لگتا ہے اور اُس نے ابھی ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تو عصر سے پہلے ظہر کی نماز کو فرض قرار دیا ہے' اس لیے اُسے پہلے ظہر کی نماز پڑھنی چاہیے' پھر عصر کی نماز پڑھنی چاہیے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: جب وہ لوگوں کے ساتھ ایک نماز ادا کر لے اور اُس نے اُس سے پہلی والی نماز ادا نہ کی ہو' تو وہ اُن دونوں نمازوں کو دُہرائے گا' البتہ اگر وہ بھول گیا تھا' تو یہ چیز اُس کے لیے جائز ہوگی۔

2259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: أَدْرَكْتَ الْعَصْرَ فَاجْعَلِ الَّتِي أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ الظُّهْرَ، وَصَلِّ الْعَصْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ: كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر تم عصر کی نماز پاؤ' تو جس نماز کو تم نے امام کے ساتھ پایا ہے' اُسے ظہر کی نماز بنالو اور اُس کے بعد عصر کی نماز ادا کرلو۔ راوی کہتے ہیں: وہ خود ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: وَإِنْ نَسِيَ الْعَصْرَ فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي الْمَغْرِبِ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّهَا فَلْيَجْعَلْهَا الْعَصْرَ قَالَ: وَإِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَمَا فَرَغَ فَلْيُصَلِّ الْعَصْرَ

* عطاء فرماتے ہیں: اگر آدمی عصر کی نماز پڑھنا بھول جاتا ہے اور اُسے یہ بات اُس وقت یاد آجاتی ہے' جب وہ مغرب کی نماز ادا کر رہا ہو' تو پھر وہ مغرب کی نماز ادا نہیں کرے گا' بلکہ اُسے عصر کی نماز بنالے گا۔ راوی کہتے ہیں: لیکن اگر اُسے نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آتا ہے' عصر کی نماز بھی ادا کرنی تھی' تو پھر وہ عصر کی نماز ادا کرلے گا۔

2261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ صَلَاةً حَتَّى يَذْكُرَ فِي الْأُخْرَى قَالَ: فَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى مِنْهَا شَيْئًا أَتَمَّهَا ثُمَّ صَلَّى الْأَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الْحَسَنُ: يَنْصَرِفُ فَيَبْدَأُ بِالْأُولَى، ذَكَرَهُ عَنِ الْحَسَنِ

* قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی نماز ادا کرنا بھول جائے' یہاں تک کہ دوسری نماز کے دوران اُسے وہ نماز یاد آئے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ اُس نماز میں سے کچھ ادا کرچکا ہے' تو اُسے مکمل کرلے گا' پھر پہلے والی ادا کرے گا۔

معمر کہتے ہیں: حسن بصری کہتے ہیں: وہ اس نماز کو ختم کرے گا' پھر پہلے والی نماز پہلے ادا کرے گا' اُنہوں نے یہ بات حسن کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

بَابُ لَا تَكُونُ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ لِشَتَّى

باب: ایک نماز' مختلف نمازیں نہیں بن سکتی

2262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ نَامَ عَنِ الظُّهْرِ حَتَّى كَانَتِ الْعَصْرُ، وَهُوَ إِمَامُ قَوْمٍ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ، وَهُوَ يَقُولُهَا الظُّهْرَ وَهُمُ الْعَصْرَ قَالَ: يُجْزِئُهُ مِنْ صَلَاتِهِ وَيَعْتَمِدُ، وَيُعِيدُونَ الْعَصْرَ

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایک شخص ظہر کی نماز کے وقت سویا رہ جائے' یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہوگیا' وہ اپنی قوم کا امام ہے' پھر وہ اُن لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے اور وہ ظہر کی نماز کی نیت کرتا ہے' جبکہ لوگ عصر کی نماز کی نیت کرتے ہیں' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس امام کی نماز درست ہوگی اور وہ لوگ عصر کی نماز دوبارہ ادا کریں گے۔

2263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَا تَكُونُ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ لِشَتَّى

* ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک نماز' مختلف نمازیں نہیں بن سکتی۔

2264 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ: اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ انْتَهٰى اِلٰى اَهْلِ حِمْصٍ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ، وَهُوَ يَظُنُّ اَنَّهَا الْمَغْرِبُ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً اُخْرٰى، فَاعْتَدَّ بِثَلَاثِ الْمَغْرِبِ وَجَعَلَ الرَّكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: يُعِيدُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

* * قتادہ اور عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حمص کے رہنے والوں کے پاس آئے' وہ لوگ اُس وقت عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ یہ مغرب کی نماز ہے' جب امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے ایک اور رکعت ادا کی' اُنہوں نے تین رکعات کو مغرب شمار کیا اور دو رکعات کو نفل بنالیا' پھر اُنہوں نے اس کے بعد عشاء کی نماز ادا کی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: ایسی صورت میں وہ شخص مغرب اور عشاء کی نمازیں دوبارہ ادا کرے گا۔

2265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ الَّتِي يَدْعُونَهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَؤُمُّهُمْ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اَيْضًا، فَهِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ، وَهِيَ لَهُمْ مَكْتُوبَةٌ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز ادا کرتے تھے' جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں (یعنی عشاء کی نماز ادا کرتے تھے) پھر وہ تشریف لے جاتے تھے اور عشاء کی نماز میں لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور لوگوں کے لیے فرض ہوتی تھی۔

2266 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

2267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ طَاوُسًا قَالَ: اِنْ صَلَّيْتَ فِي بَيْتِكَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فِيهَا فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَاِنْ وَجَدْتَهُمْ فِي الْمَغْرِبِ فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ

* * طاؤس بیان کرتے ہیں: اگر تم اپنے گھر میں نماز ادا کر لیتے ہو اور پھر لوگوں کو وہی نماز ادا کرتے ہوئے پاتے ہو' تو تم اُن کے ساتھ بھی نماز ادا کرلو' اور اگر تم لوگوں کو مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے پاتے ہو' تو ایک رکعت مزید ادا کر کے اُسے جفت کرلو۔

2268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ اِلٰى قِيَامِ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ صَلّٰى مَعَهُمْ، وَاعْتَدَّ الْمَكْتُوبَةَ

قَالَ: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَا تَكُوْنُ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ لِشَيْئَيْنِ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں تراویح ادا کرنے کے لیے آئے اور اُس نے ابھی فرض نماز ادا نہ کی ہو' تو وہ لوگوں کے ساتھ تراویح ادا کر لے اور اُسے فرض نماز شمار کر لے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک نماز متفرق نمازیں نہیں بن سکتیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَى الْقَوْمِ، وَهُمْ فِيْ تَطَوُّعٍ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْعِشَاءَ

باب: جب کوئی شخص کچھ لوگوں کے پاس آئے اور وہ اُس وقت نفل ادا کر رہے ہوں اور اُس شخص نے ابھی عشاء کی نماز ادا نہ کی ہو

2269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً قَالَ: آتِي النَّاسَ فِي الْقِيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: وَقَدْ بَقِيَتْ رَكْعَتَانِ قَالَ: فَاجْعَلْهُمَا مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، قَالَ سُلَيْمَانُ. أَرَأْيًا؟ قَالَ: نَعَمْ، رَأْيًا، قَالَ سُلَيْمَانُ: وَكَيْفَ وَهُمْ فِيْ تَطَوُّعٍ، وَأَنَا فِيْ مَكْتُوبَةٍ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ،

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا: میں رمضان کے مہینے میں تراویح ادا کرنے کے لیے آتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: اُس وقت اُس کی دو رکعات باقی ہیں۔ تو عطاء نے فرمایا: تم انہیں عشاء کی نماز بنالو۔ سلیمان نے کہا: کیا آپ اپنی رائے کی بنیاد پر یہ بات کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! رائے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں۔ سلیمان نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ لوگ نفل پڑھ رہے ہیں اور میں فرض پڑھوں۔ عطاء نے کہا: جماعت کی وجہ سے۔

2270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔

2271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا خَلَطَ الْمَكْتُوبَةَ بِالتَّطَوُّعِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ

* * حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: جب فرض نماز نفل نماز کے ساتھ مل جائے تو وہ کلام کی مانند ہوگی۔

بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

باب: (اُس چیز کی مقدار کا) بیان جسے نمازی سترہ بنا سکتا ہو

2272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: كَانَ مَنْ مَضَى يَجْعَلُونَ مُؤَخِّرَةَ الرَّحْلِ إِذَا صَلَّوْا، قُلْتُ: وَكَمْ بَلَغَكَ؟ قَالَ: قَدْرُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ قَالَ: ذِرَاعٌ قَالَ: وَسَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يُفْتِي بِقَوْلِ عَطَاءٍ

* * عطاء فرماتے ہیں: پہلے لوگ نماز ادا کرتے ہوئے پالان کی پچھلی لکڑی کو سترہ بنا لیتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ تک پہنچنے والی روایت کے مطابق وہ (سترہ) کتنا ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جتنی پالان کی پچھلی لکڑی ہوتی ہے جو ایک بالشت کے برابر ہوتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے سنا ہے۔

2273 - آثارِ صحابہ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ. كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لَا يُصَلِّي إِلَّا إِلَى السُّتْرَةِ قَالَ: وَكَانَ قَدْرُ مُؤَخِّرَةِ رَحْلِهِ ذِرَاعٌ قَالَ: يُصَلِّي، وَكَانَ رُبَّمَا اعْتَرَضَ بَعِيرَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ سترہ کی طرف رُخ کر کے ہی نماز ادا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے پالان کی پچھلی لکڑی ایک بالشت جتنی ہوتی تھی۔ راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات وہ نماز ادا کرتے ہوئے اپنے اونٹ کو چوڑائی کی سمت میں بٹھا کر اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

2274 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَجْعَلُ رَحْلَهُ فِي السَّفَرِ، فَيَجْعَلُ مُؤَخِّرَتَهُ ثُلُثَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، اَوْ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ فَيَجْعَلُهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران پالان رکھا کرتے تھے وہ پالان کی پچھلی لکڑی کے ایک تہائی حصہ کو (سترہ بناتے تھے) جب اُس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی تھی یا پھر یہ کرتے تھے کہ اپنی سواری کو اپنے اور قبلہ کے درمیان بٹھا کر اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

2275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَدْرُ مَا يَجْعَلُ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلُ مُؤَخِّرِ الرَّحْلِ، وَاَنْتَ تُصَلِّي، فَلَا يَضُرُّكَ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ

* قتادہ فرماتے ہیں: آدمی نماز ادا کرتے ہوئے اپنے آگے جو چیز (سترہ کے طور پر) رکھے گا' اُس کی مقدار اتنی ہوگی جتنی پالان کی پیچھے والی لکڑی ہوتی ہے' اگر تم نماز ادا کرتے ہوئے (اُسے سترہ بنا لیتے ہو) تو اُس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔

2276 - حدیث نبوی: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِي صُفْرَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلَا يَضُرُّكَ مَنْ مَرَّ عَلَيْكَ

* مہلب بن ابوصفرہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُن صاحب نے یہ بات بتائی ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تمہارے اور راستے کے درمیان پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر موجود ہو) تو پھر تمہارے سامنے سے گزرنے والا کوئی شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

2277 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ الْحِجَارَةَ فِي الْمَسْجِدِ

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں پتھر رکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

2278 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي اِلَى هَذِهِ الْاَمْيَالِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَكَانَتْ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ كَرِهْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: شَبَّهْتُهَا بِالْاَنْصَابِ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود میل کے نشانات کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہیں کرتے تھے' کیونکہ وہ پتھر سے بنے ہوئے ہوتے تھے۔ اُن سے دریافت کیا گیا: آپ اسے کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بتوں سے مشابہہ محسوس ہوتے ہیں۔

2279 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ سِيرِيْنَ: اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

❊❊ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے اور قبلہ کے درمیان اپنی سواری کو بٹھایا اور پھر (اُس کی طرف رُخ کر کے) مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

2280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: صَلَّى بِنَا ابْنُ عُمَرَ، وَرَاحِلَتُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی' اُن کی سواری اُن کے اور قبلہ کے درمیان موجود تھی۔

2281 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ بِالْعَنَزَةِ مَعَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى، لِاَنْ يُرْكِزَهَا، فَيُصَلِّيَ اِلَيْهَا

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن جب نکلتے تھے' تو آپ کے ساتھ ایک نیزہ ہوتا تھا' اُسے گاڑ دیا جاتا تھا اور آپ اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

2282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى: اَنَّهُ رَاَى سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ يُنِيخُ بَعِيرَهُ فَيُصَلِّيَ اِلَيْهِ

❊❊ ابراہیم بن عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سوید بن غفلہ کو مکہ کے راستے میں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔

2283 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تُحْمَلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَزَةٌ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّيَ اِلَيْهَا، وَاِذَا سَافَرَ حُمِلَتْ مَعَهُ فَيُصَلِّيَ اِلَيْهَا

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ اُٹھا کر لے جایا جاتا تھا' جس کی طرف رُخ کر کے آپ نماز ادا کرتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تھے' تو بھی آپ اُسے ساتھ لے جاتے تھے اور اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

2284 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي اِلٰى بَعِيرِهِ

٭٭ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2285 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيرٍ، ثُمَّ اَخَذَ شَعْرَةً مِنْ ذُرْوَةِ سَنَامِهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِثْلُ هٰذِهِ الشَّعَرَاتِ اِلَّا الْخُمُسُ، ثُمَّ هُوَ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی' پھر آپ نے اُس کی کوہان کی چوٹی کے کچھ بال لے کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالِ فے کے طور پر جو کچھ عطا کیا ہے' اُس میں سے ان بالوں جتنی کوئی چیز بھی (میرے لیے استعمال کرنا) حلال نہیں ہے' سوائے خمس کے اور وہ بھی تم لوگوں کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

2286 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلٰى شَيْءٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَلْيَنْصُبْ عَصًا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخْطُطْ بَيْنَ يَدَيْهِ خَطًّا، وَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ کسی چیز کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے' اگر اُسے کوئی چیز نہیں ملتی' تو وہ لاٹھی کو کھڑا کر لے' اگر لاٹھی بھی نہیں ملتی تو اپنے سامنے لکیر لگا لے' تو اُس کے سامنے سے گزرنے والا کوئی شخص اُسے نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

2287 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَتْ تُحْمَلُ الْحَرْبَةُ مَعَهُ لِاَنْ يُصَلِّيَ اِلَيْهَا

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ اُٹھا کر لے جایا جاتا تھا' تاکہ آپ اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں۔

2288 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2289 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْكَ سُتْرَةٌ، وَاِنْ كَانَتْ اَدَقَّ مِنَ الشَّعْرِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہیں کوئی چیز نقصان نہیں دے گی' جب تمہارے سامنے سترہ موجود ہو' اگرچہ وہ بال سے زیادہ باریک ہو۔

2290 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ قَدْرُ آخِرَةِ الرَّحْلِ - اَوْ قَالَ: مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ - وَاِنْ كَانَ قَدْرَ الشَّعْرَةِ اَجْزَاَهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز موجود ہو' تو یہ کافی ہوگی' خواہ وہ بال جتنی باریک ہو۔

2291 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيِّ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فِيْ جِلَّةِ السَّوْطِ يَعْنِي السُّتْرَةَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھڑی جتنی موٹی' پالان کی پچھلی لکڑی جتنی چیز ہونی چاہیے' یعنی سترہ کے لیے ہونی چاہیے۔

2292 - حدیث نبوی: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي مِنَ الدَّوَابِّ؟ قَالَ: مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ بَيْنَ يَدَيْهِ

٭٭ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: نمازی جانور کے کون سے حصے جتنا سترہ بنائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے درمیان موجود پالان کی پچھلی لکڑی جتنا۔

2293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ: مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ اَوْ عَصًا اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مُؤَخِّرَةُ الرَّحْلِ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: پالان کی پچھلی لکڑی جتنا' یا عصا کو (سترہ بنایا جائے گا) اُس وقت آدمی کے پاس پالان کی پچھلی لکڑی جتنا (ٹکڑا نہ ہو)۔

2294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نَسْتَتِرُ بِالسَّهْمِ وَالْحَجَرِ فِي الصَّلَاةِ - اَوْ قَالَ: كَانَ اَحَدُنَا يَسْتَتِرُ بِالسَّهْمِ وَالْحَجَرِ فِي الصَّلَاةِ -

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نماز کے دوران تیر اور پتھر کو بھی سترہ بنا لیتے تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کے دوران تیر یا پتھر کو سترہ بنا لیتا تھا۔

2295 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ، وَالْحَجَرُ يُجْزِءُ ذٰلِكَ، وَالسَّهْمُ تَغْرِزُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ

٭٭ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نمازی کون سی چیز کو سترہ بنائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: پالان کی پچھلی لکڑی جتنی (کسی چیز کو) یا پتھر بھی تمہارے لیے جائز ہوگا' اور تیر کو بھی تم اپنے آگے

گاڑ سکتے ہو۔

2296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ اِلَى الْعَصَا يَعْرِضُهَا اَوْ اِلٰى قَصَبَةٍ اَوْ اِلٰى سَوْطٍ قَالَ: لَا يُجْزِئُهُ حَتّٰى يَنْصِبَهُ نَصْبًا قَالَ الثَّوْرِيُّ: اَلْخَطُّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْحِجَارَةِ الَّتِيْ فِي الطَّرِيقِ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذِرَاعًا

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے آدمی عصا کو چوڑائی کی سمت میں رکھ کر اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے یا بانس کی طرف یا چھڑی کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے (جبکہ اُسے چوڑائی کی سمت میں رکھا گیا ہو) وہ یہ فرماتے ہیں: یہ جائز نہیں ہے جب تک اُسے کھڑا نہیں کیا جاتا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک راستے میں موجود پتھر کی بجائے لکیر کھینچ کر اُسے سترہ بنالینا زیادہ محبوب ہے جبکہ وہ پتھر ایک بالشت نہ ہو۔

2297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اِذَا كُنْتَ فِيْ فَضَاءٍ مِنَ الْاَرْضِ، وَكَانَ مَعَكَ شَيْءٌ تُرْكِزُهُ فَارْكِزْهُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ شَيْءٌ فَلْتَخْطُطْ خَطًّا بَيْنَ يَدَيْكَ

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب تم کھلی جگہ پر موجود ہو اور تمہارے پاس کوئی چیز بھی ہو تو تم اُسے گاڑ لو تم اُسے اپنے آگے گاڑ دو اور جب تمہارے پاس کوئی چیز نہ ہو تو تم اپنے آگے لکیر کھینچ لو۔

2298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، سُئِلَ عَنِ الْقَصَبَةِ، وَالْقَصَبُ، يَجْعَلُ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ: يَسْتُرُهُ اِذَا كَانَ ذِرَاعًا وَشِبْرًا

* * معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے بانس اور نرکل کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے آدمی کے سامنے رکھ دیا جائے اور وہ اُس وقت نماز ادا کر رہا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس کے لیے سترہ بن جائے گا' جبکہ وہ ایک بالشت یا ایک ہاتھ جتنا ہو۔

2300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ مَعِيَ عَصًا ذِرَاعٌ قَطُّ، مِنْهَا فِي الْاَرْضِ قَدْرُ اَرْبَعِ اَصَابِعٍ، خَالِصُهَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَدْنٰى مِنْ ذِرَاعٍ قَالَ: لَا، حَتّٰى يَكُوْنَ خَالِصُهَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ ذِرَاعٌ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میرے پاس ایک بالشت جتنا عصا ہو' جس کا زمین سے اوپر حصہ چار انگلیوں جتنا ہو اور ایک بالشت سے کم حصہ زمین میں گڑا ہو' تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک زمین کے اوپر والا ایک بالشت نہیں ہوتا' اُس وقت تک (وہ سترہ نہیں بن سکتا)۔

2301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: قَدْرُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ، وَاِنْ يَّكُ مَا بَيْنَ يَدَيْكَ مَا يَسْتُرُكَ اَطْيَبُ لِنَفْسِكَ

٭٭ قاضی شریح فرماتے ہیں: (سترہ) پالان کی پچھلی لکڑی جتنا ہوگا' اگر تمہارے سامنے کوئی ایسی چیز ہوتی ہے جو تمہارے لیے سترہ بن سکتی ہے تو یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

2302 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ ثِقَةٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّي اِلٰى قُلَنْسُوَتِهِ جَعَلَهَا سِتْرًا لَهُ

٭٭ ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی ٹوپی کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنا سترہ بنایا ہوا تھا۔

بَابُ كَمْ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ؟

باب: آدمی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟

2303 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهُمَا

٭٭ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے اور سترہ کے قریب رہے' کیونکہ شیطان اُن دونوں کے درمیان سے گزر جاتا ہے''۔

2304 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: رَاَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا يُصَلِّي لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَنْ صَلَاتِكَ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلٰى سُتْرَةٍ، لَا يَحُوْلُ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَلَاتِهِ

٭٭ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُس کے آگے کوئی سترہ نہیں تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کے آگے بیٹھ گئے' انہوں نے فرمایا: تم جلدی نماز ختم نہ کرنا۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے اور اپنے اور اپنی نماز کے درمیان شیطان کو رکاوٹ نہ بننے دے۔

2305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلٰى سُتْرَةٍ

٭٭ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے''۔

2306 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَجْوَةٌ

* حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس حالت میں نماز ادا نہ کرے کہ اُس کے اور قبلہ کے درمیان کھلی جگہ ہو (یعنی سترہ نہ ہو)۔

2307 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يُصَلِّي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ نَحْوٌ مِنْ سَبْعِ اَذْرُعٍ

* ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُن کے اور اُن کے سترہ کے درمیان تقریباً سات بالشت کا فاصلہ تھا۔

2308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُقَالُ: اَدْنَى مَا يَكْفِيكَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ السَّارِيَةِ ثَلَاثَةُ اَذْرُعٍ

* ابن جریج نقل کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے' تمہارے اور ستون کے درمیان کم از کم تین بالشت کا فاصلہ ہونا چاہیے' تو یہ کافی ہوگا۔

2309 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِفَتًى وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ عُمَرُ: فَتًى، يَا فَتًى ثَلَاثًا، حَتَّى رَاَى عُمَرُ اَنَّهُ قَدْ عَرَفَ صَوْتَهُ: تَقَدَّمْ اِلَى السَّارِيَةِ، لَا يَتَلَعَّبِ الشَّيْطَانُ بِصَلَاتِكَ، فَلَسْتُ بِرَاْيٍ اَقُوْلُهُ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک نوجوان کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نوجوان! اے نوجوان! اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کہا' یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہوا کہ وہ اُن کی آواز پہچان چکا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: ستون کی طرف بڑھ جاؤ' تا کہ شیطان تمہاری نماز کے ساتھ نہ کھیلے' یہ میں اپنی رائے سے نہیں کہہ رہا' بلکہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

2310 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِي يَقْطَعُ صَلَاتَكَ قَدْرُ حَجَرٍ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَكَ

* عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب تمہارے اور تمہاری نماز کو منقطع کرنے والے کے درمیان ایک پتھر جتنا (سترہ) ہو' تو تمہاری نماز منقطع نہیں ہوگی۔

2311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ يَلِيهِ فَهُوَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَكَ

* قتادہ بیان کرتے ہیں: جب وہ آدمی کے قریب ہو' تو پھر یہ چیز تمہاری نماز کو منقطع نہیں کرے گی۔

2312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَوْقَ سَطْحٍ يَمُرُّ عَلَيْكَ النَّاسُ، فَكُنْتَ حَيْثُ لَا يُرَى النَّاسُ اِذَا مَرُّوا قَالَ سُفْيَانُ: فَيَكُوْنُ الَّذِي يَمْنَعُكَ مِنْ اَنْ تَرَاهُمْ

الَّذِی یَسْتُرُكَ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہو اور کسی بلند جگہ پر ہو اور لوگ تمہارے سامنے سے گزریں اور تم ایسی حالت میں ہو کہ تم لوگوں کو گزرتے ہوئے نہ دیکھ سکتے ہو تو سفیان فرماتے ہیں: وہ چیز جو لوگوں کو دیکھنے میں تمہارے لیے رکاوٹ بن رہی ہے وہ تمہارا سترہ شمار ہوگی۔

بَابُ سُتْرَةِ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ وَرَاءَهُ

باب: امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے سترہ شمار ہوگا

2313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ اِلٰى عَصًا خَالِصًا عَلَى الْاَرْضِ ذِرَاعٌ اَوْ اَكْثَرُ، وَوَرَائِى ثَلَاثُونَ رَجُلًا، فَالصَّفُّ طَالِعٌ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، اَيَكْفِينِى وَاِيَّاهُمْ مِمَّا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَاَجَازَ اَمَامَهُمْ وَوَرَائِى؟ قَالَ: يَقْطَعُ صَلَاتَهُمْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں عصا کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتا ہوں جو زمین سے ایک بالشت یا اس سے زیادہ اونچا ہوتا ہے میرے پیچھے تیس آدمی موجود ہوں صف اِس طرف سے بھی نکلی ہوئی ہے اور اُس طرف سے بھی نکلی ہوئی ہے تو کیا آگے سے گزرنے والوں کے لیے یہ سترہ میرے لیے اور اُن لوگوں کے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر اُن کا امام میرے پیچھے سے گزر جائے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ اُن کی نماز کو منقطع کر دے گا۔

2314 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ بِالْعَنَزَةِ، فَغَرَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ، فَصَلَّى اِلَيْهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، يَمُرُّ وَرَاءَهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَاَخْبَرَنِي عَنِ الثَّوْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: فَصَلَّى بِنَا اِلَيْهَا

❊❊ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نیزہ لے کر نکلے اور اُنہوں نے اُس نیزہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھلے میدان میں گاڑ دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نیزے کی طرف رُخ کر کے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں' اُس نیزے کے دوسری طرف سے کتے' گدھے اور خواتین گزر رہے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف رُخ کر کے ہمیں نماز پڑھائی''۔

2315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي صُفُوفًا خَلْفَ عُمَرَ، فَصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاِنَّ الظَّعَائِنَ لَتَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ صَلَاتَهُ

٭٭ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے اور اُن کے سامنے نیزہ گاڑا ہوتا تھا' خواتین اُن کے سامنے سے گزر جاتی تھیں تو یہ چیز اُن کی نماز کو منقطع نہیں کرتی تھی۔

2316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: اِنْ كَانَ عُمَرُ رُبَّمَا يَرْكِزُ الْعَنَزَةَ فِيُصَلِّيَ اِلَيْهَا، وَالظَّعَائِنُ يَمُرُّوْنَ اَمَامَهُ

٭٭ اسود بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نیزہ گاڑ دیا جاتا' تو وہ اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے اور خواتین اُن کے آگے سے گزر رہی ہوتی تھیں۔

2317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ وَرَاءَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ آخُذُ، وَهُوَ الْاَمْرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امام کا سترہ اُس کے پیچھے والوں کے لیے بھی سترہ شمار ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں اس کے مطابق فتویٰ دیتا ہے اور یہ وہ معاملہ ہے جس پر لوگوں کا اتفاق ہے۔

2318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: صَلَّى الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ بِاَصْحَابِهِ وَقَدْ رَكَزَ بَيْنَ يَدَيْهِ رُمْحًا، فَمَرَّ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ كَلْبٌ اَوْ حِمَارٌ، فَانْصَرَفَ اِلَى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتِي، وَلٰكِنَّهُ قَطَعَ صَلَاتَكُمْ فَاَعَادَ بِهِمُ الصَّلَاةَ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے اپنے آگے نیزہ گاڑ لیا' اُن لوگوں کے آگے سے کتے اور گدھے گزرتے رہے' اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: انہوں نے میری نماز کو منقطع نہیں کیا لیکن تمہاری نماز کو منقطع کر دیا ہے۔ تو اُنہوں نے اُن لوگوں کو نماز دُہرانے کا کہا۔

2319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوِ الْحَسَنِ اَوْ كِلَيْهِمَا قَالَ: اِذَا مَرَّ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاةَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ، وَلَا يَقْطَعُ مَا وَرَاءَهُمْ مِنَ الصُّفُوفِ

٭٭ قتادہ یا شاید حسن بصری' یا شاید دونوں یہ بیان کرتے ہیں: جب لوگوں کے سامنے سے وہ چیز گزر رہے' جو نماز کو منقطع کر دیتی ہے' تو وہ پہلی صف والوں کی نماز کو منقطع کرے گی' پیچھے کی صفوں والوں کی نماز کو منقطع نہیں کرے گی۔

2320 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ بِالنَّاسِ فِي سَفَرٍ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، فَمَرَّتْ حَمِيرٌ بَيْنَ يَدَيْ اَصْحَابِهِ، فَاَعَادَ بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَالُوْا: اَرَادَ اَنْ يَّصْنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، اِذَا صَلَّى بِاَصْحَابِهِ الْغَدَاةَ اَرْبَعًا، ثُمَّ قَالَ: اَزِيْدُكُمْ قَالَ: فَلَحِقْتُ الْحَكَمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَوَقَفَ حَتّٰى تَلَاحَقَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: اِنِّي اَعَدْتُ بِكُمُ الصَّلَاةَ مِنْ اَجْلِ الْحُمُرِ الَّتِي مَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، فَضَرَبْتُمُوْنِي مَثَلًا لِابْنِ اَبِي مُعَيْطٍ، وَاِنِّي اَسْاَلُ

اللّٰہَ اَنْ یُحْسِنَ تَسْیِیرَکُمْ، وَاَنْ یُحْسِنَ بَلَاغَکُمْ، وَاَنْ یَنْصُرَکُمْ عَلٰی عَدُوِّکُمْ، وَاَنْ یُفَرِّقَ بَیْنِی وَبَیْنَکُمْ قَالَ: فَمَضَوْا فَلَمْ یَرَوْا فِیْ وُجُوْهِهِمْ ذٰلِكَ اِلَّا مَا یُسَرُّوْنَ بِهٖ، فَلَمَّا فَرَغُوا مَاتَ

* * عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کے دوران لوگوں کو نماز پڑھائی' اُن کے سامنے نیزہ گڑا ہوا تھا' اُن کے ساتھیوں کے آگے سے ایک چھوٹا گدھا گزرا تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو نماز دُہرانے کے لیے کہا' تو اُن کے ساتھیوں نے کہا: یہ اُسی طرح کرنا چاہ رہے ہیں' جس طرح ولید بن عقبہ نے کیا تھا' اُس نے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز چار مرتبہ پڑھائی تھی' پھر اُس نے کہا تھا: ابھی میں تمہیں مزید پڑھاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' میں نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو وہ ٹھہر گئے' یہاں تک کہ وہ لوگوں سے آ کر ملے اور بولے: میں نے اُس گدھے کی وجہ سے تمہیں نماز دُہرانے کے لیے کہا تھا' جو تمہارے آگے سے گزرا تھا اور تم لوگوں نے مجھے ابن ابومعیط کے مشابہہ قرار دے دیا ہے' میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے سفر کو بہتر کرے اور تمہاری منزل تک پہنچنے کو بہتر کرے اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد کرے اور مجھے تم سے جدا کر دے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور اُن لوگوں نے پسندیدہ صورتِ حال کا سامنا کیا' لیکن جب وہ اپنی مہم سے فارغ ہوئے تو حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔

2321 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ غَیْرُ وَاحِدٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا هُوَ یُصَلِّی بِالنَّاسِ اِذْ مَرَّتْ بَهْمَةٌ اَوْ عَنَاقٌ لِیُجِیزَ اَمَامَهُ، فَجَعَلَ یَدْنُو مِنَ السَّارِیَةِ، وَیَدْنُو، حَتّٰی سَبَقَهَا، فَاَلْصَقَ بَطْنَهُ بِالسَّارِیَةِ، فَمَرَّتْ بَیْنَهُ وَبَیْنَ النَّاسِ فَلَمْ یَاْمُرِ النَّاسَ بِشَیْءٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهٖ نَاْخُذُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے کئی حضرات نے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے' بعض اوقات آپ کے سامنے سے بکری یا بھیڑ کا بچہ گزرنا چاہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ستون کے قریب ہو جاتے تھے اور مزید قریب ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ آپ اُس سے پہلے ستون کے پاس پہنچ کر اپنا پیٹ اُس کے ساتھ لگا لیتے تھے' تو وہ بکری کا بچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کے درمیان سے گزرتا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کوئی حکم نہیں دیتے تھے (یعنی نماز دُہرانے کا حکم نہیں دیتے تھے)۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّی

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے والے کا حکم

2322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، وَمَالِكٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیدٍ قَالَ: اَرْسَلَنِیْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ اِلٰی اَبِیْ جُهَیْمٍ الْاَنْصَارِیِّ اَسْاَلُهُ: مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّی؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ: لَاَنْ یَقِفَ فِیْ مَقَامِهٖ اَرْبَعِینَ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّی قَالَ:

فَلَا اَدْرِی اَقَالَ اَرْبَعِینَ سَنَةً اَوْ قَالَ اَرْبَعِینَ یَوْمًا

✻✻ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابوجہیم انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں اُن سے دریافت کروں کہ آپ نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کیا سنا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی چالیس تک اپنی جگہ پر کھڑا رہے' یہ اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ نمازی کے آگے سے گزرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے چالیس سال کہا تھا' یا چالیس دن کہا تھا۔

2323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُخْسَفَ بِهِ الْاَرْضُ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ مُصَلٍّ

✻✻ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ پتا چل جائے کہ اُس کو کتنا گناہ ہو گا؟ تو اُس کے لیے زمین میں دھنسایا جانا' اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔

2322-صحيح البخاري، كتاب الصلاة، ابواب سترة المصلي، باب اثم المار بين يدي المصلي، حديث:497، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلي، حديث:816، صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ، جماع ابواب سترة المصلي، باب التغليظ في المرور بين المصلي، حديث:782، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان ايجاب تقدم المصلي الى سترة، حديث:1095، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الزجر عن المرور بين يدي المصلي، حديث:2397، موطا مالك، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب التشديد في ان يمر احد بين يدي المصلي، حديث:366، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب كراهية المرور بين يدي المصلي، حديث:1436، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، تفريع ابواب السترة، باب ما ينهى عنه من المرور بين يدي المصلي، حديث:608، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب المرور بين يدي المصلي، حديث:941، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في كراهية المرور بين يدي المصلي، حديث: 316، السنن الصغرى، كتاب القبلة، التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته، حديث:752، السنن الكبرى للنسائي، سترة المصلي، التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته، حديث:817، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عنه' حديث:71، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب ما يجوز من العمل في الصلاة، باب اثم المار بين يدي المصلي، حديث:3215، مسند احمد بن حنبل. مسند الشاميين، حديث ابي جهيم بن الحارث بن الصمة، حديث:17226، مسند الحميدي، احاديث زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه، حديث:788، مسند عبد بن حميد، حديث زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه، حديث:283، البحر الزخار مسند البزار، ما اسند زيد بن خالد الجهني ، حديث:3193، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:265، المعجم الكبير للطبراني، باب الزاي من اسمه زيد، زيد بن خالد الجهني يكنى ابا طلحة ويقال ابو محمد ويقال، بسر بن سعيد ، حديث:5084

2324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، كَانَ يَقُومُ حَوْلًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو پتا چل جائے کہ اُسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو ایک سال تک کھڑے رہنا اُس کے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہوگا (کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے) جبکہ نمازی کے آگے سترہ موجود نہ ہو۔

2325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّي، فَإِنْ اَبَى إِلَّا اَنْ تُقَاتِلَهُ فَقَاتِلْهُ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہو تو کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دو اور اگر وہ شخص جھگڑا کیے بغیر نہیں مانتا تو تم اُس کے ساتھ جھگڑا کرو۔

2326 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ وَهُوَ يُصَلِّي لَا يَدَعُ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا کر رہے ہوتے تھے تو کسی شخص کو اپنے آگے سے نہیں گزرنے دیتے تھے۔

2327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَتْرُكُ شَيْئًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، وَلَا يَمُرُّ هُوَ بَيْنَ يَدَيِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھنے کے دوران کسی بھی چیز کو اپنے آگے سے نہیں گزرنے دیتے تھے اور نہ ہی وہ مردوں اور خواتین کے درمیان میں سے گزرتے تھے۔

2328 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يُصَلِّي إِذْ جَاءَهُ شَابٌّ يُرِيدُ اَنْ يَمُرَّ قَرِيبًا مِنْ سُتْرَتِهِ، وَاَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ مَرْوَانُ قَالَ: فَدَفَعَهُ اَبُو سَعِيدٍ حَتّٰى صَرَعَهُ قَالَ: فَذَهَبَ الْفَتٰى حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ، فَقَالَ: هَا هُنَا شَيْخٌ مَجْنُونٌ دَفَعَنِي حَتّٰى صَرَعَنِي قَالَ: هَلْ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ تَدْخُلُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُو سَعِيدٍ، فَقَالَ مَرْوَانُ لِلْفَتٰى: هَلْ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هُوَ هٰذَا الشَّيْخُ؟ قَالَ مَرْوَانُ لِلْفَتٰى: اَتَعْرِفُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: هٰذَا صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَرَحَّبَ بِهِ مَرْوَانُ وَاَدْنَاهُ حَتّٰى قَعَدَ قَرِيبًا مِنْ مَجْلِسِهِ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا الْفَتٰى يَذْكُرُ اَنَّكَ دَفَعْتَهُ حَتّٰى صَرَعْتَهُ قَالَ: مَا فَعَلْتُ؟ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّمَا دَفَعْتُ شَيْطَانًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا اَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَبَيْنَ سُتْرَتِكَ فَرُدَّهُ، فَإِنْ اَبَى فَادْفَعْهُ، فَإِنْ اَبَى فَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک نوجوان آیا اور اُن کے سترہ کے قریب سے گزرنے لگا' اُن دنوں مدینہ منورہ کا گورنر مروان تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُسے پیچھے کیا یہاں تک کہ گرا دیا' تو وہ نوجوان گرا' وہ مروان کے پاس پہنچ گیا اور بولا: یہاں ایک پاگل بوڑھا ہے' اُس نے مجھے پیچھے دھکا دے کر گرا دیا ہے۔ مروان نے دریافت کیا: کیا تم اُسے پہچانتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: انصار جمعہ کے دن مروان کے پاس آیا کرتے تھے' جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' مروان کے ہاں آئے تو مروان نے اُس نوجوان سے دریافت کیا: کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! یہی وہ بزرگوار ہیں! مروان نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! مروان نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' پھر مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اور انہیں اپنے قریب کر لیا اور اُن کے قریب ہو کر بیٹھا۔ اُس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس نوجوان نے یہ بات ذکر کی ہے' آپ نے اسے دھکا دے کر گرا دیا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو ایسا نہیں کیا' مروان نے دوبارہ واقعہ بیان کیا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو شیطان کو دھکا دیا تھا۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص تمہارے اور تمہارے سترہ کے درمیان سے گزرنے کی کوشش کرے تو تم اُسے پیچھے کرو' اگر وہ نہیں مانتا تو اُسے دھکا دو اور اگر وہ نہیں مانتا تو اُس کی پٹائی کرو کیونکہ وہ شیطان ہوگا''۔

2329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ قَالَ: ذَهَبَ ذُو قَرَابَةٍ لِمَرْوَانَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَنَهَاهُ فَدَفَعَهُ، فَشَكَاهُ اِلٰى مَرْوَانَ، فَقَالَ لِاَبِيْ سَعِيدٍ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَحَدًا اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ اَيْدِينَا، فَاِنْ اَبٰى اَنْ نَدْفَعَهُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے آگے سے مروان کے ایک رشتے دار نے گزرنے کی کوشش کی' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اُسے روکا اور اُسے پرے کیا تو اُس آدمی نے مروان کے سامنے شکایت کر دی۔ مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے' ہم (نماز پڑھنے کے دوران) کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دیں اور اگر وہ نہیں مانتا تو ہم اُسے دھکا دیں۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید اس کی مانند کوئی اور کلمہ ہے)

2330 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ بَنِيْ مَرْوَانَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَدَفَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: فَشَكٰى اِلٰى مَرْوَانَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَوْ اَبٰى لَاَخَذْتُ بِشَعْرِهِ

٭٭ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بنو مروان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے آگے

سے گزر را' وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اُسے پرے کیا' اُس نے مروان کے سامنے شکایت کی' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مروان کے سامنے یہ حدیث ذکر کی اور بولے: اگر یہ نہ مانتا' تو میں نے اس کے بال پکڑ لینے تھے۔

2331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسَى يُحَدِّثُ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَرَادَ دَاوُدُ بْنُ مَرْوَانَ اَنْ يُجِيزَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ سَعِيدٍ، وَهُوَ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ لَهُ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيرُ النَّاسِ بِالْمَدِينَةِ، فَرَدَّهُ، فَكَاَنَّهُ اَبَى، فَلَهَزَ فِيْ صَدْرِهِ فَذَهَبَ الْفَتَى اِلَى اَبِيْهِ فَاَخْبَرَهُ، فَدَعَا مَرْوَانُ اَبَا سَعِيدٍ، وَهُوَ يَظُنُّ اَنَّهُ لَهَزَهُ مِنْ اَجْلِ حُلَّتِهِ قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْدُدْهُ، فَاِنْ اَبَى فَجَاهِدْهُ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: داؤد بن مروان نے یہ ارادہ کیا کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے آگے سے گزرے' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' اُنہوں نے اُس وقت اپنا حُلّہ پہنا ہوا تھا' مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کا گورنر تھا' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے داؤد کو پرے کیا' داؤد نہیں مانا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اُس کے سینہ پر ہاتھ مارا' وہ نوجوان اپنے باپ کے پاس گیا اور اُسے اس بارے میں بتایا تو مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ یہ سمجھ رہا تھا' شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنے حُلّے کی وجہ سے اُسے ہاتھ مارا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! (میں نے ایسا کیا ہے) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم ایسے شخص کو پرے کرو اور اگر وہ نہیں مانتا تو اُس کے ساتھ جھگڑا کرو۔

2332 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ فَاَبْصَرُوْا حِمَارًا، فَبَعَثُوا رَجُلًا فَرَدَّهُ

✽✽ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا' لوگوں کی نظر ایک گدھے پر پڑی تو اُنہوں نے ایک شخص کو بھیج کر اُسے پرے کروا دیا۔

2333 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ اَعْلَى الْوَادِيْ يُرِيْدُ اَنْ يُصَلِّيَ، قَدْ قَامَ وَقُمْنَا، اِذْ خَرَجَ حِمَارٌ مِنْ شِعْبِ اَبِيْ دَبٍّ، شِعْبِ اَبِيْ مُوْسَى، فَاَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُكَبِّرْ، وَاَجَازَ اِلَيْهِ يَعْقُوبُ بْنُ زَمْعَةَ، اَخُو بَنِيْ اَسَدٍ حَتَّى رَدَّهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی وادی کے بالائی حصہ میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے لگے' آپ کھڑے ہوئے ہم بھی کھڑے ہوئے' اسی دوران ابوموسیٰ کی گھاٹی کے کسی حصہ میں سے ایک گدھا نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رُک گئے' آپ نے تکبیر نہیں کہی۔ یعقوب بن زمعہ جن کا تعلق بنو اسد سے تھا'

وہ بڑھ کر اُس کے پاس گئے اور اُنہوں نے اُسے واپس بھگا دیا۔

2334 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: جَاءَ كَلْبٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعَصْرِ لِيَمُرَّ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُمَّ احْبِسْهُ، فَمَاتَ الْكَلْبُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّكُمْ دَعَا عَلَيْهِ؟ قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ دَعَا عَلٰى اُمَّةٍ مِنَ الْاُمَمِ لَاسْتُجِيبَ لَهُ

* عبدالکریم جزری طائف سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک کتا آیا' نبی اکرم ﷺ اُس وقت لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے' وہ لوگوں کے آگے سے گزرنے لگا تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اے اللہ! اسے روک لے! اسی دوران وہ کتا مر گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: کس نے اس کے خلاف دعائے ضرر کی تھی؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ ایک پوری اُمت کے خلاف بھی دعائے ضرر کرتا تو اس شخص کی دعا قبول ہوتی تھی۔

2335 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ اَبَا الْعَلَاءِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ - اَوْ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ - يُصَلِّي وَهُوَ يَدْرَاُ شَاةً اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

* ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نماز ادا کر رہے تھے اور وہ ایک بکری کو اپنے آگے سے گزرنے سے روک رہے تھے۔

2336 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: مَرَرْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَظَنَّ اَنِّي اَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَثَارَ ثَوْرَةً اَفْزَعَنِي، وَنَحَّانِي

* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرا' اُنہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید اُن کے آگے سے گزرنے لگا ہوں' تو اُنہوں نے یوں مجھے گھورا کہ مجھے ڈرا دیا اور مجھے ایک طرف کر دیا۔

2337 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: ذَهَبْتُ اَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عُمَرَ، وَهُوَ جَالِسٌ يُصَلِّي قَالَ: فَانْتَهَرَ، وَكَانَ شَدِيدًا عَلٰى مَنْ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ

* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آگے سے گزرنے لگا' وہ اُس وقت بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُنہوں نے غصہ سے دیکھا' وہ اپنے آگے سے گزرنے والے شخص پر بہت سختی کرتے تھے۔

2338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَجَعَلَ يَهْوِي بِيَدَيْهِ قُدَّامَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ حِينَ انْصَرَفَ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلَيَّ شَرَارَ النَّارِ لِيَفْتِنَنِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَلَوْ اَخَذْتُهُ مَا

انْفَلَتَ مِنِّي حَتّٰى يُرْبَطَ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ

✻✻ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' نماز پڑھانے کے دوران ہی آپ نے اپنا ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان نے مجھ پر آگ کے کچھ انگارے ڈالنے کی کوشش کی تھی' تاکہ مجھے نماز سے غافل کر دے' تو میں اُس کی طرف بڑھا تھا' اگر میں اُسے پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے خود کو نہیں چھڑوا سکتا تھا' یہاں تک کہ اُسے مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا' اور اہلِ مدینہ کے بچے اُسے دیکھتے۔

2339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجُلٍ يُصَلِّي بِغَيْرِ سُتْرَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ وَالْمَمْرُورُ عَلَيْهِ مَاذَا عَلَيْهِمَا مَا فَعَلَا

✻✻ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کر رہا تھا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گزرنے والے شخص اور جس کے آگے سے گزرا گیا ہو' اُن دونوں کو یہ پتا چل جائے کہ اُن دونوں کو کتنا گناہ ہوگا' تو وہ دونوں ایسا نہ کریں۔

2340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَفْعَلْ، فَاِنَّ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي اَنْقَصُ اَجْرًا مِنَ الْمُمَرِّ عَلَيْهِ

✻✻ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' تو اُس کے آگے سے کوئی نہ گزرے' تو اُسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا شخص' اُس شخص کے اجر میں کمی کر دیتا ہے' جس کے آگے سے گزرا گیا ہے۔

2341 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادَرَ هِرًّا اَوْ هِرَّةً الْقِبْلَةَ

✻✻ ابومجلز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کی طرف بڑھے تھے' جو قبلہ کی سمت میں (آپ کے آگے سے گزرنا چاہ رہی تھی)۔

2342 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا اَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَدَعْهُ، فَاِنَّهُ يَطْرَحُ شَطْرَ صَلَاتِكَ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تمہارے آگے سے گزرنا چاہتا ہو اور تم اُس وقت نماز ادا کر رہے ہو' تو تم اُسے نہ گزرنے دو' کیونکہ اس طرح تمہاری نصف نماز ضائع ہو جائے گی۔

2343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا جَاوَزَكَ الْمَارُّ فِيْ صَلَاتِكَ فَلَا تَرُدَّهُ مَرَّةً اُخْرَى، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَعْمَرًا، فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى الْحَسَنَ يُصَلِّي، فَمَرَّ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّهُ، وَقَدْ اَجَازَ اِجَازَةً

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: تمہاری نماز کے دوران جب کوئی شخص تمہارے آگے سے گزرنے لگے' تو تم اُسے دوسری مرتبہ میں واپس نہ کرو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو سنائی تو اُنہوں نے کہا: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو دیکھا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے' ایک شخص نے اُن کے آگے سے گزرنا چاہا تو اُنہوں نے اُسے پرے کیا' لیکن وہ شخص اُن کے آگے سے گزر گیا۔

2344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَذَبَهُ بَعْدَ مَا اَرَادَ اَنْ يُجِيزَ حَتّٰى رَجَعَ

✵✵ عبداللہ بن عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص سالم بن عبداللہ کے آگے سے گزرا' تو اُنہوں نے اُس کے گزر جانے کے بعد بھی اُسے کھینچ لیا اور واپس کیا۔

2345 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تَدَعْهُ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنَّ مَعَهُ شَيْطَانَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: تم اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہ دو' کیونکہ اُس کے ساتھ شیطان ہوگا۔

بَابُ مَنْ صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ

باب: جو شخص سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کرے

2346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الْجَفَاءِ: اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَنْ يَبُولَ قَائِمًا، وَاَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَا يُجِيبُ، وَاَنْ يَمْسَحَ التُّرَابَ مِنْ وَجْهِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَاَنْ يُؤَاكِلَ غَيْرَ اَهْلِ دِينِهٖ

✵✵ ابواسحاق فرماتے ہیں: پانچ چیزیں جفاء کا حصہ ہیں: ایک یہ کہ آدمی مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو اور لوگ اُس کے آگے سے گزر رہے ہوں' یہ کہ آدمی کھڑا ہو کر پیشاب کرے' یہ کہ نماز کھڑی ہو چکی ہو اور آدمی مسجد کے پہلو میں موجود ہو لیکن نماز میں شریک نہ ہو' ایک یہ کہ آدمی نماز کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے اپنے چہرے سے مٹی صاف کر لے اور ایک یہ کہ آدمی کسی دوسرے دین سے تعلق رکھنے والے شخص کے ساتھ کھائے پیئے۔

بَابُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

باب: کون سی چیز نماز کو منقطع کر دیتی ہے؟

2347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَاذَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ، وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کون سی چیز نماز کو منقطع کر دیتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حیض والی عورت اور کالا کتا۔

2348 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ - قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ - فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ: مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ؟ فَقَالَ: اَمَا اِنِّي قَدْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: اِنَّهُ شَيْطَانٌ

* * حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کالا کتا نماز کو منقطع کر دیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: حیض والی عورت بھی (نماز کو منقطع کر دیتی ہے)۔ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کالے کتے کا کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: وہ شیطان ہوتا ہے۔

2349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمُصَلِّي لَا يُصَلِّي اِلٰى سُتْرَةٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْكَ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

* * عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: جب کوئی نمازی سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کرے تو اگر تم اُس کے آگے سے گزر جاتے ہو تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

2350 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ، وَالْحِمَارُ، وَالْمَرْاَةُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''کتا' گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں''۔

2351 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2352 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ، وَالْخِنْزِيرُ، وَالْيَهُودِيُّ، وَالنَّصْرَانِيُّ، وَالْمَجُوسِيُّ، وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: کتا' خنزیر' یہودی' عیسائی' مجوسی اور حیض والی عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو قطع کر دیتے ہیں۔

2353 - آثارِ صحابہ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ ایک اور سند کے ساتھ یہی بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَاَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ، وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور کالا کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں۔

2355 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ الْبَهِيْمُ شَيْطَانٌ، وَهُوَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کالا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے اور یہ نماز کو منقطع کر دیتا ہے۔

2356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَقْطَعُ الْمَرْاَةُ صَلَاةَ الْمَرْاَةِ قَالَ: وَسُئِلَ قَتَادَةُ: هَلْ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْجَارِيَةُ الَّتِیْ لَمْ تَحِضْ؟ قَالَ: لَا

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: عورت' عورت کی نماز کو منقطع نہیں کرتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے سوال کیا گیا کہ ایسی لڑکی جسے ابھی حیض نہ آیا ہو' کیا وہ نماز منقطع کر دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2357 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَجَزْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْتَدِفِينَ اَتَانًا، وَهُوَ يُصَلِّیْ يَوْمَ عَرَفَةَ لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مِمَّنْ يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرے ہم ایک گدھی پر آگے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن نماز ادا کر رہے تھے' ہمارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو ہمارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان رکاوٹ بنتی۔

2358 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا وَنَحْنُ فِیْ بَادِيَةٍ لَنَا، فَقَامَ يُصَلِّیْ - اَرَاهُ قَالَ: الْعَصْرَ - وَبَيْنَ

يَدَيْهِ كَلْبَةٌ لَنَا وَحِمَارٌ يَرْعَى، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا شَيْءٌ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا

✲✲ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے تشریف لائے' ہم اُس وقت ویرانے میں اپنی رہائشی جگہ پر موجود تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہماری ایک کتیا موجود تھی اور ایک گدھا بھی چل رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن دونوں (یعنی کتیا اور گدھے) کے درمیان کوئی چیز ایسی نہیں تھی' جو درمیان میں رکاوٹ بنتی۔

2359 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ - أَوْ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ - وَهُوَ يُصَلِّي وَأَنَا وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مُرْتَدِفَانِ أَتَانًا فَقَطَعْنَا الصَّفَّ، وَنَزَلْنَا عَنْهَا، ثُمَّ وَصَلْنَا الصَّفَّ، وَالْأَتَانُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما گدھی پر آگے پیچھے بیٹھ کر آئے' ہم ایک صف کے آگے سے گزرے اور پھر اُس گدھی سے اُتر گئے اور جا کے صف میں مل گئے جبکہ وہ گدھی لوگوں کے سامنے چلتی رہی لیکن اس نے ان لوگوں کی نماز کو منقطع نہیں کیا۔

2360 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: ذُكِرَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقِيلَ لَهُ: الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ) (فاطر: 10)، فَمَا يَقْطَعُ هٰذَا؟

✲✲ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ کون سی چیز نماز کو منقطع کرتی ہے؟ تو اُن کے سامنے یہ بات بیان کی گئی ہے' عورت اور کتا ایسا کرتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور نیک عمل اُس کی طرف اُٹھتا ہے''۔

تو اس کو کس نے منقطع کر دیا؟

2361 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَأْ عَنْ نَفْسِكَ مَا اسْتَطَعْتَ

✲✲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی' البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے تم کسی چیز کو اپنے سے پرے کرنے کی کوشش کرو (یعنی نماز کے دوران اپنے آگے سے گزرنے نہ دو)۔

2362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُجِيزَ، أَمَامَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا يَضُرُّكَ لَوِ ارْتَدَدْتَ حِيْنَ رَدَّكَ؟ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى حُمَيْدٍ، فَقَالَ لَهُ: مَا ضَرَّكَ لَوْ أَجَازَ أَمَامَكَ؟ إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ إِلَّا الْكَلَامُ وَالْإِحْدَاثُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمید کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی' تو وہ اُسے ساتھ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے' اُنہوں نے اُس شخص سے کہا: جب اس نے تمہیں پیچھے کیا تھا' تو تمہیں کیا نقصان ہو رہا تھا' تم پیچھے کیوں نہیں ہوئے؟ پھر وہ حمید کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے کہا: تمہیں کیا نقصان ہو رہا تھا' اگر یہ تمہارے آگے سے گزر رہا تھا؟ نماز کو کوئی بھی چیز منقطع نہیں کرتی' صرف بات چیت کرنا یا حدث لاحق ہونا (نماز کو منقطع کرتے ہیں)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اُس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام ابراہیم منقول ہے۔

2363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ قَالَ: وَرُبَّمَا رَأَيْتُ الرَّجُلَ نَهَيْتُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ عَامِرٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُمْشِيهِ بَيْنَ يَدَيْهِ

✽✽ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کوئی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات میں کسی شخص کو دیکھتا تو اُسے امام شعبی کے آگے سے گزرنے سے روکتا جب وہ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' لیکن وہ خود اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے آگے سے گزار دیتے تھے۔

2364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَمَّنْ سَمِعَهُ ابْنُ صَالِحٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْكُفْرُ بِاللَّهِ، لَا يَقْطَعُهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَا حِمَارٌ، إِلَّا أَنَّ الرَّجُلَ يُكْرَهُ أَنْ تَمْشِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نماز کو صرف اللہ تعالیٰ کا کفر منقطع کر دیتا ہے' کوئی مرد یا عورت یا گدھا اسے منقطع نہیں کرتے ہیں' البتہ اگر آدمی اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ کوئی اُس کے آگے سے گزرے (تو حکم مختلف ہے)۔

2365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَرَنْتُمُونِي يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَلَكِنِ ادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ

✽✽ ابراہیم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے اہلِ عراق! تم لوگوں نے مجھے (یعنی خواتین کو) کتے اور گدھے کے ساتھ ملا دیا ہے' نماز کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی ہے' البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے تم پرے کرنے کی کوشش کرو (یعنی کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دو)۔

2366 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

شَیْءٌ، وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ - اَوْ قَالَ: مَا اسْتَطَعْتَ -

✽✽ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے' البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے تم پرے کرنے کی کوشش کرو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

2367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: نماز کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی ہے' تاہم جہاں تک تم سے ہو سکے' تم پرے کرنے کی کوشش کرو۔

2368 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ قَالَ: وَكَانَ لَا يُصَلِّي اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کوئی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے' البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے تم پرے کرنے کی کوشش کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ سترہ کی طرف رُخ کر کے ہی نماز ادا کرتے تھے۔

2369 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُغِيثٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ، وَادْرَءُ وْا مَا اسْتَطَعْتُمْ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی' تاہم جہاں تک تم سے ہو سکے تم پرے کرنے کی کوشش کرو۔

2370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا يَقْطَعُهَا اِلَّا الْحَدَثُ

✽✽ عبدالکریم جزری فرماتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے سوال کیا: کون سی چیز نماز کو منقطع کر دیتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: صرف حدث نماز کو منقطع کرتا ہے۔

2371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ عَبِيدَةَ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: يَقْطَعُهَا الْفُجُورُ، وَتَمَامُهَا الْبِرُّ، وَيَكْفِيكَ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے دریافت کیا: کون سی چیز نماز کو منقطع کرتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: فجور اسے منقطع کرتا ہے اور نیکی اسے مکمل کرتی ہے' تمہارے لیے (سترہ کے طور پر استعمال کرنے کے لیے) پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز کافی ہے۔

2372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2373 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، قُلْتُ: اَبَيْنَهُمَا جِدَارُ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا هِيَ فِي الْبَيْتِ اِلَى جُدُرِهِ

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا ان دونوں کے درمیان مسجد کی دیواریں ہوتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر میں دیوار والی سمت میں ہی موجود ہوتی تھیں۔

2374 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر یوں لیٹی ہوئی ہوتی تھی جس طرح جنازہ رکھا جاتا ہے۔

2375 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

2376 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي، فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ: وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبُيُوتِ يَوْمَئِذٍ مَصَابِيحُ

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی' میری ٹانگیں آپ کے قبلہ کی سمت ہوتی تھی' جب آپ سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے تو مجھے ٹھوکا دیتے تھے تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی' جب آپ کھڑے ہوتے تھے تو میں انہیں پھر پھیلا دیتی تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُن دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

2377 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ هٰذِهِ الْمُرَحَّلَاتِ، عَلَيَّ بَعْضُهُ، وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ وَالْمِرْطُ مِنْ اَكْسِيَةٍ سُودٍ، يَعْنِي الْمُرَحَّلَاتِ الْمُخَطَّطَةِ

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور آپ کے جسم پر کشیدہ کاری والی سیاہ چادر ہوتی تھی' جس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا تھا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) مرط' سیاہ چادروں کو کہتے ہیں اور مرحلات سے مراد کشیدہ کاری والی چادر ہے۔

2378 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ بِنْتَ ابْنَتِهِ اُمَامَةَ عَلٰى عَاتِقِهِ

* * عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے آپ نے اپنی نواسی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اپنے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا۔

2379 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاُمَامَةُ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ ابْنَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى - عَلٰى رَقَبَتِهِ، فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَاِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ اَخَذَهَا فَاَعَادَهَا عَلٰى رَقَبَتِهِ فَقَالَ عَامِرٌ: وَلَمْ اَسْاَلْهُ اَيُّ صَلَاةٍ هِيَ؟

* * حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اپنے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا' جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے اُنہیں نیچے کھڑا کر دیا' جب آپ سجدہ کر کے کھڑے ہوئے تو آپ نے اُنہیں پھر اُٹھالیا اور اپنی گردن پر بٹھالیا۔

عامر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے یہ سوال نہیں کیا کہ وہ کون سی نماز تھی؟

2380 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ عَتَّابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهَا صَلَاةُ الصُّبْحِ

* * عمرو بن سلیم نے یہ بات نقل کی ہے' یہ صبح کی نماز کا واقعہ ہے۔

2381 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ حُسَيْنًا فِي الصَّلَاةِ فَيَجْعَلُهُ قَائِمًا حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ قُلْتُ: اَفِي الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

* * عطاء فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران قیام کی حالت میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑتے تھے اور اُنہیں گود میں اُٹھا لیتے تھے' جب آپ سجدہ میں جاتے تھے تو اُنہیں نیچے کھڑا کر دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا فرض نماز میں ایسا ہوتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

2382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ، فَيَرْقَى حُسَيْنٌ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اَخَّرَهُ، فَاِذَا سَجَدَ عَادَ فَرَقِيَ عَلٰى ظَهْرِهِ قَالَ: فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اَخَّرَهُ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں چلے گئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر چڑھ گئے

جب نبی اکرم ﷺ نے سر اُٹھایا تو اُنہیں ایک طرف کیا' جب آپ سجدہ میں گئے تو وہ دوبارہ آپ کی پشت پر چڑھ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب آپ نے سر اُٹھایا تو اُنہیں ایک طرف کیا۔

2383 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ اَتَى الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَاُمَامَةُ، فَابْتَدَرُوهُ، فَاِذَا جَلَسَ جَلَسُوا فِي حِجْرِهِ وَعَلٰى ظَهْرِهِ، فَاِذَا قَامَ وَضَعَهُمْ كَذٰلِكَ، فَكَذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَتْ صَلَاتُهُ

✵ محمد بن عمر بن علی (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ، یا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پوتے) اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: نماز کھڑی ہوئی تو اسی دوران حضرت حسن' حضرت حسین اور سیدہ امامہ رضی اللہ عنہم لپکتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' جب نبی اکرم ﷺ بیٹھے تو یہ بھی نبی اکرم ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے اور نبی اکرم ﷺ کی پشت پر بیٹھ گئے' جب آپ کھڑے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اسی طرح اُٹھالیا' اسی طرح ہوتا رہا' یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے۔

2384 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ رَجُلًا اَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِرَجُلٍ كُسِرَ اَنْفُهُ، فَقَالَ لَهُ: مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الصَّلَاةِ وَاَنَا اُصَلِّي، وَقَدْ بَلَغَنِي مَا سَمِعْتَهُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: فَمَا صَنَعْتَ شَرٌّ يَا ابْنَ اَخِي، ضَيَّعْتَ الصَّلَاةَ، وَكَسَرْتَ اَنْفَهُ

✵ امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' ایک شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اور شخص کو لے کر آیا جس کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی' اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ نماز کے دوران میرے آگے سے گزر رہا تھا' میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا' مجھ تک وہ روایت پہنچی ہے جو نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کتنا بُرا کام کیا ہے! اپنی نماز بھی ضائع کر دی اور اس کی ناک بھی توڑ دی۔

بَابُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ بِمَكَّةَ

باب: مکہ میں کوئی بھی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے

2385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ شَيْءٌ، لَا يَضُرُّكَ اَنْ تَمُرَّ الْمَرْاَةُ بَيْنَ يَدَيْكَ

✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی چیز مکہ میں نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے اور اگر تمہارے آگے سے کوئی عورت گزر جاتی ہے' تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2386 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي عَامِرٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَتُرِيدُ الْمَرْاَةُ اَنْ تُجِيزَ اَمَامَهُ، وَهُوَ يُرِيدُ السُّجُودَ، حَتّٰى اِذَا هِيَ اَجَازَتْ سَجَدَ فِي مَوْضِعِ قَدَمَيْهَا

٭٭ ابوعامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' ایک عورت اُن کے آگے سے گزرنے لگی اور وہ سجدہ میں جانے کا ارادہ رکھتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ عورت گزر گئی تو جہاں اُس عورت نے پاؤں رکھے تھے وہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سجدہ کیا۔

2387 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالنَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ سُتْرَةٌ

٭٭ کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابووداعہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' لوگ آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں سے آپ کے آگے سے گزرتے ہوئے طواف کررہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

2388 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالنَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ سُتْرَةٌ،

٭٭ کثیر بن کثیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' لوگ اُس وقت بیت اللہ کا طواف کررہے تھے' وہ لوگ آپ کے اور قبلہ کے درمیان آپ کے آگے سے گزررہے تھے' آپ کے اور اُن لوگوں کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

2389 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُهُ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنوسہم والی طرف کے قریب نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

2390 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ مِنًى، وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَجَاءَ فَتًى مِنْ اَهْلِهِ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ اَنَا ابْنَ جُرَيْجٍ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ مِنًى عَلَى يَسَارِ الْمَنَارَةِ، وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ، فَجَاءَ غُلَامٌ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن حنفیہ کو منیٰ کی مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' لوگ اُن کے آگے سے گزررہے تھے' اُن کے اہلِ خانہ میں سے ایک نوجوان آیا اور اُن کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے ابن جریج کو منیٰ کی مسجد میں مینارے کے بائیں طرف نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُن

کے آگے کوئی سترہ نہیں تھا' ایک نوجوان آیا اور اُن کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ يُصَلِّيَانِ اَحَدُهُمَا بِحِذَاءِ الْاٰخَرِ

باب: آدمی اور عورت کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ اُن میں سے ایک دوسرے کے برابر ہو

2391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسِيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قُلْتُ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ: اِنَّا نَبْدُو فَاِنْ خَرَجْتُ قُرِرْتُ، وَاِنْ خَرَجَتِ امْرَاَتِي قُرَّتْ قَالَ: فَاقْطَعْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بِثَوْبٍ، ثُمَّ صَلِّ وَلْتُصَلِّ يَعْنِي اقْطَعْ فِي الْخِبَاءِ

* * غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین سے کہا: ہم ویرانے میں رہتے ہیں' اگر میں باہر نکلتا ہوں' تو مجھے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے' اگر میری بیوی باہر نکلتی ہے' تو اُسے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اپنے اور اُس عورت کے درمیان ایک کپڑا ڈال دو' پھر تم بھی نماز ادا کرلو اور وہ عورت بھی نماز ادا کرلے۔

راوی کہتے ہیں: یعنی خیمہ کا کپڑا ڈال دو۔

2392 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَبَعْضُ نِسَائِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَهُنَّ حُيَّضٌ

* * ابوحویرث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کررہے ہوتے تھے اور آپ کی کوئی زوجہ محترمہ آپ کے دائیں طرف' یا بائیں طرف موجود ہوتی تھیں' جبکہ وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَالرَّجُلُ مُسْتَقْبِلُهُ

باب: آدمی کا نماز ادا کرنا' جبکہ کوئی شخص اُس کے سامنے موجود ہو

2393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اِنِّي سَاَلْتُ طَاوُسًا، فَقَالَ: مَا شَاْنُ النَّاسِ مَا يَتَّقِي اَحَدٌ اَنْ يُصَلِّيَ وَالرَّجُلُ مُسْتَقْبِلُهُ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ رَجُلٍ نَذَرَ لَيُقَبِّلَ جَبِينَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَخْبَرَ طَاوُسٌ الرَّجُلَ بِذٰلِكَ الْخَبَرِ، قَالَ الْحَسَنُ: فَسَاَلْتُ طَاوُسًا عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَمَنِي، وَقَالَ: اِنَّمَا تُرِيدُ اَنْ تَقُولَ: اَخْبَرَنِي طَاوُسٌ قَالَ: فَاَمَرْتُ رَجُلًا مِنَ الْحَاجِّ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: سَلْهُ، هَلْ كَانَ رَجُلٌ نَذَرَ لَيُقَبِّلَنَّ جَبِينَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَجَاءَ لِيَسْجُدَ عَلٰى جَبِينِهِ؟ فَقَالَ: تَعَالَ هَاهُنَا فَجَاءَهُ حَتّٰى اسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ الْقِبْلَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مُسْتَقْبِلُهُ، فَاَصْغَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ حَتّٰى اَمْكَنَهُ مِنْ جَبْهَتِهِ، فَسَجَدَ عَلَيْهَا، وَكِلَاهُمَا مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ، وَلَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فِي صَلَاةٍ قَالَ حَسَنٌ: فَاَخْطَاَ الَّذِي اَخْبَرَهُ قَالَ: لَيُقَبِّلَنَّ قَالَ: وَعَرَفْتُ اِنَّمَا الْخَبَرُ حِينَ طَاوُسٍ، وَعَرَفْتُ اِنَّمَا يَكْرَهُ يَعْنِي صَلَاةَ الرَّجُلِ مُسْتَقْبِلَ الرَّجُلِ لِذٰلِكَ

* حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے میں نے طاؤس سے دریافت کیا اور یہ کہا: لوگوں کا کیا معاملہ ہے کوئی شخص اس بات سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا کہ (اُس کے نماز ادا کرنے کے دوران) کوئی دوسرا شخص اُس کے سامنے موجود ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پر بوسہ دے گا۔ پھر طاؤس نے اُس آدمی کو وہ روایت سنائی۔ حسن بن مسلم کہتے ہیں: میں نے طاؤس سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھ سے اسے چھپالیا اُنہوں نے کہا: تم یہ چاہتے ہو کہ تم یہ کہو کہ طاؤس نے مجھے خبر بیان کی ہے۔

حسن بن مسلم کہتے ہیں: پھر میں نے ایک حاجی شخص کو یہ ہدایت کی جو میرے اور اُن کے درمیان موجود تھا میں نے اُن سے کہا: تم ان سے دریافت کرو کہ کیا کوئی ایسا شخص تھا جس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پر بوسہ دے گا اور پھر وہ آپ کی پیشانی سجدہ کرنے کے لیے آیا۔ تو اُنہوں نے کہا: تم یہاں آگے آؤ! وہ شخص اُن کے آگے آیا یہاں تک کہ وہ شخص قبلہ کی سمت میں آپ کے آگے آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے قبلہ کی طرف وہ شخص موجود تھا نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اُس کی طرف بڑھایا یہاں تک کہ آپ نے اُسے موقع دیا تو اُس نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا ان دونوں کا رُخ قبلہ کی طرف تھا اور ان میں سے کوئی ایک بھی نماز کی حالت میں نہیں تھا۔

حسن بن مسلم کہتے ہیں: جس شخص نے یہ خبر بیان کی اُس نے غلطی کی کیونکہ روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''وہ ضرور بوسہ لے گا''۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مجھے پتا چل گیا کہ روایت وہی ہے جو طاؤس نے نقل کی ہے اور مجھے یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں آدمی اس طرح نماز ادا کرے کہ اُس کا رُخ کسی دوسرے شخص کی طرف ہو۔

2394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ بَنِي خُزَيْمَةَ: اَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ، نَذَرَ لَيَسْجُدَنَّ عَلٰى جَبِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَفْسُ الرَّجُلِ فَكَانَ هٰذَا الْخَبَرُ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: بنو خزیمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بتائی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ نذر مانی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پر ضرور سجدہ کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ کو یہ بات اچھی نہیں لگی تو اصل واقعہ یوں ہے۔

2395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى وَجْهِكَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ اَدْمَغَى الرَّجُلُ رَاْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ، فَسَجَدَ الرَّجُلُ مِنْ خَلْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

* طاؤس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: میں نے یہ نذر مانی ہے میں آپ کی پیشانی پر سجدہ کروں گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا پھر اُس شخص نے اپنا سر آپ کے پیچھے سے آگے بڑھایا تو اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سے سجدہ کیا جبکہ اُس شخص کا رُخ قبلہ کی طرف تھا۔

2396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَمِرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: رَاَى عُمَرُ رَجُلًا يُصَلِّي وَرَجُلٌ مُسْتَقْبِلُهُ، فَاَقْبَلَ عَلٰى هٰذَا بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: تُصَلِّي وَهٰذَا مُسْتَقْبِلُكَ؟ وَاَقْبَلَ عَلٰى هٰذَا بِالدِّرَّةِ قَالَ: اَتَسْتَقْبِلُهُ وَهُوَ يُصَلِّي؟

٭٭ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' ایک دوسرا شخص اس کے عین سامنے موجود تھا۔ تو وہ دُرّہ لے کر اس کی طرف بڑھے اور بولے: تم نماز ادا کر رہے ہو؟ جبکہ یہ شخص تمہارے سامنے موجود ہے۔ پھر وہ دُرّہ لے کر دوسرے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: یہ نماز ادا کر رہا ہے اور تم اس کی طرف رُخ کرکے بیٹھے ہوئے ہو۔

بَابُ مَسْحِ الْحَصَا

باب: کنکریوں پر ہاتھ پھیرنا

2397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ يُنْهٰى عَنْ مَسْحِ التُّرَابِ لِلْوَجْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيُقَالُ: اِذَا رَاَيْتَ شَيْئًا تَكْرَهُهُ فَاَخِّرْهُ، قُلْتُ: اَيُّ شَيْءٍ؟ قَالَ: قَدْ سَمِعْنَا ذٰلِكَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَمْسَحَهَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَسَحْتُ؟ قَالَ: فَلَا تَعُدْ، وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا' کیا چہرے سے مٹی پونچھنے سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ بات بیان کی جاتی ہے' جب تم کوئی ایسی چیز دیکھو' جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اُسے پرے کر دو۔ میں نے دریافت کیا: کون سی چیز کی وجہ سے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ بات سنی ہے اور میرے نزدیک بھی یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے' تم اُسے نہ پونچھو۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں پونچھ لیتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: تم دوبارہ ایسا نہ کرنا' البتہ اس کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

2398 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا تُحَرِّكُوا الْحَصَى

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو رحمت اُس کے سامنے موجود ہوتی ہے' اس لیے تم (نماز ادا کرنے کے دوران) کنکریوں کو حرکت نہ دو''۔

2399 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ لِلصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحَنَّ الْحَصَى

✻✻ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو' تو رحمت اُس کے سامنے کھڑی ہوئی ہوتی ہے' اس لیے اُسے (نماز ادا کرنے کے دوران) کنکریوں پر ہاتھ ہرگز نہیں پھیرنا چاہیے''۔

2400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ، وَابْنُ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَقْبَلَ لِيَشْهَدَ الصَّلَاةَ فَاُقِيمَتْ وَهُوَ بِالطَّرِيقِ، فَلَا يُسْرِعُ، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰی هَيْئَةِ مِشْيَتِهِ الْاُولٰی، فَمَا اَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ، وَمَا لَمْ يُدْرِكْ فَلْيُتِمَّهُ، وَلَا يَمْسَحُ اِذَا صَلّٰی وَجْهَهُ، فَاِنْ مَسَحَ فَوَاحِدَةٌ، وَاِنْ يَّصْبِرْ عَنْهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ سُودِ الْحَدَقِ

✻✻ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز میں شریک ہونے کے لیے آتا ہے اور نماز کھڑی ہو چکی ہو اور وہ شخص ابھی راستے میں ہو' تو وہ تیزی سے نہ چلے' پہلے جس رفتار سے چل رہا تھا اُس سے زیادہ رفتار تیز نہ کرے' جتنی نماز اُسے ملے وہ امام کے ساتھ ادا کر لے اور جو نماز وہ نہ پا سکا ہو' اُسے بعد میں مکمل کر لے اور جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' تو اپنے چہرے پر ہاتھ نہ پھیرے' اگر ہاتھ پھیرتا بھی ہے' تو صرف ایک مرتبہ ایسا کرے' اور اگر وہ اسے بھی کرنے سے رُک جائے' تو یہ اُس کے لیے سیاہ آنکھوں والی ایک سو اونٹنیاں (ملنے) سے زیادہ بہتر ہے۔

2401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، رَفَعَ اِلٰی اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: رُخِّصَ فِیْ مَسْحَةٍ لِلسُّجُوْدِ، وَتَرْكُهَا خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ سُودِ الْعَيْنِ

✻✻ ایوب نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سجدہ کے لیے ہاتھ پھیرنے کی رخصت دی گئی ہے' لیکن اسے ترک کر دینا سیاہ آنکھوں والی ایک سو اونٹنیاں ملنے سے زیادہ بہتر ہے۔

2402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِیْ غِفَارٍ، عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: اِذَا دَنَيْتَ الصَّلَاةَ فَامْشِ عَلٰی هَيْنَتِكَ فَصَلِّ مَا اَدْرَكْتَ، وَاَتِمَّ مَا سَبَقَكَ، وَلَا تَمْسَحِ الْاَرْضَ اِلَّا مَسْحَةً، وَاَنْ تَصْبِرَ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلِّهَا سُودُ الْحَدَقَةِ

✻✻ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم نماز کے لیے آؤ' تو اپنی عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ' جتنی نماز تمہیں ملے اُسے ادا کر لو' اور جو گزر چکی ہو' اُسے بعد میں مکمل کر لو' اور تم زمین پر صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیرو' اور اگر تم ایسا نہیں کرتے' تو یہ تمہارے لیے ایک سو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' جو سب سیاہ آنکھوں والی ہوں۔

2403 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی، عَنْ عِيسٰی، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی سَاَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی، فَقَالَ: وَاحِدَةً اَوْ دَعْ

✻✻ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کیا' یہاں

تک کہ میں نے آپ سے (نماز کے دوران) کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں بھی دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''ایک مرتبہ (کر سکتے ہو) یا اُسے بھی ترک کر دو''۔

2404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قَالَ اَبُو ذَرٍّ: سَاَلْتُ خَلِيْلِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى مَسْحِ الْحَصٰى قَالَ: وَاحِدَةً

** حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کیا' یہاں تک کہ کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں بھی دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ (ایسا کر سکتے ہو)۔

2405 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ: مَرَّ اَبُو ذَرٍّ وَاَنَا اُصَلِّي، فَقَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَا تُمْسَحُ اِلَّا مَسْحَةً

** محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ گزرے میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: زمین پر صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا جا سکتا ہے۔

2406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِيْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

** یحییٰ بن ابوکثیر' ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں عرض کی گئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے کرنا ہی ہے تو ایک مرتبہ یہ کرو۔

2407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يُسَوِّي الْحَصٰى بِيَدِهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ، وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

** عبدالرحمٰن بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جب سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو ایک مرتبہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ کنکریاں برابر کرتے تھے اور وہ سجدہ میں یہ پڑھتے تھے:

''میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! سعادت مندی تیرے دستِ قدرت میں ہے (یا میں تیری عبادت میں موافقت کرتا ہوں)''۔

2408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ اَبِيْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَقَامَتِ الصَّلَاةُ وَاَنَا اُكَلِّمُهُ فِيْ اَنْ يَّفْرِضَ لِي، فَلَمْ اَزَلْ اُكَلِّمُهُ، وَهُوَ يُسَوِّي الْحَصٰى بِيَدِهِ، حَتّٰى جَاءَهُ رِجَالٌ قَدْ كَانَ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهَا قَدِ اسْتَوَتْ، فَقَالَ لِي: اسْتَوِ فِي الصَّفِّ، ثُمَّ كَبَّرَ

** امام مالک' اپنے چچا ابوسہیل کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' نماز کے لیے اقامت ہوئی' میں اُن کے ساتھ یہ بات چیت کر رہا تھا' وہ میرے لیے کچھ مقرر کر دیں' میں اُن کے ساتھ مسلسل

بات چیت کرتا رہا اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ کنکریاں برابر کرتے رہے' اسی دوران کچھ لوگ اُن کے پاس آئے جنہیں اُنہوں نے صفیں درست کرنے کے لیے مقرر کیا تھا' اُن لوگوں نے اُنہیں بتایا کہ صفیں درست ہو چکی ہیں' تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم صف ٹھیک کرلو! پھر اُنہوں نے تکبیر کہہ دی۔

2409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَمْسَحُ لِوَجْهِهِ التُّرَابَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ مَسْحَةً. قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ،

* * ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس جب سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو اپنے چہرے سے صرف ایک مرتبہ مٹی صاف کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے بھی طاؤس کے حوالے سے یہی روایت ذکر کی ہے۔

2410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسْجُدُ عَلَى الْحَجَرِ يُعَادِيْ وَجْهِيْ؟ قَالَ: اَلْقِهِ وَاسْجُدْ بِوَجْهِكَ حَتّٰى تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ، اَوْ حَوِّلْ وَجْهَكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں پتھر پر سجدہ کرتا ہوں' تو کیا میں اپنے چہرے کو اس پر رکھ لوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اُسے ایک طرف کرو گے' اور اپنے چہرے کے ساتھ سجدہ کرو گے' یہاں تک کہ تمہارا چہرہ زمین پر ہو' یا پھر تم اپنے چہرہ کو موڑ لو گے۔

2411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُقَلِّبُ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنِ الَّذِيْ كَانَ يُقَلِّبُ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ؟، قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَهُوَ حَظُّكَ مِنْ صَلَاتِكَ

* * یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں نماز کے دوران کنکریاں اُلٹتے پلٹتے ہوئے سنا' جب آپ نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: کون شخص نماز کے دوران کنکریاں اُلٹ رہا تھا؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری نماز میں سے تمہارا حصہ یہی تھا۔

2412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: تَقْلِيْبُ الْحَصَى فِي الْمَسْجِدِ اَذًى لِلْمَلَكِ.

* * طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: مسجد میں کنکریاں پلٹنا' فرشتے کے لیے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

2413 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنَّهُمْ كَانُوْا يُشَدِّدُوْنَ فِي الْمَسْحِ لِلْحَصَى لِمَوْضِعِ الْجَبِيْنِ مَا لَا يُشَدِّدُوْنَ فِيْ مَسْحِ الْوَجْهِ مِنَ التُّرَابِ؟ قَالَ: اَجَلْ، هَا اللّٰهُ اِذًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگ پیشانی کی جگہ کے لیے کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں شدت سے کام لیتے ہیں' اتنی شدت وہ چہرے سے مٹی پونچھنے کے بارے میں نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔

بَابُ مَتَى يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ

باب: چہرے سے مٹی کب پونچھی جائے گی؟

2415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَفَضْتُ يَدَيَّ مِنَ التُّرَابِ قَبْلَ اَنْ اَفْرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنے ہاتھوں سے مٹی جھاڑ سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

2416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے' پیشانی سے مٹی صاف کر لیتے تھے۔

2417 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رُبَّمَا رَاَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَفْعَلُهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: بعض اوقات میں نے زہری کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ عَلَاثَةَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اَنْ يَمْسَحَ التُّرَابَ مِنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْحَزَنَ

٭٭ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے اہلِ جزیرہ کے ایک بزرگ جن کا نام ابن علاثہ تھا' ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب وہ نماز سے فارغ ہو' تو اپنے چہرے سے مٹی پونچھ لے اور پھر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ غیب اور شہادت کا علم رکھتا ہے' اے اللہ! مجھ سے دکھ کو دور کر دے''۔

2419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ يُقَالُ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَمْسَحَ بِوَجْهِكَ مِنَ التُّرَابِ حَتّٰى تَفْرَغَ مِنْ صَلَاتِكَ فَافْعَلْ، وَاِنْ مَسَحْتَ فَلَا حَرَجَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَمْسَحَ حَتّٰى تَفْرَغَ، قَالَ عَطَاءٌ: وَكُلُّ ذٰلِكَ اَصْنَعُ رُبَّمَا مَسَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَفْرَغَ مِنْ صَلَاتِي، وَرُبَّمَا لَمْ اَمْسَحْ حَتّٰى اَفْرَغَ مِنْ

صَلاتِی

✴✴ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: اگر تم سے ہو سکے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنے چہرے سے مٹی کو نہ پونچھو اور اگر تم پونچھ لیتے ہو تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' تاہم میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے' تم نماز سے فارغ ہونے تک اُسے نہ پونچھو۔

عطاء کہتے ہیں: میں ان میں سے ہر ایک کام کر لیتا ہوں' بعض اوقات میں نماز سے فارغ ہونے سے پہلے مٹی پونچھ لیتا ہوں' بعض اوقات میں اُس وقت تک نہیں پونچھتا جب تک میں نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

2420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَسَحْتُ وَجْهِي بَعْدَ اَنْ اَقُوْلَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، وَاَتَشَهَّدُ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

✴✴ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین پڑھنے اور تشہد کے کلمات پڑھنے کے بعد' اور امام کے سلام پھیرنے سے پہلے' اپنے چہرے سے مٹی پونچھ لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی۔

2421 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَمْسَحَ حَتّٰى تَفْرَغَ

✴✴ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے' تم اُس وقت تک (مٹی) نہ پونچھو' جب تک تم (نماز سے) فارغ نہیں ہو جاتے۔

2422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ مَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ: كَرِهَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ وَجْهَهٗ مِنَ التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ، وَقَدْ كَانَ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ قَالَ: اَفَاَدَعُ التُّرَابَ عَلٰى وَجْهِي؟

✴✴ معمر ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے میمون بن مہران کو سنا کہ اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی نماز کے دوران اپنے چہرے سے مٹی پونچھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر حسن سے کیا' وہ سلام پھیرنے سے پہلے اپنے چہرے سے مٹی پونچھ لیتے تھے' تو اُنہوں نے فرمایا: کیا میں اپنے چہرے پر مٹی موجود رہنے دوں۔

بَابُ الصُّفُوْفِ

باب: صفوں کا بیان

2423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَصُفُّوْنَ حَتّٰى نَزَلَتْ: (وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ) (الصافات: 166)

✴✴ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: پہلے لوگ صفیں نہیں بناتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل

ہوئی:

"بے شک ہم صفیں بنانے والے ہیں' بے شک ہم تسبیح بیان کرنے والے ہیں"۔

2424 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصُّفُوفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ

✱ ✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"صفیں درست رکھو' کیونکہ صفیں درست رکھنا' نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے"۔

2425 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةَ الصَّفِّ

✱ ✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"نماز کی تکمیل میں' صف درست رکھنا بھی شامل ہے"۔

2426 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✱ ✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2427 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَاهَدُوا هَذِهِ الصُّفُوفَ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي

✱ ✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم ان صفوں کا خیال رکھا کرو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں"۔

2428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ اعْتِدَالُ الصَّفِّ

✱ ✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: نماز کی تکمیل میں' صف کو درست رکھنا بھی شامل ہے۔

2429 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ

2425–مسند احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه، حديث: 14194، مسند ابي يعلي الموصلي، مسند جابر، حديث: 2112، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه اسحاق، حديث: 3052، المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، باب من اسمه جابر، ومن غرائب حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنه، حديث: 1725

2427–مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك رضي الله تعالي عنه، حديث: 12422، مسند عبد بن حميد، مسند انس بن مالك، حديث: 1255

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُنَا فِي الصَّلَاةِ كَاَنَّمَا يُقَوِّمُ بِنَا الْقِدَاحَ، فَفَعَلَ بِنَا ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدْ عَلِمْنَا تَقَدَّمَ فَرَاٰى صَدْرَ رَجُلٍ خَارِجًا، فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ الْمُسْلِمِيْنَ، لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

✵✵ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں یوں درست کروارہے تھے جس طرح تیر کو ٹھیک کیا جاتا ہے آپ نے کئی مرتبہ ایسا کیا' یہاں تک کہ جب آپ نے یہ اندازہ لگایا کہ اب ہمیں علم ہو چکا ہے (یا ہم نے صفیں ٹھیک کر لی ہیں) پھر آپ آگے بڑھے پھر آپ نے ایک شخص کا سینہ آگے بڑھے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا:

''اللہ کے بندو! یا تو تم صفیں درست رکھو گے' یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کردے گا''۔

2430 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ الْاَزْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا

✵✵ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے تھے:

''(صفوں میں) اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا' اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار افراد میرے قریب کھڑے ہوں' اُس کے بعد اُن کے قریبی لوگ ہوں' اُس کے بعد اُن کے قریبی لوگ ہوں''۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج تم لوگوں کے درمیان شدید ترین اختلافات پائے جاتے ہیں۔

2431 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا فِي الصَّلَاةِ مِنْ هَاهُنَا اِلٰى هَاهُنَا، فَيَقُوْلُ: سَوُّوا صُفُوْفَكُمْ، لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ - اَوْ قَالَ: الصُّفُوْفِ - وَمَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ اَوْ لَبَنٍ، اَوْ اَهْدٰى زُقَاقًا فَهُوَ عَدْلُ رَقَبَةٍ

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہاں سے لے کر وہاں تک ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ فرماتے تھے:

''صفیں درست رکھو' اس میں اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پہلی صفوں والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو شخص چاندی یا دودھ عطیہ کے طور پر دیتا ہے' یا کسی کو راستہ بتاتا ہے (ایک مفہوم یہ ہے' کسی کو کھجور کا ایک خوشہ دیتا ہے) تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

2432 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ الطَّائِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَصُفُّونَ خَلْفِي كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوا: وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ

✵✵ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ میرے پیچھے اُس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے؟ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صفیں بناتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صفیں بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آگے والی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف کو سیدھا رکھتے ہیں۔

2433 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ عُمَرَ، فَيَقُولُ: سُدُّوا صُفُوفَكُمْ، لِتَلْتَقِيَ مَنَاكِبُكُمْ، لَا يَتَخَلَّلُكُمُ الشَّيْطَانُ، كَاَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ

✵✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو وہ یہ فرماتے تھے: اپنی صفیں ٹھیک رکھو اور اپنے کندھے برابر رکھو شیطان تمہارے درمیان نہ آ جائے یوں جیسے وہ چھوٹی بکری ہوتا ہے۔

2434 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَتَرَاصُّوا فِي الصَّفِّ، اَوْ يَتَخَلَّلُكُمْ اَوْلَادُ الْحَذَفِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصُّفُوفَ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا تو تم صفیں درست رکھا کرو یا شیاطین تمہارے درمیان آ جائیں گے بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفیں درست رکھتے ہیں۔

2435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يَضْرِبُ اَقْدَامَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيُسَوِّي مَنَاكِبَنَا

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز میں ہمارے پاؤں پر مارتے تھے اور ہمارے کندھے برابر کرتے تھے۔

2436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ اِذَا تَقَدَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ نَظَرَ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاَقْدَامِ

✵✵ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھتے تھے تو (لوگوں کے) کندھوں اور پاؤں کا جائزہ لیتے تھے۔

2437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَبْعَثُ رَجُلًا يُقَوِّمُ الصُّفُوفَ، ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتَّى يَاْتِيَهُ، فَيُخْبِرَهُ اَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اعْتَدَلَتْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کو بھیجتے تھے' جو صفیں ٹھیک کرواتا تھا' وہ اُس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک وہ شخص اُن کے پاس آ کر بتا نہیں دیتا تھا' صفیں درست ہو چکی ہیں۔

2438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ. فَاِذَا جَاءُ وْا فَاَخْبَرُوهُ اَنْ قَدِ اسْتَوَتْ كَبَّرَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تھے' جب لوگ آ کر انہیں بتاتے تھے کہ صفیں درست ہو چکی ہیں' وہ اُس وقت تکبیر کہتے تھے۔

2439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰى تَعْتَدِلَ الصُّفُوفُ، يُوَكِّلُ بِذٰلِكَ رِجَالًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک صفیں ٹھیک نہیں ہو جاتی تھیں' اُنہوں نے اس کام کے لیے آدمی مقرر کیے ہوئے تھے۔

2440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، وَحَاذُوا الْمَنَاكِبَ، وَاَعِينُوْا اِمَاءَ كُمْ، وَكُفُّوا اَنْفُسَكُمْ، فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَكُفُّ نَفْسَهُ، وَيُعِينُ اِمَاءَهُ، وَاِنَّ الْمُنَافِقَ لَا يُعِينُ اِمَاءَهُ، وَلَا يَكُفُّ نَفْسَهُ، وَلَا تُكَلِّفُوا الْغُلَامَ غَيْرَ الصَّانِعِ الْخَرَاجَ، فَاِنَّهُ اِذَا لَمْ يَجِدْ خَرَاجَهُ سَرَقَ، وَلَا تُكَلِّفُوا الْاَمَةَ غَيْرَ الصَّانِعِ خَرَاجًا، فَاِنَّهَا اِذَا لَمْ تَجِدْ شَيْئًا الْتَمَسَتْهُ بِفَرْجِهَا

٭٭ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: صفیں درست رکھو' کندھے برابر رکھو اور اپنی کنیزوں کی مدد کرو' اپنی جانوں کو روک کے رکھو' کیونکہ مؤمن اپنے آپ کو روک کے رکھتا ہے اور اپنی کنیز کی مدد کرتا ہے' جبکہ منافق اپنی کنیز کی مدد نہیں کرتا اور اپنے آپ کو روک کے نہیں رکھتا اور غلام کو خراج ادا کرنے کا پابند نہ کرو' ایسا غلام جو کاریگر نہ ہو' کیونکہ جب اُسے خراج کی ادائیگی کے لیے کچھ نہیں ملے گا تو وہ چوری کرے گا' اور جو کنیز کاریگر نہ ہو' اُسے خراج کا پابند نہ کرو' کیونکہ جب اُسے کوئی چیز نہیں ملے گی' تو وہ اپنی شرمگاہ کے عوض میں رقم حاصل کرنا چاہے گی۔

2441 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، يَقُوْلُ: اَقِيمُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا الْمَنَاكِبَ، وَاَنْصِتُوا، فَاِنَّ اَجْرَ الْمُنْصِتِ الَّذِى لَا يَسْمَعُ كَاَجْرِ الْمُنْصِتِ الَّذِى يَسْمَعُ

٭٭ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صفیں درست رکھو' کندھے برابر رکھو' خاموش رہو کیونکہ جو شخص نہیں سنتا اور خاموش رہتا ہے' اُس کا اجر اسی طرح ہے جو سن کر خاموش رہتا ہے"۔

بَابُ بَقِيَّةِ الصُّفُوفِ

باب: بقیہ صفوں کا بیان

2442 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ، قَلَّ مَا يَدَعُ اَنْ يَّخْطُبَ بِهٖ: اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا، فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ الَّذِیْ يَسْمَعُ، فَاِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ، حَاذُوْا بِالْمَنَاكِبِ، فَاِنَّ اعْتِدَالَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰی يَاْتِيَهٗ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ لِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، يُخْبِرُوْنَهٗ اَنَّهَا قَدِ اسْتَوَتْ، فَيُكَبِّرُ

✿✿ مالک بن ابوعامر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں یہ کہا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا' وہ خطبہ کے دوران یہ نہ کہتے ہوں' (وہ یہ فرماتے تھے:) جب امام کھڑا ہو جائے (یعنی خطبہ دینے لگے) تو تم غور سے سنو اور خاموش رہو کیونکہ جس شخص کو آواز نہیں آ رہی اور وہ پھر بھی خاموش رہتا ہے' تو اُسے اُتنا ہی ثواب ملے گا' جتنا اُس شخص کو ملے گا' جو سن کر (خاموش رہتا ہے) اور جب نماز کھڑی ہو جائے' تو صفیں درست رکھو' کندھے برابر رکھو' کیونکہ صفیں برابر رکھنا' نماز کی تکمیل کا حصہ ہے' پھر وہ اُس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے' جب تک کچھ لوگ اُن کے پاس آ کر اُنہیں بتا نہیں دیتے تھے (کہ صفیں درست ہو چکی ہیں) یہ وہ لوگ تھے' جنہیں اُنہوں نے صفیں درست کرنے کے لیے مقرر کیا ہوتا تھا' اُس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے تھے۔

2443 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، مَوْلٰی عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ يَقُوْلُ: اعْدِلُوا الصُّفُوْفَ، وَصُفُّوا الْاَقْدَامَ، وَحَاذُوا الْمَنَاكِبَ، وَاسْمَعُوْا وَاَنْصِتُوْا، فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ لَا يَسْمَعُ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ يَسْمَعُ

✿✿ داؤد بن حصین' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: صفیں برابر رکھو' قدموں کو برابر رکھو' کندھے برابر رکھو' سنو اور خاموش رہو کیونکہ خاموش رہنے والا وہ شخص جو سنتا نہیں ہے' اُسے بھی اُس کی مانند اجر ملتا ہے (جو خطبہ کو) سنتا ہے اور خاموش رہتا ہے۔

2444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَحْرَاسَ بَعْضِ اُمَرَاءِ مَكَّةَ يَاْمُرُوْنَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، وَلَا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّاسِ، فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَعَجَبَكَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَحْرَاسِ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، حَتّٰی يُصَلُّوْا مَعَ النَّاسِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ کے اُمراء کے سپاہیوں کو دیکھا کہ وہ صفیں درست کرنے کا حکم دے رہے تھے' وہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے تھے' میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کو ان سپاہیوں پر حیرانگی نہیں ہوتی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! جب تک یہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے (اُس وقت تک ان کا عمل ٹھیک نہیں ہوگا) سبحان اللہ!

2445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَايْتَ خُرُوجَ الْإِنْسَانِ مِنَ الصَّفِّ حِيْنَ يَجْلِسُونَ فِي التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَيَتَّسِعُ مِنَ الصَّفِّ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّهُ يَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ التَّسْلِيمِ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّثْبُتَ، وَاِنْ كَانَ يُوَسِّعُ مِنْ زِحَامٍ فَلَا بَاْسَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ اَيْضًا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جب لوگ آخری تشہد میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک شخص صف سے نکل جاتا ہے اور صف میں گنجائش پیدا ہو جاتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ پسند نہیں ہے' یہ چیز سلام پھیرنے کے بعد ہونی چاہیے' میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے' وہ شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور اگر وہ ہجوم کی وجہ سے کشادگی پیدا کرنا چاہتا ہے' تو سلام پھیرنے کے بعد اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2446 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الصُّفُوفِ: ذٰلِكَ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ، وَالَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ قَالَ: رَاْسُهُ مَزْمُومٌ بِيَدِ الشَّيْطَانِ، وَيَرْفَعُهُ وَيَضَعُهُ

❋❋ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: جو شخص صف سے نکلا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ اور جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھا لیتا ہے اُس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اس کے سر میں ایک لگام موجود ہے جو شیطان کے ہاتھ میں ہے' وہی اسے اُٹھا دیتا ہے اور نیچے کر دیتا ہے۔

2447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَزْدَحِمُ النَّاسُ بَعْدَمَا يُكَبِّرُ الْاِمَامُ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّمْشِيَ بِيَدِ اَحَدٍ وَّالنَّاسِ، فَيَخْرُجُ مِنْهُ اِلَى الصَّفِّ الَّذِي وَرَاءَهُ، مُغْتَفَرٌ يَمْشِي وَرَاءَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ، قُلْتُ: يَخْرُجُ مُدْبِرَ الْقِبْلَةِ، مُقْبِلًا عَلَى الصَّفِّ الَّذِي وَرَاءَهُ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ، قُلْتُ: وَلَا يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: لَا اِنَّمَا يَنْفَتِلُ خَشْيَةَ اَنْ يَّصْدِمَ اِنْسَانًا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام کے تکبیر کہنے کے بعد لوگوں کا ہجوم ہو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! ماسوائے اس صورت کے' کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے نکال لے اور اُس صف کی طرف کر دے' جو اُس کے پیچھے ہے اور وہ شخص پیچھے چلتا ہوا جائے۔ تو عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا: اگر وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے اور پیچھے موجود صف کی طرف رُخ کر کے نکلتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: وہ سجدۂ سہو بھی نہیں کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ وہ اس اندیشہ کے تحت پیچھے ہوا ہے' کہیں وہ کسی انسان کو تکلیف نہ پہنچائے۔

2448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَيُكْرَهُ اَنْ يَّمْشِيَ الْاِنْسَانُ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ بَعْدَمَا يُكَبِّرُ الْاِمَامُ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّمْشِيَ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: اِنْ خَرَقَ الصُّفُوفَ اِلٰى فُرْجَةٍ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَحَقٌّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّدْحَسُوا الصُّفُوفَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُمْ فُرَجٌ، ثُمَّ قَالَ: (اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ) (الصف: 4)، فَالصَّلَاةُ اَحَقُّ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ

✵✵ امام عبدالرزاق' ابن جریج کے بارے میں نقل کرتے ہیں' میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے' آدمی امام کے تکبیر کہنے کے بعد صفوں کو چیرتا ہوا چلا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر وہ کسی شخص کے آگے چلتا ہے' تو معاملہ مختلف ہوگا۔ اُس کے بعد اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ کھلی جگہ میں صفوں سے گزرتا ہے' تو یہ اچھا ہے اور لوگوں پر یہ بات لازم ہے' وہ صفیں اس طرح سے ملا کے رکھیں کہ اُن کے درمیان کشادگی نہ ہو۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کی راہ میں صف بنا کر یوں لڑائی کرتے ہیں' جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔

پھر اُنہوں نے کہا: نماز تو اس بات کی زیادہ حقدار ہے' اُس میں اس طرح کی صف بنائی جائے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب: پہلی صف کی فضیلت

2449 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

2450 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَا: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

✵✵ ابوصالح اور علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے آگے کی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

2451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ يَقُوْلُ: اَحَقُّ الصُّفُوْفِ بِالْاِتْمَامِ اَوَّلُهَا، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ

✵✵ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: مکمل کیے جانے کی زیادہ حقدار پہلی صف ہوتی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

2452 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا، وَلِلثَّانِي مَرَّةً

✱✱ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کرتے تھے۔

2453 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُخَلِّفَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لوگ پہلی صف سے مسلسل پیچھے رہتے رہیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جہنم میں اُنہیں پیچھے کردے گا''۔

2454 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، اَوْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَقَدَّمُوْنَ الصُّفُوفَ بِصَلَاتِهِمْ، يَعْنِي الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو نماز میں آگے کی صفوں میں ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد سب سے پہلی صف ہے۔

2455 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: رَاَيْتُ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَى الْاَوَّلِ وَالثَّانِي

✱✱ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ صفوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے پہلی یا دوسری صف تک آجایا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ؟

باب: کس شخص کو پہلی صف میں موجود ہونا چاہیے؟

2456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

✱✱ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگوں کو میرے قریب کھڑا ہونا چاہیے' اُس کے بعد اُن لوگوں کو جو اُن کے قریب کے مرتبہ کے ہوں''۔

2457 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَّلِيَهُ فِي الصَّلَاةِ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ نماز میں آپ کے قریب مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں۔

2458 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ، تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ، تَاَخَّرْ يَا فُلَانُ، قَالَ سُفْيَانُ: يُقَدِّمُ صَالِحِيهِمْ، وَيُؤَخِّرُ الْاٰخَرِيْنَ

٭٭ عثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تھے' پھر یہ فرماتے تھے: اے فلاں! تم آگے ہو جاؤ' اے فلاں! تم آگے آ جاؤ! اے فلاں! تم پیچھے چلے جاؤ! سفیان کہتے ہیں: وہ نیک لوگوں کو آگے کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو پیچھے کر دیتے تھے۔

2459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَيَقُوْلُ: تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ، اَرَاهُ قَالَ: لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَسْتَاْخِرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ

٭٭ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اے فلاں! تم آگے آ جاؤ! میرا خیال ہے' انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے' کچھ لوگ مسلسل پیچھے ہٹتے رہیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دے گا۔

2460 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَتَقَدَّمْتُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِيْ فَاَخَّرَنِي، وَقَامَ فِيْ مَقَامِيْ بَعْدَمَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَكَبَّرْتُ، فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقَالَ: اِنَّمَا اَخَّرْتُكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ نُصَلِّيَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ، فَعَرَفْتُ اَنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ فَاَخَّرْتُكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

٭٭ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ میں آیا' تو عصر کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہوا' میں پہلی صف میں آ گیا' اسی دوران ایک شخص آیا اُس نے مجھے کندھے سے پکڑ کر پیچھے کر دیا اور میری جگہ پر کھڑا ہو گیا' یہ امام کے تکبیر کہنے کے بعد کی بات ہے' میں نے تکبیر کہی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُس شخص نے میری طرف رُخ کر کے کہا: میں نے تمہیں اس لیے پیچھے کیا تھا کیونکہ اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' پہلی صف میں مہاجرین اور انصار نماز ادا کریں گے' مجھے یہ پتا چل گیا کہ تم اُن میں سے نہیں ہو' اس لیے میں نے تمہیں پیچھے کر دیا۔ میں نے (لوگوں سے) دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو اُن لوگوں نے بتایا: یہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

2461 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْهُمْ قَالَ: رَاَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَّرَهُ، وَقَالَ: لَسْتَ مِنْهُمْ

٭٭ ابن عیینہ نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پہلی صف میں کھڑا ہوا دیکھا' تو اُسے پیچھے کردیا اور بولے: تم ان میں سے نہیں ہو۔

بَابُ كَيْفَ يَقُوْلُ الْإِمَامُ إِذَا اَرَادَ اَنْ يُكَبِّرَ؟

باب: جب امام تکبیر کہنے کا ارادہ کرے گا' تو وہ کیا کہے گا؟

2462 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: عَدِّلُوا صُفُوفَكُمْ، فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جاتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جائے نماز پر کھڑے ہوکر لوگوں کی طرف رُخ کرکے یہ ارشاد فرماتے تھے:

''اپنی صفیں درست رکھو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں''۔

2463 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُومُ: تَعَاهَدُوا هٰذِهِ الصُّفُوفَ فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے' تو یہ فرماتے تھے:

''صفوں کا خیال رکھو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں''۔

2464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ، وَكَانَ يَؤُمُّنَا فَلَمَّا اَنْ قَامَ يَؤُمُّنَا قَالَ: سَوُّوا الصُّفُوفَ، فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ اِقَامَةَ الصَّفِّ

٭٭ حسن بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو سنا' وہ ہماری امامت کیا کرتے تھے' جب وہ ہماری امامت کے لیے کھڑے ہوئے' تو اُنہوں نے کہا: صفیں درست رکھو' کیونکہ نماز کی تکمیل میں صف درست رکھنا بھی شامل ہے۔

2465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَ النَّاسِ هُوَ بِنَفْسِهِ مِنْ وَرَائِهِمْ؟ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ قَالَ: فَحَسِبْتُ عَلَى الْاَئِمَّةِ اَنْ يَاْمُرُوْا حَرَسَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ تَسْوِيَةِ النَّاسِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: بَلْ يُؤْمَرُوْنَ فَيَكْفِيْهِمْ اِنَّ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ قَلِيْلٌ، حَدِيْثُو عَهْدٍ بِكُفْرٍ، فَكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے موجود لوگوں کی صفیں بذاتِ خود درست کروایا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے یہ بات سنی ہے اور میرا یہ گمان ہے' اماموں پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے سپاہیوں کو اس بات کی ہدایت کریں کہ وہ لوگوں کی صفیں درست کروائیں۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے کہا کہ اگر وہ صرف ہدایت کر دیں' تو یہ بھی کافی ہے کیونکہ اُس زمانہ میں لوگ کم ہوتے تھے اور زمانۂ کفر کے قریب تھے اس لیے اُنہیں تعلیم دی جاتی تھی۔

2466 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِذَا قَلَّ النَّاسُ جَعَلَهُمْ مِنْ وَرَاءِ الْمَقَامِ، فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ مِنْ وَرَاءِ الْمَقَامِ مَنْ لَوْ جَعَلَهُمْ حَوْلَ الْبَيْتِ لَطَافُوا بِهٖ صَفًّا، وَلٰكِنْ فِيهِ فَرَجٌ اَيُّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ: اَمَّا هُوَ: (وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ) (الزمر: 75)، كَاَنَّهٗ يَقُولُ: حُفُوفُهُمْ صُفُوفُهُمْ حَوْلَ الْبَيْتِ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا' جب لوگوں کی تعداد کم ہوتی تھی' تو وہ اُنہیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے کھڑا کر دیتے تھے' اس حوالے سے اُن پر اعتراض کیا گیا۔

ایک شخص نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر مقامِ ابراہیم کے پرے وہ لوگ موجود ہوں کہ اگر آپ اُنہیں بیت اللہ کے اردگرد کر دیں' تو وہ صف بنا کر بیت اللہ کا طواف کر لیں' لیکن اس میں کشادگی ہو گی' تو آپ کے نزدیک کون سی صورت زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک اس کا تعلق ہے (تو ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ وہ عرش کے اردگرد ننگے پاؤں ہوتے ہیں''۔

گویا کہ وہ یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ اُن کا بیت اللہ کے گرد ننگے پاؤں صفیں بنا لینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ لَا يَقِفُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ حَتّٰى يَتِمَّ الْاَوَّلُ وَهَلْ يَاْمُرُ الْاِمَامُ بِذٰلِكَ؟

باب: کوئی شخص دوسری صف میں اُس وقت تک نہ ٹھہرے جب تک پہلی صف مکمل نہیں ہو جاتی اور کیا امام اس بات کا حکم دے گا؟

2467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، وَحَمَّادٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا - عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي حَتّٰى يَتِمَّ الصَّفُّ الْاَوَّلُ، وَيَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ فِي الصَّفِّ الثَّالِثِ حَتّٰى يَتِمَّ الصَّفُّ الثَّانِي، وَالْاِمَامُ يَنْبَغِي اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِذٰلِكَ

✵✵ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں' کوئی شخص پہلی صف مکمل ہونے سے پہلے' دوسری صف میں کھڑا ہو' وہ اس بات کو بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص دوسری صف کے مکمل ہونے سے پہلے تیسری صف میں کھڑا ہو جائے' امام کے لیے یہ بات مناسب ہے' لوگوں کو اس بارے میں ہدایت کرے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ وَصَلَ الصَّفَّ، وَالتَّوَسُّعُ لِمَنْ دَخَلَ الصَّفَّ

باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے اُس کی فضیلت اور جو شخص صف میں داخل ہوتا ہے اُس کے لیے گنجائش پیدا کرنا

2468 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعًا، اَقَالَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَفْسَهُ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَ اللّٰهُ خَطْوَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمان کے سودے کو کالعدم کر دے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کا معاملہ فسخ کر دے گا' جو شخص صف کو ملائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے قدموں کو ملا کے رکھے گا''۔

2469 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ فِی الصَّلَاةِ وَصَلَ اللّٰهُ خَطْوَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✸✸ ہارون بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں یا نماز میں صف کو ملا رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے قدموں کو ملا کے رکھے اور جو شخص نادم ہو کر اقالہ کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی ذات کا اقالہ کرے گا''۔

2470 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِیْ يُصَلِّیْ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ

✸✸ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو پہلی صف کو ملا کے رکھتے ہیں''۔

2471 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِیِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: مَا خَطَا رَجُلٌ خُطْوَةً اَعْظَمَ اَجْرًا مِنْ خُطْوَةٍ خَطَاهَا اِلَى ثُلْمَةِ صَفٍّ يَسُدُّهَا

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آدمی جو بھی قدم اُٹھاتا ہے اُس میں سے کوئی بھی قدم اُس قدم سے زیادہ اجر والا نہیں ہوتا' جسے آدمی صف میں موجود خلاء کو پُر کرنے کے لیے اُٹھاتا ہے۔

2472 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَاَنْ تَقَعَ ثَنِيَّتَایَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَرَى فُرْجَةً فِی الصَّفِّ اَمَامِیْ وَلَا اَصِلُهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے سامنے کے دو دانت گر جائیں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں اپنے آگے موجود صف میں کوئی کشادگی دیکھوں اور پھر اُس صف کو نہ ملاؤں۔

2473 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَاَنْ يَخِرَّ ثَنِيَّتَايَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَرَى فِي الصَّفِّ خَلَلًا وَلَا اَسُدُّهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے سامنے کے دو دانت گر جائیں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں اپنے آگے موجود صف میں کوئی کشادگی دیکھوں اور پھر اُس صف کو نہ ملاؤں۔

2474 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اِيَّاكُمْ وَالْفُرَجَ يَعْنِي فِي الصَّفِّ قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا وَجَدَ فُرْجَةً دَخَلَ فِيهَا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: کشادگی سے بچو۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی صف میں کشادگی سے بچو)۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے' شیطان جب (صف میں) کشادگی پاتا ہے' تو اُس داخل ہو جاتا ہے۔

2475 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ لَا يَكُونَ بَيْنَ الصُّفُوفِ فُرَجٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے (یہاں راوی کا نام مذکور نہیں ہے) یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ صفوں کے درمیان کوئی جگہ کشادہ نہ ہو۔

2476 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، وَبَيْنَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فُرْجَةٌ، اَلْصَقُ بِاَحَدِهِمَا اَوْ اَعْتَدِلُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اعْتَدِلْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الَّذِي بَيْنَ رُكْبَتَيْكَ مُقَارِبٌ فَالْصَقْ بَيْنَهُمَا، قُلْتُ: اَجِدُ صُفُوفًا مُقَطَّعَةً اَلَيْسَ اَحَقُّهَا اَنْ اَصِلَ الَّذِي يَلِيَنِي مِنْ جَمَاعَةِ النَّاسِ؟ قَالَ: بَلَى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بعض اوقات میں دو آدمیوں کے درمیان ہوتا ہوں اور اُن میں سے ہر ایک کے درمیان کشادگی موجود ہوتی ہے' تو میں اُن میں سے کسی ایک کے ساتھ مل جاؤں گا' یا میں اُن دونوں کے درمیان میں رہوں گا؟ اُنہوں نے کہا: تم اُن دونوں کے درمیان میں رہو گے' البتہ اگر تمہارے دونوں گھٹنوں کے درمیان میں سے کوئی شخص زیادہ قریب ہو' تو تم اُن دونوں کو ملا لوگے۔ میں نے کہا: اگر مجھے ایسی صف ملتی ہے' جو منقطع ہو' تو کیا وہ اس بات کی زیادہ حقدار نہیں ہوگی کہ میں اُسے پُر کروں؟ اُس شخص کے ساتھ جا کر' جو لوگوں کی جماعت میں مجھ سے قریب ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ فَضْلِ مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

باب: صف میں دائیں طرف کے حصہ کی فضیلت

2477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِمَيَامِنِ الصُّفُوفِ، وَاِيَّاكُمْ وَمَا بَيْنَ السَّوَارِيْ، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم پر صف کے دائیں حصہ کی طرف رہنا لازم ہے اور ستونوں کے درمیان (کھڑے ہونے) سے بچو اور تم پر پہلی صف لازم ہے۔

2478 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: يُعْجِبُنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ مِمَّا عَلٰى يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِاَنَّهُ كَانَ اِذَا سَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ - اَوْ قَالَ - يَبْدَؤُنَا بِالسَّلَامِ

✱✱ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف صف میں موجود رہوں' کیونکہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیریں گے تو پہلے ہماری طرف رُخ کریں گے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پہلے ہمیں سلام کریں گے۔

2479 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ يُصَلِّيَانِ فِيْ مَيْسَرَةِ الْمَسْجِدِ، لِاَنَّ مَنَازِلَهُمَا كَانَتْ مِنْ تِلْكَ النَّاحِيَةِ، قَالَ: وَرَاَيْتُ مَعْمَرًا يُصَلِّيْ فِيْ مَيْسَرَةِ الْمَسْجِدِ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری اور ابن سیرین کو مسجد کے بائیں طرف نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اس کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں کی رہائش گاہ اُسی سمت میں تھی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو مسجد کے بائیں طرف والے حصہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2480 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ

✱✱ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جن کے کندھے نماز میں سب سے نرم ہوں''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْمُ وَحْدَهٗ فِي الصَّفِّ

باب: آدمی کا صف میں تنہا کھڑا ہونا

2481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ اَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ وَرَاءَ الصَّفِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ، اِلَّا فِي الصَّفِّ فَاِنَّ فِيْهَا فُرَجًا، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ الصَّفَّ

مَدْحُوسًا لَا اَرَى فُرْجَةً اَقُومُ وَرَاءَ هُمْ؟ قَالَ: (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا) (البقرة: 286)، وَاَحَبُّ اِلَيَّ وَاللّٰهِ اَنْ اَدْخُلَ فِيهِ

وَذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُقَالُ: اِذَا دُحِسَ الصَّفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَدْخَلٌ، فَلْيَسْتَخْرِجْ رَجُلًا مِنَ ذٰلِكَ الصَّفِّ فَلْيَقُمْ مَعَهُ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَصَلَاتُهُ تِلْكَ صَلَاةُ وَاحِدٍ لَيْسَ بِصَلَاةِ جَمَاعَةٍ

❊ ❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے' آدمی صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! دو آدمی ہوں یا تین آدمی ہوں اور یہ صرف صف کے بارے میں حکم ہے' جبکہ اُس میں کشادگی ہو۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں صف کو ایسی حالت میں پاتا ہوں کہ وہ بالکل جڑی ہوئی ہے' اُس میں کوئی کشادگی نہیں ہے' تو کیا میں اُن کے پیچھے کھڑا ہو جاؤں؟ تو اُنہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھ دی:

''اللہ تعالیٰ نے آدمی کی گنجائش کے مطابق اُسے پابند کیا ہے''

البتہ میرے نزدیک' اللہ کی قسم! یہ بات زیادہ محبوب ہوگی کہ میں اُس صف میں داخل ہو جاؤں۔

ابن جریج نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بات کہی جاتی ہے' جب صف ملی ہوئی ہو اور اُس میں داخل ہونے کی گنجائش نہ ہو تو اُس صف میں سے ایک آدمی کو نکال لینا چاہیے اور آدمی اُس کے ساتھ کھڑا ہو جائے' اگر ایسا نہیں کرتا تو ایسے شخص کی نماز اکیلے شخص کی نماز شمار ہوگی' جماعت کے ساتھ نماز شمار نہیں ہوگی۔

2482 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاَمَرَهُ فَاَعَادَ الصَّلَاةَ

❊ ❊ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اُسے حکم دیا' تو اُس نے نماز کو دُہرایا۔

2483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الصَّفَّ مُسْتَوِيًا قَالَ: يُؤَخِّرُ رَجُلًا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ تَجُزْ صَلَاتُهُ

❊ ❊ ابومعشر' ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو شخص صف کو برابر پاتا ہے' اُس کے بارے میں ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: وہ کسی شخص کو پیچھے کرے گا' اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو اُس کی نماز درست نہیں ہوگی۔

2484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ، وَحَمَّادًا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ الْحَكَمُ: يُعِيدُ، وَحَمَّادٌ: لَا يُعِيدُ

✵✵ شعبہ بن حجاج بیان کرتے ہیں: میں نے حکم بن عتیبہ اور حماد سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حکم نے جواب دیا: وہ نماز کو دُہرائے گا' جبکہ حماد نے جواب دیا: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

2485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ، عَنْ بَعْضِهِمْ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا قَامَ حَذْوَ الْاِمَامِ لَمْ يُعِدْ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب وہ امام کے عین پیچھے کھڑا ہو' تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

2486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُعِيدُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

بَابُ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِىْ، وَخَلْفَ الْمُتَحَدِّثِينَ وَالنِّيَامِ

باب: ستونوں کے درمیان صف بنانا' یا بات چیت کرنے والے یا سوئے ہوئے لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنا

2487 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ مَعْدِ يكَرِبَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تَصُفُّوا بَيْنَ السَّوَارِىْ، وَلَا تَاْتَمُّوا بِالْقَوْمِ وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ستونوں کے درمیان صف نہ بناؤ اور ایسے لوگوں کی اقتداء نہ کرو' جو بات چیت کر رہے ہوں۔

2488 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ مَعْدِيكَرِبَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: لَا تَصْطَفُّوا بَيْنَ الْاَسَاطِينِ، وَلَا تُصَلِّ وَبَيْنَ يَدَيْكَ قَوْمٌ يَمْتَرُوْنَ - اَوْ قَالَ: يَلْغُونَ -

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ستونوں کے درمیان صف نہ بناؤ اور اس طرح نماز ادا نہ کرو کہ تمہارے سامنے کچھ لوگ ہوں' جو بات چیت کر رہے ہوں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لغو حرکتیں کر رہے ہوں۔

2489 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَوَقَفْنَا بَيْنَ السَّوَارِىْ، فَتَاَخَّرْنَا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا، قَالَ اَنَسٌ: اِنَّا كُنَّا نَتَّقِى هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ہم ستونوں کے درمیان کھڑے ہوئے' پھر ہم پیچھے ہٹ گئے' جب ہم نے نماز ادا کر لی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس چیز سے بچا کرتے تھے۔

2490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَرِهَ الصَّفَّ بَيْنَ السَّوَارِي قَالَ هِشَامٌ: سَاَلْتُ عَنْهُ ابْنَ سِيرِينَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ستونوں کے درمیان صف بنانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ہشام بیان کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

2491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُهِيتُ اَنْ اُصَلِّيَ خَلْفَ النِّيَامِ وَالْمُتَحَدِّثِينَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے' میں سوئے ہوئے لوگوں' یا بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کروں''۔

بَابُ التَّكْبِيرِ

باب: تکبیر کہنا

2492 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُهُ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْتَفْتِحُ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يُصَوِّبُ لِلسُّجُودِ، ثُمَّ حِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ حِينَ يُصَوِّبُ رَاْسَهُ، ثُمَّ حِينَ يُصَوِّبُ رَاْسَهُ لِيَسْجُدَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ حِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ حِينَ يَسْتَوِي قَائِمًا مِنْ ثِنْتَيْنِ، قَالَ لِي: كَذٰلِكَ التَّكْبِيرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی' تو میں نے اُنہیں نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے ہوئے سنا' پھر جب وہ رکوع میں گئے اور جب اُنہوں نے سجدہ میں جانے کے لیے سر جھکایا اور جب اُنہوں نے سر اُٹھایا اور پھر جب اُنہوں نے سر جھکایا' تاکہ دوسری مرتبہ سجدہ کریں پھر جب اُنہوں نے سر اُٹھایا اور پھر جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد سیدھے کھڑے ہوئے (اُن تمام اوقات میں اُنہوں نے تکبیر کہی) پھر اُنہوں نے مجھ سے کہا: ہر نماز میں اسی طرح تکبیر کہی جاتی ہے۔

2493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَقْضِ التَّكْبِيرَةَ حَتّٰى اَضَعَ جَبِينِي فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَفْرُغَ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ تَقَعَ جَبِينُكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں تکبیر ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اپنی پیشانی زمین پر رکھ لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ بات زیادہ محبوب ہے' تم اپنی پیشانی زمین پر رکھنے سے پہلے تکبیر کے کلمات کہہ دو۔

2494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَكَانَ يُكَبِّرُ بِنَا هٰذَا يَعْنِى التَّكْبِيرَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ

** میمون بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو اُنہوں نے ہمیں اس کے ساتھ تکبیریں کہیں یعنی جب وہ رکوع میں گئے اور جب سجدہ میں گئے تو تکبیریں کہیں۔

2495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ بِنَا، فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ، وَبَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَاِذَا جَلَسَ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ يُكَبِّرُ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ، وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، اِنِّىْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، - يَعْنِىْ فِى الصَّلَاةِ - مَا زَالَتْ هٰذِهٖ صَلَاتُهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

** ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے تو کہتے تھے جب سجدہ میں جانے لگتے تھے تو کہتے تھے جب سجدوں سے فارغ ہوتے تھے تو کہتے تھے جب بیٹھتے تھے پھر کہتے تھے جب دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے تب تکبیر کہتے تھے اسی طرح وہ آخری دو رکعات میں بھی تکبیر کہتے تھے۔ جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو یہ کہا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (طریقے کے) مشابہہ نماز ادا کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

2496 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ، ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو جب آپ قیام کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جب آپ رکوع میں جاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے جب آپ رکوع سے اپنی کمر سیدھی کرتے تھے پھر آپ قیام کی حالت میں ربنا لک الحمد پڑھتے تھے جب آپ سجدہ کے لیے جھکتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جب اپنا سر اُٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اسی طرح آپ پوری نماز میں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اُسے مکمل ادا کر لیتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کے بعد بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے اُس وقت تکبیر کہتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تم سب سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہہ نماز ادا کرتا ہوں۔

2497 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلَاتَهُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ

❋ ❋ ابن شہاب' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے' آپ کی نماز مسلسل اسی طرح رہی' یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

2498 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِالْكُوفَةِ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، يُكَبِّرُ هٰذَا التَّكْبِيرَ حِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَسْجُدُ فَيُكَبِّرُهُ كُلَّهُ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ لِي عِمْرَانُ: مَا صَلَّيْتُ مُنْذُ حِينٍ، اَوْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا اَشْبَهَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ عَلِيٍّ

❋ ❋ مطرف بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی' جب وہ رکوع میں گئے اور جب وہ سجدہ میں گئے تو اُنہوں نے تکبیر کہی' اُنہوں نے تمام مواقع پر اسی طرح تکبیر کہی' جب ہم نے نماز مکمل کی تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اتنے' اتنے عرصہ سے میں نے کبھی بھی ایسی کوئی نماز ادا نہیں کی جو اس نماز سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھتی ہو' یعنی وہ نماز جو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی تھی۔

2499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ، اَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ: اجْتَمِعُوا اُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَالَ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوْا: لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا قَالَ: فَاِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، فَدَعَا بِجَفْنَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ يُكَبِّرُ فِيهِمَا اثْنَتَا وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، يُكَبِّرُ اِذَا سَجَدَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَقَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ

❋ ❋ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے لوگوں سے یہ فرمایا: تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھاؤں! جب وہ لوگ اکٹھے ہو گئے' تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور شخص بھی موجود ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف ہمارا ایک بھانجا ہے (جس کا تعلق ہماری قوم سے نہیں ہے)۔ تو اُنہوں نے فرمایا: قوم کا بھانجا' اُن کا حصہ ہوتا ہے' پھر اُنہوں نے ایک برتن منگوایا' جس میں پانی موجود تھا' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے' کُلّی کی' ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' اپنے سر پر مسح کیا' دونوں پاؤں دھوئے' پھر اُن لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی' اُس نماز کی دونوں رکعت میں اُنہوں

نے بائیس تکبیریں کہیں' جب وہ سجدہ میں جاتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' جب سجدے سے سر کو اُٹھاتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' اُنہوں نے پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور اتنی آواز میں تلاوت کی کہ اُن کے قریب لوگوں نے سن لیا۔

2500 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ

٭٭ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (نماز میں) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

2501 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يُتِمُّونَ التَّكْبِيرَ اِذَا رَفَعُوا وَاِذَا وَضَعُوا

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم جب بھی اُٹھتے تھے' جب جھکتے تھے' تو باقاعدگی سے تکبیر کہتے تھے۔

2502 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہر مرتبہ جھکتے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

2503 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ

٭٭ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (نماز میں) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

2504 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ حِينَ يَسْتَفْتِحُ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَتَصَوَّبُ لِيَسْجُدَ، قَبْلَ اَنْ يَضَعَ رَاْسَهُ، وَحِينَ يَرْفَعُ مِنَ السَّجْدَةِ، ثُمَّ حِينَ يَضَعُ يَعُوْدُ لِيَسْجُدَ قَبْلَ اَنْ يَضَعَ وَجْهَهُ، وَحِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ، ثُمَّ حِينَ يَسْتَوِي مِنَ الْمَثْنَى قَائِمًا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ: كَذٰلِكَ كَانَتِ الصَّلَاةُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے تھے' جب رکوع میں جاتے تھے اور جب سجدے میں جانے کے لیے سر کو جھکاتے تھے' تو سر کو (زمین پر رکھنے سے پہلے) اور جب سجدہ سے سر کو اُٹھاتے تھے اور جب دوبارہ سجدہ میں جانے لگتے تھے تو اپنے منہ کو زمین پر رکھنے سے پہلے تکبیر کہا کرتے تھے' پھر جب سجدہ سے سر کو اُٹھاتے تھے اُس وقت اور جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے اُس وقت تکبیر کہتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس فرماتے ہیں: نماز اسی طرح ہوتی ہے۔

2505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ فُرَاتٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اَتِمُّوا التَّكْبِيْرَ

** فرات بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے نماز میں تکبیر کہنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تکبیر کو مکمل کرو۔

2506 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ فُلَانٍ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً، وَكَاَنَّهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَيْحَكَ، تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے فلاں شخص کی اقتداء میں نماز ادا کی' تو اُس نے بائیس مرتبہ تکبیر کہی' وہ شخص گویا کہ اُس دوسرے شخص پر اعتراض کرنا چاہ رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

2507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلَاةِ

** عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر کو مکمل کیا کرتے تھے (یعنی تمام تکبیریں کہتے تھے)۔

2508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ عَدِيَّ بْنَ اَرْطَاةَ اَمَرَ الْحَسَنَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ: فَكَبَّرَ هٰذَا التَّكْبِيْرَ حِيْنَ يَخْفِضُ، وَحِيْنَ يَرْفَعُ، فَغَلِطَ النَّاسُ، فَكَبَّرَ بِهِمْ تَكْبِيْرَ الْاَئِمَّةِ يَوْمَئِذٍ

** عدی بن ارطاۃ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو اُنہوں نے جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے اس طرح تکبیر کہی' اس سے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی تو اُس وقت اُنہوں نے صرف حکمرانوں والی تکبیر کے مطابق لوگوں کو نماز پڑھائی۔

2509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ مُوْسَى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، اِنَّ لَنَا اِمَامًا يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ اِذَا رَفَعَ وَاِذَا وَضَعَ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** جعفر بن سلیمان نے موسیٰ نامی ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' میں نے حسن بصری کو سنا' ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابوسعید! ہمارا امام نماز میں ہر مرتبہ اُٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہتا ہے' تو حسن نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کا طریقہ) یہی ہے۔

2510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: تَذَاكَرْنَا زِيَادَةَ هٰذَا التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: قَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْتُهُ يُكَبِّرُهُ

✱✱ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نماز میں اس تکبیر کے اضافہ کے بارے میں بات چیت کررہے تھے تو ابوشعثاء نے یہ بات بیان کی: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی ہے میں نے تو انہیں تکبیر کہتے ہوئے نہیں سنا۔

2511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعَدْلَانِ عِنْدَكَ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يُكَبِّرَانِ هٰذَا التَّكْبِيرَ

✱✱ عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارے نزدیک حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم عادل ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے کہا: یہ دونوں حضرات تو اس طرح تکبیر نہیں کہتے تھے۔

2512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: صَلَّى قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَغْرِبَ، اَمَّنَا فِيهَا فَلَمْ يُكَبِّرْ هٰذَا التَّكْبِيرَ حِينَ يَرْفَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ، فَلَمَّا فَرَغْتُ، قُلْتُ لَهُ: فَاِنَّ نَافِعًا اَخْبَرَنِي، اَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَكَبَّرَ حِينَ يَرْفَعُ، وَحِينَ يَسْجُدُ قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ: لَا اَبَا لَكَ، اَتَرَاهُ الْحَقَّ عَلَيَّ اَنْ اَصْنَعَ كُلَّمَا كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَصْنَعُ؟ اَفَلَا سَاَلْتَهُ: اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ؟ فَسَاَلْتُ نَافِعًا، فَقَالَ: مَا تَرَكَهُ اَحَدٌ يَعْقِلُ الصَّلَاةَ

✱✱ ابن عون بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے مغرب کی نماز ادا کی انہوں نے اس نماز میں ہماری امامت کی انہوں نے اُٹھتے ہوئے اور سجدے میں جاتے ہوئے اس طرح تکبیر نہیں کہی جب میں فارغ ہوا تو میں نے کہا: نافع نے تو مجھے بتایا ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے اُٹھتے ہوئے اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہی تھی۔ تو وہ غصہ میں آ گئے اور بولے: تمہارا باپ نہ رہے! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ پر یہ بات لازم ہے میں ہر وہ کام کروں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے تم نے نافع سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کیا کرتے تھے؟ میں نے نافع سے یہی سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: جو شخص نماز کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے وہ اسے ترک نہیں کرے گا۔

2513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ اَيْضًا قَالَ: اَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّهُمْ فَلَمْ يُكَبِّرْ هٰذَا التَّكْبِيرَ

✱✱ ابن ابزیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی امامت کرتے ہوئے اس طرح تکبیر نہیں کہی۔

2514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نُكَبِّرُ فِي التَّطَوُّعِ مِثْلَ مَا نُكَبِّرُ فِي الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اجْعَلِ التَّطَوُّعَ مِثْلَ الْمَكْتُوبَةِ اِنِ اسْتَطَعْتَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ، اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ تُرِيدُ وَجْهَ اللّٰهِ،

وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہم نفل نماز میں بھی اُس طرح تکبیر کہیں گے جس طرح ہم فرض نماز میں تکبیر کہتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم سے ہو سکے تو ہر تکبیر کے حوالے سے تم نفل کو بھی فرض کی طرح ادا کرو' کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے اجر و ثواب کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔

بَابُ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ

باب: (نماز کے) آغاز میں تکبیر کہنا اور رفع یدین کرنا

2515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ: اَنَّ وَجْهَ الصَّلَاةِ اَنْ يُكَبِّرَ الرَّجُلُ بِيَدَيْهِ، وَوَجْهِهِ، وَفِيهِ، وَيَرْفَعَ رَاْسَهُ شَيْئًا حِينَ يَبْتَدِىءُ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن سابط نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نماز کا طریقہ یہ ہے' آدمی اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کے ذریعہ تکبیر کہے' اس میں یہ چیز بھی شامل ہے' آدمی اپنا سر کچھ اُٹھا کے رکھے' آدمی اُس وقت تکبیر کہے گا' جب نماز کا آغاز کرے گا' اُس وقت کہے گا' جب رکوع میں جائے گا' اُس وقت کہے گا' جب اپنے سر کو اُٹھائے گا۔

2516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: هَلْ كُنْتَ تَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَوَجْهَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَلِيلًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے' جب اُنہوں نے نماز (کے آغاز) میں تکبیر کہی' تو اپنا سر اور چہرہ آسمان کی طرف اُٹھایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن تھوڑا سا (اُٹھایا تھا)۔

2517 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، اَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَهُمَا وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے' یہاں تک کہ انہیں دونوں کندھوں تک' یا اُن کے قریب تک بلند کرتے تھے' جب آپ رکوع کے بعد اپنا سر اُٹھاتے تھے' تو بھی رفع یدین کرتے تھے' سجدوں کے درمیان آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔

2518 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ

يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ

2521- سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ اپنے کندھوں کے برابر تک آ جاتے تھے' پھر آپ تکبیر کہتے تھے' جب آپ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو بھی ایسا ہی کرتے تھے' جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے' تو بھی ایسا ہی کرتے تھے لیکن جب آپ سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے' تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

2519 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حِذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَهُمَا، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَهُمَا، وَاِذَا قَامَ مِنْ مَثْنَى رَفَعَهُمَا، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ قَالَ: ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حِذْوَ اُذُنَيْهِ

✱✱ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ اُن کے کندھوں کے مقابل تک آ جاتے تھے' جب وہ رکوع میں جاتے تھے' پھر ان دونوں کو بلند کرتے تھے' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' پھر ان دونوں کو بلند کرتے تھے' جب دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو پھر ان دونوں کو بلند کرتے

2518-صحيح البخاري، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب : رفع اليدين في التكبيرة الاولى مع الافتتاح سواء ، حديث:714، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام، حديث:612، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب البدء برفع اليدين عند افتتاح الصلاة قبل التكبير، حديث:441، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه، حديث:1251، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر ما يستحب للمصلي رفع اليدين عند ارادته الركوع ، حديث:1883، موطا مالك، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث:161، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب في رفع اليدين في الركوع والسجود، حديث:1277، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، ابواب تفريع استفتاح الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، حديث:626، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب رفع اليدين اذا ركع، حديث:854، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب رفع اليدين عند الركوع، حديث:243، السنن الصغرى، كتاب الافتتاح، باب العمل في افتتاح الصلاة، حديث:870، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، الى اين يبلغ بيديه، حديث:2387، السنن الكبرى للنسائي، التطبيق، رفع اليدين حذو المنكبين عند الرفع من الركوع، حديث: 635، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب رفع اليدين في افتتاح الصلاة الى اين يبلغ بهما ؟، حديث:713، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب ذكر التكبير ورفع اليدين عند الافتتاح، حديث:958، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، حديث:4536، مسند الشافعي، باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، حديث:129، مسند الحميدي، احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، حديث:593

تھے وہ سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔ وہ یہ بتاتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: وہ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ دونوں کانوں کے مقابل تک آ جاتے تھے۔

2520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ بِيَدَيْهِ حِيْنَ يَسْتَفْتِحُ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَحِيْنَ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَحِيْنَ يَسْتَوِیْ قَائِمًا مِنْ مَثْنٰى قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ يُكَبِّرُ بِيَدَيْهِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ. قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْاُوْلٰى مِنْهُنَّ اَرْفَعَهُنَّ؟ قَالَ: لَا، سَوَاءً، قُلْتُ: اَكَانَ يُخْلِفُ بِشَیْءٍ مِنْهُنَّ اُذُنَيْهِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا يَبْلُغُ وَجْهَهُ، فَاَشَارَ لِیْ اِلَی الثَّدْيَيْنِ اَوْ اَسْفَلَ مِنْهُمَا

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تھے' اُس وقت کرتے تھے اور اُس وقت کرتے تھے' جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے، اور اُس وقت کرتے تھے' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے اور اُس وقت کرتے تھے' جب دو رکعات ادا کر کے کھڑے ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ دو سجدوں کے بعد سر کو اُٹھاتے ہوئے' دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تکبیر نہیں کہتے تھے (یعنی رفع یدین نہیں کرتے تھے)۔

میں نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلی مرتبہ میں انہیں زیادہ اُٹھاتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! برابر رکھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ ان میں سے کسی مرتبہ میں کانوں تک بھی ہاتھ اُٹھاتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ چہرے تک نہیں لے جاتے تھے، پھر اُنہوں نے سینہ تک یا اس سے کچھ نیچے تک اشارہ کر کے دکھایا۔

2521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى يَكُوْنَا حِذْوَ اُذُنَيْهِ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ آپ کے کانوں تک آ جاتے تھے۔

2522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِی الصَّلَاةِ حِيْنَ كَبَّرَ، ثُمَّ حِيْنَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ اَشَارَ بِسَبَّابَتِهِ، وَوَضَعَ الْاِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى حَلَّقَ بِهَا، وَقَبَضَ سَائِرَ اَصَابِعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ حِذْوَ اُذُنَيْهِ

✱✱ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیا' تو آپ نے نماز میں تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر جب آپ نے تکبیر کہی' تو دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا' تو دونوں ہاتھ بلند

کیے پھر جب آپ بیٹھ گئے تو آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیا اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیا' آپ نے اپنے دائیں بازو کو اپنے دائیں زانو پر بچھالیا اور اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعہ اشارہ کیا' آپ نے اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی پر رکھ کر اُسے کے ذریعہ حلقہ بنایا اور باقی تمام انگلیوں کو بند کر لیا' پھر آپ سجدہ میں گئے تو آپ کے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر تھے۔

2523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو حَمْزَةَ، مَوْلَى بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

✵✵ ابوحمزہ' جو بنواسد کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا' جب رکوع میں گئے اُس وقت کیا اور جب رکوع سے سر اُٹھایا اُس وقت کیا۔

2524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: رَاَيْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حِذْوَ اُذُنَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

✵✵ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو دیکھا کہ جب اُنہوں نے نماز کے آغاز میں تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ وہ کانوں کے برابر تک ہو گئے' پھر جب وہ رکوع میں گئے اور جب رکوع سے سر اُٹھایا اُس وقت بھی اُنہوں نے رفع یدین کیا۔

2525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، وَهُوَ يُسْاَلُ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ يَرْفَعُونَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

✵✵ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو سنا' اُن سے نماز میں رفع یدین کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ کو اور حضرت عبداللہ کو اور حضرت عبداللہ کو دیکھا ہے' یہ حضرات نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔

اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات کہی تھی۔

2526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ قَالَ: التَّكْبِيرَةُ الْاُولَى الَّتِيْ لِلاسْتِفْتَاحِ بِالْيَدَيْنِ، اَرْفَعُ مِمَّا سِوَاهُمَا مِنَ التَّكْبِيرِ قَالَ: حَتّٰى يَخْلِفَ بِهَا الرَّاْسَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: رَاَيْتُ اَنَا ابْنَ طَاوُسٍ يَخْلِفُ بِيَدَيْهِ رَاْسَهُ

✵✵ حسن بن مسلم' طاؤس کا یہ قول نقل کرتے ہیں: نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا جائے گا' اور اس موقع پر دیگر تکبیرات کے مقابلہ میں زیادہ ہاتھ اُٹھائے جائیں گے۔ اُنہوں نے کہا: یہاں تک کہ آدمی اُنہیں سر کے برابر تک لے آئے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سر کے برابر تک لے آتے تھے۔

2527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَدْ رَاَيْتُ تُكَبِّرُ بِيَدِكَ حِيْنَ تَسْتَفْتِحُ، وَحِيْنَ تَرْكَعُ، وَحِيْنَ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السَّجْدَةِ الْاُولٰى، وَمِنَ الْاٰخِرَةِ، وَحِيْنَ تَسْتَوِى مِنَ الْمَثْنٰى قَالَ: اَجَلْ، قُلْتُ: بَلَغَكَ اَنَّ تَكْبِيْرَ الْاِسْتِفْتَاحِ بِالْيَدَيْنِ اَكْبَرُ مِمَّا سِوَاهُمَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَخْلِفُ بِالْيَدَيْنِ الْاُذُنَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: قَدْ بَلَغَنِىْ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ يَخْلِفُ بِيَدَيْهِ اُذُنَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ میں نے دیکھا ہے' آپ نماز کے آغاز میں اور رکوع میں جاتے ہوئے اور پہلے سجدہ سے سر کو اُٹھاتے ہوئے اور دوسرے سجدہ سے سر کو اُٹھاتے ہوئے اور دو رکعات کے بعد سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے' دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تکبیر کہتے ہیں (یعنی تکبیر کے ساتھ رفع یدین بھی کرتے ہیں) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے' آغاز میں جو تکبیر کہی جاتی ہے اُس میں باقی (تکبیروں) کے مقابلہ میں ہاتھوں کو زیادہ بلند کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے جائیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' وہ دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرتے تھے۔

2528 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبید بن عمیر نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس طرح کی بات ذکر کی ہے۔

2529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَفِى التَّطَوُّعِ مِنَ الْيَدَيْنِ مِثْلُ مَا فِى الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ فِىْ كُلِّ صَلَاةٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نفل نماز میں بھی اُسی طرح رفع یدین کیا جائے گا' جس طرح فرض نماز میں کیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہر نماز میں کیا جائے گا۔

2530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى اِبْهَامُهٗ قَرِيْبًا مِنْ اُذُنَيْهِ

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے' تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کے قریب محسوس ہوتے تھے۔

2531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِثْلَهٗ، وَزَادَ قَالَ: مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ لَا تَعُدْ لِرَفْعِهَا فِىْ تِلْكَ الصَّلَاةِ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ ایک مرتبہ ایسا کرتے تھے اُس کے بعد آپ اُس نماز میں رفع یدین دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

2532 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِنكَبَيْنِ

✽✽ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔

2533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ شَيْءٍ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ،

✽✽ ابراہیم نخعی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صرف آغاز میں رفع یدین کرتے تھے اُس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

2534 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

2535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ

✽✽ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: آغاز میں ایک مرتبہ رفع یدین کیا جائے گا۔

2536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ نَسِيتُ اَنْ اُكَبِّرَ بِيَدَيَّ فِيْ بَعْضِ ذٰلِكَ اَعُوْدُ لِلصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں نماز میں کسی جگہ پر رفع یدین کرنا بھول جاتا ہوں' تو کیا میں نماز کو دُہراؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ مَنْ نَسِيَ تَكْبِيرَةَ الْاِسْتِفْتَاحِ

باب: جو شخص تکبیر تحریمہ کو بھول جائے

2537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا: عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ تَكْبِيرَةَ الْاِسْتِفْتَاحِ قَالَ: يُعِيدُ صَلَاتَهُ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو تکبیر تحریمہ کو بھول جاتا ہے؟ اُنہوں

نے جواب دیا: وہ نماز کو دُہرائے گا۔

2538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا نَسِيَ الرَّجُلُ تَكْبِيرَةَ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَبِهِ يَاْخُذُ الثَّوْرِيُّ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کی ابتدائی تکبیر کہنا بھول جائے تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

2539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، اِحْرَامُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

✵✵ محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کی کنجی طہارت ہے تکبیر کے ذریعہ یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے''۔

2540 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ

✵✵ ابن جوزہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز تکبیر کہہ کر کرتے تھے اور اُسے سلام پھیر کر ختم کرتے تھے۔

2541 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَقَتَادَةَ: عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى تَكْبِيرَةَ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، قَالَا: لَا يُعِيدُ، قَدْ كَبَّرَ حِينَ رَكَعَ وَحِينَ سَجَدَ

✵✵ ابراہیم نخعی اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز میں تکبیر تحریمہ بھول جاتا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ نماز نہیں دُہرائے گا' کیونکہ جب وہ رکوع میں گیا تھا اور سجدے میں گیا تھا' اُس وقت اُس نے تکبیر کہہ دی تھی۔

2542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَطَاءٍ، قَالَا: يُجْزِئُهُ تَكْبِيرَةُ الرَّكْعَةِ

✵✵ حکم اور عطاء فرماتے ہیں: رکوع کی تکبیر اُس شخص کے لیے کافی ہوگی۔

2543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ التَّكْبِيرَ هَلْ اَعُوْدُ؟ قَالَ: لَا، اَنْتَ تُكَبِّرُ اِذَا جَلَسْتَ وَبَيْنَ ذٰلِكَ، اِنَّمَا تَعُوْدُ اِذَا نَسِيتَ رَكْعَةً اَوْ سَجْدَةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا: میں تکبیر کہنا بھول جاتا ہوں' تو کیا میں نماز دُہراؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تم بیٹھے ہوئے ہو اُس وقت تم تکبیر کہہ لو' یا اس کے درمیان کسی جگہ کہہ لو' تم اُس وقت نماز کو دُہراؤ گے جب تم رکوع کرنا یا سجدہ کرنا بھول جاتے ہو۔

2544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا نَسِيتُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ اَنْ اَلْفِظَهُ بِفِيَّ؟ قَالَ: لَا تُعِدْ، وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَةَ السَّهْوِ، سَتُكَبِّرُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں تکبیر کا کچھ حصہ منہ کے ذریعہ ادا کرنا بھول جاتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو دُہراؤ گے نہیں اور تم سجدۂ سہو نہیں بھی کرو گے' تم آگے چل کر تکبیر کہہ لو گے۔

2545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: اِنِّى اَسْجُدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَيَقُوْلُ لِى الشَّيْطَانُ: لَمْ تُكَبِّرْ تَكْبِيرَةَ الْاِسْتِفْتَاحِ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: كَبَّرْتَ قَبْلُ وَبَعْدُ

✵✵ عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا: جمعہ کے دن میں سجدہ میں گیا تو شیطان نے مجھ سے کہا: تم نے تکبیر تحریمہ تو کہی ہی نہیں تھی۔ سعید بن مسیّب نے جواب دیا: تم نے اُس سے پہلے اور بعد میں تو تکبیر کہی ہوگی۔

2546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اعْتَدَلْتَ فِى الصَّفِّ، وَلَمْ تُكَبِّرْ حَتّٰى يَرْكَعَ الْاِمَامُ، وَيَرْفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، فَارْكَعْ وَاعْتَدَّ بِهَا، وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَعْتَدِلْ فِى الصَّفِّ فَلَا تَعْتَدَّ بِهَا

✵✵ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب تم صف سیدھی کرلو اور پھر اُس کے بعد تکبیر نہ کہو' یہاں تک کہ امام رکوع کرلے اور رکوع سے سر کو اُٹھالے اور تم بھی رکوع کرچکے ہو' تو تم اسی تکبیر کو شمار کرلو اور اگر تم نے صف سیدھی نہیں کی تھی' تو پھر تم اس تکبیر کو شمار نہیں کرو گے۔

2547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: اِذَا نَسِىَ اَنْ يُكَبِّرَ الرَّجُلُ فِى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَجْزَاَ عَنْهُ اَنْ يَفْتَتِحَ بِذِكْرِ اللّٰهِ

✵✵ حکم بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز میں تکبیر کہنا بھول جائے' تو وہ سبحان اللہ کہہ دے' تو یہ اُس کے لیے جائز ہوگی' کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ آغاز کیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُكَبِّرُ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب: جب کوئی شخص امام سے پہلے تکبیر کہہ دے

2548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَبَّرَ الرَّجُلُ قَبْلَ الْاِمَامِ فَلْيُعِدِ التَّكْبِيرَ، فَاِنْ لَمْ يُعِدْ حَتّٰى يَقْضِىَ الصَّلَاةَ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص امام سے پہلے تکبیر کہہ دے' تو وہ دوبارہ تکبیر کہے گا' اگر وہ دوبارہ تکبیر نہیں

کہتا یہاں تک کہ نماز ختم ہو جاتی ہے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

2549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لَوْ خُيِّلَ اِلَيَّ اَنَّ الْإِمَامَ قَدْ كَبَّرَ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ فَكَبَّرْتُ، ثُمَّ كَبَّرْتُ بَعْدُ؟ قَالَ: تُكَبِّرُ مَعَهُ

✲✲ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر مجھے یہ محسوس ہوتا ہے' امام نے تکبیر کہہ دی ہے اور میں بھی تکبیر کہہ دیتا ہوں اور اُس کے بعد میں دوبارہ تکبیر کہہ دیتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم امام کے ساتھ تکبیر کہو۔

بَابُ مَتَى يُكَبِّرُ الْإِمَامُ

باب: امام کب تکبیر کہے گا؟

2550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَسَمِعْتُ اَوْ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ: مَتَى يُكَبِّرُ الْإِمَامُ؟ إِذَا فَرَغَ الْمُؤَذِّنُ اَوْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ؟ قَالَ: اَيُّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ فَلَا بَاْسَ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

✲✲ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے سوال کیا: امام کب تکبیر کہے گا' جب مؤذن (اقامت کے کلمات کہہ کر) فارغ ہو جائے گا' یا اُس کے فارغ ہونے سے پہلے کہہ دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم ان میں سے جو بھی کرلو' تو کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ اعمش نے مجھے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ اُس وقت تکبیر کہہ دیتے تھے' جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا تھا۔

2552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَبَّرَ مَرَّةً حِيْنَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

✲✲ مغیرہ' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے اُس وقت تکبیر کہہ دی' جب مؤذن نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تھا۔

2553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اُكَبِّرُ مَكَانِي، اَوْ حِيْنَ يَفْرُغُ؟ قَالَ: اَيُّ ذٰلِكَ شِئْتَ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اَلتَّكْبِيرُ جَزْمٌ يَقُوْلُ: لَا يُمَدُّ

✲✲ مغیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہہ دے' تو میں اُسی وقت تکبیر کہہ لوں؟ یا اُس کے فارغ ہونے کے بعد کہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جو تم چاہو! ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تکبیر کہنا لازم ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اسے کھینچ کر نہیں کہا جائے گا۔

بَابُ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کا آغاز

2554 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَفْتَحَ صَلَاتَهُ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يُهَلِّلُ ثَلَاثًا وَيُكَبِّرُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُولُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

✵✵ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت' جب نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا اسم برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے' تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے:

''میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ کی' مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں''۔

2555 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ لِلصَّلَاةِ اَنْ يَقُولَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ قرأت کرنے سے پہلے یہ پڑھے:

''تو پاک ہے' اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا اسم برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

2556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

2557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

✵✵ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے' اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا اسم برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ

اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

2558 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ، وَعَنْ عُمَرَ، وَعَنْ عُثْمَانَ، وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اسْتَفْتَحُوا قَالُوْا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بیان کی ہے' جس کی میں تصدیق کرتا ہوں اُس نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات نماز کے آغاز میں یہ پڑھا کرتے تھے:

"تو پاک ہے' اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا اسم برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

2559 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ حِيْنَ وَصَلَ اِلَى الصَّفِّ: اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَاتِ؟، قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ بِهِنَّ اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فُتِحَتْ لَهُنَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ

* یحییٰ بن ابوکثیر ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص آیا' لوگ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے' وہ شخص جب صف میں پہنچا تو اُس نے یہ کہا:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' وہ کبریائی والا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو اور (میں) صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں"۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' تو آپ نے دریافت کیا: یہ کلمات کس نے پڑھے تھے؟ اُس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے! اللہ کی قسم! میں نے ان کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آسمان کے دروازوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کے لیے کھول دیئے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے یہ کلمات سنے ہیں' اُس کے بعد میں نے یہ کبھی ترک نہیں کیے۔

2560 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ وَصَلَّى مَعَهُ اِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا، اللّٰهُمَّ اجْعَلْكَ اَحَبَّ شَيْءٍ اِلَيَّ وَاَحْسَنَ شَيْءٍ عِنْدِي

** ہیثم بن حنش بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور اُن کے پہلو میں اُن کے ساتھ نماز ادا کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ کبریائی والا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو اور میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تو اپنے آپ کو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بنا دے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ عمدہ بنا دے''۔

2561 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ، وَلَهُ نَفَسٌ، فَقَالَ حِينَ دَخَلَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا مُبَارَكًا طَيِّبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَالَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَاتِ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُهَا يَبْتَدِرُهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَسْبِقُ بِهَا فَيُحَيِّي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَسْمَعُ نَفَسَكَ؟ قَالَ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاَسْرِعُ قَالَ: اِذَا سَمِعْتَ الْاِقَامَةَ فَامْشِ عَلٰى هَيْئَتِكَ، فَمَا اَدْرَكْتَ فَصَلِّ، وَمَا فَاتَكَ فَاقْضِ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اندر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' اُس شخص کا سانس پھولا ہوا تھا' جب وہ اندر آیا تو اُس نے یہ کلمات کہے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' برکت والی ہو اور پاکیزہ ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ یہ آپ نے دو مرتبہ دریافت کیا' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کی طرف لپکے کہ اُن میں سے کون پہلے انہیں حاصل کرتا ہے اور پھر اُسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' مجھے تمہارے تیز سانس کی آواز آ رہی تھی؟ اُس نے عرض کی: نماز کھڑی ہو چکی تھی اس لیے میں نے جلدی کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اقامت کو سنو' تو اپنی عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ' جتنا حصہ تمہیں ملے وہ ادا کر لو اور جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں ادا کر لو۔

2562 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَفْتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقْرَاُ فِي الْاُولٰى مِنْهُمَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ) (البقرة: 254) اِلٰى (خَالِدُوْنَ) (البقرة: 257)، وَفِي الْآخِرَةِ: (لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)، اِلٰى آخِرِ السُّورَةِ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ پہلے دو مختصر رکعت ادا کرے''۔

ہشام نامی راوی بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نامی راوی اُن میں سے پہلی رکعت میں یہ پڑھتے تھے:

''اے ایمان والو! ہم نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے' اُس میں سے خرچ کرو' اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے کہ جس میں کوئی سودے بازی نہیں ہوگی' اور کوئی دوستی نہیں ہوگی'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''خالدون''۔

جبکہ دوسری رکعت میں یہ پڑھتے تھے:

''آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے' سب اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' تمہارے من میں جو کچھ ہے اُسے تم ظاہر کرو' یا اُسے چھپا کر رکھو' اللہ تعالیٰ اُس کے حوالے سے تم سے حساب لے گا' اور پھر جس کی چاہے گا' اُس کی مغفرت کر دے گا' اور جسے چاہے گا' اُسے عذاب دے گا' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے'' اسے سورت کے آخر تک تلاوت کرتے تھے۔

2563 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَنَامُ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، الْهَوِيَّ قُلْتُ لَهُ: مَا الْهَوِيُّ قَالَ: يَدْعُو سَاعَةً

✻✻ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک میں سویا ہوا تھا' تو میں نے آپ کو سنا کہ جب آپ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے پست آواز میں الحمدللہ رب العالمین پڑھا' پھر پست آواز میں سبحان العظیم وبحمدہ پڑھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: روایت کے الفاظ ''ہوی'' سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان میں کچھ دیر دعا کی۔

2564 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّومُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ. أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب تہجد ادا کرتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تُو آسمانوں اور زمین کا نور ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تُو آسمانوں اور زمین اور اُن میں موجود تمام چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تُو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے' تُو حق ہے' تیرا وعدہ حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' تیرا فرمان ہے' جنت حق ہے' جہنم حق ہے' تمام انبیاء حق ہیں' قیامت حق ہے' اے اللہ! میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا' تجھ پر ایمان لایا' تجھ پر توکل کیا' تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیری مدد سے مقابلہ کرتا ہوں' تجھے ثالث بناتا ہوں' میں نے جو پہلے کیا ہے' جو بعد میں کیا ہے' جو پوشیدہ طور پر کیا ہے' جو اعلانیہ طور پر کیا' اُس کے حوالے سے میری مغفرت کر دے' تُو معبود ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

2565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ، وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جب رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے' تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے آسمانوں اور زمین کے بادشاہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تُو ہی آسمان اور زمین اور اُن میں موجود چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے' آسمانوں اور زمین اور اُن میں موجود چیزوں کی بادشاہی تیرے لیے مخصوص ہے' تُو حق ہے' تیرا وعدہ حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے' جہنم حق ہے' انبیاء حق ہیں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں' قیامت حق ہے' اے اللہ! میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا' تجھ پر ایمان لایا' تجھ پر توکل کیا' تیری طرف رجوع کیا' تیری مدد سے جھگڑا کیا' تجھے ثالث مقرر کیا' میں نے جو کچھ پہلے کیا جو بعد میں کیا' جو پوشیدہ طور پر کیا' جو اعلانیہ طور پر کیا' اُس سب کے حوالے سے میری مغفرت کر دے' بے شک تُو مقدم کرنے والا ہے اور تُو ہی پیچھے کرنے والا ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

2566 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ

يَـدَيْكَ، وَعَبْـدُكَ بَيْـنَ يَـدَيْكَ، وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ، وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ

٭٭ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر ایک عیب سے پاک ہے' بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تو میری مغفرت کر دے' کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے' میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' سعادتمندی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے' بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے' بُرائی تیری طرف نہیں جا سکتی' ہدایت یافتہ وہ ہے' جسے تو ہدایت عطا کرے' میں تیرا بندہ ہوں' جو تیرے سامنے موجود ہے' میں تیرا بندہ ہوں' جو تیرے سامنے موجود ہے' میں تیری طرف سے ہوں اور تیری طرف (لوٹوں گا)' تیرے مقابلے میں' صرف تو ہی پناہ گاہ اور جائے نجات ہے' تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' اے بیت اللہ کے پروردگار!''۔

2567 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّـرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا) الْاٰيَةَ، وَآيَتَيْنِ بَـعْدَهَا اِلٰى (الْمُسْلِمِيْنَ) (الأنعام: 163)، ثُـمَّ يَـقُوْلُ: اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّي، وَاَنَا عَبْدُكَ، ظَلَـمْتُ نَـفْسِـي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِيْ جَمِيعًا، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ، لَا يَهْـدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَاَنَـا بِكَ وَاِلَيْكَ، لَا مَـلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَحَدَّثَنِيْ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِثْلَهُ

٭٭ عبیداللہ بن ابورافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے' پھر آپ یہ پڑھتے تھے:

''میں نے اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کر لیا ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے' ٹھیک طور پر (رُخ کیا ہے)''۔

یہ آیت اور اس کے بعد والی دو آیات لفظ ''مسلمین'' تک تلاوت کرتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

''تُو بادشاہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے' تو اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما' کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی صرف تُو ہی کر سکتا ہے اور تُو بُرے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے' کیونکہ انہیں مجھ سے دور صرف تُو ہی کر سکتا ہے' میں تیری

بارگاہ میں حاضر ہوں' سعادتمندی تجھ سے حاصل ہوتی ہے' میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیرے مقابلہ میں جائے پناہ اور جائے نجات صرف تُو ہی ہے' تُو برکت والا ہے بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

ابراہیم بن محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبِّي رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، (لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ اِلٰهًا لَقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا) (الكهف: 14)، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، (وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ)، اِلَيَّ (وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (يونس: 90)، ثُمَّ يَقُولُ: رَبِّي رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ (لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ اِلٰهًا لَقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا) (الكهف: 14)، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ، وَتَعَالَى اللّٰهُ، مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ ارْحَمْنِي، (رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُونِ) (المؤمنون: 98)، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: هٰذَا هُوَ التَّطَوُّعُ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' جو کبریائی والا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو اور اُس میں برکت موجود ہو''۔

پھر وہ یہ پڑھتے تھے:

''میرا پروردگار وہ ہے' جو آسمان اور زمین کا پروردگار ہے اور ہم اُس کی بجائے کسی اور معبود کی عبادت اگر کریں' تو ہم اس صورت میں انتہائی غلط بات کہیں گے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں نے اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرلیا ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور میں مسلمانوں میں سے ایک ہوں''۔

پھر وہ یہ پڑھتے تھے:

''میرا پروردگار اور آسمانوں اور زمین کا پروردگار وہ ہے' ہم اُسے چھوڑ کر اگر کسی اور کی عبادت کریں تو اس صورت میں ہم انتہائی غلط بات کہیں گے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے' اللہ تعالیٰ جو چاہے (وہی ہوتا ہے) اللہ

تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے' ہر عیب سے پاک ہے وہ جو بادشاہ ہے' پاک ہے' غالب ہے' حکمت والا ہے' اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے! اے میرے پروردگار! تو مجھ پر رحم کر! اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے ہمزات سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں' اے میرے پروردگار! کہ وہ حاضر ہوں' میں مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ نفل نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

2569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ مِنْ قَوْلٍ إِذَا كَبَّرَ الْمَرْءُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَ؟ فَقَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يُهَلِّلُ، إِذَا اسْتَفْتَحَ الْمَرْءُ فَلْيُكَبِّرْ، وَلْيَحْمَدْ، وَلْيَذْكُرْ، وَلْيَسْاَلْ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ قَالَ: وَلَمْ يَبْلُغْنِي قَوْلٌ مُسَمًّى إِلَّا كَذٰلِكَ قَالَ: فَنَظَرْتُ قَوْلًا جَامِعًا رَاَيْتُهُ مِنْ قِبَلِي فَقُلْتُهُ، قُلْتُ: اُكَبِّرُهُنَّ خَمْسًا قَالَ: تَكْبِيرَةُ الْاُولَى بِيَدَيْهِ وَارْفَعْ بِفِيهِ قَالَ: فَاُكَبِّرُ خَمْسًا، وَاَحْمَدُ خَمْسًا، وَاُسَبِّحُ خَمْسًا، وَاَحْمَدُ خَمْسًا، وَاُهَلِّلُ خَمْسًا، ثُمَّ اَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ خَمْسًا، وَاَقُوْلُ حِيْنَ اَقُوْلُ آخِرَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّكْبِيرِ، وَالتَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّهْلِيلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، عَدَدَ خَلْقِكَ، وَرِضَى نَفْسِكَ، وَزِنَةَ عَرْشِكَ، وَاَسْاَلُ حَاجَتِي، ثُمَّ اَسْاَلُ وَاَسْتَغْفِرُ وَاَسْتَعِيذُ قَالَ: فَإِذَا بَلَغْتُ اُحِسُّ ذٰلِكَ فِي نَفْسِي، قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ قَالَ: وَكَثِيرًا مَا اُقَصِّرُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: وَاَحَبُّ إِلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ، قُلْتُ لَهُ: فَإِنَّهُ يُكْرَهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ الْإِنْسَانُ قَائِمًا فِي الْمَكْتُوبَةِ يَقُوْلُ: وَلٰكِنْ يُسَبِّحُ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ: فَإِنِّي لَمْ اَقْرَاْ بَعْدُ وَلَمْ اُصَلِّ بَعْدُ إِنَّمَا هٰذَا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، قُلْتُ: فَكُنْتُ دَاعِيًا عَلٰى إِنْسَانٍ حِيْنَئِذٍ تُسَمِّيهِ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا قُمْتُ فِي حَاجَتِي، فَاَمَّا فِي غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا. فَقَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: اَتُبَالِي لَوْ تَكَلَّمْتُ حِيْنَئِذٍ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: اَيْ لَعَمْرِي اَبْعَدَ مَا اُكَبِّرُ؟ لَا كَلَامَ حِيْنَئِذٍ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی ایسی دعا ہے' آدمی تکبیر کہنے کے بعد اور تلاوت کرنے سے پہلے اُسے پڑھ لے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم ﷺ (یا نمازی) لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے' جب آدمی نمازی کا آغاز کرے تو تکبیر کہے' پھر حمد بیان کرے' پھر ذکر کرے اور اگر اُسے ضرورت درپیش ہو تو اُس کے بارے میں قرأت کرنے سے پہلے دعا مانگے۔

عطاء یہ بھی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں مجھ تک کوئی باقاعدہ دعا نہیں پہنچی ہے' اسی طرح ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں ایک جامع دعا کا جائزہ لیا' جو میں نے خود تیار کی ہے' میں اُسے پڑھ لیتا ہوں' میں اس کا زیادہ تر حصہ پانچ مرتبہ پڑھتا ہوں۔

اُنہوں نے یہ بات بیان کی: پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ بلند کیے جائیں گے اور اپنا منہ اوپر کی طرف رکھا جائے گا' وہ بیان کرتے ہیں: میں پانچ مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہوں' پانچ مرتبہ حمد بیان کرتا ہوں' پانچ مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہوں' پانچ مرتبہ حمد پڑھتا ہوں' پانچ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں' پھر پانچ مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا ہوں اور تکبیر' تسبیح' حمد اور تہلیل کے آخر میں یہ پڑھتا ہوں:

''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا (میں یہ حمد و ثناء) اُتنی تعداد میں پڑھتا ہوں' جتنی تیری مخلوق کی تعداد ہے اور جتنی تیری ذات کی رضامندی ہے اور جتنا تیرے عرش کا وزن ہے' اُس کے بعد میں اپنی حاجت کے بارے میں دعا مانگتا ہوں' پھر دعا مانگتا ہوں' پھر استغفار پڑھتا ہوں' پھر پناہ مانگتا ہوں''۔

وہ بیان کرتے ہیں: جب میں اس مقام پر پہنچتا ہوں' تو اُس وقت جو میرے ذہن میں آتا ہے' وہ کلمات پڑھ لیتا ہوں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا: اکثر اوقات' میں اس میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا: میرے نزدیک فرض اور نفل دونوں نمازوں میں اس طرح کیا جانا چاہیے۔

میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے' آدمی فرض نماز میں قیام کے دوران دعائے مغفرت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: آدمی کو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا چاہیے اور اُس کا ذکر کرنا چاہیے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا: میں قرأت نہیں کرتا اور نماز نہیں پڑھتا' یہ سب کچھ قرأت سے پہلے ہوتا ہے۔

میں نے دریافت کیا: کیا میں کسی انسان کو ایسی صورت میں دعا دے سکتا ہوں؟ (یا اُس کے خلاف دعائے ضرر کرسکتا ہوں) جس کا آپ نام لیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اپنی ضرورت کے لیے کھڑا ہوں' دوسرے کی ضرورت کے لیے اس بارے میں کچھ نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: کیا آپ اس بات کی پرواہ کرتے ہیں' اگر آپ تکبیر کہنے کے بعد اور قرأت کرنے سے پہلے کوئی کلام کرلیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! یہ تو بہت زیادہ دور کی بات ہے' تکبیر کہنے کے بعد (کوئی کلام کروں) تکبیر کے بعد اور قرأت سے پہلے کوئی کلام نہیں ہوگا۔

2570 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَزِدْ عَلٰى تَكْبِيرَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي الْمَكْتُوبَةِ، وَلَمْ اَقُلْ هٰذَا الْقَوْلَ اَخَرَجْتُ اَمْ نَقَصْتُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا، ثُمَّ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ اِلٰى اِنْسَانٍ اَلَسْتَ تُثْنِي عَلَيْهِ قَبْلَ الْمَسْاَلَةِ؟

❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں فرض نماز میں ایک سے زائد تکبیریں نہیں کہتا اور یہ کلمات بھی نہیں پڑھتا' تو کیا میں نماز سے نکل جاؤں گا' یا میری نماز میں کوئی کمی آجائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! (دونوں میں سے کچھ نہیں ہوگا) پھر اُنہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' اگر تمہیں کسی انسان سے کوئی کام ہو' تو تم اُس سے درخواست کرنے سے پہلے' اُس کی تعریف نہیں کرو گے۔

2571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُلْتُ: (وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ) اِلَی: (الْمُسْلِمِيْنَ) (الأنعام: 163)؟ قَالَ: ذٰلِكَ شَیْءٌ اَحْدَثَهُ النَّاسُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ كَانَ مِمَّنْ يَعْتَرِيهِ اِذَا تَهَجَّدَ ابْتَدَاَ اَحَدُهُمْ فَكَبَّرَ، ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ، ثُمَّ يَسْاَلُ، ثُمَّ يَقْرَاُ، ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي اَوْ يَسْتَقْبِلُ صَلَاتَهٗ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں یہ پڑھ لیتا ہوں:

''میں نے اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرلیا ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے:

''مسلمانوں''۔

کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے؟ جسے بعد میں لوگوں نے معمول کے طور پر اختیار کیا ہے؟ تو عطاء نے کہا: اس کا اعتبار اُس وقت کیا جاتا ہے' جب کوئی شخص تہجد کی نماز ادا کرتا ہے اور آغاز میں یہ دعا پڑھتا ہے' پھر کبریائی کا اعتراف کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' پھر دعا مانگتا ہے' پھر قرأت کرتا ہے' پھر دو رکعات ادا کرتا ہے' پھر کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) از سرِ نو نماز پڑھنا شروع کرتا ہے۔

2572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثَلَاثًا، وَسَبَّحَ ثَلَاثًا، وَهَلَّلَ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ قَالُوْا: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنْ هٰذَا قَالَ: اَمَّا هَمْزُهٗ: فَالْجُنُوْنُ، وَاَمَّا نَفْثُهٗ: فَالشِّعْرُ، وَاَمَّا نَفْخُهٗ: فَالْكِبْرُ

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت کھڑے ہوتے تھے' تو تین مرتبہ اللہ اکبر' تین مرتبہ سبحان اللہ' تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں شیطان سے اُس کے پہلو میں مارنے' اس کے تھوکنے' اس کے پھونک مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

لوگوں نے عرض کی: یہ کیا چیز ہے جس سے آپ اکثر پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جہاں تک اُس کے پہلو میں مارنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد جنون' اُس کے تھوک ڈالنے سے مراد شعر کہنا اور اُس کے پھونک مارنے سے تکبر کرنا ہے۔

2573 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ وَهَمْزِهٖ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت کھڑے ہوتے تھے' تو دو مرتبہ اللہ اکبر کبیرا پڑھتے تھے' پھر اللہ اکبر کبیرا پڑھتے تھے' پھر لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے تھے' پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں شیطان سے اور اُس کے تھوک ڈالنے' پھونک مارنے' پہلو میں مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران پناہ مانگنا

2574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْاِسْتِعَاذَةُ وَاجِبَةٌ لِكُلِّ قِرَاءَةٍ فِي الصَّلَاةِ اَوْ غَيْرِهَا، قُلْتُ لَهُ: مِنْ اَجْلِ (اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَاَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُوْنِ اَوْ يَدْخُلُوْا بَيْتِيَ الَّذِي يُؤْوِينِيْ قَالَ: وَقَبْلَ مَا اَبْلَغُ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ كَثِيرًا مَا اَدَعُ اَكْثَرَهُ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ لَا تَزِيْدُ عَلٰى اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: ہر قسم کی قرأت کے لیے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا واجب ہے' خواہ وہ قرأت نماز میں ہو' یا نماز کے علاوہ ہو۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جب تم قرآن کی تلاوت کرنے لگو' تو پہلے مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لو''۔

اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر میں یوں پڑھتا ہوں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں' جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' میں سننے والے' علم رکھنے والے مہربان' رحم کرنے والے اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار! میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس موجود ہوں' یا میرے اُس گھر میں داخل ہوں' جو میری پناہ گاہ ہے''۔

اُنہوں نے جواب دیا: اس دعا کے علاوہ اور بھی بلیغ دعائیں ہیں' جو بہت سی ہیں' جن کا زیادہ حصہ میں ترک نہیں کرتا۔ اُنہوں نے کہا: یہ تمہاری طرف سے جائز ہوگا' لیکن تم اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم سے زیادہ نہ پڑھو۔

2575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوِ اسْتَذْرَكَنِيْ آيَاتٌ فَقَرَاْتُهُنَّ عَلَيْكَ اَسْتَعِيذُ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنْ اِنْ عَرَضْتَ قُرْآنًا، وَابْتَغَيْتَ فِيْ صَلَاةٍ اَوْ غَيْرِهَا عَرْضًا قِرَاءَةً تَقْرَؤُهَا فَاسْتَعِذْ لَهَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ اَسْتَعِيذُ لَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر مجھے کچھ آیات کی تصحیح کروانی ہو اور میں وہ آپ کے سامنے پڑھوں' تو کیا میں استعاذہ پڑھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: لازم نہیں ہے' اگر تم چاہو تو پڑھ لو' لیکن اگر تم تلاوت کسی کے سامنے پیش کرتے ہو' یا نماز میں' یا نماز کے علاوہ اس طرح تلاوت کرتے ہو' جس کے ذریعے تم ثواب کے حصول کے طلبگار ہو' تو تم اُس کے لیے اعوذ باللہ پڑھو گے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں دو مختصر رکعات ادا کرتا ہوں' تو کیا میں اُن میں اعوذ باللہ پڑھوں گا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

2576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي دَخَلْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ

فَاسْتَفْتَحْتُ فَاسْتَعَذْتُ فَقَرَاْتُ حَتّٰى اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، اَسْتَعِيذُ لِلْمَكْتُوبَةِ اَيْضًا؟ ثُمَّ انْصَرِفُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا مَا اَسْتَعِيذُ اَيْضًا؟ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ الْاِسْتِعَاذَةُ الْاُولٰى، فَاِنِ اسْتَعَذْتَ لِذٰلِكَ فَحَسَنٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں نماز میں داخل ہونے سے پہلے آغاز کر دیتا ہوں اور استعاذہ پڑھ لیتا ہوں اور قرأت کرتا ہوں' یہاں تک کہ جب نماز کھڑی ہوتی ہے' تو کیا میں فرض نماز کے لیے پھر استعاذہ پڑھوں گا؟ اور پھر جب میں فرض نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہوں اور اُس کے بعد دوسری رکعت ادا کرتا ہوں' تو کیا میں اُس کے لیے بھی استعاذہ پڑھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: پہلے والا استعاذہ تمہارے لیے کفایت کر جائے گا' لیکن اگر تم بعد میں بھی پڑھو' تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

2577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ نَافِعًا، مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ: عَنْ هَلْ تَدْرِي كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَعِيذُ؟ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے سوال کیا: کیا آپ کو پتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کن الفاظ میں استعاذہ پڑھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! میں مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

2578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُونِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ یہ پڑھتے تھے:

"اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے پہلو میں مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (شیاطین) میرے پاس موجود ہوں اور میں مردود شیطان سے' اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتا ہوں' بے شک وہ سننے والا علم رکھنے والا ہے"۔

2579 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَامَ اَبُو ذَرٍّ يُصَلِّي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْطَانِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے ابوذر! پہلے انسان اور جن شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لو۔

2580 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ قَالُوا: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنْ هٰذَا، لِمَنْ هٰذَا؟ قَالَ: اَمَّا هَمْزُهُ: فَهُوَ الْجُنُونُ، وَاَمَّا نَفْخُهُ: فَالْكِبْرُ، وَاَمَّا نَفْثُهُ: فَالشِّعْرُ

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں شیطان سے' اُس کے پہلو میں مارنے سے' اُس کے تھوکنے سے اور اُس کے پھونک مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

لوگوں نے عرض کی: یہ کیا چیز ہے جس سے آپ بکثرت پناہ مانگتے ہیں' یہ کس لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جہاں تک اُس کے پہلو میں مارنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد جنون ہے' جہاں تک اُس کے پھونک مارنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد تکبر ہے' جہاں تک اُس کے تھوکنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد شعر کہنا ہے۔

2581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: هَمْزُهُ الْمُؤْتَةُ يَعْنِي: الْجُنُوْنَ، وَنَفْخُهُ: الْكِبْرَ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرَ

** عبداللہ فرماتے ہیں: اُس کے پہلو میں مارنے سے مراد موتۃ' یعنی جنون ہے' اُس کے پھونک مارنے سے مراد تکبر ہے اور اُس کے تھوکنے سے مراد شعر کہنا ہے۔

2582 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَالَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ قِرَاءَ تِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ الشَّيْطَانُ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ، وَاتْفِلْ عَنْ يَّسَارِكَ ثَلَاثًا

** حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری تلاوت کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ شیطان ہے جس کا نام ''خنزب'' ہے' جب تم اس کو محسوس کرو' تو تم پناہ مانگو اور اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دو۔

2583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا (وَقُلْ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ) (المؤمنون: 97)؟ قَالَ: قَوْلٌ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ فِي الصَّلَاةِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟

''اور تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے پہلو میں مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اُنہوں نے جواب دیا: یہ قرآن کے الفاظ ہیں' نماز میں یہ واجب نہیں ہیں۔

2584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاسْتَعَذْتُ بِرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُخْرَى ثُمَّ اُخْرَى فَاسْتَعِيذُ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَلَى السَّبْعِ؟ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ الْاَوَّلُ، فَاِنِ اسْتَعَذْتَ اَيْضًا فَحَسَنٌ، قُلْتُ: صَلَّيْتُ فَبَيْنَا اَنَا اُصَلِّي جَاءَنِيْ اِنْسَانٌ لِحَاجَةٍ، فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قُمْتُ اُصَلِّي مَرَّةً اُخْرَى قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ الْاَوَّلُ، فَاِنِ اسْتَعَذْتَ اَيْضًا فَحَسَنٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں دو رکعات کے لیے استعاذہ پڑھ لیتا ہوں' پھر دوسری

کے لیے پڑھتا ہوں پھر اگلی دو کے لیے پڑھتا ہوں تو کیا میں ساتوں مرتبہ ہر ایک نماز کے لیے استعاذہ پڑھوں گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: پہلے والا تمہارے لیے کفایت کر جائے گا لیکن اگر تم ہر مرتبہ نئے سرے سے استعاذہ پڑھو تو تمہارے لیے اچھا ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں میرے نماز ادا کرنے کے دوران ایک شخص کسی کام کے سلسلے میں میرے پاس آتا ہے میں نماز ختم کر کے اُس کے ساتھ چلا جاتا ہوں اُس کی ضرورت کو پورا کرتا ہوں پھر میں دوسری مرتبہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگتا ہوں (تو کیا مجھے پھر استعاذہ پڑھنا ہوگا)؟ اُنہوں نے جواب دیا: پہلے والا تمہارے لیے کافی ہوگا لیکن اگر تم دوبارہ پڑھ لو تو یہ اچھا ہے۔

2585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ التَّعَوُّذُ فِي كُلِّ شَيْءٍ، وَاِنْ زِدْتَ فَلَا بَاْسَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر چیز میں ایک مرتبہ اعوذ باللہ پڑھنا تمہارے لیے کفایت کر جائے گا لیکن اگر تم مزید پڑھ لو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِئُكَ التَّعَوُّذُ فِي اَوَّلِ شَيْءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: چیز کے آغاز (یعنی نماز کے آغاز) میں اعوذ باللہ پڑھنا تمہارے لیے کفایت کر جائے گا۔

2587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَعِيذُ مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي اَوَّلِ صَلَاتِهِ

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نماز کے آغاز میں ایک ہی مرتبہ اعوذ باللہ پڑھتے تھے۔

بَابُ مَتَى يَسْتَعِيذُ

باب: آدمی استعاذہ کب پڑھے گا؟

2588 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ. اَنَّهُ كَانَ يَسْتَعِيذُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَ اُمَّ الْقُرْآنِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے استعاذہ پڑھتے تھے۔

2589 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ الرِّفَاعِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھتے تھے۔

2590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ: اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَ اُمَّ الْقُرْآنِ، وَبَعْدَ مَا يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْآنِ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَتَعَوَّذُ قَبْلَهَا

٭٭ ایوب' ابن سیرین کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے شیطان سے پناہ مانگا کرتے تھے اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بھی مانگا کرتے تھے۔ ایوب یہ بھی بیان کرتے ہیں: حسن بصری تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ پڑھتے تھے۔

2591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَسْتَعِيذُ مَرَّةً حِيْنَ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يَسْتَعِيذُ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ

٭٭ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: حسن بصری ایک مرتبہ اعوذ باللہ پڑھتے تھے' جب وہ نماز کا آغاز کرتے تھے اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنے سے پہلے پڑھتے تھے' وہ یہ پڑھتے تھے:

''میں سننے والا اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی' مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں''۔

راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ہر نماز میں استعاذہ پڑھتے تھے۔

2592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَرَغْتُ مِنَ الْقَوْلِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ قَالَ: ثُمَّ اسْتَعَذْتَ، فَاقْرَاْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَحْضُرُوْنِ، وَيَدْخُلُوْا بَيْتِيَ الَّذِي يُؤْوِينِي

٭٭ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر آپ قرأت سے پہلے دعا پڑھ کر فارغ ہو جاتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم پہلے اعوذ باللہ پڑھو' پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو اور یہ پڑھو:

''میں سننے والا' علم رکھنے والے' بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے' اللہ تعالیٰ کی' مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں' اے میرے پروردگار! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (شیاطین) میرے پاس موجود ہوں' اور میرے اُس گھر میں داخل ہوں جس نے مجھے پناہ دی ہے''۔

2593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَعِيذُ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ حَمَّادٌ: وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَسْتَعِيذُ قَبْلَهَا

٭٭ حماد' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اعوذ باللہ پڑھتے تھے۔

حماد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اس سے پہلے اعوذ باللہ پڑھا کرتے تھے۔

2594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَتَعَوَّذُوْنَ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اعوذ باللہ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْاِسْتِعَاذَةَ

باب: جو شخص استعاذہ پڑھنا بھول جائے

2595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ الْاِسْتِعَاذَةَ قَالَ: لَا اَعُوْدُ وَلَا اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَسَوْفَ اَسْتَعِيذُ، قُلْتُ: فَقَدْ اُمِرْنَا بِالْاِسْتِعَاذَةِ كَمَا اُمِرْنَا بِالْوُضُوْءِ؟ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ كَالْوُضُوْءِ، كَلَامٌ سَوْفَ اَقُوْلُهُ اِذَا ذَكَرْتُ فِيْ صَلَاتِي، قُلْتُ: فَلَمْ اَذْكُرْ حَتّٰى فَرَغْتُ قَالَ: فَحَسَنٌ، اَفْرُغُ اَسْتَعِيذُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں استعاذہ پڑھنا بھول گیا ہوں؟ تو اُنہوں نے کہا: میں اس صورت میں نہ تو نماز کو دُہراؤں گا' اور نہ ہی سجدۂ سہو کروں گا' کیونکہ میں عنقریب دوبارہ استعاذہ پڑھ لوں گا۔ میں نے کہا: ہمیں استعاذہ پڑھنے کا حکم اسی طرح دیا گیا ہے' جس طرح وضو کرنے کا دیا گیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ وضو کی طرح نہیں ہے' بلکہ یہ ایک کلام ہے' جسے میں عنقریب اپنی نماز میں اُس وقت پڑھ لوں گا' جب یہ مجھے نماز کے دوران یاد آئے گا۔ میں نے کہا: اگر مجھے یہ یاد نہیں آتا' یہاں تک کہ میں نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ بھی ٹھیک ہے! جب میں فارغ ہو جاؤں گا' تو اُس کے بعد استعاذہ پڑھ لوں گا۔

بَابُ مَا يُخْفِي الْاِمَامُ

باب: امام کون سی چیزیں پست آواز میں پڑھے گا؟

2596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَرْبَعٌ يُخْفِيْهِنَّ الْاِمَامُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَالْاِسْتِعَاذَةِ، وَآمِيْنَ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: چار چیزیں ایسی ہیں' جنہیں امام پست آواز میں کہے گا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' استعاذہ' آمین اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا' تو اُس کے بعد ربنا لک الحمد (پست آواز میں پڑھے گا)۔

2597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: خَمْسٌ يُخْفِيْنَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ، وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَآمِيْنَ، وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پانچ چیزیں پست آواز میں پڑھے گا:

"سبحانك اللّٰهم وبحمدك' اعوذ باللہ' بسم اللہ' آمین' اللّٰهم ربنا لك الحمد"۔

بَابُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا

2598 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، وَاَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ يَقْرَءُوْنَ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2)

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو تلاوت کا آغاز الحمدللہ رب العالمین سے کرتے سنا ہے۔

2599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يَفْتَتِحُوْنَ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2) قَالَ: قُلْتُ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) قَالَ: خَلْفَهَا يَقُوْلُ: خَلْفَهَا يَقُوْلُ: اَسِرْهَا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما الحمدللہ رب العالمین سے تلاوت کا آغاز کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اس کے پیچھے ہے' اُنہوں نے فرمایا: وہ اس کے پیچھے ہے' اُنہوں نے کہا: میں اسے پست آواز میں پڑھتا ہوں۔

2600 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ: قَرَاْتُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ لِيْ اَبِيْ: اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ يَا بُنَيَّ، فَاِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يَقْرَاُوْنَ: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2)

✵✵ سعید جریری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو سنا' وہ یہ کہتے ہیں: میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے تلاوت شروع کر رہا تھا' تو میرے والد نے مجھ سے کہا: اے میرے بیٹے! اس نئے طریقے سے بچو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی ہے' یہ لوگ (بلند آواز میں) تلاوت الحمدللہ رب العالمین سے (شروع کرتے تھے)۔

2601 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ لَا يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، كَانَ يَجْهَرُ بِ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2)

✵✵ ثویر بن ابوفاختہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں نہیں پڑھتے تھے' وہ الحمدللہ رب العالمین بلند آواز میں پڑھتے تھے۔

2602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي

الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، وَيَفْتَتِحُ قِرَاءَ تَهُ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہہ کر نماز کا آغاز کرتے تھے اور تلاوت کا آغاز الحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

2603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ صَلَّى وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَمِعْتُهُ: يَسْتَفْتِحُ الْقِرَاءَ ةَ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةَ يَفْتَتِحَانِ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے نماز ادا کی ہے وہ یہ کہتا ہے: میں نے اُنہیں الحمدللہ رب العالمین سے تلاوت کا آغاز کرتے ہوئے سنا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ بھی (بلند آواز میں تلاوت کا) آغاز الحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

2604 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ طَرِيفٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) اَجْهَرُهَا؟ قَالَ: السُّنَّةُ: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)، وَاِنْ كَانَ الرَّاْيُ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

✵✵ طریف' حسن بصری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں دریافت کیا کہ میں اسے بلند آواز میں پڑھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: سنت یہ ہے' الحمدللہ رب العالمین (کو بلند آواز سے پڑھنے کا آغاز کیا جائے) لیکن جہاں تک رائے کا تعلق ہے' تو الحمدللہ' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

2605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْجَهْرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قِرَاءَ ةُ الْاَعْرَابِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں پڑھنا دیہاتیوں کی تلاوت کا طریقہ ہے۔

2606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِئُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي اَوَّلِ شَيْءٍ، وَالتَّعَوُّذُ فِي اَوَّلِ شَيْءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نماز کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینا' تمہارے لیے کفایت کر جائے گا' اور نماز کے آغاز میں اعوذ باللہ پڑھ لینا بھی کفایت کر جائے گا۔

2607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ [illegible]، عَنْ [illegible]، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي [illegible]: اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَفْتَتِحُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

٭٭ عبدالکریم ابوامیہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ (تلاوت) کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرتے تھے۔

2608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَدَعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے وہ تلاوت کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کرتے تھے۔

2609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِی، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي) (الحجر: 87)، اُمُّ الْقُرْآنِ، وَقَرَاْتُهَا عَلٰى سَعِيدٍ كَمَا قَرَاْتُهَا عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) الْآيَةُ السَّابِعَةُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ اَخْرَجَهَا اللّٰهُ لَكُمْ فَمَا اَخْرَجَهَا لِاَحَدٍ قَبْلَكُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) آيَةً، (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2) آيَةً، (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) آيَةً، (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) آيَةً، (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (الفاتحة: 5) آيَةً، (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) (الفاتحة: 6) آيَةً، (صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) (الفاتحة: 7) اِلٰى آخِرِهَا

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات عطاء کی ہیں'' اس سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سعید کے سامنے اسے اُسی طرح تلاوت کیا ہے' جس طرح میں نے تمہارے سامنے تلاوت کیا ہے۔

پھر اُنہوں نے یوں پڑھا:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! یہ ساتویں آیت ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نازل کیا ہے' اُس نے تم سے پہلے کسی اور کے لیے اسے نازل نہیں کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے ہمارے سامنے سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! یہ ایک آیت ہے' الحمد للہ رب العالمین! یہ ایک آیت ہے' الرحمٰن الرحیم! یہ ایک آیت ہے' ملک یوم الدین! یہ ایک آیت ہے' ایاک نعبد وایاک نستعین! یہ ایک آیت ہے' اھدنا الصراط المستقیم! یہ ایک آیت ہے' اور صراط الذین انعمت علیھم سے لے کر سورت کے آخر تک (ایک آیت ہے)''۔

2610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نماز کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کرتے تھے۔

2611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْءَمَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: يُفْتَتَحُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) فِي الصَّلَاةِ

* صالح بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ انہوں نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سے (تلاوت کا) آغاز کیا۔

2612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: كَانَ يَفْتَتِحُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، وَيَقُوْلُ: آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَرَكَهَا النَّاسُ

* زہری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ذریعہ تلاوت کا آغاز کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت ہے جسے لوگوں نے ترک کر دیا ہے۔

2613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ: كَانَ اِذَا قَرَاَ لَهُمْ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) قَبْلَ اُمِّ الْقُرْآنِ لَمْ يَقْرَاْهَا بَعْدَهَا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اُن کے والد جب اُن کے سامنے تلاوت کرتے تھے تو سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی پڑھتے تھے' وہ اس کے بعد اس کی تلاوت نہیں کرتے تھے۔

2614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

* سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہر رکعت میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

2615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَا اَدَعُ اَبَدًا: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) فِي مَكْتُوبَةٍ وَّلَا تَطَوُّعٍ اِلَّا نَاسِيًا، لِاُمِّ الْقُرْآنِ وَلِلسُّورَةِ الَّتِي اَقْرَاُهَا بَعْدَهَا قَالَ: هِيَ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: فَاِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ مَعَ الْقُرْآنِ، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْتُبْهَا حَتَّى نَزَلَ: (اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (النمل: 30)، فَكَتَبَهَا حِينَئِذٍ قَالَ: مَا بَلَغَنِي ذٰلِكَ، مَا هِيَ اِلَّا آيَةُ الْقُرْآنِ قَالَ: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ: قَدِ اخْتَلَسَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْاَئِمَّةِ آيَةَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا کبھی ترک نہیں کرتا' نہ فرض نماز میں اور نہ ہی نفل نماز میں' البتہ بھول جاؤں تو معاملہ مختلف ہے اور یہ بسم اللہ، سورۂ فاتحہ کے لیے بھی پڑھتا ہوں اور اُس کے بعد جو سورت تلاوت کرتا ہوں اُس سے پہلے بھی پڑھتا ہوں۔ تو عطاء نے کہا: یہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ میں نے کہا: مجھ تک تو یہ روایت پہنچی ہے' یہ قرآن مجید کے ہمراہ نازل نہیں ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اُس وقت تک لکھنا شروع نہیں کیا تھا' جب

تک یہ آیت نازل نہیں ہوئی:

''یہ (خط) سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا (آغاز یوں ہوتا ہے:) اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے''۔

تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اسے لکھنا شروع کیا۔ عطاء نے کہا: مجھ تک اس بارے میں روایت نہیں پہنچی ہے اور یہ قرآن مجید کی ایک آیت بھی ہے۔

یحییٰ بن جعدہ فرماتے ہیں: شیطان نے ائمہ سے ایک آیت اُچک لی ہے اور وہ یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

2616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِعَطَاءٍ: إِنْ نَسِيتُهَا فِي الْمَكْتُوبَةِ أَعُوْدُ إِلَى الصَّلَاةِ أَوْ أَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: أَيْ لَعَمْرِي إِنَّا لَنُسْقِطُ مِنَ الْقُرْآنِ فَنُكْثِرُ، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: وَبَرَاءَةٌ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّمَا هِيَ وَالْأَنْفَالُ وَاحِدَةٌ، وَأَلَّا أَدَعُ أَنْ أَقْرَأَهَا: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں فرض نماز میں اسے پڑھنا بھول جاتا ہوں' تو کیا میں نماز دُہراؤں گا؟ یا سجدۂ سہو کرلوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ہم قرآن کا کافی حصہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: سورۂ توبہ کے آغاز میں بھی یہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ (یعنی سورۂ توبہ) اور سورۂ انفال ایک ہی ہیں اور میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ترک نہیں کرتا ہوں۔

2617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا لَا يَعْلَمُوْنَ انْقِضَاءَ السُّوْرَةِ حَتَّى يَنْزِلَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، فَإِذَا نَزَلَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) عَلِمُوْا أَنْ قَدْ نَزَلَتِ السُّوْرَةُ، وَانْقَضَتِ الْأُخْرَى

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں اہلِ ایمان کو کسی سورت کے مکمل ہونے کا پتا نہیں چلتا تھا' یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوگئی' جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوگئی' تو لوگوں کو یہ پتا چل گیا کہ اب نئی سورت نازل ہوئی ہے اور پہلے والی سورت ختم ہو چکی ہے۔

2618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ لِلنَّاسِ الْعَتَمَةَ، فَلَمْ يَقْرَأْ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، وَلَمْ يُكَبِّرْ بَعْضَ هٰذَا التَّكْبِيرِ الَّذِي يُكَبِّرُ النَّاسُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالُوْا: يَا مُعَاوِيَةُ، أَسَرَقْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ أَيْنَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)؟ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتَّى تَهْوِيَ سَاجِدًا؟ فَلَمْ يَعُدْ مُعَاوِيَةُ لِذٰلِكَ بَعْدُ

٭٭ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی' تو اُنہوں

نے اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھی اور لوگوں کے عام معمول کے مطابق تکبیر بھی نہیں کہی' جب اُنہوں نے نماز مکمل کی' تو مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اُنہیں بلند آواز میں پکار کے کہا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز میں چوری کی ہے؟ یا آپ بھول گئے ہیں؟ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیوں نہیں پڑھی؟ اور آپ جب سجدہ کے لیے جھکے تھے' تو اللہ اکبر کیوں نہیں کہا؟ اُس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

2619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَسِيَ النَّاسُ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، وَهٰذَا التَّكْبِيرَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا اور یہ تکبیر کہنا بھول گئے ہیں۔

2620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَفْتَتِحَانِ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَصَلَّى بِنَا مَعْمَرٌ فَاسْتَفْتَحَ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم (بلند آواز میں تلاوت) کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: (اس روایت میں امام عبدالرزاق کے استاد) معمر نے ہمیں نماز پڑھائی' تو اُنہوں نے تلاوت کا آغاز الحمدللہ رب العالمین سے کیا۔

2621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوبَ يَسْاَلُ عَاصِمَ بْنَ اَبِي النَّجُودِ: مَا سَمِعْتَ فِي قِرَاءَةِ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)؟ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو وَائِلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَفْتَتِحُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو سنا' اُنہوں نے عاصم بن ابونجود سے سوال کیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں آپ نے کیا سنا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ابووائل نے مجھے یہ بتایا ہے' اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو الحمدللہ رب العالمین سے آغاز کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْآنِ

باب: سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا

2622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبَةٌ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَلَا اَدَعُهَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ فَاتِحَةَ الْقُرْآنِ قَالَ: وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا قَرَاَ اَحَدُكُمْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاِنِ انْتَهَى اِلَيْهَا كَفَتْهُ، وَاِنْ زَادَ عَلَيْهَا فَخَيْرٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا کیا واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں فرض یا نفل نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو ترک نہیں کرتا ہوں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر لے اور اسے مکمل پڑھ لے تو یہ اُس کے لیے کافی ہوگی اور اگر وہ مزید تلاوت کرے گا تو یہ بہتر ہوگا۔

2623 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا

٭٭ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جو سورۂ فاتحہ اور مزید (کسی سورت یا آیت) کی تلاوت نہیں کرتا''۔

2624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ: اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَرَاَ: بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ - اَوْ قَالَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ -

٭٭ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اُنہوں نے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔

2625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ اَنْ يَقْرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرض نماز کی کسی بھی رکعت میں' سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو ترک نہیں کرتے تھے۔

2626 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: اِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّ هَذِهِ الْبَنِيَّةِ اَنْ اُصَلِّيَ صَلَاةً لَا اَقْرَاُ فِيهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَشَيْءٍ مَعَهَا قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اقْرَاْ مِنْهُ مَا قَلَّ اَوْ كَثُرَ، وَلَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ قَلِيلٌ

٭٭ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس عمارت کے پروردگار سے مجھے حیاء آتی ہے' میں نماز ادا کروں اور اُس میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ (قرآن کے کسی حصہ) کی تلاوت نہ کروں۔
راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس میں سے تلاوت کرلو' خواہ وہ کم ہو' یا زیادہ ہو' کیونکہ قرآن میں کوئی بھی چیز کم نہیں ہوتی۔

2627 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دِرْعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

٭٭ ابوامیہ اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی

تلاوت کیا کرو۔

2628 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تُصَلِّيَنَّ صَلَاةً حَتّٰى تَقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اُس وقت تک نماز ادا نہ کرو جب تک ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرو۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، وَقَرَاَ غَيْرَهَا

باب: جو شخص سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا اور دوسری کسی (سورت یا آیت) کی تلاوت کر لیتا ہے

2629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْزِئُ عَنِّي فِي كُلِّ رَكْعَةٍ: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ، لَيْسَ مَعَهَا اُمُّ الْقُرْآنِ فِي الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي) (الحجر: 87) قَالَ: هِيَ السَّبْعُ، قُلْتُ: فَاَيْنَ السَّابِعَةُ؟ قَالَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، وَهُوَ يُوجِبُ اُمَّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میری طرف سے ہر ایک رکعت میں سورۂ کوثر کی تلاوت کرنا کفایت کر جائے گا؟ جبکہ اس کے ساتھ سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو اور یہ فرض نماز ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر تم سورۂ بقرہ بھی پڑھ لو تو یہ بھی کفایت نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے تمہیں دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات عطا کی ہیں''۔

اور سورۂ فاتحہ میں بھی سات آیات ہوتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: ساتویں آیت کون سی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! وہ (یعنی عطاء) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دیتے تھے۔

2630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَاَلَ الْحَسَنَ: عَنْ رَجُلٍ قَرَاَ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا بِقُرْآنٍ، وَلَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَوْ قَالَ: بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ - قَالَ: لَا يُعِيدُ قَدْ قَرَاَ قُرْآنًا

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا' جو اپنی نماز میں پورے قرآن کو پڑھ لیتا ہے' لیکن سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حسن بصری نے جواب دیا: وہ نماز کو دُہرائے گا نہیں' کیونکہ اُس نے قرآن کی تلاوت کر لی ہے۔

2631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي اسْتَفْتَحْتُ بِسُورَةِ مَرْيَمَ، فَقَرَاْتُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ جِئْتُ السَّجْدَةَ فَسَجَدْتُ، وَقُمْتُ اَقْرَاُ: بِاُمِّ الْقُرْآنِ اَيْضًا؟ قَالَ: لَا، اَنْتَ فِي رَكْعَةٍ حَتَّى الْآنَ، فَلَا تَقْرَاْ فِيهَا اِنْ شِئْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں سورۂ مریم سے آغاز کرتا ہوں اور پھر بعد میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں' پھر میں آیت سجدہ تلاوت کرتا ہوں اور سجدہ کر کے کھڑا ہو جاتا ہوں' تو کیا میں دوبارہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ تم ابھی تک پہلی رکعت ادا کر رہے ہو' اگر تم چاہو تو تم اس میں (مزید) تلاوت نہ بھی کرو۔

بَابُ آمِينَ

باب: آمین کہنا

2632 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ اِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَالَ: آمِينَ، حَتّٰى يُسْمِعَ مَنْ يَلِيهِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غیر المغضوب علیهم و لاالضالین پڑھ لیتے تھے' تو آمین کہتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے قریب موجود لوگوں تک آپ کی آواز جاتی تھی۔

2633 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَالَ: آمِينَ قَالَ مَعْمَرٌ: يُؤَمِّنُ وَاِنْ صَلَّى وَحْدًا

٭٭ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غیر المغضوب علیهم ولاالضالین پڑھتے تھے' تو آپ آمین کہتے تھے۔

معمر فرماتے ہیں: آدمی آمین کہے گا' اگرچہ وہ اکیلا نماز ادا کر رہا ہو۔

2634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَكَانَ اِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَالَ: آمِينَ، حَتّٰى يُسْمِعَنَا فَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ قَالَ: وَكَانَ يُكَبِّرُ بِنَا هٰذَا التَّكْبِيرَ اِذَا رَكَعَ، وَاِذَا سَجَدَ

٭٭ منصور بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب انہوں نے غیر المغضوب علیهم ولاالضالین پڑھا تو آمین کہا' یہاں تک کہ ہم تک آواز آئی' تو ان کے پیچھے لوگوں نے بھی آمین کہا۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے رکوع میں جاتے ہوئے اور سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر بھی کہی تھی۔

2635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يُسِرُّ آمِينَ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ پست آواز میں آمین کہتے تھے۔

2636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ بِلَالٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْنَ

✸✸ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھ سے پہلے آمین نہ کہہ دیجئے گا (یعنی مجھے بھی اپنے ساتھ آمین کہنے کا موقع دیجئے گا)۔

2637 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّهُ كَانَ مُؤَذِّنًا لِلْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ بِالْبَحْرَيْنِ، فَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ بِاَنْ لَا يَسْبِقَهُ بِآمِيْنَ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بحرین میں حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے مؤذن تھے' اُنہوں نے امام کے لیے یہ شرط مقرر کی تھی کہ وہ اُن سے پہلے آمین نہیں کہے گا۔

2638 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَانَ مُؤَذِّنًا لِلْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَتَنْظُرُنِيْ بِآمِيْنَ اَوْ لَا اُؤَذِّنُ لَكَ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے مؤذن تھے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو تم مجھے آمین کہنے کا موقع دو گے' یا پھر میں تمہارے لیے اذان نہیں دوں گا۔

2639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَالْاِمَامُ فَنَادَاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْنَ

✸✸ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور امام' مسجد میں داخل ہوئے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُسے بلند آواز میں مخاطب کر کے کہا: تم مجھ سے پہلے آمین نہ کہہ دینا۔

2640 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُؤَمِّنُ عَلٰى اِثْرِ اُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ وَرَاءَهُ حَتّٰى اَنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا آمِيْنَ دُعَاءٌ وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ قَامَ الْاِمَامُ قَبْلَهُ، فَيَقُوْلُ: لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْنَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آمین کہتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور جو شخص اُن کے پیچھے ہوتا تھا' وہ بھی آمین کہتا تھا' یہاں تک کہ مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی تھی۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ لفظ "آمین" ایک دعا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوتے تھے اور امام اُن کے آگے کھڑا ہو چکا ہوتا تھا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تم مجھ سے پہلے آمین نہ کہنا۔

2641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا خَتَمَ اُمَّ الْقُرْآنِ قَالَ: آمِيْنَ، لَا يَدَعُ اَنْ يُؤَمِّنَ اِذَا خَتَمَهَا، وَيَحُضُّهُمْ عَلٰى قَوْلِهَا قَالَ: وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سورۂ فاتحہ کی تلاوت ختم کرتے تھے تو وہ آمین کہتے تھے' وہ سورۂ فاتحہ ختم کرنے پر آمین کہنا ترک نہیں کرتے تھے' وہ لوگوں کو بھی آمین کہنے کی ترغیب دیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کی زبانی اس بارے میں ایک حدیث بھی سنی ہوئی ہے۔

2642 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: لَا يَعْلَمُ اَبَاهُ اِلَّا كَانَ يَقُوْلُهَا الْاِمَامُ وَمَنْ وَرَاءَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا: اُنہیں اپنے والد کے بارے میں یہی علم ہے وہ (اس بات کے قائل تھے) کہ امام اور اُس کے پیچھے موجود لوگ (آمین) کہیں گے۔

2643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: آمِيْنَ؟ قَالَ: لَا اَدَعُهَا اَبَدًا قَالَ: اِثْرَ اُمِّ الْقُرْآنِ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ؟ قَالَ: وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْاَئِمَّةَ يَقُوْلُوْنَ عَلٰى اِثْرِ اُمِّ الْقُرْآنِ آمِيْنَ، هُمْ اَنْفُسُهُمْ وَمَنْ وَرَاءَهُمْ حَتّٰى اَنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آمین (کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔ ابن جریج نے دریافت کیا: سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ فرض نماز میں کہی جائے گی یا نفل نماز میں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے ائمہ کو سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آمین کہتے ہوئے سنا ہے' ائمہ بھی یہ کہتے تھے اور اُن کے پیچھے موجود لوگ بھی یہ کہتے تھے' یہاں تک کہ مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی تھی۔

2644 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7)، فَقُوْلُوْا:

2644-صحیح البخاری، کتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب جهر الامام بالتامین، حدیث:759، صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التامین، حدیث:6049، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع، حدیث:647، صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب الجهر بآمین عند انقضاء فاتحة الکتاب فی الصلاة التی یجهر، حدیث:544، مستخرج ابی عوانة، باب فی الصلاة بین الاذان والاقامة فی صلاة المغرب وغیره، ذکر الاخبار التی تبین ان الامام والماموم تجب علیهم قراء ة فاتحة، حدیث:1331، صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذکر البیان بأن قول المرء فی صلاته : آمین ، حدیث:1826، موطا مالك، کتاب الصلاة، باب ما جاء بالتامین خلف الامام، حدیث:193، سنن الدارمی، کتاب الصلاة، باب : فی فضل التامین، حدیث:1273، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب التامین وراء الامام، حدیث:814، سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة ، باب الجهر بآمین، حدیث:847، الجامع للترمذی ، ابواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ما جاء فی فضل التامین، حدیث:238، السنن الصغری، کتاب الافتتاح، جهر الامام بآمین، حدیث:920، السنن الکبرٰی للنسائی، العمل فی افتتاح الصلاة، جهر الامام بآمین، حدیث:980، السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الصلاة، جماع ابواب صفة الصلاة، باب التامین، حدیث:2262، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، حدیث:7028، مسند الشافعی، باب : ومن کتاب استقبال القبلة فی الصلاة، حدیث:140، مسند الحمیدی، احادیث ابی هریرة رضی الله عنه، حدیث:905، مسند ابی یعلی الموصلی، مسند ابی هریرة، حدیث:5739، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه : مقدام، حدیث:9131

آمِينَ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ: آمِينَ، وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ: آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھ لے' تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے' تو جس شخص کا آمین کہنا' فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی''۔

2645 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِذَا وَافَقَتْ آمِينَ فِي الْأَرْضِ آمِينَ فِي السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب زمین میں آمین کہنا' آسمان میں آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' تو آدمی کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی۔

2647 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7)، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللَّهُ

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھے' تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا''۔

2648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: صُفُوفُ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى صُفُوفِ أَهْلِ السَّمَاءِ، فَإِذَا وَافَقَ آمِينَ فِي الْأَرْضِ آمِينَ فِي السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: اہلِ زمین کی صفیں اہلِ آسمان کی صفوں کے مطابق ہوتی ہیں' تو جب زمین میں آمین کہنا' آسمان میں آمین کہنے کے موافق ہوجائے' تو آدمی کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

2649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا حَسَدَكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدُوكُمْ عَلَى آمِينَ، وَالسَّلَامَ يُسَلِّمُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ: وَبَلَغَنِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ابن جریج' عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہودی تمہاری کسی بھی بات پر تم سے اتنا حسد نہیں کرتے' جتنا آمین کہنے اور سلام کرنے پر تم سے حسد کرتے ہیں' ہم میں سے کوئی ایک شخص دوسرے پر سلامتی بھیجتا ہے (تو وہ اس پر حسد کرتے

ہیں)۔

عطاء فرماتے ہیں: اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ایک روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

2650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: آمِيْنَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

* ہلال بن یساف فرماتے ہیں: آمین اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک ''اسم'' ہے۔

2651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ اِذَا دَخَلَ اَمَّنَ هَارُوْنُ عَلٰى دُعَائِهٖ

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: آمِيْنَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب (عبادت میں) داخل ہوتے تھے (یا شاید جب دعا کرتے تھے) تو حضرت ہارون علیہ السلام اُن کی دعا پر آمین کہتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے: آمین اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

2652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنِّيْ لَاَعْجَبُ مِنَ الْاِنْسَانِ يَدْعُوْ فَيَجْعَلُ دُعَاءَهٗ سَرْدًا، لَا يُؤَمِّنُ عَلٰى دُعَائِهٖ قَالَ: يَقُوْلُ: آمِيْنَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مجھے اُس انسان پر حیرت ہوتی ہے' جو دعا مانگتا ہے اور مسلسل دعا مانگتا رہتا ہے' لیکن اپنی دعا پر آمین نہیں کہتا۔ وہ یہ کہتے ہیں: آدمی کو آمین کہنا چاہیے۔

2653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَالْاٰخِرَتَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ كَيْفَ يُؤَمِّنُ؟ قَالَ: يُخَافِتُ بِآمِيْنَ فِيْ نَفْسِهٖ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جب امام مغرب کی نماز کی آخری رکعت میں اور عشاء کی نماز میں آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا تو وہ آمین کیسے کہے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ پست آواز میں آمین کہے گا۔

2654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيْتُ آمِيْنَ قَالَ: لَا تُعِدْ، وَلَا تَسْجُدِ السَّهْوَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں آمین کہنا بھول جاتا ہوں (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: تم نہ تو (نماز کو) دُہراؤ گے اور نہ ہی سجدۂ سہو کرو گے۔

بَابُ مَا يُجْهَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: کون سی نمازوں میں (کون سی رکعت میں) بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی؟

2655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يُجْهَرُ بِهِ الصَّوْتُ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: الصُّبْحَ، وَالْأُولَيَيْنِ الْعِشَاءَ، وَالْأُولَيَيْنِ الْمَغْرِبَ، وَالْجُمُعَةَ إِذَا كَانَتْ فِي جَمَاعَةٍ، فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْمَرْءُ وَحْدَهُ فَلَا، هِيَ الظُّهْرُ حِينَئِذٍ، وَالْفِطْرُ حِينَئِذٍ قَالَ: وَأَظُنُّ الْأَضْحَى مِثْلَ الْفِطْرِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: رات اور دن کی فرض نمازوں میں کون سی نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: صبح کی نماز میں عشاء کی پہلی دو رکعات میں مغرب کی پہلی دو رکعات میں اور جمعہ کی نماز میں جبکہ ان نمازوں کو با جماعت ادا کیا جائے لیکن جب آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو تو پھر بلند آواز میں تلاوت نہیں کی جائے گی اس صورت میں یہ ظہر کی نماز ہوگی اور عید الفطر کی نماز میں بھی (بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا' عید الاضحیٰ کی مثال بھی عید الفطر کی مانند ہے (یعنی اُس میں بھی بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی)۔

بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ، وَهَلْ يُقْرَأُ بِبَعْضِ السُّوَرِ؟

باب: نماز میں قرأت کیسے کی جائے گی اور کیا کسی سورت کا کچھ حصہ تلاوت کیا جا سکتا ہے؟

2656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كَانَ - يَعْنِي عَلِيًّا - يَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ، وَلَا يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْقَوْمُ يَقْتَدُونَ بِإِمَامِهِمْ

عبید اللہ بن ابو رافع بیان کرتے ہیں: وہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک سورت کی تلاوت کرتے تھے' جبکہ وہ آخری دو رکعات میں تلاوت نہیں کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک سورت کی تلاوت کرتے تھے' جبکہ آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: لوگ اپنے امام کی پیروی کریں گے۔

2657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ لَا يَقْرَأُ [فِي] الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُسَمِّيهِمَا سُبْحَتَيْنِ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری دو رکعات میں تلاوت نہیں کی جائے گی وہ ان دو رکعات کو نوافل (یا تسبیحات) کا نام دیتے تھے۔

2658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَا قَرَاَ عَلْقَمَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ حَرْفًا قَطُّ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ آخری دو رکعات میں ایک حرف کی بھی تلاوت نہیں کرتے تھے۔

2659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اقْرَاْ فِي الْاُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ سَبِّحْ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرو اور آخری دو رکعات میں تسبیح پڑھ لو۔

2660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ لَا يَقْرَاُ فِي الْاٰخِرَتَيْنِ قَالَ حَمَّادٌ: وَكَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آخری دو رکعات میں تلاوت نہیں کی جائے گی۔ حماد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر (آخری دو رکعات میں) سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

2661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرتا ہوں جبکہ آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

2662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

2663 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ ذَكْوَانَ: اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرَاُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

** ذکوان بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتی تھیں۔

2664 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ

خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، كَانَ يَقُولُ: اَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ، وَفِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ

✵✵ خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: تم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں اور عشاء کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک سورت کی تلاوت کرو' جبکہ مغرب کی آخری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرو۔

2665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْزِءُ عَنِّي اُمُّ الْقُرْآنِ فِي الْمَكْتُوبَةِ فِي الْاَرْبَعِ قَطُّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَنَزِيْدُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ عَلٰى اُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَنَحْوَ ذٰلِكَ، قُلْتُ: اَنَزِيْدُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَالْاٰخِرَتَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ عَلٰى اُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَنَحْوَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا فرض نماز کی چاروں رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: میں ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید تلاوت بھی کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم سورۂ اخلاص اور اُس جیسی کسی سورت کی تلاوت کرو گے۔ میں نے کہا: کیا میں مغرب کی آخری رکعت میں اور عشاء کی آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید کی تلاوت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم سورۂ اخلاص یا اس جیسی کسی سورت کی تلاوت کرلو گے۔

2666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ لَمْ اَقْرَاْ فِي الْمَكْتُوبَةِ فِي الْفَصْلِ، وَقَرَاْتُ بِبَعْضِ السُّورَةِ مِنْ اَوَّلِهَا اَوْ وَسَطِهَا اَوْ آخِرِهَا؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ، كُلُّهُ قُرْآنٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں فرض نماز میں مفصل سے تعلق رکھنے والی کسی سورت کی تلاوت نہیں کرتا' بلکہ کسی سورت کا ابتدائی حصہ' یا درمیانی حصہ' یا آخری حصہ تلاوت کرلیتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی' کیونکہ یہ سب قرآن ہے۔

2667 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْقَارِءِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى، وَهَارُونَ اَوْ عِيسٰى - ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ اَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ - اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ، فَحَذَفَ، فَرَكَعَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی' آپ نے سورۂ مؤمنون کی تلاوت شروع کی' یہاں تک کہ جب آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے تذکرہ پر (راوی کو شک ہے' شاید

یہ الفاظ ہیں:) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی' آپ نے تلاوت کو مختصر کیا اور رکوع میں چلے گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اُس موقع پر موجود تھے۔

2668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ صَلَّى بِهِمُ الْعِشَاءَ فَقَرَاَ بِاَرْبَعِينَ مِنَ الْاَنْفَالِ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُنہیں عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ انفال کی چالیس آیات کی تلاوت کی اور پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی ایک سورت کی تلاوت کی۔

2669 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلَّى بِنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْاَنْفَالِ حَتَّى اِذَا بَلَغَ: (نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ) (الأنفال: 40) رَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ انفال کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ جب وہ اس آیت پر پہنچے: ''نعم المولیٰ ونعم النصیر'' تو وہ رکوع میں چلے گئے۔ پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں مفصل سے تعلق رکھنے والی ایک سورت کی تلاوت کی۔

2670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ بِبَعْضِ السُّورَةِ الطَّوِيلَةِ ثُمَّ يَرْكَعُ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرض نماز کی کسی رکعت میں کسی طویل سورت کا کچھ حصہ تلاوت کر کے رکوع میں چلے جاتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانُوا يَقْرَؤُونَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: لوگ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور جو میسر ہو (قرآن کے اُس حصہ کی) تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ مَا يُقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کیا تلاوت کیا جائے؟

2672 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ وَغَيْرِهِ قَالَ:

كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى: اَنِ اقْرَاْ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَفِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَفِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ

٭٭ حسن بصری اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا: تم مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرو اور عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کرو اور صبح کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرو۔

2673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْوَلُ فِي الْقِرَاءَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں زیادہ طویل قرأت کی جائے گی۔

2674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عَزَّةَ، اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ قَالَ: الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْوَلُ فِي الْقِرَاءَةِ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں زیادہ طویل قرأت کی جائے گی۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز میں قرأت کرنا

2675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا الظُّهْرَ فَرُبَّمَا اَسْمَعَنَا الْاٰيَةَ، وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَظَنَنَّا اَنَّهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى

٭٭ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تھے تو بعض اوقات ایک آیت بلند آواز میں تلاوت کر لیتے تھے اور آپ فجر کی نماز کی پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے' آپ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو بھی طویل ادا کرتے تھے' ہمارا یہ گمان ہے' آپ کا مقصد یہ ہوتا تھا' لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔

2676 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْنَا خَبَّابًا: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِاَيِّ شَيْءٍ عَرَفْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ

٭٭ ابومعمر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی داڑھی شریف کی حرکت کی وجہ سے۔

2677 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَقُوهُ فِي الظُّهْرِ فَحَزَرُوا قِرَاءَتَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الظُّهْرِ بِتَنْزِيلِ السَّجْدَةِ

* * ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ظہر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کا جائزہ لیتے تھے تو ظہر کی پہلی رکعت میں نبی اکرم ﷺ کی تلاوت سورۂ تنزیل السجدہ جتنی ہوتی تھی۔

2678 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ، فَيَرَوْنَ اَنَّهُ قَرَاَ الم تَنْزِيلُ وَهُوَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهِ

* * ابومجلز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے' آپ نے تلاوت کی' تو لوگوں نے یہ سمجھا کہ آپ نے سورۂ الم تنزیل کی تلاوت کی ہوگی' آپ اُس وقت اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے۔

2679 - آثارِ صحابہ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فَيَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ بِقَافٍ، وَاقْتَرَبَتِ قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِي شَيْخٌ لَنَا عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، قُلْنَا: مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: رُبَّمَا سَمِعْتُ مِنْهُ الْاٰيَةَ

* * مورق عجلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز ادا کرتے ہوئے ظہر کی نماز میں سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی تلاوت کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ انہوں نے جواب دیا: بعض اوقات میں اُس میں سے کسی ایک آیت کی تلاوت سن لیتا تھا۔

2680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ قَتَادَةَ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2681 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ الَّذِينَ كَفَرُوا، وَفِي اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ،

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ظہر کی نماز میں الذین کفروا اور انا فتحنا لك کی تلاوت کرتے تھے۔

2682 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

* * ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

2683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ: كَمْ

تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى؟ قَالَ: قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً

٭٭ حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے دریافت کیا: آپ پہلی رکعت میں کتنی تلاوت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: تقریباً تیس آیات جتنی۔

2684 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اُشَبِّهُ صَلَاةَ النَّهَارِ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ، صَلَاةَ الْهَجِيرِ

٭٭ مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: میں دن کی نماز کو رات کی نماز کے مشابہہ قرار دیتا ہوں یعنی دوپہر کی نماز۔

2685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الظُّهْرِ وَالذَّارِيَاتِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ ذاریات کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

باب: عصر میں قرأت کرنا

2686 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَدْ كَانَتِ الْعَصْرُ تُجْعَلُ اَخَفَّ مِنَ الظُّهْرِ فِي الْقِرَاءَةِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: عصر کی نماز کو جلدی ادا کرلیا جائے گا اس میں ظہر کے مقابلہ میں کم قرأت کی جائے گی۔

2687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ: كَانَ اَنَسٌ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَرُبَّمَا اَسْمَعَنَا مِنْ قِرَاءَتِهِ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى.

٭٭ ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے تھے بعض اوقات وہ ہمیں اپنی تلاوت کا کچھ حصہ سنا دیتے تھے تو وہ تلاوت سورۂ انفطار اور سورۂ الاعلیٰ کی ہوتی تھی۔

2688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۂ انشقاق اور سورۂ البروج کی تلاوت کی جائے گی۔

2689 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ

الْعَصْرَ فَقَرَاَ بِـ الْمُرْسَلَاتِ، وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُونَ

٭٭ مورق بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی' تو اُنہوں نے اس میں سورۂ مرسلات اور سورۂ عم یتساءلون کی تلاوت کی۔

2690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ قَالَ: سَاَلَ تَمِيمُ بْنُ سَلَمَةَ اِبْرَاهِيمَ، وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ قَالَ: هِيَ مِثْلُ الْمَغْرِبِ قَالَ سُفْيَانُ: وَقْتُ قِرَاءَةِ الْعَصْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

٭٭ زیاد بن فیاض بیان کرتے ہیں: تمیم بن سلمہ نے ابراہیم نخعی سے عصر کی نماز میں تلاوت کے بارے میں دریافت کیا' میں یہ سن رہا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا: یہ مغرب کی مانند ہوگی۔

سفیان کہتے ہیں: عصر کی تلاوت کا وقت سورۂ واللیل اور سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ والتین کی تلاوت جتنا ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کی نماز میں تلاوت کرنا

2691 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهُ قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ؟ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ؟ قَالَ: الْاَعْرَافُ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَمَا الطُّولَيَانِ؟ قَالَ: فَكَاَنَّهُ قَالَ: مِنْ قِبَلِ رَاْيِهِ: الْاَنْعَامُ، وَالْاَعْرَافُ

٭٭ مروان بن حکم بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا وجہ ہے' تم مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرتے ہو؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں دو طویل سورتوں میں سے ایک طویل سورت کی تلاوت کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: دو طویل سورتوں میں سے ایک طویل سورت سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سورۂ اعراف۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ سے دریافت کیا: دو طویل سورتوں سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے گویا اپنی طرف سے جواب دیا: اس سے مراد سورۂ انعام اور سورۂ اعراف ہیں۔

2692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ قَدِمَ فِي فِدَاءِ الْاَسْرَى، اَسَارَى يَوْمِ بَدْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

٭٭ جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ قیدیوں کے فدیہ کے سلسلہ میں آئے' یہ غزوۂ بدر کے قیدیوں کی بات ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

2693 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ: قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

٭٭ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کی۔

2694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: اِنَّ آخِرَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِی الْمَغْرِبِ سُوْرَةَ الْمُرْسَلَاتِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی آخری تلاوت یہ سنی تھی کہ آپ نے مغرب کی نماز میں سورۂ مرسلات کی تلاوت کی تھی۔

2695 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ: يَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

٭٭ عمرو بن دینار نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغرب کی نماز میں سورۂ ق والقرآن المجید کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

2696 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَرَاَ فِی الْمَغْرِبَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا

٭٭ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغرب کی نماز میں سورۂ انا فتحنا لك فتح مبینا کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

2697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَقَرَاَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی بِـ التِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ، وَفِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِيْرَةِ اَلَمْ تَرَ، وَلِاِيْلَافِ جَمِيْعًا

٭٭ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ والتین والزیتون وطور سینین کی اور جبکہ دوسری رکعت میں الم تر کیف فعل ربك اور لایلف قریش ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔

2698 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ، مَوْلٰی سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ نُسَیٍّ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ الْقَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیُّ اَنَّهُ صَلَّى وَرَاءَ اَبِیْ بَكْرٍ

الصِّدِّيقِ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ: فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنَّ ثِيَابِي لَتَكَادُ اَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ، فَسَمِعْتُهُ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، وَبِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا) (آل عمران: 8)، حَتّٰى (الْوَهَّابُ) (آل عمران: 8) قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ: وَاَخْبَرَنِي عُبَادَةُ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عُمَرُ لِقَيْسٍ: كَيْفَ اَخْبَرْتَنِي عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَا تَرَكْنَاهَا مُنْذُ سَمِعْنَاهَا، وَاِنْ كُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ لَعَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَعَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

✳✳ ابوعبداللہ صنابحی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی تو حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ہمراہ قصار مفصل سے تعلق رکھنے والی دو سورتوں کی تلاوت کی پھر وہ تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن کے قریب ہوگیا' یہاں تک کہ میرا کپڑا اُن کے کپڑے کے ساتھ مس کررہا تھا' تو میں نے انہیں (پست آواز میں) سورۂ فاتحہ اور اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دینا'' یہ آیت یہاں تک ہے:''الوھاب''۔

ابوعبید بیان کرتے ہیں: عبادہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے عہدِ خلافت میں اُن کے پاس موجود تھے' عمر بن عبدالعزیز نے قیس سے دریافت کیا: آپ نے ابوعبداللہ کے حوالے سے مجھے کیا روایت بیان کی تھی؟ تو انہوں نے یہ حدیث اُن کے سامنے بیان کی' تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: جب سے ہم نے اسے سنا ہے' اُس وقت سے اسے کبھی ترک نہیں کیا' اگرچہ اس سے پہلے میرا معمول دوسرا ہوتا تھا۔ ایک شخص نے دریافت کیا: امیرالمؤمنین! اس سے پہلے آپ کا کیا معمول تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں سورۂ اخلاص پڑھا کرتا تھا۔

2699 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ، اَنَّ الصُّنَابِحِيَّ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ الْمَغْرِبَ حَيْثُ يَمَسُّ ثِيَابِي ثِيَابَهُ، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَرَاَ: (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ) (آل عمران: 8)، اِلٰى (الْوَهَّابِ) (آل عمران: 8) قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ بِهِ مَكْحُولًا، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ قَرَاَهَا فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَالَ لَهُ مَكْحُولٌ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَبِي بَكْرٍ قِرَاءَةٌ اِنَّمَا كَانَ دُعَاءٌ مِنْهُ

✳✳ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: صنابحی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی' حالت یہ تھی کہ میرا کپڑا اُن کے کپڑے کے ساتھ مس کررہا تھا' انہوں نے آخری رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی پھر یہ آیت پڑھی: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اس آیت کو انہوں نے ''الوھاب'' تک تلاوت کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے' اُنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تیسری رکعت میں یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔

اس پر مکحول نے اپنے شاگرد سے کہا: یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تلاوت کے طور پر نہیں پڑھ رہے تھے' بلکہ دعا کے طور پر پڑھ رہے تھے۔

2700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ فِي نَفْسِهِ فَاَسْمَعَ نَفْسَهُ اَجْزَاَ عَنْهُ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: جو شخص مغرب کی نماز پڑھے اور پست آواز میں تلاوت کرے' یوں کہ صرف خود کو آواز آ رہی ہو' تو اُس کی طرف سے یہ جائز ہوگا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

باب: عشاء کی نماز میں قرأت

2701 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلَّى بِنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْاَنْفَالِ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَ: (نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ) (الأنفال: 40) رَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی' اُنہوں نے سورۃ انفال پڑھنی شروع کی' یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے: ''نعم المولیٰ ونعم النصیر '' تو وہ رکوع میں چلے گئے' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں مفصل سے تعلق رکھنے والی ایک سورت کی تلاوت کی۔

2702 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

2703 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ: وَاَنَا فِي مُؤَخَّرِ الصَّفِّ حَتّٰى اِذَا ذَكَرَ يُوْسُفَ سَمِعْتُ نَشِيْجَهُ، وَاَنَا فِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ

✽✽ علقمہ بن ابووقاص بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز میں سورۃ یوسف کی تلاوت کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں پیچھے کی صف میں موجود تھا' یہاں تک کہ جب اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر پڑھا' تو میں نے اُن کے رونے کی آواز سنی' میں اُس وقت پیچھے کی صف میں موجود تھا۔

2704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ: عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، أَنَّ أَبَاهُ: كَانَ لَا يَدَعُ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِسُورَةِ السَّجْدَةِ الصُّغْرَى الم تَنْزِيلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اُن کے والد عشاء کی نماز میں چھوٹی والی سورۂ سجدہ الم تنزیل اور سورۂ ملک کی تلاوت ترک نہیں کرتے تھے۔

2705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ قَالَ: رَأَيْتُ طَاوُسًا مَا لَا أُحْصِي يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَتَبَارَكَ وَيَسْجُدُ فِيهَا، فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا لَيْلَةً فَظَنَنْتُ أَنَّهُ رَكَعَ حِينَ بَلَغَ السَّجْدَةَ، قَرَأَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ

❋❋ سلمہ بن بہرام بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ طاؤس کو عشاء میں الم تنزیل السجدہ اور سورۂ ملک کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ اس میں سجدۂ تلاوت بھی کیا کرتے تھے' ایک رات اُنہوں نے اس سورت کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ نہیں کیا تو میں نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ اُس وقت رکوع میں چلے گئے ہیں جب یہ آیتِ سجدہ پر پہنچے تھے اور اُنہوں نے دونوں رکعت میں اس سورت کی تلاوت کی ہے۔

2706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فِي السَّفَرِ

❋❋ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران عشاء کی نماز کی ایک رکعت میں سورۂ والتین والزیتون کی تلاوت کی تھی۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: صبح کی نماز میں تلاوت

2707 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبْدٍ الْقَارِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى، وَهَارُونَ، أَوْ ذِكْرُ عِيسَى - ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ - أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ

❋❋ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی' آپ نے سورۂ مؤمنون کی تلاوت شروع کی' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی' آپ رکوع میں چلے گئے۔ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اُس موقع پر موجود تھے۔

2708 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: اَمَّنَا عَلِيٌّ فِي الْفَجْرِ فَقَرَاَ بِالْاَنْبِيَاءِ، فَتَرَكَ آيَةً، ثُمَّ قَرَاَ بَرْزَخًا ثُمَّ عَادَ اِلَى الْاٰيَةِ فَقَرَاَ بِهَا، ثُمَّ اَعَادَ اِحْدَاثَهُ، وَرَجَعَ اِلَى مَا كَانَ يَقْرَؤُهَا

✱✱ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں ہماری امامت کی' اُنہوں نے سورۂ انبیاء کی تلاوت کی' اُنہوں نے درمیان میں ایک آیت چھوڑ دی اور کچھ حصہ چھوڑ کر آگے تلاوت کی' پھر وہ واپس اُس آیت پر آئے اور اُسے تلاوت کیا اور پھر جو کچھ اُنہوں نے چھوڑا تھا اُسے دوبارہ پڑھا اور وہاں تک واپس آئے جو وہ پڑھ رہے تھے۔

2709 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِيْنَ: اَنَّ عُمَرَ قَرَاَ فِي الْفجر بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ فَتَرَدَّدَ، فَعَادَ اِلَى اَوَّلِهَا ثُمَّ قَرَاَ فَمَضَى فِيْ قِرَاءَتِهِ

✱✱ حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کی' اُنہیں تردد ہوا' تو وہ دوبارہ اس کے آغاز میں آئے اور پھر پڑھنا شروع کیا' تو اُن کی قرأت جاری رہی۔

2710 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ: اَنَّ عُمَرَ قَرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْكَهْفِ، وَيُوْسُفَ - اَوْ يُوْسُفَ، وَهُوْدٍ - قَالَ: فَتَرَدَّدَ فِيْ يُوْسُفَ، فَلَمَّا تَرَدَّدَ رَجَعَ اِلَى اَوَّلِ السُّوْرَةِ فَقَرَاَ، ثُمَّ مَضَى فِيْهَا كُلِّهَا

✱✱ صفیہ بنت ابوعبید بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں سورۂ کہف اور سورۂ یوسف' یا سورۂ یوسف اور سورۂ ھود کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سورۂ یوسف میں اُنہیں مشابہہ لگ گیا' جب اُنہیں مشابہہ لگا' تو وہ سورت کے آغاز کی طرف واپس آئے' پھر پڑھنا شروع کیا اور پھر پوری سورت پڑھ لی۔

2711 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ الْفَجْرَ، فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَقَرَاَهَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ عُمَرُ حِيْنَ فَرَغَ قَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، لَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ قَالَ: لَوْ طَلَعَتِ لَا لَفَتْنَا غَيْرَ غَافِلِيْنَ

✱✱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی' اُنہوں نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی' اُنہوں نے دو رکعات میں یہ سورت پڑھ لی۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج طلوع ہونے کے قریب تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ طلوع ہو بھی جاتا' تو ہمیں غفلت کی حالت میں نہ پاتا۔

2712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ: صَلَّيْتُ

خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، لَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ قَالَ: لَوْ طَلَعَتْ لَاَلْفَتْنَا غَيْرَ غَافِلِيْنَ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی' تو اُنہوں نے سورۂ آل عمران کی تلاوت شروع کردی (نماز کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے سامنے کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج طلوع ہونے کے قریب تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر وہ طلوع ہو جاتا' تو ہمیں غفلت کی حالت میں نہ پاتا۔

2713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَرَاَ بِالْبَقَرَةِ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعات میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی تھی۔

2714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ اَمَّهُمْ فِی الْفَجْرِ، فَقَرَاَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ فِیْ رَكْعَتَيْنِ

✵✵ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُنہوں نے فجر کی نماز میں لوگوں کی امامت کرتے ہوئے سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کی تھی۔

2715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: مَا حَفِظْتُ سُورَةَ يُوسُفَ، وَسُورَةَ الْحَجِّ اِلَّا مِنْ عُمَرَ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يَقْرَؤُهُمَا فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَالَ: كَانَ يَقْرَؤُهُمَا قِرَاءَةً بَطِيئَةً

✵✵ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے سورۂ یوسف اور سورۂ حج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی سن کر یاد کی ہیں کیونکہ وہ ان دونوں سورتوں کو فجر کی نماز میں اکثر تلاوت کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

2716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سعد قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَاِنِّی لَفِی الصَّفِّ خَلْفَهُ فِیْ صَلَاةٍ وَهُوَ يَقْرَاُ سُورَةَ يُوسُفَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی (اِنَّمَا اَشْكُو بَثِّی وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ) (يوسف: 86)

✵✵ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی' میں اُس وقت اُن کے پیچھے پہلی صف میں نماز ادا کر رہا تھا اور وہ سورۂ یوسف کی تلاوت کر رہے تھے' وہ اس آیت پر پہنچے:

''میں اپنے تکلیف اور غم کی شکایت' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہوں''۔

(تو پھر اُنہیں رونا آ گیا)۔

2717 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَمَا انْصَرَفَ حَتَّى عَرَفَ كُلُّ ذِي بَالٍ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: مَا فَرَغْتَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ، فَقَالَ: لَوْ طَلَعَتْ لَاَلْفَتْنَا غَيْرَ غَافِلِينَ

✱✱ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو ہر شخص یہ پہچان سکتا تھا' سورج طلوع ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: جناب! آپ اُس وقت فارغ ہوئے ہیں' جب سورج تقریباً طلوع ہو چکا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر یہ طلوع ہوتا' تو ہمیں غفلت کی حالت میں نہ پاتا۔

2718 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَاَ فِی الصُّبْحِ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ

✱✱ سلیمان بن عتیق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں سورۂ آل عمران کی تلاوت کرتے تھے۔

2719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ

✱✱ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا: وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ۔

2720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ كَنَحْوٍ مِنْ صَلَاتِكُمُ الَّتِي تُصَلُّونَ الْيَوْمَ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُخَفِّفُ، كَانَتْ صَلَاتُهُ اَخَفَّ مِنْ صَلَاتِكُمْ، كَانَ يَقْرَاُ فِی الْفَجْرِ الْوَاقِعَةَ، وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورَةِ

✱✱ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز اُسی طرح ادا کرتے تھے' جس طرح تم لوگ آج کل ادا کرتے ہو' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز ادا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم لوگوں کی نماز سے مختصر ہوتی تھی' آپ صبح کی نماز میں سورۂ واقعہ اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

2721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِی الصُّبْحِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ

✱✱ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں سورۂ تکویر کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

2722 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقْرَاُ بِالْحَدِيدِ وَاَشْبَاهِهَا

٭٭ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورۂ الحدید اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

2723 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ بِعَشْرٍ مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِسُورَةٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مفصل سے تعلق رکھنے والی ابتدائی دس سورتوں میں سے ایک سورت' ایک رکعت میں تلاوت کرتے تھے۔

2724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ: اَنَّ عُمَرَ قَرَاَ فِي الْفَجْرِ بِيُوسُفَ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ، فَسَجَدَ، فَقَامَ، فَقَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتِ

٭٭ حصین بن سبرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورۂ یوسف کی تلاوت کی پھر دوسری رکعت میں اُنہوں نے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا' پھر وہ کھڑے ہوئے اور پھر اُنہوں نے سورۂ زلزال کی تلاوت کی۔

2725 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَبِيبٍ اَبِیْ رَوْحٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَقَرَاَ سُورَةَ الرُّومِ، فَالْتَبَسَ فِيهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا بِغَيْرِ طُهْرٍ، مَنْ صَلَّى مَعَنَا فَلْيُحْسِنْ طُهُورَهُ، فَاِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ اُولَئِكَ

٭٭ شبیب ابوروح' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کرتے

2722-صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراء ۃ فی الصبح، حدیث:724، صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب القراء ۃ فی صلاۃ الصبح، حدیث:506، مستخرج ابی عوانۃ، باب فی الصلاۃ بین الاذان والاقامۃ فی صلاۃ المغرب وغیرہ، بیان الاخبار التی تبین القراء ۃ فی صلاۃ الصبح، حدیث:1414، صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ذکر خبر اوھم من لم یحکم صناعۃ الحدیث ان تقطیع السور، حدیث:1836، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ ق، حدیث:3663، سنن الدارمی، کتاب الصلاۃ، باب قدر القراء ۃ فی الفجر، حدیث:1320، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب القراء ۃ فی صلاۃ الفجر، حدیث:814، الجامع للترمذی، ابواب الصلاۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی القراء ۃ فی الصبح، حدیث:287، السنن الصغری، کتاب الافتتاح، القراء ۃ فی الصبح بق، حدیث:945، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، ما یقرا فی صلاۃ الفجر، حدیث:3502، السنن الکبرٰی للنسائی، العمل فی افتتاح الصلاۃ، القراء ۃ فی الصبح بق، حدیث:1005، مسند احمد بن حنبل، اول مسند الکوفیین، حدیث قطبۃ بن مالک، حدیث:18543، مسند الطیالسی، قطبۃ بن مالک عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، حدیث:1338، مسند الحمیدی، حدیث قطبۃ بن مالک رضی اللّٰہ عنہ، حدیث:798، البحر الزخار مسند البزار، حدیث قطبۃ بن مالک کوفی، حدیث:3126، مسند ابی یعلی الموصلی، حدیث قطبۃ' حدیث:6689، المعجم الکبیر للطبرانی، باب القاف، من اسمہ قطبۃ، قطبۃ بن مالک الثعلبی، حدیث:15776

ہوئے سورۂ روم کی تلاوت کی' آپ کو اُس میں مشابہہ لگ گیا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: لوگوں کا کیا معاملہ ہے' وہ طہارت کے بغیر ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں' جو شخص ہمارے ساتھ نماز ادا کرے' وہ اچھے طریقے سے طہارت حاصل کرے' کیونکہ ایسے لوگوں کی وجہ سے ہمیں مشابہہ لگ جاتا ہے۔

2726 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَمَرَ عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ الْحَسَنَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَرَاَ فِي الْفَجْرِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ، وَيَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ نے حسن بصری کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو اُنہوں نے فجر کی نماز میں سورۂ طلاق اور سورۂ تحریم کی تلاوت کی۔

2727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّ اَبَا وَائِلٍ قَرَاَ فِي اِحْدَى رَكْعَتَيِ الصُّبْحِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَآيَةٍ

٭٭ علاء بن مسیب بیان کرتے ہیں: ابووائل نے صبح کی نماز کی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ ایک آیت تلاوت کی۔

2728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْفَجْرِ بِـ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَهَلْ اَتَى عَلَى الْاِنْسَانِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن' فجر کی نماز میں' سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ الدھر کی تلاوت کرتے تھے۔

2729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2730 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ قَرَاَ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الرُّومِ

٭٭ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ روم کی تلاوت کرتے تھے۔

2731 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِـ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَهَلْ اَتَى عَلَى الْاِنْسَانِ

٭٭ ابواحوص بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن' فجر کی نماز میں سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ الدھر کی تلاوت کرتے تھے۔

2732 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الصُّبْحِ بِـ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا

٭٭ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۂ الفتح کی تلاوت کی۔

بَابُ مَا يُقْرَاُ فِي الصُّبْحِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران صبح کی نماز میں' کیا تلاوت کیا جائے گا؟

2733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَهُوَ يُرِيْدُ مَكَّةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَقَرَاَ بِـ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَالْوَاحِدُ الصَّمَدُ فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

٭٭ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ذوالحلیفہ میں فجر کی نماز ادا کی' وہ اُس وقت مکہ جا رہے تھے' تو اُنہوں نے سورۂ کافرون کی اور سورۂ الواحد الصمد کی تلاوت کی' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق ہے۔

2734 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَصَلّٰى بِنَا الْفَجْرَ، فَقَرَاَ: اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ، وَلِاِيْلَافِ قُرَيْشٍ، ثُمَّ رَاٰى اَقْوَامًا يَنْزِلُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ فِيْ مَسْجِدٍ، فَسَاَلَ عَنْهُمْ فَقَالُوْا: مَسْجِدٌ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمُ اتَّخَذُوا آثَارَ اَنْبِيَائِهِمْ بِيَعًا، مَنْ مَرَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَاِلَّا فَلْيَمْضِ

٭٭ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان (کسی جگہ پر) موجود تھا' اُنہوں نے فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ الفیل اور سورۂ القریش کی تلاوت کی۔ پھر اُنہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سواریوں سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے مسجد میں نماز ادا کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' تو لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ مسجد ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ اُنہوں نے اپنے انبیاء کے آثار کو عبادت خانے بنا دیا تھا' جو شخص کسی بھی مسجد کے پاس سے گزرے اور نماز کا وقت ہو جائے' تو وہ نماز ادا کر لے' ورنہ آگے چلتا رہے۔

2735 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَاَ بِـ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

٭٭ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' تو اُنہوں نے (نماز میں) سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

2736 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُتِلَ فِيْهِ بِمَكَّةَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَاَ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ، وَوَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

٭٭ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' اُس سال میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مکہ میں صبح کی نماز ادا کی' تو اُنہوں نے سورۂ البلد اور سورۂ والتین کی تلاوت کی۔

2737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي السَّفَرِ بِسَبِّحْ، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَنَحْوِهِمَا

٭٭ عبدالرزاق نامی راوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ سفر میں صبح کی نماز میں' سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ یا اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

2738 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ اَمَّهُمْ فِي السَّفَرِ، فَقَرَاَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ اِذَا زُلْزِلَتْ، وَاِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

٭٭ صلت بن بہرام بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے سفر کے دوران اُن کی تلاوت کرتے ہوئے' فجر کی نماز میں سورۂ زلزال اور سورۂ القدر کی تلاوت کی۔

2739 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَاَقْبَلَ عَنْ اَرْضِهِ يُرِيْدُ الْبَصْرَةَ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ ثَلَاثَةُ اَمْيَالٍ - اَوْ ثَلَاثُ فَرَاسِخَ - فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الْغَدَاةِ، فَقَامَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ: اَبُو بَكْرٍ، فَصَلَّى بِنَا، فَقَرَاَ سُوْرَةَ تَبَارَكَ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ لَهُ اَنَسٌ: طَوَّلْتَ عَلَيْنَا

٭٭ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' وہ اپنی زمین سے آ رہے تھے اور بصرہ جا رہے تھے' اُن کی زمین اور بصرہ کے درمیان تین میل' یا تین فرسخ کا فاصلہ تھا' صبح کی نماز کا وقت ہو گیا' تو اُن کا بیٹا کھڑا ہوا جس کا نام ابوبکر تھا' اُس نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ الملک کی تلاوت کی' جب اُس نے سلام پھیرا' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: تم نے ہمیں بڑی لمبی نماز پڑھائی ہے!

2740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: صَلَّيْتُ يَوْمَ قُتِلَ عُمَرُ الصُّبْحَ، فَمَا مَنَعَنِي اَنْ اَقُوْمَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ اِلَّا هَيْبَةُ عُمَرَ قَالَ: فَمَاجَ النَّاسُ، فَقَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، فَقَرَاَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، وَاِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

٭٭ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' اُس دن میں نے صبح کی نماز ادا کی' میں صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ پریشان ہوئے' اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا' تو اُنہوں نے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اور سورۂ الکوثر کی تلاوت کی۔

2741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَقْرَؤُوْنَ

فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

✻✻ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ سفر کے دوران فجر کی نماز میں سورۂ انفطار اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

2742 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ: اَنَّ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ، اَمَّهُمْ فِي السَّفَرِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَرَاَ وَالضُّحَى، وَالتِّينِ

✻✻ صلت بن بہرام بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے سفر کے دوران صبح کی نماز میں' اُن کی امامت کرتے ہوئے سورۂ والضحیٰ اور سورۂ والتین کی تلاوت کی۔

بَابٌ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ

باب: قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی

2743 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا اَخْفَى عَنَّا اَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے' جس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تلاوت سنائی' اُس میں ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں تلاوت کی' اُس میں ہم تم سے (آواز) پست رکھتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

2744 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، اَنَّ اَبَا السَّائِبِ، مَوْلَى بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ: غَيْرُ تَمَامٍ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص نماز ادا کرے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے' تو وہ (نماز) نامکمل ہے' وہ نامکمل ہے' وہ نامکمل ہے' پوری نہیں ہے''۔

2745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ، اِلَّا مَعَ الْاِمَامِ

✻✻ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص ایک رکعت ادا کرے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے' تو

اُس نے نماز ادا کی ہی نہیں البتہ اگر وہ امام کے ساتھ ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

2746 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ، فَنَجْهَرُ فِيمَا جَهَرَ، وَنُخَافِتُ فِيمَا خَافَتَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہماری امامت کرتے ہوئے بلند آواز میں بھی تلاوت کرتے تھے اور پست آواز میں بھی تلاوت کرتے تھے جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں تلاوت کی اُن میں ہم بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں تلاوت کی اُن میں ہم پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

2747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَمَا يُجْزِئُنِي؟ قَالَ: تَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: هٰكَذَا - وَجَمَعَ اَصَابِعَهُ الْخَمْسَ - فَقَالَ: هٰذَا لِلّٰهِ قَالَ: تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي قَالَ: فَقَبَضَ الرَّجُلُ كَفَّيْهِ جَمِيعًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ حِسَابُ الْعَرَبِ كَذٰلِكَ

✻✻ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا' تو میرے لیے کیا چیز کفایت کرے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے اس طرح پڑھا' یعنی اپنی پانچ انگلیاں ملا کے کہا: یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں (مجھے اپنے لیے کیا پڑھنا چاہیے؟) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' تو مجھ پر رحم کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق نصیب کر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اُس شخص نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو بند کر لیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: عرب اسی طرح سے حساب لگایا کرتے تھے۔

2748 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَاْ فِيهَا، فَقِيلَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَتَمَمْتُ

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَلَمْ يُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نماز پڑھائی' تو اُس میں تلاوت نہیں کی' اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا میں نے رکوع و سجود مکمل ادا کیے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اُس نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

2749 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: اِنِّي صَلَّيْتُ وَلَمْ اَقْرَاْ، فَقَالَ: اَتْمَمْتَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَمَّتْ صَلَاتُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا كُلُّ اَحَدٍ يُحْسِنُ الْقِرَاءَةَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں نے نماز ادا کر لی لیکن میں نے قرأت نہیں کی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے رکوع اور سجود مکمل کیے ہیں؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے نماز مکمل کی ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص اچھی طرح سے قرأت نہیں کر سکتا۔

2750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا بُدَّ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنْ سِتِّ سُوَرٍ يَتَعَلَّمُهُنَّ لِلصَّلَاةِ، سُورَتَيْنِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَسُورَتَيْنِ لِلْمَغْرِبِ، وَسُورَتَيْنِ لِلصَّلَاةِ فِي الْعِشَاءِ

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمان شخص کے لیے چھ (سورتیں) سیکھنا ضروری ہے' جنہیں وہ نماز کے لیے سیکھے گا' دو سورتیں صبح کی نماز کے لیے' دو سورتیں مغرب کی نماز کے لیے اور دو سورتیں عشاء کی نماز کے لیے ہوں گی۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ

باب: جو شخص قرأت کرنا بھول جائے

2751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ الْهِفَّانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْمَغْرِبَ، فَلَمْ يَقْرَاْ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِشَيْءٍ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ مَرَّتَيْنِ وَسُورَتَيْنِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

٭٭ عبداللہ بن حنظلہ' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی تو انہوں نے پہلی رکعت میں کوئی تلاوت نہیں کی' پھر انہوں نے دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھی اور دو سورتیں پڑھیں اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ کیا۔

2752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ بِالْجَابِيَةِ، فَلَمْ يَقْرَاْ فِيهَا حَتّٰى فَرَغَ، فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ فَاَطَافَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ،

وَتَنَحْنَحَ لَهُ حَتَّى سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حِسَّهُ، وَعَلِمَ اَنَّهُ ذُو حَاجَةٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: اَلَكَ حَاجَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَادْخُلْ، فَدَخَلَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ مَا صَنَعْتَ آنِفًا عَهِدَهُ اِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ رَاَيْتَهُ يَصْنَعُهُ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: لَمْ تَقْرَاْ فِي الْعِشَاءِ قَالَ: اَوَ فَعَلْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنِّي سَهَوْتُ، جَهَّزْتُ عِيرًا مِنَ الشَّامِ، حَتَّى قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ قَالَ: مَنِ الْمُؤَذِّنُ؟ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ عَادَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ خَطَبَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ فِيهَا، اِنَّ الَّذِي صَنَعْتُ آنِفًا اِنِّي سَهَوْتُ. اِنِّي جَهَّزْتُ عِيرًا مِنَ الشَّامِ حَتَّى قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ فَقَسَّمْتُهَا قُلْتُ: عَمَّنْ تُحَدِّثُ هٰذَا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي غَيْرَ اَنِّي لَمْ آخُذْهُ اِلَّا مِنْ ثِقَةٍ

* عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر عشاء کی نماز پڑھائی' تو انہوں نے اس میں تلاوت نہیں کی' یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوئے تو فارغ ہونے کے بعد وہ اندر چلے گئے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُن کی خدمت میں تشریف لے گئے اور کھنکھار کر اپنی آمد کے بارے میں بتایا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب اُن کی آمد کا اندازہ ہوا تو اُنہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ انہیں کوئی کام ہوگا' اُنہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عبدالرحمٰن بن عوف! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اندر آ جاؤ! حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اندر گئے' اُنہوں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' آج جو آپ نے کام کیا ہے' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی تلقین کی تھی؟ یا آپ نے اپنی طرف سے یہ کام کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا کام ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے عشاء کی نماز میں تلاوت نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھول گیا ہوں گا' میں شام کے قافلہ کی تیاری کر رہا تھا' یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ آ گیا (یعنی اسی بارے میں سوچتا رہا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: مؤذن کون ہے؟ پھر اُس نے نماز کے لیے اقامت کہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ وہ نماز لوگوں کو پڑھائی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو اُنہوں نے خطبہ دیا اور بولے: اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس میں قرأت نہیں کرتا' میں نے جو ابھی کیا تھا' اُس میں' میں بھول گیا تھا' شام سے ایک قافلہ نے آنا تھا' یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ آ گیا' میں نے اُسے تقسیم کرنا تھا (تو میں اس حوالے سے پریشان رہا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: آپ نے کس کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یاد نہیں ہے لیکن میں نے کسی ثقہ راوی سے ہی اسے نقل کیا ہوگا۔

2753 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِيَاضٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ: صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعِشَاءَ فَلَمْ اَسْمَعْ قِرَاءَتَهُ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ: مَا لَكَ لَمْ تَقْرَاْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اَكَذٰلِكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَقَرَاَ قِرَاءَةً فَسَمِعْتُهَا وَاَنَا فِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنِّي كُنْتُ لَاُصَلِّي

وَاُحَدِّثُ نَفْسِي بِعِيرٍ بَعَثْتُهَا مِنَ الْمَدِينَةِ بِاَقْتَابِهَا وَاَحْلَاسِهَا مَتَى يَاْتِي؟ وَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ

✲✲ زیاد بن عیاض اشعری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی' تو مجھے اُس میں اُن کی قرأت سنائی نہیں دی' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا وجہ ہے' آپ نے تلاوت نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن بن عوف! کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا اُس نے نماز کے لیے اقامت کہی' اُس نماز میں اُنہوں نے تلاوت کی جو میں نے بھی سنی حالانکہ میں پیچھے کی صف میں موجود تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: جب میں نماز ادا کر رہا تھا' تو میں اُس اونٹ کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے میں نے مدینہ منورہ سے بھجوایا تھا اور اُس پر ساز و سامان تھا' وہ کب آتا ہے! قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

2754 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَقْرَاْ، فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَعَادَ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ، ثُمَّ اَعَادَ الصَّلَاةَ

✲✲ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز ادا کی تو اُس میں تلاوت نہیں کی (بعد میں) اُنہوں نے مؤذن کو حکم دیا' اُس نے دوبارہ اذان دی' دوبارہ اقامت کہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نماز پڑھی۔

2755 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَلَمْ اَسْمَعْ قِرَاءَتَهُ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ: مَا لَكَ لَمْ تَقْرَاْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اَكَذٰلِكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَوَ فَعَلْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتُمْ قَالَ: اِنِّي جَهَّزْتُ عِيرًا مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى وَرَدَتِ الشَّامَ، فَكُنْتُ اُرَحِّلُهَا مَرْحَلَةً مَرْحَلَةً قَالَ: فَاَعَادَ لَهُمُ الصَّلَاةَ قَالَ: فَاَخْبَرَنِي اَبَانُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى

✲✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو مجھے اُس میں اُن کی تلاوت سنائی نہیں دی' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن کی خدمت میں گزارش کی: اے امیر المؤمنین! کیا وجہ ہے' آپ نے تلاوت نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن! کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو گے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ میں نے مدینہ منورہ سے ایک قافلہ تیار کر کے بھیجنا تھا جس نے شام جانا تھا' تو میں ہر مرحلہ پر اُس کی دیکھ بھال کرتا رہا (یعنی میں اُس کے بارے میں غور و فکر کرتا رہا)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا تو اُس نے اقامت کہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔

2756 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا نَسِيَ

الرَّجُلُ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ، فَلْيَقْرَاْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ وَقَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ظہر‘ عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعات میں تلاوت کرنا بھول جائے تو وہ آخری دو رکعات میں تلاوت کرلے‘ یہ اُس کی طرف سے کفایت کر جائے گا۔

2757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ قَالَ: قُلْتُ: نَسِيتُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ، ثُمَّ قَرَاْتُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ، اَتُجْزِی عَنِّي لِصَلَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا‘ میں نے کہا: میں پہلی دو رکعات میں تلاوت کرنا بھول جاتے ہوئے پھر آخری دو رکعات میں تلاوت کر لیتا ہوں‘ تو کیا میری نماز کے لیے یہ میری طرف سے کفایت کر جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر اللہ نے چاہا۔

2758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الْاُولَيَيْنِ فَقَرَاَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ؟ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَنَقُوْلُ نَحْنُ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو پہلی دو رکعات میں تلاوت کرنا بھول جاتا ہے اور آخری دو رکعات میں تلاوت کر لیتا ہے۔ تو علقمہ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو یہ اُس کی طرف سے کفایت کر جائے گا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔

2759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَقْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ مِنَ الظُّهْرِ اَعَادَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ظہر کی نماز کی تین رکعات میں تلاوت نہ کرے تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

2760 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَقِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ قَالَ: اِنْ نَسِيَ الرَّجُلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَاِنَّهُ يُعِيدُ، وَاِنْ قَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَقْرَاْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ لَمْ يُعِدْ، وَاِنْ قَرَاَ فِي رَكْعَةٍ وَّلَمْ يَقْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ مِنَ الظُّهْرِ اَعَادَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ظہر یا عصر کی نماز میں تلاوت کرنا بھول جاتا ہے‘ تو وہ نماز کو دُہرائے گا‘ اگر وہ دو رکعات میں تلاوت کر لیتا ہے اور دو رکعات میں تلاوت نہیں کرتا تو پھر وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا‘ اگر اُس نے ظہر کی ایک رکعت میں تلاوت کی ہو اور تین رکعات میں تلاوت نہ کی ہو تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

2761 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ

رَكْعَةٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِي الْأُخْرَى قَالَ: يُعِيدُ الرَّكْعَةَ الَّتِي لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا قَالَ مَعْمَرٌ: يُعِيدُ أَعْجَبُ إِلَيَّ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص ایک رکعت میں تلاوت کرنا بھول جاتا ہے اور دوسری رکعت میں تلاوت کرتا ہی نہیں ہے تو وہ فرماتے ہیں: وہ اُس رکعت کو دوبارہ ادا کرے گا جس میں اُس نے تلاوت نہیں کی تھی۔

معمر فرماتے ہیں: (ایسی صورتِ حال میں) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے وہ نماز کو دُہرا لے۔

2762 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَوْ نَسِيتُ الْقِرَاءَةَ فِي رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِالسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا، لَمْ أَقْرَأْ فِي الرَّكْعَةِ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: فَلَا تُعِدْ، وَلَكِنِ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے بعد پڑھی جانے والی سورت کو پڑھنا بھول جاتا ہوں اور میں ایک رکعت میں کچھ بھی تلاوت نہیں کرتا۔ تو عطاء نے فرمایا: تم اُس کو نہیں دُہراؤ گے البتہ تم سجدۂ سہو کر لو گے۔

2763 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ أَعَادَ

✱✱ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب آدمی مغرب کی دو رکعات میں تلاوت نہ کرے تو وہ اُس نماز کو دُہرائے گا۔

2764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ حَتَّى يَرْكَعَ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِذَا ذَكَرَ وَيَقْرَأُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَإِنْ سَجَدَ مَضَى

✱✱ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب آدمی ایک رکعت میں تلاوت نہ کرے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جائے تو وہ یاد آنے پر اپنے سر کو اُٹھائے گا اور تلاوت کرلے گا پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا لیکن اگر وہ سجدے میں چلا گیا تو پھر نماز کو جاری رکھے گا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب: امام کے پیچھے تلاوت کرنا

2765 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: أَتَقْرَءُونَ خَلْفِي وَأَنَا أَقْرَأُ؟ قَالَ: فَسَكَتُوا حَتَّى سَأَلَهُمْ ثَلَاثًا قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا ذٰلِكَ، لِيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ سِرًّا

✱✱ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: جب میں تلاوت کر رہا ہوتا ہوں تو کیا تم میرے پیچھے تلاوت کرتے ہو؟ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ خاموش رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں سے دریافت کیا تو اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! تم میں سے ہر ایک شخص سورۂ فاتحہ اپنے دل میں پست آواز میں پڑھ لے۔

2766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَاُ؟ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

❋ ❋ محمد بن ابوعائشہ ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: شاید تم لوگ امام کی تلاوت کے دوران تلاوت کرتے ہو؟ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دو یا شاید تین مرتبہ یہ دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! ہم ایسا کرتے ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو! البتہ تم میں سے ہر ایک سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرلے۔

2767 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا السَّائِبِ، مَوْلٰى بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ اَبُو السَّائِبِ: اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ، فَقَالَ اَبُو السَّائِبِ: فَغَمَزَ اَبُو هُرَيْرَةَ ذِرَاعِي فَقَالَ: يَا اَعْرَابِيُّ، اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ

فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوْا، يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي، وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِي، وَقَالَ هٰذِهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِي، فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَجْرُهَا لِعَبْدِيْ وَلَهُ مَا سَاَلَ، يَقُوْلُ عَبْدِي: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، اِلٰى آخِرِ السُّورَةِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلَهُ مَا سَاَلَ

❋ ❋ حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز پڑھے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے پوری نہیں ہوتی''۔

ابوسائب نے (حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے) کہا: بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ ابوسائب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے مجھے ٹہوکا دیتے ہوئے کہا: اے دیہاتی! تم اُسے دل میں پڑھ لو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے اس کا نصف حصہ میرے لیے ہے اور اس کا نصف حصہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندہ کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تم لوگ تلاوت کرلو! بندہ کھڑا ہو کر پڑھتا ہے: الحمد للہ رب العالمین! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی' بندہ پڑھتا ہے: الرحمٰن الرحیم! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری تعریف کی' بندہ پڑھتا ہے: مالک یوم الدین! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ (یعنی اگلی آیت) میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے' بندہ کہتا ہے: ایاک نعبد وایاک نستعین! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کا اجر میرے بندہ کو ملے گا' اور جو وہ مانگ رہا ہے وہ اُسے ملے گا' میرا بندہ کہتا ہے: اھدنا الصراط المستقیم! اسے سورت کے آخر تک پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندہ کو ملے گا' اور میرے بندہ نے جو مانگا ہے وہ اُسے ملے گا''۔

2768 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ، مَوْلَى بَنِيْ زُهْرَةَ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَامٍّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّي اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ: اقْرَاْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ

فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَؤُوا، يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: حَمِدَنِيْ عَبْدِي، وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ قَالَ: وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اِلَى آخِرِ السُّورَةِ، فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ

✱ ابوسائب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اُنہوں نے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز پڑھے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے' وہ نامکمل ہوتی ہے' پوری نہیں ہوتی''۔

ابوسائب بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ٹھوکا دیتے ہوئے کہا: اے فارسی! تم اسے اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے' اس کا نصف حصہ میرے لیے ہے اور اس کا نصف حصہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندہ کو وہ ملے گا جو وہ مانگتا

ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ تلاوت کرلو! بندہ کھڑا ہو کر پڑھتا ہے: الحمد للہ رب العالمین! تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی' بندہ پڑھتا ہے: الرحمٰن الرحیم! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری تعریف کی' بندہ پڑھتا ہے: مالک یوم الدین! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے اور میرے بندہ نے جو مانگا ہے وہ اُسے ملے گا' بندہ پڑھتا ہے: ایاک نعبد وایاک نستعین! اسے سورت کے آخر تک پڑھتا ہے' تو یہ سب کچھ میرے بندہ کو ملے گا' اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اُسے ملتا ہے''۔

2769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ كَانَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ وَفِيمَا لَا يَجْهَرُ

✱✱ محمد بن راشد' مکحول کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرتے تھے' اُن نمازوں میں بھی' جن میں امام بلند آواز میں قرأت کرتا ہے اور اُن نمازوں میں بھی' جن میں امام بلند آواز میں تلاوت نہیں کرتا ہے۔

2770 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَرْعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ - اَوْ قَالَ: فِي كُلِّ رَكْعَةٍ - قَالَ: قُلْتُ: اَتَقْرَاُ بِهَا يَا اَبَا الْوَلِيدِ مَعَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: لَا اَدَعُهَا اِمَامًا وَلَا مَاْمُومًا

✱✱ ابوامیہ ازدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوولید! کیا آپ اس سورت کو امام کے پیچھے بھی پڑھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اس سورت کو کبھی ترک نہیں کرتا خواہ امام ہوں یا مقتدی ہوں۔

2771 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا صَلَاتَنَا قُلْنَا: يَا اَبَا الْوَلِيدِ، اَتَقْرَاُ مَعَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: وَيْحَكَ اِنَّهُ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِهَا

✱✱ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی' تو میں نے اُنہیں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہوئے سنا' جب ہم نے اپنی نماز مکمل کی تو ہم نے کہا: اے ابوولید! کیا آپ امام کے پیچھے تلاوت کررہے تھے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

2772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، كَانَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

✱✱ عبداللہ بن ہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی نماز میں بھی' امام کے پیچھے تلاوت کرتے

تھے۔

2773 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بُدَّ اَنْ يَّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ جَهَرَ، اَوْ لَمْ يَجْهَرْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: امام کے پیچھے بھی سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے خواہ امام بلند آواز میں تلاوت کرے یا بلند آواز میں تلاوت نہ کرے۔

2774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

2775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مَعَ الْاِمَامِ، فَسَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: لَا تَقْرَاْ اِلَّا اَنْ يَّهِمَ الْاِمَامُ وَسَاَلْتُ مُجَاهِدًا فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَاُ

حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ میں نے ابراہیم نخعی سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: تم تلاوت نہ کرو البتہ اگر امام کو وہم لاحق ہو جائے (تو اُسے لقمہ دینے کے لیے تلاوت کر سکتے ہو)۔ میں نے مجاہد سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو بھی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

2776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَوَّابٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، اَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ: اَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَاِنْ قَرَاْتَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ قَرَاْتُ

جواب یزید بن شریک کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں امام کے پیچھے تلاوت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! اگرچہ آپ قرأت کر رہے ہوں' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ میں تلاوت کر چکا ہوں۔

2777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ اَبِي يَزِيدَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، وَيَزِيدَ التَّيْمِيِّ، قَالَا: اَمَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ نَقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ

حارث بن سوید اور یزید تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم امام کے پیچھے تلاوت کریں۔

2778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الصَّلْتِ الرَّبَعِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِذَا لَمْ

يُسْمِعُكَ الْإِمَامُ فَاقْرَأْ

٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب امام بلند آواز میں تلاوت نہ کر رہا ہو تو تم تلاوت کرلو۔

2779 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا لَمْ تَفْهَمْ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ فَاقْرَأْ إِنْ شِئْتَ أَوْ سَبِّحْ

٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تمہیں امام کی تلاوت سنائی نہ دے رہی ہو تو اگر تم چاہو تو تلاوت کرلو اور اگر چاہو تو تسبیح پڑھ لو۔

2780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ: لِلْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلُ مَا لِلْمُسْتَمِعِ الْمُنْصِتِ

٭ مالک بن ابو عامر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص جسے آواز نہیں آ رہی اور پھر بھی وہ خاموش رہتا ہے اُسے اُتنا ہی ثواب ملتا ہے جو سن رہا ہوتا ہے اور خاموش رہتا ہے۔

2781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: مِنَ الْأَجْرِ

٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُتنا ہی اجر ملتا ہے۔

2782 - حدیث نبوی: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ كَأَجْرِ الْمُنْصِتِ الَّذِي يَسْمَعُ

٭ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص نہیں سنتا اور خاموش رہتا ہے اُسے اُس شخص کی مانند اجر ملتا ہے جو سنتا ہے اور خاموش رہتا ہے''۔

2783 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَقْرَأُ الْإِمَامُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةٍ أُخْرَى فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

٭ زہری فرماتے ہیں: امام ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک اور سورت کی تلاوت کرے گا۔

2784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ فَلَا تَقْرَأْ شَيْئًا

٭ زہری فرماتے ہیں: جب امام بلند آواز میں تلاوت کرے تو تم کوئی بھی چیز نہ پڑھو۔

2785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ قَصِيرَةٍ، ثُمَّ اُهَلِّلُ وَاُسَبِّحُ قُلْتُ: اُسْمِعُ مَنْ اِلٰى جَنْبِي قِرَاءَتِي؟ قَالَ: مَعَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ظہر اور عصر کی نماز میں امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ اور ایک مختصر سورت پڑھتا ہے' پھر میں لا الہ الا اللہ اور سبحان پڑھتا رہتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنے پہلو میں موجود شخص تک اپنی تلاوت کی آواز سناؤں گا؟ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا امام کے پیچھے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! (یعنی امام کے پیچھے اتنی بلند آواز میں تلاوت نہیں ہوگی)۔

2787 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى مَكْتُوبَةً اَوْ سُبْحَةً فَلْيَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ مَعَهَا، فَاِنِ انْتَهٰى اِلٰى اُمِّ الْقُرْآنِ اَجْزَاَتْ عَنْهُ، وَمَنْ كَانَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْيَقْرَاْ قَبْلَهُ اَوْ اِذَا سَكَتَ، فَمَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيهَا فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جو شخص فرض یا نفل نماز ادا کرے اُسے سورۂ فاتحہ کی اور اُس کے ساتھ قرآن مجید (کی کسی سورت یا آیت) کی تلاوت کرنی چاہیے' اگر کوئی شخص صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے' تو یہ اُس کی طرف سے جائز ہوگا' اور جو شخص امام کی اقتداء میں ہو وہ امام سے پہلے تلاوت کرلے یا اُس وقت تلاوت کرے جب امام خاموش ہوتا ہے اور جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور اُس میں اس (سورت یعنی سورۂ فاتحہ) کو نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

2788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الْاِمَامُ يَجْهَرُ فَلْيُبَادِرْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، اَوْ لِيَقْرَاْ بَعْدَمَا يَسْكُتُ، فَاِذَا قَرَاَ فَلْيُنْصِتُوا كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب امام بلند آواز میں قرأت کررہا ہو' تو آدمی کو چاہیے کہ جلدی سورۂ فاتحہ پڑھ لے' یا امام کے خاموش ہونے کے بعد اسے پڑھے' جب امام تلاوت کرے تو لوگوں کو خاموش رہنا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

2789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَا بُدَّ اَنْ تَقْرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ مَعَ الْاِمَامِ، وَلٰكِنْ مَنْ مَضٰى كَانُوا اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ سَكَتَ سَاعَةً لَا يَقْرَاُ قَدْرَ مَا يَقْرَؤُونَ اُمَّ الْقُرْآنِ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: یہ بات ضروری ہے' تم امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرو' لیکن پہلے زمانہ میں یہ ہوتا تھا' جب امام تکبیر کہتا تھا' تو وہ کچھ دیر خاموش رہتا تھا اور تلاوت نہیں کرتا تھا' وہ اتنی دیر خاموش رہتا تھا جتنی دیر میں لوگ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرلیں۔

2790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ جَهَرَ الْاِمَامُ اَوْ

لَمْ يَجْهَرْ، فَإِذَا جَهَرَ فَفَرَغَ مِنْ أُمِّ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ بِهَا أَنْتَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: تم سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرو خواہ امام بلند آواز میں قرأت کرے یا پست آواز میں کرے جب بلند آواز میں قرأت کرے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہو جائے تو پھر تم اسے پڑھ لو۔

2791 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَرَأْتُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ أَوْ بَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ السُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا

✵✵ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھ لے تو تم سورۂ فاتحہ پڑھ لو یا جب وہ سورۂ کے بعد والی سورت کی تلاوت کر کے فارغ ہو (اُس وقت تم سورۂ فاتحہ پڑھ لو)۔

2792 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَكَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ، وَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ فَعَابَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَكَتَبَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي ذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا عَلَيَّ، فَنَسِيتُ وَحَفِظُوا، أَوْ حَفِظْتُ وَنَسُوا، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أُبَيٌّ: بَلْ حَفِظْتَ وَنَسُوا، فَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: إِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ بِهَا أَنْتَ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرتے تھے وہ دو مرتبہ خاموشی اختیار کرتے تھے ایک اُس وقت جب وہ نماز کے لیے تکبیر کہتے تھے اور ایک اُس وقت جب سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر کے فارغ ہوتے تھے۔ لوگوں نے اس حوالہ سے اُن پر تنقید کی تو انہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا کہ لوگ اس حوالہ سے مجھ پر تنقید کر رہے ہیں تو کیا میں بھول گیا ہوں اور لوگوں کو صحیح بات یاد ہے یا مجھے یاد ہے اور لوگ بھول گئے ہیں؟ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں لکھا: تمہیں صحیح بات یاد ہے اور لوگ بھول گئے ہیں۔

حسن بصری یہ فرماتے تھے: جب امام سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر کے فارغ ہو تو تم اُس وقت اُس کی تلاوت کر لو۔

2793 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) فَرَأْتُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ أَوْ بَعْدَمَا يَفْرُغُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھ لے تو تم سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر لو یا پھر اُس کے (تلاوت سے) فارغ ہونے کے بعد اس کی تلاوت کرو"۔

2794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ أُمِّ الْقُرْآنِ، وَلَكِنْ مَنْ مَضَى كَانُوا إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ سَكَتَ سَاعَةً لَا يَقْرَأُ قَدْرَ مَا يَقْرَؤُونَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے' پہلے لوگوں کا یہ معمول تھا' جب امام تکبیر کہہ دیتا تھا' تو کچھ دیر خاموش رہتا تھا اور تلاوت نہیں کرتا تھا' وہ اتنی دیر تک خاموش رہتا ہے جتنی دیر میں لوگ سورۂ فاتحہ پڑھ لیں۔

2795 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَمَا سَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مَعِي أَحَدٌ آنِفًا؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَجْهَرُ بِهِ مِنَ الْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز ادا کی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی' سلام پھیرنے کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے پیچھے قرأت کی تھی؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا' کیا وجہ ہے' قرآن میں مجھ سے مقابلہ کیا جا رہا ہے؟ تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اُن نمازوں میں تلاوت کرنے سے رُک گئے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے' جب اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی۔

2796 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ: مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا وجہ ہے' قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے''۔

2797 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجُلٌ يَنْهَاهُ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُنْتُ أَقْرَأُ وَكَانَ هٰذَا يَنْهَانِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر یا شاید ظہر کی نماز پڑھائی' تو ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلاوت کرنا شروع کردی' دوسرے شخص نے اُسے منع کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تلاوت کر رہا تھا اور یہ شخص مجھے منع کر رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کی تلاوت ہی اُس شخص کی تلاوت ہوتی ہے۔

2798 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الظُّهْرَ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ سَبِّحِ

اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى؟ قَالَ رَجُلٌ: اَنَا قَرَاْتُهَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ: مَالِي اُنَازَعُهَا

✻✻ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کوظہر کی نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی نے سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی: میں نے اس کی تلاوت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا' کیا وجہ ہے' میرے ساتھ مقابلہ کیا جارہا ہے۔

2799 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِاَصْحَابِهِ الظُّهْرَ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اَيُّكُمْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى؟ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

✻✻ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کوظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: تم میں سے کس نے ابھی سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا' تم میں سے کوئی ایک میرے لیے رکاوٹ پیدا کررہا ہے۔

2800 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ اَبِي بَشِيرٍ قَالَ: قَرَاَ رَجُلٌ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرَ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

✻✻ ولید بن ابوبشیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کی' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص اس حوالہ سے میرے لیے اُلجھن پیدا کررہا ہے۔

2801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الْفِطْرَةَ

✻✻ عبداللہ بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے وہ فطرت (یعنی سنت) سے ہٹ جاتا ہے۔

2802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: مَنْ قَرَاَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

✻✻ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

2803 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ، اَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: اَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ فَاِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شُغْلًا، وَسَیَکْفِیکَ ذٰلِکَ الْاِمَامُ

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا میں امام کے پیچھے تلاوت کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: تم قرآن کے لیے خاموش رہو کیونکہ نماز میں ایک مشغولیت ہوتی ہے' امام تمہارے لیے کفایت کر جائے گا۔

2804 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: عَهِدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنْ لَا تَقْرَؤُوا مَعَ الْاِمَامِ، قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ: فَاَخْبَرَنَا اَصْحَابُنَا، عَنْ زُبَیْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: لَیْسَ مِنَ الْفِطْرَۃِ الْقِرَاءَۃُ مَعَ الْاِمَامِ

✵✵ ابواسحاق شیبانی ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ عہد لیا تھا (یا تاکید کی تھی)' تم لوگ امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرو گے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام کے ہمراہ تلاوت کرنا' فطرت کا حصہ نہیں ہے۔

2805 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِی لَیْلٰی، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی، اَخِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی، اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَنْهٰی عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

✵✵ عبداللہ بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کرتے تھے۔

2806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: مَنْ قَرَاَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَۃِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مُلِءَ فُوْهُ تُرَابًا قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِی یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ فِیْهِ حَجَرٌ

✵✵ محمد بن عجلان بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ قرأت کرتا ہے' وہ فطرت پر نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کا منہ مٹی سے بھر جائے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری یہ خواہش ہے' جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے' اُس کے منہ میں پتھر ہوں۔

2807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِی یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِءَ فَاهُ تُرَابًا

✵✵ اسود فرماتے ہیں: میری یہ خواہش ہے' جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے' اُس کا منہ مٹی سے بھر جائے۔

2808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، اَنَّ عَلْقَمَۃَ بْنَ قَیْسٍ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِی یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِءَ فُوْهُ - قَالَ: اَحْسَبُهٗ قَالَ: تُرَابًا اَوْ رَضْفًا

✵✵ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میری یہ خواہش ہے' جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے' اُس کا منہ بھر جائے۔ (راوی کو شک ہے' یہاں شاید لفظ ''مٹی'' استعمال ہوا ہے' یا ''انگارے'' استعمال ہوا ہے)

2809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّهُ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِي يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ عَضَّ عَلٰى جَمْرٍ

✵✵ اسود فرماتے ہیں: میری یہ خواہش ہے' جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے' اُس وقت جب امام بلند آواز میں تلاوت کر رہا ہو' تو ایسا شخص انگارہ چبائے۔

2810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَشْيَاخُنَا اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن زید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے امام کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کیا ہے۔

بعض مشائخ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے اُس کی نماز نہیں ہوتی''۔

موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کرتے تھے۔

2811 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: يُنْصِتُ لِلْاِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ بِهِ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَقْرَاُ مَعَهُ

✵✵ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: جن نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کی جاتی ہے' اُن میں امام کی قرأت تمہارے لیے کافی ہوگی۔

سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: جن نمازوں میں امام بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے اُن میں امام کے لیے خاموشی اختیار کی جائے گی اور اُس کے ساتھ تلاوت نہیں کی جائے گی۔

2812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَقْرَاُ مَعَ

الْإِمَامِ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ لَضَخْمُ الْبَطْنِ، قِرَاءَةُ الْإِمَامِ

✱✱ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا میں امام کے ساتھ تلاوت کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: تمہارا پیٹ بہت بڑا ہے! امام کی قرأت (کافی ہوتی ہے)۔

2813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَقْرَؤُونَ خَلْفَ الْإِمَامِ

✱✱ ابواسحاق فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرتے تھے۔

2814 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

✱✱ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کرتے تھے۔

2815 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَابْنِ عُمَرَ كَانَا لَا يَقْرَآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ

✱✱ ابن ذکوان بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرتے تھے۔

2816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُجْزِي قِرَاءَةُ الْإِمَامِ عَمَّنْ وَرَاءَهُ قُلْتُ: عَمَّنْ تَاْثِرُهُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ، وَلٰكِنَّ الْفَضَائِلَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَاْخُذُوا بِهَا، اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَقْرَؤُوا مَعَهُ

✱✱ ابن جریج، عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: امام کی قرأت اُس شخص کے لیے کافی ہوتی ہے جو اُس کے پیچھے کھڑا ہو۔ میں نے دریافت کیا: آپ نے کس سے اسے نقل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے یہ روایت سنی ہے لیکن فضائل کے بارے میں میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے، تم اُنہیں اختیار کرلو اور میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے، تم امام کے ساتھ تلاوت کیا کرو۔

2817 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا كَانُوْا يَقْرَؤُونَ خَلْفَ الْإِمَامِ حَتّٰى كَانَ ابْنُ زِيَادٍ، فَقِيْلَ لَهُمْ: اِذَا لَمْ يَجْهَرْ لَمْ يَقْرَاْ فِي نَفْسِهِ، فَقَرَاَ النَّاسُ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ ابن زیاد کا زمانہ آ گیا، اُن لوگوں سے کہا گیا کہ اگر امام بلند آواز میں تلاوت نہیں کرتا، تو ہوسکتا ہے، وہ پست آواز میں بھی نہ کرے، تو لوگوں نے تلاوت کرنا شروع کردی۔

2818 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْزِي عَمَّنْ وَرَاءَ الْإِمَامِ قِرَاءَتُهُ فِيْمَا يَرْفَعُ بِهِ الصَّوْتَ وَفِيْمَا يُخَافِتُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا امام کے پیچھے موجود شخص کے لیے تلاوت کرنا جائز ہو گا؟ اُن نمازوں میں جن میں امام بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے؟ یا پست آواز میں تلاوت کرتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ: اَتَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: لَا

٭٭ عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے کوئی تلاوت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ سَمُرَةُ يَؤُمُّ النَّاسَ، يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ، وَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَكَتَبَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ النَّاسَ عَابُوا عَلَيَّ، فَلَعَلِّي نَسِيتُ وَحَفِظُوا، اَوْ حَفِظْتُ وَنَسُوا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اُبَيٌّ: بَلْ حَفِظْتَ وَنَسُوا، فَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: اِذَا فَرَغَ الْاِمَامُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ: فَاقْرَاْهَا اَنْتَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرتے تھے' وہ دومرتبہ خاموشی اختیار کرتے تھے' ایک جب وہ نماز کے لیے تکبیر کہتے تھے اور ایک جب وہ قرآن کی تلاوت کر کے فارغ ہوتے تھے۔ لوگوں نے اس حوالے سے اُن پر تنقید کی تو اُنہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا کہ لوگ مجھ پر تنقید کر رہے ہیں' تو شاید میں بھول گیا ہوں اور لوگوں کو یہ بات یاد ہے' یا شاید مجھے یاد ہے اور لوگ بھول گئے ہیں؟ (آپ اس بارے میں ہماری رہنمائی کریں)۔ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا: بلکہ تمہیں صحیح بات یاد ہے اور لوگ بھول گئے ہیں۔

حسن بصری فرماتے تھے: جب امام قرآن کی تلاوت کر کے فارغ ہو' تو تم اُسے (یعنی سورۂ فاتحہ) کو پڑھ لو۔

بَابُ تَلْقِينَةِ الْاِمَامِ

باب: امام کو لقمہ دینا

2821 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: لَا يَفْتَحُ عَلَى الْاِمَامِ قَوْمٌ وَهُوَ يَقْرَاُ فَاِنَّهُ كَلَامٌ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام تلاوت کر رہا ہو' تو لوگ اُسے لقمہ نہیں دیں گے' کیونکہ یہ کلام کرنے کے مترادف ہے۔

2822 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَفْتَحَنَّ عَلٰى اِمَامٍ وَّاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو امام کو لقمہ ہرگز نہ دو۔

2823 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا تَعَايَا الْاِمَامُ فَلَا تَرُدُّ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ كَلَامٌ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام بھول جائے' تو تم اُس کو جواب (لقمہ) نہ دو' کیونکہ یہ کلام ہے۔

2824 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّفْتَحُوا عَلَى الْاِمَامِ

قَالَ: وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اِذَا تَرَدَّدْتَ فِي الْاٰيَةِ فَجَاوِزْهَا اِلٰى غَيْرِهَا

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام کو لقمہ دیں۔

ابراہیم نخعی یہ بھی فرماتے ہیں: جب تمہیں کسی آیت کے بارے میں تردّد ہو جائے' تو تم اُسے چھوڑ کر دوسری آیت تک چلے جاؤ۔

2825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي خَلْفَ الْمَقَامِ طَيِّبُ الرِّيْحِ، حَسَنُ الثِّيَابِ، وَهُوَ يَقْتَرِءُ، وَرَجُلٌ اِلٰى جَنْبِهٖ يَفْتَحُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: عُثْمَانُ

✱✱ عبیدہ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں آیا' وہاں مقامِ ابراہیم کے پاس ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا' جس کی خوشبو بہت عمدہ تھی' کپڑے بھی بہت عمدہ تھے' وہ تلاوت کرتے ہوئے اٹک رہا تھا' تو اُس کے پہلو میں موجود شخص اُسے لقمہ دے رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

2826 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ: كُنْتُ اُلَقِّنُ ابْنَ عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَقُوْلُ شَيْئًا

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کے دوران لقمہ دے دیتا تھا' تو وہ کچھ نہیں کہتے تھے۔

2827 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَرَاَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) جَعَلَ يَقْرَاُ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) (الفاتحة: 1) مِرَارًا وَرَدَّدَهَا فَقُلْتُ: اِذَا زُلْزِلَتِ فَقَرَاَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ لَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مغرب کی نماز ادا کر رہے تھے' جب انہوں نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لیا' تو بار بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے لگے اور اُسے دُہرانے لگے تو میں نے کہا: اذا زلزلت! تو اُنہوں نے اس سورت کو پڑھا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

2828 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يُرَدُّ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ

الزَّمَانِ، وَقَدْ وَكَّلَ بِذٰلِكَ رِجَالًا اِذَا اَخْطَاَ لَقَّنُوهُ، وَاَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ: لَا تُلَقِّنْهُ حَتّٰى يَسْكُتَ، فَاِذَا سَكَتَ فَلَقِّنْهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: مروان بن حکم کو اکثر مشابہہ لگ جاتا تھا' تو اُس نے اس بارے میں کچھ لوگ مقرر کیے ہوئے تھے کہ جب وہ غلطی کرے' تو وہ لوگ اُسے تلقین کریں۔ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے اصحاب مدینہ منورہ میں موجود تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جب تک امام خاموش نہیں ہوتا' اُس وقت تک تم اُسے لقمہ نہ دو' اگر وہ خاموش ہو جائے تو پھر اُسے لقمہ دے دو۔

2829 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَقِّنْ اَخَاكَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: تم اپنے بھائی کو لقمہ دے دو۔

2830 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: هَلْ بِتَلْقِينَةِ الْاِمَامِ بَاْسٌ؟ قَالَ: لَا، وَهَلْ هُوَ اِلَّا قُرْآنٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: کیا امام کو لقمہ دینے میں کوئی حرج ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ (یعنی لقمہ کے کلمات) قرآن ہی ہے۔

2831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: اِذَا اسْتَطْعَمَكُمْ فَاَطْعِمُوهُ يَقُولُ: اِذَا تَعَايَا فَرُدُّوا عَلَيْهِ

✵✵ ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں: جب تم سے کھانا مانگا جائے تو تم کھانا کھلاؤ۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب (امام) اٹک جائے تو تم اُسے جواب دو (یعنی اُسے لقمہ دو)۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع اور سجدہ میں قرأت کرنا

2832 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ،

2832-صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، حديث:769، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة، المغرب وغيره، بيان اللباس المنهي للرجال عن لبسه، حديث:1163، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر الزجر عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، حديث:1917، الجامع للترمذي، ابواب اللباس، باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب، حديث:1704، السنن الصغرى، كتاب التطبيق، النهي عن القراءة في الركوع، حديث:1034، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة، في القراءة في الركوع والسجود من كرهها، حديث:7941، السنن الكبرى للنسائي، التطبيق، النهي عن القراءة في الركوع، حديث:619

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ، وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ قُلْتُ لَهُ: اَيُّ شَيْءٍ الْقَسِّيُّ؟ قَالَ: الْحَرِيرُ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجدہ میں قرأت کرنے' سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی پہننے اور معصفر پہننے سے منع کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: قسی کیا چیز ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ریشم۔

2833 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے' میں رکوع کی حالت میں تلاوت کروں۔

2834 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ - وَاَنَا رَاكِعٌ

✵✵ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کیا ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے) رکوع کی حالت میں تلاوت کرنے سے منع کیا ہے۔

2835 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا تَقْرَاْ وَاَنْتَ رَاكِعٌ وَلَا اَنْتَ سَاجِدٌ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم رکوع کی حالت میں ہو' تو تم تلاوت نہ کرو اور جب سجدہ کی حالت میں ہو' تو اُس وقت بھی تلاوت نہ کرو۔

2836 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي، وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تَلْبَسِ الْقَسِّيَّ، وَلَا الْمُعَصْفَرَ، وَلَا تَرْكَبْ عَلَى الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ، فَاِنَّهَا مَرَاكِبُ الشَّيْطَانِ، وَلَا تَقْرَاْ وَاَنْتَ سَاجِدٌ، وَلَا تَعْقِصْ شَعْرَكَ وَاَنْتَ تُصَلِّي فَاِنَّهُ كِفْلُ الشَّيْطَانِ، وَلَا تَقْرَاْ وَاَنْتَ رَاكِعٌ، وَلَا تَقْرَاْ وَاَنْتَ سَاجِدٌ، وَلَا تَفْتَحْ عَلٰى اِمَامِ قَوْمٍ، وَلَا تَعْبَثْ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اے علی! میں تمہارے لیے بھی وہی چیز پسند کرتا ہوں' جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لیے بھی وہی چیز ناپسند کرتا ہوں' جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں' تم قسی نہ پہنو' معصفر نہ پہنو' سرخ میثرہ پر نہ بیٹھو' کیونکہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی

جگہ ہے اور تم سجدہ کی حالت میں تلاوت نہ کرو اور تم اپنے بالوں کی چوٹی نہ بناؤ' جبکہ تم نماز ادا کر رہے ہو' کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے اور تم رکوع کی حالت میں تلاوت نہ کرو اور تم سجدہ کی حالت میں تلاوت نہ کرو اور تم لوگوں کے امام کو لقمہ نہ دو اور تم نماز کے دوران کنکریوں کو نہ چھیڑو''۔

2837 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَكْرَهُ الْقِرَاءَةَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا

❊❊ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس وقت قراءت کو مکروہ سمجھتے تھے' جب آدمی رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہو۔

2838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا تَقْرَاُ فِي الرُّكُوعِ وَلَا فِي السُّجُوْدِ، اِنَّمَا جُعِلَ الرُّكُوعُ وَالسُّجُوْدُ لِلتَّسْبِيحِ

❊❊ مجاہد فرماتے ہیں: رکوع یا سجدہ کی حالت میں تلاوت نہ کرو' کیونکہ رکوع اور سجدہ کو تسبیح کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

2839 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فَرَاَى النَّاسَ صُفُوفًا خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرَى لَهُ، وَاِنِّي نُهِيتُ اَنْ اَقْرَاَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ، فَاَمَّا الرُّكُوعُ فَيُعَظَّمُ فِيهِ الرَّبُّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ يَقُوْلُ: فَحَرِيٌّ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اُسے دکھائے جاتے ہیں' اور مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے' میں رکوع یا سجدہ کے عالم میں تلاوت کروں' جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو اُس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کیا جائے گا' جہاں تک سجدہ کا تعلق ہے' تو تم اُس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو' وہ اس لائق ہوگی کہ اُسے تمہارے لیے قبول کرلیا جائے (راوی کو شک ہے' شاید ایک لفظ مختلف ہے)۔

2840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ رَفَعْتُ رَاْسِي فِي السُّجُوْدِ فِي الْمَكْتُوبَةِ، فَنَهَضْتُ اَقْرَاُ قَبْلَ اَنْ اَسْتَوِيَ قَائِمًا؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ حَتّٰى تَنْتَصِبَ قَائِمًا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں فرض نماز میں سجدہ سے اپنا سر اُٹھاتا ہوں اور اُٹھتے ہوئے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے تلاوت کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں بالکل سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے تلاوت کروں۔

2841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، وَهُوَ يَقْرَاُ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فِي التَّطَوُّعِ، قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا اَكْرَهُ اَنْ تَقْرَاَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فِي التَّطَوُّعِ، فَاَمَّا الْمَكْتُوبَةُ فَاِنِّي اَكْرَهُهُ، وَلَكِنْ اُسَبِّحُ وَاُهَلِّلُ

✸✸ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عبید بن عمیر کونفل نماز میں رکوع اور سجدہ کی حالت میں تلاوت کرتے ہوئے سنا' تو عطاء نے کہا: میں اس بات کو مکروہ قرار نہیں دیتا کہ آپ نفل نماز میں رکوع یا سجدہ کی حالت میں تلاوت کریں' لیکن جہاں تک فرض نماز کا تعلق ہے' تو اُس میں' میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں' اُس میں' میں تسبیح پڑھوں گا' اور لا الٰہ الا اللہ پڑھوں گا۔

بَابُ قِرَاءَةِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ

باب: ایک رکعت میں مختلف سورتوں کی تلاوت کرنا

2842 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدٍ، وَكَانَ اَبُوهُ غُلَامًا لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَاَخْبَرَهُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، اَنَّهُ مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ: فَقُمْتُ اُصَلِّي وَرَاءَهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ، فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَقُلْتُ: اِذَا جَاءَ مِائَةَ آيَةٍ رَكَعَ، فَجَاءَهَا فَلَمْ يَرْكَعْ، فَقُلْتُ: اِذَا جَاءَ مِائَتَيْ آيَةٍ رَكَعَ، فَجَاءَهَا فَلَمْ يَرْكَعْ، فَاِذَا خَتَمَهَا رَكَعَ، فَخَتَمَ فَلَمْ يَرْكَعْ، فَلَمَّا خَتَمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وِتْرًا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقُلْتُ: اِنْ خَتَمَهَا رَكَعَ، فَخَتَمَهَا وَلَمْ يَرْكَعْ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ الْمَائِدَةِ، فَقُلْتُ: اِذَا خَتَمَ رَكَعَ، فَخَتَمَهَا فَرَكَعَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَيُرَجِّعُ شَفَتَيْهِ فَاَعْلَمُ اَنَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى، وَيُرَجِّعُ شَفَتَيْهِ فَاَعْلَمُ اَنَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَلَا اَفْهَمُ غَيْرَهُ، ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ الْاَنْعَامِ، فَتَرَكْتُهُ وَذَهَبْتُ

✸✸ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مدینہ منورہ میں مسجد میں نماز ادا کررہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آکر کھڑا ہوگیا' مجھے اندازہ ہوا کہ شاید آپ کو پتا نہیں چل سکا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی' تو میں نے سوچا کہ جب آپ ایک سو آیات پڑھ لیں گے' تو رکوع میں چلے جائیں گے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس مقام پر پہنچ کر رکوع میں نہیں گئے' میں نے سوچا کہ جب آپ دوسو آیات پڑھ لیں گے' تب رکوع میں چلے جائیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس مقام پر بھی پہنچ گئے' لیکن رکوع میں نہیں گئے' جب آپ نے اس سورت کو مکمل پڑھ لیا تو آپ رکوع میں گئے' جب آپ نے اسے ختم کیا تو آپ فوراً رکوع میں نہیں چلے گئے' بلکہ آپ نے اس کو ختم کرنے کے بعد یہ پڑھا:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے'' آپ نے اسے طاق تعداد میں پڑھا۔

پھر آپ نے سورۂ آلِ عمران پڑھنا شروع کی میں نے سوچا کہ آپ اسے ختم کر کے رکوع میں چلے جائیں گے آپ نے اسے ختم کرلیا لیکن رکوع میں نہیں گئے آپ نے تین مرتبہ اللّٰھم لك الحمد پڑھا پھر آپ نے سورۂ مائدہ پڑھنا شروع کر دی میں نے سوچا کہ جب آپ اسے ختم کریں گے تو رکوع میں چلے جائیں گے نبی اکرم ﷺ نے اسے ختم کیا اور رکوع میں چلے گئے تو میں نے آپ کو سبحانك ربی العظیم پڑھتے ہوئے سنا آپ اپنے ہونٹوں کو یوں حرکت دے رہے تھے جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ شاید اس کے علاوہ کچھ اور کلمات بھی پڑھ رہے ہیں پھر آپ سجدہ میں گئے تو میں نے آپ کو سبحان ربی الاعلٰی پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ اپنے ہونٹوں کو یوں حرکت دے رہے تھے جس سے مجھے لگا کہ شاید آپ اس کے علاوہ کوئی اور کلمات پڑھ رہے ہیں لیکن مجھے اس کے علاوہ کسی دوسرے کلمہ کی سمجھ نہیں آئی پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۂ انعام پڑھنی شروع کی تو میں نے آپ کو ترک کیا اور چلا گیا۔

2843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ، اَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْقِرْبَةَ فَاسْتَكَبَ مَاءً، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَتَوَضَّاَ، فَقَرَاَ بِالسَّبْعِ الطِّوَالِ فِيْ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ

✱✱ عبدالکریم نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے اہلِ خانہ میں سے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ٹھہر گئے نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے آپ نے قضائے حاجت کی پھر آپ مشکیزہ کے پاس تشریف لائے آپ نے اُس میں سے پانی انڈیل کر دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر آپ نے کلّی کی اور وضو کیا پھر آپ نے ایک ہی رکعت میں سات طویل سورتیں تلاوت کیں۔

2844 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَرَاَ بِسُورَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں دو سورتیں تلاوت کر لیتے تھے۔

2845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَرَاَ بِالسَّبْعِ الطِّوَالِ فِيْ رَكْعَةٍ

✱✱ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں سات طویل سورتیں پڑھتے تھے۔

2846 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَةٍ الثَّلَاثَ سُوَرٍ فِيْ بَعْضِ ذٰلِكَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ ایک رکعت میں ان میں سے کوئی تین سورتیں پڑھ لیتے تھے۔

2847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ بِالسُّوْرَتَيْنِ

وَالثَّلاثِ فِيْ رَكْعَةٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھ لیتے تھے۔

2848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ، يَسْاَلُ نَافِعًا: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ سُورَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَسُوَرٍ

✵✵ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے رجاء بن حیوہ کو نافع سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ زیادہ سورتیں بھی پڑھ لیتے تھے۔

2849 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ بِالسُّوَرِ فِيْ رَكْعَةٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں متعدد سورتیں پڑھ لیتے تھے۔

2850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ فِيْ رَكْعَةٍ، وَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

✵✵ سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے سعید بن جبیر کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے انہیں خانہ کعبہ کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کی تھی۔

2851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِيْ يَجْمَعُ بَيْنَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى فِيْ رَكْعَةٍ، وَبَيْنَ وَالضُّحَى، وَاَلَمْ نَشْرَحْ فِيْ رَكْعَةٍ فِي الْمَكْتُوبَةِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد سورۂ الاعلیٰ' سورۂ اللیل ایک رکعت میں اکٹھا پڑھ لیتے تھے اور سورۂ والضحیٰ اور سورۂ الم نشرح کو ایک رکعت میں پڑھ لیتے تھے' ایسا فرض نماز میں ہوتا تھا۔

2852 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِجَمْعِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ بَاْسًا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَجْمَعُ ثَلَاثَ سُوَرٍ فِيْ رَكْعَةٍ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ایک رکعت میں متعدد سورتیں ایک ساتھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس ایک رکعت میں تین سورتیں اکٹھی پڑھ لیتے تھے۔

2853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَادَوَيْهِ اَنَّ طَاوُسًا كَانَ يَقْرَاُ بِـ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَعَ اُمِّ الْقُرْآنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

✵✵ یزید بن زادویہ بیان کرتے ہیں: طاؤس ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ہمراہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

2854 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ بِعَشْرِ سُوَرٍ فِيْ رَكْعَةٍ

✵✵ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دس سورتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

2855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ نَافِعِ بْنِ لَبِيبَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ - اَوْ قَالَ غَيْرِى - اِنِّى قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ فِى رَكْعَةٍ قَالَ: اَفَعَلْتُمُوهَا؟ اِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ اَنْزَلَهُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً، فَاَعْطُوا كُلَّ سُورَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

✵✵ نافع بن لبیبہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یا شاید کسی اور نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں ایک رکعت میں مفصل سورت کی تلاوت کرتا ہوں' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم ایسا کرتے ہو! اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اُسے ایک ہی مرتبہ نازل کر دیتا' تم ہر ایک سورت کو رکوع اور سجدہ میں سے اُس کا حصہ دیا کرو۔

بَابُ كَيْفَ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ؟

باب: رکوع اور سجدہ کیسے کیا جائے؟

2856 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِى مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِى مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِى الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

✵✵ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسی نماز درست نہیں ہوتی' جس میں آدمی رکوع اور سجدہ کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہ رکھے''۔

2857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اُنَاسًا يَصُفُّونَ اَيْدِيَهُمْ اَسْفَلَ مِنْ رُكَبِهِمْ اِذَا رَكَعُوا؟ فَقَالَ: هٰذِهِ مُحْدَثَةٌ، لَا، اِلَّا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو رکوع میں جاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے نیچے رکھتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ نیا طریقہ ہے' ایسا نہیں ہوگا' ہاتھ صرف گھٹنوں کے اوپر رکھے جائیں گے۔

2858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اِنِّى اَرَى اُنَاسًا اِذَا رَكَعُوا خَفَضُوا رُءُوسَهُمْ حَتَّى كَانُوا يَجْعَلُونَ اَذْقَانَهُمْ بَيْنَ اَرْجُلِهِمْ، فَقَالَ: لَا، هٰذِهِ بِدْعَةٌ لَمْ يَكُنْ مَنْ مَضَى يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ قَالَ: فَكَيْفَ؟ قَالَ: وَسَطٌ مِنَ الرُّكُوعِ كَرُكُوعِ النَّاسِ الْاٰنَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے' جب وہ رکوع میں جاتے ہیں' تو اپنے سر جھکا لیتے ہیں یہاں تک کہ اُن کے ٹھوڑی اُن کی ٹانگوں کے درمیان ہوتی ہیں۔ تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بدعت ہے' پہلے لوگ ایسے نہیں کیا کرتے تھے۔ راوی نے دریافت کیا: پھر کیسے کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: درمیانے

درجہ کا رکوع کیا جائے گا، جس طرح آج کل لوگ کرتے ہیں۔

2859 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَرَكَعْتَ فَضَعْ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَافْرِجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ اِلٰى مِفْصَلِهٖ، وَاِذَا سَجَدْتَ فَاَمْكِنْ جَبِيْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَنْقُرْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو، تو جب تم رکوع میں جاؤ، تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھو اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو، پھر تم اپنے سر کو اُٹھاؤ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر واپس آ جائے، پھر جب تم سجدہ میں جاؤ، تو اپنی پیشانی زمین پر جما کر رکھو، تم ٹھونگا نہ مارو۔

2860 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِرَجُلٍ: اِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ

٭٭ قاسم بن ابوبزہ ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ، تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو۔

2861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ قَالَ: قُلْتُ: اَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُوْلُ: اِذَا وَضَعَ يَدَيْهِ فَقَدْ اَتَمَّ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا مجاہد یہ کہتے ہیں: جب آدمی اپنے ہاتھ رکھ دے گا، تو مکمل کر دے گا؟ تو اُنہوں نے اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کر کے کہا کہ جی ہاں!

2862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِرُكُوْعٍ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رکوع کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

2863 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ قَالَ: رَاَيْتُ شَيْخًا كَبِيْرًا عَلَيْهِ بُرْنُسٌ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: يَعْنِي الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ اِذَا رَكَعَ ضَمَّ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ: فَاَتَيْنَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَلٰكِنَّ عُمَرَ قَدْ سَنَّ لَكُمُ الرُّكَبَ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ

٭٭ ابوحصین بیان کرتے ہیں: میں نے ایک بوڑھے شیخ کو دیکھا جس نے ٹوپی والا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: اس سے مراد اسود بن یزید ہیں، وہ صاحب جب رکوع میں گئے تو اُنہوں نے دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم ابوعبدالرحمٰن سلمی کے پاس آئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں (وہ ایسا کرتے ہیں) لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے گھٹنوں کے طریقے کو مسنون قرار دیا ہے، تو تم گھٹنے پکڑا کرو۔

2864 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ يَعْفُورٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ، فَقَالَ: فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ

✻✻ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کرتے ہوئے تطبیق کی (یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے) تو میرے والد نے مجھے اس سے منع کیا اور بولے: پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔

2865 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُطَبِّقُ، اِذَا رَكَعَ جَعَلَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، وَيَفْرِشُ ذِرَاعَيْهِ وَفَخِذَيْهِ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: فَمَا مَنَعَكَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: وَكَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تطبیق کیا کرتے تھے' وہ جب رکوع میں جاتے تھے تو دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتے تھے' وہ اپنی کلائیاں اور زانو بچھایا کرتے تھے۔ میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: آپ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ راوی بیان کرتے ہیں: وہ اپنے ہاتھ گھٹنوں کے اوپر رکھا کرتے تھے۔

2866 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، قَالَا: صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ كَفَّيْهِ، وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، وَضَرَبَ اَيْدِيَنَا، فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ، ثُمَّ لَقِينَا عُمَرَ بَعْدُ، فَصَلّٰى بِنَا فِيْ بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقْنَا كَفَّيْنَا كَمَا طَبَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَوَضَعَ عُمَرُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا هٰذَا؟ فَاَخْبَرْنَاهُ بِفِعْلِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ تُرِكَ

✻✻ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب وہ رکوع میں گئے تو اُنہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو ملایا اور اُنہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا اور اُنہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا' تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔ بعد میں ہماری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' اُنہوں نے اپنے گھر میں ہمیں نماز پڑھائی' جب وہ رکوع میں گئے تو ہم نے اپنی ہتھیلیوں کو اُسی طرح ملا لیا جس طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ملایا تھا' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ ہم نے اُنہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ کام پہلے کیا جاتا تھا' پھر اسے ترک کر دیا گیا۔

2867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اَثْبِتْ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَاَثْبِتْ صُلْبَكَ، وَهُوَ يُجْزِيْ عَلٰى تَمَامِ الرُّكُوعِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تم اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پشت کو ٹھیک رکھو' رکوع کی تکمیل میں یہی کافی ہوگا۔

2868 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ عن، الزُّهْرِيِّ قَالَ: قِرَّ فِي الرُّكُوعِ حَتّٰى يَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْكَ قَرَارَهُ

✱✱ معمر اور زہری بیان کرتے ہیں: رکوع میں اس طرح ٹھہر جاؤ' یہاں تک کہ تمہارے جسم کا ہر حصہ اپنی جگہ پر ٹھہر جائے۔

2869 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعَدَةَ، صَاحِبِ الْجُيُوشِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنِّي قَدْ بَدُنْتُ، فَمَنْ فَاتَهُ الرُّكُوعُ اَدْرَكَنِيْ فِيْ بُطْءِ قِيَامِي

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عثمان بن ابوسلیمان نے ابن مسعدہ' جو لشکروں والے شخص ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اب میرا وزن زیادہ ہوگیا ہے' تو جس شخص کا رکوع رہ گیا ہو' وہ مجھے اُس وقت پالے گا' جب میں اُٹھتے ہوئے تاخیر کروں گا''۔

بَابُ التَّصْوِيبِ فِي الرُّكُوعِ وَاِقْنَاعِ الرَّاْسِ

باب: رکوع میں سیدھا رہنا اور سر کو سیدھا رکھنا

2870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: كَانَ يُقَالَ: لَا يُصَوِّبِ الْاِنْسَانُ رَاْسَهُ فِي الرُّكُوعِ، وَلَا يُقْنِعُهُ؟ فَقَالَ: لَا، وَلِمَ يُصَوِّبُهُ؟ فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: مَا الْاِقْنَاعُ؟ قَالَ: رَفْعُهُ رَاْسَهُ فِي الرُّكُوعِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا کہ یہ بات کہی جاتی ہے' رکوع کے دوران آدمی نہ تو سر کو جھکا کے رکھے گا' اور نہ ہی اُٹھا کے رکھے گا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! وہ اُس کو جھکائے گا کیوں نہیں۔ اُس شخص نے کہا: اقناع سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: رکوع کے دوران سر کو اُٹھا کے رکھنا۔

2871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُقْنِعَ، اَوْ يُصَوِّبَ فِي الرُّكُوعِ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' آدمی رکوع کے دوران سر اوپر کی طرف کر کے رکھے' یا نیچے کر کے رکھے۔

2872 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُوْدُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ مُتَقَارِبًا قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وُضِعَ عَلَى ظَهْرِهِ قَدَحٌ مِنْ مَاءٍ مَا اسْتَرَاقَ مِنَ اسْتِوَائِهِ حِيْنَ يَرْكَعُ

✱✱ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا رکوع' آپ کا سجدہ' آپ کا رکوع کے بعد والا قیام ایک دوسرے کے قریب ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگر نبی اکرم ﷺ کی پشت پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جاتا' تو رکوع کے دوران

آپ کی پشت کے سیدھا ہونے کی وجہ سے اُس کا پانی نہیں چھلکتا تھا۔

2873 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُصَوِّبْ بِرَاْسِهٖ وَلَمْ يُشْخِصْهُ، وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو آپ اپنا سر جھکا کے بھی نہیں رکھتے تھے اور اوپر کی طرف بھی نہیں کر کے رکھتے تھے' جب آپ رکوع سے سر کو اُٹھاتے تھے تو اُس وقت تک سجدہ میں نہیں جاتے تھے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے۔

بَابُ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے؟

2874 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ سَعِيْدٍ، وَكَانَ اَبُوْهُ غُلَامًا لِحُذَيْفَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ رَاكِعٌ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَيُرَجِّعُ شَفَتَاهُ، فَاَعْلَمُ اَنَّهٗ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ

✽✽ عبدالکریم نے سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے' جس کا والد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا' کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو رکوع کی حالت میں سبحان ربی العظیم پڑھتے ہوئے سنا' نبی اکرم ﷺ اپنے ہونٹوں کو یوں حرکت دے رہے تھے' جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ آپ اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں۔

2875 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، وَاِذَا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو سبحان ربی العظیم پڑھتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تھے تو سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

2876 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، اَنْتَ رَبِّيْ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَفِي السُّجُوْدِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا' تو میرا پروردگار ہے' میں نے تجھ پر ہی توکل کیا''۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ سجدہ میں یہ پڑھتے تھے: ''سبحان ربی الاعلیٰ''۔

2877 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ

قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: اِنَّ مِنْ اَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: رَبِّي اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام یہ ہے' بندہ یہ پڑھے: اے میرے پروردگار! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تو میری مغفرت کر دے!

2878 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ، يَعْنِي اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

''تو پاک ہے' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے''۔

سیدہ عائشہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کرنے کے لیے یہ پڑھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) قرآن کے حکم سے مراد یہ آیت ہے:

''اذا جاء نصر اللّٰه والفتح'' (یعنی اس سورت میں آگے چل کر جو استغفار کرنے کا حکم ہے)۔

2879 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ حِيْنَ نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اَنْ يَّقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اَنْتَ التَّوَّابُ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الفتح نازل ہونے کے بعد بکثرت یہ پڑھنا شروع کر دیا تھا:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے! تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے''۔

2880 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ - ثَلَاثًا فَزِيَادَةً - وَاِذَا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهِ - ثَلَاثًا فَزِيَادَةً - قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ: وَكَانَ اَبِي يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُ

✵✵ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو سبحان ربی العظیم تین مرتبہ بلکہ اس سے زیادہ پڑھا کرتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تھے تو سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ تین مرتبہ بلکہ اس سے زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) یہ بات ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

2881 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَامَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ تَلْتَمِسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: فَوَقَعَتْ يَدُهَا عَلَى بَطْنِ قَدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ

وَهُوَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّي ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ، بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمَغْفِرَتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

✻✻ عمران بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوتلاش کرنے کے لیے اُٹھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر پڑا' آپ اُس وقت سجدہ کی حالت میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے:

''تو پاک ہے' اے میرے پروردگار! جو بادشاہ ہے' غلبہ والا ہے' کبریائی والا ہے اور عظمت والا ہے' اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلہ میں تیری رضامندی کی' تیرے سزا دینے کے مقابلہ میں تیرے مغفرت کرنے کی اور تیرے مقابلہ میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری ثناء کا احاطہ نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے''۔

2882 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

2883 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: فَقَدَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَذَهَبَتْ بِيَدِهَا فَوَقَعَتْ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَهُوَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أَبْلُغُ مِدْحَتَكَ، وَلَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

✻✻ محمد بن ابراہیم بن تیمی بیان کرتے ہیں: ایک رات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا' اُنہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا' تو اُن کا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے اگلے حصے پر پڑا' آپ اُس وقت سجدہ کی حالت میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! میں تیرے سزا دینے کے مقابلہ میں تیرے معاف کرنے کی' اور تیری ناراضگی کے مقابلہ میں' تیری رضامندی کی اور تیرے مقابلہ میں' تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف نہیں کرسکتا' میں تیری ثناء کا احاطہ نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے''۔

2884 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَفِي سُجُودِهِ: سُبُّوحًا قُدُّوسًا رَبَّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

✻✻ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''انتہائی پاکی والا ہے' ہر طرح سے پاک ہے' وہ جو فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے''۔

2885 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوعِهِ، وَفِيْ سُجُوْدِهِ قَدْرَ خَمْسِ تَسْبِيحَاتٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے رکوع اور سجدہ میں پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھتے تھے: سبحان الله وبحمده ۔

2886 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: ارْكَعْ حَتّٰى تَسْتَمْكِنَ كَفَّيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ قَدْرَ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ، ثُمَّ ارْفَعْ صُلْبَكَ حَتّٰى يَاْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ مَوْضِعَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم رکوع میں جاؤ یہاں تک کہ تمہاری دونوں ہتھیلیاں تمہارے گھٹنوں پر جم جائیں اور اتنی دیر رکوع میں رہو جتنی دیر تین مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے' پھر تم اپنی پشت کو اُٹھاؤ یہاں تک کہ تمہارا ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے۔

2887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُجْزِءُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لینا کافی ہے۔

2888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ يَقُوْلُ: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَجَعَلَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ جب سجدہ میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''میرا چہرہ اُس ذات کے سامنے سجدہ کی حالت میں ہے' جس نے اسے پیدا کیا' جس نے اسے شکل وصورت عطا کی' جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی''۔

2889 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

٭٭ عاصم بن ابونجود بیان کرتے ہیں: میں نے شقیق بن سلمہ کو سجدہ کی حالت میں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے''۔

2890 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ: رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

٭٭ سعید بن ابوبردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اُنہیں سجدہ کے عالم میں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

"اے میرے پروردگار! تُو اُس دن مجھے عذاب سے بچانا' جس دن تُو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا"۔

2891 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، وَشَدَّادِ بْنِ الْاَزْمَعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اخْتَلَفْنَا فَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ لَا رَبَّ غَيْرُكَ، وَقَالَ شَدَّادٌ: كَانَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

✽✽ علی بن اقرم بیان کرتے ہیں: ابواسود اور شداد بن ازمع کے درمیان حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ابواسود کا یہ کہنا تھا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سجدے میں یہ پڑھتے تھے:

"تُو ہر عیب سے پاک ہے' تیرے علاوہ اور کوئی پروردگار نہیں ہے"۔

جبکہ شداد کا یہ کہنا تھا' وہ یہ پڑھتے تھے:

"تُو ہر عیب سے پاک ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

2892 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ، اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهَا وَفِيْ صَلَاتِهَا: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنَا السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ وَذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

✽✽ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سجدے میں اور نماز کے دوران یہ پڑھا کرتی تھیں:

"اے اللہ! تُو مغفرت کر دے تُو رحم کر دے اور ہماری مضبوط راستے کی طرف راہنمائی فرما"

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے۔

2893 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: (رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا) (القصص: 17) لِلْمُجْرِمِيْنَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِيْ: مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً قَطُّ اِلَّا رَجَوْتُ اَنْ تَكُوْنَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا

✽✽ سعید بن ابوبردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اُنہیں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

"اے میرے پروردگار! تُو نے مجھ پر جو انعام کیا ہے' اُس کی وجہ سے میں مجرم لوگوں کا مددگار نہیں بنوں گا"۔

جب اُنہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی' تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: میں نے جب بھی نماز ادا کی' تو یہی اُمید رکھی کہ یہ نماز اس سے پہلے (کے گناہوں) کا کفارہ ہو گی۔

2894 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلْحَطَّابَةِ وَسَاَلُوْهُ فَقَالَ: ثَلَاثُ تَسْبِيْحَاتٍ رُكُوْعًا، وَثَلَاثُ تَسْبِيْحَاتٍ سُجُوْدًا لِلْحَطَّابَةِ يَعْنِيْ: قَوْمًا جَاءُوْهُ

٭٭ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے "حطابہ" سے فرمایا: اُن لوگوں نے آپ سے سوال کیا تھا' آپ نے فرمایا: رکوع میں تین تسبیحات ہوں گی اور سجدہ میں تین تسبیحات ہوں گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: لفظ حطابہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

2895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ شُعَيْبٍ عَمِّهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يُصَلِّي فَرَكَعَ فَافْتَتَحْتُ سُورَةَ الْاَعْرَافِ فَفَرَغْتُ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ وہ رکوع میں چلے گئے' میں نے (نماز پڑھتے ہوئے) سورۂ اعراف کی تلاوت شروع کر دی' اوران کے سجدے میں جانے سے پہلے میں نے یہ پوری سورت پڑھ لی۔ (یعنی انہوں نے خاصا طویل رکوع کیا)۔

2896 اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَدْ اَتَمَّ، وَاِذَا اَمْكَنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ فَقَدْ اَتَمَّ قَالَ سُفْيَانُ: وَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب آدمی دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گا تو وہ (رکوع کو) مکمل کر لے گا' اور جب وہ اپنی پیشانی زمین پر رکھے گا تو وہ (سجدے کو) مکمل کر لے گا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں' اگر چہ وہ اور کچھ بھی نہیں کرتا۔

2897 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُغِيثٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ بَجِيلَةَ وَكَانَ مَرْضِيًّا يُنْظَرُ اِلَيْهِ وَيُؤَدِّي اِلَى الْحَدِيثِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَلَّى رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَقَرَاَ فَاَحْسَنَ الْقِرَاءَةَ فِيهَا وَاَبْيَنَهَا وَاَجْمَلَهَا، لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ اِلَّا سَالَ عَنْهَا، وَلَا بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ النَّارِ اِلَّا اسْتَعَاذَ عِنْدَهَا، حَتّٰى اِذَا خَتَمَهَا رَكَعَ وَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّ الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِينَ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ سَجَدَ فَمَكَثَ سَاعَةً يَقُولُ: مِثْلَ مَا مَكَثَ رَافِعًا رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ فَقَرَاَ آلَ عِمْرَانَ كَمِثْلِ ذٰلِكَ، ثُمَّ خَتَمَهَا فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَرَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ يَقُولُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ كَمَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ حِينَ اَصْبَحَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ بِصَلَاةٍ فَلَمْ اَسْتَطِعْ قَالَ: اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَ مَا اَسْتَطِيعُ اِنِّي اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ

٭٭ ولید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوعبداللہ بن بجیلہ' جو ایک پسندیدہ شخصیت تھے' اوران کی طرف دیکھا جاتا ہے اور حدیث میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا' انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کی تو نبی اکرم ﷺ نے سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کی' آپ ﷺ نے اسے خوبصورت طریقے سے بنا سنوار کے پڑھا' جب بھی آپ ﷺ کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا' تو آپ

جنت کی دعا مانگتے اور جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں جہنم کا ذکر ہوتا' تو وہاں جہنم سے پناہ مانگتے' یہاں تک کہ آپ نے یہ سورت مکمل کی اور رکوع میں چلے گئے۔ آپ نے یہ پڑھا: ''ہر عیب سے پاک وہ جو بادشاہی' غلبے' کبریائی اور عظمت والا پروردگار ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا اور سر اٹھانے کے بعد اس کی مانند کلمات پڑھے' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور سجدے میں اتنی دیر ٹھہرے رہے جتنی دیر رکوع میں سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہوئے تھے' پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور کھڑے ہو کر اسی طرح (بنا سنوار کے) سورت آل عمران کی تلاوت کی اور اسے مکمل پڑھا۔ آپ ﷺ نے اس میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلے رکوع وسجود میں کیا تھا' اور رکوع اور سجدے سے اُٹھتے ہوئے بھی اسی طرح کیا' جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا' اگلے دن صبح اس صحابی نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں آپ کی اقتداء میں وہ نماز (آخر تک) ادا کروں' لیکن میں ایسا نہیں کرسکا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس چیز کی میں استطاعت رکھتا ہوں' تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

2898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ بَلَغَكَ مِنْ قَوْلٍ يُقَالَ فِي الرُّكُوعِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَقُوْلُ اَنْتَ؟ قَالَ: اِذَا لَمْ اَعْجَلْ وَلَمْ يَكُنْ مَعِي شَيْءٌ يَشْغَلُنِي فَاِنِّي اَقُوْلُ قَوْلًا اِذَا بَلَغْتَهُ فَهُوَ ذٰلِكَ، اَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ثَلَاثًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، سَبَقَتْ رَحْمَةُ رَبِّي غَضَبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قُلْتُ: فَهَلْ بَلَغَكَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ شَيْئًا مِنْهُنَّ فِي الرُّكُوعِ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَمَا تَتَّبِعُ فِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

فَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ، فَتَجَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ وَسَاجِدٌ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ قَالَتْ: قُلْتُ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، اِنِّي لَفِي شَاْنٍ وَّاِنَّكَ لَفِي آخَرٍ قَالَ: اَمَّا (سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا) (الاسراء: 108) فَاَتَّبِعُ بِهَا الَّتِي فِي سُوْرَةِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ، وَاَمَّا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فَاُعَظِّمُ بِهِمَا اللّٰهَ، وَاَمَّا سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

فَبَلَغَنِي، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ قَالَ: يَنْزِلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى شَطْرَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهُ؟ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ؟ وَيَقُوْلُ الْمَلِكُ: سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ الْفَجْرُ صَعِدَ الرَّبُّ، فَاَتَّبِعُ قَوْلَ الْمَلَكِ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، وَاَمَّا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ سَبَقَتْ رَحْمَةُ رَبِّي غَضَبَهُ

فَبَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرِيَ بِهٖ كَانَ كُلَّمَا مَرَّ قِسْمًا سَلَّمَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى اِذَا جَاءَ السَّمَاءَ السَّادِسَةَ قَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هٰذَا مَلَكٌ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَبَدَرَهُ الْمَلَكُ فَبَدَاَهُ بِالسَّلَامِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْتُ لَوْ اَنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُصَلِّي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهُوَ يُصَلِّي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَا صَلَاتُهُ؟ قَالَ: يَقُولُ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي، فَاتَّبِعْ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: اُقَدِّمُ بَعْضَ ذٰلِكَ قَبْلَ بَعْضٍ قَالَ: اِنْ شِئْتَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطا سے دریافت کیا: کیا آپ تک رکوع میں پڑھے جانے والے کلمات کے بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ میں نے کہا: پھر آپ کیا پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اگر مجھے کوئی جلدی نہ ہو اور میرے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ ہو جو مجھے مشغول کر دے تو پھر میں ایک مخصوص دعا پڑھتا ہوں' میں یوں پڑھتا ہوں:

''تو پاک ہے اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔ یہ تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔

''ہمارا پروردگار پاک ہے' اور ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا''۔ یہ تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔

''سبحان الله العظيم'' تین مرتبہ اور ''سبحان الله وبحمده'' تین مرتبہ ''سبحان الملك القدوس'' تین مرتبہ ''سبوح قدوس رب الملئكة والروح سبقت رحمة ربي غضبهٗ'' تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔

میں نے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے؟ کہ نبی اکرم ﷺ ان کلمات میں سے کچھ رکوع میں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ میں نے کہا: پھر اس بارے میں آپ ﷺ کس کی پیروی کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں تک سبحانك وبحمدك لا اله الا انت کا تعلق ہے' تو ابن ابوملیکہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان مجھے بتایا ہے: ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا تو یہ گمان کیا کہ شاید آپ اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے (اندھیرے میں) آپ ﷺ کو تلاش کیا' تو آپ رکوع یا سجدے کے عالم میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے: سبحانك وبحمدك لا اله الا انت

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ کیا کر رہے ہیں؟ اور میں کیا سوچ رہی ہوں۔

عطاء فرماتے ہیں: جہاں تک ان کلمات کا تعلق ہے: سبحان ربنا ان كان وعد ربنا لمفعولا' تو میں اس بارے میں سورۂ بنی اسرائیل میں مذکور الفاظ کی پیروی کرتا ہوں۔

جہاں تک سبحان الله العظيم اور سبحان الله وبحمده کا تعلق ہے تو میں ان دو کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور جہاں تک سبحان الملك القدوس کا تعلق ہے تو عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: پروردگار رات کے آخری نصف حصے میں آسمانِ دنیا پر نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں' تو ایک فرشتہ یہ کہتا ہے: تم لوگ الملك القدوس کی پاکی کا اعتراف کرو' یہاں تک کہ جب صبح صادق ہو جاتی ہے تو پروردگار اوپر چلا جاتا ہے تو میں فرشتے کے ان کلمات کی پیروی کرتا

ہوں: ''سبحان الملك القدوس''۔

جہاں تک سبوح قدوس سبقت رحمة ربي غضبهٗ کے کلمات کا تعلق تو مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ جس بھی آسمان سے گزرتے تھے وہاں کے فرشتے آپ کو سلام کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ چھٹے آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے گزارش کی: یہ فرشتہ ہے آپ اسے سلام کیجئے' لیکن اس فرشتے نے لپک کر نبی اکرم ﷺ کو پہلے سلام کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ اس کے مجھے سلام کرنے سے پہلے میں اسے سلام کرتا' جب آپ ساتویں آسمان پر تشریف لائے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی: بے شک اللہ تعالیٰ صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ بھی صلوٰۃ پڑھتا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کی صلوٰۃ کیا ہوتی ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: وہ یہ فرماتا ہے: سبوح قدوس رب الملئكة والروح سبقت رحمتي غضبي (عطاء فرماتے ہیں:) تو میں ان کلمات کی پیروی کرتا ہوں۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا میں ان کلمات کو آگے پیچھے کر کے پڑھ سکتا ہوں؟ عطاء نے جواب دیا: (جی ہاں) اگر تم چاہو۔

2899 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَقُوْلُ فِي السُّجُوْدِ مِثْلَ مَا اَقُوْلُ فِي الرُّكُوعِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: میں سجدہ میں وہی کلمات پڑھتا ہوں جو رکوع میں پڑھتا ہوں۔

2900 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَاَلَ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ وَفَاءِ السُّجُوْدِ، فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ: ثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَذَكَرَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے سے سجدہ کو پورا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے ہاتھ کے اشارہ کے ذریعہ بتایا کہ تین تسبیحات (سجدہ کی تکمیل کے لیے کافی ہیں)۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس سے منقول ہے۔

2901 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَثِيرًا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ: سُبُّوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، سَبَقَتْ رَحْمَةُ رَبِّي غَضَبَهٗ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: میں اکثر اوقات ابن زبیر کو سجدہ میں یہ پڑھتے ہوئے سنتا تھا:

''پاک ہے' پاکی والا ہے' جو فرشتوں کا اور روح کا پروردگار ہے' میرے پروردگار کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے''۔

2902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ

عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، يَقُولُ إِذَا رَكَعَ: اللّٰهُمَّ لَكَ خَشَعْتُ، وَلَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَاَنْتَ رَبِّي، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي. سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. فَإِذَا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

✽✽ عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تیرے لیے میں نے خشوع اختیار کیا' تیرے لیے رکوع کیا' تیرے لیے اسلام قبول کیا' تجھ پر ایمان لایا' تُو میرا پروردگار ہے' تجھ پر ہی میں نے توکل کیا' میری سماعت' میری بصارت' میرا گوشت' میرا خون' میرا گودا' میری ہڈیاں' میرے پٹھے' میرے بال' میری جلد تیرے سامنے خشوع کی حالت میں ہیں' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے''۔

جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے میرے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے''۔

جب وہ سجدہ میں جاتے تھے تو پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تیرے لیے میں نے سجدہ کیا' تیرے لیے میں نے اسلام قبول کیا' تجھ پر میں ایمان لایا' تجھ پر ہی توکل کیا' تُو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا گوشت' میرا خون' میری ہڈیاں' میرے پٹھے' میرے بال' میری جلد تیرے سامنے سجدہ کی حالت میں ہیں' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے''۔

2903 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوعِهِ اَنْ يَقُولَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَاَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَإِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ - ثُمَّ يُتْبِعُهَا - اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَاَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی رکوع کیا' تجھ پر ہی ایمان لایا' تیرے ہی لیے اسلام قبول کیا' تُو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا گودا' میری ہڈیاں' میرے پٹھے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

جب نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اُٹھا لیتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے' اُس کے بعد یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو آسمانوں اور زمین کو بھرنے جتنی ہو اور اُس کے بعد جسے تُو چاہے' اُسے بھرنے جتنی ہو"۔

جب نبی اکرم ﷺ سجدہ میں جاتے تھے' تو سجدہ میں یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا' تجھ پر ہی ایمان لایا' تیرے ہی لیے اسلام قبول کیا' تُو میرا پروردگار ہے' میری ذات اُس کے سامنے سجدہ کی حالت میں ہے جس نے اسے پیدا کیا اور جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی' اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے اچھا خالق ہے"۔

2904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ خَشَعْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ

✷✷ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس رکوع میں یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا' تیرے ہی لیے جھک گیا' تیرے ہی لیے اسلام قبول کیا' تجھ پر ہی ایمان لایا' تجھ پر ہی توکل کیا' تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹ کے جانا ہے"۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: جب آدمی رکوع سے سر اُٹھائے گا' تو کیا پڑھے گا؟

2906 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُنَّةٌ اِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ الرَّكْعَةِ اَوِ السَّجْدَةِ فَانْتَصِبْ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهَا مِفْصَلَهُ، فَاِذَا فَعَلْتَ فَحَسْبُكَ، وَقَدْ كَانَ يُقَالُ: فَلَا اَدْرِي اَقَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَانْتَصَبَ قُلْ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: جب تم رکوع سے یا سجدہ سے سر اُٹھاؤ' تو سیدھے کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ کی جگہ پر آ جائے' جب تم ایسا کرلو گے' تو یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ یہ بات بیان کی جاتی ہے' مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے؟ (یا کسی اور نے کہی ہے؟) کہ جب آدمی رکوع سے سر اُٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو جائے' تو پھر تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو آسمانوں کو بھرنے جتنی ہو' زمین کو بھرنے جتنی ہو' اور اس کے بعد جسے تُو چاہے اُسے بھرنے والی ہے' جسے تُو عطا کر دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں ہے' جسے تُو نہ دے اُسے کوئی دینے والا نہیں ہو اور صاحبِ حیثیت شخص کی حیثیت تیری مرضی کے سامنے کام نہیں آ سکتی''۔

2907 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

✵✵ عون بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے تھے' یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو آسمانوں کو بھرنے جتنی ہو' زمین کو بھرنے جتنی ہو اور اس کے بعد جس چیز کو تُو چاہے' اُسے بھرنے جتنی ہو''۔

2908 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ مَانُوْسَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

✵✵ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو آسمانوں کو بھرنے جتنی ہو اور زمین کو بھرنے جتنی ہو اور اُس کے بعد جس چیز کو تُو چاہے' اُسے بھرنے جتنی ہو''۔

2909 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لے' تو تم ربنا لک الحمد پڑھو''۔

2910 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَهُ بِهٰذَا السَّنَدِ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2911 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ربنا لک الحمد پڑھا۔

2912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: اللّٰھم ربنا ولک الحمد (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے)۔

2913 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَضَى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

** حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لے تو تم لوگ ربنا لک الحمد پڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری (حمد کو) سن لے گا' بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ فیصلہ دیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی بات سن لی' جس نے اُس کی حمد بیان کی''۔

2914 - آثارِ صحابہ: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ لَاُعْطِيَهُ كَذَا قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ اَقُومُ وَاَقْعُدُ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے تھے تو پھر یہ پڑھتے تھے:

اللّٰھم ربنا لک الحمد کثیراً (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو)

پھر وہ سجدہ میں جاتے تھے (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) پھر وہ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے' اے اللہ! میں تیری مدد اور تیری قوت کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھتا ہوں''۔

2915 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْاَحْوَصِ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلْيَقُلْ مَنْ خَلْفَهُ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ اِمَامٌ لِلنَّاسِ فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ يَرْفَعُ بِذٰلِكَ صَوْتَهُ

وَنُتَابِعُهُ مَعًا

✳✳ احوص بیان کرتے ہیں: جب امام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لے تو اُس کے پیچھے موجود شخص ربنا لک الحمد پڑھے۔

سعید بن ابو سعید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ نماز میں لوگوں کی امامت کر رہے تھے' اُنہوں نے یہ پڑھا: سمع اللہ لمن حمدہ! اللّٰھم ربنا لک الحمداللہ اکبر! اُنہوں نے بلند آواز میں یہ کلمات پڑھے اور ہم نے اُن کے ساتھ اُن کی پیروی کی۔

2916 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا رَفَعَ الْاِمَامُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُلْ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

✳✳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام رکوع سے سر اُٹھائے گا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا' تو تم ربنا لک الحمد پڑھو۔

2917 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

✳✳ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو بادشاہی' غلبہ' کبریائی اور عظمت والا ہے''۔

2918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَابُوْرَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: مَنْ قَائِلُ الْكَلِمَاتِ؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَائِلُهَا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدِ اَنا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا كُلُّهُمْ يَكْتُبُهَا

✳✳ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے جب رکوع سے سر اُٹھایا تو اُس نے یہ پڑھا:

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو اور اُس میں برکت موجود ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی' تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ تو وہ شخص خاموش رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کو کہنے والا شخص کون ہے؟ تو اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ سب اسے نوٹ کر رہے تھے۔

2919 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كُنْتَ مَعَ اِمَامٍ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَاِنْ قُلْتَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَيْضًا فَحَسَنٌ، وَاِنْ لَمْ تَقُلْ مَعَ الْاِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ، وَاَنْ تَجْمَعَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم امام کے ساتھ ہو تو جب امام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لے تو اگر تم بھی سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے ہو تو یہ اچھا ہے اور اگر تم امام کے ساتھ سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہتے تو یہ چیز بھی تمہارے لیے جائز ہوگی اور اگر تم ان دونوں کلمات کو امام کے ساتھ جمع کرلو (یعنی سمع اللہ لمن حمدہ بھی پڑھو اور ربنا لک الحمد بھی پڑھو) تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

2920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يُسْمِعْنِي الْإِمَامُ قَوْلَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؟ قَالَ: قُلْ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَكَ قَالَ: وَيُحَمِّدُ الْإِمَامُ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَالْمَرْءُ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَيَحْمَدَانِ وَهُمَا مُنْتَصِبَانِ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَا، فَاِنَّهُ يُؤْمَرُ بِالْحَمْدِ الْإِمَامُ وَغَيْرُهُ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَقُوْلُ مَنْ وَرَاءَ الْإِمَامِ مَا قَدْ كَتَبْتُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، اگر امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کی آواز مجھ تک نہیں آتی؟ تو انہوں نے جواب دیا: تم اُس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے، جو تم اُس وقت کہتے، جب اُس کی آواز تم تک آ رہی ہوتی۔ انہوں نے یہ بھی کہا: امام بھی حمد بیان کرے گا، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا، لیکن آدمی اپنے دل میں (پست آواز میں) یہ پڑھے گا، اور امام اور مقتدی دونوں اُس وقت حمد پڑھیں گے، جب سجدہ میں جانے سے پہلے وہ بالکل سیدھے کھڑے ہوئے ہوں، کیونکہ حمد بیان کرنے کا حکم امام کو بھی دیا گیا ہے اور دوسرے شخص (یعنی مقتدی کو بھی دیا گیا ہے) جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا، اور امام کے پیچھے موجود شخص بھی یہ کلمات کہے گا، جو تم نے نوٹ کیے ہیں۔

2921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَاِنْ قُلْتَ اِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ الرَّكْعَةِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَجْزَاَ عَنْكَ اِذَا حَمِدْتَ اَيَّ الْحَمْدِ فَحَسْبُكَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب تم رکوع سے سر اُٹھاؤ، اور اگر تم الحمد للہ کہہ دو، تو تمہارے لیے حمد بیان کرنے کی جگہ یہ بھی کفایت کر جائے گا، یعنی لفظ الحمد تمہارے لیے کافی ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کا بیان

2922/1 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ شَيْءٍ قَرَارَهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: آدمی سجدہ سے سر اُٹھائے گا، یہاں تک کہ اُس کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جائے گا۔

2922 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافَى حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تھے، تو اپنی کہنیاں اتنی دور رکھتے

تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

2923 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي، اَنَّهُ كَانَ مَعَ اَبِيْهِ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ - اَوْ قَالَ: مِنْ تَمِرَةَ - قَالَ: فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ فَاَنَاخُوا بِنَاحِيَةِ الطَّرِيقِ، فَقَالَ لِي اَبِي: اَيْ بُنَيَّ كُنْ فِيْ بَهْمِنَا حَتّٰى اَدْنُوَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبِ قَالَ: فَدَنَا مِنْهُمْ وَدَنَوْتُ مَعَهُ، فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ، فَقَالَ: فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَةِ اِبْطَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا سَجَدَ

✲✲ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ وہ اپنے والد کے ساتھ وادی نمرہ کے ایک حصہ میں موجود ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تمرہ کے ایک حصہ میں موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس سے کچھ سوار گزرے اُنہوں نے راستہ کے ایک طرف جانور بٹھائے میرے والد نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے! تم ان بھیڑ بکریوں میں رہنا میں ان سواروں کے پاس جاتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد اُن کے قریب گئے میں بھی اُن کے ساتھ قریب چلا گیا اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی تو اُن لوگوں کے درمیان نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب بھی نبی اکرم ﷺ سجدہ میں گئے تو میں نبی اکرم ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا رہا۔

2924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ التَّمِيمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

2925 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ تَجَافٰى حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدِهٖ مَرَّتْ

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان منقول ہے: نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے تو آپ اپنی کہنیوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

2926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يَتَخَطَّ... فِي السُّجُوْدِ اَوْ يَخْبِسَ، وَلٰكِنْ وَسَطًا بَيْنَ ذٰلِكَ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَحُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَى بَيَاضُ اِبْطِهٖ اِذَا سَجَدَ

❊❊ ابراہیم نخعی اِس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ سجدہ کو لمبا کیا جائے' یا اُسے مختصر کر دیا جائے۔ وہ یہ کہتے تھے: یہ درمیانی قسم کا ہونا چاہیے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے تو آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دے جاتی تھی۔

2927 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: رَآنِيَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اُصَلِّي لَا اَتَجَافَى عَنِ الْاَرْضِ، بِذِرَاعِي فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، لَا تَبْسُطْ بَسْطَ السَّبُعِ، وَادَّعِمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ، وَاَبْدِ ضَبْعَيْكَ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ

❊❊ آدم بن علی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا' میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا اور میری کہنیاں زمین سے اونچی نہیں تھیں تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم درندوں کی طرح بازو بچھا کر نہ بیٹھو بلکہ تم اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھو اور اپنی کہنیوں کو (پہلو سے) دور رکھو' کیونکہ جب تم ایسا کرلو گے' تو تمہارا ہر ایک عضو سجدہ کرے گا۔

2928 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُمَيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ قَالَ: شَكَا اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِعْتِمَادَ بِاَيْدِيهِمْ فِي السُّجُوْدِ، فَرَخَّصَ لَهُمْ اَنْ يَسْتَعِينُوْا بِاَيْدِيهِمْ عَلٰى رُكَبِهِمْ فِي السُّجُوْدِ فَقَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ رُخْصَةٌ لِلْمُتَهَجِّدِ

❊❊ حضرت نعمان بن ابوعیاش زرقی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے سجدہ میں ہاتھوں پر وزن ڈالنے کے بارے میں شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو رخصت دی کہ وہ سجدہ میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: یہ رخصت تہجد پڑھنے والے شخص کے لیے ہے۔

2929 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِاَنْ يَعْتَدِلَ فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ بَاسِطًا ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ

❊❊ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیتے ہوئے سنا ہے' سجدہ میں اعتدال کیا جائے اور آدمی کتے کی طرح اپنے بازو بچھا کر نہ سجدہ کرے۔

2930 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ، وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ

❊❊ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص سجدہ کرے' تو وہ اعتدال کے ساتھ کرے اور اپنے بازو یوں نہ بچھائے' جس طرح کتا بچھاتا ہے''۔

2931 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: اشْتَكَى الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ فِي الصَّلَاةِ، فَأُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَعِينُوْا بِرُكَبِهِمْ

✵✵ داؤد بن اسلم بیان کرتے ہیں: مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے نماز میں کشادگی کی شکایت کی' تو اُنہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ گھٹنوں کے ذریعہ مدد حاصل کریں۔

2932 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ يُفَرِّجُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ فِي الصَّلَاةِ فِي السُّجُوْدِ نَهَاهُ قَالَ: وَكَانَ هُوَ يَضُمُّ اَصَابِعَهُ ضَمًّا وَيَبْسُطُهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ وہ نماز میں سجدہ کی حالت میں اپنی انگلیوں کو کشادہ کیے ہوئے ہے' تو وہ اسے اس سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ اپنی انگلیوں کو کچھ ملا کر اور کچھ کھلا رکھتے تھے۔

2933 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَفَرَّجْتُ بَيْنَ اَصَابِعِي حِيْنَ سَجَدْتُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، اضْمُمْ اَصَابِعَكَ اِذَا سَجَدْتَ، وَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَاسْتَقْبِلْ بِالْكَفَّيْنِ الْقِبْلَةَ، فَاِنَّهُمَا يَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ

✵✵ حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی' تو سجدہ میں جاتے ہوئے اپنی انگلیوں کو کھول کے رکھا' تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم سجدہ کرو' تو اپنی انگلیوں کو بند کر کے رکھو اور قبلہ کی طرف رُخ رکھو اور اپنی ہتھیلیوں کا رُخ بھی قبلہ کی طرف رکھو' کیونکہ چہرے کے ساتھ یہ دونوں بھی سجدہ کرتی ہیں۔

2934 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ مَعَ وَجْهِهِ، فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا مَعَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: جب کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اپنے چہرہ کے ساتھ دونوں ہاتھ بھی (زمین پر رکھے) کیونکہ دونوں ہاتھ اُسی طرح سجدہ کرتے ہیں' جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے اور جب کوئی شخص سر کو اُٹھائے' تو سر کے ساتھ اُن دونوں ہاتھوں کو بھی اُٹھا لے۔

2935 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ، فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سجدہ کرے' تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے (یعنی دونوں ہاتھ بھی زمین پر رکھے) کیونکہ دونوں ہاتھ چہرہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔

2936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ مُصَلِّيًا كَهَيْئَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَشَدَّ اسْتِقْبَالًا لِلْكَعْبَةِ بِوَجْهِهِ، وَكَفَّيْهِ، وَقَدَمَيْهِ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا'

وہ اپنا چہرہ' اپنے ہاتھ اور اپنے پاؤں اہتمام کے ساتھ قبلہ رُخ رکھتے تھے۔

2937 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْتَدِلَ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى اَصَابِعَهُ اِلَى الْقِبْلَةِ

✿✿ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو پسند کرتے تھے کہ وہ نماز میں اعتدال کریں' یہاں تک کہ اُن کی انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔

2938 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ يَّفْتَرِشَ اَحَدُنَا ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ اَوِ السَّبُعِ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات سے منع کرتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص کتے کی طرح (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) درندے کی طرح اپنے بازو بچھالے۔

2939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْجُنُوحِ بِالْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ، فَقَالَ: يُنْهٰى عَنْهُ فَقُلْتُ: فَاِنِّي اَجْعَلُ مِرْفَقَيَّ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ فَعَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَجْعَلْهُمَا عَلَيْهِمَا، اِذَا لَمْ تَجَنَّحْ فَلَا يَضُرُّكَ اَيْنَ جَعَلْتَهَا

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سجدے میں کہنیاں زمین سے اونچی رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس سے منع کیا گیا ہے' میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنی کہنیاں رکھوں گا؟ اُنہوں نے کہا: اگر تم چاہو تو اپنے گھٹنوں پر رکھ لو اور اگر چاہو تو تم انہیں اُن پر نہ رکھو' جب تم پَر کی طرح اسے نہیں پھیلاتے' تو پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' تم اسے جہاں مرضی رکھو۔

2940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يَنْهَانَا اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ اِلَى الْكَفَّيْنِ

✿✿ عطاء فرماتے ہیں: ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے' آدمی اپنی کلائیاں سجدہ کرتے ہوئے زمین پر رکھے۔

2941 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَتَنَحّٰى اِذَا سَجَدَ قَالَ: لَا، لَا تَقْلِبْ صُوْرَتَكَ يَقُوْلُ: لَا تُؤْثِرْهَا قُلْتُ: مَا تَقْلِبُ صُوْرَتَكَ؟ قَالَ: لَا تُغَيِّرْ، لَا تُخَنِّسْ

✿✿ ابوشعثاء' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ میں گیا تو ایک طرف ہٹ گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی صورت کو نہ پھیرو اور تم اسے ترجیح نہ دو۔ میں نے دریافت کیا: اپنی صورت کو نہ پھیرنے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ کہ تم اسے متغیر نہ کرو اور تم اسے پیچھے نہ کرو۔

2942 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَسْجُدْ مُتَوَرِّكًا وَلَا مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهُ إِذَا اَحْسَنَ السُّجُوْدَ سَجَدَتْ عِظَامُهُ كُلُّهَا

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سجدہ کرے تو ''تورک'' کے طور پر یا لیٹنے کے طور پر سجدہ نہ کرے کیونکہ جب آدمی اچھی طرح سے سجدہ کرتا ہے تو اُس کی تمام ہڈیاں بھی سجدہ کرتی ہیں۔

2943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: رَاَى رَجُلًا حِيْنَ سَجَدَ رَفَعَ رِجْلَيْهِ فِي السَّمَاءِ، فَقَالَ: مَا تَمَّتِ الصَّلَاةُ لِهٰذَا

✵✵ مسروق کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ میں گیا تو اُس نے اپنے پاؤں آسمان کی طرف اُٹھا لیے تو مسروق نے کہا: اس شخص کی نماز مکمل نہیں ہوئی۔

2944 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْكَفَّيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ

قَالَ سُفْيَانُ: وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصِبُ قَدَمَيْهِ فِي السُّجُوْدِ، وَيَضَعُ الْاَصَابِعَ عَلَى الْاَرْضِ

✵✵ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلیاں (زمین پر) رکھنے اور پاؤں جما کر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اپنے پاؤں کھڑے رکھا کرتے تھے اور انگلیاں زمین پر رکھتے تھے۔

2945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: اَمْكِنْ فِي السُّجُوْدِ رُكْبَتَيْكَ وَصُدُوْرَ قَدَمَيْكَ مِنَ الْاَرْضِ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں: تم سجدہ میں اپنے گھٹنے اور اپنے پاؤں کے اگلے حصہ کو زمین پر رکھو گے۔

2946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَنْصِبْ صُلْبِي فِي السَّجْدَةِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ، وَلَمْ اُثْبِتْ وَجْهِي سَاجِدًا فِي بَعْضِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا تُعِدْ، وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں فرض نماز میں سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا اور سجدہ کے کچھ حصہ میں اپنے چہرے کو جما کر نہیں رکھتا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو دُہراؤ گے نہیں اور سجدۂ سہو بھی نہیں کرو گے۔

2947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اِذَا سَجَدَ اَنْ يُفْضِيَ بِذَكَرِهٖ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ: وَتَفْسِيْرُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَرْضِ ثَوْبٌ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مکروہ ہے جب وہ سجدہ کرے

تو اس کی شرمگاہ بے پردہ ہو، راوی کہتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے: آدمی اور زمین کے درمیان کپڑا ہونا چاہیے۔

بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ إِذَا خَرَّ لِلسُّجُوْدِ وَتَطْبِيقِ الْيَدَيْنِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب: جب آدمی سجدہ کے لیے جھکے تو ہاتھ رکھنے کی جگہ اور دو رکعات کے درمیان ہاتھوں میں تطبیق کا حکم

2948 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حَذْوَ أُذُنَيْهِ

٭٭ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لیا، جب آپ سجدہ میں گئے تو آپ کے ہاتھ آپ کے دونوں کانوں کے مد مقابل تھے۔

2949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ حَذْوَ أُذُنَيْهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ میں جاتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے مد مقابل رکھتے تھے۔

2950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ إِذَا سَجَدَ؟ فَقَالَ: أَرْمِيهِمَا حَيْثُ وَقَعَتَا

٭٭ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: آدمی جب سجدہ میں جائے گا تو اپنے ہاتھ کہاں رکھے گا؟ انہوں نے فرمایا: تم انہیں وہاں رکھو گے جہاں یہ رکھے جائیں۔

2951 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلْكَفَّيْنِ مَوْضِعٌ يُؤْمَرُ بِهِ فِي السُّجُوْدِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ہتھیلیوں کے بارے میں کسی مخصوص جگہ کے بارے میں حکم ہے؟ جو سجدہ کی حالت میں رکھا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، رَكَعَ فَطَبَّقَ يَدَيْهِ فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ

٭٭ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا، تو انہوں نے اپنے دو ہاتھوں میں تطبیق دی اور انہیں اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ دیا۔

2953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَكَعْتُ

فَطَبَّقْتُ فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَنَهَانِي اَبِي، وَقَالَ: اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُ بِهٰذَا فَنُهِينَا عَنْهُ

* * مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے رکوع کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملایا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا' تو میرے والد نے مجھے اس سے منع کیا اور بولے: ہم پہلے ایسا کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔

بَابُ كَيْفَ يَقَعُ سَاجِدًا وَتَكْبِيرُهُ وَكَيْفَ يَنْهَضُ مِنْ مَثْنَى مِنَ السُّجُوْدِ

باب: آدمی سجدے میں کیسے جائے گا' اور تکبیر کیسے کہے گا' اور دوسرے سجدے کے بعد کھڑا کیسے ہوگا؟

2954 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی پشت سیدھی کرتے تھے' تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے اور پھر قیام کی حالت میں ربنا ولک الحمد پڑھتے تھے' پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جانے کے لیے جھک جاتے تھے۔

2955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ اِذَا رَكَعَ يَقَعُ كَمَا يَقَعُ الْبَعِيرُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَيُكَبِّرُ وَيَهْوِي

* * ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تھے' تو یوں نیچے آتے تھے' جیسے اونٹ نیچے آتا ہے' اُن کے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) لگتے تھے' وہ نیچے جھکتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

2956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الرَّجُلِ يَقَعُ يَدَاهُ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اَوَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِلَّا الْمَجْنُوْنُ

* * ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے زمین پر آجاتے ہیں' ابراہیم فرماتے ہیں: ایسا کام صرف کوئی پاگل ہی کرے گا۔

2957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الرَّجُلِ يَقَعُ يَدَاهُ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اَوَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِلَّا الْمَجْنُوْنُ

* * ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) آجاتے ہیں' ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ کام کوئی پاگل ہی کرسکتا ہے۔

2958 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، اِذَا سَجَدَ وَضَعَ

رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَدَيْهِ ثُمَّ وَجْهَهُ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُومَ رَفَعَ وَجْهَهُ، ثُمَّ يَدَيْهِ، ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَمَا اَحْسَنَهُ مِنْ حَدِيْثٍ وَّاَعْجِبُ بِهِ

✽✽ عبداللہ بن یسار کے بارے میں منقول ہے: جب وہ سجدہ میں جاتے تھے' تو پہلے اپنے دونوں گھٹنے رکھتے تھے' پھر دونوں ہاتھ رکھتے تھے' پھر چہرہ رکھتے تھے اور جب اُٹھنے لگتے تھے' تو پہلے چہرہ اُٹھاتے تھے' پھر دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے' پھر دونوں گھٹنے اُٹھاتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہ کتنی عمدہ روایت ہے اور مجھے بہت پسند ہے۔

2959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: مَا كَانَ يُكَبِّرُ اِلَّا وَهُوَ يَهْوِى وَفِيْ نَهْضَتِهِ لِلْقِيَامِ

✽✽ ابن زبیر فرماتے ہیں: آدمی تکبیر اُس وقت کہے گا' جب وہ کھڑا ہونے کے لیے اُٹھے گا۔

2960 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ رَاَى مُعَاوِيَةَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ - كَذَا قَرَاَ الدَّبَرِيُّ - وَالثَّالِثَةِ مِنَ الرُّكُوعِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَتَلَبَّثْ قَالَ: يَنْهَضُ وَهُوَ يُكَبِّرُ فِيْ نَهْضَتِهِ لِلْقِيَامِ قَالَ عَطَاءٌ: تَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَنِيْ اَنَّ الْاَمْرَ كَانَ عَلٰى ذٰلِكَ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو تیسری رکعت میں دیکھا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا کہ جب اُنہوں نے سجدہ سے سر اُٹھایا' تو وہ ٹھہرے نہیں۔ راوی کہتے ہیں: وہ اُٹھ گئے اور اُنہوں نے قیام کے لیے اُٹھتے ہوئے تکبیر کہی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات پر بڑی حیرانگی ہوئی یہاں تک کہ مجھے یہ روایت پہنچی کہ اسی طرح کرنے کا حکم ہے۔

2961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّعْتَمِدَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَاِذَا نَهَضَ عَلٰى يَدَيْهِ

✽✽ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی دو رکعات کے درمیان ٹیک لگا کر بیٹھے اور جب اُٹھے تو دونوں ہاتھوں کے سہارے اُٹھے۔

2962 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَيُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ

✽✽ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اُٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ کا سہارا لے کر اُٹھے۔

2963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَنْهَضُ لِيَقُومَ اَيَدَيْهِ يَرْفَعُ قَبْلُ اَمْ رُكْبَتَيْهِ؟ قَالَ: يَنْظُرُ اَهْوَنَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں' جو کھڑا ہونے کے لیے اُٹھتا ہے' کیا وہ ہاتھ پہلے اُٹھائے گا؟ یا گھٹنے پہلے اُٹھائے گا؟ وہ فرماتے ہیں: وہ اس بات کا جائزہ لے گا کہ اُسے سہولت کس طریقہ میں ہے۔

2964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُومُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَهُمَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے' تو وہ اپنے ہاتھ اُٹھانے سے پہلے اُن کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

2965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِّي اَرَى نَاسًا حِيْنَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ يَثْنِيْ رِجْلَهُ قَالَ: بِقَدَمِهَا ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يَقُوْمُ كَذٰلِكَ، اَوْ يَضَعُ يَدَهُ فِي الْاَرْضِ، ثُمَّ يَقُوْمُ عَلَيْهَا قَالَ: هٰذَا الْقِيَامُ اَقْرَبُ اِلَى النَّخْوَةِ، لَا يَنْبَغِي فِي الصَّلَاةِ اِلَّا التَّخَشُّعُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے' جب اُن میں سے کوئی ایک شخص کھڑا ہوتا ہے' تو پہلے اپنی ٹانگ کو موڑ لیتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُسے مقدم کرے گا (شاید اس سے مراد یہ ہے' وہ اپنا پاؤں سیدھا رکھے گا) اور پھر اپنے ہاتھ کو اپنے زانو پر رکھے گا' پھر کھڑا ہو جائے گا' یا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر اُس کے سہارے کھڑا ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ کھڑا ہونا نخوت کے قریب ہے' نماز میں تو خشوع و خضوع ہی مناسب ہے۔

بَابُ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الرَّكْعَةِ الْاُولٰى وَالثَّانِيَةِ

باب: آخری سجدہ' پہلی اور دوسری رکعت کے بعد کیسے کھڑا ہوا جائے گا؟

2966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ: رَمَقْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِي الصَّلَاةِ فَرَاَيْتُهُ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ قَالَ: يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے نماز میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جائزہ لیا' تو میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُٹھتے ہوئے وہ پہلے بیٹھے نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ پہلی رکعت اور دوسری رکعت کے بعد اپنے پاؤں کے اگلے حصہ پر سہارا دے کر کھڑے ہوئے تھے۔

2967 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دوسرے سجدہ کے بعد اپنے پاؤں کے اگلے حصہ کے سہارے پر کھڑے ہوتے تھے' وہ پہلی اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے تھے۔

2968 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

٭٭ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُومُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَهُمَا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کھڑے ہوتے تھے' تو وہ سجدہ سے سر اُٹھا کر اپنے ہاتھ زمین سے اُٹھانے سے پہلے اُن کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

بَابُ سُجُوْدِ الْاَنْفِ

باب: ناک پر سجدہ کرنا

2970 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ، وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا، عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ، ثُمَّ يُمِرُّ يَدَيْهِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، وَاَنْفِهٖ، وَالْكَفَّيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے سات (اعضاء) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے (اور اس بات کا حکم دیا گیا ہے) کہ میں (نماز کے دوران) اپنے بالوں یا کپڑے کو نہ موڑوں اور پیشانی اور ناک پر سجدہ کروں''۔ پھر آپ اپنے ہاتھ اپنی پیشانی اور ناک پر لے کر گئے

2970-صحیح البخاری، کتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب السجود علی الانف، حدیث:791، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب اعضاء السجود، حدیث:785، صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب الامر بالسجود علی الاعضاء السبعة اللواتی یسجدن مع المصلی اذا، حدیث:608، مستخرج ابی عوانة، باب فی الصلاة بین الاذان والاقامة فی صلاة المغرب وغیرہ، بیان حظر کفات الشعر والثیاب فی الصلاة، حدیث:1195، صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذکر الامر للمرء اذا اراد السجود ان یسجد علی الاعضاء السبعة، حدیث:1947، سنن الدارمی، کتاب الصلاة، باب السجود علی سبعة اعظم، حدیث:1341، سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة ، باب السجود، حدیث:879، السنن الصغری، کتاب التطبیق، السجود علی الیدین، حدیث:1090، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الصلاة، ما یسجد علیه من الید ای موضع هو، حدیث:2656، السنن الکبریٰ للنسائی، التطبیق، السجود علی الانف، حدیث:672، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حدیث:2448، مسند ابن الجعد، عمرو بن دینار، حدیث:1322، مسند ابی یعلی الموصلی، اول مسند ابن عباس، حدیث:2407، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمه احمد، دیث:2328' المعجم الصغیر للطبرانی، من اسمه احمد، حدیث:91، المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما، طاوس ، حدیث:10660

''اور دونوں ہتھیلیوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں (پر سجدہ کروں)''۔

2971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يَحْسَبُ اَنَّهُ يَأْثِرُ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ: بِجَبْهَتِهِ، وَكَفَّيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَقَدَمَيْهِ، وَنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ شَعْرًا اَوْ ثَوْبًا

✱✱ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے (یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے) کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے' پیشانی' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر۔ اور اس بات سے منع کیا گیا ہے' (نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو سمیٹا جائے۔

2972 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ، وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا قَالَ: الْجَبْهَةَ، ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يُمِرُّ اِلٰى اَنْفِهِ، وَالْكَفَّيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور (نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو نہ موڑوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پیشانی! پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور اُسے ناک تک لے کے آئے' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

2973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ، وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور (نماز کے دوران) اپنے بال یا کپڑے کو نہ موڑیں۔

2974 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى سَبْعٍ: عَلٰى كَفَّيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافِ قَدَمَيْهِ، وَجَبِينِهِ ثُمَّ مَرَّ يَمْسَحُ طَاوُسٌ اِذَا قَالَ: وَجَبِينِهِ، ثُمَّ مَرَّ حَتّٰى يَمْسَحَ اَنْفَهُ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا الثِّيَابَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: لَا اَدْرِي اَيَّ السَّبْعِ كَانَ اَبُوهُ يَبْدَاُ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے' آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے' دونوں پاؤں کے کنارے اور پیشانی۔ پھر طاؤس نے اپنا ہاتھ پھیرا' جب اُنہوں نے لفظ پیشانی بیان کیا' وہ اُس ہاتھ کو پھیرتے ہوئے ناک تک لے آئے اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے' آپ بال یا کپڑے کو نہ موڑیں۔ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ وہ سات اعضاء کون سے تھے؟ جنہیں میرے والد واضح کرنا

چاہ رہے تھے۔

2975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ مَضَى يَقُولُونَ: يَسْجُدُ الْمَرْءُ عَلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ، وَلَا يَكُفُّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا

✷✷ عطاء فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ آدمی کو اپنے چہرے دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا چاہیے اور بالوں کو موڑنا نہیں چاہیے اور کپڑے کو موڑنا نہیں چاہیے۔

2976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ طَاوُسًا قَالَ: الْاَنْفُ مِنَ الْجَبِينِ؟ قَالَ: هُوَ خَيْرٌ

✷✷ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس سے سوال کیا: کیا ناک پیشانی کا حصہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ زیادہ بہتر ہے۔

2977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهُ قَالَ: ضَعْ اَنْفَكَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ الرَّغْمُ، قُلْتُ: مَا الرَّغْمُ؟ قَالَ: الْكِبْرُ

✷✷ عکرمہ بیان کرتے ہیں: تم اپنا ناک (زمین پر) رکھو تا کہ اُس سے رغم نکل جائے۔ میں نے دریافت کیا: رغم سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: تکبر۔

2978 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا سَجَدْتَ فَاَلْصِقْ اَنْفَكَ بِالْاَرْضِ

✷✷ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم سجدہ کرو تو اپنا ناک زمین پر رکھو۔

2979 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ رَاَى الطِّينَ فِي اَنْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَثَرِ السُّجُودِ وَكَانُوا مُطِرُوا مِنَ اللَّيْلِ

✷✷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے سجدے کے نشان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک پر مٹی لگی ہوئی دیکھی اُس رات بارش ہوئی تھی۔

2980 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى جَبِينِهِ قَالَ: يُجْزِيهِ

✷✷ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صرف اپنی پیشانی پر سجدہ کرتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس کے لیے جائز ہوگا۔

2981 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى امْرَاَةً تَسْجُدُ وَتَرْفَعُ اَنْفَهَا، فَقَالَ فِيهَا قَوْلًا شَدِيدًا فِي الْكَرَاهَةِ لِرَفْعِهَا اَنْفَهَا

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کو دیکھا کہ اُس نے سجدہ کرتے ہوئے ناک اُٹھایا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بارے میں شدید ناپسندیدگی کا اظہار کیا' کیونکہ اُس نے اپنا ناک اُٹھایا ہوا تھا۔

2982 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُصَلِّي - اَوِ امْرَاَةٍ - فَقَالَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً لَا يُصِيبُ الْاَنْفُ مِنْهَا مَا يُصِيبُ الْجَبِينَ

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے' یا شاید ایک خاتون سے گزرے' جو نماز پڑھ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسی نماز کو قبول نہیں کرتا' جس میں ناک وہاں نہیں پہنچتی' جہاں پیشانی پہنچتی ہے (یعنی ناک زمین پر نہیں لگائی جاتی)۔

2983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى قَالَ: رَآنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلَى وَاَنَا اُصَلِّي، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ اَمِسَّ اَنْفَكَ الْاَرْضَ

❁❁ عبداللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو بولے: اے میرے بیٹے! تم اپنی ناک کو زمین کے ساتھ لگاؤ۔

2984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وِقَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اسْجُدْ عَلَى اَنْفِكَ

❁❁ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تم اپنی ناک پر سجدہ کرو۔

2985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي وِقَاءٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِذَا لَمْ تَضَعْ اَنْفَكَ مَعَ جَبِينِكَ لَمْ يُقْبَلْ مِنْكَ تِلْكَ السَّجْدَةُ

❁❁ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اگر تم اپنی پیشانی کے ساتھ اپنی ناک نہیں رکھتے' تو تمہارا وہ سجدہ قبول نہیں ہوگا۔

2986 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، يَسْجُدُ عَلَى اَنْفِهِ

❁❁ ابن سیرین فرماتے ہیں: آدمی اپنی ناک پر سجدہ کرے گا۔

2987 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وِقَاءٍ، عَنْ .... سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَسْجُدُ عَلَى جَبِينِهِ وَلَا يَسْجُدُ عَلَى اَنْفِهِ قَالَ: يُجْزِيهِ

❁❁ (یہاں اصل کتاب میں کچھ الفاظ موجود نہیں ہیں) اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی پیشانی پر سجدہ کرتا ہے' وہ ناک پر سجدہ نہیں کرتا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس کے لیے جائز ہوگا۔

2988 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَضْعُ الْاَنْفِ مَعَ الْجَبِينِ؟ قَالَ: اِنِّي لَاَسْجُدُ عَلَيْهِ مَرَّةً، وَمَرَّةً لَا اَسْجُدُ عَلَيْهِ، وَلَاَنْ اَسْجُدَ عَلَيْهِ اَحَبُّ اِلَيَّ

❁❁ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ناک کو پیشانی کے ساتھ رکھا جائے

گا؟ اُنہوں نے فرمایا: کبھی میں اُس پر سجدہ کر لیتا ہوں اور کبھی اُس پر سجدہ نہیں کرتا' لیکن میں اُس پر سجدہ کروں' یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

2989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: اِنَّ السُّجُوْدَ عَلَى الْاَنْفِ، فَسَجَدَ عَلَى جَبِينِهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ عَلَى اَنْفِهِ اَجْزَاَهُ، وَمَنْ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ عَلَى اَنْفِهِ سُجُوْدٌ فَسَجَدَ عَلَى الْاَنْفِ وَلَمْ يَسْجُدْ عَلَى الْجَبِينِ لَمْ يُجْزِهِ

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: بعض حضرات یہ کہتے ہیں: سجدہ ناک پر کیا جاتا ہے' اگر کوئی شخص اپنی پیشانی پر سجدہ کر لیتا ہے اور ناک پر سجدہ نہیں کرتا تو یہ اُس کے لیے جائز ہوگا' اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں: ناک پر سجدہ نہیں کیا جاتا' اگر کوئی شخص ناک پر سجدہ کر لیتا ہے اور پیشانی پر سجدہ نہیں کرتا' تو یہ اُس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

بَابُ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ

باب: بال یا کپڑے موڑنا

2990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَرَاْسُهُ مَعْقُوصٌ

✱✱ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی نماز ادا کرے' جبکہ اُس نے جُوڑا بنایا ہوا ہو۔

2991 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ رَاَى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَحَسَنٌ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ، فَحَلَّهَا اَبُو رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُ اَبُو رَافِعٍ: اَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَقُولُ: مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرِزَ ضَفْرَتِهِ

✱✱ سعید بن ابوسعید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اُس وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور اُنہوں نے اپنی گدی پر جُوڑا بنایا ہوا تھا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اُسے کھول دیا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے غصہ کے عالم میں اُن کی طرف رُخ کیا' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ نماز جاری رکھیں اور غصہ نہ کریں! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ شیطان کا حصہ ہے''۔

آپ یہ فرماتے ہیں: یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے یعنی وہ جگہ جہاں بال باندھے جاتے ہیں۔

2992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى ابْنٍ لَهُ وَهُوَ يُصَلِّي وَرَاْسُهُ مَعْقُوصٌ فَجَبَذَهُ حَتّٰى صَرَعَهُ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ایک صاحبزادے کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہے تھے اور انہوں نے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دھکا دے کر نیچے گرا دیا۔

2993 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْقِصْ شَعْرَكَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّهُ كِفْلُ الشَّيْطَانِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نماز کے دوران تم اپنے بالوں کو نہ باندھو' کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے''۔

2994 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَرَاْسُهُ مَعْقُوصٌ، اَوْ يَعْبَثَ بِالْحَصَى، اَوْ يَتْفُلَ قِبَلَ وَجْهِهِ، اَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' جب آدمی نماز ادا کرے' تو اُس نے بالوں کو باندھا ہوا ہو' یا کنکریوں کے ساتھ کھیلے' یا اپنے سامنے یا دائیں طرف تھوک دے۔

2995 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَرَّ حُذَيْفَةُ بِابْنِهِ وَهُوَ يُصَلِّي، وَلَهُ ضَفْرَتَانِ قَدْ عَقَصَهُمَا، فَدَعَا بِشَفْرَةٍ فَقَطَعَ بِاِحْدَاهُمَا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَاصْنَعِ الْاُخْرٰى كَذَا، وَاِنْ شِئْتَ فَدَعْهَا

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کے پاس سے گزرے' جو نماز ادا کر رہے تھے' اُس کے دونوں طرف بال تھے جنہیں اُس نے باندھا ہوا تھا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے چھری منگوا کر اُن میں سے ایک کو کاٹ دیا اور پھر بولے: اگر تم چاہو تو دوسرے کے ساتھ بھی اس طرح کر لو اور اگر چاہو تو ایسے ہی رہنے دو۔

2996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى رَجُلٍ سَاجِدٍ وَّرَاْسُهُ مَعْقُوصٌ، فَحَلَّهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَعْقِصْ فَاِنَّ شَعْرَكَ يَسْجُدُ، وَاِنَّ لِكُلِّ شَعْرَةٍ اَجْرًا قَالَ: اِنَّمَا عَقَصْتُهُ لِكَيْ لَا يَتَتَرَّبَ قَالَ: اَنْ يَّتَتَرَّبَ خَيْرٌ لَّكَ

✵✵ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو سجدہ کی حالت میں تھا اور اُس نے سر پر بال باندھے ہوئے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں کھول دیا' جب اُس شخص نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم بال نہ باندھو' کیونکہ بال بھی سجدہ کرتے ہیں اور ہر بال کے عوض میں اجر ملتا ہے۔ اُس نے عرض کی: میں نے اس لیے باندھے تھے کہ یہ خاک آلود نہ ہو جائیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا خاک آلود ہو جانا' تمہارے

حق میں زیادہ بہتر ہے۔

2997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَسْجُدُ وَيَتَّقِي شَعْرَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ امْحُ شَعْرَهُ قَالَ: فَسَقَطَ شَعْرُهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا' جو سجدہ کرتے ہوئے ہاتھ کے ذریعہ اپنے بالوں کو بچا رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کے بالوں کو مٹا دے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس کے بال گر گئے۔

2998 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ قَتَادَةَ قَالَ: صَلِعَ رَاْسُهُ وَحُدِّثْتُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ لَا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا قَالَ: لَا يَكُفُّ الشَّعْرَ عَنِ الْاَرْضِ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قتادہ سے منقول ہے' تاہم قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ شخص آگے سے گنجا ہو گیا۔ مجھے یہ بات بھی بتائی گئی ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' میں بال یا کپڑے کو نہ سمیٹوں''۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' زمین سے کپڑے کو سمیٹنا۔

2999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اُصَلِّي فِي الْمَطَرِ فِي سَاجٍ لِي، وَالْمَاءُ يَسِيلُ بِجَنْبِي؟ قَالَ: لَا تَكُفَّهُ قَالَ: اِذًا يَفْسُدَ قَالَ: وَلَوْ، دَعْهُ فِي الْمَاءِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا نَاْخُذُ بِهِ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنی سبز چادر میں نماز ادا کر سکتا ہوں جبکہ بارش ہو رہی ہو اور پانی میرے پہلو میں بہہ رہا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اُس کو سمیٹنا نہیں۔ عطاء نے یہ بھی کہا کہ اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر وہ پانی میں جا رہا ہو' تو پانی میں جانے دینا۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔

3000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَزْعُ الرَّجُلِ رِدَاءَهُ مِنْ تَحْتِهِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُ مِنَ الْاَرْضِ اَكَفٌّ هُوَ بِانْتِزَاعِهِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ اِذَا جَلَسَ، اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنے نیچے سے چادر نکال دیتا ہے اور پھر وہ اُسے زمین سے نہیں اُٹھاتا تو کیا اُس کا نیچے سے نکالنا موڑنا شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ سجدہ کے عالم میں یہ حکم ہے (کہ کپڑے کو نہ موڑا جائے)۔

3001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَكُفُّ شَعْرَهُ لِغَيْرِ صَلَاةٍ، ثُمَّ يُقَامُ الصَّلَاةُ قَالَ: لِيَنْشُرْ رَاْسَهُ وَلْيُرْخِهِ

٭٭ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص نماز کے علاوہ اپنے بال موڑ لیتا ہے پھر نماز کھڑی ہو جاتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص اپنے بال کھول دے گا' اور اُنہیں لٹکا لے گا۔

3002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَكُفُّ اَحَدُهُمْ شَعْرَهُ الْحِيْنَ الطَّوِيلَ، مِنْ اَجْلِ قِيَامِهٖ فِيْ مَاشِيَتِهٖ وَعَمَلِهٖ قَالَ: لَا بَاْسَ اِنَّمَا يَكُفُّ هٰذَا مِنْ اَجْلِ عَمَلِهٖ، وَاِنَّمَا نُهِيَ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ لِلصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: دیہات کا رہنے والا ایک شخص ایک طویل عرصہ تک اپنے بالوں کو موڑے رکھتا ہے' کیونکہ اُس نے اپنے جانوروں کی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے اور کام کاج کرنے ہوتے ہیں۔ تو عطاء جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اُس شخص نے اپنے کام کاج کی وجہ سے بال موڑے ہوئے ہیں' جبکہ نماز کے لیے بار موڑنے سے منع کیا گیا ہے۔

3003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يُخْشَى اَنْ تَكُوْنَ الْعِمَامَةُ كَفًّا لِشَعْرٍ؟ قَالَ: اِنَّمَا يَصِيرُ ذٰلِكَ اِلَى النِّيَّةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اس بات کا اندیشہ ہے' عمامہ بالوں کے لیے رکاوٹ بن سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کا تعلق نیت کے ساتھ ہوگا۔

3004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَضْفِرُ الرَّجُلُ قَرْنَيْهِ؟ قَالَ: لَا، اِنَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ لِغَيْرِ كَفِّهٖ لِلصَّلَاةِ، الْعَمَائِمُ، وَضَفْرُ الْقَرْنَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے اطراف کے بالوں کی چوٹی بنا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نماز کے لیے اسے موڑنے کا اور طریقہ ہوگا' عمامہ باندھا جائے گا' اور اطراف کے بالوں کو باندھ لیا جائے گا۔

3005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَجْعَلَ ذُو الْقَرْنَيْنِ ضَفْرَتَيْهِ اِذَا طَالَتَا عَلٰى ظَهْرِهٖ قَالَ: فَاَيْنَ؟ قَالَ: عَلٰى صَدْرِهٖ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' جب لمبے بالوں والے شخص کے بال اُس کی پشت پر آ رہے ہوں۔ ابن جریج نے دریافت کیا: کہاں تک ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے سینے تک ہوں۔

3006 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ وَضَعْتُ ذِرَاعَيَّ عَلَى الْاَرْضِ، وَكَفَفْتُ شَعْرِي وَثَوْبِي؟ قَالَ: فَلَا تُعِدْ، وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں اپنی ایک کلائی زمین پر رکھ لیتا ہوں اور پھر اپنے بالوں اور کپڑے کو (زمین پر پڑنے سے) روک لیتا ہوں۔ اُنہوں نے جواب دیا: تم نہ تو نماز

کو دُہراؤ گے اور نہ سجدۂ سہو کرو گے۔

بَابُ الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دوسجدوں کے درمیان (کیا) پڑھا جائے؟

3007 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يَجْلِسُ حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَرَارَهُ

* * زہری بیان کرتے ہیں: آدمی سجدہ سے سراُٹھائے گا پھر بیٹھ جائے یہاں تک کہ اُس کا ہرعضو اپنی جگہ پرآ جائے۔

3008 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ وَالرَّكْعَةِ، فَيَمْكُثُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَقُولَ الشَّيْءَ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جب رکوع یا سجدہ سے سراُٹھاتے تھے' تو درمیان میں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ کچھ پڑھتے تھے۔

3009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَارْزُقْنِي وَبِهِ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

* * حارث' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ دوسجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے:

''اے میرے پروردگار! تُو میری مغفرت کردے! مجھ پر رحم کر! مجھے مضبوط کردے! مجھے رزق عطا کر''۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

3010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَاجْبُرْنِي

* * سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مکحول کو دوسجدوں کے درمیان یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تُو میری مغفرت کردے' مجھ پر رحم کر' مجھے ہدایت نصیب کر' مجھے رزق عطا کر اور مجھے مضبوط کردے''۔

3011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبِي يَمْكُثُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

* * طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دوسجدوں کے درمیان ٹھہرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يَقْرَاُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قُرْآنًا كَثِيرًا

* * طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد دوسجدوں کے درمیان قرآن کے بہت سے حصے کی تلاوت

کرتے تھے۔

3013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: تَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ شَيْئًا؟ قَالَ: مَا أَقُولُ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

✽✽ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: آپ دو سجدوں کے درمیان کچھ پڑھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھتا۔

3014 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، أَوْ قَالَ: قَاعِدًا

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو اُس وقت تک سجدہ میں نہیں جاتے تھے جب تک پہلے سیدھے ہو کر بیٹھ نہیں جاتے تھے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران پھونک مارنا

3015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ

✽✽ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ نماز کے دوران پھونک مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

3016 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: ثَلَاثُ نَفَخَاتٍ يُكْرَهْنَ حَيْثُ يَسْجُدُ، وَنَفْخَةٌ فِي الشَّرَابِ، وَنَفْخَةٌ فِي الطَّعَامِ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: تین قسم کے پھونکنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے جب آدمی سجدہ میں جائے یا آدمی پینے کی چیز میں پھونک مارے یا کھانے پر پھونک مارے۔

3017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَنْ نَفَخَ فِي الصَّلَاةِ فَقَدْ تَكَلَّمَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران پھونک مارتا ہے وہ گویا کلام کرتا ہے۔

3018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النَّفْخُ فِي الصَّلَاةِ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز کے دوران پھونک مارنا کلام کرنے کی مانند ہے۔

3019 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: النَّفْخُ فِي الصَّلَاةِ كَلَامٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران پھونک مارنا' کلام ہے۔

3020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا يَنْفُخْ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص نماز کے دوران پھونک نہ مارے۔

3021 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلَانِ: النَّفْخُ فِي الصَّلَاةِ كَلَامٌ

٭٭ ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں: نماز کے دوران پھونک مارنا' کلام کرنا ہے۔

3022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَا اُبَالِي نَفَخْتُ اَوْ تَكَلَّمْتُ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے پھونک ماری ہے' یا میں نے کلام کیا ہے۔

3023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ النَّفْخَ لِاَنَّهُ يُؤْذِي جَلِيسَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ پھونک مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے' کیونکہ یہ چیز ساتھ والے شخص کو تکلیف دیتی ہے۔

بَابُ الْاِقْعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں اقعاء کے طور پر بیٹھنا

3024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ، وَاَيُّوبَ عَنِ الرَّجُلِ يُقْعِي اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْجُدَ الْاُخْرَى، فَقَالَ اَيُّوبُ: كَانَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِيْنَ لَا يُقْعِيَانِ قَالَ عَطَاءٌ: كَذٰلِكَ كُنَّا نَسْمَعُ حَتّٰى جَاءَنَا اَهْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی سے اور ایوب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو جب سجدہ سے اُٹھتا ہے' تو دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اقعاء کے طور پر بیٹھتا ہے۔ تو ایوب نے کہا: حسن بصری اور ابن سیرین اقعاء کے طور پر نہیں بیٹھتے تھے۔ جبکہ عطاء خراسانی نے کہا: ہم نے اسی طرح سن رکھا تھا' یہاں تک کہ اہلِ مکہ ہمارے پاس اس کے علاوہ صورت لے کر آئے۔

3025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَا يُقْعِيَنَّ اِقْعَاءَ الْكَلْبِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ کتے کی طرح اقعاء کے طور پر نہ بیٹھے۔

3026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ لَبِيبَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ لَهُ: اِيَّاكَ وَحَبْوَةَ الْكَلْبِ وَالْاِقْعَاءَ، وَتَحَفَّظْ مِنَ السَّهْوِ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

✽✽ ابن لبیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم کتے کی طرح بیٹھنے اور اقعاء کے طور پر بیٹھنے سے بچنا اور جب تک فرض نماز سے فارغ نہیں ہوجاتے اُس وقت تک سہو سے بچنے کی کوشش کرنا۔

3027 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْاِقْعَاءُ عَقَبَةُ الشَّيْطَانِ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اقعاء کے طور پر بیٹھنا' شیطان کا ایڑی پر (بیٹھنا) ہے۔

3028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْاِقْعَاءَ وَالتَّوَرُّكَ

✽✽ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اقعاء اور تورک کے طور پر بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

3029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، وَابْنَ عَبَّاسٍ يُقْعُونَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ لوگ دو سجدوں کے درمیان اقعاء کے طور پر بیٹھتے تھے۔

3030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَمَسَّ عَقِبُكَ اِلْيَتَيْكَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے' تم سجدوں کے درمیان اپنی ایڑی کو اپنی سرین کے ساتھ مَس کرو۔

3031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيدَ، اَنَّهُ رَاَى عُمَرَ، وَابْنَ عُمَرَ يُقْعِيَانِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

✽✽ عبداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو دو سجدوں کے درمیان اقعاء کے طور پر بیٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

3032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الْاِقْعَاءُ فِي الصَّلَاةِ هُوَ السُّنَّةُ

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نماز کے دوران اقعاء کے طور پر بیٹھنا سنت ہے۔

3033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّمَسَّ عَقِبُكَ اِلْيَتَيْكَ

قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: وَرَاَيْتُ الْعَبَادِلَةَ يُقْعُونَ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے: تمہاری ایڑیاں تمہاری سرین سے مَس ہو رہی ہوں۔ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرات عبادلہ کو اقعاء کے طور پر بیٹھتے ہوئے دیکھا ہے یعنی حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو۔

3034 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ فِي السَّجْدَةِ الْاُولٰى مِنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ خَصْلَتَيْنِ قَالَ: رَاَيْتُهُ يُقْعِي مَرَّةً اِقْعَاءً جَاثِيًا عَلٰى اَطْرَافِ قَدَمَيْهِ جَمِيعًا، وَمَرَّةً يَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَبْسُطُهَا جَالِسًا عَلَيْهَا، وَالْيُمْنَى يَقُومُ عَلَيْهَا يَحْدِبُهَا عَلٰى اَطْرَافِ قَدَمَيْهِ جَمِيعًا قَالَ: رَاَيْتُهُ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي السَّجْدَةِ الْاُولٰى مِنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَفِي السَّجْدَةِ الثَّالِثَةِ مِنَ الْوِتْرِ ثُمَّ يَثْبُتُ فَيَقُومُ

** عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو طاق اور جفت رکعات والی نماز میں دو کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں ایک مرتبہ اقعاء کے طور پر گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے دیکھا' وہ اپنے قدموں کے اطراف کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک مرتبہ انہوں نے بائیں ٹانگ کو بچھالیا اور اُسے پھیلا کر اُس پر بیٹھ گئے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلیا' انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کے کنارے ایک طرف کر لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں دو سجدوں میں سے پہلے سجدہ میں ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جبکہ وتر کے تیسرے سجدہ میں (بھی وہ ایسا کرتے تھے) اور پھر وہ سیدھے بیٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

3035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ؟ قَالَ: هِيَ السُّنَّةُ، فَقُلْنَا: اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** طاؤس بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے! ہم نے کہا: ہم تو اس کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں یہ آدمی کے ساتھ زیادتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔

3036 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ فِي مَثْنًى قَالَ: يَثْنِي الْيُسْرَى تَحْتَ الْيُمْنَى

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے نماز کے دوران (بائیں ٹانگ) باہر نکال کر بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: آدمی بائیں ٹانگ کو دائیں ٹانگ کے نیچے سے باہر نکال دے گا۔

3037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى يُرَى ظَاهِرُهَا اَسْوَدَ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے یہاں تک کہ اس کا ظاہری حصہ (زمین پر بچھے رہنے کی وجہ سے) سیاہ دکھائی دیتا تھا۔

3038 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

✵✵ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیا' جب آپ بیٹھے تو آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیا۔

3039 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَجْلِسُ فِي مَثْنَى، يَجْلِسُ عَلَى يُسْرَاهُ فَيَبْسُطُهَا جَالِسًا عَلَيْهَا، وَيُقْعِي عَلَى اَصَابِعِ يُمْنَاهُ جَاثِيًا عَلَيْهَا، تَاْتِيهَا وَرَاءَهُ عَلَى كُلِّ اَصَابِعِهَا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ٹانگ کو بچھا کر بیٹھے' وہ بائیں ٹانگ پر بیٹھے اور اُنہوں نے اُسے پھیلا دیا اور اُس پر بیٹھ گئے' اُنہوں نے اپنی دائیں ٹانگ کی انگلیوں کو اقعاء کے طور پر کر لیا' جیسے اُس کے گھٹنے کے بل بیٹھے ہوئے ہوں' اُن کی دائیں ٹانگ کی تمام انگلیاں اُن کے پیچھے تھیں۔

3040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ خَبَرِ عَطَاءٍ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

3041 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: تَرَبَّعَ ابْنُ عُمَرَ فِي صَلَاتِهِ فَقَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَلٰكِنِّي اَشْتَكِي رِجْلِي

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے دوران چار زانو بیٹھ گئے' اُنہوں نے فرمایا: یہ نماز میں سنت نہیں ہے' لیکن میری ٹانگ میں تکلیف ہے۔

3042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَطَاءً: اَكَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَجْلِسَ الْمَرْءُ عَلَى يُسْرَى رِجْلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو عطاء سے سوال کرتے ہوئے سنا: کیا یہ بات مستحب ہے' آدمی نماز کے دوران بائیں ٹانگ پر بیٹھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3043 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ فَتَرَبَّعَ، فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ وَاَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، فَقَالَ: وَلِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنَّكَ تَفْعَلُهُ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَلٰكِنْ سُنَّةُ الصَّلَاةِ اَنْ تَثْنِيَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ

اللّٰهِ: اِنِّي لَا يَحْمِلُنِيْ رِجْلَايَ

✱✱ عبداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز ادا کرتے ہوئے چارزانو بیٹھ گئے' میں نے بھی ایسا ہی کیا' میں اُس وقت کم عمر تھا۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: کیونکہ آپ نے ایسا کیا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نماز میں سنت نہیں ہے' نماز میں سنت یہ ہے' تم بائیں ٹانگ کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاؤں میرا وزن نہیں اُٹھا پاتے ہیں۔

3044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ، أَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ تَرَبَّعَ فِيْ سَجْدَتَيْنِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَلٰكِنِّي اَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ اَنِّي اَشْتَكِي

✱✱ مغیرہ بن حکیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ نماز کے دوران وہ اپنے قدموں کے اگلے حصہ کے بل چارزانو بیٹھ گئے۔ مغیرہ نے اُن کے سامنے اس حوالے سے ذکر کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ نماز میں سنت نہیں ہے' لیکن میں نے ایسا اس لیے کیا ہے' میں بیمار ہوں۔

3045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: السُّنَّةُ فِي الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ اَنْ تَثْنِيَ الْيُسْرٰى وَتُقْعِيَ بِالْيُمْنٰى

✱✱ عبدالرحمٰن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے' آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیں' اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلیں۔

3046 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ نَصَبَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى، وَافْتَرَشَ الْيُسْرٰى - وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ - وَاِذَا جَلَسَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ اَفْضٰى بِمَقْعَدَتِهِ اِلَى الْاَرْضِ، وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى

✱✱ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی دو رکعات کے بعد نماز میں بیٹھتے' تو آپ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے' آپ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے' جب آپ آخری دو رکعات کے بعد بیٹھتے تھے' تو آپ اپنی تشریف گاہ کو زمین کے ساتھ ملا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔

3047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ كَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيُقْعِي بِالْيُمْنٰى قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَفْتَرِشُ الْيُمْنٰى لِلْيُسْرٰى

✱✱ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے

تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اپنے دائیں پاؤں کو بائیں کے لیے بچھا لیتے تھے۔

3048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، وَاِنِّي اُقَلِّبُ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلٰكِنْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ

✲✲ علی بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی' میں نے نماز کے دوران کنکریاں اُلٹنا پلٹنا شروع کر دیں' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: نماز کے دوران کنکریاں پلٹنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' تمہیں اُس طرح کرنا چاہیے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے' جب آپ نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھتے تھے اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے' آپ اپنی تمام انگلیوں کو بند کر لیتے تھے اور پھر انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے۔

3049 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَالِدٌ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي مَثْنَى تَبَطَّنَ الْيُسْرَى فَجَلَسَ عَلَيْهَا، جَعَلَ قَدَمَهُ تَحْتَ اِلْيَتِهِ حَتّٰى اسْوَدَّ بِالْبَطْحَاءِ ظَهْرُ قَدَمِهِ

✲✲ خالد بیان کرتے ہیں: مجھ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: آپ ٹانگ کو بچھا کر بیٹھتے تھے' آپ بائیں ٹانگ کو بچھا کر اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے اور آپ اپنا پاؤں اپنی تشریف گاہ کے نیچے رکھ لیتے تھے' یہاں تک کہ زمین کی وجہ سے آپ کے پاؤں کا اوپری حصہ سیاہ ہو جاتا تھا۔

3050 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ - اَوْ قَالَ: قَدَمَهُ - الْيُسْرَى لِلْيُمْنَى قَالَ: وَكَانَتْ تَنْهَانَا عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ

✲✲ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ٹانگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے پاؤں کو بچھا لیتے تھے' بائیں ٹانگ کو دائیں کے لیے بچھاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں شیطان کی ایڑی کی منع کرتی تھیں' یعنی اقعاء کے طور پر بیٹھنے سے منع کرتی تھیں۔

3051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَشْتَكِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى، فَكَانَ يُخْرِجُ الْيُمْنَى وَشِمَالُهُ مَقْبُوضَةٌ، فَيَقْبِضُهَا قَائِمَةً، فَقُلْتُ: اَلَا تَتَرَبَّعُ؟ قَالَ: اَكْرَهُ ذٰلِكَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ تَرَبَّعْتُ اَوْ بَسَطْتُ رِجْلِي اَمَامِي فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کی بائیں ٹانگ میں تکلیف تھی' تو اُنہوں نے دائیں ٹانگ کو باہر نکالا' اُن کی بائیں ٹانگ سمٹی ہوئی تھی' اُنہوں نے اُس کے قیام کی حالت میں ہی اُسے بند رکھا۔ آپ نے کہا: آپ چار زانو کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟ اُنہوں نے کہا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں چار زانو بیٹھ جاتا ہوں؟ یا نماز کے دوران اپنی ٹانگ آگے کو پھیلا لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم سجدۂ سہو کرو۔

3052 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هَيْثَمِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَاَنْ اَجْلِسَ عَلٰى رَضْفَيْنِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ فِي الصَّلَاةِ مُتَرَبِّعًا

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں دو انگاروں پر بیٹھ جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے' میں نماز میں چار زانو بیٹھوں۔

3053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَتَرَبَّعُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَنْتَ شَابٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: اُرِيْدُ اَنْ اَتَرَبَّعَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ حَتّٰى تَشَهَّدَ، فَاِذَا تَشَهَّدْتَ فَتَرَبَّعْ اَوِ احْتَبِ اَوِ اصْنَعْ مَا شِئْتَ، فَاِنْ فَعَلْتَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَاَمَّا فِي التَّطَوُّعِ فَاِنْ فَعَلْتَهُ فَلَا تَسْجُدْ قَالَ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَتَشَهَّدَ مُتَبَطِّنًا يَسَارَكَ تَحْتَكَ، وَنَاصِبًا الْاُخْرٰى مُقْعِيًا عَلَيْهَا، اَصَابِعُهَا فِي التُّرَابِ، كَجُلُوْسِ ابْنِ عُمَرَ، قُلْتُ: فَاَضَعُ يَدِي الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا اُحِبُّ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ دو رکعات کے بعد چار زانو بیٹھ جائیں گے؟ جبکہ آپ نوجوان ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: میں یہ ارادہ کرتا ہوں کہ میں تشہد سے پہلے چار زانو بیٹھ جاؤں؟ اُنہوں نے فرمایا: تم ایسا اُس وقت تک نہ کرو' جب تک تم تشہد نہیں کرتے' جب تم تشہد میں بیٹھو گے تو چار زانو بیٹھ جاؤ' یا احتباء کے طور پر بیٹھ جاؤ' یا جیسے تم چاہو ویسے کر لو' لیکن اگر تم فرض نماز میں تشہد سے پہلے ایسا کرتے ہو' تو پھر تم دو مرتبہ سجدۂ سہو کرو گے' جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے' تو اگر تم اُس نماز میں ایسا کر لیتے ہو' تو پھر تم سجدۂ سہو نہیں کرو گے۔ اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ بات ہے' تم اس طرح تشہد میں بیٹھو' کہ تم اپنی بائیں ٹانگ کو اپنے نیچے بچھائے ہوئے ہو اور دائیں ٹانگ کو اقعاء کے طور پر کھڑے کیے ہوئے ہو' تمہاری انگلیاں مٹی میں ہوں' جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں تشہد سے پہلے اپنا بایاں ہاتھ اسی طرح رکھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ يَجْلِسُ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: آدمی کا نماز کے دوران ہاتھوں کے سہارے پر بیٹھنا

3054 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدَيْهِ

✸✸ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی نماز میں اس طرح بیٹھے کہ اُس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا لیا ہوا ہو۔

3055 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا جَالِسًا مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكَ فِيْ صَلَاتِكَ جُلُوْسَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا' جو اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا لے کر بیٹھا ہوا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی نماز کے دوران اس طرح کیوں بیٹھتے ہوئے ہو؟ جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں' جن پر غضب کیا گیا۔

3056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا جَالِسًا مُعْتَمِدًا بِيَدِهٖ عَلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ: اِنَّكَ جَلَسْتَ جِلْسَةَ قَوْمٍ عُذِّبُوا

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ زمین پر سہارا لے کر بیٹھے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: تم اس طرح بیٹھے ہوئے ہو' جس طرح وہ لوگ بیٹھتے تھے' جن پر عذاب نازل ہوا۔

3057 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيْدِ، يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وَضْعِ الرَّجُلِ شِمَالَهٗ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ: هِيَ قَعْدَةُ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

✸✸ عمرو بن شرید' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایسے شخص کے بارے میں' جو نماز میں بیٹھنے کے دوران پاؤں بائیں طرف کر لیتا ہے' اُس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ اُن لوگوں کے بیٹھنے کا طریقہ ہے' جن پر غضب نازل ہوا۔

بَابُ مَا يَقْعُدُ لِلتَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے لیے کس طرح بیٹھا جائے؟

3058 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا حِيْنَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَبْلَ التَّشَهُّدِ، فَانْتَهَرَهٗ يَقُوْلُ: ابْتَدِئْ بِالتَّشَهُّدِ

✸✸ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نماز میں بیٹھنے کے دوران یہ پڑھتے ہوئے سنا: الحمدللہ! اُس نے تشہد سے پہلے یہ کلمات پڑھے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس نے اُسے ڈانٹا اور کہا: تم پہلے تشہد کے کلمات پڑھو۔

3059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: لَا اَعْلَمُ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ اِلَّا التَّشَهُّدَ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میرے علم کے مطابق دو رکعات کے بعد صرف تشہد پڑھا جائے گا۔

3060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَلْمَثْنَى الْاُولٰى اِنَّمَا هُوَ لِلتَّشَهُّدِ، وَاِنَّ الْاٰخِرَ لِلدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ، وَالْاٰخِرُ اَطْوَلُهُمَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: پہلے والی دو رکعات تشہد کے لیے ہیں اور آخری والی دعا اور رغبت کے لیے ہیں اور آخری (رکعت کے بعد بیٹھتے ہوئے قعدہ) طویل ہوگا۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کا بیان

3061 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، وَالْاَعْمَشِ، وَاَبِي هَاشِمٍ،

3061-صحيح البخاري، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب التشهد في الآخرة، حديث:809، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، حديث:637، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب التشهد في الركعتين وفي الجلسة الاخيرة، حديث:679، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، باب ايجاب اختيار الدعاء بعد الفراغ من التشهد وحكم السلام علي، حديث:1602، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر وصف التشهد الذي يتشهد المرء في صلاته، حديث:1972، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب : في التشهد، حديث:1362، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب تفريع ابواب الركوع والسجود، باب التشهد، حديث:838، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب ما جاء في التشهد، حديث:895، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في التشهد، حديث: 271، السنن الصغرى، كتاب التطبيق، كيف التشهد الاول، حديث:1155، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في التشهد في الصلاة كيف هو، حديث:2949، السنن الكبرى للنسائي، التطبيق، التشهد الاول، حديث:743، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب ما ينبغي ان يقال : في الركوع والسجود، حديث:884، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل الوجه فيما ذكرناه من الاختلاف في الصلاة علي، حديث:1866، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب صفة التشهد ووجوبه واختلاف الروايات فيه، حديث:1147، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب صفة الصلاة، باب مبتدا فرض التشهد، حديث:2628، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، حديث:3514، مسند الطيالسي، ما اسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، حديث:243، مسند ابن الجعد، حماد عن ابي وائل، حديث:320، البحر الزخار مسند البزار، ما روى ابو وائل شقيق بن سلمة ، حديث:1497، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند عبد الله بن مسعود، حديث:4949، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، ومن مسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، باب، حديث:9714

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَاَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: کُنَّا لَا نَدْرِی مَا نَقُوْلُ فِی الصَّلَاةِ، فَکُنَّا نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیلَ، السَّلَامُ عَلٰی مِیکَائِیْلَ، فَعَلَّمَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسْتُمْ فِیْ رَکْعَتَیْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ قَالَ اَبُو وَائِلٍ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قُلْتَهَا اَصَابَتْ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَفِی الْاَرْضِ وَقَالَ اَبُو اِسْحَاقَ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ: اِذَا قُلْتَهَا اَصَابَتْ کُلَّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ اَوْ نَبِیٍّ مُرْسَلٍ اَوْ عَبْدٍ صَالِحٍ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ معلوم نہیں تھا' ہمیں نماز میں کیا پڑھنا چاہیے تو ہم نے یہ کہنا شروع کیا: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو! حضرت جبریل پر سلام ہو! حضرت میکائیل پر سلام ہو! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی اور ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے' جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو' تو یہ پڑھو:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو!''

یہاں ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم یہ کلمات پڑھ لو گے' تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے پر سلام پہنچ جائے گا''۔

جبکہ ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم یہ کلمات پڑھ لو گے' تو ہر مقرب فرشتے' مرسل نبی اور نیک بندے تک سلام پہنچ جائے گا'' (پھر یہ پڑھنا ہے:)

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں''۔

3062 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: جَاءَ رَبِیْعُ بْنُ خُثَیْمٍ، اِلٰی عَلْقَمَةَ یَسْتَشِیْرُهٗ اَنْ یَزِیْدَ فِیْهَا: وَمَغْفِرَتُهٗ، قَالَ عَلْقَمَةُ: اِنَّمَا نَنْتَهِیْ اِلٰی مَا عَلِمْنَاهُ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ربیع بن خثیم' علقمہ کے پاس آئے' وہ اُن سے یہ مشورہ کرنا چاہ رہے تھے کہ کیا وہ ان کلمات میں لفظ ''اُس کی مغفرت'' کا اضافہ کر دیں؟ تو علقمہ نے کہا: ہم صرف وہاں تک پڑھیں گے' جہاں تک ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔

3063 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَجَوَامِعَهُ - اَوْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ - وَإِنَّا كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِنَا حَتّٰى عَلَّمَنَا قَالَ: قُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی کے کلمات اور جامع ترین کلمات کی تعلیم دی ہے۔ (راوی کو شک ہے یہاں الفاظ میں تقدیم وتاخیر ہے) ہمیں یہ نہیں معلوم تھا ہمیں نماز میں کیا پڑھنا چاہیے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی تعلیم دی آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

"ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں"۔

3064 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ قَالَ: فَعَلَّمَهُمُ التَّشَهُّدَ فَقَالَ: قُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' تو لوگ یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' حضرت جبرائیل پر سلام ہو' حضرت میکائیل پر سلام ہو' مقرب فرشتوں پر سلام ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تشہد کے کلمات کی تعلیم دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

"ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

3065 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

الرَّقَاشِيِّ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى صَلَّى بِاَصْحَابِهِ صَلَاةً قَالَ: فَلَمَّا جَلَسَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةُ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ اَبُو مُوْسَى مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ هٰذَا وَكَذَا؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَبُو مُوْسَى: يَا حِطَّانُ، لَعَلَّكَ قَائِلُهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ مَا قُلْتُهَا، وَلَقَدْ خَشِيتُ اَنْ تَبْكَعَنِي لَهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَنَا قَائِلُهَا، وَمَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ اَبُو مُوْسَى: اَمَا تَعْلَمُوْنَ كَيْفَ صَلَاتُكُمْ؟ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا، فَبَيَّنَ لَنَا سُنَنَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيمُوْا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَاِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ، فَاِنَّهُ قَضَى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقُعُوْدِ فَلْيَقُلْ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ مَا يَقْعُدُ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

❋❋ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو ایک نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ بیٹھے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ کہا: نماز کو نیکی اور زکوٰۃ (یا تزکیہ) کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: یہ کلمہ کس نے کہا ہے؟ تو تمام لوگ خاموش رہے اُنہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حطان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے یہ کلمہ نہیں کہا ہے ویسے مجھے یہ اندیشہ تھا' آپ اس کے حوالے سے مجھ پر ہی شک کریں گے۔ پھر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے یہ کلمات کہے ہیں اور میں نے ان کے ذریعہ صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ نہیں جانتے ہو کہ تمہیں نماز کیسے پڑھنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے سنتیں بیان کیں اور ہمیں نماز کا طریقہ تعلیم دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم نماز ادا کرو' تو صفیں درست کرلو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم تکبیر کہو' جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لے' تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے' تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے رکوع سے اُٹھنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اُس کے برابر ہو جائے گا۔ پھر جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تو تم لوگ ربنا لک الحمد پڑھو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' کیونکہ اُس نے اپنے نبی کی زبانی یہ فیصلہ سنا دیا ہے' جس شخص نے اُس کی حمد بیان کی' اللہ تعالیٰ نے اُس حمد کو سن لیا اور جب بیٹھو' تو اُس وقت تم میں سے ہر شخص بیٹھنے کے آغاز میں یہ پڑھے:

''ہر طرح کی زبانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور جسمانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

3066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی زبانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور جسمانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

3067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُعَلِّمُ التَّشَهُّدَ فَقَالَ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلَّهِ، الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ مَعْمَرٌ يَاْخُذُ بِهٖ، وَاَنَا آخُذُ بِهٖ

٭٭ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' وہ تشہد کی تعلیم دے رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: (تم یہ پڑھو:)

''ہر طرح کی زبانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہر طرح کی مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہر طرح کی جسمانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے اس کو اختیار کیا ہے اور میں بھی اسے اختیار کرتا ہوں۔

3068 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ، اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْنَا،

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں' ہم پر سلام ہو!''

3069 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، اِلَّا اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي اَوَّلِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ، وَيَجْعَلُ مَكَانَ الزَّاكِيَاتِ الْمُبَارَكَاتِ

✹✹ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے' تاہم اس کے آغاز میں یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے' جو سب سے بہترین اسم ہے''۔

اور اس روایت میں لفظ الذاکیات کی جگہ المبارکات (برکت والی) شامل ہے۔

3070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولَا فِي التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُهُنَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ قَالَ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُهُنَّ كَذٰلِكَ قُلْتُ: فَلَمْ يَخْتَلِفْ فِيهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ؟ قَالَ: لَا

✹✹ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو نماز میں تشہد کے دوران یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''ہر طرح کی زبانی' برکت والی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ کلمات منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا' وہ لوگوں کو ان کی تعلیم دے رہے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی یہ کلمات اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم ان میں سے کسی لفظ کے بارے میں اختلاف نہیں کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

3071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي التَّشَهُّدِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ طَاوُسٌ فِي التَّشَهُّدِ: كَانَ يُعَلَّمُ كَمَا يُعَلَّمُ الْقُرْآنُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ تشہد میں یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' ہر طرح کی زبانی' برکت والی اور جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

تشہد کے بارے میں طاؤس کا یہ کہنا تھا کہ اس کی تعلیم اُسی طرح دی جاتی تھی' جس طرح قرآن کی تعلیم دی جاتی تھی (یعنی ہر ایک لفظ کا خیال رکھا جاتا تھا)۔

3072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ فِي التَّشَهُّدِ كَمَا اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: اِنَّ طَاوُسًا قَدْ رَجَعَ عَنْ بَعْضِه، فَعَرَّفْتُ ذٰلِكَ طَاوُسًا فَاَنْكَرَ اَنْ يَّكُوْنَ رَجَعَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، وَقَالَ: لَوْ اَنِّي لَمْ اَسْمَعْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ

✵✵ سلیمان احول نے تشہد کے بارے میں طاؤس سے اُسی طرح روایت نقل کی ہے' جس طرح طاؤس کے صاحبزادے نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے اس کے کلمات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ذکر نہیں کیا۔

عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن جبیر سے کیا تو وہ بولے: طاؤس نے اس کے بعض کلمات سے رجوع کر لیا تھا' جب میں نے طاؤس کی توجہ اس بات کی طرف دلائی' تو انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا کہ انہوں نے اس میں سے کسی کلمہ سے رجوع کیا ہے اور انہوں نے یہ کہا کہ اگر میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ ایسا بیان کرتے ہوئے نہ سنا ہوتا (تو میں ان کلمات کو نہ پڑھتا)۔

3073 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَشَهَّدُ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، ثُمَّ يَتَشَهَّدُ: شَهِدْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا لَهُ، شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ يُوَالِي بِهِنَّ التَّسْلِيْمَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' ہر طرح کی زبانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' جسمانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو!''

پھر وہ تشہد کے کلمات پڑھتے تھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' وہ سلام پھیرنے تک یکے بعد دیگرے یہی کلمات کہتے رہتے تھے۔

3074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، لَا يُسَلِّمُ فِي الْمَثْنَى الْأُولَى، كَانَ يَرَى ذٰلِكَ فَسْخًا لِصَلَاتِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَمَّا اَنَا فَاُسَلِّمُ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: پہلے والی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا جائے گا' وہ یہ سمجھتے تھے کہ ایسا کرنے کی صورت میں نماز فسخ ہو جاتی ہے' جبکہ زہری کا یہ کہنا ہے' میں تو سلام پھیر دیتا ہوں۔

3075 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَلَمَّا مَاتَ قَالُوْا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سلام بھیجا کرتے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ اُس وقت حیات تھے۔ (اُس کے کلمات یہ تھے:)

''اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں''۔

جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو اُن لوگوں نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''نبی اکرم ﷺ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں''۔

3076 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ التَّشَهُّدَ فَقَالَ رَجُلٌ: وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُهُ وَعَبْدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كُنْتُ عَبْدًا قَبْلَ اَنْ اَكُوْنَ رَسُوْلًا، قُلْ: وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشہد کے کلمات کی تعلیم دے رہے تھے' تو ایک شخص نے یہ پڑھا:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے رسول اور اُس کے بندے ہیں''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسول بننے سے پہلے بندہ ہوں' تم یہ پڑھو:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

3077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ جَاءَنِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اخْتُلِفَ عَلَيْنَا فِي التَّشَهُّدِ، قَالَ فُلَانٌ: كَذَا، وَقَالَ فُلَانٌ: كَذَا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: كَذَا قَالَ: السُّنَّةُ سُنَّةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

* * خصیف جزری بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا' آپ میرے پاس تشریف لائے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! تشہد کے کلمات کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہو چکا ہے' فلاں نے کہا ہے' اس کے کلمات یوں ہیں' فلاں نے کہا ہے' اس کے کلمات یوں ہیں' جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے' یہ کلمات یوں ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سنت طریقہ وہ ہے' جو عبداللہ بن مسعود کا معمول ہے۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ التَّشَهُّدَ

باب: جو شخص تشہد پڑھنا بھول جائے

3078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ التَّشَهُّدَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهٖ حَتَّى انْصَرَفَ قَالُوْا: لَا يُعِيدُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

* * معمر' قتادہ اور حماد ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز کے آخر میں تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے' یہاں تک کہ نماز ختم کر دیتا ہے۔ تو ان لوگوں نے یہ فرمایا ہے: وہ نماز کو دُہرائے گا نہیں' کیونکہ اُس کی نماز مکمل ہو چکی ہے۔

3079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا صَلَاةَ مَكْتُوبَةً وَّلَا تَطَوُّعَ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ، قُلْتُ: فَنَسِيتُ التَّشَهُّدَ فِي الصُّبْحِ قَالَ: لَا تُعِدُ وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَتَشَهَّدْ حِيْنَ تَذْكُرُ

* * عطاء فرماتے ہیں: تشہد کے بغیر نہ تو فرض نماز ہوتی ہے اور نہ ہی نفل نماز ہوتی ہے۔ میں نے کہا: اگر میں صبح کی نماز میں تشہد پڑھنا بھول جاؤں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے دُہراؤ گے نہیں اور سجدۂ سہو بھی نہیں کرو گے' جب تمہیں یاد آئے گا' اُس وقت تشہد کے کلمات پڑھ لو گے۔

3080 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ الشَّامِيِّ، عَنْ حَمَلَةَ، رَجُلٌ مِنْ عَكٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تَجُوزُ صَلَاةٌ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ

* * حملہ نامی ایک صاحب جن کا تعلق ''عک'' سے ہے' اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تشہد کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

3081 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ دو رکعات کے درمیان التحیات پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بعد کیا پڑھا جائے؟

3082 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهٗ

كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا، وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

* * عمیر بن سعد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اُنہیں تشہد کے طریقہ کی تعلیم دیتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' جس کا مجھے علم ہو اور جس کا مجھے علم نہ ہو' اور میں ہر قسم کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں' خواہ مجھے اُس کا علم ہو یا مجھے اُس کا علم نہ ہو' اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں' جو تیرے نیک بندوں نے تجھ سے مانگی ہے اور میں ہر اُس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جس کے شر سے تیرے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا دے' اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے گناہوں کی مغفرت کر دے اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کا موت کے بعد ساتھ نصیب کرنا' اے ہمارے پروردگار! تُو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ (یعنی آخرت کی نعمتیں) ہمیں عطا کرنا اور تُو قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا' بے شک تُو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا''۔

3083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامِ قَالَ: يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ سِرًّا، وَيَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سِرًّا، ثُمَّ يَجْهَرُ بِـ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي، ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي، ثُمَّ يَجْلِسُ فِي الْاُولَيَيْنِ لِلتَّشَهُّدِ، وَلَا يَزِيدُ عَلَيْهِ، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ التَّشَهُّدُ، وَخَمْسُ كَلِمَاتٍ جَوَامِعَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كَانُوا يَزِيدُونَ عَلَيْهِنَّ

* * حارث بن یزید' ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے امام کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ تکبیر کہے گا' پھر سبحانك اللّٰهم وبحمدك پڑھے گا' پھر پست آواز میں اعوذ باللہ پڑھے گا' پھر پست آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا' پھر بلند آواز میں الحمدللّٰه رب العالمين پڑھے گا' اور پھر وہ جھکتے ہوئے تکبیر کہے گا' پھر وہ کھڑا ہو جائے گا' اور پھر جھکتے ہوئے (یعنی سجدہ میں جاتے ہوئے) تکبیر کہے گا' پھر وہ پہلی دو رکعات کے بعد تشہد کے لیے بیٹھ جائے گا' اور وہ تشہد سے زیادہ مزید کچھ نہیں پڑھے گا' پھر وہ بعد والی دو رکعات کے بعد بھی تشہد میں بیٹھے گا' اور پانچ جامع کلمات

پڑھے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: منصور نے مجھے یہ بتایا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا کیا ہوگا؟ اُنہوں نے کہا: وہ لوگ تو اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

3084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلَيْسَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ التَّشَهُّدِ؟ فَقَالَ: لَا يُزَادُ عَلَى التَّشَهُّدِ فِيمَا يُعْلَمُ مِنَ التَّشَهُّدِ، اِلَّا اَنْ يَقُولَ الْاِنْسَانُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا شَاءَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا تشہد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں بھیجا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تشہد کے جو کلمات تعلیم دیئے گئے ہیں' اُن میں تشہد کے کلمات کے علاوہ مزید اور کچھ نہیں ہے' البتہ انسان تشہد کے بعد جو چاہے پڑھ سکتا ہے۔

3085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِيكَ التَّشَهُّدُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بغیر صرف تشہد پڑھنا بھی تمہارے لیے کافی ہوگا۔

3086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ فِي الْمَثْنَى الْاٰخِرِ كَلِمَاتٍ يُعَلِّمُهُنَّ جِدًّا قَالَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ: كَانَ يُعَلِّمُهُنَّ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ آخری دو رکعات ادا کرنے کے بعد والے تشہد میں کچھ کلمات پڑھتے تھے اور وہ اُن کی بہت زیادہ تعلیم دیتے تھے' وہ یہ پڑھتے تھے:

''میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' میں دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' میں زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے اور ان کلمات کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول قرار دیتے تھے۔

3087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِرَجُلٍ: اَقُلْتَهُنَّ فِي صَلَاتِكَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاَعِدْ صَلَاتَكَ يَعْنِي هٰذَا الْقَوْلَ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی نماز میں وہ کلمات پڑھے تھے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو طاؤس نے کہا: تم اپنی نماز کو دُہراؤ۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ تم ان کلمات کو

اب پڑھ لو۔

3088 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

3089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ اَلْقَى رِدَاءَهُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ

** ہشام نے محمد (بن سیرین) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ آخری رکعت کے بعد جب تشہد پڑھتے تھے تو تشہد کے بعد اپنی چادر کو اُتار دیتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ وِتْرٌ وَالْاِمَامُ يَتَشَفَّعُ اَيَتَشَهَّدُ؟

باب: جو آدمی طاق نماز ادا کرنا چاہتا ہو اور امام جفت رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو کیا وہ آدمی تشہد پڑھے گا؟

3090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مَعَ الْاِمَامِ اَوْ فَاتَهُ رَكْعَةٌ فَلَا يَتَشَهَّدُ مَعَ الْاِمَامِ، وَلْيُهَلِّلْ حَتّٰى يَقُومَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلثَّوْرِيِّ فَقَالَ: فِی كُلِّ جُلُوسٍ تَشَهُّدٌ

** حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک رکعت امام کے ساتھ پائے' یا جس شخص کی ایک رکعت امام کی اقتداء میں فوت ہو جائے' تو وہ امام کے ساتھ تشہد نہیں پڑھے گا' اُسے لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا چاہیے یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ راوی نے یہ بات سفیان ثوری کے سامنے نقل کی تو اُنہوں نے کہا: ہر مرتبہ بیٹھنے کے دوران تشہد پڑھا جائے گا۔

3091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: سَاَلْتُ نَافِعًا، وَابْنَ شِهَابٍ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا: يَتَشَهَّدُ

** امام مالک بیان کرتے ہیں: میں نے نافع اور ابن شہاب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن دونوں نے یہی جواب دیا: وہ تشہد پڑھے گا۔

3092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَتَشَهَّدُ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: وہ تشہد پڑھے گا۔

3093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي وِتْرٍ جَالِسًا وَالْإِمَامُ فِي شَفْعٍ فَتَشَهَّدْ وَلَا تُسَلِّمْ، تَقُولُ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الْمُبَارَكَاتُ لِلَّهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، وَسَبِّحْ وَدَعِ السَّلَامَ وَتَشَهَّدْ هَكَذَا قُلْتُ: أَفَأُسَبِّحُ وَأُهَلِّلُ وَأُكَبِّرُ؟ قَالَ: فَلَا، إِنْ شِئْتَ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: جب تم طاق رکعت والی نماز میں بیٹھے ہوئے ہو اور امام جفت رکعت والی نماز میں بیٹھا ہوا ہو تو تم تشہد کے کلمات پڑھو گے لیکن سلام نہیں پھیرو گے تم یہ پڑھو گے:

"ہر طرح کی زبانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہر طرح کی برکت والی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں"۔

اور تم سبحان اللہ پڑھتے رہو گے' لیکن سلام نہیں پھیرو گے' تم اسی طرح تشہد ادا کرو گے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں سبحان اللہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بھی پڑھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر تم چاہو (تو پڑھ لو)۔

3094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَتَشَهَّدُ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا شخص تشہد نہیں پڑھے گا۔

3095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَا يَتَشَهَّدُ

✻✻ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: وہ شخص تشہد نہیں پڑھے گا۔

3096 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ لَهُ وِتْرٌ وَالْإِمَامُ فِي شَفْعٍ لَا يُسَلِّمُ فِي تَشَهُّدِهِ، كَانَ يَرَاهُ فَسْخًا لِصَلَاتِهِ

✻✻ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی طاق رکعت والی نماز پڑھ رہے ہوتے اور امام جفت رکعت والی نماز پڑھ رہا ہوتا تو وہ تشہد میں سلام نہیں پھیرتے تھے' وہ یہ سمجھتے تھے کہ اس طرح اُن کی نماز فسخ ہو جائے گی۔

3097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَنَا أَشْهَدُ وَأُسَلِّمُ فِي تَشَهُّدِي

✻✻ زہری فرماتے ہیں: ایسی صورتِ حال میں میں تشہد میں' تشہد کے کلمات بھی پڑھوں گا' اور سلام بھی پھیر دوں گا۔

بَابُ مَا يَفُوتُ الْإِنْسَانَ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: اگر انسان کا تشہد رہ جائے (تو وہ کیا کرے گا؟)

3098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا فَاتَتْكَ رَكْعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ فَجَلَسَ، فَتَشَهَّدْ فِي شَفْعٍ وَأَنْتَ فِي وِتْرٍ، فَإِذَا انْصَرَفَ الْإِمَامُ فَأَوْفِ مِمَّا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِكَ، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

قُلْتُ: فَلَمْ اَسْجُدُ بِمَا؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا يُجْلَسُ فِي وِتْرٍ وَّلَا يُتَشَهَّدُ فِيْهِ، وَمِنْ اَجْلِ اَنَّهُ جَلَسَ فِي وِتْرٍ، قُلْتُ: يَنْزِلُ ذٰلِكَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ السَّهْوِ وَالْخَطَإِ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب امام کے ساتھ تمہاری ایک رکعت رہ گئی ہو اور پھر وہ بیٹھ جائے اور جفت رکعت والی نماز میں تشہد پڑھے اور تمہاری طاق رکعت ہو تو جب امام نماز ختم کرے تو تم اپنی باقی رہ جانے والی نماز کو پورا کرلو اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لو۔ (ابن جریج کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: میں یہ سجدے کیوں کروں گا؟ انہوں نے کہا: اس وجہ سے کہ طاق رکعت میں بیٹھا نہیں گیا اور اُن میں تشہد نہیں پڑھا گیا اور اس وجہ سے کہ وہ طاق رکعت میں بیٹھ گیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا اس چیز کو سہو اور خطاء کے حکم میں شمار کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ مُسْلِمُ بْنُ مُصَبِّحِ بْنِ الزُّبَيْرِ: قَالَ: فَاتَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَاَتَمَّ الرَّكْعَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ مسلم بن مصبح بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی ظہر کی دو رکعات رہ گئیں' جب امام نے سلام پھیرا تو ابن زبیر کھڑے ہوئے' انہوں نے اپنی رکعت کو مکمل کیا' جب انہوں نے سلام پھیرا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

3100 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاُخْبِرْتُ بَعْدَمَا مَاتَ عَطَاءٌ اَنَّهُ يَاْثِرُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ الْاَسَدِيِّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں صاحبان بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کے انتقال کے بعد مجھے یہ بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت منقول ہے' وہ اسماعیل بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے۔

3101 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفُوتُهُ رَكْعَةٌ، فَجَلَسَ فِي وِتْرٍ وَّالْاِمَامُ فِي شَفْعٍ، فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَاَوْفٰى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُن کی ایک رکعت رہ گئی تھی' تو وہ طاق رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ گئے' جبکہ امام اُس وقت جفت رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھا تھا' جب امام نے سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے باقی رہ جانے والی نماز کو پورا کیا اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلیا۔

3102 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَاْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَلٰكِنِ ائْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، وَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا،

وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا فَلَمْ يَذْكُرْ سُجُوْدَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اُس کی طرف نہ آؤ' بلکہ تم عام رفتار سے چلتے ہوئے اُس کی طرف آؤ اور تم پر پُرسکون رہنا لازم ہے' جتنی نماز تمہیں ملے اُسے ادا کرلو اور جو رہ گئی ہو اُسے (بعد میں) ادا کرلو''۔

اس روایت میں راوی نے سجدۂ سہو کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

3103 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ، وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَكَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ابوبکر بن محمد' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد' اُن کے اہلِ بیت' اُن کی ازواج' اُن کی ذریت پر درود نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اور تُو حضرت محمد' اُن کے اہلِ بیت' اُن کی ازواج اور اُن کی ذریت پر برکتیں نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد بھی اس کی مانند کلمات پڑھا کرتے تھے۔

3104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَآتِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْآخِرَةِ وَالْاُوْلٰى، كَمَا آتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ، وَمُوْسٰى وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا ذَكَرَهٗ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد کی شفاعتِ کبریٰ کو قبول فرما اور اُن کے بلند درجہ کو مزید بلندی عطا فرما' تُو آخرت میں اور دنیا میں جو اُنہوں نے مانگا ہے' وہ اُنہیں عطا فرما' جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کو عطا کیا تھا''۔

معمر نامی راوی نے یہی روایت بعض اوقات ذرا مختلف سند سے نقل کی ہے۔

3105 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

✵✵ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے' آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے' تو آپ پر درود کیسے بھیجا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

"اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل کی' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

3106 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

✵✵ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص آپ کے پاس آیا اور بولا: ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے' ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

"اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

3107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ وَصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

✵✵ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ پتا چل گیا ہے' ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تُو حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما' اے اللہ! تُو حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تُو نے

برکت اور درود نازل کیا' حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

3108 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَعَنَا فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ وَّهُوَ اَبُو النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ

❋❋ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوئے' تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے' جو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد تھے' اُنہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے' ہم آپ پر درود بھیجیں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما' جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا اور حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) سلام کا طریقہ وہی ہے' جسے تم جان چکے ہو۔

3109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

❋❋ اسود بن یزید' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو اپنے درود' اپنی رحمت اور اپنی برکت کو اُن کے لیے مخصوص کر دے' جو تمام رسولوں کے سردار ہیں' پرہیزگاروں کے امام ہیں' انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں' یعنی حضرت محمد' جو تیرے بندے اور رسول ہیں' بھلائی کے رہنما ہیں' بھلائی کی طرف لے جانے والے ہیں' رحمت والے رسول ہیں' اے اللہ! تُو اُنہیں مقامِ محمود پر فائز فرما

دے جس پر پہلے والے اور بعد والے سب لوگ رشک کریں گے اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے اے اللہ! تُو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

3110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَمِعْتُهُ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: اخْتُلِفَ فِيهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: آلُ مُحَمَّدٍ اَهْلُ بَيْتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُولُ: مَنْ اَطَاعَهُ

❋❋ سفیان ثوری کے بارے میں امام عبدالرزاق نقل کرتے ہیں: میں نے اُنہیں سنا ایک شخص نے اُن سے ان کلمات کے بارے میں دریافت کیا:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما''۔

تو سفیان ثوری نے جواب دیا: ان کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں نبی اکرم ﷺ کی آل سے مراد آپ کے اہلِ بیت ہیں اور بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں اس سے مراد آپ کے فرمانبردار لوگ ہیں۔

3111 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ تُعْرَضُونَ عَلَيَّ بِاَسْمَائِكُمْ وَسِيمَائِكُمْ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگوں کو تمہارے ناموں اور نشانیوں سمیت میرے سامنے پیش کیا جائے گا تو تم لوگ مجھ پر اچھی طرح سے درود بھیجو''۔

3112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ

❋❋ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم لوگ درود بھیجو تو اپنے نبی پر اچھی طرح سے درود بھیجو۔

3113 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ مَسْرُورًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَدْرِي مَتٰى رَاَيْتُكَ اَحْسَنَ بِشْرًا وَاَطْيَبَ نَفْسًا مِنَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَجِبْرِيلُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِي السَّاعَةَ، فَبَشَّرَنِي اَنَّ لِكُلِّ عَبْدٍ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً يُكْتَبُ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَيُمْحٰى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَتُعْرَضُ عَلَيَّ كَمَا قَالَهَا، وَيُرَدُّ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا دَعَا

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو خوش پایا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے نہیں یاد پڑتا کہ میں نے آپ کو آج سے زیادہ خوش و خرم کبھی دیکھا

ہوا! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہوا یوں ہے جبرائیل ابھی میرے پاس سے گئے ہیں او رانہوں نے مجھے یہ بشارت دی ہے ہر وہ بندہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اُس کے لیے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی اور اُس کے دس گناہوں کو مٹا دیا جائے گا اور اُس کے دس درجات کو بلند کیا جائے گا اور وہ درود میرے سامنے اُسی طرح پیش کیا جائے گا جس طرح اُس نے پڑھا تھا اور اُس شخص کو اسی طرح جواب دیا جائے گا جس طرح اُس نے دعا مانگی تھی''۔

3114 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ عَبْدٌ صَلَاةً اِلَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا اَجْعَلُ نِصْفَ دُعَائِي لَكَ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ قَالَ: اَلَا اَجْعَلُ كُلَّ دُعَائِي لَكَ؟ قَالَ: اِذًا يَكْفِيكَ اللّٰهُ هَمَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

٭٭ حضرت یعقوب بن زید تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: جو بھی بندہ آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے وظائف کے نصف حصہ کو آپ کے لیے مخصوص نہ کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو ایسا کرلو)۔ اُس نے عرض کی: کیا میں اپنے تمام وظائف کو آپ کے لیے مخصوص نہ کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں اللہ تعالیٰ تمام دنیاوی اور اُخروی پریشانیوں کے حوالے سے تمہارے لیے کافی ہوگا۔

3115 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاَكْثِرُوا اَوْ اَقِلُّوا

٭٭ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت نازل کرتا ہے تو (اب یہ تمہاری مرضی ہے) کہ تم زیادہ بھیجتے ہو یا کم بھیجتے ہو''۔

3116 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُونَ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے سلام (مجھ تک) پہنچاتے ہیں''۔

3117 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُونِي كَقَدَحِ الرَّاكِبِ، فَاِنَّ الرَّاكِبَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْطَلِقَ عَلَّقَ مَعَالِقَهُ، وَمَلَا قَدَحًا مَاءً، فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَتَوَضَّا تَوَضَّا، وَاَنْ يَشْرَبَ شَرِبَ، وَاِلَّا اَهْرَاقَ، فَاجْعَلُونِي فِي وَسَطِ الدُّعَاءِ وَفِي اَوَّلِهِ وَفِي آخِرِهِ

✻✻ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مجھے سوار کے پیالے کی طرح نہ بنا دینا کہ سوار جب روانہ ہونے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ اپنا سامان لٹکا لیتا ہے اور پیالہ میں پانی بھر لیتا ہے' اگر اُسے اُس سے وضو کرنے کی ضرورت ہوتی ہے' تو وضو کر لیتا ہے' اگر پینے کی ضرورت ہوتی ہے' تو پی لیتا ہے' ورنہ اُسے بہا دیتا ہے' تم لوگ مجھے اپنی دعا کے درمیان میں' اُس کے آغاز میں اور اُس کے آخر میں رکھو''۔

3118 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا عَلَى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی اپنے بھائی سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے! تو اُس نے مکمل طور پر تعریف کر دی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اُس کے رسولوں پر درود بھیجو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں زندہ کر دیا ہے''۔

3119 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّينَ قَالَ سُفْيَانُ: يُكْرَهُ اَنْ يُصَلَّى اِلَّا عَلَى نَبِيٍّ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انبیاء کے علاوہ اور کسی پر درود بھیجنا مناسب نہیں ہے۔

سفیان فرماتے ہیں: نبی کے علاوہ کسی اور پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔

3120 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَسَلُوا الْوَسِيلَةَ، قِيلَ: وَمَا الْوَسِيلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَاَرْجُو اَنْ اَكُونَ اَنَا هُوَ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم لوگ مجھ پر درود بھیجو' تو (میرے لیے) وسیلہ کی بھی دعا کرو''۔

عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وسیلہ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ جنت میں موجود ایک بلندترین درجہ ہے' جس پر کوئی ایک شخص ہی فائز ہوگا' اور مجھے یہ اُمید ہے' وہ شخص میں ہوں گا''۔

3121 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ

٭٭ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''یہ چیز بیوفائی میں شامل ہے' کسی شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

باب: مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعائے مغفرت کرنا

3122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْوَاجِبُ عَلَى النَّاسِ، قَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) (محمد: 19) قُلْتُ: اَفَتَدَعُ ذٰلِكَ فِي الْمَكْتُوبَةِ اَبَدًا؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَبِمَنْ تَبْدَاُ، بِنَفْسِكَ اَمْ بِالْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بَلْ بِنَفْسِي كَمَا قَالَ اللّٰهُ: (وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) (محمد: 19)

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعائے مغفرت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے اور لوگوں پر یہ بات لازم ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے:

''تم اپنے ذنب اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرو''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں فرض نماز میں ہمیشہ اس پر عمل کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: آپ پہلے کس کا ذکر کریں گے' اپنی ذات کا یا اہلِ ایمان کا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں پہلے اپنی ذات کا ذکر کروں گا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تم اپنے ذنب اور مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعائے مغفرت کرو''۔

3123 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ مَضَى اَوْ هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهِ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو بندہ مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس دعا کے مطابق بدلہ دیتا ہے' جو دعا اُس نے مانگی تھی اور وہ بدلہ ہر مؤمن مرد اور مؤمن عورت کی طرف سے ہوتا ہے' جو گزر چکے ہیں اور جو قیامت تک آئیں گے''۔

بَابُ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنا

3124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ بَلَغَكَ كَانَ بَدْءُ السَّلَامِ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي غَيْرَ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّسْلِيمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا يَرْفَعُونَ بِالتَّسْلِيمِ أَصْوَاتَهُمْ قُلْتُ: فَيَنْصَرِفُونَ عَلٰى تَسْلِيمِ التَّشَهُّدِ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ كَانُوا يَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُونَ حَتّٰى رَفَعَ عُمَرُ صَوْتَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سلام کا آغاز کیسے ہوا تھا' اس کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! تاہم یہ ہے' سب سے پہلے بلند آواز میں سلام پھیرنے کا آغاز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ پست آواز میں سلام پھیرا کرتے تھے' وہ سلام پھیرنے کی آواز بلند نہیں کرتے تھے۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ تشہد کے بعد سلام پھیر دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ پست آواز میں یہ کہتے تھے: السلام علیکم! پھر اُٹھ جایا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (پہلی مرتبہ) بلند آواز میں سلام پھیرا۔

3125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ، عَنْ طَاوُسٍ، إِنَّ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّسْلِيمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجاہد نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں سلام پھیرنے کا آغاز کیا۔

3126 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: أَدْرَكَنِي ابْنُ طَاوُسٍ بِالطَّوَافِ فَضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبِي، فَقَالَ لِأَبِيهِ: صَاحِبُكَ عَلٰى أَنْ يَجْهَرَ بِالتَّسْلِيمِ - يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ - قَالَ: أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالتَّسْلِيمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَابَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا: وَعَلَيْكَ - أَيْ عَلَيْكَ السَّلَامُ - مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ إِذْنِي

✵✵ ابن ابو حصین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ طواف کے دوران طاؤس کے صاحبزادے میرے پاس آ گئے' اُنہوں نے

میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اپنے والد سے کہا: آپ کے ساتھی بلند آواز میں سلام پھیرتے ہیں' یعنی ابن ہشام ایسا کرتے ہیں' تو طاؤس نے کہا: سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں سلام پھیرا تھا' انصار نے اس حوالے سے اُن پر تنقید کی تو اُنہوں نے کہا: تم پر صرف یہی کہنا لازم ہے' نہ کہ علیک السلام' تمہارا کیا معاملہ ہے! تو اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ میرا اذن ہو۔

3127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا نَسِيتُ فِيمَا نَسِيتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى نَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى نَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ اَيْضًا

✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو باتیں بھول گیا ہوں' اُن میں سے یہ بات میں نہیں بھولا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہمیں آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں پھر آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

3128 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ

✽✽ حماد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے' تو آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

3129 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، يَجْهَرُ بِكِلْتَيْهِمَا قَالَ: اَظُنُّهُ لَمْ يُتَابِعْهُ عَلَيْهِ اَحَدٌ.

✽✽ ابوعبیدہ' جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے' وہ ان دونوں کلمات کو بلند آواز میں کہتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میرے گمان میں اس حوالے سے کسی نے بھی اُن کی متابعت نہیں کی ہے۔

3130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ اَبِي الضُّحَى

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

3131 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ

يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ،

٭٭ ابورزین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم السلام علیکم کہا کرتے تھے۔

3132 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ رَزِينٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

3134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے اور بائیں طرف بھی اس کی مانند کلمات کہتے تھے۔

3135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ بِاَيْدِينَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُلْقُونَ اَيْدِيَهُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اَلَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ - اَوْ اِنَّمَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ - اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ

3135-صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة، حديث:680، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب الزجر عن الاشارة باليد يمينا وشمالا عند السلام من الصلاة، حديث:708، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان النهي عن الاختصار في الصلاة، حديث:1232، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر ما يستحب للمصلي رفع اليدين عند قيامه من الركعتين من، حديث:1900، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب تفريع ابواب الركوع والسجود، باب في السلام، حديث:860، السنن الصغرى، كتاب السهو، باب السلام بالايدى في الصلاة، حديث:1176، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة، من كره رفع اليدين في الدعاء، حديث:8317، السنن الكبرٰى للنسائي، كتاب السهو، السلام بالايدى في الصلاة، حديث:532، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب السلام في الصلاة , كيف هو ؟، حديث:999، السنن الكبرٰى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب صفة الصلاة، باب تحليل الصلاة بالتسليم، حديث:2759. مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصريين، حديث جابر بن سمرة السوائي، حديث:20300، مسند الشافعي، باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، حديث:173، مسند الطيالسي، جابر بن سمرة، حديث:815، مسند الحميدي، حديث جابر بن سمرة السوائي رضي الله عنه، حديث:866، مسند ابي يعلى الموصلي، حديث جابر بن سمرة السوائي، حديث:7303، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:866، المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، باب من اسمه جابر، باب تميم بن طرفة الطائي، حديث:1786،

ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلٰى اَخِيهِ، عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

✵ ✵ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کرتے ہوئے السلام علیکم کہا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ اپنے ہاتھ یوں اٹھا لیتے ہیں جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُم ہوتے ہیں' کیا کسی شخص کے لیے یہ کافی نہیں ہے' وہ اپنا ہاتھ اپنے زانو پر ہی رکھے اور پھر دائیں طرف اور بائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کر لے۔

3136 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ - وَهُوَ اَمِيرُ مَكَّةَ - دَخَلَ، كَانَ اِذَا سَلَّمَ الْتَفَتَ فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ شِمَالِهٖ، فَبَلَّغْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: اَنّٰى اَخَذَهَا ابْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ؟ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِىْ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَنّٰى اَخَذَهَا؟ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ بَيَاضَ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِلَا الشِّقَّيْنِ اِذَا سَلَّمَ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا کہ نافع بن عبدالحارث جو مکہ کے امیر تھے' وہ جب سلام پھیرتے تھے تو منہ بھی پھیر کر دائیں طرف سلام کرتے تھے اور پھر بائیں طرف سلام کرتے تھے' اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: عبدالحارث کے بیٹے نے یہ کہاں سے سیکھا ہے؟ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے یہ کہاں سے حاصل کیا ہے؟ کیونکہ میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی سفیدی دونوں طرف دیکھ لیا کرتا تھا' جب آپ سلام پھیرتے تھے۔

3137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَقُوْمُوْنَ عَنْ يَسَارِىْ قَبْلَ اَنْ اُسَلِّمَ وَمَعِىْ رَجُلٌ عَنْ يَمِينِىْ فَكَيْفَ اُسَلِّمُ؟ قَالَ: وَاحِدَةً مِنْ عَلٰى يَمِينِكَ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگ میرے سلام پھیرنے سے پہلے ہی میرے بائیں طرف سے اُٹھ جاتے ہیں' جبکہ میرے دائیں طرف ایک شخص موجود ہے' تو میں کیسے سلام پھیروں گا؟ اُنہوں نے کہا: تم ایک ہی مرتبہ سلام پھیرو گے اور اُس شخص کو سلام کرو گے' جو تمہارے دائیں طرف موجود ہے۔

3138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَطَاءً يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ، وَعَنْ يَسَارِهٖ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو دیکھا کہ وہ اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

3139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ لَمْ تُسَلِّمْ اِلَّا وَاحِدًا اَمَامَكَ، اَلَيْسَ حَسْبَكَ؟ قَالَ: لَعَمْرِىْ، وَلٰكِنْ اُحِبُّ اَنْ اُسَلِّمَ عَنْ يَمِينِىْ وَعَنْ يَسَارِىْ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر آپ صرف اپنے سامنے موجود ایک شخص کو سلام پھیرتے ہوئے سلام کہتے ہیں' تو کیا یہ آپ کے لیے کافی نہیں ہوگا؟ اُنہوں نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! (کافی ہوگا) لیکن مجھے یہ بات پسند ہے' میں اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیروں۔

3140 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَيْسَ عَنْ يَمِينِي اَحَدٌ، وَعَنْ يَسَارِي اُنَاسٌ قَالَ: فَابْدَأْ فَسَلِّمْ مَنْ عَلٰى يَمِينِكَ مِنْ اَجْلِ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ سَلِّمْ عَلَى الَّذِي يَسَارَكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میرے دائیں طرف کوئی نہیں ہوتا اور بائیں طرف لوگ ہوتے ہیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم آغاز میں پہلے دائیں طرف سلام بھیجو اور وہ فرشتوں کو (سلام) کر دو پھر تم اپنے بائیں طرف موجود لوگوں کو سلام کرو۔

3141 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَسَلِّمْ عَنْ يَمِينِكَ السَّلَامُ، وَعَنْ يَسَارِكَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، وَاِذَا كُنْتَ فِي صَفٍّ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ يَسَارِكَ اُنَاسٌ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَعَنْ يَسَارِكَ قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَاِذَا كُنْتَ فِي طَرَفِ الصَّفِّ عَنْ يَمِينِكَ نَاسٌ وَلَيْسَ عَنْ يَسَارِكَ نَاسٌ فَقُلْ عَنْ يَمِينِكَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَعَنْ يَسَارِكَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، وَاِنْ كُنْتَ عَنْ يَسَارِكَ اُنَاسٌ وَلَيْسَ عَنْ يَمِينِكَ نَاسٌ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَعَنْ يَسَارِكَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ عَاصِمٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا قِلَابَةَ فَوَافَقَهُ كُلَّهُ اِلَّا اَنَّهُ زَادَ فِي التَّسْلِيمِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسَلِّمُ اِذَا اَمَّنَا اِلَّا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب تم اکیلے نماز ادا کر رہے ہو تو اپنے دائیں طرف سلام کرو اور بائیں طرف سلام کرو اور اُس میں یہ کہو کہ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! اور جب تم کسی صف میں موجود ہو جس میں تمہارے دائیں طرف بھی لوگ ہوں اور بائیں طرف بھی لوگ ہوں تو تم السلام علیکم کہو اور بائیں طرف السلام علینا کہو جب تم صف کے کسی ایک کنارے پر ہو جس میں تمہارے دائیں طرف لوگ ہوں اور بائیں طرف لوگ نہ ہوں تو تم اپنے دائیں طرف السلام علیکم کہو اور بائیں طرف السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کہو اگر تمہارے بائیں طرف لوگ موجود ہوں اور دائیں طرف لوگ موجود نہ ہوں تو تم السلام علیکم کہو اور بائیں طرف السلام علیکم کہو۔

عاصم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوقلابہ کو سنائی تو اُنہوں نے اس پوری روایت کی موافقت کی البتہ سلام پھیرنے میں اُنہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

معمر صرف اُس وقت سلام پھیرا کرتے تھے جب ہماری امامت کرتے تھے اور اُس میں بھی صرف السلام علیکم کہا کرتے تھے اس کے علاوہ مزید کوئی لفظ نہیں کہتے تھے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

3142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، وَسَاَلْتُهُ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَلِّمُ اِذَا كَانَ اِمَامَكُمْ؟ قَالَ: عَنْ يَمِينِهِ وَاحِدَةً السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

✵✵ ابن جریج' نافع کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیسے سلام پھیرا کرتے تھے جب وہ آپ لوگوں کی امامت کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ صرف دائیں طرف ایک سلام پھیرا کرتے

تھے اور السلام علیکم کہتے تھے۔

3143 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَالزُّهْرِيُّ يَفْعَلَانِ مِثْلَ مَا فَعَلَ ابْنُ عُمَرَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور زہری بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے۔

3144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلَاةِ وَاحِدَةً

٭٭ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین نماز (کے آخر) میں ایک ہی مرتبہ سلام کہتے تھے۔

3145 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيمَةً وَّاحِدَةً قَالَ الصَّلْتُ: وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَلَّمَ وَاحِدَةً

٭٭ صلت بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ایک ہی مرتبہ سلام کرتے تھے۔

صلت بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے نماز ادا کی' تو اُنہوں نے بھی ایک ہی مرتبہ سلام کیا۔

3146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ؟ قَالَ: اُسَلِّمُ عَنْ يُمْنَايَ قَطُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب آپ اکیلے نماز ادا کر رہے ہوں' تو آپ کیا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں صرف اپنے دائیں طرف سلام پھیرتا ہوں۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْاِمَامِ

باب: امام کو (سلام کا) جواب دینا

3147 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ فِي النَّاسِ رَدَّ عَلَى الْاِمَامِ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَا يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ اِلَّا اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ اِنْسَانٌ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب لوگوں میں موجود ہوتے تھے تو پہلے امام کو سلام کا جواب دیتے تھے پھر دائیں طرف سلام پھیرتے تھے' وہ بائیں طرف سلام نہیں پھیرتے تھے' البتہ اگر کوئی شخص اُنہیں سلام کرتا تو وہ اُسے جواب دیتے تھے۔

3148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَرُدَّ يَعْنِي عَلَى الْإِمَامِ اِذَا سَلَّمَ

٭٭ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: تم پر یہ لازم ہے' تم جواب دو۔ اس سے مراد یہ ہے' جب امام سلام پھیرے' تو امام کو جواب دو۔

3149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ابْدَأْ بِالْإِمَامِ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَى مَنْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ عَلَى مَنْ عَنْ يَسَارِكَ

٭٭ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: تم پہلے امام سے آغاز کرو اور پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف موجود لوگوں کو سلام کرو۔

3150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ قتادہ کے بارے میں بھی وہی قول منقول ہے جو عطاء کے بارے میں ہے۔

3151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَكَثْتُ قَلِيْلًا لَا اَرُدُّ عَلَى الْإِمَامِ حَتَّى اَفْرُغَ مِنْ حَاجَتِي اَعَلَيَّ بَاْسٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: رَاَيْتُكَ تَفْعَلُهُ قَالَ: اَجَلْ، مَا اَرُدُّ عَلَيْهِ حَتَّى يَكُوْنَ مَعَ التَّسْلِيمِ الْاِنْصِرَافُ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ اَيُّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ سَوَاءٌ ذٰلِكَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيَّ الَّذِي عَلَى شِقِّي اَجْعَلُهُ التَّسْلِيمَ مِنِّي عَلَى الْاِنْصِرَافِ، وَاَرُدُّ عَلَيْهِ سَلَامَهُ جَمِيعًا، اَمْ اَرُدُّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ اُسَلِّمُ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْاِنْصِرَافِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ اَيُّ ذَاكَ فَعَلْتَ، سَوَاءٌ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَرَاَيْتُهُ يَفْعَلُ كُلَّ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر تھوڑا سا وقت گزر جاتا ہے اور میں امام کے سلام کا جواب نہیں دے پاتا' یہاں تک کہ اُس وقت دیتا ہوں' جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہو جاتا ہوں' تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے' آپ ایسا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں اُسے سلام کا جواب دیتا ہوں' تاکہ سلام کا جواب دینے کے ساتھ نماز ختم بھی ہو جائے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: تم اس سے بھی جو بھی کرلو' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' یہ دونوں برابر ہیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' میرے کسی ایک پہلو میں موجود شخص مجھے سلام کرتا ہے' تو میں اُسے جواب میں جو سلام کرتا ہوں' تو کیا میں اُسے نماز ختم کرنے کے لیے بھی استعمال کرلوں' یا پھر میں اُس کے سلام کا الگ سے جواب دوں اور ان دونوں کو ایک ساتھ اکٹھا کرلوں' یا پھر میں پہلے اُسے جواب دوں اور پھر سلام پھیروں جو نماز کو ختم کرنے والے سلام کے بعد ہو؟ اُنہوں نے کہا: تم اس میں سے جو بھی کرلو گے' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' یہ سب برابر ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُنہیں بھی یہ سب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا كَانَ الْإِمَامُ عَنْ يَمِينِكَ فَسَلَّمْتَ عَنْ يَمِينِكَ وَنَوَيْتَ الْإِمَامَ فِي ذٰلِكَ، وَإِذَا كَانَ عَنْ يَسَارِكَ سَلَّمْتَ وَنَوَيْتَ الْإِمَامَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا، وَإِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْكَ فَسَلَّمْتَ عَلَيْهِ فِي نَفْسِكَ ثُمَّ سَلَّمْتَ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ

✷✷ حماد فرماتے ہیں: جب امام تمہارے دائیں طرف ہو تو تم دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ان میں امام کی طرف نیت کرلو اور جب وہ بائیں طرف ہو تو تم بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے اُن میں امام کی بھی نیت کرلو اور جب تمہارے آگے ہو تو تم دل میں اُس پر سلام بھیجو اور پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دو۔

3153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ يَرُدُّهُ عَلَى الْإِمَامِ؟ قَالَ: يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

✷✷ معمر' قتادہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آدمی امام کے سلام کا جواب کیسے دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ کہے گا: السلام علیکم!

3154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَيُسْمِعُهُ الرَّدَّ عَلَيْهِ مَنْ يَسْمَعُ تَسْلِيمَهُ؟ قَالَ: لَا، حَسْبُهُمْ إِذَا رَدُّوا عَلَيْهِ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب امام سلام پھیر دے گا' تو جو شخص اُس کا سلام سنتا ہے وہ اُسے جواب دیتے ہوئے اتنی آواز اونچی کرے گا کہ امام تک بھی جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُن لوگوں کے لیے اتنا ہی کافی ہوگا کہ وہ جواب دے دیں۔

بَابُ مَتَى يَقُومُ الرَّجُلُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ

باب: جب امام سلام پھیر دے تو اُس کے بعد آدمی کب کھڑا ہو کر فوت ہو جانے والی نماز کو ادا کرے گا؟

3155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَفُوتُنِي رَكْعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ فَيُسَلِّمُ الْإِمَامُ فَأَقُومُ فَأَقْضِي أَمْ أَنْتَظِرُ قِيَامَهُ؟ قَالَ: تَنْتَظِرُ قَلِيلًا، فَإِنِ احْتَبَسَ فَقُمْ وَدَعْهُ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام کے ساتھ میری ایک رکعت رہ جاتی ہے' امام سلام پھیر دیتا ہے' تو کیا میں کھڑا ہو کر اُسے ادا کروں گا' یا میں امام کے اُٹھنے کا انتظار کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم تھوڑی دیر انتظار کرو گے' اگر وہ رکا رہتا ہے' تو تم کھڑے ہو جاؤ گے اور اُسے رہنے دو گے۔

3156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُبِقَ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ، وَإِذَا لَمْ يُسْبَقْ بِشَيْءٍ لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَقُومَ الْإِمَامُ،

✷✷ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں سے کچھ حصہ اگر پہلے گزر چکا ہوتا' تو جب وہ امام سلام

پھیر دیتا تھا' تو وہ کھڑے ہو کر فوت ہو جانے والے حصہ کو ادا کر لیتے تھے' اور جب پہلے کوئی حصہ نہ گزرا ہوتا تھا' تو وہ اُس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے' جب تک امام نہیں اُٹھتا تھا۔

3157 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3158 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ لِاَقْضِيَ رَكْعَتِيْ فَجَذَبُوْنِي، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ، فَقَالَ: كَذٰلِكَ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ، وَلٰكِنَّهُمْ خَافُوا السَّيْفَ

* * ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ کے ساتھ صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کی' جب امام نے سلام پھیرا تو میں اُٹھ کر دوسری رکعت ادا کرنے لگا تو اُن لوگوں نے مجھے کھینچ لیا' میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ اسی طرح کرتے ہیں' لیکن انہیں تلوار کا ڈر ہے۔

3159 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيّ قَالَ: لَا يَقْضِي الَّذِي سَبَقَهُ الْاِمَامُ حَتّٰى يَنْحَرِفَ مِنْ بِدْعَتِهِ، وَاِنَّمَا يُؤْمَرُ الرَّجُلُ بِالْجُلُوْسِ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ الْاِمَامُ سَهَا قَالَ: وَبِدْعَتُهُ اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

* * محمد بن قیس' امام شعبی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام جو رکعت پہلے ادا کر چکا تھا' آدمی اُس کو قضاء اُس وقت تک نہیں کرے گا جب تک امام قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر نہیں بیٹھتا' کیونکہ آدمی کو اُس وقت بیٹھے رہنے کا حکم اس اندیشہ کے تحت دیا گیا ہے' شاید امام کو سہو لاحق ہو گیا ہو (اور وہ سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنا چاہتا ہو)۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام کی بدعت سے مراد اُس کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا ہے۔

بَابُ مَا يَقْرَاُ فِيْمَا يَقْضِي

باب: جو نماز آدمی قضاء کر رہا ہے' اُس میں کیسے قرأت کرے گا؟

3160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَا اَدْرَكْتَ مَعَ الْاِمَامِ فَهُوَ اَوَّلُ صَلَاتِكَ، وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ بِهِ مِنَ الْقِرَاءَةِ،

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تمہیں امام کے ساتھ جو حصہ ملتا ہے' وہ تمہاری نماز کا ابتدائی حصہ ہوگا' اور قرأت کے حوالے سے' جو حصہ پہلے گزر چکا ہے' اُس کی تم قضاء کرو گے۔

3161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيّبِ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيّ،

* * سعید بن مسیب سے بھی اُس کی مانند منقول ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

3162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ اَيْضًا

✵✵ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

3163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ اَمْكَنَكَ الْإِمَامُ فَاقْرَاْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَقِيَتَا سُورَةً سُورَةً فَتَجْعَلُهَا اَوَّلَ صَلَاتِكَ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: اگر امام تمہیں موقع دیتا ہے' تو تم باقی رہ جانے والی دو رکعات میں ایک' ایک سورت کی تلاوت کرو گے اور تم انہیں اپنی نماز کا ابتدائی حصہ بناؤ گے۔

3164 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اقْرَاْ فِيمَا فَاتَكَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری جو نماز فوت ہوگئی تھی' اُس میں تم تلاوت کرو۔

3165 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ جُنْدَبًا، وَمَسْرُوقًا، اَدْرَكَا رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ فَقَرَاَ جُنْدَبٌ وَلَمْ يَقْرَاْ مَسْرُوقٌ خَلْفَ الْإِمَامِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَا يَقْضِيَانِ، فَجَلَسَ مَسْرُوقٌ فِي الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ، وَقَامَ جُنْدَبٌ فِي الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا انْصَرَفَا تَذَاكَرَا ذٰلِكَ، فَاَتَيَا ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: كُلٌّ قَدْ اَصَابَ - اَوْ كُلٌّ قَدْ اَحْسَنَ - وَنَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ مَسْرُوقٌ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جندب اور مسروق نے مغرب کی نماز کی ایک رکعت پائی' تو جندب نے قرأت کی اور مسروق نے امام کے پیچھے قرأت نہیں کی' جب امام نے سلام پھیر دیا' تو یہ دونوں حضرات کھڑے ہو کر باقی رہ جانے والی نماز ادا کرنے لگے۔ تو مسروق دوسری رکعت کے بعد بھی بیٹھے اور تیسری رکعت کے بعد بھی بیٹھے' جبکہ جندب دوسری رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے' وہ بیٹھے نہیں۔ جب ان دونوں حضرات نے نماز مکمل کی اور اس بارے میں ان دونوں کی آپس میں بحث ہوئی تو یہ دونوں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک نے ٹھیک کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھا کیا ہے' تاہم ہم ویسا کرتے ہیں' جس طرح مسروق نے کیا ہے۔

3166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ جُنْدَبًا، وَمَسْرُوقًا، اَدْرَكَا رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ، فَقَرَاَ اَحَدُهُمَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مَا فَاتَهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَلَمْ يَقْرَاِ الْاٰخَرُ فِي رَكْعَةٍ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ، وَاَنَا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ هٰذَا الَّذِي قَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

✵✵ جعفر جزری' حکم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جندب اور مسروق نے مغرب کی نماز کی ایک رکعت کو پایا' تو ان میں سے ایک صاحب نے باقی رہ جانے والی دونوں رکعت میں تلاوت کی' جو رکعات اُن کی فوت ہوگئی تھیں' جبکہ دوسرے صاحب نے ایک رکعت میں تلاوت نہیں کی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم دونوں نے ٹھیک کیا ہے' لیکن میں اُس طرح کرتا ہے' جس طرح اُس شخص نے کیا ہے' جس نے دونوں رکعات میں تلاوت کی ہے۔

3167 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اقْرَاْ فِيمَا تَقْضِي

❁ ❁ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو نماز پہلے گزر گئی تھی اُسے ادا کرتے ہوئے تم قرأت کرو گے۔

3168 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَاَبِي قِلَابَةَ، قَالَا: يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ مَا اَدْرَكَ، وَيَقْضِي مَا سُبِقَ بِهِ مَعَ الْإِمَامِ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ

❁ ❁ ایوب نے ابن سیرین اور ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی امام کے ساتھ جس نماز کو پائے گا' اُسے ادا کر لے گا' اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھیں' اُن کو ادا کرتے ہوئے قرأت کے بارے میں ان کا وہی قول ہے' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔

3169 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ اَوْ شَيْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَسَلَّمَ قَامَ سَاعَةً يُسَلِّمُ الْإِمَامُ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ قِيَامَ الْإِمَامِ

❁ ❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جب ایک رکعت رہ جاتی تھی' یا نماز کا کچھ حصہ امام کے ساتھ رہ جاتا تھا' تو جس گھڑی میں امام سلام پھیرتا تھا وہ اُسی گھڑی میں کھڑے ہو جاتے تھے' وہ امام کے کھڑے ہونے کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

3170 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ الَّتِي يُعْلِنُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَاِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَ لِنَفْسِهِ

❁ ❁ نافع بیان کرتے ہیں: جب امام کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نماز میں سے کچھ حصہ رہ جاتا' جس نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کرتا ہے' تو جیسے ہی امام سلام پھیرتا تھا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے تھے اور وہ پست آواز میں قرأت کرتے تھے۔

3171 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: اقْرَاْ فِيمَا تَقْضِي

❁ ❁ عبیدہ بیان کرتے ہیں: جو نماز گزر گئی تھی' اُس میں تم تلاوت کرو گے۔

3172 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَيْرٍ، فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ مِنَ الْمَغْرِبِ الْاُولٰى مِنْهُنَّ، وَاَنَّهُ اَخْبَرَهُ رَفْعَ صَوْتِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْاٰخِرَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ: كَاَنِّي اَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِهِ: (نَارًا تَلَظّٰى) (اللیل: 14)

❁ ❁ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر کی مغرب کی ایک رکعت رہ گئی تو اُنہوں نے تیسری رکعت میں تلاوت کرتے ہوئے بلند آواز میں تلاوت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی اُن کی تلاوت سن رہا ہوں' وہ (نَارًا تَلَظّٰى) پڑھ رہے تھے۔

3173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ فَاتَتْنِي رَكْعَتَانِ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَقُمْتُ اَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ حِينَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ خَافِتْ بِهَا،

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میری عشاء کی نماز کی دو رکعات رہ جاتی ہیں' تو بعد میں کھڑا ہو کر ادا کرتے ہوئے میں بلند آواز میں قرأت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ پست آواز میں قرأت کرو گے۔

3174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی ہے' جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ اُن کی بھی وہی رائے ہے' جو عطاء کا قول ہے۔

بَابُ الَّذِي يَكُونُ لَهُ وِتْرٌ وَلِلْاِمَامِ شَفْعٌ

باب: جس شخص کی نماز طاق ہو اور امام کی نماز جفت ہو

3175 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَقَدْ فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ شَيْءٌ، اَشَارَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى مَا فَاتَهُ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، حَتَّى جَاءَ يَوْمًا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَاَشَارُوا اِلَيْهِ فَدَخَلَ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ مَا قَالُوا، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَّ لَكُمْ مُعَاذٌ

✽✽ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگوں کا یہ معمول تھا' جب کوئی شخص آتا اور اُس کی نماز کا کچھ حصہ گزر چکا ہوتا' تو لوگ اُس کی طرف اشارہ کرتے تھے' تو وہ گزرا ہوا حصہ ادا کر لیتا تھا اور پھر نماز میں شامل ہوتا تھا' یہاں تک کہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے' لوگوں نے اُنہیں اشارہ کیا' لیکن اُنہوں نے لوگوں کے بیان کا انتظار نہیں کیا اور نماز میں شریک ہو گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: معاذ نے تم لوگوں کے لیے طریقہ مقرر کر دیا ہے۔

3176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ لَا يَاْتَمُّونَ بِاِمَامٍ اِذَا كَانَ لَهُ وِتْرٌ وَلَهُمْ شَفْعٌ وَهُوَ جَالِسٌ، وَيَجْلِسُونَ وَهُوَ قَائِمٌ، حَتَّى صَلَّى ابْنُ مَسْعُودٍ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً فَاسْتَنُّوا بِهَا

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ امام کی اُس وقت پیروی نہیں کرتے تھے' جب امام کی نماز طاق ہو اور آدمی کی نماز جفت ہو اور امام اُس وقت بیٹھا ہوا ہو اور وہ لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہوں اور امام کھڑا ہوا ہو' یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قیام کی حالت میں نماز ادا کی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابن مسعود نے تم لوگوں کے لیے

طریقہ مقرر کردیا ہے تو تم لوگ اس کی پیروی کرو۔

3177 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: لَوْ فَاتَتْنِي رَكْعَةٌ فَكَانَتْ لِي رَكْعَتَانِ وَهِيَ لِلْإِمَامِ ثَلَاثٌ قَالَ: قُمْ لِقِيَامِهِ، وَلَا تَجْلِسْ شَيْئًا

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے کہا: اگر میری ایک رکعت فوت ہو جاتی ہے' تو میری دو رکعات ہوں گی اور امام کے لیے وہ تین رکعات ہوں گی۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم امام کے قیام کے مطابق قیام کرو گے' بیٹھو گے نہیں۔

3178 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: يَأْتَمُّ بِهِ وَلَا يَجْلِسُ

✵✵ عمرو بن دینار' ابوشعثاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: تم امام کی پیروی کرو گے اور بیٹھو گے نہیں۔

3179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَأْتَمُّ بِهِ وَلَا يَجْلِسُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی پیروی کرتے تھے اور بیٹھتے نہیں تھے۔

3180 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتَمُّ بِهِ وَلَا يَجْلِسُ،

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی پیروی کرتے تھے اور بیٹھتے نہیں تھے۔

3181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند منقول ہے۔

بَابُ الَّذِي يَفُوتُهُ مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَةٌ أَوْ يُدْرِكُ مِنْهَا رَكْعَةً

باب: جس شخص کی مغرب کی ایک رکعت رہ جائے' یا وہ مغرب کی نماز کی ایک رکعت کو (امام کے ساتھ) پائے

3182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُسَيِّبِ: أَخْبِرُونِي بِصَلَاةٍ، تَجْلِسُونَ فِيهَا كُلِّهَا؟ قَالَ: قُلْنَا لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهَا الْمَغْرِبُ، أَدْرَكْتُ فِيهَا رَكْعَةً فَجَلَسْتُ مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ نَقَضْتُ فَصَلَّيْتُ رَكْعَةً، فَجَلَسْتُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ فِيهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهَا سُجُودًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے ہم سے کہا کہ آپ لوگ مجھے ایسی نماز کے بارے میں بتائیں' جس میں آپ پوری نماز میں بیٹھتے ہیں؟ ہم نے اُن سے کہا: (ہمیں نہیں پتا) تو اُنہوں نے فرمایا: یہ مغرب کی نماز ہے' آپ جس میں ایک

رکعت (امام کے ساتھ) پاتے ہیں' تو پھر آپ امام کے ساتھ (ایک رکعت ادا کرنے کے بعد) بیٹھ جائیں گے' پھر جب آپ (پہلے رہ جانے والی رکعت) کو ادا کریں گے' تو آپ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد پھر بیٹھ جائیں گے' پھر آپ ایک اور رکعت ادا کریں گے اور اُس کے بعد پھر بیٹھ جائیں گے۔ سعید بن مسیّب نے اس میں سجدۂ سہو کا ذکر نہیں کیا۔

3183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيدَةَ، قُلْتُ: اَدْرَكْتُ رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ اَشْفَعُ اِلَيْهَا اُخْرَى، ثُمَّ اَسْتَقْبِلُ صَلَاتِي؟ قَالَ: السُّنَّةُ خَيْرٌ، صَلِّ مَا اَدْرَكْتَ، وَاَتِمَّ مَا فَاتَكَ قَالَ: قُلْتُ: اَقْرَاُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے سوال کیا' میں نے کہا: میں مغرب کی نماز کی ایک رکعت پاتا ہوں' تو کیا میں اُس کے ساتھ دوسری جفت بنالوں گا' یا میں نئے سرے سے نماز ادا کروں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: سنت زیادہ بہتر ہے! تمہیں جو نماز ملتی ہے اُسے تم ادا کرلو گے اور جو پہلے گزر گئی تھی اُسے مکمل کرلو گے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں تلاوت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ التَّسْبِيحِ وَالْقَوْلِ وَرَاءَ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد تسبیح اور دیگر کلمات پڑھنا

3184 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَّثَلَاثَةً وَّثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَّثَلَاثَةً وَّثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَةً وَّاحِدَةً

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نماز کے بعد تیں (تینتیس) مرتبہ اللہ اکبر' تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے۔

3185 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ اَصْحَابَكَ - لِاَصْحَابِهِ الْاَوَّلِينَ - سَبَقُونَا بِالْاَعْمَالِ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ تَصْنَعُونَهُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَاتِ، تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ قَالَ: ثُمَّ اَخْبَرَنَا عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلٌ قَالَ: فَجَاءَهُ الْمَسَاكِينُ فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، غَلَبَنَا اُولُو الدَّثْرِ عَلَى الْاَجْرِ، فَاْمُرْنَا بِعَمَلٍ نُدْرِكُ بِهِ اَعْمَالَهُمْ، فَاَخْبَرَهُمْ مِثْلَ مَا قَالَ عَطَاءٌ، فَلَمَّا بَلَغَ اَصْحَابُ الْاَمْوَالِ اَخَذُوا بِهِ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ الْمَسَاكِينُ جَاءُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: هِيَ الْفَضَائِلُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے

اللہ کے نبی! آپ کے اصحاب' اُنہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اوّلین اصحاب کے بارے میں یہ بات کہی' اعمال کے حوالے سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں؟ تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جسے تم فرض نمازوں کے بعد کر لو گے' تو تم اس کی وجہ سے اُن لوگوں تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے سبقت لے جا چکے ہیں اور اُن لوگوں سے آگے نکل جاؤ گے' جو تمہارے بعد والے ہیں۔ اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر' تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ پڑھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس موقع پر ایک صاحب نے ہمیں یہ بتایا کہ کچھ مساکین نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! صاحبانِ حیثیت اجر کے حوالے سے ہم پر غلبہ حاصل کر چکے ہیں' آپ ہمیں کسی ا[illegible] کرنے کی ہدایت کریں جس کے ذریعہ ہم اُن کے اعمال تک پہنچ جائیں!

اُس کے بعد اُس شخص نے اُن لوگوں کے سامنے وہی روایت بیان کی' جو عطاء نے بیان کی ہے' جب صاحبانِ مال کو [illegible] اس بارے میں اطلاع پہنچی' تو اُنہوں نے بھی اس وظیفہ کو اختیار کر لیا' جب غریب لوگوں نے یہ دیکھا تو وہ پھر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم [illegible] خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ فضائل ہیں۔

3186 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يُسَبِّحَ خَلْفَ الصَّلَاةِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَيَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَيُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ

✷✷ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرے۔

3187 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي عُمَرَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيُجَاهِدُونَ كَمَا نُجَاهِدُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ قَالَ: اَفَادُلُّكَ عَلٰى اَمْرٍ اِنْ فَعَلْتَهُ اَدْرَكْتَ مَنْ سَبَقَكَ، وَلَمْ يُدْرِكْكَ مَنْ بَعْدَكَ اِلَّا مَنْ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتَ، تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ

✷✷ حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مالدار لوگ دنیا اور آخرت دونوں کو لے گئے ہیں' وہ اُسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں' وہ اُسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم ادا کرتے ہیں' وہ اُسی طرح جہاد میں حصہ لیتے ہیں جس طرح ہم لیتے ہیں' لیکن وہ لوگ صدقہ و خیرات کر دیتے ہیں اور ہم صدقہ و خیرات نہیں کر پاتے۔ تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایک ایسے معاملہ کی طرف کروں کہ اگر تم اُس پر عمل کر لو گے تو تم اُس شخص تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے سبقت لے جا چکا ہے اور تمہارے بعد والا شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا' ماسوائے اُس شخص کے جو ویسا ہی عمل کرے' جو تم نے کیا ہے' تم ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

3188 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْاُجُوْرِ، يَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُنْفِقُونَ وَلَا نُنْفِقُ قَالَ: اَفَرَاَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَالُ الدُّنْيَا وُضِعَ بَعْضُهُ عَلٰى بَعْضٍ اَكَانَ بَالِغًا السَّمَاءَ؟ قَالُوْا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ اَصْلُهُ فِي الْاَرْضِ وَفَرْعُهُ فِي السَّمَاءِ؟ اَنْ تَقُوْلُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّ اَصْلَهُنَّ فِي الْاَرْضِ وَفَرْعَهُنَّ فِي السَّمَاءِ

✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ غریب مؤمنین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مالدار لوگ اجر لے گئے ہیں! وہ لوگ صدقہ وخیرات کر دیتے ہیں اور ہم صدقہ وخیرات نہیں کر سکتے' وہ لوگ خرچ کرتے ہیں اور ہم لوگ خرچ نہیں کر سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' اگر دنیا کے مال کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیا جائے تو کیا وہ آسمان تک پہنچ جائے گا؟ اُن لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کی بنیاد زمین میں ہے اور جس کی شاخ آسمان میں ہے! تم لوگ ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ' اللہ اکبر' سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھا کرو کیونکہ ان کی بنیاد زمین میں ہے اور ان کی شاخیں آسمان میں ہیں۔

3189 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالُوْا: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَاِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ وَسَبَّحَهُ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّ هٰكَذَا، وَعَدَّ بِاَصَابِعِهِ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِيْ صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ لَهُ: اذْكُرْ حَاجَةَ كَذَا وَحَاجَةَ كَذَا حَتّٰى يَنْصَرِفَ وَلَمْ يَذْكُرْ، وَيَاْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ،

3189-الجامع للترمذی، ابواب الدعوات عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، باب منه، حدیث:3416، سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب ما یقال بعد التسلیم، حدیث:922، السنن الصغری، کتاب السهو، عدد التسبیح بعد التسلیم، حدیث:1336، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الدعاء، ما یقال فی دبر الصلوات، حدیث:28670، السنن الکبرٰی للنسائی، العمل فی افتتاح الصلاة، عدد التسبیح بعد التسلیم، حدیث:1248، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، حدیث:3454، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه عنهما، حدیث:6751، مسند الحمیدی، احادیث عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه عنه، حدیث:567، مسند عبد بن حمید، مسند عبد اللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنه، حدیث:357

* حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دو معمولات ایسے ہیں جنہیں جو بھی مسلمان اختیار کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا' اور یہ دونوں آسان ہیں' لیکن ان دونوں پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں''۔

لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''کسی شخص کا ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمدللہ' دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' جو زبان پر پڑھنے کے حوالے سے روزانہ ایک سو پچاس کلمات ہوں گے' لیکن نامۂ اعمال میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے اور جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو وہ ایک سو مرتبہ اللہ اکبر' الحمدللہ اور سبحان اللہ پڑھ لے تو یہ زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو ہوں گے اور نامۂ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے' تو تم میں سے کون شخص ایسا ہے جو روزانہ دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انہیں یوں اپنی انگلیوں پر شمار کروا رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے باقاعدگی کے ساتھ کیوں نہیں ادا کرسکتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک شخص نماز ادا کررہا ہوتا ہے' شیطان اُس کے پاس آتا ہے اور اُس سے کہتا ہے: تم فلاں کام کو اور فلاں کام کو یاد کرو' یہاں تک کہ آدمی نماز ختم کرکے اُس کام کی طرف چلا جاتا ہے اور اُسے یہ پڑھنا یاد نہیں رہتا' اسی طرح آدمی جب سونے لگتا ہے' تو شیطان آدمی کے پاس آکے اُسے سلا دیتا ہے اور آدمی کو یہ پڑھنا یاد نہیں رہتا''۔

3190 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّهُنَّ

* حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو معمولات ایسے ہیں جنہیں جو شخص باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھے''۔

اُس کے بعد راوی نے ثوری کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں راوی کے یہ الفاظ نہیں ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں شمار کرواتے ہوئے دیکھا''۔

3191 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ اُمَّ سَلَمَةَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلَاةٍ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا وَعِلْمًا نَافِعًا

* موسیٰ بن ابوعائشہ ایک شخص کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے

بعد یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ رزق' مقبول عمل اور نافع علم کا سوال کرتا ہوں''۔

3192 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ، وَلَيْثٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ - قَالَ ابْنُ اَبِیْ حُسَيْنٍ فِیْ حَدِيْثِهِ: وَهُوَ ثَانِیْ رِجْلِهِ - قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَكُنَّ مَسْلَحَةً وَّحَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ، وَحِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ، وَلَمْ يَعْمَلْ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ اِلَّا اَنْ يُشْرِكَ بِاللّٰهِ

✿ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ہر نماز کے بعد (یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) پاؤں کو موڑ کر اور کوئی کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے' بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

آدمی یہ کلمات دس مرتبہ پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کلمہ کے عوض میں دس نیکیاں نوٹ فرماتا ہے اور اُس شخص کے دس گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اُس کے دس درجات کو بلند کر دیتا ہے اور اُس کے پڑھے ہوئے ہر ایک کلمہ کے عوض میں اُسے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے' جس کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہو اور یہ کلمات آدمی کے لیے شیطان سے بچاؤ اور حفاظت کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا' جو ان کو مغلوب کر دے' ماسوائے اس کے کہ آدمی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے۔

3193 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ - اَوْ قَالَ: فَاعِلُهُنَّ - مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ

✿ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(کسی چیز کے) بعد میں کیے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں' جنہیں پڑھنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان پر عمل کرنے والا شخص رسوائی کا شکار نہیں ہوگا' جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمد

للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے"۔

3194 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ هَلَّلَ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ مِائَةً، وَسَبَّحَ مِائَةً، وَحَمِدَ مِائَةً، وَكَبَّرَ مِائَةً، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص فرض نماز کے بعد ایک سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ ایک سو مرتبہ الحمدللہ اور ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے' اُس شخص کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں۔

3195 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَنْ قَالَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوبَهُ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

❊❊ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ہر نماز کے بعد یہ پڑھتا ہے:

"میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' وہ زندہ ہے' بذاتِ خود قائم ہے اور میں اُس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔

جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کی بخشش کر دیتا ہے' اگر چہ وہ شخص جہاد سے فرار ہوا ہو۔

3196 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفَى فَلْيَقُلْ عِنْدَ فُرُوغِهِ مِنْ صَلَاتِهِ: (سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الصافات: **181**)

❊❊ اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اُس شخص کو مکمل طور پر ماپ کر (بھرپور قسم کا) اجر وثواب دیا جائے' جو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھ لے:

"تمہارا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے' جو غلبے والا پروردگار ہے اور ہر اُس چیز سے پاک ہے' جو لوگ اس کی صفت بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کو پروردگار ہے"۔

3197 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

❊❊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر لیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے' سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہوتی ہے' اے جلال اور اکرام والے! تو برکت والا ہے"۔

3198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، كَانَ يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ

صَلَاتِهِ: بِحَمْدِ رَبِّي انْصَرَفْتُ، وَبِذُنُوبِي اعْتَرَفْتُ، اَعُوذُ بِرَبِّي مِنْ شَرِّ مَا اقْتَرَفْتُ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ قَلِّبْ قَلْبِي عَلٰى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى

✸✸ لیث بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ میں نماز کو ختم کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اُس چیز کے شر سے جو میں نے کیا ہے' اے دلوں کے پھیرنے والی ذات! تُو میرے دل کو اُس چیز کی طرف پھیر دے' جسے تُو پسند کرتا ہو اور جس سے تُو راضی ہو''۔

3199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا شَغَلَ الْعَبْدَ ثَنَاؤُهُ عَلَيَّ مِنْ مُسَاءَ لَتِهِ اِيَّايَ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِينَ

✸✸ مالک بن حارث بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب کوئی شخص میری تعریف بیان کرتے ہوئے مصروف رہے اور مجھ سے کچھ مانگ نہ پائے' تو میں اُس شخص کو اُس سے زیادہ عطا کرتا ہوں' جو میں مانگنے والوں کو عطا کرتا ہوں''۔

3200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ فَوْقَ كُلِّ عَمَلٍ اِلَّا مَنْ زَادَ

✸✸ سیدہ اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُس کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص سو مرتبہ ان کلمات کو پڑھ لے' تو وہ ایسا عمل لے کے آئے گا' جو ہر عمل سے فائق ہوگا' ماسوائے اُس شخص کے' جس نے انہیں زیادہ مرتبہ پڑھا ہو۔

3201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِعَدَدِ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ فِي الصَّلَاةِ بِمَا جَاءَ فِيهِ الْاَحَادِيثُ

✸✸ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں تکبیر یا تسبیح کی تعداد میں کوئی حرج نہیں ہے' جیسا کہ احادیث میں منقول ہے۔

بَابُ جُلُوسِ الرَّجُلِ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: آدمی کا نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا

3202 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ

يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ قَعَدَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✱✱ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے۔

3203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلُ يَجْلِسُ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمِ الَّذِيْ يَاْتِي الْفَرَائِضَ؟ قَالَ: بَلِ الَّذِيْ يَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِهٖ اَحَبُّ اِلَيَّ

✱✱ سفیان ثوری عثمان بتی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے وہ آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو فرائض کی ادائیگی کے لیے چلا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ جو شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے وہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

3204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الَّذِيْ ذَكَرْتَ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ وَرَاءَ الْمَكْتُوبَةِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ نَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ لَا تَقُوْمَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ تَسْبِيحِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَى الْمَرْءِ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ قَالَ: وَاِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ دُبُرِ الْمَكْتُوبَةِ، قُلْتُ: اَتَسْتَحِبُّ اَنْ لَا تَتَكَلَّمَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ، وَلٰكِنْ مَا يَدَعُوْنَنَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: آپ نے فرض نماز کے بعد سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنے کے بارے میں جو تعداد ذکر کی ہے اسی پر اکتفاء کرنا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا ہم اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں)۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ کے نزدیک یہ چیز زیادہ پسندیدہ ہے جب تک آپ اپنی تسبیح پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے اُس وقت تک نہ اُٹھیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیوں؟ اُنہوں نے فرمایا: کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں: فرشتے اُس وقت تک آدمی کے لیے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اپنی نماز کی جگہ سے کھڑا نہیں ہوتا جہاں اُس نے نماز ادا کی ہے یا جب تک وہ (وہاں بیٹھے رہتے ہوئے) بے وضو نہیں ہوتا۔ عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے یہ ہر فرض نماز کے بعد ہونا چاہیے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں اُن کلمات کو پڑھنے سے فارغ ہونے سے پہلے آپ کسی کے ساتھ کلام نہ کریں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! لیکن لوگ ہمیں چھوڑتے نہیں ہیں۔

3205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: اَبَلَغَكَ عَمَّنْ مَضٰى فِي الْجُلُوْسِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَرَاَيْتُكَ تَجْلِسُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَذْكُرُ اللّٰهَ قُلْتُ: اَفَلَا تَفْرُغُ مِنْ حَاجَتِكَ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ، فَاِذَا سَلَّمْتَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا الْقِيَامُ؟ قَالَ: بَلْ اُسَلِّمُ فَاَسْتَرِيْحُ، ثُمَّ اَفْرُغُ لِتَهْلِيْلِ اللّٰهِ، وَتَسْبِيْحِهٖ، وَحَمْدِهٖ، وَذِكْرِهٖ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں اُن کے حوالے سے آپ تک کوئی روایت پہنچی ہے جو سلام پھیرنے کے بعد کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بارے میں ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: لیکن میں نے تو آپ کو دیکھا ہے' آپ بیٹھے رہتے ہیں! اُنہوں نے کہا: سبحان اللہ! (اس میں کون سی غلط بات ہے) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ سلام پھیرنے سے پہلے اپنی ضرورت سے فارغ نہیں ہو جاتے (یعنی سلام پھیرنے سے پہلے ذکر اذکار کر نہیں لیتے ہیں) جب آپ سلام پھیر دیں تو صرف کھڑے ہونے کا کام باقی رہ جاتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میں سلام پھیرنے کے بعد راحت حاصل کرتا ہوں' پھر میں اللہ تعالیٰ کی معبودیت' اُس کی پاکی' اُس کے حمد اور اُس کے ذکر کے لیے فارغ ہو جاتا ہوں۔

بَابُ كَيْفَ يَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنْ مُصَلَّاهُ؟

باب: آدمی نماز کی جگہ سے کیسے اُٹھے گا؟

3206 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ عَلٰى اَيِّ جَانِبَيْكَ انْصَرَفْتَ

٭٭ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا خواہ تم کسی بھی سمت سے اُٹھ جاؤ۔

3207 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ، وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ، وَكَانَ يُمْسِكُ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دائیں طرف سے اور کبھی بائیں طرف سے اُٹھ جایا کرتے تھے' آپ نماز کے دوران دائیں (ہاتھ) کو بائیں پر رکھتے تھے۔

3208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْئًا، لَا يَرٰى اِلَّا اَنَّ عَلَيْهِ حَقًّا اَنْ يَنْصَرِفَ عَنْ يَمِينِهِ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ

٭٭ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنی ذات کی طرف سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے' یعنی وہ یہ نہ سمجھتا ہو کہ اُس پر یہ لازم ہے' وہ (نماز ادا کرنے کے بعد) صرف دائیں طرف سے ہی اُٹھ سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تر بائیں طرف سے اُٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

3209 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَانْصَرِفْ حَيْثُ كَانَتْ حَاجَتُكَ يَمِيْنًا اَوْ شِمَالًا، وَلَا تَسْتَدِرِ اسْتِدَارَةَ الْحِمَارِ

✵✵ ابواحوص بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: جب امام سلام پھیر دے تو تم اُس طرف سے اُٹھ جاؤ جس طرف تمہیں کام ہے خواہ وہ دائیں طرف ہو یا بائیں طرف ہو اور تم یوں نہ گھومو جس طرح گدھا گھومتا ہے۔

3210 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانَتْ حَاجَتُهُ عَنْ يَّسَارِهٖ انْصَرَفَ عَنْ يَّسَارِهٖ، وَاِذَا كَانَتْ حَاجَتُهُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ انْصَرَفَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب بائیں طرف کام ہوتا تھا' تو وہ بائیں طرف سے اُٹھ جاتے تھے اور جب دائیں طرف کام ہوتا تھا' تو وہ دائیں طرف سے اُٹھ جاتے ہیں۔

3211 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُبَالِي عَلٰى اَيِّ ذٰلِكَ انْصَرَفَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ: وَذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ وہ کس طرف سے اُٹھے ہیں' دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے اس بارے میں سوال کیا تھا (تو نافع نے مجھے یہ بتایا تھا)۔

3212 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ: صَلَّيْتُ فَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا، فَانْقَلَبْتُ عَنْ شِمَالِي فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ قَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَنْفَتِلَ عَنْ يَمِيْنِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَاَيْتُكَ فَانْثَنَيْتُ اِلَيْكَ قَالَ: قَدْ اَصَبْتَ، اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ: لَا تَنْفَتِلْ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِكَ

✵✵ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: میں نے نماز ادا کی تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیٹھے ہوئے دیکھا' میں اپنے بائیں طرف سے اُٹھ کر اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم دائیں طرف سے کیوں نہیں اُٹھے؟ میں نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا تو میں آپ کی طرف اُٹھ کر آ گیا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے! اصل مسئلہ یہ ہے' کچھ لوگ اس بات کے قائل ہیں' آدمی صرف دائیں طرف سے ہی اُٹھ سکتا ہے۔

3213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ اَعَلٰى يَمِيْنِهٖ انْصَرَفَ اَوْ عَلٰى شِمَالِهٖ قُلْتُ: اَيُّهُمَا يُسْتَحَبُّ؟ قَالَ: سَوَاءٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کو کوئی نقصان نہیں ہوگا خواہ وہ دائیں طرف سے اُٹھے یا بائیں طرف سے اُٹھے۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں میں مستحب کون سا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: دونوں ہی برابر ہیں۔

بَابُ مُكْثِ الْاِمَامِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ

باب: امام کا سلام پھیرنے کے بعد ٹھہرنا

3214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَجَابِرٍ، وَاَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوْقٍ،

اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ سَاعَتَئِذٍ كَاَنَّمَا كَانَ جَالِسًا عَلَى الرَّضْفِ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے تو وہ اُسی وقت کھڑے ہوجاتے تھے' یوں جیسے وہ انگاروں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

3215 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا سَلَّمَ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَنْهَضَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تھے تو یوں لگتا تھا' جیسے وہ انگاروں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ وہ (فوراً ہی) کھڑے ہوجاتے تھے۔

3216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ انْصَرَفَ؟ قَالَ: كَانَ الْاِمَامُ اِذَا سَلَّمَ انْكَفَتَ وَانْكَفَتْنَا مَعَهٗ،

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: جب امام سلام پھیر دے گا تو کیا وہ فوراً اُٹھ جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: امام جب سلام پھیرتا ہے' تو وہ منہ پھیر لیتا (یا اٹھ جاتا تھا) اور اُس کے ساتھ ہم بھی یہ کرتے تھے۔

3217 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ

✵✵ یہی روایت ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے۔

3218 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيَقُمْ، وَاِلَّا فَلْيَنْحَرِفْ عَنْ مَجْلِسِهٖ قُلْتُ: فَيُجْزِيْهِ اَنْ يَّنْحَرِفَ عَنْ مَجْلِسِهٖ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ؟ قَالَ: الْاِنْحِرَافُ اَنْ يُّغَرِّبَ اَوْ يُشَرِّقَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام سلام پھیر دے تو اُسے اُٹھ جانا چاہیے' ورنہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا چاہیے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اُس کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور قبلہ کی طرف رُخ رکھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: انحراف کا مطلب یہ ہے' وہ اپنا منہ مغرب یا مشرق کی طرف رکھے' ایک ہی (مخصوص) طرف نہ رکھے۔

3219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: صَلّٰى مُجَاهِدٌ خَلْفَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَلَمَّا اَنْ سَلَّمَ انْحَرَفَ، فَقَالَ: لَيْسَتْ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَقْعُدَ حَتّٰى تَقُوْمَ، ثُمَّ تَقْعُدُ بَعْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✵✵ لیث بیان کرتے ہیں: مجاہد نے ابراہیم نخعی کے پیچھے نماز ادا کی' جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو اُنہوں نے اپنا رُخ موڑ لیا تو مجاہد نے کہا: یہ سنت نہیں ہے' تم بیٹھے رہو یہاں تک کہ کھڑے ہو جاؤ' پھر اُس کے بعد اگر تم چاہو تو بیٹھے رہ سکتے ہو۔

3220 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: لَيْسَتْ مِنَ السُّنَّةِ

اَنْ يَّقْعُدَ حَتّٰى يَقُوْمَ، فَلَمَّا تَنَامُ قَامَ ثُمَّ جَلَسَ - يَعْنِي - يُشَرِّقُ اَوْ يُغَرِّبُ، فَقَمَّا اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَلَا

✸✸ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: یہ چیز سنت نہیں ہے آدمی بیٹھا رہے بلکہ اُسے کھڑے ہو جانا چاہیے جب وہ امام نماز پوری کر لے تو کھڑا ہو جائے اُس کے بعد بیٹھ جائے یعنی مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کر کے بیٹھے جہاں تک قبلہ رُخ بیٹھنے کا تعلق ہے تو یہ نہیں ہوگا۔

3221 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ عَنْ مَجْلِسِهِ، اَوِ انْحَرَفَ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تھے تو اپنی جگہ سے کھڑے ہو جاتے تھے یا مشرق یا مغرب کی طرف تھوڑا سا منہ موڑ کر بیٹھ جاتے تھے۔

3222 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا كُنْتَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا تَرْكَعْ حَتّٰى يَرْكَعَ، وَلَا تَسْجُدْ حَتّٰى يَسْجُدَ، وَلَا تَرْفَعْ رَاْسَكَ قَبْلَهُ، فَاِذَا فَرَغَ الْاِمَامُ وَلَمْ يَقُمْ وَلَمْ يَنْحَرِفْ، وَكَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاذْهَبْ، وَدَعْهُ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم امام کے پیچھے ہو تو اُس وقت تک رکوع میں نہ جاؤ جب تک وہ رکوع میں نہیں جاتا اور اُس وقت تک سجدہ میں نہ جاؤ جب تک وہ سجدہ نہیں کرتا اور اُس سے پہلے تم اپنا سر نہ اُٹھاؤ جب امام فارغ ہو جائے اور کھڑا نہ ہو اور منہ موڑ کر بھی نہ بیٹھے اور تمہیں کوئی کام درپیش ہو تو تم چلے جاؤ اور امام کو چھوڑ دو کیونکہ تمہاری نماز پوری ہو چکی ہے۔

3223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيهِ رَجُلٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالُوْا: وَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَقُوْمَ الْاِمَامُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ وَلَا يَنْصَرِفُ

✸✸ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: مجھے ایک شخص نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ لوگ یہ کہتے ہیں: آدمی اُس وقت تک نہیں اُٹھ سکتا جب تک امام کھڑا نہیں ہوتا۔ زہری فرماتے ہیں: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے اُس کی پیروی کی جائے اس لیے آدمی (امام سے پہلے) نہیں اُٹھے گا۔

3224 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ، اَنَّ الْمُغِيْرَةَ كَتَبَ اِلَى مُعَاوِيَةَ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ اِلَيْهِ وَرَّادٌ - اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. قَالَ وَرَّادٌ: ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَيُعَلِّمُهُمْ، قُلْتُ: فَمَا الْجَدُّ؟ قَالَ: كَثْرَةُ الْمَالِ

✸✸ ورّاد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو

خط میں لکھا' ورّاد نے یہ خط تحریر کیا تھا' اُس میں اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! جسے تُو عطا کر دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تُو نہ دے اُسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلہ میں صاحبِ حیثیت شخص کی حیثیت اُسے فائدہ نہیں دیتی''۔

ورّاد بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد میں ایک وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُنہیں منبر پر لوگوں کو یہ ہدایت دیتے ہوئے سنا کہ وہ یہ کلمات پڑھا کریں' اُنہوں نے لوگوں کو ان کلمات کی تعلیم دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: روایت کے لفظ الجد سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مال کا زیادہ ہونا۔

3225 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ، مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابو معبد نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں فرض نماز کے بعد جب لوگ اُٹھتے تھے تو بلند آواز میں ذکر کیا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب میں یہ ذکر سنتا تھا' تو مجھے پتا چل جاتا تھا' اب لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے ہیں۔

3226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: اِنَّ عُبَيْدَةَ لَآخِذٌ بِيَدِیْ اِذْ سَمِعَ صَوْتَ الْمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بَعْدَمَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ عُبَيْدَةُ: مَا لَهٗ قَاتَلَهُ اللّٰهُ نَعَّارٌ بِالْبِدَعِ

✻✻ ابو بختری بیان کرتے ہیں: عبیدہ نے میرا ہاتھ پکڑا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُنہوں نے مصعب بن زبیر کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر! اُنہوں نے نماز کا سلام پھیرنے کے بعد' قبلہ کی طرف رُخ رکھتے ہوئے ہی یہ کلمات پڑھے تھے۔ تو عبیدہ نے کہا: اسے کیا ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے! یہ چیخ کر بدعت (کا طریقہ تعلیم دے رہا ہے)۔

3227 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ مَكَثَ قَلِيْلًا، وَكَانَ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ،

✻✻ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تھے' تو کچھ دیر ٹھہرے رہتے تھے' لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ایسا اس لیے ہوتا ہے تاکہ مردوں سے پہلے خواتین اُٹھ جائیں۔

3228 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بَلَغَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ، كَانَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ - وَاَقُوْلُ اَنَا: التَّسْلِيمُ الْإِنْصِرَافُ - قَدْرَ مَا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْهِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: امام سلام پھیرنے کے بعد کچھ دیر بیٹھا رہے گا جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ سلام پھیرنے کا مطلب ہے' نماز ختم ہوگئی ہے اور امام اتنی دیر بیٹھا رہے گا' جتنی دیر میں کوئی جوتے پہن لیتا ہے۔

3230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَتَكَلَّمُ الْإِمَامُ اِذَا جَلَسَ، فَاِذَا تَكَلَّمَ وَلَمْ يَقُمْ مَعَهُ اِنْ شَاءَ قُلْتُ: يَتْرُكُ كَلَامَهُ بِمَنْزِلَةِ كَلَامِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب امام بیٹھا ہوا ہوگا' تو کوئی کلام کرے گا' اور جب وہ کلام کرلے گا' تو پھر اگر وہ چاہے' تو کلام کرنے کے ساتھ کھڑا نہ ہو' میں نے دریافت کیا: کیا اُس کا کلام کو ترک کرنا اُس کے کلام کرنے کے حکم میں ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3231 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ سَاعَةَ يُسَلِّمُ يَقُومُ ثُمَّ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِىْ بَكْرٍ، فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ وَثَبَ، فَكَاَنَّمَا يَقُومُ عَنْ رَضْفَةٍ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی' آپ نے جیسے ہی سلام پھیرا تو فوراً ہی کھڑے ہوگئے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو اُنہوں نے جیسے ہی سلام پھیرا تو وہ فوراً ہی کھڑے ہوگئے یوں جیسے وہ انگارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

3232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا تَشَهَّدَ الرَّجُلُ وَخَافَ اَنْ يُحْدِثَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ، فَلْيُسَلِّمْ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

٭٭ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص تشہد میں بیٹھا ہوا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہوجائے گا' اور پھر وہ سلام پھیر دے تو اُس کی نماز مکمل ہوگئی۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِى الدُّعَاءِ

باب: دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

3233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ - فَاَشَارَ لِىْ عَمْرٌو فَنَصَبَ يَدَيْهِ - جِدًّا فِى السَّمَاءِ، فَجَالَتِ

النَّاقَةُ فَاَمْسَكَهَا بِاِحْدَى يَدَيْهِ، وَالْاُخْرَى قَائِمَةٌ فِي السَّمَاءِ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک قوم کے خلاف دعائے ضرر کی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) عمرو بن دینار نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کر کے مجھے دکھایا۔ (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ انتہائی بلند کر لیے' آپ کی اونٹنی چلنے لگی' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ہاتھ کے ذریعہ اُسے (یعنی اُس کی لگام) کو پکڑ کے رکھا اور دوسرا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا رہنے دیا۔

3234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا مانگتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے تک بلند کرتے تھے اور پھر اُن دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

3235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَرُبَّمَا رَاَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ وَاَنَا اَفْعَلُهُ

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات معمر کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

3236 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَالزِّمَامُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ، فَسَقَطَ الزِّمَامُ، فَاَهْوَى لِيَاْخُذَهُ، وَقَالَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ فَرَفَعَهَا وَذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا مانگ رہے تھے لگام آپ کی انگلیوں کے درمیان تھی' وہ آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تو آپ اُسے پکڑنے کے لیے جھکے' آپ نے انگوٹھے کے ساتھ والی (شہادت کی) انگلی کو اُٹھائے رکھا۔ ابن جریج نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3237 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ هَكَذَا، وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ

✽✽ حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں یوں کیا کرتے تھے' اُنہوں نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے دکھایا۔

3238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ، فَدَعَا بِهِمَا، وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ، بَاسِطُهَا عَلَيْهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے دوران بیٹھتے تھے' تو اپنے دونوں ہاتھ

دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے اور آپ اپنے دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اُٹھاتے تھے اور اُس کے ذریعہ دعا مانگتے تھے (یعنی اشارہ کرتے تھے) آپ کا بایاں ہاتھ گھٹنے پر ہوتا ہے' جسے آپ نے اُس پر پھیلایا ہوا ہوتا تھا۔

3239 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: رَآنِیْ عُمَرُ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِی، وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرَى

✱✱ مسلم بن ابومریم ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا' جب اُنہوں نے نماز ختم کی' تو مجھے ایسا کرنے سے منع کیا اور بولے: تم اُس طرح کرو' جس طرح نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے' جب آپ نماز میں بیٹھتے تھے' تو اپنی دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے' اپنی انگلیوں کو بند کر لیتے تھے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ اشارہ کیا کرتے تھے' آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں زانو پر رکھتے تھے۔

3240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اِنْسَانًا اِلٰى جَنْبِهِ - وَهُمَا مَعَ الْقَاضِي - اِذَا دَعَا الْقَاضِي رَفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ، فَغَمَزَهُ ابْنُ عُمَرَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ بِاِصْبَعٍ فِي الْاَرْضِ، ثُمَّ دَعَا الْقَاضِي اُخْرٰى، فَنَسِيَ الرَّجُلُ وَرَفَعَ اَيْضًا يَدَهُ، فَغَمَزَهُ ابْنُ عُمَرَ فَاَشَارَ لَهُ كَذٰلِكَ

✱✱ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں موجود تھا' یہ دونوں حضرات اُس وقت قاضی کے ساتھ تھے۔ قاضی نے جب ایک شخص کو بلایا تو اُس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اشارہ کیا کہ وہ زمین کی طرف انگلی کر کے اشارہ کرے' جب قاضی نے اُسے دوسری مرتبہ بلایا تو وہ شخص یہ بات بھول گیا' اُس نے پھر ہاتھ بلند کر دیئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اشارہ کر کے سمجھایا کہ اس طرح کرو۔

3241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا يُشِيرُ بِاِصْبَعَيْهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَاحِدٌ، فَاَشِرْ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ اِذَا اَشَرْتَ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دو انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایک معبود ہے' تو تم جب اشارہ کرو' تو ایک انگلی کے ذریعہ اشارہ کرو۔

3242 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ اِذَا دَعَا لَا يُحَرِّكُهَا، وَتَحَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرَى، وَذٰلِكَ مَثْنًى

✱✱ عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا کرتے ہوئے ایک انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے

آپ اُسے حرکت نہیں دیتے تھے اور نبی اکرم ﷺ اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ٹانگ پر رکھتے تھے جسے آپ نے بچھایا ہوا ہوتا تھا۔

3243 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا رَاَتِ امْرَاَةً تَدْعُو وَهِيَ رَافِعَةٌ اِصْبَعَهَا الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَيْنِ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ اِلٰهٌ وَاحِدٌ، تَنْهَاهَا عَنْ ذٰلِكَ

٭٭ قتادہ ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک خاتون کو دعا مانگتے ہوئے دیکھا' اُس خاتون نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلیوں کو اُٹھایا ہوا تھا (یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے ذریعے اشارہ کررہی تھی) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک معبود ہے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس عورت کو ایسا کرنے سے منع کردیا۔

3244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ التَّمِيمِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ تَحْرِيكِ الرَّجُلِ اِصْبَعَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ذٰلِكَ الْاِخْلَاصُ

٭٭ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کے دوران آدمی کے انگلی کو حرکت دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اخلاص (یعنی اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اعتراف کرنا) ہے۔

3245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: تَحْرِيكُ الرَّجُلِ اِصْبَعَهُ فِي الصَّلَاةِ مَقْمَعَةٌ لِلشَّيْطَانِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: نماز کے دوران آدمی کا انگلی کو حرکت دینا' شیطان کو تباہ کرنے کا ذریعہ ہے۔

3246 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ تَاْخِيرُ السُّحُورِ، وَتَبْكِيرُ الْاِفْطَارِ، وَاِشَارَةُ الرَّجُلِ بِاِصْبَعِهِ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جز سحری کو تاخیر سے کرنا' افطاری جلدی کرنا اور نماز کے دوران (تشہد میں) آدمی کا انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا ہے''۔

3247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا - وَبَسَطَ يَدَيْهِ وَظُهُورُهُمَا اِلٰى وَجْهِهِ - وَالدُّعَاءُ هٰكَذَا - وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى لِحْيَتِهِ - وَالْاِخْلَاصُ هٰكَذَا، يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابتہال اس طرح ہوگا: انہوں نے دونوں ہاتھ پھیلائے جبکہ ان کی ہتھیلیاں ان کے چہرے کی طرف تھیں' اور دعا اس طرح ہوگی: انہوں نے دونوں ہاتھ اپنی داڑھی تک بلند کیے اور اخلاص اس طرح ہوگا: انہوں نے ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

ابن جریج نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کی ہے۔

3248 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يَدْعُو حَتّٰى اِنِّي لَاَسْاَمُ لَهُ مِمَّا يَرْفَعُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَذِّبْنِي بِشَتْمِ رَجُلٍ شَتَمْتُهُ اَوْ آذَيْتُهُ

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے بعض اوقات اپنے ہاتھ اتنے بلند کر لیتے تھے کہ آپ کے ہاتھ زیادہ بلند کرنے پر (مشقت کا شکار ہونے پر) مجھے آپ پر ترس آ جاتا (آپ یہ دعا کرتے تھے:)

''اے اللہ! میں بھی ایک انسان ہوں' تو مجھے کسی شخص کو برا کہنے یا کسی شخص کو اذیت پہنچانے کی وجہ سے عذاب نہ دینا''۔

3249 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْاَعْرَابِ كَانُوا اَسْلَمُوا، وَكَانَتِ الْاَحْزَابُ خَرَّبَتْ بِلَادَهُمْ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لَهُمْ بَاسِطًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ اَعْرَابِيٌّ: اُمْدُدْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي قَالَ: فَمَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِي السَّمَاءِ

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ دیہاتیوں کے پاس سے ہوا' جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور جنگوں کی وجہ سے ان کے علاقے خراب ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کرنے کے لیے اپنے ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے پھیلائے تو ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ اور پھیلائیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کے سامنے کی طرف انہیں اور پھیلا دیا۔ آپ نے ان ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند نہیں کیا۔

3250 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ، ثُمَّ يَسْتَحْيِي اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا حَتّٰى يَجْعَلَ فِيهِمَا خَيْرًا

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تمہارا پروردگار زندہ ہے اور کرم کرنے والا ہے' وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ کوئی بندہ جب اس کے سامنے دونوں ہاتھ پھیلائے تو وہ انہیں نامراد واپس کر دے' وہ اُن (ہاتھوں) میں بھلائی ڈال دیتا ہے۔

3251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: ثَلَاثٌ مِمَّا اَحْدَثَ النَّاسُ اخْتِصَارُ السُّجُودِ، وَرَفْعُ الْاَيْدِي، وَرَفْعُ الصَّوْتِ عِنْدَ الدُّعَاءِ

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: تین چیزیں لوگوں نے بعد میں ایجاد کی ہیں: سجدے مختصر کرنا' دعا کرتے ہوئے ہاتھ بلند کرنا' اور آواز بلند کرنا۔

3252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَآهُمْ رَافِعِينَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَا لَهُمْ رَافِعِينَ اَيْدِيَهُمْ كَاَنَّهُمْ اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ،

٭٭ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے لوگوں کو نمازوں کے دوران ہاتھ بلند کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ نماز میں پُرسکون رہو۔

3253 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى قَوْمًا رَافِعِينَ اَيْدِيَهُمْ فَوْقَ رُءُوسِهِمْ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ،

٭٭ اُعمش بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے دوران اپنے ہاتھ اپنے سروں سے بلند کیے ہوئے دیکھا (اس کے بعد انہوں نے ثوری کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے)۔

3254 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

٭٭ اس کی مانند روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَدْعُو بِاِصْبَعَيْهِ، فَقَبَضَ اَحَدَهُمَا وَقَالَ: اَحِّدْ اَحِّدْ يَعْنِي: اللّٰهُ وَاحِدٌ

٭٭ محمد بن عجلان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا' جو دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کے ذریعے کرو ایک کے ذریعے کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی: اللہ تعالیٰ ایک ہے۔

بَابُ مَسْحِ الرَّجُلِ وَجْهَهُ بِيَدِهِ اِذَا دَعَا

آدمی کا دعا کرنے کے بعد اپنا ہاتھ چہرے پر پھیر لینا

3256 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَبْسُطُ يَدَيْهِ مَعَ الْعَاصِ وَذَكَرُوا اَنَّ مَنْ مَضَى كَانُوا يَدْعُونَ، ثُمَّ يَرُدُّونَ اَيْدِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ لِيَرُدُّوا الدُّعَاءَ وَالْبَرَكَةَ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: رَاَيْتُ اَنَا مَعْمَرًا يَدْعُو بِيَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ، ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عاص کے ہمراہ دونوں ہاتھ پھیلائے اور ان حضرات نے یہ بات ذکر کی کہ پہلے لوگ جب دعا کرتے تھے تو اپنے ہاتھ اپنے چہروں پر پھیر لیتے تھے' تاکہ دعا اور برکت ان کی طرف لوٹ آئے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو اپنے سینے تک دونوں ہاتھ بلند کر کے دُعا کرتے ہوئے دیکھا ہے' پھر وہ دونوں

ہاتھ واپس لائے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا۔

بَابُ رَفْعِ الرَّجُلِ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ

آدمی کا (نماز کے دوران) اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا

3257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ.

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے' کہیں وہ اُچک نہ لی جائے''۔

3258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے انہیں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اسی کی مانند حدیث بیان کی ہے۔

3259 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى اشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَيُخْطَفَنَّ اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ نماز کے دوران نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا لیتے ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں سختی سے بات کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''یا تو وہ لوگ اس سے باز آ جائیں گے' یا پھر اللہ تعالیٰ ان کی بینائی ختم کر دے گا''۔

3260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْنَا لَهُ: اَيْنَ مُنْتَهَى الْبَصَرِ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اِنْ حَيْثُ يَسْجُدُ فَحَسَنٌ

✵✵ ابوقلابہ' مسلم بن یسار کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ہم نے اُن سے دریافت کیا: نماز کے دوران نگاہ کہاں رکھی جائے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر یہ اُس جگہ رکھی جائے جہاں آدمی سجدہ کرتا ہے' تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

3261 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَاُمِرَ بِالْخُشُوعِ، فَرَفَعَ بَصَرَهُ نَحْوَ مَسْجِدِهِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پہلے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا لیتے تھے' آپ کو خشوع اختیار کرنے کا حکم

دیا گیا تو آپ اپنی نگاہ سجدہ کے مقام کی طرف رکھتے تھے۔

3262 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يُصَلِّي حَتَّى اَنْزَلَ اللّٰهُ: (الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ) (المؤمنون: 2)- اَوْ غَيْرَهَا، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ فَلَا اَدْرِي مَا هِيَ - فَضَرَبَ بِرَاْسِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ: (خَاشِعُوْنَ) (المؤمنون: 2) قَالَ: السُّكُوْنُ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پہلے نماز ادا کرنے کے دوران اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھا لیتے تھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں''۔

راوی کہتے ہیں: یہ آیت تھی' یا شاید کوئی اور آیت تھی' اگر یہ نہیں تھی تو پھر مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سی آیت تھی؟ اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کو نیچے رکھنا شروع کیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''خاشعون'' کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' اس سے مراد نماز میں سکون اختیار کرنا ہے۔ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے مجاہد سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا

3263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ: (الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ) (المؤمنون: 2) قَالَ: لَا تَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِكَ، وَاَنْ تَلِيْنَ كَتِفُكَ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ

٭٭ ابوسنان شیبانی ایک شخص کے حوالے سے اُن سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں''۔

انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے' تم نماز کے دوران اِدھر اُدھر نہ دیکھو اور تم مسلمان شخص کے لیے اپنے کندھے نرم رکھو۔

3264 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يُبْصِرْ كَذَا وَكَذَا يُؤْمَرُ اَنْ يُغْمِضَ عَيْنَيْهِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جو شخص اِدھر اُدھر دیکھنے سے باز نہیں آتا' اُسے یہ ہدایت کی جائے گی کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کے رکھے۔

3265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا الْتَفَتَ فِي صَلَاتِهِ قَالَ اللّٰهُ: اَنَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَيْهِ، فَاِنْ فَعَلَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاِنْ فَعَلَ الثَّالِثَةَ اَعْرَضَ عَنْهُ قَالَ مَعْمَرٌ:

وَسَمِعْتُ اَبَانَ يَذْكُرُ نَحْوَهُ

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: جب آدمی نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہارے لیے اُس سے زیادہ بہتر ہوں جس کی طرف تم دیکھ رہے ہو! اگر انسان دوسری مرتبہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر اس کی مانند ارشاد فرماتا ہے جب آدمی تیسری مرتبہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اعراض فرماتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابان کو بھی اس کی مانند ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

3266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُبْصِرُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِي فِي الصَّلَاةِ، هَلْ يَقْطَعُ الْاِلْتِفَاتُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَسْجُدُ سَجْدَتَي السَّهْوِ؟ قَالَ: ـ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نماز کے دوران دائیں یا بائیں طرف دیکھ لیتا ہوں تو کیا یہ اِدھر اُدھر دیکھنا نماز کو منقطع کردے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا میں سجدۂ سہو کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: (یہاں اصل متن میں اُن کا جواب مذکور نہیں ہے)

3267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُبْصِرُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِي فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تُقِيمَ صَفًّا، اَوْ تَطْمَحَ بِبَصَرِكَ اَمَامَكَ، وَجَاهِدْ اَنْ لَا تَحْفَظَهُ، وَلَا تَطْمَحْ بِهِ هَاهُنَا وَلَا هَاهُنَا، اِنَّمَا الصَّلَاةُ تَخَشُّعٌ وَخُشُوْعٌ لِلّٰهِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نماز کے دوران اپنے دائیں یا بائیں طرف دیکھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تم صف درست کرنا چاہتے ہو یا اپنی نگاہ امام پر مرکوز رکھتے ہو (تو حکم مختلف ہے) تم اس بارے میں بھرپور کوشش کرو کہ تم اس کا خیال رکھو اور تم اِدھر اُدھر نہ دیکھو کیونکہ نماز خشوع اختیار کرنے کا نام ہے اور یہ خشوع اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے۔

3268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْمَرْاَةُ يَبْكِي ابْنُهَا وَهِيَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ اَتَتَوَرَّكُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَسَنًا فِي الصَّلَاةِ، فَحَمَلَهُ قَائِمًا حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ، قُلْتُ: فِي الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کا بچہ رونے لگتا ہے اور وہ عورت اُس وقت فرض نماز ادا کررہی ہے تو کیا وہ عورت اُسے گود میں اُٹھالے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو نماز کے دوران پکڑ کر گود میں اُٹھالیا تھا' اُس وقت جب آپ قیام کی حالت میں تھے' جب آپ سجدہ میں گئے تو آپ نے اُنہیں (زمین پر کھڑا کردیا) میں نے دریافت کیا: کیا فرض نماز میں ایسا ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

3269 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى قَالَ: اَخْبَرَنِيْ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ: اَبُو عَلِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَمٰى

بِبَصَرِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّثْنِيَ عُنُقَهٗ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو آپ نگاہ کے ذریعہ دائیں طرف یا بائیں طرف دیکھ لیتے تھے آپ اپنی گردن موڑ کر نہیں دیکھتے تھے۔

3270 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَلْتَفِتْ. اِنَّهٗ يُنَاجِي رَبَّهٗ، اِنَّ رَبَّهٗ اَمَامَهٗ، وَاِنَّهٗ يُنَاجِيهِ قَالَ: وَبَلَغَنَا اَنَّ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ، اِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ؟ اَنَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَيْهِ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ ادھر اُدھر نہ دیکھے کیونکہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اُس کا پروردگار اُس کے سامنے ہوتا ہے اور وہ اُس سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ میں تمہارے لیے اُس سے زیادہ بہتر ہوں جس کی طرف تم دیکھنا چاہ رہے ہو۔

3271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِيْ مَنْ، رَاَى الْقَاسِمَ اَوْ سَالِمًا يُصَلِّي وَهُوَ يَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

✻✻ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے قاسم یا شاید سالم کو دیکھا کہ نماز ادا کرتے ہوئے وہ دائیں طرف یا بائیں طرف دیکھ رہے تھے۔

3272 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ. عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي: ابْنَ مَعْبَدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، اسْتَقْبَلَهُ اللّٰهُ بِوَجْهِهٖ يُنَاجِيهِ. فَلَمْ يَصْرِفْهُ عَنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُ اَوْ يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا اَوْ شِمَالًا

✻✻ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور نماز کے لیے کھڑا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا رُخ اُس بندہ کی طرف کر لیتا ہے جو بندہ اُس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے اور اُس سے اپنا چہرہ اُس وقت تک نہیں پھیرتا جب تک وہ بندہ اپنے چہرہ کو نہیں پھیرتا یا دائیں یا بائیں طرف دیکھنے نہیں لگتا۔

3273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا الْتَفَتَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يَلْوِي عُنُقَهٗ شَيْطَانٌ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو شیطان اُس کی گردن کو موڑ رہا ہوتا ہے۔

3274 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْقَارِئِ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي وَابْنُ عُمَرَ وَرَائِيْ، وَلَا اَشْعُرُ بِهٖ، فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ قَفَايَ فَغَمَزَنِيْ

✻✻ ابوجعفر قاری بیان کرتے ہیں: میں نماز ادا کر رہا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پیچھے موجود تھے مجھے اُن کا پتہ

نہیں تھا' میں نے اِدھر اُدھر دیکھا' تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ میری گردن پر رکھ دیا اور مجھے ٹھوکا دیا۔

3275 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَتْ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ

٭٭ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک اُچکنا ہے' جس کے ذریعہ شیطان نماز کو اُچک لیتا ہے۔

بَابُ الْاِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں اشارہ کرنا

3276 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر دیتے تھے۔

3277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ اَحَدَهُمْ لَيَشْهَدُ الشَّهَادَةَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِنَا، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَاْمُرُ خَادِمَتَهَا اَنْ تَقْسِمَ الْمَرَقَةَ، فَتَمُرُّ بِهَا وَهِيَ فِي الصَّلَاةِ، فَتُشِيرُ اِلَيْهَا: اَنْ زِيدِيْ

٭٭ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا کہ اُن میں سے کوئی ایک شہادت (کے کلمات کا اشارہ کر رہا تھا) جبکہ وہ کھڑا ہوا نماز بھی ادا کر رہا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: بعض محدثین نے مجھے یہ بات بتائی ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ کو ہدایت کی کہ وہ شوربہ تقسیم کر دے۔ وہ کنیز شوربہ لے کر گزری' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس وقت نماز ادا کر رہی تھیں' تو سیدہ عائشہ نے اُسے اشارہ کیا کہ زیادہ ڈال دو۔

3279 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ لِاَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ فَرَجَعَ. فَجَاءَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي سَلَمَةَ، فَاَشَارَ اِلَيْهَا فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُنَّ اَعْصَى

٭٭ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کیا' تو وہ واپس

چلے گئے۔ پھر سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کیا تو وہ گزر گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خواتین سب سے زیادہ نافرمان ہو!

3280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى قَالَ: اِنِّي لَاَعُدُّهَا لِلرَّجُلِ عِنْدِيْ يَدًا اَنْ يَّعْدِلَنِيْ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں اپنے پاس موجود شخص ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر دیتا ہوں کہ وہ مجھے نماز میں سیدھا کر دے۔

3281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُشِيرُ اِلَيَّ وَاِلٰى رَجُلٍ فِي الصَّفِّ وَرَاَى خَلَلًا اَنْ تَقَدَّمْ

٭٭ خیثمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے میری طرف اور صف میں موجود ایک اور شخص کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ آگے آ جاؤ' ایسا اُنہوں نے اُس وقت کیا' جب اُنہوں نے صف میں خلل دیکھا۔

3282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَاضْطَمَرَ فَقَالَ: لِيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

٭٭ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُس کے پاس سے ایک اور شخص گزرے' تو وہ اُس سے کہے کہ تم نے یہ اور یہ کیا ہے' اس نے اپنی چادر کو اوڑھا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: اُس شخص کو اپنی نماز مکمل کر لینی چاہیے اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لینا چاہیے۔

3283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَمُرُّ بِيْ اِنْسَانٌ فَاَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَيُقْبِلُ، فَاَقُوْلُ: اَنْ يَّذْهَبَ بِيَدِي، فَيَقُوْلُ: اِلٰى كَذَا وَاِلٰى كَذَا، وَاَنَا فِي الْمَكْتُوبَةِ انْقَطَعَتْ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَكْرَهُهُ، قُلْتُ: اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: لَا، قَدْ بَلَغَنَا اَنَّهُ مَا يَخْشَى الْاِنْسَانُ شَيْئًا اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ فَاَخْشَى اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ نَقْصًا لَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص میرے پاس سے گزرتا ہے' تو میں دو یا تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ دیتا ہوں' وہ میری طرف آتا ہے' تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ میرا ہاتھ پکڑے' تو وہ یہ کہتا ہے: میں نے یہ کرنا ہے اور میں نے وہ کرنا ہے' میں اُس وقت فرض نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں' تو کیا میری نماز ٹوٹ جائے گی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں سجدۂ سہو کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' اگر آدمی کو کسی چیز کی طرف سے اندیشہ ہو' جو اُس کی نماز کے حوالے سے زیادہ سخت ہو' تو مجھے یہ اندیشہ ہے' یہ چیز اُس کی نماز میں زیادہ کمی پیدا کر دے گی۔

3284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفَتَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْاِيمَاءِ فِي

الْمَكْتُوبَةِ؟ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ الصَّلَاةَ؟ كَرِهْتُ أَنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِرَأْسِي؟ قَالَ: نَعَمْ، أَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نماز کے دوران ہر قسم کے اشارہ کو مکروہ سمجھتے ہیں؟ ایک شخص آتا ہے اور دریافت کرتا ہے: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ تو مجھے یہ بُرا لگتا ہے' میں اپنے سر کے ذریعہ اسے اشارہ کر کے جواب دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں ان میں سے ہر قسم کے اشارہ کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

3285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: أَوْ فِي التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ شَيْءٌ لَا بُدَّ مِنْهُ، وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا تَفْعَلَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) نفل نماز کے بارے میں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر انتہائی ضروری ہو تو کر لو ورنہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے' تم ایسا نہ کرو۔

3286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: يَأْتِينِي إِنْسَانٌ وَأَنَا فِي الْمَكْتُوبَةِ فَيُخْبِرُنِي الْخَبَرَ فَأَسْتَمِعُ إِلَيْهِ قَالَ: مَا أُحِبُّهُ، حَتَّى أَنْ يَكُونَ سَهْوًا، إِنَّمَا هِيَ الْمَكْتُوبَةُ، فَتَفَرَّغْ لَهَا حَتَّى تَفَرَّغَ مِنْهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے' میں اُس وقت فرض نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں' وہ مجھے کوئی خبر سناتا ہوں' تو کیا میں اُسے توجہ سے سن سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں ہے' اگر بھول کر ایسا ہو جائے' تو معاملہ مختلف ہے' کیونکہ یہ فرض نماز ہے' تم پہلے اس سے فارغ ہو جاؤ' پھر اُس کے بعد مکمل طور پر اُس خبر کی طرف متوجہ ہونا۔

3287 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ إِنْسَانًا، اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اُسے وصول کر لیا' حالانکہ آپ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الصَّلَاةِ فَيَخْشَى أَنْ يَذْهَبَ دَابَّتُهُ أَوْ يَرَى الَّذِي يَخَافُهُ

باب: جب آدمی نماز کر رہا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اُس کی سواری چلی جائے گی یا وہ کوئی ایسی چیز دیکھے' جس سے اُسے خوف محسوس ہو

3288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّي فَأَشْفَقَ أَنْ يَذْهَبَ دَابَّتُهُ أَوْ أَغَارَ عَلَيْهَا السَّبُعُ؟ قَالَا: يَنْصَرِفُ، قِيلَ: أَفَيُتِمُّ عَلَى مَا قَدْ صَلَّى؟ قَالَ مَعْمَرٌ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو،

عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا وَلَّى ظَهْرَهُ الْقِبْلَةَ اسْتَاْنَفَ الصَّلَاةَ

✽✽ حسن بصری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اُس کی سواری چلی جائے گی' یا درندہ اُس پر حملہ کر دے گا' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ نماز ختم کر دے گا۔ اُن سے دریافت کیا گیا: اُس نے جو نماز ادا کی تھی' کیا وہ اُسی کی بنیاد پر اُسے مکمل کرے گا (یا نئے سرے سے پڑھے گا)۔ معمر بیان کرتے ہیں: عمرو نے حسن بصری کے بارے میں یہ نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اُس نے قبلہ کی طرف پشت کر لی ہو' تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

3289 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، خَافَ عَلٰى دَابَّتِهِ الْاَسَدَ، فَمَشٰى اِلَيْهَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَاَخَذَهَا

✽✽ ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو اپنے جانور کے بارے میں شیر کے حملہ کا اندیشہ ہوا تو وہ نماز کے دوران جانور کی طرف چلے گئے اور اُسے پکڑ لیا۔

3290 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، كَانَ يُصَلِّي، وَاَنَّهُ خَافَ عَلٰى بَغْلَتِهِ، فَمَشٰى اِلَيْهَا حَتّٰى اَخَذَهَا وَهُوَ يُصَلِّي

✽✽ ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نماز ادا کر رہے تھے' اُنہیں اپنے خچر کے بارے میں اندیشہ ہوا تو وہ چلتے ہوئے اُس کی طرف گئے اور اُسے پکڑ لیا اور اس دوران وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

3291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيَرٰى صَبِيًّا عَلٰى بِئْرٍ يَتَخَوَّفُ اَنْ يَسْقُطَ فِيْهَا، اَيَنْصَرِفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَيَرٰى سَارِقًا يُرِيْدُ اَنْ يَاْخُذَ بَغْلَتَهُ؟ قَالَ: يَنْصَرِفُ

✽✽ معمر' قتادہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے سوال کیا' میں نے کہا: ایک شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور پھر وہ ایک بچے کو کنویں کے کنارے دیکھتا ہے' اُسے یہ اندیشہ ہوتا ہے' وہ بچہ اُس کنویں میں گر جائے گا تو کیا وہ شخص نماز ختم کر دے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: ایک شخص کسی چور کو دیکھتا ہے جو اُس کے خچر کو لے جانا چاہتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ نماز ختم کر دے گا۔

3292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: تَدْخُلُ الشَّاةُ بَيْتِيْ وَاَنَا اُصَلِّي، فَاُطَاطِئُ رَاْسِي فَآخُذُ الْقَصَبَةَ فَاَضْرِبُهَا قَالَ: لَا بَاْسَ

✽✽ معمر' قتادہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: ایک بکری میرے گھر میں داخل ہو جاتی ہے' میں اُس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں' میں اپنا سر جھکا کر لاٹھی پکڑ کر اُسے مار سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3293 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، انْفَلَتَتْ دَابَّتُهُ

وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَانْصَرَفَ فَاَخَذَهَا

* * سفیان ثوری نے اپنے بعض اساتذہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا جانور چل پڑا' وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے تو اُنہوں نے نماز کو ختم کیا اور اُس جانور کو جا کر پکڑ لیا۔

بَابُ التَّحْرِيكِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کوئی حرکت کرنا

3294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ مُصْعَبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، كَرِهَ اَنْ يَّنْقُضَ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص نماز کے دوران اپنی انگلیاں چٹخائے۔

3295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَهُ

* * ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے' وہ اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

3296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَمَطَّى فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي فِيهِ شَيْءٌ وَلٰكِنِّي لَا اُحِبُّهُ، قُلْتُ: فَيُفَقِّعُ الرَّقَبَةَ وَالْاَصَابِعَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اَكْرَهُهُ قُلْتُ: التَّنَخُّعُ، اَوِ الِامْتِخَاطُ، وَالْبُزَاقُ، وَاِدْخَالُ الرَّجُلِ يَدَهُ فِي اَنْفِهِ؟ قَالَ: لَا تَفْعَلْهُ فِي الصَّلَاةِ، قُلْتُ فَالِاحْتِكَاكُ فِي الصَّلَاةِ، وَالِارْتِدَاءُ، وَالِائْتِزَارُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَا تَفْعَلْهُ فِي الصَّلَاةِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص نماز کے دوران ہاتھ آگے پھیلا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' تاہم میں اسے پسند نہیں کرتا۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ نماز کے دوران گردن یا انگلیوں کو چٹخا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں' میں نے دریافت کیا: کھنکھارنا یا ناک صاف کرنا یا تھوکنا' یا آدمی کا اپنی انگلی کو ناک میں داخل کرنا (ان کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: تم نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔ میں نے کہا: نماز کے دوران خارش کرنا' یا چادر کو موڑ لینا یا بٹن لگانا (اس کا کیا حکم ہوگا؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: تم نماز کے دوران یہ سب کام نہ کرو۔

3297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَاَكْرَهُ اَنْ يُكْثِرَ التَّحَرُّكَ، قُلْتُ: فَفَعَلْتُ شَيْئًا مِمَّا قُلْتُ لَكَ اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: لَا

* * ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میں زیادہ حرکت کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: میں نے آپ کے سامنے جن چیزوں کا تذکرہ کیا ہے' اگر میں اُن میں سے کوئی کام کر لیتا ہوں' تو کیا مجھے سجدۂ سہو کرنا پڑے گا؟ اُنہوں نے

جواب دیا: جی نہیں!

3298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُكْرَهُ مَسْحُ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: وَإِنِّي لَأُحِبُّ اَنْ يُقِلَّ الرَّجُلُ التَّحَرُّكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: فرض نماز کے دوران پاؤں پر ہاتھ پھیرنا مکروہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند ہے' آدمی (نماز کے دوران) کم سے کم حرکت کرے۔

3299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُصَلِّي فَيَمْسَحُ الْحَصَى بِرِجْلَيْهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا کررہے ہوتے تھے تو اپنے پاؤں کنکریوں پر پھیرتے تھے (یعنی پاؤں کے ذریعہ اُنہیں ٹھیک کرتے تھے)۔

3300 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ الْبَقَرَةَ فِي رَكْعَةٍ، وَكَانَ بَطِيءَ الْقِرَاءَةِ، فَيَضْرِبُ بِاَصَابِعِ رِجْلِهِ عَلَى الْاَرْضِ

وَسَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ ضَمِّ الْمَرْءِ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَمَّا هٰكَذَا حَتّٰى تُمَاسَّ بَيْنَهُمَا فَلَا، وَلٰكِنْ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَقَدْ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُفَرْسِخُ بَيْنَهُمَا، وَلَا يُمِسُّ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى قَالَ: بَيْنَ ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں سورۂ بقرہ پوری پڑھ لیتے تھے' وہ ٹھہر ٹھہر کر قرأت کرتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیاں زمین پر مارتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے نماز کے دوران آدمی کے اپنے پاؤں کو ملا لینے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک اس طرح ملانے کا تعلق ہے' اُن کے درمیان کوئی فاصلہ نہ رہے' تو یہ نہیں ہوگا بلکہ درمیانے طور پر پاؤں رکھے جائیں گے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بتایا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہ تو پاؤں کو زیادہ کشادہ رکھتے تھے اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملا کے رکھتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کے درمیان کو اختیار کرتے تھے (یعنی درمیانے طور پر کھلے رکھتے تھے)۔

3301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يُقِلَّ التَّحَرُّكَ فِي الصَّلَاةِ، وَاَنْ يَعْتَدِلَ قَائِمًا عَلٰى قَدَمَيْهِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اِنْسَانًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، فَاَمَّا الطُّولُ عَلَى الْاِنْسَانِ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنَ التَّوَرُّكِ عَلٰى هٰذِهِ مَرَّةً، وَعَلٰى هٰذِهِ مَرَّةً

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے' نماز کے دوران کم سے کم حرکت کی جائے اور

آدمی اپنے دونوں قدموں پر سیدھا کھڑا ہو البتہ اگر کسی شخص کی عمر زیادہ ہو اور وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو حکم مختلف ہے' البتہ جو شخص طویل نماز ادا کر رہا ہو اُس کی یہ مجبوری ہوگی کہ وہ کبھی ایک پاؤں پر زیادہ وزن ڈالے اور کبھی دوسرے پر زیادہ ڈالے۔

3302 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ اِذَا صَلَّى كَاَنَّهُ عَمُوْدٌ

✸✸ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کوئی ستون ہوں۔

3303 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا صَلَّى كَاَنَّهُ ثَوْبٌ مُلْقًى

✸✸ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے کسی کپڑے کو ڈال دیا گیا ہے۔

3304 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ الزُّبَيْرُ اِذَا صَلَّى كَاَنَّهُ كَعْبٌ رَاتِبٌ

✸✸ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے اُن کے پاؤں زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔

3305 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَارُّوا الصَّلَاةَ يَقُوْلُ: اسْكُنُوا، اطْمَئِنُّوا

✸✸ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں حرکت نہ کرو۔ وہ یہ فرماتے تھے: سکون اور اطمینان کے ساتھ رہو۔

3306 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: مَرَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِرَجُلٍ صَافٍّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ اَخْطَاَ السُّنَّةَ، لَوْ رَاوَحَ بِهِمَا كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ

✸✸ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے' جس نے اپنے دونوں پاؤں ملائے ہوئے تھے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس شخص نے سنت کے برخلاف کیا ہے' اگر یہ آرام سے کھڑا ہوتا' تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

3307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَرْكَعُ الْمَرْءُ حَاذِيًا قَدَمَيْهِ، يَفُوقُ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دونوں پاؤں برابر رکھ کے رکوع میں جاتا ہے لیکن پھر اُس کا ایک پاؤں دوسرے سے آگے ہو جاتا ہے؟ رضی اللہ عنہ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْعَبَثِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کوئی فضول حرکت کرنا

3308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: رَاَى ابن الْمُسَيِّبِ رَجُلًا يَعْبَثُ بِلِحْيَتِهِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: اِنِّي لَاَرَى هٰذَا لَوْ خَشَعَ قَلْبُهُ خَشَعَتْ جَوَارِحُهُ

٭٭ ابان بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کے دوران اپنی داڑھی کے ساتھ کھیل رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس شخص کے بارے میں میری یہ رائے ہے' اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا' تو اس کے اعضاء سے بھی خشوع ظاہر ہوتا۔

3309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: رَآنِيَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ اَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هٰذَا خَشَعَتْ جَوَارِحُهُ

٭٭ سفیان ثوری نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: سعید بن مسیّب نے مجھے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دیکھا تو بولے: اگر اس شخص کے دل میں خشوع ہوتا' تو اس کے اعضاء سے بھی خشوع ظاہر ہوتا۔

3310 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْعَبَثِ فِي الصَّلَاةِ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: جَاءَتِ الْاَحَادِيثُ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْعَبَثَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ نماز کے دوران ہر قسم کی فضول حرکت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ بھی نماز کے دوران فضول حرکت کو ناپسند کرتے تھے۔

3311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْبَثَ بِالْحَصَى وَهُوَ يُصَلِّي

٭٭ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے' وہ نماز ادا کرنے کے دوران کنکریوں پر (بے فضول طور پر) ہاتھ پھیرے۔

3312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَمَسَّ اَنْفَهُ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' آدمی نماز کے دوران اپنے ناک پر ہاتھ پھیرے۔

3313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: تَقْلِيبُ الْحَصَى اَذًى لِلْمَلَكِ

٭٭ طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: کنکریوں کو اُلٹنا پلٹنا' فرشتے کو تکلیف دیتا ہے۔

3314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ قَالَ: رَآنِي مَسْرُوقٌ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصَى بِيَدِي فِي الصَّلَاةِ، فَضَرَبَ يَدِي

٭٭ علی بن اقمر بیان کرتے ہیں: مسروق نے مجھے دیکھا کہ میں نماز کے دوران اپنے ہاتھ سے کنکریوں کو اُلٹ پلٹ رہا تھا' تو اُنہوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔

3315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَى وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِذَا سَاَلْتَ رَبَّكَ فِي صَلَاةٍ فَلَا تَسْاَلْهُ وَبِيَدِكَ الْحَجَرُ

٭٭ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کے دوران کنکریوں کو حرکت دے رہا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نماز کے دوران اپنے پروردگار سے مانگ رہے ہو' تو اُس سے ایسی حالت میں سوال نہ کرو کہ تمہارے ہاتھ میں پتھر ہوں۔

3316 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ فِي مَسْحِ اللِّحْيَةِ فِي الصَّلَاةِ: وَاحِدَةً اَوْ دَعْ قَالَ: سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ طِينِ الْمَطَرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: حُتَّهُ اِذَا يَبِسَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: نماز کے دوران داڑھی پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: ایک مرتبہ کیا جائے' بلکہ اسے بھی ترک کر دیا جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے کپڑے پر لگنے والی بارش والی مٹی (یعنی کیچڑ) کے بارے میں سوال کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ خشک ہو جائے' تو تم اُسے کھرچ دو۔

3317 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، وَكَانَ رُبَّمَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى لِحْيَتِهِ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ عبدالملک بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں دستِ مبارک' بائیں دستِ مبارک پر رکھتے تھے اور بعض اوقات آپ اپنا دستِ مبارک اپنی داڑھی پر رکھ لیتے تھے۔

بَابُ التَّثَاؤُبِ

باب: جماہی آنا

3318 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يُكْرَهُ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَفِي غَيْرِهَا قَالَ: وَقَالَ: يَلْعَبُ الشَّيْطَانُ بِالْاِنْسَانِ قَالَ: وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اَشَدُّ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ جماہی کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: اس طرح شیطان انسان کے ساتھ کھیلتا ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: نماز میں اس کا آنا زیادہ شدید ہے۔

3319 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: سَبْعٌ مِنَ الشَّيْطَانِ: الرُّعَافُ، وَالْقَيْءُ، وَشِدَّةُ الْعُطَاسِ، وَالتَّثَاؤُبُ، وَالنُّعَاسُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ، وَالْغَضَبُ، وَالنَّجْوَى

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں: نکسیر' قے' شدید چھینکیں' جماہی' وعظ کے وقت اونگھ آنا' غصہ اور سرگوشی۔

3320 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اِنَّ لِلشَّيْطَانِ قَارُوْرَةً فِيْهَا نُفُوخٌ، فَاِذَا قَامَ الْقَوْمُ اِلَى الصَّلَاةِ اَشَمَّهُمْ، فَيَتَثَاوَبُوْنَ، فَيُؤْمَرُ مَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ اَنْ يَّضُمَّ شَفَتَيْهِ وَمِنْخَرَيْهِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: شیطان کا قارورہ ہوتا ہے' جس میں بو ہوتی ہے' جب لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں' تو وہ اُس کو اُن لوگوں کو سونگھا دیتا ہے' تو اُن لوگوں کو جمائیاں آنے لگتی ہیں' اسی لیے ایسی صورتِ حال میں یہ حکم دیا گیا ہے' آدمی اپنے دونوں ہونٹ اور نتھنے ملا کے رکھے۔

3321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَقْرَاُ فَيَتَثَاوَبُ فَلْيُمْسِكْ عَنِ الْقِرَاءَةِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: جب آدمی تلاوت کر رہا ہو اور اُسے جماہی آ جائے' تو وہ تلاوت سے رُک جائے۔

3322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيُبْغِضُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ: هَاهُ هَاهُ، فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ ذَكَرَهُ اَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے' جب کوئی شخص ''ہا' ہا'' کہتا ہے (یعنی جماہی لیتا ہے) تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے' جو اُس کے پیٹ میں ہنس رہا ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ، فَاِنَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز کے دوران جماہی آ جائے' تو اُسے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لینا چاہیے' کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

3324 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضُمَّ مَا اسْتَطَاعَ

✵✵ علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جماہی آئے تو جہاں تک اُس سے ہو سکے وہ اُسے روکنے کی کوشش کرے''۔

3325 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مَعَ التَّثَاوُبِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جماہی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ جماہی کے ساتھ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے''۔

3326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ الْمَدَنِيِّينَ يَقُولُ: إِذَا قَالَ الْإِنْسَانُ فِي التَّثَاوُبِ: هَاهْ هَاهْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہلِ مدینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب انسان جمائی لیتے ہوئے ہاہا کہتا ہے تو شیطان اُس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔

بَابُ تَنْقِيضِ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران انگلیوں کو چٹخانا

3327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُنْقِضَ الرَّجُلُ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے

3325-صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب تشميت العاطس، حديث:5422، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الامر لمن تثاء ب ان يضع يده على فيه عند ذلك، حديث:2391، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب التثاؤب في الصلاة، حديث:1403، سنن ابي داؤد، كتاب الادب، باب ما جاء في التثاؤب، حديث:4393، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة، في التثاؤب في الصلاة، حديث:7862، مسند احمد بن حنبل' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث:11045، مسند عبد بن حميد، من مسند ابي سعيد الخدري، حديث:911، مسند ابي يعلى الموصلي، من مسند ابي سعيد الخدري' حديث:1127، الادب المفرد للبخاري، باب اذا تثاء ب فليضع يده على فيه، حديث:981

دوران انگلیاں چٹخائے۔

3328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ تَفْقِيعَ الرَّجُلِ رَقَبَتَهُ وَاَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي تَنْقِيضَ الْاَصَابِعِ

٭٭ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے دوران اپنی گردن یا انگلی چٹخائے اس سے مراد انگلی سے آواز پیدا کرنا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُغْمِضٌ عَيْنَيْهِ

باب: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُس نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہوں

3329 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُغْمِضَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يُغْمِضُ الْيَهُودُ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے آدمی نماز کے دوران اپنی آنکھیں بند کرلے جس طرح یہودی بند کر لیتے ہیں۔

3330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ اِذَا كَانَ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ حکم دیا گیا ہے جب آدمی نماز کے دوران بکثرت اِدھر اُدھر دیکھتا ہو تو اُسے اپنی آنکھیں بند رکھنی چاہیے۔

بَابُ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ

باب: انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا

3331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّاُ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ يُرِيدُ الصَّلَاةَ، اِلَّا كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ، فَلَا يُشَبِّكُ بَيْنَ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرنے کے بعد نماز کے ارادہ سے نکلے وہ جب تک نماز کو مکمل ادا نہیں کر لیتا اُس وقت تک وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اس لیے اُسے اِس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہیں کرنی چاہیے''۔

3332 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ مُصَدَّقٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا تَوَضَّاَ

اَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ، فَلَا يَزَالُ فِي صَلَاتِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ، فَلَا تَقُوْلُوْا: هٰكَذَا ، ثُمَّ شَبَّكَ فِي الْاَصَابِعِ، اِحْدٰى اَصَابِعِ يَدَيْهِ فِي الْاُخْرٰى

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور پھر نماز کے ارادہ سے نکلے تو وہ واپس آنے تک مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اس لیے تم اس دوران یوں نہ کرو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر دیں۔

3333 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ بَعْضِ بَنِي كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ وُضُوْءَكَ، ثُمَّ عَمَدْتَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَاِنَّكَ فِي صَلَاةٍ، فَلَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ

* * حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم وضو کرو، تو اچھی طرح وضو کرو اور پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرو، تو تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو، اس لیے (اس دوران) تم اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو''۔

3334 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ ثُمَّ خَرَجْتَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ فَاِنَّكَ فِي الصَّلَاةِ

* * حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم وضو کرنے کے بعد مسجد کی طرف جانے کے ارادہ سے نکلو، تو تم اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ تم نماز کی حالت میں ہوتے ہو''۔

3335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہی اُن تک پہنچی ہوگی۔

3336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا وَهُوَ مُشَبِّكٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ بِالْاُخْرٰى، فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ فَقَالَ: الْمَسْجِدَ، فَفَرَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصَابِعِ الرَّجُلِ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا خَرَجَ اَحَدُكُمْ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَصْنَعْ هٰذَا التَّشْبِيْكَ

* * ابن جریج نے محمد نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی، جس نے ایک ہاتھ

کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس نے عرض کی: مسجد! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی انگلیاں کھلوا دیں اور پھر ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے مسجد جانے کے لیے نکلے تو وہ اس طرح انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے۔

3337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُشَبِّكَ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ وَاَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ عَاقِدٌ شَعْرَهُ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرے یا آدمی اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرے۔

بَابُ وَضْعِ الرَّجُلِ يَدَهُ فِيْ خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران آدمی کا اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھنا

3338 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، نَهَتْ اَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ فِيْ خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَصْنَعُ الْيَهُودُ قَالَ مَعْمَرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ: فَاِنَّهُ مَعْشَرُ الْيَهُوْدِ

٭٭ مسروق بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی نماز کے دوران اپنی انگلیاں (یعنی اپنا ہاتھ) اپنے پہلو پر رکھے' جس طرح یہود کرتے تھے۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

3339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَجْعَلْ يَدَهُ فِيْ خَاصِرَتِهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ ذٰلِكَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر نہ رکھے' کیونکہ شیطان اس موقع پر آموجود ہوتا ہے۔

3340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عُوَيْمِرٍ قَالَ: اِنَّ وَضْعَ الْاِنْسَانِ يَدَهُ عَلٰى حَقْوِهِ اسْتِرَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ

٭٭ اسحاق بن عویمر بیان کرتے ہیں: آدمی کا اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھ لینا' اہلِ جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔

3341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى حَقْوِهِ فِي الصَّلَاةِ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِيْ

٭٭ ابن جریج عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اس چیز کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ ابن جریج نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

3342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُوَيْمِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: وَضْعُ الْيَدِ فِي الْخَاصِرَةِ اسْتِرَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ قَالَ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرٍ أَنَّهَا مِشْيَةُ إِبْلِيسَ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: پہلو پر ہاتھ رکھنا اہلِ جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ ابلیس کا مخصوص طریقہ ہے۔

3343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ - يَرْوِيهِ - قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: اللَّغْوَ عِنْدَ الْقُرْآنِ، وَرَفْعَ الصَّوْتِ فِي الدُّعَاءِ، وَالتَّخَصُّرَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر روایت کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے قرآن (کی تلاوت) کے وقت کوئی لغو حرکت کرنا' دعا کرتے ہوئے آواز بلند کرنا اور نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا۔

3344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَيْبَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ - أَوْ غَيْرِهِ - عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ إِذْ أَبْصَرَ رَجُلًا فِي الصَّلَاةِ مُخْرِجًا يَدَهُ مِنْ ثَوْبِهِ إِلَى خَلْفِهِ، فَقَالَ لِي: قُمْ إِلَى هَذَا، فَأْمُرْهُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ مِنْ مَوْضِعِ الْغُلِّ قَالَ: وَأَبْصَرَ رَجُلًا قَائِمًا يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى حَقْوِهِ، فَقَالَ لِي: قُمْ إِلَى هَذَا فَأْمُرْهُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ مِنْ مَوْضِعِ يَدِ الرَّاجِزِ

٭٭ یحییٰ بن یعمر' یا شاید کوئی اور صاحب' قیس بن عباد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُنہوں نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' جس نے اپنے کپڑے میں سے ہاتھ باہر نکال کر اپنی پشت پر رکھا ہوا تھا' تو قیس بن عباد نے مجھ سے فرمایا: تم اُس شخص کے پاس جاؤ اور اُسے یہ ہدایت کرو کہ وہ اپنا ہاتھ اُس جگہ پر رکھے' جہاں بیڑی ڈالی جاتی ہے (یعنی گردن پر ہاتھ رکھ کر باندھے جاتے ہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑا نماز ادا کر رہا تھا' اُس نے اپنا ہاتھ پہلو پر رکھا ہوا تھا' تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اُٹھ کر اس کے پاس جاؤ اور اسے یہ ہدایت کرو' کہ وہ اپنا ہاتھ اُس جگہ رکھے' جہاں رجز پڑھنے والا ہاتھ رکھتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُرْسِلًا يَدَيْهِ أَوْ يَضُمُّهُمَا

باب: آدمی کا ہاتھ کھلے چھوڑ کر' یا اُنہیں ملا کر نماز ادا کرنا

3345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى جَنْبِهِ، وَيَجْعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى بَيْنَ عَضُدِهِ الْيُسْرَى، وَبَيْنَ جَنْبِهِ، وَكَرِهَ أَنْ يَقْبِضَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى عَلَى عَضُدِهِ الْيُسْرَى، أَوْ كَفِّهِ الْيُسْرَى عَلَى عَضُدِهِ الْيُمْنَى

* عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنا بایاں ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے اور دایاں ہاتھ اپنے پہلو اور اپنی کلائی کے درمیان رکھے۔ وہ یہ بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کے ذریعہ بائیں کلائی کو پکڑ لے یا بائیں ہتھیلی کے ذریعہ دائیں کلائی کو پکڑ لے۔

3346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفَاَقْبِضُ بِكَفَّيَّ اَحَدِهِمَا عَلٰى كَفِّ الْاُخْرَى، اَوْ عَلٰى رَاْسِ الذِّرَاعِ، ثُمَّ اَسْدِلُهُمَا؟ قَالَ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَرَاَيْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُصَلِّي فِي اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ مُسْبِلًا يَدَيْهِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھتے ہوئے دوسرے کو پکڑوں گا' یا کلائی کے سرے پر اُنہیں رکھ لوں گا' اور پھر اُنہیں ڈھیلا رکھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے تہبند باندھا ہوا تھا اور چادر لی ہوئی تھی اور اپنے ہاتھ لٹکائے ہوئے تھے۔

3347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَهُشَيْمٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا - عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مُسَدِّلًا يَدَيْهِ

* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ہاتھ کھلے چھوڑ کر نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ التَّرْوِيحِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران راحت حاصل کرنا

3348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُتَرَوَّحَ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي: بِثَوْبِهِ مِنَ الْحَرِّ

* ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ نماز کے دوران راحت حاصل کی جائے' اس سے مراد یہ ہے' اپنے کپڑے کے ذریعہ تپش سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

3349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ كَرِهَهُ

* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

3350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالتَّرَوُّحِ فِي الصَّلَاةِ

* مجاہد فرماتے ہیں: نماز کے دوران راحت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى الْجُدُرِ

باب: آدمی کا نماز ادا کرنا' جبکہ اُس نے دیوار سے سہارا لیا ہوا ہو

3351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مَنْ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى الْجُدُرِ

✵✵ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہیں اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے دیوار پر سہارا لیا ہوا تھا۔

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی نماز کے دوران دیوار سے سہارا لے۔

3352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنِ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْجُدُرِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: إِنَّا لَنَفْعَلُهُ، وَإِنَّ ذَلِكَ يُنْقِصُ مِنَ الْأَجْرِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' نماز کے دوران دیوار کا سہارا لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم ایسا کر لیتے ہیں' تاہم اس سے اجر میں کمی ہو جاتی ہے۔

3353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِمْ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ يُنْقِصُ الْأَجْرَ وَضْعُ الْإِنْسَانِ يَدَهُ عَلَى الْجُدُرِ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ ابو محمد نے کچھ لوگوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ پتا ہے' اس سے اجر میں کمی ہو جاتی ہے' جب آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ دیوار پر رکھتا ہے۔

3354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ مُسْتَنِدًا إِلَى الْحَائِطِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے' وہ دیوار کا سہارا لے کر نماز ادا کرے' البتہ عذر ہو' تو حکم مختلف ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ كَمْ يُكَبِّرُ

باب: جب آدمی نماز میں داخل ہو اور امام اُس وقت رکوع میں ہو' تو وہ کتنی مرتبہ تکبیر کہے گا؟

3355 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يُفْتِيَانِ الرَّجُلَ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ رُكُوعٌ أَنْ يُكَبِّرَ تَكْبِيرَةً، وَقَدْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ، قَالَا: وَإِنْ وَجَدَهُمْ سُجُودًا سَجَدَ مَعَهُمْ وَلَمْ يَعْتَدَّ بِذَلِكَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے ایک شخص کو یہ فتویٰ دیا تھا' جب وہ

لوگوں تک پہنچے اور وہ لوگ رکوع کی حالت میں ہوں' تو وہ ایک مرتبہ تکبیر کہے اور رکوع کو پالے گا۔ وہ دونوں بیان کرتے ہیں: اگر وہ اُن لوگوں کو سجدہ کی حالت میں پاتا ہے' تو اُن کے ساتھ سجدہ کرے گا' لیکن یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

3356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُجْزِيهِ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کے لیے ایک ہی مرتبہ تکبیر کہنا کافی ہوگا۔

3357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُجْزِيهِ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ كَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی کے لیے ایک تکبیر کافی ہوگی' لیکن اگر وہ دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیتا ہے' تو یہ ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

3358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَا يُجْزِيهِ اِلَّا تَكْبِيرَتَانِ تَكْبِيرَةٌ يَفْتَتِحُ بِهَا. وَتَكْبِيرَةٌ يَرْكَعُ بِهَا

٭٭ حماد فرماتے ہیں: ایسے شخص کے لیے کم از کم دو تکبیریں کہنا ہوں گی' ایک وہ تکبیر جس کے ذریعہ وہ نماز کا آغاز کرے گا' اور ایک وہ تکبیر جس کے ذریعہ وہ رکوع میں جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَيَرْفَعُ الْاِمَامُ قَبْلَ اَنْ يَّرْكَعَ

باب: جو شخص امام کو ایسی حالت میں پاتا ہے' امام رکوع کی حالت میں ہو اور اُس شخص کے رکوع میں جانے سے پہلے امام اُٹھ جاتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

3359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ فَكَبَّرْتَ، ثُمَّ لَا تَرْكَعُ حَتّٰى يَرْفَعَ رَاْسَهٗ، فَلَا تَعْتَدَّهَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو اور امام رکوع کی حالت میں ہو اور پھر تم تکبیر کہہ دو اور ابھی رکوع میں نہ گئے ہو کہ امام نے سر اُٹھا لیا' تو تم اسے کچھ بھی شمار نہیں کرو گے (یعنی وہ رکعت شمار نہیں ہوگی)۔

3360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ سفیان ثوری نے اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے بھی یہی قول نقل کیا ہے' جو عطاء کے قول کی مانند ہے۔

3361 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدْرَكْتَ الْاِمَامَ رَاكِعًا فَرَكَعْتَ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ فَقَدْ اَدْرَكْتَ، وَاِنْ رَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ فَقَدْ فَاتَتْكَ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم امام کو رکوع میں حالت میں پاؤ اور اس کے اُٹھنے

سے پہلے رکوع میں چلے جاؤ' تو تم نے اُس رکعت کو پالیا' لیکن اگر تمہارے رکوع میں جانے سے پہلے اُس نے سر اُٹھا لیا تو تمہاری وہ رکعت فوت ہو جائے گی۔

3362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ: اِذَا كَبَّرَ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ الْاِمَامُ رَاْسَهٗ اتَّبَعَ الْاِمَامَ، وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ النَّائِمِ

* ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: جو شخص امام کے سر اُٹھانے سے پہلے تکبیر کہہ دے' تو وہ امام کی پیروی کرے گا' اور اُس کا حکم سوئے ہوئے شخص کی مانند ہوگا۔

بَابُ النُّعَاسِ حَتّٰی يَفُوْتَهٗ بَعْضُ الصَّلَاةِ

باب: اونگھ آ جانا جس کے دوران نماز کا کچھ حصہ رہ جائے

3363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ كَبَّرَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ اَوَّلِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ نَعَسَ حَتّٰی صَلَّى الْاِمَامُ رَكْعَةً اَوْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ رَكَعَ وَسَجَدَ مَا سَبَقَهُ الْاِمَامُ، وَيَتَّبِعُ الْاِمَامَ مَا بَقِيَ، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ

* سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو امام کے ساتھ نماز کے آغاز میں تکبیر کہتا ہے' پھر اُسے اونگھ آ جاتی ہے یہاں تک کہ امام ایک رکعت یا دو رکعات ادا کر لیتا ہے (اور وہ شخص اس دوران سویا رہتا ہے) سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب وہ شخص بیدار ہوگا تو وہ رکوع اور سجدہ کرے گا' جس میں امام آگے نکل چکا ہے اور باقی نماز میں وہ امام کی پیروی کر لے گا' وہ قرأت کے بغیر رکوع اور سجدہ کرے گا۔

3364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِیْ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ فِیْ صَلَاتِهِمْ فَنَعَسَ حَتّٰی رَكَعَ الْاِمَامُ قَالَ: يَتَّبِعُ الْاِمَامَ

* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو لوگوں کے ساتھ نماز باجماعت میں شریک ہوتا ہے اور اُس شخص کو اونگھ آ جاتی ہے یہاں تک کہ امام رکوع کر لیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ امام کی پیروی کرے گا۔

3365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ فِیْ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فِی الصَّلَاةِ حَتّٰی رَكَعَ مِنْ نَعَسِهٖ وَسَجَدَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ قَالَ: يَتَّبِعُ الْاِمَامَ

* حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو امام کے ساتھ نماز شروع کرتا ہے' یہاں تک کہ امام رکوع کر لیتا ہے اور سجدہ کر لیتا ہے اور وہ شخص اس دوران اونگھتا رہتا ہے' پھر وہ شخص بیدار ہو جاتا ہے' تو حسن فرماتے ہیں: وہ امام کی پیروی کرے گا۔

3366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لَوْ كَبَّرْتُ مَعَ الْإِمَامِ لِاسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَكَعَ الْإِمَامُ فَسَهَوْتُ فَلَمْ اَرْكَعْ حَتّٰى رَكَعَ الْإِمَامُ؟ قَالَ: فَقَدْ اَدْرَكْتَهَا فَاعْتَدَّ بِهَا

✵ ✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر میں امام کے ساتھ نماز کے آغاز کے لیے تکبیر کہتا ہوں (یعنی میں تکبیر تحریمہ کہتا ہوں) پھر امام رکوع میں چلا جاتا ہے لیکن مجھے سہو ہو جاتا ہے (یعنی مجھے اونگھ آ جاتی ہے) اور میں رکوع میں نہیں جاتا' یہاں تک کہ امام رکوع کر لیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے اُس رکعت کو پالیا ہے' تم اُسے شمار کرو گے۔

3367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَعَسْتُ فَلَمْ اَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى رَكَعَ النَّاسُ وَسَجَدُوا، فَجَبَذَنِيْ اِنْسَانٌ، فَجَلَسْتُ كَمَا اَنِّي؟ قَالَ: اَوْفِ تِلْكَ الرَّكْعَةَ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجھے اونگھ آ جاتی ہے' میں مسلسل کھڑا رہتا ہے' یہاں تک کہ لوگ رکوع بھی کر لیتے ہیں اور سجدہ بھی کر لیتے ہیں' پھر ایک شخص مجھے کھینچتا ہے (اور بیدار کرتا ہے) تو کیا میں بیٹھ جاؤں گا جیسا کہ میں تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: تم اُس رکعت کو پورا کرو گے۔

3368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ فَكَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَلَمْ اُكَبِّرْ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ كُنْتَ قَدِ اعْتَدَلْتَ فِي الصَّفِّ فَاعْتَدَّ بِهَا، وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَزَلْ تُحْدِثُ حَتّٰى تَرْكَعَ، وَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنْ رَكْعَتِهِ فَكَبِّرْ ثُمَّ ارْفَعْ، وَاعْتَدَّ بِهَا، وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَعْتَدِلْ فِي الصَّفِّ فَلَا

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نماز قائم ہو گئی' میں اُس وقت لوگوں کے ساتھ تھا' امام نے تکبیر کہی اور رکوع سے اُٹھ کھڑا ہوا' میں نے اُس موقع پر تکبیر نہیں کہی۔ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو تم صف کے درمیان موجود رہے تھے' تو تم اُس رکوع کو شمار کرو گے اور اگر تم ایسی حالت میں رہے کہ تمہیں حدث لاحق نہیں ہوا' یہاں تک کہ تم نے رکوع کر لیا اور امام اُس وقت رکوع سے سر اُٹھا چکا تھا' تو تم تکبیر کہو اور سر کو اُٹھاؤ اور اُس رکعت کو شمار کر لو' لیکن تم صف کے درمیان موجود نہیں رہے تھے' تو پھر ایسا نہیں ہو سکتا۔

بَابُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً اَوْ سَجْدَةً

باب: جو شخص ایک رکعت یا ایک سجدہ پالے (اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

3369 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

✵ ✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے' اُس نے نماز کو پالیا''۔

3370 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کو ایک رکعت کو پالے' اُس نے نماز کو پالیا''۔

3371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ اَنَّ هُبَيْرَةَ بْنَ يَرِيمَ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَا: مَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرَّكْعَةَ الْاُولٰى فَلَا يَعْتَدَّ بِالسَّجْدَةِ

* ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص پہلے رکوع کو نہیں پاتا' وہ سجدے کو بھی کچھ شمار نہ کرے۔

3372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ فَاتَهُ الرُّكُوعُ فَلَا يَعْتَدَّ بِالسُّجُوْدِ

* ہبیرہ بن یریم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کا رکوع رہ جاتا ہے' وہ سجدے کو بھی شمار نہیں کرے گا۔

3373 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ شَيْخٍ، لِلْاَنْصَارِ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَسَمِعَ خَفْقَ نَعْلَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: عَلٰى اَيِّ حَالٍ وَجَدْتَنَا؟ قَالَ: سُجُوْدًا، فَسَجَدْتُ، قَالَ: كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا، وَلَا تَعْتَدُّوا بِالسُّجُوْدِ، اِلَّا اَنْ تُدْرِكُوا الرَّكْعَةَ، وَاِذَا وَجَدْتُمُ الْاِمَامَ قَائِمًا فَقُوْمُوا، اَوْ قَاعِدًا فَاقْعُدُوا، اَوْ رَاكِعًا فَارْكَعُوا، اَوْ سَاجِدًا فَاسْجُدُوا، اَوْ جَالِسًا فَاجْلِسُوا

* عبدالعزیز بن رفیع نے ایک انصاری بزرگ کا بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کررہے تھے' آپ نے اُس کے جوتوں کی آہٹ سن لی' جب آپ نے نماز ختم کی' تو دریافت کیا: تم نے کیسی حالت میں ہمیں پایا تھا؟ اُس نے عرض کی: سجدہ کی حالت میں پایا تھا' تو میں بھی سجدہ میں چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس طرح ہی کیا کرو' لیکن سجدوں کو شمار نہ کرو' البتہ اگر تم رکوع کو پالو (تو اُسے ایک رکعت شمار کرلو گے) جب تم امام کو قیام کی حالت میں پاؤ' تو تم کھڑے ہو جاؤ' جب بیٹھنے کی حالت میں پاؤ' تو بیٹھ جاؤ' جب رکوع کی حالت میں پاؤ تو رکوع کرو' یا سجدہ کی حالت میں پاؤ' تو سجدہ میں چلے جاؤ' یا بیٹھنے کی حالت میں پاؤ تو بیٹھ جاؤ۔

3374 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا فَسَجَدَهُمَا مَعَهُ، وَلَا يَعْتَدُّ بِهِمَا

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگر امام کو سجدہ کی حالت میں پاتے تھے' تو امام کے ساتھ دونوں سجدے کرتے تھے' لیکن وہ ان دونوں سجدوں کو شمار نہیں کرتے تھے۔

3375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا رَكَعْتَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ فَقَدْ أَدْرَكْتَ، فَإِنْ رَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ فَقَدْ فَاتَتْكَ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ سَاجِدًا فَاسْجُدْ، وَجَالِسًا يَتَشَهَّدُ فَاجْلِسْ وَتَشَهَّدْ، وَلَا تَعْتَدَّ بِذَلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تم امام کے سر اُٹھانے سے پہلے رکوع میں چلے جاؤ' تو تم نے اُس رکعت کو پالیا' لیکن اگر تمہارے رکوع میں جانے سے پہلے امام نے سر اُٹھالیا' تو تمہاری وہ رکعت رہ جائے گی' اگر تم امام کو سجدہ کی حالت میں پاؤ' تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ' اگر بیٹھنے کی حالت میں پاؤ کہ وہ تشہد پڑھ رہا ہو' تو تم بھی بیٹھ کر تشہد پڑھو' لیکن اسے کچھ شمار نہ کرو۔

بَابُ مَنْ دَخَلَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ

باب: جو شخص مسجد میں داخل ہو اور امام اُس وقت رکوع کی حالت میں ہو' تو اُس شخص کا صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع میں چلے جانا

3376 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا فَلَا تَعُدْ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' امام اُس وقت رکوع کی حالت میں تھا' تو وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (نیکیوں کی) حرص میں اضافہ کرے! دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

3377 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَهُ

3376-صحيح البخاري، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب اذا ركع دون الصف، حديث:762، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، فصل في فضل الجماعة، ذكر الرخصة للداخل المسجد والامام راكع ان يبتدء صلاته منفردا ثم، حديث:2218، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، تفريع ابواب الصفوف، باب الرجل يركع دون الصف' حديث:591، السنن الصغرى، كتاب الامامة، الركوع دون الصف، حديث:865، السنن الكبرى للنسائي، ذكر الامامة ، الركوع دون الصف، حديث:927، المنتقى لابن الجارود، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي خلف القوم وحده، حديث:307، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب من صلي خلف الصف وحده، حديث:1487، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل مراد رسول الله صلى الله عليه وسلم في، حديث:4853، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب صفة الصلاة، باب من ركع دون الصف وفي ذلك دليل على ادراك الركعة، حديث:2400، مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصريين، حديث ابي بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة، حديث:19929، مسند الطيالسي، ابو بكرة، حديث:907، البحر الزخار مسند البزار، بقية حديث ابي بكرة، حديث:3078، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:2236' المعجم الصغير للطبراني، من اسمه محمد، حديث:1027، القراءة خلف الامام للبخاري، باب هل يقرا باكثر من فاتحة الكتاب خلف الامام، حديث:97

* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3378 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يُسْرِعُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ رَاكِعٌ فَقَالَ: زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا فَلَا تَعُدْ

* حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تیزی سے چل کر نماز کی طرف جاتے ہوئے سنا' وہ اُس وقت رکوع کی حالت میں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (نیکیوں کی) حرص میں اضافہ کرے! تم دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

3379 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَ: فَثَبَتَ مَكَانَهُ

* حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے! لیکن تم دوبارہ ایسا نہ کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ اپنی جگہ بیٹھے رہے۔

3380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَتَمَشَّى رَاكِعًا

* ابن جریج نے سعد بن ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پہلے رکوع میں جاتے تھے اور پھر رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے (صف تک پہنچ جاتے تھے)۔

3381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ، فَرَكَعْنَا، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى اسْتَوَيْنَا فِي الصَّفِّ، فَلَمَّا فَرَغَ الْإِمَامُ قُمْتُ أُصَلِّي فَقَالَ: قَدْ أَدْرَكْتَهُ

* زید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' امام اُس وقت رکوع کی حالت میں تھا' ہم بھی رکوع میں چلے گئے' پھر ہم چلتے ہوئے آئے اور صف میں شامل ہو گئے۔ جب امام فارغ ہوا' تو میں نے اُٹھ کر (رہ جانے والی ایک رکعت) ادا کی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس رکعت کو پا لیا تھا۔

3382 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَرْكَعَ دُونَ الصَّفِّ

* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع میں چلے جاتے ہو۔

3383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ عَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: لِيَرْكَعْ ثُمَّ لِيَمْشِ رَاكِعًا، وَأَنَّهُ رَأَى ابْنَ الزُّبَيْرِ يَفْعَلُهُ

* کثیر بن کثیر اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ منبر پر لوگوں

کو تعلیم دے رہے تھے' وہ فرما رہے تھے: آدمی کو پہلے رکوع میں چلے جانا چاہیے اور پھر رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے (صف سے مل جانا چاہیے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَدْخُلُ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَيَرْكَعُ، وَمَا خَلْفَ، ثُمَّ يَمْضِي كَمَا هُوَ، وَهُوَ رَاكِعٌ

٭٭ یعقوب بن عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ وہ (مسجد میں) داخل ہوئے تو امام رکوع کی حالت میں تھا' تو وہ بھی رکوع میں چلے گئے اور پھر اُس کے بعد وہ رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے ہی (صف میں آ کر شامل ہو گئے)۔

3385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: رَكَعَ بَعْدَ مَا خَلْفَ النِّسَاءَ

٭٭ عبیداللہ بن ابویزید نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسا شخص عورتوں (کی صف) سے پیچھے ہی رکوع میں چلا جائے گا۔

3386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَارْكَعْ قَبْلَ اَنْ تُخَلِّفَ النِّسَاءَ، ثُمَّ امْشِ رَاكِعًا، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ فَارْفَعْ، ثُمَّ اسْجُدْ حَيْثُ تُدْرِكُكَ السَّجْدَةَ، قَالَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: قُلْتُ: لَهُ سَجَدْتُ فَكَانَتْ لِلْإِمَامِ مَثْنَى قَالَ: فَاجْلِسْ مَكَانَكَ، فَإِذَا قَامَ فَاصْفُفْ مَعَ النَّاسِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَثْنَى، فَإِذَا سَجَدْتَ فَقُمْ فَاصْفُفْ مَعَ النَّاسِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: رَأَيْتُ مَعْمَرًا، وَابْنَ جُرَيْجٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنَ زِيَادٍ دَخَلُوا وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ، فَرَكَعُوا وَمَشَوْا رَاكِعِينَ حَتَّى وَصَلُوا الصَّفَّ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جب تم (مسجد میں) داخل ہو اور امام اُس وقت رکوع کی حالت میں ہو' تو تم عورتوں سے آگے ہونے سے پہلے ہی رکوع میں چلے جاؤ اور رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے (صف میں شامل ہو جاؤ) جب امام اپنا سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھا لو اور جب تم اُسے سجدہ کی حالت میں پاؤ' تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ۔ یہ بات اُنہوں نے کئی مرتبہ بیان کی۔

میں نے اُن سے دریافت کیا: میں سجدہ کر لیتا ہوں' تو امام کی دو رکعات ہو جائیں گی تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ' جب وہ کھڑا ہو تو تم لوگوں کے ساتھ صف قائم کرو' اگر اُس کی دو رکعات نہیں ہوتی ہیں' جب تم سجدہ کرو' تو تم کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو جاؤ۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر' ابن جریج اور اسماعیل بن زیاد کو دیکھا کہ وہ لوگ (مسجد میں) داخل ہوئے' امام اُس وقت رکوع کی حالت میں تھا' تو یہ لوگ رکوع میں چلے گئے اور رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف میں آ کر شامل ہو گئے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ الْقَوْمَ جَالِسًا

باب: جو شخص لوگوں کو بیٹھے ہوئے پاتا ہے

3387 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَدْرَكَ قَوْمًا جُلُوْسًا فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ: قَدْ اَدْرَكْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✵ قتادہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو نماز کے آخر میں بیٹھے ہوئے پاتے تھے' تو یہ فرماتے تھے: اگر اللہ نے چاہا تو ہم نے (نماز باجماعت) کو پالیا۔

3388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ التَّشَهُّدَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

✵ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: جو شخص تشہد کو پالیتا ہے' وہ نماز کو پالیتا ہے۔

3389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ انْتَهٰى اِلٰى قَوْمٍ جُلُوْسٍ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِمْ قَالَ: يَجْلِسُ مَعَهُمْ وَلَا يُكَبِّرُ

✵ قتادہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: جو لوگوں تک پہنچتا ہے اور وہ اُس وقت نماز کے آخر میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن کے ساتھ بیٹھ جائے گا' اور تکبیر نہیں کہے گا۔

3390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: اِذَا انْتَهٰى اِلَيْهِمْ وَهُمْ سُجُوْدٌ سَجَدَ مَعَهُمْ وَكَبَّرَ، فَاِنْ كَانَ فِيْ مَثْنًى قَامَ فِيْ تَكْبِيْرَةٍ اُخْرٰى، وَاِنْ كَانَ فِيْ وِتْرٍ قَامَ بِغَيْرِ تَكْبِيْرٍ

✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب آدمی لوگوں تک پہنچے اور وہ اُس وقت سجدہ کی حالت میں ہوں' تو آدمی اُن کے ساتھ سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہے گا' اور اگر وہ دوسری رکعت میں ہوں' تو وہ دوسری تکبیر کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا' اور اگر وہ طاق رکعت میں ہوں' تو وہ تکبیر کے بغیر کھڑا ہوگا۔

3391 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ دَخَلَ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ اَوْ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، اَوْ جَالِسًا يَتَشَهَّدُ، يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ قَالَ: اِنْ شَاءَ يُكَبِّرُ، وَاِنْ شَاءَ فَلَا يُكَبِّرُ، وَلٰكِنْ اِذَا قَامَ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ فَيُكَبِّرُ وَيَسْتَفْتِحُ

✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو (مسجد میں) داخل ہوتا ہے' تو امام اُس وقت سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے' یا امام رکوع سے سر اُٹھا رہا ہوتا ہے' یا بیٹھا ہوا تشہد پڑھ رہا ہوتا ہے' تو وہ شخص نماز کے آغاز کے لیے تکبیر کہہ دیتا ہے۔ تو عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے گا تو تکبیر کہہ دے گا' اور اگر چاہے گا تو تکبیر نہیں کہے گا' لیکن اگر وہ کھڑا ہوا تھا اور امام نے سلام پھیر دیا' تو وہ تکبیر کہہ کر شروع سے نماز پڑھے گا۔

3392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: رَجُلٌ جَاءَ وَقَدْ رَكَعَ الْإِمَامُ آخِرَ رَكْعَةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، فَسَجَدَ مَعَهُ سَجْدَتَيْنِ، وَتَشَهَّدَ مَعَ الْإِمَامِ، فَسَلَّمَ الْإِمَامُ، أَلَا يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ إِنْ شَاءَ حِينَئِذٍ وَيَذْهَبُ إِلَى مُصَلًّى آخَرَ؟ قَالَ: بَلَى، قَدْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَةُ فَلْيَتَكَلَّمْ إِنْ شَاءَ فَلَمْ يَكُنْ فِي صَلَاتِهِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ایک شخص آتا ہے اور اُس وقت امام فرض نماز کا آخری رکوع کرتا ہے وہ شخص امام کے ساتھ دو سجدے کر لیتا ہے پھر امام کے ساتھ تشہد میں بیٹھ جاتا ہے پھر امام سلام پھیر دیتا ہے تو کیا اگر وہ چاہے تو اُس موقع پر کوئی کلام نہ کرے اور دوسری جگہ جا کر نماز ادا کر لے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس کی وہ رکعت تو رہ گئی تھی تو اگر وہ چاہے تو کلام بھی کر سکتا ہے کیونکہ وہ اس وقت نماز کی حالت میں شمار نہیں ہوگا۔

3393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي وَقَدْ سَلَّمَ الْإِمَامُ وَهُوَ يَدْعُو، أَيَسْتَفْتِحُ؟ قَالَ: يَجْلِسُ مَا كَانَ الْإِمَامُ جَالِسًا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو آتا ہے اور امام سلام پھیر چکا ہوتا ہے اور دعا کر رہا ہوتا ہے تو کیا وہ شخص نئے سرے سے نماز پڑھے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب تک امام بیٹھا ہوا ہے وہ اُس وقت تک بیٹھ جائے گا۔

3394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا وَجَدْتَ الْإِمَامَ وَالنَّاسَ جُلُوسٌ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ قَائِمًا، ثُمَّ اجْلِسْ وَكَبِّرْ حِينَ تَجْلِسُ، فَتِلْكَ تَكْبِيرَتَانِ، الْأُولَى وَأَنْتَ قَائِمٌ لِاسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، وَالْأُخْرَى حِينَ تَجْلِسُ كَأَنَّهَا لِلسَّجْدَةِ، ثُمَّ لَا تَكَلَّمْ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ، وَاسْتَفْتَحْتَ فِيهَا، وَلَكِنْ لَا تَعْتَدَّ بِجُلُوسِكَ مَعَهُمْ، وَقُلْ كَمَا يَقُولُونَ وَأَنْتَ جَالِسٌ مَعَهُمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بتایا گیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم امام اور لوگوں کو نماز کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھو تو تکبیر کہہ کر کھڑے رہو پھر بیٹھ جاؤ اور بیٹھتے ہوئے تکبیر کہو تو یہ دو تکبیریں ہو جائیں گی جو تم نے قیام کی حالت میں پہلی تکبیر کہی تھی وہ نماز کے آغاز کے لیے ہوگی اور جو تم نے بیٹھتے ہوئے دوسری تکبیر کہی وہ گویا سجدہ میں جانے کے لیے ہوگی پھر (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) اگر تم کوئی کلام نہیں کرتے تو تم پر وہ نماز واجب ہوگی اور اُسے تم شروع سے پڑھنا شروع کرو گے تم اُن لوگوں کے ساتھ اپنے بیٹھنے کو کچھ شمار نہیں کرو گے لیکن جب تم اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو اُسی طرح پڑھتے رہو گے جس طرح وہ لوگ پڑھتے ہیں۔

3395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَدْخُلُ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ، فَيَرْكَعُ وَمَا خَلْفَ النِّسَاءِ، ثُمَّ يَمْضِي كَمَا هُوَ

٭٭ اسماعیل بن کثیر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا وہ (مسجد میں) داخل ہوئے تو امام رکوع کی حالت میں تھا وہ خواتین سے آگے ہونے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے اور اسی حالت میں چلتے ہوئے (صف میں آ کر شامل ہو گئے)۔

بَابُ الرَّجُلِ يُدْرِكُ سَجْدَةً وَّاحِدَةً مَعَ الْإِمَامِ

باب: جو شخص امام کے ساتھ ایک سجدہ پائے

3396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَدْرَكَ مَعَ الْإِمَامِ سَجْدَةً سَجَدَ اِلَيْهَا اُخْرٰى، وَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ایک سجدہ پاتے تھے' تو اُس کے ساتھ دوسرا سجدہ کر لیتے تھے اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تھے' تو سجدۂ سہو کر لیتے تھے۔

3397 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

3398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ مِثْلَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ اَعْلَمْ اَحَدًا فَعَلَهٗ اَصْلًا

✽✽ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے منقول ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کیا کرتے تھے۔ زہری کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اور کسی نے ایسا نہیں کیا' صرف وہ ایسا کرتے تھے۔

3399 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا، وَلَمْ يَذْكُرْ سُجُوْدًا

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(امام کے ساتھ نماز کا جتنا حصہ) تمہیں ملے اُسے ادا کر لو اور جو پہلے گزر چکا ہوا سے بعد میں ادا کرلو"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدۂ سہو کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

3400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: اِذَا اَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ سَجْدَةً فَاسْجُدْ مَعَهٗ، ثُمَّ انْهَضْ بِهَا وَلَا تَزِدْ اِلَيْهَا، وَلَا تَعْتَدَّ بِهَا

✽✽ قتادہ نے حسن بصری کے بارے میں اور ابومعشر نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب تم امام کے ساتھ ایک سجدہ پاؤ' تو اُس کے ساتھ دوسرا سجدہ بھی کرو اور پھر تم اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہو اور مزید کچھ نہ کرو اور اُس سجدہ کو تم شمار نہیں کرو گے۔

3401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَدْرَكْتَ الْإِمَامَ سَاجِدًا فَاِنَّهٗ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً، وَيَنْوِيْ بِهَا افْتِتَاحَ الصَّلَاةِ، وَيَسْجُدُ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهٗ اِذَا قَامَ كَبَّرَ

❋❋ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم امام کو سجدہ کی حالت میں پاؤ تو آدمی تکبیر کہے گا' اور اُس کے ذریعہ نماز کے آغاز کی نیت کرے گا' اور پھر اُن لوگوں کے ساتھ سجدہ میں چلا جائے گا' لیکن جب وہ کھڑا ہوگا' تو تکبیر کہے گا۔

بَابُ الْمَشْيِ اِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کی طرف چل کے جانا

3402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مُقْبِلًا اِلَى الصَّلَاةِ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَمْشِ عَلٰى رِسْلِهٖ، فَاِنَّهٗ فِیْ صَلَاةٍ، فَمَا اَدْرَكَ فَصَلّٰى، وَمَا فَاتَهٗ فَلْيَقْضِهٖ بَعْدُ قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنِّیْ لَاَجِدُهٗ اَنَا، قُلْتُ: فَلَا تَعْجَلُ اِذَا اُقِيمَتْ، وَاِنْ كُنْتَ تَتَوَضَّاُ وَتَغْتَسِلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا اَعْجَلُ عَنْ ذٰلِكَ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کی طرف آتا ہے اور نماز کھڑی ہو چکی ہوتی ہے' تو اُسے عام رفتار سے چل کر آنا چاہیے' کیونکہ وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' اُسے جتنا حصہ ملے وہ ادا کر لے اور جتنا حصہ گزر چکا ہو' اُسے بعد میں ادا کر لے۔ عطاء فرماتے ہیں: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگر نماز کھڑی ہو چکی ہو اور آپ وضو یا غسل کر رہے ہوں' پھر بھی آپ جلدی نہیں کرتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں پھر بھی جلدی نہیں کرتا۔

3403 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلَاةِ فَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لیے اذان دے دی جائے' تو تم اُس کی طرف عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ اور تم پر پُرسکون رہنا لازم ہے' جتنا حصہ تمہیں ملے اُسے ادا کر لو اور جو پہلے گزر چکا ہو' اُسے (بعد میں) پورا کر لو''۔

3404 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُقِيمَتْ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اُس کی طرف نہ آؤ بلکہ عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ اور تم پر سکون لازم ہے' جتنا حصہ تمہیں ملے اُسے ادا کر لو اور جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں مکمل کر لو''۔

3405 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتَى مِنْكُمُ الصَّلَاةَ فَلْيَاْتِهَا بِوَقَارٍ وَّسَكِينَةٍ، فَلْيُصَلِّ مَا اَدْرَكَ، وَلْيَقْضِ مَافَاتَهُ اَوْ سَبَقَهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص نماز کے لیے آئے' وہ وقار اور سکون کے ساتھ اس کے لیے آئے' جتنا حصہ اُسے ملے' وہ ادا کر لے اور جو فوت ہو چکا ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں ادا کر لے''۔

3406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: دَخَلَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَلَهُ نَفَسٌ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَاتِ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَسْبِقُ بِهَا، فَيُحَيِّي بِهَا اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: فَمَا لِي اَسْمَعُ نَفَسَكَ؟ قَالَ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَاَسْرَعْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتَ الْاِقَامَةَ فَامْشِ عَلٰى هِينَتِكَ، فَمَا اَدْرَكْتَ فَصَلِّ، وَمَا فَاتَكَ فَاقْضِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اندر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز پڑھا رہے تھے' اُس کا سانس پھولا ہوا تھا' اُس نے یہ کلمات کہے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو اور اُس میں برکت موجود ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ یہ آپ نے دو مرتبہ دریافت کیا' وہ صاحب آپ کے سامنے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بارہ فرشتے اس کی طرف لپکے تھے کہ اُن میں سے کون اسے پہلے حاصل کرتا ہے اور پھر اُسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' مجھے تمہارے سانس کے پھولنے کی آواز آئی تھی؟ اُنہوں نے عرض کی: نماز کھڑی ہو گئی تھی تو میں تیزی سے چلتا ہوا آیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت کی آواز سنو' تو عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ' جتنا حصہ تمہیں ملے اُسے ادا کرلو اور جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں پورا کرلو۔

3408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَقُوْلُ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّاضِعٌ يَدَهُ عَلَيَّ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَهَابُهُ اَنْ اَرْفَعَ يَدَهُ عَنِّي، وَجَعَلَ يُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَى، فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَدْ سُبِقْنَا بِرَكْعَةٍ، وَقَدْ صَلَّيْنَا مَعَ الْاِمَامِ وَقَضَيْنَا مَا كَانَ فَاتَنَا، فَقَالَ لِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَا ثَابِتُ، اعْمَلْ بِالَّذِي صَنَعْتُ بِكَ، قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: صَنَعَهُ بِي اَخِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

٭٭ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: نماز کھڑی ہو گئی' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں:

اب مجھے اُن کی ہیبت کی وجہ سے اُن کا ہاتھ ہٹانے کا بھی یارا نہیں تھا اور وہ چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے جا رہے تھے' جب ہم مسجد پہنچے' تو ایک رکعت گزر چکی تھی' ہم نے امام کے ساتھ نماز ادا کی اور جو نماز پہلے گزر چکی تھی' اُسے پورا کیا۔ پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ثابت! تم اسی طرح عمل کرنا' جس طرح میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ میں نے جواب دیا: ٹھیک ہے! تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: میرے بھائی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ اسی طرح کیا تھا۔

3409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ الْاَسْوَدُ يُهَرْوِلُ اِلَى الصَّلَاةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسود دوڑتے ہوئے نماز کی طرف جاتے تھے۔

3410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، سَعَى اِلَى الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: اَوَلَيْسَ اَحَقَّ مَا سَعَيْتُ اِلَيْهِ الصَّلَاةُ

٭٭ سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کی طرف دوڑ کر گئے' اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: کیا نماز اس بات کی سب سے زیادہ حقدار نہیں ہے؟ جس کے لیے میں دوڑ کر جاؤں۔

3411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ، فَاَسْرَعَ الْمَشْيَ اِلَى الْمَسْجِدِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اقامت کی آواز سنی' وہ اُس وقت بقیع (کھلے میدان) میں موجود تھے' تو وہ تیزی سے چلتے ہوئے مسجد کی طرف گئے۔

3412 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَنْ اَقْبَلَ يَشْهَدُ فِي الصَّلَاةِ فَاُقِيمَتْ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ، فَلَا يُسْرِعْ، وَلَا يَزِدْ عَلَى مِشْيَتِهِ الْاُولَى، فَمَا اَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ، وَمَا لَمْ يُدْرِكْ فَلْيُتِمَّهُ.

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز کے لیے آتا ہے اور نماز کھڑی ہو چکی ہو اور وہ شخص ابھی راستے میں ہو' تو وہ تیزی سے نہ چلے اور اپنی عام رفتار سے زیادہ نہ کرے' جتنا حصہ اُسے ملے' اُتنا امام کے ساتھ ادا کر لے اور جتنا نہ ملے' اُسے بعد میں پورا کر لے۔

3413 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ مِثْلَهُ،

٭٭ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

3414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ

٭٭ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَانِ يَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ

باب: ایک آدمی یا دو آدمیوں کا مسجد میں داخل ہونا

3415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَفَرٌ دَخَلُوا مَسْجِدَ مَكَّةَ خِلَافَ الصَّلَاةِ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا يُنْكِرُوْنَ ذٰلِكَ الْاٰنَ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ مکہ کی مسجد میں داخل ہوئے جو رات یا دن کی کسی نماز کا وقت نہیں تھا' تو اب بھی اُن لوگوں پر اس حوالے سے اعتراض کیا جاتا ہے۔

3416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: مَرَّ بِنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَعَهُ اَصْحَابٌ لَهُ فَقَالَ: اَصَلَّيْتُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَنَزَلَ فَاَمَّ اَصْحَابَهُ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ، قَالَ اَبُو عُثْمَانَ: ثُمَّ جَلَسَ فَوَضَعْنَا لَهُ طِنْفِسَةً وَّوِسَادَتَيْنِ، فَحَدَّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ فَانْطَلَقَ

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے اُن کے ساتھ اُن کے کچھ ساتھی بھی تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: وہ اپنی سواری سے اُترے' اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کی امامت کی' اُنہوں نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: پھر وہ تشریف فرما ہوئے تو ہم نے اُن کے قالین بچھایا اور تکیے رکھے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک عمدہ حدیث ہمیں بیان کی' پھر وہ سوار ہوئے اور تشریف لے گئے۔

3417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَعْدُ اَبُو عُثْمَانَ قَالَ: مَرَّ بِنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَعَهُ اَصْحَابٌ لَهُ زُهَاءَ عَشَرَةٍ، وَقَدْ صَلَّيْنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَقَالَ: اَصَلَّيْتُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَاَمَرَ بَعْضَهُمْ فَاَذَّنَ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ اَنَسٌ بِاَصْحَابِهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَدْ اَلْقَوْا لَهُ وِسَادَةً وَّمِرْفَقَةً، فَحَدَّثَنَا، فَكَانَ مِمَّا حَدَّثَنَا بِهِ قَالَ: جَاءَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِاُمِّي وَاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ دَعَوْتَ لَهُ، فَقَالَ: قَدْ دَعَوْتُ لَهُ بِثَلَاثِ دَعَوَاتٍ، قَدْ رَاَيْتُ اثْنَتَيْنِ وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے' اُن کے ساتھ اُن کے تقریباً دس ساتھی تھے' ہم صبح کی نماز ادا کر چکے تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُن میں سے ایک شخص کو حکم دیا اُس نے اذان دی' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کیں' پھر اُنہوں نے اُس شخص کو حکم دیا اُس نے اقامت کہی' حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھے اور اُنہوں نے دو رکعات نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو لوگوں نے اُن کے لیے تکیہ اور قالین بچھا دیا' تو اُنہوں نے ہمیں

حدیث بیان کی اُنہوں نے ہمیں جو حدیث بیان کی تھی اُس میں ایک یہ روایت بھی شامل تھی اُنہوں نے بیان کیا: میری والدہ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ اگر اس (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے لیے دعا کر دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس کے لیے تین مرتبہ دعا کی ہے میں نے اس کے لیے تین چیزوں کی دعا کی ہے اُن میں سے دو چیزیں میں نے دیکھ لی ہیں اور تیسری کے بارے میں مجھے اُمید ہے (کہ وہ بھی اسے نصیب ہو گی)۔

3418 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْجَعْدِ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: جَاءَ اَنَسٌ عِنْدَ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّيْنَا، فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَاَمَّ اَصْحَابَهُ

* * جعد ابوعثمان بیان کرتے ہیں: فجر کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم نماز ادا کر چکے تھے اُنہوں نے اذان دی اقامت کہی اور اپنے ساتھیوں کی امامت کی۔

3419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اَمَّنِيْ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيْهِ، فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

* * عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مسجد میں میری امامت کی جس مسجد میں پہلے نماز ہو چکی تھی تو اُنہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا اُنہوں نے اذان یا اقامت کے بغیر (مجھے نماز پڑھائی)۔

3420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ الثَّوْرِيِّ: وَاَمَّا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَرِهَ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيْهِ

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حسن بن عمرو نے مجھے یہ بتایا ہے ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ لوگوں کی امامت کسی ایسی مسجد میں کریں جہاں نماز ادا ہو چکی ہو۔

3421 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: صَحِبْتُ اَيُّوْبَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْبَصْرَةِ، فَاَتَيْنَا مَسْجِدَ اَهْلِ مَاءٍ قَدْ صَلَّى فِيْهِ، فَاَذَّنَ اَيُّوْبُ وَاَقَامَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِنَا

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں مکہ سے بصرہ تک ایوب کے ساتھ آیا ہم ایک جگہ کی مسجد میں آئے جہاں نماز ادا ہو چکی تھی تو ایوب نے اذان دی اور اقامت کہی پھر وہ آگے بڑھے اور اُنہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔

3422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ سَابِطٍ فَسَجَدَ بَعْضُنَا وَنَهَى بَعْضَنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ ابْنُ سَابِطٍ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهِ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ: كَذٰلِكَ يَنْبَغِي قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ هٰذَا لَا يُفْعَلُ عِنْدَنَا قَالَ: يَفْرِقُوْنَ

* * لیث بیان کرتے ہیں: میں ابن سابط کے ہمراہ داخل ہوا ہم میں سے بعض نے سجدہ کیا اور بعض نے سجدہ کرنے سے منع کر دیا جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو ابن سابط کھڑے ہوئے اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں:

میں نے اس بات کا ذکر عطاء سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اسی طرح ہونا مناسب ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ہمارے ہاں تو اس طرح نہیں ہوتا! اُنہوں نے جواب دیا: لوگ ڈرتے ہیں۔

3423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْقَوْمِ يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ فَيُدْرِكُونَ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَةً قَالَ: يَقُومُونَ فَيَقْضُونَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ، يَؤُمُّهُمْ اَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ، يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يَقْضُونَ وُحْدَانًا

* * قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوں اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پالیں' تو قتادہ فرماتے ہیں: بعد میں وہ لوگ کھڑے ہوکر باقی رہ جانے والی نماز کو ادا کریں گے' اُن میں سے ایک شخص اُن کی امامت کرے گا' اور وہ اُن کے ساتھ صف میں کھڑا رہے گا' اور وہ لوگ اُس کی نماز کے مطابق نماز ادا کریں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ کہا ہے' وہ لوگ باقی رہ جانے والی نماز اکیلے' اکیلے ادا کریں گے۔

3424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْمٍ انْتَهَوْا اِلَى مَسْجِدٍ، وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ قَالَ: يُصَلُّونَ بِاِقَامَةٍ، وَيَقُومُ اِمَامُهُمْ مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ

* * معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کچھ لوگ مسجد میں جاتے ہیں' جہاں نماز ادا ہو چکی ہوتی ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھیں گے' اُن کا امام اُن کے ساتھ صف میں کھڑا ہوگا۔

3425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُصَلُّونَ فُرَادَى ذَكَرَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: وہ لوگ تنہا' تنہا نماز ادا کریں گے۔ اُنہوں نے یہ بات حفص بن سلیمان کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

3426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُصَلُّونَ وُحْدَانًا وَبِهِ يَاْخُذُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ اَيْضًا

* * حسن بصری فرماتے ہیں: وہ لوگ اکیلے' اکیلے نماز ادا کریں گے۔ سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

3427 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ: مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ؟

* * ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو تنہا نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو دریافت کیا: کون شخص اسے صدقہ دے گا؟ یعنی اس کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔

3428 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ: اَلَا اَحَدٌ يَحْتَسِبُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ؟

٭٭ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اکیلے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو دریافت کیا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ثواب کا طلبگار ہوتے ہوئے اس کے ساتھ نماز ادا کرے؟

3429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوْا: اِذَا دَخَلْتَ مَسْجِدًا قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ فَاَقِمِ الصَّلَاةَ وَصَلِّ، اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ اَوْ لَمْ تُقَمْ

٭٭ طاؤس' عطاء اور مجاہد فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسی مسجد میں داخل ہو' جہاں نماز ہو چکی ہو' تو تم نماز کے لیے اقامت کہہ کے نماز ادا کرلو' خواہ نماز با جماعت ہو یا نہ ہو۔

3430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: لِيُصَلِّ فِيْهِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: آدمی ایسی مسجد میں اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرے گا۔

3431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلَانِ الْمَسْجِدَ خِلَافَ الصَّلَاةِ صَلَّيَا جَمِيعًا اَمَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب دو آدمی مسجد میں داخل ہوں اور اُس وقت نماز کا وقت نہ ہو (یا جماعت کے ساتھ نماز ہو چکی ہو) تو وہ دونوں نماز ادا کریں گے' اُن میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے گا۔

بَابُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلّٰى اَهْلُهُ اَيَتَطَوَّعُ

باب: جو شخص مسجد میں داخل ہو اور اہلِ مسجد نماز ادا کر چکے ہوں' تو کیا وہ وہاں نوافل ادا کر سکتا ہے؟

3432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: جِئْتُ اِلٰى قَوْمٍ وَّقَدْ صَلَّوْا اَفَاُقِيمُ؟ قَالَ: قَدْ كُفِيتَ قَالَ: اَتَطَوَّعُ؟ قَالَ: ابْدَاْ بِالَّذِي جِئْتَ لَهُ

٭٭ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے سوال کرتے ہوئے سنا' اس نے کہا: میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس آتا ہوں' جو نماز ادا کر چکے ہیں' تو کیا میں اقامت کہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہاری کفایت ہو چکی ہے' اس نے دریافت کیا: کیا میں نوافل ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم پہلے وہ کرو جس کے لیے آئے ہو (یعنی پہلے فرض نماز ادا کرو)۔

3433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَتَادَةَ: اِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَقَامَ وَصَلّٰى

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر اُس نے نہیں سنی تھی تو وہ اقامت کہہ دے گا' اور نماز ادا کرے گا۔

3434 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ بَدَاَ بِالْفَرِيضَةِ

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسی مسجد میں آتے جہاں نماز ادا ہو چکی ہوتی تو وہ پہلے فرض نماز ادا کرتے تھے۔

3435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَتَيْتَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتَهُمْ قَدْ صَلَّوْا فَلَا تُصَلِّ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

* نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب تم مسجد میں آؤ اور اُن لوگوں کو پاؤ کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں، تو تم صرف فرض نماز ادا کرو۔

3436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: اقْضِ مَا عَلَيْكَ وَاجِبًا خَيْرًا لَكَ، ابْدَاْ بِالْمَكْتُوبَةِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تم پر جو واجب ہے اُسے ادا کرو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اس لیے تم پہلے فرض نماز ادا کرو۔

3437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً قَالَ: اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى الْاِمَامُ الْمَكْتُوبَةَ فَاَرْكَعُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: بَلِ ابْدَاْ بِالْمَكْتُوبَةِ، فَالْحَقُّ قَبْلُ، ثُمَّ صَلِّ بَعْدُ مَا بَدَا لَكَ، قُلْتُ: فَاَمَّا فِي بَادِيَتِي؟ قَالَ: فَصَلِّ قَبْلَهَا اِنْ شِئْتَ فِي بَادِيَتِكَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا، اُس نے کہا: میں مسجد آتا ہوں، امام فرض نماز ادا کر چکا ہوتا ہے، تو کیا میں پہلے فرض نماز پڑھوں گا یا دو رکعات (تحیۃ المسجد) ادا کروں گا؟ اُنہوں نے کہا: پہلے تم فرض نماز ادا کرو گے کیونکہ حق پہلے ہے، پھر اُس کے بعد جو تمہیں مناسب لگے وہ نماز ادا کرو گے۔ میں نے کہا: اگر میں ویرانہ میں ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: پھر تم اگر چاہو تو اپنے ویرانہ میں اس سے پہلے نماز ادا کر سکتے ہو۔

3438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، وَالْاَعْمَشِ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَتَيْتَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَابْدَاْهَا بِالْمَكْتُوبَةِ

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم مسجد آؤ اور لوگ نماز ادا کر چکے ہوں تو پہلے فرض نماز ادا کرو۔

3439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ابْدَاْ بِالَّذِي طَلَبْتَ

* امام شعبی بیان کرتے ہیں: تم اُس سے آغاز کرو، جو تمہیں مطلوب ہے۔

3440 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ابْدَاْ بِالْمَكْتُوبَةِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: تم فرض نماز پہلے ادا کرو البتہ فجر کی دو رکعات (سنتوں) کا حکم مختلف ہے۔

بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی نماز

3441 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، فَسَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَبْدِ عَمْرٍو - وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ: اَخُفِّفَتِ الصَّلَاةُ اَوْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ بَدْرٍ ثُمَّ اسْتَحْكَمَتِ الْاُمُوْرُ بَعْدُ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر یا شاید عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' دو رکعات پڑھنے کے بعد آپ کو سہو ہوا اور آپ نے نماز ختم کر دی' تو حضرت ذوالشمالین بن عبد عمرو نے' جو بنو زہرہ کے حلیف ہیں' اُنہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کو وہ دو رکعات پوری پڑھائیں' جو رہ گئی تھیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے' اُس کے بعد اُمور مستحکم ہو گئے تھے۔

3442 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقْنِعَانِ بِحَدِيثِهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ اَوْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تَقْصُرْ وَلَمْ اَنْسَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ: بَلٰى بِاَبِي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ حِيْنَ اسْتَيْقَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✸✸ ابن شہاب زہری نے ابوبکر بن سلیمان بن حثمہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے اُن کی حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے عصر' یا شاید ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوالشمالین بن عبد عمرو نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہ تو یہ مختصر ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ حضرت ذوالشمالین نے عرض کی: جی ہاں! میرے والد آپ پر قربان ہوں! اے اللہ کے نبی! ان میں سے کچھ ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' آپ نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! تو نبی اکرم ﷺ کو جب یقین ہوا تو آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

3443 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مَرَّةً بَعْضَ الْاَرْبَعِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَخَفَّفْتَ عَنَّا مِنَ الصَّلَاةِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سَلَّمْتَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: لَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ اَوْفَى بِهِمَا، وَلَمْ يَسْتَقْبِلِ الصَّلَاةَ وَافِيَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے چار رکعات پڑھانی تھیں' آپ نے دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' تو ایک صاحب آپ کے سامنے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے ہمیں نماز میں تخفیف کردی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ اُنہوں نے عرض کی: آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! پھر آپ کھڑے ہوئے' آپ نے دو رکعات پڑھائیں اور نماز کو مکمل کیا۔ آپ نے نئے سرے سے نماز شروع نہیں کی' جب آپ نے سلام پھیرا' تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا۔

3444 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُصُّ هٰذَا الْخَبَرَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ اِلٰى اَهْلِهِ قُلْتُ: وَوَلّٰى؟ قَالَ: وَوَلّٰى، فَاَدْرَكَهُ ذُو الْيَدَيْنِ - اَخُو بَنِيْ سُلَيْمٍ - قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَنَسِيتَ اَمْ خَفَّفْتَ عَنَّا الصَّلَاةَ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: صَلَّيْتَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ اَخُو بَنِيْ سُلَيْمٍ؟ قَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

✵✵ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عبید بن عمیر کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے گئے؟ اُنہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔ حضرت ذوالیدین' جن کا تعلق بنوسلیم سے تھا' وہ آپ کے پیچھے گئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا آپ نے ہمیں نماز میں تخفیف کردی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ اُنہوں نے عرض کی: آپ نے عصر میں دو رکعات پڑھائی ہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین' جس کا تعلق بنوسلیم سے ہے' کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حی علی الفلاح! حی علی الفلاح! قد قامت الصلوٰۃ! اُس کے بعد آپ نے اُن لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں اور پھر آپ نے نماز ختم کی۔

3445 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: نَسِيتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَمْ خَفَّفْتَ عَنَّا الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مَا قَالَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَعَادَ فَصَلَّى مَا بَقِيَ قَطُّ قَالَ: حَدَّثَكَ اَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ؟ قَالَ:

لَا اَعْلَمُ

٭٭ عمرو بن دینار' طاؤس کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی اور سلام پھیر دیا' تو ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ بھول گئے ہیں' یا آپ نے ہمیں نماز مختصر پڑھائی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! ایسا ہی ہوا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ واپس آئے' آپ نے باقی رہ جانے والی نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا: کیا آپ کے استاد نے آپ کو حدیث میں یہ بیان کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

3446 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بَعْضَ الْاَرْبَعِ فَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَنَسِيتَ اَمْ خَفَّفْتَ عَنَّا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَوَ فَعَلْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَعَادَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ چار رکعت والی کوئی نماز ادا کی' تو دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالیدین نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ بھول گئے ہیں' یا آپ نے نماز مختصر کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ واپس آئے' آپ نے دو رکعات ادا کیں' پھر آپ نے بیٹھنے کے دوران دو سجدے کیے (یعنی سجدۂ سہو کیے)۔

3447 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا: اَخَفَّفْتَ عَنَّا الصَّلَاةَ؟ قَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخَفَّفْتَ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: صَدَقَ قَالَ: فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَرَكَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا شاید عصر کی نماز میں دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا اور نماز ختم کر دی۔ جلد باز لوگ (مسجد سے) باہر چلے گئے' وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہوگئی ہے! حضرت ذوالشمالین نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ٹھیک کہہ رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے وہ دو رکعات ادا کیں' جو آپ نے پہلے ترک کر دی تھیں' پھر آپ نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' جو بیٹھنے کے دوران سلام پھیرنے کے بعد کیا۔

3448 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ قَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان میں سے کچھ تو ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کیا' پھر بیٹھنے کے دوران سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

بَابُ سَهْوِ الْاِمَامِ وَالتَّسْلِيمِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: امام کو سہو لاحق ہونا اور سجدۂ سہو کے لیے سلام پھیرنا

3449 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، فَقَامَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ انْتَظَرْنَا اَنْ يُسَلِّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ سَلَّمَ

✻✻ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں میں سے کوئی ایک نماز پڑھائی' آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' بیٹھے نہیں' جب نماز کا آخر ہوا' اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے' تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا اور پھر سلام پھیرا۔

3450 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسْدِيِّ - حَلِيفُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، كَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ

✻✻ حضرت ابن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ' جو بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اُس وقت کھڑے ہو گئے' جب آپ نے بیٹھنا تھا' جب آپ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے بیٹھنے کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' ہر سجدہ سے پہلے آپ نے تکبیر کہی' آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی یہ دونوں سجدے کیے' یہ اُس کی جگہ تھا' جو آپ بیٹھنا بھول گئے تھے۔

3451 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا شاید عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' آپ بیٹھے نہیں' جب آپ نے نماز مکمل کی' تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

3452 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَسَبَّحُوا بِهِ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✱✱ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر اُنہیں متنبہ کرنا چاہا' لیکن وہ بیٹھے نہیں' جب اُنہوں نے نماز مکمل کر لی' تو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ کیا اور پھر بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

3453 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْلِيمُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✱✱ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سجدۂ سہو کرنے کے بعد سلام پھیرا جائے گا''۔

3454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ قَالَا: سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

✱✱ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: سجدۂ سہو' سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرِ خَمْسًا

باب: جو شخص ظہر یا عصر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لے

3455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا شِبْلٍ، إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ: وَتَقُولُ أَنْتَ ذٰلِكَ - لِإِبْرَاهِيمَ - يَا أَعْوَرُ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✱✱ حسن بن عبیداللہ' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے پانچ رکعت پڑھا دیں' تو ابراہیم نخعی نے اُن سے کہا: اے ابوشبل! آپ نے ہمیں پانچ رکعات پڑھا دی ہیں' اُنہوں نے کہا: اے کانے! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ یعنی اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا' ابراہیم نخعی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُنہوں نے اپنے پاؤں کو

موڑا' دومرتبہ سجدۂ سہو کیا اور بولے: نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

3456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ خَمْسًا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ ظَنَّ مِنْكُمْ اَنَّهُ زَادَ اَوْ نَقَصَ

* اسود بن یزید نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا شاید عصر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں' پھر آپ نے دومرتبہ سجدۂ سہو کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ دوسجدے اُس وجہ سے ہیں' جو تم لوگوں نے گمان کیا تھا' نماز میں اضافہ ہو گیا ہے' یا کمی رہ گئی ہے''۔

3457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ظہر کی نماز میں پانچ رکعات ادا کر لیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ بیٹھنے کے دوران دومرتبہ سجدے کر لے گا۔

3458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا هُوَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے (تو اُنہوں نے جواب دیا:) وہ دومرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا۔

3459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ اَنَّهُ يَقُوْلُ مِثْلَهُ

3468- حسن بصری کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے۔

3460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا قَالَ: يَزِيْدُ اِلَيْهَا رَكْعَةً فَتَكُوْنُ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ثَلَاثًا صَلَّى اِلَيْهَا رَابِعَةً فَتَكُوْنُ رَكْعَتَانِ تَطَوُّعًا، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ: وَكَذٰلِكَ اِنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَرْبَعًا صَلَّى اِلَيْهَا رَكْعَةً خَامِسَةً فَتَكُوْنُ رَكْعَتَانِ تَطَوُّعًا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا كُلِّهِ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِلٰى وَهْمِهِ

3469- قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ اس کے ساتھ مزید ایک رکعت ادا کرے گا' اس طرح یہ ظہر کی نماز ہو جائے گی اور اس کے بعد دو رکعات ہو جائیں گی اور اگر کوئی شخص صبح کی نماز میں تین رکعات ادا کر لیتا ہے' تو وہ اُس کے ساتھ چوتھی رکعت بھی ادا کرے گی' اس طرح دو رکعات نفل ہو جائیں گی' اُس کے بعد وہ بیٹھنے کے دوران دومرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی طرح اگر کوئی شخص مغرب کی نماز میں چار رکعات ادا کر

لیتا ہے' تو وہ اُس کے ساتھ پانچویں رکعت بھی ملالے گا' یوں دو رکعات نفل ہو جائیں گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو اس طرح کی صورتِ حال میں یہی کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ شخص آخر میں سجدۂ سہو کرلے گا' جو اُس کے وہم کی وجہ سے ہوگا۔

3461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ خَمْسًا وَلَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ، فَإِنَّهُ يَزِيدُ السَّادِسَةَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ صَلَاتَهُ

* حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص پانچ رکعت ادا کرلے اور چار رکعات کے بعد نہ بیٹھا ہو' تو وہ چھٹی رکعت مزید ادا کرلے گا' پھر اُس کے بعد سلام پھیرے گا' اور پھر نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں سہو لاحق ہونا

3462 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نَادَى الْمُنَادِي اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرِيطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ النِّدَاءَ، فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ، فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ لَهُ ضَرِيطٌ، فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ، فَاِنَّهُ لَيَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا، لِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُهُ قَبْلَ ذَلِكَ، فَيَظَلُّ الرَّجُلُ اِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے' اُس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' وہ اتنی دور چلا جاتا ہے' اُسے اذان کی آواز نہ آئے' جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو وہ پھر آجاتا ہے' جب مؤذن اقامت کہتا ہے' تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور اُس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو وہ پھر آجاتا ہے اور پھر آدمی اور اُس کے دل کے درمیان خطرات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو! فلاں چیز کو یاد کرو! ایسی چیزوں کا نام لیتا ہے' جو آدمی نے ویسے یاد نہیں کرنی تھی' اور پھر آدمی اُن چیزوں میں مگن ہو جاتا ہے اور اُسے یہ بھی پتا نہیں چل پاتا کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' جب تم میں سے کسی ایک شخص کو اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا ہو' تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے''۔

3463 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: اَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَاِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: قَدْ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ فِي

نَفْسِهٖ كَذَبْتَ، حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا بِاُذُنِهٖ اَوْ يَجِدَ رِيحًا بِاَنْفِهٖ

* * عیاض بن ہلال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا' میں نے کہا: ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور اُسے یہ پتا نہیں چل پاتا کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کر لی ہیں؟ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو یہ پتا نہ چلے (کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کر لی ہیں؟) تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے' جب شیطان تم میں سے کسی ایک شخص کے پاس آ کر یہ کہے کہ تمہیں حدث لاحق ہو گیا ہے' تو اُس شخص کو اپنے دل میں یہ کہنا چاہیے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو' جب تک وہ شخص اپنے کان کے ذریعہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا' یا اپنے ناک کے ذریعہ اُس کی بو محسوس نہیں کرتا''۔

3464 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِهٖ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان تم میں سے کسی ایک شخص کے پاس اُس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اُس پر معاملہ کو مشتبہ کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اُس شخص کو پتا نہیں چل پاتا' کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال کو پائے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

3465 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهٖ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَذَكَرَ ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ. عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان تم میں سے کسی ایک شخص کے پاس آتا ہے اور اُس کی نماز کو اُس کے لیے مشتبہ کر دیتا ہے' کیا اُس نے نماز زائد ادا کر لی ہے' یا کم ہے' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے' تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3466 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى اَثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً

فَلْيُكْمِلْ بِهَا، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالرَّكْعَتَيْنِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ

✱✱ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اُسے پتا نہ چل پائے کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' تین یا چار! تو اُس شخص کو کھڑے ہو کر ایک رکعت ادا کر لینی چاہیے' اس کے ذریعہ وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے گا' اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے جب وہ بیٹھا ہوا ہو' دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے' وہ رکعت جو اُس نے ادا کی ہے' اگر تو وہ پانچویں تھی تو ان دوسجدوں کے ذریعہ وہ اُس کو جفت کر لے گا' اور اگر وہ چوتھی تھی' تو یہ دوسجدے شیطان کی ناک خاک آلود کر دیں گے"۔

3467 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا كُنْتَ لَا تَدْرِي اَرْبَعًا صَلَّيْتَ اَمْ ثَلَاثًا فَتَوَخَّ الصَّوَابَ، ثُمَّ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَةً، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الزِّيَادَةِ

✱✱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں یہ پتا نہ چلے کہ تم نے چار رکعات ادا کی ہیں' یا تین رکعات ادا کی ہیں؟ تو تم درست نتیجے کے بارے میں حتمی رائے قائم کرو اور پھر اُٹھ کر ایک رکعت ادا کر لو' پھر تم دو سجدے کر لو' بے شک اللہ تعالیٰ (نماز میں) اضافہ کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔

3466-صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له، حديث:920، صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ، السهو في الصلاة، باب ذكر الخبر المتقصي في المصلي شك في صلاته، حديث:964، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان ايجاب سجدتي السهو على الملبس عليه صلاته فلم يدر كم، حديث:1511، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر البيان بان الامر بسجدتي السهو للتحري في شكه في الصلاة، حديث:2704، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب السهو، حديث:1134، موطا مالك، كتاب الصلاة، باب اتمام المصلي ما ذكر اذا شك في صلاته، حديث:211، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب تفريع ابواب الركوع والسجود، باب اذا شك في الثنتين والثلاث من قال يلقي الشك، حديث:877، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب ما جاء فيمن شك في صلاته فرجع الى اليقين، حديث:1206، السنن الصغرى، كتاب السهو، باب اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك، حديث:1226، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في الرجل يصلي فلا يدري زاد او نقص، حديث:4349، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب السهو ، تمام المصلي على ما ذكر اذا شك، حديث:574، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الرجل يشك في صلاته فلا يدري اثلاثا صلى ام اربعا، حديث:1603، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب صفة السهو في الصلاة واحكامه، حديث: 1205، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب سجود السهو وسجود الشكر، باب من شك في صلاته فلم يدر صلى ثلاثا او اربعا، حديث:3548

3468 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمِ اثْنَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى اَوْثَقِ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اُسے پتا نہ چلے کہ اُس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا دو ادا کی ہیں' تو وہ اُس پر بناء قائم کرے' جو سب سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے۔

3469 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى اَتَمِّ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ سُجُوْدٌ قَالَ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُوْلُ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ

✽✽ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ اُس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار ادا کی ہیں' تو وہ اُس پر بنیاد پر قائم کرے' جو اُس کے ذہن میں سب سے زیادہ مکمل ہو' ایسے شخص پر سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

زہری فرماتے ہیں: ایسی صورتِ حال میں وہ بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا۔

3470 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَوَخَّ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ قَدْ اَتَمَّ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✽✽ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے دوران شک ہو جائے' تو وہ یقینی صورتِ حال جاننے کی کوشش کرے گا' یہاں تک کہ اُسے پتا چل جائے کہ اُس نے کتنا حصہ مکمل کر لیا ہوا ہے' پھر وہ بیٹھنے کے دوران سجدۂ سہو کر لے گا۔

3471 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَبْنِ عَلٰى اَوْثَقِ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✽✽ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اُس پر بنیاد قائم کرے' جو اُس کے ذہن میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد ہو اور پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے۔

3472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَوَخَّ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ قَدْ اَتَمَّ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ اندازہ لگانے کی کوشش کرے یہاں تک کہ اُسے پتا چل جائے کہ اُس نے کتنا حصہ مکمل کر لیا ہوا ہے' پھر وہ جب بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے۔

3473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِ الْتَبَسَ عَلَى الْإِمَامِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى وَهُوَ قَائِمٌ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يُوشِكُ اَنْ يَّعْلَمَ بِعِلْمِ مَنْ وَّرَاءَهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر امام پر یہ التباس ہو جائے (یعنی مشتبہ ہو جائے) اور اُسے پتا نہ چل سکے کہ اُس نے کتنی نماز ادا کی ہے اور وہ اُس وقت قیام کی حالت میں بھی ہو تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُسے کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنے پیچھے موجود لوگوں کے علم کی بنیاد پر علم حاصل کر لے۔

3474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنَّ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُعِيدَ الصَّلَاةَ اِذَا نَسِيتُ، اِلَّا اَنْ اَكُوْنَ اُكْثِرُ النِّسْيَانَ فَاَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے' جب میں بھول جاؤں تو نماز کو دُہرا لوں' البتہ مجھ پر اکثر بھول طاری ہوتی ہو' تو پھر میں دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لوں گا۔

3475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَالْحَسَنِ فِي الزِّيَادَةِ فِي الصَّلَاةِ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ لِلسَّهْوِ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرْ كَمْ صَلَّى بَنَى عَلَى اَتَمِّ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهِ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✽✽ زہری اور حسن بصری فرماتے ہیں: نماز میں اضافہ کی صورت میں دو مرتبہ سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے اور اگر آدمی کو یہ یاد نہیں آتا کہ اُس نے کتنی رکعات ادا کر لی ہیں؟ تو وہ اُس پر بنیاد قائم کرے گا' جو اُس کے ذہن میں مکمل ہو چکی ہو اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا۔

3476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ اُذَاكِرُهُ لِلصَّلَاةِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: اَشْهَدُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلٰى شَكٍّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلٰى شَكٍّ مِنَ الزِّيَادَةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اور نماز کے حوالے سے اُن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا' اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے' اُنہوں نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو اس بارے میں حدیث نہ سناؤں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے بتایا: میں اللہ تعالیٰ کے نام کی گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز میں کمی کا شک ہو جائے' تو اُسے نماز ادا کرتے رہنا چاہیے' یہاں تک کہ اُسے زیادہ ہونے کے بارے میں شک ہو جائے''۔

3477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنْ نَسِيتَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ فَعُدْ لِصَلَاتِكَ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ: وَلَكِنْ بَلَغَنِي عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَالَا: فَإِنْ نَسِيتَ الثَّانِيَةَ فَلَا تُعِدْهَا، وَصَلِّ عَلَى أُخْرَى فِي نَفْسِكَ، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا تُسَلِّمُ وَأَنْتَ جَالِسٌ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر تم فرض نماز بھول جاتے ہو تو اپنی نماز کو دُہراؤ گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن کی زبانی اس بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی رائے نہیں سنی لیکن مجھ تک اُن کے حوالے سے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے یہ دونوں صاحبان یہ فرماتے ہیں: اگر تم دوسری رکعت بھول جاتے ہو تو تم اُسے دُہراؤ گے نہیں اور اُس کے مطابق نماز ادا کرو گے جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ محتاط طریقہ ہو اور پھر جب بیٹھے ہوئے ہو تو سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کر لو گے۔

3478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ كَمْ صَلَّيْتَ فَعُدْ لِصَلَاتِكَ كُلِّهَا، فَإِنْ أَثْبَتَّ أَنَّكَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ تَدْرِ فِيمَا سِوَاهُمَا كَمْ صَلَّيْتَ، فَعُدْ لِلَّذِي شَكَكْتَ فِيهَا، وَلَا تَعُدْ لِلرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدْ أَثْبَتَّ، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ، فَإِنْ شَكَكْتَ الثَّانِيَةَ فَلَا تَعُدْ، فَإِنَّمَا الْعَوْدُ مَرَّةً وَّاحِدَةً

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تمہیں یہ پتا نہیں چلتا کہ تم نے کتنی رکعات ادا کی ہیں تو تم اپنی پوری نماز کو دُہراؤ گے اور اگر تمہیں یہ یقین ہو کہ تم دو رکعات ادا کر چکے ہو اور اُن کے علاوہ کے بارے میں تمہیں اندازہ نہ ہو کہ کتنی رکعت ادا کی ہیں تو تم اُن رکعات کو دُہراؤ گے جن کے بارے میں تمہیں شک ہے تم اُن دو رکعات کو نہیں دُہراؤ گے جن کے بارے میں یقین ہے اور پھر جب تم بیٹھے ہوئے ہو گے اُس وقت دو مرتبہ سجدے کر لو گے لیکن اگر تمہیں دوسری رکعت کے بارے میں شک ہے تو تم اُسے دُہراؤ گے نہیں کیونکہ واپس ایک ہی مرتبہ جایا جاتا ہے۔

3479 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ فَشَكَكْتُ عُدْتُ ثُمَّ شَكَكْتُ؟ قَالَ: فَلَا تَعُدْ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي اسْتَيْقَنْتُ أَنِّي صَلَّيْتُ خَمْسَ رَكَعَاتٍ قَالَ: فَلَا تَعُدْ وَإِنْ صَلَّيْتَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ، فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں فرض نماز ادا کرتا ہوں اور پھر شک کا شکار ہو جاتا ہوں پھر اُسے دُہرا لیتا ہوں پھر شک کا شکار ہو جاتا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا: تم دوبارہ نہ دُہراؤ۔ میں نے کہا: اگر مجھے یقین ہوتا ہے میں نے پانچ رکعت ادا کی ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم پھر اسے نہ دُہراؤ اگرچہ تم (زیادہ ہونے کی صورت میں) دس رکعت ادا کر چکے ہو تم صرف دو مرتبہ سجدۂ کر لو۔

3480 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: شَكَكْتُ

فِي صَلَاتِي قَالَ: يَقُولُونَ: تَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَاَنْتَ جَالِسٌ قَالَ: وَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ: عُدْ لِصَلَاتِكَ حَتّٰى تَحْفَظَ

٭٭ عاصم بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' میں نے کہا: مجھے اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے' اُنہوں نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں جب تم بیٹھے ہوئے ہو' اُس وقت سجدۂ سہو کر لو۔ عاصم نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اپنی نماز کو دُہراؤ' تاکہ تم محفوظ ہو جاؤ۔

3481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرَ قَالَ: قُلْتُ لِمُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: اَحْصِ الصَّلَاةَ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَا تُعِدْ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ مسعر بیان کرتے ہیں: میں نے محارب بن دثار سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' تم سے جہاں تک ہو سکے' اپنی نماز کو شمار کرنے کی کوشش کرو' اُسے دُہراؤ نہیں! اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْفَيَّاضِ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ

٭٭ ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: نماز کو دُہرایا نہیں جائے گا۔

بَابُ الْقِيَامِ فِيمَا يُقْعَدُ فِيهِ

باب: جس جگہ پر بیٹھنا ہو' وہاں کھڑے ہو جانے کا حکم

3483 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام دو رکعات ادا کرنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے' تو اگر سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اُسے یاد آ جاتا ہے' تو وہ بیٹھ جائے اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

3484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ فَلْيُسَبِّحْ بِهِ، فَاِنْ كَانَ قَدِ اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ

3483-سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب من نسی ان یتشھد وھو جالس، حدیث:885، سنن الدارقطنی، کتاب الصلاۃ، باب الرجوع الی القعود قبل استتمام القیام، حدیث:1232، السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب سجود السھو وسجود الشکر، باب من سھا فقام من اثنتین ثم ذکر قبل ان یستتم، حدیث:3584، معرفۃ السنن والآثار للبیھقی، کتاب الصلاۃ، من سھا فقام من اثنتین، حدیث:1234

** سفیان ثوری (یہاں متن کے کچھ الفاظ موجود نہیں ہیں) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص پہلی دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑا ہو جائے' تو سبحان اللہ کہہ کر اُسے متوجہ کیا جائے گا' لیکن اگر وہ مکمل کھڑا ہو چکا ہو' تو پھر وہ نہ بیٹھے اور اگر وہ مکمل کھڑا نہیں ہوا تھا' تو پھر بیٹھ جائے۔

3485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ سَهَا فَقَامَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْجُلُوْسِ قَالَ: يَجْلِسُ مَا لَمْ يَسْتَوِ قَائِمًا

** قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے سہولاحق ہو جاتا ہے اور وہ دو رکعات کے بعد بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ سیدھا کھڑا نہیں ہوا تھا' تو بیٹھ جائے۔

3486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، وَبَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، اَنَّ سَعْدًا، قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَسَبَّحُوا بِهِ فَجَلَسَ وَلَمْ يَسْجُدْ

** قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' لوگوں نے سبحان اللہ کہا' تو وہ بیٹھ گئے اور اُنہوں نے سجدۂ سہو نہیں کیا۔

3487 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ فَسَهَا، فَقَامَ فِيْ مَثْنَى الْاُولٰى فَلَمْ يَتَشَهَّدْ، فَسَبَّحَ النَّاسُ، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَقَامُوْا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے تک یہ بتایا گیا ہے' ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے اُنہیں سہولاحق ہو گیا' وہ پہلی والی دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' وہ تشہد میں بیٹھے نہیں' لوگوں نے سبحان اللہ کہا' تو اُنہوں نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ اب تم بھی کھڑے ہو جاؤ' تو وہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔

3488 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّهُ نَهَضَ عَلٰى سَاقَيْهِ، فَسَبَّحُوا بِهِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

** عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اپنی پنڈلیوں کے بل کھڑے ہو رہے تھے' کہ لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر اُنہیں متوجہ کیا' تو اُنہوں نے بعد میں سجدۂ سہو کیا۔

3489 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَتَحَرَّكَ لِلْقِيَامِ، فَسَبَّحُوا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

** یحییٰ بن سعید' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم اُن کے ساتھ تھے' اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کی' وہ کھڑے ہونے کے لیے حرکت کرنے لگے تھے کہ لوگوں نے سبحان اللہ کہہ دیا (تو وہ بیٹھ گئے' بعد میں اُنہوں نے) دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

3490 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ

الزُّبَيْرِ قَامَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ - اَوْ اَرَادَ الْقِيَامَ - قَالَ: مَا رَاَيْتُ طَاوُسًا اِلَّا شَكَّ اَيَّهُمَا فَعَلَ؟ نَهَضَ اَوْ اَرَادَ النُّهُوضَ - ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَقَالَ: اَصَابَ لَعَمْرِي قُلْتُ: وَاَخْبَرَكَ اَنَّهُ سَجَدَهَا قَبْلَ التَّسْلِيمِ اَوْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: طاؤس نے اُنہیں بتایا ہے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مغرب کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا کہ اُنہیں یہ شک تھا' اُنہوں نے ان دو میں سے کیا کیا تھا' کیا وہ کھڑے ہو گئے تھے؟ یا اُنہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تھا؟ (بہر حال دونوں صورتوں میں) وہ جب بیٹھے ہوئے تھے' اُس وقت اُنہوں نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے اس کا ذکر کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! اُنہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے آپ کو یہ بتایا تھا' اُنہوں نے یہ سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کیے تھے یا بعد میں کیے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

اللہ
رسول
محمد

جہانگیری

المصنف

عبد الرزاق

2

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

جہانگیری

المصنف

عبد الرزاق

نمبر 2

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان ۔۔۔ صفحہ

﴿کِتَابُ الْجُمُعَةِ﴾

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

﴿کتاب صلاۃ العیدین﴾

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

بَابُ اِذَا قَامَ فِيْمَا يُقْعَدُ فِيْهِ اَوْ قَعَدَ فِيْمَا يُقَامُ اَوْ سَلَّمَ فِيْ مَثْنٰى

باب: جو شخص (نماز کے دوران) اُس موقع پر کھڑا ہو جائے' جب اُس نے بیٹھنا تھا' یا جب کھڑا ہونا تھا اُس وقت بیٹھ جائے' یا دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

3491 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَصِيفٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: السَّهْوُ اِذَا قَامَ فِيْمَا يُجْلَسُ فِيْهِ، اَوْ قَعَدَ فِيْمَا يُقَامُ فِيْهِ، اَوْ يُسَلِّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَاِنَّهُ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهٖ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَتَشَهَّدُ فِيْهَا

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سہو اُس وقت لازم ہوگا جب آدمی بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے' یا کھڑے ہونے کے مقام پر بیٹھ جائے' یا دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے' تو جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوگا' تو وہ بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا' اور اس میں تشہد کے کلمات پڑھے گا۔

3492 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: صَلّٰى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَغْرِبَ فَقُلْتُ: وَحَضَرْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَامَ فَصَلَّى الثَّالِثَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ قَالَ: فَدَخَلَ اَصْحَابٌ لَنَا عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ لَهُ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ، كَاَنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَعِيْبَ بِذٰلِكَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَصَابَ وَاَصَابُوْا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ابن زبیر (شاید حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مراد ہیں) نے ایک مرتبہ ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا آپ اُس موقع پر موجود تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو لوگوں نے سبحان اللہ' سبحان اللہ کہا' تو وہ کھڑے ہو گئے اُنہوں نے تیسری رکعت ادا کی' جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' لوگوں نے بھی اُن کے ساتھ سجدۂ سہو کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہمارے کچھ ساتھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور اُن کے سامنے اس صورتِ حال کا ذکر کیا تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ لوگ اس حوالے سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کر رہے ہیں' تو حضرت

3491-مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' إذا سلم من رکعتین ثم ذکر انه لم یتم - حدیث:4450' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب سجود السهو فی الصلاة هل هو قبل التسلیم او بعده' حدیث:1628' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب سجود السهو وسجود الشکر - باب من سها فجلس فی الاولٰی' حدیث:3593

3492-' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' إذا سلم من رکعتین ثم ذکر انه لم یتم - حدیث:4449' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب سجود السهو فی الصلاة هل هو قبل التسلیم او بعده' حدیث:1630' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب سجود السهو وسجود الشکر - باب الکلام فی الصلاة علی وجه السهو' حدیث:3654

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس (یعنی ابن زبیر) نے بھی ٹھیک کیا ہے اور لوگوں نے بھی ٹھیک کیا ہے۔

3493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا قَامَ فِي قُعُوْدٍ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيَتَشَهَّدُ تَشَهُّدَيْنِ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے تو جب وہ نماز سے فارغ ہوگا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا اور تشہد دو مرتبہ پڑھے گا۔

3494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ فِي مَثْنَى الْإِنْصِرَافِ ثُمَّ ذَكَرَ، فَلْيُوفِ عَلٰى مَا مَضَى، وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُسے یاد آئے (کہ ابھی نماز مکمل نہیں ہوئی) تو وہ جو گزر چکا ہے اُس کی بنیاد پر نماز کو پورا کرے گا اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔

3495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا قُمْتَ فِيمَا يُجْلَسُ فِيهِ، أَوْ جَلَسْتَ فِيمَا يُقَامُ فِيهِ، أَوْ جَهَرْتَ فِيمَا يُخَافَتُ فِيهِ، أَوْ خَافَتَّ فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ نَاسِيًا سَجَدْتَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَإِنْ تَعَمَّدْتَ الْجَهْرَ فِيمَا يُخَافَتُ فِيهِ، أَوْ عَمَدْتَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ لَمْ تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَإِنْ نَسِيتَ شَيْئًا مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ فَتَقْضِيهَا بِاللَّيْلِ، فَاقْرَأْ كَمَا أَنْتَ تَقْرَأُ بِالنَّهَارِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

❋❋ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم اُس موقع پر کھڑے ہو جاؤ جب بیٹھنا تھا یا اُس موقع پر بیٹھ جاؤ جہاں کھڑا ہونا تھا یا پست آواز والی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرلو یا بلند آواز والی نماز میں پست آواز میں قرأت کرلو اور بھول کر ایسا کرلو تو تم دو مرتبہ سجدۂ سہو کرو گے لیکن اگر تم پست آواز والی نماز میں جان بوجھ کر بلند آواز میں قرأت کرو یا ان میں سے کوئی اور چیز جان بوجھ کر کرو تو پھر تم سجدۂ سہو نہیں کرو گے اگر تم دن کی نماز کا کچھ حصہ بھول جاؤ تو اُسے رات کے وقت قضاء کرلو گے اور تم دن کی فرض نماز (کی قضاء ادا کرتے ہوئے) اُسی طرح تلاوت کرو گے جس طرح تم دن کے وقت تلاوت کرتے ہو۔

3496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَبْرَحْ فَيَذْكُرُ قَالَ: يُوفِي عَلٰى مَا مَضَى، فَقَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَقُومُ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَأَسْهُو حَتّٰى أُشِيرُ إِلٰى إِنْسَانٍ بِيَدِيْ وَلَمْ أَتَكَلَّمْ قَالَ: اقْعُدْ وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرتا ہے اور پھر کھڑا ہو جاتا ہے تھوڑی ہی دیر میں اُسے یاد آجاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: جتنی نماز گزر چکی ہے وہ اُس حساب سے پوری کرے گا۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: میں فرض نماز میں کھڑا ہو جاتا ہوں مجھے سہو ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں کسی انسان کی طرف اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر دیتا ہوں لیکن میں کلام نہیں کرتا۔ اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ کر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلو۔

3497 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ قَامَ فِي قُعُوْدٍ، أَوْ قَعَدَ فِي قِيَامٍ، أَوْ سَلَّمَ

سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: اگر آدمی بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے' یا کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھ جائے' یا سلام پھیر دے' تو وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

3498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ سَهَا فَقَامَ، وَلَمْ يَبْرَحْ ثُمَّ ذَكَرَ قَالَ: اَوْفِ عَلٰى مَا مَضَى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آدمی کو سہو ہو جائے' اور وہ کھڑا ہو جائے' اور تھوڑی ہی دیر میں اُسے یاد آ جائے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: جو نماز گزر چکی ہے اُسے پوری کرو۔

بَابُ هَلْ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ

باب: کیا سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھا جائے گا' اور سلام پھیرا جائے گا؟

3499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَصِيفٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ تَشَهَّدَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ ابوعبیدہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ سجدۂ سہو کے بعد تشہد کے کلمات پڑھتے تھے۔

3500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: هَلْ كَانَ مِنْ تَشَهُّدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيمُ فِيهِمَا

٭٭ اسماعیل بن رجاء' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہیں نماز میں سہو ہو گیا تو اُنہوں نے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے اُن سے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے تشہد کے کلمات پڑھے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور ابراہیم نخعی نے اس کے بعد سلام بھی پھیرا تھا۔

3501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَتَشَهَّدُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيُسَلِّمُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: آدمی سجدۂ سہو کے بعد تشہد کے کلمات پڑھے گا' اور سلام پھیرے گا۔

3502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَهِمَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا فَقَالَا: يَتَشَهَّدُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ شعبہ بن حجاج' حکم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کو نماز میں وہم ہو گیا'

انہوں نے سلام پھیر دیا' دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' پھر دوسری مرتبہ سلام پھیرا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حکم اور حماد سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: آدمی سجدۂ سہو کے بعد تشہد کے کلمات پڑھے گا۔

3503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قِرَاءَةٌ وَّلَا رُكُوعٌ وَّلَا تَشَهُّدٌ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِذَا سَجَدْتُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اَجْعَلُ نَهْضِي قِيَامٌ؟ قَالَ: بَلِ اجْلِسْ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ وَاَوْفَى لَهَا

* * عطاء فرماتے ہیں: سجدۂ سہو میں نہ تو تلاوت ہوگی' نہ رکوع ہوگا' اور نہ ہی تشہد ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب میں سجدۂ سہو کر لیتا ہوں تو کیا میں اُٹھنے کو قیام قرار دوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ تم بیٹھو گے' یہ میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے' اور زیادہ بہتر ادائیگی ہے۔

3504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِيْهِمَا تَشَهُّدٌ وَّلَا تَسْلِيمٌ

* * ابن جریج نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان دونوں سجدوں کے بعد نہ تو تشہد ہوگا' اور نہ ہی سلام پھیرنا ہوگا۔

3505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: حِيْنَ يُسَلِّمُ، مَا اُحِبُّ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ شَيْئًا، قُلْتُ: اُكَبِّرُ حِيْنَ اَخْفِضُ صُلْبِيْ لِلسُّجُوْدِ، وَحِيْنَ اَرْفَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ لَيْسَ فِيْهَا اِلَّا ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَّذْكُرَ اِنْسَانٌ رَبَّهُ، فَاَوْفِ سُجُوْدَهُمَا، فَاِذَا رَفَعَ صُلْبَهُ فَلْيَنْصِبْهُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَفْصِلِهٖ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سجدۂ سہو کب کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: سلام پھیرنے کے بعد' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ السلام علیکم اور سجدۂ سہو کے درمیان کوئی اور چیز رکھی جائے۔ میں نے دریافت کیا: جب میں سجدے کے لیے اپنی پشت کو جھکاؤں گا' تو کیا میں تکبیر کہوں گا' اور جب اُٹھاؤں گا اُس وقت بھی کہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں صرف یہی چیز ہے' البتہ آدمی (سجدہ کے دوران) اپنے پروردگار کا ذکر کرے گا' اور اپنے سجدے مکمل کرے گا' جب وہ اپنی پشت کو اُٹھائے گا' تو بالکل سیدھا ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ کی جگہ پر آ جائے۔

بَابُ هَلْ عَلٰى مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَهْوٌ؟

باب: جو شخص امام کے پیچھے ہو' کیا اُس پر سجدۂ سہو لازم ہوگا؟

3506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَهَا الْاِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ فَلَيْسَ عَلٰى مَنْ وَرَاءَهٗ سَهْوٌ وَلَا سُجُوْدٌ

* * ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب امام کو سہو ہو جائے' اور وہ سجدۂ سہو نہ کرے' تو اُس کے پیچھے موجود شخص

پر بھی نہ تو سہو لازم ہوگا' اور نہ ہی سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

3507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَجَدَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِمْ سَهْوٌ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: امام کے پیچھے موجود شخص پر سہو لازم نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ امام ہر رکعت میں تین مرتبہ سجدہ کرلے' تو بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: مقتدیوں پر سہو لازم نہیں ہوگا۔

3508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ، فَلَيْسَ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ أَنْ يَسْجُدُوا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب امام کو سہو ہو جائے' اور وہ سجدہ نہ کرے' تو اُس کے پیچھے موجود لوگوں پر سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔

3509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ سَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ، وَإِذَا سَهَا مَنْ خَلْفَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى لَا يَضُرُّهُمْ سَهْوٌ مَعَ الْإِمَامِ

✵✵ ثوری نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب امام کو سہو ہو جائے' تو اُس کے پیچھے موجود شخص بھی سجدہ کرے گا' اور امام کے پیچھے موجود شخص کو سہو ہو جائے' تو اُن لوگوں پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا یہاں تک کہ امام کے ساتھ سہو کرنا اُنہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

3510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

3511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ مِنَ الصَّلَاةِ شَيْءٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ نَاسِيًا قَالَ: يَقُومُ فَيَبْنِي، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا نماز کا کچھ حصہ رہ جاتا ہے' اور وہ بھول کر سلام پھیر دیتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: وہ کھڑا ہو کر بناء قائم کرے گا' اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَفُوتُهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ وَقَدْ سَهَا الْإِمَامُ

باب: جس شخص کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو جائے' اور امام کو سہو بھی ہو جائے

3512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيْ رَجُلٍ فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ شَيْءٌ، وَقَدْ سَهَا الْإِمَامُ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ وَسَجَدَ فَلْيَسْجُدْ مَعَهُ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَقُمْ، وَلْيَقْضِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جس کی نماز کا کچھ حصہ رہ جاتا ہے' اور

امام کو اُس کے آنے سے پہلے سہو بھی لاحق ہو چکا ہوتا ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: جب امام سلام پھیر کر سجدہ کرے گا' تو وہ شخص بھی امام کے ساتھ سجدہ کرے گا' جب امام فارغ ہو جائے گا' تو پھر وہ شخص اُٹھ کر باقی رہ جانے والی نماز ادا کرے گا۔

3513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ.

* * یونس نے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

3514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

* * معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْهُوَ فَيَخْلِطُ الْمَكْتُوبَةَ بِالتَّطَوُّعِ

باب: جو شخص سہو کی وجہ سے فرض نماز کو نفل کے ساتھ ملا دیتا ہے

3515 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ نَسِيَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ حَتَّى دَخَلَ فِي التَّطَوُّعِ، ثُمَّ ذَكَرَ فَصَلَّى بَقِيَّةَ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

* * قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ فرض نماز کی ایک رکعت بھول گئے یہاں تک کہ اُنہوں نے نفل نماز شروع کر دی' پھر اُنہیں یاد آیا تو اُنہوں نے فرض نماز کا باقی رہ جانے والا حصہ ادا کیا اور جب وہ بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت سجدۂ سہو کر لیا۔

3516 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اَحْسَبُهُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا نَسِيَ شَيْئًا مِنَ الْفَرِيضَةِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي التَّطَوُّعِ، ثُمَّ ذَكَرَ، انْصَرَفَ عَلٰى شَفْعٍ، وَاسْتَقْبَلَ صَلَاتَهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ: التَّطَوُّعُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَهُ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص فرض نماز کا کچھ حصہ بھول جائے' اور نفل نماز پڑھنی شروع کر دے' پھر اُسے یاد آئے' تو وہ جفت رکعت ادا کرنے کے بعد اپنی نماز کو ختم کرے گا' اور از سر نو (فرض) نماز ادا کرے گا' اور وہ یہ فرماتے ہیں: نفل نماز ادا کرنا (نماز کے دوران) کلام کرنے کی مانند ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو بھی اس کی مانند کہتے ہوئے سنا ہے۔

3517 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِيْ اَرْبَعٍ جَالِسًا، وَقَدْ فَاتَ الرَّجُلَ رَكْعَةٌ، فَقَامَ الرَّجُلُ يَقْضِي وَظَنَّ اَنَّ الْاِمَامَ قَدْ سَلَّمَ، فَاَتَمَّ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ الْاِمَامُ، فَلَا يَعُدْ لَهَا، وَلٰكِنْ لِيَقْضِ تِلْكَ الرَّكْعَةَ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ الْاِمَامُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: جب امام چار رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھا ہوا ہو' اور کسی شخص کی ایک رکعت فوت ہو چکی ہو' پھر وہ شخص کھڑا ہو کر قضاء ادا کرنے لگے' اور یہ گمان کرے کہ امام نے سلام پھیر دیا ہے' لیکن اس کے چوتھی رکعت مکمل کرنے

کے بعد پھر امام سلام پھیرے' تو وہ شخص اس رکعت کو شمار نہیں کرے گا' بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس رکعت کو (دوبارہ) ادا کرے گا۔

3518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْنَا: اِنْ سَهَا رَجُلٌ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ، فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ظَنَّ اَنَّهُ قَدْ صَلَّى اَرْبَعًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ ذَكَرَ فَقَامَ فَاَتَمَّ اَرْبَعًا، فَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ جَعَلَ مِنْ بَيْنِ ظَهْرَانِيْ صَلَاتِهٖ تَطَوُّعًا يَعْنِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: لَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے سوال کیا: اگر کسی شخص کو پہلی رکعت میں سہو ہو جاتا ہے' اور جب وہ دو رکعات ادا کر لیتا ہے' تو وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اُس نے چار ادا کی ہیں' پھر وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیتا ہے' پھر اُسے یاد آتا ہے' اور وہ کھڑا ہو کر چار رکعات مکمل کر لیتا ہے' تو ایسے شخص کو نماز کو دُہرانا چاہیے کیونکہ اُس نے اپنی نماز کے دوران ایک نفل نماز شروع کر دی تھی' اُس سے مراد یہ ہے کہ کیا ایسے شخص پر سجدۂ سہو لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشُكُّ فِيْ صَلَاتِهٖ بَعْدَ الْاِنْصِرَافِ وَلَا يَدْرِيْ اَصَلّٰى اَمْ لَا

باب: جس آدمی کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ کیا اُس نے نماز (مکمل طور پر) ادا کی ہے یا نہیں کی ہے؟

3519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ شَكُّهُ بَعْدَ الْاِنْصِرَافِ فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ، وَاِذَا شَكَّ اَصَلّٰى اَمْ لَا؟ فَاِنْ كَانَ فِيْ وَقْتٍ اَعَادَ، وَاِنْ ذَهَبَ لَمْ يُعِدْ

❊❊ حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا' لیکن جب اُسے یہ شک ہو کہ کیا اُس نے نماز ادا کی ہے' یا ادا نہیں کی ہے؟ تو اگر تو نماز کا وقت موجود ہوگا' تو وہ نماز دُہرا دے گا' اور اگر نماز کا وقت رخصت ہو چکا ہوگا' تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ لَا يَدْرِيْ اَصَلّٰى اَمْ لَا؟ قَالَ: يُعِيْدُ مَا كَانَ فِيْ وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَاِذَا مَضَى الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةٌ

❊❊ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جسے یہ پتا نہیں چلتا کہ کیا اُس نے نماز ادا کر لی یا نہیں؟ تو وہ فرماتے ہیں: جب تک نماز کا وقت موجود ہے' تو وہ نماز کو دُہرا لے گا' لیکن اگر وقت رخصت ہو چکا ہو تو ایسے شخص پر نماز کو دُہرانا لازم نہیں ہوگا۔

3521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِنَّ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُعِيْدَ الصَّلَاةَ اِلَّا اَنْ اَكُوْنَ اُكْثِرُ النِّسْيَانَ فَاَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❊❊ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ میں نماز کو دُہرا لوں' البتہ اگر

مجھے اکثر نسیان لاحق ہوتا ہوتو پھر میں سجدۂ سہو کرلوں گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السُّورَةَ فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْهُوَ اَنْ يَّسْجُدَ اَوْ يُضِيفَ اِلَيْهَا اُخْرَى

باب: جو شخص کوئی ایسی سورت تلاوت کرتا ہے جس میں سجدۂ تلاوت موجود ہو اور وہ سجدہ کرنا بھول جاتا ہے یا اُس کے ساتھ دوسرے سجدہ کو ملا دیتا ہے؟

3522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قَرَاَ فِي الْمَكْتُوبَةِ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ، فَسَهَا فَلَمْ يَسْجُدْ حَتَّى رَكَعَ وَسَجَدَ لَهَا قَالَ: فَلَا يَقْرَأُ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو فرض نماز میں کسی ایسی سورت کی تلاوت کرتا ہے جس میں سجدۂ تلاوت موجود ہوتا ہے' اور پھر وہ شخص بھول کر سجدہ نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ رکوع میں چلا جاتا ہے' اور پھر اُس کے لیے سجدہ کرتا ہے۔تو عطاء فرماتے ہیں: وہ تلاوت نہیں کرے گا' اور سجدۂ سہو کرلے گا۔

3523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ صَلَّى فَقَرَاَ السَّجْدَةَ فَرَكَعَ بِهَا، وَنَسِيَ اَنْ يَّسْجُدَهَا حَتَّى رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ الرَّكْعَةِ حَتَّى اِذَا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو نماز ادا کرتے ہوئے آیتِ سجدہ تلاوت کرتا ہے' اور اُس کے ساتھ ہی رکوع میں چلا جاتا ہے' وہ سجدہ کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ اپنا سر اُٹھالیتا ہے۔تو وہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اُس رکعت کے دو سجدے کرے گا پھر جب وہ نماز مکمل کرلے گا' تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْهُوَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: جس شخص کو رکوع یا سجدہ میں سہو ہو جاتا ہے

3524 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ شَكَكْتَ فِي السُّجُودِ فَلَا تُعِدْ وَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَاِنِ اسْتَيْقَنْتَ اَنَّكَ قَدْ سَجَدْتَ فِي رَكْعَةٍ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ فَلَا تُعِدْ، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، قُلْتُ: فَمَا لِلرُّكُوعِ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ؟ قَالَ: اِنَّ الرُّكُوعَ اَشَدُّ، فَاِنْ نَسِيتَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ اسْتَيْقَنْتَ فَاَعِدْهَا

❋❋ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر تمہیں سجدہ کے بارے میں شک ہو جاتا ہے' تو تم نماز کو نہیں دُہراؤ گے' اور سجدۂ سہو کرلو گے' اور اگر تمہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ تم نے ایک رکعت میں تین سجدے کرلیے تھے' تو تم نماز کو نہیں دُہراؤ گے' اور (نماز کے آخر میں) دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلو گے۔میں نے دریافت کیا: رکوع کا کیا حکم ہے کہ وہ اس کی مانند نہیں ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: رکوع زیادہ شدید ہے' اگر تم رکوع کرنا بھول جاتے ہو' اور تمہیں اس بات کا یقین ہو تو تم نماز کو دُہراؤ گے۔

3525 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ فَرَكَعَ، ثُمَّ ذَكَرَ وَهُوَ سَاجِدٌ اَنَّهُ لَمْ يَسْجُدْ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى اِلَّا سَجْدَةً وَّاحِدَةً قَالَ: لَا يَعْتَدَّ بِهٰذِهِ الرَّكْعَةِ الَّتِي ذَكَرَ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَلٰكِنْ لِيَرْفَعْ رَاْسَهُ فَلْيَسْجُدِ الَّتِي فَاتَتْهُ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ الرَّكْعَةِ الَّتِي هُوَ فِيهَا، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ: وَاِنْ ذَكَرَ بَعْدَمَا سَجَدَ سَجْدَةً اعْتَدَّ بِهَا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَهُ الَّتِي فَاتَتْهُ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ اِلٰى سَجْدَتِهِ الْاُولٰى اُخْرَى، وَاِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَائِمٌ سَجَدَ، ثُمَّ عَادَ قَائِمًا اِلٰى حَيْثُ كَانَ يَقْرَاُ مِنْ قِرَاءَتِهٖ، وَاِنْ نَسِيَ الرَّجُلُ الرُّكُوعَ لَمْ يَعْتَدَّ بِسُجُودِهٖ، وَقَضَى الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ مُسْتَانِفًا

❋❋ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو کھڑا ہو کر تلاوت کرتا ہے' پھر رکوع میں جاتا ہے' پھر ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' اور پھر کھڑا ہو کر تلاوت شروع کر دیتا ہے' پھر رکوع میں جاتا ہے' پھر جب وہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے' تو اُسے یاد آتا ہے کہ اُس نے پہلی رکعت میں صرف ایک ہی مرتبہ سجدہ کیا تھا' تو ایسے شخص کے بارے میں سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں کہ وہ اس رکعت کو شمار نہیں کرے گا جس کے سجدہ کے دوران اُسے یاد آیا (کہ پچھلی رکعت میں اُس نے ایک ہی سجدہ کیا تھا) وہ اپنے سر کو اُٹھائے گا' اور وہ سجدہ کرے گا جو رہ گیا تھا' پھر دو مرتبہ وہ سجدے کرے گا جو اُس رکعت کے ہیں جسے اُس نے ابھی ادا کیا ہے' پھر جب وہ نماز سے فارغ ہو گا (تو آخر میں) دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا۔ وہ فرماتے ہیں: اگر دوسری مرتبہ سجدہ کرنے کے بعد اُسے یہ بات یاد آتی ہے' تو پھر وہ اُس سجدہ کو شمار کرے گا' اور پھر وہ اُس سجدہ کو کرے گا جو فوت ہو گیا تھا' پھر وہ پہلے والے سجدہ کے ساتھ ایک اور سجدہ کرے گا' اور اگر اُسے یہ بات اُس وقت یاد آتی ہے جب وہ قیام کی حالت میں ہو تو وہ سجدہ میں چلا جائے گا' اور پھر دوبارہ کھڑا ہو جائے گا جہاں وہ پہلے تلاوت کر رہا تھا' اور اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جاتا ہے' تو اُس کا سجدہ شمار نہیں ہو گا' وہ نئے سرے سے رکوع اور سجدہ کو ادا کرے گا۔

3526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ سَجْدَةً فِي اَوَّلِ صَلَاتِهٖ، حَتّٰى صَلّٰى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ اَوْ اَرْبَعًا قَالَ: اِذَا ذَكَرَهَا خَرَّ سَاجِدًا، وَاِذَا ذَكَرَهَا بَعْدَمَا يَرْكَعُ مَضَى فِي رُكُوعِهٖ وَسَجَدَ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے آغاز میں سجدہ کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ تین یا چار رکعات ادا کر لیتا ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: جب اُسے سجدہ کرنا یاد آئے گا' تو وہ سجدہ میں چلا جائے گا' اور اگر اُسے رکوع میں جانے کے بعد یہ بات یاد آتی ہے' تو وہ رکوع کو جاری رکھے گا' اور پھر بعد میں تین سجدے کر لے گا۔

3527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ رَكَعَ ثُمَّ سَهَا فَسَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ ذَكَرَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ: يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَاِذَا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، قُلْتُ: وَلَا يَخِرُّ سَاجِدًا اِذَا ذَكَرَهَا؟ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ قِيَامِهٖ

❋❋ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو رکوع میں جاتا ہے' پھر بھول جاتا ہے' اور صرف ایک ہی سجدہ

کرتا ہے' پھر جب وہ قیام کی حالت میں ہوتا ہے اُس وقت اُسے یہ بات یاد آتی ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ شخص اپنی نماز کو مکمل کرے گا جب وہ سلام پھیرے گا' تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا۔ میں نے دریافت کیا: جب اُسے یہ یاد آئے گا (کہ اُس نے سجدہ نہیں کیا) تو کیا وہ سجدہ میں نہیں جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا وہ قیام کے بعد (سجدہ میں جائے گا)۔

3528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّهُ نَسِيَ مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ سَجْدَةً قَالَ: يَسْجُدُ اَرْبَعًا مُتَوَالِيَاتٍ، ثُمَّ يَتَشَهَّدُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو چار رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتا ہے' اور پھر اُسے یاد آتا ہے کہ اُس نے ہر رکعت میں ایک سجدہ بھول گیا تھا' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ چار مسلسل سجدے کرے گا' پھر تشہد کے کلمات پڑھے گا' پھر سلام پھیرے گا' پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

3529 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ - مَوْلَى التَّوْاَمَةِ - اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِرُكُوْعٍ

❋❋ صالح بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: رکوع کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بَابُ اِنَّكَ اِنْ تَسْجُدَهُمَا فِيْمَا لَيْسَ عَلَيْكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمَا فِيْمَا عَلَيْكَ

باب: تمہارا یہ دو سجدے ایسی صورت میں کرنا جب یہ تم پر لازم نہ ہوں' یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ جب یہ تم پر لازم ہوں اور تم انہیں ترک کر دو

3530 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ دَرَافِسَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا عِمْرَانَ؟ قَالَ: خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ سَهَوْتُ قَالَ: قُلْتُ: لَوْ سَهَوْتَ لَسَبَّحْنَا قَالَ: خَشِيْتُ اَنْ تَكُوْنُوْا نَسِيتُمْ كَمَا نَسِيتُ

❋❋ یونس بن درافس بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کے پیچھے شام کی کوئی ایک نماز ادا کی تو جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' میں نے کہا: اے ابوعمران! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مجھے سہو ہو گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر آپ کو سہو ہوا ہوتا تو ہم سبحان اللہ کہہ دیتے۔ اُنہوں نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ تم لوگ بھی اُسی طرح بھول گئے ہو گے' جس طرح میں بھول گیا۔

3531 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ: نَسِيتُمْ كَمَا نَسِيتُ

❋❋ حماد (یہ الفاظ نقل) فرماتے ہیں: تم لوگ بھی اُسی طرح بھول گئے جس طرح میں بھول گیا۔

3532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنَّكَ اِنْ تَسْجُدْهُمَا فِيمَا لَيْسَ عَلَيْكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمَا فِيمَا عَلَيْكَ، يَعْنِي: سَجْدَتَي السَّهْوِ

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس صورتِ حال میں تم پر یہ سجدے لازم نہیں ہوتے' اُس وقت تمہارا ان دونوں سجدوں کو کر لینا' تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ جس صورتِ حال میں یہ تم پر لازم ہوتے ہیں' اُس میں تم ان دونوں کو ترک کر دو۔ ابراہیم نخعی کی مراد سہو کے دو سجدے تھے۔

3533 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

❋❋ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر قسم کے سہو کے لیے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے جائیں گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْهُو عَنْ صَلَاةٍ لَا يَدْرِي مَا هِيَ

باب: جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے' اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ وہ کون سی نماز تھی؟

3534 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ فَاتَتْهُ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ وَلَا يَدْرِي الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ قَالَ: لَا يَبْدُو اَيُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ الْعَصْرَ

❋❋ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی شام کی کوئی ایک نماز رہ جاتی ہے' اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی؟ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز ادا کرے' اور پھر عصر کی نماز ادا کرے۔

3535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ نَسِيَ يَوْمَ السَّبْتِ صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوْ صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَلَا يَدْرِي اَيَّتَهُمَا نَسِيَ يَوْمَ الْاَحَدِ قَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ اَيْضًا

❋❋ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ہفتہ کے دن ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھنی بھول جاتا ہے' اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ اتوار کے دن ان دونوں میں سے کون سی نماز بھول گیا تھا' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ پہلے ظہر کی اور عصر کی نماز ادا کرے گا' پھر اُس کے بعد ظہر کی نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

3536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ نَسِيَ صَلَاةً وَاحِدَةً مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ، وَلَا يَدْرِي اَيَّتَهُنَّ الَّتِي نَسِيَ؟ قَالَ: يُصَلِّي الْغَدَاةَ، ثُمَّ الظُّهْرَ، ثُمَّ الْعَصْرَ، كُلَّ صَلَاةٍ مِنْهُنَّ بِاِقَامَةٍ، وَاِنْ نَسِيَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَا يَدْرِي اَيَّتَهُنَّ هِيَ فَلْيُصَلِّ الْمَغْرِبَ بِاِقَامَةٍ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ، فَاِنْ كَانَ الَّذِي لَا يَدْرِي

اَیَّتُهُنَّ الَّتِیْ نَسِیَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ فَلْيُصَلِّ الصَّلَوَاتِ بِاِقَامَةٍ اِقَامَةٍ

✵✵ ۔۔۔ اد فرماتے ہیں: جو شخص دن کی کوئی ایک نماز پڑھنی بھول جاتا ہے' اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کون سی نماز بھول گیا تھا۔ تو وہ فرماتے ہیں: وہ پہلے فجر کی نماز ادا کرے گا' پھر ظہر کی' پھر عصر کی اور اُن میں سے ہر ایک نماز اقامت کے ساتھ ادا کرے گا' اگر وہ شخص رات کی نماز ادا کرنا بھول جاتا ہے' اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کون سی نماز تھی' تو وہ پہلے اقامت کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرے گا' پھر اقامت کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرے گا' اور اگر اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کون سی نماز پڑھنی بھول گیا تھا رات کی نماز تھی یا دن کی نماز تھی؟ تو پھر وہ تمام نمازیں ایک' ایک اقامت کے ساتھ ادا کرے گا۔

بَابُ اِذَا اجْتَمَعَ السَّهْوُ وَالتَّكْبِيرُ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب: جب ایامِ تشریق میں سہو' اور تکبیر اکٹھے ہو جائیں (تو کیا' کیا جائے گا؟)

3537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: اخْتَلَفَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِيْنَ فِيْ رَجُلٍ يَفُوتُهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَقَالَ الْحَسَنُ: يُكَبِّرُ مَعَ الْاِمَامِ اِذَا كَبَّرَ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْضِيَ مَا فَاتَهُ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِيْنَ: يَقُومُ فَيَقْضِيَ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَبَّرَ بَعْدُ وَاَحَبُّ اِلَى سُفْيَانَ قَوْلُ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: يَقُومُ فَيَقْضِيَ

✵✵ ہشام بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا جس شخص کی نماز کا کچھ حصہ امام کے ساتھ رہ جاتا ہے' اور ایامِ تشریق میں ایسا ہوتا ہے؟

تو حسن بصری فرماتے ہیں: جب امام تکبیر کہے گا' تو پہلے وہ امام کے ساتھ تکبیر پڑھے گا' پھر اُٹھ کر جو نماز رہ گئی تھی اُسے ادا کرے گا۔

جبکہ ابن سیرین کہتے ہیں: وہ اُٹھ کر نماز ادا کرلے گا' جب نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے گا اُس کے بعد وہ تکبیر کہے گا۔

سفیان ثوری کے نزدیک ابن سیرین کا قول زیادہ پسندیدہ ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص اُٹھ کر پہلے نماز ادا کرے گا (اُس کے بعد تکبیر کہے گا)۔

3538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْرِهٖ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

✵✵ سفیان ثوری نے ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے وہی قول نقل کیا ہے' جو حسن بصری کے قول کی مانند ہے۔

3539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ مَعَ الْاِمَامِ قَالَ: يَقُومُ فَيَقْضِيَ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَبَّرَ بَعْدُ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ سِيرِيْنَ،

✵✵ امام عبدالرزاق' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے' حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا قول نقل کرتے ہیں: جو ایسے شخص

کے بارے میں ہے' جس کی نماز کا کچھ حصہ امام کی اقتداء میں رہ جاتا ہے' اور یہ ایامِ تشریق میں ہوتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اُٹھ کر نماز ادا کرے گا' جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے گا اُس کے بعد تکبیر پڑھے گا۔

(اس روایت کے مطابق ابراہیم نخعی کی رائے) ابن سیرین کے قول کی مانند ہے۔

3540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: فَإِنِّي لَمْ اَسْمَعْ لِاَبِيْ حَنِيفَةَ اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

٭٭ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے اس سے زیادہ عمدہ روایت اور کوئی نہیں سنی۔

بَابُ نِسْيَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کو بھول جانا

3541 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فِيْ كُلِّ مَا يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِذَا نَسِيتَهُمَا حَتَّى تَقُومَ، فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا ذَكَرْتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر وہ صورتِ حال جس میں تمہیں سجدۂ سہو کرنا چاہیے' اگر تم سجدۂ سہو کرنا بھول جاتے ہو' اور پھر اُٹھ جاتے ہو' تو جب تمہیں فرض نماز کے بارے میں یہ چیز یاد آتی ہے' تو تم دو رکعات ادا کرو گے۔

3542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَذْكُرْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْجُدْهُمَا، فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ، فَاِنْ ذَكَرَهُمَا وَهُوَ قَاعِدٌ لَمْ يَقُمْ يَسْجُدْهُمَا

٭٭ قتادہ نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سجدۂ سہو کرنا بھول جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اُسے سجدۂ سہو کرنا یاد نہیں آتا' یہاں تک کہ وہ نماز ختم کر دیتا ہے' اور یہ دونوں سجدے نہیں کرتا' تو اُس کی نماز ادا ہو جائے گی' اگر یہ دونوں اُسے اُس وقت یاد آتے ہیں' جب وہ بیٹھا ہوا تھا اور ابھی کھڑا نہیں ہوا تھا' تو وہ اُس وقت یہ دونوں سجدے کر لے گا۔

3543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَتَحَدَّثْتُ اَوْ عَلِمْتُ وَلَمْ اَقُمْ قَالَ: فَاسْجُدْهُمَا قَالَ: فَاِنْ كَانَ حِيْنَ فَرَغْتَ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ ثُمَّ ذَكَرْتَ قَالَ: فَاجْلِسْ فَاجْلِسْ، فَاسْجُدْهُمَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں سجدۂ سہو بھول جاتا ہوں' پھر میں بات چیت کر لیتا ہوں' یا کلام کر لیتا ہوں اور کھڑا نہیں ہوتا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ دونوں سجدے کر لو۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: جب تم فارغ ہو جاتے

ہو اور ابھی تم نے کلام نہیں کیا تھا اور پھر تمہیں یہ بات یاد آتی ہے تو تم بیٹھو اور یہ دونوں سجدے کرلو۔

3544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: سَهَوْتُ فَاَتَيْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ فِيْ مَنْزِلِهٖ، فَقُلْتُ: اِنِّي سَهَوْتُ، فَقَالَ: اسْجُدْهُمَا الْاٰنَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَمَّا غَيْرُهٗ فَكَانَ يَسْتَحِبُّ اِنْ ذَكَرَهُمَا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ يَسْجُدَهُمَا وَاِلَّا فَلَا

* * سلمہ بن نبیط اشجعی بیان کرتے ہیں: مجھے سہو لاحق ہوگیا' میں ضحاک بن مزاحم کے پاس اُن کے گھر آیا' میں نے کہا: مجھے سہو ہوگیا ہے' اُنہوں نے فرمایا: تم اب یہ دونوں سجدے کرلو۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: جہاں تک دیگر حضرات کا تعلق ہے' تو وہ اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی کو اگر مسجد میں رہنے کے دوران یہ دونوں سجدے یاد آ جائیں تو وہ ان دونوں کو کرلے گا' ورنہ نہیں کرے گا۔

3545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ، سَهَا فِيْ صَلَاتِهٖ، فَتَكَلَّمَ بَعْدَمَا سَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَقِيْلَ لَهٗ فَتَنَحّٰى وَسَجَدَهُمَا "

* * ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: علقمہ بن قیس کو نماز میں سہو ہوگیا' اُنہوں نے سلام پھیرنے کے بعد اور سجدۂ سہو کرنے سے پہلے کلام کرلیا' اُن سے اس بارے میں بات کی گئی' تو وہ ایک طرف ہٹے' اور اُنہوں نے یہ دونوں سجدے کرلیے۔

3546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ اَوْهَمَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّكَ اَوْهَمْتَ، فَقَالَ: اَكَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَثَنّٰى رِجْلَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ اَنَّهُ انْفَتَلَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اِنَّكَ لَمْ تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَتَحَرَّفَ لِلْقِبْلَةِ فَسَجَدَهُمَا

* * حسن بن عبید اللہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ علقمہ کو نماز کے دوران وہم ہوا اور اُنہوں نے سلام پھیر دیا' ایک شخص نے کہا: آپ کو وہم ہوگیا ہے' اُنہوں نے کہا: کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو علقمہ نے ٹانگ کو موڑا اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: علقمہ نے نماز ختم کردی تھی اور ایک شخص نے اُن سے کہا کہ آپ نے سجدۂ سہو نہیں کیا تھا؟ تو اُنہوں نے پھر اپنا رُخ قبلہ کی طرف کیا اور یہ دونوں سجدے کرلیے۔

3547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اِذَا قُمْتَ فِي التَّطَوُّعِ فِيْمَا يُجْلَسُ فِيْهِ، اَوْ جَلَسْتَ فِيْمَا يُقَامُ فِيْهِ، فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ يَقُوْلُ: اِذَا سَهَا فِيْهَا فَلَا يَسْجُدُ وَيَتَوَخَّى الْاِمَامُ فِيْهَا

* * عطاء فرماتے ہیں: جب تم نفل نماز میں اُس مقام پر کھڑے ہوجاؤ جہاں بیٹھنا تھا' یا اُس موقع پر بیٹھ جاؤ' جہاں کھڑے ہونا تھا' تو تم دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلو۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو اس نماز میں سہو ہوجائے' تو وہ سجدہ نہیں کرے گا' اور امام کے لیے اس میں گنجائش ہے۔

بَابُ السَّهْوِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِي التَّطَوُّعِ

باب: نفل نماز میں سجدۂ سہو کے بارے میں سہو ہو جانا

3548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ سَهْوٌ يَقُوْلُ: اِذَا سَهَا فِيْهَا فَلَا يَتَوَخَّى فِيْهَا وَيَتَوَخَّى التَّمَامَ فِيْهَا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سجدۂ سہو میں سہو نہیں ہوتا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب اس میں سہو ہو جائے' تو اس میں مزید اضافہ نہیں ہوگا' اور اس کی بنیاد پر نماز مکمل کرلی جائے گی۔

3549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَهَوْتَ فِي التَّطَوُّعِ فَلَمْ تَدْرِ مَا صَلَّيْتَ، فَلَا تُعِدْ، وَلٰكِنْ عَلٰى اَحْرَى ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِكَ، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب تمہیں نفل میں سہو ہو جائے' اور تمہیں یہ پتا نہ چلے کہ تم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ تو تم اس نماز کو نہیں دُہراؤ گے بلکہ اُس پر بناء قائم کرو گے جو تمہارے ذہن میں سب سے زیادہ قریبی ہوگا' اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلو گے۔

3550 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ يَقُوْلُ: مَنْ اَخَذَ الْعِلْمَ جُمْلَةً ذَهَبَ مِنْهُ جُمْلَةً

✵✵ معمر فرماتے ہیں: جو شخص پورا علم حاصل کرتا ہے' اُس کا علم پورا ہی رخصت ہوتا ہے۔

3551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ سَهَوْتَ فِي التَّطَوُّعِ فَلَا بَاْسَ اَنْ لَا تَسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہیں نفل میں سہو ہو جاتا ہے' اور تم سجدۂ سہو نہیں بھی کرتے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَاَيْتُهٗ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقُلْتُ لَهٗ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنِّي كَثِيرُ السَّهْوِ، فَقُلْتُ: اَفِي التَّطَوُّعِ سَهْوٌ؟ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرَى عَلٰى مَنْ سَهَا فِي التَّطَوُّعِ سَهْوًا. قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَرَاهُ سَهْوًا، وَيَسْجُدُ فِيْهِ كَمَا يَسْجُدُ فِي الْفَرِيضَةِ

✵✵ امام عبدالرزاق' معمر کے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے اُنہیں نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا' پھر جب وہ بیٹھے ہوئے تھے' تو اُنہوں نے سجدہ کرلیا' میں نے دریافت کیا: یہ کیوں کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے بہت زیادہ سہو لاحق ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا نفل میں بھی سہو ہوتا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جس شخص کو نوافل میں سہو ہو جائے' ابن سیرین اُس پر سجدۂ سہو کے لازم ہونے کے قائل نہیں تھے جبکہ حسن بصری ایسے شخص پر سہو کے لازم ہونے کے قائل تھے' اور وہ نوافل میں بھی اُسی طرح سجدۂ سہو کرتے تھے' جس طرح فرض نماز میں کرتے تھے۔

3553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ وَهْمُهٗ فِي التَّطَوُّعِ وَالْوِتْرِ، فَلْيَبْنِ اِلٰى وَهْمِهٖ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✹✹ قتادہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو نفل نماز یا وتر کی نماز میں وہم ہو جائے' تو وہ اپنے وہم پر بناء قائم کرے' اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے۔

3554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَهَا فِي التَّطَوُّعِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✹✹ حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو نفل میں سہو ہو جائے' تو وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

3555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ أَنَّهُ سَأَلَ حَمَّادًا، فَقَالَ: اسْجُدْهُمَا إِذَا سَهَوْتَ فِي التَّطَوُّعِ

✹✹ شعبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حماد سے سوال کیا' تو حماد نے جواب دیا: اگر تمہیں نفل میں سہو ہو جاتا ہے' تو تم سجدۂ سہو کرو گے۔

3556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِلثَّوْرِيِّ قَوْلَ ابْنِ سِيرِينَ: لَيْسَ فِي التَّطَوُّعِ سَهْوٌ

✹✹ اسماعیل بن عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کے سامنے ابن سیرین کا قول نقل کیا کہ نفل نماز میں سہو نہیں ہوتا (متن میں ثوری کا جواب منقول نہیں ہے)

3557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ سَهَوْتَ فِي التَّطَوُّعِ فَاسْجُدْهُمَا فِي آخِرِ صَلَاتِكَ

✹✹ عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہیں نفل نماز میں سہو ہو جاتا ہے' تو تم نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کر لو گے۔

3558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا قُمْتَ فِي التَّطَوُّعِ فِيمَا يُجْلَسُ فِيهِ، أَوْ جَلَسْتَ فِيمَا يُقَامُ فِيهِ، فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✹✹ عطاء فرماتے ہیں: جب تم نفل نماز میں اُس موقع پر کھڑے ہو جاؤ' جہاں بیٹھنا تھا' یا اُس جگہ بیٹھ جاؤ جہاں کھڑے ہونا تھا' تو تم دو مرتبہ سجدۂ سہو کرو گے۔

3559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ سَهَوْتَ قَبْلَ الْوِتْرِ أَسْجُدُهُمَا بَعْدَ الْوِتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✹✹ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر مجھے وتر سے پہلے سہو ہو جاتا ہے' تو کیا میں وتر کے بعد سجدۂ سہو کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ نَسِيتُ أَنْ أَسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِي التَّطَوُّعِ حَتَّى انْقَلَبْتُ إِلَى أَهْلِي قَالَ: فَلَا تَسْجُدْهُمَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا تَطَوُّعٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر میں نفل نماز میں سجدۂ سہو کرنا بھول جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے گھر واپس چلا جاتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر تم یہ دو سجدے نہیں کرو گے کیونکہ یہ دونوں نفل ہیں۔

3561 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ رِئَابٍ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَوَجَدْتُ فِيهِ رَجُلًا كَثِيرَ السُّجُوْدِ، فَوَجَدْتُ فِيْ نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: اَتَدْرِي اَعَلٰى شَفْعٍ انْصَرَفْتَ اَمْ عَلٰى وِتْرٍ؟ قَالَ: اِنْ اَكُ لَا اَدْرِي فَاِنَّ اللّٰهَ يَدْرِيْ، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حِبِّي اَبُو الْقَاسِمِ، ثُمَّ بَكَا، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حِبِّي اَبُو الْقَاسِمِ، ثُمَّ بَكَا، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حِبِّي اَبُو الْقَاسِمِ، ثُمَّ بَكَا، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حِبِّي اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً قَالَ: قُلْتُ: اَخْبِرْنِي مَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: اَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَقَاصَرَتْ اِلَيَّ نَفْسِي

٭٭ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: میں بیت المقدس میں داخل ہوا' مجھے اُس میں ایک شخص ملا' جو بہت زیادہ سجدے کرتا تھا' مجھے اُس میں دلچسپی پیدا ہوئی' جب اُس نے نماز مکمل کی تو میں نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے جفت رکعات ادا کرنے کے بعد نماز ختم کی ہے؟ یا طاق رکعات کے بعد ختم کی ہے؟ اُس نے کہا: اگر مجھے نہیں پتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کو تو پتا ہے' پھر اُس نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اُس کے بعد وہ رونے لگا۔ پھر اُس نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' پھر وہ رونے لگ گیا' پھر اُس نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' پھر وہ رونے لگ گیا' پھر اُس نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے (آپ نے فرمایا ہے:)

''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور اُس کے لیے ایک نیکی کو نوٹ کرتا ہے''۔

احنف بن قیس کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ مجھے بتائیں جناب کہ آپ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! اُنہوں نے جواب دیا: میں ابوذر ہوں' میں اللہ کے رسول کا صحابی ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو مجھے خود پر بڑی ندامت محسوس ہوئی۔

3562 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ كَعْبٍ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، لَا يَدْرِي اَعَلٰى شَفْعٍ هُوَ اَمْ عَلٰى وِتْرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَاُرْشِدَنَّ هٰذَا، فَتَخَلَّفْتُ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَعَلٰى شَفْعٍ اَنْتَ اَمْ عَلٰى

3561- سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب فضل من سجد لله سجدة - حديث:1481' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابي ذر الغفاري - حديث:20926' البحر الزخار مسند البزار - الاحنف بن قيس ' حديث:3319' السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب من اجاز ان يصلي بلا عقد عدد' حديث:4254

وِتْرٍ؟ قَالَ: قَدْ كُفِيتُ، قُلْتُ: مَنْ كَفَاكَ؟ قَالَ: الْكِرَامُ الْكَاتِبُوْنَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَبُو ذَرٍّ، قَالَ: فَقُلْتُ: ثَكِلَتْ مُطَرِّفًا اُمُّهُ، اَبِىْ ذَرٍّ يَعْرِفُ السُّنَّةَ، قَالَ: فَقَالَ كَعْبٌ: اَيْنَ مُطَرِّفٌ؟ قَالَ قِيلَ: تَخَلَّفَ يُرْشِدُ رَجُلًا رَآهُ لَا يَدْرِى اَعَلٰى شَفْعٍ هُوَ اَمْ عَلٰى وِتْرٍ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

✵✵ ابوعثمان نہدی نے مطرف کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا' ہمارا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو رکوع اور سجدے کیے جا رہا تھا' اُسے یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ کیا وہ جفت رکعات کے بعد نماز ختم کر رہا ہے' یا طاق کے بعد کر رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: میں اس شخص کی ضرور راہنمائی کروں گا۔ پھر میں آگے بڑھا اور میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا تم جفت رکعات کی نماز ادا کرتے ہو؟ یا طاق رکعات کی؟ اُس نے جواب دیا: میری کفایت ہو چکی ہے (اس لیے میں اس کی پرواہ نہیں کرتا) میں نے دریافت کیا: تمہاری کفایت کس نے کی ہے؟ اُس نے جواب دیا: معزز لکھنے والے (فرشتوں نے' یعنی وہ رکعات کا حساب رکھتے ہیں) راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس شخص نے کہا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے لیے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اُس کی وجہ سے اُس شخص کے لیے ایک درجہ بلند کرتا ہے' اور اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ابوذر!

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: مطرف کی ماں اُسے روئے! (یعنی اپنی ماں کے بارے میں یہ کہا) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سنت کو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر کعب نے کہا: مطرف کہاں ہے؟ تو کہا گیا: وہ پیچھے چلا گیا ہے' وہ ایک شخص کی راہنمائی کرنا چاہ رہا تھا' جسے اُس نے دیکھا تھا کہ اُسے یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ کیا وہ جفت رکعات کی نماز ادا کر رہا ہے' یا طاق رکعات کے بعد نماز ختم کر رہا ہے۔ تو کعب نے کہا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے لیے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اُس کی وجہ سے اُس شخص کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْهُوَ بِهَا فِي التَّكْبِيرِ اَوْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

باب: جس شخص کو تکبیر کہنے میں' یا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھنے میں سہو ہو جائے

3563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ فِي مَوْضِعِ

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ

٭٭ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سمع اللہ لمن حمدہ کی جگہ اللہ اکبر کہہ دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے شخص پر (سجدہ) سہو لازم نہیں ہوگا۔

3564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ تَكْبِيرِ الصَّلَاةِ اَوْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَاِنَّهُ يَقْضِيهِ حِينَ ذَكَرَهُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز میں اللہ اکبر کہنا' یا سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنا بھول جاتا ہے' تو جب وہ اُسے یاد آئے گا اُس وقت وہ اُسے پڑھ لے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْصِي بِالْحَصَا اَوْ بِالْخُطُوطِ

باب: جو شخص (نماز کے دوران) کنکریاں ہلاتا ہے' یا لکیریں (بناتا ہے)

3565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُحْصِي الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ بِالْحَصَى وَالْخُطُوطِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا فرض نماز میں کنکریاں (ہلائیں) یا خطوط (یعنی لکیریں بنائیں) جاسکتی ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کلام کرنا

3566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ سَهَوْتُ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَتَكَلَّمْتُ؟ قَالَ: بِلَفْظَةٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قَدِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكَ، فَعُدْ لَهَا جَدِيدًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں فرض نماز کے دوران بھول کر کلام کر لیتا ہوں؟ اُنہوں نے دریافت کیا: ایک لفظ؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: تمہاری نماز ختم ہو جائے گی' تم نئے سرے سے نماز ادا کرو۔

3567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ "اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَجَاءَهُ ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ فَجَلَسَ اِلَيْهِ، فَكَلَّمَهُ عُرْوَةُ، حَسِبَ اَنَّهُ قَدْ اَتَمَّ قَالَ: فَسَبَّحْنَا بِهِ، فَقَامَ فَرَكَعَ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ"

٭٭ سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے اُن لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی' اُنہوں نے دو رکعات ادا کی تھیں کہ اُن کا چھوٹا بیٹا اُن کے پاس آ گیا اور اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ عروہ نے اُس بچے کے ساتھ کوئی کلام کیا' وہ یہ سمجھے کہ شاید

وہ نماز مکمل کر چکے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے سبحان اللہ کہہ کر اُنہیں متنبہ کیا تو وہ کھڑے ہوئے' اور اُنہوں نے تیسری رکعت بھی ادا کر لی' پھر جس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے' اُس وقت اُنہوں نے سجدۂ سہو کر لیا۔

3568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: إِنْ عَمَدَ الْكَلَامَ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَافِيَةً، وَقَالَ: إِنَّمَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَهَا، حَسِبَ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّ، وَلَوْ عَمَدَهُ

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اگر آدمی جان بوجھ کر کلام کرتا ہے' تو پھر وہ اپنی نماز کو مکمل کرے گا' وہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کلام کیا' آپ کو سہو ہوا تھا' آپ یہ سمجھے کہ شاید آپ نے نماز مکمل کر لی ہے' خواہ آدمی جان بوجھ کے یہ کلام کرے۔

3569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ يُصَلِّي الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ قَالَ: يَعُودُ لَهَا كَامِلَةً، إِلَّا أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ الَّذِي يَقُولُونَ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے' جو ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر کر نماز ختم کر دیتا ہے' تو عطاء یہ فرماتے ہیں: وہ پوری نماز ادا کرے گا' البتہ اگر وہ اُس طرح کی صورتِ حال ہو' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا' جیسا کہ علماء نے بیان کیا ہے (تو حکم مختلف ہے)۔

3570 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى فَتَكَلَّمَ، وَقَدْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ رَكْعَةٌ قَالَ: يَسْتَقْبِلُ صَلَاتَهُ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى فَانْتَشَرَ ذَكَرُهُ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ

❋❋ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا' جو نماز ادا کرتے ہوئے کلام کر لیتا ہے' حالانکہ ابھی اُس کی ایک رکعت باقی تھی' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ نئے سرے سے نماز شروع کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا' جو نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' اور اس دوران اُس کا آلہ منتشر ہو جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

3571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا تَكَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ أَعَادَ الصَّلَاةَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يَبْنِي عَلَى مَا مَضَى

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران کلام کر لے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

اسماعیل بن ابو خالد فرماتے ہیں: جتنی نماز گزر چکی تھی' وہ اُس پر بناء قائم کرے گا۔

3572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، مَرَّ رَجُلٌ يَطْرُدُ شَوْلًا لَهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْطِنْ، فَصَرَخَ بِهِ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ الشَّوْلِ رُدَّ إِبِلَكَ، فَرَدَّهَا، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالُوا: عُمَرُ قَالَ: يَا لَكَ فِقْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قُلْتُ لَهُ: مَا الشَّوْلُ؟ قَالَ: فِرْقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مکہ کے راستے میں (سفر کے دوران) اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران ایک شخص وہاں سے گزرا جو اپنی اونٹنی کو لے کر جا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف اشارہ کیا' لیکن اُسے سمجھ نہیں آئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں اُسے کہا: اے اونٹنی والے شخص! اپنے اونٹ کو واپس لے جاؤ! تو وہ اُس اونٹ کو واپس لے گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی' تو آپ نے دریافت کیا: کلام کس نے کیا تھا؟ لوگوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تم کتنے سمجھدار ہو!

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ ''شول'' کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ اونٹ کی ایک قسم ہے۔

(یہ اُس اونٹنی کو کہتے ہیں: جس کا دودھ نہ اُترتا ہو اور یہ عام طور پر اُس وقت ہوتا ہے' جب وہ سات ماہ کی حاملہ ہو چکی ہو)

3573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ قَالُوْا فِيْ رَجُلٍ سَهَا فِيْ صَلَاتِهٖ فَتَكَلَّمَ قَالُوْا: يُعِيدُ صَلَاتَهُ

٭٭ حسن بصری' قتادہ اور حماد یہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران بھول کر کلام کر لے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

3574 - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ، وَيُعَلِّمُ الرَّجُلُ اَخَاهُ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: **238**) فَقَطَعُوا الْكَلَامَ قَالَ: " الْقُنُوْتُ: هُوَ السُّكُوْتُ، وَالْقُنُوْتُ: الطَّاعَةُ "

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ نماز کے دوران کلام کر لیا کرتے تھے اور کوئی شخص اپنے بھائی کو کسی چیز کی تعلیم دے دیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خاموشی کے ساتھ کھڑے ہو''۔

تو اُن لوگوں نے کلام کرنا بند کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں قنوت سے مراد خاموشی اختیار کرنا ہے' ویسے قنوت کا مطلب فرمانبرداری کرنا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ الْعُطَاسِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران چھینک آ جانا

3575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا عَطَسْتَ وَاَنْتَ تُصَلِّي فَاحْمِدْ فِيْ نَفْسِكَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز ادا کرنے کے بعد چھینک آ جائے' تو تم اپنے دل میں الحمد للہ پڑھو۔

3576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: لَا اَرَانِيْ اِلَّا وَقَدْ

سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُوْلُ: " عَطَسَ اِنْسَانٌ فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ آخَرُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّ ذٰلِكَ لَا يُفْعَلُ فِي الصَّلَاةِ "

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص کو چھینک آئی' تو دوسرے شخص نے نماز ادا کرنے کے دوران اُس کے لیے رحمت کے کلمات کہے' تو لوگوں نے کہا: نماز میں ایسا نہیں کیا جاتا۔

3577 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى جَنْبِهِ: رَحِمَكَ اللّٰهُ، قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: فَنَظَرَ اِلَيَّ الْقَوْمُ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَاهُ، مَا بَالُهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ، فَضَرَبُوا بِاَكُفِّهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ دَعَانِي، فَقَالَ الْاَعْرَابِي: بِاَبِيْ وَاُمِّي، مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ خَيْرًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا شَتَمَنِي، فَقَالَ: اِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ، وَتَكْبِيرٌ، وَتَهْلِيْلٌ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ، اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو نماز کے دوران چھینک آ گئی' تو ایک دیہاتی نے جو اُس کے پہلو میں کھڑا ہوا تھا' اُس سے یہ کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! وہ دیہاتی بیان کرتا ہے: لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا' میں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم لوگ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ تو اُن لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانووں پر مارے (کہ تم خاموش رہو!)۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی' تو آپ نے مجھے بلوایا' وہ دیہاتی بیان کرتے ہیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ کی قسم! میں نے آپ سے زیادہ بہتر استاد کبھی نہیں دیکھا۔ وہ صاحب بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! نہ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے ڈانٹا' نہ بُرا بھلا کہا' آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کے دوران لوگوں کا عام کلام کرنا مناسب نہیں ہے' یہ تسبیح' تکبیر' لا الہ الا اللہ پڑھنے' اور قرآن کی تلاوت کے لیے ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یا شاید جو بھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

بَابُ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کھانا پینا

3578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُؤْكَلُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يُشْرَبُ، قُلْتُ: فَشَرِبْتُ نَاسِيًا قَالَ: اِنْ كُنْتَ لَمْ تَتَكَلَّمْ فَاَوْفِ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضَى، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَاِنْ شَرِبْتَ عَامِدًا فَقَدِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكَ فَاَعِدِ الصَّلَاةَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: نماز کے دوران کھایا' یا پیا نہیں جائے گا' میں نے کہا: اگر میں بھول کر کچھ پی لیتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تو تم نے کلام نہیں کیا' تو جتنی نماز گزر چکی ہے اُس کی بنیاد پر باقی نماز پوری کر لو اور پھر آخر میں سجدۂ سہو کر لینا' لیکن

اگرتم نے جان بوجھ کر کیا ہو تو تمہاری منقطع ہو جائے گی اور تم نماز کو دُہراؤ گے۔

3579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ عَطَاءً قَالَ: لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِنْ فَعَلَ اَعَادَ

✵✵ سفیان ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی نماز ادا کرنے کے دوران کچھ کھائے یا پیئے گا نہیں، اگر تو وہ ایسا کرتا ہے تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

3580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: آكُلُ فِي التَّطَوُّعِ وَاَشْرَبُ وَلَوْ مَجَّةً؟ قَالَ: لَا لَعَمْرِيْ، وَلٰكِنِ انْصَرِفْ وَاشْرَبْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں نفل نماز کے دوران کچھ کھا سکتا ہوں، یا کچھ پی سکتا ہوں خواہ ایک گھونٹ ہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! پہلے تم نماز ختم کرو، پھر کچھ پیو۔

3581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّشْرَبَ وَهُوَ يُصَلِّي

✵✵ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ نماز ادا کرنے کے دوران کچھ پی لیں۔

3582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَشْرَبُ وَهُوَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا

✵✵ عثمان فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو نفل نماز ادا کرنے کے دوران کچھ پیتے ہوئے دیکھا۔

3583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ فِيْهِ الدَّرَاهِمُ اَوِ الشَّيْءُ وَهُوَ يُصَلِّي

قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَفِيْ حُجْزَتِهِ الطَّعَامُ اَوِ الشَّيْءُ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

✵✵ لیث فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ جب آدمی نماز ادا کر رہا ہو اُس وقت اُس کے منہ میں درہم یا کوئی اور چیز ہو۔ سفیان فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی ایسی حالت میں نماز ادا کرے کہ جب اُس کے ڈب میں کھانے کی کوئی چیز یا کوئی اور چیز ہو۔

3585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، " كَرِهَ الْاَكْلَ فِي الصَّلَاةِ - اَوْ قَالَ: هُوَ حَرَامٌ فِي الصَّلَاةِ "

✵✵ ابن سیرین اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ نماز کے دوران کچھ کھایا جائے۔ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ

فرماتے ہیں: نماز کے دوران یہ حرام ہے۔

بَابُ الْاِتِّكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کسی چیز سے ٹیک لگانا

3586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَهَوْتُ فَاتَّكَأْتُ فِي مَثْنَى، اَوْ قَبْلَ اَنْ اُسَلِّمَ تَسْلِيمَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ؟ قَالَ: فَصَلِّ مَا بَقِيَ اِنْ كُنْتَ لَمْ تَتَكَلَّمْ، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ: وَاِنْ عَمَدْتَ ذٰلِكَ فَقَدِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكَ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں دو رکعات کے بعد بھول کر ٹیک لگا لیتا ہوں' یا آخری تشہد کا سلام پھیرنے سے پہلے ایسا کر لیتا ہوں' تو عطاء نے فرمایا: جو نماز باقی رہ گئی ہے اُسے تم ادا کرلو' اگر تم نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا اور پھر سجدۂ سہو کرلو گے۔ عطاء نے یہ بھی فرمایا: اگر تم جان بوجھ کر ایسا کرتے ہو' تو تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران سلام کرنا (یا جواب دینا)

3587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَلَّمَ عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَ بِهِ عَطَاءٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، فَلَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَسَاَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ

✳✳ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھے بیان کی تھی' پھر میری ملاقات امام باقر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

3588 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ، سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الصَّلَاةِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

✳✳ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ اُس وقت نماز ادا کرنے کے دوران بیٹھے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب دیا۔

3589 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَرَدَّ عَلَيْهِ

السَّلَامَ

٭٭ حمید حمیری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب دیا۔

3590 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ لِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَمَّنْ يُرْضَى بِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَتْ مُهَاجِرَةُ الْحَبَشِ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرُدُّ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ كُنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَرُدُّ وَاَنْتَ بِمَكَّةَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ هُوَ الَّذِي سَلَّمَ عَلَيْهِ مَرْجِعَهُ مِنْ مُهَاجِرِهِ مِنَ الْحَبَشِ

٭٭ حمید حمیری اپنی پسندیدہ شخصیت کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں (شاید اس سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں) جب حبشہ کے مہاجرین مدینہ منورہ واپس آئے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ کی خدمت میں اس حوالے سے گزارش کی گئی کہ اے اللہ کے نبی! جب آپ مکہ میں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' اُس وقت تو سلام کا جواب دے دیتے تھے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں ایک مشغولیت ہوتی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حبشہ کے مہاجرین کے ہمراہ (مدینہ منورہ) واپسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا (یعنی یہ اُن کا واقعہ ہے)۔

3591 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ - شَكَّ مَعْمَرٌ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَرُدُّ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى سَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقَعَدَ حَزِيْنًا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدْ نَزَلَ فِيهِ شَيْءٌ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا، اَوْ كَفٰى بِالصَّلَاةِ شُغْلًا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ التَّحِيَّاتِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ

٭٭ ابووائل' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے لوگ نماز کے دوران ایک دوسرے کو سلام کا جواب دے دیتے تھے' یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی سلام کا جواب دے دیتے تھے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں جواب نہیں دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غمگین ہو کر بیٹھ گئے' وہ یہ سمجھے کہ شاید اُن کے بارے میں قرآن کا کوئی حکم نازل ہو گیا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے یہ صورتِ حال ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: نماز میں ایک مشغولیت ہوتی ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز کی اپنی مشغولیت ہی کافی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں التحیات

کی تعلیم نہ دوں! (راوی کہتے ہیں:) یعنی تشہد کے کلمات کی تعلیم نہ دوں!

3592 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے نماز ادا کرنے کے دوران) سلام کر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس (مدینہ منورہ) آئے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہیں دیا آپ نے ارشاد فرمایا: نماز میں مخصوص مشغولیت ہوتی ہے۔

3593 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّي، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى انْفَتَلَ، فَقَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اُن کی حبشہ سے واپسی کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں جواب نہیں دیا جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: نماز میں مخصوص مشغولیت ہوتی ہے۔

3594 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا جِئْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرْدُدْ عَلَيَّ، فَاَخَذَنِي مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ، ثُمَّ انْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ ذَكَرْتُ

3592- صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب العمل في الصلاة - باب ما ينهى عنه من الكلام في الصلاة' حديث:1156' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب تحريم الكلام في الصلاة - حديث:869' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ' جماع ابواب الكلام المباح في الصلاة والدعاء والذكر - باب نسخ الكلام في الصلاة وحظره بعدما كان مباحا' حديث:819' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان حظر الكلام في الصلاة بعد إباحته فيها - حديث:1360' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الخبر المصرح بمعنى ما اشرنا إليه' حديث:2267' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود - باب رد السلام في الصلاة' حديث:801' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب المصلي يسلم عليه كيف يرد - حديث:1015' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصلاة' الرجل يسلم عليه في الصلاة - حديث:4744' السنن الكبرى للنسائي - كتاب السهو ' رد السلام بالإشارة في الصلاة - حديث:534' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الإشارة في الصلاة' حديث:1660' السنن الصغير للبيهقي - كتاب الصلاة' تفريع ابواب سائر صلاة التطوع - باب سجود السهو' حديث:689' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3769' البحر الزخار مسند البزار - الاعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله' حديث:1336' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب' حديث:9936

ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا، وَاِنَّهٗ قَضٰى - اَوْ قَالَ اَحْدَثَ - اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا فِى الصَّلَاةِ

* ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے' تو آپ ہمیں جواب دے دیتے تھے' جب میں حبشہ کی سرزمین سے آیا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا' مجھے اس حوالے سے بڑی پریشانی ہوئی' میں آپ کا انتظار کرتا رہا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو میں نے اس کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں ایک نیا حکم دیا ہے' اور اُس نے یہ حکم دیا ہے کہ تم لوگ نماز کے دوران کلام نہ کرو۔

3595 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّىْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلَاةِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ، وَلْيُشِرْ اِشَارَةً، فَاِنَّ ذٰلِكَ رَدَّهٗ

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہا تھا' اُنہوں نے اُس شخص کو سلام کیا' اُس شخص نے اُنہیں جواب دیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے سلام کیا جائے' تو وہ جواب میں کلام ہرگز نہ کرے' بلکہ اشارہ کر دے' یہ اُس کی طرف سے جواب ہوگا۔

3596 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ فِى الصَّلَاةِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الرَّجُلُ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: اِذَا سُلِّمَ عَلَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّىْ فَرُدَّ عَلَيْهِ اِشَارَةً قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ

* سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سلام کیا جو نماز ادا کر رہا تھا' اُس شخص نے اُنہیں جواب دیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس کے پاس واپس گئے' اور بولے: جب تم نماز ادا کر رہے ہو' اور اس دوران تمہیں سلام کیا جائے' تو تم اُسے اشارہ کے ذریعہ جواب دو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

3597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُصَلِّىْ فِيْهِ، وَدَخَلَ مَعَهٗ صُهَيْبٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فِى الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ

* زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے' آپ نے وہاں نماز ادا کی' آپ کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی مسجد میں چلے گئے' کچھ انصار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کے دوران آپ کو سلام کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' کیا تھا؟ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے (سلام کا جواب دیا تھا)۔

3598 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: رَاَيْتُ مُوْسَى بْنَ جَمِيلٍ وَّ كَانَ مُصَلِّيًا، وَابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي لَيْلًا اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ: فَرَاَيْتُ مُوْسَى صَلَّى، ثُمَّ يَعُوْدُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَمَرَّ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَبَضَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى يَدِ مُوْسَى هٰكَذَا، وَقَبَضَ عَطَاءٌ بِكَفِّهِ عَلَى كَفِّهِ - قَالَ عَطَاءٌ: فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ تَحِيَّةٌ، وَلَمْ اَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ تَكَلَّمَ

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ بن جمیل کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' یہ لوگ رات کے وقت خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز ادا کی' پھر وہ دوبارہ کھڑے ہوئے' اور انہوں نے نماز مکمل کی' پھر اُن کا گزر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ موسیٰ کے ہاتھ پر اس طرح رکھا۔ پھر عطاء نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا۔ عطاء کہتے ہیں: یہ اُن کی طرف سے سلام کا جواب تھا' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (نماز کے دوران سلام کا جواب دیتے ہوئے) کلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

3597- سنن ابی داود - کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود - باب رد السلام فی الصلاة' حدیث:803' السنن للنسائی - کتاب السهو' باب رد السلام بالإشارة فی الصلاة - حدیث:1179' سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب المصلی یسلم علیه کیف یرد - حدیث:1013' سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب کیف یرد السلام فی الصلاة - حدیث:1384' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الهجرة' حدیث:4220' صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر الإباحة للمرء ان یرد السلام إذا سلم علیه وهو یصلی' حدیث:2289' صحیح ابن خزیمة - جماع ابواب المواضع التی تجوز الصلاة علیها ' جماع ابواب الافعال المباحة فی الصلاة - باب الرخصة بالإشارة فی الصلاة برد السلام إذا سلم علی المصلی' حدیث:848' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' من کان یرد ویشیر بیده او براسه - حدیث:4745' السنن الکبریٰ للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاة' رد السلام بالإشارة فی الصلاة - حدیث:1091' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:4996' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب ما یجوز من العمل فی الصلاة - باب الإشارة برد السلام' حدیث:3166' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حدیث:4431' مسند الشافعی - ومن کتاب الامالی فی الصلاة' حدیث:193' مسند الحمیدی - حدیث صهیب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:145' البحر الزخار مسند البزار - ما روی ابن عمر ' حدیث:1207' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن عمر' حدیث:5505' مسند الرویانی - حدیث بلال مؤذن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث:721' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' ما اسند صهیب - عبد الله بن عمر ' حدیث:7122

3599 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ. رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَمِيلٍ الْجُمَحِيَّ، سَلَّمَ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي قِبَلِ الْكَعْبَةِ، فَاَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدَهُ "

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ بن عبداللہ بن جمیل جمحی کو دیکھا کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس وقت خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا۔

3600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَوْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّوْنَ مَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ

❊❊ جابر بیان کرتے ہیں: اگر میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہو' جو نماز ادا کر رہے ہوں تو میں اُن کو سلام نہیں کروں گا۔

3601 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اَمَّا اَنَا فَاَكْرَهُ اَنْ اُسَلِّمَ عَلٰى قَوْمٍ يُصَلُّوْنَ اُحْرِجُهُمْ قَالَ: وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَاَنَا جَالِسٌ فِي مَثْنَى فَاَرُدُّ حِيْنَئِذٍ

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں یہ اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں ایسے لوگوں کو سلام کروں' جو نماز ادا کر رہے ہوں اور اُنہیں حرج میں مبتلا کروں۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر مجھے اُس وقت سلام کیا جائے' جب میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھا ہوا ہوں' تو اُس وقت میں سلام کا جواب دے دوں گا۔

3602 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كُنْتَ قَائِمًا لِتُصَلِّيَ فَكُنْتَ رَادًّا لَوْ سُلِّمَ عَلَيْكَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَنْظُرُ اَنْ اَنْصَرِفَ ثُمَّ اَرُدُّ عَلَيْهِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں' تو اگر آپ کو سلام کیا جائے' تو کیا آپ اُس کا جواب دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ پہلے میں نماز ختم کروں گا' پھر اس کا جواب دوں گا۔

3603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا سُلِّمَ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَرُدَّ عَلَيْهِ، فَاِذَا انْصَرَفْتَ فَاِنْ كَانَ قَرِيبًا فَرُدَّ، وَاِنْ كَانَ قَدْ ذَهَبَ فَاَتْبِعْهُ السَّلَامَ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز ادا کرنے کے دوران سلام کیا جائے' تو تم اُس کا جواب نہ دو' جب تم نماز مکمل کر لو' تو اگر وہ شخص قریب ہو تو جواب دے دو' اور اگر وہ جا چکا ہو تو اُس کے پیچھے سلام بھیج دو۔

3604 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ قَالَا: يَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

❊❊ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب آدمی نماز ادا کر رہا ہو' تو سلام کا جواب دیدے گا۔

3605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ

يُصَلِّي اَشَارَ بِرَأسِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نماز ادا کرنے کے دوران اُنہیں سلام کیا جاتا تھا' تو وہ اپنے سر کے ذریعہ (اشارہ کر کے) سلام کا جواب دیتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْدِثُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ

باب: جس شخص کو (نماز ادا کرنے کے دوران) حدث لاحق ہو جائے اور پھر وہ کوئی کلام کرنے سے پہلے واپس آ جائے

3606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُ رِزًّا اَوْ رُعَافًا اَوْ قَيْئًا فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى اَنْفِهِ، فَلْيَتَوَضَّأْ، فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ وَاِلَّا اعْتَدَّ بِمَا مَضَى

٭٭ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کسی شخص کو (ہوا خارج ہونے کی) پست آواز محسوس ہو' یا نکسیر پھوٹ جائے' یا قے آ جائے' تو وہ (نماز کو چھوڑ کر) چلا جائے' وہ اپنا ہاتھ ناک پر رکھ لے' از سر نو وضو کرے' اگر اُس نے کلام کر لیا تھا' تو نئے سرے سے نماز پڑھے' ورنہ جتنی نماز گزر گئی تھی' اُسے شمار کرے (اور اُس سے آگے ادا کرے)۔

3607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

3608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ رِزًّا مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَلْيَنْصَرِفْ، فَلْيَتَوَضَّأْ غَيْرَ مُتَكَلِّمٍ وَّلَا بَاغٍ - يَعْنِي عَمِلَ عَمَلًا - ثُمَّ لِيَعُدْ اِلَى الْاٰيَةِ الَّتِي كَانَ يَقْرَاُ

٭٭ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو پاخانہ یا پیشاب نکلنے کی صورت محسوس ہو' تو اُسے (نماز چھوڑ کر) چلے جانا چاہیے' اور کوئی کلام کیے بغیر اور کوئی کام کیے بغیر از سر نو وضو کرنا چاہیے' اور پھر اُس آیت کو دوبارہ پڑھنا چاہیے' جو وہ پہلے پڑھ رہا تھا۔

3609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ، اَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ، اَوْ وَجَدَ مَذِيًّا فَاِنَّهُ يَنْصَرِفُ وَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ عَلَى مَا مَضَى، مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جائے' یا اُسے قے آ جائے' یا اُسے مذی محسوس ہو تو اُسے (نماز چھوڑ کر چلے جانا چاہیے) اور از سر نو وضو کرنا چاہیے' پھر واپس آ کر جتنی نماز گزر چکی تھی اُس کے بعد کی باقی نماز مکمل کرنی چاہیے' جبکہ اس دوران اُس نے کوئی کلام نہ کیا ہو۔

3610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُفْتِي الرَّجُلَ اِذَا رَعَفَ فِي الصَّلَاةِ، اَوْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ، اَوْ وَجَدَ مَذْيًا اَنْ يَنْصَرِفَ فَيَتَوَضَّا، ثُمَّ يُتِمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ "

✻✻ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک شخص کو یہ فتویٰ دیا کہ اگر اُسے نماز کے دوران' نکسیر پھوٹ جاتی ہے' یا قے آ جاتی ہے' یا مذی محسوس ہوتی ہے' تو اُسے (نماز چھوڑ کر چلے جانا چاہیے) از سرِ نو وضو کرنا چاہیے' اور پھر باقی کی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرنا چاہیے جبکہ اُس نے اِس دوران کوئی کلام نہ کیا ہو۔

3611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْقَيْءُ وَالرُّعَافُ سَوَاءٌ، يَتَوَضَّا مِنْهُمَا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: قے' اور نکسیر ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے' ان دونوں کی وجہ سے وضو کیا جائے گا' اگر آدمی نے کلام نہ کیا ہو۔

3612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَعَفَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَدَخَلَ بَيْتَهُ، وَاَشَارَ اِلٰى وَضُوْءٍ، فَاُتِيَ بِهِ فَتَوَضَّا، ثُمَّ دَخَلَ فَاَتَمَّ عَلٰى مَا مَضٰى مِنْهَا، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَ ذٰلِكَ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' اور اس دوران اُن کی نکسیر پھوٹ جاتی تھی' وہ اپنے گھر میں تشریف لے جاتے تھے' وضو کے پانی کی طرف اشارہ کرتے تھے' وہ لایا جاتا تھا' وہ وضو کرتے تھے' پھر وہ (مسجد میں) داخل ہو کر باقی رہ جانے والی نماز مکمل کر لیتے تھے' وہ اس دوران کوئی کلام نہیں کرتے تھے۔

3613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيمَنْ رَعَفَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: يَنْفَتِلُ فَيَتَوَضَّا، ثُمَّ يُتِمُّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ

✻✻ قتادہ نے ایسے شخص کے بارے میں' جس کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جاتی ہے' یہ فرمایا ہے: وہ مڑ کر جائے گا' وضو کرے گا' اور باقی رہ جانے والی نماز جو مکمل کرلے گا' جبکہ اُس نے اس دوران کوئی کلام نہ کیا ہو۔

3614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: اِنْ رَعَفْتَ فِي الصَّلَاةِ فَاشْدُدْ مِنْخَرَكَ، وَصَلِّ كَمَا اَنْتَ، فَاِنْ خَرَجَ شَيْءٌ مِنَ الدَّمِ فَتَوَضَّا، ثُمَّ لَا تَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَبْنِيَ عَلٰى مَا مَضٰى

✻✻ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: اگر نماز کے دوران تمہاری نکسیر پھوٹ جاتی ہے' تو تم اپنے نتھنے کو مضبوطی سے بند کر لو گے' اور اسی حالت میں نماز ادا کر لو گے' اگر خون باہر نکل آتا ہے' تو تم وضو کر و گے' اور اس دوران کلام نہیں کرو گے تاکہ جتنی نماز ادا ہو چکی تھی' اُس پر بناء قائم کرلو۔

3615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِنْ كَانَ لَا

يَسْتَمْسِكُ رُعَافُهُ فِي الصَّلَاةِ حَشَاهُ

✻✻ عکرمہ فرماتے ہیں: اگر نماز کے دوران نکسیر نہیں رُکتی ہے' تو آدمی اُس میں روئی رکھ لے گا۔

3616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا رَعَفَ الْاِنْسَانُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ انْصَرَفَ، فَغَسَلَ الدَّمَ عَنْهُ، ثُمَّ رَجِعَ وَاَتَمَّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضَى اِذَا لَمْ يَتَكَلَّمْ، وَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کی نماز ادا کرنے کے دوران نکسیر پھوٹ جائے' تو وہ نماز چھوڑ کر جائے گا' اپنے خون کو دھوئے گا' پھر واپس آ کر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کر لے گا' جبکہ اُس نے اس دوران کلام نہ کیا ہو' ایسے شخص پر دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

3617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ قَالَ: اِنْ رَعَفَ اِنْسَانٌ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ، فَلْيُصَلِّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضَى اِذَا لَمْ يَتَكَلَّمْ وَلٰكِنَّ عَمْرًا يَقُوْلُ: اِنْ عَمَدَ الْكَلَامَ فَلْيَسْتَقْبِلْ صَلَاتَهُ وَافِيَةً، وَقَالَ: اِنَّمَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَهَا، حَسِبَ اَنَّهُ قَدْ اَتَمَّ، فَلَمْ يُعِدْ

✻✻ طاؤس فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جاتی ہے' اور پھر وہ اس دوران کلام نہیں کرتا یہاں تک کہ وضو کر کے نماز ادا کر لیتا ہے' تو وہ باقی رہ جانے والی نماز کو ادا کرے گا' جبکہ اُس نے اس دوران کلام نہ کیا ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: تاہم عمرو بن دینار یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب سہو لاحق ہوا تھا' تو آپ نے کلام کیا تھا' آپ یہ سمجھے تھے کہ آپ نے نماز مکمل کر لی ہے' اس لیے آپ نے نماز کو دُہرایا نہیں تھا۔

3618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيهِ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا رَعَفَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ اَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ، فَاِنْ كَانَ قَلْسًا يَغْسِلُهُ، اَوْ وَجَدَ مَذْيًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَلَا يَسْتَقْبِلُهَا جَدِيدًا، وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ

✻✻ ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جائے' یا اُسے قے آ جائے اگر چہ وہ منہ بھر کے ہو' تو وہ شخص اُسے دھو لے گا' یا اگر کسی کو مذی نکلی ہوئی محسوس ہوتی ہے' تو وہ نماز چھوڑ کر جائے گا' از سرِ نو وضو کرے گا' پھر واپس آ کر باقی نماز ادا کر لے گا' وہ نئے سرے سے نماز شروع نہیں کرے گا' شرط یہ ہے کہ اُس نے باقی رہ جانے والی نماز کی طرف واپس آنے تک' اس دوران کوئی کلام نہ کیا ہو''۔

3619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَحْدَثَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ حَدَثًا، ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَوَضَّاَ، اَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ عَلٰى مَا مَضَى مِنْهَا، فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَهَا مُؤْتَنِفَةً

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ کلام نہ کرے یہاں تک کہ وضو کر لے اور پھر جتنی نماز گزر چکی تھی اُس کی بنیاد پر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کر لے اگر وہ اِس دوران کلام کر لیتا ہے تو وہ نئے سرے سے شروع سے نماز ادا کرے گا۔

3620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَا يَعْتَدَّ بِشَيْءٍ مِمَّا مَضَى فِي الرُّعَافِ

* زہری بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص نماز کو دُہرائے گا' نکسیر پھوٹنے کی صورت میں وہ پہلی گزری ہوئی نماز کو کچھ شمار نہیں کرتے۔

3621 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَسْتَقْبِلُ صَلَاتَهُ تَكَلَّمَ اَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ

* حسن بصری فرماتے ہیں: ایسا شخص نئے سرے سے نماز ادا کرے گا' خواہ اُس نے کلام کیا ہو' یا کلام نہ کیا ہو۔

3622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: يَسْتَقْبِلُ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَاِذَا تَكَلَّمَ، حَتَّى لَا اَكُوْنَ فِيْ شَكٍّ اَحَبُّ اِلَيَّ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص اُس وقت نئے سرے سے نماز ادا کرے گا' خواہ اُس نے کلام کیا ہو خواہ نہ کیا ہو' تو اس بارے میں مجھے کوئی شک نہ رہے' یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے (کہ وہ نئے سرے سے نماز ادا کرے)۔

3623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: الضَّحِكُ، وَالْبَوْلُ، وَالرِّيحُ، يُعِيدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ، وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ يَبْنِيْ اِذَا لَمْ يَتَكَلَّمْ، فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ

* مغیرہ فرماتے ہیں: ہنسنے' پیشاب نکلنے' ہوا خارج ہونے کی صورت میں آدمی وضو اور نماز کو دُہرائے گا' جبکہ قے آ جانے یا نکسیر پھوٹنے کی صورت میں وہ نماز پر بناء قائم کرے گا جبکہ اُس نے کلام نہ کیا ہو' اگر اُس نے کلام کر لیا ہو تو وہ نئے سرے سے نماز ادا کرے گا۔

3624 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ قَالَ: "ثَلَاثٌ يُعَادُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ وَالصَّلَاةُ: الضَّحِكُ، وَالْبَوْلُ، وَالرِّيحُ، وَثَلَاثٌ يُعَادُ مِنْهُ الصَّلَاةُ وَلَا يُعَادُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ: الْكَلَامُ، وَالْاَكْلُ، وَالشُّرْبُ، وَثَلَاثٌ يُعَادُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ وَلَا يُعَادُ مِنْهَا الصَّلَاةُ اِلَّا اَنْ يَتَكَلَّمَ: الْقَيْءُ، وَالرُّعَافُ، وَمَا يَسِيلُ مِنَ الْجُرُوحِ وَالْقُرُوحِ" قَالَ: وَكَانَ اِبْرَاهِيمُ يَرَى الْقَيْحَ وَالدَّمَ

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تین صورتوں میں وضو اور نماز کو دُہرانا پڑتا ہے: (نماز کے دوران) ہنس پڑنا' پیشاب نکل جانا' یا ہوا خارج ہو جانا' اور تین صورتوں میں صرف نماز کو دُہرانا پڑتا ہے وضو کو نہیں دُہرایا جائے گا: (نماز کے دوران) کلام کر لینا'

کچھ کھا لینا' یا پی لینا' تین صورتوں میں وضو کو دُہرایا جائے گا نماز کو نہیں دُہرایا جائے گا' ماسوائے اُس صورت کے' جب آدمی اس دوران کلام کرے: قے آ جانا' نکسیر پھوٹ جانا' یا زخموں وغیرہ میں سے (پیپ وغیرہ کا) نکل جانا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے نزدیک پیپ اور خون کے بارے میں یہ حکم ہے۔

3625 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَحْدَثَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ، ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِيَ، وَاِنْ تَكَلَّمَ

قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اِذَا تَكَلَّمَ اَعَادَ الصَّلَاةَ

❊❊ عامر بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران حدث کا شکار ہو جائے' وہ نماز چھوڑ کر جا کر از سرِ نو وضو کرے گا' اور باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کر لے گا' اگرچہ اُس نے درمیان میں کلام کر لیا ہو۔

ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: جب وہ کلام کر لے گا' تو نماز کو دُہرائے گا۔

3626 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقْطَعُ اِلَّا لِثَلَاثٍ: لِرُعَافٍ، اَوْ لِاِحْدَاثٍ، اَوْ لِتَسْلِيْمِ الْاِنْصِرَافِ"

❊❊ حضرت عبداللہ بن کعب حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز صرف تین صورتوں میں منقطع ہوتی ہے' نکسیر پھوٹ جائے' یا حدث لاحق ہو جائے' یا آدمی سلام پھیر کر نماز ختم کر لے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُخْطِئًا لِلْقِبْلَةِ

باب: جو شخص غلطی سے قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کر لیتا ہے

3627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ صَلَّيْتَ ثُمَّ فَرَغْتَ، فَاِذَا اَنْتَ لَمْ تُصِبِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ تَفُتْكَ الصَّلَاةُ، فَعُدْ لِصَلَاتِكَ قَالَ: وَاِنْ كَانَتْ قَدْ فَاتَتْكَ تِلْكَ الصَّلَاةُ وَلَمْ تَذْكُرْ فَلَا تَعُدْ

❊❊ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم نماز ادا کر لو اور جب فارغ ہو جاؤ تو تمہیں پتا چلے کہ تمہارا رُخ قبلہ کی طرف نہیں تھا اور ابھی نماز کا وقت فوت نہیں ہوا' تو تم نماز کو دُہراؤ گے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز کا وقت فوت ہو گیا اور تمہیں یاد بھی نہیں رہا تو تم نماز کو نہیں دہراؤ گے۔

3628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعِيْدُ مَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ

❊❊ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک وقت باقی ہے ایسا شخص نماز کو دُہرائے گا۔

3629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَزْحَمُنِي النَّاسُ فِيْ كَثْرَتِهِمْ

وَيَـلْـفِتُنِيْ عَنْ مُنْقَطَعِ الْبَيْتِ، حَتّٰى مَا اَكَادُ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، اَوْ مَا اَكَادُ اَسْتَقْبِلُ مِنَ الْبَيْتِ شَيْئًا قَالَ: اجْتَهِدْ عَلٰى اَنْ تَسْتَقْبِلَهُ، فَاِنْ غَلَبَكَ الْاَمْرُ فَلَا بَاْسَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مجھے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات میرا رُخ قبلہ سے ذرا ہٹ جاتا ہے یہاں تک کہ میرا رُخ قبلہ کی طرف نہیں رہتا' یا قبلہ سے کچھ ہٹ جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ تمہارا رُخ قبلہ کی طرف رہے' لیکن اگر یہ چیز تمہارے بس سے باہر ہو جاتی ہے' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَنْ صَلّٰى مُخْطِئًا لِلْقِبْلَةِ فَلَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ

✱✱ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص قبلہ کی طرف رُخ میں غلطی کر جاتا ہے' ایسے شخص پر نماز کو دُہرانا لازم نہیں ہوگا۔

3631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ اَجْزَاَهُ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص (غلطی سے) قبلہ کی طرف کی بجائے دوسری طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے' تو اُس کی نماز جائز ہوگی۔

3632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: صَلَّيْتُ مُنْحَرِفًا عَنِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: يُجْزِيكَ

✱✱ ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے دریافت کیا: میں ایسی حالت میں نماز ادا کرتا ہوں کہ قبلہ سے رُخ ہٹا ہوا ہوتا ہے' اُنہوں نے فرمایا: یہ تمہارے لیے جائز ہوگا۔

3633 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان میں قبلہ ہے۔

3634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

3635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَا: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

✱✱ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے (یعنی قبلہ کی سمت کا خیال رکھا جائے گا)۔

3636 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

* * نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِيْ غَيْرِ وَقْتٍ

باب: جو شخص وقت کے علاوہ میں نماز ادا کر لے

3637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ فِي اَرْضِ الْحَبَشَةِ فِيْ يَوْمِ سَحَابٍ لَمْ يَدْرِ اَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ اَمْ لَا، فَقَالَ: اُصَلِّي فَاِنْ كَانَتِ الْوَقْتُ قَدْ حَضَرَ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ، وَاِلَّا اَعَدْتَ قَالَ: فَكَانَ قَدْ صَلَّى فِي الْوَقْتِ قَالَ: يُجْزِئُهُ ذٰلِكَ

* * سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو حبشہ کی سرزمین پر کسی ایسے دن میں موجود ہوتا ہے جب بادل چھایا ہوا ہوتا ہے' اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ کیا نماز کا وقت ہو چکا ہے یا نہیں ہوا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کرلوں گا کیونکہ اگر اُس نماز کا وقت ہوا' تو میں نے نماز ادا کر لی ہوگی' ورنہ میں نماز کو دُہرا لوں گا۔ سفیان ثوری یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں یہ شخص نماز کو وقت میں ادا کر لے گا۔ وہ فرماتے ہیں: یہ اُس کے لیے جائز ہے۔

3638 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ الرِّشْكُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ: صَلَّى بِنَا اَبُو مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ صَلَاةَ الْعَصْرِ فِيْ يَوْمٍ مَطِيرٍ، فَلَمَّا اَصْحَتْ اِذَا هُوَ قَدْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتٍ، فَاَعَادَ الصَّلَاةَ

* * صفوان بن محرز مازنی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک بارش والے دن میں ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' جب نماز ادا کرلی تو بعد میں پتا چلا کہ یہ نماز وقت میں ادا نہیں کی گئی تو اُنہوں نے نماز کو دُہرایا۔

3639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، اَوِ الصُّبْحَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ لَمْ اَعْلَمْ حَتّٰى فَاتَتْ، فَقَالَ لِي: وَمَا هٰذَا؟ وَلِمَ لَا تَعْلَمُ؟ وَكَيْفَ لَا تَعْلَمُ؟

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں سورج ڈھلنے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لیتا ہوں' یا صبح صادق ہونے سے پہلے فجر کی نماز ادا کر لیتا ہوں' پھر مجھے اس بات کا پتا اُس وقت چلتا ہے جب نماز کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے! تمہیں کیوں نہیں پتا چلا اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تمہیں پتا ہی نہ چلے؟

بَابُ الصُّفُوفِ بَعْضُهَا اَئِمَّةٌ لِبَعْضٍ

باب: صفوں کا ایک دوسرے کے لیے امام ہونا

3640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الصُّفُوفُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ

اَئِمَّةٌ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: صفیں ایک دوسرے کے لیے امام ہوتی ہیں۔

3641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي اَيَّامِ الْحَجِّ وَغَيْرِهَا اَكُوْنُ بِمَعْزِلٍ عَنِ الْإِمَامِ، اَيُجْزِئُنِي رَفْعُ الْإِمَامِ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ اَمْ اَنْتَظِرُ رَفْعَ مَنْ عِنْدِي مِمَّنْ يَلِينِي مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: بَلْ يُجْزِئُكَ رَفْعٌ، وَيُجْزِءُ اَشَدَّ ذٰلِكَ فِي نَفْسِكَ مُوَافَقَتُهُ لِرَفْعِ الْإِمَامِ، ائْتَمَّ بِهِ مَا اسْتَطَعْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: حج کے موقع پر یا کسی اور موقع پر بعض اوقات میں امام سے بہت دور ہوتا ہوں تو کیا میرے لیے امام کا رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھالینا جائز ہوگا' یا پھر میں اس بات کا انتظار کروں گا' جو لوگ میرے قریب کھڑے ہوئے ہیں اُن کو دیکھ کر سر اُٹھاؤں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُٹھالینا تمہارے لیے جائز ہوگا' اور تمہارے لیے یہ چیز زیادہ ضروری ہے کہ تم سر اُٹھانے میں امام کے سر اُٹھانے کی موافقت کرو' جہاں تک تم سے ہو سکے' تم (براہِ راست) امام کی پیروی کرو۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ جُنُبٌ

باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں نماز ادا کر لینا

3642 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ، فَقَالَ لِلنَّاسِ:

3642- صحيح البخاري - كتاب الغسل' باب إذا ذكر في المسجد انه جنب - حديث:271' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب متى يقوم الناس للصلاة - حديث:982' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة ' جماع ابواب قيام الماموين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب افتتاح غير الطاهر الصلاة ناويا الإمامة' حديث:1530' مستخرج ابي عوانة - باب الدليل على ان من صلى المكتوبة وحده ليس عليه إعادتها' بيان النهي عن القيام إذا اقيمت الصلاة في المسجد من `لماموين - حديث: `1049صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة` باب الحدث في الصلاة - ذكر خبر قد يوهم عالما من الناس انه مضاد لخبر ابي' حديث:2260' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في البناء على الصلاة - حديث:1216' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه انه على غير طهارة - حديث:788' السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة ' الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه انه على غير طهارة - حديث:852' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عنه عليه السلام في صفوف الناس' حديث:516' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب صلاة الإمام وهو جنب او محدث - حديث:1179' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب إمامة الجنب' حديث:3783' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' باب الصلاة بالنجاسة - حديث:1307' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7079' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:807' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:5524

مَكَانَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ قِيَامٌ فِي الصُّفُوفِ، وَرَاْسُهُ يَنْطُفُ مَاءً

** عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: نماز کھڑی ہوگئی' نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ جب آپ جائے نماز پر کھڑے ہوئے' تو آپ کو یاد آیا کہ آپ نے غسل نہیں کیا' آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ پر رہو! پھر آپ گھر تشریف لے گئے' آپ نے غسل کیا' پھر آپ لوگوں کے پاس واپس تشریف لائے' تو وہ اپنی صفوں میں کھڑے ہوئے تھے' اور نبی اکرم ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

3643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفْقَهُ الْقَوْمِ جُنُبًا لَمْ يَجِدْ مَاءً اَيَؤُمُّهُمْ؟ قَالَ: لَا لَعَمْرِيْ، وَاِنْ كَانَ اَمِيرًا فَلَا يَؤُمُّهُمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قوم کا سب سے سمجھدار شخص جنبی ہو جاتا ہے' اُسے پانی نہیں ملتا تو کیا وہ اُن کی امامت کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! خواہ وہ اُن کا امیر ہی کیوں نہ ہو' پھر بھی وہ اُن کی امامت نہیں کرے گا۔

3644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى الْجُرُفِ، فَنَظَرَ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَغْتَسِلْ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا وَقَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعُرْتُ، وَصَلَّيْتُ وَمَا شَعُرْتُ قَالَ: فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاَى فِيْ ثَوْبِهِ، وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، ثُمَّ اَذَّنَ وَاَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الضُّحَى مُتَمَكِّنًا

** زبید بن صلت بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جرف کی طرف جا رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جائزہ لیا تو اُنہیں احتلام ہوا تھا اور اُنہوں نے غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی ہوئی تھی' اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے احتلام ہو گیا اور مجھے پتا بھی نہیں چلا اور مجھے پتا بھی نہیں چلا اور میں نے اسی حالت میں نماز بھی پڑھ لی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے غسل کیا اور اپنے کپڑے پر جو نشان دیکھا تھا اُس کو دھویا اور جہاں وہ نشان نظر نہیں آیا تھا اُس جگہ پانی چھڑکا' پھر اُنہوں نے اذان دلوائی' اقامت کہلوائی اور پھر دن اچھی طرح چڑھ جانے کے بعد (فجر کی نماز) دوبارہ (ادا کی)۔

3645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ نَحْوَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّاسَ اَعَادُوا

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کو دُہرایا تھا' ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ لوگوں نے بھی نماز کو دُہرایا تھا۔

3646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّرِيْدُ قَالَ: وَكُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَالِسَيْنِ بَيْنَنَا جَدْوَلٌ قَالَ: فَرَاَى عُمَرُ فِيْ ثَوْبِهِ جَنَابَةً، فَقَالَ: فَرَطَ عَلَيْنَا الْاِحْتِلَامُ مُنْذُ اَكَلْنَا هٰذَا الدَّسَمَ، ثُمَّ غَسَلَ مَا رَاَى فِيْ ثَوْبِهِ. وَاغْتَسَلَ وَاَعَادَ الصَّلَاةَ

✳✳ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: شرید نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے درمیان ایک نالہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے پر جنابت کا نشان دیکھا تو بولے: جب سے ہم نے یہ چکنائی کھانا شروع کی ہے اُس وقت سے احتلام زیادہ ہونے لگا ہے۔ پھر اُنہوں نے اپنے کپڑے پر لگے ہوئے نشان کو دھویا' غسل کیا اور نماز کو دُہرایا۔

3647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ جُنُبًا اَوْ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ وَّلَمْ اَعْلَمْ، حَتّٰى فَاتَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: فَتَوَضَّاْ، ثُمَّ عُدْ لِصَلَاتِكَ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں جنابت کی حالت میں' یا بے وضو حالت میں نماز ادا کر لیتا ہوں' مجھے اس کا پتا نہیں چلتا یہاں تک کہ اُس کی نماز کا وقت رخصت ہو جاتا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: تم وضو کر کے اپنی نماز کو دُہراؤ گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُوَ جُنُبٌ اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

باب: جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہے' اگر وہ جنبی ہو یا بے وضو حالت میں ہو (تو کیا کرے گا؟)

3648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَعَادَ، وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّاسَ اَعَادُوا

✳✳ عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی تو اُنہوں نے اُس نماز کو دُہرایا' لیکن ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ لوگوں نے بھی اُس نماز کو دُہرایا تھا۔

3649 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّهُمْ وَهُوَ جُنُبٌ، اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، فَاَعَادَ الصَّلَاةَ، وَلَمْ يُعِدْ مَنْ وَّرَاءَهُ

✳✳ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں لوگوں کی امامت کر دی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بے وضو حالت میں امامت کر دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کو دُہرایا لیکن اُن کے پیچھے موجود لوگوں نے نماز کو نہیں دُہرایا۔

3650 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، فَاَعَادَ، وَلَمْ يُعِدْ اَصْحَابُهُ

✳✳ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں کو عصر کی نماز پڑھائی' وہ اُس وقت بے وضو تھے' تو اُنہوں نے اُس نماز کو دُہرایا' لیکن اُن کے ساتھیوں نے نہیں دُہرایا۔

3651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُوْنَ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا شخص نماز کو دُہرائے گا' لیکن لوگ نماز کو نہیں دُہرائیں گے۔

3652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ

** حسن بصری فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا' لیکن لوگ نہیں دُہرائیں گے۔

3653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ صَلَّى بِالنَّاسِ إِمَامُ قَوْمٍ غَيْرُ مُتَوَضٍّ، فَذَكَرَ حِينَ فَرَغَ قَالَ: يُعِيدُ وَيُعِيدُونَ، فَإِنْ ذَكَرَ حَتَّى فَاتَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ فَإِنَّهُ يُعِيدُ هُوَ وَلَا يُعِيدُونَ

** عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جو لوگوں کا امام ہو' وہ بے وضو حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دے' اور جب وہ نماز سے فارغ ہو' اُس وقت اُسے یاد آئے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ امام نماز کو دُہرائے گا' اور لوگ بھی دُہرائیں گے' لیکن اگر اُس امام کو اُس وقت یہ بات یاد آتی ہے' جب نماز کا وقت رخصت ہو چکا ہو' تو صرف امام نماز کو دُہرائے گا' لوگ نہیں دُہرائیں گے۔

3654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: فَصَلَّى بِهِمْ جُنُبًا فَلَمْ يَعْلَمُوا وَلَمْ يَعْلَمْ، حَتَّى فَاتَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ قَالَ: فَلْيُعِيدُوا فَلَيْسَتِ الْجَنَابَةُ كَالْوُضُوءِ

** ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دیتا ہے' اور لوگوں کو بھی اس بات کا پتا نہیں چلتا اور اُس امام کو بھی پتا نہیں چلتا یہاں تک کہ اُس نماز کا وقت رخصت ہو جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ لوگ نماز کو دُہرائیں گے' کیونکہ جنابت کا حکم وضو کی مانند نہیں ہے۔

3655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ

** سعید بن جبیر فرماتے ہیں: وہ امام نماز کو دُہرائے گا' لوگ نہیں دُہرائیں گے۔

3656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: حَدِيثٌ مُثْبَتٌ عِنْدَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرْكَبُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ رَكْبَتَيْنِ، إِحْدَاهُمَا يَنْظُرُ فِي أَمْوَالِ يَتَامَى أَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأُخْرَى يَنْظُرُ أَرِقَّاءَ النَّاسِ، مَا يَبْلُغُ مِنْهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا فِي بَعْضِ ذَلِكَ بِالْجُرُفِ نَزَلَ، وَقَالَ: أَدْخَلَ يَدَهُ فَوَجَدَ شَيْئًا، فَقَالَ: إِنِّي لَأَظُنُّنِي قَدْ صَلَّيْتُ جُنُبًا، إِنَّا إِذَا أَصَابَنَا الْوَدَكُ لَانَتْ عُرُوقُنَا، ثُمَّ اغْتَسَلَ فَصَلَّى الصُّبْحَ، وَلَمْ يَأْمُرِ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوهَا

** ابن جریج نے اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے' جو قابلِ اعتماد ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ سوار ہو کر تشریف لے جاتے تھے' ایک مرتبہ وہ مہاجرین کے بچوں کے یتیموں کے اموال کا جائزہ لیتے تھے' اور دوسری مرتبہ وہ لوگوں کے غلاموں کا جائزہ لیا کرتے تھے کہ اس حوالے سے اُن تک جو اطلاعات پہنچتی ہیں (اُن کی تفتیش کرتے تھے) یہاں تک کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے ''جرف'' نامی جگہ کے قریب پڑاؤ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنا ہاتھ تہبند کے اندر داخل کیا تو اُنہیں کچھ محسوس ہوا۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ گمان ہے کہ میں نے جنابت کی حالت میں نماز ادا کی ہے' جب سے چربی ہمیں ملنا شروع ہوئی ہے' ہماری رگیں کمزور ہو گئی ہیں۔ پھر اُنہوں نے غسل کر کے صبح کی نماز ادا کی'

لیکن اُنہوں نے لوگوں کو (نماز دوبارہ ادا کرنے) کا حکم نہیں دیا۔

3657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاعِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُعِيدُ وَيُعِيدُوْنَ

✱✱ امام شعبی فرماتے ہیں: وہ امام نماز کو دُہرائے گا' اور لوگ بھی دُہرائیں گے۔

3658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاعِدٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمًا فَصَلَّى رَكْعَةً اَوْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَاَى شَيْئًا فَفَزِعَ فَقَطَعَ صَلَاتَهُ قَالَ: يَسْتَاْنِفُونَ

✱✱ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور اُنہیں ایک یا دو رکعات پڑھا دیتا ہے' پھر وہ کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے' تو پریشان ہو کر وہ نماز کو منقطع کر دیتا ہے' اُنہوں نے جواب دیا: وہ لوگ نئے سرے سے نماز ادا کریں گے۔

3659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُوْلُ: اِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْاِمَامِ فَسَدَتْ صَلَاةُ الْقَوْمِ

✱✱ حماد فرماتے ہیں: جب امام کی نماز فاسد ہوگی' تو لوگوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

3660 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهِ مَرَّةً وَّهُوَ جُنُبٌ فَاَعَادَ بِهِمْ

✱✱ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے جنابت کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی تو اُن تمام حضرات نے نماز کو دُہرایا تھا۔

3661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِيْ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ جُنُبًا، ثُمَّ اَمَرَ ابْنَ النَّبَّاحِ فَنَادَى: مَنْ كَانَ صَلَّى مَعَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الصُّبْحَ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ، فَاِنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ

وَّذَكَرَهُ غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✱✱ عاصم بن ابوضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی' پھر اُنہوں نے ابن نباح کو حکم دیا' اُس نے یہ اعلان کیا کہ جس شخص نے بھی امیر المؤمنین کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی تھی' وہ نماز کو دُہرا لے' کیونکہ اُنہوں نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

3662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْرَانَ، عَنِ الْمُطَّرِحِ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

3660- مصنف ابن ابی شیبة - كتاب الصلاة' الرجل یصلی بالقوم وهو علی غیر وضوء - حدیث:4510' سنن الدارقطنی - كتاب الصلاة' باب صلاة الإمام وهو جنب او محدث - حدیث:1186' السنن الكبرٰی للبیهقی - كتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغیره - باب إمامة الجنب' حدیث:3793

زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: صَلّٰى عُمَرُ بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَاَعَادَ وَلَمْ يُعِدِ النَّاسُ، فَقَالَ لَه عَلِيٌّ: قَدْ كَانَ يَنْبَغِي لِمَنْ صَلّٰى مَعَكَ اَنْ يُعِيدُوا قَالَ: فَنَزَلُوْا اِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ: مَا نَزَلُوْا؟ قَالَ: رَجَعُوا. قَالَ الْقَاسِمُ: وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ

٭٭ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھادی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کو دہرایا' لیکن لوگوں کو نماز کو نہیں دُہرایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: ہونا یہ چاہیے تھا کہ جس شخص نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' وہ سب لوگ نماز کو دُہرائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: لفظ ''نزلوا'' کا مطلب کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد ہے کہ انہوں نے رجوع کیا۔

قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی اس بارے میں وہی قول ہے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

3663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ اَنَّ عَلِيًّا صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ، اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، فَاَعَادَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُعِيدُوا

٭٭ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بے وضو حالت میں نماز پڑھادی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز کو دہرایا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ بھی نماز کو دہرائیں۔

بَابُ اِمَامِ قَوْمٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً

باب: جب کسی قوم کے امام کو جنابت لاحق ہو جائے' اور اُسے پانی نہ ملے (تو کیا کرنا چاہیے؟)

3664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ اِمَامِ قَوْمٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً يَتَوَضَّاُ بِهِ؟ قَالَ: يَتَيَمَّمُ وَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي بِهِمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ طَهَّرَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے زہری سے ایسے امام کے بارے میں سوال کیا جسے جنابت لاحق ہو جاتی ہے' اور اُسے پانی نہیں ملتا جس کے ذریعہ وہ وضو بھی کر سکے' تو زہری نے جواب دیا: وہ امام تیمم کر کے آگے بڑھے گا' اور لوگوں کو نماز پڑھائے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پاکی عطا کر دی ہے۔

3665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَا: التَّيَمُّمُ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ

٭٭ حسن بصری اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں: تیمم' پانی (استعمال کرنے) کی مانند ہے۔

3666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، فَقُلْتُ: اَفْقَهُ الْقَوْمِ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ، اَوْ اَتَى غَائِطًا فَتَمَسَّحَ بِالتُّرَابِ اَيَؤُمُّهُمْ؟ قَالَ: لَا، فَلَا يَؤُمُّهُمْ وَاِنْ كَانَ اَمِيرَهُمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا' میں نے کہا: قوم کے سب سے زیادہ سمجھدار شخص کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے' یا وہ پاخانہ کر کے آتا ہے' تو کیا مٹی کے ذریعہ مسح کر کے (یعنی تیمم کر کے) وہ اُن لوگوں کی امامت کر سکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! وہ اُن لوگوں کی امامت نہیں کرے گا' اگرچہ وہ اُن لوگوں کا امیر ہی کیوں نہ ہو۔

3667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ اِمَامِ قَوْمٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً قَالَ: لِيُقَدِّمْ غَيْرَهُ

✵✵ سفیان ثوری' امام کے بارے میں ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو لوگوں کا امام ہو' اور اُسے جنابت لاحق ہو جائے' اور اُسے پانی دستیاب نہ ہو' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ کسی دوسرے شخص کو آگے کر دے گا۔

3668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَطَهِّرِيْنَ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: لَا يَؤُمُّ الْمُقَيَّدُ الْمُطْلَقِيْنَ

✵✵ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہیں کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں: مقید شخص' مطلق لوگوں کی امامت نہیں کرے گا۔

بَابُ الْاِمَامِ يُحْدِثُ فِيْ صَلَاتِهِ

باب: جس امام کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے

3669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ اَمَّ قَوْمًا فَرَعَفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَوْمَى اِلَى رَجُلٍ اَنْ يَتَقَدَّمَ، ثُمَّ جَاءَ فَاَتَمَّ بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ

✵✵ علقمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے' اُن کی نکسیر پھوٹ گئی تو وہ نماز چھوڑ کر چلے گئے' اُنہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا کہ وہ آگے بڑھ جائے' پھر وہ آئے' اور اُنہوں نے اپنی بقیہ نماز کو مکمل کر لیا۔

3670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ: عَنْ اَبِي رَزِيْنٍ قَالَ: اَمَّنَا عَلِيٌّ فَرَعَفَ، فَاَخَذَ رَجُلًا فَقَدَّمَهُ وَتَاَخَّرَ

✵✵ ابورزین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری امامت کر رہے تھے' اُن کی نکسیر پھوٹ گئی تو اُنہوں نے ایک شخص کو پکڑ کر آگے کر دیا اور خود پیچھے ہو گئے۔

3671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ اَمَّ قَوْمًا فَاَحْدَثَ فِيْ صَلَاتِهِ، قَالَا: يُقَدِّمُ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِمْ

٭٭ حسن بصری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور اُسے نماز کے دوران حدث لاحق ہو جاتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ کسی شخص کو آگے کر دے گا جو لوگوں کو باقی رہ جانے والی نماز پڑھا دے گا۔

3672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ رَعَفَ الْاِمَامُ فَلْيَتَاَخَّرْ، وَلْيُقَدِّمْ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِهِمْ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر امام کی نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو اُسے پیچھے ہٹ جانا چاہیے اور کسی شخص کو آگے کر دینا چاہیے جو اُن لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

3673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحْدَثَ الْاِمَامُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ حِينَ يَسْتَوِي قَاعِدًا، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَصَلَاةُ مَنْ وَرَاءَهُ عَلَى مِثْلِ صَلَاتِهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام کو نماز کے آخر میں یعنی جب وہ سیدھا بیٹھا ہوا ہو اُس وقت اسے حدث لاحق ہو جائے تو وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے اور اُس کے پیچھے موجود شخص کی نماز اُس کی نماز کی مانند ہو گی''۔

3674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ وَقَبْلَ اَنْ يَتَشَهَّدَ قَالَ: فَحَسْبُهُ، فَلَا يُعِدْ

٭٭ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے نماز کے دوران تشہد پڑھنے سے پہلے حدث لاحق ہو جاتا ہے تو عطاء فرماتے ہیں: یہ اُس کے لیے کافی ہے وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا رَفَعَ الْاِمَامُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَاِنْ اَحْدَثَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب امام اپنی نماز کے آخری سجدہ سے سر اُٹھائے گا تو اُس کی نماز مکمل ہو جائے گی اگرچہ اُسے حدث لاحق ہو جائے۔

3676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ رَجُلٍ يُحْدِثُ بَيْنَ ظَهْرَانِيِّ صَلَاتِهِ قَالَ: اِذَا قَضَى الرُّكُوعَ وَالسُّجُوْدَ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

3673- سنن ابی داود - کتاب الصلاۃ' باب الإمام یحدث بعد ما یرفع راسه من آخر الرکعة - حدیث: 527' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب السلام فی الصلاۃ , هل هو من فروضها او من' حدیث: 1025' سنن الدارقطنی - کتاب الصلاۃ' باب من احدث قبل التسلیم فی آخر صلاته - حدیث: 1236' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاۃ' جماع ابواب صفة الصلاۃ - باب تحلیل الصلاۃ بالتسلیم' حدیث: 2768

✽✽ سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز کے دوران حدث کا شکار ہو جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ رکوع اور سجدہ ادا کر چکا ہو تو اُس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

3677 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: الرَّجُلُ يُحْدِثُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنَ السُّجُوْدِ فِي الرَّابِعَةِ وَقَبْلَ التَّشَهُّدِ؟ قَالَ: قَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

✽✽ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: ایک شخص جو چوتھی رکعت کے سجدہ سے فارغ ہوتا ہے' اُس کے تشہد پڑھنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے' تو ابراہیم نے فرمایا: اُس کی نماز مکمل ہوگئی۔

3678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ التَّشَهُّدِ قَالَ: لَا يُعِيدُ وَاَمَّا هَؤُلَاءِ - يَعْنِيْ اَصْحَابَهُ - فَقَالُوْا: عَنْ عَمْرٍو: يُعِيدُ

✽✽ عمرو بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو نماز کے آخر میں تشہد سے پہلے حدث کا شکار ہو جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) جہاں تک اُن کے شاگردوں کا تعلق ہے' تو اُنہوں نے عمرو کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایسا شخص نماز کو دُہرائے گا۔

3679 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالنَّخَعِيِّ، قَالَا: لَا يُعِيدُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِيْنَ: حَتّٰى يُسَلِّمَ فَاِنَّ صَلَاتَهُ لَمْ تَتِمَّ

✽✽ سعید بن مسیّب اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا شخص نماز کو نہیں دُہرائے گا۔ ابن سیرین کہتے ہیں: جب تک وہ سلام نہیں پھیرتا (تب تک وہ نماز کو دُہرائے گا) کیونکہ اُس کی نماز ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔

3680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "لَا تَتِمُّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يُسَلِّمَ، تَحْرِيمُ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ، وَخَاتِمَتُهَا التَّسْلِيمُ - اَوْ قَالَ: آخِرُهَا التَّسْلِيمُ"

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایسے شخص کی نماز اُس وقت تک مکمل نہیں ہوگی جب تک وہ سلام نہیں پھیرتا' کیونکہ تکبیر کہہ کر نماز شروع ہوتی ہے' اور سلام پھیر کر ختم ہوتی ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے آخر میں سلام ہوتا ہے۔

3681 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ - اَوِ ابْنِ عَمْرٍو، اَنَا اَشُكُّ - قَالَ: فَصْلُ الصَّلَاةِ التَّسْلِيمُ قَالَ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُوْلُ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ

✽✽ زہری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: تم سلام پھیرنے تک نماز کو ادا کرو۔ زہری بیان کرتے ہیں: ایسا شخص نماز کو دُہرائے گا۔

3682 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِيْ آخِرِ السَّجْدَةِ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَتَشَهَّدُ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ قَالَ: فَاِنْ تَكَلَّمَ

اَعَادَهُ

٭٭ عطاء بن ابی رباح ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز کے آخری سجدہ کے بعد حدث کا شکار ہو جاتا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: وہ شخص نماز کو ختم کر کے وضو کرے گا' پھر آ کر تشہد پڑھے گا جبکہ اُس نے اِس دوران کوئی کلام نہ کیا ہو۔ وہ بیان کرتے ہیں: اگر اُس نے کلام کیا ہو تو وہ نماز کو دہرائے گا۔

3683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُحْدِثُ بَعْدَمَا جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ قَالَ: يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَتَشَهَّدُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو چوتھی رکعت میں بیٹھنے کے بعد اور تشہد پڑھنے سے پہلے حدث کا شکار ہو جاتا ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ شخص نماز چھوڑ کر جائے گا' وضو کرے گا' اور پھر واپس آ کر تشہد کو دُہرا لے گا۔

3684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُقَالُ فِي الصَّلَاةِ، اَيُكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَهُ بَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جس چیز کو نماز کے دوران کہنا مکروہ ہو' تو کیا پہلے تشہد سے فارغ ہونے کے بعد بھی اُسے کہنا مکروہ ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ الشَّامِيِّ، عَنْ حَمْلَةَ - رَجُلٍ مِنْ عَلِيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری نماز تشہد کے بغیر درست نہیں ہوگی۔

3686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا تَشَهَّدَ الرَّجُلُ، وَخَافَ اَنْ يُحْدِثَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ، فَلْيُسَلِّمْ، وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَاِنْ كَبَّرَ يَتَشَهَّدْ

٭٭ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص تشہد پڑھ لے' اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہو جائے گا' تو اُس شخص کو سلام پھیر دینا چاہیے کیونکہ اُس کی نماز مکمل ہو چکی ہے' لیکن اگر اُس نے تکبیر کہی تھی تو پھر وہ تشہد بھی پڑھے گا۔

3687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَرَكَعَ ثُمَّ طُعِنَ وَهُوَ سَاجِدٌ اَوْ رَاكِعٌ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ لِنَفْسِهِ، وَلَمْ يُقَدِّمْ اَحَدًا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے رکوع کیا' پھر وہ سجدہ کے عالم میں تھے' یا رکوع کے عالم میں تھے کہ اسی دوران اُنہیں زخمی کر دیا گیا' اُنہوں نے سلام پھیرا اور پھر بولے: تم لوگ اپنی نماز مکمل کرو' ہر شخص تنہا نماز ادا کر لے۔ اُنہوں نے کسی شخص کو آگے نہیں کیا۔

3688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَمَّ قَوْمًا فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً اَوْ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ

اَحْدَثَ فَقَدَّمَ رَجُلًا لَمْ يُدْرِكْ اَوَّلَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: يُصَلِّي بِهِمُ الَّذِي قُدِّمَ صَلَاةَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يَنْكُصُ قَاعِدًا، وَيُقَدِّمُ رَجُلًا زَحْفًا، فَيُسَلِّمُ بِهِمْ، وَيَقُومُ هُوَ فَيُتِمُّ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور انہیں ایک یا دو رکعات پڑھاتا ہے تو اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے پھر وہ کسی ایسے شخص کو آگے کر دیتا ہے جس نے نماز کا ابتدائی حصہ نہیں پایا تھا' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: جس شخص کو آگے کیا ہے وہ اُن لوگوں کو امام کی نماز کے مطابق نماز پڑھائے گا' پھر وہ بیٹھ کر پیچھے ہو جائے گا اور کسی اور شخص کو سرین کے بل آگے کرے گا' وہ شخص اُن لوگوں کو سلام پھروا دے گا' اور وہ (جو بعد میں امام بنا تھا) کھڑا ہو کر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ غَيْرِ طَاهِرٍ

باب: جب کوئی شخص کسی ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا کر لے' جو پاک نہیں ہوتا

3689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ فِيْ إِزَارٍ غَيْرِ طَاهِرٍ، فَعَلِمْتُ قَبْلَ اَنْ تَفُوتَ تِلْكَ الصَّلَاةُ، اَوْ بَعْدَمَا فَاتَتْ قَالَ: لَا تُعِدْ، وَمَا شَانُ الثَّوْبِ وَمَا شَانُ ذٰلِكَ؟

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے ایک ایسے تہبند کو پہن کر نماز ادا کر لی جو پاک نہیں تھا' پھر اُس نماز کا وقت فوت ہونے سے پہلے مجھے اس بات کا علم ہو گیا' یا اُس نماز کا وقت گزرنے کے بعد پتا چلا (تو کیا کرنا ہو گا؟) اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو نہیں دُہراؤ گے' کپڑے کا کیا معاملہ ہے! اس کی حیثیت کیا ہے؟

3690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ: قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ ثَوْبِيْ هٰذَا كَذَا وَكَذَا؟ وَقَالَ: صَلَّيْتُ فِيهِ مِرَارًا وَفِيْهِ دَمٌ نَسِيتُ اَنْ اَغْسِلَهُ

٭٭ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے مجھ سے فرمایا: میں نے اپنے اس کپڑے میں اتنی' اتنی نمازیں ادا کی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ اس کپڑے میں نماز ادا کی' جبکہ اس میں خون لگا ہوا تھا اور میں اُسے دھونا بھول گیا تھا۔

3691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِذَا رَاَى الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبِهِ دَمًا بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا يُعِيدُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے کپڑے میں خون لگا ہوا دیکھا اور یہ نماز فارغ ہونے کے بعد دیکھے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا نہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو بھی اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

3692 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِذَا رَاَى الرَّجُلُ فِيْ

ثَوْبِهِ دَمًا، اَوْ نَجَسًا، اَوْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، اَوْ تَيَمَّمَ فَاَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتٍ، فَاِنَّهُ لَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يُعِيدُ هٰذَا كُلَّهُ مَا دَامَ فِي وَقْتٍ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے کپڑے پر خون یا پیپ لگی ہوئی دیکھے یا اُس نے قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کر لی تھی یا اُس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی تھی اور پھر نماز کے وقت کے دوران وہ پانی تک پہنچ جاتا ہے (تو ان تمام صورتوں میں) اُس پر نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری یہ فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا' اور یہ اُس وقت ہوگا' جب ابھی نماز کا وقت باقی ہو۔

3693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يُعِيدُ، فَاِنْ عَلِمَ بِهِ حِينَ صَلَّى وَقَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا' جبکہ اُسے اس بات کا علم اُس وقت ہو' جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' یا اُسے نماز ادا کرنے سے پہلے اس کا علم ہو جائے۔

3694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ اَنَّهُ قَالَ: لَا يُعِيدُ

٭٭ سالم فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي هِشَامٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ الْاَذَى وَقَدْ صَلَّى؟ قَالَ: اقْرَاْ عَلَيَّ الْآيَةَ الَّتِي فِيهَا غَسْلُ الثَّوْبِ

٭٭ ابوہشام بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنے کپڑے پر گندگی لگی ہوئی دیکھتا ہے' اور اُس نے (وہی کپڑا پہن کر) نماز ادا کر لی ہوئی ہے۔ تو سعید بن جبیر نے فرمایا: تم مجھے وہ آیت پڑھ کر سناؤ' جس میں کپڑے کو دھونے کا حکم موجود ہے۔

3696 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، وَمُجَاهِدًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَلَيْسَ بِطَاهِرٍ قَالَا: لَا يُعِيدُ

٭٭ ایمن بن نابل بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور مجاہد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو ایسے کپڑے میں نماز ادا کر لیتا ہے' جو پاک نہیں ہوتا؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَنَا فَقَالَ: اِنِّي لَاَرَى فِي ثَوْبِي مَنِيًّا، وَقَدْ صَلَّيْتُ فِيهِ، فَحَتَّهُ بِيَدِهِ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے ساتھ بیٹھا کرتے تھے' اُنہوں نے فرمایا: بعض اوقات مجھے اپنے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آ جاتی ہے' اور میں اُسے پہن کر نماز ادا کر لیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اُسے اپنے ہاتھ کے

ذریعہ کھرچ دیتے تھے اور نماز کو نہیں دُہراتے تھے۔

3698 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ صَلَّى وَفِيْ ثَوْبِهٖ دَمٌ، اَوِ احْتِلَامٌ عَلِمَ بِهٖ، فَلَا يُعِيدُ الصَّلَاةَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز ادا کرے اور اُس کے کپڑے پر خون یا احتلام (یعنی منی) لگی ہوئی ہو اور اُسے نماز ادا کرنے کے بعد اس کا پتا چلے تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ قَالَ: قُلْتُ: اَصَابَ ثَوْبِيْ دَمٌ، فَعَلِمْتُ بِهٖ بَعْدَمَا سَلَّمْتُ؟ قَالَ: لَا تُعِدْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ بِهٖ

✿✿ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی سے دریافت کیا' میں نے کہا: میرے کپڑے پر خون لگ جاتا ہے' اور مجھے سلام پھیرنے کے بعد اُس کا پتا چلتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو نہیں دُہراؤ گے خواہ تمہیں پہلے سے اس کا علم ہو چکا ہوتا۔

3700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ فِيْ ثَوْبِكَ دَمًا وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنْ كَانَ قَلِيلًا فَامْضِ، وَاِنْ كَانَ كَثِيرًا فَضَعْهُ وَلَا تُعِدْ

✿✿ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز ادا کرنے کے دوران اپنے کپڑے پر خون لگا ہوا نظر آ جائے' تو اگر وہ تھوڑا ہو تو تم اپنی نماز کو جاری رکھو' اور اگر وہ زیادہ ہو تو اُس کپڑے کو اُتار دو' لیکن نماز کو دُہرانا نہیں۔

3701 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا رَاَى الْاِنْسَانُ فِيْ ثَوْبِهٖ دَمًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَانْصَرَفَ يَغْسِلُهُ، اَتَمَّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضَى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَالَ سَالِمٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْصَرِفُ لِقَلِيلِهٖ وَكَثِيرِهٖ

✿✿ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے دوران اپنے کپڑے پر خون لگا ہوا دیکھے' تو وہ نماز ختم کر کے اُس جگہ کو دھو لے' اور جتنی نماز گزر چکی تھی' اُس کی بنیاد پر باقی نماز کو مکمل کر لے' جبکہ اُس نے اس دوران کلام نہ کیا ہو۔

زہری بیان کرتے ہیں: سالم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (نماز کو درمیان میں چھوڑ کر چلے جاتے تھے) خواہ وہ (لگا ہوا خون) تھوڑا ہوتا یا زیادہ ہوتا۔

3702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ قَالَ: وَقَالَ النَّخَعِيُّ: لَا يُعِيدُ

✿✿ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک نماز کا وقت باقی ہے' وہ نماز کو دُہرائے گا۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا كَانَ فِي ثَوْبِهٖ قَدْرُ الدِّرْهَمِ اَعَادَ الصَّلَاةَ

٭٭ حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: جب اُس کے کپڑے پر درہم کی مقدار جتنی (نجاست لگی ہوگی) تو وہ نماز کو دہرائے گا۔

3704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُغْسَلُ قَلِيْلُ الدَّمِ وَكَثِيْرُهُ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی خون کو دھوئے گا' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو۔

بَابُ الصَّلَاةِ مَا يُطَوَّلُ مِنْهَا وَمَا يُحْذَفُ

باب: نماز کو کتنا طویل کیا جائے گا' اور کتنا مختصر کیا جائے گا؟

3705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَدْ كَانَ يَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ، وَكَذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَكُلُّ ذٰلِكَ فِي الْقِيَامِ، فَاَمَّا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَلَا، قُلْتُ: اَفَنَجْعَلُ الْاُخْرَيَيْنِ فِي الْقِيَامِ؟ قَالَ: اَوَلَمْ يَتَشَكَّكْ اَمَّا هٰذَا فَلَا

٭٭ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ظہر کی پہلی دو رکعات کو طویل ادا کیا جائے گا' اور آخری دو رکعات کو مختصر ادا کیا جائے گا' مغرب اور عشاء میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا لیکن یہ صرف قیام میں ہوگا' رکوع یا سجدہ میں ایسا نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا قیام میں آخری دو کو ہم بنائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: کیا وہ شک کا شکار نہیں ہوا؟ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ نہیں ہوگا۔

3706 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اِذْ جَاءَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ يَشْكُوْنَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالُوْا: اِنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ مَرَّ بِهِمْ سَعْدٌ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَشْكُوْنَكَ، وَزَعَمُوْا اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُصَلِّيْ بِهِمْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ، قَالَ عُمَرُ: كَذٰلِكَ الظَّنُّ يَا اَبَا اِسْحَاقَ

٭٭ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران اہلِ کوفہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شکایت کرتے ہوئے یہ کہا: وہ اچھے طریقہ سے نماز نہیں پڑھاتے ہیں۔ ابھی وہ لوگ وہاں موجود تھے کہ اسی دوران حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا اور فرمایا: یہ لوگ آپ کی شکایت کر رہے ہیں اور ان کا یہ کہنا ہے کہ آپ اچھے طریقہ سے نماز نہیں پڑھاتے ہیں' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ہی نماز پڑھاتا ہوں' میں انہیں عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

3707 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَا اَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا اِلَى عُمَرَ فَقَالُوْا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي قَالَ: فَسَاَلَهُ عُمَرُ، فَقَالَ: اِنِّي لَاُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ، وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ، اَوْ غَيْرُهُ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ لِسَعْدٍ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَا تَنْفِرُ فِي السَّرِيَّةِ، وَلَا تَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ فِي السَّوِيَّةِ، فَقَالَ سَعْدٌ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذِبَ فَاَعْمِ بَصَرَهُ، وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ، وَاَطِلْ فَقْرَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی انہوں نے یہ کہا: یہ نماز ٹھیک طرح سے نہیں پڑھاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں میں پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: عبدالملک یا شاید کسی اور شخص نے یہ بات بیان کی ہے: بنو عبس سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ جانتا ہے کہ آپ نہ تو کسی جنگی مہم میں روانہ ہوتے ہیں' نہ رعایا میں انصاف کرتے ہیں' نہ برابری کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اگر تو یہ بات جھوٹی ہے' تو اس شخص کو نابینا کر دے' اور اسے آزمائشوں کا شکار کر دینا' اس کی غربت کو طویل کر دینا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُس شخص کو دیکھا کہ وہ یہ کہتا تھا: مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔

3708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا هِيَ اَطْوَلُ فِي الْقِرَاءَةِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں زیادہ طویل قرأت کی جائے گی۔

3709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ

✽✽ امام شعبی کے حوالے سے بھی وہی روایت منقول ہے جو ابراہیم کے قول کی مانند ہے۔

3710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يُطَوِّلَ الْاِمَامُ الْاُوْلٰى مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى يَكْثُرَ النَّاسُ قَالَ: فَاِذَا صَلَّيْتُ لِنَفْسِي فَاِنِّي اَحْرِصُ عَلٰى اَنْ اَجْعَلَ الْاُوْلَيَيْنِ وَالْاُخْرَيَيْنِ سَوَاءً، اِنَّمَا يُفَضَّلُ الْاُوْلَيَانِ فِي الْجَمَاعَةِ لِيَثُوْبَ النَّاسُ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: مجھے یہ بات پسند ہے کہ امام ہر نماز کی پہلی رکعت کو طویل ادا کرے تاکہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ وہ فرماتے ہیں: جب میں اکیلا نماز ادا کروں گا' تو میں اس چیز کا خواہشمند ہوں گا کہ میں پہلے والی

دونوں اور آخری والی دونوں رکعتوں کو برابر ادا کروں، پہلی والی دو رکعات باجماعت نماز میں زیادہ (طویل) ہوں گی تا کہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔

3711 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَوِّى بَيْنَ الْقِيَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ؟ قَالَ: كَانَ يُسَوِّى بَيْنَ ذٰلِكَ كُلِّهِ حَتّٰى مَا يَكَادُ شَيْءٌ مِنْ صَلَاتِهِ يَكُوْنُ اَطْوَلَ مِنْ شَيْءٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں ایک جتنا قیام کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ان تمام نمازوں میں ایک جتنا قیام کرتے تھے، یہاں تک کہ اُن کی نماز میں سے کوئی بھی رکعت دوسری سے زیادہ طویل نہیں ہوتی تھی۔

بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ

باب: امام کا تخفیف کرنا (یعنی مختصر نماز ادا کرنا)

3712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلَاةَ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ، وَالضَّعِيْفَ، وَالسَّقِيْمَ، وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، تو وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کے لوگ، کمزور لوگ، بیمار لوگ بھی ہوتے ہیں، جب کوئی شخص تنہا نماز ادا کرے، تو وہ جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے''۔

3713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ اَوْ اَحَدِهِمَا،

3713-صحيح البخاري - كتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والإمامة - باب : إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء ' حديث:682' صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب امر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام - حديث:743' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان معارضة الخبر الدال على انه على الإباحة لا على الحتم - حديث 1239' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة - ذكر الامر للمرء إذا صلى وحده ان يطول ما شاء فيها' حديث:1780' موطا مالك - كتاب صلاة الجماعة' باب العمل في صلاة الجماعة - حديث:304' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة - باب في تخفيف الصلاة' حديث:681' الجامع للترمذي ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء إذا ام احدكم الناس فليخفف' حديث:224' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' ما على الإمام من التخفيف - حديث:818' السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة 'ما على الإمام من التخفيف - حديث 881' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة جماع ابواب صلاة الإمام وصفة الائمة - باب ما على الإمام من التخفيف' حديث 4894' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7494

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِيهِمُ السَّقِيْمَ، وَالشَّيْخَ الْكَبِيْرَ، وَذَا الْحَاجَةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے' تو مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اُن لوگوں میں بیمار' عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں''۔

3714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، وَيُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُقَدِّرِ الْقَوْمَ بِاَضْعَفِهِمْ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ، وَالْكَبِيْرَ، وَذَا الْحَاجَةِ

✵✵ حسن بصری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہے' تو وہ لوگوں میں سے کمزور ترین افراد کا حساب رکھے' کیونکہ لوگوں میں ضعیف' عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں''۔

3715 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا كُنْتَ اِمَامًا فَاحْذِفِ الصَّلَاةَ، فَزِنْ فِي النَّاسِ الْكَبِيْرَ، وَالضَّعِيْفَ، وَالْمُعْتَلَّ، وَذَا الْحَاجَةِ، وَاِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَطَوِّلْ مَا بَدَا لَكَ وَاَبْرِدْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يَقْرَاُ فِيْهَا مَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا اَخْفٰى عَلَيْنَا اَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ، ذٰلِكَ كُلُّهٗ فِيْ حَدِيْثٍ وَّاحِدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم امام ہو تو نماز کو مختصر ادا کرو کیونکہ لوگوں میں عمر رسیدہ' ضعیف' بیمار اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں اور جب تم اکیلے نماز ادا کرو تو جتنا تمہیں مناسب لگے اُتنا طول دے دو اور نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے' ہر نماز میں تلاوت کی جاتی ہے' جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں تلاوت کی تھی اُن ہم تمہارے سامنے بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں تلاوت کی تھی اُن میں ہم پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ سب باتیں ایک ہی حدیث میں ہیں' جو میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے۔

3716 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ قَالَ لَهٗ فِيْ قَوْلٍ مِنْ ذٰلِكَ: اقْدُرِ النَّاسَ بِاَضْعَفِهِمْ، فَاِنَّ فِيْهِمُ النَّحْوُ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَاِذَا كُنْتَ وَحْدَكَ فَطَوِّلْ مَا شِئْتَ وَزَادَ آخَرُوْنَ عَنْ عَطَاءٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا حِيْنَ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ قَالَ: وَاِنْ اَتَاكَ الْمُؤَذِّنُ يُرِيْدُ اَنْ يُؤَذِّنَ فَلَا تَمْنَعْهُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا' جس میں یہ بات بھی شامل تھی:

''تم لوگوں میں سے کمزور ترین افراد کا حساب رکھنا کیونکہ اُن لوگوں میں'' (اس کے بعد حسب سابق روایت کے الفاظ ہیں' جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ''جب تم اکیلے ہو تو جتنی چاہو طویل نماز ادا کرو''۔

دیگر راویوں نے عطاء کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں طائف کا امیر مقرر کیا تو یہ فرمایا:

''جب تمہارے پاس کوئی ایسا مؤذن آئے جو اذان دینا چاہتا ہو تو تم اُسے منع نہ کرنا''۔

3717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ رَبِّهٖ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ، وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَی الطَّائِفِ قَالَ: وَكَانَ آخِرُ شَیْءٍ عَهِدَهٗ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُخَفِّفَ عَنِ النَّاسِ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں طائف کا امیر مقرر کیا اور نبی اکرم ﷺ نے مجھے آخری ہدایت یہ کی کہ میں لوگوں کو مختصر نماز پڑھاؤں۔

3718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَاَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَا صَلَّیْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً اَخَفَّ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَمَامٍ لِرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے بعد ایسی کوئی نماز ادا نہیں کی' جو رکوع اور سجود مکمل ہونے کے باوجود نبی اکرم ﷺ کی نماز سے زیادہ مختصر ہو۔

3719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: عُدْنَا اَبَا وَاقِدٍ الْبَكْرِیَّ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ، فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَفَّ صَلَاةٍ عَلَی النَّاسِ وَاَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهٖ

٭٭ نافع بن سرجس بیان کرتے ہیں: ہم ابوواقد بکری کی عیادت کے لیے گئے جو اُن کی اُس بیماری کے دوران تھا جس میں اُن کا انتقال ہوا' تو میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو سب سے زیادہ مختصر نماز پڑھاتے تھے' اور اکیلے سب سے زیادہ طویل نماز ادا کیا کرتے تھے۔

3720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنِّیْ لَاَتَجَاوَزُ فِیْ صَلَاتِیْ اِذْ اَسْمَعُ بُكَاءً - اَوْ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ "

٭٭ زہری نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بعض اوقات جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں' تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

3721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: صَلَّی

بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ سُورَتَيْنِ مِنْ اَقْصَرِ سُوَرِ الْمُفَصَّلِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ بُكَاءَ صَبِيٍّ فِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تَفْرُغَ اِلَيْهِ اُمُّهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَرَاَ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يَوْمَئِذٍ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے' آپ نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی دو چھوٹی سورتوں کی تلاوت کی' اُس کے بعد آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بعض اوقات میں پیچھے کی صفوں میں سے کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں' تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اُس کی ماں اُس کے لیے فارغ ہو جائے''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا اعطینا ک الکوثر کی تلاوت کی تھی۔

3722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّي لَاُخَفِّفُ الصَّلَاةَ اِذْ اَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ خَشْيَةَ اَنْ تَفْتَتِنَ اُمُّهُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات میں کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس کی ماں آزمائش کا شکار نہ ہو جائے''۔

3723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَسْمَعُ صَوْتَ الصَّبِيِّ وَرَائِي فَاُخَفِّفُ الصَّلَاةَ شَفَقًا اَنْ تَفْتَتِنَ اُمُّهُ

✵✵ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات میں اپنے کسی بچہ کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس کی ماں آزمائش کا شکار نہ ہو جائے''۔

3724 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي السَّوْدَاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِسِتِّينَ آيَةً، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَسَمِعَ صَوْتَ صَبِيٍّ، فَقَرَاَ فِيهَا ثَلَاثَ آيَاتٍ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں ساٹھ آیات کی تلاوت کی' جب آپ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے' تو آپ نے ایک بچہ کی (رونے کی) آواز سنی تو آپ نے اُس رکعت میں تین آیات تلاوت کیں۔

3723-الجامع للترمذی ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال : حديث:358' البحر الزخار مسند البزار - من حديث عثمان بن ابي العاص' حديث:2034' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2374

3725 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: بَيْنَا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَفَ نَاضِحَهُ، وَاَقَامَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَنَزَّلَ الْفَتَى عَلَفَهُ، فَقَامَ فَتَوَضَّاَ، وَحَضَرَ الصَّلَاةَ، وَافْتَتَحَ مُعَاذٌ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَصَلَّى الْفَتَى وَتَرَكَ مُعَاذًا، وَانْصَرَفَ اِلٰى نَاضِحِهِ فَعَلَفَهُ - اَوْ فَعَلَفَهَا - فَلَمَّا انْصَرَفَ مُعَاذٌ جَاءَ الْفَتَى، فَسَبَّهُ وَنَقَصَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَاٰتِيَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهُ خَبَرَكَ، فَاَصْبَحْنَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ لَهُ مُعَاذٌ شَاْنَهُ، فَقَالَ الْفَتَى: اِنَّا اَهْلُ عَمَلٍ وَشُغْلٍ، فَطَوَّلَ عَلَيْنَا، اسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا؟ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَالضُّحَى، وَبِهٰذَا النَّحْوِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتَى فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، ادْعُ، فَدَعَا، فَقَالَ لِلْفَتَى: ادْعُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكُمَا هٰذِهِ، غَيْرَ اَنِّي وَاللّٰهِ لَئِنْ لَقِيتُ الْعَدُوَّ لَاُصْدُقَنَّ اللّٰهَ. فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَاسْتُشْهِدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ اللّٰهُ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان اپنی اونٹنی کو چارہ کھلا رہا تھا' جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے' تو اُس نوجوان نے چارہ کھلانا چھوڑا اور اُٹھ کر وضو کیا اور نماز میں آ کر شریک ہوگیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی تو اُس نوجوان نے اکیلے نماز ادا کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور واپس اپنی اونٹنی کے پاس جا کر اُسے چارہ کھلانے لگا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو وہ اُس نوجوان کے پاس آئے' اور اُسے بُرا بھلا کہا تو اُس نوجوان نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہو کر آپ کی صورتِ حال کے بارے میں بتاؤں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے حاضر ہوئے' تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا' اُس نوجوان نے کہا کہ ہم کام کاج کرنے والے لوگ ہیں' یہ ہمیں لمبی نمازیں پڑھاتے ہیں' سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کر دیتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم آزمائش کا شکار کرنے والے بن جاؤ؟ جب تم لوگوں کی امامت کرو تو سورۂ الاعلیٰ' سورۂ اللیل اور سورۂ العلق اور سورۂ والضحیٰ کی تلاوت کیا کرو' یا اس جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرو۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نوجوان کو بلایا اور فرمایا: اے معاذ! تم دعا کرو! اُنہوں نے دعا کی' پھر آپ نے نوجوان سے فرمایا: تم دعا کرو! تو اُس نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں آپ لوگوں کی طرح (مختصر اور جامع الفاظ میں) کس طرح دعا کروں؟ البتہ یہ ہے کہ اللہ کی قسم! اگر میرا دشمن سے سامنا ہو' تو اللہ تعالیٰ مجھے ضرور سچا ثابت کروا دے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر جب اُس شخص کا دشمن سے سامنا ہوا' تو اُس نے جامِ شہادت نوش کر لیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ کہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ثابت کر دیا۔

3726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ،* عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَشْهَدُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ، وَالْكَبِيرَ، وَذَا الْحَاجَةِ

✵✵ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں باجماعت نماز میں صرف اس لیے شریک نہیں ہوتا کہ فلاں صاحب ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ ونصیحت کے کسی کام میں اتنا غضب ناک کبھی نہیں دیکھا جتنا اُس دن غضب ناک دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اُسے مختصر نماز پڑھانی چاہیے' کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور' عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں۔

3727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: قَدِمَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَصَلَّى بِنَا طَلْحَةُ فَخَفَّفَ، فَقُلْنَا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: بَادَرْتُ الْوَسْوَاسَ

✵✵ ابورجاء عطاردی بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما آئے' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے مختصر نماز پڑھائی' ہم نے دریافت کیا: یہ کیوں کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وسوسے آنے سے پہلے ہی (میں نے اسے ختم کردیا)۔

3728 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، عَنْ خُلَيْدٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: احْذِفُوا هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَبْلَ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ

✵✵ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شیطان کے وسوسے آنے سے پہلے ہی اِس نماز کو مختصر طور پر ادا کرلو۔

3729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَانَ أَبِي يُطِيلُ الصَّلَاةَ فِي بَيْتِهِ، وَيُخَفِّفُ عِنْدَ النَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: إِنَّا أَئِمَّةٌ يُقْتَدَى بِنَا

✵✵ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میرے والد اپنے گھر میں طویل نماز ادا کرتے تھے' لیکن لوگوں کی موجودگی میں مختصر نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اباجان! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم پیشوا ہیں' ہماری پیروی کی جاتی ہے۔

3730 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا الزُّبَيْرُ صَلَاةً فَخَفَّفَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أُبَادِرُ الْوَسْوَاسَ

✵✵ ابورجاء بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے مختصر نماز پڑھائی' اُن سے اس بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: وسوسے آنے سے پہلے ہی (میں نے اسے ختم کردیا)۔

3731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ الْاَوْدِيِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَخَذَ شَاةً عَزُوزًا لَمْ يَفْرُغْ مِنْ لَبَنِهَا حَتّٰى اُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، اُتِمُّ رُكُوعَهَا وَسُجُوْدَهَا

٭٭ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص تھوڑا دودھ دینے والی بکری کو پکڑے تو وہ اُس کا دودھ دوہ کر ابھی فارغ نہیں ہوگا کہ میں اتنی دیر میں پانچوں نمازیں ادا کرلوں گا' جس میں' میں نے رکوع اور سجود مکمل ادا کیے ہوں گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي صَلَاةً لَا يُكْمِلُهَا

باب: جو شخص نماز ادا کرے' اور اُسے مکمل نہ کرے

3732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَى رَجُلًا يُصَلِّي صَلَاةً لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: مُنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ كُنْتَ، وَلَوْ مُتَّ وَاَنْتَ عَلٰى هٰذَا لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي فُطِرَ عَلَيْهَا

٭٭ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز ادا کررہا تھا لیکن رکوع اور سجدے مکمل نہیں کررہا تھا' جب اُس نے نماز مکمل کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُسے بلایا اور اُس سے دریافت کیا: تم کتنے عرصہ سے اس طرح نماز ادا کررہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: چالیس سال سے! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اتنے عرصہ سے نماز ادا کی ہی نہیں ہے' اور اگر تم اسی حالت میں مرگئے' تو تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے علاوہ پر مرو گے' جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گامزن تھے۔

3733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ اَبْوَابِ كِنْدَةَ صَلّٰى صَلَاةً جَعَلَ يَنْقُرُ فِيهَا، وَلَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مُنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ: مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَوْ مُتَّ لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ: اِنَّ الرَّجُلَ يُخَفِّفُ، ثُمَّ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَسُجُوْدَهُ

٭٭ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اسی دوران کندہ کے دروازوں کی طرف سے ایک شخص اُن کے پاس آیا' اُس نے نماز ادا کی جس میں وہ ٹھونگے مارنے لگا' وہ رکوع بھی مکمل نہیں کررہا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم کتنے عرصہ سے اس طرح نماز ادا کررہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس سال سے! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے چالیس سال سے نماز ادا کی ہی نہیں ہے' اور اگر تم اس حالت میں مرگئے' تو تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے علاوہ پر مرو گے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کو مختصر نماز ادا کرنی چاہیے لیکن رکوع اور سجدے مکمل کرنے

چاہئیں۔

3734 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ اَثِقُ بِهٖ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ لَا يُتِمُّ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا، فَقَالَ: شَيْءٌ خَيْرٌ مِنْ لَا شَيْءٍ

✻✻ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھے ایک قابلِ اعتماد شخص نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو رکوع اور سجدے مکمل نہیں کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: کچھ ہونا' نہ ہونے سے بہتر ہوتا ہے۔

3735 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلَيْنِ يُصَلِّيَانِ، اَحَدُهُمَا مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ، وَالْاٰخَرُ لَا يُتِمُّ رُكُوعَهٗ وَلَا سُجُودَهٗ، فَضَحِكَ قَالُوْا: مِمَّا تَضْحَكُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: عَجِبْتُ لِهٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، اَمَّا الْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ فَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاتَهٗ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے دو آدمیوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُن میں سے ایک شخص نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا تھا جبکہ دوسرا شخص رکوع اور سجدے مکمل نہیں کر رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے' لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے ان دو آدمیوں پر حیرانگی ہو رہی ہے! جس شخص نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا' اور دوسرے شخص کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا۔

3736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ

3736-سنن ابی داود - كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة - باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود' حديث:736' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب الركوع في الصلاة - حديث:866' الجامع للترمذی ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه في الركوع والسجود' حديث:250' سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب في الذي لا يتم الركوع والسجود - حديث:1349' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة - ذكر الإخبار عن نفي جواز صلاة المرء إذا لم يقم اعضاء ه' حديث:1914' مستخرج ابی عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان صفة الصلاة إذا استعملها المصلي كانت صلاته جائزة - حديث:1280' صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب ذكر البيان ان صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع - حديث:566' السنن للنسائی - كتاب الافتتاح' إقامة الصلب في الركوع - حديث:1021' ' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الصلاة' في الرجل ينقص صلاته وما ذكر فيه وكيف يصنع - حديث:2922' السنن الكبرٰى للنسائی - التطبيق' إقامة الصلب في السجود - حديث:688' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن حكيم بن حزام ' حديث:181' سنن الدارقطنی - كتاب الصلاة' باب لزوم إقامة الصلب في الركوع والسجود - حديث:1136' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' بقية حديث ابی مسعود البدری الانصاری - حديث: 16775' مسند الطيالسی - ابو مسعود البدری' حديث:640' مسند الحميدی - احاديث ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه' حديث:441

اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا یُقِیمُ الرَّجُلُ فِیهَا صُلْبَهُ فِی الرُّکُوعِ وَالسُّجُوْدِ

❋❋ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''ایسے شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو نماز کے دوران رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو ٹھیک نہیں رکھتا''۔

3737 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَجْلَانُ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّی لَاَنْظُرُ فِی الصَّلَاةِ مِنْ وَرَائِی کَمَا اَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیَّ، فَسَوُّوا صُفُوفَکُمْ، وَاَحْسِنُوْا رُکُوعَکُمْ وَسُجُوْدَکُمْ

❋❋ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میں نماز کے دوران اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں جس طرح میں اپنے آگے دیکھ سکتا ہوں' تم لوگ اپنی صفیں درست رکھا کرو' اپنے رکوع اور سجدے ٹھیک کیا کرو''۔

3738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَجَرِیِّ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحْسَنَ الصَّلَاةَ حَیْثُ یَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ اَسَاءَ هَا حِینَ یَخْلُو، فَتِلْکَ اسْتِهَانَةٌ اسْتَهَانَ بِهَا رَبَّهُ

❋❋ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اُس وقت اچھے طریقہ سے نماز ادا کرے جب لوگ اُسے دیکھ رہے ہوں' اور جب وہ تنہا ہو اُس وقت بُرے طریقے سے نماز ادا کرے' تو یہ ایک توہین ہو گی جس کے ذریعہ اُس نے اپنے پروردگار کی توہین کی ہے''۔

3739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ یَحْیَی بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِکٍ الزُّرَقِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ عَمِّهِ - وَکَانَ بَدْرِیًّا - قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ، اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّی رَکْعَتَیْنِ، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمُقُهُ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلَّی، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ

3737-صحیح ابن خزیمة - کتاب الصلاة' باب إتمام السجود والزجر عن انتقاصه وتسمیة المنتقص رکوعه وسجوده سارقا - حدیث:642' صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر البیان بأن المصطفی صلی اللہ علیه وسلم کان یری من - حدیث:6429' السنن للنسائی - کتاب التطبیق' باب الامر بإتمام السجود - حدیث:1110' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' ما قالوا فی إقامة الصف - حدیث:3501' السنن الکبرٰی للنسائی - التطبیق' الامر بإتمام السجود - حدیث:693' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی هریرة رضی اللہ عنه - حدیث:8071' مسند ابن الجعد - من حدیث عجلان' حدیث:2361'

فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ الثَّالِثَةَ أَوِ الرَّابِعَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ، فَقَالَ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّي، وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدِ اجْتَهَدْتُ وَحَرِصْتُ فَأَرِنِيْ وَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ، فَإِذَا أَتْمَمْتَ عَلَى هٰذَا، فَقَدْ أَتْمَمْتَ وَمَا نَقَصْتَ مِنْ هٰذَا نَقَصْتَهُ مِنْ نَفْسِكَ

✵✵ علی بن یحییٰ بن خلاد اپنے والد کے حوالے سے اُن کے چچا' جو ایک بدری صحابی ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص اندر آیا اُس نے دو رکعات ادا کیں' نبی اکرم ﷺ اُس کا جائزہ لیتے رہے' پھر وہ شخص آیا اُس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے سلام کا جواب دیا اور پھر ارشاد فرمایا: تم جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص واپس گیا' اُس نے نماز ادا کی' پھر وہ شخص آیا اُس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے سلام کا جواب دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس آیا' پھر اُس نے آ کر نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے سلام کا جواب دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ جب اُس نے تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ ایسا کیا اور نبی اکرم ﷺ نے پہلے کی طرح یہی بات پھر ارشاد فرمائی تو اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب کو نازل کیا ہے! میں نے اپنی بھرپور کوشش کی ہے' اور پورا خواہشمند بھی ہوں (کہ میں ٹھیک طریقہ سے نماز ادا کروں) اب آپ مجھے یہ بتا دیں اور تعلیم دے دیں (کہ میں کیسے نماز ادا کروں؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرو' پھر قبلہ کی طرف رُخ کر کے تکبیر کہو' پھر قرأت کرو' پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اُٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر سجدہ میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اُٹھو جب تم اس طرح نماز ادا کرلو گے' تو تم نماز کو مکمل کرلو گے' اور اس میں جو کمی رہ جائے گی' وہ تمہاری طرف سے کمی شمار ہوگی۔

3740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ مُرَّةَ الزُّرَقِيِّ، رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِي السَّارِقِ، وَالزَّانِي، وَشَارِبِ الْخَمْرِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: هُنَّ فَوَاحِشُ، وَفِيهِنَّ عُقُوبَاتٌ، وَشَرُّ السَّرِقَةِ سَرِقَةُ الرَّجُلِ صَلَاتَهُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا

✵✵ نعمان بن مرہ زرقی ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ چور' زانی اور شرابی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اُن لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فحش کام ہیں اور ان کاموں پر سزا بھی ملتی ہے' لیکن آدمی کی سب سے بُری چوری یہ ہے کہ آدمی نماز میں چوری کرے۔ لوگوں نے

عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنی نماز کو کیسے چوری کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یوں کہ وہ اُس کے رکوع اور سجدے کو مکمل ادا نہ کرے۔

3741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " اِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَكْتُبُونَ اَعْمَالَ بَنِي آدَمَ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ نَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ الرُّبُعَ، وَنَقَصَ فُلَانٌ الشَّطْرَ وَزَادَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا "

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فرشتے اولادِ آدم کے اعمال نوٹ کرتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: فلاں شخص نے اپنی نماز میں ایک چوتھائی کمی کر دی' فلاں نے نصف کمی کر دی' اور فلاں نے اتنا' اتنا اضافہ کر دیا۔

3742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَيُدْعَيَنَّ اُنَاسٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَنْقُوصِينَ، قِيلَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَمَا الْمَنْقُوصُونَ؟ قَالَ: يُنْقِصُ اَحَدُهُمْ صَلَاتَهُ فِي وُضُوئِهِ وَالْتِفَاتِهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کو نقص کے ہمراہ بلایا جائے گا۔ دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نقص والے لوگ کون ہوں گے؟ انہوں نے جواب دیا: کوئی ایسا شخص جو اپنی نماز میں' وضو یا توجہ کے حوالے سے نقص پیدا کرتا ہے۔

3743 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: " النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ ثَلَاثَةٌ: مُقْمَحٌ، وَمُلْجَمٌ، وَمَعْصُومٌ، فَاَمَّا الْمُقْمَحُ: فَالَّذِي يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ يُفَكِّرُ فِي اَمْرِ دُنْيَاهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ اَمْرِ صَلَاتِهِ، وَاَمَّا الْمُلْجَمُ: فَالَّذِي يَلْوِي عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَاَمَّا الْمَعْصُومُ: فَالَّذِي يُقْبِلُ عَلَى صَلَاتِهِ، لَا يَهُمُّهُ غَيْرُهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا "

٭٭ زید بن اسلم فرماتے ہیں: نماز کے حوالے سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں: کمی والا' لگام والا' بچاؤ والا' جہاں تک کمی والے کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ سینے پر رکھتا ہے' اور پھر دنیاوی کاموں سے متعلق غور وفکر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے' جہاں تک لگام والے کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے جو اپنی گردن دائیں طرف اور بائیں طرف موڑتا ہے' جہاں تک معصوم کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے جو اپنی نماز کی طرف متوجہ رہتا ہے' اور نماز سے فارغ ہونے تک کوئی دوسری چیز اسے منتشر نہیں کرتی ہے۔

3744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا اِذَا رَاَوُا الرَّجُلَ لَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ عَلَّمُوهُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ جب کسی ایسے شخص کو دیکھتے تھے جو اچھے طریقہ سے نماز ادا نہیں کرتا تھا تو وہ اُسے تعلیم دیتے تھے۔

3745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي بَعْدَمَا فَرَغْتُ مِنْ

صَلَاتِى لَمْ اَرْضَ كَمَالَهَا، اَعُوْدُ لَهَا؟ قَالَ: بَلَى، هَا اللّٰهِ اِذًا فَعُدْ لَهَا، فَاِنْ كَانَتْ قَدْ فَاتَتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، فَاِنِّى اَرْجُو اَنْ لَا يَرُدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کے مکمل ہونے کے حوالے سے راضی نہیں ہوتا تو کیا میں اُسے دوبارہ ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اسے دوبارہ ادا کرو گے' اور اگر یہ فوت بھی ہو چکی ہو تو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے تم اسے دوبارہ ادا کرو گے' تو مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ مسترد نہیں کرے گا۔

3746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الَّذِى اِذَا بَلَغَهُ الْاِنْسَانُ مِنَ الصَّلَاةِ اِتْمَامًا لَا يُجْزِيهِ دُوْنَهُ؟ قَالَ: الْوُضُوْءُ لَا يَكْفِى مِنْهُ اِلَّا الْاِسْبَاغُ، وَمِنَ الْقِرَاءَةِ اُمُّ الْقُرْآنِ قَالَ: قُلْتُ: يَكْفِى اِذَا انْتَهَى اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نماز کے لیے کون سی چیزیں شرط ہیں' کہ جب وہ ہوں تو نماز مکمل ہو جاتی ہے' اس کے بغیر جائز نہیں ہوتی؟ اُنہوں نے فرمایا: وضو' اس کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ اچھی طرح سے وضو کیا جائے' اور قرأت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ میں نے دریافت کیا: جب یہاں تک ہو جائے گا' تو یہ کفایت کر جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْاَوْقَاتِ

باب: اوقات کی حفاظت کرنا

3747 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّ لِلصَّلَاةِ وَقْتًا كَوَقْتِ الْحَجِّ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج کے مخصوص وقت کی طرح نماز کا بھی مخصوص وقت ہوتا ہے۔

3748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: "اِنَّ الصَّلَاةَ ثَلَاثَةُ اَثْلَاثٍ: ثُلُثٌ طُهُورٌ، وَثُلُثٌ رُكُوعٌ، وَثُلُثٌ سُجُوْدٌ، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ قُبِلْنَ مِنْهُ، وَمَنْ نَقَصَ فَاِنَّمَا يَنْقُصُ مِنْ نَفْسِهٖ"

✻✻ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کے تین حصے ہوتے ہیں' ایک حصہ کا تعلق طہارت سے ہے' ایک حصہ کا تعلق رکوع سے ہے' اور ایک حصہ کا تعلق سجدہ سے ہے' جو شخص ان کی حفاظت کرے گا اُس کی طرف سے نمازیں قبول ہوں گی اور جو شخص کمی کرے گا' تو یہ اُس کی طرف سے کمی شمار ہو گی۔

3749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ اَبِى الضُّحَى، عَنْ كَعْبٍ، مِثْلَ هٰذَا، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ قُبِلْنَ مِنْهُ وَمَا سِوَاهُنَّ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ رُدِدْنَ عَلَيْهِ وَمَا سِوَاهُنَّ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ کعب سے منقول ہے' تاہم اس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص ان نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' اُس کی طرف سے یہ قبول ہوں گی اور جو شخص انہیں ضائع کردے گا' تو اُس کی یہ چیزیں اور دوسرے اعمال مسترد کر دیئے جائیں گے۔

3750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ نَصْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ: الصَّلَاةُ مِكْيَالٌ مَنْ اَوْفَى اُوفِيَ بِهِ، وَمَنْ طَفَّفَ فَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا لِلْمُطَفِّفِينَ

* * سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: نماز ماپنے کی چیز ہے' جو شخص اسے پورا کرے گا' اُسے پوری ادائیگی کی جائے گی اور جو شخص ناپ تول میں کمی کرے گا' تو تم جانتے ہو کہ کمی کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔

بَابُ الَّذِی يُخَالِفُ الْإِمَامَ

باب: جو شخص امام کے برخلاف کرتا ہے

3751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤْمِنُ الَّذِی يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ اَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ

3751-صحيح البخاري - كتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والإمامة - باب إثم من رفع راسه قبل الإمام' حديث 670' صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب النهي عن سبق الإمام بركوع او سجود ونحوهما - حديث: 676' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع ابواب قيام الماموميين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب التغليظ في مبادرة الماموم الإمام برفع الراس من السجود' حديث: 1506' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان حظر مبادرة الماموم إمامه بالركوع والسجود ورفع الراس من الركوع - حديث: 1352' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الزجر عن رفع المصلي بصره إلى السماء مخافة ان يلتمع' حديث: 2313' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب النهي عن مبادرة الائمة بالركوع والسجود - حديث: 1338' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' باب التشديد فيمن يرفع قبل الإمام او يضع قبله - حديث: 533' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب النهي ان يسبق الإمام بالركوع والسجود - حديث: 957' الجامع للترمذي ' ابواب السفر - باب ما جاء في التشديد في الذي يرفع راسه قبل الإمام' حديث: 562' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' مبادرة الإمام - حديث: 823' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال: انتم بالإمام - حديث: 7043' السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة' مبادرة الإمام - حديث: 886' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صفة الصلاة - باب إثم من رفع راسه قبل الإمام' حديث: 2415' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث 7365' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند ابو هريرة - ومحمد بن زياد' حديث 2601' مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 934' المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه بشران' حديث: 304' المعجم الاوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بشران - حديث: 3384

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدہ سے) اُٹھالیتا ہے' وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کردے''۔

3752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ " الْفَيَّاضِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا يُؤَمِّنُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَعُوْدَ رَاْسُهُ كَرَاْسِ كَلْبٍ، لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ، اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَيْهِمْ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص امام سے پہلے اپنا سر اُٹھالے' تو وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہوتا کہ اُس کا سر کتے کے سر میں تبدیل ہوجائے' لوگ یا تو نماز کے دوران اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھانے سے باز آجائیں گے' یا پھر اُن کی بینائی اُن کی طرف واپس ہی نہیں آئے گی۔

3753 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ مَلِيحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ الَّذِى يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ، وَيَخْفِضُ قَبْلَهُ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اُٹھالیتا ہے' یا اُس سے پہلے جھک جاتا ہے' تو اُس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

3754 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، لَمْ يَحْنِ مِنَّا رَجُلٌ ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا "

3754-صحيح البخاري - كتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والإمامة - باب . متى يسجد من خلف الإمام ' حديث:669' صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب متابعة الإمام والعمل بعده - حديث:758' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة ' جماع ابواب قيام الماموميين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب مبادرة الإمام الماموم بالسجود حديث:1505' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان ما يقول المصلي إذا رفع راسه من الركوع ومقدار وقوفه - حديث:1467' الجامع للترمذي ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في كراهية ان يبادر الإمام في الركوع والسجود' حديث:264' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : ائتم بالإمام - حديث:7050' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث البراء بن عازب - حديث:18305' البحر الزخار مسند البزار - مسند النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:2755'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند البراء بن عازب' حديث:1659' مسند الروياني - ثابت بن عبيد ' حديث:407' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:2033' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه احمد' حديث:79

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رکوع سے) سر اُٹھاتے تھے' تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے' اور ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنی پشت کو اُس وقت تک نہیں جھکاتا تھا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہیں چلے جاتے تھے' پھر آدمی سجدے میں جاتا تھا۔

3755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي قَدْ تَبَدَّنْتُ فَلَا تُبَادِرْ فِي الْقِيَامِ، وَلَا تُبَادِرُوْا فِي السُّجُوْدِ

٭٭ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا وزن زیادہ ہو گیا ہے' تو تم قیام میں (یعنی سجدہ سے اُٹھتے ہوئے) مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرو اور نہ ہی سجدے میں (جاتے ہوئے) مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش کرو''۔

3756 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا يُرْكَعُ قَبْلَ الْاِمَامِ وَلَا يُرْفَعُ قَبْلَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہ تو امام سے پہلے رکوع میں جایا جائے گا' اور نہ ہی اُس سے پہلے اُٹھا جائے گا۔

3757 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سُحَيْمِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ. قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تُبَادِرُوْا اَئِمَّتَكُمْ بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، فَاِنْ سَبَقَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ فَلْيَضَعْ قَدْرَ مَا يَسْبِقُ بِهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے اماموں سے پہلے رکوع یا سجدوں میں نہ جاؤ' اگر تم میں سے کوئی ایک شخص پہلے چلا گیا' تو اُس کا اُتنا حصہ ضائع ہو جائے گا' جو وہ پہلے گیا تھا۔

3758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بِنِ مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَيُّمَا رَجُلٌ رَفَعَ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ فِيْ رُكُوعٍ اَوْ فِيْ سُجُوْدٍ، فَلْيَضَعْ رَاْسَهُ بِقَدْرِ رَفْعِهِ اِيَّاهُ

٭٭ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھا لیتا ہے' وہ اپنے سر کو اُٹھانے کی مقدار جتنے (وقت کے بعد ہی) اپنے سر کو (بعد میں) رکھے گا۔

3759 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَدْرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَبْلَ الْاِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

٭٭ علی بن شیبان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھالیتا ہے اُس کی نماز نہیں ہوتی''۔

بَابُ الضَّحِكِ وَالتَّبَسُّمِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران ہنسنا یا مسکرا دینا

3760 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهٖ يَوْمًا، فَجَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَوَقَعَ فِي رَكِيَّةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَضَحِكَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدْ وُضُوءَهٗ، ثُمَّ لِيُعِدْ صَلَاتَهٗ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' اسی دوران ایک صاحب آئے جن کی بینائی انتہائی کمزور تھی' وہ ایک گڑھے میں گر گئے جس میں پانی موجود تھا' تو نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب ہنس پڑے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: ''جو شخص ہنس پڑا تھا' وہ وضو کو بھی دُہرائے' اور نماز کو بھی دُہرائے''۔

3761 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ: اَنَّ رَجُلًا اَعْمَى تَرَدَّى فِي بِئْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهٖ، فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

✵✵ ابوالعالیہ ریاحی بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صاحب ایک کنویں میں (یعنی گڑھے میں) گر گئے' نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو اُس وقت نماز پڑھا رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے بعض حضرات ہنس پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو ہنس پڑا تھا وہ اپنی نماز کو دُہرائے۔

3762 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ سے منقول ہے۔

3763 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهٖ سُوءٌ، فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ عِنْدَ الْمَسْجِدِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ، وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک صاحب آئے جن کی بینائی انتہائی کمزور تھی' وہ مسجد کے پاس موجود ایک کنویں میں گر گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والے شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

3764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ اسْتَأْنَفَ الْوُضُوءَ وَاسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران ہنس پڑے گا' تو وہ نئے سرے سے وضو کرے گا' اور نئے سرے سے نماز ادا کرے گا۔

3765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

3766 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ،

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران ہنس پڑتا ہے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا' وضو کو نہیں دُہرائے گا۔

3767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

3768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَضْحَكُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ

* * قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک شخص کو (نماز کے دوران) ہنستے ہوئے دیکھا تو اُسے یہ حکم دیا کہ وہ نماز کو دُہرائے۔

3769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ أَمَرَ أَصْحَابَهُ مِنَ الضَّحِكِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ

* * ایوب نے قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے نماز کو دُہرانے کا حکم دیا تھا' وضو کو دُہرانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

3770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ ضَحِكْتَ فِي الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا، ثُمَّ قَرْقَرْتَ فَقَدْ قَطَعْتَ صَلَاتَكَ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ ضَحِكْتُ نَاسِيًا فِي سَجْدَتَيْنِ، وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ فَرَغْتُ؟ قَالَ: مَا أَدْرِي لَعَلَّكَ إِنْ أَوْفَيْتَ مَا بَقِيَ عَلَى مَا مَضَى، ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِءُ عَنْكَ، بَلْ هُوَ قَوْلُهُ يَقْضِي عَنْكَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم نماز کے دوران جان بوجھ کر ہنس پڑتے ہو اور پھر تم بلند آواز میں ہنستے ہو تو تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں دوسجدوں (کے بعد) بھول کر ہنس پڑتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا ہوں (تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) اُنہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم! ہوسکتا ہے کہ تم اگر اُس کو مکمل کر دو جو گزری ہوئی نماز کے بعد باقی رہ گئی ہے اور پھر تم سجدۂ سہو کر لو تو تمہاری طرف سے یہ جائز ہو بلکہ رائے تو یہی ہوگی کہ یہ تمہاری طرف سے ادا ہو جائے گا۔

3771 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ قَالَ: قُلْتُ: اَسْجُدُ مَعَهُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ اِنْ قَرْقَرْتَ وَلَكَ وِتْرٌ فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ جَدِيدًا

٭٭ ابن جبیر نے ابن جریج کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مسکرانے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں اس کی وجہ سے سجدۂ سہو کروں گا؟ اُنہوں نے کہا: اگر تم آواز کے ساتھ ہنستے ہو اور تمہاری طاق رکعت نماز ہے تو تم ایک رکعت مزید ملا کر جفت کر لو گے اور پھر نئے سرے سے نماز پڑھو گے۔

3772 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا قَرْقَرْتَ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ قَطَعْتَ صَلَاتَكَ، فَابْتَدِءْ صَلَاتَكَ حِينَئِذٍ مَعَهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم امام کی اقتداء میں بلند آواز میں ہنس پڑتے ہو تو تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی، تم اُسی وقت امام کے پیچھے نئے سرے سے نماز شروع کرو گے۔

3773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ قَالَ: قُلْتُ: اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَفْعَلَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: تبسم نماز کو نہیں توڑتا ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: کیا مجھے سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ اُنہوں نے کہا: اگر تم چاہو تو کر لو ویسے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ تم ایسا کر لو۔

3774 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ، وَلٰكِنْ يَقْطَعُ الْقَرْقَرَةُ

٭٭ ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: تبسم نماز کو منقطع نہیں کرتا ہے بلکہ آواز سے ہنسنا اسے توڑتا ہے۔

3775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: تبسم نماز کو نہیں توڑتا ہے۔

3776 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ حَتَّى يُقَهْقِهَ اَوْ يُكَرْكِرَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: تبسم نماز کو نہیں توڑتا، یہاں تک کہ آدمی قہقہہ لگائے یا آواز کے ساتھ ہنسے۔

3777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَوْ تَبَسَّمْتَ فَبَدَتْ اَسْنَانُكَ، لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ صَلَاتَكَ

✲✲ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم مسکرا دیتے ہو یہاں تک کہ تمہارے دانت ظاہر ہو جاتے ہیں' تو تمہاری نماز (محض اس وجہ سے) نہیں ٹوٹے گی۔

3778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: اِذَا كَشَرَ فَلَا يَضُرُّهُ حَتّٰى يُكَرْكِرَ، قُلْتُ لَهُ: مَا كَشَرَ؟ قَالَ: تَبَيَّنَ اَسْنَانُهُ

✲✲ منصور فرماتے ہیں: جب ''کشر'' ہو تو یہ آدمی کو نقصان نہیں دے گا' جب تک آدمی آواز کے ساتھ نہیں ہنستا۔
راوی کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: ''کشر'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ کہ آدمی کے دانت ظاہر ہو جائیں۔

بَابُ الْاُمَرَاءِ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ

باب: حکمرانوں کا نماز کو تاخیر سے ادا کرنا

3779 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهُ سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ بَعْدِيْ، يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَيُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوْهَا مَعَهُمْ، فَاِنْ صَلَّوْهَا لِوَقْتِهَا وَصَلَّيْتُمُوْهَا مَعَهُمْ فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَاِنْ اَخَّرُوْهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلَّيْتُمُوْهَا مَعَهُمْ فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ، مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ نَكَثَ الْعَهْدَ فَمَاتَ نَاكِثًا لِعَهْدِهٖ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ

✲✲ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''عنقریب میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو اُس کے وقت پر ادا کریں گے' اور کچھ ایسے ہوں گے جو نماز کو اُس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے' تو تم اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر لینا' اگر وہ اس نماز کو اُس کے وقت پر ادا کریں گے' اور تم بھی اُن کے ساتھ اُس نماز کو ادا کر لو گے' تو تمہارا بدلہ تمہیں ملے گا' اُن کا بدلہ اُنہیں ملے گا' لیکن اگر وہ نماز کو اُس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے' تو تم اُن لوگوں کے ساتھ وہ نماز ادا کر لینا' تمہیں تمہارا ثواب ملے گا' اُنہیں اُن کا گناہ ملے گا' جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوتا ہے وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرتا ہے' اور جو شخص عہد کو توڑ کر مرتا ہے' تو عہد کو توڑنے والا شخص جب قیامت کے دن آئے گا' تو اُس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی''۔

3780 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَاَلْتُ

3779-مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث عامر بن ربيعة - حديث:15404' مسند ابي يعلى الموصلي - حديث عامر بن ربيعة' حديث:7042

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ، وَهُوَ ابْنُ اَخِي اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ الْاُمَرَاءِ اِذَا اَخَّرُوا الصَّلَاةَ، فَضَرَبَ رُكْبَتِي، فَقَالَ: سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ، فَفَعَلَ بِيْ كَمَا فَعَلْتُ بِكَ، وَضَرَبَ رُكْبَتِي، وَحَدَّثَنِيْ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ بِهِ كَمَا فَعَلَ بِي، وَضَرَبَ رُكْبَتَهِ كَمَا ضَرَبَ رُكْبَتِي، فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا قَالَ: فَاِنْ اَدْرَكْتُمْ مَعَهُمْ فَصَلُّوا، وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا يُصَلِّي

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن صامت سے حکمرانوں کے بارے میں دریافت کیا' جو نماز کو تاخیر سے ادا کرتے ہیں' وہ (یعنی عبداللہ بن صامت) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' تو اُنہوں نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو اُنہوں نے بھی میرے ساتھ اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے' اُنہوں نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور پھر مجھے یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ وہی کیا تھا جو اُنہوں نے میرے ساتھ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے گھٹنے پر ہاتھ مارا جس طرح اُنہوں نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا تھا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرلو''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اُن کے ساتھ نماز پاتے ہو' تو اُسے بھی ادا کرلو' کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں نے نماز ادا کر لی ہوئی ہے' اور پھر وہ نماز ادا نہ کرے''۔

3781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: اَخَّرَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَامِتٍ، فَضَرَبَ فَخِذِي، ثُمَّ قَالَ: سَاَلْتُ خَلِيْلِي اَبَا ذَرٍّ، فَضَرَبَ فَخِذِي، ثُمَّ قَالَ: سَاَلْتُ خَلِيْلِي - يَعْنِيْ - النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ فَخِذِي، فَقَالَ: " صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا يُصَلِّي "

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زیاد نے ایک نماز تاخیر سے ادا کی تو میں نے عبداللہ بن صامت سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے میرے زانوں پر ہاتھ مارا' پھر بولے: میں نے اپنے خلیل حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو اُنہوں نے میرے زانوں پر ہاتھ مارا' پھر اُنہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے خلیل یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانوں پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا:

''تم نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرلو' پھر اگر تمہیں (حکمران کے پیچھے) وہ نماز مل جاتی ہے' تو تم اُسے بھی ادا کرلو اور کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں نے نماز ادا کر لی ہوئی ہے' اور پھر وہ نماز ادا نہ کرے''۔

3782 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى، عَنِ ابْنِ امْرَاَةِ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهَا سَتَجِيءُ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ حَتّٰى لَا يُصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. ثُمَّ اُصَلِّي مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابوثنیٰ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے صاحبزادے (یعنی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بیٹے) کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:) ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جن کی مصروفیات زیادہ ہوں گی جس کی وجہ سے وہ نماز کو اُس کے وقت پر ادا نہیں کریں گے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اُن کے ساتھ نماز ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

3783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِى عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَامِتٍ، عَنْ اَبِى ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَيُؤَخِّرُوْنَهَا عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَخَّرُوهَا فَقَدْ اَحْرَزْتُمْ صَلَاتَكُمْ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارے ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو اُس کے وقت پر ادا کریں گے اور کبھی نماز کو اُس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے تو اگر وہ وقت پر ادا کریں تو تم نماز ادا کرلو اور اگر وہ تاخیر سے ادا کریں تو تم اپنی نماز کی حفاظت کر چکے ہو گے''۔

3784 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِى ذَرٍّ: مَا لِى اَرَاكَ لَقَابِقًا؟ كَيْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوكَ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: آتِى الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ قَالَ: فَكَيْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوكَ مِنْهَا؟ قَالَ: آتِى الْمَدِينَةَ قَالَ: فَكَيْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوكَ مِنْهَا؟ قَالَ: آخُذُ سَيْفِى فَاَضْرِبُ بِهِ قَالَ: فَلَا، وَلٰكِنِ اسْمَعْ وَاَطِعْ، وَاِنْ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ اَبُو ذَرٍّ اِلَى الرَّبَذَةِ وَجَدَ بِهَا غُلَامًا لِعُثْمَانَ اَسْوَدَ، فَاَذَّنَ وَاَقَامَ، ثُمَّ قَالَ: تَقَدَّمْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ: لَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِى اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ قَالَ: فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى خَلْفَهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم الگ تھلگ ہو جاؤ گے! اُس وقت تمہارا کیا بنے گا جب لوگ تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ارضِ مقدس چلا جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت کیا ہوگا جب لوگ تمہیں وہاں سے بھی نکال دیں گے! اُنہوں نے عرض کی: میں مدینہ آجاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب لوگ تمہیں وہاں سے نکال دیں گے! اُنہوں نے عرض کی: میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور اُس کے ذریعہ لڑائی کروں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرنا بلکہ تم اطاعت و فرمانبرداری کرنا خواہ (اُس وقت کا حکمران) کوئی کالا غلام ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ربذہ چلے گئے تو وہاں اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک سیاہ فام

غلام کو پایا جو اذان دے رہا تھا اور اقامت کہہ رہا تھا' اُس نے کہا: اے حضرت ابوذر! آپ آگے بڑھیے! تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اطاعت و فرمانبرداری کروں خواہ کوئی سیاہ فام غلام (امام ہو)۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ غلام آگے بڑھا اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس کے پیچھے نماز ادا کی۔

3785 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِیْ صُهَيْبٍ، وَاَبِی الْمُثَنّٰی، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِذَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً

❊❊ ابوصہیب اور ابوثنیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کریں گے' تو تم لوگ نماز کو اُس کے وقت پر ادا کر لینا' اگر تم (اُن حکمرانوں کے ساتھ) اُس نماز کو پاؤ تو اُسے ادا کر لینا اور اُن لوگوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا''۔

3786 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: اِنِّیْ لَا آلُوْكُمْ عَنِ الْوَقْتِ، فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ، حَسِبْتُهٗ قَالَ: حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتُمْ مَعَهُمْ فَصَلُّوا

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے کہا: میں (نماز کے) وقت کے حوالے سے تمہارے ساتھ کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا تھا' پھر اُنہوں نے کہا کہ عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کریں گے' تو تم نماز کو اُس کے وقت پر ادا کر لینا' اگر تم اُن لوگوں کے ساتھ بھی نماز کو پاؤ تو اُسے بھی ادا کر لینا۔

3787 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: " اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ قَلِيْلٍ خُطَبَاؤُهٗ، كَثِيْرٍ عُلَمَاؤُهٗ، يُطِيلُوْنَ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُوْنَ الْخُطْبَةَ، وَاِنَّهٗ سَيَاْتِیْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ كَثِيْرٌ خُطَبَاؤُهٗ، قَلِيْلٌ عُلَمَاؤُهٗ، يُطِيلُوْنَ الْخُطْبَةَ، وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ، حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا شَرَقُ الْمَوْتٰى " قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: وَمَا شَرَقُ الْمَوْتٰى؟ قَالَ: اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ جِدًّا، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنِ احْتُبِسَ فَلْيُصَلِّ مَعَهُمْ، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهٗ وَحْدَهُ الْفَرِيضَةَ، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهٗ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا

❊❊ ابواحوص' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم ایک ایسے زمانہ میں پائے جاتے ہو جس میں خطیب کم ہیں اور علماء زیادہ ہیں جو نمازوں کو طویل ادا کرتے ہیں اور خطبہ مختصر دیتے ہیں' عنقریب تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں خطیب زیادہ ہوں گے' اور علماء کم ہوں گے' وہ لوگ خطبے طویل دیں گے' اور نمازیں تاخیر سے ادا کریں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ یہ شرق موتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: شرق موتی سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب سورج انتہائی زرد ہو جائے۔ تو جو شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے' تو وہ نماز کو اُس کے وقت میں ادا کر لے' اور اگر وہ کہیں

ٹھہرا ہوا ہو تو اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرے اُس نے جو تنہا نماز ادا کی تھی اُسے فرض شمار کرے اور جو اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی تھی اُسے نفل بنا لے۔

3788 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِذَا كَانَ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ، وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا؟ قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْاَلُنِیْ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے ابوعبدالرحمٰن! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو سنت کو بجھا دیں گے اور نماز کو اُس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابن اُم عبد! تم مجھ سے یہ پوچھتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاتی''۔

3789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ مَهْدِیٍّ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: كَيْفَ اَنْتَ يَا مَهْدِیُّ اِذَا ظَهَرَ بِخِيَارِكُمْ، وَاسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ اَحْدَاثُكُمْ، وَصُلِّيَتِ الصَّلَاةُ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا اَدْرِیْ قَالَ: لَا تَكُنْ جَابِيًا، وَلَا عَرِيفًا، وَلَا شُرَطِيًّا، وَلَا بَرِيْدًا، وَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا

٭٭ مہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مہدی! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تمہارے بہترین لوگ رخصت ہو جائیں گے اور کمسن اور بدترین لوگ تم پر حکمران بن جائیں گے جو نمازوں کو اُن کے اوقات کے علاوہ میں ادا کریں گے۔ مہدی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم (کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جابی (خراج وصول کرنے کا سرکاری اہلکار) عریف (قبیلہ کے اُمور کا سرکاری اہلکار) شرطی (سپاہی) یا برید (سرکاری قاصد) نہ بننا اور نماز کو اُس کے وقت پر ادا کر لینا۔

3790 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اَخَّرَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ الصَّلَاةَ مَرَّةً، فَاَمَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْمُؤَذِّنَ فَثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ الْوَلِيْدُ: مَا صَنَعْتَ؟ اَجَاءَكَ مِنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَدَثٌ اَمِ ابْتَدَعْتَ؟ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: وَكُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، وَلٰكِنْ اَبَى عَلَيْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَنْ نَنْتَظِرَكَ بِصَلَاتِنَا وَاَنْتَ فِیْ حَاجَتِكَ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ نے ایک مرتبہ ایک نماز تاخیر سے ادا کی تو حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا' اُس نے نماز کے لیے تثویب کہی' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' تو اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھا دی' ولید نے اُنہیں پیغام بھیجا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ کیا آپ کے پاس امیر المؤمنین کی طرف سے کوئی نیا حکم آیا ہے یا آپ نے بدعت اختیار کی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن اللہ اور اُس کے رسول نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اپنی نماز کے لیے تمہارا انتظار کریں اور تم اپنے کام کاج کر رہے ہو۔

3791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَيُحْدُثُ بَعْدَكُمْ عُمَّالٌ لَا يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا، وَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوهَا لِمِيقَاتِهَا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: تمہارے بعد عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو نمازیں اپنے وقت پر ادا نہیں کریں گے' جب وہ ایسا کریں تو تم لوگ نمازوں کو اُن کے وقت پر ادا کر لینا۔

3792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَمَا مَا يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مُفَرِّطًا فِيْهَا؟ قَالَ: صَلِّ مَعَهُ الْجَمَاعَةَ اَحَبُّ اِلَیَّ، قُلْتُ: فَمَا لَكَ اَلَّا تَنْتَهِیَ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ اَحَبُّ اِلَیَّ اِذَا لَمْ تَفُتْ، قُلْتُ: وَاِنِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ وَلَحِقَتْ بِرُءُوْسِ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا لَمْ تَغِبْ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ النَّخَعِيِّ، وَخَيْثَمَةَ قَالَ: كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ مَعَ الْحَجَّاجِ وَكَانَ يُمْسِی

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص نماز کو تاخیر سے ادا کرتا ہے' اور اسے اُس وقت ادا کرتا ہے جب اس کا وقت رخصت ہو چکا ہوتا ہے' تو عطاء نے کہا: تم اُس کے ساتھ نماز ادا کر لو' جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار نہیں کرتے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے جبکہ اُس نماز کا وقت بالکل ہی رخصت نہ ہو جائے۔ میں نے کہا: اگر سورج غروب ہونے کے قریب ہو کر زرد ہو چکا ہو' اور پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچ چکا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! جب تک وہ غروب نہیں ہوتا (تب تک تم باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرو)۔

اعمش نے نخعی اور خیثمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات ظہر اور عصر کی نماز حجاج کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے' حالانکہ وہ شام کر دیتا تھا۔

3793 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: خَطَبَ الْحَجَّاجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ، فَاَرَادَ اِنْسَانٌ اَنْ يَّثِبَ اِلَيْهِ، وَيَحْبِسُهُ النَّاسُ

✵✵ ثابت بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن حجاج نے خطبہ دیا' اُس نے نماز میں تاخیر کر دی' ایک انسان نے اس حوالے

سے اُس پر اعتراض کرنا چاہا' تو لوگوں نے اُسے روک دیا۔

3794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ قَتَادَةَ: اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ الْاُمَرَاءِ وَاِنْ اَخَّرُوا

✳✳ حسن بصری' زہری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: یہ لوگ امراء کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے' اگرچہ وہ تاخیر سے ادا کریں۔

3795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخَّرَ الْوَلِيدُ مَرَّةً الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَمْسٰى قَالَ: فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ قَبْلَ اَنْ اَجْلِسَ، ثُمَّ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ وَاَنَا جَالِسٌ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ: اَضَعُ يَدَيَّ عَلٰى رُكْبَتَيَّ وَاُوْمِءُ بِرَاْسِي

✳✳ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ولید نے ایک مرتبہ جمعہ کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ شام ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے بیٹھنے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لی' پھر میں نے عصر کی نماز بھی بیٹھنے کے دوران ادا کر لی جبکہ وہ اُس وقت خطبہ دے رہا تھا۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے' اور اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کر رہا تھا۔

3796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اِسْمَاعِيلَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: وَاَخَّرَ الْوَلِيدُ مَرَّةً الصَّلَاةَ، فَرَاَيْتُهُمَا يُوْمِئَانِ اِيمَاءً وَّهُمَا قَاعِدَانِ

✳✳ محمد بن ابو اسماعیل بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح کو دیکھا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ولید نے ایک نماز تاخیر سے ادا کی' تو ان دونوں حضرات نے بیٹھے ہوئے ہی اشارہ کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

3797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، وَاَبِي عُبَيْدَةَ: اَنَّهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ اِذَا حَانَتِ الظُّهْرُ، وَاِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ صَلَّيَا الْعَصْرَ فِي الْمَسْجِدِ مَكَانَهُمَا، وَكَانَ ابْنُ زِيَادٍ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

✳✳ ابوضحیٰ نے مسروق اور ابوعبیدہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ دونوں حضرات ظہر کی نماز اُس وقت ادا کر لیتے تھے جب ظہر کا وقت ہو جاتا تھا اور عصر کی نماز مسجد میں اپنی جگہ پر ادا کر لیتے تھے' جب عصر کا وقت ہو جاتا تھا (اُس وقت کا حکمران) ابن زیاد ظہر اور عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرتا تھا۔

3798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ: اَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ مَعَ الْمُخْتَارِ الْكَذَّابِ

✳✳ عقبہ نے ابووائل کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے ''مختار کذاب'' کے ساتھ نماز ادا کی تھی (یا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں)۔

3799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ

نُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ فِي بُيُوتِنَا، ثُمَّ نَاْتِي الْمَسْجِدَ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْحَجَّاجَ كَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ

✽✽ عامر بن شقیق' شقیق کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم جمعہ کی نماز گھر میں ادا کرلیں' پھر مسجد میں آئیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ حجاج اس نماز کو تاخیر سے ادا کرتا تھا۔

3800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الصَّلَاةُ حَسَنَةٌ لَا اُبَالِي مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز اچھی چیز ہے' میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس میں کون میرے ساتھ شریک ہوتا ہے؟

3801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ: اَنَّ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، كَانَا يُسْرِعَانِ اِذَا سَمِعَا مُنَادِيَ مَرْوَانَ، وَهُمَا يَشْتُمَانِهِ يُصَلِّيَانِ مَعَهُ

✽✽ ہشام نے امام باقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جب مروان کے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تھے' تو تیزی سے چلے جاتے تھے' یہ دونوں حضرات اُس پر تنقید کرتے تھے لیکن اُس کی اقتداء میں نماز ادا کرلیتے تھے۔

3802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ، شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ، وَكَانَتِ الْخَوَارِجُ ظَهَرُوْا عَلَيْنَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَا نَصْرٍ، كَيْفَ تَرَى فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اِنَّ الْقُرْآنَ اِمَامُكَ، صَلِّ مَعَهُمْ مَا صَلَّوْهَا لِوَقْتِهَا

✽✽ ابواشہب' جو بصرہ کے ایک بزرگ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے سوال کیا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب خوارج ہم پر غالب آچکے تھے' میں نے کہا: اے ابونصر! ان لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: قرآن کا فیصلہ تمہارے سامنے ہے! تم ان کے ساتھ نماز ادا کرو جب تک وہ نماز کو وقت پر ادا کرتے ہیں۔

3803 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهٖ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، وَنَجْدَةَ، وَالْحَجَّاجَ، وَابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: يَتَهَافَتُوْنَ فِي النَّارِ كَمَا يَتَهَافَتُ الذِّبَّانُ فِي الْمَرَقِ، فَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ اَسْرَعَ اِلَيْهِ، يَعْنِيْ مُؤَذِّنَهُمْ فَيُصَلِّي مَعَهُ

✽✽ عمیر بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن زبیر' نجدہ اور حجاج کو دیکھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمارہے تھے: یہ جہنم میں یوں گریں گے جس طرح مکھیاں شوربے میں گرتی ہیں' جب وہ مؤذن کی آواز سنتے تھے' تو تیزی سے (نماز کی طرف) جاتے تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مؤذن جو اُن حکمرانوں کا مؤذن تھا' اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْإِمَامِ لَا يُتِمُّ الصَّلَاةَ

باب: جب امام نماز کو مکمل ادا نہ کرے

3804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِمَامٌ لَا يُوفِي الصَّلَاةَ، أَعْتَزِلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: بَلْ صَلِّ مَعَهُ، وَأَوْفِ مَا اسْتَطَعْتَ وَإِنْ قَامَ، قُلْتُ: وَكَذٰلِكَ إِنْ كَانَ فِي بَادِيَةٍ مَعَ الْإِمَامِ، وَلَا يُتَمِّمُ قَالَ: وَكَذٰلِكَ فَأَتِمَّهُ أَنْتَ، قُلْتُ: فَكُنْتُ أَنَا وَرَجُلٌ فِي سَفَرٍ فَوَجَدْنَا، فَكَانَ يَؤُمُّنِي وَلَا يُتِمُّ، وَأُصَلِّي وَحْدِي؟ قَالَ: بَلْ صَلِّ مَعَهُ وَأَوْفِ، اثْنَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَاحِدٍ، وَثَلَاثَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنِ اثْنَيْنِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر امام نماز کو مکمل ادا نہیں کرتا تو کیا میں نماز سے الگ ہو جاؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ تم اُس کے ساتھ نماز ادا کرو گے اور جہاں تک تم سے ہو سکے گا تم نماز کو مکمل کرو گے خواہ امام اُٹھ کھڑا ہوا ہو۔ میں نے دریافت کیا: کیا اگر ویرانے میں امام کے ساتھ اس طرح کی صورتِ حال ہو کہ وہ نماز مکمل نہ کرتا ہو تو پھر بھی یہی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اسی طرح ہوگا! تم خود نماز کو مکمل کر لو گے۔ میں نے کہا: میں اور ایک شخص اکٹھے سفر کر رہے ہوتے ہیں' ہمیں ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ وہ میری امامت کرتا ہے لیکن نماز کو مکمل نہیں کرتا' تو کیا میں اُسے چھوڑ کر اکیلا نماز ادا کر لوں؟ عطاء نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ نماز ادا کرو اور نماز کو مکمل کر لو' دو آدمیوں کا نماز ادا کرنا میرے نزدیک ایک آدمی سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور تین کا (باجماعت نماز ادا کرنا) میرے نزدیک دو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

3805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ: إِمَامُنَا لَا يُتِمُّ الصَّلَاةَ، فَقَالَ عَلْقَمَةُ: لٰكِنَّا نُتِمُّهَا قَالَ: يَعْنِي نُصَلِّي مَعَهُمْ وَنُتِمُّهَا

✽✽ اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا: ہمارا امام نماز مکمل طور پر نہیں پڑھاتا' تو علقمہ نے کہا: لیکن ہم تو اسے مکمل ادا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد یہ تھی کہ ہم اُن اماموں کے ساتھ نماز ادا کریں گے' اور نماز کو مکمل کر لیں گے۔

بَابُ الْقَوْمِ يَجْتَمِعُونَ مَنْ يَؤُمُّهُمْ؟

باب: جب کچھ لوگ اکٹھے ہو جائیں تو اُن کی امامت کون کرے گا؟

3806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْمٌ اجْتَمَعُوا فِي سَفَرٍ قُرَشِيٌّ، وَعَرَبِيٌّ، وَمَوْلًى، وَعَبْدٌ، وَأَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، أَيُّهُمْ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ؟ قَالَ: كَانَ يَؤُمُّهُمْ أَفْقَهُهُمْ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِقْهِ سَوَاءً فَأَقْرَؤُهُمْ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِقْهِ وَالْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَسَنُّهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِقْهِ وَالْقِرَاءَةِ سَوَاءً، وَكَانَ الْعَبْدُ أَسَنَّهُمْ، أَيَؤُمُّهُمْ لِسِنِّهِ، فَيَؤُمُّ الْقُرَشِيَّ وَغَيْرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا لَهُمْ لَا يَؤُمُّهُمْ أَعْلَمُهُمْ، وَأَقْرَؤُهُمْ، وَأَسَنُّهُمْ مَنْ كَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ الثَّوْرِيُّ يَعْتَنِي بِهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ سفر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں' اُن میں قریشی بھی

ہیں' عربی بھی ہیں' غلام بھی ہیں' آزاد شدہ غلام بھی ہیں' دیہات کے رہنے والے دیہاتی بھی ہیں' تو اُن میں سے اپنے ساتھیوں کی امامت کون کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: اُن کی امامت وہ کرے گا جو اُن میں سب سے زیادہ فقیہ ہو' اگر وہ فقہ میں برابر ہوں تو وہ کرے گا جس کو سب سے زیادہ اچھی قرأت آتی ہو' اگر وہ فقہ اور قرأت میں برابر ہوں تو امامت وہ کرے گا جس کی عمر زیادہ ہو۔ میں نے کہا: اگر وہ فقہ اور قرأت میں برابر ہوں' اور جو غلام ہے وہ عمر میں اُن سب سے بڑا ہو' تو کیا وہ اپنی عمر کی وجہ سے اُن لوگوں کی امامت کرے گا؟ وہ ایک قریشی یا دوسرے (عربوں وغیرہ کی) امامت کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اُن کی امامت کیوں نہ کرے! جبکہ وہ اُن سب سے زیادہ علم رکھتا ہے' اُن سب سے زیادہ اچھی قرأت جانتا ہے' اُن سب سے زیادہ عمر والا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل تھے۔

3807 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِىْ حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَنْصَارَ فِىْ مَسْجِدِ قُبَا، فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ، وَزَيْدٌ، وَعَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے مہاجرین اوّلین اور انصار کی' مسجد قباء میں امامت کیا کرتے تھے' اُن لوگوں میں حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت ابوسلمہ' حضرت زید' حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم شامل ہوتے تھے۔

3808 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ، فَاِنْ كَانُوْا فِى الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِى الْعِلْمِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَلَا يَؤُمُّ رَجُلٌ فِىْ سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِىْ بَيْتِهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ بِذٰلِكَ

3808-صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب من احق بالإمامة - حديث:1113' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة ' باب ذكر احق الناس بالإمامة - حديث:1419' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان ما يستحق به الرجل الإمامة وحظر التقدم بين يدي السلطان - حديث:1069' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر البيان بان القوم إذا استووا في القراءة يجب ان يؤمهم' حديث:2151' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' باب من احق بالإمامة - حديث:499' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب من احق بالإمامة - حديث:976' الجامع للترمذي ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من احق بالإمامة' حديث:223' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' من احق بالإمامة - حديث:776' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصلاة' من قال : يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله - حديث:3415' السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة ' من احق بالإمامة - حديث:840' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب اختلاف نية الإمام والماموم وغير ذلك - باب : " اجعلوا ائمتكم خياركم " وما جاء في إمامة' حديث:4766

* * حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ کرے گا جو سب سے زیادہ قرأت جانتا ہو' اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص کرے گا جس نے پہلے ہجرت کی ہو' اگر وہ ہجرت کے حوالے سے برابر ہوں تو وہ شخص کرے گا جو سنت کا زیادہ عالم ہو' اگر وہ علم میں برابر ہوں تو وہ شخص کرے گا جس کی عمر زیادہ ہو' اور کسی شخص کے غلبہ کی جگہ اُس کی امامت نہیں کی جائے گی اور اُس کے گھر میں اُس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہیں بیٹھا جائے گا' البتہ اُس کی اجازت کے ساتھ ایسا کیا جا سکتا ہے''۔

3809 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَقُّ الْقَوْمِ اَنْ يَؤُمَّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمَّنَّ رَجُلٌ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يُقْعَدُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَكَ

* * حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت کرنے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو' اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص ہے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو' اگر وہ سنت میں برابر ہوں تو وہ شخص ہے جس نے ہجرت پہلے کی ہو' اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہوں تو وہ شخص ہے جس کی عمر زیادہ ہو' کسی بھی شخص کے غلبہ میں اُس کی امامت ہرگز نہیں کی جائے گی اور اُس کے گھر میں اُس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہیں بیٹھا جائے گا' البتہ اگر وہ تمہیں اجازت دے دیتا ہے (تو حکم مختلف ہے)''۔

3810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْقَوْمَ اِلَّا اَقْرَؤُهُمْ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کی امامت صرف وہی شخص کرے' جو اُن میں سب سے زیادہ قرأت جانتا ہو''۔

3811 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ جَرْمٍ، فَاَمَرَ عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ، وَكَانَ اَصْغَرَهُمْ سِنًّا، لِاَنَّهُ كَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

* * عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں: جرم قبیلہ کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے عمرو بن سلمہ کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کی امامت کریں' حالانکہ وہ عمر میں اُن سب سے کم تھے' اس کی وجہ یہی تھی کہ اُن کو اُن سب لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ قرآن آتا تھا۔

3812 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: اجْتَمَعَ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، فَقَالَ سَعِيدٌ لِاَبِي سَلَمَةَ: حَدِّثْ فَاِنَّا سَنَتَّبِعُكَ، فَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ، فَاِنْ كَانَ اَصْغَرَهُمْ سِنًّا فَاِذَا اَمَّهُمْ فَهُوَ اَمِيرُهُمْ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: فَذَاكُمْ اَمِيرٌ اَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ مہاجر بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن جبیر اکٹھے ہوئے' تو سعید نے ابوسلمہ سے کہا: آپ حدیث بیان کیجئے! ہم آپ کی پیروی کریں گے۔ تو ابوسلمہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تین لوگ سفر میں اکٹھے ہوں تو اُن کی امامت وہ شخص کرے گا جو اُن میں سب سے زیادہ قرأت جانتا ہو' خواہ وہ عمر میں اُن سب سے کم ہو' اور جب وہ اُن کی امامت کرے گا' تو وہ اُن کا امیر بھی شمار ہوگا''۔

تو ابوسلمہ نے کہا: یہ لوگ امیر شمار ہوں گے' اللہ کے رسول نے یہی حکم دیا ہے۔

3813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَكْبًا يُرِيدُوْنَ الْبَيْتَ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَاَجَابَهُمْ اَحْدَثُهُمْ سِنًّا، فَقَالَ: عِبَادُ اللّٰهِ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ قَالَ: مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيقِ قَالَ: اَيْنَ تُرِيدُوْنَ؟ قَالَ: الْبَيْتَ الْعَتِيقَ، قَالَ عُمَرُ: تَاَوَّلَهَا لَعَمْرُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ اَمِيرُكُمْ؟ فَاَشَارَ اِلَى شَيْخٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ اَنْتَ اَمِيرُهُمْ، لِاَحْدَثِهِمْ سِنًّا الَّذِي اَجَابَهُ بِجَيِّدٍ

✻✻ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی' جو بیت اللہ کی طرف جا رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟ تو اُنہیں اُس شخص نے جواب دیا جس کی عمر سب سے کم تھی' اُس نے کہا: اللہ کے مسلمان بندے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے کہا: دور کے علاقہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: بیت عتیق کی طرف۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ شخص (قرآن کے الفاظ دُہرا رہا ہے)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کا امیر کون ہے؟ تو اُس نے اپنے میں سے ایک بزرگ شخص کی طرف اشارہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم ان کے امیر ہو' تم عمر میں ان سب سے کم ہو لیکن تم نے جواب سب سے عمدہ دیا ہے۔

3814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفْقَهُ الْقَوْمِ اِنْ قَدَّمَ آخَرَ دُوْنَهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنِّي لَاَفْعَلُهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قوم کا سب سے زیادہ عالم شخص اگر اپنے سے کمتر شخص کو آگے کر دیتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' بعض اوقات میں بھی ایسا کر لیتا ہوں۔

3815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ:

جَاءَ نَا وَفْدٌ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، فَكَانَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ يَؤُمُّهُمْ وَلَمْ يَكُنِ احْتَلَمَ

** حضرت عمرو بن سلمہ جرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک وفد ہمارے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو نماز کی تعلیم دی' پھر آپ نے ہم سے فرمایا: تمہاری امامت اُس شخص کو کرنی چاہیے' جسے تم سب سے زیادہ قرآن آتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کی امامت کرتے تھے' حالانکہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُؤْتَى فِيْ رَبْعِهِ

باب: جب کسی شخص کے پاس اُس کے گھر میں جایا جائے (تو کیا' کیا جائے گا؟)

3816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: صَاحِبُ الرَّبْعِ يَؤُمُّ مَنْ جَاءَهُ، قُلْتُ لَهُ: مَا الرَّبْعُ؟ قَالَ: مَنْزِلُهُ

** عطاء فرماتے ہیں: گھر کا مالک اُس شخص کی امامت کرے گا' جو اُس کے پاس آئے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ''ربع'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اُس کا گھر۔

3817 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ يُنَاوِلُ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ الْقُرَشِيُّ، وَالْعَرَبِيُّ، وَالْاَعْرَابِيُّ، وَالْمَوْلَى، وَالْعَبْدُ، وَكَانَ لِكُلِّ امْرِءٍ فُسْطَاطًا، فَانْطَلَقَ اَحَدُهُمْ اِلَى فُسْطَاطِ اَحَدِهِمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، مَنْ يَؤُمُّ الْقَوْمَ حِيْنَئِذٍ؟ قَالَ: يَؤُمُّهُمْ صَاحِبُ الرَّحْلِ، وَهُوَ حَقُّهُ يُعْطِيهِ مَنْ شَاءَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کچھ مختلف قسم کے لوگ ایک جگہ رہتے ہیں' جیسے ایک قریشی ہے' ایک عربی ہے' ایک دیہاتی ہے' ایک آزاد شدہ غلام ہے' ایک غلام ہے' ان میں سے ہر ایک کا مخصوص گھر ہے (یا خیمہ ہے) اُن میں سے کوئی ایک شخص دوسرے کے خیمہ کی طرف چلا جاتا ہے' اسی دوران نماز کا وقت ہو جاتا ہے' تو ان کی امامت اُس وقت کون کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص کرے گا جس کا خیمہ ہے' اور اُسے یہ حق ہے کہ وہ اس کی اجازت جسے چاہے دیدے۔

3818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ صَنَعَ طَعَامًا، ثُمَّ دَعَا اَبَا ذَرٍّ، وَحُذَيْفَةَ، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ اَبُو ذَرٍّ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: وَرَاءَكَ رَبُّ الْبَيْتِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو ذَرٍّ: كَذٰلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَتَاَخَّرَ اَبُو ذَرٍّ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا' پھر حضرت ابوذر غفاری' حضرت حذیفہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو بلوایا' نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تاکہ اُن لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: گھر کا مالک آپ کے پیچھے موجود ہے' وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔ تو حضرت

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابن مسعود! کیا اسی طرح ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے۔

3819 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ يُؤْتَى فِيْ رَبْعِهِ؟ قَالَ: " يَؤُمُّهُمْ اِذَا لَمْ يَحْتَلِمْ، وَلٰكِنْ يُقَالُ لَهُ: حَقٌّ، فَاِنْ شَاءَ اَمَّهُمْ بِحَقِّهِ، وَاِنْ شَاءَ اَعْطَى حَقَّهُ غَيْرَهُ مِنْهُمْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے لڑکے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوا' اُس کے گھر کوئی آ جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: اگر وہ بالغ نہیں ہوا' تو پھر وہ اُن لوگوں کی امامت نہیں کرے گا' لیکن یہ بات کہی جاتی ہے کہ اُسے حق حاصل ہے' اگر چاہے' تو اپنے حق کی وجہ سے اُن کی امامت کرے' اور اگر چاہے' تو اپنا' دوسرے کسی شخص کو دیدے۔

3820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَدِمَ مَكَّةَ، فَاَتَاهُ نَاسٌ فِيْ مَنْزِلِهِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَمَّهُمْ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اَتِمُّوا

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ آئے' کچھ لوگ اُن کے گھر اُن سے ملنے کے لیے آئے' نماز کا وقت ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کی امامت کی (اور قصر نماز پڑھائی) جب اُنہوں نے سلام پھیرا' تو فرمایا: تم لوگ نماز مکمل کرلو۔

3821 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَطْلُبُهُ فِيْ دَارِهِ، فَقِيْلَ: هُوَ عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، فَاَتَيْتُهُ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ، وَحُذَيْفَةُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِحُذَيْفَةَ: اَنْتَ صَاحِبُ الْكَلَامِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: " اِيْ وَاللّٰهِ، لَقَدْ قُلْتُ ذٰلِكَ كَرِهْتُ اَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ وَقَرَاَهُ فُلَانٌ كَمَا تَفَرَّقَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ " قَالَ: فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ اَبُوْ مُوْسَى، فَاَمَّهُمْ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ دَارِهِ

❊❊ مرہ ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اُن کے گھر آیا' تو مجھے بتایا گیا کہ وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہاں ہیں' میں اُن کے گھر آیا' تو وہاں حضرت عبداللہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما موجود تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ صاحبِ کلام ہیں! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں نے یہ بات کہی ہے' مجھے یہ بات بُری لگی کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص ہے' اور فلاں شخص نے اسے پڑھا ہے' جس طرح بنی اسرائیل کے درمیان اختلافات ہو گئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اُنہوں نے اُن لوگوں کی امامت کی' کیونکہ یہ سب لوگ اُن کے گھر میں موجود تھے۔

3822 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ، مَوْلٰى بَنِيْ اُسَيْدٍ قَالَ: تَزَوَّجْتُ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ، فَدَعَوْتُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ لِيُصَلِّيَ بِنَا، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ ذَرٍّ اَوْ غَيْرُهُ:

لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، فَقَدَّمُوْنِيْ وَاَنَا مَمْلُوكٌ فَاَمَمْتُهُمْ

** ابونضرہ، ابوسعید نامی راوی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے شادی کر لی، میں اُس وقت غلام تھا، میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی دعوت کی، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی، نماز کا وقت ہوگیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے، تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یا شاید کسی اور نے اُن سے کہا: آپ کو اس کا حق نہیں ہے! پھر اُن لوگوں نے مجھے آگے کیا حالانکہ میں ایک غلام تھا، لیکن میں نے اُن لوگوں کی امامت کی۔

3823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ كَانَ الْعَبْدُ وَالْاَعْرَابِيُّ لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ، اَيَؤُمَّانِ مَنْ جَاءَ هُمَا فِيْ رَبْعِهِمَا؟ قَالَ: لَا لَعَمْرِيْ، لَا يَؤُمَّانِ، قُلْتُ: اِنْ كَانَا يَقْرَآنِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ قَطُّ قَالَ: اَخْشٰى اَنْ لَا يَكُوْنَ لَهُمَا مَعَهَا فِقْهٌ، وَاَنْ يَكُوْنَا جَافِيَيْنِ لَا يَعْلَمَانِ شَيْئًا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی غلام شخص یا کوئی دیہاتی شخص قرآن صحیح طریقہ سے نہ پڑھ سکتے ہوں تو جو شخص ان کے ہاں ان سے ملنے کے لیے آئے گا، تو کیا یہ اُس کی بھی امامت کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ایسی صورت میں یہ لوگ امامت نہیں کریں گے۔ میں نے دریافت کیا: اگر یہ دونوں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ سکتے ہوں؟ عطاء نے جواب دیا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ان دونوں کو سورۂ فاتحہ آنے کے باوجود دین کی سمجھ بوجھ نہیں ہوگی اور یہ دونوں مزاج کے سخت ہوں گے، اور انہیں کسی چیز کا پتا نہیں ہوگا۔

بَابُ اِمَامَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کا امامت کرنا

3824 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّهُمْ كَانُوْا يَاْتُوْنَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَعْلَى الْوَادِيْ هُوَ وَاَبُوْهُ، وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَنَاسٌ كَثِيْرٌ، فَيَؤُمُّهُمْ اَبُوْ عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ، وَاَبُوْ عَمْرٍو غُلَامُهَا لَمْ يُعْتَقْ، فَكَانَ اِمَامَ اَهْلِهَا مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَعُرْوَةَ، وَاَهْلِيْهِمَا، اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ يَسْتَاْخِرُ عَنْهُ اَبُوْ عَمْرٍو قَالَتْ عَائِشَةُ: اِذَا غَيَّبَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو وَدَلَّانِيْ فِيْ حُفْرَتِيْ فَهُوَ حُرٌّ

** عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ وادی کے بالائی حصہ سے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، وہ ہوتے تھے، اُن کے والد ہوتے تھے اور عبید بن عمیر ہوتے تھے، مسور بن مخرمہ ہوتے تھے، اور بھی بہت سے لوگ ہوتے تھے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابوعمرو اُن لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ابوعمرو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے جو آزاد نہیں ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اہلِ خانہ کے امام تھے، اُن اہلِ خانہ میں محمد بن ابوبکر اور عروہ

شامل ہیں اوران کے بیوی بچے شامل ہیں' عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکران میں شامل نہیں ہیں' وہ ان سے پیچھے ہٹ جایا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: جب ابوعمرو نے مجھے غیر موجود پایا اور مجھے دفنا دیا (یعنی جب میرا انتقال ہوگیا') تو یہ آزاد ہو گا۔

3825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عَائِشَةَ كَانَ يَؤُمُّهَا غُلَامُهَا يُقَالُ لَهُ ذَكْوَانُ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ اَيُّوْبُ: عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: كَانَ يَؤُمُّ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَدْخُلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ فَيُصَلِّى بِهَا

* * عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام اُن کی امامت کیا کرتا تھا' اُس کا نام ذکوان تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب نے یہ بات نقل کی ہے کہ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: وہ غلام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آنے والے ہر شخص کی امامت کیا کرتا تھا' صرف جب عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر آتے تھے' تو (وہ غلام امامت نہیں کرتا تھا) بلکہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

3826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ: عَنِ الْعَبْدِ اَيَؤُمُّ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا اَقَامَ الصَّلَاةَ

* * حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے غلام کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ امامت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ نماز کو قائم کر سکتا ہو۔

بَابُ الْاَعْمَى اِمَامٌ

باب: نابینا شخص کا امام ہونا

3827 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، "اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: - حَسِبْتُهُ قَالَ: مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ - اُصِيْبَتْ اَبْصَارُهُمْ، فَكَانُوْا يَؤُمُّوْنَ عَشَائِرَهُمْ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَعِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ

* * زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ افراد (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے:) وہ صاحب جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' اُن کی بینائی رخصت ہوگئی تو وہ لوگ اپنے خاندان کے افراد کی امامت کیا کرتے تھے' ان لوگوں میں حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم' حضرت عتبان بن مالک اور حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

3828 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰى

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا' وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

3829 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ

✽✽ سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے' تو حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کرتے تھے۔

3830 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا، فَاَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ اَنْ يَؤُمَّ اَصْحَابَهُ، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الزَّمْنَاءِ، وَمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ خُرُوجًا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کہیں تشریف لے گئے' تو آپ نے حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کریں اور اُن لوگوں کی امامت کریں جو اپاہج لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نہیں جا سکے' یا جو نکلنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔

3831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ: عَنِ الْاَعْمٰى اَيَؤُمُّ الْقَوْمَ؟ فَقَالَ: مَا لَهُ اِذَا كَانَ اَفْقَهَهُمْ؟ فَقَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اِلَّا اَنْ يُخْطِئَ الْقِبْلَةَ؟ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ اَخْطَاَ فَلْيُعَدِّلُوْهُ، فَلْيَؤُمَّهُمْ اِذَا كَانَ اَفْقَهَهُمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے نابینا شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ لوگوں کی امامت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! جبکہ وہ سب سے زیادہ سمجھدار بھی ہو۔ ایک شخص نے عطاء سے کہا: اگر وہ قبلہ کی طرف رُخ نہ کر سکتا ہو (تو حکم مختلف ہوگا؟) عطاء نے کہا: اگر وہ قبلہ کی طرف ٹھیک رُخ نہیں کرے گا' تو لوگ اُسے سیدھا کر دیں گے' جب وہ سب سے زیادہ فقیہ ہوگا' تو پھر وہ اُن کی امامت کرے گا۔

3832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ: عَنِ الْاَعْمٰى هَلْ يَؤُمُّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اِذَا اَقَامَ الصَّلَاةَ

✽✽ حماد بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے نابینا شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ امامت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ نماز قائم کر سکتا ہو۔

3833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ: كَيْفَ اَؤُمُّهُمْ وَهُمْ يُعَدِّلُونِىْ اِلَى الْقِبْلَةِ؟ حِيْنَ عَمِىَ

٭٭ سعید بن جبیر نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اُن کی امامت کیسے کروں جبکہ وہ لوگ مجھے قبلہ کی طرف رُخ کرواتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات اُس وقت کہی تھی' جب وہ نابینا ہو چکے تھے۔

3834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَّهُمْ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَهُوَ اَعْمَى عَلٰى بِسَاطٍ قَدْ طَبَّقَ الْبَيْتَ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک کپڑا پہن کر اُن لوگوں کی امامت کرتے تھے' وہ اُس وقت نابینا ہو چکے تھے' اور وہ ایک چٹائی پر نماز پڑھایا کرتے تھے' جو گھر میں بچھائی جاتی تھی۔

3835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: كَانَ يَؤُمُّهُمْ وَهُوَ اَعْمَى

٭٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اُن لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے' حالانکہ وہ نابینا تھے۔

بَابُ هَلْ يَؤُمُّ وَلَدُ الزِّنَا

باب: کیا ولد الزنا امامت کر سکتا ہے؟

3836 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى عَطَاءً: عَنْ وَلَدِ الزِّنَا اِذَا كَانَ رِضًى اَيَؤُمُّ الْقَوْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ سُلَيْمَانُ: وَنَحْنُ نَرَى ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے ولد الزنا کے بارے میں دریافت کیا جبکہ وہ خود ایک پسندیدہ شخصیت ہو' کیا وہ لوگوں کی امامت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

3837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ مَا رَاَى بِذٰلِكَ بَاْسًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ: عَنْ وَلَدِ الزِّنَا، وَالْاَعْرَابِيِّ، وَالْعَبْدِ، وَالْاَعْمَى، هَلْ يَؤُمُّوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا اَقَامُوا الصَّلَاةَ

٭٭ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ولد الزنا' دیہاتی' غلام اور نابینا شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ لوگ امامت کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ یہ لوگ نماز کو قائم کریں۔

3839 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: وَلَدُ الزِّنَا يَنْكِحُ، وَيُنْكَحُ اِلَيْهِ، وَتَجُوْزُ شَهَادَتُهُ وَيَؤُمُّ

٭٭ زہیر بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ولد الزنا نکاح کرے گا' اس

کے ساتھ نکاح کیا جائے گا' اُس کی گواہی بھی جائز ہوگی اور وہ امامت بھی کرسکتا ہے۔

3840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: هَلْ يَؤُمُّ وَلَدُ الزِّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا شَانُهُ؟ قُلْتُ: فَالْمُخَنَّثُ؟ قَالَ: لَا، وَلَا كَرَامَةَ، وَلَا يُؤْتَمُّ بِهِ

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے سوال کیا: کیا ولد الزنا امامت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس کا کیا معاملہ ہے! میں نے کہا: کیا مخنث (خواجہ سرا) شخص کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ایسے شخص کو کوئی کرامت حاصل نہیں ہوگی اور اُس کی پیروی نہیں کی جائے گی۔

بَابُ هَلْ يَؤُمُّ الرَّجُلُ اَبَاهُ؟

باب: کیا کوئی شخص اپنے والد کی امامت کرسکتا ہے؟

3841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ اَبَاهُ، وَلَا اَخَاهُ اَكْبَرَ مِنْهُ

* * ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: کوئی شخص اپنے والد کی' یا اپنے بڑے بھائی کی امامت نہ کرے۔

3842 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَخَرَجَ مِنْ اَرْضِهِ يُرِيْدُ الْبَصْرَةَ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ ثَلَاثَةُ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلَاثَةُ فَرَاسِخَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَدَّمَ ابْنًا لَهُ يُقَالُ لَهُ اَبُو بَكْرٍ، فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَقَرَاَ بِسُوْرَةِ تَبَارَكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَهُ: طَوَّلْتَ عَلَيْنَا

* * ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' وہ اپنی سرزمین سے بصرہ کی طرف جا رہے تھے' اُن کے' اور بصرہ کے درمیان تین میل (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تین فرسخ کا فاصلہ تھا' نماز کا وقت ہوگیا تو اُنہوں نے اپنے بیٹے کو آگے کیا جس کا نام ابوبکر تھا' اُس نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' اُس نے سورۂ ملک کی تلاوت کی۔ جب اُس نے نماز ختم کی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: تم نے ہمیں بڑی لمبی نماز پڑھائی ہے۔

3843 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ قَمَادِيْنَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ: اَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُصَلِّيْ خَلْفَ ابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ

* * عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کر لیتے تھے۔

3844 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَؤُمُّ الزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ قَالَ: وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ اَبَاهُ

* * معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کی امامت کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اپنے والد کی امامت کر لیتے تھے۔

بَابُ هَلْ يَؤُمُّ الْغُلَامُ وَلَمْ يَحْتَلِمْ؟

باب: جو لڑکا ابھی بالغ نہ ہوا ہو کیا وہ امامت کر سکتا ہے؟

3845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ الَّذِى لَمْ يَحْتَلِمْ

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسا لڑکا جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو وہ امامت نہ کرے۔

3846 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَؤُمَّ الْغُلَامُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

✻✻ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی لڑکا جو بالغ نہ ہوا ہو وہ امامت کرے۔

3847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لڑکا اُس وقت تک امامت نہیں کرے گا جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور تمہارے بہترین لوگ تمہارے لیے اذان دیں۔

3848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيمُ، اَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ سُوَيْدٍ اَقَامَهُ لِلنَّاسِ، وَهُوَ غُلَامٌ بِالطَّائِفِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ يَؤُمُّهُمْ، فَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ يُبَشِّرُهُ، فَغَضِبَ عُمَرُ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ: مَا كَانَ نَوْلُكَ اَنْ تُقَدِّمَ لِلنَّاسِ غُلَامًا لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ

✻✻ عزیز بن عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: محمد بن ابوسوید نے لوگوں کے لیے نماز قائم کی وہ اُن دنوں لڑکے تھے اور یہ طائف شہر کی بات ہے اور رمضان کے مہینے کی بات ہے اُنہوں نے اُن لوگوں کی امامت کی تو اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے میں خط لکھا جس میں اُنہیں یہ خوشخبری سنائی تو عمر بن عبدالعزیز غصہ میں آ گئے اور اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ تم نے کیا کیا ہے کہ لوگوں کے آگے ایک لڑکے کو کر دیا ہے جس پر ابھی حدود واجب ہی نہیں ہوئی ہیں۔

3849 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، اَمَرَ غُلَامًا قَبْلَ اَنْ يَحْتَلِمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ الضَّحَّاكُ: اِنَّ مَعَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا لَيْسَ مَعِى، فَاِنَّمَا قَدَّمْتُ الْقُرْاٰنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِىْ اَنَّ غُلَامًا فِىْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى وَلَمْ يَحْتَلِمْ، وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَقُولُ: انْظُرُوا هٰذَا مَا يَصْنَعُ وَقَوْمُهُ؟ يَعْنُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، جَاءَهُ وُفُودُ النَّاسِ، فَكَانَ غُلَامٌ مِنْ جَرْمٍ

يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ، كُلَّمَا مَرَّ بِهِ اَحَدٌ مِمَّنْ وَفَدَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمَ مِنْهُ الْقُرْآنَ " قَالَ: وَكَانَ اَكْثَرَ قَوْمِهِ قُرْآنًا، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ وَهُوَ صَبِيٌّ لَمْ يَحْتَلِمْ، وَكَانَ عَلَيْهِ خَلَقُ إِزَارٍ، فَتَقُولُ عَجُوزٌ مِنَ الْحَيِّ: اَلَا تَكْسُونَ اِمَامَكُمْ؟ قَالَ: فَاشْتَرَوْا لِي إِزَارًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ قَالَ: فَفَرِحْتُ بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا

* * معمر بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے ایک لڑکے کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' وہ لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا تھا۔ضحاک سے کہا گیا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ضحاک نے کہا: کیونکہ اس لڑکے کو اتنا قرآن آتا ہے جو مجھے نہیں آتا' تو میں نے قرآن کو مقدم قرار دیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بھی ایک لڑکا نماز پڑھایا کرتا تھا حالانکہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' لیکن اُسے (اپنے علاقہ کے) سب لوگوں سے زیادہ قرآن آتا تھا۔

ایوب بیان کرتے ہیں: عربوں نے یہ کہا کہ تم ان صاحب کا جائزہ لو کہ یہ کیا کرتے ہیں اوران کی قوم کیا کرتی ہے۔اُن کی مراد نبی اکرم ﷺ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب مکہ فتح کرلیا تو لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ جرم قبیلہ کا ایک نوجوان تھا جس کا نام عمرو بن سلمہ تھا' اُس کے علاقہ سے جب بھی وہ لوگ گزرتے تھے جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وفد کی شکل میں جاتے تھے' تو وہ اُن سے قرآن سیکھتا تھا' تو اُسے اپنی قوم میں سب سے زیادہ قرآن آتا تھا' وہ اُن لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ وہ لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' اُس کا تہبند بہت پرانا تھا' قبیلہ کی ایک بوڑھی خاتون نے کہا: تم لوگ اپنے امام کو پہننے کے لیے (کوئی مناسب لباس) کیوں نہیں دیتے! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے تین درہم کے عوض میں میرے لیے تہبند خریدا۔

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی۔

بَابُ الْاِمَامِ يُؤْتَى فِي مَسْجِدِهِ

باب: جب کسی مسجد کے امام کے ہاں کوئی آجائے (تو کیا' کیا جائے؟)

3850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدٍ بِطَائِفَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ: وَلِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ اَرْضٌ يَعْمَلُهَا قَالَ: وَاِمَامُ اَهْلِ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ مَوْلًى، وَمَسْكَنُ ذٰلِكَ الْمَوْلٰى وَاَصْحَابِهِ ثَمَّ، فَلَمَّا سَمِعَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ جَاءَ يَشْهَدُ مَعَهُمُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ الْمَوْلٰى صَاحِبُ الْمَسْجِدِ لِابْنِ عُمَرَ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ تُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِكَ، فَصَلَّى الْمَوْلٰى

* * نافع بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ (کے اطراف میں) کسی محلّہ کی مسجد میں نماز کھڑی ہوئی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت اُس مسجد کے قریب اپنی سرزمین پر موجود تھے' جہاں وہ کام کاج کررہے تھے' اُس مسجد کا امام ایک غلام تھا' اُس غلام

اور اُس کے ساتھیوں کی رہائش بھی وہیں موجود تھی' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کی آواز سنی کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے آئے' اُس مسجد کے امام نے جو ایک غلام تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا: آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھایئے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ اپنی مسجد میں نماز پڑھاؤ۔ تو اُس غلام نے نماز پڑھائی۔

3851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مُسَافِرٌ مَرَّ بِاَهْلِ مَاءٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَدَّمُوهُ، لَيْسَ لَهُمْ اِمَامٌ اَيَؤُمُّهُمْ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جو مسافر ہے وہ کسی پانی کی جگہ کے پاس سے گزرتا ہے جہاں لوگ رہتے ہیں' اسی دوران نماز کا وقت ہوجاتا ہے' وہ لوگ اُسے آگے کردیتے ہیں' اُن لوگوں کا کوئی مخصوص امام نہیں ہے' تو کیا وہ مسافر اُن لوگوں کی امامت کرسکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ بِهٖ اَعْجَمِيَّةٌ

باب: جب کوئی امام قرآن کی تلاوت کرے' اور اُس میں عجمیت ہو (یعنی وہ صحیح طریقہ سے قرآن نہ پڑھ سکتا ہو)

3852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اجْتَمَعَتْ جَمَاعَةٌ فِیْ بَعْضِ مَاءٍ حَوْلَ مَكَّةَ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: بِاَعْلَى الْوَادِیْ هٰهُنَا - قَالَ: وَفِی الْحَجِّ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْ آلِ اَبِی السَّائِبِ الْمَخْزُوْمِیِّ اَعْجَمِیِّ اللِّسَانِ قَالَ: فَاَخَّرَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَقَدَّمَ غَيْرَهٗ، وَتَغَيَّبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَعْرِّفْهُ بِشَیْءٍ حَتّٰى جَاءَ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمَدِينَةَ عَرَّفَهٗ بِذٰلِكَ، فَقَالَ الْمِسْوَرُ: اَنْظِرْنِیْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ الرَّجُلَ كَانَ اَعْجَمِیَّ اللِّسَانِ، وَكَانَ فِی الْحَجِّ، فَخَشِيتُ اَنْ يَسْمَعَ بَعْضُ الْحَاجِّ قِرَاءَتَهٗ فَيَاْخُذُ بِعُجْمَتِهٖ قَالَ: اَوَ هُنَالِكَ ذَهَبْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَصَبْتَ

* * عطاء نقل کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ کچھ لوگ مکہ کے آس پاس کسی پانی کے پاس اکٹھے ہوئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بتائی تھی کہ وہ مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ کی طرف اکٹھے ہوئے' اور یہ حج کے موقع کی بات ہے' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا تو ابوسائب مخزومی کی آل سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کی زبان میں لکنت تھی' وہ آگے بڑھا تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اُسے پیچھے کردیا اور دوسرے شخص کو آگے کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس صورتِ حال کے بارے میں پتا چلا لیکن اُنہیں اس بارے میں واضح نہیں ہوسکا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ آگئے' جب وہ مدینہ منورہ آئے' اور اُنہیں اس ساری صورتِ حال کے بارے میں تفصیلی طور پر پتا چلا تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ خود ملاحظہ فرمایئے کہ ایک شخص

جس کی زبان میں لکنت ہے اور حج کا موقع ہے تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حاجیوں میں سے کوئی شخص اس کی تلاوت سنے گا اور اس کی لکنت کے ساتھ اُسے حاصل کر لے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے وہیں سے اُسے ایسا کر دیا تھا؟ مسور بن مخرمہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقْرَأُ غَيْرَ الْقُرْآنِ

باب: جب کوئی امام قرآن کے علاوہ کچھ پڑھ دے

3853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ يُؤْتَى فِي رَبْعِهِ فَيَؤُمُّ الْقَوْمَ، فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ، وَيَسْجَعُ مَعَ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَا يَؤُمَّكَ فَلَا تُصَلِّ مَعَهُمْ، وَاِنْ كَانَ يَخْلِطُ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فَصَلِّ بِصَلَاتِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کے ہاں اُس کے گھر کوئی آتا ہے وہ لوگوں کی امامت کرتا ہے اور وہ کچھ قرآن پڑھتا ہے اور اُس کے ساتھ بنا سنوار کر کچھ اور پڑھ دیتا ہے۔ تو عطاء نے کہا: وہ تمہاری امامت نہ کرے اور تم اُس کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرو لیکن اگر وہ قرآن کو مختلف جگہ سے پڑھ دیتا ہے تو پھر تم اُس کی نماز کی اقتداء کرلو۔

3854 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَرَّ بِاَهْلِ مَاءٍ وَّقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَدَخَلَ مَعَهُمْ، فَاَمَّهُمْ اِنْسَانٌ مِنْهُمْ، فَقَرَاَ، وَاَلْحَقَ فِي قِرَاءَتِهِ: نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِي الدِّينَ، وَزَادَ غَيْرُ قَتَادَةَ: وَهُنَّ كَالْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ) قَالَ: فَنَكَصَ الْاَعْرَابِيُّ، وَتَقَدَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَلّٰى بِهِمْ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک پانی کے پاس رہنے والے لوگوں کے پاس سے گزرے وہاں نماز کھڑی ہوئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے اُن میں سے ایک شخص نے اُن کی امامت کرتے ہوئے قرأت کی اور قرأت کے ساتھ یہ الفاظ شامل کر دیئے:

''ہم اپنے پروردگار کے گھر کا حج کرتے ہیں اور قرض کو ادا کر دیتے ہیں''۔

قتادہ کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''وَهُنَّ كَالْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ''۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ

''ہم نے اس طرح کی چیز اور کہیں نہیں سنی یہ اپنی ایجاد کی ہوئی ہے''۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ دیہاتی پیچھے ہٹ گیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اُنہوں نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی۔

3855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ طَيِّءٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى مَسْجِدٍ لَنَا، فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَالَ: نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِي الدِّينَ، وَهُوَ مِثْلُ الْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ) قَالَ: فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ

٭٭ ابواسحاق نے ''طے'' قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہماری مسجد کے پاس سے گزرے' اُن لوگوں میں سے ایک شخص آگے بڑھ گیا تھا اور سورۂ فاتحہ پڑھ رہا تھا' پھر اُس نے یہ کلمات پڑھے:

نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِي الدِّينَ، وَهُوَ مِثْلُ الْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ

''ہم نے یہ کلام کسی دوسری ملت میں نہیں سنا' یہ ایجاد کیا ہوا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس ہو گئے' یعنی اُس باجماعت نماز سے علیحدہ ہو گئے۔

3856 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: صَلَّى ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاءَ الْأَعْرَابِيِّ، فَقَرَأَ الْأَعْرَابِيُّ أُمَّ الْقُرْآنِ، فَلَمَّا خَتَمَهَا، وَقَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَالَ: نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِيهِ الدِّينَ، عَلٰى مِثْلِ الْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ) قَالَ: فَاسْتَأْخَرَ الْأَعْرَابِيُّ، حَتّٰى تَقَدَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، عَلِمَ أَنَّهُ أَفْقَهُ مِنْهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مَا رَأَيْتُ أَعْرَابِيًّا أَفْقَهَ مِنْهُ

٭٭ حمید بن حمیری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک دیہاتی کے پیچھے نماز ادا کی تو دیہاتی نے سورۂ فاتحہ پڑھی' جب اُس نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی اور غیر المغضوب علیهم و الضالین پڑھ لیا تو یہ کلمات کہے:

نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِيهِ الدِّينَ، عَلٰى مِثْلِ الْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ

''ہم نے یہ کلام کسی دوسری ملت میں نہیں سنا' یہ ایجاد کیا ہوا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ دیہاتی پیچھے ہٹ گیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آگے آ گئے' دیہاتی کو یہ پتا چل گیا تھا کہ انہیں اُس سے زیادہ علمِ دین کا فہم حاصل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس سے زیادہ سمجھدار دیہاتی کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ

باب: امام کا بلند آواز میں تلاوت کرنا

3857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلَيْسَ اِنْ شَاءَ الْإِمَامُ اَمَّ النَّاسَ فِيمَا يُرْفَعُ بِهِ الصَّوْتُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، رَفَعَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَطُّ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: بَلَى، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَرْفَعَ بِهِمَا بِسُورَةٍ

✼✼ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر امام چاہے تو لوگوں کی امامت کرتے ہوئے جن نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کی جاتی ہے اُن میں ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھے مزید کچھ نہ پڑھے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ دونوں سورتیں بلند آواز سے پڑھے۔

3858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ يُؤْمَرُ الْإِمَامُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَدْ كَانَ الزُّبَيْرُ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ حَتَّى اَنَّ لِقِرَاءَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ لَلَجَّةً، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِمَامًا لَمْ يَزِدْ عَلَى اَنْ يُسْمِعَهُمُ الشَّيْءَ؟ قَالَ: حَسْبُهُ

✼✼ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اُن کی تلاوت کی وجہ سے مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص امام ہو جس کی آواز زیادہ اونچی نہ ہوتی ہو؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ کافی ہوگا۔

3859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ تُسْمَعُ قِرَاءَةُ عُمَرَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ دَارِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ

✼✼ ابو سہیل بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فجر کی نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قرأت کی آواز حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے گھر میں سنائی دیتی تھی۔

3860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ عُمَرَ تُسْمَعُ مِنَ الْبَلَاطِ

✼✼ ابو سہیل بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلاوت کی آواز "بلاط" (نامی کھلی جگہ) پر سنائی دیتی تھی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الرَّجُلَ

باب: ایک شخص کا ایک شخص کی امامت کرنا

3861 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ، فَقَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ لَمَّا رَاَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ، فَتَوَضَّاْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ، ثُمَّ قُمْتُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْسَرِ، فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ، فَعَدَّلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ، قُلْتُ: اَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا' رات میں کسی وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھے' آپ مشکیزہ کی طرف گئے' آپ نے وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا' تو میں بھی اُٹھا' میں نے بھی مشکیزہ میں سے وضو کیا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کی طرف سے مجھے گزار کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نفل نماز میں ایسا ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3862 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَاَتَى الْحَاجَةَ، ثُمَّ جَاءَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ وُضُوْئَيْنِ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى قَالَ: وَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّرَى اَتَّقِيهِ - يَعْنِيْ اُرَاقِبُهُ - ثُمَّ قُمْتُ فَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاَخَذَ يُمَائِلُ اُذُنِيْ حَتّٰى اَدَارَنِي، فَكُنْتُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ: فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَزَادَنِيْ يَحْيَى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ فِيْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِي نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِي نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّسَارِي نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِي نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِي نُوْرًا، قَالَ كُرَيْبٌ: وَسِتٌّ عِنْدِي: فِي التَّابُوتِ وَعَصَبِي، وَمُخِّي، وَدَمِي، وَشَعْرِيْ، وَبَشَرِيْ، وَعِظَامِي

3861-صحيح البخاري - كتاب الوضوء ' باب التخفيف في الوضوء - حديث:137' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه - حديث:1314' صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء جماع ابواب الاواني اللواتي يتوضا فيهن او يغتسل - باب إباحة الوضوء من الجفان والقصاع' حديث:128' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الطهارة' باب الدليل على ان امر النبي صلى الله عليه وسلم للمستيقظ - حديث:568' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الإباحة للمتهجد بالليل ان يؤم بصلاته تلك' حديث:2668' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' ابواب قيام الليل - باب في صلاة الليل' حديث:1163' السنن للنسائي - كتاب التطبيق' باب الدعاء في السجود - حديث:1114' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عباس في كيفية صلاة - حديث:391' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الوتر' حديث:1074

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں سو گیا' رات میں کسی وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' آپ نے قضائے حاجت کی' پھر آپ تشریف لائے' آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے' پھر آپ سو گئے۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل ادا کرنے کے لیے اُٹھے' آپ مشکیزہ کے پاس گئے' آپ نے درمیانے درجہ کا وضو کیا' جو بہت زیادہ نہیں تھا' لیکن مکمل تھا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) میں نے بھی یوں ظاہر کیا جیسے میری آنکھ کھل گئی ہے' مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں یہ سمجھیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لے رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر میں اُٹھا' میں نے بھی اُسی طرح کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو آپ نے میرے کان کے پاس سے مجھے پکڑ کر گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا' آپ اس دوران نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات پر مکمل ہوئی' جس میں فجر کی دو سنتیں بھی شامل تھیں' پھر آپ لیٹ گئے' اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے' اور آپ کو نماز کے لیے بلایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' آپ نے نماز ادا کی' آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

ایک سند میں راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں یہ الفاظ شامل تھے:

''اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے' میری سماعت میں نور کر دے' میری بصارت میں نور کر دے' میرے دائیں طرف نور کر دے' میرے بائیں طرف نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے آگے نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے' اور میرے لیے نور کو زیادہ کر دے''۔

کریب نامی راوی بیان کرتے ہیں: چھ چیزیں میرے پاس تابوت میں (تحریری طور پر لکھی ہوئی ہیں)۔

(اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں یہ الفاظ بھی تھے:)

''میرے پٹھوں کو' میرے گودے کو' میرے خون کو' میرے بالوں کو' میری جلد کو اور میری ہڈیوں کو نور کر دے''۔

3863 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحْفَظُ، فَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

✲✲ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اُن کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت کرتے تھے (یعنی آپ کا ذہن بیدار رہتا تھا)۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی آنکھ سوجاتی ہے لیکن آپ کا دل نہیں ہوتا ہے۔

3864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَنَامُ عَيْنَایَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِی

❋❋ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری آنکھیں سوجاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے''۔

3865 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُمَيْعِ الزَّيَّاتِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ قُمْتُ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَارَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، قَالَ سُفْيَانُ: فِیْ تَطَوُّعٍ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں آکر کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔

سفیان کہتے ہیں: ایسا نفل نماز میں ہوا تھا۔

3866 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: وَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِیْ طُوْلِهَا، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ، اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسَ، فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّی، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی رَاْسِی، وَاَخَذَ بِاُذُنِیْ يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، فَاضْطَجَعَ حَتّٰی جَاءَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں چوڑائی کی سمت میں لیٹ گیا' نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے۔ نبی اکرم ﷺ

3864-صحیح البخاری - کتاب صلاة التراویح' باب فضل من قام رمضان - حدیث:1925' صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب صلاة اللیل - حدیث:1255' صحیح ابن خزیمة - کتاب الوضوء ' جماع ابواب الافعال اللواتی لا توجب الوضوء - باب ذکر ما کان اللہ عز وجل فرق به بین نبیه' حدیث:49'مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بین الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیره' بیان الاخبار التی تعارض اخبار عائشة المتقدمة فی الوتر من روایتها - حدیث:1850' صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر خبر قد یوهم غیر المتبحر فی صناعة العلم " ان' حدیث:2461' موطا مالك - کتاب صلاة اللیل' باب صلاة النبی صلی اللہ علیه وسلم فی الوتر - حدیث:265' سنن ابی داود - کتاب الطهارة' باب فی الوضوء من النوم - حدیث:177' السنن للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' باب کیف الوتر بثلاث - حدیث:1688' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الطهارة' جماع ابواب الحدث - باب ما ورد فی نوم الساجد' حدیث:561

سوئے یہاں تک کہ جب نصف رات کا وقت ہوا' یا شاید اُس سے کچھ پہلے' یا کچھ بعد کی بات ہے' تو نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے' آپ تشریف فرما ہوئے' آپ نے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات ختم کیے' پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی' پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف گئے' اُس سے وضو کیا' آپ نے اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' میں نے بھی اُسی طرح کیا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا' پھر میں آیا اور آپ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے کان کو پکڑ کر اُسے ملنے لگے' پھر نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر آپ نے وتر ادا کیے' اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آ گیا (یعنی مؤذن کے آنے تک آپ سوئے رہے) پھر آپ اُٹھے' آپ نے دو مختصر رکعت ادا کیں' پھر تشریف لے گئے' اور صبح کی نماز پڑھائی۔

3867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي فَقَامَتِ امْرَاَتُهُ خَلْفَنَا

* * ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے ساتھ نماز ادا کی تو خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں۔

3868 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ مَعَهُ عَلٰى يَسَارِهِ، فَاَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ: يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ "

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا' پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا کیں' میں نے ہر رکعت میں آپ کے قیام کا یہ اندازہ لگایا کہ وہ سورۂ مزمل کی تلاوت جتنا تھا۔

3869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ قَامَ وَحْدَهُ اِلٰى يَسَارِ ابْنِ عُمَرَ، فَجَرَّ بِيَمِينِهِ حَتّٰى جَرَّهُ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

* * ابن جریج نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہ اکیلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کے دائیں ہاتھ کو کھینچ کر اُنہیں اپنے دائیں طرف کر دیا۔

3870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُصَلِّي مَعَهُ الرَّجُلُ قَطُّ فَاَيْنَ يَكُوْنُ مِنْهُ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، قُلْتُ: اَيُحَاذِي بِهِ حَتّٰى يُصَفَّ مَعَهُ لَا يَفُوتُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اَيُحِبُّ اَنْ يَلْصَقَ بِهِ حَتّٰى لَا يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا فُرْجَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، هَا اللّٰهِ اِذًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص

صرف ایک شخص کو نماز پڑھاتا ہے تو دوسرا کہاں کھڑا ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اسی طرح اُس کے دائیں پہلو میں کھڑا ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ اُس کے بالکل برابر میں کھڑا ہوگا' تاکہ اُس کے ساتھ صف بنا لے' اور اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے آگے پیچھے نہ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات لازم ہے کہ وہ اُس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو اور اُن کے درمیان کوئی کشادگی نہ ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! ایسا ہی ہونا چاہیے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ

باب: ایک مرد اور ایک عورت کی امامت کرنا

3871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَقَامَتْ جَمِيلَةُ اُمُّ وَلَدِهِ خَلْفَنَا

❋❋ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' تو اُنہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اُم ولد ''جمیلہ'' نامی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔

3872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ مَعَهُمَا الْمَرْاَةُ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِ صَاحِبِهِ، وَتَقُومُ الْمَرْاَةُ خَلْفَهُمَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

❋❋ قتادہ ایسے دو آدمیوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جن کے ساتھ ایک خاتون بھی ہو کہ مرد اپنے ساتھی کے دائیں طرف کھڑا ہوگا' اور عورت اُن دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

3873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ قَتَادَةَ

❋❋ سفیان ثوری کے حوالے سے بھی قتادہ کے قول کی مانند منقول ہے۔

3874 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ اِلَى رُكْنِ الْاِمَامِ، وَالْمَرْاَتَانِ وَرَاءَ هُمَا، قُلْتُ: فَنِسْوَةٌ؟ قَالَ: وَكَذٰلِكَ اَيْضًا، الرَّجُلُ اِلَى رُكْنِ الرَّجُلِ، وَالنِّسْوَةُ وَرَاءَ هُمَا

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: آدمی امام کے ایک طرف کھڑا ہوگا' اور دو خواتین اُن کے پیچھے کھڑی ہوں گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر خواتین زیادہ ہوں؟ اُنہوں نے کہا: پھر بھی اسی طرح ہوگا' مرد، مرد کے پہلو میں کھڑا ہوگا' اور عورتیں ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوں گی۔

3875 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا، وَاَنَا اِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصَلِّي مَعَهُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز ادا کی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

کھڑی ہوئیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہی تھیں اور میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو کر آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔

3876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَقُومُ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ خَلْفَ الْاٰخَرِ، وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهُمَا

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: دو آدمیوں میں سے ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا ہوگا' اور عورت اُن دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةَ

باب: ایک شخص کا دو مردوں اور ایک عورت کی امامت کرنا

3877 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَدَّتِهِ مُلَيْكَةَ، يَعْنِيْ جَدَّةَ اِسْحَاقَ: اَنَّهَا دَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَاَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: قُومُوْا فَلْنُصَلِّ لَكُمْ قَالَ: فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کی' جو کھانا اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تیار کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے کھانا کھا لیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ اُٹھو تا کہ ہم تمہیں نماز پڑھائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی چٹائی کے پاس گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی' میں نے اُس پر پانی چھڑکا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' میں نے' اور یتیم لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنالی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ نے نماز ختم کر دی۔

3878 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانُوْا ثَلَاثَةً؟ قَالَ: "يَقُوْلُ نَاسٌ: يَقُوْمُ اثْنَانِ اِلٰى رُكْنِهِ، وَيَقُوْمُ آخَرُ وَرَاءَهُ" قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ تَقُوْلُ اَنْتَ؟ قَالَ: اَقُوْلُ الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ، فَاِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ، وَلْيَتَاَخَّرِ اثْنَانِ، فَلْيَقُوْمَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ تین لوگ ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ دو مرد امام کے پہلو میں کھڑے ہوں گے' اور تیسرا پیچھے کھڑا ہوگا۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تین آدمی جماعت ہیں' تو جب تین آدمی جماعت ہوں گے' تو اُن میں سے کوئی ایک شخص امامت کرے گا' اور دو آدمی پیچھے کھڑے ہو جائیں گے' تو اُن دو کو اس کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔

3879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: يُصَلِّيَانِ وَرَاءَهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ دونوں مرد اُس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے۔

3880 - آثارِ صحابہ: عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً اَقَامَ رَجُلَيْنِ خَلْفَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب تین آدمی ہوں' تو دو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

3881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

٭٭ عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

3882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: تین آدمی جماعت ہوتے ہیں۔

3883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدَ، اَقْبَلَا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَى مَسْجِدٍ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّاسُ قَدْ صَلَّوْا، فَرَفَعَ بِهِمَا اِلَى الْبَيْتِ، فَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: علقمہ اور اسود' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں آئے' تو اُنہوں نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز ادا کر چکے تھے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان دونوں کو اپنے گھر لے گئے' اُنہوں نے ایک شخص کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر لیا اور پھر ان دونوں کو نماز پڑھائی۔

3884 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدَ، فَقَامَ هٰذَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَهٰذَا عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَامَ بَيْنَهُمَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی' تو ان دونوں میں سے ایک اُن کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔

3885 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَصُفُّوْا جَمِيْعًا، وَاِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَتَقَدَّمْ اَحَدُهُمْ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تین آدمی ہوں تو وہ صف بنالیں' اگر اس سے زیادہ ہوں گے' تو ایک اُن سے آگے کھڑا ہو گا۔

3886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ، وَذَكَرَهُ هِشَامٌ، عَنِ

الْحَسَنِ، اَيْضًا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: تین آدمی جماعت ہوتے ہیں۔ ہشام نے حسن بصری کے حوالے سے اسی کی مانند ذکر کیا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ يَحْضُرُ وَلَيْسَ مَعَهُ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ

باب: جب نماز کا وقت ہو جائے اور آدمی کے ساتھ صرف ایک ہی شخص ہو

3887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْإِمَامِ يَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ، وَلَيْسَ مَعَهُ غَيْرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ قَالَ: يُقِيمُهُ عَنْ يَمِينِهِ، فَاِذَا جَاءَ ثَالِثٌ تَاَخَّرَ وَقَامَا خَلْفَهُ

٭٭ حسن بصری ایسے امام کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کو نماز کا وقت ہو جائے اور اُس کے ساتھ صرف ایک ہی شخص ہو تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اُس شخص کو اپنے دائیں طرف کھڑے کرلے گا جب تیسرا شخص آئے گا تو مقتدی پیچھے ہٹ جائے گا اور وہ دونوں مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

3888 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْهَاجِرَةِ تَطَوُّعًا، فَاَقَامَنِيْ حِذْوَهُ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ يَرْفَا مَوْلَاهُ، فَتَاَخَّرْتُ الصُّفُوفَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَ عُمَرَ

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اُس وقت دن چڑھے نوافل ادا کر رہا تھا اُنہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کے مدمقابل کھڑا کر لیا وہ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ اُن کا غلام ''یرفا'' اندر آیا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنالی۔

3889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ، دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ، فَقَامَ اِلٰى يَسَارِهِ، فَاَخَّرَهُ عُمَرُ اِلٰى يَمِينِهِ، فَجَاءَ يَرْفَا مَوْلٰى عُمَرَ، فَتَاَخَّرْتُ مَعَهُ، فَصَلَّيْتُ اَنَا وَيَرْفَا وَرَاءَهُ

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد عبداللہ بن عتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہیں نفل نماز ادا کرتے ہوئے پایا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں پیچھے سے دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ''یرفا'' آ گیا تو عبداللہ بن عتبہ پیچھے ہٹ گئے اور میں اور ''یرفا'' نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

3890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُ الْاِمَامِ وَرَجُلٌ، قَامَ خَلْفَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّكْعَةِ، فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ وَاِلَّا تَقَدَّمَ عَنْ يَمِينِهِ قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِهِ وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ "

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جائے' اور مسجد میں امام اور ایک شخص کے علاوہ اور کوئی نہ ہو' تو وہ شخص پہلے رکوع میں جانے تک امام کے پیچھے کھڑا ہوگا' اگر کوئی شخص آ گیا تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ آگے ہو کر امام کے دائیں طرف کھڑا ہو جائے گا۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: وہ ایک شخص امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) امام شعبی کا قول سفیان ثوری کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

3891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ اَقُومُ خَلْفَ الْاَسْوَدِ حَتّٰى يَنْزِلَ الْمُؤَذِّنُ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں اسود کے پیچھے کھڑا ہوتا تھا' یہاں تک کہ مؤذن آ جاتا تھا۔

3892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِهِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

3893 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَمَّ قَوْمًا، وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْ صَلَاتُهُ تَرْقُوَتَهُ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرے' اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں' اُس شخص کی نماز اُس کے حلق سے آگے نہیں جاتی''۔

3894 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ اَقُومُ خَلْفَ عَلْقَمَةَ حَتّٰى يَنْزِلَ الْمُؤَذِّنُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں علقمہ کے پیچھے کھڑا ہو جاتا تھا' یہاں تک کہ مؤذن نیچے آ جاتا تھا۔

3895 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَمَّ قَوْمًا، وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْ صَلَاتُهُ تَرْقُوَتَهُ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرے' اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں' تو اُس شخص کی نماز اُس کے حلق سے آگے نہیں جاتی''۔

3896 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3897 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، اَوْ غَيْرِهِ: اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ مَا كَانَ، فَاِنَّهُمُ اتَّهَمُوْا شُرَيْحًا فِيْ اَمْرِهِ، فَلَمَّا تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالُوْا: تَاَخَّرْ، فَقَالَ: اَكُلُّكُمْ عَلٰى هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاسْتَاْخَرَ شُرَيْحٌ

٭٭ امام عبدالرزاق نے اسماعیل یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح اپنی قوم کی امامت کرتے تھے جب حجر بن عدی کا معاملہ پیش آیا تو اُن کی قوم کے افراد نے حجر بن عدی کے معاملہ میں قاضی شریح پر الزام عائد کیا۔ ایک مرتبہ جب وہ اُن لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو اُن لوگوں نے کہا: آپ پیچھے ہٹ جائیں!

قاضی شریح نے دریافت کیا: کیا تم سب لوگ اس بات کے قائل ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تو قاضی شریح پیچھے ہٹ گئے۔

بَابُ صَلَاةِ الْاِمَامِ فِي الطَّاقِ

باب: امام کا طاق (یعنی محراب) میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا

3898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي فِي طَاقِ الْاِمَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ مَعْمَرًا اِذَا اَمَّنَا يُصَلِّي فِي طَاقِ الْاِمَامِ

٭٭ حبیب بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو امام کی طاق (محراب) میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو دیکھا ہے کہ جب اُنہوں نے ہماری امامت کی تو امام کے طاق میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

3899 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ طَاقِ الْاِمَامِ

٭٭ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام کے طاق میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے۔

3900 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَكْرَهُهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

3901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ جَاءَ اِلٰى ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: اَرَاهُ زَارَهُ قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ ثَابِتٌ: تَقَدَّمْ يَا اَبَا سَعِيدٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ: اَنْتَ، فَاَنْتَ اَحَقُّ، قَالَ ثَابِتٌ: وَاللّٰهِ لَا اَتَقَدَّمُكَ اَبَدًا قَالَ: فَتَقَدَّمَ الْحَسَنُ، وَاعْتَزَلَ الطَّاقَ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ ابْنُ التَّيْمِيِّ: وَرَاَيْتُ اَبِيْ،

3897 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، اَوْ غَيْرِهِ: اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ مَا كَانَ، فَاِنَّهُمُ اتَّهَمُوْا شُرَيْحًا فِيْ اَمْرِهِ، فَلَمَّا تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالُوْا: تَاَخَّرْ، فَقَالَ: اَكُلُّكُمْ عَلٰى هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاسْتَاْخَرَ شُرَيْحٌ

✻✻ امام عبدالرزاق نے اسماعیل یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح اپنی قوم کی امامت کرتے تھے جب حجر بن عدی کا معاملہ پیش آیا تو اُن کی قوم کے افراد نے حجر بن عدی کے معاملہ میں قاضی شریح پر الزام عائد کیا۔ ایک مرتبہ جب وہ اُن لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو اُن لوگوں نے کہا: آپ پیچھے ہٹ جائیں!

قاضی شریح نے دریافت کیا: کیا تم سب لوگ اس بات کے قائل ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تو قاضی شریح پیچھے ہٹ گئے۔

بَابُ صَلَاةِ الْاِمَامِ فِي الطَّاقِ

باب: امام کا طاق (یعنی محراب) میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا

3898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي فِيْ طَاقِ الْاِمَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ مَعْمَرًا اِذَا اَمَّنَا يُصَلِّي فِيْ طَاقِ الْاِمَامِ

✻✻ حبیب بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو امام کی طاق (محراب) میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو دیکھا ہے کہ جب اُنہوں نے ہماری امامت کی تو امام کے طاق میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

3899 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ طَاقِ الْاِمَامِ

✻✻ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام کے طاق میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے۔

3900 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَكْرَهُهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

3901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ جَاءَ اِلٰى ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: اَرَاهُ زَارَهُ قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ ثَابِتٌ: تَقَدَّمْ يَا اَبَا سَعِيدٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ: اَنْتَ، فَاَنْتَ اَحَقُّ، قَالَ ثَابِتٌ: وَاللّٰهِ لَا اَتَقَدَّمُكَ اَبَدًا قَالَ: فَتَقَدَّمَ الْحَسَنُ، وَاعْتَزَلَ الطَّاقَ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ ابْنُ التَّيْمِيِّ: وَرَاَيْتُ اَبِيْ،

وَلَيِّنَا يَعْتَزِلَانِهِ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا کہ وہ ثابت بنانی کے پاس آئے' میرا خیال ہے کہ وہ اُن سے ملنے کے لیے آئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' تو ثابت نے کہا: اے ابوسعید! آپ آگے ہوں! تو حسن بصری نے کہا: آپ آگے ہوں کیونکہ آپ زیادہ حقدار ہیں' تو ثابت نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے آگے کبھی نہیں جاؤں گا' تو حسن بصری آگے بڑھ گئے' اور وہ طاق میں کھڑے نہیں ہوئے' بلکہ اُس سے الگ کھڑے ہو کر اُنہوں نے نماز پڑھائی۔

تیمی کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور لیث کو دیکھا ہے کہ وہ طاق سے ہٹ کر نماز ادا کرتے تھے۔

3902 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُوْلُ: اَوَّلُ شِرْكٍ كَانَ فِيْ هَذِهِ الضَّلَالَةِ هَذِهِ الْمَحَارِيبَ

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: سب سے پہلا شرک جو اس گمراہی میں ہوا ہے' وہ یہ محرابیں ہیں۔

3903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُنْقَصُ اَعْمَارُهُمْ، وَيُزَيِّنُوْنَ مَسَاجِدَهُمْ، وَيَتَّخِذُوْنَ بِهَا مَذَابِحَ كَمَذَابِحِ النَّصَارَى، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ صُبَّ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ

٭٭ کعب فرماتے ہیں: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی عمریں کم ہوں گی' وہ اپنی مساجد کو آراستہ کریں گے' اور وہ عیسائیوں کے (گرجا گھر کی) قربان گاہ کی طرح قربان گاہ بنائیں گے' جب وہ لوگ ایسا کریں گے' تو ایسے لوگوں پر آزمائش کو انڈیل دیا جائے گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الدُّكَّانِ

باب: چبوترے پر نماز ادا کرنا

3904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: رَاَى سُلَيْمَانُ حُذَيْفَةَ يَؤُمُّهُمْ عَلٰى دُكَّانٍ مِنْ جِصٍّ، فَقَالَ: تَاَخَّرْ، فَاِنَّمَا اَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَلَا تَرْفَعْ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: صَدَقْتَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو گچ کے بنے ہوئے چبوترے پر لوگوں کی امامت کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: آپ پیچھے ہٹ جائیں! آپ بھی دوسرے لوگوں کی طرح ایک فرد ہیں' اس لیے دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں خود کو بلند نہ کریں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

3905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ - اَوْ غَيْرِهِ، شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ - اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، اَوْ قَالَ: اَبَا مَسْعُوْدٍ - اَنَا اَشُكُّ - وَسُلَيْمَانَ، وَحُذَيْفَةَ صَلَّى بِهِمْ اَحَدُهُمْ، فَذَهَبَ يُصَلِّي عَلٰى دُكَّانٍ،

فَجَبَذَهُ صَاحِبَاهُ، وَقَالَا: انْزِلْ عَنْهُ

* * مجاہد یا شاید کوئی اور صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی ان میں سے کسی ایک صاحب نے لوگوں کو نماز پڑھائی وہ صاحب چبوترے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے تو اُن کے دونوں ساتھیوں نے اُنہیں کھینچ لیا اور کہا: آپ اس سے نیچے آجائیں۔

3906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: جَاءَ نَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى مَسْجِدِنَا، فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقِيلَ لَهُ: تَقَدَّمْ، فَقَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ اِمَامُكُمْ، قِيلَ لَهُ: اِنَّ الْاِمَامَ لَيْسَ هَاهُنَا قَالَ: فَلْيَتَقَدَّمْ رَجُلٌ مِنْكُمْ، فَتَقَدَّمَ، فَاَرَادَ اَنْ يَقُومَ عَلٰى شِبْهِ دُكَّانٍ، فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ

* * ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے نماز کھڑی ہوئی اُن سے کہا گیا: آگے بڑھیے! تو اُنہوں نے کہا: تمہارا امام ہی تم لوگوں کی امامت کرے۔ اُن سے کہا گیا: یہاں کوئی باقاعدہ امام نہیں ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص آگے ہو جائے۔ اُن میں سے ایک شخص آگے ہوا وہ ایک چبوترے کی مانند اونچی جگہ پر کھڑا ہونے لگا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْصُوْرَةِ

باب: مقصورہ (الگ سے بنائے ہوئے حجرے) میں نماز ادا کرنا

3907 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْمَقْصُوْرَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

3908 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْمَقْصُوْرَةِ

* * عبداللہ بن یزید ہذلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

3909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى اَنَسًا، وَالْحَسَنَ يُصَلِّيَانِ فِي الْمَقْصُوْرَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ اَنَا مَعْمَرًا يُصَلِّي فِي الْمَقْصُوْرَةِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن بصری کو مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3910 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ يُصَلِّي غَيْرَ مَرَّةٍ، يَخْفِقُ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي، وَلَا يَتَوَضَّاُ

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ حسن بصری کو مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' وہ اپنا سر جھکاتے تھے' اور پھر کھڑے ہو جاتے تھے' اور نماز ادا کرتے تھے' اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے (یعنی بیٹھے ہوئے سو جانے کی صورت میں وضو نہیں کرتے تھے)۔

3911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ الذَّبَّاكِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْمَقْصُوْرَةِ، فَقَالَ: اِنَّمَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّطْعَنُوْهُمْ

✵✵ خصیف ذباک بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مقصورہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے کہا: حکمرانوں نے یہ اس لیے بنائے ہیں' کیونکہ اُنہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی اُن پر حملہ نہ کر دے۔

3912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ، كَانَ لَا يُصَلِّي فِي الْمَقْصُوْرَةِ، وَيَقُوْلُ: هِيَ حِمًى، وَكَانَ لَا يَنَامُ فِي السُّرَادِقِ، وَيَقُوْلُ: لَمْ يُذْكَرِ السُّرَادِقُ اِلَّا لِاَهْلِ النَّارِ

✵✵ احنف بن قیس' مقصورہ میں نماز ادا نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: یہ پابندی والی جگہ ہے' اور وہ شامیانے میں نہیں سوتے تھے' وہ یہ کہتے تھے کہ شامیانے کا ذکر صرف اہلِ جہنم کے لیے ہوا ہے۔

3913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ: الصَّفُّ الْاَوَّلُ الَّذِي يَلِي الْمَقْصُوْرَةَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ مقصورہ میں نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حماد یہ فرماتے ہیں کہ پہلی صف وہ ہوگی' جو مقصورہ کے ساتھ موجود ہوگی۔

بَابُ لَا يَتَطَوَّعُ اِنْسَانٌ حَيْثُ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ

باب: آدمی نے جہاں فرض نماز ادا کی ہو' وہاں نوافل ادا نہ کرے

3914 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّتَطَوَّعَ فَلْيَتَكَلَّمْ، اَوْ فَلْيَمْشِ، وَلْيُصَلِّ اَمَامَ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "اِنِّي لَاَقُوْلُ لِلْجَارِيَةِ: انْظُرِي كَمْ ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ؟ مَا بِيْ اِلَّا اَنْ اَفْصِلَ بَيْنَهُمَا"

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص فرض نماز ادا کر لے پھر اُسے یہ مناسب لگے کہ وہ نوافل بھی ادا کرے تو اُسے پہلے کوئی کلام کر لینا چاہیے یا چلنا چاہیے یا اُس جگہ سے آگے ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تو اپنی کنیز سے کہتا ہوں کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ کتنی رات بیت گئی ہے حالانکہ میرا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ میں (فرض اور نوافل) ان دونوں کے درمیان فصل پیدا کر دوں۔

3915 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ رَاَى ابْنَ عُمَرَ، وَصَلّٰى رَجُلٌ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ قَامَ فِىْ مَقَامِهِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ الْمَكْتُوبَةَ يَتَطَوَّعُ فِيْهِ، فَدَفَعَهُ ابْنُ عُمَرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِىْ لِمَ دَفَعْتُكَ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّىْ اَرٰى اَنَّكَ لَمْ تَدْفَعْنِىْ اِلَّا لِخَيْرٍ قَالَ: اَجَلْ، مِنْ اَجْلِ اَنَّكَ لَمْ تَتَكَلَّمْ مُنْذُ انْصَرَفْتَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، وَلَمْ تُصَلِّ اَمَامَكَ

** عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ ایک شخص نے فرض نماز ادا کی پھر اُس نے جس جگہ فرض نماز ادا کی تھی پھر وہ اُسی جگہ کھڑا ہو کر نوافل ادا کرنے لگا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے پرے کر دیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں پرے کیوں کیا ہے؟ اُس نے کہا: جی نہیں! تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے مجھے کسی بھلائی کی وجہ سے ہی پرے کیا ہوگا' اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے تو تم نے کوئی کلام نہیں کیا تھا اور تم نے ذرا آگے ہو کر نماز نہیں پڑھی تھی (یعنی اُسی جگہ پڑھنے لگے تھے)۔

3916 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِى الْخُوَارِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِى الْمَقْصُوْرَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ مَقَامِىْ فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَىَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تُصَلِّهَا حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ، فَاِنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ

** سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مقصورہ میں جمعہ کی نماز ادا کی جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب میں اندر داخل ہوا' تو اُنہوں نے مجھے پیغام دے کر بلوایا اور بولے: تم نے جو کیا ہے اسے دوبارہ نہ کرنا' جب تم جمعہ کی نماز ادا کر لو تو نوافل اُس وقت تک ادا نہ کرنا' جب تک کوئی کلام نہیں کر لیتے' یا باہر نہیں نکل جاتے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

3917 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبِ النَّهْدِىِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِىِّ، عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ: لَا يَصْلُحُ لِلْاِمَامِ اَنْ يُصَلِّىَ فِى الْمَكَانِ الَّذِىْ اَمَّ فِيْهِ الْقَوْمَ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ اَوْ يَفْصِلَ بِكَلَامٍ

** حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اُسی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز ادا

کرے جہاں اُس نے لوگوں کی امامت کی تھی' اُسے اُس جگہ سے منتقل ہو جانا چاہیے' یا کلام کر کے فصل پیدا کر دینی چاہیے۔

3918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمُ الْمَكْتُوبَةَ فَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ بِشَيْءٍ فَلْيَتَقَدَّمْ قَلِيلًا، اَوْ يَتَاَخَّرْ قَلِيلًا، اَوْ عَنْ يَمِينِه، اَوْ عَنْ يَسَارِهٖ

✽✽ حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص فرض نماز ادا کرے' اور پھر اُس کا کچھ نوافل ادا کرنے کا ارادہ ہو' تو وہ کچھ آگے ہو جائے' یا کچھ پیچھے ہو جائے' یا دائیں ہو جائے' یا بائیں ہو جائے''۔

3919 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا يُحَدِّثُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ التَّطَوُّعَ حَيْثُ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ

✽✽ منصور نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: امام نے جہاں فرض نماز ادا کی ہے' وہ وہاں نوافل ادا نہ کرے۔

3920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّهٗ رَاَى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاِذَا انْصَرَفُوا تَاَخَّرُوْا لِيُصَلُّوا بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، فَقَالَ: كَانُوْا يَتَقَدَّمُوْنَ وَلَا يَتَاَخَّرُوْنَ

✽✽ ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے کچھ لوگوں کو مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' جب نماز ختم ہوئی تو وہ لوگ پیچھے ہٹے' تاکہ فرض کے بعد نماز ادا کریں' تو ابوقلابہ نے کہا: پہلے لوگ نہ تو آگے ہوتے تھے' اور نہ ہی پیچھے ہوتے تھے۔

3921 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَكَانِهٖ تَطَوُّعًا، فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَا اَرَاكَ تُصَلِّي مَكَانَكَ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِلْاِمَامِ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو جمعہ کے دن اُسی جگہ پر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اِس سے منع کیا اور کہا: میں تمہیں نہ دیکھوں کہ تم نے اپنے پہلی والی جگہ پر ہی نماز ادا کی ہے۔

سعید بن مسیّب کہتے ہیں: اُنہوں نے امام کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی ہے۔

3922 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهٗ كَانَ يَؤُمُّهُمْ، ثُمَّ يَتَطَوَّعُ فِيْ مَكَانِهٖ قَالَ: وَكَانَ اِذَا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ سَبَّحَ مَكَانَهٗ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے' اور پھر اُسی جگہ نوافل بھی ادا کر لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ فرض نماز کسی جگہ ادا کرتے تھے' تو اُسی جگہ نوافل بھی ادا کر لیتے تھے۔

3923 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

3924 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْخٍ لَنَا، يُقَالُ لَهُ اَبُو بَحْرٍ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ قَالَ: جَاءَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، فَاَرَدْنَا اَنْ نُقَدِّمَهُ، فَقَالَ: يَتَقَدَّمُ بَعْضُكُمْ، وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ اَيَتَطَوَّعُ مَكَانَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

✵✵ سفیان ثوری اپنے ایک بزرگ ابوبحر کے حوالے سے' اُن کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم نے اُنہیں (امامت کے لیے) آگے کرنے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص آگے ہو جائے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو فرض نماز ادا کر لیتا ہے' تو کیا وہ اُسی جگہ نوافل ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3925 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا

✵✵ مسعر نے ایک شخص کے حوالے سے اُس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

3926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قِيْلَ لِطَاوُسٍ: اَيَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ اِذَا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ مِنْ مَكَانِهِ لِيَتَطَوَّعَ؟ فَقَالَ طَاوُسٌ: (تُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ)

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: طاؤس سے دریافت کیا گیا: جب آدمی فرض نماز ادا کر لے گا' تو کیا نوافل ادا کرنے کے لیے اپنی جگہ سے ہٹے گا؟ تو طاؤس نے کہا:

''تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کے بارے میں بتاتے ہو''۔

بَابُ الْاِمَامِ يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ

باب: امام کا قرآن مجید کو دیکھ کر تلاوت کرنا

3927 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ، وَهُوَ يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ، فَيَتَشَبَّهُوْنَ بِاَهْلِ الْكِتَابِ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے لوگوں کی امامت کریں' وہ لوگ اس کو اہلِ کتاب کے عمل سے مشابہہ قرار دیتے تھے۔

3928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَرِهَهُ

✵✵ منصور نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

3929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ بْنِ حَبِيبٍ اَبُو سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا بَأْسَ اَنْ يَّؤُمَّ الرَّجُلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ

✵✵ عبدالقدوس بن حبیب نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید کو دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے (تراویح کی نماز میں) لوگوں کی امامت کرے۔

3930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَائِشَةَ: كَانَتْ تَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ وَهِيَ تُصَلِّي

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کرنے کے دوران قرآن مجید کو دیکھ کر تلاوت کرتی تھیں۔

3931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُصَلِّي وَالْمُصْحَفُ اِلٰى جَنْبِهِ، فَاِذَا تَرَدَّدَ نَظَرَ فِيهِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نماز ادا کرتے تھے' قرآن مجید اُن کے پہلو میں رکھا ہوا ہوتا تھا' جب اُنہیں کوئی مشابہہ لگتا تھا تو وہ قرآن مجید میں دیکھ لیتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

باب: جو شخص اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے' اور پھر وہ (مسجد میں) باجماعت نماز پالیتا ہے

3932 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ مِحْجَنٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي بَيْتِي، ثُمَّ جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ عِنْدَهُ، فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اُصَلِّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَمَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي صَلَّيْتُ فِي بَيْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، وَلَوْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ

✵✵ ابن محجن دوئلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ظہر اور عصر کی نمازیں اپنے گھر میں ادا کرلیں' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا' نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرلی' میں نے نماز ادا نہیں کی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کرلی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز قائم ہو تو تم نماز ادا کرلو' خواہ تم پہلے نماز ادا کرچکے ہو۔

3933 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فِيْ حَاجَةٍ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَاَنَا جَالِسٌ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَجَدَنِيْ جَالِسًا، فَقَالَ لِيْ: مَا اَنْتَ بِمُسْلِمٍ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّيْ صَلَّيْتُ فِيْ رَحْلِيْ قَالَ: وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فِيْ رَحْلِكَ

✲✲ بسر بن مجن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی حاضر ہوا اور کسی ضرورت کے سلسلہ میں آپ سے بات چیت کی' پھر نماز کھڑی ہوئی تو میں بیٹھا رہا' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' اور آپ نے مجھے بیٹھے ہوئے پایا' تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم مسلمان نہیں ہو! میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ میں نے عرض کی: میں اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے تھے (پھر بھی تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کرنی تھی)۔

3934 - حدیث نبوی: عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، فَانْحَرَفَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ، فَدَعَا بِهِمَا، فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا، اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ، ثُمَّ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْاِمَامِ، فَلْيُصَلِّهَا مَعَهٗ. فَاِنَّهَا لَهٗ نَافِلَةٌ

✲✲ جابر بن یزید بن اسود خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا (جنہوں نے باجماعت نماز میں حصہ نہیں لیا تھا) نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کو بلوایا' اُن دونوں کو لایا گیا تو اُن کے اعضاء کانپ رہے تھے (یعنی وہ شدید خوفزدہ تھے) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ!

3933-موطا مالك - كتاب صلاة الجماعة' باب إعادة الصلاة مع الإمام - حديث:299' المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة · اما حديث عبد الرحمن بن مهدى - حديث:838' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الامر لمن صلى في بيته او رحله ' حديث:2436' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' إعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه - حديث:852' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب تكرار الصلاة - حديث:1338' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب ما يجوز من العمل في الصلاة - باب الرجل يصلي وحده ثم يدركها مع الإمام' حديث:3391' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث محجن الديلي عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:16099' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضي الله عنهما · حديث:965' المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه محجن - محجن ابو بسر الديلي' حديث:17487

ہم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو! جب کوئی شخص اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکا ہو اور پھر وہ امام کے ساتھ بھی نماز کو پائے' تو وہ امام کے ساتھ بھی نماز ادا کرے' یہ اُس کے لیے نفل نماز ہو جائے گی۔

3935 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ، فَمَرَّ بِمَسْجِدٍ، فَصَلَّى مَعَهُمُ الْمَغْرِبَ وَشَفَعَ بِرَكْعَةٍ، وَقَدْ كَانَ صَلَّى

٭٭ صلہ بن زفر عبسی بیان کرتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا' اُن کا گزر مسجد کے پاس سے ہوا' تو اُنہوں نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی حالانکہ وہ نماز ادا کر چکے تھے' پھر اُن کا گزر مسجد کے پاس سے ہوا' تو اُنہوں نے لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی حالانکہ وہ نماز ادا کر چکے تھے' پھر اُن کا گزر مسجد کے پاس سے ہوا' تو اُنہوں نے لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور ایک رکعت ادا کر کے نماز کو جفت کیا حالانکہ وہ پہلے یہ نماز ادا کر چکے تھے۔

3936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ اَدْرَكْتُهَا مَعَ النَّاسِ، فَاِنِّي اَجْعَلُ الَّذِي صَلَّيْتُ فِي بَيْتِي نَافِلَةً، وَاَجْعَلُ صَلَاتِي مَعَ الْاِمَامِ الْمَكْتُوبَةَ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّكَ لَمْ تُدْرِكْ اِلَّا رَكْعَةً وَّاحِدَةً؟ قَالَ: وَكَذٰلِكَ اَيْضًا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب میں فرض نماز ادا کر چکا ہوں اور پھر اُس نماز کو لوگوں کے ساتھ پاؤں تو جو نماز میں نے اپنے گھر میں ادا کی تھی اُسے میں نفل قرار دوں گا' اور امام کے ساتھ ادا کی جانے والی اپنی نماز کو فرض قرار دوں گا۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ کو ایک رکعت ملتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں بھی میں یہی سمجھوں گا۔

3937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْعَصْرِ اُعِيدُهَا اِذَا جَاءَ الْجَمَاعَةُ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: صَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَاِنَّ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ تَفْضُلُ صَلَاتَكَ وَحْدَكَ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً، اَوْ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً

٭٭ معمر' قتادہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے عصر کے بارے میں دریافت کیا کہ اگر آدمی باجماعت نماز میں شریک ہو تو کیا اس نماز کو بھی دوبارہ ادا کرے گا؟ معمر بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے یہ کہا ہے کہ ایسی صورت میں تم لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو کیونکہ تمہارا لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنا' تمہارے اکیلے نماز ادا کرنے سے چوبیس گنا' یا بیس گنا سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

3938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: صَلَّيْتُ فِي بَيْتِي، ثُمَّ جِئْتُ فَوَجَدْتُ النَّاسَ يُصَلُّوْنَ، فَاَيَّتُهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِي؟ قَالَ: وَذَاكَ اِلَيْكَ؟ اِنَّمَا ذَاكَ اِلَى اللّٰهِ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سعید بن مسیب سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں اپنے گھر میں نماز ادا

کر لیتا ہوں' پھر میں آتا ہوں اور لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے پاتا ہوں' تو ان دونوں میں سے کس کو میں اپنی (فرض) نماز قرار دوں گا؟ انہوں نے جواب دیا: کیا یہ معاملہ تمہارے اختیار میں ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔

3939 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: اِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فِیْ اَهْلِكَ، ثُمَّ اَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ، فَصَلِّ مَعَهُ، غَيْرَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ الَّتِیْ يُقَالُ لَهَا صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَاِنَّهُمَا لَا تُصَلَّيَانِ مَرَّتَيْنِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم اپنے گھر میں نماز ادا کر چکے ہو' اور پھر مسجد میں بھی امام کے ساتھ نماز کو پاؤ تو اُس کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو' البتہ فجر اور مغرب کی نماز کا معاملہ مختلف ہے۔ مغرب کی وہ نماز جسے عشاء کہا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں نمازیں دو مرتبہ ادا نہیں کی جاتیں۔

3940 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ اِذَا صَلّٰى فِیْ بَيْتِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ، فَوَجَدَ الْاِمَامَ يُصَلِّیْ صَلّٰى مَعَهُ، اِلَّا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب گھر میں نماز ادا کر لیتے' اور پھر گھر سے باہر جا کر امام کو نماز ادا کرتے ہوئے پاتے' تو اُس کے ساتھ نماز ادا کر لیتے تھے' البتہ فجر یا مغرب کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

3941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ: اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُعِيدَ الْمَغْرِبَ فِیْ جَمَاعَةٍ

* * ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز کو دوبارہ ادا کیا جائے۔

3942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَعِدِ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا غَيْرَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ، وَيَقُوْلُ: صَلَاتُكَ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

* * حسن بصری فرماتے ہیں: تم تمام نمازیں دوبارہ ادا کر لو گے' صرف عصر اور فجر کا حکم مختلف ہے۔ وہ یہ فرماتے تھے: ان دونوں نمازوں میں پہلی ادا کی جانے والی' تمہاری نماز شمار ہوگی۔

3943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سُئِلَ عَنِ الْمَغْرِبِ يُصَلِّيهَا الرَّجُلُ فِیْ بَيْتِهٖ، ثُمَّ يَجِدُ النَّاسَ فِيهَا؟ قَالَ: اشْفَعِ الَّذِیْ صَلَّيْتَ فِیْ بَيْتِكَ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ سَلِّمْ، وَالْحَقْ بِالنَّاسِ، وَاجْعَلِ الَّتِیْ هُمْ فِيهَا الْمَكْتُوبَةَ

* * ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے مغرب کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے آدمی اپنے گھر میں ادا کر لیتا ہے' اور پھر لوگوں کو مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے پاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم نے اپنے گھر میں جو نماز ادا کی تھی' ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کر لو' پھر سلام پھیرو اور پھر لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور اُن لوگوں کے ساتھ ادا کی جانے

والی نماز کو فرض قرار دو۔

3944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَاَوْتَرْتُ، ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِيْ آخِرِ رَكْعَةٍ، فَذَهَبْتُ اَشْفَعُ، فَلَمْ اَفْرُغْ حَتَّى رَكَعَ الْإِمَامُ، وَرَفَعَ مِنْ آخِرِ رَكْعَةٍ قَالَ: لَا تُعِدْ وَلٰكِنْ اَوْتَرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے عشاء کی نماز ادا کر لی' پھر میں نے وتر بھی ادا کر لیے' پھر میں مسجد میں داخل ہوا' تو امام آخری رکعت میں تھا' میں گیا اور میں نے نماز کو جفت کرنا چاہا (جو میں نے وتر ادا کیے تھے) لیکن میں ابھی فارغ نہیں ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا اور اُس نے آخری رکعت کے رکوع سے سر اُٹھا لیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو دُہراؤ گے نہیں بلکہ تم وتر ادا کرو گے۔

3945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي صَلَّيْتُ وَحْدِي رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا، فَاَخْشَى اَنْ لَا اَشْفَعَ رَكْعَتِيْ بِرَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغُوا، اُصَلِّي مَعَهُمْ؟ قَالَ: بَلِ اشْفَعْهَا بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ انْصَرِفْ فَصَلِّ مَعَهُمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اکیلا ایک رکعت ادا کرتا ہوں' پھر وہ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں' مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اُن کے فارغ ہونے تک میں ایک رکعت کے ذریعہ اپنی نماز کو جفت نہیں کر سکوں گا' تو کیا میں اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر لوں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم ایک رکعت کے ذریعہ اپنی نماز کو جفت کرو گے' اُس سے فارغ ہونے کے بعد اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو گے۔

3946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَنْتَ فِيْ صَلَاةٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب تم اپنے گھر سے نکل آئے' تو تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو۔

بَابُ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلَاةُ

باب: وہ وقت جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے

3947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ صَلَاةَ التَّطَوُّعِ تُكْرَهُ نِصْفَ النَّهَارِ اِلَى اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ، وَحِيْنَ يَحِيْنُ طُلُوْعُ الشَّمْسِ، وَحِيْنَ يَحِيْنُ غُرُوْبُهَا قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْهِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ نصف النہار کے وقت نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ

سورج ڈھل جائے' اور اُس وقت جب سورج نکل رہا ہو' اور اُس وقت جب سورج غروب ہونے والا ہو۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے' اور اُس کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔

3948 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ قَالَ: اِلٰى مَنْ اُرْسِلْتَ؟ قَالَ: اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ قَالَ: اَيَّ حِيْنٍ تُكْرَهُ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: مِنْ حِيْنِ تُصَلِّي الصُّبْحَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ، وَمَنْ حِيْنِ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ اِلٰى غُرُوْبِهَا قَالَ: فَاَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: شَطْرُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَاَدْبَارُ الْمَكْتُوْبَاتِ قَالَ: فَمَتٰى غُرُوْبُ الشَّمْسِ؟ قَالَ: مِنْ اَوَّلِ مَا تَصْفَرُّ الشَّمْسُ حِيْنَ تَدْخُلُهَا صُفْرَةٌ اِلٰى حِيْنِ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن سابط نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی ہوں! اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کو کن لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام سرخ اور سفید لوگوں کی طرف۔ اُنہوں نے دریافت کیا: کون سے وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم صبح کی نماز ادا کرلو اُس کے بعد سے لے کر سورج کے بلند ہونے تک' جو ایک نیزے جتنا بلند ہو' اور جب سورج زرد ہو جائے اُس وقت سے لے کر سورج غروب ہونے تک۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری نصف حصے میں کی جانے والی اور فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: سورج کب غروب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج زرد ہوتا ہے' تو جب اُس میں زردی داخل ہوتی ہے' اُس کے ابتدائی وقت سے لے کے اُس وقت تک جب سورج با قاعدہ غروب ہو جاتا ہے۔

3949 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ اللَّيْلِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُوْلَةٌ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰى تَكُوْنَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

٭٭ حضرت کعب بن مرہ بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کے کون سے حصے (دعا) زیادہ سنی جاتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری نصف حصے میں۔ آپ نے فرمایا: اُس کے بعد نماز قبول ہوتی رہتی ہے (یعنی نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں) یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے' اُس کے بعد اُس وقت تک کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک سورج ایک نیزے یا دو نیزے جتنا بلند نہیں ہو جاتا' اُس کے بعد پھر کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا (یہاں روایت کے متن میں شاید کچھ الفاظ ساقط ہیں)۔

3950 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ - اَوْ قَالَ: تَطْلُعُ مَعَهَا قَرْنُ شَيْطَانٍ - فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا كَانَتْ فِي وَسَطِ السَّمَاءِ قَارَنَهَا، فَإِذَا دَلَكَتْ - اَوْ قَالَ: زَالَتْ - فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا، فَلَا تُصَلُّوا هَذِهِ الثَّلَاثَ سَاعَاتٍ"

✵✵ حضرت ابوعبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب طلوع ہوتا ہے' تو اُس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بلند ہو جاتا ہے' تو وہ سینگ اُس سے الگ ہو جاتا ہے' پھر جب وہ آسمان کے درمیان میں پہنچتا ہے' تو وہ سینگ اُس کے ساتھ پھر مل جاتا ہے' پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے' تو وہ سینگ اُس سے پھر علیحدہ ہو جاتا ہے' جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے' تو وہ سینگ پھر اُس سے پھر مل جاتا ہے' تو تم ان تین اوقات میں نماز ادا نہ کرو''۔

3951 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اہتمام کے ساتھ سورج طلوع ہونے کے وقت' یا اُس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کرے''۔

3952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ، وَلَا غُرُوبِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوْعِهَا، وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوبِهَا قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ عَلَيْهِمَا الرِّجَالَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ، وَلَا غُرُوبِهَا فِي الصَّلَاةِ، فَنَحْنُ لَا نَتَحَرَّاهُ

3950-موطا مالك - كتاب القرآن' باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر - حديث:513' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة - حديث:1249' السنن للنسائي - كتاب المواقيت' الساعات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:559' السنن الكبرٰى للنسائي - مواقيت الصلوات' ذكر الساعات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:1525' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3345' السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الساعات التي تكره فيها صلاة التطوع - باب النهي عن الصلاة في هاتين الساعتين ' حديث:4074' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث ابي عبد الله الصنابحي - حديث:18687' مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق' حديث:749' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عبد الله الصنابحي' حديث:1420

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: تم سورج طلوع ہونے کے وقت' یا غروب ہونے کے وقت کوشش کر کے نماز ادا نہ کرو کیونکہ اس کے طلوع ہونے کے ساتھ شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں اور اس کے غروب ہونے کے ساتھ وہ دونوں غروب ہوتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز ادا کرنے والے لوگوں کی پٹائی کرتے تھے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کی ادائیگی کے لیے سورج کے طلوع ہونے کے وقت' یا سورج کے غروب ہونے کے وقت کا اہتمام نہ کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم تو اس چیز کی کوشش نہیں کرتے۔

3953 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي فُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ - يَعْنِي الْعَصْرَ - فَضَيَّعُوْهَا، فَمَنْ حَفِظَهَا الْيَوْمَ فَلَهُ اَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ، وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ

✽✽ یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض قرار دی گئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عصر کی نماز تھی' تو اُن لوگوں نے اسے ضائع کر دیا' اب جو شخص اس کی حفاظت کرے گا اُسے اس کا اجر دُگنا ملے گا' اور پھر اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' جب تک شاہد دکھائی نہیں دیتا''۔

(راوی کہتے ہیں:) شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

3954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: "مَا اُحِبُّ اَنَّ صَلَاةَ رَجُلٍ حِيْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ - اَوْ قَالَ: تَصْفَرُّ - بِفَلْسَيْنِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيدَ نَخْلَةٍ"

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری یہ خواہش نہیں ہے کہ جب سورج سرخ ہو' یا زرد ہو (یہ شک راوی کو ہے) اُس وقت کوئی شخص دو ٹکے کے عوض میں نماز پڑھ لے' جب تک وہ ایک کھجور جتنا بلند نہیں ہو جاتا (یہاں شاید اصل متن میں کچھ الفاظ منقول نہیں ہیں)۔

3955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتِ: انْظُرُوْا اِلٰى هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَرَكُوا الصَّلَاةَ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيهَا قَامُوْا يُصَلُّوْنَ قَالَ: وَذٰلِكَ حِيْنَ قَامَ الْقَاصُّ بُكْرَةً، قَالَ عَطَاءٌ: اَظُنُّ حِيْنَ حَانَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تم ان لوگوں کو دیکھو جو نماز ترک کر دیتے ہیں' یہاں تک کہ جب وہ وقت آتا ہے' جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے' تو اُس وقت اُٹھ کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ وہ وقت ہے جب صبح کے وقت قصہ گو کھڑا ہوتا ہے۔ عطاء فرماتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد

وہ وقت ہے جب سورج نکلنے والا ہوتا ہے۔

3956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيْ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ، وَتَحْرُمُ فِيْ سَاعَتَيْنِ قَالَ: تُكْرَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيدَ نَخْلَةٍ، وَنِصْفَ النَّهَارِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَتَحْرُمُ سَاعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يَسْتَوِيَ طُلُوْعُهَا، وَحِيْنَ تَصْفَرُّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ غُرُوبُهَا، فَاِنَّهَا تَغْرُبُ فِيْ قَرْنِ شَيْطَانٍ، وَتَطْلُعُ فِيْ قَرْنِ شَيْطَانٍ

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: تین اوقات میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور دو اوقات میں نماز ادا کرنا حرام ہے وہ یہ فرماتے ہیں: عصر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے فجر کی نماز کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے جب تک وہ (سورج) ایک کھجور جتنا بلند نہیں ہو جاتا اور گرمی کی شدت میں نصف النہار کے وقت (نماز ادا کرنا مکروہ ہے) اور دو اوقات میں نماز ادا کرنا حرام ہے جب شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے جب تک وہ مکمل طور پر طلوع نہ ہو جائے اور جب سورج زرد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر غروب نہ ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے سینگ میں غروب ہوتا ہے اور شیطان کے سینگ میں طلوع ہوتا ہے۔

3957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین سے منقول ہے۔

3958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے"۔

3959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ بُخْتٍ، كِلَاهُمَا، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ: اِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فِيْ فِتْيَةٍ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَانَ يَعِيْبُ ذٰلِكَ عَلَى الْقَوْمِ يَعْنِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور عصر کی نماز کے بعد رات آنے تک

(یعنی سورج غروب ہونے تک) کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

اس پر عبد اللہ بن عیاض نامی راوی نے (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے) کہا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تو عصر کی نماز کے بعد بھی نماز ادا کرتے ہیں اور سورج کے نکلنے سے پہلے بھی نماز ادا کرتے ہیں؟ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: حالانکہ وہ خود اس حوالے سے لوگوں پر اعتراضات کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی بنوامیہ پر اعتراض کرتے تھے۔

3960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَقِيَنِي اَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ، فَنَهَانِي عَنْهُمَا، فَقَالَ: اَتْرُكُهُمَا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ قزعہ بیان کرتے ہیں: میں نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کیں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مجھے ان دونوں سے منع کیا تو قزعہ نے کہ: کیا میں آپ کے لیے ان دونوں کو ترک کر دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ سَاعَتَيْنِ، بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک۔

3962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَذَهَبْتُ اِلَى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، فَقُلْتُ: فَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ مَا اُمِرَ، وَنَحْنُ نَفْعَلُ مَا اُمِرْنَا

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس نے (عبداللہ بن زبیر نے) ٹھیک کہا ہے' میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک

کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے جو حکم دیا ہے وہ اس کے حوالے سے کچھ کر سکتے ہیں' لیکن ہم وہی کریں گے جو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

3963 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ عَلَيْهَا رُؤُوسَ الْحِبَالِ يَعْنِیْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✱✱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر لوگوں کے سروں پر پٹائی کرتے ہوئے دیکھا' اُن کی مراد یہ تھی کہ عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کی وجہ سے (اُن لوگوں کی پٹائی ہوتی تھی)۔

3964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: ضَرَبَ عُمَرُ الْمُنْكَدِرَ اِذْ رَآهُ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ

✱✱ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب منکدر کو عصر کے بعد نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اُس کی پٹائی کی۔

3965 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✱✱ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز ادا کرنے پر پٹائی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ اَبُو غَادِيَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✱✱ ابوغادیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے پر لوگوں کی پٹائی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3967 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، سَبَّحَ فِیْ سَفَرٍ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ عُمَرُ، وَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ هٰذَا

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سفر کے دوران عصر کے بعد دو نوافل ادا کیے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اُن پر غصہ کا اظہار کیا اور بولے: اللہ کی قسم! آپ یہ بات جانتے ہیں (یا میں یہ بات جانتا ہوں) کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

3968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: رَاَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّی يَوْمَ النَّحْرِ فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا فِیْ غَيْرِ يَوْمِ النَّحْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اَمَّا اَنَا

فَإِنِّي أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ، وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَنْهَى أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا لَا يَتَحَرَّى طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: إِنَّهُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَلَا يَتَحَرَّى أَحَدٌ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

✳✳ ابن جریج' نافع کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر کو قربانی کے دن' دن کے ابتدائی حصہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! قربانی کے دن کے علاوہ بھی نہیں دیکھا جب تک سورج بلند نہیں ہو جاتا۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: میں اُسی طرح نماز ادا کرتا ہوں جس طرح میں اپنے ساتھیوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں اور میں کسی بھی شخص کو رات یا دن کے کسی بھی حصہ میں نماز ادا کرنے سے نہیں روکتا' جبکہ وہ شخص اہتمام کے ساتھ سورج طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کر رہا ہو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے' تو کوئی بھی شخص سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا اس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کرے''۔

3969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ عَائِشَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ كَانَتَا تَرْكَعَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✳✳ عطاء بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا عصر کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتی تھیں۔

3970 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ، إِلَّا مَرَّةً جَاءَهُ نَاسٌ بَعْدَ الظُّهْرِ فَشَغَلُوهُ فِي شَيْءٍ، وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ قَالَتْ: فَلَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ دَخَلَ بَيْتِي، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✳✳ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ظہر کے بعد کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے آپ کو مصروف رکھا جس کی وجہ سے آپ ظہر کے بعد نوافل ادا نہیں کر سکے' یہاں تک کہ آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں۔

3971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: قُمْ يَا كَثِيرُ بْنَ الصَّلْتِ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَاسْأَلْهَا عَنِ

الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: فَقُمْتُ مَعَهُ، وَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ، فَاَتَيْنَا عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا اَدْرِیْ، سَلُوْا اُمَّ سَلَمَةَ، فَاَتَيْنَا اُمَّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، لَمْ اَكُنْ اَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ؟ قَالَ: " قَدِمَ وَفْدٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ - اَوْ قَالَ: قَدِمَتْ صَدَقَةٌ - وَكُنْتُ اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا، فَهُمَا هَاتَانِ "

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو اُنہوں نے فرمایا: اے کثیر بن صلت! تم اُم المؤمنین کے پاس جاؤ اور اُن سے عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کرو۔ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں بھی اُن کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو بھی ساتھ بھیجا' ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہے' تم لوگ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو۔ ہم لوگ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کیں' میں نے اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دو رکعات کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنوتمیم کا وفد آ گیا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) صدقہ آ گیا تھا' تو جو رکعات میں ظہر کے بعد ادا کرتا تھا' اُنہیں میں ادا نہیں کر سکا' تو یہ دونوں وہی تھیں۔

3972 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعْدٍ الْاَعْمَى، يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ مَوْلَى الْفَارِسِيِّينَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ رَآهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ خَلِيفَةٌ رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، فَمَشَى اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَهُوَ يُصَلِّي كَمَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ زَيْدٌ: اضْرِبْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَوَاللّٰهِ لَا اَدَعُهُمَا اَبَدًا بَعْدَ اِذْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا قَالَ: فَجَلَسَ اِلَيْهِ عُمَرُ، وَقَالَ: يَا زَيْدُ بْنَ خَالِدٍ، لَوْلَا اَنِّي اَخْشَى اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُلَّمًا اِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى اللَّيْلِ لَمْ اَضْرِبْ فِيهِمَا

✵✵ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب خلیفہ تھے' تو اُنہوں نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو چلتے ہوئے اُن کے پاس آئے' اور اُن کے نماز ادا کرنے کے دوران اُنہیں دُرّہ مارا' جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی تو اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اور ماریئے! لیکن میں نے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو اس کے بعد میں ان دو رکعات کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس بیٹھ گئے' اور بولے: اے زید بن خالد! اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ سورج غروب ہونے تک مسلسل نوافل ادا کرنے کے بارے میں ان دو رکعات کو سیڑھی بنا لیں گے' تو میں ان دونوں کو ادا کرنے کی وجہ سے (اُن لوگوں کی) پٹائی نہ کرتا۔

3973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيَّ: يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ، فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي بَعْدَهَا، فَاَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرِدَائِهِ - اَوْ بِثَوْبِهِ - وَقَالَ: اجْلِسْ فَاِنَّمَا هَلَكَ اَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِصَلَاتِهِمْ فَصْلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ ابْنُ الْخَطَّابِ

٭٭ عبداللہ بن رباح انصاری' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اُس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے' اور نماز ادا کرنے لگے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی چادر' یا شاید اُس کا کپڑا پکڑا اور بولے: بیٹھ جاؤ! تم سے پہلے اہلِ کتاب اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ وہ اپنی نمازوں میں فصل نہیں کرتے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطاب کے بیٹے نے ٹھیک کہا ہے۔

3974 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: صَلِّ مَا شِئْتَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ يَرَاهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ

٭٭ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم مغرب ہونے تک جتنی چاہو نمازیں ادا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ جس شخص کو عصر کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے تھے اُس کی پٹائی کرتے تھے۔

3975 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْمُصْعَبِ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ: عَنْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَقَالَ: فَقُلْتُ: لَا اَدَعُهُمَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " (مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمْرًا) (الاحزاب: 36)، فَتَلَا هَذِهِ الْاٰيَةَ اِلَى: (مُبِينًا) (النساء: 20) "

٭٭ عمرو بن مصعب بیان کرتے ہیں: طاؤس نے اُنہیں بتایا ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں اس سے منع کر دیا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں ان دو کو ترک نہیں کروں گا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (یعنی یہ آیت تلاوت کی:)

''کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ دے دیں'' اُنہوں نے یہ آیت ''مبینا'' تک تلاوت کی۔

3976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ طَاوُسًا، اَقَامَهُ بِخَيْفِ مِنًى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، لِيُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ لِي: اَتُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ؟ قَالَ: اُكْرِهْتُ وَاللّٰهِ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس کو منیٰ کے خیف میں لوگوں کے سامنے' عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے

کے لیے کھڑا کرلیا گیا تو انہوں نے یہ دو رکعات ادا کیں' (بعد میں) انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے بھی عصر کے بعد کی دو رکعات ادا کی ہیں؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے ان کے لیے مجبور کیا گیا تھا۔

3977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ: كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ خِلَافَةِ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ تَرَكَهُمَا، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَكَعَهُمَا، فَقِيلَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ كَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَيْهِمَا قَالَ: ابْنُ طَاوُسٍ: وَكَانَ اَبِي لَا يَدَعُهُمَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو اُنہوں نے ان دو رکعات کو ترک کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اُنہوں نے یہ دو رکعات ادا کرنا پھر شروع کر دیں۔ اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ جناب یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی وجہ سے لوگوں کی پٹائی کیا کرتے تھے۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد ان دو رکعات کو ترک نہیں کرتے تھے۔

3978 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، يَذْكُرُ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا قَطُّ اِلَّا رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ بن زبیر کے صاحبزادے عبداللہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اُن کے ہاں تشریف لاتے تھے' تو عصر کے بعد دو رکعات ضرور ادا کرتے تھے۔

3979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الْعَصْرَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَكُنَّا نُصَلِّيهِمَا مَعَهُ نَقُومُ صَفًّا خَلْفَهُ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد حرام میں عصر کی نماز ادا کرتے تھے' وہ عصر کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے' اُن کے ساتھ ہم بھی یہ دو رکعات ادا کرتے تھے' ہم اُن کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرنا

3980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ: رَاَيْتُ الْكُبَّارَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَهُمَا

** ابان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کی ہے کہ اُن سے مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے خالص ترین لوگوں کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيَانِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

** زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

3982 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

** ثمامہ بن عبداللہ بن انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

3983 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عَلَيْنَا بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَيَكُوْنُ اللَّيْلُ، وَقَبْلَ اَنْ يُثَوِّبَ بِالْمَغْرِبِ، وَنَحْنُ نُصَلِّي، فَلَا يَنْهَانَا وَلَا يَاْمُرُنَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت بن انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تھے رات ہوچکی ہوتی تھی (یعنی سورج غروب ہو چکا ہوتا تھا) تو مغرب کی نماز کے لیے تثویب کہی جانے سے پہلے ہم نماز ادا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو ہمیں اس سے منع کیا اور نہ ہی ہمیں اس کا حکم دیا۔

3984 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَا يَرْكَعُونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ تَرْكَعُ بِهِمَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ اَنَسٌ يَرْكَعُهُمَا

** سعید بن مسیب فرماتے ہیں: مہاجرین مغرب سے پہلے کی دو رکعات ادا نہیں کرتے تھے اور انصار ان دو رکعات کو ادا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ دو رکعات ادا کرتے تھے۔

3985 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ اَبُو بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ، وَلَا عُثْمَانُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم مغرب سے پہلے کی دو رکعات ادا نہیں

کرتے تھے۔

3986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ اللُّبَابَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُودِيَ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ لِيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سمجھدارترین افراد کو دیکھا ہے کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تھی تو وہ ستونوں کی طرف لپکتے تھے تاکہ مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرلیں۔

بَابُ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ

باب: جب نماز کھڑی ہوجائے' تو کوئی اور نماز ادا نہیں کی جائے گی

3987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نماز کھڑی ہوجائے' تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

3988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْاِقَامَةِ

٭٭ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد نماز ادا کرنے پر پٹائی کرتے تھے۔

3989 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بُلَعَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

٭٭ عطاء بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے' تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

3990 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ مَوْهَبٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ، يَقُولُ لِلنَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ: وَيْلَكُمْ، لَا صَلَاةَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

٭٭ صفوان بن موہب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مسلم بن عقیل کو لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا جو اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے جب نماز کھڑی ہوچکی تھی: کہ تمہارا ستیاناس ہو! جب نماز کھڑی ہوجائے' تو کوئی اور نماز ادا نہیں کی جاتی۔

3991 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ: يَنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے مسلم بن عقیل کو اقامت کے بعد (نفل یا سنت) نماز سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

3992 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا، قُلْتُ: اَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ؟ قَالَ: اَوَ تُطِيقُ ذٰلِكَ؟

✵✵ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے سوال کیا' میں نے کہا: جب مؤذن اقامت کہہ رہا ہو' کیا میں اُس وقت دو رکعات ادا کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو؟

3993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُمَا يَكْرَهَانِ الصَّلَاةَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ، وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: اِنْ كُنْتَ قَدْ دَخَلْتَ فِي شَيْءٍ فَاَتِمَّهُ

✵✵ ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اقامت کے وقت نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر تم (اقامت شروع ہونے سے پہلے) کوئی نماز شروع کر چکے تھے' تو اُسے مکمل کرلو۔

3994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ، فَاِنْ خَرَجَ الْإِمَامُ وَاَنْتَ رَاكِعٌ، فَارْكَعْ اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى خَفِيفَةً، ثُمَّ سَلِّمْ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے' تو کوئی اور نماز ادا نہیں کی جائے گی' جب امام اُس وقت آ جائے جب تم رکوع کی حالت میں ہوتو پھر تم اُس (ایک رکعت) کے ساتھ ایک مختصر رکعت ادا کر کے سلام پھیر دو گے۔

3995 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ - اَبُو سَعِيدٍ يَشُكُّ - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْعُشْبِ، وَهُوَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَلَاتَانِ مَعًا؟

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن عشب کے پاس سے گزرے جو اُس وقت دو رکعات ادا کر رہے تھے' جب نماز کھڑی ہو چکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی؟

3996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَرَجَ الْإِمَامُ وَاَنَا مُتَطَوِّعٌ، فَاُتِمُّ؟ قَالَ: فَصِلْهَا بِهَا، قُلْتُ: اِنِّي لَمْ اُسَلِّمْ تَسْلِيمَ الْاِنْصِرَافِ قَالَ: اَلَيْسَ قَدْ تَشَهَّدْتَ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَحَسْبُكَ، فَصِلْهَا بِهَا

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام آ جاتا ہے' اور میں اُس وقت نوافل ادا کر رہا ہوتا ہوں تو کیا میں اُنہیں مکمل کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اس کے ذریعہ اُس میں فصل پیدا کر دو۔ میں نے کہا: اگر میں نماز ختم کرنے کا سلام نہیں پھیرتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیا تم نے تشہد نہیں پڑھ لیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: پھر یہ تمہارے لیے کافی ہے' تم اس کے ذریعہ اُس میں فصل پیدا کر دو۔

3997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: كُنْتُ قَائِمًا اُصَلِّي، فَمَرَرْتُ بِسَجْدَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فِي تِلْكَ السَّجْدَةِ قَالَ: صِلْهَا بِهَا، قُلْتُ: اُكَبِّرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَسْتَعِيذُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَلَا اَكْتَفِي بِاسْتِعَاذَتِي لِلتَّطَوُّعِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنْ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَسْتَعِيذَ

✷✷ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں اور سجدۂ تلاوت سے گزرتا ہوں تو سجدہ میں چلا جاتا ہوں (یہاں اصل متن میں الفاظ نہیں ہیں) تو عطاء نے فرمایا: تم اسے اُس کے ساتھ ملا دو۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں تکبیر کہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں اعوذ باللہ پڑھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں نفل نماز کے لیے اپنے استعاذہ پر اکتفاء نہ کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن مجھے یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم دوبارہ اعوذ باللہ پڑھو۔

3998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ الرَّازِيُّ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ بِالْمَكْتُوبَةِ قَالَ: فَعَرَفْتُهُ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِرَاْيِهِ

✷✷ عبداللہ بن کثیر رازی بیان کرتے ہیں: نافع بن جبیر فرض نماز کے بعد نفل نماز ادا کر لیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس حوالے سے اُن کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے کہا: یہ وہ اپنی رائے کے ساتھ نہیں کرتے تھے۔

3999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ: اَنَّهُمَا كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ يَصِلَانِ التَّطَوُّعَ بِالْمَكْتُوبَةِ

✷✷ حسن بصری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ یہ دونوں حضرات بھی ایسا کر لیتے تھے' یہ نوافل کو فرض نماز کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

4000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، وَالْاَعْمَشِ، وَالزُّبَيْرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ دَخَلَ مَسْجِدًا يَرَى اَنَّهُمْ قَدْ صَلُّوا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: يَدْخُلُ مَعَ الْاِمَامِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَجْعَلُ الْبَاقِيَتَيْنِ تَطَوُّعًا، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: مَا شَعَرْتُ اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا قَالَ: اِنَّ هٰذَا كَانَ يَصْنَعُهُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

✷✷ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مسجد میں داخل ہو کر یہ سمجھتا ہے کہ شاید لوگ نماز ادا کر چکے ہیں' پھر وہ فرض نماز کی دو رکعات ادا کر لیتا ہے' اسی دوران نماز کے لیے اقامت ہو جاتی ہے' تو ابراہیم فرماتے ہیں: وہ امام کے ساتھ

شامل ہو کر دو رکعات ادا کر کے سلام پھیر دے گا' اور پھر باقی دو رکعات کو نوافل بنا لیں گے۔

زبیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: میرا نہیں خیال کہ کوئی شخص ایسا کر سکتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس طرح کیا کرتے تھے۔

4001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَقْطَعُ صَلَاتَهُ، وَيَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ

❊ ❊ امام شعبی فرماتے ہیں: ایسا شخص اپنی نماز کو منقطع کرے گا' اور لوگوں کے ساتھ (باجماعت نماز میں) شامل ہو جائے گا۔

4002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ، اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلْتَ فِيْ صَلَاةٍ فَلَا تَدْخُلْ مَعَهَا غَيْرَهَا يَقُوْلُ: اِذَا كُنْتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَلَا تَجْعَلْهَا فِيْ تَطَوُّعٍ، اَوْ فِيْ تَطَوُّعٍ فَلَا تَجْعَلْهَا فَرِيضَةً

❊ ❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم نماز پڑھنا شروع کرو تو اُس نماز کے ساتھ کسی دوسری نماز میں شامل نہ ہو جاؤ۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم فرض نماز ادا کر رہے ہو تو اُسے نفل میں شامل نہ کرو' یا نفل ادا کر رہے ہو تو اُسے فرض قرار نہ دو۔

4003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا وَصَلْتَ التَّطَوُّعَ بِالْمَكْتُوبَةِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ يَقُوْلُ: وَلٰكِنْ سَلِّمْ وَادْخُلْ مَعَهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ

❊ ❊ حماد فرماتے ہیں: جب تم نوافل کو فرض نماز کے ساتھ ملا دو گے' تو یہ کلام کرنے کے حکم میں ہو گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: تاہم تمہیں سلام پھیر کر اُن لوگوں کے ساتھ شامل ہونا چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ هَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

باب: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے' تو کیا فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کی جا سکتی ہیں؟

4004 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، فَوَجَدَ رَجُلَيْنِ يُصَلِّيَانِ، فَقَالَ: اَصَلَاتَانِ مَعًا؟

❊ ❊ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' مؤذن اُس وقت اقامت کہہ رہا تھا' آپ نے فجر کی نماز پڑھائی' آپ نے دو آدمیوں کو (لوگوں سے ہٹ کر) نماز ادا کرتے ہوئے پایا تو دریافت کیا: کیا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی؟

4005 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ لِلصُّبْحِ، فَقَالَ: اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا؟

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ مؤذن اُس وقت صبح کی نماز کے لیے اقامت کہہ رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات ادا کرو گے؟

4006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَقَالَ: اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا؟ قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلُ ذٰلِكَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو مؤذن کے اقامت کہنے کے دوران نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے تھے' تو دریافت کرتے تھے: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات ادا کرو گے؟

معمر بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

4007 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، اَوْ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ؟ الَّتِيْ صَلَّيْتَ وَحْدَكَ، اَمِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟

٭٭ ابوالعالیہ یا شاید ابوعثمان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ فجر کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں میں سے کس کو اپنی نماز شمار کرو گے' وہ جو تم نے اکیلے ادا کی ہے' یا وہ جو تم ہمارے ساتھ ادا کرو گے؟

4008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَرِهَ اَنْ يُصَلِّيَهُمَا عِنْدَ الْاِقَامَةِ قَالَ: كَيْفَ يُصَلِّيهِمَا وَقَدْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ؟

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اقامت کے وقت ان دو رکعات (سنتوں) کو ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: ان دونوں کو کیسے ادا کیا جا سکتا ہے جبکہ فرض نماز شروع ہو چکی ہے۔

4009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ اَكُنْ رَكَعْتُهُمَا قَالَ: فَارْكَعْهُمَا فِي الْمَسْجِدِ، اِلَّا اَنْ تَخْشَى اَنْ تَفُوتَكَ الرَّكْعَةُ الَّتِي الْاِمَامُ فِيهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں' امام اُس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' میں نے فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کی ہوتی ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم ان دو کو مسجد میں ادا کرو گے' البتہ اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ امام جو رکعت ادا کر رہا ہے' اگر وہ تم سے فوت ہو جاتی ہے (تو پھر تم انہیں ادا نہیں کرو گے)۔

4010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اَرْكَعَهُمَا فِي الطَّرِيقِ؟ قَالَ: لَا اُبَالِي اَيْنَ تَرْكَعُهُمَا، اِذَا رَكَعْتَهُمَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ میں انہیں راستہ میں ادا کر لوں؟ اُنہوں نے کہا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ تم انہیں کہاں ادا کرتے ہو' جبکہ تم نماز سے پہلے انہیں ادا کر لو۔

4011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ خِفْتُ اَنْ يَفُوتَنِي الصُّبْحُ؟ قَالَ: فَدَعْهُمَا، وَلَا تَفُوتُكَ شَيْءٌ مِنَ الصُّبْحِ قَالَ: ثُمَّ اَخْبَرْتُهُ خَبَرَ اَبِي سَعْدٍ الْاَعْمَى اِيَّانَا عَنِ الَّذِي رَكَعَهُمَا بَعْدَ الصُّبْحِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ میری صبح کی نماز رہ جائے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کو چھوڑ دو لیکن تمہاری صبح کی نماز میں سے کچھ نہیں رہنا چاہیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے پھر اُنہیں ابوسعید نابینا کی نقل کردہ روایت کے بارے میں بتایا جو اُنہوں نے ہمیں بیان کی تھی کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں صبح کی نماز کے بعد یہ دو رکعات ادا کی تھیں۔

4012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَرْكَعُهُمَا فِي بَيْتِي ثُمَّ آتِي الْمَسْجِدَ فَاَجْلِسُ اَحَبُّ اِلَيَّ، قَالَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: میں ان دو رکعات کو اپنے گھر میں ادا کر کے پھر مسجد میں آؤں اور آ کر بیٹھ جاؤں' یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

زید بن خالد بیان کرتے ہیں: تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

4013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اَخْطَاْتَ اَنْ تَرْكَعَهُمَا قَبْلَ الصُّبْحِ فَارْكَعْهُمَا بَعْدَ الصُّبْحِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تم غلطی کرتے ہوئے ان دو رکعات (یعنی فجر کی سنتوں) کو صبح صادق ہونے سے پہلے ادا کر لو تو پھر تم صبح صادق ہونے کے بعد انہیں (دوبارہ) ادا کرو۔

4014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ تَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ صَلِّ مَعَ الْاِمَامِ، فَاِذَا فَرَغَ ارْكَعْهُمَا بَعْدَ الصُّبْحِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جائے' اور تم نے فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا نہ کی ہوں تو تم امام کے ساتھ نماز ادا کر لو' جب اس سے فارغ ہو جاؤ تو صبح کی نماز کے بعد ان دو رکعات کو ادا کرو۔

4015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَرَاَيْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ رَكَعَهُمَا بَعْدَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ صَنْعَاءَ بَعْدَمَا سَلَّمَ الْاِمَامُ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو صبح کی نماز کے بعد یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جو اُنہوں نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کی تھیں۔

4016 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ، اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَى وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

٭٭ عبدرب بن سعید جو یحییٰ بن سعید کے بھائی ہیں' وہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ صبح کی نماز ادا کرنے کے لیے گئے' نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز شروع کر چکے تھے' اُن کے دادا نے ابھی فجر کی دو رکعات سنتیں ادا نہیں کی تھیں' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی' جب وہ فجر کی نماز پڑھ کر کے فارغ ہوئے' تو وہ کھڑے ہوئے' اور اُنہوں نے فجر کی دو رکعات سنتیں ادا کیں۔ نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے' تو آپ نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' اور تشریف لے گئے' آپ نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

4017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَدَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ، ثُمَّ قَعَدَ، حَتَّى إِذَا أَشْرَقَتْ لَهُ الشَّمْسُ قَضَاهَا قَالَ: وَكَانَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي الطُّرُقِ صَلَّاهُمَا فِي الطَّرِيقِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے' لوگ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابھی فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں' وہ لوگوں کے ساتھ اُن کی نماز میں شریک ہو گئے' اُس کے بعد وہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب سورج اُن کے سامنے روشن ہو گیا تو اُنہوں نے وہ دو سنتیں ادا کیں۔ نافع بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جاتی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راستے میں ہوتے' تو وہ یہ دو رکعات راستے میں ہی ادا کر لیتے تھے۔

4018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ مُخْبِرٍ أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ رَكَعَ فِي الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ صَلَاةَ الضُّحَى قَطُّ، فَقِيلَ لَهُ: مَا رَأَيْنَاكَ تُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَطُّ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَسِيتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَرَكَعْتُهُمَا الْآنَ

٭٭ صالح بن کیسان نے مخبر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ چاشت کے وقت دو رکعات ادا کیں' اُنہوں نے پہلے کبھی چاشت کی نماز ادا نہیں کی تھی۔ اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی اور کہا گیا کہ ہم نے تو آپ کو کبھی یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں فجر کی دو رکعات ادا کرنا بھول گیا تھا' وہ دونوں میں نے اب ادا کی ہیں۔

4019 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، بَيْنَا هُوَ يَلْبَسُ لِلصُّبْحِ إِذْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ، فَصَلَّى فِي الْحُجْرَةِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا وَجَدَ الْإِمَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَهُمَا، دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابھی صبح صادق ہونے کے بارے میں التباس کا شکار تھے کہ اس دوران اُنہوں نے اقامت کی آواز سن لی' اُنہوں نے اپنے حجرے میں فجر کی دو رکعات ادا کیں' پھر وہ نکلے اور اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کو نماز ادا کرتے ہوئے پاتے تھے' تو دو سنتیں ادا نہیں کرتے تھے' وہ امام کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے' پھر یہ دو رکعات سنت سورج نکلنے کے بعد ادا کرتے تھے۔

4020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: بَلَغَنَا، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: نَعَمْ وَاللّٰهِ، لَئِنْ دَخَلْتُ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ لَاَعْمِدَنَّ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ لَاَرْكَعَنَّهُمَا ثُمَّ لَاُكْمِلَنَّهُمَا، ثُمَّ لَا اَعْجَلُ عَنْ اِكْمَالِهِمَا، ثُمَّ اَمْشِي اِلَى النَّاسِ فَاُصَلِّي مَعَ النَّاسِ الصُّبْحَ

٭٭ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جی ہاں! اللہ کی قسم! اگر میں (مسجد میں) آؤں اور لوگ اُس وقت نماز ادا کر رہے ہوں تو میں مسجد کے کسی ستون کی طرف بڑھ جاؤں گا' اور ان دو رکعات (سنتوں) کو ادا کروں گا' اور انہیں مکمل ادا کروں گا' میں ان کی مکمل ادائیگی میں کسی جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کروں گا' پھر میں چلتا ہوا لوگوں کے پاس آؤں گا' اور اُن کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرلوں گا۔

4021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُوْسَى قَالَ: جَاءَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّالْاِمَامُ يُصَلِّي الْفَجْرَ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ اِلٰى سَارِيَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

٭٭ عبداللہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے' امام اُس وقت فجر کی نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے ستون کی طرف رُخ کر کے دو رکعات ادا کیں کیونکہ اُنہوں نے فجر کی دو رکعات سنتیں ابھی ادا نہیں کی تھیں۔

4022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُوْسَى، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

4023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَفْعَلُهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، وَعَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّ مَسْرُوْقًا كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَالْاِمَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مسروق ان دو رکعات کو ادا کر لیتے تھے جبکہ امام مسجد میں کھڑا ہوا نماز ادا کر رہا ہوتا تھا۔

4025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلَاةِ. وَلَمْ تَكُنْ رَكَعْتَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. فَصَلِّهِمَا ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْاِمَامِ، قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ،

وَالنَّخَعِيُّ يَدْخُلَانِ مَعَ الْإِمَامِ وَلَا يَرْكَعَانِ حِينَئِذٍ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو اور امام نماز ادا کر رہا ہو اور تم نے ابھی فجر کی دو رکعات سنتیں ادا نہ کی ہوں تو تم ان دو کو ادا کرنے کے بعد امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

ہشام بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابراہیم نخعی امام کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے' وہ اُس وقت یہ دو رکعات ادا نہیں کرتے تھے۔

4026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِنْ لَمْ يَقْضِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص فجر کی دو رکعات قضاء ادا نہیں کرتا تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْعُو وَيُسَمِّي فِي دُعَائِهِ

باب: جو شخص دعا کرتے ہوئے اپنی دعا میں نام لے کر (کسی کے لیے) دعا کرے

4027 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا، دَعَا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: **128**)

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا: ربنا ولک الحمد! جبکہ دوسری رکعت میں اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! فلاں پر اور فلاں پر لعنت کر! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملہ میں کوئی واسطہ نہیں ہے' خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے' یا انہیں عذاب دے' بے شک یہ لوگ ظالم ہیں''۔

4028 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَكَّةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع سے سر اُٹھایا

تو یہ دعا کی:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے اے اللہ! تو ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور مسلمانوں کو نجات عطا کر! اے اللہ! تو اپنی سختی کو مضر قبیلہ کے افراد پر مسلط کردے اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانہ کی سی قحط سالی نازل کردے''۔

4029 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، يَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عُصَيَّةَ، وَذَكْوَانَ، وَرِعْلٍ، وَلِحْيَانَ، وَكُلُّهُمْ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی جس میں آپ نے عربوں کے کچھ قبائل عصیہ ذکوان رعل لحیان کے خلاف دعائے ضرر کی ان سب کا تعلق بنوسلیم سے تھا۔

4030 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: جَاءَ كَلْبٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعَصْرِ لِيَمُرَّ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُمَّ احْبِسْهُ، فَمَاتَ الْكَلْبُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّكُمْ دَعَا عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَوْ دَعَا عَلٰى اُمَّةٍ لَاسْتُجِيبَ لَهُ

✽✽ عبدالکریم جزری نے اہلِ طائف سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران ایک کتا آیا اور لوگوں کے آگے سے گزرنے لگا تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اے اللہ! اسے روک لے! تو وہ کتا وہیں مرگیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: اس کے خلاف دعا کس نے کی تھی؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ شخص کسی ایک اُمت کے خلاف دعا کرتا تو اس کی وہ دعا بھی مستجاب ہو جاتی۔

4031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: فَرَّ عَيَّاشُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَالْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَيَّاشٌ، وَسَلَمَةُ مُكَبَّلَانِ مُرْتَدِفَانِ عَلٰى بَعِيرٍ، وَالْوَلِيدُ يَسُوقُ بِهِمَا، فَكُلِمَتْ اِصْبَعُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ:

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ، فَعَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجَهُمْ اِلَيْهِ وَشَاْنَهُمْ، قَبْلَ اَنْ يَعْلَمَ النَّاسُ، فَصَلَّى الصُّبْحَ فَرَكَعَ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْهُمَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ دَعَا لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِيْ يُوسُفَ

✽✽ عبدالملک بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: عیاش بن ابوربیعہ سلمہ بن ہشام ولید بن ولید بن مغیرہ مشرکین کی قید سے

فرار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے' ان میں عیاش بن ابوربیعہ اور سلمہ بن ہشام اونٹ پر ایک دوسرے کے آگے پیچھے سوار تھے جبکہ ولید اُس اونٹ کو ہانک کر لے جا رہے تھے' اسی دوران ولید کی انگلی زخمی ہو گئی تو اُنہوں نے یہ کہا:

''تم صرف ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے' اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا ہے''۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے اپنی طرف آنے' اور اُن کے معاملہ کا پتا چلا اور یہ لوگوں کے علم ہونے سے پہلے کی بات ہے' تو آپ نے صبح کی نماز ادا کرتے ہوئے اُن میں سے پہلی رکعت میں جب رکوع کیا اور رکوع کے بعد سر اُٹھایا تو آپ نے سجدے میں جانے سے پہلے ان دونوں کے لیے دعا کی اور یہ کہا:

''اے اللہ! تُو عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر! اے اللہ! تُو سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر! اے اللہ! تُو ولید بن ولید کو نجات عطا کر! اے اللہ! تُو کمزور مؤمنین کو نجات عطا کر! اے اللہ! تُو اپنی سختی کو مضر قبیلہ کے افراد پر مسلط کر دے' اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانہ کی سی قحط سالی نازل کر دے''۔

4032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: دَعَوْتُ فِي الْمَكْتُوبَةِ عَلٰى رَجُلٍ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِهِ قَالَ: قَدِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكَ، ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ حِيْنَئِذٍ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَرَكَعَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، وَالْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ ، قُلْتُ: فَدَعَا بِهٰذَا وَسَمَّى مَا سَمَّى قَالَ: لَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْ سُبْحَةٍ اَوْ مَكْتُوْبَةٍ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُمْ فِي الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِيْ، وَلَعَلَّهُ اُمِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَسْنَا كَهَيْئَتِهِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: دَعَا لَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْمَا بَلَغَنِيْ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: میں فرض نماز میں کسی شخص کے خلاف دعا کرتا ہوں تو کیا اُس کا نام لے سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی۔ پھر اُنہوں نے اُس وقت مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے عیاش بن ابوربیعہ کے لیے دعا کی تھی' آپ رکوع میں گئے' جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ نے کھڑے ہو کر یہ دعا کی:

''اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ' ولید بن ولید بن مغیرہ' سلمہ بن ہشام اور اپنے کمزور بندوں کو نجات عطا فرما''۔

میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کرتے ہوئے' تو لوگوں کے نام لیے ہیں۔ عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم کہ کیا یہ نوافل میں ہوا تھا' یا فرض نماز میں ہوا تھا؟ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے فرض نماز میں اُن لوگوں کے لیے دعا کی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خصوصیت نبی اکرم ﷺ کی ہو کیونکہ ہم تو آپ کی مانند نہیں ہیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے لیے دعا کی تھی لیکن مجھ تک پہنچنے

والی روایت کے مطابق اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے لیے دعا نہیں کی۔

4033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: دَعَا الْمَرْءُ فِي الْمَكْتُوبَةِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ وَيَسْاَلُهُ قَالَ: مَا اُحِبُّهُ، قُلْتُ: اَيَقْطَعُ ذٰلِكَ صَلَاتَهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَفَتَدْعُو اَنْتَ الْمَرَّةَ فِي الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اِنِّي لَتَاْخُذُنِي الْمَرَّةَ الرَّغْبَةُ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَاَسْتَغْفِرُ وَاَسْاَلُ، بِذٰلِكَ قَلِيْلٌ قَالَ: وَلَا سَوَاءٌ، الدُّعَاءُ فِي الدُّنْيَا وَغَرَضِهَا، اَشَدُّ مِنَ الدُّعَاءِ لِلْاٰخِرَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: آدمی فرض نماز میں دعا مانگتے ہوئے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے گا' اور اُس سے کوئی چیز مانگے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اس طرح اُس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ اس وجہ سے سجدۂ سہو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ کبھی آخری تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے فرض نماز میں دعا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے کہا: بعض اوقات مجھے فرض نماز کے دوران رغبت محسوس ہوتی ہے' تو میں دعائے مغفرت کرسکتا ہوں اور میں سوال کرسکتا ہوں (یعنی کوئی چیز مانگ سکتا ہوں) جبکہ وہ چیز تھوڑی ہو؟ تو عطاء نے کہا: یہ دونوں چیزیں برابر نہیں ہیں' دنیا کے بارے میں' یا دنیا کی غرض کے بارے میں دعا مانگنا' آخرت کے لیے یا دعائے مغفرت کے بارے میں دعا مانگنے سے زیادہ شدید ہے۔

4034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا كُنْتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَلَا تَدْعُ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَفْرُغَ الْاِمَامُ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَسَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: لَا تَدْعُ فِي الْمَكْتُوبَةِ، وَلَا اَعْلَمُ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ اِلَّا التَّشَهُّدَ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ نے عطاء اور مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب تم فرض نماز ادا کر رہے ہو تو امام کے فارغ ہونے تک کوئی دعا نہ مانگو۔

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم فرض نماز میں دعا نہ مانگو' میرے علم کے مطابق دو رکعات کے بعد صرف تشہد کے کلمات پڑھے جائیں گے۔

4035 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اُدْعُ فِي الْفَرِيْضَةِ بِمَا فِي الْقُرْآنِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: تم فرض نماز میں وہ دعا مانگو جو قرآن میں مذکور ہے۔

4036 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین کے بارے میں منقول ہے۔

4037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: ادْعُ فِي الْفَرِيضَةِ بِمَا فِي الْقُرْآنِ،

✱✱ طاؤس فرماتے ہیں: تم فرض نماز میں وہ دعا مانگو جو قرآن میں ہے۔

4038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں' طاؤس کے قول کی مانند منقول ہے۔

4039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ادْعُ فِي الْفَرِيضَةِ بِمَا شِئْتَ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: تم فرض نماز میں جو چاہو دعا مانگو۔

4040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، كَانَ يَقُولُ: اجْعَلُوا حَوَائِجَكُمْ عَلَى الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّغَيْرُهُ مِنْ عُلَمَائِنَا: مَا مِنْ صَلَاةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَدْعُوَ فِيهَا حَاجَتِي مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُولُ: وَنَظَرْتُ فِي اسْتِفْتَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَكْتُوبَةَ اَجِدُهُمْ يَدْعُونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ فِي بَعْضِ رُكُوعِهِمْ وَسُجُودِهِمْ، فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تم اپنی ضروریات کو فرض نمازوں پر رکھو (یعنی فرض نمازوں میں اُن کے بارے میں دعا مانگو)۔

عمرو بن دینار اور ہمارے دیگر علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ میرے نزدیک اپنی حاجت کے بارے میں دعا مانگنے کے لیے فرض نماز سے زیادہ اور کوئی نماز محبوب نہیں ہے۔

ابن جریج اور میں (یعنی امام عبدالرزاق) یہ کہتے ہیں کہ میں نے فرض نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے آغاز کا جائزہ لیا تو میں نے ان حضرات کو پایا کہ یہ لوگ اپنے رکوع اور سجود میں بھی دعا کرتے تھے اور مغفرت طلب کرتے تھے' تو اس حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْفُرَافِصَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو لِلزُّبَيْرِ وَاَسْمَاءَ اُمِّهِ يُسَمِّيهِمَا فِي الصَّلَاةِ بِاَسْمَائِهِمَا

✱✱ عروہ بن زبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حضرت زبیر اور اپنی والدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہما کے لیے دعا کیا کرتے تھے' وہ نماز میں ان دونوں کے نام لے کر ان کے لیے دعا کرتے تھے۔

4042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْفُرَافِصَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَلِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ

** حفص بن فرافصہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عروہ بن زبیر کو نماز کے دوران سجدہ کی حالت میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی مغفرت کر دے۔

4043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُسْتَغْفَرَ فِي التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: نَعَمْ، حَتَّى يَجْلِسَ وَيَتَشَهَّدَ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ جَالِسًا قَالَ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طه: 14)

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ نفل نماز میں دعائے مغفرت کی جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہاں تک کہ آدمی بیٹھ جائے اور تشہد کے کلمات پڑھے پھر وہ بیٹھنے کے دوران دعائے مغفرت کر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''تم میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو''۔

4044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "بَلَغَنِي اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَتَكَلَّمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارَى، حَتَّى نَزَلَتْ: (وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا) (الأعراف 204) "

** عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ پہلے لوگ نماز کے دوران اُسی طرح کلام کر لیتے تھے جس طرح یہود و نصاریٰ کلام کر لیتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے' تو اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔

4045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: "صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَمَا عَلِمْتُ مَا يَقْرَاُ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: (زِدْنِي عِلْمًا) (طه: 114)، فَعَلِمْتُ اَنَّهُ فِي طٰهٰ "

** علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی' اُنہوں نے جو تلاوت کی تھی' کا مجھے پتا نہیں چل سکا یہاں تک کہ میں نے اُنہیں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''تو میرے علم میں اضافہ کر دے''۔

اس سے مجھے پتا چلا کہ آپ سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کر رہے ہیں (کیونکہ یہ سورۂ طٰہٰ کی آیت کے الفاظ ہیں)۔

4046 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا مَرَّ بِآيَةِ خَوْفٍ تَعَوَّذَ، وَاِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَاَلَ "

** حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی خوف کے مضمون والی آیت پڑھی تو آپ نے اُس سے پناہ مانگی اور جب رحمت کے مضمون والی آیت پڑھی تو اُس رحمت کے بارے میں دعا مانگی۔

4047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بَاْسًا اَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ فِي التَّطَوُّعِ، اِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقِفُ عِنْدَهَا فَيَسْاَلُ وَيَتَعَوَّذُ "

✱✱ حسن بصری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ یہ دونوں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی نفل نماز کے دوران دعا مانگے' جب وہ کسی ایسی آیت کو پڑھے جس میں جنت یا جہنم کا ذکر ہو تو وہاں ٹھہر کر (جنت کے بارے میں) دعا مانگے یا (جہنم سے) پناہ مانگے۔

4048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، اَنَّ عَائِشَةَ، مَرَّتْ بِهَذِهِ الْاٰيَةِ: (فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ) (الطور: 27)، فَقَالَتْ: رَبِّ مُنَّ عَلَيَّ وَقِنِي عَذَابَ السَّمُومِ

✱✱ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا''۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: اے میرے پروردگار! مجھ پر بھی احسان کرنا اور مجھے گرم ہوا کے عذاب سے بچالینا۔

4049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، قَرَاَ فِي صَلَاةٍ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى

✱✱ عبد خیر ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

''تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: سبحان ربی الاعلیٰ! (میں اپنے اعلیٰ پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں)۔

4050 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، " قَرَاَ فِي الْجُمُعَةِ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ "

✱✱ عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت کی تو سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا اور ساتھ میں سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کی۔

4051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَرَاَ: (اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى) (القيامة: 40) قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلَى، وَاِذَا قَرَاَ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى

✱✱ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تو کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تُو پاک ہے اے اللہ! جی ہاں! تُو اس بات پر قادر ہے۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم اپنے اعلیٰ پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

تو اُنہوں نے سبحان ربی الاعلیٰ (میں اپنے اعلیٰ پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں) کہا۔

4052 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ التِّيْنَ، وَبَلَغَ: (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ) (التين: 8) قَالَ: بَلٰى، وَاِذَا قَرَاَ: (اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى) (القيامة: 40) قَالَ: بَلٰى، وَاِذَا قَرَاَ: (فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُوْنَ) (المرسلات: 50)، وَبِمَا اُنْزِلَ اَوْ قَالَ: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِمَا اَنْزَلَ

✷✷ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کبھی سورۂ والتین کی تلاوت کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے تھے: ''کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے'' تو یہ کہتے تھے: جی ہاں! سب سے بڑا حاکم ہے۔

آپ جب یہ آیت پڑھتے تھے: ''کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مُردوں کو زندہ کردے''۔ تو یہ کہتے ہیں: جی ہاں! وہ یہ قدرت رکھتا ہے۔

جب آپ یہ آیت تلاوت کرتے تھے: ''تو اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان رکھیں گے''۔ تو آپ یہ کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو اُس نے نازل کیا ہے اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔

4053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ جَابَانَ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ، فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَرَاَ، فَمَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اَفَرَاَيْتُمْ مَا تُمْنُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ) (الواقعة: 59) قَالَ: بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَرَاَ: (اَفَرَاَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ) (الواقعة: 63) قَالَ: بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، ثَلَاثًا قَالَ: (اَفَرَاَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ) (الواقعة: 68) قَالَ: بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (اَفَرَاَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ) قَالَ: : بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، قَالَهَا ثَلَاثًا

✷✷ شداد بن جابان بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حجر مدری کے ہاں ٹھہرا تو میں نے اُنہیں رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' جب اُنہوں نے اس آیت کی تلاوت کی:

''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ جب تم انزال کرتے ہو تو کیا تم (بچہ کو) تخلیق کرتے ہو' یا تخلیق کرنے والے ہم ہیں''۔

تو حجر مدری نے کہا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو (تخلیق کرنے والا ہے) بلکہ تو (تخلیق کرنے والا ہے) میرے پروردگار! تو (تخلیق کرنے والا ہے) میرے پروردگار۔ اُنہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ جب تم کھیتی باڑی کرتے ہو' تو کیا زراعت کرنے والے تم لوگ ہو' یا زراعت کرنے والے ہم ہیں''۔

تو حجرمدری نے کہا: بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے' بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے' بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے۔
اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اُس پانی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جسے تم پیتے ہو' کیا تم اُسے بادل سے نازل کرتے ہو' یا ہم اُسے نازل کرنے والے ہیں''۔

تو حجرمدری نے کہا: بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے' بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے' بلکہ اے میرے پروردگار! تُو (نازل کرنے والا) ہے۔ اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''آگ کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے جسے تم روشن کرتے ہو' تو اُس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے' یا ہم پیدا کرنے والے ہیں''۔

تو حجرمدری نے کہا: بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے۔ اُنہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔

4054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: كَرِهَ اَنْ يَّمُرَّ الرَّجُلُ بِذِكْرِ النَّارِ فَيَتَعَوَّذَ مِنْهَا فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى بَاْسًا فِي التَّطَوُّعِ

✵✵ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی فرض یا نفل نماز ادا کرتے ہوئے جہنم کا ذکر تلاوت کرے' تو اُس سے پناہ مانگے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نفل نماز میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

4055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُرِهَ اِذَا مَرَّ الْاِمَامُ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ اَوْ آيَةِ رَحْمَةٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَنْ خَلْفَهُ شَيْئًا

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ جب امام خوف دلانے والی کسی آیت یا رحمت کے مضمون والی کسی آیت کی تلاوت کرے' تو اُس کی تلاوت کے بعد کچھ اور کہے (یعنی کوئی دعا مانگے یا کلمات پڑھے)۔

4056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " (اِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاَنْصِتُوا) (الأعراف: **204**) " قَالَ: هٰذَا فِي الصَّلَاةِ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے' تو اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔

مجاہد فرماتے ہیں: یہ نماز کے بارے میں حکم ہے۔

4057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: " يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ اِذَا شُغِلَ الْعَبْدُ بِكِتَابِهِ عَلٰى مِنْ مَسَالَتِهِ اِيَّايَ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مِمَّا اُعْطِي السَّائِلِينَ "

✵✵ مالک بن حارث بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: جب بندہ اپنی تحریر میں مشغولیت کی وجہ سے مجھ سے

مانگ نہ سکا ہوتو میں اُسے اُس سے زیادہ عطا کرتا ہوں جو مانگنے والے کو عطا کرتا ہوں۔

4058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: الدُّعَاءُ فِي التَّطَوُّعِ مِثْلُهُ فِي الْمَكْتُوبَةِ إِنْ سَمَّيْتُ إِنْسَانًا يَقْطَعُ صَلَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِنْ قُلْتَهُ وَلَكَ وِتْرٌ فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ انْصَرِفْ فَاسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ

** ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: نفل نماز کے دوران دعا مانگنا فرض نماز میں دعا مانگنے کی مانند ہے کہ اگر آپ کسی انسان کا نام لے لیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم یہ کلمات اُس وقت کہتے ہو جب تم طاق رکعات ادا کر چکے ہو تو تم ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کر لو گے' اُس کے بعد نماز کو مکمل کرنے کے بعد نئے سرے سے اُس نماز کو دُہراؤ گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ

باب: آدمی کا منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرنا

4059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ: أَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ مُخَمِّرٌ فَاهُ؟ قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَنْزِعَهُ مِنْ فِيكَ، إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْتَ فَإِنَّكَ تُنَاجِي رَبَّكَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی شخص اپنے منہ کو ڈھانپ کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ تم اپنے منہ سے کپڑے کو اُتار دو کیونکہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب تم نماز ادا کر رہے ہوتے ہو تو تم اپنے پروردگار سے مناجات کر رہے ہوتے ہو۔

4060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: كَرِهَ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ، أَوْ عَلَى أَنْفِهِ فِي الصَّلَاةِ

** ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ' یا اپنا کپڑا اپنے منہ' یا اپنی ناک پر رکھ لے۔

4061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ

** سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ آدمی منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرے۔

4062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، أَوْ أَحَدِهِمَا، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ

✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرے۔

4063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ، وَكَانَ يَقُولُ: اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَا يَجْهَرْ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْطِسُ عَلَى الْخَلَاءِ قَالَ: يَحْمَدُ اللّٰهَ فَاِنَّهَا تَصْعَدُ

✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو نماز کے دوران چھینک آ جائے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا' لیکن بلند آواز میں نہیں کرے گا۔ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے بیت الخلاء میں چھینک آ جاتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا کیونکہ یہ حمد اوپر جاتی ہے۔

4064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: اَبْصَرَ جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ عَلٰى رَجُلٍ مِغْفَرًا وَهُوَ يُصَلِّي، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلًا: اَنِ اكْشِفِ الْمِغْفَرَ عَنْ فِيكَ

✵ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: جعدہ بن ہبیرہ نے ایک شخص کو نماز ادا کرنے کے دوران خود (یعنی لوہے کی ٹوپی) پہنے ہوئے دیکھا تو اُس کی طرف ایک شخص کو بھیجا کہ تم اپنے منہ پر سے اس خود کو ہٹا دو۔

4065 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، "اَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُرَخِّصُ فِي اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ اِذَا كَانَ مِنْ بَرْدٍ اَوْ عُذْرٍ

✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ آدمی منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرے' جبکہ وہ ٹھنڈک کی وجہ سے یا کسی عذر کی وجہ سے اُس کپڑے کو لپیٹے ہوئے ہو۔

بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

باب: (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے' اور تالی مارنے کا خواتین کے لیے ہے

4066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَقُوْلُ فِي الْمَكْتُوبَةِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاُشِيرُ بِيَدِيْ ثُمَّ اَسْتَوِي اِلَى الصَّفِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَاكَ حَسَنٌ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں فرض نماز کے دوران سبحان اللہ' سبحان اللہ کہتا ہوں اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ بھی کر لیتا ہوں اور پھر میں صف کی طرف آ کر سیدھا ہو جاتا ہوں۔ تو اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! یہ اچھا ہے۔

4067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، اِسْ اِسْ فِي الصَّلَاةِ قَالَ عَطَاءٌ: وَتَكَلَّمَ اَبُو هُرَيْرَةَ بِاِسٍّ اِسٍّ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فِي الصَّلَاةِ: كَذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَاَحَبُّ اِلٰى عَطَاءٍ اَنْ يُسَبِّحْنَ مِنَ التَّصْفِيقِ مِنْ اِسٍّ اِسٍّ، قَالَ عَطَاءٌ: وَصَفَّقَ اَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدَيْهِ

✷✷ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی مارنے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔ نماز کے دوران اِش اِش (یعنی آواز نکالتے ہوئے) کہا جا سکتا ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِش اِش کہہ دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کے بارے میں اسی طرح فرماتے ہیں کہ مردوں اور خواتین کے لیے یہی کہنے کا حکم ہے اور عطاء کے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ خواتین تالی مارنے کی بجائے یا اِش اِش کہنے کی بجائے سبحان اللہ کہہ دیں۔ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تالی مارتے تھے۔

4068 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ

✷✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین

4068-صحیح البخاری - کتاب الجمعة' ابواب العمل فی الصلاة - باب التصفیق للنساء ' حدیث:1160' صحیح مسلم - کتاب الصلاة' باب تسبیح الرجل وتصفیق المراة إذا نابهما شیء فی الصلاة - حدیث:670' صحیح ابن خزیمة - جماع ابواب المواضع التی تجوز الصلاة علیها ' جماع ابواب الافعال المباحة فی الصلاة - باب امر النساء بالتصفیق فی الصلاة عند النائبة' حدیث:854' مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بین الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیره' باب إیجاب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد السلام - حدیث:1558' سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب التسبیح للرجال - حدیث:1385' السنن للنسائی - کتاب السهو' باب التصفیق فی الصلاة - حدیث:1197' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : التسبیح للرجال - حدیث:7146' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب السهو ' التصفیق فی الصلاة - حدیث:530' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب الکلام فی الصلاة لما یحدث فیها من السهو' حدیث: 1646' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:1516' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب الکلام فی الصلاة - باب ما یقول إذا نابه شیء فی صلاته' حدیث:3103' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی هریرة رضی الله عنه - حدیث:7123' مسند الشافعی - ومن کتاب الامالی فی الصلاة' حدیث:192' مسند الطیالسی - احادیث النساء 'ما اسند ابو هریرة - وابو صالح' حدیث:2510' مسند الحمیدی - احادیث ابی هریرة رضی الله عنه' حدیث:921' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ابی هریرة' حدیث:5818' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث:1265

کے لیے ہے''۔

4069 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(نماز میں امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے' اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے''۔

4070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے' اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے''۔

4071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الْاِذْنِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: متوجہ کرنے کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے' اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔

4072 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اِذْ قِيلَ لَهُ: كَانَ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَاَهْلِ قُبَا شَيْءٌ، فَقَالَ: قَدِيمًا كَانَ ذٰلِكَ، كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جِيءَ، فَقِيلَ لَهُ: كَانَ بَيْنَ اَهْلِ قُبَا شَيْءٌ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَاَبْطَاَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ بِلَالٌ لِاَبِي بَكْرٍ: اَلَا اُقِيمُ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَاَقَامَ بِلَالٌ فَقَدَّمَ النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ، فَبَيْنَا هُوَ يُصَلِّي اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَشُقُّ الصُّفُوفَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ، فَجَعَلُوا يُصَفِّقُونَ، وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا اَكْثَرُوا الْتَفَتَ، فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ خَلْفَهُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ، فَنَكَصَ اِلٰى وَرَائِهِ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: مَا مَنَعَكَ اِذْ اُمِرْتُ اَنْ لَا تَكُونَ قَدْ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِابْنِ اَبِي قُحَافَةَ اَنْ يَتَقَدَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ؟ اِنَّمَا التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

✽✽ ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اسی دوران اُن سے یہ کہا گیا کہ بنوعمرو بن عوف اور اہلِ قباء کے درمیان کچھ اختلاف ہوگیا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بڑا پُرانا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس

میں ہم موجود تھے' اسی دوران کوئی شخص آیا اور آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ اہلِ قباء کے درمیان لڑائی ہونے لگی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے درمیان صلح کروانے کے لیے اُن کی طرف تشریف لے گئے' جب آپ کی واپسی میں دیر ہوگئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ کیا میں نماز کے لیے اقامت نہ کہوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے تم چاہو! تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کردیا' ابھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے آئے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے تالیاں پیٹنی شروع کیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے' لیکن جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجائیں تو اُنہوں نے توجہ کی تو اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نظر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اشارہ بھی کیا کہ وہ اُسی طرح نماز کرتے رہیں جس طرح ہیں' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں پیچھے آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے' آپ نے نماز پڑھائی' جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا چیز رکاوٹ بنی تھی جب میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ تم جس طرح تھے اُسی طرح نماز ادا کرتے رہتے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول کے آگے کھڑا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے دوران تالی بجانے کا کیا معاملہ ہے؟ مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم ہے' اور خواتین کے لیے تالی بجانے کا حکم ہے۔

4073 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اَيْنَ الْفَتَى الدَّوْسِیُّ؟ قَالَ: هُوَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُوعَكُ فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِی، وَقَالَ لِی مَعْرُوفًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اِنْ اَنَا سَهَوْتُ فِیْ صَلَاتِیْ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ' قَالَ: فَصَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْهُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ، وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّانِ وَنِصْفٌ مِنَ الرِّجَالِ، وَصَفَّانِ مِنَ النِّسَاءِ - اَوْ صَفَّانِ مِنَ الرِّجَالِ وَصَفَّانِ وَنِصْفٌ مِنَ النِّسَاءِ -

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: دوس قبیلہ سے تعلق رکھنے والا نوجوان کہاں ہے؟ کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ وہاں ہے! وہ بیمار ہے' اور مسجد کے پیچھے والے حصے میں موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے بارے میں اچھے کلمات ارشاد فرمائے۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا: اگر میں نماز میں کوئی چیز بھول جاؤں تو مرد سبحان اللہ کہیں اور خواتین تالی بجائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لیکن آپ کو نماز میں کسی بھی قسم کا سہو لاحق نہیں ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مردوں کی اڑھائی صفیں تھیں اور خواتین کی دو صفیں تھیں' یا شاید مردوں کی دو صفیں تھیں اور خواتین کی اڑھائی صفیں تھیں۔

بَابُ هَلْ يَؤُمُّ الرَّجُلُ جَالِسًا

باب: کیا کوئی شخص بیٹھ کر امامت کرسکتا ہے؟

4074 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قَاعِدًا وَجَعَلَ اَبَا بَكْرٍ وَرَاءَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ: وَصَلَّى النَّاسُ وَرَاءَهُ قِيَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا صَلَّيْتُمْ اِلَّا قُعُوْدًا بِصَلَاةِ اِمَامِكُمْ، مَا كَانَ يُصَلِّي قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَاِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُوْدًا

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بیمار ہوگئے' آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے' آپ کے' اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوگئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا' اگر پہلے آجاتا تو تم لوگ اپنے امام کی نماز کی پیروی کرتے ہوئے بیٹھ کر ہی نماز ادا کرتے' جب تک امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

4075 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَقَامَ حِذْوَهُ اِلَى جَنْبِهِ، فَقَرَاَ، فَاِذَا خَتَمَ وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ بِالنَّاسِ، قُلْتُ: وَكَمْ صَلَّى وَاَيَّةُ صَلَاةٍ تِلْكَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي اِلَّا اَنَّهَا صَلَاةٌ فِيْهَا قِرَاءَةٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وہ آپ کے پہلو میں آپ کے برابر کھڑے ہوگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب تلاوت ختم کی اور رکوع میں چلے گئے' تو اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ رکوع سے کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کو رکوع اور سجدہ کروایا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: آپ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں اور یہ کون سی نماز تھی؟ تو ابن جریج نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! البتہ یہ کوئی ایسی نماز تھی جس میں (بلند آواز میں) قرأت کی جاتی ہے۔

4076 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَاَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَذَهَبَ اَبُو بَكْرٍ يَنْكُصُ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ اِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ اَبُو

بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ

❋❋ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں پیچھے ہونے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اشارہ کیا کہ وہ جس طرح ہیں اُسی طرح نماز پڑھاتے رہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' اور اُن کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے' تو لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے' اور نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر (نماز ادا کر رہے تھے)۔

4077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ حَتَّى جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَصَلَّى قَائِمًا يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِأَبِي بَكْرٍ "

❋❋ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اپنی بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' اور جائے نماز پر تشریف فرما ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے' تو اُنہوں نے (نماز میں) نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی میں نماز ادا کی۔

4078 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ قَاعِدًا، وَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اقْعُدُوا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ " قَالَ أَبُو عُرْوَةَ: وَبَلَغَنِي أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي ذٰلِكَ لِأَحَدٍ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋❋ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر گئے جس کی وجہ سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا' لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے بیٹھ کر اُنہیں نماز پڑھائی اور اُنہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بھی بیٹھ جاؤ' جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم لوگ بھی تکبیر کہو' جب وہ رکوع کرے' تو تم لوگ بھی رکوع کرے' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے' تو تم ربنا ولک الحمد پڑھو' جب وہ سجدہ میں جائے' تو تم بھی سجدہ میں جاؤ' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

ابوعروہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور کے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔

4079 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَصَلَّى بِهِمْ قَاعِدًا وَصَلُّوا مَعَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا

انْصَرَفَ قَالَ: "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ "

✸✸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا آپ نے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی اُن لوگوں نے آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے تو تم رکوع میں جاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تو تم ربنا ولک الحمد پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو"۔

4080 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا يَؤُمُّ النَّاسَ، فَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ، فَاَخْلَفَ يَدَهٗ اِلَيْهِمْ يُوْمِءُ بِهَا اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوا

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے لوگوں کی امامت کی لوگ آپ کے پیچھے کھڑے رہے تو آپ نے اپنا ہاتھ اُن کی طرف کر کے اُنہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ۔

4081 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكٰى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ وَنَفَرٌ مَعَهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِهِمْ قَاعِدًا وَهُمْ قِيَامٌ، وَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اِنَّ فَارِسَ اِنَّمَا تَفَضَّلَتْ عَلَيْهِمْ مُلُوْكُهُمْ لِاَنَّهُمْ يَجْلِسُوْنَ وَيُقَامُ لَهُمْ، فَلَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى وَرَائِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّرْفَعَهُمَا اِلٰى عَاتِقِهٖ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے یہ لوگ آپ کی عیادت کرنے کے لیے آئے تھے جب نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اُن لوگوں کو نماز پڑھائی وہ لوگ کھڑے رہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اُنہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"اہلِ فارس کا یہ حال ہے کہ اُن کے بادشاہ اُن سے یوں نمایاں ہوتے ہیں کہ بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ اُن کے سامنے کھڑے رہتے ہیں تو تم لوگ ایسا نہ کرو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ پیچھے کی طرف اشارہ کیا تھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گردن سے بلند نہیں کیے تھے۔

4082 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَاِذَا رَكَعَ

فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ "

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اُس کی پیروی کی جائے' تو تم لوگ اُس کے برخلاف نہ کرو' جب وہ تکبیر کہے' تو تم تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم رکوع کرو' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے' تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد پڑھو' جب وہ سجدہ کرے' تو تم سجدہ کرو' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

4083 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِمَامُ أَمِيرٌ، فَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امام امیر ہوتا ہے' اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اور اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو''۔

4084 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ قَهْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ إِمَامَهُمُ اشْتَكَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَانَ يَؤُمُّنَا جَالِسًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ

* * حضرت قیس بن قہد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگوں کے امام بیمار ہو گئے تو وہ بیٹھ کر ہماری امامت کرتے تھے اور ہم بھی بیٹھ کر (نماز ادا کرتے تھے)۔

4085 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ.

4082-صحیح البخاری - کتاب الاذان' ابواب صلاۃ الجماعۃ والإمامۃ - باب : إقامۃ الصف من تمام الصلاۃ' حدیث:701' صحیح مسلم - کتاب الصلاۃ' باب ائتمام الماموم بالإمام - حدیث:654' صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الإمامۃ فی الصلاۃ ' جماع ابواب قیام المامومین خلف الإمام وما فیہ من السنن - باب امر المؤمنین بالاقتداء بالإمام ' حدیث:1482' مستخرج ابی عوانۃ - باب فی الصلاۃ بین الاذان والإقامۃ فی صلاۃ المغرب وغیرہ' بیان الائتمام بالإمام فی الصلاۃ وحظر مبادرتہ وحظر صلاۃ الماموم قائما - حدیث:1290' صحیح ابن حبان - باب الإمامۃ والجماعۃ' فصل فی فضل الجماعۃ - ذکر خبر ثان یدل علی فساد تاویل ہذا المتاول لہذا الخبر' حدیث:2139' سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب : القول بعد رفع الراس من الرکوع - حدیث:1333' سنن ابن ماجہ - کتاب إقامۃ الصلاۃ ' باب إذا قرا الإمام فانصتوا - حدیث:843' السنن للنسائی - کتاب الافتتاح' تاویل قولہ عز وجل : وإذا قرء القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا - حدیث:916' مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الصلاۃ' من کرہ القراء ۃ خلف الإمام - حدیث:3752' السنن الکبرٰی للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاۃ' تاویل قول اللہ جل ثناؤہ وإذا قرء القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا - حدیث:976'

اشْتَكَى وَكَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ جَالِسًا

✱✱ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' تو وہ بیٹھ کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔

4086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اِذَا اشْتَكَى الْإِمَامُ اَنْ يُؤَمِّرَ مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ اِذَا كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُصَلِّيَ اِلَّا قَاعِدًا قَالَ: وَاِنْ صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَالسُّنَّةُ، قُلْتُ: فَاِنْ صَلَّى قَاعِدًا اُصَلِّي مَعَهُ اَوْ اَدَعُهُ؟ قَالَ: بَلْ صَلِّ مَعَهُ. اَتَرْغَبُ عَنْ سَنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُقَدِّمُوا غَيْرَهُ مِنْهُمْ

✱✱ عطاء بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ محبوب بات یہ ہے: جب امام بیمار ہو جائے' تو وہ کسی شخص کو یہ ہدایت کرے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' جبکہ امام صرف بیٹھ کر ہی نماز پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھا دیتا ہے' تو یہ بھی سنت سے ثابت ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھا دیتا ہے تو کیا میں اُس کی اقتداء میں نماز ادا کروں گا؟ یا امام کو ترک کر دوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ تم اُس کی اقتداء میں نماز ادا کرو گے' کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑنا چاہتے ہو؟ اُنہوں نے یہ بات کہی کہ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ لوگ امام کی بجائے کسی دوسرے شخص کو آگے کر دیں (تا کہ وہ نماز پڑھا دے)۔

4087 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤَمَّنَّ رَجُلٌ بَعْدِي جَالِسًا

✱✱ امام شعبی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت ہرگز نہ کرے''۔

4088 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤَمَّنَّ رَجُلٌ بَعْدِي جَالِسًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَمَا رَاَيْتُ النَّاسَ اِلَّا عَلَى الْإِمَامِ، اِذَا صَلَّى قَاعِدًا صَلَّى مَنْ خَلْفَهُ قُعُوْدًا، وَهِيَ سُنَّةٌ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

✱✱ امام شعبی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت ہرگز نہ کرے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے تو لوگوں کو دیکھا ہے کہ امام خواہ کوئی بھی ہو' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو لوگ اُس کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز ادا کرتے ہیں اور یہ سنت ہے' جو کئی حوالوں سے ثابت ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ جَالِسًا

باب: بیٹھ کر نماز ادا کرنا

4089 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِعَامٍ اَوِ اثْنَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِيْ سُبْحَتِهٖ جَالِسًا، وَيُرَتِّلُ السُّوْرَةَ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ قِرَاءَ ةٍ اَطْوَلَ مِنْهَا

✻✻ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ آپ کے وصال سے ایک یا شاید دو سال پہلے (آپ نے بیٹھ کر نمازیں پڑھنا شروع کردیں) آپ اپنے نوافل بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے اور سورت کو ٹھہر' ٹھہر کر پڑھتے تھے' یہاں تک کہ وہ اپنے سے زیادہ طویل سورت سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

4090 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ

✻✻ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ کی زیادہ تر نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں کی جاتی تھیں۔

4091 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِيْ تَوَفّٰى نَفْسَهٗ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تُوُفِّيَ حَتّٰى كَانَ كَثِيْرٌ مِنْ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ، وَكَانَ اَعْجَبُ الْعَمَلِ اِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا

✻✻ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو موت دی! یعنی نبی اکرم ﷺ کو موت دی' نبی اکرم ﷺ کا انتقال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ کی اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں ہوتی تھیں' البتہ فرض نمازوں کا معاملہ مختلف ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے کرنے والا اُسے باقاعدگی سے سرانجام دے' اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

4092 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَهْلَ عَائِشَةَ يَذْكُرُوْنَ اَنَّهَا كَانَتْ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدَ الْاِنْصَابِ لِجَسَدِهٖ فِي الْعِبَادَةِ، غَيْرَ اَنَّهٗ حِيْنَ دَخَلَ فِي السِّنِّ، وَثَقُلَ مِنَ اللَّحْمِ كَانَ اَكْثَرَ مَا يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ

✻✻ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر والوں کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے جسم کو (عبادت کے معاملہ میں) بہت زیادہ تھکاوٹ کا شکار کرتے تھے' البتہ جب آپ کی عمر

شریف زیادہ ہوگئی اور جسم بھاری ہوگیا تو آپ زیادہ تر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔

4095 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى صَلّٰى جَالِسًا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ بیٹھ کر نمازیں ادا کرنے نہیں لگے۔

4096 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ رُكُوعِهِ قَامَ فَقَرَاَ ثَلَاثِينَ آيَةً اَوْ اَرْبَعِينَ آيَةً، ثُمَّ رَكَعَ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' جب رکوع کے قریب پہنچتے تھے' تو آپ کھڑے ہو کر تیس یا چالیس آیات کی تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے۔

4097 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ، وَكَانَ اِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثُونَ آيَةً اَوْ اَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ سَجَدَ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کی نفل نمازوں میں بیٹھ کر تلاوت نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر شریف زیادہ ہوگئی تو آپ (بیٹھ کر نوافل ادا کرنے لگے) یہاں تک کہ جب تیس یا چالیس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تھی تو آپ کھڑے ہو کر اُن کی تلاوت کرتے تھے' پھر سجدہ میں جاتے تھے۔

4098 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَائِشَةَ، عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا رَكَعَ جَالِسًا

٭٭ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے' تو قیام کی حالت سے ہی رکوع میں جاتے تھے' اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع کر لیتے تھے۔

4099 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ؟ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

٭٭ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا

تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت طویل نماز کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے اور رات کے وقت طویل نماز بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جب آپ قیام کی حالت میں قرأت کرتے تھے تو قیام سے ہی رکوع میں جاتے تھے اور جب بیٹھ کر قرأت کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع کر لیتے تھے۔

4100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا اَنْ يَفْتَتِحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ قَائِمًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی (نفل) نماز کے آغاز میں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کر لے۔

بَابُ كَيْفَ يَكُوْنُ جُلُوْسُهُ اِذَا صَلَّى قَاعِدًا؟

باب: جب آدمی بیٹھ کر نماز ادا کرے گا تو اُس کے بیٹھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟

4101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ جَالِسٌ فِي التَّطَوُّعِ اِنْ شَاءَ مُتَرَبِّعًا، وَاِنْ مُحْتَبِيًا قَالَ: وَابْسُطْ رِجْلَكَ اِنْ شِئْتَ بَعْدَمَا تَتَشَهَّدُ قَالَ: قُلْتُ: فَمُتَّكِئًا؟ قَالَ: لَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی بیٹھ کر نوافل ادا کرے گا تو اگر وہ چاہے تو چارزانو بیٹھ جائے اور اگر چاہے تو احتباء کے طور پر بیٹھ جائے۔ عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو تشہد کے بعد اپنے پاؤں پھیلا سکتے ہو۔ ابن جریج کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: کیا ٹیک لگائی جا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

4102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّهُ كَانَ يَحْتَبِيْ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ فِي التَّطَوُّعِ

٭٭ سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی نفل نماز کے آخر میں احتباء کے طور پر بیٹھ جاتے تھے۔

4103 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَذَكَرَ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ ثَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب آدمی سجدہ میں جانے کا ارادہ کرے گا تو اپنی ٹانگ کو موڑ کر سجدہ میں جائے گا۔

4104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ ثَنَى فَخِذَهُ كَمَا يَجْلِسُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، وَقَوْلُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَحَبُّ اِلَى سُفْيَانَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی چارزانوں بیٹھے ہوئے نماز ادا کرے اور رکوع میں جانے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے زانوں کو سیدھا کرے گا جس طرح آدمی نماز میں (تشہد میں) بیٹھتا ہے پھر وہ رکوع اور سجدہ کرے گا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) سعید بن مسیّب کا قول' سفیان ثوری کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے (جو سابقہ روایت میں بیان ہوا ہے)۔

4105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا مُتَرَبِّعًا

٭٭ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ چارزانوں بیٹھ کرنوافل ادا کر لیتے تھے۔

4106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: يُصَلِّي الرَّجُلُ قَاعِدًا مُتَرَبِّعًا

٭٭ ہشام نے محمد بن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی چارزانوں بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے۔

4107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْخٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسًا يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا

٭٭ سفیان ثوری نے انصار کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چارزانوں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَاَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّضْفَيْنِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ فِي الصَّلَاةِ مُتَرَبِّعًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ صَلَّى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسُ يَتَشَهَّدُ مُتَرَبِّعًا، فَاَمَّا اِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَلْيَتَرَبَّعْ "

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی انگاروں پر بیٹھ جائے' یہ اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نماز میں چارزانوں بیٹھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: جب آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا' تو وہ تشہد میں چارزانوں نہیں بیٹھے گا' لیکن وہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' تو پھر چارزانوں بیٹھ سکتا ہے۔

4109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّرَبُّعَ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي التَّطَوُّعَ، قَالَ شُعْبَةُ: فَسَاَلْتُ عَنْهُ حَمَّادًا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ فِي التَّطَوُّعِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ نماز میں' یعنی نفل نماز میں چارزانوں بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: نفل نماز میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا حَتَّى اِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ عَشْرُ آيَاتٍ قَامَ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ

٭٭ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ احتباء کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے' یہاں تک کہ جب دس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تھی تو کھڑے ہو کر اُنہیں پڑھتے تھے' اور پھر رکوع میں جاتے تھے۔

4111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عَطَاءً صَلَّى وَهُوَ مُحْتَبٍ، فَمَرَّ عَلَيْهِ

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ: كَاَنَّكُمْ جُلُوْسٌ تَتَحَدَّثُوْنَ، ثُمَّ اَطْلَقَ حَبْوَتَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ اَطْلَقَ عَطَاءٌ الْحِبْوَةَ، وَهُوَ يُصَلِّي

٭٭ ابن تیمی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: عطاء نے احتباء کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کی۔ سعید بن جبیر اُن کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ یوں بیٹھے ہوئے ہو جس طرح آپس میں بات چیت کر رہے ہو پھر اُنہوں نے اُن کی کمر کے اوپر بندھا ہوا کپڑا کھول دیا' جب سعید چلے گئے' تو عطاء نے وہ کپڑا دوبارہ کھول دیا (شاید درست یوں ہے کہ دوبارہ باندھ لیا) جبکہ وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

4112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يُصَلِّي جَالِسًا مُتَرَبِّعًا

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو چارزانوں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ مُزَاحِمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعْجَبُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ مُعْجَبًا مُحْتَبِيًا مَا هِيَ بِشَيْءٍ، فَرَدَّ عَلَيْهِ عُمَرُ وَقَالَ: قَدْ بَلَغَنَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ "

٭٭ عثمان بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے غلام مزاحم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے ایسے شخص کی نماز پر حیرت ہوتی ہے جو احتباء کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُسے جواب دیتے ہوئے یہ کہا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہونے سے پہلے آپ کی زیادہ تر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا ہوتی تھیں۔

4114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ: كَانَ يَحْتَبِي فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ، فَقُلْتُ لَهُ: مِمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا؟ وَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا اَرَى اَخَذْتُهُ اِلَّا مِنَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی نفل نماز میں احتباء کے طور پر بیٹھ جاتے تھے' میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے حاصل کیا ہے؟ پھر میں نے اُنہیں زہری کی نقل کردہ روایت بیان کی جو سعید بن میتب سے منقول ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میرے خیال میں میں نے یہ مسئلہ سعید بن میتب سے ہی حاصل کیا ہے۔

4115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يُصَلِّي وَهُوَ مُحْتَبِي فِي تَطَوُّعٍ

٭٭ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن میتب کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' وہ احتباء کے طور پر بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے۔

4116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُحْتَبٍ فِي التَّطَوُّعِ

٭٭ معمر یا شاید کسی اور راوی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ محمد بن سیرین احتباء کے طور پر نماز ادا کرتے تھے۔

4117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ قَائِمًا فَأُصَلِّي فَأَقْرَأُ جَالِسًا وَلَمْ أَرْكَعْ وَلَمْ أَسْجُدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَرْكَعُ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ أَجْلِسُ فَأَقْرَأُ؟ قَالَ: لَا، أَكْرَهُ أَنْ تَجْلِسَ فِي وِتْرٍ، قُلْتُ: فَأَسْتَفْتِحُ ثُمَّ أَجْلِسُ بِغَيْرِ رُكُوعٍ وَّلَا سُجُودٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، لَسْتَ الْآنَ فِي وِتْرٍ، قُلْتُ: فَجَلَسْتُ بَعْدَ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ؟ قَالَ: اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَلٰكِنِ اجْلِسْ فِي مَثْنَى مَا شِئْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں قیام کی حالت میں نماز کا آغاز کرتا ہوں' پھر میں نماز ادا کرتے ہوئے بیٹھ کر تلاوت کرسکتا ہوں جبکہ میں رکوع یا سجدہ نہیں کرتا' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں ایک رکعت ادا کرنے کے بعد پھر بیٹھ کر تلاوت کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم طاق رکعت میں بیٹھ جاؤ۔ میں نے دریافت کیا: میں نماز کا آغاز کرتا ہوں' پھر میں رکوع یا سجدہ میں گئے بغیر بیٹھ جاتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتے ہو' ایسی صورت میں یہ طاق رکعت شمار نہیں ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: پھر کیا ایک رکعت کے بعد میں بیٹھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے کہا: تمہیں دومرتبہ سجدۂ سہو کرنا پڑے گا لیکن دو رکعات ادا کرنے کے بعد تم جب چاہو بیٹھ سکتے ہو۔

4118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اسْتَفْتَحْتُ الصَّلَاةَ قَائِمًا فَرَكَعْتُ رَكْعَةً وَّسَجَدْتُ، ثُمَّ قُمْتُ، أَفَأَجْلِسُ إِنْ شِئْتُ بِغَيْرِ رُكُوعٍ وَّلَا سُجُودٍ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں قیام کی حالت میں نماز کا آغاز کرتا ہوں پھر میں ایک مرتبہ رکوع کر لیتا ہوں' سجدہ کر لیتا ہوں' پھر کھڑا ہو جاتا ہوں' تو اگر میں چاہوں تو رکوع اور سجدہ کیے بغیر بیٹھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى الْقَاعِدِ

باب: کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی' بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے پر فضیلت

4119 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا قَدْ صَفَّ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَأَلْصَقَ يَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى، فَجَعَلَهُمَا كَذٰلِكَ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اجْتَذَبَهُ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهِ: أَنْ ضَعْ كَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ

٭٭ علقمہ بن نضلہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

ایک شخص کو احتباء کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُس نے اپنے دو گھٹنوں کے درمیان میں کپڑا باندھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ ملائے ہوئے تھے' اور اُنہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان اسی طرح رکھا ہوا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے کھینچا اور اُسے اشارہ کر کے کہا کہ تم اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو۔

4120 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَنَالَنَا وَبَاءٌ مِنْ وُعِكِ الْمَدِينَةِ شَدِيدٌ، وَكَانَ النَّاسُ يُكْثِرُوْنَ اَنْ يُصَلُّوا فِيْ سُبْحَتِهِمْ جُلُوْسًا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ عِنْدَ الْهَاجِرَةِ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فِيْ سُبْحَتِهِمْ جُلُوْسًا، فَقَالَ: صَلَاةُ الْجَالِسِ نِصْفُ صَلَاةِ الْقَائِمِ قَالَ: وَطَفِقَ النَّاسُ حِيْنَئِذٍ يَتَجَشَّمُوْنَ الْقِيَامَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم مدینہ منورہ آئے' تو مدینہ منورہ میں بخار کی وبا ہمیں لاحق ہو گئی جو انتہائی شدید تھی' لوگ زیادہ تر نوافل بیٹھ کر ادا کرنے لگے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے لوگوں کے پاس تشریف لائے' تو وہ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر ادا کرنے والے کی نماز' کھڑے ہو کر ادا کرنے والے کی نماز کا نصف ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ لوگ اُسی وقت تیزی سے کھڑے ہو گئے۔

4121 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ مُحِمَّةٌ فَحُمَّ النَّاسُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ قُعُوْدًا، فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَاعِدِ نِصْفُ صَلَاةِ الْقَائِمِ، فَتَجَشَّمُوا النَّاسُ الصَّلَاةَ قِيَامًا

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو وہاں بخار کی وبا عام تھی' لوگ بھی بیمار ہو گئے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' تو لوگ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے شخص کی نماز' کھڑے ہو کر ادا کرنے والے کی نماز کا نصف ہوتی ہے۔ تو لوگ نماز ادا کرنے کے لیے تکلف کے ساتھ کھڑے ہوئے۔

4122 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِيْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلْقَاعِدِ فِي الصَّلَاةِ نِصْفَ اَجْرِ الْقَائِمِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کو بیٹھ کر ادا کرنے والے شخص کو کھڑے ہو کر ادا کرنے والے کے اجر کا نصف ملتا ہے''۔

4123 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ: اِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ، وَاَنْتَ تُصَلِّيْ جَالِسًا؟ فَقَالَ: اَجَلْ. وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے شخص کا اجر کھڑے ہو کر ادا کرنے والے شخص کی نماز کا نصف ہوتا ہے''۔

جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی مانند نہیں ہوں۔

4124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اَلا اُصَلِّي وَاَنَا جَالِسٌ، اِنْ شِئْتُ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ؟ قَالَ: بَلٰى، اِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر میں چاہوں تو کسی علت کے بغیر بیٹھ کر ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم چاہو تو! لیکن بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کا اجر' کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کے اجر کا نصف ہوتا ہے۔

4125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ، عَنْ بَعْضِ نِسَائِهِمْ: اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَصَلَّتِ الْعَصْرَ، ثُمَّ قَامَتْ فَصَلَّتْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ: ثُمَّ دَخَلَتْ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّتِ الْعَصْرَ، ثُمَّ قَامَتْ فَصَلَّتْ بَعْدَهَا رَكَعَاتٍ وَّهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: اَيْ اُمَّ سَلَمَةَ، اِنِّي دَخَلْتُ عَلٰى اُخْتِكِ عَائِشَةَ فَصَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ لِبَعْدِ الْعَصْرِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: اِنَّ عَائِشَةَ اَشَبُّ مِنِّي وَاَنَا كَبِيرَةٌ

٭٭ یوسف بن ماہک نے اپنے خاندان کی بعض خواتین کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ کھڑی ہوئیں اور اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں۔ اُس کے بعد وہ (خواتین) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ کھڑی ہوئیں اور اُنہوں نے عصر کے بعد کچھ رکعت ادا کیں اور وہ رکعات اُنہوں نے بیٹھ کر ادا کیں۔ تو ایک خاتون نے عرض کی: اے اُم سلمہ! میں آپ کی بہن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تھی تو اُنہوں نے عصر کے بعد صرف دو رکعات ادا کی تھیں۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عائشہ میرے مقابلہ میں کم عمر ہے' اور میں عمر رسیدہ ہوں۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ

باب: بیمار کی نماز

4126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: لَعَلَّهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قِيلَ لَهُ: مَا عَلَامَةُ مَا يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَاعِدًا؟ قَالَ: اِذَا كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَقُومَ لِدُنْيَاهُ فَلْيُصَلِّ

قَاعِدًا

٭٭ عمرو بن میمون اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے دریافت کیا گیا: اس چیز کی علامت کیا ہے کہ بیمار شخص بیٹھ کر نماز ادا کر سکے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ اپنے دنیاوی کاموں کے لیے کھڑا ہونے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو پھر وہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے۔

4127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ: كَيْفَ يُصَلِّي الْمَرِيضُ؟ قَالَ: يَكُوْنُ قِيَامُهُ مُرَبَّعًا

٭٭ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا: بیمار شخص کیسے نماز ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کا قیام چار زانوں ہوگا۔

4128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد سے منقول ہے۔

4129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ مَرِيضٌ وَهُوَ يُصَلِّي مُضْطَجِعًا عَلٰى يَمِيْنِهِ يُومِءُ اِيمَاءً لِصَلَاةِ الظُّهْرِ قَالَ: وَكَانَ غَيْرُهُ مِنَ الْفُقَهَاءِ يَقُوْلُ: كَانَ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ، تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ قَدْرَ مَا لَوْ قَامَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

٭٭ ابوہیثم بیان کرتے ہیں: میں ابراہیم نخعی کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ بیمار تھے' وہ دائیں پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کر رہے تھے' وہ اشارہ کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے' اور وہ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے علاوہ دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ایسا شخص گدی کے بل چت لیٹ کر اپنے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کرے گا کہ جس طرح اگر وہ کھڑا ہوتا تو اُس کا رُخ قبلہ کی طرف ہوتا۔

4130 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: يُصَلِّي الْمَرِيضُ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ

٭٭ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: بیمار شخص گدی کے بل چت لیٹ کر نماز ادا کرے گا' اور اُس کے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف ہوں گے۔

4131 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَرِيضُ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُصَلِّيَ اِلَّا مُضْطَجِعًا، فَيُصَلِّي وَهُوَ عَلٰى جَنْبِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يُومِءُ اِيمَاءً

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب بیمار شخص صرف لیٹ کر ہی نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ پہلو کے بل قبلہ کی طرف رُخ کر کے (لیٹ کر) نماز ادا کرے گا' اور اشارہ کے ساتھ ادا کرے گا۔

4132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْمَرِيضُ يَكُوْنُ مُسْتَلْقِيًا لَا

يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّجْلِسَ قَالَ: فَلْيُصَلِّ مُنْحَرِفًا، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُصَلِّ مُسْتَلْقِيًا يُومِءُ بِرَاْسِهٖ قَالَ: قُلْتُ: اَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيُومِءْ بِرَاْسِهٖ وَيَدَيْهِ، وَلِلتَّكْبِيرِ بِيَدَيْهِ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک بیمار جو صرف چت لیٹ سکتا ہے' وہ بیٹھ نہیں سکتا (اُس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: وہ رُخ پھیر کر نماز ادا کر لے گا' اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر وہ چت لیٹ کر سر کے ذریعہ اشارہ کرے گا۔ میں نے دریافت کیا: جب وہ رکوع یا سجدہ کرے گا' تو کیا اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ صرف اپنے سر اور دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کرے گا' اور دونوں ہاتھوں کے ذریعہ بھی تکبیر کہنے کے لیے اشارہ کرے گا۔

4133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا صَلَّى الْمَرِيضُ جَالِسًا فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا اسْتَطَاعَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب بیمار شخص بیٹھ کر نماز ادا کرے گا' تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے گا' اور جب سجدہ کرے گا' تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گا' اگر وہ اس کی استطاعت رکھتا ہو۔

4134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَكَعَ الْمَرِيضُ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب بیمار شخص رکوع کرے گا' تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے گا' اور جب سجدہ کرے گا' تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گا۔

4135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَسْاَلُ عَنِ الْمَرِيضِ وَبِهِ الْمُدُّ اَوْ شَبَهُهٗ كَيْفَ يُصَلِّي؟ قَالَ: عَلٰى كُلِّ حَالٍ، مُسْتَلْقِيًا وَمُنْحَرِفًا، فَاِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَانَ لَا يَسْتَطِيعُ اِلَّا ذٰلِكَ فَيُومِءُ اِيمَاءً، وَيَجْعَلُ سُجُوْدَهٗ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهٖ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو سنا' اُن سے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے مَد یا اس کی مانند کسی بیماری کی شکایت ہو' وہ کیسے نماز ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ہر حالت میں (نماز ادا) کر سکتا ہے' چت لیٹ کر بھی سکتا ہے' اور رُخ پھیر کر بھی کر سکتا ہے' جب وہ قبلہ کی طرف رُخ کرے گا' اور وہ صرف اشارہ کے ذریعہ نماز ادا کر سکتا ہو' تو وہ اپنے سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکے گا۔

4136 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّسْجُدَ عَلَى الْاَرْضِ اَيَسْجُدُ عَلٰى حَصِيرٍ، اَوْ يُرْفَعُ اِلَيْهِ بَطْحَاءُ عَلٰى خُمْرَةٍ فَيَسْجُدُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيُومِءْ اِيمَاءً بِرَاْسِهٖ، وَيَجْعَلِ السَّجْدَةَ اَخْفَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب بیمار شخص زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا

ہوتو کیا وہ چٹائی پر سجدہ کرے گا' یا مٹی کو کسی چٹائی میں رکھ کر اُس کی طرف بلند کیا جائے گا تا کہ وہ اُس پر سجدہ کر لے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کر لے گا' اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت اپنے سر کو زیادہ جھکائے گا۔

4137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى صَفْوَانَ الطَّوِيلِ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى وِسَادَةٍ، فَنَهَاهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى حَصًى اَوْ عَلٰى وِسَادَةٍ، وَاَمَرَهُ بِالْاِيمَاءِ

فَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَرِيضًا فَلَمْ يَسْتَطِعْ سُجُوْدًا عَلَى الْاَرْضِ فَلَا يَرْفَعُ اِلٰى وَجْهِهٖ شَيْئًا، وَلْيَجْعَلْ سُجُوْدَهٗ رُكُوعًا، وَلْيُومِءْ بِرَاْسِهٖ

وَقَدْ رَاٰى نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ صَلّٰى، فَوَضَعَ جَبْهَتَهٗ مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعْ بَعْدُ، فَجَعَلَ سُجُوْدَهٗ رُكُوعًا

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صفوان طویل کے ہاں آئے جو تکیہ پر نماز ادا کر رہے تھے (یعنی تکیہ پر سجدہ کر رہے تھے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں کنکریوں پر' یا تکیہ پر نماز ادا کرنے (یعنی سجدہ کرنے) سے منع کیا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اشارہ کر لیں۔

(یہ روایت سننے کے بعد) سلیمان بن موسیٰ نامی راوی نے کہا: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر یہ فرماتے تھے: جب کوئی شخص بیمار ہو' اور وہ زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اُس کے چہرے کی طرف کوئی چیز بلند نہ کی جائے' بلکہ وہ اپنے رکوع کو ہی سجدہ بنا لے گا (یعنی رکوع کی طرح ہی سجدہ کر لے گا) اور سر کے ذریعہ اشارہ کرے گا۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اُن کی اُس بیماری کے دوران جس میں اُن کا انتقال ہوا' اُنہیں دیکھا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے' تو ایک مرتبہ تو اُنہوں نے اپنی پیشانی رکھ دی' لیکن اُس کے بعد وہ اپنی پیشانی نہیں رکھ سکے' تو اُنہوں نے اپنے رکوع کو ہی سجدہ قرار دے دیا۔

4138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى ابْنِ صَفْوَانَ الطَّوِيلِ، فَوَجَدَهٗ يَسْجُدُ عَلٰى وِسَادَةٍ، فَنَهَاهُ وَقَالَ: اَوْمِءْ وَاجْعَلِ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ

* * عطاء فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' ابن صفوان طویل کے پاس گئے' تو اُسے تکیہ پر سجدہ کرتے ہوئے پایا تو اُسے ایسا کرنے سے منع کیا اور یہ فرمایا: تم اشارہ کر لو اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھک جاؤ۔

4139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَسْاَلُ اَيُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى الْعُوْدِ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقَالَ: لَا آمُرُكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا، مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَائِمًا. فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَجَالِسًا. فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَمُضْطَجِعًا يُومِءُ اِيمَاءً

* * جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا: کیا کوئی شخص جبکہ بیمار

ہو وہ لکڑی پر نماز ادا کر سکتا ہے (یعنی سجدہ کر سکتا ہے)؟ اُنہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس بات کی ہدایت نہیں کروں گا کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی بت کو اختیار کر لو' جو شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر ادا کرے' اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشارہ کے ذریعہ ادا کرے۔

4140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: اِذَا لَمْ يَسْتَطِعُ الْمَرِيضُ عَلَى الْاَرْضِ سُجُودًا اَوْمَا اِيمَاءً، وَكَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ لِلْمَرِيضِ اَنْ يَسْجُدَ عَلَى الْجِدَارِ، اَوْ يَرْفَعَ اِلَى وَجْهِهِ حَصًى اَوْ شَيْئًا

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب بیمار شخص زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اشارہ کے ذریعہ (نماز ادا کرے گا)۔

قتادہ بیمار شخص کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے ہیں کہ وہ دیوار پر سجدہ کرے' یا اُس کے چہرہ کی طرف کنکر یا کوئی اور چیز بلند کی جائے (اور وہ اُن پر سجدہ کرے)۔

4141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَرِيضُ لَا يَسْتَطِيعُ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا اَوْمَا بِرَاْسِهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَهُوَ يُكَبِّرُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بیمار شخص رکوع کرنے یا سجدہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھے گا' تو وہ اپنے سر کے اشارہ کے ذریعہ رکوع اور سجدہ کرے گا' اور تکبیر کہے گا۔

4142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَرِيضُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الرُّكُوعِ اَوْمَا بِرَاْسِهِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بیمار شخص رکوع پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کرے گا۔

4143 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ: اَصَابَ وَالِدِي الْفَالِجُ، فَاَرْسَلَنِي اِلَى ابْنِ عُمَرَ: اَيَرْفَعُ اِلَيْهِ شَيْئًا اِذَا صَلّٰى؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَيْضًا بَيْنَ عَيْنَيْكَ اَوْمِئْ اِيمَاءً

❋❋ ابوحرب بن ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: میرے والد کو فالج ہو گیا تو اُنہوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا کہ جب وہ نماز ادا کر رہے ہوں تو اُن کی طرف کوئی چیز بلند کی جائے (کہ وہ اُس پر سجدہ کریں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم سامنے کی طرف اشارہ کرو۔

4144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، دَخَلَ عَلَى عُتْبَةَ اَخِيهِ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى مِسْوَاكٍ يَرْفَعُهُ اِلَى وَجْهِهِ، فَاَخَذَهُ فَرَمَى بِهِ

ثُمَّ قَالَ: اَوْمِ اِيمَاءً وَّلْتَكُنْ رَكْعَتُكَ اَرْفَعَ مِنْ سَجْدَتِكَ

٭٭ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عتبہ کے پاس تشریف لے گئے وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور مسواک کو اُن کی طرف بلند کیا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے پکڑ کر ایک طرف پھینک دیا اور پھر بولے: تم اشارہ کرو اور رکوع کرتے ہوئے سجدہ کی بہ نسبت بلند رہنا (یعنی سر کو زیادہ نہ جھکانا)۔

4145 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ قَالَتْ: رَاَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْجُدُ عَلٰى مِرْفَقَةٍ، وَهِيَ قَاعِدَةٌ، اَعْنِي تُصَلِّي قَاعِدَةً

٭٭ اُمِّ حسن بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو ایک تکیہ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا' وہ اُس وقت بیٹھی ہوئی تھیں' میرا مطلب ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کر رہی تھیں۔

4146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي فَزَارَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَرِيضِ يَسْجُدُ عَلَى الْمِرْفَقَةِ الطَّاهِرَةِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ ابوفزارہ سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا جو پاک تکیہ پر سجدہ کرتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: يَسْجُدُ الْمَرِيضُ عَلَى الْمِرْفَقَةِ الطَّاهِرَةِ، وَعَلَى الثَّوْبِ الطَّاهِرِ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: بیمار شخص پاک تکیہ پر' یا پاک کپڑے پر سجدہ کرے گا۔

4148 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَكُفَّ الثَّوْبَ الْمَرِيضُ وَيَسْجُدَ عَلَيْهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بیمار شخص کپڑے کو لپیٹ کر اُس پر سجدہ کرے۔

4149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ عُرْوَةَ، كَانَ يُصَلِّي عَلَى الشَّيْءِ دُونَ الْاَرْضِ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: عروہ زمین کے اوپر موجود کسی چیز پر نماز ادا کر لیتے تھے (یعنی اُس پر سجدہ کر لیتے تھے)۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ عَلَى الدَّابَّةِ، وَصَلَاةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ

باب: بیمار شخص کا سواری پر نماز ادا کرنا اور ایسے شخص کا نماز ادا کرنا جس پر بیہوشی طاری ہوئی ہو

4150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: كَانَ يُرَخِّصُ لِلْمَرِيضِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى دَابَّتِهِ اِلَى

الْقِبْلَةِ

٭٭ قتادہ نے بیمار شخص کو اس بات کی رخصت دی ہے کہ وہ اپنی سواری پر موجود رہ کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔

4151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِاَنْ يُصَلِّيَ الْمَرِيضُ عَلٰى دَابَّتِهٖ مُقْبِلًا اِلَى الْبَيْتِ غَيْرَ مُدْبِرٍ عَنْهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بیمار شخص اپنی سواری پر رہتے ہوئے نماز ادا کر لے جبکہ اُس کا رُخ قبلہ کی طرف ہو قبلہ سے مڑا ہوا نہ ہو۔

4152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اُغْمِيَ عَلَى ابْنِ عُمَرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ مَا فَاتَهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: ایک دن اور ایک رات تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر بیہوشی طاری ہوئی تو اُن کی جو نمازیں رہ گئی تھیں اُنہوں نے اُس کی قضاء نہیں کی۔

4153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اُغْمِيَ عَلَيْهِ شَهْرًا فَلَمْ يَقْضِ مَا فَاتَهُ، وَصَلّٰى يَوْمَهُ الَّذِىْ اَفَاقَ فِيْهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر ایک ماہ تک بیہوشی طاری ہوئی' لیکن اس دوران اُن کی جو نمازیں رہ گئی تھیں اُنہوں نے اُن کی قضاء نہیں کی۔ اُنہوں نے اُس دن کی نماز ادا کی جس دن اُنہیں افاقہ ہوا تھا۔

4154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اُغْمِيَ عَلَى الْمَرِيضِ ثُمَّ عَقَلَ لَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا يَقْضِي

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب بیمار شخص پر بیہوشی طاری ہو جائے' اور پھر جب اُسے ہوش آئے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا نہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے یہی کہا کہ وہ قضاء نہیں کرے گا۔

4155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: يَقْضِي صَلَاةَ يَوْمِهٖ وَصَلَاةَ لَيْلَهٖ اِذَا لَمْ يَعْقِلْ

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اُس دن اور اُس رات کی نماز کی قضاء کرے گا جب اُسے ہوش نہیں تھا۔

4156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ: اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رُمِيَ، فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَاَفَاقَ نِصْفَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ الْعَصْرَ ثُمَّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ

٭٭ یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو تیر لگا' تو ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کے وقت تک اُن پر بیہوشی طاری رہی' نصف رات کے وقت اُنہیں ہوش آیا تو اُنہوں نے ظہر' عصر' مغرب اور پھر عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

4157 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا غُلِبَ الْمَرِيضُ عَلٰى عَقْلِهٖ ثُمَّ اَفَاقَ، فَلْيُصَلِّ مَا فَاتَهٗ اِذَا عَقَلَ صَلَاتَهٗ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ كَذٰلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب بیمار شخص کی عقل مغلوب ہو جائے (یعنی وہ بیہوش ہو جائے) اور پھر جب اُسے افاقہ ہو (یعنی ہوش آ جائے) تو اُس کی جو نمازیں رہ گئی تھیں وہ اُنہیں ادا کرے گا جبکہ اُسے نماز کی سمجھ بوجھ ہو' وہ روزانہ اسی طرح کرے گا۔

4158 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَكٰى مَرَّةً غُلِبَ فِيْهَا عَلٰى عَقْلِهٖ حَتّٰى تَرَكَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَلَمْ يُصَلِّ مَا تَرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے یہاں تک کہ ان کے حواس جاتے رہے (یعنی وہ بیہوش ہو گئے) یہاں تک کہ اُنہوں نے نماز ادا نہیں کی' پھر جب اُنہیں افاقہ ہوا' تو جو نماز اُنہوں نے ادا نہیں کی تھی اُسے ادا نہیں کیا (یعنی اُس کی قضاء نہیں کی)۔

4159 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَفَاتَتْهُ صَلَاةٌ وَّاحِدَةٌ لَا يَدْرِي اَيَّتُهُنَّ هِيَ؟ قَالَ: يَبْدَاُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ، ثُمَّ الْفَجْرَ، ثُمَّ الظُّهْرَ، ثُمَّ يَنْوِي بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ، فَاَيَّتُهُنَّ كَانَتْ فَهِيَ اَرْبَعٌ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس پر بیہوشی طاری ہو جائے' اور اُس کی ایک نماز رہ جائے' جس کے بارے میں اُسے پتا نہ چلے کہ کون سی نماز رہ گئی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ آغاز میں پہلے مغرب کی نماز ادا کرے گا' پھر فجر کی ادا کرے گا' پھر ظہر کی ادا کرے گا' اور اس کے ذریعہ ظہر' عصر اور عشاء کی نیت کر لے گا' اُن میں سے جو بھی نماز ہوئی تو یہ چار رکعات ہوں گی۔

4160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِي الْمَعْتُوْهِ يُفِيقُ اَحْيَانًا قَالَ: لَا يَقْضِي الصَّلَاةَ اِذَا عَقَلَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بیہوش شخص جسے کبھی افاقہ ہو جاتا ہو' اُس کے بارے میں طاؤس فرماتے ہیں: جب اُسے ہوش آ جائے گا' تو وہ نماز کی قضاء نہیں کرے گا۔

بَابُ النَّائِمِ وَالسَّكْرَانِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْغِنَاءِ

باب: سوئے ہوئے شخص اور مدہوش شخص کا حکم اور گا کر قرأت کرنا

4161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ هَلْ يَقْضِي النَّائِمُ وَالسَّكْرَانُ الصَّلَاةَ، وَلَا يَقْضِي

الْمَرِيضُ؟

** سفیان ثوری فرماتے ہیں: سویا ہوا شخص یا مدہوش شخص نماز کی قضاء کریں گے البتہ بیمار شخص قضا نہیں کرے گا۔

4162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمَجْنُوْنِ يُفِيقُ قَالَ: يَتَوَضَّأُ

** حماد ایسے مجنون کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے کبھی افاقہ بھی ہو جاتا ہے کہ وہ وضو کرے گا۔

4163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَغْتَسِلُ

** حسن بصری فرماتے ہیں: وہ غسل کرے گا۔

4164 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الْمَعْتُوهِ يُفِيقُ اَحْيَانًا قَالَ: لَا يَقْضِي الصَّلَاةَ اِذَا عَقَلَ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایسا پاگل شخص جو کبھی ٹھیک ہو جاتا ہو اس کے بارے میں طاؤس فرماتے ہیں کہ جب اُسے عقل آ جائے گی تو وہ نماز کی قضاء نہیں کرے گا۔

4165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْقِرَاءَةُ عَلَى الْغِنَاءِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: كَانَ دَاوُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ الْمِعْزَفَةَ فَيَعْزِفُ بِهَا عَلَيْهِ، يُرَدِّدُ عَلَيْهِ صَوْتَهُ، يُرِيْدُ اَنْ يَبْكِيَ بِذٰلِكَ وَيُبْكِي

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: گا کر قرأت کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(وہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام معزفہ نامی (موسیقی کا آلہ) لیتے تھے اور وہ اُسے بجاتے تھے وہ اُس کی آواز میں اس طرح کا زیر و بم پیدا کرتے تھے کہ جیسے رونے کی آواز آ رہی ہے اور وہ خود اس کے ساتھ رویا کرتے تھے۔

4166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ

4166-صحیح البخاری - کتاب فضائل القرآن' باب من لم یتغن بالقرآن - حدیث:4739' صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن - حدیث:1359' مستخرج ابی عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب ذکر الخبر المبیح للقارء ان یتغنی بالقرآن إذا کان حسن - حدیث:3131' صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب قراء ة القرآن - ذکر إباحة تحزین الصوت بالقرآن إذ الله اذن فی ذلك' حدیث:751' سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب التغنی بالقرآن - حدیث:1505' سنن ابی داود - کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الوتر - باب استحباب الترتیل فی القراء ة' حدیث:1272' السنن للنسائی - کتاب الافتتاح' تزیین القرآن بالصوت - حدیث:1011' السنن الکبرٰی للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاة' تزیین القرآن بالصوت - حدیث:1071' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:1115' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب صفة الصلاة - باب کیف قراء ة المصلی قال الله عز وجل ورتل القرآن ترتیلا' حدیث:2256' مسند (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَذِنَ اللهُ لِنَبِيٍّ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی نبی کی کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے اُس نبی کو سنتا ہے جو قرآن کو خوبصورتی سے تلاوت کرتا ہے''۔

4167 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَاْذَنِ اللّٰهُ لِنَبِيٍّ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ، قَالَ صَاحِبٌ لَهُ: زَادَ فِيْهِ: يَجْهَرُ بِهِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نبی کی کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے وہ قرآن کی خوش الحانی سے کی گئی تلاوت کو سنتا ہے''۔

راوی کے ساتھی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جسے وہ نبی بلند آواز میں تلاوت کر رہا ہو''۔

4168 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يُخْبِرُ: حَسِبْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ كَمَا اَذِنَ لِاِنْسَانٍ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْآنِ يَعْنِي مَا اَذِنَ يَقُوْلُ: يَسْتَمِعُ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی نبی کی کوئی بات اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے وہ اچھے ترنم سے قرآن کی' کی گئی تلاوت کو سنتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: لفظ ما اذن سے مراد توجہ سے سننا ہے۔

4169 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِنَبِيٍّ مَا اَذِنَ لِاِنْسَانٍ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْآنِ

٭٭ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی نبی کی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے وہ انسان کی اچھے ترنم کے ساتھ قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے''۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) احمد بن حنبل ' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7497' مسند الحميدی - احاديث ابی هريرة رضی الله عنه' حديث: 922' مسند ابی يعلی الموصلی - مسند ابی هريرة' حديث: 5822' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه ابراهيم ' حديث: 2731

4170 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَارِئُ، وَالْمُتَوَكِّلُ بْنُ اَبِيْ نَهِيكٍ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ سَعْدٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: الْمُتَوَكِّلُ بْنُ اَبِيْ نَهِيكٍ قَالَ: نَعَمْ، تُجَّارٌ كَسَبَةٌ، تُجَّارٌ كَسَبَةٌ يُؤَخِّرُوْنَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

✸✸ عطاء بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عمر القاری اور متوکل بن ابونہیک' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عبداللہ سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: متوکل بن ابونہیک! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا! تجارت کرنے والے' کمانے والے لوگ' تجارت کرنے والے' کمانے والے لوگ جو پیچھے کر دیتے ہیں۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت نہیں کرتا''۔

4171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَهِيكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

✸✸ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت نہیں کرتا''۔

4172 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيَاْذَنُ لِلرَّجُلِ يَكُوْنُ حَسَنَ الصَّوْتِ - قَالَ: حَسِبْتُهُ - يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ "

✸✸ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی بات غور سے سنتا ہے' جس کی آواز اچھی ہو''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''(وہ شخص اچھی آواز کے ذریعہ) قرآن کو خوش الحانی سے پڑھے''۔

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ

باب: اچھی آواز ہونا

4173 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُحَرَّرِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ، وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ

✸✸ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"ہر چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے"۔

4174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَخَرَجَ لَيْلَةً يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَجَهَرَ بِصَوْتِهِ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: فَتَنْتَ النَّاسَ، فَلَمْ يَعُدْ لِذَلِكَ

* * معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی آواز بہت اچھی ہے ایک مرتبہ وہ رات کے وقت مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے نکلے انہوں نے بلند آواز میں تلاوت کی تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ سعید بن مسیب نے انہیں پیغام بھیجا' آپ نے لوگوں کو آزمائش کا شکار کر دیا ہے۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

4175 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ النَّهْمِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ، وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، وَمَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ، أَوْ مَنِيحَةَ وَرِقٍ، أَوْ أَهْدَى زُقَاقًا فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ

* * حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' تم اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن کو آراستہ کرو اور جو شخص عطیہ کے طور پر دودھ دے دیتا ہے' یا دے دیتا ہے' یا چاندی کے سکے دیتا ہے' یا مشکیزہ دیتا ہے (یا راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے) تو یہ ایک غلام کو آزاد کرنے کی مانند ہے"۔

4176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: زَيِّنُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

* * حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنی آوازوں کو قرآن کے ذریعہ آراستہ کرو"۔

اس کے بعد راوی نے سفیان ثوری کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4177 - حدیث نبوی: عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَهُوَ يَقْرَأُ، فَقَالَ: لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا:

"ابوموسیٰ کو حضرت داؤد کے خاندان کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے"۔

4178 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ الْاَشْعَرِيِّ اَبِيْ مُوْسَى وَهُوَ يَقْرَاُ، فَقَالَ: لَقَدْ اُوتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ فَحَدَّثَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: الْآنَ اَنْتَ لِي صَدِيقٌ حِيْنَ اَخْبَرْتَنِيْ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِيْ حَبَّرْتُهَا تَحْبِيرًا قَالَ: وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتًا آخَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقُوْلُهُ مُرَائِيًا؟ فَلَمْ اُجِبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ حَتّٰى رَدَّدَهَا عَلَيَّ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَقُلْتُ بَعْدَ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَتَقُوْلُهُ مُرَائِيًا بَلْ هُوَ مُنِيبٌ قَالَ: وَسَمِعَ آخَرَ يَدْعُو: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

٭٭ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا: اسے حضرت داؤد کے خاندان کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بتائی تو اُنہوں نے کہا: تم اب بتا رہے ہو! جب تم نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات مجھے بتائی ہے تو اب تم میرے دوست ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر مجھے پتا ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ میری تلاوت سن رہے ہیں تو میں اسے' اور زیادہ آراستہ کرتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے مختلف آواز (زیادہ خوبصورت آواز) سنی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دکھاوے کے طور پر اسے پڑھ رہے ہو؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یا دو یا شاید تین مرتبہ یہی دریافت کیا' تو دو یا تین مرتبہ کے بعد میں نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ یہ تو رجوع کرنے والے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک اور شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا (وہ یہ دعا کر رہا تھا:)

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ایک ہے' بے نیاز ہے' جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اُسے جنم دیا گیا اور کوئی تیرا ہمسر نہیں ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس نے اللہ تعالیٰ کے اُس اسم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے کہ جب اُس کے ذریعہ دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول کرتا ہے' اور جب اُس کے وسیلہ سے کچھ مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے''۔

4179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اَبُو مُوْسَى رُبَّمَا قَالَ لَهُ: ذَكِّرْنَا رَبَّنَا يَا اَبَا مُوْسَى قَالَ: فَيَقْرَاُ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بعض اوقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے کہتے تھے: اے ابوموسیٰ! آپ ہمیں اپنے پروردگار کی یاد دلائیے! تو حضرت

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے تھے۔

4180 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ لِاَبِیْ مُوْسٰى وَهُوَ جَالِسٌ مَعَهُ فِیْ مَجْلِسٍ: ذَكِّرْنَا يَا اَبَا مُوْسٰى قَالَ: فَيَقْرَاُ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے' جو اُن کی محفل میں اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے: اے ابوموسیٰ! آپ ہمیں یاد دلوایئے! تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے تھے۔

4181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ لِاَبِیْ مُوْسٰى وَهُوَ جَالِسٌ مَعَهُ فِی الْمَجْلِسِ: ذَكِّرْنَا رَبَّنَا فَيَقْرَاُ عِنْدَهٗ"

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے جو اُن کے ساتھ محفل میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے: آپ ہمیں ہمارے پروردگار کی یاد دلوایئے! تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے تھے۔

4182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَيَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ: بَيْنَمَا اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِیُّ يُصَلِّیْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، قَالَ اُسَيْدٌ: غَشِيَتْنِیْ مِثْلُ السَّحَابَةِ فِيْهَا مِثْلُ الْمَصَابِيْحِ، وَالْمَرْاَةُ نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِیْ وَهِیَ حَامِلٌ، وَالْفَرَسُ مَرْبُوْطٌ فِی الدَّارِ قَالَ: فَخَشِيْتُ اَنْ يَّنْفِرَ الْفَرَسُ، فَتَفْزَعَ الْمَرْاَةُ فَتُلْقِیَ وَلَدَهَا، وَانْصَرَفْتُ مِنْ صَلَاتِیْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِیْ: اقْرَاْ يَا اُسَيْدُ، ذٰلِكَ مَلَكٌ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ

✵✵ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت اُسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز ادا کر رہے تھے' حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے اوپر بادل کی سی کوئی چیز چھا گئی' جس میں چراغ سے محسوس ہو رہے تھے' میری بیوی میرے پہلو میں سوئی ہوئی تھی' وہ حاملہ تھی' گھر میں گھوڑا بھی بندھا ہوا تھا۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا متنفر نہ ہو جائے' اور میری بیوی خوفزدہ نہ ہو جائے جس کے نتیجہ میں اُس کا بچہ ضائع ہو جائے' اس لیے میں نے اپنی نماز ختم کی (اگلے دن) صبح جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُسید! تم تلاوت کرتے رہتے' وہ فرشتہ تھا جو قرآن کی تلاوت کو غور سے سن رہا تھا۔

4183 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: بَيْنَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَارِحَةَ اَقْرَاُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِیْ، اِذْ غَشِيَنِیْ شَیْءٌ كَالسَّحَابَةِ، وَامْرَاَتِیْ حَامِلٌ، وَالْفَرَسُ مَرْبُوْطٌ، فَخَشِيْتُ اَنْ تَضَعَ امْرَاَتِیْ، وَاَنْ يَّنْفِرَ فَرَسِیْ، فَقَالَ: اقْرَاْ يَا اُسَيْدُ، فَاِنَّهُ الْمَلَكُ يَسْمَعُ الْقُرْآنَ، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں اپنے گھر کی چھت پر تلاوت کر رہا تھا' اسی دوران میرے اوپر بادل کی سی کوئی چیز آ گئی' میری بیوی حاملہ ہے' گھر میں گھوڑا بھی بندھا ہوا تھا' مجھے

یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میری بیوی کا حمل ضائع نہ ہو جائے' اور میرا گھوڑا متنفر نہ ہو جائے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُسید! تم تلاوت کرتے رہتے کیونکہ وہ فرشتہ تھا جو قرآن کی تلاوت سن رہا تھا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

4184 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: حَثَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ النَّاسَ عَلَى السِّوَاكِ، وَقَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ يُصَلِّي دَنَا الْمَلَكُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ، فَمَا يَزَالُ يَدْنُو حَتَّى اَنَّهُ يَضَعُ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ، فَمَا يَلْفِظُ مِنْ آيَةٍ اِلَّا يَقَعُ فِيْ جَوْفِ الْمَلَكِ قَالَ: فَطَبِنُوْا مَا هُنَالِكَ وَحُبَّ عَلِيٍّ السِّوَاكَ

✱✱ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مسواک کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب آدمی کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے' تو فرشتہ غور سے قرآن کی تلاوت سننے کے لیے قریب ہو جاتا ہے' اور مسلسل قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا منہ آدمی کے منہ پر رکھ دیتا ہے' تو انسان کے منہ سے جو بھی آیت نکلتی ہے وہ فرشتے کے اندر چلی جاتی ہے۔ تو وہاں موجود سب لوگوں کو یہ بات اور حضرت علی کی مسواک سے محبت پتہ چل گئی۔

4185 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْسَنُ النَّاسِ قِرَاءَةً؟ فَقَالَ: الَّذِيْ اِذَا سَمِعْتَ قِرَاءَتَهُ رَاَيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ قِرَاءَةً قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ قِرَاءَةِ حَبِيبٍ " طَاوُسٌ الْقَائِلُ

✱✱ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: سب سے زیادہ خوبصورت تلاوت کون کرتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: وہ شخص کہ جب تم اُس کی تلاوت سنو تو تمہیں یہ محسوس ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

(اس روایت کے راوی کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! میں نے حبیب اور اس روایت کے راوی طاؤس سے زیادہ عمدہ قرأت اور کسی کی نہیں سنی۔ (یہاں شاید حبیب سے مراد مشہور صوفی بزرگ حبیب عجمی ہیں)

4186 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا ذَكَرُوْا اَنَّهُ الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ، اَنَّهُ قَالَ: يَا طَاعُوْنُ، خُذْنِي اللَّيْلَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا سَمِعْتَ يَا اَبَا فُلَانٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ لَا يَدْعُوْ اَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ هُوَ مِنْهُ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ سِتًّا اَخْشَى اَنْ يُدْرِكَنِيْ بَعْضُهُنَّ قَالَ: بَيْعُ الْحَكَمِ، وَاِضَاعَةُ الدَّمِ، وَاِمَارَةُ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةُ الشُّرَطِ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَنَاسٌ يَتَّخِذُوْنَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يَتَغَنَّوْنَ بِهِ

✱✱ ابن جریج نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا۔ بعض راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ شخص حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ تھے' اُنہوں نے یہ کہا: اے طاعون! تو آج رات مجھے اپنی گرفت میں لے! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوفلاں! کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے:

''تم میں سے کوئی بھی شخص موت کی دعا نہ کرے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اُسے کس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کرنا

پڑے گا''۔

تو حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اُن میں سے کسی ایک کا زمانہ مجھے نصیب نہ ہو۔

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ثالثی کو فروخت کرنا' خون کو ضائع کرنا' بیوقوفوں کی حکومت ہونا' شرطیں زیادہ عائد ہونا' رشتہ داری کے حقوق کا پامال کرنا اور لوگوں کا قرآن کو موسیقی بنالینا' جسے وہ گایا کریں گے''۔

بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کو ترتیل کے ساتھ (یعنی ٹھہر ٹھہر کے) پڑھنا

4187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنِّي رَجُلٌ فِي كَلامِي وَقِرَاءَتِي عَجَلَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَاَنْ اَقْرَاَ الْبَقَرَةَ فَاُرَتِّلَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَهُذَّ الْقُرْآنَ كُلَّهُ

٭٭ ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کے بات کرنے اور تلاوت کرنے میں جلدی پائی جاتی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں سورۂ بقرہ کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر روں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں پورا قرآن تیزی سے پڑھ لوں۔

4188 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ مُجَاهِدًا، فَقَالَ: رَجُلٌ قَرَاَ الْبَقَرَةَ، وَآلَ عِمْرَانَ فِي رَكْعَةٍ قِيَامُهُمَا وَاحِدٌ، وَسُجُوْدُهُمَا وَرُكُوْعُهُمَا وَاحِدٌ، وَجُلُوْسُهُمَا وَاحِدٌ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: الَّذِي قَرَاَ الْبَقَرَةَ قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ مُجَاهِدٌ: (وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ) (الاسراء: 106) قَالَ: عَلٰى تُؤَدَةٍ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجاہد سے سوال کیا' اُس نے کہا: ایک شخص سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت ایک رکعت میں کرتا ہے (جبکہ دوسرا شخص ایک رکعت میں صرف سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتا ہے) اُن دونوں افراد کا قیام ایک جتنا ہوتا ہے' رکوع اور سجود ایک جیسے ہوتے ہیں' تشہد ایک جیسا ہوتا ہے' تو ان دونوں میں سے کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ مجاہد نے کہا: وہ شخص جس نے صرف سورۂ بقرہ کی تلاوت کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر مجاہد نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے' تاکہ تم اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو''۔

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد نرمی سے پڑھنا ہے (یا ٹھہر ٹھہر کے پڑھنا ہے)۔

4189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُهُ: (وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا) (الفرقان: 32)؟ فَاَشَارَ بِيَدِهِ هُوَ الطَّرْحُ، هُوَ النَّبْذُ، فَاِذَا هُوَ لَا يُحِبُّ التَّرْتِيلَ قَالَ: اَرَى اَنَّهُ يَرَى بِذٰلِكَ تَنْشِيطَ الْاِنْسَانِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد کیا ہے:

''اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کے (نازل کیا ہے)''۔

تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس سے مراد کسی چیز کو پرے کرنا ہے یوں جیسے وہ ترتیل کو پسند نہیں کرتے۔ اُنہوں نے کہا: اس بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان چاک و چوبند ہو کر تلاوت کرے۔

4190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: (وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا) (الفرقان 32) قَالَ: بَعْضُهُ عَلٰى اِثْرِ بَعْضٍ

** مجاہد فرماتے ہیں: وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا سے مراد یہ ہے کہ اس میں سے کچھ حصہ کچھ کے بعد ہے۔

4191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَرْتِيلًا تَرْتِيلًا

** ابن جریج نقل کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔

4192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: فِي التَّرْتِيلِ قَالَ تَلِيْتُهُ حَتّٰى تُفَقِّهُهُ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ترتیل کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ تم اسے اتنا واضح کرو کہ تمہیں اس کی سمجھ آ جائے۔

4193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا لَفَظْتُ الْقُرْآنَ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ، فَلَمْ اُرَدِّدْ مِنْهُ شَيْئًا وَعَجِلْتُ؟ قَالَ: حَسْبُكَ ذٰلِكَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں فرض یا نفل نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں اور اسے ٹھہر ٹھہر کے نہیں پڑھتا بلکہ جلدی پڑھ لیتا ہوں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: تمہارے لیے یہ بھی کافی ہے۔

4194 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَاُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قرآن کو مہارت کے ساتھ پڑھنے والا شخص معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اٹکتا ہو اُسے دُگنا اجر ملے گا"۔

بَابُ تَرْدِيدِ الْاٰيَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَبَابُ قِرَاءَةِ النَّهَارِ

باب: نماز میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا اور دن کے وقت کی قرأت

4195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ رَدَّدْتُ شَيْئًا مِنْهُ؟ قَالَ:

اَکْرَہُ ذٰلِکَ فِی الصَّلَاۃِ، فَلَا تُرَدِّدْ مِنْهُ شَيْئًا فِی التَّطَوُّعِ وَالْمَكْتُوبَةِ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَیْتَ اِنْ عُرِضْتُ عَلٰی اِنْسَانٍ فَرَدَّدْتُ؟ قَالَ: اِنَّمَا یُکْرَہُ ذٰلِکَ فِی الصَّلَاۃِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں قرآن کا کچھ حصہ بار بار پڑھتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نماز میں اسے مکروہ قرار دوں گا' تم نفل یا فرض نماز میں قرآن کا کوئی حصہ بار بار نہ پڑھو۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کسی شخص کو قرآن سنا رہا ہوں اور ایک ہی آیت بار بار پڑھ دوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ نماز میں مکروہ ہے۔

4196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: "رَاَیْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّهُوَ يَؤُمُّهُمْ فِیْ رَمَضَانَ يُرَدِّدُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ) (غافر: 71)، (يَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ) (الانفطار: 7)، يُرَدِّدُهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا"

❋❋ سعید بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ وہ رمضان کے مہینہ میں لوگوں کی امامت کروا رہے تھے' اور بار بار یہ آیت پڑھ رہے تھے:

''جب اُن کی گردنوں میں زنجیریں ہوں گی''۔

اور یہ آیت بھی پڑھ رہے تھے:

''اے انسان! تمہیں کس چیز نے اپنے معزز پروردگار کے بارے میں غلط فہمی کا شکار کیا (وہ پروردگار) جس نے تمہیں پیدا کیا اور بالکل ٹھیک (پیدا) کیا''۔

اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ ان آیات کو تکرار کے ساتھ پڑھا۔

4197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ، اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰی عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ بِالنَّهَارِ فِی التَّطَوُّعِ قَالَ: وَيُقَالُ: يَرْفَعُ بِهَا مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ

❋❋ عطاء نے حکیم بن عقال کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ دن کے وقت نفل ادا کرتے ہوئے بلند آواز میں قرأت کرنے سے منع کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: یہ بات کہی جاتی ہے کہ رات کے وقت آدمی جتنی چاہے بلند آواز میں تلاوت کرے۔

4198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسْمِعُكَ الْقِرَاءَةَ فِی التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنَ السُّورَةِ الشَّیْءَ وَهُوَ يَسِيرٌ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دن کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے بلند آواز میں تلاوت کر لیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ کسی سورت کا کچھ حصہ تلاوت کر لیتے تھے لیکن وہ بہت تھوڑا سا ہوتا تھا۔

4199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَلَاةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ لَا يُرْفَعُ بِهَا الصَّوْتُ اِلَّا الْجُمُعَةَ وَالصُّبْحَ، وَمَا يُرْفَعُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: دن کی نماز گونگی ہوتی ہے اس میں آواز کو بلند نہیں کیا جائے گا' صرف جمعہ کی اور فجر کی نماز کا حکم مختلف ہے (اور کسی نماز میں آواز کو) بلند نہیں کیا جائے گا۔

4200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: صَلَاةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: دن کی نماز گونگی ہوتی ہے۔

4201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ يَقُوْلُ: صَلَاةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: دن کی نماز گونگی ہوتی ہے۔

4202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: اَرْسَلَنِي اَبُو عُبَيْدَةَ، اِلٰى رَجُلٍ سَمِعَهُ يَجْهَرُ بِالنَّهَارِ، فَقَالَ: اِنَّ قِرَاءَةَ النَّهَارِ عَجْمَاءُ

٭٭ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ابوعبیدہ نے مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا جسے اُنہوں نے دن کے وقت بلند آواز میں تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا' اُنہوں نے کہا: دن کی نماز گونگی ہوتی ہے۔

4203 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَسْوَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَمْ يُخَافِتْ مَنْ اَسْمَعَ نَفْسَهُ

٭٭ اسود بن ہلال نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اتنی آواز میں تلاوت کرے کہ خود اُسے آواز آ رہی ہو تو اُس نے پست آواز میں تلاوت نہیں کی۔

4204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَمْ يُخَافِتْ مَنْ اَسْمَعَ نَفْسَهُ يَقُوْلُ: اِذَا صَلّٰى فِيْمَا يُجْهَرُ فِيْهِ الْقِرَاءَةُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص کو خود اپنی آواز آ رہی ہو' اُس نے پست آواز میں تلاوت نہیں کی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: (اس طرح کی تلاوت آدمی اُس نماز میں کرے گا) جس میں بلند آواز میں تلاوت کی جاتی ہے۔

4205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَاَلْتُ عُبَيْدَةَ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلَ يَشْتَهِي اَنْ يُخْفِيَ قِرَاءَتَهُ قَالَ: فَيُسْمِعُ نَفْسَهُ

٭٭ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے سوال کیا' میں نے کہا: ایک شخص اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ وہ اپنی قرأت کو مخفی رکھے' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ خود کو سنوا دے۔

4206 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي عُمَرَ الْمَدَنِيِّ قَالَ: سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّهَارِ

فَقَامَ يُصَلِّي فَرُبَّمَا اَسْمَعَنَا الْآيَةَ "

❊❊ ابوعمر مدنی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دن کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا تو وہ کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے لگے جس میں سے وہ بعض اوقات کوئی آیت بلند آواز میں تلاوت کر لیتے تھے۔

4207 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَجَهَرَ بِصَوْتِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسْمِعْنِيْ يَا حُذَافَةُ، وَاَسْمِعِ اللّٰهَ تَعَالٰى

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے حذافہ! تم مجھے آواز نہ سناؤ، تم اللہ تعالیٰ کو سناؤ (یعنی پست آواز میں تلاوت کرو)۔

بَابُ قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

باب: رات کی تلاوت

4208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: سَاَلَهَا رَجُلٌ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ مِنَ اللَّيْلِ اِذَا قَرَاَ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا رَفَعَ وَرُبَّمَا خَفَضَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الدِّينِ سَعَةً قَالَ: فَهَلْ كَانَ يُوتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الدِّينِ سَعَةً قَالَ: فَهَلْ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ وَرُبَّمَا نَامَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ، وَلٰكِنَّهُ يَتَوَضَّاُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الدِّينِ سَعَةً

❊❊ یحییٰ بن یعمر' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب تلاوت کرتے تھے' تو کیا آپ آواز بلند کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بعض اوقات آپ آواز بلند کرتے تھے' اور بعض اوقات پست رکھتے تھے۔ تو اُن صاحب نے کہا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے' جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔ پھر انہوں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کر لیتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کرتے تھے' اور بعض اوقات رات کے آخری حصہ میں ادا کرتے تھے۔ تو اُن صاحب نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔ پھر اُن صاحب نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سو جاتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے' اور بعض اوقات غسل کرنے سے پہلے سو جایا کرتے تھے' تاہم آپ اس

صورت میں سونے سے پہلے وضو کر لیتے تھے۔ تو اُن صاحب نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔

4209 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يُخَافِتُ، وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يَجْهَرُ، وَمَرَّ بِبِلَالٍ وَّهُوَ يَخْلِطُ، فَاَصْبَحُوا جَمِيعًا عِنْدَهُ فَقَالَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَرَاَيْتُ تُخَافِتُ قَالَ: اَجَلْ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي قَالَ: ارْفَعْ شَيْئًا قَالَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَاَنْتَ تَجْهَرُ قَالَ: بِاَبِي وَاُمِّي اُسْمِعُ الرَّحْمَنَ، وَاُوقِظُ النَّائِمَ قَالَ: " دُوْنَ - اَوْ قَالَ: - اخْفِضْ شَيْئًا " قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ يَا بِلَالُ وَاَنْتَ تَخْلِطُ قَالَ: اَجَلْ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، اَخْلِطُ الطِّيبَ بِالطِّيبِ قَالَ: اقْرَاْ كُلَّ سُورَةٍ عَلٰى نَحْوِهَا

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہے تھے اور پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے پھر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو ملی جلی کی تلاوت کر رہے تھے۔ اگلے دن یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اکٹھے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' تم پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم آواز کچھ بلند کرلو۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تھا' تم بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ اُنہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں رحمٰن کو سنا رہا تھا اور سوئے ہوئے کو بیدار کرنا چاہ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ پست رکھو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کچھ پست رکھو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا تو تم ملی جلی تلاوت کر رہے تھے۔ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں ایک پاکیزہ چیز کو دوسری پاکیزہ چیز سے ملا رہا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہر سورت الگ سے تلاوت کیا کرو۔

4210 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ: مَرَرْتُ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ وَّاَنْتَ تُخَافِتُ بِقِرَاءَتِكَ قَالَ: اِنِّي اُسْمِعُ مَنْ اُنَاجِي قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَاَنْتَ تَجْهَرُ بِقِرَاءَتِكَ قَالَ: اَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، وَاُوقِظُ الْوَسْنَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْفِضْ شَيْئًا قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ يَا بِلَالُ وَاَنْتَ تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّورَةَ وَمِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ قَالَ: اِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْلِطُ الطِّيبَ بِالطِّيبِ، فَقَالَ: اقْرَاِ السُّورَةَ عَلٰى نَحْوِهَا

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' تم پست آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ اُنہوں نے عرض کی: میں جس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا تھا' اُسے سنا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا اور تم بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ اُنہوں نے عرض

کی: میں شیطان کو دور کرنا چاہ رہا تھا اور سوئے ہوئے کو بیدار کرنا چاہ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کچھ پست رکھو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' تم اس سورت کو اُس سورت کے ساتھ ملا کر پڑھ رہے تھے۔ تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک پاکیزہ چیز کو دوسری پاکیزہ چیز کے ساتھ ملا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر سورت کو الگ سے تلاوت کرو۔

4211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِیدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِیُّ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: بَاتَتْ عِنْدِیْ عَمْرَةُ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقُمْتُ اُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ، فَخَافَتُّ بِقِرَاءَتِی، فَقَالَتْ: ارْفَعْ صَوْتَكَ، فَقَدْ كَانَ مُعَاذٌ الْقَارِءُ، وَاَفْلَحُ مَوْلٰی اَبِیْ اَیُّوبَ یُوقِظَانِنَا مِنَ اللَّیْلِ بِرَفْعِ اَصْوَاتِهِمَا

✲✲ ابوبکر بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: عمرہ بنت عبدالرحمٰن نامی خاتون رات کے وقت ہمارے ہاں ٹھہریں' میں رات کے وقت اُٹھ کر نماز ادا کرنے لگا' تو میں نے پست آواز میں تلاوت کی' اُنہوں نے کہا: تم اپنی آواز کو کچھ بلند کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جو قرآن کے عالم تھے' اور افلح جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام تھے' وہ بلند آواز کی وجہ سے ہمیں رات کے وقت بیدار کر دیا کرتے تھے۔

4212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: سَاَلْنَا عَلْقَمَةَ: كَیْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بِاللَّیْلِ؟ وَكَانَ یَبِیتُ عِنْدَهُ قَالَ: كَانَ یُسْمِعُ آلَ عُتْبَةَ اَخِیهِ، وَهُمْ فِیْ حُجْرَةٍ بَیْنَ یَدَیْهِ

✲✲ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہم نے علقمہ سے سوال کیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت کیسے تلاوت کرتے تھے' یہ اُس موقع کے بارے میں دریافت کیا جب علقمہ رات کے وقت اُن کے ہاں ٹھہرے تھے' تو علقمہ نے بتایا کہ وہ اپنے بھائی عتبہ کے گھر والوں کو آواز سنایا کرتے تھے' اور وہ گھر والے اُن کے سامنے موجود حجرے میں ہوتے تھے۔

4213 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، كَانَ یُسْمِعُ قِرَاءَتَهُ اَهْلَ الدَّارِ مِنَ اللَّیْلِ

✲✲ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت تلاوت میں اہلِ خانہ کو آواز سنایا کرتے تھے۔

4214 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَكَ مِلْءُ دَارِكَ - یَعْنِیْ - فِیْ قِرَاءَةِ اللَّیْلِ

✲✲ عکرمہ بیان کرتے ہیں: تم اپنے گھر کو جتنا بھرو گے تمہیں اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ رات کی تلاوت میں جب ایسا کرو گے۔

4215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ مِثْلَهُ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4216 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ اُمَیَّةَ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: اعْتَکَفَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَهُمْ یَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ، وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ لَهُ، فَكَشَفَ السُّتُورَ وَقَالَ: "اَلَا اِنَّ كُلَّكُمْ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِی بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الْقِرَاءَةِ - اَوْ قَالَ: فِی الصَّلَاةِ -"

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا تو آپ نے لوگوں کو بلند آواز میں تلاوت کرتے ہوئے سنا' آپ اُس وقت اپنے خیمہ میں موجود تھے' آپ نے پردہ ہٹایا اور فرمایا:

''خبردار! تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے' تو کوئی شخص کسی دوسرے کو اذیت نہ پہنچائے' اور تلاوت کرتے ہوئے کوئی شخص دوسرے کے مقابلہ میں آواز زیادہ بلند نہ کرے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز میں (کوئی شخص دوسرے سے آواز بلند نہ کرے)''۔

4217 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالرَّجُلُ يَؤُمُّ النَّفَرَ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَاْسَهُ وَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَاِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِي بِهِ رَبَّهُ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ

✵✵ ابوحازم جو انصار کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں ایک خیمہ میں موجود تھے' ایک صاحب کچھ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر نکال کر اُنہیں دیکھا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''نمازی شخص اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے' تو جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ وہ اپنے پروردگار سے کیسے مناجات کر رہا ہے' اور کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلہ میں بلند آواز میں تلاوت نہ کرے''۔

4218 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَمَعَ لَيْلَةً اَبَا بَكْرٍ فَاِذَا هُوَ يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاتِهِ، وَاسْتَمَعَ عُمَرَ فَاِذَا هُوَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ، وَاسْتَمَعَ بِلَالًا فَاِذَا هُوَ يَاْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ، فَقَالَ: اسْتَمَعْتُ اِلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِذَا اَنْتَ تَخْفِضُ صَوْتَكَ

4216-سنن ابی داود - کتاب الصلاة' ابواب قیام اللیل - باب فی رفع الصوت بالقراءة فی صلاة اللیل' حدیث:1148' صحیح ابن خزیمة - جماع ابواب ذکر الوتر وما فیه من السنن' جماع ابواب صلاة التطوع باللیل - باب الزجر عن الجهر بالقراءة فی الصلاة إذا تأذی بالجهر بعض' حدیث:1093' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - من کتاب صلاة التطوع' حدیث:1103' السنن الکبری للنسائی - کتاب فضائل القرآن' ذکر قول النبی صلی اللہ علیه وسلم : " لا یجهر - حدیث:7828' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه - حدیث:11690' مسند عبد بن حمید - من مسند ابی سعید الخدری' حدیث:885

قَالَ: اَخْفِضُ اَنْتَجِی رَبِّی قَالَ: وَاسْتَمَعْتُ اِلَيْكَ يَا عُمَرُ فَاِذَا اَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ: اُنْفِرُ الشَّيْطَانَ، وَاُوقِظُ النَّائِمَ قَالَ: وَاسْتَمَعْتُ اِلَيْكَ يَا بِلَالُ وَاِذَا اَنْتَ تَاْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ قَالَ: اَجْمَعُ الطَّيِّبَ بِالطَّيِّبِ، اَخْلِطُ بَعْضَهُ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ: كُلُّ هٰذَا حَسَنٌ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا' جو نماز کے دوران پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے' آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے' آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ کسی ایک سورت میں سے کچھ حصہ تلاوت کرتے تھے' پھر کسی دوسری سورت میں سے کچھ حصہ تلاوت کرتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں نے تمہیں سنا تھا تم پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے' انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار سے سرگوشی میں بات کرنے کے لیے اپنی آواز پست رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں نے تمہیں سنا تھا تم بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے' انہوں نے عرض کی: میں شیطان کو بھگانا چاہ رہا تھا اور سوئے ہوئے شخص کو جگانا چاہ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! میں نے تمہاری تلاوت بھی سنی تھی' تم کچھ حصہ اس سورت میں سے تلاوت کر رہے تھے' کچھ حصہ اس سورت میں سے تلاوت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں ایک پاکیزہ چیز کو دوسری پاکیزہ چیز کے ساتھ جمع کر رہا تھا اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے) ہر ایک نے اچھا کام کیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَلْتَبِسُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ فِی الصَّلَاةِ

باب: جس شخص کو نماز کے دوران قرآن (کی تلاوت میں) مشابہہ لگ جائے

4219 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: النُّعَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَالنُّعَاسُ فِي الْقِتَالِ اَمَنَةٌ مِنَ اللّٰهِ

٭٭ ابورزین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز کے دوران اونگھ آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور جنگ کے دوران اونگھ آجانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن (کی حالت) ہوتی ہے۔

4220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حَالَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَاِذَا حَسَسْتَ بِهِ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَاتْفُلْ مِنْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا

٭٭ حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان میرے' اور میری نماز اور میری تلاوت کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ وہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے جب تم اسے محسوس کرو تو تم مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دو"۔

4221 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَضْطَجِعْ

✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص رات کے وقت تلاوت کر رہا ہو اور اُس کی زبان پر قرآن کی تلاوت اٹکنے لگے اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو اُسے نماز ختم کر کے سو جانا چاہیے"۔

4222 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنَمْ عَلٰى فِرَاشِهِ؛ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيَدْعُو عَلٰى نَفْسِهِ اَمْ يَدْعُو لَهَا

✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس دوران وہ اونگھنے لگے تو اُسے اپنے بستر پر جا کر سو جانا چاہیے کیونکہ اُسے یہ پتا ہی نہیں چلے گا کہ وہ اپنے خلاف دعا کر رہا ہے یا اپنے حق میں دعا کر رہا ہے"۔

4222-صحيح البخاري - كتاب الوضوء ' باب الوضوء من النوم - حديث:208' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب امر من نعس في صلاته - حديث:1349' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ' جماع ابواب الافعال المباحة في الصلاة - باب ذكر الدليل على ان النعاس في الصلاة لا يفسد الصلاة' حديث:863' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إيجاب النوم والاضطجاع إذا نعس المصلي في صلاته إذا استعجم - حديث:1774' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الامر للمتهجد بالليل بالنوم عند غلبته إياه على ورده' حديث:2625' موطا مالك - كتاب صلاة الليل' باب ما جاء في صلاة الليل - حديث:259' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب : كراهية الصلاة للناعس - حديث:1404' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' ابواب قيام الليل - باب النعاس في الصلاة' حديث:1128' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في المصلي إذا نعس - حديث:1366' السنن للنسائي - سؤر الهرة' صفة الوضوء - باب النعاس' حديث:162' السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' النعاس - حديث:150' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2917' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلا التطوع - باب من نعس في صلاته فليرقد حتي يذهب عنه النوم' حديث:4389' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:23760' مسند الحميدي - احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:180' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث:8300

4223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تُغَالِبُوا هٰذَا اللَّيْلَ؛ فَاِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَهُ، فَاِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَنَمْ عَلٰى فِرَاشِهِ فَاِنَّهُ اَسْلَمُ لَهُ

✻✻ ابواحوص بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اس رات پر غلبہ پانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ تم اس کی طاقت نہیں رکھو گے، جب کسی شخص کو (رات کی نفل) نماز کے دوران اونگھ آ جائے، تو وہ نماز ختم کر کے اپنے بستر پر سو جائے، یہ چیز اس کے لیے زیادہ سلامتی والی ہوگی۔

4224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَوْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُرِيدُ اَنْ يَقُومَ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ، فَيَغْلِبُهُ عَيْنَاهُ عَنْهَا، اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرَهَا، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً تَصَدَّقَ بِهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ.

✻✻ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بھی شخص رات کے وقت کسی بھی گھڑی میں نوافل ادا کرتا ہے، اور اس دوران اس کی آنکھ لگ جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کا اجر نصیب کرتا ہے، اور یہ نیند اس کے لیے صدقہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کیا ہوتا ہے۔

4225 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابٌ: كَيْفَ تَكُونُ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ؟ وَكَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ قَبْلَ صَلَاةِ الْخَوْفِ؟

باب: دن اور رات کی (نفل) نماز کیسے ادا کی جائے گی اور نمازِ خوف سے پہلے نماز کیسے ادا کی جائے گی؟

4226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَبِنَهَارٍ اَرْبَعًا ثُمَّ يُسَلِّمُ.

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کرتے تھے اور دن کے نوافل چار چار کر کے ادا کرتے تھے، اور پھر سلام پھیرتے تھے۔

4227 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✻✻ نافع کے حوالے سے یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

4228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ اَنَسٍ لَيْلَةً، فَصَلَّى مَثْنَى مَثْنَى ثُمَّ سَلَّمَ

✻✻ ثابت بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گیا تو انہوں نے دو دو کر کے نوافل ادا کیے۔ (وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد) سلام پھیر دیتے تھے۔

4229 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّیْلِ، فَقَالَ: مَثْنٰی مَثْنٰی، فَقُلْتُ: صَلَاةُ النَّهَارِ؟ فَقَالَ: اَرْبَعًا

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: دن کی (نفل) نماز؟ تو آپ نے فرمایا: چار (چار رکعات کر کے ادا کی جائے گی)۔

4230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ: فِیْ كُلِّ مَثْنٰی مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ تَسْلِیمٌ

✻✻ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: رات اور دن کی (نفل نماز میں) ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔

4231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ یُجْزِیكَ التَّشَهُّدُ فِی الصَّلَاةِ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حَاجَةٌ فَتُسَلِّمَ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: رات اور دن کی نمازوں میں صرف تشہد پڑھ لینا تمہارے لیے کفایت کرے گا (یعنی اگر تم سلام نہیں بھی پھیرتے، تو کوئی حرج نہیں ہے) البتہ اگر تمہیں کوئی کام ہو تو تم سلام پھیرو گے۔

4232 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: یُجْزِیكَ التَّشَهُّدُ، وَاِنْ صَلَّیْتَ مِائَةَ رَكْعَةٍ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: تمہارے لیے صرف تشہد پڑھنا بھی کافی ہوگا (سلام پھیرنا لازم نہیں ہوگا) خواہ تم ایک سو رکعات ادا کر لو۔

4233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیِّ. عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، حَتّٰی ذَهَبَ هَوِیٌّ مِنَ اللَّیْلِ. قَالَ: وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ صَلَاةُ الْخَوْفِ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ الظُّهْرَ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیهَا فِیْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ لِلْعَصْرِ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیهَا فِیْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَمَرَهُ فَقَامَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا فِیْ وَقْتِهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیهَا فِیْ وَقْتِهَا، فَاَمَرَهُ فَقَامَ لِلْعِشَاءِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیهَا فِیْ وَقْتِهَا"

✻✻ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے دن ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں ادا نہیں کیں یہاں تک کہ رات کا خاصا حصہ گزر گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ نمازِ خوف کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اُنہوں نے اذان دی' پھر اُنہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اُسی طرح ادا کیا جس طرح آپ اسے اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو اُنہوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اُسی طرح ادا کیا جس طرح آپ اس کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' وہ کھڑے ہوئے' اور اُنہوں نے مغرب کی نماز کے لیے (اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اُس وقت میں اُسی طرح ادا کیا جس طرح آپ اس نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وہ عشاء (کی اقامت کہنے کے لیے) کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اُسی طرح ادا کیا' جس طرح آپ اس نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے۔

4234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ صَلَاةُ الْخَوْفِ قَالَ: فَتَلَهَّفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ لَا يَكُوْنُوْا حَمَلُوْا عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: فَاِنَّ لَهُمْ صَلَاةً قَبْلَ مَغْرِبَانِ الشَّمْسِ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْا: لَوْ صَلَّوْا بَعْدُ لَحَمَلْنَا عَلَيْهِمْ، فَارْصَدُوا ذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ صَلَاةُ الْخَوْفِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ

❊❊ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف کا حکم نازل ہونے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: مشرکین نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اُنہوں نے یکبارگی آپ پر حملہ کیوں نہیں کیا! اُن میں سے ایک شخص نے کہا: یہ لوگ سورج غروب ہونے کے وقت ایک نماز ادا کرتے ہیں جو ان کے نزدیک ان کی جانوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اگر یہ لوگ بعد میں نماز ادا کریں گے' تو ہم ان پر حملہ کر دیں گے۔ پھر وہ لوگ گھات میں بیٹھ گئے' اسی دوران نمازِ خوف کا حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو (پہلی مرتبہ) عصر کی نماز' نمازِ خوف کے طور پر پڑھائی۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نمازِ خوف کا بیان

4235 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً بِذِي الرِّقَاعِ مِنْ اَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ، وَمَرَّةً بِعُسْفَانَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ بِضَجْنَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ: فَصَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ كُلَّهُمْ خَلْفَهٗ، وَهُمْ بِعُسْفَانَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى، فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ، وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ خَلْفَهٗ يَحْرُسُوْنَهٗ، فَلَمَّا سَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ قَامُوْا، وَسَجَدَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَلْفَهٗ، ثُمَّ تَقَدَّمُوْا اِلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ، وَتَاَخَّرُوْا هٰٓؤُلَاءِ، ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ، وَقَامُوا الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ، فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُ

وَسَهُمْ مِنَ السَّجْدَةِ سَجَدَ أُولَئِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، وَتَمَّتْ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف دومرتبہ یا شاید ایک مرتبہ نمازِ خوف ادا کی ہے' ایک مرتبہ غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر جو بنوسلیم کی سرزمین پر ادا کی گئی اور ایک مرتبہ عسفان کے مقام پر ادا کی' جبکہ مشرکین ضجنان کے مقام پر موجود تھے' اور مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے تمام اصحاب کی اپنے پیچھے صفیں بنالیں' یہ لوگ عسفان میں موجود تھے' پھر نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے' آپ نے نماز ادا کی' آپ نے ان تمام حضرات کے ساتھ رکوع کیا' پھر جو لوگ آپ کے قریب تھے وہ سجدہ میں چلے گئے' اور دوسرے لوگ پیچھے کھڑے رہے' اور ان کی حفاظت کرتے رہے' جب نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ دومرتبہ سجدہ کرلیا تو یہ لوگ کھڑے ہوگئے' اور جو لوگ پیچھے موجود تھے وہ سجدہ میں چلے گئے' پھر وہ لوگ پہلی والی صف کی جگہ آ گئے' اور پہلی والی صف کے لوگ پیچھے چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا لیکن جو لوگ آپ کے قریب کھڑے تھے اُنہوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے ہوئے ان کی حفاظت کرتے رہے' جب نبی اکرم ﷺ اور اُن کے ساتھیوں نے سجدہ سے سر اُٹھایا تو ان لوگوں نے سجدہ کیا (جو حفاظت کر رہے تھے) پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سب لوگوں سمیت سلام پھیرا تو یوں ان کی نماز مکمل ہوگئی۔

4236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ فِي قَوْلِهِ: (إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) (النساء: 101): "نَزَلَتْ يَوْمَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ وَالْمُشْرِكُونَ بِضَجْنَانَ، فَتَوَافَقُوا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، رُكُوعُهُمْ وَسُجُودُهُمْ وَقِيَامُهُمْ وَاحِدٌ مَعًا جَمِيعًا، فَهَمَّ بِهِمُ الْمُشْرِكُونَ أَنْ يُغِيرُوا عَلَى أَمْتِعَتِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ) (النساء: 102)، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، وَصَفَّ أَصْحَابَهُ صَفَّيْنِ، وَكَبَّرَ بِهِمْ جَمِيعًا، فَسَجَدَ الْأَوَّلُونَ بِسُجُودِهِ، وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ لَمْ يَسْجُدُوا، حَتَّى قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الْأَوَّلُ، ثُمَّ كَبَّرَ بِهِمْ وَرَكَعُوا جَمِيعًا، فَتَقَدَّمُوا الصَّفُّ الْآخَرُ، وَاسْتَأْخَرُوا الصَّفُّ الْأَوَّلُ، فَتَعَاقَبُوا السُّجُودَ كَمَا فَعَلُوا أَوَّلَ مَرَّةٍ، وَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ"

❋❋ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے' وہ تمہیں آزمائش کا شکار کردیں گے''۔

(مجاہد بیان کرتے ہیں:) یہ آیت اُس دن نازل ہوئی جب نبی اکرم ﷺ عسفان میں موجود تھے' اور مشرکین ضجنان میں موجود تھے' تو اُس وقت نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز میں چار رکعات پڑھائیں جن میں آپ کا رکوع' آپ کا سجدہ اور آپ کا قیام ایک جتنا تھا' تو مشرکین نے یہ ارادہ کیا کہ مسلمانوں کے ساز و سامان پر حملہ کر کے اُنہیں قتل کردیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل کی:

''تو ایک گروہ کھڑا ہو جائے''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی تو آپ نے اپنے اصحاب کی دو صفیں بنا دیں آپ نے اُن سب لوگوں سمیت تکبیر کہی پھر پہلے والے لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے وہ سجدہ میں نہیں گئے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلی صف کے لوگ کھڑے نہیں ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب لوگوں سمیت تکبیر کہی اور ان سب لوگوں نے اکٹھے رکوع کیا پھر پیچھے والی صف آگے آ گئی اور پہلے والی صف پیچھے چلی گئی تو ان لوگوں نے آگے پیچھے سجدہ کیا جس طرح پہلی مرتبہ میں کیا تھا یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی دو رکعات ادا کیں۔

4237 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ قَالَ: فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالُوْا: قَدْ كَانُوْا عَلٰى حَالٍ لَوْ اَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ فَقَالُوْا: تَاْتِيْ عَلَيْهِمُ الْاٰنَ صَلَاةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) (النساء: 102) قَالَ: "فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذُوا السِّلَاحَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيْعًا قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ قَالَ: وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ، فَلَمَّا سَجَدُوْا وَقَامُوْا، جَلَسَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا فِيْ مَكَانِهِمْ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ، فَلَمَّا جَلَسُوْا جَلَسَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ انْصَرَفَ." قَالَ: فَصَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً بِعُسْفَانَ، وَمَرَّةً فِيْ اَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ.

4248ء حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم عسفان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا سامنا مشرکین سے ہوا جن کے سردار خالد بن ولید تھے مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی تو مشرکین نے کہا: یہ لوگ ایک ایسی صورتِ حال میں ہیں کہ اگر ہم ان پر حملہ کر دیں تو مناسب رہے گا۔ اُن لوگوں نے کہا: تم ان پر اُس وقت حملہ کرنا جب یہ وہ نماز ادا کر رہے ہوں گے جو ان کے نزدیک ان کے بال بچوں اور ان کی اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ظہر اور عصر کے درمیان حضرت جبرائیل یہ آیات لے کر نازل ہوئے:

''جب تم اُن کے درمیان موجود ہو تو تم اُن کے لیے نماز قائم کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نماز کا وقت ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی اُنہوں نے ہتھیار اُٹھا لیے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنا لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو آپ کے ساتھ ہم سب بھی رکوع میں چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا تو ہم سب نے بھی سر اُٹھا لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صف کے ہمراہ سجدہ کیا جو صف آپ کے قریب موجود تھی جبکہ دوسرے لوگ کھڑے ہوئے ان لوگوں کی حفاظت کرتے رہے جب اُن لوگوں نے سجدہ کر لیا

اور کھڑے ہو گئے تو پیچھے والے لوگ بیٹھے اور اُنہوں نے اپنی جگہ پر رہتے ہوئے سجدہ کیا' پھر پیچھے والے لوگ آگے والی صف کی جگہ آ گئے اور آگے والی صف کے لوگ پیچھے والی صف میں چلے گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو آپ کے ساتھ سب لوگ رکوع میں گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو سب لوگوں نے سر اٹھالیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس صف سمیت سجدہ کیا جو آپ کے قریب تھے اور دوسری صف کے لوگ کھڑے رہ کر حفاظت کرتے رہے' جب یہ لوگ (پہلی صف کے لوگ) بیٹھے' تو دوسری صف کے لوگ بھی بیٹھے اور اُنہوں نے سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیر کر نماز کو ختم کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ (نمازِ خوف) دو مرتبہ ادا کی ہے' ایک مرتبہ عسفان میں اور ایک مرتبہ بنوسلیم کی سرزمین میں۔

4238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی بِهِمْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ نُزُوْلَ جِبْرَائِیْلَ قَالَ: وَقَالَ جَابِرٌ: کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُکُمْ هٰذِهِ.

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو اس کی مانند نماز پڑھائی تھی' البتہ اُنہوں نے اس روایت میں حضرت جبرائیل کے نازل ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ راوی نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ جس طرح تمہارے آج کل کے حکمران (نمازِ خوف کو) ادا کرتے ہیں اُسی طرح (نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ ادا کی تھی)۔

4239 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، مِثْلَ هٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: نَکَصَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الْقَهْقَرٰی حِیْنَ یَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَهُمْ مِنَ السُّجُوْدِ، وَیَتَقَدَّمُ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَیَسْجُدُوْنَ فِیْ مَصَافِّ الْاَوَّلِیْنَ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ہشام کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے' تاہم اس میں اُن کے یہ الفاظ ہیں: آگے والی صف کے لوگ اُلٹے قدموں پیچھے ہٹ گئے' اُس وقت جب اُنہوں نے سجدہ سے سر اُٹھایا تھا اور پیچھے والی صف کے لوگ آگے بڑھ گئے' اور اُنہوں نے پہلی صف کی جگہ پر سجدہ کیا۔

4240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهٗ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلَاةَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَّهُوَ وَالْعَدُوُّ فِیْ صَحْرَاءَ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ الْعَدُوُّ: اِنَّ لَهُمْ صَلَاةً اُخْرٰی هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ، فَقَامُوْا خَلْفَهٗ صَفَّیْنِ، فَرَکَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَکَعَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَالصَّفُّ الْاٰخَرُ قِیَامٌ، ثُمَّ قَامُوْا فَارْتَدَّ الصَّفُّ الْاَوَّلُ الْقَهْقَرٰی، ثُمَّ قَامُوْا اِلٰی مَقَامِ الصَّفِّ الْاٰخَرِ، فَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُ حَتّٰی قَامُوْا فِیْ مَقَامِهِمْ، ثُمَّ رَکَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَکَعَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ، فَکَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ، وَلِکُلِّ صَفٍّ رَکْعَةٌ، ثُمَّ

صَلَّوْا عَلٰى مَصَافِّهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً"

٭٭ عمرو بن مسلم نقل کرتے ہیں: طاؤس نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں۔ نبی اکرم ﷺ اور دشمن اُس وقت صحرا میں موجود تھے۔ دشمن نے کہا: ان لوگوں کی ایک اور نماز ہے جو ان کے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو صحابہ کرام آپ کے پیچھے دو صفوں میں کھڑے ہو گئے' جب نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو پہلی صف کے لوگ رکوع میں چلے گئے جبکہ دوسری صف کے لوگ کھڑے رہے' اُس کے بعد (جب پہلی صف کے لوگ سجدہ کرنے کے بعد) کھڑے ہوئے' تو وہ اُلٹے قدموں پیچھے آ گئے' اور پیچھے والی صف کی جگہ پر آ کر کھڑے ہو گئے' پھر پیچھے والی صف آگے بڑھی اور اُن لوگوں کی جگہ آ کر کھڑی ہو گئی' پھر نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا تو پہلی صف والوں نے رکوع کیا' یوں نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہو گئیں اور ہر ایک صف کی ایک رکعت ہوئی۔ پھر اُن لوگوں نے اپنی صف میں رہتے ہوئے ایک' ایک رکعت اکیلے (اکیلے) ادا کی۔

4241 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَّهَؤُلَاءِ رَكْعَةً

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو میں سے ایک گروہ کو نمازِ خوف میں ایک رکعت پڑھائی' جبکہ دوسرا گروہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑا رہا' پھر اُن لوگوں نے نماز ختم کی اور اپنے ساتھیوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے' اُن کا رُخ دشمن کی طرف تھا' اور اُن کے ساتھی آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں ایک رکعت پڑھائی' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا' پھر اُن لوگوں نے ایک ایک رکعت کی قضاء کی (یعنی اُسے اکیلے طور پر ادا کیا)۔

4242 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ صَلَّاهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَفَّ وَرَاءَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا، وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَرَكَعَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ يَسْجُدُ مِثْلَ نِصْفِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَاَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرَى فَصَفُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَعَلُوا ذٰلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ

٭٭ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ (نمازِ خوف) ادا کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو آپ کے پیچھے ہم میں سے ایک گروہ نے صف بنالی اور ایک گروہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو ایک رکوع اور دو سجدے (کے ہمراہ

ایک رکعت پڑھائی) آپ نے اس میں اس طرح سجدہ کیا جو صبح کی نماز (کے سجدے) سے نصف ہوتا ہے' پھر یہ لوگ مڑ کر چلے گئے' اور دشمن کے مدمقابل آ گئے' اور دوسرا گروہ آ گیا' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صف بنالی' پھر اُن لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا' پھر دونوں گروہوں کا ہر فرد کھڑا ہوا اور اُس نے اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے کے ہمراہ (ایک ایک رکعت ادا کی)۔

4243 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: صَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى كُلُّ رَجُلٍ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نمازِ خوف کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: تمام لوگوں میں سے ہر ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رکعت ادا کی اور پھر ہر ایک شخص نے ایک رکعت تنہا ادا کی۔

4244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ وَغَيْرِهِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تَتَقَدَّمُ طَائِفَةٌ مَعَ الْإِمَامِ، وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَذْهَبُ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَ الْإِمَامِ فَيَقُومُوْنَ مَوْقِفَ اَصْحَابِهِمْ، وَيَجِيءُ اُولَئِكَ فَيَدْخُلُونَ فِيْ صَلَاةِ الْإِمَامِ، فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ، ثُمَّ يَقُومُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ رَكْعَةً مَكَانَهُمْ، ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ فَيَقُومُوْنَ مَكَانَ اَصْحَابِهِمْ، وَيَجِيءُ اُولَئِكَ فَيُصَلُّوْنَ رَكْعَةً

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک گروہ امام کے ساتھ آگے آ جائے گا' اور ایک گروہ دشمن کے مدمقابل رہے گا' امام اُن لوگوں کو ایک رکوع اور دو سجدے کے ساتھ (ایک رکعت) پڑھائے گا' پھر وہ گروہ جس نے امام کے ساتھ نماز ادا کی ہے' وہ جائے گا' اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑا ہو جائے گا' اور وہ لوگ آئیں گے' اور امام کی نماز میں شامل ہو جائیں گے' امام اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائے گا' پھر امام سلام پھیر دے گا' پھر یہ لوگ کھڑے ہو کر اپنی جگہ پر ایک رکعت ادا کریں گے' پھر یہ لوگ چلے جائیں گے' اور اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو جائیں گے' اور وہ لوگ آ کر ایک رکعت ادا کر لیں گے۔

4245 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ قَالَ: وَهُمْ فِيْ صَلَاةٍ كُلُّهُمْ قَالَ: فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا جَمِيعًا، فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً وَّصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ وَجَاءُوْا هَؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ صَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ فَصَفُّوا مَكَانَهُمْ، ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، وَجَاءَ هَؤُلَاءِ اِلٰى هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَةً

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' تو آپ نے اپنے پیچھے ایک صف بنوائی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ سب لوگ نماز کی حالت میں تھے' نبی اکرم ﷺ نے

تکبیر کہی اور ان سب لوگوں نے بھی تکبیر کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس موجود صف کو ایک رکعت پڑھائی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل موجود رہی' پھر یہ لوگ چلے گئے' اور وہ لوگ آ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے' اور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں دوسری رکعت پڑھائی' انہوں نے اُن لوگوں کی جگہ صف بنائی' پھر یہ لوگ اُس صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ گئے تو اُنہوں نے ایک رکعت مکمل ادا کی۔

4246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "يَقُومُ صَفٌّ خَلْفَ الْإِمَامِ وَصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ قَالَ: فَيُصَلِّي الْإِمَامُ بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، وَيَجِيءُ هَؤُلَاءِ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ، ثُمَّ يَرْجِعُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، وَيَرْجِعُ هَؤُلَاءِ فَيَصُفُّونَ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، وَيَرْجِعُ هَؤُلَاءِ فَيَقْضُونَ رَكْعَةً، فَيَكُونُ لِلْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَكْعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ وَرَكْعَةٌ وَحْدَهُ، غَيْرَ أَنَّ الْأَوَّلِينَ يَبْدَءُونَ بِالْقَضَاءِ؛ لِأَنَّهُمْ كَانُوا بَدَءُوا بِالصَّلَاةِ، وَلَا يَتَكَلَّمُونَ حَتَّى يَفْرُغُوا مِنْ صَلَاتِهِمْ كُلِّهَا؛ لِأَنَّهُمْ فِي صَلَاةٍ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایک صف امام کے پیچھے کھڑی ہوگی اور ایک صف نماز ادا کیے بغیر دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: امام اپنے ساتھ والے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا' پھر یہ لوگ اُن دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے جائیں گے' اور وہ لوگ آ جائیں گے' امام اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائے گا' پھر امام سلام پھیر دے گا' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ صف میں چلے جائیں گے' اور وہ لوگ واپس آئیں گے' اور ایک رکعت ادا کریں گے' پھر یہ لوگ مڑ کر اُن لوگوں کی صف کی جگہ چلے جائیں گے' اور وہ لوگ آ کر ایک رکعت کو قضاء کریں گے' اور اس طرح امام کی دو رکعات ہوں گی اور دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کی ایک رکعت امام کے ساتھ ہوگی اور ایک رکعت تنہا ہوگی' البتہ پہلے والے لوگ پہلے قضاء کریں گے (یعنی ایک رکعت تنہا ادا کریں گے) کیونکہ اُنہوں نے نماز کا آغاز کیا تھا اور جب تک وہ پوری نماز سے فارغ نہیں ہوتے اُس وقت تک کوئی اور کلام نہیں کریں گے کیونکہ وہ اُس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوں گے۔

4247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ، وَيَقُومُ صَفٌّ خَلْفَهُ وَصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، وَقَالَ: فَيُصَلِّي بِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً، فَإِذَا صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً قَامُوا مَكَانَهُمْ، وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَقَضَوْا رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبُوا إِلَى مَصَافِّ أُولَئِكَ، وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامُوا مَكَانَهُمْ. فَقَضَوْا رَكْعَةً

* * حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نمازِ خوف میں امام کھڑا ہوگا' ایک صف اُس کے پیچھے کھڑی ہو جائے گی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہو جائے گی' امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا' جب امام اُنہیں ایک رکعت پڑھا دے گا' تو یہ لوگ اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو جائیں گے' اور امام بھی قیام کی حالت میں رہے گا' پھر

وہ لوگ اپنی ایک رکعت کو ادا کرلیں گے' پھر وہ اُن لوگوں کی صف میں چلے جائیں گے (جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی) اور وہ لوگ آئیں گے' امام اُنہیں ایک رکعت پڑھائے گا' پھر یہ لوگ اپنی جگہ پر کھڑے ہوکر ایک رکعت ادا کرلیں گے۔

4248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَنْ شَهِدَ سَعِیدَ بْنَ الْعَاصِ فِیْ غَزْوَةٍ یُقَالُ لَهَا ذَاتُ الْخَشَبِ، وَمَعَهُ حُذَیْفَةُ، فَقَالَ سَعِیدٌ: اَیُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَیْفَةُ: اَنَا، فَاَمَرَهُمْ حُذَیْفَةُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ هَاجَكُمْ هَیْجٌ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الْقِتَالُ قَالَ: فَصَلَّى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَیْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ فَقَامُوْا مَقَامَ اُولَئِكَ، وَجَاءَ اُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرَى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ

✵ ✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جو ایک جنگ میں سعید بن العاص کے ساتھ موجود تھا' اُس جنگ کو ذات الخشب کہا جاتا ہے۔ سعید بن العاص کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے' سعید نے کہا: آپ میں سے کون نمازِ خوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں! پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے ہتھیار پہن لیے' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم پر حملہ ہو جاتا ہے' تو تمہارے لیے لڑائی میں حصہ لینا حلال ہو جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر امام نے اُن دونوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کی طرف رخ کرکے کھڑا رہا' پھر وہ لوگ واپس آئے' اور دوسرے لوگوں کی جگہ آکر کھڑے ہوگئے' اور دوسرے لوگ آئے' تو امام نے اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر امام نے اُن سب لوگوں سمیت سلام پھیر دیا۔

4249 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَسْوَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِیِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِیدِ بْنِ الْعَاصِ - اُرَاهُ قَالَ: بِطَبَرِسْتَانَ - فَقَالَ: اَیُّكُمْ شَهِدَ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ حُذَیْفَةُ: اَنَا قَالَ: فَقَامَ صَفٌّ خَلْفَهُ وَصَفٌّ مُوَازِیَ الْعَدُوِّ قَالَ: فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ

✵ ✵ ثعلبہ بن زہدم حنظلی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سعید بن العاص کے ساتھ طبرستان میں تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: آپ میں سے کون نمازِ خوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تھا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں! راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک صف امام کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: امام نے اُن لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے' اور امام نے دوسرے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی اور پھر اُنہوں نے نماز ختم کی۔

4250 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الرُّكَیْنِ بْنِ الرَّبِیعِ بْنِ عُمَیْلَةَ الْفَزَارِیِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ، فَقَامَ صَفٌّ خَلْفَهُ وَصَفٌّ مُوَازِیَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ

هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ

٭٭ قاسم بن حسان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے نمازِ خوف کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی' ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ اُن دوسرے لوگوں کی جگہ چلے گئے' اور وہ دوسرے لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر دی۔

4251 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي جَهْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدَ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، وَقَالَ: فَصَلّٰى بِالصَّفِّ الَّذِي مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ. فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَكْعَةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد (کی جنگ) کے موقع پر نمازِ خوف ادا کی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک صف بنوالی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ موجود صف کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ دوسری صف والوں کی جگہ چلے گئے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دوسرے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر آپ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیر دیا' پھر یہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی تھیں اور دونوں فریقوں میں سے ہر ایک شخص نے ایک رکعت ادا کی تھی۔

4252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: وَكَيْفَ تَكُونُ مَقْصُورَةً؟ يَعْنِي اِذَا كَانَتْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَكْعَةٌ

٭٭ سالم افطس نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سعید سے دریافت کیا: نماز مختصر کب ہوگی؟ سعید نے جواب دیا: جب دونوں فریقوں میں سے ہر ایک شخص ایک رکعت ادا کرے۔

4251-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب صلاة الخوف - باب يحرس بعضهم بعضا في صلاة الخوف' حديث:916' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الخوف - ذكر البيان بان القوم الذين وصفناهم لم يقضوا الركعة التي ركم' حديث:2923' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب صلاة الخوف' حديث:1178' السنن للنسائي - كتاب صلاة الخوف' حديث:1522' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' في صلاة الخوف كم هي ؟ - حديث:8147السنن الكبرىٰ للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة الخوف وذكر الاختلاف فيه - حديث:511' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب صلاة الخوف , كيف هي ؟' حديث:1174' سنن الدارقطني - كتاب العيدين' باب صفة صلاة الخوف واقسامها - حديث:1547' السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب صلاة الخوف' باب العدو يكون وجاه القبلة في صحراء لا يواريهم شيء في - حديث:5633

4253 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ مَقْصُوْرَةً؟ يَعْنِيْ اِذَا كَانَتْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَكْعَتَانِ، اِنَّهَا لَيْسَتْ بِقَصْرٍ "

٭٭ سالم افطس نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سعید سے دریافت کیا: نماز مختصر کب ہوگی؟ یعنی اس سے مراد یہ تھا کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک فریق دو رکعات ادا کرے گا' تو یہ تو نماز مختصر نہیں ہوگی۔

4254 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: صَلَاةُ الْخَوْفِ قَالَ: يَقُوْمُ الْاِمَامُ وَيَقُوْمُ خَلْفَهُ صَفٌّ، وَصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ، فَيُصَلِّي بِالصَّفِّ الَّذِي خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، وَيَجِيءُ الصَّفُّ الْاٰخَرُوْنَ، فَيُصَلُّوْنَ مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَةً، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مَصَافِّهِمْ، وَالْاِمَامُ قَاعِدٌ، وَيَجِيءُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاِمَامُ قَاعِدٌ، فَيَرْكَعُوْنَ وَيَسْجُدُوْنَ، وَلَا يَقْرَءُوْنَ، وَيَجْلِسُوْنَ مَعَ الْاِمَامِ، ثُمَّ يَقُوْمُ بِهِمْ فَيُصَلِّي بِهِمُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ، فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مَصَافِّهِمْ، وَيَجِيءُ الْاٰخَرُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ رَكْعَةً يَقْرَءُوْنَ فِيْهَا ثُمَّ يَجْلِسُوْنَ، وَيَتَشَهَّدُوْنَ، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ مَكَانَهُمْ فَيُصَلُّوْنَ رَكْعَةً اُخْرٰى لَا يَقْرَءُوْنَ فِيْهَا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِنْ شَاءُوْا، وَيَتَشَهَّدُوْنَ وَيُسَلِّمُوْنَ

٭٭ سفیان ثوری نمازِ خوف کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: امام کھڑا ہوگا' ایک صف اُس کے پیچھے کھڑی ہو جائے گی اور ایک صف نماز کی حالت میں نہیں ہوگی' لیکن دشمن کے مدمقابل ہوگی' امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائے گا' پھر وہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل (اُلٹے پاؤں چلتے ہوئے) پیچھے چلے جائیں گے' اور دشمن کے مدمقابل آ کر صف بنالیں گے' پھر دوسری صف آئے گی' وہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کریں گے' پھر وہ لوگ اُٹھیں گے' اور چلتے ہوئے اپنی صف میں چلے جائیں گے' امام اس دوران بیٹھا رہے گا' پھر پہلی صف کے لوگ آئیں گے' اور امام اس دوران بیٹھا ہوا ہوگا' وہ لوگ خود ہی رکوع اور سجود ادا کریں گے' وہ لوگ اس میں تلاوت نہیں کریں گے' پھر وہ امام کے ساتھ بیٹھ جائیں گے' پھر امام اُن کے ساتھ کھڑا ہوگا' اور اُنہیں دوسری رکعت پڑھائے گا' پھر امام سلام پھیر دے گا' پھر یہ لوگ چل کر اپنی صف میں چلے جائیں گے' اور دوسرے لوگ آئیں گے' وہ ایک رکعت ادا کریں گے جس میں وہ تلاوت بھی کریں گے' پھر وہ بیٹھ جائیں گے' اور تشہد کے کلمات پڑھیں گے' پھر وہ اپنی جگہ کھڑے ہوں گے' اور دوسری رکعت ادا کریں گے جس میں وہ تلاوت نہیں کریں گے' صرف سورۂ فاتحہ پڑھیں گے' وہ بھی اگر وہ چاہیں! پھر وہ تشہد پڑھیں گے' اور سلام پھیر دیں گے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ

باب: تلواروں کے مقابلہ کے وقت نماز ادا کرنا

4255 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ قَالَ: (اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: 101) قَالَ: قَصْرُهَا فِي الْخَوْفِ وَالْقِتَالِ، الصَّلَاةُ فِيْ كُلِّ

وَجْهِهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ: اَمَّا صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ، وَصَلَاةُ النَّاسِ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْسَ بِقَصْرٍ، هُوَ وَفَاؤُهَا. طَاوُسٍ يَقُولُ ذٰلِكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم نماز کو مختصر کر لو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

طاؤس فرماتے ہیں: نماز کا یہ اختصار خوف اور جنگ کے عالم میں ہوگا' ایسی صورت میں ہر حالت میں نماز ادا کی جاسکتی ہے' خواہ آدمی سوار ہو یا پیدل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر جو دو رکعات ادا کی تھیں' یا لوگ جو سفر کے دوران نماز میں دو رکعات ادا کرتے ہیں' وہ قصر نماز نہیں ہے' وہ تو مکمل نماز ہے' یہ طاؤس کی رائے ہے۔

4256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ لِعَطَاءٍ: اَلْمُسْلِمُ يَطْلُبُ الْعَدُوَّ عَلٰى اَثَرِهٖ فَيُصَلِّي وَهُوَ يَطْلُبُهُ مُدْبِرًا عَنِ الْبَيْتِ قَالَ: يُصَلِّي عَلٰى دَابَّتِهٖ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ يُطْلَبُ وَطَلَبَهُ الْعَدُوُّ فَلْيَقْضِهَا كَذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان نے عطاء سے کہا: ایک مسلمان دشمن کا پیچھا کر رہا ہوتا ہے' وہ اُس کا پیچھا کرتے ہوئے نماز ادا کرتا ہے' جبکہ اُس کی پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف ہوتی ہے؟ تو سلیمان نے دریافت کیا: کیا وہ اپنی سواری پر اسی طرح نماز ادا کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! جب کوئی مسلمان دشمن کا پیچھا کر رہا ہو' یا دشمن اُس کا پیچھا کر رہا ہو' تو وہ اسے اسی طرح ادا کرے گا۔

4257 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنْ كَانَ الْخَوْفُ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ - كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْمُضَارَبَةَ - صَلَّوْا رِجَالًا، قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ، اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِينَ الْقِبْلَةَ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا. قَالَ: وَلَا اَدْرِي عَبْدَ اللّٰهِ اِلَّا وَقَدْ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر خوف اس سے زیادہ شدید ہو' یعنی لڑائی چل رہی ہو تو لوگ پیدل ہی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر' یا سوار ہونے کے عالم میں قبلہ کی طرف رُخ کر کے' یا قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کریں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر ہی اسے نقل کیا ہوگا۔

4258 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنْ كَانَ الْخَوْفُ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا حَيْثُ وَجْهَتُهُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر خوف اس سے زیادہ شدید ہو تو وہ لوگ کھڑے رہ کر یا سوار ہو کر نماز ادا کریں گے' خواہ ان کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَظَلَّتْهُمُ الْاَعْدَاءُ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ

اَنْ يُصَلُّوا قِبَلَ اَيِّ جِهَةٍ كَانُوْا رِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا رَكْعَتَيْنِ يُوْمُوْنَ اِيمَاءً. ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✸✸ زہری فرماتے ہیں: جب دشمن مسلمانوں پر حملہ کر چکا ہو تو اُن کے لیے یہ بات جائز ہو گی کہ وہ نماز ادا کر لیں خواہ اُن کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' خواہ وہ پیدل ہوں یا سوار ہوں' وہ دو رکعات ادا کریں گے جو اشارہ کے ذریعہ ادا کریں گے۔

زہری نے یہی روایت سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

4260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ قَوْلِهِ: (فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: 239) قَالَ: رَكْعَتَيْنِ يُوْمِءُ بِرَاْسِهِ اِيمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ، قَالَ سُفْيَانُ: رَاكِبًا اَوْ مَاشِيًا

✸✸ ابراہیم نخعی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اگر تمہیں اندیشہ ہو' تو تم پیادہ یا سوار ہونے کے عالم میں''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ دو رکعات ادا کی جائیں گی جن میں آدمی سر کے ذریعہ اشارہ کرے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

سفیان نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: خواہ آدمی سوار ہو یا پیدل ہو۔

4261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُوْمِءُ بِرَكْعَةٍ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی اشارہ کے ذریعہ ایک رکعت ادا کرے گا۔

4262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهِ: (فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: 239) قَالَ: ذٰلِكَ عِنْدَ الضِّرَابِ بِالسَّيْفِ، تُصَلِّي رَكْعَةً اِيمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ رَاكِبًا كُنْتَ، اَوْ مَاشِيًا، اَوْ سَاعِيًا

✸✸ قتادہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''تو وہ پیادہ ہونے یا سوار ہونے کے عالم میں''۔

یہ فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت ہو گا جب تلواروں کے ذریعہ لڑائی چل رہی ہو' تو تم اشارہ کے ذریعہ ایک رکعت ادا کرو گے خواہ تمہارا رخ کسی بھی سمت میں ہو' تم سوار ہو یا پیدل ہو یا دوڑ رہے ہو۔

4263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِيْ قَوْلِهِ: (فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: 239) قَالَ: تُجْزِءُ تَكْبِيرَتَانِ حَيْثُ كَانَ تَوَجُّهُهُ

✸✸ ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اگر تمہیں اندیشہ ہو تو تم پیادہ ہونے یا سوار ہونے کے عالم میں''۔

ضحاک فرماتے ہیں: دو تکبیریں آدمی کے لیے کافی ہوں گی' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4264 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: اِذَا اخْتَلَطُوا فَاِنَّمَا هُوَ الذِّكْرُ وَالْاِشَارَةُ بِالرَّاْسِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: جب (جنگ میں دونوں فریق) گتھم گتھا ہو جائیں تو صرف ذکر ہوگا' اور سر کے ذریعہ اشارہ ہوگا۔

4265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْمُسَايَفَةُ فَاِنَّمَا هِيَ رَكْعَةٌ يُومِءُ بِهَا اِيمَاءً اَيْنَ كَانَ وَجْهُهُ مَاشِيًا اَوْ رَاكِبًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تلواروں کے ذریعہ لڑائی ہو رہی ہو تو ایک رکعت ادا کی جائے گی' جسے آدمی اشارہ کے ذریعہ ادا کرے گا' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' خواہ وہ پیدل ہو یا سوار ہو۔

4266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَكْعَتَانِ يُومِءُ بِهِمَا حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: دو رکعات اشارہ کے ذریعہ ادا کی جائیں گی' خواہ آدمی کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران نماز ادا کرنا

4267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ الصَّلَاةَ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَتَمَّ اللّٰهُ الصَّلَاةَ فِي الْحَضَرِ وَاُقِرَّتِ الرَّكْعَتَانِ عَلٰى هَيْئَتِهِمَا فِي السَّفَرِ ."قَالَ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: فَمَا كَانَ يَحْمِلُ عَائِشَةَ عَلٰى اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي السَّفَرِ وَقَدْ عَلِمَتْ اَنَّهَا فَرَضَهَا اللّٰهُ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ عُرْوَةُ: تَاَوَّلَتْ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ مِنْ اِتْمَامِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

٭٭ [illegible] زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نماز پہلے دو رکعت کی شکل میں نازل ہوئی تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے حضر میں نماز کو مکمل کر دیا اور سفر کے دوران یہ دو رکعات اپنی اصل صورت پر برقرار رہیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے عروہ سے دریافت کیا: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سفر کے دوران چار رکعات کیوں ادا کرتی تھیں جبکہ انہیں پتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دو رکعات فرض قرار دی ہیں؟ تو عروہ نے جواب دیا: وہ اس حوالے سے وہی تاویل کرتی تھیں جس تاویل کے تحت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منیٰ میں مکمل نماز ادا کرتے تھے۔

4268 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ صَلَّاهَا اَرْبَعًا . قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَغَنِي اَنَّ عُثْمَانَ اِنَّمَا صَلَّاهَا اَرْبَعًا؛ لِاَنَّهُ اَزْمَعَ اَنْ يُقِيمَ بَعْدَ الْحَجِّ "

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں منیٰ میں دو رکعات

ادا کیں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کیں' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں بھی دو رکعات ادا کیں' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں چار رکعات ادا کرنے لگے۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں چار رکعات ادا کیا کرتے تھے کیونکہ وہ اس بات کا پختہ ارادہ کرتے تھے کہ وہ حج کے بعد بھی وہاں مقیم رہیں گے۔

4269 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ، كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِمَكَّةَ وَبِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلَّاهَا اَرْبَعًا ." فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا، فَقِيْلَ لَهٗ: اسْتَرْجَعْتَ ثُمَّ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا؟ قَالَ: الْخِلَافُ شَرٌّ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں مکہ میں مکمل نماز ادا کی اور منیٰ میں دو رکعات ادا کیں' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں مکہ میں اور منیٰ میں دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعات ادا کرنے لگے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' لیکن پھر وہ کھڑے ہوئے' اور انہوں نے چار رکعات ادا کیں۔ ان سے کہا گیا: آپ نے پہلے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور اب چار رکعات ادا کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: (خلیفۂ وقت سے) اختلاف کرنا زیادہ برا ہے۔

4270 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَافِرُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف سفر کر رہے تھے' آپ کو صرف اللہ تعالیٰ کا خوف تھا لیکن آپ نے پھر بھی دو رکعات ادا کی تھیں۔

4271 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

4272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: فِيْمَا جُعِلَ الْقَصْرُ فِي الْخَوْفِ وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ؟ قَالَ: السُّنَّةُ، قُلْتُ: وَرُخْصَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: خوف کے عالم میں نماز کو مختصر کیا گیا تھا' اب تو لوگ امن کی حالت میں ہیں۔ تو عطاء نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ رخصت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4273 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَقْصُرُهَا فِيهَا مَا اَقَامَ - يَعْنِي بِمَكَّةَ - فِي سَفَرِهِ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ حَتّٰى كَانَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ خِلَافَتِهِ "

✽✽ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران جتنا عرصہ (یعنی مکہ میں) مقیم رہتے تھے' آپ قصر نماز ادا کرتے تھے (آپ کے بعد) حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اپنی خلافت کے ابتدائی دور تک (اس دوران قصر نماز ہی ادا کرتے رہے)۔

4274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَمَّا قَوْلُهُ: (اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) (النساء: 101) قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ اِذَا خَافُوا الَّذِينَ كَفَرُوا، وَسَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بِقَصْرٍ، وَلٰكِنَّهَا وَفَاءٌ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

تو عمرو بن دینار فرماتے ہیں: یہ حکم اُس صورت میں تھا جب مسلمانوں کو اُن لوگوں سے خوف ہو جو کافر ہیں' اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات کو مسنون قرار دیا' یہ قصر نہیں ہے بلکہ یہ پوری ادائیگی ہے۔

4275 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اِنَّمَا اللّٰهُ قَالَ: (اَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) (النساء: 101)، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ

✽✽ یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ کہ تم نماز کو قصر کر دو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

لیکن اب تو لوگ امن کی حالت میں آ چکے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا جس بات پر تم حیران ہوئے ہو' میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر کیا ہے' تو تم اُس کے صدقہ کو قبول کرو۔

4276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: نَجِدُ صَلَاةَ الْخَوْفِ وَصَلَاةَ الْحَضَرِ فِي الْقُرْآنِ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ الْمُسَافِرِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَنَحْنُ اَجْفَى النَّاسِ، فَنَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ امیہ بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم قرآن میں نمازِ خوف اور حضر کی نماز کا ذکر تو پاتے ہیں' لیکن ہمیں مسافر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب اللہ

تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا تھا اُس وقت ہم سب سے زیادہ بے وفا لوگ تھے' تو ہم اُسی طرح کرتے ہیں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

4277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ حُمَيْدُ الْحِمْيَرِيُّ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنِّي اُسَافِرُ اَفَاَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ اَمْ اُتِمُّهَا؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَ بِقَصْرِهَا، وَلٰكِنْ تَمَامُهَا، وَسُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِنًا لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ، فَصَلَّى اثْنَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ، ثُمَّ خَرَجَ اَبُو بَكْرٍ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ، ثُمَّ خَرَجَ عُمَرُ آمِنًا لَا يَخَافُ اِلَّا، اللّٰهَ فَصَلّٰى اثْنَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُثْمَانُ ثُلُثَيْ اِمَارَتِهٖ اَوْ شَطْرَهَا، ثُمَّ صَلَّاهَا اَرْبَعًا، ثُمَّ اَخَذَ بِهَا بَنُو اُمَيَّةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَبَلَغَنِي اَنَّهُ اَوْفٰى اَرْبَعًا بِمِنًى قَطُّ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا نَادَاهُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ بِمِنًى: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا زِلْتُ اُصَلِّيهِمَا رَكْعَتَيْنِ مُنْذُ رَاَيْتُكَ عَامَ اَوَّلٍ صَلَّيْتَهَا رَكْعَتَيْنِ، فَخَشِيَ عُثْمَانُ اَنْ يَظُنَّ جُهَّالُ النَّاسِ اِنَّمَا الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، وَاِنَّمَا كَانَ اَوْفَاهَا بِمِنًى قَطُّ "

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حمید حمیری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں جب سفر کر رہا ہوں' تو کیا میں سفر کے دوران نماز کو قصر کروں گا یا اسے مکمل ادا کروں گا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نماز قصر نہیں ہوتی بلکہ یہ مکمل ہوتی ہے' اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امن کی حالت میں روانہ ہوئے تھے' آپ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں تھا لیکن واپس تشریف لانے تک آپ مسلسل دو رکعات ہی ادا کرتے رہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (سفر پر) روانہ ہوئے اُنہیں بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں تھا لیکن وہ واپس آنے تک دو رکعات ادا کرتے رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ امن کی حالت میں روانہ ہوئے اُنہیں بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں تھا لیکن وہ واپس آنے تک دو رکعات ہی ادا کرتے رہے' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں دو تہائی حصہ میں یا شاید نصف حصہ میں اسی طرح کیا' اُس کے بعد وہ چار رکعات ادا کرنے لگے' بنو اُمیہ نے پھر اس چیز کو اختیار کرلیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ صرف منیٰ میں چار رکعات مکمل ادا کرتے تھے' اُس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ منیٰ میں مسجد خیف میں ایک دیہاتی نے اُنہیں بلند آواز میں مخاطب کر کے کہا: اے امیر المؤمنین! گزشتہ سال سے جب سے میں نے آپ کو دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اُس کے بعد میں تو مسلسل دو رکعات ہی ادا کر رہا ہوں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ناواقف لوگ یہ گمان نہ کریں کہ اس نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں' اس لیے وہ صرف منیٰ میں یہ نماز مکمل ادا کرتے تھے۔

4278 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: صَلَاةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ وَلَيْسَ بِقَصْرٍ، عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عیدالاضحیٰ کی نماز میں دو رکعات ہوں گی' عیدالفطر کی نماز میں دو رکعات ہوں گی' مسافر کی نماز میں دو رکعات ہوں گی جو مکمل ہیں' یہ مختصر نہیں ہیں یہ بات تمہارے نبی کی زبانی ثابت ہے۔

4279 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ تَرَى هَا هُنَا بِمِنًى؟ قَالَ: وَيْحَكَ وَهَلْ سَمِعْتَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ قَالَ: فَاِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلِّ اِنْ شِئْتَ اَوْ دَعْ

٭٭ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی' میں نے دریافت کیا: سفر میں نماز (کتنی نماز ادا کی جائی گی)؟ انہوں نے جواب دیا: دو رکعت! میں نے دریافت کیا: تو یہاں منیٰ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں! تو انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں دو' دو رکعت ادا کیا کرتے تھے اب تمہاری مرضی ہے اگر انہیں ادا کرلو اور اگر چاہو تو نہ ادا کرو۔

4280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: صَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسافر کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں۔

4281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ

٭٭ مورق عجلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سفر کے دوران نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ دو دو رکعات ہوں گی' جو شخص سنت کے برخلاف کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

4282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْمُسَافِرُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ، اِلَّا اَنْ يَدْخُلَ مِصْرًا مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَاِنَّهُ يُتِمُّ

٭٭ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: مسافر واپس آنے تک دو رکعات ادا کرتا رہے گا' البتہ اگر وہ مسلمانوں کے کسی شہر میں داخل ہو جاتا ہے' تو وہ نماز کو مکمل ادا کرے گا۔

4283 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ: اَقْبَلَ سَلْمَانُ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَاكِبًا - اَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ - مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالُوا: تَقَدَّمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّا لَا نَؤُمُّكُمْ، وَلَا نَنْكِحُ نِسَاءَكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ هَدَانَا بِكُمْ قَالَ: فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ سَلْمَانُ: مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ، اِنَّمَا كَانَ يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ،

وَنَحْنُ اِلَى الرُّخْصَةِ اَحْوَجُ

✵✵ ابولیلیٰ کندی بیان کرتے ہیں: سلیمان (نامی حکمران) بارہ یا شاید تیرہ صحابہ کرام کے ساتھ آیا' جب نماز کا وقت ہوا' تو اُن لوگوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ آگے بڑھیں! تو اُس نے کہا: ہم آپ لوگوں کی امامت نہیں کریں گے' اور نہ ہی آپ کی خواتین کے ساتھ نکاح کریں گے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے' تو آپ لوگوں کی وجہ سے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن صحابہ کرام میں سے ایک صاحب آگے بڑھے' اُنہوں نے چار رکعات پڑھائیں' جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو سلیمان نے کہا: ہمارا اور چار رکعات کا کیا واسطہ! ہمارے لیے' تو چار رکعات کا نصف ہی کافی ہے اور ہمیں رخصت کی زیادہ ضرورت ہے۔

4284 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ كَتَبَ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهِ: اَنَّهُ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْمُقِيمُ، وَلَا التَّانِي، وَلَا التَّاجِرُ، اِنَّمَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ مَعَهُ الزَّادُ وَالْمَزَادُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلکاروں کو یہ خط لکھا تھا: مقیم شخص' کھیتی باڑی کرنے والا شخص اور تاجر شخص دو رکعات ادا نہیں کرے گا' دو رکعات وہ شخص ادا کرے گا جس کے ساتھ زادِ سفر اور مشکیزہ ہو۔

4285 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ قَرَاَ كِتَابَ عُثْمَانَ - اَوْ قُرِءَ عَلَيْهِ - اَنَّ عُثْمَانَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّ بَعْضَكُمْ يَكُونُ فِي جَشْرَةٍ، اَوْ فِي تِجَارَةٍ، اَوْ يَكُونُ جَابِيًا فَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ، اِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تھا یا وہ خط اُس کے سامنے پڑھا گیا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہلِ بصرہ کو خط میں لکھا:

''امابعد! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض لوگ جب اپنے جانور چرانے کے لیے جاتے ہیں' یا تجارت کے سلسلہ میں جاتے ہیں' یا جابی ہوتے ہیں تو وہ نماز کو قصر ادا کرتے ہیں' قصر نماز وہ شخص ادا کرے گا جو مسافر ہو' یا دشمن کے مدمقابل ہو''۔

4286 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا تُقْصَرُ الصَّلَاةُ اِلَّا فِي حَجٍّ اَوْ جِهَادٍ

✵✵ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف حج یا جہاد کے موقع پر نماز کو قصر کیا جاسکتا ہے۔

4287 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ: "لَا تَغْتَرُّوا بِتِجَارَاتِكُمْ وَاَجْشَارِكُمْ، وَتُسَافِرُوْا اِلٰى آخِرِ السَّوَادِ، تَقُوْلُوْا: اِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ، اِنَّمَا الْمُسَافِرُوْنَ مَنْ اُفُقٍ اِلٰى اُفُقٍ"

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری تجارت یا مال مویشیوں کو چرنے کے لیے کھلی جگہ لے جانا'

تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' تم لوگ آبادی کے آخری حصہ تک سفر کرو اور پھر یہ کہو کہ ہم تو مسافر لوگ ہیں' مسافر وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔

4288 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ، وَحُذَيْفَةَ، اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ لِاَهْلِ الْكُوفَةِ: لَا يَغُرَّنَّكُمْ جَشْرُكُمْ وَلَا سَوَادُكُمْ، لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ اِلٰى سَوَادٍ قَالَ: وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّوَادِ ثَلَاثُوْنَ فَرْسَخًا

❊❊ عبدالکریم نے ابن سعید اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے اہلِ کوفہ سے یہ فرمایا: تمہارا جانوروں کو چرنے کے لیے لے جانا' یا تمہاری آبادی تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' تم آبادی کی آخری حد تک نماز کو قصر نہ کرو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اُن لوگوں اور آبادی کی آخری حد کے درمیان تیس فرسخ کا فاصلہ تھا۔

4289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اَرَى اَنْ تَقْصُرُوْا فِي الصَّلَاةِ اِلَّا فِيْ سَبِيْلٍ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ، كَانَ يَقُوْلُ: يَقْصُرُ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَسْاَلُهُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: اُسَافِرُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، اَقْصُرُ الصَّلَاةَ؟ فَيَسْكُتُ، وَقَالَ: اِذَا خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ

❊❊ عطاء فرماتے ہیں: میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ تم لوگ صرف اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران نماز قصر کرتے ہو' حالانکہ تم سے پہلے کے لوگ اس بات کے قائل نہیں تھے' وہ یہ کہتے تھے کہ ہر قسم کے سفر میں نماز کو قصر کیا جائے گا۔ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں سفر کرتا ہوں تو کیا نماز کو قصر کروں گا؟ وہ خاموش رہے' پھر اُنہوں نے کہا: جب ہم حج کرنے کے لیے یا عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوتے ہیں تو ہم دو رکعات ادا کرتے ہیں۔

4290 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُمْ لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ اِلَّا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: اِنِّي لَاَحْسَبُ اَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: "مِنْ اَجْلِ اَنَّ اِمَامَ الْمُتَّقِينَ لَمْ يَقْصُرِ الصَّلَاةَ اِلَّا فِيْ سَبِيْلٍ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ؛ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ غَزْوَةٍ . وَالْاَئِمَّةُ بَعْدَهُ اَيُّهُمْ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغِي الدُّنْيَا؟ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ خَرَجَ فِيْ غَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مَخْرَجَهُ اِلَى الطَّائِفِ، قُلْتُ: فَجَابِرٌ، وَابْنُ عُمَرَ، وَاَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ؟ قَالَ: وَلَا اَحَدٌ مِنْهُمْ، قُلْتُ: فَمَا تَرَى؟ قَالَ: قَالَ: اَرَى اَلَّا تَقْصُرَ اِلَّا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ الْخَيْرِ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ، يَقْصُرُ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز صرف اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لیتے ہوئے) قصر کی جاسکتی ہے۔ تو عطاء نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا ہی ہے۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ عطاء نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام پرہیزگاروں کے امام (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف اللہ کی راہ

میں (جہاد کے دوران) نماز کو قصر کیا تھا' یا حج کے موقع پر کیا تھا' یا عمرہ کے موقع پر کیا تھا' یا کسی جنگ کے دوران کیا تھا اور آپ کے بعد آنے والے آئمہ نے بھی ایسا ہی کیا' ان حضرات میں سے کون شخص کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لیے (سفر کے دوران نماز کو قصر کرتا) تھا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ حج یا عمرہ کے علاوہ سفر پر نکلتے تھے' تو ایسا ہی کرتے تھے۔ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! وہ صرف طائف تک جاتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: حضرت جابر' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ان حضرات میں سے بھی کوئی ایسا نہیں کرتا تھا۔ میں نے دریافت کیا: پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ عطاء نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف اللہ کی راہ میں (کیے جانے والے سفر) میں نماز قصر کی جاسکتی ہے جو بھلائی کا راستہ ہو۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) پہلے عطاء کی یہ رائے نہیں تھی' وہ ہر طرح کے سفر میں نماز کے قصر ہونے کے قائل تھے۔

4291 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقْصُرُ اِلٰی مَالٍ لَهٗ بِخَيْبَرَ يُطَالِعُهٗ، فَلَيْسَ الْاٰنَ حَجٌّ وَّلَا عُمْرَةٌ، وَّلَا غَزْوَةٌ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین تک جاتے ہوئے بھی نماز قصر کیا کرتے تھے' جو خیبر میں تھی' جس کا وہ معائنہ کرنے جاتے تھے' اس وقت کوئی حج یا عمرہ یا جنگ نہیں ہوتی تھی۔

4292 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَرَجَ اِلَی الطَّائِفِ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب طائف تشریف لے جاتے تھے' تو نماز کو قصر کرتے تھے۔

4293 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَی شَيْئًا مِنْ رَجُلٍ - اَحْسَبُهٗ نَاقَةً - فَخَرَجَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا فَقَصَرَ الصَّلَاةَ، وَكَانَ ذٰلِكَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ تَامٍّ اَوْ اَرْبَعِ، كَذَا، بُرُدٍ "

٭٭ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے اونٹنی خریدی' وہ اس کا جائزہ لینے کے لیے روانہ ہوئے' پھر انہوں نے راستے میں نماز کو قصر کیا' حالانکہ یہ مکمل دن کی مسافت کا فاصلہ تھا' یا شاید چار برید کا فاصلہ تھا۔

4294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلٰی خَيْبَرَ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے جاتے تھے' تو نماز کو قصر کرتے تھے۔

4295 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيْدَ فَلَا يَقْصُرُ فِيْهِ الصَّلَاةَ

٭٭ نافع کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک برید کا سفر کرتے تھے' تو اس

دوران حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کو قصر نہیں کرتے تھے۔

بَابُ: فِيْ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

باب: کتنی مسافت (کے سفر میں) نماز کو قصر کیا جائے گا؟

4296 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: اَقْصُرُ الصَّلَاةَ اِلٰى عَرَفَةَ اَوْ اِلٰى مِنًى؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِلَى الطَّائِفِ وَاِلٰى جُدَّةَ، وَلَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ اِلَّا فِي الْيَوْمِ التَّامِّ، وَلَا تَقْصُرْ فِيْمَا دُوْنَ الْيَوْمِ، فَاِنْ ذَهَبْتَ اِلَى الطَّائِفِ اَوْ اِلٰى جُدَّةَ اَوْ اِلٰى قَدْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَرْضِ، اِلٰى اَرْضٍ لَكَ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاقْصُرِ الصَّلَاةَ، فَاِذَا قَدِمْتَ فَاَوْفِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: کیا میں عرفہ یا منٰی کی طرف جاتے ہوئے نماز کو قصر کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن تم طائف کی طرف جاتے ہوئے یا جدہ کی طرف جاتے ہوئے نماز کو قصر کرو گے' تم نماز کو قصر صرف اُس صورت میں کرو گے جب ایک مکمل دن کا سفر ہو' ایک دن سے کم کے سفر میں نماز کو قصر نہیں کرو گے' اگر تم طائف جاتے ہو یا جدہ جاتے ہو' یا اتنی مسافت کا کوئی اور سفر کرتے ہو' خواہ وہ تمہاری اپنی سرزمین ہو' یا وہاں تمہارے مال مویشی ہوں' جب تم (اپنے علاقہ میں) واپس آ جاؤ گے' تو نماز کو مکمل ادا کرو گے۔

4297 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: اَقْصُرُ الصَّلَاةَ اِلٰى عَرَفَةَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِلٰى مِنًى؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِلٰى جُدَّةَ، وَاِلٰى عُسْفَانَ وَاِلَى الطَّائِفِ، فَاِنْ قَدِمْتَ عَلٰى اَهْلٍ لَكَ اَوْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاَتِمَّ الصَّلَاةَ

** ابن دینار بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں عرفہ جاتے ہوئے نماز کو قصر کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: منٰی جاتے ہوئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن تم جدہ یا عسفان یا طائف جاتے ہوئے (نماز کو قصر کرو گے) اگر تم اپنے گھر آ جاتے ہوئے' یا اپنے مال مویشیوں میں پہنچ جاتے ہو تو تم نماز کو مکمل ادا کرو گے۔

4298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اَقْصُرُ الصَّلَاةَ اِلٰى مِنًى؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِلٰى عَرَفَةَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِلَى الطَّائِفِ؟ قَالَ: نَعَمْ

** یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اُس نے کہا: کیا میں منٰی جاتے ہوئے نماز کو قصر کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: عرفہ جاتے ہوئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: طائف جاتے ہوئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا سَافَرْتَ

يَوْمًا اِلَى الْعِشَاءِ فَاَتِمَّ الصَّلَاةَ، فَاِنْ زِدْتَ فَاقْصُرْ

٭٭ مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب تم ایک دن یعنی عشاء تک سفر کرو تو تم نماز کو مکمل ادا کرو گے اگر اس سے زیادہ کرو گے تو نماز کو قصر کرو گے۔

4300 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرَةِ الْيَوْمِ التَّامِّ "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرَةِ اَرْبَعِ كَذَا بُرُدٍ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ایک مکمل دن کے سفر کے دوران نماز کو قصر کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چار برید کی مسافت کے سفر میں نماز کو قصر کرتے تھے۔

4301 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَافَرَ اِلَى رِيمٍ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ، وَهِيَ مَسِيرَةُ ثَلَاثِينَ مِيلًا

قَالَ مَالِكٌ: وَاَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَصَرَ الصَّلَاةَ اِلَى ذَاتِ النُّصُبِ "

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ریم کی طرف سفر کیا تو انہوں نے نماز قصر کی یہ تیس میل کے فاصلہ پر تھا۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ذات النصب کی طرف جاتے ہوئے نماز قصر کی تھی۔

4302 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اَدْنَى مَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ اِلَيْهِ مَالٌ لَهُ يُطَالِعُهُ مِنْ خَيْبَرَ، وَهِيَ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ قَوَاصِدَ، لَمْ يَكُنْ يَقْصُرُ فِيمَا دُونَهُ "، قُلْتُ: وَكَمْ خَيْبَرُ؟ قَالَ: ثَلَاثُ قَوَاصِدَ، قُلْتُ: فَالطَّائِفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنَ السِّهْلَةِ وَاَنْفَسُ قَلِيلًا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کم از کم اُس سفر کے اندر نماز کو قصر کرتے تھے جس میں وہ خیبر میں موجود اپنی زمینوں کا معائنہ کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور یہ تین دن کی درمیانی مسافت پر تھا' وہ اس سے کم سفر میں نماز قصر نہیں کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: خیبر کتنے فاصلہ پر تھا؟ انہوں نے کہا: تین قواصد کے فاصلہ پر تھا۔ میں نے دریافت کیا: تو طائف؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! اُس کا راستہ بھی صاف ہے اور مسافت بھی کم ہے۔

4303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَقُولُ: اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرِ الصَّلَاةَ

٭٭ سوید بن غفلہ فرماتے ہیں: جب تم تین دن کا سفر کرو گے تو نماز قصر کرو گے۔

4304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ:

فِيْ كَمْ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَا: فِيْ مَسِيرَةِ ثَلَاثَةٍ

٭٭ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر سے دریافت کیا: کتنے سفر میں نماز کو قصر کیا جائے گا؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: تین دن کی مسافت کے۔

4305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا كَانَ السَّفَرُ مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ فَاكْثَرَ فَاقْصُرِ الصَّلَاةَ. وَبِهِ يَأْخُذُ قَتَادَةُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب سفر دو راتوں کی مسافت کا ہو تو یہ خاصا سفر ہوتا ہے تم اس میں نماز کو قصر کرو گے۔
قتادہ بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

4306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قُلْتُ لَهُ: فِيْ كَمْ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ؟ فَذَكَرَ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تُقْصَرُ الصَّلَاةُ فِيْ مَسِيرَةِ يَوْمَيْنِ قَالَ: وَقَوْلُنَا الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، قُلْتُ: مِنْ اَجْلِ مَا اَخَذْتَ بِهِ؟ قَالَ: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

٭٭ امام عبدالرزاق سفیان ثوری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کتنے سفر میں نماز کو قصر کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے منصور کی مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ حدیث کو ذکر کر دیا جسے ہم پہلے نوٹ کر چکے ہیں۔

وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ یونس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: دو دن کی مسافت میں بھی نماز کو قصر کیا جا سکتا ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: ہم نے جو قول اختیار کیا ہے وہ تین دن کی مسافت کا ہے۔ میں نے دریافت کیا: آپ نے کس بنیاد پر حاصل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے حاصل کیا ہے:
''کوئی بھی عورت اپنے کسی محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے''۔

4307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: قَالَ لِيْ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ: اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرِ الصَّلَاةَ

٭٭ ابراہیم بن عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: سوید بن غفلہ نے مجھ سے کہا: جب تم تین دن کا سفر کرو تو نماز کو قصر کر لو۔

4308 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَاْذَنْتُ اَنْ آتِيَ اَهْلِيْ بِالْكُوْفَةِ، فَاَذِنَ، وَشَرَطَ عَلَيَّ اَنْ لَا اُفْطِرَ وَلَا اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْهِ

٭٭ ابراہیم تیمی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے اُن سے

اجازت لی کہ میں کوفہ میں اپنے گھر والوں کے پاس آ جاؤں' تو اُنہوں نے مجھے اجازت دی' اور ساتھ مجھ پر یہ شرط عائد کی کہ میں واپس آنے تک نہ تو کوئی روزہ ترک کروں گا' اور نہ ہی دو رکعات ادا کروں گا (بلکہ پوری نماز ادا کروں گا)۔

4309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِيْ مَسِيرَةِ يَوْمَيْنِ

✵✵ امام عبدالرزاق' زہری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: دو دن کی مسافت میں بھی نماز کو قصر کیا جائے گا۔

4310 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَاَلْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ. قَالَ: قُلْتُ: اَخْرُجُ اِلَى الْمَدَائِنِ اَوْ اِلٰى وَاسِطٍ قَالَ: لَا تَقْصُرِ الصَّلَاةَ

✵✵ عامر بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے شقیق بن سلمہ سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں مدائن کی طرف جاتا ہوں' یا واسط جاتا ہوں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم نماز کو قصر نہ کرو۔

4311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى قَالَ: رَاَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يَسِيرُ اِلٰى وَاسِطٍ فَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَيُفْطِرُ

✵✵ عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی کو دیکھا کہ وہ واسط گئے' تو اُنہوں نے اس دوران نماز قصر کی اور روزہ ترک کر دیا۔

4312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ سَلَكَ الثَّنَايَا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا، وَمَنْ سَلَكَ السِّهْلَةَ مِنْ طَرِيقِ الطَّائِفِ قَصَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے ٹیلوں سے گزرتا ہے' اور جو شخص طائف کے راستے میں سیدھے راستے پر چلتا ہے' تو کیا وہ بھی قصر کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا خَرَجْتَ فَبِتَّ فِيْ غَيْرِ اَهْلِكَ فَاقْصُرْ، فَاِنْ اَتَيْتَ اِلٰى اَهْلِكَ فَاَتِمَّ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب تم سفر پر روانہ ہو' اور اپنے گھر کے علاوہ رات بسر کرو تو تم نماز قصر کرو گے' لیکن اگر تم گھر واپس آ سکتے ہو تو تم نماز کو مکمل ادا کرو گے۔

4314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُقْصَرُ الصَّلَاةُ اِلَى الْمَدَائِنِ، وَهِيَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ فَرْسَخًا مِنَ الْكُوفَةِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مدائن تک جاتے ہوئے نماز کو قصر کیا جائے گا' یہ کوفہ سے ستائیس فرسخ کے فاصلہ پر موجود ہے۔

بَابُ: الْمُسَافِرِ مَتَى يَقْصُرُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا؟

باب: مسافر شخص جب سفر پر روانہ ہوگا' تو وہ نماز قصر کرنا کب سے شروع کرے گا؟

4315 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ خَرَجَ مُسَافِرًا

❋❋ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں (ظہر کی نماز میں) چار رکعات ادا کیں' اور میں نے ذوالحلیفہ میں آپ کی اقتداء میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سفر پر روانہ ہوئے تھے۔

4316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

❋❋ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے جا رہے تھے۔

4317 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَنَسٍ، مِثْلَهُ

4315-صحيح البخاری - كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة - باب يقصر إذا خرج من موضعه' حديث:1053' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب صلاة المسافرين وقصرها - حديث:1149' مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بين الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغيره' بيان التوقيت فی قصر الصلاة إذا خرج المسافر من بلده - حديث:1907' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذكر الإباحة للناوی السفر الذی يكون منتهى قصده ثمانية واربعين ميلا' حديث:2788' سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب قصر الصلاة فی السفر - حديث:1523' سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب متى يقصر المسافر ؟' حديث:1029' السنن للنسائی - كتاب الصلاة' باب عدد صلاة الظهر فی الحضر - حديث:468' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' فی مسيرة كم يقصر الصلاة - حديث:7995' السنن الكبرىٰ للنسائی - كتاب الصلاة' عدد صلاة العصر فی السفر - حديث:346' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب صلاة المسافر' حديث:1550' السنن الكبرىٰ للبيهقی - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة المسافر والجمع فی السفر - باب : لا يقصر الذی يريد السفر حتى يخرج من بيوت' حديث:5065' مسند احمد بن حنبل 'مسند انس بن مالك رضی الله تعالى عنه - حديث:11867' مسند الشافعی - باب ومن كتاب استقبال القبلة فی الصلاة' حديث:88' مسند الحميدی - احاديث انس بن مالك رضی الله عنه' حديث:1138' مسند ابی يعلى الموصلی - ابو قلابة عبد الله بن زيد الجرمی ' حديث:2745' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6488

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4318 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو هَارُوْنَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَارَ فَرْسَخًا نَزَلَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں' اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

4319 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا لَمَّا خَرَجَ اِلَى الْبَصْرَةِ رَاَى خُصًّا فَقَالَ: لَوْلَا هٰذَا الْخُصُّ لَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ. فَقُلْتُ: مَا خُصًّا؟ قَالَ: بَيْتٌ مِنْ قَصَبٍ

٭٭ ابوحرب بن ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بصرہ کی طرف جاتے تھے' اور اُنہیں جھونپڑیاں (یعنی شہری آبادی کے آثار) نظر آتے تھے' تو وہ یہ فرماتے تھے کہ اگر یہ آثار نہ ہوتے' تو ہم دو رکعات ادا کر لیتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ خص کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نرکل (کانے) سے بنا ہوا گھر (یعنی جھونپڑی)۔

4320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ مَكَّةَ "

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' تو اُنہوں نے ذوالحلیفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز میں دو رکعت ادا کیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے جا رہے تھے۔

4321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ اِيَاسٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيُّ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلَى الْكُوفَةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَرْيَةِ، فَقُلْنَا لَهُ: اَلَا تُصَلِّي اَرْبَعًا؟ قَالَ: حَتّٰى نَدْخُلَهَا

٭٭ علی بن ربیعہ اسدی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے' ہمیں کوفہ کی آبادی کے نشان نظر آ رہے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کیں' جب وہ واپس تشریف لائے' تو اُنہوں نے پھر دو رکعات ادا کیں' حالانکہ وہ بستی کو دیکھ رہے تھے۔ ہم نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ چار رکعات ادا نہیں کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب تک ہم (آبادی کے اندر) داخل نہیں ہوتے (اُس وقت تک قصر نماز ادا کریں گے)۔

4322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْفَائِشِيِّ قَالَ:

خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ اِلٰى صِفِّيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْقَنْطَرَةِ وَالْجِسْرِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن زید فائشی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین کی طرف روانہ ہوئے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمارت (یعنی آبادی) اور پُل کے درمیان دو رکعات ادا کیں۔

4323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بُيُوْتِ الْمَدِيْنَةِ، وَيَقْصُرُ اِذَا رَجَعَ حَتّٰى يَدْخُلَ بُيُوْتَهَا "

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ کی آبادی سے باہر نکل جاتے تھے' تو نماز کو قصر کرتے تھے' وہ واپس آتے ہوئے بھی نماز کو قصر کرتے تھے' جب تک وہ آبادی کے اندر داخل نہیں ہوتے تھے۔

4324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کے لیے روانہ ہوتے تھے' تو ذوالحلیفہ سے نماز کو قصر کرنا شروع کرتے تھے۔

4325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ، وَمَعَ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ فَقَصَرُوْا حِيْنَ خَرَجُوا مِنَ الْبُيُوْتِ

٭٭ ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد' اس کے علاوہ علقمہ' اسود' عمرو بن میمون کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا' تو یہ حضرات جیسے ہی آبادی سے باہر نکلے' انہوں نے نماز قصر کرنا شروع کر دی۔

4326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يَقْصُرُ اِذَا خَلَّفَ الْبُيُوْتَ

٭٭ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ آبادی سے باہر نکل جاتے تھے' تو نماز قصر کرتے تھے۔

4327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَرَدْتَ السَّفَرَ فَجَاوَزْتَ الْجِسْرَ اَوِ الْخَنْدَقَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب تم سفر کا ارادہ کرو اور تم (دریا پر موجود) پُل یا (خشکی پر موجود) خندق پار کر لو تو تم دو رکعات ادا کرو گے۔

4328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْصُرُ بِالنَّجَفِ، وَكَانَ الْاَسْوَدُ يَقْصُرُ بِالْقَادِسِيَّةِ اِذَا اَرَادُوا مَكَّةَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ نجف میں نماز قصر ادا کرتے تھے' جبکہ اسود قادسیہ میں نماز کو قصر کرتے تھے جب وہ مکہ کے لیے روانہ ہوتے تھے۔

4329 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ حَاجًّا فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بُيُوتِ الْقَرْيَةِ حَتَّى حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَإِنْ شَاءَ قَصَرَ، وَإِنْ شَاءَ أَوْفَى، وَمَا سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ بِشَيْءٍ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص حج کے لیے روانہ ہوا اور وہ ابھی اپنی آبادی کے گھروں سے باہر نہ نکلا ہو' یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جائے' تو اب اگر وہ چاہے' تو قصر نماز ادا کرے' اور اگر چاہے' تو مکمل نماز ادا کرے' میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

4330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ ذَاهِبًا لِوَجْهِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَقْصُرْهَا، وَكَذَلِكَ إِذَا دَخَلَ الْقَرْيَةَ مُرَاجِعًا مِنْ سَفَرِهِ ثُمَّ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَقْصُرْهَا حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص سفر کے لیے اپنے گھر سے نکل کھڑا ہوا اور ابھی بستی سے باہر نہ گیا ہو' یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جائے' تو وہ اُس نماز کو قصر ادا کرے گا' اسی طرح جب کوئی شخص سفر سے واپسی پر اپنی بستی میں داخل ہو اور نماز کا وقت ہو جائے' تو وہ اپنے گھر داخل ہونے سے پہلے تک نماز کو قصر ادا کرے گا۔

4331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے گھر سے نکلتے تھے' تو گھر تک واپس آنے تک نماز کو قصر ادا کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ

باب: جو شخص نماز کے وقت میں (سفر پر جانے کے لیے) نکلے

4332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا خَرَجَ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَمَا لَوْ دَخَلَ الْقَرْيَةَ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ صَلَّى أَرْبَعًا

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے وقت میں روانہ ہو تو اُسے دو رکعات ادا کرنی چاہئیں' جس طرح اگر وہ نماز کے وقت کے دوران اپنی بستی میں داخل ہو جاتا ہے' تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

4333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "إِذَا أَقَمْتُ بِأَرْضٍ عَشْرًا فَأَتِمَّ، فَإِنْ قُلْتُ: أَخْرُجُ الْيَوْمَ أَوْ غَدًا، فَأُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَإِذَا أَقَمْتُ شَهْرًا فَأُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ (یا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر میں کسی جگہ پر دس دن کے لیے مقیم ہونے کی نیت کر لیتا ہوں تو میں نماز مکمل ادا کروں گا' لیکن اگر میرا یہ حال ہو کہ میں یہ کہوں کہ میں آج چلا جاؤں گا یا کل چلا جاؤں گا' تو میں دو رکعات ہی ادا کروں گا' اس طرح میں ایک مہینہ تک بھی ٹھہرا رہوں تو دو رکعات ہی ادا کرتا رہوں گا۔

4334 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ (یا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے۔

4335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ غَيْرِي، عَنْ مَعْمَرٍ - وَهُوَ الصَّوَابُ - قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس دن مقیم رہے' آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

4336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ حَتَّى جَاءَ مَكَّةَ فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعْنَا

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصر نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ مکہ تشریف لے آئے' پھر آپ وہاں دس دن مقیم رہے' ہمارے واپس آنے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصر نماز ادا کرتے رہے۔

4337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سترہ دن مقیم رہے' اس دوران آپ قصر نماز ادا کرتے رہے۔

4338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ بِخَيْبَرَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں چالیس دن مقیم رہے' آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

4339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَقَامَ بِاَذْرَبِيجَانَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: اِذَا اَزْمَعْتَ اِقَامَةً فَاَتِمَّ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آذربائیجان میں چھ ماہ تک مقیم رہے' وہ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔ وہ یہ فرماتے تھے: جب میں رہنے کا پختہ ارادہ کرلوں گا' تو نماز مکمل ادا کروں گا۔

4340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَوْ قَدِمْتُ اَرْضًا لَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ مَا لَمْ اُجْمِعْ مُكْثًا، وَاِنْ اَقَمْتُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر میں کسی علاقہ میں آتا ہوں' تو میں دو رکعت ادا کروں' جب تک میں وہاں ٹھہرنے کا ارادہ نہیں کرلیتا' خواہ میں وہاں بارہ دن تک مقیم رہوں۔

4341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

4342 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا اَجْمَعْتَ اَنْ تُقِيمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَاَتِمَّ الصَّلَاةَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب تم بارہ دن تک کہیں مقیم رہنے کا ارادہ کرلو' تو تم مکمل نماز ادا کرو گے۔

4343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ فَاَرَادَ اَنْ يُقِيمَ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً سَرَّحَ ظَهْرَهُ فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ تشریف لے جاتے تھے اور وہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ کرتے تھے' تو وہ اپنے جانور کو چرنے کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور نماز مکمل ادا کرتے تھے۔

4344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَتَبَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ بِاَرْضِ فَارِسَ: اِنَّا مُقِيمُوْنَ اِلَى الْهِلَالِ، فَكَتَبَ: اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ،

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا' عبیداللہ اُس وقت فارس کی سرزمین پر موجود تھے' اُنہوں نے لکھا کہ ہم پہلی کے چاند تک یہاں مقیم رہیں گے' اُنہوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دو رکعت ادا کرتا ہوں۔

4345 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع سے منقول ہے۔

4346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا اَقَمْتَ بِاَرْضٍ اَرْبَعًا

فَصَلِّ اَرْبَعًا.

** سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: جب تم کسی جگہ پر چار دن تک مقیم رہو تو رکعات بھی چار ادا کرو۔

4347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن میسّب سے منقول ہے۔

4348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا اَزْمَعْتَ بِقِيَامٍ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَاَتِمَّ

** سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: جب تم پندرہ دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کرو تو پھر تم نماز کو مکمل ادا کرو۔

4349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اِنَّا مُقِيمُونَ اَيَّامًا بِالْمَدِينَةِ اَفَنَقْصُرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

** محمد بن حارث بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مدینہ منورہ آئے میں نے سعید بن میسّب کو پیغام بھیجا کہ ہم کچھ دن تک مدینہ منورہ میں ٹھہریں گے تو کیا ہم قصر نماز ادا کریں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ بِالشَّامِ شَهْرَيْنِ، فَكُنَّا نُتِمُّ وَكَانَ يَقْصُرُ، فَقُلْنَا لَهُ، فَقَالَ: اِنَّا نَحْنُ اَعْلَمُ

** عبدالرحمٰن بن مسور نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ہم اُن کے ساتھ شام میں دو ماہ تک ٹھہرے رہے تو ہم مکمل نماز ادا کرتے رہے اور وہ قصر نماز ادا کرتے رہے ہم نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم لوگوں کو زیادہ پتا ہے۔

4351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عُمَرَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ وَّفَدَ اِلَى مُعَاوِيَةَ فَاَقَامَ عِنْدَهُ شَهْرًا يَقْصُرُهُ، اَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَهُ"

** زکریا بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اُن کے ہاں ایک ماہ تک ٹھہرے رہے اور اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ بھی ہیں:) وہ رمضان کے مہینہ میں گئے تھے اور اُنہوں نے روزے نہیں رکھے۔

4352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي بَعْضِ بِلَادِ فَارِسَ سَنَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يَجْمَعُ، وَلَا يَزِيدُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ.

** حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حسن بصری نے یہ بات نقل کی ہے: ہم اُن کے ساتھ فارس کے کسی علاقہ میں دو سال تک مقیم رہے تو وہ جمع نہیں کرتے تھے اور دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔

4353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

4354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَقَامَ بِالشَّامِ شَهْرَيْنِ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ "

✻✻ جعفر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شام میں عبدالملک بن مروان کے ہمراہ دو ماہ تک مقیم رہے اور اس دوران وہ دو، دو رکعت ادا کرتے رہے۔

4355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ. أَنَّهُ أَقَامَ بِخَوَارِزْمَ سَنَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✻✻ ابراہیم نخعی نے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو سال تک خوارزم میں مقیم رہے تھے اور اس دوران دو رکعت ادا کرتے رہے تھے۔

4356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ بِالسِّلْسِلَةِ سِنِينَ وَهُوَ عَامِلٌ عَلَيْهَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْصَرَفَ، وَيَلْتَمِسُ بِذٰلِكَ السُّنَّةَ

✻✻ شقیق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسروق کے ساتھ "سلسلہ" کے مقام پر دو سال تک مقیم رہے وہ وہاں کے گورنر تھے تو وہ واپس آنے تک ہمیں دو، دو رکعت پڑھاتے رہے وہ اس کے ذریعہ سنت پر عمل پیرا ہونا چاہتے تھے۔

4357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ مَسْرُوقٍ إِلَى السِّلْسِلَةِ فَقَصَرَ، وَأَقَامَ سِنِينَ يَقْصُرُ " قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَائِشَةَ، مَا يَحْمِلُكَ عَلَى هٰذَا؟ قَالَ: الْتِمَاسُ السُّنَّةِ، وَقَصَرَ حَتَّى رَجَعَ

✻✻ ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ مسروق کے ساتھ "سلسلہ" گئے تو اُنہوں نے قصر نماز ادا کی وہ وہاں دو سال تک مقیم رہے اور اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اے ابوعائشہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سنت پر عمل کرنے کے لیے تو وہ واپس آنے تک مسلسل قصر نمازیں ادا کرتے رہے۔

4358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: " أَقَمْنَا مَعَ وَالٍ - قَالَ: أَحْسَبُهُ بِسِجِسْتَانَ - سَنَتَيْنِ، وَمَعَنَا رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْصَرَفَ "، ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَفْعَلُ

✻✻ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ہم ایک والی کے ساتھ سجستان میں دو سال تک مقیم رہے ہمارے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد بھی تھے تو وہ واپس آنے تک ہمیں دو دو رکعت پڑھاتے رہے پھر اُنہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4359 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَاسِينَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنِّي اَخْرُجُ مُسَافِرًا فَاُقِيمُ سِنِينَ مُكْعَبًا عَدُومًا فَاَقْصُرُ؟ قَالَ: لَيْسَ بِقَصْرٍ وَّلٰكِنْ تَمَامٌ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ زائدہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں مسافر ہونے کے طور پر روانہ ہوتا ہوں اور میں چند برس تک مقیم رہتا ہوں' تو کیا میں قصر نماز ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ قصر نہیں ہوتی' بلکہ پوری ہوتی ہے' تم دو' دو رکعت ادا کرو گے۔

4360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ اَقَامَ سَنَةً

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی دو رکعت ادا کرے گا' اگرچہ وہ ایک سال تک مقیم رہے۔

4361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ زَمَانَ الْحَجِّ قَالَ: قُلْتُ: آتِي اِلَى الْكُوفَةِ وَفِيهَا جَدَّتِي وَاَهْلِي؟ قَالَ: فَقَالَ: اَيُّ الْاَمْصَارِ اَفْضَلُ، اَوْ قَالَ: اَعْظَمُ؟ ثُمَّ اَجَابَنِي، فَقَالَ: اَلَيْسَ الْمَدِينَةُ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنِّي لَآتِي الْبَيْتَ الَّذِي وُلِدْتُ فِيهِ - يَعْنِي مَكَّةَ - فَمَا اَزِيدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَكُنْتُ اُقِيمُ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، اَوْ قَالَ: مَا اَزِيدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ.

٭٭ اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں: حج کے زمانہ میں' میں نے امام شعبی سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں کوفہ آتا ہوں' وہاں میری دادی اور میری بیوی موجود ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: کون سا شہر سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کون سا شہر سب سے زیادہ عظمت والا ہے؟ پھر اُنہوں نے مجھے جواب دیا اور دریافت کیا: کیا مدینہ منورہ ایسا نہیں ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو اُنہوں نے فرمایا: میں اُس گھر میں آتا ہوں' جہاں میری پیدائش ہوئی تھی۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ وہ گھر جو مکہ میں ہے' تو میں وہاں دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: اگر میں ایک یا دو سال تک بھی مقیم رہوں' تو بھی میں دو رکعت ہی ادا کروں گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کروں گا۔

4362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَسْمَاءَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: مَكَثَ عِنْدَنَا عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ بِالنَّهْرَيْنِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ لَا يَزِيدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ

٭٭ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: عامر شعبی ''نہرین'' کے مقام پر ہمارے ہاں چار ماہ ٹھہرے رہے' لیکن اُنہوں

نے دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیں۔

4364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مِجْلَزٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، فَقَالَ اَيْضًا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ تَتَّخِذَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا، فَقَالَ اَيْضًا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ؟ فَقَالَ: اُحَرِّجُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ مُسْلِمًا لَمَا خَرَجْتَ عَنِّي، فَخَرَجَ الرَّجُلُ، وَغَضِبَ ابْنُ عُمَرَ غَضَبًا شَدِيدًا قَالَ: فَقُمْتُ لَمَّا رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ لِاَخْرُجَ، فَضَرَبَ بِيَدِي عَلٰى رُكْبَتِي فَقَالَ: اجْلِسْ، فَاِنِّي اَرْجُو اَنْ لَا تَكُوْنَ مِنْهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، آتِي الْمَدِينَةَ طَالِبَ حَاجَةٍ، فَاُقِيمُ بِهَا السَّبْعَةَ الْاَشْهُرَ وَالثَّمَانِيَةَ الْاَشْهُرَ، كَيْفَ اُصَلِّي؟ قَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ ابومجلز بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود قرار دو۔ اُس شخص نے پھر یہ دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود بناؤ۔ اس شخص نے پھر یہی دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمن! کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے سے مراد کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں اس بات کا پابند کر رہا ہوں کہ تم اگر مسلمان ہو' تو میرے پاس سے نہ جانا۔ لیکن وہ چلا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شدید غصہ میں آ گئے۔

راوی کہتے ہیں: جب میں نے اُن کے غصہ کی شدت دیکھی' تو میں بھی جانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا' تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا اور بولے: تم بیٹھ جاؤ! کیونکہ مجھے یہ اُمید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں مدینہ منورہ آتا ہوں اور وہاں سات یا آٹھ ماہ تک مقیم رہتا ہوں' تو میں کیسے نماز ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم دو' دو رکعت ادا کرو گے۔

4365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: "اِذَا كَانَ صَدَرَ الظَّهْرُ، وَقَالَ: نَحْنُ مَاكِثُوْنَ، اَتَمَّ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: وَاِذَا قَالَ الْيَوْمَ وَغَدًا، قَصَرَ الصَّلَاةَ، وَاِنْ مَكَثَ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً"

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اس طرح کی صورتِ حال میں) کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ باقاعدہ طور پر مقیم رہنے کا ارادہ کر لیتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ہم یہاں ٹھہریں گے' تو مکمل نماز ادا کرتے تھے' لیکن جب اُن کا یہ ارادہ ہوتا تھا کہ آج چلے جائیں گے' یا کل چلے جائیں گے' تو وہ نماز کو قصر کرتے تھے' خواہ وہ بیس دن تک وہاں مقیم رہیں۔

4366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "اَمَّا مَا كُنْتُ اَتَجَهَّزُ بِبَلَدٍ اَقُوْلُ

اَخْرُجُ الْاٰنَ الْاٰنَ، فَاِنِّي اَقْصُرُ الصَّلَاةَ، فَاِنْ اَزْمَعْتُ اِقَامَتَهُ فَاِنِّي اُوفِي "، قُلْتُ: اِنِّي مُقِيمٌ عَشْرًا؟ قَالَ: فَاَوْفِ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اگر میں کسی شہر میں باقاعدہ قیام نہیں کرتا اور یہ کہتا ہوں کہ شاید آج چلا جاؤں گا' شاید ابھی چلا جاؤں گا' تو میں نماز کو قصر کروں گا' لیکن اگر میں مقیم ہونے کا پختہ ارادہ کر لیتا ہوں' تو پھر میں مکمل نماز ادا کروں گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر میں دس دن مقیم رہتا ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: تم مکمل نماز ادا کرو گے۔

4367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِذَا وَضَعْتَ رَحْلَكَ بِاَرْضٍ فَاَتِمَّ الصَّلَاةَ

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب تم اپنا پالان زمین پر رکھ دو' تو تم مکمل نماز ادا کرو۔

4368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيلَ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ يَسِيرُ فِي الرَّمَلِ قَرِيبًا مِنَ الشَّهْرِ يَنْتَجِعُ كُلَّ يَوْمٍ، اَيَقْصُرُ؟ قَالَ: لَا، قَوْمٌ يَسِيرُوْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ يُقِيمُوْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: ایک شخص (جانوروں کو چارہ کھلانے کے لیے) گھاس پھوس کی تلاش میں تقریباً ایک ماہ تک ریت میں سفر کرتا رہتا ہے' تو کیا وہ نماز کو قصر کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جو لوگ اپنے اموال (یعنی مال مویشیوں) کے سلسلہ میں چلتے ہیں' وہ اس دوران مقیم شمار ہوتے ہیں۔

بَابُ مُسَافِرٍ اَمَّ مُقِيمِيْنَ

باب: مسافر شخص کا مقیم لوگوں کی امامت کرنا

4369 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِاَهْلِ مَكَّةَ الظُّهْرَ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ يَا اَهْلَ مَكَّةَ، فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

✽✽ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ مکہ کو ظہر کی نماز پڑھائی' تو دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا اور پھر انہوں نے فرمایا: اے اہلِ مکہ! تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کر لو' کیونکہ ہم تو مسافر لوگ ہیں۔

4370 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِاَهْلِ مَكَّةَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ يَا اَهْلَ مَكَّةَ، فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) اہلِ مکہ کو ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھائی' تو دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا' پھر انہوں نے فرمایا: اے اہلِ مکہ! تم لوگ اپنی نماز مکمل کر لو' کیونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔

4371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِاَهْلِ مَكَّةَ

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَهْلَ مَكَّةَ، اِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ، فَاَتِمُّوا الصَّلَاةَ

✽✽ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اہلِ مکہ کو دو رکعت پڑھائیں اور پھر فرمایا: اے اہلِ مکہ! ہم مسافر لوگ ہیں' تم لوگ نماز مکمل کرلو۔

4372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَعُوْدُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِهِمُ ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: اَتِمُّوا

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اہلِ مکہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے' وہ اُس کی عیادت کرنے کے لیے گئے تھے' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو دو رکعت پڑھائیں' پھر اُن کی طرف رُخ کر کے فرمایا: تم لوگ مکمل کرلو۔

4373 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ، فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُمْنَا فَاَتْمَمْنَا

✽✽ صفوان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' جناب عبداللہ بن صفوان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو اُنہوں نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں' پھر اُنہوں نے نماز ختم کر دی' پھر ہم کھڑے ہوئے اور ہم نے باقی رہ جانے والی نماز مکمل کی۔

4374 - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ مُسَافِرٍ صَلّٰى هَاتَيْنِ فَاَحْدَثَ، فَقَدَّمَ مُسَافِرًا فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعًا قَالَ: يُعِيدُوْنَ

✽✽ سفیان ثوری' ایسے مسافر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ان دو رکعات کو ادا کرنے کے بعد حدث کا شکار ہو جاتا ہے اور پھر کسی دوسرے مسافر کو آگے کر دیتا ہے' جو اُن لوگوں کو چار رکعت پڑھا دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ لوگ اپنی نماز کو دُہرائیں گے۔

4375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ مُسَافِرٍ اَمَّ قَوْمًا مُقِيمِيْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعًا قَالَ: لَا يُجْزِيهِمْ يَسْتَقْبِلُوْنَ، وَقَدْ قَصَرَ هُوَ صَلَاتَهُ

✽✽ سفیان ثوری ایسے مسافر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مقیم لوگوں کی امامت کرتے ہوئے' اُنہیں چار رکعت پڑھا دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ اُن لوگوں کے لیے جائز نہیں ہوگا' وہ لوگ نئے سرے سے نماز پڑھیں گے' کیونکہ وہ مسافر شخص اپنی نماز کو قصر کے طور پر ادا کرتا ہے۔

4376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ مُسَافِرٍ يَسْهُو فَيُصَلِّي الظُّهْرَ اَرْبَعًا قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✽✽ حسن بصری ایسے مسافر کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بھول کر ظہر کی نماز میں چار رکعت ادا کر لیتا ہے' تو حسن

بصری فرماتے ہیں: وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

1377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَمَّ مُسَافِرٌ مُقِيمِينَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ أَحْدَثَ، فَقَدَّمَ رَجُلًا فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ فَكَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يُقَدِّمَ إِلَّا مَنْ أَدْرَكَ فَقَدَّمَ هٰذَا، فَإِنَّهُ يُصَلِّي بِهِمْ بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ، ثُمَّ نَكَصَ فَقَدَّمَ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا، فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ هُوَ فَيَقْضِي مَا فَاتَهُ

✳✳ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب مسافر شخص مقیم لوگوں کی امامت کرتے ہوئے انہیں ایک رکعت پڑھائے اور پھر اُسے حدث لاحق ہو جائے اور پھر وہ ایسے شخص کو آگے کر دے' جس کی ایک رکعت فوت ہو گئی تھی' تو امام کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے شخص کو آگے کرے' جو شروع سے نماز میں شریک ہوا تھا' پھر وہ اُن لوگوں کو بقیہ نماز پڑھا دے' پھر وہ اُلٹے قدموں پیچھے ہٹے گا اور اُس شخص کو آگے کرے گا' جو پوری نماز میں شریک رہا تھا' پھر وہ سلام پھیر دے گا اور کھڑا ہو کر پہلے گزر جانے والی ایک رکعت کو ادا کرے گا۔

4378 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا صَلَّى مُسَافِرٌ بِمُقِيمِينَ رَكْعَةً، وَخَلْفَهُ مُسَافِرٌ وَمُقِيمُونَ، فَقَدَّمَ مُسَافِرًا، فَبَدَا لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ، فَلْيُصَلِّ بِهِمْ بَقِيَّةَ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ، ثُمَّ يَتَأَخَّرْ فَيُقَدِّمْ رَجُلًا مِنَ الْمُسَافِرِينَ فَيُسَلِّمْ بِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ هُوَ وَالْمُقِيمُونَ فَيُتِمُّوا بَقِيَّةَ صَلَاتِهِمْ بِغَيْرِ إِمَامٍ

✳✳ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب مسافر شخص مقیم لوگوں کو ایک رکعت پڑھا دے اور اُس کے پیچھے ایک مسافر بھی موجود ہو اور چند مقیم لوگ بھی موجود ہوں اور پھر امام مسافر کو آگے کر دے' پھر مسافر کو یوں مناسب لگے کہ وہ اُس شہر میں مقیم ہو جائے' تو وہ اُن لوگوں کو مسافر شخص کی نماز کی طرح بقیہ نماز پڑھائے گا' پھر وہ پیچھے ہٹ جائے گا اور مسافر لوگوں میں سے ایک شخص کو آگے کر دے گا جو اُن لوگوں کو سلام پھروا دے گا' پھر وہ اور دیگر مقیم لوگ کھڑے ہو کر اپنی باقی رہ جانے والی نماز کو امام کے بغیر مکمل کر لیں گے۔

4379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ مَكِّيٍّ يُرِيدُ الْكُوفَةَ فَسَارَ حَتَّى بَلَغَ يَبْرِينَ الْمُرْتَفِعَ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ بَدَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَرَجَعَ قَالَ: يُتِمُّ الصَّلَاةَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ سَفَرًا يَقْصُرُ فِيهِ الصَّلَاةَ

✳✳ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مکہ کا رہنے والا ہو اور کوفہ جانا چاہتا ہو' وہ سفر کرے' یہاں تک کہ ''یبرین'' نامی بلند مقام تک' یا کسی اور جگہ تک پہنچ جائے' پھر اُسے کوئی ضرورت پیش آئے اور وہ واپس آ جائے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ نماز کو مکمل ادا کرے گا' کیونکہ وہ ابھی اتنے سفر تک نہیں پہنچا تھا کہ جس میں وہ نماز کو قصر کرتا۔

4380 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّيْتَ لَكَ رَكْعَةً، ثُمَّ بَدَا لَكَ أَنْ تُقِيمَ بِذٰلِكَ الْبَلَدِ فَأَتِمَّ صَلَاتَكَ، فَإِنْ بَدَا لَكَ أَنْ تَخْرُجَ بَعْدَمَا نَوَيْتَ الْإِقَامَةَ، فَعَلَيْكَ أَنْ تُتِمَّ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمِصْرِ

✳✳ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم سفر کر رہے ہو اور تم ایک رکعت ادا کر چکے ہو' پھر تمہیں یہ مناسب لگے کہ تم اُس

شہر میں مقیم ہو جاؤ' تو تم اپنی نماز کو مکمل کرو گے اور اگر تم مقیم ہونے کی نیت کرنے کے بعد یہ ارادہ کر لو کہ تم وہاں سے چلے جاؤ گے' تو تم پر یہ لازم ہے کہ تم اُس شہر سے نکلنے تک مکمل نماز ادا کرو۔

بَابُ الْمُسَافِرِ يَدْخُلُ فِيْ صَلَاةِ الْمُقِيمِيْنَ، وَمَنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ فَذَكَرَ فِي السَّفَرِ

باب: مسافر شخص کا مقیم لوگوں کی نماز میں شامل ہونا اور جو شخص حضر کی نماز کو بھول جائے اور پھر اُسے سفر کے دوران یہ بات یاد آئے

4381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اَدْرَكْتُ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْمُقِيمِيْنَ وَاَنَا مُسَافِرٌ؟ قَالَ: صَلِّ بِصَلَاتِهِمْ

❀❀ ابومجلز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں مقیم لوگوں کی نماز میں سے ایک رکعت پاتا ہوں اور میں اُس وقت مسافر ہوتا ہوں (تو بقیہ نماز کے بارے میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟) اُنہوں نے جواب دیا: تم اُن لوگوں کی نماز کے مطابق نماز ادا کرو۔

4382 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ مُسَافِرٍ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْمُقِيمِيْنَ فِي الظُّهْرِ قَالَ: يَزِيْدُ اِلَيْهَا ثَلَاثًا، وَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

❀❀ حسن بصری مسافر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ظہر کی نماز میں مقیم لوگوں کی نماز میں سے ایک رکعت پاتا ہے' تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ مزید تین رکعت ادا کرے گا' لیکن اگر وہ اُن لوگوں کو (آخری تشہد میں) بیٹھے ہوئے پاتا ہے' تو وہ دو رکعت ادا کرے گا۔

4383 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ مَعَ قَوْمٍ فَصَلِّ بِصَلَاتِهِمْ

❀❀ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کچھ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو' تو اُن لوگوں کی نماز کے مطابق نماز ادا کرو۔

4384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِيْ مُسَافِرٍ يُدْرِكُ مِنْ صَلَاةِ الْمُقِيمِيْنَ رَكْعَةً، قَالَا: يُصَلِّي بِصَلَاتِهِمْ، فَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ مسافر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مقیم لوگوں کی نماز میں سے ایک رکعت پا لیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ اُن لوگوں کی نماز کے مطابق نماز ادا کرے گا' لیکن اگر وہ اُن لوگوں کو (آخری رکعت میں) بیٹھے ہوئے پاتا ہے' تو پھر وہ صرف دو رکعت ادا کرے گا۔

4385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ،

قَالَا: إِذَا أَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✲✲ ابراہیم نخعی اور حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اُن لوگوں کو (آخری قعدہ میں) بیٹھے ہوئے پائے گا' تو دو رکعت ادا کرے گا۔

4386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَا: إِذَا أَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّى بِصَلَاتِهِمْ.

✲✲ معمر اور سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں: اگر وہ اُن لوگوں کو بیٹھے ہوئے پائے گا' تو اُن کی نماز کے مطابق نماز ادا کرے گا۔

4387 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مِثْلُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ

✲✲ ایک روایت کے مطابق عکرمہ کی بھی' اس بارے میں وہی رائے ہے' جو زہری اور قتادہ کی ہے۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ، وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

باب: جو شخص حضر کی نماز کو بھول جائے، اور سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

4388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فِي الْحَضَرِ فَذَكَرَ فِي السَّفَرِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَإِنْ نَسِيَ صَلَاةً فِي السَّفَرِ ذَكَرَ فِي الْحَضَرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✲✲ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو حضر کے دوران کسی نماز کو بھول جائے اور پھر سفر کے دوران اُسے یہ یاد آئے' تو وہ چار رکعت ہی ادا کرے گا' اور اگر کوئی شخص سفر کے دوران کسی نماز کو بھول جائے اور وہ اُسے حضر کے دوران یاد آئے' تو وہ اُس میں دو رکعت ہی ادا کرے گا۔

4389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ حَتَّى سَافَرَ يُصَلِّيهَا أَرْبَعًا، وَإِنْ نَسِيَ صَلَاةً فِي السَّفَرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْحَضَرَ صَلَّى أَرْبَعًا وَقَالَ حَمَّادٌ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَقَوْلُ الْحَسَنِ أَحَبُّ إِلَى مَعْمَرٍ: يُتِمُّ حَتَّى لَا يَكُوْنَ فِيْ شَكٍّ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص حضر میں کسی نماز کو بھول جائے' پھر وہ سفر پر روانہ ہو جائے' تو وہ اُس نماز (کی قضاء ادا کرتے ہوئے) چار رکعت ادا کرے گا' اور اگر کوئی شخص سفر کے دوران کوئی نماز بھول جائے' یہاں تک کہ وہ حضر کی حالت میں آ جائے تو وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

حماد یہ کہتے ہیں: وہ شخص دو رکعت ادا کرے گا' جبکہ حسن بصری کا قول' معمر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ شخص مکمل نماز ادا کرے گا' تاکہ اس بارے میں کوئی شک نہ رہے۔

4390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ فَذَكَرَ وَهُوَ مُسَافِرٌ صَلَّى أَرْبَعًا

٭٭ حماد فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص حضر کی نماز کو بھول جائے اور پھر وہ نماز اُسے اُس وقت یاد آئے' جب وہ مسافر ہو' تو وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

4391 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جَهِلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قَالَ: يُعِيدُ مَا ذَكَرَ

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو شخص لاعلمی کی وجہ سے مغرب کی نماز میں بھی دو رکعت ادا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (سفر سے) واپس آ جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن نمازوں کو دُہرائے گا' جو اُسے یاد ہوں گی۔

4392 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَ فِي السَّيْرِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4393 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

4394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

4395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ،

4392-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة - باب يصلي المغرب ثلاثا في السفر' حديث:1055' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر - حديث:1174' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ' جماع ابواب الفريضة في السفر - باب الرخصة في الجمع بين المغرب والعشاء في السفر بذكر خبر' حديث:911' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إباحة الجمع بين الصلاتين في السفر - حديث:1915' موطا مالك - كتاب قصر الصلاة في السفر' باب الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر - حديث:332' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب الجمع بين الصلاتين' حديث:1034' السنن للنسائي - كتاب المواقيت' الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء - حديث:591 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : يجمع المسافر بين الصلاتين - حديث: 8102' السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' الحال التي يجمع فيها المسافر بين الصلاتين - حديث:1556' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر - حديث:1270' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة المسافر والجمع في السفر - باب الجمع بين الصلاتين في السفر' حديث:5135

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نمازیں جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ بِنَهَارٍ "

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران دن میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4397 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَتِهِ اِلٰى تَبُوكَ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ظہر اور عصر کی' جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4398 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ

٭٭ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

4399 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى تَبُوكَ قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ: فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَاْتُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا عَيْنَ تَبُوكَ، وَاِنَّكُمْ تَاْتُونَهَا بِضُحَى النَّهَارِ، فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ قَالَ: فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ اِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَسَاَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا؟ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: فَسَبَّهُمَا وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ، ثُمَّ غَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِاَيْدِيهِمْ قَلِيلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي اِنَاءٍ، ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِيهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ، فَاسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاتُكَ تَرَى مَا هَا هُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا

٭٭ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے' تو نبی

اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کو مؤخر کر دیا' پھر آپ تشریف لائے' آپ نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' پھر آپ (اپنے پڑاؤ کی جگہ پر) تشریف لے گئے' پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل تم تبوک کے چشمہ تک پہنچ جاؤ گے اور تم دن چڑھے کے قریب وہاں پہنچو گے' جو شخص وہاں پہنچے وہ اُس کے پانی میں سے اُس وقت تک کچھ حاصل نہ کرے جب تک میں نہیں آ جاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم وہاں پہنچے تو دو آدمی وہاں پہلے پہنچ چکے تھے' وہ پانی کا چشمہ ایک تسمہ کی مانند تھا' جس میں سے پانی رس رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں نے اسے مس کیا ہے؟ ان دونوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو برا کہا' اور جو اللہ کو منظور تھا' وہ اُن دونوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اُس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا اور اُسے ایک برتن میں جمع کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھ اُس برتن میں دھوئے' پھر اُس پانی کو دوبارہ چشمہ میں ڈال دیا گیا' تو اُس چشمہ میں سے بہت سا پانی جاری ہو گیا' جس کے ذریعہ لوگ سیراب ہو گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! عنقریب ایسا وقت آئے' اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی' تو تم دیکھو گے کہ یہاں باغات بھرے ہوئے ہوں گے (جو اس چشمہ سے سیراب ہوئے ہوں گے)''۔

4400 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عُمَرَ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ امْرَاَتَهُ تَمُوتُ قَالَ: سَارَ حَتّٰى اَظْلَمْنَا وَظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ نَسِيَ قَالَ: فَجَعَلْنَا نَقُوْلُ: الصَّلَاةَ، وَهُوَ لَا يُجِيبُنَا، حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ رُبْعِ اللَّيْلِ، قَدْرَ مَا يَسِيرُ الْمُثْقَلُونَ مِنْ عَرَفَةَ اِلٰى مُزْدَلِفَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجَّلَهُ الْمَسِيرُ اَوْ اَزْمَعَ بِهِ الْمَسِيرُ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ اُن کی اہلیہ سیدہ صفیہ بنت عبید کا انتقال ہو گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے یہاں تک کہ شام ہو گئی' ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ بھول گئے ہیں' تو ہم نے یہ کہنا شروع کیا: جناب! نماز کا وقت ہو گیا ہے! لیکن اُنہوں نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ ایک چوتھائی رات کے قریب رخصت ہو گئی' یہ اتنا عرصہ بنتا ہے جتنی دیر میں لوگ ساز و سامان سمیت عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہیں' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اُترے' اُنہوں نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کو جب تیزی سے سفر کرنا مطلوب ہوتا تھا' تو آپ ان دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عشاء کی نماز ادا کی۔

4401 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ: جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً قَالَ: جَاءَهُ خَبَرٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا وَجِعَةٌ، فَارْتَحَلَ بَعْدَ اَنْ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ اَسْرَعَ

السَّيْرَ، فَسَارَ حَتَّى حَانَتْ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ، فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ، ثُمَّ كَلَّمَهُ آخَرُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ، وَكَلَّمَهُ آخَرُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ كَلَّمَهُ آخَرُ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَعْجَلَ اَخَّرَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہیں سیدہ صفیہ بنت عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ شدید بیمار ہیں' تو عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے' وہ تیزی سے سفر کرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا' اُن کے ساتھیوں میں سے ایک صاحب نے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی اور کہا کہ جناب! نماز! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا' پھر ایک اور شخص نے اُن سے اس بارے میں بات کی تو اُنہوں نے اُسے بھی کوئی جواب نہیں دیا' پھر ایک اور شخص نے اُن سے بات کی تو اُنہوں نے اُسے بھی کوئی جواب نہیں دیا' پھر ایک اور شخص نے اُن سے بات کی تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا' تو آپ اس نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4402 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اُخْبِرَ ابْنُ عُمَرَ بِوَجَعِ امْرَاَتِهِ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ، فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ، فَقِيْلَ لَهُ: الصَّلَاةَ، فَسَكَتَ وَاَخَّرَهَا بَعْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ حَتّٰى ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ اِذَا اَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَوْ اَجَدَّ بِهِ الْمَسِيْرُ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اُن کی اہلیہ کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا' وہ اُس وقت سفر کر رہے تھے' اُنہوں نے مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا' اُن سے کہا گیا: جناب! نماز کا وقت ہو گیا ہے! وہ خاموش رہے' اُنہوں نے شفق رخصت ہو جانے کے بعد تک اُس نماز کو مؤخر کیے رکھا' یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ بھی گزر گیا' پھر وہ سواری سے اُترے اور اُنہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں' پھر اُنہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیزی سے سفر کرنا مطلوب ہوتا تھا' تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

4403 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا اِلَّا صَلَاةً اُخْبِرَ بِوَجَعِ امْرَاَتِهِ، فَاِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، اِذَا جَدَّ بِهِ الْمَسِيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. فَكَانَ فِيْ بَعْضِ حَدِيْثِهِمْ: اِلَى الرُّبُعِ مِنَ اللَّيْلِ اَخَّرَهُمَا جَمِيْعًا

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران بھی ہر نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرتے تھے' البتہ اُس نماز کا معاملہ مختلف ہوا' جب اُنہیں اُن کی اہلیہ کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا' اُس موقع پر اُنہوں نے مغرب اور عشاء

کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں جب اُن سے اس بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ کو تیزی سے سفر کرنا مقصود ہوتا تھا' تو آپ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے' آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔ بعض راویوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز کو ایک چوتھائی رات گزرنے تک مؤخر کر دیا' اُنہوں نے ان دونوں نمازوں کو اُس وقت تک مؤخر کیا تھا۔

4404 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ: الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَلَيْسَ يَطْلُبُ عَدُوًّا وَلَا يَطْلُبُهُ عَدُوٌّ "

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے' آپ ظہر اور عصر کی نمازیں' جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں (اکٹھی ادا کرتے تھے) حالانکہ آپ کسی دشمن کا پیچھا نہیں کر رہے ہوتے تھے' یا کوئی دشمن آپ کا پیچھا نہیں کر رہا ہوتا تھا۔

4405 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَعَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: كَانَ اِذَا زَاغَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِيْ مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ يَّرْكَبَ، وَاِذَا لَمْ تَزُغْ لَهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ سَارَ حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَاِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَاِذَا لَمْ تَحِنْ لَهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ رَكِبَ، حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا . قَالَ: وَقَالَ لِيَ الْمِقْدَامُ: مَا سَمِعْنَا هٰذَا مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَا جَاءَ بِهٖ غَيْرُكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ کی رہائشی جگہ پر ہی سورج ڈھل جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہی ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ کی رہائشی جگہ پر سورج نہیں ڈھلا ہوتا تھا تو آپ روانہ ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوتا تھا تو آپ پڑاؤ کرتے تھے اور ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے' جب آپ کی رہائشی جگہ پر ہی مغرب کا وقت ہو جاتا' تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر آپ کی رہائشی جگہ پر مغرب کا وقت نہیں ہوتا تھا تو آپ سوار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جب عشاء کا وقت ہوتا تھا تو سواری سے اُترتے تھے اور یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مقدام نے مجھ سے کہا: ہم نے یہ روایت ابن جریج سے نہیں سنی ہے اور آپ کے علاوہ کسی اور نے بھی اُن کے حوالے سے اسے نقل نہیں کیا ہے۔

4406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ:

اصْطَحَبْتُ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مِنَ الْكُوفَةِ اِلٰی مَكَّةَ، وَخَرَجْنَا مُوَافِدَیْنِ، فَجَعَلَ سَعْدٌ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، یُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ قَلِیْلًا، وَیُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ قَلِیْلًا حَتّٰی جِئْنَا مَكَّةَ

** ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کوفہ سے مکہ تک کے سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ رہے' ہم وفد کی شکل میں روانہ ہوئے تھے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی نمازیں جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے' وہ ایک نماز کو تھوڑا پہلے ادا کر لیتے تھے اور دوسری کو ذرا تاخیر سے ادا کرتے تھے (وہ اسی طرح نمازیں ادا کرتے رہے) یہاں تک کہ ہم مکہ آ گئے۔

4407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ: خَرَجَ سَعِیدُ بْنُ زَیْدٍ، وَاُسَامَةُ فَكَانَا یَجْمَعَانِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

** ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما سفر پر روانہ ہوئے' تو یہ دونوں حضرات ظہر اور عصر کی نمازیں' جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا نَجْمَعُ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِی السَّفَرِ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لَیْلَةَ خَرَجَ مِنْ اَرْضِهٖ قَالَ: فَكَانَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا یُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَیُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ یُجْمَعَانِ، وَیُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَیُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ یُجْمَعَانِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس رات مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں جب وہ اپنی زمین سے نکلے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: جب اُنہوں نے دو نمازیں ادا کی تھیں' تو اُس کی صورت یہ تھی کہ اُنہوں نے ظہر کی نماز کو ذرا تاخیر سے ادا کی تھی اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لی تھی اور پھر ان دونوں کو اکٹھے ادا کیا تھا' اسی طرح اُنہوں نے مغرب کو مؤخر کر دیا تھا اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لی تھی اور پھر ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کر لیا تھا۔

4410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَیْتَ اِنْ صَلَّاهُمَا الْمَرْءُ عِنْدَ وَقْتِ اِحْدَاهُمَا قَالَ: لَا یَضُرُّهُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آدمی ان دونوں نمازوں کو ان دونوں میں سے کسی ایک کے وقت میں ہی ادا کر لے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

4411 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَزَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ طَاوُس يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنَ الْجَنَدِ حَتَّى يَصِلَ مَكَّةَ، وَيُصَلِّي بَيْنَهُمَا وَمَعَهُمَا مَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْحَضَرِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: طاؤس "جند" سے روانہ ہوئے' تو مکہ پہنچنے تک دونمازیں ایک ساتھ ادا کرتے رہے' وہ ان دونوں نمازوں کے درمیان اوران دونوں نمازوں کے ہمراہ' وہ (نفل یا سنت) نماز ادا کرتے تھے' جو وہ حضر کے دوران ادا کیا کرتے تھے۔

4412 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الْقَوْمُ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَتَهَيَّاْ لَهُمُ الْمَنْزِلُ سَارُوْا حَتَّى بَلَغُوا الْمَنْزِلَ وَاَخَّرُوْا شَيْئًا، ثُمَّ نَزَلُوْا فَجَمَعُوا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، وَاِذَا اَبْطَاُوا فِي الْمَنْزِلِ فَكَذٰلِكَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کچھ لوگ سفر کر رہے ہوں اور ابھی اُن کے سامنے پڑاؤ کے لیے کوئی مناسب جگہ نہ آئی ہو' تو وہ سفر کرتے رہیں گے جب تک وہ پڑاؤ کی کسی جگہ پر نہیں پہنچ جاتے' وہ نماز کو کسی حد تک مؤخر کر دیں گے' پھر جب وہ پڑاؤ کریں گے تو دونمازیں ایک ساتھ ادا کرلیں گے' اگر انہیں پڑاؤ کی جگہ پر پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی ہے' تو پھر بھی وہ ایسا ہی کریں گے۔

4413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ اَجِيرًا لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَيَرْتَحِلُ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ سَالِمٌ يَاْمُرُ نِسَاءَهُ يَجْمَعْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، ثُمَّ اَسِيرُ بِهِمْ، وَيَتَخَلَّفُ هُوَ فِي الْمَنْزِلِ، فَلَا اَدْرِي مَا يَصْنَعُ

٭٭ عمرو بن قتادہ بیان کرتے ہیں: میں سالم بن عبداللہ کا مزدور تھا' وہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے' سالم اپنی خواتین کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرلیں' پھر میں اُن خواتین (کے اونٹوں) کو لے کر چلتا تھا اور سالم پڑاؤ کی جگہ پر پیچھے رہ جاتے تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ خود کیا کرتے تھے؟

4414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ: هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، اَلَمْ تَرَ اِلَى صَلَاةِ النَّاسِ بِعَرَفَةَ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا: کیا آدمی سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیا تم نے لوگوں کے عرفہ میں نماز ادا کرنے کو نہیں دیکھا ہے؟

4415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى طَاوُسٍ فَقَالَتْ: اِنِّي اَكْرَهُ اَبِي؛ حَمَلَنِي عَلَى اَنْ اَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ: لَا يَضُرُّكِ، اَمَا تَرَيْنَ اَنَّ النَّاسَ يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون طاؤس کے پاس آئی اور بولی: میرے والد نے مجھے زبردستی اس بات پر مجبور کیا کہ میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کروں؟ تو طاؤس نے کہا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ لوگ عرفہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں' جبکہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے ہیں۔

4416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمِّ ذَرَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ النِّسَاءَ بِالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

✵✵ اُم ذرہ بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خواتین کو سفر کے دوران دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی ہدایت کرتی تھیں۔

4417 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: "سَمِعْتُ اَنَّ الصَّلَاةَ جُمِعَتْ لِقَوْلِهِ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ) (الاسراء: 78)، فَغَسَقُ اللَّيْلِ: الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ"

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سن رکھی ہے کہ نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تم سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک نماز قائم کرو''۔

تو یہاں رات کے ''غسق'' سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں۔

4418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْمٌ لَيْسُوا فِيْ حَجٍّ، وَلَا عُمْرَةٍ، وَلَا غَزْوَةٍ يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، سُبْحَانَ اللّٰهِ اَنَا اَطُوْفُ هَا هُنَا السَّبْعَ، ثُمَّ اُصَلِّي الْعِشَاءَ اَوِ السَّبْعِيْنَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ جو حج کے لیے نہیں آئے ہوئے ہیں' عمرہ کے لیے نہیں آئے ہوئے ہیں' کسی جنگ میں حصہ نہیں لے رہے ہیں' کیا وہ دونمازیں ایک ساتھ ادا کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سبحان اللہ! میں (مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد) یہاں طواف کے سات چکر لگاتا ہوں اور پھر عشاء پڑھ لیتا ہوں۔

4419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِيْ يَنْزِلُ يُرَاقِبُ الشَّمْسَ حَتّٰى يَحْضُرَ الْعَصْرُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد اُتر کر سورج کا جائزہ لیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو چکا ہوتا تھا۔

4420 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ اِلَّا لِوَقْتِهَا، اِلَّا اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے البتہ آپ نے عرفہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں جبکہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

4421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عِمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ قَالَ: وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دن فجر کی نماز اپنے معمول کے وقت سے کچھ پہلے ادا کی تھی۔

4422 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَبِي مُوْسٰى: وَاعْلَمْ اَنَّ جَمْعًا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا: تم یہ بات جان لو کہ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا کبیرہ گناہ ہے البتہ کسی عذر کی وجہ سے ہو تو حکم مختلف ہے۔

4423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا

✵✵ ابوالعالیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران ہر نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرتے تھے۔

4424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَ يَنْزِلُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَوْ كَانَ يَنْزِلُ عَلٰى حُجْرٍ

✵✵ اسود کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہر نماز کے وقت سواری سے اُترتے تھے خواہ اُنہیں کسی پتھر پر (یا پتھریلی زمین پر) اُترنا پڑے۔

4425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا فِي السَّفَرِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سفر کے دوران بھی ہر نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرتے تھے۔

4426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: صَلُّوا كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا.

✵✵ حسن بصری یہ فرماتے ہیں: تم ہر نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرو۔

4427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

4428 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ اَنَّهُ كَرِهَ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي

السَّفَرِ

** مکحول کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

4429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: لَا يَجْمَعُونَ فِي السَّفَرِ. وَلَا يُصَلُّونَ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام) سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا نہیں کرتے تھے اور وہ لوگ صرف دو رکعت ہی ادا کرتے تھے۔

4430 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ يَنْزِلُ فِي السَّفَرِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ

** سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ عبداللہ بن رواحہ پر رحم کرے! وہ ایک ایسا شخص ہے جو سفر کے دوران ہر نماز کے وقت اُتر جاتا ہے (اور نماز ادا کرتا ہے)''۔

4431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قُلْتُ: مَا اَبْعَدُ مَا اَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ؟ قَالَ: مِنْ ذَاتِ الْجَيْشِ اِلٰى ذَاتِ السُّفُوقِ، وَبَيْنَهُمَا ثَمَانِيَةُ اَمْيَالٍ

** یحییٰ بن سعید نے سالم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز کو زیادہ سے زیادہ کتنا مؤخر کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ذات الجیش کے مقام سے لے کر ''ذات السفوق'' تک اُن دونوں کے درمیان آٹھ میل کا فاصلہ ہے۔

4432 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ وَهُوَ بِسَرِفٍ، فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ." وَذَكَرَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ مِثْلَهُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

** حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورج غروب ہوگیا' آپ اُس وقت ''سرف'' کے مقام پر موجود تھے' لیکن آپ نے مغرب کی نماز اُس وقت تک ادا نہیں کی' جب تک آپ مکہ میں داخل نہیں ہو گئے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِهِ، اَنَّ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ كَانَتْ تَغْرُبُ لَهُ الشَّمْسُ وَهُوَ بِقَرْيَةِ الرَّحَبَةِ، فَيَرْكَبُ دَابَّتَهُ حَتّٰى يَاْتِيَ مَنْزِلَهُ بِصَنْعَاءَ

** یحییٰ بن عبداللہ اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: وہب بن منبہ کے سامنے سورج غروب ہوگیا' وہ اُس وقت

''رحبہ'' نامی گاؤں میں موجود تھے' وہ اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ صنعاء میں موجود اپنے گھر آ گئے۔

بَابُ جَمْعِ الصَّلَاةِ فِي الْحَضَرِ

باب: حضر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

4434 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا مَطَرٍ. قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ تَرَاهُ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَاهُ لِلتَّوْسِعَةِ عَلَى أُمَّتِهِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں کسی سفر کے بغیر اور بارش نہ ہونے کے عالم میں' ظہر اور عصر کی نمازیں' جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اس بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے لیے گنجائش دینا چاہتے تھے۔

4435 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا خَوْفٍ. قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَلِمَ تَرَاهُ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں کسی سفر کے بغیر اور بارش نہ ہونے کے عالم میں' ظہر اور عصر کی نمازیں' ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اس بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے' کہ آپ اپنی امت کو حرج کا شکار نہ کریں۔

4436 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّمَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ: إِنِّي لَأَظُنُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ مِنَ الظُّهْرِ قَلِيلًا وَقَدَّمَ مِنَ الْعَصْرِ قَلِيلًا، قَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ: وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے' مدینہ منورہ میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعات ایک ساتھ (یعنی ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ) اور سات رکعات ایک ساتھ (یعنی مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ) ادا کی

ہیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالشعثاء سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز کو کچھ مؤخر کیا ہوگا اور عصر کی نماز کو کچھ جلدی ادا کرلیا ہوگا؟ تو ابوالشعثاء نے جواب دیا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

4437 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: جَمَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمًا غَيْرَ مُسَافِرٍ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: لِمَ تَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لِاَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ اِنْ جَمَعَ رَجُلٌ

✱✱ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مقیم ہونے کی حالت میں، جبکہ آپ مسافر نہیں تھے، ہمیں ظہر اور عصر اور مغرب کی نمازیں ایک ساتھ پڑھائی تھیں۔ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں نبی اکرم ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ اگر کوئی شخص ان نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتا ہے، تو آپ اپنی امت کو حرج کا شکار نہ کریں۔

4438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْاُمَرَاءُ اِذَا جَمَعُوا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ: الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَهُمْ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حکمران بارش کے وقت مغرب اور عشاء کی دو نمازیں ایک ساتھ ادا کریں، تو تم بھی اُن کے ساتھ انہیں اکٹھا کرلو۔

4439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ يَسْاَلُ نَافِعًا: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ مَعَ النَّاسِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ اِذَا جَمَعُوا فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے رجاء بن حیوہ کو نافع سے دریافت کرتے ہوئے سنا: جب حکمران بارش والی رات میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے، تو کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی لوگوں کے ساتھ دونمازیں اکٹھی ادا کر لیتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ

✱✱ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بارش کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

4441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ اَهْلَ الْمَدِينَةِ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ، فَيُصَلِّي مَعَهُمُ ابْنُ عُمَرَ لَا يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ بارش والی رات میں، مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے، حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن کے ساتھ اس طرح نماز ادا کرتے تھے اور وہ اس حوالے سے اُن پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے۔

4442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَايَتَ لَوْ جَمَعْتُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ اَيَجْزِي اَنْ لَا اَتَكَلَّمَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاُحِبُّ اَنْ اَفْصِلَ بَيْنَهُمَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتا ہوں؟ تو کیا میرے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ میں ان کے درمیان کوئی کلام نہ کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ان دونوں کے درمیان (کوئی کلام کر کے یا اپنی جگہ سے منتقل ہو کے) فصل قائم کروں۔

بَابُ النَّافِلَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نوافل ادا کرنا

4443 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ فِي السَّفَرِ، فَرَاَى بَعْضَهُمْ يُسَبِّحُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا يَصْنَعُونَ؟ قِيلَ لَهُ: يُسَبِّحُونَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَاَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يُسَبِّحُ بِالنَّهَارِ، وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَكَانَ لَا يُسَبِّحُ بِالنَّهَارِ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَكَانَ لَا يُسَبِّحُ بِالنَّهَارِ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَ لَا يُسَبِّحُ بِالنَّهَارِ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

(الأحزاب: 21)

٭٭ عیسیٰ بن عاصم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر کے دوران دن کی کوئی نماز ادا کی' اُنہوں نے بعض لوگوں کو نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اُنہیں بتایا گیا: یہ نوافل ادا کر رہے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوتے' تو میں نماز ہی مکمل پڑھ لیتا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن میں (سفر کے دوران) نوافل ادا نہیں کرتے تھے۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا ہے' وہ بھی (سفر کے دوران) دن میں نوافل ادا نہیں کرتے تھے' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا ہے' وہ بھی (سفر کے دوران) دن میں نوافل ادا نہیں کرتے تھے' میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا ہے' وہ بھی (سفر کے دوران) دن میں نوافل ادا نہیں کرتے تھے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں' بہترین نمونہ ہے''۔

4444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ

فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

* * ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر کے دوران (فرض نماز) سے پہلے یا اُس کے بعد نفل ادا نہیں کرتے تھے۔

4445 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَوْ تَطَوَّعْتُ لَاَتْمَمْتُ، وَكَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ سُبْحَةَ اللَّيْلِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران نفل ادا نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوں' تو نماز ہی پوری پڑھ لوں گا' البتہ وہ سفر کے دوران رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

4446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَطَوَّعُ بِاللَّيْلِ، وَلَا يَتَطَوَّعُ بِالنَّهَارِ فِي السَّفَرِ، وَكَانَ يُصَلِّي اِلٰى بَعِيْرِهٖ

* * عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران رات کے وقت نوافل ادا کر لیتے تھے' لیکن وہ دن کے وقت نوافل ادا نہیں کرتے تھے' وہ اپنے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔

4447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَاَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ فِيْ صَلَاةِ النَّهَارِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران دن کے وقت نوافل ادا نہیں کرتے تھے۔

4448 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، وَلَا يَتْرُكُهُمَا فِي الْحَضَرِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا نہیں کرتے تھے' البتہ وہ حضر کے دوران انہیں ترک نہیں کرتے تھے۔

4449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، وَلَا يَدَعُهُمَا فِي الْحَضَرِ

* * عبداللہ بن واقد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا نہیں کرتے تھے اور حضر کے دوران وہ ان دونوں کو ترک نہیں کرتے تھے۔

4450 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ قَالَ: صَحِبْتُ مُجَاهِدًا فِي السَّفَرِ مِرَارًا، فَكَانَ لَا يَتَطَوَّعُ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

* * ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: میں سفر میں کئی مرتبہ مجاہد کے ساتھ رہا ہوں' وہ (فرض نماز سے) پہلے یا بعد میں

کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

4451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ اَيُّوْبَ فَكَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي الظُّهْرِ وَ لَا الْعَصْرِ بِشَيْءٍ لَا يَزِيْدُ عَلٰی رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَكَانَ يُوْتِرُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کے ساتھ سفر کیا تو وہ ظہر اور عصر کی نماز میں کوئی نفل ادا نہیں کرتے تھے' وہ صرف دو دو رکعت ادا کرتے تھے' البتہ وہ فجر سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں) ادا کرتے تھے اور مغرب کے بعد کی دو رکعت (سنتیں) ادا کرتے تھے' وہ عشاء کے بعد بھی کچھ رکعت ادا کرتے تھے اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لیتے تھے۔

4452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ: اِذَا سَافَرْتُ فَقَصَرْتُ الصَّلَاةَ اُصَلِّي قَبْلَهَا اِنْ شِئْتُ اَوْ بَعْدَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، آخُذُ بِالرُّخْصَةِ وَالسُّنَّةِ فَاَقْصُرُ، ثُمَّ اُحِبُّ زِيَادَةَ الْخَيْرِ فَاَتَطَوَّعُ

* * ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: جب میں سفر کرتا ہوں تو میں نماز کو قصر کر لیتا ہوں' تو اگر میں چاہوں تو اس سے پہلے یا اس کے بعد (کوئی نفل نماز) ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں رخصت اور سنت کو اختیار کر کے نماز کو قصر کر لیتا ہوں' پھر میں اگر زیادہ بھلائی کو پسند کرتا ہوں' تو نوافل بھی ادا کر لیتا ہوں۔

4453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ كَمَا يَتَطَوَّعُ فِي الْحَضَرِ، وَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سفر کے دوران اُسی طرح نوافل ادا کرتے تھے جس طرح حضر کے دوران ادا کرتے تھے اور وہ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4454 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عُمَرَ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا يُصَلِّيَانِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَةِ وَبَعْدَهَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ اَنَا الثَّوْرِيَّ يَفْعَلُهٗ

* * ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سفر کے دوران فرض نماز سے پہلے اور اُس کے بعد بھی نماز ادا کر لیتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

* * عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو سفر کے دوران (فرض نماز سے) پہلے اور بعد میں نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: رَاَيْتُ مَكْحُوْلًا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا

وَبَعْدَهَا

✲✲ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو دیکھا ہے کہ وہ سفر کے دوران (فرض نماز سے) پہلے یا بعد میں نوافل ادا نہیں کرتے تھے۔

4457 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ اَنَا الثَّوْرِيَّ يَتَطَوَّعُ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو دیکھا ہے کہ وہ (فرض نماز سے) پہلے اور بعد میں نوافل ادا کر لیتے تھے۔

4458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَا الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ، وَرَاَيْتُ سَالِمًا لَا يَتَطَوَّعُ

✲✲ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد کو سفر کے دوران نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے سالم کو نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ مَنْ اَتَمَّ فِي السَّفَرِ

باب: جو شخص سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرے

4459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوفِي الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ اِلَّا سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُوفِي الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَتَصُومُ قَالَ: وَسَافَرَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْفَى سَعْدٌ الصَّلَاةَ وَصَامَ، وَقَصَرَ الْقَوْمُ وَاَفْطَرُوْا فَقَالُوْا لِسَعْدٍ: كَيْفَ يُفْطِرُوْنَ وَيَقْصُرُوْنَ وَاَنْتَ تُتِمُّهَا وَتَصُومُ؟ قَالَ: دُوْنَكُمْ اَمْرَكُمْ؛ فَاِنِّي اَعْلَمُ بِشَاْنِي قَالَ: فَلَمْ يُحَرِّمْهُ عَلَيْهِمْ سَعْدٌ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عَنْهُ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو بھی سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، صرف حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے۔

عطاء فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرتی تھیں اور وہ روزہ بھی رکھا کرتی تھیں۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ کرام کے ہمراہ سفر کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل ادا کی اور روزہ بھی رکھا، جبکہ باقی لوگوں نے قصر نماز ادا کی اور روزہ نہیں رکھا۔ کچھ لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ تو روزہ ترک کیے ہوئے ہیں اور نماز بھی قصر پڑھ رہے ہیں، جبکہ آپ نماز مکمل پڑھ رہے ہیں اور روزہ بھی رکھے ہوئے ہیں؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اپنا معاملہ سنبھالو! مجھے اپنے معاملہ کے بارے میں زیادہ بہتر پتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے عمل کو حرام قرار نہیں دیا اور اُن لوگوں کو ایسا کرنے سے منع بھی نہیں کیا۔

4460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَيُّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: قَصْرُهَا، وَكُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ الصَّالِحُونَ وَالْاَخْيَارُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کیا چیز زیادہ پسندیدہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نماز کو قصر کر کے پڑھنا' ویسے دونوں میں سے ہر ایک طریقہ نیک اور بہترین لوگوں نے اختیار کیا ہے۔

4461 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: كَانَتْ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَتُصَلِّي اَرْبَعًا، اَوْ قَالَ: وَتُتِمُّ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران روزہ بھی رکھتی تھیں اور چار رکعت ادا کرتی تھیں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مکمل نماز ادا کرتی تھیں۔

4462 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ

٭٭ ہشام نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرتی تھیں۔

4463 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ صَلَّى اَرْبَعًا فِي السَّفَرِ فَحَسَنٌ، وَمَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَحَسَنٌ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُكُمْ عَلَى الزِّيَادَةِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُكُمْ عَلَى النُّقْصَانِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص سفر کے دوران چار رکعت ادا کرتا ہے تو یہ اچھا ہے' اور جو شخص دو رکعت ادا کرتا ہے تو یہ بھی اچھا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ نماز کی وجہ سے تمہیں عذاب نہیں دے گا لیکن کمی کی وجہ سے دے گا۔

4464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: اِنْ صَلَّيْتَ فِي السَّفَرِ اَرْبَعًا فَقَدْ صَلَّى مَنْ لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ ابوقلابہ فرماتے ہیں: اگر تم سفر کے دوران چار رکعات ادا کر لیتے ہو تو اُنہوں نے بھی اس طرح نماز ادا کی ہے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي فِي سَفَرٍ، فَاَتْمَمْتُ اَنَا وَقَصَرَ هُوَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَلْ اَتَمَّ هُوَ، وَقَصَرْتَ اَنْتَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں اور میرا ایک ساتھی سفر کر رہے تھے' میں نے مکمل نماز ادا کی اور اُس نے قصر نماز ادا کی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس نے مکمل نماز ادا کی ہے اور تم نے نماز میں کمی کی ہے۔

4466 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَمَّادٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ صَلّٰى فِى السَّفَرِ اَرْبَعًا اَعَادَ الصَّلَاةَ

قَالَ غَالِبٌ: وَاَخْبَرَنِىْ ذٰلِكَ السَّخْتِيَانِيُّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهُ جُمْلَةَ الصَّلَاةِ، وَاَنَّهُ فَرَضَ لِلْمُسَافِرِ صَلَاةً، وَلِلْمُقِيمِ صَلَاةً، فَلَا يَنْبَغِى لِلْمُقِيمِ اَنْ يُصَلِّىَ صَلَاةَ الْمُسَافِرِ، وَلَا يَنْبَغِى لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُصَلِّىَ صَلَاةَ الْمُقِيمِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سفر کے دوران چار رکعات ادا کرتا ہے وہ نماز کو دہرائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم نازل کیا' اُس نے مسافر کے لیے ایک قسم کی نماز کو فرض قرار دیا اور مقیم کے لیے ایک قسم کی نماز کو فرض قرار دیا' تو مقیم شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مسافر کی نماز ادا کرے اور مسافر شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مقیم شخص کی نماز ادا کرے۔

بَابُ الصِّيَامِ فِى السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران روزہ رکھنا

4467 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ السَّفِينَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِى السَّفَرِ

✲✲ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ' جو کشتی میں آنے والے افراد میں سے ایک ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سفر کے دوران' روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

4467-صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع ابواب الصوم في السفر - باب ذكر خبر روى عن النبي صلى الله عليه وسلم في' حديث:1880' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' واما حديث شعبة - حديث:1517' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الصوم في السفر - حديث:1712' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في الإفطار في السفر - حديث:1660' السنن للنسائي - الصيام' باب ما يكره من الصيام في السفر - حديث:2235' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصيام' من كره صيام رمضان في السفر - حديث:8816' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ما يكره من الصيام في السفر' حديث:2530' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب الصيام في السفر - حديث:2059' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث كعب بن عاصم الاشعري - حديث:23076' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' حديث:707' مسند الطيالسي - كعب بن عاصم' حديث 1425' مسند الحميدي - حديث كعب بن عاصم الاشعري رضي الله عنه' حديث:834' المعجم الاوسط للطبراني - باب لباء' من اسمه بكر - حديث:3326' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' عبد الرحمن بن ابي ليلى - كعب بن عاصم الاشعري' حديث:16127

4468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُوْلُ: يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ اِذَا اَمْعَنَ، وَذٰلِكَ مَسِيرَةُ يَوْمَيْنِ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: مسافر شخص جب دُور جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ روزہ ترک کر دے گا اور یہ دُوری دو دن کی مسافت جتنی ہونی چاہیے۔

4469 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَهُ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

✽✽ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''سفر کے دوران' روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

4470 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَمِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران' روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

4471 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں روانہ ہوئے' آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہاں تک کہ جب آپ ''قدید'' کے مقام پر پہنچے' تو آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنا' آخری سنت ہے۔

4472 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ. قَالَ: فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْاَخِيرَ مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَالْاٰخِرَ مِنْ اَمْرِهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں روانہ ہوئے' آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' جب آپ ''قدید'' کے مقام پر پہنچے' تو آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملات میں آخری (معمول شریف) کی پیروی کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری طریقہ یہی ہے (کہ آپ سفر کے دوران روزہ نہیں رکھتے تھے)۔

4473 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى مَرَّ بِغَدِيرٍ فِي الطَّرِيقِ، وَذٰلِكَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ: فَعَطِشَ النَّاسُ وَجَعَلُوْا يَمُدُّونَ اَعْنَاقَهُمْ وَتَتُوقُ اَنْفُسُهُمْ اِلَيْهِ قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاَمْسَكَهُ عَلٰى يَدِهِ حَتّٰى رَآهُ النَّاسُ، ثُمَّ شَرِبَ، فَشَرِبَ النَّاسُ "

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں روانہ ہوئے آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہاں تک کہ آپ راستے میں ایک کنویں کے پاس سے گزرے' یہ دن چڑھے کی بات ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی' وہ اپنی گردنیں اونچی کر کے نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیالہ منگوایا جس مین پانی موجود تھا' آپ نے کچھ دیر اُسے اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھا' تا کہ لوگ آپ کو دیکھ لیں' پھر آپ نے اُسے پی لیا' تو لوگوں نے بھی (پانی) پی لیا۔

4474 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا اَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَخْرَجِهِ لِلْفَتْحِ بِعُسْفَانَ اَوْ بِالْكَدِيدِ - عَبْدُ الْمَلِكِ شَكَّ - نُوِّلَ قَدَحًا، وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَجَعَلَتِ الرِّفَاقُ تَمُرُّ بِهِ، وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدِهِ ثُمَّ شَرِبَ، فَبَلَغَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنَّ نَاسًا صَامُوا، فَقَالَ: اُولٰئِكَ الْعَاصُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✽✽ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو ''عسفان'' یا شاید ''قدید'' (یہ شک عبدالملک نامی راوی کو ہے) کے مقام پر ایک پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا' آپ اُس وقت اپنی سواری پر سوار تھے اور یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے' آپ کے ساتھ چلنے والے لوگ آپ کے پاس سے گزرتے رہے' وہ پیالہ آپ کے دستِ مبارک میں رہا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کا مشروب پی لیا' بعد میں آپ کو یہ اطلاع ملی کہ بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: ''یہ لوگ نافرمان ہیں''۔

4475 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ بِالنَّهَارِ، وَكَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران روزہ نہیں رکھتے تھے اور دن کے وقت دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے (یعنی نوافل ادا نہیں کرتے تھے) وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

4476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَامَ فِي السَّفَرِ قَطُّ اِلَّا يَوْمًا وَاحِدًا، فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ اَفْطَرَ حِيْنَ اَمْسٰى، فَقُلْنَا: كُنْتَ صَائِمًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَرٰى اَنِّيْ سَاَدْخُلُ مَكَّةَ الْيَوْمَ، فَكَرِهْتُ اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ صِيَامًا وَاَنَا مُفْطِرٌ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی بھی سفر کے دوران روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا'

صرف ایک دن ایسا ہوا (کہ اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا) میں نے اُنہیں دیکھا کہ شام کے وقت اُنہوں نے افطاری کی۔ ہم نے دریافت کیا: کیا آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! میں یہ سمجھ رہا تھا کہ آج کے دن میں مکہ پہنچ جاؤں گا اور مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہو اور میں نے روزہ نہ رکھا ہوا ہو۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے۔

4477 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الصَّلَاةِ وَالْفِطْرِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطِرْ قَالَ: اِنِّیْ اَقْوٰى عَلَى الصَّوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ اَقْوٰى اَمِ اللّٰهُ؟ اِنَّ اللّٰهَ تَصَدَّقَ بِاِفْطَارِ الصَّائِمِ عَلٰى مَرْضَى اُمَّتِیْ وَمُسَافِرِيهِمْ، اَفَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَلٰى اَحَدِكُمْ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَظَلُّ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ؟

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے مہینہ میں سفر کے دوران نماز پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روزہ نہ رکھو! اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم زیادہ قوت رکھتے ہو؟ یا اللہ تعالیٰ؟ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے بیماروں اور اُس کے مسافروں کو روزہ نہ رکھنے (کی رخصت) کا صدقہ دیا ہے' تو کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرے گا؟ کہ وہ کسی کو صدقہ دے' اور وہ دوسرا شخص اُس کا دیا ہوا' صدقہ اُسے واپس کر دے۔

4478 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: اَنَسٌ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَاجَةٍ، فَوَجَدَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّیْ صَائِمٌ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُسَافِرَ قَدْ وُضِعَ عَنْهُ الصَّوْمُ وَشَطْرُ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ.

✵✵ ابوقلابہ نے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام "حضرت انس رضی اللہ عنہ" تھا' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ مدینہ منورہ آئے اور کسی کام کے سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھاتے ہوئے پایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی آگے آ جاؤ! اُن صاحب نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسافر شخص سے روزہ اور نصف نماز کو معاف کر دیا گیا ہے اور حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت سے (روزہ کو معاف کر دیا گیا ہے)۔

4479 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: اَنَسٌ، مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ

✵✵ ابوقلابہ نے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی جن کا نام "حضرت انس رضی اللہ عنہ" ہے' اُن سے یہی روایت نقل کی

ہے (جو ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے)۔

4480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ فَاَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ فَقَالُوْا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اِنَّا نُسَافِرُ فِي الْمَحَامِلِ، وَاِنَّا نُكْفَى، اَفَنَصُومُ؟ قَالَ: لَا قَالُوْا: اِنَّا نَقْوَى عَلَى ذَلِكَ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَقْوَى وَخَيْرًا مِنْكُمْ قَالَ: خِيَارُكُمُ الَّذِينَ اِذَا سَافَرُوْا قَصَرُوا الصَّلَاةَ، وَلَمْ يَصُومُوا

سعید بن مسیّب کے بارے میں عبدالرحمٰن بن حرملہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں اُن کے پاس موجود تھا' اہلِ جزیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے ابومحمد! ہم سفر کرتے ہیں' تو کیا ہم روزہ رکھیں گے؟ سعید بن مسیّب نے جواب دیا: جی نہیں! اُن لوگوں نے کہا: ہم اس کی قوت رکھتے ہیں' سعید بن مسیّب نے کہا: اللہ کے رسول تم سے زیادہ قوت رکھتے تھے اور تم سے زیادہ بہتر تھے اور اُنہوں نے یہ فرمایا ہے:

''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جو سفر کرتے ہوئے نماز کو قصر ادا کرتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے ہیں''۔

4481 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ رُوَيْمٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خِيَارُ اُمَّتِي مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَالَّذِينَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوا، وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوا، وَاِذَا سَافَرُوْا قَصَرُوْا وَاَفْطَرُوا، وَشِرَارُ اُمَّتِي الَّذِينَ وُلِدُوا فِي النَّعِيمِ وَغُذُّوا بِهِ، هِمَّتُهُمْ - اَوْ قَالَ مُهِمَّتُهُمْ - لَيِّنُ الثِّيَابِ، طَيِّبُ الطَّعَامِ، وَالْفُسُوقُ فِي الْكَلَامِ

عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں' جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' وہ لوگ کہ جب وہ کوئی اچھائی کریں تو خوشخبری حاصل کریں اور جب کوئی بُرائی کریں تو مغفرت طلب کریں' جب وہ سفر کریں' تو نماز کو قصر کریں اور روزہ کو ترک کر دیں اور میری اُمت کے بُرے لوگ وہ ہیں' جو ناز و نعمت میں پلتے ہیں' اُن کی خواہشات پوری ہوتی ہیں' انہیں عمدہ کھانا نصیب ہوتا ہے اور وہ فضول کلام کرتے ہیں''۔

4482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ اَبِي بِسْطَامٍ، عَنْ ضَحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: "مَهْمَا عَصَيْتَنِي فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تَعْصِيَنِّي فِي ثَلَاثٍ: اِذَا خَرَجْتَ مُسَافِرًا فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى تَرْجِعَ اِلَى اَهْلِيكَ، وَلَا تَصُومَنَّ حَتَّى تَرْجِعَ اِلَى بَيْتِكَ، وَلَا تَدْخُلْ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ"

ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: تم جس مرضی کام میں میری نافرمانی کرلو' لیکن تین چیزوں میں میری نافرمانی نہ کرنا' جب تم سفر پر روانہ ہو جاؤ تو دو رکعت (یعنی قصر نماز) ادا کرتے رہنا' جب تک تم اپنے گھر واپس نہیں آ جاتے' اور (سفر کے دوران) روزہ ہرگز نہ رکھنا' جب تک تم اپنے گھر واپس نہیں آ جاتے' اور احرام کے

بغیر مکہ (یعنی حرم کی حدود) میں داخل نہ ہونا۔

4483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلًا صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ اَنْ يَّقْضِيَهُ.

✽✽ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جس نے رمضان کے مہینہ میں سفر کے دوران روزہ رکھا تھا' اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اُس کی قضاء کرے۔

4484 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ كُلْثُوْمِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ الصَّائِمِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: اَمَّا الْمَفْرُوضُ فَلَا، وَاَمَّا التَّطَوُّعُ فَلَا بَاْسَ

✽✽ یحییٰ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک فرض روزہ کا تعلق ہے' وہ نہیں رکھا جا سکتا' جہاں تک نفلی روزہ کا تعلق ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَحِبَنَا فَلَا يَصُمْ قَالَ: وَكَانَ لَا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص ہمارے ساتھ (سفر کرے) وہ روزہ نہ رکھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران روزہ نہیں رکھتے تھے۔

4487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ، قَالَا: يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ، وَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ

✽✽ حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: مسافر شخص روزہ ترک کر دے گا اور نماز کو قصر کرے گا۔

4488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّفَرِ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَاْمُرُ بِسَحُوْرِهٖ فَيُعْمَلُ لَهُ، وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْفِطْرِ نَزَلَ وَاحْتَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُفْطِرَ قَالَ: فَاَصَابَ الرَّجُلُ يَوْمًا جَهْدًا شَدِيْدًا مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: لَئِنْ دَخَلْتَ النَّارَ بَعْدَمَا اَرَى لَقَدْ رَاَيْتُ نَقِيًّا

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک شخص سفر کر رہا تھا' جس نے سفر کے دوران روزہ رکھا ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُسے سحری کا کھانا تیار کرنے کا حکم دیتے تھے' وہ اُن کے لیے یہ کام کرتا تھا اور جب افطار کا وقت ہوتا تھا' اُس وقت وہ نیچے اُترتا تھا اور اُس کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رکنا پڑتا تھا' تا کہ وہ افطاری کر لے۔ راوی بیان

کرتے ہیں: ایک دن اُس شخص کو انتہائی شدید پیاس محسوس ہوئی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: تمہاری جو صورتِ حال مجھے نظر آ رہی ہے' اگر تم جہنم میں داخل ہو گئے تو میں صفائی دیکھوں گا۔

4489 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: دَعَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَسَاَلَهُمَا عَنِ الْمُسَافِرِ فِي رَمَضَانَ: اَيَصُومُ اَمْ يُفْطِرُ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: اِنِّي اِنَّمَا اَخَذْتُ عَنْ عَائِشَةَ، وَقَالَ سَالِمٌ: وَاِنَّمَا اَخَذْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: فَلَمَّا امْتَرَيَا وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا، قَالَ عُمَرُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ اَصُومُهُ فِي الْيُسْرِ، وَاُفْطِرُهُ فِي الْعُسْرِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبداللہ اور عروہ بن زبیر کو بلایا اور اُن دونوں سے مسافر کے رمضان میں روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ روزہ رکھے گا' یا روزہ ترک کر دے گا؟ تو عروہ نے کہا: میں نے تو یہ حکم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حاصل کیا ہے' جبکہ سالم نے یہ کہا ہے کہ میں نے یہ حکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حاصل کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ان دونوں کی بحث شروع ہوئی اور ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں' تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے اللہ! تُو مغفرت کر دے! اے اللہ! تُو مغفرت کر دے! اگر آسانی ہوئی تو میں روزہ رکھ لوں گا اور اگر آسانی نہ ہوئی' تو میں روزہ نہیں رکھوں گا۔

4490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْطِرًا وَصَائِمًا

وَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا

وَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور روزہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہنے بغیر نماز ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور جوتا پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بیٹھ کر بھی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

4491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ، فَلَا يُعَابُ عَلٰى مَنْ صَامَ، وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ، فَمَنْ صَامَ خَيْرٌ مِمَّنْ اَفْطَرَ.

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور چھوڑ بھی دیا ہے' تو جو شخص روزہ رکھتا ہے اُس پر اعتراض نہیں کیا جائے گا اور جو شخص روزہ نہیں رکھتا' اُس پر بھی اعتراض نہیں کیا جائے گا' لیکن جو شخص روزہ رکھ لیتا ہے' وہ اُس سے بہتر شمار ہو گا جس نے روزہ نہیں رکھا۔

4492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ، وَقَالَ: خُذْ

بِاَيْسَرِهِمَا عَلَيْكَ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ) (البقرة: 185)

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: تم اُس چیز کو حاصل کرو جو تمہارے لیے زیادہ آسان ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی کا ارادہ کرتا ہے وہ تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا''۔

4493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، وَاَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، اَنَّهُمْ خَرَجُوا اِلٰى مَكَّةَ وَمَعَهُمُ الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ، فَاَدْرَكَهُمْ هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَامُوْا فِي الطَّرِيقِ قَالَ: وَمَرَرْنَا بِبِئْرِ مَيْمُوْنٍ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا

✵✵ امام عبدالرزاق نے اسرائیل بن یونس اور اشعث بن ابوشعثاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ لوگ مکہ کی طرف جانے کے لیے روانہ ہوئے اُن کے ساتھ اسود بن یزید بھی تھے راستے میں رمضان کا پہلی کا چاند نظر آ گیا تو ان لوگوں نے راستہ میں روزہ رکھ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا گزر میمون کے کنویں سے ہوا تو اسود نے اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کر لیں۔

4494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: اَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ بِحُلْوَانَ، اَوْ بِالْمَدَائِنِ، وَفِيْنَا رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَى اَمِيْرُهُمْ: مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَامَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ

✵✵ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ''حلوان'' یا شاید ''مدائن'' کے مقام پر ہمیں رمضان کا چاند نظر آ گیا ہمارے درمیان بعض صحابہ کرام بھی موجود تھے اُن لوگوں کے امیر نے اعلان کیا کہ تم میں سے جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو وہ روزہ رکھ لے اور تم میں سے جو شخص روزہ نہ رکھنا چاہتا ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور روزہ ترک بھی کیا ہے۔

4495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَقْبَلْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ مِنْ يَنْبُعَ قَالَ: فَصَامَ عَلِيٌّ، وَكَانَ عَلِيٌّ رَاكِبًا، وَاَفْطَرْتُ لِاَنِّي كُنْتُ مَاشِيًا، حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَمَرَرْنَا بِدَارِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ قَالَ: فَوَقَفَ عَلِيٌّ يَسْتَمِعُ قِرَاءَتَهُ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: "اِنَّهُ يَقْرَاُ وَهُوَ فِي سُوْرَةٍ، اَوْ قَالَ: فِي سُوْرَةِ النَّحْلِ" قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اُخْبِرْتُ اَنَّ بَيْنَ يَنْبُعَ وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ

✵✵ حسن بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''ینبع'' کے مقام سے آ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ سواری پر سوار تھے میں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا کیونکہ میں پیدل چل رہا تھا یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچ گئے ہمارا گزر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس سے ہوا تو وہ تلاوت

کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں ٹھہر کر اُن کی تلاوت سننے لگے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سورۂ نحل کی تلاوت کر رہے ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ''ینبع'' نامی جگہ اور ''مدینہ منورہ'' کے درمیان چار دن کی مسافت ہے۔

4496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَصُومُ فِي السَّفَرِ

✻✻ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سفر کے دوران روزہ رکھا کرتی تھیں۔

4497 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "اِنَّمَا كُرِهَ الصَّوْمُ لِلْمُسَافِرِ لِاَنَّ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ: ارْحَلُوْا لَهُ، فَاِنَّهُ صَائِمٌ، وَاعْلِفُوا لَهُ دَابَّتَهُ؛ فَاِنَّهُ صَائِمٌ"

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: مسافر کے لیے روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' کیونکہ دوسرے لوگ یہ کہیں گے: اس کا پالان تیار کر دو' کیونکہ اس نے تو روزہ رکھا ہوا ہے' اس کے جانور کو چارہ کھلا دو' کیونکہ اس نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔

4498 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "لَا نَعِيبُ عَلٰى مَنْ صَامَ فِي السَّفَرِ، وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ، قَالَ اللّٰهُ: (يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ) (البقرة: 185) "

✻✻ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ اُس شخص پر اعتراض نہیں کرتے تھے' جو سفر کے دوران روزہ رکھتا تھا اور نہ ہی اُس شخص پر اعتراض کرتے تھے' جو روزہ نہیں رکھتا تھا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے' وہ تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا''۔

4499 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: خُذْ بِاَيْسَرِهِمَا عَلَيْكَ، لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اِلَّا الْيُسْرَ

✻✻ مجاہد فرماتے ہیں: تم اُس چیز کو حاصل کرو' جو تمہارے لیے زیادہ آسان ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف آسانی چاہتا ہے۔

4500 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَامَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، وَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ، فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ: اَخَذَ هٰذَا بِرُخْصَةِ اللّٰهِ، وَاَدّٰى هٰذَا فَرِيضَةَ اللّٰهِ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے سفر کے دوران روزہ رکھا اور بعض نے روزہ نہیں رکھا' تو اُن میں سے کسی نے دوسرے پر اعتراض نہیں کیا۔ وہ یہ کہتے ہیں: ایک گروہ نے اللہ تعالیٰ کی رخصت کو حاصل کیا اور دوسرے گروہ نے اللہ تعالیٰ کے فرض کو ادا کر دیا۔

4501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

⁂ ہشام بیان کرتے ہیں: ابن سیرین حضر میں اور سفر میں ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

4502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

⁂ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں باقاعدگی سے مسلسل روزے رکھتا ہوں' اب میں سفر پر جانا چاہتا ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔

4503 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

⁂ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔

بَابُ: مَتَى يُفْطِرُ حِيْنَ يَخْرُجُ مُسَافِرًا؟

باب: جب آدمی سفر پر روانہ ہوگا' تو روزہ رکھنا کب ترک کرے گا؟

4504 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مُسَافِرًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدْ اَصْبَحَ صَائِمًا اَفْطَرَ اِنْ شَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ

⁂ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب آدمی رمضان کے مہینہ میں سفر پر روانہ ہوا اور اُس نے روزہ رکھ لیا ہو' تو اگر وہ چاہے' تو جب وہ (اپنے شہر سے باہر) نکل جائے' تو روزہ ختم کردے۔

4505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا يُفْطِرُ الصَّائِمُ الْيَوْمَ اِلَّا اَنْ يَّشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَاِنْ خَافَ عَلٰى نَفْسِهِ اَفْطَرَ

⁂ حسن بصری فرماتے ہیں: روزہ دار شخص اُس دن کا روزہ ختم نہیں کرے گا' البتہ اگر اُسے شدید پیاس ہو اور اپنی جان

4502-موطا مالك - كتاب الصيام' باب ما جاء في الصيام في السفر - حديث:655' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:2100' المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' حمزة بن عمرو الاسلمي - عائشة رضي الله عنها عن حمزة بن عمرو' حديث:2896

کے حوالے سے اندیشہ ہو تو اُس دن کا روزہ ختم کر دے گا۔

4506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُفْطِرُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اُس دن کا روزہ ختم نہیں کرے گا۔

4507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاَبِىْ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ خَرَجَ مُسَافِرًا نَهَارًا، فَلَمَّا جَاوَزَ الْفُرَاتَ اَمَرَ غُلَامَهُ فَسَقَاهُ فَاَفْطَرَ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: عمرو بن شرحبیل دن کے وقت سفر پر روانہ ہوئے' جب اُنہوں نے دریائے فرات کو پار کیا تو اپنے غلام کو ہدایت کی تو اُس نے اُنہیں مشروب پلایا' یوں اُنہوں نے روزہ ختم کر دیا۔

بَابٌ: هَلْ يُصَلِّى الْمَكْتُوبَةَ عَلَى الدَّابَّةِ اِلَى الْقِبْلَةِ وَاِلٰى غَيْرِهَا، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟

باب: کیا فرض نماز سواری پر ادا کر سکتی ہے جب رُخ قبلہ کی طرف ہو' یا قبلہ کی طرف نہ ہو اور یہ نماز کیسے ادا کی جائے گی؟

4508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُصَلِّى الرَّجُلُ الْمَكْتُوبَةَ عَلَى الدَّابَّةِ مُقْبِلًا اِلَى الْبَيْتِ، وَلَا مُدْبِرًا عَنْهُ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَرِيضًا اَوْ خَائِفًا، فَلْيُصَلِّ عَلٰى دَابَّتِهِ مُقْبِلًا اِلَى الْبَيْتِ غَيْرَ مُدْبِرٍ عَنْهُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: آدمی فرض نماز سواری پر ادا نہیں کر سکتا' خواہ اُس کا رُخ قبلہ کی طرف ہو' یا قبلہ کی طرف نہ ہو' البتہ اگر وہ بیمار ہو' یا خوف کے عالم میں ہو' تو پھر وہ قبلہ کی طرف رُخ کر کے اپنی سواری پر رہتے ہوئے نماز ادا کر لے گا' وہ قبلہ سے منہ نہیں پھیرے گا۔

4509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْمٌ مُسَافِرُونَ، اَمَامَهُمْ مَطَرٌ، يُصَلُّونَ عَلٰى دَوَابِّهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ شَاءُوْا، قُلْتُ: اَيَمْسَحُونَ بِالتُّرَابِ اِذَا لَمْ يَجِدُوا مَاءً؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ سفر کر رہے ہوتے ہیں' اُنہیں بارش کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو کیا وہ اپنی سواریوں پر نماز ادا کر لیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ چاہیں۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُنہیں پانی نہیں ملتا' تو کیا وہ مٹی کے ذریعہ تیمم کر لیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4510 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّىَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی سواری سے اُترتے تھے اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے فرض نماز ادا کرتے تھے۔

4511 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ يَوْمٍ مَطِيرٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَطِيطٍ، وَالْاَرْضُ فَضْفَاضٌ، صَلّٰى بِنَا عَلٰى حِمَارِهٖ صَلَاةَ الْعَصْرِ، يُوْمِءُ بِرَاْسِهٖ اِيمَاءً، وَجَعَلَ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ

✵✵ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک بارش والے دن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم کیچڑ میں آ گئے زمین میں پانی بھرا ہوا تھا' تو اُنہوں نے اپنے گدھے پر سوار رہتے ہوئے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' وہ اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کر رہے تھے اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت سر کو زیادہ جھکاتے تھے۔

4512 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اِنَّهٗ كَانَ يَسِيرُ فِيْ مَاءٍ وَّطِينٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ قَالَ: وَخَشِينَا اَنْ تَفُوتَنَا الصَّلَاةُ فَاسْتَخَرْنَا اللّٰهَ وَاسْتَقْبَلْنَا الْقِبْلَةَ، فَاَوْمَانَا عَلٰى دَوَابِّنَا اِيمَاءً

✵✵ عاصم احول بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ وہ کیچڑ میں سفر کر رہے تھے' اسی دوران فرض نماز کا وقت ہو گیا' وہ اُس کیچڑ سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری نماز رہ نہ جائے' تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا' قبلہ کی طرف رُخ کیا اور اپنی سواریوں پر سوار رہتے ہوئے اشارہ کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

4513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى اَبَا الشَّعْثَاءِ يُوْمِءُ فِي الصَّلَاةِ فِيْ مَاءٍ وَّطِينٍ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے ابوشعثاء کو کیچڑ میں اشارہ کے ذریعہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِ دَوَابِّهِمْ حَيْثُ تَوَجَّهُوا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ وَالْوِتْرِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اپنی سواریوں پر موجود رہتے ہوئے نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اُن کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو اور نماز فرض یا وتر نہ ہو۔

4515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ اِنْسَانٌ فِيْ مَاءٍ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ، فَلْيُصَلِّ وَلْيُوْمِءْ بِرَاْسِهٖ اِيمَاءً وَّلَا يَسْجُدْ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی پانی میں موجود ہو اور وہ اُس میں سے نکل نہ سکتا ہو تو اُسے (اپنی سواری پر سوار رہ کر)

نماز ادا کر لینی چاہیے اور اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کے ساتھ ادا کرنی چاہیے' سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: سواری پر نفل نماز ادا کرنا

4516 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے نفل نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' لیکن جب آپ نے فرض نماز ادا کرنا ہوتی تھی' تو آپ اپنی سواری سے نیچے اُتر کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے (پھر فرض نماز ادا کرتے تھے)۔

4517 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ فِي كُلِّ جِهَةٍ

* * عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری کی پشت پر موجود رہ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4518 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ، وَيُخْبِرُهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ. قَالَ: سَاَلْتُ نَافِعًا: كَيْفَ كَانَ الْوِتْرُ؟ قَالَ: كَانَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، وَرُبَّمَا نَزَلَ فَاَوْتَرَ بِالْاَرْضِ

* * نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی سواری پر رہتے ہوئے نفل نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ سواری کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔ اور اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کر لیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: وتر کیسے ادا کیے جائیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے' بعض اوقات وہ سواری سے نیچے اُتر کر زمین پر وتر ادا کرتے تھے۔

4519 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ

4519-موطا مالك - كتاب قصر الصلاة في السفر' باب صلاة النافلة في السفر - حديث:356' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب التطوع على الراحلة والوتر' حديث:1050' السنن للنسائي - كتاب المساجد' الصلاة على الحمار - حديث:736' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الإباحة للمرء ان يصلي على راحلته' حديث:2552' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إباحة الوتر في السفر على الراحلة حيث ما توجهت به - حديث:1891' مصنف ابن ابي شيبة - (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عُمَرَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارِهٖ تَطَوُّعًا، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گدھے پر موجود رہ کر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ کا رُخ اُس وقت خیبر کی سمت تھا (یعنی قبلہ کی طرف نہیں تھا)۔

4520 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ، وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ "

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر موجود رہ کر نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' آپ سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت سر کو زیادہ جھکا لیتے تھے۔

4521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ جِهَةٍ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْفِضُ السُّجُوْدَ مِنَ الرَّكْعَةِ، يُوْمِئُ اِيْمَاءً

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر موجود رہ کر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' البتہ آپ اشارہ کے ذریعہ نماز ادا کرتے ہوئے رکوع کی بہ نسبت سجدہ میں سر کو زیادہ جھکاتے تھے۔

4522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَيُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، السُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ: مَا فَعَلْتَ فِيْ حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا، اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے سلسلہ میں بھیجا' جب میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے' آپ اپنی سواری پر موجود رہ کر اشارہ کے ذریعہ نماز ادا کر رہے تھے اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت سر کو زیادہ جھکا لیتے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا' جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: فلاں' فلاں کام کا کیا بنا؟ میں نماز ادا کر رہا تھا (اس لیے میں نے تمہارے سلام کا جواب نہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) کتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان يصلي على راحلته حيثما توجهت به - حديث:8375' السنن الكبرى للنسائي - كتاب المساجد' الصلاة على الحمار - حديث:804' مسند احمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4379' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' وما اسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وسعيد بن يسار عن ابن عمر' حديث:1971' مسند ابي يعلى الموصلي - اول مسند ابن عباس' حديث:2575' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سعيد بن يسار ' حديث:13051

دیا)۔

4523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَأَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي سَفَرٍ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ وَّهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ اِيمَاءً بِرَاْسِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّضَعَ وَجْهَهٗ عَلٰى شَيْءٍ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سفر کے دوران دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر موجود رہ کر نماز ادا کر رہے تھے اور اُن کا رُخ قبلہ کی طرف نہیں تھا' وہ اشارہ کے ذریعہ رکوع اور سجدہ کرتے تھے اور اپنی پیشانی کو کسی چیز پر نہیں رکھتے تھے۔

4524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلَى الشَّامِ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنی سواری پر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُن کا رُخ اُس وقت شام کی طرف تھا۔

4525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ لَا اُكَذِّبُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ قِبَلَ وَجْهِهٖ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں جھوٹا قرار نہیں دیتا' کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران سواری پر نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُصَلِّي عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ كُلِّ جِهَةٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی سواری پر نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ يُصَلِّي الْمَرْءُ عَلٰى دَابَّتِهٖ مُدْبِرًا اِلَى الشَّامِ وَالْيَمَنِ. قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ فِيْ سَفَرٍ لِلدُّنْيَا؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسْتَفْتِحُ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: آدمی اپنی سواری پر نماز ادا کر لے گا' خواہ اُس کی پشت شام یا یمن کی طرف ہو۔ میں نے دریافت کیا: خواہ یہ سفر دنیاوی مقصد کے لیے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آدمی نماز کا آغاز کرتے ہوئے تکبیر کہے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر رکوع کرے گا' پھر سجدہ کرے گا اور پھر تشہد پڑھے گا۔

4528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "يُصَلِّي عَلَى الدَّوَابِّ كُلِّهَا:

عَلَى الْبَعِيرِ، وَالْفَرَسِ، وَالْبَغْلَةِ، وَالْحِمَارِ " قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَى الْحِمَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آدمی ہر قسم کی سواری پر نماز ادا کر سکتا ہے' اونٹ پر' گھوڑے پر' خچر پر' گدھے پر۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا گدھے پر بھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اِذَا رَكَعْتَ وَضَعْتَ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ رَكَعْتَ فَخَفَضْتَ رَاْسَكَ، ثُمَّ تَجْعَلُ السَّجْدَةَ اَخْفَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ، قُلْتُ: كَرُكُوعِ الْمَرِيضِ وَسُجُوْدِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: (وہ فرماتے ہیں:) جب تم رکوع کرو گے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو گے اور جب تم رکوع کرو گے تو اپنے سر کو کچھ جھکاؤ گے' پھر تم سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت اپنے سر کو زیادہ جھکاؤ گے۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ بیمار شخص کے رکوع اور سجدہ کی طرح ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4530 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَجَاءَكُمْ بِذٰلِكَ ثَبْتٌ بِالصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ مُدْبِرًا عَنِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) (البقرة: 115). قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: ذُكِرَ ذٰلِكَ لِيَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ فَكَادَ يُنْكِرُ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَاِذَا هُوَ مُسْتَفَاضٌ بِالْمَدِينَةِ، فَرَجَعَ اِلَيْنَا وَهُوَ يَعْرِفُ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اس بارے میں کوئی مستند روایت آئی ہے جو قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر سواری پر نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے اس موقع پر یہ آیت تلاوت کی:

''مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' تم جس بھی سمت میں رُخ کرو گے' اللہ تعالیٰ کی ذات اُسی طرف ہوگی''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس بات کا تذکرہ یحییٰ بن جعدہ کے سامنے کیا گیا تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا' پھر وہ سفر پر روانہ ہوئے تو اُن کا رُخ مدینہ منورہ کی طرف تھا' جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو وہ اس مسئلہ کو جان چکے تھے۔

4531 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ سواری کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: سواری پر وتر ادا کرنا

4532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُوْتِرُ وَاَنَا مُدْبِرٌ عَنِ الْقِبْلَةِ عَلَى

ذٰلِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں اپنی سواری پر رہ کر وتر ادا کر سکتا ہوں جبکہ میرا رُخ قبلہ کی طرف نہ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

4534 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَرُبَّمَا اَوْتَرَ بِالْاَرْضِ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے' بعض اوقات وہ وتر زمین پر ادا کرتے تھے۔

4535 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَاَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

4536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ: تَخَلَّفَ رَجُلٌ وَنَحْنُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا خَلَّفَكَ؟ قَالَ: اَوْتَرْتُ قَالَ: قَدْ اَوْتَرَ عَلٰى بَعِيرٍ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكَ، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص (قافلہ والوں سے) پیچھے رہ گیا' ہم لوگ اُس وقت سفر کر رہے تھے (جب وہ شخص آ کر ملا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں پیچھے رہ گئے تھے؟ اُس نے جواب دیا: میں (زمین پر اُتر کر) وتر ادا کر رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ہستی جو تم سے زیادہ بہتر ہے' یعنی اللہ کے رسول' اُنہوں نے اونٹ پر وتر ادا کیے ہیں۔

4537 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى دَابَّتِهِ

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

4538 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يُوتِرُ عَلٰى دَابَّتِهِ

✲✲ ثویر بن ابوفاختہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

4539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ بِالْاَرْضِ

✲✲ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر ادا کرتے تھے۔

4540 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ اِذَا كَانَ السَّحَرُ فَيُصَلِّي الْوِتْرَ

✲✲ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے' جب سحری کا وقت ہوتا تھا وہ اُس وقت وتر ادا کرتے تھے۔

4541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ يُوتِرُ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَاَوْتَرَ بِالْاَرْضِ

✲✲ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جب وتر ادا کرنے کا ارادہ ہوتا تو وہ اپنی سواری سے نیچے اُتر کر زمین پر وتر ادا کرتے تھے۔

بَابُ: هَلْ يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ يَسُوقُ دَابَّتَهُ؟ وَقَصْرِ الصَّلَاةِ

باب: کیا کوئی شخص جب اپنے جانور کو ہانک کر لے جارہا ہو تو وہ نماز ادا کر سکتا ہے؟ اور نماز کو قصر کرنا

4542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُوتِرُ الرَّجُلُ وَهُوَ جَالِسٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص بیٹھ کر وتر ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: اَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ يَسُوقُ دَابَّتَهُ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ خَائِفًا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُصَلِّي الْمَرْءُ كَذٰلِكَ فَاِذَا اَرَادَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُوْدَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَوْلُ الْحَسَنِ اَعْجَبُ اِلَيَّ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اُس وقت نماز ادا کر سکتا ہے جب وہ اپنے جانور کو لے کے چل رہا ہو اور اُس کا رُخ قبلہ کی طرف نہ ہو؟ تو قتادہ نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر وہ خوف کے عالم میں ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی اس حالت میں نماز ادا کر لے گا' جب وہ رکوع یا سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو قبلہ کی طرف رُخ کر لے گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

4544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: قَوْمٌ فِي سَفِينَةٍ يَقْصُرُونَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَخَافُوا الْغَرَقَ قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ كَانَ فِيهَا يَعْمَلُ، أَيَقْصُرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: کچھ لوگ کشتی میں سفر کرتے ہیں' کیا وہ نماز کو قصر کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر اُنہیں ڈوب جانے کا اندیشہ ہو (تو حکم مختلف ہے)۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اُن میں سے جو لوگ کشتی کو چلا رہے ہوتے ہیں وہ نماز کو قصر کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4545 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَصَرَ فِي سَفِينَةٍ فَصَلَّى فِيهَا جَالِسًا، وَصَلَّى مَنْ مَعَهُ جُلُوسًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ کشتی میں سفر کرتے ہوئے نماز کو قصر کرتے تھے اور بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' اُن کے ساتھ موجود افراد بھی بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

4546 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ سِيرِينَ أَخْبَرَهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي السَّفِينَةِ قُعُودًا عَلَى بِسَاطٍ، وَقَصَرَ الصَّلَاةَ

* * انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں کشتی میں ایک چٹائی پر بیٹھ کر نماز پڑھائی' اُنہوں نے قصر نماز ادا کی۔

4547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ ابْنَ سِيرِينَ قَصَرَ فِي السَّفِينَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ وَاسِطَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ

* * ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے کشتی میں قصر نماز ادا کی' جب وہ ''واسط'' پہنچے تو اُنہوں نے وہاں مکمل نماز ادا کی۔

4548 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَصَرَ فِي السَّفِينَةِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کشتی میں قصر نماز ادا کی تھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ

باب: کشتی میں نماز ادا کرنا

4549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُصَلُّونَ فِي السَّفِينَةِ قِيَامًا، إِلَّا أَنْ

يَخَافُوا اَنْ يَغْرَقُوا فَيُصَلُّوْنَ جُلُوْسًا يَتَّبِعُونَ الْقِبْلَةَ حَيْثُمَا زَالَتْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے البتہ اگر انہیں ڈوب جانے کا اندیشہ ہو تو حکم مختلف ہے اُس صورت میں وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں گے وہ کشتی جس بھی سمت میں چل رہی ہو لوگ قبلہ کی طرف رُخ کریں گے۔

4550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ قُرْبِىْ سَاحِلٌ، اَاَنْزِلُ فَاُصَلِّى فِيْهِ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ تَحْبِسْ اَصْحَابَكَ فَنَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ساحل میرے قریب ہو تو کیا میں کشتی سے اُتر کر ساحل پر نماز ادا کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تمہاری وجہ سے تمہارے ساتھیوں کو رُکنا نہیں پڑتا تو تم ایسا ہی کرو۔

4551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلِّ فِى السَّفِينَةِ، وَلَا تَشُقَّ عَلٰى اَصْحَابِكَ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: تم کشتی میں نماز ادا کرلو اور اپنے ساتھیوں کو مشقت کا شکار نہ کرو۔

4552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تُصَلِّى فِى السَّفِينَةِ قَائِمًا، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا تَتَّبِعُ الْقِبْلَةَ حَيْثُمَا مَالَتْ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر تم اُس کی استطاعت نہیں رکھتے تو بیٹھ کر ادا کرو لیکن کشتی کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو تم قبلہ کی طرف رُخ کرو۔

4553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تُصَلِّى فِى السَّفِينَةِ اِنْ شِئْتَ قَائِمًا وَاِنْ شِئْتَ قَاعِدًا، تَسْجُدُ عَلٰى قَرَارٍ مِنْهَا اَوْ عَلٰى بِسَاطٍ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: تم کشتی میں نماز ادا کرو اگر تم چاہو تو کھڑے ہو کر ادا کرو اور اگر چاہو تو بیٹھ کر ادا کرو خواہ تم کشتی کے فرش پر نماز ادا کرو خواہ کسی چٹائی پر ادا کرو۔

4554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فِى السَّفِينَةِ قَاعِدًا عَلٰى بِسَاطٍ

٭٭ قتادہ اور عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کشتی میں ایک چٹائی پر بیٹھ کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔

4555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّى فِى السَّفِينَةِ قُعُوْدًا

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ کشتی میں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔

4556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ مِثْلُ ذٰلِكَ

✵✵ اسی کی مانند روایت انس بن سیرین سے منقول ہے۔

4557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عُتْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِي الدَّرْدَاءِ، وَاُرَاهُ ذَكَرَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِي سَفِينَةٍ، فَاَمَّنَا الَّذِي اَمَّنَا قَائِمًا، وَلَوْ شِئْنَا اَنْ نَخْرُجَ لَخَرَجْنَا

✵✵ عبداللہ بن ابوعتبہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا) میں ان حضرات کے ساتھ ایک کشتی میں موجود تھا تو ان میں سے جن صاحب نے بھی ہماری امامت کی، انہوں نے کھڑے ہو کر ہماری امامت کی (صورتِ حال ایسی تھی) اگر ہم چاہتے تو کشتی سے باہر نکل کر (ساحل پر بھی نماز ادا کر سکتے تھے)۔

4558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: آدمی کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرے گا۔

4559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَحْمِلُ مَعَهُ لَبِنَةً فِي السَّفِينَةِ لِيَسْجُدَ عَلَيْهَا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: مسروق کشتی کے سفر میں اپنے ساتھ اینٹ لے کر جاتے تھے تا کہ اُس پر سجدہ کریں۔

4560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ تَطَوُّعًا، وَيَنْحَرِفُ اِلَى الْقِبْلَةِ اِذَا انْحَرَفَتْ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: آدمی کشتی میں نوافل ادا کر سکتا ہے، جب کشتی مڑ جائے گی تو وہ اپنا رُخ موڑ کر قبلہ کی طرف رکھے گا۔

4561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْبَحْرِ عُرْيَانًا قَالَ: يُصَلِّي قَاعِدًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سمندر سے برہنہ نکلتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا۔

4562 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ آخَرُوْنَ: اِنْ اَمَّهُمْ اَحَدُهُمْ فَلْيَقُمْ اِمَامُهُمْ فِي الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ وَسَطِهِ، وَيَجْعَلُوهُ صَفًّا وَاحِدًا اِنْ شَاءُوا قِيَامًا وَاِنْ شَاءُوا قُعُوْدًا، وَلْيُغْضِضْ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ الْبَصَرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ اگر ایسے برہنہ لوگوں میں سے کوئی ایک اُن کی امامت کرتا ہے تو اُن لوگوں کا امام نماز کے دوران' صف کے درمیان میں کھڑا ہوگا اور وہ لوگ ایک صف بنائیں گے' اگر وہ چاہیں تو کھڑے ہو کر نماز ادا کریں اور اگر چاہیں تو بیٹھ کر نماز ادا کریں' لیکن وہ ایک دوسرے سے نگاہیں جھکا کے رکھیں گے۔

بَابُ صَلاةِ الْعُرْيَانِ

باب: برہنہ شخص کا نماز ادا کرنا

4563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنَ الْبَحْرِ عُرْيَانًا صَلَّى جَالِسًا

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب آدمی سمندر سے برہنہ حالت میں باہر آئے تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا۔

4564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا خَرَجَ نَاسٌ مِنَ الْبَحْرِ عُرَاةً فَاَمَّهُمْ اَحَدُهُمْ صَلَّوْا قُعُوْدًا، وَكَانَ اِمَامُهُمْ مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ، وَيُوْمِئُونَ اِيمَاءً . قَالَ مَعْمَرٌ: وَاِنْ كَانَ عَلٰى اَحَدِهِمْ ثَوْبٌ اَمَّهُمْ قَائِمًا، وَيَقُوْمُ فِي الصَّفِّ وَهُمْ خَلْفَهُ قُعُوْدًا صَفًّا وَاحِدًا

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب کچھ لوگ سمندر سے برہنہ حالت میں باہر نکلیں اور اُن میں سے کوئی ایک شخص اُن کی امامت کریں تو وہ سب بیٹھ کر نماز ادا کریں گے' اُن لوگوں کا امام اُن کے ساتھ صف میں موجود ہوگا' وہ اشارہ کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر اُن میں سے کسی ایک شخص کے جسم پر کپڑے موجود ہوں تو وہ کھڑا ہو کر اُن کی امامت کرے گا' وہ صف کے درمیان کھڑا ہوگا اور دیگر لوگ اُس کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی صف میں نماز ادا کریں گے۔

4565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الَّذِي يُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ، وَالَّذِي يُصَلِّي عُرْيَانًا، يُصَلِّي جَالِسًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص کشتی میں نماز ادا کرتا ہے' یا جو شخص برہنہ نماز ادا کرتا ہے' وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا۔

4566 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ صَلَاةِ الْعُرْيَانِ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ حَيْثُ يَرَاهُ النَّاسُ صَلَّى جَالِسًا، وَاِنْ كَانَ حَيْثُ لَا يَرَاهُ النَّاسُ صَلَّى قَائِمًا

٭٭ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے برہنہ شخص کے نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو وہ کسی ایسی جگہ پر موجود ہو' جہاں لوگ اُسے دیکھ سکتے ہوں' تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور اگر وہ کسی ایسی جگہ ہو جہاں اُسے کوئی نہیں دیکھ سکتا' تو وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا۔

بَابُ وُجُوبِ الْوِتْرِ، هَلْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَاجِبٌ

باب: وتر کا واجب ہونا' کیا نوافل میں سے کوئی چیز واجب ہے؟

4567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبٌ الْوِتْرُ وَالرَّكْعَتَانِ اَمَامَ الصُّبْحِ، اَوْ شَيْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ اَوْ بَعْدَهَا؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وتر کی نماز اور فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں) یا (کسی بھی) فرض نماز سے پہلے' یا بعد میں ادا کی جانے والی' کوئی بھی نماز واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

4568 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ، وَلَيْسَ كَالْمَغْرِبِ

٭٭ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''وتر لازم ہیں' لیکن یہ مغرب کی طرح نہیں ہیں''۔

4569 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَلٰكِنَّهَا سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر لازمی نہیں ہیں جس طرح فرض نماز لازم ہوتی ہے' بلکہ یہ سنت ہے' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔

4570 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: "اَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، وَصَلِّ صَلَاةَ الضُّحٰى وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، وَضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، هٰذَا كُلُّهُ قَدْ عَرَفْنَاهُ مَا خَلَا الْوِتْرَ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سعید بن مسیب سے وتر کے بارے میں دریافت کیا' تو سعید نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کیے ہیں' اگر تم انہیں ترک کر دیتے ہو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' تم چاشت کی نماز ادا کرو' اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' تم ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کرو اور اُس کے بعد دو رکعت ادا کرو' اگر تم ترک کر دیتے ہو' تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی' (یا قربانی کی) کیا تو اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو' تو تم پر کوئی

گناہ نہیں ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابومحمد! ان سب چیزوں سے تو ہم واقف ہیں' صرف وتر کا معاملہ مختلف ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے''۔

4571 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ، فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ لَكَ وَلَا لِاَصْحَابِكَ

✵✵ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہلِ قرآن! تم وتر ادا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے''۔

ایک دیہاتی نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کیا کہہ رہے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے یا تمہارے ساتھیوں کے لیے نہیں ہے۔

4572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ بِالْوِتْرِ وَالْاَضَاحِيِّ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيَّ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے وتر ادا کرنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے' لیکن اس بات کا مجھے پابند نہیں کیا گیا''۔

4573 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَيَّ فَرِيضَةٌ وَلَكُمْ تَطَوُّعٌ: الضَّحِيَّةُ، وَصَلَاةُ الضُّحَى، وَالْوِتْرُ"

✵✵ عکرمہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں' جو مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے نفل ہیں: قربانی کرنا' چاشت کی نماز ادا کرنا اور وتر ادا کرنا''۔

4574 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَاَلَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: الْوِتْرُ عَلٰى اَهْلِ الْقُرْآنِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اہلِ قرآن پر وتر ادا کرنا لازم ہے۔

4575 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيِّ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ قَالَ: قِيلَ لِعُبَادَةَ بْنِ

الصَّامِتِ، اَوْ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ، فَقَالَ عُبَادَةُ: كَذَبَ اَبُو مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ اَتَى بِهِنَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِحْقَارًا بِحَقِّهِنَّ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَاْتِ بِهِنَّ لَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

* * مخدجی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے اُن سے دریافت کیا: حضرت ابومحمد یہ فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہیں؟ تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابومحمد نے غلط کہا ہے کیونکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم قرار دیا ہے' جو انہیں ادا کرتا ہے اور ان کے حق کو حقیر سمجھتے ہوئے ان میں سے کسی ایک چیز میں کوئی کمی نہیں کرتا' تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کے لیے یہ بات لازم ہے کہ اُسے جنت میں داخل کر دے' اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرتا' تو اُس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا تو اُس کی مغفرت کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا''۔

4576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: فِيْ ابْنَةِ سِتِّ سِنِيْنَ اَوْ خَمْسٍ: اَتَاْمُرُهَا بِالْوِتْرِ؟ قَالَ: رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، كَانَ يُقَالُ: الْوِتْرُ عَلٰى اَهْلِ الْقُرْآنِ

* * منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے چھ یا پانچ سال کی بچی کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا آپ اُسے وتر ادا کرنے کا حکم دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عشاء کے بعد دو رکعت ادا کی جاتی ہیں' یہ بات کہی جاتی ہے کہ وتر اہلِ قرآن پر واجب ہیں۔

4577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: لَا وِتْرَ اِلَّا عَلٰى مَنْ تَلَا الْقُرْآنَ

* * حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر صرف اُس شخص پر لازم ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

4578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنِّي تَرَكْتُ الْوِتْرَ لَيْلَةً، وَلِيْ حُمْرُ النَّعَمِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں کسی رات وتر ترک کر دوں خواہ اس کے بدلے مجھے سرخ اونٹ مل رہے ہوں۔

4579 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا

٭٭ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

4580 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

قَالَ اَيُّوْبُ، اَوْ غَيْرُهٗ: فَكَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يَسْتَحِبُّ الْوِتْرَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَاْكُلُ وِتْرًا

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔

ایوب اور دیگر حضرات نے یہ روایت نقل کی ہے: ابن سیرین ہر چیز کو وتر (یعنی طاق تعداد) کو پسند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ کھانے کی چیزیں بھی طاق تعداد میں کھاتے تھے۔

4581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُحَقِّقُ الْوِتْرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر کو لازم قرار دیتے تھے۔

4582 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلَاةً اِلٰى صَلَاتِكُمْ، فَحَافِظُوا عَلَيْهَا، وَهِيَ الْوِتْرُ وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازوں کے ساتھ ایک مزید نماز تمہیں عطا کی ہے' تم اسے باقاعدگی سے ادا کرو اور وہ وتر کی نماز ہے''۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ: وَاجِبُ الْوِتْرُ

4579-صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' باب الترغيب في الوتر واستحبابه إذ الله يحبه - حديث:999' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الحث على الوتر - حديث:1594' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الوتر - حديث:1166' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : الوتر على اهل القرآن - حديث:6771' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' الامر بالوتر - حديث:434' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب ذكر البيان ان لا فرض في اليوم والليلة من الصلوات' حديث:4138' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث:1197' البحر الزخار مسند البزار - ومما روى عاصم بن ضمرة ' حديث:606' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث:562

وَلَمْ يَكْتُبْ .

** مجاہد فرماتے ہیں: وتر واجب ہیں' لیکن یہ فرض نہیں ہیں۔

4584 - اقوالِ تابعین: وَقَالَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد سے منقول ہے۔

4585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يُوجِبُ الْوِتْرَ، وَيَقُولُ: مَنْ فَاتَهُ الْوِتْرُ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلْيُوتِرْ حِيْنَ يَذْكُرُ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ وتر کو واجب قرار دیتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: جس شخص کی وتر کی نماز رہ جائے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے' تو جس وقت اُسے وہ نماز یاد آئے' اُس وقت وہ وتر ادا کر لے

4586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يُقْضَى الْوِتْرُ

** طاؤس بیان کرتے ہیں: آدمی وتر کی قضاء کرے گا۔

4587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ يُعَادُ اِلَيْهِ اِذَا نُسِيَ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وتر واجب ہیں' اگر آدمی انہیں بھول جاتا ہے' تو انہیں بعد میں دوبارہ ادا کرے گا۔

4588 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تُصَلِّي الْوِتْرَ وَاِنْ صَلَّيْتَ الصُّبْحَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَمَنْ نَسِيَ الْعِشَاءَ وَصَلَّى الْوِتْرَ بَعْدَ اَنْ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ: يُصَلِّي الْعِشَاءَ اِذَا ذَكَرَهَا وَلَا يُعِيدُ الْوِتْرَ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم وتر ادا کرو گے' خواہ تم صبح کی نماز ادا کر چکے ہو۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص عشاء کی نماز بھول جائے اور شفق غروب ہونے کے بعد وتر ادا کر لے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرے گا' جب وہ اُسے یاد آئے گی' البتہ وہ وتر کو نہیں دُہرائے گا۔

بَابُ فَوْتِ الْوِتْرِ

باب: وتر کا فوت ہو جانا

4589 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوا

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح (صادق) ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

4590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُوتِرْ حَتّٰى اَصْبَحَ؟ فَقَالَ: سَوْفَ يُوتِرُ الْيَوْمَ الْاٰخَرَ

٭٭ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو صبح صادق ہونے تک وتر ادا نہیں کر پاتا' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اگلے دن وتر ادا کرلے گا۔

4591 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ قَالَ: اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ، وَلَمْ يُوتِرْ، فَلَا وِتْرَ لَهُ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق اُنہوں نے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''جو شخص صبح صادق کا وقت پالے اور اُس نے وتر ادا نہ کیے ہوں' تو ایسے شخص کے وتر نہیں ہوتے''۔

4592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُوتِرْ حَتّٰى فَجَرَ الْفجرَ؟ قَالَ: قَدْ فَاتَهُ الْوِتْرُ فَلَا يُوتِرُ قِيْلَ لَهُ: اَعِلْمٌ اَمْ رَاْيٌ؟

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَحَدَّثَ حُمَيْدٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ اَوْ مِيْنَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنَّمَا هُمَا رَكْعَتَانِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا صَلَاةَ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ: انْظُرْ، اَضَاءَ الْفَجْرُ؟ فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ، وَحَدِيْثُ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ تَفْرِيطِ الصَّلَوَاتِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو وتر نہیں کرتا یہاں تک کہ صبح صادق ہوجاتی ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: اُس کے وتر قضاء ہوگئے ہیں' وہ وتر ادا نہیں کرے گا۔ اُن سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کے پاس اس بارے میں کوئی علم (یعنی منقول روایت) ہے؟ یا آپ اپنی رائے بیان کررہے ہیں؟ اُس وقت اُنہوں نے سلیمان یا میناء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا:

''یہ دو رکعت ہیں' جب صبح صادق ہوجائے گی تو ان دو رکعت کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی (یعنی فجر کی دو سنتوں کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی)''۔

پھر اُنہوں نے اس کے بعد مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام سے کہا کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ کیا صبح صادق ہوچکی ہے؟ وہ غلام اُن کے پاس واپس آیا اور بولا: لوگ نماز ادا کررہے ہیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے' اُنہوں نے ایک رکعت وتر ادا کی اور پھر صبح سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں ادا کیں)۔

قتادہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایت نماز کا وقت گزر جانے کے بارے میں ہے۔

4593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ فَلَا وِتْرَ

٭٭ مغیرہ فرماتے ہیں: جب تم فجر کی نماز ادا کر لو تو پھر وتر ادا نہیں ہوں گے۔

4594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوْتِرْ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اُس وقت تک وتر ادا کر سکتے ہو جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

4595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ قَالَا: لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

٭٭ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: صبح کی نماز کے بعد وتر ادا نہیں کیے جائیں گے۔

4596 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما صبح صادق ہونے کے بعد بھی وتر ادا کر لیتے تھے۔

4597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تُصَلِّي الْوِتْرَ. وَإِنْ صَلَّيْتَ الصُّبْحَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: تم وتر ادا کرو گے خواہ تم صبح کی نماز ادا کر چکے ہو۔

4598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے طاؤس سے منقول ہے۔

4599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، وَابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَوْتِرْ وَلَوْ نِصْفَ النَّهَارِ إِذَا نَسِيتَ

وَذَكَرَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْوِتْرُ أَشْرَفُ التَّطَوُّعِ، لَا يَصْلُحُ تَرْكُهُ، وَلَا يُقْضَى

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جب تم وتر ادا کرنا بھول جاؤ' تو تم وتر ادا کر لو' خواہ نصف النہار کا وقت ہو۔

سفیان ثوری نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: وتر سب سے زیادہ شرف والی نفلی عبادت ہے' اسے ترک کرنا مناسب نہیں ہے' البتہ اس کی قضاء ادا نہیں کی جا سکتی۔

4600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: أَوْتِرْ وَإِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

٭٭ حماد فرماتے ہیں: تم وتر ادا کرو' خواہ سورج نکل چکا ہو۔

4601 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ إِلَى

اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: لَا وِتْرَ بَعْدَ الْاَذَانِ، فَاَتَوْا عَلِیًّا فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: لَقَدْ اَغْرَقَ النَّزْعَ، وَاَفْرَطَ فِی الْفُتْیَا، الْوِتْرُ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

✽✽ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے اُن سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اذان کے بعد وتر ادا نہیں کیے جائیں گے۔ پھر وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ابوموسیٰ اشعری نے) اس بارے میں بہت گہرائی سے کام لیا ہے اور فتویٰ دینے میں افراط سے کام لیا ہے' وتر تمہارے اور صبح کی نماز کے درمیان ادا کیے جاسکتے ہیں۔

4602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ: اِنَّ اَبَا مُوْسَی یَقُوْلُ: لَا وِتْرَ بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ: لَقَدْ اَغْرَقَ النَّزْعَ وَاَفْرَطَ الْفُتْیَا، الْوِتْرُ مَا بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ

✽✽ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: صبح (فجر کی) اذان ہونے کے بعد وتر ادا نہیں کیے جاسکتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے فرمایا: اُنہوں نے اس بارے میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور فتویٰ دیتے ہوئے افراط سے کام لیا ہے' وتر دو نمازوں (یعنی عشاء اور فجر کی نمازوں) کے درمیان ادا کیے جاسکتے ہیں۔

4603 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ: لَا وِتْرَ لِمَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: كَذَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ فَیُوْتِرُ

✽✽ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو صبح صادق کا وقت ہوجائے تو اُس کے وتر نہیں ہوتے۔

راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے غلط بیان کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح صادق کے وقت وتر ادا کرتے تھے۔

4604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الْوِتْرُ مَا بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر دو نمازوں کے درمیان ادا کیے جائیں گے۔

4605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ، وَاَبِیْ حُصَیْنٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ: الْوِتْرُ مَا بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ،

✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر دو نمازوں کے درمیان ادا کیے جائیں گے۔

4606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ ابراہیم نخعی نے اسود بن ہلال کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت کیا ہے۔

4607 حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِى كَرِيمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ يَقُولُ: اَتَى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّى لَمْ اُوتِرْ حَتَّى اَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْوِتْرُ بِاللَّيْلِ، فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُوتِرَ

٭٭ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے وتر ادا نہیں کیے یہاں تک کہ صبح ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر رات میں ادا کیے جاتے ہیں۔ اُس شخص نے دوبارہ آپ کے سامنے یہی بات ذکر کی تو آپ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ وتر ادا کرلے۔

4608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَنْ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ وِتْرٍ اَصْبَحَ عَلٰى رَاْسِهِ جَرِيرٌ قَدْرَ سَبْعِينَ ذِرَاعًا

٭٭ آدم بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اُس نے وتر ادا نہ کیے ہوں' وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اُس کے سر پر ستر گز کا جریر ہوتا ہے۔

4609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِى نَضْرَةَ قَالَ: احْتُبِسَ سَعْدُ بْنُ اَبِى وَقَّاصٍ يَوْمًا عَنِ الصَّلَاةِ، فَقِيلَ لَهُ: اَبْطَاْتَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ: اَدْرَكَنِى الصُّبْحُ قَبْلَ اَنْ اُوتِرَ فَاَوْتَرْتُ

٭٭ ابونضرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نماز کے وقت تشریف نہیں لائے (بعد میں) اُن سے دریافت کیا گیا کہ جناب! آپ لوگوں کے پاس دیر سے تشریف لائے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: صبح ہوگئی تھی اور میں نے ابھی وتر ادا نہیں کیے تھے تو میں وتر ادا کر رہا تھا۔

4610 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رُبَّمَا اَوْتَرَ وَاِنَّهُ يَسْمَعُ الْاِقَامَةَ

٭٭ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات وہ وتر ادا کرتے تھے اور وہ اُس وقت (فجر کی نماز کی) اقامت سن رہے ہوتے تھے۔

4611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيْدَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَلَمْ يُوتِرْ قَالَ: يُوتِرُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اقامت کے وقت بیدار ہوتا ہے اور اُس نے ابھی وتر ادا نہیں کیے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وتر ادا کرے گا۔

4612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ؟

فَقَالَ: بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ لَيْلَةً، فَجَاءَهُ الصُّبْحُ فَأَوْتَرَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ ابن عمر رات بھر بیت اللہ کا طواف کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو اُس نے پھر وتر ادا کیے۔

4613 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ، فَأَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب صبح صادق ہو جائے تو رات کی ہر (نفل) نماز اور وتر کا وقت رخصت ہو جاتا ہے تو تم لوگ صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

4614 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ لِي: قُومِي فَأَوْتِرِي

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نوافل ادا کرتے رہتے تھے' جب آپ اُن سے فارغ ہوتے تھے تو مجھ سے فرماتے تھے: اُٹھو اور وتر ادا کرلو۔

بَابُ: أَيُّ سَاعَةٍ يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْوِتْرُ

باب: کون سی گھڑی میں وتر ادا کرنا مستحب ہے؟

4615 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ عَلَى وِتْرٍ، فَإِنِ اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ، وَقَالَ عُمَرُ: لَكِنِّي أَنَامُ عَلَى شَفْعٍ، ثُمَّ أُوتِرُ مِنَ السَّحَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ: قَوِيَ هٰذَا

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں وتر کے بارے میں گفتگو ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو وتر ادا کرنے کے بعد سوتا ہوں' اگر میں (رات میں کسی وقت) بیدار ہو جاؤں تو جفت رکعات کی نماز ادا کر لیتا ہوں یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جفت رکعات ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہوں اور پھر سحری کے وقت وتر ادا کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اس نے احتیاط کی ہے! اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اس نے مضبوطی کا مظاہرہ کیا ہے۔

4616 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَعُمَرَ آخِرَ اللَّيْلِ، فَسَأَلَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وِتْرِهِمَا فَأَخْبَرَاهُ؟ فَقَالَ: قَوِيَ هٰذَا، وَحَذِرَ هٰذَا قَالَ: وَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَضْرِبُ لَكُمَا مَثَلَ رَجُلَيْنِ اَخَذَا فِيْ مَفَازَةٍ لَيْلًا، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: مَا اُرِيْدُ اَنْ اَنَامَ حَتّٰى اَقْطَعَهَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَامُ نَوْمَةً، ثُمَّ اَقُوْمُ فَاَقْطَعُهَا، فَاَصْبَحَا فِي الْمَنْزِلِ جَمِيْعًا

* * زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کر لیتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں ادا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے ان کے وتر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' ان دونوں نے آپ کو گزارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے مضبوطی کا اظہار کیا ہے اور اس نے احتیاط کا اظہار کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتا ہوں! دو آدمی ایک ویران جگہ پر رات کے وقت ٹھہرے تو اُن میں سے ایک نے کہا: میں اُس وقت تک نہیں سوؤں گا جب تک اس جگہ سے آگے نہیں چلا جاتا' جبکہ دوسرے نے کہا: میں سو جاتا ہوں' پھر میں بیدار ہونے کے بعد اس راستہ سے آگے چلا جاؤں گا' اور صبح وہ دونوں اپنی منزل پر پہنچ گئے۔

4617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ: قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ قَالَ: قَدْ اَخَذْتَ بِالْوُثْقٰى وَقَالَ لِعُمَرَ: مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ: آخِرَ اللَّيْلِ حِيْنَ اَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِيْ قَالَ: فِعْلُ ذَوِي الْقُوَّةِ فَعَلْتَ

* * محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کب وتر ادا کرتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: میں سونے سے پہلے (وتر ادا کر لیتا ہوں)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مضبوطی کو پکڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کب وتر ادا کرتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: رات کے آخری حصہ میں' جب میں اپنی (رات بھر کی نفل) نماز سے فارغ ہوتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوت والا شخص جو کام کرتا ہے وہ تم کرتے ہو۔

4618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ: نَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى قَالَ: ثُمَّ اَوْهَمَ الْحَسَنُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَجَعَلَ مَكَانَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی ہدایت کی تھی جنہیں میں حضر یا سفر میں کبھی ترک نہیں کرتا: (۱) وتر ادا کرنے کے بعد سونا (۲) ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا (۳) اور چاشت کی دو رکعت۔

اس کے بعد حسن نامی راوی کو اس روایت کے بارے میں وہم لاحق ہو گیا' اور وہ چاشت کی دو رکعت کی بجائے جمعہ کے دن غسل کرنے کا ذکر کرنے لگے۔

4619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: وَاحْرَزَ وَاَسْعَى النَّوَافِلَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کر لیتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: (یہاں متن میں ایک مجہول لفظ ہے) اور میں ثواب کے حصول کا طلبگار رہوں۔

4620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو النَّدَبِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیجٍ، یُسْاَلُ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاِنِّی اُوتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ، فَاِنْ رُزِقْتُ شَیْئًا مِنْ آخِرِهٖ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی اُصْبِحَ، اَوْ قَالَ: حَتّٰی یُدْرِکَنِی الصُّبْحُ

٭٭ ابوعمرو ندبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو سنا جن سے وتر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں تو رات کے ابتدائی حصہ میں ہی وتر ادا کر لیتا ہوں' اگر رات کے آخری حصہ میں کچھ (نوافل ادا کرنے کا) موقع ملے تو میں صبح صادق ہونے تک دو دو رکعت ادا کرتا ہوں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔

4621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ مَالِکِ بْنِ دِینَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خِلَاسُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ: یَا اَبَا الْیَقْظَانِ، کَیْفَ تَقُوْلُ فِی الْوِتْرِ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ: اَمَّا اَنَا فَاُوتِرُ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ، فَاِنْ رَزَقَنِی اللّٰهُ شَیْئًا صَلَّیْتُ شَفْعًا شَفْعًا حَتّٰی الصُّبْحِ

٭٭ خلاس بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا: اے ابویقظان! وتر کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو سونے سے پہلے ہی وتر ادا کر لیتا ہوں' اگر اللہ تعالیٰ مجھے نصیب کرے تو میں (رات میں کسی وقت بیدار ہو کر) صبح صادق ہونے تک دو دو رکعت ادا کرتا ہوں۔

4622 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِکٍ، وَابْنِ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِیْلٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِیْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ؟ فَسَکَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّانِیَةَ فَسَکَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُکَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَمَّا اَنَا فَاُوتِرُهَا هُنَا بِخَمْسٍ، ثُمَّ اَرْجِعُ فَاَرْقُدُ، فَاِنِ اسْتَیْقَظْتُ صَلَّیْتُ شَفْعًا حَتّٰی اُصْبِحَ

٭٭ ابومرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' میں نے کہا: آپ مجھے بتایئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وتر ادا کرتے تھے؟ تو وہ خاموش رہے' پھر میں نے اُن سے دوسری مرتبہ سوال کیا تو وہ پھر خاموش رہے' میں نے اُن سے تیسری مرتبہ سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں چاہوں تو میں تمہیں ابوہریرہ کے بارے میں بتاتا ہوں! میں یہاں پانچ وتر ادا کرتا ہوں' پھر میں واپس جا کر سو جاتا ہوں' اگر میں بیدار ہو جاؤں تو صبح صادق ہونے تک جفت رکعات ادا کرتا رہتا ہوں۔

4623 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَعْتَدِلْ وَلَا یَفْتَرِشْ ذِرَاعَیْهِ افْتِرَاشَ الْکَلْبِ

قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوتِرْ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنَّ يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ

✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سجدہ کرے تو اعتدال سے کرے اور وہ اپنے بازو یوں نہ بچھائے جس طرح کتا بچھا لیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا اُسے رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کر لینے چاہئیں' اور جس شخص کو یہ اُمید ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو جائے گا تو اُسے رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصہ میں کی جانے والی تلاوت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے اور یہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔

4624 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَوَّلِهِ وَاَوْسَطِهِ . وَآخِرِهِ، وَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ

✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصہ میں وتر ادا کر لیتے تھے' ابتدائی حصہ میں بھی' درمیانی حصہ میں بھی' آخری حصہ میں بھی' آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری ہوتا ہے (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے کا وقت ہوتا تھا)۔

4625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عِنْدَ الْاَذَانِ

✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اذان کے وقت وتر ادا کرتے تھے۔

4626 - حدیث نبوی: وَذَكَرَهُ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عِنْدَ الْاَذَانِ "

✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ (فجر کی) اذان کے وقت وتر ادا کرتے تھے۔

4627 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُ وَكَانَ يَبِيتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَتٰى كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُوتِرُ؟ قَالَ: كَانَ يُوتِرُ حِينَ يَبْقٰى عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ مِثْلُ مَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ حِينَ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ اَهْلُ الدَّارِ مِنَ اللَّيْلِ

✻ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی تھی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کب وتر ادا کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ اُس وقت وتر ادا کرتے تھے جب اتنی رات باقی رہ جاتی تھی جتنی رات اُس وقت گزری ہوتی ہے' جب وہ مغرب کی نماز ادا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔

4628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَتَى تُوتِرِيْنَ؟ قَالَتْ: بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ: وَمَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يُصْبِحُوا

✻ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آپ کب وتر ادا کرتی ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: (فجر کی) اذان اور اقامت کے درمیان۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت لوگ اذان اُس وقت دیتے تھے' جب صبح صادق ہو چکی ہوتی تھی۔

4629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: وِتْرُ الْاَكْيَاسِ اَوَّلَ اللَّيْلِ، وَوِتْرُ الْاَقْوِيَاءِ آخِرَ اللَّيْلِ، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اَمَّا اَنَا اِنِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْاَكْيَاسِ كُنْتُ

✻ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے وتر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: سمجھدار لوگوں کے وتر رات کے ابتدائی حصہ میں ہوں گے' طاقتور لوگوں کے وتر رات کے آخری حصہ میں ہوں گے۔ میں نے کہا: آپ کیا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے' اگر مجھ سے ہو سکے' تو میں سمجھدار لوگوں میں شامل ہو جاؤں گا۔

4630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلِيٌّ حِيْنَ ثَوَّبَ ابْنُ النَّبَّاحِ فَقَالَ: " (وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ) (التکویر: 18)، نِعْمَ سَاعَةُ الْوِتْرِ هَذِهِ، اَيْنَ السَّائِلُوْنَ عَنِ الْوِتْرِ؟ "

✻ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: جب ابن نباح (نامی مؤذن) نے تثویب کہی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے' اُنہوں نے یہ آیت پڑھی:

"اور رات کی قسم ہے جب اس کی تاریکی جانے لگے اور صبح کی قسم ہے جب اس کی روشنی آنے لگے"۔

جی ہاں! وتر کا وقت یہی ہے۔ وتر کے بارے میں سوال کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟

4631 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَقَالَ: " (وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ) (التکویر: 17) وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُوْنَ عَنِ الْوِتْرِ؟ نِعْمَ سَاعَةُ الْوِتْرِ هَذِهِ "

✻ عبدخیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح صادق ہونے کے بعد' ہمارے پاس تشریف لائے اور اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور رات کی قسم ہے جب اس کی تاریکی جانے لگے''۔

پھر انہوں نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وتر کے بارے میں سوال کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ وتر کے لیے بہترین وقت یہ ہے۔

4632 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُوتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ قَالَ: وَكَانَ اَبِی يُوتِرُ قَبْلَ الْفَجْرِ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح صادق ہو جانے کے بعد وتر ادا کرتے تھے۔ ہشام کہتے ہیں: میرے والد صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرتے تھے۔

بَابُ: كَمِ الْوِتْرُ؟

باب: کتنے وتر ادا کیے جائیں گے؟

4633 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِی اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اِلَّا اَنْ يُومِءَ اِيمَاءً فَلْيَفْعَلْ،

٭٭ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وتر ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے جو شخص پانچ وتر ادا کرنے کو پسند کرے وہ ایسا کر لے، جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کر لے، جو شخص ایک وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کر لے اور جو شخص صرف اشارہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ ایسا کر لے۔

4634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ امام عبدالرزاق نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی نقل کی گئی ہے۔

4635 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: وِتْرُ اللَّيْلِ كَوِتْرِ النَّهَارِ، صَلَاةُ الْمَغْرِبِ ثَلَاثٌ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں: رات کے وتر دن کے وتر کی طرح ہیں، یعنی مغرب کی نماز کی طرح تین رکعات ہوں گی، یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

4636 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسٍ وَبِتُّ عِنْدَهُ قَالَ: فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّي مَثْنٰى مَثْنٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ مِثْلَ الْمَغْرِبِ

٭٭ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ادا کی، میں رات کے وقت اُن کے ہاں ٹھہر گیا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے انہیں دو دو رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی نماز کے آخر میں مغرب

کی نماز کی طرح وتر میں تین رکعات ادا کیں۔

4637 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَاَعْلَى

✱✱ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین یا اس سے زیادہ وتر ادا کیا کرتے تھے۔

4638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْوِتْرُ ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدَى عَشْرَةَ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وتر یا تین ہوں گے یا پانچ ہوں گے یا سات ہوں گے یا نو ہوں گے یا گیارہ ہوں گے۔

4639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ الثَّقَفِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ لَمَّا دَفَنَ اَبَا بَكْرٍ وَّفَرَغَ مِنْهُ، وَقَدْ كَانَ صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اَوْتَرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، وَاَوْتَرَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

✱✱ سعید بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا اور اُس سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے عشاء کی نماز ادا کرتے ہوئے تین رکعت وتر ادا کیے اُن کے ساتھ کچھ مسلمانوں نے بھی وتر ادا کیے۔

4640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُوتِرَ بِهِنَّ مِنْ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: تین رکعت وتر ادا کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک رکعت وتر ادا کروں۔

4641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: وَفَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ فَكَانَا يَسْمُرَانِ حَتَّى شَطْرِ اللَّيْلِ فَاَكْثَرَ قَالَ: فَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مُعَاوِيَةُ رَكَعَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ قَالَ: فَجِئْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا اَضْحَكُ مِنْ مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا؟ قَالَ: اَصَابَ اَيْ بُنَيَّ، لَيْسَ اَحَدٌ مِنَّا اَعْلَمُ مِنْ مُعَاوِيَةَ اِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ اَوْ خَمْسٌ اَوْ سَبْعٌ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، يُوتِرُ بِمَا شَاءَ، فَاَخْبَرْتُ عَطَاءً خَبَرَ عُتْبَةَ هٰذَا، فَقَالَ: اِنَّمَا سَمِعْنَا اَنَّهُ قَالَ: اَصَابَ، اَوَ لَيْسَ الْمَغْرِبُ - عَطَاءٌ الْقَائِلُ - ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ؟

✱✱ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک وفد کے ساتھ شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے یہ دونوں حضرات بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ نصف رات یا اس سے زیادہ کا حصہ گزر گیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز مقصورہ میں نماز ادا کی جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو اُنہوں نے وتر

کی ایک رکعت ادا کی اُنہوں نے مزید کچھ ادا نہیں کیا' میں اُن کا جائزہ لے رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا (میں نے اُن سے کہا: کیا مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہنسی نہیں آنی چاہیے کہ اُنہوں نے عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد ایک رکعت وتر ادا کی ہے' مزید کچھ ادا نہیں کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اُنہوں نے ٹھیک کیا ہے' ہم میں سے کوئی بھی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم نہیں رکھتا' وتر ایک ہوتے ہیں' یا پانچ ہوتے ہیں' یا سات ہوتے ہیں' یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں' آدمی جتنے چاہے وتر ادا کر لے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء کو عتبہ کی نقل کردہ اس روایت کے بارے میں بتایا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا تھا: اُنہوں نے ٹھیک کیا ہے' کیا مغرب کی نماز اس طرح نہیں ہوتی۔ عطاء اس بات کے قائل تھے: وتر میں تین رکعت ہوتی ہیں۔

4642 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَكْعَةٍ يُوتِرُ فِيهَا، قَالَ حَسَنٌ: بَلَغَنِي اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایک رکعت وتر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اچھا ہے! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

4643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُصَلِّي الْعِشَاءَ، ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ

* * ابوبکر بن حفص بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

4644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، كَانَ يُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَةً، ثُمَّ يُوتِرُ بِهَا، ثُمَّ يَنَامُ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَصَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ الْعِشَاءَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَةً، فَقُلْتُ حِينَ انْصَرَفَ اَوَهَمْتَ فِي صَلَاتِكَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِنَّكَ صَلَّيْتَ رَكْعَةً قَالَ: اِنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ اَهْلَ الْبَيْتِ

* * زہری بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت ادا کرتے تھے' وہ اسے وتر کے طور پر ادا کرتے تھے' پھر وہ سو جاتے تھے' یہاں تک کہ نصف رات کے وقت اُٹھتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی' جب وہ فرض نماز ادا کر کے فارغ ہوئے' تو اُنہوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت ادا کر لی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ کو اپنی نماز کے بارے میں وہم ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: آپ نے ایک رکعت ادا کی ہے' اُنہوں نے فرمایا: ہم سب گھر والے ایسا ہی کرتے ہیں۔

4645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ: اَنَّ سَعْدًا كَانَ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ

✵✵ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک وتر ادا کرتے تھے۔

4646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شُرَحْبِيْلَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَةً اَوْتَرَ بَعْدَهَا

✵✵ محمد بن شرحبیل فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا اُنہوں نے عشاء کی نماز ادا کی' اُس کے بعد اُنہوں نے ایک رکعت ادا کی' جسے اُنہوں نے وتر کے طور پر ادا کیا۔

4647 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: لِسَعْدٍ: اِنَّكَ تُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ قَالَ: نَعَمْ، اُخَفِّفُ عَلٰى نَفْسِي، ثَلَاثٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ وَاحِدَةٍ، وَخَمْسٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ خَمْسٍ

✵✵ اسماعیل بن محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن سعد کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ ایک رکعت وتر ادا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں اپنے لیے تخفیف کرتا ہوں' البتہ تین رکعت ادا کرنا' میرے نزدیک ایک سے زیادہ پسندیدہ ہے اور پانچ رکعت ادا کرنا' تین سے زیادہ پسندیدہ ہے اور سات رکعت ادا کرنا' پانچ سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

4648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ، الثَّلَاثُ بُتَيْرَاءُ، وَاِنِّي لَاَكْرَهُ اَنْ تَكُوْنَ بُتَيْرَاءَ

✵✵ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''وتر یا سات ہوتے ہیں' یا پانچ ہوتے ہیں' یا تین ہوتے ہیں جو دُم کٹے ہوتے ہیں اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ وہ دُم کٹے ہوئے ہوں''۔

4649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ثَلَاثٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ وَاحِدَةٍ، وَسَبْعٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ خَمْسٍ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: تین رکعات ادا کرنا میرے نزدیک ایک سے زیادہ پسندیدہ ہے اور سات رکعات ادا کرنا پانچ سے زیادہ پسندیدہ ہے' تو جتنی تعداد زیادہ ہوگی اُتنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

4650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ، فَاَعْجَبُهُنَّ اِلَيَّ الثَّلَاثُ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: وتر میں ایک رکعت ہوتی ہے' یا تین ہوتی ہیں' یا پانچ ہوتی ہیں' یا سات ہوتی ہیں' یا نو ہوتی

تین یا گیارہ ہوتی ہیں اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تین رکعات ہیں۔

4651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ: تُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: اَوَلَيْسَ اِنَّمَا الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بَلَى، وَلٰكِنْ ثَلَاثٌ اَفْضَلُ قَالَ: فَاِنِّي لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا قَالَ: فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ سَعْدٌ: اَتَغْضَبُ عَلَى اَنْ اُوتِرَ بِرَكْعَةٍ وَّاَنْتَ تُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ، اَفَلَا تُوَرِّثُ حَوَّاءَ امْرَاَةَ آدَمَ؟ اَخْبَرَنِيهِ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ ایک رکعت وتر ادا کرتے ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وتر ایک رکعت نہیں ہوتے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تین رکعات ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں اس سے زیادہ ادا نہیں کرتا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ اس بات پر مجھ پر غصہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ میں ایک رکعت وتر ادا کرتا ہوں! جبکہ آپ خود تین دادیوں (یا نانیوں) کو وارث قرار دیتے ہیں' تو آپ حضرت آدم علیہ السلام کی اہلیہ سیدہ حواء رضی اللہ عنہا کو وارث کیوں نہیں قرار دیتے۔

یہ روایت یحییٰ نے سفیان ثوری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4652 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ قَالَ: رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ اَوْتَرَ بَعْدَهَا بِرَكْعَةٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اَصَابَ

** عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے عشاء کی نماز ادا کی اُس کے بعد اُنہوں نے ایک رکعت وتر ادا کی' میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے) ٹھیک کیا ہے۔

4653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ التَّيْمِيَّ عَنْ صَلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ عَنْ صَلَاةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: "لَاَغْلِبَنَّ اللَّيْلَةَ النَّفَرَ عَلَى الْحِجْرِ يُرِيْدُ الْمَقَامَ قَالَ: فَلَمَّا قُمْتُ اِذَا رَجُلٌ يَزْحَمُنِي مُتَقَنِّعًا قَالَ: فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ فَتَاَخَّرْتُ عَنْهُ، فَصَلَّى، فَاِذَا هُوَ يَسْجُدُ سُجُوْدَ الْقُرْآنِ، حَتّٰى اِذَا قُلْتُ: هٰذَا هُوَ اَذَانُ الْفَجْرِ، اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ لَمْ يُصَلِّ غَيْرَهَا ثُمَّ انْطَلَقَ

** سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تم چاہو' تو میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں بتاتا ہوں! اُس شخص نے کہا: ٹھیک ہے! تو عبدالرحمٰن نے بتایا کہ میں نے سوچا کہ آج رات میں حجر اسود کے پاس (یا مقامِ ابراہیم کے پاس) رات کے وقت ٹھہروں گا (اور نوافل ادا کروں گا) جب میں وہاں کھڑا ہوا' تو اسی دوران ایک شخص جس نے سر ڈھانپا ہوا تھا' اُس

نے مجھے ایک طرف کیا' جب میں نے دیکھا' تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے' میں پیچھے ہٹ گیا' اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ قرآن کے سجدۂ تلاوت کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ فجر کی اذان ہونے لگی ہے' تو اُس وقت اُنہوں نے ایک رکعت وتر ادا کر لی' اُنہوں نے مزید کوئی نماز ادا نہیں کی اور پھر تشریف لے گئے۔

4654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي خَلْفَ الْمَقَامِ فَجَاءَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فَقَرَاَ السَّبْعَ الطِّوَالَ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَنَظَرْتُ، فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ

٭٭ سائب بن یزید نے قریش کے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مقامِ ابراہیم کے پاس نماز ادا کر رہا تھا' اسی دوران ایک شخص سر پر چادر لیے ہوئے آیا' اُس نے سات طویل سورتوں کی تلاوت کی' پھر دو مرتبہ رکوع کیا' پھر وہ چلا گیا۔ میں نے جائزہ لیا' تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

4655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ لَيْلَةً وَّهُوَ يُصَلِّي حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ اَوْتَرَ فَاتَّبَعْتُهٗ لِنَنْظُرَ مَنْ هُوَ، فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: ایک رات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز کا جائزہ لیتا رہا' وہ نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ رات کے آخری حصہ میں' اُنہوں نے وتر ادا کیے' جب میں نے دیکھا کہ یہ کون ہیں؟ تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

4656 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَمَّنْ سَمِعَهٗ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: قُلْتُ لِمِقْسَمٍ: اِنِّي اُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَى الصُّبْحِ خَشْيَةَ اَنْ تَفُوتَنِي الصَّلَاةُ، فَكَرِهَ ذٰلِكَ اَنْ يُوتِرَ اِلَّا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ قُلْتُ: عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ: عَنِ الثِّقَةِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ، وَعَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حکم بیان کرتے ہیں: میں نے مقسم سے کہا: میں تین رکعت وتر ادا کرتا ہوں' پھر میں صبح کی نماز کے لیے چلا جاتا ہوں اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں وہ نماز مجھ سے رہ نہ جائے۔ تو اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ وتر پانچ ادا کیے جائیں یا سات ادا کیے جائیں۔ میں نے کہا: آپ نے یہ بات کس سے روایت کی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک ثقہ راوی کے حوالے سے سیدہ میمونہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کی ہے)۔

4657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً عَنْ اَدْنٰى مَا يَكْفِيْ لِلْمُسَافِرِ قَالَ: رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ اِنْ شَاءَ قَالَ: قُلْتُ: فَالْمُقِيمُ؟ قَالَ: وَرَكْعَةٌ تَكْفِيهِ اِنْ شَاءَ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: مسافر کے لیے کم از کم کتنی رکعات کافی ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ چاہے تو ایک رکعت۔ میں نے کہا: مقیم کے لیے؟ اُنہوں نے کہا: ایک رکعت بھی اُس کے لیے کفایت کر جائے گی' اگر وہ چاہے' اور مزید کوئی اور رکعت ادا نہ کرے۔

4658 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ، فَقَامَا يَتَحَادَثَانِ حَتَّى رَأَيَا تَبَاشِيرَ الْفَجْرِ، فَأَوْتَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِرَكْعَةٍ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما' ولید بن عقبہ کے ہاں رات دیر تک بات چیت کرتے رہے' پھر یہ دونوں حضرات اُس کے پاس سے اُٹھ کر باہر آئے' تو یہ دونوں کھڑے ہو کر آپس میں بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ ان دونوں کو صبح صادق کے آثار نظر آ گئے تو ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کی۔

بَابُ: كَيْفَ التَّسْلِيمُ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں سلام کیسے پھیرا جائے گا؟

4659 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ الْمَغْرِبِ،

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز کی طرح' تیسری رکعت کے بعد ہی سلام پھیرتے تھے۔

4660 - آثارِ صحابہ: عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُبَيٍّ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

4661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ

✽✽ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

4662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ "

✽✽ ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

4663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ مِثْلَ الْمَغْرِبِ "

✽✽ ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ مغرب کی نماز کی طرح وتر میں بھی تین رکعت ادا کرتے تھے۔

4664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَفْصِلُ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ مَا قَبْلَهُ بِتَسْلِيمٍ؟ قَالَ: كَأَنَّكُمْ أَعْرَابٌ، أَوَلَسْتَ تُسَلِّمُ تَسْلِيمَ الْفِرَاقِ، كُلُّ شَيْءٍ فَهُوَ يَكْفِيكَ، فَإِنْ شِئْتَ فَصَلِّ مِائَةً

رَكْعَةٍ، اَوْ فَلَا تَفْصِلُ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ مَا قَبْلَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: قُلْتُ: وَالْاِمَامُ اَيْضًا كَذٰلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وتر اور اُس سے پہلے کی نماز کے دوران سلام پھیر کر فصل کیا جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: تم دیہاتی لگتے ہو! کیا تم علیحدگی کا سلام نہیں پھیرتے ہو؟ ہر وہ چیز جو تمہارے لیے کفایت کر جائے گا' اگر تم چاہو تو ایک سو رکعت ادا کرلو' کیا تم وتر سے پہلے کے رکوع کے درمیان فصل نہیں کرو گے میں نے کہا: رمضان کے مہینہ میں امام بھی ایسا ہی کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عُرْوَةَ: اَنَّهُ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ مَا جَلَسَ اِلَّا فِي الْوِتْرِ

✽✽ محمد بن یوسف نے عروہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ پانچ وتر ادا کرتے تھے اور صرف پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے۔

4666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ رَاَى عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ مَا جَلَسَ لِلْمَثْنَى

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عروہ بن زبیر کو پانچ یا سات وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ دو رکعت کے بعد بیٹھتے نہیں تھے۔

4667 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ مَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعت وتر ادا کرتے تھے' آپ ان کے درمیان بیٹھتے نہیں تھے۔

4668 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِكَلَامٍ وَّلَا بِتَسْلِيمٍ

✽✽ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ یا سات رکعت وتر ادا کرتے تھے' آپ ان کے درمیان کلام کر کے' یا سلام پھیر کے' فصل نہیں کرتے تھے۔

4669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے جن کے درمیان وہ بیٹھتے نہیں تھے۔

4670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَاْمُرُ بِحَاجَتِهٖ فِيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْوِتْرِ "

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر سے پہلے کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد کسی کام کے سلسلہ میں کوئی ہدایت دیتے تھے۔

4671 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْوِتْرُ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يُجْلَسُ اِلَّا فِي الثَّالِثَةِ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: وتر' مغرب کی نماز کی مانند ہوں گے' البتہ ان میں صرف تیسری رکعت کے بعد بیٹھا جائے گا۔

4672 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَابْنَ عُمَرَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِيْهَا بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالْوِتْرِ "

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دو رکعت اور وتر کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔

بَابُ آخِرِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: رات کی (نفل) نماز کا آخری حصہ

4673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَهٗ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرے' تو اُسے صبح صادق ہونے سے پہلے' اپنی نماز کے آخر میں وتر ادا کرنے چاہئیں''۔

4674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ

4674-صحيح البخاری - كتاب الجمعة' ابواب الوتر - باب ما جاء فی الوتر' حديث:960' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب صلاة الليل مثنى مثنى - حديث:1279' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' باب ذكر الاخبار المنصوصة عن النبی صلى الله عليه وسلم ان - حديث:1000' مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بين الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغيره' باب الخبر المبين ان النبی صلى الله عليه وسلم امر المصلی - حديث:1855' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذكر الامر للمتهجد ان يجعل آخر صلاته ركعة تكون وتره وإن' حديث:2666' موطا مالك - كتاب صلاة الليل' باب الامر بالوتر - حديث:269' سنن ابی داود - كتاب الصلاة' ابواب قيام الليل - باب صلاة الليل مثنى مثنى' حديث:1143' سنن ابن (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ مَا قَبْلَهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: وہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تمہیں صبح صادق (قریب) ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت وتر ادا کرو جس کے ذریعے تم پہلی والی پوری نماز کو طاق کر لو گے۔

4675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَغْرِبُ وِتْرُ صَلَاةِ النَّهَارِ، فَأَوْتِرُوا صَلَاةَ اللَّيْلِ قَالَ هِشَامٌ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِمَّنْ يُؤْخَذُ عَنْهُ يَرَى إِلَّا أَنَّ الْوِتْرَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ لِمَنْ أَطَاقَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی (نفل) نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور رات کے آخری حصہ میں وتر میں ایک رکعت ادا کی جائے گی''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''مغرب کی نماز دن کی نمازوں کے وتر ہیں' تو تم رات کی نماز میں بھی وتر ادا کرو''۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جس بھی شخص سے استفادہ کیا جاتا ہے' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اس بات کا قائل نہ ہو کہ رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرنا' اُس شخص کے لیے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو اس کی طاقت رکھتا ہو۔

4676 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ فَأَوْتِرُوا صَلَاةَ اللَّيْلِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الوتر بركعة - حديث: 1171' السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب كيف صلاة الليل - حديث: 1659' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان يوتر بركعة - حديث: 6708' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' كم صلاة النهار - حديث: 468' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الوتر' حديث: 1040' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب صلاة الليل مثنى مثنى' حديث: 4243' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4708' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضي الله عنهما' حديث: 955' مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 608' مسند عبد بن حميد - احاديث ابن عمر' حديث: 846' مسند ابي يعلى الموصلي - اول مسند ابن عباس' حديث: 2565' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 75' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث: 12963

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور رات کے آخری حصہ میں وتر میں ایک رکعت ادا کر لی جائے گی''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں' تو تم رات کی نماز میں بھی وتر ادا کرو''۔

4677 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

* * حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رات کی نماز میں دو دو رکعت ادا کی جائیں گی اور جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت وتر ادا کر لو''۔

4678 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی' جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت وتر ادا کر لو''۔

4679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''یہ نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت (ادا کر لو)''۔

4680 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: يُصَلِّي اَحَدُكُمْ مَثْنَى مَثْنَى، حَتّٰى اِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص دو دو رکعت ادا کرتا رہے گا' یہاں تک کہ جب اُسے صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ ایک رکعت ادا کرے گا جس کے ذریعہ وہ اپنی ادا کی ہوئی نماز کو طاق کر لے گا''۔

4681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی' جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت وتر ادا کر لو''۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُوتِرُ ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ فَيُرِيْدُ اَنْ يُصَلِّيَ

باب: جو شخص وتر ادا کرنے کے بعد (سو جائے) اور پھر وہ بیدار ہو کر نوافل ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو

4682 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا نَامَ عَلَى وِتْرٍ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى رَكْعَةً اِلَى وِتْرِهِ فَيَشْفَعُ لَهُ، ثُمَّ اَوْتَرَ بَعْدُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَلَمْ يُعْجِبْهُ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ لَيُوتِرُ فِي اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ وتر ادا کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور پھر رات کے وقت اُٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو وہ اپنے وتر کے ساتھ ایک رکعت ادا کر کے اُسے جفت کر لیتے تھے' پھر اُس کے بعد وہ اپنی نفل نماز کے آخر میں وتر ادا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں اطلاع ملی' تو اُنہیں یہ بات اچھی نہیں لگی' اُنہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رات میں تین مرتبہ وتر ادا کرتے ہیں۔

4683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ ثُمَّ يَنَامُ، فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ شَفَعَ بِرَكْعَةٍ اِلَى وِتْرِهِ، ثُمَّ يُوتِرُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ ذٰلِكَ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی وتر ادا کرنے کے بعد سو جائے' جب وہ رات کے وقت بیدار ہو گا' تو وہ اپنے وتر کے ساتھ ایک رکعت ادا کر کے جفت نماز کر لے گا' پھر وہ اپنی نماز کے آخر میں وتر ادا کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

4684 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ حِطَّانَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اِذَا اَوْتَرْتَ قُمْتَ فَشَفَعْتَ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ اَوْتَرْتَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَاِنْ شِئْتَ اَخَّرْتَ الْوِتْرَ حَتَّى تُوتِرَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

** حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر تم چاہو تو وتر ادا کرلو پھر جب تم بیدار ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کرلو پھر اُس کے بعد تم وتر ادا کرو اور اگر تم چاہو تو وتر کے بعد دو رکعت ادا کرلو اور اگر چاہو تو وتر کو مؤخر کرو یہاں تک کہ رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرو۔

4685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: إِذَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا يَشْفَعْ بِرَكْعَةٍ وَّصَلَّى شَفْعًا حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ: فَكَانَ عَطَاءٌ يُفْتِي يَقُوْلُ: إِذَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ بَعْدُ فَلْيُصَلِّ شَفْعًا حَتَّى يُصْبِحَ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی جب رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کرلے گا تو وہ ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت نہیں کرے گا' وہ صبح تک جفت رکعات ادا کرتا رہے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے کہ جب کوئی شخص رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کرلے اور پھر (سونے کے بعد) بیدار ہو جائے تو اُسے صبح تک جفت رکعات ادا کرنی چاہئیں۔

4686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ فَصَلِّ شَفْعًا حَتَّى تُصْبِحَ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کرلو تو پھر تم صبح تک جفت رکعات ادا کرو گے۔

4687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: ذُكِرَ لَهَا الرَّجُلُ يُوتِرُ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ، فَيَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ قَالَتْ: ذٰلِكَ يَلْعَبُ بِوِتْرِهِ. قَالَ: وَسَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَتْ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو وتر ادا کرنے کے بعد (سو جاتا ہے) پھر وہ بیدار ہو کر ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کرلیتا ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ اپنے وتر کے ساتھ کھیلتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک اُچکنا ہے' اس طرح شیطان نماز اُس کو اُچک لیتا ہے۔

4688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يُوتِرُ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ قَالَ حَسَنٌ: وَقَدْ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ أَنْ يَكُوْنَ آخِرُ صَلَاتِهِمُ الْوِتْرَ

** زبیر بن عدی' ابراہیم نخعی کے بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص رات کے وقت وتر ادا کرنے کے بعد (سو جاتا ہے) پھر وہ بیدار ہو کر رات کے وقت نوافل ادا کرنا چاہتا ہے۔ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: یہ اچھا ہے!

پہلے لوگ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ اُن کی (رات کی نفل) نماز کا آخری حصہ وتر ہو۔

4689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ اِذَا اَوْتَرَ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى شَفْعًا حَتّٰى يُصْبِحَ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ رات میں وتر ادا کر لیتے تھے تو پھر وہ صبح تک جفت رکعات ادا کرتے تھے۔

4690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ اِذَا اَوْتَرَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَشْفَعْ، صَلَّى شَفْعًا حَتّٰى يُصْبِحَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس جب رات میں وتر ادا کر لیتے تھے تو پھر وہ اُسے جفت نہیں کرتے تھے، وہ صبح تک جفت رکعات ادا کرتے تھے۔

4691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ اِذَا اَوْتَرَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَشْفَعْ، وَرُبَّمَا اَوْتَرَ اَوَّلَهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّآخِرَهُ مَرَّةً اُخْرٰى، ذَكَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس جب رات میں وتر ادا کر لیتے تھے تو وہ اُسے جفت نہیں کرتے تھے بعض اوقات وہ رات کے ابتدائی حصہ میں (وتر) ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات وہ آخری حصہ میں ادا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے۔

4692 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ: سَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيَّ عَنْ نَقْضِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: اِذَا اَوْتَرْتَ، ثُمَّ قُمْتَ مِنَ اللَّيْلِ، فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَلْقَمَةَ فَقَالَ: اِنَّ عَمْرًا لَا يَدْرِيْ اِنَّمَا الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ، فَاِذَا اَوْتَرْتَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْتَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّ شَفْعًا حَتّٰى تُصْبِحَ

* * ابن قیس اودی بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن میمون اودی سے وتر کی کمی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تم وتر ادا کرلو پھر تم رات میں کسی وقت بیدار ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کرلو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ علقمہ سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: عمرو کو پتا ہی نہیں ہے! وتر ایک ہی مرتبہ ادا کیے جاتے ہیں جب تم وتر ادا کرو (اور پھر سو جاؤ) پھر رات میں کسی وقت بیدار ہو جاؤ تو تم صبح صادق ہونے تک جفت رکعات ادا کرو گے۔

4693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا نَامَ عَلٰى وِتْرٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ صَلّٰى شَفْعًا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَحَدِيْثُ عَمَّارٍ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ بَكْرٍ مِثْلُ هٰذَا

* * معمر نے ایک بزرگ کے حوالے سے مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ وتر ادا کرنے کے بعد سو جاتے تھے پھر جب وہ بیدار ہوتے تھے تو وہ صبح صادق ہونے تک جفت رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عمار، حضرت رافع بن خدیج، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

4694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: كَانَ اِذَا اَوْتَرَ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ قَعَدَ يَقْرَاُ حَتّٰى يُصْبِحَ

* * قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: جب وہ وتر ادا کر لیتے تھے اور انہوں نے ابھی رات میں مزید عبادت کرنی ہوتی تھی تو وہ بیٹھ کر تلاوت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی تھی۔

بَابُ مَا يُقْرَاُ فِي الْوِتْرِ، وَكَيْفَ التَّكْبِيرُ فِيْهِ

باب: وتر میں کیا تلاوت کیا جائے اور اُس میں تکبیر کیسے کہی جائے؟

4695 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "

* * سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ الاعلیٰ، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

4696 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُرْهِبِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنَ الْوِتْرِ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ

* * سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ الاعلیٰ، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز ختم کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''سبحان الملک القدوس!''

یہ آپ تین مرتبہ پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ میں اپنی آواز بلند کرتے تھے۔

4697 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

4698 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4697- مسند احمد بن حنبل - مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 7498

وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الثَّلَاثِ رَكَعَاتِ الْأَوَاخِرِ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: (وہ بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں تین رکعات ادا کرتے تھے' جن میں سے پہلی رکعت میں آپ سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے' دوسری رکعت میں سورۂ کافرون کی تلاوت کرتے تھے' تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص' سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تلاوت کرتے تھے۔

4699 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِإِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِذَا زُلْزِلَتْ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ "

✵✵ زاذان' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ وتر کی نماز میں سورۂ القدر' سورۂ زلزال اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

4700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِرَةِ مِنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (وَآمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ)

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وتر کی آخری رکعت میں سورۂ اخلاص اور آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّه کی تلاوت کی جائے۔

4701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: اقْرَأْ فِيهِنَّ مَا شِئْتَ، لَيْسَ فِيهِنَّ شَيْءٌ مَوْقُوتٌ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم ان رکعات میں جو چاہو تلاوت کرو' اس بارے میں کوئی چیز متعین نہیں ہے۔

4702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُكَبِّرُ إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِرَةِ مِنَ الْوِتْرِ، ثُمَّ تَقْنُتُ وَتَرْفَعُ صَوْتَكَ، ثُمَّ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرْكَعَ كَبَّرْتَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم وتر کی آخری رکعت میں تلاوت کر کے فارغ ہو گے تو تم تکبیر کہو گے اور پھر تم بلند آواز میں دعائے قنوت پڑھو گے' پھر جب تم رکوع میں جانے کا ارادہ کرو گے تو تم تکبیر کہو گے۔

بَابُ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَوِتْرِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نمازوں اور وتر کا تذکرہ

4703 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، فِيهَا رَكْعَتَانِ أَمَامَ الصُّبْحِ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّيهِنَّ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات وتر سمیت ادا کرتے تھے جن میں

سے دو رکعت آپ صبح کی نماز سے پہلے ادا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ یہ رکعات کس طرح ادا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

4704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَاِذَا فَجَرَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اتَّكَى عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ لِلصَّلَاةِ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کرتے تھے' جب صبح صادق ہو جاتی تھی تو آپ دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ دائیں پہلو کے بل ٹیک لگا کر لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے بلاتا تھا۔

4705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَوْلًى لِلْاَنْصَارِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَنْ يَتَقَدَّمُ فَيَسْتَقِي لَنَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا، وَذٰلِكَ مَرْجِعَهُمْ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ جَابِرٌ: فَوَرَدْتُ اٰتَايَةَ فَاسْتَقَيْتُ وَمَلَاْتُ الْحَوْضَ، فَوَرَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَسْقِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، بِاَبِيْ اَنْتَ، فَسَقَى ثُمَّ اَخَذْتُ خِطَامَهُ اَوْ زِمَامَهُ، فَعَمَدْتُ بِهِ اِلٰى بَطْحَاءَ نَزَلَ بِهَا فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّاَنَا مَعَهُ اِلٰى جَنْبِهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلَّاهَا

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون آگے بڑھ کر ہمیں کچھ پلائے گا؟ تو میں نے کہا: میں ایسا کرتا ہوں! یہ اُن لوگوں کے حدیبیہ سے واپس آنے کی بات ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حوض پر آیا' میں نے پانی پیا' میں نے حوض کو بھر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لائے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے پانی پی لیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے والد آپ پر قربان ہوں! پھر نبی اکرم ﷺ نے پانی پینا شروع کیا تو میں نے آپ کے جانور کی لگام کو پکڑ لیا' میں اُسے میدان کی طرف لے جانا لگا' نبی اکرم ﷺ اُس سے نیچے اُترے' آپ نے تیرہ رکعات ادا کیں' یہ عشاء کی نماز کے بعد کی بات ہے' میں آپ کے پاس آپ کے پہلو میں موجود رہا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی: نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی تھی' اُس کے بعد یہ رکعات (نوافل) ادا کی تھیں۔

4706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ مَعَهُ عَلٰى يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، ثُمَّ صَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً حَتّٰى حَزَرْتُ، قَدْرَ قِيَامِهٖ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھا' نبی اکرم ﷺ رات کے

وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کرلیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے تیرہ رکعت ادا کیں' یہاں تک کہ میں نے آپ کے قیام کے بارے میں یہ اندازہ لگایا کہ آپ نے ہر ایک رکعت میں تقریباً اتنی تلاوت کی ہے جتنی سورۂ مزمل ہوتی ہے۔

4707 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "نِمْتُ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَاَتَى الْحَاجَةَ ثُمَّ جَاءَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا، فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّرَى اَنِّي كُنْتُ اَبْغِيهِ يَعْنِيْ اُرَاقِبُهُ قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ فَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاَخَذَ بِمَا يَلِي اُذُنِيْ حَتّٰى اَدَارَنِيْ فَكُنْتُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ اِلٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الصُّبْحِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ"

قَالَ سُفْيَانُ: فَذُكِرَ لَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحْفَظُ قَالَ: وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

وَزَادَنِيْ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ: وَسِتٌّ عِنْدِيْ فِي التَّابُوْتِ: وَعَصَبِيْ وَمُخِّيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَعِظَامِيْ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں رات کے وقت سو گیا' رات میں کسی وقت نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے' آپ نے قضائے حاجت کی' پھر آپ تشریف لائے' آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے' پھر آپ سوئے' پھر رات میں کسی وقت آپ بیدار ہوئے' آپ مشکیزہ کے پاس تشریف لائے' آپ نے اُس کا منہ کھولا اور اُس کے ذریعہ درمیانہ درجہ کا وضو کیا جو بہت زیادہ بھی نہیں تھا لیکن مکمل تھا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ میں نے یوں ظاہر کیا کہ جیسے میں ابھی اُٹھا ہوں' مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ نبی اکرم ﷺ یہ محسوس کریں کہ میں آپ کا جائزہ لے رہا تھا' پھر میں اُٹھا' میں نے بھی ویسے ہی کیا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا' پھر میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے کان کے پاس سے پکڑ کر پیچھے سے گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے تیرہ رکعات مکمل ادا کیں جس میں صبح (یعنی فجر کی دو سنتیں) بھی شامل تھیں' پھر نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے لیے بلایا' تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ نے نماز ادا کی اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

سفیان کہتے ہیں: (سلمہ نامی راوی نے) ہمارے سامنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات ذکر کی کہ

اُنہوں نے یہ چیز ذکر کی ہے' پھر اُنہوں نے یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ حفاظت کرتے تھے (یعنی آپ کا ذہن بیدار ہوتا تھا)۔

اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھ سو جاتی تھی لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! میری دل میں نور کر دے' میری سماعت میں نور کر دے' میری زبان میں نور کر دے' میری بصارت میں نور کر دے' میرے دائیں طرف نور کر دے' میرے بائیں طرف نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے سامنے نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے' میرے لیے نور کو زیادہ کر دے''۔

کریب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے پاس تابوت میں (تحریری شکل میں ان الفاظ کا بھی ذکر ہے:) میرے پٹھوں میں' میرے گودے میں' میرے خون میں' میرے بالوں میں' میری کھال میں اور میری ہڈیوں میں (نور کر دے)''۔

4708 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَبَاتَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ "

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات کے وقت ٹھہر گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں چوڑائی کی سمت میں لیٹ گیا' نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اہلیہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے' رات میں کسی وقت جب نصف رات ہو چکی تھی یا اُس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد کی بات ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے' آپ بیٹھے' آپ نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات ختم کیے' پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی' پھر نبی اکرم ﷺ لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف بڑھے' آپ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ میں بھی اُٹھا' میں نے بھی ویسا ہی کیا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا' پھر میں آیا اور نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سر پر رکھا' آپ نے میرے کان کو پکڑ کو اُسے ملا' پھر آپ نے دو رکعت ادا کیں' پھر دو رکعت ادا کیں' پھر دو رکعت ادا کیں' پھر وتر ادا کیے' پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُٹھے' آپ نے دو مختصر رکعت ادا کیں' پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

4709 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يَعْلٰی بْنُ مَمْلَكٍ، اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ يُسَبِّحُ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا مَا شَاءَ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمَتِهٖ تِلْكَ فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ، وَصَلَاتُهٗ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ

❋❋ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: یعلیٰ بن مملک نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد نوافل ادا کرتے تھے پھر اُس کے بعد رات میں جب آپ کی مرضی ہوتی نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ نماز ختم کر کے اُتنی ہی دیر تک سوئے رہتے جتنی دیر آپ نماز ادا کرتے رہے تھے' آپ کی یہ بعد والی نماز صبح صادق تک جاری رہتی تھی۔

4710 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت سترہ رکعات ادا کرتے تھے۔

4711 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا، فَلَا تَسْاَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، عَيْنَايَ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

❋❋ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ رمضان میں کس طرح نماز ادا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رمضان میں' اور رمضان کے علاوہ میں' گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے' آپ چار رکعات ادا کرتے تھے تم اُن کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو! پھر آپ تین رکعات ادا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سونے لگے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔

4712 - حدیث نبوی: قَالَ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ: لَاَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهٗ اَوْ فُسْطَاطَهٗ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى

رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ اَوْتَرَ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً "

❊❊ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (میں نے سوچا) کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا' تو میں نبی اکرم ﷺ کی چوکھٹ کے پاس (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ کے خیمہ کے پاس تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے دو مختصر رکعات ادا کیں' پھر آپ نے دو طویل رکعات ادا کیں' پھر آپ نے مزید دو رکعات ادا کیں' لیکن یہ پہلے والی دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے وتر ادا کیے' تو یہ تیرہ رکعات ہو گئیں۔

4713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا ضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

❊❊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر سمیت نو رکعات ادا کرتے تھے اور دو رکعات آپ بیٹھ کر ادا کرتے تھے' جب آپ کمزور ہو گئے' تو آپ وتر سمیت سات رکعات ادا کرتے تھے اور دو رکعات آپ بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔

4714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى: اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، كَانَ جَارًا لَهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ، ثُمَّ ارْتَحَلَ اِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارًا لَهٗ وَمَا لَا يَجْعَلَهٗ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ لِمَنْ يُجَاهِدُ الرُّومَ حَتّٰى يَمُوتَ، فَلَقِيَهٗ رَهْطٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَهْطًا مِنْهُمْ سِتَّةً اَرَادُوا ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لَهُمْ: اَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ اُسْوَةٌ؟ فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذٰلِكَ رَاجَعَ امْرَاَتَهٗ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا اُخْبِرَ اَنَّهٗ اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَوَلَا اُنَبِّئُكَ، اَوَ اَلَا اَدُلُّكَ بِاَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: مَنْ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَاْتِهَا فَسَلْهَا عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِىْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ: فَاَتَيْتُ حَكِيْمَ بْنَ اَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهٗ اِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا اَنَا بِقَارِبِهَا، اِنِّى نَهَيْتُهَا اَنْ تَقُوْلَ بَيْنَ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا فَاَبَتْ اِلَّا مُضِيًّا فِيْهَا، فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعِى، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا، فَدَخَلَ فَعَرَفَتْهُ، فَقَالَتْ: اَحَكِيْمٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ، اُصِيبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَنْبِئِينِىْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَمَا تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَتْ: فَاِنَّ خُلُقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُومَ فَبَدَا لِى، فَقُلْتُ لَهَا: اَنْبِئِينِىْ عَنْ قِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اَمَا تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّورَةَ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى قَالَتْ: فَاِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ الْقِيَامَ فِىْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ، فَقَامَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَوْلًا حَتّٰى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ، وَاَمْسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَىْ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ التَّخْفِيفَ فِىْ آخِرِ السُّورَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ اِذْ كَانَ فَرِيضَةً، فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُومَ فَبَدَا لِى

فَسَالْتُهَا، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَنْبِئِينِى عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَهُ، ثُمَّ يَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّى تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ حَتّٰى يُصَلِّيَ التَّاسِعَةَ، فَيَقْعُدُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ، فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اَىْ بُنَىَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ اَىْ بُنَىَّ وَكَانَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَلَبَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَلَا اَعْلَمُ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِى لَيْلَةٍ، وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ، وَلَا قَامَ شَهْرًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ: فَاَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَنْبَاْتُهُ بِحَدِيثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ، اَمَا اَنِّى لَوْ كُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهَا لَشَافَهْتُهَا بِهِ مُشَافَهَةً، قَالَ حَكِيمُ بْنُ اَفْلَحَ: اَمَا اِنِّى لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ مَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا اَنْبَاْتُكَ بِحَدِيثِهَا

* زرارہ بن اوفیٰ بیان کرتے ہیں: سعد بن ہشام بن عامر جو اُن کے پڑوسی تھے' اُنہوں نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' پھر وہ مدینہ منورہ چلے گئے' تا کہ وہاں موجود اپنی زمین اور جائیداد فروخت کر دیں اور پھر اُسے ہتھیار اور گھوڑوں وغیرہ کی خریداری میں استعمال کریں' اُن لوگوں کے لیے جو رومیوں سے جہاد کر رہے ہیں اور پھر وہ جہاد کرتے ہوئے انتقال کر جائیں۔ اُن کی قوم کے کچھ افراد اُن سے ملے' اُنہوں نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کیا۔ اُنہوں نے بتایا کہ اُن کی قوم کے چھ افراد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں یہی ارادہ کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا: کیا تمہارے لیے میرے طریقہ میں نمونہ نہیں ہے؟ جب اُن لوگوں نے سعد بن ہشام کو یہ بات بتائی' تو اُنہوں نے اپنی اہلیہ سے رجوع کر لیا' جب وہ ہمارے پاس آئے' تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور اُن سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس شخصیت کے بارے میں نہ بتاؤں اور کیا میں تمہاری رہنمائی اُس شخصیت کی طرف نہ کروں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں' روئے زمین میں سب سے زیادہ علم رکھتی ہے؟ میں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سیدہ عائشہ! تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے اس بارے میں دریافت کرو' پھر میرے پاس واپس آ کر اُن کے جواب کے بارے میں مجھے بتانا۔

سعد بن ہشام کہتے ہیں: میں حکیم بن افلح کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ وہ میرے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چلیں! اُنہوں نے کہا: میں اُن کے پاس نہیں جاؤں گا' کیونکہ میں نے اُنہیں منع کیا تھا کہ وہ دونوں گروہوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں' لیکن اُنہوں نے میری بات نہیں مانی اور اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کیا۔ سعد بن ہشام کہتے ہیں: میں نے اُنہیں قسم دی تو وہ میرے ساتھ آ گئے' ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کیا' جب حکیم بن افلح اندر داخل ہوئے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں پہچان لیا' وہ بولیں: تم حکیم ہو! اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب

دیا: سعد بن ہشام' سیدہ عائشہ نے دریافت کیا: ہشام کون؟ اُنہوں نے جواب دیا: عامر کے صاحبزادے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عامر بہت اچھے آدمی تھے' وہ غزوۂ اُحد کے موقع پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتایئے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن کے مطابق تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا تو مجھے خیال آیا' میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام (یعنی رات کے نوافل) کے بارے میں بتایئے! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم نے یہ سورت نہیں پڑھی ہے: ''اے چادر اوڑھنے والے!'' میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے قیام کو فرض قرار دیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال تک رات کے وقت قیام کرتے رہے' یہاں تک کہ اُن کے پاؤں پھول گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا آخری حصہ بارہ ماہ تک نازل نہیں کیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف سے متعلق حکم نازل کر دیا' تو رات کے وقت کا قیام جو پہلے فرض تھا' وہ اب نفل ہو گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر مجھے خیال آیا تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے کہا: اے اُم المؤمنین! آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کے نماز کے بارے میں بتایئے! تو سیدہ عائشہ نے فرمایا: ہم رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے' جب اللہ کو منظور ہوتا تھا اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تھے' پھر آپ مسواک کرتے تھے' وضو کرتے تھے' پھر آپ نو رکعت ادا کرتے تھے' جن کے درمیان آپ قعدہ نہیں کرتے تھے' آٹھویں رکعت کے بعد قعدہ کرتے تھے' پھر آپ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' اُس کا ذکر کرتے تھے' اُس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو جاتے تھے' آپ نے سلام نہیں پھیرا ہوتا تھا' یہاں تک کہ آپ نویں رکعت ادا کرنے کے بعد قعدہ میں بیٹھتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' اُس کا ذکر کرتے تھے' اُس سے دعا مانگتے تھے اور پھر بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے' اُس کے بعد آپ بیٹھ کر دو رکعت ادا کرتے تھے جو آپ کے سلام پھیرنے کے بعد ہوتی تھیں' یہ گیارہ رکعات ہو جاتی ہیں' اے میرے بیٹے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف زیادہ ہو گئی اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا' تو آپ سات رکعات وتر سمیت ادا کرنے لگے' پھر آپ سلام پھیرنے کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا کرتے تھے' تو یہ نو رکعت ہو گئیں' اے میرے بیٹے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز ادا کرتے تھے' تو آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ اُسے باقاعدگی سے ادا کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند یا کسی بیماری کی وجہ سے رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرتے تھے' میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک رات میں (پورا) قرآن نہیں پڑھا اور نہ ہی صبح صادق ہونے تک' رات بھر (یعنی ساری رات) کبھی آپ نے نوافل ادا کیے' نہ ہی آپ نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُنہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: اُنہوں نے سچ کہا ہے! اگر میں اُن کے ہاں جا سکتا ہوتا' تو اُن سے براہِ راست یہ روایت سن

لیتا۔ حکیم بن افلح نے کہا: اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ آپ اُن کے ہاں آتے جاتے نہیں ہیں' تو میں اُن کی حدیث آپ کو نہ بیان کرتا۔

4715 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا ثَقُلَ وَاَسَنَّ صَلَّى سَبْعًا

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے' جب آپ کا وزن زیادہ ہو گیا اور عمر شریف زیادہ ہوگئی' تو آپ سات رکعات ادا کرتے تھے۔

4716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَنَقْتَصِرُ عَلٰى وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلْ زِيَادَةُ الْخَيْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ

✱✱ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے کم کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: بھلائی کا زیادہ ہونا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

بَابُ الضَّجْعَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ، وَبَابُ النَّافِلَةِ مِنَ اللَّيْلِ

باب: وتر ادا کرنے کے بعد لیٹ جانا' باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنا

4717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ بَعْدَ الْوِتْرِ ضَجْعَةً اَوْ نَوْمَةً

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ وتر کے بعد لیٹ جانے' یا سونے کو پسند کرتے تھے۔

4718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوتِرَ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَاِلَّا اضْطَجَعَ

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کرتے تھے' جب آپ نے وتر کا ارادہ کرتے' (یعنی جب وتر ادا کر لیتے) تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تھی تو آپ میرے ساتھ بات چیت کرتے تھے' ورنہ آپ بھی لیٹ جاتے تھے۔

4719 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ: اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، وَاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، كَانُوْا يَضْطَجِعُوْنَ عِنْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَيَاْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ "

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت رافع بن خدیج اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم فجر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد لیٹ جاتے تھے اور یہ لوگ اس کی ہدایت بھی کرتے تھے۔

4720 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا نَفْعَلُهُ، وَيَقُوْلُ:

كَفَى بِالتَّسْلِيمِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے: سلام پھیر دینا کافی ہے۔

4721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے بلاتا تھا۔

4722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ، لَمْ يَضْطَجِعْ لِسُنَّةٍ وَّلٰكِنَّهُ كَانَ يَدْأَبُ لَيْلَةً فَيَسْتَرِيحُ قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْصِبُهُمْ إِذَا رَآهُمْ يَضْطَجِعُونَ عَلٰى أَيْمَانِهِمْ "

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر ادا کرتے تھے پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے اطلاع دیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنت کے طور پر نہیں لیٹتے تھے بلکہ آپ رات بھر عبادت کی وجہ سے بعد میں ذرا آرام کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب لوگوں کو دائیں پہلو کے بل لیٹے ہوئے دیکھتے تھے تو انہیں کنکریاں مارا کرتے تھے۔

4723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَثَابَ رِجَالٌ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ تَحَدَّثُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَاجْتَمَعَ اللَّيْلَةَ الْمُقْبِلَةَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَاجْتَمَعَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، ثُمَّ أَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ اللَّيْلَةَ الثَّالِثَةَ نَاسٌ كَثِيرٌ حَتّٰى كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَتْ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهُ قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَتّٰى كَادَ الْمَسْجِدُ يَعْجِزُ عَنْ أَهْلِهِ قَالَتْ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْرُجْ قَالَتْ: حَتّٰى سَمِعْتُ نَاسًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّي

خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا

❋❋ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے قریب تشریف لے گئے' آپ نے مسجد میں نماز ادا کی' کچھ لوگ آئے اور اُنہوں نے آپ کے ساتھ' آپ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی' جب صبح ہوئی تو لوگوں نے یہ بات چیت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت تشریف لائے تھے اور آپ نے مسجد میں نماز ادا کی تھی' اگلی رات لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت تشریف لے گئے' لوگ اکٹھے ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی' آپ کی پیروی میں نماز ادا کی' جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اس بارے میں آپس میں بات چیت کی' تو تیسری رات بہت سے لوگ اکٹھے ہوگئے یہاں تک کہ اہلِ مسجد کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت تشریف لے گئے' آپ نے نماز ادا کی' لوگوں نے آپ کی پیروی میں نماز ادا کی۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: جب چوتھی رات آئی تو لوگوں کا اجتماع ہوگیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں) تشریف فرما رہے' آپ اُن کے پاس تشریف نہیں لے گئے۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: یہاں تک کہ میں نے کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: نماز! لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی اُن لوگوں کے پاس تشریف نہیں لے کر گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سلام پھیرا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے تشہد کے کلمات کہے اور پھر یہ ارشاد فرمایا: امابعد! گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اسے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ گے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنا

4724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: "بَلَغَنِي اَنَّهَا نَزَلَتْ (لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ) (آل عمران: **113**) فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ"

❋❋ منصور بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اہلِ کتاب میں سے برابر نہیں ہیں' ایک اُمت قائم کرنے والی ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے: مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز ادا کرنے والی ہے)۔

4725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: نِعْمَ سَاعَةُ الْغَفْلَةِ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَعْنِي الصَّلَاةَ

❋❋ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جی ہاں! غفلت کی گھڑی میں' جو مغرب اور عشاء کے درمیان ہوتی ہے (اُس میں) نماز ادا کرنا (عمدہ ہے)۔

4726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَلْمَانَ

قَالَ: صَلُّوا فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَإِنَّهُ يُخَفِّفُ عَنْ اَحَدِكُمْ مِنْ حِزْبِهِ، وَيَذْهَبُ عَنْهُ مَلْغَاةُ اَوَّلِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ مَلْغَاةَ اَوَّلِ اللَّيْلِ مَهْدَنَةٌ لِآخِرِهِ

* * حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرو' کیونکہ تم میں سے کسی ایک شخص کے لیے اگر اس معمول کو اختیار کرنا آسان ہو' تو اُس سے رات کے ابتدائی حصہ کی لغویات ختم ہو جائیں گی اور رات کے ابتدائی حصہ کی لغویات اُس کے آخری حصہ میں سستی پیدا کر دیتی ہیں۔

4727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ تُبَيْعٍ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُحْسِنُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

* * عطاء نے تبیع کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص عشاء کے بعد چار رکعات ادا کرے' جن میں وہ عمدہ طریقہ سے قرأت کرے' رکوع کرے اور سجدہ کرے' تو اُسے شبِ قدر کا سا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔

4728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ رَكَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَ كَالْمُعْقِبِ غَزْوَةً بَعْدَ غَزْوَةٍ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے شاید ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چار رکعات ادا کرتا ہے' وہ گویا ایک غزوہ کے بعد دوسرے غزوہ میں حصہ لیتا ہے''۔

4729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: رَاَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقَالَ لَهُ: اَفَاتَكَ شَيْءٌ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِنَّهُمَا رَكْعَتَانِ اَدْبَارَ السُّجُودِ وَبِهِ كَانَ يَاْخُذُ مَعْمَرٌ

* * عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو مغرب کے بعد چار رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو اُس سے دریافت کیا: کیا تمہاری کوئی فرض نماز رہ گئی تھی؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: اس وقت دو رکعات ادا کی جاتی ہیں' جو سجود (یعنی فرض نماز) کے بعد ہوتی ہیں۔

معمر اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

4730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: اِنَّمَا التَّهَجُّدُ بَعْدَ النَّوْمِ

* * عبدالرحمٰن بن اسود فرماتے ہیں: تہجد سونے کے بعد ہوتی ہے۔

4731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: رَآنِي مُجَاهِدٌ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ: اِنَّمَا هُمَا رَكْعَتَانِ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَمَا رَاَيْتُ طَاوُسًا يَزِيدُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ "

* * ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: مجاہد نے مجھے مغرب کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ دو رکعت

ہوتی ہیں۔

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو مغرب کے بعد دو رکعت سے زیادہ ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ الصَّلَاةِ مِنَ اللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نماز ادا کرنا

4732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ) (المزمل: 6) قَالَ: اِذَا قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَهِيَ نَاشِئَةٌ

قَالَ الثَّوْرِيُّ، وَقَالَ لَيْثٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ: مَا كَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَهُوَ نَاشِئَةٌ

٭٭ مجاہد' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''بے شک رات کا جاگنا' زیادہ مشکل ہے''۔

مجاہد یہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی رات کے وقت نماز ادا کرے تو یہ ناشئہ ہے۔

سفیان ثوری اور لیث نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: عشاء کے بعد کا جو وقت ہے وہ ''ناشئہ'' ہے۔

4733 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَهُوَ نَاشِئَةٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: عشاء کے بعد جو وقت ہے وہ ''ناشئہ'' ہے۔

4734 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُوذَوَيْهِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُسًا قَالَ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: جو شخص فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرتا ہے اُس کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو سحری کے وقت دعائے مغفرت کرتے ہیں (جن کا ذکر قرآن میں ہے)۔

4735 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّكَ مَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ كَاَنَّكَ تَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ، وَمَنْ قَرَعَ بَابَ الْمَلِكِ يُوشَكُ اَنْ يُفْتَحَ لَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رات کی (نفل) نماز کو دن کی (نفل) نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کو اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے پر حاصل ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تک تم نماز ادا کرتے ہو' گویا کہ تم بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہوتے ہو' اور جو شخص بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے کہ اُس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

4736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلٰى صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

✽✽ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: رات کی (نفل) نماز کو دن کی (نفل) نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہے۔

4737 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ يَنْظُرُ مَا اجْتِهَادُهُ قَالَ: فَقَامَ يُصَلِّي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَاَنَّهُ لَمْ يَرَ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَلْمَانُ: "حَافِظُوا عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ؛ فَاِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهٰذِهِ الْجِرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصَبِ الْمَقْتَلَةُ، فَاِذَا صَلَّى النَّاسُ الْعِشَاءَ صَدَرُوا عَلٰى ثَلَاثِ مَنَازِلَ: مِنْهُمْ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَاَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ وَلَا لَهُ فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَغَفْلَةَ النَّاسِ فَكَبَّ رَاْسَهُ فِي الْمَعَاصِي. فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَاَمَّا الَّذِي لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَغَفْلَةَ النَّاسِ فَقَامَ يُصَلِّي فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَاَمَّا الَّذِي لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرَجُلٌ صَلَّى وَنَامَ فَذٰلِكَ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَاِيَّاكَ وَالْحَقْحَقَةَ، وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وَدَوَامٍ"

✽✽ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی تاکہ اُن کے اجتہاد (یعنی رات کے وقت کی عبادت کے اہتمام) کا جائزہ لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اُنہیں یہ اندازہ نہیں ہو پایا کہ طارق کا گمان کیا ہے۔ پھر طارق نے اپنا گمان اُن کے سامنے ذکر کیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرو' یہ ان زخموں (یعنی گناہوں) کا کفارہ ہوں گی جبکہ تم نے کوئی قتل نہ کیا ہو' جب لوگ عشاء کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو اُن کی تین حیثیتیں ہوتی ہیں' اُن میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ نہ تو اُس کے ذمہ کوئی چیز ہوتی ہے اور نہ ہی اُس کے حق میں کوئی چیز ہوتی ہے' کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے حق میں کوئی چیز ہوتی ہے' اُن پر کوئی چیز لازم نہیں ہوتی (یعنی اُنہیں کسی چیز کا گناہ نہیں ہوتا) اور کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں نہ کچھ حاصل ہوتا ہے اور نہ کچھ لازم ہوتا ہے' جہاں تک اُس شخص کا تعلق ہے جس پر چیز لازم ہوتی ہے اور اُسے حاصل کچھ نہیں ہوتا تو یہ وہ شخص ہے جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے اور پھر وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے جسے گناہ حاصل ہوتا ہے اور جسے ثواب نہیں ملتا۔ جہاں تک اُس شخص کا تعلق ہے جسے ثواب حاصل ہوتا ہے اور اُسے کوئی گناہ نہیں ہوتا تو یہ وہ شخص ہے جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے اور اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' اس شخص کو ثواب حاصل ہوتا ہے اسے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ جہاں تک اُس شخص کا تعلق ہے جسے نہ کوئی ثواب حاصل ہوتا ہے اور نہ کوئی گناہ لازم ہوتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو (عشاء کی) نماز ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے' یہ ایسا شخص ہے جسے نہ کوئی (مزید) ثواب حاصل ہوتا ہے اور نہ اسے کوئی گناہ ہوتا ہے' تم پر شدت پسندی سے بچنا لازم ہے اور تم پر میانہ روی کے ساتھ باقاعدگی سے (نفلی عبادت کرنا)

لازم ہے۔

4738 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَاَيْقَظَ امْرَاَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ كُتِبَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی رات کے وقت بیدار ہوتو اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، پھر وہ دونوں دو رکعت ادا کریں تو اُس رات میں اُن دونوں کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کیا جاتا ہے۔

4739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، لَا اُرَاهُ اِلَّا رَفَعَهُ يَقُوْلُ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوقِظْ اَهْلَهُ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَيْقِظْ فَلْيَنْضَحْ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہوتو اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اگر وہ بیدار نہیں ہوتی تو اُس کے چہرے پر پانی چھڑکے''۔

4740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَّغَيْرِهِ يُرْجِعُونَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِىْ اِلَيَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي الدِّينِ يُعَمِّرُوْنَ مَسَاجِدِى، وَيَسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ، اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اِذَا ذَكَرْتُ خَلْقِي بِعَذَابٍ ذَكَرْتُهُمْ فَصَرَفْتُ عَذَابِىْ عَنْ خَلْقِي

❁❁ ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے بندوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بندے وہ ہیں جو دین کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' میری مساجد کو آباد کرتے ہیں' سحری کے وقت دعائے مغفرت کرتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں کہ جب مجھے اپنی مخلوق کو عذاب دینے کا خیال آتا ہے' تو پھر ان کا خیال آجاتا ہے' تو میں اپنی مخلوق کو عذاب نہیں دیتا''۔

4741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ فِىْ قَوْلِهِ: (قُوا اَنْفُسَكُمْ) (التحریم: 6) قَالَ: عَلِّمُوْا اَنْفُسَكُمُ الْخَيْرَ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے آپ کو بچاؤ''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے آپ کو بھلائی کی تعلیم دو۔

4742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: تَعَوَّدُوا الْخَيْرَ فَاِنَّمَا الْخَيْرُ بِالْعَادَةِ

✲✲ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم بھلائی کی عادت اختیار کرو، کیونکہ بھلائی، عادت کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔

4743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُصَلِّيَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَيَقُوْلُ: اَلصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، وَيَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْاَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى) (طه: 132)

✲✲ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت جتنا اللہ کو منظور ہوتا تھا اُتنی دیر تک نفل نماز ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آتا تھا تو اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: نماز، نماز! پھر وہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''تم اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دو اور اُس پر ثابت قدمی اختیار کرو، ہم تم سے رزق نہیں مانگتے کیونکہ ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور بہترین انجام پرہیزگاری کا ہے''۔

4744 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ الضِّيقِ فِي الرِّزْقِ اَمَرَ اَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا) (طه: 132) "

✲✲ معمر نے قریش کے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جسے رزق میں تنگی کی شکایت ہوتی تو آپ اُس کے اہلِ خانہ کو نماز کی ہدایت کرتے تھے، پھر آپ یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''تم اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دو اور اُس پر ثابت قدمی اختیار کرو''۔

4745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، ذَكَرَهُ عَنْ بَعْضِهِمْ قَالَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللّٰهَ، وَقَامَ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى وَدَعَا اللّٰهَ اسْتَجَابَ لَهُ

✲✲ ابان نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور اُٹھتا ہے اور وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔

4746 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: اَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟

✲✲ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت نفل) نماز اتنی (زیادہ) ادا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو گئے، آپ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کی گئی کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت نہیں کر دی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

4747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلّٰى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّمَ قَدَمَاهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ تَوَرَّمَ قَدَمَاكَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟

✵✵ اعمش نے اپنے بعض اصحاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت اتنے زیادہ نوافل) ادا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو گئے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ایسا کرتے ہیں کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو گئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

بَابُ مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ، مَتَى يَقْضِيهِ؟

باب: جس شخص کی رات کی کچھ (نفل نماز) فوت ہو جائے' وہ اُس کی قضاء کب کرے گا؟

4748 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْقَارِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، اَوْ قَالَ: عَنْ جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ اِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَكَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے معمول کے وظیفہ کے وقت سویا رہ جائے' یا رات کی (نفل عبادت) کے کسی حصہ کو ادا کیے بغیر سو جائے' تو وہ اسے اگر فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان میں ادا کر لے' تو یہ اسی طرح ہوگا جس طرح اُس نے اسے رات کے وقت پڑھا۔

4749 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا رَاَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّي فِي حِينَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي فِيهِ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ لَهُ: فَقَالَ: فَاتَنِي مِنَ اللَّيْلِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: (وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُورًا) (الفرقان: 62)

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک ایسے وقت میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جس وقت میں وہ (عام معمول میں) نماز ادا نہیں کرتے تھے اور یہ دن کے وقت کی بات ہے۔ اُس شخص نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رات کی (کچھ نفل عبادت) رہ گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

"اور وہی وہ ذات ہے جس نے رات اور دن کو آگے پیچھے آنے والا بنایا ہے' یہ اُس شخص کے لیے ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہو' یا جو شکر کرنا چاہتا ہو"۔

4750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُعْجِبُهُمُ الزِّيَادَةَ فِي الْعَمَلِ وَيَكْرَهُوْنَ النُّقْصَانَ، وَالْاَقْسَامَ دِيمَةً، وَاِذَا فَاتَهُمْ شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ قَضَوْهُ بِالنَّهَارِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگوں کو عمل میں زیادتی پسند ہے اور لوگ نقصان کو ناپسند کرتے ہیں جبکہ کام باقاعدگی ہی سے ہوتے ہیں' جب اُن کی رات کی کوئی نفل عبادت رہ جاتی تھی' تو وہ دن میں اُسے قضاء کر لیتے تھے۔

4751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشَرَ رَكْعَةً

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت کوئی نماز ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ دن میں بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

4752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمَشْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِذَا فَاتَ رَجُلًا شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يُصَلِّ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُطِيلَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی رات کی کوئی نفل نماز رہ جائے جسے وہ ادا نہ کر پائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ فجر کی دو رکعت طویل ادا کر لے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

باب: صبح صادق کے بعد نماز ادا کرنا

4753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: "اَتَكْرَهُ الصَّلَاةَ اِذَا انْتَشَرَ الْفَجْرُ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ جب پہاڑوں کی چوٹیوں پر صبح صادق پھیل جائے تو صرف فجر کی دو رکعت ادا کی جائیں (کوئی دوسری نماز ادا نہ کی جائے)؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4754 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ مِينَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مِينَا، اَوْ سُلَيْمٍ مَوْلَى سَعِيدٍ قَالَ: وَكِلَاهُمَا - مَا عَلِمْتُ - كَانَ مُصَلِّيًا قَالَ: فَاَخْبَرَنِي اَحَدُهُمَا قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ الْفَجْرِ قَالَ: فَجَعَلْتُ اُصَلِّي اُتَابِعُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي لَمْ اُصَلِّ الْبَارِحَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَتُرِيدُ اَنْ تُخْبِرَنِي الْاٰنَ اِنَّمَا هُمَا رَكْعَتَانِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن بن میناء کے صاحبزادے' یا شاید سعید کے غلام سلیم نے مجھے یہ بات بتائی' وہ کہتے ہیں: میں صبح صادق ہونے کے بعد مسجد میں آیا اور نماز ادا کرنے لگا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں نے صبح کی نماز ادا نہیں کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اب تم مجھے بتاؤ! یہ دو رکعات

ہوتی ہیں۔

4755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ رِبَاحٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهٗ رَاَى رَجُلًا يُكَرِّرُ الرُّكُوعَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَنَهَاهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَيُعَذِّبُنِي اللّٰهُ عَلَى الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُكَ عَلٰى خِلَافِ السُّنَّةِ

* سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو صبح صادق ہو جانے کے بعد بکثرت رکوع کرتے ہوئے دیکھا تو اُسے ایسا کرنے سے منع کیا' اُس نے کہا: اے ابو محمد! کیا اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے کی وجہ سے عذاب دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن وہ تمہیں سنت کے برخلاف کرنے کی وجہ سے عذاب دے گا۔

4756 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ النِّدَاءِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

* سعید بن سیتب روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(فجر کی) اذان ہو جانے کے بعد' صرف فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا کی جائیں گی''۔

4757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

* حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا کی جائیں گی''۔

4758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُبْصِرُ، وَكَانَ يُبْصَرُ لَهٗ، فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ

قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْظُرُ، فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ "

* مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی رخصت ہو چکی تھی تو لوگ اُنہیں (صبح صادق ہونے کے بارے میں بتاتے تھے) جب صبح صادق ہو جاتی تھی تو وہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر جائزہ لیتے تھے' جب صبح صادق ہوتی تھی تو وہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاتے تھے۔

4759 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ لِطَاوُسٍ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّيْ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدَمَا ذَهَبَ بَصَرُهٗ يَسْاَلُ غُلَامَهٗ عَنِ الْفَجْرِ فَاِذَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَدْ طَلَعَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ "

وَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَلْتَفِتُ، فَاِذَا رَاَى الْفَجْرَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ قَالَ: فَقَالَ لَهٗ طَاوُسٌ: اَتَعْقِلُ؟ اِذَا طَلَعَ

الْفَجْرُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ "

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: مجاہد نے طاؤس سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی رخصت ہو جانے کے بعد اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے غلام سے صبح صادق کے بارے میں دریافت کیا' جب اُس غلام نے اُنہیں بتایا کہ صبح صادق ہو چکی ہے تو اُنہوں نے صرف دو رکعت ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے (مزید کوئی نفل نماز ادا نہیں کی) اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے' جب اُنہوں نے صبح صادق دیکھ لی تو دو رکعت ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: طاؤس نے اُن (راوی) سے کہا: کیا تمہاری عقل کام کرتی ہے؟ جب صبح صادق ہو جائے تو تم جتنی چاہو نماز ادا کر سکتے ہو۔

4760 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' صرف فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کی جائیں گی''۔

4761 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَلِّ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا شِئْتَ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد تم جتنی چاہو نماز ادا کرو۔

4762 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُو اُمَيَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا دَخَلَ مَسْجِدَ مِنًى بَعْدَمَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَسَاَلْتُهُ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: صَلَاةٌ مِنَ اللَّيْلِ كُنْتُ اُصَلِّيْهَا نِمْتُ عَنْهَا

قَالَ: ثُمَّ رَاَيْتُ عَطَاءً بَعْدَ ذٰلِكَ دَخَلَ مَسْجِدَ مِنًى بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ طَاوُسٌ

٭٭ عبدالکریم ابواُمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا کہ وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد منیٰ کی مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے آٹھ رکعات ادا کیں۔ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ رات کی نماز ہے جو میں ادا کیا کرتا تھا اور (گزشتہ رات) میں اسے ادا کیے بغیر سو گیا۔

راوی نے بیان کیا: اس کے بعد میں نے عطاء کو دیکھا کہ وہ منیٰ کی مسجد میں صبح صادق ہونے کے بعد داخل ہوئے اور اُنہوں نے آٹھ رکعات ادا کیں۔ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی اسی کی مانند جواب دیا جو طاؤس نے جواب دیا تھا۔

بَابُ مَتَى تُرْكَعُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعت کب ادا کی جائیں گی؟

4763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ وَبَرَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَعَادَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فِيْ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لِاَنَّهُ صَلَّاهَا بِلَيْلٍ

✻✻ وبرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن میں تین مرتبہ فجر کی دو رکعت (سنتیں) دہرائیں کیونکہ اُنہوں نے وہ رات میں (صبح صادق ہونے سے پہلے) ہی ادا کرلی تھیں۔

4764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ مَتَى كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ تُرْكَعَ تَانِكَ الرَّكْعَتَانِ؟ فَقَالَ: مَعَ الْفَجْرِ اَوْ بَعْدَهُ وَافْصِلْ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ مَا صَلَّيْتَ قَبْلَهُمَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کس وقت یہ بات مستحب ہے کہ آپ ان دو رکعات کو ادا کریں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: صبح صادق ہونے کے ساتھ ہی یا اس کے بعد میں ان دونوں کے اور ان سے پہلے جو نماز ادا کی ہے اُن کے درمیان فصل کروں گا۔

4765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: هُمَا الْفَجْرَانِ فَاَمَّا الْفَجْرُ الَّذِى يَسْطَعُ فِي السَّمَاءِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَّلَا يُحَرِّمُ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الَّذِى يَنْتَشِرُ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ فَهُوَ الَّذِى يُحَرِّمُ "، فَقَالَ عَطَاءٌ: فَاَمَّا اِذَا سَطَعَ سُطُوعًا فِي السَّمَاءِ - وَسُطُوعُهُ اَنْ يَّذْهَبَ فِي السَّمَاءِ طُوْلًا فَاِنَّهُ لَا يُحَرَّمُ لَهُ فِي الشَّرَابِ لِصِيَامٍ وَّلَا صَلَاةٍ، وَلَا يَفُوتُ لَهُ حَجٌّ، وَلٰكِنْ اِذَا انْتَشَرَ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ حَرُمَ الشَّرَابُ عَلَى الصَّوْمِ وَفَاتَ لَهُ الْحَجُّ

وَقَالَ عُمَرُ: اَلْفَجْرُ الَّذِى كَاَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ السَّاطِعُ فِي السَّمَاءِ

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: صبح صادق دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو آسمان میں پھیلتی ہے وہ کوئی چیز نہیں ہوتی اور یہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی۔ لیکن وہ فجر جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھیل جاتی ہے یہ وہ ہے جو (روزہ دار کے لیے کچھ کھانے پینے کو) حرام قرار دیتی ہے۔

عطاء کہتے ہیں: جہاں تک آسمان میں لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آسمان میں لمبائی کی سمت میں پھیلے یہ روزے کے لیے کھانے یا پینے کو حرام قرار نہیں دیتی نماز کو حرام قرار نہیں دیتی اس کی وجہ سے حج فوت نہیں ہوتا لیکن جب یہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھیل جائے تو روزہ رکھنے والے کے لیے پینا حرام ہو جاتا ہے ایسے شخص کا حج فوت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک فجر یوں ہوتی ہے جس طرح سانپ کی دم ہو وہ یہ فرماتے ہیں: یہ آسمان میں لمبائی کی

سمت میں پھیلتی ہے۔

4766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ جِئْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ انْتَشَرَ الْفَجْرُ اُطَوِّلُهُمَا اَمْ اَحْذِفُهُمَا؟ قَالَ: طَوِّلْهُمَا اِنْ شِئْتَ مَا لَمْ يَخْرُجِ الْاِمَامُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں مسجد میں آتا ہوں' اُس وقت جب فجر پھیل چکی ہوتی ہے' تو کیا میں ان دو رکعت کو طویل ادا کروں گا' یا انہیں مختصر ادا کروں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان دونوں کو طویل ادا کرلو جب تک امام نہیں آجاتا۔

4767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَتَا تُخَفَّفَانِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

** سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز سے پہلے کی ان دو رکعت کو مختصر ادا کیا جاتا ہے۔

4768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: الْوِتْرُ مِنَ اللَّيْلِ، وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، وَيُسْتَحَبُّ التَّكْبِيرُ عِنْدَ الْفَجْرِ بِالرَّكْعَتَيْنِ وَهُمَا مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: وتر رات میں ادا کیے جائیں گے اور یہ بات مستحب ہے کہ رات کے آخری حصہ میں ادا کیے جائیں اور صبح صادق ہونے کے فوراً بعد دو رکعت جلدی ادا کر لینا مستحب ہے' یہ دونوں دن کی نماز ہیں۔

4769 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

** سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے۔

4770 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے۔

4771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ "

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

4772 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے وقت فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے۔

4773 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مؤذن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے دو رکعات مختصر ادا کیں' پھر آپ تشریف لے گئے اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

4774 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُهُمَا - يَعْنِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ -

✻✻ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعات کو مختصر ادا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد فجر کی دو رکعات (سنتیں) تھیں۔

4775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَ الْإِقَامَةِ

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ان دو رکعات کو اقامت کے قریب ادا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب: فجر کی دو رکعات کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4776 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "اَوَاجِبَتَانِ رَكْعَتَا الضُّحَى اَوِ الْوِتْرِ اَوْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَوَاتِ اَوْ بَعْدَهُنَّ؟ قَالَ: لَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا فجر کی دو رکعات یا وتر یا نمازوں سے پہلے یا اُن کے بعد ادا کی جانے والی کوئی بھی نفل نماز واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

4777 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى شَيْءٍ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَلَا اِلَى غَنِيمَةٍ يَطْلُبُهَا

✻✻ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو رکعات سے زیادہ تیزی سے' اور کوئی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا جو (دو رکعات) آپ صبح کی نماز سے پہلے ادا کرتے تھے' اور نہ ہی آپ کو کسی غنیمت کو طلب کرتے ہوئے دیکھا۔

4778 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعات' میرے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں''۔

4779 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعات میرے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دونوں میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

4780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ الْقُطْبِيَّةِ قَالَ: فَاتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَاَعْتَقَ رَقَبَةً

✽✽ مہاجر بن قطبیہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوربیعہ کی فجر کی دو رکعات رہ گئیں تو اُنہوں نے ایک غلام آزاد کیا۔

4781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِحُمْرَانَ: يَا حُمْرَانُ، اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَمُتْ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ فَيُؤْخَذَ مِنْ حَسَنَاتِكَ لَا دِينَارَ ثَمَّ وَلَا دِرْهَمَ، وَلَا تَنْتَفِيَ مِنْ وَلَدِكَ فَتَفْضَحَهُ فَيَفْضَحَكَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَيْكَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَاِنَّ فِيهِمَا رَغَبَ الدَّهْرِ

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حمران سے فرمایا: اے حمران! تم اللہ سے ڈرو! اور تم ایسی حالت میں نہ مرنا کہ تمہارے ذمہ قرض ہو' ورنہ تم سے نیکیاں لے لی جائیں گی' کیونکہ وہاں تو کوئی دینار یا درہم کام نہیں آئے گا اور تم اپنی اولاد کی نفی کر کے اُسے رسوائی کا شکار نہ کرنا' ورنہ اللہ تعالیٰ اس وجہ سے قیامت کے دن تمہیں رسوائی کا شکار کرے گا اور تم پر فجر کی دو رکعات (سنتیں) پڑھنا لازم ہے کیونکہ ان دونوں میں زمانے بھر کی رغبت پائی جاتی ہے۔

4782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنْ لَمْ تَقْضِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَقُولُ: اِذَا فَاتَتْكَ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: اگر تم فجر کی دو رکعات کی قضاء نہیں کرتے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اُس وقت ہے جب یہ دونوں رکعات رہ گئی ہوں۔

4783 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ قَالَ: مَنْ

صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ كُتِبَتْ صَلَاتُهُ يَوْمَئِذٍ فِي صَلَاةِ الْاَوَّابِينَ، وَكُتِبَ يَوْمَئِذٍ فِي وَفْدِ الْمُتَّقِينَ

٭٭ عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں: جو شخص فجر کی دو رکعات ادا کرلے اور پھر صبح کی نماز باجماعت ادا کرے تو اس نماز کو اُس دن رجوع کرنے والوں کی نماز میں نوٹ کیا جاتا ہے اور اُس کو پرہیزگاروں کے وفد میں نوٹ کیا جاتا ہے۔

4784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ثُمَّ مَاتَ كَانَ قَدْ صَلَّى الْغَدَاةَ

٭٭ زیاد بن فیاض ٗابوعبدالرحمٰن سلمی کے بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعات (سنتیں) ادا کرلیتا ہے اور پھر اُس کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ صبح کی نماز ادا کر چکا ہوگا۔

4785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اذان کے قریب وتر ادا کرتے تھے اور اقامت کے قریب فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے۔

4786 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعات میرے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں''۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات میں تلاوت کرنا

4787 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقْرَاَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ فجر کی دو رکعات میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کی جائے۔

4788 - حدیث نبوی: عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَسَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِرَاءَةَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَرَاَ فِيهِمَا قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "،

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات میں پست آواز میں تلاوت کرتے تھے ٗآپ ان دو

رکعات میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

4789 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4790 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْ قَالَ: اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ مَرَّةً - شَكَّ اَبُو بَكْرٍ - يَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچیس سے زیادہ مرتبہ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) بیس سے زیادہ مرتبہ فجر کی دو رکعات میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: آپ فجر کی دو رکعات میں کیا تلاوت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص۔

4792 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَاَقُوْلُ: هَلْ قَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَمْ لَا؟ "

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات ادا کرتے تھے (آپ اتنی جلدی انہیں ادا کر لیتے تھے) کہ میں یہ سوچتی تھی کہ آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی بھی ہے یا نہیں۔

4793 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ لِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاَقُوْلُ: هَلْ قَرَاَ فِيهِمَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ اَمْ لَا لِخِفَّتِهِ اِيَّاهُمَا؟ "

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو میں یہ سوچتی تھی کہ آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی ہے یا نہیں کی ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعات مختصر ادا کرتے تھے۔

بَابُ الْكَلَامِ عِنْدَ الْفَجْرِ

باب: فجر کے وقت کلام کرنا

4794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُكْرَهُ الْحَدِيثُ فِي قُبُلِ الصُّبْحِ،

قُلْتُ: اَمِنْ بَيْنِ الصَّلَوَاتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: "اَوَ لَا تَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78) مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ يُشْهَدُ وَيُحْضَرُ"، قُلْتُ: فَيُخْبِرُ قَبْلَ الْفَجْرِ؟ فَكَرِهَ ذٰلِكَ اَيْضًا

❊❊ عطاء فرماتے ہیں: صبح کی نماز سے پہلے بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا نمازوں کے درمیان بھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے''۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ فرشتے وہاں موجود ہوتے ہیں اور حاضر ہوتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: تو فجر سے پہلے (بات چیت کرنے کے بارے میں) بتائیے! تو اُنہوں نے اسے بھی مکروہ قرار دیا۔

4795 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: خَرَجَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى قَوْمٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَنَهَاهُمْ عَنِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ: اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلصَّلَاةِ اِمَّا اَنْ تُصَلُّوا، وَاِمَّا اَنْ تَسْكُتُوا

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جو آپس میں بات چیت کر رہے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بات چیت کرنے سے منع کیا اور فرمایا: تم لوگ نماز کے لیے آئے ہو' یا تو تم نماز ادا کرو' یا خاموش رہو۔

4796 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِرَجُلَيْنِ يَتَكَلَّمَانِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ. فَقَالَ: يَا هٰذَانِ، اِمَّا اَنْ تُصَلِّيَا، وَاِمَّا اَنْ تَسْكُتَا

❊❊ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے' وہ صبح صادق ہونے کے بعد بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے دو افراد! یا تو تم دونوں نماز ادا کرو' یا تم دونوں خاموش رہو۔

4797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ عَزِيْزًا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنْ يَتَكَلَّمَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ

❊❊ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند تھی کہ صبح صادق ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ اور کوئی کلام نہ کیا جائے۔

4798 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ الْفَجْرِ وَهُمْ مُسْتَنِدُوْنَ ظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ: تَاَخَّرُوْا عَنِ الْقِبْلَةِ، لَا تَحُوْلُوْا بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِنَّهَا صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ

❊❊ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فجر کے وقت تشریف لائے' لوگ اپنی پشت قبلہ کی طرف ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے قبلہ سے منہ موڑا ہوا ہے' تم فرشتوں اور قبلہ کے

درمیان رکاوٹ نہ بنو' کیونکہ یہ فرشتوں کی نماز ہے۔

4799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْمَسْجِدَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَاَى قَوْمًا قَدِ اسْتَنَدُوا ظُهُورَهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ وَاسْتَقْبَلُوا النَّاسَ، فَقَالَ: لَا تَحُوْلُوْا بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَيْنَ صَلَاتِهَا، فَاِنَّهَا صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ

* * قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز سے پہلے مسجد میں تشریف لائے' تو وہاں آپ نے کچھ لوگوں کو' دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی پشت قبلہ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی ہے اور لوگوں کی طرف رُخ کیا ہوا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم فرشتوں اور اُن کی نماز کے درمیان رکاوٹ نہ بنو' کیونکہ یہ فرشتوں کی نماز ہے۔

4800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَكْرَهُ الْكَلَامَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب فجر کی دو رکعات ادا کر لیتے تھے تو اس کے بعد کلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

4801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ آيَةٍ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يُجِبْنِيْ قَالَ: فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: اِنَّهُ لَيُكْرَهُ الْكَلَامُ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ، قُلْتُ: يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِاَهْلِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ

* * خصیف بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دو رکعات کے بعد کلام کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب اُنہوں نے نماز ادا کر لی' تو اُنہوں نے فرمایا: دو رکعات کے بعد کلام کرنا مکروہ ہے۔

میں نے دریافت کیا: کیا آدمی اپنی بیوی کو یہ کہہ سکتا ہے: نماز (کا وقت ہو گیا ہے)؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ: "اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلْيَسْكُتُوا وَاِنْ كَانُوْا رُكْبَانًا، وَاِنْ لَمْ يَرْكَعُوْهُمَا فَلْيَسْكُتُوا، وَذُكِرَ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ كَانَ يَقُوْلُ: اَنَا اِذًا اَحْمَقُ مِنَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ بَعْدَمَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ

* * عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: جب صبح صادق ہو جائے' تو لوگ خاموش رہیں' اگرچہ وہ سوار ہوں اور اگرچہ اُنہوں نے ان دو رکعات (سنتوں) کو ادا نہ کیا ہو' پھر بھی وہ خاموش رہیں گے۔

سعید بن مسیب یہ فرماتے ہیں: میں اُس شخص کو احمق قرار دوں گا' جو صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی کلام کرتا ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا

باب: نماز سے پہلے یا اُس کے بعد نوافل ادا کرنا

4803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسْمَعُهُمْ يَذْكُرُوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے لوگوں کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی جائیں گی اور اس کے بعد بھی دو رکعات ادا کی جائیں گی' مغرب کے بعد دو رکعات ادا کی جائیں گی لیکن عشاء کے بعد کیا ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعات ادا کرتے تھے' جن میں سے دو رکعات آپ صبح کی نماز سے پہلے ادا کرتے تھے۔

4804 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَمِ الصَّلَوَاتُ؟ قَالَ: خَمْسٌ، فَسَمَّاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَرَمَضَانُ، قَالَ السَّائِلُ: لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ اَبَدًا، ثُمَّ وَلّٰى، فَضَحِكُوا مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ يَكُنْ صَادِقًا يَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ

✵✵ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: نمازیں کتنی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ! پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن نمازوں کا نام بتایا' پھر آپ نے فرمایا: رمضان! اُس نے عرض کی: میں ان پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر وہ شخص چلا گیا' لوگ اُس پر ہنس پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔

عطاء کہتے ہیں: (یعنی) اگر اس نے ان نمازوں کو قائم کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

4805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "هَلْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَاجِبٌ؟" قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی نفل نماز واجب بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

4806 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَمَنْ يُطِيْقُهُ؟ قَالَ: قُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا نُطِيْقُ مِنْهُ مَا اَطَقْنَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ، فَاِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَتْ وَكَانَ

مِقْدَارُهَا مِنَ الْعَصْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَفْصِلُ فِيهِمَا بِتَسْلِيمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الضُّحَى وَكَانَ مِقْدَارُهَا مِنَ الظُّهْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهَا بِالتَّسْلِيمِ كَمَا فَعَلَ فِي الْأَوَّلِ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهَا بِتَسْلِيمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا فَيَفْصِلُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

✳✳ عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ہم نے اُن سے دریافت کیا: آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل کی نماز کے بارے میں بتائیے! تو اُنہوں نے فرمایا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ہم نے اُن سے عرض کی: آپ ہمیں بتائیے! ہم اس میں سے جتنی کی طاقت رکھیں گے اُس پر عمل کر لیں گے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہونے کے بعد بلند ہو جاتا تھا اور اُس کی مقدار اس طرح ہوتی تھی' جتنی عصر کے وقت ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرتے تھے' آپ ان کے درمیان مقرب فرشتوں' انبیاء کرام اور اُن کی پیروی کرنے والے مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے' پھر آپ ایسے ہی ٹھہرے رہتے تھے یہاں تک کہ دن چڑھ جاتا تھا اور سورج کی مثال مشرق میں اُس طرح ہوتی تھی جس طرح ظہر کے وقت ہوتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات ادا کرتے تھے جن کے درمیان آپ سلام پھیرتے تھے' جس طرح آپ پہلی نماز میں کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر چار رکعات ادا کرتے تھے جن کے درمیان آپ مقرب فرشتوں' انبیاء کرام اور اُن کی پیروی کرنے والے مؤمن مردوں اور مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے' پھر آپ ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' آپ اُن میں بھی اسی طرح فصل کرتے تھے' پھر آپ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور اس کی مانند فصل کرتے تھے۔

4807 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ تَطَوُّعًا بِالنَّهَارِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ مَا كَانَ يُطِيقُ قَالُوا: عَلَى ذٰلِكَ حَدِّثْنَا، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَفْصِلُ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ قَالَ: وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا فَهٰذِهِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً

✳✳ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے' جس کی طاقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: اس کے باوجود آپ ہمیں بیان کیجئے! اُس کے بعد راوی نے سفیان ثوری کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت ذکر کی ہے' البتہ اُنہوں نے اس میں یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ مقرب فرشتوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات اور اُس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' تو یہ سولہ رکعات ہو جاتی ہیں۔

4808 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ "، وَذَكَرَ لِي - ابْنُ عُمَرَ الْقَائِلُ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ اَرَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے لیکن میں نے آپ کو (ان رکعات کو ادا کرتے ہوئے) دیکھا نہیں ہے۔

4809 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَاَمَّا الْجُمُعَةُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں ظہر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں مغرب کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں عشاء کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں جہاں تک جمعہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کا تعلق ہے تو آپ (ان کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات سنت) گھر میں ادا کرتے تھے۔

4810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ شَيْئًا حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَيُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ "

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی بعد کی دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرتے تھے اور آپ جمعہ کے بعد کوئی بھی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے گھر میں تشریف لے آتے تھے اور آپ گھر میں یہ دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4811 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دس رکعات یاد ہیں جنہیں آپ

رات اور دن میں ادا کرتے تھے' دو رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعات اس کے بعد ہیں' دو رکعات مغرب کے بعد ہیں' دو رکعات عشاء کے بعد ہیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4812 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

4813 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوْبَ بْنَ اَبِيْ تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ اِذَا نَادَى، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ اَحَدٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات' ظہر کے بعد دو رکعات' مغرب کے بعد دو رکعات' عشاء کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے کہ جب مؤذن (فجر کی نماز کے لیے) اذان دے دیتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کر لیتے تھے' یہ وہ وقت تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔

4814 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّكَ تُصَلِّي صَلَاةً تُدِيمُهَا، فَقَالَ: اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلَّى الظُّهْرُ، فَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِي اِلَى السَّمَاءِ خَيْرٌ

✽✽ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ یہ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب سورج ڈھل جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ اُس وقت تک بند نہیں ہوتے جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری طرف سے آسمان کی طرف بھلائی اوپر جائے۔

4815 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ تَطَوُّعُ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَنْقُصُ مِنْهُ: اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ"

✽✽ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو بھی نفل نماز ادا کرتے تھے وہ اُس میں کوئی کمی نہیں کرتے تھے' وہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' اُس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عشاء کے

بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

** معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعات اور اُس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4817 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ

** حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ غزوات میں شرکت کی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی حضر یا سفر کے دوران سورج ڈھلنے کے بعد دو رکعات ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

4818 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا فَاءَتِ الْاَفْيَاءُ، وَهَبَّتِ الْاَرْوَاحُ فَاذْكُرُوْا حَوَائِجَكُمْ فَاِنَّهَا سَاعَةُ الْاَوَّابِيْنَ

** ابوسفیان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سائے ڈھل جائیں اور ہوائیں چل پڑیں تو تم اُس وقت اپنی ضروریات ذکر کرو (یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو) کیونکہ یہ رجوع کرنے والے لوگوں کی گھڑی ہے''۔

4819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى اِثْرِ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ مِثْلَهَا "

** خرشہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ فرض نماز کے فوراً بعد اُس کی مانند نماز ادا کی جائے۔

4820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تُصَلِّيَنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ مِثْلَهَا

** خرشہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم کسی بھی فرض نماز کے فوراً بعد اُس کی مانند نماز ہرگز ادا نہ کرو۔

4821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِذَا سَلَّمْتَ فَلَيْسَ مِثْلَهَا

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب تم سلام پھیر دو گے تو یہ اُس کی مانند نماز نہیں ہوگی۔

4822 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ "

٭٭ ثویر بن ابوفاختہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4823 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى اِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ

٭٭ عاصم بن ضمرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے، صرف فجر اور عصر کے بعد ایسا نہیں کرتے تھے۔

4824 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " حَفِظْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ آپ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے، اُس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے، جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے، مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے، عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صبح صادق ہو جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

4825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُدَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبْطَنُ النَّاسِ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَرَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَاَ فِيهِنَّ السُّوْرَتَيْنِ مِنَ الْمِئِيْنِ، فَاِذَا تَجَاوَبَ الْمُؤَذِّنُوْنَ شَدَّ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ . ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ

٭٭ عبداللہ بن بدیل بیان کرتے ہیں: لوگوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ قریبی شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے سورج ڈھلنے کے بعد کھڑے ہو کر چار رکعات ادا کیں جن میں اُنہوں نے دو سو آیات والی دو سورتوں کی تلاوت کی اور جب مؤذنوں نے ایک دوسرے کو جواب دینا شروع کیا، تو اُنہوں نے اپنے کپڑے لپیٹے اور نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

4826 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ

قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ بَيْتِهٖ يُصَلِّي اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ

٭٭ عون بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، اَخِي جُوَيْرِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: مَا صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ اَفْضَلَ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ

٭٭ جویریہ خزاعی بیان کرتے ہیں: فرض نماز کے بعد کوئی بھی نماز ظہر سے پہلے کی چار رکعات سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی۔

4828 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

٭٭ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کر لے اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

4829 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ اَشَدَّ مُثَابَرَةً مِنْهُمْ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کسی بھی چیز پر اتنی شدت سے باقاعدگی اختیار نہیں کرتے تھے جتنے اہتمام کے ساتھ وہ ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4830 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَعُدُّوْنَ مِنَ السُّنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا قَالَ: وَكَانُوْا يَرْكَعُوْنَ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَعُدُّوْنَهَا مِنَ السُّنَّةِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ "

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ چیز سنت شمار کرتے تھے کہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کی جائیں' ظہر کے بعد دو رکعات ادا کی جائیں۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ عصر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے لیکن وہ اسے سنت شمار نہیں کرتے تھے' مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اِذَا فَاتَتْهُ الْاَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَنْ يُصَلِّيَ تِلْكَ الْاَرْبَعَ بَعْدَ الظُّهْرِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ جب ظہر سے پہلے کی چار رکعات رہ گئی ہوں تو آدمی ظہر کے بعد اُن

چار رکعات کو ادا کر لے۔

4832 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكَ هَؤُلَاءِ السَّلَفَ الْاُوَلَ عَلِمُوْا اَنَّ غَيْرَ هَذِهِ الصَّلَاةِ خَيْرٌ مِنْهَا صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ اِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ

✳✳ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو سورج نکلنے کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: اگر یہ لوگ پہلے والے لوگوں کا زمانہ پالیتے تو انہیں یہ پتا چل جاتا کہ اس نماز کے علاوہ ایک دوسری نماز اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے' جو اس وقت ادا کی جاتی ہے جب ٹیلے گرم ہو جائیں۔

4833 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا وَجِئْتُ اُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ كُتِبَتَا - اَوْ رُفِعَتَا - فِيْ عِلِّيِّيْنَ

✳✳ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو سنا' میں انہیں سلام کرنے کے لیے آیا تھا' انہوں نے بتایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد کوئی کلام کرنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لے تو ان دونوں کو علیین میں نوٹ کیا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بلند کیا جاتا ہے''۔

4834 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: "كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَرْكَعُوا بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ رَكْعَتَيْنِ بِآخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ (آمَنَ الرَّسُوْلُ) (البقرة: 285) وَبِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَبْلَ الْفَجْرِ بِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "

✳✳ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ مغرب کے بعد (دو رکعات ادا کرتے ہوئے) سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کریں اور عشاء کی بعد کی دو رکعات میں سورۂ بقرہ کی آمَنَ الرَّسُوْل (سے آخر تک) اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کریں اور فجر سے پہلے کی دو رکعات میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کریں۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب: گھر میں نوافل ادا کرنا

4835 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَطَوُّعُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ يَزِيْدُ عَلَى

تَطَوُّعِهِ عِنْدَ النَّاسِ كَفَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ

٭٭ ضمرہ بن حبیب نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی کا اپنے گھر میں نفل ادا کرنا اُس کے لوگوں کی موجودگی میں نفل ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جس طرح باجماعت نماز ادا کرنا آدمی کے اکیلے نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے۔

4836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4837 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، اِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بتایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں نماز ادا کرلے تو اُسے اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے بھی رکھنا چاہیے' اُس کی نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا۔

4838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا نَقْعُدُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ قِيَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نُثَبِّتُ النَّاسَ عَلَى الْقِرَاءَةِ، فَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نَرْجِعَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ: تُحَمِّلُونَ النَّاسَ مَا لَا يُحَمِّلُهُمُ اللّٰهُ، يَرَوْنَكُمْ تُصَلُّوْنَ فَيَرَوْنَ ذٰلِكَ وَاجِبًا عَلَيْهِمْ، اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَفِي الْبُيُوتِ

٭٭ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قیام کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے تھے' ہم لوگوں کو قرآن مجید کی تلاوت سکھایا کرتے تھے' جب ہم واپس جانے کا ارادہ کرتے تھے تو ہم دو رکعات ادا کرتے تھے۔ اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے لوگوں کو ایسی چیز کا پابند کیا ہے جس کا پابند اُنہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں کیا ہے' وہ لوگ تمہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نماز اُن پر لازم ہے' اگر تم نے ایسا ضرور ہی کرنا ہے تو اپنے گھر میں کیا کرو۔

4839 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ رَجُلٍ، يُقَالُ لَهُ: سُهَيْلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: رَاَى قَوْمًا عِنْدَ الْقَبْرِ فَنَهَاهُمْ، وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا بَيْتِيْ عِيدًا، وَلَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُوْرًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي

٭٭ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے کچھ لوگوں کو قبر کے پاس دیکھا تو

انہیں منع کیا اور بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میرے گھر کو عید نہ بنالینا اور تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنالینا' تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیج دینا' کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا"۔

4840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ مُتَطَوِّعًا فِي مَسْجِدِ الْحَيِّ قَطُّ

✵✵ نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: میں نے ربیع بن خثیم کو کبھی بھی قبیلہ کی مسجد میں نفل نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف ایک مرتبہ دیکھا ہے۔

4841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: "رَأَيْتُ خِيَارَ اَصْحَابِ عَلِيٍّ: زَاذَانَ، وَمَيْسَرَةَ، وَاَبَا الْبَخْتَرِيِّ، يُؤْثِرُوْنَ الْمَسْجِدَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى اَهْلِيهِمْ، يَعْنِي يَقُومُوْنَ مَعَ النَّاسِ"

✵✵ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے بہترین افراد زاذان' میسرہ' ابوبختری' ان حضرات کو دیکھا ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں مسجد کو اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتے تھے' یعنی لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ

باب: نفل نماز کی فضیلت

4842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي غَالِبٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا اُمَامَةَ عَنِ النَّافِلَةِ، فَقَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً وَلَكُمْ فَضِيلَةً

✵✵ ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نفل نماز ادا کرتے تھے اور تمہیں فضیلت حاصل ہوگی۔

4843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ: رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْمُؤْمِنِينَ اَفْضَلُ اِيمَانًا؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا قَالَ: فَاَيُّ الْاِيمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ: فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ هَجَرَ مَا نَهَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ قَالَ: فَاَيُّ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُولُ الْقُنُوتِ ذَكَرَهُ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرٍو

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کون سے مومن

ایمان کے اعتبار سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ اُس نے عرض کی: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر اور نرمی۔ اُس نے دریافت کیا: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اُس چیز سے لاتعلق ہو جائے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور خون بہا دیا جائے۔ اُس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا مشقت کر کے (کما کر) تھوڑی چیز کو خرچ کرنا۔ اُس نے دریافت کیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔

معمر نے یہ روایت عمرو کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4844 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قِيلَ: اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيقَ دَمُهُ قِيلَ: فَاَيُّ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ: فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ هَجَرَ مَا نَهَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُولُهُ قِيلَ: فَاَيُّ النَّاسِ اَحْكَمُ؟ قَالَ: الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ قِيلَ: فَاَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: الَّذِي يَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ اِلٰى عِلْمِهِ قَالَ: لَا اَعْلَمُ عُبَيْدًا اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: دریافت کیا گیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جس میں گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور خون بہا دیا جائے۔ دریافت کیا گیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس میں قیام طویل ہو۔ دریافت کیا گیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: تنگدست شخص کا صدقہ کرنا۔ دریافت کیا گیا: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جو شخص اُس چیز سے لاتعلق ہو جائے جس سے اللہ اور اُس کے رسول نے منع کیا ہے۔ دریافت کیا گیا: کون سا شخص زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جو لوگوں کے لیے اُسی چیز کا فیصلہ دے جو وہ اپنے لیے فیصلہ دیتا ہے۔ دریافت کیا گیا: کون سا شخص زیادہ علم رکھتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو لوگوں کے علم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق عبید نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4845 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُولُ الْقُنُوتِ

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے جواب دیا: جس میں قیام طویل ہو۔

4846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قُلْتُ لِثَوْبَانَ: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

٭٭ ولید بن ہشام نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ مجھے نفع عطا کرے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے تین مرتبہ اُن سے یہ درخواست کی تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اُس کی ایک خطاء کو مٹا دیتا ہے''۔

4847 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ هَارُوْنَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حِبِّي اَبُو الْقَاسِمِ، ثُمَّ بَكَا، قَالَهَا ثَلَاثًا وَهُوَ يَبْكِي، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ: اَخْبَرَنِيْ حِبِّي اَبُو الْقَاسِمِ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَكُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ

٭٭ احنف بن قیس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا' پھر وہ رونے لگے' اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات استعمال کیے اور پھر رونے لگ جاتے' تیسری مرتبہ اُنہوں نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتایا ہے:

''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اُس کے لیے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے''۔

4848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: "اِذَا رَاَى الشَّيْطَانُ ابْنَ آدَمَ سَاجِدًا قَالَ: يَا وَيْلَهُ، وَيْلٌ لِلشَّيْطَانِ، اَمَرَ اللّٰهُ ابْنَ آدَمَ اَنْ يَّسْجُدَ وَلَهُ الْجَنَّةُ فَاَطَاعَ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَسْجُدَ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شیطان ابن آدم کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو یہ کہتا ہے: ہائے بربادی! اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جس کے نتیجہ میں اُسے جنت مل جائے گی' (کیونکہ) اُس نے فرمانبرداری کی' اُس نے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو میں نے نافرمانی کی تو مجھے جہنم ملے گی۔

بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰی

باب: چاشت کی نماز

4849 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، بْنُ هَمَّامٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَلْقَى اَبَا الْقَاسِمِ: اَنْ اَبِيتَ كُلَّ لَيْلَةٍ عَلٰى وِتْرٍ، وَاَنْ اَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَصَلَاةُ الضُّحٰى قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ زِدْتُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، فَقَالَ: فَهُوَ خَيْرٌ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں کبھی ترک نہیں کروں گا' یہاں تک کہ میں حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملوں (یعنی میرا انتقال ہو جائے) ایک یہ کہ میں روزانہ رات کو وتر ادا کروں گا' ایک یہ کہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں گا اور چاشت کی نماز ادا کروں گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں تین دن سے زیادہ روزے رکھ لوں؟ انہوں نے فرمایا: یہ زیادہ بہتر ہے۔

4850 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: اَوْصَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ لَا فِیْ سَفَرٍ وَّلَا حَضَرٍ: نَوْمٌ عَلٰی وِتْرٍ، وَصِیَامُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةُ الضُّحَی قَالَ: ثُمَّ اَوْهَمَ الْحَسَنُ بَعْدُ؛ فَجَعَلَ مَكَانَ الضُّحَی غُسْلَ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی جنہیں میں سفر میں یا حضر میں ترک نہیں کروں گا' وتر ادا کر کے سونا' ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا اور چاشت کی نماز ادا کرنا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حسن نامی راوی اس بارے میں وہم کا شکار ہو گئے اور اُنہوں نے چاشت کی نماز کی جگہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا ذکر کرنا شروع کر دیا۔

4851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِیْلَ بْنِ یُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِی الرَّبِیْعِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: "عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ اَبَدًا: اَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ، وَصَلَاةُ الضُّحَی، وَصِیَامُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ"

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کے بارے میں مجھ سے عہد لیا تھا' میں انہیں کبھی ترک نہیں کروں گا' یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہیں سوؤں گا' چاشت کی نماز ادا کروں گا اور ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں گا۔

4852 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحَی رَكْعَتَیْنِ وَاَرْبَعًا وَسِتًّا وَثَمَانِیًا

✱✱ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت دو یا چار یا چھ یا آٹھ رکعات ادا کرتے تھے۔

4853 - حدیث نبوی: وَمَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

4851-الجامع للترمذی ' ابواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی صوم ثلاثة ایام من کل شهر' حدیث: 724' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 7554' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه ابراهیم - حدیث: 2683

4853-صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب استحباب صلاة الضحی - حدیث: 1210' مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بین الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیره' بیان إثبات صلاة الضحی من فعل رسول الله صلی الله علیه - حدیث: 1692' صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ

✲✲ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز میں چار رکعات ادا کرتے تھے اور اس سے زیادہ جتنا اللہ کو منظور ہوتا تھا (اُتنی زیادہ رکعات ادا کرتے تھے)۔

4854 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى، فَقِيْلَ: مَا هٰذِهٖ؟ قَالَ: صَلَاةُ رَغْبَةٍ، وَرَهْبَةٍ

✲✲ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے آپ سے دریافت کیا گیا: یہ کون سی نماز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رغبت اور ڈر کی نماز ہے۔

4855 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ اَوْسَعَ مِنْهُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) إثبات عائشة صلاة الضحى للمصطفى صلى الله عليه وسلم' حديث:2569' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في صلاة الضحى - حديث:1377' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة الضحى في الحضر - حديث:474' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر الاحاديث الثابتة عن النبي صلى الله عليه وسلم في عدد - باب ذكر من رواها اربع ركعات' حديث:4557' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24114' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - معاذة العدوية عن عائشة' حديث:1663' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى ' حديث:1244' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث:4411' الشمائل المحمدية للترمذي - باب صلاة الضحى' حديث:277

4855-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن - حديث:1235' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع ابواب صلاة التطوع قبل الصلوات المكتوبات وبعدهن - باب ذكر الخبر المفسر للفظة المجملة التي ذكرتها' حديث:1118' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' باب ثواب الصلوات السنن التي تصلى مع الصلوات المكتوبات وهي : - حديث:1671' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر بناء الله جل وعلا بيتا في الجنة لمن صلى في' حديث:2484' المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' حديث:1106' السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة سوى - حديث:1786' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' في ثواب من ثابر على اثنتي عشرة ركعة من التطوع - حديث:5890' السنن الكبرى للنسائي - الامر بالوتر' ثواب من ثابر على اثنتي عشرة ركعة في اليوم والليلة وذكر - حديث:1444' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب من قال : هي ثنتا عشرة ركعة ' حديث:4161' مسند احمد بن حنبل ' مسند النساء - حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان رضي الله عنها' حديث:26214' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1834' مسند ابي يعلى الموصلي - حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان ام المؤمنين' حديث:6978

❋❋ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعات ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے اور جو شخص مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اُس سے زیادہ وسیع (گھر جنت میں) بنا دیتا ہے''۔

4856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: " قَالَ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَتَعْجِزُ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ "

❋❋ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ تم دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعات ادا کرو تو میں اس کے آخری حصہ میں تمہارے لیے کفایت کر جاؤں گا۔

4857 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ، فَوَجَدْتُهُ قَدِ اغْتَسَلَ بِمَاءٍ كَانَ فِيْ صَحْفَةٍ اِنِّي لَاَرَى فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِينِ، وَرَاَيْتُهُ يُصَلِّي الضُّحَى

❋❋ سیدہ اُم ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے خیمہ میں حاضر ہوئیں تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے ذریعہ غسل کرتے ہوئے پایا جو ایک بڑے برتن میں تھا' جس میں مجھے آٹے کا نشان نظر آ رہا تھا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

4858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ وَّكَانَ نَازِلًا عَلَيْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ فِي الضُّحَى فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يُدْرَى اَقِيَامُهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوعُهَا اَمْ سُجُوْدُهَا؟

❋❋ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت غسل کر رہے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات ادا کیں جن میں یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ کیا ان میں قیام زیادہ طویل ہے' رکوع زیادہ طویل ہے یا سجدہ زیادہ طویل ہے۔

4859 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي الضُّحَى، قِيَامُهُنَّ وَرُكُوعُهُنَّ وَسُجُوْدُهُنَّ قَرِيبٌ مِنَ السَّوَاءِ "

❋❋ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کیں جن میں قیام' رکوع اور سجدے تقریباً ایک جتنے تھے۔

4860 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ قَالَتْ: نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَاَتَيْتُهُ، فَجَاءَهُ اَبُو ذَرٍّ بِجَفْنَةٍ فِيْهَا مَاءٌ قَالَتْ: اِنِّي لَاَرَى فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِينِ قَالَ: فَسَتَرَهُ اَبُو ذَرٍّ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ

فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّذٰلِكَ ضُحًى

٭٭ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ میں ٹھہرے‘ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی‘ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک برتن میں پانی لے کر آئے۔ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اُس برتن میں آٹے کا نشان نظر آیا‘ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ کر لیا‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا‘ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لیے پردہ کیا‘ اُنہوں نے غسل کیا‘ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات ادا کیں‘ یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

4861 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ، مَوْلٰى عَقِيْلٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: ذَهَبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، وَذٰلِكَ فِي الضُّحٰى فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اُمُّ هَانِءٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِءٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، زَعَمَ ابْنُ اُمِّي اَنَّهُ قَاتَلَ فُلَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَارَتْ اُمُّ هَانِءٍ

٭٭ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا‘ آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے کے ذریعہ آپ کے لیے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کیا‘ یہ چاشت کے وقت کی بات ہے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: اُم ہانی بنت ابوطالب! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی کو خوش آمدید! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے فارغ ہوئے تو آپ نے ایک کپڑے کو التحاف کے طور پر لپیٹ کر آٹھ رکعات ادا کیں‘ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں جائے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) یہ کہتے ہیں کہ وہ فلاں بن اُمیہ کو قتل کر دیں گے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جسے میں پناہ دے چکی ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی نے جسے پناہ دی ہے، اُسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔

4862 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الضُّحٰى، فَقَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ بِالْهَوَاجِرِ، اَوْ قَالَ: بِالْهَجِيْرِ، وَلَمْ يُصَلِّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الضُّحٰى قَطُّ اِلَّا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَاِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

4861- صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب صلاة الضحى - حديث:1214' صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب الغسل - ذكر البيان بان المغتسل جائز ان يستره عند اغتساله امراة يكون' حديث:1204' موطا مالك - كتاب قصر الصلاة في السفر' باب صلاة الضحى - حديث:360' مسند احمد بن حنبل - ومن حديث ام هانء بنت ابي طالب' حديث:26789' المعجم الكبير للطبراني - باب الهاء ' ما اسندت ام هانء - ابو مرة مولى عقيل ' حديث:20844

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے چاشت کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب دن چڑھے نماز ادا کیا کرتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی نماز کبھی ادا نہیں کی' صرف فتح مکہ کے موقع پر ادا کی تھی' یا آپ ﷺ اِس کو اُس وقت ادا کرتے تھے جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔

4863 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ الْمَدِينَةَ ضُحًى فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: وَكَانَ اِذَا جَاءَ مِنْ سَفَرٍ فَعَلَ ذٰلِكَ

٭٭ عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک سے مدینہ منورہ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے' آپ نے مسجد میں دو رکعات ادا کیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو ایسا ہی کرتے تھے۔

4864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد عبداللہ بن کعب کے حوالے سے اُن کے چچا عبیداللہ بن کعب کے حوالے سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ سفر سے دن میں تشریف لاتے تھے اور چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے' جب آپ تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے مسجد میں آتے تھے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر وہاں تشریف فرما ہو جاتے تھے"۔

4865 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، كَانَ يُذْكَرُ لَهُ هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي اَحْدَثَ النَّاسُ، فَيَقُولُ: صَلُّوا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الصَّلَاةِ

4864-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه - حديث:1206' مستخرج ابي عوانة - مبتدا ابواب مواقيت الصلاة' مبتدا ابواب في المساجد وما فيها - بيان إيجاب الركعتين على من يدخل المسجد قبل ان يجلس وعلى' حديث:970' سنن ابي داود - كتاب الجهاد باب في الصلاة عند القدوم من السفر - حديث:2415' السنن الكبرى للنسائي - كتاب السير' الوقت الذي يستحب له ان يدخل - حديث:8506' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' بقية حديث كعب بن مالك الانصاري - حديث:15495' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' ما اسند كعب بن مالك - باب' حديث:15863

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اس نماز کا ذکر کیا گیا جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تم نماز ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز ادا کرنے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔

4866 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحَى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَتَقُوْلُ: لَوْ نُشِرَ لِي اَبِيْ مَا تَرَكْتُهُنَّ "

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا چاشت کی نماز میں آٹھ رکعات ادا کرتی تھیں اور یہ فرمایا کرتی تھیں: اگر میرے والد کو دوبارہ زندہ کر دیا جائے تو بھی میں انہیں ترک نہیں کروں گی۔

4867 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَتْ تَقُوْلُ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسَبِّحُهَا وَكَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَنَّ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا خَفَّ عَلَى النَّاسِ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نماز ادا کیا کرتی تھیں، وہ یہ فرماتی تھیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی عمل کو اس اندیشہ کے تحت ترک کر دیتے تھے کہ کہیں لوگ اُسے معمول نہ بنالیں اور وہ اُن پر لازم نہ ہو جائے' آپ اُس عمل کو پسند کرتے تھے جو لوگوں کے لیے آسان ہو۔

4868 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ وَمَا اَحَدٌ يُسَبِّحُهَا وَمَا اَحْدَثَ النَّاسُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' اُس وقت اس نماز کو کوئی ادا نہیں کرتا تھا' لوگوں نے بعد میں جو چیزیں ادا کی ہیں اُن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ نماز ہے۔

4867-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة - باب تحريض النبي صلي الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل' حديث:1089' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب صلاة الضحى - حديث:1209' صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع ابواب صوم التطوع - باب ذكر علة قد كان النبي صلى الله عليه وسلم يترك' حديث:1955' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان ثواب صلاة الضحى - حديث:1691' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر العلة التي من اجلها كان يترك صلى الله عليه وسلم' حديث:313' موطا مالك - كتاب قصر الصلاة في السفر' باب صلاة الضحى - حديث:361' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب صلاة الضحى' حديث:1114' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان لا يصلي الضحى - حديث:7666' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة الضحى في الحضر - حديث:475' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر الاحاديث الثابتة عن النبي صلى الله عليه وسلم في عدد - باب ذكر الحديث الذي روى في ترك الرسول صلى الله عليه' حديث:4569' مسند احمد بن حنبل ' - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24035' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن عروة بن الزبير' حديث:712

4869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَوْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: قَدْ اُصِيبَ عُثْمَانُ، وَمَا اَحَدٌ يُسَبِّحُهَا، وَاِنَّهَا لَمِنْ اَحَبِّ مَا اَحْدَثَ النَّاسُ اِلَيَّ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ نَاسٌ: اَوَّلُ مَنْ صَلَّاهَا اَهْلُ الْبَوَادِيْ يَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ اِذَا فَرِغُوا مِنْ اَسْوَاقِهِمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو اُس وقت کوئی بھی یہ نماز ادا نہیں کرتا تھا' لیکن لوگوں نے جو کچھ ایجاد کیا ہے اُس میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب چیز یہ ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ سب سے پہلے نواحی علاقے کے رہنے والے لوگوں نے اس نماز کو پڑھنا شروع کیا تھا' وہ جب اپنے بازار سے فارغ ہو کر مسجد میں آتے تھے (تو یہ نماز ادا کرتے تھے)۔

4870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لَمْ يَزَلْ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صَلَاةِ الضُّحَى شَيْءٌ حَتّٰى قَرَاْتُ: (سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ)"

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چاشت کی نماز کے بارے میں ہمیشہ میرے ذہن میں اُلجھن رہی یہاں تک کہ میں نے یہ آیت تلاوت کی:

''ہم نے پہاڑوں کو اُس کے ساتھ مسخر کر دیا تھا جو شام کے وقت اور اشراق کے وقت تسبیح بیان کرتے تھے''۔

4871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ، يَقُوْلُ لِطَاوُسٍ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: "صَلَاةُ الضُّحَى فِي الْقُرْآنِ وَلٰكِنْ لَا يَغُوصُ عَلَيْهَا اِلَّا غَائِصٌ، ثُمَّ قَرَاَ: (يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ)" قَالَ طَاوُسٌ: وَاللّٰهِ مَا صَلَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى مَاتَ اِلَّا اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''چاشت کی نماز کا ذکر قرآن میں ہے' لیکن اس کے بارے میں انتہائی غور و فکر کرنے والا شخص ہی مطلع ہو سکتا ہے''۔

پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ شام کے وقت اور اشراق کے وقت تسبیح بیان کرتے تھے''۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انتقال فرمانے تک یہ نماز کبھی ادا نہیں کی' البتہ اگر آپ نے (اُس وقت میں) بیت اللہ کا طواف کیا ہوتا تھا (تو طواف کے بعد والی رکعات اُس وقت میں) ادا کر لیتے تھے۔

4872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ اَيْضًا اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ صَلَّاهَا الْاَعْرَابُ، اِذَا بَاعَ اَحَدُهُمْ بِضَاعَةً يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ اِلَّا اَنَّ طَاوُسًا يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَسْجُدُ الْاَعْرَابِيُّ

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: یہ نماز سب سے پہلے دیہاتیوں نے ادا کی تھی' جب اُن میں سے کوئی ایک شخص اپنا سامان

فروخت کر دیتا تھا تو وہ مسجد میں آتا تھا' آ کر تکبیر کہتا تھا اور سجدہ کرتا تھا (یعنی نوافل ادا کرتا تھا)۔

طاؤس نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا تھا اور پھر دیہاتی سجدے میں چلا جاتا تھا۔

4873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَاةُ الضُّحَى اِذَا انْقَطَعَتِ الظِّلَالُ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چاشت کی نماز اُس وقت ادا کی جائے گی جب سائے منقطع ہو جائیں۔

4874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ بَجِيلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَا يُصَلِّي الضُّحَى وَيُصَلِّي مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مَعَ عُقْبَةَ مِنَ اللَّيْلِ طَوِيلَةً

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ وہ ظہر اور عصر کے درمیان اور رات کے ابتدائی حصہ میں طویل نماز ادا کرتے تھے۔

4875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ عَبْدٍ قَالَ: اخْتَلَفْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ سَنَةً فَمَا رَاَيْتُهُ مُصَلِّيًا صَلَاةَ الضُّحَى وَلَا صَائِمًا يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ اُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا رَسُولُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، فَدَخَلَ . فَقَالَ لَهُ: اِنَّ الْاَمِيرَ يَقُولُ لَكَ: اتْرُكْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَقُولُ قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ؟ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُنَّ قَالَ: قَوْلُكَ: كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ قَالَ: اِنِّي لَنْ اَتْرُكَهُنَّ قَالَ: فَاِنَّهُ يَقُولُ لَكَ: فَاخْرُجْ قَالَ: فَاِنِّي خَارِجٌ قَالَ: فَخَرَجَ اِلَى الْمَدِينَةِ

* * قیس بن عبد بیان کرتے ہیں: میں ایک سال تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں آتا جاتا رہا' میں نے اُنہیں کبھی بھی چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے اور رمضان کے علاوہ کسی اور دن میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رات کے وقت اُن کے پاس موجود تھے' اُنہیں کہا گیا: ولید کا قاصد آیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چراغ کو بجھا دو۔ وہ قاصد اندر آیا' اُس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر آپ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کلمات کو کہنا ترک کر دیں جو آپ کہتے ہیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: کون سے کلمات؟ اُس نے جواب دیا: یہ کلمات۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسلسل سوال دُہراتے رہے تو اُس نے جواب دیا: آپ کا یہ کہنا کہ ہر نئی ایجاد شدہ چیز بدعت ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُنہیں ترک نہیں کروں گا۔ قاصد نے کہا: پھر امیر آپ کو یہ کہہ رہا ہے کہ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ وہاں سے مدینہ منورہ چلے گئے۔

4876 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُ صَلَّاهَا

✵✵ سعد بن ابراہیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا: میں نے کبھی اُنہیں یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

4877 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: مَا لِي لَا اَرَاكَ تُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: لَمْ اَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا

✵✵ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

4878 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: "مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ كُتِبَ مِنَ الْاَوَّابِينَ (اِنَّهُ كَانَ لِلْاَوَّابِينَ غَفُورًا)

✵✵ سعید بن جبیر اور مجاہد بیان کرتے ہیں: جو شخص چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کر لیتا ہے اُس کا نام ''اوابین'' میں نوٹ کر لیا جاتا ہے (جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:)

''بے شک وہ اوّابین کی مغفرت کرنے والا ہے''۔

4879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ الضُّحَى مُنْذُ اَسْلَمْتُ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میں نے کبھی چاشت کی نماز ادا نہیں کی''۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَرَاءَ الْاِمَامِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: آدمی کا امام کے پیچھے مسجد سے باہر موجود رہ کر نماز ادا کرنا

4880 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِصَلَاةِ الْاِمَامِ قَالَ: اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا نَهَرٌ اَوْ طَرِيقٌ اَوْ جِدَارٌ فَلَا يَاْتَمَّ بِهِ

✵✵ نعیم بن ابوہند نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے ایسے شخص کے بارے میں جو امام کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے اُس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب اُن دونوں (امام اور مقتدی) کے درمیان نہر ہو یا راستہ ہو یا دیوار ہو تو مقتدی امام کی پیروی نہ کرے۔

4881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْمَرْاَةِ تُصَلِّي بِصَلَاةِ الْاِمَامِ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَهَا

✳ ✳ عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو کسی امام کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتی ہے اور اُن دونوں کے درمیان راستہ موجود ہوتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس عورت کو اس بات کا حق نہیں ہے۔

4882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُجَالِدِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِصَلَاةِ الْإِمَامِ بَيْنَهُمَا حَائِطٌ قَالَ: حَسَنٌ، مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ اَوْ نِسَاءٌ

✳ ✳ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی امام کی پیروی میں نماز ادا کرتا ہے اور اُن دونوں (امام اور مقتدی) کے درمیان کوئی دیوار موجود ہے؟ تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ اچھا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی راستہ یا خواتین موجود نہ ہوں۔

4883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي بِصَلَاةِ الْإِمَامِ فِيْ بَيْتِهَا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ "

✳ ✳ قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہ کر امام کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتی تھیں حالانکہ امام مسجد میں موجود ہوتا تھا۔

4884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ: تُصَلِّي الْمَرْاَةُ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ اَوْ جِدَارٌ بَعْدَ اَنْ تَسْمَعَ التَّكْبِيرَ فَلَا بَاْسَ

✳ ✳ ابومجلز بیان کرتے ہیں: عورت امام کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر سکتی ہے اگرچہ اُن دونوں کے درمیان کوئی راستہ یا دیوار موجود ہو بشرطیکہ عورت تکبیر کی آواز سن سکتی ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: جِئْتُ اَنَا، وَاَبِيْ مَرَّةً، فَوَجَدْنَا الْمَسْجِدَ قَدِ امْتَلَاَ، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاةِ الْإِمَامِ فِيْ دَارٍ عِنْدَ الْمَسْجِدِ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ

✳ ✳ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور میرے والد آئے تو ہم نے مسجد کو پایا کہ وہ بھر چکی ہے تو ہم نے مسجد کے قریب ایک گھر میں امام کی اقتداء میں نماز ادا کی حالانکہ اُس گھر اور مسجد کے درمیان راستہ موجود تھا۔

886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْنَا فِيْ دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✳ ✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ہشام بن عروہ سے منقول ہے تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے حمید بن عبدالرحمٰن کے گھر میں نماز ادا کی۔

4887 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ رَاَى اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى الْجُمُعَةَ فِيْ دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِصَلَاةِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

وَبَيْنَهُمَا طَرِيقٌ

٭٭ صالح بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن کے گھر میں ولید بن عبدالملک کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کی جبکہ ان دونوں (یعنی مسجد اور گھر) کے درمیان راستہ موجود تھا۔

4888 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّي عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ تَحْتَهُ

٭٭ صالح' جو توامہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو امام کی نماز کی اقتداء میں مسجد کی چھت پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جبکہ امام نیچے موجود تھا۔

بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب: استسقاء کا بیان

4889 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ

4889-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب الاستسقاء - باب تحويل الرداء في الاستسقاء ' حديث:980' صحيح مسلم - كتاب صلاة الاستسقاء ' حديث:1534' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع ابواب صلاة الاستسقاء وما فيها من السنن - باب الخروج إلى المصلى للاستسقاء ' حديث:1320' مستخرج ابي عوانة - كتاب الاستسقاء ' حديث:1983' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الاستسقاء - ذكر البيان بان صلاة الاستسقاء يجب ان يجهر فيها بالقراء ة' حديث:2917' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الاستسقاء ' حديث:1153' موطا مالك - كتاب الاستسقاء ' باب العمل في الاستسقاء - حديث:449' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في صلاة الاستسقاء - حديث:1547' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - جماع ابواب صلاة الاستسقاء وتفريعها' حديث:994' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في صلاة الاستسقاء - حديث:1263' الجامع للترمذي - ابواب الجمعة' ابواب السفر - باب ما جاء في صلاة الاستسقاء ' حديث:541' السنن للنسائي - كتاب الاستسقاء ' خروج الإمام إلى المصلى للاستسقاء - حديث:1495' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان يصلي صلاة الاستسقاء - حديث:8212' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة الأستسقاء - حديث:495' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الاستسقاء كيف هو , وهل فيه صلاة ام لا ؟' حديث:1196' سنن الدارقطني - كتاب الاستسقاء ' حديث:1570' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب صلاة الاستسقاء ' باب الإمام يخرج إلى المصلى إذا اراد ان يستسقي بصلاة - حديث:6002' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة - حديث:16139' مسند الشافعي - كتاب العيدين' حديث:328' مسند الطيالسي - وعبد الله بن زيد بن عاصم الانصاري' حديث:1181' مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن زيد الانصاري رضي الله عنه الذي اري' حديث:407' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:133' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه يسر' حديث:1184

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهْرًا بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَدَعَا وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

* * عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کے نزول کی (نماز ادا کرنے) کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی' پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹ دیا' آپ نے دعا کی اور قبلہ کی طرف رُخ رکھا۔

4890 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

* * عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور اپنی چادر کو پلٹ دیا۔

4891 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اسْتَمْطَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالْمُصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے نزول کے لیے عیدگاہ میں دو رکعات نماز ادا کی۔

4892 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ مِنْكُمْ اَزِلِينَ بِقُرْبِ الْغَيْثِ مِنْكُمْ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَاهِلَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَوَ اِنَّ رَبَّنَا لَيَضْحَكُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَوَاللّٰهِ . لَا عَدِمْنَا الْخَيْرَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ

* * اسماعیل بن اُمیہ' نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ تم بادل کے اپنے قریب آنے پر مایوس ہوتے ہو''۔

تو باہلہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہمارا پروردگار بھی ہنستا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم! ایسے پروردگار سے ہم بھلائی سے محروم نہیں رہیں گے جو ہنستا بھی ہے۔

4893 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: اَرْسَلَنِي اَمِيرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا مُتَذَلِّلًا فَخَطَبَ، وَلَمْ يَخْطُبْ كَخُطْبَتِكُمْ هَذِهِ، فَدَعَا وَصَلَّى كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ: اَقَبْلَ الْخُطْبَةِ صَلَّى اَمْ بَعْدَهَا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

٭٭ اسحاق بن عبداللہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں اُن سے نمازِ استسقاء کے بارے میں دریافت کروں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تواضع کے عالم میں گریہ وزاری کرتے ہوئے تشریف لے گئے' آپ نے خطبہ دیا' لیکن یہ اُس طرح کا خطبہ نہیں تھا جس طرح تم لوگ دیتے ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور نماز ادا کی جس طرح آپ عید کی نماز میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: (میں نے اپنے استاد سے) دریافت کیا: کیا آپ نے خطبہ سے پہلے نماز ادا کی تھی؟ یا اُس کے بعد ادا کی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

4894 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِی الْحُوَيْرِثِ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَظُنُّ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى وَالِاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا فِي الْاُولٰى وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور استسقاء کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

4895 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " كَانَ عَلِيٌّ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى وَالِاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا فِي الْاُولَى، وَخَمْسًا فِي الْاُخْرَى، وَيُصَلِّي قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَيَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الفطر' عید الاضحیٰ

4893-سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - جماع ابواب صلاة الاستسقاء وتفريعها' حديث:997' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في صلاة الاستسقاء - حديث:1262' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع ابواب صلاة الاستسقاء وما فيها من السنن - باب التواضع والتبذل والتخشع والتضرع عند الخروج إلى الاستسقاء ' حديث:1319' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الاستسقاء - ذكر البيان بان صلاة الاستسقاء يجب ان تكون مثل صلاة العيد' حديث:2914' ' مستخرج ابي عوانة - كتاب الاستسقاء زيادات في الاستسقاء - حديث:2029' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الاستسقاء ' حديث:1150' الجامع للترمذي ' - باب ما جاء في صلاة الاستسقاء ' حديث:543' السنن للنسائي - كتاب الاستسقاء ' باب الحال التي يستحب للإمام ان يكون عليها إذا خرج - حديث:1496' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان يصلي صلاة الاستسقاء - حديث:8207' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الاستسقاء ' الخروج إلى المصلى للاستسقاء - حديث:1788' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الاستسقاء كيف هو , وهل فيه صلاة ام لا ؟' حديث:1202' سنن الدارقطني - كتاب الاستسقاء ' حديث:1576' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب صلاة الاستسقاء ' باب الإمام يخرج متبذلا متواضعا متضرعا - حديث:6003' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2348' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - كنانة عن ابن عباس' حديث:10623'

اور نمازِ استسقاء میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ وہ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سُنَّةُ الْاِسْتِسْقَاءِ كَسُنَّةِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فِي التَّكْبِيرِ

* * سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: تکبیر کہنے کے حوالے سے نمازِ استسقاء ادا کرنے کا طریقہ وہی ہے جو عیدالفطر کی نماز اور عیدالاضحیٰ کی نماز کا طریقہ ہے۔

4897 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَسْقٰى حَوَّلَ رِدَاءَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ، وَالْاَيْسَرَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب بارش کے نزول کے لیے دعا کی تو آپ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا' آپ نے دائیں حصہ کو بائیں طرف کر دیا اور بائیں حصہ کو دائیں طرف کر دیا' پھر آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' پھر آپ منبر سے نیچے اُترے اور آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

4898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِذْ هُوَ عَامِلٌ عَلَى الْمَدِينَةِ اسْتَسْقٰى عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى

* * عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھے' جو اُن دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے' اُنہوں نے منبر پر بارش کے نزول کی دعا کی' پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے نماز ادا کی۔

4899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ، " خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ، فَخَطَبَ، ثُمَّ صَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ قَالَ: وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ "

* * عبداللہ بن یزید خطمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما لوگوں کے لیے بارش کے نزول کی دعا کرنے کے لیے تشریف لے گئے' اُنہوں نے خطبہ دیا پھر کسی اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں میں اُن دنوں حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔

4900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْاِسْتِسْقَاءِ: وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نمازِ استسقاء کی دو رکعات میں سورۂ والشمس اور سورۂ واللیل کی تلاوت کی

جائے گی۔

4901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً: أَفِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلَاةٌ؟ فَلَمْ يُفَرِّقْ لَهُ عَمَّنْ مَضَى شَيْئًا، قَالَ سُلَيْمَانُ: فَذَكَرَ لَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى وَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ نَزَلَ فَانْقَلَبَ وَلَمْ يُصَلِّ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا: کیا بارش کے نزول کے لیے نماز ادا کی جائے گی؟ سلیمان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ساتھ لے کر عید گاہ تشریف لے گئے' اُنہوں نے دعا مانگی' دعائے مغفرت کی' پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور واپس چلے گئے' اُنہوں نے نماز ادا نہیں کی۔

4902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ، فَمَا زَادَ عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ حَتَّى رَجَعَ فَقَالُوْا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَاَيْنَاكَ اسْتَسْقَيْتَ قَالَ: " لَقَدْ طَلَبْتُ الْمَطَرَ بِمَجَادِيحِ السَّمَاءِ الَّتِيْ تُسْتَنْزَلُ بِهَا الْمَطَرُ: (فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا) (نوح: 11) وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِينَ (اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ) (هود: 52) "

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کے نزول کی دعا کرنے کے لیے گئے' اُنہوں نے صرف دعائے مغفرت کی اور مزید کچھ نہیں کیا اور واپس آ گئے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نے آپ کو بارش کے نزول کی دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا! تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے آسمان کے ان ستاروں سے بارش مانگی ہے' جن کی وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ مغفرت کرنے والا ہے' تو وہ تم پر موسلا دھار بارش نازل کرے گا' اور اموال اور بال بچوں کے ذریعہ تمہاری مدد کرے گا''۔

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو' وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل کرے گا اور تمہاری قوت میں مزید اضافہ کر دے گا''۔

4903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ: " اِنِّي كَتَبْتُ اِلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ اَنْ يَخْرُجُوا يَوْمَ كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا لِيَسْتَسْقُوا، وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَصُومَ وَيَتَصَدَّقَ فَلْيَفْعَلْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى) (الأعلى: 15) وَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَبَوَاكُمْ (رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ) (الأعراف: 23)

وَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ نُوحٌ: (اِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِيْ اَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ) (هود: 47) وَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ مُوْسَى: (اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) (القصص: 16) وَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ يُوْنُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ) (الأنبياء: 87) "

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے میمون بن مہران کو خط میں لکھا کہ میں نے تمام علاقے کے لوگوں کو یہ خط میں لکھا ہے کہ وہ فلاں مہینہ کے فلاں دن نکلیں' تا کہ بارش کے نزول کی دعا کریں اور جو شخص روزہ رکھ سکتا ہو اور صدقہ کرسکتا ہو اُسے ایسا کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے تزکیہ کیا اور اپنے پروردگار کے اسم کا ذکر کرتے ہوئے نماز ادا کی''۔

تم لوگ اُسی طرح کہو جس طرح تمہارے اجداد نے کہا تھا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' اگر تُو نے ہماری مغفرت نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا' تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔

اور تم لوگ اُس طرح کہو جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے کہا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اگر تُو نے میری مغفرت نہ کی اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا''۔

اور تم لوگ اُس طرح کہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تو میری مغفرت کر دے' تو پروردگار نے اُس کی مغفرت کر دی' بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

اور تم لوگ اُس طرح کہو جس طرح حضرت یونس علیہ السلام نے کہا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں ہی ظالموں میں سے ایک ہوں''۔

4904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ: اِذَا خَرَجْتُمْ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ وَاَثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، وَصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَغْفِرُوْا فَاِنَّ الْاِسْتِسْقَاءَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ قَائِمٌ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے بارش کی دعا مانگنے کے بارے میں یہ فرمایا کہ جب تم لوگ نکلو تو تم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اُس کی ایسی ثناء بیان کرو جس کا وہ لائق ہے' تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور مغفرت طلب کرو کیونکہ بارش کی دعا مانگنے کا مطلب مغفرت طلب کرنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کی حالت میں' جب دعا کرنے کا ارادہ کیا تھا تو آپ نے اپنی چادر کو پلٹا دیا تھا۔

4905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا بَيْنَا

هُوَ يَسْقِي زَرْعًا اِذْ رَاَى عَنَانَةً تَرَهْيَأُ فِيهَا صَوْتٌ: اَنِ اسْقِ اَرْضَ فُلَانٍ . فَاتَّبَعَ الصَّوْتَ حَتَّى انْتَهٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي سُمِّيَتْ . فَسَاَلَ صَاحِبَهَا: مَا عَمَلُكَ فِيهَا؟ فَقَالَ: اِنِّي اُعِيدُ فِيهَا ثُلُثًا، وَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثٍ، وَاَحْتَبِسُ لِاَهْلِي ثُلُثًا،

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے کھیت کو پانی دے رہا تھا' اسی دوران اُس نے ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا جس میں گڑگراہٹ ہوئی اور اُس میں سے یہ آواز آئی کہ تم فلاں شخص کی زمین کو سیراب کرو' تو وہ اُس آواز کی پیروی کرتا ہوا اُس زمین تک پہنچ گیا جس کا نام لیا گیا تھا۔ اُس نے زمین کے مالک سے دریافت کیا: تم اس زمین میں کیا کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں اس کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ دوبارہ اس زمین پر لگا دیتا ہوں' ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی حصہ اپنے اہل خانہ کے لیے روک لیتا ہوں۔

4906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، كَانَ يَبْعَثُهُ اِلٰى اَرْضِهِ فَيَاْمُرُهُ اَنْ يَفْعَلَ فِيهَا كَذٰلِكَ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُنہیں اپنی زمین کی طرف بھیجتے تھے اور اُنہیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اُس زمین میں بھی اسی طرح کریں۔

4907 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى مُضَرَ بِالسَّنَةِ فَجَاءَهُ مُضَرِيٌّ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا يَخْطِرُ لَنَا جَمَلٌ، وَلَا يَتَزَوَّدُ لَنَا رَاعٍ، فَاَعَادَ فِي قَوْلِهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَا الْمُضَرِيَّ فَقَالَ: قُلْتَ مَاذَا؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ دَعَوْتُكَ فَاسْتَجَبْتَ لِي، وَسَاَلْتُكَ فَاَعْطَيْتَنِي، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا ، مَرِيئًا، مَرِيعًا مُطْبِقًا، عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، فَمَا كَانَ عَشِيٌّ حَتّٰى اُلْبِسَتِ السَّمَاءُ السَّحَابَ وَاَمْطَرَتْ، فَمَا اَتٰى اَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ اِلَّا خَبَّرَ بِالْمَطَرِ، قُلْنَا لَهُ: فَمَا يُخْطِرُ؟ قَالَ: يَهْدِرُ

✵✵ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! مضر قبیلہ کے خلاف قحط سالی کے ذریعہ میری مدد کر''۔

مضر قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! اب ہمارا کوئی اونٹ بچنے والا نہیں ہے اور ہمارے کسی چرواہے کے ساتھ کوئی زادِ راہ نہیں ہوگا۔ اُس شخص نے اپنی بات دُہرائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُس سے منہ پھیر لیا' پھر جتنا اللہ کو منظور تھا اُتنا وقت گزر گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مضر قبیلہ سے تعلق رکھنے والے اُس شخص کو بلایا اور دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اُس نے اپنی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دُہرائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! میں نے تجھ سے دعا کی تھی' تُو نے میری دعا کو مستجاب کیا' میں نے تجھ سے مانگا تھا تُو نے مجھے عطا کر دیا'

اب تو ہمیں ایسے بادل کے ذریعہ سیراب کر جو برسنے والا ہو سیراب کر دینے والا ہو ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہو جلدی آنے والا ہو دیر سے آنے والا نہ ہو نفع دینے والا ہو نقصان پہنچانے والا نہ ہو"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ آسمان بادلوں سے بھر گیا اور بارش شروع ہوگئی جس بھی سمت سے جو بھی شخص آیا اُس نے بارش کے بارے میں ہی اطلاع دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ یُخطِر کا مطلب کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: (اونٹ کا) بڑبڑانا۔

4908 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ مُضَرَ قَدْ هَلَكَتْ، فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَهُمْ، اَوْ قَالَ ادْعُ لَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا هَنِيئًا، مَرِيعًا، طَبَقًا، عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ: فَمَا مَكَثُوا اِلَّا جُمُعَةً حَتَّى اَحْيَا النَّاسَ

✼✼ اعمش بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مضر قبیلہ کے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں! آپ اللہ تعالیٰ سے اُن کے لیے بارش کے نزول کی دعا کیجئے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ اُن کے حق میں دعا کیجئے! تو اُس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی:

"اے اللہ! تو ہمیں ایسے بادل کے ذریعہ سیراب کر جو بھرا ہوا ہو سیراب کرنے والا ہو اوپر نیچے ہو جلدی آنے والا ہو تاخیر سے آنے والا نہ ہو نفع دینے والا ہو نقصان پہنچانے والا نہ ہو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ لوگوں میں ہریالی آگئی۔

4909 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. دَعَوْتَ عَلٰى مُضَرَ بِالسَّنَةِ فَمَا يَئِطُّ لَهُمْ بَعِيرٌ، وَمَا يَصِيحُ لَهُمْ صَبِيٌّ قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيعًا، مُبَارَكًا مَرِيئًا، نَافِعًا طَبَقًا، عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ قَالَ: فَمَا مَضَى ذٰلِكَ الْيَوْمُ حَتَّى مُطِرُوا، اَوْ مَا مَضَتْ سَابِعَةٌ حَتَّى اَعْطَنَ النَّاسُ بِالْعُشْبِ

✼✼ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مضر قبیلہ کے خلاف قحط سالی کی دعا کی تھی! اب اُن کا کوئی اونٹ نہیں بچا اور کوئی بچہ رونے والا نہیں بچا (یعنی سب مرنے کے قریب ہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے دعا کی:

"اے اللہ! ہمیں ایسے بادل کے ذریعے سیراب کر دے جو سیراب کرنے والا ہو برکت والا ہو نفع دینے والا ہو اوپر نیچے ہو اوپر نیچے ہو جلدی آنے والا ہو تاخیر سے آنے والا نہ ہو"'۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابھی وہ دن نہیں گزرا تھا کہ بارش شروع ہوگئی اور تقریباً ایک ہفتہ تک مسلسل ہوتی رہی یہاں تک کہ لوگوں کے کھیت سیراب ہوگئے۔

4910 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَمُطِرَ النَّاسُ ثَلَاثًا اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ لَمْ يُقْلِعْ عَنْهُمْ قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْحِيطَانُ، وَتَقَطَّعَتِ الرُّكْبَانُ، وَخَشِينَا الْغَرَقَ قَالَ: فَدَعَا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَرَاَيْتُ السَّحَابَ انْصَدَعَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى كَانَتْ مِنْهُ مِثْلُ الطَّوْقِ، وَمَا حَوْلَهُ مُظْلِمٌ اَعْلَمُ اَنَّهُ مَمْطُورٌ

✱✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے نزول کی دعا کی تو تین دن تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا اللہ کو منظور تھا اُتنی دیر تک بارش ہوتی رہی اور وہ بارش ختم نہیں ہوئی۔ تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! دیواریں گرنے لگی ہیں' مسافروں کے لیے سفر ممکن نہیں رہا اور ہمیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو چلا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے کہا: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو' ہم پر نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے بادل کو دیکھا کہ وہ مدینہ منورہ سے چھٹ گیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ پر اُس کی مثال طوق کی مانند ہوگئی اور آس پاس کے جتنے بھی علاقے تھے جن سے میں واقف تھا وہاں ہر جگہ بارش ہوئی۔

4911 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: حَضَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَاشْتَكَى اِلَيْهِ الْجَدْبَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَسْقَى، وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَهُ، فَالْتَبَسَتِ السَّمَاءُ سَحَابًا فَاُمْطِرَ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، فَقِيلَ لَهُ: اَىْ رَسُولَ اللّٰهِ، غَرِقْنَا، وَهَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ، وَلَا يَخْرُجُ الْمُسَافِرُ، فَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَرَاَيْتُهُ حِينَ يَنْجَابُ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِينَةِ وَيَتَفَرَّقُ، حَتّٰى اَنَا مِنْهُ لَفِي جَوْبَةٍ

✱✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے قحط سالی کی شکایت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے نزول کی دعا کی (یہاں راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو آسمان پر بادل چھا گئے اور بارش شروع ہوگئی یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم ڈوبنے والے ہیں' مال مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں' مسافر باہر نہیں جا سکتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' پھر آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو' ہم پر نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے دیکھا کہ مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا اور اِدھر اُدھر ہوگیا یہاں تک کہ مجھے یوں لگا جیسے میں خالی جبہ میں ہوں۔

4912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، اَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَسْقِي يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ

رَحْمَتَكَ، وَاَحْيِي بَلَدَكَ الْمَيِّتَ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اشْتَدَّ الْمَطَرُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، جَنِّبْهَا بُيُوتَ الْمَدَرِ، اَللّٰهُمَّ عَلٰى ظُهُورِ الْاٰكَامِ وَبُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے نزول کی دعا کرتے ہوئے یہ کہا:

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کردے' اپنے رحمت کو پھیلا دے' اپنی مردہ علاقوں کو زندگی دیدے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب بارش شدید ہوگئی تو انہوں نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! اسے گھروں سے پرے کردے! اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں اور نشیبی وادیوں پر اور جنگلات میں بارش نازل ہو''۔

4913 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ، اسْتَسْقَى بِالْمُصَلّٰى، فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ: قُمْ فَاسْتَسْقِ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدَكَ سَحَابًا، وَاِنَّ عِنْدَكَ مَاءً فَانْشُرِ السَّحَابَ، ثُمَّ اَنْزِلْ فِيهِ الْمَاءَ، ثُمَّ اَنْزِلْهُ عَلَيْنَا، فَاشْدُدْ بِهِ الْاَصْلَ، وَاَطِلْ بِهِ الزَّرْعَ، وَاَدِرَّ بِهِ الضَّرْعَ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاَهْلِينَا، اَللّٰهُمَّ اِنَّا شَفَعْنَا اِلَيْكَ عَمَّنْ لَا مَنْطِقَ لَهُ عَنْ بَهَائِمِنَا وَاَنْعَامِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا سَقْيًا وَادِعَةً بَالِغَةً، طَبَقًا، عَامًّا، مُحْيِيًا، اَللّٰهُمَّ لَا نَرْغَبُ اِلَّا اِلَيْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُو اِلَيْكَ سَغَبَ كُلِّ سَاغِبٍ، وَغُرْمَ كُلِّ غَارِمٍ، وَجُوعَ كُلِّ جَائِعٍ، وَعُرْيَ كُلِّ عَارٍ، وَخَوْفَ كُلِّ خَائِفٍ فِيْ دُعَاءٍ لَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیدگاہ میں بارش کے نزول کی دعا کی' انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اُٹھیں اور آپ بارش کے نزول کی دعا کریں۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! تیرے پاس بادل ہیں' تیرے پاس پانی ہے' تُو بادلوں کو پھیلا دے اور اُس میں پانی ڈال دے اور اُس پانی کو ہم پر نازل کردے اور اُس کے ذریعہ اصل (جڑ) کو مضبوط کردے اور کھیت کو طویل کردے (جانوروں کے) تھنوں کو وزنی کردے' اے اللہ! ہماری اپنی جانوں اور ہمارے گھر والوں کے بارے میں ہماری شفاعت کو قبول کر لے' اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اُن لوگوں کی طرف سے بھی شفاعت لے کر حاضر ہوئے ہیں جن کو گویائی کی قوت نہیں ہے' جن کا تعلق جانوروں اور مویشیوں سے ہے' اے اللہ! ہمیں اس طرح سے سیراب کردے' جو بھرپور ہو' تہہ در تہہ ہو' عمومی ہو' زندگی دینے والی ہو' ہو' ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہو' عمومی ہو اور زندگی دینے والا ہو' اے اللہ! ہم صرف تیری ہی بارگاہ میں رغبت رکھتے ہیں' صرف تُو ہی ایک معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں ہر قحط زدہ کے قحط' ہر قرض خواہ کے قرض کی' ہر بھوکے کی بھوک کی' ہر برہنہ شخص کی برہنگی کی اور ہر خوفزدہ شخص کے خوف کی شکایت کرتے ہیں' اس دعاء میں جو اس کے لیے ہو''۔

4914 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ اَبِی الْمِقْدَامِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ، وَكَانَ رَجُلٌ فِيْ بَادِيَةٍ، فَخَرَجَ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَسْقَى ثُمَّ نَامَ، فَرَاٰى فِي الْمَنَامِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ، وَقَالَ: اَقْرِءْ عُمَرَ السَّلَامَ ,وَاَخْبِرْهُ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لَكُمْ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ خَرَجَ فَاسْتَسْقَى اَيْضًا، وَاْمُرْهُ فَلْيُوْفِ الْعَهْدَ، وَلْيَشُدَّ الْعَقْدَ قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰى اَتٰى عُمَرَ، فَقَالَ: اسْتَاْذِنُوْا لِرَسُولِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَسَمِعَهُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا الْمُفْتَرِیْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَبَكٰى عُمَرُ

✻✻ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ لوگوں کو قحط سالی لاحق ہوگئی' ایک شخص آبادی سے باہر رہ رہا تھا' وہ نکلا' اُس نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی' پھر بارش کے نزول کی دعا کی' پھر وہ سوگیا۔ تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے ہیں اور ارشاد فرمایا: تم عمر کو سلام کہنا اور اُسے یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا کو قبول کرلیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نکلے تھے اور اُنہوں نے بھی بارش کے لیے دعا کی تھی۔ (نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا:) تم اُس سے یہ کہنا کہ وہ عہد کو پورا کرے اور ہاتھ کو مضبوطی سے باندھ کے رکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اللہ کے رسول کے قاصد کے لیے اندر آنے کی اجازت طلب کرو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی آواز سنی تو بولے: یہ کون شخص ہے جو نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کررہا ہے۔ تو اُس شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ میرے خلاف جلد بازی میں فیصلہ نہ دیں! پھر اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری صورتِ حال بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

4915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ اَنْ يُمْطَرُوْا فَلَمْ يُمْطَرُوا، فَقَالَ: اِنِّیْ دَعَوْتُ لَكُمْ وَفِیْ نَفْسِی عَلَيْكُمْ شَیْءٌ فَلَمْ تُمْطَرُوا، وَلٰكِنِ الْاٰنَ تُمْطَرُوا، فَدَعَا لَهُمْ فَمُطِرُوا

✻✻ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے لیے دعا کی کہ اُن پر بارش نازل ہو لیکن اُن پر بارش نازل نہیں ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے دعا تو کی ہے لیکن میرے ذہن میں تمہارے حوالے سے کچھ اُلجھن ہے' اسی وجہ سے تم پر بارش نازل نہیں ہوئی' لیکن اب تم لوگوں پر بارش نازل ہوگی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے لیے دعا کی تو اُن پر بارش نازل ہوئی۔

4916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِی، فَخَرَجَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَلْيَرْجِعْ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَرْجِعُونَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا رَجُلٌ اَعْوَرُ، فَقَالَ لَهٗ عِيسٰى: فَادْعُ وَاَنَا اُؤَمِّنُ قَالَ: فَدَعَا وَاٰمَنَ عِيسٰى فَسَقَاهُمُ اللّٰهُ

✻✻ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارش کے نزول کی دعا کرنے کے لیے نکلے

لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لے کے گئے' پھر اُنہوں نے لوگوں سے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو وہ واپس چلا جائے۔ تو لوگ واپس جانا شروع ہو گئے یہاں تک کہ وہاں صرف ایک کانا شخص باقی رہ گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُس سے کہا: تم دعا کرو! میں آمین کہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس شخص نے دعا کی' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آمین کہی تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو سیراب کیا۔

4917 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُوَيْمِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الْبَرْقَ اَوِ الْوَدْقَ فَلَا يُشِرْ اِلَيْهِ، وَلْيَصِفْ اَوْ لِيَنْعَتْ

** عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص بجلی یا بارش دیکھے تو اُس کی طرف اشارہ نہ کرے' اُسے چاہیے کہ اُس کی صفت بیان کر دے' یا اُس کا حلیہ بیان کر دے''۔

4918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُشَارَ اِلَى الْمَطَرِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ بارش کی طرف اشارہ کیا جائے۔

4919 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: اَيْنَ تِبْنَيْنِ؟ قَالُوْا: وَادٍ مِنْ اَوْدِيَةِ الْيَمَنِ قَالَ: هٰذِهِ سَحَابَةٌ يُؤْمَرُ بِهَا اِلٰى تِبْنَيْنِ، كَيْفَ يَفْعَلُ بِهَا صَاحِبُهَا فِيْهَا؟ فَقَالُوْا: يَقْسِمُ ثَمَرَهُ ثَلَاثًا: ثُلُثٌ لَهُ وَلِاَهْلِهِ، وَثُلُثٌ لِصَدَقَتِهِ، وَثُلُثٌ يُعِيدُ فِيْهَا قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تبنین'' نامی جگہ کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ یمن کی ایک وادی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بادل کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ یہ ''تبنین'' جائے (پھر آپ نے دریافت کیا:) اُس جگہ کا مالک اُس جگہ میں کیا کام کرتا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ وہ اپنے پھلوں کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہے' ایک حصہ اپنے لیے اور اپنے اہل خانہ کے لیے رکھتا ہے' ایک حصہ صدقہ کرنے کے لیے رکھتا ہے اور ایک حصہ واپس اس زمین میں لگا دیتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سب اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

4920 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ، وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ. عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "السُّكُوتُ فِيْ ثَلَاثِ مَوَاطِنَ: فِي الْجُمُعَةِ، وَالِاسْتِسْقَاءِ، وَالْعِيدَيْنِ" وَذَكَرَهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تین مواقع پر خاموش اختیار کی جائے گی: جمعہ میں' استسقاء میں او عیدین میں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

4921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ خَرَجَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ يَسْتَسْقُونَ، فَرَاَى نَمْلَةً قَائِمَةً رَافِعَةً اِحْدَى قَوَائِمِهَا تَسْتَسْقِي، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: ارْجِعُوا فَقَدْ سُقِيتُمْ، اِنَّ هٰذِهِ النَّمْلَةَ اسْتَسْقَتْ فَاسْتُجِيبَ لَهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور اُن کے ساتھی بارش کے نزول کی دعا کرنے کے لیے نکلے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چیونٹی کو دیکھا کہ اُس نے اپنا ایک ہاتھ اُٹھایا ہوا ہے اور بارش کے نزول کی دعا کر رہی ہے' تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ واپس چلے جاؤ کیونکہ تم پر بارش ہوگی' اس چیونٹی نے بارش کے نزول کی دعا کی ہے تو اس کی دعا مستجاب ہوگی۔

بَابُ الْاٰيَاتِ

باب: نشانیوں کا بیان

4922 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهُوَ دُوْنَ قِرَاءَتِهِ الْاُولٰى، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُوْنَ رُكُوعِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا

4922-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب الكسوف - باب الصدقة في الكسوف' حديث:1010' صحيح مسلم - كتاب الكسوف' باب صلاة الكسوف ' حديث:1547' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن - جماع ابواب صلاة الكسوف - باب الجهر بالقراءة من صلاة كسوف الشمس' حديث:1297' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' ذكر وجوب ذكر الله واستغفاره عند الكسوف - حديث:1958' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الكسوف - ذكر البيان بان من صلى صلاة الكسوف التي ذكرناها حديث:2891' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الكسوف' حديث:1168' موطا مالك - كتاب صلاة الكسوف' باب العمل في صلاة الكسوف - حديث:445' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب صلاة الكسوف' حديث:1008' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في صلاة الكسوف - حديث:1259' السنن للنسائي - كتاب الكسوف' باب الصفوف في صلاة الكسوف - حديث:1456

وَزَادَ قَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَتَصَدَّقُوا وَصَلُّوا .

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کی نماز پڑھاتے ہوئے طویل قرأت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے تو طویل رکوع کیا' پھر آپ نے اپنا سر اُٹھایا اور طویل قرأت کی لیکن یہ آپ کی پہلی قرأت سے کم تھی' پھر آپ نے رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن یہ آپ کے پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دوسری رکعت بھی اس کی مانند ادا کی' پھر آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے یا کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز کی طرف لپکو"۔

معمر نے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو صدقہ و خیرات کرو اور نماز ادا کرو"۔

4923 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى بِهِمْ، فَقَامَ فَرَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ اِلَّا اَنَّ قِيَامَهَا وَرُكُوعَهَا دُوْنَ الْاَوَّلِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ "

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر آپ کھڑے ہوئے آپ رکوع میں چلے گئے' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ رکوع میں گئے' پھر آپ نے اپنا سر اُٹھایا پھر آپ سجدہ میں چلے گئے' پھر آپ کھڑے ہوئے تو آپ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی' لیکن دو رکعات میں سے ہر رکعت میں آپ کا بعد والا قیام اور رکوع پہلے والے سے کم تھا۔

4924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْنِيْ يَهُوْدِيَّةٌ، فَقَالَتْ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ: فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِنَا؟ قَالَ: كَذَبَتْ يَهُوْدُ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ ذَاتَ يَوْمٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ مَعَ نِسْوَةٍ فَكُنَّا بَيْنَ الْحُجَرِ اِذْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَاَتَى مُصَلَّاهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا فَطَوَّلَ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا فَطَوَّلَ رُكُوعَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ اَدْنَى مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ اَدْنَى مِنْ رُكُوعِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ اَدْنَى مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ فِي الْاُولَى، ثُمَّ جَلَسَ. قَالَتْ: ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ "

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور بولی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے

بچائے! سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمیں قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود جھوٹ بولتے ہیں! ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہو کر گئے تو اسی دوران سورج گرہن ہو گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں کچھ خواتین کے ساتھ باہر نکلی' ابھی ہم پتھروں کے درمیان ہی تھے کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تشریف لے آئے' آپ جائے نماز پر آئے اور آپ نے طویل قیام کیا' آپ نے اُسے طول دیا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا' آپ نے اپنے رکوع کو بھی طول دیا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ آپ کے پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ آپ کے پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور پھر آپ نے طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے طویل قیام کیا لیکن یہ آپ کے پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے اُسی طرح کیا جس طرح آپ نے پہلی رکعت میں کیا تھا' پھر آپ تشریف فرما ہوئے۔

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

4925 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ قِيَامَهُ فِيهَا دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ وَرُكُوعَهُ وَسُجُودَهُ دُوْنَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَجَلَّى الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا مِنْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ: اِنِّي اُرِيتُ الْجَنَّةَ - اَوْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ - فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهَا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ قِيلَ: لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: "يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، وَلَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں) سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز ادا کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا جتنی دیر میں تقریباً سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے' پھر آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سجدہ کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دوسری رکعت بھی اسی کی مانند ادا کی' لیکن اس میں آپ کا قیام پہلے والے قیام سے کم تھا اور آپ کا رکوع اور سجدہ اُس سے کم تھا جو آپ نے پہلی رکعت میں کیا تھا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی شخص کے مرنے یا زندہ ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں

ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو"۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ سے کسی چیز کو پکڑنے کے لیے ہاتھ کو بڑھایا لیکن پھر آپ پیچھے ہو گئے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے جنت کو دیکھا تو میں نے اس میں سے انگوروں کا ایک گچھا پکڑنا چاہا اگر میں اسے پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس میں سے کھاتے رہتے پھر میں نے جہنم کو دیکھا میں نے آج کی طرح کا (خوفناک) منظر کبھی نہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ اہلِ جہنم میں اکثریت خواتین کی ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان خواتین کا کفر۔ عرض کی گئی: کیا وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک خاتون کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک اچھائی کرتے رہو اور پھر اس عورت کو تمہاری طرف سے کوئی ناگوار چیز دیکھنی پڑے تو وہ یہی کہے گی کہ مجھے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی دیکھنے کو نہیں ملی۔

4926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ، - فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يُرِيْدُ عَائِشَةَ - اَنَّهَا قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيْدًا، يَقُوْمُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ، وَيَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ، وَيَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ، يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، وَحَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشٰى عَلَيْهِمْ، حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ، وَيَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا، فَاِذَا كَسَفَهُمَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْجَلِيَ وَزِيْدَ عَلٰى عَطَاءٍ فِيْ هٰذِهِ الْخُطْبَةِ: وَلٰكِنَّهُ رُبَّمَا مَاتَ الْخِيَارُ بِاَطْرَافٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاَذَاعَتْ بِذٰلِكَ الْجِنُّ فَكَانَ لِذٰلِكَ الْقَتَرُ قَالَ: فَاَخْبَرَنِيْ غَيْرُ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ: عُرِضَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَتَاَخَّرَ عَنْ مُصَلَّاهُ وَرَاءَهُ حَتّٰى اَنَّ النَّاسَ لَيَرْكَبُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ وَاَنَا، اَيْ رَبِّ وَاَنَا، ثُمَّ عَادَ يَسِيْرُ حَتّٰى رَجَعَ فِيْ مُصَلَّاهُ فَرَاَى اِذْ عُرِضَتْ عَلَيْهِ النَّارُ اَبَا خُزَاعَةَ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ فِي النَّارِ يَجُرُّ قُصْبَهُ قَالَ: وَكَانُوْا زَعَمُوْا يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنٍ لَهُ، وَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ لَا اَسْرِقُ اِنَّمَا يَسْرِقُ مِحْجَنِيْ قَالَ: وَصَاحِبَةُ الْهِرَّةِ امْرَاَةٌ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تُرْسِلْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا فَتَاْكُلُ وَتَشْرَبُ حَتّٰى مَاتَتْ هُزَالًا، وَاِذَا رَجَعَ عُرِضَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ فَذَهَبَ يَمْشِيْ حَتّٰى رَجَعَ فِيْ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: اَرَدْتُ اَنْ آخُذَ مِنْهَا قِطْفًا لِاُرِيَكُمُوْهُ فَلَمْ يَقْدِرْ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ الْحَسَنُ: فَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى اَنَّهُ يَجُرُّ رِدَاءَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اَذَاعَتْ يَعْنِيْ اَخْبَرَتِ الْجِنُّ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَيَعْنِي الْقَتَرَةَ: الْحُمْرَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْقَمَرِ، وَالَّذِيْ يَجُرُّ قُصْبَهُ يَعْنِيْ: حَشَاهُ

٭٭ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخصیت نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے اُن کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھی' وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام والی نماز لوگوں کو پڑھائی' آپ نے لوگوں کے ساتھ قیام کیا' پھر آپ رکوع میں گئے' پھر آپ کھڑے ہو گئے' پھر آپ نے رکوع کیا' پھر آپ کھڑے ہو گئے پھر آپ نے رکوع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں جن میں سے ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کیا' تیسری مرتبہ رکوع کرنے کے بعد آپ سجدہ میں چلے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ختم کرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا او لوگوں کا یہ عالم ہو گیا کہ بعض لوگوں پر بے ہوشی طاری ہونے لگی یہاں تک کہ اُن پر پانی کے ڈول ڈالے گئے' یہ اُن کے طویل قیام کی وجہ سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب سر کو اُٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے یا زندہ ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ وہ تمہیں خوف دلاتا ہے' تو جب اللہ تعالیٰ ان دونوں کو گرہن کر دے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی پناہ میں آؤ جب تک یہ روشن نہیں ہو جاتے''۔

خطبہ کے ان الفاظ میں عطاء نامی راوی کے علاوہ لوگوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بعض اوقات زمین کے دور دراز کے گوشوں میں نیک لوگ انتقال کر جاتے ہیں' تو جنات اُن کی فوتگی کی اطلاع کو پھیلا دیتے ہیں' تو اسی وجہ سے یہ گرد و غبار ہوتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر کے علاوہ راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

''(اُس موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' یہ اُس دن کی بات ہے جب سورج گرہن ہوا تھا''۔ (نماز کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز سے پیچھے کی طرف ہٹے' یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے پر آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت یہ کہہ رہے تھے: اے میرے پروردگار! میں ہوں! اے میرے پروردگار! میں ہوں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے اپنے جائے نماز پر تشریف لے آئے' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تھا کہ آپ کے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا اور خزاعہ قبیلہ کا جدامجد ''عمرو بن لحی'' جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ اپنی لاٹھی کے ذریعہ حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا' اور یہ کہتا تھا: پروردگار کی قسم ہے! میں نے چوری نہیں کی' میری اس لاٹھی نے چوری کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی مالک عورت کو بھی دیکھا' اس عورت نے بلی کو باندھ دیا تھا وہ اُسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتی تھی اور اُسے چھوڑتی بھی نہیں تھی' وہ اُسے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا پی لیتی' یہاں تک کہ وہ بلی اسی عالم میں مرگئی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر واپس تشریف لائے تو آپ کے سامنے جنت کو پیش کیا گیا' آپ آگے کی طرف بڑھے' پھر آپ واپس اپنی جائے نماز پر آ گئے' بعد میں آپ نے بتایا: میں نے ارادہ کیا کہ

جنت میں سے انگوروں کی ایک ٹہنی حاصل کرلوں تا کہ یہ میں تمہیں دکھاؤں' لیکن ایسا نہیں ہوسکا۔

ابن جریج نقل کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے: اُس دن نبی اکرم ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: روایت کے لفظ ''اذاعت'' سے مراد یہ ہے کہ جنات ایک دوسرے کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اور قترۃ سے مراد وہ سرخی ہے جو چاند میں آجاتی ہے اور ''قصب'' کو گھسیٹنے سے مراد انتڑیاں گھسیٹنا ہے۔

4927 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَاَخَذَ دِرْعًا فَلَبِسَهُ حَتّٰى اُدْرِكَ بِرِدَائِهِ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا طَوِيْلًا يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَلَوْ جَاءَ اِنْسَانٌ بَعْدَمَا رَكَعَ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ اَنَّهُ رَكَعَ شَيْئًا مَا حَدَّثَ نَفْسَهُ اَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَرْاَةِ الَّتِيْ هِيَ اَكْبَرُ وَاِلَى الْمَرْاَةِ الَّتِيْ هِيَ اَسْقَمُ مِنِّيْ قَائِمَةً فَاَقُوْلُ: اَنَا اَحَقُّ اَنْ اَصْبِرَ عَلٰى طُوْلِ الْقِيَامِ مِنْكِ

* * سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس دن سورج گرہن ہوا' نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے' آپ نے اپنی قمیص لے کر اُسے پہنا' یہاں تک کہ آپ کی چادر ڈھلک رہی تھی' پھر آپ نے لوگوں کو طویل قیام والی نماز پڑھائی' پھر آپ رکوع میں گئے' اگر آپ کے رکوع میں جانے کے بعد کوئی شخص آتا تو اُسے یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ آپ نے رکوع بھی کیا ہے' آپ کے طویل قیام کی وجہ سے اُسے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ آپ نے رکوع بھی کیا ہے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُس عورت کی طرف دیکھنا شروع کیا جو عمر میں مجھ سے بڑی تھی اور اُس عورت کی طرف دیکھنا شروع کیا' جو مجھ سے کمزور تھی کہ وہ کھڑی ہوئی ہیں' تو میں نے سوچا کہ میں اس طویل قیام کو برداشت کرنے کی تم سے زیادہ حق دار ہوں۔

4928 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى فِي الْكُسُوْفِ الْحَمْدُ وَالْبَقَرَةُ وَفِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدُ وَآلُ عِمْرَانَ

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نمازِ کسوف کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کی تھی۔

4929 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلَّى فِي الزَّلْزَلَةِ بِالْبَصْرَةِ فَاَطَالَ الْقُنُوْتَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقُنُوْتَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ صَلَّى الثَّانِيَةَ كَذٰلِكَ، فَصَارَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَقَالَ: هٰكَذَا صَلَاةُ الْاٰيَاتِ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْبَقَرَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِآلِ عِمْرَانَ

* * عبداللہ بن حارث نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ بصرہ میں

زلزلہ آنے پر اُنہوں نے نماز ادا کرتے ہوئے طویل قیام کیا' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر اُنہوں نے سر کو اُٹھایا اور طویل قیام کیا' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر وہ سجدہ میں گئے' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی تو اُن کی نماز میں تین رکوع اور چار سجدے ہو گئے' اُنہوں نے بتایا کہ نشانیوں کے ظہور پذیر ہونے پر اسی طرح نماز ادا کی جاتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران کی تلاوت کی تھی۔

4930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَّى حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ بِاَصْحَابِهِ مِثْلَ صَلَاةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاٰيَاتِ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں اپنے ساتھیوں کو اُسی طرح نماز پڑھائی تھی جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی تھی' یہ نشانیوں کے نمودار ہونے کے موقع پر تھی۔

4931 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، اَوْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلَّى فِي الزَّلْزَلَةِ بِالْبَصْرَةِ - فَاتَّفَقَا عَلٰى اَنَّهُ رَكَعَ فِي رَكْعَتَيْنِ سِتَّ رَكَعَاتٍ، ثَلَاثٌ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ "، وَاخْتَلَفَا - فَقَالَ عَاصِمٌ: قَرَاَ مَا بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ خَالِدٌ: قَرَاَ فِي الْاُولٰى مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهَا ثُمَّ عَادَ بَعْدُ

❊❊ عبداللہ بن حارث نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ میں زلزلہ آنے پر اُنہوں نے نماز پڑھائی تو اُنہوں نے دو رکعات میں چھ مرتبہ رکوع کیا' ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کیا۔

(یہ الفاظ نقل کرنے میں دونوں راوی متفق ہیں' اُس کے بعد دونوں راویوں نے اختلاف کیا ہے) عاصم نامی راوی یہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے دو رکوع کے درمیان قرأت کی تھی' جبکہ خالد نامی راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے ہر رکعت کے آغاز میں تلاوت کی تھی۔

4932 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ حِيْنَ صَلَّى بِهِمْ قَالَ: هٰكَذَا صَلَاةُ الْاٰيَاتِ

❊❊ عبداللہ بن حارث نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو یہ فرمایا: یہ نشانیوں کے ظہور کے وقت ادا کی جانے والی نماز ہے۔

4933 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَفِي الْاٰخِرَةِ بِآلِ عِمْرَانَ، وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❊❊ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے پہلی رکعت میں

سورۂ بقرہ جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران کی تلاوت کی تھی۔

معمر نے بھی یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کی ہے۔

4934 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى عَلٰى ظَهْرِ صُفَّةِ زَمْزَمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ "

** سلیمان احول نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم کے چبوترے پر دو رکعت ادا کیں، جن میں سے ہر ایک رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا۔

4935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ اَنَّهُ صَلَّى لِكُسُوفِ الشَّمْسِ، فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ حِنِ سَجْدَةٍ، اِلَّا اَنَّهُ لَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَرَاَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُولٰى "

** سفیان ثوری نے حبیب بن ابوثابت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی، اُنہوں نے تلاوت کی پھر اُس کے بعد چار مرتبہ رکوع کیا جو سجدہ کرنے سے پہلے تھا، البتہ جب وہ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو تلاوت کرتے تھے اور پھر سجدہ میں جاتے تھے، پھر کھڑے ہو جاتے تھے، اُنہوں نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

4936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اَمَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ لِكُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ: " فَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، فَقَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَامَ فَدَعَا: ثُمَّ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ سَجْدَةٍ يَدْعُو فِيهِنَّ بَعْدَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ "، قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُهُمْ يَحْزِرُوْنَ قِيَامَ عَلِيٍّ فِي الْقِرَاءَةِ قَدْرَ الرُّومِ اَوْ يَاسِينَ اَوِ الْعَنْكَبُوتِ

** حنش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سورج گرہن کی نماز میں مسجد میں لوگوں کی امامت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے بلند آواز میں تلاوت کی، اُنہوں نے کھڑے ہو کر تلاوت کی، پھر وہ رکوع میں گئے، پھر وہ کھڑے ہو گئے، پھر اُنہوں نے دعا کی، اُنہوں نے سجدہ کرنے سے پہلے چار مرتبہ رکوع کیا، ہر مرتبہ رکوع کرنے کے بعد وہ دعا مانگتے تھے، پھر اُنہوں نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے لوگوں کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قیام کی حالت میں تلاوت کا اندازہ لگایا کہ وہ سورۂ روم یا سورۂ یٰسین یا سورۂ عنکبوت کی تلاوت جتنا تھا۔

4937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الصَّلَاةُ لِكُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ رَكْعَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِنَا

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سورج گرہن یا چاند گرہن کی نماز میں ہماری عام نماز کی طرح دو رکعات ادا کی جائیں گی۔

4938 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُهُ، فَقَامَ بِالنَّاسِ فَقِيْلَ: لَا يَرْكَعُ وَرَكَعَ، فَقِيْلَ: لَا يَرْفَعُ وَرَفَعَ، فَقِيْلَ: لَا يَسْجُدُ وَسَجَدَ، فَقِيْلَ: لَا يَرْفَعُ وَجَلَسَ، فَقِيْلَ: لَا يَسْجُدُ وَسَجَدَ، فَقِيْلَ: لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ "

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' اُس وقت سورج گرہن ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ نے لوگوں کو قیام کروایا جو اتنا طویل تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ شاید آپ رکوع میں نہیں جائیں گے' لیکن آپ رکوع میں چلے گئے تو یوں محسوس ہوا کہ آپ رکوع سے سر نہیں اُٹھائیں گے' آپ نے سر اُٹھا لیا تو یوں محسوس ہوا جیسے آپ سجدہ میں نہیں جائیں گے' پھر آپ سجدہ میں چلے گئے' تو یوں محسوس ہوا کہ سجدہ سے اُٹھیں گے نہیں' پھر آپ بیٹھ گئے تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے آپ سجدہ میں نہیں جائیں گے' پھر آپ نے سجدہ کیا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب آپ سجدہ سے سر نہیں اُٹھائیں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

4939 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى الْكُوْفَةِ، فَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَكُنْتُ حَيْثُ لَا اَسْمَعُ، فَحَزَرْتُ قَدْرَ سُوْرَةٍ مِنَ الْمِائَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَاَ قِرَاءَةً خَفِيْفَةً، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: سورج گرہن ہو گیا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ان دنوں کوفہ کے گورنر تھے' انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی' میں ایسی جگہ موجود تھا جہاں مجھے اُن کی تلاوت کی آواز نہیں آرہی تھی لیکن میں نے اندازہ لگایا کہ انہوں نے تقریباً دو سو آیات والی سورت کی تلاوت کی ہوگی' پھر وہ رکوع میں چلے گئے' پھر انہوں نے سر اُٹھایا اور تلاوت کی' پھر رکوع میں چلے گئے' پھر سورج روشن ہو گیا' وہ پھر رکوع میں گئے' پھر انہوں نے سجدہ کیا' پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اُس میں مختصر قرأت کی' پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا۔

4940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا كَسَفَ الْقَمَرُ اُصَلِّي كَمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ: نَعَمْ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلَاةٌ جَامِعَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر چاند گرہن ہو جائے تو کیا میں اُسی طرح نماز ادا کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر ادا کی تھی؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ نماز با جماعت ہوگی' تو حکم مختلف ہوگا۔

4941 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: "كَسَفَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: سُحِرَ الْقَمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) (القمر: 1) إِلٰى (مُسْتَمِرٌّ) (القمر: 2)

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں چاند گرہن ہو گیا تو لوگوں نے کہا: چاند پر جادو ہو گیا ہے! تو نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''مستمر''۔

4942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْآيَةِ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ؟ قَالَ: الدُّعَاءُ وَلَيْسَ فِيهَا صَلَاةٌ بَعْدَ الْعَصْرِ، قُلْتُ: عَمَّنْ تُحَدِّثُ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ كَانُوا يَصْنَعُونَ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسی نشانی کے بارے میں دریافت کیا جو عصر کے بعد ظہور پذیر ہوتی ہے (تو عصر کے بعد تو کوئی نماز ادا نہیں کی جا سکتی)۔ اُنہوں نے جواب دیا: دعا مانگی جائے گی کیونکہ عصر کے بعد نماز ادا نہیں کی جاتی۔ میں نے دریافت کیا: یہ آپ کس کے حوالے سے بات بیان کر رہے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: پہلے لوگ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

4943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا تَجَلّٰى لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ خَضَعَ لَهُ

✻✻ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا زندہ ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں، لیکن ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ جب اپنی مخلوق میں سے کسی کے سامنے تجلی ظاہر کرتا ہے تو وہ چیز اُس کے سامنے جھک جاتی ہے۔

4944 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا رَكَعَ رَكْعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ أَرْسَلَ رَجُلًا يَنْظُرُ هَلْ تَجَلَّتْ

✻✻ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب بھی رکوع کرنے کے بعد سر کو اُٹھایا تو ایک شخص کو بھیجا کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کیا سورج روشن ہو چکا ہے!

بَابُ الْقُنُوتِ

باب: قنوت کا بیان

4945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: مِنْ أَيْنَ أَخَذَ النَّاسُ الْقُنُوتَ؟ وَتَعَجَّبَ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامًا ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: لوگوں نے قنوت کو کہاں سے حاصل کر لیا ہے؟ وہ حیرانگی کا اظہار کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے تو چند دن تک قنوتِ نازلہ پڑھی تھی اور پھر اسے ترک کر دیا تھا۔

4946 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَهُمْ لَا يَقْنُتُونَ

✸✸ زہری فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو یہ حضرات قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ: اَنَّهُمَا، قَالَا: صَلّٰى بِنَا عُمَرُ زَمَانًا لَمْ يَقْنُتْ

✸✸ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک زمانے تک نماز پڑھائی لیکن اُنہوں نے قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی۔

4948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، قَالَا: صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ

✸✸ اسود بن یزید اور عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی۔

4949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ "

✸✸ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَلَا فِي الْوِتْرِ اَيْضًا "

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے' وہ وتر کی نماز میں بھی نہیں پڑھتے تھے۔

4951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ فِيهَا

✸✸ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے اس میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی۔

4952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ "

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: سَعِيدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى الْغَدَاةَ فَلَمْ يَقْنُتْ

وَقَالَ ابْنُ الْمُجَالِدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، قَالَا: مَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا اِذَا حَارَبَ، فَاِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهِنَّ وَلَا قَنَتَ اَبُو بَكْرٍ وَّلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ حَتّٰى مَاتُوا، حَتّٰى لَا قَنَتَ عَلِيٌّ حَتّٰى حَارَبَ اَهْلَ الشَّامِ، فَكَانَ يَقْنُتُ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهِنَّ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَقْنُتُ اَيْضًا فَيَدْعُو كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ

٭٭ حصین نے ایک شخص کے حوالے سے جن کا نام میرے خیال میں سعید بن عبدالرحمٰن ہے اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صبح کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی۔

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی ماسوائے اُس صورت میں جب آپ کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے اُس موقع پر آپ تمام نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال تک قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی لیکن جب اُنہوں نے اہلِ شام کے ساتھ جنگ کی تو وہ تمام نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے فریق کے خلاف دعا کرتا تھا۔

4954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ، فَقَالَ: مَا شَعُرْتُ اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهُ

٭٭ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسا کرتا ہوگا۔

4955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ: هَلْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا: کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ ایک ایسی چیز ہے جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے۔

4956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ عُمَرُ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4957 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بِالْخَيْفِ يَقُولَانِ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَفِي الْوِتْرِ

بِاللَّيْلِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کو خیف میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اور رات کے وقت وتر کی نماز میں ان کلمات کے ذریعہ دعائے قنوت پڑھتے تھے:

''اے اللہ! جنہیں تُو نے ہدایت دی ہے' اُن میں مجھے بھی ہدایت دے' اور جنہیں تُو نے عافیت عطا کی ہے اُن میں مجھے بھی عافیت عطا کر' جن کا تُو والی بنا ہے اُن میں میرا بھی والی بن جا' جو کچھ تُو نے مجھے عطا کیا ہے اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور تُو نے جو فیصلہ دیا ہے اُس کے شر سے مجھے بچالے' بے شک تُو فیصلہ دیتا ہے' تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا جا سکتا' جس کا تُو نگران ہو' وہ ذلت حاصل نہیں کرتا' اے ہمارے پروردگار! تُو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے''۔

4958 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ

✵✵ نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: میں نے ربیع بن خثیم کے پیچھے نماز ادا کی تو اُنہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

4959 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، صَلَّى الصُّبْحَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَنَتَ، ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ يَرْكَعُ

✵✵ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز ادا کی' جب وہ قرأت کر کے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے دعائے قنوت پڑھی' پھر جب وہ رکوع میں جانے لگے تو اُنہوں نے تکبیر کہی۔

4960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، كَبَّرَ حِينَ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ يَرْكَعُ

✵✵ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے لگتے تھے تو پہلے تکبیر کہتے تھے' پھر جب وہ رکوع میں جانے لگتے تھے تو پھر تکبیر کہتے تھے۔

4961 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ اَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَكَبَّرَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْقُنُوتِ "

✵✵ ابوجہم' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی' اُس وقت جب وہ قرأت کر کے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے تکبیر کہی' پھر اُنہوں نے اُس وقت تکبیر کہی جب وہ دعائے قنوت پڑھ کر

فارغ ہوئے۔

4962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ لِاَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ

✳✳ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی ہے' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو وہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنے لگے تاکہ لوگ رکعت میں شریک ہو جائیں۔

4963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، وَكَانَ قُنُوتُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَبَعْدَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ

✳✳ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی جس میں آپ نے عربوں کے بعض قبائل کے خلاف دعائے ضرر کی' اس موقع سے پہلے یا اس کے بعد' آپ ﷺ کی دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہوتی تھی۔

4964 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِی الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

✳✳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

4965 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، قَالَ حَدَّثَنِیْ حَنْظَلَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفَجْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

✳✳ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

4966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَقْنُتُونَ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

✳✳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حمید نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ لوگ دعائے قنوت کب پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: دونوں طرح پڑھ لیتے تھے' رکوع سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔

4967 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِیْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ"

✳✳ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4968 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِيْنَ مُلْحَقٌ، اللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ، وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ اَوْلِيَاءَكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ نَبِيِّكَ، وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُوَفُّوا بِالْعَهْدِ الَّذِى عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اِلٰهَ الْحَقِّ، وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَوْ كُنْتُ اِمَامًا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ، ثُمَّ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ

٭٭ ابورافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے رکوع کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی' میں نے اُنہیں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' ہم تیری تعریف کرتے ہیں' ہم تیرا کفر نہیں کرتے' ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو شخص تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! کافروں کو عذاب دے! اُن کے دلوں میں رعب ڈال دے' اُن کی بات کے درمیان اختلاف پیدا کر دے' اُن پر اپنی سزا اور اپنا عذاب نازل کر دے' اے اللہ! کافروں کو عذاب دے یعنی اہلِ کتاب کو جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں' تیرے دوستوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں' اے اللہ! تُو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اُن کے اندر بہتری ڈال دے' اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں ایمان اور حکمت رکھ دے' اُنہیں اپنے نبی کے دین پر ثابت قدم رکھ اور اُنہیں یہ چیز عطا کر دے کہ وہ اُس عہد کو پورا کرے جو عہد تُو نے اُن سے لیا ہے اور تُو اپنے اور اُن کے دشمنوں کے خلاف اُن کی مدد فرما اور ہمیں اُن میں شامل کر دے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اگر میں امام ہوں تو پہلے یہ کلمات پڑھوں گا' پھر یہ دعا مانگوں گا:

''اے اللہ! تو مجھے اُن لوگوں میں ہدایت عطا کر دے جنہیں تُو نے ہدایت عطا کی ہے''۔

4969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَاْثِرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْقُنُوتِ: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ اَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ، وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا، نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ قَالَ: وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: الْقُنُوتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الصُّبْحِ، وَذُكِرَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّهُمَا سُورَتَانِ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي مُصْحَفِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَاَنَّهُ يُوتِرُ بِهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ، وَذُكِرَ اَنَّهُ يَجْهَرُ بِالْقُنُوتِ فِي الصُّبْحِ، قُلْتُ: فَاِنَّكَ تَكْرَهُ الْاِسْتِغْفَارَ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَهٰذَا عُمَرُ قَدِ اسْتَغْفَرَ قَالَ: قَدْ فَرَغَ، هُوَ فِي الدُّعَاءِ فِي آخِرِهَا

✻✻ عبید بن عمیر' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ دعائے قنوت میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کردے' اُن کے دلوں کے اندر اُلفت قائم کردے' اُن کے درمیان صلح رکھ دے' اپنے اور اُن کے دشمنوں کے خلاف اُن کی مدد کر' اے اللہ! اہلِ کتاب کافروں پر لعنت کردے جنہوں نے تیرے رسولوں کو جھوٹا قرار دیا اور تیرے دوستوں کے ساتھ جنگ کی' اے اللہ! اُن کے کلمہ کے درمیان اختلاف پیدا کردے' اُن کے قدموں کو لڑکھڑا دے' اُن پر اپنا وہ عذاب نازل کر جسے تُو مجرم قوم سے لوٹاتا نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا کفر نہیں کرتے ہیں' جو تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہوجاتے ہیں اور ہم اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف دوڑ کر آتے ہیں اور تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا''۔

عبید بن عمیر فرماتے ہیں: دعائے قنوت صبح کی نماز کے آخری رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی۔ یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں یہ دونوں دعائیں قرآن کی دو سورتیں تھیں اور وہ ہر رات میں وتر کی نماز میں ان دونوں کو پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: آپ فرض نماز میں دعائے مغفرت کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو دعائے مغفرت کررہے ہیں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ فارغ ہوچکے ہوتے تھے' وہ آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

4970 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ

كَعْبٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ فَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَخْشَى عَذَابَكَ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ

* * حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ (دعائے قنوت میں) یہ پڑھا کرتے تھے:
''اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا انکار نہیں کرتے ہیں' جو تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے ترک کر دیتے ہیں' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف آتے ہیں اور تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کفار تک پہنچ جائے گا''۔

4971 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ قَدْرَ مِائَةِ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ "

* * ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ اتنی پڑھتے تھے جو قرآن کی ایک سو آیات جتنی ہوتی تھی۔

4972 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ بِسُورَتَيْنِ "

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دو سورتوں جتنی قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

4973 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: صَلَّى بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فِيْ اِمَارَتِهٖ عَلَى الْبَصْرَةِ، فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ

* * ابورجاء عطاردی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کے عہدِ گورنری میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو اُنہوں نے رکوع سے پہلے قنوتِ نازلہ پڑھی۔

4974 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيبٍ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ، وَفِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ " قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَوْفٌ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ

* * عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے اور وتر کی نماز میں بھی رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عوف نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

4975 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

٭٭ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4976 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ اَنَّ عَلِيًّا، قَنَتَ فِي الْمَغْرِبِ فَدَعَا عَلٰى نَاسٍ وَّعَلٰى اَشْيَاعِهِمْ، وَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ

٭٭ عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے وہ کچھ لوگوں اور اُن کے ساتھیوں کے خلاف دعائے ضرر کرتے تھے وہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ: رَاَيْتَ الْحَسَنَ لَقِيَ اَبَا رَافِعٍ الصَّائِغَ، فَقَالَ: اِنِّي بَيْنَهُمَا، فَقَالَ الْحَسَنُ: الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ اَبُو رَافِعٍ: لَا بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَعَلْنَا مَعَ عُمَرَ، فَقَالَ الْحَسَنُ: كَمْ؟ قَالَ: شَهْرَيْنِ، قَالَ اَبُو رَافِعٍ: بَلْ سَنَتَيْنِ قَالَ: وَاَشَارَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بِاِصْبَعِهِ يَعْنِيْ فِي الصُّبْحِ "

٭٭ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ اُن کی ملاقات ابورافع صائغ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: میں ان دونوں کے درمیان ہوں! تو حسن نے کہا: قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی۔ ابورافع نے کہا:

4978 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْكَاهِلِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الْفَجْرِ، غَيْرَ اَنَّهُ يُقَدِّمُ الْاٰخِرَةَ وَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحَقٌ. اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَهْدِيكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ "

قَالَ الْحَكَمُ: وَاَخْبَرَنِيْ طَاوُسٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَنَتَ عُمَرُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ، اِلَّا اَنَّهُ قَدَّمَ الَّتِيْ اٰخَرَ عَلِيٌّ، وَاَخَّرَ الَّتِيْ قَدَّمَ عَلِيٌّ، وَالْقَوْلُ سَوَاءٌ

٭٭ عبدالرحمٰن بن اسود کاہلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں یہ دو سورتیں تلاوت کیا کرتے ہیں تاہم یہ [illegible] والی کو پہلے پڑھتے تھے پھر وہ یہ دعا پڑھتے تھے:

"اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں تیری ہی طرف آتے ہیں اور تیری فرمانبرداری کرتے ہیں ہم تیری رحمت کی امید رکھتے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب

کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے اور ہم تجھ سے ہدایت مانگتے ہیں اور ہر طرح کی بھلائی کے حوالے سے تیری تعریف کرتے ہیں' ہم تیرا شکر کرتے ہیں' ہم تیری ناشکری نہیں کرتے' ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے الگ ہو جاتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے ان دو سورتوں کی تلاوت کرتے تھے' البتہ وہ اسے پہلے پڑھتے تھے جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد میں پڑھتے تھے اور اسے بعد میں اسے پڑھتے تھے' جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے پڑھتے تھے۔ الفاظ ایک سے ہیں۔

4979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ: قَنَتَ عُمَرُ قَالَ: فَاَخْبَرَنِيْ اَصْحَابُنَا عَنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ طَارِقٍ اَنَّهُ كَبَّرَ حِيْنَ قَنَتَ، يَقُوْلُ حِيْنَ فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ خَرَّ

٭٭ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعائے قنوت پڑھی۔

طارق نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ جب اُنہوں نے دعائے قنوت پڑھی تو پہلے تکبیر کہی' پھر جب وہ تلاوت سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے اُس وقت تکبیر کہی اور جب وہ (رکوع میں جانے کے لیے) جھکے تو اُس وقت تکبیر کہی۔

4980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، وَاَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَا: " صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَقَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، قَالَ اَحَدُهُمَا: رَفَعَ يَدَهُ "، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ

٭٭ ابورافع اور ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی۔ اُن میں سے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کیے تھے' جبکہ دوسرے صاحب نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ نہیں اُٹھائے تھے۔

4981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَمَا يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِيْنَ "، وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

٭٭ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ظہر کی نماز' عشاء کی نماز اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے' جس میں وہ اہلِ ایمان کے لیے دعا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔ وہ یہ بات ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4982 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ: اَلْقُنُوْتُ فِي الْوِتْرِ وَالصُّبْحِ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ

يَفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ الْجِدَّ، اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ، اللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِينَ، وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، وَاَنْ يُوْفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِى عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَتَوَفَّهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُولِكَ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ

كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ يَخِرُّ سَاجِدًا، وَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ بَعْضُ مَنْ يَسْاَلُهُ يَقُوْلُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ اَيَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالدُّعَاءِ، وَالتَّسْبِيحِ، وَالتَّكْبِيرِ، فَيَقُوْلُ: "لَا اَنْهَاكُمْ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا، وَيَغْضَبُ اِذَا اَرَادُوهُ عَلَى الزِّيَادَةِ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: وتر اور صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف ہر بھلائی کے حوالے سے کرتے ہیں' ہم تیرا انکار نہیں کرتے ہیں' ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں' جو تیری نافرمانی کرتا ہے ہم اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف آتے ہیں' تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا زبردست عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! کافروں اور مشرکین کو عذاب دے اور اُن کے دلوں میں رعب ڈال دے اور اُن کے اتفاق کے درمیان اختلاف پیدا کر دے' اُن پر اپنی سزا اور اپنا عذاب نازل کر دے' اے اللہ! اہلِ کتاب کافروں پر عذاب نازل کر دے جو تیرے راستے سے روکتے ہیں' تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں' اے اللہ! مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اے اللہ! اُن کے درمیان اتفاق پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں ایمان اور حکمت کو رکھ دے اور اُنہیں اس بات کی توفیق عطا فرما کہ وہ تیری نعمت کا شکر ادا کریں جو نعمت تو نے اُن پر کی ہے' اور وہ اُس عہد کو پورا کریں جو عہد تو نے اُن سے لیا ہے اور تو اُنہیں اپنے رسول کے دین پر موت دینا اور اپنے اور اُن کے دشمنوں کے خلاف اُن کی مدد کرنا' اے حقیقی معبود! تو ہمیں اُن میں شامل رکھنا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھنے کے بعد سجدہ میں چلے جاتے تھے' وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں پڑھتے تھے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: کسی شخص نے اُن سے یہ سوال کیا: اے ابوسعید! کیا ان کلمات میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا اضافہ کیا جاسکتا ہے یا کوئی اور دعا کی جاسکتی ہے یا سبحان اللہ پڑھی جاسکتی ہے یا اللہ اکبر پڑھا جاسکتا ہے؟ تو حسن بصری نے جواب دیا: میں تم لوگوں کو اس سے منع نہیں کرتا لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سنا ہے کہ وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں پڑھتے تھے اور جو شخص زیادہ پڑھنے کا ارادہ کرتا تھا اُس پر ناراضگی کا اظہار کرتے تھے۔

4983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " اِنَّمَا الْقُنُوتُ طَاعَةٌ لِلَّهِ وَكَانَ يَقْنُتُ بِاَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ (اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ) هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: 255) وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ (لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) حَتّٰى يَخْتِمَ الْبَقَرَةَ، ثُمَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثُمَّ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَخْشَى عَذَابَكَ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحَقٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ: وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ فَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَكْفُرُكَ، وَذَكَرُوا اَنَّهَا سُورَتَانِ مِنَ الْبَقَرَةِ، وَاَنَّ مَوْضِعَهُمَا بَعْدَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُهُمَا اَبِيْ فِي الصُّبْحِ، وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ هُوَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَيَقُوْلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ، وَيَقُوْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ مَا فِي الْبَقَرَةِ، وَيَقُوْلُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ، وَكَذٰلِكَ فِي الْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، وَكَانَ يُوتِرُ، وَكَانَ يَجْعَلُ الْقِرَاءَةَ فِي الْوِتْرِ

☀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''قنوت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا نام ہے وہ چار آیات کے ذریعہ دعائے قنوت پڑھتے تھے جو سورۂ بقرہ کے آغاز کی آیات ہیں پھر یہ آیت پڑھتے تھے:

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں''۔

یہ آیت پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ اور قیوم ہے''۔

وہ یہ آیت پڑھتے تھے:

''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے''۔

سے سورۂ بقرہ کے اختتام تک پڑھتے تھے پھر وہ سورۂ اخلاص کی پھر سورۂ فلق کی پھر سورۂ ناس کی تلاوت کرتے تھے۔

پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف

آتے ہیں' تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا کفر نہیں کرتے ہیں' تجھ پر ایمان رکھتے ہیں' جو تیرا کفر کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہوتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں''۔

لوگوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ دونوں سورۂ بقرہ سے تعلق رکھنے والی سورتیں ہیں اوران دونوں کا مقام سورۂ اخلاص کے بعد ہے۔

طاؤس کے صاحبزادے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صبح کی نماز میں ان دونوں کو پڑھا کرتے تھے' وہ بلند آواز میں انہیں نہیں پڑھتے تھے' وہ ظہر' عصر اور عشاء کی نماز میں انہیں پڑھتے تھے' وہ ظہر' عصر اور عشاء کی آخری دو رکعت میں انہیں پڑھتے تھے اور وہ ظہر کی دو میں سے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھتے تھے اور ظہر کی آخری دو رکعت میں سے دوسری رکعت میں اس کے علاوہ کی تلاوت کرتے تھے۔ اسی طرح عصر اور عشاء کی نماز میں کرتے تھے پھر وہ وتر ادا کرتے تھے اور وہ وتر کی نماز میں تلاوت کرتے تھے۔

4984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بُرَیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ: مِثْلَ مَنْ كُنْتَ یَوْمَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَعْقِلُ عَنْهُ؟ قَالَ: عَقَلْتُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ یَوْمًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَیْءٍ، فَقَالَ: دَعْ مَا یَرِیبُكَ اِلٰی مَا لَا یَرِیبُكَ، فَاِنَّ الشَّرَّ یَرِیبُكَ، وَاِنَّ الْخَیْرَ طُمَاْنِیْنَةٌ، وَعَقَلْتُ مِنْهُ اَنِّی مَرَرْتُ یَوْمًا بَیْنَ یَدَیْهِ فِیْ جُرُنٍ مِنْ جُرُنِ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَاَخَذْتُ تَمْرَةً وَّطَرَحْتُهَا فِیْ فِیَّ، فَاَخَذَ بِقَفَایَ، ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهُ فِیْ فِیْ فَانْتَزَعَهَا بَلُعًا بِهَا، ثُمَّ طَرَحَهَا فِی الْجُرُنِ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: لَوْ تَرَكْتَ الْغُلَامَ فَاَكَلَهَا، فَقَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَعَلَّمَنِیْ كَلِمَاتٍ اَدْعُو بِهِنَّ فِیْ آخِرِ الْقُنُوتِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، وَاِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ قَالَ اَبُو الْحَوْرَاءِ: فَدَخَلْتُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَحَدَّثْتُهُ بِهَا عَنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: اِنَّهُنَّ كَلِمَاتٌ عُلِّمْنَاهُنَّ نَدْعُو بِهِنَّ فِی الْقُنُوتِ، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الدُّعَاءَ مِثْلَ حَدِیْثِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ

✲✲ ابوحوراء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اُس وقت آپ کی جتنی عمر تھی اُس حوالے سے تو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات یاد نہیں ہوگی۔ تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے یہ بات یاد ہے کہ ایک شخص ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اُس چیز کو اختیار کرلو جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے' کیونکہ بُرائی تمہیں شک میں مبتلا کرے گی اور بھلائی اطمینان کا نام ہے۔ (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی

بتایا:) مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے آگے سے گزرا تو نبی اکرم ﷺ کے آگے صدقہ کی کھجوریں پڑی ہوئی تھیں' میں نے اُن میں سے ایک کھجور پکڑی اور اپنے منہ میں ڈال لی تو نبی اکرم ﷺ میرے منہ کو پکڑا اور اپنا ہاتھ میرے منہ میں ڈالا اور میرے منہ میں سے اُس کھجور کو نکال کر پھر واپس اُس میں ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: اگر آپ اس بچے کو یہ کھانے دیتے تو یہ مناسب ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آلِ محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کچھ کلمات کی تعلیم دی تھی جنہیں میں قنوت کے آخر میں پڑھتا ہوں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اے اللہ! جنہیں تُو نے ہدایت نصیب کی ہے اُن میں ہمیں بھی ہدایت نصیب کر' جنہیں تُو نے عافیت عطا کی ہے اُن میں ہمیں بھی عافیت عطا کر' جن کا تُو نگران بنا ہے اُن میں ہمارا بھی نگران بن جا' تُو نے جو کچھ عطا کیا ہے اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور جو تُو نے فیصلہ دیا ہے اُس کے شر سے مجھے بچا لے' بے شک تُو فیصلہ دیتا ہے' تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا جاتا' جس کا تُو ولی وارث ہو وہ رسوا نہیں ہوتا' اے ہمارے پروردگار! تُو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے''۔

ابوحوراء بیان کرتے ہیں: میں امام باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اُس وقت محصور ہو چکے تھے' میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُنہیں یہ حدیث بیان کی تو امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کلمات ہیں جن کی تعلیم ہمیں دی گئی ہے اور ہم دعائے قنوت میں انہیں پڑھتے ہیں' پھر اُنہوں نے یہی دعا ذکر کی جس طرح حسن بن عمارہ نے یہ دعا ذکر کی ہے۔

4985 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ اَنْ یَّقُوْلَ فِی الْقُنُوْتِ

✵✵ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ تعلیم دی تھی کہ دعائے قنوت میں یہ کلمات پڑھیں۔

4986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ، قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ، وَاَنَّ عُثْمَانَ قَنَتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ؛ لِاَنْ یُّدْرِكَ النَّاسُ الرَّکْعَةَ "

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے تاکہ زیادہ لوگ اُس رکعت میں شریک ہو جائیں۔

4987 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِیْ رَجُلٍ فَاتَتْهُ مِنَ الصُّبْحِ رَکْعَةٌ فَصَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ رَکْعَةً وَّقَنَتَ مَعَهُ قَالَ: فَاِذَا قَضَی الرَّکْعَةَ الْاٰخِیْرَةَ قَنَتَ اَیْضًا، قَالَ مَعْمَرٌ وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا یَقْنُتُ، قَالَ مَعْمَرٌ: اِنْ قَنَتَ فَحَسَنٌ، وَاِنْ لَّمْ یَقْنُتْ فَلَا بَاْسَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جس کی صبح کی نماز کی ایک رکعت رہ جاتی ہے اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کر لیتا ہے اور اُس کے ساتھ دعائے قنوت پڑھ لیتا ہے۔ تو حسن بصری فرماتے ہیں: جب وہ دوسری رکعت کی قضاء کرے گا تو پھر دعائے قنوت پڑھے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ دوبارہ دعائے قنوت نہیں پڑھے گا۔ معمر کہتے ہیں: اگر وہ پڑھ لے گا تو اچھی بات ہے اگر نہیں پڑھے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4988 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُبَيْدَةَ فَقَنَتَ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ

٭٭ نعمان بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو اُنہوں نے فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

4989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: يَقُوْلُ آخَرُوْنَ فِي الْقُنُوتِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَللّٰهُمَّ لَكَ نُصَلِّي وَلَكَ نَسْجُدُ، وَاِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحَقٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْنَا نُفُوسَنَا اِلَيْكَ، وَصَلَّيْنَا وُجُوْهَنَا اِلَيْكَ، وَاَلْجَانَا ظُهُورَنَا اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَرَسُولَكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُوفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَتَوَفَّهُمْ عَلٰى مِلَّةِ نَبِيِّكَ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اِلٰهَ الْحَقِّ، اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ، وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اَللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيلِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: دوسرے لوگوں نے دعائے قنوت کے یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! اے اللہ! ہم تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور تیرے لیے سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف دوڑ کر آتے ہیں' تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا کفر نہیں کرتے ہیں' تجھ پر ایمان رکھتے ہیں' جو شخص تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اے اللہ! تو ہماری جانوں کو اپنی طرف

سے سلامتی عطا فرما اور ہمارے چہروں کو اپنی طرف پھیر دے ہماری پشتوں کو اپنی طرف سے پناہ نصیب فرما' جو تیری بارگاہ میں رغبت رکھتے ہوئے اور تیری بارگاہ سے ڈرتے ہوئے ہو' تیرے مقابلہ میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے' میں تیری اُس کتاب پر ایمان لایا' جسے تُو نے نازل کیا ہے اور تیرے اُس رسول پر ایمان لایا جسے تُو نے مبعوث کیا ہے' اے اللہ! مؤمن مردوں مؤمن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اُن کے درمیان اتفاق پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں ایمان اور حکمت رکھ دے' اُنہیں اس بات کی توفیق نصیب فرما کہ وہ اُس عہد کو پورا کریں جو عہد تُو نے اُن سے لیا تھا اور اُنہیں اپنے نبی کے دین پر موت نصیب کرنا اور تُو اپنے اور اُن کے دشمنوں کے خلاف اُن کی مدد کرنا' اے حقیقی معبود! اے اللہ! تُو کافروں کو عذاب دے اور اُن کے دلوں میں رعب ڈال دے اور اُن کے اتفاق کے درمیان اختلاف پیدا کر دے' اُن پر اپنی سزا اور اپنا عذاب نازل کر دے' اے اللہ! اہلِ کتاب کافروں پر عذاب نازل کر جنہوں نے تیرے رسولوں کو جھوٹا قرار دیا' وہ تیرے راستے سے روکتے ہیں' اے اللہ! تُو ہماری مغفرت فرما دے' ہم پر رحم فرما دے اور ہم سے راضی ہو جا''۔

4990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، قَنَتَ فِي الْوِتْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ النَّخَعِيِّ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ "

٭٭ نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال وتر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4992 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْقُنُوتُ فِي الْوِتْرِ مِنَ السَّنَةِ كُلِّهَا قَبْلَ الرَّكْعَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پورا سال وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

4994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ كَانَا يَقْنُتَانِ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يُكَبِّرُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ اَيْضًا اِذَا خَرَّ، وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ ہشام نقل کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: جب آدمی رکوع سے سر اُٹھائے گا تو تکبیر کہے گا' پھر جب وہ جھکے گا تو دوبارہ تکبیر کہے گا' ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

4995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا قُنُوتَ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا إِلَّا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَإِنِّي لَأَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا إِلَّا النِّصْفَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، فَإِنِّي لَا أَقْنُتُهُ، وَكَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ الْحَسَنُ، وَذَكَرَهُ عَنْهُ قَتَادَةُ وَغَيْرُهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی' صرف رمضان کے آخری نصف حصہ میں پڑھی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں تو پورا سال دعائے قنوت پڑھتا ہوں' البتہ رمضان کے ابتدائی نصف حصہ میں نہیں پڑھتا' میں اس حصہ میں دعائے قنوت نہیں پڑھتا' حسن بصری بھی اسی طرح کیا کرتے تھے' قتادہ اور دیگر حضرات نے اُن کے بارے میں یہی بات ذکر کی ہے۔

4996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ إِلَّا النِّصْفَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ " قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَا يَقْنُتُ مِنَ السَّنَةِ شَيْئًا إِلَّا النِّصْفَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ پورا سال وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے' البتہ رمضان کے پہلے نصف حصہ میں وہ دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین پورا سال دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے' صرف رمضان کے آخری نصف حصہ میں پڑھتے تھے۔

4997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقُولَ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ "

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وتر کی نماز میں ان دو کلمات کے ذریعہ دعائے قنوت پڑھی جائے:

''اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا کفر نہیں کرتے ہیں' جو تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف دوڑ کر آتے ہیں' تیری

فرمانبرداری کرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا''۔

4998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمْ تَكُنْ تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْوِتْرِ فِيْ رَمَضَانَ

✱✱ زہری فرماتے ہیں: رمضان میں' وتر کی نماز میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

4999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَمْ تَكُنْ تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْوِتْرِ فِيْ رَمَضَانَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے یہ بات نقل کی ہے: رمضان میں وتر کی نماز میں دونوں ہاتھ بلند نہیں کیے جائیں گے۔

5000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دُعَاءُ اَهْلِ مَكَّةَ بَعْدَمَا يَفْرَغُونَ مِنَ الْوِتْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: بِدْعَةٌ قَالَ: اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا يُصْنَعُ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ حَتّٰى اُحْدِثَ حَدِيْثًا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: رمضان کے مہینہ میں اہلِ مکہ جب وتر سے فارغ ہوتے ہیں' تو وہ جو دعا کرتے ہیں (اُس کا حکم کیا ہے؟) عطاء نے جواب دیا: یہ بدعت ہے! میں نے لوگوں کو پایا ہے کہ وہ یہ کام نہیں کرتے تھے' جو مکہ میں کیا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ کام بعد میں ایجاد کیا گیا۔

5001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُكَبِّرُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْوِتْرِ، ثُمَّ يَقْنُتُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ، ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ كَبَّرَ اَيْضًا، قَالَ الْمُغِيرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ: وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْوِتْرِ قَالَ: الْقِيَامُ فِي الْقُنُوتِ قَدْرُ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَعَنْهُ اَيْضًا، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ وَهُوَ يَشْتَكِي، فَقُمْتُ قَائِمًا وَرَجُلٌ يُسْنِدُهُ، فَاَطَالَ مَخَافَةَ اَنْ يُقَصِّرَ عَمَّا كَانَ يَقْنُتُ.

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی جب وتر کی آخری رکعت میں تلاوت کر کے فارغ ہوگا' تو پھر وہ دعائے قنوت پڑھے گا اور اُسے بلند آواز میں پڑھے گا' پھر جب وہ رکوع میں جانے لگے گا' تو پھر تکبیر کہے گا۔

مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ وتر میں دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: دعائے قنوت میں قیام اتنا لمبا ہوگا' جتنی دیر میں سورۂ انشقاق کی تلاوت کی جاتی ہے۔

ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں اسود کے پاس آیا' وہ بیمار تھا' میں کھڑا ہوا' ایک شخص نے اُنہیں ٹیک دی تو اُنہوں نے اس اندیشہ کے تحت طول دیا کہ کہیں وہ قنوت میں کوئی کمی نہ کر دیں۔

5002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

5003 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ صَدْرِهِ إِذَا دَعَا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ: وَرَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ، قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَتَرْفَعُ يَدَيْكَ إِذَا دَعَوْتَ فِي الْوِتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ فِي آخِرِهِ قَلِيلًا

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دعا کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ سینے تک بلند کرتے تھے پھر آپ انہیں اپنے سینے پر پھیر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو بھی ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(کتاب کے راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: جب آپ وتر کی نماز میں دعا کرتے ہیں تو دونوں ہاتھ بلند کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آخر میں تھوڑی سی دیر کے لیے بلند کرتا ہوں۔

بَابُ الصَّلَاةِ الَّتِي تُكَفِّرُ

باب: وہ نماز جو کفارہ بن جاتی ہے

5004 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: أَلَا أَهَبُ لَكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أَحْذُوكَ؟ أَلَا أُوثِرُكَ؟ أَلَا؟ أَلَا؟ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَقْطَعُ لِي مَاءَ الْبَحْرَيْنِ قَالَ: "تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسُورَةً، ثُمَّ تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَعُدَّهَا وَاحِدَةً حَتَّى تَعُدَّ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ رَاكِعٌ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ رَافِعٌ، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ سَاجِدٌ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ جَالِسٌ، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ سَاجِدٌ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ جَالِسٌ، فَتِلْكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ، وَفِي الثَّلَاثِ الْأَوَاخِرِ كَذٰلِكَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثُ مِائَةٍ مَجْمُوعَةٍ، وَإِذَا فَرَّقْتَهَا كَانَتْ أَلْفًا وَمِائَتَيْنِ - وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ السُّورَةَ الَّتِي بَعْدَ أُمِّ الْقُرْآنِ عِشْرِينَ آيَةً فَصَاعِدًا - تَصْنَعُهُنَّ فِي يَوْمِكَ أَوْ لَيْلَتِكَ، أَوْ جُمُعَتِكَ، أَوْ فِي شَهْرٍ، أَوْ فِي سَنَةٍ، أَوْ فِي عُمْرِكَ، فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ، أَوْ عَدَدَ الْقَطْرِ، أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدَّهْرِ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ"

✲✲ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں کوئی چیز ہبہ نہ کروں! کیا میں تمہیں کوئی تحفہ نہ دوں! کیا میں تمہیں کوئی چیز نہ دوں! کیا میں تمہیں ترجیحی چیز نہ دوں! کیا میں یہ نہ کروں! کیا میں وہ نہ کروں؟ راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم ﷺ بحرین کا پانی مجھے جاگیر کے طور پر دے دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم چار رکعت ادا کرو' جن میں سے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرو' پھر الحمد للہ' سبحان اللہ'

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھو اور تم اسے ایک ایک کر کے گن کے پندرہ مرتبہ پڑھو پھر تم رکوع میں جاؤ اور رکوع کی حالت میں ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھو پھر تم اُٹھو اور ان کلمات کو بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو پھر تم سجدہ میں جاؤ اور سجدہ کی حالت میں ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھو پھر تم اُٹھو اور بیٹھ کر ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھو تو یہ پچھتر ہو جائیں گے بعد والی تین رکعت بھی اسی طرح ادا کرو تو یہ مجموعی طور پر تین سو کلمات ہو جائیں گے اور جب تم انہیں الگ الگ کرو گے تو یہ کلمات مجموعی طور پر ایک ہزار دو سو (یعنی بارہ سو) ہو جائیں گے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت تلاوت کی جائے اُس میں بیس آیات یا اس سے زیادہ کی تلاوت کی جائے۔

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) تم یہ نماز رات میں ادا کرلو یا دن میں ادا کرلو یا ہفتہ بعد ادا کرلو یا مہینہ میں ایک مرتبہ ادا کرلو یا سال میں ایک مرتبہ ادا کرلو یا زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرلو اگر تمہارے گناہ آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہوں یا بارش کے قطروں کی تعداد جتنے ہوں یا ریت کے ذرّوں کی تعداد جتنے ہوں یا زمانہ کے دنوں کی تعداد جتنے ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے گا۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

باب: جو شخص نماز کو چھوڑ دیتا ہے

5005 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي مَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مُتَعَمِّدًا اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهُ

* * حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز کو ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے عمل کو ضائع کر دیتا ہے"۔

5006 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بَيْنَ اَحَدِكُمْ وَبَيْنَ اَنْ يَكْفُرَ اِلَّا اَنْ يَدَعَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کسی ایک شخص کے اور اُس کے کفر کرنے کے درمیان صرف یہ فرق ہے کہ وہ فرض نماز کو ترک کر دے"۔

5007 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ اِلَّا اَنْ يَتْرُكَ الصَّلَاةَ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ اور شرک کے درمیان (فرق) صرف یہ ہے کہ وہ نماز کو ترک کردے''۔

5008 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ، اَنَّ مَكْحُولًا اَخْبَرَهُ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا اَبَا وَهْبٍ مَنْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ

✵✵ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اُس سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مکحول کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: راوی نے اُن سے کہا: اے ابووہب! جس شخص سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جائے' وہ شخص کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

5009 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَرْكُ الصَّلَاةِ شِرْكٌ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کو ترک کرنا' شرک ہے''۔

5010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: لَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِاَحَدٍ تَرَكَ الصَّلَاةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسے کسی شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' جو نماز کو ترک کردے''۔

5011 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى ثَمَانِيَةِ اَسْهُمٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالْجِهَادِ، وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ"

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام کی بنیاد آٹھ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' بیت اللہ کا حج کرنا' رمضان کے مہینہ میں روزے رکھنا' جہاد کرنا' نیکی کا حکم دینا' بُرائی سے منع کرنا اور ایسا شخص رسوائی کا شکار ہو جاتا ہے (یا برباد ہو جاتا ہے) جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

5012 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَوَارِيُّ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ شَابٌّ، فَقَالَ: أَلَا تُجَاهِدُ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ عَادَ فَسَكَتَ وَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: "إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمَ: إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَإِنَّ الْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ مِنَ الْعَمَلِ الْحَسَنِ"

✵✵ حواری بن زیاد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک نوجوان اُن کے پاس آیا اور بولا: آپ جہاد میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے' پھر اُنہوں نے اُس شخص سے منہ پھیر لیا' اُس شخص نے اپنا سوال دُہرایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے' اُنہوں نے اُس شخص سے منہ پھیر لیا' اُس شخص نے اُن سے پھر یہ سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسلام کی بنیاد چار ستونوں پر ہے: نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' تم ان دونوں کے درمیان فرق نہ کرو' رمضان کے روزے رکھنا اور جو شخص وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو' اُس کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا' بے شک جہاد اور صدقہ اچھے اعمال میں سے ہیں۔

5013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، قَالَا لِرَجُلٍ: صَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ لِوَقْتِهَا، فَإِنَّ فِي تَفْرِيطِهَا الْهَلَكَةَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا: تم اُس نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دی ہے' کیونکہ اس کو وقت پر ادا نہ کرنا ہلاکت ہے۔

5014 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَيُّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْأَعْمَالُ الصَّلَوَاتُ لِوَقْتِهِنَّ، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں نے عرض کی: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال میں (سب سے زیادہ فضیلت والا عمل) نمازوں کو اُن کے اوقات پر ادا کرنا' والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

بَابُ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَذَانٌ وَإِقَامَةٌ

باب: کیا خواتین پر اذان دینا اور اقامت کہنا لازم ہے؟

5015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُقِيمُ الْمَرْأَةُ لِنَفْسِهَا إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تُصَلِّيَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ طَاوُسٌ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُؤَذِّنُ وَتُقِيمُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: خاتون اپنے لیے اقامت کہے گی جب وہ نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اذان بھی دیتی تھیں اور اقامت بھی کہتی تھیں۔

5016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُؤَذِّنُ وَتُقِيمُ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اذان بھی دیتی تھیں اور اقامت بھی کہتی تھیں۔

5017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ إِقَامَةٌ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: خواتین پر اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا كَانَ مَعَ النِّسَاءِ رَجُلٌ فَلَا يُمْنَعُ لَهُنَّ أَنْ يُؤَذِّنَّ وَأَنْ يُقِمْنَ حِينَئِذٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب خواتین کے ساتھ ایک مرد موجود ہو تو پھر اُن کے لیے اذان دینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی' اُس موقع پر وہ اقامت بھی کہیں گی۔

5019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ إِقَامَةٌ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: خواتین پر اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ

٭٭ حسن بصری اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں: خواتین پر اذان دینا' یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5021 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ، وَذَكَرَهُ عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: خواتین پر اذان دینا' یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

عثمان نامی راوی نے بھی یہ روایت اپنی سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین پر اذان دینا' یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ إِقَامَةٌ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: خواتین پر اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَةٌ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خواتین پر اذان دینا' یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5025 - آثارِ صحابہ: مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

* * عکرمہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

بَابٌ فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ

باب: عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے گی؟

5026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: عورت قمیص اور اوڑھنی میں نماز ادا کرے گی۔

5027 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ قَالَتْ: رَاَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّي فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ

* * اُم حسن بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو قمیص اور اوڑھنی میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5028 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ؟ قَالَتْ: فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِى يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا

* * محمد بن ابوبکر اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اوڑھنی میں اور اتنی لمبی قمیص میں' جو اُس کے پاؤں کو چھپا لے۔

5029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَمَّنْ سَاَلَ عَائِشَةَ: فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَتْ لَهُ: سَلْ عَلِيًّا، ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِالَّذِى يَقُوْلُ لَكَ قَالَ: فَاَتَى عَلِيًّا فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ، فَرَجَعَ اِلَى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَهَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ

* * مکحول نے اُس شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سوال کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو اور پھر میرے پاس واپس آ کر مجھے یہ بتانا' جو اُنہوں نے تمہیں جواب دیا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے دریافت کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوڑھنی اور لمبی قمیص میں۔ وہ شخص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس گیا اور سیدہ عائشہ کو بتایا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

5030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ ثَوْرٍ، عَنْ زَوْجِهَا بِشْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ: فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ

* * بشر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے گی؟ انہوں نے جواب دیا: قمیص اور اوڑھنی میں۔

5031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي لَيْلٰى بِنْتُ سَعْدٍ اَنَّهَا رَاَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تُصَلِّي فِي الدَّارِ مُؤْتَزِرَةً، وَدِرْعٌ وَخِمَارٌ كَثِيفٌ لَيْسَ عَلَيْهَا غَيْرُ ذٰلِكَ

* * لیلیٰ بنت سعد بیان کرتی ہیں: انہوں نے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گھر میں تہبند قمیص اور چادر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جو موٹی چادر تھی' اس کے علاوہ ان کے جسم پر کوئی اور (اضافی) لباس نہیں تھا۔

5032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ، عَنْ اُمَيَّةَ، اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّتْ فِيْ دِرْعٍ وَّاِزَارٍ تَقَنَّعَتْهُ حَتّٰى مَسَّ الْاَرْضَ وَلَمْ تَتَّزِرْهُ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا خِمَارٌ "

* * اُمیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے قمیص اور تہبند میں نماز ادا کی جسے انہوں نے سر سے لے کر پورے جسم تک لپیٹا ہوا تھا' وہ زمین کے ساتھ مَس ہو رہا تھا' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُس وقت تہبند نہیں باندھا تھا اور اُن کے سر پر (الگ سے) چادر نہیں تھی۔

5033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَوْ اَخَذَتِ الْمَرْاَةُ ثَوْبًا فَتَقَنَّعَتْ بِهٖ حَتّٰى لَا يُرَى مِنْ شَعْرِهَا شَيْءٌ اَجْزَاَ عَنْهَا مَكَانَ الْخِمَارِ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی عورت بڑا کپڑا لے کر اُسے سر پر لے' یہاں تک کہ اُس کے بالوں میں سے کوئی چیز نظر نہ آئے' تو یہ چادر کی جگہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گا۔

5034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ: اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا لَمْ يَكُنْ شَفَّافًا

* * یحییٰ بن کثیر بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے سوال کیا: کیا کوئی عورت قمیص اور چادر میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ باریک نہ ہو۔

5035 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: "يَكْفِيهَا دِرْعُهَا اِذَا كَانَ سَابِغًا، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: مَعَ الْخِمَارِ "

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عورت کے لیے اُس کی قمیص کافی ہو گی جبکہ وہ لمبی ہو۔ (راوی

کہتے ہیں:) میرا خیال ہے اُنہوں نے ساتھ چادر کا بھی ذکر کیا تھا۔

5036 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِي دِرْعِهَا وَخِمَارِهَا وَإِزَارِهَا، وَاَنْ تَجْعَلَ الْجِلْبَابَ اَحَبُّ اِلَيَّ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ دِرْعُهَا وَخِمَارُهَا رَقِيقًا اَحَدُهُمَا؟ قَالَ: فَالْجِلْبَابُ اِذًا عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ الْمَلَائِكَةِ اَنَّهَا مَعَهَا، قُلْتُ: دِرْعُهَا اِلَى الرُّكْبَتَيْنِ قَالَ: لَا حَتّٰى يَكُوْنَ سَابِغًا كَثِيفًا قَالَ: وَلْتَاْتَزِرِ الْإِزَارَ وَتَشُدُّ بِهٖ عَلٰى حَقْوَيْهَا

✱✱ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: عورت قمیص' چادر اور تہبند میں نماز ادا کرے گا اور اگر وہ اوپر مزید بڑی چادر لے لیتی ہے تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کی قمیص یا چادر میں سے کوئی ایک چیز باریک ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: تو ایسی صورت میں اُس عورت کو بڑی چادر اوپر لینی پڑے گی اور یہ اُس کے ساتھ موجود فرشتوں کی وجہ سے ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کی قمیص گھٹنوں تک آتی ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ لمبی اور موٹی نہیں ہوتی' ورنہ پھر عورت کو تہبند لے کر اُسے اپنے زیریں جسم پر باندھنا پڑے گا۔

5037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تَزْهَدُنَّ فِيْ اِخْفَاءِ الْحَقْوِ فَاِنَّهُ اِنْ يَّكُ مَا تَحْتَ الْحَقْوِ خَافِيًا فَهُوَ اَسْتَرُ، فَاِنْ يَّكُ فِيْهِ شَيْءٌ فَهُوَ اَخْفٰى لَهٗ

✱✱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے پہلو کو پوشیدہ رکھنے کے معاملہ میں لاتعلقی اختیار نہ کرو کیونکہ اگر پہلو کے نیچے کوئی اور چیز جو پردہ کے لیے ہوتی ہے' وہ پہنی ہوگی تو اس سے زیادہ ستر ہو جائے گا

5038 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا جَارِيَةٍ حَاضَتْ فَلَمْ تَخْتَمِرْ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهَا صَلَاةً

✱✱ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی لڑکی حائضہ ہو جائے اور پھر وہ چادر نہ لے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی نماز قبول نہیں کرتا''۔

5039 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مُنْتَطِقَةً، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: كَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: عورت چادر لیے بغیر باہر نہیں نکلے گی۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے (عورت چادر لیے بغیر باہر نہیں نکلے گی)۔

5040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا صَلَّتِ الْحُرَّةُ الَّتِيْ قَدْ حَاضَتْ بِغَيْرِ خِمَارٍ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهَا صَلَاةً

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب آزاد عورت جو بالغ ہو چکی ہو وہ چادر کے بغیر نماز ادا کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی نماز کو قبول نہیں کرتا۔

5041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ اخْتَمَرَتْ وَاجِبٌ عَلَيْهَا مَا عَلَى أُمِّهَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب عورت حیض والی ہو جائے (یعنی بالغ ہو جائے) تو اُس پر چادر لینا واجب ہو جائے گا' یہ اُس کی ماں پر لازم نہیں رہے گا۔

5042 - اقوالِ تابعین: ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: يُقَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ يُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَخْتَمِرَ وَتُوَارِيَ رَأْسَهَا

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب عورت کو حیض آ جائے' تو اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں ہوتی' جب تک وہ چادر نہیں لیتی اور اپنے سر کو ڈھانپ نہیں لیتی۔

5043 - حدیث نبوی: مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ امْرَأَةً سَقَطَتْ عَنْ دَابَّتِهَا، فَكُشِفَتْ عَنْهَا ثِيَابُهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيبًا مِنْهَا فَأَعْرَضَ عَنْهَا، فَقِيلَ: إِنَّ عَلَيْهَا سَرَاوِيلَ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَسَرْوِلَاتِ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت اپنی سواری سے گر گئی' اُس کے کپڑے بکھر گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے قریب موجود تھے' آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا' عرض کی گئی: اس نے شلوار پہنی ہوئی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شلوار پہننے والی عورتوں پر رحم کرے!

5044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهَا قِلَادَةٌ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لِأَنْ لَا تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ

٭٭ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ عورت جب نماز ادا کرے تو اُس کی گردن میں کوئی ہار موجود نہ ہو۔ میں نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیونکہ وہ مردوں کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی ہے۔

5045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ قَالَ: كَتَبَتْ أُمُّ الْفَضْلِ ابْنَةُ غَيْلَانَ وَهِيَ ابْنَةُ يَزِيدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهَا قِلَادَةٌ؟ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهَا: لَا تُصَلِّي الْمَرْأَةُ إِلَّا وَفِي عُنُقِهَا قِلَادَةٌ قَالَ: وَإِنْ لَمْ تَجِدْ إِلَّا سَيْرًا

٭٭ تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے ایک صاحب' جن کا نام ابراہیم تھا' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ غیلان کی صاحبزادی اُم فضل نے جو یزید بن مہلب کی صاحبزادی ہیں' اُس خاتون نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کیا

کوئی عورت ایسی حالت میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ جبکہ اُس کی گردن میں کوئی ہار نہ ہو؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُسے جوابی خط میں لکھا: عورت ایسی حالت میں نماز ادا نہ کرے کہ جب اُس کی گردن میں ہار موجود نہ ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: اگر اُسے صرف تسمہ ملتا ہے' تو اُسے ہی پہن کر نماز ادا کرے۔

5046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ امْرَاَةٌ يُقَالُ لَهَا: شَرٌّ، وَاسْمُهَا دَمْلَمَكَةُ، فَامَرَهَا عُمَرُ اَنْ تَضَعَ الْجِلْبَابَ

❋❋ حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک خاتون تھی جسے شر کہا جاتا تھا' حالانکہ اُس کا نام دملمکہ تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ بڑی چادر اتار دے۔

5047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْجَارِيَةُ الَّتِي لَمْ تَحِضْ وَهِيَ تُصَلِّي قَالَ: حَسْبُهَا اِزَارُهَا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس لڑکی کو ابھی حیض نہیں آیا اور وہ نماز ادا کرتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے لیے تہبند کافی ہے (یعنی سر پر چادر لینے کی ضرورت نہیں ہے)۔

5048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ: اَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ خُمْرَةٌ وَلَا جِلْبَابٌ

❋❋ ابن جریج نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس لڑکی کو ابھی حیض نہیں آیا' اُس پر دوپٹہ یا بڑی چادر لینا لازم نہیں ہے۔

5049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِي زَيْدٍ؛ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِنَّمَا الْخِمَارُ مَا وَارَى الشَّعْرَ وَالْبَشَرَ

❋❋ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خمار (اوڑھنی یا دوپٹہ) وہ ہوتا ہے' جو بالوں اور جلد کو چھپا دے۔

5050 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ وَهْبٍ، مَوْلَى اَبِي اَحْمَدَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ " اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: لَيَّةٌ لَا لَيَّتَيْنِ

❋❋ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے' وہ اُس وقت سر پر کپڑا باندھ رہی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک پیچ رکھنا' دو نہیں۔

5051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَرِهَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ وَاُذُنُهَا خَارِجَةٌ مِنَ الْخِمَارِ

❋❋ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب کوئی عورت نماز ادا کرے' تو اُس کے کان دوپٹہ سے باہر ہوں۔

بَابُ الْخِمَارِ

باب: دوپٹہ کا بیان

5052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا اَدْنَى مَا تَكْفِي الْاَمَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ: نَقُوْلُ فِيْهَا مَا قَالَ عُمَرُ: "اَلْقَتْ فِرْوَتَهَا وَرَاءَ الدَّارِ، فَيَكْفِيْهَا اِزَارُهَا وَدِرْعُهَا قَالَ: وَتَجْعَلُ بَعْضَ دِرْعِهَا عَلَى رَاْسِهَا، قُلْتُ: فَكَانَتْ نَاكِحَةً عَبْدًا؟ قَالَ: وَكَذٰلِكَ اَمَةٌ عِنْدَ عَبْدٍ، قُلْتُ: فَكَانَتْ نَاكِحَةً حُرًّا؟ قَالَ: فَلْتَلَفِفْ ذٰلِكَ مِنْهَا لِتُصَلِّ فِيْ اِزَارِهَا وَدِرْعِهَا وَخِمَارِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کنیز کے لیے کتنے کپڑے کافی ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم اس بارے میں وہی کہتے ہیں' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے کوٹ کو گھر میں رکھ دے گی اور اُس کے لیے اُس کا تہبند اور قمیص کافی ہوں گے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: وہ اپنی قمیص کا کچھ حصہ اپنے سر پر ڈال لے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس نے کسی غلام کے ساتھ نکاح کیا ہوا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ کنیز کسی غلام کے نکاح میں ہو' اُس کا بھی یہی حکم ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کنیز نے کسی آزاد شخص کے ساتھ نکاح کیا ہوا ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں وہ اپنے سر پر کپڑا لپیٹے گی اور اپنے تہبند میں' قمیص میں اور دوپٹہ میں نماز ادا کرے گی۔

5053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَاْمُرُ الْاَمَةَ اِذَا تَزَوَّجَتْ عَبْدًا اَوْ حُرًّا اَنْ تَخْتَمِرَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى عَلَى الْاَمَةِ خِمَارًا اِلَّا اَنْ تَتَزَوَّجَ اَوْ يَطَاَهَا سَيِّدُهَا

٭٭ معمر نے اُس شخص کا بیان نقل کیا ہے: جس نے حسن بصری کو ایک کنیز کو یہ ہدایت دیتے ہوئے سنا کہ وہ چادر لے' اُس کنیز نے کسی غلام کے ساتھ یا کسی آزاد شخص کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری کے نزدیک کنیز پر سر پر دوپٹہ لینا لازم نہیں ہے' البتہ اگر وہ شادی کر لیتی ہے' یا اُس کا آقا اُس کے ساتھ صحبت کرتا ہے (تو اُس پر دوپٹہ لینا لازم ہوگا)۔

5054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دُرَّاعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، اُخْبِرْتُ اَنَّ الْاِمَاءَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبَعْدَهُ كُنَّ لَا يُصَلِّيْنَ حَتّٰى تَجْعَلَ اِحْدَاهُنَّ اِزَارَهَا عَلَى رَاْسِهَا مُتَقَنِّعَةً، اَوْ خِمَارًا اَوْ خِرْقَةً يُغَيِّبُ فِيْهَا رَاْسُهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت دراعہ (مخصوص قسم کی قمیص) میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اور اس کے بعد بھی کنیزیں اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرتی تھیں جب تک وہ اپنی چادر کا کچھ حصہ سر پر نہیں لیتی تھیں' یا سر پر باقاعدہ چادر نہیں لیتی تھیں' یا کپڑے کا کوئی ٹکڑا سر پر باندھ نہیں لیتی تھیں۔

5055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنَّ الْاِمَاءُ اِذَا صَلَّيْنَ

تُلْقِينَ عَلٰى رُءُ وْسِهِنَّ خِرْقَةً، كَذٰلِكَ كُنَّ يَفْعَلْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: کنیزیں جب نماز ادا کریں گی تو وہ اپنے سر پر کپڑے کا کوئی ٹکڑا باندھ لیں گی۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں کنیزیں اسی طرح کیا کرتی تھیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو ابن جریج کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

5056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: تُصَلِّي الْاَمَةُ بِغَيْرِ خِمَارٍ تُصَلِّي كَمَا تَخْرُجُ

✵✵ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: کنیز سر پر چادر لیے بغیر نماز ادا کر سکتی ہے، جس طرح وہ چادر لیے بغیر گھر سے باہر جا سکتی ہے۔

5057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُصَلِّي الْاَمَةُ الَّتِيْ قَدْ حَاضَتْ بِغَيْرِ خِمَارٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی کنیز جب بالغ ہو چکی ہو تو کیا وہ چادر کے بغیر نماز ادا کر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ اَشْيَاخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ اَنَّ الْخُمُرَ عَلَى الْإِمَاءِ اِذَا حِضْنَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ الْجَلَابِيبُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ کے بعض بزرگوں کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: جب کنیزیں بالغ ہو جائیں تو اُن پر چادر لینا لازم ہوگا' وہ بڑی چادریں نہیں لیں گی جو آزاد عورتوں کی نشانی ہوتی ہیں۔

5059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى الْإِمَاءَ مِنَ الْجَلَابِيبِ اَنْ يَتَشَبَّهْنَ بِالْحَرَائِرِ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحُدِّثْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ عَقِيْلَةَ اَمَةَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فِي الْجِلْبَابِ اَنْ تَجَلْبَبَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کنیزوں کو بڑی چادریں لینے سے منع کرتے تھے کہ کہیں وہ آزاد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کر لیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی کنیز کی اس بات پر پٹائی کی تھی کہ اُس نے بڑی چادر لی ہوئی تھی۔

5060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَجَلْبَبُ الْمَرْاَةُ وَلَا خِمَارَ عَلَيْهَا"

قَالَ: لَا يَضُرُّ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت محض بڑی چادر لے گی جبکہ اُس نے چھوٹی چادر نہ لی ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5061 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، رَاَى جَارِيَةً خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ مُتَزَيِّنَةً عَلَيْهَا جِلْبَابٌ، اَوْ مِنْ بَيْتِ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ الْبَيْتَ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ الْجَارِيَةُ؟ فَقَالُوْا: اَمَةٌ لَنَا، اَوْ قَالُوْا: اَمَةٌ لِآلِ فُلَانٍ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: اَتُخْرِجُوْنَ اِمَاءَكُمْ بِزِينَتِهَا تَفْتِنُوْنَ النَّاسَ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز کو دیکھا جو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے آراستہ ہو کر نکلی اُس نے بڑی چادر لی ہوئی تھی۔ (راوی کو شک ہے) یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ کے گھر سے نکلی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس گھر میں داخل ہوئے اور دریافت کیا: یہ لڑکی کون تھی؟ اُنہوں نے کہا: ہماری کنیز تھی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے کہا: فلاں خاندان کی کنیز تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن پر غصہ کا اظہار کیا اور بولے: کیا تم اپنی کنیزوں کو اس طرح آراستہ کر کے باہر نکالتے ہو کہ وہ لوگوں کو آزمائش کا شکار کریں۔

5062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَتْهُ اَنَّ عُمَرَ رَاَى وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ اَمَةً خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ تَجُوسُ النَّاسَ مُلْتَبِسَةً لِبَاسَ الْحَرَائِرِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ، فَقَالَ: مَنِ الْمَرْاَةُ الَّتِي خَرَجَتْ مِنْ عِنْدِكِ تَجُوسُ الرِّجَالَ؟ قَالَتْ: تِلْكَ جَارِيَةٌ، جَارِيَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: فَمَا يَحْمِلُكِ اَنْ تُلْبِسِي جَارِيَةَ اَخِيكِ لِبَاسَ الْحَرَائِرِ؟ فَقَدْ دَخَلْتُ عَلَيْكِ، وَلَا اَرَاهَا، اِلَّا حُرَّةً فَاَرَدْتُ اَنْ اُعَاقِبَهَا

✻✻ صفیہ بنت ابوعبید بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دینے کے دوران ایک کنیز کو دیکھا کہ وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر نکلی اور اُس نے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی کیونکہ اُس نے آزاد عورتوں کا سا لباس پہنا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خطبہ دے کر فارغ ہوئے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے' اُنہوں نے دریافت کیا: وہ عورت کون تھی جو تمہارے ہاں سے نکلی تھی اور مردوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروا رہی تھی؟ تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ ایک کنیز تھی جو عبدالرحمٰن کی کنیز تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کی کنیز کو آزاد عورتوں کا سا لباس کیوں پہنایا؟ جب میں تمہارے ہاں آیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کوئی آزاد عورت ہے' میں نے تو یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اُس پر سختی کا اظہار کروں گا۔

5063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا صَلَّتْ اَمَةٌ غَيَّبَتْ رَاْسَهَا بِخِمَارِهَا، اَوْ خِرْقَةٍ كَذٰلِكَ كُنَّ يَصْنَعْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ، وَكَذٰلِكَ رَاَيْتُهُ فِي كِتَابِ الثَّوْرِيِّ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی کنیز نماز ادا کرے گی' تو وہ چھوٹی چادر یا کپڑے کے ٹکڑے کے ذریعہ اپنے سر کو ڈھانپ لے گی' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں اور اس کے بعد کنیزیں اسی طرح کیا کرتی تھیں۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) میں نے سفیان ثوری کی کتاب میں اسی طرح روایت دیکھی ہے۔

5064 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ عُمَرَ، ضَرَبَ اَمَةً لِآلِ اَنَسٍ رَآهَا مُتَقَنِّعَةً قَالَ: اكْشِفِي رَاْسَكِ، لَا تَشَبَّهِينَ بِالْحَرَائِرِ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خاندان کی ایک کنیز کی اس بات پر پٹائی کی تھی کہ اُنہوں نے اُسے سر ڈھانپ کر چلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا تھا: تم اپنے سر سے کپڑا اُتار دو اور آزاد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

5065 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى الْإِمَاءَ اَنْ يَّلْبَسْنَ الْجَلَابِيبَ "

٭٭ حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کنیزوں کو اس بات سے منع کرتے تھے کہ وہ بڑی چادریں اوڑھیں۔

بَابُ تَكْبِيرِ الْمَرْاَةِ بِيَدَيْهَا، وَقِيَامِ الْمَرْاَةِ وَرُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا

باب: عورت کا دونوں ہاتھوں کے ساتھ تکبیر کرنا' عورت کا قیام کرنا' اُس کا رکوع کرنا اور اُس کا سجدہ کرنا

5066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُشِيرُ الْمَرْاَةُ بِيَدَيْهَا كَالرِّجَالِ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ: لَا تَرْفَعُ بِذٰلِكَ يَدَيْهَا كَالرِّجَالِ، وَاَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ: اِنَّ لِلْمَرْاَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا عورت بھی تکبیر کہتے ہوئے مردوں کی طرح دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: عورت مردوں کی طرح زیادہ ہاتھ بلند نہیں کرے گی' اُنہوں نے اشارہ کر کے بتایا اور دونوں ہاتھ خاصے نیچے رکھیں' اُنہوں نے اُن دونوں کو ملا دیا تھا' اُنہوں نے یہ فرمایا کہ عورت کی جسامت ایسی ہوتی ہے جو مردوں کی نہیں ہوتی۔

5067 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْمَعُ الْمَرْاَةُ يَدَيْهَا فِي قِيَامِهَا مَا اسْتَطَاعَتْ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: عورت قیام کے دوران' جہاں تک ہو سکے گا دونوں ہاتھ ملا کے رکھے گی۔

5068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنَّهَا

تَنْضَمُّ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَلَا تَتَجَافَى لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيزَتَهَا

٭٭ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ میں جائے گی تو جہاں تک ہو سکے وہ جسم کو سمیٹ کے رکھے گی اور بازو کھلے نہیں رکھے گی اور اپنی پشت کو اونچا نہیں رکھے گی۔

5069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْتَمِعُ الْمَرْاَةُ اِذَا رَكَعَتْ تَرْفَعُ يَدَيْهَا اِلَى بَطْنِهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ، فَاِذَا سَجَدَتْ فَلْتَضُمَّ يَدَيْهَا اِلَيْهَا، وَتَضُمَّ بَطْنَهَا وَصَدْرَهَا اِلَى فَخِذَيْهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ "

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: عورت جب رکوع میں جائے گی تو خود کو سمیٹ کے رکھے گی وہ اپنے ہاتھ اپنے پیٹ کی طرف بلند رکھے گی اور جہاں تک ہو سکے گا خود کو سمیٹ کے رکھے گی جب وہ سجدہ میں جائے گی تو دونوں بازو اپنے ساتھ ملا کے رکھے گی وہ اپنے پیٹ اور سینہ کو زانوں کے ساتھ ملا کے رکھے گی اور جہاں تک ہو سکے گا سمٹ کے رہے گی۔

5070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ عورت اپنے سر پر کوئی چیز رکھ کر نماز ادا کرے۔

5071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَتْ تُؤْمَرُ الْمَرْاَةُ اَنْ تَضَعَ ذِرَاعَهَا وَبَطْنَهَا عَلٰى فَخِذَيْهَا اِذَا سَجَدَتْ، وَلَا تَتَجَافَى كَمَا يَتَجَافَى الرَّجُلُ، لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيزَتَهَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: خواتین کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ وہ اپنی کلائیاں اور اپنا پیٹ زانوں کے ساتھ ملا کے رکھیں جب وہ سجدہ کریں اور وہ اپنی کہنیوں کو یوں کھلا نہ رکھیں جس طرح مرد کھلا رکھتے ہیں اور وہ اپنی پشت کو اونچا نہ کریں۔

5072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ، وَلْتُلْصِقْ فَخِذَيْهَا بِبَطْنِهَا

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ کرے گی تو وہ سمٹ کے رہے گی اور اپنی زانوں کو اپنے پیٹ کے ساتھ ملا کے رکھے گی۔

5073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا رَفَعَتْ رَاْسَهَا مِنَ السُّجُوْدِ فِيْ غَيْرِ مَثْنًى فَاِنَّهَا لَا تَقْعِي، وَلٰكِنَّهَا تَجْلِسُ كَمَا تَجْلِسُ فِيْ مَثْنًى

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ سے سر اٹھائے گی تو "اقعاء" کے طور پر نہیں بیٹھے گی بلکہ وہ ٹانگیں بچھا کر بیٹھے گی۔

بَابُ جُلُوْسِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے بیٹھنے کا طریقہ

5074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِىْ عُبَيْدٍ اِذَا جَلَسَتْ فِىْ مَثْنًى اَوْ اَرْبَعٍ تَرَبَّعَتْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ صفیہ بنت عبید جب بیٹھی تھیں، تو دوزانوں بیٹھتی تھیں یا چارزانوں بیٹھتی تھیں۔

5075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جُلُوْسُ الْمَرْاَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مُتَوَرِّكَةً عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْسَرِ، وَجُلُوْسُهَا لِلتَّشَهُّدِ مُتَرَبِّعَةً

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: دوسجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ وہ بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھے گی اور جب وہ تشہد میں بیٹھے گی تو چارزانو بیٹھے گی۔

5076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: جُلُوْسُ الْمَرْاَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ كَجُلُوْسِهَا مَثْنًى

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: دوسجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ اسی طرح ہوگا، جس طرح وہ دوزانو بیٹھتی ہے۔

5077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تُؤْمَرُ الْمَرْاَةُ فِى الصَّلَاةِ فِىْ مَثْنًى اَنْ تَضُمَّ فَخِذَيْهَا مِنْ جَانِبٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عورت کو اس بات کی ہدایت کی جائے گی کہ وہ نماز میں دوزانوں بیٹھے اور اپنے زانوں کو پہلو سے ملا کے رکھے۔

5078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْلِسُ الْمَرْاَةُ فِىْ مَثْنًى كَيْفَ شَاءَتْ اِذَا اجْتَمَعَتْ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: عورت دوزانوں ہو کر جیسے چاہے گی بیٹھ سکتی ہے جب تک وہ خود کو سمیٹ کے رکھے۔

5079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَجْلِسُ الْمَرْاَةُ فِىْ مَثْنًى كَيْفَ تَيَسَّرَ عَلَيْهَا

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: عورت دوزانوں جیسے چاہے بیٹھ سکتی ہے جو اس کے لیے آسان ہو۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ

باب: عورت کا خواتین کی امامت کرنا

5080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: تَؤُمُّ الْمَرْاَةُ النِّسَاءَ مِنْ غَيْرِ اَنْ تَخْرُجَ اَمَامَهُنَّ،

وَلٰكِنْ تُحَاذِي بِهِنَّ فِي الْمَكْتُوبَةِ، وَالتَّطَوُّعِ قُلْتُ: وَإِنْ كَثُرْنَ حَتّٰى يَكُنَّ صَفَّيْنِ اَوْ اَكْثَرَ؟ قَالَ: وَاِنْ تَقُومَ وَسَطَهُنَّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: خاتون عورتوں کی امامت کرسکتی ہے البتہ وہ اُن سے آگے کھڑی نہیں ہوگی بلکہ فرض نماز میں دیگر خواتین کے برابر کھڑی ہوگی اور نفل میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر خواتین کی تعداد زیادہ ہو؟ یہاں تک کہ اُن کی دو یا دو سے زیادہ صفیں ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ امام عورت اُن کے درمیان کھڑی ہوگی۔

5081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَطَاءٍ، قَالَا: تَؤُمُّ الْمَرْاَةُ النِّسَاءَ فِي الْفَرِيضَةِ، وَالتَّطَوُّعِ تَقُومُ وَسَطَهُنَّ

* * مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا اور عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عورت فرض یا نفل نماز میں جب دیگر خواتین کی امامت کرے گی تو اُن کے درمیان کھڑی ہوگی۔

5082 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ، قَالَتْ: اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ قَامَتْ بَيْنَنَا

* * حجیرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہماری امامت کی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

5083 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَؤُمُّ الْمَرْاَةُ النِّسَاءَ تَقُومُ فِي وَسَطِهِنَّ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خاتون جب عورتوں کی امامت کرے گی تو وہ اُن کے درمیان کھڑی ہوگی۔

5084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ بِالنِّسَاءِ فِي رَمَضَانَ، تَقُومُ فِي وَسَطِهِنَّ

* * ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عورت رمضان کے مہینہ میں دیگر خواتین کو نماز پڑھائے وہ اُن کے درمیان کھڑی ہوگی۔

5085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: تَؤُمُّ الْمَرْاَةُ النِّسَاءَ فِي رَمَضَانَ وَتَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

* * معمر بیان کرتے ہیں: عورت رمضان میں دیگر خواتین کی امامت کرے گی اور اُن کے ساتھ صف میں کھڑی ہوگی۔
معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

5086 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ النَّهْدِيِّ، عَنْ رِيطَةَ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّ

عَائِشَةَ اَمَّتْهُنَّ وَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ

❋❋ ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرض نماز میں اُن کی امامت کی تو وہ اُن خواتین کے درمیان کھڑی ہوئیں۔

5087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فِي التَّطَوُّعِ، تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ

❋❋ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نفل نماز میں خواتین کی امامت کرتی تھیں' وہ اُن کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔

بَابُ اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ اَقْرَاَ مِنَ الرِّجَالِ، وَصَلَاةِ الْمَرْاَةِ عَلَيْهَا وِحَاءٌ

باب: جب عورت مردوں سے زیادہ قرأت جانتی ہو اور ایسی عورت کا نماز ادا کرنا جس پر وگ ہو

5088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يَقْرَاُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ يَؤُمُّ، وَتَقُومُ الْمَرْاَةُ مِنْ خَلْفِهِ، وَتُصَلِّي هِيَ بِصَلَاتِهِ

❋❋ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جب کوئی مرد بالکل بھی قرآن نہ پڑھ سکتا ہو تو وہی امامت کرے گا اور عورت اُس کے پیچھے کھڑی ہوگی' اور وہ عورت اُس مرد کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرے گی۔

5089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يَقْرَاُ مَعَ نِسَاءٍ تَقَدَّمَ، وَقَرَاَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ وَرَائِهِ، فَاِذَا كَبَّرَ رَكَعَ، وَرَكَعَتْ بِرُكُوعِهِ، وَسَجَدَتْ بِسُجُودِهِ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرد جو تلاوت نہیں کرسکتا وہ خواتین کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو مرد آگے کھڑے ہوگا' خاتون اُس کے پیچھے تلاوت کرے گی' جب وہ مرد تکبیر کہہ کے رکوع میں جائے گا تو خاتون اُس کے رکوع کی پیروی میں رکوع میں جائے گی اور اُس کے سجدہ کی پیروی میں سجدہ کرے گی۔

5090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الشَّعْرِ الَّذِي يُوصَلُ فِي الرَّاْسِ وَالْوَحَا فِي الشَّعْرِ الَّذِي يُجْعَلُ عَلَى الرَّاْسِ؟ فَاِنْ شَاءَتِ الْمَرْاَةُ وَضَعَتْ عَلٰى رَاْسِهَا قَالَ: اَمَّا الْوَصْلُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ قَالَ اَنَسٌ حِينَئِذٍ: وَآكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَالشَّاهِدَ، وَالْكَاتِبَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْعَاضِهَةَ، وَالْمُسْتَعْضِهَةَ، قَالَ عَطَاءٌ: قَدْ سَمِعْنَا ذٰلِكَ قَالَ: وَكُنَّ نِسَاءَ الْعَرَبِ يَشِمْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ: وَاَمَّا هَاتَيْنِ فَهُوَ شَيْءٌ اَحْدَثْتُمُوهُ، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَضَعْهُ الْمَرْاَةُ عِنْدَ الصَّلَاةِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ كُلَّ وَشْمٍ تَزِيدُ بِهِ الْمَرْاَةُ حُسْنًا؟ قَالَ: لَا خَيْرَ فِيهِ، قُلْتُ: وَشْمُهَا شَفَتَيْهَا ثُمَّ تُسِفُّهَا اِثْمِدًا؟ قَالَ: لَا خَيْرَ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے اُس بال کے بارے میں دریافت کیا جسے بالوں میں مصنوعی طور پر لگایا جاتا ہے اور بال میں وگ کے بارے میں دریافت کیا جو سر پر لگایا جاتا ہے' تو اگر عورت چاہے تو اُسے اپنے سر پر رکھ سکتی ہے؟ عطاء نے فرمایا: جہاں تک مصنوعی بال لگانے کا تعلق ہے تو نبی اکرم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی خواتین پر لعنت کی ہے۔ اس موقع پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے اور اُسے کھلانے والے پر اور گواہ بننے والے پر اور لکھنے والے پر اور جسم گودنے والی عورت اور گدوانے والی عورت اور بہتان لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

عطاء کہتے ہیں: ہم نے بھی یہ روایت سنی ہوئی ہے' اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ عربوں کی خواتین ہاتھ پر گدوایا کرتی تھیں جہاں تک ان دو قسموں کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں نے بعد میں ایجاد کی ہے' یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں نہیں ہوتی تھی' تاہم عورت نماز کے وقت اُسے اتار دے گی۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہر ایسا گودنا جس کے نتیجہ میں عورت کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہو (اُس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اُس کا اپنے ہونٹوں کو گدوا کر اُس پر اثمد لگالینا؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

5091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ عَلٰی رَاْسِهَا شَعْرًا بِغَيْرِ وَصْلٍ؟ قَالَ: فَلْتَضَعْهُ اِذَا قَامَتْ لِلصَّلَاةِ فَاِنَّهُ مُحْدَثٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے بالوں کے اندر مصنوعی بال ملائے بغیر صرف بال سر پر رکھتی ہے (یعنی وِگ استعمال کرتی ہے) تو عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت نماز کے لیے کھڑی ہوگی تو اُسے اُتار دے گی کیونکہ یہ ایک نئی ایجاد شدہ چیز ہے۔

5092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تَضَعَ الْمَرْاَةُ عَلٰی رَاْسِهَا الشَّعْرَ بِغَيْرِ وَصْلٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عورت اپنے سر پر ایسے بال رکھ لے' جو ساتھ ملے ہوئے نہ ہوں (یعنی وِگ استعمال کرلے)۔

5093 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِيْنَةِ، وَفِيْ يَدِهِ قُصَّةٌ"، ثُمَّ قَالَ شَيْئًا لَا اَحْفَظُهُ الْاٰنَ

٭٭ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا' اُن کے ہاتھ میں ایک وِگ تھی' پھر اُنہوں نے کوئی بات ارشاد فرمائی' جو مجھے اب یاد نہیں ہے۔

5094 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ رَاٰى مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَفِيْ يَدِهِ قُصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ وَصْلِ هٰذَا، وَقَالَ: اِنَّمَا عُذِّبَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَتْ، اِنَّمَا

عُذِّبَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ حِيْنَ اتَّخَذَتْ نِسَاؤُهُمْ هٰذِهٖ

❋❋ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا' اُن کے ہاتھ میں بالوں سے بنی ہوئی وِگ تھی' میں نے اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کے بال لگانے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: بنی اسرائیل کو اُس وقت عذاب دیا گیا جب اُن لوگوں نے اسے اختیار کیا' بنی اسرائیل کو اُس وقت عذاب دیا گیا جب اُن کی خواتین نے اسے اختیار کیا۔

5095 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَفِيْ يَدِهٖ قُصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ يَقُوْلُ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَيَقُوْلُ: اِنَّمَا عُذِّبَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيلَ حِيْنَ اتَّخَذَتْ نِسَاؤُهُمْ هٰذِهٖ

❋❋ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو سنا اُن کے ہاتھ میں بالوں سے بنی ہوئی وِگ تھی' اُنہوں نے یہ فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے اس چیز کو استعمال کرنے سے منع کیا' آپ نے یہ فرمایا: بنی اسرائیل کو اُس وقت عذاب دیا گیا جب اُن کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کیا۔

5096 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت اپنے سر میں مصنوعی بال لگائے۔

5097 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَنْكَحْنَا جُوَيْرِيَةً لَنَا، وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَتَمَرَّقَ رَاْسُهَا اَفَنَصِلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

❋❋ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اپنی ایک لڑکی کی شادی کی وہ بیمار تھی' اُس کے سر کے بال جھڑ گئے تھے تو کیا ہم اُسے مصنوعی بال لگا دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

5098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُكْرَهُ الْوَصْلُ بِالصُّوْفِ

❋❋ حسن بصری فرماتے ہیں: اُون کے بال مصنوعی بال لگانے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

5099 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ نِسَاءَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَصَلْنَ اَشْعَارَھُنَّ فَلَعَنَھُنَّ اللّٰہُ، وَمَنَعَھُنَّ اَنْ یَّدْخُلْنَ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃَ

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل کے خواتین اپنے مصنوعی بال لگایا کرتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت کی اور اُنہیں اس بات سے منع کر دیا کہ وہ بیت المقدس کے اندر جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

5100 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ، عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: آکِلُ الرِّبَا، وَمُوْکِلُہٗ، وَکَاتِبُہٗ، وَشَاھِدُہٗ اِذَا عَلِمُوْا بِہٖ، وَالْوَاشِمَۃُ وَالْمُسْتَوْشِمَۃُ، وَلَاوِی الصَّدَقَۃِ، وَالْمُتَعَدِّیْ فِیْھَا، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ ھِجْرَتِہٖ، مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کھانے والے اُسے کھلانے والے اُسے تحریر کرنے والے اُس کے گواہ بننے والے جبکہ وہ اس سے واقف بھی ہوں (ان کے علاوہ) جسم گودنے والی عورت اور گدوانے والی عورت صدقہ دینے میں ٹال مٹول کرنے والا اور اُس میں زیادتی کرنے والا شخص باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اور ایسا دیہاتی جو ہجرت کرنے کے بعد واپس چلا جائے ان سب پر قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی زبانی لعنت کی جائے گی۔

5101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ: لُعِنَ اَرْبَعٌ: الْوَاشِمَۃُ، وَالْوَاشِرَۃُ، وَالنَّامِصَۃُ، وَالْوَاصِلَۃُ"

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: چار خواتین پر لعنت کی گئی ہیں: جسم گودنے والی دانت کے درمیان سوراخ کرنے والی بال اکھیڑنے والی اور مصنوعی بال لگانے والی۔

5102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّھْرِیَّ عَنِ الْوَشْمِ؟ فَقَالَ: مِنْ زِیِّ اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے جسم گودنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اہل جاہلیت کا معمول ہے۔

5103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: " لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِکَ امْرَاَۃً مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ یُقَالُ لَھَا: اُمُّ یَعْقُوْبَ، فَقَالَتْ: یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ لَعَنْتَ کَیْتَ وَکَیْتَ قَالَ: وَمَا لِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ ھُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَتْ: اِنِّیْ لَاَقْرَاُ مَا بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ وَمَا اَجِدُہٗ قَالَ: اِنْ کُنْتِ قَارِئَۃً لَقَدْ وَجَدْتِیْہِ اَمَا قَرَاْتِ (وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ

فَانْتَهُوا) (الحشر: 7) قَالَتْ: بَلٰى قَالَ: فَإِنَّهُ نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّي لَاَظُنُّ اَهْلَكَ يَفْعَلُونَ بَعْضَ ذٰلِكَ قَالَ: فَاذْهَبِي وَانْظُرِي قَالَ: "فَدَخَلَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ لَمْ تُجَامِعْنَا، قُلْنَا لِاَبِي بَكْرٍ: مَا النَّامِصَةُ؟ قَالَ: الَّتِي تَنْتِفُ شَعْرَهَا

✵✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی اور بال اکھیڑنے والی حُسن میں اضافہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع بنو اُسید سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کو ملی جس کا نام اُم یعقوب تھا' اُس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! مجھ یہ بات پتا چلی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں عورتوں پر لعنت کی ہے! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ کے رسول نے لعنت کی ہے اور جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اُس عورت نے کہا: میں نے پورا قرآن پڑھا ہوا ہے مجھے تو یہ آیت نہیں ملی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے واقعی پڑھا ہوتا تو تمہیں یہ آیت مل جاتی' کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

''رسول تمہیں جو کچھ دے اُسے حاصل کرلو اور جس سے منع کرے اُس سے باز آ جاؤ''۔

اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ اُس خاتون نے کہا: آپ کی بیوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کرتی ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جا کر خود جائزہ لے لو۔ راوی کہتے ہیں: وہ خاتون حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر گئی لیکن اُسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نظر نہیں آئی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میری بیوی اس طرح کرتی ہوتی (جس طرح تم الزام لگا رہی ہو) تو وہ ہمارے ساتھ رہ ہی نہیں سکتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: لفظ ''نامصا'' کا مطلب کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بالوں کو اُکھیڑنا۔

5104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ امْرَاَةِ ابْنِ اَبِي الصَّقْرِ، اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ؟ فَقَالَتْ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ فِي وَجْهِي شَعَرَاتٌ اَفَاَنْتِفُهُنَّ اَتَزَيَّنُ بِذٰلِكَ لِزَوْجِي؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَمِيطِي عَنْكِ الْاَذَى، وَتَصَنَّعِي لِزَوْجِكِ كَمَا تَصَنَّعِينَ لِلزِّيَارَةِ، وَاِذَا اَمَرَكِ فَلْتُطِيعِيهِ، وَاِذَا اَقْسَمَ عَلَيْكِ فَاَبِرِّيهِ، وَلَا تَاْذَنِي فِي بَيْتِهِ لِمَنْ يَكْرَهُ

✵✵ ابواسحاق نے ابن ابوصقر کی اہلیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' اُس نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! میرے چہرے میں کچھ بال ہیں' تو کیا اُنہیں اُکھیڑ دوں؟ تاکہ میں اپنے شوہر کے لیے آراستہ ہو جاؤں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اپنے آپ سے گندگی کو صاف کرلو اور اپنے شوہر کے لیے اس طرح تیار رہو' جس طرح کسی سے ملنے کے لیے تیار ہوا جاتا ہے' جب وہ تمہیں کوئی حکم دے تو تم اُس کی

فرمانبرداری کرو جب وہ تمہیں کوئی قسم دے تو تم اُسے پورا کرواؤ اور تم اپنے گھر میں کسی ایسے کو آنے نہ دو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔

بَابُ شُهُودِ النِّسَاءِ الْجَمَاعَةَ

باب: خواتین کا جماعت کے ساتھ نماز میں شریک ہونا

5105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ مَنْ تَخْرُجُ مِنَ النِّسَاءِ بِالنَّهَارِ اِذَا سَمِعَتِ الْاَذَانَ اَيَحِقُّ عَلَيْهَا حُضُورُ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اِنْ اَحَبَّتْ اَنْ تَاْتِيَهَا، وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَلَا حَرَجَ قُلْتُ: قَوْلُهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (الجمعة: 9) اَلَيْسَتْ لِلنِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو عورت دن کے وقت گھر سے باہر نکلتی ہے جب وہ اذان سنتی ہے تو کیا اُس پر یہ لازم ہوگا کہ وہ باجماعت نماز میں شریک ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ عورت اس بات کی خواہشمند ہو تو باجماعت نماز میں شریک ہو جائے' ورنہ نہ ہو' اگر نہیں ہوگی' تو کوئی حرج بھی نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے:

''اے ایمان والو! جب قیامت کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے''۔

(میں نے دریافت کیا:) کیا اس حوالے سے خواتین بھی مردوں کے ساتھ شامل نہیں ہوں گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَيَحِقُّ عَلَى النِّسَاءِ اِذَا سَمِعْنَ الْاَذَانَ اَنْ يُجِبْنَ كَمَا هُوَ حَقٌّ عَلَى الرِّجَالِ؟ قَالَ: لَا لَعَمْرِي

٭٭ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا خواتین پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ اذان سنیں تو اُس کا جواب دیں (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہوں)' جس طرح یہ مردوں پر لازم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میری زندگی کی قسم!

5107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ اَنْ يُصَلِّينَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ: فَسَبَّهُ سَبًّا شَدِيدًا وَقَالَ: نُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: اِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ کی کنیزوں کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ مسجد میں نماز ادا کریں''۔

اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے نے کہا: ہم تو اُن خواتین کو ضرور روکیں گے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے

اُسے سخت سست کہتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ ہم اُنہیں روکیں گے۔

5108 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُهُ: وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَ ذٰلِكَ دَغَلًا قَالَ: فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ، تَسْمَعُنِيْ اَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُوْلُ اَنْتَ: لَا؟ قَالَ لَيْثٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ: لَيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ عَلَيْهِنَّ خُلْقَانٌ شَعِثَاتٍ بِغَيْرِ دُهْنٍ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین کو رات کے وقت مسجد تک جانے کی اجازت دو''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اُن خواتین کو اجازت نہیں دیں گے ورنہ وہ اسے مزید خرابی کا ذریعہ بنالیں گی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے! تم نے مجھے سنا کہ میں نے یہ بات کہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے اور تم پھر بھی یہ کہہ رہے ہو کہ جی نہیں!

لیث نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب وہ خواتین نکلیں تو خوشبو لگائے بغیر نکلیں اور اُنہوں نے پرانے سے کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور اُنہوں نے تیل بھی نہ لگایا ہوا ہو۔

5109 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ، اَخُو الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَاْسَهَا حَتّٰى نَرْفَعَ رُءُوْسَنَا كَرَاهِيَةَ اَنْ تَرَيْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ لِقِصَرِ اُزُرِهِمْ، وَكَانُوْا اِذْ ذَاكَ يَتَرَدَّوْنَ هٰذِهِ النُّمُرَ

❋❋ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم خواتین میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے وہ اپنا سر (رکوع یا سجدہ) سے اُس وقت تک نہ اُٹھائے جب تک ہم (مرد) اُٹھ نہیں جاتے''۔

نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا تھا کہ خواتین مردوں میں سے کسی ایک کی شرمگاہ کو دیکھ لیں کیونکہ مردوں کے تہبند چھوٹے ہوتے تھے اور وہ لوگ اُن دنوں میں چمڑے بھی استعمال کرتے تھے۔

5110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: هَلْ كُنَّ النِّسَاءُ يَشْهَدْنَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اِيهَا اللّٰهِ، اِذًا فَلِمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَشَرُّ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، وَخَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، وَشَرُّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

٭٭ ابان بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز باجماعت میں شریک ہوتی تھیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہی وجہ ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں ارشاد فرمایا تھا: خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور خواتین کی سب سے کم بہتر صف سب سے آگے والی ہے مردوں کی سب سے بہتر صف سب سے آگے والی ہے اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف' سب سے پیچھے والی ہے۔

5111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَتْ تَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لَهَا: وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَتَعْلَمِيْنَ مَا اُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِي حَتّٰى تَنْهَانِيْ قَالَ: اِنِّي لَا اَنْهَاكِ قَالَتْ: فَلَقَدْ طُعِنَ عُمَرُ يَوْمَ طُعِنَ، وَاِنَّهَا لَفِي الْمَسْجِدِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں وہ مسجد میں باجماعت نماز میں شریک ہوتی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! تم یہ بات جانتی ہو کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ تو وہ فرماتی تھیں: اللہ کی قسم! میں اس سے اُس وقت تک باز نہیں آؤں گی جب تک آپ مجھے باقاعدہ منع نہیں کرتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے: میں تمہیں منع نہیں کرتا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا اُس وقت وہ خاتون بھی مسجد میں موجود تھیں۔

5112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى النِّسَاءَ الْيَوْمَ مَنَعَهُنَّ الْخُرُوْجَ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج کے زمانہ کی خواتین کو دیکھ لیتے تو اُنہیں (گھر سے) باہر نکلنے سے منع کر دیتے۔

5113 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ، كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ قَالَ: قُلْتُ: اَيْ هَنْتَاهُ، اَوَمُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس چیز کو ملاحظہ کر لیتے جو آپ کے بعد خواتین نے طرزِ عمل اختیار کیا ہے تو اُنہیں مساجد میں جانے سے روک دیتے' جس طرح بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کر دیا گیا تھا۔ راوی خاتون کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اچھی خاتون! کیا بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کر دیا گیا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں!

5114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ يَتَّخِذْنَ اَرْجُلًا مِنْ خَشَبٍ، يَتَشَرَّفْنَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَسَاجِدِ فَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِدَ، وَسُلِّطَتْ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بنی اسرائیل کی خواتین نے لکڑی سے بنی ہوئی ٹانگیں بنوائیں' وہ اس کے ذریعہ مسجد کی طرف جاتے ہوئے مردوں کے سامنے نمایاں ہوتی تھیں' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے مسجد جانا حرام قرار دے دیا اور اُن پر حیض کو مسلط کر دیا۔

5115 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يُصَلُّوْنَ جَمِيعًا، فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ لَهَا الْخَلِيْلُ تَلْبَسُ الْقَالَبَيْنِ تَطَوَّلُ بِهِمَا لِخَلِيْلِهَا، فَاُلْقِيَ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضُ، فَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اَخِّرُوْهُنَّ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ، فَقُلْنَا لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَا الْقَالَبَيْنِ؟ قَالَ: رَفِيصَيْنِ مِنْ خَشَبٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنی اسرائیل میں مرد اور خواتین اکٹھے نماز ادا کرتے تھے' تو بعض اوقات کوئی عورت اپنی کسی سہیلی کے ساتھ جاتے ہوئے لکڑی کی (اونچی ایڑھی والی جوتی) پہن لیتی تھی جس کے ذریعہ وہ اپنی سہیلی سے زیادہ قد آور محسوس ہوتی تھی تو اُن خواتین پر حیض کو مسلط کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُن خواتین کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیچھے رکھا ہے۔

(کتاب کے راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: لفظ ''قالبین'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: لکڑی کی بنی ہوئی جوتی۔

5116 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: صَلَاةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْمَا سِوَاهَا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا خَرَجَتْ تَشَوَّفَ لَهَا الشَّيْطَانُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا' گھر کے علاوہ' اور کسی بھی جگہ نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' پھر اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: جب عورت (گھر سے باہر) نکلتی ہے' تو شیطان اُسے جھانک کر دیکھتا ہے۔

5117 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَانَ يُقَالُ: صَلَاةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ دَارِهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ عُمَرَ: وَلِمَ تُطَوِّلُ؟ سَمِعْتُ رَبَّ هٰذِهِ الدَّارِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ - يَحْلِفُ فَيُبْلِغُ فِي الْيَمِيْنِ: مَا مُصَلًّى لِامْرَاَةٍ خَيْرٌ مِنْ بَيْتِهَا، اِلَّا فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اِلَّا امْرَاَةٌ قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْبُعُوْلَةِ فَهِيَ فِيْ مِنْقَلَيْهَا، قِيْلَ: مَا مِنْقَلَيْهَا؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: امْرَاَةٌ عَجُوْزٌ قَدْ تَقَارَبَ خَطْوُهَا

٭٭ ابوعمرو شیبانی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ عورت کے لیے اپنے کمرے کے اندر نماز ادا کرنا کمرے سے باہر نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ تو ابوعمرو نے اُسے جواب دیا: تم اتنا طول کیوں دے رہے ہو؟ میں نے اس گھر کے مالک کو' یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات پر قسم اُٹھاتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی

عورت کے لیے اُس کے گھر (یا کمرے) سے زیادہ اچھی جائے نماز اور کوئی نہیں ہے' البتہ حج یا عمرہ کا معاملہ مختلف ہے اور اُس عورت کا معاملہ مختلف ہے جو عمر رسیدہ ہو چکی ہو' وہ چھوٹے قدم اُٹھاتی ہے۔

امام عبدالرزاق سے دریافت کیا گیا: لفظ "منقلیہا" سے مراد کیا ہے؟ امام عبدالرزاق نے جواب دیا: بوڑھی عورت کا (بڑھاپے کی وجہ سے) چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھانا۔

5118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ مَا صَلَّتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فِيْ مَسْجِدِ الْحَيِّ

✳ ✳ اعمش نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کی تین بیویاں تھیں اور اُن میں سے کوئی ایک بھی قبیلہ کی مسجد میں نماز ادا نہیں کرتی تھی۔

5119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ؟ فَقَالَ: يَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ

✳ ✳ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے خواتین کے (گھر سے باہر) نکلنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: جب وہ نکلیں گی' تو خوشبو لگائے بغیر ہوں گی۔

5120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: يَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ

✳ ✳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی کنیزوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو اور وہ خواتین جب نکلیں تو خوشبو لگائے بغیر ہوں''۔

5121 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ، وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا وَهُنَّ تَفِلَاتٍ

✳ ✳ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کی بیوی اُس سے مسجد جانے کے لیے اجازت مانگے تو وہ شخص اُس عورت کو منع نہ کرے''۔

5122 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ: اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا جَعْفَرٍ بِخَبَرٍ مِثْلِ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ نَافِعٌ: مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ بِاللَّيْلِ

✳ ✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع نے یہ کہا تھا کہ یہ حکم رات کے بارے میں ہے۔

5123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَطَاءٍ، قَالَا: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ

٭٭ امام شعبی اور عطاء فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد خواتین کی امامت کرے۔

5124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَمَرَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنْ يَؤُمَّ النِّسَاءَ فِي مُؤَخِّرِ الْمَسْجِدِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَأَصْحَابُنَا يَكْرَهُونَ ذَلِكَ، وَيَقُولُونَ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْدَثَ فَمَنْ يُقَدِّمُ؟ وَيَقُولُونَ: التَّطَوُّعُ أَيْسَرُ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوحثمہ کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان کے مہینہ میں مسجد کے پیچھے والے حصہ میں خواتین کی امامت کریں۔

سفیان کہتے ہیں: ہمارے اصحاب نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس بات کا جائزہ نہیں لیا کہ (اس طرح کی صورت حال میں) اگر امام کو حدث لاحق ہو جائے تو پھر وہ آگے کسے کرے گا؟ یہ حضرات یہ بھی فرماتے ہیں: نفل نماز ادا کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

5125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرٍو الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَرْفَجَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ النَّاسَ بِالْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَيَجْعَلُ لِلرِّجَالِ إِمَامًا وَلِلنِّسَاءِ إِمَامًا " قَالَ: فَأَمَرَنِي فَأَمَمْتُ النِّسَاءَ

٭٭ عرفجہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو رمضان کے مہینہ میں نوافل ادا کرنے کا حکم دیتے تھے وہ مردوں کے لیے ایک امام مقرر کرتے تھے اور خواتین کے لیے ایک امام مقرر کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے مجھے حکم دیا تو میں نے خواتین کی امامت کی۔

بَابُ تَزْيِينِ الْمَسَاجِدِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مساجد کو آراستہ کرنا اور مسجد میں سے گزرنا

5126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: كَانَتِ الْمَسَاجِدُ تُبْنَى جُمًّا، وَكَانَتِ الْمَدَائِنُ تُشَرَّفُ

٭٭ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: مساجد کو سادہ بنائی جاتی تھیں اور شہروں کو آراستہ کیا جاتا تھا۔

5127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، وَكَانَ ابْنَ خَالَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَا وَاللَّهِ لَتُزَخْرِفُنَّهَا

٭٭ یزید بن اصم' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے خالہ زاد بھائی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مساجد کو آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! تم ضرور انہیں آراستہ کرو گے۔

5128 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي فَزَارَةَ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ قَالَ: " كَانَ عَلِيٌّ يَمُرُّ عَلى مَسْجِدٍ لِتَيْمٍ مُشَرَّفٍ، فَيَقُولُ: هٰذِهٖ بِيعَةُ التَّيْمِ "

٭٭ مسلم بطین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تیم قبیلہ کی آراستہ مسجد سے گزرے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ تیم قبیلہ کا گرجا گھر ہے۔

5129 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِلَبِنٍ، وَكَانَ اُسْطُوَانَهٗ خَشَبًا، وَكَانَ سَقْفُهٗ جَرِيْدًا، فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيَ اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يُحَرِّكْهُ حَتّٰى مَاتَ، ثُمَّ وَلِيَ عُمَرُ فَزَادَ فِيْهِ وَجَعَلَ اُسْطُوَانَهُ الْخَشَبَ كَمَا كَانَ، وَسَقَفَهٗ بِالْجَرِيْدِ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ فِيْهِ فَبَنَاهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَسَقَفَهٗ بِالسَّاجِ

٭٭ نافع نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اُس کے ستون لکڑی کے بنے ہوئے تھے' اُس کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو اُنہوں نے انتقال تک اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے اس مسجد میں توسیع کی' اُنہوں نے اس توسیع میں لکڑی کے ستون رہنے دیئے جس طرح پہلے تھے اور اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی رہنے دی' لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور اُنہوں نے اس میں توسیع کی' تو اُنہوں نے نقش و نگار والے پتھروں کے ذریعہ اسے تعمیر کیا اور اس کی چھت ساگوان کی لکڑی کی تھی۔

5130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ اُوحِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مَسْجِدًا عَرْشًا كَعَرْشِ مُوْسٰى يَبْلُغُ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ

٭٭ ابن سمعان بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ بات وحی کی گئی کہ آپ مسجد کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چھپر کی طرح چھپر کے طور پر بنائیں جو ایک بالشت اونچا تھا۔

5131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَشْيَاخِنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُزَخْرَفُ مَسَاجِدُكُمْ كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى بِيَعَهَا

٭٭ حسین بن عبیداللہ بن یسار بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض مشائخ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:

''تمہاری مساجد کو اس طرح آراستہ کیا جائے گا' جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے عبادت خانوں کو آراستہ کرتے ہیں''۔

5132 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ، وَزَخْرَفْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ

** حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم اپنے مصاحف (یعنی قرآن مجید) پر زیورات لگاؤ اور اپنی مساجد کو آراستہ کرو' تو پھر تم پر بربادی نازل ہوگی۔

5133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، اَيْضًا، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَوْشَبٍ الطَّائِيِّ قَالَ: مَا اَسَاءَتْ اُمَّةٌ اَعْمَالَهَا اِلَّا زَخْرَفَتْ مَسَاجِدَهَا، وَمَا هَلَكَتْ اُمَّةٌ قَطُّ اِلَّا مِنْ قِبَلِ عُلَمَائِهَا

** حوشب طائی فرماتے ہیں: کسی بھی اُمت کے اعمال اُس وقت تک خراب نہیں ہوتے' جب تک وہ مساجد کو آراستہ کرنا نہیں شروع کرتی اور کوئی بھی اُمت اُس وقت تک ہلاکت کا شکار نہیں ہوتی' جب تک یہ ہلاکت اُن کے علماء کی طرف سے نہیں آتی۔

5134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا زَيَّنُوا مَسَاجِدَهُمْ فَسَدَتْ اَعْمَالُهُمْ

** ابراہیم بن مہاجر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگ اپنی مساجد کو آراستہ کریں گے' تو اُن کے اعمال خراب ہو جائیں گے۔

5135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، وَغَيْرِهِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ. اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَاَبَا الدَّرْدَاءِ، ذَرَعَا الْمَسْجِدَ، ثُمَّ اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذِّرَاعِ قَالَ: بَلْ عَرِيشٌ كَعَرِيشِ مُوسَى، ثُمَامٌ وَخَشَبَاتٌ، فَالْاَمْرُ اَعْجَلُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبَلَغَنَا اَنَّ عَرْشَ مُوسَى اِذَا قَامَ مَسَّ رَاْسَهُ

** خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما نے مسجد کی پیمائش کی' پھر وہ دونوں اس پیمائش کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چھپر کی طرح کا چھپر ہوگا' جس میں گھاس اور لکڑی ہوگی اور قیامت نے جلدی ہی آجانا ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چھپرا تنا اونچا تھا کہ جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو اُن کا سر اُس سے جا لگتا تھا۔

5136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَةً، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ تَطَوُّعٌ فَمَنْ شَاءَ زَادَ، وَمَنْ شَاءَ نَقَصَ، كَرِهْتُ اَنْ اَتَّخِذَهُ طَرِيقًا

٭٭ ابوظبیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے ایک رکعت ادا کی' اُن سے دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نفل نماز ہے جو شخص چاہے وہ زیادہ ادا کر لے اور جو شخص چاہے وہ کم ادا کر لے' مجھ یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے راستہ بنا لوں۔

5137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَرَكَعَ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ لِلْمَعْرِفَةِ، وَتُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَاَنْ تَغْلُوَ النِّسَاءُ الْخَيْلَ، وَاَنْ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاَنْ يَتَجَرَّدَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ جَمِيعًا

٭٭ عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا' وہ رکوع میں گئے' ایک شخص اُن کے پاس سے گزرا وہ اُس وقت رکوع کی حالت میں تھے' اُس شخص نے اُنہیں سلام کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ اور اُس کے رسول نے سچ کہا ہے! جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایک شخص جان پہچان کے شخص کو ہی سلام کرے گا اور مساجد کو راستہ بنا لیا جائے گا اور خواتین گھوڑوں سے مہنگی ہوں گی اوا ور؟ ھرستی ہونگی اور قیامت تک کبھی مہنگی نہیں ہونگی' اور مرد و عورت برہنہ ہو کر اکٹھے رہیں گے۔

5138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ عُلُوُّ صَوْتِ الْفَاسِقِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَمَطَرٌ وَلَا نَبَاتٌ، وَاَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَاَنْ تَظْهَرَ اَوْلَادُ الزُّنَاةِ

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مساجد میں فاسق لوگوں کی آواز بلند ہوگی' بارشیں ہوں گی لیکن پیداوار نہیں ہوگی' مساجد کو راستہ بنا لیا جائے گا اور زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد زیادہ ہو جائے گی۔

5139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: اَمَا تَكْرَهُ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يُصَلِّي فِيهِ؟ قَالَ: بَلٰى

٭٭ ابن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ نہیں سمجھتے ہیں کہ آدمی مسجد سے گزرے اور اُس میں نماز ادا نہ کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَوْ غَيْرِهِ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَمُرَّ الْمَارُّ بِمَسْجِدٍ فَلَا يَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَاَنْ يَبْعَثَ الصَّبِيُّ مِنَ الصِّبْيَانِ الشَّيْخَ بَرِيْدًا بَيْنَ

الْاُفُقَيْنِ، وَاَنْ يَكُوْنَ السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ، وَاَنْ يَكُوْنَ رُعَاةُ الْغَنَمِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ فِيْ بُيُوْتِ الْمَدَرِ

٭٭ ابواسحاق یا کسی اور نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی مسجد میں سے گزرے گا اور وہاں دو رکعت ادا نہیں کرے گا اور ایک بچہ کسی بزرگ کو دو اُفق کے درمیان ایک برید کے فاصلہ پر بھیج دے گا اور سلام دعا صرف جان پہچان والے شخص کے ساتھ ہوگی اور بکریوں کے چرواہے جن کے پاس مناسب جوتے نہیں ہوتے اور مناسب لباس نہیں ہوتے' وہ اینٹوں کے بنے ہوئے گھروں میں رہیں گے۔

5141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: اُرْسِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، فَاُمِرَ اَنْ يُحَدِّثَ قَوْمَهُ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، وَاَنْ يَضْرِبَ لَهُنَّ اَمْثَالًا، فَاَعْجَبْنَهُ فَاَمْسَكَهُنَّ لِنَفْسِهِ، فَقِيْلَ لِعِيْسَى: ائْتِ يَحْيَى فَاْمُرْهُ فَلْيُبَلِّغِ الْكَلِمَاتِ الَّتِيْ اُمِرَ بِهِنَّ، وَاِلَّا فَتُبَلِّغْهُنَّ اَنْتَ، فَلَمَّا اَتَاهُ قَالَ: اَنَا اُبَلِّغُهُنَّ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: اِنَّ مَثَلَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ مَالِهِ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِ وَاَعْتَقَهُ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْطَلِقْ، فَاَصَابَ مَعْرُوفًا فَجَعَلَ مَعْرُوفَهُ، وَنَيْلَهُ لِرَجُلٍ غَيْرَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ، فَذٰلِكَ مَثَلُ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ، وَالصَّلَاةُ مَثَلُهَا كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتَى سُلْطَانًا مَهِيبًا لَا يَرْجُو اَنْ يُمَكِّنَهُ مِنَ الْكَلَامِ فَاَتَاهُ فَاَمْكَنَهُ يَقُوْلُ: مَا شَاءَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الْمُصَلِّي اِذَا كَانَ فِيْ صَلَاةٍ يُعْطِيهِ اللّٰهُ مِنْ دُعَائِهِ مَا اَحَبَّ، وَالزَّكَاةُ مَثَلُهَا كَمَثَلِ رَجُلٍ اَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ مَا تَنْتَظِرُوْنَ بِهِ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعُونَ بِقَتْلِي؟ قَالَ بَلْ تُنَجِّمُوْنَ عَلَيَّ نُجُومًا فَاُؤَدِّي اِلَيْكُمْ ثَمَنَ رَقَبَتِيْ فَنَجَّمُوْا عَلَيْهِ نُجُومًا كُلَّمَا اَدَّى نَجْمًا فَكَّ مِنْ رِقِّهِ حَتَّى عَتَقَ، فَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطَايَا، وَمَثَلُ الصَّوْمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ شَهِدَ الْبَاْسَ فَاَخَذَ السِّلَاحَ حَتَّى رَاَى اَنَّهُ لَنْ يَّخْلُصَ اِلَيْهِ شَيْءٌ، فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّوْمِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، وَالْقُرْآنُ مَثَلُهُ كَمَثَلِ قَوْمٍ فِيْ حِصْنٍ حَصِينٍ، لَا يَاْتِيهِمُ الْعَدُوُّ اِلَّا وَجَدَهُمْ حَذِرِيْنَ كَذٰلِكَ، مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّيْطَانِ "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ نَحْوًا مِنْ هٰذَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَاَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ الْاِسْلَامَ مِنْ رَاْسِهِ حَتَّى يُرَاجِعَ، وَمَنْ دَعَا دَعْوَةً جَاهِلِيَّةً فَاِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ " فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنْ صَلَّى وَصَامَ قَالَ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمْ مُسْلِمِيْنَ مُؤْمِنِيْنَ

٭٭ عمارہ بن عبد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی قوم کو پانچ کلمات کے بارے میں بتائیں اور اُن کے سامنے مثال کے ذریعہ اسے واضح کریں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو یہ کلمات اچھے لگے' اُنہوں نے یہ اپنے لیے رکھے (لوگوں کے سامنے بیان نہیں کیے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا: آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس جائیں اور اُنہیں کہیں کہ وہ ان کلمات کی تبلیغ کریں' جن کے بارے میں اُنہیں حکم دیا گیا ہے' اگر وہ نہیں کرتے تو آپ اس کی تبلیغ کر دیں۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو حضرت

یحییٰ علیہ السلام نے کہا: میں ان کی تبلیغ کر دیتا ہوں۔

پھر انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی غلام کو خریدے اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اُسے آزاد کر دے اور پھر بولے: تم جاؤ! تو غلام چلا جائے پھر اُسے کچھ بھلائی حاصل ہو تو وہ اُس بھلائی اور آمدن کو کسی دوسرے شخص کے لیے مقرر کر دے جو اُسے آزاد کرنے والے کے علاوہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے کی مثال ہے۔

جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو اس کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص کسی ہیبت والے سلطان کے پاس آئے اور وہ یہ اُمید نہ رکھتا ہو کہ سلطان اُسے اپنے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع دے گا لیکن جب وہ سلطان کے پاس آئے تو وہ اُسے موقع دیدے اور یہ کہے کہ وہ جو چاہے (کہہ سکتا ہے) تو یہ نمازی کی مثال ہو گی کہ جب وہ نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے یہ حق دیتا ہے کہ وہ جو چاہے دعا کرے۔

زکوٰۃ کی مثال یوں ہے کہ جس طرح کسی شخص کو کوئی دشمن پکڑ لیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تم اسے قتل کر دو! تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو وہ شخص کہتا ہے: مجھے مار کر تمہیں کیا مل جائے گا بلکہ تم مجھ پر کوئی ادائیگی طے کر دو جو میں اپنی جان کے بدلہ میں قسطوں میں تمہیں ادا کرتا رہوں گا تو وہ لوگ اُس کے لیے قسطوں میں ادائیگی مقرر کر دیتے ہیں وہ شخص جب بھی کوئی قسط ادا کرتا ہے تو اُس کو کچھ آزادی نصیب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ مکمل آزاد ہو جاتا ہے۔ تو صدقہ کی مثال بھی اسی طرح ہے وہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

روزے کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو جنگ میں حصہ لیتا ہے وہ ہتھیار حاصل کر لیتا ہے لیکن پھر وہ اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ اُس کے لیے بچاؤ کی کوئی چیز نہیں ہے تو یہ روزہ کی مثال ہے کیونکہ روزہ جہنم کے لیے ڈھال ہے اور قرآن کی مثال ایسے لوگوں کی مانند ہے جو ایک مضبوط قلعے میں ہوں جن تک دشمن نہ پہنچ سکتا ہو تو یہ قرآن کے عالم کی شیطان کے مقابلہ میں مثال ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے یہ روایت بیان کرنے کے بعد یہ بات نقل کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں: اطاعت و فرمانبرداری کرنے ہجرت کرنے جماعت کے ساتھ رہنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے ایک بالشت نکلتا ہے تو وہ اپنے سر سے اسلام (کے پٹے) کو اُتار دیتا ہے اور جو شخص زمانۂ جاہلیت کی طرف بلاتا ہے (یا دعویٰ کرتا ہے) تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر چہ وہ نماز ادا کرتا ہو اور روزہ رکھتا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تم لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نام کے مطابق نام رکھو جو اُس نے تمہارا نام مقرر کیا ہے یعنی مسلمان یا مؤمن۔

5142 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ حُذَيْفَةَ: اَنَّهُ قَالَ: خَلَوْتُ يَوْمًا وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَجْتَهِدَ فِي الثَّنَاءِ عَلٰى رَبِّي وَالدُّعَاءِ فَارْتَجْتُ، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: وَلَا اَرٰى اَحَدًا قُلِ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ، وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ،

وَإِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ، أَهْلٌ أَنْ تُحْمَدَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِي، وَاعْصِمْنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي، وَارْزُقْنِي أَعْمَالًا زَاكِيَةً تَرْضَى بِهَا عَنِّي قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ذٰلِكَ مَلَكٌ عَلَّمَكَ الثَّنَاءَ عَلٰى رَبِّكَ وَالدُّعَاءَ

✽✽ حفص بن میسرہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: ایک دن میں اکیلا تھا' میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اپنے پروردگار کی تعریف کرنے میں خوب اہتمام کروں گا اور خوب اہتمام سے دعا کروں گا۔ تو میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن میں نے کسی کو دیکھا نہیں' اُس نے کہا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے اور ہر طرح کی بادشاہی تیرے ہی لیے مخصوص ہے' تیرے دستِ قدرت میں ہر قسم کی بھلائی ہے' معاملہ تیری ہی طرف لوٹتا ہے' ہر معاملہ خواہ وہ اعلانیہ ہو یا پوشیدہ ہو' تو اس بات کا اہل ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے' بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! میرے جتنے بھی گناہ گزر چکے ہیں اُن کے حوالے سے میری مغفرت کر دے اور میری عمر کا جو حصہ باقی ہے اُس میں مجھے (گناہوں سے) محفوظ رکھنا' تو مجھے ایسے پاکیزہ اعمال عطا کر دے جن کے ذریعہ تو مجھ سے راضی ہو جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک فرشتہ تھا' جس نے تمہیں' تمہارے پروردگار کی تعریف کرنے اور اُس سے دعا مانگنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا۔

5143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جُفُوفُ الْأَرْضِ طُهُورُهَا،

✽✽ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: زمین کا خشک ہو جانا' ہی اُس کا پاک ہونا ہے' اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکتیں اور درود نازل کرے!

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

بَابُ اَوَّلِ مَنْ جَمَّعَ

باب: سب سے پہلے جمعہ کس نے قائم کیا؟

5144 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: " جَمَّعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْجُمُعَةُ وَهُمُ الَّذِينَ سَمَّوْهَا الْجُمُعَةَ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلْيَهُودِ: يَوْمٌ يَجْتَمِعُونَ فِيهِ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ، وَلِلنَّصَارَى اَيْضًا مِثْلُ ذٰلِكَ، فَهَلُمَّ فَلْنَجْعَلْ يَوْمًا نَجْتَمِعُ وَنَذْكُرُ اللّٰهَ وَنُصَلِّي وَنَشْكُرُهُ فِيهِ، اَوْ كَمَا قَالُوا: فَقَالُوا: يَوْمُ السَّبْتِ لِلْيَهُودِ، وَيَوْمُ الْاَحَدِ لِلنَّصَارَى، فَاجْعَلُوهُ يَوْمَ الْعُرُوبَةِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْعُرُوبَةِ، فَاجْتَمَعُوا اِلَى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَصَلَّى بِهِمْ، يَوْمَئِذٍ وَذَكَّرَهُمْ فَسَمَّوْهُ الْجُمُعَةَ، حَتَّى اجْتَمَعُوا اِلَيْهِ، فَذَبَحَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ لَهُمْ شَاةً فَتَغَدَّوْا وَتَعَشَّوْا مِنْ شَاةٍ وَاحِدَةٍ، وَذٰلِكَ لِقِلَّتِهِمْ "، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ بَعْدَ ذٰلِكَ: (اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: 9)

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ نے نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اور جمعہ کا باقاعدہ حکم نازل ہونے سے پہلے، جمعہ کی نماز ادا کرنا شروع کردی تھی۔ وہ لوگ اسے جمعہ کا نام دیتے تھے انصار نے یہودیوں کے بارے میں کہا کہ ہفتہ میں ایک دن ایسا ہے، جس میں یہ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، یہی بات اُنہوں نے عیسائیوں کے بارے میں کہی تو آؤ! کیوں نہ ہم بھی ایک دن مخصوص کرلیں، جس میں ہم اکٹھے ہوا کریں، اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں، نماز ادا کیا کریں اور اس نماز میں اُس کا شکر کیا کریں، یا جیسے بھی اُنہوں نے کہا، پھر اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ ہفتہ کا دن یہودیوں کے لیے مخصوص ہے، اتوار کا دن عیسائیوں کے لیے مخصوص ہے تو اُنہوں نے ''عروبہ'' کے دن کو اپنے لیے مخصوص کرلیا، وہ لوگ جمعہ کے دن کو ''عروبہ'' کا دن کہتے تھے، وہ لوگ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوتے تھے، وہ اُنہیں اُس دن نماز پڑھایا کرتے تھے اور اُنہیں وعظ و نصیحت کرتے تھے، تو اُن لوگوں نے اس دن کا نام جمعہ رکھا۔ جب وہ لوگ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوتے تھے، تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ اُن کے لیے بکری ذبح کرتے تھے اور ایک ہی بکری کے ذریعہ اُن کے صبح اور شام کے کھانے کا انتظام کرتے تھے، اس کی

وجہ یہ تھی کہ اُن لوگوں کی تعداد کم تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں آیت نازل کی:

''جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (یعنی نماز) کی طرف جلدی کرو''۔

5145 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ؟ قَالَ: رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ زَعَمُوا، قُلْتُ: اَبِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَمَهْ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سب سے پہلے جمعہ پڑھانے کا آغاز کس نے کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ بنوعبدالدار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت؟ اُنہوں نے جواب دیا: تو اور کیا!

5146 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرِ بْنِ هَاشِمٍ اِلٰى اَهْلِ الْمَدِينَةِ لِيُقْرِئَهُمُ الْقُرْآنَ، فَاسْتَاْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجَمِّعَ بِهِمْ، فَاَذِنَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَوْمَئِذٍ بِاَمِيرٍ، وَلٰكِنَّهٗ انْطَلَقَ يُعَلِّمُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ: حَيْثُمَا كَانَ اَمِيرٌ، فَاِنَّهٗ يَعِظُ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اہلِ مدینہ کی طرف بھیجا' تاکہ وہ اُن لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اُن لوگوں کو اکٹھا کرلیا کریں' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اجازت دی' اس وقت وہ امیر نہیں تھے لیکن اہلِ مدینہ کی تعلیم وتربیت کے لیے جانے لگے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: جہاں بھی امیر موجود ہوگا' وہ جمعہ کے دن اپنے ساتھیوں کو وعظ ونصیحت کرے گا اور اُنہیں دو رکعت پڑھائے گا۔

بَابُ الْاِمَامِ يُجَمِّعُ حَيْثُ كَانَ

باب: امام کا جمعہ پڑھانا' خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو

5147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَكِّيُّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ مُتَبَدٍّ بِالسُّوَيْدَاءِ، وَهُوَ فِي اِمَارَتِهٖ عَلَى الْحِجَازِ قَالَ: " فَحَضَرَتِ الْجُمُعَةُ فَهَيَّئُوا لَهٗ مَجْلِسًا مِنَ الْبَطْحَاءِ، ثُمَّ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَجَلَسَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، ثُمَّ اَذَّنُوا اَذَانًا آخَرَ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَعْلَنَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ: اِنَّ الْاِمَامَ يُجَمِّعُ حَيْثُ كَانَ

❋❋ صالح بن سعد مکی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جو سویدہ کے مقام پر

ویرانہ میں مقیم تھے یہ اُن دنوں کی بات ہے جب وہ حجاز کے گورنر تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جمعہ کے وقت ہوا تو اُن لوگوں نے کھلے میدان میں اُن کے لیے محفل مقرر کی پھر مؤذن نے نماز کے لیے اذان دی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے پاس تشریف لے گئے وہ اُس محفل میں تشریف فرما ہوئے پھر اُن لوگوں نے دوسری اذان دی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خطبہ دیا پھر نماز کھڑی ہوئی تو اُنہوں نے اُنہیں دو رکعت پڑھائی جس میں اُنہوں نے بلند آواز میں قرأت کی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: امام جہاں کہیں بھی ہوگا وہ جمعہ پڑھائے گا۔

5148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مَكَّةَ فِي حَجٍّ، اَوْ عُمْرَةٍ فَجَمَّعَ بِهِمْ وَهُوَ مُسَافِرٌ

* * عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز حج یا عمرہ کے موقع پر مکہ تشریف لائے تو اُنہوں نے لوگوں کو جمعہ پڑھایا حالانکہ وہ مسافر تھے۔

5149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ كَتَبَ اِلَيْهِ: اِنِّي فِي قَرْيَةٍ فِيهَا اَمْوَالٌ كَثِيرٌ، وَاَهْلٌ وَنَاسٌ اَفَاُجَمِّعُ بِهِمْ وَلَسْتُ بِاَمِيرٍ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ اسْتَاْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ يُجَمِّعَ بِاَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَاَذِنَ لَهُ فَجَمَّعَ بِهِمْ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَكْتُبَ اِلَى هِشَامٍ حَتَّى يَاْذَنَ لَكَ فَافْعَلْ "

* * زہری بیان کرتے ہیں: مسلمہ بن عبدالملک نے اُنہیں خط میں لکھا کہ میں ایک ایسی بستی میں رہتا ہوں جہاں اموال اور گھر اور لوگ بہت زیادہ ہیں تو کیا میں اُن لوگوں کو جمعہ پڑھاؤں حالانکہ میں امیر نہیں ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی تھی کہ وہ اہلِ مدینہ کو اکٹھا کرلیا کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت دی تھی تو وہ اُن لوگوں کو اکٹھا کرتے تھے کیونکہ اُن دنوں مسلمانوں کی تعداد کم تھی اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اس بارے میں ہشام کو خط لکھو اور وہ تمہیں اجازت دیدے تو پھر ایسا کرلو۔

5150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُؤْتَى الْجُمُعَةُ مِنْ فَرْسَخَيْنِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جمعہ کی ادائیگی کے لیے دو فرسخ کے فاصلہ سے بھی آیا جائے گا۔

بَابُ مَنْ يَّجِبُ عَلَيْهِ شُهُودُ الْجُمُعَةِ

باب: کس شخص پر جمعہ میں شرکت واجب ہوتی ہے؟

5151 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ اَهْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ كَانُوا يَجْتَمِعُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذٰلِكَ سِتَّةَ اَمْيَالٍ، قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ. فَرْسَخَيْنِ

❋ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ذوالحلیفہ کے رہنے والے لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں جمعہ میں شریک ہوتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ معمر نقل کرتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: یہ دو فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔

5152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ رَاجِعًا اِلٰى اَهْلِهِ

❋ قتادہ اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: جمعہ کی ادائیگی ہر ایسے شخص پر لازم ہوگی جو (جمعہ ادا کرنے کے بعد) رات ہونے تک اپنے گھر واپس جا سکتا ہو۔

5153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: "مِنْ اَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ؟ قَالَ: فَقَالَ: عَشَرَةُ اَمْيَالٍ اِلٰى بَرِيْدٍ"

❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جمعہ کے لیے کتنی دور سے آیا جائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: دس میل سے لے کر ایک برید تک (کے فاصلہ سے)۔

5154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ اِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ سِتَّةٍ

❋ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: پہلے زمانہ میں لوگ جمعہ کے دن نماز کی ادائیگی کے لیے چار میل یا چھ میل کے فاصلہ سے آیا کرتے تھے۔

5155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سُئِلَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ: مِنْ اَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ؟ قَالَ: مِنْ مَدِّ الصَّوْتِ

❋ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب سے سوال کیا گیا' میں اُس وقت یہ بات سن رہا تھا کہ جمعہ کے لیے کتنے فاصلہ سے آیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں تک (مؤذن کی) آواز جاتی ہے۔

5156 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ: عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ؟ قَالَ: عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

❋ عثمان بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب کو پیغام بھیج کر ان سے دریافت کیا کہ کس شخص پر جمعہ کی ادائیگی واجب ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو شخص اذان کی آواز سنتا ہے۔

5157 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَتْ: كَانَ اَبِىْ يَكُوْنُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَمَانِيَةٍ، فَكَانَ رُبَّمَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَرُبَّمَا لَمْ يَشْهَدْهَا"

❋ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے والد مدینہ منورہ سے چھ یا آٹھ

میل کے فاصلہ پر رہتے تھے تو بعض اوقات مدینہ منورہ میں جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے تھے اور بعض اوقات شریک نہیں ہوتے تھے۔

5158 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كَانَ اَنَسٌ يَكُوْنُ فِيْ اَرْضِهٖ، وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ ثَلَاثَةُ اَمْيَالٍ، فَيَشْهَدُ الْجُمُعَةَ بِالْبَصْرَةِ

٭٭ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی زمین میں ہوتے تھے' اُن کے اور بصرہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ تھا تو وہ بصرہ میں جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے تھے۔

5159 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَكُوْنُ بِالْوَهْطِ، فَلَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ مَعَ النَّاسِ بِالطَّائِفِ، وَاِنَّمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّائِفِ اَرْبَعَةُ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلَاثَةٌ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ''وہط'' کے مقام پر موجود ہوتے تھے' تو وہ لوگوں کے ساتھ طائف میں جمعہ میں شریک نہیں ہوتے تھے' اُن کے اور طائف کے درمیان چار یا شاید تین میل کا فاصلہ تھا۔

5160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَكُوْنُ عَلٰى رَاْسِ خَمْسَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَيُجَمِّعُ وَيَنْزِلُ

٭٭ ابومیمونہ اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے پانچ میل کے فاصلہ سے آ کر جمعہ میں شریک ہوتے تھے اور (مدینہ منورہ میں) پڑاؤ کرتے تھے۔

5161 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَنَّ مُعَاوِيَةَ، كَانَ يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى شُهُوْدِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِدِمَشْقَ، فَيَقُوْلُ: اشْهَدُوا الْجُمُعَةَ يَا اَهْلَ كَذَا، يَا اَهْلَ كَذَا، حَتّٰى يَدْعُوَ اَهْلَ مَاتِرِيْنَ، وَاَهْلَ فَائِنَ حِيْنَئِذٍ مِنْ دِمَشْقَ عَلٰى اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ مِيلًا، فَيَقُوْلُ: اشْهَدُوا يَا اَهْلَ فَايِنَ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دمشق میں منبر پر لوگوں کو جمعہ میں شریک ہونے کی طرف بلایا کرتے تھے' وہ فرماتے تھے: اے فلاں علاقہ کے رہنے والو! اے فلاں علاقہ کے رہنے والو! تم لوگ جمعہ میں شریک ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ ماترین اور فائن کے رہنے والوں کو بھی بلاتے تھے جو اُس وقت دمشق سے چوبیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اے فائن کے رہنے والو! تم بھی شریک ہو۔

5162 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ قُرْدَا، وَيَا اَهْلَ دَامِرَةَ، قَرْيَتَيْنِ مِنْ قُرَى دِمَشْقَ، اِحْدَاهُمَا عَلٰى اَرْبَعِ فَرَاسِخَ، وَالْاُخْرٰى عَلٰى خَمْسَةٍ، اِنَّ الْجُمُعَةَ لَزِمَتْكُمْ، وَاَنْ لَا جُمُعَةَ اِلَّا مَعَنَا

٭٭ عبدہ بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنے منبر پر کھڑے ہو کر یہ فرماتے تھے: اے قردہ کے

رہنے والو! اے دامرہ کے رہنے والو! یہ دمشق کے دونواحی گاؤں ہیں' جن میں سے ایک چار فرسخ کے فاصلہ پر ہے اور دوسرا پانچ فرسخ کے فاصلہ پر ہے' جمعہ تم پر لازم ہو گیا ہے اور جمعہ صرف ہمارے ساتھ ہی ادا کیا جا سکتا ہے۔

5163 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ رِجَالًا، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدُوا بَدْرًا، اُصِيبَتْ اَبْصَارُهُمْ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ، فَكَانُوا لَا يَتْرُكُونَ شُهُودَ الْجُمُعَةِ، فَلَا نَرَى اَنْ يَتْرُكَ الْجُمُعَةَ مَنْ وَجَدَ اِلَيْهَا سَبِيْلًا

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' اُن کی بینائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس یا شاید اُس کے بعد رخصت ہو گئی تو یہ حضرات جمعہ کو ترک نہیں کرتے تھے' اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لیے آ سکتا ہو وہ جمعہ ترک نہیں کر سکتا۔

5164 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (الجمعة: 9) اَلَيْسَتِ النِّسَاءُ مَعَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: لَا، وَسَاَلْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ: مِنْ اَيْنَ يُسْتَحَبُّ مِنْ اَنْ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ؟ فَقَالَ: مِنْ قَرْيَةِ الرَّحْبَةِ اِلَى صَنْعَاءَ وَمِثْلُ هٰذَا وَمَا كَانَ اَبْعَدَ مِنْ ذٰلِكَ، فَاِنْ شَاءُوا حَضَرُوا وَاِنْ شَاءُوا لَمْ يَحْضُرُوا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے''۔

تو کیا اس میں خواتین مردوں کے ساتھ شریک نہیں ہوں گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

(کتاب کے ناقل کہتے ہیں:) ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کتنے فاصلہ سے جمعہ میں شریک ہونے کے لیے آنا مستحب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: رحبہ نامی گاؤں سے لے کر صنعاء جتنے فاصلہ تک' یا اس کی مانند اور جو لوگ اس سے زیادہ دور ہوں وہ اگر چاہیں تو جمعہ میں شریک ہو جائیں اور اگر چاہیں تو شریک نہ ہوں۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ

باب: جو شخص جمعہ میں شریک نہیں ہوتا

5165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْاَذَانَ ثَلَاثَ جُمُعَاتٍ ثُمَّ لَمْ يَحْضُرْ كُتِبَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا بیان نقل کرتے ہیں' اور میرے علم

کے مطابق اُنہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین جمعوں تک اذان کی آواز سننے کے باوجود (باجماعت نماز میں) شامل نہیں ہوتا اُس کا نام منافقین میں نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

5166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عَلٰى اَحَدِكُمْ اَنْ يَّتَّخِذَ الضَّيْعَةَ مِنَ الْغُمُرِ عَلٰى رَاْسِ الْمِيلَيْنِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الثَّلَاثَةِ، ثُمَّ يَاْتِي الْجُمُعَةَ فَلَا يَشْهَدُهَا، ثُمَّ يَاْتِي الْجُمُعَةَ فَلَا يَشْهَدُهَا، فَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

✽✽ محمد بن عباد بن جعفر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مدینہ منورہ سے دو یا تین میل کے فاصلہ پر رہائش اختیار کرتا ہے' پھر جمعہ کا دن آتا ہے تو وہ اُس میں شریک نہیں ہوتا' پھر جمعہ کا دن آتا ہے تو وہ اُس میں شریک ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔

5167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5168 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِيْنَاءَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ تَخَلُّفِهِمْ عَنِ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيَطْبَعَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَيُكْتَبَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: رُبَّمَا قَالَ: الْحَكَمُ بْنُ مِيْنَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَحَدِهِمَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن میناء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منبر کی لکڑیوں پر موجود رہتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''یا تو کچھ لوگ جمعہ میں شریک نہ ہونے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر ضرور مہر لگا دے گا اور اُن کا نام غافل لوگوں میں نوٹ کرلے گا''۔

معمر نامی راوی نے بعض اوقات اس روایت کو حکم بن میناء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے نقل کیا ہے۔

5169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَوْفٌ الْعَبْدِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ اَبِي الْحَسَنِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ اَرْبَعَ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَقَدْ نَبَذَ الْاِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر مسلسل چار جمعے ترک کر دیتا ہے تو وہ اسلام کو

پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔

5170 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَنْطَلِقُ فَاُحَرِّقُ عَلٰى قَوْمٍ بُيُوتَهُمْ لَا يَشْهَدُوْنَ الْجُمُعَةَ

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں جا کر اُن لوگوں کے گھر جلا دوں جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے''۔

5171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: آمُرُ فِتْيَانِيْ فَيَجْمَعُونَ حِزَمًا مِنْ حَطَبٍ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں کچھ نوجوانوں کو حکم دوں وہ لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں''۔

5172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَخَلَّفَ يَوْمًا عَنِ الْجُمُعَةِ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: مَنَعَنِيْ هٰذَا الطِّيْنُ وَالرَّدْغُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: لَاَنْ اَلْقَى النَّاسَ رَاجِعِيْنَ مِنَ الْحَجِّ فَقَدْ فَاتَنِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَلْقَاهُمْ رَاجِعِيْنَ مِنَ الْجُمُعَةِ

** معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوئے' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: میں مٹی اور کیچڑ کی وجہ سے نہیں آ سکا۔

معمر کہتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: میں حج سے واپس جانے والے لوگوں سے ایسے عالم میں ملاقات کروں کہ میرا حج فوت

5170-صحیح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة الجماعة - حديث:1078' صحيح ابن خزيمة - كتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند على الشرط الذى ذكرنا' ابواب الصلاة قبل الجمعة - باب التغليظ فى التخلف عن شهود الجمعة' حديث:1737' مستخرج ابى عوانة - مبتدا كتاب الجمعة' والتشديد فى ترك حضورها - حديث:2036' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل فى فضل الجماعة - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان العلة فى هؤلاء الذين' حديث:2122'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجمعة' واما حديث حسان بن عطية - حديث:1017' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الجمعة' فى تفريط الجمعة وتركها - حديث:5459' شرح معانى الآثار للطحاوى - باب الصلاة الوسطى اى الصلوات ؟' حديث:597' مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن عبد الله بن مسعود ' حديث:5125' مسند احمد بن حنبل ؛ مسند عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه - حديث:3635' مسند الطيالسى - ما اسند عبد الله بن مسعود رضى الله عنه' حديث:310' مسند ابى يعلى الموصلى - مسند عبد الله بن مسعود' حديث:5207' المعجم الاوسط للطبرانى - باب السين' من اسمه سهل - حديث:3720' المعجم الصغير للطبرانى - من اسمه سهل' حديث:480

ہو چکا ہو' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اُن لوگوں کو جمعہ سے واپس جاتے ہوئے ملوں (اور میرا جمعہ رہ گیا ہو)۔

5173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ يَوْمًا وَاحِدًا لَمْ تَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ دُوْنَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

* * حکم بیان کرتے ہیں: جو شخص ایک جمعہ ترک کر دیتا ہے تو قیامت سے پہلے تک اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

5174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَاَنْ اَشْرَبَ كَاْسًا مِنْ خَمْرٍ اَوْ قَالَ: اُوقِيَّةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ مُتَعَمِّدًا

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں شراب کا پیالہ پی لوں' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اوقیہ پی لوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں جان بوجھ کر جمعہ ترک کروں۔

بَابُ الْقُرَى الصِّغَارِ

باب: چھوٹی بستیوں کا حکم

5175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ اِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف جامع شہر کے اندر جمعہ اور تشریق ادا کیے جاسکتے ہیں۔

5176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَابِرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ ذٰلِكَ، وَزَادَ: وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ منقول ہے:

''اور صرف کسی جامع مسجد میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے''۔

5177 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ اِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ وَّكَانَ يَعُدُّ الْاَمْصَارَ: الْبَصْرَةُ، وَالْكُوفَةُ، وَالْمَدِينَةُ، وَالْبَحْرَيْنِ، وَمِصْرُ، وَالشَّامُ، وَالْجَزِيرَةُ، وَرُبَّمَا قَالَ: الْيَمَنُ وَالْيَمَامَةُ "،

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ اور تشریق کسی جامع شہر میں ادا کیے جاسکتے ہیں' وہ بصرہ' کوفہ' مدینہ منورہ' بحرین' مصر' شام' جزیرہ کو شہر شمار کرتے تھے' بعض اوقات اُنہوں نے یمن اور یمامہ کا بھی نام لیا ہے۔

5178 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَاسِطٌ مِصْرٌ

* * مجاہد فرماتے ہیں: واسط، شہر ہے۔

5179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الْقَرْيَةُ الْجَامِعَةُ؟ قَالَ: ذَاتُ الْجَمَاعَةِ، وَالْاَمِيرِ، وَالْقِصَاصِ، وَالدُّورِ الْمُجْتَمِعَةِ غَيْرِ الْمُفْتَرِقَةِ، الْاٰخِذِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ كَهَيْئَةِ جُدَّةَ قَالَ: وَالْقِصَاصُ قَالَ: فَجُدَّةُ جَامِعَةٌ وَالطَّائِفُ قَالَ: وَاِذَا كُنْتَ فِيْ قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَحُقَّ عَلَيْكَ اَنْ تَشْهَدَهَا اِنْ سَمِعْتَ الْاَذَانَ اَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جامع بستی کون سی ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جہاں (مسلمانوں کی) جماعت موجود ہو'امیر ہو'قصاص لیا جاتا ہو'ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے گھر اور محلے ہوں جو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہوں جیسے جدہ شہر ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ وہاں قصاص لیا جا سکتا ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ جدہ اور طائف شہر ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم کسی ایسی جامع بستی میں موجود ہو اور وہاں جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم پر لازم ہے کہ تم اُس نماز میں شریک ہو'خواہ تم وہ اذان سنتے ہو'یا نہیں سنتے ہو۔

5180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ اَمَرَ اَهْلَ قُبَا، وَاَهْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَاَهْلَ الْقُرَى الصِّغَارِ حَوْلَهُ، اَنْ لَا تُجَمِّعُوا، وَاَنْ تَشْهَدُوا الْجُمُعَةَ بِالْمَدِينَةِ "

✵✵ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے اہلِ قباء کو اور ذوالحلیفہ کے رہنے والوں کو اور اُس کے آس پاس کی چھوٹی بستی کے رہنے والوں کو یہ حکم دیا تھا کہ تم لوگ (اپنے علاقہ میں) جمعہ ادا نہ کرو بلکہ تم مدینہ منورہ میں جمعہ کی نماز میں شریک ہو۔

5181 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْمِيَاهِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ اَنْ تُجَمِّعُوا، فَقَالَ عَطَاءٌ عِنْدَ ذٰلِكَ: فَقَدْ بَلَغَنَا اَنْ لَا جُمُعَةَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود چشموں کے پاس کی آبادی کو یہ خط لکھا کہ تم لوگ جمعہ (اپنے علاقہ میں) ادا نہ کرو'اس موقع پر عطاء نے یہ کہا کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جمعہ صرف کسی جامع شہر میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

5182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَّعَ بِاَصْحَابِهِ فِيْ سَفَرٍ، وَخَطَبَهُمْ مُتَوَكِّئًا عَلٰى قَوْسٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران اپنے اصحاب کو جمعہ پڑھایا کرتے تھے'آپ کمان کے ساتھ ٹیک لگا کر اُن لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔

5183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنْ لَا جُمُعَةَ اِلَّا فِيْ قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ

* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ جمعہ صرف جامع بستی میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

5184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ يُجَمَّعُ فِيهِ الصَّلَاةُ فَلْتُصَلِّ فِيهِ الْجُمُعَةُ

* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہو تو وہاں جمعہ ادا کیا جائے گا۔

5185 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَهْلَ الْمِيَاهِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ يُجَمِّعُونَ فَلَا يَعِيبُ عَلَيْهِمْ

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کے آس پاس کی چھوٹی آبادیوں کو جمعہ ادا کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور اُن پر اعتراض نہیں کرتے تھے۔

5186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَتْ عَرَفَةُ، وَلَا الظَّهْرَانُ، وَلَا سَرِفُ، وَلَا أَهْلُ وَادِيَتِنَا هَذِهِ بِجَامِعَةٍ

* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: عرفہ، ظہران، سرف اور ہماری یہ وادیاں، یہ جامع (شہر) نہیں ہیں۔

5187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ غَيْرِ جَامِعَةٍ، فَجَمَّعَ أَهْلُهَا فَإِنْ شِئْتَ تُجَمِّعُ مَعَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا إِلَّا أَنْ تَسْمَعَ النِّدَاءَ، فَإِنْ جَمَّعْتَ مَعَهُمْ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فِي رَكْعَتَيْنِ فَزِدْ رَكْعَتَيْنِ وَلَا تُقْصِرْ مَعَهُمْ

* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم کسی غیر جامع بستی میں موجود ہو اور وہاں کے رہنے والے جمعہ ادا کریں تو اگر تم چاہو تو اُن کے ساتھ جمعہ ادا کر لو اور اگر چاہو تو ادا نہ کرو، البتہ اگر تم اذان کی آواز سن لیتے ہو تو حکم مختلف ہوگا، جب تم اُن کے ساتھ جمعہ ادا کرو تو جب امام دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیرے تو تم مزید دو رکعات پڑھ لو، تم اُن لوگوں کے ساتھ کمی نہ کرو۔

5188 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَرْيَةِ غَيْرِ الْجَامِعَةِ يُجَمِّعُونَ وَيُقْصِرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ: قُلْتُ: أُجَمِّعُ مَعَهُمْ وَأُقْصِرُ قَالَ: نَعَمْ"

* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ہم نے اُن سے ایسی بستی کے بارے میں دریافت کیا جو جامع نہ ہو لیکن وہاں کے لوگ جمعہ ادا کرتے ہوں اور نماز کو قصر کرتے ہوں (یعنی جمعہ کی دو رکعات ادا کرتے ہوں، فرض کی چار رکعات ادا نہ کرتے ہوں) تو میں نے دریافت کیا: کیا میں اُن لوگوں کے ساتھ جمعہ ادا کرتے ہوئے نماز کو مختصر ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: لَا جُمُعَةَ، وَلَا أَضْحَى، وَلَا فِطْرَ، إِلَّا مَنْ حَضَرَ الْإِمَامَ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جمعہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز صرف وہاں ادا کی جائے گی' جہاں امام موجود ہو۔

5190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اَهْلَ الْبَصْرَةِ لَا يَسَعُهُمُ الْمَسْجِدُ الْاَكْبَرُ كَيْفَ يَصْنَعُونَ؟ قَالَ: لِكُلِّ قَوْمٍ مَسْجِدٌ يُجَمِّعُونَ فِيهِ، ثُمَّ يُجْزِءُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ اَنْ يُجَمِّعُوا اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْاَكْبَرِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے اہلِ بصرہ کو دیکھا ہے کہ سب سے بڑی مسجد میں وہ سارے پورے نہیں آتے تو پھر وہ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہر قوم کی الگ مسجد ہوگی' جس میں وہ جمعہ ادا کریں گے' یہ چیز اُن کے لیے کفایت کر جائے گی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: لیکن لوگوں نے اُن کی یہ بات نہیں مانی اور وہ یہی سمجھتے تھے کہ صرف بڑی مسجد میں جمعہ ادا کیا جا سکتا ہے۔

بَابُ الْاِمَامِ لَا يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمْ يُصَلِّي

باب: جب امام جمعہ کے دن خطبہ نہ دے تو وہ کتنی رکعات ادا کرے گا؟

5191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَجُلٍ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْطُبْ، وَصَلَّى اَرْبَعًا، فَخَطَّاْتُهُ، فَلَمَّا سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ؟ اِذَا هُوَ قَدْ اَصَابَ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک شخص کی اقتداء کی جمعہ کی نماز ادا کی' اُس نے خطبہ نہیں دیا تھا' اُس نے چار رکعات ادا کیں۔ میں نے اُسے غلط قرار دیا لیکن جب میں نے اس بارے میں تحقیق کی تو پتا چلا کہ اُس نے ٹھیک کیا ہے۔

5192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: صَلَّى مَعَ اِمَامٍ لَمْ يَخْطُبْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى الْاِمَامُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَقَامَ الضَّحَّاكُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا قَضَى الصَّلَاةَ جَعَلَهُنَّ اَرْبَعًا، قَالَ سُفْيَانُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: اسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ اَرْبَعًا، وَلَا يَعْتَدُّ بِمَا صَلَّى مَعَ الْاِمَامِ

٭٭ زبیر بیان کرتے ہیں: ضحاک بن مزاحم نے جمعہ کے دن امام کی اقتداء میں نماز ادا کی' اس امام نے خطبہ نہیں دیا اور صرف دو رکعات پڑھائیں' راوی کہتے ہیں: تو ضحاک کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے امام کی نماز ختم ہونے کے بعد دو رکعات مزید ادا کیں اور اُنہوں نے اپنی نماز کو چار رکعات کر لیا۔

سفیان اور دیگر راویوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ آدمی نئے سرے سے چار رکعات ادا کرے گا' وہ امام کے ساتھ ادا کی گئی نماز کو شمار نہیں کرے گا۔

5193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ لِاِمَامِ قَرْيَةٍ غَيْرِ جَامِعَةٍ اَنْ يَخْطُبَ

ثُمَّ يُصَلِّيَ اَرْبَعًا قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ إِذَا لَمْ يَخْطُبِ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى اَرْبَعًا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ غیر جامع شہر کی بستی کے امام کے لیے انہوں نے یہ بات مکروہ قرار دی ہے کہ وہ خطبہ دینے کے بعد چار رکعات ادا کرے۔

عطاء یہ فرماتے ہیں: جب جمعہ کے دن امام خطبہ نہیں دے گا تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اِذَا لَمْ يَخْطُبِ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى اَرْبَعًا

٭٭ ابومعشر' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب امام جمعہ کے دن خطبہ نہیں دے گا تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5195 - اقوالِ تابعین: قَالَ سَعِيدٌ وَاَخْبَرَنَاهُ قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

٭٭ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسا امام ہر حال میں دو رکعات ادا کرے گا۔

بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

باب: کس شخص پر جمعہ لازم ہوتا ہے؟

5196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالْعَبِيدِ جُمُعَةٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: خاتون اور غلام پر جمعہ لازم نہیں ہے۔

5197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مسافر پر جمعہ لازم نہیں ہے۔

5198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ لَا يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ، وَكَانَ يَقُولُ: لَيْسَ لِلْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سفر کے دوران جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: مسافر پر جمعہ لازم نہیں ہے۔

5199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَرْاَةِ، وَلَا عَلَى الْمَمْلُوكِ، وَلَا عَلَى الْمُسَافِرِ، وَلَا عَلَى الصَّبِيِّ جُمُعَةٌ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: خاتون پر' غلام پر' مسافر پر اور نابالغ بچے پر جمعہ لازم نہیں ہے۔

5200 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مَنْ كَانَ عَلٰى حَرَامٍ فَرَغِبَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَوَّلَهُ مِنْهُ إِلٰى غَيْرِهٖ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ

اَحْسَنَ مِنْ مُحْسِنٍ مُؤْمِنٍ اَوْ كَافِرٍ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ فِيْ عَاجِلِ دُنْيَاهُ، اَوْ آجِلِ آخِرَتِهٖ، وَمَنْ صَلّٰى صَلَاةً صُلِّيَتْ عَلَيْهِ عَشْرَةٌ، وَمَنْ دَعَا لِي دَعْوَةً حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ، وَالْجُمُعَةُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَوْ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَالْجُمُعَةُ حَقٌّ عَلَيْهِ اِلَّا عَبْدًا اَوِ امْرَاَةً اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيضٍ، فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ استغنى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ

✵✵ محمد بن کعب قرظی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''جوشخص حرام پر عمل پیرا ہواور پھر اللہ تعالیٰ اُسے اس سے بے رغبت کر کے اُسے دوسری چیز کی طرف پھیر دے اور جو شخص کسی اچھائی کرنے والے شخص کے ساتھ اچھائی کرے خواہ وہ دوسرا شخص مؤمن ہو یا کافر ہو' تو اُس شخص کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہو جاتا ہے' جو دنیا میں جلدی ملے گا یا آخر کار آخرت میں مل جائے گا' اور جو شخص (مجھ پر) ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل ہوتی ہے اور جو میرے لیے ایک مرتبہ دعا کرتا ہے اُس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور جمعہ ہر مسلمان پر لازم ہے''۔

(راوی کوشک ہے' شاید آپ نے یہ فرمایا:)

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو تو اُس پر جمعہ ادا کرنا لازم ہوگا' البتہ غلام' عورت' بچے اور بیمار کا حکم مختلف ہے' جو لوگ دلچسپی کی کسی چیز یا تجارت کی وجہ سے اس میں شریک نہیں ہو پاتے تو اللہ تعالیٰ اُن سے بے نیاز ہے' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور لائقِ حمد ہے''۔

5201 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّهٗ رَاَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُخْرِجُ النِّسَاءَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَيَقُوْلُ: اخْرُجْنَ اِلٰى بُيُوْتِكُنَّ خَيْرٌ لَكُنَّ

✵✵ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے مسجد سے خواتین کو نکال دیا اور فرمایا: تم نکل کر اپنے گھر چلی جاؤ' وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہیں۔

5202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يُجَمِّعُوْنَ فِيْ سَفَرٍ، وَلَا يُصَلُّوْنَ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ سفر کے دوران جمعہ ادا نہیں کرتے تھے اور صرف دو رکعات ہی ادا کرتے تھے۔

5203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

✵✵ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مسافر پر جمعہ لازم نہیں ہے''۔

5204 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ يُؤَدِّي

الْخَرَاجَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجُمُعَةَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ خَرَاجٌ اَوْ شَغَلَهُ عَمَلُ سَيِّدِهٖ فَلَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ

* * قتادہ فرماتے ہیں: جو بھی غلام خراج ادا کرتا ہو اُس پر یہ لازم ہوگا کہ وہ جمعہ میں شریک ہو اور اگر کسی غلام پر خراج کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' یا کسی غلام کے آقا کا کام اُسے مصروف رکھتا ہے تو اُس پر جمعہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

5205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْمُسَافِرِ، يَمُرُّ بِقَرْيَةٍ فَيَنْزِلُ فِيهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ فَلْيَشْهَدِ الْجُمُعَةَ

* * معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے مسافر شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی بستی سے گزرتا ہے اور جمعہ کے دن وہاں پڑاؤ کر لیتا ہے۔ تو زہری نے فرمایا: جب وہ اذان کی آواز سنے گا تو جمعہ میں شریک ہوگا۔

5206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

* * سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: مسافر پر جمعہ ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

5207 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالْعَبِيدِ جُمُعَةٌ

* * محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خواتین اور غلاموں پر جمعہ لازم نہیں ہے''۔

بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کا وقت

5208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " كُلُّ عِيدٍ حِيْنَ يَشْتَدُّ الضُّحَى: الْجُمُعَةُ وَالْاَضْحَى وَالْفِطْرُ " كَذٰلِكَ بَلَغَنَا

* * عطاء فرماتے ہیں: ہر عید اُس وقت ادا کی جائے گی جب دن چڑھ چکا ہو' جمعہ' عید الاضحیٰ اور عید الفطر' ہم تک یہی روایت پہنچی ہے۔

5209 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هَجَّرْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عُمَرُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَاَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي اَذَانِهٖ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جمعہ کے دن میں جلدی آ گیا' جب سورج ڈھلا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' وہ منبر پر بیٹھے تو مؤذن نے اذان دینا شروع کی۔

5210 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سِيدَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَخُطْبَتَهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ، ثُمَّ شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ عُمَرَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَخُطْبَتَهُ مَعَ زَوَالِ الشَّمْسِ

٭٭ عبداللہ بن سیدان بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ میں شریک ہوا' تو اُنہوں نے نصف النہار سے پہلے ہی اپنی نماز اور خطبہ کو مکمل کر لیا' پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ میں شریک ہوا تو اُنہوں نے سورج ڈھلنے کے ساتھ ہی اپنی نماز اور خطبہ کو مکمل کر لیا۔

5211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْجُمُعَةَ مَعَ عُثْمَانَ فَنَرْجِعُ فَنَقِيلُ

٭٭ ابان بن عثمان فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس آ کر قیلولہ کرتے تھے۔

5212 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عُثْمَانَ، كَانَ يُجَمِّعُ ثُمَّ يَقِيلُ النَّاسُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ پڑھا لیتے تھے تو لوگ اُس کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

5213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، يُخْبِرُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي الْحِجْرِ فَقَالَ عَطَاءٌ: قَدْ بَلَغَنَا ذٰلِكَ

٭٭ مصعب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عمر بن عبداللہ کو ولید بن عبدالملک کو یہ بتاتے ہوئے سنا: ہم نافع بن عبدالملک کے ساتھ ''حجر'' میں جمعہ ادا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک بھی اس بارے میں روایت پہنچی ہے۔

5214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ: قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنَ الشَّامِ فَوَجَدَ اَهْلَ مَكَّةَ يُصَلُّونَ الْجُمُعَةَ فِي الْحِجْرِ، فَنَهَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوهَا حَتَّى تَفِيءَ الْكَعْبَةُ مِنْ وَجْهِهَا، وَذٰلِكَ الزَّوَالُ

٭٭ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے تو اُنہوں نے اہلِ مکہ کو حطیم کے اندر جمعہ کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا' تو اُنہیں اس بات پر ڈانٹا اور یہ کہا کہ وہ اُس وقت نماز ادا کریں کہ جب خانۂ کعبہ کا سایہ اُس کے سامنے ہو' یہ زوال کے وقت کی بات ہے۔

5215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَدْرَكَ

عُتْبَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ يُجَمِّعُ بِالنَّاسِ فِي الْحِجْرِ شَدَّ النَّهَارِ قَائِمًا بِالْاَرْضِ لَيْسَ تَحْتَهُ شَيْءٌ "

٭٭ سعید بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے عتبہ بن ابوسفیان کو حطیم کے اندر لوگوں کو جمعہ پڑھاتے ہوئے پایا' جبکہ دن پوری طرح زمین پر قائم تھا اور اُن کے نیچے کوئی چیز (چادر یا چٹائی وغیرہ) نہیں تھی۔

5216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ قَالَ: " كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَيَكُوْنُ الْفَيْءُ اَحْيَانًا، وَاَحْيَانًا لَا يَكُوْنُ لَا نَرَاهُ يَقُوْلُ: نَرَاهُ اَحْيَانًا، وَاَحْيَانًا لَا نَرَاهُ "

٭٭ ابورزین بیان کرتے ہیں: ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرتے تھے' پھر ہم واپس آتے تھے تو بعض اوقات سایہ ہوتا تھا اور بعض اوقات ہمیں سایہ نظر نہیں آتا تھا۔ وہ فرماتے ہیں: بعض اوقات ہم اسے دیکھ لیتے تھے اور بعض اوقات ہم اسے نہیں دیکھتے تھے۔

5217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَمَا اَدْرِی اَزَالَتِ الشَّمْسُ، اَمْ لَمْ تَزُلْ

٭٭ اسماعیل بن سمیع نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرتے تھے تو یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ کیا سورج ڈھل چکا ہے یا نہیں ڈھلا ہے؟

5218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا نَوَى الصَّلَاةَ قَالَ: الْعَزِيمَةُ عِنْدَ التَّذْكِرَةِ، كَانَ - يَعْنِیْ اِذَا خَطَبَ -

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: جب آدمی نماز کی نیت کرے گا تو وہ یہ کہے گا: نصیحت کے وقت عزیمت اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ خطبہ دے رہا ہو۔

5219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلَاةِ قَالَ: هُوَ الْوَقْتُ

٭٭ مسروق فرماتے ہیں: جب نماز کے لیے اذان دی جائے تو یہی نماز کا وقت ہے۔

5220 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيْلُ

٭٭ زید بن وہب فرماتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کر کے واپس آنے کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

5221 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْجُمُعَةَ اِذَا سَقَطَ اَدْنَى الْفَيْءِ

✽✽ محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں جمعہ کی نماز اُس وقت پڑھاتے تھے جب تھوڑا سا سایہ ڈھل چکا ہوتا تھا۔

5222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، إِذَا أَذَّنَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ، فَإِنَّهُ يَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْعِ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: جب پہلی اذان ہوگی تو ہر طرح کا کام حرام ہو جائے گا اور اس کا حکم بھی خرید و فروخت کی مانند ہو گا۔

5223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، حَرُمَ الْبَيْعُ

✽✽ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے' جب سورج ڈھل جائے تو پھر خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے۔

5224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْأَذَانُ الَّذِي يَحْرُمُ فِيهِ الْبَيْعُ الْأَذَانُ عِنْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَرَى أَنْ يَتْرُكَ الْبَيْعَ الْآنَ عِنْدَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: وہ اذان جس کے ہونے کے وقت خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے' یہ وہ اذان ہے جو امام کے آنے کے وقت دی جاتی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب پہلی اذان کے ساتھ ہی خرید و فروخت ترک کر دینی چاہیے۔

5225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، حَرُمَ الشِّرَاءُ وَالْبَيْعُ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے۔

5226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: إِنِ ابْتَاعَ رَجُلٌ بَعْدَ الزَّوَالِ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ وَكَانَ يَقُولُ: كُلُّ عَامِلٍ بِيَدِهِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْمَلَ

✽✽ عبدالکریم بن ابوامیہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص زوال کے بعد کوئی چیز خریدتا ہے تو یہ بیع فاسد شمار ہوگی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ہاتھ کے ذریعہ کام کرنے والا ہر کاریگر جب (جمعہ کے دن) سورج ڈھل جائے تو اُس کے لیے کام کرنا جائز نہیں ہو گا۔

5227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِيَنِي مُسْلِمُ بْنُ نَوْفَلٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتُمْ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: لَقَدْ صَلَّيْتُهَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوَضَعَ الْمِنْبَرَ فِي الْحِجْرِ

٭٭ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں مسجد سے باہر نکلا تو مسلم بن نوفل کی مجھ سے ملاقات ہوئی' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں یہ نماز ادا کی تھی تو اُنہوں نے منبر حطیم میں رکھا تھا۔

5228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِذَا كَانَتْ قَرْيَةٌ غَيْرَ جَامِعَةٍ لَمْ يَنْبَغِ لَهُمْ اَنْ يُصَلُّوا الْجُمُعَةَ حَتّٰى تَزِيغَ الشَّمْسُ، وَتَرْتَفِعَ فِي الظُّهْرِ حِينَئِذٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کوئی بستی جامع نہ ہو تو کیا وہاں کے لوگوں کے لیے جمعہ ادا کرنا جائز ہوگا' جب سورج ڈھل جائے اور وہ ظہر میں بھی تھوڑا سا زیادہ وقت ہونے کا انتظار کریں گے۔

5229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ تَعْلَمُ مِنْ شَيْءٍ يَحْرُمُ اِذَا اُذِّنَ بِالْاُولٰى سِوَى الْبَيْعِ قَالَ: نَعَمْ، الصِّنَاعَاتُ قُلْتُ: فَكِتَابٌ اَرَادَ اِنْسَانٌ اَنْ يَكْتُبَهُ حِينَئِذٍ؟ قَالَ: وَلَا شَيْئًا، قُلْتُ: فَمَتَاعٌ اَرَادَ اَنْ يُجَهِّزَهُ؟ قَالَ: وَلَا، قُلْتُ: فَاَرَادَ اِنْسَانٌ اَنْ يَقِيلَ حِينَئِذٍ قَالَ: فَلَا الرُّقَادُ، وَلَا اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ حِينَئِذٍ اِذَا اُذِّنَ بِالْاُولٰى قُلْتُ: اِذَا اُذِّنَ بِالْاُولٰى وَجَبَ سَاعَتَئِذٍ الرَّوَاحُ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: مِنْ اَجْلِ قَوْلِهِ اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ: نَعَمْ فَلْيَدَعْ حِينَئِذٍ كُلَّ شَيْءٍ وَّلْيَرُحْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسی چیز کا علم ہے جو پہلی اذان ہونے کے بعد حرام ہو جائے اور خرید و فروخت کے علاوہ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کاریگری کے کام۔ میں نے دریافت کیا: اگر آدمی اُس وقت میں کوئی خط لکھنے کا ارادہ رکھتا ہو (تو اُس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے دریافت کیا: اگر آدمی کوئی ساز و سامان ٹھیک کر رہا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ بھی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر کوئی انسان اُس وقت میں قیلولہ کرنا چاہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے وقت میں سویا نہیں جا سکتا اور اس وقت میں جب پہلی اذان ہو چکی ہو تو آدمی اپنی بیوی کے پاس بھی نہیں جا سکتا۔ میں نے دریافت کیا: کیا پہلی اذان جب ہوتی ہے تو اُسی وقت (مسجد کی طرف) جانا لازم ہو جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے''۔

اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس وقت میں آدمی ہر چیز چھوڑ دے گا اور (مسجد کی طرف) چلا جائے گا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن قرأت کرنا

5230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسُنَّةٌ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جمعہ کے دن بلند آواز میں تلاوت کرنا سنت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُصَلِّي بِنَا الْجُمُعَةَ فَيَقْرَاُ بِنَا فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ يَقْرَاُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ بِهِمَا، وَبِهِ يَاْخُذُ اَبُو بَكْرٍ

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے عبید اللہ بن ابو رافع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں جمعہ کی نماز پڑھایا کرتے تھے وہ ہمیں پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ کی تلاوت کر کے سناتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کی تلاوت سناتے تھے۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُن کے پاس موجود تھا' میں نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! میں آپ کو یہ دو سورتیں تلاوت کرتے ہوئے سنتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں (جمعہ کی نماز میں) تلاوت کیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان دو کی تلاوت کرتے تھے۔

امام عبد الرزاق نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے (یعنی جمعہ کے دن ان دو سورتوں کی تلاوت سنت ہے)۔

5232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

✵✵ امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے ابو رافع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں) سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

5233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَجِّعُ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کی نماز میں ان دو سورتوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہوئے سنا ہے: سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون۔

5234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِخْوَلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْفَجْرِ بِتَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَهَلْ اَتَى عَلَى الْاِنْسَانِ؟ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ الدھر کی تلاوت کرتے تھے اور آپ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے تھے۔

5235 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

٭٭ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

5236 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: "كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْاَلُهُ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَعَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: بِ هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ"

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اُن سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے ہمراہ (دوسری رکعت میں) کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: سورۂ الغاشیہ کی۔

5237 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَيَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کی اور سورۂ طلاق کی تلاوت کرتے تھے۔

5238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کی اور سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے جبکہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ الم تنزیل اور سورۂ ملک کی تلاوت کرتے تھے۔

5239 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْفَجْرِ بِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَبِ هَلْ اَتَى عَلَى

الْإِنْسَانِ "، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَأْخُذُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور سورۂ دہر کی تلاوت کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِ الم تَنْزِيلُ وَسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَرُبَّمَا قَالَ هَلْ اَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل اور مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی کسی سورت کی تلاوت کرتے تھے (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) اور سورۂ دھر کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا مقام

5241 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْبَرِي عَلٰى رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ حَلَفَ عِنْدَهُ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ كَاذِبًا، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ

٭٭ عمر بن عطاء بن ابوخوار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرا منبر جنت کے ایک باغ پر ہے، جو شخص اس کے پاس کسی سبز مسواک کے بارے میں بھی جھوٹی قسم اُٹھائے گا' تو وہ جہنم میں اپنے ٹھکانہ تک پہنچنے کے لیے تیار رہے' موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک اس کی تبلیغ کر دیں''۔

5242 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

5242-صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر رجاء نوال الجنان للمرء ' حديث:3809' السنن للنسائي - كتاب المساجد' فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه - حديث:693' السنن الكبرى للنسائي - كتاب المساجد فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه - حديث:761' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2411' السنن الكبرى للبيهقي - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدي - باب منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:9667' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:25932' مسند الحميدي - احاديث ام سلمة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:285' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث 6816 المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' ما اسندت ام سلمة - عمار الدهني ' حديث:19415

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِى رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

✳ ✳ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں''۔

5243 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَبَيْنَ مِنْبَرِى رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِى عَلٰى حَوْضِي

✳ ✳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا''۔

5244 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّ بَاقُولَ، مَوْلَى الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ صَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْبَرَهُ مِنْ طَرْفَاءَ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ زَادَ فِيهِ فَكُسِفَتِ الشَّمْسُ حِينَئِذٍ

✳ ✳ صالح' جو توامہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: عاص بن اُمیہ کے غلام باقول نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ کا منبر جنگل کی لکڑیوں سے تیار کیا تھا' جس میں تین درجے تھے' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو اُنہوں نے اس میں اضافہ کیا تو اُس دن سورج گرہن ہو گیا۔

5245 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ مِنْبَرِى وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

✳ ✳ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے''۔

5243-صحیح البخاری - کتاب الجمعة' ابواب تقصیر الصلاة - باب فضل ما بین القبر والمنبر' حدیث:1153' صحیح مسلم - کتاب الحج' باب ما بین القبر والمنبر روضة من ریاض الجنة - حدیث:2544' صحیح ابن حبان - کتاب الحج' باب - ذکر رجاء نوال المرء المسلم بالطاعة روضة من ریاض الجنة إذا' حدیث:3810'موطا مالک - کتاب القبلة' باب ما جاء فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث:464' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الفضائل' باب ما اعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث:31021' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ' حدیث:2414' السنن الکبری للبیهقی - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدی - باب فی الروضة' حدیث:9658' مسند احمد بن حنبل 'مسند ابی هریرة رضی اللہ عنه - حدیث:7064' مسند الحارث - کتاب الحج' باب فی فضل مدینة سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب فیما بین القبر والمنبر' حدیث:395

بَابُ اعْتِمَادِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَصَا

باب: نبی اکرم ﷺ کا عصا کے ساتھ ٹیک لگانا

5246 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ اِذَا خَطَبَ عَلَى عَصًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا اعْتِمَادًا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اتَّخَذَ عَسِيبًا مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، يُسَكِّتُ بِهِ النَّاسَ، وَيُشِيرُ بِهِ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ، لِمَ تَكْسِرُ قُرُونَ رَعِيَّتِكَ؟ فَاَلْقَاهُ، فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ اَنْ تَكُونَ مَلِكًا نَبِيًّا، اَوْ نَبِيًّا عَبْدًا، فَنَظَرَ اِلَى جِبْرِيلَ، فَاَشَارَ بِيَدِهِ اَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ نَبِيٌّ عَبْدٌ فَقَالَ جِبْرِيلُ: فَاِنَّكَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَاِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلُ مَنْ يَّشْفَعُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو عصا کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ اُس کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ کی چھڑی بنوائی تھی 'جس کے ذریعہ آپ لوگوں کو خاموش کروایا کرتے تھے اور اُس کے ذریعہ اشارہ بھی کیا کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف یہ وحی کی کہ اے محمد! تم اپنی رعایا کے سینگوں کو کیوں توڑتے ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس چھڑی کو رکھ دیا' پھر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت میکائیل علیہ السلام نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ یا تو آپ ایک بادشاہ نبی بن جائیں' یا عبد نبی جائیں! نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں عبد نبی بننا چاہوں گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: آپ اولادِ آدم کے سردار ہیں اور آپ وہ پہلے شخص ہوں گے' جن کے لیے (قیامت کے دن) زمین کوشق کیا جائے گا اور وہ پہلے شخص ہوں گے' جو شفاعت کریں گے۔

5247 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكٌ فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ بَيْنَ اَنْ تَكُونَ نَبِيًّا عَبْدًا، اَوْ نَبِيًّا مَلِكًا، فَنَظَرَ اِلَى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ: بَلْ نَبِيٌّ عَبْدٌ فَمَا رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مُتَّكِئًا بَعْدَ ذٰلِكَ "، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمْ يَاْتِهِ الْمَلَكُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدُ

** زہری بیان کرتے ہیں: ایک فرشتہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ یا تو آپ عبد نبی بن جائیں' یا بادشاہ نبی بن جائیں! تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف مشورہ طلب انداز میں دیکھا تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: میں عبد نبی بننا چاہوں گا! اُس کے بعد کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ فرشتہ اُس سے پہلے یا اُس کے بعد کبھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔

5248 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَصَّرُ بِعُرْجُونٍ مِنْ بَنَاتِ طَابٍ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ عُرْجُونٌ مُسْتَقِيمٌ، وَيَكُونُ فِيْهِ عِوَجٌ فَيُقَامُ قَالَ: فَاَصَابَ بِذٰلِكَ الْعُرْجُونِ سَوَادَةَ بْنَ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الْقَوَدُ، فَقَالَ: نَعَمْ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ مُحْتَاجٌ اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ تُعْطِيَهُ شَيْئًا، فَاَمْكَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوَدِ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَرَضَخَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاَمَّا مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنَا عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: سَوَادَةُ بْنُ عَمْرٍو

* * امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھجور کی ایک شاخ کے ذریعہ ٹیک لگایا کرتے تھے۔ سفیان کہتے ہیں: وہ بالکل سیدھی شاخ تھی اور اُس میں تھوڑا سا بل تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وہ شاخ حضرت سوادہ بن غزیہ انصاری رضی اللہ عنہ کو ماری تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بدلہ ہوگا! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری! اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص محتاج ہے اور یہ چاہتا ہے کہ آپ اُسے کچھ دے دلا کے (فارغ کر دیں)، لیکن نبی اکرم ﷺ نے اُسے بدلہ لینے کا موقع دیا، تو اُس نے نبی اکرم ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بعد اُسے کچھ عطیات بھی دیئے۔

حسن بصری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: اُس صحابی کا نام حضرت سوادہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھا۔

5249 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا اَوْ مَلَكٌ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ قَالَ: لَا تَكْسِرْ قُرُوْنَ اُمَّتِكَ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا شاید کوئی اور فرشتہ حاضر ہوا، نبی اکرم ﷺ کے پاس اُس وقت ایک چھڑی تھی، تو اُس فرشتے نے کہا: آپ اپنی اُمت کے سینگ نہ توڑیں!

5250 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ عَسِيبًا مِنْ نَخْلٍ يُسَكِّتُ بِهِ النَّاسَ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ لَا تَكْسِرْ قُرُوْنَ اُمَّتِكَ، فَمَا رُئِيَ الْعَسِيبُ مَعَهُ بَعْدُ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی ایک چھڑی بنوائی ہوئی تھی، جس کے ذریعہ آپ لوگوں کو خاموش کروایا کرتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی: اے محمد! تم اپنی اُمت کے سینگوں کو نہ توڑو۔ اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے پاس کبھی وہ چھڑی نہیں دیکھی گئی۔

5251 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَصًا، وَهُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ كَانَ يَخْطُبُ اِلَى الْجِذْعِ، فَلَمَّا صَنَعَ الْمِنْبَرَ قَامَ عَلَيْهِ، وَتَوَكَّأَ عَلَى الْعَصَا اَيْضًا

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصا سے ٹیک لگایا کرتے تھے' جب آپ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے ہوتے تھے' پہلے آپ کھجور کے تنے کے ساتھ لگ کر خطبہ دیتے تھے' جب آپ نے منبر بنایا تو آپ اُس پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' پھر بھی آپ عصا کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے۔

5252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ السُّلَمِيَّ عَصًا، فَقَالَ: خُذْ هٰذِهٖ فَتَخَصَّرَ بِهَا وَاعْلَمْ اَنَّ الْمُخْتَصِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَلِيْلٌ قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ دُفِنَتْ تِلْكَ الْعَصَا مَعَهُ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن انیس سلمی رضی اللہ عنہ کو عصا دے دیا اور فرمایا: تم یہ لو اور اس کے ساتھ ٹیک لگا لیا کرو اور یہ بات یاد رکھنا کہ قیامت کے دن ٹیک لگانے والے لوگ تھوڑے ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ عصا اُن کے ساتھ دفن کیا گیا۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر خطبہ دینا

5253 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مَنْصُوبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ، حَتّٰى بَدَا لَهُ اَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ، فَاسْتَشَارَ ذَوِي الرَّاْيِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَاَوْا اَنْ يَتَّخِذَهُ، فَاتَّخَذَ مِنْبَرًا، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ، اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْشِي حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا فَقَدَهُ الْجِذْعُ حَنَّ حَنِيْنًا اَفْزَعَ النَّاسَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ، حَتّٰى جَاءَهُ فَقَامَ اِلَيْهِ فَمَسَحَهُ فَهَدَا فَلَمْ يُسْمَعْ مِنْهُ حَنِيْنٌ بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: فَلَوْلَا مَا فَعَلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن کھجور کی ایک ٹہنی کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوتے تھے جسے مسجد میں گاڑا گیا تھا' پھر آپ خطبہ دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کو یہ مناسب لگا کہ آپ منبر بنوالیں' آپ نے اس بارے میں سمجھدار مسلمانوں سے مشورہ لیا تو اُن لوگوں کا خیال تھا کہ آپ منبر بنوالیں' تو آپ نے منبر بنوالیا' جب جمعہ کا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے اُس منبر پر تشریف فرما ہوئے' جب کھجور کے تنے نے آپ کو غیر موجود پایا تو وہ رونے لگا' جس سے لوگ

گھبرا گئے' تو نبی اکرم ﷺ اپنی جگہ سے اُٹھے' آپ اُس تنے کے پاس تشریف لائے' آپ اُس کے پاس آ کر کھڑے ہوئے' آپ نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اُسے سکون آیا اور پھر اُس کے رونے کی آواز آنی بند ہوگئی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ اُس کے ساتھ یہ طرزِ عمل اختیار نہ کرتے تو وہ قیامت کے دن تک روتا رہتا۔

5254 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهٗ مِنْبَرُهٗ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ "

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو مسجد کے ستونوں میں سے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے' جب آپ کا منبر بنا دیا گیا تو آپ اُس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ ستون یوں رونے لگا جس طرح کوئی اونٹنی روتی ہے یہاں تک کہ اُس کی آواز اہلِ مسجد نے سنی' تو نبی اکرم ﷺ اپنی جگہ سے نیچے اُتر کر اُس کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے اُسے گلے سے لگایا تو وہ خاموش ہوا۔

5255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ مَا فَعَلَ الْجِذْعُ الَّذِی كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ اِلَيْهِ اِذَا خَطَبَ؟ قَالَ: دُفِنَ فِی الْمَسْجِدِ

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے سوال کیا: کھجور کے تنے کا کیا بنا؟ جس کے پاس نبی اکرم ﷺ خطبہ دیتے ہوئے کھڑا ہوا کرتے تھے؟ اُس نے جواب دیا: اُسے مسجد میں دفن کر دیا گیا۔

5256 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَخْطُبُ، وَكَانَتْ صَلَاتُهٗ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا، وَيَقْرَاُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

* * حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے' پھر آپ خطبہ دیتے تھے' آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا' آپ منبر پر قرآن کی کچھ آیات کی تلاوت بھی کرتے تھے۔

5257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ فَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ

* * حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے

دیکھا' پھر آپ تشریف فرما ہوئے اس دوران آپ نے کوئی کلام نہیں کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا' جو شخص تمہیں یہ بات بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو اُس نے غلط بیانی کی ہوگی۔

5258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَخْطُبُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قِيَامًا، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُثْمَانُ حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ الْقِيَامُ فَكَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُوْمُ اَيْضًا فَيَخْطُبُ، فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ خَطَبَ الْاُوْلٰى جَالِسًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ الْاٰخِرَةَ قَائِمًا

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' اُس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا کہ جب اُن کے لیے کھڑے ہو کر خطبہ دینا مشکل ہوا تو وہ خطبہ کھڑے ہو کر دیتے تھے' پھر بیٹھ جاتے تھے پھر دوبارہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو وہ پہلا خطبہ بیٹھ کر دیتے تھے' پھر دوسرا خطبہ بیٹھ کر دیتے تھے۔

5259 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَخْطُبُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قِيَامًا لَا يَقْعُدُوْنَ، اِلَّا فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ "، وَاَوَّلُ مَنْ جَلَسَ مُعَاوِيَةُ، فَلَمَّا كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ خَطَبَ قَائِمًا، وَضَرَبَ بِرِجْلِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ: " هٰذِهِ السُّنَّةُ، فَلَمَّا طَالَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ جَلَسَ بَعْدُ

❊❊ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' یہ حضرات بیٹھ کر خطبہ نہیں دیتے تھے البتہ دو خطبوں کے درمیان فصل پیدا کرنے کے لیے بیٹھ جاتے تھے' سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر خطبہ دیا' جب عبدالملک کا زمانہ آیا تو اُس نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا' اُس نے اپنے پاؤں کے ذریعہ منبر پر مارا اور بولا: یہ سنت ہے! لیکن جب اُس کی عمر زیادہ ہوگئی تو وہ بھی بیٹھنے لگ پڑا۔

5260 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا مَرَّتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ، قُلْتُ: بَلَغَكَ ذٰلِكَ مِنْ ثِقَةٍ قَالَ: نَعَمْ مَا شِئْتَ "

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن جو خطبہ دیتے تھے وہ کھڑے ہو کر دیتے تھے' جس میں آپ دو مرتبہ خطبہ دیتے تھے' آپ اُن کے درمیان بیٹھ جاتے تھے۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ روایت کسی ثقہ راوی کے حوالے سے آپ تک پہنچی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! جتنا تم چاہتے ہو (اتنا ثقہ راوی ہے)۔

5261 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَرَّتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن دو مرتبہ خطبہ دیتے تھے جن کے درمیان

آپ بیٹھتے تھے۔

5262 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو قَزَعَةَ قَالَ: اَخَذَ عُثْمَانَ ارْتِعَاشٌ فَكَانَ اِذَا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَرَاحَ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ

❊❊ ابوقزعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ارتعاش محسوس ہوا تو جب وہ منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو پہلے کچھ دیر کے لیے آرام کرتے تھے (یعنی بیٹھ جاتے تھے) پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

5263 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ يَجْلِسُ، فَاِذَا جَلَسَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُوْنَ، فَاِذَا سَكَتُوا قَامَ يَخْطُبُ، فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ الْاُولٰى جَلَسَ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ الْخُطْبَةَ الْاٰخِرَةَ

❊❊ محمد بن عمر بن علی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر چڑھتے تھے تو آپ بیٹھ جاتے تھے' جب آپ بیٹھ جاتے تھے تو مؤذن اذان دیتا تھا' جب مؤذن خاموش ہوتا تھا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' جب آپ پہلے خطبہ سے فارغ ہوتے تھے تو بیٹھ جاتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے تھے۔

5264 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ اسْتَاْذَنَ النَّاسَ فِي الْجُلُوْسِ فِي اِحْدَى الْخُطْبَتَيْنِ، وَقَالَ: اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ، وَقَدْ اَرَدْتُ اَجْلِسُ اِحْدَى الْخُطْبَتَيْنِ فَجَلَسَ فِي الْخُطْبَةِ الْاُولٰى

❊❊ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دو خطبوں میں سے کسی ایک میں بیٹھنے کی لوگوں سے اجازت مانگی تو انہوں نے کہا: اب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' اب میں چاہتا ہوں کہ دو خطبوں میں سے کسی ایک میں بیٹھ جایا کروں' تو وہ پہلے خطبہ میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔

5265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: مَا جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنْبَرٍ حَتّٰى مَاتَ، مَا كَانَ يَخْطُبُ اِلَّا قَائِمًا، فَكَمْ تُحِبُّوْنَ اَنْ يُحِسَّ النَّاسُ اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، يَرْتَقِي اَحَدُهُمْ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَيَقُوْمُ هُوَ قَائِمًا لَا يَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَرْتَقِيَ عَلَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ عَلَيْهِ بَعْدُ حَتّٰى يَنْزِلَ، وَاِنَّمَا خُطْبَتُهُ جَمِيعًا، وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنَّمَا كَانُوْا يَتَشَهَّدُوْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً الْاُولٰى، وَلَمْ يَكُنْ مِنْبَرٌ اِلَّا مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ اِذْ حَجَّ بِمِنْبَرِهِ فَتَرَكَهُ فَلَمْ يَزَالُوْا يَخْطُبُوْنَ عَلَى الْمَنَابِرِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرمانے تک کبھی بھی (خطبہ دینے کے دوران) منبر پر تشریف فرما نہیں ہوئے' آپ ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' تو تم اس بات کو کتنا پسند کرتے ہو کہ لوگ محسوس کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ان میں سے کوئی ایک جب منبر پر چڑھتا تھا تو وہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتا تھا وہ

منبر پر بیٹھتا نہیں تھا اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی منبر پر نہیں بیٹھتے تھے بلکہ نیچے آ جاتے تھے' اُن کا خطبہ ایک جیسا ہوتا تھا' وہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' ایک مرتبہ وہ پہلے خطبہ میں تشہد کے کلمات پڑھتے تھے' اُس وقت صرف نبی اکرم ﷺ کا ہی منبر موجود تھا یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے آئے تو انہوں نے اپنا منبر بنوایا اور پہلے والا منبر ترک کر دیا' اُس کے بعد لوگ منبر پر بیٹھ کر ہی خطبہ دیتے تھے۔

5266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ جَعَلَ فِي الْخُطْبَةِ جُلُوْسًا؟ قَالَ: عُثْمَانُ فِيْ آخِرِ زَمَانِهِ حِيْنَ كَبِرَ وَاَخَذَتْهُ رِعْدَةٌ، فَكَانَ يَجْلِسُ هُنَيْهَةً ثُمَّ يَقُوْمُ، قُلْتُ: وَكَانَ يَخْطُبُ اِذَا جَلَسَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے کا آغاز کس نے کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے آخری زمانہ میں ایسا کیا' جب اُن کی عمر زیادہ ہوگئی اور اُن کا جسم کپکپانے لگا تو وہ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ جاتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: جب وہ بیٹھتے تھے تو اس دوران خطبہ دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

5267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ اِلَى الْجُمُعَةِ وَاَنَا غُلَامٌ، فَلَمَّا خَرَجَ عَلِيٌّ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، قَالَ اَبِيْ: اَيْ عَمْرُو، قُمْ فَانْظُرْ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: فَقُمْتُ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَاِذَا هُوَ اَبْيَضُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، عَلَيْهِ اِزَارٌ وَرِدَاءٌ، لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ قَالَ فَمَا رَاَيْتُهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى نَزَلَ عَنْهُ، قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ: فَهَلْ قَنَتَ؟ قَالَ: لَا

** ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے گیا' میں کمسن لڑکا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے' آپ منبر پر چڑھے' تو میرے والد نے کہا: اے عمرو! تم اُٹھو اور امیر المؤمنین کی زیارت کرلو! راوی کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تھے' اُن کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے' اُنہوں نے تہبند باندھا ہوا تھا اور چادر لپیٹی ہوئی تھی' قمیص نہیں پہنی ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اُنہیں منبر پر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا' وہ منبر سے نیچے اُتر آئے (یعنی خطبہ مکمل کرنے کے بعد نیچے آ گئے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابواسحاق سے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے دعائے قنوت پڑھی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ؟ قَالَ: كَانَ يَجْلِسُ فَيَخْطُبُ جَالِسًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ اَيْضًا، وَكَانَ جُلُوْسُهُ اَكْثَرَ ذٰلِكَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کیسے خطبہ دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ پہلے بیٹھ جاتے تھے اور بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے' پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' ان

کا بیٹھنے والا حصہ زیادہ ہوتا تھا۔

5269 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ رَأَيْتُ اَبَا مَحْذُورَةَ حِيْنَ يَطْلُعُ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ مِنْ بَابِ بَنِي مَخْزُومٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يُؤَذِّنُ سَاعَةَ يَطْلُعُ، فَلَا يَاتِي خَالِدٌ مَقَامَهُ الَّذِي يَخْطُبُ فِيهِ، اِلَّا وَقَدْ فَرَغَ اَبُو مَحْذُورَةَ قَالَ: وَكَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ مَنْ مَضَى

* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب خالد بن سعید بنومخزوم کے دروازہ سے جمعہ کے دن سامنے آتا تو جیسے ہی وہ سامنے آتا تو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اذان دے دیتے تھے' ابھی خالد اپنی اُس جگہ پر نہیں پہنچا ہوتا تھا جہاں بیٹھ کر اُس نے خطبہ دینا تھا' کہ اس دوران حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اذان دے کر فارغ ہو چکے ہوتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: پہلے زمانہ کے لوگ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

5270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: رَاَيْتُ خَالِدَ بْنَ الْعَاصِ يَخْطُبُ قَائِمًا بِالْاَرْضِ مُسْتَنِدًا اِلَى الْبَيْتِ لَيْسَ بَيْنَ ذٰلِكَ جُلُوسٌ، لَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، خُطْبَةً وَاحِدَةً، حَتّٰى سَقِمَ خَالِدٌ فَكَانَ يَجْلِسُ عَلٰى سُلَّمٍ قَالَ: وَكَذٰلِكَ كَانُوا يَخْطُبُونَ قِيَامًا بِالْاَرْضِ اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِنْبَرِهِ

* عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے خالد بن العاص کو زمین پر کھڑے ہو کر اور گھر کے ساتھ (یا بیت اللہ کے ساتھ) ٹیک لگا کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے وہ درمیان میں بیٹھتا نہیں تھا' نہ پہلے اور نہ بعد میں' اور وہ ایک ہی خطبہ دیتا تھا' یہاں تک کہ جب خالد بیمار ہو گیا تو وہ سیڑھی پر بیٹھ جاتا تھا۔ اُس نے یہ بات بیان کی کہ پہلے لوگ زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

5271 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: " خَطَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ قَرِيبًا مِنْ سَنَةٍ قِيَامًا، ثُمَّ قِيْلَ لَهُ: تَطْلُبُ بِدَمِ عُثْمَانَ وَتُخَالِفُهُ، فَخَطَبَ قَائِمًا وَقَاعِدًا "

* عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے تقریباً ایک سال تک کھڑے ہو کر خطبہ دیا' پھر اُن سے کہا گیا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے طلبگار ہیں اور اُن کے برخلاف بھی کرتے ہیں۔ تو اُس کے بعد وہ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْاِمَامِ اِذَا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ

باب: امام جب منبر سے نیچے اُترے تو اُس کا استلام کرنا

5272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَى الْاَئِمَّةَ اِذَا نَزَلُوا عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ قَبْلَ اَنْ يَاتُوا الْمَقَامَ، اَبَلَغَكَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَتَسْتَحِبُّهُ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنَّ اسْتِلَامَ

الرُّكْنِ مَا اَكْثَرْتَ مِنْهُ فَهُوَ خَيْرٌ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے حکمرانوں کو دیکھا کہ جب وہ منبر سے نیچے اُترتے ہیں تو وہ مقامِ ابراہیم کے پاس آنے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام کرتے ہیں' تو کیا آپ کو اس بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ اسے مستحب قرار دیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ حجرِ اسود کا جتنا زیادہ استلام کیا جائے اُتنا ہی زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

بَابُ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ اِذَا شَهِدَتِ الْجُمُعَةَ

باب: جب کوئی خاتون جمعہ کی نماز میں شریک ہو تو وہ کتنی رکعات ادا کرے گی؟

5273 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ، عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْهُمْ قَالَتْ: جَاءَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتُنَّ مَعَ الْاِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلِّيْنَ رَكْعَتَيْنِ، وَاِذَا صَلَّيْتُنَّ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ فَصَلِّيْنَ اَرْبَعًا قَالَ سُفْيَانُ: وَالْعَبْدُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ،

✷✷ ہارون بن عنترہ نے بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُن کے قبیلہ کی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے: جب تم امام کے ساتھ جمعہ کے دن نماز ادا کرلو تو دو رکعتیں ادا کرو اور جب تم اپنے گھر میں نماز ادا کرو تو چار رکعات ادا کرو۔

سفیان کہتے ہیں: غلام کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

5274 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْفَزَارِيِّ، عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْهُمْ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيْهِ قَالَ: وَلَا يَاْتِيْ عَلَيْكُنَّ عَامٌ، اِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَمَوْتُ اَهْلِ بَيْتِيْ اَهْوَنُ عَلَيَّ مَوْتًا مِنْ عَدَدِهِنَّ مِنَ الْجُعْلَانِ، وَلَا تُؤْتَوْنَ اِلَّا مِنْ قِبَلِ اُمَرَائِكُمْ، وَبِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا اِنْ كَذَبْتُ

✷✷ حمید فزاری نے اپنے قبیلہ کی ایک خاتون کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''تم پر جو بھی سال آئے گا وہ پہلے والے سے زیادہ بُرا ہوگا اور میرے اہلِ خانہ کی موت میرے نزدیک اتنی ہی تعداد میں؟ تنکوں کے مرجانے سے زیادہ ہلکی ہوگی اور تم لوگ حکمرانوں کی طرف سے آؤ گے اور عبداللہ اگر جھوٹ بولے تو وہ بہت بُرا آدمی ہو''۔

5275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا شَهِدْنَ النِّسَاءُ الْجُمُعَةَ فَاِنَّهُنَّ يُصَلِّيْنَ رَكْعَتَيْنِ

✷✷ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خواتین جب جمعہ کی نماز میں شریک ہوں گی تو وہ دو رکعات ادا کریں گی۔

5276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ عَطَاءٍ قَالَ: النِّسَاءُ يَقْضُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِنْ كُنَّ فِي الْكِوَاءِ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: خواتین جمعہ کے دن کی قضاء کریں گی اگرچہ وہ اُس روشندان کے نیچے ہوں جو مسجد کے ساتھ ہوتا ہے۔

5277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔

5278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: حَدَثٌ، وَأَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ

✱✱ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے جمعہ کے دن دونوں ہاتھ بلند کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بدعت ہے اور اس کا آغاز عبدالملک نے کیا تھا۔

5279 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَسَبَّهُ وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَقُولُ: إِلَّا هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ

✱✱ حصین بن عبدالرحمٰن حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے جمعہ کے دن بشر بن مروان (نامی گورنر) کو ہاتھ بلند کیے ہوئے دیکھا تو اُسے بُرا کہتے ہوئے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (کہ آپ جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے) صرف اس طرح اشارہ کرتے تھے۔ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے شہادت کی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ بات فرمائی۔

5280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: رَآهُمْ رَافِعِينَ أَيْدِيَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اقْطَعْ أَيْدِيَهُمْ

✱✱ عبداللہ بن مرہ نے مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے لوگوں کو جمعہ کے دن اپنے ہاتھ بلند کیے ہوئے دیکھا' امام اُس وقت خطبہ دے رہا تھا تو اُنہوں نے فرمایا: اے اللہ! ان کے ہاتھ کاٹ دے۔

بَابُ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ إِذَا صَعِدَ

باب: جب امام (منبر پر) چڑھ جائے تو اُس کا سلام کرنا

5281 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

صَعِدَ الْمِنبَرَ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب منبر پر چڑھتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کرنے کے بعد السلام علیکم ارشاد فرماتے تھے۔

5282 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُجَالِدًا يُحَدِّثُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ: فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب منبر پر چڑھتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے السلام علیکم ارشاد فرماتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنبَرِ

باب: منبر پر قرأت کرنا

5283 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنبَرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جمعہ کے دن منبر پر سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

5284 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ "اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، قَرَاَ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ثُمَّ نَزَلَ فَسَجَدَ

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر سورۂ انشقاق کی تلاوت کرتے تھے' پھر وہ منبر سے نیچے اُتر کر سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5285 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ قَرَاَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ، فَقَالَ: قَدِ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ، وَقَدِ انْشَقَّ الْقَمَرُ فَالْيَوْمَ الْمِضْمَارُ، وَغَدًا السِّبَاقُ

✵✵ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے جمعہ کے دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو سنا وہ منبر پر موجود تھے' اُنہوں نے سورۂ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی اور پھر اُنہوں نے کہا: قیامت قریب آ چکی ہے! چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے! آج کا دن مقابلے کا ہے اور کل منزل تک پہنچنے کا ہوگا۔

5286 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ الَّتِيْ فِيْهَا نَزَلَ فَسَجَدَ، فَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ

❁ ❁ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (جمعہ کے دن) منبر پر سورۂ اذا السماء انشقت کی تلاوت کی جب آپ اُس آیت پر پہنچے جس میں سجدۂ تلاوت ہے تو آپ منبر سے نیچے اُترے اور سجدۂ تلاوت کیا تو لوگوں نے بھی سجدۂ تلاوت کیا۔

بَابُ الْقُنُوتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن دعائے قنوت پڑھنا

5287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَيْسَ فِي الْجُمُعَةِ قُنُوتٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❁ ❁ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز میں قنوت نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو بھی اس کی مانند کہتے ہوئے سنا ہے۔

5288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْقُنُوتُ فِيْ رَكْعَتِي الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ بِالْقُنُوتِ فِي الْمَكْتُوبَةِ اِلَّا فِي الصُّبْحِ، وَاَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْجُمُعَةِ قُنُوتٌ

❁ ❁ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا جمعہ کی دو رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے فرض نمازوں میں سے صرف صبح کی نماز میں دعائے قنوت سنی ہے۔ اُنہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ جمعہ کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے۔

5289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: رَفْعُ الْيَدَيْنِ، وَالْقُنُوتُ فِي الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ

❁ ❁ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز میں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالطِّيبِ وَالسِّوَاكِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنا' خوشبو لگانا اور مسواک استعمال کرنا

5290 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

❁ ❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو شخص جمعہ ادا کرنے کے لیے آئے اُسے غسل کر لینا چاہیے''۔

5291 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

5292 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: اِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِي حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ اَزِدْ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءُ اَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ، قَالَ مَعْمَرٌ: الرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

✵✵ زہری نے سالم کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب مسجد میں آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بلند آواز میں پکارا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ اُنہوں نے کہا: آج میں مصروف تھا' اپنے گھر واپس گیا' جیسے ہی میں نے اذان کی آواز سنی تو وضو کر کے فوراً ادھر آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صرف وضو کرنا بھی غلط ہے' آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: وہ صاحب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

5293 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: بَيْنَا عُمَرُ يَخْطُبُ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ اَنْ تَوَضَّاْتُ، ثُمَّ اَقْبَلْتُ، فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ لَهُ: ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ عَلِمَ اَنَّا قَدْ اُمِرْنَا بِالْغُسْلِ قَالَ: قُلْتُ: الْمُهَاجِرُونَ خَاصَّةً اَمِ النَّاسُ عَامَّةً؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کہاں رہ گئے تھے؟ اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! جیسے ہی میں نے اذان سنی ہے وضو کر کے فوراً آ گیا ہوں۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت کیا: امیر المؤمنین! کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی جو اُن صاحب نے کہی تھی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ صاحب جانتے ہیں کہ ہمیں (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ بطورِ خاص مہاجرین کو حکم ہے یا سب لوگوں کے لیے عمومی طور پر ہے؟ اُستاد نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

5294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ جَاءَ وَعُمَرُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَانْتَحَى عُمَرُ نَاحِيَةَ الرَّجُلِ يَجْلِسُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الذِّكْرِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ الْاُولٰى فَتَوَضَّاْتُ، وَخَرَجْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هُوَ بِالْوُضُوْءِ

٭٭ عکرمہ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (مسجد میں) آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس دن جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا خطبہ روک کر ان کی طرف رخ کر کے (ان سے تاخیر کا سبب دریافت کیا) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیرالمومنین! میں نے جیسے ہی پہلی اذان سنی تو میں وضو کر کے گھر سے نکل آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ صرف وضو نہیں ہوتا' جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے۔

5295 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ قَدْ بَلَغَ الْحُلُمَ اَنْ يَتَطَهَّرَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا لِلّٰهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا فَلْيَغْسِلْ رَاْسَهُ وَجِلْدَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الثَّوْرِيُّ لِرَجُلٍ: خُذْ مِنْ اَظْفَارِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: الْجُمُعَةُ غَدًا آخُذُهُ، فَقَالَ الثَّوْرِيُّ: خُذْهُ الْاٰنَ اِنَّ السُّنَّةَ لَا تُخَلَّفُ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مسلمان شخص جو بالغ ہو چکا ہو' اُس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کے لیے اچھی طرح طہارت حاصل کرے' اگر وہ جنبی نہ ہو تو اپنے سر اور جسم کو جمعہ کے دن دھولے''۔

سفیان ثوری نے ایک شخص سے کہا: تم اپنے ناخن تراش لو! اُس شخص نے کہا: جمعہ کل ہے' کل میں ایسا کرلوں گا۔ تو سفیان ثوری نے کہا: تم یہ ابھی تراش لو کیونکہ سنت کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔

5296 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَنْ يَسْتَنَّ، وَاَنْ يُصِيبَ مِنْ طِيبِ اَهْلِهِ وَهٰذَا اَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ اِلٰى سُفْيَانَ يَقُولُ: وَاجِبٌ هُوَ

٭٭ عمر بن عبدالعزیز نے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''ہر مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک دن یعنی جمعہ کے دن غسل کرے' وہ دانت صاف کرے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو استعمال کرے''۔

سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ قول یہ ہے کہ ایسا کرنا واجب ہے۔

5297 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَرُبَّمَا قَالَ: عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بِحَقٍّ عَلٰى كُلِّ حَالِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا، يَغْسِلُ رَاْسَهُ، وَسَائِرَ جَسَدِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر بالغ پر یہ بات واجب ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کرے وہ سر اور اپنے جسم کو دھوئے۔

5298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا فَيَغْسِلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ، وَيَمَسُّ طِيبًا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ مسلمان ہفتہ میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے اور اپنے جسم کے ہر حصہ کو دھوئے اور اگر اُس کے پاس موجود ہو تو خوشبو لگائے۔

5299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى اَوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ: اَدْرَكْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ بَدْرًا، اَوْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ يَّرُوحَ اغْتَسَلَ، كَمَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَبِسَ صَالِحَ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ طِيبًا اِنْ كَانَ لَهُ

٭٭ ابولیلیٰ یا شاید عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پایا ہے جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے یا بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے (اُن کا یہ معمول تھا) کہ جب جمعہ کا دن ہوتا اور اُن میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے جانے کا ارادہ کرتا تو وہ پہلے غسل کرتا تھا جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے پھر وہ عمدہ کپڑے پہنتا تھا اور اگر اُس کے پاس موجود ہوتی تھی تو خوشبو لگاتا تھا۔

5300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَصَّ شَارِبَهُ وَاسْتَنَّ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْجُمُعَةَ

٭٭ محمد بن ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشتا ہے مونچھیں چھوٹی کرتا ہے اور مسواک کرتا ہے تو وہ جمعہ کو مکمل کر لیتا ہے۔

5301 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، لَا اَتَّهِمُ، عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ فَاغْتَسِلُوْا فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِهٰذَا السِّوَاكِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس پر میں تہمت نہیں لگاتا کہ اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حوالے سے یہ بات سنی ہے کہ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے مسلمانوں کے گروہ! بے شک اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے تو تم اس دن میں پانی کے ذریعہ غسل کرو اور جس شخص کے پاس خوشبو موجود ہو تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اُس خوشبو میں سے کچھ لگا لے

اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے"۔

5302 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُسْاَلُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: اغْتَسِلْ، وَاِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِكَ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّكَ اَنْ تُصِيبَ مِنْهُ قَالَ عَطَاءٌ: مِنْ غَيْرِ اَنْ يُؤْثَمَ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اَنْ تَدَعَهُ يَوْمَئِذٍ اِذَا وَجَدْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

** عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا جن سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم غسل کرو اور اگر تمہاری بیوی کے پاس خوشبو موجود ہو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ اگر تم وہ خوشبو بھی لگا لو۔ عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے اُسے بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب آدمی کو جمعہ کے دن خوشبو مل رہی ہو وہ پھر بھی اُسے ترک کر دے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5303 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَيَمَسُّ طِيبًا اَوْ دُهْنًا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهِ؟ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ

** طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذکر کیا تو میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اگر آدمی کی بیوی کے پاس خوشبو یا تیل موجود ہو تو کیا وہ اُسے بھی لگائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

5304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً فَقُلْتُ لَهُ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا' میں نے کہا: کیا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!۔

5305 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا، وَغَضِبَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے۔ ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اور اُنہوں نے غصہ کا اظہار بھی کیا۔

5306 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ لَا يَرُوحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا ادَّهَنَ، وَتَطَيَّبَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ حَرَامًا

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لیے جاتا ہے وہ پہلے تیل لگائے اور خوشبو استعمال کرے البتہ اگر اُس نے احرام باندھا ہوا ہو (تو خوشبو یا تیل استعمال نہیں کرے گا)۔

5307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اَوْجَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ "

❊❊ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم قرار دیا ہے۔

5308 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لِشَيْءٍ يَقُوْلُهُ: لَاَنَا اِذًا اَعْجَزُ مِمَّنْ لَا يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

❊❊ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کسی چیز کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس صورت میں تو میں اسے عاجز قرار دوں گا کہ اگر وہ جمعہ کے دن غسل نہ کرے۔

5309 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: " اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْحَمَّامِ، وَالْجَنَابَةِ، وَالْحِجَامَةِ، وَالْمَوَاسِي، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ " قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: مَا كَانُوْا يَرَوْنَ غُسْلًا وَاجِبًا اِلَّا غُسْلَ الْجَنَابَةِ، وَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں پانچ کاموں کے بعد غسل کروں: حمام (سے باہر آنے کے بعد) جنابت کے بعد پچھنے لگوانے کے بعد اُسترا استعمال کرنے کے بعد اور جمعہ کے دن۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: پہلے لوگ ان میں سے صرف جنابت کے غسل کو لازم قرار دیتے تھے اور وہ لوگ جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب قرار دیتے تھے۔

5310 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهُ الدَّاءَ، وَاَدْخَلَ عَلَيْهِ الدَّوَاءَ

❊❊ حضرت ابوحمید حمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن ناخن تراشتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے جسم سے بیماری نکال دیتا ہے اور اُس میں دوائی داخل کر دیتا ہے''۔

5311 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ

٭٭ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لیتا ہے تو یہ بھی ٹھیک ہے' لیکن جو غسل کرتا ہے تو یہ فضیلت رکھتا ہے''۔

5312 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن وضو کرتا ہے تو یہ کافی ہے اور اچھا ہے' لیکن جو غسل کر لے تو یہ فضیلت رکھتا ہے''۔

5313 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

5314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: مَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْتَوْغِلْ، يَعْنِيْ يَغْسِلُ مَرَاقَّهُ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا' اُسے دھونا چاہیے' یعنی اپنی بغلوں کو دھو لینا چاہیے۔

5315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَقِيْلَ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے لوگ خود کام کاج کیا کرتے تھے تو اُن سے کہا گیا: اگر تم لوگ غسل کر لیا کرو (تو یہ مناسب ہوگا)۔

5316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سُنَّةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

5317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ لِلْجَنَابَةِ، وَالْجُمُعَةِ، غُسْلًا وَاحِدًا"

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنابت کے لیے اور جمعہ کے لیے ایک ہی طرح غسل کرتے تھے۔

5318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ثَلَاثٌ هُنَّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، الْغُسْلُ، وَالسِّوَاكُ، وَيَمَسُّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ

٭٭ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جمعہ کے دن تین کام ہر

مسلمان پر لازم ہیں: غسل کرنا' مسواک کرنا اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگانا۔

بَابُ الْغُسْلِ اَوَّلَ النَّهَارِ

باب: دن کے ابتدائی حصہ میں غسل کر لینا

5319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، وَيَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ لِلرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ النَّهَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ اَحْدَثَ اَنْ يُحْدِثَ غُسْلًا آخَرَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

✻✻ زہری نے قتادہ اور یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ پہلے لوگ آدمی کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ وہ جمعہ کے دن' دن کے ابتدائی حصہ میں غسل کر لے' اور پھر اگر اُسے حدث لاحق ہو تو وہ دوبارہ غسل کرے۔ زہری فرماتے ہیں: اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے اُسے غسل کرنا چاہیے''۔

5320 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُحْدِثَ غُسْلًا يُصَلِّي بِهِ الْجُمُعَةَ

وَقَالَ هِشَامٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَجْزَاَهُ لِلْجُمُعَةِ، فَاِنْ اَحْدَثَ فَلْيَتَوَضَّاْ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ بات مستحب قرار دی جاتی ہے کہ آدمی نئے سرے سے غسل کرے جس کے ذریعہ وہ جمعہ کی نماز ادا کرے۔

ہشام اور حسن فرماتے ہیں: جب آدمی جمعہ کے دن صبح صادق ہو جانے کے بعد غسل کر لے تو یہ جمعہ کے دن کے غسل کے لیے کفایت کر جائے گا' اگر آدمی کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ صرف وضو کر لے۔

5321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ النَّهَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الرَّوَاحِ، ثُمَّ اَحْدَثَ فَاِنَّمَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی جمعہ کے دن (مسجد کی طرف) جانے سے پہلے دن کے ابتدائی حصہ میں غسل کر چکا ہو' پھر اُسے حدث لاحق ہو جائے تو صرف وضو کرنا اُس کے لیے کافی ہوگا۔

5322 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ، وَاِنْ اَحْدَثَ تَوَضَّاَ

✻✻ مجاہد فرماتے ہیں: جب آدمی جمعہ کے دن صبح صادق ہو جانے کے بعد غسل کر لے تو یہ اُس کی طرف سے کافی ہوگا'

اگر اُسے حدث لاحق ہوتا ہے تو وہ وضو کر لے گا۔

5323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُحْدِثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ فَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُعِيدُ الْغُسْلَ

٭٭ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر جمعہ کے دن اُنہیں غسل کرنے کے بعد حدث لاحق ہو جاتا تو وہ وضو کر لیتے تھے' وہ غسل کو دُہراتے نہیں تھے۔

بَابُ غُسْلِ الْمُسَافِرِ

باب: مسافر کا غسل کرنا

5324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَغْتَسِلُ فِي السَّفَرِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ سفر کے دوران جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے۔

5325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ، وَلَا يُصَلِّي الضُّحَى فِي السَّفَرِ

٭٭ علقمہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ سفر کے دوران جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے اور سفر کے دوران چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5326 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُ مُغْتَسِلًا قَطُّ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُنہیں کبھی بھی سفر کے دوران جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

5327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَمَرَنِي فَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ، وَقَالَ: اسْتُرْنِي مِنْ نَحْوِ الْقِبْلَةِ قَالَ: ثُمَّ سَتَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ

٭٭ زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ سفر کے دوران حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' جب جمعہ کا دن آیا تو اُنہوں نے مجھے ہدایت کی' میں نے اُن کے لیے پردہ کیا' اُنہوں نے غسل کیا' اُنہوں نے فرمایا: قبلہ کی سمت کی طرف سے میرے لیے پردہ تاننا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے میرے لیے پردہ کیا تو میں نے غسل کیا۔

5328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ كَانُوا يَغْتَسِلُونَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ " قَالَ: لَيْثٌ: وَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ: اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي السَّفَرِ حَيْثُ جِيءَ بِهِ اَسِيرًا

* * تیمی کے صاحبزادے نے لیث کے حوالے سے طاؤس' عطاء اور مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ حضرات جمعہ کے دن سفر کے دوران غسل کر لیتے تھے۔

لیث بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا ہے کہ سعید بن جبیر سفر کے دوران غسل کرتے تھے جب اُنہیں قید کر کے لایا گیا تھا۔

بَابُ اللُّبُوسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن (صاف) لباس پہننا

5329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَمَا يَتَّخِذُ اَحَدُكُمْ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ جُمُعَتِهِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ قَالَ: وَكَانُوا يَلْبَسُونَ النُّمُرَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَبِعْتُ نَمِرَةً كَانَتْ لِي، وَاشْتَرَيْتُ مُعَقَّدَةً، يَعْنِي ثِيَابَ الْبَحْرَيْنِ

* * محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا کوئی شخص اپنے عام کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لیے دو کپڑے مخصوص نہیں کرتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ چمڑے پہن لیتے تھے۔

عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں: میں نے اپنا چمڑا فروخت کیا اور اُس کے ذریعہ معقدہ نامی کپڑا خریدا' یہ بحرین کا کپڑا ہوتا ہے۔

5330 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَاْتُونَ الْجَمَاعَةَ، وَعَلٰى اَحَدِهِمُ النَّمِرَةُ وَالنَّمِرَتَانِ، كَانَ يَعْقِدُهُمَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ، اَوْ مَا عَلَيْكُمْ اِذَا وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ جُمُعَتِهِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ

* * محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ جماعت میں حصہ لینے کے لیے آتے تھے' تو کسی نے ایک چمڑا پہنا ہوا ہوتا تھا' کسی نے دو چمڑے پہنے ہوئے ہوتے تھے' وہ اُنہیں باندھ لیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ اگر کسی شخص کے پاس اپنے عام کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لیے دو کپڑے حاصل کرنے کی سہولت ہو (تو وہ اُنہیں استعمال کرے)۔

5331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ فِي كُلِّ يَوْمِ عِيدٍ بُرْدًا لَهُ، مِنْ حِبَرَةٍ

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر عید کے موقع پر اپنی یمنی چادر پہنا کرتے تھے۔

5332 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُنَّةُ الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ وَالسِّوَاكُ وَالطِّيبُ وَتَلْبَسُ اَنْقَى ثِيَابَكَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا اور صاف ترین کپڑے پہننا سنت ہے۔

5333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الأعراف: 31) قَالَ: هِيَ الثِّيَابُ قَالَ: وَقَالَ طَاوُسٌ: هِيَ الشَّمْلَةُ مِنَ الزِّينَةِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مسجد کے قریب اپنی زینت کو اختیار کرو''۔

اُنہوں نے فرمایا: اس سے مراد کپڑے ہیں۔ طاؤس کہتے ہیں: یہ لباس زینت کا حصہ ہے۔

بَابُ الرَّوَاحِ فِي الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے لیے جانا

5334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِذَا رُحْتُ بُكْرَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَدَعُ نِصْفَ النَّهَارِ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ فَلَا، وَإِنْ كَانَ الصَّيْفُ فَنَعَمْ، حَتّٰى يَفِيءَ الْاَفْيَاءُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں جمعہ کے دن جلدی چلا جاتا ہوں' تو کیا میں نصف النہار کو ترک کر دوں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر سردی کا موسم ہو تو پھر نہیں اور اگر گرمی کا موسم ہو تو جی ہاں! جب تک سایہ نہیں بن جاتا۔

5335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ صَلَاةٌ كُلُّهُ يَقُولُ: يُصَلِّي نِصْفَ النَّهَارِ لِلّٰهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهِ يَقُولُونَ: صَلَاةٌ إِلَى الْعَصْرِ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: جمعہ کے دن پورا دن نماز ادا کی جا سکتی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے لیے نصف النہار کے وقت بھی نماز ادا کی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں دوسرے لوگوں کو ہمیشہ یہی کہتے ہوئے سنتا آیا ہوں کہ عصر تک (کوئی بھی نفل) نماز ادا کی جا سکتی

ہے۔

5336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ صَلَاةٌ كُلُّهُ

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: جمعہ کے دن پورا دن نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

5337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: "اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي اَفْضَلَ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ، وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ، وَاَنْجَحَ مَنْ سَاَلَكَ وَطَلَبَ اِلَيْكَ قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: اَفْضَلُ النَّاسِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَكْثَرُهُمْ صَلَاةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

✵✵ عبید بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں آئے تو وہ یہ پڑھے:

"اے اللہ! تو مجھے اُن میں سب سے زیادہ فضیلت والا بنادے جو تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اُن میں سب سے زیادہ مقرب بنادے جنہیں تیری بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے اور اُن میں سب سے زیادہ کامیاب بنادے جو تجھ سے سوال کرتے ہیں اور تجھ سے طلب کرتے ہیں"۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جمعہ کے دن سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوتا ہے جو نبی اکرم ﷺ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

5338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✵✵ ابوعمران جونی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو"۔

بَابُ الْاَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن اذان دینا

5339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَوِ ابْنِ الْاَعْرَابِيِّ شَكَّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْاَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيمَا مَضَى وَاحِدًا قَطُّ ثُمَّ الْاِقَامَةُ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْاَذَانُ يُؤَذَّنُ بِهِ حِينَ يَطْلُعُ الْاِمَامُ فَلَا يَسْتَوِي الْاِمَامُ قَائِمًا حَيْثُ يَخْطُبُ حَتّٰى يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ اَوْ مَعَ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ حِينَ يَحْرُمُ الْبَيْعُ، وَذٰلِكَ حِينَ يُؤَذِّنُ الْاَوَّلُ، فَاَمَّا الْاَذَانُ الَّذِي يُؤَذَّنُ بِهِ الْاٰنَ قَبْلَ خُرُوجِ الْاِمَامِ وَجُلُوسِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جمعہ کے دن اذان پہلے زمانہ میں صرف ایک ہوتی تھی پھر اُس کے بعد اقامت کہی جاتی ہے اور یہ اذان اُس وقت دی جاتی تھی جب امام آ جاتا تھا' تو امام کے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے یا اُس کے ساتھ ہی مؤذن اذان دے کر فارغ ہوتا تھا' یہ وہ وقت ہوتا تھا جس میں خرید وفروخت حرام ہو جاتی ہے' اور یہ وہ وقت تھا جس میں پہلی اذان دیتا تھا' جہاں تک اُس اذان کا تعلق ہے جو آج کل امام کے آنے سے اور اُس کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے دی جاتی ہے تو یہ باطل ہے' اس کا آغاز حجاج بن یوسف نے کیا تھا۔

5340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى: اَوَّلُ مَنْ زَادَ الْاَذَانَ بِالْمَدِينَةِ عُثْمَانُ، قَالَ عَطَاءٌ: كَلَّا اِنَّمَا كَانَ يَدْعُو النَّاسَ دُعَاءً، وَلَا يُؤَذِّنُ غَيْرَ اَذَانٍ وَّاحِدٍ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں اضافی اذان دینے کا رواج حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ عطاء بیان کرتے ہیں: وہ صرف لوگوں کو بلایا کرتے تھے ورنہ اذان صرف ایک ہی ہوتی تھی۔

5341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ عُثْمَانَ، اَوَّلُ مَنْ زَادَ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ زَادَهُ، فَكَانَ يُؤَذِّنُ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ: وَاَمَّا اَوَّلُ مَنْ زَادَهُ بِبِلَادِنَا فَالْحَجَّاجُ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن پہلی اذان کا اضافہ کیا' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اُنہوں نے اس کا اضافہ کیا' یہ اذان زوراء کے مقام پر دی جاتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے علاقوں میں اس اذان کا سب سے پہلے آغاز حجاج بن یوسف نے کیا۔

5342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: " كَانَ الْاَذَانُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ اَذَانًا وَاحِدًا حَتَّى يَخْرُجَ الْاِمَامُ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ كَثُرَ النَّاسُ فَزَادَ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ، وَاَرَادَ اَنْ يَتَهَيَّاَ النَّاسُ لِلْجُمُعَةِ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کے دن صرف ایک ہی اذان دی جاتی تھی یہاں تک کہ امام آ جاتا تھا' جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اُنہوں نے پہلے والی اذان کا اضافہ کیا' اُنہوں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو جمعہ کے لیے تیار کروائیں۔

5343 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: كَانَ الْاَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَذَانًا وَاحِدًا، حِينَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ. ثُمَّ تُقَامُ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْخُطْبَةِ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں جمعہ کے دن ایک ہی اذان دی جاتی تھی جب امام آ جاتا تھا اور پھر خطبہ کے بعد نماز کھڑی ہو جاتی تھی۔

5344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهُ حَتَّى يَجْلِسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَلَا يُؤَذَّنُ لَهُ إِلَّا أَذَانًا وَاحِدًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُن کے لیے اذان اُس وقت دی جاتی تھی جب وہ منبر پر بیٹھ جاتے تھے اور اُن کے لیے جمعہ کے دن صرف ایک ہی اذان دی جاتی تھی۔

5345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَاءَ وَقَدْ صَلَّى الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: يُقِيمُ الصَّلَاةَ لِأَنَّهُ يُصَلِّي غَيْرَ صَلَاةِ الْإِمَامِ

✽✽ امام عبدالرزاق نے ایسے شخص کے بارے میں سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے جو آتا ہے اور امام جمعہ کے دن نماز ادا کر چکا ہوتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ نماز کے لیے اقامت کہے گا کیونکہ اُس نے امام کی نماز کے علاوہ نماز ادا کی ہے۔

بَابُ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا

5346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي حَرْفِ ابْنِ مَسْعُودٍ: فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَهِيَ كَقَوْلِهِ: (إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى) (الليل: 4)، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُولُ: إِذَا كُنْتَ فِيهَا فَأَنْتَ فِيهَا يَقُولُ: إِذَا كُنْتَ فِيهَا تَتَهَيَّأُ لَهَا، فَأَنْتَ تَسْعَى إِلَيْهَا

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ''۔

یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مانند ہے:

''بے شک تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ تم جس بھی صورتِ حال میں ہو اور جہاں کہیں بھی ہو تو تم اُس کے لیے تیار ہو جاؤ اور اُس کی طرف تیزی سے جاؤ۔

5347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُ: (فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: 9) قَالَ: الذَّهَابُ الْمَشْيُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جلدی سے جاؤ''۔

تو عطاء نے فرمایا: اس سے مراد پیدل چل کر جانا ہے۔

5348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ

تُوُفِّيَ عُمَرُ، وَمَا يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي سُورَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا: فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

✲✲ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ سورۂ جمعہ میں موجود یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:

''اللہ کے ذکر کی طرف چلو''۔

5349 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ قَرَأْتُهَا فَاسْعَوْا لَسَعَيْتُ حَتَّى يَسْقُطَ رِدَائِي، وَكَانَ يَقْرَأُهَا فَامْضُوا

✲✲ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اسے یہ تلاوت کرتا کہ تم تیزی سے جاؤ تو میں بھی تیزی سے چلتا ہوا جاتا یہاں تک کہ میری چادر گر جاتی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اسے یوں پڑھا کرتے تھے:

''تم لوگ جاؤ''۔

5350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَؤُهَا فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

✲✲ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے:

''اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ''۔

بَابُ جُلُوسِ النَّاسِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ

باب: جب امام آجائے تو لوگوں کا بیٹھنا

5351 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: خُرُوجُ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، كَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ

✲✲ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: امام کا آنا نماز کو منقطع کردے گا اور امام کی گفتگو لوگوں کی بات چیت کو منقطع کردے گی۔

5352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ قَالَ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَجِيءُ فَيَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ، فَإِذَا قَضَى الْمُؤَذِّنُ أَذَانَهُ انْقَطَعَ حَدِيثُنَا

✲✲ ثعلبہ بن ابو مالک قرظی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تھے اور منبر پر بیٹھ جاتے تھے مؤذن اذان

دیتا تھا' ہم بات چیت کر رہے ہوتے تھے' جب مؤذن اذان ختم کرتا تھا تو ہماری بات چیت منقطع ہو جاتی تھی۔

5353 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ كَلَامِ النَّاسِ حِينَ يَنْزِلُ الْإِمَامُ وَقَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ، وَكَانَ إِنْسَانٌ عِنْدَهُ أَنْكَرَ ذٰلِكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ حِينَ يَنْزِلُ مِنَ الْخُطْبَةِ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے امام کے آنے کے بعد اور نماز سے پہلے لوگوں کے بات چیت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ زہری کے پاس موجود ایک شخص نے اُن کی اس بات کا انکار کیا تو زہری نے کہا: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دے کر نیچے آتے تھے تو آپ کے ساتھ بات چیت کی جاتی تھی۔

5354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءً يَتَكَلَّمُ حِينَ يَنْزِلُ الْإِمَامُ، وَقَبْلَ الصَّلَاةِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو اُس وقت کلام کرتے ہوئے دیکھا ہے جب امام (خطبہ دے کر منبر سے) نیچے آجاتا اور ابھی اُس نے نماز شروع نہیں کی ہوتی۔

5355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ: مَتَى يُكْرَهُ الْكَلَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ، أَوْ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ شَكَّ قُلْتُ: كَيْفَ تَرَى فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ؟ قَالَ: لَعَلَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّهُ

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے دریافت کیا: جمعہ کے دن کلام کرنا کب مکروہ ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب امام خطبہ دے رہا ہو۔ (یہاں پر راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب امام آجائے۔ میں نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو دل میں تلاوت کرتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: شاید یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

5356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنبَرِ، وَقَبْلَ الصَّلَاةِ، وَقَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ كَلَّمَ طَاوُسًا بَعْدَ نُزُولِ الْإِمَامِ وَقَبْلَ الصَّلَاةِ فَكَلَّمَهُ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ امام کے منبر سے نیچے آنے کے بعد اور نماز ادا کرنے سے پہلے بات چیت کرنے سے منع کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: ابراہیم بن میسرہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے امام کے منبر سے نیچے آنے کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے طاؤس کے ساتھ کلام کیا تھا اور طاؤس نے بھی اُن کے ساتھ کلام کیا تھا۔

5357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّ طَاوُسًا كَلَّمَهُمْ بَعْدَ نُزُولِ

سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ يَوْمَ الْجُمُعَةَ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس نے سلیمان بن عبدالملک کے جمعہ کے دن منبر سے نیچے آنے کے بعد لوگوں کے ساتھ بات چیت کی تھی۔

5358 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، تَكَلَّمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَمَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ وَهُمَا اِلٰى جَنْبِ الْمِنبَرِ وَعُمَرُ عَلَى الْمِنبَرِ

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم جمعہ کے دن امام کے آ جانے اور اُس کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے بات چیت کر لیتے تھے' حالانکہ یہ دونوں حضرات منبر کے پاس موجود ہوتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے۔

5359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُسْتَحَبُّ السُّكُوتُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن اُس وقت کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب امام منبر پر بیٹھا ہوا ہو اور مؤذن اذان دے رہا ہو۔ معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایسے موقع پر خاموشی مستحب ہے۔

5360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَجْلِسْ حَتّٰى يَجْلِسَ الْإِمَامُ قَالَ: قُلْتُ: فَخَرَجَ الْإِمَامُ وَاَنَا اُصَلِّي قَائِمًا، فَهَلْ يَضُرُّنِي اَنْ لَا اَجْلِسَ مَا كَانَ يَمْشِي اِذَا لَمْ يَجْلِسْ وَاَنَا قَائِمٌ؟ قَالَ: لَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب امام جمعہ کے دن آئے اور تم اُس وقت نماز ادا کر رہے ہو تو تم اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک امام نہ بیٹھے۔ میں نے دریافت کیا: اگر امام آ جاتا ہے اور میں اُس وقت کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں تو کیا یہ چیز مجھے نقصان دے گی کہ اگر میں نہیں بیٹھتا' جب تک امام چلتا رہتا ہے اور بیٹھتا نہیں ہے' میں اس دوران کھڑا رہ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْكَلَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ عَلَى الْمِنبَرِ، وَالْمُؤَذِّنُوْنَ يُؤَذِّنُوْنَ، لَا يَجِبُ الْإِنْصَاتُ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ الْإِمَامُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: ایسے موقع پر بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب امام منبر پر بیٹھا ہوا ہو اور مؤذن اذان دے رہے ہوں' خاموشی اُس وقت لازم ہوتی ہے جب امام کلام شروع کرتا ہے۔

5362 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَدْخُلَانِ

الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: يَتَكَلَّمَانِ فِي الْمَسْجِدِ مَا لَمْ يَجْلِسَا

❋❋ زہری اور قتادہ دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو امام اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہوتا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ دونوں آدمی اُس وقت تک مسجد میں بات چیت رکھ سکتے ہیں جب تک یہ بیٹھتے نہیں ہیں۔

5363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن شہاب سے منقول ہے۔

5364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا تَحَيَّنَ خُرُوجُ الْإِمَامِ قَعَدَ قَبْلَ خُرُوجِهِ

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن نماز ادا کرتے رہتے تھے' جب امام کے آنے کا وقت ہوتا تھا تو وہ اُس کے آنے سے پہلے ہی بیٹھ جاتے تھے۔

5365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " النَّاسُ فِي الْجُمُعَةِ ثَلَاثٌ: رَجُلٌ شَهِدَهَا بِسُكُونٍ، وَوَقَارٍ، وَاِنْصَاتٍ، وَذٰلِكَ الَّذِي يُغْفَرُ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ " قَالَ: حَسِبْتُ قَالَ: وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَالَ: وَشَاهِدٌ شَهِدَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَرَجُلٌ صَلَّى بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ فَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ، اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُ

❋❋ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جمعہ کے دن لوگوں کی تین قسمیں ہیں: ایک وہ شخص جو سکون اور وقار اور خاموشی کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا:) مزید تین دنوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک وہ شخص ہے جو لغو کام کے ہمراہ اس میں شریک ہوتا ہے تو جمعہ میں سے اُس کا حصہ صرف وہ لغو کام ہی ہوتا ہے' اور ایک وہ شخص ہے جو امام کے آنے کے بعد نماز ادا کرتا ہے تو یہ چیز سنت نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا تو اُسے عطا کر دے گا اور اگر وہ چاہے گا تو اُسے (اجر و ثواب) نہیں دے گا''۔

5366 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلَا الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: اجْلِسُوا فَسَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَهُوَ بِالطَّرِيقِ لَمْ يَدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِي بَنِي غَنْمٍ قَالَ: فَلَمَّا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ دَخَلَ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا رُحْتَ؟، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرًا، زَعَمُوا اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ

✵ حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے تو آپ فرماتے تھے: تم لوگ بیٹھ جاؤ! انصار کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا' وہ راستہ میں تھا' وہ ابھی مسجد میں داخل نہیں ہوا تھا' وہ بنو غنم کے درمیان بیٹھ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہوئی تو وہ شخص مسجد کے اندر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم پہلے نہیں آئے تھے؟ اُس شخص نے آپ کو پوری صورتِ حال بتائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: یہ اچھا ہے!

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

5367 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ رَوَاحَةَ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالطَّرِيقِ يَقُوْلُ: اجْلِسُوا فَجَلَسَ فِي الطَّرِيقِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: اجْلِسُوا فَجَلَسْتُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ طَاعَةً

✵ ایوب بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے' راستہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ بیٹھ جاؤ! تو وہ راستہ میں ہی بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے' آپ نے اُن سے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ' تو میں بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اطاعت و فرمانبرداری میں اضافہ کرے!

5368 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ قَالَ: اجْلِسُوا فَسَمِعَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فِيْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بیٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو مسجد کے دروازہ کے درمیان میں بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے عبداللہ! آگے آجاؤ!

بَابُ مَا اَوْجَبَ الْاِنْصَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کون سی چیز خاموشی کولازم کرتی ہے؟

5369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا اَوْجَبَ الْاِنْصَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قَوْلُهُ: (وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا) (الأعراف: 204) قَالَ: كَذٰلِكَ زَعَمُوْا فِي الصَّلَاةِ وَفِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ: قُلْتُ: وَالْاِنْصَاتُ لِمَنْ يَسْتَمِعُ الْخُطْبَةَ كَالْاِنْصَاتِ لِمَنْ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کون سی چیز جمعہ کے دن خاموشی کو لازم کرتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔

اُنہوں نے بتایا: لوگ نماز کے بارے میں اسی طرح بیان کرتے ہیں اور جمعہ کے دن کے بارے میں بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا خاموشی کا حکم اُس شخص کے لیے ہوگا جو خطبہ کی آواز سنتا ہے جس طرح خاموشی کا حکم اس شخص کے لیے ہے جو قرآن کی تلاوت سنتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُسَبِّحُ وَأُهَلِّلُ فِي الْجُمُعَةِ، وَأَنَا أَعْقِلُ الْخُطْبَةَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ، وَاجْعَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ نَفْسِكَ قِيلَ لَهُ: أَيَذْكُرُ الْإِنْسَانُ اللَّهَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ أَوْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَهُوَ يَعْقِلُ قَوْلَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: لَا، كُلُّ ذٰلِكَ عِيدٌ، فَلَا تَكَلَّمُوا إِلَّا أَنْ يَذْهَبَ الْإِمَامُ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں جمعہ میں تسبیح اور تہلیل پڑھ سکتا ہوں جبکہ مجھے خطبہ کی سمجھ بھی آ رہی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ معمولی سی کوئی چیز پڑھ سکتے ہو اور اُسے تم اپنے اور اپنے نفس کے درمیان رکھو گے (یعنی دل میں پڑھو گے)۔ اُن سے دریافت کیا: جب امام عرفہ کے دن یا عیدالفطر کے دن خطبہ دے رہا ہو تو کیا اس دوران انسان اللہ کا ذکر کرسکتا ہے جبکہ اُسے امام کی بات سمجھ بھی آ رہی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ سب عید کے مواقع ہیں، تم اُس وقت تک کلام نہیں کرو گے جب تک امام اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کوئی اور بات چیت نہیں کرتا۔

5371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا اسْتَسْقَى الْإِمَامُ فَادْعُ، هُوَ يَأْمُرُكَ حِينَئِذٍ

** عطاء فرماتے ہیں: جب امام پانی مانگے تو تم دعا کرلو وہ اس وقت تمہیں حکم دے سکتا ہے۔

5372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ: أَجْرُ الْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ الْخُطْبَةَ، كَأَجْرِ الْمُنْصِتِ الَّذِي يَسْمَعُ الْخُطْبَةَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص خطبہ کی آواز نہیں سنتا اور پھر بھی خاموش رہتا ہے اُسے اُسی طرح اجر ملتا ہے جو خطبہ کی آواز سن کر خاموش رہتا ہے۔

5373 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: قَلَّ مَا يَدَعُ أَنْ يَخْطُبَ بِهِ الْإِمَامُ إِذَا قَامَ: اسْتَمِعُوا وَأَنْصِتُوا فَإِنَّ الْمُنْصِتَ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْخُطْبَةِ، مِثْلَ مَا لِلْمُسْتَمِعِ الْمُنْصِتِ، فَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ، فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ، وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ

الصُّفُوفَ، فَيُخْبِرُوهُ أَنَّهَا قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ

٭٭ مالک بن ابوعامر نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ خطبہ میں یہ فرماتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ وہ کسی خطبہ میں اسے ترک کرتے تھے جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو یہ کہتے تھے: غور سے سنو اور خاموش رہو! کیونکہ ایسا شخص جو خطبہ کی آواز نہیں سنتا اور پھر بھی خاموش رہتا ہے اُسے اُس شخص کی مانند اجر ملتا ہے جو خطبہ کی آواز سن رہا ہوتا ہے اور خاموش رہتا ہے پھر جب نماز کھڑی ہو تو تم صفیں درست رکھو کندھے برابر رکھو کیونکہ صفیں درست رکھنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے پھر وہ اُس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک لوگ آ کر اُنہیں بتا نہیں دیتے تھے کہ صفیں درست ہو چکی ہے جب لوگ اُنہیں بتا دیتے تھے کہ صفیں درست ہو چکی ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس وقت تکبیر کہتے تھے۔

5374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِنِّي لَأَقْرَأُ جُزْئِي إِذَا لَمْ أَسْتَمِعِ الْخُطْبَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جمعہ کے دن جب میں خطبہ کی آواز نہیں سنتا تو اُس وقت میں اپنے جزء (یعنی قرآن مجید کے مخصوص حصہ) کی تلاوت کر لیتا ہوں۔

5375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنِ التَّسْبِيحِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ: " كَانَ يُؤْمَرُ بِالصَّمْتِ قَالَ: قُلْتُ: ذَهَبَ الْإِمَامُ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فِي الْجُمُعَةِ؟ " قَالَ: تَكَلَّمْ إِنْ شِئْتَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنْ أَحْدَثُوا فَلَا تُحْدِثْ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے امام کے خطبہ کے دوران تسبیح پڑھنے یا تکبیر پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر امام جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کوئی اور موضوع چھیڑ دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر اگر تم چاہو تو کلام کر سکتے ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات کہی ہے: اگر وہ کوئی نیا کام کرتے ہیں تو تم نیا کام نہ کرو۔

5376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِذَا كُنْتُ لَا أَسْمَعُ الْإِمَامَ أُهَلِّلُ وَأُكَبِّرُ وَأُسَبِّحُ وَأَدْعُو اللَّهَ وَأَدْعُو لِأَهْلِي أُسَمِّيهِمْ وَأُسَمِّي غَرِيمِي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ لَمْ يَدْعُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب میں ایسی جگہ پر موجود ہوں جہاں مجھے امام کی آواز نہیں آ رہی تو کیا میں لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر سبحان اللہ وغیرہ پڑھ سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر سکتا ہوں اور کیا میں اپنے اہل خانہ کا نام لے کر اُن کے لیے دعا کر سکتا ہوں اور اپنے کسی عزیز یا قرض خواہ کا نام لے سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر امام دعا نہیں کرتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَحْرُمُ الْكَلَامُ مَا كَانَ الْإِمَامُ عَلَى

الْمِنبَرِ، وَإِنْ ذَهَبَ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ ذُكِرَ اللّٰهُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب تک امام منبر پر موجود ہے کلام کرنا حرام ہوگا' جب وہ وہاں سے چلا جائے گا (یا نیچے اُتر آئے گا) تو اللہ کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔

5378 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ فَلَا يَدْعُو اَحَدٌ بِشَيْءٍ، وَلَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا اَنْ يَّذْكُرَ الْاِمَامُ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب جمعہ کا دن ہو اور امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو کوئی بھی شخص کوئی دعا نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے' البتہ اگر امام ذکر کرے (تو حکم مختلف ہے)۔

بَابُ الْعَبَثِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: امام کے خطبہ کے دوران کوئی فضول حرکت کرنا

5379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ الْعَبَثَ وَالتَّحْرِيكَ وَالتَّثَاؤُبَ قَالَ: وَلَا يَسْتَطِيعُ النَّاسُ اِلَّا ذٰلِكَ الْجُمُعَةَ لِطُولِ الْخُطْبَةِ

✵✵ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جمعہ کے دن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جب امام منبر پر موجود ہو تو کوئی عبث حرکت کی جائے' یا حرکت کی جائے' یا جماہی لی جائے۔ وہ یہ فرماتے تھے: لوگ اس طرح کی حرکت صرف اُس وقت کرتے ہیں' جب جمعہ کے دن طویل خطبہ ہو جائے۔

5380 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَنْهٰى عَنْ تَقْلِيبِ الْحَصَى، وَعَنْ تَفْقِيعِ الْاَصَابِعِ فِي الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

✵✵ عکرمہ' امام کے خطبہ کے دوران کنکریوں کو اُلٹنے پلٹنے اور انگلیوں کو چٹخانے سے منع کرتے تھے۔

5381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ قَالَ: اِذَا اَتَيْتَ الْجُمُعَةَ فَاَنْصِتْ، وَلَا تَعْبَثْ بِالْحَصَى، وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنْكَ قَرِيبًا يَتَكَلَّمُ فَاغْمِزْهُ، وَاِنْ كَانَ بَعِيدًا فَاَشِرْ اِلَيْهِ

✵✵ زید بن صوحان بیان کرتے ہیں: جب تم جمعہ کے لیے آؤ تو خاموش رہو اور کنکریوں کے ساتھ فضول نہ کھیلو' اگر کوئی شخص تمہارے قریب موجود ہو اور کلام کر رہا ہو' تو تم آنکھ کے ذریعہ اشارہ کرو اور اگر وہ دور ہو' تو اُس کو باقاعدہ اشارہ کرو۔

بَابُ يُكَلِّمُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي غَيْرِ الذِّكْرِ

باب: امام کا جمعہ کے دن منبر پر رہتے ہوئے' ذکر و اذکار کے علاوہ بات چیت کرنا

5382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَتَلَ عَبْدُ

اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَاَصْحَابُهُ سَلَّامَ بْنَ اَبِي الْحُقَيْقِ الْاَعْوَرَ مِنْ يَهُودَ دَخَلُوا الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَالَ: اَفْلَحَتِ الْوُجُوهُ

٭٭ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عتیک انصاری رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں نے یہودیوں سے تعلق رکھنے والے سلام بن ابوحقیق ''کانے'' کو قتل کر دیا تو یہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُنہیں ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: یہ کامیاب چہرے ہیں!

5383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: "اَمْلِكُوا الْعَجِينَ فَاِنَّهُ خَيْرُ الرَّيْعَيْنِ، اَوْ قَالَ: خَيْرُ الطَّحِينَيْنِ، قَالَ هِشَامٌ: رَاَى عَلَيْهِ حَقًّا اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِمَا كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهُ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا:

''تم لوگ آٹے کے مالک بناؤ' کیونکہ یہ بہترین اناج ہے''۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ بہترین پسی ہوئی چیز ہے''۔

ہشام کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ذمہ یہ بات لازم سمجھتے تھے کہ وہ لوگوں کو بھی اُسی بات کا حکم دیں' جس بات کا حکم وہ اپنے اہل خانہ کو دیتے تھے۔

5384 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَقُولُ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ جَالِسًا عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْمُؤَذِّنُونَ يُؤَذِّنُونَ، وَهُوَ يَسْاَلُ النَّاسَ عَنْ اَسْعَارِهِمْ؟ وَاَخْبَارِهِمْ؟

٭٭ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے موسیٰ بن طلحہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا' مؤذن اذان دے رہے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں سے قیمتیں دریافت کررہے تھے اور ان کے حالات دریافت کررہے تھے۔

5385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانُوا يَتَوَقَّوْنَ اَنْ يُخَلِّطُوا الْخُطْبَةَ بِشَيْءٍ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَكَانُوا يَتَشَهَّدُونَ فِي الْخُطَبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَلَمَّا سُمِّينَا الْحَامِدِينَ؟ قَالَ: نَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، قُلْتُ: وَالِاسْتِسْقَاءُ اَوِ الْاِسْتِشْفَاءُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا پہلے لوگ اس بارے میں احتیاط کرتے تھے کہ وہ خطبہ کے ساتھ خلط ملط کر دیں' ماسوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ

جمعہ کے دن خطبہ کے دوران تشہد کے کلمات پڑھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: پھر ہمارا نام حمد کرنے والے کیوں رکھا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ میں نے دریافت کیا: (جمعہ کے خطبے کے دوران) بارش کی دعا مانگنے یا شفاء کی دعا مانگنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ قَالَهُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، اِنْ اَمَرَ بِمَعْرُوفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ، بَيْعٌ، اَوِ ابْتِيَاعٌ، اَوْ مِكْيَالٌ، اَوْ مَوْزُونٌ، فَهُوَ ذِكْرٌ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: امام منبر پر جو کچھ کہتا ہے اُس کے بعد' جبکہ اُس نے نیکی کا حکم دیا ہو یا بُرائی سے منع کیا ہو' تو ہر چیز یا تو خرید و فروخت یا ماپنا یا وزن کرنا' یہ سب ذکر ہے۔

5387 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُؤَمِّنُ النَّاسُ قَالَ: وَقَدْ قَالَ عَطَاءٌ: هُوَ حَدَثٌ، وَهُوَ حَسَنٌ

❊❊ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر دعا کرتے تھے اور لوگ آمین کہا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک نئی چیز ہے اور اچھی ہے۔

5388 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ اَبِي الصَّعْبَةِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لِرَجُلٍ وَّهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: "هَلِ اشْتَرَيْتَ لَنَا؟ وَهَلْ اَتَيْتَ لَنَا بِهٰذَا؟ وَاَشَارَ بِاُنْمُلَةٍ مِنْ اَصَابِعِهٖ، يَعْنِيْ حَبًّا

❊❊ ابوصعبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر ایک شخص سے فرمایا: کیا تم ہمارے لیے خرید لو گے؟ کیا تم ہمارے پاس یہ چیز لے آؤ گے؟ اُنہوں نے اپنے ہاتھ میں موجود کچھ دانوں کی طرف اشارہ کر کے یہ بات فرمائی۔

5389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَلَامُ النَّاسِ الْاَمِيرَ، وَهُوَ يَخْطُبُ يَخُصُّهُ بِحَدِيْثٍ اَوْ يَسْاَلُهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الذِّكْرِ؟ قَالَ: اَكْرَهُ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَكَلَامُ النَّاسِ الْإِمَامَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: وَاَكْرَهُهُ، اِنَّمَا الْجُمُعَةُ ذِكْرٌ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگوں کا حاکم وقت سے کلام کرنا جبکہ وہ خطبہ دے رہا ہو' اُسے یہ کہنا کہ وہ بطورِ خاص کسی موضوع پر بات چیت کرے' یا ذکر کے حوالے سے کسی چیز کے بارے میں اُس سے سوال کرنا (اس کا حکم کیا ہو گا؟) عطاء نے جواب دیا: میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: لوگوں کا امام کے ساتھ بات چیت کرنے کا کیا حکم ہو گا جبکہ وہ منبر پر موجود ہو اور لوگ اُس کی تعریف کر رہے ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے بھی مکروہ قرار دیتا ہوں کیونکہ جمعہ میں صرف ذِکر اذکار (یا وعظ و نصیحت ہوتی ہے)۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ

باب: لوگوں کا رُخ کرنا

5390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: كَذَلِكَ كَانُوا يَفْعَلُونَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے لوگوں کے جمعہ کے دن امام کی طرف رُخ کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: پہلے لوگ ایسا ہی کرتے تھے۔

5391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جمعہ کے دن امام کی طرف رُخ کر کے بیٹھتے تھے۔

5392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح جمعہ کے دن امام کی طرف رُخ کرتے تھے۔

5393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اسْتِقْبَالُ النَّاسِ الْإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْقَاصَّ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا يَدَعُونَ الْبَيْتَ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ اَخْبَرَنِي حِينَئِذٍ عَمَّنْ اَخْبَرَهُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ جَاءَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُصُّ هَا هُنَا، وَاَشَارَ اِلَى نَاحِيَةِ بَنِي مَخْزُومٍ، وَسِنَانُ بْنُ يَعْلَى اَوْ سَعِيدُ بْنُ يَعْلَى مُسْتَقْبِلُ الْبَيْتِ فَدَعَاهُ يَعْلَى، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ اسْتَقْبِلِ الذِّكْرَ، فَقَالَ حِينَئِذٍ عَبَّادُ بْنُ اَبِي عَبَّادٍ: هُوَ سِنَانُ بْنُ يَعْلَى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جمعہ کے دن لوگوں کا امام کی طرف رُخ کرنا' یا مکہ میں واعظ کی طرف رُخ کرنا اور بیت اللہ کی طرف رُخ نہ کرنا (اس کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُس وقت اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ عبید بن عمیر یہاں وعظ کر رہے تھے' اُنہوں نے بنومخزوم کے ایک کنارے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی اور سنان بن یعلیٰ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سعید بن یعلیٰ بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے تو یعلیٰ نے اُنہیں بلایا اور کہا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے' تم ذکر کی طرف رُخ کرو۔

اُس موقع پر عباد بن ابوعباد نامی راوی نے یہ کہا: اُن کا نام سنان بن یعلیٰ تھا۔

5394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ كَانَ حَذْوَ الْمِنْبَرِ، يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ وَيَدَعُ الْبَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص منبر کے برابر موجود ہوگا وہ امام کی طرف رُخ کرے گا اور بیت اللہ کو ترک کر دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ بیت اللہ کی طرف رُخ کرے گا۔

5395 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُصُّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: خَلُّوا بَيْنَنَا، وَبَيْنَ مُذَكِّرِنَا

٭٭ ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' لوگ اُن سے سوالات کر رہے تھے' جبکہ عبید بن عمیر اُس وقت وعظ کر رہے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے اور ہمیں نصیحت کرنے والے کے درمیان جگہ چھوڑ دو۔

5396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَصَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْعَصْرَ، ثُمَّ جَلَسَ، وَحَلَّقَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهُ، وَجَعَلَ ظَهْرَهُ نَحْوَ الْقَاصِّ قَالَ: ثُمَّ اَفَاضَ بِالْحَدِيثِ قَالَ: فَرَفَعَ الْقَاصُّ يَدَهُ يَدْعُو فَلَمْ يَرْفَعِ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ

٭٭ عبدہ بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ بیٹھ گئے' اُن کے ساتھیوں نے اُن کے گرد حلقہ بنا لیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی پشت کی طرف ایک قصہ گو شخص (یا واعظ) نے وعظ شروع کیا' اُس نے بات چیت شروع کی' تو اُس نے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ دعا کرے' لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ بلند نہیں کیا۔

5397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَقَصَصُ الْقَاصِّ هٰذَا غَيْرُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَاَذْكُرُ اللّٰهَ وَاَنَا اَسْمَعُهُ وَاَعْقِلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاجْلِسْ مَعَهُ مَا شِئْتَ وَقُمْ اِذَا شِئْتَ وَارْفَعْ صَوْتَكَ بِبَعْضِ الذِّكْرِ، قُلْتُ: فَعَطَسَ اِنْسَانٌ فَحَمِدَ، شَمِّتْهُ؟ قَالَ: اَيْ لَعَمْرِي قُلْتُ: اَفَنُحَدِّثُ اَنَا وَاِنْسَانٌ وَنَحْنُ نَسْمَعُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَنْ تُسَبِّحَ وَتَذْكُرَ اَحَبُّ اِلَيَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ وعظ' واعظوں کی تقریریں جو امام کے جمعہ کے دن کے خطبہ کے علاوہ ہوتی ہیں' کیا اس کے دوران میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہوں؟ جبکہ میں وہ تقریر سن بھی رہا ہوں اور وہ بات مجھے سمجھ بھی آ رہی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُس واعظ کے ساتھ جب تک چاہو بیٹھے رہو' جب چاہو اُٹھ جاؤ' اور ذکر کے دوران تم اپنی آواز بلند بھی کر سکتے ہو۔ میں نے دریافت کیا: ایک شخص کو اس دوران چھینک آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے تو کیا میں اُسے جواب دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں نے دریافت کیا: جب ہم لوگ اُس واعظ کی تقریر سن رہے ہوں تو میں اور کوئی اور شخص آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اگر

تم صرف تسبیح پڑھو اور ذکر کرو تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

5398 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّهُ لَا يَجِبُ الْاِنْصَاتُ عِنْدَ الزَّحْفِ؟ قَالَ: اَیْ لَعَمْرِیْ، اِنَّهُ لَوَاجِبٌ، ثُمَّ تَلَا (اِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْاَدْبَارَ) (الأنفال: 15)، (وَاذْكُرُوْا) (الأنفال: 45) قَالَ: فَوَجَبَ الذِّكْرُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: وَلَا حَدِيثَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الذِّكْرُ، قُلْتُ: اَتَجْهَرُوْنَ بِالذِّكْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک اس بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے کہ لڑائی کے وقت خاموش رہنا واجب نہیں رہتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! یہ بات واجب ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جب تمہارا کافروں سے سامنا ہو تو تم پیٹھ نہ پھیر لینا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس موقع پر ذکر کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اُس موقع پر ذکر کے علاوہ اور کوئی بات چیت نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ بلند آواز میں ذکر کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ فَصْلِ مَا بَيْنَ الْخُطْبَةِ وَمَا قَبْلَهَا

باب: خطبہ اور اُس کے ماقبل کے درمیان فصل پیدا کرنا

5399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَافْصِلْ بِكَلَامٍ قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ قُلْتُ: سَلَّمَ الْاِمَامُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَيَكُوْنُ ذٰلِكَ فَصْلًا؟ قَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ تَزِيْدَ اَيْضًا كَلَامَ السَّلَامِ فِي الْقُرْآنِ

* عطاء فرماتے ہیں: جب امام جمعہ کے دن آ جائے تو خطبہ دینے سے پہلے کلام کے ذریعہ فصل پیدا کر لے۔ میں نے کہا: امام اگر سلام کرتا ہے اور میں اُسے جواب دے دیتا ہوں تو کیا یہ فصل ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تم مزید کلام کچھ کرو؛ سلام کا ذکر تو قرآن میں بھی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْقُصَّاصِ

باب: واعظین کا تذکرہ

5400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "اَوَّلُ مَنْ قَصَّ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ، اسْتَاذَنَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَقَامًا فَاَذِنَ لَهُ، فَكَانَ يَقُوْمُ قَالَ: ثُمَّ اسْتَزَادَهُ مَقَامًا آخَرَ فَزَادَهُ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اسْتَزَادَهُ مَقَامًا آخَرَ، فَكَانَ يَقُصُّ فِي الْجُمُعَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرَ اِذَا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَقُصُّ اَمَرَّ عَلٰى حَلْقِهِ السَّيْفَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے قصہ گوئی شروع کی' اُنہوں نے ہر جمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت لینی کہ وہ کسی جگہ پر کھڑے ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں اجازت دے دیتے تھے' وہ کھڑے ہوتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے: تھوڑی سی جگہ اور دے دیں! اس طرح اُنہیں اور جگہ مل جاتی تھی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے تھوڑی سی جگہ اور مانگی تو وہ ہر جمعہ کے دن تین مرتبہ قصہ بیان کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اُن کے پاس سے گزرتے تھے اور وہ قصہ بیان کررہے ہوتے تھے' تو وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اپنا ہاتھ اپنی تلوار کے قبضہ پر پھیرتے تھے۔

5401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ، فَيَقُوْلُ: مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فَيَقُوْلُ: اَخْرَجَنِي الْقَاصُّ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ كَانَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَسْمَعُهُمْ يَقْرَءُ وْنَ السَّجْدَةَ، فَلَا يَسْجُدُ، وَيَقُوْلُ: اِنِّي لَمْ اَجْلِسْ اِلَيْهِمْ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے باہر نکلے تو ایک شخص اُنہیں ملا' اُس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس قصہ گو نے مجھے باہر نکلوادیا ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے: سعید بن مسیب ان قصہ گولوگوں کو آیت سجدہ تلاوت کرتے ہوئے سنتے تھے تو سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے: میں ان کے لیے نہیں بیٹھا ہوا۔

5402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: دَخَلَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَتْ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَتْ: عُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا اُمَّتَاهُ قَالَتْ: اَمَا بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَجْلِسُ، وَيُجْلَسُ اِلَيْكَ؟ قَالَ: بَلٰى يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: فَاِيَّاكَ وَتَقْنِيطَ النَّاسِ وَاِهْلَاكَهُم

٭٭ عبداللہ بن عیاض بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں عبید بن عمیر ہوں' سیدہ عائشہ نے دریافت کیا: عمیر بن قتادہ! (تمہارے والد ہیں؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اے امی جان! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے پتا چلا ہے کہ تم بیٹھتے ہو (اور تقریر کرتے ہو) اور لوگ تمہارے پاس بیٹھتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اے اُم المؤمنین! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگوں کو مایوس کروانے اور اُنہیں ہلاکت کا شکار کروانے سے بچنا۔

5403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُصُّ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ: صَدَقَ الَّذِي يَقُوْلُ:

لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيْتٍ ... اِنَّمَا الْمَيْتُ مَيِّتُ الْاَحْيَاءِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَرَاَيْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ يَقُصُّ بِالسُّنَنِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو وعظ کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا

اُس شخص نے سچ کہا ہے جس نے یہ (شعر) کہا ہے:

''ایسا نہیں ہے کہ جو شخص مر جاتا ہے وہ مرنے کی وجہ سے راحت حاصل کر لیتا ہے اصل میں مرنا تو زندوں کا مرنا ہوتا ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی کو دیکھا ہے کہ وہ سنتوں کے بارے میں وعظ کیا کرتے تھے۔

5404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، لَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ مَعَ الْقُصَّاصِ، اِلَّا قَاصُّ الْجَمَاعَةِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واعظین کے ساتھ نہیں بیٹھا کرتے تھے البتہ جماعت کے واعظ کا معاملہ مختلف ہے۔

5405 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ وَغَيْرِهٖ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الْقَاصِّ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُهٗ، يَعْنِي مَعْمَرًا، يَفْعَلُهٗ

* * عبیداللہ بن ابو یزید اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ ایک واعظ کے پاس دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے بیٹھے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یعنی معمر کو دیکھا ہے وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

5406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ، اَرْسَلَتْ اِلٰى مَرْوَانَ تَشْكُو السَّائِبَ وَكَانَ قَاصًّا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اُكَلِّمَ خَادِمِي فَنَهَاهُ مَرْوَانُ، فَعَادَ فَشَكَتْهُ اَيْضًا، فَلَقِيَهٗ مَرْوَانُ اَيْضًا فَصَكَّهٗ، اَوْ قَالَ: لَطَمَهٗ

* * زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان کو پیغام بھجوایا اور سائب کی شکایت کی جو ایک واعظ تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اپنے خادم کے ساتھ بھی بات نہیں کر پاتی۔ مروان نے اُس واعظ کو منع کر دیا اُس واعظ نے دوبارہ تقریر کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر شکایت بھجوائی جب مروان کی اُس واعظ سے ملاقات ہوئی تو اُس نے اُسے مکا مارا یا چانٹا رسید کیا۔

5407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عَلِيًّا، مَرَّ بِقَاصٍّ، فَقَالَ: اَتَعْرِفُ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: هَلَكْتَ وَاَهْلَكْتَ قَالَ: وَمَرَّ بِآخَرَ قَالَ: مَا كُنْيَتُكَ؟ قَالَ: اَبُو يَحْيٰى قَالَ: بَلْ اَنْتَ اَبُو اعْرِفُوْنِي

* * معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک واعظ کے پاس سے گزرے تو دریافت کیا: کیا تم منسوخ کے مقابلہ میں ناسخ کی پہچان رکھتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بھی ہلاکت کا شکار ہو اور دوسروں کو بھی ہلاکت کا شکار کرو گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک اور واعظ کے پاس سے

گزرے اور دریافت کیا: تمہاری کنیت کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ابویحییٰ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم ''ابواعرفونی'' ہو (یعنی یہ کہنے والے ہو کہ لوگو مجھے پہچانو)۔

5408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: ذُكِرَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ قَاصٌّ يَجْلِسُ بِاللَّيْلِ وَيَقُوْلُ لِلنَّاسِ: قُوْلُوْا: كَذَا، قُوْلُوْا: كَذَا، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاَخْبِرُوْنِي، فَاَخْبَرُوهُ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ مُتَقَنِّعًا، فَقَالَ: مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ لَاَهْدَى مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهِ، وَاِنَّكُمْ لَمُتَعَلِّقُونَ بِذَنَبِ ضَلَالَةٍ

✸✸ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک واعظ کا ذکر کیا گیا جو رات کے وقت بیٹھ کر لوگوں سے یہ کہتا تھا: تم لوگ کہو تم لوگ یہ کہو تم لوگ وہ کہو۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جب تمہیں وہ نظر آئے تو مجھے بتانا۔ لوگوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سر ڈھانپ کر آئے اور دریافت کیا: جو شخص مجھے جانتا ہے وہ مجھے جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو میں عبداللہ بن مسعود ہوں' تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب سے زیادہ ہدایت پر ہو' حالانکہ تم لوگ گمراہی کی دُم کے ساتھ لٹکے ہوئے ہو۔

5409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّ قَوْمًا يَقْعُدُوْنَ مِنَ الْمَغْرِبِ اِلَى الْعِشَاءِ، يُسَبِّحُونَ يَقُوْلُونَ: قُوْلُوْا كَذَا، قُوْلُوْا كَذَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: "اِنْ قَعَدُوا فَآذِنُوْنِيْ بِهِمْ، فَلَمَّا جَلَسُوا آذَنُوهُ، فَانْطَلَقَ اِذْ آذَنُوهُ، فَدَخَلَ، فَجَلَسَ مَعَهُمْ، وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ فَاَخَذُوا فِيْ تَسْبِيحِهِمْ فَحَسَرَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ رَاْسِهِ الْبُرْنُسَ، وَقَالَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُمْ بِبِدْعَةٍ ظَلْمَاءَ، اَوْ لَقَدْ فَضَلْتُمْ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا" قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيمٍ: مَا جِئْنَا بِبِدْعَةٍ ظَلْمَاءَ وَمَا فَضَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، وَاَتُوبُ اِلَيْهِ قَالَ: فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَتَفَرَّقُوا، وَرَاَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَلْقَتَيْنِ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: "اَيَّتُكُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَقَالَتْ اِحْدَاهُمَا: نَحْنُ، قَالَ لِلْاُخْرَى: تَحَوَّلُوْا اِلَيْهِمْ، فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً"

✸✸ عطاء بن سائب نے ابوبختری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ کچھ لوگ مغرب سے عشاء تک بیٹھ کر تسبیح پڑھتے تھے اور وہ کہتے: تم لوگ یہ کہو تم لوگ وہ کہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جب وہ بیٹھیں گے تو مجھے اُن کے بارے میں بتانا۔ جب وہ بیٹھے تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا' جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے بتایا تو وہ وہاں تشریف لے گئے' اُن کے پاس گئے اور اُن کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سر پر ٹوپی لی ہوئی تھی' وہ لوگ تسبیح پڑھنے لگے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سر سے ٹوپی ہٹائی اور بولے: میں عبداللہ بن مسعود ہوں! تو لوگ خاموش ہو گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک تاریک بدعت لے کے آئے ہو' یا پھر تم علمی طور پر حضرت

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5416 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدْ لَغَوْتَ"

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم نے اپنے ساتھی کو یہ کہا: خاموش ہو جاؤ' اور امام اس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے لغو حرکت کی''۔

5417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْاَوَّلِ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5418 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قُلْتَ لِلنَّاسِ اَنْصِتُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُمْ يَنْطِقُونَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن جب لوگ بات چیت کر رہے ہوں اور تم ان سے یہ کہو: تم لوگ خاموش ہو جاؤ' جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے بذاتِ خود لغو حرکت کی''۔

5419 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا قَالَ: صَهْ، فَقَدْ لَغَا، وَاِذَا لَغَا فَقَدْ قَطَعَ جُمُعَتَهُ"

* * عطاء خراسانی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کہے: چپ۔ تو اس نے لغو حرکت کی' اور جب اس نے لغو حرکت کی تو اس نے اپنا جمعہ منقطع کر لیا''۔

5420 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الْخُطْبَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ، وَمَنْ دَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاسْتَمَعَ، وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَمِعْ، وَلَمْ يُنْصِتْ، كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ قَالَ: صَهْ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَا، وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ، اَوْ قَالَ: فَلَا شَيْءَ لَهُ

* * یحییٰ بن ابوکثیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص خطبہ کو پالے وہ جمعہ کو پالیتا ہے اور جو شخص خطبہ نہ پائے وہ صرف نماز کو پاتا ہے۔ جو شخص امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے' اسے اجر کے دو ڈھیر ملتے ہیں اور جو شخص غور سے نہیں سنتا' اور خاموش نہیں رہتا' اسے گناہ کے دو ڈھیر ملتے ہیں اور جو شخص کہے: چپ۔ جبکہ امام اس وقت خطبہ

دے رہا ہو تو اس شخص نے لغو حرکت کی۔ اور جس نے لغو حرکت کی اس کا جمعہ نہیں ہوتا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے کچھ نہیں ملتا۔

5421 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو، وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ آيَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا اُبَیُّ بْنَ كَعْبٍ اَهٰكَذَا تَقْرَؤُهَا؟ فَصَمَتَ عَنْهُ اُبَیٌّ، وَكَانُوْا فِی الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اُبَیٌّ: لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: لَمْ تُجَمِّعِ الْيَوْمَ، فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اُبَیٌّ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (جمعہ کے دن خطبہ کے دوران) جمعہ کے حکم والی آیت تلاوت کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اُبی بن کعب! آپ اسے اسی طرح پڑھتے ہیں؟ تو حضرت اُبی جواب میں خاموش رہے۔ یہ لوگ جمعہ کی ادائیگی کے لئے (مسجد میں موجود) تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ (نماز جمعہ کی ادائیگی سے) فارغ ہوئے تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ نے آج جمعہ ادا نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُبی نے سچ کہا ہے۔

5422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ تَعْلَمُ مِنْ شَیْءٍ يَقْطَعُ جُمُعَةَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ اَنْ يُصَلِّیَ اَرْبَعًا مِنْ كَلَامٍ، اَوْ تَخَطِّی رِقَابِ النَّاسِ، اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کلام کرنے لوگوں کی گردنیں پھلانگیں یا اس کے علاوہ کسی اور ایسے عمل سے واقف ہیں جو فرض جمعہ کو منقطع کر دے اور آدمی پر چار رکعات ادا کرنا لازم ہو جائے تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

5423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُقَالُ: مَنْ تَكَلَّمَ فَكَلَامُهُ حَظُّهُ مِنَ الْجُمُعَةِ يَقُوْلُ: مِنْ اَجْرِ الْجُمُعَةِ، فَاَمَّا اَنْ يُوَفِّیَ اَرْبَعًا فَلَا

* * عطاء فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے جو شخص (جمعہ کے دن خطبے کے دوران) کلام کرتا ہے تو جمعہ میں سے اس کا حصہ یہی ہوتا ہے۔ عطا فرماتے ہیں: اس سے مراد جمعے کا اجر ہے۔ جہاں تک چار رکعات ادا کرنے کا تعلق ہے تو وہ نہیں ہوگا۔

5424 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِذْ قَرَاَ آيَةً فَسَمِعَهَا اَبُو ذَرٍّ، فَقَالَ اَبُو ذَرٍّ: لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ: مَتٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ؟ فَاَنْصَتَ عَنْهُ اُبَیٌّ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُنْصِتُ عَنْهُ، حَتّٰى اِذَا نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اُبَیٌّ: لِاَبِی ذَرٍّ: لَيْسَ لَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ اِلَّا مَا قَدْ مَضٰى مِنْهَا، فَسَاَلَ اَبُو ذَرٍّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: صَدَقَ اُبَیٌّ

✳✳ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ایک آیت تلاوت کی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے وہ سنی تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ تو جواب میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ ہر مرتبہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ جب نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے جمعہ میں سے آپ کو صرف وہی اجر ملے گا' جو پہلے گزر چکا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُبی نے سچ کہا ہے۔

5425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَيَرَى لَغْوًا اَنْ يُشِيرَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِيَدِهِ، اَنِ اسْكُتْ اِذَا تَكَلَّمَ

✳✳ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اس چیز کو بھی لغو حرکت شمار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کلام کرے تو آدمی اُسے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرکے یہ کہے: تم خاموش ہو جاؤ۔

5426 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، حَصَبَ رَجُلَيْنِ كَانَا يَتَكَلَّمَانِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،

✳✳ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو ایسے آدمیوں کو کنکریاں ماری تھیں' جو جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران بات چیت کر رہے تھے۔

5427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلُ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَتَكَلَّمَانِ

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَاَى سَائِلًا يَسْاَلُ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَصَبَهُ

✳✳ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے درمیان ایک سائل کو مانگتے ہوئے دیکھا تو اُسے کنکریاں ماریں۔

5429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يُشِيرُ اِلَى رَجُلٍ فِي الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

✳✳ نافع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے دوران ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا۔

5430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ رَاَى سَائِلًا، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اَنِ اسْكُتْ "

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔انہوں نے امام کے خطبہ دینے کے دوران ایک شخص کو مانگتے ہوئے دیکھا تو اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا کہ خاموش ہوجاؤ۔

5431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: رَاَيْتُهٗ يُشِيرُ اِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَّالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ، وَكَانَ يَتَكَلَّمُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنِ اسْكُتْ

✵✵ مسلم نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُنہیں محمد بن سعد کو اشارہ کرتے ہوئے دیکھا جبکہ حجاج اُس وقت خطبہ دے رہا تھا اور محمد بن سعد کوئی بات کر رہے تھے تو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے اُن کی طرف اشارہ کیا کہ تم خاموش ہوجاؤ۔

5432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، وَاَبَا بُرْدَةَ "يَتَكَلَّمَانِ: وَالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ حِينَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْكَذَّابِينَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: اَتَتَكَلَّمَانِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ؟ قَالَا: اِنَّا لَمْ نُؤْمَرْ اَنْ نُنْصِتَ لِهٰذَا

✵✵ مجالد بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی اور ابو بردہ کو آپس میں بات چیت کرتے ہوئے دیکھا جبکہ حجاج اُس وقت خطبہ دے رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ جھوٹوں پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ لعنت کرے (فلاں قسم کے لوگوں پر) تو میں نے ان دونوں حضرات سے کہا: کیا آپ لوگ امام کے خطبہ کے دوران کلام کر رہے ہیں؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: ہمیں اس آدمی کے لیے خاموش رہنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

5433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: رَاَيْتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يُكَلِّمُ رَجُلًا، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَمَنَ الْحَجَّاجِ

✵✵ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو ایک شخص کے ساتھ کلام کرتے ہوئے سنا جبکہ امام اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا تھا' یہ حجاج کے زمانہ کی بات ہے۔

5434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَشْرَبُ الرَّجُلُ الْمَاءَ اِذَا عَطِشَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: جب آدمی کو پیاس لگے گی تو وہ پانی پی لے گا جبکہ امام اُس وقت جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو۔

بَابُ الْعُطَاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جمعہ کے دن چھینک آجانا جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو

5435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اِنْسَانٌ فِي الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ،

وَاَنْتَ تَسْمَعُهُ، وَتَسْمَعُ الْخُطْبَةَ فَلَا تُشَمِّتْهُ، وَاِنْ لَمْ تَسْمَعِ الْخُطْبَةَ اَيْضًا فَلَا تُشَمِّتْهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن چھینک آ جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور تم اس بات کو سن لو اور تم خطبہ بھی سن رہے ہو تو تم اُس شخص کو چھینک کا جواب نہ دو' لیکن اگر تم خطبہ نہیں سن رہے تو بھی تم اُسے چھینک کا جواب دو۔

5436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اِنْسَانٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَنْتَ تَسْمَعُهُ، وَتَسْمَعُ الْخُطْبَةَ، فَشَمِّتْهُ فِيْ نَفْسِكَ، فَاِنْ كُنْتَ لَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ فَشَمِّتْهُ، وَاَسْمِعْهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن چھینک آ جائے اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور تم اُسے سن لو اور تم خطبہ بھی سن رہے ہو تو تم دل میں اُسے جواب دو' اور اگر تم خطبہ نہیں سن رہے تو تم جواب دو اور اُس کی آواز اُس شخص تک پہنچاؤ۔

5437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَشَمِّتْهُ

٭٭ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن چھینکتا ہے' تو ابراہیم فرماتے ہیں: تم اُسے جواب دو۔

5438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يُشَمِّتُ الْعَاطِسَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں امام عامر شعبی کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے چھینکنے والے شخص کو جواب دیا جبکہ امام اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا تھا۔

5439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ اَبِيْ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَسْاَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْطِسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ الْجُمُعَةَ اُشَمِّتُهُ؟ فَقَالَ: لَا

٭٭ عبداللہ بن سعید بن ابوہند بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے سعید بن میتب کے پاس بھیجا تاکہ میں اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کروں' جسے جمعہ کے دن چھینک آ جاتی ہے جبکہ اُس وقت امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو تو کیا میں اُس شخص کو چھینک کا جواب دوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ رَدِّ السَّلَامِ فِي الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دوران سلام کا جواب دینا

5440 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ، وَهُوَ

فِي الْخُطْبَةِ، قَالَا: يَرُدُّ عَلَيْهِ وَيُسْمِعُهُ

** حسن بصری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص کو سلام کرتا ہے اور دوسرا شخص اُس وقت خطبہ سن رہا ہوتا ہے تو ان دونوں حضرات کا یہ کہنا ہے: کہ وہ شخص اُسے سلام کا جواب دے گا اور اُس تک آواز پہنچائے گا۔

5441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يَرُدُّ الرَّجُلُ السَّلَامَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

** عیسیٰ بن ابوعزہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی سلام کا جواب نہیں دے گا جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو۔

5442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: يَرُدُّ السَّلَامَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، قَالَ جَابِرٌ: وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: تَرُدُّ السَّلَامَ فِي نَفْسِكَ وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

** امام شعبی اور سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: امام کے خطبہ کے دوران آدمی سلام کا جواب دے گا۔ جابر روایت کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے یہ بات بیان کی ہے کہ تم دل میں سلام کا جواب دو گے۔ امام عبدالرزاق نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَاِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ فِي نَفْسِكَ، وَاِنْ كُنْتَ لَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ وَاَسْمِعْهُ

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص جمعہ کے دن سلام کرے اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اگر تو تم خطبہ کی آواز سن رہے ہو تو تم دل میں اُسے سلام کا جواب دو اور اگر تم خطبہ کی آواز نہیں سن رہے تو تم اُسے جواب دیتے ہوئے اُس تک آواز پہنچاؤ۔

بَابُ قِرَاءَةِ الصُّحُفِ فِي الْجُمُعَةِ، وَكَانُوا يَقْرَءُونَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت کرنا' لوگ نماز سے پہلے تلاوت کیا کرتے تھے

5444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا قُرِئَتِ الصُّحُفُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَا تُكَلِّمْ اَحَدًا، اِنْ اَحْدَثُوا فَلَا تُحْدِثْ

** قتادہ فرماتے ہیں: جب جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو تم کسی کے ساتھ بات نہ کرو' اگر وہ لوگ بات چیت کرتے ہیں تو تم اس میں حصہ نہ لو۔

5445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ كَرِهَ قِرَاءَةَ الصُّحُفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَاِنْ قُرِئَتْ فَلَا تُكَلِّمْ قَالَ: " وَقِرَاءَةُ الصُّحُفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَدَثٌ اَحْدَثُوهُ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس کی تلاوت کی جائے تو پھر تم کلام نہ کرو۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت کرنا ایک نئی چیز ہے جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے۔

5446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ اِذَا قُرِئَتِ الصُّحُفُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✲✲ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی تھی تو سعید بن جبیر اس دوران کلام کر لیتے تھے۔

5447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: اِنْ قُرِئَتِ الصُّحُفُ وَاَنَا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، اَسْمَعُ قِرَاءَتَهَا اُسَبِّحُ، وَاُهَلِّلُ، وَاَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ نَفْسِي، وَاَدْعُو لِاَهْلِي اُسَمِّيهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ، وَاَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اسْتَخْرِجْ لِي مِنْ غَرِيمِي اُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو اور میں منبر کے پاس موجود ہوں اور میں اُس تلاوت کو سن رہا ہوں تو کیا میں دل میں سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ پڑھ سکتا ہوں' یا اللہ کا ذکر کر سکتا ہوں' یا اپنے اہلِ خانہ کا نام لے کر اُن کے لیے دعا کر سکتا ہوں اور یہ کہہ سکتا ہوں کہ اے اللہ! میرے لیے میرے مقروض سے یہ یہ چیز نکلوا دے اور میں مقروض کا نام بھی لے لوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(شاید یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام عبدالرزاق نے ابن جریج سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور ابن جریج نے جواب دیا: جی ہاں!)

بَابُ الْاِتِّكَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کسی چیز سے ٹیک لگانا

5448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، كَرِهَ اَنْ يَتَّكِئَ الرَّجُلُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ، اَوْ كِبَرٍ، اَوْ سَقَمٍ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو آدمی کسی چیز سے ٹیک لگائے' البتہ کسی بیماری کی وجہ سے' یا عمر رسیدگی کی وجہ سے' یا کمزوری کی وجہ سے ایسا کرنے کا حکم مختلف ہے۔

5449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ الْخُطْبَةَ، اتَّكَاَ عَلَيَّ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجھ سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے جب امام خطبہ طویل کر دیتا تھا۔

5450 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَتَّكِءُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ "

** صالح، جو توامہ کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران اُن کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَسْمَعِ الْخُطْبَةَ

باب: جو شخص خطبہ نہیں سنتا

5451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، لِمَنْ لَمْ يَحْضُرِ الْخُطْبَةَ فَسَمِعَهَا جُمُعَةٌ، فَجَلَسَ فِي الظِّلِّ، وَاعْتَزَلَ الْمُذَكِّرَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، نَعَمْ، وَمَا لَهُ لَا يَكُوْنُ لَهُ جُمُعَةٌ، خَرَجَ اِلَى اللّٰهِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اللّٰهَ قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ دَنَا مِنْهُ، فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ، اِنْ صَبَرَ عَلَى الشَّمْسِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص خطبہ میں شامل نہیں ہوتا، لیکن جمعہ میں شریک ہوتا ہے، وہ سایہ میں بیٹھ جاتا ہے اور وعظ و نصیحت کرنے والے شخص سے الگ رہتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: سبحان اللہ! جی ہاں! اُس کا جمعہ کیوں نہیں ہوگا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف گیا تھا اور اُس کی مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول تھی۔ عطاء کہتے ہیں: اگر وہ شخص امام کے زیادہ قریب ہو کر بیٹھتا ہے تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے خواہ اُسے دھوپ برداشت کرنی پڑے، یہ اُس کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔

5452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " الْمُؤَذِّنُوْنَ يَجْلِسُوْنَ فِي الْمَنَارِ عَلَى الْمَسْجِدِ، وَلَا يَجْلِسُوْنَ مَعَ النَّاسِ اَيَقْصُرُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْهُ، فَقَالَ: يُقَصِّرُوْنَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اذان دینے والے لوگ مسجد کے مینارے پر بیٹھ جاتے ہیں، وہ لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتے تو کیا وہ قصر کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی فرمایا: وہ قصر کریں گے (یعنی جمعہ کی دو رکعات ادا کریں گے)۔

بَابُ هَلْ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرِ الْمَسْجِدَ جُمُعَةٌ؟

باب: جو شخص مسجد میں موجود نہیں ہوتا، کیا اُس پر جمعہ لازم ہوگا؟

5453 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا جُمُعَةَ لَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَاِنِ اضْطُرَّ، فَاِنَّ الْحَسَنَ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الطَّرِيقِ، اَوْ فِي فِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُمَا اضْطُرَّ مِنْ ضِيقٍ، اَوْ زِحَامٍ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ:

فَيَقُوْلُ لِلْحَسَنِ: "اِنَّهَا اَرْوَاثُ الدَّوَابِ، فَيَقُوْلُ: يُصَلِّي

✽✽ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مسجد میں جمعہ کی نماز ادا نہیں کرتا اُس کا جمعہ نہیں ہوتا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اضطراری حالت میں ہو تو حسن بصری کے نزدیک وہ راستہ میں یا مسجد کے صحن میں نماز ادا کر لے خواہ وہ تنگی کی وجہ سے اضطراری حالت میں ہو یا ہجوم کی وجہ سے وہ دو رکعات ادا کر لے گا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے حسن بصری سے کہا: راستہ میں تو جانوروں کی لید بھی ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ پھر بھی نماز ادا کر لے گا۔

5454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: جِئْتُ أنا وَاَبِيْ مَرَّةً فَوَجَدْنَا الْمَسْجِدَ قَدِ امْتَلَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنُصَلِّي بِصَلَاةِ النَّاسِ فِيْ بَيْتٍ عِنْدَ الْمَسْجِدِ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ " قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: فِيْ دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

✽✽ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور میرے والد آئے ہم نے مسجد کو پایا کہ وہ جمعہ کے دن بھر چکی تھی تو ہم نے مسجد کے قریب موجود ایک گھر میں لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی جبکہ مسجد اور اُس گھر کے درمیان راستہ بھی موجود تھا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ ہم نے حمید بن عبدالرحمٰن کے گھر میں نماز ادا کی تھی۔

5455 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ رَاَى اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى الْجُمُعَةَ فِيْ دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ

✽✽ صالح بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے امام کی اقتداء میں حمید بن عبدالرحمٰن کے گھر میں جمعہ کی نماز ادا کی جبکہ مسجد اور اُن کے گھر کے درمیان راستہ موجود تھا۔

بَابُ الْقَوْمِ يَاْتُونَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ انْصِرَافِ النَّاسِ

باب: جب کچھ لوگ جمعہ کے دن لوگوں کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد میں آئیں

5456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: صَلَّيْتُ اَنَا وَزِرٌّ، فَاَمَّنِي، وَفَاتَتْنِي الْجُمُعَةُ، فَسَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ: فَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَرُبَّمَا فَعَلْتُهُ اَنَا وَالْاَعْمَشُ

✽✽ حسن بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور زر نے نماز ادا کی اُنہوں نے میری امامت کی میری جمعہ کی نماز فوت ہو گئی تھی میں نے ابراہیم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے علقمہ اور اسود کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا۔ سفیان کہتے ہیں: بعض اوقات میں اور اعمش بھی ایسا کر لیتے ہیں۔

5457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اِذَا لَمْ يُدْرِكْ قَوْمٌ الْجُمُعَةَ، اَنْ يُصَلُّوا الْجَمَاعَةَ وَقَوْلُ سُفْيَانَ اَحَبُّ اِلَيَّ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب کچھ لوگ جمعہ میں شامل نہ ہو سکے ہوں تو وہ باجماعت نماز ادا کریں' جبکہ سفیان کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُّصَلُّوا الْجُمُعَةَ جَمَاعَةً وَّبِهٖ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَيْضًا

٭٭ ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ (ظہر کی نماز) ادا کی جائے۔ امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، اَتَى الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَقِیَ النَّاسَ مُنْصَرِفِيْنَ فَدَخَلَ دَارًا فَصَلّٰى فِيْهَا، فَقِيْلَ لَهٗ: هَلَّا اَتَيْتَ الْمَسْجِدَ؟ قَالَ: اِنَّ مَنْ لَا يَسْتَحْيِیْ مِنَ النَّاسِ لَا يَسْتَحْيِیْ مِنَ اللّٰهِ

٭٭ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آئے' اُن کی لوگوں سے ملاقات ہوئی تو لوگ واپس جا رہے تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر گئے اور اُنہوں نے گھر میں نماز ادا کی' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ مسجد کیوں نہیں گئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو شخص لوگوں سے حیاء نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیاء نہیں کرتا۔

5460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ يَاْمُرُ مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ اَنْ يَّمْضِیَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّیَ فِيْهِ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے' وہ اُسے یہ حکم دیتے تھے کہ وہ مسجد جائے اور وہاں (ظہر کی نماز) ادا کرے۔

5461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّ رَجُلًا لَقِیَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدِ انْصَرَفُوا، فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ: تَنَكَّبْ سُنَنَ النَّاسِ، فَاِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا حَيَاءَ فِيْهِ

٭٭ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن لوگوں سے ملے کہ وہ نماز پڑھ کر واپس آ رہے ہوں تو ایسے شخص کے بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ تم لوگوں کے طریقے سے الگ ہو رہے ہو؟ کیونکہ جس شخص میں حیاء نہیں اُس میں کوئی بھلائی نہیں۔

بَابُ مَنْ حَضَرَ الْجُمُعَةَ فَزَحَمَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ يَرْكَعُ مَعَ الْاِمَامِ

باب: جو شخص جمعہ میں موجود ہو اور ہجوم زیادہ ہو اور وہ امام کے ساتھ رکوع نہ کر سکے

5462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّیَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ

الزِّحَامِ، فَإِنَّهُ يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اِذَا زَحَمُوا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَرْكَعَ وَلَا يَسْجُدَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن ہجوم کی کثرت کی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکے تو وہ چار رکعات ادا کرے گا' جبکہ وہ ہجوم اتنا زیادہ ہو کہ وہ شخص رکوع اور سجدہ نہ کر سکا ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا شخص دو رکعات ہی ادا کرے گا کیونکہ وہ لوگوں کے ساتھ اُن کی نماز میں شریک ہوا تھا۔

5463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَاسْجُدْ عَلٰى ظَهْرِ الرَّجُلِ وَاِنْ شِئْتَ فَإِذَا قَامَ الْإِمَامُ فَاسْجُدْ وَبِهِ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو دوسرے آدمی کی پشت پر سجدہ کر سکتے ہو اور اگر چاہے تو جب امام کھڑا ہو جائے اُس وقت سجدہ کرو۔ امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يَسْجُدُ الرَّجُلُ عَلٰى ظَهْرِ الرَّجُلِ اِذَا لَمْ يَجِدْ مَكَانًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی دوسرے آدمی کی پشت پر سجدہ کر لے گا' اگر اُسے سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہیں ملتی ہے۔

5465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ اَحَدُكُمْ عَلٰى ظَهْرِ اَخِيهِ

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جب جمعہ کے دن ہجوم زیادہ ہو تو کوئی شخص اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کر لے۔

5466 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا آذَى اَحَدَكُمُ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى ثَوْبِهِ

✻✻ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن گرمی اذیت دے رہی ہو تو وہ اپنے کپڑے پر سجدہ کر لے۔

5467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ فَاسْجُدْ عَلٰى رِجْلِ الرَّجُلِ، قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَسْجُدَ عَلٰى رِجْلِ الرَّجُلِ، فَقُمْ حَتّٰى يَقُومَ النَّاسُ، ثُمَّ سَجَدْتَ

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب ہجوم زیادہ ہو تو تم کسی شخص کے پاؤں پر سجدہ کر لو۔ سفیان کہتے ہیں: اگر تم کسی شخص کے

پاؤں پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو تم کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ جب لوگ کھڑے ہو جائیں گے تو پھر تم سجدہ کر لینا۔

5468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا ازْدَحَمَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَزُحِمَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَرْكَعْ وَلَمْ يَسْجُدْ، وَهُوَ قَائِمٌ فَاِذَا اسْتَمْكَنَ فَاِنَّمَا عَلَيْهِ اَنْ يَّرْكَعَ، وَيَسْجُدَ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ النَّائِمِ، وَتُجْزِيهِ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ

** سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب جمعہ کے دن لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو اور کوئی شخص ہجوم میں پھنس کر رکوع نہ کر سکے یا سجدہ نہ کر سکے تو وہ کھڑا رہے گا' اگر اُس کے لیے ممکن ہوا تو وہ رکوع اور سجدہ کر لے گا اور اُس کی مثال سوئے ہوئے شخص کی طرح ہو گی اور امام کی قرأت اُس کے لیے کافی ہو گی۔

5469 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنِ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُصَلِّ عَلٰى ثَوْبِهٖ، وَمَنْ زَحَمَهُ النَّاسُ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى ظَهْرِ اَخِيهِ

** مسیّب بن رافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جمعہ کے دن جس شخص کو مسجد میں شدید گرمی لگ رہی ہو وہ اپنے کپڑے پر نماز ادا کرے اور جو شخص لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے پھنسا ہوا ہو' وہ اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کر لے۔

بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ؟

باب: جس شخص کا خطبہ رہ جائے

5470 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَصِيفٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدْرَكَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلّٰى اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى

** سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص جمعہ کے دن ایک رکعت پا لے تو وہ اُس کے ساتھ دوسری رکعت ادا کر لے۔

5471 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدْرَكَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلّٰى اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى، فَاِنْ وَجَدَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا. وَبِهٖ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جمعہ کے دن ایک رکعت پا لے تو وہ اُس کے ساتھ دوسری رکعت ادا کر لے اور اگر وہ اُن لوگوں کو بیٹھا ہوا پائے' تو چار رکعات ادا کرے۔ امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5472 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ اَيْضًا.

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5473 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ،

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

** یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ مِثْلَهُ اَيْضًا.

** بعض دیگر اسناد کے ساتھ علقمہ اور اسود کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

5476 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

** زہری اور قتادہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے اور حسن بصری سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

5477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرَّكْعَةَ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک رکعت کو پالیتا ہے وہ جمعہ کو پالیتا ہے اور جو شخص ایک رکعت کو بھی نہیں پاتا وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5478 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ

5478-صحيح البخاري - كتاب مواقيت الصلاة' باب من ادرك من الصلاة ركعة - حديث:564' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة - حديث:986' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة ' جماع ابواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب ذكر الوقت الذى فيه المأموم مدركا للركعة إذا ركع إمامه' حديث:1502' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب مواقيت الصلاة - ذكر خبر اوهم غير المتبحر في صناعة العلم ان المدرك ركعة' حديث:1501' موطا مالك - كتاب وقوت الصلاة' باب من ادرك ركعة من الصلاة - حديث:14' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب من ادرك ركعة من صلاة فقد ادرك - حديث:1248' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب من ادرك من الجمعة ركعة' حديث:959' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة - حديث:1118' السنن للنسائي - كتاب المواقيت' من ادرك ركعة من الصلاة - حديث:553' السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' من ادرك ركعة من الصلاة - حديث:1519' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1921

اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ قَالَ: الزُّهْرِیُّ: فَالْجُمُعَةُ مِنَ الصَّلَاةِ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے وہ نماز کو پالیتا ہے''۔

زہری فرماتے ہیں: جمعہ بھی ایک نماز ہے۔

5479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَیْرَةَ بْنِ یَرِیمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَةُ الْاٰخِرَةُ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کی دوسری رکعت بھی رہ جائے تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا فِیْ آخِرِ الصَّلَاةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّی رَكْعَتَیْنِ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: یُصَلِّی اَرْبَعًا، فَقِیْلَ لِقَتَادَةَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَاءَهُمْ جُلُوْسًا فِیْ آخِرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا اَدْرَكْتُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ قَتَادَةُ: انفای یَقُوْلُ: اَدْرَكْتُمُ الْاَجْرَ

✻✻ حماد فرماتے ہیں: جب آدمی لوگوں کو جمعہ کے دن نماز کے آخر میں قعدہ میں بیٹھے ہوئے پائے' تو وہ دو رکعت ادا کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات کہی ہے کہ وہ چار رکعات ادا کرے گا۔ قتادہ سے کہا گیا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس آئے' وہ نماز کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ بیٹھ جاؤ! اگر اللہ نے چاہا تو تم نماز کو پا چکے ہو۔ اس پر قتادہ نے کہا: اُن کی مراد یہ ہوگی کہ تمہیں اجر مل گیا ہے۔

5481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا اَدْرَكَ الرَّجُلُ الْاِمَامَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ جَالِسٌ لَمْ یُسَلِّمْ فَلْیُصَلِّ بِصَلَاتِهِ رَكْعَتَیْنِ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ، قَالَ الثَّوْرِیُّ: وَالْاَرْبَعُ اَعْجَبُ اِلَیْنَا لِاَنَّهُ قَدْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ

✻✻ حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص امام کو جمعہ کے دن بیٹھے ہوئے پائے اور امام نے ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو وہ امام کی اقتداء میں دو رکعت ادا کرے' یہ شخص مسافر کے حکم میں ہوگا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: چار رکعات ادا کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اُس شخص کا جمعہ فوت ہو چکا ہے۔

5482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیرٍ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ، فَقَالَ: رَجُلٌ قَدْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ كَمْ یُصَلِّی؟ قَالَ عِمْرَانُ: وَلِمَ تَفُوتُهُ الْجُمُعَةُ؟ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ عِمْرَانُ: اَمَا اِنَّهُ لَوْ فَاتَتْنِی الْجُمُعَةُ صَلَّیْتُ اَرْبَعًا

❁ ❁ ابونضرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک شخص کا جمعہ رہ جاتا ہے تو وہ کتنی رکعات ادا کرے گا؟ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اُس کا جمعہ کیوں رہ گیا؟ جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا جمعہ رہ گیا ہوتا تو میں چار رکعات ادا کرتا۔

5483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا غَالِبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَامَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلُ، فَاِنْ تَاَخَّرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَنْ مَنْزِلِهٖ دَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ، يَقُوْلُوْنَ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَرِيضًا فَاشْفِهِ، اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَاقْضِ لَهُ حَاجَتَهُ فَلَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ ثُمَّ خُتِمَتْ، فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُدْرِكِ الْجُمُعَةَ "

❁ ❁ ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور لوگوں کے نام اُن کی آمد کے حساب سے درجہ بدرجہ نوٹ کرتے جاتے ہیں اگر کوئی شخص اُن میں سے اپنی جگہ سے پیچھے رہ جاتا ہے تو فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ بیمار ہے تو اُسے شفاء دے! اے اللہ! اگر اُسے کوئی کام ہے تو اُسے پورا کر دے! وہ لوگ اسی طرح دعا کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام آتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور اُن پر مہر لگا دی جاتی ہے جو شخص امام کے آنے کے بعد آتا ہے وہ نماز تو پالیتا ہے لیکن وہ جمعہ کو نہیں پاتا ہے۔

5484 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

❁ ❁ یحییٰ بن ابوکثیر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص خطبہ کو پالیتا ہے وہ نماز کو پالیتا ہے''۔

5485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْخُطْبَةُ مَوْضِعُ الرَّكْعَتَيْنِ، مَنْ فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ صَلّٰى اَرْبَعًا

❁ ❁ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے:

''خطبہ دو رکعات کی جگہ ہے جس شخص کا خطبہ رہ جائے وہ چار رکعات ادا کرے''۔

5486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الَّذِىْ اِذَا اَدْرَكَهُ الْاِنْسَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَصَرَ، وَاِلَّا اَوْفَى الصَّلَاةَ؟ قَالَ: الْخُطْبَةُ قَالَ: قُلْتُ: فَلَمْ اَجْلِسْ حَتّٰى نَزَلَ الْاِمَامُ؟ قَالَ: لَمْ يُدْرِكِ الْاِمَامَ قَالَ: قُلْتُ: فَجَلَسْتُ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ؟ قَالَ: حَسْبُكَ، قَدْ اَدْرَكْتَ

❁ ❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: وہ کون سی چیز ہے کہ جسے انسان جمعہ کے دن پالے تو وہ نماز کو

قصر کرے گا (یعنی دو رکعات ہی ادا کرے گا؟) ورنہ پھر وہ مکمل نماز (یعنی ظہر کی چار رکعات) ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: خطبہ! میں نے کہا: اگر میں اُس وقت نہیں بیٹھتا' یہاں تک کہ امام آ جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: ایسے شخص نے امام کو نہیں پایا۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں اُس کے آنے سے پہلے بیٹھ جاتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ تمہارے لیے کافی ہے' تم اسے پا لو گے۔

5487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: لَمْ اُدْرِكِ الْخُطْبَةَ اِلَّا وَهُوَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ؟ قَالَ: قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ مِنَ الذِّكْرِ فَاقْصُرْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: میں خطبہ تک نہیں پہنچ سکا' میں اُس وقت پہنچا' جب وہ (یعنی امام) ناپ تول کا ذکر کر رہا تھا تو عطاء نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے اور یہ چیز نصیحت کرنے کے لیے ہے' تم اس پر اکتفاء کرو۔

5488 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: فَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الْخُطْبَةَ صَلَّى اَرْبَعًا

✵✵ عطاء اور مجاہد فرماتے ہیں: جو شخص خطبہ کو نہیں پاتا' وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ رَعَفَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَامَ فَتَوَضَّاَ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتّٰى صَلَّى الْاِمَامُ وَفَرَغَ قَالَ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَدْ حَضَرَ الْخُطْبَةَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: امام کے خطبہ کے دوران جس شخص کی نکسیر پھوٹ پڑے تو وہ شخص کھڑا ہو اور جا کر وضو کرے اور اُس وقت تک واپس نہ آئے' جب تک امام نماز پڑھا کر فارغ نہیں ہو جاتا۔

عطاء کہتے ہیں: وہ شخص دو رکعات ادا کرے گا کیونکہ وہ خطبہ میں شریک ہوا تھا۔

5490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: يُصَلِّي اَرْبَعًا، وَبِهٖ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: ایسا شخص چار رکعات ادا کرے گا۔ سفیان ثوری بھی یہ کہتے ہیں: وہ چار رکعات ادا کرے گا۔ امام عبدالرزاق نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ لَمْ يَشْهَدِ الْخُطْبَةَ وَجَاءَ حِيْنَ قَامَ الْاِمَامُ فِي الصَّلَاةِ فَاَحْدَثَ الْاِمَامُ فَاَرَادَ اَنْ يُقَدِّمَهُ قَالَ: لَا يَتَقَدَّمْ اِلَّا مَنْ شَهِدَ الْخُطْبَةَ، فَاِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ الْاِمَامِ بَعْضَ صَلَاتِهٖ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُقَدِّمَهُ فَلْيُصَلِّ تَمَامَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْاِمَامُ الَّذِي اَحْدَثَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاِنْ كَانَ قَدْ تَكَلَّمَ صَلَّى اَرْبَعًا، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَتَكَلَّمْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَاِنْ قَدَّمَ الْاِمَامُ رَجُلًا لَمْ يَشْهَدْ مَعَ الْاِمَامِ شَيْئًا مِنْ خُطْبَتِهٖ وَلَا صَلَاتِهٖ صَلَّى اَرْبَعًا

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو خطبہ میں شریک نہیں ہوتا اور اُس وقت آتا ہے جب امام

نماز میں کھڑا ہو چکا ہوتا ہے پھر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے اور وہ اُس شخص کو آگے کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: آگے وہ شخص ہو سکتا ہے جو خطبہ میں موجود رہا ہو اگر چہ وہ شخص امام کے ساتھ نماز کے کچھ حصہ میں شریک ہو چکا ہو پھر بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ امام اُسے آگے کر دے پھر وہ دو رکعات پڑھا دے گا اور وہ جسے امام حدث لاحق ہوا تھا اگر وہ آ جاتا ہے تو اگر تو اُس نے کلام کیا تھا تو وہ چار رکعات ادا کرے گا اور اگر اُس نے کلام نہیں کیا تھا تو وہ دو رکعات ادا کرے گا اگر امام کسی ایسے شخص کو آگے کر دیتا ہے جو امام کے ساتھ خطبہ یا نماز میں سے کسی میں بھی شریک نہیں ہوا تھا تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ اَحْدَثَ فَانْصَرَفَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَتَوَضَّأُ وَيُتِمُّ مَا بَقِيَ، فَإِنْ تَكَلَّمَ صَلَّى اَرْبَعًا

* * سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کرتا ہے پھر اُسے حدث لاحق ہوتا ہے جب وہ واپس آتا ہے تو اس دوران اُس نے کوئی کلام نہیں کیا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ وضو کرے گا اور باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرے گا لیکن اگر اُس نے درمیان میں کلام کر لیا تو پھر وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

بَابُ قِيَامِ الْمَرْءِ مِنْ عِنْدِ الْمِنْبَرِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کسی شخص کا منبر کے پاس کھڑے ہونا

5493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كُنْتَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَاسْتُصْرِخْتَ عَلَى وَلَدٍ، اَكُنْتَ قَائِمًا اِلَيْهِ وَتَارِكًا الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَوَلَدٌ وَاَخٌ وَابْنُ عَمٍّ؟ قَالَ: لَمْ اَقُمْ اِلَّا فِي خَيْرٍ اَوْ صِلَةٍ، وَلَمْ تُلْهِنِي عَنِ الْجُمُعَةِ الدُّنْيَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ منبر کے پاس موجود ہوں اور امام اُس وقت خطبہ دے اور پھر آپ کو پکار کر کسی بچے کی طرف بلایا جائے تو کیا آپ اُس بچے کی طرف جائیں گے اور جمعہ کو ترک کر دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں بچہ کا بھائی کا اور چچازاد بھائی کا حکم برابر ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں صرف بھلائی یا صلہ رحمی کے لیے ہی اُٹھوں گا ورنہ دنیا کی کوئی چیز مجھے جمعہ سے غافل نہیں کر سکتی۔

5494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اسْتُصْرِخَ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ لَمْ يُجَمِّعْ يَوْمَئِذٍ

* * ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے دن دن چڑھ جانے کے بعد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے انتقال کا اعلان سنا تو وہ اُن کے گھر چلے گئے اُنہوں نے اُس دن جمعہ ادا نہیں کیا۔

5495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُؤَيْبٍ الْاَسَدِيِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، دُعِيَ اِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يَمُوتُ وَابْنُ عُمَرَ يَسْتَجْمِرُ قَائِمًا لِلْجُمُعَةِ، فَذَهَبَ اِلَيْهِ وَتَرَكَ

الْجُمُعَةَ.

** اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابوذویب اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع ملی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس وقت جمعہ کے لیے جانے کے لیے تیار تھے' لیکن وہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے گھر چلے گئے اور اُنہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

5496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَحْوَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُ اسْتُصْرِخَ عَلٰى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَمَا ارْتَفَعَ الضُّحٰى، فَاَتَاهُ ابْنُ عُمَرَ بِالْعَقِيقِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے دن' دن چڑھ جانے کے بعد حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع ملی' تو حضرت عبداللہ بن عمر اُن کے گھر ''عقیق'' چلے گئے۔

بَابُ تَخَطِّى رِقَابِ النَّاسِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

5498 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَهُ وَصَلَاتَهُ قَالَ: يَا فُلَانُ، اَجَمَّعْتَ الْيَوْمَ؟ قَالَ: اَمَا رَاَيْتَنِیْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُكَ وَآذَيْتَ وَآنَيْتَ

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت خطبہ دے رہے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ اور نماز مکمل کر لی' تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! کیا آج تم نے جمعہ ادا نہیں کیا؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے مجھے دیکھا نہیں تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا کہ تم نے اذیت پہنچائی اور تم دیر سے آئے۔

5499 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

5500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِنْ رَاَيْتَ فُرْجَةً اَمَامَكَ، قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ الْاِمَامُ، فَلَا بَاْسَ اَنْ تَاْتِيَهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ تُؤْذِیَ اَحَدًا

** حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر تم اپنے سامنے کشادگی دیکھو اور یہ امام کے آنے سے پہلے کی بات ہو' تو

اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم کسی کو اذیت پہنچائے بغیر وہاں تک پہنچ جاؤ۔

5501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ رَأَيْتُ أَمَامِي فَجْوَةً دُونَهَا النَّاسُ أَتَخَطَّاهُمْ إِلَيْهَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَخَلَّلْتُهُمْ إِلَيْهَا تَخَلُّلًا؟ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قُلْتُ: كَأَنْ يَكُونَ الرَّجُلَانِ لَا يَتَمَاسَّانِ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ كُنْتَ لَا تَتَخَطَّى أَحَدًا، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: فَكَانَ إِنْسَانَانِ يَتَمَاسَّانِ رُكْبَتَيْهِمَا فَأَتَخَطَّى رُكْبَتَيْهِمَا؟ قَالَ: لَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں اپنے آگے اور لوگوں کے درمیان کشادگی دیکھتا ہوں تو کیا میں لوگوں کو پھلانگ کر وہاں تک جا سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اُن لوگوں کے درمیان کوئی خلل ڈال دوں؟ اُنہوں نے کہا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: دو آدمی ہیں جو ایک دوسرے سے مس نہیں ہوئے ہیں (یعنی اُن کے درمیان جگہ خالی ہے تو اُس میں سے بیچ میں سے گزر سکتا ہوں؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم کسی شخص کی گردن نہیں پھلانگتے (تو ایسا کر سکتے ہو)۔ ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: دو آدمی ایک دوسرے کے ساتھ گھٹنے ملا کر بیٹھے ہوئے ہیں تو کیا میں گھٹنوں کے اوپر سے گزر جاؤں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَفَأَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ جُلُوسًا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَانُوا قِيَامًا يُصَلُّونَ وَلَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ أَتَخَلَّلُ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ لَا تَرْفَعُ أَحَدًا وَلَا تُؤْذِيهِ وَلَا تَضِيقُ عَلَى أَحَدٍ فَنَعَمْ، وَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلَا تُؤْذِي أَحَدًا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسے موقع پر بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردن پھلانگ سکتا ہوں جب امام ابھی نہ آیا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر لوگ کھڑے ہوئے ہوں اور نماز ادا کر رہے ہوں اور امام ابھی نہ آیا ہو تو میں لوگوں کے درمیان میں سے گزر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تم کسی کو اُٹھاتے نہیں ہو اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے ہو اور کسی کو تنگ نہیں کرتے تو ٹھیک ہے اور اگر اس میں سے کچھ بھی ہوتا ہے تو تم کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

5503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: الصَّفُّ الْأَوَّلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالصَّفُّ الْمُقَدَّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، مَنْ زَحَلَ رَجُلًا مِنْ مَكَانِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ

✽✽ مکحول فرماتے ہیں: جمعہ کے دن پہلی صف اور اللہ کی راہ میں (جہاد کی) پہلی صف ایک دوسرے کی مانند ہیں۔ جو شخص کسی کو اس کی جگہ سے الگ کرتا ہے تو اُس کا اجر اُسے ملے گا۔

5504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: لَأَنْ أَجْمَعَ بِالرَّوْحَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✽✽ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا ہے: میں ''روحاء'' کے مقام پر

جمعہ ادا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کے جاؤں۔

5505 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنَّ لِى حُمْرَ النَّعَمِ، وَاَنِّى تَرَكْتُ الْجُمُعَةَ، وَلَاَنْ اُمْلِيَهَا بِظَهْرِ الْحَرَّةِ اَحَبُّ مِنْ اَنْ اَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ اِذَا اَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جمعہ ترک کرنے کے بدلے میں مجھے سرخ اونٹ مل جائیں اور میں پتھریلی سرزمین پر اسے ادا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ جب لوگ بیٹھ چکے ہوں تو میں اُن کی گردنیں پھلانگوں۔

5506 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

✵✵ ابن عجلان نے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِيذَانِ

باب: اجازت مانگنا

5507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ مَكْحُوْلًا، وَاَنَا اَسْمَعُ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ عَطَاءٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِينَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ) (النور: 62) حَتّٰى قَوْلِهِ (وَاِذَا كَانُوْا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ) (النور: 62) هٰذِهِ الْاٰيَةُ، فَقَالَ مَكْحُوْلٌ يُعْمَلُ بِهَا الْاٰنَ، فَيَنْبَغِى اَنْ لَا يَذْهَبَ اَحَدٌ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلَا فِى الزَّحْفِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ الْاِمَامَ قَالَ: وَكَذٰلِكَ فِىْ اَمْرٍ جَامِعٍ، اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ: وَاِذَا كَانُوْا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ، فَقَالَ عَطَاءٌ عِنْدَ ذٰلِكَ: قَدْ اَدْرَكْتُ لَعَمْرِى النَّاسَ فِيْمَا مَضٰى يَسْتَاْذِنُوْنَ الْاِمَامَ اِذَا قَامُوْا وَهُوَ يَخْطُبُ، قُلْتُ: كَيْفَ رَاَيْتَهُمْ يَسْتَاْذِنُوْنَ؟ قَالَ: يُشِيرُ الرَّجُلُ بِيَدِهِ، فَاَشَارَ لِى عَطَاءٌ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، قُلْتُ: يُشِيرُ وَلَا يَتَكَلَّمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَلْاِمَامُ اِذَا اَذِنَ؟ قَالَ: يُشِيرُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، قُلْتُ: وَلَا يَضَعُ الْاِنْسَانُ يَدَهُ عَلٰى اَنْفِهِ وَلَا عَلٰى ثَوْبِهِ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مکحول سے سوال کیا' میں یہ بات سن رہا تھا اور مکحول اُس وقت عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' (اُس شخص نے) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور جب وہ لوگ اُس کے ساتھ کسی جامع معاملہ پر ہوں''۔

تو مکحول نے کہا: اس پر ابھی عمل کیا جاتا ہے' مناسب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جمعہ میں شرکت کے لیے یا جنگ میں شرکت کے لیے اُس وقت تک نہ جائے' جب تک امام سے اجازت نہیں لیتا۔ اُس نے دریافت کیا: کیا جمع ہونے والے معاملہ سے مراد یہی

ہے؟ کیا آپ نے انہیں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور جب وہ لوگ اُس کے ساتھ کسی جامع معاملہ پر ہوں''۔

اس موقع پر عطاء نے یہ کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں نے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو پایا ہے کہ جب امام کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا ہوتا تھا تو وہ امام سے اجازت لیتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ نے اُن لوگوں کو کیسے اجازت حاصل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک شخص اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کرتا تھا۔ پھر عطاء نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے مجھے بتایا۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ اشارہ کرتا تھا' کلام نہیں کرتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تو کیا امام اجازت دے دیتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ بھی اشارہ کرتا تھا کلام نہیں کرتا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا انسان اپنے ناک پر یا کپڑے پر بھی ہاتھ نہیں رکھے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: (وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ) النور: 62، قَالَ: فِي الْجُمُعَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ: فِي الْجُمُعَةِ، وَفِي الْغَزْوِ أَيْضًا

* * زہری نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اور جب وہ اُس کے ساتھ کسی جامع معاملہ پر ہوں''۔

کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ جمعہ کے بارے میں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ جمعہ کے بارے میں اور جنگ میں حصہ لینے کے بارے میں ہے۔

5509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " كَانَ النَّاسُ يَسْتَأْذِنُونَ فِي الْجُمُعَةِ، وَيَقُولُونَ: هَكَذَا، يُشِيرُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، فَلَمَّا كَانَ زِيَادٌ كَثُرُوا عَلَيْهِ فَاغْتَمَّ، فَقَالَ: مَنْ أَمْسَكَ عَلَى أَنْفِهِ فَهُوَ إِذْنُهُ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ جمعہ کے دوران اجازت لیا کرتے تھے' وہ اشارہ کے ذریعہ اس طرح کرتے تھے' یعنی تین انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے' جب زیاد کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اُس نے اس حوالے سے پریشان ہو کر یہ کہا: جو شخص اپنی ناک کو پکڑ لے گا' تو یہ اُس کے لیے اجازت ہوگی۔

5510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي جُمُعَةٍ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، وَأَعْجَلَهُ شَيْءٌ، وَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ

* * کلبی بیان کرتے ہیں: پہلے کسی شخص کو جمعہ کے دن کوئی کام ہوتا تھا اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہوتا تھا اور وہ شخص باہر جانا چاہتا تھا اور اُسے اس بارے میں جلدی ہوتی تھی' تو وہ اپنا ہاتھ ناک پر رکھتا تھا اور پھر باہر چلا جاتا تھا۔

5511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَإِذَا كَانُوا

مَعَهُ عَلَى اَمْرٍ جَامِعٍ) (النور: 62) قَالَ: فِي الْغَزْوِ، وَفِي الْجُمُعَةِ، وَاِذْنُ الْاِمَامِ فِي الْجُمُعَةِ اَنْ يُشِيرَ بِيَدِهِ

٭٭ مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ''اور جب وہ اُس کے ساتھ کسی جامع معاملہ پر ہوں''۔ یہ کہا ہے: یہ جنگ کے بارے میں اور جمعہ کے بارے میں ہے اور جمعہ میں امام کی اجازت یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر دے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجِيءُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: آدمی کا ایسے وقت میں آنا' جب امام خطبہ دے رہا ہو

5512 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعْدٍ الْاَعْمَى، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَكَعْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ ابوسعد نابینا نے یہ بات بیان کی ہے: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جمعہ کے دن آیا' نبی اکرم ﷺ اُس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے رکعات ادا کی ہیں؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرلو۔

5513 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ: اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَارْكَعْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُولُ اَنَا: لَيْسَتْ تَانِكَ الرَّكْعَتَانِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِامْرِءٍ قَطَعَ لَهُ الْاِمَامُ خُطْبَتَهُ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم نے دو رکعات ادا کی ہیں؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ادا کرلو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ ان دو رکعات کو ادا کرنا' صرف اُسی شخص کے لیے درست ہوگا' جس کے لیے امام نے اپنا خطبہ منقطع کر کے اُسے اِنہیں ادا کرنے کا حکم دیا ہو۔

5514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ سُلَيْكٌ مِنْ غَطَفَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب آئے جن کا نام ''سلیک'' تھا' اُن کا تعلق غطفان قبیلہ سے تھا' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے سلیک! تم اُٹھو اور دو مختصر رکعات ادا کرلو۔

5515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: رَأَيْتُهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

* * ربیع نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ امام اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا تھا۔

5516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي سَعْدٍ الْاَعْمَى

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے' جو ابوسعد نابینا سے منقول ہے۔

5517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَهِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلُوهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُلُّهُمْ كَانَ حَسَنًا؟

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: لوگوں نے اُن سے دریافت کیا: جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو آدمی نماز ادا کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر سب لوگ ہی ایسا کرنے لگیں' تو کیا یہ اچھی بات ہوگی؟

5518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَتَى الْمَسْجِدَ فَاِنْ كَانَ الْاِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ خَرَجَ لَمْ يُصَلِّ، وَاحْتَبَى، وَاسْتَقْبَلَ الْاِمَامَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ يَمِينًا، وَلَا شِمَالًا

* * قاضی شریح کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب جمعہ کا دن ہوتا اور وہ مسجد آتے' تو اگر امام ابھی نہ آیا ہوتا تو وہ دو رکعت ادا کر لیتے اور اگر امام آ چکا ہوتا' تو وہ دو رکعت ادا نہیں کرتے' بلکہ احتباء کے طور پر بیٹھ جاتے تھے' امام کی طرف رُخ کر لیتے تھے' وہ دائیں بائیں نہیں دیکھتے تھے۔

5519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَاْتِي وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى، اَيُصَلِّي؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَكُنْتُ جَالِسًا

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اُس وقت آتا ہے جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہوتا ہے' اور اُس شخص نے ابھی نماز ادا نہیں کی ہوتی' تو کیا وہ نماز ادا کرے گا؟ تو قتادہ نے جواب دیا: جہاں تک میرا تعلق ہے' میں ایسی صورتِ حال میں بیٹھ جاؤں گا (اور تحیۃ المسجد کی نماز ادا نہیں کروں گا)۔

5520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جِئْتَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَتَرْكَعُ؟ قَالَ: اَمَّا وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلَمْ اَكُنْ لِاَرْكَعَ

* * ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ آتے ہیں اور امام

اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہوتا ہے (تو کیا آپ تحیۃ المسجد کی نماز ادا کریں گے؟) اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو امام خطبہ دے رہا ہوگا' تو پھر میں ادا نہیں کروں گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

باب: جمعہ سے پہلے یا اس کے بعد نماز ادا کرنا

5521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بَلَغَنِي اَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَمَا بَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَخْبَرَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ اَبِي سُفْيَانَ عَنْبَسَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ جمعہ سے پہلے بارہ رکعات ادا کرتے ہیں' آپ تک اس کے بارے میں کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: سیدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا نے (اپنے بھائی) حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''جو شخص بارہ رکعات ادا کرے''۔ (اس کے بعد کے الفاظ روایات میں منقول نہیں ہیں۔)

5522 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَيَنْمَازُ قَلِيلًا عَنْ مُصَلَّاهُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَمْشِي اَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ يَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

❊❊ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ عطاء بیان کرتے ہیں: وہ اپنے جائے نماز سے تھوڑا سے ہٹ گئے اور پھر اُنہوں نے دو رکعت ادا کیں' اور پھر وہ کچھ اور پرے چلے گئے اور اُنہوں نے چار رکعات ادا کیں۔

5523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَالزُّبَيْرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، تَقَدَّمَ مِنْ مُصَلَّاهُ قَلِيلًا فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ اَيْضًا فَرَكَعَ اَرْبَعًا

❊❊ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب وہ جمعہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو وہ اپنی جائے نماز سے تھوڑا سا آگے ہوئے اور اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں' پھر وہ تھوڑا سا اور آگے ہوئے اور اُنہوں نے چار رکعات ادا کیں۔

5524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَبَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ "، قَالَ اَبُو اِسْحَاقَ: وَكَانَ عَلِيٌّ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتَّ رَكَعَاتٍ، وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور اُس کے بعد چار

رکعات ادا کرتے تھے۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن چھ رکعات ادا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا، حَتّٰى جَاءَنَا عَلِيٌّ فَاَمَرَنَا اَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا

* * ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کریں اور اُس کے بعد چار رکعات ادا کریں' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اُنہوں نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم جمعہ کے دن دو رکعات ادا کریں اور پھر چار رکعات ادا کریں۔

5526 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ

* * نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو رکعت اپنے گھر میں ادا کیا کرتے تھے۔

5527 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند منقول ہے۔

5528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ صَلَّى الْجُمُعَةَ، ثُمَّ رَكَعَ عَلٰى اِثْرِهَا رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: اَمَّا الْاِمَامُ فَلَا، اِذَا صَلَّيْتَ فَانْقَلِبْ فَصَلِّ فِيْ بَيْتِكَ مَا بَدَا لَكَ، اِلَّا اَنْ تَطُوْفَ، وَاَمَّا النَّاسُ فَاِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے جمعہ کی نماز ادا کی' پھر اُس کے بعد اُنہوں نے مسجد میں دو رکعت ادا کیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور یہ فرمایا: جہاں تک امام کا تعلق ہے تو وہ ایسا نہیں کرے گا' جب تم نماز ادا کر لو تو واپس جاؤ اور اپنے گھر میں جتنی چاہو نماز ادا کرو' البتہ اگر تم طواف کر کے فارغ ہوتے ہو (تو اُس کے بعد دو رکعت مسجد میں ادا کرو گے) جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے تو وہ مسجد میں (فرائض کے بعد کی) نماز ادا کر سکتے ہیں۔

5529 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس شخص نے جمعہ کے دن نماز ادا کرنی ہو تو وہ چار رکعات ادا کرے''۔

5530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، اَوْ غَيْرِهِ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، صَلَّى مَعَ زِيَادٍ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَعْدَهَا اَرْبَعًا، فَقَالَ النَّاسُ: لَمْ يَعْتَدَّ بِصَلَاةِ زِيَادٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عِمْرَانَ، فَقَالَ: لَاَنْ تَخْتَلِفَ الْخَنَاجِرُ فِيْ جَوْفِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاٰخِرَةُ صَلَّى مَعَهُ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ جَلَسَ، وَلَمْ يُصَلِّ شَيْئًا حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ

✵✵ محمد بن سیرین یا شاید کسی اور راوی نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے زیاد کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس کے بعد چار رکعت ادا کیں' تو کچھ لوگوں نے یہ کہا: انہوں نے زیاد کے ساتھ ادا کی ہوئی اپنی نماز کو کچھ شمار نہیں کیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت عمران رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: میرے پیٹ میں خنجر گھونپ دیئے جائیں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسا کروں (یعنی حاکمِ وقت کے خلاف کروں) جب اگلا جمعہ آیا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے زیاد کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کی پھر وہ بیٹھ گئے اور اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کرنے تک اور کوئی نماز ادا نہیں کی۔

5531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: اَقَاضِيَتَانِ رَكْعَتَا الْجُمُعَةِ مِمَّا سِوَاهُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ مسلم بن عیاض بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا جمعہ کی دو رکعت ان کے علاوہ کے لیے کفایت کر جائیں گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَمَسَابُ الْإِمَامِ الْمَسْجِدَ، فَلْيُصَلِّ فِيهِ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا؟ قَالَ: نَعَمْ، حَسَنٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام کا مسجد میں رکنا' اور اُس میں رات کے وقت یا دن کے وقت (نفل) نماز ادا کرنا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ اچھا ہے۔

بَابُ فَصْلِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَمَا قَبْلَهَا

باب: جمعہ اور اُس سے پہلے کی نماز میں فصل کرنا

5533 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، حَتّٰى تَفْصِلَ بَيْنَهُمَا بِتَحَوُّلٍ اَوْ كَلَامٍ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب تم جمعہ کی نماز ادا کر لو تو اُس کے ساتھ دو مختصر رکعات نہ ملاؤ جب تک تم اپنی جگہ سے منتقل ہو کر یا کلام کر کے فصل پیدا نہیں کرتے۔

5534 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِى الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْاَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِيْ مَقَامِي وَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ، اَوْ اَنْ تَخْرُجَ؛ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ، وَبِهٖ نَاْخُذُ

✽✽ عمر بن عطاء بن ابوخوار بیان کرتے ہیں: نافع بن جبیر نے اُنہیں سائب بن یزید کے پاس بھیجا تاکہ اُن سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کریں جو اُنہوں نے نماز کے بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں دیکھی تھی۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورہ میں جمعہ کی نماز ادا کی جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا' میں نے نماز ادا کی' جب میں داخل ہوا تو اُنہوں نے پیغام دے کر مجھے بلوایا اور فرمایا: تم نے جو کیا ہے دوبارہ نہ کرنا' جب تم جمعہ کی نماز ادا کرلو تو اُس کے ساتھ کوئی اور نماز اُس وقت تک ادا نہ کرنا جب تک تم کوئی کلام نہیں کرتے یا نکل نہیں جاتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5535 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَاَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي فِيْ مَقَامِهِ الَّذِى صَلَّى فِيْهِ الْجُمُعَةَ فَنَهَاهُ عَنْهُ، وَقَالَ: اَلَا اَرَاكَ تُصَلِّي فِيْ مَقَامِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: اِنَّمَا يُكْرَهُ ذٰلِكَ لِلْاِمَامِ يَوْمُ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اُسی جگہ نماز ادا کرتے دیکھا جہاں اُس نے جمعہ کی نماز ادا کی تھی' تو اُنہوں نے اُس شخص کو ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا میں تمہیں دیکھ نہیں رہا ہوں کہ تم اپنی اُسی جگہ پر نماز ادا کررہے ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن مسیب سے کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: امام' جو امامت کرتا ہے' اُس کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے۔

بَابُ السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن سفر کرنا

5536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَوْ غَيْرِهٖ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابُ سَفَرٍ بَعْدَمَا قَضَى الْجُمُعَةَ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اَرَدْتُ سَفَرًا فَكَرِهْتُ اَنْ اَخْرُجَ حَتّٰى اُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَمْنَعُكَ السَّفَرَ مَا لَمْ يَحْضُرْ وَقْتُهَا "

❊❊ ابن سیرین یا شاید کسی اور شخص نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر سفر کا لباس دیکھا' یہ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد کی بات ہے تو دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے کہا: میں سفر پر جانا چاہ رہا تھا لیکن مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں نماز ادا کرنے سے پہلے نکل جاؤں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: بے شک جمعہ تمہیں سفر پر نکلنے سے نہیں روکتا' جب تک نماز کا وقت نہیں ہوتا۔

5537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا عَلَيْهِ اُهْبَةُ السَّفَرِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ جُمُعَةٍ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَخَرَجْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَحْبِسُ مُسَافِرًا، فَاخْرُجْ مَا لَمْ يَحِنِ الرَّوَاحُ

❊❊ اسود بن قیس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر سفر کا لباس کو دیکھ کر (اس بارے میں دریافت کیا) تو اُس شخص نے کہا: آج جمعہ کا دن ہے' اگر یہ نہ ہوتا تو میں روانہ ہو چکا ہوتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کسی مسافر کو روکتا نہیں ہے' تم روانہ ہو جاتے جبکہ (جمعہ کی نماز کا) وقت نہیں ہوا تھا۔

5538 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: خَرَجَ اَبُو عُبَيْدَةَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ بُكْرَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يَنْتَظِرِ الصَّلَاةَ

❊❊ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کسی سفر پر جمعہ کے دن صبح کے وقت ہی روانہ ہو گئے' اُنہوں نے نماز کا انتظار نہیں کیا۔

5539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

❊❊ عبیداللہ بن عمر نے سالم بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ جمعہ کے دن مکہ سے روانہ ہو گئے۔

5540 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَافِرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ضُحًى قَبْلَ الصَّلَاةِ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سفر پر چاشت کے وقت روانہ ہوئے' یہ نماز سے پہلے کی بات ہے۔

5541 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ: هَلْ يَخْرُجُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَكَرِهَهُ، فَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُ بِالرُّخْصَةِ فِيْهِ، فَقَالَ لِيْ: قَلَّ مَا خَرَجَ رَجُلٌ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اِلَّا رَاَى مَا كَرِهَ، وَلَوْ نَظَرْتَ فِيْ ذٰلِكَ، وَجَدْتَهُ كَذٰلِكَ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جمعہ کے دن روانہ ہو سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا۔ میں نے اُنہیں اس بارے میں رخصت کے بارے میں منقول حدیث بیان کرنا شروع کی تو

اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کم ایسا ہوا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی ادائیگی سے پہلے) سفر پر روانہ ہو گیا ہو تو اُس نے ناپسندیدہ چیز نہ دیکھی ہو اگر تم خود بھی اس کا جائزہ لو گے تو یہ صورتِ حال پا لو گے۔

5542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَعَا عَلَيْهِ النَّهَارُ اَلَّا يُعَانَ عَلٰى حَاجَتِهِ، وَلَا يُصَاحَبَ فِي سَفَرِهِ، قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ: وَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهُ قَالَ: السَّفَرُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

* حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص جمعہ کے دن سفر پر روانہ ہو تو دن اُس کے خلاف دعائے ضرر کرتا ہے کہ اُس ... کام کے سلسلہ میں اُس کی مدد نہ کی جائے اور اُس کے سفر میں کوئی اُس کا ساتھی نہ بنے۔

سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن سفر پر نماز کے بعد روانہ ہوا جائے گا۔

5543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: اَبَلَغَكَ اَنَّهُ كَانَ، يُقَالُ: إِذَا اَمْسَى فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَلَا يَذْهَبْ حَتّٰى يُجَمِّعَ؟ قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ لَيُكْرَهُ، قُلْتُ: فَمِنْ يَوْمِ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ النَّهَارُ فَلَا يَضُرُّهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ تک کوئی روایت پہنچی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جب کوئی شخص شب جمعہ میں کسی بڑے شہر میں پڑاؤ کر لے تو وہ جمعہ ادا کرنے سے پہلے وہاں سے روانہ نہ ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: جمعرات کے دن کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ تو دن کی بات ہے اس لیے یہ چیز اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

5544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ، عَنْ بَعْضِ بَنِي سَعْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَزْعُمُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدِينَةِ، ثُمَّ يَرْكَبُ اِلٰى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ وَلَا يُجَمِّعُ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ دُوْنَ الْبَرِيدِ، اَوْ نَحْوٌ مِنْهُ

* * ابوبکر نامی راوی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مدینہ منورہ میں صبح کی نماز ادا کرتے تھے پھر وہ سوار ہو کر عقیق نامی مقام پر موجود اپنے گھر چلے جاتے تھے وہ جمعہ ادا نہیں کرتے تھے حالانکہ اُن کے گھر کا فاصلہ ایک برید سے کم تھا یا اس سے قریب تھا۔

بَابُ النُّعَاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن اونگھ آ جانا

5545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: إِذَا نَعَسَ الْإِنْسَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ، ذٰلِكَ فَلْيَجْلِسْ مَجْلِسًا غَيْرَهُ، اَوْ لِيَضْرِبْ رَاْسَهُ ثَلَاثًا، فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ

الشَّيْطَانِ، فَأَشَارَ فَإِذَا هُوَ يَجْمَعُ كَفَّهُ، ثُمَّ يَضْرِبُ مِنَ الْكَفِّ بِأَطْرَافِ الْأَصَابِعِ، وَكَفٌّ بَعْدُ مَقْبُوضُ الْأَظَافِرِ مُجْمُوعٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آ جائے تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ جائے اور کسی دوسری جگہ جا کر بیٹھ جائے یا اپنے سر پر تین مرتبہ ہاتھ مارے کیونکہ یہ اونگھ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر اُنہوں نے اشارہ کر کے بتایا' اُنہوں نے اپنی ہتھیلی کو بند کیا پھر اپنی انگلیوں کے کناروں کو بند کیا اور پھر اُس کے بعد بند ناخنوں والی ہتھیلی کے مجموعہ کو (سر پر مار کر دکھایا)۔

5546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَبِي سَهْمٍ، اَنَّهُ نَعَسَ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ: فَإِمَّا اَشَارَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ، وَإِمَّا اَوْمَا اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَقُومَ مِنْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ فَيُؤَخِّرَ مِنْهُ

** مالک بن ابوسہم کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہیں اونگھ آ گئی' اُس وقت امام خطبہ دے رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اشارہ کیا کہ تم اپنی اُس جگہ سے اُٹھ جاؤ اور اُس سے کچھ پیچھے ہو جاؤ!

5547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ فِي الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ فَلْيَقُمْ مِنْهُ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب کسی شخص کو جمعہ میں اونگھ آ جائے اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہو گی' آدمی کو وہاں سے اُٹھ جانا چاہیے۔

5548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنَّهُ يُؤْمَرُ اَنْ يَقُومَ فَيَجْلِسَ فِي غَيْرِ مَجْلِسِهِ

** حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ میں اونگھ آ جائے اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو تو ایسے شخص کے بارے میں یہ حکم ہے کہ وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کسی دوسری جگہ جا کر بیٹھ جائے۔

5549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "اِذَا نَعَسَ الْاِنْسَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، خَرَجَ عَنْ مَجْلِسِهِ، فَاَمَّا التَّخَطِّي فَلَا، وَلٰكِنْ لِيَتَزَحْزَحْ، وَلْيُوقِظْهُ مَنْ حَوْلَهُ، وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آ جائے تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ جائے' البتہ وہ گردن پھلانگ کر نہیں جائے گا بلکہ ویسے گزر جائے گا اور اپنے آس پاس موجود لوگوں کو بھی بیدار کر دے گا۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5550 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْصِبُ الَّذِينَ يَنَامُونَ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نَعَسَ الْإِنْسَانُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَقْعَدِهِ ذٰلِكَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سونے والے لوگوں کو کنکریاں مارا کرتے تھے جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہوتا تھا۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کے دن کسی شخص کو اونگھ آجائے تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ جائے''۔

بَابُ الرَّجُلُ يَحْتَبِي، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: آدمی کا امام کے خطبہ کے دوران احتباء کے طور پر بیٹھنا

5551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَحْتَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَنْبِ الْمَقْصُورَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو جمعہ کے دن مقصورہ کے پہلو میں احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا' امام اُس وقت خطبہ دے رہا تھا۔

5552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، أَنَّهُ رَأَى الْحَسَنَ يَحْتَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

٭٭ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بصری کو جمعہ کے دن احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا تھا۔

5553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءً يَحْتَبِي، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا تھا۔

5554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ، وَلَا يَلْتَفِتُ يَمِينًا، وَلَا شِمَالًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح جمعہ کے دن احتباء کے طور پر بیٹھتے تھے وہ امام کی طرف رُخ کر لیتے تھے اور

دائیں اور بائیں توجہ نہیں کرتے تھے۔

5555 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَبِىَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی جمعہ کے دن احتباء کے طور پر بیٹھے جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو۔

بَابُ عِظَمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی عظمت کا بیان

5556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيهِ قَضَى اللّٰهُ خَلْقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا خَافَ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَالْحِجَارَةُ وَالشَّجَرُ، وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ يُحَدِّثُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا لَا اَعْلَمُهُ، اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: کوئی بھی دن اللہ کی بارگاہ میں جمعہ سے زیادہ عظمت والا نہیں ہے' اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی تخلیق کا فیصلہ کیا' اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' جمعہ کے دن جب سورج نکلتا ہے تو خشکی اور سمندر' پتھر اور درخت اور اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے' سوائے دو گروہوں کے (یعنی انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر چیز) اس بات سے خوفزدہ رہتی ہے (کہ کہیں آج قیامت نہ آ جائے) اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں جو مسلمان' اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد نے بھی یہ حدیث اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

5557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَاْثِرُ حَدِيثًا عَنْ كَعْبٍ، اَوْ بَعْضَهُ: مَا خَلَقَ اللّٰهُ يَوْمًا اَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فِيهِ قُضِيَ خَلْقُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا فَزِعَ لِمَطْلِعِهَا الْبَرُّ، وَالْبَحْرُ، وَالْحِجَارَةُ، وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، وَاِنَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ فِيهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کعب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' یا شاید اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن سے زیادہ عظمت والا اور کوئی دن پیدا نہیں کیا' اسی دن میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا فیصلہ ہوا' اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' جمعہ کے دن جب سورج نکلتا ہے تو اُس کے طلوع ہونے کے وقت خشکی اور سمندر میں موجود ہر چیز اور پتھر اور اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق خوفزدہ رہتے ہیں (کہ کہیں قیامت نہ آ جائے) صرف دو گروہوں کا معاملہ مختلف ہے (یعنی انسان اور جنات خوفزدہ نہیں ہوتے) جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

5558 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اجْتَمَعَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَكَعْبٌ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا آتَاهُ اِيَّاهُ

فَقَالَ كَعْبٌ: اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَزِعَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ، وَالْبَرُّ وَالْبَحْرُ، وَالشَّجَرُ وَالثَّرَى، وَالْمَاءُ وَالْخَلَائِقُ، كُلُّهَا اِلَّا ابْنَ آدَمَ وَالشَّيْطَانَ قَالَ: وَتَحُفُّ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ مَنْ جَاءَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَاءَ بِحَقِّ اللّٰهِ، وَلِمَا كُتِبَ عَلَيْهِ، وَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ حَالِمٍ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كَغُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَلَمْ تَغْرُبْ مِنْ يَوْمٍ اَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَالصَّدَقَةُ فِيْهِ اَعْظَمُ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَكَعْبٍ وَاَرَى اَنَا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهِ طِيْبٌ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ "

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے۔ تو کعب نے کہا: کیا میں آپ کو جمعہ کے دن کے بارے میں نہ بتاؤں! پھر کعب نے بتایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو آسمان اور زمین' خشکی اور سمندر' درخت اور گھاس پھوس' پانی اور تمام مخلوقات یہ سب چیزیں' صرف انسانوں اور شیطان کے علاوہ ہر چیز خوفزدہ ہوتی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ فرشتے مسجد کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور درجہ بدرجہ پہلے آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام آ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے تھے' اُس کے بعد جو شخص آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حق اور اپنے اوپر لازم فرض کی ادائیگی کے لیے آتا ہے' ہر بالغ شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن میں اسی طرح غسل کرے جس طرح غسلِ جنابت کرتا ہے' سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے زیادہ عظمت والا ہو اور اس دن میں صدقہ کرنا دیگر تمام ایام کی بہ نسبت زیادہ عظمت رکھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کی روایت ہے' البتہ میں اس بات کے قائل ہوں کہ اگر آدمی کے پاس خوشبو موجود ہو تو اس دن وہ خوشبو بھی استعمال کرے۔

5559 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَيَّامُ فَرَاَيْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَعْجَبَنِيْ بَهَاؤُهُ وَنُوْرُهُ، وَرَاَيْتُ فِيْهِ كَهَيْئَةِ نُكْتَةٍ سَوْدَاءَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ فَقِيْلَ: فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ"

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے مختلف دن پیش کیے گئے تو میں نے جمعہ کے دن کو دیکھا' اُس کی روشنی اور چمک مجھے اچھی لگی' میں نے اُس میں ایک سیاہ نکتے کی مانند کوئی چیز دیکھی تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ اس دن میں قیامت قائم ہوگی''۔

5560 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَيَّامُ وَعُرِضَ عَلَيَّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْ مِرْآةٍ - اَوْ قَالَ: مِثْلَ الْمِرْآةِ - فَرَاَيْتُ فِيْهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ فَقِيْلَ: فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ"

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے مختلف دن پیش کیے گئے اور میرے سامنے جمعہ کا دن ایک آئینہ میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک آئینہ کی مانند پیش کیا گیا' میں نے اُس میں ایک سیاہ نکتہ دیکھا تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ اس دن میں قیامت قائم ہوگی''۔

5561 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِسَلْمَانَ: اَتَدْرِيْ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ فِيْهِ جُمِعَ اَبُوْكَ آدَمُ - اَيْ جُمِعَتْ طِيْنَتُهُ -

* * اعمش بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا چیز ہے! اس دن میں تمہارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کو جمع کیا گیا (راوی کہتے ہیں: یعنی اُن کے خمیر کو اکٹھا کیا گیا)۔

5562 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَغَرُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، صَاحِبُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ جلستِ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ وَدَخَلَتْ تَسْمَعُ الذِّكْرَ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ بَقَرَةً، فَكَالْمُهْدِيْ شَاةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ دَجَاجَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ - حَسِبْتُهُ قَالَ - بَيْضَةً

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ جمعہ کے لیے آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام آجاتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور بیٹھ کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے لیے جلدی آنے والا شخص ایسے ہے' جیسے اونٹ صدقہ کرتا ہے' پھر ایسے ہے جیسے گائے صدقہ کرتا ہے' پھر

ایسے ہے جیسے بکری صدقہ کرتا ہے' پھر ایسے ہے جیسے مرغی صدقہ کرتا ہے' پھر ایسے ہے جیسے انڈہ صدقہ کرتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت کے آخر میں یہی الفاظ ہیں)۔

5563 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا يَفْزَعُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْاِنْسِ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَائِرًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے زیادہ فضیلت والا ہو اور جمعہ کے دن ہر چوپایہ خوفزدہ ہوتا ہے' صرف یہ دو گروہ' یعنی انسان اور جنات خوفزدہ نہیں ہوتے (جمعہ کے دن) مسجد کے ہر دروازہ پر دو فرشتے تعینات ہوتے ہیں جو درجہ بدرجہ پہلے آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو ایک شخص کی مثال ایسے ہے جیسے وہ اونٹ صدقہ کرے' ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ گائے صدقہ کرے' ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ بکری صدقہ کرے' ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ پرندہ صدقہ کرے' ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ انڈہ صدقہ کرے' جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں''۔

5564 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أبيه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَكَتَبُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَانْقَطَعَتِ الْفَضَائِلُ، فَمَنْ جَاءَ حِيْنَئِذٍ فَاِنَّمَا يَاْتِیْ لِحَقِّ الصَّلَاةِ، فَفَضْلُهُمْ كَفَضْلِ صَاحِبِ الْجَزُوْرِ عَلٰى صَاحِبِ الْبَقَرَةِ وَعَلٰى صَاحِبِ الشَّاةِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَاَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ قَالَ: "وَكَانَ يُقَالُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ، فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ اَنْ يَّقْعُدَ الْاِمَامُ كَتَبُوا فُلَانٌ مِنَ السَّابِقِينَ، وَفُلَانٌ مِنَ السَّابِقِينَ، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَقَعَدُوا مَعَ النَّاسِ، فَمَنْ جَاءَ بَعْدَمَا يَقْعُدُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ كُتِبَ: فُلَانٌ شَهِدَ الْخُطْبَةَ، فَمَنْ جَاءَ بَعْدَمَا تُقَامُ الصَّلَاةُ كُتِبَ: فُلَانٌ شَهِدَ الْجُمُعَةَ، فَكَذٰلِكَ هُمْ مَنَازِلُ مَا بَيْنَ الْجَزُوْرِ اِلَى الْبَعُوضَةِ، وَرُبَّمَا غَابَ الرَّجُلُ الَّذِی كَانَ يُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: مَا غَيَّبَ فُلَانًا. فَيَشُقُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَيَقُوْلُونَ: تَعَالَوْا نَدْعُ لَهُ، فَيَقُوْلُونَ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ حَبَسَ فُلَانًا ضَلَالَةٌ فَاهْدِهِ، اَوْ فَقْرٌ فَاَغْنِهِ، اَوْ مَرَضٌ فَاشْفِهِ"

✻✻ طاؤس اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی آمد کے حساب سے اُن کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور فضائل منقطع ہو جاتے ہیں' اُس کے بعد جو شخص آتا ہے وہ نماز کے حق کی ادائیگی کے لیے آتا ہے اور اُن لوگوں کو اسی طرح فضیلت حاصل ہوتی ہے جس طرح اونٹ والے شخص کو گائے والے شخص پر' یا بکری والے شخص پر حاصل ہوتی ہے''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ولید نے مجھے یہ بات بتائی ہے: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب جمعہ کے دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کی آمد کے حساب سے اُن کے نام نوٹ کرتے ہیں' جو شخص امام کے بیٹھنے سے پہلے آجاتا ہے تو فرشتے نوٹ کرتے ہیں: فلاں شخص سبقت لے جانے والوں میں ہے! فلاں شخص سبقت لے جانے والوں میں ہے! جب امام بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں' امام کے بیٹھنے کے بعد جو شخص آتا ہے تو اُس کے لیے یہ نوٹ کیا جاتا ہے کہ فلاں شخص خطبہ میں شریک ہوا! جو شخص نماز کھڑی ہونے کے بعد آتا ہے تو یہ نوٹ کیا جاتا ہے: فلاں شخص جمعہ میں شریک ہوا! تو اسی طرح اُن لوگوں کے مراتب ہوتے ہیں جو اونٹ سے لے کر اور مچھر تک کے درمیان ہوتے ہیں' بعض اوقات کوئی ایسا شخص جو جمعہ کے لیے جلدی آیا کرتا تھا وہ غیر موجود ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: فلاں شخص کیوں نہیں آیا؟ اُنہیں یہ بات بہت گراں گزرتی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: آؤ! ہم اُسے کے لیے دعا کریں! پھر وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اگر فلاں شخص گمراہی کی وجہ سے نہیں آیا تو تُو اُسے ہدایت نصیب کر' اگر غربت کی وجہ سے نہیں آیا تو تُو اُسے خوشحال کر دے' اگر بیماری کی وجہ سے نہیں آیا تو تُو اُسے شفاء دیدے۔

5565 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ كَمَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ غَدَا اِلٰى اَوَّلِ سَاعَةٍ فَلَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ الْجَزُوْرِ، وَاَوَّلُ السَّاعَةِ وَآخِرُهَا سَوَاءٌ، ثُمَّ السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ مِثْلُ الثَّوْرِ وَاَوَّلُهَا وَآخِرُهَا سَوَاءٌ، ثُمَّ الثَّالِثَةُ مِثْلُ الْكَبْشِ الْاَقْرَنِ اَوَّلُهَا وَآخِرُهَا سَوَاءٌ، ثُمَّ السَّاعَةُ الرَّابِعَةُ مِثْلُ الدَّجَاجَةِ وَاَوَّلُهَا وَآخِرُهَا سَوَاءٌ، ثُمَّ مِثْلُ الْبَيْضَةِ، فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَجَاءَتِ الْمَلَائِكَةُ تَسْمَعُ الذِّكْرَ، ثُمَّ غُفِرَ لَهُ اِذَا اسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کا دن ہو تو کوئی شخص اُسی طرح غسل کرے جس طرح غسلِ جنابت کرتا ہے' پھر وہ ابتدائی گھڑی میں

5565-صحيح البخاری - كتاب الجمعة' باب فضل الجمعة - حديث:855' صحيح مسلم - كتاب الجمعة' باب الطيب والسواك يوم الجمعة - حديث:1448' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الجمعة - ذكر البيان بان هذا الفضل إنما يكون لمن اتى الجمعة مغتسلا' حديث:2822' موطا مالك - كتاب الجمعة' باب العمل فی غسل يوم الجمعة - حديث:224' سنن ابی داود - كتاب الطهارة' باب فی الغسل يوم الجمعة - حديث:300' السنن للنسائی - كتاب الجمعة' وقت الجمعة - حديث:1378' السنن الكبرٰى للنسائی - كتاب الجمعة' وقت الجمعة - حديث:1677

(نماز کی ادائیگی کے لیے) چلا جائے تو اُسے اس طرح اجر ملتا ہے جس طرح اونٹ (صدقہ کرنے کا اجر ہوتا ہے) اس کی ابتدائی اور آخری گھڑی برابر ہوتی ہے پھر دوسری گھڑی میں بیل صدقہ کرنے کا سا ثواب ملتا ہے یہ گھڑی کا ابتدائی حصہ اور آخری حصہ برابر ہوتے ہیں پھر تیسری گھڑی میں سینگ والے دنبے کو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اس گھڑی کا ابتدائی اور آخری حصہ برابر ہوتے ہیں پھر چوتھی گھڑی میں مرغی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اس کا ابتدائی اور آخری حصہ برابر ہوتے ہیں پھر انڈہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے جب امام بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور فرشتے آ کر خطبہ سننے لگتے ہیں پھر اُس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے جو غور سے خطبہ سنتا ہے اور خاموش رہتا ہے اس کی دو جمعوں کے درمیان کی اور مزید تین دنوں کی (مغفرت ہوتی ہے)''۔

5566 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَغَسَلَ أَحَدُكُمْ رَأْسَهُ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَرَ، ثُمَّ دَنَا فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا كَصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامِ سَنَةٍ

* * حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب جمعہ کا دن ہو اور کوئی شخص اپنے سر کو دھوئے اور پھر غسل کرے اور پھر جائے اور جلدی جائے پھر (امام کے) قریب ہو کر بیٹھے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اُسے اُس کے اُٹھائے ہوئے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک سال کے (نفلی) روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے''۔

5567 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنِ ابْنِ دَارَةَ، مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَ السَّبْتِ، وَلَا يَوْمَ الْأَحَدِ، وَلَا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَلَا يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَلَا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَلَا يَوْمَ الْخَمِيسِ، ثُمَّ سَكَتَ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت ہفتہ کے دن اتوار کے دن پیر کے دن منگل کے دن بدھ کے دن یا جمعرات کے دن قائم نہیں ہوگی پھر وہ خاموش ہو گئے۔

5568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَقُومُ الْقِيَامَةُ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہو گی۔

5569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: " ذَلِكَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمَّا خَلَقَ آدَمَ نَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ

فَسَارَ فِيهِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ أُخْرَى، فَاسْتَوَى جَالِسًا فَعَطَسَ فَأَلْقَى اللّٰهُ عَلَى لِسَانِهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ

٭٭ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے اُس میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن میں قیامت قائم ہوگی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُن میں روح کو پھونکا تو وہ ان میں سرایت کر گئی پھر اُس نے اُن میں دوسری مرتبہ پھونکا تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اُنہیں چھینک آئی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی زبان پر الحمدللہ رب العالمین کے کلمات جاری ہوئے تو فرشتوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے!

5570 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ كَانَ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا صِيَامُ سَنَةٍ وَقِيَامُهَا، وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ

٭٭ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص غسل کرے اور مکمل غسل کرے اور جلدی چلا جائے اور امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور خاموش رہے تو اُس کو اُس کے اُٹھائے ہوئے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک سال کے (نفلی) روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے لیے آسان ہے"۔

بَابُ السَّاعَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی

5571 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن میں ایک مخصوص گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان اگر نماز ادا کر رہا ہو تو اس دوران وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کرتا ہے"۔

5572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً - وَأَشَارَ بِكَفِّهِ كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهَا - لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا كَيْفَ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَلْصَقَ أَصَابِعَهُ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ وَحَنَاهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَبَضَهَا وَلَمْ يَبْسُطْهَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے' آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ وہ بہت تھوڑی دیر کے لیے ہوتی ہے' اُس گھڑی میں جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اشارہ کر کے دکھایا کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تھا' انہوں نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملالیا تھا اور اُنہیں تھوڑا سا موڑ لیا تھا' پھر اُنہوں نے اُنہیں بند کیا اور پھر اُنہیں پھیلایا نہیں۔

5573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا مُسْلِمٌ شَيْئًا وَهُوَ يُصَلِّي اِلَّا اَعْطَاهُ . قَالَ: وَيَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا. قَالَ عَطَاءٌ: اَيْضًا عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقِيْلَ لَهُ: فَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّمَا كَانَ فِيْ مُصَلَّاهُ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے کہ جس میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' جبکہ وہ بندہ اس دوران نماز ادا کر رہا ہو' تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ وہ گھڑی تھوڑی سی دیر کے لیے ہوتی ہے۔

عطاء نے بعض اہلِ علم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے' اُن سے کہا گیا: عصر کے بعد تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک آدمی اپنے جائے نماز پر موجود ہوتا ہے اور وہاں سے اُٹھتا نہیں ہے' تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

5574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى السَّاعَةَ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ. قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَمَاتَ اَبِيْ فِيْ سَاعَةٍ كَانَ يُحِبُّهَا، مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اُس گھڑی کا اہتمام کیا کرتے تھے' جس گھڑی میں دعا' جمعہ کے دن قبول ہوتی ہے اور جو عصر کے بعد ہوتی ہے۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال بھی اُسی گھڑی میں ہوا' جسے وہ پسند کرتے تھے' اُن کا انتقال جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد ہوا۔

5575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيْهَا بِشَيْءٍ اُحَدِّثُهُ اِلَّا، اَنَّ كَعْبًا كَانَ يَقُوْلُ: لَوْ قَسَّمَ اِنْسَانٌ جُمُعَةً

فِيْ جُمَعٍ اَتَى عَلٰى تِلْكَ السَّاعَةِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اُس گھڑی کے بارے میں دریافت کیا' جس میں جمعہ کے دن دعا قبول ہوتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے' جسے میں بیان کروں' البتہ کعب احبار یہ کہا کرتے تھے: اگر انسان اپنے جمعہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کرے' تو وہ اُس گھڑی تک پہنچ سکتا ہے۔

5576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: "كَانَ رَجُلٌ يَلْتَمِسُ السَّاعَةَ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَنَعَسَ نَعْسَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاُتِيَ فِي النَّوْمِ، فَقِيْلَ: انْتَبِهْ فَاِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِيْ كُنْتَ تَلْتَمِسُ، وَذٰلِكَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ"، وَكَانَ الْحَسَنُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَحَرَّاهَا عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک آدمی اُس گھڑی کو تلاش کر رہا تھا' جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے اور وہ گھڑی جو جمعہ کے دن میں ہوتی ہے۔ تو جمعہ کے دن اُسے اونگھ آ گئی' خواب میں اُس کے پاس کوئی شخص آیا اور اُس سے کہا گیا: تم بیدار ہو جاؤ' کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جسے تم تلاش کر رہے تھے' تو یہ سورج کے ڈھلنے کے وقت کی بات ہے۔

اُس کے بعد حسن بصری سورج کے ڈھلنے کے وقت کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

5577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: السَّاعَةُ الَّتِيْ تَقُوْمُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن میں موجود مخصوص گھڑی عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیان میں ہوتی ہے۔

5578 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ اِذْ سَنَحَ كَلْبٌ يَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ، فَخَرَّ الْكَلْبُ، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَمُرَّ، فَلَمَّا اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَجَّهَ عَلَى الْقَوْمِ وَقَالَ: اَيُّكُمْ دَعَا عَلٰى هٰذَا الْكَلْبِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا دَعَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَوْتَ عَلَيْهِ فِيْ سَاعَةٍ يُسْتَجَابُ فِيْهِنَّ الدُّعَاءُ

٭٭ عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' لوگ آپ کے پیچھے موجود تھے' اسی دوران ایک کتا اُن لوگوں کے آگے سے گزرنے لگا' پھر اچانک وہ کتا گرا اور مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: تم میں سے کس نے اس کتے کے خلاف دعا کی تھی؟ ایک شخص نے عرض کی: میں نے اس کے خلاف دعا کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک ایسی گھڑی میں اس کے خلاف دعا کی' جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔

5579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ: مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ يَقُوْلُ: كَالنَّهَارِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً، وَالسَّاعَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا يُذْكَرُ آخِرَ سَاعَاتِ النَّهَارِ

قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ مُوْسَى اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: كَيْفَ زَعَمُوْا اَنَّهَا هِيَ وَالْاِنْسَانُ لَا يُصَلِّي فِيْهَا؟ فَقَالَ الْآخَرُ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ الْاِنْسَانُ فِيْ صَلَاةٍ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مُصَلَّاهُ اَوْ تَحَدَّثَ

✲✲ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے عبداللہ بن سلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں اور جمعہ کے دن کے بارے میں جس گھڑی کا ذکر کیا جاتا ہے وہ دن کی آخری گھڑی ہوتی ہے۔

موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا: لوگ یہ بات کیسے کہتے ہیں کہ یہ گھڑی وہ ہوتی ہے (جو سورج غروب ہونے کے قریب ہو) حالانکہ اُس وقت آدمی نماز ادا کر نہیں کرسکتا۔ تو دوسرے شخص نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: آدمی جب تک اپنی جائے نماز سے اُٹھتا نہیں ہے یا بات چیت نہیں کرتا' اُس وقت تک وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

5580 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ نَحْوَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَقَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَخَلَقَهُ مِنْ اَدِيْمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا اَحْمَرِهَا وَاَسْوَدِهَا وَطَيِّبِهَا وَخَبِيْثِهَا، وَلِذٰلِكَ كَانَ فِيْ وَلَدِهِ الْاَسْوَدُ وَالْاَحْمَرُ وَالطَّيِّبُ وَالْخَبِيْثُ، فَاَسْجَدَ لَهُ مَلَائِكَتَهُ، وَاَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ، فَلِلّٰهِ مَا اَمْسَى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى عَصَاهُ فَاَخْرَجَهُ مِنْهَا

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے اُس گھڑی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تمام روئے زمین سے (حاصل ہونے والی مٹی کے ذریعہ) پیدا کیا تھا' جس میں سرخ بھی تھی' سیاہ بھی تھی' پاکیزہ بھی تھی' خراب بھی تھی' یہی وجہ ہے کہ اُن کی اولاد میں سے کوئی سیاہ فام ہوتا ہے' کوئی سفید فام ہوتا ہے' کوئی پاکیزہ ہوتا ہے' کوئی خراب ہوتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اُنہیں سجدہ کروایا اور اپنی جنت میں ٹھہرایا' تو اُس دن کی شام' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رہے' یہاں تک کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی' تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔

5581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَبَا عَبَّاسٍ، السَّاعَةُ الَّتِيْ تُذْكَرُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ مَرَّاتٍ، خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ فِيْ آخِرِ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فَخَلَقَهُ مِنْ اَدِيْمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا اَحْمَرِهَا وَاَسْوَدِهَا وَطَيِّبِهَا وَخَبِيْثِهَا وَحَزْنِهَا وَسَهْلِهَا، فَلِذٰلِكَ فِيْ وَلَدِهِ الطَّيِّبُ وَالْخَبِيْثُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُوْحِهِ، وَاَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَهُ، وَعَهِدَ اِلَيْهِ عَهْدًا فَنَسِيَ فَسُمِّيَ الْاِنْسَانَ، فَلِلّٰهِ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ذٰلِكَ

الْيَوْمِ حَتَّى اَخْرَجَهُ مِنْهَا

✻✻ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابوعباس! جمعہ کے دن میں جس گھڑی کا ذکر کیا جاتا ہے (تو وہ کون سی ہے؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے (اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ کلمہ دُہرایا پھر فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کی آخری گھڑی میں پیدا کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُن (کے خمیر کو) تمام روئے زمین سے حاصل ہونے والی مٹی کے ذریعہ پیدا کیا' جس میں سرخ' سیاہ' پاکیزہ' خراب' سخت' نرم (ہر قسم کی) مٹی شامل تھی یہی وجہ ہے کہ اُن کی اولاد میں کوئی پاکیزہ ہوتا ہے' کوئی خراب ہوتا ہے' کوئی سفید فام ہوتا ہے' کوئی سیاہ فام ہوتا ہے' کوئی نرم ہوتا ہے' کوئی سخت ہوتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُن میں اپنی روح پھونکی اور اُنہیں اپنی جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے عہد لیا' پھر وہ بھول گئے تو اُن کا نام انسان رکھا گیا' اس دن میں سورج غروب ہونے تک وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔

5582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ السَّاعَةَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ الَّتِي تَقُومُ فِيهَا السَّاعَةُ وَالَّتِي اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهَا آدَمَ، وَالَّتِي لَا يَدْعُو اللّٰهَ فِيهَا الْمُسْلِمُ بِدَعْوَةٍ صَالِحَةٍ اِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ مِنْ حِينِ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ اِلَى اَنْ تَغْرُبَ

✻✻ طاؤس بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں وہ گھڑی موجود ہے' جس میں قیامت قائم ہوگی اور یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو نازل کیا تھا اور یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے' جو بھی مسلمان جو نیک دعا کرتا ہے تو اُس کی وہ دعا مستجاب ہوتی ہے' یہ گھڑی سورج کے زرد ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک رہتی ہے۔

5583 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ وَحَدَّثَنِي، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: انْطَلَقَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِلَى الشَّامِ فَالْتَقَى هُوَ وَكَعْبٌ، فَيُحَدِّثُ اَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَ كَعْبٌ. عَنِ التَّوْرَاةِ حَتَّى مَرَّ بِالسَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ فِيهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ: وَلٰكِنْ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ السَّنَةِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَا، فَقَالَ كَعْبٌ: هَاهُ، صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، ثُمَّ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَذَكَرَ لَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا قَالَ كَعْبٌ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كَذَبَ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ قَدْ رَجَعَ

✻✻ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے' وہاں اُن کی ملاقات حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کیں اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے تورات کے بارے میں روایات بیان کیں' یہاں تک کہ ان حضرات کی گفتگو میں اُس گھڑی کا بھی ذکر آیا' جو جمعہ کے دن میں موجود ہوتی ہے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' جس میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے'۔

کعب نے کہا: یہ سال میں صرف ایک ہی جمعہ میں ہوتی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو کعب نے کہا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے ہر جمعہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے اور سچ فرمایا ہے' پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ آ گئے' پھر اُن کی اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی' جو کعب نے جمعہ کے دن کے بارے میں بیان کی تھی تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُنہوں نے غلط کہا ہے! تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اُنہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

5584 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ

✻✻ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے' جس میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے اور یہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے''۔

5585 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَابْنِ سَلَامٍ اَنَّهُ قَالَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةِ، قُلْتُ لَهُ: يَا اَخِي مَا اَنَا بِالرَّجُلِ تَنْفَسُهَا عَلَيْهِ حَدِّثْنِي بِهَا قَالَ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ "، قُلْتُ: اَوَلَيْسَ قَدْ قُلْتَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَنْ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ صَلَاةٌ قَالَ: اَوَلَسْتَ قَدْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِيْ صَلَاتِهِ حَتَّى تَاْتِيَهُ الصَّلَاةُ الْاُخْرَى الَّتِيْ تَلِيهَا قَالَ: وَفِيهَا خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهَا اُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهَا قُبِضَ وَفِيهَا تَقُومُ السَّاعَةُ

✻✻ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے اُس گھڑی کا علم ہے' میں نے اُن سے دریافت کیا: اے میرے بھائی! میں ایسا شخص نہیں ہوں' جس سے آپ اس چیز کو چھپائیں' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں! تو اُنہوں نے کہا کہ یہ جمعہ کے دن سورج غروب سے پہلے کی آخری گھڑی ہوتی ہے۔ میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات نہیں کی ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اُس گھڑی میں جو بھی مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو''

تو اس وقت میں تو نماز ادا نہیں کی جاتی۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: کیا ایسا نہیں ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے' وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اگلی نماز ادا کر لیتا ہے''۔

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں اُنہیں جنت سے اُتارا گیا' اسی دن میں اُن کی توبہ قبول ہوئی' اسی دن میں اُن کا انتقال ہوا اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔

5586 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُحَنِّسَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ: زَعَمُوْا اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ رُفِعَتْ قَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ كَذٰلِكَ؟، قُلْتُ: فَهِىَ فِىْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ اَسْتَقْبِلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: هَلْ زَعَموا اَنَّ السَّاعَةَ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يَدْعُو فِيْهَا مُسْلِمٌ اِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ قَدْ رُفِعَتْ؟ قَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ، قُلْتُ: فَهِىَ فِىْ كُلِّ جُمُعَةٍ اَسْتَقْبِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ عبداللہ بن یحنس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ شبِ قدر کو اُٹھا لیا گیا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جو شخص ایسا کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ میں نے کہا: کیا یہ ہر رمضان کے مہینہ میں ہوتی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں جو گھڑی موجود ہے' جس میں مسلمان دعا کرتا ہے' تو وہ دعا مستجاب ہوتی ہے' وہ گھڑی اُٹھالی گئی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: جو شخص یہ کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ میں نے کہا: کیا یہ ہر جمعہ میں موجود ہوتی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

5587 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ رَبِيْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ

5587-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' باب الساعة التي في يوم الجمعة - حديث:907' صحيح مسلم - كتاب الجمعة' باب في الساعة التي في يوم الجمعة - حديث:1451' صحيح ابن خزيمة - كتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند على الشرط الذى ذكرنا' جماع ابواب فضل الجمعة - باب ذكر بعض ما خص به يوم الجمعة من الفضيلة ' حديث:1629' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الجمعة' باب بيان فضل الجمعة والترغيب في الدعاء والصلاة فيها - حديث:2048' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الجمعة - ذكر البيان بان الله جل وعلا إنما يستجيب دعاء الداعي في' حديث:2820' موطا مالك - كتاب الجمعة' باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة - حديث:238' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الساعة التي تذكر في الجمعة - حديث:1582' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الساعة التي ترجي في الجمعة - حديث:1133' السنن للنسائي - كتاب الجمعة' ذكر الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة - حديث:1421' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجمعة' الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة - حديث:1730' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:6992' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ابي هريرة' حديث:5918' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث:8331' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - ابو هريرة ' حديث:13782

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ يُصَلِّي اَوْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ يَدْعُو اللّٰهَ فِيْهَا بِشَيْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ

* عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے جس میں جو بندہ نماز ادا کر رہا ہو یا نماز کا انتظار کر رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس دوران جو بھی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو مستجاب کرتا ہے''۔

بَابُ الْكَفَّارَةِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کا کفارہ ہونا

5588 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْجُمُعَةَ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ، وَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَتُكَفِّرُ الْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ قَالَ: نَعَمْ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے لیے کفارہ بن جاتا ہے اور پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔

راوی کہتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کا کفارہ بنتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور مزید تین دنوں کا بھی (کفارہ بنتا ہے)۔

5589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ بْنِ خِدَامٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ غُسْلَهُ، وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهِ اَوْ دُهْنِهِ، ثُمَّ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

* حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور اللہ تعالیٰ نے جو اُس کے نصیب میں لکھا ہو وہ خوشبو یا تیل لگائے' پھر وہ جمعہ کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے' تو اُس شخص کے دو جمعوں کے درمیان کی اور مزید تین دن کے (گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے۔

5590 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنِ اسْتَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ كَمَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ،

ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ لَبِسَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَقُومَ الْاِمَامُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن مسواک کرتا ہے' پھر غسلِ جنابت کی طرح غسل کرتا ہے' پھر خوشبو لگاتا ہے' پھر لباس پہنتا ہے اور پھر مسجد کی طرف جاتا ہے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہیں ڈالتا اور امام کے کھڑے ہونے تک کوئی کلام نہیں کرتا' تو اُس شخص کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

بَابُ اِقَامَةِ الرَّجُلِ اَخَاهُ ثُمَّ يَخْتَلِفُ فِي مَجْلِسِهِ

باب: آدمی کا اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود وہاں بیٹھنا

5591 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُخَالِفُهُ اِلٰى مَقْعَدِهِ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: افْسَحُوا"

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو اُٹھا کر خود اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے' بلکہ اُسے یہ کہنا چاہیے: تم لوگ کشادگی اختیار کرو''۔

5592 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُفُهُ قُلْتُ اَنَا لَهُ: اَوَفِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا، قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُومُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ فَلَا يَجْلِسُ فِيهِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے''۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ حکم جمعہ کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ جمعہ کے بارے میں بھی ہے اور جمعہ کے علاوہ کے بارے میں بھی ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے جب کوئی شخص اُٹھتا تھا' تو وہ اُس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

5593 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَيَجْلِسَ فِي مَكَانِهِ. فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ لِابْنِ عُمَرَ مِنْ بَيْتِهِ فَلَا يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ.

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے''۔

اگر کوئی شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھتا تھا' تو وہ اُس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

5594 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ: وَلٰكِنْ يَقُوْلُ: افْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ کشادگی اختیار کرو اور گنجائش پیدا کرو۔

بَابُ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جو شخص جمعہ کے دن انتقال ہو جائے

5595 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ - اَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - بَرِءَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ اَوْ قَالَ: وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَكُتِبَ شَهِيدًا

✻✻ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص شب جمعہ میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جمعہ کے دن انتقال کر جائے' وہ قبر کی آزمائش سے بچ جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قبر کی آزمائش سے بچا لیا جاتا ہے اور اُس کا نام شہید کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

5596 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَرِءَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ.

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ قبر کی آزمائش سے بچ جاتا ہے''۔

5597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

کتاب: عیدین کی نماز کے بارے میں روایات

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ وَبَعْدَ الْخُطْبَةِ

باب: امام کے آنے سے پہلے اور خطبہ کے بعد (نفل) نماز ادا کرنا

5598 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْاِمَامِ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ: اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ.

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے عیدالفطر کے دن امام کے آنے سے پہلے (نفل) نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: جب سورج طلوع ہو جائے تو تم نماز ادا کرلو۔

5599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا كَانَ يُصَلِّي بَيْنَهُمَا

٭٭ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: مجاہد ان دونوں (یعنی سورج طلوع ہونے اور عید کی نماز ادا کرنے) کے درمیان نماز ادا کر لیتے تھے۔

5600 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ اَنَسٌ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ، وَالْحَسَنُ، وَاَخُوهُ سَعِيدٌ، وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ يُصَلُّونَ قَبْلَ خُرُوجِ الْاِمَامِ وَبَعْدَهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حسن بصری' اُن کے بھائی سعید اور جابر بن زید' امام کے آنے سے پہلے اور اُس کے بعد نماز ادا کر لیتے تھے۔

5601 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّالْحَسَنَ يُصَلِّيَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حسن بصری کو دیکھا ہے کہ وہ عید کی نماز سے پہلے نماز ادا کر لیتے تھے۔

5602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَالْحَسَنَ، وَاَخَاهُ

سَعِيدًا، وَجَابِرَ بْنَ زَيْدٍ اَبَا الشَّعْثَاءِ يُصَلُّوْنَ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ خُرُوجِ الْاِمَامِ

* تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حسن بصری' اُن کے بھائی سعید اور جابر بن زید ابوشعثاء کو دیکھا ہے کہ وہ عید کے دن امام کے آنے سے پہلے نماز ادا کر لیتے تھے۔

5603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: صَلَاةُ الْاَضْحٰى مِثْلُ صَلَاةِ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ

* زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: عیدالاضحیٰ کی نماز میں بھی عیدالفطر کی طرح دو دو رکعت ادا کی جائیں گی۔

5604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ خُرُوجِ الْاِمَامِ فَصَلَّوْا، وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ، فَلَمْ يُصَلِّ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عُمَرَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّوْا، وَجِئْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِرَادٍّ عَلٰى عَبْدٍ اِحْسَانًا، اَحْسِبُهُ

* ازرق بن قیس ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ عید کے دن آئے' یہ امام کے آنے سے پہلے کی بات ہے تو اُنہوں نے نماز ادا کی' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اُنہوں نے نماز ادا نہیں کی' ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ دیگر صحابہ کرام آئے' تو اُنہوں نے نماز ادا کی لیکن آپ آئے تو آپ نے نماز ادا نہیں کی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کی ہوئی نیکی کو مسترد نہیں کرتا' میرا تو یہی گمان ہے۔

5605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: خَرَجَ عَلِيٌّ يَوْمَ عِيدٍ فَوَجَدَ النَّاسَ يُصَلُّوْنَ قَبْلَ خُرُوجِهِ، فَقِيلَ لَهُ: لَوْ نَهَيْتَهُمْ، فَقَالَ: "مَا اَنَا بِالَّذِي اَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى، وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكُمْ بِمَا شَهِدْنَا - اَوْ قَالَ -: بِمَا حَضَرْنَا"

* علاء بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید کے دن تشریف لائے' اُنہوں نے لوگوں کو اپنی آمد سے پہلے نماز ادا کرتے ہوئے پایا' تو اُن سے کہا گیا: آپ اگر انہیں منع کر دیں' تو یہ مناسب ہوگا۔ اُنہوں نے فرمایا: میں ایسا بندہ نہیں بننا چاہتا جو نماز ادا کرنے والے بندہ کو (نماز کی ادائیگی سے) روکتا ہے' البتہ میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں بتا دیتا ہوں جس میں ہم موجود تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس میں ہم حاضر تھے۔

5606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةَ، كَانَا يَنْهَيَانِ النَّاسَ - اَوْ قَالَ -: يُجْلِسَانِ مَنْ رَاَيَاهُ يُصَلِّي قَبْلَ خُرُوجِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما لوگوں کو منع کیا کرتے تھے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس شخص کو عید کے دن امام کے آنے سے پہلے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے تھے' اُسے بٹھا دیا کرتے تھے۔

5607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سُئِلَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ، فَقَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا قَالَ السَّائِلُ: اَرَاَيْتَ قَدْ صَلَّيْتُ؟ قَالَ: قَدْ اَخْبَرْتُكَ عَنْ فِعْلِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ

✲✲ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: علقمہ بن قیس سے عید کے دن امام کے آنے سے پہلے نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اس سے پہلے نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ سائل نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں نماز ادا کر لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے تمہیں صحابہ کرام کے طرزِ عمل کے بارے میں بتا دیا ہے' باقی تم بہتر جانتے ہو۔

5608 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَهُ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ اَنَا وَمَسْرُوقٌ وَشُرَيْحٌ اِلَى الْجَبَّانَةِ نُصَلِّهَا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا . قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي يَوْمَ الْعِيدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَنَهَاهُ عَامِرٌ وَلَمْ يَدَعْهُ يُصَلِّي بَعْدَهَا

✲✲ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں عید کے دن اُن کے ساتھ نکلا تو انہوں نے نمازِ عید سے پہلے' یا اُس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی' پھر ایک مرتبہ مسروق اور قاضی شریح کے ساتھ "جبانہ" کی طرف گیا' تو ہم نے (نمازِ عید) سے پہلے یا بعد میں کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: ایک شخص عید کے دن نماز کے بعد نماز ادا کرنے لگا' تو امام شعبی نے اُسے منع کیا اور اُسے نمازِ عید کے بعد (نفل) نماز ادا نہیں کرنے دی۔

5609 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ "

✲✲ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ امام کے آنے سے پہلے (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5610 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا لَا يُصَلُّوْنَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✲✲ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرتے تھے جب تک نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے آتے تھے (یعنی نبی اکرم ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے)۔

5611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا شَيْئًا،

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین سے پہلے یا بعد میں کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْله. وزَادَ قَالَ: كَانَ لَا يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ حَتَّى يَتَحَوَّلَ النَّهَارُ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ بات زائد ہے:

''وہ اُس دن میں' دن کے ڈھلنے سے پہلے کوئی اور نماز ادا نہیں کرتے تھے''۔

5613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5614 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَزَادَ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْغَدَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ ثُمَّ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''وہ عید کے دن فجر کی نماز ادا کرتے تھے' پھر اُنہوں نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہوتے تھے' اُنہی کپڑوں میں عیدگاہ کی طرف تشریف لے جاتے تھے''۔

5615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عَلِمْنَا أَحَدًا كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهُ.

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جس نے عید کے دن امام کے آنے سے پہلے یا اُس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا کی ہو۔

5616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نُصَلِّيَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

٭٭ امام عبدالرزاق نے طائف سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمرو بن شعیب ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم اس (نمازِ عید) سے پہلے یا بعد میں کوئی (نفل) نماز ادا نہ کریں۔

5617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ - أَوْ أَضْحَى - فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا

٭٭ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن

تشریف لے گئے' آپ نے دو رکعت پڑھائیں' آپ نے ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

5618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي عَيَّاشٍ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَ صَلَاةِ الْفِطْرِ وَلَا بَعْدَهَا، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ صَلَّى قَبْلَ صَلَاةِ الْاَضْحَى وَلَا بَعْدَهَا شَيْئًا "

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی نماز سے پہلے' یا بعد میں کوئی اور نماز ادا نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے' یا اس کے بعد کوئی اور نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدَيْنِ شَيْئًا وَيُصَلِّي بَعْدَهُمَا اَرْبَعًا

* * علقمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین کی نماز سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے' البتہ وہ ان کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے۔

5620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّي بَعْدَ الْعِيدَيْنِ اَرْبَعًا

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے۔

5621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ ثَمَانٍ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا

* * ابن سیرین اور قتادہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عید کی نماز کے بعد چار یا آٹھ رکعات ادا کرتے تھے' وہ اس سے پہلے کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ عَامِرًا يُصَلِّي بَعْدَ الْعِيدَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

* * عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو عیدین کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ بَلَغَكَ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ كَانَ يُسَبَّحُ بِهِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِلَّا بَدْءٌ كَثْرَتَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک اس بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے کہ عید الفطر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز ادا کی جائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: البتہ (نماز کی) کثرت آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يُصَلَّى قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَأَيْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرًا لَا يُصَلِّيَانِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج اور معمر کو دیکھا ہے کہ وہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيثًا رُفِعَ إِلَى الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُونَ: لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْأَضْحَى وَلَا بَعْدَهَا، وَلَا قَبْلَ صَلَاةِ الْفِطْرِ وَلَا بَعْدَهَا حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے بارے میں یہ بات مجھے بتائی گئی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور عید الفطر کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک سورج ڈھل نہیں جاتا۔

5626 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ إِلَى الْجَبَّانَةِ فَرَأَى نَاسًا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ الْإِمَامِ، فَقَالَ كَالْمُتَعَجِّبِ: أَلَا تَرَوْنَ هَؤُلَاءِ يُصَلُّونَ؟ فَقُلْنَا: أَلَا تَنْهَاهُمْ؟ فَقَالَ: أَكْرَهُ أَنْ أَكُونَ كَالَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى قَالَ: ثُمَّ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

✵ منہال بن عمرو نے ایک شخص جس کا اُنہوں نے نام بھی بیان کیا تھا اُس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ عید کے دن حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جبانہ (نامی عیدگاہ) کی طرف گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو امام کے نماز ادا کرنے سے پہلے (نفل) نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو یہ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں؟ ہم نے کہا: آپ انہیں منع کیوں نہیں کرتے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں اُس شخص کی مانند ہو جاؤں جو بندہ کو نماز ادا کرنے سے روکتا ہے (جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی اُنہوں نے اس نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

بَابُ الْأَذَانِ لَهُمَا

باب: ان دونوں کے لیے اذان دینا

5627 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ:

اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیّ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلَاةِ یَوْمَ الْفِطْرِ حِیْنَ یَخْرُجُ الْاِمَامُ، وَلَا بَعْدَ اَنْ یَّخْرُجَ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَیْءَ قَالَ: وَلَا نِدَاءَ یَوْمَئِذٍ، وَلَا اِقَامَةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے اس بارے میں عطاء سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عیدالفطر کے دن جب امام آ جائے' یا امام کے آنے کے بعد عیدالفطر کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جائے گی' نہ اقامت کہی جائیگی' نہ اعلان کیا جائے گا' نہ کچھ اور کیا جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اُس دن نہ اعلان کیا جائے گا' نہ اقامت کہی جائے گی۔

5628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَرْسَلَ اِلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ اَوَّلَ مَا بُوْیِعَ اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ یُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ یَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ: فَلَمْ یُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَیْرِ یَوْمَئِذٍ وَّاَرْسَلَ اِلَیْهِ مَعَ ذٰلِكَ: اِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ یُفْعَلُ قَالَ: فَصَلّٰی ابْنُ الزُّبَیْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَسَاَلَهٗ اَصْحَابُهٗ، ابْنُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابٌ لَهٗ قَالُوْا: هَلْ لَا آذَنْتَنَا؟ فَاتَتْهُمُ الصَّلَاةُ یَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا سَاءَ الَّذِیْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ یَعْدُ ابْنَ الزُّبَیْرِ لِاَمْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا' یہ اُس وقت کی بات ہے' جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی بیعت کی گئی تھی' کہ عیدالفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تو آپ اس کے لیے اذان نہ دلوایئے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُس موقع پر نمازِ عید کے لیے اذان نہیں دلوائی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی پیغام بھیجا تھا کہ خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے' اور ایسا ہی کیا جاتا تھا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خطبہ سے پہلے نماز ادا کی' اُن کے ساتھیوں نے اُن سے سوال کیا' یعنی ابن صفوان اور اُس کے ساتھیوں نے اُن سے سوال کیا' اُنہوں نے کہا: آپ نے ہمیں کیوں نہیں بتایا؟ وہ اُس دن نماز کے وقت اُن کے پاس آئے تھے۔

جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلافات ہوئے' اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ہدایت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

5629 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهٗ شَهِدَ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ فَکُلُّهُمْ صَلّٰی بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

✵✵ ابوسعید' جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازِ عید میں شریک ہوئے ہیں' یہ تمام حضرات اذان اور اقامت کے بغیر نمازِ عید ادا کرتے تھے۔

5630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِیْلَ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ شَهِدَ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِیْ یَوْمِ

عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمْ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ جَاءَ يُقَادُ بِهِ عَلٰى بَعِيرِهٖ حَتّٰى خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰى بَعِيرِهٖ

* * سماک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر اُن لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر اُن کے اونٹ کو لایا گیا' تو اُنہوں نے نماز کے بعد اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ سے پہلے نماز ادا کرنا

5631 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ يُلْقِينَ فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَزَكَاةُ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِيْنَئِذٍ، تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتْخَتَهَا، وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ الْاٰنَ حَتّٰى يَاْتِيَ النِّسَاءَ حِيْنَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ؟ قَالَ: اَیْ لَعَمْرِیْ، اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟

* * حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھڑے ہوئے' آپ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی' پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو آپ نیچے اُترے' آپ خواتین کے پاس تشریف لائے' آپ نے اُنہیں وعظ و نصیحت کی' آپ اُس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو پھیلایا ہوا تھا اور خواتین صدقہ کی چیزیں اُس میں ڈال رہی تھیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ صدقۂ فطر تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ یہ وہ صدقہ ہے' جو اس موقع پر اُن خواتین نے کیا تھا' اُنہوں نے اپنی انگوٹھیاں اُس میں ڈالی تھیں اور یہ چیز ڈالی تھی اور وہ چیز ڈالی تھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے' کیا امام پر یہ بات لازم ہے کہ ایسے موقع پر وہ (خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد) خواتین کے پاس آئے اور اُنہیں وعظ و نصیحت کرے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! اُن لوگوں پر یہ بات لازم ہے اور وہ لوگ ایسا کیوں نہ کریں!

5632 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ قَالَ: نَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يَجْلِسُ

الرِّجَالُ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلَالٌ، فَقَالَ: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا) (الممتحنة: 12) فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا: اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَمْ تُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ - لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ - قَالَ: فَتَصَدَّقْنَ، قَالَ: فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ لَكُنَّ فِدًا اَبِيْ وَاُمِّي، فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ، قُلْنَا لَهُ: مَا الْفَتَخُ؟ قَالَ: خَوَاتِيمُ مِنْ عِظَامٍ كُنَّ يُلْبَسْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں عیدالفطر کے موقع پر نمازِ عید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی شریک ہوا ہوں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شریک ہوا ہوں' یہ سب حضرات خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے اور پھر اُس کے بعد خطبہ دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اُترے' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' آپ اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے لوگوں کو بٹھا رہے تھے' پھر آپ ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کے پاس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: (یعنی آپ نے یہ آیت تلاوت کی:)

''اے نبی! جب تمہارے پاس مؤمن خواتین آئیں' تاکہ تمہاری بیعت کریں' اس بات پر کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مکمل تلاوت کی' آپ اسے پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: تم خواتین اسی حالت میں رہنا۔ تو ایک خاتون نے عرض کی' اُس کے علاوہ کسی اور نے عرض نہیں کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی!

حسن بن مسلم نامی راوی کو یہ نہیں پتا کہ وہ خاتون کون تھیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خواتین صدقہ کرو! راوی کہتے ہیں: تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو پھیلا لیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ شروع کرو! میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں! تو اُن خواتین نے اپنی (ہڈی سے بنی ہوئی) انگوٹھیاں اور دوسری انگوٹھیاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کیں۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ فتخ سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہڈی سے بنی ہوئی انگوٹھیاں جو زمانۂ جاہلیت کی خواتین پہنا کرتی تھیں۔

5633 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيدِ، ثُمَّ خَطَبَ فَظَنَّ اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ فَوَعَظَهُنَّ، وَقَالَ: تَصَدَّقْنَ قَالَ: فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَجَعَلَهُ فِيْ ثَوْبٍ حَتّٰى اَمْضَاهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں عید کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' آپ نے نمازِ عید ادا کی' پھر آپ نے خطبہ دیا' آپ نے یہ محسوس کیا کہ شاید آپ کی آواز خواتین تک نہیں پہنچی ہے تو آپ اُن کے پاس آئے اور اُنہیں وعظ و نصیحت کی اور ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو! راوی کہتے ہیں: تو خواتین نے اپنی انگوٹھیاں اور بالیاں اور دیگر چیزیں

ڈالنا شروع کیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے یہ سب چیزیں ایک کپڑے میں اکٹھی کیں اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔

5634 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيُصَلِّي تِينِكَ الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، فَيَقُومُ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوسٌ حَوْلَهُ فَيَقُولُ: تَصَدَّقُوا، تَصَدَّقُوا فَكَانَ اَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ بِالْخَاتَمِ وَالْقُرْطِ وَالشَّيْءِ، فَاِنْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَضْرِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْثًا ذَكَرَهُ وَاِلَّا انْصَرَفَ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن یعنی عید الفطر کے دن تشریف لاتے تھے اور صرف یہ دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ سلام پھیرتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر لوگوں کی طرف رُخ کرتے تھے' لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: تم لوگ صدقہ کرو! تم لوگ صدقہ کرو! تو خواتین زیادہ تر انگوٹھیاں اور بالیاں اور دیگر چیزیں صدقہ کیا کرتی تھیں۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مہم درپیش ہوتی تھی تو آپ لوگوں کے سامنے اس کا ذکر کرتے تھے' ورنہ آپ تشریف لے جاتے تھے۔

5635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْدَاُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَكُونُ فِي خُطْبَتِهِ الْاَمْرُ بِالْبَعْثِ وَبِالسَّرِيَّةِ "

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ خطبہ دیتے تھے اور آپ اپنے خطبہ کے دوران کسی جنگی مہم کو روانہ کرنے کے بارے میں ذکر کیا کرتے تھے۔

5636 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَصَلَّى قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَعِيدِكُمْ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمُكُمْ تَاْكُلُونَ فِيهِ نُسُكَكُمْ قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عُثْمَانَ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلَّى قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَعِيدِكُمْ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمٌ تَاْكُلُونَ فِيهِ نُسُكَكُمْ قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عُثْمَانَ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلَّى قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ لَكُمْ عِيدَانِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِي فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ فَلْيَرْجِعْ،

وَمَنْ شَاءَ فَلْيَشْهَدِ الصَّلَاةَ قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيٍّ فَصَلَّى قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ نَهٰى اَنْ تَاْكُلُوْا نُسُكَكُمْ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَاْكُلُوهَا بَعْدَهُ

* ابوعبید جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ عید میں شریک ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی' پھر اُنہوں نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ کے رسول نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' اُن میں سے ایک دن وہ ہے' جس میں تم روزہ رکھنا ترک کرتے ہو اور عیدالفطر کرتے ہو اور دوسرا دن وہ ہے جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں عید کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شریک ہوا' اُس دن جمعہ بھی تھا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے سے پہلے کسی اذان اور اقامت کے بغیر نمازِ عید ادا کی' پھر اُنہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' اُن میں سے ایک دن وہ ہے جس میں تم اپنے روزے رکھنا ترک کرتے ہو اور عیدالفطر کرتے ہو اور دوسرا دن وہ ہے جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوا' اُس دن جمعہ تھا تو اُنہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی اور اذان اور اقامت کے بغیر ادا کی' پھر اُنہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں' تو تم میں سے نواحی علاقوں کے رہنے والے جو لوگ چاہیں' تو ہم اُنہیں اجازت دیتے ہیں وہ واپس چلے جائیں اور جو چاہے' وہ نمازِ جمعہ میں شریک ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ عید میں شریک ہوا' اُنہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی' پھر اُنہوں نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ کے رسول نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم لوگ تین دن کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھاؤ' تو تم اس کے بعد اُسے نہ کھاؤ''۔

5637 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ صَلَّى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ جَاءَ يُقَادُ بِهٖ بَعِيرُهُ حَتّٰى خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰى بَعِيرِهٖ

* سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر موجود تھے' اُنہوں نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی' پھر اُن کے اونٹ کو ہانک کر لایا گیا تو اُنہوں نے نماز کے بعد اپنے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔

5638 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ رَكِبَ بُخْتِيًّا لَهُ فَخَطَبَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ دَفَعَهُ

﴿﴾ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے' اُنہوں نے خطبہ سے پہلے نماز ادا کی' پھر وہ اپنے بختی اونٹ پر سوار ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو واپس تشریف لے گئے۔

5639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ يَوْمَ عِيدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عُمَرَ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عُثْمَانَ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

﴿﴾ وہب بن کیسان ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں عید کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوا' تو انہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی' جو اذان اور اقامت کے بغیر تھی' پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوا تو اُنہوں نے بھی خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو اذان اور اقامت کے بغیر تھی' پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوا تو اُنہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز ادا کی جو اذان اور اقامت کے بغیر تھی۔

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن خطبہ کے لیے خاموش رہنا

5640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَذْكُرُ اللّٰهَ الْاِنْسَانُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ اَوْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَهُوَ يَعْقِلُ قَوْلَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: لَا، كُلُّ عِيدٍ فَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهِ

﴿﴾ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب امام عرفہ کے دن یا عیدالفطر کے دن خطبہ دے رہا ہو تو کیا انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرسکتا ہے' جبکہ اُسے امام کی بات سمجھ بھی آ رہی ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! کسی بھی عید کے موقع پر (خطبہ کے دوران) کلام نہیں کیا جائے گا۔

5641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "السُّكُوتُ فِي اَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ: الْجُمُعَةِ، وَالْعِيدَيْنِ، وَالْاِسْتِسْقَاءِ"

﴿﴾ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: چار مواقع پر خاموشی اختیار کی جائے گی: جمعہ کے دن' دونوں عیدوں کے موقع پر اور نماز استسقاء میں۔

5642 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "وَجَبَ الْاِنْصَاتُ فِي اَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ: الْجُمُعَةِ، وَالْفِطْرِ، وَالْاَضْحَى، وَالْاِسْتِسْقَاءِ"

﴿﴾ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''چار مواقع پر خاموشی اختیار کرنا واجب ہے: جمعہ میں' عیدالفطر میں' عیدالاضحیٰ میں (یعنی ان کے خطبہ میں) اور استسقاء میں (دعا مانگنے کے دوران)''۔

بَابُ اَوَّلِ مَنْ خَطَبَ ثُمَّ صَلَّى

باب: سب سے پہلے کس نے پہلے خطبہ دیا اور پھر نماز ادا کی؟

5643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ تَدْرِى اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ يَوْمَ الْفِطْرِ ثُمَّ صَلَّى؟ قَالَ: لَا اَدْرِىْ، اَدْرَكْتُ النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ عیدالفطر کے دن سب سے پہلے' کس نے پہلے خطبہ دیا اور پھر نماز ادا کی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! لیکن میں نے لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے پایا ہے۔

5644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، لَمَّا رَاَى النَّاسَ يَنْقُصُونَ فَلَمَّا صَلَّى حَبَسَهُمْ فِى الْخُطْبَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے یوسف بیان کرتے ہیں: عیدالفطر کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا' جب اُنہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ اُن کی تعداد کم ہے' تو اُنہوں نے خطبہ میں انہیں روک لیا۔

5645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يُوسُفَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ یوسف سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

5646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مُعَاوِيَةُ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

5647 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ فِى الْعِيدِ اَوْ عُثْمَانَ فِىْ آخِرِ خِلَافَتِهِ - شَكَّ مَعْمَرٌ - قَالَ: وَبَلَغَنِىْ اَيْضًا اَنَّ عُثْمَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ، كَانَ لَا يُدْرِكُ غَايِبُهُمُ الصَّلَاةَ، فَبَدَاَ بِالْخُطْبَةِ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عید کے دن پہلے خطبہ دینے کا آغاز حضرت معا

شاید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے آخر میں کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا' کیونکہ اُنہوں نے لوگوں کو نماز میں غیر موجود پایا' تو پہلے خطبہ دے دیا تا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔

5648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ - اَوْ اَضْحَى - هُوَ بَيْنِي وَبَيْنَ اَبِي مَسْعُودٍ حَتَّى اَفْضَيْنَا اِلَى الْمُصَلَّى، فَاِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ الْكِنْدِيُّ قَدْ بَنَى لِمَرْوَانَ مِنْبَرًا مِنْ لَبِنٍ وَّطِينٍ، فَعَدَلَ مَرْوَانُ اِلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى حَاذَى بِهِ فَجَاذَبْتُهُ لِيَبْدَاَ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، تُرِكَ مَا تَعْلَمُ، فَقَالَ: كَلَّا وَرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَا تَاْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا نَعْلَمُ ثُمَّ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ "

✲✲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عید الفطر یا شاید عید الاضحیٰ کے موقع پر مروان کے ساتھ (عید گاہ) آیا' وہ میرے اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا یہاں تک کہ جب ہم عید گاہ پہنچے تو وہاں کثیر بن صلت کندی نے مروان کے لیے اینٹوں اور مٹی سے ایک منبر بنوایا تھا' مروان منبر کی طرف جانے لگا' جب وہ اُس کے قریب پہنچا تو میں نے اُسے کھینچا کہ وہ پہلے نماز ادا کرے' تو اُس نے کہا: اے ابوسعید! آپ جو طریقہ جانتے تھے وہ متروک ہو چکا ہے۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں! مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار کی قسم ہے! اُنہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے اور پھر فرمایا: ہمیں جس کا علم ہے' تم اُس سے بہتر طریقہ اختیار نہیں کر سکتے۔ پھر مروان نے پہلے خطبہ دیا۔

5649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ مَرْوَانُ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَاَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيمَانِ

✲✲ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز مروان نے کیا۔ تو ایک شخص اُس کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے مروان! تم سنت کے برخلاف کر رہے ہو! مروان نے کہا: اے فلاں! یہاں وہ طریقہ ترک کر دیا گیا ہے۔ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' تو اس نے اپنے ذمہ لازم فرض کو ادا کر دیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جو شخص کوئی منکر چیز دیکھے اور اگر اُسے اپنے ہاتھ کے ذریعہ ختم کر سکتا ہو تو ایسا کر لے' اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا' تو اپنی زبان کے ذریعہ (اُس کی مخالفت کرے) اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا' تو اپنے دل کے ذریعہ (اُسے بُرا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے''۔

بَابُ خُرُوجِ مَنْ مَضَى وَالْخُطْبَةَ وَفِي يَدِهِ عَصًا

باب: جس نے (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) جانا ہے اُس کے نکلنے (کا وقت) اور ہاتھ میں عصا پکڑ کر خطبہ دینا

5650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى كَانَ مَنْ مَضَى يَخْرُجُ اَحَدُهُمْ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْفِطْرِ لِلصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: كَانُوا يَخْرُجُونَ حَتَّى يَمْتَدَّ الضُّحَى فَيُصَلُّونَ، ثُمَّ يَخْطُبُونَ قَلِيلًا سُوَيْعَةً، يُقَلِّلُ خُطْبَتَهُمْ؟ قَالَ: لَا يَحْبِسُونَ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ يَنْزِلُونَ فَيَخْرُجُ النَّاسُ؟ قَالَ: مَا جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِنْبَرٍ حَتَّى مَاتَ، مَا كَانَ يَخْطُبُ اِلَّا قَائِمًا، فَكَيْفَ يُخْشَى اَنْ يَحْبِسُوا النَّاسَ؟ وَاِنَّمَا كَانُوا يَخْطُبُونَ قِيَامًا لَا يَجْلِسُونَ اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَرْتَقِي اَحَدُهُمْ عَلَى الْمِنْبَرِ فَيَقُومُ كَمَا هُوَ قَائِمًا لَا يَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى يَرْتَقِيَ عَلَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ عَلَيْهِ بَعْدَمَا يَنْزِلُ؟ وَاِنَّمَا خُطْبَتُهُ جَمِيعًا وَهُوَ قَائِمٌ، اِنَّمَا كَانُوا يَتَشَهَّدُونَ مَرَّةً وَّاحِدَةً الْاُولٰى قَالَ: لَمْ يَكُنْ مِنْبَرٌ اِلَّا مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى جَاءَ مُعَاوِيَةُ حِيْنَ حَجَّ بِالْمِنْبَرِ فَتَرَكَهُ قَالَ: فَلَا يَزَالُونَ يَخْطُبُونَ عَلَى الْمَنَابِرِ بَعْدُ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس شخص نے نمازِ عید کے لیے عید الفطر کے دن جانا ہوتا تھا وہ کس وقت نکلتا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: پہلے لوگ دن چڑھنے کے بعد نکلا کرتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ خطبہ سنتے تھے جو مختصر ہوتا تھا۔ وہ خطبہ مختصر دیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: وہ لوگوں کو روک کر نہیں رکھتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ لوگ (یعنی حکمران) منبر سے نیچے اُترتے تھے تو لوگ چلے جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے وصال تک (عید الفطر کے خطبہ میں) کبھی منبر پر تشریف فرما نہیں ہوئے' آپ ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' تو اس بات کا اندیشہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ لوگوں کو روک لیں گے' پہلے لوگ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے وہ بیٹھتے نہیں تھے' نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ان میں سے کوئی ایک منبر پر چڑھتا تھا اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتا تھا' منبر پر بیٹھتا نہیں تھا صرف اُس پر چڑھتا تھا اور اُس سے اُترنے کے بعد بھی اُس پر نہیں بیٹھتا تھا' ان کا پورا خطبہ کھڑے ہو کر ہوتا تھا' یہ لوگ ایک مرتبہ آغاز میں شہادت کے کلمات پڑھا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: منبر صرف نبی اکرم ﷺ کا منبر ہوتا تھا یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے' یعنی جب حج کے موقع پر آئے تو اُنہوں نے اُس منبر کو ترک کر دیا' اُس کے بعد حکمرانوں نے ہمیشہ منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔

5651 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ وَجَّهَهُ اِلٰى نَجْرَانَ: اَنْ اَخِّرِ الْفِطْرَ، وَذَكِّرِ النَّاسَ، وَعَجِّلِ الْاَضْحٰى

* ابوحویرث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جب نجران کی طرف بھیجا تو اُنہیں خط میں لکھا کہ تم عیدالفطر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اور عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی ادا کرنا۔

5652 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَتْ مَرَّتَيْنِ قَائِمًا. قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ فبلَغَكَ ذٰلِكَ مِنْ ثِقَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا شِئْتَ

* زہری بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ کا خطبہ دو مرتبہ کھڑے ہو کر ہوتا تھا۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا کسی ثقہ راوی کے حوالے سے آپ تک یہ روایت پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جیسا (ثقہ راوی) تم چاہتے ہو!

5653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَخْطُبُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پہلے لوگ جمعہ کے دن دو خطبے دیتے تھے جن کے درمیان وہ بیٹھتے تھے۔

5654 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ

* حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو مسجدوں کے ستونوں میں سے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے جب منبر بنایا گیا اور آپ اُس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ ''تنا'' اونٹنی کی طرح رونے لگا یہاں تک کہ اہلِ مسجد نے اُس کی آواز سنی' نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُترے' آپ نے اُسے گلے لگایا تو وہ خاموش ہوا۔

5655 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبَانُ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَخْطُبُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلَاةِ قَالَ: يَتَشَهَّدُ، ثُمَّ يَقْرَاُ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، يَدْعُوْ بِدَعَوَاتٍ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ

* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن نبی اکرم ﷺ نماز کے بعد اپنی سواری پر بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ شہادت کے کلمات پڑھتے تھے پھر آپ قرآن کی کسی سورت کی تلاوت کرتے تھے پھر دعائیں کرتے تھے' پھر تشریف لے جاتے تھے۔

5656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ صَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ جَاءَ يُقَادُ بِهٖ بَعِيْرُهٗ حَتّٰى خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

٭٭ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: وہ عیدالفطر کے دن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے تو اُنہوں نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی' پھر اُن کے اونٹ کو ہانک کر لایا گیا تو اُنہوں نے نماز کے بعد اپنے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔

5657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ صَلَّى فِيهِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ رَكِبَ بُخْتِيًّا لَهُ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ دَفَعَهُ

٭٭ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے' اُنہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی' پھر وہ اپنے بختی اونٹ پر سوار ہوئے اور اُنہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو تشریف لے گئے۔

5658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي جَنَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَضْحَى اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَقِيعَ، فَنُوِّلَ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ

٭٭ یزید بن براء بن عازب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عیدالاضحیٰ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں تشریف لائے' آپ کے سامنے کمان پیش کی گئی تو آپ نے اُس سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

5659 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ وَفِي يَدِهِ عَصًا

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا' اُن کے ہاتھ میں عصا تھا۔

5660 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ لَهُ يُخْرِجُ مِنْبَرًا وَلَا لِاَصْحَابِهِ فِي يَوْمِ عِيدٍ، وَاَوَّلُ مَنْ اَخْرَجَ الْمِنْبَرَ مَرْوَانُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ، وَبَدَاْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ، وَجَلَسْتَ فِي الْخُطْبَةِ وَلَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ قَالَ: اِنَّ تِلْكَ السُّنَّةَ قَدْ تُرِكَتْ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے لیے اصحاب کے لیے عید کے دن منبر (عیدگاہ میں) نہیں لایا جاتا تھا' سب سے پہلے مروان نے (عیدگاہ میں) منبر رکھوایا' ایک شخص نے اُس سے کہا: تم منبر لے آئے ہو! حالانکہ یہ نہیں لایا جاتا اور تم نے نماز سے پہلے خطبہ دے دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں کیا جاتا' اور تم نے بیٹھ کر خطبہ دیا ہے حالانکہ اس میں بیٹھا نہیں جاتا۔ تو مروان نے کہا: یہ ایک ایسا طریقہ ہے جسے ترک کر دیا گیا ہے۔

5661 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مَعَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ بِعَنْزَةٍ فَيَرْكُزُهَا فِي الْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي اِلَيْهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عیدالفطر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ لے جایا جاتا ہے اُسے عیدگاہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا اور آپ اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

5662 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ اعْتَمَدَ عَلٰى عَصَاهُ اعْتِمَادًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہلِ مدینہ کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے عصا کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے۔

بَابُ الرُّكُوبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَفَضْلُ صَلَاةِ الْفِطْرِ

باب: عیدین کے دن سوار ہونا اور عیدالفطر کی نماز کی فضیلت

5663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ رَجُلٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: رَاَيْتُهُ يَاْتِي الْعِيدَ مَاشِيًا

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں عید کے دن پیدل آتے ہوئے دیکھا ہے۔

5664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُرَغِّبُهُمْ فِي الْعِيدَيْنِ: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَاْتِيَهُمَا مَاشِيًا فَلْيَفْعَلْ

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں کو خط لکھا جو عیدین کے بارے میں اُنہیں ترغیب دینے کے بارے میں تھا' (اُس میں اُنہوں نے یہ لکھا:) تم میں سے جو شخص پیدل آ سکتا ہو وہ ایسا ہی کرے۔

5665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الرُّكُوبَ فِي الْعِيدِ وَالْجُمُعَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ عید اور جمعہ کے دن سوار ہو کر آنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

5666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: خُرُوجُ يَوْمِ الْفِطْرِ يَعْدِلُ عُمْرَةً، وَخُرُوجُ يَوْمِ الْاَضْحَى يَعْدِلُ حَجَّةً

٭٭ حضرت مخنف بن سلیم' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عیدالفطر کے دن جانا عمرہ کرنے کے برابر ہے اور عیدالاضحیٰ کے دن جانا حج کرنے کے برابر ہے۔

5667 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاْتِيَ الْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ مَاشِيًا

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ تم عید کے دن پیدل عید گاہ آؤ۔

بَابُ الْخُرُوجِ بِالسِّلَاحِ وَوُجُوبِ الْخُطْبَةِ

باب: ہتھیار لے کر نکلنا اور خطبہ کا واجب ہونا

5668 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُخْرَجَ بِالسِّلَاحِ يَوْمَ الْعِيدِ.

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عید کے دن ہتھیار لے کر نکلا جائے۔

5669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: اِلَّا اَنْ يَّخَافُوا عَدُوًّا فَيَخْرُجُوا

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ضحاک سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر لوگوں کو دشمن کا خوف ہو تو پھر وہ (ہتھیاروں سمیت) آئیں گے۔

5670 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اِذَا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْتَظِرِ الْخُطْبَةَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَذْهَبْ. قَالَ: فَكَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى النَّاسِ حُضُورُ الْخُطْبَةِ يَوْمَئِذٍ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں:

''جب ہم نماز مکمل کر لیں تو جو شخص چاہے وہ خطبہ کا انتظار کرے اور جو شخص چاہے وہ چلا جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اس موقع پر لوگوں کے لیے خطبہ میں شریک ہونا لازم نہیں ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ میں تکبیر کہنا

5671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّهُ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدِ تِسْعًا وَسَبْعًا

٭٭ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ وہ عید میں نو اور سات تکبیریں کہا کرتے تھے۔

5672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّهُ قَالَ: يُكَبِّرُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ تِسْعًا حِينَ يُرِيدُ الْقِيَامَ وَسَبْعًا فِي. عَالَجْتُهُ عَلَى اَنْ يُفَسِّرَ لِي اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ - فَظَنَنْتُ اَنَّ قَوْلَهُ -: حِينَ يُرِيدُ الْقِيَامَ

فِي الْخُطْبَةِ الْآخِرَةِ "

* * عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود فرماتے ہیں: امام عیدالفطر میں خطبہ دینے سے پہلے نو مرتبہ تکبیریں کہے گا جب وہ کھڑے ہونے کا ارادہ کرے گا اور سات مرتبہ (دوسری رکعت میں تکبیریں کہے گا)۔

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ کوشش کی کہ میرا اُستاد میرے سامنے اس کی وضاحت کردے لیکن یہ نہیں ہو سکا تو میں نے یہ گمان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب امام دوسرا خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوگا تو ایسا کرے گا۔

5673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: السُّنَّةُ التَّكْبِيرُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْعِيدِ، يَبْدَأُ خُطْبَتَهُ الْأُولَى بِتِسْعِ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ، وَيَبْدَأُ الْآخِرَةَ بِسَبْعٍ.

* * عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ عید کے دن منبر پر تکبیر کہے جائے پہلے خطبہ میں نو تکبیریں کہی جائیں جو خطبہ دینے سے پہلے ہوں اور دوسرے خطبہ سے پہلے سات تکبیریں کہی جائیں۔

5674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ نَحْوَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے منقول ہے۔

5675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * مکحول فرماتے ہیں: ہر دو تکبیروں کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا۔

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن نمازِ عید میں تکبیر کہنا

5676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " التَّكْبِيرُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً يُكَبِّرُهُنَّ وَهُوَ قَائِمٌ: سَبْعَةٌ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى: مِنْهُنَّ تَكْبِيرَةُ الْاسْتِفْتَاحِ لِلصَّلَاةِ، وَمِنْهُنَّ تَكْبِيرَةُ الرَّكْعَةِ، وَمِنْهُنَّ سِتٌّ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَمِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ بَعْدَهَا، وَفِي الْاُخْرَى سِتُّ تَكْبِيرَاتٍ: مِنْهُنَّ تَكْبِيرَةُ لِلرَّكْعَةِ، وَمِنْهُنَّ خَمْسٌ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَوَاحِدَةٌ بَعْدَهَا " قُلْتُ لَهُ: اِنَّ يُوسُفَ بْنَ مَاهَكَ، اَخْبَرَنِي اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ لَا يُكَبِّرُ اِلَّا اَرْبَعًا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سَوَاءً يُكَبِّرُهُنَّ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، سَمِعْنَا ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ عَطَاءٌ: اِنَّ الَّذِي اَحْدَثَ هٰذَا الْحَدِيثَ عِنْدَهُ هُوَ وَاللّٰهِ اَعْلَمُ مِنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قُلْتُ: مَنْ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ

* * عطاء فرماتے ہیں: عید کے دن نماز میں تیرہ تکبیریں کہی جائیں گی آدمی قیام کی حالت میں یہ سب تکبیریں کہے گا

سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوں گی جن میں سے ایک تکبیر نماز کے آغاز کے لیے ہوگی اور ایک تکبیر رکوع میں جانے کے لیے ہو گی' ان میں سے چھ تکبیریں تلاوت سے پہلے ہوں گے اور ایک تکبیر تلاوت کے بعد ہوگی جبکہ دوسری رکعت میں چھ تکبیریں کہی جائیں گی' جن میں سے ایک تکبیر رکوع کے لیے ہوگی اور پانچ تکبیریں تلاوت سے پہلے ہوں گی اور ایک تکبیر تلاوت کے بعد ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: یوسف بن ماہک نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بتایا ہے کہ ہر رکعت میں چار تکبیریں کہی جائیں گی اور دونوں رکعت میں برابر کی تکبیریں کہی جائیں گی' ہم نے یہ بات اُن سے سنی ہے۔تو عطاء نے جواب دیا: میں نے یہ روایت اُس شخصیت سے حاصل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے زیادہ علم رکھتی ہے! باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: وہ شخصیت کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

5677 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ يَوْمَ الْفِطْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى سَبْعًا، ثُمَّ قَرَاَ فَكَبَّرَ تَكْبِيرَةَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ فِي الْاُخْرَى خَمْسًا، ثُمَّ قَرَاَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ رَكَعَ

✻✻ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے' پھر آپ تلاوت کرتے تھے' پھر آپ رکوع میں جانے والی تکبیر کہتے تھے' پھر آپ دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے' پھر تلاوت کرتے تھے پھر تکبیر کہہ کے رکوع میں چلے جاتے تھے۔

5678 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيٰى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: عَلِيٌّ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ وَالِاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا فِي الْاُولٰى، وَخَمْسًا فِي الْاُخْرَى، وَيُصَلِّي قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ

✻✻ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ' عید الفطر اور نمازِ استسقاء میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے' وہ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے۔

امام باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

5679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيٰى، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، - اَحْسِبُهُ قَدْ بَلَغَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْاُولٰى، وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

5680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ فِي الْاُولٰى سَبْعًا، وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

* * نافع بیان کرتے ہیں: میں عید کی نماز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں شریک ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں تلاوت سے پہلے کہی تھیں۔

5681 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5682 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: التَّكْبِيرُ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ سَبْعًا وَخَمْسًا

* * زہری فرماتے ہیں: عید کے دن تلاوت سے پہلے سات اور پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

5684 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ، وَاَبِي الزِّنَادِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِهِمْ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَالِاسْتِسْقَاءِ تَكْبِيرًا وَاحِدًا، سَبْعًا فِي الْاُولٰى وَخَمْسًا فِي الْاُخْرٰى

* * ابوبکر بن محمد بن ابوسبرہ نے ربیعہ ابوزناد اور عبداللہ بن محمد اور دیگر راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر عید الاضحیٰ اور نماز استسقاء میں ایک ہی جتنی تکبیریں کہتے تھے آپ پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

5685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فِي الْاُولٰى خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ بِتَكْبِيرَةِ الرَّكْعَةِ وَبِتَكْبِيرَةِ الِاسْتِفْتَاحِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى اَرْبَعَةٌ بِتَكْبِيرَةِ الرَّكْعَةِ

* * اسود بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے جن میں سے ایک رکوع میں جانے کے لیے اور ایک تکبیر نماز کے آغاز کے لیے ہوتی تھی جبکہ دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہتے تھے جن میں سے ایک تکبیر رکوع میں جانے کے لیے ہوتی تھی۔

5686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ "كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعًا تِسْعًا: اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَفِي الثَّانِيَةِ يَقْرَاُ فَاِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَرْبَعًا، ثُمَّ رَكَعَ"

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ دونوں عیدوں میں نو نو تکبیریں کہتے تھے چار تکبیریں تلاوت سے پہلے ہوتی تھیں پھر وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاتے تھے پھر وہ دوسری رکعت میں تلاوت کرتے تھے جب وہ اُس سے فارغ ہوتے تھے تو چار تکبیریں کہتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے۔

5687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا وَعِنْدَهُ حُذَيْفَةُ وَاَبُو مُوْسَى الْاَشْعَرِیُّ. فَسَالَهُمَا سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فَجَعَلَ هٰذَا يَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا، وَهٰذَا يَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: سَلْ هٰذَا - لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - فَسَالَهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ فِي الثَّانِيَةِ فَيَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ

٭٭ ابواسحاق نے علقمہ اور اسود بن یزید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے ان کے پاس حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ سعید بن العاص نے اُن سے نمازِ عیدالفطر اور نمازِ عیدالاضحی میں تکبیر کہنے کے بارے میں دریافت کیا تو ان میں سے ہر صاحب نے یہی کہا کہ ان سے پوچھلو! دوسرے نے کہا: ان سے پوچھلو! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سعید سے کہا: تم ان سے پوچھو! یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ اُس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام چار تکبیریں کہے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے گا' پھر دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر تلاوت کرے گا' پھر تلاوت کرنے کے بعد چار تکبیریں کہے گا۔

5688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، ذَكَرَ اَنَّ زِيَادًا، سَاَلَ مَسْرُوقًا عَنْ تَكْبِيرِ الْاِمَامِ قَالَ: يُكَبِّرُ الْاِمَامُ وَاحِدَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا، ثُمَّ يَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يَقُومُ فِي الْاٰخِرَةِ فَيَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً يَرْكَعُ بِهَا. قَالَ قَتَادَةُ: وَبَلَغَنِي مِثْلَ هٰذَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: زیاد نے مسروق سے امام کے تکبیر کہنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: امام ایک جتنی تکبیریں کہے گا' (پہلی رکعت میں) وہ چار تکبیریں کہے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر تکبیر کہے گا' پھر سجدہ میں جائے گا' پھر دوسری رکعت میں تلاوت کرے گا' پھر تین تکبیریں کہے گا' پھر وہ ایک تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

5689 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ بِالْبَصْرَةِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَالٰى بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ قَالَ: وَشَهِدْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فَعَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا. فَسَاَلْتُ خَالِدًا كَيْفَ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَفَسَّرَ لَنَا كَمَا صَنَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَّالثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ سَوَاءً

٭٭ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز میں شریک ہوا'

اُنہوں نے بصرہ میں عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں۔ اُنہوں نے دو قراتوں کے درمیان یہ کہی تھیں' راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز میں شرکت کی تو اُنہوں نے بھی ایسا ہی کیا' میں نے خالد سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کیسے کیا تھا؟ تو اُنہوں نے ہمارے سامنے وضاحت کی: جس طرح کا طرزِ عمل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا تھا' جس کا ذکر معمر اور سفیان ثوری کی ابواسحاق سے نقل کردہ روایت میں ہے۔

5690 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي الْاَضْحَى يَوْمَئِذٍ عَلَى اَهْلِ الْاٰفَاقِ سُنَّةٌ مَسْنُوْنَةٌ فِيْ شَيْءٍ يَصْنَعُوْنَهُ؟ قَالَ: صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ كَالْفِطْرِ، وَلَا تَجِبُ اِلَّا فِيْ جَمَاعَتِهَا رَكْعَتَانِ قَطُّ، وَذَبْحٌ اِنْ شَاءَ، وَقَالَ: حَقٌّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَحْضُرُوْهَا كَمَا حَقٌّ عَلَيْهِمْ حُضُوْرُ صَلَاةِ الْفِطْرِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عیدالاضحیٰ کے دن تمام علاقہ کے رہنے والے لوگوں کے لیے کیا طریقہ مسنون ہے' جس پر وہ عمل کریں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نماز ایک ہی طریقہ سے ادا کی جاتی ہے جس طرح نمازِ عیدالفطر ادا کی جاتی ہے اور اس نماز میں صرف دو رکعت ادا کرنا فرض ہے اور قربانی کی جاتی ہے' اگر آدمی چاہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس نماز میں شرکت کریں جس طرح اُن لوگوں پر یہ بات بھی لازم ہے کہ وہ نمازِ عیدالفطر میں شرکت کریں۔

5691 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى اَنَّ فِي الْاَضْحَى، عِنْدَهُمْ مِنَ التَّكْبِيرِ مِثْلَمَا يَكُوْنُ عِنْدَهُمْ فِي الْفِطْرِ "

* * سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: علماء کے نزدیک عیدالاضحیٰ کی نماز میں بھی اُتنی ہی تکبیریں کہی جائیں گی جتنی تکبیریں اُن کے نزدیک عیدالفطر کی نماز میں کہی جائیں گی۔

5692 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى اَنَّ فِي الْاَضْحَى عِنْدَهُمْ مَا فِي الْفِطْرِ "

* * سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: علماء کے نزدیک عیدالاضحیٰ کی نماز میں بھی اُتنی ہی تکبیریں کہی جائیں گی جتنی عیدالفطر میں کہی جائیں گی۔

5693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِنِّي لَا اَكْرَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ التَّكْبِيرِ فِيْ يَوْمِ الْاَضْحَى مِثْلَمَا فِيْ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَمَا بَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَحَدٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: عیدالاضحیٰ کی نماز کی دونوں رکعات میں' میں اُتنی تکبیروں کو مکروہ قرار نہیں دوں گا' جتنی تکبیریں عیدالفطر میں کہی جاتی ہیں اور اس حوالے سے کسی سے بھی مجھ تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے۔

5694 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: التَّكْبِيْرُ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى اَرْبَعًا، وَفِي الْاٰخِرَةِ ثَلَاثًا، فَالتَّكْبِيْرُ سَبْعٌ سِوَى تَكْبِيْرِ الصَّلَاةِ

✲✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عید کے دن پہلی رکعت میں چار تکبیریں اور دوسری رکعت میں تین تکبیریں کہی جائیں گی تو یہ سات تکبیریں ہوں گی' جو نماز کی تکبیروں کے علاوہ ہوں گی۔

5695 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: سُنَّةُ الْاَضْحَى سُنَّةُ الْفِطْرِ اِلَّا الذَّبْحَ قَالَ: وَسَوَاءٌ فِي الْخُرُوجِ وَالْخُطْبَةِ وَالتَّكْبِيرِ اِلَّا الذَّبْحَ

✲✲ عبدالکریم فرماتے ہیں: قربانی کے علاوہ عیدالاضحیٰ کا طریقہ بھی وہی ہے جو عیدالفطر کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: (نماز کی ادائیگی کے لئے) نکلنے' خطبہ ہونے' تکبیر کہنے کے حوالے سے دونوں کا حکم برابر ہے' صرف قربانی کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابُ كَمْ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ

باب: دو تکبیروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟

5696 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: يَقُومُ الْاِمَامُ فَيُكَبِّرُ لِاسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَمْكُثُ سَاعَةً يَدْعُو وَيَذْكُرُ فِي نَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ بَلَغَهُمْ قَوْلٌ مَعْلُومٌ وَلَا مِنْ دُعَاءٍ وَلَا مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يَمْكُثُ كَذٰلِكَ سَاعَةً يَدْعُو فِي نَفْسِهِ وَيُكَبِّرُ، ثُمَّ كَذٰلِكَ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ سَاعَةٌ يَدْعُو وَيَذْكُرُ فِي نَفْسِهِ حَتّٰى يُكَبِّرَ سِتًّا بِتَكْبِيرَةِ الْاِسْتِفْتَاحِ، ثُمَّ يَقْرَاُ، فَاِذَا خَتَمَ كَبَّرَ السَّابِعَةَ لِلرَّكْعَةِ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ، فَاِذَا اسْتَوٰى قَائِمًا كَبَّرَ ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً يَدْعُو فِي نَفْسِهِ وَيَذْكُرُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُكَبِّرَ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، فَاِذَا خَتَمَ كَبَّرَ السَّادِسَةَ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً، كُلُّهُنَّ يُكَبِّرُ الْاِمَامُ وَهُوَ قَائِمٌ. قَالَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا يُحْتَسَبُ فِي ذٰلِكَ بِتَكْبِيرَةِ السُّجُودِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: امام کھڑا ہو کر نماز کے آغاز کے لیے تکبیر کہے گا' پھر وہ کچھ دیر ٹھہرا رہے گا اور پست آواز میں دعا کرے گا اور ذکر کرے گا' یوں صورت ہوگی کہ لوگوں تک کوئی متعین قول' یا اُس کی دعا کا کوئی حصہ' یا کوئی اور چیز نہ پہنچے (یعنی اُس کی آواز نہ جائے) پھر وہ دوسری مرتبہ تکبیر کہے گا' پھر وہ کچھ ٹھہرا رہے گا' اس دوران وہ پست آواز میں دعا کرے گا' پھر وہ تکبیر کہے گا' اسی طرح وہ ہر دو تکبیروں کے درمیان کچھ دیر کے لیے ٹھہر کر دعا کرے گا اور پست آواز میں ذکر کرے گا' یہاں تک کہ تکبیر تحریمہ سمیت جب وہ چھ تکبیریں کہہ دے گا' تو پھر وہ تلاوت شروع کرے گا' جب وہ تلاوت ختم کرے گا' تو رکوع میں جانے کے لیے ساتویں مرتبہ تکبیر کہے گا' پھر وہ دوسری رکعت میں کھڑا ہوگا تو جب وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا تو تکبیر کہے گا' پھر وہ تھوڑی دیر ٹھہرا رہے گا' جس میں وہ پست آواز میں دعا کرے گا اور ذکر کرے گا' پھر وہ دوسری تکبیر کہے گی' پھر اسی طرح وہ پانچ تکبیریں کہے گا جو تلاوت سے پہلے ہوں گی' جب وہ تلاوت ختم کرلے گا تو وہ (رکوع میں جانے کے لیے) چھٹی تکبیر کہے گا' یہ کل تیرہ تکبیریں ہو جائیں گی' امام یہ تمام تکبیریں قیام کی حالت میں کہے گا۔

اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ بات کہی کہ ان تکبیروں میں سجدہ میں جانے والی تکبیریں شامل نہیں ہوں گی۔

5697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخْعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ قَدْرُ كَلِمَةٍ "

* * علقمہ اور اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: دو تکبیروں کے درمیان اتنا فرق ہوگا جتنی دیر میں کوئی کلمہ (پڑھا جا سکے)۔

5698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ مِنْ تَهْلِيلٍ اَوْ تَسْبِيحٍ اَوْ حَمْدٍ، يُقَالُ يَوْمَئِذٍ كَمَا يُقَالُ التَّكْبِيرُ، فَيَحِقُّ اَنْ يُعْمَلَ بِهِ فِي الصَّلَاةِ اَوْ بَعْدَهَا اَوْ قَبْلَهَا اَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس دن جس طرح تکبیر کہی جاتی ہے اُس طرح کیا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ یا الحمد للہ بھی کہا جا سکتا ہے؟ اور کیا یہ بات لازم ہوگی کہ یہ کام نماز میں کیا جائے یا اُس کے بعد کیا جائے یا اس سے پہلے کیا جائے یا منبر پر کیا جائے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ بِالْيَدَيْنِ

باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تکبیر کہنا (یعنی تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنا)

5699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَرْفَعُ الْاِمَامُ يَدَيْهِ كُلَّمَا كَبَّرَ هَذِهِ التَّكْبِيرَةَ الزِّيَادَةَ فِي صَلَاةِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَرْفَعُ النَّاسُ اَيْضًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عید الفطر کی نماز میں یہ اضافی تکبیریں کہتے ہوئے امام ہر مرتبہ رفع یدین کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور لوگ بھی رفع یدین کریں گے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن نمازِ عید میں تلاوت کرنا

5700 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ تُسْمِعُ مَنْ يَلِيكَ

* * حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ عیدین کی نماز میں وہ اپنے پاس موجود لوگ تک آواز بلند پہنچاتے تھے (یعنی بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے)۔

5701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: كَانَ يُقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ " قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے دن نماز میں سورۂ

اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق طاؤس نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ذکر کی تھی۔

5702 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ ق وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید میں سورۂ ق اور سورۂ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کرتے تھے۔

5703 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ يَقُولُ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ؟ فَقَالَ: بِقَافٍ، وَاقْتَرَبَتْ

** عبیداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عید کے دن تشریف لائے تو انہوں نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ عید کے دن نماز میں کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ ابوواقد نے جواب دیا: سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی۔

5704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى وَهَلْ اَتَاكَ:

** عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

5705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَفِي الْاٰخِرَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۂ الاعلیٰ کی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

5706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَفِي الْعِيدَيْنِ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

** حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن اور عیدین کی نمازوں میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ وُجُوبِ صَلَاةِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى

باب: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز کا واجب ہونا

5707 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاْتِيَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے کہ تم عید کے دن نمازِ عید ادا کرنے کے لیے آؤ۔

5708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبَةٌ صَلَاةُ يَوْمِ الْفِطْرِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِينَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا فِي الْجَمَاعَةِ قَالَ: مَا الْجُمُعَةُ بِاَنْ يُوتَى اَوْجَبُ بِذٰلِكَ مِنْهَا اِلَّا فِي الْجَمَاعَةِ فَكَيْفَ فِي الْفِطْرِ؟ " قَالَ عَطَاءٌ: لَا يَتِمَّانِ اَرْبَعًا فِي جَمَاعَةٍ وَّلَا غَيْرِهَا قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحَقٌّ عَلَى اَهْلِ الْقَرْيَةِ اَنْ يَّحْضُرُوْا صَلَاةَ الْفِطْرِ كَمَا حَقَّ عَلَيْهِمْ حُضُورُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ذٰلِكَ تَتْرَى وَقَدْ كَانَ قَالَ لِي مَرَّةً اُخْرَى قَبْلَ هٰذِهِ: حَقَّ ذٰلِكَ، فَاَمَّا كَحَقِّ الْجُمُعَةِ فَلَا، اُمِرُوْا بِالْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ يَّوْمٍ اَعْظَمُ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ، هُوَ اَعْظَمُ الْاَيَّامِ كُلِّهَا، اَعْظَمُ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَيَوْمِ الْفِطْرِ، وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ لَا بَرٌّ وَّلَا بَحْرٌ وَّلَا شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ لَا يَزَالُ يَدْعُو يَوْمَئِذٍ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّا الثَّقَلَانِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا عیدالفطر کے دن نمازِ عید ادا کرنا' سب لوگوں پر واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف با جماعت ادا کی جا سکتی ہے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے کہ جمعہ میں شریک ہونا اس کے مقابلہ میں زیادہ واجب ہے' البتہ جماعت کا حکم مختلف ہے' تو عیدالفطر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہو گی؟ عطاء کہتے ہیں: وہ جماعت کے ساتھ یا جماعت کے بغیر چار رکعات مکمل ادا نہیں کرے گا' ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا بستی کے رہنے والوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ عیدالفطر کی نماز میں شریک ہوں جس طرح اُن پر یہ لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں) شریک ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے کہا: یہ تو آپ اب کہہ رہے ہیں! حالانکہ اس سے پہلے وہ یہ بات کہہ چکے تھے کہ یہ بات لازم ہے لیکن یہ جمعہ کی طرح لازم نہیں ہے' لوگوں کو جمعہ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے' پھر اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ جمعہ کے دن سے زیادہ عظیم دن اور کوئی نہیں ہے' وہ تمام دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا ہے' وہ عرفہ کے دن اور عیدالفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت رکھتا ہے اور ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ خشکی اور سمندر' درخت اور پتھر اُس (جمعہ کے) دن میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے' جو سورج طلوع ہونے کے وقت دعا نہ کرتی ہو (کیونکہ اُنہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں آج قیامت نہ آ جائے) صرف دو فریقوں کا معاملہ مختلف ہے' جنات اور انسانوں کا۔

5709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: " مَا رَاَيْتُ الْجُمُعَةَ اِلَّا اَوْجَبَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْفِطْرِ، يَقُوْلُوْنَ: هٰذِهِ فَرِيضَةٌ، وَهٰذِهِ سُنَّةٌ "

٭٭ معمر فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمعہ جن لوگوں پر لازم ہوتا ہے اُن پر عیدالفطر کی نماز بھی واجب ہوتی ہے' تاہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ (جمعہ) فرض ہے اور وہ (عید) سنت ہے۔

5710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: صَلَاةُ الْاَضْحَى مِثْلُ صَلَاةِ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ

٭٭ زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: عیدالاضحیٰ کی نماز عیدالفطر کی طرح ہوتی ہے' یہ دونوں دو دو رکعت ادا کی جاتی ہیں۔

بَابُ مَنْ صَلَّاهَا غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ وَّمَنْ فَاتَهُ الْعِيدَانِ

باب: جو شخص وضو کیے بغیر یہ نماز ادا کر لے گا' یا جس کی عیدین کی نماز فوت ہو جائے

5711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ فَذَكَرْتُ بَعْدَ مَا فَرَغَ الْاِمَامُ؟ قَالَ: تُعِيدُهَا. وَقَالَ لِي ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں بے وضو حالت میں عیدالفطر کی نماز ادا کر لیتا ہوں اور امام کے فارغ ہونے کے بعد مجھے یہ بات یاد آتی ہے (کہ میں نے وضو کیا ہی نہیں تھا)؟ تو عطاء نے فرمایا: تم اُس نماز کو دُہراؤ گے۔ عمرو بن دینار نے بھی مجھے یہی بات کہی تھی۔

5712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا خَشِيتَ فِي الْعِيدَيْنِ اَنْ تَفُوتَكَ الصَّلَاةُ وَاَنْتَ حَاقِنٌ فَبُلْ ثُمَّ تَيَمَّمْ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں عیدین کی نماز میں یہ اندیشہ ہو کہ تمہاری نماز رہ جائے گی اور تم اُس وقت پیشاب کو روکے ہوئے ہو' تو تم پیشاب کر لو اور پھر تیمم کر کے (نماز ادا کر لو)۔

5713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنْ فَاتَهُ الْعِيدَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کی عید کی نماز فوت ہو جائے' وہ چار رکعات ادا کرے۔

5714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَفُوتُهُ رَكْعَةٌ مِنَ الْعِيدِ قَالَ: يُصَلِّي مَعَ الْاِمَامِ، ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الَّتِي فَاتَتْهُ، وَيُكَبِّرُ كَمَا يُكَبِّرُ الْاِمَامُ وَلَوْ وَجَدَ الْاِمَامَ يَقْرَاُ كَبَّرَ كَمَا يُكَبِّرُ الْاِمَامُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی عید کی نماز کی ایک رکعت رہ جاتی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے گا' پھر اُس ایک رکعت کو قضاء کرے گا جو پہلے گزر گئی تھی اور وہ اسی طرح تکبیر کہے گا جس طرح امام نے تکبیر کہی تھی اور اگر وہ امام کو تلاوت کرتے ہوئے پاتا ہے' تو اُسی طرح تکبیر کہے گا جس طرح امام نے تکبیر کہی تھی۔

5715 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعِيدِ مَعَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ تَكْبِيرٌ

✴✴ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کی عید کی نماز امام کے ساتھ رہ گئی ہو تو اُس پر تکبیر کہنا لازم نہیں ہوگا۔

5716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ يَوْمَ الْفِطْرِ صَلَّى كَمَا يُصَلِّي الْإِمَامُ. قَالَ مَعْمَرٌ: إِنْ فَاتَتْ إِنْسَانًا الْخُطْبَةُ اَوِ الصَّلَاةُ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحَى ثُمَّ حَضَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

✴✴ قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص کی عید الفطر کے دن نمازِ عید رہ جائے' تو وہ اُسے اُسی طرح ادا کرے گا' جس طرح امام نے ادا کی تھی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر کسی شخص کا عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن خطبہ یا نمازِ عید رہ جائے اور وہ اُس کے بعد وہاں آئے تو وہ دو رکعت ادا کرلے۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فِي الْقُرَى الصِّغَارِ

باب: چھوٹی بستیوں میں عیدین کی نماز ادا کرنا

5717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قُرًى عَرَبِيَّةٍ، فَدَكَ وَيَنْبُعَ وَنَحْوِهَا مِنَ الْقُرَى عَلٰى مَسِيرَةِ ثَلَاثٍ مِنَ الْمَدِينَةِ اَنْ يُجَمِّعُوا وَاَنْ يُصَلُّوا الْعِيدَيْنِ

✴✴ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور دراز کی بستیوں کی طرف لوگوں کو بھجوایا' جیسے فدک ہے' ینبع ہے یا اس طرح کی دیگر بستیاں ہیں' جو مدینہ منورہ سے تین دن کے فاصلہ پر ہیں' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام بھجوایا) کہ وہ لوگ جمعہ قائم کریں اور وہ لوگ عیدین کی نماز ادا کریں۔

5718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: كَانَ اَبُو عِيَاضٍ وَّمُجَاهِدٌ مُتَوَارِيَيْنِ زَمَنَ الْحَجَّاجِ، وَكَانَ يَوْمُ فِطْرٍ فَكُلِّمَ اَبُو عِيَاضٍ وَّدَعَا لَهُمْ وَاَمَّهُمْ بِرَكْعَتَيْنِ. قَالَ: وَاَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✴✴ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ابو عیاض اور مجاہد' حجاج کے زمانہ میں پوشیدہ طور پر رہ رہے تھے' عید الفطر کا دن آیا' ابو عیاض سے اس بارے میں بات کی گئی' تو اُنہوں نے لوگوں کو بلوایا اور اُنہیں دو رکعت پڑھائیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: شعبہ نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بھی یہی رائے رکھتے تھے۔

5719 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا جُمُعَةَ وَلَا

تَشْرِيقَ اِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ. قَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِي بِالتَّشْرِيقِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى الْخُرُوجَ اِلَى الْجَبَّانَةَ

* * حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جمعہ اور تشریق صرف کسی جامع شہر میں ادا کیے جا سکتے ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: تشریق سے مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن ''جبانہ'' (نامی جگہ کی طرف) جانا ہے (یعنی نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے جانا ہے)۔

5720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ صَلَاةُ الْاَضْحَى وَلَا صَلَاةُ الْفِطْرِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فِي مِصْرٍ اَوْ قَرْيَةٍ فَيَشْهَدَ مَعَهُمُ الصَّلَاةَ

* * زہری فرماتے ہیں: مسافر شخص پر عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ کسی شہر یا بستی میں موجود ہو تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوگا۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نمازِ عید کے لیے خواتین کا جانا

5721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، اَنَّ امْرَاَةً حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: غَزَا زَوْجِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، فَخَرَجْتُ مَعَهُ فِي خَمْسٍ مِنْهُنَّ، فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، وَنُدَاوِي الْكَلْمَى، وَاُمِرْنَا فِي الْعِيدَيْنِ اَنَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ يُلْبِسَهَا صَاحِبَتُهَا مَعَهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَتْ حَفْصَةُ: "فَقَدِمَتْ عَلَيْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: نَعَمْ بِاَبِي هُوَ وَاُمِّي اَمَرَنَا اَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضِ قَالَتْ: فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ.

* * حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے انہیں یہ بتایا: میرے شوہر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی ہے جن میں سے پانچ غزوات میں میں بھی شریک ہوئی ہوں ہم خواتین بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھیں زخمیوں کو دوا دیا کرتی تھیں عیدین کے موقع پر ہم خواتین کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ جس عورت کے پاس بڑی چادر نہ ہو اُس کی سہیلی اپنی چادر اُسے بھی اوڑھنے کے لیے دیدے اور وہ دونوں ایک چادر میں آجائیں۔

حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سیدہ اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ہمارے ہاں آئیں میں نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں! (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں!) آپ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم عیدین کے موقع پر جوان پردہ دار حیض والی خواتین کو بھی ساتھ لے کے جائیں۔ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق ہے تو وہ نماز سے الگ رہتی تھیں البتہ بھلائی میں اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہوتی تھیں۔

5722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حفصہ بنت سیرین سے منقول ہے۔

5723 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةُ عَلْقَمَةَ جَلِيلَةً، وَكَانَتْ تَخْرُجُ فِي الْعِيدَيْنِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ کی اہلیہ بڑی جلیل القدر تھیں' لیکن وہ عیدین کے موقع پر تشریف لے جاتی تھیں۔

5724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يُخْرِجُ نِسَاءَهُ فِي الْعِيدِ "

✵✵ عبیداللہ بن عمر نے نافع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ عید کے موقع پر اپنی خواتین کو (عیدگاہ) لے جایا کرتے تھے۔

بَابُ اجْتِمَاعِ الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کا اجتماع (یعنی جمعہ کے دن' عید ہونا)

5725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِنِ اجْتَمَعَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ الْفِطْرِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَلْيَجْمَعْهُمَا فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَطُّ حَيْثُ يُصَلِّي صَلَاةَ الْفِطْرِ ثُمَّ هِيَ هِيَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَخْبَرَنِي عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ: " اجْتَمَعَ يَوْمُ فِطْرٍ وَيَوْمُ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا بِجَعْلِهِمَا وَاحِدًا، وَصَلَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً صَلَاةَ الْفِطْرِ، ثُمَّ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ ." قَالَ: فَأَمَّا الْفُقَهَاءُ فَلَمْ يَقُولُوا فِي ذَلِكَ، وَأَمَّا مَنْ لَمْ يَفْقَهْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ . قَالَ: وَلَقَدْ أَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ يَوْمَئِذٍ . قَالَ: حَتَّى بَلَغَنَا بَعْدُ أَنَّ الْعِيدَيْنِ كَانَا إِذَا اجْتَمَعَا كَذَلِكَ صُلِّيَا وَاحِدَةً، وَذُكِرَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَخْبَرَ أَنَّهُمَا كَانَا يَجْمَعَانِ إِذَا اجْتَمَعَا. قَالَا: إِنَّهُ وَجَدَهُ فِي كِتَابٍ لِعَلِيٍّ، زَعَمَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر جمعہ کا دن اور عیدالفطر کا دن ایک ہی دن میں آ جائیں' تو آدمی ان دونوں نمازوں کو جمع کر لے گا اور وہ صرف دو رکعت ادا کرے گا' اُس وقت جب وہ نمازِ عیدالفطر ادا کرے گا' پھر وہ ایسے ہی رہے گا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ جائے۔ اُس موقع پر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں عیدالفطر اور جمعہ کا دن ایک ہی دن آ گئے' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک ہی دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کو ملایا اور ان دونوں کو ایک ہی قرار دیا' پھر اُنہوں نے دن کے وقت جمعہ کے دن عیدالفطر کی نماز ادا کی اور پھر عصر کی نماز تک مزید کوئی اور نماز ادا نہیں کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جہاں تک فقہاء کا تعلق ہے تو وہ اس بات کے قائل نہیں ہیں اور جہاں تک اُس شخص کا تعلق ہے جو سمجھ

بوجھ نہیں رکھتا' وہ اس کا انکار کرتا ہے۔

عطاء نے یہ بھی کہا: میں خود اس بات کا انکار کرتا ہوں اور میں اُس دن میں ظہر کی نماز بھی ادا کروں گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھ تک یہ روایت پہنچی کہ جب دو عیدیں اکٹھی ہو جائیں' تو اسی طرح ایک مرتبہ نماز ادا کی جائے گی۔

پھر یہ بات امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی گئی کہ اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے: جب دو عیدیں اکٹھی ہو جائیں تو ان دونوں کو جمع کر لیا جائے گا' ان دونوں حضرات کا یہ کہنا تھا: یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تحریر میں موجود ہے۔

5726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، فِيْ جَمْعِ ابْنِ الزُّبَيْرِ بَيْنَهُمَا يَوْمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ: سَمِعْنَا ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اَصَابَ عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ

❊❊ ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دونوں عیدوں کو ایک ساتھ جمع کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: کہ ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب دو عیدیں ایک ہی دن میں اکٹھی ہو گئیں' تو اُنہوں نے ٹھیک کیا۔

5727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِءُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِه

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے ایک (نماز) دوسری کی جگہ کفایت کر جائے گی۔

5728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ ذَكْوَانَ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِطْرٌ وَجُمُعَةٌ - اَوْ اَضْحَى وَجُمُعَةٌ - قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّكُمْ قَدْ اَصَبْتُمْ ذِكْرًا وَخَيْرًا، وَاِنَّا مُجَمِّعُونَ، مَنْ اَرَادَ اَنْ يُجَمِّعَ فَلْيُجَمِّعْ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ

❊❊ ذکوان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں' یعنی عید الفطر اور جمعہ کا دن' یا شاید عید الاضحیٰ اور جمعہ کا دن۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ذکر بھی کیا اور بھلائی میں بھی شریک ہوئے' ہم جمعہ ادا کریں گے' جو شخص جمعہ ادا کرنا چاہتا ہو' وہ جمعہ ادا کرے اور جو شخص بیٹھنا چاہتا ہو' وہ بیٹھا رہے۔ (یعنی اپنے گھر میں بیٹھا رہے)

5729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ فِيْ زَمَانِه يَوْمُ جُمُعَةٍ وَّيَوْمُ فِطْرٍ اَوْ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَّاَضْحَى فَصَلَّى بِالنَّاسِ الْعِيدَ الْاَوَّلَ ثُمَّ خَطَبَ فَاَذِنَ لِلْاَنْصَارِ فِي الرُّجُوعِ اِلَى الْعَوَالِي وَتَرْكِ الْجُمُعَةِ، فَلَمْ يَزَلِ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ بَعْدُ ".

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ فِيْ زَمَانِه يَوْمُ جُمُعَةٍ وَّيَوْمُ فِطْرٍ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ اَحَبَّ فَلْيَنْقَلِبْ،

وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْتَظِرَ فَلْيَنْتَظِرْ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ مدینہ نے مجھے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں جمعہ کا دن اور عید الفطر کا دن' یا شاید جمعہ کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی' پھر آپ نے خطبہ دیتے ہوئے انصار کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ اپنے نواحی علاقوں کی طرف واپس چلے جائیں اور جمعہ ترک کر دیں' اُس کے بعد ہمیشہ یہی معمول رہا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز اور ابوصالح زیات کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں جمعہ کا دن اور عید الفطر کا دن اکٹھے آ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج ایک ایسا دن ہے' جس میں دو عیدیں اکٹھی ہوئی ہیں' تو جو شخص واپس جانا چاہتا ہو (وہ چلا جائے) اور جو شخص انتظار کرنا چاہتا ہو' وہ انتظار کرے۔

5730 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَعَلِیٌّ بِالْكُوفَةِ فَصَلَّى ثُمَّ صَلَّى الْجُمُعَةَ، وَقَالَ حِيْنَ صَلَّى الْفِطْرَ: مَنْ كَانَ هَاهُنَا فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ كَاَنَّهُ لِمَنْ حَوْلَهُ يُرِيْدُ الْجُمُعَةَ

* امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ یہ دونوں عیدیں ایک دن میں اکٹھی ہو گئیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن دنوں کوفہ میں تھے تو اُنہوں نے پہلے عید کی نماز ادا کی اور پھر جمعہ کی نماز ادا کی' جب اُنہوں نے عید الفطر کی نماز ادا کر لی' تو پھر یہ فرمایا: جو بھی شخص یہاں موجود ہے' ہم اُسے اجازت دیتے ہیں' اُن کی مراد یہ تھی کہ جو لوگ آس پاس کے علاقوں سے آئے ہوئے ہیں اور جمعہ پڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے (وہ اگر جانا چاہیں' تو چلے جائیں)۔

5731 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِیْ يَوْمٍ، فَقَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّجَمِّعَ فَلْيُجَمِّعْ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِیْ يَجْلِسُ فِیْ بَيْتِهِ

* حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ (اُن کے عہد خلافت میں) ایک ہی دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں (یعنی جمعہ کے دن عید آ گئی) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ان دونوں کو جمع کرنا چاہے' وہ ان دونوں کو جمع کر لے (یعنی بعد میں جمعہ کی نماز بھی ادا کرے) اور جو شخص بیٹھا رہنا چاہے' وہ بیٹھا رہے۔

سفیان کہتے ہیں: یعنی وہ شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

5732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَاجْتَمَعَ فِطْرٌ وَجُمُعَةٌ، فَخَطَبَ عُثْمَانُ النَّاسَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ قَدِ اجْتَمَعَا فِیْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِی فَاَحَبَّ اَنْ يَّمْكُثَ حَتّٰى يَشْهَدَ الْجُمُعَةَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْصَرِفَ قَدْ اَذِنَّا لَهُ

٭٭ ابوعبید جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' عیدالفطر اور جمعہ کا دن اکٹھا آ گیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ دونوں عیدیں ایک ہی دن میں اکٹھی ہوگئی ہیں' تو نواحی علاقوں سے تعلق رکھنے والا جو شخص یہ چاہے کہ وہ ٹھہر جائے' تا کہ جمعہ میں شریک ہو اور جو شخص واپس جانا چاہے تو ہم اُسے اجازت دیتے ہیں۔

5733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ اِذَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ صَلَّى فِي اَوَّلِ النَّهَارِ الْعِيدَ وَصَلَّى فِي آخِرِ النَّهَارِ الْجُمُعَةَ

٭٭ معمر نے اپنے ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک ہی دن میں دو عیدیں اکٹھی ہوگئیں' تو اُنہوں نے دن کے ابتدائی حصہ میں عید کی نماز ادا کی اور دن کے آخری حصہ میں جمعہ کی نماز ادا کی۔

بَابُ الْاَكْلِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے پہلے کچھ کھانا

5734 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ: اِنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ: فَلَمْ اَدَعْ اَنْ آكُلَ قَبْلَ اَنْ اَغْدُوَ مُنْذُ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاٰكُلُ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيفَةِ، قُلْنَا لَهُ: مَا الصَّرِيفَةُ؟ قَالَ: خُبْزُ الرِّقَاقِ الْاَكْلَةُ، اَوْ اَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ اَوِ النَّبِيذِ اَوِ الْمَاءِ، قُلْتُ: فَعَلَامَ تُؤَوِّلُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ قَالَ: اَظُنُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَمْتَدَّ الضُّحٰى، فَيَقُوْلُوْنَ نَطْعَمُ لِاَنْ لَا نَعْجَلَ عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ: وَرُبَّمَا غَدَوْتُ وَلَمْ اَذُقْ اِلَّا الْمَاءَ، ابْنُ عَبَّاسٍ الْقَائِلُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم سے ہو سکے تو عیدالفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھا کر جاؤ۔

وہ (یعنی عطاء) یہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ بات سنی ہے تب سے میں نے کبھی یہ بات ترک نہیں کی کہ نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھا لوں' یہاں تک کہ میں صریفہ کا کنارہ کھا لیتا ہوں۔ ہم نے ان سے دریافت کیا: صریفہ کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: پتلی روٹی ہوتی ہے' یا پھر میں دودھ پی لیتا ہوں' نبیذ پی لیتا ہوں' یا پانی لیتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور میرا خیال ہے اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں صحابۂ کرام اُس وقت تک (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) نہیں جاتے تھے' جب تک دن چڑھ نہیں جاتا تھا' وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم کچھ کھا لیتے ہیں' تا کہ ہم نماز کے حوالے سے جلدی نہ کریں۔

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض اوقات میں چلا جاتا ہوں اور میں نے صرف پانی پیا ہوتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

5735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ الْإِنْسَانُ اَنْ يَاْكُلَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ الْإِمَامُ اِلَى الْمُصَلَّى. قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ، وَلَا يَاْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَنْحَرُوا

* سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: پہلے آدمی کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عید الفطر کے دن امام کے عیدگاہ آنے سے پہلے کچھ کھالے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری عید الفطر کے دن (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) جانے سے پہلے کچھ کھالیتے تھے البتہ وہ قربانی کے دن اُس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک لوگ قربانی نہیں کر لیتے تھے۔

5736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَكَانَ يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَهُ

* ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ عید الفطر کے دن (نمازِ عید کے لیے) جانے سے پہلے کچھ کھالیتے تھے۔

5737 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ - اَوْ عَمَّنْ، سَمِعَ عَلِيًّا - اَنَا اَشُكُّ - عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ "

* حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عید الفطر کے دن اُس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور وہ ایسا کرنے کا حکم بھی دیتے تھے۔

5738 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَاْكُلُوْا يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجُوا اِلَى الْمُصَلَّى

* امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پہلے لوگ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وہ عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھالیں۔

5739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: " رَاَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يَوْمَ الْفِطْرِ وَنَحْنُ مَعَهُ، وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ جِيرَانُهُ فَخَرَجَ وَفِي يَدِهِ رَغِيفٌ فَاَعْطَى كُلَّ اِنْسَانٍ كِسْرَةً فَاَكَلَهَا، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الْمَسْجِدِ - اَوْ قَالَ: اِلَى الْمُصَلَّى - "

* عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو عید الفطر کے دن دیکھا ہم اُن کے ساتھ تھے اُن کے پڑوسی اُن کے گھر اکٹھے ہوئے وہ باہر آئے تو اُن کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اُنہوں نے ہر شخص کو کوئی نہ کوئی ٹکڑا دیا جسے اُس نے

کھالیا' پھر وہ مسجد کی طرف گئے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عیدگاہ کی طرف گئے۔

5740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اَكَلَ شَيْئًا

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدالفطر کے دن (عیدگاہ کی طرف) مسجد سے ہی روانہ ہو جاتے تھے اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے کچھ کھایا نہیں ہوتا تھا۔

5741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَاْكُلُونَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجُوا

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ عیدالفطر کے دن (نمازِ عید کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھا لیتے تھے۔

5742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا تَاْكُلُوْا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجُوا يَوْمَ الْفِطْرِ اِنْ شِئْتُمْ

** علقمہ اور اسود نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ اگر چاہو' تو عیدالفطر کے دن نکلنے سے پہلے کچھ نہ کھاؤ۔

5743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ "

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدالفطر کے دن (نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے) کچھ نہیں کھاتے تھے۔

بَابُ الْاِسْتِنَانِ

باب: مسواک کرنا

5744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ قَالَ: السِّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سُنَّةٌ

** سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جمعہ کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

5745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: ذَاكَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمَ نُزُوْلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَوْلُهُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي نَسِيتُ السِّوَاكَ، فَنَزَلَ فَاسْتَنَّ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي السِّوَاكِ يَوْمَ الْعِيدِ كَهَيْئَتِهِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.
عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ قَالَ: السِّوَاكُ فِيْ يَوْمِ الْعِيدِ

سُنَّةٌ

٭٭ ابوبکر بن عبداللہ بن ابوسبرہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ اُس بارے میں بات چیت کر رہا تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب جمعہ کے دن منبر سے نیچے اُتر آئے تھے اور اُنہوں نے یہ کہا تھا: اے لوگو! میں مسواک کرنا بھول گیا تھا' پھر وہ منبر سے نیچے آئے اُنہوں نے مسواک کی' پھر وہ واپس منبر پر گئے۔ تو اس واقعہ کے بارے میں عمر بن عبدالعزیز نے یہ کہا: عید کے دن مسواک کرنا بھی اُسی طرح سنت ہے' جس طرح جمعہ کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب یہ فرماتے ہیں: عید کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

5746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الِاسْتِنَانُ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: " لَمْ يَبْلُغْنِي اَنَّهُ كَانَ يُؤْمَرُ بِهِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيُخَصُّ، وَلٰكِنَّهُ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عیدالفطر کے دن مسواک کرنے کا حکم کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے کہ عیدالفطر کے دن مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور اسے عیدالفطر کے دن کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہو' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اُنہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

بَابُ الِاغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْعِيدِ
باب: عید کے دن غسل کرنا

5747 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: عیدالفطر کے دن روانگی سے پہلے غسل کیا جائے گا۔

5748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِالِاغْتِسَالِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَقُولُ: لَيْسَ بِوَاجِبٍ وَلٰكِنَّهُ حَسَنٌ مُسْتَحَبٌّ

٭٭ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدالفطر کے دن غسل کرنے کا حکم دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: یہ واجب نہیں ہے لیکن عمدہ اور مستحب ہے۔

5749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ: الِاغْتِسَالُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَسَنٌ لِاَنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ،

وَلَسْتُ اَنْ اَدَعَ اَنْ اَغْتَسِلَ فِيْ يَوْمِ الْفِطْرِ قُلْتُ: اَفَيَتَحَرَّى الْغُسْلُ فِيْهِ كَمَا يُتَحَرَّى الْغُسْلُ فِي الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: لَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عید الفطر کے دن غسل کرنا اچھی بات ہے کیونکہ یہ عید کا دن ہے اور میں عید الفطر کے دن غسل کرنے کو ترک نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: کیا عید الفطر کے دن بھی اُسی طرح اہتمام کے ساتھ غسل کیا جائے گا؟ جس طرح غسلِ جنابت اہتمام کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَنَضْرَةَ قَالُوْا: الْغُسْلُ فِيْ يَوْمِ الْعِيدَيْنِ سُنَّةٌ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ

* * عمرو بن سلیم نے سعید بن مسیب اور نضرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: لوگ یہ کہتے ہیں: عیدین کے موقع پر غسل کرنا سنت ہے راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب فرماتے ہیں: یہ غسلِ جنابت کی طرح ہوگا۔

5751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحَى قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ

* * امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (نمازِ عید کے لیے) روانگی سے پہلے غسل کرتے تھے۔

5752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ وَيَتَطَيَّبُ

* * نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ خوشبو لگاتے تھے۔

5753 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَنَا اَفْعَلُهُ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن روانگی سے پہلے غسل کرتے تھے۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

5754 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اغْتَسَلَ لِلْعِيدِ قَطُّ، كَانَ يَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ لَيْلَةَ الْفِطْرِ، ثُمَّ يَغْدُو مِنْهُ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَلَا يَاْتِيْ مَنْزِلَهُ

* * نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی بھی عید کے لیے غسل کرتے ہوئے نہیں دیکھا وہ عید الفطر کی رات مسجد میں گزارتے تھے پھر صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد وہیں سے (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) روانہ ہو جاتے تھے وہ اپنے گھر نہیں آتے تھے۔

5755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ

الصُّبْحَ عَلَيْهِمْ ثِيَابُهُمْ، ثُمَّ يَغْدُوْنَ اِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ. قَالَ سُفْيَانُ: مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ صبح کی نماز جن کپڑوں میں ادا کرتے تھے وہی کپڑے پہن کر عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف چلے جاتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: جو شخص ایسا کرنا چاہتا ہو تو میرے نزدیک اُس کے لیے زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ صبح صادق ہونے سے پہلے غسل کر لے۔

5756 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمِنَ الْجَنَابَةِ وَالِاحْتِلَامِ، وَمِنَ الْحَمَّامِ، وَاِذَا احْتَجَمْتُ

٭٭ شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں عیدالفطر کے دن، عیدالاضحیٰ کے دن، عرفہ کے دن، جمعہ کے دن، جنابت کے بعد، احتلام کے بعد، حمام سے آنے کے بعد اور پچھنے لگانے کے بعد غسل کروں گا۔

بَابُ مَا تُؤَدَّى بِهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْمَكَايِلِ يَوْمَ الْفِطْرِ

باب: عیدالفطر کے دن ماپنے کے حوالے سے کتنی زکوٰۃ (یعنی صدقۂ فطر) ادا کیا جائے گا؟

5757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ اُعْطِيَ زَكَاةَ الْفِطْرِ بِمِكْيَالِ الْيَوْمِ، مِكْيَالٍ نَاْخُذُ بِهٖ، وَنَقْتَاتُ بِهٖ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں صدقۂ فطر آج کے پیمانے کے حساب سے ادا کروں، وہ پیمانہ جس کے حساب سے ہم وصول کرتے ہیں اور جس کے حساب سے ہم ادائیگی کرتے ہیں۔

5758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يُعْطِيْ زَكَاةَ الْفِطْرِ بِالْمُدِّ الَّذِيْ يَقُوْتُ بِهٖ اَهْلَهٗ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صدقۂ فطر اُس مُد کے حساب سے ادا کرتے تھے جس کے ذریعہ وہ اپنے اہلِ خانہ کو اناج فراہم کرتے تھے۔

5759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كُنْتُ بِمِصْرٍ غَيْرِ مِصْرِيْ فَكَانَ مِكْيَالُهُمْ اَكْبَرَ مِنْ مِكْيَالِيْ فَاُؤَدِّي الْفِطْرَ بِهٖ - اَوْ اُؤَدِّيْ - بِمِكْيَالِ مِصْرِيْ؟ قَالَ: مَا عَلَيْكَ اِلَّا ذٰلِكَ، وَزِيَادَةُ الْخَيْرِ خَيْرٌ قَالَ: كَمْ بَلَغَكَ بَيْنَ الْمِكْيَالِ الْيَوْمَ وَالْمِكْيَالِ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِی غَيْرَ اَنَّ ذٰلِكَ الْمِكْيَالَ اَصْغَرُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب میں اپنے شہر کے بجائے کسی اور شہر میں ہوں اور اُن لوگوں کا پیمانہ میرے پیمانہ سے بڑا ہو تو کیا میں اُن کے پیمانہ کے مطابق صدقۂ فطر ادا کروں گا؟ یا میں اپنے شہر کے پیمانہ کے مطابق صدقۂ فطر ادا کروں گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم پر صرف یہی بات لازم ہے اور بھلائی میں اضافہ بھلائی ہی ہوتی ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: آج کے پیمانہ کے درمیان اور وہ پیمانہ جو نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوتا تھا' اس کے درمیان فرق کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! البتہ یہ پتا ہے کہ وہ پیمانہ (ہمارے آج کل کے پیمانے سے) چھوٹا ہوتا تھا۔

5760 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ مُدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثُ الْمُدِّ الَّذِی جَعَلَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: "عِنْدَنَا اَرْبَعَةُ اَرْطَالٍ وَّنِصْفٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ كَانَ يُلْقِی زَكَاتَهُ بِالْمُدِّ الَّذِی كَانَ يَاْكُلُ بِهِ، وَمُدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْخَذُ بِهِ الصَّدَقَاتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِطْلٌ وَنِصْفٌ"

✲✲ ہشام بن عروہ نے عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ کا مُد اُس مُد کا ایک تہائی ہوتا تھا جسے مروان بن حکم نے (ہمارے زمانہ میں) مقرر کیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ہمارے نزدیک چار رطل اور نصف رطل (یعنی ساڑھے چار رطل) ہوگا۔ ابن جریج کہتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ اپنا صدقۂ فطر اُس مُد کے حساب سے ادا کرتے ہیں' جس کے حساب سے وہ خوراک حاصل کرتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس کا وہ مُد جس کے حساب سے نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں صدقۂ فطر وصول کیا جاتا تھا' وہ ڈیڑھ رطل کا ہوتا تھا۔

بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

باب: صدقۂ فطر کا بیان

5761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: "زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى: صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ، غَنِيٍّ وَفَقِيرٍ، صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ". قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِی، اَنَّ الزُّهْرِيَّ، كَانَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام' مذکر اور مؤنث' چھوٹے اور بڑے'

خوشحال اور غریب شخص پر ہوگی' جو کھجور کا ایک صاع' یا گندم کا نصف صاع ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: زہری نے اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

5762 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَعَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدُ بِمُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يُعْطِيَ التَّمْرَ

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مذکر اور مؤنث' آزاد اور غلام شخص پر مقرر کی ہے' جو کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بعد میں لوگوں نے گندم کے دو مُد کو اس کے برابر قرار دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات پسند تھی کہ وہ کھجور کی شکل میں ادائیگی کریں۔

5763 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ، عَبْدٍ مُسْلِمٍ، صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ. قَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَعَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ.

* نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مسلمان پر لازم قرار دیا ہے' خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو' یہ صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

5762-صحيح البخاري - كتاب الزكاة' ابواب صدقة الفطر - باب فرض صدقة الفطر' حديث:1442' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير - حديث:1688' صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة الفطر في رمضان - باب ذكر فرض زكاة الفطر' حديث:2226' صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' باب صدقة الفطر - ذكر البيان بان هذه اللفظة " من المسلمين " لم يكن' حديث:3361' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الزكاة' واما حديث محمد بن ابي حفصة - حديث:1430' موطا مالك - كتاب الزكاة' باب مكيلة زكاة الفطر - حديث:626' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في زكاة الفطر - حديث:1665' السنن للنسائي - كتاب الزكاة' فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين - حديث:2469' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الزكاة' في صدقة الفطر من قال : نصف صاع بر - حديث:10182' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' فرض زكاة رمضان - حديث:2251' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الزكاة' باب مقدار صدقة الفطر - حديث:2000' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن قيس بن سعد بن عبادة' حديث:1894'سنن الدارقطني - كتاب زكاة الفطر' حديث:1816' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب زكاة الفطر - باب من قال : لا يخرج من الحنطة في صدقة الفطر' حديث:7251' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4342' مسند الشافعي - ومن كتاب الزكاة من اوله إلا ما كان معادا' حديث:385

ابن ابولیلیٰ نے نافع کے حوالے سے نقل کردہ اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بعد میں لوگوں نے گندم کے دو مُد کو اس کے برابر قرار دے دیا۔

5764 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

5765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ اَوْ حُرَّةٍ اَوْ مَمْلُوكَةٍ، وَالنَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ الصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ اِلَّا اَعْبُدٌ يُدَارُوْنَ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ. قَالَ عَطَاءٌ: فَاطْرَحْ عَنْ عَبْدِكَ، وَاِنْ طَرَحَ الْعَبْدُ عَنْ نَفْسِهٖ كَفَى سَيِّدَهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: ہر غلام اور آزاد شخص' آزاد عورت اور کنیز پر (صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہے) اس بارے میں چھوٹے اور بڑے تمام لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' البتہ اُن غلاموں کا حکم مختلف ہے جو گھمائے جاتے ہیں (یہ صدقۂ فطر) گندم کے دو مُد یا جَو یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

عطاء فرماتے ہیں: تم اپنے غلام کی طرف سے ادائیگی کرو گے' اگر غلام اپنی طرف سے خود ادائیگی کر دیتا ہے تو یہ چیز اُس کے آقا کے لیے کفایت کر جائے گی۔

5766 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: زَكَاةُ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيرٍ، الْحُرُّ وَالْعَبْدُ سَوَاءٌ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ صدقۂ فطر میں گندم کے دو مُد' یا کھجور یا جَو کا ایک صاع دیا جائے گا' اس بارے میں آزاد اور غلام برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

5767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ، مَنْ اَدّٰى زَبِيبًا قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ اَدّٰى تَمْرًا قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ اَدّٰى شَعِيرًا قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ اَدّٰى سُلْتًا قُبِلَ مِنْهُ صَاعًا صَاعًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے پر لازم ہے' جو شخص کشمش ادا کرے گا وہ اُس کی طرف سے قبول کی جائے گی' جو شخص کھجور ادا کرے گا وہ اُس کی طرف سے قبول کی جائے گی' جو شخص جَو ادا کرے گا' وہ اُس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے' جو شخص سلت (جَو کی ایک مخصوص قسم) ادا کرے گا وہ اُس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے' جبکہ یہ ایک' ایک صاع ہوں۔

5768 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: وَبَلَغَنِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيرٍ

✳✳ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: صدقۂ فطر میں گندم کے دومُد' یا کھجور یا جو کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

5769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ اَبُو اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيرٍ

✳✳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گندم کے دومُد ہوں گے' یا کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

5770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، وَالذُّرَةُ ضِعْفُ الْقَمْحِ

✳✳ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: اس کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام شخص پر ہوگی' جو گندم کے دومُد ہوں گے' یا کھجور کا ایک صاع ہوگا اور ذُرہ' گندم کا دُگنا ہوگا۔

5771 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ سِوَى الْحِنْطَةِ صَاعٌ، وَالْحِنْطَةُ نِصْفُ صَاعٍ

✳✳ مجاہد فرماتے ہیں: گندم کے علاوہ' ہر چیز کا ایک صاع ادا کیا جائے گا' جبکہ گندم کا نصف صاع ادا کیا جائے گا۔

5772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ عَبْدٌ اَوْ حُرٌّ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، اَوْ شَعِيرٍ

✳✳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر چھوٹے بڑے مسلمان پر لازم ہے' خواہ وہ غلام ہو یا آزاد ہو' یہ گندم کے دومُد ہوں گے' یا کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

5773 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُكَ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

✳✳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کے خرچ کی ذمہ داری تم پر ہو' تو گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع ادا کرنا ہوگا۔

5774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اَنْبَاَنِي رَجُلٌ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، اَلْحَقَ اِلَيْهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ

✳✳ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گندم کا نصف صاع دو آدمیوں کو دے دیا تھا۔

5775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، اَنَّ نَافِعًا، اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ . قَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ مُدَّيْنِ حِنْطَةً عِدْلَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر میں کھجور کے ایک صاع یا جَو کے ایک صاع کا حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگوں نے گندم کے دو مُد کو اس کے برابر قرار دے دیا۔

5776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اَنْبَانِي مَنْ اَدّٰى اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ

✽✽ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کی طرف سے گندم کے نصف صاع کی ادائیگی کی تھی۔

5777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَخْرَجَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صدقۂ فطر میں دو مُد ادائیگی کرتے تھے۔

5778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلٰى كُلِّ اثْنَيْنِ دِرْهَمٌ - يَعْنِي زَكَاةَ الْفِطْرِ - قَالَ مَعْمَرٌ: هٰذَا عَلٰى حِسَابِ مَا يُعْطَى مِنَ الْكَيْلِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ہر دو آدمیوں پر ایک درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے یعنی صدقۂ فطر کے طور پر۔ معمر بیان کرتے ہیں: یہ اُس حساب سے ہوگا' جو ماپنے کے حوالے سے ادائیگی کی جاتی ہے (یعنی اُس کی قیمت یہ بنے گی)۔

5779 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: "كُنَّا نُخْرِجُ اِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا - اَوْ مُعْتَمِرًا - فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَهُمْ بِهِ اَنْ قَالَ: اَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ مُدَّيْنِ." قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهُ اَبَدًا

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے' تو ہم ہر چھوٹے اور بڑے' غلام اور آزاد کی طرف سے صدقۂ فطر میں پنیر کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع ادا کرتے تھے' ہم اسی طرح ادائیگی کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) حج یا شاید عمرہ کرنے کے لیے آئے' اُنہوں نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں سے اس بارے میں بات چیت کی تو اور اس بات چیت کے نتیجہ میں اُنہوں نے یہ کہا: شام کی گندم کے دو مُد کے بارے میں' میری یہ رائے ہے کہ وہ ایک صاع کھجور کے برابر بنتے ہیں۔ تو لوگوں نے دو مُد کے قول کو اختیار

کر لیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں ہمیشہ اسی طرح ادائیگی کرتا رہوں گا جس طرح میں پہلے ادا کرتا رہا ہوں۔

5780 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كَانَتْ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ جَاءَتِ السَّمْرَاءُ، فَرَأَى أَنَّ مُدَّيْنِ تَعْدِلُ مُدًّا

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں صدقۂ فطر کھجور کا ایک صاع' یا جو کا ایک صاع' یا کشمش کا ایک صاع' یا پنیر کا ایک صاع ہوتا تھا' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور گندم آنے لگی تو انہوں نے دو مُد کو ایک مُد کے برابر قرار دیا۔

5781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ وَكَثُرَ بُدُّ الْحِنْطَةِ فَأُخْرِجَتْ

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم کھجور کا ایک صاع' جو کا ایک صاع' یا کشمش کا ایک صاع صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور گندم کی ضرورت زیادہ ہوئی' تو اس کی ادائیگی کی جانے لگی۔

5782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ أَنْ يُلْقِيَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: پہلے یہ حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) جانے سے پہلے کھجور کا ایک صاع' یا گندم کا نصف صاع ادا کر دے۔

5783 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُعْطِيَ التَّمْرَ "

* * ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وہ کھجور کی ادائیگی کریں۔

5784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَأَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ إِطْعَامِ الْفِطْرِ، فَقَالَا: صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ مُدٌّ مِنْ قَمْحٍ

* * خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن جبیر سے صدقۂ فطر دینے کے بارے میں

دریافت کیا' تو اُن دونوں نے جواب دیا: یہ کھجور کا ایک صاع' یا جَو کا ایک صاع' یا گندم کا ایک مُد ہوگا۔

5785 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ - اَوْ يَوْمَيْنِ - فَقَالَ: اَدُّوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ، اَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ

** حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ گندم کا ایک صاع' دو آدمیوں کے درمیان' یا کھجور کا ایک صاع' یا جَو کا ایک صاع ادا کرو' جو ہر ایک چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ہو۔

5786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى مَنْ صَامَ مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا زَكَاةَ اِلَّا عَلٰى مَنْ صَامَ اَوْ صَلّٰى

** سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جس شخص نے روزے رکھے ہوں' اُس پر صدقۂ فطر کی ادائیگی میں گندم کے دو مد یا کھجور کا ایک صاع لازم ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بتایا ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صدقۂ فطر کی ادائیگی اُس شخص پر لازم ہوتی ہے' جو روزہ رکھتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔

5787 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: "كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: مِنَ الشَّعِيرِ، وَالْاَقِطِ، وَالتَّمْرِ." قَالَ عِيَاضٌ: قُلْتُ لَهُ: مَا شَاْنُ الْحِنْطَةِ؟ قَالَ: كَثُرَتْ بَعْدُ فَاُخْرِجَتْ عَلٰى عَهْدِ مُعَاوِيَةَ

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم صدقۂ فطر میں تین قسم کی چیزیں ادا کیا کرتے تھے: جَو' پنیر اور کھجور۔

عیاض بن عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر یہ گندم کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: بعد میں جب اس کی کثرت ہوگئی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس کی ادائیگی کی جانے لگی۔

بَابُ هَلْ يُزَكّٰى عَلَى الْحَبَلِ

باب: کیا (عورت کے) پیٹ میں موجود بچہ کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا؟

5788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ اَنْ يُعْطُوا

زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى عَلَى الْحَبَلِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

* * ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو یہ بات پسند تھی کہ وہ ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کریں یہاں تک کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کی طرف سے بھی ادا کریں۔

5789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "قُلْتُ لِعَطَاءٍ: جَنِينٌ لَيْسَ يَتَحَرَّكُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أُزَكِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، لِأَنَّكَ لَا تَدْرِي أَيَتِمُّ أَمْ لَا؟ أَيَخْرُجُ مَيِّتًا أَمْ حَيًّا؟"

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ماں کے پیٹ میں موجود ایسا بچہ جو ماں کے پیٹ میں حرکت نہیں کرتا (یعنی حمل ابھی تھوڑے عرصہ کا ہے) تو کیا میں اُس کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ تم یہ نہیں جانتے کہ کیا یہ مکمل ہوگا یا نہیں ہوگا' کیا یہ زندہ باہر آئے گا' یا مردہ آئے گا؟

5790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَبَلِ، هَلْ يُزَكَّى عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * سلیمان بن یسار کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے اُن سے پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ هَلْ يُؤَدِّيهَا أَهْلُ الْبَادِيَةِ

باب: کیا دیہاتی علاقوں کے رہنے والے لوگ بھی اسے ادا کریں گے؟

5791 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِأَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنْ يَخْرُجُوا يَوْمَ الْعِيدِ فَيَؤُمُّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَيُخْرِجُونَ زَكَاةَ الْفِطْرِ

* * زہری فرماتے ہیں: دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید کے دن نکلیں' اُن میں سے کوئی ایک شخص اُن کی امامت کرے اور وہ لوگ صدقۂ فطر بھی ادا کریں۔

5792 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ يُحَنِّسَ، عَنْ خَالِهِ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ: جَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ - أَوْ يَوْمَيْنِ -، فَقَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ فَلْيُؤَدِّ الرَّجُلُ عَنْ نَفْسِهِ، وَعَنْ وَلَدِهِ، وَعَنْ رَقِيقِهِ قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: فَقُلْتُ: وَعَلَى أَهْلِ الْبَادِيَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَلَا كَانُوا مُسْلِمِينَ وَلَا إِخَالُهُمْ - يَعْنِي إِلَّا مُسْلِمِينَ -.

* * ابوعباس مدلجی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے فرمایا: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم ہے جو گندم کے دو مد ہوں گے' یا کھجور کا ایک صاع ہوگا' ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے' اپنی اولاد کی طرف سے اور اپنے غلام کی طرف سے بھی ادائیگی کرے۔

ابوعباس بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں پر یہ ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیا وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں؟ میں تو اُنہیں مسلمان ہی سمجھتا ہوں۔

5793 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوْدِيَتُنَا مَرٌّ، وَنَخْلَةُ، وَعَرَفَةُ. عَلَيْهِمْ زَكَاةُ الْفِطْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَعِنْدَنَا اَمْ عِنْدَهُمْ؟ قَالَ: بَلْ عِنْدَنَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہماری چھوٹی آبادیاں جیسے مر' نخلہ' عرفہ تو کیا وہ بھی صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا ہمارے ہاں (ادائیگی لازم) ہوں یا اُن کے ہاں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ہمارے ہاں ہوگی۔

5795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: عَلَى اَهْلِ الْبَوَادِي: (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى) (الأعلى: 14)، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى) (الأعلى: 14) قَالَ: بِعَمَلٍ صَالِحٍ

✻✻ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: چھوٹے علاقوں کے رہنے والوں پر بھی ادائیگی لازم ہوگی (کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جس شخص نے تزکیہ کیا وہ کامیاب ہوگیا"۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ آیت پڑھی:

"جس شخص نے تزکیہ کیا وہ کامیاب ہوگیا"۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد نیک عمل ہے۔

5796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى) (الأعلى: 14) لِلْفِطْرِ؟ قَالَ: هِيَ فِي الصَّدَقَةِ كُلِّهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے:

"وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے تزکیہ کیا"۔

کیا یہ صدقۂ فطر کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ہر قسم کے صدقہ کے بارے میں ہے۔

5797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَلَى اَهْلِ الْبَادِيَةِ مِنْ زَكَاةٍ؟ قَالَ: لَا. لَمْ اَسْمَعْ بِهَا اِلَّا عَلَى اَهْلِ الْقُرَى

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں پر بھی زکوۃ (یعنی صدقہ فطر کی ادائیگی) لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے اس کے بارے میں صرف یہی سنا ہے کہ یہ صرف شہروں کے رہنے والوں پر لازم ہوگی۔

5798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: هُمْ أَهْلُ الْبَادِيَةِ هُمْ أَنْفُسُهُمْ رِعَاءُ مَاشِيَتِهِمْ وَعُمَّالُهَا - يَعْنِي أَهْلَ الْعَمُودِ -

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: دیہاتی علاقوں کے رہنے والے خود ہی اپنے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں' خود ہی کام کاج کرتے ہیں۔

5799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ سُنَّةٌ هِيَ عَلَى أَهْلِ الْبَوَادِي

زہری فرماتے ہیں: صدقہ فطر کی ادائیگی دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں پر بھی سنت ہے۔

بَابُ وُجُوبِ زَكَاةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر کا واجب ہونا

5800 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الدَّمِ وَفِي الرَّجُلِ يُولَدُ عَلَى فِرَاشِهِ فَيَدَّعِيهِ رَجُلٌ آخَرُ، فَيُقْسِمُونَ عَلَيْهِ خَمْسُونَ يَمِينًا كَقَسَامَةِ الدَّمِ فَيَذْهَبُونَ بِهِ، فَلَمَّا أَنْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِنَّ فُلَانًا ابْنِي وَنَحْنُ مُقْسِمُونَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ بَعَثَ صَارِخًا يَصْرُخُ فِي أَهْلِ مَكَّةَ: أَلَا إِنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ، مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ، أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ، أَلَا وَإِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْأَثْلَبُ - يَعْنِي الْحَجَرَ -، فَأَقَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَامَةَ الدَّمِ كَمَا كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں قسامت خون کے اعتبار سے ہوتی تھی' ایک شخص کے ہاں بچہ کی پیدائش ہوتی تھی پھر ایک اور شخص اُس کے بارے میں دعویٰ کردیتا تھا' تو وہ لوگ پچاس قسمیں اُٹھوایا کرتے تھے جس طرح قتل کے بارے میں قسامت ہوتی ہے اور پھر اُسے بچے کو لے جایا کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ حج کے لیے تشریف لائے' تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اُن کی خدمت میں عرض کی: کہ فلاں شخص میرا بیٹا ہے اور ہم اُس پر قسامت کے لیے تیار ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بچہ صاحبِ فراش کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو بھیجا' جس نے اہلِ مکہ کے درمیان یہ اعلان کیا: صدقہ فطر کی ادائیگی حق ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے' خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث ہو' آزاد ہو یا غلام ہو' نابالغ ہو یا بالغ ہو' شہری ہو یا دیہاتی ہو' یہ ادائیگی گندم کے دو مد یا اس کے علاوہ کسی بھی اناج

کا ایک صاع ہوگی' اور خبردار! بچہ صاحبِ فراش کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے قتل کی قسامت کے حکم کو اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح یہ زمانۂ جاہلیت میں تھا۔

5801 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ: سَاَلْنَا سَعْدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ زَكَاةِ الْفِطْرِ، فَقَالَ: اَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا، وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ

✱✱ ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سعد بن قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے صدقۂ فطر کے بارے میں دریافت کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہمیں اس کے بارے میں ہدایت کی تھی' جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوگیا' تو آپ نے نہ ہی ہمیں اس کا حکم دیا' اور نہ ہی اس سے منع کیا' لیکن ہم ایسا کرتے ہیں۔

بَابُ مَنْ يُلْقَى عَلَيْهِ الزَّكَاةُ

باب: کن لوگوں کو صدقۂ دیا جائے گا؟

5802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا كَانَ عِنْدَ اَحَدٍ عَبِيدٌ يُدَارُوْنَ فَلَا يَطْرَحَنْ عَلَيْهِمْ. وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ

✱✱ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی شخص کے پاس ایسے غلام ہوں' جو گھمائے جاتے ہوں' تو وہ ان کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرے گا' یہ بات سفیان ثوری نے بیان کی ہے۔

5803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ صَامُوْا عِنْدَكَ رَمَضَانَ حَتَّى يُفْطِرُوا فَاَطْعِمْهُمْ عَنْهُمْ

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ غلام رمضان کے مہینہ میں تمہارے ہاں رہ کر روزے رکھتے ہیں' یہاں تک کہ عید الفطر بھی تمہارے ہاں کرتے ہیں' تو تم اُن کی طرف سے کھانا کھلاؤ گے۔

5804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اطْرَحْ عَنْ عَبْدِكَ فَاِنَّ طَرْحَ الْعَبْدِ عَنْ نَفْسِهِ كَفَى سَيِّدَهُ، وَاِنْ كَانَ مُكَاتَبًا، فَطَرَحَ عَنْ نَفْسِهِ فَقَدْ كَفَى سَيِّدَهُ، وَاِنْ لَمْ يَطْرَحْ عَنْ نَفْسِهِ فَلْيَطْرَحْ عَنْهُ سَيِّدُهُ، فَاِنَّهُ عَبْدٌ حَتَّى يُعْتَقَ، فَاِنْ كُنْتَ غَائِبًا يَوْمَ الْفِطْرِ فَاِذَا قَدِمْتَ فَزَكِّ عَنْ نَفْسِكَ، فَاِنْ كَانَ لَكَ اَعْبُدٌ نَصَارَى لَا يُدَارُوْنَ فَزَكِّ عَنْهُمْ وَاطْرَحْ عَنْ عَبْدِكَ الْمُسَافِرِ"

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: تم اپنے غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرو کہ اگر غلام اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دیتا ہے تو یہ اُس کے آقا کی طرف سے کفایت کر جائے گا اور اگر کوئی مکاتب غلام ہو اور وہ اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دے تو یہ اس

کے آقا کی طرف سے کفایت کر جائے گا' لیکن اگر وہ خود اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرتا' تو اُس کا آقا اُس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے گا' کیونکہ جب تک وہ آزاد نہیں ہوتا اُس وقت تک غلام شمار ہوگا' اگر تم عید الفطر کے موقع پر موجود نہیں ہوتے' تو جب تم آؤ گے' تو اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرو گے اور اگر تمہارے کچھ عیسائی غلام ہوں جو گھمائے نہ جاتے ہوں' تو تم اُن کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرو اور تم اپنے مسافر غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرو۔

5805 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ لِابْنِ عُمَرَ مُكَاتَبَانِ فَكَانَ لَا يُؤَدِّي عَنْهُمَا زَكَاةَ الْفِطْرِ.

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو مکاتب غلام تھے تو وہ اُن دونوں کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرتے تھے۔

5806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع سے منقول ہے۔

5807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: لَا يُؤَدِّي الرَّجُلُ عَنْ مُكَاتَبِهِ زَكَاةَ الْفِطْرِ اِنْ شَاءَ

* * ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: آدمی اگر چاہے تو اپنے مکاتب غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔

5808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ فِي رَقِيقٍ نَصَارَى قَالَ: لَا يُدَارُوْنَ قَالَ: هُمْ مَالٌ فَلْيُطْرَحْ عَنْهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يُدَارُوْنَ بِالتِّجَارَةِ

* * عبدالکریم جزری نے عیسائی غلاموں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو گھمائے نہیں جاتے' وہ فرماتے ہیں: یہ مال ہیں اُن کی طرف سے ادائیگی کی جائے گی۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تجارت کے سلسلہ میں آتے جاتے ہیں۔

5809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ، اَيْضًا قَالَ: لَا تَطْرَحْ اِلَّا عَلَى مَنْ صَلَّى وَصَامَ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے' حسن بصری نے بھی یہی کہا ہے کہ تم صرف اُس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرو' جو نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے۔

5810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا"

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا' خواہ وہ غلام عیسائی ہو۔

5811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُطْعِمُ

الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهٖ، وَاِنْ كَانَ مَجُوسِيًّا

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا' خواہ وہ غلام مجوسی ہو۔

5812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يُخْرِجُ الرَّجُلُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ مُكَاتَبِهٖ، وَعَنْ كُلِّ مَمْلُوكٍ لَهُ، وَاِنْ كَانَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی اپنے مکاتب غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا اور اپنے ہر غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے گا' خواہ وہ غلام یہودی ہو' یا عیسائی ہو۔

5813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ نَعُولُهَا، وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ہر اُس شخص کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے' جو ہمارے زیر کفالت ہوتا تھا' خواہ وہ کوئی عیسائی ہو۔

5814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كَانَ لِعَبْدِكَ بَنُوْنَ صِغَارٌ اَحْرَارٌ فَلَا يُزَكِّي عَنْهُمْ اَبُوهُمْ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہارے کسی غلام کے بچے نابالغ ہوں اور آزاد ہوں' تو اُن بچوں کا باپ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اُن کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرے گا۔

5815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَطْرَحُ عَنْهُمْ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ

✽✽ زہری سے بھی عطاء کے اس قول کی مانند منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ غلام اُن بچوں کی طرف سے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر صدقۂ فطر ادا نہیں کرے گا۔

بَابُ هَلْ يُؤَدِّيهَا الْمُحْتَاجُ

باب: کیا محتاج شخص بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا؟

5816 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيُؤَدِّ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ صَغِيرٌ اَوْ كَبِيرٌ، حُرٌّ اَوْ مَمْلُوكٌ، مِسْكِينٌ اَوْ غَنِيٌّ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَاَمَّا مِسْكِينُنَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ اِلَيْهِ اَكْثَرُ مِمَّا اَخَذُوا مِنْهُ، وَاَمَّا غَنِيًّا فَيُوجَدُ

✽✽ عباس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک شخص اسے ادا کرے گا' خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو' آزاد ہو یا غلام ہو' غریب ہو یا خوشحال ہو' یہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع ہوگا' جہاں تک ہمارے غریبوں کا تعلق ہے' تو اُن سے جو وصولی ہوئی ہے اس سے زیادہ اُن کی طرف واپس آ جائے گا اور جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے' تو اُس کے ہاں تو پہلے ہی گنجائش ہے''۔

5817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ غَنِيٍّ وَفَقِيرٍ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر خوشحال اور غریب شخص پر لازم ہوگی۔

5818 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: يُلْقِي زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْهُ وَعَنْ عِيَالِهِ اَيَاْخُذُ مِنْهَا اِذَا قُسِمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ كَانَ مُحْتَاجًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنی طرف سے اور اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دیتا ہے' تو جب وہ صدقۂ فطر تقسیم کرے گا' تو کیا وہ اُس صدقۂ فطر میں سے وصولی کر سکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ محتاج ہو۔

5819 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ فَقِيرٌ مُحْتَاجٌ وَهُوَ مَدِينٌ اَيُلْقِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اِنْسَانٌ اَيَاْخُذُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص فقیر اور محتاج ہے اور وہ مقروض بھی ہے' تو کیا وہ ادائیگی کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اُس میں سے حاصل کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعْطِي الْمِسْكِينُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاِنْ اَخَذَهَا

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: غریب شخص بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا' اگرچہ وہ بعد میں اسے وصول بھی کر لے۔

5821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْفَقِيرُ يَاْخُذُ الزَّكَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَمْ يَطْرَحْ عَنْ نَفْسِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب غریب شخص عید الفطر کے دن صدقۂ فطر وصول کرلے گا' تو پھر وہ اپنی طرف سے ادائیگی نہیں کرے گا۔

5822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ فَقِيرًا لَا يَجِدُهَا اَيَسْاَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا؟ قَالَ: لَا، لَيْسَتْ اِلَّا عَلٰى مَنْ وَجَدَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: غریب شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے صدقۂ فطر کی ادائیگی کے لیے کچھ نہیں ملتا' تو کیا وہ مانگ کر صدقۂ فطر ادا کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ صرف اس پر لازم ہوتا ہے' جس کے پاس اس کی ادائیگی کی گنجائش موجود ہو۔

5823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنْ كَانَ الْفَقِيرُ يَاْخُذُ الزَّكَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَمْ يَطْرَحْ عَنْ نَفْسِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر غریب شخص عیدالفطر کے موقع پر صدقۂ فطر وصول کر لیتا ہے' تو پھر وہ اپنی طرف سے اس کی ادائیگی نہیں کرے گا۔

5824 - اقوالِ تابعین: وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

بَابُ رَقِيقِ الْمَاشِيَةِ

باب: جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے غلام کا حکم

5825 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "سُئِلَ عَطَاءٌ: هَلْ عَلَى غُلَامٍ فِي حَائِطٍ اَوْ مَاشِيَةٍ زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا، مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ قَدْ صَدَّقَ الْمَالَ الَّذِي هُوَ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا ایسے غلام پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہوگی جو باغ کی دیکھ بھال کے لیے' یا جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس مال کا صدقہ ادا کرنا ہے' جس میں وہ موجود ہے۔

5826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَلْقَمَةَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ فِي الْمَاشِيَةِ وَالْحَائِطِ لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ الْحَائِطَ وَالْمَاشِيَةَ الَّذِي هُوَ فِيهِمَا اِنَّمَا صُدِّقَتْ بِهِ"

٭٭ اُمیہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے غلام کے بارے میں ابن علقمہ کو خط لکھا' جو غلام جانوروں کی' یا باغ کی دیکھ بھال کے لیے ہوتا ہے کہ اس پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باغ اور وہ جانور' جن میں وہ غلام موجود ہے' انہی میں سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا۔

5827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي - اَوْ قَالَ يُلْقِي - عَنْ عُمَّالِ اَرْضِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنی زمین پر کام کاج کرنے والوں

کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

5828 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّى زَكَاةَ الْفِطْرِ بِالْمَدِينَةِ عَنْ رَقِيقِهِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ فِى اَرْضِهِ وَعَنْ رَقِيقِ امْرَاَتِهِ وَعَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ يَعُولُهُ

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ میں اُن لوگوں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے' اُن کے جو غلام اُن کی زمین پر کام کاج کرتے تھے اور وہ اپنی بیوی کے غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے اور وہ اپنے ہر زیر کفالت شخص کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

5829 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُزَكِّى عَنْ رَقِيقِهِ الَّذِى فِىْ اَرْضِهِ وَمَاشِيَتِهِ

* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اُس غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے' جو اُن کی زمین پر کام کرتا تھا' یا اُن کے جانوروں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

5830 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: هِىَ عَلَى الرِّعَاءِ

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ چرواہوں پر بھی لازم ہوگا۔

5831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِى ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَقِيقِ الرَّجُلِ فِى مَاشِيَتِهِ فَقَالُوْا: لِيُطْعِمْ عَنْهُمْ

* یزید بن قسیط بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیب' عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے آدمی کے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جو اُس کے جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے ہوتا ہے' تو اُن حضرات نے جواب دیا: آدمی ایسے غلاموں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا۔

5832 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَا: لَيْسَ عَلَى عُمَّالِ الْحَرْثِ وَالرِّعَاءِ زَكَاةُ الْفِطْرِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: "هِىَ عَلَى الرِّعَاءِ اَىْ: عَلَى عُمَّالِ الرَّقِيقِ الْمَاشِيَةِ"

* مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کھیت میں کام کاج کرنے والے اور جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے غلاموں کی طرف سے صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: چرواہوں پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی' یعنی وہ غلام' جو جانوروں کی دیکھ بھال کرتے

ہیں۔

5833 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَطْرَحُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ عَبْدٍ لَهُ حَاضِرٍ اَوْ غَائِبٍ اَوْ فِي مَزْرَعَةٍ حَتَّى لَعَلَّهُ اَنْ يَطْرَحَ، عَنْ سِتِّينَ - اَوْ سَبْعِينَ - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَعَلَى الْاَعْرَابِ اللَّبَنُ - يَعْنِي فِي الزَّكَاةِ - "

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہر غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے' خواہ وہ وہاں موجود ہو' یا نہ ہو' خواہ وہ کھیت میں ہو' یہاں تک کہ وہ ساٹھ یا ستر افراد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: دیہاتیوں پر صدقۂ فطر میں دودھ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَتَى تُلْقَى الزَّكَاةُ

باب: صدقۂ فطر کب ادا کیا جائے گا؟

5834 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِنِ اسْتَطَعْتُمْ فَاَلْقُوا زَكَاتَكُمْ اَمَامَ الصَّلَاةِ اَوْ بَيْنَ يَدَيِ الصَّلَاةِ - يَعْنِي صَلَاةَ الْفِطْرِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم سے ہو سکے تو تم نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے یا نمازِ عید ادا کرنے کے درمیان صدقۂ فطر ادا کر دو۔

5835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى تَاْمُرُ بِطَعَامِكَ؟ قَالَ: اَغْدُو سَحَرًا فَآمُرُ بِهِ فَيَخْرُجُ بَعْدِي قَبْلَ الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ اپنے کھانے (یعنی صدقۂ فطر کی ادائیگی) کے بارے میں کب ہدایت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں صبح کے وقت جاتا ہوں اور اس کے بارے میں ہدایت کر دیتا ہوں' تو نمازِ عید سے پہلے اسے ادا کر دیا جاتا ہے۔

5836 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ يُقَالُ: مُرْ بِطَعَامِكَ اِذَا خَرَجْتَ لِلصَّلَاةِ فَلْيُنْطَلَقْ بِهِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: جب تم نماز کے لیے نکلنے لگو' تو تم کھانے کے بارے میں حکم دے دو کہ وہ ادا کر دیا جائے۔

5837 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْعَثُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ حِينَ يَجْلِسُ الَّذِينَ يَقْبِضُونَهَا، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنا صدقۂ فطر اُس وقت بھجوا دیتے تھے جب وہ لوگ آ کر بیٹھنا

شروع ہوتے تھے جنہوں نے اسے وصول کرنا ہوتا تھا اور یہ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہوتا تھا۔

5838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْعَثُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ حِيْنَ يَجْلِسُ الَّذِينَ يَقْبِضُونَهَا، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنا صدقۂ فطر اُس وقت بھجوا دیتے تھے جب وہ لوگ آ کر بیٹھنا شروع ہوتے تھے جنہوں نے اسے وصول کرنا ہوتا تھا اور یہ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہوتا تھا۔

5839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى حِيْنَ يَجْلِسُ الَّذِينَ يَقْبِضُونَهَا، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیتے تھے' اُس وقت جب اسے لینے والے لوگ آ کر بیٹھ جاتے تھے اور یہ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہوتا تھا۔

5840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ اَنْ تُلْقَى الزَّكَاةُ قَبْلَ اَنْ يُخْرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى

٭٭ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے۔

5841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ الْفِطْرِ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اَوْ بَعْدَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ: وَكَانَ يُخْرِجُهَا هُوَ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے' یا عید الفطر سے ایک یا دو دن بعد صدقۂ فطر ادا کریں۔ راوی کہتے ہیں: وہ خود نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیتے تھے۔

5842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ فِي ذٰلِكَ حَرَجٌ اِنْ اَخَّرْتُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ بَعْدَ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اس میں کوئی حرج ہوگا کہ اگر میں صدقۂ فطر کی ادائیگی کو مؤخر کر دوں' یہاں تک کہ اُسے عید الفطر کے بعد ادا کروں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5843 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: اَدْرَكْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرَهُ مِنْ عُلَمَائِنَا وَاَشْيَاخِنَا، فَلَمْ يَكُوْنُوْا يُخْرِجُوْنَهَا اِلَّا حِيْنَ يَغْدُو

٭٭ عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ اور اُن کے علاوہ اپنے دیگر علماء اور مشائخ کو پایا ہے کہ یہ حضرات صدقۂ فطر اُسی وقت ادا کرتے تھے' جب یہ (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) روانہ ہوتے تھے۔

5844 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے خود بھی عبیداللہ بن عمر کی زبانی یہ روایت سنی ہے۔

5845 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلَّى

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے۔

5846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُخْرِجُوهَا قَبْلَ اَنْ يَخْرُجُوا اِلَى الْمُصَلَّى سُنَّةً

** ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ صدقۂ فطر عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے ادا کر دیں' یہ سنت ہے۔

5847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُلْقُونَ زَكَاتَهُمْ وَيَاْكُلُونَ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجُوا اِلَى الْمُصَلَّى

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیتے تھے اور کچھ کھا پی لیتے تھے۔

بَابُ يُلْقِي الزَّكَاةَ اِذَا جَاءَ اَوَانُهَا

باب: صدقۂ فطر اُس وقت ادا کرنا' جب اُس کا وقت آئے

5848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ زَكَاةِ الْفِطْرِ، فَاَمَرَنَا بِاِخْرَاجِهَا، قِيلَ: فَاِنَّهُمْ يَقْتَضُونَهَا قَالَ: فَلَا تُبَلِّغُوهُمْ اِيَّاهَا وَلَا تُنْعِمُوهُمْ عَيْنًا

** معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے صدقۂ فطر کے بارے میں سوال کیا گیا' تو اُنہوں نے ہمیں اس کی ادائیگی کی ہدایت کی۔ اُن سے دریافت کیا گیا: کچھ لوگ اس کا تقاضا کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اُن لوگوں کو یہ نہ دو اور تم اُن لوگوں کو نہ دو۔

5849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ: اَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ، اَخْبَرَهُمَا، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ كَانَ يَجْمَعُ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِي مَسْجِدِ حَيِّهِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِلَى الرُّهْبَانِ . قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ غَيْرُهُ يُعْطِيهَا الْمُسْلِمِينَ

** عمرو بن شرحبیل کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنے محلّہ کی مسجد میں صدقۂ فطر جمع کرتے تھے اور پھر اُسے راہبوں کو دیدیتے تھے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: دیگر لوگ اسے مسلمانوں کو دیا کرتے تھے۔

5850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: كَانَ اَيُّوبُ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ اِلَى جِيرَانِهِ فِي

الْاَطْبَاقِ

* ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: ایوب اپنا صدقۂ فطر تھال میں رکھ کر اپنے پڑوسیوں کو بھجوا دیتے تھے۔

5851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلنَّاسِ لَا يَكُوْنُوْنَ قَرِيبًا مِنْ مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ بِالْبَصْرَةِ اَنْ يُعْطُوا زَكَاتَهُمْ زَكَاةَ الْفِطْرِ اَهْلَ الْحَاجَةِ مِنْ اَقَارِبِهِمْ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: اَتَطْرَحُ اَنْتَ فِيْ مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ؟ قَالَ: إِذَا كَانُوْا لَا يُخَزِّنُوْنَهَا فَنَعَمْ، فَإِذَا عَلِمْتُ اَنَّهُمْ يُخَزِّنُوْنَهَا قَسَمْتُهَا فِيْ جِيرَانِيْ قُلْنَا لَهُ: فَكَانَ مَعْمَرٌ يَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَسْجِدِ، وَكَانُوْا اِذْ ذَاكَ لَا يُخَزِّنُوْنَهَا

* قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اُن لوگوں کو یہ رخصت دیتے تھے' جو بصرہ میں جامع مسجد کے قریب نہیں رہتے تھے کہ وہ لوگ اپنا صدقۂ فطر اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ضرورتمند لوگوں کو دے دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کیا آپ اپنا صدقۂ فطر جامع مسجد میں ادا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ لوگ اسے خزانہ کے طور پر اکٹھا نہیں کرتے ہیں' تو پھر ٹھیک ہے' لیکن اگر مجھے یہ پتا چل جائے کہ وہ لوگ خود اسے جمع کرتے ہیں' تو میں اُس صدقۂ فطر کو اپنے پڑوسیوں میں تقسیم کردوں گا۔

ہم نے اُن سے دریافت کیا: معمر تو اپنا صدقۂ فطر مسجد بھجوایا کرتے تھے' لیکن وہ لوگ اُسے جمع نہیں کرتے تھے۔

بَابُ هَلْ يُصَلِّيهَا اَهْلُ الْبَادِيَةِ

باب: کیا دیہاتی علاقوں کے رہنے والے لوگ نمازِ عید ادا کریں گے؟

5852 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِاَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنْ يَخْرُجُوا يَوْمَ الْعِيدِ فَيَؤُمُّهُمْ اَحَدُهُمْ

* زہری فرماتے ہیں: دیہاتی علاقوں کے رہنے والے لوگوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید کے دن آئیں اور اُن میں سے کوئی ایک شخص اُن کی امامت کرے۔

5853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ شَاءَ اَهْلُ الْبَادِيَةِ لَمْ يُصَلُّوا صَلَاةَ الْفِطْرِ اِلَّا فِيْ قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ

* عطاء فرماتے ہیں: اگر دیہاتی علاقوں کے رہنے والے لوگ نمازِ عید الفطر ادا کرنا چاہتے ہیں' تو وہ کسی بڑے شہر میں آ کر ادا کریں گے۔

5854 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قُرَى عُرَيْنَةَ، وَفَدَكَ، وَيَنْبُعَ وَنَحْوِهَا مِنَ الْقُرَى مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الْمَدِينَةِ اَنْ يُجَمِّعُوا وَيَشْهَدُوا الْعِيدَيْنِ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ فدک ینبع اور اس جیسے دیگر بستیوں کی طرف لوگوں کو بھیجا' جو مدینہ منورہ سے تین دن کی مسافت پر تھیں (آپ نے یہ پیغام بھجوایا) کہ وہ لوگ جمعہ بھی ادا کریں اور عیدین کی نمازوں میں بھی شریک ہوں۔

5855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مَنْزِلِهِ بِالزَّاوِيَةِ، فَاِذَا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيدَ بِالْبَصْرَةِ جَمَعَ اَهْلَهُ وَوَلَدَهُ وَمَوَالِيَهُ، ثُمَّ يَاْمُرُ مَوْلَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ''زاویہ'' میں اپنی رہائش گاہ میں موجود ہوتے تھے اور بصرہ میں نمازِ عید میں شرکت نہیں کرتے تھے۔ وہ اپنے اہلِ خانہ' اپنی اولاد اور اپنے غلاموں کو جمع کرتے تھے' پھر وہ اپنے غلام عبداللہ بن ابوعتبہ کو حکم دیتے تھے' تو وہ اُن لوگوں کو دو رکعت پڑھا دیتا تھا۔

بَابُ الزِّينَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن زیب و زینت اختیار کرنا

5856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ، اَنَّ طَاوُسًا كَانَ لَا يَدَعُ جَارِيَةً لَهُ سَوْدَاءَ وَلَا غَيْرَهَا اِلَّا اَمَرَهُنَّ فَيَخْضِبْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَاَرْجُلَهُنَّ لِيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى يَقُوْلُ: يَوْمُ عِيدٍ

٭٭ علی بن ابوحمید بیان کرتے ہیں: طاؤس اپنی ہر ایک کنیز کو' خواہ وہ سیاہ فام ہو' یا سیاہ فام نہ ہو' اُسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ اپنے ہاتھوں پر مہندی لگائے اور پاؤں پر مہندی لگائے' ایسا عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہوتا تھا۔ (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) عید کے موقع پر ہوتا تھا۔

5857 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْتَضِبْنَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلَى الصُّبْحِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد اور صبح سے پہلے (عید کے موقع پر) مہندی لگاتی تھیں۔

5858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ اَبِيكَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ لِكُلِّ عِيدَيْنِ بُرْدًا، فَقَالَ: لَمْ اَقُلْ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِّيْ اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِيْ اَنَّهُ قَالَ: لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ عَرَفَةَ حُلَّةً - اَوْ بُرْدًا -

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے دریافت کیا' میں نے کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں کے موقع پر مخصوص قسم کی چادر پہنتے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ نہیں کہا' بلکہ مجھے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن حلہ پہنا تھا' یا مخصوص قسم کی چادر پہنی تھی۔

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

کتاب: قرآن مجید کے فضائل کے بارے میں روایات

بَابُ كَمْ فِي الْقُرْآنِ مِنْ سَجْدَةٍ

باب: قرآن مجید میں کتنے سجدۂ تلاوت ہیں؟

5859 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "سُجُودُ الْقُرْآنِ عَشْرٌ: الْاَعْرَافُ، وَالنَّحْلُ، وَالرَّعْدُ، وَبَنِي اِسْرَائِيلَ، وَمَرْيَمُ، وَالْحَجُّ، وَالْفُرْقَانُ، وَطس الْوُسْطَى، وَالم تَنْزِيلُ، وَحم السَّجْدَةَ" فَقُلْتُ: وَلَمْ يَكُنِ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي ص سَجْدَةٌ؟ قَالَ: لَا

** عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: قرآن مجید میں دس سجدہ ہائے تلاوت ہیں: سورۂ اعراف میں، سورۂ نحل میں، سورۂ رعد میں، سورۂ بنی اسرائیل میں، سورۂ مریم میں، سورۂ حج میں، سورۂ فرقان میں، سورۂ طس (درمیانی والی) میں، سورۂ الم تنزیل میں اور سورۂ حم السجدہ میں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5860 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ يَعُدَّانِ كَمْ فِي الْقُرْآنِ مِنْ سَجْدَةٍ، فَقَالَا: الْاَعْرَافُ، وَالنَّحْلُ، وَالرَّعْدُ، وَبَنُو اِسْرَائِيلَ، وَمَرْيَمُ، وَالْحَجُّ اَوَّلُهَا، وَالْفُرْقَانُ، وَطس، وَالم تَنْزِيلُ، وَص، وَحم السَّجْدَةَ، اِحْدَى عَشْرَةَ

** عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے انہیں یہ بتایا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو شمار کرتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید میں کتنے سجدہ ہائے تلاوت ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا: سورۂ اعراف میں، سورۂ نحل میں، سورۂ رعد میں، سورۂ بنی اسرائیل میں، سورۂ مریم میں، سورۂ حج کے آغاز میں، سورۂ فرقان میں، سورۂ طس میں، سورۂ الم تنزیل میں، سورۂ ص میں، سورۂ حم السجدہ میں، تو یہ گیارہ ہو گئے۔

5861 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: فِي

الْقُرْآنِ اِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً فَعَدَّهُنَّ. كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

✻✻ ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید میں گیارہ سجدہ ہائے تلاوت ہیں' پھر اُنہوں نے انہیں شمار کیا' تو اُسی طرح کی روایت نقل کی' جس طرح کی روایت سعید بن جبیر کے حوالے سے گزر چکی ہے۔

5862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ مُجَاهِدًا، اَخْبَرَهُ: اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَفِيْ ص سُجُوْدٍ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا (وَوَهَبْنَا لَهُ) (الأنعام: 84) حَتّٰى بَلَغَ (فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: 90) قَالَ: هُوَ مِنْهُمْ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَاَيْتُ عُمَرَ قَرَاَ ص عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ فِيْهَا ثُمَّ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ

✻✻ سلیمان احول بیان کرتے ہیں: مجاہد نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور ہم نے اُسے ہبہ کیا'' اُنہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کیا: ''تو تم اُن لوگوں کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ان حضرات میں شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے منبر پر سورۂ ص کی تلاوت کی پھر وہ منبر سے نیچے اُترے' اُنہوں نے سجدۂ تلاوت کیا' پھر دوبارہ منبر پر چڑھ گئے۔

5863 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، اَيْضًا، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " الْعَزَائِمُ اَرْبَعٌ: الم تَنْزِيلُ، وَحم السَّجْدَةَ، وَالنَّجْمُ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِيْ خَلَقَ. " قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَنَا اَسْجُدُ فِي الْعَزَائِمِ كُلِّهَا - يَعْنِي الْعَزَائِمَ: عُزِمَ عَلَيْكَ اَنْ تَسْجُدَ فِيْهَا. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَنَا اَسْجُدُ فِيْهَا، وَفِيْ جَمِيعِ السُّجُوْدِ اِذَا كُنْتُ وَحْدِيْ

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عزائم چار ہیں (یعنی سجدۂ ہائے تلاوت چار ہیں) الم تنزیل میں' حم السجدہ میں' سورۂ نجم میں' سورۂ اقراء باسم ربک الذی خلق میں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں ان تمام عزائم میں سجدۂ تلاوت کرتا ہوں۔ یہاں عزائم سے مراد یہ ہے کہ تم پر اُس موقع پر سجدۂ تلاوت کرنا لازم قرار دیا گیا ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں ان مواقع پر سجدۂ تلاوت کرتا ہوں اور جب میں اکیلا ہوں' تو دیگر تمام مقاماتِ سجدہ پر سجدۂ تلاوت کرتا ہوں۔

5864 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ سَجَدَ فِيْ ص

✻✻ سائب بن یزید فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5865 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ ص، وَلَيْسَتْ ص مِنَ الْعَزَائِمِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن سورۂ ص کا سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہے۔

5866 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ ص عَلَى الْمِنبَرِ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ "

٭٭ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورۂ ص کی تلاوت کی پھر آپ منبر سے اُترے اور آپ نے سجدۂ تلاوت کیا۔

5867 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَجَدَ فِيْ ص

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابو معبد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5868 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، سُئِلَ فِيْ ص سَجْدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، (اُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهم اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ)

٭٭ عبیداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا کہ اُن سے سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (اور اس کی دلیل یہ آیت ہے:)

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی تو تم ان لوگوں کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

5869 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَاَيْتُ كَاَنَّ رَجُلًا يَكْتُبُ الْقُرآنَ وَشَجَرَةٌ حِذَاءَهُ، فَلَمَّا مَرَّ بِمَوْضِعِ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْ ص سَجَدَتْ وَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ اَحْدِثْ لِيْ بِهَا شُكْرًا، وَاَعْظِمْ لِيْ بِهَا اَجْرًا، وَاحْطُطْ بِهَا وِزْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَحْنُ اَحَقُّ مِنَ الشَّجَرَةِ

٭٭ بکر بن عبداللہ بن مزنی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے دیکھا جیسے ایک شخص قرآن پاک تحریر کر رہا ہے اور اُس کے مدمقابل ایک درخت ہے جب وہ شخص سورۂ ص میں موجود آیتِ سجدہ پر پہنچا تو اُس درخت نے سجدہ کیا اور اُس درخت نے یہ کہا:

''اے اللہ! تو اس کی وجہ سے مجھے شکر کی دولت عطا کر اور اس کی وجہ سے میرے اجر میں اضافہ کر دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کو ختم کر دے!''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم (یہ کلمات کہنے کے) درخت کے مقابلہ میں زیادہ حقدار ہیں۔

5870 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَةِ ص: سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً، وَسَجَدْتُهَا شُكْرًا

٭٭ عمر بن ذر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورۂ ص کے سجدۂ تلاوت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔

5871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَسْجُدُ فِيْ ص

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ اَبِيْ لُبَابَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: فِيْ ص سَجْدَةٌ

٭٭ عبدہ بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت ہے۔

5873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ ذُكِرَتْ. فَكَانَ لَا يَسْجُدُ فِيْهَا - يَعْنِيْ ص -

٭٭ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس موقع پر سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے یعنی سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے۔

5874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ حم وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوسری کے آخر میں وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ پر سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5875 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ. قَالَ لِرَجُلٍ سَجَدَ فِي الْاُوْلٰى: "(اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172): عَجِلْتَ"

٭٭ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے یہ فرمایا: تم نے جلدی کی ہے' اس شخص نے پہلی سورت میں اس آیت پر سجدۂ تلاوت کیا تھا۔

5876 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: "اَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاٰخِرَةِ (وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ) (فصلت: 38)"

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آخری سورت میں یہاں سجدۂ تلاوت کرتے تھے:(وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ) (فصلت 38)

5877 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِيْهَا (وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ) (فصلت: 38) "

** ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس مقام پر سجدۂ تلاوت کرتے تھے:(وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ) (فصلت: 38)

5878 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاُوْلٰى (اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172) "

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری پہلی میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے:(اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172)

5879 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِهِمْ " اَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاُوْلٰى (اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172) "

** ابواسحاق نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ پہلی سورت میں اس مقام پر سجدۂ تلاوت کرتے تھے:(اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172)

5880 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ عُمَرَ، سَجَدَ فِي النَّجْمِ، قَامَ فَوَصَلَ اِلَيْهَا سُوْرَةً

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۂ نجم میں سجدۂ تلاوت کیا' پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس کے ساتھ ایک اور سورت ملا کر پڑھی۔

5881 - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ فَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ . قَالَ الْمُطَّلِبُ: وَلَمْ اَسْجُدْ مَعَهُمْ - هُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ -. قَالَ الْمُطَّلِبُ: فَلَا اَدَعُ اَنْ اَسْجُدَ فِيْهَا اَبَدًا وَبِهِ نَاْخُذُ

** حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے سورۂ نجم میں سجدۂ تلاوت کیا تو آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدۂ تلاوت کیا۔ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان لوگوں کے ساتھ سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اُن دنوں مشرک تھے۔ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اب میں اس سورت میں سجدۂ تلاوت کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5882 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الْفَجْرِ بِيُوسُفَ، فَرَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ، قَامَ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا

✵ ✵ حصین بن سبرہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے فجر کی نماز میں سورۂ یوسف کی تلاوت کی' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں سورۂ نجم کی تلاوت کی اور وہ قیام سے سجدہ میں چلے گئے' پھر اُنہوں نے سورۂ زلزال کی تلاوت کی۔

5883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، اَنَّ عَمَّارًا، سَجَدَ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

✵ ✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا۔

5884 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ يَسْجُدَانِ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ - ثُمَّ قَالَ: اَوْ اَحَدَهُمَا، وَبِهِ نَاْخُذُ -

✵ ✵ اسود بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (پھر اُنہوں نے یہ کہا) کہ شاید ان میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہے۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5885 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَسْجُدُ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ "

✵ ✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا کرتے تھے۔

5886 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَسْجُدُ فِيهَا، وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا

✵ ✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5887 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

✵ ✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ انشقاق اور سورۂ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

5888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَسْجُدُ

فِيْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

✱✱ امام عامر شعبی بیان کرتے ہیں: میں سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کروں گا۔

5889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ، اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَاَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُوْرَةَ النَّحْلِ حَتّٰى اِذَا جَاءَ السَّجْدَةُ، نَزَلَ فَسَجَدَ، وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَاَهَا حَتّٰى اِذَا جَاءَ السَّجْدَةُ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَاَحْسَنَ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ: " وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَزَادَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: لَمْ يُفْرَضِ السُّجُوْدُ عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ

✱✱ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: وہ جمعہ کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جنہوں نے منبر پر سورۂ نحل کی تلاوت کی' جب وہ سجدہ کے مقام پر آئے' تو وہ منبر سے نیچے اُترے' اُنہوں نے سجدۂ تلاوت کیا' اُن کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدۂ تلاوت کیا' جب اگلا جمعہ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اس سورت کی تلاوت کی یہاں تک کہ سجدہ والی آیت پر پہنچے' تو اُنہوں نے فرمایا: اے لوگو! ہم سجدہ والی آیت سے گزرنے لگے ہیں' تو جو شخص سجدۂ تلاوت کرلے گا تو وہ ٹھیک کرے گا اور اچھا کرے گا اور جو شخص نہیں کرے گا تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات مزید نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: ہم پر سجدۂ تلاوت فرض نہیں ہے' البتہ اگر ہم چاہیں (تو کر سکتے ہیں)۔

5890 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَسْجُدَانِ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ سَجَدْتُ فِيْهَا وَاحِدَةً كَانَتِ السَّجْدَةُ الْاٰخِرَةُ اَحَبَّ اِلَیَّ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سورۂ حج میں' دو مرتبہ سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔ وہ یہ بھی روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر میں اس سورت میں ایک سجدہ کروں' تو دوسرے والا سجدہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بھی فرماتے ہیں: اس سورت کو اس اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں۔

5891 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ

✱✱ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سورۂ حج میں' دو جگہ سجدۂ تلاوت کرتے

ہوئے دیکھا ہے۔

5892 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِيْ سُورَةِ الْحَجِّ الْاُولٰى عَزِيمَةٌ وَالْاٰخِرَةُ تَعْلِيمٌ، وَكَانَ لَا يَسْجُدُ فِيْهَا

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۂ حج میں پہلا سجدہ عزیمت کے طور پر ہے (یعنی لازم ہے) اور دوسرا تعلیم دینے کے لیے ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوسرا سجدہ نہیں کرتے تھے۔

5893 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَرَاَ النَّجْمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنْ لَمْ يَسْجُدْ رَكَعَ "

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سورۂ نجم کی تلاوت کرتے تھے تو وہ اس میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے خواہ وہ نماز ادا کررہے ہوں اور اگر وہ نماز میں سجدے میں نہیں جاتے تھے تو رکوع میں چلے جاتے تھے۔

5894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِسَجْدَتَيْنِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۂ حج کو دو سجدوں کے ساتھ فضیلت عطا کی گئی ہے۔

5895 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَنْبَاَنِيْ مَنْ رَاَى، عُمَرَ بِالْجَابِيَةِ، سَجَدَ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ

* * سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ''جابیہ'' کے مقام پر سورۂ حج میں دو مرتبہ سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا۔

5896 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْجُدُ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ "

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ اذا السماء انشقت میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَرَاَ بِالنَّجْمِ سَجَدَ، وَاِذَا قَرَاَ بِـ اسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَكَعَ وَسَجَدَ، وَاِذَا قَرَاَ بِهَا فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ فِيْهِمَا "

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سورۂ نجم کی تلاوت کرتے تھے تو سجدۂ تلاوت بھی کرتے تھے اور جب سورۂ اقراء باسم ربک الذی خلق کی تلاوت کرتے تھے تو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جاتے تھے اور سجدہ کرتے تھے لیکن جب وہ نماز کے علاوہ اس سورت کی تلاوت کرتے تھے تو وہ ان دونوں سورتوں میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: اِذَا سَجَدْتَ

فِيْ سَجْدَةٍ فَلَا تَرْكَعْ حَتّٰى تَقْرَاَ بَعْدَهَا آيَاتٍ

✸✸ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: جب تم آیتِ سجدہ تلاوت کرو تو اُس وقت تک سجدہ میں نہ جاؤ' جب تک اس کے بعد بھی کچھ آیات تلاوت نہیں کر لیتے۔

5899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ النَّجْمِ، اَفِيْهَا سَجْدَةٌ؟ قَالَ زَيْدٌ: قَرَاْتُهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

✸✸ عطاء بن یسار کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سورۂ نجم کے بارے میں دریافت کیا: کیا اس میں سجدۂ تلاوت ہے؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سورت تلاوت کی تھی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا تھا۔

5900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کسی بھی مفصل سورت میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے۔

5901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسًا، وَالْحَسَنَ، يَقُوْلَانِ: لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ

✸✸ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: کسی مفصل سورت میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے۔

5903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✸✸ عطاء سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے۔

5904 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُفَصَّلِ اِذْ كَانَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ: ثُمَّ لَمْ يَسْجُدْ بَعْدُ

✸✸ عکرمہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے' تو مفصل سورت میں سجدہ تلاوت کرتے تھے' اُس کے بعد آپ نے یہ سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

بَابُ السَّجْدَةِ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا

باب: (آیتِ سجدہ کو) سننے والے شخص کو سجدۂ تلاوت لازم ہونا

5905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السُّجُوْدُ وَاجِبٌ؟ قَالَ: لَا، بَلَغَنِيْ

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ فَسَجَدَ مَنْ حَوْلَهُ، فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّكُمْ سَجَدْتُمْ مَا سَجَدْتُ، وَلَيْسَ فِي الصَّلَاةِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا سجدۂ تلاوت لازم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی سورت کی تلاوت کی جس میں سجدۂ تلاوت تھا' تو اُن کے آس پاس موجود لوگوں نے سجدۂ تلاوت کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگوں نے سجدہ نہ کیا ہوتا' تو میں یہ سجدہ نہ کرتا' کیونکہ یہ نماز میں نہیں ہے۔

5906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ، مَرَّ بِقَاصٍّ فَقَرَاَ سَجْدَةً لِيَسْجُدَ مَعَهُ عُثْمَانُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اِنَّمَا السُّجُوْدُ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَ ثُمَّ مَضٰى وَلَمْ يَسْجُدْ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ كَانَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَجْلِسُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَيَقْرَاُ الْقَاصُّ السَّجْدَةَ فَلَا يَسْجُدُ مَعَهُ، وَيَقُوْلُ: اِنِّي لَمْ اَجْلِسْ لَهَا

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گزر ایک واعظ کے پاس سے ہوا' جس نے آیتِ سجدہ تلاوت کی' تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُس کے ساتھ سجدۂ تلاوت میں شریک ہوں' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سجدۂ تلاوت اُس شخص پر لازم ہوتا ہے' جو توجہ سے آیت کو سنتا ہے۔ پھر وہ تشریف لے گئے اور اُنہوں نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب مسجد کے گوشے میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' کوئی واعظ آیتِ سجدہ تلاوت کر لیتا تھا لیکن سعید بن مسیب اُس کے ساتھ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں اس کے لیے نہیں بیٹھا ہوا ہوں۔

5907 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: قَرَاْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ السَّجْدَةَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَنْظُرُ اَنْتَ قَرَاْتَهَا، فَاِنْ سَجَدْتَ سَجَدْنَا

* * سلیم بن حنظلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو اُن کی طرف دیکھا' اُنہوں نے دریافت کیا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ تلاوت تم کر رہے ہو' اگر تم سجدہ کرو گے تو ہم بھی سجدہ کر لیں گے۔

5908 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ جَلَسَ لَهَا، فَاِنْ مَرَرْتَ فَسَجَدُوْا فَلَيْسَ عَلَيْكَ سُجُوْدٌ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سجدۂ تلاوت اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو تلاوت کے لیے بیٹھا ہوا ہو' اگر تم گزر رہے ہو اور لوگ سجدۂ تلاوت کرتے ہیں' تو تم پر سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔

5909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ عَلٰى قَوْمٍ قُعُوْدٍ فَقَرَءُوْا السَّجْدَةَ فَسَجَدُوْا، فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ: لَيْسَ لَهَا غَدَوْنَا

* * ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو سجدہ بھی کیا' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: ہم اس کے لیے

نہیں آئے ہیں۔

5910 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، مَرَّ بِقَاصٍّ فَقَرَاَ الْقَاصُّ سَجْدَةً فَمَضَى عِمْرَانُ وَلَمْ يَسْجُدْ مَعَهٗ، وَقَالَ: اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ جَلَسَ لَهَا

٭٭ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ اُن کا گزر ایک واعظ کے پاس سے ہوا' اُس واعظ نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ آگے گزر گئے' اُنہوں نے اُس کے ساتھ سجدۂ تلاوت نہیں کیا' اُنہوں نے فرمایا: سجدہ کرنا اُس شخص پر لازم ہوگا' جو اس تلاوت (کو سننے کے لیے) بیٹھا ہوا ہو۔

5911 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ، فَاِذَا مَرَّ بِسَجْدَةٍ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَسَجَدْنَا مَعَهٗ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ آیتِ سجدہ پڑھتے تھے' تو تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلے جاتے تھے' آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے تھے۔

5912 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ، قَرَاَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ ثُمَّ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ، فَقَرَاَ فِي الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيهَا تِلْكَ السُّوْرَةَ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ السَّجْدَةِ تَهَيَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ: "اِنَّهَا لَيْسَتْ عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ، فَقَرَاَهَا وَلَمْ يَسْجُدْ

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر ایک سورت تلاوت کی' جس میں سجدہ موجود تھا' پھر وہ منبر سے نیچے اُترے' اُنہوں نے سجدۂ تلاوت کیا' اُن کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدۂ تلاوت کیا۔ اُس سے اگلے جمعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسی سورت کی پھر تلاوت کی' جب وہ سجدہ والی آیت کے قریب پہنچے اور لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہوئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم نہ چاہیں' تو ہم پر یہ سجدہ کرنا لازم نہیں ہے' پھر اُنہوں نے وہ آیت تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

5911-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب سجود القرآن - باب من سجد لسجود القارء' حديث:1039' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب سجود التلاوة - حديث:932' صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب استحباب سجود المستمع لقراء ة القرآن عند قراء ة القارء السجدة إذا - حديث:536' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر ما يستحب لمن سمع تلاوة القرآن ان يسجد عند سجود' حديث:2805' المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة ' واما حديث عبد الوهاب - حديث:754' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب السجود - باب في الرجل يسمع السجدة وهو راكب ' حديث:1216' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب سجود التلاوة - باب من قال يكبر إذا سجد ويكبر إذا رفع ومن قال' حديث:3521' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4531'

5913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبٌ السُّجُوْدُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: اِذَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ وَجَبَ عَلَيْكَ فِي الْقِرَاءَةِ، قُلْتُ: اَيُّهُ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: السُّجُوْدُ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نماز کے دوران سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اُنہوں نے فرمایا: اگر یہ نماز کے دوران تم پر واجب ہوتا تو تلاوت کے وقت بھی تم پر واجب ہو جاتا۔ میں نے دریافت کیا: آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سجدہ کر لینا (زیادہ پسندیدہ ہے لیکن یہ واجب نہیں ہے)۔

5914 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَرَاَ رَجُلٌ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ سَجْدَةٌ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ كُنْتَ اِمَامًا فَلَوْ سَجَدْتَ سَجَدْنَا. وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✱✱ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک سورت کی تلاوت کی‘ جس میں آیتِ سجدہ بھی موجود تھی‘ جب وہ شخص تلاوت کر کے فارغ ہوا تو اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اس سورت میں آیتِ سجدہ نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن جب تم امام (یعنی قاری) ہو‘ تو تم سجدہ کرو گے‘ تو ہم سجدہ کریں گے۔
یہ بات ابن جریج نے بھی عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5915 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ، فَقَالَتْ: حَقٌّ لِلّٰهِ تُؤَدُّوْنَهُ اَوْ تَطَوُّعٌ تَطَوَّعُوْنَهُ، فَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً لَهُ اَوْ جَمَعَهُمَا لَهُ كِلَيْهِمَا.

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے قرآن کے سجدہ ہائے تلاوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے‘ جسے تم ادا کرتے ہو اور یہ ایک نفلی کام ہے‘ جسے تم نفلی طور پر سرانجام دیتے ہو‘ جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے‘ تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس شخص کے درجہ کو بلند کرتا ہے‘ اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ (راوی کو شک ہے‘ شاید یہ الفاظ ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کا اکٹھے ذکر کیا تھا (یعنی درجہ بھی بلند ہوتا ہے اور گناہ بھی مٹ جاتا ہے)۔

5916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ زَيْدٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

5917 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: قُلْتُ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ لَعَلَّ اللّٰهَ يَنْفَعُنِيْ بِهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

✲✲ خالد بن ابوطلحہ بن معدان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے گزارش کی: آپ مجھے کوئی حدیث سنایئے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ مجھے نفع عطا کرے! راوی کہتے ہیں: میں نے تین مرتبہ اُن سے یہ گزارش کی' تو اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس بندہ کو ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور سجدہ کی وجہ سے اُس بندہ کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

5918 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ آخِرَ السُّورَةِ فَارْكَعْ اِنْ شِئْتَ اَوِ اسْجُدْ فَاِنَّ السَّجْدَةَ مَعَ الرَّكْعَةِ. قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا اَبَا اِسْحَاقَ؟ قَالَ: اَصْحَابُنَا عَلْقَمَةُ، وَالْاَسْوَدُ، وَالرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ

✲✲ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آیتِ سجدہ سورت کے آخر میں ہو' تو پھر اگر تم چاہو' تو رکوع میں چلے جاؤ' یا سجدہ کر لو' کیونکہ سجدہ رکوع کے ساتھ ہی ہو جائے گا۔

(معمر نامی راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اے ابواسحاق! آپ کو یہ روایت کس نے بیان کی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہمارے ساتھیوں نے' علقمہ نے' اسود نے اور ربیع بن خثیم نے۔

5919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ خَاتِمَةَ السُّورَةِ فَاِنْ شِئْتَ رَكَعْتَ، وَاِنْ شِئْتَ سَجَدْتَ

✲✲ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سجدہ' سورت کے آخر میں ہو' پھر اگر تم چاہو' تو رکوع میں چلے جاؤ اور اگر چاہو' تو سجدۂ تلاوت کر کے (دوبارہ کھڑے ہو کر کچھ آیات کی تلاوت کر کے رکوع میں جاؤ)۔

5920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ سَمِعَ امْرَاَةً قَرَاَتْ سَجْدَةً قَالَ: لَا يَتَّخِذْهَا اِمَامًا، وَلٰكِنْ لِيَقْرَاْهَا ثُمَّ يَسْجُدْ

✲✲ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کو آیتِ سجدہ تلاوت کرتے ہوئے سنتا ہے' ابراہیم فرماتے ہیں: وہ اُس عورت کو امام نہیں بنا سکتا' لیکن اُسے چاہیے کہ خود اُس سجدہ کی تلاوت کر کے سجدۂ تلاوت کر لے۔

5921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْاَعْرَافُ، وَبَنِي اِسْرَائِيلَ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَالنَّجْمُ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، اِنْ شَاءَ رَكَعَ، وَاِنْ شَاءَ سَجَدَ

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سورۂ اعراف' سورۂ بنی اسرائیل' سورۂ العلق' سورۂ نجم اور سورۂ انشقاق میں موجود سجدہ ہائے تلاوت (کے بارے میں حکم یہ ہے) کہ اگر آدمی چاہے' تو رکوع میں چلا جائے اور اگر چاہے' تو سجدہ کر لے۔

5922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَ مَرَرْتَ بِالنَّجْمِ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، وَبَنِي اِسْرَائِيلَ، وَآخِرِ الْاَعْرَافِ، فَاِنْ شِئْتَ سَجَدْتَ ثُمَّ وَصَلْتَ بِهَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ، وَاِنْ شِئْتَ رَكَعْتَ

✵✵ ابراہیم نخعی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم سورۂ نجم' یا سورۂ انشقاق' یا سورۂ العلق' یا سورۂ بنی اسرائیل' یا سورۂ اعراف کے آخری حصہ کی تلاوت کرو (جس میں آیتِ سجدہ موجود ہو) تو اگر تم چاہو' تو سجدہ کرلو' پھر اُس کے بعد قرآن کی کچھ اور آیات تلاوت کرو (اور پھر رکوع میں جاؤ) اور اگر تم چاہو' تو (سجدۂ تلاوت کیے بغیر) رکوع میں چلے جاؤ۔

5923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا بَلَغْتَ السَّجْدَةَ فَاِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهَا رَكْعَةً. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَهُ ابْنُ طَاوُسٍ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب تم سجدۂ تلاوت پر پہنچو' تو اگر تم چاہو تو سجدہ کی جگہ رکوع ہی کرلو۔

ابن جریج نے یہ بات نقل کی ہے: طاؤس نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

5924 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ رُبَّمَا كَانَ رَكَعَ فِي الم تَنْزِيلُ اِذَا بَلَغَ السَّجْدَةَ، وَكَانَ لَا يَدَعُهَا كُلَّ لَيْلَةٍ اَنْ يَقْرَاَ بِهَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کے والد بعض اوقات سورۂ الم تنزیل السجدہ میں آیتِ سجدہ پر پہنچتے تھے' تو وہ رکوع میں چلے جاتے تھے' وہ روزانہ رات کے وقت اس سورت کی تلاوت کرتے تھے۔

5925 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ بِالْاَرْضِ اَوَّلَ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى قَالَ: قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ قَالَ: حَيْثُ اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، فَهُوَ مَسْجِدٌ. فَكَانَ التَّيْمِيُّ رُبَّمَا قَرَاَ فِي السَّجْدَةِ وَهُوَ يَمُرُّ فَسَجَدَ كَمَا هُوَ عَلَى الطَّرِيقِ

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین میں سب سے پہلی کون سی مسجد بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام! میں نے دریافت کیا: پھر کون سی بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد اقصیٰ! میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے' تم نماز ادا کرلو' وہ جگہ جائے نماز ہوگی۔

تیمی نامی راوی بعض اوقات آیتِ سجدہ تلاوت کرتے تھے اور وہ اُس وقت کہیں سے گزر رہے ہوتے تھے' تو وہ راستے میں ہی سجدۂ تلاوت کر لیتے تھے۔

5926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ فِي

الصَّلَاةِ فَيَسْجُدُ فَيَضِيفُ اِلَيْهَا اُخْرَى قَالَ: اِذَا فَرَغَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز کے دوران آیتِ سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدۂ تلاوت کرتا ہے پھر مزید تلاوت کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: ایسا شخص جب نماز سے فارغ ہوگا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

5927 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، وَجَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَا: اِذَا قَرَاْتَ السَّجْدَةَ حَوْلَ الْبَيْتِ فَاسْتَقْبِلِ الْبَيْتَ وَاَوْمِءْ اِيمَاءً

٭٭ ابن ابولیلیٰ نے اور عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: جب تم خانۂ کعبہ کے آس پاس آیتِ سجدہ تلاوت کرو تو تم قبلہ کی طرف رُخ کر کے اشارہ کر دو۔

5928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ وَهُوَ يَمْشِي فَيُومِءُ اِيمَاءً "

٭٭ ابراہیم نخعی نے اسود کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اگر وہ چلتے ہوئے سجدۂ تلاوت کرتے تھے تو اشارہ کر دیتے تھے (یعنی اشارہ سے سجدہ کر لیتے تھے)۔

5929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ السَّجْدَةَ فَلَمْ يَسْجُدْ اَوْمَا مَنْ وَرَاءَهُ

٭٭ ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد فرماتے ہیں: جب امام آیتِ سجدہ تلاوت کرے اور سجدہ نہ کرے، تو اُس کے پیچھے موجود شخص اشارہ کے ذریعہ (سجدۂ تلاوت کرلے)۔

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي السَّجْدَةِ

باب: سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد سلام پھیرنا

5930 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَاَبِيْ قِلَابَةَ كَانَا اِذَا قَرَءَا بِالسَّجْدَةِ يُكَبِّرَانِ اِذَا سَجَدَا وَيُسَلِّمَانِ اِذَا فَرَغَا "

٭٭ قتادہ نے ابن سیرین اور ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات جب سجدۂ تلاوت سے متعلق آیت پڑھتے تھے تو تکبیر کہہ کر سجدہ میں جاتے تھے اور سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

5931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي السَّجْدَةِ "

٭٭ حکم بن عتیبہ یہ بات نقل کرتے ہیں: ابواحوص سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

5932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كَانَ

يَقْرَأُ بِنَا وَنَحْنُ مُتَوَجِّهُوْنَ اِلٰى بَنِيْ سُلَيْمٍ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيُوْمِءُ اِيْمَاءً ثُمَّ يُسَلِّمُ

* * عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن ہمیں تلاوت سنایا کرتے تھے' ہم اُس وقت بنوسلیم کی طرف رُخ کیے ہوئے تھے اور ہمارا رُخ قبلہ کی طرف نہیں تھا' اُنہوں نے آیتِ سجدہ تلاوت کی' تو اشارہ کے ذریعہ سجدۂ تلاوت کیا اور پھر سلام پھیرا۔

5933 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي السُّجُوْدِ تَسْلِيْمٌ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: سجدۂ تلاوت کے بعد سلام نہیں پھیرا جاتا۔

بَابُ هَلْ تُقْضَى السَّجْدَةُ

باب: کیا سجدۂ تلاوت کی قضاء کی جائے گی؟

5934 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَاَ قَاصٌّ بِسَجْدَةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ فَصَاحَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَسَجَدَ الْقَاصُّ وَلَمْ يَسْجُدِ ابْنُ عُمَرَ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَضَاهَا ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَجَدَهَا. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: تُقْضَى السَّجْدَةُ اِذَا سَمِعْتَهَا وَلَمْ تَسْجُدْهَا

* * مغیرہ بن حکیم بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اُن کا گزر ایک واعظ کے پاس سے ہوا تو اُس نے صبح کی نماز کے بعد آیتِ سجدہ تلاوت کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے بلند آواز میں پکارا لیکن وہ واعظ سجدہ میں چلا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا' جب سورج نکل آیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی قضاء کی۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ سجدہ کیا تھا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر تم آیتِ سجدہ کی تلاوت سننے کے بعد سجدہ نہیں کرتے' تو تم اُس کی قضاء کرو گے۔

5935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا سَمِعْتَ السَّجْدَةَ وَاَنْتَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَتَيَمَّمْ ثُمَّ اسْجُدْ.

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم آیتِ سجدہ کی تلاوت سنتے ہو اور تم اُس وقت بے وضو ہوتے ہو' تو تم تیمم کر کے سجدۂ تلاوت کرلو۔

5936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادًا يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يَتَوَضَّاُ وَيَسْجُدُ

* * حماد بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی وضو کر کے سجدۂ تلاوت کرے گا۔

5937 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصِيْحُ عَلَيْهِمْ اِذَا

رَآهُمْ - يَعْنِي الْقُصَّاصَ - يَسْجُدُوْنَ بَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِيهِ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب واعظین کو صبح کی نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو اُنہیں بلند آواز میں چیخ کر منع کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع سے منقول ہے۔

بَابُ اِذَا سَمِعْتَ السَّجْدَةَ وَاَنْتَ تُصَلِّي وَفِي كَمْ يُقْرَاُ الْقُرْآنُ

باب: جب آپ نماز ادا کرنے کے بعد آیتِ سجدہ سن لیں اور کتنے عرصہ میں قرآن مجید کو پڑھنا چاہیے (یعنی مکمل ختم کرنا چاہیے)

5938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا سَمِعْتَ السَّجْدَةَ وَاَنْتَ تُصَلِّي فَاسْجُدْ، فَاِنْ كُنْتَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا اَجْزَاَكَ مِنَ السَّجْدَةِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کرنے کے دوران آیتِ سجدہ کو سن لو تو تم سجدہ کر لو لیکن اگر تم (نماز ادا کرتے ہوئے) رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہو تو یہ سجدۂ تلاوت کی جگہ کافی ہوگا۔

5939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اِذَا سَمِعْتَ السَّجْدَةَ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَاسْجُدْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ سَاجِدًا

✵✵ جابر بیان کرتے ہیں: جب تم نماز کے دوران آیتِ سجدہ کو سنو تو تم سجدۂ تلاوت کرو البتہ اگر تم سجدہ کی حالت میں ہو تو حکم مختلف ہے۔

5940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: (ایسی صورتِ حال میں) نماز خود ایک مشغولیت ہے۔

5941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: لَا تُدْخِلْ فِي صَلَاتِكَ مَا لَيْسَ فِيهَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَنَقُوْلُ: اقْضِهَا بَعْدُ

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: تم اپنی نماز میں وہ چیز داخل نہ کرو جو نماز کا حصہ نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں کہ تم بعد میں اس کی قضاء کر لینا۔

5942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ اَنْ يُحَزِّبَ الْاِنْسَانُ بِسُوْرَةٍ قَبْلَ سُوْرَةٍ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی کسی ایک سورت سے پہلے کسی دوسری سورت کو وظیفہ کے طور پر مقرر کر لے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ: اِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ: اَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟ فَقَالَتْ: وَيْحَكَ، وَمَا يَضُرُّكَ؟ قَالَ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَاَرِينِي مُصْحَفَكِ لِعَلِّي اُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَاِنَّا نَقْرَاُهُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ: "وَمَا يَضُرُّكَ اَيَّهُ قَرَاْتَ قَبْلُ، اِنَّمَا اُنْزِلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتَّى اِذَا ثَابَ النَّاسُ اِلَى الْاِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ اَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا: لَا نَدَعُ الْخَمْرَ اَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ لَا تَقْرَبُوا النِّسَاءَ لَقَالُوا: لَا نَدَعُ اَبَدًا، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ - وَاِنِّي لَجَارِيَةٌ اَلْعَبُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَلسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ، وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ اِلَّا وَاَنَا عِنْدَهُ" قَالَ: فَاَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَاَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ

❊❊ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ایک عراقی شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: کون سا کفن زیادہ بہتر ہوتا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تمہیں کیا نقصان ہے؟ اُس نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! آپ اپنا مصحف مجھے دکھائیں' تاکہ میں اُس سے قرآن مجید کو نقل کرلوں' کیونکہ ہم اسے مرتب شدہ انداز میں نہیں پڑھتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' اگر تم کسی ایک چیز کو پہلے پڑھ لیتے ہو' قرآن مجید میں سے ایک سورت نازل ہوئی' جو مفصل سورتوں میں سے ہے' اُس میں جنت اور جہنم کا ذکر تھا' پھر جب لوگ اسلام کی طرف مائل ہو گئے' تو حرام اور حلال سے متعلق حکم نازل ہو گیا' اگر آغاز میں ہی یہ آیت نازل ہو جاتی کہ تم شراب نہ پیو! تو لوگوں نے یہ کہنا تھا کہ ہم تو شراب کبھی نہیں چھوڑیں گے' اور اگر یہ آیت نازل ہو جاتی کہ تم لوگ عورتوں کے قریب نہ جاؤ! تو لوگوں نے یہی کہنا تھا کہ ہم اسے کبھی ترک نہیں کریں گے' جب مکہ میں قرآن نازل ہوا' تو میں اُس وقت ایک کمسن لڑکی تھی' جو کھیلا کودا کرتی تھی اور اُس میں یہ آیت نازل ہوئی اَلسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ پھر جب سورۂ بقرہ نازل ہوئی' تو میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی ہو چکی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس شخص کے سامنے قرآن مجید نکالا اور اُسے کچھ سورتوں کی کچھ آیات کی املاء کروائی۔

5944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ، يَقْرَاُ الْقُرْآنَ اَوْرَادًا، ثُمَّ يُضِيفُ اِلَيْهَا سُورَةً اُخْرَى مِنَ الْقُرْآنِ، حَتَّى كَانَ رُبَّمَا اَضَافَ اِلَيْهَا سُبْعَ الْقُرْآنِ، وَكَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِي سَبْعٍ." قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقْرَاُهُ فِي سَبْعٍ

❊❊ ایوب اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: ابن سیرین قرآن مجید کے اَوراد کو پڑھتے تھے (یعنی مختلف حصے متعین کر کے وظیفہ کے طور پر پڑھتے تھے) پھر وہ اُس کے ساتھ قرآن مجید کی کوئی دوسری سورت ملا دیتے تھے' یہاں تک کہ وہ اُس کے ساتھ قرآن مجید کی سات سورتیں ملا دیتے تھے' وہ سات دن میں قرآن پڑھ لیتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سات دن میں پورا قرآن پڑھتے تھے۔

5945 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ، يَقْرَاُ الْقُرْآنَ حَتَّى كَانَ وَمَا يَسْتَعِينُ مِنَ النَّهَارِ اِلَّا بِيَسِيرٍ

٭٭ عبیداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ دن میں سے صرف تھوڑے سے حصہ سے مدد حاصل کرتے تھے۔

5946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے تین دن سے کم عرصہ میں پورے قرآن میں پڑھ لیا' وہ شخص رجز پڑھنے والا ہے۔

5947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

5948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ، اقْرَءُوْهُ فِيْ سَبْعٍ، وَيُحَافِظُ الرَّجُلُ يَوْمًا وَلَيْلَةً عَلٰى جُزْئِهِ

٭٭ ابواحوص بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تین دن سے کم میں' پورا قرآن نہ پڑھو' تم سات دن میں اسے مکمل پڑھو' آدمی باقاعدگی کے ساتھ اپنے معمول کے حصہ کی تلاوت کرے۔

5949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، اِنَّا لَنَقْرَاُ اَوْ - اِنِّي لَاَقْرَؤُهُ - فِيْ ثَمَانٍ

٭٭ ابومہلب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں آٹھ دن میں' پورا قرآن پڑھتا ہوں۔

5950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، كَرِهَ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ

٭٭ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ لینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

5951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِيْ سَبْعٍ، فَقَالَ: حَسَنٌ، وَلَاَنْ اَقْرَاَهُ فِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ - اَوْ عِشْرِيْنَ - اَحَبُّ اِلَيَّ، اَقِفُ فِيْهِ وَاَتَدَبَّرُ

٭٭ یحییٰ بن سعید نے ایک انصاری شخص کے حوالے سے اُس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اچھا ہے! لیکن اگر میں پندرہ یا بیس دن میں اسے مکمل کروں' تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اسے ٹھہر کر اور اس میں غور و فکر کر کے اس کی تلاوت کروں۔

5952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ يُحْيِي بِهَا لَيْلَةً." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَهُ هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رات کو نوافل ادا کرتے ہوئے' ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہشام نے ابن سیرین کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ "قَرَاَ الْقُرْآنَ فِي الْكَعْبَةِ فِيْ رَكْعَةٍ، وَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: لَا بَاْسَ اَنْ تَقْرَاَهُ فِيْ لَيْلَةٍ اِذَا فَهِمْتَ حُرُوفَهُ

٭٭ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے خانۂ کعبہ میں ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کی' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر تم ایک رات میں پورے قرآن کی تلاوت کر لیتے ہو' جبکہ تمہیں اس کے حروف کی سمجھ آ رہی ہو۔

5954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِيْ لَيْلَتَيْنِ، وَيَنَامُ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِيْ رَمَضَانَ

٭٭ ابراہیم نخعی نے اسود کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو راتوں میں پورا قرآن ختم کر لیتے تھے' وہ رمضان کے مہینہ میں صرف مغرب اور عشاء کے درمیان سوتے تھے۔

5955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ كُلِّ ثَلَاثٍ فَاِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ قَرَاَهُ فِيْ لَيْلَتَيْنِ وَاغْتَسَلَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ"

٭٭ مغیرہ نے عمران کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ رمضان کے مہینہ میں تین دن میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے' جب آخری عشرہ آتا' تو وہ دو راتوں میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے' وہ روزانہ رات کے وقت غسل کیا کرتے تھے۔

5956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَاْتُهُ فِيْ لَيْلَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَفْرَقُ اَنْ يَّطُولَ عَلَيْكَ الزَّمَانُ وَاَنْ تَمَلَّ، اقْرَاْ بِهٖ فِيْ شَهْرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قَالَ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ عَشَرَةٍ قَالَ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ قُلْتُ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ: دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِيْ، فَاَبَى

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے پورا قرآن یاد کرلیا' میں ایک رات میں اسے پڑھ لیتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم پر طویل زمانہ گزرے گا (یعنی تمہاری عمر زیادہ ہو جائے گی) اور پھر تم اُکتاہٹ کا شکار ہونے لگو گے' تم ایک مہینہ میں قرآن مجید ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیس دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو! اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دس دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو! اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو! میں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوت سے فائدہ حاصل کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں مانی۔

5957 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ يُقْرَاُ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: فِيْ اَرْبَعِيْنَ قَالَ: فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فِيْ شَهْرٍ قَالَ: اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ: فِيْ عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ: فِيْ سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کتنے عرصہ میں پورا قرآن پڑھ لیا جانا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس دن میں! اُنہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مہینہ میں! اُنہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پندرہ دن میں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس دن میں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات دن میں! لیکن آپ نے سات دن سے کم کی اجازت نہیں دی۔

5958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ كَمْ يُقْرَاُ الْقُرْآنُ؟ فَقَالَ: فِيْ شَهْرٍ فَقَالَ: اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ سِمَاكٍ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى ثَلَاثٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَاَهٗ فِيْمَا دُوْنَ ثَلَاثٍ لَمْ يَفْهَمْهُ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يُسْرِعْ وَلَمْ يُبْطِءْ، وَمَنْ قَرَاَهٗ فِيْ عِشْرِيْنَ فَهُوَ كَالْجَوَادِ الْمُضَمَّرِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کتنے عرصہ میں پورا قرآن

پڑھ لیا جانا چاہیے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ میں! اُنہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے' یہاں تک کہ تین دن تک بات آ گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ لیتا ہے' وہ اُسے سمجھتا ہی نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جو شخص ایک ماہ میں پورا قرآن پڑھتا ہے' وہ نہ تو زیادہ تیزی سے پڑھتا ہے اور نہ ہی سستی سے پڑھتا ہے' اور جو شخص بیس دن میں پورا قرآن پڑھتا ہے' تو وہ تربیت یافتہ گھوڑے کی مانند ہوتا ہے۔

5959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ: وَقَدْ ذَكَرَ مَعْمَرٌ بَعْضَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّاَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُمَا: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَلَا تَفْتَرِقَا ، وَتَطَاوَعَا قَالَ اَبُو مُوسَى: اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ الْبِتْعُ وَمِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

قَالَ مُعَاذٌ لِاَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: اَقْرَؤُهُ فِي صَلَاتِي وَعَلَى رَاحِلَتِي وَمُضْطَجِعًا وَقَاعِدًا اَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ مُعَاذٌ: لٰكِنِّي اَنَامُ ثُمَّ اَقُومُ فَاَقْرَؤُهُ - يَعْنِي جُزْاَهُ -، فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِي، فَكَاَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَضَلَ عَلَيْهِ

* حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا تو ان دونوں سے فرمایا: تم دونوں آسانی فراہم کرنا' تنگی کا شکار نہ کرنا' ایک دوسرے سے جدا نہ ہونا' مل جل کے رہنا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہماری سرزمین پر شہد سے ایک مشروب بنایا جاتا ہے جسے ''بتع'' کہا جاتا ہے اور جو سے بنایا جاتا ہے جسے ''مزر'' کہا جاتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ قرآن کی تلاوت کیسے کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نماز میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے' اپنی سواری پر رہتے ہوئے بھی اس کی تلاوت کرتا ہوں' لیٹ کر بھی اسے پڑھ لیتا ہوں' بیٹھ کر بھی اسے پڑھ لیتا ہوں' میں ہر حال میں اسے پڑھتا ہوں۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں تو سو جاتا ہوں پھر اُٹھتا ہوں اور اس کی تلاوت کرتا ہوں (یعنی اپنے مخصوص حصہ کی تلاوت کرتا ہوں) تو میں اپنی نیند کے ذریعہ اُسی طرح ثواب کی اُمید رکھتا ہوں' جس طرح اپنے قیام کے ذریعہ ثواب کی اُمید رکھتا ہوں۔ تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس حوالے سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر فضیلت حاصل ہوئی۔

بَابُ سُجُوْدِ الرَّجُلِ شُكْرًا

باب: آدمی کا سجدۂ شکر کرنا

5960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ نَغَّاشٍ يُقَالُ لَهُ: زَنِيمٌ فَخَرَّ سَاجِدًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

** امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پستہ قامت شخص کے پاس سے گزرے جسے ''زنیم'' کہا جاتا تھا' تو آپ سجدہ میں چلے گئے' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

5961 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ تَوْبَتُهُ خَرَّ سَاجِدًا

** عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی اور اُن کی توبہ قبول ہونے کا حکم نازل ہوا' تو وہ سجدے میں گر گئے۔

5962 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ، فَقَالَ: الْتَمِسُوا ذَا الثُّدَيَّةِ، فَالْتَمَسُوهُ فَجَعَلُوا لَا يَجِدُونَهُ، فَجَعَلَ يَعْرَقُ جَبِينُ عَلِيٍّ، وَيَقُولُ: وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ فَالْتَمِسُوهُ قَالَ: فَوَجَدْنَاهُ فِي سَاقِيَةٍ - اَوْ جَدْوَلٍ - تَحْتَ قَتْلَى، فَأُتِيَ بِهِ عَلِيٌّ فَخَرَّ سَاجِدًا

** ابوموسیٰ ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں جنگ نہروان کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: تم اُبھری ہوئی چھاتی والے شخص کو تلاش کرو! لوگوں نے اُسے تلاش کیا لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر پسینہ آ گیا' اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے' تم لوگ اُسے تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اُسے ایک پانی' یا شاید نالے میں مقتولین کے نیچے پایا' اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے۔

5963 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَجَدَ اَبُو بَكْرٍ حِينَ جَاءَهُ فَتْحُ الْيَمَامَةِ.

** ابوعون بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس یمامہ فتح ہونے کی اطلاع آئی' تو وہ سجدے میں گر گئے۔

5964 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَاَى رَجُلًا نَغَّاشِيًّا - وَالنَّغَّاشِيُّ - الْقَصِيرُ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرٍ

** ابومحمد بن علی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے پستہ قد شخص کو دیکھا (راوی کہتے ہیں:) نغاشی چھوٹے قد کے شخص کو کہتے ہیں۔ اس کے بعد راوی نے ثوری کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ وَنِسْيَانِهِ

قرآن کو یادرکھنا اور اُسے بھول جانا

5965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ - اَوْ قَالَ: الْمَعْقُوْلَةِ - اِلٰى عَطَنِهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْهُ آيَةٌ اِلَّا وَلَهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَمَا فِيهِ حَرْفٌ اِلَّا وَلَهُ حَدٌّ وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ."

* * حسن بصری فرماتے ہیں: قرآن کو بھلا نہ دینا' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ بندھے ہوئے اونٹ سے زیادہ تیزی سے چلا جاتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اس کی ہر ایک آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور اس میں موجود ہر حرف کی ایک مخصوص حد ہے اور ہر ایک حد کے لیے ایک راستہ ہے۔

5966 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا قَالَ: امْحُهُ لَا تُحَدِّثْ بِهِ اَحَدًا

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو بیان کی' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اسے مٹا دو اور تم اسے کبھی بیان نہ کرنا۔

5967 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صَدْرِ الرَّجُلِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ: اِنِّي نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ"

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کی حفاظت کرتے رہنا' کیونکہ یہ انسان کے سینہ سے اس سے زیادہ تیزی سے جاتا ہے' جتنی تیزی سے جانور رسّی (کھولنے پر جاتا ہے) اور وہ شخص بہت بُرا ہے' جو یہ کہے: کہ میں فلاں' فلاں آیت بھول گیا' بلکہ وہ اُسے بھلادی گئی''۔

5968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، اَوْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ وَحْشِيٌّ، لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا، وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کی حفاظت کرتے رہنا' کیونکہ یہ سرکش ہے اور یہ اس سے زیادہ تیزی سے جاتا ہے' جتنی تیزی سے اونٹ

رسّی سے نکلتا ہے اور کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے: کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا' بلکہ وہ اُسے بھلا دی گئی''۔

5969 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ، اَنَّ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ اَنْ يَقُوْلَ: نَسِيتُ سُوْرَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ"

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسا مرد یا عورت بہت بُرے ہیں' جو یہ کہیں: کہ میں فلاں' فلاں سورت کو بھول گیا ہوں' بلکہ وہ اُسے بھلا دی گئی''۔

5970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ بِغَيْرِ عُذْرٍ حُطَّ عَنْهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ وَجَاءَ مَخْصُوْمًا

* طلق بن حبیب فرماتے ہیں: جو شخص قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد' پھر کسی عذر کے بغیر اُسے بھول جائے' تو ہر ایک آیت کے عوض میں اُس کے ایک درجہ کو ختم کر دیا جاتا ہے اور جب وہ آئے گا' تو اُس سے حساب لیا جائے گا۔

5971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْقُرْآنِ اِذَا عَاهَدَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ يَقْرَؤُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ اِبِلٌ فَاِنْ عَقَلَهَا حَفِظَهَا وَاِنْ اَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ، وَكَذٰلِكَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ.

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کی مثال' جب قرآن کا عالم شخص رات اور دن میں اسے پڑھ کر اس کی حفاظت کرتا ہے' اُس کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے' جس کے پاس اونٹ موجود ہو' اگر وہ اُسے باندھ کر رکھے گا' تو اُس کی حفاظت کر لے گا اور اگر اُس کی رسّی کھول دے گا' تو وہ اونٹ چلا جائے گا' تو قرآن کے عالم کی مثال بھی اسی طرح ہے''۔

5972 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

5971-صحيح البخاري - كتاب فضائل القرآن' باب استذكار القرآن وتعاهده - حديث:4747' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الامر بتعهد القرآن - حديث:1353' مستخرج ابي عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب ذكر الخبر الموجب لاستذكار القرآن ودراسته - حديث:3095' صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب قراء ة القرآن - ذكر تمثيل المصطفى صلى الله عليه وسلم المواظب على قراء ة القرآن' حديث:764' موطا مالك - كتاب القرآن' باب ما جاء في القرآن - حديث:475' سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب ثواب القرآن - حديث:3781' السنن للنسائي - كتاب الافتتاح' جامع ما جاء في القرآن - حديث:937' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' ما امر به من تعاهد القرآن - حديث:8438' السنن الكبرى للنسائي - العمل في افتتاح الصلاة' جامع ما جاء في القرآن - حديث:997' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب القراء ة - باب المعاهدة على قراء ة القرآن' حديث:3770' مسند احمد بن حنبل 'مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4527' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:308

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

5973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، ذَكَرَهُ، عَنْ بَعْضِهِمْ قَالَ: مَا ذَنْبٌ يُوَافِي بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَمَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ يَنْسَى سُورَةً كَانَ حَفِظَهَا

٭٭ ابان نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے:

''قیامت کے دن انسان کا کوئی بھی گناہ اتنا بڑا نہیں ہوگا' جتنا بڑا یہ گناہ ہوگا کہ آدمی کوئی سورت یاد کرے اور پھر اُس کے بعد اُسے بھول جائے''۔

5974 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِه آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ - يَعْنِي الصَّدَقَةَ وَمَا اَشْبَهَهَا - آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہے اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اُس میں سے خرچ کرتا ہو' یعنی صدقہ وغیرہ کرتا ہو وہ رات دن ایسا کرتا ہو''۔

5975 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ فُلَانًا رُبَّمَا ذَكَّرَنِي الْآيَةَ وَالْآيَاتِ الَّتِي قَدْ كُنْتُ نُسِّيتُهَا

5974-صحيح البخاري - كتاب فضائل القرآن' باب اغتباط صاحب القرآن - حديث:4741' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل من يقوم بالقرآن - حديث:1392' مستخرج ابي عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب حظر الحسد إلا في اثنين : رجل آتاه الله القرآن - حديث:3126' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر إباحة الحسد لمن اوتي كتاب الله تعالى - حديث:125' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الحسد - حديث:4207' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب فضائل القرآن' من قال : الحسد في قراءة القرآن - حديث:29670' السنن الكبرى للنسائي - كتاب فضائل القرآن' اغتباط صاحب القرآن - حديث:7808' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله عليه السلام في' حديث:394' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة التطوع . - باب وجوه الصدقة' حديث:7363' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4412' مسند عبد الله بن المبارك' حديث:59' مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:596' مسند عبد بن حميد - احاديث ابن عمر' حديث:730'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث:5287' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2741' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث:12941

* * ہشام اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر رحم کرے کہ وہ بعض اوقات مجھے ایک یا چند ایک وہ آیات یاد کروا دیتا ہے جو مجھے بھلا دی گئی ہوتی ہیں''۔

5976 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حم عسق فَرَدَّدَهَا مِرَارًا حم عسق وَهُوَ فِیْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ، فَقَالَ: يَا مَيْمُوْنَةُ، اَمَعَكِ حم عسق؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَاَقْرِئِيْهَا فَلَقَدْ اُنْسِيتُ مَا بَيْنَ اَوَّلِهَا وَآخِرِهَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے مجھے یہ بتائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت سورۂ حٰم عسق کی تلاوت کی تو آپ بار بار اس سورت کو دہراتے آپ اُس رات سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے میمونہ! کیا تمہیں حٰم عسق آتی ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھے پڑھ کر سناؤ کیونکہ اس کے ابتدائی اور آخری حصہ کا درمیانی حصہ مجھے بھلا دیا گیا ہے۔

5977 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاةَ - اَوِ الْبَعْرَةَ - يُخْرِجُهَا الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَكْبَرَ مِنْ آيَةٍ اَوْ سُوْرَةٍ اُوتِيهَا الرَّجُلُ فَنَسِيَهَا

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری اُمت کے اجر پیش کیے گئے یہاں تک کہ وہ گندگی اور مینگنی بھی پیش کی گئی جسے انسان مسجد سے باہر نکال دیتا ہے اور میرے سامنے میری اُمت کے گناہ بھی پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ ایک آیت یا سورت کا علم کسی شخص کو دیا گیا ہو اور پھر وہ اُسے بھول جائے''۔

5978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَبَلَغَنِی، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَاَنْ تَخْتَلِفَ النَّيَازِكُ فِیْ صَدْرِی اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُسْقِطَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا

* * سعید بن جبیر فرماتے ہیں: نیزے میرے سینہ میں گھونپ دیئے جائیں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں قرآن کا کچھ حصہ بھول جاؤں۔

5979 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اَدِيمُوا النَّظَرَ فِی الْمُصْحَفِ، فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْ يَاءٍ وَّتَاءٍ فَاجْعَلُوهَا ذَكِّرُوْنِی الْقُرْآنَ

* * زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باقاعدگی سے قرآن کو دیکھ کر تلاوت کیا کرو اور جب تمہیں ''ی'' اور ''ت'' کے بارے میں اختلاف ہو تو اُسے یہ بناؤ مجھے قرآن کی یاد کراؤ۔

5980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ شَدَّادٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَيُنْتَزَعَنَّ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَيْفَ يُنْتَزَعُ وَقَدْ اَثْبَتْنَاهُ فِيْ صُدُوْرِنَا وَاَثْبَتْنَاهُ فِيْ مَصَاحِفِنَا؟ قَالَ: "يُسْرٰى عَلَيْهِ فِيْ لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقٰى فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ مِنْهُ وَلَا مُصْحَفٍ مِنْهُ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ فُقَرَاءَ كَالْبَهَائِمِ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ (وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا) (الإسراء:86) "

✻✻ شداد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قرآن تمہارے درمیان سے اُٹھالیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اسے کیسے اُٹھایا جا سکتا ہے؟ جبکہ ہم نے اسے اپنے سینہ میں بھی محفوظ کرلیا ہے اور اپنے مصاحف میں بھی محفوظ کرلیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک رات ایسی آئے گی' جب کسی بندہ کے دل میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں رہے گا اور کسی مصحف میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں رہے گا' اگلے دن لوگ جانوروں کی طرف فقیر ہوں گے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر ہم چاہیں' تو ہم اُس چیز کو لے جائیں' جو ہم نے تمہاری طرف وحی کیا ہے اور پھر تم اپنے لیے اس کے حوالے سے ہمارے خلاف کوئی کارساز نہیں پاؤ گے''۔

5981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الْاَمَانَةَ، وَاِنَّ آخِرَ مَا يَبْقٰى مِنْ دِيْنِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَيُصَلِّيَنَّ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ لَا دِيْنَ لَهُمْ، وَلَيُنْتَزَعَنَّ الْقُرْآنُ مِنْ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالُوْا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَلَسْنَا نَقْرَاُ الْقُرْآنَ، وَقَدْ اَثْبَتْنَاهُ فِيْ مَصَاحِفِنَا؟ قَالَ: يُسْرٰى عَلَيْهِ لَيْلًا فَيُذْهَبُ بِهٖ مِنْ اَجْوَافِ الرِّجَالِ فَلَا يَبْقٰى مِنْهُ شَيْءٌ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے دین میں سے' جو چیز سب سے پہلے ختم ہو جائے گی' وہ امانت ہے اور تمہارے دین میں سے' جو چیز سب سے آخر تک باقی رہے گی' وہ نماز ہے' وہ لوگ بھی نماز ضرور ادا کریں گے جن کا کوئی دین نہیں ہوگا اور اُن کے درمیان سے قرآن کو اُٹھالیا جائے گا۔ لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم قرآن پڑھتے نہیں ہیں اور کیا ہم نے اسے مصحف میں محفوظ نہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس (قرآن) پر ایک رات ایسی آئے گی کہ جب یہ لوگوں کے اندر سے لے جایا جائے گا اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

5982 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ فَقَالَ: اِنَّهَا كَانَتْ مَعِيَ سُوْرَةٌ فَذَهَبْتُ لِاَقْرَاَهَا فَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهٗ آخَرُ: وَاَنَا اَيْضًا كَانَتْ مَعِيْ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَ: مَا اَدْرِيْ اَرَجُلَانِ - اَمْ ثَلَاثَةٌ - فَدَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهَا رُفِعَتْ فِيْ قُرْآنٍ رُفِعَ

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: مجھے

ایک سورت آتی تھی' جو مجھ سے رخصت ہوگئی ہے' اب میں اُسے پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن نہیں پڑھ سکتا۔ ایک اور شخص نے بھی یہی عرض کی کہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے' مجھے ایک سورت آتی ہے' لیکن اب میں اُسے نہیں پڑھ سکتا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں ہے کہ وہ دو آدمی تھے یا تین آدمی تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن میں سے جو اُٹھالیا گیا' وہ اُٹھالیا گیا۔

5983 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ وَفْدًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَسَاَلُوهُ اَنْ يُخَلِّيَهُمْ لِحَاجَتِهِمْ، فَقَالَ: اِنِّي فَاتَنِي اللَّيْلَةَ جُزْئِيَ مِنَ الْقُرْآنِ

✸✸ محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مکہ آیا' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اُن کی ضرورت کی تکمیل کے لیے اُنہیں کچھ وقت دیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات میں قرآن کے اپنے معمول کے حصہ کی تلاوت نہیں کرسکا۔

5984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَمَّنْ، سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ قَدْ قَرَاَهُ صِبْيَانٌ وَعَبِيدٌ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِتَاْوِيلِهِ وَلَمْ يَاْتُوا الْاَمْرَ مِنْ قِبَلِ اَوَلِهِ، وَقَالَ: " (كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوْا آيَاتِهِ) ، وَمَا تَدَبُّرُ آيَاتِهِ اِلَّا اتِّبَاعُهُ بِعِلْمِهِ، وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِحِفْظِ حُرُوفِهِ وَاِضَاعَةِ حُدُودِهِ، حَتّٰى اَنَّ اَحَدَهُمْ لَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ وَمَا اُسْقِطُ مِنْهُ حَرْفًا وَاحِدًا وَقَدْ اَسْقَطَهُ كُلَّهُ، مَا تَرٰى لَهُ فِي الْقُرْآنِ مِنْ خُلُقٍ وَّلَا عَمَلٍ، وَحَتّٰى اَنَّ اَحَدَهُمْ لَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَقْرَاُ السُّورَةَ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاللّٰهِ مَا هٰؤُلَاءِ بِالْقُرَّاءِ وَلَا الْعُلَمَاءِ، وَلَا الْحُكَمَاءِ، وَلَا الْوَرَعَةِ، وَمَتٰى كَانَ الْقُرَّاءُ يَقُوْلُوْنَ مِثْلَ هٰذَا؟ لَا كَثَّرَ اللّٰهُ فِي الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ هٰؤُلَاءِ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: اس قرآن کو بچے بھی پڑھیں گے' غلام بھی پڑھیں گے' جنہیں اس کی تفسیر کا علم نہیں ہوگا اور وہ اس کو مکمل طور پر نہیں سمجھیں گے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے' یہ برکت والی ہے' تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں''۔

حسن بصری نے فرمایا: اس کی آیات میں غور وفکر سے مراد یہ ہے کہ اس کے علم کی پیروی کی جائے' اللہ کی قسم! یہ صرف حروف کی حفاظت اور حدود کو ضائع کرنا نہیں ہے' یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک شخص یہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں نے پورا قرآن پڑھ لیا' اس میں سے کوئی ایک حرف بھی نہیں چھوڑا' حالانکہ وہ پورا قرآن چھوڑ چکا ہوتا ہے' تمہیں اُس کے اخلاق اور اُس کے عمل میں قرآن کی کوئی جھلک نظر نہیں آئے گی' یہاں تک کہ اُن لوگوں میں سے ایک شخص یہ کہے گا: اللہ کی قسم! میں نے ایک سورت ایک ہی سانس میں پڑھ لی' حالانکہ اللہ کی قسم! یہ لوگ نہ تو قرآن کے عالم ہیں اور نہ ہی ویسے عالم ہیں' نہ سمجھدار ہیں' نہ پرہیزگار ہیں اور جب اس طرح کے پڑھنے والے قاری ہوں گے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اس طرح کے لوگوں کی کثرت نہ کرے۔

5985 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " لَيْسَ

الْخَطَأ أَنْ تَقْرَأَ بَعْضَ الْقُرْآنِ فِي بَعْضٍ، وَلَا أَنْ تَخْتِمَ آيَةَ (غَفُورٍ رَحِيمٍ) (البقرة: 173) بِ (عَلِيمٍ حَكِيمٍ) (النساء: 26) أَوْ بِ (عَزِيزٍ حَكِيمٍ) (البقرة: 209) وَلَكِنَّ الْخَطَأَ أَنْ تَقْرَأَ مَا لَيْسَ فِيهِ أَوْ تَخْتِمَ آيَةَ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ "

✵✵ ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ غلطی نہیں ہے کہ تم قرآن کا کچھ حصہ دوسرے حصہ سے ملا کے پڑھ دو اور نہ یہ غلطی ہے کہ تم غفور رحیم والی آیت کو علیم حکیم پر جا کے ختم کر دو یا عزیز حکیم پر ختم کر دو بلکہ غلطی یہ ہے کہ تم اس چیز کو پڑھو جو قرآن میں نہیں ہے یا رحمت کے مضمون والی آیت کو عذاب کے مضمون والی آیت کے ساتھ ملا کے ختم کر دو۔

5986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ أَقْرَأَ رَجُلًا (شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ) (الدخان: 44) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: طَعَامُ الْيَتِيمِ قَالَ: فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: الْفَاجِرُ

✵✵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھائی:

''شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ''۔

راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے طَعَامُ الْأَثِيمِ کی بجائے طَعَامُ الْيَتِيمِ پڑھ دیا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گناہگار شخص ہے۔

5987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اقْرَأُ النَّاسِ لِهَذَا الْقُرْآنِ الْمُنَافِقُ لَا يَذَرُ مِنْهُ أَلِفًا وَلَا وَاوًا يَلُقُّهُ بِلِسَانٍ كَمَا تَلُفُّ الْبَقَرَةُ الْكَلَا بِلِسَانِهَا

✵✵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس قرآن کو سب سے زیادہ پڑھنے والا شخص منافق ہوگا' وہ اس کی ہر الف اور واؤ کو زبان موڑ کر ادا کرے گا' جس طرح گائے اپنی زبان کے ذریعہ چارہ چباتی ہے۔

5988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ: كَيْفَ يَقْرَأُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَلْيَسْأَلْهُ عَمَّا قَبْلَهَا "

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص اپنے ساتھی سے دریافت کرے کہ وہ فلاں آیت کیسے پڑھے؟ تو اُسے اُس سے پہلی والی آیت کے بارے میں سوال کرنا چاہیے۔

5989 - حدیث نبوی: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ لَقِيَ اللَّهَ أَجْذَمَ

✵✵ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد اُسے بھول جائے' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اُسے جذام ہوگا''۔

5990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ

اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ: کَاَیِّنْ تَقْرَءُ وْنَ سُوْرَةَ الْاَحْزَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بِضْعًا وَثَمَانِيْنَ آيَةً قَالَ: "لَقَدْ كُنَّا نَقْرَاُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اَوْ هِيَ اَكْثَرُ، وَلَقَدْ كُنَّا نَقْرَاُ فِيْهَا آيَةَ الرَّجْمِ: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوْهُمَا اَلْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"

** زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سورۂ احزاب میں کتنی آیتیں تلاوت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اسّی سے کچھ زیادہ۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اس سورت کو تقریباً سورۂ بقرہ جتنی بڑی یا اس سے بھی زیادہ بڑی سورت کے طور پر تلاوت کرتے تھے اور ہم اس میں سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت تلاوت کرتے تھے جس میں یہ مذکور ہے کہ عمر رسیدہ (یعنی شادی شدہ) مرد اور عمر رسیدہ (یعنی شادی شدہ) عورت کو سنگسار کر دو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی سزا ہے اور اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

بَابُ تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ وَفَضْلِهِ

باب: قرآن کی تعلیم دینا اور اس کی فضیلت

5991 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ شَافِعٌ لِاَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَتَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، تَعَلَّمُوا الزَّهْرَاوَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ - اَوْ غَيَايَتَانِ - اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا، وَتَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ فَاِنَّ تَعَلُّمَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ: وَلَا يُطِيْقُهَا الْبَطَلَةُ - يَعْنِي الْبَطَلَةَ السَّحَرَةَ -"

** حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کا علم حاصل کرو' کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے عالم کے لیے شفاعت کرنے والا ہوگا' تم سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کا علم حاصل کرو اور تم دو روشن سورتوں کا علم حاصل کرو' کیونکہ جب یہ قیامت کے دن آئیں گی' تو یہ دو بادلوں کی مانند ہوں گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یا یہ دونوں پرندوں کی دو صفوں کی مانند ہوں گی اور یہ اپنے عالم شخص کے حوالے سے بحث کریں گی' تم لوگ سورۂ بقرہ کا علم حاصل کرو' کیونکہ اس کو سیکھنا برکت ہے اور اسے ترک کرنا حسرت ہے اور باطل لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے''۔

(راوی کہتے ہیں:) یہاں باطل لوگوں سے مراد جادوگر ہیں۔

5992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَوْ قِيْلَ لِاَحَدِكُمْ: لَوْ غَدَوْتَ اِلَى الْقَرْيَةِ كَانَ لَكَ اَرْبَعُ قَلَائِصَ لَبَاتَ يَقُوْلُ: قَدْ آنَ لِيْ اَنْ اَغْدُوَ، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ غَدَا فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَتْ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَرْبَعٍ وَّاَرْبَعٍ وَّاَرْبَعٍ حَتّٰى عَدَّ شَيْئًا كَثِيْرًا . قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ

اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اِذَا اَصْبَحَ خَرَجَ اَتَاهُ النَّاسُ اِلٰى دَارِهٖ فَيَقُوْلُ: عَلٰى مَكَانِكُمْ، ثُمَّ يَمُرُّ بِالَّذِيْنَ يُقْرِئُهُمُ الْقُرْآنَ، فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ بِاَيِّ سُوْرَةٍ اَنْتَ؟ فَيُخْبِرُوْنَهٗ، فَيَقُوْلُ: بِاَيِّ آيَةٍ فَيَفْتَحُ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ تَلِيْهَا، ثُمَّ يَقُوْلُ تَعَلَّمْهَا فَاِنَّهَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ: فَيَظُنُّ الرَّجُلُ اَنَّهَا لَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ خَيْرٌ مِنْهَا، ثُمَّ يَمُرُّ بِالْاٰخَرِ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقُوْلَ لِذٰلِكَ كُلِّهِمْ

✱✱ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک شخص سے یہ کہا جائے: کہ اگر تم فلاں بستی میں جاؤ تو تمہیں چار اونٹنیاں ملیں گی تو وہ ساری رات یہی سوچنے میں گزار دے گا کہ شاید میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے اگر کوئی شخص صبح کے وقت جا کر اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا علم سیکھ لے تو یہ اُس کے لیے چار اور مزید چار اور مزید چار یہاں تک کہ اُنہوں نے کافی زیادہ تعداد کا ذکر کر کے فرمایا: (اتنی زیادہ اونٹنیاں ملنے) سے زیادہ بہتر ہے۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) ابوعبیدہ نے مجھے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے وقت تشریف لے جاتے تھے لوگ اُن کے پاس اُن کے گھر آ جاتے تھے تو وہ فرماتے تھے: تم لوگ اپنی جگہ پر رہو! پھر وہ اُن لوگوں کے پاس سے گزرتے تھے جنہیں وہ قرآن کی تعلیم دیتے تھے وہ فرماتے تھے: اے فلاں! تم کون سی سورت پڑھ رہے ہو؟ وہ لوگ اُنہیں بتاتے تھے پھر وہ دریافت کرتے تھے: تم کون سی آیت پڑھ رہے ہو؟ پھر وہ اُس کے سامنے اُس کے ساتھ والی آیت پڑھ کر سناتے تھے پھر یہ فرماتے تھے: تم اسے سیکھ لو! کیونکہ یہ تمہارے لیے آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو آدمی یہ سمجھتا تھا کہ قرآن میں اس آیت سے زیادہ بہتر اور کوئی آیت نہیں ہے پھر وہ ایک اور شخص کے پاس سے گزرتے تھے تو اُسے بھی یہی کہتے تھے یہاں تک کہ وہ اُن تمام افراد کو یہی کہا کرتے تھے۔

5993 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: "مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَلَهٗ بِكُلِّ آيَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ لَا اَقُوْلُ (الٓمٓ) (البقرة: 1) عَشْرٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ وَلَامٌ وَمِيْمٌ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً"

✱✱ ابوعبیدہ نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اُسے ہر ایک آیت کے عوض میں دس نیکیاں ملتی ہیں''۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں بلکہ الف لام اور میم پڑھنے پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

5994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ حُسَيْنٍ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَرْوَانَ: اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ الْكَلَامَ، فَاخْتَارَ الْقُرْآنَ، فَاخْتَارَ مِنْهُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَاخْتَارَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَاخْتَارَ الْبِلَادَ فَاخْتَارَ الْحَرَمَ، وَاخْتَارَ الْحَرَمَ فَاخْتَارَ الْمَسْجِدَ، وَاخْتَارَ الْمَسْجِدَ فَاخْتَارَ مَوْضِعَ الْبَيْتِ

✱✱ عبداللہ بن مروان فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے کلام کو اختیار کیا پھر قرآن کو اختیار کیا پھر اُس میں سے سورۂ بقرہ کو اختیار کیا پھر سورۂ بقرہ میں سے آیۃ الکرسی کو اختیار کیا پھر اُس نے شہروں کو اختیار کیا پھر اُس نے حرم کو اختیار کیا پھر حرم میں

سے مسجدِ حرام کو اختیار کیا اور مسجدِ حرام میں سے اُس جگہ کو اختیار کیا' جہاں خانۂ کعبہ موجود ہے۔

5995 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

❊❊ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہے' جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اُس کی تعلیم دے''۔

5996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ لَهُ: اِنَّ اِخْوَانَكَ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ يَقْرَءُ وْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَ: وَاَنْتَ فَاَقْرِئْهُمُ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُمْ فَلْيُعْطُوا الْقُرْآنَ بِخَزَائِمِهِمْ، فَاِنَّهُ سَيَحْمِلُهُمْ عَلَى الْقَصْدِ وَالسُّهُولَةِ، وَيُجَنِّبُهُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ - يَعْنِي بِخَزَائِمِهِمْ، يَعْنِي اجْعَلُوا الْقُرْآنَ مِثْلَ الْخِزَامِ فِي اَنْفِ اَحَدِكُمْ - فَاتَّبِعُوهُ وَاعْمَلُوا بِهِ

❊❊ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے اُن سے کہا: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے آپ کے بھائیوں نے آپ کو سلام بھیجا ہے! تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اُنہیں بھی سلام کہہ دینا اور تم اُن سے کہنا کہ وہ لوگ قرآن کو اُس کے خزائم دیں' کیونکہ عنقریب لوگ آسانی اور سہولت سے اس کا علم حاصل کریں گے' اور یہ ان سے زیادتی اور سختی کو دور کردے گا۔

یہاں قرآن کے خزام سے مراد یہ ہے کہ تم قرآن کو یوں رکھو' جس طرح کوئی شخص اپنے ناک میں نتھلی رکھتا ہے' یعنی تم اس کی پیروی کرو اور اس پر عمل کرو۔

5997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَاَخَوَاتُهَا: سُورَةُ الْوَاقِعَةِ، وَسُورَةُ الْقِيَامَةِ، وَالْمُرْسَلَاتِ، وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ " قَالَ: وَاَحْسِبُهُ ذَكَرَ سُورَةَ هُودٍ

❊❊ ابواسحاق روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

5995-صحيح البخاري - كتاب فضائل القرآن' باب : خيركم من تعلم القرآن وعلمه - حديث:4744' مستخرج ابي عوانة - مبتدا فضائل القرآن' وما فيه من ذلك فضل القراء على غيرهم - حديث:3073' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل من تعلم القرآن' وعلمه' حديث:209' الجامع للترمذي ' ابواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في تعليم القرآن' حديث:2910' السنن الكبرى للنسائي - كتاب فضائل القرآن' فضل من تعلم القرآن - حديث:7773' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4471' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند عثمان بن عفان رضي الله عنه' حديث:404' البحر الزخار مسند البزار - ابو عبد الرحمن السلمي' حديث:378

''سورۂ ھود اور اِس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے' جیسے سورۂ واقعہ' سورۂ قیامۃ' سورۂ مرسلات' سورۂ تکویر' سورۂ انشقاق' سورۂ انفطار''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے سورۂ ھود کا بھی ذکر کیا تھا۔

5998 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَاْدُبَةُ اللّٰهِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّتَعَلَّمَ مِنْهُ شَیْئًا فَلْیَفْعَلْ، فَاِنَّ اَصْفَرَ الْبُیُوْتِ مِنَ الْخَیْرِ الْبَیْتُ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی شَیْءٌ، وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ شَیْءٌ خَرِبٌ كَخَرَابِ الْبَیْتِ الَّذِیْ لَا عَامِرَ لَهٗ، وَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَخْرُجُ مِنَ الْبَیْتِ یَسْمَعُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَاُ فِیْهِ

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے' تو جو شخص اس میں سے کچھ سیکھ سکتا ہو' اُسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ بھلائی سے خالی گھروں میں سے ایک وہ گھر ہے' جس میں اللہ کی کتاب میں سے کوئی چیز نہ ہو اور وہ گھر جس میں اللہ کی کتاب میں سے کوئی چیز نہ ہو' وہ برباد ہے' جس طرح وہ گھر برباد ہوتا ہے' جسے کوئی آباد کرنے والا نہ ہو اور شیطان ایسے گھر سے نکل جاتا ہے' جس میں وہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کو سنتا ہے۔

5999 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَیْتُ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ الْقُرْآنُ یَكْثُرُ خَیْرُهٗ، وَیُوَسَّعُ عَلٰی اَهْلِهٖ، وَیَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَیَهْجُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ، وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ لَا یُقْرَاُ فِیْهِ یُضَیَّقُ عَلٰی اَهْلِهٖ، وَیَقِلُّ خَیْرُهٗ، وَیَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَیَحْضُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ، وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ الْقُرْآنُ وَیُثَوَّرُ فِیْهِ یُضِیْءُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا یُضِیْءُ النَّجْمُ الْاَرْضَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِنُوْرٍ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ یَقُوْلُ: اِنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ لَیَتَرَاءَوْنَ الْبَیْتَ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ الْقُرْآنُ وَیُصَلّٰی فِیْهِ كَمَا یَتَرَاءٰی اَهْلُ الدُّنْیَا الْكَوْكَبَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ

* * حضرت عبدالرحمن بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے' اُس میں بھلائی زیادہ ہوتی ہے اور اُس کے اہلِ خانہ کو زیادہ رزق عطا کیا جاتا ہے' وہاں فرشتے موجود ہوتے ہیں' شیاطین اُس گھر سے دور ہو جاتے ہیں اور وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی' وہ اپنے اہلِ خانہ کے لیے تنگ ہوتا ہے' اُس میں بھلائی کم ہوتی ہے' فرشتے اُس سے لاتعلق رہتے ہیں' شیاطین وہاں حاضر رہتے ہیں اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اور اُس میں اس کے معانی پر بحث کی جاتی ہے' تو اُس کی روشنی اہلِ آسمان کے لیے یوں ہوتی ہے' جس طرح ستارے کی روشنی اہلِ زمین کے لیے ہوتی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تاریکی میں مسجد کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ملنے والے) نور کی خوشخبری دے دو''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اہلِ آسمان اُس گھر کو اہتمام سے دیکھتے ہیں جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اور جس میں نماز ادا کی جاتی ہے جس طرح دنیا میں رہنے والے لوگ آسمان میں موجود ستارے کو دیکھتے ہیں۔

6000 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يَقْرَاُهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَرَجَاءَ ثَوَابِهِ مِنَ اللّٰهِ فَذَلِكَ ثَوَابُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَرَجُلٌ يَقْرَاُهُ رِيَاءً وَّسُمْعَةً لِيَاْكُلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَرَجُلٌ يَقْرَاُهُ فَلَا تُجَاوِزُ قِرَاءَتُهُ - اَوْ قَالَ مِبْقَعَتَهُ تَرْقُوَتَهُ - "

✱✱ یحییٰ بن ابوکثیر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تین طرح کے لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے' ایک وہ شخص جو اُس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اُس کے ثواب کے حصول کا طلبگار ہوگا' تو اُس شخص کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' ایک وہ شخص ہے جو اسے دکھاوے کے لیے اور شہرت کے لیے پڑھے گا' تا کہ اس سے دنیاوی فوائد حاصل کرے' تو اس شخص پر اس کا وبال ہوگا' اُسے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوگا' اور ایک وہ شخص ہوگا' جو اسے پڑھے گا لیکن اس کی تلاوت اُس کے گلے سے نیچے نہیں جائے گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے اور اس سے مراد حلقوم ہے)''۔

6001 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي السَّلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ اَعْظَمُ؟ فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، يُكَرِّرُهَا مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ اُبَيٌّ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ لَهَا لَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تُقَدِّسَانِ لِلْمَلِكِ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ

✱✱ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے

6001-صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب فضل سورة الکهف - حدیث:1384' مستخرج ابی عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب ذکر الخبر الموجب قراءة البقرة - حدیث:3190' المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم' ذکر مناقب ابی بن کعب رضی الله عنه - حدیث:5295' سنن ابی داود - کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الوتر - باب ما جاء فی آیة الکرسی' حدیث:1261' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار حدیث المشایخ عن ابی بن کعب - حدیث:20754' مسند الطیالسی - احادیث ابی بن کعب رحمه الله' حدیث:546' مسند عبد بن حمید - حدیث ابی بن کعب رضی الله عنه' حدیث:179' المعجم الکبیر للطبرانی - صفة ابی بن کعب وکنیته رضی الله عنه' حدیث:527

زیادہ عظمت والی ہے؟ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی سوال کرتے رہے' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آیۃ الکرسی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابومنذر! تمہیں اس بات کا علم مبارک ہو! اُس ذات کی قسم ہے! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اس (آیت) کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' جن کے ذریعہ یہ عرش کے پائے کے پاس' اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

6002 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، وَشُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَا: جَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَثَابَ اِلَيْهِمَا، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِنَّهُ لَمْ يُقْدِمْ اِلَيْنَا اِلَّا اَنَا لَنُحَدِّثُهُمْ، فَاِمَّا اَنْ تُحَدِّثَهُمْ فَاُصَدِّقُكَ، وَاِمَّا اَنْ اُحَدِّثَهُمْ وَتُصَدِّقُنِي، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَعْظَمُ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ، قَالَ الْاٰخَرُ: صَدَقْتَ، قَالَ الْاٰخَرُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "اَجْمَعُ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ) (النحل: 90) " قَالَ: صَدَقْتَ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "اَشَدُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ تَفْوِيضًا (وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا) (الطلاق: 2) " قَالَ: قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "اَكْبَرُ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ فَرَجًا (يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ) (الزمر: 53) " قَالَ: صَدَقْتَ

** امام شعبی نے مسروق اور شطیر بن شکل عبسی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ہم مسجد میں بیٹھے' ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اگر وہ ہمارے پاس نہ آئے' تو ہم اُن لوگوں کو حدیث بیان کریں گے' اگر تم حدیث بیان کرو گے تو میں تمہاری تصدیق کروں گا' اگر میں حدیث بیان کروں گا تو تم میری تصدیق کرنا۔ پھر اُن دونوں میں سے ایک نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قرآن مجید میں سب سے عظمت والی آیت ''آیۃ الکرسی'' ہے''

دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! پھر دوسرے صاحب نے یہ بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قرآن کی سب سے جامع آیت یہ ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور انصاف کا حکم دیتا ہے''۔

دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! میں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''تفویض کے حوالے سے' قرآن کی سب سے شدید ترین آیت یہ ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے''۔

تو دوسرے صاحب نے کہا آپ نے ٹھیک کہا ہے! پھر اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

شادمانی کے اعتبار سے' سب سے بڑی آیت یہ ہے:

''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا''۔

تو دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

6003 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

✵✵ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قل ھو اللہ احد'ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

6004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

✵✵ حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

6005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو مُلَيْكَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

✵✵ عبید بن عمیر فرماتے ہیں: قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

6006 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

6007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: مَنْ قَرَاَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فِیْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ

✵✵ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رات کے وقت سورۂ کافرون کی تلاوت کر لیتا ہے' تو وہ بہت زیادہ تلاوت کرتا ہے اور بڑا پاکیزہ کام کرتا ہے۔

6008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

6003-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل قراء ة قل هو الله احد - حديث:1385' مستخرج ابي عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب بيان فضيلة سورة قل هو الله احد وثواب من يقرؤها - حديث:3196' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب فضائل القرآن' ذكر فضائل سور - حديث:2017' موطا مالك - كتاب القرآن' باب ما جاء في قراء ة قل هو الله احد وتبارك الذي - حديث:488' سنن الدارمي - ومن كتاب فضائل القرآن' باب : في فضل قل هو الله احد - حديث:3373' سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب ثواب القرآن - حديث:3785' السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر الاختلاف على الربيع بن خثيم في هذا الحديث - حديث:10121' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1038' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' بقية حديث ابي مسعود البدري الانصاري - حديث:16803' البحر الزخار مسند البزار - الربيع بن خثيم حديث:1645' مسند ابي يعلى الموصلي - من مسند ابي سعيد الخدري' حديث:981

الْمُزَنِيَّ يَقُولُ: اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ نِصْفُ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ رُبُعُ الْقُرْآنِ

٭٭ بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں: سورۂ ''اذا زلزلت الارض'' نصف قرآن ہے اور سورۂ کافرون ایک چوتھائی قرآن ہے۔

6009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ "اَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَهَا فَاِنَّهَا تَعْدِلُ الْقُرْآنَ - اَوْ قَالَ: تَعْدِلُ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ كُلِّهٖ - وَمَنْ قَرَاَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ، وَاِذَا زُلْزِلَتْ شَطْرَ الْقُرْآنِ"

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہر چیز کا کوئی دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے' جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے' تو یہ پورا قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پورے قرآن کی تلاوت کرنے کے برابر ہے اور جو شخص سورۂ کافرون کی تلاوت کرتا ہے' تو یہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جو شخص سورۂ زلزال کی تلاوت کرتا ہے تو یہ نصف قرآن کے برابر ہے۔

6010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ الْقُرْآنَ شَافِعٌ وَمُشَفَّعٌ، وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ، فَمَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَهٗ سَاقَهٗ اِلَى النَّارِ

٭٭ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن شفاعت کرنے والا ایسا فرد ہے' جس کی شفاعت قبول ہوگی اور ایسا بحث کرنے والا ہے' جس کی بات کی تصدیق کی جائے گی' جو شخص اسے اپنے آگے رکھے گا اُسے قرآن' جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص اسے پس پشت ڈال دے گا' اُسے قرآن جہنم کی طرف بھیج دے گا۔

6011 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ شَافِعٌ وَمُشَفَّعٌ، وَصَادِقٌ مَاحِلٌ

٭٭ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''یہ قرآن ایسا سفارشی ہے' جس کی سفارش قبول ہوگی اور سچا بحث کرنے والا ہے''۔

6012 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کی کتاب کی ایک آیت غور سے سنتا ہے' تو یہ چیز اُس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی۔

6013 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ - اَوْ عَنِ الْحَسَنِ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ مُضَاعَفَةٌ، وَمَنْ تَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ

كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✲✲ ابان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ یا شاید حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو شخص توجہ کے ساتھ اللہ کی کتاب کی ایک آیت سنتا ہے تو اُس شخص کے لیے ایک نیکی ہوتی ہے جو دُگنی ہوتی ہے اور جو شخص اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا علم حاصل کرتا ہے تو یہ چیز اُس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گی''۔

6014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: بَلَغَنَا " اَنَّ الْقُرْآنَ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُوْرَةِ الشَّاحِبِ الْمُسَافِرِ فَيَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ: تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُوْلُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: اَنَا خَلِيْلُكَ، وَاَنَا ضَجِيعُكَ، وَاَنَا شَفِيقُكَ، وَاَنَا الَّذِي كُنْتُ اُسْهِرُ لَيْلَكَ وَاُنْصِبُ نَهَارَكَ، وَاَزُوْلُ مَعَكَ حَيْثُمَا زُلْتَ، كَانَ كُلُّ تَاجِرٍ قَدْ اَصَابَ مِنْ تِجَارَتِهِ وَاَنَا الْيَوْمَ لَكَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تَاجِرٍ، فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَيُوضَعُ تَاجُ الْوَقَارِ عَلَى رَاْسِهِ، وَيُقَالُ لَهُ: اذْهَبْ فِي نَعِيمٍ مُقِيمٍ، وَيُكْسَى اَبَوَاهُ حُلَّتَيْنِ لَمْ تَقُمْ بِهِمَا الدُّنْيَا، فَيَقُوْلَانِ: اَنَّى هٰذَا وَلَمْ نَعْمَلْ لَهُ؟ فَيَقُوْلُ: بِاَخْذِ ابْنِكُمَا الْقُرْآنَ، ثُمَّ يُقَالُ: اقْرَاْ وَارْقَ، فَمَنْ كَانَ يُرَتِّلُهُ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، وَمَنْ كَانَ يَهُذُّهُ فَبِحَسَابِ ذٰلِكَ

✲✲ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: قیامت کے دن قرآن کمزور اور نامانوس آدمی کی شکل میں آئے گا اور وہ اپنے عالم سے کہے گا: تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ قرآن کہے گا: میں تمہارا ساتھی ہوں میں تمہارا ہم نشین ہوں میں تمہارا مہربان ہوں میں وہ ہوں جسے تم رات میں جاگ کر پڑھتے تھے اور جسے تم دن میں مشقت میں پڑھتے تھے اب تم جہاں جاؤ گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا پہلے ہر ایک تاجر اپنی تجارت درست کرتا ہے تو آج میں تمہارے لیے ہر تاجر سے ماوراء ہوں پھر اُس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہی دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں خلد دی جائے گی اور اُس شخص کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا: جنت میں چلے جاؤ! اُس کے ماں باپ کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جس کی قیمت پوری دنیا نہیں ہو سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے: یہ کس وجہ سے ہیں؟ ہم نے تو ایسا کوئی عمل نہیں کیا۔ تو پروردگار جواب دے گا: یہ تمہارے بیٹے کے قرآن کا علم حاصل کرنے کی وجہ سے ہیں۔ پھر یہ کہا جائے گا: تم (قرآن کی) تلاوت شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو تم اُسی طرح ٹھہر ٹھہر کے پڑھنا۔ تو اس حساب سے آدمی تیزی سے پڑھے گا (جس طرح وہ دنیا میں اسے پڑھتا تھا) تو اُسی حساب سے (جنت میں اُس کا درجہ ہو گا)۔

6015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَصْحَابِهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: نِعْمَ كَنْزُ الصُّعْلُوكِ سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ يَقُومُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَيَقُومُ بِهَا قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنْ قَرَاَ آلَ عِمْرَانَ فَهُوَ غَنِيٌّ

✲✲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مفلوک الحال شخص کا بہترین خزانہ سورۂ آلِ عمران ہے جسے وہ رات کے آخری حصہ میں نوافل میں ادا کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سورۂ آل عمران پڑھتا ہے وہ شخص خوشحال ہے۔

6016 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَاُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو مہارت سے پڑھنے والا شخص معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتے ہوئے مشکل کا شکار ہوتا ہو اُسے دُگنا اجر ملے گا''۔

6017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَادُبَةُ اللّٰهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَادُبَتِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ، اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِي اَمَرَ بِهِ، وَهُوَ النُّورُ الْمُبِينُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ، عِصْمَةٌ لِمَنِ اعْتَصَمَ بِهِ، وَنَجَاةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ، لَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ، وَلَا يَزُوغُ فَيُشْعَبُ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ رَدٍّ، اتْلُوهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْجُرُكُمْ لِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، لَمْ اَقُلْ لَكُمْ (الم) (البقرة: 1) وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ"

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے تو تم جہاں تک چاہو اُس دسترخوان سے علم حاصل کرو یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسّی ہے جس کے بارے میں اُس نے حکم دیا ہے اور یہ وہ روشن کرنے والا نور ہے اور شفاء ہے جو نفع دیتی ہے جو شخص بچنا چاہتا ہے یہ اُس کے لیے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور جو شخص اسے پکڑ لیتا ہے اُس کے لیے ذریعۂ نجات ہے یہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے ٹھیک کرنے کی ضرورت پڑے یہ بھٹکتا نہیں ہے کہ اسے ٹھیک کرنا پڑے اس کے عجائبات کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ بار بار پڑھنے سے پرانا محسوس ہوگا تم اس کی تلاوت کرو اللہ تعالیٰ تمہیں ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں عطا کرے گا میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

6018 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي لَبِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ قَوْمًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَصْغَرَهُمْ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، وَاِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَجِرَابٍ فِيهِ مِسْكٌ اِنْ فَتَحْتَهُ، اَوْ فُتِحَ فَاحَ رِيحُهُ، وَاِنْ اُوكِيَ اُوكِيَ عَلَى طِيبٍ

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کسی مہم پر روانہ کیا تو اُن میں سے سب سے کم عمر شخص کو اُن کا امیر مقرر کیا لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو تم سب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قرآن آتا ہے قرآن کے عالم کی مثال ایک ایسے مشکیزہ کی طرح ہے جس میں مشک موجود ہوتی ہے اگر تم اُسے کھول دیتے ہو تو اُس کی خوشبو پھیل جاتی ہے اور اگر اُس کا منہ بند رہے تو وہ ایک پاکیزہ چیز اندر رکھ کے بند ہے۔

6019 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، وَفِيْهِ آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ، لَا تُقْرَاُ فِيْ بَيْتٍ وَّفِيْهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے جس گھر میں بھی اسے پڑھا جاتا ہے شیطان اُس سے باہر نکل جاتا ہے''۔

6020 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ كَفَتَاهُ

* * حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرلیتا ہے تو یہ دونوں اُس کے لیے کافی ہوتی ہیں''۔

6021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَحَدَّثَنِيْ بِهِ عَلْقَمَةُ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ وَهُوَ يَطُوْفُ

* * حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ علقمہ نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے طواف کے دوران حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اُن سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے طواف کرنے کے دوران مجھے یہ حدیث سنائی۔

6022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "مَنْ قَرَاَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمَنْ قَرَاَ آخِرَهَا - اَوْ قَالَ: قَرَاَهَا اِلٰى آخِرِهَا - كَانَتْ لَهُ نُوْرًا مِنْ قَرْنِهِ اِلٰى قَدَمِهِ"

* * قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کرلیتا ہے وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا اور جو شخص اُس کی آخری آیات کی تلاوت کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اس سورت کو آخر تک (یعنی مکمل) پڑھتا ہے تو یہ سورت اُس کے لیے سر سے پاؤں تک نور ہوگی۔

6023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّاَ، ثُمَّ فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، خُتِمَ عَلَيْهَا بِخَاتَمٍ فَوُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَا تُكْسَرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ، وَمَنْ قَرَاَ

خَاتِمَةَ سُورَةِ الْكَهْفِ اَضَاءَ نُورُهُ مِنْ حَيْثُ قَرَاَهَا مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ "

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص وضو کرے اور پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو ان کلمات پر مہر لگا دی جاتی ہے اور ان کو عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے' یہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی اور جو شخص سورۂ کہف اسی طرح تلاوت کرے جس طرح یہ نازل ہوئی تھی' تو پھر اگر وہ دجال کا زمانہ پالے' تو دجال اُس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا اور وہ اُس پر قابو نہیں پا سکے گا اور جو شخص سورۂ کہف کی آخری آیات کی تلاوت کر لے' تو اُس شخص کے لیے اُس جگہ سے' جہاں اُس نے اس سورت کو تلاوت کیا ہے' وہاں سے لے کر مکہ تک نور روشن ہو جائے گا۔

6024 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَاتَ رَجُلٌ فَجَاءَ تْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَعَدُوا عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ: لَا سَبِيْلَ لَكُمْ عَلَيْهِ، قَدْ كَانَ يَقْرَاُ لِي سُورَةَ الْمُلْكِ، فَجَلَسُوا عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ: لَا سَبِيْلَ لَكُمْ اِنَّهُ كَانَ يَقُومُ عَلَيْنَا يَقْرَاُ سُورَةَ الْمُلْكِ، فَجَلَسُوا عِنْدَ بَطْنِهِ، فَقَالَ: لَا سَبِيْلَ لَكُمْ عَلَيْهِ اِنَّهُ اَوْعَى فِيَّ سُورَةَ الْمُلْكِ، فَسُمِّيَتِ الْمَانِعَةَ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوا' عذاب کے فرشتے آئے اور اُس کے سرہانے آ کر بیٹھے تو سر نے کہا: تم اس پر کوئی قابو نہیں پا سکو گے' کیونکہ یہ میری خاطر سورۂ ملک کی تلاوت کرتا تھا' وہ فرشتے اُس کے پاؤں کے پاس آ کر بیٹھ گئے' تو پاؤں نے کہا: تم اس پر قابو نہیں پا سکتے کیونکہ یہ ہم پر کھڑا ہو کر سورۂ ملک کی تلاوت کرتا تھا' فرشتے اُس کے پیٹ کے پاس آ کر بیٹھے تو پیٹ نے کہا: تم اس پر کوئی قابو نہیں پا سکتے' کیونکہ اس نے میرے اندر (یعنی دل میں) سورۂ ملک کو محفوظ کیا تھا' تو اس سورت کو ''رکاوٹ'' کا نام دیا گیا۔

6025 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: "يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلَانِ: لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلَنَا سَبِيْلٌ، قَدْ كَانَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا سُورَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى جَوْفُهُ فَيَقُوْلُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَيَّ سَبِيْلٌ كَانَ قَدْ اَوْعَى فِيَّ سُورَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى رَاْسُهُ فَيَقُوْلُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِي سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِيْ سُورَةَ الْمُلْكِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ هٰذِهِ سُورَةُ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَاَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قبر میں آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں اور اُس کے پاؤں کے پاس آ کر بیٹھتے ہیں' تو پاؤں یہ کہتے ہیں: تم ہماری طرف سے نہیں جا سکتے' کیونکہ یہ ہم پر (کھڑا ہو کر) سورۂ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا' پھر وہ فرشتے اُس کے پیٹ کے پاس آتے ہیں تو وہ کہتا ہے: تم یہاں سے نہیں جا سکتے کیونکہ اس نے میرے اندر سورۂ ملک کو محفوظ رکھا تھا' پھر وہ

فرشتے سر کے پاس آتے ہیں' تو وہ کہتا ہے: تم میری طرف سے نہیں جا سکتے' کیونکہ یہ میرے ذریعہ سورۂ ملک کی تلاوت کرتا تھا''۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہ سورت ''رکاوٹ'' ہے' جو قبر کے عذاب کو روک دیتی ہے اور یہ سورۂ ملک ''تورات'' میں بھی موجود تھی' جو شخص رات کے وقت اس کی تلاوت کرتا ہے تو وہ بکثرت اور پاکیزہ (عمدہ کام کرتا ہے)۔

6026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: مَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَةِ آیَةٍ لَمْ تُحَاجِهِ الْقُرْآنَ

✵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رات کے وقت ایک سو آیات کی تلاوت کر لے' تو اس سے قرآن کے بارے میں بحث نہیں کی جائے گی۔

6027 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِیِّ قَالَ: اِذَا كُنَّا نَتَعَلَّمُ الْعَشْرَ مِنَ الْقُرْآنِ لَمْ نَتَعَلَّمِ الْعَشْرَ الَّتِیْ بَعْدَهَا حَتّٰی نَتَعَلَّمَ حَلَالَهَا وَحَرَامَهَا وَاَمْرَهَا وَنَهْیَهَا

✵ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: جب ہم قرآن کی دس آیات کا علم حاصل کرتے تھے' تو اگلی دس آیات کا علم اُس وقت تک حاصل نہیں کرتے تھے' جب تک ہم اُن آیات سے متعلق حلال اور حرام' امر اور نہی کا علم حاصل نہیں کر لیتے تھے۔

6028 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَةِ آیَةٍ لَمْ یُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، وَمَنْ قَرَاَ بِمِائَتَیْ آیَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ تِلْكَ اللَّیْلَةِ، وَمَنْ قَرَاَ بِخَمْسِ مِائَةٍ اِلَی الْاَلْفِ اَصْبَحَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ قَالَ: فَسُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ الْقِنْطَارُ؟ فَقَالَ: سَبْعُونَ اَلْفًا. قَالَ عَمْرٌو، وَسَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ یَقُوْلُ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَاَلَ كَعْبًا، عَنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا. فَقَالَ كَعْبٌ: لٰكِنِّیْ اَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْعَتَمَةَ لِوَقْتِهَا لَمْ یُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اُس کا نام غافل لوگوں میں نہیں لکھا جاتا' جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اُس کا نام اُس رات کی عبادت کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے' جو شخص پانچ سو سے لے کر ایک ہزار تک آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اُس کے اجر کا ایک ''قنطار'' مقرر کیا جاتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: ایک قنطار کتنے کا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ستر ہزار کا۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مجھے اُس شخص نے یہ بتایا جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کے بارے میں کعب سے سوال کیا تھا تو کعب نے جواب دیا: میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص عشاء کی نماز وقت پر ادا کر لے' اُس کا نام غافل لوگوں میں نہیں لکھا جاتا۔

6029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ رَجُلَيْنِ فِيْمَا مَضَى كَانَ يَلْزَمُ اَحَدُهُمَا تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ، فَجَادَلَتْ عَنْهُ حَتّٰى نَجَا، وَاَمَّا صَاحِبُ السَّجْدَةِ الصُّغْرٰى فَانْقَسَمَتْ فِيْ قَبْرِهٖ قِسْمَيْنِ: قِسْمٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَقِسْمٌ عِنْدَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى نَجَا، فَسُمِّيَتِ الْمُنْقَسِمَةَ "

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ پہلے زمانہ میں دو لوگ تھے' اُن میں سے ایک باقاعدگی سے سورۂ ملک کی تلاوت کرتا تھا' تو اس سورت نے اُس شخص کی طرف سے جھگڑا کیا' یہاں تک کہ اُس شخص کو نجات مل گئی اور دوسرا وہ شخص تھا' جو چھوٹی والی سورۂ سجدہ کی تلاوت کرتا تھا' تو وہ سورت اُس کی قبر میں دو حصوں میں تقسیم ہوگئی' ایک حصہ اُس کے سرہانے کی طرف بیٹھ گیا اور ایک حصہ اُس کے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا' یہاں تک کہ اُس شخص کو نجات نصیب ہوئی' تو اسی وجہ سے اس سورت کو "منقسمہ" (تقسیم ہونے والی سورت) کا نام دیا گیا۔

6030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْمُرُ بَنِيْهِ بِتَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ، اِنْ كَانَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مُتَعَلِّمًا فَلْيَتَعَلَّمْ مِنَ الْمُفَصَّلِ فَاِنَّهٗ اَيْسَرُ "

✳✳ عاصم بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم کی ہدایت نہیں دیتے تھے' (وہ یہ فرماتے تھے:) اگر تم میں سے کسی ایک نے سیکھنا ہی ہے' تو مفصل سورتوں کو پہلے سیکھے' کیونکہ یہ زیادہ آسان ہیں۔

6031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: آلُ حم دِيْبَاجُ الْقُرْآنِ

✳✳ مجاہد فرماتے ہیں: سورۂ آل حم' قرآن مجید کا دیباج (ریشم) ہے۔

6032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْقُرْآنِ اِذَا عَاهَدَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ فَدَعَا وَقَرَاَ آنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهٗ اِبِلٌ فَاِنْ عَقَلَهَا حَفِظَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ، وَكَذٰلِكَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ

✳✳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قرآن کی مثال' جب اسے پڑھنے والا اس کو باقاعدگی سے پڑھتا رہے اور دعا کرتا رہے اور رات دن تلاوت کرتا رہے' اُس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جس کے پاس اونٹ موجود ہو' اگر وہ اُس اونٹ کو باندھ کر رکھے گا' تو اس کو محفوظ رکھے گا اور اگر اُس کی رسّی کو کھول دے گا' تو وہ اونٹ چلا جائے گا' تو قرآن کے عالم کی مثال بھی اسی طرح ہے"۔

6033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَاتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحِسَابَ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: (فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى) (طه: 123) "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اُس میں موجود احکام کی پیروی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اُسے گمراہی سے ہدایت نصیب کر دیتا ہے اور قیامت کے دن اُسے حساب سے محفوظ رکھے گا' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرتا ہے' وہ گمراہ نہیں ہوتا اور وہ بد بخت نہیں ہوگا''۔

6034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ فَقَالَ: اقْرَءُ وْا فَكُلٌّ كِتَابٍ لِلّٰهِ، قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ قَوْمٌ يُقِيمُوْنَهُ اِقَامَةَ الْقِدْحِ، وَيَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُونَهُ

٭٭ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جو قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم لوگ تلاوت کرو' یہ سب اللہ کی کتاب ہے اور یہ تلاوت اُس سے پہلے کرو کہ جب وہ لوگ آئیں گے' جو اُسے یوں ٹھیک کریں گے جس طرح تیر کو ٹھیک کیا جاتا ہے اور وہ لوگ اُسے جلدی' جلدی پڑھیں گے' ٹھہر ٹھہر کر نہیں پڑھیں گے''۔

6035 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّقْرَءُ وْا الم السَّجْدَةَ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ فَاِنَّهُمَا تَعْدِلُ كُلُّ آيَةٍ مِنْهُمَا سَبْعِينَ آيَةً مِنْ غَيْرِهِمَا، وَمَنْ قَرَاَهُمَا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَتَا لَهُ مِثْلُهُمَا فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ "

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ سورۂ الم السجدہ کی تلاوت کریں اور سورۂ ملک کی تلاوت کریں' کیونکہ یہ دونوں سورتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک آیت اس کے علاوہ کسی بھی سورت کی ستر آیات کے برابر ہے' جو شخص عشاء کے بعد ان دونوں سورتوں کو پڑھے گا' تو یہ دونوں سورتیں اِس طرح ہوں گی جس طرح شب قدر میں ہوں۔

6036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: لَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَنَحْنُ نَرٰى اَنَّ اَحَدًا لَا يَتَعَلَّمُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ بِهِ اللّٰهَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ هَاهُنَا بِاٰخَرَةٍ ظَنَنْتُ اَنَّ نَاسًا يَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْآنَ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَمَا عِنْدَهُمْ، فَاَرِيْدُوا اللّٰهَ بِاَعْمَالِكُمْ وَقِرَاءَتِكُمْ، فَاِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ وَيُنَبِّئُنَا مِنْ اَخْبَارِكُمْ، وَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا اَعْرِفُكُمْ بِاَقْوَالِكُمْ، مَنْ اَعْلَنَ لَنَا خَيْرًا ظَنَنَّا بِهِ خَيْرًا وَاَحْبَبْنَاهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ اَعْلَنَ لَنَا شَرًّا ظَنَنَّا بِهِ شَرًّا وَاَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ، سَرَائِرُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ

٭٭ سعید جریری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک

ایسا زمانہ ایسا بھی آیا کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ جو شخص اللہ کی کتاب کا علم سیکھتا ہے' وہ اللہ کی رضا کے لیے بھی اسے حاصل کرتا ہے' یہاں تک کہ اب یہ زمانہ آ گیا ہے' جس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ لوگ قرآن کا علم اس لیے حاصل کرتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعہ لوگوں کی توجہ چاہتے ہیں اور لوگوں کے پاس جو مال موجود ہے' وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو تم لوگ اپنے اعمال اور اپنی قرأت کے ذریعہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول خیال رکھو' کیونکہ ہم تمہیں جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے' وحی نازل ہوتی تھی' نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کے بارے میں ہمیں بتایا کرتے تھے اور آج تمہارے اقوال کے حوالے سے میں تمہیں پہچان گیا ہوں' جو شخص ہمارے سامنے بھلائی کا اعلان کرے گا' ہم اُس کے بارے میں بھلائی کا گمان رکھیں گے اور اُس بھلائی کے حوالے سے اُسے پسند کریں گے' جو شخص ہمارے سامنے بُرائی کا اعلان کرے' ہم اُس کے بارے میں بُرا گمان رکھیں گے اور اس وجہ سے اُسے ناپسند کریں گے اور تمہارے باطن کے معاملات تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہیں۔

6037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْحَمْدِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✻✻ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

6038 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: كَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَمَكَثْنَا سَاعَةً، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ: اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ، مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ الْعَشْرَ

✻✻ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی' تو آپ کے چہرے کے پاس سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح کی آواز آتی تھی' (ایک مرتبہ) جب آپ پر وحی نازل ہوگئی' تو تھوڑی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! ہمیں مزید عطا کرنا' ہمیں کمی نہ کرنا' ہمیں عزت عطا کرنا' ہمیں رُسوا نہ کرنا' ہمیں عطا کرنا' ہمیں محروم نہ رکھنا' ہمیں ترجیح دینا' کسی کو ہم پر ترجیح نہ دینا اور ہم سے راضی رہنا''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ جو شخص انہیں قائم رکھے گا (یعنی یاد کر لے گا' یا ان کی تلاوت کرتا رہے گا) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۂ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ کی دس ابتدائی آیات کی تلاوت کی۔

بَابُ الْمُعَوِّذَاتِ

باب: معوذتین کا حکم

6039 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ جُهَيْنَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: بَيْنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُنَّ وَلَمْ أَرَ مِثْلَهُنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

✵✵ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' آپ پر چند آیات نازل ہوئیں' جن کی مانند نہ میں نے کبھی سنا اور نہ کبھی میں نے دیکھا' وہ ''معوذتین'' ہیں۔

6040 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، فَقَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيلَ لِي، فَقُلْتُ: قَالَ أُبَيٌّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَنَحْنُ نَقُولُ

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے یہ بات کہی گئی ہے' میں نے کہا: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا' تو ہم بھی یہ کہتے ہیں۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب: جنائز کے بارے میں روایات

بَابُ تَلْقِنَةُ الْمَرِيضِ

باب: (قریب المرگ) بیمار کو تلقین کرنا

6041 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ، قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامِ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُؤْمَرُ بِتَلْقِنَةِ الْمَرِيضِ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ؟ قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّ ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ایسے بیمار کو تلقین کرنے کا حکم دیا جاتا تھا جس کی موت قریب آ چکی ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔

6042 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُولُ: لَا تَذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَّلَقِّنُوهُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اپنے مرحومین کا تذکرہ صرف اچھے الفاظ میں کرو اور انہیں اس بات کی گواہی دینے کی تلقین کرو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

6043 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: احْضُرُوا مَوْتَاكُمْ فَالْزِمُوهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَغْمِضُوا اَعْيُنَهُمْ، وَاقْرَءُوا عِنْدَهُمُ الْقُرْآنَ

* * حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی قریب المرگ لوگوں کے پاس موجود رہو اور اُن کے پاس لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہو اور (ان کے مرنے کے بعد) اُن کی آنکھیں بند کر دو اور اُن کے پاس قرآن کی تلاوت کرو۔

6044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ لِاَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ابْنٌ وَكَانَ فِيهِ بَعْضُ مَا لَمْ يَرْضَ اَبُو بَكْرٍ، فَكَانَ يُحَقِّرُهُ لِذٰلِكَ، فَمَرِضَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوهُ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: اُرْسِلُكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِرِسَالَةٍ: اَبْلِغْهُ عَنِّي اَنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَانْطَلَقَ اَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغِ ابْنَكَ اَنَّ لَهُ الْجَنَّةَ قَالَ: فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ فَلَقِيَهُ عُمَرُ

فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ارْجِعْ بِنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَسْتَثْبِتَ مِنْهُ، فَرَجَعَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا لِلْاَمْوَاتِ فَكَيْفَ الْاَحْيَاءُ؟ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: مِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ حَتّٰى عَدَّ بِضْعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ: وَاَشَارَ الْقَاسِمُ بِيَدِهِ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

** قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادے تھے، جن میں کوئی ایسی خامی تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ناپسند تھی، جس کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں اچھا نہیں سمجھتے تھے، جب وہ بیمار ہوئے، تو اُن کے والد اُن کے پاس تشریف لائے، تو اُن صاحبزادے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام بھیجنا ہے، آپ اُنہیں بتا دیجئے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بیٹے کو بتا دو کہ اُسے جنت ملے گی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے، تو اُن کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں، تاکہ ہم اس بارے میں مزید تصدیق کروالیں۔ وہ واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے وہی فرمایا، جو پہلے کہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حکم تو قریب المرگ لوگوں کے لیے ہے، تو زندہ لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مانند مزید! اس کی مانند مزید! اس کی مانند مزید! یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ شمار کروایا۔

قاسم نے اپنے ہاتھ کے اشارہ کر کے بتایا کہ چونتیس مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

6045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَمَنْصُورٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا -، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "مَنْ قَالَ عِنْدَ مَوْتِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَنْجَتْهُ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ، اَصَابَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا اَصَابَهُ"

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مرنے کے قریب لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے، وہ آخر کار ایک دن نجات پالے گا، خواہ اُس سے پہلے اُسے جس بھی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے۔

6046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَقِّنُونِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ مَوْتِي، وَاَسْرِعُوا بِي اِلٰى حُفْرَتِي، وَلَا تَنْعَوْنِي؛ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُونَ كَنَعْيِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِذَا خَرَجَ الرِّجَالُ بِجَنَازَتِي فَاَغْلِقُوا الْبَابَ فَاِنَّهُ لَا اَرَبَ لِي بِالنِّسَاءِ

** علقمہ فرماتے ہیں: تم میری موت کے وقت مجھے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرنا اور مجھے جلدی دفن کر دینا اور میری موت کا اعلان نہ کرنا، کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میرے مرنے پر زمانۂ جاہلیت کی طرح اعلان کیا جائے، جب مرد میری میت لے

کر (گھر سے باہر) آ جائیں' تو دروازہ بند کر دینا کیونکہ خواتین اس میں شریک نہیں ہو سکتی ہیں۔

6047 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: لَقِّنُوا اَمْوَاتَكُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

✽✽ قتادہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو''۔

6048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقِّنُوا اَمْوَاتَكُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهَا تَهْدِمُ الْخَطَايَا فَقِيْلَ لَهُ: كَيْفَ الْحَيُّ؟ قَالَ: هِيَ اَهْدَمُ وَاَهْدَمُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو' کیونکہ یہ کلمہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اُن سے کہا گیا: زندہ لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُن کے لیے (گناہوں کو) زیادہ ختم کرتا ہے' زیادہ ختم کرتا ہے۔

6049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُمْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَغَرَّ اَبَا مُسْلِمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: " خَمْسٌ يُصَدِّقُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ اِذَا قَالَهُنَّ: اِذَا قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ اللّٰهُ: صَدَقَ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: صَدَقَ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ اللّٰهُ: صَدَقَ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ: صَدَقَ عَبْدِيْ ." قَالَ: فَلَقِيتُ شُعْبَةَ، فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَادَ فِيهِنَّ: مَنْ قَالَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ . قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِهِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ بندہ کی تصدیق کرتا ہے جب بندہ اُن کلمات کو پڑھ لیتا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ والحمد للہ کہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میری ملاقات شعبہ سے ہوئی' تو اُنہوں نے بھی اغر نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی' جس میں یہ کلمات زیادہ تھے:

''جو شخص مرنے کے قریب یہ کلمات پڑھ لیتا ہے' آگ اُسے نہیں چھوئے گی''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت عبداللہ بن کثیر کے حوالے سے شعبہ کے حوالے سے' اُن کی سند کے ساتھ سنی ہوئی ہے۔

بَابُ اِغْمَاضِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی آنکھیں بند کر دینا

6050 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَسَمِعَ بُكَاءً مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَحْضُرُ الْمَيِّتَ فَتُؤَمِّنُ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُهُ، فَاِنَّ الْبَصَرَ يَشْخَصُ لِلرُّوحِ وَاَغْمَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سَلَمَةَ

✵✵ حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' جو قریب المرگ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کے پیچھے سے رونے کی آواز سنی' تو ارشاد فرمایا: فرشتے میت کے قریب موجود ہوتے ہیں' تو اہلِ خانہ جو کہتے ہیں' فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔ (جب اُن کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) بینائی روح کے پیچھے جاتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کر دیں۔

6051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: اِذَا اَغْمَضْتَ الْمَيِّتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا حَمَلْتَ الْمَيِّتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَسَبِّحْ وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم میت کی آنکھیں بند کرو' تو تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم رہتے ہوئے''۔

اور جب میت کو کندھا دو' تو یہ کہو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے''۔

اور پھر تم سبحان اللہ پڑھو۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6052 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهَا دُعِيَتْ اِلٰى مَيِّتٍ يُنَازِعُ، فَقَالَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ: "اِذَا حَضَرْتِيهِ فَقُولِي: السَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" وَبِهِ نَاْخُذُ اَيْضًا

✵✵ حسن بصری کی والدہ' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتی ہیں: اُنہیں ایک میت کے بارے میں اطلاع دی گئی کہ وہ قریب المرگ ہے' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاتون سے فرمایا: جب اُس کا آخری وقت قریب آئے' تو تم یہ کہنا: تمام رسولوں پر سلام ہو اور ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق بھی فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ النَّعْيِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کا اعلان کرنا

6053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: لَا تُؤْذِنُوْا بِیْ اَحَدًا كَفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

* * علقمہ بن قیس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب اُن کی وفات کا قریب آیا' تو اُنہوں نے کہا: تم میرے بارے میں کسی شخص کو اطلاع نہ دینا' جس طرح زمانۂ جاہلیت میں کیا جاتا تھا۔

6054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: "اِذَا كَانَ مَنْ يَحْمِلُ الْجِنَازَةَ فَلَا تُؤْذِنْ اَحَدًا مَخَافَةَ اَنْ يُقَالَ: مَا اَكْثَرَ مَنِ اتَّبَعَهُ"

* * علقمہ فرماتے ہیں: جب جنازہ اُٹھایا جائے' تو تم کسی شخص کو نہ بتانا' اس اندیشہ کے تحت کہ یہ کہا جائے کہ اس کے پیروکار کتنے ہیں؟

6055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا تُؤْذِنُوْا بِیْ اَحَدًا، حَسْبِیْ مَنْ يَحْمِلُنِیْ اِلٰى حُفْرَتِیْ

* * حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ فرماتے ہیں: تم میرے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دینا' میرے لیے وہ لوگ کافی ہوں گے' جو مجھے اُٹھا کر میری قبر تک لے جائیں۔

6056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ اَنْ يُؤْذَنَ صَدِيْقُهُ، اِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُطَافَ بِهٖ فِی الْمَجَالِسِ، اَنْعِیْ فُلَانًا كَفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب آدمی کا انتقال ہو جائے' تو اُس کے دوست کو اطلاع دی جائے' پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے' کہ محافل میں چکر لگا کر یہ کہا جائے: میں فلاں کے انتقال کی اطلاع دیتا ہوں' جس طرح زمانۂ جاہلیت میں کیا جاتا تھا۔

6057 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: "نَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَ مُؤْتَةَ رَجُلًا رَجُلًا، بَدَاَ بِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، ثُمَّ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، ثُمَّ قَالَ: فَاَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَهُوَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ"

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ میں شریک ہونے والے تمام افراد کا نام لے لے کر ان کے انتقال کی اطلاع دی' آپ نے سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' پھر حضرت جعفر بن

ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر جھنڈا خالد بن ولید نے لے لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمَرْءِ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، وَحُرُوفِ الْمَيِّتِ اِلَى الْقِبْلَةِ

باب: جب کسی شخص کا موت کا وقت قریب آئے' تو اُس کا غسل کرنا اور میت کو قبلہ کی طرف پھیر دینا

6058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُؤْمَرُ بِالْمَرْءِ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَنْ يُطَهَّرَ بِالْغُسْلِ؟ قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ لَحَسَنٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب آدمی کی موت کا وقت قریب آئے' تو کیا اُسے یہ ہدایت کی جائے گی کہ وہ غسل کے ذریعہ طہارت حاصل کرلے؟ عطاء نے جواب دیا: یہ عمدہ ہے۔

6059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ حُرُوفَ الْمَيِّتِ اِلَى الْقِبْلَةِ حِيْنَ يَحِيْنُ فَوْضُهُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، اَسُنَّةٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَحَدٍ يَعْقِلُ تَرَكَ ذٰلِكَ مِنْ مَيِّتِهِ، وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْمَلُ فِرَاشُهُ حَتّٰى يُحَرَّفَ بِهِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب آدمی کا آخری وقت قریب آتا ہے تو اُس وقت میت کا رُخ قبلہ کی طرف کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا اُسے دائیں پہلو پر کردیا جائے' کیا یہ چیز سنت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! مجھے کسی بھی شخص کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ میت کے حوالے سے اس چیز کو ترک کرنا چاہتا ہو' اللہ کی قسم! آدمی کے بستر کو اُٹھایا جاتا ہے' یہاں تک کہ اُسے پھیر دیا جاتا ہے اگر اس کی خود (قبلہ کی طرف رخ کرنے کی) استطاعت نہ ہو۔

6060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اسْتَقْبِلْ بِالْمَيِّتِ الْقِبْلَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِيْ عَلٰى يَمِيْنِهِ كَمَا يُوْضَعُ فِي اللَّحْدِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم میت کا رُخ قبلہ کی طرف کردو۔ سفیان کہتے ہیں: یعنی دائیں طرف کردو' جس طرح اُسے لحد میں رکھا جاتا ہے۔

6061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْمَيِّتِ يُوَجَّهُ لِلْقِبْلَةِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَوَجِّهْهُ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تُوَجِّهْهُ، لٰكِنِ اجْعَلِ الْقَبْرَ اِلَى الْقِبْلَةِ، قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ عُمَرَ، وَقَبْرُ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى الْقِبْلَةِ

٭٭ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسی میت کے بارے میں دریافت کیا' جس کا رُخ قبلہ کی طرف کیا جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُس طرف کردو اور اگر چاہو تو نہ کرو' لیکن قبر قبلہ کی سمت بنانا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں' قبلہ کی سمت ہی ہیں۔

6062 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ اِنْسَانًا حِيْنَ حَضَرَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ الْمَوْتُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ قَالَ: احْرِفُوهُ قَالَ: اَوَلَسْتُ عَلَيْهَا؟ يَعْنِي اَنَّهُ عَلَى الْقِبْلَةِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَقْبِلَهَا لِاَنَّهُ مُسْلِمٌ

✳ ✳ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: جب سعید بن مسیّب کا آخری وقت قریب آیا' تو وہ چت لیٹے ہوئے تھے' ایک شخص نے کہا: ان کا رُخ پھیر دو! تو سعید نے کہا: کیا میں اُس رُخ پر نہیں ہوں؟ یعنی کیا وہ قبلہ کے رُخ نہیں ہیں' وہ اُس وقت قبلہ کی طرف رُخ کیے ہوئے نہیں تھے' لیکن کیونکہ وہ مسلمان تھے (اس لیے اُنہوں نے یہ کلمات کہے)۔

6063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَهُوَ شَاكٍ مُسْتَلْقٍ، فَقَالَ: وَجِّهُوهُ لِلْقِبْلَةِ، فَغَضِبَ سَعِيدٌ وَقَالَ: اَوَلَسْتُ اِلَى الْقِبْلَةِ؟

✳ ✳ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سعید بن مسیّب کے ہاں داخل ہوا' وہ اُس وقت بیمار تھے اور چت لیٹے ہوئے تھے' اُس شخص نے کہا: ان کا رُخ قبلہ کی طرف کر دو۔ تو سعید غصہ میں آ گئے اور بولے: کیا میں قبلہ کی طرف نہیں ہوں؟

6064 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُورٍ الْاَنْصَارِيَّ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِاَهْلِهِ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ: اسْتَقْبِلُوْا بِيَ الْكَعْبَةَ

✳ ✳ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت جب قریب ہوا' تو اُنہوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا' وہ اُس وقت مدینہ میں تھے' میرا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دو۔

6065 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، سَمِعْتُهُ اَوْ بَلَغَنِيْ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ وَجَّهُوا آدَمَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ، ثُمَّ غَمَّضُوْهُ

✳ ✳ حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی کی موت کا وقت قریب آتا ہے' تو فرشتے اُس کا رُخ (کعبہ کی طرف) پھیر دیتے ہیں' پھر وہ اُس کی آنکھیں بند کرتے ہیں۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: مرنے کے وقت کیا کہا جائے؟

6066 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ اَوِ الْمَرِيضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا؛ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ

✳ ✳ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی میت یا (قریب المرگ) مریض کے

پاس موجود ہو تو تم بھلائی کی بات کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔

6067 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، وَوَافَقَ دُخُولَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُرُوجُ نَفْسِهٖ، فَسَمِعَ بُكَاءً فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَحْضُرُ الْمَيِّتَ، اَوْ قَالَ: اَهْلَ الْبَيْتِ، فَيُؤَمِّنُوا عَلٰى دُعَائِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ذُنُوبَهٗ، وَافْسِحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، وَاَعْظِمْ نُورَهٗ، وَاَضِءْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، اللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَهٗ رَبَّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْبَصَرَ شَخَصٌ لِلرُّوحِ، اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى شُخُوصِ عَيْنَيْهِ؟

✻ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جو بیمار تھے نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے تو اسی دوران اُن کی جان نکل گئی آپ نے رونے کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں صرف بھلائی کی دعا کرنا کیونکہ فرشتے میت کے پاس موجود ہوتے ہیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گھر والوں کے پاس موجود ہوتے ہیں اور وہ گھر والوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دے! اس کی قبر کو کشادہ کر دے! اس کے نور کو زیادہ کر دے! اس کے لیے اس کی قبر کو روشن کر دے! اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں میں ابوسلمہ کے درجہ کو بلند کر دے اور پیچھے رہنے والوں میں اُن کا کارساز بن جا! اے تمام جہانوں کے پروردگار! تو اس کی مغفرت کر دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بینائی روح کے پیچھے جاتی ہے کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو کہ اس کی آنکھیں اوپر کی طرف اُٹھی ہوئی ہیں۔

6068 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: اِذَا عَايَنَ الْمَرِيضُ الْمَلَكَ ذَهَبَتِ الْمَعْرِفَةُ، يَعْنِيْ مَعْرِفَةَ النَّاسِ

6066-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب ما يقال عند المريض والميت - حديث:1578' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم' ذكر ام المؤمنين ام سلمة بنت ابى امية رضى الله عنها - حديث:6803' سنن ابى داود - كتاب الجنائز' باب ما يستحب ان يقال عند الميت من الكلام - حديث:2724'سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر - حديث:1443' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث:1811' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الجنائز' ما يقال عند المريض إذا حضر - حديث:10661' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث:1931' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب ما يستحب من الكلام عنده - حديث:6215' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث:25950' مسند عبد بن حميد - حديث ام سلمة رضى الله عنها' حديث:1541' مسند ابى يعلى الموصلي - مسند ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث:6806' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ما اسندت ام سلمة - قبيصة بن ذؤيب' حديث:19574'

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب بیمار شخص (موت کے) فرشتہ کو دیکھ لیتا ہے تو اُس کی جان پہچان ختم ہو جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی لوگوں کی جان پہچان ختم ہو جاتی ہے۔

6069 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِی، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا شَخَصَ بِبَصَرِهِ؟ قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتَّبِعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم نے انسان کو دیکھا نہیں ہے کہ اُس کی آنکھیں اوپر کی طرف اُٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت بینائی جان کے پیچھے جاتی ہے''۔

بَابُ وَضْعِ السَّيْفِ

باب: تلوار رکھنا

6070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنِ السَّيْفِ يُوضَعُ عَلٰى بَطْنِ الْمَيِّتِ قَالَ: اِنَّمَا يُفْعَلُ لِئَلَّا يَنْتَفِخَ، وَلَا يَضُرُّكَ اَفَعَلْتَ اَمْ لَا، وَسُئِلَ عَنِ الْحِذَاءِ يُدْخَلُ بِهِ الْقَبْرَ قَالَ: اِنَّمَا يُكْرَهُ كَرَاهِيَةَ الزَّلَقِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَدْخُلَ بِالْحِذَاءِ الْقَبْرَ، وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے دریافت کیا گیا: کہ میت کے پیٹ پر تلوار رکھنے کا کیا حکم ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسا اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ پیٹ پھول نہ جائے' تم یہ کرتے ہو' یا نہیں کرتے' اس سے تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ امام شعبی سے جوتوں سمیت قبر میں اترنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: پھسلنے کے اندیشے کی وجہ سے اسے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: مجھے بھی یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم قبر میں جوتوں سمیت داخل ہو' ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ التَّعْزِيَةِ

باب: تعزیت کرنا

6071 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَزِّي الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ مَصَائِبِهِمْ "

٭٭ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ہاں فوتگی پر اُن کے ساتھ تعزیت کیا کرتے تھے۔

6072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عَمْرَةَ، شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ: يُقَالُ: مُعَزِّي الْمَصَائِبِ يُكْسَى رِدَاءً مِنْ اِيمَانٍ يَكُونُ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

✽✽ حجاج نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوعمرہ نے مجھے یہ بات بتائی' جو بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ فوتگی والے لوگوں کے ساتھ تعزیت کرنے والے شخص کو ایمان کی چادر پہنائی جائے گی' جو اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگی۔

6073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، اَنَّ اُمَيَّةَ بْنَ صَفْوَانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَجَدَ صَحِيفَةً مَرْبُوطَةً بِقِرَابِ صَفْوَانَ اَوْ بِسَيْفِهِ، وَاِذَا فِيهَا: هٰذَا مَا سَاَلَ اِبْرَاهِيمُ رَبَّهُ: " اَيْ رَبِّ، مَا جَزَاءُ مَنْ يَبُلُّ الدَّمْعُ وَجْهَهُ مِنْ خَشْيَتِكَ؟ قَالَ: صَلَوَاتِي، فَقَالَ: فَمَا جَزَاءُ مَنْ يُصَبِّرُ الْحَزِينَ ابْتِغَاءَ لِوَجْهِكَ؟ قَالَ: اَكْسُوهُ ثِيَابًا مِنَ الْاِيمَانِ يَتَبَوَّاُ بِهَا الْجَنَّةَ وَيَتَّقِي بِهَا النَّارَ قَالَ: فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَسُدُّ الْاَرْمَلَةَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ؟ قَالَ: وَمَا يَسُدُّ؟ قَالَ: يَرْوِيهَا اُقِيمُهُ فِي ظِلِّي وَاُدْخِلُهُ جَنَّتِي " قَالَ: فَمَا جَزَاءُ مَنْ تَبِعَ الْجَنَازَةَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ؟ قَالَ: يُصَلِّي مَلَائِكَتِي عَلَى جَسَدِهِ وَيُشَيِّعُ رُوحَهُ قَالَ: وَكَانَ فِيهِ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ فَنَسِيتُهَا قَالَ: فَاَتَى يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ فَاَخَذَهَا مِنِّي

✽✽ عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: اُمیہ بن صفوان نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں نے (اپنے والد) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے مشکیزہ یا تلوار کے ساتھ ایک صحیفہ بندھا ہوا دیکھا' اُس میں یہ تحریر تھا:

''یہ وہ چیز ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے مانگی تھی (یا جس کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا) اُنہوں نے کہا تھا: اے میرے پروردگار! اُس شخص کی جزاء کیا ہوگی؟ جس کا چہرہ تیری خشیت کی وجہ سے آنسوؤں سے تر ہو جائے؟ تو پروردگار نے فرمایا: میری رحمت! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا: اُس شخص کی جزاء کیا ہوگی؟ جو تیری رضا کے حصول کے لیے غمگین شخص کو صبر کی تلقین کرتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: میں اُسے ایمان کا لباس پہناؤں گا' جس کے ذریعہ وہ جنت میں ٹھکانہ حاصل کرے گا اور جس کے ذریعہ وہ جہنم سے بچ جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: اُس شخص کی جزاء کیا ہوگی؟ جو تیری رضا کی خاطر بیوہ عورتوں کی دیکھ بھال کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ ''یسد'' کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُن کی دیکھ بھال کرنا۔ (تو پروردگار نے فرمایا:) میں اپنے سایۂ رحمت میں اُس کی دیکھ بھال کروں گا اور اُسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: اُس شخص کی جزاء کیا ہوگی؟ جو تیری رضا کے حصول کی خاطر جنازہ کے ساتھ جائے؟ تو پروردگار نے فرمایا: میرے فرشتے اُس کے جسم پر رحمت نازل کریں گے اور اُس کی روح کو ساتھ لے کر چلیں گے''۔

راوی کہتے ہیں: اس روایت میں بیمار شخص کی عیادت کرنے والے شخص کی جزاء کا بھی ذکر تھا' لیکن وہ بات میں بھول گیا' پھر یحییٰ بن جعدہ آئے تو اُنہوں نے یہ روایت مجھ سے حاصل کی۔

6074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ: مَنْ عَزَّى مُؤْمِنًا بِمُصِيبَةٍ دَخَلَتْ عَلَيْهِ كَسَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِدَاءً يُحَبَّرُ بِه، قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَكَيْفَ يُعَزَّى؟ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْحَسَنَ مَرَّ بِاَهْلِ مَيِّتٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكُمْ وَغَفَرَ اللّٰهُ لِصَاحِبِكُمْ، ثُمَّ مَضَى وَلَمْ يَقْعُدْ، قُلْنَا لَهُ: مَنْ يُعَزَّى؟ قَالَ: يُعَزَّى كُلُّ حَزِينٍ، فَقَدْ يَكُونُ الرَّجُلُ حَزِينًا لِصَاحِبِه وَاَخِيهِ اَشَدَّ مِنْ حُزْنِ اَهْلِه عَلَيْهِ

٭٭ ابوعبداللہ سلمی نے اپنے علماء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کسی فوتگی کے وقت کسی مؤمن شخص کے ساتھ تعزیت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو ایسی چادر پہنائے گا' جس کے ذریعہ وہ شخص آراستہ ہوگا۔

امام عبدالرزاق سے ہم نے دریافت کیا: اُس کے ساتھ تعزیت کیسے کی جائے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حسن بصری جب کسی اہلِ میت کے پاس سے گزرتے تھے' تو اُن کے پاس ٹھہر کر یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو زیادہ کرے! تمہارے ساتھی کی مغفرت کرے۔ پھر وہ تشریف لے جاتے تھے' وہ بیٹھتے نہیں تھے۔ ہم نے اُن سے دریافت کیا: تعزیت کس کے ساتھ کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر اُس شخص کے ساتھ تعزیت کی جائے گی جسے غم لاحق ہو' کیونکہ بعض اوقات آدمی کو اپنے ساتھی اور بھائی کا غم اس سے زیادہ ہوتا ہے' جتنا اپنے اہلِ خانہ کا اُسے غم ہوتا ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو غسل دینا

6075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا، ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا، كُلُّهُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ فِي كُلِّ غَسْلَةٍ يُغْسَلُ رَاْسُهُ مَعَ سَائِرِ جَسَدِه قَالَ: قُلْتُ: وَتُجْزِءُ وَاحِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ اَنْقَوْهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: میت کو طاق تعداد میں غسل دیا جائے گا' تین یا پانچ یا سات مرتبہ' ہر مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیا جائے گا اور ہر مرتبہ غسل دیتے ہوئے پورے جسم کے ساتھ سر کو بھی دھویا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ایک مرتبہ بھی کافی ہوگا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! اگر لوگ اُسے اچھی طرح صاف کر دیں۔

6076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا

٭٭ ابن سیرین فرماتے ہیں: میت کو طاق تعداد میں غسل دیا جائے گا۔

6077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يُخْبِرُنَا قَالَ: غُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصٍ، وَغُسِّلَ ثَلَاثًا كُلُّهُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَوَلِيَ عَلِيٌّ سَفْلَتَهُ، وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَحْتَضِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَبَّاسُ يَصُبُّ الْمَاءَ قَالَ: وَعَلِيٌّ يَغْسِلُ سَفْلَتَهُ وَيَقُولُ:

الْفَضْلُ لِعَلِيٍّ: اَرِحْنِي اَرِحْنِي، قَطَعْتَ وَتِينِي، اِنِّي لَاَجِدُ شَيْئًا يَتَنَزَّلُ عَلَيَّ، قَطَعْتَ وَتِينِي قَالَ: " وَغُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بِئْرٍ لِسَعْدِ بْنِ خُثَيْمَةَ يُقَالُ لَهَا: الْغَرْسُ بِقِبَا قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ اِلَّا بِسِدْرٍ، وَبِهِ نَاْخُذُ. قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: يُبْدَاُ بِالرَّاْسِ اَوْ بِاللِّحْيَةِ؟ قَالَ: السُّنَّةُ لَا شَكَّ يُبْدَاُ بِالرَّاْسِ ثُمَّ اللِّحْيَةِ

ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، اَنَّ مَعْمَرًا اَخْبَرَهُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: يُبْدَاُ بِالرَّاْسِ، ثُمَّ اللِّحْيَةِ، ثُمَّ الْمَيَامِنِ، يَعْنِي غُسِّلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ ثُمَّ بِمَاءٍ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ. كُلُّ غَسْلَةٍ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ ثُمَّ بِمَاءٍ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام محمد باقر نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سمیت غسل دیا گیا' آپ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا' ہر مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیا گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے زیریں حصے کے نگران تھے' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کو کروٹ دلا رہے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پانی انڈیل رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے زیریں حصہ کو دھویا' تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے سنبھلنے دیں! مجھے سنبھلنے دیں! آپ نے میری وتین (شہہ رگ یا دل کی بڑی رگ) کاٹ دی ہے' مجھے محسوس ہوا ہے کہ جیسے کوئی چیز مجھ پر آئی ہے' آپ نے میری وتین (شہہ رگ یا دل کی بڑی رگ) کاٹ دی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کے کنویں سے غسل دیا گیا تھا' جس کا نام ''غرس'' تھا اور جو قباء میں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنا سر بیری کے پتے کے ذریعہ دھوتے تھے۔ (امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(کتاب کے ناقل کہتے ہیں:) میں نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کیا پہلے سر دھویا جائے گا؟ یا داڑھی دھوئی جائے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سنت یہ ہے پہلے سر کو دھویا جائے' پھر داڑھی کو دھویا جائے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ ابوقلابہ نے یہ بات نقل کی ہے: پہلے سر دھویا جائے گا' پھر داڑھی دھوئی جائے گی' پھر دائیں طرف کے اعضاء کو دھویا جائے گا' یعنی تین مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیا جائے گا' پھر پانی کے ذریعہ غسل دیا جائے گا' تو یہ ایک مرتبہ ہو جائے گا' ہر مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ اور پھر پانی کے ذریعہ غسل دیا جائے' تو یہ ایک مرتبہ ہو جائے گا۔

6078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ كَانَ ذَا ضَفِيرَتَيْنِ مَضْفُورَتَيْنِ؟ قَالَ: تُنْشَرَانِ وَتُغْسَلَانِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ السِّدْرَ لَا بُدَّ مِنْهُ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَتُوجِبُ، اَمَّا السِّدْرُ فَطَهُورٌ، قُلْتُ: فَلَمْ يُوجَدْ سِدْرٌ فَيُؤْخَذُ خِطْمِيٌّ؟ قَالَ: لَا، سَيُوجَدُ السِّدْرُ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میت کی چوٹیاں بنی ہوئی ہوں' جو بندھی ہوئی ہوں۔

تو اُنہوں نے کہا: انہیں کھول کر دھویا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: کیا بیری کے پتوں کا استعمال لازمی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ لازم ہے' کیونکہ بیری کے پتے طہارت دیتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اگر بیری کے پتے نہیں ملتے' تو کیا خطمی نامی بوٹی استعمال کی جاسکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بیری کے پتے مل ہی جائیں گے۔

6079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: غُسْلُ الْمُتَوَفَّى ثَلَاثُ مَرَّاتٍ، فَمَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيُلْقِ عَلٰى وَجْهِهٖ ثَوْبًا، ثُمَّ لِيَبْدَأْ فَلْيُوَضِّئْهُ وَلْيَغْسِلْ رَأْسَهُ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَغْسِلَ مَذَاكِيرَهُ فَلَا يُفْضِ اِلَيْهَا، وَلٰكِنْ لِيَأْخُذْ خِرْقَةً فَلْيُلْقِهَا عَلٰى يَدِهٖ، ثُمَّ لِيُدْخِلْ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الثَّوْبِ، وَلْيَمْسَحْ بَطْنَهُ حَتّٰى يُخْرِجَ مِنْهُ الْاَذٰى

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مرحوم کو تین مرتبہ غسل دیا جائے گا' جو شخص میت کو غسل دے گا' وہ اپنے چہرے پر کپڑا رکھ لے گا' پھر وہ آغاز میں میت کو وضو کرائے گا' پھر اُس کا سر دھوئے گا' پھر جب وہ اُس کی شرمگاہ کو دھونے لگے گا' تو ہاتھ وہاں تک لے کے جائے گا' بلکہ کپڑا لے کر اُسے اپنے ہاتھ پر باندھے گا اور پھر کپڑے کے نیچے سے اپنا ہاتھ اندر داخل کرے گا اور اُس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے گا' تاکہ ساری گندگی نکل جائے۔

6080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ: الْاُولٰى بِمَاءٍ قَرَاحٍ، وَيُوَضِّئُهُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَالثَّانِيَةُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَالثَّالِثَةُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ، وَيَتَتَبَّعُ مَسَاجِدَهُ بِالطِّيبِ "

٭٭ میت کو غسل دینے کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلی اُسے سادہ پانی سے غسل دیا جائے گا' پھر آدمی اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو کروائے گا' دوسری مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دے گا' تیسری مرتبہ سادہ پانی کے ذریعہ غسل دے گا اور سجدہ کے اعضاء پر خوشبو لگا دے گا۔

6081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُهُ يُغَسِّلُ مَيِّتًا فَاَلْقٰى عَلٰى فَرْجِهٖ خِرْقَةً وَّعَلٰى وَجْهِهٖ خِرْقَةً اُخْرٰى، وَوَضَّاَهُ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: يَبْدَاُ بِمَيَامِنِهٖ قَالَ: فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوَضِّئَهُ نَزَعَ الَّتِيْ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَاَمَّا الَّتِيْ عَلٰى فَرْجِهٖ فَلَا يُحَرِّكُهَا، وَلٰكِنَّهُ يَضَعُ عَلٰى يَدِهٖ خِرْقَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهَا تَحْتَ الْخِرْقَةِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ اَيُّوْبُ: وَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِدْرًا غَسَّلُوْهُ بِالْاُشْنَانِ اِذَا طَالَ مَرَضُهُ وَكَثُرَ

٭٭ معمر نے ایوب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں ایک میت کو غسل دیتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے میت کی شرمگاہ پر ایک کپڑا رکھ دیا اور اپنے چہرے پر دوسرا کپڑا ڈال دیا' اُنہوں نے میت کو نماز کے وضو کی طرح وضو کروایا' پھر میت کے دائیں اعضاء سے آغاز کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: میت کے دائیں طرف کے اعضاء سے آغاز کیا

جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی جب میت کو غسل کروانے لگے گا' تو اپنے چہرے پر موجود کپڑے کو اتار لے گا' جہاں تک میت کی شرمگاہ پر موجود کپڑے کا تعلق ہے تو آدمی اُسے حرکت نہیں دے گا' بلکہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پھر اُسے اُس کپڑے کے نیچے داخل کرے گا (جو میت کی شرمگاہ پر موجود ہے)۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات نقل کی ہے: ایوب فرماتے ہیں: جب لوگوں کو بیری کے پتے نہیں ملیں گے تو وہ میت کو اُشنان کے ذریعہ غسل دے دیں گے' جبکہ میت کی بیماری زیادہ اور لمبی ہو چکی ہو۔

6082 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ: اِذَا طَالَ ضَنَى الْمَيِّتِ غُسِّلِ بِالْاُشْنَانِ اِنْ شَاءُ وْا

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: جب میت کی بیماری طویل رہ چکی ہو' تو میت کو اگر لوگ چاہیں گے' تو اُشنان کے ذریعہ غسل دے دیں گے۔

6083 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصٌ فَنُودُوا اَنْ لَا تَنْزِعُوهُ

٭٭ منصور فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے جسم پر قمیص موجود تھی' تو یہ آواز آئی: کہ تم اسے نہ اُتارو۔

6084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُغَسَّلَ الْمَيِّتُ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ فَضَاءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ سِتْرٌ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ میت کو ایسی حالت میں غسل دیا جائے کہ اُس کے اور آسمان کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ ہو' میت اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ ہونا چاہیے۔

6085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ غَسْلُهُ عُرْيَانًا؟ قَالَ: لِمَ يُغَسَّلُ عُرْيَانٌ؟ قُلْتُ: فَجُعِلَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ مِمَّنْ عَلَيْهِ لَا يُمَسُّ الثَّوْبُ وَيُغَسَّلُ مِنْ تَحْتِهِ قَالَ: حَسْبُهُ، وَقَدْ وُورِيَ حِيْنَئِذٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میت کو برہنہ کر کے غسل دینا مکروہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: برہنہ کر کے غسل کیوں دیا جائے؟ میں نے کہا: تو کیا اُس کے جسم پر موجود کپڑوں میں سے کسی کپڑے کو اُس پر رکھ دیا جائے گا اور پھر اُس کپڑے کو ہلائے بغیر اُس کے نیچے سے غسل دے دیا جائے گا۔ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کافی ہے اور یہ چیز اُسے ڈھانپ لے گی۔

6086 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ آدَمُ رَجُلًا اَشْعَرَ طُوَالًا آدَمَ، كَاَنَّهُ نَخْلَةٌ سَحُوقٌ، وَاِنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْوَفَاةُ نَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ بِحَنُوطِهِ وَكَفَنِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، فَلَمَّا مَاتَ غَسَّلُوهُ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ ثَلَاثًا، وَجَعَلُوْا فِى الثَّالِثَةِ كَافُورًا، وَكَفَّنُوهُ فِىْ وِتْرٍ

ثِيَابٍ، وَحَفَرُوْا لَهُ لَحْدًا وَصَلَّوْا عَلَيْهِ، وَقَالُوْا: هَذِهِ سُنَّةُ وَلَدِ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ

٭٭ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام گندمی رنگت کے آدمی تھے' اُن کے بال زیادہ تھے اور قد بھی لمبا تھا' یوں جیسے وہ کھجور کا لمبا درخت ہوتے ہیں' جب اُن کی وفات کا وقت قریب آیا' تو فرشتے جنت سے اُن کو لگانے والی خوشبو اور اُن کا کفن لے کر نازل ہوئے' جب اُن کا انتقال ہوا' تو فرشتوں نے اُنہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ تین مرتبہ غسل دیا اور تیسری مرتبہ اُس میں کافور شامل کر لیا' فرشتوں نے اُنہیں طاق تعداد میں کفن دیا اور اُن کے لیے لحد تیار کی اور اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی''۔

علماء فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اُن کی اولاد میں یہی معمول ہے۔

6087 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: غُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَمِيْصٍ، وَنَزَلَ فِيْ حُفْرَتِهِ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّصَالِحُ بْنُ سَعْدَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص کے اندر ہی غسل دیا گیا' آپ کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صالح بن سعدان اُترے تھے۔

6088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: نَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ حِيْنَ حَضَرَ آدَمَ الْوَفَاةُ، فَلَمَّا رَآهُمْ عَرَفَهُمْ، فَقَبَضُوْهُ وَغَسَّلُوْهُ وَكَفَّنُوْهُ وَصَلَّوْا عَلَيْهِ وَدَفَنُوْهُ وَبَنُوْهُ يَنْظُرُوْنَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: وَقَالَ مَعْمَرٌ: سَمِعْتُ غَيْرَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: ثُمَّ قَالُوْا: هَذِهِ سُنَّةُ وَلَدِكَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فِي الْمَيِّتِ يُغَسَّلُ، قَالَ: يُوْضَعُ خِرْقَةٌ عَلٰى وَجْهِهِ، وَاُخْرٰى عَلٰى فَرْجِهِ. فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوَضِّئَهُ كَشَفَ الْخِرْقَةَ الَّتِيْ عَلٰى وَجْهِهِ، فَيُوَضِّئُهُ بِالْمَاءِ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُغَسِّلُهُ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ مِنْ رَاْسِهِ اِلٰى قَدَمِهِ، يَبْدَاُ بِمَيَامِنِهِ، وَلَا يَكْشِفُ الْخِرْقَةَ الَّتِيْ عَلٰى فَرْجِهِ، وَلٰكِنَّهُ يُلَفُّ عَلٰى يَدِهِ خِرْقَةً اِذَا اَرَادَ اَنْ يَغْسِلَ فَرْجَهُ، فَيَغْسِلَ مَا تَحْتَ الْخِرْقَةِ الَّتِيْ عَلٰى فَرْجِهِ بِمَاءٍ، وَاِذَا غَسَّلَهُ مَرَّتَيْنِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ، غَسَّلَهُ مَرَّةً ثَالِثَةً بِمَاءٍ فِيْهِ كَافُوْرٌ، وَالْمَرْاَةُ كَذٰلِكَ. فَاِذَا فَرَغَ الْغَاسِلُ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ شَيْءٌ مِنْ كَافُوْرٍ وَّشَيْءٌ مِنْ سِدْرٍ هُشِّمَ اَوْ وَرَقٍ، يَبْدَاُ بِلِحْيَةِ الْمَيِّتِ قَبْلَ رَاْسِهِ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُهُ غَسَّلَ مَيِّتًا فَجَفَّفَ رَاْسَهُ بِالْمِجْمَرِ

٭٭ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا قریب آیا تو فرشتے نازل ہوئے' جب حضرت آدم علیہ السلام نے اُنہیں دیکھا تو اُنہیں پہچان لیا' اُن فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح کو قبض کیا' اُنہیں غسل دیا' اُنہیں کفن دیا' اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی' اُن کو دفن کیا' جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بچے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ثابت کے علاوہ لوگوں کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: پھر اُن فرشتوں نے یہ کہا: یہ آپ کی اولاد کے لیے سنت ہے۔

ابن سیرین میت کو غسل دینے کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک کپڑا اُس کے چہرے پر رکھا جائے گا اور دوسرا اُس کی شرمگاہ پر رکھا جائے گا' جب آدمی میت کو غسل کروانے کا ارادہ کرے گا تو اُس کے چہرے پر موجود کپڑے کو ہٹا دے گا پھر اُسے وضو کروائے گا جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے' پھر وہ میت کے سر سے لے کر پاؤں تک اُسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے گا' وہ دائیں طرف کے اعضاء سے آغاز کرتا ہے لیکن جب وہ اُس کی شرمگاہ کو دھونے کا ارادہ کرے گا تو اپنے ہاتھ پر ایک کپڑا لپیٹ کر اُس کپڑے کے نیچے سے دھودے گا' جو اُس کی شرمگاہ پر موجود ہے اور اُسے پانی کے ذریعہ دھوئے گا' جب آدمی اُسے دومرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیدے گا' تو تیسری مرتبہ پانی کے ذریعہ غسل دے گا' جس میں کافور ملا ہوا ہوگا' خاتون کا حکم بھی اسی طرح ہے' جب غسل دینے والا فارغ ہوگا' تو وہ کافور والا کچھ پانی لے کر اور کچھ بیری کے پتے لے کر انہیں ملائے گا اور میت کے سر سے پہلے میت کی داڑھی پر لگائے گا۔

معمر' ایوب کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُنہیں ایک میت کو غسل دیتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے میت کے سر کو انگیٹھی کے ذریعہ خشک کیا۔

بَابُ غُسْلِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کو غسل دینا

6089 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ

6089-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر - حديث:1207' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب في غسل الميت - حديث:1608' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في الغسل - ذكر الامر لمن جمر الميت ان يجمره وترا' حديث:3086'موطا مالك - كتاب الجنائز' باب غسل الميت - حديث:521' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب كيف غسل الميت - حديث:2750' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في غسل الميت - حديث:1454' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' غسل الميت بالماء والسدر - حديث:1867' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' ما قالوا في الميت كم يغسل مرة وما يجعل في الماء - حديث:10715' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' غسل الميت بالماء والسدر - حديث:1987' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب غسل الميت - باب ما يغسل به الميت وسنة التكرار في غسله' حديث:6245'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث ام عطية - حديث:20289' مسند الحميدي - احاديث ام عطية الانصارية رضي الله عنها' حديث:355' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من اسمه عبد الله - حديث:4601' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' باب النون - محمد بن سيرين' حديث:20999

رَأَيْتُنَّ، وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، اجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَةً فَقَالَ: اَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَتْ: جَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ، وَأَرْسَلْنَاهُنَّ مِنْ خَلْفِهَا الْحَقْوُ إِزَارٌ غَلِيظٌ."

* سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی انتقال ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خواتین اسے تین یا پانچ مرتبہ'یا اگر مناسب سمجھو'تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا' تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دینا اور تم آخری مرتبہ میں کچھ کافور ملا لینا' جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئیں' تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہماری طرف بڑھائی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دینا۔ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے اُن صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنائیں اور انہیں اُن کی پشت پر ڈال دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) حقو' موٹے تہبند کے کپڑے کو کہتے ہیں۔

6090 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِيْنَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ،

* سیدہ اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا' اُس کے بعد حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

6091 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ مِثْلَهُ

* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

6092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْأَةُ تُنْشَرُ رَأْسُهَا فَيُغْسَلُ مَعَهَا مَنْشُورًا مِنْ أَجْلِ الْغُسْلِ الَّذِي فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت کے سر کے بال کھول دیئے جاتے ہیں اور پھر اُس کے کھلے ہوئے بالوں کے ساتھ ہی اُسے غسل دیا جاتا ہے' اس کی وجہ وہ دھونا ہے جو اس پر لازم ہوتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

6093 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سِيرِيْنَ يَقُولُ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا، فَلَمْ تُدْرِكْهُ، فَحَدَّثَتْنَا. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِأَيُّوبَ: مَا قَوْلُهُ: أَشْعِرْنَهَا، أَتُؤَزَّرُ بِهِ؟ قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا قَالَ: الْفِفْنَهَا فِيهِ قَالَ: وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يَأْمُرُ الْمَرْأَةَ أَنْ تُشْعِرَ لِفَافَةً وَّلَا تُؤَزِّرَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ أَيُّوبُ: سَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِيْنَ تَقُولُ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ قُرُوْنٍ قَالَتْ: نَقَضْنَهُ فَغَسَلْنَهُ فَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَ قُرُوْنٍ قَالَ: نَعَمْ، اَشْعَرْنَهَا فَوَضَعُوْهُ مِمَّا يَلِي جَسَدَهَا

✸✸ ابن سیرین فرماتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جن کا نام سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا تھا' یہ اُن خواتین میں سے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا تھا' یہ خاتون بصرہ آئیں' یہ اپنے بیٹے کی تلاش میں آئی تھیں لیکن وہ اُنہیں نہیں مل سکا' تو اُس خاتون نے ہمیں یہ بات بتائی' اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے دریافت کیا: روایت کے یہ الفاظ ''اشعرنہا'' سے مراد کیا ہے؟ کیا اس سے مراد یہ ہے کہ اسے تہبند کے طور پر اوڑھا دو؟ اُنہوں نے جواب دیا: میری تو اس کے بارے میں یہ رائے ہے کہ اسے اُس کے جسم پر لپیٹ دو۔

ابن سیرین بھی اسی طرح کہتے تھے' وہ خاتون کے بارے میں یہ حکم دیتے تھے کہ لفافے کو اُس کے جسم پر لپیٹ دیا جائے' اُسے تہبند کے طور پر نہ پہنایا جائے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُن خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائی تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے پہلے چوٹیاں کھولی تھیں' پھر اُنہیں دھویا تھا پھر اُن کی تین چوٹیاں بنائی تھیں۔ تو راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا ہی ہوا تھا اور پھر اُن خواتین نے وہ چادر اُن صاحبزادی کے جسم پر، (کسی اور کپڑے کے حائل کے بغیر) جسم کے ساتھ لپیٹی تھی۔

بَابُ عَصْرِ الْمَيِّتِ

باب: میت کے (پیٹ پر) دباؤ ڈالنا

6094 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْتَمَسَ عَلِيٌّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُلْتَمَسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ: بِاَبِي وَاُمِّي طَيِّبًا حَيًّا، وَطَيِّبًا مَيِّتًا

✸ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے وہ چیز تلاش کرنا چاہی' جو میت سے تلاش کی جاتی ہے' تو اُنہیں وہ چیز نہیں ملی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ زندگی کے عالم میں بھی پاکیزہ تھے اور انتقال کے بعد بھی پاکیزہ ہیں۔

6095 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ ثَلَاثًا، فَاِنْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ بَعْدَ الثَّلَاثِ غَسَّلُوْهُ خَمْسًا، فَاِنْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ غُسِّلَ سَبْعًا،

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میت کو تین مرتبہ غسل دیا جائے گا' اگر تین مرتبہ کے بعد بھی اُس کے جسم سے کوئی چیز

نکل آتی ہے تو تم اُسے پانچ مرتبہ غسل دو اگر پھر بھی اُس کے جسم سے کوئی چیز نکل آتی ہے تو اُسے سات مرتبہ غسل دیا جائے گا۔

6096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ . قَالَ هِشَامٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يُغَسَّلُ ثَلَاثًا، فَإِنْ خَرَجَ شَيْءٌ غُسِلَ مَا خَرَجَ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ

✵✵ ابن سیرین کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔ ہشام نقل کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: میت کو تین مرتبہ غسل دیا جائے گا' اگر اُس کے بعد کوئی چیز نکل آتی ہے تو جو چیز نکلی ہے اُسے دھولیا جائے گا' تین مرتبہ سے زیادہ غسل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ اَجْرِ الْغَاسِلِ

باب: غسل دینے والے کا اجر

6097 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِيْ عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ زَادَ فِي قَوْلِهِ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا ثُمَّ لَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا خَرَجَ مِنْ خَطَايَاهُ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے وہ گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے' البتہ اس میں اُنہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور پھر اُس میں کوتاہی نہیں کرتا''۔

ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی الفاظ منقول ہے:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

6098 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَاَدَّى فِيهِ الْاَمَانَةَ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس بارے میں امانت کو ادا کر دیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا۔

بَابُ مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا

باب: جو شخص میت کو کفن دیتا ہے

6099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ يُوْسُفَ الَّذِي كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ يَقُوْلُ: فِي التَّوْرَاةِ: مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَمَنْ كَفَلَ صَغِيرًا حَتّٰى صَارَ كَبِيرًا

٭٭ منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے یوسف نامی اُس شخص کو سنا' جو پہلے یہودی تھے اور پھر مسلمان ہو گئے' وہ یہ فرماتے ہیں: تورات میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جو شخص میت کو کفن دیتا ہے تو یہ اسی طرح ہے' جیسے کوئی کمسن بچے کا کفیل بنے' یہاں تک کہ وہ بچہ بڑا ہو جائے۔

6100 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرِ ابْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ يُوْسُفَ، رَجُلٍ كَانَ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ نَجِدُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ: مَثَلُ الَّذِي يُكَفِّنُ الْمَيِّتَ كَالَّذِي كَفَلَهُ صَغِيرًا حَتّٰى مَاتَ

٭٭ منصور بن صفیہ بیان کرتے ہیں: یوسف نامی ایک صاحب جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہوتے تھے' وہ یہ بیان کرتے ہیں: ہم نے اللہ کی کتاب (تورات) میں یہ بات پائی ہے کہ جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اُس کی مثال اسی طرح ہے جیسے اُس نے میت کی کمسنی میں کفالت کی' یہاں تک کہ میت کا انتقال ہو گیا (یعنی کمسنی سے لے کر اُس کے انتقال تک اُس کی کفالت کرتا رہا)۔

بَابُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا اغْتَسَلَ اَوْ تَوَضَّاَ

باب: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے کیا وہ غسل کرے گا' یا وضو کرے گا؟

6101 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلٰى مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا غُسْلٌ؟ قَالَ: لَا، قَدْ اِذَنْ نَجَّسُوا صَاحِبَهُمْ، وَلٰكِنْ وُضُوْءٌ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے' کیا اُس پر غسل لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس صورت میں تو تم اپنے ساتھی کو نجس قرار دے دو گے' ایسا شخص وضو کرے گا۔

6102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ سُئِلَ هَلْ يَغْتَسِلُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوْا، وَاِلَّا فَاِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمُ الْوُضُوْءُ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے سوال کیا گیا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے' کیا وہ غسل کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو میت نجس تھی تو تم غسل کر لو' ورنہ تم میں سے کسی ایک شخص کے لیے وضو کر لینا کافی ہے۔

6103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ الْمُزَنِيُّ قَالَ: غَسَّلَ اَبَاكَ اَرْبَعٌ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَمَا زَادُوْا عَلٰى اَنِ احْتَجَزُوْا عَلٰى ثِيَابِهِمْ، فَلَمَّا فَرَغُوْا

تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا عَلَيْهِ قَالَ: وَسَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ: اَلَا تَتَّقُوْنَ اللّٰهَ، تَغْتَسِلُوْنَ مِنْ مَوْتَاكُمْ، اَاَنْجَاسٌ هُمْ؟

✵✵ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: علقمہ مزنی نے مجھے یہ بات بتائی کہ تمہارے والد کو چار ایسے حضرات نے غسل دیا جنہیں بیعت رضوان کا شرف حاصل ہے' تو ان حضرات نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا کہ اپنے کپڑے لپیٹ لیے' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے وضو کیا اور مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اپنے مرحومین کی وجہ سے غسل کرتے ہو؟ کیا وہ لوگ ناپاک ہیں؟

6104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوْا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ (میت) نجس تھی' تو تم غسل کرلو۔

6105 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعَائِشَةَ، كَانَا لَا يَرَيَانِ عَلٰى مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا غُسْلًا، وَقَالَا: اِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوْا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما میت کو غسل دینے والے شخص پر غسل لازم ہونے کے قائل نہیں تھے' یہ دونوں یہ کہتے تھے: اگر تمہارا ساتھی نجس تھا' تو تم غسل کرلو۔

6106 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ: اَغْتَسِلُ مِنَ الْمَيِّتِ؟ قَالَ: اَمُؤْمِنٌ هُوَ؟ قُلْتُ: اَرْجُو قَالَ: فَتَمَسَّحْ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَلَا تَغْتَسِلْ مِنْهُ

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا میں میت کو غسل دینے کے بعد غسل کروں گا؟ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا وہ مؤمن تھا؟ میں نے کہا: مجھے اُمید تو یہی ہے! اُنہوں نے فرمایا: تم مؤمن کو چھونے کی وجہ سے غسل نہ کرو۔

6107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا غَسَّلْتَ الْمَيِّتَ فَاَصَابَكَ مِنْهُ اَذًى فَاغْتَسِلْ، وَاِلَّا اِنَّمَا يَكْفِيكَ الْوُضُوْءُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم میت کو غسل دو اور اُس کی نجاست تمہیں لگ جائے تو تم غسل کرلو' ورنہ تمہارے لیے وضو کرلینا کافی ہے۔

6108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ، وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اُسے غسل کرنا چاہیے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

6110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: اِسْحَاقُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میت کو غسل دے' اُسے غسل کرنا چاہیے''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6111 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرِهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے' اُسے غسل کرنا چاہیے''۔

6112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ، وَمَنْ دَلَّاهُ فِي حُفْرَتِهِ فَلْيَتَوَضَّاْ

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اُسے غسل کرنا چاہیے اور جو شخص اُسے قبر میں اُتارتا ہے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

6113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ يَغْتَسِلَ الَّذِي يَغْسِلُ الْمَيِّتَ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے کہ جو شخص میت کو غسل دیتا ہے وہ غسل کرے۔

6114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ اِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا اغْتَسَلَ

6110-صحیح ابن حبان - کتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء - ذکر الامر بالوضوء من حمل الميت، حديث: 1177، سنن ابي داود - كتاب الجنائز، باب في الغسل من غسل الميت - حديث: 2765، سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت - حديث: 1458، مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز، من قال على غاسل الميت غسل - حديث: 10963، مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز، من قال على غاسل الميت غسل - حديث 10964، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة، جماع ابواب الغسل للجمعة والاعياد وغير ذلك - باب الغسل من غسل الميت، حديث: 1331، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7596، مسند الطيالسي - احاديث النساء، ما اسند ابو هريرة - صالح مولى التوامة عن ابي هريرة، حديث: 2421، مسند ابن الجعد - من حديث محمد بن عبد الرحمن بن ابي ذئب، حديث: 2320، المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف، من اسمه احمد - حديث: 993

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین جب کسی میت کو غسل دیتے تھے تو وہ خود غسل کرتے تھے۔

6115 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَّطَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ." وَبِهٖ يَاْخُذُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو خوشبو لگائی تھی' پھر اُنہوں نے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی' اُن کی میت کو کندھا دیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز ادا کی اور ازسرِ نو وضو بھی نہیں کیا۔ (امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6116 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، حَنَّطَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ"

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو خوشبو لگائی' پھر اُنہوں نے اُن کی میت کو کندھا بھی دیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز ادا کی اور ازسرِ نو وضو بھی نہیں کیا۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَغْسِلُ الرَّجُلَ

باب: عورت کا مرد کو (یعنی بیوی کا شوہر کو) غسل دینا

6117 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ امْرَاَةَ اَبِي بَكْرٍ، غَسَّلَتْهُ حِيْنَ تُوُفِّيَ "، اَوْصَى بِذٰلِكَ

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اُنہیں اُن کے انتقال کے بعد غسل دیا تھا کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسی بات کی وصیت کی تھی۔

6118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

6119 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ غَسَّلَتْهُ امْرَاَتُهُ اَسْمَاءُ، وَاَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ غَسَّلَتْهُ امْرَاَتُهُ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَقُوْلُ نَحْنُ: لَا يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، لِاَنَّهَا لَوْ شَاءَ تَزَوَّجَ اُخْتَهَا حِيْنَ مَاتَتْ. وَنَقُوْلُ: تُغَسِّلُ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا، لِاَنَّهَا فِي عِدَّةٍ مِنْهُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اُن کی اہلیہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اُن کی اہلیہ اُمِ عبداللہ نے غسل دیا تھا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: مرد بیوی کو غسل نہیں دے سکتا کیونکہ اگر مرد چاہے تو بیوی کے انتقال کے بعد اُس کی بہن سے شادی کرسکتا ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ عورت' شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ وہ شوہر کی عدت میں ہوتی ہے۔

6120 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادًا: اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ مَعَ الْقَوْمِ فَالْمَرْاَةُ تُغَسِّلُ زَوْجَهَا، وَالرَّجُلُ امْرَاَتَهُ

✸✸ سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے حماد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب کچھ لوگوں کے ساتھ کسی عورت کا انتقال ہو جائے تو (اس نوعیت کی صورتِ حال میں) عورت' شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور شوہر' عورت کو غسل دے سکتا ہے۔

6121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: الرَّجُلُ اَحَقُّ اَنْ يُغَسِّلَ امْرَاَتَهُ مِنْ اَخِيهَا

✸✸ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: عورت کے بھائی کے مقابلہ میں مرد اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنی بیوی کو غسل دے۔

6122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ دَاوُدِ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَحَقُّ النَّاسِ بِغُسْلِ الْمَرْاَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا زَوْجُهَا

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ اُمِّ جَعْفَرٍ بِنْتِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: اَوْصَتْ فَاطِمَةُ اِذَا مَاتَتْ اَنْ لَا يُغَسِّلَهَا اِلَّا اَنَا وَعَلِيٌّ قَالَتْ: فَغَسَّلْتُهَا اَنَا وَعَلِيٌّ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کو غسل دینے کا اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار اُس کا شوہر ہے۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ جب اُن کا انتقال ہو جائے تو میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی اُنہیں غسل نہ دے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں غسل دیا تھا۔

6123 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِي بَكْرٍ غَسَّلَتْهُ حِينَ تُوُفِّيَ، ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ بِحَضْرَتِهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: اِنِّي صَائِمَةٌ، وَاِنَّ هٰذَا لَيَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ؟ قَالَ: لَا

✸✸ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتقال پر اُنہیں غسل دیا تھا' پھر اُنہوں نے وہاں موجود مہاجرین سے سوال کیا اور یہ کہا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور آج سردی بہت زیادہ ہے تو کیا مجھ پر غسل لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، وَعَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَمَرَ اَبُو بَكْرٍ امْرَاَتَهُ اَسْمَاءَ اَنْ تُغَسِّلَهُ وَكَانَتْ صَائِمَةً فَعَزَمَ عَلَيْهَا لِتُفْطِرَ فَدَعَتْ بِمَاءٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَشَرِبَتْ وَقَالَتْ: لَا اُتْبِعُهُ الْيَوْمَ اِثْمًا فِي قَبْرِهِ

٭٭ ابوبکر بن حفص بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ہی انہیں غسل دیں' اُس دن سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ روزہ ختم کر دیں' پھر سورج غروب سے کچھ پہلے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے پانی منگوایا اور اُسے پی لیا۔ اُنہوں نے جواب دیا: آج میں ان کی قبر میں ان کے پیچھے گناہ کو نہیں بھیجوں گی۔

6125 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَلَمْ يَجِدُوا امْرَاَةً تُغَسِّلُهَا غَسَّلَهَا زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا، وَاِنْ وَجَدُوا يَهُودِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً غَسَّلَتْهَا

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب عورت انتقال کر جائے اور اُسے غسل دینے کے لیے کوئی اور عورت نہ ملے تو اُس کا شوہر یا اُس کا بیٹا اُس عورت کو غسل دیدیں گے' اگر کوئی یہودی یا عیسائی عورت مل جاتی ہے تو وہ عیسائی یا یہودی عورت اُسے غسل دے دے گی۔

6126 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ فَاطِمَةَ لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ اَمَرَتْ عَلِيًّا فَوَضَعَ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ وَتَطَهَّرَتْ وَدَعَتْ ثِيَابَ اَكْفَانِهَا فَاُتِيَتْ بِثِيَابٍ غِلَاظٍ فَلَبِسَتْهَا وَمَسَّتْ مِنَ الْحَنُوطِ ثُمَّ اَمَرَتْ عَلِيًّا اَنْ لَا تُكْشَفَ اِذَا قَضَتْ، وَاَنْ تُدْرَجَ كَمَا هِيَ فِيْ ثِيَابِهَا " قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَكَتَبَ فِيْ اَطْرَافِ اَكْفَانِهِ: شَهِدَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

٭٭ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا آخری وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُن کے لیے غسل کا پانی رکھیں! پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے غسل کیا' طہارت حاصل کی' اُنہوں نے اپنے کفن کے کپڑے منگوائے' وہ لائے گئے جو موٹے کپڑے کے بنے ہوئے تھے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں پہن لیا' پھر اُنہوں نے خوشبو لگائی' پھر اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ جب اُن کا انتقال ہو جائے تو اُن سے کپڑا نہ ہٹایا جائے اور وہ جن کپڑوں میں ہیں اُنہی کپڑوں میں اُنہیں کفن میں رکھ دیا جائے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی اور ایسے شخص کے بارے میں علم ہے جس نے ایسا کیا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کثیر بن عباس نے ایسا کیا تھا' اُنہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر یہ لکھا تھا: کثیر بن عباس اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ

باب: جو شخص کسی بے آب و گیاہ جگہ پر انتقال کر جائے

6127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَمُوتُ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ قَالَ:

يُيَمَّمُ وَيُمْسَحُ وَجْهُهُ بِالصَّعِيدِ، قَالَهُ مَعْمَرٌ، قَالَهُ حَمَّادٌ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر انتقال کر جاتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: اُسے تیمم کروایا جائے گا اور اُس کے چہرے پر مٹی (والا ہاتھ) پھیر دیا جائے گا۔

معمر نے یہ بات بیان کی ہے اور حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب: جو شخص خواتین کے ساتھ ہو اور انتقال کر جائے' یا خواتین' مردوں کے ساتھ ہوں اور (انتقال کر جائیں)

6128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ جَارِيَةً لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ مَرِضَتْ مَعَهُمْ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لَهَا نَافِعٌ: مَرِضَتْ وَلِيدَتُكِ مَعَنَا، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَتْ كَيْفَ اِذًا صَنَعْتُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِى قَالَتْ: تُدْفَنُ كَمَا هِيَ.

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ صفیہ بنت ابوعبید کی ایک کنیز بیمار ہوگئی جو اُن لوگوں کے ساتھ سفر کر رہی تھی' تو نافع نے اُن سے کہا: آپ کی کنیز جو ہمارے ساتھ تھی' بیمار ہوگئی ہے۔ تو سیدہ صفیہ نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر اس کا انتقال ہوگیا تو تم اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! اُنہوں نے جواب دیا: جس طرح یہ ہے اُسی طرح دفن کر دینا۔

6129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: تُدْفَنُ كَمَا هِيَ،

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت کو اُسی حالت میں دفن کر دیا جائے گا۔

6130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُدْفَنُ كَمَا هِيَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اُس عورت کو اسی حالت میں دفن کر دیا جائے گا۔

6131 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تُغَسَّلُ وَعَلَيْهَا الثِّيَابُ

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اُس کے جسم پر موجود کپڑوں سمیت اُسے غسل دے دیا جائے گا۔

6132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ لَيْسَ فِيْهِنَّ رَجُلٌ، فَاِنَّهُ يُيَمَّمُ. وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ حماد فرماتے ہیں: جب کسی مرد کا انتقال ہو جائے جو خواتین کے ساتھ ہو' اور اُن خواتین کے ساتھ کوئی اور مرد نہ ہو تو اُس مرد کو تیمم کروایا جائے گا۔ (امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَبَلَغَنِىْ عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ يُيَمَّمُ،

✻✻ ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی حماد کے قول کی مانند قول منقول ہے کہ ایسے مرد کو تیمم کروادیا جائے گا۔

6134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ: يُيَمَّمُ. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُيَمَّمُ

✻✻ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے حماد کے قول کی مانند قول منقول ہے کہ ایسے شخص کو تیمم کروادیا جائے گا۔ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ ایسے شخص کو تیمم کروادیا جائے گا۔

6135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ، وَالْمَرْاَةُ مَعَ الرِّجَالِ، فَاِنَّهُمَا يُيَمَّمَانِ وَيُدْفَنَانِ، وَهُمَا بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ، وَبِهِ نَاْخُذُ

✻✻ مکحول روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مرد خواتین کے ساتھ ہو اور انتقال کر جائے یا عورت مردوں کے ساتھ ہو اور انتقال کر جائے تو ان دونوں کو تیمم کروا کے دفن کر دیا جائے گا اور ان کی مثال اُس طرح ہوگی جس طرح کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جسے پانی نہیں ملتا''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ الْمَرْاَةِ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

باب: جب کوئی عورت ہو جس کے ساتھ کوئی محرم عزیز موجود نہ ہو

6136 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِذَا غَيَّبَنِي اَبُو عَمْرٍو وَدَلَّانِي فِي حُفْرَتِي فَهُوَ حُرٌّ

✻✻ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ابو عمرو مجھے غیر موجود پائے (یعنی میرا انتقال ہو جائے) اور مجھے قبر میں اُتار دے تو وہ آزاد شمار ہوگا (یعنی اُنہوں نے اپنے غلام کے بارے میں یہ بات کہی تھی)۔

6137 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ قَالَ: لِيَدْخُلِ الْقَبْرَ رَجُلَانِ لَمْ يُقَارِفَا الْبَارِحَةَ، اَيْ لَمْ يَغْشَيَا النِّسَاءَ قَالَ: " فَدَخَلَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْقَبْرِ قَالَ: الْحَقِي بِسَلَفِنَا عُثْمَانَ قَالَ: زَعَمُوا اَنَّهَا امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی قبر میں دو ایسے آدمی داخل ہوں گے جنہوں نے گزشتہ رات اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو دو آدمی قبر میں اُترے جن میں سے ایک حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے' جب یہ دو حضرات قبر سے باہر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس صاحبزادی کی میت سے) فرمایا: تم ہمارے پہلے فوت ہونے والے (عزیز) عثمان (بن مظعون) سے جا ملو۔

راوی بیان کرتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ صاحبزادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

بَابُ الْحِنَاطِ

باب: خوشبو لگانا

6138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ ابْنَ سِيرِيْنَ، كَانَ يُطَيِّبُ الْمَيِّتَ بِالسُّكِّ فِيهِ الْمِسْكُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میت کو سُک (نامی خوشبو) میں مشک ملا کے خوشبو لگائی جائے گی۔

6139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ فَقَالَ: اَوَلَيْسَ مِنْ اَطْيَبِ طِيبِكُمْ؟

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے میت کو مشک لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا یہ تمہاری سب سے پاکیزہ خوشبو نہیں؟

6140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُطَيِّبُ الْمَيِّتَ بِالْمِسْكِ، يَذُرُّ عَلَيْهِ ذَرُورًا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میت کو مشک کی خوشبو لگایا کرتے تھے' وہ اُس پر چھڑکا کرتے تھے۔

6141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَتَبَّعُ مَغَابِنَ الْمَيِّتِ وَمَرَافِقَهُ بِالْمِسْكِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میت کی بغلوں پر اور کہنیوں پر مشک لگایا کرتے تھے۔

6142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ اَصَابَ مِسْكًا مِنْ بَلَنْجَرَ، فَاَعْطَاهُ امْرَاَتَهُ تَرْفَعُهُ، فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لَهَا: اَيْنَ الَّذِي كُنْتُ اسْتَوْدَعْتُكِ؟ قَالَتْ: هُوَ هٰذَا، فَاَتَتْهُ بِهِ قَالَ: رُشِّيهِ حَوْلِي؛ فَاِنَّهُ يَاْتِينِي خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ لَا يَاْكُلُونَ الطَّعَامَ وَلَا يَشْرَبُوْنَ الشَّرَابَ يَجِدُوْنَ الرِّيحَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو "بلنجر" کے مقام پر مشک ملی تو اُنہوں نے وہ اپنی اہلیہ کو دے دی' جسے اُس نے سنبھال کر رکھ لی' جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو اُنہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا: وہ چیز

کہاں ہے جو میں نے تمہارے پاس رکھوائی تھی۔ اُس خاتون نے جواب دیا: وہ یہ ہے! وہ خاتون اُسے لے آئی۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے میرے اردگرد چھڑک دو کیونکہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق آئے گی جو کھانا نہیں کھاتے ہیں اور پانی نہیں پیتے ہیں' اُنہیں یہاں بدبو محسوس ہوگی۔

6143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ الْمِسْكُ حَنُوطًا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: فَالْعَنْبَرُ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا الْعَنْبَرُ وَالْمِسْكُ قَطْرَةُ دَابَّةٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مشک کو خوشبو کے طور پر لگانا مکروہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: عنبر کو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! عنبر اور مشک جانوروں کے جسم کا حصہ ہوتے ہیں۔

6144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَالْخَلُوقُ لِلْمَيِّتِ؟ قَالَ: ذٰلِكَ صُفْرَةٌ، وَقَدْ كَانَتِ الصُّفْرَةُ تُكْرَهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے یہ بات دریافت کی: میت کو خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) لگانے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ زردی ہے اور زرد رنگ لگانا مکروہ ہے۔

6145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ، اَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ، يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، اَنَّ عَمَّارًا قَالَ: تَخَلَّقْتُ بِخَلُوقٍ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَرَنِيْ فَقَالَ: اذْهَبْ يَا ابْنَ اُمِّ عَمَّارٍ فَاغْسِلْهُ عَنْكَ قَالَ: فَرَجَعْتُ فَغَسَلْتُهُ عَنِّي، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَانْتَهَرَنِيْ اَيْضًا، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَرْجِعَ فَاَغْتَسِلَ فَفَعَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَانْتَهَرَنِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَرْجِعَ فَاَغْتَسِلَ ثَلَاثًا "

٭٭ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خلوق (زرد رنگ کی خوشبو) لگائی' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: اے عمار کی والدہ کے صاحبزادے! تم جاؤ اور اسے اپنے جسم سے دھولو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں واپس آیا' میں نے اُسے اپنے جسم سے دھولیا' پھر میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے مجھے پھر ڈانٹا اور مجھے یہ ہدایت کی کہ میں واپس جا کر اُسے دھولوں۔ میں نے پھر ایسا ہی کیا' میں پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے پھر مجھے ڈانٹا اور مجھے یہ ہدایت کی کہ میں واپس جاؤں۔ تو میں نے اُسے تین مرتبہ دھویا۔

6146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُّ الْحِنَاطِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْكَافُورُ قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ يُجْعَلُ مِنْهُ؟ قَالَ: فِيْ مَرَاقِّهِ، قُلْتُ لَهُ: فِيْ اِبِطِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيْ مَرْجِعِ رِجْلَيْهِ، وَفِيْ رُفْغَيْهِ وَمَرَاقِّهِ وَمَا هُنَالِكَ، وَفِيْ فِيْهِ وَاَنْفِهِ وَعَيْنَيْهِ وَاُذُنِهِ، قُلْنَا: اَيَابِسٌ يُجْعَلُ الْكَافُوْرُ اَوْ يُبَلُّ بِمَاءٍ؟ قَالَ: بَلْ يَابِسًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک میت کو لگانے والی کون سی خوشبو زیادہ

پسندیدہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کافور۔ میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے حاصل کی جاتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے مراق سے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اُس کی بغل سے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس کے ٹانگوں کے لوٹنے کی جگہ پر اُس کی شرمگاہ کی آس پاس کی جگہ پر اور یہاں اُس کے منہ میں اُس کے ناک میں اُس کی آنکھوں میں اُس کے کانوں میں۔ ہم نے دریافت کیا: کیا خشک چیز کو بھی کافور بنالیا جاتا ہے یا پانی کے ساتھ تر کیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: خشک کو ہی بنالیا جاتا ہے۔

6147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يَتَتَبَّعُ مَسَاجِدَهُ بِالطِّيبِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کے سجدہ کے مقامات پر خوشبو لگائی جائے گی۔

6148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الزَّعْفَرَانَ اَنْ يُجْعَلَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ طِيبِ الْمَيِّتِ "

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ میت کو لگائی جانے والی خوشبو میں زعفران ملایا جائے۔

6149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: اِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ فَلَا تُهَيِّجُوْهُ حَتّٰى تَاْتُوْنِيْ بِهٖ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ غُسْلِهٖ اُتِيَ بِهٖ، فَدَعَا بِكَافُوْرٍ فَوَضَّاَهُ بِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى وَجْهِهٖ، وَفِيْ يَدَيْهِ وَرَاْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَدْرِجُوْهُ

✵✵ حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں: جب اشعث بن قیس کا انتقال ہوا تو حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم لوگ اسے غسل دو تو اُس وقت تک آگے کام نہ کرنا جب تک مجھے بلوا نہیں لیتے جب اُن کے غسل سے فارغ ہو گئے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا اُنہوں نے کافور منگوایا اور اُسے اُن کے چہرے پر دونوں ہاتھوں پر سر پر اور پاؤں لگایا اور پھر فرمایا: اسے کفن میں لپیٹ دو۔

6150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّهُ رَاَى اَيُّوْبَ يَذُرُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَلِحْيَتِهٖ وَصَدْرِهٖ ذَرِيْرَةً "

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایوب کو دیکھا کہ اُنہوں نے میت پر اُس کی داڑھی پر اور اُس کے سینہ پر زریرہ (نامی کی خوشبو) لگائی۔

بَابُ الْمَيِّتِ لَا يُتَّبَعُ بِالْمِجْمَرَةِ

باب: میت کے ساتھ آگ نہیں لے جائی جائے گی

6151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: النَّارُ يُتَّبَعُ بِهَا الْمَيِّتُ، يَعْنِي الْمِجْمَرَةَ قَالَ: لَا خَيْرَ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ: اِجْمَارُ ثِيَابِهٖ قَالَ: حَسَنٌ لَيْسَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میت کے ساتھ آگ لے کر جائی جائے گی یعنی انگیٹھی لے جائی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں بھلائی نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اُس کے کپڑوں کو دھونی دینے کے لیے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اچھا ہے! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

6152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوِ ابْنِ جُرَيْجٍ - الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ سَعِيدٍ - عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ لِاَهْلِهَا: اَجْمِرُوْا ثِيَابِيْ اِذَا اَنَا مِتُّ، ثُمَّ كَفِّنُوْنِي، ثُمَّ حَنِّطُونِي، وَلَا تَذُرُّوْا عَلٰى كَفَنِيْ حِنَاطًا

* سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے اپنے اہلِ خانہ سے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو تم میرے کپڑوں کو دھونی دے دینا' پھر مجھے کفن دینا' پھر مجھے خوشبو لگانا اور تم میرے کفن کے اوپر حنوط (نام کی خوشبو) نہ لگانا۔

6153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: اَوْصَى ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَهْلَهُ اَنْ لَا يَتَّبِعُوْهُ بِمِجْمَرٍ

* ابن حرملہ بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے اپنے اہلِ خانہ کو یہ وصیت کی تھی کہ وہ اُن کے ساتھ انگیٹھی نہ لے کے جائیں۔

6154 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: اَوْصَى اَبُو هُرَيْرَةَ اَهْلَهُ اَنْ لَا يَضْرِبُوا عَلٰى قَبْرِهٖ فُسْطَاطًا، وَلَا يَتَّبِعُوْهُ بِمِجْمَرٍ، وَاَنْ يُسْرِعُوا بِهٖ

* سعید مقبری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلِ خانہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ اُن کی قبر پر خیمہ نہ لگایا جائے اور اُن کے ساتھ انگیٹھی نہ لے جائی جائے اور اُنہیں جلدی لے جایا جائے۔

6155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ نَهٰى اَنْ يُتَّبَعَ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ "

* سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا تھا کہ اُن کے انتقال کے بعد اُن کے ساتھ آگ لے جائی جائے۔

6156 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اَيُّوْبَ اِلَّا كَانَ يُجَفِّفُ رَاْسَ الْمَيِّتِ بِمِجْمَرٍ

* معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق ایوب میت کے سر کو انگیٹھی کے ذریعہ خشک کرتے تھے۔

6157 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: غُسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرٌ، وَتَجْمِيْرُهُ وِتْرٌ، وَثِيَابُهُ وِتْرٌ. وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: لَا تَكُوْنُ آخِرَ زَادِهٖ نَارٌ تَتْبَعُهُ اِلٰى قَبْرِهٖ، وَيَدْخُلُ الْقَبْرَ كَمْ شَاءَ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُسْبَقَ الْجِنَازَةُ، وَاَنْ يَتَقَدَّمَ الرَّاكِبُ اَمَامَ الْجِنَازَةِ، يَعْنِيْ يَقُوْلُ: نَارُ الْمِجْمَرَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کو غسل طاق تعداد میں دیا جائے گا اور اُس کو دھونی طاق تعداد میں دی جائے گی' اُسے کپڑے طاق تعداد میں دیئے جائیں گے' لوگ یہ کہتے ہیں کہ میت کے ساتھ آخری سامان آگ نہیں ہونا چاہیے جو اُس کے ساتھ اُس کی قبر تک جائے۔ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جنازہ کے آگے چلا جائے یا کوئی سوار شخص جنازہ کے آگے چلے' اُن کی مراد انگیٹھی کی آگ تھی۔

6158 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: تُجَمَّرُ الثِّيَابُ قَبْلَ اَنْ تُلْبِسَهَا اِيَّاهُ. وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا تُجَمِّرُوْا جَسَدَهُ، وَلَا تَحْتَ نَعْشِهِ، وَلَا يُدْنَى مِنْهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَجْمَرِ اِلَّا اَنْ تُجَمَّرَ ثِيَابُهُ قَبْلَ اَنْ تُلْبِسَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: میت کو کپڑے پہنائے جانے سے پہلے اُنہیں دھونی دی جاسکتی ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم لوگ میت کے جسم کو دھونی نہ دیں اور اُس کی چارپائی کے نیچے دھونی نہ دو اور دھونی میں سے کوئی چیز اُس کے جسم کے قریب نہ کرو' البتہ اُسے کفن پہنانے سے پہلے اُس کے کپڑوں کو دھونی دے دو۔

6159 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّهُوَ يَتْبَعُ جِنَازَةً مَعَهَا مِجْمَرٌ يُتْبَعُ بِهَا، فَرَمَى بِهَا فَكَسَرَهَا وَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تَشَبَّهُوا بِاَهْلِ الْكِتَابِ

٭٭ عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: میں سعید بن جبیر کے ساتھ تھا' وہ ایک جنازہ کے ساتھ جارہے تھے' جس کے ساتھ انگیٹھی بھی تھی' وہ انگیٹھی اُس کے ساتھ لے جائی جارہی تھی' تو سعید بن جبیر نے اُسے پھینک کر اُسے توڑ دیا' اور یہ بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اہلِ کتاب کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

6160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: اِذَا اُجْمِرَ الْمُتَوَفَّى فَلْيُبْدَاْ بِرَاْسِهِ حَتَّى تَبْلُغَ رِجْلَيْهِ، وَتُجْمِرُ وِتْرًا، نُبِّئْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جب میت کو دھونی دی جائے تو پہلے اُس کے سر کو دی جائے یہاں تک کہ اُس کے پاؤں تک پہنچا جائے اور اُسے طاق تعداد میں دھونی دی جائے' مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

6161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو حَيَّةَ الثَّقَفِيُّ قَالَ: اَوْصَى مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ عِنْدَ مَوْتِهِ اَنْ لَا يَقْرَبَ قَبَسًا، يَعْنِيْ مِجْمَرَةً، وَلَا يُغَسَّلَ بِحَمِيمٍ، وَيُصَلَّى عَلَيْهِ عِنْدَ قَبْرِهِ

٭٭ ابوحیہ ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ دھونی کو (یا آگ کی انگیٹھی کو) اُن کے قریب نہ کیا جائے اور اُنہیں گرم پانی سے غسل نہ دیا جائے اور اُن کی قبر کے قریب اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔

6162 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ مَعَ امْرَأَةٍ مِجْمَرَةً عِنْدَ جِنَازَةٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَصَاحَ حَتَّى تَوَارَتْ فِي آجَامِ الْمَدِينَةِ "

✲✲ حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کے ساتھ انگیٹھی دیکھی جو ایک جنازہ کے پاس تھی' یہ اُس وقت کی بات ہے جب آپ اُس خاتون کی نمازِ جنازہ ادا کرنے لگے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز دی یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ کی عمارتوں کے پیچھے چھپ گئی۔

بَابُ الْكَفَنِ

باب: کفن کا بیان

6163 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: " كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ: أَحَدُهَا حِبَرَةٌ." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهٰذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ، وَبِهِ نَأْخُذُ

✲✲ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں ایک حبرہ (منقش چادر) تھی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اس پر اتفاق پایا جاتا ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (یعنی میت کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا)۔

6164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ مِثْلَهُ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

6165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَيْطَتَيْنِ وَبُرْدٍ أَحْمَرَ

✲✲ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو (ایک پاٹ کی) دو چادروں اور ایک سرخ چادر میں کفن دیا گیا تھا۔

6166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُرْدَيْنِ أَبْيَضَيْنِ، وَبُرْدٍ أَحْمَرَ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو دو سفید چادروں اور ایک سرخ چادر میں کفن دیا گیا تھا۔

6167 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبَيْنِ صُحَارِيَّيْنِ وَثَوْبِ حِبَرَةٍ

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صحاری کپڑوں اور ایک منقش چادر میں کفن دیا گیا تھا۔

6168 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ يَمَانِيَّةٍ وَّقَمِيصٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یمانی حلّہ اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا۔

6169 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَقُولُ: " بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ، قِيلَ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: قَدِ اخْتَلَفُوا فِيهِنَّ، مِنْهُنَّ قَمِيصٌ، قُلْتُ: عِمَامَةٌ؟ " قَالَ: لَا، ثَوْبَانِ سِوَى الْقَمِيصِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهُوَ الْقَمِيصُ الَّذِي غُسِّلَ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ اُن سے دریافت کیا: وہ کپڑے کون سے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے' بعض حضرات نے قمیص کا ذکر کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اُس میں عمامہ بھی تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! قمیص کے علاوہ دو کپڑے تھے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہ وہ قمیص تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا تھا۔

6170 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ وَّقَمِيصٍ، وَلُحِّدَ لَهُ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حلّہ اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا' آپ کے لیے لحد تیار کی گئی تھی۔

معمر نے بھی یہ بات حسن بصری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ بِيضٍ، يَعْنِي مِنْ ثِيَابِ السَّحُولِيِّ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ سوت کے کپڑے تھے۔

6172 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سَحُولٍ كُرْسُفٍ بِيضٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سوتی سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا' اس کفن

میں کوئی قمیص یا عمامہ نہیں تھا۔

6173 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: لُفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ جُفِّفَ فِيهِ، ثُمَّ نُزِعَ وَجُعِلَ مَكَانَهُ السَّحُولُ، وَكَانَ الثَّوْبُ الْحِبَرَةُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: لَا اَلْبَسُ ثَوْبًا نَزَعَهُ اللّٰهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا

* * ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو حبرہ (یمنی چادر) میں لپیٹا گیا' اس کے ذریعہ آپ کے جسم کو خشک کیا گیا' پھر اُس چادر کو اُتار لیا گیا اور اُس کی جگہ سحولی کپڑا رکھ دیا گیا' وہ یمنی چادر حضرت عبداللہ بن ابوبکر کی تھی' اُنہوں نے فرمایا: میں ایسا کپڑا کبھی نہیں پہنوں گا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے جسم سے اُتروا دیا تھا۔

6174 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجِّيَ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو منقش چادر میں ڈھانپ دیا گیا۔

6175 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ، وَصُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَدُفِنَ لَيْلًا "

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اور مسجد میں اُن کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور اُنہیں رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔

6176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلَ اَبُو بَكْرٍ عَائِشَةَ فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ قَالَ: وَاَنَا كَفِّنُونِي فِي ثَلَاثَةٍ: ثَوْبِي هٰذَا، وَبِهِ

6172-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب الكفن بغير قميص - حديث:1224' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب في كفن الميت - حديث:1614' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في التكفين - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان تكفين الميت في القميص' حديث:3092' موطا مالك - كتاب الجنائز' باب ما جاء في كفن الميت - حديث:523' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب في الكفن - حديث:2756' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في كفن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:1464' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' كفن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:1880' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' ما قالوا في كم يكفن الميت ؟ - حديث:10856' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كفن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:2002' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب عدد الكفن - باب السنة في تكفين الرجل في ثلاثة اثواب ليس فيهن قميص' حديث:6295' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:23595' مسند الشافعي - ومن كتاب الجنائز والحدود' حديث:1512' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - عروة بن الزبير عن عائشة' حديث:1543' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث:4286' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:1399

مَشَقٌ، مَعَ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ، وَاغْسِلُوْا، لِثَوْبِهِ الَّذِى كَانَ يُلْبَسُ قَالَتْ عَائِشَةُ: اَلَا نَشْتَرِى لَكَ جَدِيدًا؟ فَقَالَ: لَا، الْحَيُّ اَحْوَجُ اِلَى الْجَدِيدِ، اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ. اَىُّ يَوْمٍ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ: اَىُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالَتْ: يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ: اِنِّى لَاَرْجُو اِلَى اللَّيْلِ، فَتُوُفِّىَ حِيْنَ اَمْسَى وَدُفِنَ مِنْ لَيْلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تین کپڑوں میں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی تم لوگ تین کپڑوں میں کفن دینا' ایک میرا یہ کپڑا ہے' وہ درمیان سے پھٹا ہوا تھا اور اس کے ساتھ دو اور کپڑے کر لینا اور تم اُس کپڑے کو دھو لینا' یعنی وہ کپڑا جو حضرت ابوبکر نے پہنا ہوا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا ہم آپ کے لیے نیا کپڑا نہ خرید لیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! زندہ شخص کو نئے کپڑے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے' اس نے تو آخر خراب ہی ہونا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس دن ہوا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پیر کے دن! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آج کون سا دن ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پیر کا دن ہے! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ اُمید ہے کہ رات تک میرا انتقال ہو جائے گا۔ تو اُسی شام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور صبح ہونے سے پہلے ہی اُنہیں رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔

6177 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حُلَّةٍ يَمَانِيَّةٍ وَّقَمِيصٍ

* * ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یمانی حُلّہ اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا۔

6178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ لِثَوْبَيْهِ اللَّذَيْنِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِمَا: اغْسِلُوهُمَا وَكَفِّنُوْنِىْ فِيهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: "اَلَا نَشْتَرِى لَكَ جَدِيدًا قَالَ: لَا اِنَّ الْحَيَّ اَحْوَجُ اِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ"

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اُن دو کپڑوں کے بارے میں فرمایا: جن میں وہ بیمار تھے' کہ تم ان دونوں کو دھو کر ان دونوں میں مجھے کفن دے دینا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے نیا کپڑا نہ خریدیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! زندہ شخص مرنے والے کے مقابلہ میں نئے کپڑے کا زیادہ محتاج ہوتا ہے۔

6179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كُفِّنَ فِىْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ مُلَاءَتَيْنِ مُمَصَّرَتَيْنِ وَثَوْبٍ كَانَ يَلْبَسُهُ "، وَقَالَ: الْحَيُّ اَحْوَجُ اِلَى الْجَدِيدِ، اِنَّمَا هِىَ لِلْمُهْلَةِ، يَعْنِى الصَّدِيدَ وَالْقَيْحَ

* * عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' دو کپڑے تو گیروے رنگ کے تھے اور ایک کپڑا وہ تھا' جو اُنہوں نے پہنا ہوا تھا' اُنہوں نے فرمایا: زندہ شخص نئے کپڑے کا زیادہ محتاج ہوتا

ہے یہ تو خراب ہونے کے لیے ہیں یعنی پیپ کے لیے ہیں اور خون کے لیے ہیں۔

6180 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَفِّنُ اَهْلَهُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ مِنْهَا عِمَامَةٌ وَقَمِيصٌ وَثَلَاثُ لَفَائِفَ."

✽✽ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اہلِ خانہ میں سے ایک شخص کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا تھا جس میں ایک عمامہ اور ایک قمیص بھی شامل تھی اور تین لفافے تھے۔

6181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

✽✽ یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

6182 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

6183 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسْدِلُ طَرَفَ الْعِمَامَةِ عَلٰى وَجْهِ الْمَيِّتِ، ثُمَّ يَلُفُّ عَلٰى رَاْسِهِ مِنْ تَحْتِ الذَّقْنِ، ثُمَّ يَلْوِيهَا عَلٰى رَاْسِهِ، ثُمَّ يُسْدِلُ الطَّرَفَ الْاٰخَرَ اَيْضًا عَلٰى وَجْهِهِ ". قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: اَرَانَا مَعْمَرٌ هٰكَذَا يَضَعُ طَرَفَ الْعِمَامَةِ يُسْدِلُهَا عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ يَرُدُّ الَّذِي يُسْدِلُ عَلَى الْوَجْهِ اِلَى الْحَلْقِ، ثُمَّ يَضَعُ الْعِمَامَةَ عَلَى الَّذِي يُسْدِلُ عَلَى الْوَجْهِ يَرُدُّ تَحْتَ الذَّقْنِ، ثُمَّ يَلْوِيهَا عَلٰى رَاْسِهِ، ثُمَّ يُعِيدُ طَرَفَ الْعِمَامَةِ عَلٰى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ يُسْدِلُ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلٰى وَجْهِهِ اَيْضًا

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عمامہ کے پیچ کو میت کے چہرے پر لٹکا دیتے تھے پھر وہ ٹھوڑی کے نیچے سے اُس کے سر کو باندھ دیتے تھے پھر وہ اُسے سر پر لپیٹ دیتے تھے پھر دوسری طرف کے کپڑے کو بھی اسی طرح چہرے پر لٹکاتے تھے۔

ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: یہ کیسے ہوگا؟ تو اُنہوں نے بتایا: معمر نے ہمیں اس طرح کر کے دکھایا' اُنہوں نے عمامہ کا کنارہ میت کے چہرے پر رکھا اور پھر اُس کپڑے کو چہرے پر ڈالا تھا اُسے حلق تک لے آئے' پھر اُنہوں نے عمامہ میت کے چہرے پر رکھا اور اُسے ٹھوڑی کے نیچے سے واپس لے آئے پھر اُنہوں نے اُسے سر پر لا کر اُسے موڑ دیا' پھر وہ عمامہ کے کنارے کو میت کے چہرے پر لے آئے' پھر باقی رہ جانے والے حصہ کو بھی اُنہوں نے چہرے پر لٹکا دیا۔

6184 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ؛ ثَوْبَيْنِ سَحُولِيَّيْنِ، وَثَوْبٍ كَانَ يَلْبَسُهُ "

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا' دو سحولی کپڑے تھے اور ایک وہ کپڑا تھا جسے وہ پہنتے تھے۔

6185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يُكَفَّنُ فِي وِتْرٍ قَمِيصٍ وَلُفَافَتَيْنِ، يُلْبَسُ الْقَمِيصَ وَيُلَفُّ فِي اللُّفَافَتَيْنِ، وَيَحْشُو الْكُرْسُفَ وَالذَّرِيرَةَ ." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُنِيْ اِلَّا رَاَيْتُ اَيُّوْبَ يَحْشُو الْكُرْسُفَ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: میت کو طاق تعداد کے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا' ایک قمیص ہوگی اور دو لفافے ہوں گے' میت کو قمیص پہنائی جائے گی اور لفافے لپیٹ دیئے جائیں گے اور اُسے روئی اور ذریرہ کے ذریعہ بھر دیا جائے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات نقل کی ہے کہ میرے علم کے مطابق میں نے ایوب کو دیکھا ہے کہ وہ روئی کے ذریعہ بھر دیتے تھے۔

6186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: تُحَلُّ عَنِ الْمَيِّتِ الْعُقَدُ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میت کی گرہیں کھول دی جائیں گی۔

6187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي وِتْرٍ قَمِيصٍ وَلُفَافَتَيْنِ، يُلْبَسُ الْقَمِيصُ، وَتُبْسَطُ اللُّفَافَةُ عَلَى الْاُخْرَى، ثُمَّ يُدْرَجُ فِيهَا وَلَا يَزَالُ عَلَيْهِ الْقَمِيصُ

✸✸ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میت کو طاق تعداد کے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا' ایک قمیص ہوگی اور دو لفافے ہوں گے' قمیص کو پہنا دیا جائے گا اور ایک لفافہ کو دوسرے کے اوپر لپیٹ دیا جائے گا' پھر اُس میں میت کو رکھا جائے گا اور قمیص اُس کے جسم پر موجود رہے گی۔

6188 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ وَيُؤَزَّرُ وَيُلَفُّ فِي الثَّالِثِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ لُفَّ فِيهِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میت کو قمیص پہنائی جائے گی' تہبند پہنایا جائے گا اور تیسرے کپڑے کو لپیٹا جائے گا' اگر صرف ایک ہی کپڑا ہوتا ہے' تو اُس میں میت کو لپیٹ دیا جائے گا۔

6189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَوْلًى لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لِاَهْلِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ: لَا تُعَمِّمُوْنِي، وَلَا تُقَمِّصُونِي؛ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعَمَّمْ وَلَمْ يُقَمَّصْ

✸✸ محمد بن ابوبکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے انتقال کے وقت اپنے اہلِ خانہ سے کہا کہ تم مجھے عمامہ نہ پہنانا' تم مجھے قمیص نہ پہنانا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تو عمامہ پہنایا گیا تھا اور نہ قمیص پہنائی گئی تھی۔

6190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ لَا يُؤَزَّرُ الْمَيِّتُ، وَلَا يُرَدَّى، وَلٰكِنْ يُلَفُّ فِيهَا لَفًّا

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ میت کو تہبند نہیں پہنایا جائے گا' اُسے (تہبند کے طور پر) چادر نہیں لپیٹی جائے گی' بلکہ اُسے لفافہ کے طور پر چادر لپیٹی جائے گی۔

6191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يُكَفِّنُ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِهٖ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ لَيْسَ مِنْهُنَّ عِمَامَةٌ "

✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے اہلِ خانہ میں سے ایک شخص کو تین کپڑوں میں کفن دیا تھا' جس میں عمامہ شامل نہیں تھا۔

6192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُعَمَّمُ الْمَيِّتُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَيُحْشَى الْكُرْسُفَ؟ قَالَ: " نَعَمْ، لِاَنْ لَا يَتَفَجَّرَ مِنْهُ شَیْءٌ "

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میت کو عمامہ پہنایا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا اُس میں روئی رکھی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اگر اُس کے جسم سے کوئی چیز پھوٹتی نہیں ہے (یعنی خون وغیرہ باہر نہیں نکلتا' تو اس کی ضرورت نہیں ہے)۔

6193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كُفِّنَ حَمْزَةُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِیْ اَنَّهُ كَانَ اِذَا خُمِّرَ رَاْسُهُ انْكَشَفَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا خَمَّرْنَا رِجْلَاهُ انْكَشَفَ رَاْسُهُ

✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات نقل کی ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سر ڈھانپا جاتا تھا' تو اُن کے پاؤں کھل جاتے تھے اور جب ہم اُن کے پاؤں ڈھانپتے تھے' تو اُن کا سر کھل جاتا تھا۔

6194 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِیِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ اُحُدٍ، وَقُتِلَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَجَاءَتْ صَفِيَّةُ ابْنَةُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِثَوْبَيْنِ لِتُكَفِّنَ بِهِمَا حَمْزَةَ، فَلَمْ يَكُنْ لِلْاَنْصَارِیِّ كَفَنٌ، فَاَسْهَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الثَّوْبَيْنِ ثُمَّ كَفَّنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِیْ ثَوْبٍ

✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے موقع پر شہید ہو گئے تھے' اُن کے ساتھ انصار کا ایک اور شخص بھی شہید ہوا۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا دو کپڑے لے کر آئیں تاکہ ان دو کپڑوں میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا جائے' انصاری کے پاس کفن کا کوئی کپڑا نہیں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو کپڑے اُن دونوں کے حصہ میں کر دیئے اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔

6195 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ يَقُوْلُ: اِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ، فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا

مَنْ مَضٰى وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا، مِنْهُمُ الْمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ بُرْدَةً، فَاِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ، وَاِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَعْلِهَا عَلٰى رَاْسِهٖ، وَيُجْعَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ مِنْ اِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يُهْدِبُهَا، يَعْنِيْ يَاْكُلُهَا

* * حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے ہجرت کی' تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہو گیا' ہم میں سے کچھ لوگ رخصت ہو گئے' اُنہوں نے اپنے اجر میں سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا' اُن میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے' اُنہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی' جب ہم وہ اُن کے پاؤں پر رکھتے تھے تو اُن کا سر ظاہر ہو جاتا تھا اور جب ہم وہ اُن کے سر پر رکھتے تھے تو اُن کے پاؤں ظاہر ہو جاتا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چادر اُن کے سر پر رکھی جائے اور پاؤں پر تھوڑی سی گھاس رکھ دی جائے۔ ہم میں سے بعض لوگ وہ ہیں' جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اُسے چن رہے ہیں' یعنی کھا رہے ہیں۔

6196 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُكَفَّنُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ اِنْ خُمِّرَ رَاْسُهٗ انْكَشَفَتْ رِجْلَاهُ، وَاِنْ خُمِّرَتْ رِجْلَيْهِ انْكَشَفَ رَاْسُهٗ قَالَ: وَاَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ اِمَّا عَائِشَةَ، وَاِمَّا اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ، بِاَنْ تَغْسِلَ ثَوْبَيْنِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيْهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَوَثِيَابًا جُدُدًا اَوْ اَمْثَلَ مِنْهَا؟ قَالَ: اَلْاَحْيَاءُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ

* * زید بن عمیر بیان کرتے ہیں: پہلے زمانہ میں کسی شخص کو ایک کپڑے میں کفن دیا جاتا تھا' اگر اُس کا سر ڈھانپا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے' یا شاید سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے' یا سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے یہ ہدایت کی تھی کہ اُنہیں اُن دو کپڑوں میں ہی غسل دیا جائے جس میں وہ بیمار رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا نئے کپڑے نہ لیے جائیں' یا زیادہ اچھے نہ لیے جائیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زندہ لوگ اس کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔

6197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَاذَا بَلَغَكَ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ مِنْ كَفَنِ الْمَيِّتِ؟ قَالَ: اَلْبَيَاضُ اَدْنَاهُ، قُلْتُ: اِنِّيْ اَرَى النَّاسَ قَدْ عَلَّقُوا الْقَبَاطِيَ قَالَ: مُحْدَثٌ، وَاَيْنَ الْقَبَاطِيُ مِنْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ؟ اَرَهْوًا حَيًّا وَزَهْوًا مَيِّتًا؟

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ تک کیا روایت پہنچی ہے کہ میت کے کفن کے حوالے سے کیا چیز مستحب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سفید کپڑا سب سے زیادہ مناسب ہے۔ میں نے دریافت کیا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ قباتی کپڑا لٹکا دیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ بعد کی ایجاد کی ہوئی چیز ہے' قباتی کپڑا اُس زمانہ میں کہاں ہوا کرتا تھا' کیا یہ زندہ شخص کے لیے کشادگی ہوگی اور مرحوم کے لیے تکبر ہوگا؟

6198 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ

جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْبَيَاضِ، فَلْيَلْبَسْهُ اَحْيَاؤُكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهِ مَوْتَاكُمْ، فَاِنَّهُ مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ

* * حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سفید کپڑے لازم ہیں' تمہارے زندہ لوگ اس کپڑے کو پہنیں اور تم اس کپڑے میں اپنے مُردوں کو کفن دو کیونکہ یہ تمہارا بہترین کپڑا ہے''۔

6199 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ اَبِي شَبِيبٍ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ، فَاِنَّهَا اَطْيَبُ وَاَطْهَرُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

* * حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سفید کپڑا پہنو' کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ پاک وصاف ہوتا ہے اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو''۔

6200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ.

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ سفید کپڑے پہنو! کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور تم ان میں اپنے مردوں کو کفن دو اور تمہارے سُرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے' کیونکہ یہ بال اُگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

6201 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

6202 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، وَحَضَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَانَ وَالِيًا لِبَنِي الْعَبَّاسِ، وَلَمْ يُرَ مِثْلُهُ قَطُّ، فَصَلَّى وَكَانَ عَلَى النَّعْشِ ثَوْبٌ فَاَرَادُوا اَنْ يَضَعُوهُ فِي قَبْرِهِ لِيُكَفَّنَ فِيهِ فَجَذَبَهُ، وَقَالَ: اِنَّمَا كَفَنُهُ مَا اُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَيْتِهِ عَلَيْهِ قَالَ: فَلَمْ يَتْرُكْهُمْ يُكَفِّنُونَهُ فِيهِ

* * یحییٰ بن وہب بیان کرتے ہیں: میں ہمام بن منبہ کے جنازہ میں شریک ہوا' عمر بن عبدالحمید جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب تھے' وہ بھی اس موقع پر موجود تھے' یہ بنو عباس کے سب سے پہلے گورنر تھے' ان جیسا کوئی اور شخص نہیں دیکھا گیا' انہوں نے نماز پڑھائی تو میت کے اوپر ایک کپڑا موجود تھا' لوگوں نے وہ کپڑا قبر میں رکھنا چاہا' تاکہ اس میں میت کو کفن دیں تو انہوں نے اُس کپڑے کو کھینچ لیا اور بولے: اس کا کفن وہ کپڑا تھا' جس کپڑے میں اسے لپیٹ کر اس کے گھر

سے باہر لایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو انہوں نے اُس اضافی کپڑے میں اُس کو کفن نہیں دینے دیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَفَنِ وَالْفَسَاطِيطِ

باب: کفن کا تذکرہ اور خیمہ لگانے کا تذکرہ

6203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ حَضَرَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يَمُوتُ، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِیْ ثِيَابِهِ الَّتِیْ قُبِضَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: قَدْ اَوْصَيْتُ اَهْلِي اَنْ لَا يَتْبَعُونِیْ بِنَارٍ، وَلَا يَضْرِبُوا عَلٰى قَبْرِی فُسْطَاطًا، وَاحْمِلُونِیْ عَلٰى قَطِيفَةٍ اُرْجُوَانٍ

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے انتقال کے قریب اُن کے پاس موجود تھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"میت کو اُسی کپڑے میں زندہ کیا جائے گا' جس کپڑے میں اُس کا انتقال ہوا تھا"۔

پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے اہلِ خانہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ میرے ساتھ آگ نہ لے کر جائے اور میری قبر پر خیمہ نہ لگائیں اور مجھے ارجوان کی چادر کے اوپر اُٹھا کر لے جائیں۔

6204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِیُّ جُعِلَتْ لَهُ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ فَقَالَ رَجُلٌ: اَمَا اِنِّی قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاٰى حُمْرَةً فَقَالَ: اَلَا اِنَّ الْحُمْرَةَ غَلَبَتْ عَلَيْكُمْ

* * محمد بن اسحاق نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اُن کے لیے ایک سرخ چادر رکھی گئی تو ایک شخص نے کہا: میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ چادر دیکھی تو فرمایا: خبردار! سرخ رنگ تم پر غالب آ جائے گا۔

6205 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ بِنْتِ مُجَمِّعٍ، عَنْ بِنْتِ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ وَلِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَلِآخَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَغْلِبَنَّكُمْ بَنُو اَبِیْ سَعِيدٍ عَلٰى جِنَازَتِیْ وَاحْمِلُونِیْ عَلٰى قَطِيفَةٍ قَيْصَرَانِيَّةٍ وَّاَجْمِرُوْا عَلَيَّ بِاُوقِيَّةِ مِجْمَرٍ، وَكَفِّنُوْنِیْ فِیْ ثِيَابِی الَّتِیْ كُنْتُ اُصَلِّی فِيهَا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَلَا تَضْرِبُوا عَلَيَّ فُسْطَاطًا وَلَا تَتْبَعُونِیْ بِنَارٍ وَّفِی الْبَيْتِ قِبْطِيَّةٌ، فَكَفَّنُوْنِیْ فِيهَا مَعَ ثِيَابِی

* * ابراہیم بن اسماعیل نے اپنی پھوپھی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں' کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب

سے یہ کہا کہ میرے جنازہ کے حوالے سے ابوسعید کے بچے آپ لوگوں پر غالب نہ آ جائیں' آپ لوگوں نے مجھے قیصرانی چادر میں رکھ کر اُٹھانا ہے اور میرے ساتھ انگیٹھی کا ایک اوقیہ دھونی دینی ہے اور میرے اُن کپڑوں میں کفن دینا ہے جن میں' میں نماز ادا کرتا تھا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے اور میری قبر پر خیمہ نہیں لگانا اور میرے ساتھ آگ نہیں لے کے جانی' میرے گھر میں قبطی چادر موجود ہے' آپ نے میرے کپڑوں سمیت اُس میں مجھے کفن دے دینا ہے۔

6206 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ عَطَاءٍ قَالَ: شَهِدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ حِيْنَ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ كَبَّرَ اَرْبَعًا وَاَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ حَتّٰى اَدْخَلَهُ قَبْرَهُ وَضَرَبَ عَلَيْهِ فُسْطَاطًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

٭٭ عمران بن ابوعطاء بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے طائف میں انتقال کے موقع پر محمد بن حنفیہ کے ساتھ موجود تھا' انہوں نے چار تکبیریں کہیں اور قبلہ کی سمت سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی میت کو لے کر اُسے قبر میں اُتارا اور انہوں نے تین دن تک اُن کی قبر پر خیمہ لگائے رکھا۔

6207 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ: اَوَّلُ فُسْطَاطٍ ضُرِبَ عَلٰى قَبْرِ اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَلٰى قَبْرِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّكَانَ يَوْمًا حَارًّا

٭٭ محمد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: وہ سب سے پہلا خیمہ جو کسی مسلمان کی قبر پر لگایا گیا جو سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر لگایا گیا تھا' کیونکہ اُس دن بہت گرمی تھی۔

6208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ مَنْ وَلِيَ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ وَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّهُمْ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْ اَكْفَانِهِمْ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے (تجہیز و تکفین کے معاملات) کا نگران بنے' اُسے اُس کو اچھا کفن دینا چاہیے۔

ابن سیرین نے یہ بات بھی بیان کی ہے: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ پہلے لوگ کفن کے معاملہ میں اہتمام کرتے تھے۔

6209 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسْتَجَادَ الْاَكْفَانُ

٭٭ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ (میت کو) نیا کفن دیا جائے۔

6210 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَرَجُلًا آخَرَ نَشْتَرِيْ لَهُ كَفَنًا، فَاشْتَرَيْتُ لَهُ حُلَّةً حَمْرَاءَ جَيِّدَةً بِثَلَاثِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَلَمَّا اَتَيْنَاهُ قَالَ: اَرُوْنِيْ مَا اشْتَرَيْتُمْ فَاَرَيْنَاهُ، فَقَالَ: رُدُّوْهَا، وَلَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ، اشْتَرُوْا لِيْ ثَوْبَيْنِ اَبْيَضَيْنِ نَقِيَّيْنِ، فَاِنَّهُمَا لَنْ

يُتْرَكَا عَلَيَّ اِلَّا قَلِيْلًا حَتّٰى اُلْبَسَ خَيْرًا مِنْهُمَا اَوْ شَرًّا مِنْهُمَا

٭٭ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے مجھے اور ایک اور شخص کو بھیجا' تاکہ ہم اُن کے لیے کفن خرید لیں' تو میں نے تین سو درہم کے عوض میں اُن کے لیے ایک عمدہ سرخ حلّہ خریدا' جب ہم اُن کے پاس آئے تو اُنہوں نے فرمایا: تم مجھے دکھاؤ کہ تم نے کیا خریدا ہے؟ ہم نے اُنہیں دکھایا تو اُنہوں نے فرمایا: اسے واپس کر دو اور مہنگا کفن نہ خریدو' تم میرے لیے دو صاف سفید کپڑے خرید لو' کیونکہ یہ تھوڑی دیر کے لیے میرے جسم پر رہیں گے' پھر مجھے یا تو ان سے بہتر لباس پہنا دیا جائے گا' یا ان سے بُرا لباس پہنا دیا جائے گا۔

6211 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: لَمَّا حُضِرَ حُذَيْفَةُ، قَالَ حُذَيْفَةُ لِاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ: اَيُّ اللَّيْلِ هٰذَا؟ قَالَ: السَّحَرُ الْاَكْبَرُ قَالَ: " عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ابْتَاعُوا لِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُغْلُوْا عَلَيْكُمْ، فَاِنْ يُرْضَ عَنْ صَاحِبِكُمْ يُلْبَسْ خَيْرًا مِنْهَا، وَاِلَّا يُسْلَبْ سَلْبًا حَثِيثًا، اَوْ قَالَ: سَرِيعًا "

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ: اِنْ يُرْضَ عَنْ صَاحِبِكُمْ يُكْسَ خَيْرًا مِنْهَا، وَاِلَّا تَرَامَى بِهِ اَرَاجِيهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، يَعْنِي النَّارَ

٭٭ نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آج کون سی رات ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بڑی سحری والی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' تم لوگ میرے لیے دو کپڑے خرید لینا اور مہنگے نہ خریدنا' کیونکہ اگر تمہارے ساتھی سے رضامندی ہوگئی تو اُسے اُس (کفن) سے زیادہ بہتر لباس پہنا دیا جائے گا' ورنہ پھر اُسے سلب کیا جائے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جلدی کیا جائے گا۔

قیس بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارے ساتھی سے راضی ہوا گیا' تو اُسے اس سے بہتر لباس پہنایا جائے گا' ورنہ پھر قیامت کے دن تک کے لیے اُسے آگ میں ڈال دیا جائے گا' اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

6212 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِذَا اَنَا مِتُّ فَاشْتَرُوْا لِي كَفَنًا بِثَلَاثِيْنَ دِرْهَمًا قَالَ: وَكَانَ مُوَسَّعًا عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا لَا تُؤْذِنُوْا بِيْ اَحَدًا اِلَّا مَنْ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى حُفْرَتِي

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو تم تیس درہم کے عوض میں میرے لیے کفن خرید لینا۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ اُن کے پاس اس سے زیادہ کی گنجائش تھی۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: تم میرے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دینا' ماسوائے اُن لوگوں کے جو مجھے اُٹھا کے میری قبر تک پہنچا دیں۔

بَابُ كَفَنِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا کفن

6213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي كَمْ تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ؟ قَالَ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ وَثَوْبٍ فَوْقَهَا تُلَفُّ فِيهِ، قُلْتُ: وَلَا خِمَارٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهَا تُجْمَعُ بِالْعَصَائِبِ، اِنَّ لَهَا هَيْئَةً كَهَيْئَةِ الرَّجُلِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تین کپڑوں میں' اور ایک کپڑا اُن کپڑوں کے اوپر ہوگا' جو لپیٹ دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: چادر نہیں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن پٹیاں جمع کی جائیں گی اور عورت کی ہیئت بھی مرد کی ہیئت کی طرح ہوگی۔

6214 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي دِرْعِهَا وَخِمَارٍ وَّلُفَافَةٍ تُدْرَجُ فِيهَا

* * سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: عورت کو اُس کی قمیص' اوڑھنی اور لفافہ میں کفن دیا جائے گا' اُس لفافہ میں اُسے لپیٹ دیا جائے گا۔

6215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: "تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ: دِرْعٌ، وَخِمَارٌ، وَثَلَاثُ لَفَائِفَ"

* * حسن بصری فرماتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا: قمیص' چادر اور تین لفافے۔

6216 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ: دِرْعٌ، وَخِمَارٌ، وَلِفَافٌ، وَمِنْطَقٌ، وَرِدَاءٌ"

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا: قمیص' چادر' لفافہ' کمر پر باندھنے والا کپڑا اور بڑی چادر۔

6217 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ: دِرْعٌ، وَخِمَارٌ، وَخِرْقَةٌ، وَلِفَافَتَيْنِ"، قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَكَيْفَ يُصْنَعُ بِالْخِرْقَةِ؟ قَالَ: تُجْعَلُ كَهَيْئَةِ الْاِزَارِ مِنْ فَوْقِ الدِّرْعِ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا: قمیص' چادر' کپڑا اور دو لفافے۔
ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کپڑے کا کیا کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کی قمیص کے اوپر تہبند کی طرح اُسے لپیٹ دیا جائے گا۔

6218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِى عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ " كَفَّنَ ابْنَتَهُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ، وَقَالَ: الرَّجُلُ فِي ثَلَاثٍ "

✻✻ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں عامر شعبی کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے اپنی صاحبزادی کو پانچ کپڑوں میں کفن دلوایا اور بولے: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جاتا ہے۔

6219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَكُوْنُ خِرْقَةُ الْحَقْوِ فَوْقَ دِرْعِهَا

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: پہلو پر باندھنے والا کپڑا قمیص کے اوپر باندھا جائے گا۔

6220 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ قَالَتْ: تُخَمَّرُ الْمَرْاَةُ الْمَيِّتَةُ كَمَا تُخَمَّرُ الْحَيَّةُ، وَتُدَرَّعُ مِنَ الْخِمَارِ قَدْرَ ذِرَاعٍ تُسْدِلُهُ عَلٰى وَجْهِهَا

✻✻ اُم ہذیل بیان کرتی ہیں: مردہ عورت کو اُسی طرح اوڑھنی اُڑھائی جائے گی جس طرح زندہ عورت کو اُڑھائی جاتی ہے اور اُس کی چادر میں سے سات بالشت جتنی چادر اُس پر قمیص کے طور پر پہنائی جائے گی اور اُسے اُس کے چہرے پر بھی ڈال دیا جائے گا۔

بَابُ الْكَفَنِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

باب: پورے مال میں سے کفن دینا

6221 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

✻✻ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: پورے مال میں سے کفن دیا جائے گا۔

6222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: الْكَفَنُ وَالْحَنُوطُ دَيْنٌ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کفن اور حنوط قرض ہے۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

6223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کفن پورے مال میں سے دیا جائے گا۔

6224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُبْدَاُ بِالْكَفَنِ، ثُمَّ الدَّيْنِ، ثُمَّ الْوَصِيَّةِ، قُلْتُ: فَاَجْرُ الْقَبْرِ وَغَسْلُ الْكَفَنِ؟ قَالَ: هُوَ مِنَ الْكَفَنِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سب سے پہلے کفن دیا جائے گا' پھر قرض ادا کیا جائے گا' پھر وصیت پوری کی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: قبر کا معاوضہ اور کفن کو دھونے کا معاوضہ (اس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ کفن میں شمار ہوگا۔

6225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَلْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: وَقَالَ خِلَاسُ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الثُّلُثِ

٭٭ سعید بن میتب فرماتے ہیں: کفن پورے مال میں سے دیا جائے گا۔ اُنہوں نے یہ بات بھی نقل کی ہے: خلاس بن عمرو فرماتے ہیں: یہ مال کے ایک تہائی حصہ میں سے دیا جائے گا۔

6226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اَلْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: فَاِنْ كَانَ الْمَالُ قَلِيلًا فَهُوَ فِي الثُّلُثِ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: کفن پورے مال میں سے دیا جائے گا' اگر مال تھوڑا ہوگا تو یہ ایک تہائی حصہ سے دیا جائے گا۔

بَابُ كَفَنِ الصَّبِيِّ

باب: بچہ کا کفن

6227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَفَنُ الصَّبِيِّ فِي ثَوْبٍ

٭٭ سعید بن میتب فرماتے ہیں: بچہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا جائے گا۔

بَابُ شَعْرِ الْمَيِّتِ وَاَظْفَارِهِ

باب: میت کے بالوں اور ناخنوں کا حکم

6228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا يُؤْخَذُ مِنْ شَعْرِ الْمَيِّتِ، وَلَا مِنْ اَظْفَارِهِ قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ: اِنْ كَانَ شَعْرُهُ طَوِيلًا فَاحِشَ الطُّولِ اُخِذَ مِنْهُ، وَاَظْفَارُهُ اَيْضًا كَذٰلِكَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میت کے بال نہیں کاٹے جائیں گے اور اُس کے ناخن نہیں تراشے جائیں گے۔
حسن بصری فرماتے ہیں: اگر میت کے بال بُرے طریقے سے لمبے ہوں تو اُنہیں کاٹ دیا جائے گا اور ناخنوں کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

6229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَلْمَيِّتُ يَمُوتُ وَشَعْرُهُ طَوِيلٌ اَيُؤْخَذُ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، اِذَا مَاتَ فَلَا، اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَتَطَايَرُ الْفَرَاشُ مِنْ رَاْسِهِ، ثُمَّ يُلْقَطُ فَيُجْمَعُ فَيَغِيبُ مَعَهُ اِذَا مَاتَ، فَلَا يُنْزَعُ مِنْهُ شَيْءٌ، وَاَمَّا مِنْ قَبْلِ اَنْ يَمُوتَ فَنَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' اُس کے بال طویل ہیں تو کیا اُس کے بالوں کو کاٹا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ مر گیا ہے تو پھر نہیں کاٹا جائے گا' انسان جب مر

جاتا ہے تو اس کے سر کی طرف سے بخارات اُوپر جاتے ہیں' پھر انہیں چن کر اکٹھا کیا جاتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے وہ اس کے ساتھ غائب ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اُس کے جسم سے کوئی چیز الگ نہیں کی جائے گی' البتہ جہاں تک مرنے سے پہلے کا تعلق ہے تو ایسا ہی کیا جائے گا۔

6230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: كَانَ الْمَيِّتُ اِذَا انْتُزِعَ مِنْ رَاْسِ شَعْرِهِ شَيْءٌ جُمِعَ فَيَغِيبُ مَعَهُ

✵✵ ایوب فرماتے ہیں: میت کے سر کے بالوں میں سے' جب کوئی چیز الگ کر دی جائے' تو اُسے اکٹھا کر کے میت کے ساتھ دفن کر دیا جائے گا۔

6231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: فِي الشَّعْرِ وَالظُّفُرِ يَسْقُطُ مِنَ الْمَيِّتِ قَالَ: تَجْعَلُهُ مَعَهُ فِيْ كَفَنِهِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بالوں اور ناخنوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو میت کے جسم سے گر جاتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: تم اُس کے کفن میں اُس کے ساتھ انہیں رکھ دو گے۔

6232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَائِشَةَ، "رَاَتِ امْرَاَةً يَكُدُّوْنَ رَاْسَهَا، فَقَالَتْ: عَلَامَ تَنْصُوْنَ مَيِّتَكُمْ"

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ لوگ اس عورت کے سر کو کنگھی کر رہے تھے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ کس وجہ سے اپنے مردہ کو کنگھی کر رہے ہو۔

6233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ حَمَّادٌ، عَنْ تَقْلِيمِ اَظْفَارِ الْمَيِّتِ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَقْلَفَ اَتَخْتِنُهُ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حماد سے میت کے ناخن تراشنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر اُس کے ختنے نہ ہوئے ہوں' تو تم اُس کے ختنے بھی کرو گے؟

6234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ يُكْرَهُ اَنْ يُحْلَقَ عَانَةُ الْمَيِّتِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ: اِنْ كَانَ فَاحِشًا اُخِذَ مِنْهُ

✵✵ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ میت کے زیر ناف بال صاف کیے جائیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات نقل کی ہے اور حسن بصری نے یہ کہا ہے: اگر وہ انتہائی بُرے طریقے سے بڑھے ہوئے ہوں' تو پھر انہیں صاف کیا جائے گا۔

6235 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، حَلَقَ

عَانَةَ مَيِّتٍ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک میت کے زیرناف بال صاف کروائے تھے۔

بَابُ النَّعْشِ وَالِاسْتِغْفَارِ

باب: میت کی چارپائی اور استغفار کا حکم

6236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِهِ لِنَعْشِ الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، حَسِبْتُ اَنَّهَا رَاَتْ ذٰلِكَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خاتون کی میت کے لیے چارپائی کا طریقہ سب سے پہلے کس نے شروع کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: سیدہ اسماء بن عمیس نے' میرا خیال ہے کہ انہوں نے حبشہ کی سرزمین پر یہ چیز دیکھی تھی۔

6237 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: اِنَّمَا كَانُوْا اِذَا حَمَلُوا الْمَرْاَةَ عَلَى السَّرِيرِ قَلَبُوهَا فَجَعَلُوهَا بَيْنَ قَوَائِمِهِ حَتّٰى اَخْبَرَتْهُمْ اَسْمَاءُ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ عورت کو چارپائی پر رکھتے تھے' پھر اسے الٹا دیتے تھے اور اسے اس کے پایوں کے درمیان رکھتے تھے' یہاں تک کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے انہیں ایسا کرنے کے بارے میں بتایا۔

6238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ الْقَطِيفَةَ الصَّفْرَاءَ لِلنَّعْشِ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ قَالَ: فَالْحَمْرَاءُ؟ قَالَ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ، يَعْنِيْ ثِيَابًا مِنَ الْحَرِيرِ، وَقَطِيفَةِ الْاُرْجُوَانِ، وَالْمِيثَرَةِ، هَيْئَةٌ كَانَتْ تُجْعَلُ تَحْتَ الرَّجُلِ بِمَنْزِلَةِ الطِّنْفِسَةِ كَهَيْئَةِ الْبَرْذَعَةِ اللَّطِيفَةِ ذَاتِ ذَبَاذِبَ حُمْرٍ وَّصُفْرٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میت کی چارپائی کے لیے زرد رنگ کی چادر کو رکھنا مکروہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے! ابن جریج نے دریافت کیا: سرخ کو؟ انہوں نے بتایا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کپڑے سے' یعنی ریشم سے بنے ہوئے کپڑے سے اور ارجوان کے بنے ہوئے کپڑے سے اور میسرہ سے منع کیا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو آدمی کے لیے اس طرح رکھی جاتی ہے جس طرح آدمی کا بچھونا ہوتا ہے جو سرخ اور زرد خانوں والے نرم قالین جیسا ہوتا ہے۔

6239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُ: اسْتَغْفِرُوْا لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ؟ قَالَ: مُحْدَثَةٌ، وَبَلَغَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِذِي الْبِجَادَيْنِ: اسْتَغْفِرُوْا لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ کہنا کہ تم لوگ اس کے لیے دعائے مغفرت کرو' اللہ

تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے! اُنہوں نے جواب دیا: یہ نئی ایجاد کی ہوئی چیز ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ نے ذوالبجادین کے بارے میں یہ فرمایا تھا: تم لوگ اس کے بارے میں دعائے مغفرت کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے گا۔

6240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِیَّ. اَوْصَى اَهْلَهُ اَنْ لَا يَحْمِلُوهُ عَلٰى قَطِيفَةِ اُرْجُوَانٍ

✻ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے اپنے اہلِ خانہ کو یہ وصیت کی تھی کہ ان کی میت کو ارجوانی چادر پر رکھ کر نہ لے جایا جائے۔

6241 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي جِنَازَةٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ، فَقَالَ: "مَا يَقُولُ رَاجِزُهُمْ هٰذَا؟ قَدْ حَرَّجْتُ عَلٰى اَهْلِي اَنْ يَرْجُزَ مَعِي رَاجِزُهُمْ هٰذَا، وَاَنْ يَقُولَ: مَاتَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ فَاشْهَدُوهُ، حَسْبِيْ مَنْ يَقْلِبُنِيْ اِلٰى رَبِّي، وَاَنْ يَمْشُوا مَعِي بِمِجْمَرَةٍ، فَاِنْ يَكُنْ لِي عِنْدَ رَبِّي خَيْرٌ فَمَا عَبْدُ اللّٰهِ اَطْيَبُ مِنْ طِيبِكُمْ "

✻ عبدالرحمٰن حرملہ بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیّب کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا تو اُنہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرو! تو سعید نے کہا: یہ رجز پڑھنے والا بندہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے اپنے اہلِ خانہ کو حرج میں مبتلا کیا' کہ اگر اُن کا یہ رجز پڑھنے والا میرے ساتھ رجز پڑھے اور یہ کہے کہ سعید بن مسیّب کا انتقال ہو گیا ہے تو تم لوگ گواہ ہو جاؤ' میرے لیے وہ شخص کافی ہے' جو مجھے میرے پروردگار کی بارگاہ تک پہنچا دے اور یہ کہ لوگ میرے ساتھ آگ کی انگیٹھی لے کے جائیں' اگر میرے پروردگار کے پاس میرے لیے بھلائی ہوگی' تو تمہاری اس خوشبو کے مقابلہ میں' وہ کتنی زیادہ پاکیزہ ہے۔

6242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔

6243 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ بُكَيْرٍ الْعَامِرِیِّ قَالَ: سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، رَجُلًا يَقُولُ: اسْتَغْفِرُوا لَهَا، فَقَالَ: لَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ

✻ بکیر عامری بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم لوگ اس (میت کے لیے) دعائے مغفرت کرو' تو سعید نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے۔

6244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: تُوُفِّيَ ابْنٌ لِاَبِي بَكْرٍ كَانَ يَشْرَبُ الشَّرَابَ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اسْتَغْفِرُوا لَهُ فَاِنَّمَا يُسْتَغْفَرُ لِلْمُسِيءِ مِثْلِهِ

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہو گیا' جو شراب پیا کرتا تھا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اس کے لیے دعائے مغفرت کرو' کیونکہ اس جیسے گناہگار شخص کے لیے دعائے مغفرت کی جانی چاہیے۔

6245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: اَخَذَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ بِقَوَائِمِ سَرِيْرِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، فَمَا فَارَقَهُ حَتّٰى اَتَى الْقَبْرَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ مَيْسَرَةَ

* اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: ابوجحیفہ نے عمرو بن شرحبیل کی چارپائی کے پائے پکڑے اور اُن سے اُس وقت تک جدا نہیں ہوئے' جب تک وہ قبر تک نہیں آ گئے' وہ یہی کہتے رہے: اے اللہ! تُو ابومیسرہ کی مغفرت کر دے!

6246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ هَمَّامِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَسَنٍ اَخَذَ بِقَوَائِمِ سَرِيْرِ طَاوُسٍ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ ثِيَابِهِ شُقِّقَتْ عَلَيْهِ، وَسَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، فَمَا فَارَقَهُ حَتّٰى اَتَى الْقَبْرَ، قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: بَيْنَ عَمُوْدَيِ النَّعْشِ، قُلْنَا: وَاَيْنَ مَاتَ طَاوُسٌ؟ قَالَ: بِمَكَّةَ

* امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد ہمام بن نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے عبداللہ بن حسن کو دیکھا کہ انہوں نے طاؤس کے پلنگ کے پائے پکڑے اور میں نے دیکھا کہ اُن کے کچھ کپڑے پھٹ بھی گئے تھے اور اُن کی ٹوپی نیچے بھی گر گئی تھی' لیکن وہ پھر بھی طاؤس کی میت سے الگ نہیں ہوئے یہاں تک کہ میت کو قبر تک پہنچا دیا گیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ میت کی چارپائی کے عمودی حصہ کے درمیان تھے۔ ہم نے دریافت کیا: طاؤس کا انتقال کہاں ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مکہ میں۔

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجِنَازَةِ

باب: جنازہ کے ساتھ چلنا

6247 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً عَجَّلْتُمْ بِهَا اِلَى الْخَيْرِ، وَاِنْ كَانَتْ

6247-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب السرعة بالجنازة - حديث:1265' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب الإسراع بالجنازة - حديث:1619' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في حمل الجنازة وقولها - ذكر الامر بالإسراع في السير بالجنائز لعلة معلومة' حديث:3097' موطا مالك - كتاب الجنائز' باب جامع الجنائز - حديث:576' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب الإسراع بالجنازة - حديث:2783' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في شهود الجنائز - حديث:1472' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' السرعة بالجنازة - حديث:1893' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' السرعة بالجنازة - حديث:2014' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب المشي بالجنازة - باب الإسراع في المشي بالجنازة' حديث:6460' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7108

طَالِحَةً اسْتَرَحْتُمْ مِنهَا وَوَضَعْتُمُوهَا عَنْ رِقَابِكُمْ

✱✱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جنازوں کو تیزی سے لے کے جاؤ' کیونکہ اگر وہ اچھا ہوگا' تو تم اُسے بھلائی تک جلدی پہنچا دو گے اور اگر وہ بُرا ہوگا' تو تم اُس سے نجات حاصل کرلو گے اور اپنی گردنوں سے اُسے اتار دو گے''۔

6248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اَسْرِعُوا بِجَنَائِزِكُمْ، وَلَا تَهَوَّدُوا تَهَوُّدَ اَهْلِ الْكِتَابِ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: اپنے جنازوں کو جلدی لے کے جاؤ اور تم اہلِ کتاب کی طرح آرام آرام سے نہ چلو۔

6249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: انْبَسِطْ بِالْجَنَائِزِ، وَلَا تَدُبُّوا دَبِيبَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جنازوں کو جلدی لے جاؤ یہود و نصاریٰ کی طرح تاخیر نہ کرو۔

6250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ قَالَ: قَالَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: مَا مِنْ جَنَازَةٍ اِلَّا تُنَاشِدُ حَمَلَتَهَا، اِنْ كَانَتْ مُؤْمِنَةً وَّاللّٰهُ رَاضٍ عَنْهَا قَالَتْ: " اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا اَسْرَعْتُمُوْنِي، وَاِنْ كَانَتْ كَافِرَةً بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهَا سَاخِطٌ قَالَتْ: اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا رَجَعْتُمْ بِي، فَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يَسْمَعُهُ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، فَلَوْ اَنَّ الْاِنْسَانَ سَمِعَهُ خَرِعَ وَجَزِعَ، الْخَرِعُ يَعْنِي الضَّعْفَ وَالْهَيْبَةَ "

✱✱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر جنازہ اپنے اُٹھانے والوں کو مخاطب کر کے کچھ کہتا ہے' اگر وہ جنازہ مؤمن ہو اور اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو' تو وہ میت یہ کہتی ہے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہہ رہا ہوں کہ تم مجھے جلدی لے جاؤ' اگر وہ میت اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے والے کی ہو اور اللہ تعالیٰ اُس پر ناراض ہو' تو وہ میت یہ کہتی ہے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہہ رہی ہوں کہ مجھے واپس لے جاؤ' (اور انسانوں اور جنات کے) دو گروہوں کے علاوہ' ہر مخلوق اُن کی بات سنتی ہے' اگر انسان اُس کو سن لے' تو ہیبت زدہ ہو کر بے ہوش ہو جائے۔

لفظ ''خرع'' کا مطلب کمزور ہونا اور ہیبت زدہ ہونا ہے۔

6251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ الْمَشْيُ بِالرَّجُلِ، اَنُسْرِعُ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَالْمَرْاَةُ؟ قَالَ: " تُسْرِعُ بِهَا اَيْضًا وَلٰكِنْ اَدْنَى بِالْاِسْرَاعِ مِنَ الرَّجُلِ، اِنَّ لِلْمَرْاَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ، قِيلَ: فَمَا حِيَاكَتُكُمْ اَوْ حِبَاتُكُمْ هٰذِهِ؟ " قَالَ: وَهُوَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد کے جنازہ کے ساتھ کیسے چلا جائے گا' کیا ہم اُسے تیزی سے لے جائیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: عورت کو؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اُسے بھی تیزی کے ساتھ لے کر جاؤ گے' لیکن مرد کے مقابلہ میں ذرا کم تیزی ہوگی' کیونکہ عورت کی حیثیت مرد کی طرح نہیں ہوتی۔

6252 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ: حَضَرَ نَافِعٌ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهٖ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ: هٰذَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا، وَلَا تُزَلْزِلُوْا، وَارْفُقُوا، فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَّلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ، قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتِ الَّتِيْ لَمْ يَقْسِمْ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَرَتْ عَائِشَةُ بِالْاِسْرَاعِ بِالْجَنَائِزِ

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: نافع' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک ہوئے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں' یہ ''سرف'' کے مقام کی بات ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں' جب تم ان کی میت کو اُٹھاؤ' تو تم اُسے ہلانا نہیں اور جھٹکا نہ دینا' تم نرمی سے کام لینا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج تھیں جن میں سے آپ آٹھ کے لیے باری مقرر کرتے تھے اور ایک کے لیے باری مقرر نہیں کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: جس خاتون کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باری مقرر نہیں کرتے تھے' وہ سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا تھیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنازہ کو تیزی سے لے جانے کی ہدایت کی تھی۔

6253 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: شَهِدْتُ جِنَازَةً مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ. فَجَلَسَ فِي الْمَقْبَرَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى الْجِنَازَةِ مُقْبِلًا وَهُمْ بِطَاءٌ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ لِمَا اَحْدَثَ النَّاسُ فِي الْجَنَائِزِ، لَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الرَّجُلَ يُذَكِّرُ الرَّجُلَ وَيُخَوِّفُهٗ فَيَقُوْلُ: اتَّقِ اللّٰهَ، لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يُجْمَزَ بِكَ، لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ الْمَشْيُ بِالْجَنَائِزِ اِلَّا جَمْزًا"

✻✻ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن جعفر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا' وہ قبرستان میں بیٹھ گئے' پھر وہ جنازہ کو آتا ہوا دیکھتے رہے لیکن وہ بیٹھے رہے' پھر اُنہوں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں نے جنازہ کے بارے میں کتنی نئی چیزیں ایجاد کی ہیں' پہلے میں ایک شخص کو سنتا تھا کہ وہ دوسرے شخص کو نصیحت دلا رہا ہوتا تھا اور خوف دلا رہا ہوتا تھا اور یہ کہتا تھا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو! عنقریب تمہارے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا' اللہ کی قسم! اب جنازہ کے ساتھ چلنے والے صرف تیزی سے چلیں گے۔

6254 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيُّ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ، اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَهَمِّهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

✻✻ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ایک جنازہ آپ کے پاس سے

گزرا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یا تو یہ راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! راحت حاصل کرنے والا اور جس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیک بندہ دنیا کی تنگی اور پریشانی سے راحت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف چلا جاتا ہے اور گناہگار بندہ سے دوسرے بندے درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

6255 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: رُوحُ الْمَيِّتِ بِيَدِ الْمَلِكِ يَقُوْلُ: اسْمَعْ مَا يُثْنَى عَلَيْكَ حِيْنَ يُغَسَّلُ وَحِيْنَ يُحْمَلُ. فَاِذَا دُفِنَ كَلَّمَتْهُ الْاَرْضُ، وَقَالَتْ: اَمَا عَلِمْتَ اَنِّي بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَالْوَحْشَةِ وَالدُّودِ فَمَاذَا اَعْدَدْتَ لِي

✽✽ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میت کی روح فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب میت کو غسل دیا جاتا ہے اور جب اُسے اُٹھایا جاتا ہے تو اُس وقت فرشتہ کہتا ہے: تم سنو کہ تمہاری کیسی تعریف ہو رہی ہے؟ جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو زمین اُس کے ساتھ بات چیت کرتی ہے اور یہ کہتی ہے: کیا تمہیں پتا نہیں تھا کہ میں تنہائی' وحشت کا گھر ہوں' تم نے میرے لیے کیا تیاری کی ہے؟

بَابُ كَسْرِ عَظْمِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی ہڈی توڑ دینا

6256 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، اَخِي يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَسْرُ عِظَامِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهَا حَيًّا

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کی ہڈی توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے''۔

6257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَسْرُ عِظَامِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهَا حَيًّا قَالَ سُفْيَانُ: يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ اِثْمًا. اَخْبَرَنَا

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کی ہڈی توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کے مترادف ہے''۔

سفیان کہتے ہیں: علماء اس بات کے قائل ہیں: گناہ ہونے کے حوالے سے یہ برابر ہے۔

6258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجِنَازَةِ

باب: جنازہ کے آگے چلنا

6259 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ يَمْشُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْجِنَازَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجِنَازَةِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے۔

6260 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَيْخٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ النَّاسَ يُقَدِّمُهُمْ اَمَامَ جِنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ

٭٭ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کی پٹائی کر رہے تھے اور وہ لوگوں کو سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ کے آگے کر رہے تھے۔

6261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَيْزَارَ، يَسْاَلُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجِنَازَةِ؟ فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ: اِنَّمَا اَنْتَ مُشَيِّعٌ فَامْشِ اِنْ شِئْتَ اَمَامَهَا، وَاِنْ شِئْتَ خَلْفَهَا، وَاِنْ شِئْتَ عَنْ يَمِينِهَا، وَاِنْ شِئْتَ عَنْ يَسَارِهَا

٭٭ حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے عیزار کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جنازہ کے آگے چلنے کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: جب تم میت کے ساتھ چل رہے ہو، تو تمہاری مرضی ہے، اگر تم چاہو، تو اس کے آگے چلو، اگر چاہو تو اس کے پیچھے چلو، اگر چاہو تو اس کے دائیں طرف چلو اور اگر چاہو تو اس کے بائیں طرف چلو۔

6262 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا مَشَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ حَتَّى مَاتَ اِلَّا خَلْفَ الْجِنَازَةِ وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال تک جس بھی جنازہ کے ساتھ چلے، ہمیشہ جنازہ کے پیچھے ہی چلے۔

(مصنف کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ اَوْسٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ فِي جِنَازَةٍ قَالَ: وَعَلِيٌّ آخِذٌ بِيَدِي وَنَحْنُ خَلْفَهَا وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا، فَقَالَ: اِنَّ فَضْلَ الْمَاشِي خَلْفَهَا عَلَى الَّذِي يَمْشِي اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ، وَاِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَعْلَمُ وَلٰكِنَّهُمَا لَا يُحِبَّانِ اَنْ يَّشُقَّا عَلَى النَّاسِ

✵✵ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' ہم جنازہ کے پیچھے تھے جبکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے چل رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلنے والے شخص کو جنازہ کے آگے چلنے والے شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو باجماعت نماز ادا کرنے والے کو' تنہا نماز ادا کرنے والے پر فضیلت حاصل ہے' جو چیز مجھے پتا ہے' یہ دونوں حضرات بھی اُس سے واقف ہیں' لیکن یہ دونوں اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ لوگوں کو مشقت کا شکار کریں۔

6264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ: مَشَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ جِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

✵✵ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے آگے چلے تھے۔

6265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَاَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَائِزِ فَقَالَ: اِنَّمَا هِيَ مَتْبُوعَةٌ وَلَيْسَتْ بِتَابِعَةٍ، وَلَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جنازہ متبوع ہوتا ہے' وہ تابع نہیں ہوتا' جو شخص اس کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا۔

6266 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَمْشِي خَلْفَهَا قَالَ: وَحُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ كَانَ يُنْهِي مَنْ شَهِدَ الْجِنَازَةَ اَنْ يَّسْلُكَ عَنْ طَرِيقِهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرشتے جنازہ کے پیچھے چلتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی گئی ہے کہ جو شخص جنازہ میں شریک ہوتا ہے' اُسے اس بات سے منع کیا جاتا تھا کہ وہ جنازہ کے راستہ سے ہٹ کر چلے۔

6267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْمُطَّرِحِ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: جَاءَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَّهُوَ جَالِسٌ وَهُوَ مُحْتَبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَبَا حَسَنٍ اَخْبِرْنِي عَنِ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجِنَازَةِ اِذَا شَهِدْتُهَا اَيُّ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَخَلْفَهَا اَمْ اَمَامَهَا؟ قَالَ: فَقَطَّبَ عَلِيٌّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اِمِثْلُكَ يَسْاَلُ عَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ لَمِثْلِي يَسْاَلُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا، فَمَنْ يَّسْاَلُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا اِلَّا مِثْلِي؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي بَعَثَ

مُحَمَّدًا بِالْحَقِ اِنَّ فَضْلَ الْمَاشِي خَلْفَهَا عَلَى الْمَاشِي اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى التَّطَوُّعِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ: يَا اَبَا حَسَنٍ، اَبِرَاْيِكَ تَقُوْلُ هٰذَا اَمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اَبَا سَعِيدٍ اَمِثْلِ هٰذَا اَقُوْلُهُ بِرَاْيِي، لَا وَاللّٰهِ بَلْ سَمِعْتُهُ مِرَارًا يَقُوْلُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا اثْنَتَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: فَوَاللّٰهِ مَا جَلَسْتُ جَالِسًا مُنْذُ شَهِدْتُ جِنَازَةً إلا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَشَهِدَهَا اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَجَمِيعُ الصَّحَابَةِ، فَنَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا، قَالَ فَضَحِكَ عَلِيٌّ وَقَالَ: اَنْتَ رَاَيْتَهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: نَعَمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ غَيْرُكَ مَا صَدَّقْتُهُ، وَلٰكِنِّي اَعْلَمُ اَنَّ الْكَذِبَ لَيْسَ مِنْ شَاْنِكَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُمَا، اِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ اَيْنَ هُوَ، وَلَئِنْ كُنْتَ رَاَيْتَهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ فَاِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ اَنَّ فَضْلَ الْمَاشِي خَلْفَهَا عَلَى الْمَاشِي اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلٰى صَلَاةِ التَّطَوُّعِ، كَمَا يَعْلَمَانِ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً، وَلَقَدْ سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعْتُ، وَلٰكِنَّهُمَا كَرِهَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ وَيَتَضَايَقُوا فَاَحَبَّا اَنْ يَّتَقَدَّمَا وَاَنْ يُسَهِّلَا، وَقَدْ عَلِمَا اَنَّهُ يُقْتَدَى بِهِمَا، فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ تَقَدَّمَا، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: يَا اَبَا حَسَنٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ الْجِنَازَةَ اَحْمِلُهَا وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ شَهِدَهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ خَيْرٌ، فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، فَاِذَا اَنْتَ شَهِدْتَ الْجِنَازَةَ فَقَدِّمْهَا بَيْنَ يَدَيْكَ، وَاجْعَلْهَا نُصُبًا بَيْنَ عَيْنَيْكَ فَاِنَّمَا هِيَ مَوْعِظَةٌ وَتَذْكِرَةٌ وَعِبْرَةٌ، فَاِنْ بَدَا لَكَ اَنْ تَحْمِلَهُ فَانْظُرْ اِلٰى مُقَدَّمِ السَّرِيْرِ فَانْظُرْ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ فَاجْعَلْهُ عَلٰى مَنْكِبِكَ الْاَيْمَنِ، فَاِذَا جِئْتَ الْمَقْبَرَةَ فَصَلَّيْتَ عَلَيْهَا فَلَا تَجْلِسْ، وَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ، فَاِنَّكَ تَرَى اَمْرًا عَظِيمًا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَخُوكَ اَخُوكَ، كَانَ يُنَافِسُكَ فِي الدُّنْيَا وَيُشَاحُكَ فِيْهَا، تَضَايَقُ بِهٖ سُهُوْلَةَ الْاَرْضِ قُصُوْرًا، فَاِذَا هُوَ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ قَبْرٍ مُنْحَرِفًا عَلٰى جَنْبِهٖ، فَاِنْ لَمْ يَدْعُوكَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى يُدَلّٰى فِيْ حُفْرَتِهٖ، وَاِنْ قَاتَلُوكَ قِتَالًا

* * حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُنہیں سلام کیا' اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو جواب دیا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن! آپ مجھے جنازہ کے آگے چلنے کے بارے میں بتائیے! جب میں جنازہ کے ساتھ شریک ہوتا ہوں تو اس میں کیا افضل ہے' پیچھے چلنا یا آگے چلنا؟ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں آنکھوں کو بند کیا' پھر فرمایا: سبحان اللہ! کیا آپ جیسا شخص اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کر رہا ہے؟ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میرے جیسا شخص اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کر رہا ہے' اس مسئلہ کے بارے میں میرے جیسا کوئی شخص ہی سوال کر سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! جنازہ کے پیچھے چلنے والے شخص کو جنازہ کے آگے چلنے والے شخص پر وہی فضیلت حاصل

ہے جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اُن سے کہا: اے ابوالحسن! کیا یہ بات آپ اپنی رائے سے ارشاد فرما رہے ہیں؟ یا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی کوئی بات سنی ہے؟ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے اور اُنہوں نے کہا: سبحان اللہ! اے ابوسعید! کیا میں اس طرح کی بات اپنی رائے سے بیان کروں گا؟ جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سات مرتبہ گنوایا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس اللہ کی قسم! میں جب سے جنازہ میں شریک ہوا ہوں' اُس کے بعد میں نہیں بیٹھا' ایک انصاری کا جنازہ تھا' اُس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ شریک ہوئے' میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے آگے چل رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے' اُنہوں نے فرمایا: کیا آپ نے اُن دونوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ کے علاوہ کسی اور نے مجھے یہ بات بتائی ہوتی تو میں اُس کی تصدیق نہ کرتا' لیکن مجھے اس بات کا پتا ہے کہ آپ جھوٹ نہیں بولتے' اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبان کی مغفرت کرے! اس اُمت میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں' پھر اللہ تعالیٰ بھلائی کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے' لیکن اگر آپ نے خود ان دونوں حضرات کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ دونوں حضرات بھی جانتے ہوں گے کہ جنازہ کے پیچھے چلنے والے شخص کو جنازہ کے آگے چلنے والے شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہوتی ہے اور یہ لوگ اس بات کو اسی طرح جانتے ہیں' جس طرح اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کل سے پہلے رات آئے گی اور ان دونوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اُسی طرح سنی ہوگی' جس طرح میں نے سنی ہے' لیکن ان دونوں حضرات نے اس بات کو ناپسند کیا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں اور تنگی ہو جائے' تو ان دونوں نے یہ سمجھا کہ یہ دونوں آگے چلیں اور سہولت رہے' یہ دونوں جانتے تھے کہ ان کی پیروی کی جاتی ہے' اس لیے یہ دونوں آگے چلے تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں کسی جنازہ میں شریک ہوتا ہوں تو جو شخص جنازہ میں شریک ہوتا ہے' کیا اُس کے لیے میت کو کندھا دینا واجب ہوتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن یہ زیادہ بہتر ہے' جو شخص چاہے وہ اختیار کر لے اور جو شخص چاہے وہ ترک کر دے' جب آپ جنازہ میں شریک ہوتے ہیں' تو آپ اُسے اپنے سامنے رکھیں اور اپنی نگاہیں اُس پر جما کر رکھیں' کیونکہ یہ چیز وعظ و نصیحت حاصل کرنے کے لیے اور عبرت حاصل کرنے کے لیے مناسب ہے' اگر آپ کو مناسب لگتا ہے کہ آپ اسے کندھا دیں تو پھر آپ چارپائی کے آگے والے حصہ کا جائزہ لیں اور اُس میں بائیں طرف کو دیکھیں' اُس جگہ کو اپنے دائیں کندھے پر رکھیں' جب آپ قبرستان آ جائیں' تو میت کی نماز جنازہ ادا کریں اور وہاں بیٹھیں نہیں' آپ قبر پر کھڑے رہیں' کیونکہ آپ ایک عظیم بات دیکھیں گے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارا بھائی' تمہارا بھائی جو دنیا میں تمہارے ساتھ رہا کرتا تھا اور دنیا میں تمہارے پاس ہوا کرتا تھا' اس کے لیے

زمین کی نرمی تنگ ہو رہی ہے اور یہ قبر میں داخل ہو رہا ہے اگر یہ تمہیں نہیں بلاتا تو تم اس چیز کو ترک نہ کرو کہ اس کے قبر میں اتارے جانے تک تم کھڑے رہو خواہ لوگ تمہارے ساتھ لڑائی ہی کیوں نہ کریں"۔

بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

6268 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلٰى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْاَجْرِ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اُسے اجر کا ایک قیراط ملتا ہے اور جو شخص (نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد) اس کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میت کو لحد میں اتار دیا جائے تو اُسے دو قیراط ملتے ہیں"۔

عرض کی گئی: دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ جتنا (اجر و ثواب)۔

6269 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰى يُقْضَى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہے اور اُس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اُسے ایک قیراط ملتا ہے اور جو شخص انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے (کفن دفن سے) فارغ ہوا جائے تو اُسے دو قیراط ملتے ہیں جن میں سے چھوٹا قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوتا ہے"۔

6270 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِاَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَعْضُ حَدِيثِكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَامَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَاَخَذَ بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى انْطَلَقَ بِهِ اِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَ لَهَا اَبُو هُرَيْرَةَ: اَنْشُدُكِ بِاللّٰهِ، اَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ تَبِعَ جِنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْغَلُنِي غَرْسُ الْوَدِيِّ وَلَا صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ، اِنَّمَا كُنْتُ اَطْلُبُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْلَةً يُطْعِمُنِيهَا اَوْ كَلِمَةً يُعَلِّمُنِيهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اَنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْلَمَنَا بِحَدِيثِهِ

✳✳ ولید بن عبدالرحمٰن جرشی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کررہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہے اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے اُسے ایک قیراط ملتا ہے' اور اگر وہ میت کے دفن میں بھی شریک ہو تو اُسے دو قیراط ملتے ہیں جو اُحد پہاڑ سے بڑے ہوتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! آپ کی حدیث کا کچھ حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور اُنہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہے اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے' اُسے ایک قیراط ملتا ہے اور اگر وہ اُس کے دفن میں بھی شریک ہو' تو اُسے دو قیراط ملتے ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے''۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) فرمایا: میں کھیتی باڑی اور بازاروں میں بھاؤ تاؤ کرنے میں مصروف نہیں رہا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کی کسی چیز کا طلبگار رہتا تھا جو آپ مجھے کھلا دیتے تھے' یا کسی بات کا طلبگار رہتا تھا جو آپ مجھے تعلیم دے دیتے تھے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! آپ ہم سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں ہم سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

6271 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ وَّتَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يَتْبَعْ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِثْلُ اُحُدٍ

✳✳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے اور جنازہ کے ساتھ رہتا ہے' اُسے اجر کے دو قیراط ملتے ہیں' جو اُحد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں اور جو شخص صرف نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے اور (دفن تک ساتھ نہیں رہتا) تو اُسے ایک قیراط ملتا ہے جو اُحد پہاڑ جتنا ہوتا تھا''۔

6272 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا انْصَرَفَ حِينَ صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْصَرَفَ هٰذَا بِقِيرَاطٍ مِنَ الْاَجْرِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا جو نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس چلا گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ شخص اجر کا ایک قیراط لے کر واپس چلا گیا ہے۔

6273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اتَّبَعَ عَطَاءٌ جِنَازَةً فَصَلَّى عِنْدَ دَارِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَاذَا لِي مِنَ الْاَجْرِ قَالَ: بِقَدْرِ مَا اتَّبَعْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء ایک جنازہ کے ساتھ گئے' اُنہوں نے عبدالعزیز کے گھر کے پاس نمازِ جنازہ ادا کی' ایک شخص نے اُن سے کہا: مجھے اس کا کتنا اجر ملے گا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جتنی دیر تم اس کے ساتھ رہو گے۔

6274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: سُئِلَ مُجَاهِدٌ: صَلَاةُ التَّطَوُّعِ اَفْضَلُ اَمِ اتِّبَاعُ الْجِنَازَةِ؟ قَالَ: بَلِ اتِّبَاعُ الْجِنَازَةِ

٭٭ عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: مجاہد سے سوال کیا گیا: نفل نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ یا جنازہ کے ساتھ جانا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جنازہ کے ساتھ جانا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

باب: وضو کیے بغیر نمازِ جنازہ ادا کرنا

6275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اتَّبَعَ الْجِنَازَةَ اَيَحْمِلُهَا غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ طَاهِرًا، وَلٰكِنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا اِلَّا مُتَوَضِّءٌ، وَلَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْحَائِضُ، هُوَ الْقَائِلُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الذِّهَابُ اِلَى الْمَنَاسِكِ وَالدَّفْعَتَيْنِ بِوُضُوْءٍ؟ قَالَ: وَبِغَيْرِ وُضُوْءٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہے' تو کیا وہ بے وضو حالت میں جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات ہے کہ وہ باوضو حالت میں ہو' البتہ وہ نمازِ جنازہ صرف باوضو حالت میں ہی ادا کرسکتا ہے' حیض والی عورت نمازِ جنازہ ادا نہیں کرسکتی۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: مناسک کی ادائیگی کے لیے جانے یا دونوں مواقع کی روانگی کے لیے وضو شرط ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ بغیر وضو بھی ہو سکتے ہیں۔

6276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُصَلِّي عَلٰى جِنَازَةٍ غَيْرُ مُتَوَضِّءٍ، فَاِنْ فَعَلَ اَعَادَ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُدْفَنِ الْمَيِّتُ، فَاِذَا دُفِنَ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: بے وضو حالت میں نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جاسکتی' اگر کوئی شخص ایسا کر لیتا ہے' تو اگر میت کو دفن نہیں کیا گیا' تو نمازِ جنازہ کو دُہرائے گا اور اگر دفن کر دیا گیا' تو اُس کی نماز رخصت ہوگئی۔

6277 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُصَلِّي عَلٰى جِنَازَةٍ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ، فَاِنْ جَاءَتْهُ جِنَازَةٌ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَخَافَ الْفَوْتَ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَبِهٖ نَاْخُذُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بے وضو حالت میں نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جاسکتی' اگر جنازہ آجائے اور آدمی بے وضو ہو اور اُسے جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ تیمم کر کے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرلے گا۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَعَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا حَضَرَ الْجِنَازَةَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَلْيَتَيَمَّمْ، وَبِهٖ نَاْخُذُ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص بے وضو حالت میں جنازہ کے پاس آئے (یعنی نمازِ جنازہ ہونے لگی ہو) تو وہ شخص تیمم کرلے۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، عَنْ رَجُلٍ، اَخْبَرَهٗ قَالَ: صَلّٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلٰى جِنَازَةٍ فَجَعَلَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ وَحَشَمَهٗ بِالْوُضُوْءِ، فَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: مَا هٰذَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: بَلَغَنِيْ فِيمَا اَحْسِبُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: يَتَوَضَّاُ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ رُفِعَتْ اِلَيْكَ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِهَا، اِنَّمَا مَرَّ بِجِنَازَةٍ وَّالنَّاسُ فِيْ اَسْوَاقِهِمْ فَجَعَلُوْا يَتَّبِعُونَ الْجِنَازَةَ هٰكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ فَلْيَتَوَضَّاْ اَيْ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا اِلَّا مُتَوَضِّءٌ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لِمِثْلِ هٰذَا كُنْتُ اُحِبُّ قُرْبَكَ مِنِّي

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے دوسرے شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمر بن عبدالعزیز نے نمازِ جنازہ پڑھائی' پھر اُنہوں نے اپنے اہلِ خانہ کو اور اپنے خادموں کو وضو کرنے کا حکم دیا۔ ابوقلابہ نے دریافت کیا: امیر المؤمنین! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے جو میرے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نمازِ جنازہ ادا کرلے وہ بعد میں وضو کرے۔

ابوقلابہ نے کہا: یہ آپ تک مختلف طور پر پہنچی ہے' اصل میں ایک مرتبہ جنازہ گزر رہا تھا' لوگ اُس وقت بازاروں میں مصروف تھے تو لوگ اسی حالت میں جنازہ کے ساتھ جانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نمازِ جنازہ ادا کرنا چاہتا ہے وہ وضو کرلے' یعنی صرف باوضو حالت میں ہی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔ اس پر عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اس (یعنی ابوقلابہ) جیسے لوگوں کے بارے میں مجھے یہ بات پسند ہے کہ یہ میرے قریب رہیں۔

6280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اِنْ فَاجَاَتْكَ جِنَازَةٌ وَاَنْتَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَصَلِّ عَلَيْهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر اچانک جنازہ سامنے آ جائے اور تم اُس وقت بے وضو ہو' تو تم نمازِ جنازہ ادا کرلو۔

بَابُ خَفْضِ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجِنَازَةِ

باب: جنازہ کے ساتھ آواز پست رکھنا

6281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَدْرَكْتُ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّونَ خَفْضَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجَنَائِزِ، وَعِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَعِنْدَ الْقِتَالِ وَبِهٖ نَاْخُذُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو پایا ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جنازہ کے ساتھ' قرآن کی تلاوت کے وقت اور جنگ کے وقت آواز کو پست رکھا جائے۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6282 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَبِعَ الْجِنَازَةَ اَكْثَرَ السُّكَاتَ، وَاَكْثَرَ حَدِيْثَ نَفْسِهٖ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی جنازہ کے ساتھ شریک ہوتے تھے' تو زیادہ تر خاموش رہتے تھے اور زیادہ تر اپنے خیالوں میں گم رہتے تھے۔

6283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا اِذَا شَهِدُوا الْجِنَازَةَ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْهِمْ ثَلَاثًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ جب جنازہ میں شریک ہوتے تھے' تو اُن میں تین چیزیں پہچانی جاتی تھیں۔

بَابُ الرُّكُوبِ مَعَ الْجِنَازَةِ

باب: جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر جانا

6284 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "مَا رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ جِنَازَةٍ قَطُّ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَلَا اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کبھی بھی کسی جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر نہیں گئے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی کبھی (سوار ہو کر) نہیں گئے۔

6285 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: "صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْجِنَازَةِ اُتِيَ بِفَرَسٍ فَعَقَلَهٗ رَجُلٌ وَالْفَرَسُ عُرْيٌ فَرَكِبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهٖ، وَنَحْنُ نَسْعٰى حَوْلَهٗ"

٭٭ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کی نمازِ جنازہ ادا کی جب آپ جنازہ سے فارغ ہوئے تو ایک گھوڑا لایا گیا' جسے ایک شخص نے باندھا ہوا تھا' اُس گھوڑے کی پشت پر کوئی چیز نہیں تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوگئے اور آپ اُسے مناسب رفتار سے لے کر روانہ ہوئے' ہم آپ کے ساتھ دوڑتے ہوئے گئے۔

6286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّمُرَّ الرَّاكِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی سوار شخص جنازہ کے آگے سے گزرے۔

6287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ: اَكَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجِنَازَةِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ السَّيْرَ اَمَامَهَا، يَعْنِي الرَّاكِبَ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَرَاَيْتُ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا، وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى لِقَائِدِهٖ لَا تُقَدِّمْنِيْ اَمَامَهَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا: کہ کیا پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جنازہ کے آگے چلا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تاہم پہلے لوگ سوار ہو کر جنازہ کے آگے چلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں: میں نے علقمہ اور اسود کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے آگے پیدل چلا کرتے تھے اور ابن ابواوفیٰ اپنے ساتھ لے جانے والے کو کہا کرتے تھے: تم مجھے اس کے آگے لے کر نہ چلو۔

بَابُ مَنْعِ النِّسَاءِ اتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ

باب: خواتین کا جنازہ کے ساتھ جانے کا مکروہ ہونا

6288 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

٭٭ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمیں (یعنی خواتین) کو جنازہ کے ساتھ جانے کو منع کیا گیا' لیکن اس بارے میں ہم پر شدت نہیں کی گئی۔

6289 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى النِّسَاءَ الْيَوْمَ نَهَاهُنَّ عَنِ الْخُرُوْجِ اَوْ حَرَّمَ عَلَيْهِنَّ الْخُرُوْجَ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج کی خواتین کو دیکھ لیتے' تو اُنہیں گھر سے نکلنے سے منع کر دیتے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے لیے باہر نکلنا حرام قرار دے دیتے۔

6290 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ جِنَازَةً، فَاِذَا بِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ تَتَّبِعُهَا، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي

وَجْهِهِ، فَامَرَ بِهَا فَرُدَّتْ، ثُمَّ وَضَعَ السَّرِيرَ، فَلَمْ يُكَبِّرْ عَلَيْهَا حَتَّى قَالُوْا: وَالَّذِى بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ تَوَارَتْ بِاَخْصَاصِ الْمَدِينَةِ قَالَ: ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهَا

٭٭ عمر بن ذر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے' وہاں ایک بوڑھی عورت بھی جنازہ کے ساتھ آ رہی تھی' تو نبی اکرم ﷺ غصہ میں آ گئے' یہاں تک کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرے پر محسوس ہوئے' آپ کے حکم کے تحت اُس خاتون کو واپس کر دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے وہ چارپائی رکھوائی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت تک نمازِ جنازہ کی تکبیر نہیں کہی' جب تک لوگوں نے یہ عرض نہیں کر دی کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! وہ عورت مدینہ منورہ کی آبادی کے پیچھے چھپ گئی ہے! راوی کہتے ہیں: تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس میت کی نمازِ جنازہ کی تکبیر کہی۔

6291 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَرَاَى امْرَاَةً فَاَمَرَ بِهَا فَطُرِدَتْ حَتَّى لَمْ يَرَهَا ثُمَّ كَبَّرَ

٭٭ ابوعطیہ وادعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے ایک خاتون کو دیکھا' آپ کے حکم کے تحت اُس خاتون کو واپس کر دیا گیا یہاں تک کہ جب وہ خاتون نظر سے اوجھل ہو گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی۔

6292 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: تَبِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِنَازَةَ فَرَاَى امْرَاَةً عَلَى اَثَرِهَا فَاَمَرَ بِالْجِنَازَةِ فَحُبِسَتْ، وَبَعَثَ رَجُلًا فَرَدَّ الْمَرْاَةَ حَتَّى اِذَا وَارَى بِهَا الْبُيُوتُ مَشَوْا بِهَا

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے کے ساتھ جا رہے تھے' آپ ﷺ نے ایک خاتون کو جنازے کے پیچھے آتے ہوئے دیکھا تو آپ کے حکم کے تحت جنازے کو وہیں روک لیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا' اُس نے اس عورت کو واپس کیا' جہاں تک جب وہ عورت گھروں کے پیچھے چھپ گئی تو وہ لوگ (جنازے کو لے کر آگے) گئے۔

6293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَقْفِلُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ الْاَبْوَابَ حَتّٰى يُخْرِجَ الرِّجَالُ الْجَنَائِزَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: خواتین جنازہ کے ساتھ صرف دروازہ تک آتی ہیں' یہاں تک کہ مرد جنازہ کو (گھر سے) باہر لے جاتے ہیں۔

6294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ: لِلنِّسَاءِ فِي الْجِنَازَةِ نَصِيبٌ

٭٭ عمرو بن یحییٰ فرماتے ہیں: خواتین کے لیے جنازہ میں شریک ہونے کا حصہ ہے۔

6295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " خُرُوجُ النِّسَاءِ عَلَى الْجَنَائِزِ؟ قَالَ: يُفْتَنَّ

** ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا خواتین جنازہ کے ساتھ جاسکتی ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ آزمائش کا شکار ہوجائیں گی۔

6296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حِبَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خُرُوجُ النِّسَاءِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِدْعَةٌ

** امام شعبی فرماتے ہیں: خواتین کا جنازہ کے ساتھ جانا بدعت ہے۔

6297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحِلٍّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ: "اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ عَلَى الْجَنَائِزِ؟ قَالَ: لَا تُصَلِّي عَلَيْهَا طَوَاهِرَ وَلَا حَائِضًا

** امام شعبی کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُن سے دریافت کیا گیا: کیا عورت نمازِ جنازہ ادا کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: عورت نمازِ جنازہ ادا نہیں کرے گی خواہ وہ پاک ہو یا حیض کی حالت میں ہو۔

6298 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَى النِّسَاءَ فَقَالَ: اَتَحْمِلْنَهُ فِيْمَنْ يَحْمِلُهُ؟ قُلْنَ: لَا قَالَ: اَفَتُدْخِلْنَهُ فِيْمَنْ يُدْخِلُهُ؟ قُلْنَ: لَا قَالَ: اَفَتَحْثِيْنَ التُّرَابَ فِيْمَنْ يَحْثُو؟ قُلْنَ: لَا قَالَ: فَارْجِعْنَ مَأْزُوْرَاتٍ، غَيْرَ مَاْجُوْرَاتٍ

** مورق عجلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لائے تو آپ نے کچھ خواتین کو دیکھا تو دریافت کیا: کیا تم اسے کندھا دو گی؟ اُن لوگوں کے ساتھ جو اسے کندھا دے رہے ہیں اُن خواتین نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: جو لوگ اس میت کو قبر میں اُتاریں گے کیا تم اُن کے ساتھ اِسے اندر اُتارو گی؟ اُن خواتین نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: جو لوگ اس پر مٹی ڈالیں گے کیا تم بھی اُن کے ساتھ مٹی ڈالو گی؟ اُن خواتین نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم گناہگار ہو کر واپس جاؤ اجر یافتہ ہو کر نہ جاؤ۔

6299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ عُمَرَ، رَاَى نِسَاءً مَعَ جَنَازَةٍ، فَقَالَ: ارْجِعْنَ مَأْزُوْرَاتٍ غَيْرَ مَاْجُوْرَاتٍ، فَوَاللّٰهِ مَا تَحْمِلْنَ وَلَا تَدْفِنَّ، يَا مُؤْذِيَاتِ الْاَمْوَاتِ وَمُفْتِنَاتِ الْاَحْيَاءِ

** معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ خواتین کو جنازہ کے ساتھ دیکھا تو فرمایا: تم گناہگار ہو کر واپس جاؤ اجر یافتہ ہو کر نہ جاؤ اللہ کی قسم! نہ تو تم نے اسے کندھا دینا ہے نہ دفن کرنا ہے اے مرنے والوں کو اذیت دینے والیو! اور زندہ لوگوں کو آزمائش کا شکار کرنے والیو!

6300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهُ كَانَ يَحْثِيْ فِيْ وُجُوْهِهِنَّ التُّرَابَ، فَاِنْ مَضَيْنَ رَجَعَ "

** مسروق کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایسی خواتین پر مٹی پھینکتے تھے اور جب وہ خواتین واپس چلی جاتی تھیں تو پھر وہ واپس آتے تھے (یا مٹی پھینکنا بند کرتے تھے)۔

6301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ: الْحَسَنُ لَا تَدَعْ حَقًّا لِبَاطِلٍ

٭٭ خالد بن دینار بیان کرتے ہیں: حسن فرماتے ہیں: تم کسی باطل کی وجہ سے حق کو نہ چھوڑو۔

6302 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي جَنَازَةٍ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَقْبَرَةَ سَمِعَ نَائِحَةً، اَوْ رَانَّةً قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهَا، وَقَالَ لَهَا شَرًّا، وَقَالَ لِمُجَاهِدٍ: اِنَّكَ خَرَجْتَ تُرِيْدُ الْاَجْرَ، وَاِنَّ هٰذِهٖ تُرِيْدُ بِكَ الْوِزْرَ، اِنَّا نُهِينَا اَنْ نَتَّبِعَ جِنَازَةً مَعَهَا رَانَّةٌ قَالَ: فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا' جب وہ قبرستان پہنچے تو اُنہوں نے ایک نوحہ کرنے والی عورت کی آواز سنی' تو اُنہوں نے اُس عورت کی طرف رُخ کرکے بُرے کلمات کہے' پھر اُنہوں نے مجاہد سے کہا: تم اجر کے حصول کے لیے نکلے تھے اور یہ عورت تمہارے لیے گناہ دلوانا چاہتی ہے' ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ایسے جنازہ کے ساتھ جائیں' جس کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی عورت ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس چلے گئے اور میں بھی اُن کے ساتھ واپس آ گیا۔

6303 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، تَبِعَ جِنَازَةً فَرَاَى نِسَاءً يَتَّبِعْنَهَا وَيَصْرُخْنَ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ وَقَالَ: اُفٍّ لَكُنَّ، اَذًى عَلَى الْمَيِّتِ، وَفِتْنَةً عَلَى الْحَيِّ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

٭٭ سعید بن جبیر اور مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ کے ساتھ گئے' اُنہوں نے جنازہ کے ساتھ کچھ خواتین کو ساتھ آتے ہوئے اور چیخ وپکار کرتے ہوئے دیکھا' تو اُن کی طرف رُخ کرکے فرمایا: تم پر افسوس ہے! تم میت کو اذیت پہنچا رہی ہو اور زندہ لوگوں کو آزمائش کا شکار کر رہی ہو۔ اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔

6304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَاتَتْ بِنْتٌ لِوَهْبٍ، فَلَمَّا خَرَجَ الرِّجَالُ اَغْلَقَ الْبَابَ، وَلَمْ يَدَعِ النِّسَاءَ يَتَّبِعْنَهَا

٭٭ امام عبدالرزاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہب کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا' جب مرد باہر آئے تو اُنہوں نے دروازہ بند کروایا اور خواتین کو ساتھ نہیں آنے دیا۔

بَابُ الْقِيَامِ حِيْنَ تَرَى الْجِنَازَةَ

باب: جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا

6305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ جِنَازَةً، فَلْيَقُمْ حَتّٰى تُخَلِّفَهُ اَوْ تُوضَعَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جنازہ دیکھے' تو وہ کھڑا ہو جائے' جب تک وہ جنازہ آگے نہیں چلا جاتا' یا اُسے زمین پر نہیں رکھ دیا جاتا''۔

6306 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ الْعَدَوِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ،

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم کوئی جنازہ دیکھو' تو کھڑے ہو جاؤ' جب تک وہ آگے نہیں گزر جاتا''۔

6307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

6308 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

6309 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ

6305-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب القيام للجنازة - حديث:1258' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في القيام للجنازة - ذكر البيان بأن الامر إنما امر المرء به إلى ان تخلفه' حديث:3106' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب القيام للجنازة - حديث:1641' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب القيام للجنازة - حديث:2774' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في القيام للجنازة - حديث:1537' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' باب الامر بالقيام للجنازة - حديث:1899' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' من قال يقام للجنازة إذا مرت - حديث:11699' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الجنائز' باب الجنازة تمر بالقوم ايقومون لها ام لا ؟ - حديث:1769' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث عامر بن ربيعة - حديث:15409' مسند الحميدي - احاديث عامر بن ربيعة رضي الله عنه' حديث:140' مسند ابي يعلى الموصلي - حديث عامر بن ربيعة' حديث:7041

✳✳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک یہودی کے جنازہ کی وجہ سے کھڑے ہو گئے تھے یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

6310 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، كَانَا يَقُومَانِ لِلْجنَازَةِ قَالَ: وَكَانَ مَرْوَانُ جَالِسًا وَمَعَهُ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَمَرَّتْ جِنَازَةٌ، فَقَامَ فَقَالَ مَرْوَانُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اَمَرَنَا، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَهَاتِ اِذًا

✳✳ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ جنازہ کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مروان بیٹھا ہوا تھا' اُس کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی تھے' ایک جنازہ گزرا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' مروان نے کہا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے ہمیں حکم دیا ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے) تو مروان نے کہا: پھر ٹھیک ہے۔

6311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَمَرَّ بِجنَازَةٍ فَقَامَ لَهَا نَاسٌ "، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَنْ اَفْتَاكُمْ بِهٰذَا؟ فَقَالُوْا: اَبُو مُوْسَى، فَقَالَ: اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً، وَكَانَ يَتَشَبَّهُ بِاَهْلِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا نُهِيَ انْتَهَى

✳✳ ابومعمر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے' ایک جنازہ گزرا تو لوگ اُس کے لیے کھڑے ہو گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں یہ فتویٰ کس نے دیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا کیا تھا لیکن یہ چیز اہلِ کتاب کے عمل سے مشابہت رکھتی ہے' جب اس سے منع کر دیا گیا تو آپ اس سے باز آ گئے۔

6312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ شَهِدَ جِنَازَةً مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِالْكُوفَةِ، فَرَاَى نَاسًا قِيَامًا يَنْتَظِرُوْنَ الْجِنَازَةَ اَنْ تُوضَعَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِدِرَّةٍ مَعَهُ اَوْ سَوْطٍ اجْلِسُوا فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ بَعْدَمَا كَانَ يَقُومُ

✳✳ قیس بن مسعود اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ میں ایک جنازہ میں شریک ہوئے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو کھڑے ہو کر جنازہ کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا کہ اُسے رکھ دیا جائے' تو اُنہیں دُرّے کے ذریعہ اشارہ کیا' یا لاٹھی کے ذریعہ اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتے تھے' لیکن پھر آپ بعد میں بیٹھے رہتے تھے۔

6313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، مَرَّتْ بِهِمَا جِنَازَةٌ، فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَجَلَسَ الْاٰخَرُ، فَقَالَ الَّذِي قَامَ: اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ، قَالَ الْاٰخَرُ: بَلَى، وَقَعَدَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' تو ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھے رہے' تو جو صاحب کھڑے ہوئے تھے اُنہوں نے یہ کہا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ کو دیکھ کر) کھڑے ہوئے تھے؟ تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن (بعد میں) آپ بیٹھے بھی رہے تھے۔

6314 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ الْقَبْرِ ثُمَّ جَلَسَ "

٭٭ مسعود بن حکم' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس کھڑے رہے' پھر آپ تشریف فرما ہوئے۔

6315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَشَهِدْتُ جَنَازَةَ اُمِّ عَمْرٍو بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا صُلِّيَ عَلَيْهَا جَلَسَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَقُمْتُ، فَقَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اجْلِسْ، فَقُلْتُ: "بَلَغَنِي اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اجْلِسْ فَلَا بَاْسَ عَلَيْكَ "

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا' میں اُم عمرو بنت زبیر کے جنازہ میں شریک ہوا' جب اُن کی نمازِ جنازہ ادا کر لی گئی' تو سعید بن مسیب بیٹھ گئے اور میں کھڑا رہا' سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا: تم بھی بیٹھ جاؤ! میں نے کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ تو سعید نے کہا: تم بیٹھ جاؤ! تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

6316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْبِقُ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يَاْتِيَ الْبَقِيعَ فَيَجْلِسَ، فَاِذَا رَآهَا قَامَ "، قَالَ نَافِعٌ: فَكُنْتُ اَسْتُرُهُ حَتّٰى لَا يَرَاهَا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے آ جاتے تھے' یہاں تک کہ وہ بقیع پہنچ کر بیٹھ جاتے تھے' پھر جب وہ جنازہ کو دیکھتے تھے تو کھڑے ہو جاتے تھے۔ نافع بیان کرتے ہیں: میں اُن کے لیے رکاوٹ رکھتا تھا' تاکہ وہ اسے نہ دیکھ پائیں۔

6317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قِيَامُ مَنْ يَرَاهَا؟ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدٌ مَوْلَى السَّائِبِ قَالَ: اتَّبَعَ ابْنُ عُمَرَ جَنَازَةً وَمَعَهُ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اَبِي عَقْرَبٍ وَاَنَا اَتْبَعُهُمْ، فَقَالَ: فَمَضَى اَمَامَهَا فَجَلَسَ حَتّٰى اِذَا حَاذَتْ بِهِ قَامَ حَتّٰى خَلَّفَتْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص جنازہ کو دیکھتا ہے' اُس کے کھڑے ہونے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عبید نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ کے ساتھ گئے' ان کے ساتھ عبید بن عمیر اور ابن ابوعقرب تھے' میں بھی ان حضرات کے ساتھ ہو لیا۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ جنازہ کے آگے چلے گئے اور جا کر بیٹھ

گئے' یہاں تک کہ جب جنازہ اُن کے قریب آیا تو وہ کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ وہ جنازہ آگے گزر گیا۔

6318 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قِلَابَةَ يَقُوْلُ: قِيَامُ الرَّجُلِ عَلَى الْقَبْرِ حَتَّى يُوضَعَ الْمَيِّتُ بِدْعَةٌ

* * ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: آدمی کا قبر پر اتنی دیر تک کھڑے رہنا' جب تک میت کو رکھ نہیں دیا جاتا' یہ بدعت ہے۔

6319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَتْ تَمُرُّ بِهِمُ الْجِنَازَةُ، فَمَا يَقُوْمُ اَحَدٌ مِنْهُمْ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگوں کے پاس سے جنازہ گزرتا تھا' تو اُن میں سے کوئی بھی کھڑا نہیں ہوتا تھا۔

6320 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَعِيبُ عَلَى مَنْ يَقُوْمُ اِذَا مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایسے لوگوں پر اعتراض کرتے تھے' جو جنازہ کے پاس سے گزرنے پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

6321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَامَ لِلْجِنَازَةِ الْيَهُوْدُ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا آغاز یہودیوں نے کیا تھا۔

6322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ كَانَ لَا يَجْلِسُ حَتَّى تُوضَعَ فِي الْقَبْرِ

* * زہری نقل کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اُس وقت تک نہیں بیٹھتے تھے' جب تک میت کو قبر میں نہیں رکھ دیا جاتا تھا۔

6323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ حَتَّى يُوضَعَ الْمَيِّتُ فِي اللَّحْدِ

وَيُرْوَى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ اَيُّوْبُ: فَسَاَلْتُ نَافِعًا، فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَائِزُ عَلَى الْاَرْضِ جَلَسَ

* * ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اُس وقت تک نہیں بیٹھتے تھے' جب تک میت کو لحد میں نہیں رکھ دیا جاتا تھا۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

اُس وقت بیٹھتے تھے' جب جنازہ کو زمین پر رکھ دیا جاتا تھا۔

6324 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جِنَازَةٍ فَوَجَدْنَا الْقَبْرَ لَمْ يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے' تو ہم نے قبر کو پایا کہ ابھی لحد نہیں بنی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی بیٹھ گئے۔

6325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِذَا مَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُرْفَعَ، فَحَوَّلَهَا النَّاسُ فَقَالُوْا: قُوْمُوْا حَتّٰى تُوْضَعَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم نمازِ جنازہ ادا کرلو' تو اُس وقت تک کھڑے رہو' جب تک جنازہ کو اُٹھا نہیں لیا جاتا' پھر لوگوں نے اُسے منتقل کیا اور لوگوں نے کہا: تم لوگ اُس وقت تک کھڑے رہو' جس وقت تک اسے رکھ نہیں دیا جاتا۔

6326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً قُلْتُ: اِذَا صَلَّيْتَ عَلٰى جِنَازَةٍ وَّكُنْتَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا؟ قَالَ: اَدْخُلُ وَلَا اَنْظُرُ اَنْ تُرْفَعَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا' میں نے کہا: اگر آپ نمازِ جنازہ ادا کرلیں اور آپ جنازہ کے ساتھ نہ جانا چاہتے ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: پھر میں داخل ہو جاؤں گا اور میں اس بات کا انتظار نہیں کروں گا کہ اسے کب اُٹھایا جاتا ہے؟

6327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اِذَا مَرَّتْ بِكَ جِنَازَةٌ فَقُمْ، فَاِنِ اتَّبَعْتَهَا فَلَا تَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنازہ تمہارے پاس سے گزرے تو تم کھڑے ہو جاؤ' اگر تم اُس کے ساتھ جاتے ہو' تو اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک اُسے رکھ نہیں دیا جاتا۔

بَابُ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: مردوں اور خواتین کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی جائے گی؟

6328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ، كَانَ الرِّجَالُ يَلُوْنَ الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مردوں اور خواتین (کے جنازہ ایک ساتھ موجود ہوں) تو مرد امام کے پاس ہوں گے اور خواتین دوسری طرف ہوں گی۔

6329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الرِّجَالُ قَبْلَ النِّسَاءِ، وَالْكِبَارُ قَبْلَ الصِّغَارِ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (امام کی طرف کے حساب سے) مرد خواتین سے پہلے ہوں گے اور بڑی عمر کے لوگ کمسن بچوں سے پہلے ہوں گے۔

6330 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِزِ فَيَجْعَلُ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ، وَالنِّسَاءَ اَمَامَ ذٰلِكَ وَبِهِ نَاْخُذُ

* * سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے کچھ جنازے پڑھائے تو اُنہوں نے مردوں کو امام کی طرف رکھا اور خواتین کو اُن سے آگے (قبلہ کی طرف) رکھا۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ وَمَعَ ابْنِ عُمَرَ عَلَى رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلَ يَلِي الْإِمَامَ، وَالْمَرْاَةَ وَرَاءَ ذٰلِكَ، وَكَبَّرَ اَرْبَعًا

* * عثمان بن موہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ' ایک مرد اور ایک عورت کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی' تو مرد کو امام کی طرف رکھا گیا اور خاتون کو اُس کے دوسری طرف (قبلہ کی سمت میں) رکھا گیا' امام نے چار تکبیریں کہیں۔

6332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الرِّجَالُ يَلُونَ الْإِمَامَ، وَالنِّسَاءُ وَرَاءَ ذٰلِكَ

* * زہری فرماتے ہیں: مرد امام کی طرف ہوں گے اور خواتین دوسری طرف ہوں گی۔

6333 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ جَعَلَ الرَّجُلَ يَلِي الْإِمَامَ، وَالْمَرْاَةَ اَمَامَ ذٰلِكَ

* * موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مرد کو امام کی طرف رکھا تھا اور خاتون کے اُس کے آگے (قبلہ کی طرف) رکھا تھا۔

6334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَتْ جَنَائِزُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ كَانَ الرِّجَالُ يَلُونَ الْإِمَامَ، وَالنِّسَاءُ اَمَامَ ذٰلِكَ،

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب مردوں اور خواتین کے جنازے اکٹھے ہو جائیں' تو مرد امام کی طرف ہوں گے اور خواتین اُس سے آگے (قبلہ کی سمت میں ہوں گی)۔

6335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✱✱ اسی کی مانند روایت سعید بن مسیب کے حوالے سے منقول ہے۔

6336 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، وَاِسْمَاعِيْلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلّٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّزَيْدِ بْنِ عُمَرَ فَجَعَلَ زَيْدًا يَلِيهِ وَالْمَرْاَةَ اَمَامَ ذٰلِكَ

✱✱ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کی' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف رکھا اور خاتون کو اُن کے آگے (قبلہ کی طرف رکھا)۔

6337 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا، فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُوْنَ الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءَ يَلُوْنَ الْقِبْلَةَ، فَصَفَّهُنَّ صَفًّا، وَوُضِعَتْ جِنَازَةُ اُمِّ كُلْثُوْمِ ابْنَةِ عَلِيٍّ امْرَاَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ: زَيْدٌ، وُضِعَا جَمِيعًا، وَالْاِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَفِي النَّاسِ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ، وَاَبُو سَعِيدٍ، وَاَبُو قَتَادَةَ، فَوَضَعَ الْغُلَامَ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ، قَالَ رَجُلٌ: فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَنَظَرْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيدٍ وَّاَبِيْ قَتَادَةَ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هِيَ السُّنَّةُ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ نو جنازے اکٹھے پڑھائے تو اُنہوں نے مردوں کو امام کی طرف رکھوایا اور خواتین کو قبلہ کی طرف رکھوایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن جنازوں کی صفیں بنوائی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا' جو حضرت عمر بن خطاب کی اہلیہ تھیں' اور اُن کے صاحبزادے جن کا نام زید رکھا گیا تھا' اُن دونوں کو ایک ساتھ رکھا گیا۔ سعید بن العاص اُن دنوں امام تھے اور لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہم موجود تھے' تو اُس بچہ کو امام کی طرف رکھا گیا۔ ایک شخص نے کہا: میں اس بات کا انکار کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا' میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو اُن لوگوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔

6338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الرِّجَالُ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءُ اَمَامَ ذٰلِكَ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: مرد امام کی طرف ہوں گے اور خواتین اُس سے آگے (قبلہ کی سمت میں) ہوں گی۔

6339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، اَنَّ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلَى النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ جَمِيعًا جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيهِ، وَالنِّسَاءَ اَمَامَ ذٰلِكَ "

✱✱ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ جب مردوں اور خواتین کی ایک ساتھ نمازِ جنازہ پڑھاتے تھے تو وہ مردوں کو اپنی طرف رکھتے تھے اور خواتین کو اُس سے آگے (قبلہ کی سمت میں رکھتے تھے)۔

6340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَزِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: " رَأَيْتُهُ جَاءَ إِلَى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، فَقَالَ: أَيْنَ الصَّعَافِقَةُ، أَوْ مَا تَقُولُ الصَّعَافِقَةُ؟ يَعْنِي الَّذِينَ يَطْعَنُونَ قَالَ: ثُمَّ جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ أَمَامَ ذَلِكَ بَعْضُهُمْ عَلَى إِثْرِ بَعْضٍ "، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ بِأُمِّ كُلْثُومٍ وَزَيْدٍ، وَثَمَّ رِجَالٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: أُرَاهُ ذَكَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا

* * امام شعبی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ کچھ مردوں اور خواتین کے جنازہ ادا کرنے کے لیے آئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: طعن کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے مردوں کے جنازے امام کے قریب رکھوائے اور خواتین کے جنازے اُس سے آگے رکھے' وہ سب ایک دوسرے کے آگے پیچھے (ترتیب کے ساتھ صف میں) رکھے گئے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات ذکر کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا (اور اُن کے صاحبزادے) حضرت زید رضی اللہ عنہ کے جنازوں کے ساتھ اسی طرح کیا تھا' وہاں بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد بھی موجود تھے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: وہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما تھے۔

6341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الرِّجَالُ يَلُونَ الْقِبْلَةَ وَالنِّسَاءُ يَلُونَ الْإِمَامَ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: مرد قبلہ کی طرف ہوں گے اور خواتین کے جنازے امام کی طرف ہوں گے۔

6342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يُصَلَّى عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ وَحْدَهُ

* * ابن سیرین فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک کی الگ سے نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

6343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ صَلَّى عَلَى جِنَازَةِ رَجُلَيْنِ وَصَفَّ أَحَدَهُمَا خَلْفَ الْآخَرِ، ثُمَّ قَالَ: " اصْنَعُوا بِهِمْ هَكَذَا، وَإِنْ كَانُوا عَشَرَةً

* * ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دو آدمیوں کو جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے ایک کو دوسرے کے پیچھے رکھ کے اُس کی صف بنائی اور پھر یہ کہا: تم ان کے ساتھ اسی طرح کرو' خواہ دس لوگ ہوں۔

بَابُ جَنَائِزِ الْأَحْرَارِ وَالْمَمْلُوكِينَ

باب: آزاد لوگوں اور غلاموں کے جنازے کا حکم

6344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ الْأَحْرَارُ وَالْمَمْلُوكِينَ فَالْأَحْرَارُ يَلُونَ الْإِمَامَ

* * امام شعبی فرماتے ہیں: جب آزاد اور غلام (لوگوں کے جنازے اکٹھے ہوں) تو آزاد لوگ امام کی طرف ہوں گے۔

بَابُ اَيْنَ تُوضَعُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ

باب: مرد کے مقابلہ میں عورت کی میت کو کہاں رکھا جائے گا؟

6345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: تُجْعَلُ الْمَرْاَةُ فِي الْمُصَلَّى عِنْدَ رِجْلِ الرَّجُلِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: جنازگاہ میں عورت کی میت کو مرد کی ٹانگ کے قریب رکھا جائے گا۔

6346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ اِذَا صَلَّى عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَعَلَ رُءُ وْسَ النِّسَاءِ اِلٰى رُكْبَتَيِ الرِّجَالِ قَالَ: وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فَلَا يُنْكِرُوْنَ عَلَيْهِ

* * سلیمان بن موسیٰ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب وہ مردوں اور خواتین کی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے تو وہ خواتین کے سر مردوں کے گھٹنوں کے قریب رکھوایا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب بھی موجود تھے اور اُنہوں نے اُن کا انکار نہیں کیا۔

6347 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَنْ، صَلَّى مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَوْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَلَى الْجَنَائِزِ فَكَانَا يَجْعَلَانِ الْمَرْاَةَ عِنْدَ مَنْكِبِ الرَّجُلِ

* * خصیف بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ یا شاید حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کی تھی' یہ دونوں حضرات خاتون کو مرد کے کندھے کے قریب رکھتے تھے۔

6348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُسَاوِي بَيْنَ رُءُ وْسِهِمْ اِذَا صَلَّى عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ " وَبِهِ نَاْخُذُ،

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے سر ایک دوسرے کے برابر رکھوایا کرتے تھے' جب وہ مردوں اور خواتین کی نمازِ جنازہ پڑھاتے تھے۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6349 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

6350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا كَانَ جِنَازَةُ رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ فُضِّلَ الرَّجُلَ بِالرَّاْسِ حِيْنَ يُوْضَعَانِ فِي الْمُصَلَّى

* * سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب مرد اور عورت کے جنازے ہوں تو جب انہیں جنازگاہ میں رکھا جائے گا تو سر کے حوالے سے مرد کو فضیلت دی جائے گی (یعنی اُس کا سر ذرا اونچا ہوگا)۔

بَابُ اَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْجِنَازَةِ

باب: جنازہ کے مقابلہ میں امام کہاں کھڑا ہوگا؟

6351 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ عِنْدَ صَدْرِ الرَّجُلِ، وَمَنْكِبِ الْمَرْأَةِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: امام مرد کے سینے کے مدمقابل کھڑا ہوگا اور عورت کے کندھے کے مدمقابل کھڑا ہوگا۔

6352 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ عِنْدَ صَدْرِ الرَّجُلِ، وَمَنْكِبِ الْمَرْأَةِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: امام مرد کے سینے کے مدمقابل ہوگا اور عورت کے کندھے کے مدمقابل ہوگا۔

6353 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا وَبِهٖ نَاْخُذُ

* * حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی نمازِ جنازہ ادا کی تو آپ اُس کے درمیان کے مدمقابل کھڑے ہوئے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهٗ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ اِذَا صَلّٰى عَلَيْهَا عِنْدَ صَدْرِهَا

* * حسن بصری فرماتے ہیں: مرد عورت کی جب نمازِ جنازہ ادا کرے گا تو اُس کے سینہ کے مدمقابل کھڑا ہوگا۔

بَابُ اِذَا اجْتَمَعَتْ جَنَائِزُ الرِّجَالِ

باب: جب کئی مردوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں؟

6355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ قَدَّمَ جِنَازَتَيْ رَجُلَيْنِ فَصَفَّ اَحَدَهُمَا خَلْفَ الْاُخْرٰى قَالَ: اصْنَعُوا بِهِمْ هٰكَذَا وَاِنْ كَانُوا عَشَرَةً

* * ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ اُن کے سامنے دو آدمیوں کے جنازے آئے تو اُنہوں نے اُن دونوں کی صف بنالی جو ایک دوسرے کے پیچھے تھے تو اُنہوں نے فرمایا: اگر دس لوگ بھی ہوں تو تم اُنہیں اسی طرح رکھو۔

6356 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، وَقَدَّمَ اِلَى الْقِبْلَةِ اَقْرَاَهُمْ لِلْقُرْآنِ وَبِهٖ نَاْخُذُ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی آپ نے اُن سب کی نمازِ جنازہ ادا کی

اور قبلہ کی طرف اُس شخص کو رکھا جس کو قرآن زیادہ آتا تھا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ

باب: نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے، تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنا

6357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَرْفَعُ يَدَيْكَ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ مِنَ التَّكْبِيرَاتِ الْاَرْبَعِ وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: چاروں تکبیروں میں سے ہر ایک تکبیر میں تم رفع یدین کرو گے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَرْفَعُ الْإِمَامُ يَدَيْهِ كُلَّمَا كَبَّرَ عَلَى الْجَنَائِزِ، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: امام نمازِ جنازہ میں جب بھی تکبیر کہے گا، تو دونوں ہاتھ بلند کرے گا اور لوگ اس کے پیچھے ہوں گے۔

6359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَاتِ كُلِّهِنَّ

٭٭ قیس بن ابوحازم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ تمام تکبیروں میں رفع یدین کرتے تھے۔

6360 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْفَعُ فِي التَّكْبِيرَاتِ الْاَرْبَعِ عَلَى الْجِنَازَةِ "

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ کی چاروں تکبیروں میں رفع یدین کرتے تھے۔

6361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي اَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ "

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نمازِ جنازہ کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے۔

6362 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْاُولَى، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ، وَكَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا "،

٭٭ معمر نے اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما صرف پہلی تکبیر میں

رفع یدین کرتے تھے' اُس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے' وہ چار تکبیریں کہتے تھے۔

6363 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

* * معمر بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا زیادہ حقدار کون ہے؟

6364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ عَلَى اَبِیْ بَكْرٍ، وَصَلَّى صُهَيْبٌ عَلٰى عُمَرَ

* * زہری فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

6365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلٰى عُمَرَ وَدَفَنَهُ، وَكَانَ اَوْصٰى اِلَيْهِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اُنہیں دفن کروایا' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے بارے میں وصیت کی تھی۔

6366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَالْاِمَامُ يَوْمَئِذٍ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

* * ابن جریج نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا کی' اُن دنوں امام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے۔

6367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: يُصَلِّي عَلَيْهَا مَنْ كَانَ يَؤُمُّهَا فِيْ حَيَاتِهَا قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِيْ قَوْمٍ آخَرِيْنَ فَقَالَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ ذٰلِكَ

* * سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: عورت کی نمازِ وہ شخص پڑھائے گا' جو اُس کی زندگی میں اُس کی امامت کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات اُنہوں نے اس لیے بیان کی تھی کہ ایک خاتون کا انتقال کسی دوسری قوم میں ہوا تھا' تو ایسی صورتِ حال میں سوید بن غفلہ نے یہ بات بیان کی تھی۔

6368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي عَلٰى جَنَائِزِهِمْ اَئِمَّتُهُمْ قَالَ: وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا مَاتَتْ فِيْ قَوْمٍ آخَرِيْنَ يُصَلِّي عَلَيْهَا اِمَامُ ذٰلِكَ الْحَيِّ الَّذِيْ مَاتَتْ فِيْهِمْ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگوں کا امام اُن کے جنازے پڑھائے گا۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: جب کوئی عورت کسی

دوسری قوم میں انتقال کر جائے' تو اُس قبیلہ کا امام اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائے گا' جن لوگوں کے درمیان اُس عورت کا انتقال ہوا ہے۔

6369 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: شَهِدْتُ حُسَيْنًا حِينَ مَاتَ الْحَسَنُ وَهُوَ يَدْفَعُ فِي قَفَا سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ يَقُولُ: تَقَدَّمْ فَلَوْلَا السُّنَّةُ مَا قَدَّمْتُكَ، وَسَعِيدٌ اَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَلَمَّا صَلَّوْا عَلَيْهِ قَامَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اَتَنْفِسُونَ عَلَى ابْنِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْبَةً يَدْفِنُونَهُ فِيهَا؟ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِي

* * ابوحازم بیان کرتے ہیں: جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' وہ سعید بن العاص کو پکڑ کر اُسے آگے کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے: تم آگے ہو جاؤ' اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں تمہیں آگے نہ کرتا۔ سعید اُن دنوں مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب اُن لوگوں نے نمازِ جنازہ ادا کر لی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: کیا تم اپنے نبی کے صاحبزادے کے دفن کے سلسلے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہو' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص ان دونوں سے محبت رکھتا ہے' وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو شخص ان دونوں سے بغض رکھتا ہے' وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے''۔

6370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَوْلَى النَّاسِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْاَةِ الْاَبُ، ثُمَّ الزَّوْجُ، ثُمَّ الِابْنُ، ثُمَّ الْاَخُ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار باپ ہے' پھر شوہر ہے' پھر بیٹا ہے' پھر بھائی ہے۔

6371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَسَدِيّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: اسْتَاْذَنْتُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا

* * امام شعبی فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کی اجازت لی۔

6372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيّ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الزَّوْجُ اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنَ الْاَخِ

* * عطاء فرماتے ہیں: بھائی کے مقابلہ میں عورت کا شوہر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوگا۔

6373 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: الْوَلِيُّ اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهَا

٭٭ مسروق' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار اُس کا ولی ہوگا۔

6374 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: مَاتَتِ امْرَاَةٌ لِاَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ اِخْوَتُهَا يُنَازِعُونَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرَةَ: " لَوْلَا اَنِّي اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهَا مَا نَازَعْتُكُمْ فِي ذٰلِكَ قَالَ: فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ دَخَلَ الْقَبْرَ فَاُخْرِجَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثُونَ اَوْ اَرْبَعُونَ ابْنًا وَابْنَةً، فَصَاحُوا عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ: مَا فِي الْاَرْضِ نَفْسٌ وَلَا نَفْسُ ذُبَابٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ نَفْسِي، قِيلَ لَهُ: لِمَ؟ قَالَ: مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِي زَمَانٌ لَا آمُرُ فِيهِ بِمَعْرُوفٍ وَلَا اَنْهَى فِيهِ عَنْ مُنْكَرٍ، فَمَا خَيْرِي يَوْمَئِذٍ؟

٭٭ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا' تو اُن کے بھائی آئے اور نمازِ جنازہ پڑھانے کے بارے میں اُن سے اختلاف کرنے لگے تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار نہ ہوتا' تو میں اس بارے میں تم سے کبھی اختلاف نہ کرتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ آگے بڑھے' اُنہوں نے اُس خاتون کی نمازِ جنازہ پڑھائی' پھر وہ قبر میں اُترے تو جب اُنہیں باہر نکالا گیا تو اُن پر غشی طاری تھی' اُس وقت اُن کے تیس یا چالیس بچے تھے' لوگوں نے چیخ کر اُنہیں پکارا تو اُنہیں ہوش آیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے یہاں تک کہ مکھی کا وجود بھی ایسا نہیں ہے کہ جو میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ میری جان نکل جائے (یعنی میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ میری جان نکل جائے)۔ اُن سے دریافت کیا گیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے کہا: اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں مجھے ایسا زمانہ نصیب نہ ہو' جس میں' میں نیکی کا حکم نہ دے سکوں اور بُرائی سے منع کر سکوں' تو پھر اُس وقت مجھ میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

6375 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَحَقُّ النَّاسِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْاَةِ زَوْجُهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار اُس کا شوہر ہے۔

بَابُ كَيْفَ صُلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی گئی تھی؟

6376 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَمْ يَؤُمَّهُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ كَانُوا يَدْخُلُونَ اَفْوَاجًا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِي هُوَ فِيهِ

وَالْحُجْرَةِ فَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ وَيَدْخُلُ آخَرُونَ، حَتَّى فَرَغَ النَّاسُ

* * سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی نمازِ جنازہ میں کسی نے لوگوں کی امامت نہیں کی تھی' لوگ گروہوں کی شکل میں آئے تھے' مرد آئے' پھر خواتین آئیں' پھر بچے آئے اُس گھر میں جہاں نبی اکرم ﷺ موجود تھے' وہ حجرہ میں آ کر دعا کرتے تھے' پھر باہر نکل جاتے تھے' پھر دوسرے لوگ آ جاتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ فارغ ہو گئے۔

6377 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: "قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَلَمْ يُدْفَنْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، حَتَّى كَانَ مِنْ آخِرِ يَوْمِ الثُّلَاثَاءِ قَالَ: وَغُسِّلَ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ، وَكُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ: ثَوْبَيْنِ صَحَارِيَّيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ، وَصُلِّيَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ اِمَامٍ، وَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ خَلُّوا الْجِنَازَةَ وَاَهْلَهَا وَلُحِدَ لَهُ، وَجُعِلَ عَلٰى لَحْدِهِ اللَّبِنُ "

* * امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا پیر کے دن انتقال ہوا' اُس دن اور اُس رات میں آپ کو دفن نہیں کیا گیا یہاں تک کہ منگل کے دن کا آخری حصہ آ گیا۔ راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا گیا' تو آپ کی قمیص آپ کے جسم پر رہنے دی گئی' آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' دو صحاری کپڑے تھے اور ایک منقش چادر تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی نماز کسی امام کے بغیر ادا کی گئی' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اب جنازہ اور اُس کے اہل کے لیے جگہ چھوڑ دو۔ نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد تیار کی گئی اور آپ کی لحد پر اینٹیں رکھی گئیں۔

بَابُ دَفْنِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب: مرد اور عورت کو دفن کرنا

6378 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، اَنَّ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ كَانَ اِذَا دَفَنَ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ جَمِيعًا يَجْعَلُ الرَّجُلَ فِي الْقَبْرِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ، وَيَجْعَلُ الْمَرْاَةَ وَرَاءَهُ فِي الْقَبْرِ "، قَالَ سُلَيْمَانُ: فَاِنْ كَانَا رَجُلَيْنِ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ كَبَّرَ الْاِمَامُ قَالَ: الْاَكْبَرُ اِمَامُ الْاَصْغَرِ

* * سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے جب مردوں اور عورتوں کو اکٹھے دفن کروایا تو اُنہوں نے قبر میں مرد کو قبلہ کی طرف سمت رکھا اور عورت کو قبر میں اُس کے دوسری طرف رکھا۔

سلیمان بیان کرتے ہیں: جب دو آدمی ایک ہی قبر میں دفن کیے جائیں گے تو امام بڑے کو آگے کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ بڑا شخص' چھوٹے کا امام ہوتا ہے۔

6379 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ يَدْفِنُ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ، وَيَسْاَلُ اَيُّهُمْ اَقْرَاُ لِلْقُرْآنِ؟ فَيُقَدِّمُهُ "يَقُوْلُ: مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ، ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي الصُّعَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین آدمیوں کو ایک ہی قبر میں دفنایا۔ آپ یہ دریافت کرتے تھے: ان میں سے کس کو زیادہ قرآن آتا ہے؟ تو اُسے آگے کر دیتے تھے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُسے قبلہ کی سمت میں رکھواتے تھے۔

زہری نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6380 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَدِّمُ فِي الْقَبْرِ اِلَى الْقِبْلَةِ اَقْرَاَهُمْ، ثُمَّ ذَا السِّنِّ "

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں قبلہ کی طرف اُس شخص کو رکھواتے تھے جو سب سے زیادہ قرآن کا عالم تھا' پھر اُس شخص کو رکھواتے تھے' جس کی عمر زیادہ ہو۔

بَابُ اللَّحْدِ

باب: لحد کا بیان

6381 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: "وَلِيَ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفْنَهُ وَاِجْنَانَهُ دُوْنَ النَّاسِ اَرْبَعَةٌ: عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَصَالِحٌ شُقْرَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحَدُوا لَهُ، وَنَصَبُوا عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصْبًا "

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے' آپ کو دفن کرنے کے نگران باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر چار آدمی بنے تھے: حضرت علی' حضرت عباس' حضرت فضل اور حضرت صالح شقران رضی اللہ عنہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے' ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد تیار کی تھی اور اُس پر اینٹیں لگائی تھیں۔

6382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهُ لَحَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَصَبَ عَلَى لَحْدِهِ اللَّبِنَ

٭٭ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد تیار کروائی تھی اور آپ کی لحد پر اینٹیں لگائی تھیں۔

6383 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ رَجُلٌ يَلْحَدُ وَرَجُلٌ يَشُقُّ، فَاجْتَمَعَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ خِرْ لَهُ قَالَ: فَطَلَعَ الَّذِي يَلْحَدُ فَلَحَدَ لَهُ

٭٭ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ منورہ میں دو آدمی تھے اُن میں سے ایک لحد بناتا تھا اور ایک شق کے طور پر قبر کھودتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اکٹھے ہوئے تو اُنہوں نے کہا: اے

اللہ! نبی اکرم ﷺ کے لیے کسی ایک کو اختیار کر لے! راوی کہتے ہیں: تو وہ شخص پہلے آ گیا جو لحد بناتا تھا' تو اُس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد تیار کی۔

6384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ: اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ الْقُبُورَ، وَالْاٰخَرُ يَشُقُّ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: اَيُّهُمَا جَاءَ اَمَرْنَاهُ يَعْمَلُ عَمَلَهُ، فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَاَمَرُوهُ فَلَحَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں دو آدمی تھے' جن میں سے ایک قبروں میں لحد بناتا تھا اور دوسرا شق کے طور پر قبر بناتا تھا' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگوں نے کہا: جو شخص پہلے آ گیا ہم اُسے یہ ہدایت کریں گے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے یہ خدمت سرانجام دے۔ تو وہ شخص پہلے آ گیا جو لحد بناتا تھا' تو لوگوں نے اُسے ہدایت کی تو اُس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد تیار کی۔

6385 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُثْمَانَ اَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

٭٭ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لحد ہمارے لیے ہے اور شق دوسروں کے لیے ہے''۔

6386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اللَّحْدَ، وَيَكْرَهُوْنَ الشَّقَّ، وَيَكْرَهُوْنَ الْاٰجُرَ فِي الْقَبْرِ، وَيَسْتَحِبُّوْنَ اللَّبِنَ وَالْقَصَبَ، وَكَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ اَنْ يَقُومَ الْوَلِيُّ عَلٰى قَبْرِهٖ فَيُعَزّٰى بِهٖ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ لحد کو پسند کرتے تھے اور شق کو ناپسند کرتے تھے' وہ قبر میں اجر کو ناپسند کرتے تھے' وہ لوگ اینٹ اور نرکل (کانے) رکھنے کو مستحب سمجھتے تھے اور وہ لوگ اس بات کو بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ جب میت کو دفن کر دیا جائے تو اُس کا ولی قبر کے پاس کھڑا ہوا اور اُس کے ساتھ تعزیت کی جائے۔

6387 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ الَّذِي لَحَدَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُو طَلْحَةَ، وَاَنَّ الَّذِي اَلْقَى الْقَطِيفَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُقْرَانُ

6385-سنن ابی داود - کتاب الجنائز' باب فی اللحد - حدیث:2809' سنن ابن ماجه - کتاب الجنائز' باب ما جاء فی استحباب اللحد - حدیث:1549' السنن للنسائی - کتاب الجنائز' اللحد والشق - حدیث:1992' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الجنائز' فی اللحد للمیت من اقر به وکره الشق - حدیث:11426' السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الجنائز' اللحد والشق - حدیث:2111' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه' حدیث:2366'مسند الحمیدی - احادیث جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنه' حدیث:779' مسند الطیالسی - احادیث جریر بن عبد اللہ البجلی' حدیث:697' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الجیم' باب من اسمه جابر - زاذان ابو عمر' حدیث:2270

✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی تھی اُن کا نام حضرت ابوطلحہ تھا' اور جن صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر ڈالی تھی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت شقران رضی اللہ عنہ تھے۔

6388 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُرِشَ فِيْ قَبْرِهٖ جَرِدُ قَطِيفَةٍ كَانَ يَرْكَبُ عَلَيْهَا فِيْ حَيَاتِهٖ، قُلْنَا لِاَبِيْ بَكْرٍ: فَلَوْ فَعَلَ النَّاسُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَلَّا، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَغَيْرِهٖ

✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف میں وہ چادر بچھائی گئی تھی' جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں بیٹھا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: اگر اب بھی لوگ ایسا کریں (تو کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: ہرگز نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دوسرے لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

6389 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ فُرِشَ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ

✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں فدک سے آئی ہوئی ایک چادر بچھائی گئی تھی۔

6390 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَخِي يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: مَاتَتْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَاَخَذْتُ رِدَائِيْ فَبَسَطْتُهٗ تَحْتَهَا فَاَخَذَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَمٰى بِهٖ

✵ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ''سرف'' کے مقام پر ہوا' تو میں نے اپنی چادر لی اور اُن کے نیچے بچھا دی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس چادر کو پکڑ کر ایک طرف کردیا۔

6391 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنْ اَصْحَابِهِمْ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُسِّدَ لَبِنَةً جُعِلَ اِلَيْهَا رَاْسُهٗ تَدْعَمُهٗ وَلَا تُجْعَلُ تَحْتَ خَدِّهٖ، قُلْنَا لِاَبِيْ بَكْرٍ: لَبِنَةٌ صَحِيحَةٌ اَمْ كَسِيْرَةٌ؟ قَالَ: بَلْ لَبِنَةٌ

✵ ابوبکر بن محمد نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک اینٹ تکیہ کے طور پر رکھی گئی' آپ کا سر مبارک اُس پر رکھ دیا گیا' اُسے آپ کے رخسار کے نیچے نہیں رکھا گیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام ابوبکر بن محمد سے دریافت کیا: کیا وہ اینٹ سالم تھی' یا ٹوٹی ہوئی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: بس وہ اینٹ تھی۔

6392 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ، وَعَلِيٍّ اَنَّهُ لُحِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِضَ عَلَيْهِ اللَّبِنُ وَنُصِبَ

✷✷ ابن جریج نے حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی گئی تو آپ کے لیے اطراف میں اینٹیں رکھی گئیں اور انہیں نصب کیا گیا۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ پر تکبیر کہنا

6393 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِاَصْحَابِهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا، وَبِهِ نَاْخُذُ

✷✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع دی' یہ حضرات مدینہ منورہ میں موجود تھے' ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى امْرَاَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا

✷✷ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے اُس پر چار تکبیریں کہیں۔

6395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ: كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ فِیْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا وَخَمْسًا وَاَرْبَعًا حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُمَرَ فَجَمَعَهُمْ فَسَاَلَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِمَا رَاٰى، فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ كَاَطْوَلِ الصَّلَاةِ، يَعْنِي الظُّهْرَ "

✷✷ ابووائل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگ سات' یا پانچ' یا چار تکبیریں کہا کرتے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' ہر شخص نے اپنی رائے کے مطابق اُنہیں بتایا تو ان سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ چار تکبیریں کہی جائیں گی' جو سب سے طویل نماز یعنی ظہر کی نماز میں ہوتی ہیں۔

6396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَزِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَبَّرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى اُمِّهِ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَمَا حَسَدَهَا خَيْرًا

✿ ✿ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے انتقال پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

6397 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى قَالَ: كَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَسَاَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدْخِلُهَا قَبْرَهَا؟ فَقُلْنَ: مَنْ كَانَ يَرَاهَا فِي حَيَاتِهَا

✿ ✿ امام شعبی' عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے دریافت کیا تھا کہ انہیں ان کی قبر میں کون اتارے گا؟ تو اُن ازواج نے جواب دیا: جواُن کی زندگی میں انہیں دیکھ سکتا تھا۔

6398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَبَّرَ عَلِيٌّ عَلٰى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ النَّخَعِيِّ اَرْبَعًا

✿ ✿ عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف نخعی کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

6399 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ: صَلَّى عَلِيٌّ عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا

✿ ✿ عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے اُن پر چھ تکبیریں کہی تھیں۔

6400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلٰى جِنَازَةٍ خَمْسًا

✿ ✿ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ میں پانچ تکبیریں کہی تھیں۔

6401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلٌّ قَدْ فَعَلَ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى اَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ

✿ ✿ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سب کیا ہے لیکن لوگوں کا اتفاق چار تکبیروں پر ہو گیا۔

6402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ النَّاسَ بِالْحَمْدِ، وَيُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ ثَلَاثًا "

✿ ✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ لوگوں کو جمع کر کے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور جنازہ پر تین تکبیریں کہتے تھے۔

6403 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْقِلٍ، اَنَّ عَلِيًّا، صَلَّى عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ: اِنَّهُ بَدْرِيٌّ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَقَدِمَ عَلْقَمَةُ مِنَ الشَّامِ، فَقَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: اِنَّ اِخْوَتَكَ بِالشَّامِ يُكَبِّرُونَ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ خَمْسًا، فَلَوْ وَقَّتُّمْ لَنَا

وَقْتًا نُتَابِعُكُمْ عَلَيْهِ، فَأَطْرَقَ عَبْدُ اللّٰهِ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا جَنَائِزَكُمْ فَكَبِّرُوا عَلَيْهَا مَا كَبَّرَ أَئِمَّتُكُمْ، لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ

✻✻ عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے اُس پر چھ تکبیریں کہیں' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: یہ "بدری" ہیں۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: علقمہ شام سے آئے تو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے بھائی شام میں جنازوں پر پانچ تکبیریں کہتے ہیں' اگر آپ ہمارے لیے اس کی کوئی متعین تعداد ذکر کر دیں' تو ہم اُس کی پیروی کیا کریں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک لمحہ کے لیے سوچا پھر فرمایا: تم اپنے جنازوں کا جائزہ لو اور اُن پر اتنی ہی تکبیر کہو' جتنی تمہارے آئمہ تکبیر کہتے ہیں' اس کا کوئی وقت یا کوئی تعداد متعین نہیں ہے۔

6404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَجَرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَلَّى عَلَى بِنْتٍ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا، ثُمَّ قَامَ سَاعَةً فَسَبَّحُوا بِهِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنِّي أُكَبِّرُ خَمْسًا، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَرْبَعًا قَالَ: ثُمَّ رَكِبَ مَعَهَا، وَجَعَلَ يَقُولُ لِقَائِدِهِ: لَا تُقَدِّمْنِي أَمَامَهَا، وَجَعَلَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ، فَقَالَ: لَا تَرْثِينَّ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَلَى الْمَرَاثِي قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى أَعْمًى، وَيَرَوْنَ قِيَامَهُ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الرَّابِعَةِ يَدْعُو لِلْمَيِّتِ وَعَامَّةُ النَّاسِ عَلَيْهِ

✻✻ ابواسحاق ہجری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی صاحبزادی کی نمازِ جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں' پھر وہ کچھ دیر کھڑے رہے اور تسبیح پڑھتے تھے' پھر اُنہوں نے فرمایا: اب تم دیکھو گے کہ اب میں پانچویں مرتبہ تکبیر کہنے لگا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار مرتبہ تکبیریں کہتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ اُس خاتون کے جنازہ کے ساتھ سوار ہوئے اور وہ ساتھ لے کر چلنے والے شخص سے یہ کہنے لگے: تم مجھے جنازہ کے آگے نہ لے کے جانا۔ خواتین نے رونا شروع کیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نہ رونا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے سے منع کیا ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ نابینا تھے اور لوگ چوتھی تکبیر کے بعد اُن کے کھڑے ہو کر میت کے لیے دعا کرنے کے بارے میں یہ رائے رکھتے تھے (جس کی اُن کی وضاحت کی) اور عام لوگوں کا بھی یہی معمول ہے۔

6405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: التَّكْبِيرُ عَلَى الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ أَرْبَعًا، قُلْتُ: بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَوَضَعُوا رَجُلَيْنِ جَمِيعًا، قَالَ يُكَبِّرُ عَلَيْهِمَا أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، فَقَالَ السَّائِلُ: فَإِنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ: ثَلَاثٌ كَمَا الْمَغْرِبُ ثَلَاثٌ قَالَ: مَا سَمِعْنَا بِذَٰلِكَ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: مرد اور عورت کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی۔ میں نے دریافت کیا: خواہ رات میں' یا دن میں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر لوگ دو لوگوں کے جنازے ایک ساتھ رکھ دیتے ہیں؟ تو فرمایا: اُن دونوں پر چار تکبیریں کہی جائیں گی۔ سائل نے دریافت کیا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تین تکبیریں ہوتی ہیں' جس طرح

مغرب کی نماز میں تکبیریں ہوتی ہیں۔ تو عطاء نے جواب دیا: ہم نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

6406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ اَصْحَمَةُ، هَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ: فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَتَفْسِيرُ اَصْحَمَةَ بِالْعَرَبِيَّةِ: عَطَاءٌ

✽ ✽ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: آج حبشہ میں ایک نیک آدمی کا انتقال ہو گیا' اصحمہ کا (یعنی شاہ حبشہ نجاشی کا) تم لوگ آؤ اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے صفیں بنالیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کی' آپ کے ساتھ ہم نے بھی نماز جنازہ ادا کی۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: عربی میں ''اصحمہ'' کا مطلب عطاء ہے۔

6407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعِ الْجَنَازَةِ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ عَلَى مَنْ صَلَّيْتُ؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: عَلَى اَصْحَمَةَ

✽ ✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے چار تکبیریں کہیں' پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے کس کی نماز جنازہ ادا کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصحمہ (یعنی حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی)۔

6408 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ اَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ بِبَقِيعِ الْمُصَلَّى " قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ الثَّوْرِيُّ اِذَا كَبَّرَ عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعًا سَلَّمَ وَلَمْ يَنْتَظِرِ الْخَامِسَةَ وَاَنَا عَلَى ذٰلِكَ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حارث بن عبدالرحمن بن ابوذباب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: علماء کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ جنت البقیع کی جنازگاہ میں ادا کی تھی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری جب کسی جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے تو وہ سلام پھیر دیتے تھے' وہ پانچویں تکبیر کا انتظار نہیں کرتے تھے اور میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

6409 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى اُمِّ كُلْثُومٍ اُخْتِ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ وَتُوُفِّيَتْ بِمَكَّةَ فَصَلَّى عَلَيْهَا بِالْبَقِيعِ بَقِيعِ الْمُصَلَّى، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا

✽ ✽ ابن جریج نے ابوبکر نامی راوی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں' ان کی نماز جنازہ ادا کی' ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت

البقیع کی جنازگاہ میں اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

6410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُطِيلُ الْقِيَامَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ، وَيُكَبِّرُ الْإِمَامُ اَرْبَعًا "

✵✵ موسیٰ بن عقبہ' نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں طویل قیام کرتے تھے اور امام کے طور پر چار تکبیریں کہتے تھے۔

6411 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ عَلَى الْجِنَازَةِ ثُمَّ جِيءَ بِأُخْرَى كَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا، فَيَكُونُ اَرْبَعًا لِلْأُخْرَى وَخَمْسًا لِلْأُولَى، وَكَانَ اِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ اَنْ يَكُونَ آخِرَ عَهْدِ الْمَيِّتِ نَايًا، اَوْ اَنْ يَمُرَّ الرَّاكِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْجِنَازَةِ، وَاَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ الْمَيِّتِ مِنْ مُقَدَّمِ السَّرِيرِ اَوْ مُؤَخَّرِهِ، وَاَنْ يَمُرَّ اَهْلُ الْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْجِنَازَةِ قَرِيبًا اَوْ خَلْفَهَا قَرِيبًا، يُفَخِّمُ بِذَلِكَ الْمَيِّتَ، وَإِذَا فَاجَاَتْهُ جِنَازَةٌ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ تَيَمَّمَ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَإِذَا فَاتَتْهُ مِنَ التَّكْبِيرِ شَيْءٌ بَادَرَ قَبْلَ اَنْ تُرْفَعَ فَكَبَّرَ مَا فَاتَهُ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب امام نمازِ جنازہ کے لیے تکبیر کہہ دے پھر دوسرا جنازہ لایا جائے تو امام اُس پر بھی چار تکبیریں کہے گا۔ اس طرح دوسرے جنازہ کے لیے چار تکبیریں ہوں گی اور پہلے کے لیے پانچ ہو جائیں گی۔ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ میت کے ساتھ آخری چیز ہو یا کوئی سوار شخص جنازے کے آگے سے گزرے یا کوئی شخص چارپائی کے اگلے یا پیچھے حصہ میں چارپائی کی چوڑائی کی سمت کے درمیان کھڑا ہو' یا اہلِ میت میں سے کچھ لوگ جنازہ کے آگے سے اُس کے قریب ہو کر یا قریب سے کچھ پیچھے ہو کر گزریں اور وہ اُس کے ذریعہ میت کی تعظیم کریں' اُن کے پاس جب اچانک کوئی جنازہ آتا اور وہ اُس وقت باوضو نہیں ہوتے تھے تو وہ تیمم کر کے نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے اور اگر اُن کی کوئی تکبیر رہ جاتی ہے تو وہ اگلی تکبیر ہونے سے پہلے جلدی ہی فوت شدہ تکبیر ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ

باب: جس شخص کی کوئی تکبیر رہ جائے

6412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ مَعَ الْإِمَامِ فَكَبِّرْ مَا فَاتَكَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تمہاری امام کے ساتھ کوئی تکبیر رہ جائے' تو جو تکبیر رہ گئی تھی تم وہ کہہ لو۔

6413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ فَبَادِرْ قَبْلَ اَنْ تُرْفَعَ، وَبِهِ نَأْخُذُ

٭٭ عطاء' ثوری' حماد' مغیرہ اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہاری کوئی تکبیر رہ جائے' تو تم اگلی تکبیر سے پہلے اسے کہہ لو۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا فَاتَهُ بَعْضُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ قَضَى مَا فَاتَهُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی نمازِ جنازہ میں سے کوئی تکبیر رہ جائے' تو وہ فوت شدہ تکبیر کی قضاء کر لے۔

6415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ عَلَى الْجِنَازَةِ إِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ لَمْ يَقْضِهِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب جنازہ میں سے کسی شخص کی تکبیر رہ جائے' تو وہ اُس کی قضاء نہیں کرے گا۔

6416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: إِذَا جِئْتَ وَقَدْ كَبَّرَ الْإِمَامُ عَلَى الْمَيِّتِ، فَقُمْتَ فِي الصَّفِّ فَلَمْ تُكَبِّرْ حَتَّى يُكَبِّرُوا فَكَبِّرْ مَعَهُمْ

٭٭ حارث بن زید بیان کرتے ہیں: جب تم آؤ اور امام میت کے لیے تکبیر کہہ چکا ہو' تو تم صف میں کھڑے ہو جاؤ' تم تکبیر نہ کہو' جب وہ لوگ اگلی تکبیر کہیں تو تم اُن کے ساتھ تکبیر کہہ دو۔

بَابُ السَّهْوِ وَالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَلَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ شَيْءٌ

باب: نمازِ جنازہ کے دوران سہو لاحق ہونا' نمازِ جنازہ کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی ہے

6417 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ انْصَرَفَ نَاسِيًا، فَتَكَلَّمَ وَكَلَّمَ النَّاسَ " فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّكَ كَبَّرْتَ ثَلَاثًا قَالَ: فَصَفُّوا فَفَعَلُوا فَكَبَّرَ الرَّابِعَةَ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے جنازہ پر تین تکبیریں کہیں پھر وہ بھول کر نماز ختم کر بیٹھے' لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ بات چیت کی' لوگوں نے کہا: اے ابوحمزہ! آپ نے تین تکبیریں کہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن لوگوں نے صفیں بنائیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چوتھی تکبیر کہی۔

6418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ عَلَى جِنَازَةٍ فَلَا يَضُرُّكَ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ يَقُولُ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ يَقُولُ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب تم نمازِ جنازہ ادا کرو تو جو شخص اُس کے آگے سے گزرتا ہے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: وہ کون سا نماز کو منقطع کر رہا ہے۔

معمر کہتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے قرأت کرنا اور دعا کرنا

6419 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، وَغَائِبِنَا وَشَاهِدِنَا، اللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيمَانِ وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میت کے لیے دعا کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو ہمارے زندہ اور مُردوں لوگوں کی' ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کی' ہمارے مردوں اور عورتوں کی' ہمارے موجود اور غیر موجود لوگوں کی مغفرت فرمادے! اے اللہ! ہم میں سے جس شخص کو تُو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جسے تُو موت دے اُسے ایمان پر موت دینا''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6420 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ مُزَيْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ: اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، اَنْتَ خَلَقْتَهُ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهُ، هَدَيْتَهُ لِلْاِسْلَامِ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهِ وَعَلَانِيَتِهِ، وَجِئْنَا نَشْفَعُ لَهُ فَاغْفِرْ لَهُ

✵✵ ابواسحاق نے مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ آپ میت کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

6419-سنن ابی داود - کتاب الجنائز' باب الدعاء للمیت - حدیث 2802' سنن ابن ماجه - کتاب الجنائز' باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاة علی الجنازة - حدیث 1493' السنن للنسائی - کتاب الجنائز' الدعاء - حدیث 1970' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الجنائز' حدیث 1259' صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما یتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل فی الصلاة علی الجنازة - ذکر ما یدعو المرء به فی الصلاة علی الجنائز' حدیث 3125' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الجنائز' ما قالوا فی الصلاة علی الجنازة - حدیث 11162' السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الجنائز' الدعاء - حدیث 2089' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ علیه السلام من' حدیث 807' السنن الکبریٰ للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع ابواب التکبیر علی الجنائز ومن اولی بإدخاله القبر - باب الدعاء فی صلاة الجنازة' حدیث 6575' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث ابی إبراهیم الانصاری - حدیث 17229' البحر الزخار مسند البزار - ومما روی ابو سلمة بن عبد الرحمن ' حدیث 933' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ابی هریرة' حدیث 5872' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث 1147' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد اللہ' وما اسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنهما - حبیب بن ابی ثابت ' حدیث 12469

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' یہ تیرے بندہ کا بیٹا ہے' تُو نے اسے پیدا کیا تھا' تُو نے ہی اس کی روح کو قبض کر لیا ہے' تُو نے ہی اسے اسلام کی ہدایت دی تھی' تُو اس کے پوشیدہ اعلانیہ معاملات کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' ہم اس کی سفارش کرنے کے لیے آئے ہیں' تو تُو اس کی مغفرت کر دے''۔

6421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُوْلُ ثَلَاثًا عَلَى الْجَنَائِزِ: اللّٰهُمَّ اَصْبَحَ عَبْدُكَ فُلَانٌ، اِنْ كَانَ صَبَاحًا، وَاِنْ كَانَ مَسَاءً قَالَ: " اَمْسَى عَبْدُكَ قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لِاَهْلِهَا، وَافْتَقَرَ اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ، وَكَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاغْفِرْ لَهُ، وَتَجَاوَزْ عَنْهُ، وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ

* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے کرتے تھے:

''اے اللہ! تیرے فلاں بندہ کی صبح ہوگئی''۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ یہ کلمات اُس وقت کہتے تھے جب صبح ہوتی تھی اور اگر شام ہوتی تھی تو یہ کہتے تھے:

''تیرے بندہ کی شام ہوگئی' یہ دنیا سے چلا گیا اور یہ دنیا اہلِ دنیا کے لیے چھوڑ گیا' اب یہ تیری بارگاہ کا محتاج ہے اور تُو اس سے بے نیاز ہے' یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' تو تُو اس کی مغفرت کر دے اور اس سے درگزر فرما''۔

معمر نے یہی روایت قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6422 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عَلَى الْمَيِّتِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَحْيَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا عَلَى قُلُوْبِ اَخْيَارِنَا، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اللّٰهُمَّ اَرْجِعْهُ اِلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيْهِ، اللّٰهُمَّ عَفْوَكَ وَكَانَ اِذَا جَاءَهُ نَعْيُ الرَّجُلِ الْغَائِبِ قَالَ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ تَرِكَتِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَنَحْتَسِبُهُ عِنْدَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اللّٰهُمَّ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

* حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ میت کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تُو ہمارے زندہ اور مرحومین لوگوں کی مغفرت فرما دے' ہمارے دلوں کے درمیان اُلفت قائم کر دے' ہمارے درمیان بہتری رکھ دے' ہمارے دلوں کو ہمارے بہترین لوگوں کے دلوں کی مانند کر دے' اے اللہ! تُو اس کی مغفرت کر دے' اے اللہ! تُو اس پر رحم کر' اے اللہ! تُو اسے ایسے معاملہ کی طرف لوٹا' جو اس کے پہلے والے معاملہ سے زیادہ بہتر ہو' اے اللہ! تُو ہی معاف کر دے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کسی غیر موجود شخص کے انتقال کی اطلاع آتی تھی' تو وہ یہ پڑھتے تھے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں

میں اس کے درجہ کو بلند کر دے اور اس کے پسماندگان میں ان کا دیکھ بھال کرنے والا ہو جا' اے تمام جہانوں کے پروردگار! ہم اس کے حوالے سے تیری بارگاہ میں ثواب کی اُمید رکھتے ہیں' اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش کا شکار نہ کرنا''۔

6423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاغْفِرْ لَهُ، وَاَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اس میں برکت رکھ دے! اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل کر اور اس کی مغفرت کر دے اور اسے اپنے رسول کے حوض پر وارد کرنا''۔

6424 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ، يَعْنِي بَارِكْ فِيهِ: تُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اُس کے بعد حسبِ سابق روایت ہے)۔ روایت کے یہ الفاظ: تُو اس میں برکت رکھ دے' اس سے مراد یہ ہے کہ تُو اس کو جنت میں داخل کر دے۔

6425 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ: كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِزِ؟ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ: اَتْبَعُهَا مَعَ اَهْلِهَا، فَاِذَا وَضَعُوهَا كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَقُولُ: اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ، اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي اِحْسَانِهِ، وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

✵✵ سعید بن ابوسعید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: آپ نمازِ جنازہ کیسے ادا کرتے ہیں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں' میں اہلِ میت کے ساتھ جاتا ہوں' جب وہ لوگ میت کو رکھ دیتے ہیں تو تکبیر کہتا ہوں' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں' پھر یہ دعا کرتا ہوں:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' تیرے بندہ کا بیٹا ہے' تیری کنیز کا بیٹا ہے' یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' تُو اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' اے اللہ! اگر یہ اچھا تھا تو اس کی اچھائی میں اضافہ کر دے اور اگر بُرا تھا تو اس سے درگزر فرما اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش کا شکار نہ کرنا''۔

6426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى

الْجَنَائِزِ، وَاَخْبَرَنِي عَنْ اَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ قَالَ: تَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَحْيَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلٰى قُلُوبِ اَخْيَارِنَا، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَارْدُدْهُ اِلٰى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ، وَاجْعَلِ الْيَوْمَ خَيْرَ يَوْمٍ جَاءَ عَلَيْهِ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے نمازِ جنازہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ ابوصالح زیات یہ فرماتے ہیں: تم پہلے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو گے' پھر تم یہ پڑھو گے:

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مرحومین کی مغفرت فرما دے' ہمارے درمیان بہتری رکھ' ہمارے دلوں میں اُلفت رکھ' ہمارے دلوں کو ہمارے بہترین لوگوں کے دلوں کی مانند کر دے' اے اللہ! تُو اس کی مغفرت کر دے' اس پر رحم کر دے اور جس بہتری میں یہ تھا' اِسے اُس سے زیادہ بہتری کی طرف لے جا اور آج کے دن کو اس کے لیے سب سے بہترین دن کر دے' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش کا شکار نہ کرنا''۔

6427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جِنَازَةٍ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ: اِنَّهُ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ اَوْ اِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ

* طلحہ بن عبیداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی اقتداء میں ایک نمازِ جنازہ ادا کی تو حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی' میں نے اُن سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ سنت کی تکمیل کے لیے ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ سنت ہے۔

6428 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: السُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ اَنْ يُكَبِّرَ، ثُمَّ يَقْرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ، وَلَا يَقْرَاَ اِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى، ثُمَّ يُسَلِّمَ فِي نَفْسِهِ عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: الْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى

* زہری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف ؓ کو سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نمازِ جنازہ ادا کرنے میں سنت یہ ہے کہ آدمی تکبیر کہے' پھر سورۂ فاتحہ پڑھے' پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر بطورِ خاص میت کے لیے دعا کرے' وہ صرف پہلی تکبیر کے بعد تلاوت کرے گا اور پھر اپنے دل میں (یعنی پست آواز میں) دائیں طرف سلام پھیرے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نمازِ جنازہ میں تلاوت صرف پہلی تکبیر کے بعد ہو گی۔

6429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَمَعْتُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

اَرْبَعِينَ كِتَابًا فَاَمْسَكْتُ مِنْهَا كِتَابًا وَاحِدًا فِيْهِ: "يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ فُلَانٌ خَلَقْتَهُ، اِنْ تُعَاقِبْهُ فَبِذَنْبِهٖ، وَاِنْ تَغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّكَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ صَعِّدْ رُوْحَهٗ فِي السَّمَاءِ وَوُسِّعَ عَنْ جَسَدِهِ الْاَرْضُ، اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، وَاَفْسِحْ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ، وَاخْلُفْهُ فِيْ اَهْلِهٖ. اَللّٰهُمَّ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ، وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ " ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَاَمَرَنِيْ مَعْمَرٌ فَسَاَلْتُ ابْنَ مُجَاهِدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهُ مَعْمَرٌ فَحَدَّثْتُهٗ بِهٖ

✽✽ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نمازِ جنازہ کے بارے میں چالیس رسالے تحریر کیے' پھر ان میں سے ایک رسالے کو روک لیا جس میں یہ تحریر تھا:

''(امام یا نمازِ جنازہ پڑھنے والا شخص) تکبیر کہے گا پھر وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے گا' پھر وہ یہ دعا پڑھے گا: اے اللہ! فلاں شخص تیرا بندہ تھا جسے تُو نے پیدا کیا' اگر تُو اُس کے گناہوں کی وجہ سے اُسے سزا دیتا ہے (تو تیری مرضی ہے) اور اگر تُو اس کی مغفرت کر دیتا ہے تو تُو مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے' اے اللہ! اس کی روح کو آسمان میں بلند کر دے اور اس کے جسم کے لیے زمین کو کشادہ کر دے' اے اللہ! اس کی قبر میں اس کے لیے نور کر دے اور اس کے لیے جنت میں کشادہ جگہ رکھ دے اور اس کے اہلِ خانہ کا نگران ہو جا' اے اللہ! اس کے بعد تُو ہمیں گمراہ نہ کرنا اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور ہماری اور اس کی مغفرت کر دینا''۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت مجاہد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام عبدالرزاق کہتے ہیں: معمر نے مجھے یہ ہدایت کی: میں نے مجاہد کے صاحبزادے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا (تو اُنہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی) پھر جب معمر نے مجھ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے یہ حدیث اُنہیں بیان کی۔

6430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، كَانَ يَقْرَاُ فِي التَّكْبِيرَاتِ كُلِّهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ فُلَانٌ، عَظِّمْ اَجْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْسِحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: تمام تکبیرات کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور آدمی یہ پڑھے گا:

''اے اللہ! فلاں شخص تیرا بندہ ہے' تُو اس کے اجر اور اس کے نور کو زیادہ کر دے اور اسے اس کے نبی کے ساتھ ملا دے اس کے لیے قبر کو کشادہ کر دے' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا''۔

6431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ "

✽✽ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ہر تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

6432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، كَانَ لَا يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ

التَّكْبِيرَاتِ، وَكَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلٰى قُلُوبِ اَخْيَارِهِمْ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ، وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ فِي الْغَابِرِينَ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

✻✻ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ کسی بھی تکبیر کے بعد تلاوت نہیں کرتے تھے' وہ یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کی' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اُن کے درمیان اُلفت قائم کر دے' اُن کے دلوں کو بہترین بندوں کے دلوں جیسا کر دے' اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں میں اس (مرحوم) کے درجہ کو بلند کر دے اور اس کے پسماندگان کا نگران ہو جا' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا''۔

6433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ اَيَقْرَاُ عَلَى الْمَيِّتِ اِذَا صَلَّى عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا

✻✻ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے سوال کیا: جب آدمی نمازِ جنازہ ادا کرے گا تو کیا وہ تلاوت کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: التَّكْبِيرَةُ الْاُولٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَنَاءٌ عَلَى اللّٰهِ، وَالثَّانِيَةُ صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ، وَالرَّابِعَةُ تَسْلِيمٌ

✻✻ امام شعبی فرماتے ہیں: میت کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی جائے گی' دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا جائے گا' تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کی جائے گی اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا۔

6435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: " عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ؟ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَبَلَغَنَا اَنَّ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: عَلَيْهِ الدُّعَاءُ وَالِاسْتِغْفَارُ

✻✻ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: میت کی (نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں) کیا کوئی متعین چیز بھی ہے؟ اُنہوں نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کے لیے دعا کی جائے گی اور استغفار کیا جائے گا۔

6436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا نَعْلَمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ قِرَاءَةٍ وَّلَا دُعَاءٍ شَيْئًا مَعْلُومًا

* * سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میت کی نمازِ جنازہ میں ہمیں کسی تلاوت کا علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی متعین دعا کا علم ہے۔

6437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِی الدَّرْدَاءِ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، وَيَدْعُونَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ بَعْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الثَّلَاثِ، ثُمَّ يُكَبِّرُوْنَ الرَّابِعَةَ فَيَنْصَرِفُونَ وَلَا يَقْرَءُ وْنَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوہریرہ' حضرت ابودرداء' حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ یہ حضرات سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے اور تین تکبیروں میں سے ہر ایک تکبیر کے بعد دعا کرتے تھے اور استغفار کرتے تھے' پھر یہ لوگ چوتھی تکبیر کہنے کے بعد نماز ختم کر دیتے تھے (اُس کے بعد یہ کچھ نہیں پڑھتے تھے)۔

6438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ اَنْ يُجْمَعَ مَعَ الْمَيِّتِ اَحَدٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ؟ قَالَ: مَا بَلَغَنَا ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے کہ نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے میت کے ساتھ کسی کو (دعامیں) اکٹھا کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ بات ہم تک روایت نہیں ہوئی ہے۔

6439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَوْعِدًا، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

"اے اللہ! تُو اسے ہمارے لیے پیشرو بنا دے اور جنت کو ہمارے اور اس کے درمیان ملاقات کی جگہ بنا دے' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا"۔

6440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانَ يَقُوْلُ عَلَى الْجِنَازَةِ: "اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، اَحْيَيْتَهُ مَا شِئْتَ وَقَبَضْتَهُ حِيْنَ شِئْتَ وَتَبْعَثُهُ اِذَا شِئْتَ اللّٰهُمَّ، اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهِ، وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ (اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْاِيمَانِ) (الحشر: 10)، الْاٰيَةَ

* * عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ میں یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! (یہ مرحوم) تیرا بندہ ہے' تیرے بندے کا بیٹا ہے' جب تک تُو نے چاہا اسے زندہ رکھا اور جب تُو نے چاہا

اس کی روح کو قبض کر لیا اور جب تو چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا' اے اللہ! اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ کر دے اور اگر گناہگار تھا تو اس سے درگزر فرما' اے اللہ! تو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا' اے اللہ! ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی مغفرت کر دے جو ایمان کے حوالے سے ہم سے سبقت لے جا چکے ہیں''۔

6441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: إِذَا كَبَّرْتَ خَلْفَ الْإِمَامِ عَلَى الْجِنَازَةِ فَاسْمِعْ نَفْسَكَ

* * معمر فرماتے ہیں: جب تم نمازِ جنازہ میں امام کے پیچھے تکبیر کہو گے تو پست آواز میں (دعا اور کلمات) پڑھو گے۔

6442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَقُلْتُ لَهُ: اَفْضَلُ مَا يُقَالُ عَلَى الْمَيِّتِ الْاِسْتِغْفَارُ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: (یا میں نے اُن سے کہا: تو انہوں نے جواب دیا:) میت کے لیے جو کچھ (دعا کے طور پر) کہا جائے' اُس میں سب سے افضل استغفار ہے۔

بَابُ تَسْلِيمِ الْاِمَامِ عَلَى الْجِنَازَةِ

باب: امام کا نمازِ جنازہ میں سلام پھیرنا

6443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ عَلَى الْجِنَازَةِ سَلَّمَ فِي نَفْسِهِ، عَنْ يَمِينِهِ وَبِهِ نَاْخُذُ

* * حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب امام نمازِ جنازہ ادا کرے گا تو سلام پست آواز میں پھیرے گا اور صرف دائیں طرف پھیرے گا۔ (امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً عَلَى الْجِنَازَةِ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں پست آواز میں سلام پھیرتے تھے۔

6445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْاِمَامُ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ، عَنْ يَمِينِهِ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً، قَالَ الثَّوْرِيُّ وَاَخْبَرَنِي الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ میں امام دائیں طرف پست آواز میں سلام پھیرے گا۔

سفیان ثوری نے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً

** سعید بن جبیر فرماتے ہیں: امام پست آواز میں سلام پھیرے گا۔

6447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَلَّمَ عَلٰى جِنَازَةٍ حَتّٰى سَمِعَهُ مَنْ يَلِيهِ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

** معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ اُنہوں نے نمازِ جنازہ میں سلام پھیرتے ہوئے قریب کے لوگوں تک آواز پہنچائی۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُسَلِّمُ الْاِمَامُ عَلَى الْجِنَازَةِ كَمَا يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ وَيُسَلِّمُ مَنْ خَلْفَهُ

** عطاء فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ میں امام اُسی طرح سلام پھیرے گا جس طرح وہ نماز میں سلام پھیرتا ہے اور وہ اپنے پیچھے موجود لوگوں کو سلام کرے گا۔

6449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ سَلَّمَ حَتّٰى يُسْمِعَهُ مَنْ يَلِيهِ "

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے تو (اتنی بلند آواز میں) سلام پھیرتے تھے کہ قریب کے لوگوں تک آواز جاتی تھی۔

6450 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَضَى الصَّلَاةَ عَلَى الْجِنَازَةِ سَلَّمَ عَلٰى يَمِينِهِ "

** نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ نمازِ جنازہ ختم کرتے تھے تو دائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

6451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ، فَاَسْمَعَهُمْ بِالتَّسْلِيمِ

** تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابن سیرین نے ایک نمازِ جنازہ ادا کی تو سلام پھیرنے کی آواز لوگوں تک پہنچائی (یعنی بلند آواز میں سلام پھیرا)۔

بَابُ كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرَ

باب: کتنے لوگ قبر میں داخل ہوں گے؟

6452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تُدْخِلُ الْقَبْرَ كَمْ شِئْتَ،

✱✱ زہری فرماتے ہیں: جتنے تم چاہو اُتنے لوگ قبر میں داخل کرلو۔

6453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ، وَبِهِ نَأْخُذُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے بھی منقول ہے' ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6454 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَشُقْرَانُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں حضرت علی' حضرت فضل بن عباس (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) حضرت شقران رضی اللہ عنہم داخل ہوئے تھے۔

6455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مَرْحَبٍ قَالَ: " كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةً: عَلِيٌّ، وَالْفَضْلُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاُسَامَةُ اَوْ عَبَّاسٌ "

✱✱ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ابن ابومرحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں گویا کہ اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو دیکھ رہا ہوں کہ چار آدمی اُس میں موجود تھے: حضرت علی' حضرت فضل بن عباس' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت اسامہ' یا شاید حضرت عباس رضی اللہ عنہم۔

6456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّهُ نَزَلَ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ، وَوَلِيَ عَلِيٌّ سَفْلَتَهُ فِي الْقَبْرِ، وَنَزَلَ مَعَهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَتِ الْاَنْصَارُ: قَدْ كَانَ لَنَا حَظٌّ فِيْ حَيَاتِهِ فَاجْعَلُوْا لَنَا حَظًّا فِيْ مَوْتِهِ، فَاَنْزَلُوْا ذٰلِكَ الْاَنْصَارِيَّ مَعَهُمْ، وَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ خَوْلِيُّ بْنُ اَوْسٍ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں حضرت علی اور حضرت فضل رضی اللہ عنہما اُترے تھے' قبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیریں حصے کے نگران حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوئے تھے' ان لوگوں کے ساتھ ایک انصاری بھی اُترا تھا کیونکہ انصار نے یہ کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں بھی ہمارا ایک حصہ تھا' اس لیے آپ کے وصال میں بھی ہمارے لیے حصہ مقرر کریں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس انصاری کو اُن لوگوں نے دیگر لوگوں کے ساتھ اُتارا تھا۔

اور ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: اُن انصاری کا نام حضرت خولی بن اوس رضی اللہ عنہ تھا۔

بَابُ الْقَوْلِ حِيْنَ يُدْلَى الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ

باب: جب میت کو قبر میں اُتارا جائے تو کیا پڑھا جائے؟

6457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْقَوْلِ حِيْنَ يُدْلَى الْمَيِّتَ فِي

الْقَبْرِ، فَقَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَلَمَّا تَنَاوَلَهُ مِنْ فَوْقِ الْقَبْرِ سَمِعْتُ عَبِيدًا يَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيفًا، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، صَلَاتُنَا وَنُسُكُنَا وَمَحْيَانَا وَمَمَاتُنَا لَهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْنَا وَنَحْنُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبِهٖ نَأْخُذُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب میت کو قبر میں اُتار جائے تو کیا پڑھا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عبید بن عمیر کے صاحبزادے کا انتقال ہوا' جب اُنہیں قبر کے اوپر سے پکڑایا گیا (تا کہ نیچے اُتارا جائے) تو میں نے عبید کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر جو بالکل ٹھیک تھا اور یہ شخص مشرک نہیں تھا' ہماری نماز' ہماری قربانی' ہماری زندگی اور ہماری موت تمام جہانوں کے پروردگار کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے' ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور ہم مسلمان ہیں''۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، وَعَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَا: كَانَ يُقَالُ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ حِيْنَ يُدْلَى: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، وَفِي سَبِيْلِكَ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنْكَ بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ، وَاَوْرِدْهُ اِلٰى خَيْرِ مَرَدٍّ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

٭٭ عبدالکریم جزری نے مقسم اور زیاد بن ابومریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میت کو قبر میں اُتارا جاتا ہے اور یہ پڑھا جاتا ہے:

''اے اللہ! تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے' تیری راہ میں اور تیرے رسول کے دین پر (ثابت قدم رہتے ہوئے' ہم اسے قبر میں اُتار رہے ہیں) اے اللہ! تُو اسے اپنی بارگاہ میں اچھے طریقے سے قبول کر لے اور اسے بہترین انجام کی طرف لے کے جا' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش کا شکار نہ کرنا''۔

6459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا دَلَّيْتَ الْمَيِّتَ فِي لَحْدِهِ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اَفْسِحْ لَهُ فِي قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهُ قَبْرَهُ، وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ وَاَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: جب تم میت کو لحد میں رکھو تو یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر قائم رہتے ہوئے (ہم یہ کام کر رہے ہیں) اے اللہ! تُو اس کی قبر کو اس کے لیے کشادہ کر دے' اور اس کی قبر کو اس کے لیے نورانی کر

دے اور اسے اس کے نبی کے ساتھ ملا دے اور تو اس سے راضی ہو جا' اس پر غضبناک نہ ہونا''۔

6460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَقُولُوْا عَلَى الْمَيِّتِ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اَفْسِحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهُ قَبْرَهُ، وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ

* * خیثمہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ میت کے پاس یہ کلمات پڑھیں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر رہتے ہوئے (ہم اسے سپردِ خاک کر رہے ہیں) اے اللہ! تو اس کی قبر کو اس کے لیے کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو اس کے لیے نورانی کر دے اور اسے اس کے نبی کے ساتھ ملا دے اور تو اس سے راضی ہو جا' اس سے ناراض نہ ہونا''۔

6461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَقُولُوْا عَلَى الْمَيِّتِ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ

* * خیثمہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ وہ میت پر یہ کلمات پڑھیں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر رہتے ہوئے (ہم اسے سپردِ خاک کر رہے ہیں) اے اللہ! تو اسے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا''۔

6462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: قَالَ النَّزَّالُ بْنُ سَبْرَةَ: "اِذَا اَدْخَلْتَنِيْ حُفْرَتِيْ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ، وَبَارِكْ فِيْ دَاخِلِهٖ

* * نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: جب تم مجھے قبر میں اُتارنا تو یہ کہنا:

''اے اللہ! اس گھر میں برکت رکھنا اور اس میں داخل ہونے والے میں بھی برکت رکھنا''۔

6463 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ فِيْ قَبْرِهٖ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

* * عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ جب میت کو قبر میں اُتارتے تھے تو یہ کہتے تھے

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر رہتے ہوئے (ہم

اسے سپردِ خاک کررہے ہیں)''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6464 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ، كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ اللَّحْدَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْيَقِيْنِ بِالْبَعْثِ بَعْدِ الْمَوْتِ

❊❊ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب میت کو لحد میں رکھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:
''اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ کے رسول کے دین پر رہتے ہوئے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھتے ہوئے (ہم اسے سپردِ خاک کرتے ہیں)''۔

بَابُ مِنْ حَيْثُ يَدْخُلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ

باب: میت کو قبر میں کس طرف سے اُتارا جائے گا؟

6465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ الْخَارِفِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ كَشَفَ ثَوْبَ النَّعْشِ عَنْهُ حِيْنَ اُدْخِلَ الْقَبْرَ، وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ، وَقَالَ: رَاَيْتُ الذَّرِيْرَةَ عَلٰى كَفَنِهِ، وَاسْتَلَّهُ مِنْ نَحْوِ رَجُلِ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا

❊❊ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں حارث اعور خارفی کے جنازہ میں شریک ہوا جو حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے ایک تھے' تو میں نے عبداللہ بن یزید انصاری کو دیکھا کہ اُنہوں نے میت کے اوپر سے کپڑا اٹھایا' جب اُنہیں قبر میں داخل کیا جانے لگا اور بولے: یہ ایک شخص تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کے کفن پر زریرہ (نام کی خوشبو) لگی ہوئی دیکھی' پھر اُنہیں پاؤں کی طرف سے قبر میں اُتارا گیا۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی: اس طرح (قبر میں اُتارا جاتا ہے)۔

6466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: لَا تُشْعِرُوْا بِيْ اَحَدًا، وَسُلُّوْنِيْ اِلٰى رَبِّيْ سَلًّا،

❊❊ ربیع بن خثیم بیان کرتے ہیں: تم کسی کو میرے بارے میں اطلاع نہ دینا اور مجھے میرے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کردینا۔

6467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

6468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسٰى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا اَدْخَلَ

ابْنَتَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَيْنِ

* * یحییٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں عامر (شعبی) کے پاس موجود تھا جب اُنہوں نے اپنی صاحبزادی کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اُتارا۔

6469 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: سُلَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ رَاْسِهٖ وَالنَّاسُ بَعْدَهٗ

* * عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سر کی طرف سے اور آپ کے بعد لوگوں کو بھی سر کی طرف سے قبر میں اُتارا گیا۔

6470 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَبِى النَّضْرِ، وَسَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَيَحْيَى بْنِ رَبِيْعَةَ، وَاَبِى الزِّنَادِ، وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُلَّ مِنْ نَحْوِ رَاْسِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ، اِنَّ الْاَمْرَ قَبْلَهُمْ لَمْ يَزَلْ عَلٰى ذٰلِكَ، وَكَذٰلِكَ الْمَرْاَةُ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَخْبَرَنِيْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ

* * حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سر کی طرف سے قبر میں اُتارا گیا تھا' پہلے زمانہ میں یہی معمول رہا' عورت کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ابوبکر بن محمد نے مجھے اس بارے میں بتایا ہے۔

6471 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخِلَ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ

* * ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو قبلہ کی سمت سے قبر شریف میں اتارا گیا۔

6472 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ عَلِيًّا اَخَذَ يَزِيْدَ بْنَ الْمُكَفَّفِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَبِهٖ نَاْخُذُ

* * عمر بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف کو قبلہ کی سمت سے (قبر میں) اتارا تھا۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6473 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ عَطَاءٍ قَالَ: شَهِدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ حَيْثُ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخَذَهٗ مِنْ نَحْوِ الْقِبْلَةِ حِيْنَ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ

* * عمران بن ابوعطاء بیان کرتے ہیں: میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ کے پاس موجود تھا' جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا' تو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی میت کو قبلہ کی سمت سے پکڑا تھا اور اُنہیں قبر میں اُتارا تھا۔

بَابُ الذَّرِيرَةِ تُذَرُّ عَلَى النَّعْشِ

باب: میت پر زریرہ (نام کی خوشبو) لگانا

6474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: اَوْصَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اَنْ لَا يُذَرَّ عَلٰى ثَوْبِ نَعْشِهَا حَنُوطٌ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے یہ وصیت کی تھی کہ اُن کی میت کے کپڑے پر زریرہ (نام کی خوشبو) نہ لگائی جائے۔

6475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى الْقُرَشِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَنْهٰى عَنِ الذَّرِيرَةِ تُذَرُّ فَوْقَ النَّعْشِ

٭٭ طلحہ بن یحییٰ قرشی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا کہ اُنہوں نے میت کے اوپر زریرہ (نام کی خوشبو) لگانے سے منع کیا ہے۔

بَابُ سَتْرِ الثَّوْبِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر کپڑے کے ذریعہ پردہ کر دینا

6476 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: مَاتَ الْحَارِثُ الْخَارِفِيُّ فَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: اكْشُطُوا هٰذَا الثَّوْبَ فَاِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ، يَعْنِي سَتْرَ الثَّوْبِ عَلَى الْقَبْرِ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حارث خارفی کا انتقال ہو گیا تو میں نے عبداللہ بن یزید کو دیکھا کہ اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ یہ کپڑا اڈھانپ دو کیونکہ یہ ایک شخص تھا۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ قبر پر کپڑے کے ذریعہ پردہ کر دیا جائے۔

6477 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ زَيْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَى الْقَبْرِ حِينَ دَلّٰى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِيهِ

قَالَ سَعِيدٌ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي قَبْرِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَمَعَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَسَتَرَ عَلَى الْقَبْرِ بِثَوْبٍ فَكُنْتُ مِمَّنْ يُمْسِكُ الثَّوْبَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: زید بن مالک نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو قبر میں اُتارنا تھا تو آپ نے ایک کپڑے کے ذریعہ پردہ کرنے کا حکم دیا تھا' تو قبر پر پردہ کر دیا گیا تھا۔

سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر میں اُترے تھے' آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کپڑے کے ذریعہ پردہ کروا دیا تھا' میں اُن افراد میں سے ایک تھا جنہوں نے کپڑے کو پکڑا ہوا تھا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ حَثْيِ التُّرَابِ

باب: (قبر پر) مٹی ڈالنا

6478 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَلْحَدُوْنَ لِمَوْتَاهُمْ، وَيَنْصِبُوْنَ اللَّبِنَ عَلَى اللَّحْدِ نَصْبًا، ثُمَّ يَحْثُوْنَ عَلَيْهِمُ التُّرَابَ وَبِهِ نَأْخُذُ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: مہاجرین اپنے مرحومین کے لیے لحد بنوایا کرتے تھے اور وہ لحد پر اینٹیں نصب کرواتے تھے' پھر وہ اُس پر مٹی ڈال دیتے تھے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، لَمَّا دَفَنَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَثَى عَلَيْهِ التُّرَابَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا يُدْفَنُ الْعِلْمُ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ فَقَالَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّاللّٰهِ قَدْ دُفِنَ بِهِ عِلْمٌ كَثِيْرٌ

✽✽ علی بن زید بن جدعان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دفن کروایا تو اُن پر مٹی ڈالی۔ پھر اُنہوں نے یہ بتایا: علم کو یوں دفن کر دیا جاتا ہے۔

علی بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو سنائی' تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دفن کیا گیا' تو بہت زیادہ علم کو دفن کر دیا گیا۔

6480 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ عَلِيًّا حَثَى عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ قَالَ: هُوَ اَوْ غَيْرُهُ ثَلَاثًا

✽✽ عمیر بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف (کی قبر) پر مٹی ڈالی اور بولے: (حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے یا شاید کوئی اور بولا:) یہ تین مرتبہ ڈالی جائے گی۔

بَابُ الرَّشِّ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر پانی چھڑکنا

6481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ بِقَبْرٍ قَدْ رُشَّ بِالْمَاءِ، فَقَالَ: اَكُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا عَلٰى هٰذَا؟ قَالُوْا: لَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا' جس پر پانی چھڑکا گیا تھا تو آپ نے دریافت کیا: کیا ہم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6482 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَالْاَسْلَمِيِّ قَالَا: عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّشُّ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور اسلمی نے (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے) والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں (بعد از دفن قبر پر) پانی چھڑکا جاتا تھا۔

6483 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ، فَإِذَا هُوَ بِقَبْرٍ رَطْبٍ، فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذِهِ السُّوَيْدَاءُ الَّتِي كَانَتْ فِي بَنِي غَنْمٍ مَاتَتْ فَدُفِنَتْ لَيْلًا قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اَمَا اِذَا مَاتَ لِي حَمِيمٌ وَفَاتَتْنِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَوْجَبَ اَنْ اُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَاَمَّا النَّاسُ هَكَذَا، فَالدُّعَاءُ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جنت البقیع کے پاس سے ہوا تو وہاں ایک تازہ قبر موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں دریافت کیا (جس کی وہ قبر تھی) تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ وہ سیاہ فام کنیز ہے' جو بنوغنم کے ہاں ہوتی تھی' اس کا انتقال ہوگیا' تو اسے رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: جب میرا کوئی قریبی عزیز فوت ہو جائے اور میں اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کر پاؤں' تو یہ بات لازم ہوگی کہ میں اُس کی نمازِ جنازہ ادا کروں' لیکن لوگ تو اس طرح ہیں اور دعا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ الْجَدَثِ وَالْبُنْيَانِ

باب: قبر کو اونچا بنانا (اور اُس پر) عمارت بنانا

6484 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ جَدَثُهُ شِبْرًا، وَجَعَلُوا ظَهْرَهُ مُسَنَّمًا لَيْسَتْ لَهُ حَدَبَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر نامی راوی نے کئی راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ایک بالشت اونچی رکھی گئی تھی اور لوگوں نے اُس پر چونا لگایا تھا جس میں کبڑا پن نہیں تھا۔

6485 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَقَطَ الْحَائِطُ الَّذِي عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ، فَسُتِرَ ثُمَّ بُنِيَ، فَقُلْتُ لِلَّذِي سَتَرَهُ: اِرْفَعْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ حَتَّى اَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَاِذَا عَلَيْهِ جَبُوبٌ، وَاِذَا عَلَيْهِ رَمْلٌ كَاَنَّهُ مِنْ رَمْلِ الْعَرْصَةِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن قاسم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس موجود دیوار گر گئی' تو پردہ کیا گیا اور پھر اُس عمارت کو بنایا گیا۔ میں نے اُس شخص سے کہا: جس نے پردہ کیا ہوا تھا' تم پردے کا کنارہ اُٹھاؤ' تاکہ میں اُس کی زیارت کر

اوں۔تو اُس پر پتھر تھے اور اُس پر ریت موجود تھی جیسے میدان کی ریت ہوتی ہے۔

6486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُطِيلُوْا جَدَثِيْ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ: فَاِنِّي رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ

✵✵ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں: تم میری قبر کو لمبا (یا اونچا) نہ بنانا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے مہاجرین کو دیکھا ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

6487 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ هَيَّاجٍ اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعْ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ، يَعْنِيْ قُبُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تِمْثَالًا فِيْ بَيْتٍ اِلَّا طَمَسْتَهُ

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوہیاج سے کہا: میں تمہیں اُس کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کام کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا' تم جس بھی بلند قبر کو دیکھو اُسے برابر کر دینا' راوی کہتے ہیں: اس سے مراد مسلمانوں کی قبریں تھیں' اور جس بھی گھر میں کوئی تصویر دیکھنا اُسے مٹا دینا۔

6488 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَقْعُدَ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، وَاَنْ يُقَصَّصَ، وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع کرتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی قبر پر بیٹھے' یا اس پر چونا لگایا جائے' یا قبر پر عمارت تعمیر کی جائے۔

6488-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب النهي عن تجصيص 'القبر والبناء عليه - حديث:1663' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في القبور - ذكر الزجر عن الكتبة على القبور' حديث:3221' ' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجنائز' حديث:1303' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب في البناء على القبر - حديث:2823' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الزيادة على القبر - حديث:2010' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' في تجصيص القبر والآجر يجعل له - حديث:11561' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الزيادة على القبر - حديث:2129' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الجنائز' باب الجلوس على القبور - حديث:1892' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب عدد الكفن - باب لا يزاد في القبر على اكثر من ترابه لئلا يرتفع' حديث:6359' مسند احمد بن حنبل ' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما - حديث:13888' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند جابر بن عبد الله الانصاري - الافراد عن جابر' حديث:1894' مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1076' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6091'

6489 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ "اَمَرَ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ: وَلٰكِنْ يُرْفَعُ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا"، فَقَالَ: فَمَرُّوا بِقَبْرِ اُمِّ عَمْرٍو بِنْتِ عُثْمَانَ قَالَ: فَاَمَرَ بِهٖ فَسُوِّيَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا تھا: البتہ یہ زمین سے کچھ اونچی رکھی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں کا گزر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم عمرو کی قبر کے پاس سے ہوا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُسے بھی برابر کر دیا گیا۔

6490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ تَرْبِيْعَ الْقَبْرِ، يَعْنِيْ رَاْسَ الْقَبْرِ".

قَالَ الثَّوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ قُبُوْرُ اَهْلِ اُحُدٍ جُثًى مُسَنَّمَةً

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قبر کو مربع کی شکل میں (یعنی چوکور شکل میں) بنانے کو مکروہ قرار دیتے تھے' اُن کی مراد قبر کا سرہانہ ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہلِ اُحد کی قبریں کوہان نما تھیں اور ان پر چونا لگا ہوا تھا۔

6491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ نَعَامَةَ قَالَ: حَضَرْتُ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ وَشَهِدَ جِنَازَةً فَقَالَ: جَمْهِرُوا الْقُبُوْرَ جَمْهَرَةً، يُقَالُ: لَا تُرْفَعُ وَلَا تُسَنَّمُ

٭٭ مسعر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' جس کا نام ابونعامہ تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں موسیٰ بن طلحہ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوا' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' اُنہوں نے کہا: تم قبروں کو (گارے والی) مٹی لگا کر نہ بناؤ' یہ بات کہی جاتی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے: نہ تو اسے بلند کیا جائے اور نہ ہی اس پر چونا لگایا جائے۔

6492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَحْسِبُهٗ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَيٍّ: اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَ دَفْنَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَفِّفُوا عَنْ صَاحِبِكُمْ يَعْنِيْ اَنْ لَا تُكْثِرُوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مِنَ التُّرَابِ

٭٭ حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس کے دفن کے وقت موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ساتھی کے لیے تخفیف رکھنا۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ تم اُس کی قبر پر زیادہ مٹی نہ ڈالنا۔

6493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ اَوْ يُجَصَّصَ اَوْ يُتَغَوَّطَ عِنْدَهٗ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا تَتَّخِذُوا قُبُوْرَ اِخْوَانِكُمْ حِشَانًا

٭٭ عبداللہ بن طاؤس اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ قبر پر عمارت قائم کی جائے' یا اُس پر چونا لگایا جائے' یا اُس کے پاس پاخانہ کیا جائے۔

وہ یہ فرماتے تھے: تم اپنے بھائیوں کی قبروں کو بیت الخلاء نہ بناؤ۔

6494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا مَرَّ بِالْقَبْرِ بِمَكَّةَ عَشْرُ سِنِينَ فَاصْنَعْ بِهِ مَا بَدَا لَكَ دَارًا أَوْ مَسْجِدًا أَوْ حَرْثًا أَوْ مَا كَانَ، فَأَمَّا فِي بِلَادِكُمْ فَعِشْرِينَ سَنَةً

٭٭ سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جب تمہارا گزر مکہ میں کسی قبر کے پاس سے ہو' جسے دس سال ہو چکے ہوں' تو اب تمہاری مرضی ہے' تم اُسے جو مرضی بنالو' گھر بنالو' یا مسجد بنالو' یا کھیت بنالو' یا جو مرضی بنالو' لیکن جہاں تک تمہارے دوسرے علاقوں کا تعلق ہے' تو وہاں یہ مدت بیس سال ہوگی۔

6495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ عَمٌّ لِي بِالْجَنَدِ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى ابْنِ طَاوُسٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هَلْ تَرَى أَنْ أُقَصِّصَ قَبْرَ أَخِي؟ قَالَ: فَضَحِكَ وَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أَبَا شَيْبَةَ، خَيْرٌ لَكَ أَلَّا تَعْرِفَ قَبْرَهُ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُ وَتَدْعُو لَهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا أَوْ تُجَصَّصَ أَوْ تُزْدَرَعَ، فَإِنَّ خَيْرَ قُبُورِكُمُ الَّتِي لَا تُعْرَفُ

٭٭ نعمان بن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا کا انتقال ''جند'' کے مقام پر ہوا' تو میں اپنے والد کے ساتھ طاؤس کے صاحبزادے کے پاس گیا' اُنہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ میں اپنے بھائی کی قبر پر چونا لگواؤں؟ راوی کہتے ہیں: تو وہ ہنس پڑے اور بولے: سبحان اللہ! اے ابوشیبہ! تمہارے لیے یہ بات زیادہ بہتر ہے کہ تمہیں اُس کی قبر کی شناخت بھی نہ ہو' ماسوائے اس چیز کے' کہ تم اُس کی قبر پر آ کر اُس کے لیے دعائے مغفرت کرو اور اُس کے لیے دعا کرو' کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ کے رسول نے مسلمانوں کی قبروں پر عمارت بنانے سے' یا چونا لگانے سے منع کیا ہے' تمہاری قبروں میں بہتر قبریں وہ ہیں' جن کی شناخت نہ ہو۔

6496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، سُئِلَ عَنْ رَكِيَّةٍ بَيْنَ الْقُبُورِ فَكَرِهَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْهَا وَلَا يُتَوَضَّأَ، قُلْتُ: مَا الرَّكِيَّةُ؟ قَالَ: يَقُولُ بَعْضُهُمْ: هُوَ الْبِئْرُ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ: هُوَ الْغَدِيرُ يَكُونُ بَيْنَ الْقُبُورِ، قُلْتُ: فَأَيُّهُمَا تَقُولُهُ؟ قَالَ: نَقُولُ: هُوَ الْبِئْرُ، قُلْتُ: أَفَتَكْرَهُ أَنْ تَتَوَضَّأَ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَلِمَ؟ قَالَ: لِأَنَّ الْقُبُورَ إِذَا كَثُرَ الْغَيْثُ غَرِقَتْ، فَلِذَلِكَ أَكْرَهُ الْوُضُوءَ مِنْهَا

٭٭ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے قبرستان کے درمیان موجود کنویں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے اُس میں سے پانی پینے' یا اُس میں سے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: لفظ ''رکیہ'' سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد کنواں ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس سے مراد وہ کنواں ہے جو قبرستان

کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں میں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد کنواں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اس کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ اس سے وضو کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ جب بارش زیادہ ہوتی تو قبریں ڈوب جاتی ہیں' اسی لیے میں اس سے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

6497 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ، وَتَكْلِيلِهَا، وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا، قَالَ الْبَجَلِيُّ: - يَعْنِي التَّكْلِيلَ رَفْعَهَا -، وَقَالَ غَيْرُهُ: التَّكْلِيلُ اَنْ يُطْلٰى فَوْقَهَا شِبْهَ الْقَصَّةِ

✽✽ راشد بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبروں پر چونا لگانے سے' اُنہیں اونچا کرنے سے اور اُن پر کوئی چیز تحریر کرنے سے منع کیا ہے۔

بجلی کہتے ہیں: لفظ ''تکلیل'' سے مراد قبر کو اونچا کرنا ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: ''تکلیل'' سے مراد یہ ہے کہ چونے کی طرح کی کوئی اور چیز قبر کے اوپر لگانا۔

بَابُ حُسْنِ عَمَلِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو عمدہ طریقہ سے بنانا

6498 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ يُحْفَرُ فَقَالَ: اصْنَعُوا كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ: مَا بِيَ اَنْ يَكُونَ يُغْنِيْ عَنْهُ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اِذَا عُمِلَ الْعَمَلُ اَنْ يُحْكَمَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ فِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَمْ يُغْنِ عَنْهُ شَيْئًا، وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ اِلٰى نَفْسِ اَهْلِهِ

✽✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک قبر کی کھدائی ہو رہی تھی' نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ اسی طرح کام کرو۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ (مرحوم کے) کسی کام نہیں آتی' لیکن اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ جب کوئی کام کیا جائے' تو اُسے مضبوطی سے کیا جائے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ چیز اس (مرحوم کے) کسی کام نہیں آئے گی' لیکن اُس کے اہلِ خانہ کے نزدیک یہ چیز پسندیدہ ہوگی۔

6499 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ اِذْ رَاٰى فُرْجَةً فَقَالَ لِلْحَفَّارِ: اِئْتِنِيْ بِمَدَرَةٍ لِاَسُدَّهَا، اَمَا اِنَّهَا لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلٰكِنْ يَقَرُّ بِعَيْنِ الْحَيِّ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے صاحبزادے کی قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران آپ نے کشادگی دیکھی تو آپ نے قبر کھودنے والے سے کہا: میرے پاس پھاوڑا لے کر آؤ تاکہ میں اسے برابر کر دوں یہ چیز (مرحوم کو) کوئی نفع یا نقصان نہیں دے گی لیکن زندہ شخص کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائے گی۔

6500 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ يُلْحَدُ، فَقَالَ لِلَّذِى يَلْحَدُ: اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ

٭٭ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے ایک انصاری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُس کی لحد تیار کی جا رہی تھی تو آپ نے لحد بنانے والے شخص سے کہا: پاؤں کی طرف سے اسے کشادہ کرو۔

6501 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: قُتِلَ اَبِى يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِىْ قَبْرٍ، وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا، فَكَانَ اَبِى ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ، وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ

٭٭ ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر میرے والد شہید ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ قبر کھودو اور اُسے کشادہ رکھنا اور عمدہ طریقہ سے بنانا اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا اور آگے اُسے رکھنا جسے قرآن زیادہ آتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو میرے والد تین آدمیوں میں سے تیسرے نمبر پر تھے لیکن کیونکہ اُنہیں قرآن زیادہ آتا تھا اس لیے اُنہیں پہلے رکھا گیا۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْهُ

باب: (جب میت کو دفن کر کے) فارغ ہوا جائے تو میت کے لیے دعا کرنا

6502 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمَّا فَرَغُوا مِنْ قَبْرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَالنَّاسُ مَعَهُ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ قَالَ: اَسَمِعْتَ مِنْ قَوْلِهِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا

٭٭ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب وہ عبداللہ بن سائب کی قبر (پر مٹی وغیرہ ڈال کر) فارغ ہوئے تو اُن کے ساتھ دیگر لوگ بھی تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے وہ قبر کے پاس ٹھہرے اور اُنہوں نے مرحوم کے لیے دعا کی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی دعا میں سے کوئی بات سنی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6503 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى اَبُو بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ بَلَدِهِمْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى قَبْرِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهُ فَدَعَا لَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ فَمِنْ

هُنَالِكَ اُخِذَ ذٰلِكَ "

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر نے اپنے شہر کے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو آپ اُن کی قبر کے پاس ٹھہرے' آپ نے اُن کے لیے دعا کی اور اُن کے لیے دعائے رحمت کی' تو یہیں سے اس طریقہ کو حاصل کیا گیا ہے۔

6504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: وَقَفَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَ اَنْ فُرِغَ مِنْهُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، هُوَ الْاٰنَ يُسْاَلُ

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن منکدر ایک (میت کو دفن سے) فارغ ہونے کے بعد اُس کی قبر کے پاس ٹھہرے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھنا کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جائے گا''۔

6505 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ مُدْرِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، اِذَا سَوّٰى عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَسْلَمَهُ اِلَيْكَ وَالْاَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيرَةُ، وَذَنْبُهُ عَظِيمٌ فَاغْفِرْ لَهُ

✽✽ ابومدرک اشجعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب میت کی قبر کو بنوا لیتے تھے (یعنی دفن سے فارغ ہو جاتے تھے) تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! یہ تیرے سپرد ہے' (یہ بھی) اہل خانہ' مال' خاندان (سب تیرے سپرد ہے) اس کا گناہ عظیم ہے تو تُو اس کی مغفرت کردے''۔

6506 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَبَّرَ عَلِيٌّ عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ اَرْبَعًا وَجَلَسَ عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ يُدْفَنُ قَالَ: اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَوَلَدُ عَبْدِكَ، نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهِ، اللّٰهُمَّ وَسِّعْ لَهُ فِيْ مُدْخَلِهِ، وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ، فَاِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ وَبِهِ نَاْخُذُ

✽✽ عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہیں' وہ اُن کی قبر کے پاس بیٹھ گئے جبکہ انہیں دفن کیا جا رہا تھا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' تیرے بندے کی اولاد ہے' آج یہ تیری بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہے اور تُو سب سے بہترین میزبان ہے' اے اللہ! تُو اس کے لیے اس کے داخلے کی جگہ کو (یعنی قبر کو) کشادہ کر دے اور اس کے گناہوں کی مغفرت کر دے کیونکہ ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور تُو اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ دَفْنِ مَيْمُوْنَةَ وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ

فَدَعَا سَاعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ "

* امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور اپنی خالہ) سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو وہ قبر کے پاس کھڑے ہوئے انہوں نے کچھ دیر دعا کی اور پھر واپس گئے۔

بَابُ الْمَزَابِيْ وَالْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر (شکار کے لیے) جال لگانا' یا (قبر پر) بیٹھنا

6508 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي اَوْفَى الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمَزَابِيْ قُبُوْرًا، وَالْمَزَابِي الَّتِيْ تُتَّخَذُ لِلصَّيْدِ "

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ روایت بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابواوفی اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مزابی لگانے سے منع کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: مزابی سے مراد وہ چیز ہے جسے شکار کے لیے لگایا جاتا ہے۔

6509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: يُكْرَهُ اَنْ يُتَوَضَّاَ عَلَى الْقُبُوْرِ اَوْ يُجْلَسَ عَلَيْهَا، قُلْتُ لَهُ: اَتَخَطَّاهُ؟ قَالَ: اَكْرَهُهُ قَالَ: اِنَّا اِذَا بَلَغْنَا قَبْرَ اَحَدِهِمْ اِنَّا لَنَطَؤُهُ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ قبر پر وضو کیا جائے یا قبر پر بیٹھا جائے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ قبر پر پاؤں دیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: میں اسے مکروہ قرار دوں گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب ہم کسی کی قبر پر پہنچیں گے تو ہم اس پر پاؤں دے دیں گے۔

6510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَجَاءَ مَقْبَرَةَ مَكَّةَ، فَقِيلَ لَهُ: اَتَطَؤُ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ: فَاَيْنَ اَطَؤُهَا؟ هَا هُنَا؟ وَاَشَارَ اِلَى ثَنِيَّةِ الْمَدَنِيِّيْنَ

* سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ مکہ کے قبرستان آئے تو ان سے کہا گیا: کیا آپ قبروں پر پاؤں دیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں کہاں پاؤں دوں گا؟ کیا یہاں؟ انہوں نے اہلِ مدینہ کی گھاٹی کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا۔

6511 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَاَنْ اَجْلِسَ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ رِدَائِيْ، ثُمَّ قَمِيصِيْ، ثُمَّ اِزَارِيْ، ثُمَّ تُفْضِي اِلٰى جِلْدِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ عَلٰى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں انگارے پر بیٹھ جاؤں جو میری چادر کو' پھر میری قمیص کو' پھر میرے تہبند کو جلا

کر میری جلد تک پہنچ جائے' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں کسی مسلمان شخص کی قبر پر بیٹھوں۔

6512 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَاَنْ اَطَاَ عَلٰى جَمْرِ الْغَضَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَطَاَ عَلٰى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

✵✵ طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جلتے انگارے اپنے پاؤں کے نیچے دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں کسی مسلمان شخص کی قبر پر پاؤں دوں۔

6513 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ صِفَةِ حَمْلِ النَّعْشِ

باب: میت کی چارپائی کو اُٹھانے کا طریقہ

6514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِىْ جِنَازَةٍ، فَحَمَلَ سَعِيْدٌ فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ الْعُوْدِ الَّذِىْ عَلَى الرَّاْسِ فَجَعَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى طَرَفِهِ الَّذِىْ يَلِى الرِّجْلَ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، ثُمَّ جَاءَ طَرَفَهُ الَّذِىْ يَلِى الرَّاْسَ فَجَعَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلٰى يَمِيْنِهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا حَمْلُ الْجَنَائِزِ

✵✵ اسماعیل بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: وہ ایک جنازہ میں سعید بن جبیر کے ساتھ تھے' سعید نے جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے سرہانے کی طرف لکڑی کے آگے والے حصہ سے آغاز کیا اور وہ اُنہوں نے اپنے دائیں کندھے پر رکھ لی' پھر وہ اُسی سمت میں پاؤں کی طرف آ گئے' پھر اُنہوں نے اُسے اپنے بائیں کندھے پر رکھا' پھر وہ سر کی طرف آ گئے اور اُسے اُنہوں نے اپنے بائیں کندھے پر رکھا' پھر وہ واپس دائیں طرف آ ئے اور اُنہوں نے بتایا: جنازہ کو اس طرح کندھا دیا جاتا ہے۔

6515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُهُ حَمَلَ جِنَازَةً فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ السَّرِيْرِ فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبِهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ جَعَلَ كَمَا ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: وَقَالَ اَيُّوْبُ: اِذَا حَمَلْتَهُ الْاُوْلٰى هٰكَذَا فَاحْمِلْ بَعْدُ كَيْفَ شِئْتَ

✵✵ معمر نے ایوب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں ایک جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے چارپائی کے آگے والے حصہ سے آغاز کیا اور اُسے اپنے دائیں کندھے پر رکھ لیا' اُس کے بعد اُنہوں نے اُسی طرح کیا' جس کا ذکر ابن جریج نے سعید بن جبیر کے حوالے سے کیا ہے۔ ایوب بیان کرتے ہیں: جب تم پہلی مرتبہ کندھا دو گے تو اس طرح کرو گے' اُس کے بعد جیسے تم چاہو ویسے کندھا دو۔

6516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: ابْدَأْ بِالْمَيَامِنِ، وَكَانَ هُوَ يَبْدَأُ بِيَدِهٖ ثُمَّ رِجْلَيْهِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دائیں طرف سے آغاز کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خود پہلے سرہانے کی طرف سے آغاز کرتے تھے اور پھر پاؤں کی طرف سے کندھا دیتے تھے۔

6517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا اتَّبَعَ اَحَدُكُمُ الْجِنَازَةَ، فَلْيَاْخُذْ بِجَوَانِبِهَا كُلِّهَا، فَاِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ لِيَتَطَوَّعْ بَعْدُ اَوْ يَتْرُكْ

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جنازہ کے ساتھ جائے' تو اُس کے تمام اطراف سے اُسے کندھا دے' کیونکہ یہ سنت ہے' اُس کے بعد اگر وہ چاہے تو نفلی طور پر مزید ایسا کرے اور اگر چاہے تو ترک کر دے۔

6518 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمُهَزِّمِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ حَمَلَ الْجِنَازَةَ بِجَوَانِبِهَا الْاَرْبَعِ فَقَضَى الَّذِیْ عَلَيْهِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص چاروں طرف سے جنازہ کو کندھا دیتا ہے' وہ اپنے ذمہ فرض کو ادا کر دیتا ہے۔

6519 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْمُطَّرِحِ اَبِی الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ لِعَلِيٍّ: يَا اَبَا حَسَنٍ، اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ الْجِنَازَةَ حَمْلُهَا وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ شَهِدَهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ خَيْرٌ، فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، فَاِذَا اَنْتَ شَهِدْتَ جِنَازَةً فَقَدِّمْهَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَاجْعَلْهَا نُصْبًا بَيْنَ عَيْنَيْكَ، فَاِنَّمَا هِيَ مَوْعِظَةٌ وَتَذْكِرَةٌ وَعِبْرَةٌ، فَاِنْ بَدَا لَكَ اَنْ تَحْمِلَ فَانْظُرْ اِلٰى مُقَدَّمِ السَّرِيْرِ، وَانْظُرْ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ فَاجْعَلْهُ عَلٰى مَنْكِبِكَ الْاَيْمَنِ "

* * ابوامامہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں' تو کیا جنازہ میں شریک ہونے والوں کو' میت کو کندھا دینا واجب ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن یہ بہتر ہے' جو شخص چاہے اُسے اختیار کر لے اور جو شخص چاہے اُسے ترک کر دے' جب تم جنازہ کے ساتھ شریک ہو' تو اُسے اپنے سامنے رکھو اور اپنی دونوں آنکھوں کے مدمقابل رکھو' کیونکہ اُس سے وعظ حاصل ہوگا' نصیحت حاصل ہوگی اور عبرت حاصل ہوگی' پھر اگر تم کندھا دینا چاہو' تو چارپائی کے اگلے حصہ کا جائزہ لو اور پھر اُس میں بھی بائیں طرف کا جائزہ لو اور اُسے اپنے دائیں کندھے پر رکھو۔

6520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ الْاَزْدِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ جِنَازَةٍ حَمَلَ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْاَرْبَعِ قَالَ: بَدَاَ بِمَيَامِنِهَا ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْهَا فَكَانَ مِنْهَا بِمَنْزِلَةِ مُزْجِرِ

الْكَلْبِ

* * ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک جنازہ میں شریک ہوئے تو اُنہوں نے چارپائی کے چاروں کونوں کو کندھا دیا۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے دائیں طرف سے آغاز کیا' پھر پیچھے ہٹ گئے۔ وہ اس کے ساتھ یوں چل رہے تھے جیسے کتے کو ہٹانے کے لیے (سب سے پیچھے چل رہے ہوں۔)

بَابُ انْصِرَافِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَازَةِ قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهُمْ

باب: لوگوں کا باقاعدہ اجازت ملنے سے پہلے جنازہ سے واپس چلے جانا

6521 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقُومُ إِذَا شَهِدَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ إِذَا صَلَّى عَلَيْهَا

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی جنازہ میں شریک ہوتے تھے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد اُس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے' جب تک اُنہیں اجازت نہیں دی جاتی تھی۔

6522 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ "

* * حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ نمازِ جنازہ کو ادا کرتے تھے' تو اُس وقت تک واپس نہیں جاتے تھے' جب تک اُنہیں اجازت نہیں دی جاتی تھی۔

6523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَا: " أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ: الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الْجِنَازَةِ فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ وَلِيَّهَا، وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ لَيْسَ لِأَصْحَابِهَا أَنْ يَصْدُرُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوا "، قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ أَنَّهُمَا كَانَا لَا يَنْصَرِفَانِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَا

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: دو طرح کے امیر ایسے ہیں' جو باقاعدہ امیر نہیں ہوتے (لیکن اُن کی بات ماننی پڑتی ہے) ایک یہ کہ آدمی کسی جنازہ میں شریک ہو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرلے' تو آدمی کو اُس وقت تک واپس جانے کا اختیار نہیں ہوگا' جب تک میت کے ولی سے اجازت نہیں لیتا اور دوسرا حیض والی عورت' اُس کے ساتھ والوں کے لیے واپس جانا اُس وقت تک مناسب نہیں ہوگا' جب تک وہ اجازت نہیں لیتے۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُس وقت تک واپس نہیں جاتے تھے' جب تک اجازت نہیں لیتے تھے۔

• معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ یہ دونوں حضرات اجازت لینے سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے۔

6524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ عَلٰى جِنَازَةٍ فَقَدْ قَضَيْتُ الَّذِی عَلَيْكَ فَخَلِّهَا وَاَهْلَهَا، فَكَانَ يَنْصَرِفُ وَلَا يَسْتَأْذِنُهُمْ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نمازِ جنازہ ادا کرلو تو تم نے اپنے ذمہ لازم چیز کو ادا کر دیا ہے اب تم جنازہ کو اور اُس کے متعلقین کو اُن کے حال پر رہنے دو۔ (راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایسی صورتِ حال میں واپس چلے جاتے تھے وہ اہلِ میت سے اجازت نہیں لیتے تھے۔

6525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ كَانَ يَنْصَرِفُ وَلَا يَنْتَظِرُ اِذْنَهُمْ وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ (جنازہ میں شریک ہونے کے بعد) واپس چلے جاتے تھے وہ اُن لوگوں کی اجازت کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6526 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ عَلَى الْجِنَازَةِ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِی عَلَيْكَ فَخَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَهْلِهَا

✵✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نمازِ جنازہ ادا کرلو تو تم نے اپنے ذمہ لازم چیز کو ادا کر دیا اب میت کو اور اُن کے اہلِ خانہ کو اُن کے حال پر رہنے دو۔

6527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ اَنَّهُمَا كَانَا يَنْصَرِفَانِ وَلَا يَنْتَظِرَانِ اِذْنَهُمْ "

✵✵ حسن بصری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: یہ حضرات واپس چلے جاتے تھے اور اجازت کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

6528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَغُيْرِهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّهُ رَاَى الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُمَا يَتَّبِعَانِ جِنَازَةً، فَسَمِعَا النِّدَاءَ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ، فَقَامَا حِيْنَ سَمِعَا النِّدَاءَ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَا مِنْهَا "

✵✵ یزید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ یہ دونوں ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے فارغ ہونے سے پہلے انہوں نے ایک پکار سنی جب انہوں نے یہ پکار سنی تو اُس سے فارغ ہونے سے پہلے ہی یہ دونوں حضرات کھڑے ہو گئے (اور واپس چلے گئے)۔

6529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَرَجَ مَعَ جِنَازَةٍ فَلَمَّا وُضِعَتْ فِي الْقَبْرِ انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ ایک جنازہ کے ساتھ گئے جب جنازہ کو قبر میں اتار لیا گیا تو وہ واپس چلے گئے اور اُنہوں نے اجازت نہیں لی۔

6530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ اُمَّتِي عَلٰى مُسْكَةٍ مِنْ دِينِهَا مَا لَمْ يَكِلُوا النَّاسَ الْجَنَائِزَ اِلٰى اَهْلِهَا

✽✽ حارث بن وہب روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''میری امت اپنے دین پر اس وقت تک گامزن رہے گی جب تک وہ جنائز کو اس کے اہل خانہ کے سپرد نہیں کرتے''۔

بَابُ يُدْفَنُ فِي التُّرْبَةِ الَّتِي مِنْهَا خُلِقَ

باب: آدمی اُسی مٹی میں دفن ہوتا ہے جس سے اُسے پیدا کیا گیا ہو

6531 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ وَرَازٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ: يُدْفَنُ كُلُّ اِنْسَانٍ فِي التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا

✽✽ عکرمہ فرماتے ہیں: ہر انسان اُسی مٹی میں دفن ہوتا ہے جس سے اُسے پیدا کیا گیا ہو۔

6532 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَهْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا تُدْفَنُ الْاَجْسَادُ حَيْثُ تُقْبَضُ الْاَرْوَاحُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: - يَعْنِي اِذَا مَاتَ لَا يُحْمَلُ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى غَيْرِهَا، يُدْفَنُ فِي مَقْبَرَةِ قَوْمِهِ، فَاَمَّا فِي مَوْضِعِهِ حَيْثُ يَمُوتُ فَلَمْ يُفْعَلْ ذٰلِكَ اِلَّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

✽✽ یحییٰ بن بہمان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب روح قبض ہو جاتی ہے تو جسم کو دفن کر دیا جاتا ہے''۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اُسے اُس بستی سے کسی دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے تاکہ اُسے آبائی قبرستان میں دفن کیا جائے البتہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آدمی کا انتقال جس جگہ ہوا ہے اُسے عین اُسی جگہ دفن کیا جائے تو یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا (اور کسی کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا)۔

6533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي نُوحُ بْنُ اَبِي بِلَالٍ، عَنْ اَبِي سُلَيْمَانَ

الْهُذَلِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا فَاَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ تُرَابًا فَجَعَلَهُ عَلٰى مَقْطَعِ سُرَّتِهٖ فَكَانَ فِيْهِ شِفَاؤُهُ، وَكَانَ قَبْرُهُ فِيْ مَوْضِعِ اَخْذِ التُّرَابِ مِنْهُ

✻ ✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے وہ زمین سے کچھ مٹی لے کر اُس مٹی کو اُس بچہ کے ناف کے کاٹنے کی جگہ پر رکھ دیتا ہے اس میں اُس کے لیے شفاء ہوتی ہے اور جس جگہ سے وہ مٹی لی گئی ہوتی ہے اُس کی قبر بھی وہیں بنتی ہے۔

بَابُ لَا يُنْقَلُ الرَّجُلُ مِنْ حَيْثُ يَمُوْتُ

باب: آدمی کا (جس شہر میں) انتقال ہوا ہو اُسے وہاں سے دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے

6534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْرُوا اَيْنَ يَقْبُرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَمْ يُقْبَرْ نَبِيٌّ اِلَّا حَيْثُ يَمُوْتُ قَالَ: فَاَخَّرُوْا فِرَاشَهُ فَحَفَرُوْا لَهُ تَحْتَ فِرَاشِهِ

✻ ✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صحابہ کرام کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کریں؟ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نبی کی قبر وہیں بنتی ہے جہاں اُس کا انتقال ہوا ہو''۔

راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے آپ کا بستر ہٹایا اور آپ کے بستر کے عین نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قبر کھودی۔

6535 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ حَضَرْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ - تَعْنِيْ اَخَاهَا - مَا دُفِنَ اِلَّا حَيْثُ مَاتَ، وَكَانَ مَاتَ بِالْحُبْشِيِّ فَدُفِنَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ، وَالْحُبْشِيُّ قَرِيْبٌ مِنْ مَكَّةَ

✻ ✻ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر میں عبدالرحمٰن کے پاس موجود ہوتی (اس سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر ہیں) تو اُس کو وہیں دفن کیا جاتا' جہاں اُس کا انتقال ہوا تھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اُن کا انتقال حبشی (نامی جگہ پر) ہوا تھا اور اُنہیں مکہ کے بالائی حصہ میں دفن کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) حبشی' مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

6536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اُمَّهُ صَفِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: عَزَّيْتُ عَائِشَةَ فِيْ اَخِيْهَا، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَخِيْ، اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَجِدُ فِيْهِ مِنْ شَاْنِ اَخِيْ اَنَّهُ لَمْ يُدْفَنْ حَيْثُ مَاتَ

٭٭ منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُن کی والدہ صفیہ نے یہ بات اُنہیں بتائی کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کی انتقال کے سلسلہ میں اُن سے تعزیت کرنے کے لیے گئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر رحم کرے! مجھے اپنے بھائی کے معاملہ میں سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اُسے اُس جگہ دفن نہیں کیا گیا جہاں اُس کا انتقال ہوا تھا۔

6537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ اَبِي عَقْرَبٍ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، اَنَّهَا قَالَتْ: لَوْ حَضَرْتُهُ - تَعْنِي اَخَاهَا - دُفِنَ تَحْتَ فِرَاشِهِ

٭٭ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر میں اُس کے پاس موجود ہوتی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے) تو اُسے اُس کے بچھونے کے نیچے دفن کیا جاتا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَمَا يُدْفَنُ

باب: میت کے دفن ہوجانے کے بعد اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

6538 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، اَنَّ اِنْسَانًا كَانَ يَقُومُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَيُنَقِّي مِنْهُ الشَّيْءَ يَجِدُهُ، فَتُوُفِّيَ فَسَالَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَيَّامٍ فَقَالُوا: تُوُفِّيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَهَلَّا آذَنْتُمُونِي، فَاِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِمْ نُورٌ فِي قُبُورِهِمْ

٭٭ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا اور اگر اُسے کوڑا کرکٹ وغیرہ نظر آتا تھا تو اُسے صاف کر دیتا تھا' اُس کا انتقال ہوگیا' اس کے کچھ دن گزرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کا تو انتقال ہوگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا' میرا ان لوگوں کے لیے نمازِ جنازہ ادا کرنا' ان کی قبروں میں ان کے لیے نور ہوتا ہے۔

6539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَلَى سِتَّةِ اَمْيَالٍ مِنْ مَكَّةَ فَحَمَلْنَاهُ حَتّٰى جِئْنَا بِهِ اِلٰى مَكَّةَ فَدَفَنَّاهُ فَقَدِمَتْ عَلَيْنَا عَائِشَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَعَابَتْ ذٰلِكَ عَلَيْنَا، ثُمَّ قَالَتْ: اَيْنَ قَبْرُ اَخِي؟ فَدَلَلْنَاهَا عَلَيْهِ فَوُضِعَتْ فِي هَوْدَجِهَا عِنْدَ قَبْرِهِ فَصَلَّتْ عَلَيْهِ

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا انتقال مکہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہوا' ہم اُن کی میت اُٹھا کر مکہ آئے اور اُنہیں مکہ میں دفن کیا۔ اس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس آئیں اور اُنہوں نے اس حوالے سے ہم پر اعتراض کیا' پھر اُنہوں نے دریافت کیا: میرے بھائی کی قبر کہاں ہے؟ ہم نے اُنہیں اس بارے میں بتایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہودج کو اُن کی قبر کے پاس رکھا گیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6540 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن ہو جانے کے بعد (میت کی) نمازِ جنازہ ادا کی ہے۔

6541 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ سَوْدَاءَ كَانَتْ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ فَمَاتَتْ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا دُفِنَتْ

* * قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام عورت مسجد میں ہوتی تھی' اُس کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دفن ہو جانے کے بعد اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: اشْتَكَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنْهَا وَكَانَ اَحْسَنَ شَيْءٍ اَوْ قَالَ اَحْسَنَ النَّاسِ عِيَادَةً لِلْمَرِيضِ قَالَ: فَقَالَ: اِنْ مَاتَتْ فَآذِنُونِي بِهَا فَتُوُفِّيَتْ لَيْلًا، فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ فَاَخْبَرُوهُ بِخَبَرِهَا، وَاَنَّهُمْ دَفَنُوهَا لَيْلًا قَالَ: فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا

* * حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نواحی علاقہ کے رہنے والی ایک خاتون بیمار ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بارے میں دریافت کرتے رہتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت سب سے اچھے طریقے سے کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اُس کا انتقال ہو جائے تو تم لوگ مجھے بتا دینا۔ اُس خاتون کا انتقال رات کے وقت ہو گیا' اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے اُس کی صورتِ حال کے بارے میں آپ کو بتایا کہ وہ لوگ تو اُسے رات میں ہی دفن کر چکے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس خاتون کی قبر کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

6543 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ بَعْدَمَا صُلِّيَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَاَمَرَ عَلِيٌّ قَرَظَةَ الْاَنْصَارِيَّ اَنْ يَؤُمَّهُمْ وَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ بَعْدَمَا دُفِنَ

* * حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ہو جانے کے بعد کچھ لوگ آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرظہ انصاری کو یہ ہدایت کی کہ اُن کی امامت کریں اور اُنہوں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے دفن ہو جانے کے بعد اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُعَادُ عَلَى مَيِّتٍ الصَّلَاةُ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کی نمازِ جنازہ دوبارہ ادا نہیں کی جائے گی۔

6545 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا انْتَهَى اِلَى

جِنَازَةٍ وَقَدْ صُلِّيَ عَلَيْهَا دَعَا وَانْصَرَفَ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے جنازے تک پہنچتے تھے جس کی نمازِ جنازہ ادا کی جا چکی ہوتو وہ صرف دعا کر کے واپس چلے جاتے تھے وہ نمازِ جنازہ کو دوبارہ ادا نہیں کرتے تھے۔

6546 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَدِمَ بَعْدَمَا تُوُفِّيَ عَاصِمٌ اَخُوهُ فَسَالَ عَنْهُ فَقَالَ: اَيْنَ قَبْرُ اَخِي فَدَلُّوهُ عَلَيْهِ، فَاَتَاهُ فَدَعَا لَهُ وَبِهِ نَاْخُذُ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بھائی عاصم کے انتقال کے بعد آئے' انہوں نے ان کے بارے میں دریافت کیا کہ میرے بھائی کی قبر کہاں ہے؟ لوگوں نے اُن کی راہنمائی اُن کی قبر کی طرف کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن کی قبر کے پاس آئے اور اُن کے لیے دعا کی۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا "

قَالَ مَعْمَرٌ: كَانَ قَتَادَةُ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ عَلَى الْجِنَازَةِ صَلَّى عَلَيْهَا

* * حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب اُن کی نمازِ جنازہ رہ جاتی تھی تو وہ نمازِ جنازہ (دوبارہ) ادا نہیں کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ کی جب نمازِ جنازہ رہ جاتی تھی تو وہ پھر بھی (بعد میں دوبارہ) نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت دفن کرنا

6548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دَفْنُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: رات کے وقت دفن کرنے (کا حکم کیا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

6549 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَدُفِنَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ النَّاسُ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے اپنے اصحاب میں

سے ایک صاحب کا ذکر کیا جن کا انتقال ہو گیا تھا' جنہیں نامناسب دفن دیا گیا تھا اور رات میں ہی دفن کر دیا گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ کسی شخص کو رات میں دفن کیا جائے جب تک اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جاتی' البتہ اگر لوگ (کسی اور وجہ سے) اس کے لیے مجبور ہو جائیں (تو حکم مختلف ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

6550 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَ لَيْلًا

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو رات میں دفن کیا گیا تھا۔

6551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَعَرْنَا بِدَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں نبی اکرم ﷺ کے دفن ہونے کا پتا بھی نہیں چلا یہاں تک کہ ہم نے رات کے آخری حصہ میں پھاوڑے چلنے کی آواز سنی۔

6552 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، دُفِنَ لَيْلًا وَصُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رات میں دفن کر دیا گیا اور اُن کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کی گئی۔

6553 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، اَنَّ عُمَرَ، دَفَنَ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بَعْدَمَا صَلَّاهَا

* * عبید بن سباق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کر کے اُنہیں دفن کروا دیا۔

6554 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَهٗ، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَتْ بِاللَّيْلِ قَالَ: فَرَّ بِهَا عَلِيٌّ مِنْ اَبِي بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ

* * حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کر دیا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات سے بچنا چاہ رہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائیں کیونکہ ان دونوں کے درمیان کچھ (ناراضگی) تھی۔

6555 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اَوْصَتْهُ بِذٰلِكَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ بات منقول ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کی وصیت کی تھی (کہ اُنہیں رات میں دفن کیا جائے)۔

6556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، دَفَنَ فَاطِمَةَ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ

✵✵ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں ہی دفن کر دیا تھا' اُنہوں نے اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع نہیں دی تھی۔

6557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ، يَدْفِنُ لَيْلًا

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح (مرحومین کو) رات میں ہی دفن کر دیتے تھے۔

6558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يَتَعَمَّدُ بِمَوْتَاهُ اللَّيْلَ، وَاِذَا اَصْبَحَ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: قَدْ هَدَاَ وَنَرْجُو اَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ

✵✵ عاصم احول بیان کرتے ہیں: قاضی شریح جان بوجھ کر مرحومین کو رات کے وقت دفن کرتے تھے' جب اگلے دن اُن سے اُس مرحوم کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو وہ یہ کہتے تھے: وہ رخصت ہو چکا ہے اور ہمیں یہ اُمید ہے کہ اب وہ راحت حاصل کر چکا ہے۔

6559 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، وَغَيْرَهُ مِنْ اَصْحَابِهِ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ اِنْ دَعَا رَفَعَ صَوْتَهُ وَاِنْ صَلَّى رَفَعَ صَوْتَهُ، وَاِنْ قَرَاَ رَفَعَ صَوْتَهُ، فَشَكَاهُ اَبُوْ ذَرٍّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ قَدْ آذَانِي، لَئِنْ دَعَا لَيَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ، وَلَئِنْ قَرَاَ لَيَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَاِنَّهُ اَوَّاهٌ. قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ رَاَيْتُ نَارَ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: لَآتِيَنَّ هٰذَا النَّارَ فَلَاَنْظُرَنَّ مَا عِنْدَهَا، فَاِذَا جَنَازَةٌ تُجَهَّزُ، وَاِذَا رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ هَلُمُّوا اَدْنُوا اِلَيَّ صَاحِبَكُمْ اَدْنُوا اِلَيَّ صَاحِبَكُمْ، فَاِذَا فِي الْقَبْرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا الْاَعْرَابِيُّ الْجَنَازَةُ

✵✵ حسن بن مسلم اور اُن کے دیگر ساتھیوں نے یہ بات بیان کی ہے: نجد سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جب دعا کرتا تھا تو بلند آواز میں کرتا تھا اور جب نماز پڑھتا تھا تو بلند آواز میں پڑھتا تھا اور جب تلاوت کرتا تھا تو بلند آواز میں کرتا تھا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دیہاتی شخص میرے لیے مشکل پیدا کرتا ہے' جب یہ دعا کرتا ہے بلند آواز میں کرتا ہے' جب یہ تلاوت کرتا ہے تو بلند آواز میں کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُسے کرنے دو کیونکہ یہ نیک شخص ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر میں نے رات کے وقت آگ دیکھی تو میں نے سوچا کہ میں اس آگ کے پاس جا کر اس بات کا جائزہ لیتا ہوں کہ اس کے پاس کیا ہے؟ تو وہاں ایک جنازہ تیار کیا جا رہا تھا اور ایک شخص قبر میں موجود تھا اور یہ کہہ رہا تھا: چلو! اپنے ساتھی کو میری طرف بڑھاؤ! اپنے ساتھی کو میری طرف بڑھاؤ! راوی کہتے ہیں: تو قبر کے اندر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور جنازہ اُس دیہاتی شخص کا تھا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْحِينِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهِ الصَّلَاةُ

باب: ایسے وقت میں نمازِ جنازہ ادا کرنا' جس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے

6560 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ، اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا صَلَّوْهَا فِيْ وَقْتِها. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عصر کی نماز کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ لوگ نماز کے وقت میں اُس نمازِ جنازہ کو ادا کر لیں۔

6561 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

* * اسی کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

6562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ كَانَا يُصَلِّيَانِ عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ مَا كَانَا فِيْ وَقْتٍ "

* * حسن بصری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: یہ دونوں حضرات عصر اور صبح کی نماز کے بعد نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے جبکہ اس کا وقت باقی ہو (یعنی سورج غروب ہونے والا نہ ہو' یا بالکل طلوع ہونے والا نہ ہو)۔

6563 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّى عَلَى الْجَنَائِزِ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ شَيْئًا

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سورج طلوع ہونے کے وقت نمازِ جنازہ ادا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے' جب تک سورج کچھ بلند نہیں ہو جاتا۔

6564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. اَنَّهُ قَالَ: اَخْرِجُوا بِالْجَنَائِزِ قَبْلَ اَنْ تَطْفُلَ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورج کے غروب ہونے کے' قریب ہونے سے پہلے جنازہ لے آؤ۔

6565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ يَوْمَ وُضِعَتْ جِنَازَةُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ: يُرِيدُوْنَ اَنْ يُصَلُّوا، عَلَيْهَا بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَصَاحَ بِالنَّاسِ ابْنُ عُمَرَ: اَلَا تَتَّقُوْنَ اللّٰهَ اِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ اَنْ تُصَلُّوا عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا

بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ فَنتَهَى النَّاسُ فَلَمْ يُصَلُّوا عَلَيْهَا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جس دن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا جنازہ جنت البقیع میں رکھا گیا اور لوگ صبح کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کرنا چاہتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بلند آواز میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ سے ڈرتے نہیں ہو! تمہارے لیے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نمازِ جنازہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو لوگ اس سے باز آ گئے اور اُنہوں نے سورج نکلنے کے بعد اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّلَاةُ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْحِينِ الَّذِي تُكْرَهُ فِيهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: تُكْرَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اُس وقت میں نمازِ جنازہ ادا کرنا جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے (اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ مکروہ ہوگا۔

6567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ مَا لَمْ تَغْرُبِ الشَّمْسُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک سورج غروب نہیں ہوتا' اُس وقت تک نمازِ جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

6568 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ فَجَاءَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّ عَقِيلَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَدْ وُضِعَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ يَسَارٍ، انْظُرْ اَغَابَتِ الشَّمْسُ؟ فَقَالَ: لَا، فَاَبَى اَنْ يَقُومَ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: انْظُرْ اَغَابَتِ الشَّمْسُ؟ فَنَظَرْتُ فَقُلْتُ: لَا، فَاَبَى اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَذَهَبُوا بِهِ فَصَلُّوا عَلَيْهِ وَهُمْ يُرِيدُونَ اَنْ يَؤُمَّهُمُ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ حِينَئِذٍ بِمَكَّةَ

٭٭ عبداللہ بن عبداللہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' یہ فتنہ کے زمانہ کی بات ہے۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب عباس بن سہل آئے اور اُنہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد کے دروازہ پر رکھ دیا گیا ہے' تا کہ اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ عصر کے بعد کی بات ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابن یسار! تم دیکھو! کیا سورج غروب ہو چکا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُٹھنے سے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ واپس گئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھو! کیا سورج غروب ہو چکا ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جائزہ لیا تو میں نے کہا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نمازِ جنازہ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: وہ لوگ چلے گئے اور اُنہوں نے نمازِ جنازہ ادا کر لی وہ

لوگ یہ چاہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن لوگوں کی امامت کرتے۔ راوی کہتے ہیں: اُن دنوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ کے حکمران تھے۔

6569 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: "نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ فِي ثَلَاثِ سَاعَاتٍ وَاَنْ نَدْفِنَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَبْيَضَّ وَتَرْتَفِعَ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا حَتّٰى يَسْتَبِينَ غُرُوبُهَا، وَنِصْفَ النَّهَارِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ"

* * حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم تین اوقات میں نماز ادا کریں یا ان میں اپنے مُردوں کو دفن کریں: سورج طلوع ہونے کے وقت جب تک وہ روشن اور بلند نہیں ہو جاتا' سورج غروب ہونے کے وقت جب تک وہ واضح طور پر غروب نہیں ہو جاتا اور گرمی کی شدت میں نصف النہار کے وقت۔

بَابُ هَلْ يُصَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ وَسَطَ الْقُبُورِ

باب: کیا قبرستان کے درمیان میں نمازِ جنازہ ادا کی جاسکتی ہے؟

6570 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَسَطَ الْبَقِيعِ بَيْنَ الْقُبُورِ قَالَ: وَالْإِمَامُ يَوْمَ صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ؟ اَبُو هُرَيْرَةَ، وَحَضَرَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ

* * نافع بیان کرتے ہیں: ہم نے سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما کی نمازِ جنازہ جنت البقیع میں قبروں کے

6569-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:1415' مستخرج ابي عوانة - مبتدا ابواب مواقيت الصلاة' بيان حظر الصلاة في ثلاث ساعات وإيجاب الإمساك عن الصلاة فيها - حديث:890' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' فصل في الاوقات المنهي عنها - ذكر البيان بأن هذا العدد المحصور في حبر ابي هريرة لم' حديث:1565' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب اى ساعة تكره فيها الصلاة - حديث:1452' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها - حديث:2793' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الاوقات التي لا يصلي فيها على الميت ' حديث:1514' السنن للنسائي - كتاب المواقيت' الساعات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:560' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان ينهي عن الصلاة عند طلوع الشمس وعند غروبها - حديث:7248' السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' ذكر الساعات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:1526' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب مواقيت الصلاة' حديث:537' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3343' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الساعات التي تكره فيها صلاة التطوع - باب النهي عن الصلاة في هاتين الساعتين ' حديث:4073' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:17069' مسند الطيالسي - وعقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1082' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عقبة بن عامر الجهني' حديث:1714

درمیان ادا کی تھی۔ راوی کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے ہماری امامت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔

بَابُ اِذَا حَضَرَتِ الْمَكْتُوبَةُ وَالْجَنَازَةُ

باب: جب فرض نماز کا وقت ہو جائے اور جنازہ بھی موجود ہو

6571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا حَضَرَتْ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ وَجَنَازَةٌ بُدِءَ بِالْمَكْتُوبَةِ

✳✳ قتادہ فرماتے ہیں: جب فرض نماز کا وقت ہو جائے اور نمازِ جنازہ بھی ادا کرنی ہو تو پہلے فرض نماز ادا کی جائے گی۔

6572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ وَوُضِعَتْ جَنَازَةٌ عِنْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَبَدَاَ فَصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ: لَوْ كَانَ بَدَاَ بِالْمَكْتُوبَةِ

✳✳ سعید بن ابوعروبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا کہ مغرب کی نماز کے قریب ایک جنازہ لا کے رکھا گیا، تو حسن بصری نے پہلے نمازِ جنازہ ادا کی اُس کے بعد اُنہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ قتادہ سے کیا تو اُنہوں نے کہا: اگر وہ فرض نماز پہلے ادا کر لیتے، تو یہ زیادہ مناسب ہوتا۔

6573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِذَا حَضَرَتِ الْجَنَازَةُ وَصَلَاةُ الْمَكْتُوبَةِ فَابْدَءُوا بِالْمَكْتُوبَةِ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✳✳ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنازہ موجود ہو اور فرض نماز کا وقت بھی ہو جائے، تو پہلے فرض نماز ادا کرو۔

6574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ يُبْدَاُ بِالْمَكْتُوبَةِ

✳✳ سعید بن مسیب کے حوالے سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند قول منقول ہے، یعنی فرض نماز پہلے ادا کی جائے گی۔

6575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ جَنَازَةً وُضِعَتْ فِي مَقْبَرَةِ الْبَصْرَةِ حِينَ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهَا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَ اَبُو بَرْزَةَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى، ثُمَّ قَامَ فَتَقَدَّمَ اَبُو بَرْزَةَ فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ، وَفِي النَّاسِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، ثُمَّ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَبِهِ نَاْخُذُ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ کے قبرستان میں ایک جنازہ لا کے رکھا گیا،

یہ اُس وقت کی بات ہے کہ جب سورج زرد ہو چکا تھا تو سورج غروب ہونے تک اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی' پھر حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو مؤذن نے اذان دی' پھر حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' وہ آگے بڑھے' اُنہوں نے لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی' لوگوں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ موجود تھے' اُس کے بعد اُنہوں نے نمازِ جنازہ ادا کی۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا

6576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَاَى اَبِي النَّاسَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَسْجِدِ لِيُصَلُّوا عَلٰى جِنَازَةٍ، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ مَا صُلِّيَ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

* ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے کچھ لوگوں کو نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے مسجد سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ تو مسجد میں ہی ادا کی گئی تھی۔

6577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صُلِّيَ عَلٰى عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کی گئی تھی۔

6578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا اَمَرَتْ اَنْ يُمَرَّ، عَلَيْهَا بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ مَاتَ لِتَدْعُوَ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ، مَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

* ابونضر' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ نے یہ ہدایت کی تھی کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لایا جائے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُن کا انتقال ہو گیا تھا' تاکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اُس کی دعا (یعنی نمازِ جنازہ) میں شریک ہوں۔ لوگوں نے (مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنے) پر اعتراض کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ کتنی جلدی باتیں بھول جاتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی۔

6579 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ قَالَ:

6579-سنن ابی داود - كتاب الجنائز' باب الصلاة على الجنازة في المسجد - حديث:2792' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الصلاة على الجنائز في المسجد - حديث:1512' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' من كره الصلاة على الجنازة في المسجد - حديث:11765' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الجنائز' باب الصلاة على الجنازة هل ينبغي ان تكون في المساجد او - حديث:1798' السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب التكبير على الجنائز ومن اولى بإدخاله القبر - باب الصلاة على الجنازة في المسجد' حديث:6637' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:9540' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند ابو هريرة - صالح مولى التوامة عن ابي هريرة' حديث:2417' مسند ابن الجعد - من حديث محمد بن عبد الرحمن بن ابي ذئب ' حديث:2317

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلٰى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهُ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے اُسے کچھ نہیں ملتا''۔

6580 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ يُقَالُ لَهُ: مُسْلِمٌ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: لَاَعْرِفَنَّ مَا صُلِّيَتْ عَلٰى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ

✲✲ کثیر بن عباس نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے کہ میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ مسجد میں نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جاتی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ

باب: جس شخص کی نمازِ جنازہ لوگوں کا ایک گروہ ادا کرے

6581 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ. رَضِيعِ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،: وَالْاُمَّةُ مِائَةُ رَجُلٍ. قَالَهُ الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ "

✲✲ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی نمازِ جنازہ لوگوں کی ایک اُمت ادا کرے اور وہ لوگ اُس کے لیے دعائے مغفرت کریں تو اُن کی شفاعت قبول ہوتی ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہاں ''اُمت'' سے مراد ایک سو لوگ ہیں' یہ بات سفیان ثوری اور معمر نے بیان کی ہے۔

6582 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: اَلَا تَقُوْمُ فَتُصَلِّي عَلٰى هٰذِهِ الْجَنَازَةِ، فَقَالَ: اِنَّا لَقَائِمُوْنَ، وَمَا يُصَلِّي عَلَيْهِ اِلَّا عَمَلُهُ

✲✲ اسماعیل نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: آپ اُٹھ کر یہ نمازِ جنازہ ادا کیوں نہیں کرتے ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم لوگ تو کھڑے ہوتے ہیں' اس کی نمازِ جنازہ صرف اس کا عمل ادا کرتا ہے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْحُبْلٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی ایسی عورت کا حکم جو کسی مسلمان شخص کی حاملہ ہو

(یعنی مسلمان کے بچے کی ماں بننے والی ہو)

6583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا حَمَلَتِ الْمَرْاَةُ النَّصْرَانِيَّةُ مِنْ

الْمُسْلِمِ فَمَاتَتْ حَامِلًا دُفِنَتْ مَعَ اَهْلِ دِينِهَا. اَخْبَرَنَا

* * زہری فرماتے ہیں: جب کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سے حاملہ ہو جائے اور پھر وہ حاملہ ہونے کے دوران فوت ہو جائے تو اُسے اُس کے دین والے لوگوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

6584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَلِيهَا اَهْلُ دِينِهَا، وَتُدْفَنُ مَعَهُمْ

* * عطاء فرماتے ہیں: اُس کے دین کے لوگ اُسے مل جائیں گے اور اُسے اُن کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

6585 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ شَيْخًا، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَخْبَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ دَفَنَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ حُبْلَى مِنْ مُسْلِمٍ فِي مَقْبَرَةِ الْمُسْلِمِينَ "

* * حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کو جو ایک مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی' اُسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا تھا۔

6586 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، دَفَعَ امْرَاَةً مِنَ النَّصَارَى مَاتَتْ وَهِيَ حُبْلَى مِنْ مُسْلِمٍ فِي مَقْبَرَةٍ لَيْسَتْ بِمَقْبَرَةِ النَّصَارَى وَلَا مَقْبَرَةِ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ. قَالَ سُلَيْمَانُ: وَيَلِيهَا اَهْلُ دِينِهَا

* * حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک عیسائی عورت کو ایک ایسی جگہ دفن کیا تھا' جو نہ تو مسلمان کا قبرستان شمار ہوتی تھی' اور نہ ہی عیسائیوں کا قبرستان شمار ہوتی تھی' اور وہ عیسائی عورت ایک مسلمان شخص سے حاملہ ہوئی تھی۔

سلیمان کہتے ہیں: تاہم اُنہوں نے اس کو اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے حوالے کیا تھا (کہ وہ اُس کی آخری رسومات اپنے دین کے مطابق ادا کریں)۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

باب: نمازِ جنازہ ادا کرتے وقت صفیں درست کرنا

6587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَحِقُّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يُسَوُّوا صُفُوفَهُمْ عَلَى الْجَنَائِزِ كَمَا يُسَوُّونَهَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا هُمْ قَوْمٌ يُكَبِّرُونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نمازِ ادا کرتے ہوئے صفیں درست کریں' جس طرح وہ نماز ادا کرتے ہوئے صفیں درست کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ لوگ صرف تکبیر کہتے ہیں اور دعائے مغفرت کر دیتے ہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الطِّفْلِ

باب: بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

6588 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى عَلَى الطِّفْلِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے' تو اُس میں یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیشرو بنا دینا اور اسے ہمارے لیے اجر کا باعث بنا دینا''۔

6589 - اقوالِ تابعین: عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَلَفًا لِوَالِدَيْهِ وَفَرَطًا وَاَجْرًا. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ بچہ کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو اسے اس کے ماں باپ کے لیے پیشرو اور آگے جانے والا اور اجر کے حصول کا باعث بنا دینا''۔

6590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

٭٭ عبدالکریم کے حوالے سے بھی حسن بصری کی مانند کلمات منقول ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالسِّقْطِ وَمِيرَاثِهِ

باب: نابالغ بچے' پیدائش سے پہلے مرجانے والے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کرنے اور اُن کی وراثت کا حکم

6591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ صُلِّيَ عَلَيْهِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَوُرِثَ اِذَا اسْتَهَلَّ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب بچہ (پیدائش کے وقت) چیخ کے روئے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ زہری فرماتے ہیں: جب وہ چیخ کر روئے تو اُس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے۔

6592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُوَرَّثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَاِنْ تَحَرَّكَ قَالَ: وَلَوْ عَطَسَ كَانَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ الِاسْتِهْلَالِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،: وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: بچہ کی وراثت کے احکام اُس وقت تک جاری نہیں ہوں گے جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا' خواہ اُس نے حرکت بھی کی ہو۔ راوی کہتے ہیں: میرے نزدیک اگر وہ چھینک لیتا ہے' تو یہ بھی چیخ کر رونے کی مانند ہوگا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَوْ مَكَثَ فِیهِ الرُّوحُ ثَلَاثًا لَمْ يَرِثْ حَتّٰی يَسْتَهِلَّ

* * قتادہ فرماتے ہیں: اگر بچے میں تین دن تک بھی روح موجود رہی ہو لیکن اُس کی وراثت کے احکام اُس وقت تک جاری نہیں ہوں گے جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا۔

6594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: شَهِدْتُ الْقَوَابِلَ عَلٰی صَبِیٍّ تَحَرَّكَ وَلَمْ يَسْتَهِلَّ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ شُرَيْحٌ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں کچھ دائیوں کے پاس موجود تھا' ایک بچہ پیدا ہوا' اُس نے حرکت کی' لیکن وہ چیخ کر نہیں رویا' تو قاضی شریح نے اُس کی وراثت کے احکام جاری نہیں کیے۔

6595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّیَ عَلَيْهِ، وَعُقِلَ، وَوَرِثَ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب بچہ چیخ کر روئے گا' تو اُس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی' اُس کی دیت یا وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے۔

6596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّیَ عَلَيْهِ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: جب بچہ چیخ کر روئے گا' تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

6597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتُصَلِّی عَلَی الَّذِیْ قَدِ اسْتَهَلَّ فَصَاعِدًا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: فَوَلَدٌ خَرَجَ مَيِّتًا ثَلَاثًا؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ اَنَّ ذٰلِكَ يُصَلّٰی عَلَيْهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ ایسے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے' جو چیخ کر رویا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: لیکن جو بچہ مردہ پیدا ہوا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے ایسی کوئی روایت نہیں سنی کہ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔

6598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ فِی السِّقْطِ يُوْلَدُ وَالصَّبِیُّ حَيًّا لَا يُصَلّٰی عَلَيْهِ حَتّٰی يَسْتَهِلَّ صَارِخًا "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب تک بچہ چیخ کر نہیں روتا' اُس وقت تک اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

6599 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ السِّقْطِ، يَقَعُ مَيِّتًا اَيُصَلّٰی عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا حَتّٰی يَصِيْحَ، فَاِذَا صَاحَ صُلِّیَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ

* * ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں دریافت کیا

گیا: کیا اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا' جب وہ چیخ کر روئے گا' تو اُس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اُس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے۔

6600 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى مَوْلُودٍ صَغِيرٍ سِقْطٍ لَا اَدْرِى اَسْتَهَلَّ اَمْ لَا؟ صَلَّى عَلَيْهِ فِي دَارِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهٖ فَدُفِنَ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى، ابْنَ مُجَاهِدٍ مَاتَ لَهُ سِقْطٌ فَلَفَّهُ فِي خِرْقَةٍ وَوَضَعَهُ فِي كُمِّهٖ وَذَهَبَ بِهٖ وَحْدَهُ وَدَفَنَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک کمسن بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' مجھے نہیں معلوم کہ وہ پیدائش کے وقت چیخ کر رویا تھا' یا نہیں رویا تھا؟ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' پھر اُسے بھجوادیا تھا' تاکہ اُسے دفن کر دیا جائے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے مجاہد کے صاحبزادے کو دیکھا کہ اُن کے ہاں مردہ بچہ پیدا ہوا' تو اُنہوں نے اُسے کپڑے میں لپیٹ کر اپنی آستین میں رکھا اور اکیلے اُسے لے گئے اور اُسے دفن کیا اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6601 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا تَمَّ خَلْقُهُ وَنُفِخَ فِيهِ الرُّوحُ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ. قَالَ قَتَادَةُ: وَيُسَمّٰى، فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاسْمِهٖ - اَوْ قَالَ -: يُدْعٰى بِاسْمِهٖ "

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب بچہ کی تخلیق مکمل ہو جائے اور اُس میں روح بھی پھونکی گئی ہو' تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' اگرچہ وہ چیخ کر نہ رویا ہو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ایسے بچہ کا نام بھی رکھا جائے گا' کیونکہ قیامت کے دن اُسے اُس کے نام سے زندہ کیا جائے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے نام سے بلایا جائے گا۔

6602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: السِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِاَبَوَيْهِ بِالْعَافِيَةِ وَالرَّحْمَةِ

✽✽ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مردہ پیدا ہونے والے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور اُس کے ماں باپ کے لیے عافیت اور رحمت کی دعا کی جائے گی۔

6603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَتِمَّ خَلْقُهُ دُفِنَ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

✽✽ ابن سیرین فرماتے ہیں: اگر بچہ کی تخلیق مکمل نہ ہوئی ہو' تو اُسے دفن کر دیا جائے گا اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی

جائے گی۔

6604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ: اَحَقُّ مَنْ صَلَّيْنَا عَلَيْهِ اَبْنَاؤُنَا

٭٭ قتادہ نے ابوبکر نامی راوی کا یہ قول نقل کیا ہے: جن کی ہم نمازِ جنازہ ادا کرتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ حقدار ہمارے بچے ہیں۔

6605 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى ابْنِ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہونے والے اپنے صاحبزادے کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی اُن صاحبزادے کی عمر چھ ماہ تھی۔

6606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ غَالِبٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ: عَلَى مَنْ فِكَاكُ الْاَسِيرِ؟ قَالَ: عَلَى الْاَرْضِ الَّتِي نُقَاتِلُ عَنْهَا قَالَ: وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَوْلُودِ مَتَى يَجِبُ سَهْمُهُ؟ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ وَجَبَ سَهْمُهُ

٭٭ بشیر بن غالب اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: قیدی کو آزاد کروانا' کس کے ذمہ لازم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُس زمین پر' جس کی خاطر ہم لڑائی کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ان سے تو مولود بچے کے بارے میں دریافت کیا: اُس کا حصہ کب لازم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب وہ چیخ کر روئے گا' تو اُس کا حصہ لازم ہو جائے گا۔

6607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَفْرِضُ لِلصَّبِيِّ اِذَا اسْتَهَلَّ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بچہ جب چیخ کر روتا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کا حصہ مقرر کرتے تھے۔

6608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ. يَقُولُ فِي السِّقْطِ: يَرِثُ اِذَا سُمِعَ صَوْتُهُ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نومولود بچے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جب اس کی آواز سنائی دے تو وہ وارث بنے گا۔

6609 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: "تُوُفِّيَتْ اُخْتٌ لِي صَغِيرَةٌ، فَاَمَرَ بِهَا اَبِي مَوْلًى لَهَا فَدَفَنَهَا وَمَا خَرَجَ عَلَيْهَا وَلَا اتَّبَعَهَا - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: - وَلَا صَلَّى عَلَيْهَا"

٭٭ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: میری بہن کا انتقال ہو گیا' جو نومولود تھی۔ میرے والد نے اس کے بارے میں غلام کو حکم دیا تو اس نے اس بچی کو دفن کر دیا۔ میرے والد خود اس کے لئے نہیں گئے اور نہ ہی اس کے ساتھ گئے۔ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال

ہے یہ الفاظ بھی ہیں:) انہوں نے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

6610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: رَأَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّي عَلَى الْمَنْفُوسِ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ، فَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

❊❊ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ اُنہوں نے ایسے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی' جس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا' لیکن اُنہوں نے یہ دعا کی: ''اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے بچانا''۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا وَالْمَرْجُومِ

باب: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے اور سنگسار شدہ شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

6611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُصَلَّى عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا لِاَنَّ كُلَّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ. وَقَالَهَا الْحَسَنُ

❊❊ زہری فرماتے ہیں: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' کیونکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

6612 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي النُّعْمَانِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا وَاُمُّهُ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

❊❊ عمرو بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' اُس کی ماں کا انتقال نفاس کے دوران ہی ہوگیا تھا۔

6613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي وَلَدِ الزِّنَا اِذَا مَاتَ طِفْلًا صَغِيرًا لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ

❊❊ قتادہ' زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر وہ کمسنی میں انتقال کر جائے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

6614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ وَلَدِ الزِّنَا حِينَ يُولَدُ بَعْدَمَا اسْتَهَلَّ اَيُصَلَّى عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ وَهُوَ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ، قُلْتُ: فَكَبِرَ فَكَانَ رَجُلَ سُوءٍ؟ قَالَ: وَيُصَلَّى عَلَيْهِ، قُلْتُ: فَاُمُّهُ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا؟ قَالَ: فَلَا اَدَعُهَا، وَهُوَ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ، وَقَالَ لِي عَطَاءٌ بَعْدَ ذٰلِكَ: "يُصَلَّى عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا اِذَا اسْتَهَلَّ، وَعَلٰى اُمِّهِ اِنْ مَاتَتْ مِنْ نِفَاسِهَا، وَعَلَى الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَعَلَى الَّذِي يُقَادُ مِنْهُ وَعَلَى الْمَرْجُومِ وَعَلَى الَّذِي يُزَاحِفُ فَيَفِرُّ فَيُقْتَلُ، وَعَلٰى

الَّذِي يَمُوتُ مِيتَةَ السُّوءِ قَالَ: لَا اَدَعُ الصَّلَاةَ عَلٰى مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: قُلْتُ: مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ اَنَّهُ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِيمِ؟ قَالَ: فَمَنْ يَعْلَمُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِيمِ؟. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، فَقَالَ: مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کے بارے میں دریافت کیا' جو پیدائش کے بعد چیخ کر روتا ہے' تو کیا اُسکی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: جب اُس کی یہ صورتِ حال ہے' تو پھر کیسے ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فطرت پر یعنی دینِ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص بڑا ہو کر بُرا آدمی بنتا؟ اُنہوں نے کہا: اُس کی پھر بھی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کی ماں کا بھی اُس کے نفاس کے دوران انتقال ہو جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں اسے ترک نہیں کروں گا' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اُس کا شریک ٹھہرایا جائے''۔

اُس کے بعد عطاء نے مجھ سے کہا کہ زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ' جب پیدائش کے بعد چیخ کر رو دیا ہو' تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور اُس کی ماں کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' اگر اُس کا نفاس کا دوران انتقال ہو جاتا ہے اور لعان کرنے والے میاں بیوی کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی' اور جس بندہ سے قصاص لیا گیا' یا جس بندہ کو سنگسار کیا گیا' یا جو بندہ میدانِ جنگ سے فرار اختیار کر گیا تھا اور فرار اختیار کرتے ہوئے مارا گیا' اور وہ بندہ جو بُرے طریقہ سے مرا ہو' ان سب کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ عطاء نے کہا: میں ایسے کسی شخص کی نمازِ جنازہ کو ترک نہیں کروں گا جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہو۔ میں نے دریافت کیا: اگر یہ پتا چل جائے کہ یہ بندہ جہنمی ہے تو اُس کے بعد بھی ادا کریں گے؟ اُنہوں نے کہا: یہ کیسے پتا چل سکتا ہے کہ یہ لوگ جہنمی ہیں؟

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے عطاء کے جواب کی مانند جواب دیا۔

6615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَمْ يَكُونُوا يَحْجُبُونَ الصَّلَاةَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اہلِ قبلہ میں سے کسی بھی شخص کی نمازِ جنازہ کے لیے رکاوٹ نہیں بنتے تھے (یا نمازِ جنازہ پڑھنے کا انکار نہیں کرتے تھے)۔

6616 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُصَلَّى عَلَى الْمَرْجُومِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْلَمِيَّ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: سنگسار شدہ شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسلمی کو سنگسار کروایا تھا' لیکن آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی۔

6617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا

❋ ❋ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کو سنگسار کروایا تھا' لیکن آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

6618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَيُصَلَّى عَلَى الَّذِي يُقَادُ مِنْهُ فِي حَدٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِلَّا مَنْ اُقِيدَ مِنْهُ فِي رَجْمٍ

❋ ❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: جس شخص سے حد میں قصاص لیا گیا ہو' کیا اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ جس شخص کو سزا کے طور پر سنگسار کیا گیا ہو' اُس کا حکم مختلف ہے۔

6619 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: مَاتَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ مَاتَ فُلَانٌ قَالَ: لَمْ يَمُتْ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ مَاتَ؟ قَالَ: نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

❋ ❋ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس کا انتقال نہیں ہوا۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اُس کا انتقال کیسے ہوا ہے؟ اُس شخص نے بتایا: اُس نے تیر کے ذریعہ خودکشی کر لی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

6620 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الَّذِي يَقْتُلُ نَفْسَهُ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَالْمَرْجُومُ يُصَلَّى عَلَيْهِ

❋ ❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص خودکشی کر لیتا ہے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور جس شخص کو سنگسار کیا جاتا ہے' اُس کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

6621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ فَصَلَّى عَلٰى اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى الْاٰخَرِ

❋ ❋ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کو سنگسار کروایا تھا' آپ نے اُن میں سے ایک کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی اور دوسرے کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی۔

6622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ يُصَلَّى عَلَى

الْمَرْجُومِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ سنگسار شدہ شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔

6623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " صَلِّ عَلٰى مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنْ كَانَ رَجُلَ سُوءٍ جِدًّا، قُلْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ " قَالَ: " وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اجْتَنَبَ الصَّلَاةَ عَلٰى مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ "

** قتادہ فرماتے ہیں: تم ہر اُس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرو' جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوُ اگر چہ وہ کتنا ہی بُرا آدمی کیوں نہ ہو' تم یہ کہو: اے اللہ! تُو تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اہلِ علم میں سے کسی کے بارے میں بھی مجھے یہ علم نہیں ہے کہ اُس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے شخص کی نمازِ جنازہ سے اجتناب کیا ہو۔

6624 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِنَا تَرَكَ الصَّلَاةَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ

** ابن سیرین فرماتے ہیں: اپنے اصحاب میں سے مجھے کسی کا علم نہیں ہے کہ اُس نے اہلِ قبلہ میں سے کسی بھی شخص کی نمازِ جنازہ کو ترک کیا ہو۔

6625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا، فَقِيلَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ خَيْرُ الثَّلَاثَةِ

** میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے' جنہوں نے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ یہ بات کہی گئی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو ایسے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ یہ تینوں میں سب سے زیادہ بُرا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تینوں میں سب سے بہتر ہے۔

6626 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ شَرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةَ جَاءَ اَوْلِيَاؤُهَا فَقَالُوا: كَيْفَ نَصْنَعُ بِهَا؟ فَقَالَ لَهُمْ: اصْنَعُوا بِهَا مَا تَصْنَعُونَ بِمَوْتَاكُمْ، يَعْنِي غُسْلَهَا وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ رَجَمَ شُرَاحَةَ، فَقُلْتُ: مَاتَتْ هٰذِهِ عَلٰى شَرِّ اَحْوَالِهَا قَالَ: فَضَرَبَنِي بِقَضِيبٍ كَانَ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: اَوْجَعْتَنِي قَالَ: وَاِنْ اَوْجَعْتُكَ اِنَّهَا لَنْ تُعَذَّبَ بَعْدَهَا اَبَدًا، لِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنَزِّلْ فِي الْقُرْآنِ حَدًّا فَاُقِيمَ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لَهُ كَالدَّيْنِ بِالدَّيْنِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ ہمدانیہ نامی خاتون کو سنگسار کرایا تو اُس کے اولیاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہوں نے دریافت کیا: اب ہم اس کے ساتھ کیا کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم اس کے ساتھ وہی کچھ کرو جو تم اپنے مرحومین کے ساتھ کرتے ہو یعنی اُس کو غسل دو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرو اور اس طرح کے دیگر کام کرو۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے یہ بات نقل کی ہے: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب اُنہوں نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروایا تھا' میں نے کہا: اس خاتون کا انتقال بدترین حالت میں ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ساتھ مجھے مارا جس سے مجھے تکلیف ہوئی' اُنہوں نے کہا: میں نے یہ تکلیف تمہیں اس لیے دی ہے کہ اب اس عورت کو اس کے بعد کبھی (اس جرم کی وجہ سے) عذاب نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو بھی حد نازل کی ہو اور وہ اُس کے مرتکب شخص پر جاری ہو جائے' تو یہ اُس شخص کے لیے کفارہ بن جاتی ہے جس طرح قرض کا بدلہ قرض ہوتا ہے۔

6627 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْنِي اَقْتُلْ اَبِي فَاِنَّهُ يُؤْذِي اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْ اَبَاكَ ثُمَّ ذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: دَعْنِي اَقْتُلْهُ، فَقَالَ: لَا تَقْتُلْ اَبَاكَ ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَتَوَضَّاْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَعَلِّي اَسْقِيهِ لَعَلَّهُ اَنْ يَلِينَ قَلْبُهُ، قَالَ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَاهُ اِيَّاهُ، فَقَالَ: سَقَيْتُكَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَقَيْتَنِي بَوْلَ اُمِّكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا كَانَ مَرَضُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَا بِكَلَامٍ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ فَهِمْتُ مَا تَقُولُ، امْنُنْ عَلَيَّ فَكَفِّنِّي فِي قَمِيصِكَ هٰذَا وَصَلِّ عَلَيَّ قَالَ: فَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصِهِ ذٰلِكَ وَصَلَّى عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَيُّ صَلَاةٍ كَانَتْ، وَمَا خَادَعَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا قَطُّ

٭٭ عکرمہ نے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن اُبی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے باپ کو قتل کر دوں کیونکہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے باپ کو قتل نہ کرو۔ پھر وہ شخص چلا گیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اُسے قتل کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپ کو قتل نہ کرو۔ پھر وہ تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر یہی بات ارشاد فرمائی' اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ وضو کیجئے تاکہ آپ کے وضو کے بچائے ہوئے پانی کو اُسے پلاؤں تو شاید اُس کا دل نرم ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' وہ پانی اُس شخص نے اپنے والد کو پلایا' پھر اُس نے بتایا کہ میں نے تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی پلایا ہے' تو اُس نے کہا: تم نے مجھے اپنی ماں کا پیشاب پلا دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب وہ اُس بیماری

میں مبتلا ہوا جس میں اُس کا انتقال ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس آئے اور ان دونوں کے درمیان کچھ بات چیت ہوئی تو عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں: مجھے پتا چل گیا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے' وہ کہہ رہا تھا کہ آپ مجھ پر یہ احسان کیجئے کہ اپنی یہ قمیص مجھے دے دیجئے اور میری نمازِ جنازہ ادا کیجئے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی وہ قمیص اُسے دے دی اور اُس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سی نماز تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی انسان کے ساتھ دھوکہ دہی نہیں کی۔

6628 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ غَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هَذَا سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَانَ اسْمُهُ الْحُبَابُ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ کے صاحبزادے کا نام تبدیل کیا تھا' آپ نے اُن کا نام عبداللہ رکھا تھا' پہلے اُن کا نام حباب تھا۔

6629 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَمَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَيْهِ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ " فَاللّٰهُ اَعْلَمُ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' عبداللہ بن اُبی کو قبر میں رکھے جانے کے بعد اُس کے پاس آئے' آپ کے حکم کے تحت اُسے قبر سے باہر نکالا گیا' آپ نے اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھا' اُسے اپنی قمیص پہنائی' اُس پر اپنا لعابِ دہن ڈالا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

6630 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَ بِالْمَدِينَةِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ اِلٰى بَنِي الْحَارِثِ فَرَاَى جِنَازَةً عَلٰى خَشَبَةٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: عَبْدٌ لَنَا فَكَانَ عَبْدَ سُوءٍ مَسْخُوطًا جَافِيًا قَالَ: اَكَانَ يُصَلِّي هَذَا؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: اَكَانَ يَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: كَادَتِ الْمَلَائِكَةُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، ارْجِعُوا

6629-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب الكفن في القميص الذي يكف او لا يكف - حديث:1223' صحيح مسلم - كتاب صفات المنافقين واحكامهم' حديث:5084' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في زيارة القبور - ذكر خبر قد احتج به من لم يحكم صناعة العلم ان' حديث:3231' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' القميص في الكفن - حديث:1884' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' القميص في الكفن - حديث:2005' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب عدد الكفن - باب جواز التكفين في القميص' حديث:6309' مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما' حديث:14809' مسند الحميدي - احاديث جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه' حديث:1189' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث:1785

فَاَحْسِنُوا غُسْلَهُ وَكَفِّنُهُ وَدَفْنَهُ

٭٭ ابوبکر بن عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ سوار ہوکر بنوحارث کی طرف گئے' آپ نے لکڑیوں پر ایک جنازہ دیکھا تو دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ ہمارے ایک غلام کا ہے' یہ ایک بُرا غلام تھا جس کی پٹائی ہوتی تھی اور جو جفا کرنے والا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ نماز ادا کرتا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ اعتراف کرتا تھا کہ حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو فرشتے میرے اور اس کے درمیان حائل ہیں' تم لوگ واپس جاؤ اور اسے اچھی طریقہ سے غسل دے کر' کفن دے کر دفن کرو۔

6631 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اُخْبِرْتُ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زُهَيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى بِالْبَقِيعِ عَبْدًا اَسْوَدَ يَحْمِلُ مَيِّتًا فَقَالَ: لِمَنْ يَحْمِلُهُ؟ مَا هَذَا؟ قَالُوْا: عَبْدٌ لِفُلَانٍ قَالَ: فَمَا هُوَ قَالُوْا: اَخْبَثُ النَّاسِ وَاَسْرَقُهُ وَآبَقُهُ وَاَخْزَبُهُ فِيْ اَشْيَاءَ مِنَ الشَّرِّ يَذْكُرُونَهَا مِنْهُ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِسَيِّدِهِ فَسَاَلَهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا ذُكِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: وَيَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنْ كَادَتِ الْمَلَائِكَةُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ آنِفًا فَدَعَا حَدَّادًا فَنَزَعَ حَدِيدَةً، ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَغُسِّلَ ثُمَّ كَفَّنَهُ مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ

٭٭ محمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بقیع (کے میدان میں) ایک سیاہ فام شخص کو دیکھا جس کی میت اُٹھا کر لائی جارہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے کندھا دینے والے لوگوں سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کا غلام ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ (اسے اس طرح کیوں لے کر جارہے ہو؟) لوگوں نے بتایا: یہ سب سے زیادہ بُرا شخص ہے' سب سے زیادہ چور تھا' سب سے زیادہ بھگوڑا تھا اور اس میں اور بھی بہت سی خرابیاں پائی جاتی تھیں' لوگوں نے اس کا ذکر کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے آقا کو میرے پاس لے کر آؤ! نبی اکرم ﷺ نے اُس سے اُس غلام کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بھی وہی چیزیں ذکر کیں جو پہلے ذکر ہوچکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ نماز ادا کرتا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! ابھی فرشتے میرے اور اس کے درمیان موجود ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے لوہار کو بلایا' لوہا الگ کروایا' پھر آپ نے اُس غلام کے بارے میں حکم دیا تو اُسے غسل دیا گیا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کفن دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى السَّبْيِ

باب: قیدی کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

6632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى السَّبْيِ، فَقَالَ: صَلِّ عَلٰى مَنْ صَلّٰى مِنْهُمْ قَالَ مَعْمَرٌ: وَإِذَا صُلِّيَ عَلَى السَّبْيِ صُلِّيَ عَلٰى وَلَدِهِ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ الصَّبِيُّ مِنَ السَّبْيِ أَوْ غَيْرِهِمْ بَيْنَ أَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَإِنَّهُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَبَوَيْهِ فَإِنَّهُ مُسْلِمٌ إِذَا مَاتَ وَهُوَ صَبِيٌّ يُصَلّٰى عَلَيْهِ. قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا مَلَكْتَ الصَّبِيَّ فَهُوَ مُسْلِمٌ

٭٭ معمر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے قیدی کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اُن قیدیوں میں سے جو شخص بھی نماز ادا کرتا ہو تم اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔

معمر کہتے ہیں: جب کسی قیدی کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی تو اُس کی اولاد کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی بچہ کسی قیدی کا ہو یا اُس کے علاوہ کسی اور کا ہو اور اُس کے ماں باپ مشرک ہوں تو اُس بچہ کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی اور اگر اُس کے ماں باپ مشرک نہیں ہیں تو وہ بچہ مر جائے تو مسلمان شمار ہوگا اور اُس بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

حماد بیان کرتے ہیں: جب تم (کسی غیر مسلم کے) بچے کے مالک بن جاؤ تو وہ بچہ مسلمان شمار ہوگا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ وَغُسْلِهِ

باب: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اور اُسے غسل دینا

6633 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ شَهِدْتُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَزَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَكَانَ يَدْفِنُ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَيَسْأَلُ أَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ فَيُقَدِّمُونَهُ. قَالَ جَابِرٌ: فَدُفِنَ أَبِي وَعَمِّي فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ يَوْمَئِذٍ"

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداءِ اُحد کو دیکھا جو اُس دن شہید ہوئے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں' تم لوگ انہیں ان کے خون آلود کپڑوں کے اندر لپیٹ دو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کروایا' آپ یہ دریافت کرتے تھے: ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا ہے؟ تو آپ اُسے (قبلہ کی سمت میں) آگے رکھتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس دن میرے والد اور میرے چچا کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

6634 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ یَقُوْلُ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلشُّهَدَاءِ یَوْمَ اُحُدٍ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ مَضَوْا، وَقَدْ شَهِدْتُ عَلَیْهِمْ، وَلَمْ یَاْکُلُوا مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا، وَلٰکِنَّکُمْ تَاْکُلُوْنَ مِنْ اُجُوْرِکُمْ، وَلَا اَدْرِیْ مَا تُحْدِثُوْنَ بَعْدِیْ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ نے شہداء کے بارے میں یہ فرمایا کہ یہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور میں ان لوگوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا' لیکن تم لوگ اپنے اجر میں سے (دنیاوی فائدے کو) حاصل کرلو گے اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ میرے بعد تم لوگ کیا کچھ کرو گے؟

6635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: لَمْ یُصَلُّوا عَلَی الشُّهَدَاءِ یَوْمَ اُحُدٍ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی۔

6636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ

٭٭ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

6637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ: صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَتْلٰی بَدْرٍ

٭٭ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ بدر کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

6638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا رَاَیْتُهُمْ یُغَسِّلُوْنَ الشَّهِیْدَ، وَلَا یُحَنِّطُوْنَهُ، وَلَا یُکَفَّنُ، قُلْتُ: کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْهِ؟ قَالَ: کَمَا یُصَلّٰی عَلَی الْاٰخَرِ الَّذِیْ لَیْسَ بِشَهِیْدٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ شہید کو غسل دیتے ہوں یا اُسے خوشبو لگاتے ہوں یا اُسے کفن دیا جاتا ہو۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: ہم اُن کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جس طرح دوسرے شخص کی ادا کی جاتی ہے جو شہید نہیں ہوتا۔

6639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: اَمَرَ مُعَاوِیَةُ بِقَتْلِ حُجْرِ بْنِ عَدِیٍّ الْکِنْدِیِّ، فَقَالَ حُجْرٌ: لَا تَحُلُّوْا عَنِّیْ قَیْدًا - اَوْ قَالَ -: حَدِیْدًا وَکَفِّنُوْنِیْ بِثِیَابِیْ وَدَمِیْ "

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی کندی کو قتل کرنے کا حکم دیا تو حجر نے کہا: تم میری بیڑیاں نہ کھولنا اور میرے خون آلود کپڑوں میں ہی مجھے کفن دے دینا۔

6640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنِ الْعَیْزَارِ بْنِ حُرَیْثٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ قَالَ: لَا تَغْسِلُوْا عَنِّیْ دَمًا وَلَا تَنْزِعُوْا ثَوْبًا اِلَّا الْخُفَّیْنِ، وَارْمُسُوْنِیْ فِی الْاَرْضِ رَمْسًا، فَاِنِّیْ رَجُلٌ مُحَاجٌّ اُحَاجُّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

✳ ✳ زید بن صوحان بیان کرتے ہیں: (حجر بن عدی نے کہا تھا) تم میرے خون کو مجھ سے نہ دھونا اور میرے کپڑے نہ اُتارنا' صرف موزے اُتار دینا اور مجھے زمین میں دفن کر دینا' میں ایک ایسا شخص ہوں' جو قیامت کے دن جھگڑا کریگا۔

6641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ وَلَدِ زَيْدٍ قَالَ: ادْفِنُونَا وَمَا اَصَابَ الثَّرَى مِنْ دِمَائِنَا قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ قَالَ: قَالَ زَيْدٌ: شُدُّوا عَلَيَّ ثِيَابِي وَادْفِنُونِي وَابْنَ اُمِّي فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ يَعْنِي اَخَاهُ سَرْحَانَ، فَاِنَّا قَوْمٌ مُخَاصَمُونَ

✳ ✳ مصعب نے ایک شخص کے حوالے سے زید بن صوحان کی آل میں سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: تم لوگ ہمیں دفن کر دینا اور جو بھی ہمارا خون ہے اُس خون سمیت دفن کر دینا۔

عمار دہنی نے یہ بات نقل کی ہے: زید نے کہا: تم لوگ میرے کپڑے مجھ پر باندھ دینا اور مجھے اور میرے بھائی کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا' ان کی مراد اُن کے بھائی سرحان تھے' کیونکہ ہم ایسے لوگ ہیں جن سے جھگڑا کیا جائے گا۔

6642 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَكَانَ يُدْعَى فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَارِءَ، وَكَانَ لَقِيَ عَدُوًّا فَانْهَزَمَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ لَكَ فِي الشَّامِ لَعَلَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَيْكَ قَالَ: لَا اِلَّا الَّذِينَ فَرَرْتُ مِنْهُمْ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ بِالْقَادِسِيَّةِ فَقَالَ: اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا، وَاِنَّا مُسْتَشْهِدُونَ فَلَا تَغْسِلُوا عَنَّا دَمًا، وَلَا نُكَفَّنُ اِلَّا فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا

✳ ✳ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: سعد بن عبید کو نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں قاری صاحب کہا جاتا تھا' جب وہ دشمن کے سامنے آتے تھے تو اُنہیں پسپا کر دیتے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم شام جانا چاہو گے؟ کہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان کرے! اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جن سے میں فرار ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے قادسیہ کے مقام پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ کہا: کل ہم' اگر اللہ نے چاہا' تو دشمن کا سامنا کریں گے' اگر ہم میں سے کوئی شخص شہید ہو جائے' تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہمارے جسموں پر جو کپڑے ہیں اُن میں ہی ہمیں دفن کر دینا۔

6643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهِيدِ عِنْدَهُمْ؟ فَقَالَ: كَهَيْئَتِهَا عَلَى غَيْرِهِ قَالَ: وَسَاَلْنَا عَنْ دَفْنِ الشَّهِيدِ فَقَالَ: اَمَّا اِذَا كَانَ فِي الْمَعْرَكَةِ فَاِنَّا نَدْفِنُهُ كَمَا هُوَ وَلَا نَغْسِلُهُ وَلَا نُكَفِّنُهُ وَلَا نُحَنِّطُهُ، وَاَمَّا اِذَا انْقَلَبْنَا بِهِ وَبِهِ رَمَقٌ فَاِنَّا نَغْسِلُهُ وَنُكَفِّنُهُ وَنُحَنِّطُهُ، وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَى ذٰلِكَ، وَكَانَ عَلَيْهِ مَنْ مَضَى قَبْلَنَا مِنَ النَّاسِ

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے سلیمان بن موسیٰ سے دریافت کیا: شہید کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس طرح دوسرے لوگوں کی ادا کی جاتی ہے۔ ہم نے اُن سے شہید کو دفن کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو میدانِ کارساز کے اندر ہی دفن کرنا ہے تو پھر ہم اُسے اُسی طرح دفن کر دیں گے جس طرح وہ ہے' ہم نہ تو اُسے غسل دیں گے' نہ کفن دیں گے اور نہ ہی اُسے خوشبو لگائیں گے' لیکن اگر ہم اُسے میدان سے واپس لے آتے ہیں اور اُس میں

زندگی کی رمق موجود ہوتی ہے (اور بعد میں وہ پڑاؤ میں آ کر شہید ہوتا ہے) تو ہم اُسے غسل بھی دیں گے اُسے کفن بھی دیں گے اُسے خوشبو بھی لگائیں گے ہم نے لوگوں کو ایسا ہی کرتے ہوئے پایا ہے اور ہم سے پہلے لوگوں کا یہ طریقہ کار تھا۔

6644 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اِذَا مَاتَ الشَّهِيدُ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ كَمَا هُوَ، فَاِنْ مَاتَ بَعْدَمَا يُنْقَلُ بِهِ صُنِعَ كَمَا صُنِعَ بِالْاٰخَرِ

٭٭ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن زید بیان کرتے ہیں: جب کوئی شہید جنگ کے دوران شہید ہو جائے تو اُسے اُسی حالت میں دفن کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ واپس لائے جانے کے بعد انتقال کرتا ہے تو اُس کے ساتھ اُسی طرح کا طرزِ عمل اختیار کیا جائے گا جس طرح کسی عام فوت ہونے والے شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

6645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ خَيْرَ الشُّهَدَاءِ فَغُسِّلَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ وَكُفِّنَ لِاَنَّهُ عَاشَ بَعْدَ طَعْنِهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہونے والے لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر تھے لیکن انہیں غسل بھی دیا گیا اُن کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی اور اُنہیں کفن بھی دیا گیا کیونکہ وہ زخمی ہونے کے بعد زندہ رہے تھے۔

6646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: غُسِّلَ عَلِيٌّ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ

٭٭ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غسل بھی دیا گیا کفن بھی دیا گیا اور اُن کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی۔

6647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَاتَ الشَّهِيدُ مَكَانَهُ لَمْ يُغَسَّلْ، فَاِذَا حُمِلَ حَيًّا غُسِّلَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب شہید شخص اُسی جگہ انتقال کر جائے تو اُسے غسل نہیں دیا جائے گا لیکن جب اُسے زندہ اُٹھا کر لایا جائے (اور بعد میں وہ انتقال کر جائے) تو اُسے غسل دیا جائے گا۔

6648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ اللُّصُوصُ فَقَالَ: لَا يُغَسَّلُ

٭٭ عبداللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے چور قتل کر دیتے ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا: اُسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

6649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَلَا يُغَسَّلُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ طَيَّبَهُ

* عکرمہ فرماتے ہیں: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' لیکن اُسے غسل نہیں دیا جائے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پاک قرار دیا ہے۔

6650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: يُغَسَّلُ الشَّهِيدُ فَإِنَّ كُلَّ مَيِّتٍ يُجْنِبُ

* حسن بصری اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں: شہید کو غسل دیا جائے گا' کیونکہ ہر میت جنبی ہوتی ہے۔

6651 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهُ، وَقَالَ: اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ خَيْبَرَ - اَوْ قَالَ: حُنَيْنٌ - غَنِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُقْسَمُ، وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطَى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ، وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: قَسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: قَسْمٌ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ: مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى هَا هُنَا - وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى حَلْقِهٖ - بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَالَ: اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ، فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ وَقَدْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهُوَ اَهُوَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهٗ فَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَدَّمَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهٖ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ، قُتِلَ شَهِيْدًا

* حضرت شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ آپ پر ایمان لے آیا' اُس نے آپ کی پیروی کی' اُس نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بارے میں اپنے بعض ساتھیوں کو ہدایت کی' جب غزوۂ خیبر کا یا شاید غزوۂ حنین کا موقع آیا' تو نبی اکرم ﷺ کو کچھ مالِ غنیمت حاصل ہوا جسے تقسیم کیے جانا تھا' آپ نے اُس دیہاتی کا بھی حصہ مقرر کیا اور اُس کے ساتھیوں کو اُس کا حصہ عطا کر دیا۔ وہ اپنی بکریاں چرانے کے لیے گیا ہوا تھا' جب وہ واپس آیا' تو اُس کے ساتھیوں نے اُس کا حصہ اُس کے سپرد کیا' اُس نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُس کے ساتھیوں نے جواب دیا: یہ وہ حصہ ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ وہ اس حصہ کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' اُس نے کہا: حضرت محمد ﷺ یہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ حصہ ہے جو میں نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اس نے عرض کی: میں نے اس لیے آپ کی پیروی نہیں کی تھی' میں نے تو اس لیے آپ کی پیروی کی تھی کہ مجھے یہاں تیر لگے جائے' اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی' اور پھر میں مر جاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ بول رہے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہاری بات کو سچ ثابت کر دے گا۔

راوی کہتے ہیں: تھوڑی ہی دیر گزری کہ وہ لوگ دشمن سے لڑائی کے لیے چلے گئے' پھر اُسے اُٹھا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو اُسے اُسی جگہ تیر لگا تھا جس کی طرف اُس نے اشارہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ وہی ہے؟ کیا یہ وہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ بیانی کی' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ظاہر کر دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جُبہ مبارک میں اُسے کفن دیا' پھر آپ نے اسے آگے رکھوا کر اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی' نمازِ جنازہ کے دوران آپ کے جو کلمات سنائی دیئے اُن میں یہ کلمات بھی تھے:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' جو تیری راہ میں ہجرت کرنے کے لیے نکلا تھا اور شہید ہونے کے طور پر قتل ہوا''۔

6652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ اِنْسَانٌ عَطَاءً: اَيُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: قَدْ صُلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: بَلَغَنِي اَنَّ شُهَدَاءَ بَدْرٍ دُفِنُوا كَمَا هُمْ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا: کیا شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُن سے دریافت کیا: کیا وہ جنت میں ہوگا؟ (تو اُس کے باوجود اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی)؟ تو عطاء نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے لیے بھی تو دعائے رحمت کی گئی تھی۔

ابن جریج کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ غزوۂ بدر کے شہداء کو اُن کی اسی حالت میں دفن کر دیا گیا تھا (یعنی اُنہیں غسل اور کفن وغیرہ نہیں دیا گیا تھا)۔

6653 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعِينَ صَلَاةً، كُلَّمَا اُتِيَ بِرَجُلٍ صَلَّى عَلَيْهِ، وَحَمْزَةُ مَوْضُوعٌ يُصَلَّى عَلَيْهِ مَعَهُ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ستر مرتبہ نمازِ جنازہ ادا کی تھی' جب بھی کسی شخص کو لایا جاتا' تو آپ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت وہاں رکھی رہتی' آپ اس کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے۔

6654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ يُلْقَى عَنِ الشَّهِيدِ، كُلُّ جِلْدٍ يَعْنِي اِذَا قُتِلَ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: اس شہید کے جسم سے چیزیں اُتار لی جائیں گی' اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ شہید ہو جائے تو اُس کے جسم سے چمڑے کی چیزیں اُتار لی جائیں گی (یعنی جو جنگ میں ہتھیار کے طور پر کام آتی ہیں)۔

6655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " يُنْزَعُ مِنَ الْقَتِيلِ خُفَّاهُ وَسَرَاوِيلُهُ وَكُمَّتُهُ - اَوْ قَالَ -: عِمَامَتُهُ وَيُزَادُ ثَوْبًا، اَوْ يُنْقَصُ ثَوْبًا حَتّٰى يَكُونَ وِتْرًا "

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مقتول شخص سے اُس کے موزے اور اُس کی شلوار اور اُس کی آستین (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا عمامہ اُتار لیا جائے گا' یا جو بھی اضافی کپڑا ہو اور اتنے کپڑے دیئے جائیں گے جو طاق تعداد میں ہوں۔

6656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَمَّا اَرَادَ مُعَاوِيَةُ اَنْ يُجْرِىَ الْكِظَامَةَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ قَتِيلٌ فَلْيَأْتِ قَتِيلَهُ - يَعْنِىْ قَتْلٰى اُحُدٍ - قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ رِطَابًا يَتَثَنَّوْنَ قَالَ: فَاَصَابَتِ الْمِسْحَاةُ رِجْلَ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَانْفَطَرَتْ دَمًا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: لَا يُنْكِرُ بَعْدَ هَذَا مُنْكِرٌ اَبَدًا

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ندی بنانے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے کہا: جس شخص کا کوئی قتیل ہو وہ اپنے قتیل کے پاس چلا جائے' اُن کی مراد وہ لوگ تھے جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تھے' راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے ان (شہداء کے اجسام) بالکل تر و تازہ حالت میں نکالے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن میں سے ایک شخص کے پاؤں پر پھاوڑا لگا تو اُس کے پاؤں میں سے خون پھوٹ پڑا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد کوئی منکر کبھی انکار نہیں کر سکے گا۔

6657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ: رَاَى بَعْضُ اَهْلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ رَآهُ فِى النَّوْمِ فَقَالَ: اِنَّكُمْ قَدْ دَفَنْتُمُونِىْ فِىْ مَكَانٍ قَدْ اَتَانِىْ فِيهِ الْمَاءُ فَحَوِّلُونِىْ مِنْهُ فَحَوَّلُوهُ، فَاَخْرَجُوهُ كَاَنَّهُ سِلْقَةٌ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَىْءٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ مِنْ لِحْيَتِهِ

٭٭ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے کسی نے اُنہیں خواب میں دیکھا' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگوں نے مجھے ایک ایسی جگہ پر دفن کر دیا ہے جہاں مجھ تک پانی آ جاتا ہے' تم لوگ مجھے اُس جگہ سے منتقل کر دو۔ تو اُن لوگوں نے اُنہیں اُس جگہ سے منتقل کر دیا تو جب اُنہیں قبر سے نکالا گیا تو وہ بالکل تر و تازہ تھے' اُن کے جسم کی کوئی بھی چیز متغیر نہیں ہوئی تھی' صرف داڑھی کے کچھ بال متغیر محسوس ہوئے تھے۔

6658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلٰى يَوْمَ اُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ فَجَاءَ مُنَادِى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْفِنُوا الْقَتْلٰى فِىْ مَصَارِعِهِمْ فَرَدَدْنَاهُمْ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر ہم اپنے شہیدوں کو اُٹھا کر لے جانے لگے تا کہ اُنہیں دفن کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والا آیا اور اُس نے کہا کہ تم شہداء کو میدانِ جنگ میں دفن کرو۔ تو ہم نے اُن مقتولین کو واپس کر دیا۔

6659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ: لَا يُدْفَنُ الشَّهِيدُ فِىْ حِذَاءٍ خُفَّيْنِ، وَلَا نَعْلَيْنِ، وَلَا سِلَاحٍ، وَلَا خَاتَمٍ قَالَ: نَدْفِنُهُ فِى الْمِنْطَقَةِ وَالثِّيَابِ. قَالَ: وَبَلَغَنِىْ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِىِّ لَا يُدْفَنُ بِرُقْعَةٍ "

** محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: شہید کو اُس کے موزوں یا جوتوں یا ہتھیاروں یا انگوٹھی سمیت دفن نہیں کیا جائے گا' البتہ ہم اُن کے کپڑوں اور کمر پر باندھنے والے کپڑے سمیت دفن کریں گے۔

ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ شہید کو اُس کے رومال سمیت دفن نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ عَلَى الْمَيِّتِ فَلَا يَدْفِنُهُ

باب: جو شخص کسی میت کے پاس سے گزرے اور اُسے دفن نہ کرے

6660 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ امْرَاَةٌ تُوُفِّيَتْ بِالْبَيْدَاءِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَلَا يَدْفِنُونَهَا حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهَا كُلَيْبٌ فَدَفَنَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّي لَاَرْجُو لِكُلَيْبٍ بِهَا خَيْرًا قَالَ: فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْهَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَمْ اَرَهَا، فَقَالَ: لَوْ رَاَيْتَهَا وَلَمْ تَدْفِنْهَا لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: اِنَّ اَبَا لُؤْلُؤَةَ طَعَنَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَمَاتَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكُلَيْبٌ، وَعَاشَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ ثُمَّ نَحَرَ نَفْسَهُ بِخِنْجَرٍ "

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک خاتون کا ذکر کیا گیا جو کھلے میدان میں انتقال کر گئی' لوگ اُس کی میت کے پاس سے گزرتے رہے لیکن اُنہوں نے اُس عورت کو دفن نہیں کیا یہاں تک کہ کلیب نامی راوی صاحب اُس میت کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے اُس کو دفن کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو جب اس بارے میں بتایا گیا تو اُنہوں نے) فرمایا: مجھے کلیب کے بارے میں اس کام کی وجہ سے بھلائی کی اُمید ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس خاتون کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے تو اُس عورت کو نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے اُسے دیکھا ہوتا اور پھر بھی دفن نہ کیا ہوتا' تو میں تمہیں سزا دیتا۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابولؤلؤ نے بارہ افراد کو زخمی کیا تھا' جن میں سے چھ حضرات کا انتقال ہو گیا تھا' جن میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کلیب نامی وہ صاحب بھی تھے' جبکہ اُن میں سے چھ حضرات زندہ بچ گئے تھے' اُس کے بعد اُس (ابولؤلؤ) نے خنجر کے ذریعہ خودکشی کر لی تھی۔

بَابُ الْقَوْلِ اِذَا رَاَيْتَ الْجَنَازَةَ

باب: جب جنازہ دیکھیں تو کیا پڑھیں؟

6661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ قَالَ: رُوحِي فَاِنَّا غَادُوْنَ، اَوِ اغْدِي فَاِنَّا رَائِحُونَ، مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ، وَغَفْلَةٌ سَرِيعَةٌ، يَذْهَبُ الْاَوَّلُ وَيَبْقَى الْاٰخِرُ لَا عَقْلَ لَهُ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب اُن کے پاس سے جنازہ گزرتا تھا' تو وہ یہ کہتے تھے:

تم صبح جا رہے ہو تو ہم بھی شام کو آ جائیں گے اور اگر تم شام کو جا رہے ہو تو ہم بھی صبح کو آ جائیں گے یہ ایک بلیغ نصیحت ہے اور غفلت بہت زیادہ ہے پہلے لوگ رخصت ہو گئے اور بعد والے باقی رہ گئے جن کو کوئی عقل نہیں ہے۔

6662 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ قَالَ: يُقَالُ اِذَا رُئِيَتِ الْجَنَازَةُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، هَذَا مَا وَعَدَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، اللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيمَانًا وَتَسْلِيمًا، سَلَمٌ نَحْنُ لِلّٰهِ رَبِّنَا. وَبِهِ نَاْخُذُ، يَعْنِى سَلَمٌ تَسْلِيمٌ اَىْ نَحْنُ لَكَ

✱✱ عبدالکریم بن ابوالمخارق بیان کرتے ہیں: جب جنازہ نظر آئے تو یہ پڑھا جائے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ اور اُس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا تھا' اے اللہ! تو ہمارے ایمان میں اور سونپنے میں اضافہ کر دے! ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ سلم اور تسلیم سے مراد یہ ہے کہ ہم تیرے لیے مخصوص ہیں۔

6663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الْجِنَازَةِ قَالَ: هُوَ اَنْتَ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَنَا

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جب جنازہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا' تو وہ فرماتے تھے: وہ یا تو تم ہو اور اگر نہیں مانتے' تو پھر میں ہوں۔

بَابُ الطَّعَامِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر کھانا دینا

6664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: " ثَلَاثٌ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ: النِّيَاحَةُ، وَالطَّعَامُ عَلَى الْمَيِّتِ، وَبَيْتُوتَةُ الْمَرْاَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَيِّتِ لَيْسَتْ مِنْهُمْ ." ذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ

✱✱ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تین کام زمانۂ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں: نوحہ کرنا' میت پر کھانا دینا اور عورت کا ایسے اہلِ میت کے ہاں رات بسر کرنا' جن کا اُس سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

6665 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِى جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِىُّ، عَنْ اَبِيهِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْىُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعُوا لِآلِ

جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَاِنَّهُ قَدْ جَائَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ

** حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ اُن کے پاس ایسی صورتِ حال آ گئی ہے جس نے اُنہیں مشغول کر دیا ہے۔

6666 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: لَمَّا اُصِيبَ جَعْفَرٌ جَائَنِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَسْمَاءُ لَا تَقُوْلِیْ هُجْرًا، وَلَا تَضْرِبِیْ صَدْرًا قَالَتْ: وَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا ابْنَ عَمَّاهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى مِثْلِ جَعْفَرٍ فَلْتَبْكِ الْبَاكِيَةُ قَالَتْ: ثُمَّ عَاجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِهِ فَقَالَ: اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَقَدْ شُغِلُوا الْيَوْمَ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ سَوْدَةَ ابْنَةِ حَارِثَةَ امْرَاَةِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يُؤْمَرُ اَنْ نَصْنَعَ لِاَهْلِ الْمَيِّتِ طَعَامًا

** سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اے اسماء! کوئی نامناسب بات نہ کہنا اور سینہ نہ پیٹنا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ کہتے ہوئے آئیں: ہائے میرے چچازاد! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جعفر جیسے شخص پر رونے والیوں کو رونا چاہیے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ اپنے اہلِ خانہ کے پاس گئے اور ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ آج کے دن وہ مصروف ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی نے سودہ بنت حارثہ نامی خاتون جو عمرو بن حزم کی اہلیہ ہیں اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہم میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کریں۔

بَابُ الصَّبْرِ وَالْبُكَاءِ وَالنِّيَاحَةِ

باب: صبر کرنا، رونا، نوحہ کرنا

6667 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰى، وَالْعِبْرَةُ لَا يَمْلِكُهَا ابْنُ آدَمَ، صُبَابَةُ الْمَرْءِ اِلٰى اَخِيهِ

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبر صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے اور انسان عبرت کا مالک نہیں ہوتا، آدمی کی بیقراری اپنے بھائی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

6668 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ قَدْ اُصِيبَتْ بِوَلَدِهَا فَسَمِعَ مِنْهَا مَا يَكْرَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهَا يَعِظُهَا فَقَالَتْ لَهُ: اذْهَبْ اِلَيْكَ، فَلَيْسَ

فِيْ صَدْرِكَ مَا فِيْ صَدْرِى، فَوَلَّى عَنْهَا، فَقِيْلَ لَهَا: وَيْحَكِ مَا تَدْرِينَ مَنْ وَقَفَ عَلَيْكِ؟ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَتْهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبِىْ اِلَيْكِ، فَاِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰى

✻✻ یحییٰ بن کثیر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا جس کے بچہ کا انتقال ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف سے ایسی آواز سنی' جو آپ کو اچھی نہیں لگی' آپ اُسے وعظ ونصیحت کرنے کے لیے اُس کے پاس ٹھہر گئے' تو اُس خاتون نے آپ سے کہا: آپ چلے جائیں! آپ کے سینہ میں اُتنا غم نہیں ہے' جتنا میرے سینہ میں ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ اُس خاتون کے پاس سے چلے گئے۔ اُس خاتون سے کہا گیا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تمہیں پتا نہیں چلا کہ تمہارے پاس کون ٹھہرا تھا' وہ اللہ کے رسول تھے۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو پہچانی نہیں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چلی جاؤ! کیونکہ صبر' صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے۔

6669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰى

✻✻ مجاہد فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ صبر' صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے۔

6670 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَتِي تُقْبَضُ فَاْتِنَا، فَاَرْسَلَ: يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ، وَلَهُ مَا اَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّ قَالَ: فَقَامَ، فَقُمْنَا، وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: فَاَخَذَ الصَّبِيَّةَ وَنَفْسُهَا تَتَقَعْقَعُ فِيْ صَدْرِهَا فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ، وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

6670-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " يعذب الميت - حديث:1237' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب البكاء على الميت - حديث:1582' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الرحمة - ذكر البيان بان الله جل وعلا إنما يرحم من عباده الرحماء ' حديث:462' سنن ابى داود - كتاب الجنائز' باب في البكاء على الميت - حديث:2734' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في البكاء على الميت - حديث:1583' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة - حديث:1854' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الامر بالاحتساب - حديث:1974' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب البكاء على الميت - 156 باب الرغبة في ان يتعزى بما امر الله تعالى به' حديث:6725' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث:21239' مسند الطيالسي - اسامة بن زيد رحمه الله' حديث:665' البحر الزخار مسند البزار - مما روى ابو عثمان النهدى ' حديث:2254' الادب المفرد للبخارى - باب عيادة الصبيان' حديث 530

✻✻ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھجوایا کہ میری بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے' تو آپ ہمارے پاس تشریف لے آئیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سلام بھیجا اور یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ جو کچھ واپس لے' وہ اُس کا ہے اور جو کچھ اُس نے عطا کیا ہو' وہ بھی اُسی کی ملکیت ہے' اُس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک متعین مدت ہے' تو تم صبر سے کام لو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ تو اُس صاحبزادی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوا کر آپ کو یہ قسم دی کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل' حضرت اُبی بن کعب اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بچی کو پکڑا' تو اُس کا سانس سینہ میں اُکھڑ کر آ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

6671 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ،

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

6672 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَلَمَّا رَآهُ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، تَبْكِي؟ مَتٰى يَرَاكَ الْمُسْلِمُونَ تَبْكِي يَبْكُوا قَالَ: فَلَمَّا تَرَقْرَقَتْ عَبْرَتُهُ قَالَ: اِنَّمَا هٰذَا رَحِمٌ، وَاِنَّ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ، اِنَّمَا اَنْهَى النَّاسَ عَنِ النِّيَاحَةِ وَاَنْ يُنْدَبَ الْمَيِّتُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَلَمَّا قَضٰى قَالَ: لَوْلَا اَنَّهُ وَعْدٌ جَامِعٌ وَسَبِيلٌ مَاْتِيٌّ، وَاَنَّ الْآخِرَ مِنَّا يَلْحَقُ بِالْاَوَّلِ لَوَجَدْنَا غَيْرَ الَّذِي وَجَدْنَا، وَاِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ، تَدْمَعُ الْعَيْنُ، وَيَجِدُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ، وَفَضْلُ رَضَاعِهِ فِي الْجَنَّةِ

✻✻ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سانس اُکھڑ رہی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ رو رہے ہیں؟ جب مسلمان آپ کو روتے ہوئے دیکھیں گے' تو وہ بھی رونے لگیں گے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رحم ہے اور جو شخص رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا' میں نے لوگوں کو نوحہ کرنے سے اور میت کے بارے میں ایسی چیزیں بیان کرنے سے منع کیا ہے' جو اُس میں موجود نہیں ہوتی ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر متعین وعدہ نہ ہوتا اور آنے کا راستہ نہ ہوتا اور بعد والوں نے بھی پہلے والوں سے جا کر ملنا نہ ہوتا' تو صورتِ حال اس سے مختلف ہوتی' جو اس وقت ہے' اے ابراہیم! تمہاری وجہ سے ہم غمگین ہیں' آنکھیں رو رہی ہیں اور دل میں غم ہے اور ہم کوئی ایسی بات نہیں کہتے' جو

پروردگار کو ناراض کرے اس کی رضاعت (کی تکمیل) جنت میں ہو گی۔

6673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ فَاطِمَةَ، بَكَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَتَاهُ، مِنْ رَبِّهِ مَا اَدْنَاهُ، يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيلَ اَنْعَاهُ، يَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ

✱✱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا: اے ابا جان! آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کتنے مقرب تھے! اے ابا جان! ہم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے انتقال کی اطلاع دیتے ہیں اے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔

6674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَيْضًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَزْرَقِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ ذَاتَ يَوْمٍ بِالسُّوقِ، فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَعَابَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ وَانْتَهَرَهُمْ، فَقَالَ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ الْاَزْرَقِ: لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَاَشْهَدُ عَلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَتُوُفِّيَتِ امْرَاَةٌ مِنْ كَنَائِنِ مَرْوَانَ فَشَهِدْتُهَا فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِالنِّسَاءِ اللَّاتِي يَبْكِينَ اَنْ يُضْرَبْنَ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: دَعْهُنَّ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ فَاِنَّهُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا وَاَنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَانْتَهَرَ عُمَرُ اللَّاتِي يَبْكِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَالنَّفْسُ مُصَابَةٌ، وَالْعَيْنُ دَامِعَةٌ، وَاِنَّ الْعَهْدَ حَدِيثٌ. قَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ

✱✱ سلمہ بن ازرق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک جنازہ گزرا جس پر رویا جا رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں پر تنقید کرتے ہوئے اُنہیں جھڑکا سلمہ بن ازرق نے اُن سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ایسا نہ کہیں! کیونکہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے اُنہیں کہتے ہوئے سنا ہے کہ مروان کے عزیزوں میں سے ایک خاتون کا انتقال ہو گیا تو میں اُس کے جنازہ میں شریک ہوا مروان نے خواتین کے بارے میں یہ حکم دیا کہ جو خواتین روتی ہیں اُن کی پٹائی کی جائے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبدالملک! تم انہیں کرنے دو! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جنازہ کے پاس سے ہوا جس پر رویا جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا اور آپ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رونے والی اُن خواتین کو ڈانٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! انہیں رونے دو! کیونکہ انہیں مصیبت لاحق ہوئی ہے آنکھ روتی ہے اور مصیبت کا وقت قریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے خود اُن کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں!

6675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، اَوْ قَالَ: فَجِئْنَا لِنَحْضُرَهَا فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا جَلَسْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِي، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَادْعُهُ لِيْ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ: وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ تَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ، وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُكَاءِ اَحَدٍ، وَلٰكِنْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَحَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164) قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللّٰهِ اَضْحَكُ وَاَبْكِيْ، قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ: فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ

✸✸ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا انتقال مکہ میں ہوا' تو ہم اُن کے جنازہ میں شرکت کے لیے آئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُس جنازہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی شریک ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: میں ان دونوں حضرات کے درمیان بیٹھ گیا' میں ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عمرو سے کہا: کیا آپ انہیں رونے سے منع نہیں کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کو اُس کے اہلِ خانہ کے' اُس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے''۔

اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس طرح کی بات کہا کرتے تھے' پھر حضرت عبداللہ بن عباس نے بتایا: ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے واپس آ رہا تھا' یہاں تک کہ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے' تو وہاں ایک درخت کے سائے میں کچھ سوار موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر جائزہ لو کہ یہ سوار کون ہیں؟ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آ کر اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے کہا: اُسے میرے پاس بلا کے لے کے آؤ۔ میں واپس حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا: آپ تیار ہو جائیں اور امیر المؤمنین کے ساتھ چل جائیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اُن کے پاس آئے اور بولے: ہائے بھائی جان!

ہائے ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے صہیب! تم مجھ پر رو رہے ہو؛ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میت کے گھر والوں کے اُس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بتایا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے! اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ کسی کے رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو عذاب دے گا' بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کافر شخص کے گھر والوں کے' اُس پر رونے کے ذریعہ کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا: تم لوگوں کے لیے (دلیل کے طور پر) قرآن کی یہ آیت کافی ہے:

''کوئی بوجھ اُٹھانے والا' کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقع پر یہ آیت بھی تلاوت کی:

''اور اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے''۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ نہیں کہا۔

6676 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ صُهَيْبًا، قَالَ لِعُمَرَ: يَا اَخَاهُ، يَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: اسْكُتْ، وَيْحَكَ اَمَا سَمِعْتَنَا نَتَحَدَّثُ اَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے بھائی جان! اے میرے ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم خاموش ہو جاؤ! تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم نے ہمیں نہیں سنا کہ ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ رونے کی وجہ سے آدمی کو عذاب دیا جاتا ہے۔

6677 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِى رَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ، مِنْ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

✽✽ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

6678 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا، يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ وَهُوَ فِىْ جِنَازَةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَقَامَ النِّسَاءُ يُبْكِينَ عَلٰى رَافِعٍ فَاَجْلَسَهُنَّ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ لَهُنَّ: وَيْحَكُنَّ اِنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا طَاقَةَ لَهُ بِالْعَذَابِ، وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

✽✽ ابوعمر نامی ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا' وہ اُس وقت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک تھے اور خواتین حضرت رافع رضی اللہ عنہ پر رو رہی تھیں' اُن خواتین کو اُنہوں نے کئی مرتبہ بٹھایا اور پھر اُن سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! رافع بن خدیج ایک بوڑھے آدمی ہیں' وہ عذاب کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور میت کے گھر والوں کے اُس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

6679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ سَمِعَا شَيْئًا لَمْ يَحْفَظَاهُ، إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَالِكٍ يَبْكِي عَلَيْهِ أَهْلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَهْلَهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ قَالَتْ: وَكَانَ الرَّجُلُ قَدْ أَحْرَمَ "

✻✻ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر رحم کرے! اُنہوں نے ایک بات سنی' لیکن اُسے صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک فوت شدہ شخص کے پاس سے ہوا' جس کے اہلِ خانہ اُس پر رو رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے اہلِ خانہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے عذاب دیا جا رہا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُس شخص نے کسی حرام کام کا ارتکاب کیا تھا۔

6680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبُوْ بَكْرٍ بُكِيَ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ وَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَبْكُوا فَقَالَ عُمَرُ لِهِشَامِ بْنِ الْوَلِيدِ: قُمْ فَأَخْرِجِ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنِّي أُخْرِجُكَ، قَالَ عُمَرُ: ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنْتُ لَكَ، فَقَالَ: فَدَخَلَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمُخْرِجِي أَنْتَ، أَيْ بُنَيَّ؟ فَقَالَ: أَمَّا لَكِ فَقَدْ أَذِنْتُ قَالَ: فَجَعَلَ يُخْرِجُهُنَّ عَلَيْهِ امْرَأَةً امْرَأَةً، وَهُوَ يَضْرِبُهُنَّ بِالدِّرَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ أُمَّ فَرْوَةَ، فَرَّقَ بَيْنَهُنَّ، أَوْ قَالَ: فَرَّقَ بَيْنَ النَّحْوِيِّ

✻✻ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو اُن پر رویا جانے لگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے' لیکن لوگوں نے اُن کی بات نہیں مانی اور وہ روتے رہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہشام بن ولید سے کہا: تم اُٹھو اور خواتین کو باہر نکال دو۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تمہیں باہر نکالتی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اجازت دیتا ہوں! تم اندر آ جاؤ! راوی کہتے ہیں: تو وہ صاحب اندر آئے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تم باہر نکالنے والے تھے! تو اُنہوں نے کہا: آپ کے لیے میں اجازت دیتا ہوں (کہ آپ یہاں ٹھہری رہیں) پھر اُس کے بعد راوی نے ایک' ایک خاتون کو باہر نکالنا شروع کیا' وہ دُرّے کے ذریعہ اُنہیں مار بھی رہے تھے' یہاں تک کہ اُنہوں نے اُم فروہ کو بھی باہر نکال دیا' اُنہوں نے اُن خواتین کو منتشر کر دیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے نوحہ کرنے والی خواتین کو الگ کر دیا۔

6681 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اجْتَمَعَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ نِسَاءٌ يَبْكِينَ، فَجَاءَ عُمَرُ وَمَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَعَهُ الدِّرَّةُ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ادْخُلْ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَأْمُرْهَا فَلْتَحْتَجِبْ، وَأَخْرِجْهُنَّ عَلَيَّ قَالَ: فَجَعَلَ يُخْرِجُهُنَّ عَلَيْهِ وَهُوَ يَضْرِبُهُنَّ بِالدِّرَّةِ، فَسَقَطَ خِمَارُ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ خِمَارُهَا، فَقَالَ: دَعُوهَا وَلَا حُرْمَةَ لَهَا . كَانَ مَعْمَرٌ يُعْجَبُ مِنْ قَوْلِهِ لَا حُرْمَةَ لَهَا

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو خواتین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں

اکٹھی ہو کر رونے لگیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اُن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دُرّہ بھی تھا' اُنہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! تم اُم المؤمنین کے پاس تشریف لے جاؤ (کیونکہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں) اور اُنہیں یہ ہدایت کرو کہ وہ پردہ کرلیں اور ان خواتین کو باہر میرے پاس بھیج دیں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن خواتین کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا شروع کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دُرّہ مارنا شروع کیا' اسی دوران ایک خاتون کی چادر گر گئی' تو لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین! اس خاتون کی چادر ہے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے رہنے دو! اس کی کوئی حرمت نہیں ہے۔

معمر نامی راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ پر حیرانگی کا اظہار کرتے تھے کہ اس کی کوئی حرمت نہیں ہے۔

6682 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَمِعَ نُوَاحَةً بِالْمَدِينَةِ لَيْلًا، فَاَتَى عَلَيْهَا فَدَخَلَ فَفَرَّقَ النِّسَاءَ فَاَدْرَكَ النَّائِحَةَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهَا بِالدِّرَّةِ، فَوَقَعَ خِمَارُهَا فَقَالُوْا: شَعْرَهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: اَجَلْ فَلَا حُرْمَةَ لَهَا

✽✽ نصر بن عاصم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں رات کے وقت نوحہ کرنے والی خواتین کی آواز سنی' تو اُس کے پاس گئے' وہ اندر داخل ہوئے اور وہ خواتین کو اِدھر اُدھر کر کے نوحہ کرنے والی خاتون تک پہنچ گئے اور اُسے دُرّہ کے ذریعہ مارا' تو اُس کی چادر گر گئی' تو لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین! اس کی چادر! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی بات نہیں! اس کی کوئی حرمت نہیں۔

6683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ، وَضَرَبَ الْخُدُودَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو (مصیبت کے وقت) گریبان پھاڑے' یا گال پیٹے' یا زمانۂ جاہلیت کی سی چیخ و پکار کرے''۔

6684 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى الْاَشْعَرِيِّ فَبَكَتْ عَلَيْهِ اُمُّ وَلَدِهٖ فَنَهَيْنَاهَا وَقُلْنَا: اَعَلٰى مِثْلِ اَبِيْ مُوْسٰى تَبْكِينَ؟ فَقَالَ: دَعُوهَا فَلْتُهْرِقْ مِنْ دَمْعِهَا سَجْلًا اَوْ سَجْلَيْنِ، وَلٰكِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ، اَوْ سَلَقَ، اَوْ خَرَقَ

✽✽ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اُن کی اُم ولد اُن پر رونے لگیں' ہم نے اُس خاتون کو ایسا کرنے سے منع کیا' ہم نے کہا: کیا تم حضرت ابوموسیٰ جیسے آدمی پر رو رہی ہو! تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے کرنے دو! یہ تھوڑے سے آنسو بہالے گی' لیکن میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں ایسے ہر ایک شخص

سے لاتعلق ہوں' جو سر منڈواتا ہے' یا چیخ و پکار کرتا ہے' یا گریبان پھاڑتا ہے۔

6685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، قَالَ لِعُمَرَ: اِنَّ نِسْوَةً مِنْ بَنِی الْمُغِیْرَةِ، قَدِ اجْتَمَعْنَ فِیْ دَارِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ یَبْکِیْنَ عَلَیْهِ، وَاِنَّا نَکْرَهُ اَنْ نُؤْذِیَکَ فَلَوْ نَهَیْتَهُنَّ، فَقَالَ: مَا عَلَیْهِنَّ اَنْ یُهْرِقْنَ مِنْ دُمُوْعِهِنَّ عَلٰی اَبِیْ سُلَیْمَانَ سَجْلًا اَوْ سَجْلَیْنِ مَا لَمْ یَکُنْ نَقْعٌ، اَوْ لَقْلَقَةٌ، یَعْنِی الصُّرَاخَ

٭٭ ابووائل بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ بنومغیرہ سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُن پر رونے کے لیے اکٹھی ہوئی ہیں' ہمیں اچھا تو نہیں لگتا کہ ہم آپ کو تکلیف دیں' لیکن اگر آپ اُن خواتین کو منع کر دیں تو یہ مناسب ہوگا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُن عورتوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ابوسلیمان پر کچھ آنسو بہالیتی ہیں' جبکہ اُس میں نقع (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لقلقہ نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد چیخ کر رونا ہے۔

6686 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ، اَوْ عَنْ اَبِیْ مُعَانِقٍ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَرْبَعَةٌ بَقِیْنَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ: الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ، وَالنِّیَاحَةُ، وَاِنَّ النَّائِحَةَ اِذَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتُبْ کُسِیَتْ ثِیَابًا مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ"

٭٭ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''زمانۂ جاہلیت کے کاموں میں سے چار چیزیں باقی رہ گئی ہیں: حسب پر فخر کرنا' نسب پر طعن کرنا' ستاروں کے ذریعہ بارش کی اُمید رکھنا اور نوحہ کرنا' نوحہ کرنے والی عورت جب مرے گی' تو اُسے تارکول کے کپڑے اور جہنم کے انگاروں کی قمیص پہنائی جائے گی''۔

6687 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: "ثَلَاثٌ لَا یَدَعُهُنَّ النَّاسُ اَبَدًا: الطَّعْنُ فِی الْاَحْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ، وَالنِّیَاحَةُ"

٭٭ زہری فرماتے ہیں: تین چیزوں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے: حسب میں طعن کرنا' ستاروں کے ذریعہ بارش کے نزول کی اُمید رکھنا اور نوحہ کرنا۔

6688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ: "ثَلَاثٌ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ: النِّیَاحَةُ، وَالطَّعَامُ عَلَی الْمَیِّتِ، وَبَیْتُوْتَةُ الْمَرْاَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَیِّتِ لَیْسَتْ مِنْهُمْ"

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تین چیزیں زمانۂ جاہلیت کے کام سے تعلق رکھتی ہیں: نوحہ کرنا' میت پر کھانا دینا اور عورت کا ایسے اہلِ میت کے ہاں رات بسر کرنا' جن کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔

6689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ: الطَّعَامُ عَلَی الْمَیِّتِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ، وَبَیْتُوْتَةُ الْمَرْاَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَیِّتِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ، وَالنِّیَاحَةُ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ

✳ ✳ ابو بختری بیان کرتے ہیں: میت پر کھانا دینا' زمانۂ جاہلیت کا معمول تھا اور عورت کا اہلِ میت کے ہاں ٹھہر جانا' زمانۂ جاہلیت کا معمول تھا اور نوحہ کرنا' زمانۂ جاہلیت کا معمول تھا۔

6690 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَنَ اَنْ لَا يَنُحْنَ، فَقُلْنَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَنُسْعِدُهُنَّ فِي الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا اِسْعَادَ فِي الْاِسْلَامِ، وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ، وَلَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا

✳ ✳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خواتین نے بیعت کی' تو آپ نے اُن سے یہ بیعت لی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی' تو خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ خواتین نے زمانۂ جاہلیت میں ہمارا ساتھ دیا تھا' تو کیا ہم اسلام میں اُن کا ساتھ دے سکتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں اس طرح کا کوئی ساتھ نہیں ہوگا اور اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اسلام میں عقر (قبروں پر اونٹ قربان کرنے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جلب کی اور جنب کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص کوئی چیز اُچک لیتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

6691 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ اَنْ لَا يَنُحْنَ وَلَا يَجْلُبْنَ لِحَدِيثِ الرِّجَالِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: اِنَّا نَغِيبُ وَلَنَا اَضْيَافٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ اُولَئِكَ اَعْنِي

✳ ✳ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لیتے ہوئے' یہ بیعت لی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی' اور نہ ہی وہ جلب نہیں کریں گی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات ہم اپنے گھر میں موجود نہیں ہوتے اور ہمارے ہاں کوئی مہمان آ جاتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کے لوگ میری مراد نہیں ہیں۔

6692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ حَفْصَةَ، اسْتَاْذَنَتْ عَلَى اَبِيهَا، فَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ: قُومُوا، فَدَخَلَتْ فَبَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهُ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ فَقَالَ: اَعَلِمْتِ، اَوَلَمْ تَسْمَعِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

✳ ✳ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آس پاس موجود لوگوں سے کہا: تم لوگ اُٹھ جاؤ! جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں' تو اُن کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر مدہوشی طاری ہونا شروع ہوئی' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں پتا نہیں ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

6693 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

يَقُولُ: قُتِلَ اَبِي يَوْمَ اُحُدٍ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ مُجَدَّعًا، قَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ: فَاَكْبَبْتُ اَبْكِي عَلَيْهِ وَالْقَوْمُ يُعَزُّونَنِي، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَانِي وَلَا يَنْهَانِي، حَتّٰى رُفِعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ حَوْلَهُ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ: فَكَانَ عَلٰى اَبِي دَيْنٌ، وَكَانَ الْغُرَمَاءُ يَاْتُونَ النَّخْلَ فَيَنْظُرُونَهُ فَيَسْتَقِلُّونَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَجِدَّ فَاٰذِنِّي قَالَ: فَاَتَيْتُهُ. فَذَهَبَ مَعِي، حَتّٰى قَامَ فِيهِ فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَقَضَيْتُ مَا كَانَ عَلٰى اَبِي، وَفَضَلَ لَنَا طَعَامٌ كَثِيرٌ

* * محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: میرے والد غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے' اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا' اُن کا ناک کاٹا گیا تھا اور اُن کے جسم کا مُثلہ کیا گیا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں روتے ہوئے اُن پر جھکنے لگا' تو لوگوں نے مجھے منع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے لیکن آپ نے مجھے منع نہیں کیا' یہاں تک کہ میرے والد کی میت کو اُٹھا لیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک اس کی میت کو اُٹھایا نہیں گیا' فرشتے مسلسل اس کے اردگرد رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کے ذمہ کچھ قرض تھا اور اُن کے قرض خواہ آنے لگے اور تقاضا کرنے لگے اُن کے نزدیک کھجوروں کی پیداوار کم تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم کھجوریں اُتارنے لگو تو مجھے اطلاع دے دینا۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ میرے ساتھ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ وہاں کھڑے ہوئے' آپ نے برکت کی دعا کی تو میں نے اپنے والد کے ذمہ تمام قرض ادا کر دیئے اور پھر بھی ہمارے پاس بہت سا اناج بچ گیا۔

6694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُحُدٍ سَمِعَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ نَحِيبًا وَبُكَاءً، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيلَ: الْاَنْصَارُ تَبْكِي عَلٰى قَتْلَاهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْاَنْصَارَ فَجَمَعُوا نِسَائَهُمْ، وَاَدْخَلُوهُمْ دَارَ حَمْزَةَ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَسَمِعَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ حِينَ سَمِعُوكَ تَقُولُ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهُ جَمَعُوا نِسَائَهُمْ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْاَنْصَارِ خَيْرًا وَنَهَاهُمْ عَنِ النِّيَاحَةِ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ اُحد سے واپس تشریف لائے' تو آپ نے اہل مدینہ میں سے رونے والوں کی آواز سنی' تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ عرض کی گئی: انصار اپنے مقتولین پر رو رہے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن حمزہ پر رونے والا کوئی نہیں ہے۔ جب انصار کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے اپنی خواتین کو اکٹھا کیا اور اُنہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں جمع کیا' تاکہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر روئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن خواتین کی آواز سنی تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ تو عرض کی گئی: انصار نے جب آپ کی بات سنی کہ حمزہ پر کوئی رونے والی نہیں ہے' تو اُنہوں نے اپنی

خواتین کو اکٹھا کیا' تاکہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر روئیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں بھلائی کی بات ارشاد فرمائی اور پھر اُن لوگوں کو نوحہ کرنے سے منع کر دیا۔

6695 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ خَبَرًا رُفِعَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ أَبَا الرَّبِيعِ يَعُودُهُ فِي مَرَضِهِ مَرَّتَيْنِ فَتُوُفِّيَ حِينَ أَتَاهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا فَصَرَخَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَبِي الرَّبِيعِ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ بَنَاتُهُ وَبَنَاتُ أَخِيهِ قُمْنَ يَبْكِينَ، فَقَالَ لَهُنَّ جَبْرُ بْنُ عَتِيكٍ: لَا تُؤْذِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَلْيَبْكِينَ أَبَا الرَّبِيعِ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ، فَإِذَا وَجَبَ فَلَا يَبْكِينَهُ، قَالَتِ ابْنَتُهُ: لَقَدْ كُنْتُ قَدْ قَضَيْتُ جِهَازَكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ وَقَعَ أَجْرُ أَبِي الرَّبِيعِ عَلَى نِيَّتِهِ، مَاذَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ فَقَالُوا: فَمَا الشُّهَدَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْغَرَقِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْغَمِّ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ وَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصِهِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے ایک روایت بتائی گئی ہے: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوربیع عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے' آپ اُن کی بیماری کے دوران دو مرتبہ تشریف لائے' جب آپ دوسری مرتبہ تشریف لائے تو اس مرتبہ میں اُن کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک' یا شاید دو مرتبہ بلند آواز کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ابوربیع کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے' بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جب حضرت ابوربیع رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیوں' یا اُن کی بھتیجیوں نے یہ بات سنی تو وہ کھڑی ہو کر رونے لگیں' تو جبر بن عتیک نے اُن خواتین سے کہا: تم اللہ کے رسول کو اذیت نہ دو! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! انہیں کرنے دو! جب تک ابوربیع ان کے درمیان موجود ہے' یہ ابوربیع پر رو سکتی ہیں' لیکن جب واجب ہو جائے گی' تو پھر یہ خواتین نہ روئیں۔ اُن صاحب کی صاحبزادی نے کہا: آپ نے اللہ کی راہ میں اپنے سامان کو تیار کر لیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوربیع کا اجر اُس کی نیت کے مطابق لازم ہو گیا ہے' تم لوگ کسے شہادت شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں تو میری اُمت کے شہداء بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' جل کر مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' ذات الجنب کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' غم کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے اور جو عورت زچگی کے دوران فوت ہو جاتی ہے' وہ شہید ہے۔ راوی

کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُس صحابی کو اپنی قمیص میں کفن دیا۔

6696 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْكَ وَقَدْ اُصِيبَ ابْنَايَ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَاِنْ يَكُونَا مُؤْمِنَيْنِ قُلْنَا فِيهِمَا بِالَّذِي نَعْلَمُ، وَاِنْ كَانَا مُنَافِقَيْنِ لَمْ نَبْكِهِمَا وَلَا نُنْعِمُهُمَا عَيْنًا قَالَ: بَلْ هُمَا مُؤْمِنَانِ، وَهُمَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَتْ: الْاٰنَ اِذًا اُبَالِغُ فِي الْبُكَاءِ عَلَيْهِمَ

٭٭ عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے؟ میرے بیٹے انتقال کر چکے ہیں' جیسا کہ آپ جانتے ہیں' اگر تو وہ دو مؤمن ہیں' تو ہم اُن کے بارے میں وہی کہتے ہیں جن کا ہمیں علم ہے' اور اگر وہ دونوں منافق ہیں' تو ہم اُن پر نہیں روتے ہیں اُن پر آنسو نہیں بہاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ وہ دونوں مؤمن ہیں اور وہ دونوں اہلِ جنت ہیں۔ تو اُس عورت نے کہا: اب میں اُن پر خوب روؤں گی۔

6697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اُغْمِيَ عَلٰى ابْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلَتِ امْرَاَتُهُ تَقُولُ: وَا كَذَا وَا كَذَا، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: "مَا قُلْتِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُقَالُ لِي: اَكَذٰلِكَ اَنْتَ؟ فَاَقُولُ: لَا"

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی' تو اُن کی اہلیہ نے کہنا شروع کیا: ہائے یہ اور ہائے وہ! جب اُنہیں ہوش آیا' تو اُنہوں نے کہا: تم نے جو بھی بات کی' تو مجھ سے یہی پوچھا گیا: کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟ تو میں نے جواب دیا: جی نہیں!

6698 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اَبْطَاَ اُسَامَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْتِهِ ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَزَفَتْ عَبْرَتُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَ اَبْطَاْتَ عَنَّا، ثُمَّ جِئْتَ تُحْزِنُنَا؟ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جَاءَهُ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا قَالَ: اِنِّي لَلَاقٍ مِنْكَ الْيَوْمَ مَا لَقِيتُ مِنْكَ اَمْسِ فَلَمَّا دَنَا دَمَعَتْ عَيْنُهُ فَبَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' وہ کچھ دیر نبی اکرم ﷺ کے پاس نہیں آئے' اُس کے بعد جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر کھڑے ہوگئے' اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' نبی اکرم ﷺ رو رہے تھے' جب اُن کے آنسو کچھ تھمے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ہمارے پاس آنے میں تاخیر کیوں کر

دی؟ اور پھر تم ہمیں غمگین کرنے کے لیے آ گئے ہو۔ راوی کہتے ہیں: جب اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں آتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری طرف سے آج میں ایک ایسی صورتِ حال کا سامنا کروں گا' جس کا سامنا میں نے کل بھی تمہاری طرف سے کیا تھا (یعنی آج پھر تمہیں دیکھ کر مجھے رونا آ جائے گا)۔ جب وہ قریب آئے تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' تو نبی اکرم ﷺ بھی رونے لگے۔

6699 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، اَخَذَتْهُ غَشْيَةُ الْمَوْتِ فَبَكَتْ عَلَيْهِ - يَعْنِيْ عَائِشَةَ - بِبَيْتٍ مِنَ الشِّعْرِ:

(البحر الطويل)

مِنْ لَا يَزَالُ دَمْعُهُ مُقَنَّعًا ... لَا بُدَّ يَوْمًا اَنَّهُ مُهْرَاقُ

قَالَ: فَاَفَاقَ قَالَ: بَلْ (جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ) (ق: 19)

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر موت کی غشی طاری ہوئی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن پر رونا شروع کیا اور یہ شعر پڑھا:

''جس شخص کے آنسو مسلسل رکے ہوئے تھے آخر ایک دن تو انہوں نے بہنا ہی تھا''۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ پڑھو:

''موت کی بے ہوشی (یعنی سختی یا دنیا سے لاتعلقی) آ گئی۔ یہ وہی چیز ہے جس سے تم بھاگتے تھے''۔

6700 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُصِيبَ اَحَدُكُمْ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَتَهُ بِيْ فَلْيُعَزِّهِ ذٰلِكَ عَنْ مُصِيبَتِهِ قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ فَاِنِّي اُحِبُّ الْخَيْلَ؟ قَالَ: يُدْخِلُكَ اللّٰهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَرْكَبَ فَرَسًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِيْ اَيِّ جَنَّةٍ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ

* * حضرت عبدالرحمٰن بن سابط قرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو' تو وہ مجھے لاحق ہونے والی مصیبت کو یاد کر لے اور اس کے ذریعہ اپنی مصیبت میں خود کو تسلی دے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ کیونکہ مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو وہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا اور پھر تمہیں وہ چیز مل جائے گی جس کے تم آرزومند ہو' تم سرخ یاقوت سے بنے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو گے' جو تمہیں' جنت میں جہاں چاہو گے' اُڑا کے لے جائے گا۔

6701 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَوْجِهَا اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَا مِنْ

اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصَابُ مُصِيبَةً فَيَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي عِنْدَكَ، اللّٰهُمَّ اَبْدِلْنِيْ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا " فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِي مَنْ خَيْرٌ مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنِيْ فَتَزَوَّجْتُهُ

✲✲ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اُن کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور اُس وقت وہ یہ پڑھ لے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اپنی اس مصیبت پر ثواب کی اُمید رکھتا ہوں' اے اللہ! تُو مجھے اس کے بدلے میں بہتر چیز عطا کر دے''۔

(سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے دل میں سوچا کہ کیا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر بھی کوئی اور شخص ہوسکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کر لی۔

6702 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: " اِنَّ اَوَّلَ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ يُغْفَرُ لَهُ بِهَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ بِرَيْحَانٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَبِرِيطَةٍ، وَعَلَى اَرْجَاءِ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ يَقُوْلُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ الْيَوْمُ مِنَ الْاَرْضِ رِيحٌ طَيِّبَةٌ وَنَسَمَةٌ طَيِّبَةٌ، فَلَا يَمُرُّ بِبَابٍ اِلَّا فُتِحَ لَهُ، وَلَا بِمَلَكٍ اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ، وَشَيَّعَهُ حَتّٰى يُؤْتَى بِهِ الرَّحْمَنَ فَيَسْجُدُ لَهُ قَبْلَ الْمَلَائِكَةِ وَتَسْجُدُ الْمَلَائِكَةُ بَعْدَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ اِلَى الشُّهَدَاءِ فَيَجِدُهُمْ فِيْ رِيَاضٍ خَضِرٍ وَثِيَابٍ مِنْ حَرِيرٍ عِنْدَ ثَوْرٍ وَحُوتٍ يُلْغِتَانِ كُلَّ يَوْمٍ لَغْتَةً لَمْ يُلْغِتَا بِالْاَمْسِ مِثْلَهَا فَيَظَلُّ الْحُوتُ فِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَاِذَا اَمْسَى وَكَزَهُ الثَّوْرُ بِقَرْنِهِ فَذَكَّاهُ لَهُمْ فَاَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ فَوَجَدُوا فِيْ لَحْمِهِ طَعْمَ كُلِّ رَائِحَةٍ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ وَيَلْبَثُ الثَّوْرُ نَافِشًا فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَصْبَحَ غَدًا عَلَيْهِ، ثُمَّ الْحُوتُ فَوَكَزَهُ بِذَنَبِهِ فَذَكَّاهُ لَهُمْ فَاَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ فَوَجَدُوا فِيْ لَحْمِهِ طَعْمَ كُلِّ ثَمَرَةٍ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُونَ اِلَى مَنَازِلِهِمْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا يَدْعُونَ اللّٰهَ اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَاِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ بِرَيْحَانٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَخِرْقَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ تُقْبَضُ فِيهَا نَفْسُهُ، وَيُقَالُ: اخْرُجِي اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اِلَى رَوْحٍ وَرَيْحَانٍ، وَرَبُّكِ عَلَيْكِ غَيْرُ غَضْبَانَ. فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رَائِحَةٍ وَجَدَهَا اَحَدٌ قَطُّ بِاَنْفِهِ، وَعَلَى اَرْجَاءِ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ يَقُوْلُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ الْيَوْمُ مِنَ الْاَرْضِ رِيحٌ طَيِّبَةٌ وَنَسَمَةٌ كَرِيمَةٌ فَلَا تَمُرُّ بِبَابٍ اِلَّا فُتِحَ لَهَا وَلَا بِمَلَكٍ اِلَّا صَلَّى عَلَيْهَا وَشَيَّعَهُ حَتّٰى يُؤْتَى بِهِ الرَّحْمَنَ فَتَسْجُدُ الْمَلَائِكَةُ قَبْلَهُ وَيَسْجُدُ بَعْدَهُمْ، ثُمَّ يُدْعَى مِيكَائِيلُ فَيُقَالُ: اذْهَبْ بِهَذِهِ النَّفْسِ فَاجْعَلْهَا مَعَ اَنْفُسِ الْمُؤْمِنِينَ حَتّٰى اَسْاَلَكَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى قَبْرِهِ، فَيُوَسَّعُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ طُولُهُ وَسَبْعِينَ عَرْضُهُ، وَيُنْبَذُ لَهُ فِيهِ رَيْحَانٌ، وَيُسْتَرُ بِحَرِيرٍ، فَاِنْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كُسِيَ نُورُهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ جُعِلَ لَهُ نُورٌ مِثْلَ

الشَّمْسِ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْعَرُوسِ لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا تُوُفِّيَ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ بِخِرْقَةٍ مِنْ بِجَادٍ أَنْتَنُ مِنْ كُلِّ نَتْنٍ وَأَخْشَنُ مِنْ كُلِّ خَشِنٍ، فَيُقَالُ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ وَلَبِئْسَ مَا قَدَّمْتِ لِنَفْسِكِ، فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رَائِحَةٍ وَجَدَهَا أَحَدٌ قَطُّ بِأَنْفِهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ فِي قَبْرِهِ فَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يُرْسَلُ عَلَيْهِ حَيَّاتٌ كَأَنَّهَا أَعْنَاقُ الْبُخْتِ يَأْكُلُ لَحْمَهُ، وَيُقَيَّضُ لَهُ مَلَائِكَةٌ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ لَا يَسْمَعُونَ لَهُ صَوْتًا وَلَا يَرَوْنَهُ فَيَرْحَمُوهُ، وَلَا يَمَلُّونَ إِذَا ضَرَبُوا، يَدْعُونَ اللَّهَ بِأَنْ يُدِيمَ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى النَّارِ "

** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اُس کے تمام گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُس کی طرف جنت کے پھول اور چادر کے ہمراہ دو فرشتوں کو بھیجتا ہے اور پھر فرشتے آسمان پر یہ کہہ رہے ہوتے ہیں: سبحان اللہ! آج زمین کی طرف سے کتنی پاکیزہ خوشبو اور کتنی پاکیزہ جان آ رہی ہے' اُس شہید کی روح آسمان کے جس بھی دروازہ سے گزرتی ہے تو وہ دروازہ اُس کے لیے کھول دیا جاتا ہے اور جس بھی فرشتہ کے پاس سے گزرتی ہے' تو وہ فرشتہ اُس کے لیے دعائے رحمت کرتا ہے اور کچھ فرشتے اُس کا ساتھ بھی دیتے ہیں یہاں تک کہ اُسے رحمن کی بارگاہ میں پیش کر دیا جاتا ہے' تو وہ شہید فرشتوں سے پہلے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اور فرشتے اُس کے بعد سجدہ کرتے ہیں' پھر اُسے شہداء کی طرف لے جائے جانے کا حکم ہوتا ہے تو وہ اُن شہداء کو سرسبز باغات اور ریشمی کپڑوں میں پاتا ہے' وہاں بیل اور مچھلیاں ہوتی ہیں' وہ مچھلی جنت کی نہر میں ہوتی ہے' جب شام ہوتی ہے تو وہ بیل اپنے سینگ کے ذریعہ اُس کا شکار کرتا ہے' پھر وہ شہداء اُس شہید کے لیے اُس بیل کو ذبح کرتے ہیں' وہ لوگ اُس کا گوشت کھاتے ہیں پھر وہ لوگ اُس کے گوشت میں جنت کی ہر نہر کی خوشبو کا ذائقہ محسوس کرتے ہیں اور وہ بیل گھوم پھر رہا ہوتا ہے' جب اگلا دن آتا ہے تو وہ کرتا ہے تو وہ لوگ اُس کا گوشت کھاتے ہیں' وہ اُس کے گوشت میں جنت کے ہر پھل کا مزہ محسوس ہوتا ہے' پھر وہ صبح و شام اپنی رہائشی جگہوں کا جائزہ لیتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ قیامت قائم ہو جائے' اور جب مؤمن انتقال کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ جنت کے پھول اور جنت کے کپڑے کے ہمراہ دو فرشتوں کو اُس کی طرف بھیجتا ہے' وہ اُس میں اُس کی جان کو لپیٹ لیتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے: اے پاکیزہ جان! تم آرام اور راحت کی طرف روانہ ہو جاؤ! تمہارا پروردگار تم پر غضب ناک نہیں ہوگا اور تم ایسی حالت میں نکلو کہ تمہاری خوشبو سب سے عمدہ ہو جسے کوئی بھی شخص اپنی ناک کے ذریعہ محسوس کر سکتا ہے اور آسمانوں پر فرشتے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے! آج زمین کی طرف سے پاکیزہ خوشبو اور پاکیزہ جان آ رہی ہو! وہ روح جس بھی دروازہ کے پاس سے گزرتی ہے اُس کے لیے وہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جس بھی فرشتے کے پاس سے گزرتی ہے' وہ فرشتہ اُس کے لیے دعائے رحمت کرتا ہے' کچھ فرشتے اُس کے ساتھ چلتے ہیں یہاں تک کہ اُسے رحمن کی بارگاہ میں لایا جاتا ہے' تو

فرشتے اُس سے پہلے سجدہ کر لیتے ہیں اور وہ روح اُن کے بعد سجدہ کرتی ہے' پھر حضرت میکائیل علیہ السلام کو بلایا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے: اس جان کو لے جاؤ اور اسے مؤمنوں کی جانوں کے ساتھ رکھ دو' یہاں تک کہ قیامت کے دن میں تم سے ان کے بارے میں دریافت کروں گا (یا تم سے انہیں طلب کروں گا) پھر اُس کی قبر کے بارے میں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اُس کے لیے وہ ستر گز لمبی اور ستر گز چوڑی ہو جاتی ہے اور اُس جان کے لیے اُس قبر میں خوشبو رکھ دی جاتی ہے اور ریشم کا بستر بچھا دیا جاتا ہے' اگر اُس شخص کو قرآن آتا ہو' تو اُس کا نور اُسے پہنا دیا جاتا ہے اور اگر اُس کے ساتھ کچھ بھی نہ ہو تو اُس کے ساتھ ایسا نور رکھا جاتا ہے' جو سورج جیسا ہوتا ہے اور اُس کی مثال دُلہن کی طرح ہوتی ہے جسے صرف وہی شخص بیدار کرتا ہے' جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

جب کافر انتقال کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کھردرے کپڑے کے ہمراہ دو فرشتے اُس کی طرف بھیجتا ہے' جو سب سے زیادہ بدبودار اور سب سے بدبودار کھردرے ہوتے ہیں' پھر یہ کہا جاتا ہے: اے خبیث روح! تم باہر نکل آؤ! تم نے اپنے لیے جو کچھ آگے بھیجا ہے وہ بہت بُرا ہے۔ تو وہ یوں نکلتی ہے جیسے بدترین بدبودار کوئی چیز ہوتی ہے' جسے کوئی شخص اپنے ناک کے ذریعہ محسوس کر سکتا ہے' پھر اُس کی قبر کے بارے میں حکم دیا جاتا ہے' تو وہ اُس پر تنگ ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں جڑ جاتی ہیں' پھر اُس پر سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں' جو بختی اونٹوں کی گردنوں جتنے موٹے ہوتے ہیں' وہ اُس کا گوشت کھاتے ہیں' پھر ایسے فرشتے اُس کی پٹائی کرتے ہیں' جو گونگے' بہرے اور اندھے ہوتے ہیں' وہ اُس کی کوئی آواز نہیں سنتے' وہ اُسے دیکھتے نہیں ہیں کہ اُنہیں اُس پر رحم آ جائے' اور وہ اُس کی پٹائی کرتے ہوئے تھکتے نہیں ہیں' وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ یہی کام کرتے رہیں' یہاں تک کہ اُسے جہنم کی طرف لے جایا جائے''۔

6703 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: "اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَالزَّكَاةُ عَنْ يَمِينِهٖ، وَالصَّوْمُ عَنْ يَسَارِهٖ، وَالصَّدَقَةُ وَالصِّلَةُ وَالْمَعْرُوفُ وَالْاِحْسَانُ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَتَقُوْلُ الصَّلَاةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ يَمِينِهٖ فَتَقُوْلُ الزَّكَاةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ يَسَارِهٖ فَيَقُوْلُ الصَّوْمُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُوْلُ الصَّدَقَةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ قَالَ: فَيُجْلَسُ " قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ: فَيُجْلَسُ وَيُمَثَّلُ لَهُ الشَّمْسُ قَدْ دَنَتْ لِلْغُرُوبِ. فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّي، فَيُقَالُ لَهُ: اِنَّكَ سَتَفْعَلُ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا تَقُوْلُ فِيْ هَذَا الرَّجُلِ؟ يَقُوْلُ: اَمُحَمَّدٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ: قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: عَلَيْهَا حَيِيتَ وَعَلَيْهَا مُتَّ وَعَلَيْهَا تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27) قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَسَاكِنِهٖ فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: لَوْ كُنْتَ عَصَيْتَ كَانَتْ هَذِهٖ مَسَاكِنَكَ.

فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ قَالَ: سَبْعِينَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَنْطَبٍ: ثُمَّ يُقَالُ: نَمْ نَوْمَةَ الْعَرُوسِ لَا يُوقِظُهُ إِلَّا اَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيْهِ - رَجَعَ الْحَدِيثُ إِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ: "تُجْعَلُ رُوحُهُ فِي النَّسِيمِ الطَّيِّبِ فِي اَجْوَافِ طَيْرٍ تَعْلُقُ بَيْنَ شَجَرٍ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، اَوْ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ: وَتَعُودُ الْاَجْسَادُ لِلَّذِي خُلِقَتْ لَهُ قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ فَلَا يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ، فَيُجْلَسُ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ، مَرَّتَيْنِ؟ لَا يَذْكُرُهُ حَتَّى يُلَقَّنَهُ، فَيَقُولُ: مُحَمَّدًا قَالَ: كُنْتُ اَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ: صَدَقْتَ، عَلَيْهَا حَيِيتَ وَعَلَيْهَا مُتَّ وَعَلَيْهَا تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَى مَسَاكِنَهَا فَيُقَالُ لَهُ: لَوْ كُنْتَ فَعَلْتَ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ كَانَتْ هَذِهِ مَسَاكِنَكَ، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُورًا قَالَ: ثُمَّ يُغْلَقُ عَلَيْهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيَرَى مَسَاكِنَهُ فِيهَا وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ وَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُورًا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَلْتَقِيَ اَضْلَاعُهُ "، فَذَلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مَعِيشَةً ضَنْكًا) (طه: 124) قَالَ: وَتُجْعَلُ رُوحُهُ فِي سِجِّينٍ

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے' تو نماز اُس کے سرہانے آجاتی ہے' زکوٰۃ اُس کے دائیں طرف آجاتی ہے' روزہ بائیں طرف آجاتا ہے' صدقہ' صلہ رحمی' بھلائی اور احسان جو اُس نے لوگوں کے ساتھ کیا ہوا تھا' وہ اُس کے پاؤں کی طرف آجاتے ہیں' جب کوئی فرشتہ اُس کے سر کی طرف سے آتا ہے' تو نماز یہ کہتی ہے: میری طرف سے تمہیں جانے کی جگہ نہیں ملے گی' پھر اُس میت کے دائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو زکوٰۃ یہ کہتی ہے: میری طرف سے تمہیں راستہ نہیں ملے گا' پھر اُس کے بائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو روزہ یہ کہتا ہے: میری طرف سے راستہ نہیں ہے' پھر اُس کے پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو صدقہ کہتا ہے: میری طرف سے راستہ نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُس میت کو بٹھالیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے' پھر اُسے بٹھایا جاتا ہے تو اُسے یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے' تو وہ یہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو' تاکہ میں نماز ادا کرلوں۔ تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم ایسا کرچکے ہو۔ پھر اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں! وہ کہتا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے' تو اُس میت سے یہ کہا جاتا ہے: تم اسی عقیدہ پر زندہ رہے اور اسی پر تمہارا انتقال ہوا اور اگر اللہ نے چاہا' تو اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں مضبوط قول پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس شخص کے لیے جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے' تو وہ جہنم میں ٹھکانے کو دیکھتا ہے' اُس سے کہا جاتا ہے: اگر تم نے نافرمانی کی ہوتی تو تمہارا ٹھکانہ یہ ہوتا' اس کے نتیجہ میں اُس شخص کے رشک اور خوشی میں اضافہ ہوجاتا ہے' پھر اُس شخص کے لیے اُس کی قبر کو ستر گز تک کشادہ کردیا جاتا ہے۔

یہاں عبدالرحمٰن بن یحییٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر یہ کہا جاتا ہے: تم دُلہن کی طرح سو جاؤ' جسے وہی شخص بیدار کرتا ہے جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

اُس کے بعد راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی' جس میں یہ الفاظ ہیں: اُس شخص کی روح پاکیزہ برتن میں رکھ کے پرندوں کے پیٹ میں رکھا جاتا ہے' جو جنت کے درختوں سے لٹکے ہوتے ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور جسم اُس چیز کی طرف لوٹ جاتے ہیں' جس کے لیے وہ پیدا ہوئے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کافر شخص کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو وہاں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تو وہاں اُسے بٹھالیا جاتا ہے اور پھر اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ یہ سوال دو مرتبہ ہوتا ہے' لیکن اُسے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کہے' تو اُسے تلقین کی جاتی ہے' تو وہ یہ کہتا ہے: یہ حضرت محمد ہیں! وہ کہتا ہے: میں اس بارے میں وہی کہا کرتا تھا' جو لوگ کہا کرتا تھا۔ تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم سچ کہہ رہے ہو! تم اسی عقیدہ پر زندہ رہے' اسی عقیدہ پر مر گئے اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی عقیدہ پر دوبارہ زندہ ہوگے۔ پھر جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' وہ اُس میں رہائشی جگہ کو دیکھتا ہے' تو اُس سے کہا جاتا ہے: اگر تم ایسا کر لیتے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لیتے' تو یہ جگہ تمہاری رہائش ہوتی۔ جس کے نتیجہ میں اُس کی حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اُس کے لیے اُس دروازہ کو بند کیا جاتا ہے اور جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اُس میں رہائشی جگہ کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو عذاب تیار کیا ہے اُس کو دیکھتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اُس کی حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اُس شخص کی قبر اُس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

راوی کہتے ہیں: تو اُس کی روح کو ''سجین'' (نامی جگہ) پر رکھ دیا جاتا ہے۔

بَابٌ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: قبروں کی زیارت کرنا

6704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لُعِنَ زَوَّارَاتُ الْقُبُوْرِ

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت کی گئی ہے''۔

6705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ زَارَ الْقُبُوْرَ فَلَيْسَ مِنَّا

** قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبروں کی زیارت کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

6706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لَزُرْتُ قَبْرَ ابْنَتِي

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر نبی اکرم ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنی بیٹی کی قبر کی زیارت کرتا۔

6707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ قبروں کی زیارت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

6708 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَانْتَبِذُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ، وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا

✻✻ عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم اُن کی زیارت کرو' کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں اور میں نے تمہیں گھڑے کی نبیذ پینے سے منع کیا تھا' اب تم ہر طرح کے برتن میں نبیذ تیار کر سکتے ہو' البتہ ہر قسم کی نشہ آور چیز سے بچ کے رہنا اور میں نے تمہیں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا' اب تم اسے کھاؤ بھی' زادِراہ کے طور پر بھی ساتھ رکھو اور ذخیرہ بھی کرو''۔

6709 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ عَلَى قَبْرِ وَاقِدٍ اَخِيهِ فَيَقِفُ عَلَيْهِ فَيَدْعُو لَهُ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بھائی ''واقد'' کی قبر کے پاس سے گزرے' تو اُس کے پاس

6708-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في - حديث:1676' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الاضاحي' بيان الاخبار المبيحة - حديث:6349' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في زيارة القبور - ذكر الإباحة للرجل زيارة القبور والاموات' حديث:3225' سنن ابي داود - كتاب الاشربة' باب في الاوعية - حديث:3230' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' زيارة القبور - حديث:2015' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' من رخص في زيارة القبور - حديث:11609' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' زيارة القبور - حديث:2134' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4129'

ٹھہر کر انہوں نے اُس مرحوم کے لیے دعا کی اور اُس کے لیے دعائے رحمت کی۔

6710 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ اسی کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

6711 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْتُوا مَوْتَاكُمْ فَسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ لَكُمْ فِيهِمْ عِبْرَةٌ. قَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: " وَرَاَيْتُ عَائِشَةَ تَزُوْرُ قَبْرَ اَخِيهَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، وَمَاتَ بِالْحُبْشِيِّ وَقُبِرَ بِمَكَّةَ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے مرحومین کے پاس جایا کرو' اُنہیں سلام کیا کرو' اُن کے لیے دعائے رحمت کیا کرو' کیونکہ اُن میں تمہارے لیے عبرت ہے''۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی قبر کی زیارت کے لیے آئیں' جن کا انتقال حبشی کے مقام پر ہوا تھا اور اُن کو مکہ میں دفنایا گیا تھا۔

6712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِّى وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِى انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ حَتّٰى بَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَ ظَنَّ اَنِّى قَدْ رَقَدْتُ، ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِى فِىْ رَاْسِى وَاخْتَمَرْتُ، ثُمَّ تَقَنَّعْتُ بِاِزَارِى فَانْطَلَقْتُ فِىْ اَثَرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ، وَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، وَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ، فَدَخَلَ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيًا رَابِيَةً؟ قُلْتُ: لَا شَىْءَ قَالَ: اَتُخْبِرِينِّى اَوْ لَيُخْبِرَنِّى اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّى، فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ: اَنْتِ السَّوَادُ الَّذِى رَاَيْتُ اَمَامِى؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: فَلَهَزَ فِىْ صَدْرِى لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِى، ثُمَّ قَالَ: اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ فَقُلْتُ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ، نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ جِبْرِيلَ اَتَانِىْ حِينَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، فَنَادَانِىْ وَاَخْفَى مِنْكِ، فَاَجَبْتُهُ وَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَكِ وَخَشِيتُ اَنْ

6712-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها - حديث:1672' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بان جبريل عليه السلام كان لا يدخل على المصطفى - حديث:7217' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الامر بالاستغفار للمؤمنين - حديث:2020' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الاستغفار للمؤمنين - حديث:2139' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيّدة عائشة رضي الله عنها' حديث:25317

تَسْتَوْحِشِي، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: "قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ

* * محمد بن قیس بن مخرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نہ بتاؤں! ہم نے عرض کی: جی ہاں! سیدہ عائشہ نے فرمایا: ایک رات جب میرے ہاں نبی اکرم ﷺ نے ٹھہرنا تھا' تو آپ (رات میں کسی وقت) اُٹھے' آپ نے اپنے جوتے اپنے پاؤں کے پاس رکھ لیے' آپ نے اپنی چادر اُتاری یہاں تک کہ آپ نے اپنے تہبند کے کنارے کو اپنے بستر پر پھیلا لیا' کچھ دیر بعد جب آپ کو گمان ہوا کہ میں سو چکی ہوں تو آپ نے آہستگی سے جوتے پہنے' آہستگی سے چادر لی' (اور گھر سے باہر تشریف لے گئے) میں نے بھی اپنی چادر اپنے سر پر رکھی اور اُسے اوڑھ لیا اور پھر میں بھی آپ کے پیچھے گھر سے باہر نکل آئی' نبی اکرم ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے' آپ نے دونوں ہاتھ بلند کر کے تین مرتبہ دعا کی' آپ خاصی دیر وہاں ٹھہرے رہے' پھر آپ واپس تشریف لائے تو میں بھی واپس آ گئی' آپ تیزی سے چل رہے تھے تو میں بھی تیزی سے آ گئی' آپ اور زیادہ تیزی سے چلے تو میں اور زیادہ تیزی سے چلی' آپ گھر پہنچے تو میں بھی گھر پہنچ چکی تھی' میں آپ سے پہلے گھر پہنچ چکی تھی' میں اندر آ چکی تھی' ابھی میں لیٹی ہی تھی کہ نبی اکرم ﷺ بھی اندر تشریف لے آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! کیا وجہ ہے کہ تمہارا سانس پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: کچھ نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا تو تم مجھے بتا دو' یا پھر لطف کرنے والی اور خبر رکھنے والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھے بتا دے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو پورا واقعہ بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہی وہ ہیولیٰ تھیں' جسے میں نے اپنے آگے دیکھا تھا' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس کی تکلیف مجھے محسوس ہوئی' پھر آپ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کر رہی تھی کہ اللہ اور اُس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں' جنہیں لوگ چھپا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہوتا ہے' جی ہاں!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے تھے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب تم نے دیکھا تھا' یہ اُس وقت تمہارے ہاں نہیں آتے تھے' کیونکہ تم اضافی کپڑے اُتار چکی ہوتی تھیں' اُنہوں نے باہر سے مجھے آواز دی اور آواز پست رکھی' میں نے اُنہیں جواب دیا اور میں نے بھی تمہیں بیدار نہیں کرنا چاہا' میرا یہ خیال تھا کہ تم سو چکی ہو' تو مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں تمہیں بیدار کروں' مجھے یہ بھی اندیشہ ہوا کہ کہیں تم وحشت محسوس نہ کرو' تو جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ میں جنت البقیع جاؤں اور اُن لوگوں کے لیے دعائے مغفرت کر دوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: (قبرستان میں جاؤں تو) میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو:

''مؤمنوں اور مسلمانوں کی بستی والوں پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے والوں پر اور بعد والوں پر رحم کرے! بے شک ہم بھی' اگر اللہ نے چاہا' تو ان سے آ ملیں گے''۔

6713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُ قَبْرَ حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ

** امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر جمعہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتی تھیں۔

6714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الْمَقَابِرِ، فَاَمَرَنَا فَجَلَسْنَا، ثُمَّ تَخَطَّيْنَا الْقُبُورَ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى قَبْرٍ مِنْهَا، فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَنَاجَاهُ طَوِيلًا، ثُمَّ ارْتَفَعَ نَحِيبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكِيًا، فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ، ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَا الَّذِي اَبْكَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَقَدْ اَبْكَانَا وَاَفْزَعَنَا، فَاَخَذَ بِيَدِ عُمَرَ، ثُمَّ اَوْمَا اِلَيْنَا فَاَتَيْنَاهُ، فَقَالَ: اَفْزَعَكُمْ بُكَائِي؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: "فَاِنَّ الْقَبْرَ الَّذِي رَاَيْتُمُونِي عِنْدَهُ قَبْرُ اُمِّي آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ وَاِنِّي اسْتَاْذَنْتُ رَبِّي فِي زِيَارَتِهَا فَاَذِنَ لِي، ثُمَّ اسْتَاْذَنْتُهُ فِي الِاسْتِغْفَارِ لَهَا فَلَمْ يَاْذَنْ لِي، وَاُنْزِلَ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ) (التوبة: 113) الْآيَةَ، (وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لِاَبِيهِ) (التوبة: 114) فَاَخَذَنِي مَا يَاْخُذُ الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ مِنَ الرَّاْفَةِ، فَذٰلِكَ اَبْكَانِي، اَلَا اِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَسَعَكُمْ، وَعَنْ نَبِيذِ الْاَوْعِيَةِ، فَزُورُوهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ، وَكُلُوا لُحُومَ الْاَضَاحِيِّ، وَاَنْفِقُوا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ، فَاِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ اِذَا الْخَيْرُ قَلِيلٌ، وَتَوْسِعَةً عَلَى النَّاسِ، اَلَا وَاِنَّ الْوِعَاءَ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا، كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ"

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے' آپ کے ساتھ ہم بھی آ گئے یہاں تک کہ ہم لوگ قبرستان پہنچ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم بیٹھ گئے' پھر ہم کچھ قبروں کو پھلانگتے ہوئے ایک قبر تک آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس قبر کے پاس بیٹھ گئے اور آپ نے خاصی دیر تک مناجات کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی آواز بلند ہوئی تو آپ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی رُلا دیا تھا اور ہمیں بھی خوف زدہ کر دیا تھا' پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ہماری طرف اشارہ کیا' ہم آپ کے پاس آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا میرے رونے کی وجہ سے تم لوگ پریشان ہو گئے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے جس قبر کے پاس دیکھا ہے' یہ میری والدہ سیدہ آمنہ بنت وہب کی قبر ہے' میں نے اپنے پروردگار سے ان کی قبر کی

6714- صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الادعية - ذكر ما يستحب للمرء ان يترك الاستغفار لقرابته المشركين اصلا' حديث:985' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة التوبة - حديث:3226' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2071

زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو اُس نے مجھے اجازت دے دی' پھر میں نے ان کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت مانگی' تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''نبی کے لیے اور ایمان والوں کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں''۔

یہ آیت اور اس کے بعد یہ آیت بھی ہے:

''ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت کرنا''۔

تو اس کے نتیجہ میں مجھے وہی افسوس ہوا' جو کسی بھی بچہ کو اپنے ماں باپ کے ساتھ محبت کی وجہ سے افسوس ہوتا ہے' اس چیز نے مجھے رُلا دیا' خبردار! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا: قبروں کی زیارت کرنے سے اور تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے اور مخصوص قسم کے برتنوں میں نبیذ تیار کرنے سے' تو اب تم قبرستان کی زیارت کر سکتے ہو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبت کرتے ہیں اور آخرت کی یاد دلاتے ہیں اور قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں اُس میں سے جتنا چاہو خرچ کرو' اور میں نے تمہیں منع کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ گوشت کم تھا اور لوگوں کے لیے گنجائش زیادہ تھی اور خبردار! برتن کسی بھی چیز کو حرام نہیں کرتا' البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

6715 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ صَفْوَانَ اَنَّ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ اُمَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَتْ فِي شِعْبِ اَبِي دَبٍّ "

* * عثمان بن صفوان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی والدۂ محترمہ سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کو ''شعب ابی دب'' میں دفن کیا گیا۔

6716 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ. قَالَ: وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ

* * محمد بن ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سال کے بعد بعض شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

''تم پر سلام ہو' اس وجہ سے جو تم نے صبر کیا ہے اور آخرت کا ٹھکانہ بڑا بہترین ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

6717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْبَجَلِيِّ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نَبَاتَةَ: اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَاْتِي قَبْرَ حَمْزَةَ وَكَانَتْ قَدْ وَضَعَتْ عَلَيْهِ عَلَمًا لَوْ تَعْرِفُهُ، وَذُكِرَ اَنَّ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ عَلَيْهِمُ النَّقْلُ، يَعْنِي حِجَارَةً صِغَارًا

* * اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف

لے جاتی تھیں' اُنہوں نے اُن کی قبر پر ایک نشان رکھا ہوا تھا' تا کہ اُس قبر کو پہچان لیں۔
اس بات کا ذکر بھی کیا گیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبروں پر بھی چھوٹے پتھر رکھے گئے ہیں۔

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الْقُبُورِ

باب: اہلِ قبرستان کو سلام کرنا

6718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " التَّسْلِيمُ عَلَى الْقُبُورِ: السَّلَامُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنْ اَهْلِ الدِّيَارِ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ." قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ نَحْوَ هٰذَا وَيَزِيدُ: اَنْتُمْ لَنَا فَرَطًا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: اہلِ قبرستان کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے: (کہ تم یہ پڑھو:)
''مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں' مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں' اس بستی کے رہنے والوں پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے چلے جانے والوں پر رحم کرے! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آ ملیں گے''۔
معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ اس کی مانند الفاظ نقل کرتے ہیں اور اُس میں یہ الفاظ زائد نقل کرتے ہیں:
''تم لوگ ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آ ملیں گے''۔

6719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقْبَرَةٍ، اَوْ قَالَ: بِالْبَقِيعِ، ثُمَّ قَالَ: " السَّلَامُ عَلَى اَهْلِ الدِّيَارِ مَنْ فِيهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، دَارِ قَوْمٍ مَيِّتِينَ، وَاِنَّا فِي آثَارِهِمْ - اَوْ قَالَ -: فِي آثَارِكُمْ لَلَاحِقُونَ "

* * علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کے پاس سے گزرے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جنت البقیع کے پاس سے گزرے تو آپ نے یہ دعا پڑھی:
''اس بستی والوں پر سلام ہو جس میں مسلمان بھی ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مرحوم لوگ رہتے ہیں اور ہم اُن کے پیچھے جا رہے ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم تمہارے پیچھے تم سے آ ملیں گے''۔

6720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْطَلِقُ بِطَوَائِفَ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَى دَفْنَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُورِ، لَوْ تَعْلَمُونَ مِمَّا نَجَّاكُمُ اللّٰهُ مِمَّا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ ثُمَّ يَلْتَفِتُ اِلَى اَصْحَابِهِ وَفِيهِمْ يَوْمَئِذٍ الْاَفَاضِلُ فَيَقُولُ: اَنْتُمْ خَيْرٌ اَمْ هٰؤُلَاءِ؟

فَيَقُولُونَ: نَرْجُو اَنْ لَا يَكُونُوا خَيْرًا مِنَّا، هَاجَرْنَا كَمَا هَاجَرُوا وَجَاهَدْنَا كَمَا جَاهَدُوا، فَيَقُولُ: بَلْ هُمْ خَيْرٌ مِنْكُمْ، قَدْ مَضَوْا وَلَمْ يَأْكُلُوا مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَاِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ مِنْ اُجُورِكُمْ، فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ مَضَوْا، وَقَدْ شَهِدْتُ لَهُمْ وَاِنِّي لَا اَدْرِي مَا تُحْدِثُونَ بَعْدِي

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے کچھ اصحاب کے ساتھ جنت البقیع میں دفن ہونے والے لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے یہ دعا

''اے اہل قبرستان! تم پر سلام ہو! اگر تم لوگ اُس چیز کا علم رکھتے ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں نجات عطا کی ہے اُس چیز کے مقابلہ میں، جو تمہارے بعد رونما ہوئی ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے، جن میں اُن دنوں فضیلت رکھنے والے لوگ بھی موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ زیادہ بہتر ہو یا یہ لوگ زیادہ بہتر ہیں؟ تو اُنہوں نے عرض کی: ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ یہ لوگ ہم سے بہتر نہیں ہوں گے کیونکہ ہم نے ہجرت کی جس طرح انہوں نے ہجرت کی، ہم نے جہاد کیا جس طرح انہوں نے جہاد کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یہ لوگ تم سے زیادہ بہتر ہیں کیونکہ یہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں پایا جبکہ تم اپنے اجر میں سے حاصل کرلو گے، یہ لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور میں ان کے حق میں گواہی دیتا ہوں مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد تم لوگ کیا کرو گے۔

6721 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَمُرُّ بِقَبْرٍ اِلَّا سَلَّمَ "

٭٭ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی کسی قبر کے پاس سے گزرتے تھے تو اسے سلام کرتے تھے۔

6722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نَقُولُ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الْقُبُورِ فَقَالَ: " قُولِي: السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِينَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ "

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ہم قبرستان والوں کو سلام کرتے ہوئے کیا پڑھیں گے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''مومنوں اور مسلمانوں کی بستی کے رہنے والوں پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے والے لوگوں پر اور بعد والے لوگوں پر رحم کرے! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم لوگوں سے آملیں گے''۔

6723 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ:

مَرَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَصَاحِبٌ لَهُ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَلِّمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اُسَلِّمُ عَلَى الْقَبْرِ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنْ كَانَ رَآكَ فِي الدُّنْيَا يَوْمًا قَطُّ اِنَّهُ لَيَعْرِفُكَ الْاٰنَ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی ایک قبر کے پاس سے گزرے، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سلام کرو! اُس شخص نے عرض کی: کیا میں قبر کو سلام کروں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس شخص نے تمہیں ایک دن بھی دنیا میں دیکھا ہوگا، تو یہ اب بھی تمہیں پہچان لے گا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر (آپ ﷺ کی خدمت میں) سلام پیش کرنا

6724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَتٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَتَاهُ

وَ اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: مَا نَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوکر عرض کرتے تھے:

''یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو! اے حضرت ابوبکر! آپ پر سلام ہو! اے ابا جان! آپ پر سلام ہو!''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت عبیداللہ بن عمر کے سامنے نقل کی، تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہمیں کسی ایسے صحابی کا علم نہیں ہے، جس نے ایسا کیا ہو، صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کرتے تھے۔

6725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَرَاٰى، قَوْمًا يُسَلِّمُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مَكَثَ نَبِيٌّ فِي الْاَرْضِ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

✵✵ ابومقدام بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے کچھ لوگوں کو نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے یہ کہا: کوئی بھی نبی زمین میں چالیس دن سے زیادہ نہیں ٹھہرا۔

6726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: سُهَيْلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: رَاٰى قَوْمًا عِنْدَ الْقَبْرِ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا، وَلَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا، وَصَلُّوْا عَلَيَّ حَيْثُمَا كُنْتُمْ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ

✵✵ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حسن کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے کچھ لوگوں کو نبی

اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دیکھا' تو انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ میری قبر کو عید نہ بنالینا اور تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنالینا' تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے''۔

6727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرَرْتُ بِمُوْسَى لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِيْ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِيْ قَبْرِهٖ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا' تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے''۔

6728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، اشْتَكَى خِلَافَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ حِيْنَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الطَّائِفِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو الْقَارِيِّ: اِنْ مَاتَ فَهَا هُنَا وَاَشَارَ اِلٰى طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ

٭٭ نافع بن سرجس بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مکہ میں نبی اکرم ﷺ کی غیر موجودگی میں بیمار ہو گئے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم ﷺ طائف تشریف لے گئے ہوئے تھے' جب آپ واپس تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے عمرو قاری سے بارے میں فرمایا: اگر اس کا انتقال ہوا تو یہاں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے راستہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا (یعنی ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوگا)۔

6729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ رَجُلًا فَقَالَ: اِنْ مَاتَ فَلَا تَدْفِنْهُ حَتّٰى تُخْرِجَهُ مِنْهَا

6727-صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب من فضائل موسى صلى الله عليه وسلم - حديث:4483' صحيح ابن حبان - كتاب الإسراء' ذكر خبر اوهم عالما من الناس انه مضاد لخبر مالك بن - حديث:49' السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام - حديث:1620' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب المغازي' حديث المعراج حين اسرى بالنبي عليه السلام - حديث:35892' السنن الكبرى للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' ذكر صلاة نبي الله موسى صلى الله عليه وسلم بالليل - حديث:1304' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 4379' مسند احمد بن حنبل ' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:11996' مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك' حديث:1208' مسند ابي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن انس' حديث 3234

٭٭ عبدالرحمن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے چھوڑا' وہ مکہ میں رہتے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کا انتقال ہوا' تو تم اسے دفن نہ کرنا' بلکہ اسے یہاں سے لے جانا۔

6730 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ: عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: عُدْنَا اَبَا وَاقِدٍ الْبَكْرِيَّ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَمَاتَ فَدُفِنَ فِيْ قُبُورِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ: وَمَاتَ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنُوا هُنَاكَ فِيْ قُبُورِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ: وَاتَّبَعْتُ بَعْضَهُمْ. بَلَغَنِيْ اَنَّهَا الْقُبُورُ الَّتِي دُوْنَ فَخٍّ، وَمَا زِلْتُ اَسْمَعُ وَاَنَا غُلَامٌ: اِنَّهَا قُبُورُ الْمُهَاجِرِينَ

٭٭ نافع بن سرجس بیان کرتے ہیں: ہم ابوواقد بکری کی بیماری کے دوران' جس میں اُن کا انتقال ہوا' اُن کی عیادت کرنے کے لیے گئے' اُن کا انتقال ہو گیا تو اُن کو مہاجرین کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ انصار کا بھی انتقال ہوا تو اُنہیں بھی وہاں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن میں سے کسی ایک صاحب کے بارے میں یہ بات سنی ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: یہ وہ قبرستان ہے جو ''فخ'' نامی جگہ سے کچھ پہلے آتا ہے اور میں بچپن سے ہی یہی سنتا آ رہا ہوں کہ یہ مہاجرین کا قبرستان ہے۔

6731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ: يُبْعَثُ مَنْ مَاتَ وَدُفِنَ فِيْ تِلْكَ الْمَقْبَرَةِ آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَكُنْتُ اَسْمَعُ قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ فِي الْحَرَمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهُ

٭٭ یحییٰ بن عبداللہ صیفی بیان کرتے ہیں: جو شخص انتقال کر جائے اور اُس قبرستان میں دفن ہو' تو اسے قیامت کے دن امن کی حالت میں اُٹھایا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں اس سے پہلے یہ بات سن چکا ہوں کہ جو شخص حرم کی حدود میں مرے گا' اسے بھی یہ نعمت حاصل ہو گی۔

6732 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ السَّائِبَ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ فَقَالَ: اِنْ مَاتَ سَعْدٌ فَلَا تَدْفِنْهُ بِمَكَّةَ

٭٭ اعرج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سائب بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور فرمایا: اگر سعد کا انتقال ہو جائے' تو تم اسے مکہ میں دفن نہ کرنا۔

6733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَوْصَاهُمْ: لَا تَدْفِنُوهُ، فَغَلَبَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ حَتّٰى دَفَنُوهُ بِالْحَرَمِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو یہ وصیت کی تھی کہ وہ انہیں دفن نہ کریں' لیکن عبداللہ بن خالد اُن لوگوں پر غالب آ گئے اور اُنہوں نے اُنہیں حرم کی حدود میں دفن کر دیا۔

6734 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ خِدَاشٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

قَالَ: لَمَّا اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ وَهُوَ عَلٰى طَرِيقِهَا الْاَوَّلِ اَشَارَ بِيَدِهٖ وَرَاءَ الصُّفْرَةِ، فَقَالَ: نِعْمَ الْمَقْبَرَةُ قُلْتُ لِلَّذِي يُخْبِرُنِي: خَصَّ الشِّعْبَ؟ قَالَ: هٰكَذَا كُنَّا نَسْمَعُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ الشِّعْبَ الْمُقَابِلَ بِالْبَيْتِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان کی طرف دیکھا تو آپ اُس وقت پہلے والے راستہ پر چل رہے تھے' آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ زردی کے پرے اشارہ کیا اور فرمایا: یہ اچھا قبرستان ہے۔ راوی کہتے ہیں: جس شخص نے مجھے یہ بات بتائی تھی' میں نے اُس سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی گھاٹی کو مخصوص قرار دیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ہم نے تو یہی سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس گھاٹی کو مخصوص قرار دیا تھا' جو اُس بیت اللہ کے مقابل ہے۔

6735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ بِالْبَقِيعِ، لَاَنْ اُدْفَنَ فِيْ غَيْرِهٖ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُدْفَنَ فِيهِ، اِنَّمَا اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اِمَّا ظَالِمٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُونَ مَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، وَاِمَّا صَالِحٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ تُنْفَى عِظَامُهٗ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے' مجھے کسی اور جگہ پر دفن کر دیا جائے' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے' کیونکہ آدمی دو میں سے کسی ایک طرح کا ہو سکتا ہے' یا تو وہ ظالم ہوگا تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں قبر میں بھی ظالم کے ساتھ رہوں' یا پھر وہ نیک آدمی ہوگا تو مجھے یہ بات بھی پسند نہیں ہے (مجھے دفن کرنے کے لیے) اُس کی ہڈیاں نکال لی جائیں۔

6736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حُشِرَ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بُعِثْتُ فِيْ اَهْلِ الْبَقِيعِ

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب قیامت کے دن لوگوں کو دوبارہ اُٹھایا جائے' تو مجھے جنت البقیع والوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا''۔

بَابُ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

باب: قبر کی آزمائش

6737 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِنَازَةٍ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَهُوَ يَلْحَدُ لَهٗ، فَقَالَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِيْ اِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَانْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

كَانَّ وُجُوهَهَا الشَّمْسُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ كَفَنٌ وَحَنُوطٌ، فَجَلَسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ اَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ قِبَلَهُمْ، فَاِذَا عُرِجَ بِرُوحِهِ قِبَلَهُمْ قَالُوا: اَىْ رَبِّ، عَبْدُكَ فُلَانٌ. فَيَقُولُ: اَرْجِعُوهُ فَاِنِّي عَهِدْتُ اِلَيْهِمْ اَنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا نُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرَى، فَاِنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِ اَصْحَابِهِ اِذَا وَلَّوْا عَنْهُ، فَيَاْتِيهِ آتٍ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ مَا دِينُكَ؟ مَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِينِيَ الْاِسْلَامُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ وَهِيَ آخِرُ فِتْنَةٍ تُعْرَضُ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَذٰلِكَ حِينَ يَقُولُ: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) (إبراهيم: 27) فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِينِيَ الْاِسْلَامُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُ لَهُ: صَدَقْتَ، ثُمَّ يَاْتِيهِ آتٍ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيحِ حَسَنُ الثِّيَابِ، فَيَقُولُ لَهُ: اَبْشِرْ بِكَرَامَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَنَعِيمٍ مُقِيمٍ، فَيَقُولُ: اَنْتَ بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ اَنْتَ؟ فَيَقُولُ: اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، كُنْتَ وَاللّٰهِ سَرِيعًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ بَطِيئًا فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَبَابٌ مِنَ النَّارِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَنْزِلُكَ لَوْ عَصَيْتَ اللّٰهَ اَنْزَلَكَ اللّٰهُ بِهِ هٰذَا، فَاِذَا رَاَى مَا فِي الْجَنَّةِ قَالَ: رَبِّ عَجِّلْ قِيَامَ السَّاعَةِ، كَيْمَا اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِي، فَيُقَالُ: اسْكُنْ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيْ انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَتْ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ يَنْتَزِعُونَ رُوحَهُ كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ الْكَثِيرُ الشُّعَبِ مِنَ الصُّوفِ الْمُبْتَلِّ وَيُنْتَزَعُ نَفْسُهُ مَعَ الْعُرُوقِ، فَاِذَا خَرَجَ رُوحُهُ لَعَنَهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، لَيْسَ اَهْلُ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اَنْ لَا يُعْرَجَ بِرُوحِهِ قِبَلَهُمْ، فَاِذَا عُرِجَ بِرُوحِهِ قَالُوا: رَبَّنَا هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانٌ، فَيَقُولُ: اَرْجِعُوهُ اِنِّي عَهِدْتُ اِلَيْهِمْ اَنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا اُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرَى قَالَ: فَاِنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِ اَصْحَابِهِ اِذَا وَلَّوْا عَنْهُ، فَيَاْتِيهِ آتٍ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِينِيَ الْاِسْلَامُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْتَهِرُهُ انْتِهَارًا شَدِيدًا، فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: لَا اَدْرِي، فَيَقُولُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَوْتَ، فَيَاْتِيهِ آتٍ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ: اَبْشِرْ بِهَوَانٍ مِنَ اللّٰهِ وَعَذَابٍ مُقِيمٍ، فَيَقُولُ: وَاَنْتَ فَبَشَّرَكَ اللّٰهُ بِالشَّرِّ مَنْ اَنْتَ؟ فَيَقُولُ: اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ، كُنْتَ بَطِيئًا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ سَرِيعًا فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ شَرًّا، ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ اَعْمَى اَصَمَّ اَبْكَمَ فِيْ يَدِهِ مِرْزَبَّةٌ لَوْ ضَرَبَ بِهَا جَبَلًا كَانَ تُرَابًا، فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً فَيَصِيرُ تُرَابًا، ثُمَّ يُعِيدُهُ اللّٰهُ كَمَا كَانَ فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً اُخْرَى فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ وَيُمَهَّدُ لَهُ فِرَاشٌ مِنَ النَّارِ " قَالَ مَعْمَرٌ، وَسَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهُ قَالَ: يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ

✽✽ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے' نبی اکرم ﷺ

قبر کے پاس بیٹھ گئے' ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے' یوں جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں' میت کے لیے لحد تیار کی جارہی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب مؤمن آخرت کی طرف آتا ہے اور دنیا سے لاتعلق ہو جاتا ہے تو فرشتے اُس پر نازل ہوتے ہیں اور اُن فرشتوں کے چہرے سورج کی طرح چمکدار ہوتے ہیں' اُن میں سے ہر ایک کے پاس کفن اور خوشبو ہوتی ہے اور وہ حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں یہاں تک کہ جب مؤمن کی روح نکلتی ہے تو ہر فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہوتا ہے اور ہر فرشتہ جو آسمان میں موجود ہوتا ہے وہ اُس روح کے لیے دعائے رحمت کرتا ہے' اُس روح کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' ہر دروازے پر تعینات فرشتے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اُس مؤمن کی روح اُن لوگوں کی طرف سے اوپر جائے' جب اُن لوگوں کی طرف سے روح اوپر جاتی ہے تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: اے میرے پروردگار! یہ تیرا فلاں بندہ ہے! تو پروردگار فرماتا ہے: اسے واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے ان لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ میں نے ان لوگوں کو اُس مٹی سے پیدا کیا ہے اور اسی میں' میں انہیں واپس لوٹا دوں گا اور اس میں سے ہی انہیں دوبارہ اُٹھاؤں گا۔ تو وہ مؤمن (مردہ اپنی قبر میں) اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے جب وہ اُسے چھوڑ کر جا رہے ہوتے ہیں۔ پھر کوئی اُس کے پاس آتا ہے اور دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ تو جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے' میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں (یہاں متن کے الفاظ میں کچھ خرابی ہے) تو یہ وہ آخری آزمائش ہوتی ہے جو مؤمن کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

تو وہ مؤمن بندہ یہ کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ تو فرشتہ اُس سے کہتا ہے: تم سچ کہہ رہے ہو! پھر ایک اور شخص اُس کے پاس آتا ہے جس کا چہرہ خوبصورت ہوتا ہے اور خوشبو اچھی ہوتی ہے' کپڑے عمدہ ہوتے ہیں' وہ اُس سے کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عزت افزائی اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کی خوشخبری قبول کرو! تو بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں بھی بھلائی کی خوشخبری دے! تم کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں' اللہ کی قسم! تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں بڑے تیز تھے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سست تھے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے! پھر اُس کے لیے جنت کا دروازہ اور جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے تو تمہارا ٹھکانہ یہ ہونا تھا' اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہاں بھیج دینا تھا۔ جب وہ بندہ جنت کی نعمتوں کو دیکھتا ہے تو عرض کرتا ہے: میرے پروردگار! تُو جلدی سے قیامت کو قائم کر دے' تاکہ میں اپنے بال بچوں کی طرف واپس جا سکوں' تو یہ کہا جاتا ہے: تم سکون سے رہو!''۔

(پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جب کافر شخص دنیا سے لاتعلق ہوتا ہے اور آخرت میں آتا ہے تو فرشتے سخت ترین حالت میں سختی کے ساتھ اُس کی روح نکالتے ہیں جس طرح روئی میں سے نکالا جاتا ہے اور وہ اُس کی رگوں کے اندر سے اُس کی جان کو کھینچ لیتے ہیں جب اُس کی روح نکلتی ہے تو زمین اور آسمان میں موجود اور آسمان پر موجود ہر فرشتہ اُس پر لعنت کرتا ہے' آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' ہر دروازہ کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُس کی روح اُن کی طرف سے اوپر نہ جائے' جب اُس کی روح اوپر جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! یہ تیرا فلاں بندہ ہے! تو پروردگار فرماتا ہے: تم اسے واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے ان لوگوں کے ساتھ یہ عہد کیا تھا کہ میں انہیں اس زمین سے پیدا کروں گا اور اس میں انہیں لوٹا دوں گا اور دوبارہ اس میں سے ہی اُٹھاؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے جب وہ لوگ اُسے چھوڑ کر جا رہے ہوتے ہیں۔ پھر ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے اور دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارا نبی کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے' میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں' تو فرشتہ اُسے سختی سے ڈانٹتے ہوئے یہ کہتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! فرشتہ کہتا ہے: نہ تو تمہیں معلوم ہے اور نہ ہی تم نے تلاوت کی ہے۔ پھر ایک اور شخص اُس کے پاس آتا ہے جس کے کپڑے انتہائی بُرے ہوتے ہیں اور انتہائی بدبودار ہوتا ہے' وہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے عزتی اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی خبر حاصل کرو! تو وہ بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں بھی بُری خبر دے! تم کون ہو؟ وہ جواب دیتا ہے: میں تمہارا بُرا عمل ہوں' تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں سست تھے اور اُس کی نافرمانی میں بڑے تیز تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بُری جزاء دی ہے۔ پھر اُس شخص پر اندھے اور بہرے فرشتے مسلط کیے جاتے ہیں جن کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے' اگر وہ گرز کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے' وہ فرشتہ وہ گرز اُس بندہ پر مارتا ہے تو وہ مٹی ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُسے پہلے کی طرح دوبارہ بنا دیتا ہے' پھر وہ فرشتہ دوسری مرتبہ اُس پر گرز مارتا ہے تو وہ بندہ ایسے چیخ مارتا ہے جسے انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے' پھر اُس بندہ کے لیے جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور اُس کے لیے جہنم کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔

یہاں معاذ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''دو گروہوں کے علاوہ ہر چیز اُس کی آواز سنتی ہے''۔

6738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ: كَيْفَ بِكَ يَا عُمَرُ بِفَتَّانَيِ الْقَبْرِ اِذَا اَتَيَاكَ يَحْفِرَانِ بِاَنْيَابِهِمَا، وَيَطَآنِ فِيْ اَشْعَارِهِمَا، اَعْيُنُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ، وَاَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ، مَعَهُمَا مِرْزَبَّةٌ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا اَهْلُ مِنًى لَمْ يُقِلُّوهَا قَالَ عُمَرُ: وَاَنَا عَلٰى مَا اَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ؟ قَالَ: وَاَنْتَ عَلٰى مَا اَنْتَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ قَالَ: اِذًا اَكْفِيهِمَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ. وَكَانَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: نَعَمْ، ذٰلِكَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب قبر کی آزمائش والے فرشتے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس ایسی حالت میں آئیں گے کہ وہ اپنے دانتوں کے ذریعہ زمین کو کھودرہے ہوں گے اور وہ اپنے بال اپنے پاؤں کے نیچے دے رہے ہوں گے اُن کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے چمکتی ہوئی بجلی ہوتی ہے اور اُن کی آواز یوں ہوگی جیسے کڑکتی ہوئی بجلی ہوتی ہے اُن کے پاس گرز ہوگا اگر تمام اہلِ منیٰ پر اُسے مارا جائے تو وہ لوگ تھوڑے ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس وقت میں اُسی صورتِ حال میں ہوں گا جس پر اب ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس وقت تم اُسی صورتِ حال پر ہوگے جس پر اب ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر اگر اللہ نے چاہا تو میں ان دونوں کے لیے کفایت کر جاؤں گا۔

عبید بن عمیر یہ کہتے تھے: جی ہاں! وہ فرشتے منکر اور نکیر ہیں۔

6739 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَلَى جِنَازَةٍ، فَقَالَ: "مَا اَنْتُمْ بِبَارِحِينَ وَهُمْ يَدْفِنُونَهُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَاحِبُكُمْ خَبْطَ نِعَالِكُمْ، فَيَاْتِيهِ صَاحِبُ الْقَبْرِ مِنْ عِنْدِ رَاْسِهِ، فَتَقُوْلُ لِسَانُهُ: لَا تَاْتِهِ مِنْ قِبَلِيْ فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُومُ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَنْصَبُ، فَهٰذَا حِينَ اسْتَرَاحَ، ثُمَّ يَاْتِيهِ مِنْ نَحْوِ رِجْلَيْهِ فَتَقُوْلُ رِجْلُهُ: لَا تَاْتِهِ مِنْ قِبَلِنَا فَاِنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِنَا اِلَى الصَّلَوَاتِ، فَيَاْتِيهِ مِنْ قِبَلِ يَمِينِهِ فَيَقُوْلُ: لَا تَاْتِهِ مِنْ قِبَلِيْ فَاِنَّهُ كَانَ يَبْسُطُ بِيَمِينِهِ بِالصَّدَقَةِ، فَيَاْتِيهِ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهِ فَيَقُوْلُ شِمَالُهُ: لَا تَاْتِهِ مِنْ قِبَلِيْ فَاِنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ عَلَيَّ السِّلَاحَ - اَوْ قَالَ -: فِي السِّلَاحِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَيَقُومُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَيَقْرَعُهُ فَيَقُوْلُ: مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيُثَبِّتُهُ اللّٰهُ، وَاِنْ كَانَ شَاكًّا قَالَ: لَا اَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُونَ شَيْئًا، فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ يَحْضُرُهُ اِلَّا الثَّقَلَانِ"

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر نے ایک راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: ابھی جب تم اسے دفن کر دو گے تو تھوڑی ہی دیر بعد تمہارا ساتھی تمہارے جوتوں کی آہٹ بھی سنے گا' پھر قبر والا فرشتہ اس کے پاس اس کے سرہانے کی طرف سے آئے گا' تو اس کی زبان یہ کہے گی: تم میری طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ (میرے ذریعے) اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا تھا' تو اس طرف سے اُسے نجات مل جائے گی' پھر وہ فرشتہ اُس کے پاؤں کی طرف سے آئے گا' تو اُس کا پاؤں یہ کہے گا: تم ہماری طرف سے نہ آؤ' کیونکہ یہ ہمارے ذریعہ چل کر نمازوں کی طرف جاتا تھا' پھر وہ فرشتہ اُس کے دائیں طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا: تم میری طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ اس ہاتھ کو صدقہ دینے کے لیے پھیلاتا تھا' پھر وہ فرشتہ بائیں طرف سے آئے گا' تو وہ بایاں ہاتھ یہ کہے گا: تم میری طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ مجھ کو اُٹھاتا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہتھیار اُٹھاتا تھا' پھر وہ فرشتہ اُس کے سامنے کی طرف سے آئے گا اور اُس سے دریافت کرے گا: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اللہ تعالیٰ اُس بندے کو ثابت رکھے گا' لیکن اگر یہ بندہ شک کا شکار ہوا' تو یہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم! میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا۔ تو وہ فرشتہ اس پر ایسی ضرب لگائے گا جس کے

نتیجہ میں آنے والی چیخ کو وہاں موجود ہر چیز سن لے گی' صرف انسان اور جنات نہیں سنیں گے۔

6740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلَهُ عَنْ آيَةٍ، فَلَمْ يُخْبِرْهُ، فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: (اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) (البقرة: 159) فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَيْفَ اِذَا دَخَلْتَ قَبْرَكَ فَاُخْرِجَ لَكَ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ، يَطَّانِ فِيْ اَشْعَارِهِمَا، وَيَحْفِرَانِ بِاَنْيَابِهِمَا، فَيَسْاَلَانِ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيُّ رَجُلٍ اَنْتَ، اِنْ اَنْتَ ثَبَتَّ فِيهِ؟ وَذَكَرَ اَنَّ مَعَهُمَا مِرْزَبَّةٌ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الثَّقَلَانِ - اَوْ قَالَ - اَهْلُ مِنًى مَا اَطَاقُوهَا، كَيْفَ بِكَ اِذَا وُضِعَ جِسْرُ جَهَنَّمَ، فَاَيُّ رَجُلٍ اَنْتَ، اِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ عَلَيْهِ اَوْ سَلِمْتَ؟ وَكَيْفَ بِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا مَوْضِعُ قَدَمِكَ وَلَا ظِلٌّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِ الرَّحْمَنِ، فَاَيُّ رَجُلٍ اَنْتَ اِذَا اسْتَظْلَلْتَ بِهِ؟ اذْهَبْ اِلَيْكَ، فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ، اِنَّ هَذَا لَهُوَ الْحَقُّ

✷✷ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نہیں بتایا' تو وہ شخص واپس چلا گیا اور جاتے ہوئے یہ آیت پڑھنے لگا:

''بے شک وہ لوگ جو اُس چیز کو چھپاتے ہیں' جو واضح باتیں اور ہدایت ہم نے نازل کی ہے''۔

اس پر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم اپنی قبر میں داخل ہوگے' تو تمہارے سامنے دو سیاہ اور نیلے فرشتے آئیں گے' جن کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ اُن کے پاؤں کے نیچے آرہے ہوں گے' وہ اپنی اطراف کے دانتوں کے ذریعہ زمین کھود رہے ہوں گے اور پھر وہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کریں گے' تو اُس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی؟ اگر تم ایسے عالم میں ثابت قدم رہے (تو کیا رہ پاؤ گے؟) پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی کہ اُن کے پاس ایسے گرز ہوں گے کہ اگر تمام انسان اور جنات (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمام اہلِ منیٰ اُن کے برخلاف اکٹھے ہو جائیں' تو بھی اُس کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھیں گے' اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب جہنم کا پُل لگایا جائے گا' تو تمہاری کیا کیفیت ہوگی؟ کیا تم اُس سے گزر پاؤ گے' یا بچ جاؤ گے؟ اور اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تمام روئے زمین پاؤں رکھنے کی جگہ جتنی ہوگی اور رحمٰن کے عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ کیا تم اُس سائے کو حاصل کر پاؤ گے؟ تم یہ لے کر چلے جاؤ' اُس اللہ کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! یہ تمام باتیں حق ہیں۔

6741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: (فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا) (طه: 124) قَالَ: يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ

✷✷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''تو اُس کے لیے تنگ زندگی ہوگی''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اُس کی قبر اُس کے لیے تنگ ہو جائے گی' یہاں تک کہ اُس کی

پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جائیں گی۔

6742 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رِجَالٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا مِنَ الْقَبْرِ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ "

✳✳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے تو آپ نے بنونجار کے کچھ آدمیوں کی آوازیں سنیں جو زمانۂ جاہلیت میں فوت ہو چکے تھے اور انہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر (کے عذاب) سے پریشان ہوتے ہوئے باہر تشریف لے گئے آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کریں۔

6743 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

✳✳ سیدہ اُم خالد بنت سعید بن العاص رضی اللہ عنہا اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

6744 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: " اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا، فَاِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ قَبْرَهُ، وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اَتَاهُ مَلَكٌ شَدِيدُ الِانْتِهَارِ، فَقَالَ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: اَقُوْلُ اِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُهُ، فَيَقُوْلُ لَهُ الْمَلَكُ: اطَّلِعْ اِلٰى مَقْعَدِكَ الَّذِي كَانَ لَكَ مِنَ النَّارِ فَقَدْ اَنْجَاكَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَبْدَلَكَ مَكَانَهُ مَقْعَدَكَ الَّذِي تَرٰى مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا كِلْتَيْهِمَا فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: اُبَشِّرُ اَهْلِي؟ فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ فَهٰذَا مَقْعَدُكَ اَبَدًا وَالْمُنَافِقُ اِذَا تَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ يُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِي، اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ، انْظُرْ مَقْعَدَكَ الَّذِي كَانَ لَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَكَانَهُ مَقْعَدَكَ مِنَ النَّارِ "

✳✳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس اُمت کو ان کی قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' جب مؤمن قبر میں داخل ہوگا اور اُس کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے' تو ایک فرشتہ اُس کے پاس آئے گا جو سختی سے جھڑکنے والا ہوگا' اور وہ یہ دریافت کرے گا: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو مؤمن یہ کہے گا کہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور اُس کے بندے ہیں۔ تو فرشتہ کہے گا: تم اپنی اُس جگہ کو دیکھ لو' جو جہنم میں تمہارے لیے ہوتی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُس سے نجات دی اور اُس کی جگہ تمہیں وہ جگہ دے دی ہے' جو تم جنت میں دیکھ رہے ہو۔ تو وہ آدمی دونوں جگہوں کو دیکھ لے گا۔ مؤمن بندہ یہ کہے گا: کیا میں اپنے اہل خانہ کو خوشخبری دوں؟ تو اُس سے کہا جائے گا: تم آرام سے رہو! ہمیشہ کے لیے تمہارا یہی

ٹھکانہ ہے! جب منافق کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے' تو اُس سے دریافت کیا جائے گا: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم! میں وہی بات کہتا تھا' جو لوگ کہتے تھے۔ تو اُس سے کہا جائے گا: تمہیں سمجھ ہی نہیں ہے' تم اپنے اُس ٹھکانہ کا جائزہ لو! جو تمہیں جنت میں ملنا تھا' اب اللہ تعالیٰ نے اُس کی جگہ تمہیں جہنم کا ٹھکانہ دے دیا ہے۔

6745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَيْثُ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

✳✳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدمی انتقال کر جاتا ہے' تو صبح و شام اُس کا ٹھکانہ اُس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ اہلِ جنت میں سے ہو' تو جنت کا (ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے) اور اگر وہ اہلِ جہنم میں سے ہو تو جہنم کا (ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے) اور یہ کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے! قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے اِدھر لے جایا جائے گا۔

6746 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُ عَلٰى اِيمَانِهِ وَالْمُنَافِقُ عَلٰى نِفَاقِهِ

✳✳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (قیامت کے دن) ہر بندہ کو اُسی حالت پر زندہ کیا جائے گا' جس پر وہ مرا تھا' مؤمن کو اُس کے ایمان پر اور منافق کو اُس کی منافقت پر (زندہ کیا جائے گا)۔

6747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجِنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ: اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

6747-صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه - حديث:3615' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه - حديث:4616' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر استبشار العرش وارتياحه لوفاة سعد بن معاذ - حديث:7139' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب سعد بن معاذ بن النعمان بن امرء القيس بن ' حديث:4880' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضل سعد بن معاذ' حديث: 156' سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة - حديث:2772' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في سعد بن معاذ رضي الله عنه - حديث:31673' السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - سعد بن معاذ سيد الاوس رضي الله عنه' حديث:7955'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3523' مسند احمد بن حنبل ' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ' حديث:13892' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث:1886' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه زرارة' باب السين - باب : اهتز العرش لموت سعد بن معاذ' حديث:5195

✲ ✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا' اُس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا' (آپ نے فرمایا:)

''اس کے لیے رحمٰن کا عرش جھوم اُٹھا ہے''۔

6748 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَسَمِعْتُ اَنَا هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْبِضَ الْمُؤْمِنَ كَشَفَ لَهُ عَمَّا يَسُرُّهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

✲ ✲ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی مؤمن کی روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے لیے اُن چیزوں سے پردہ ہٹا دیتا ہے' جو اُسے خوش کر دیں' تو ایسی صورتِ حال میں انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔

6749 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا: اِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَكُمْ بِحَدِيثٍ لَمْ تَسْاَلُوهُ عَنْ آخِرِهٖ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدِهٖ خَيْرًا قَيَّضَ لَهُ مَلَكًا قَبْلَ مَوْتِهٖ بِعَامٍ فَسَدَّدَهُ وَيَسَّرَهُ حَتّٰى يَمُوتَ، وَهُوَ خَيْرُ مَا كَانَ، فَاِذَا حَضَرَ فَرَاٰى ثَوَابَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَجَعَلَ يَتَهَوَّعُ نَفْسَهُ، وَدَّ اَنَّهَا خَرَجَتْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا قَيَّضَ لَهُ شَيْطَانًا قَبْلَ مَوْتِهٖ بِعَامٍ فَصَدَّهُ وَاَضَلَّهُ وَفَتَنَهُ حَتّٰى يَمُوتَ شَرَّ مَا كَانَ، وَيَقُولُ النَّاسُ مَاتَ فُلَانٌ وَهُوَ شَرُّ مَا كَانَ، فَاِذَا حَضَرَ فَرَاٰى ثَوَابَهُ مِنَ النَّارِ جَعَلَ يَتَبَلَّعُ نَفْسَهُ وَدَّ اَنَّهُ لَا يَخْرُجُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

✲ ✲ ابوعطیہ وادعی بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے عرض کی: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے تو موت آتی ہے۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے! اُنہوں نے تمہیں ایک حدیث بیان کی ہے' تمہیں اُس کے

بارے میں اب کسی اور سے سوال کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی' میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتی ہوں! جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے مرنے سے ایک سال پہلے اُس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے' جو اُس کے مرنے تک اُسے سیدھا راستہ بجھاتا ہے اور اُسے آسانی فراہم کرتا ہے' پھر وہ بندہ بہترین حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے' تو وہ جنت میں ملنے والا اجر و ثواب دیکھتا ہے تو اُس کا نفس اُس کا مشتاق ہوتا ہے اور اُس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ (دنیا سے) رخصت ہو جائے' ایسی صورتِ حال میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بُرے بندہ کے بارے میں ارادہ کرتا ہے تو اُس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک شیطان اُس پر مسلط کر دیتا ہے جو اُسے (نیکی کے کاموں سے) روکتا ہے' اُسے گمراہ کرتا ہے' اُسے آزمائش کا شکار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بدترین حالت میں انتقال کرتا ہے' لوگ یہ کہتے ہیں: فلاں شخص کا انتقال ہو گیا' حالانکہ وہ شخص بدترین حالت میں ہوتا ہے' جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے تو اُسے جہنم میں ملنے والا بدلہ دکھایا جاتا ہے' جس کے نتیجہ میں اُس کا نفس گھبرا جاتا ہے اور وہ اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ اُس کی جان نہ نکلے' ایسی صورتِ حال میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔

6750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: حَرَامٌ عَلٰى نَفْسٍ اَنْ تَخْرُجَ حَتّٰى تَعْلَمَ اِلَى الْجَنَّةِ اَمْ اِلَى النَّارِ

✲✲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نفس کے لیے یہ بات حرام ہے کہ وہ اُس وقت تک (جسم سے نکلے) جب تک اُسے یہ پتا نہیں چل جاتا کہ اُس کا ٹھکانہ جنت ہے یا جہنم ہے؟

6751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَقُولُ: اِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِكُمْ يُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالرَّحْمٰنِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارے بعد عنقریب ایسے لوگ سامنے آئیں گے' جو قبر کے عذاب کو جھوٹا قرار دیں گے' رحمٰن کو جھٹلائیں گے' دجال کو جھٹلائیں گے اور حوضِ کوثر کو جھٹلائیں گے (یعنی ان سب باتوں کا انکار کریں گے) اور وہ اُن لوگوں کو جھٹلائیں گے جنہیں جہنم سے نکال دیا جائے گا۔

6752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: "مَاتَ رَجُلٌ فَلَمَّا اُدْخِلَ قَبْرَهُ اَتَتْهُ الْمَلَائِكَةُ فَقَالُوا: اِنَّا جَالِدُوكَ مِائَةَ جَلْدَةٍ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَالَ: فَذَكَرَ صَلَاتَهُ وَصِيَامَهُ وَجِهَادَهُ قَالَ: فَخَفَّفُوا عَنْهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى عَشَرَةٍ، ثُمَّ سَاَلَهُمْ حَتّٰى خَفَّفُوا عَنْهُ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى وَاحِدَةٍ فَقَالُوا اِنَّا جَالِدُوكَ جَلْدَةً وَاحِدَةً لَا بُدَّ مِنْهَا فَجَلَدُوهُ جَلْدَةً اضْطَرَمَ قَبْرُهُ نَارًا، وَغُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: فِيمَ

جَلَدُوْنِیْ هٰذِهِ الْجَلْدَةَ؟ قَالُوْا: اِنَّكَ بُلْتَ يَوْمًا ثُمَّ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ، وَسَمِعْتَ رَجُلًا يَسْتَغِيثُ مَظْلُومًا فَلَمْ تُغِثْهُ

✽✽ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا جب اُسے اُس کی قبر میں اُتارا گیا' تو فرشتے آئے' اُنہوں نے دریافت کیا: ہم تمہیں اللہ کے عذاب میں سے ایک سو کوڑے لگائیں گے' تو وہ شخص اپنی نماز' روزے اور جہاد کا ذکر کرے گا' تو فرشتے اُس میں تخفیف کرتے جائیں گے' یہاں تک کہ دس کوڑے رہ جائیں گے' وہ شخص پھر اُن فرشتوں سے درخواست کرے گا تو وہ فرشتے اور تخفیف کر دیں گے یہاں تک کہ ایک کوڑا رہ جائے گا' پھر فرشتے یہ کہیں گے کہ اب ہم تمہیں ایک کوڑا تو ضرور لگائیں گے اس کے بغیر تو کوئی چارہ نہیں ہے۔ تو وہ فرشتے جب اُسے ایک کوڑا لگائیں گے' تو اُس کی قبر دن کے وقت میں تاریک ہو جائے گی اور اُس پر غشی طاری ہو جائے گی' جب اُسے ہوش آئے گا تو وہ دریافت کرے گا: ان لوگوں نے یہ کوڑا مجھے کیوں لگایا تھا؟ وہ فرشتے جواب دیں گے: ایک دن تم نے پیشاب کرنے کے بعد نماز ادا کر لی تھی اور وضو نہیں کیا تھا اور تم نے ایک شخص کو ظلم کے خلاف مدد مانگتے ہوئے سنا تھا اور تم نے اُس کی مدد نہیں کی تھی۔

6753 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَنْ قَتَادَةَ اَيْضًا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ فَحَادَتْ بِهِ، فَقَالَ: حَادَتْ وَحُقَّ لَهَا، اِنَّ صَاحِبَیْ هٰذَيْنِ الْقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ مِنْ غَيْرِ كَبِيرٍ وَبَلَاءٍ، اَمَّا هٰذَا لِاَحَدِهِمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَاْكُلُ لُحُومَ النَّاسِ ثُمَّ كَسَرَ جَرِيدَةً مِنْ نَخْلٍ فَغَرَسَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقِيلَ لَهُ: مَا يَنْفَعُهُمَا هٰذَا؟ فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَا رَطْبَيْنِ

✽✽ طاؤس اور قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ اُس وقت خچر پر سوار تھے' وہ بے چین ہوا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بے چین ہوا ہے' اور بالکل ٹھیک ہوا ہے' کیونکہ ان دو قبر والے لوگوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے یا آزمائش کی وجہ سے نہیں ہو رہا' ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کا گوشت کھاتا تھا (یعنی غیبت کرتا تھا)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ لی اور اُنہیں اُن میں سے ہر ایک کی قبر پر گاڑ دیا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا اس کا ان دونوں کو فائدہ ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے جب تک یہ ٹہنیاں تر رہتی ہیں' تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

6754 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: هٰذَا قَبْرُ فُلَانٍ، وَهٰذَا قَبْرُ فُلَانٍ، وَهُمَا يُعَذَّبَانِ فِی غَيْرِ كَبِيرٍ وَبَلٰى، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَتَاَذّٰى بِبَوْلِهٖ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَهْمِزُ النَّاسَ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَكَسَرَهَا، فَوَضَعَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدَةً وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدَةً، وَقَالَ: عَسٰى اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا الْعَذَابُ مَا دَامَا رَطْبَتَيْنِ، اَوْ رَطْبَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِی مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' تو آپ نے ارشاد

فرمایا: یہ فلاں کی قبر ہے اور یہ فلاں کی قبر ہے! انہیں (بظاہر) کسی بڑے گناہ یا آزمائش کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کی چغلی کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ لی' اُسے توڑا اور ایک حصہ اُس کی قبر پر رکھ دیا اور ایک حصہ دوسرے کی قبر پر رکھ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں شاخیں تر رہیں گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

6755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَوْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور جہنم کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

6756 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ طَوْقٍ رَجُلٍ مِنَ الْعَتِيكِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْمُهَلَّبِ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ سُلَيْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْحَمَّامِ، فَكَانَ سُلَيْمَانُ فِي الْبَيْتِ الدَّاخِلِ وَكُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْبَيْتِ الثَّانِي لَيْسَ مَعَنَا آخَرُ قَالَ: فَجَعَلَ يَسْاَلُنِي عَنْ شَجَاعَتِي وَاُخْبِرُهُ، فَقَالَ لِي عُمَرُ: يَا اَبَا خَالِدٍ، اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَسِرٌّ وَاَمَّا الْآخَرُ فَعَلَانِيَةٌ اَمَّا السِّرُّ فَاِنِّي كُنْتُ نَزَلْتُ فِي قَبْرِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ حِينَ دَلَّوْهُ فِي قَبْرِهِ، فَلَمَّا اَخَذْنَاهُ مِنْ سَرِيرِهِ فَوَضَعْنَاهُ عَلَى اَيْدِينَا اضْطَرَبَ فِي اَكْفَانِهِ فَوَضَعْنَاهُ فِي قَبْرِهِ، فَقَالَ ابْنُهُ: اَبِي حَيٌّ اَبِي حَيٌّ، فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَاكَ لَيْسَ بِحَيٍّ، وَلَكِنَّهُمْ يَلْقَوْنَ هَذَا فِي قُبُورِهِمْ، وَاَمَّا الْعَلَانِيَةُ فَاِنَّ هَذَا اسْتَعْمَلَكَ عَلَى الْعِرَاقِ فَاتَّقِ اللّٰهَ فِيهِمْ فَاِنَّهُمْ قَدْ لَقُوا مِنَ الْحَجَّاجِ بَلَاءً، وَلَقُوا مِنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ "

✽✽ یزید بن مہلب بیان کرتے ہیں: وہ (اس وقت کا خلیفہ) سلیمان اور عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ایک حمام میں موجود تھے' سلیمان اندر والے کمرے میں تھا' میں اور عمر بن عبدالعزیز دوسرے کمرے میں تھا' ہمارے ساتھ کوئی اور شخص نہیں تھا' تو انہوں نے مجھ سے میری بہادری کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا' میں نے اُنہیں بتانا شروع کیا' پھر عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے کہا: اے ابوخالد! میں آپ کو ایک بات بیان کرنے لگا ہوں جس میں سے ایک تو پوشیدہ رکھنی ہے اور دوسری ظاہر کر سکتے ہیں' جہاں تک پوشیدہ بات کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ میں ولید بن عبدالملک کی قبر میں اُترا تھا جب اُسے قبر میں اُتارا گیا تھا' جب ہم نے اس کی چارپائی کو پکڑا اور اُسے اپنے ہاتھوں پر رکھا' تو وہ اپنے کفن کے اندر مضطرب ہوا' ہم نے اُسے اُس کی قبر میں اُتار دیا' اس کے بیٹے نے کہا: میرا باپ زندہ ہے! میرا باپ زندہ ہے! تو میں نے کہا: تمہارا باپ زندہ نہیں ہے' لیکن لوگوں کو قبروں میں اس طرح کی

صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ظاہر کرنے والی بات یہ ہے کہ اگر یہ (یعنی خلیفہ سلیمان بن عبدالملک) تمہیں عراق کا گورنر مقرر کرتا ہے' تو تم ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' کیونکہ اُن لوگوں کو پہلے ہی حجاج کی طرف سے بڑی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور قتیبہ بن مسلم کی طرف سے بھی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

6757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اِنَّمَا يُفْتَنُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ، اَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُفْتَنُ سَبْعًا، وَاَمَّا الْمُنَافِقُ فَيُفْتَنُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَلَا يُسْاَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَلَا يَعْرِفُهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَنَا اَقُوْلُ: قَدْ قِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ، فَمَا رَاَيْنَا مِثْلَ اِنْسَانٍ اَغْفَلَ هَالِكَهُ سَبْعًا اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْهُ

* * عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: دونوں طرح کے آدمیوں کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے' مؤمن کو بھی اور منافق کو بھی' جہاں تک مؤمن کا تعلق ہے تو اُسے سات دن تک آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور منافق کو چالیس دن تک آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جہاں تک کافر شخص کا تعلق ہے تو اُس سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا اور وہ نبی اکرم ﷺ کو پہچانتا بھی نہیں ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے انسان جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی' اپنے ہلاکت کا شکار کرنے والے کو' سات دن تک خود سے دور رکھے' یوں کہ اُس کی طرف سے صدقہ کیا گیا ہو۔

6758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَذَكَرَ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا: " يَخْرُجَانِ فِيْ اَفْوَاهِهِمَا وَاَعْيُنِهِمَا النَّارُ، وَعَلَيْهِمَا الْمُسُوحُ، وَتَرْجُفُ بِهِ الْاَرْضُ، حَتّٰى اِذَا حِيْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَقْلِهِ فَلَمْ يَعْقِلْ شَيْئًا بِعَقْلِهِ اِلَّا مَا اَلْقَى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهِ فَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فَيَقُوْلَانِ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا اَفْلَحْتَ، وَيْلَكَ مَا اَشْقَاكَ، صَدَقْتَ وَاللّٰهِ، عَلٰى ذٰلِكَ عِشْتَ، وَعَلٰى ذٰلِكَ وَاللّٰهِ تَمُوْتُ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَيْلَكَ انْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَانْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ يُسْلَبُ كَفَنَهُ فَيُبَدَّلُ ثِيَابًا مِنْ نَارٍ، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ كُوَّةٌ تَخْرُجُ عَلَيْهِ مِنْهَا حَرُّهَا وَرِيْحُهَا وَنَتْنُهَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے منکر نکیر کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: ان کے منہ اور آنکھوں سے آگ نکل رہی ہوگی اور ان دونوں پر مسوح ہوگا' ان کے ذریعہ زمین کانپے گی یہاں تک کہ آدمی کی عقل رخصت ہو جائے گی اور آدمی کو اپنے عقل کے ذریعہ کوئی چیز سمجھ نہیں آئے گی' ماسوائے اُس چیز کے' جو اللہ تعالیٰ اُس کی زبان پر القاء کردے۔ دونوں فرشتے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اُس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا: وہ دونوں فرشتے اُس سے کہیں گے: نہ تو تمہیں سمجھ ہے اور نہ ہی تم کامیاب ہوئے! تمہارا ستیاناس ہو! تم کتنے بد بخت ہو! تم نے سچ کہا ہے' اللہ کی قسم! تم اسی حالت میں زندہ رہے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں موت دی اور اسی حالت میں اگر اللہ نے چاہا' تو تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا'

تمہارا ستیاناس ہو! تم اس بات کا جائزہ لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری رحمت کو تم سے کس طرح پھیر دیا ہے اور تم جہنم میں اپنے ٹھکانہ کو دیکھ لو پھر اُس کا کفن اُتار کر اُسے جہنم کے کپڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا اور اُس کے لیے قبر تنگی ہو جائے گی یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جائیں گی' یہاں تک کہ اُس کے اور جہنم کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی' جس میں سے جہنم کی گرمی' اُس کی ہوا اور اُس کی بُو اُس بندے تک آئے گی۔

6759 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: "تَأْكُلُ الْاَرْضُ ابْنَ آدَمَ كُلَّهُ اِلَّا عَظْمَ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ - اَوْ قَالَ -: يُوصَلُ " قَالَ: وَقَالَ: تُمْطِرُ الْاَرْضُ مَطَرًا يُنْبِتُ اَجْسَادَ النَّاسِ حَتّٰى يَصِيرَ جَسَدًا بِغَيْرِ رُوحٍ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذنب کی ہڈی کے علاوہ' ابن آدم کے پورے جسم کو زمین کھا لیتی ہے' حصہ سے انسان کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دوبارہ ملایا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: بارش نازل ہوگی' جو اُن اجسام کو اُگا دے گی' یہاں تک کہ وہ ایسے جسم ہوں گے' جن میں روح نہیں ہوگی' تو پھر اُن میں روح پھونک دی جائے گی۔

6760 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: " ذٰلِكَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ يَخْرُجَانِ فِيْ اَفْوَاهِهِمَا وَاَعْيُنِهِمَا النَّارُ، وَعَلَيْهِمَا الْمُسُوحُ، وَتَرْجُفُ بِهِ الْاَرْضُ حَتّٰى اِذَا حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَقْلِهِ فَلَمْ يَعْقِلْ شَيْئًا بِعَقْلِهِ اِلَّا مَا اَلْقَى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهِ، قَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ، فَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: الْاِسْلَامُ؟ فَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: مَا يُدْرِيكَ؟ هَلْ رَاَيْتَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَلٰكِنْ جَاءَ بِذٰلِكَ كِتَابُ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَيَقُولَانِ: صَدَقْتَ، عَلٰى ذٰلِكَ وَاللّٰهِ عِشْتَ، وَعَلٰى ذٰلِكَ مُتَّ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، انْظُرْ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ مِنَ النَّارِ، وَانْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُبَدَّلُ بِكَفَنِهِ ثِيَابًا مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ، وَيُوَسَّعُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ مَدَّ بَصَرِهِ، وَيُفْتَحُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ كُوَّةٌ يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْهَا رِيحُهَا وَرَوْحُهَا وَبَرْدُهَا وَطِيبُهَا، وَاَمَّا الْمُنَافِقُ فَيُضْرَبُ بِالْمِرْزَبَّةِ ضَرْبَةً فَيَقْعُدُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ، وَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: الْاِسْلَامُ، وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُونَ: لِمَ تَقُولُ ذٰلِكَ هَلْ رَاَيْتَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي "

✵✵ عبید بن عمیر فرماتے ہیں: وہ منکر اور نکیر ہوں گے' جن کے منہ اور آنکھوں سے آگ نکل رہی ہوگی' اُن پر مسوح ہو گا' زمین اُن کے ذریعہ کانپے گی' یہاں تک کہ وہ آدمی اور اُس کی عقل کے درمیان رکاوٹ بن جائیں گے اور آدمی کو محض اپنی عقل کی بنیاد پر کوئی چیز سمجھ نہیں آئے گی' ماسوائے اُس چیز کے' جو اللہ تعالیٰ اُس کی زبان پر جاری کر دے گا۔ وہ دونوں فرشتے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ بندہ کہے گا: اللہ تعالیٰ ہے' وہ دریافت کریں گے: تمہارا دین کیا ہے؟ بندہ کہے گا: اسلام ہے' وہ دریافت کریں گے: تمہارے نبی کون ہیں؟ بندہ جواب دے گا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ دریافت کریں گے: تمہیں کیسے پتا چلا؟

کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟ بندہ جواب دے گا: جی نہیں! لیکن میرے پاس اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب آئی تھی' تو میں اُس پر ایمان لایا اور میں نے اُس کی تصدیق کی۔ تو وہ دونوں فرشتے کہیں گے: تم نے سچ کہا ہے' اللہ کی قسم! تم اسی عقیدہ پر زندہ رہے اسی عقیدہ پر تمہارا انتقال ہوا اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی عقیدہ پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تم اللہ تعالیٰ کی اُس رحمت کا جائزہ لو! جو اُس نے تم پر کی ہے اور تم سے جہنم کو پھیر دیا ہے اور تم جنت میں اپنے ٹھکانہ کو دیکھ لو پھر اُس کے کفن کو جنت کے کپڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا' اُس کی قبر کو تاحد نگاہ کشادہ کر دیا جائے گا' اُس کے اور جنت کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی' جس میں سے جنت کی ہوا' اس کی ٹھنڈک اور اُس کی خوشبو اُس بندہ تک آئے گی۔

جہاں تک منافق کا تعلق ہے تو اُسے گرز کے ذریعہ مارا جائے گا' وہ بیٹھے گا' تو فرشتے اُس سے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دے گا: اللہ تعالیٰ! فرشتے دریافت کریں گے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دے گا: اسلام! فرشتہ دریافت کرے گا: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دے گا: حضرت محمد ﷺ! پھر فرشتے دریافت کریں گے: تم یہ بات کیسے کہتے ہو! کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟ تو وہ جواب دے گا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا۔

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

باب: بیمار کی عیادت کرنا

6761 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَائِدُ لِمَرِيضٍ فِىْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ

✻✻ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بیمار کی عیادت کرنے والا شخص' واپس آنے تک جنت کے باغات میں سے (پھل) چنتا رہتا ہے''۔

6762 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُوْدُوا الْمَرِيضَ، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ فَاِنَّهُنَّ تُذَكِّرْنَ الْاٰخِرَةَ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیمار کی عیادت کرو' جنازہ کے ساتھ جاؤ' کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتے ہیں''۔

6763 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى قَالَ: قَالَ

6761-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب فضل عيادة المريض - حديث:4764' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' ما جاء في ثواب عيادة المريض - حديث:10647' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب فضل العيادة - حديث:6195' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' ومن حديث ثوبان - حديث:21824' مسند الطيالسي - ثوبان رحمه الله' حديث:1069' المعجم الكبير للطبراني - باب الثاء ' باب من اسمه ثعلبة - ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث 1430

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِي

✱✱ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعوت کو قبول کرو' بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ''۔

6764 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ بِسْطَامَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ زِنْبَاعٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ عَائِدَ الْمَرِيضِ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ فَاِنْ سَاَلَ بِالْمَرِيضِ قَائِمًا اَلْجَمَتْهُ الرَّحْمَةُ، وَاِنْ قَعَدَ غَمَرَتْهُ

✱✱ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابوعبداللہ! ہم تو یہ کرتے ہیں کہ بیمار کی عیادت کرنے والا شخص رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور اگر وہ کھڑا ہو کر بیمار کی مزاج پرسی کرتا ہے' تو رحمت اُس کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ بیٹھ جائے تو وہ اُس میں غوطہ لگاتا ہے۔

6765 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، اَوِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَيَّعَ جِنَازَةً، وَوُفِّقَ لَهُ صِيَامُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَمْسَى وَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اَيُّكُمْ عَادَ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: اَيُّكُمْ تَصَدَّقَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِهِ؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: فَاَيُّكُمْ شَيَّعَ الْيَوْمَ جِنَازَةً؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: فَاَيُّكُمْ اَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْجَبْتَ يَعْنِي الْجَنَّةَ

✱✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یا شاید حسن بصری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (ایک ہی دن میں) بیمار کی عیادت بھی کرے اور جنازہ کے ساتھ بھی جائے اور اُس نے اُس دن مکمل روزہ رکھا ہو' تو ایسے شخص پر جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: آج اپنے مال میں سے کسی نے کوئی چیز صدقہ کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص آج جنازہ کے ساتھ گیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے آج روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے واجب کر لی ہے۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی جنت واجب کر لی ہے)۔

6766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَصُمِ الْيَوْمَ وَلَمْ يَعُدْ مَرِيضًا فَقَالَ الرَّجُلُ:

وَمَا عِيَادَةُ الْمَرِيضِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَصِيَامٍ

✱✱ مکحول بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایسے آدمی کی طرف سے بھلائی ہے جس نے ایک دن روزہ نہ رکھا ہو اور ایک دن بیمار کی عیادت نہ کی ہو اُن صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! بیمار کی عیادت کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھنے کی مانند ہے۔

6767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَعِنْدَهُ الْاَشْعَرِيُّ، فَقَالَ: مَا غَدَا بِكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ بَوَجَعِ ابْنِ اَخِي فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعُودَهُ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنَا مَا فِيْ اَنْفُسِنَا اَنْ نُحَدِّثَكَ مَا سَمِعْنَا: اِنَّهُ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَهَارًا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ عَادَهُ لَيْلًا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ

✱✱ ابان نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' اُن کے پاس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: اے بزرگوار! آپ صبح کس کام کے سلسلہ میں آئے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اپنے بھتیجے کی بیماری کا پتا چلا' تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں اُس کی عیادت کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کچھ ہمارے من میں ہے' وہ ہمیں اس بات سے نہیں روکتا ہے کہ ہم نے جو کچھ سن رکھا ہے' اُسے بیان کر دیں' جو شخص دن کے وقت کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے شام تک اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی شخص شام کے وقت کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

6768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ اَخَفُّهَا

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سب سے زیادہ فضیلت والی عیادت وہ ہے جو سب سے مختصر ہو۔

6769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ، اُصَدِّقُ: اَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ، عَادَ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فَلَقِيَ عَلِيًّا، فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَمْرٍو: اَعُدْتَ حُسَيْنًا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَلٰى مَا فِي النَّفْسِ؟ قَالَ: اِنَّكَ يَا اَبَا حَسَنٍ لَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تُخْرِجَ مَا فِي النَّفْسِ قَالَ: اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَمْنَعْنِي نَصِيحَةً لَكَ، اَيُّمَا امْرِءٍ عَادَ مَرِيضًا وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى مِثْلَهَا مِنَ الْغَدِ، وَاِنْ جَلَسَ جَلَسَ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

✱✱ ابن جریج نے ایک راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمرو بن حریث' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے گئے' اُن کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو سے دریافت کیا: کیا تم نے حسین کی عیادت کی ہے؟ اُنہوں

نے عرض کی: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے من میں کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: اے ابوالحسن! آپ اس بات کی استطاعت نہیں رکھتے کہ جو کچھ آپ کے من میں ہے آپ اُسے ظاہر کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری خیر خواہی میں رکاوٹ نہیں بنوں گا۔ جو بھی شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو ستر ہزار فرشتوں کو اُس کے لیے متعین کر دیا جاتا ہے جو اُس دن تک اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی شخص بیٹھ کر (بیمار کی) مزاج پرسی کرتا ہے' تو وہ شخص جنت کے باغ میں اور اللہ کی رحمت میں بیٹھتا ہے۔

6770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُولُ: مَا يَلْقَى اَهْلُ الْمَرِيضِ مِنْ عِيَادَةِ نَوْكَى الْقُرَّاءِ اَشَدُّ مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنْ مَرِيضِهِمْ

⁂ امام شعبی فرماتے ہیں: مریض کے اہلِ خانہ میں سے جو شخص بھی عیادت کرنے والے شخص سے ملتا ہے تو وہ اس سے زیادہ شدید ہوتی ہے' جتنی صورتِ حال اُنہیں اُن کے بیمار کی طرف سے پیش آتی ہے۔

بَابُ الْعَرَقِ لِلْمَرِيضِ

باب: بیمار شخص کو پسینہ آنا

6771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

⁂ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا اُس میں آپ کو پسینہ آیا کرتا تھا۔

6772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَانَ عِنْدَ اَخٍ لَهُ وَهُوَ يَسُوقُ فَجَعَلَ يَرْشَحُ جَبِينُهُ، فَضَحِكَ عَلْقَمَةُ، فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ بْنُ اَوْسٍ: مَا يُضْحِكُكَ يَا اَبَا شِبْلٍ؟ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: اِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا، وَاِنَّ نَفْسَ الْكَافِرِ تَخْرُجُ مِنْ شِدْقِهِ كَمَا تَخْرُجُ نَفْسُ الْحِمَارِ، اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ بِالسَّيِّئَةِ قَدْ عَمِلَهَا لِتَكُونَ بِهَا، وَاِنَّ الْكَافِرَ لَيُهَوَّنُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ بِالْحَسَنَةِ قَدْ عَمِلَهَا لِتَكُونَ بِهَا

⁂ علقمہ بیان کرتے ہیں: اُن کا ایک بھائی تھا' وہ قریب المرگ تھا' اُس کی پیشانی پر پسینہ آیا' تو علقمہ ہنس پڑے' تو اس پر یزید نے اُن سے کہا: اے ابوشبل! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مؤمن کی جان پسینہ نکلنے کے عالم میں نکلتی ہے اور کافر کی جان اُس کی باچھوں میں سے یوں نکلتی ہے جس طرح گدھے کا سانس نکلتا ہے اور مؤمن کی موت کے وقت اُس پر اُس کی برائی کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے' جس کا اُس نے ارتکاب کیا تھا تا کہ یہ سختی اُس کا بدلہ بن جائے اور کافر شخص کی موت اُس کے لیے اُس اچھائی کی وجہ سے آسان ہو جاتی ہے' جو اُس نے کی تھی تا کہ یہ اُس کا بدلہ ہو جائے۔

6773 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ يَمْرَضُ الرَّجُلُ الَّذِي كُنَّا نَرَى اَنَّهُ صَالِحٌ فَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَيَمْرَضُ الرَّجُلُ الَّذِي مَا كُنَّا نَرَى فِيهِ خَيْرًا فَيُهَوَّنُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَبْقَى مِنْ ذُنُوبِهِ شَيْءٌ فَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ لِاَنْ يَلْقَى اللّٰهَ لَا ذَنْبَ لَهُ، وَاِنَّ الْمُنَافِقَ تَبْقَى مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ فَيُهَوَّنُ عَلَيْهِ لِاَنْ يَلْقَى اللّٰهَ وَلَا حَسَنَةَ لَهُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: بَلَغَنَا اَنَّ عِلَاجَ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ

✳✳ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک آدمی بیمار ہوتا ہے جس کے بارے میں ہماری یہ رائے ہے کہ وہ نیک ہے' لیکن اُس پر موت شدید ہوتی ہے' اور ایک آدمی بیمار ہوتا ہے جس کے بارے میں ہمیں یہ پتا ہوتا ہے کہ اس کے اندر بھلائی نہیں ہے' لیکن اُس کی موت اُس کے لیے آسان ہوجاتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گناہوں میں سے کوئی چیز باقی رہ گئی ہوتی ہے' تو موت کے وقت اُس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اُس کا کوئی گناہ نہ ہو' اور منافق شخص کی نیکیوں میں سے کوئی نیکی باقی رہ گئی ہوتی ہے' تو اُس کے لیے موت کے وقت آسانی کردی جاتی ہے' تاکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اُس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: موت کے فرشتے کا سامنے آنا' تلوار کی ایک ہزار ضربوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

بَابُ تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو بوسہ دینا

6774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَتَى الْبَيْتَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ بُرْدَ حِبَرَةٍ وَكَانَ مُسَجًّى عَلَيْهِ بِهِ، فَنَظَرَ اِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، لَقَدْ مِتَّ الْمَوْتَةَ الَّتِي لَا مَوْتَ بَعْدَهَا

✳✳ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے: حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ اُس گھر میں آئے' جہاں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا اور یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا تھا' حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے چہرے سے یمنی چادر ہٹائی' آپ کو اُس چادر کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا تھا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے اور آپ کو بوسہ دیا' پھر وہ بولے: اللہ کی

قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا! آپ اُس والی موت کا سامنا کر چکے ہیں' جس کے بعد کوئی اور موت نہیں آئے گی۔

6775 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى رَاَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ عَلٰى وَجْنَتَيْهِ "

✻✻ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے جن کا انتقال ہو چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر جھکے' آپ نے اُنہیں بوسہ دیا' پھر آپ روئے یہاں تک کہ آپ کے رخساروں پر آپ کے آنسو بہہ نکلے۔

بَابُ مَوْتِ الْفُجَائَةِ

باب: اچانک موت

6776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَوْتُ الْفُجَائَةِ تَخْفِيفٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ، وَاَسَفٌ عَلَى الْكُفَّارِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اچانک موت مؤمن کے لیے تخفیف ہوتی ہے اور کافر شخص کے لیے افسوس کا باعث ہوتی ہے۔

6777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: مؤمن ہر قسم کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے۔

6778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَبُولُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: " اِنِّى لَاَجِدُ فِى ظَهْرِى شَيْئًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ مَاتَ، فَنَاحَتْهُ الْجِنُّ فَقَالُوْا:

(البحر السريع)

قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ ... سَعْدَ بْنَ عُبَادَةْ
وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ ... فَلَمْ نُخْطِءْ فُؤَادَهُ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگے' پھر وہ واپس آئے اور بولے: مجھے اپنی پشت پر کوئی چیز محسوس ہو رہی ہے' پھر کچھ ہی عرصہ بعد اُن کا انتقال ہو گیا' تو ایک جن نے اُن کا نوحہ ان الفاظ میں کہا:

''ہم نے خزرج قبیلہ کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے' ہم نے اُنہیں دو تیر مارے ہیں' جو سید ھے

ان کے دل پر لگے ہیں“۔

6779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ، يَذْكُرُ اَنَّ حُذَيْفَةَ، كَانَ يَشْتَدُّ فِي مَوْتِ الْفُجَاءَةِ، اَخْذَةٌ عَلَى سَخَطٍ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اچانک موت کو بہت شدید سمجھتے تھے' وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ ناراضگی کی گرفت ہے۔

6780 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَوَارِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِذَا كَثُرَ الْفَالِجُ وَمَوْتُ الْفُجَاءَةِ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي حَبِيبٌ، عَنِ الْحَوَارِيِّ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَفْشُوَنَّ الْفَالِجُ النَّاسَ حَتَّى يُظَنَّ اَنَّهُ طَاعُونٌ

٭٭ حواری بن زیاد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے قریب کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ فالج زیادہ ہو جائے گا اور اچانک موت زیادہ ہوگی“۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”فالج اتنا زیادہ لوگوں میں پھیل جائے گا کہ یوں گمان کیا جائے گا کہ شاید یہ طاعون کی طرح ہے“۔

6781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَوْتُ الْفُجَاءَةِ تَخْفِيفٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ عَلَى الْكُفَّارِ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اچانک موت مؤمن کے لیے سہولت ہوتی ہے اور کافروں کے لیے ناراضگی کی گرفت ہوتی ہے“۔

بَابُ عُمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمْرِ بَعْضِ اَصْحَابِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک اور آپ کے بعض اصحاب کی عمر مبارک کا تذکرہ

6782 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ مِنْ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ کی عمر شریف 63 برس تھی' اس میں

سے 10 سال تک مکہ مکرمہ میں آپ پر قرآن نازل ہوا اور 10 سال تک مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔

6783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ، قَالَ: وَمَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ مِثْلَهُ

* * سعید بن مسیب کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی اتنی ہی عمر میں ہوا تھا۔

6784 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ، وَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ ابْنَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کا نزول شروع ہوا' تو آپ کی عمر 40 برس تھی' آپ 13 برس مکہ میں مقیم رہے اور 10 سال مدینہ میں مقیم رہے' آپ کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا۔

6785 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: وُكِّلَ مِيكَائِيْلُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ ثَلَاثَ سِنِينَ يُعَلِّمُ اَسْبَابَ النُّبُوَّةِ، فَلَمَّا كَانَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ وُكِّلَ بِهِ جِبْرَئِيْلُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَتُوُفِّيَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت میکائیل علیہ السلام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعلق کیا گیا' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 40 سال تھی' اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو نبوت کے اسباق کی تعلیم دی جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب 43 برس ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ سے متعلق کیا گیا' وہ مکہ میں 10 سال تک قرآن لے کر آپ پر نازل ہوتے رہے اور مدینہ منورہ میں بھی 10 سال تک نازل ہوتے رہے' پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک 63 برس تھی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا تو اُس وقت اُن کی عمر بھی 63 برس تھی۔

6786 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ، وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ، اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ، وَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَمْ يَكُنْ فِيْ رَاْسِهِ وَلَا فِيْ لِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی بالکل چھوٹے تھے آپ کے بال نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی بالکل گندمی تھے اور نہ ہی بالکل سفید تھے آپ پر وحی اُس وقت نازل ہونا شروع ہوئی' جب آپ کی عمر 40 برس تھی' آپ 10 سال مکہ میں مقیم رہے اور 10 سال مدینہ میں

مقیم رہے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر 60 سال تھی اُس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہیں تھے۔

6787 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ: كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرَ سِنِينَ قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ: كَذَبَ، اِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فَمَقَتُّ عُرْوَةَ حِينَ كَذَّبَهُ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنا عرصہ مقیم رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: دس سال! میں نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو یہ کہتے ہیں: دس سے کچھ زیادہ سال رہے تھے تو انہوں نے جواب دیا: وہ غلط کہتے ہیں انہوں نے اسے شاعر کے قول سے حاصل کیا ہوگا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: جب عروہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو غلط قرار دیا تو میں اُن کی طرف دیکھتا رہ گیا (یا یہ مطلب ہے: میں نے انہیں گھور کر دیکھا)

6788 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُخْبِرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ عَلِيًّا مَاتَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

* * امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اُس وقت اُن کی عمر 65 برس تھی۔

6789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِهِ عَلِيٍّ، اَنَّ عَلِيًّا، قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

* * امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اُس وقت ان کی عمر 58 سال تھی۔

6790 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَاَبُو بَكْرٍ بِمَنْزِلَتِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنُ سِتٍّ وَخَمْسِينَ، وَعُثْمَانُ ابْنُ اِحْدَى وَسِتِّينَ "

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ کی عمر 65 سال تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی اتنی ہی عمر تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عمر بھی 65 سال تھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر 61 سال تھی۔

6791 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ عَلَى رَاْسِ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ " قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَتُوُفِّيَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى رَاْسِ ثَلَاثٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَمَاتَ عُمَرُ عَلَى رَاْسِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال 63 سال کی عمر میں ہوا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی 63 سال کی عمر میں ہوا تھا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال 55 سال کی عمر میں ہوا تھا۔

6791-صحیح البخاری - کتاب المناقب' باب وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث:3364' صحیح مسلم - کتاب الفضائل' باب کم سن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم قبض ؟ - حدیث:4435' صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر البیان بان هذا العدد المذکور فی خبر انس لم یرد - حدیث:6479' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم' ذکر الاختلاف فی سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث:6888' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما اختلف فیه اصحاب رسول اللہ صلی اللہ' حدیث:1669' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنها' حدیث:24093' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث:4552' المعجم الکبیر للطبرانی - سن ابی بکر وخطبته ' حدیث:25' الشمائل المحمدیة للترمذی - باب : ما جاء فی سن رسول اللہ صلی اللہ علیه' حدیث:371

علمِ تصوّف واخلاقیات کے عظیم ترین ماخذ کا آسان اور عام فہم ترجمہ

تہذیب احیاء العلوم

شیخ الانام حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تخریج، تہذیب و تحشیہ

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

شبیر برادرز ®

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

E-mail: shabbirbrother786@gmail.com

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر کی تصانیف، ترجمہ، شرح و تخریج کی ہوئی کتب

جامع ترمذی شریف

صحیح مسلم شریف

صحیح بخاری شریف

سنن نسائی شریف

سنن ابوداؤد شریف

سنن ابن ماجہ

جہانگیری

المصنف

عبد الرزاق

3

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جہانگیری

المصنف عبد الرزاق

نمبر 3

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام الله تعالى معاليه وبارك ايامه ولياليه

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

المصنف

عبد الرزاق

تصنیف ________ الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

مترجم ________ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ________ ورڈز میکر

باہتمام ________ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ________ فروری 2016ء

سرورق ________ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور

طباعت ________ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ________ روپے

شبیر برادرز ®

زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

shabbirborther786@gmail.com

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

كِتَابُ الصِّيَامِ

کتاب: روزوں کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب: جہاد کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب: زکوٰۃ کے بارے میں روایات

بَابُ الصَّدَقَاتِ

باب: صدقات (یعنی زکوٰۃ کی مختلف اقسام) کا بیان

6792 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ بِشْرِ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ شَاةً، شَاةٌ، اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَاِنْ كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ، وَفِي الْاِبِلِ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِيْ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونَ ذَكَرٌ، اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ اِلٰى سِتِّينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونَ اِلٰى تِسْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونَ، وَتُحْسَبُ صِغَارُهَا، وَكِبَارُهَا"

✵✵ زہری نے بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور یہ حکم ایک سو بیس تک میں ہے جب ایک بھی زیادہ ہو جائے گی تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بکریاں زیادہ ہو جائیں تو ہر ایک سو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اونٹوں میں سے ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور بیس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب ان کی تعداد چوبیس ہو جائے تو ان میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم پینتیس تک کے لیے ہے اگر اس سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی اور یہ پینتالیس تک کے لیے ہے اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جا سکے یہ حکم ساٹھ تک کے لیے ہے اگر زیادہ ہو جائیں تو پچھتر تک میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر زیادہ ہو جائیں تو ان میں

دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم نوے تک کے لیے ہے' اگر اس سے بھی زیادہ ہو جائیں' تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہو گی' جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے' یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے' اگر اس سے بھی زیادہ ہو جائیں' تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' اس میں چھوٹے اور بڑے جانوروں کا حساب کیا جائے گا۔

6793 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کَتَبَ لَهُمْ کِتَابًا فِیْهِ فِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِیَ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَالْجَائِفَةُ ثُلُثُ النَّفْسِ، وَالْمَاْمُوْمَةُ مِثْلُهَا، وَالْعَیْنُ خَمْسُوْنَ، وَالْیَدُ خَمْسُوْنَ، وَالرِّجْلُ خَمْسُوْنَ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِنْهَا هُنَالِكَ مِنْ اَصَابِعِ الْیَدَیْنِ، وَالرِّجْلَیْنِ عَشْرٌ، وَالسِّنُّ خَمْسٌ، وَالْمُوْضِحَةُ خَمْسٌ، وَفِی الْغَنَمِ فِی الْاَرْبَعِیْنَ اِلَی الْعِشْرِیْنَ، وَالْمِائَةِ شَاةٌ، فَاِذَا مَا جَاوَزَتْ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ مِائَتَیْنِ فَشَاتَانِ، فَاِذَا جَاوَزَتْ مِائَتَیْنِ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَفِیْهَا ثَلَاثُ شِیَاهٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاعْدُدْ فِیْ کُلِّ مِائَةٍ شَاةً، وَفِی الْاِبِلِ اِذَا کَانَتْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَثَلَاثِیْنَ، فَفِیْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تُوْجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فِی الْاِبِلِ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَکَرٌ، فَاِذَا کَانَتْ سِتًّا وَثَلَاثِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ، فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ، فَاِذَا کَانَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِیْنَ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ السِّتِّیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ، فَاِذَا کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰی خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِنَّ فِیْهَا جَذَعَةٌ، فَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰی تِسْعِیْنَ فِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ، فَاِذَا کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰی عِشْرِیْنَ، وَمِائَةٍ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ، فَاِذَا کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاعْدُدْ فِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةً، وَمَا کَانَ اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ فَفِیْ کُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ لَیْسَ فِیْهَا هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عُوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ، وَفِی الْبَقَرِ فِیْ کُلِّ ثَلَاثِیْنَ تَبِیْعٌ، وَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةٌ

✲✲ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کی طرف ایک خط لکھا تھا' جس میں یہ تحریر تھا کہ جب ناک کو کاٹ دیا جائے' تو اس میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جائفہ زخم میں جان کی ادائیگی کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا' ماموںہ زخم میں بھی اس کی مانند ہوگا' آنکھ (ضائع ہونے کی صورت میں) پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہو گی' ہاتھ میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پاؤں میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ہاتھ اور پاؤں کی ہر ایک انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں (کی زکوٰۃ) میں چالیس سے ایک سو بیس تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' جب اس سے زیادہ ہو جائیں' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب دو سو سے بھی زیادہ ہو جائیں' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب اس سے بھی زیادہ ہو جائیں' تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اونٹوں (کی زکوٰۃ کا حکم یہ ہے) کہ جب اُن کی تعداد پچیس ہو' تو پچیس سے لے کر پینتیس تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض دستیاب نہیں ہوتی' تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' چھتیس سے لے کر پینتالیس تک میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ان کی تعداد چھیالیس سے لے کر ساٹھ تک کے درمیان میں ہو' تو اس میں حقہ کی ادائیگی لازم

ہوگی' جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو پچھتر تک میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اس سے زیادہ ہوں' تو نوے تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' جب اس سے بھی زیادہ ہوں' تو ایک سوبیس تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جب اس سے بھی زیادہ ہوں' تو تم ہر پچاس میں ایک حقہ کی اور پچیس سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی کو لازم قرار دو گے' ان جانوروں میں کوئی بوڑھا یا عیب دار بکری نہ ہو۔ گائے میں سے ہر تیس میں ایک تبیع کی اور ہر چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6794 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: "فِي الْاَنْفِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمُوَضِّحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمَامُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ، وَفِيْ كُلِّ عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِيْ كُلِّ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِيْ خَمْسٍ، وَعِشْرِينَ خَمْسُ شِيَاهٍ، وَفِيْ سِتٍّ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونَ ذَكَرٌ، حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونَ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَاَرْبَعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ، - اَوْ قَالَ: الْجَمَلِ - حَتّٰى تَبْلُغَ سِتِّينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونَ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْ كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونَ، وَفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ حَوْلِيٌّ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةٌ، وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ، لَيْسَ فِيْ مَا دُوْنَ اَرْبَعِينَ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَةً وَعِشْرِينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلَا يُؤْخَذُ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عُوَارٍ، اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَفِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَالْاَنْهَارُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ، وَفِي الْوَرِقِ اِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ، فَاِنْ زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ فَقَدْ عَفَوْتَ، عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ"

✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ناک کی پوری دیت ہوگی' شرمگاہ کی پوری دیت ہوگی' زبان کی پوری دیت ہوگی' ہاتھ کی نصف دیت ہوگی' پاؤں کی نصف دیت ہوگی' دانت میں پانچ اونٹ ہوں گے' موضحہ زخم میں پانچ اونٹ ہوں گے' منقلہ زخم میں پندرہ اونٹ ہوں گے' ماموتہ زخم میں ایک تہائی دیت ہوگی' جائفہ زخم میں ایک تہائی دیت ہوگی' ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہوں گے۔

(زکوۃ کے بارے میں حکم یہ ہے:) کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس میں دو کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' بیس اونٹوں میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پچیس اونٹوں میں پانچ بکریوں کی

ادائیگی لازم ہوگی' چھبیس اونٹوں میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض نہ ہو' تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی 'جب تک ان کی تعداد پینتیس نہیں ہو جاتی' اگر اس سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں' تو پینتالیس تک میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ایک بھی زیادہ ہو جائیں' تو ساٹھ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جسے جفتی کے لیے دیا جا سکتا ہو' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائیں' پچھتر تک میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو نوے تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو ایک سو بیس تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے' اگر ایک بھی زیادہ ہو' تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(زکوٰۃ کے بارے میں حکم یہ ہے:) کہ ہر تیس گائے میں ایک تبیع حولی کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں میں سے ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' چالیس سے کم بکریوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ (ایک بکری کی ادائیگی) ایک سو بیس تک میں ہوگی' اگر ایک زیادہ ہو جائے' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(زکوٰۃ میں) کوئی بوڑھا یا عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا' البتہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے تو ایسا کر سکتا ہے۔

(زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہیں کیا جائے گا۔

جو زمین آسمان یا کنوؤں سے سیراب ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے مصنوعی طور پر سیراب کیا جاتا ہے' اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

چاندی کے بارے میں حکم یہ ہے: جب اُس پر پورا سال گزر جائے' تو ہر دو سو درہم میں' پانچ دراہم کی ادائیگی لازم ہوگی' دو سو سے کم درہموں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' اگر زیادہ ہو جائیں' تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی اور تم پر گھوڑے کی زکوٰۃ' یا غلام کی زکوٰۃ معاف ہے۔

6795 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ يَعْلٰى مِنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ اِلٰى اَبِیْ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ اَبِی: " خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْ لَهُ: قَالَ اَبِی: اَنَّ نَاسًا مِنَ النَّاسِ قَدْ جَاءُ وا شَكَوْا سُعَاتَكَ وَهٰذَا اَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفَرَائِضِ فَلْيَاْخُذُوا بِهٖ "، فَانْطَلَقْتُ بِالْكِتَابِ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ، فَقُلْتُ لَهُ: اَنَّ اَبِیْ اَرْسَلَنِیْ اِلَيْكَ، وَذَكَرَ اَنَّ نَاسًا مِنَ النَّاسِ شَكَوْا سُعَاتَكَ، وَهٰذَا اَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفَرَائِضِ فَمُرْهُمْ فَلْيَاْخُذُوا بِهٖ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِیْ كِتَابِكَ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى اَبِیْ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبِی: لَا عَلَيْكَ ارْدُدِ الْكِتَابَ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ: فَلَوْ كَانَ ذَاكِرًا عُثْمَانَ بِشَيْءٍ لَذَكَرَهُ - يَعْنِی

بِسُوءٍ - قَالَ: وَاِنَّمَا كَانَ فِي الْكِتَابِ مَا فِيْ حَدِيثِ عَلِيٍّ

٭٭ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ میرے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زکوٰۃ کی وصولی کے اہلکاروں کی شکایت کی' تو میرے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم یہ خط لو اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُن سے یہ کہو: میرے والد یہ کہہ رہے ہیں: کچھ لوگ آئے ہیں اور اُنہوں نے آپ کے سرکاری اہلکاروں کی شکایت کی ہے' زکوٰۃ کے بارے میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے' ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس پر عمل کریں۔

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: میں وہ خط لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے اُن سے کہا: میرے والد نے مجھے آپ کے پاس بھجوایا ہے اور یہ بات ذکر کی ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ کے اہلکاروں کے بارے میں شکایت کی ہے' زکوٰۃ کے بارے میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے' تو آپ اُن اہلکاروں کو یہ ہدایت کریں کہ وہ اس کے مطابق عمل کریں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں تمہاری تحریر کی ضرورت نہیں ہے!

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے پاس واپس آیا اور میں نے اُنہیں اس بارے میں بتایا' تو میرے والد نے کہا: تمہارا کوئی قصور نہیں ہے! تم نے یہ تحریر جہاں سے حاصل کی تھی' اسے واپس وہاں رکھ دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اگر اُس کے بعد وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی چیز کا ذکر کیا کرتے تھے' تو اُن کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس تحریر میں وہی احکام مذکور تھے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (سابقہ سطور میں نقل کردہ) حدیث میں مذکور ہیں (یا جو درج ذیل حدیث میں مذکور ہیں)۔

6796 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ اَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ، وَفِيْ اَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ، اِلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ، فَاِنْ كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ لَا يُؤْخَذُ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عُوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چالیس سے کم بکریوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے' جب وہ زیادہ ہو جائیں' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ زیادہ ہو جائیں تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بکریاں زیادہ ہو جائیں' تو ہر ایک سو بکریوں میں' ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' اس میں کوئی بوڑھا اور عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی نر جانور وصول کیا جائے گا' البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے' تو ایسا کرسکتا ہے۔ (زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا' اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔

6797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ - غَيْرَ اَنَّ

اِبْرَاهِيمَ لَمْ يَذْكُرْ هَرِمَةً، وَلَا ذَاتَ عُوَارٍ، وَلَا تَيْسًا - قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا فِي السَّائِمَةِ، فَإِنْ كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ قَوَّمْنَاهَا قِيمَةَ عَدْلٍ، فَإِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهِ الزَّكَاةُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس روایت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے جانور کے بوڑھے یا عیب دار ہونے یا نر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ حکم چرنے والی بکریوں کے لیے ہے' اگر وہ (بکریاں) تجارت کے لیے ہوں' تو پھر ہم انصاف کے تقاضوں کے مطابق' ان کی قیمت قائم کریں گے' اگر وہ دوسو درہم تک پہنچتی ہو' تو ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6798 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: فِي الْاَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ سَائِمَةً شَاةٌ اِلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ، فَإِنْ زَادَتْ شَاةً فَفِيهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ، فَإِنْ زَادَتْ شَاةً، فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَإِنْ كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عُوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَفِي الْاِبِلِ فِي خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ اِلٰى سِتِّينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَا لَبُونٍ اِلٰى تِسْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَيُحْسَبُ صِغَارُهَا، وَكِبَارُهَا، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''چالیس پالتو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے' اگر ایک بکری بھی زیادہ ہو جائے' تو دوسو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بکری بھی زیادہ ہو جائے' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بکریاں زیادہ ہو جائیں' تو ہر ایک سو میں' ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا یا عیب دار جانور یا نر جانور وصول نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے' تو ایسا کر سکتا ہے' اونٹوں میں سے پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ اونٹوں میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' بیس اونٹوں میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتیس تک کے لیے ہے' اگر ایک بھی (پینتیس سے) زیادہ ہو جائے تو اُس میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتالیس تک کے لیے ہے' اگر ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جا

سکے یہ حکم ساٹھ تک کے لیے ہے اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو پچھتر تک میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو نوے تک میں دو ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اس میں چھوٹے اور بڑے تمام جانوروں کو شمار کیا جائے گا اور جب دو آدمی حصہ دار ہوں تو اُن دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اکٹھے مال کو الگ نہیں کیا جائے گا اور الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا''۔

6799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْغَنَمِ مِثْلَهُ،

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بکریوں کے بارے میں اس کی مانند منقول ہے۔

6800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ،

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

6801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْإِبِلِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت اونٹوں کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

6802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلَيْهِ بِكِتَابٍ فِي الصَّدَقَةِ نَسَخَهُ لَهُ زَعَمَ اَبُوْ بَكْرٍ مِنْ صَحِيفَةٍ، وَجَدَهَا مَرْبُوطَةً بِقُرَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ، فَدُوْنَهَا مِنَ الْإِبِلِ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى خَمْسَةٍ وَثَلَاثِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنَ ذَكَرٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب نے اُنہیں زکوٰۃ کے احکام کے بارے میں ایک تحریر لکھ کر دی جسے اُنہوں نے نقل کر لیا۔ ابوبکر نامی راوی کا یہ بیان کرنا ہے کہ اُنہوں نے یہ تحریر ایک ایسے صحیفے سے حاصل کی ہے جو اُنہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی میان کے ساتھ بندھا ہوا ملے گا اُس میں یہ تحریر تھا:

''چوبیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو پینتیس تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہوں گے (اس کے بعد راوی نے سفیان ثوری کی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت

کی مانند نقل کیا ہے)۔

6803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ. لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَيْءٌ، وَفِي خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ اِلٰى سِتِّينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ اِلٰى تِسْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَاسْتَاْنِفِ الْفَرَائِضَ، اِذَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُ حَدِيثِنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ اِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ فَفِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِي كُلِّ عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَةً وَاَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ، وَاَرْبَعٌ مِنَ الْغَنَمِ، فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَةً وَخَمْسَةً وَاَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ، وَبِنْتُ مَخَاضٍ - يَعْنِي حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسِينَ - ثُمَّ فِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ، فَاِذَا زَادَتِ اسْتَاْنَفْتَ الْفَرَائِضَ كَمَا اسْتَاْنَفْتَ فِي اَوَّلِهَا

6803- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پانچ سے کم اونٹوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ اونٹوں میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' بیس اونٹوں میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتیس اونٹوں تک کے لیے ہے' اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اس سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتالیس تک کے لیے ہے' اگر اونٹ زیادہ ہوں تو ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جا سکے' یہ حکم ساٹھ تک کے لیے ہے' اگر اونٹ زیادہ ہوں تو ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پچھتر تک کے لیے ہے' اگر اونٹ زیادہ ہوں تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم نوے تک کے لیے ہے' اگر ایک بھی زیادہ ہو تو دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے' یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے' اگر اونٹ زیادہ ہوں تو ادائیگیاں ازسرنو شروع ہوں گی' جب ان کی تعداد پچاس تک ہوگی تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ابراہیم کے حوالے سے ہم نے جو روایت نقل کی ہے اُس کی وضاحت یہ ہے کہ جب ایک سو بیس سے زیادہ اونٹ ہو جائیں گے تو پھر ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' ہر دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ہر پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ہر بیس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اور جب اُن کی تعداد ایک سو چالیس ہو جائے گی تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ان کی تعداد ایک سو پینتالیس ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم اُس وقت تک ہے جب تک ان کی تعداد ایک سو پچاس نہیں

ہو جاتی، پھر ان میں تین حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر مزید تعداد زیادہ ہو تو فرائض از سر نو شروع ہوں گے جس طرح آغاز میں از سر نو شروع ہوئے تھے۔

6804 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: لَمْ يَزَلْ يُحَدَّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

✵✵ سعد بن سعید جو یحییٰ بن سعید کے بھائی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ بات حدیث کے طور پر نقل کی جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا''۔

6805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: لَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ الْجَذَعُ - يَعْنِي الَّذِي يُعْزَلُ عَنْ اُمِّهِ -

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: زکوٰۃ میں جذع کو وصول نہیں کیا جا سکے یعنی وہ جانور جسے اُس کی ماں سے الگ کر لیا گیا ہو۔

بَابُ مَا يُعَدُّ وَكَيْفَ تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ؟

باب: (زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے) کون سے جانور کو شمار کیا جائے گا اور زکوٰۃ کو کس طرح وصول کیا جائے گا؟

6806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَاقٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَعَثَ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ سَاعِيًا فَرَآهُ بَعْدَ اَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَكَيْفَ لِي بِذٰلِكَ، وَهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّا نَظْلِمُهُمْ؟ قَالَ: "يَقُولُونَ: مَاذَا؟ " قَالَ: يَقُولُونَ: اَتَحْسَبُ عَلَيْنَا السَّخْلَةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: " احْسِبْهَا، وَلَوْ جَاءَ بِهَا الرَّاعِي يَحْمِلُهَا عَلٰى كَفِّهِ، وَقُلْ لَهُمْ: اِنَّا نَدَعُ الْاَكُولَةَ، وَالرُّبَّى، وَالْمَاخِضَ، وَالْفَحْلَ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمٍ نَحْوًا مِنْ هٰذَا عَنْ عُمَرَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: خُذْ مَا بَيْنَ الثَّنِيَّةِ اِلَى الْجَذَعَةِ قَالَ: ذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ رَذْلِهَا، وَخِيَارِهَا، وَالْاَكُولَةُ الشَّاةُ الْعَاقِرُ السَّمِينَةُ، وَالرُّبَّى الَّتِي يُرَبِّي الرَّاعِي

✵✵ حسن بن مسلم بن یناق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبداللہ ثقفی کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا' اُنہوں نے کچھ دن کے بعد اُن صاحب کو مسجد میں دیکھا تو اُن سے دریافت کیا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے والے شخص کی مانند ہو جاؤ! سفیان نے جواب دیا: میں ایسا کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم اُن پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ سفیان نے بتایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیا تم ہم سے

(زکوٰۃ کے جانوروں کی گنتی کرتے ہوئے) نومولود بچے کو بھی شمار کرو گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس کو شمار کرو! خواہ چرواہا اُس بچے کو اپنے ہاتھ پر اُٹھا کر لایا ہو اور تم اُن سے یہ کہہ دو کہ ہم موٹی بانجھ بچے کی دیکھ بھال کرنے والی (یا جس بکری کا دودھ چرواہے کے گھر میں استعمال ہوتا ہو) حاملہ (مادہ جانروں) اور نر جانور کو ترک نہیں کریں گے (یعنی زکوٰۃ میں انہیں بھی شمار کریں گے)۔

عبداللہ بن کثیر نے عاصم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: تم ثنیہ (تیسرے سال میں داخل ہونے والی بکری) سے جذعہ (دوسرے سال میں داخل ہونے والی بکری) تک وصول کرو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: اس بارے میں اُن کے بُرے اور عمدہ سب برابر شمار ہوں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ''اکولہ'' سے مراد وہ جانور ہے جو بانجھ ہو اور موٹا ہو اور ''رُبی'' سے مراد وہ جانور ہے جسے چرواہا پالتا ہے (یا جس کا دودھ چرواہے کے گھر میں استعمال ہوتا ہے)۔

6807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا كَانَتْ لِرَجُلٍ ضَانٌ، وَمَعْزٌ لَا تَجِبُ فِيهَا اِلَّا شَاةٌ اَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنْ اَكْثَرِ الْعَدَدَيْنِ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی بھیڑیں اور بکریاں ہوں تو اُس پر صرف ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اُسے حاصل کرے گا جس قسم کی تعداد زیادہ ہو۔

6808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ عَاصِمَ بْنَ سُفْيَانَ، حَدَّثَهُمْ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَدِّقُ فِي مَخَالِيفِ الطَّائِفِ اشْتَكَى اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَاشِيَةِ تَصْدِيقَ الْغِذَاءِ، وَقَالُوا: اَنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا بِغِذَاءٍ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ، فَلَمْ يُرْجِعْ سُفْيَانُ شَيْئًا اِلَيْهِمْ حَتّٰى لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اَنَّ اَهْلَ الْمَاشِيَةِ يَشْكُونَ اِلَيَّ اَنِّي اَعُدُّ بِالْغِذَاءِ، وَيَقُولُونَ: اِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا بِهِ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ قَالَ: "فَقُلْ لَهُمْ: اِنَّمَا نَعْتَدُّ بِالْغِذَاءِ كُلِّهِ حَتّٰى السَّخْلَةِ يَرُوحُ بِهَا الرَّاعِي عَلٰى يَدِهِ" قَالَ: وَقَالَ: "اِنِّي لَا آخُذُ فِيهِ الْاَكُولَةَ، وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ، وَلَا الرُّبّٰى، وَلَا الْمَاخِضَ، وَلٰكِنِّي آخُذُ الْعَنَاقَ، وَالْجَذَعَةَ، وَالثَّنِيَّةَ، وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ الْغِذَاءِ، وَخِيَارِ الْمَالِ، وَقُلْ لَهُمْ: اِنَّا نَعْتَدُّ بِالْغِذَاءِ كُلِّهِ حَتّٰى السَّخْلَةِ"

✵✵ عاصم بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عبداللہ جو طائف اور اُس کے نواحی علاقوں سے زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے اُن کے سامنے جانور والوں نے یہ شکایت کی کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے اہلکاران کے جانوروں کے چھوٹے بچوں کو بھی شمار کرتے ہیں اُنہوں نے یہ کہا کہ اگر آپ چھوٹے بچے کو زکوٰۃ کے لزوم میں شمار کرتے ہیں تو پھر اُس کو زکوٰۃ میں بھی وصول کرلیں۔ سفیان بن عبداللہ نے اُن لوگوں کو کوئی جواب نہیں دیا' اُن کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی' اُنہوں نے کہا: جانوروں والے لوگوں نے مجھ سے یہ شکایت کی ہے کہ میں زکوٰۃ کے لزوم کی گنتی میں چھوٹے بچے کو بھی شمار کرتا ہوں' وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ اس کو شمار کرتے ہیں تو آپ اس کو زکوٰۃ میں وصول بھی کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُن سے کہہ دو کہ ہم ہر قسم

کے جانوروں کوشمار کریں گے' یہاں تک کہ اُس نومولود بچہ کو بھی شمار کریں گے جسے چرواہا اپنے ہاتھ پر اُٹھا کے لے کر آتا ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں اس میں موٹی بانجھ بکری کو' یا بکرے کو' یا گھریلو استعمال کی بکری کو' یا حاملہ بکری کو وصول نہیں کروں گا' البتہ میں ایک سال سے کم عمر بکری' دوسرے سال میں داخل ہو جانے والی اور تیسرے سال میں داخل ہونے والی بکری کو وصول کروں گا اور (زکوٰۃ کے لزوم کی گنتی میں) چھوٹا بچہ اور بہترین مال (یعنی جوان جانور) برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' تم اُن لوگوں سے یہ کہہ دینا کہ ہم کم عمر جانور کو بھی شمار کریں گے یہاں تک کہ (جانور کے) نومولود بچے کو بھی شمار کریں گے۔

6809 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تُعَدُّ الصَّغِيْرَةُ

✳✳ زہری فرماتے ہیں: کمسن جانور کو بھی شمار کیا جائے گا۔

6810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: تُصْدَعُ الْغَنَمُ صَدْعَيْنِ، فَيَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ اَحَدَهُمَا، وَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الصِّنْفِ الْاٰخَرِ

✳✳ حکم فرماتے ہیں: بکریوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور بکریوں کا مالک اُن میں سے جسے چاہے گا اُسے حاصل کر لے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا دوسرے حصہ کو اختیار کر لے گا۔

0811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُقَسَّمُ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ، فَيَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ خَيْرَهَا، وَيَاْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ

✳✳ قاسم بن محمد فرماتے ہیں: بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور زکوٰۃ دینے والا شخص اُن میں سے بہترین حصہ کو اختیار کرے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص درمیانے حصہ کو وصول کرے گا۔

6812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ فِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ: يَعْتَامُهَا - يَعْنِيْ يَخْتَارُهَا صَاحِبُهَا - شَاةً شَاةً حَتّٰى يَعْتَزِلَ ثُلُثَهَا، ثُمَّ يَصْدَعُ الْغَنَمَ صَدْعَيْنِ، فَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ مِنْ اَحَدِهِمَا

✳✳ عبدالرحمٰن بن قاسم بیان کرتے ہیں: بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: آدمی ایک' ایک کر کے اُسے اختیار کرے گا یہاں تک کہ وہ اُن کے دو تہائی حصہ کو الگ کر لے گا' پھر وہ بکریوں کو دو حصوں میں تقسیم کرے گا' تو زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اُن میں سے کسی ایک حصہ کو اختیار کر لے گا۔

6813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ سَعْدٍ الْاَعْرَجِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَقِيَ سَعْدًا، فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟، فَقَالَ: اَغْزُو، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ارْجِعْ اِلٰى صَاحِبِكَ يَعْنِيْ يَعْلٰى بْنَ اُمَيَّةَ، فَاِنَّ عَمَلًا بِحَقٍّ جِهَادٌ حَسَنٌ، فَاِذَا صَدَقْتُمُ الْمَاشِيَةَ، وَلَا تَنْسَوُا الْحَسَنَةَ، وَلَا تُنْسُوهَا صَاحِبَهَا، ثُمَّ اقْسِمُوهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ ثُلُثًا، ثُمَّ اخْتَارُوا مِنَ الثُّلُثَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ، قَالَ سَعْدٌ: فَكُنَّا

نَخْرُجُ نُصَدِّقُ ثُمَّ نَرْجِعُ، وَمَا مَعَنَا اِلَّا سِيَاطُنَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِي اَنَّهُمْ يَقْسِمُونَهَا

✵✵ سعد اعرج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات سعد سے ہوئی تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ سعد نے جواب دیا: جہاد میں حصہ لینے کے لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم اپنے ساتھی کے پاس واپس جاؤ! یعنی یعلیٰ بن اُمیہ کے پاس' کیونکہ حق کے مطابق کام کرنا بھی عمدہ جہاد ہے' جب تم جانوروں کی زکوٰۃ وصول کرو' تو اچھائی کو نہ بھولو اور اُس جانور کے مالک کو بھی نہ بھولنے دو' پھر تم اُن جانوروں کو تین حصوں میں تقسیم کرو' پھر بکریوں کا مالک شخص ایک تہائی حصے کو اختیار کرلے گا اور پھر وہ لوگ باقی کے ایک' ایک تہائی کے دو حصوں کو اختیار کرلیں گے۔

سعد بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زکوٰۃ نکالا کرتے تھے' پھر واپس آتے تھے تو ہمارے ساتھ صرف چھڑیاں ہوتی تھیں۔ معمر کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ خود اُسے تقسیم کردیا کرتے تھے۔

6814 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا، فَقَالَ: خُذِ الشَّارِفَ، وَالنَّابَ، وَالْعَوْرَاءَ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: ثُمَّ كَانَتِ الْفَرَائِضُ بَعْدُ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کو بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم بوڑھی' عمر رسیدہ اور عیب دار (اونٹنی) کو حاصل کرنا (یعنی زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے عمدہ اور جوان جانور وصول نہ کرنا)۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُس کے بعد زکوٰۃ میں یہی حکم جاری ہوگیا۔

6815 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: اسْتَعْمَلَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، طَاوُسًا عَلَى حَكَمٍ يُصَدِّقُ اَمْوَالَهُمْ قَالَ: فَصَدَّقَهَا ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مَعَهُ بِدِرْهَمٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: "كُنَّا نَقِفُ عَلَى الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ، وَمَالِهِ، فَنَقُولُ: تَصَدَّقْ رَحِمَكَ اللّٰهُ مِمَّا اَعْطَاكَ اللّٰهُ، فَاِنْ اَخْرَجَ اِلَيْنَا مَا نَرَى اَنَّهُ الْحَقُّ قَبِلْنَا"، وَاِلَّا قُلْنَا لَهُ: اسْتَعْتِبْ رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَاِنْ فَعَلَ، وَاِلَّا قَبِلْنَا مِنْهُ مَا اَعْطَانَا، ثُمَّ نَظَرْنَا اِلَى اَحْوَجِ اَهْلِ بَيْتٍ فَدَفَعْنَاهُ اِلَيْهِمْ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَاِنْ رَجُلٌ اَتَاكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَوَقَفَ عَلَيْكُمْ بِهَا ثُمَّ رَجَعَ بِهَا قَالَ: اِذًا لَا نُرْجِعُهُ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: محمد بن یوسف نے طاؤس کو زکوٰۃ کی وصولی کا نگران مقرر کیا تو ایک شخص نے زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہوئے اُنہیں ایک درہم ساتھ نہیں دیا' وہ کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اب آپ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم اس شخص کے پاس اس کے اہلِ خانہ میں اور اس کے مال میں ٹھہریں گے اور ہم یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم زکوٰۃ ادا کردو' اُس مال میں سے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ اگر وہ ہمیں نکال کر دیدے گا' جس کے بارے میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ درست ہے' تو ہم اسے قبول کرلیں گے' ورنہ ہم اُسے یہ کہیں گے: تم اور کوشش کرو' اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! اگر وہ ایسا کرلے گا تو اُس نے جو ہمیں ادائیگی کی ہوگی اُسے ہم قبول کرلیں گے' پھر ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ سب سے زیادہ ضرورت مند گھرانے کون سے ہیں؟ تو ہم وہ زکوٰۃ اُن کے حوالے کردیں گے۔ راوی کہتے ہیں:

میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص آپ کے پاس اپنی زکوٰۃ کا مال لے کر آتا ہے اور پھر وہ اُس مال کو آپ کے پاس چھوڑ کر واپس چلا جاتا ہے۔ تو اُنھوں نے فرمایا: اس صورت میں ہم اُس سے رجوع نہیں کریں گے۔

6816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، اَنَّهُ اَتَى عُمَرَ وَكَانَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الطَّائِفِ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ اَهْلَ الْمَاشِيَةِ يَزْعُمُونَ اَنَّا نَعُدُّ عَلَيْهِمُ الصَّغِيرَةَ، وَلَا نَاْخُذُهَا قَالَ: " فَاعْتَدُّوا عَلَيْهَا، وَلَا تَاْخُذُوهَا حَتَّى السَّخْلَةِ يُرِيحُهَا الرَّاعِي عَلَى يَدَيْهِ، وَقُلْ لَهُمْ: اِنَّا نَدَعُ الرُّبَّى، وَفَحْلَ الْغَنَمِ، وَالْوَالِدَ، وَشَاةَ اللَّحْمِ، وَخُذْ مِنَ الْعَنَاقِ، وَهِيَ بَسْطَةُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الرُّبَّى الَّتِي وَلَدُهَا مَعَهَا يَسْعَى، وَالْوَالِدَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا وَلَدُهَا " قَالَ: ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بِجَفْنَةٍ لَحْمٍ يَحْمِلُهَا رَهْطٌ فَوُضِعَتْ عِنْدَ عُمَرَ وَذٰلِكَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: ثُمَّ اعْتَزَلَ الْقَوْمُ الَّذِينَ حَمَلُوهَا، فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ: اُدْنُوا قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يَرْغَبُونَ عَنْ هٰؤُلَاءِ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّهُمْ لَا يَرْغَبُونَ عَنْهُمْ، وَلٰكِنَّهُمْ يَسْتَاْثِرُونَ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَكَانَتْ اَهْوَنَ عِنْدَهُ قَالَ: ثُمَّ اَذَّنَ اَبُو مَحْذُورَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا خَشِيتَ اَنْ يَنْخَرِقَ مُرَيْطَاؤُكَ؟ قَالَ: اَحْبَبْتُ اَنْ اُسْمِعَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكُمْ يَا مَعْشَرَ اَهْلِ تِهَامَةَ حَارَّةٌ، فَاَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ، ثُمَّ اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بَيْتَهُ، وَقَدْ سَتَرُوهُ بِاُدُمٍ مَنْقُوشَةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ كُنْتُمْ جَعَلْتُمْ مَكَانَ هٰذَا مَسُوحًا كَانَ اَحْمَلَ لِلْغُبَارِ مِنْ هٰذَا

☸ سفیان بن عبداللہ ثقفی فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں طائف کا گورنر مقرر کیا تھا' اُنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! جانوروں کے مالکان یہ کہتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ کے جانور شمار کرتے ہوئے چھوٹے بچہ کو شمار تو کر لیتے ہیں لیکن زکوٰۃ میں اُس بچہ کو وصول نہیں کرتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اُس کو شمار کرو گے لیکن وصول نہیں کرو گے یہاں تک کہ تم اُس بچہ جانور کو بھی شمار کرو گے جسے چرواہا اپنے ہاتھوں پر اُٹھا کر لاتا ہے اور تم اُن سے کہہ دو کہ ہم ایسا جانور' جس کا بچے اس کے ساتھ دوڑتا ہو (یعنی اس کا بچہ اس کا دودھ پیتا ہو) بکرا' حاملہ جانور' اور موٹی تازی بکری کو ترک کر دیں گے (یعنی زکوٰۃ میں وصول نہیں کریں گے) اور تم عناق (ایک سال سے کم عمر بکری) کو وصول کر لو اور یہ ہمارے اور تمہارے درمیان کشادگی ہوگی۔

''ربی'' وہ جانور ہے' جس کا بچہ اُس کے ساتھ دوڑتا پھرتا ہے اور والد سے مراد وہ جانور ہے' جس کے پیٹ میں اُس کا بچہ موجود ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر صفوان بن اُمیہ نے اُن کی طرف ایک تھال بھیجا جو گوشت کا تھا' جسے کچھ لوگوں نے اُٹھایا ہوا تھا' اُسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا' یہ مسجد حرام کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں: جو لوگ اُسے اُٹھا کر لائے تھے وہ ایک طرف ہو گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ قریب ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو برباد کرے جو ان لوگوں سے منہ موڑ لیتے ہیں! تو ایک صاحب نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ان لوگوں نے ان سے منہ نہیں موڑا ہے' بلکہ یہ اپنے اوپر ترجیح دے رہے ہیں۔ تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اُس کے نزدیک زیادہ آسان ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ ڈر نہیں لگا کہ تمہارے حلق کا کوا پھٹ جائے گا۔ اُنہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں نے یہ بات پسند کی کہ آپ تک آواز آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تہامہ کے رہنے والو! تمہاری سرزمین گرم ہے تو ٹھنڈک ہو لینے دیا کرو جب ٹھنڈک ہو جائے تو پھر مؤذن اذان دے پھر وہ تثویب کہے تو میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفوان بن اُمیہ کے پاس اُس کے گھر تشریف لے گئے تو اُنہوں نے نقش و نگار والے چمڑوں کے پردے لٹکائے ہوئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس کی جگہ بالوں سے بنی ہوئی موٹی چادر لگا دیتے تو یہ اُس کی بہ نسبت زیادہ بہتر طور پر غبار سے حفاظت کرتا۔

6817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، وَغَيْرَهُ يَذْكُرُونَ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي الْغَنَمِ اَنْ يُقَسَّمَ اَثْلَاثًا، ثُمَّ يَخْتَارُ سَيِّدُهَا ثُلُثًا، وَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ حَقَّهُ مِنَ الثُّلُثِ الْاَوْسَطِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور دیگر حضرات کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بکریوں کے بارے میں یہ لکھا تھا کہ اُنہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا' پھر اُن بکریوں کا مالک دو حصوں کو اختیار کر لے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص درمیانے درجہ کے تیسرے حصہ کو اختیار کر لے گا۔

6818 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ - وَكَانَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ بَشِيرًا - قَالَ: اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا اِنَّ اَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُهُمْ قَدْرَ مَا يَزِيدُونَ عَلَيْنَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ اجْمَعُوهَا، فَاِذَا اَخَذُوهَا فَاْمُرْهُمْ فَلْيُصَلُّوا عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَلَا: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة: 103) قَالَ: قُلْنَا اِنَّ لَنَا جِيرَةً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا تَشِذُّ لَنَا شَاةٌ اِلَّا ذَهَبُوا بِهَا، وَاِنَّهَا تُخْفَى لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ اَشْيَاءُ، اَفَنَاْخُذُهَا؟ قَالَ: لَا

** حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام بشیر رکھا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے عرض کی: زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص اگر ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں تو وہ جتنی زیادہ ادائیگی ہم سے لیتے ہیں' کیا ہم اُتنے حصہ کو چھپا لیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اُن جانوروں کو جمع کرو' جب وہ زکوٰۃ وصول کر لیں' تو تم اُن لوگوں کو یہ کہو کہ وہ تمہارے لیے دعائے رحمت کریں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم اُن کے لیے دعائے رحمت کرو' بے شک تمہاری دعا اُن کے لیے سکون کا باعث ہو گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: ہمارا ایک مزدور ہے' جو بنو تمیم سے تعلق رکھتا ہے' جو بھی بکری ہمارے ہاں بچہ دیتی ہے' وہ لوگ اُس کو لے جاتے ہیں اور ہمارے سامنے اُن کے اموال میں سے کچھ چیزیں پوشیدہ رہتی ہیں' تو کیا ہم اُسے وصول کر لیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی نہیں!

6819 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ الصَّدَقَةَ تَكُونُ فِي الْمَوَاشِي فِي ثُلُثِ الْمَالِ الْاَوْسَطِ قَالَ: فَاِنْ كَانَتِ الْاِبِلُ اُخْرِجَتْ فَرَائِضُ الَّتِي تَخْتَارُ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَيَخْتَارُ سَيِّدُ الْمَاشِيَةِ فَرِيضَةً، وَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ فَرِيضَةً حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ الْمُصَدِّقُ حَقَّهُ، فَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْبَقَرِ اُخِذَتْ بَقَرَةٌ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ مُسِنَّةً اَوْ ثَنِيَّةً فَصَاعِدًا، وَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْغَنَمِ قُسِّمَتِ الْغَنَمُ ثَلَاثَةَ اَثْلَاثٍ، فَاخْتَارَ سَيِّدُ الْمَالِ ثُلُثًا، وَاخْتَارَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الثُّلُثِ الَّذِي يَلِيهِ حَقَّهُ

❊❊ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی مال کے درمیانے درجہ کے ایک تہائی حصہ میں لازم ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگر اونٹ ہوں گے تو زکوٰۃ کو نکالا جائے گا' جسے زکوٰۃ کے مال میں سے اختیار کیا جائے گا' پھر اُن جانوروں کا مالک اپنے فرض حصہ کو اختیار کر لے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ادائیگی کی زکوٰۃ کو اختیار کر لے گا' یہاں تک کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اپنے حق کو پورا حاصل کرے گا' اگر زکوٰۃ گائے کی ہوگی' تو درمیانے درجہ کی گائے کو حاصل کیا جائے گا' جو مسنہ ہوگی' یا ثنیہ ہوگی' یا اس سے زیادہ ہوگی' اگر بکریوں کی زکوٰۃ ہوگی تو بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا' مال کا مالک شخص ایک تہائی حصہ کو اختیار کرے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اُس کے بعد کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے' ایک تہائی حصہ کو اپنے حق کے طور پر اختیار کر لے گا۔

6820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اَدْرَكْتُ، وَاُخْبِرْتُ اَنَّهُ مَا اَخْرَجَ صَاحِبُ الْمَالِ قَبِلُوهُ مِنَ الْمَاشِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا يُخْرِجُ صَغِيرًا وَلَا ذَكَرًا، وَلَا ذَاتَ عُوَارٍ، وَلَا هَرِمَةً

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: میں نے یہ صورتِ حال پائی بھی ہے اور مجھے یہ بات بتائی بھی گئی ہے کہ جب مال کا مالک شخص زکوٰۃ نکالتا تھا' تو لوگ اُس کے جانوروں میں سے ہر قسم کا جانور قبول کر لیتے تھے' البتہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کسی کمسن جانور کو' یا نر جانور کو' یا عیب دار کو' یا بوڑھے جانور کو نہیں نکالا جاتا تھا۔

0821 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ فَنَسِيتُهُ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِي اَيِّ الْمَالِ الصَّدَقَةُ؟ قَالَ: فِي الثُّلُثِ الْاَوْسَطِ، فَاِذَا اَتَاكَ الْمُصَدِّقُ، فَاَخْرِجْ لَهُ الثُّلُثَ الْاَوْسَطَ الْجَذَعَةَ، وَالثَّنِيَّةَ قَالَ: فَاِنْ اَخَذَ فَحَقٌّ لَهُ، وَاِنْ اَبَى فَلَا تَمْنَعْهُ، وَلَا تَسُبَّهُ، وَاَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ، وَقُلْ لَهُ قَوْلًا مَعْرُوفًا

❊❊ ابراہیم بن میسرہ ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کون سی قسم کا مال زکوٰۃ میں ادا کیا جائے گا' اُنہوں نے فرمایا: درمیانے درجہ کا تیسرا حصہ' جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے تو تم درمیانے درجہ کا تیسرا حصہ اُس کے سامنے نکال دو جو جذعہ ہو' یا ثنیہ ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ اسے وصول کر لیتا ہے تو یہ اُس کا حق ہے' اور اگر وہ نہیں مانتا تو تم اُسے منع نہ کرو اور اُسے بُرا نہ کہو' اُسے اپنے ہاں سے کھانا کھلاؤ اور اُس کے بارے میں بھلائی کی بات کہو۔

6822 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ بَعْضِ الْأَنْصَارِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى بَعْضِ عُمَّالِهِ كِتَابًا يَعْهَدُ إِلَيْهِ: خُذِ الصَّدَقَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طُهْرَةً لِأَعْمَالِهِمْ، وَزَكَاةً لِأَمْوَالِهِمْ، وَحُكْمًا مِنْ أَحْكَامِ اللَّهِ، الْعَدَاءُ فِيهَا حَيْفٌ، وَظُلْمٌ لِلْمُسْلِمِينَ، وَالتَّقْصِيرُ عَنْهَا مُدَاهَنَةٌ فِي الْحَقِّ، وَخِيَانَةٌ لِلْأَمَانَةِ، فَادْعُ النَّاسَ بِأَمْوَالِهِمْ إِلَى أَرْفَقِ الْمَجَامِعِ، وَأَقْرَبِهَا إِلَى مَصَالِحِهِمْ، وَلَا تَحْبِسِ النَّاسَ أَوَّلَهُمْ لِآخِرِهِمْ، فَإِنَّ الرَّجَزَ لِلْمَاشِيَةِ عَلَيْهَا شَدِيدَةٌ، عَلَيْهَا مَهْلَكَاتٌ، وَلَا تَسُقْهَا مَسَاقًا يُبْعِدُ بِهَا الْكَلَأَ وَرَدَّهَا فَإِذَا أَوْقَفَ الرَّجُلُ عَلَيْكَ غَنَمَهُ، فَلَا تَعْتَمْ مِنْ غَنَمِهِ، وَلَا تَأْخُذْ مِنْ أَدْنَاهَا، وَخُذِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَوْسَطِهَا، وَلَا تَأْخُذْ مِنْ رَجُلٍ إِنْ لَمْ تَجِدْ فِي إِبِلِهِ السِّنَّ الَّتِي عَلَيْهِ إِلَّا تِلْكَ السِّنَّ مِنْ شَرْوَى إِبِلِهِ، أَوْ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَانْظُرْ ذَوَاتِ الدَّرِّ، وَالْمَاخِضَ مِمَّا تَجِبُ مِنْهُ الصَّدَقَةُ فَتَنَكَّبْ عَنْهَا عَنْ مَصَالِحِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّهَا مَالُ حَاضِرِهِمْ، وَزَادُ مُغْرِبِهِمْ، أَوْ مُعِدِّيهِمْ، وَذَخِيرَةُ زَمَانِهِمْ، ثُمَّ اقْسِمْ لِلْفُقَرَاءِ، وَابْدَأْ بِضَعَفَةِ الْمَسْكَنَةِ، وَالْأَيْتَامِ، وَالْأَرَامِلِ، وَالشُّيُوخِ، فَمَنِ اجْتَمَعَ لَكَ مِنَ الْمَسَاكِينِ فَكَانُوا أَهْلَ بَيْتٍ يَتَعَاقَبُونَ، وَيَتَحَامَلُونَ فَاقْسِمْ لَهُمْ مَا كَانَ مِنَ الْإِبِلِ يَتَعَاقَبُوهُ حَمْلَهُمْ، وَإِنْ كَانَ مِنَ الْغَنَمِ امْنَحْهُمْ، وَمَنْ كَانَ فَذًّا فَلَا تُنْقِصْ كُلَّ خَمْسَةٍ مِنْهُمْ مِنْ فَرِيضَةٍ أَوْ عَشْرٍ شَيْئًا إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْغَنَمِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض انصار کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض سرکاری اہلکاروں کی طرف خط لکھا' جس میں انہیں یہ تلقین کی: تم مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرو' ان کے اعمال کی طہارت' ان کے اموال کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کے لئے' اس بارے میں حد سے تجاوز کرنا قابلِ ملامت اور مسلمانوں پر ظلم کے مترادف ہوگا' اور اس میں کوتاہی کرنا' حق میں کمی کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کے مترادف ہوگا۔ تم لوگوں کے مال مویشی وہاں بلواؤ جہاں آنا ان کے لیے سہولت والا ہو اور ان کے لیے اسی میں بہتری ہو' تم پہلے والے لوگوں کو بعض والوں کے لیے روک کے نہ رکھو' کیونکہ جانوروں کے ساتھ اس طرح ٹھہرنا ان کے لیے دشواری کا باعث ہوگا اور تم انہیں وہاں آنے تک مجبور نہ کرو جہاں گھاس پھوس اور پانی ان سے دور ہو جائے' اور جب کوئی شخص اپنی بکریاں تمہارے سامنے پیش کرے تو تم ان میں سے بہتر کو اختیار نہ کرو اور نہ ہی کمتر کو حاصل کرو بلکہ درمیانی قسم (کے جانوروں کو) زکوٰۃ میں وصول کرو۔ اگر کسی شخص سے مطلوبہ اونٹ نہیں ملتا تو اس کے آس پاس کا اونٹ حاصل کرلو' یا انصاف کے مطابق اس کی قیمت وصول کرو۔ زکوٰۃ جن میں واجب ہوتی ہے' ان میں سے دودھ دینے والی یا حاملہ بکری کو حاصل نہ کرو اور ان چیزوں سے بچ کے رہو جو مسلمانوں کے حق میں بہتر ہوتی ہیں' کیونکہ اس طرح کے جانور شہروں میں رہنے والوں کا مال ہوتے ہیں اور مسافروں کے لیے زادِ سفر ہوتے ہیں اور زمانے کا ذخیرہ ہوتے ہیں' پھر تم (اس زکوٰۃ کو) غریبوں میں تقسیم کردو اور آغاز کمزور مسکینوں' یتیموں' بیواؤں اور عمر رسیدہ افراد سے کرو۔ جب تمہارے سامنے ایسے غریب لوگ اکٹھے ہو جائیں جو ایسے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہوں' جو آگے پیچھے آئے اور وہ سواری کے لیے جانور مانگیں' تو تم انہیں سواری کے لیے جانور تقسیم کردو اور اگر وہ بکریاں مانگیں تو وہ تم انہیں عطیے کے طور پر دے دو' جو شخص اکیلا ہو' تو زکوٰۃ میں سے

ان میں سے پانچ سے لے کر پندرہ تک بکریاں ادا کر دو۔

6823 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: "اِذَا جَائَكَ الْمُصَدِّقُ، فَقُلْ: هٰذَا مَالِیْ، وَهٰذِهٖ صَدَقَتِیْ فَاِنْ رَضِیَ، وَاِلَّا فَوَلِّ وَجْهَكَ عَنْهُ، وَدَعْهُ، وَمَا یَصْنَعُ، وَلَا تَلْعَنْهُ"

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے تو تم یہ کہو: یہ میرا مال ہے اور یہ میری ادا کی جانے والی زکوٰۃ ہے۔ اگر وہ راضی ہوتا ہے تو ٹھیک ہے' ورنہ تم اپنا چہرہ اُس سے پھیر لو اور اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دو' جو وہ کرتا ہے (اسے کرنے دو) اور تم اُسے بُرا بھلا نہ کہو۔

بَابُ مَنْ كَتَمَ صَدَقَتَهٗ

باب: جو شخص اپنی زکوٰۃ کو چھپاتا ہے

6824 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِیْمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ السَّائِمَةِ ابْنَةُ لَبُوْنَ، فَمَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ كَتَمَهَا، فَاِنَّا لَآخِذُوْهَا، وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزِیْمَةً مِنْ عَزَائِمِ رَبِّكَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✱✱ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر چالیس سائمہ اونٹوں میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' جو شخص اجر کے حصول کے لیے انہیں ادا کر دیتا ہے' تو اُسے اُس کا اجر ملے گا' اور جو شخص اسے چھپا لیتا ہے' تو ہم اسے وصول کر لیں گے اور اُس کے اونٹ کا نصف حصہ تمہارے پروردگار کے حکم کے تحت ہوگا' محمد کے لیے اور محمد کی آل کے لیے' اسے استعمال کرنا حلال نہیں ہوگا''۔

6825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ یُخَمِّسُ مَالَ مَنْ غُیِّبَ مَالُهٗ مِنَ الصَّدَقَةِ

6824- سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب فی زکاۃ السائمة' حدیث:1357' السنن الصغری' کتاب الزکاۃ' باب : عقوبة مانع الزکاۃ' حدیث:2413' السنن الکبری للنسائی' کتاب الزکاۃ' عقوبة مانع الزکاۃ' حدیث:2199' سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب لیس فی عوامل الابل صدقة' حدیث:1678' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الزکاۃ' حدیث:1386' صحیح ابن خزیمة' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقة المواشی من الابل والبقر والغنم' باب ذکر الدلیل علی ان الصدقة انما تجب فی الابل والغنم' حدیث:2107' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الزکاۃ' باب الصدقة علی بنی هاشم' حدیث:1914' السنن الکبری للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الغنم السائمة' باب ما یسقط الصدقة عن الماشیة' حدیث:6958' مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصریین' حدیث بهز بن حکیم' حدیث:19576' المعجم الکبیر للطبرانی' باب المیم' من اسمه محمود' باب' حدیث:16739

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زکوۃ کے مال میں سے اُس شخص کے مال کا خمس ادا کرتے تھے جس شخص کا مال گم ہو گیا ہو۔

6826 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيثًا رُفِعَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَبَ النَّاسَ فِي الصَّدَقَةِ فَاُتِيَ، فَقِيْلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا اَبُوْ جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسٌ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعُوا الصَّدَقَةَ، فَقَالَ: مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ مِنَّا اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا، فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَحَبَسَ اَدْرَاعَهُ، وَاَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا عَبَّاسٌ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی' صدقہ آیا تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ابوجہم بن حذیفہ' خالد بن ولید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس نے زکوۃ ادا نہیں کی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل کو تو صرف اسی بات کا غصہ ہے کہ وہ پہلے غریب تھا تو اللہ اور اُس کے رسول نے اُسے خوشحال کر دیا' جہاں تک خالد بن ولید کا تعلق ہے تو اُس نے اپنی زرہوں کو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے مخصوص کر دیا ہوا ہے' جہاں تک اللہ کے رسول کے چچا حضرت عباس کا تعلق ہے تو اس کی ادائیگی اور اس کے ہمراہ اتنی ہی (مزید) ادائیگی مجھ پر لازم ہے۔

بَابُ مَا لَا يُؤْخَذُ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب: کون سے جانور کو زکوۃ میں وصول نہیں کیا جائے گا؟

6827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَمُولَةُ، وَالْمُثِيرَةُ فِيهِمَا صَدَقَةٌ؟ فَقَالَ: لَا، وَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْنَا بِذَلِكَ، وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: كَذَلِكَ نَقُولُ: لَا صَدَقَةَ فِي الْحَمُولَةِ، وَلَا الْمُثِيرَةِ، وَلَمْ يَاْثُرْهُ عَنْ اَحَدٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بار برداری اور کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! عمرو بن دینار نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہم نے اس بارے میں

6826-صحیح البخاری' کتاب الزکاۃ' باب قول اللہ تعالی : وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ' حدیث:1410' صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب فی تقدیم الزکاۃ ومنعھا' حدیث:1687' صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقۃ الحبوب والثمار' باب الرخصۃ فی تقدیم الصدقۃ قبل حلول الحول علی المال والفرق' حدیث:2167' صحیح ابن حبان' کتاب الزکاۃ' باب فرض الزکاۃ' ذکر الاباحۃ للامام ضمانہ عن بعض رعیتہ صدقۃ مالہ' حدیث:3332' سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب فی تعجیل الزکاۃ' حدیث:1395' سنن الدارقطنی' کتاب الزکاۃ' باب تعجیل الصدقۃ قبل الحول' حدیث:1761' السنن الکبری للبیھقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب صدقۃ الغنم السائمۃ' باب تعجیل الصدقۃ' حدیث:6936' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' حدیث:8099

روایت سن رکھی ہے۔ عبدالکریم کہتے ہیں: ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ بار برداری اور کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' تاہم اُنہوں نے اس کے بارے میں کوئی روایت نقل نہیں کی۔

6828 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا صَدَقَةَ فِي الْمُثِيْرَةِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6829 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى عَوَامِلِ الْبَقَرِ صَدَقَةٌ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کام کاج کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْبَقَرِ صَدَقَةٌ

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کام کاج کی گائیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى ثَوْرٍ عَامِلٍ صَدَقَةٌ، وَلَا عَلٰى جَمَلٍ ظَعِينَةٍ صَدَقَةٌ

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: کام کرنے والے بیل پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور عورت کے اونٹ پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی (یعنی جو عورت کے سفر کرنے کے لیے مخصوص ہو)۔

6832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الْعَامِلَةِ اِذَا كَانَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ

✵✵ قتادہ نے کام کاج کے جانوروں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو تو اُن میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ قِطَارٌ يَعْتَمِلُ عَلَيْهِ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جب آدمی کی قطار ہو جس پر وہ کام کاج کرتا ہو تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى عَوَامِلِ الْبَقَرِ صَدَقَةٌ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کام کاج کی گائیوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَيْسَ فِي الْعَامِلَةِ شَيْءٌ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: کام کاج کے جانور پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6836 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: ذاتی کام کاج کے اونٹوں میں سے ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ اَرْبَعُونَ شَاةً فِي مِصْرٍ يَحْلُبُهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ - يَعْنِي الدَّوَاجِنَ - وَقَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلُنَا كَذٰلِكَ اَنِ ابْتَاعَهَا لِلْحَمْلِ، فَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، فَلَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ، وَالْمَعْزُ وَالْإِبِلُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: جب آدمی کی چالیس بکریاں شہر میں ہوں جن کا وہ دودھ دوھتا ہو تو اُس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' یعنی اُن بکریوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

سفیان کہتے ہیں: اس صورت میں بھی ہمارا اسی کی مانند قول ہوگا کہ جب آدمی نے اُنہیں حمل کے لیے خریدا ہو اور پھر اُن پر ایک سال گزر جائے تو اُن میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' بکرے اور اونٹ کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

بَابُ الْخَلِيطَيْنِ

باب: دو حصہ داروں کا حکم

6838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اِذَا كَانَ الْخَلِيطَانِ يُعْمِلَانِ اَمْوَالَهُمَا فَلَا تُجْمَعُ اَمْوَالُهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ فَاَخْبَرْتُ عَطَاءً بِقَوْلِ طَاوُسٍ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا حَقًّا

✽✽ عمرو بن دینار' طاؤس کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ یہ فرماتے ہیں: جب دو حصہ دار اپنے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہوں تو زکوٰۃ میں اُن دونوں کے مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا۔ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو طاؤس کے اس قول کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: میں اسے درست سمجھتا ہوں۔

6839 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "قَوْلُنَا: لَا يَجِبُ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعِينَ، وَلِهٰذَا اَرْبَعِينَ"

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارا قول یہ ہے کہ دو حصہ داروں پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر دونوں میں سے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریاں پوری ہوں (تو اُن پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

6840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ رَاعِيهُمَا وَاحِدٌ، وَكَانَتْ تَرِدُ جَمِيعًا، وَتَرُوحُ جَمِيعًا، وَتَسْرَحُ جَمِيعًا صُدِقَتْ جَمِيعًا

٭٭ زہری فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں (حصہ داروں کی بکریوں) کا چرواہا ایک ہی ہو اور وہ سب اکٹھی آتی ہوں اور اکٹھی جاتی ہوں تو اُن سے اجتماعی طور پر زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔

بَابُ الْبَقَرِ

باب: گائے کا بیان

6841 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً، وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا، اَوْ عَدْلَهُ مُعَافِرًا

٭٭ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ہر تیس گائے میں ایک تبیع یا تبیعہ جبکہ ہر چالیس گائے میں ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اُس کے برابر معافر (مخصوص قسم کی خوشبو) وصول کریں۔

6842 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ: فِي الْبَقَرِ فِي ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ، وَفِي اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ

٭٭ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ تیس گائے میں ایک تبیع یا تبیعہ کی جبکہ چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: لَسْتُ آخُذُ مِنْ اَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ فِيْهَا بِشَيْءٍ

6841- سنن ابي داؤد' كتاب الزكاة' باب في زكاة السائمة' حديث:1358' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الزكاة' حديث:1387' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الذمي والجزية' ذكر الخبر المفسر لقوله تعالى : حتى يعطوا الجزية عن يد' حديث:4964' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة المواشي من الابل والبقر والغنم' باب صدقة البقر بذكر لفظ مجمل غير مفسر' حديث:2109' الجامع للترمذي ' ابواب الزكاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في زكاة البقر' حديث:596' السنن الصغرى' كتاب الزكاة' باب : زكاة البقر' حديث:2419' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الزكاة' زكاة البقر' حديث:2205' سنن الدارقطني' كتاب الزكاة' باب : ليس في الخضراوات صدقة' حديث:1696' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة البقر السائمة' باب كيف فرض صدقة البقر' حديث: 6858' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث معاذ بن جبل' حديث:21469' البحر الزخار مسند البزار' اول الخامس والعشرين' حديث:2299' المعجم الكبير للطبراني' بقية الميم' رواية اهل الكوفة' مسروق بن الاجدع' حديث:17086

** طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں گائے میں سے دو فرض حصوں (جیسے تیس اور چالیس) کے درمیان (میں کسی قسم کی اضافی ادائیگی) کو اُس وقت تک وصول نہیں کروں گا جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اس بارے میں کسی چیز کا حکم دیا تھا۔

6844 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، إِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ لَمْ يَزَلْ بِالْجَنَدِ إِذْ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ حَتَّى مَاتَ، وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَرَدَّهُ عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ

** عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ''جند'' کے مقام پر ہی موجود رہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں پہلے عہدے پر برقرار رکھا۔

6845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: فِي ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ جَذَعٌ، وَفِي الْأَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ فِيمَا وَرَاءَ ذَلِكَ شَيْئًا

** طاؤس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تیس گائے میں ایک تبیع جذع کی ادائیگی لازم ہوگی اور چالیس گائے میں ایک گائے کی ادائیگی لازم ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کے حوالے سے اس سے زیادہ کے بارے میں اور کچھ نہیں سنا۔

6846 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ عُمَّالُ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَعَمَّالُهُ يَأْخُذُونَ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً، وَمِنْ ثَمَانِينَ بَقَرَتَيْنِ، ثُمَّ إِذَا كَثُرَتْ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ بَقَرَةً، قُلْتُ: أَيُّ بَقَرَةٍ قَالَ: كَذَلِكَ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے سرکاری اہلکار اور دیگر اہلکار، ہر پچاس گائے میں سے، ایک گائے وصول کرتے تھے اور ہر اسّی گائے میں سے دو گائے وصول کرتے تھے، جب ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی تھی، تو ہر پچاس میں سے ایک گائے وصول کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کون سی گائے ہوتی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اسی طرح کی ہوتی تھی۔

6847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ: أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً، لَمْ يَزِدْهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ: فَأَمَرَ عُثْمَانُ عُمَّالَهُ أَنْ يَأْخُذُوا ذَلِكَ، وَإِذَا كَثُرَتِ الْبَقَرُ، وَزَادَتْ عَلَى ذَلِكَ فَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةٌ

** صالح بن دینار بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عثمان بن محمد بن ابوسوید کو خط میں لکھا کہ وہ ہر تیس گائے میں

ایک تبیع یا ہر چالیس گائے میں ایک گائے وصول کریں' وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اس طرح وصول کریں' جب گائے زیادہ ہوں اور ان کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے' تو ہر تیس گائے میں ایک تبیع اور ہر چالیس گائے میں ایک مسنہ وصول کریں۔

6848 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاذٍ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْقَاصِ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِيْنَ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ، وَمَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ اِلَى الْخَمْسِيْنَ، فَقَالَ: لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ

✻✻ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقاص (یعنی دو فرض حصوں کے درمیان میں کسی قسم کی اضافی ادائیگی) کے بارے میں دریافت کیا' جن کی تعداد تیس سے لے کر چالیس کے درمیان ہوتی ہے' یا چالیس سے لے کر پچاس کے درمیان ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

6849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِي الْاَوْقَاصِ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِيْنَ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ شَيْءٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ شَيْءٌ، وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ شَيْءٌ

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اوقاص (یعنی دو فرض حصوں کے درمیان میں) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' یعنی جو تیس سے لے کر چالیس تک کے درمیان میں ہوں' اُن میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ اسی طرح تیس سے کم میں بھی کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تیس سے کم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

6850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ بَقَرَةً شَيْءٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا تَبِيْعٌ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ، وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ

✻✻ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: تیس سے کم گایوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' جب ان کی تعداد تیس ہو جائے تو ان میں ایک تبیع جذع یا جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جب تک ان کی تعداد چالیس نہیں ہو جاتی' جب ان کی تعداد چالیس ہو جائے تو ایک مسنہ گائے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس سے زیادہ جو گائیں ہوں گی تو اُن میں سے ہر تیس میں ایک تبیع کی اور ہر چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ قَالَ: فِيْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعَةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ، وَالسِّتِّيْنَ شَيْءٌ، وَفِي السِّتِّيْنَ تَبِيْعَتَانِ اَوْ تَبِيْعَانِ، وَفِيْ سَبْعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَتَبِيْعٌ، وَفِيْ ثَمَانِيْنَ مُسِنَّتَانِ، وَفِيْ تِسْعِيْنَ ثَلَاثُ اَتَابِيْعَ، وَفِيْ مِائَةٍ تَبِيْعَانِ وَمُسِنَّةٌ، وَفِيْ مِائَةٍ وَعَشَرَةٍ مُسِنَّتَانِ وَتَبِيْعٌ، وَفِيْ مِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ ثَلَاثُ مُسِنَّاتٍ، وَتُحْسَبُ صِغَارُهَا، وَكِبَارُهَا، وَتُحْسَبُ الْجَوَامِيْسُ مَعَ الْبَقَرِ، فَمَا كَانَ مِنَ الْبَقَرِ لِتِجَارَةٍ، فَاِنَّهُ يُقَوَّمُ قِيْمَةً لَا يُؤْخَذُ عَلٰى هٰذَا الْحِسَابِ اِنَّمَا تُقَوَّمُ قِيْمَةً، فَاِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا الزَّكَاةُ

** یونس بیان کرتے ہیں: تیس گائے میں ایک تبیعہ کی اور چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' چالیس کے درمیان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' ساٹھ میں کچھ ادائیگی لازم ہوگی' ساٹھ میں دو تبیعہ یا دو تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی' جبکہ ستر میں ایک مسنہ اور ایک تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی' اسّی میں دو مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' نوے میں تین تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی' ایک سو میں دو تبیع اور ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ایک سو دس میں دو مسنہ اور ایک تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی' ایک سو بیس میں تین مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ (زکوۃ وصول کرتے ہوئے) چھوٹے بڑے تمام جانوروں کو حساب میں شمار کیا جائے گا اور گائے کے ساتھ بھینسوں کو بھی شمار کیا جائے گا' جو گائے تجارت کے لیے ہوں گی تو اُن کی قیمت مقرر کی جائے گی اور اُن سے اس حساب سے وصولی نہیں کی جائے گی' بلکہ اُن کی قیمت قائم کی جائے گی اگر وہ دو سو درہم جتنی ہو تو اُن میں زکوۃ کی ادائیگی (رقم کے حوالے سے) لازم ہوگی۔

6852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْبَقَرِ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِذَا كَانَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بَقَرَةٌ اِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بَقَرَتَانِ اِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ، اِنَّ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِيفًا لِاَهْلِ الْيَمَنِ، ثُمَّ كَانَ هٰذَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُرْوَى

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانچ گائے میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ میں تین کی ادائیگی لازم ہوگی اور بیس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زہری فرماتے ہیں: جب ان کی تعداد پچیس ہو جائے تو پچھتر تک میں ایک گائے کی ادائیگی لازم ہوگی' جب پچھتر سے زیادہ ہو جائیں تو ایک سو بیس تک میں دو گائے کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ایک سو بیس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک گائے کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ چیز اہلِ یمن کے لیے تخفیف کے طور پر تھی' اس کے بعد یہی معمول چل پڑا۔

6853 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ زَمَانًا مِنَ الزَّمَانِ اَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: خُذُوا مِنَّا مَا اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَعْجَبُ حِينَ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُمْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابًا فِيهِ هٰذِهِ الْفَرَائِضُ، فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعُمَّالِ، فَاَخَذَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ، وَاَمْضَاهُ بَعْدَهُ عَلٰى مَا كَتَبَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا ذَكَرَ الْبَقَرَ اَيْضًا

** ایوب بیان کرتے ہیں: میں ایک عرصہ تک یہ بات سنتا رہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تم ہم سے وہ چیز حاصل کرلو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصول کی تھی' تو میں اس بات پر حیران ہوتا تھا جب سرکاری اہلکار اُن سے وہ وصولی نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ زہری نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا (یا ایک تحریر لکھوائی تھی) جس میں ان فرائض کے بارے میں احکام موجود تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تحریر کو اپنے اہلکاروں کی طرف بھجوانے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا' پھر حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس تحریر کو حاصل کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُس تحریر کو جاری کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا تھا اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے اس تحریر میں گائے کا بھی ذکر کیا ہے۔

6854- اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَائِضُ الْبَقَرِ مِثْلُ فَرَائِضِ الْإِبِلِ غَيْرَ الْأَسْنَانِ فِيهَا

✽✽ زہری فرماتے ہیں: گائے کی ادائیگی کے وہی اصول ہیں جو اونٹ کی ادائیگی کے اصول ہیں' البتہ ان کے بارے میں عمروں کا حکم مختلف ہے۔

6855 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَعْطَانِي سِمَاكُ بْنُ الْفَضْلِ كِتَابًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مَالِكِ بْنِ كَفلَانِسَ، وَالْمُعَعْلِسَ فَقَرَاْتُهُ فَاِذَا فِيهِ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَالْاَنْهَارُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا يُسْقَى بِالسَّنَا نِصْفُ الْعُشْرِ، وَفِي الْبَقَرِ مِثْلُ الْاِبِلِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: سماک بن فضل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک تحریر مجھے دی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک نامی شخص کو اور مععلس نامی شخص کو بھجوائی تھی' میں نے اُسے پڑھا تو اُس میں یہ تحریر تھا: جو زمین آسمان (یعنی بارش کے پانی) سے سیراب ہوتی ہے اور نہروں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے مصنوعی طریقہ سے سیراب کیا جاتا ہے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور گائے (کی زکوٰۃ) کا بھی وہی حکم ہے جو اونٹ کا ہے۔

6856 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّهُ اَخَذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا، وَمِنْ اَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، فَسَاَلُوهُ عَمَّا دُوْنَ الثَّلَاثِينَ، فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَاْمُرْنِي فِيهَا بِشَيْءٍ

✽✽ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ تیس گائے میں سے ایک تبیع اور چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کرتے تھے۔ لوگوں نے اُن سے تیس سے کم گائے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہیں سنی ہے اور آپ نے اس بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔

6857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ، وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةٌ

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط میں لکھا تھا کہ ہر تیس گائے میں ایک تبیع کی اور ہر چالیس گائے میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَا تَجِبُ فِي الْاِبِلِ، وَالْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ

باب: اونٹ' گائے اور بکری میں کیا چیز لازم ہوتی ہے؟

6858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَمْ يُؤَدِّ حَقَّهَا، اَوْ قَالَ: صَدَقَتَهَا بُطِحَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِاَفْوَاهِهَا، يُرَدُّ اَوَّلُهَا اِلٰى آخِرِهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهُ. وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَمْ يُؤَدِّ حَقَّهَا بُطِحَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ تَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا يُرَدُّ اَوَّلُهَا عَلٰى آخِرِهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهُ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ ذَهَبٌ اَوْ فِضَّةٌ لَمْ يُؤَدِّ فِيهَا حَقَّهَا جُعِلَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَائِحَ مِنْ نَارٍ فَوُضِعَتْ عَلٰى جَنْبِهِ، وَظَهْرِهِ، وَجَبْهَتِهِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهُ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے اونٹ ہوں اور وہ اُن کے حق (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کی زکوٰۃ کو ادا نہیں کرتا تو اُس شخص کو اُن اونٹوں کے سامنے قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں رکھ دیا جائے گا' ایک ایسا دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی اور پھر وہ اونٹ اپنے پاؤں کے ذریعے اُسے روندیں گے اور اپنے منہ کے ذریعہ اُسے کاٹیں گے اور پہلے سے لے کر آخری تک تمام اونٹوں کو لایا جائے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل نہیں ہو جاتا (یعنی اُس کے ساتھ یہ سلوک اُس وقت تک ہوگا جب تک قیامت کا دن جاری رہے گا) پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جس شخص کی بکریاں ہوں اور وہ اُن کے حق کو ادا نہیں کرتا ہے تو اُسے قیامت کے دن' ایسا دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' اُسے اُن بکریوں کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا' وہ بکریاں اپنے پاؤں کے ذریعہ اُسے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ذریعہ اُسے ماریں گے' وہ تمام بکریاں بار بار آتی رہیں گی جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنی راہ دیکھ لے گا' جس شخص کا سونا یا چاندی موجود ہو' جس کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو وہ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اُنہیں آگ سے بنے ہوئے ٹکڑوں میں بنا دیا جائے گا اور وہ ٹکڑے اُس کے پہلو پر رکھے جائیں گے' اُس کی پشت پر اور اُس کی پیشانی پر رکھے جائیں گے' ایسا اُس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا پھر وہ شخص اپنی راہ دیکھے گا (جو جہنم کی طرف جاتی ہوگی یا جنت کی طرف

6858-صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب اثم مانع الزكاة' حديث:1705' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة الحبوب والثمار' باب فرض اخراج الصدقة في العسر واليسر' حديث:2159' صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب الوعيد لمانع الزكاة' ذكر وصف عقوبة من لم يؤد زكاة ماله في القيامة' حديث:3312' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الزكاة' واما حديث محمد بن ابي حفصة' حديث:1404' سنن ابي داؤد' كتاب الزكاة' باب في حقوق المال' حديث:1427' السنن الصغرى' كتاب الزكاة' باب : التغليظ في حبس الزكاة' حديث:2411' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' كتاب الزكاة' باب ما ورد من الوعيد فيمن كنز مال زكاة ولم يؤد' حديث:6809' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7549' مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة' وابو صالح' حديث:2551' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' باب من اسمه ابراهيم' حديث:2931

جاتی ہوگی)''۔

6859 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

6860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نِعْمَ الْاِبِلُ اِبِلُ ثَلَاثُونَ تُخْرَجُ صَدُقَتُهَا، وَيُحْمَلُ عَلٰى نَجِيبِهَا، وَيُنْحَرُ سَمِينُهَا، وَيُمْنَحُ غَزِيرُهَا قَالَ: وَبَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ، وَالْحَلْبُ يَوْمَ وِرْدِهَا فِي الْاِبِلِ قَالَ: لَا حَسْبُ، وَقَالَ: اِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْاِبِلِ فَضْلٌ عَنْ اَهْلِهَا فَلَا تَحْلِبْ يَوْمَ تَرِدُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہترین اونٹ وہ تمیں اونٹ ہیں' جن کی زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہو اور جن کے عمدہ (جوان) پر وزن لادا جاتا ہو اور جن کے موٹے تازے کو قربان کیا جاتا ہو اور جن کے زیادہ دودھ دینے والے (جانور یا اس کے دودھ کو) عطیہ کیا جاتا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا آپ تک اس بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے لے جایا جائے اُس دن اُن کا دودھ دوہا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں! البتہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر اونٹوں میں' اونٹوں کے مالکان سے زیادہ دودھ موجود نہ ہو' تو اُس دن اُس کا دودھ نہ دوہا جائے جس دن اُنہیں پانی پلانے لے جایا جاتا ہے۔

6861 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نِعْمَ الْمَالُ الثَّلَاثُونَ مِنَ الْاِبِلِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہترین مال تمیں اونٹ ہے۔

6862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ لَمْ يُعْطِ حَقَّ اللّٰهِ فِيهَا اَتَتْ كَاَشَرِّ مَا كَانَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْبِطُهٗ بِاَخْفَافِهَا فَقِيلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: فَذَكَرَ اَرْبَعًا، - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا اَدْرِي بِاَيَّتِهِنَّ بَدَاَ - قَالَ: تُحْلَبُ عَلَى الْعَطَنِ، وَيُحْمَلُ عَلٰى رَائِحَتِهَا، وَيُنْحَرُ سَمِينُهَا، وَيُمْنَحُ لَبُونَتُهَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے اونٹ ہوں اور وہ اُن میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن بدترین حالت میں آئیں گے اور اپنے پاؤں کے ذریعے اُسے روندیں گے۔ اُن سے دریافت کیا: اُن اونٹوں کا حق کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے چاروں باتیں ذکر کی۔ عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں کہ پہلے کون سی بات ذکر کی تھی۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: (پانی پلاکر) بٹھانے کے دن اُن کا دودھ دوہ لیا جائے' اُن کے عمدہ (جوان اونٹ) پر وزن لادا جائے اور اُن کے موٹے تازے کو قربان کیا جائے اور اُن کے زیادہ دودھ دینے والے کو عطیہ کے طور پر دیا جائے۔

6863 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُودِ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ کَانَ لَهُ مَالٌ لَمْ یُؤَدِّ حَقَّهُ جُعِلَ لَهُ شُجَاعٌ اَقْرَعُ بِفِیهِ زَبِیبَتَانِ یَتْبَعُهُ حَتّٰی یَضَعَ یَدَهُ فِیْ فِیهِ، فَلَا یَزَالُ یَقْضِمُهَا حَتّٰی یُقْضَی بَیْنَ الْعِبَادِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا مال ہو اور وہ اُس کے حق کو ادا نہ کرے تو اُس مال کو اُس شخص کے لیے گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا' جس کے منہ میں سے اطراف کے دو دانت ہوں گے' وہ اُس آدمی کے پیچھے جائے گا اور اُس آدمی کا پاؤں اپنے منہ میں لے گا اور اُسے اُس وقت تک چباتا رہے گا جب تک لوگوں کے درمیان (قیامت کے دن) فیصلہ نہیں ہو جاتا''۔

6864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ سَاَلَهُ مَوْلَاهُ فَضْلَ مَالِهٖ، فَلَمْ یُعْطِهٖ حُوِّلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ

✵✵ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کا غلام اُس سے اُس کا کوئی اضافی مال مانگے اور وہ شخص اُسے وہ چیز نہ دے تو اُس مال کو قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا''۔

6865 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: بَشِّرْ اَصْحَابَ الْکُنُوزِ بِکَیٍّ فِی الْجِبَاهِ، وَفِی الْجُنُوبِ، وَفِی الظُّهُورِ

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خزانوں والوں کو یہ بتا دو کہ اُن کی پیشانی پر' پہلو میں اور پشت پر داغ لگائے جائیں گے۔

6866 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یَفْعَلُ فِیهَا بِحَقِّهَا اِلَّا جَائَتْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ قَطُّ، وَاُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَیْهَا بِقَوَائِمِهَا، وَاَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا یَفْعَلُ فِیهَا حَقَّهَا اِلَّا جَائَتْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ، وَاُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ

6863- السنن الصغرٰی' کتاب الزکاۃ' من یسال ولا یعطی' حدیث:2532' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الزکاۃ' من یسال فلا یعطی' حدیث:2318' تهذیب الآثار للطبری' ذکر من وافق عمر فی روایة ذلك عن رسول اللّٰه صلی' حدیث:150' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة التطوع ۔ باب الاختیار فی صدقة التطوع' حدیث:7307' مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصریین' حدیث بهز بن حکیم' حدیث:19580' المعجم الکبیر للطبرانی' باب المیم' من اسمه محمود' باب' حدیث:16736

بِقَوَائِمِهَا، وَلَا صَاحِبَ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَاُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ، وَلَا مَكْسُورَةٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبَ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ اِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ، فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ، خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّاْتَهُ، فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ، فَاِذَا رَاَى اَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضِمَهَا قَضْمَ الْفَحْلِ

قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: هٰذَا الْقَوْلَ، ثُمَّ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدٍ

وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ؟ قَالَ: حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا، وَمَنْحُهَا، وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اونٹوں کا جو مالک اپنے اونٹوں میں اُن کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہیں کرے گا تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو پہلے سے زیادہ تعداد میں ہوں گے' اُس شخص کو اُن اونٹوں کے سامنے ایک چٹیل کھلے میدان میں بٹھا دیا جائے گا' وہ اپنے پائیوں اور پاؤں کے ذریعہ اُس شخص کو روندیں گے' گائیوں کا جو مالک اُن گائیوں میں اُن کے حق کو ادا نہیں کرے گا تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گی تو اُن کی تعداد زیادہ ہوگی' اُس شخص کو ایک کھلے چٹیل میدان میں اُن گائیوں کے سامنے بٹھا دیا جائے گا' وہ اپنے سینگوں کے ذریعہ اُسے ماریں گی' اپنے پاؤں کے ذریعہ اُسے روندیں گی' بکریوں کا جو مالک اپنی بکریوں کے حق کو ادا نہیں کرے گا' وہ بکریاں قیامت کے دن زیادہ تعداد میں آئیں گی' اُس شخص کو اُن بکریوں کے سامنے چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا' وہ بکریاں اپنے سینگوں کے ذریعہ اُسے ماریں گی اور پاؤں کے ذریعہ اُسے روندیں گی' اُن بکریوں میں کوئی بھی ایسی نہیں ہوگی جو بغیر سینگ کے ہو' یا اُس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' اور خزانوں (یعنی سونے چاندی) کا جو مالک شخص اُن کے حق کو ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن جب وہ خزانہ آئے گا تو وہ گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا' وہ اپنے منہ کو کھول کر اُس شخص کے پیچھے جائے گا جب وہ سانپ اُس شخص کی طرف آئے گا تو وہ شخص اُس سے بھاگے گا' وہ سانپ اُسے پکار کر کہے گا: تم اپنے اس خزانہ کو پکڑ لو جسے تم نے چھپا کر (یا سنبھال کر) رکھا ہوا تھا' آج میں اس سے بے نیاز ہوں۔ جب انسان یہ دیکھے گا کہ وہ اس سے نہیں بچ سکتا تو وہ اپنا ہاتھ اُس کے منہ کی طرف بڑھائے گا تو وہ سانپ اُس کے ہاتھ کو چبالے گا یوں جیسے اونٹ کسی چیز کو چبالیتا ہے''۔

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: بیان اسی طرح ہوا ہے' پھر ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے عبید کے بیان کردہ قول کی مانند روایت بیان کی۔

عبید بن عمیر یہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ پانی

پینے کے لیے آئیں تو اُن کا دودھ دوہ لیا جائے اور اُن کے ڈول کو عاریت کے طور پر دیا جائے اور اُن کے نر جانور کو عاریت کے طور پر دیا جائے اور انہیں عطیہ کے طور پر دیا جائے اور اللہ کی راہ میں اُن پر سامان لادا جائے۔

6867 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْغَنَمِ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ مَا فِي الْإِبِلِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بکریوں میں بھی اُسی کی مانند حق لازم ہوتا ہے جس طرح اونٹوں میں لازم ہوتا ہے۔

6868 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَهْدٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي ذُو مَالٍ كَثِيرٍ قَالَ: كَمْ مَالُكَ؟ قَالَ: لَا يَحِلُ الْوَادِي الَّذِي اَحَلَّ فِيهِ قَالَ: فَكَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْمَنِيحَةِ؟، فَقَالَ: مِائَةٌ كُلَّ عَامٍ قَالَ: فَكَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ طَرُوقَةِ جِمَالِهَا؟ قَالَ: تَغْدُوا الْجِمَالُ، وَيَغْدُو النَّاسُ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَاْخُذَ جَمَلًا اَخَذَ قَالَ: فَكَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْقِرَى؟ قَالَ: الصَّقُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِالنَّابِ، وَالْفَانِيَةِ، وَالْكَبِيرِ، وَالضَّرْعِ قَالَ: اَمَالُكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مَالُ مَوَالِيكَ؟ قَالَ: لَا بَلْ مَالِي قَالَ: فَاِنَّمَا لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ اَنْفَقْتَ فَاَمْضَيْتَ، وَمَا بَقِيَ لِمَوَالِيكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: بنونہد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بہت سے مال کا مالک ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا مال کتنا ہے؟ اُس نے عرض کی: جب وہ کسی وادی میں آئیں تو اس میں جگہ نہیں بچتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عطیہ دینے میں تم کیا کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی: ہر سال میں ایک سو اونٹ دے دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: نر جانور کو جفتی کے لیے دینے کے لیے کیا کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جب نر اونٹ آتے ہیں تو لوگ بھی آ جاتے ہیں' جو شخص نر اونٹ لینا چاہتا ہے وہ حاصل کر لیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: مہمان نوازی کے موقع پر تم کیا کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں بوڑھی' عمر رسیدہ' اور تھنوں والی (سب قربان کرتا ہوں)' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارا مال تمہارے نزدیک پسندیدہ ہے' یا تمہارے غلام کا مال زیادہ پسندیدہ ہے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ میرا مال زیادہ پسندیدہ ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا مال صرف وہ ہے جسے تم نے کھا کر فنا کر دیا' یا پہن کر پرانا کر دیا' یا خرچ کر کے آگے بھیج دیا' جو باقی بچے گا وہ تمہارے موالیوں کا ہوگا۔

6869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نِعْمَ الْمَالُ الثَّلَاثُونَ مِنَ الْاِبِلِ تُمْنَحُ الْغَزِيرَةُ، وَتُنْحَرُ السَّمِينَةُ، وَيَطْرُقُ الْفَحْلُ، وَيُفْقَرُ الظَّهْرُ، وَالثَّلَاثُونَ خَيْرٌ مِنَ الْاَرْبَعِينَ، وَيْلٌ لِاَصْحَابِ الْمِائَتَيْنِ، كَمْ مِنْ حُقُوقِهَا لَا يُؤَدُّونَهُ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہترین مال تیس اونٹ ہیں' جن کے زیادہ دودھ دینے والے کو عطیہ کیا جائے' موٹے تازے کو قربان کیا جائے اور نر جانور کو جفتی کے لیے دیا جائے اور جس کو بار برداری (یا سواری) کے لیے دیا جائے'

اور تین، چالیس سے زیادہ بہتر ہیں البتہ دو سو اونٹوں والوں کے لیے بربادی ہے کیونکہ وہ اُن کے کتنے ہی حقوق ادا نہیں کر پاتے ہیں۔

6870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَمْ يُؤَدِّ حَقَّهَا اَتَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَشَرِّ مَا كَانَتْ تَخْبِطُهُ بِاَخْفَافِهَا، قِيلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: تَمْنَحُ الْقَوْمَ، وَتُفْقِرُ الظَّهْرَ، وَتَحْلِبُ عَلَى الْعَطَنِ، وَتَنْحَرُ السَّمِينَةَ، - حَسِبْتُهُ قَالَ - وَيُطْرَقُ الْفَحْلُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے اونٹ ہوں اور وہ اُن کے حق کو ادا نہ کرتا ہو تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو پہلے سے زیادہ بدترین حالت میں ہوں گی وہ اپنے پاؤں کے ذریعہ اُس شخص کو ماریں گے۔ ان سے دریافت کیا گیا: ان کا حق کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ تم لوگوں کو عطیہ کرو اور تم بار برداری (یا سواری) کے لیے اسے دو (اونٹوں کو پانی پلا کر) بٹھانے کے دن ان کا دودھ دوہ کر (عطیہ کے طور پر دیا جائے) اور تم موٹے تازے اونٹ کو قربان کرو۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نر اونٹ کو جفتی کے لیے دیا جائے۔

بَابُ الْحُمُرِ

باب: خچروں کا حکم

6871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ اَفِيهَا زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا، وَاِنْ بَلَغَتْ كَذَا، وَكَذَا شَيْئًا كَثِيرًا، مِائَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَمِائَةٍ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَنَحْنُ نَقُولُ: اِلَّا اَنْ تَكُونَ لِتِجَارَةٍ"

٭٭ سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے خچروں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا ان میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگرچہ ان کی تعداد اتنی اور اتنی ہو جائے یعنی بہت زیادہ ہو جائے دو سو یا تین سو ہو جائے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم بھی اس بارے میں یہی کہتے ہیں: البتہ اگر وہ خچر تجارت کے لیے (یعنی فروخت کرنے کے لیے) ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

بَابُ وُجُوبِ الصَّدَقَةِ فِي الْحَوْلِ

باب: سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ کا لازم ہونا

6872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْتَحِبُّونَ حِينَ يُفِيدُ اَحَدُهُمُ الْمَالَ اَنْ يُخْرِجَ زَكَاتَهُ، وَاِذَا حَالَ الْحَوْلُ عَلَى مَالِهِ اَنْ يُزَكِّيَ مَعَهُ مَا لَمْ يَحُلْ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

مِنْ مَالِهٖ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: مسلمان اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ جب اُن میں سے کسی شخص کے مال کا حساب ہونے لگے تو وہ اپنی زکوٰۃ ادا کردے اور جب اُس کے مال پر ایک سال گزر جائے تو وہ اُس کے ساتھ اُس مال کی بھی زکوٰۃ ادا کر دے اُس کے جس مال پر ابھی سال نہیں گزرا۔

6873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا زَكَّاهُ مَعَ مَالِهٖ، وَإِذَا أَفَادَ مَالًا زَكَّاهُ حِينَ يُفِيدُهُ مَعَ مَالِهٖ، كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْتَحِبُّونَ ذٰلِكَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جس شخص کو مزید مال حاصل ہوتا ہے وہ اپنے مال کے ساتھ اُس کی بھی زکوٰۃ ادا کردے گا اور جب اُس مال کا حساب ہوتا ہے تو وہ اُس وقت اپنے مال کے ساتھ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا (جو مال اسے سال کے درمیان میں مزید حاصل ہوا تھا) مسلمان اس چیز کو مستحب سمجھتے تھے۔

6874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: طَلَبْنَا عِلْمَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَعْلَمَ بِهَا مِنْ نَاسٍ مِنْ أَهْلِهَا، كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْدِقُونَهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ، وَغِفَارَ وَغَيْرِهِمْ قَالَ: قُلْتُ لَهُمْ: الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْمَاشِيَةَ، ثُمَّ يَأْتِيهِ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْغَدِ قَالُوا: يُصْدِقُهَا عِنْدَ مَنْ وَجَدَهَا، أَرَأَيْتَ الَّذِي بَاعَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمُصَدِّقُ، فَجَاءَهُ الْغَدُ؟ فَقَالَ: أَتَصَدَّقُ الَّذِي بَاعَهَا؟، قُلْتُ: لَا فَهُوَ كَذٰلِكَ "

٭٭ عراک بن مالک بیان کرتے ہیں: ہم نے زکوٰۃ کے احکام کا علم حاصل کرنا چاہا تو ہمیں ان لوگوں سے زیادہ بڑا عالم اور کوئی نہیں ملا جو اُس کے اہل تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُن کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے جن کا تعلق جہینہ غفار اور دیگر قبیلوں سے تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: ایک شخص ایک جانور خریدتا ہے پھر اگلے دن زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اُس کے پاس آ جاتا ہے تو اُن لوگوں نے یہ جواب دیا کہ وہ شخص اپنے پاس موجود تمام جانوروں کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کے آنے سے پہلے وہ شخص اُس جانور کو فروخت کر دیتا ہے اور پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اگلے دن آتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں اُس شخص کو زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے کہوں گا جس نے اُس جانور کو فروخت کر دیا تھا۔ میں نے کہا: جی نہیں! یہ اس کی مانند ہے۔

6875 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: الْمَاشِيَةُ يُصْدِقُهَا الرَّجُلُ يَمْكُثُ أَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ يَبِيعُهَا قَالَ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُبْتَاعِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: آدمی کسی جانور کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے جسے ابھی گیارہ مہینے ہوئے تھے پھر وہ اُسے فروخت کر دیتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: خریدار پر اُس کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

6876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

6877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ اَتَاهُ الْمُصَدِّقُ، وَقَدْ بَلَغَتْ مَاشِيَتُهُ تِسْعَةً وَثَلَاثِيْنَ شَـاةً يَعُدُّهَا عَدًّا حَتّٰى اِذَا جَاوَزَ وَلَدَتْ شَاةٌ مِنْهَا، وَقَدْ وَلَّى الْمُصَدِّقُ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا صَدَقَةَ فِيهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَنَا اَقُوْلُ اَنَّهُ اِذَا كَانَ الْاَصْلُ قَدْ زَكّٰى فَهُوَ اَحْسَنُ، اَقُوْلُ: اِذَا كَانَتْ مِائَةً وَتِسْعَةَ عَشَرَ شَاةً يَعُدُّهَا الْمُصَدِّقُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَقَدْ صَدَّقَ الْاٰنَ اَصْلُهَا، فَاِنْ وَلّٰى فَوَلَدَتْ مِنْهَا شَاةٌ، فَلَا صَدَقَةَ فِيهَا حَتّٰى يَحُوْلَ الْحَوْلُ قَالَ: وَاِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي فِي التِّسْعِ وَالثَّلَاثِيْنَ الَّتِي وَلّٰى فِيهَا الْمُصَدِّقُ، فَوَلَدَتْ اَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَتُهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا فرد آیا' اُس شخص کے جانوروں کی تعداد انتالیس بکریاں تھیں' زکوٰۃ وصول کرنے والے نے اُنہیں شمار کیا' جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص آگے چلا گیا تو اُن میں سے ایک بکری نے بچہ کو جنم دیا' اس دوران زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص جا چکا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اس بارے میں یہ کہا کہ اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ جب یہ اصل ہے تو وہ زکوٰۃ ادا کرے گا' یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب بکریاں ایک سو انیس ہوں جنہیں زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص نے شمار کیا ہو اور وہ اُن میں سے ایک بکری وصول کرے تو اب اُس شخص نے اصل زکوٰۃ ادا کی ہے' اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کے جانے کے بعد ایک بکری بچہ کو جنم دیتی ہے تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت تک واجب نہیں ہوگی جب تک ایک سال نہیں گزر جاتا۔

مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص انتالیس بکریوں کو چھوڑ کر آگے گزر جائے اور پھر کوئی بکری بچہ کو جنم دے تو اُن بکریوں کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔

بَابُ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا حکم

6878 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ، وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان پر اُس کے غلام یا گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

6879 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ اَمَا عَلِمْتَ اَنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ؟

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''اے علی! کیا تمہیں پتا نہیں ہے کہ میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ کو معاف کر دیا ہے''۔

6880 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے گھوڑے کی زکوٰۃ کے حوالے سے تم سے درگزر کیا ہے'' (یعنی وہ تمہیں معاف کر دی ہے)۔

6881 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی ہے۔

6882 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ رَاشِدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ بِهِ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ

6882-صحيح البخاري' كتاب الزكاة' باب : ليس على المسلم في فرسه صدقة' حديث:1405' صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب لا زكاة على المسلم في عبده وفرسه' حديث:1684' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة المواشي من الابل والبقر والغنم' باب اسقاط الصدقة' صدقة المال عن الخيل والرقيق' بذكر' حديث:2125' مستخرج ابي عوانة' كتاب الزكاة' باب . . . .' حديث:2129' صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب فرض الزكاة' ذكر نفي ايجاب الصدقة على المرء في رقيقه ودوابه' حديث:3330' موطا مالك' كتاب الزكاة' باب ما جاء في صدقة الرقيق والخيل والعسل' حديث:611' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب ما لا تجب فيه الصدقة من الحيوان' حديث:1638' سنن ابي داؤد' كتاب الزكاة' باب صدقة الرقيق' حديث:1373' سنن ابن ماجه' كتاب الزكاة' باب صدقة الخيل والرقيق' حديث:1808' الجامع للترمذي' ابواب الجمعة' ابواب الزكاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء ليس في الخيل والرقيق صدقة' حديث:599' السنن الصغرى' كتاب الزكاة' باب : زكاة الخيل' حديث:2434' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الزكاة' ما قالوا في زكاة الخيل' حديث:9971' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الزكاة' سقوط الزكاة عن الخيل والرقيق' حديث:2220' سنن الدارقطني' كتاب الزكاة' باب زكاة مال التجارة وسقوطها عن الخيل والرقيق' حديث:1780' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الغنم السائمة' باب لا صدقة في الخيل' حديث:6967' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7287' مسند الشافعي' ومن كتاب الزكاة من اوله الا ما كان معادا' حديث:380' مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة' وعراك بن مالك' حديث:2639' مسند الحميدي' جامع ابي هريرة' حديث:1027' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند ابي هريرة' حديث:6002

اَبِیْ هُرَيْرَةَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان پر اُس کے گھوڑے اور اُس کے غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن راشد کو یہ روایت سنائی تو اُنہوں نے بتایا: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے مکحول کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

6883 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤْخَذَ مِنَ الْخَيْلِ شَیْءٌ

✵✵ عبداللہ بن حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ گھوڑوں میں سے کوئی چیز وصول کی جائے۔

6884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ زَكَاةٌ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پالتو گھوڑوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّ فِي الْخَيْلِ، اَوْ فِيْ شَیْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ صَدَقَةٌ؟ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ گھوڑوں میں یا اور کسی بھی قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے۔

6886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِيْ شَیْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ زَكَاةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ لِتِجَارَةٍ اِلَّا الْغَنَمَ، وَالْاِبِلَ، وَالْبَقَرَ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: کسی بھی قسم کے جانور میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' البتہ اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو حکم مختلف ہوگا' البتہ بکری' اونٹ اور گائے (میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے)۔

6887 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: اَتَى اَهْلُ الشَّامِ عُمَرَ فَقَالُوْا: اِنَّمَا اَمْوَالُنَا الْخَيْلُ، وَالرَّقِيْقُ، فَخُذْ مِنَّا صَدَقَةً، فَقَالَ: مَا اُرِيْدُ اَنْ آخُذَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ قَبْلِي، ثُمَّ اسْتَشَارَ النَّاسَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَمَّا اِذَا طَابَتْ اَنْفُسُهُمْ فَحَسَنٌ اِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً تُؤْخَذُ بِهَا، بَعْدَكَ فَاَخَذَ عُمَرُ مِنَ الْخَيْلِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَمِنَ الرَّقِيْقِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، وَرَزَقَ الْخَيْلَ كُلَّ فَرَسٍ عَشَرَةَ اَجْرِبَةٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَزَقَ الرَّقِيْقَ جُرَيْبَيْنِ جُرَيْبَيْنِ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ اَبِیْ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ حَسَبَ ذٰلِكَ فَاِذَا الَّذِیْ يُعْطِيهِمْ اَكْثَرُ

مِنَ الَّذِي يَأْخُذُ مِنْهُمْ، فَتَرَكَهُمْ، وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُمْ، وَلَمْ يُعْطِهِمْ قُلْنَا: مَا الْجُرَيْبُ؟ قَالَ: ذَهَبَ طَعَامٍ

✲✲ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: اہلِ شام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: ہمارا مال گھوڑے اور غلام ہیں' تو آپ ہم سے زکوٰۃ وصول کر لیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے کوئی ایسی چیز وصول نہیں کروں گا جو مجھ سے پہلے وصول نہیں ہوئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ لوگ اپنی خوشی سے دے رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے' جبکہ یہ کوئی ایسا جزیہ نہ ہو جسے آپ کے بعد بھی وصول کیا جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑے کی طرف سے دس درہم اور ایک غلام کی طرف سے دس درہم وصول کیے' جو ہر سال میں ادائیگی ہونی تھی اور اُنہوں نے گھوڑوں میں سے ہر گھوڑے کا حصہ' ہر ماہ دس جریب (مخصوص مقدار) چارہ اور غلاموں میں سے ہر ایک غلام کا ماہانہ وظیفہ دو جریب (مخصوص مقدار) مقرر کیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابواسحاق کے علاوہ راویوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے اس کا حساب کیا تو اندازہ ہوا کہ وہ جتنا اُن لوگوں سے وصول کرتے ہیں' اُس سے زیادہ اُنہیں ادا کر دیتے ہیں' تو اُنہوں نے اس طریقہ کو ترک کر دیا' اور اُنہوں نے اُن لوگوں سے کچھ وصول بھی نہیں کیا اور اُنہیں کچھ ادا بھی نہیں کیا۔

ہم نے دریافت کیا: جریب سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کھانے (اناج) کا مخصوص حصہ (یعنی مقدار)۔

6888 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُصَدِّقُ الْخَيْلَ وَاَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِصَدَقَةِ الْخَيْلِ " قَالَ ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَمْ اَعْلَمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ صَدَقَةَ الْخَيْلِ

✲✲ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھوڑوں کی زکوٰۃ ادا (یا وصول) کیا کرتے تھے۔

سائب بن یزید نے اُنہیں یہ بتایا کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گھوڑے کی زکوٰۃ لے کر آئے تھے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی زکوٰۃ کو مقرر کیا ہو۔

6889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، اَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْلَى، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ يَقُولُ: ابْتَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اُمَيَّةَ اَخُو يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ مِنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَرَسًا اُنْثَى بِمِائَةِ قَلُوصٍ، فَنَدِمَ الْبَائِعُ، فَلَحِقَ بِعُمَرَ فَقَالَ: غَصَبَنِي يَعْلَى، وَاَخُوهُ فَرَسًا لِي، فَكَتَبَ اِلَى يَعْلَى اَنِ الْحَقْ بِي، فَاَتَاهُ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ الْخَيْلَ لَتَبْلُغُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ فَرَسًا بَلَغَ هَذَا قَبْلَ هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَنَاْخُذُ مِنْ اَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً، وَلَا نَاْخُذُ مِنَ الْخَيْلِ شَيْئًا خُذْ مِنْ كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا قَالَ: فَضَرَبَ عَلَى الْخَيْلِ دِينَارًا دِينَارًا

✲✲ یحییٰ بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ کے بھائی عبدالرحمٰن بن اُمیہ نے اہلِ یمن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ایک گھوڑی خریدی' جو ایک سو اونٹنیوں کے

عوض میں تھی بعد میں فروخت کرنے والا شخص نادم ہوا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا کر ملا اور بولا: یعلیٰ نے میرا مال غصب کرلیا ہے اور اُس کے بھائی نے میرا گھوڑا غصب کرلیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ کو خط میں لکھا کہ تم اس سے جا کر ملو۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری صورتِ حال بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ہاں گھوڑوں کی قیمت اتنی زیادہ ہوگئی ہے؟ تو حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے علم کے مطابق اس سے پہلے کسی گھوڑے کی قیمت اتنی زیادہ نہیں ہوئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم چالیس بکریوں میں سے تو ایک بکری وصول کرلیں گے' لیکن گھوڑوں میں سے کچھ وصول نہیں کریں گے' تم گھوڑے کی طرف سے ایک دینار وصول کرلیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے ہر ایک گھوڑے پر ایک' ایک دینار کی ادائیگی لازم قرار دی۔

بَابُ بَيْعِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ اَنْ تُعْتَقَلَ

باب: باندھنے (یا قبضہ میں لینے) سے پہلے زکوٰۃ کی چیز کو فروخت کردینا

6890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ صَدَقَةِ الْحَيَوَانِ قَبْلَ اَنْ تُقْبَضَ، وَكَانَ لَا يَرَى بِالطَّعَامِ بَاْسًا

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے جانور کی زکوٰۃ کو قبضہ میں لینے سے پہلے اُسے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ وہ اناج میں کوئی حرج نہیں سمجھتے (یعنی اُسے پہلے فروخت کیا جا سکتا ہے)۔

6891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَمَّا بَيْعُ الطَّعَامِ فَلَا بَاْسَ، وَاَمَّا الْمَاشِيَةُ فَتُكْرَهُ، وَلَيْسَ بِرِبًا

✱✱ زہری فرماتے ہیں: جہاں تک اناج کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جہاں تک جانور کا تعلق ہے تو اسے مکروہ قرار دیا گیا ہے' لیکن یہ سود نہیں ہے۔

6892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَشْتَرِى صَدَقَتَكَ حَتّٰى تُقْبَضَ مِنْكَ

✱✱ زہری فرماتے ہیں: تم اپنے زکوٰۃ کے طور پر ادا کیے ہوئے مال کو اُس وقت تک نہ خریدو' جب تک دوسرا فریق اسے قبضہ میں نہیں لے لیتا۔

6893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ قَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سُوَيْدٍ: مَا اَظُنُّهُ يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَبِيْعُوا الصَّدَقَةَ حَتّٰى تَعْتَقِلُوْهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ لِطَاوُسٍ: زَعَمَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ اَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَنَا اَنْ نَبِيْعَ الصَّدَقَةَ حَتّٰى تُعْتَقَلَ، فَقَالَ طَاوُسٌ: وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ، وَهُوَ فِىْ ظِلِّهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَبِيْعُوهَا قَبْلَ اَنْ تُعْتَقَلَ، وَلَا بَعْدَ مَا تُعْتَقَلُ مَا كُلِّفْتُمْ ذٰلِكَ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَكُمْ فَاعْقِلُوْهَا، وَسَمُّوا

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عثمان بن محمد بن ابوسوید سے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم زکوٰۃ کے طور پر لی جانے والی چیز کو باندھنے سے پہلے فروخت کر دو (یعنی قبضہ میں لینے سے پہلے فروخت کر دو) تو عثمان نے طاؤس سے کہا: ابراہیم تو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہمارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ہم زکوٰۃ میں ملنے والی چیز کو فروخت کریں جب تک اسے باندھ نہیں لیا جاتا۔ تو طاؤس نے کہا: اس گھر کے پروردگار کی قسم ہے! طاؤس اُس وقت خانۂ کعبہ کے سایہ میں موجود تھے' کہ تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اُن کے باندھے جانے (یعنی قبضہ میں لیے جانے) سے پہلے اُنہیں فروخت کرواور نہ ہی اُنہیں باندھے جانے کے بعد فروخت کرو' تمہیں اس بات کا پابند نہیں کیا گیا' اگر تمہارے لیے بہت ضروری ہو جاتا ہے تو تم اُنہیں باندھ دو اور اُن کے نام رکھ لو۔

6894 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ: اَنَّ مَنْ مَضَى كَانُوا يَكْرَهُوْنَ ابْتِيَاعَ صَدَقَاتِهِمْ قَالَ: فَاِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ مَا تُقْبَضُ مِنْكَ فَلَا بَاْسَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَفْعَلَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: پہلے زمانہ میں لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنے زکوٰۃ کے طور پر دیئے ہوئے سامان کو خرید لیں۔ راوی کہتے ہیں: اگر تم ایسا اُس وقت کرتے ہو کہ جب یہ تمہاری طرف سے قبضہ میں لیا جا چکا تھا (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والے نے قبضہ میں لے لیا تھا) تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ تم ایسا نہ کرو۔

6895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: اَبِيْعُ الصَّدَقَةَ قَبْلَ اَنْ تُعْتَقَلَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: تَجْعَلُ الْمُبْتَاعَ بِالْخِيَارِ؟ قَالَ: سَمِعْنَا اَنْ لَا تُبْتَاعَ حَتّٰى تُعْتَقَلَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: کیا میں زکوٰۃ میں ملنے والی چیز کو باندھے جانے سے پہلے فروخت کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ خریدار کو اختیار دیں گے؟ اُنہوں نے کہا: ہم نے تو یہ بات سنی ہے کہ اسے اُس وقت تک فروخت نہیں کیا جا سکتا' جب تک باندھ نہ لیا جائے۔

6896 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اِذَا جَاءَكَ الْمُصَدِّقُ فَادْفَعْ اِلَيْهِ صَدَقَتَكَ، وَلَا تَبْتَعْهَا مِنْهُ، وَوَلِّهِ مِنْهَا مَا تَوَلّٰى، وَاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ: نَتْرُكُهَا لَكَ فَاَقُوْلُ: لَا، فَيَقُوْلُوْنَ: ابْتَعْهَا، فَنَقُوْلُ: لَا اِنَّمَا هِيَ لِلّٰهِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے تو تم اپنی زکوٰۃ کو اُس کے حوالے کر دو اور تم اُس سے کوئی چیز نہ خریدو اور وہ جس طرف جاتا ہے اُسے جانے دو' اللہ کی قسم! لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے اسے تمہارے لیے چھوڑ دیا ہے' تو میں یہ کہتا تھا: جی نہیں! وہ لوگ یہ کہتے تھے: تم اسے فروخت کر دو تو ہم یہ کہتے تھے: جی نہیں! یہ اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔

6897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: فَرِيضَةُ اِبِلٍ اَحْسُبُهَا عَلَى السَّاعِي وَاَعْقِلُهَا، اَشْتَرِيهَا؟ قَالَ: لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا، لَا تَشْتَرِي

طُهْرَةَ مَالِكَ

✵✵ مسلم بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: اونٹ کی ادا کی جانے والی زکوٰۃ جسے میں سرکاری اہلکار کے لیے مقرر کردیتا ہوں اور اُسے میں باندھ لیتا ہوں تو کیا میں اُسے خرید سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں برکت نہیں دے گا' تم اپنے مال کی طہارت کے ذریعہ کو نہ خریدو۔

6898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ اَنْ تُخْرَجَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ زکوٰۃ کو نکالے جانے سے پہلے اُسے فروخت کرنے سے منع کرتے تھے۔

6899 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ تُبْتَاعَ الصَّدَقَةُ حَتّٰى تُعْقَلَ، وَتُوْسَمَ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی چیز کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اُسے باندھ نہیں لیا جاتا اور اُس پر نشان نہیں لگا دیا جاتا۔

6900 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصَّدَقَاتِ حَتّٰى تُقْبَضَ

✵✵ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ میں لیے جانے سے پہلے زکوٰۃ میں ملنے والی چیزوں کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ اِذَا لَمْ يُوْجَدِ السِّنُّ

باب: جب (مطلوبہ) عمر کا جانور نہ ملے؟

6901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ، فَاِذَا لَمْ يُوْجَدْ اُخِذَتِ السِّنُّ الَّتِي دُوْنَهَا، وَغُرِّمَ صَاحِبُ الْمَاشِيَةِ شَاتَيْنِ، اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' اگر (زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے مطلوبہ عمر کا جانور) نہیں ملتا' تو اُس سے کم عمر کا حاصل کرلیا جائے گا اور جانور کا مالک دو بکریاں' یا دس درہم ادا کرے گا۔

6902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ، عَنْ

عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ فِي الْإِبِلِ سِنًّا فَوْقَ سِنٍّ رَدَّ عَلَيْهِمْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَيْنِ، وَإِذَا أَخَذَ سِنًّا دُونَ سِنٍّ رَدُّوا عَلَيْهِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَإِذَا أَخَذَ مَكَانَ ابْنَةِ لَبُونٍ ابْنَ لَبُونٍ، فَعَشَرَةَ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَيْنِ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص مطلوبہ عمر سے زیادہ عمر کے جانور کو وصول کر لے تو وہ اُن لوگوں کو دس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا اور جب وہ مطلوبہ عمر سے کم عمر کے جانور کو حاصل کرے تو اُس جانور کا مالک شخص دس درہم دے گا' جب وہ بنت لبون کی جگہ ابن لبون کو وصول کر لے تو وہ دس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا۔

6903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا وَجَدَ الْمُصَدِّقُ سِنًّا فَوْقَ سِنٍّ، أَوْ دُونَ سِنٍّ رَدُّوا عَلَيْهِ مَكَانَ فَضْلِ مَا بَيْنَهُمَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَلَيْسَ هَذَا إِلَّا فِي الْإِبِلِ، فَإِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ قُوِّمَتْ دَرَاهِمَ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص مطلوبہ عمر سے زیادہ عمر کے جانور کو پاتا ہے' یا مطلوبہ عمر سے کم عمر کے جانور کو پاتا ہے تو عمر کی کمی یا بیشی کے حساب سے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کیے جائیں گے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ حکم صرف اونٹوں کے بارے میں ہے' جبکہ وہ تجارت کے لیے ہوں اور درہم کے حوالے سے اُن کی قیمت مقرر کی گئی ہو۔

6904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَإِذَا لَمْ يُوجَدِ السِّنُّ الَّتِي دُونَهَا أُخِذَتِ الَّتِي فَوْقَهَا وَرُدَّ إِلَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ شَاتَانِ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

** عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مطلوبہ عمر کا جانور نہیں ملتا تو اُس سے زیادہ عمر کے جانور کو وصول کر لیا جائے گا اور جانوروں کے مالک کو دو بکریاں یا دس درہم ادا کر دیئے جائیں گے۔

6905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ عُمَرَ: كَتَبَ إِلَى بَعْضِ عُمَّالِهِ أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنْ رَجُلٍ لَا يَجِدُ فِي إِبِلِهِ السِّنَّ الَّتِي عَلَيْهِ إِلَّا تِلْكَ السِّنَّ مِنْ شَرْوَى إِبِلِهِ، أَوْ قِيمَةَ عَدْلٍ

** عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلکاروں کو خط میں لکھا تھا کہ وہ اہلکار کسی بھی شخص سے صرف مطلوبہ عمر کا جانور وصول کریں اور اگر اُنہیں مطلوبہ عمر کا اونٹ نہیں ملتا تو پھر وہ انصاف کے مطابق اُس کی قیمت کے حساب سے (وصولی یا ادائیگی) کر لیں۔

6906 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَقُولُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِذَا لَمْ يَجِدِ السِّنَّ فَقِيمَتُهَا قَالَ: مَا قُلْتُهُ قَطُّ قَالَ: قُلْتُ: فَيُعْطِي مَا شَاءَ قَالَ: لَعَلِّي أَنْ أَكُونَ قُلْتُهُ، وَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ فِيهِ شَيْئًا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ یہ

بیان کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن یہ فرماتے ہیں کہ اگر مطلوبہ عمر کا جانور نہیں ملتا تو پھر اُس کی قیمت وصول کی جائے گی۔ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے تو یہ بات کبھی نہیں کہی ہے۔ اُنہوں نے کہا: میں نے یہ کہا ہے کہ وہ جو چاہے گا اُسے وہ ادائیگی کر دی جائے گی۔ پھر اُنہوں نے کہا: ہوسکتا ہے کہ میں نے یہ بات کہی ہو' لیکن میں نے اس بارے میں کوئی بات سنی نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْطِي فَوْقَ السِّنِّ الَّتِي تَجِبُ عَلَيْهِ

باب: آدمی کو جب ایسی ادائیگی کی جائے جو اُس کی مطلوبہ عمر سے زیادہ ہو جوادائیگی اُس پر لازم تھی

6907 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَوَجَدَ عَلَى رَجُلٍ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا أُعْطِي فِي أَوَّلِ صَدَقَةٍ أُخِذَتْ مِنِّي نَاقَةً لَا ظَهْرَ فِيهَا، وَلَا بَطْنَ، أَوْ قَالَ: ضِرْعَ، وَلَكِنِ اخْتَرْهَا نَاقَةً قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْمُصَدِّقُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْلِمْهُ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، فَإِنْ تَطَوَّعَ بِشَيْءٍ فَاقْبَلْهُ مِنْهُ، قَالَ هُشَيْمٌ: وَأَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ، عَنْ عَطَاءٍ نَحْوَ هٰذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْلِمْهُ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، فَإِنْ تَطَوَّعَ بِشَيْءٍ فَاقْبَلْهُ مِنْهُ.

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کو بھیجا تو اُس نے ایک شخص پر بنت مخاض کی ادائیگی کو پایا' اُس شخص نے کہا: میں اپنی طرف سے جانے والی پہلی زکوٰۃ میں کوئی ایسی اونٹنی نہیں دوں گا کہ جس پر سواری بھی نہیں کی جاسکتی اور جو دودھ بھی نہیں دیتی' تم ایک بڑی عمر کی اونٹنی کو حاصل کرلو۔ راوی کہتے ہیں: زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اُسے بتا دینا تھا کہ اُس پر کیا ادائیگی لازم ہوتی ہے' پھر اگر وہ نفلی طور پر کوئی چیز دینا چاہتا ہو' تو وہ تم اُس سے قبول کرلینا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُسے یہ بتا دینا کہ اُس پر کیا ادائیگی لازم ہوتی ہے' پھر اگر وہ نفلی طور پر کوئی چیز دینا چاہے تو تم اُس کی طرف سے قبول کرلینا۔

6908 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى رَجُلٍ مِمَّنْ قَدْ أَسْلَمَ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ السِّنَّ الَّتِي تُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ "، فَقَالَ لَهُ: لَا تَدَعَنَّ سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنٍّ تَأْخُذُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَقُمْ فِيهَا مُصَدِّقٌ لِلّٰهِ قَبْلَكَ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے والا ایک شخص حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ اُس سے اُس عمر کا جانور وصول کیا جائے' جو زکوٰۃ میں وصول کیا جاتا ہے' تو اُس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے کوئی ایسی عمر کا جانور ہرگز نہیں ترک کرنا' جو دوسروں سے بہتر ہو' آپ نے اُسے وصول کرنا ہے کیونکہ اس سے

پہلے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی نے ان جانوروں میں سے زکوٰۃ وصول نہیں کی۔

بَابُ يُصَدِّقُ النَّاسُ عَلٰى مِيَاهِهِمْ

باب: لوگوں کا اپنے پانی کے قریب زکوٰۃ ادا کرنا (یعنی اپنے علاقے میں زکوٰۃ ادا کرنا)

6909 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ: عُمَّالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُصَدِّقُونَ النَّاسَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ، وَبِاَفْنِيَتِهِمْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ کے اہلکار لوگوں کے پانیوں (کے قریب ان کے رہائشی علاقوں) اور اُن کی آبادیوں کے اندر جا کر زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔

6910 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: يُؤْتَوْنَ حَيْثُ كَانُوا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا: ابوعبدالرحمٰن یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کے پاس جایا جائے گا' وہ لوگ جہاں بھی رہتے ہوں گے۔

6911 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهِ: ادْعُوا النَّاسَ بِاَمْوَالِهِمْ اِلٰى اَرْفَقِ الْمَجَامِعِ بِهِمْ، وَاَقْرَبْ بِهَا اِلٰى مَصَالِحِهِمْ، وَلَا تَحْبِسِ النَّاسَ اَوَّلَهُمْ عَلٰى آخِرِهِمْ، فَاِنَّ الدَّجْنَ لِلْمَاشِيَةِ عَلَيْهَا شَدِيدٌ لَهَا مُهْلِكٌ، وَلَا تَسُقْهَا مَسَاقًا يَبْعُدُ بِهَا الْكَلَاُ، وَوِرْدُهَا

✱✱ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلکاروں کو خط میں لکھا کہ تم لوگوں کے اموال میں سے اُس جگہ جا کر (زکوٰۃ کی) وصولی کرو' جو اُن کے لیے زیادہ سہولت والی ہو اور اُس میں اُن کے لیے زیادہ بہتری ہو اور تم لوگوں میں سے پہلے والوں کو بعد والوں کے لیے نہ روک کے رکھنا' کیونکہ ان کے لئے اپنے جانوروں کو اس طرح سے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا اور تم ان جانوروں کو کسی ایسی جگہ نہ لے کر جانا جہاں سے گھاس یا پانی دور ہو۔

بَابُ تَتَابُعِ صَدَقَتَيْنِ

باب: دو قسم کے صدقوں کا' یکے بعد دیگرے لازم ہونا

6912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّاسُ لَا يُؤَخِّرُونَ صَدَقَتَهُمْ فِي جَدْبٍ، وَلَا خِصْبٍ، وَلَا عَجَفٍ، وَلَا سِمَنٍ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَاَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ، وَضَمَّنَهَا اِيَّاهُمْ

✱✱ زہری فرماتے ہیں: پہلے لوگ قحط سالی کی حالت میں اپنی ادائیگی کو ترک نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے اسے اُن سے مؤخر کیا اور اُنہیں اس کے تاوان کا پابند کیا۔

6913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: كُنْتُ قَائِلًا: اتَّقُوا اللّٰهَ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ صَدَقَتَيْنِ، فَإِنْ أَعْطَوْنِي، وَاحِدَةً أَخَذْتُهَا أَوِ اثْنَتَيْنِ أَخَذْتُ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا: میں یہ پہلے کہا کرتا تھا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کیونکہ تم پر دو قسم کے صدقات لازم ہوئے ہیں' اگر وہ لوگ مجھے ایک قسم کا صدقہ بھی دے دیں' تو میں اُسے وصول کرلوں گا اور اگر دو دیدیں' تو پھر بھی وصول کرلوں گا۔

6914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِنْ تَدَارَكَتِ الصَّدَقَتَانِ فَلَا تُؤْخَذُ إِلَّا الْأُولَى كَالْجِزْيَةِ

❊❊ طاؤس فرماتے ہیں: اگر دو قسم کے صدقے (کی ادائیگیاں) لازم ہو جائیں تو صرف پہلے والی وصول کی جائے گی' جیسے جزیہ ہو۔

بَابُ مَوْضِعِ الصَّدَقَةِ، وَدَفْعِ الصَّدَقَةِ فِي مَوَاضِعِهَا

باب: صدقہ کی جگہ، اور صدقہ کو اُس کی جگہ پر ہی (لوگوں میں) بانٹ دینا

6915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَأَنْ أَكُونَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنْ مَنَعَ صَدَقَتَهُ، فَقَالَ: أَنَا أَضَعُهَا مَوْضِعَهَا أَيُقَاتَلُ؟ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَرَى أَنْ يُقَاتَلَ

❊❊ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کر لیتا جو شخص اپنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے کہ میں خود ہی اسے خرچ کر دوں گا' تو کیا ایسے شخص سے جنگ کی جائے گی؟ یہ سوال کرنا میرے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ محبوب تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ ایسے شخص سے جنگ کی جائے گی۔

6916 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا تَهَيَّأَ أَبُو بَكْرٍ - أَوْ قَالَ: لَمَّا تَيَسَّرَ أَبُو بَكْرٍ - لِقِتَالِ أَهْلِ الرِّدَّةِ، قَالَ لَهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

✸✸ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والے لوگوں سے لڑائی کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابوبکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ یہ بات کہہ لیں گے تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتا ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے' اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایسی رسّی کو دینے سے بھی انکار کرتے ہیں' جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں اس بنیاد پر بھی اُن سے لڑائی کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ جنگ کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے اور مجھے یہ بات بھی پتا چل گئی کہ یہی مؤقف درست ہے۔

6917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُرَخِّصُ فِيْ اَنْ اَضَعَ صَدَقَةَ مَالِيْ فِيْ مَوَاضِعِهَا، اَوْ اِلَى الْاُمَرَاءِ لَابُدَّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا وَضَعْتَهَا مَوَاضِعَهَا مَا لَمْ تُعْطِ مِنْهَا اَحَدًا شَيْئًا تَقُوْلُهُ اَنْتَ فَلَا بَاْسَ، سَمِعْتُهُ مِنْهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَاْثُرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ: وَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ادْفَعُوا الزَّكَاةَ اِلَى الْاُمَرَاءِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَهُوَ يُرَادُهُ: اِنَّهُمْ لَا يَضَعُوْنَهَا مَوَاضِعَهَا قَالَ: وَاِنْ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: کیا آپ اس بات کی رخصت دیں گے؟ کہ میں اپنے مال کی زکوٰۃ کو اُس جگہ پر ہی خرچ کر دوں' یا پھر اسے حکمران کے سپرد کرنا ضروری ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

جب تم اُسے اُس کے مخصوص مقام پر خرچ کر دو' جبکہ تم نے کسی ایسے شخص کو یہ ادا نہ کیا ہو' جسے تم یہ کہو کہ تمہیں میں نے یہ دیا تھا تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء کو کئی مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ زکوٰۃ حکمرانوں کو ادا کیا کرو۔ تو ایک شخص نے اُنہیں جواب دیتے ہوئے یہ کہا: وہ لوگ اسے صحیح جگہ پر خرچ نہیں کرتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگرچہ وہ ایسا نہیں کرتے (پھر بھی یہ تم حکمرانوں کو ادا کرو)۔

6918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيْثًا رُفِعَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ،

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَبَ النَّاسَ فِي الصَّدَقَةِ، فَاُتِيَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو جَهْمٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسٌ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعُوا الصَّدَقَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْقِمُ مِنَّا اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَدْ حَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا عَبَّاسٌ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا

✺✺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا' وہ لائی گئی تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ابوجہم' خالد بن ولید اور اللہ کے رسول کے چچا حضرت عباس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ابوجہم کو تو صرف اس بات کا غصہ ہے کہ وہ پہلے غریب تھا تو اللہ اور اُس کے رسول نے اُسے خوشحال کر دیا ہے' جہاں تک خالد بن ولید کا تعلق ہے تو اُس نے اپنی زر ہیں روک رکھی ہیں اور انہیں اللہ کی راہ کے لیے تیار رکھا ہوا ہے' جہاں تک اللہ کے رسول کے چچا حضرت عباس کا تعلق ہے تو اس کی ادائیگی اُن پر لازم ہوگی اور اس کے ہمراہ مزید اتنی ہی ادائیگی لازم ہوگی"۔

6919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ نُعَيْمٍ، اَنَّ ابْنَ مُطِيعٍ قَالَ: لَا اَدْفَعُ صَدَقَةَ اَمْوَالِيْ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ يَعْلِفُهَا خَيْلَهُ، وَيُطْعِمُهَا عَبِيدَهُ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ اَنَّكَ لَمْ تُصِبْ، وَلَمْ تُؤَدِّهَا، وَاِنْ تَصَدَّقْتَ بِمِثْلِهَا فَلَا تُقْبَلُ مِنْكَ، اَدِّهَا اِلَيْهِمْ، فَاِنَّكَ لَمْ تُؤْمَرْ اَنْ تَدْفَعَهَا اِلَّا اِلَيْهِمْ بَرٌّ اَوْ اٰثِمٌ

✺✺ ابن نعیم بیان کرتے ہیں: ابن مطیع نے کہا: میں اپنے مال کی زکوٰۃ ابن زبیر کو ادا نہیں کروں گا تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنے گھوڑے کو چارہ کھلا دیں اور اس کے ذریعہ اپنے غلام کو کھانا کھلا دیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس شخص کو پیغام بھیجا کہ تمہارا موقف درست نہیں ہے' تم اس زکوٰۃ کو ادا کر دو' پھر بعد میں اگر تم نے اس کی مانند مزید صدقہ کیا تو پھر بھی یہ تم سے قبول نہیں ہوگا' تم اس کی ادائیگی اُنہیں ہی کرو' کیونکہ تمہیں صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ تم اس کی ادائیگی (حکمرانوں یا ریاستی اہلکاروں کو) کرو' خواہ وہ نیکی کریں یا برائی کریں۔

6920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُوضَعُ مَوَاضِعَهَا، اَضَعُهَا اَنَا فِيْ مَوَاضِعِهَا اَمْ اَدْفَعُهَا اِلَى الْوُلَاةِ؟ فَقَالَ: وَلَمْ يَشْكُلْ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ اِذَا كَانُوا يَضَعُونَهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا، قُلْتُ اَنَا حِينَئِذٍ: اِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمْ لَا يَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ وَقَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَكُلُّ صَدَقَةٍ مَاشِيَةٍ اَوْ حَرْثٍ قَالَ: وَلَيُجْزِيَنَّ عَنْكَ اَنْ تَدْفَعَهَا اِلَيْهِمْ فَتَجِبُ لَكَ الْاَجْرَ، وَيَتَوَلَّوْا هُمْ مَا تَوَلَّوْا

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر زکوٰۃ کو اس کے مخصوص مقام پر خرچ کیا جا سکتا ہے' تو کیا میں خود اُس کے مخصوص مقام پر اُسے خرچ کر دوں' یا میں سرکاری اہلکاروں کے سپرد

کروں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جب سرکاری اہلکار اسے درست جگہ پر خرچ کرتے ہوں تو پھر تمہیں اس حوالے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اُس وقت پھر میں نے یہ کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات اس لیے کہی تھی کہ اُس وقت کے حکمران اسے صحیح جگہ پر خرچ نہیں کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے فرمایا: صدقۂ فطر کے بارے میں بھی اس کی مانند حکم ہے اور جانور یا کھیت کے ہر قسم کے صدقہ (زکوٰۃ) کا یہی حکم ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: تمہاری طرف سے اس کی ادائیگی ہو جائے گی' جب تم اسے اُن حکمرانوں کے سپرد کر دو گے اور تمہارے لیے اجر واجب ہو جائے گا' اُس کے بعد وہ جو کریں گے' وہ اُن کے سر ہو گا۔

6921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ قَالَ لِطَاوُسٍ: لَنَا اَرْضُونَ، اَفَنَضَعُ صَدَقَتَهَا فِي مَوَاضِعِهَا اَوْ نَدْفَعُهَا اِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَاْخُذَ بِاَيْدِيهِمْ فَافْعَلْ، وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اِنْ كُنْتَ اِذًا وَضَعْتَهَا مَوَاضِعَهَا لَمْ تُوهِنْ ذٰلِكَ سُلْطَانَكَ فِيهَا، فِيمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْاُعْطِيَةِ وَالثُّغُورِ فَلَا بَاْسَ، وَاِلَّا فَلَا

** ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس سے کہا: ہماری کچھ زمینیں ہیں تو کیا ہم اُن زمینوں کی زکوٰۃ اُس کے مخصوص مقام پر خود خرچ کر سکتے ہیں؟ یا ہم حکمرانوں کے سپرد کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ تم بذاتِ خود اُسے خرچ کرو تو تم ایسا کر لو۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ اگر تم اسے خود صحیح جگہ پر خرچ کرتے ہو اور تم اس بارے میں اپنے حکمران کو کمزور نہیں کرتے' جیسے وہ چیزیں جو ضروری ہوتی ہیں' جیسے تنخواہیں اور (حکومتی اخراجات) تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ورنہ حرج ہو گا۔

6922 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي مَالٌ قَالَ: فَذَهَبْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ، وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، فَاَتَيْتُ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَحْدَهُ فَقُلْتُ: اِنَّهُ اجْتَمَعَ عِنْدِي مَالٌ، وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ يَضَعُونَهَا حَيْثُ تَرَوْنَ، وَاِنِّي قَدْ وَجَدْتُ لَهَا مَوْضِعًا، فَكَيْفَ تَرَى؟ فَكُلُّهُمْ قَالُوا: اَدِّهَا اِلَيْهِمْ

** سہیل بن ابوصالح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے پاس کچھ مال اکٹھا ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے پاس گیا' میں ان میں سے ہر ایک شخص کے پاس الگ' الگ آیا' میں نے کہا: میرے پاس کچھ مال اکٹھا ہو گیا اور یہ لوگ (یعنی حکمران) اس مال کو جس طرح خرچ کرتے ہیں' وہ آپ ملاحظہ فرما ہی رہے ہیں' مجھے اس مال کی ادائیگی کے لیے (مناسب جگہ' یا شخص) کا پتا ہے تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو ان تمام حضرات نے یہی جواب دیا کہ تم اس زکوٰۃ کو اُن (حکمرانوں یا ریاستی اہلکاروں) کو ادا کرو۔

6923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَدْفَعُ اِلَيْهِمْ اِذَا

لَمْ يَضَعُوهَا مَوَاضِعَهَا

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حکمران اسے صحیح جگہ پر خرچ نہیں کرتے تو اُن کے سپرد زکوٰۃ نہیں کی جائے گی۔

6924 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ مَالًا اَفَاُزَكِّيهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: خَسِءَ الْاَبْعَدُ قَالُوْا: اِنَّهُ يَقُوْلُ: اِنَّ عِنْدِيْ مَالًا، فَاَيْنَ اَضَعُ زَكَاتَهُ؟ قَالَ: اَفَلَا يَقُوْلُ هٰكَذَا جَائَنِيْ جَثْوَةٌ مِنْ جِثَا جَهَنَّمَ عَلَيْهِ كِسَاءٌ اَسْوَدُ مِنْ وَبَرِ الْكِلَابِ، اَدِّهَا اِلٰى وُلَاتِكَ، وَاِنْ تَمَزَّقُوا لُحُومَ الْكِلَابِ عَلٰى مَوَائِدِهِمْ قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَمَّادٍ فَاَنْكَرَ اَنْ يَكُونَ ابْنُ عُمَرَ قَالَهُ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میرے پاس کچھ مال ہے کیا میں اُس کی زکوٰۃ ادا کردوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دور کا شخص رسوا ہوگیا ہے! لوگوں نے کہا: یہ شخص کہہ رہا ہے کہ میرے پاس مال ہے تو میں اس کی زکوٰۃ کہاں ادا کروں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا یہ شخص ایسا نہیں کہتا کہ میرے پاس جہنم کے اہل میں سے ایک شخص آیا جس پر کتے کی کھال سے بنی ہوئی ایک سیاہ چادر موجود تھی' تم اس زکوٰۃ کو اُن لوگوں کے سپرد کرو جو اس کے نگران ہیں' اگرچہ وہ لوگ اپنے دسترخوانوں پر کتے کا گوشت کھاتے ہوں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے اس بات کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات کہی ہوگی۔

6925 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَاءَ ابْنَ عُمَرَ رَجُلٌ يَسْاَلُهُ عَنْ زَكَاةِ مَالِهِ، فَقَالَ: اِدْفَعْهَا اِلَى السُّلْطَانِ قَالَ: اِنَّ اُمَرَائَنَا الدَّهَاقِينَ قَالَ: وَمَا الدَّهَاقِينَ؟ قَالَ: مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ: فَلَا تَدْفَعْهَا اِلَى الْمُشْرِكِينَ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُن سے اپنے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم حاکمِ وقت کے سپرد کردو! اُس نے کہا: ہمارے حکمران دہاق ہیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: دہاق سے کیا مراد ہے؟ اُس نے جواب دیا: مشرک۔ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر تم مشرکوں کے سپرد اسے نہ کرو۔

6926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: دُفِعَتِ الزَّكَاةُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَمَرَ لَهَا، وَفِيْ عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ اخْتَلَفَ فِيهَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں زکوٰۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کی جاتی تھی' یا اُس شخص کو ادا کی جاتی' جسے آپ نے اس کی وصولی کا اہلکار مقرر کیا ہوتا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی اسی طرح ہوتا رہا' پھر اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان اختلاف ہو گیا۔

6927 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی ابْنِ عُمَرَ، اَنَا وَشَیْخٌ اَکْبَرُ مِنِّی قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: ابْنُ الْمُسَیَّبِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّدَقَةِ اَدْفَعُهَا اِلَی الْاُمَرَاءِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: وَاِنِ اشْتَرَوْا بِهِ الْفُهُوْدَ، وَالْبِیْزَانَ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ لِلشَّیْخِ حِیْنَ خَرَجْنَا: تَقُوْلُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ اَنَا لِمَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ: اَتَقُوْلُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا

✱✱ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' میں تھا اور میرے ساتھ ایک عمر رسیدہ شخص تھا' جو عمر میں مجھ سے بڑا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ سعید بن مسیب تھے۔

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا میں اسے حکمرانوں کے سپرد کر دوں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: خواہ وہ لوگ اس کے ذریعہ شیر اور باز خرید لیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم وہاں سے نکلے تو میں نے اپنے ساتھی بزرگ سے دریافت کیا: آپ کی بھی وہی رائے ہے؟ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے میمون بن مہران سے دریافت کیا: کیا آپ کی بھی وہی رائے ہے؟ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6928 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبَانُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی الْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ زَمَانَ الْحَجَّاجِ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ خَلِیْفَةَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَدْفَعُ الزَّکَاةَ اِلَی الْاُمَرَاءِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: ضَعْهَا فِی الْفُقَرَاءِ، وَالْمَسَاکِیْنِ قَالَ: فَقَالَ لِیَ الْحَسَنُ: اَلَمْ اَقُلْ لَکَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا اَمِنَ الرَّجُلَ قَالَ: ضَعْهَا فِی الْفُقَرَاءِ، وَالْمَسَاکِیْنِ

✱✱ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: ابان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ میں حسن بصری کے پاس گیا' وہ حجاج کے زمانہ میں ابوخلیفہ کے گھر میں پوشیدہ طور پر رہ رہے تھے' ایک شخص نے اُن سے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں زکوٰۃ کو حکمرانوں کے سپرد کروں گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اسے غریبوں اور مسکینوں میں خرچ کر دو۔

راوی کہتے ہیں: حسن بصری نے مجھ سے فرمایا: کیا میں نے تمہیں یہ کہا نہیں تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جب آدمی امان کی حالت میں ہو' تو پھر وہ اُسے غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر سکتا ہے۔

6929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ: مَا سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ شَیْءٍ قَطُّ مَا سَاَلْتُهٗ عَنْهَا قَالَ: فَیَقُوْلُ لِیْ مَرَّةً: "اَدِّهَا اِلَیْهِمْ، وَیَقُوْلُ لِیْ مَرَّةً: لَا تُؤَدِّهَا اِلَیْهِمْ"

✱✱ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی چیز کے بارے میں حسن بصری سے سوال نہیں کیا' جتنا سوال میں نے اس

چیز کے بارے میں کیا، تو اُنہوں نے ایک مرتبہ مجھے یہ کہا: تم ان حکمرانوں کوادا کردو، اور ایک مرتبہ یہ کہا: تم حکمرانوں کوادا نہ کرو۔

6930 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، مَا اَخَذُوا مِنْكَ فَاحْتَسِبْ بِهٖ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ لوگ تم سے جو وصولی کر لیتے ہیں، تم اُس کے ذریعہ ثواب کی اُمید رکھو۔

6931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا تَدْفَعْهَا اِلَيْهِمْ، يَعْنِي الْاُمَرَاءَ

✱✱ محمد بن راشد، مکحول کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم یہ اُن کے حوالے نہ کرو (یعنی اپنی زکوٰۃ) حکمرانوں کے حوالے نہ کرو۔

6932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ، وَاِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ جَعْفَرٍ، وَحَمَّادُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ يَقُوْلُوْنَ: لَا تُؤَدُّوا الزَّكَاةَ اِلٰى مَنْ يَجُورُ فِيهَا،

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ، وَحَمَّادٌ يَقُوْلُوْنَ: مَا اُخِذَ مِنْكَ زَكَاتُهُ فَاحْتَسِبْ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ يَقُوْلُ: اِنْ اَكْرَهُوكَ، وَهُوَ يُجْزِءُ عَنْكَ، وَلَا تَدْفَعْهَا اِلَيْهِمْ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا يَقُوْلُ: مَا اَخَذُوا مِنْكَ اَجْزَاَ عَنْكَ، وَمَا خَفِيَ عَنْهُمْ فَضَعْهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس، سعید بن مسیّب، حسن بن ابوالحسن، ابراہیم نخعی، محمد بن علی ابوجعفر (یعنی امام باقر)، اور حماد بن ابوسلیمان اس بات کے قائل تھے: تم اپنی زکوٰۃ ایسے حکمران کے سپرد نہ کرو، جو اس زکوٰۃ کو غلط طور پر استعمال کرتا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: حسن بصری، ابراہیم بن علی اور حماد یہ فرماتے ہیں: جو زکوٰۃ تم سے وصول کر لی جائے، اُس کے ذریعہ تم ثواب کی اُمید رکھو۔ سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ اگر تمہیں مجبور کر دیتے ہیں تو تمہاری طرف سے یہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، لیکن تم خود اسے اُن کے حوالے نہ کرو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ تم سے جو وصولی کر لیتے ہیں، وہ تم سے ادا ہو جائے گی اور جو چیز اُن سے چھپی رہ جاتی ہے، تو تم اُسے صحیح جگہ پر خرچ کر دو۔

6933 آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلًى لِاَنَسٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: مَا اَخَذُوا مِنْكَ اَجْزَاَ عَنْكَ قَالَ: وَبَلَغَنِي، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلُ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (حکمران) تم سے جو حاصل کر لیتے ہیں' وہ تمہاری طرف سے ادا ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سعید بن میتب نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

6934 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ: فِيمَا اَوْصَى بِهٖ عُمَرُ: مَنْ اَدَّى الزَّكَاةَ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهَا لَمْ تُقْبَلْ زَكَاتُهُ وَلَوْ تَصَدَّقَ بِالدُّنْيَا جَمِيعًا، وَمَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ فِيْ غَيْرِهٖ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ صُومُهُ، وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ اَجْمَعَ

✵✵ عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں: ابوبکر نامی راوی نے بھی اُس کے مطابق کہا تھا' جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی: جو شخص نااہل کو زکوٰۃ ادا کرتا ہے اُس کی زکوٰۃ قبول نہیں ہوگی' خواہ وہ پوری دنیا صدقہ کر دے اور جو شخص رمضان کے مہینہ کے روزے' دوسرے کسی مہینہ میں رکھتا ہے' اُس کے روزے قبول نہیں ہوں گے' خواہ وہ سارا سال روزے رکھتا رہے۔

6935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَاِبْرَاهِيمَ، قَالَا: مَا اَخَذُوا مِنْكَ فَاحْتَسِبْ بِهٖ، وَمَا خَفِيَ لَكَ فَضَعْهُ فِيْ مَوَاضِعِهٖ وَهُوَ قَوْلُ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ

✵✵ ابوہاشم بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: حکمران تم سے جو وصولی کر لیں تم اُس کے ذریعہ ثواب کی اُمید رکھو اور جو چیز بچ رہ جائے تم اُسے صحیح جگہ پر خرچ کرلو۔

معمر اور سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ضَمَانِ الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ کا ضمان

6936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنْ رَجُلٍ بَعَثَ بِزَكَاتِهٖ مَعَ رَجُلٍ يَدْفَعُهَا اِلَى السُّلْطَانِ، فَهَلَكَتْ فِي الطَّرِيقِ، اَتُجْزِءُ عَنْهُ؟ قَالَ: فَضَحِكَ، وَقَالَ: مَا اَنْتُمْ يَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ اِلَّا قِطْعَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، سَكَنْتُمْ بَيْنَ اَهْلِ الْعِرَاقِ، وَلَا تُجْزِءُ عَنْهُ، وَاِنْ بَلَغَتْ اَيْضًا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَابْنُ عُمَرَ قَالَ: ادْفَعُوا اِلَيْهِمْ، وَاِنْ تَمَزَّقُوا لُحُومَ الْكِلَابِ عَلٰى مَوَائِدِهِمْ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَقُوْلَ ابْنُ عُمَرَ ذٰلِكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی شخص کے ذریعہ اپنی زکوٰۃ بھجواتا ہے' تاکہ وہ شخص اُسے حکمران کے حوالے کر دے' تو وہ زکوٰۃ راستے میں ضائع ہو جاتی ہے' تو کیا اُس شخص کی طرف سے یہ ادا

ہو جائے گی؟ راوی کہتے ہیں: تو حماد ہنس پڑے اُنہوں نے فرمایا: اے اہلِ بصرہ! تم لوگ بھی اہلِ شام کے ایک مخصوص علاقہ کے رہنے والے لوگوں کی طرح ہو تم اہلِ عراق کے درمیان رہتے ہو (لیکن حرکتیں تمہاری اہلِ شام والی ہیں) اُس شخص کی طرف سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور یہ قرض شمار ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو یہ فرماتے ہیں: تم اُن کے حوالے اسے کر دو خواہ وہ لوگ اپنے دسترخوان پر کتے کے گوشت کے ٹکڑے کھاتے ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی ہو۔

6937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا بَعَثَ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَهَلَكَتْ أَجْزَأَ عَنْهُ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ حَمَّادٌ: لَا تُجْزِءُ عَنْهُ، وَإِنْ بَلَغَتْ

✲✲ قتادہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ بھیجے اور وہ ضائع ہو جائے تو کیا اُس شخص کی طرف سے ادائیگی ہو جائے گی؟ معمر یہ کہتے ہیں کہ حماد نے یہ بات بیان کی ہے: اُس شخص کی طرف سے ادائیگی نہیں ہوگی۔

6938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا أَخْرَجَ الرَّجُلُ زَكَاتَهُ فَسُرِقَتْ ضَمِنَهَا، هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَهُ حَمَّادٌ، قَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلٌ آخَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ: أَنَّهُ لَا ضَمَانَ فِيهَا مَا لَمْ يُعِزْ لَهَا أَوْ يُقَلِّبْهَا فِي شَيْءٍ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی زکوٰۃ نکالے اور پھر وہ چوری ہو جائے تو وہ شخص اُس کا ضمان ادا کرے گا اور اس کی مثال قرض کی طرح ہوگی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: دوسرا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس میں اُس صورت میں ضمان لازم نہیں ہوگا جب تک اُس نے اس بارے میں خود نسبت نہ کی ہو یا اس کو خود الٹ پلٹ نہ کیا ہو۔

بَابُ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت محمد ﷺ کی آل کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے

6939 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✲✲ ثوری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''محمد کے لیے اور محمد کی آل کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے''۔

6940 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُقَسِّمُ تَمْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ حَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَاتِقِهِ فَسَالَ لُعَابُهُ عَلٰى خَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَإِذَا تَمْرَةٌ فِي فِيهِ، فَأَدْخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ زکوٰۃ کی کھجوریں تقسیم کر رہے تھے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں موجود تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اپنے کندھے پر اُٹھالیا' اُن کا لعاب بہتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر اُن کی طرف دیکھا تو اُن کے منہ میں (زکوٰۃ کے مال میں سے) ایک کھجور موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے منہ میں داخل کیا اور اُن کے منہ میں سے کھجور کو نکال لیا اور پھر اُن سے فرمایا:

''کیا تمہیں پتا نہیں ہے کہ محمد کی آل کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے''۔

6941 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي جَهْضَمٍ بْنِ سَالِمٍ الْبَصْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَا اَقُولُ: نَهَاكُمْ - اَنْ نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ، وَاَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ، وَلَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو منع کیا ہے' (اس بات سے منع کیا ہے:) کہ ہم خچر کی گھوڑی سے جفتی کروائیں اور آپ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم اچھی طرح وضو کریں اور ہم زکوٰۃ (کا مال) نہ کھائیں۔

6942 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ كُلْثُومٍ ابْنَةُ عَلِيٍّ قَالَ: وَاَتَيْتُهَا بِصَدَقَةٍ كَانَ اُمِرَ بِهَا، فَقَالَتْ: اُحَذِّرُ شَبَابَنَا؛ فَإِنَّ مَيْمُونًا، اَوْ مِهْرَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مَيْمُونُ، اَوْ يَا مِهْرَانُ اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ نُهِينَا عَنِ الصَّدَقَةِ، وَاِنَّ مَوَالِيَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا فَلَا تَاْكُلِ الصَّدَقَةَ

٭٭ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' میں

6940-صحيح البخاري' كتاب الزكاة' باب اخذ صدقة التمر عند صرام النخل' حديث:1425' صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب تحريم الزكاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى' حديث:1843' ستخرج ابى عوانة' كتاب الزكاة' باب بيان تحريم الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم ولمن هو' حديث:2106' صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب مصارف الزكاة' ذكر البيان بان المصط نيصلى الله عليه وسلم ادخل اصبعه في' حديث:3354' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الصدقات' باب آل محمد صلى الله عليه وسلم لا يعطون من الصدقات' حديث:12363' مسند احمد بن حنبل' مسند ابى هريرة رضى الله عنه' حديث:7585

اُن کے پاس زکوٰۃ کی کوئی رقم لے کر گیا' جو اُنہیں دینے کی ہدایت کی گئی تھی' تو سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم اپنے نوجوانوں کو اس سے بچایا کرتے تھے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام' میمون یا شاید مہران' اُنہوں نے یہ بات مجھے بتائی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میمون! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے مہران! ہم ایک ایسا گھرانہ ہیں' کہ ہمیں زکوٰۃ لینے سے منع کر دیا گیا ہے اور ہمارے غلام ہمارے خاندان کا حصہ ہیں' اس لیے تم بھی زکوٰۃ نہ کھانا۔

6943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ يَقُوْلُ: قِيلَ لَهُ: مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ قِيلَ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ

✵✵ یزید بن حیان تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو سنا' اُن سے دریافت کیا گیا: آلِ محمد کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جن پر صدقہ لینا حرام ہے۔ اُن سے دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل' حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی آل' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آل اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آل۔

6944 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَدْخُلُ بَيْتِي، وَاَجِدُ التَّمْرَةَ مُلْقَاةً عَلٰى فِرَاشِي، فَلَوْلَا اَنِّي اَخْشَى اَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات میں اپنے گھر میں داخل ہوتا ہوں اور مجھے بستر پر ایک کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے' اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ یہ زکوٰۃ کی ہوگی' تو میں اسے کھا لیتا ہوں''۔

6945 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ، وَبَرَةً مِنَ الْاَرْضِ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِي، وَلَا لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، وَلَا

6944- صحيح البخاري' كتاب في اللقطة' باب اذا وجد تمرة في الطريق' حديث:2321' صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب تحريم الزكاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى' حديث:1844' صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب مصارف الزكاة' ذكر الزجر عن اكل الصدقة المفروضة لآل محمد صلى الله عليه' حديث:3351' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الزكاة' باب الصدقة على بني هاشم' حديث:1919' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الصدقات' باب آل محمد صلى الله عليه وسلم لا يعطون من الصدقات' حديث:12365' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:8023' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن ابي هريرة' حديث:422' شعب الايمان للبيهقي' التاسع والثلاثون من شعب الايمان' في طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهات' حديث:5486

مِثْلَ هٰذِهِ الْوَبَرَةِ

✸✸ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زمین سے ایک بال اپنی دو انگلیوں کے درمیان اُٹھایا اور فرمایا: میرے لیے اور میرے اہلِ خانہ میں سے کسی کے لیے بھی زکوٰۃ لینا حلال نہیں ہے' اس بال جتنی بھی نہیں۔

6946 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَرْسَلَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: وَلَقَدْ قَالَ لِیْ رَجُلٌ - وَحَدَّثْتُهُ بِهٰذَا - بَلْ اِلٰی عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: اِنِّی قَدْ اَرَدْتُ اَنِ اسْتَعْمِلَكَ عَلٰی سِعَايَةِ كَذَا، وَكَذَا فَقَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِبَنِیْ هَاشِمٍ، وَبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: فَمِنْ اَيْنَ عَطَاؤُكَ، وَرِزْقُكَ؟ فَلَمْ اُرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا، فَاَتَيْتُ اِلَی ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ لِیْ: مَا قَالَ لَكَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِهٖ، وَبِقَوْلِهٖ: فَمِنْ اَيْنَ عَطَاؤُكَ، وَرِزْقُكَ؟ قَالَ: فَهَلَّا قُلْتَ: مَا كَانَ الْعَطَاءُ وَالرِّزْقُ اِلَّا فَیْءَ الْمُسْلِمِينَ حَيْثُ كُنْتَ، وَاَصْحَابَكَ، وَالصَّدَقَةُ لِاَهْلِهَا

✸✸ عمر بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن فضل کو خط لکھا' کہ ایک شخص کو میں نے یہ روایت سنائی تو اس نے مجھ سے یہ کہا: انہوں نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (اور یہ کہا:) میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ کو فلاں کام کے لیے سرکاری اہلکار مقرر کروں' تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ لینا' بنو ہاشم یا بنو عبدالمطلب کے لیے حلال نہیں ہے''۔

تو اُس حکمران نے دریافت کیا: پھر آپ کی تنخواہ اور آپ کے رزق کا کیا حکم ہوگا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں کوئی جواب نہیں دیا' میں سعید بن مسیّب کے پاس آیا اور اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: اُس نے تمہیں کیا کہا؟ میں نے اُنہیں صورتِ حال کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے یہ کہا: آپ کی تنخواہ اور آپ کے رزق کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو سعید نے کہا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ یہ تنخواہ اور رزق مسلمانوں کے مالِ فئی میں سے حاصل ہوگا' خواہ تم یا تمہارے ساتھی جہاں کہیں بھی ہوں اور زکوٰۃ اُس کے اہل افراد کے لیے ہوگی۔

6947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ هَمَّامٍ، عَنْ مِينَاءَ، اَنَّهُمْ جَاءُوا ابْنَ مَسْعُودٍ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ فَقَالُوا: اَعْطِنَا اُعْطِيَاتِنَا، فَقَالَ: مَا عِنْدِیْ لَكُمْ عَطَاءٌ، اِنَّمَا عَطَاؤُكُمْ مِنْ فَيْئِكُمْ، وَجِزْيَتِكُمْ، وَالصَّدَقَةُ لِاَهْلِهَا قَالَ: فَلَمَّا تَرَدَّدُوا اِلَيْهِ جَاءَ بِالْمَفَاتِيحِ اِلٰی عُثْمَانَ فَرَمٰی بِهَا، وَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ بِخَازِنٍ

✸✸ امام عبدالرزاق نے اپنے والد ہمام کے حوالے سے میناء نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں وہ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن لوگوں نے کہا: ہمیں ہماری تنخواہ دے دی جائیں! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس تمہارے تنخواہیں نہیں ہیں' تمہاری تنخواہیں تمہارے مالِ فئی اور جزیہ میں سے ہوں گی اور زکوٰۃ اُس کے اہل افراد کو دی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: جب لوگ بار بار اُن کے پاس آنے لگے تو وہ چابیاں لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ اُن کے سامنے رکھ دیں اور بولے: آج سے میں خزانچی نہیں ہوں۔

6948 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ رَجُلٌ لِلثَّوْرِيِّ: الشُّرْطِيُّ يُسْتَعَانُ بِهِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ قَدْ يُعْطٰى مِنْهَا الدِّرْهَمَ، وَالدِّرْهَمَيْنِ؟ قَالَ: لَا إِنَّمَا يُعْطٰى مِنَ الْفَيْءِ، وَالْجِزْيَةِ، وَالصَّدَقَةُ لِاَهْلِهَا

** امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سفیان ثوری سے دریافت کیا: ایک سپاہی سے زکوٰۃ کی وصولی کے حوالے سے کسی قسم کی مدد لی جاتی ہے اور پھر اُس زکوٰۃ میں سے اُسے ایک یا دو درہم دے دیئے جاتے ہیں۔ تو سفیان ثوری نے کہا: جی نہیں! اُس سپاہی کو مالِ فئی یا جزیہ میں سے تنخواہ دی جائے گی' زکوٰۃ صرف اُس کے اہل افراد کو دی جاسکتی ہے۔

بَابُ غُلُوْلِ الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ میں (وصول کرنے والے کا) خیانت کرنا

6949 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ لَا، تَاْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَكْرَةٍ لَهَا رُغَاءٌ، وَبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ، وَشَاةٍ لَهَا يُعَارٌ، قَالَ عُبَادَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ اَبَدًا

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو (زکوٰۃ کی وصولی کا) اہلکار مقرر کیا اور پھر ارشاد فرمایا: اے ابوولید! تم قیامت کے دن ایسی حالت میں ہرگز نہ آنا کہ تمہارے ساتھ کوئی اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو' یا گائے ہو جو ڈکرا رہی ہو' یا بکری ہو جو ممنا رہی ہو۔ تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں کبھی بھی کوئی سرکاری ذمہ داری انجام نہیں دوں گا۔

6950 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَبَا حُمَيْدٍ،

6949-مسند الشافعي' ومن كتاب الزكاة من اوله الا ما كان معادا' حديث:427' مسند الحميدي' حديثا عدي بن عميرة الكندي رضي الله عنه' حديث:865' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الزكاة' باب فرض الابل السائمة' غلول الصدقة' حديث:2534

6950- صحيح البخاري' كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب من لم يقبل الهدية لعلة' حديث:2477' صحيح مسلم' كتاب الامارة' باب تحريم هدايا العمال' حديث:3501' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب ذكر السعاية على الصدقة' باب التغليظ في قبول المصدق الهدية ممن يتولى السعاية عليهم' حديث:2176' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الامراء' بيان التشديد في قبول الوالي هدايا رعيته' حديث:5680' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب في الخلافة والامارة' ذكر الزجر عن اخذ الامراء وعمالهم شيئا من اموال المسلمين' حديث:4585' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب ما يهدى لعمال الصدقة لمن هو' حديث:1672' سنن ابي داؤد' كتاب الخراج والامارة والفيء' باب في هدايا العمال' حديث:2572' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب البيوع والاقضية' في الوالي والقاضي يهدى اليه' حديث:21505' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم' ابو حميد الساعدي رضي الله عنه' حديث:1817' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3677' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الورق' باب الهدية للوالي بسبب الولاية .' حديث:7216' مسند احمد (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْاَتَبِيَّةِ اَحَدَ الْاَزْدِ وَاَنَّهُ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَاسَبَهُ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ اُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ اُمِّكَ، وَاَبِيكَ فَتَاْتِيكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ "، ثُمَّ قَالَ: " اِنِّي اسْتَعْمَلْتُ اَحَدَكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ، فَيَاْتِي اَحَدُكُمْ، فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ، وَاُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهُ شَيْءٌ اَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةً لَهَا يَعَارٌ تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى اِنِّي لَاَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ اِبْطَيْهِ "، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَلَّغْتُ؟ بَصُرَ عَيْنَيْ اَبِي حُمَيْدٍ، وَسَمِعَ اُذُنَيْهِ

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے اُن کا تعلق بنوساعدہ سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ازدقبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابن اتبیہ کوزکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے اُس سے حساب لیا تو اُس نے کہا: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہے ہو تو تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے؟ تاکہ تمہارا تحفہ تمہارے پاس آجاتا پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں تم میں سے کسی ایک شخص کو کسی ایسے کام کا نگران مقرر کرتا ہوں جس کا نگران اللہ تعالیٰ نے مجھے بنایا ہو پھر کوئی شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ تحفہ ہے جو مجھے تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے تو وہ شخص اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ اس بات کا جائزہ لیتا کہ اُسے کوئی چیز دی جاتی ہے یا نہیں جاتی اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی شخص جب کوئی چیز ناحق طور پر لے گا تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اُس نے اُس چیز کو اُٹھایا ہوا ہوگا اور میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اُس نے اونٹ کو اُٹھایا ہوا ہو جو آوازیں نکال رہا ہو یا گائے کو اُٹھایا ہوا ہو جو ڈکرا رہی ہو یا بکری کو اُٹھایا ہوا ہو جو ممنا رہی ہو''۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) بن حنبل' مسند الانصار' حدیث ابی حمید الساعدی' حدیث:22997' مسند الشافعی' ومن کتاب الزکاۃ من اوله الا ما کان معادا' حدیث:424' مسند الطیالسی' ابو حمید الساعدی' حدیث:1294' مسند الحمیدی' حدیث ابی حمید الساعدی رضی الله عنه' حدیث:812' البحر الزخار مسند البزار' حدیث ابی حمید الساعدی مدنی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:3130' المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' حدیث:7873' المعجم الصغیر للطبرانی' من اسمه محمد' حدیث:839' معجم الصحابة لابن قانع' ابو حمید الساعدی' حدیث:985

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے!''۔

(راوی صحابی بیان کرتے ہیں:) ابوحمید کی دونوں آنکھوں نے اس کو دیکھا اور اُس کے دونوں کانوں نے اسے سنا۔

6951 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْاُتَبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا حَاسَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا فِيْ بَيْتِ اَبِيكَ، وَاُمِّكَ جَلَسْتَ فَتَنْظُرُ اَيُهْدَى لَكَ اَمْ لَا؟، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَقَالَ: " مَا بَالُ رِجَالٍ نُوَلِّيهُمُ الْعَمَلَ مِمَّا وَلَّانَا اللّٰهُ، ثُمَّ يَاْتِي اَحَدُهُمْ، فَيَقُوْلُ: هٰذَا الَّذِي لَكُمْ، وَهٰذَا اُهْدِيَ لِي، اَفَلَا فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ، وَاُمِّهِ جَلَسَ فَيَنْظُرُ اَيُهْدَى اِلَيْهِ اَمْ لَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا اَوْ قَالَ: مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ، اِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ، وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا، وَلَهَا خُوَارٌ، وَاِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ "، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَدَتْ لَهُ عُفْرَةُ اِبِطِهِ

✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ازد قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابن اتبیہ کو زکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کیا' جب نبی اکرم ﷺ نے اُس سے حساب لیا تو اُس نے عرض کی: یہ آپ کے لیے ہے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے؟ تا کہ تم اس بات کا جائزہ لیتے کہ کیا تمہیں تحفہ کے طور پر کوئی چیز دی جاتی ہے؟ یا نہیں دی جاتی۔ پھر نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ ہم اُنہیں کسی کام کا نگران مقرر کرتے ہیں' جس کا نگران اللہ تعالیٰ نے ہمیں مقرر کیا ہے' اور پھر کوئی شخص آ کر یہ کہتا ہے: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے! وہ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا؟ تا کہ اس بات کا جائزہ لیتا کہ اُسے تحفہ کے طور پر کوئی چیز دی جاتی ہے' یا نہیں؟ اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص کسی قسم کی جو بھی خیانت کرے گا' تو وہ قیامت کے دن اُس چیز کو اپنی گردن پر رکھ کے لے کر آئے گا' اگر وہ اونٹ ہو گا تو وہ اُسے ساتھ لے کر آئے گا جو آوازیں نکال رہا ہو گا' اگر وہ گائے ہو گی تو وہ اُسے ساتھ لے کر آئے گا جو ڈکرا رہی ہو گی' اگر وہ بکری ہو گی تو وہ اُسے ساتھ لے کر آئے گا جو ممنا رہی ہو گی''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور فرمایا: کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔

6952 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ نَحْوَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

6953 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهٖ - شَكَّ مَعْمَرٌ -، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، اَوْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، وَقَالَ: احْذَرْ اَنْ تَجِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلٰى ظَهْرِكَ لَهُ رُغَاءٌ، فَقَالَ: لَا اَجِيءُ بِهٖ، وَلَا اَخْتَانُهُ فَلَمْ يَعْمَلْ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو یا شاید حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کیا اور ارشاد فرمایا:

''تم اس بات سے بچ کے رہنا کہ تم قیامت کے دن اونٹ کو ساتھ لے کر آؤ' جسے تم نے اپنی پشت پر اُٹھایا ہوا ہو اور وہ آوازیں نکال رہا ہو''۔

تو اُنہوں نے عرض کی: میں اُسے ساتھ لے کر نہیں آؤں گا اور میں کوئی خیانت نہیں کروں گا۔ تو اُنہوں نے وہ کام ہی نہیں کیا (یعنی اُس خدمت کی ادائیگی سے معذرت کر لی)۔

6954 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: "بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: وَبَعَثَ اَبُوْ بَكْرٍ عُمَرَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَجَاءَ مُعَاذٌ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَمَعَهُ وُصَفَاءُ قَدْ عَزَلَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ لِاَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الْجِزْيَةِ، وَهٰؤُلَاءِ اُهْدُوا لِيْ هَدِيَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: اَطِعْنِيْ وَسَلِّمْهُمْ لِاَبِيْ بَكْرٍ، فَاِنْ سَلَّمَهُمْ لَكَ اَخَذْتَهُمْ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ، لَا اَعْمِدُ اِلٰى هَدِيَّةٍ اُهْدِيَتْ لِيْ فَاُعْطِيهَا اَبَا بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ لَقِيَ مُعَاذٌ عُمَرَ فَقَالَ: مَا اَرَانِيْ اِلَّا فَاعِلًا الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ، اِنِّيْ رَاَيْتُنِي الْبَارِحَةَ اَتَوْا اِلَى النَّارِ، وَاَنْتَ آخِذٌ بِحُجْزَتِيْ فَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ مُعَاذًا فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اُهْدُوا لِيْ فَخُذْهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِهِمْ قَالَ: فَسَلَّمَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَهُمْ، فَانْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَاِذَا هُمْ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: اَصَلَّيْتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: لِمَنْ قَالُوْا: لِلّٰهِ قَالَ: اذْهَبُوا فَاَنْتُمْ لِلّٰهِ"

٭٭ مسروق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ بن گئے۔ راوی کہتے ہیں: حج کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر بھیجا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن آئے تو اُن کے ساتھ اُن کے کچھ اہلکار بھی تھے' جنہیں اُنہوں نے معزول کر دیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اُن لوگوں سے ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیا چیزیں ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے جزیہ کے طور پر ملنے والی چیزیں ہیں' اور یہ وہ ہیں جو مجھے تحفہ کے طور پر دی گئی ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میری بات مان لو اور یہ سب چیزیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کرو' پھر اگر وہ تمہیں دے دیں گے تو تم انہیں وصول کر لینا۔ تو

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا' مجھے جو چیز تحفہ کے طور پر دی گئی ہے' وہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دوں گا۔ اگلے دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ میں ویسا ہی کر لیتا ہوں جس طرح آپ نے کہا ہے' کیونکہ گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جہنم تک آیا' تو آپ نے مجھے میرے پہلو سے پکڑ لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہ ساری چیزیں اُن کے سپرد کر دیں اور کہا: یہ ساری چیزیں مجھے تحفہ کے طور پر دی گئی تھیں تو آپ انہیں حاصل کر لیں کیونکہ آپ ان کے زیادہ حق دار ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ چیزیں اُنہیں دے دیں' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہ چیزیں حاصل کر لیں' وہ اُن چیزوں کو لے کر اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی' وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف میں کھڑے ہوئے' جب اُنہوں نے نماز ادا کر لی تو دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کس کے لیے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے لیے! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ چلے جاؤ! تم لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو (یا اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہو)۔

6955 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَا مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَيَكْتُمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَاْتِي بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَسْوَدَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قَالَ: وَاَنَا اَقُوْلُهُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَا مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَاْتِ بِقَلِيلِهٖ، وَكَثِيرِهٖ، فَمَا اُوتِيَ مِنْهُ اَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى

✻✻ حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کے لیے مقرر کریں اور وہ ایک دھاگہ گویا اس سے بھی کم کسی چیز کو چھپا لے' تو یہ وہ خیانت ہوگی' جسے وہ قیامت کے دن اپنے ساتھ لے کر آئے گا''۔

تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام شخص کھڑا ہوا' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' اُس نے گزارش کی: یارسول اللہ!

6955- صحيح مسلم' كتاب الامارة' باب تحريم هدايا العمال' حديث:3504' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب ذكر السعاية على الصدقة' باب ذكر البيان ان ما كتم الساعي من قليل المال او' حديث:2175' صحيح ابن حبان' كتاب البيوع' باب الرشوة' ذكر البيان بأن اسم الغلول قد يقع على الرشوة وان لم' حديث:5155' سنن ابى داؤد' كتاب الاقضية' باب في هدايا العمال' حديث:3127' مصنف ابن ابى شيبة' كتاب البيوع والاقضية' في الوالي والقاضي يهدى اليه' حديث:21506' الآحاد والمثاني لابن ابى عاصم' عدى بن عميرة الكندى رضى الله عنه' حديث:2144' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الورق' باب غلول الصدقة .' حديث:7214' مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث عدى بن عميرة الكندى' حديث:17406' مسند الحميدى' حديثا عدى بن عميرة الكندى رضى الله عنه' حديث:864' معجم الصحابة لابن قانع' عدى بن عميرة بن زرارة بن الارقم بن يعمر بن وهب' حديث:1293

آپ اپنی عطاء کردہ ذمہ داریاں مجھ سے واپس لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ اُس نے عرض کی: آپ نے ابھی جو بات ارشاد فرمائی ہے میں نے جب اُسے سنا (تو اُس کے بعد میں یہ کام نہیں کرسکتا)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کے لیے مقرر کریں تو وہ تھوڑی یا زیادہ سب چیزیں لے کر آئے جو چیز اُسے دی جائے اُسے وصول کرلے اور جس سے منع کیا جائے اُس سے باز آجائے۔

بَابُ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''تم اُن کے لیے دعائے رحمت کرو'' (اس کی وضاحت)

6956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة: 103) أَبَلَغَكَ مِنْ قَوْلٍ يُقَالُ عِنْدَ أَخْذِ الصَّدَقَةِ؟ قَالَ: لَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم اُن کے لیے دعائے رحمت کرو بے شک تمہاری دعا اُن کے لیے سکون کا باعث ہوتی ہے''۔

کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے وقت یہ کہنا چاہیے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6957 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَةٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى أَبِي أَوْفَى

✽✽ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا جو بیعت رضوان میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کسی قوم کی زکوٰۃ آتی تھی تو آپ یہ فرماتے تھے: اے اللہ! تو اُن پر رحمت نازل کر!

راوی کہتے ہیں: میرے والد اپنی زکوٰۃ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفی پر رحمت نازل کر!

بَابُ احْتِلَابِ الْمَاشِيَةِ

باب: جانور کا دودھ دوہ لینا

6958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهَا، فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَاشِيَتِهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ، فَلَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا

بِإِذْنِهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اُس (کے مالک) کی اجازت کے بغیر نہ دوہے' کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اُس کے گودام میں کوئی آ کر اُس کے تالے کو توڑے اور اُس کے اناج کو منتقل کر دے! ان جانوروں کے تھن' اُن میں موجود خوراک کے لیے تالے کی حیثیت رکھتے ہیں' تو کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے جانور کا دودھ ہرگز نہ دوہے' البتہ اُس (دوسرے شخص) کی اجازت کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے"۔

6959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذَا

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

6969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاَمِّرُوا اَحَدَكُمْ يَعْنِي فِي السَّفَرِ، فَاِذَا مَرَرْتُمْ بِرَاعِي اِبِلٍ، اَوْ رَاعِي غَنَمٍ فَنَادُوهُ ثَلَاثًا، فَاِنْ اَجَابَكُمْ اَحَدٌ فَاسْتَسْقُوهُ، وَاِلَّا فَانْزِلُوا فَاحْلِبُوا، وَاشْرَبُوا، ثُمَّ صُرُّوا قُلْتُ لَهُ: مَا صُرُّوا؟ قَالَ: يَصُرُّ ضِرْعَهَا

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم لوگ تین آدمی ہو' تو تم اپنے میں سے کسی ایک کو امیر مقرر کر لو۔ راوی کہتے ہیں: یعنی سفر کے دوران ایسا کر لو' جب تمہارا گزر اونٹوں کے کسی چرواہے' یا بکریوں کے کسی چرواہے (یعنی اُن کے ریوڑ) کے پاس سے ہو' تو تم تین مرتبہ اُس چرواہے کو پکارو' اگر کوئی تمہیں جواب دیدے' تو تم اُس سے پینے کے لیے مانگ لو' ورنہ تم سواریوں سے نیچے اُترو' اُن جانوروں کا دودھ دوہ کر پی لو اور پھر باندھ دو! میں نے دریافت کیا: باندھنے سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں

6958- صحيح البخاري' كتاب في اللقطة' باب لا تحتلب ماشية احد بغير اذنه' حديث:2323' صحيح مسلم' كتاب اللقطة' باب تحريم حلب الماشية بغير اذن مالكها' حديث:3340' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الاحكام' بيان الخبر الدال على ايجاب تعريف الضوال' حديث:5181' صحيح ابن حبان' كتاب الاطعمة' باب الضيافة' ذكر الخبر الدال على ان الامر ليس باباحة على العموم' حديث:5358' موطا مالك' كتاب الاستئذان' باب ما جاء في امر الغنم' حديث:1761' سنن ابي داؤد' كتاب الجهاد' باب فيمن قال : لا يحلب' حديث:2268' سنن ابن ماجه' كتاب التجارات' باب النهي ان يصيب منها شيئا الا باذن صاحبها' حديث:2299' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب البيوع والاقضية' القوم يمرون بالابل' حديث:21833' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الكراهة' باب الرجل يمر بالحائط اله ان ياكل منه ام لا ؟ حديث:4391' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الغصب' باب تحريم الغصب واخذ اموال الناس بغير حق' حديث:10745' السنن الصغير للبيهقي' كتاب الصيد والذبائح' باب تحريم اكل مال الغير بغير اذنه في غير حال الضرورة' حديث:3115' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' حديث:4364' مسند الحميدي' احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:659' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:1937

نے جواب دیا: ان کے تھن باندھ دو۔

6961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْإِبِلُ نَمُرُّ بِهَا أَنَحْلِبُ؟ قَالَ: لَا، عَسَى أَنْ يَكُونَ أَهْلُهَا إِلَيْهَا مُضْطَرِّينَ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر ہم کسی اونٹ کے پاس سے گزرتے ہیں، تو کیا اُس کا دودھ دوہ لیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ہوسکتا ہے کہ اُس کے مالک کو اُس کے دودھ کی زیادہ ضرورت ہو۔

بَابُ أَكْلِ الْمَالِ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: کسی کا مال ناحق طور پر کھانا

6962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَاكَرَ هُوَ وَحَمْزَةُ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَ عِفْوَهَا بُورِكَ لَهُ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُولِهِ، لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ دنیا کا ذکر کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا سرسبز و شاداب اور مزیدار ہے، جو شخص اس کے صاف حصے کو حاصل کرتا ہے اُس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور اللہ کے مال اور اللہ کے رسول کے مال میں تصرف کرنے والے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اُنہیں جہنم نصیب ہوگی''۔

6962- صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالى : فان لله خمسه وللرسول، حديث:2967، صحيح ابن حبان، كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا، باب ما جاء في الصبر وثواب الامراض والاعراض، ذكر الاخبار عما يجب على المرء من لزوم الرضا بالقضاء، حديث:2944، الجامع للترمذي، الذبائح، ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في اخذ المال، حديث:2353، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الزهد، ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام، ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد، حديث:33714، الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم، خولة بنت قيس بن قهد ام محمد وكانت تحت حمزة، حديث:2874، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:4267، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حديث خولة بنت قيس، حديث:26474، مسند الحميدي، حديث خولة بنت قيس امراة حمزة بن عبد المطلب رضي الله، حديث:348، مسند اسحاق بن راهوية، ما يروى عن ام الفضل، حديث:2167، مسند عبد بن حميد، من حديث خولة بنت ثامر الانصارية، حديث:1591، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث:5423، المعجم الكبير للطبراني، باب الخاء، خولة بنت قيس بن قهد بن قيس بن ثعلبة الانصاري، حديث:20432

6963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَسْأَلُ عَنْ تَغْرِيزِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ ذٰلِكَ مُبَاهَاةً وَرِيَاءً فَلَا، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُصْلِحَ فِيهِ الْبَيْعَ فَلَا بَأْسَ قَالَ: قُلْتُ: مَا تَغْرِيزُهَا قَالَ: يَضْرِبُهَا وَيَطْعَنُهَا بِالْعَصَا فِي خَاصِرَتِهَا

٭٭ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے اونٹ کے "تعریز" بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو یہ فخر کے اظہار اور ریاکاری کے لیے ہو تو پھر ٹھیک نہیں ہے' لیکن اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعہ سودے میں بہتری ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اُس کے "تعریز" سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ اُس کے پہلو پر لاٹھی کے ذریعہ مارا جائے' یا اُس لاٹھی کو چبھویا جائے۔

باب صَدَقَةِ الْعَسَلِ

باب: شہد کی زکوٰۃ کا حکم

6964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: سَأَلُوهُ عَمَّا دُونَ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ، وَعَنِ الْعَسَلِ قَالَ: لَمْ أُومَرْ فِيهَا بِشَيْءٍ

٭٭ طاؤس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ لوگوں نے اُن سے تیس سے کم گائیوں اور شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا گیا۔

6965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَرَدْتُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْعَسَلِ قَالَ: فَقَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ: لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: صَدَقَ، وَهُوَ عَدْلٌ رَضِيٌّ، وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مجھے یمن بھیجا' میں نے شہد حاصل کرنے کا ارادہ کیا' تو مغیرہ بن حکیم نے مجھ سے کہا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ میں نے اس بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس نے ٹھیک کہا ہے' وہ پسندیدہ عادل شخص ہے' اس (شہد) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

6966 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَسَلِ أَفِيهِ صَدَقَةٌ؟ فَقُلْتُ: لَيْسَ بِأَرْضِنَا عَسَلٌ، وَلٰكِنْ سَأَلْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ حَكِيمٍ عَنْهُ، فَقَالَ: لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: هُوَ عَدْلٌ مَأْمُونٌ صَدَقَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے شہد کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اس میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟ میں نے کہا: ہمارے علاقہ میں شہد نہیں ہوتا' البتہ میں مغیرہ بن حکیم سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں۔ تو مغیرہ نے بتایا کہ

اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: یہ عادل اور مامون شخص ہے انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

6967 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ دِیْنَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، کَتَبَ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ یَنْهَاهُ اَنْ یَاْخُذَ مِنَ الْعَسَلِ صَدَقَةً اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا، فَجَمَعَ عُثْمَانُ اَهْلَ الْعَسَلِ فَشَهِدُوْا اَنَّ هِلَالَ بْنَ سَعْدٍ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَسَلٍ فَقَالَ: مَا هٰذِهٖ؟ فَقَالَ: هَدِیَّةٌ فَاَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً اُخْرٰی، فَقَالَ: مَا هٰذِهٖ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِرَفْعِهَا "، وَلَمْ یَذْکُرِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ عُشُوْرًا فِیْهَا، وَلَا نِصْفَ عُشُوْرٍ اِلَّا اَخَذَهَا فَکَتَبَ بِذٰلِكَ عُثْمَانُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَکَتَبَ: فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ فَکُنَّا نَاْخُذُ مَا اَعْطُوْنَا مِنْ شَیْءٍ، وَلَا نَسْاَلُ عُشُوْرًا، وَلَا شَیْئًا، مَا اَعْطُوْنَا اَخَذْنَا

✱✱ صالح بن دینار بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عثمان بن محمد کو خط لکھا اور اُنہیں اس بات سے منع کیا کہ وہ شہد کی زکوٰۃ وصول کریں البتہ اگر نبی اکرم ﷺ نے اُس سے شہد کی زکوٰۃ وصول کی ہو تو حکم مختلف ہے۔

تو عثمان نامی شخص نے شہد کے مالکان کو اکٹھا کیا‘ تو اُن لوگوں نے اس بات کی گواہی دی کہ حضرت ہلال بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شہد لے کر حاضر ہوئے‘ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کی: یہ تحفہ ہے! نبی اکرم ﷺ نے اُسے کھایا‘ پھر وہ دوسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یہ زکوٰۃ ہے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے لیا اور اُسے اُٹھانے کا حکم دیا‘ نبی اکرم ﷺ نے اُس موقع پر یہ بات ذکر نہیں کی کہ اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے‘ یا نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے؟ البتہ آپ نے اسے وصول کیا تھا۔

تو عثمان نے یہ ساری صورتِ حال خط میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو لکھی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا کہ تم اس بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہو‘ لوگ ہمیں جس چیز میں سے ادائیگی کریں گے‘ ہم اُسے وصول کر لیں گے‘ البتہ ہم عشر کا مطالبہ نہیں کریں گے‘ یا کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے‘ جو کچھ وہ ادا کریں گے‘ اُسے ہم وصول کر لیں گے۔

6968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: کَتَبْتُ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ اَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَکَتَبَ اِلَیَّ: جَاءَنِیْ کِتَابُكَ فِی الْمَتَاجِرِ، وَقَدْ قَدِمَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ بِکِتَابٍ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَارِسٍ قَدْ اَمَرَ عُثْمَانُ فَجَدَّدَ لَهُمْ فِیْ اِحْیَاءِ بَعْضِ شِعَابِ اَهْلِ تِهَامَةَ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ لِقَیْسٍ اَوْ سُنْبُلَةٍ، وَقَدْ ذَکَرَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَدِمَ صَاحِبٌ لَهُمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسِقَائَیْنِ اَحَدُهُمَا صَدَقَةٌ، وَاَحَدُهُمَا هَدِیَّةٌ، فَقَبِلَ الْهَدِیَّةَ، وَاَمَرَ بِالصَّدَقَةِ مَنْ یَقْبِضُهَا

وَقَدْ ذَکَرَ لِیْ بَعْضُ مَنْ لَا اَتَّهِمُ مِنْ اَهْلِیْ اَنْ قَدْ تَذَاکَرَ هُوَ وَعُرْوَةُ السَّعْدِیُّ بِالشَّامِ فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ یَسْاَلُهٗ عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلَیْهِ: اِنَّا قَدْ وَجَدْنَا بَیَانَ صَدَقَةِ الْعَسَلِ بِاَرْضِ الطَّائِفِ فَخُذْ مِنْهُ الْعُشُوْرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم بن میسرہ کو خط لکھا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جوابی خط میں مجھے لکھا کہ تجارت کے سامان کے بارے میں تمہارا خط میرے پاس آیا ہے' اُن میں سے دو افراد نے ایک خط لیا اور اُسے ساتھ لے کر عثمان بن محمد کے پاس آئے' اُن لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے خط آیا تھا' تو عثمان نامی حکمران نے یہ حکم دیا: اُن کے لیے اہلِ تہامہ کی گھاٹیوں میں کسی قبیلہ میں سامان تیار کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ ذکر کیا تھا کہ وہ قیس یا سنبلہ کے لیے تھا۔ میرا خیال ہے پھر اُنہوں نے یہ بات ذکر کی: اُن کے ایک ساتھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دو مشکیزے لے کر حاضر ہوئے تھے' اُن میں سے ایک زکوٰۃ کے طور پر تھا اور ایک تحفہ کے طور پر تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے تحفہ قبول کر لیا تھا اور زکوٰۃ کے بارے میں اُس کے مستحق شخص کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اسے حاصل کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے اہلِ خانہ میں سے ایک ایسے فرد' جن پر میں تہمت عائد نہیں کرتا' اُنہوں نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ اور عروہ سعدی' شام میں گفتگو کر رہے تھے تو عروہ نے یہ بتایا کہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا جس میں اُن سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو عروہ کا یہ کہنا تھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب میں لکھا تھا کہ ہم نے شہد کی زکوٰۃ کا بیان طائف کی سرزمین پر پالیا ہے' تو تم اُن لوگوں سے دسواں حصہ وصول کرو۔

6969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَامِلُ الطَّائِفِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ مَنْ قِبَلِيْ يَسْاَلُوْنِيْ اَنْ اَحْمِيَ جَبَلًا لَهُمْ - اَوْ قَالَ: نَحْلًا لَهُمْ - فَكَتَبَ لَهُمْ عُمَرُ: اِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ، لَيْسَ اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ، فَاِنْ اَقَرُّوْا لَكَ بِالصَّدَقَةِ فَاحْمِهٖ لَهُمْ، فَكَتَبَ اَنَّهُمْ قَدْ اَقَرُّوْا بِالصَّدَقَةِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنِ احْمِهٖ لَهُمْ وَخُذْ مِنْهُمُ الْعُشُوْرَ

✵✵ محمد بن عجلان بیان کرتے ہیں: سفیان بن عبداللہ' جو طائف کے گورنر تھے' اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ میرے علاقہ میں کچھ لوگوں نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اُن کے پہاڑ کو اُن کے لیے چراگاہ قرار دے دوں' یا اُنہیں عطیہ کے طور پر دے دوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط میں لکھا کہ یہ وہ مکھیاں ہیں (جو پھولوں اور پھلوں کے لیے) سرسبز علاقوں کا رخ کرتی ہیں' کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے مقابلہ میں اس کا زیادہ حق نہیں رکھتا' اگر وہ لوگ تمہیں زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہتے ہیں' تو تم اسے چراگاہ کے طور پر اُنہیں دیدو' اُنہوں نے خط میں یہ لکھا کہ وہ لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اقرار کرتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں اُنہیں خط میں یہ لکھا کہ تم اُس جگہ کو اُن کے لیے چراگاہ قرار دے دو اور اُن سے عشر وصول کرتے رہنا۔

6970 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّ عُمَرَ اَتَاهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَسَاَلُوْهُ وَادِيًا فَاَعْطَاهُمْ اِيَّاهُ فَقَالُوْا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ فِيْهِ نَحْلًا كَثِيْرًا قَالَ: فَاِنَّ عَلَيْكُمْ فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَفْرَاقٍ فِرْقًا

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہلِ یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آئے' اُنہوں نے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ ایک وادی اُنہیں عطیہ کے طور پر دے دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ اُنہیں دے دی تو اُن لوگوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس کی شہد کی مکھیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں (یعنی یہاں شہد کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر ہر دس ''فرق'' (مخصوص قسم کے برتنوں) میں سے ایک ''فرق'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ قَالَ: فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَفْرَاقٍ فِرْقٌ

✻✻ زہری نے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ بتایا ہے: دس فرق میں سے ایک فرق (مخصوص قسم کے برتن یعنی پیداوار کے دسویں حصہ) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6972 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ: اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ اَهْلِ الْعَسَلِ الْعُشُوْرُ

✻✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کو خط میں لکھا کہ شہد کا کام کرنے والوں سے دسواں حصہ وصول کیا جائے گا۔

6973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، اَنَّ اَبَا سَيَّارَةَ الْمُتَعِيَّ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِيْ نَحْلًا قَالَ: فَاَدِّ مِنْهُ الْعُشْرَ قَالَ: فَاِنَّ لِيْ جَبَلًا فَاحْمِهِ لِيْ قَالَ: فَحَمَاهُ لَهٗ

✻✻ حضرت ابوسیارہ متعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میرا شہد کا کام ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس میں سے دسواں حصہ ادا کرو۔ اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک پہاڑ ہے' آپ اُسے مجھے چراگاہ کے طور پر دے دیں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اُنہیں جاگیر کے طور پر دے دیا۔

بَابُ الْعَنْبَرِ

باب: عنبر کا بیان

6974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنْ قَدْ ذَكَرَ لِيْ مَنْ لَا اَتَّهِمُ مِنْ اَهْلِيْ اَنْ قَدْ تَذَاكَرَ هُوَ، وَعُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ بِالشَّامِ الْعَنْبَرَ، فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهٗ قَدْ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُهٗ عَنْ صَدَقَةِ الْعَنْبَرِ، فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ: اكْتُبْ اِلَيَّ كَيْفَ كَانَ اَوَائِلُ النَّاسِ يَاْخُذُوْنَهٗ؟ اَمْ كَيْفَ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ؟ ثُمَّ اكْتُبْ اِلَيَّ قَالَ: اِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عِنْدِيْ اَنَّهٗ كَانَ يَنْزِلُ بِمَنْزِلَةِ الْغَنِيْمَةِ، فَيُؤْخَذُ مِنْهُ الْخُمُسُ، فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ خُذِ الْخُمُسَ، وَادْفَعْ مَا فَضَلَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِلٰى مَنْ وَجَدَهٗ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن میسرہ نے مجھے خط میں لکھا کہ میرے خاندان میں سے ایک ایسے شخص' کہ

جن پر میں تہمت عائد نہیں کرتا' اُنہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ وہ اور عروہ بن محمد ساعدی شام میں عنبر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے' تو عروہ نے یہ بتایا: اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو خط میں لکھا' جس میں اُن سے عنبر کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا' تو عروہ کا یہ کہنا تھا' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اُنہیں خط میں لکھا کہ تم مجھے خط میں لکھو کہ پہلے لوگ اسے کس طرح حاصل کیا کرتے تھے؟ یا پہلے لوگوں سے یہ کس طرح وصول کیا جاتا تھا؟ پھر تم مجھے خط میں لکھو' تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے سامنے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسے مالِ غنیمت کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور اس میں سے خمس دیا جاتا ہے۔ عروہ نے یہ بتایا کہ اُنہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط میں لکھا کہ آپ خمس وصول کیا کریں اور خمس کے بعد جو چیز بچ جائے اُسے اُس شخص کے حوالے کر دیں جو اُسے پالے گا۔

6975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمَّسَ الْعَنْبَرَ

٭٭ لیث بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عنبر میں' خمس کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

6976 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ فِي الْعَنْبَرِ شَيْءٌ فَفِيهِ الْخُمُسُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد نے اُن سے عنبر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر عنبر میں کوئی ادائیگی لازم ہوتی ہے' تو اس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: "لَا نَرَى فِي الْعَنْبَرِ خُمُسًا يَقُولُ: شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ"

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عنبر کے بارے میں ہم خمس (کی ادائیگی لازم ہونے) کی رائے نہیں رکھتے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے۔

6978 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ سَلْ مَنْ قِبَلَكَ كَيْفَ كَانَ اَوَائِلُ النَّاسِ يَاْخُذُونَ مِنَ الْعَنْبَرِ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عِنْدِي اَنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ مَنْزِلَةَ الْغَنِيمَةِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْخُمُسُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ خُذْ مِنْهُ الْخُمُسَ، وَادْفَعْ مَا فَضَلَ مِنْهُ بَعْدَ الْخُمُسِ اِلَى مَنْ وَجَدَهُ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن محمد کو خط میں لکھا کہ تم اپنی طرف کے لوگوں سے دریافت کرو کہ پہلے لوگ عنبر کو کس طرح حاصل کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ میرے سامنے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسے مالِ غنیمت قرار دیا جاتا تھا' اس میں سے خمس وصول کیا جاتا تھا۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے اُنہیں خط میں لکھا کہ تم اس میں سے خمس وصول کیا کرو' اور خمس کی وصولی کے بعد اس میں سے جو بچ جائے' اُسے اُس شخص کے پاس جانے دو' جو اسے پالیتا ہے۔

6979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَذَ مِنَ الْعَنْبَرِ الْخُمُسَ "

٭٭ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عنبر میں سے خمس وصول کیا تھا۔

بَابُ صَدَقَةِ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْاِلْتِمَاسِ فِيهِ وَاِعْطَاءِ زَكَاتِهِ

باب: یتیم کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا' اُس میں (اضافے کی ترکیب) تلاش کرنا اور اُس کی زکوٰۃ ادا کرنا

6980 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ اَفِي مَالِ الْيَتِيمِ الصَّامِتِ صَدَقَةٌ؟ فَعَجِبَ، وَقَالَ: مَا لَهُ لَا يَكُونُ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَى مَالِ الْيَتِيمِ الصَّامِتِ، وَالْحَرْثِ، وَالْمَاشِيَةِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مَالِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا یتیم کے ایسے مال میں' جس میں بڑھوتری نہ ہوتی ہو' زکوٰۃ لازم ہوگی؟ تو وہ حیران ہوئے اور بولے: اُس پر زکوٰۃ کی ادائیگی کیوں لازم نہیں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یتیم کا ایسا مال جس میں بڑھوتری نہ ہوتی ہو' اس کے علاوہ کھیت یا جانور یا اس کے علاوہ اور کسی بھی قسم کے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی۔

6981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: فِي مَنْ يَلِي مَالَ الْيَتِيمِ؟ قَالَ جَابِرٌ يُعْطِي زَكَاتَهُ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص یتیم کے مال کا نگران بنتا ہے' وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

6982 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَغُوا فِي مَالِ الْيَتِيمِ لَا تُذْهِبُهُ الزَّكَاةُ

٭٭ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم کے مال کا خیال رکھو کہ کہیں زکوٰۃ اُسے ختم نہ کر دے۔

6983 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُبْضِعُ بِاَمْوَالِنَا فِي الْبَحْرِ، وَاِنَّهَا لَتُزَكِّيهَا

٭٭ قاسم بن محمد فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے اموال کو سمندر میں (تجارت کے لیے) بھجوایا کرتی تھیں اور وہ اُس کی زکوٰۃ بھی ادا کیا کرتی تھیں۔

6984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنَّا يَتَامَى فِي

حِجْرِ عَائِشَةَ، فَكَانَتْ تُزَكِّي اَمْوَالَنَا، ثُمَّ دَفَعَتْهُ مُقَارَضَةً فَبُورِكَ لَنَا فِيهِ

٭٭ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ہم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے زیر پرورش یتیم بچے تھے' تو وہ ہمارے اموال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی تھیں' پھر وہ اُسے مضاربت کے طور پر دیتی تھیں' تو ہمارے لیے اُس مال میں برکت ڈال دی گئی۔

6985 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، وَمُسْلِمُ بْنُ كَثِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: كَانَ مَالُنَا عِنْدَ عَائِشَةَ فَكَانَتْ تُزَكِّيهِ، وَنَحْنُ يَتَامَى

٭٭ لیث بن سعد' عبدالرحمٰن بن قاسم اور مسلم بن کثیر' ان سب حضرات نے قاسم بن محمد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ہمارا مال سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی تھیں' ہم اُس وقت یتیم بچے تھے۔

6986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: بَاعَ لَنَا عَلِيٌّ اَرْضًا بِثَمَانِينَ اَلْفًا، فَلَمَّا اَرَدْنَا قَبْضَ مَا لَنَا نَقَصَتْ، فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ اُزَكِّيهِ، وَكُنَّا يَتَامَى فِي حَجْرِهِ

٭٭ عبیداللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے اسّی ہزار کے عوض میں ایک زمین خریدی' جب ہم نے اپنے مال کو اپنے قبضہ میں لینے کا ارادہ کیا تو اُس میں کمی ہوگئی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہوں (اس لیے اس میں کمی ہوگئی ہے)۔ راوی کہتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش یتیم بچے تھے۔

6987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُزَكِّي مَالَ يَتِيمٍ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ: اَنَّ عِنْدِي مَالًا لِيَتِيمٍ قَدْ اَسْرَعَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ تُجَّارٌ اَدْفَعُهُ اِلَيْهِمْ قَالَ: فَدَفَعَ اِلَيْهِ عَشَرَةَ آلَافٍ، فَانْطَلَقَ بِهَا، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْحَوْلِ، وَفَدَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا فَعَلَ مَالُ الْيَتِيمِ؟ قَالَ: قَدْ جِئْتُكَ بِهِ قَالَ: هَلْ كَانَ فِيهِ رِبْحٌ؟ قَالَ: نَعَمْ بَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ قَالَ: وَكَيْفَ صَنَعْتَ؟ قَالَ: دَفَعْتُهَا اِلَى التُّجَّارِ، وَاَخْبَرْتُهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْيَتِيمِ مِنْكَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا كَانَ قَبْلَكَ اَحَدٌ اَحْرَى فِي اَنْفُسِنَا اَنْ لَا يُطْعِمَنَا خَبِيثًا مِنْكَ، اُرْدُدْ رَاْسَ مَالِنَا، وَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي رِبْحِكَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کرواتے تھے' اُنہوں نے عثمان بن ابوالعاص سے کہا: میرے پاس ایک یتیم کا مال موجود ہے' جس میں زکوٰۃ لازم ہو جاتی ہے' تو کیا تمہارے ہاں کچھ ایسے تاجر ہیں جن کے سپرد میں یہ مال کردوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس ہزار (درہم) اُن کے سپرد کیے' وہ اُسے ساتھ لے کر گئے' اُن کا ایک غلام بھی تھا' ایک سال گزرنے کے بعد وہ وفد کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: یتیم کے مال کا کیا بنا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ میں لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُس میں کوئی فائدہ ہوا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ ایک سو ہزار (یعنی ایک لاکھ درہم) تک پہنچ چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کیا کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے وہ تاجروں کے سپرد کیا اور آپ کی بارگاہ میں یتیم کی قدر و منزلت کے بارے میں اُنہیں بتایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جس نے اپنے مال میں

سے خبیث مال ہمیں کھلانے کے بارے میں احتیاط کی ہو تم ہمارا اصل مال ہمیں واپس کر دو ہمیں تمہارے منافع کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

6988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ: اِنَّ عِنْدَنَا اَمْوَالُ يَتَامَى، قَدْ خَشِينَا اَنْ يَاْتِيَ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ، فَخُذْهَا فَاعْمَلْ بِهَا، فَخَرَجَ فَرَبِحَ بِهَا ثَمَانِينَ اَلْفًا قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: "كَانَتْ تَمُرُّ عَلَيْكُمُ اللُّؤْلُؤَةُ الْجَيِّدَةُ، فَتَقُولُونَ: هَذِهِ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، رُدُّوا اِلَيْنَا رُءُوسَ اَمْوَالِنَا"

✲✲ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن ابوالعاص سے کہا: میرے پاس کچھ یتیموں کا مال موجود ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اُن پر زکوٰۃ لازم ہو جائے گی تم اِسے حاصل کر واور اسے کام کاج میں استعمال کرو۔ عثمان چلے گئے اُنہیں اس میں اسّی ہزار کا فائدہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے پاس سے عمدہ موتی گزرتے ہیں تو تم لوگ یہ کہہ دیتے ہو: یہ امیرالمؤمنین کے لیے ہیں تم ہمارا اصل مال ہمیں واپس کر دو۔

6989 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اتَّجِرُوا بِاَمْوَالِ الْيَتَامَى، وَاَعْطُوا صَدَقَتَهَا

✲✲ مجاہد فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ یتیموں کے مال کو تجارت میں استعمال کرو اور اُن کی زکوٰۃ بھی ادا کرو۔

6990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: ابْتَغُوا فِي اَمْوَالِ الْيَتَامَى قَبْلَ اَنْ تَاْكُلَهَا الزَّكَاةُ

✲✲ ابوعون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے مال میں (اضافہ کا طریقہ) تلاش کرو اِس سے پہلے کہ زکوٰۃ اُسے کھا لے۔

6991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

6992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

6993 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: ابْتَغُوا لِلْيَتَامَى فِي اَمْوَالِهِمْ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: یتیموں کے اموال میں (اضافہ کے لیے کوئی کاروبار) تلاش کرو۔

6994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ فِيْ زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ: لَيْسَتْ عَلَيْهِ زَكَاةٌ كَمَا لَيْسَتْ عَلَيْهِ صَلَاةٌ

✸✸ حسن بصری یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یتیم پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جس طرح اُس پر نماز لازم نہیں ہوتی۔

6995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ فَقَالَ: عِنْدِي مَالٌ لِابْنِ أَخِي فَمَا أُزَكِّيهِ

✸✸ یونس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے یتیم کے مال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میرے پاس میرے بھتیجے کا مال ہے' لیکن میں تو اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔

6996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ

✸✸ امام شعبی اور منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یتیم کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6997 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ أَمْوَالِ الْيَتَامَى؟ فَقَالَ: إِذَا بَلَغُوا فَأَعْلِمُوهُمْ مَا حَلَّ فِيهَا مِنْ زَكَاةٍ، فَإِنْ شَاءُوا زَكَّوْهُ، وَإِنْ شَاءُوا تَرَكُوهُ

✸✸ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے یتیموں کے اموال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ لوگ بالغ ہو جائیں تو اُنہیں بتا دینا اُن کے مال میں کس طرح زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' پھر اگر وہ چاہیں تو اُن کی زکوٰۃ ادا کر دیں اور اگر چاہیں تو ادا نہ کریں۔

6998 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكُونُ عِنْدَهُ مَالُ الْيَتِيمِ فَيَسْتَسْلِفُهَا لِيُحْرِزَهَا مِنَ الْهَلَاكِ، وَهُوَ يُؤَدِّي زَكَاتَهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ

✸✸ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یتیم کا مال موجود ہوتا تھا تو وہ اُسے مضاربت پر دیدیتے تھے تاکہ اُسے ہلاکت سے بچالیں اور وہ اُن یتیموں کے اموال میں سے زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

6999 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ يُخْرِجُ زَكَاتَهَا كُلَّ عَامٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ

✸✸ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اُن کے اموال میں سے ہر سال زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ كَيْفَ يَصْنَعُ بِمَالِ الْيَتِيمِ وَلِيُّهُ

باب: یتیم کے مال کا نگران اُس مال کے ساتھ کیا کرے گا؟

7000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ كَيْفَ يُصْنَعُ؟ قَالَ: " كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ مِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَسْتَسْلِفُهُ فَيُحْرِزُهُ مِنَ الْهَلَاكِ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَقُولُ: اِنَّمَا هِيَ وَدِيعَةٌ فَلَا اَتْرُكُهَا حَتّٰى اُؤَدِّيَهَا اِلٰى صَاحِبِهَا، وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَاْخُذُهَا مُقَارَضَةً، وَكُلُّ ذٰلِكَ اِلَى النِّيَّةِ "

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے یتیم کے مال کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اُس کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر طرح کیا جا سکتا ہے، بعض حضرات اُسے مضاربت پر دیتے ہیں تا کہ اُسے ہلاکت سے بچا لیں، بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ ودیعت ہے اس لیے میں اُسے اُس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک اسے اس کے مالک کو ادا نہیں کر دیتا، جبکہ بعض حضرات اُسے قرض کے طور پر حاصل کر لیتے ہیں، ہر طرح کی صورت نیت کی طرف جاتی ہے۔

7001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَهُ اَمْوَالُ الْيَتَامٰى فَيَسْتَسْلِفُ اَمْوَالَهُمْ يُحْرِزُهَا مِنَ الْهَلَاكِ يُخْرِجُ زَكَاتَهَا كُلَّ عَامٍ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یتیموں کے مال ہوتے تھے تو وہ اُن اموال کو ہلاکت سے بچانے کے لیے اُن کو مضاربت پر دیدیتے تھے اور وہ اُن کے اموال میں سے ہر سال زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتِبِ

باب: غلام اور مکاتب کی زکوٰۃ

7002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا صَدَقَةَ عَلٰى عَبْدٍ، وَلَا اَمَةٍ، وَلَا عَلٰى مُكَاتِبٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ كَانَ لَا يُلْحَقُ الْعَبْدُ فِي دِيوَانٍ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ زَكَاةٌ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: غلام پر یا کنیز پر یا مکاتب غلام پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ غلام کو دیوان میں شامل نہیں کیا جائے گا (یعنی اُس کا سرکاری وظیفہ مقرر نہیں کیا جائے گا) اور اُس سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی۔

7003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى دَيْنٍ زَكَاةٌ، وَلَا عَلٰى مَمْلُوكٍ زَكَاةٌ، وَلَا عَلَى الْمُكَاتِبِ زَكَاةٌ، وَلَا عَلَى الَّذِي يَبْتَاعُ بِدَيْنٍ زَكَاةٌ

✻✻ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: قرض پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور غلام پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور مکاتب غلام پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور نہ ہی اُس شخص پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جس نے قرض کے عوض میں کوئی چیز خریدی ہو۔

7004 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا صَدَقَةَ فِيْ مَالِ الْعَبْدِ، وَلَا الْمُكَاتِبِ حَتّٰى يُعْتَقَا

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کے مال میں اور مکاتب کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' جب تک یہ دونوں آزاد نہیں ہو جاتے۔

7005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا صَدَقَةَ عَلٰى عَبْدٍ فِيْ مَالِهٖ، وَلَا عَلٰى سَيِّدٍ فِيْ مَالِ عَبْدِهٖ

قَالَ: مَعْمَرٌ: وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْمُكَاتِبِ: لَا يُؤْخَذُ مِنْهُ صَدَقَةٌ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: غلام پر اُس کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور نہ ہی آقا پر اُس کے غلام کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مکاتب کے بارے میں یہ تحریر کیا تھا کہ اُس سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔

7006 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ صَدَقَةٌ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: غلام پر اُس کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَدَقَةِ مَالِ الْعَبْدِ؟ فَقَالَ: اَلَيْسَ مُسْلِمًا؟، فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَاِنَّ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

٭٭ خالد الحذاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے غلام کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: کیا وہ مسلمان نہیں ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: اُس پہ ہر دو سو درہم میں' پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو زیادہ ہوں گے تو اُسی حساب سے ادائیگی زیادہ ہوگی۔

7008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ حُجَيْرٍ، اَنَّ طَاوُسًا كَانَ يَقُوْلُ: فِيْ مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: غلام کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

7009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ فِيْ مَالِ الْمُكَاتِبِ زَكَاةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مکاتب کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَرَّتْ اُمِّيْ بِبَقَرٍ لَهَا عَلٰى مَسْرُوْقٍ، وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَلَمْ يَاْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ: وَكَانَ عَلَى السِّلْسِلَةِ

٭٭ عمرو بن میمون بن مہران اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری والدہ اپنی گائے کے ساتھ مسروق کے پاس سے گزریں' وہ خاتون مکاتب کنیز تھیں' تو مسروق نے اُن سے کوئی وصولی نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں: وہ اُن دنوں ''سلسلہ'' نامی جگہ کے گورنر تھے۔

7011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي جَهْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ وَاَنَا مُكَاتِبٌ اَعَلَيَّ زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا

٭٭ سعید بن جبیر کے بارے میں ابوجہم نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا' میں اُس وقت مکاتب غلام تھا' کہ کیا مجھ پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

7012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاجَعْتُ عَطَاءً فِي مَالِ عَبْدِي، فَقُلْتُ: اِنَّهُ مَوْضُوعٌ عِنْدِي، عَلِمْتُ اَنَّهُ نَاضٌّ، لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لِاَحَدٍ، وَلَا يَتَّجِرُ فِي شَيْءٍ، وَلَا يُلَابِسُ النَّاسَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ لِاَحَدٍ؟ قَالَ: وَلَا زَكَاةَ فِيهِ قَالَ: يُقَالُ: لَا يُلْحَقُ عَبْدٌ فِي دِيوَانٍ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ زَكَاةٌ، قُلْتُ: زَكَاةُ الْمَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے غلام کے مال کے بارے میں بار بار عطاء سے دریافت کیا' میں نے کہا: یہ مال میرے پاس رکھا ہوا ہے اور مجھے یہ پتا ہے کہ یہ سونا چاندی ہے اور اُس غلام پر کسی کا قرض بھی لازم نہیں ہے اور وہ کسی کام میں تجارت بھی نہیں کر رہا اور لوگوں کے ساتھ لین دین بھی نہیں ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہیں اس بات کا پتا ہے کہ اس پر کسی کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ غلام کو دیوان میں شامل نہیں کیا جائے گا (یعنی اُس کو کوئی سرکاری وظیفہ نہیں دیا جائے گا) اور نہ ہی اُس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: مال کی زکوٰۃ؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

بَابُ لَا صَدَقَةَ لِلْعَبْدِ

باب: غلام کے لیے صدقہ نہیں ہوگا (یعنی وہ کوئی صدقہ دے نہیں سکتا)

7013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا صَدَقَةَ لِلْعَبْدِ فِي مَالِ نَفْسِهِ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: کوئی غلام اپنے مال میں سے' اپنے آقا کی اجازت کے بغیر صدقہ نہیں کر سکتا۔

7014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: لَا صَدَقَةَ لِعَبْدٍ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهِ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: آقا کی اجازت کے بغیر' غلام اپنے مال میں سے صدقہ نہیں کر سکتا۔

7015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَمْلُوْكَ لَا يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يُعْطِيَ مِنْ مَالِهِ اَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يُعْتِقَ، وَلَا يَتَصَدَّقَ مِنْهُ بِشَيْءٍ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ، وَلٰكِنَّهٗ يَاْكُلُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَكْتَسِيْ هُوَ، وَوَلَدُهٗ، وَامْرَاَتُهٗ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مال میں سے کسی کو بھی کوئی چیز دے یا غلام کو آزاد کرے یا اپنی طرف سے کوئی چیز صدقہ کے طور پر دے صرف اپنے آقا کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کر سکتا ہے البتہ وہ مناسب طور پر کھا سکتا ہے اور لباس پہن سکتا ہے وہ اُس کی اولاد اور اُس کے بیوی بچے (کھا اور پہن سکتے ہیں)۔

7016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنْ مَالِ سَيِّدِهٖ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَاْكُلَ، اَوْ يَكْتَسِيَ، اَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوْفِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: غلام کے لیے اپنے آقا کے مال میں سے کوئی بھی چیز استعمال کرنا حلال نہیں ہے ماسوائے اُس کے جسے وہ کھا لے یا پہن لے یا مناسب طور پر خرچ کر لے۔

7017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا صَدَقَةَ لِلْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کے لیے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کوئی چیز صدقہ کرنا جائز نہیں ہے۔

7018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَيَمُرُّ بِي الْمَارُّ فَيَسْتَسْقِي مِنَ اللَّبَنِ فَاَسْقِيَهٗ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنْ خِفْتُ اَنْ يَمُوْتَ مِنَ الْعَطَشِ قَالَ: اسْقِهٖ مَا يُبَلِّغُهٗ غَيْرُكَ، ثُمَّ اسْتَاْذِنْ اَهْلَكَ فِيْمَا سَقَيْتَهٗ

* * عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا ایک شخص آیا اور بولا: میں ایک غلام ہوں ایک گزرنے والا شخص میرے پاس سے گزرتا ہے اور دودھ مانگ لیتا ہے تو کیا میں اُسے دودھ پینے کے لیے دے دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے عرض کی: اگر مجھے یہ اندیشہ ہو کہ یہ شخص پیاس سے مر جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُسے اتنا پینے کے لیے دے دو جس کے ذریعہ وہ کسی دوسرے تک پہنچ جائے پھر جو تم نے پینے کے لیے دیا تھا اُس کے بارے میں اپنے آقا سے اجازت لے لینا۔

7019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ عَنِ الْمَمْلُوْكِ هَلْ لَهٗ صَدَقَةٌ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَا تَجُوْزُ لَهٗ شَهَادَةٌ

* * عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی سے غلام کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ صدقہ کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اور اُس کی گواہی بھی درست نہیں ہو گی۔

7020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ بِالشَّيْءِ غَيْرِ ذِي الْبَالِ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: غلام کوئی ایسی چیز صدقہ کرسکتا ہے' جو اہمیت کی حامل نہ ہو۔

7021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دِرْهَمٌ، اَنَّهُ شَكَى اِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ مَوَالِيَهُ، وَسَاَلَهُ اَيَتَصَدَّقُ؟ فَقَالَ لَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا اَنْ تَاْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ اَوْ تُنَاوِلُ مِسْكِينًا اُكْلَةً فِي يَدِهِ

٭٭ ابن ابوذئب بیان کرتے ہیں: درہم نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے مالکان کی شکایت کی اور اُن سے دریافت کیا: کیا وہ (خود) صدقہ کرسکتے ہیں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تمہارے لیے اپنے مال میں سے صدقہ کرنا جائز نہیں ہے' صرف تم مناسب طور پر خود کچھ کھا سکتے ہو' یا اپنے ہاتھ میں موجود کوئی ایک لقمہ کسی غریب کو دے سکتے ہو۔

7022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَدَقَةِ الْعَبْدِ؟ فَقَالَ: لِيَصْنَعْ مِنَ الْخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ وَذَكَرَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ مِثْلَهُ

٭٭ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے غلام کے صدقہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اُسے چاہیے کہ ہرقسم کی بھلائی کرے' جتنا اُس سے ہوسکے۔

عبدالوہاب نے یہ روایت ابن ابوذئب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ لَا صَدَقَةَ فِي مَالٍ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

باب: مال میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوتی' جب تک ایک سال نہیں گزر جاتا

7023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو مال حاصل ہو' تو اُس پر اُس مال میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک اُس مال پر ایک سال نہیں گزر جاتا۔

7024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتِبٍ لَهُ قَاطَعَهُ بِمَالٍ كَثِيرٍ، هَلْ عَلَيْهِ فِيمَا اَخَذَ مِنْهُ زَكَاةٌ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ لَا يَاْخُذُ مِنْ مَالٍ زَكَاةً حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، وَكَانَ اِذَا اَعْطَى الرَّجُلَ عَطَاءً سَاَلَهُ هَلْ عِنْدَكَ مَالٌ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيهِ زَكَاةٌ؟ فَاِنْ قَالَ: نَعَمْ اَخَذَ مِنْهُ مِنْ عَطَائِهِ زَكَاةَ ذٰلِكَ الْمَالِ، وَاِلَّا سَلَّمَ اِلَيْهِ عَطَائَهُ، وَافِرًا

٭٭ امام مالک نے محمد بن عقبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے قاسم بن محمد سے اپنے مکاتب غلام کے

بارے میں دریافت کیا' جس نے اُنہیں بہت سا مال ادا کیا تھا' کہ کیا اُنہوں نے اُس سے جو مال حاصل کیا ہے' اُس پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ تو قاسم نے جواب دیا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی بھی مال کی زکوٰۃ اُس وقت تک وصول نہیں کرتے تھے' جب تک اُس مال پر ایک سال نہیں گزر جاتا تھا اور جب وہ کسی شخص کو کوئی تنخواہ (یا ادائیگی) کرتے تھے' تو اُس سے دریافت کر لیتے تھے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مال موجود ہے' جس میں تم پر زکوٰۃ لازم ہو چکی ہو؟ تو اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس کی تنخواہ میں سے وہ زکوٰۃ وصول کر لیتے تھے جو اُس کے مال کی زکوٰۃ ہوتی تھی' ورنہ اُس کی تنخواہ مکمل طور پر اُسے ادا کر دیتے تھے۔

7025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَخِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قاسم بن محمد کے حوالے سے منقول ہے۔

7026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ اِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو مال حاصل ہوا' اگر وہ دو سو درہم تک پہنچ جائے' تو اُس میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7027 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

7028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الْمَالُ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُزَكِّيهِ شَهْرٌ اَوْ شَهْرَانِ ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَسْتَنْفِقَهُ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْتَحِبُّونَ اَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاتَهُ قَبْلَ اَنْ يَسْتَنْفِقَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے پاس مال موجود ہوتا ہے اور ابھی اُس کی زکوٰۃ لازم ہونے میں ایک یا دو ماہ باقی ہوتے ہیں' پھر وہ شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ اُس مال کو خرچ کر لے۔ تو زہری نے بتایا کہ مسلمان اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی مال کو خرچ کرنے سے پہلے اُس کی زکوٰۃ نکال لے۔

7029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ قُدَامَةَ، عَنْ اَبِيهَا قَالَ: كُنْتُ اِذَا قَبَضْتُ عَطَائِي مِنْ عُثْمَانَ يَقُولُ: هَلْ عِنْدَكَ مَالٌ قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيهِ زَكَاةٌ؟ فَاِنْ قُلْتُ: نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكَاةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِلَّا دَفَعَ اِلَيَّ عَطَائِي "

٭٭ عائشہ بنت قدامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ جب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنی تنخواہ وصول کرتا تھا تو وہ دریافت کرتے تھے: کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مال ہے' جس میں تم پر زکوٰۃ لازم ہو چکی ہو؟ اگر میں جواب میں ہاں کہہ دیتا تو وہ میری تنخواہ میں سے اُس مال کی زکوٰۃ وصول کر لیتے تھے' ورنہ میری تنخواہ میرے حوالے کر دیتے تھے۔

7030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کو مال حاصل ہوتا ہے اُس پر زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک ایک سال نہیں گزر جاتا۔

7031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَاَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

7032 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ تَاْتِيهِ الْاَمْوَالُ فَلَا يُزَكِّيهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَاِنْ اَنْفَقَهَا كُلَّهَا، وَكَانَ يُنْفِقُهَا فِي حَقٍّ وِفَاقَةٍ، وَكَانَ يَقُولُ: لَيْسَ فِي الْمَالِ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، فَاِذَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَفِي كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

٭٭ ایوب نے نافع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے پاس جب مال آتا تھا تو وہ اُس وقت تک اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے جب تک اُس مال پر ایک سال نہیں گزر جاتا تھا' خواہ وہ اس پورے مال کو (سال گزرنے سے پہلے) خرچ کرلیں اور وہ اسے مناسب جگہ میں خرچ کرتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: مال میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اُس پر ایک سال نہیں گزر جاتا' جب اُس پر ایک سال گزر جائے گا' تو ہر دوسو درہموں میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہوگا' وہ اسی حساب سے (ادا کیا جائے گا)۔

7033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا صَدَقَةَ فِي مَالٍ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، قُلْتُ: وَلَا يَكُونُ فِي اَكْثَرَ مِنْ حَوْلٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ لَهُ: ذَهَبَ صَدَقَتُهَا ثُمَّ مَكَثَتْ عِنْدِي اَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ اَبِيعَهَا، اَعَلَيَّ فِيهَا صَدَقَةٌ؟ قَالَ: لَا، وَاَنْ تُصَدِّقَهَا اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ، قُلْتُ: مَاشِيَةٌ مَكَثَتْ عِنْدِي اَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا فَبِعْتُهَا، فَخَرَجَ الْمُصَدِّقُ بَعْدَ مَا مَكَثَتْ عِنْدَهُ شَهْرًا عَلٰى اَيِّنَا الصَّدَقَةُ؟ قَالَ: عَلَى الَّذِي ابْتَاعَهَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوتی' جب تک اُس پر ایک سال نہیں گزر جاتا۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: ایک سال سے زیادہ میں نہیں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے اُن سے دریافت کیا: جب اُس کی زکوٰۃ ادا کرلی جاتی ہے اور پھر اُس کے بعد وہ مزید گیارہ ماہ تک میرے پاس رہتا ہے' پھر مجھے یہ مناسب محسوس ہوتا ہے کہ میں اُسے فروخت کردوں' تو کیا اُس میں مجھ پر مزید زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تم زکوٰۃ ادا کردیتے ہو' تو اس سے برکت میں اضافہ ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: جانور میرے پاس گیارہ ماہ رہتے ہیں' پھر میں اُنہیں فروخت کردیتا ہوں' جب وہ جانور ایک ماہ تک خریدار کے پاس رہتے ہیں تو پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص وصولی کرنے کے لیے

آتا ہے تو ہم میں سے کس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص پر جس نے اُن جانوروں کو خریدا ہے۔

7034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ ابْنِ الْحَضْرَمِیِّ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ، فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِیْ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِیْ يَدِیْ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ، وَزَادَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ اَنَّهٗ قَالَ لِجَابِرٍ: لَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهِ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْكَ فِيْهِ الْحَوْلُ

✵✵ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' تو ابن حضرمی کی طرف سے کچھ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی قرض لینا تھا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کوئی وعدہ کیا تھا' وہ ہمارے پاس آ جائے (اور وصولی کر لے)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا اور اتنا عطا کریں گے۔ اُنہوں نے اپنے دونوں پھیلا کر تین مرتبہ یہ بات بیان کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ میں آنے والی چیزوں کو شمار کیا تو پانچ سو (درہم بنتے تھے)' اُنہوں نے مزید پانچ سو اور مزید پانچ سو عطا کیے اور مزید بھی کچھ عطا کیا۔ پھر اُنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس مال میں تم پر زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک یہ ایک سال تک تمہارے پاس نہیں رہتا۔

7035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِی الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ اِذَا بَلَغَ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حاصل ہونے والے مال کے بارے میں فرماتے ہیں: جب وہ دو سو درہم تک پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7034- صحیح البخاری' کتاب الحوالات' باب من تکفل عن میت دینا' حدیث:2195' صحیح مسلم' کتاب الفضائل' باب ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط' حدیث:4379' مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الجہاد' ما قالوا فی الفروض وتدوین الدواوین' حدیث:32220' تہذیب الآثار للطبری' ذکر الروایۃ عمن قال : انما قضی دیون رسول اللہ صلی' حدیث:1368' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب السیر' کتاب وجوہ الفیء وخمس الغنائم' حدیث:3530' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ علیہ السلام فیما' حدیث:309' السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب صدقۃ الغنم السائمۃ' باب الوقت الذی تجب فیہ الصدقۃ' حدیث:6922' مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ' حدیث:14042' مسند الشافعی' ومن کتاب قسم الفیء' حدیث:1407' مسند الحمیدی' احادیث جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ' حدیث:1177' البحر الزخار مسند البزار' ما روی محمد بن ابی بکر' حدیث:69

7036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ يُعْطِي ثُمَّ يَاْخُذُ زَكَاتَهُ

٭٭ ہبیرہ بن یریم' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ پہلے (تنخواہ یا کوئی اور ادائیگی) عطا کرتے تھے اور پھر اُس کی زکوٰۃ وصول کرتے تھے۔

7037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَرْقَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ اِذَا اَعْطَى الرَّجُلَ عَطَائَهُ اَوْ عِمَالَتَهُ اَخَذَ مِنْهُ الزَّكَاةِ

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز جب کسی شخص کو اُس کی کوئی ادائیگی کرتے یا تنخواہ دیتے تھے تو اُس سے زکوٰۃ لے لیتے تھے۔

7038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِنْ جَعَلْتَ مَالًا قَبْلَ الْحَوْلِ فِي شَيْءٍ لَا تُدِيرُهُ لَيْسَ فِيهِ صَدَقَةٌ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: جب تم ایک سال گزرنے سے پہلے اپنا مال کسی ایسی چیز پر لگاؤ' جو تجارت کے لیے نہ ہو تو اُس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: وَسُئِلَ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ رَجُلٍ اُجِيزَ بِجَائِزَةٍ اَيُزَكِّيهَا حِينَئِذٍ اَمْ حَتّٰى يَحُولَ الْحَوْلُ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ وَاَعْظَمُ لِبَرَكَتِهَا اَنْ يُزَكِّيَهَا حِينَئِذٍ، فَاِنْ اَخَّرَهَا اِلَى الْحَوْلِ، فَلَا حَرَجَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے سوال کیا گیا' میں اُس وقت یہ بات سن رہا تھا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے تنخواہ دی جاتی ہے' تو کیا وہ اُسی وقت اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا' یا ایک سال گزرنے پر ادا کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے اور برکت کے حوالے سے بھی یہ چیز زیادہ برکت والی ہے کہ آدمی اُسی وقت اس کی زکوٰۃ ادا کردے' لیکن اگر آدمی اُسے ایک سال گزرنے تک مؤخر کردیتا ہے تو اس میں کوئی گناہ بھی نہیں ہے۔

7040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ عِنْدَكَ مَالٌ تُرِيدُ اَنْ تُزَكِّيَهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ الْحَوْلِ شَهْرٌ اَوْ شَهْرَانِ، ثُمَّ اَفَدْتَ مَالًا فَزَكِّهِ مَعَهُ زَكِّهِمَا جَمِيعًا

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تمہارے پاس مال موجود ہو اور تم اُس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا ارادہ کرو اور ابھی سال گزرنے میں ایک یا دو ماہ باقی ہوں اور پھر تمہیں مزید مال حاصل ہو جائے تو تم اُس حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ بھی اُس پہلے والے مال کے ساتھ ادا کرو' تم ان دونوں کی اکٹھی زکوٰۃ ادا کرو۔

7041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا زَكَّاهُ مَعَ مَالِهِ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: جس شخص کو مزید مال حاصل ہو' وہ اپنے مال کے ساتھ اُس کی بھی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7042 - اقوالِ تابعین عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَيُقَالُ: إِنِ اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ مَا حَلَّ عَلَى مَالِهِ الزَّكَاةُ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُزَكِّهِ اسْتَأْنَفَ الَّذِي اسْتَفَادَ الْحَوْلَ

قَالَ سُفْيَانُ: فَإِذَا كَانَ لِرَجُلٍ مَالٌ قَدْرَ زَكَاةٍ، ثُمَّ ذَهَبَ مَالُهُ ذَلِكَ فَبَقِيَ مِنْهُ دِرْهَمٌ وَاحِدٌ وَبَقِيَ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُزَكِّي فِيهِ شَهْرٌ ثُمَّ اسْتَفَادَ مَالًا زَكَّى الَّذِي أَفَادَ مِنَ الْمَالِ مَعَ ذَلِكَ الدِّرْهَمِ، فَإِذَا نَفِدَ الْمَالُ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يُزَكِّ الَّذِي اسْتَفَادَ إِلَى الْحَوْلِ الَّذِي اسْتَأْنَفَ بِهِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ بات کہی گئی ہے کہ جب کسی آدمی کے مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے اور اس کے بعد اُسے مزید مال حاصل ہو' تو اگر اُس نے پہلے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تھی' تو اُس نے جو مال مزید حاصل کیا ہے' اُس کے سال کا آغاز نئے سرے سے ہوگا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: جب کسی آدمی کے مال زکوٰۃ کی مقدار جتنا مال موجود ہو' پھر اُس کا وہ مال رخصت ہو جائے یہاں تک کہ اُس کے پاس صرف ایک درہم باقی رہ جائے اور ابھی اُس آدمی کا متعین وقت آنے میں ایک ماہ باقی ہو' جس مہینہ میں وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے' پھر اُس شخص کو مزید مال حاصل ہو جائے تو وہ اُس ایک درہم کے ساتھ اُس مال کی بھی زکوٰۃ ادا کرے گا جو اُسے مزید ہوا تھا' لیکن اگر کسی شخص کا مال مکمل طور پر ختم ہو جائے اور اُس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے' تو مزید حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ' وہ اُس وقت تک ادا نہیں کرے گا' جب تک نئے سرے کے حساب سے' ایک سال پورا نہیں گزر جاتا۔

7043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْأَرْبَاحِ صَدَقَةٌ إِذَا كَانَ أَصْلُ الْمَالِ قَدْ زُكِّيَ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے یہ تحریر کیا تھا کہ منافع میں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی' جبکہ اصل مال کی زکوٰۃ ادا کی جا چکی ہو' تاوقتیکہ اُس (منافع) پر ایک سال نہیں گزر جاتا۔

7044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلٍ اسْتَفَادَ مَالًا فَمَكَثَ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَحِلَّ فِيهِ الزَّكَاةُ إِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ أَصَابَ أَلْفًا؟ قَالَ: يُزَكِّيهِمَا جَمِيعًا، وَإِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْ كَانَ يُزَكِّيهِ، فَذَهَبَ إِلَّا دِرْهَمًا وَاحِدًا، ثُمَّ أَصَابَ مَالًا قَبْلَ وَقْتِ زَكَاتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ شَهْرَيْنِ، أَوْ أَقَلَّ، ثُمَّ سُرِقَ ذَلِكَ الدِّرْهَمُ قَالَ: يُزَكِّي مَالَهُ الَّذِي اسْتَفَادَهُ لِأَنَّهُ كَانَ قَدْ أَصَابَ الْمَالَ، وَالدِّرْهَمُ فِي مِلْكِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَإِنِ ابْتَاعَ بَزًّا بِمِائَتَيْنِ، فَزَادَ عِنْدَ الْحَوْلِ حَتَّى بَلَغَ أَلْفًا زَكَّى الْأَلْفَ، فَإِنْ نَقَصَ بَعْدَ مَا بَلَغَ الْأَلْفَ إِلَى مِائَةٍ، لَمْ يُزَكِّهَا، قَالَ سُفْيَانُ: فِي رَجُلٍ اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ سِلْعَةً لِتِجَارَةٍ بِمِائَةٍ وَتِسْعِينَ، ثُمَّ نَمَتْ حَتَّى بَلَغَتْ قِيمَتُهَا أَلْفًا، أَوْ أَكْثَرَ؟ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ حَتَّى يَصْرِفَهَا فِي غَيْرِهِ لِأَنَّ الثَّمَنَ الَّذِي اشْتَرَاهَا بِهِ لَمْ يَكُنْ فِيهِ زَكَاةٌ، فَإِذَا صَرَفَهَا فِي غَيْرِهَا لَمْ يُزَكِّهَا حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، وَإِذَا اشْتَرَاهَا بِمِائَتَيْنِ، فَبَلَغَتْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهَا زَكَاةٌ وَإِنِ اشْتَرَاهَا بِمِائَتَيْنِ، فَبَلَغَتْ أَلْفًا فَعَلَيْهِ زَكَاةُ الْأَلْفِ، لِأَنَّ الْأَصْلَ كَانَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ قَالَ: إِذَا اشْتَرَى رَجُلٌ سِلْعَةً لِلتِّجَارَةِ،

ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَمْسِكَهَا بَعْدُ، فَقَدْ نَقَضَ التِّجَارَةَ، فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَجْعَلَهَا فِيْ تِجَارَةٍ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهَا زَكَاةٌ حَتّٰى يَصْرِفَهَا قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلٍ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ فَقَضَاهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ؟: فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهَا زَكَاةٌ حَتّٰى يَاْخُذَ الْاُخْرَى، اِلَّا اَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ مَالٌ، فَيَضَعُهَا مَعَ مَالِهِ، فَيُزَكِّيهَا فَاِنْ اَخَذَ الْمِائَتَيْنِ، وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَالٌ غَيْرُهُمَا زَكَّى الْمِائَتَيْنِ مَرَّةً لِاَنَّهُ اِذَا اَخَذَ مِنْهَا خَمْسَةَ دَرَاهِمَ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَقِيَّتِهَا مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ قَالَ: وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ بَزٌّ فَقَوَّمَهُ قِيمَةً فَبَلَغَ اَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَمْ يُزَكِّهِ حَتّٰى نَقَصَ اِلٰى خَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَعَلَيْهِ زَكَاةُ الْاَلْفِ، وَاِنْ كَانَ قَوَّمَهُ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ تَرَكَهُ حَتّٰى بَلَغَ اَلْفًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا زَكَاةَ خَمْسِ مِائَةٍ، وَاِنْ كَانَ عِنْدَهُ بَزٌّ فَقَوَّمَهَا مِائَةً حَتّٰى بَلَغَ اَلْفًا فَلَيْسَ فِيهِ

✲✲ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے مال حاصل ہوتا ہے اور وہ ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور اُس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ جاتا ہے اُس دن اُسے ایک ہزار (درہم یا دینار مزید) حاصل ہوتے ہیں تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ مکمل مال کی یعنی اُن دونوں کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر کسی شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو جس کی وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور پھر اُس کا مال رخصت ہو جائے صرف ایک درہم باقی بچے اور پھر زکوٰۃ کے متعین وقت سے ایک یا دو ماہ پہلے اُسے مزید مال حاصل ہو یا اس سے بھی کم پہلے حاصل ہو جائے پھر وہ ایک درہم چوری ہو جائے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ شخص اپنے اُس حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا کیونکہ جب وہ اُس کے مال تک پہنچ گیا تھا تو وہ درہم اُس کی ملکیت میں تھا۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسو (درہم یا دینار) کے عوض میں کپڑا خرید لیتا ہے اور وہ مال سال گزرنے سے پہلے ایک ہزار تک پہنچ جاتا ہے تو وہ ایک ہزار (درہم یا دینار) کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر وہ ایک ہزار تک پہنچنے کے بعد کم ہو کر ایک سو تک آ جاتا ہے تو پھر وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا۔

سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی جانور یا کوئی سامان تجارت کے لیے ایک سو نوے (درہم) کے عوض میں خریدتا ہے پھر اُس مال میں اضافہ ہونا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ اُس کی قیمت ایک ہزار (درہم) یا اس سے زیادہ ہو جاتی ہے تو سفیان فرماتے ہیں: اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک وہ اُسے دوسری صورتِ حال میں نہیں پھیر دیتا کیونکہ جس چیز کے عوض میں اس نے اُسے خریدا تھا اُس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوئی جب وہ اُسے دوسری صورتِ حال میں پھیر دے گا تو پھر وہ اُس کی زکوٰۃ اُس وقت تک ادا نہیں کرے گا جب تک اُس مال پر ایک سال نہیں گزر جاتا اور اگر اُس شخص نے دو سو درہم کے عوض میں وہ (جانور یا سامان) خریدا تھا اور پھر اُن کی قیمت کم ہو کر دس درہم تک رہ جاتی ہے تو اُس پر اُس مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی لیکن اگر اُس نے اُن (جانور یا سامان) کو دو سو درہم کے عوض میں خریدا تھا اور اُس کی قیمت ایک ہزار درہم تک پہنچ جاتی ہے تو اب اُس شخص پر ایک ہزار درہم کی زکوٰۃ لازم ہوگی کیونکہ اُس کے پاس جو اصل تھی اُس میں زکوٰۃ لازم ہوئی تھی۔

سفیان ثوری یہ بھی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تجارت کے لیے کوئی سامان خریدے اور بعد میں اُسے یہ مناسب لگے کہ وہ

سامان اپنے پاس (اپنے ذاتی سامان کے لیے) رکھ لے تو اب تجارت کا حکم ختم ہو جائے گا' پھر بعد میں اگر اُسے یہ مناسب لگتا ہے کہ اب اُس مال کو تجارت کے لیے استعمال کرے تو اُس پر اُس سامان میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک وہ اُسے پھیر نہیں دیتا۔

سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے کسی دوسرے شخص سے دوسو درہم لینے ہوں اور وہ دوسرا شخص اُسے ایک سو درہم ادا کرتا ہے تو ایسے شخص پر اُن درہموں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرا سو بھی حاصل نہیں کر لیتا' البتہ اگر اُس کے پاس پہلے سے مال موجود ہو اور وہ اُن درہموں کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر اُن کی زکوٰۃ ادا کرے گا' لیکن اگر اُس نے دوسو درہم وصول کر لیے اور اُس کے پاس اُن دوسو درہموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے تو وہ ایک مرتبہ ان دوسو درہموں کی زکوٰۃ ادا کرے گا کیونکہ جب اُس نے پانچ درہم اُس میں سے نکال لیے تو اب باقی رہ جانے والے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

سفیان فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس کپڑا ہو' اور وہ اُس کی قیمت لگوائے تو اُس کی قیمت ایک ہزار درہم ہو' پھر وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے یہاں تک کہ اُس کی قیمت پانچ سو درہم تک آ جائے تو اب اُس شخص پر ایک ہزار درہم کی زکوٰۃ لازم ہوگی' لیکن اگر اُس شخص نے اُس کی قیمت پانچ سو درہم لگوائی' پھر اُسے رہنے دیا یہاں تک کہ اُس کی قیمت ایک ہزار ہو گئی تو اب اُس پر صرف پانچ سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اُس کے پاس کوئی کپڑا ہو اور وہ اُس کی قیمت لگوائے تو وہ ایک سو درہم ہو' پھر وہ ایک ہزار تک پہنچ جائے تو اِس میں (زکوٰۃ) لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ التِّبْرِ، وَالْحُلِيِّ

باب: (سونے یا چاندی کی) ڈلی یا زیور کا حکم

7045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ عَنْ " زَكَاةِ الْحُلِيِّ؟ فَقَالَ: زَكَاتُهُ عَارِيَتُهُ " قَالَ عُمَرُ: وَاَوْصَانِيْ اَبِيْ اَنْ اُزَكِّيَ طَوْقًا فِيْ عُنُقِ اُخْتِيْ قَالَ اَبِيْ: " وَكَانَ يُقَالُ: اِنَّ الشَّيْءَ الْمَوْضُوعَ اِذَا زُكِّيَ مَرَّةً فَاِنَّهُ لَا يُزَكَّى حَتّٰى يُقَلَّبَ فِيْ شَيْءٍ آخَرَ

✱✱ عمر بن ذر ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی سے زیور کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اُسے کسی کو عارضی استعمال کے لیے دیدیا جائے۔

عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ میں اپنی بہن کی گردن میں موجود ہار کی زکوٰۃ ادا کروں' میرے والد نے یہ بات بیان کی تھی: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب کسی بھی رکھی گئی چیز کی ایک مرتبہ زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اُس کی دوبارہ زکوٰۃ اُس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی جب تک اُسے کسی دوسری چیز میں بدل نہیں دیا جاتا۔

7040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ " عَنِ الْحُلِيِّ هَلْ فِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِنْ كَانَ اَلْفَ دِينَارٍ؟ قَالَ: اَلْاَلْفُ كَثِيرٌ

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُن میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: اگرچہ وہ ایک ہزار دینار کے ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: ایک ہزار تو بہت زیادہ ہوتا ہے۔

7047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زیور میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ جَابِرٍ مِثْلَ مَا اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✻✻ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند سنا ہے' جس طرح عمرو بن دینار نے مجھے روایت بیان کی ہے۔

7049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ

✻✻ ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

7050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ، وَاِنَّهَا لَسَفِيهَةٌ اَنْ تَحَلَّتْ بِمَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زیور میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' ایسی عورت تو بیوقوف شمار ہوگی جو ایسی زیور پہنے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔

7051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ حُلِيٍّ لَهَا هَلْ عَلَيْهَا فِيهِ صَدَقَةٌ؟ قَالَتْ: لَا

✻✻ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے زیور کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُس پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں!

7052 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِ اَخِيهَا بِالذَّهَبِ وَاللُّؤْلُؤِ فَلَا تُزَكِّيهِ وَكَانَ حُلِيُّهُمْ يَوْمَئِذٍ يَسِيرًا

✻✻ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بھتیجیوں کو سونے اور موتیوں کے زیورات پہنایا کرتی تھیں اور وہ اُن کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تھیں' اُن دنوں لوگوں کے زیورات معمولی سے ہوتے تھے۔

7053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: زیور میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الزَّكَاةُ فِي الْحُلِيِّ فِي كُلِّ عَامٍ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: زیور میں ہر سال زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

7055 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلَتْهُ امْرَاَةٌ عَنْ حُلِيٍّ، لَهَا فِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: اِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَزَكِّيهِ قَالَتْ: اِنَّ فِي حِجْرِي يَتَامَى لِي اَفَادْفَعُهُ اِلَيْهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک عورت نے اُن سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا: کیا اُن میں زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر اُن کی قیمت دوسو درہم تک پہنچتی ہو تو تم اُن کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اُس عورت نے عرض کی: میرے زیرِ پرورش میرے کچھ یتیم بچے ہیں' کیا میں وہ زکوٰۃ اُن کو ادا کر دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَتِ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّ لِي حُلِيًّا فَاُزَكِّيهِ؟ قَالَ: اِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَزَكِّيهِ قَالَتْ: فِي حِجْرِي بَنِي اَخٍ لِي يَتَامَى اَفَاَضَعُهُ فِيهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے زیورات ہیں' کیا میں اُن کی زکوٰۃ ادا کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ دوسو درہم کی قیمت جتنے ہوں تو تم اُن کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اُس عورت نے عرض کی: میرے زیرِ پرورش میرے کچھ یتیم بھتیجے ہیں' کیا میں اُس زکوٰۃ کی رقم اُن پر خرچ کر دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7057 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: اَنَّهُ كَانَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ بِالذَّهَبِ ذَكَرَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ اَرَاهُ ذَكَرَ الْاَلْفَ، اَوْ اَكْثَرَ كَانَ يُزَكِّيهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی صاحبزادیوں کو سونے کے زیورات بنوا کر دیتے تھے' جن کی قیمت دوسو درہم سے زیادہ ہوتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی تھی کہ اُن کی قیمت ایک ہزار (درہم) یا اُس سے زیادہ ہوتی تھی اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

7058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: فِي الْحُلِيِّ الزَّكَاةُ حَتّٰى فِي الْخَاتَمِ

٭٭ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: زیورات میں زکوٰۃ لازم ہوگی یہاں تک کہ انگوٹھی میں بھی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الزَّكَاةُ فِي الْحُلِيِّ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7060 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ اَفِي الْحُلِيِّ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اِذَنْ يَفْنَى قَالَ: وَلَوْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں:عبدالحمید بن جبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے سعید بن مسیّب سے سوال کیا کہ کیا سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اس صورت میں تو وہ ختم ہوجائیں گے؟ اُنہوں نے کہا: خواہ ختم ہوجائیں (پھر بھی زکوٰۃ لازم ہوگی)۔

7061 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: الصَّدَقَةُ فِي تِبْرِ الذَّهَبِ، وَتِبْرِ الْفِضَّةِ اِنْ كَانَ يُدَارُ، وَاِنْ كَانَ لَا يُدَارُ، وَاِنْ كَانَ مَسْبُوكًا مَوْضُوعًا، وَاِنْ كَانَ فِي حُلِيِّ امْرَاَةٍ قَالَ: وَلَا صَدَقَةَ فِي اللُّؤْلُؤِ، وَلَا زَبَرْجَدٍ، وَلَا يَاقُوتٍ، وَلَا فُصُوصٍ، وَلَا عَرَضٍ لَا يُدَارُ، فَاِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ يُدَارُ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ فِي ثَمَنِهِ حِينَ يُبَاعُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: سونے کی ڈلی اور چاندی کی ڈلی میں زکوٰۃ لازم ہوگی' خواہ وہ تجارت کے لیے ہوں یا نہ ہوں' خواہ وہ پگھلا کر سانچے میں ڈھال دیے گئے ہوں اور خواہ وہ کسی عورت کے زیور میں ہوں۔

عطاء نے یہ بھی فرمایا: موتیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' زبرجد میں نہیں ہوتی' یاقوت میں نہیں ہوتی اور فصوص (انگوٹھی میں جڑے جانے والے قیمتی پتھروں) میں نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی ایسے سامان میں ہوتی ہے' جو تجارت کے لیے نہ ہو' اگر ان میں سے کسی ایک چیز کو تجارت کے لیے رکھ لیا جائے' تو اس میں اُس کی فروخت کے وقت کی قیمت میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7062 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ، وَالْيَاقُوتِ زَكَاةٌ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لِتِجَارَةٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جواہرات اور یاقوت میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' البتہ اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو حکم مختلف ہے۔

7063 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: فِي الْحُلِيِّ الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ يُزَكَّى، وَلَيْسَ فِي الْخَرَزِ زَكَاةٌ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لِتِجَارَةٍ

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور پتھروں کے ہار میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو اُس کا حکم مختلف ہے۔

7064 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِي الْيَاقُوتِ، وَاَشْبَاهِهِ زَكَاةٌ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْهُ يُدَارُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: یاقوت میں اور اس جیسے (دیگر قیمتی پتھروں میں) زکوٰۃ نہیں ہوگی' البتہ اگر اُن میں سے کسی چیز کو تجارت کے لیے رکھا جائے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

7065 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ امْرَاَتَيْنِ يَمَانِيَّتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى فِيْ اَيْدِيْهِمَا خَوَاتِمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: اَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟ قَالَتَا: لَا، فَقَالَ: اَيَسُرُّكُمَا اَنْ يُخَتِّمَكُمَا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِخَوَاتِيْمَ مِنْ نَارٍ؟، اَوْ قَالَ: اَيَسُرُّكُمَا اَنْ يُسَوِّرَكُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ قَالَتَا: لَا قَالَ: فَاَدِّيَا زَكَاتَهُ

٭٭ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ دو یمنی عورتیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں دیکھیں تو دریافت کیا: کیا تم دونوں نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم دونوں کو آگ کی بنی ہوئی انگوٹھیاں پہنائے؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم دونوں کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو قیامت کے دن آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم دونوں اِن کی زکوٰۃ ادا کرو۔

7066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: نَحْنُ نَقُوْلُ: حِلْيَةُ السَّيْفِ، وَالْمِنْطَقَةُ، وَكُلُّ ذَهَبٍ، وَفِضَّةٍ تَضُمُّهُ مَعَ مَالِكَ اِذَا اَدّٰى الزَّكَاةَ زَكَّاهُ، وَاِذَا كَانَتِ الْاَطْعِمَةُ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ، وَسَقٌ اَوْ وَسَقَانِ لَمْ تَجِبْ فِيْهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ لِلنَّوْعِ الْوَاحِدِ يُكْمِلُ مِنْهُ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ غَيْرَ اَنَّ الذَّهَبَ، وَالْفِضَّةَ لَهُ نَحْوٌ لَيْسَ لِغَيْرِهِ اِذَا كَانَ عَشَرَةَ مَثَاقِيْلَ ذَهَبًا وَمِائَةَ دِرْهَمٍ زَكَّاهُ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں کہ تلوار پر لگے ہوئے زیور' پٹکے پر لگے ہوئے زیور اور ہر سونے اور چاندی' جسے تم اپنے مال کے ساتھ شامل کر لیتے ہو' جب آدمی زکوٰۃ ادا کرے گا' تو اُس کی بھی زکوٰۃ ادا کرے گا اور جب کسی بھی قسم کے کھانے کی چیز ہو' خواہ ایک وسق ہو' یا دو وسق ہو تو اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' جب تک کہ ہر ایک مخصوص قسم کے پانچ وسق پورے نہیں ہو جاتے' البتہ سونے اور چاندی کا حکم مختلف ہے' جو دوسری چیزوں کے لیے نہیں ہے' جب دس مثقال سونا' یا (چاندی کے) ایک سو درہم ہوں' تو آدمی اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

بَابُ وَقْتِ الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت

7067 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ اَبُوْ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لِاِبَّانِ الزَّكَاةِ: اَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اَدَّيْتُهَا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ قَدْ اَدَّاهَا قَبْلُ

٭٭ یزید ابوخالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت آنے پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ

سے یہ کہا: آپ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دیں' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے پہلے ہی یہ ادائیگی کر چکا ہوا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُنہوں نے ٹھیک کہا ہے' وہ پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر چکے ہیں۔

7068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْمَوْضِعَ لِزَكَاتِهِ فَيُعَجِّلُ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُعَجِّلَ

** سعید بن جبیر کے بارے میں سالم افطس نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی زکوٰۃ کے لیے وقت کو دیکھتا ہے اور پھر اُسے (اُس وقت کے آنے سے پہلے ہی) پیشگی ادا کر دیتا ہے' تو سعید نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر وہ پہلے ادا کر دیتا ہے۔

7069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُعَجِّلَ

** حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی (زکوٰۃ کو) جلدی ادا کر دے (یعنی فرض ہونے سے پہلے ادا کر دے)۔

7070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَلِمَ يُعَجِّلُ زَكَاتَهُ؟ كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ

** ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ آدمی اپنی زکوٰۃ کو پیشگی کیوں ادا کرے؟ یعنی ابن سیرین نے اس بات کو مکروہ قرار دیا۔

7071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَفْصٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُعَجِّلَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَرِهَ ذٰلِكَ ابْنُ سِيرِينَ

** حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اگر اُسے پیشگی ادا کر دے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن سیرین اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْعَيْنِ

باب: عین (درہم ودینار) کی زکوٰۃ

7072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: بَعَثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى الْاَيْلَةِ قَالَ: قُلْتُ: بَعَثْتَنِي عَلَى شَرِّ عَمَلِكَ قَالَ: فَاَخْرَجَ لِي كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَمِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَمِمَّنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمًا

✽✽ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے ایلہ کا (گورنر بنا کر) بھیجا تو میں نے کہا: آپ مجھے انتہائی مشکل کام کے لیے بھیج رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے لکھا گیا خط نکال کر دکھایا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''تم مسلمانوں سے ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم وصول کرو اور ذمیوں سے' ہر بیس درہم میں سے ایک درہم وصول کرو اور جس شخص کے لیے ذمہ نہ ہو' تو اُس کے ہر دس درہم میں سے ایک درہم وصول کرو''۔

7073 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ انس بن سیرین کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

7074 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُهُ: فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: يَقُولُ بَعْضُهُمْ: إِذَا زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَكَانَتْ زِيَادَتُهُ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَفِيهَا دِرْهَمٌ وَقَالَ آخَرُونَ: فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، إِذَا كَانَتْ عَشَرَةً فَفِيهَا رُبُعُ دِرْهَمٍ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوسو درہموں میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اس سے زیادہ رقم ہوگی' تو اسی حساب سے (زکوٰۃ لازم ہوگی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے کیا مراد ہے؟ کہ جو اس سے زیادہ رقم ہوگی' تو اسی حساب سے (ادائیگی لازم ہوگی) تو اُنہوں نے جواب دیا: بعض حضرات نے یہ کہا ہے: جب دوسو درہم سے زیادہ ہو جائیں گے تو پھر اضافہ یہ ہوگا کہ چالیس درہموں میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' جبکہ بعض دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ جو رقم زائد ہوگی' اُس میں اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی' اُس کی صورت یہ ہے کہ جب دس درہم ہوں گے تو ایک درہم کے چوتھائی حصہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7075 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ، فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

✽✽ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب دوسو درہم سے زیادہ ہوں گے' تو اسی حساب سے (مزید ادائیگی لازم ہوگی)۔

7076 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ، حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، فَإِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَإِنْ نَقَصَ مِنَ الْمِائَتَيْنِ، فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَإِنْ زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَبِحِسَابِ

✽✽ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو مال حاصل ہوتا ہے' اُس پر کوئی ادائیگی

لازم نہیں ہوگی جب تک اُس پر ایک سال نہیں گزر جاتا' اگر وہ دوسو درہم ہوں گے تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر دوسو درہم سے کم ہوں گے تو ان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر دوسو درہم سے زیادہ ہوں گے' تو اسی حساب سے (ادائیگی لازم ہوگی)۔

7077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ اِنِّي عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ، فَاَمَّا الْاِبِلُ، وَالْبَقَرُ، وَالشَّاءُ، فَلَا، وَلَكِنْ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَمِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ، وَلَيْسَ فِيْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، فَاِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ

✵✵ عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ کو معاف کر دیا ہے' جہاں تک اونٹ' گائے' بکری کا تعلق ہے تو یہ معاف نہیں ہوئی' تم چالیسواں حصہ (زکوٰۃ کے طور پر) وصول کرو' ہر دوسو درہموں میں پانچ درہم' ہر بیس دیناروں میں نصف دینار (وصول کیا جائے گا) اور دوسو درہموں میں کوئی چیز اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی' جب تک اُن پر ایک سال نہیں گزر جاتا' جب ایک سال اُن پر گزر جائے گا تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو رقم زیادہ ہوگی' تو ہر چالیس درہموں میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ اَرْبَعِينَ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ، وَهِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: دوسو سے زیادہ جو چیز ہوگی' اُس میں کوئی چیز اُس وقت تک وصول نہیں کی جائے گی جب تک اُن کی تعداد (مزید) چالیس تک نہیں ہو جاتی۔

ابن جریج نے یہ بات عطاء کے حوالے سے اور ہشام بن حجیر کے حوالے سے' طاؤس سے اسی کی مانند نقل کی ہے' جبکہ ہشام نے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

7079 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَبِالْحِسَابِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب (دراہم کی تعداد) دوسو سے زیادہ ہو' تو اسی حساب سے (مزید ادائیگی لازم ہوگی)۔

7080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَبِالْحِسَابِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب (دراہم) دوسو سے زیادہ ہوں گے' تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

7081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ لَهُ مِائَةُ دِرْهَمٍ، وَعَشَرَةُ دَنَانِيرَ، قَالَا: عَلَيْهِ فِي الدَّنَانِيرِ، وَالدَّرَاهِمِ صَدَقَةٌ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: يَضُمُّ الْأَقَلَّ إِلَى الْأَكْثَرِ، وَقَالَ وَكِيعٌ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مِثْلَ الْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ حَتَّى تَبْلُغَ الدَّرَاهِمُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ

** حسن بصری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کے پاس ایک سو درہم اور دس دینار ہیں' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اُس پر دیناروں اور درہموں میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ تھوڑی چیز کو زیادہ چیز کے ساتھ ملا دے گا' جبکہ وکیع بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں کہ گائے اور بکریوں کی طرح ان میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' جب تک درہموں کی تعداد دوسو نہیں ہو جاتی۔

7082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: لَا يَكُونُ فِي مَالٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَارٍ، فَإِذَا بَلَغَ عِشْرِينَ دِينَارٍ، فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ، ثُمَّ فِي كُلِّ أَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ يَزِيدُهَا الْمَالُ دِرْهَمٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَالُ أَرْبَعِينَ دِينَارًا، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ قَالَ: وَفِي أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ، وَدِرْهَمٌ، قُلْتُ: فَفِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ مُسَلَّمًا؟ قَالَ: نَعَمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ بِحِينٍ قُلْتُ لَهُ: لَوْ كَانَ لِلرَّجُلِ تِسْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا لَيْسَ لَهُ غَيْرُهَا، وَالصَّرْفُ اثْنَا عَشَرَ أَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ بِدِينَارٍ أَفِيهَا صَدَقَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَانَتْ لَوْ صُرِفَتْ بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ إِنَّمَا كَانَتْ إِذْ ذَاكَ الْوَرِقُ لَمْ يَكُنْ ذَهَبٌ قَالَ: وَلَيْسَ فِي وَرِقٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، ثُمَّ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا يَزِيدُهَا الْمَالُ دِرْهَمٌ، وَقَالَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: حَتَّى يَبْلُغَ الْمَالُ أَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ فِي كُلِّ أَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ، قُلْتُ: مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا؟ قَالَ: لَيْسَ فِي عِشْرِينَ دِرْهَمًا شَيْءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَهَا لِي

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء اور عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے کہ کسی بھی مال میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک اُن کی تعداد بیس دینار نہیں ہو جاتی' جب بیس دینار ہو جائے' تو اُن میں نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر مزید مال ہو' تو ہر چار دینار میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ مال مزید چالیس دینار تک نہیں پہنچ جاتا' پھر ہر چالیس دیناروں میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر بیس دیناروں میں نصف دینار اور ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: کیا بیس دیناروں میں نصف دینار کی ادائیگی طے شدہ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ اس کے بعد کچھ وقت بھی گزر جائے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر کسی شخص کے پاس اُنیس دینار ہوں' اس کے پاس اور دینار نہ ہوں لیکن اس کے پاس بارہ یا تیرہ دینار کا صرف ہو (یعنی اتنی مالیت کی چاندی ہو)' تو کیا اُس پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب اُنہیں تبدیل کروا کے اُن کی قیمت دوسو درہم تک پہنچ جائے' کیونکہ اس صورت میں یہ چاندی شمار

ہوں گے، یہ سونے کے حکم میں نہیں رہیں گے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: چاندی میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، جب تک اُس کی تعداد دوسو درہم تک نہیں پہنچ جاتی، جب وہ دوسو درہم تک پہنچ جائیں گے، تو اُن میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر مزید مال میں سے ہر چالیس درہموں میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی، یہ بات عمرو بن دینار نے بیان کی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کا مال چار سو درہم تک پہنچ جائے گا تو ہر سو درہموں میں دس درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: اگر دوسو بیس درہم ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: بیس درہموں میں کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔ عمرو بن دینار نے مجھے یہی بات بیان کی ہے۔

7083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: حَتّٰى يَبْلُغَ الْاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، فَهِيَ حِينَئِذٍ سِتَّةٌ، ثُمَّ لَا شَيْءَ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ فَهِيَ سَبْعَةٌ، ثُمَّ كَذٰلِكَ قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ كَانَتْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ دِينَارًا، فَفِي الْعِشْرِينَ نِصْفُ دِينَارٍ، وَاِنْ كَانَ الصَّرْفُ بَلَغَ ثَلَاثَةً وَاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَفِيهَا دِرْهَمٌ، وَاِلَّا فَلَا قَالَ: وَقَالَ لِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ: مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ فِي الْاَرْبَعِينَ وَالنَّيِّفِ دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الْاَرْبَعِينَ وَالنَّيِّفِ شَيْءٌ"

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: یہاں تک کہ وہ چالیس درہم تک پہنچ جائیں، تو اس صورت میں یہ چھ ہو جائیں گے، پھر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ یہ دوسواسّی تک پہنچ جائیں تو اس میں سات درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر اسی طرح ہوگا۔

عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب تئیس دینار ہوں، تو بیس دیناروں میں نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر ان کی بیع صرف کر لی جائے اور ان کی تعداد پینتالیس درہم ہو جائے، تو اُن میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی، ورنہ ادائیگی لازم نہیں ہو گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جو عطاء کے قول کی مانند ہے، جو چالیس اور مزید کچھ درہموں کے بارے میں ہے، چالیس اور مزید سے کم درہموں میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

7084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: فِيْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ بَعْدَ مِائَتَيْنِ حَتّٰى يَبْلُغَ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا شَيْءٌ

❋❋ طاؤس بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ دوسو درہموں میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی اور دوسو درہموں کے بعد مزید رقم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، جب تک مزید چالیس درہم نہیں ہو جاتے۔

7085 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيْ مَا دُوْنَ الْمِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ: وَفِيْ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: فِيْ رِقَّةِ اَحَدِهِمْ اِذَا بَلَغَتْ خَمْسَةَ اَوَاقٍ رُبْعُ الْعُشُورِ

✵✵ امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوسو درہموں سے کم (درہموں) میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی' جب دوسو درہم ہو جائیں' تو اُن میں پانچ دراہم کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا اُس میں یہ تحریر تھا: کسی شخص کی چاندی جب پانچ اوقیہ تک پہنچ جائے' تو اُس میں چالیسویں حصہ (یعنی اڑھائی فیصد کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

بَابُ لَا زَكَاةَ اِلَّا فِيْ فَضْلٍ

باب: اضافی (ساز وسامان) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی

7086 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ، فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّهِ، ثُمَّ لِيُؤَدِّ زَكَاةَ مَا فَضَلَ

✵✵ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ تمہاری زکوٰۃ کی ادائیگی کا مہینہ ہے' جس شخص کے ذمہ قرض ہو' وہ اُسے ادا کر دے اور پھر جو بچ جائے اُس کی زکوٰۃ ادا کرے۔

7087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، يُخْبِرُنَا وَنَحْنُ مَعَ عَطَاءٍ، اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ اِذَا خَرَجَ الْعَطَاءُ يَخْطُبُ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ثُمَّ لِيُزَكِّ مَالَهُ فَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ عِنْدَ ذٰلِكَ: لَعَمْرِي مَا فِيْ مَالِ الرَّجُلِ، وَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَدَقَةٌ فِيهِ، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِذَا زَكُّوا عَطَاءَ الرَّجُلِ بَعْدَ دَيْنِهِ، فَلَمْ يَظْلِمْ سَيِّدُ الْعَطَاءِ قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيَّ دَيْنٌ، وَلِيْ مَالٌ، وَلِيْ مِنَ الرَّقِيقِ مَا يُقِلُّ عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ اُزَكِّي عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر کو سنا' اُنہوں نے ہمیں بتایا' ہم اُس وقت عطاء بن ابی رباح کے ساتھ تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تنخواہ کی ادائیگیوں کے وقت خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: جس شخص کے ذمہ قرض ہو وہ اُسے ادا کر دے اور پھر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے' اُس وقت عطاء بن ابی رباح نے مجھ سے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! جب آدمی کے ذمہ قرض ہو' تو آدمی کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

عطاء یہ فرماتے ہیں: جب لوگ قرض کی ادائیگی کے بعد تنخواہ کی زکوٰۃ ادا کر دیں تو تنخواہ دینے کا نگران ظلم کا مرتکب نہیں ہوگا۔

میں نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے ذمہ کوئی قرض ہو اور میرے پاس کوئی مال بھی ہو اور میرے پاس غلام بھی ہو' جو میرے قرض کی جگہ ادا کیا جا سکتا ہو' تو کیا میں اپنے مال کی زکوٰۃ دوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا حَضَرَ نَخْلُكَ اَوْ زَرْعُكَ انْظُرْ مَا عَلَيْكَ مِنْ دَيْنٍ

قَدِيمٍ، اَوْ حَدِيثٍ فَارْفَعْهُ، ثُمَّ زَكِّ مَا بَقِيَ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تمہارے کھجوروں کے درختوں (کی پیداوار اُتارنے) یا کھیت (کی پیداوار اُتارنے) کا وقت آ جائے تو تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم پر نیا' یا پرانا کتنا قرض ہے؟ پھر تم اُتنی پیداوار کو اُٹھا لو اور جو باقی بچ جائے اُس کی زکوٰۃ ادا کرو' جبکہ باقی بچ جانے والا مال پانچ وسق جتنا ہو۔

7089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حَرْثٌ لِرَجُلٍ دَيْنُهُ اَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ، يُحْصَدُ اَيُؤَدِّي حَقَّهُ يَوْمَ يُحْصَدُ قَالَ: مَا اَرَى عَلَى رَجُلٍ دَيْنُهُ اَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ مِنْ صَدَقَةٍ فِي مَاشِيَةٍ، وَلَا اَصْلٍ، وَلَا اَنْ يُؤَدِّيَ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک آدمی کی پیداوار ہوتی ہے اور اُس کے ذمہ قرض اُس کے مال سے زیادہ ہے' جب وہ پیداوار کی کٹائی کرتا ہے تو جس دن اُس نے کٹائی کی ہے' کیا وہ اُس دن اپنے حق کو ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس شخص کے ذمہ اتنا قرض ہو' جو اُس کے مال سے زیادہ ہو' میرے نزدیک اُس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' خواہ وہ جانوروں کے حوالے سے ہو' یا اصل (سونے چاندی کے حوالے سے ہو) اور نہ ہی وہ پیداوار کی کٹائی کے دن اُس کے حق کو ادا کرے گا (یعنی پیداوار کی زکوٰۃ ادا کرے گا)۔

7090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: لَيْسَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے بتایا کہ میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایسے شخص پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِيمَا اَحْرَزْتَ بَعْدَ مَا تُطْعِمُ مِنْهُ، وَبَعْدَ مَا تُعْطِي الْاَجْرَ اَوْ تُنْفِقُ فِي دَقٍّ، وَغَيْرِهِ حَتَّى تُحْرِزَهُ فِي بَيْتِكَ اِلَّا اَنْ تَبِيعَ شَيْئًا فَالصَّدَقَةُ فِيمَا بِعْتَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: زکوٰۃ اُس چیز میں لازم ہوگی' جسے تم کھلانے کے بعد محفوظ کر لو اور تم معاوضہ ادا کر دو اور تم اُسے مزید کاشت کاری یا اس کے علاوہ میں خرچ کر دو اور پھر تم اُسے اپنے گھر میں محفوظ کر لو' البتہ اگر تم کوئی چیز فروخت کرتے ہو' تو جو چیز تم نے فروخت کی ہے اُس میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: مَا اَعْطَيْتَ مِنْ طَعَامِكَ فِي نَفَقَتِكَ فَهُوَ فِي الطَّعَامِ، وَمَا اَكَلْتَ اَيْضًا اِلَّا شَيْئًا تَقُوتُهُ لِاَهْلِكَ يَقُولُ: تَكِيلُهُ لَهُمْ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: تم اپنی خوراک میں سے اپنے خرچ کے لیے جو کچھ دیتے ہو' تو وہ خوراک کا حصہ شمار ہوگا اور تم جو کچھ کھا لیتے ہو' اُس کا بھی یہی حکم ہے' البتہ جو چیز تم اپنے اہلِ خانہ کے لیے خوراک کے طور پر رکھتے ہو' اُس کے بارے میں عکرمہ یہ

فرماتے ہیں: تم اُن کے لیے ماپ کر رکھو گے۔

بَابُ الزَّکَاۃِ مِنَ الْعُرُوضِ

باب: سازوسامان کی زکوٰۃ

7093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ: فِي الصَّيَّادِ يَحْبِسُ صَيْدَهُ سَنَةً اَوِ الطَّيْرَ يَحْبِسُهَا سَنَةً لَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ حَتّٰى يَحْبِسَهَا فِيْ شَيْءٍ يُدِيْرُهُ لِتِجَارَةٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَكُلُّ اِنْسَانٍ وَرِثَ شَيْئًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَصْرِفَهُ اِلَّا رَجُلٌ وَرِثَ بَقَرًا، اَوْ غَنَمًا، اَوْ اِبِلًا، اَوْ ذَهَبًا، اَوْ فِضَّةً، اَوْ زَرْعًا

✽ ✽ سفیان فرماتے ہیں: جو شکاری ا شکار کو ایک سال تک یا (شکار کیے ہوئے) پرندے کو ایک سال تک روکے رکھتا ہے تو اس میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ب تک وہ اُسے کسی ایسی صورتِ حال میں روکے نہیں رکھتا جس کے ذریعہ اُس کا ارادہ تجارت کرنے کا ہو۔

سفیان یہ بھی فرماتے ہیں: جو شخص کسی چیز کا وارث بنے تو اُس پر زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک وہ اُسے پھیر نہیں دیتا البتہ اس کا حکم مختلف ہے جو شخص گائے کا یا بکری کا یا اونٹ کا یا سونے کا یا چاندی کا یا کھیت کا وارث بنتا ہے۔

7004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ سِلْعَةٌ لِتِجَارَةٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُ سَنَوَاتٍ لَا يَبِيعُهَا، فَالزَّكَاةُ فِيهَا كُلَّ عَامٍ يُخْرِجُ زَكَاتَهُ قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا زَكَاةَ فِيهِ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى

✽ ✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس تجارت کے لیے کوئی سامان ہو اور وہ کئی سال تک اُس کے پاس پڑا رہے اُس سامان کو وہ فروخت نہ کرے تو اُس سامان میں ہر سال زکوٰۃ لازم ہوگی اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا جبکہ امام شعبی یہ کہتے ہیں: پہلی مرتبہ کی ادائیگی کے بعد اُس سامان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ يَكُونُ الطَّعَامُ عِنْدَ اَبِيْ مِنْ اَرْضِهِ، فَيَمْكُثُ عِنْدَهُ السَّنَتَيْنِ، وَالثَّلَاثَ يُرِيْدُ بَيْعَهُ، فَلَا يُزَكِّيهِ بَعْدَ الزَّكَاةِ الْاُوْلٰى يَنْتَظِرُ بِهِ الْغَلَاءَ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اسْمٌ لَا اُحِبُّ اَنْ اَقُوْلَهُ يَنْتَظِرُ بِهِ الْغَلَاءَ

✽ ✽ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس اُن کی زمین کی پیداوار کا کچھ اناج موجود تھا وہ دو یا شاید تین سال اُن کے پاس رہا میرے والد اُسے فروخت کرنا چاہتا تھا لیکن اُنہوں نے پہلی مرتبہ کی زکوٰۃ کے بعد اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی وہ یہ انتظار کر رہے تھے کہ اس کی قیمت زیادہ ہو جائے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں یہ بیان کروں کہ وہ اس کے ذریعے اُس کے مہنگے ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

7096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَوْ كَانَتْ لِي غَنَمٌ فَزَكَّيْتُهَا، ثُمَّ بِعْتُ مِنْ اَصْوَافِهَا، وَاَلْبَانِهَا بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ لَمْ يَكُنْ فِيهَا زَكَاةٌ فِي الْمِائَتَيْنِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ اِذَا كَانَتْ قَدْ صُدِّقَتْ اَعْنَاقُ الْغَنَمِ قَالَ: وَقَالَ ذٰلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ

* حماد فرماتے ہیں: اگر میرے پاس بکریاں ہوں' تو میں اُن کی زکوٰۃ ادا کروں گا' پھر میں اُن کی اُون اور دودھ کو دوسو درہم میں فروخت کر دوں' تو اُن دوسو درہموں میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک اُن پر ایک سال نہیں گزر جاتا' جبکہ اس سے پہلے بکریوں کی زکوٰۃ ادا کی جا چکی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حکم بن عتیبہ نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

7097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْجُعْفِيَّ عَنْ رَجُلٍ لَهُ طَعَامٌ مِنْ اَرْضِهِ، يُرِيدُ بَيْعَهُ، قَدْ زَكّٰى اَصْلَهُ قَالَ: فَقَالَ: الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتّٰى يُبَاعَ قَالَ: وَقَالَ النَّخَعِيُّ: فِيهِ زَكَاةٌ

* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے جعفی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے پاس اُس کی زمین کا اناج موجود ہوتا ہے' جسے وہ فروخت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے' وہ اُس کی اصل کی زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے۔ تو جعفی نے بتایا ہے کہ امام شعبی فرماتے ہیں: اُس میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک اُسے فروخت نہیں کر دیا جاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا سَمِعْنَا فِيهِ بِغَيْرِ الْاَوَّلِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ

* ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے یہ منقول ہے کہ اُن کی رائے بھی امام شعبی کی رائے کے مطابق ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے اس بارے میں پہلے قول کے علاوہ اور کوئی قول نہیں سنا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

7099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَمَاسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ، فَقَالَ: اَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لِي مَالٌ اُزَكِّيهِ اِلَّا فِي الْخِفَافِ، وَالْاُدْمِ قَالَ: فَقَوِّمْهُ، وَاَدِّ زَكَاتَهُ

* حماس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو! میں نے کہا: میرے پاس تو ایسا مال ہی نہیں ہے' جس کی میں زکوٰۃ ادا کروں' صرف موزے اور چمڑے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُن کی قیمت لگواؤ اور پھر اُن کی زکوٰۃ ادا کرو۔

7100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ فِي الْبَزِّ: إِنْ كَانَ يُدَارُ كَهَيْئَةِ الرَّقِيقِ زَكَّى ثَمَنَهُ

** کپڑے کے بارے میں عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر اُسے غلاموں کی طرح گھمایا جاتا ہو (یعنی فروخت کے لیے لے جایا جاتا ہو) تو آدمی اُس کی قیمت کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ فِي رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ الْحُبُوبُ شَتَّى لَا تَجِبُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا زَكَاةٌ قَالَ: يَجْمَعُهَا ثُمَّ يُزَكِّيهَا

** طاؤس نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس کے پاس مختلف قسم کا اناج موجود ہو اور اُن میں سے کسی بھی ایک قسم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے تو طاؤس یہ فرماتے ہیں: آدمی اُن سب کو جمع کر کے اُن کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ: لَا زَكَاةَ فِي عَرَضٍ لَا يُدَارُ إِلَّا الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ تِبْرًا مَوْضُوعًا - وَإِنْ كَانَ لَا يُدَارُ - زَكَّى

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں کہ ایسے سامان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' جسے (تجارت کے لیے) لے جایا نہیں جاتا' البتہ سونے اور چاندی کا حکم مختلف ہے' کیونکہ جب وہ ڈلی کی شکل میں ہوں' تو اگرچہ اُنہیں تجارت کے لیے نہیں بھی لے جایا جاتا' تو پھر بھی اُن کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

7103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ فِيمَا كَانَ مِنْ مَالٍ فِي رَقِيقٍ، أَوْ فِي دَوَابَّ، أَوْ بَزٍّ يُدَارُ لِتِجَارَةِ الزَّكَاةِ كُلَّ عَامٍ

** نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے مال میں سے جس غلام یا جانور یا کپڑے کو تجارت کے لیے لے کر جایا جاتا تھا' وہ ہر سال اُس کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔

7104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، وَأَبِي النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُمْ قَالُوا: فِي الْعُرُوضِ تُدَارُ الزَّكَاةُ كُلَّ عَامٍ، لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا الزَّكَاةُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الشَّهْرُ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي سَبْرَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَبُو النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ مِثْلَهُ

** سعید بن مسیّب' قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ یہ حضرات فرماتے ہیں: جس سامان کو تجارت کے لیے لے جایا جاتا ہے' اُس میں ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور اُس میں سے زکوٰۃ صرف اُس وقت وصول کی جائے گی' جب اگلے سال وہی مہینہ نہیں آجاتا (جس مہینہ میں' پہلے سال زکوٰۃ ادا کی تھی)۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک اور سند کے ساتھ سعید بن مسیّب' قاسم بن محمد اور عروہ کے حوالے سے اسی کی

مانند روایت سنی ہے۔

7105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَا اَنَّهَا قِيمَةُ الْعُرُوضِ يَوْمَ تُخْرِجُ زَكَاتَهُ

✻✻ ابن جریج فرماتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ جس دن زکوٰۃ ادا کی جائے گی اُس دن میں سامان کی قیمت کا حساب کیا جائے گا۔

بَابُ لَا زَكَاةَ اِلَّا فِي النَّاضِّ

باب: زکوٰۃ صرف سونے چاندی میں لازم ہوتی ہے

7106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّلَفُ يُسْلِفُهُ الرَّجُلُ قَالَ: فَلَيْسَ عَلَى سَيِّدِ الْمَالِ، وَلَا عَلَى الَّذِي اَسْلَفَهُ صَدَقَةٌ، وَهُوَ حِينَئِذٍ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ فِي الصَّدَقَةِ غَيْرَ اَنَّهُ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الدَّيْنِ هُوَ زَعَمُوا مَنِيحَةُ الذَّهَبِ السَّلَفُ، هُوَ الْقَائِلُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کوئی شخص بیع سلف کرتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: مال کے مالک پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور نہ ہی اُس شخص پر زکوٰۃ لازم ہوگی جس نے بیع سلف کی ہے اُس وقت اس کا حکم زکوٰۃ میں قرض کی مانند ہوگا البتہ اجر کے اعتبار سے یہ قرض کی ادائیگی سے زیادہ عظمت والا ہے لوگ یہ کہتے ہیں: بیع سلف یہ ہے کہ سونا عطیہ کر دیا جائے وہ اسی بات کے قائل ہیں۔

7107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَهُ، اَنَّ يَتِيمًا كَانَ لَهُ مَالٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقِيلَ زَكِّهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَوْفَ

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُنہیں یہ بتایا کہ ایک یتیم کا مال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا اُن سے کہا گیا: آپ اس کی زکوٰۃ ادا کر دیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عنقریب (ادا کر دی جائے گی)۔

7108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَلَفَ ابْنُ عُمَرَ مَالَ يَتِيمٍ، فَكَانَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ، فَكَانَ يُزَكِّيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ تِلْكَ الثَّلَاثَ سِنِينَ يُخْرِجُهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک یتیم کا مال سلف کے طور پر لیا اور وہ اُن کے پاس تین سال تک رہا وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے اور ان تین سالوں تک وہ اپنے اموال میں سے اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے۔

7109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ: كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَهُ اَمْوَالُ يَتَامَى، فَيَسْتَلِفُ اَمْوَالَهُمْ لِيُحْرِزَهَا مِنَ الْهَلَاكِ، ثُمَّ يُخْرِجُ زَكَاتَهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یتیموں کے اموال ہوتے تھے تو وہ اُن کے اموال کو

ہلاکت سے بچانے کے لیے بیع سلف کر لیتے تھے' پھر وہ ہر سال اُن کے اموال میں سے زکوٰۃ نکالا کرتے تھے۔

7110 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

7111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ دَيْنُكَ فِي ثِقَةٍ فَزَكِّهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَخَافُ عَلَيْهِ التَّلَفَ فَلَا تُزَكِّهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہارا قرض کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذمہ ہو تو تم اُس کی زکوٰۃ ادا کرو اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ ضائع ہو جائے گا تو تم اُس کی زکوٰۃ اُس وقت تک ادا نہ کرنا' جب تک تم اُسے اپنے قبضہ میں نہیں لیتے (یعنی جب تک وہ واپس وصول نہیں ہو جاتا)۔

7112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے (کہ اُنہوں نے یہ م فرمایا ہے)۔

7113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: فِي كُلِّ عَرَضٍ نَقْدٍ، وَدَيْنٍ يُرْجَى زَكَاةٌ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: ہر سامان میں خواہ وہ نقد ہو' یا قرض ہو' اُس میں زکوٰۃ کی اُمید رکھی جائے گی۔

7114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: قرض میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7115 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرض میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7116 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ: مَا يَمْنَعُهُ اَنْ يُزَكِّيَ؟ قَالَ: لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ: وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلْيُؤَدِّ مَا غَابَ عَنْهُ

٭٭ عبیدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی دوسرے شخص سے قرض (واپس) لینا ہو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زکوٰۃ کی ادائیگی میں کیا چیز اُس کے لیے رکاوٹ ہے؟ سائل نے کہا: وہ اُس کی قدرت نہیں رکھتا (کہ اپنا قرض واپس لے)۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ شخص سچا بھی ہو' تو جو

چیز اُس کے پاس موجود نہیں ہے وہ اُسے ادا کر دے۔

7117 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

7118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

٭٭ ایک اور سند کے ساتھ قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

7119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ الْخَوْزِيِّ قَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَافِعٍ، اِذْ جَائَهُ زِيَادٌ الْبَوَّابُ، فَقَالَ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - لِابْنِ الزُّبَيْرِ - يَقُولُ: اَرْسِلْ بِزَكَاةِ مَالِكَ قَالَ: هُوَ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَمَا رَاجَعَهُ غَيْرَهَا حَتّٰى قَامَ، فَاَخْرَجَ مِائَةَ دِرْهَمٍ قَالَ: فَاقْرَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَقُلْ اِنَّمَا الزَّكَاةُ مِنَ النَّاضِّ قَالَ نَافِعٌ: فَلَقِيتُ بَعْدُ زِيَادًا، فَقُلْتُ: اَبَلَّغْتَهُ مَا قَالَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَاذَا قَالَ؟ قَالَ: صَدَقَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ نَحْوَ ذٰلِكَ عَنْ زِيَادٍ

٭٭ نافع بن خوزی بیان کرتے ہیں: میں عبدالرحمٰن بن نافع کے پاس موجود تھا' اسی دوران زیاد نامی دربان آیا اور بولا: امیر المؤمنین' اُس کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے' یہ فرما رہے ہیں کہ تم اپنے مال کی زکوٰۃ بھجوا دو۔ عبدالرحمٰن نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے تمہیں بھیجا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو عبدالرحمٰن نے اُسے اور کچھ نہیں کہا' وہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے ایک سو درہم نکالے اور بولے: تم اُنہیں میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہہ دینا کہ زکوٰۃ سونے چاندی میں ہوتی ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات زیاد نامی دربان سے ہوئی تو میں نے کہا: عبدالرحمٰن نے جو کہا تھا' وہ پیغام تم نے پہنچا دیا تھا' اُس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کیا کہا؟ اُس نے جواب دیا: اُنہوں نے یہ کہا کہ اُس نے سچ کہا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

7120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرَى الصَّدَقَةَ اِلَّا فِي الْعَيْنِ

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میرے خیال میں زکوٰۃ صرف عین (یعنی سونے چاندی) میں لازم ہوتی ہے۔

7121 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: فِي دَيْنٍ لِرَجُلٍ عَلٰى آخَرَ يُعْطِي زَكَاتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى فِي الدَّيْنِ صَدَقَةً، وَاِنْ مَكَثَ سِنِينَ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ زَكَّاهُ وَاحِدَةً، وَكَانَ يَقُولُ: فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ بِالْمَالِ فَيَحِلُّ، فَاِذَا حَلَّ ابْتَاعَ بِهِ، وَاَحَالَ بِهِ عَلٰى غُرَمَائِهِ، وَلَمْ يَقْبِضْ فِي ذٰلِكَ قَالَ: لَا صَدَقَةَ فِيهِ، قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ كَانَ عَلٰى، وَثِيقٍ فَلَا يُزَكِّهِ حَتّٰى يَخْرُجَ

قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ : يُزَكِّي الدَّيْنَ كُلَّ حَوْلٍ حَتّٰى يَحِلَّ إِذَا كَانَ عَلٰى وَثِيقٍ، قُلْتُ: مَالٌ اَحْرَزْتُهُ فَسُرِقَ مِنْ عِنْدِي اَوْ مِنْ عِنْدَ الصَّرَّافِ، اَوْ اَفْلَسَ الصَّرَّافُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ: فَمَكَثَ عِنْدِي شَهْرًا، اَوْ اَكْثَرَ فَسُرِقَ اَوْ اَصَابَهُ هَلَاكٌ، مَا كَانَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ اَنْ كُنْتَ تَنْوِي اَنْ تُزَكِّيَهُ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِي اَعْبُدٌ، اُوَاجِرُهُمْ سَنَةً اِلٰى سَنَةٍ عَلَيْهِمْ اَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ قَالَ: فَبَدَرَنِي قَالَ: وَاِذَا اَخَذْتَ الْمَالَ فَزَكِّهِ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ، وَلٰكِنْ اُزَكِّي عَنْهُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَذٰلِكَ بِاَنَّكَ تُسْلِفُ مِنَ الْمَالِ، وَيَشْتَكِي بَعْضُ الْغِلْمَةِ، وَيَاْبَقُ، قُلْتُ لَهُ: لَوْ حَانَتْ صَدَقَةُ مَالِي، وَاَنَا بِاَرْضٍ غَيْرِ اَرْضِي، اَدْفَعُ صَدَقَتِي اِلٰى عَامِلِ تِلْكَ الْاَرْضِ اَوْ اُؤَخِّرُهَا حَتّٰى اَدْفَعَهَا اِلٰى عَامِلِ اَرْضِي؟ قَالَ: سَوَاءٌ لَا يَضُرُّكَ اِذَا اَخْرَجْتَهَا اِلٰى اَيِّهِمَا دَفَعْتَهَا"

✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا (ان سے سوال کیا گیا:) جب کسی شخص نے کسی دوسرے سے قرض واپس لینا ہو تو وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء قرض میں زکوٰۃ کے قائل نہیں تھے' خواہ کئی سال گزر جائیں' یہاں تک کہ جب وہ وصول ہوگا 'تو آدمی ایک ہی مرتبہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا' وہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی سامان خریدتا ہے اور پھر اُس کے قرض خواہ اُس کے پاس آ جاتے ہیں اور وہ اُس میں سے کسی بھی چیز کو قبضہ میں نہیں لے پاتا' تو عطاء فرماتے ہیں: اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذمہ بھی ہو' تو بھی آدمی اُس قرض کی زکوٰۃ اُس وقت تک ادا نہیں کرے گا' جب تک وہ قرض وصول نہیں ہو جاتا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم یہ فرماتے ہیں کہ آدمی قرض کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرے گا' یہاں تک کہ وہ وصول ہو جائے' جبکہ وہ کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذمہ ہو۔ میں نے دریافت کیا: میں ایک مال کو سنبھال کر رکھ لیتا ہوں' وہ میرے پاس سے یا صراف (یعنی سنیارے) کے پاس سے چوری ہو جاتا ہے' یا وہ صراف مفلس ہو جاتا ہے۔ عبدالکریم نے جواب دیا: اُس مال پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ ابن جریج نے دریافت کیا: اگر وہ مال ایک ماہ تک میرے پاس رہتا ہے یا اس سے زیادہ رہتا ہے پھر وہ چوری ہو جاتا ہے' یا اُسے ہلاکت لاحق ہو جاتی ہے' خواہ وہ جو کوئی بھی ہو' تو اُس مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' اگرچہ تم نے یہ نیت کی ہوئی ہو کہ تم اس کی زکوٰۃ ادا کرو گے۔

عبدالکریم نے یہ بھی کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر میرے پاس کچھ غلام ہوں' جنہیں میں ایک سال سے لے کر دوسرے سال تک اُجرت پر رکھ لوں اور اُن پر چار سو دینار کی ادائیگی لازم ہو' تو انہوں نے تیزی سے مجھے جواب دیا کہ جب تم مال حاصل کرو گے اُس وقت اُس کی زکوٰۃ ادا کرنا۔ انہوں نے کہا: مجھے یہ معلوم ہے لیکن کیا میں عیدالفطر کے دن اُن کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے مال میں بیع سلف کی ہے' اگر کچھ لڑکے بیمار ہو جاتے ہیں' یا کچھ غلام مفرور ہو جاتے ہیں۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر میرے مال کی زکوٰۃ کا وقت آ جائے اور میں اُس وقت اپنے علاقے کی بجائے کسی اور سرزمین پر موجود ہوں' تو کیا میں اپنے موجودہ علاقے کے گورنر کو اپنی زکوٰۃ سپرد کر دوں گا' یا

میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو مؤخر کروں گا اور اپنے علاقے میں واپس آ کر وہاں کے گورنر کو ادائیگی کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ دونوں صورتیں برابر ہیں، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا، جب تم زکوٰۃ ان دونوں میں سے کسی کے بھی سپرد کر دو۔

7122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَكُونُ عِنْدَنَا النَّفَقَةُ، فَاُبَادِرُ الصَّدَقَةَ، وَاُنْفِقُ عَلَى اَهْلِي، وَاَقْضِي دَيْنِي قَالَ: فَلَا تُبَادِرْ بِهَا، فَاِذَا جَائَتْ فَاحْسِبْ دَيْنَكَ مَا عَلَيْكَ فَاجْمَعْ ذٰلِكَ جَمِيعًا ثُمَّ زَكِّهِ

✸✸ یزید بن یزید بن جابر بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن ابوبکر نے اُنہیں بتایا کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارے پاس ذاتی اخراجات کی چیزیں موجود ہوتی ہیں اور میں زکوٰۃ جلدی ادا کر دیتا ہوں اور اپنے اہلِ خانہ پر خرچ بھی کرتا ہوں اور میں نے اپنا قرض بھی ادا کرنا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (وقت آنے سے پہلے) زکوٰۃ جلدی ادا نہ کرو، جب زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت آئے تو تمہارے ذمہ جو قرض لازم ہے تم اُس کا حساب کرو، پھر تم پورا حساب کرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرو۔

7123 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَجِيءُ اِبَّانُ زَكَاتِي، وَلِيَ دَيْنٌ؟ فَاَمَرَهُ اَنْ يُزَكِّيَهُ

✸✸ عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: میری زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت آ گیا اور میں نے کچھ قرض بھی لینا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ زکوٰۃ ادا کر دے۔

7124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ

✸✸ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرض میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قرض میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ غَلَبَهُ الْعَدُوُّ عَلَى اَلْفِ دِرْهَمٍ، فَاسْتَخْرَجَهَا بَعْدَ سَنَةٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ اَخْذِهِ، لِاَنَّهُ كَانَ مُسْتَهْلَكًا، لَوْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ اقْتَسَمُوهُ

✸✸ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ایک ہزار درہموں پر دشمن قبضہ کر لیتا ہے اور پھر ایک سال کے بعد وہ درہم اُس شخص کو ملتے ہیں، تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُن درہموں میں اُس شخص پر زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں

ہوگی‘ جب تک اُس کے وصول کرنے کے بعد‘ اُن پر ایک سال نہیں گزر جاتا‘ کیونکہ یہ تو ایک طرح سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے‘ اگر مسلمان اُن پر غلبہ پالیں‘ تو وہ اُنہیں تقسیم کرلیں گے۔

7127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مَيْمُونَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كَتَبَ عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ مَالٍ ظُلِمَ فِيهِ النَّاسُ، فَكَانَ بِاَيْدِى الْعُمَّالِ، فَكَتَبَ اَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ، وَيُؤْخَذَ مِنْهُمْ زَكَاتُهُ فَرَاجَعَهُ عَامِلُهُ فِيْ ذٰلِكَ يَاْخُذُهَا مِنْ كُلِّ عَامٍ اَوْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنْ كَانَ مَالًا ضِمَارًا فَزَكِّهِ سَنَةً وَاحِدَةً، قُلْتُ لَهُ: مَا الضِّمَارُ؟ قَالَ: الذَّاهِبُ

✵✵ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: عروہ بن محمد نے عمر بن عبدالعزیز کو ایسے مال کے بارے میں خط لکھا جس میں لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اور وہ مال کسی سرکاری اہلکار کے ہاتھ لگ جاتا ہے۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا کہ وہ مال اُن لوگوں کو واپس کیا جائے گا اور اُس کے بعد اُن لوگوں سے اُس مال کی زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ اُن کے گورنر نے اس بارے میں دوبارہ اُن سے رجوع کیا: کہ کیا وہ ہر سال اُس مال کی زکوٰۃ وصول کرے گا‘ یا ایک ہی سال وصول کرے گا؟ تو عمر بن عبدالعزیز نے اُسے خط میں لکھا کہ اگر وہ مال ضمار ہو (یعنی جس کی واپسی کی امید نہ ہو)‘ تو تم صرف ایک ہی سال اُس کی زکوٰۃ ادا کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: ضمار سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: رخصت ہونے والی چیز۔

7128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: الْمَالُ الْغَائِبُ اَفِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ ضِمَارًا اَوْ فِيْ تُوًى فَزَكِّهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: جو مال غیر موجود ہو‘ کیا اُس میں زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ ضمار یا توی نہ ہو (یعنی اس کے واپس ملنے کی امید ہو) تو تم اُس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

7129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: الزَّكَاةُ عَلٰى مَنِ الْمَالُ فِيْ يَدِهِ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اِذَا كَانَ الدَّيْنُ، وَالسَّلَفُ عَلٰى مَلِيءٍ، فَعَلٰى سَيِّدِهِ اَدَاءُ زَكَاتِهِ، فَاِنْ كَانَ عَلٰى مُعْدِمٍ، فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتّٰى يُخْرَجَ فَيَكُونُ عَلَيْهِ زَكَاةُ السِّنِينَ الَّتِي مَضَتْ قَالَ: ذٰلِكَ الْاَمْرُ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: زکوٰۃ اُس مال پر لازم ہوگی‘ جو آدمی کے قبضہ میں ہو۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کوئی قرض ہو‘ یا کسی متعین مدت تک بیع سلف کی گئی ہو‘ تو اُس مال کے مالک پر اُس مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی‘ لیکن اگر وہ واپس ملنے کا امکان نہ ہو‘ تو اُس میں زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی‘ جب تک وہ مال واپس وصول نہیں ہو جاتا‘ جب وصول ہو جائے گا‘ تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی آدمی پر لازم ہوگی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: معاملہ اسی طرح ہے۔

7130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ حَتّٰى يُقْبَضَ، فَإِذَا قُبِضَ زَكَّاهُ وَاحِدَةً

٭٭ عطاء خراسانی فرماتے ہیں: قرض میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوتی' جب تک وہ وصول نہیں ہو جاتا' جب وہ وصول ہو جائے گا' تو آدمی ایک مرتبہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7131 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ أَيُزَكِّيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَانَ فِي ثِقَةٍ، وَإِذَا كَانَ يَخَافُ عَلَيْهِ التَّوَى فَلَا يُزَكِّيهِ، فَإِذَا قَبَضَهُ زَكَّاهُ لِمَا غَابَ عَنْهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس نے کسی سے قرض واپس لینا ہے' کیا وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ قرض کسی قابلِ اعتماد شخص کو دیا ہوا ور اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ واپس نہیں ملے گا' تو آدمی اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اور جو چیز آدمی کے پاس موجود نہیں ہے' جب وہ اُس کے قبضہ میں آجائے گی تو وہ اُس وقت اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

بَابُ أَخْذِ الْعُرُوضِ فِي الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ میں سامان وصول کرنا

7133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فِي زَكَاتِهِمُ الْعُرُوضَ

٭٭ طاؤس' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اہلِ یمن سے اُن کی زکوٰۃ میں سامان وصول کر لیتے تھے۔

7134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الزَّكَاةِ، وَيَجْعَلُهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ النَّاسِ

٭٭ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ زکوٰۃ میں سامان وصول کر لیتے تھے اور وہ اُسے ایک ہی قسم کے (مستحقین زکوٰۃ) لوگوں میں خرچ کرتے تھے۔

بَابُ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ

باب: زکوٰۃ غریبوں کے لیے ہوتی ہے

7135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60)

فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ قُلْتُ: الصَّدَقَاتُ كُلُّهَا لَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا وَضَعْتَ زَكَاتَكَ فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ أَوْ صِنْفَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَةٍ، وَلَوْ كَانَتْ كَثِيرَةً أَمَرْتُهُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِيهِنَّ كُلِّهِنَّ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''صدقات' فقراء کے لیے ہیں''۔

میں نے اُن کے سامنے یہ پوری آیت تلاوت کی' میں نے دریافت کیا: کیا ہر قسم کے صدقات اُن لوگوں کے لیے ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب تم اپنی زکوٰۃ کی رقم کسی ایک قسم' یا دو قسموں' یا تین قسموں' یا زیادہ قسموں میں خرچ کرتے ہو' تو میں اس بارے میں یہی حکم دوں گا کہ آدمی اُن تمام قسموں میں اسے تقسیم کرے۔

7136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَضَعْتَهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنْ هَذِهِ الْأَصْنَافِ فَحَسْبُكَ

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم ان اقسام میں سے کسی ایک قسم میں (زکوٰۃ کی رقم) دے دیتے ہو' تو تمہارے لیے یہ کافی ہوگا۔

7137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: " إِذَا وَضَعْتَهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنْ هَذِهِ الْأَصْنَافِ فَحَسْبُكَ، إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ: (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60) وَكَذَا وَكَذَا لِأَنْ لَا تَجْعَلَهَا فِي غَيْرِ هَذِهِ الْأَصْنَافِ "

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: جب تم اپنی زکوٰۃ کی رقم ان اقسام میں سے کسی ایک قسم کے افراد کو دے دیتے ہو' تو یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک زکوٰۃ غریبوں کے لیے''۔

اور اِن اِن لوگوں کے لیے ہے' البتہ تم زکوٰۃ کی رقم کو ان مخصوص اقسام کے علاوہ اور کسی کو نہیں دو گے۔

7138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: يُعْطَى كُلُّ عَامِلٍ بِقَدْرِ عَمَلِهِ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: لِلْعَامِلِ قَدْرُ مَا يَسَعُهُ مِنَ النَّفَقَةِ، وَالْكُسْوَةِ، وَهُوَ الَّذِي يَلِي قَبْضَ الصَّدَقَةِ

✽ ✽ ضحاک فرماتے ہیں: (زکوٰۃ وصول کرنے کے) ہر اہلکار کو اُس کے کام کے حساب سے ادائیگی کی جائے گی' سفیان ثوری فرماتے ہیں: اہلکار کو اتنی ادائیگی کی جائے گی جو اُس کے اخراجات اور لباس وغیرہ کے لیے کافی ہو اور اس سے مراد وہ شخص ہے' جو زکوٰۃ کی وصولی کرتا ہے۔

7139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُولُ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنْ لَا يُقَسِّمَ الصَّدَقَةَ عَلَى الْأَثْمَانِ، وَأَنْ يُعْطَى كُلُّ عَامِلٍ عَلَى قَدْرِهِ،

وَالْفُقَرَاءُ، وَالْمَسَاكِينُ عَلٰى قَدْرِ حَاجَتِهِمْ، وَزَمَانَتِهِمْ

قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ يَزِيدَ: " اَنَّهُ قَدِمَ يَسْاَلُ عُلَمَائَهَا رَجُلًا رَجُلًا فَقَالُوْا: اِنَّمَا ذَاكَ رَاْيُ الْاِمَامِ، وَاجْتِهَادُهُ، فَاِنْ رَاَى اَنْ يُفَضِّهَا فَضَّ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَاِنْ رَاَى اَنْ يُقَسِّمَهَا عَلَى الْاَجْزَاءِ فَعَلَ "

٭٭ وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن محمد کو خط لکھا کہ وہ زکوٰۃ کو (مستحقین زکوٰۃ) آٹھوں اقسام میں تقسیم نہ کریں اور (اُس کی وصولی کے) ہر اہلکار کو اُس کے حساب سے تنخواہ دیں' وہ غریبوں اور مسکینوں کو اُن کی حاجت اور ضرورت کے مطابق ادائیگی کریں۔

عبدالصمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن ابویزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے مختلف علماء سے ایک ایک کر کے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن علماء نے یہی جواب دیا: کہ (یہ چیز) حاکم وقت اور اُس کے اجتہاد پر موقوف ہوگی' اگر وہ مناسب سمجھے گا تو وہ اس کو توڑ کر ٹکڑے کرے گا اور اگر مناسب سمجھے گا تو مختلف (اقسام) میں اسے تقسیم کر دے گا۔

بَابُ اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب: جب تم زکوٰۃ ادا کر دو' تو یہ (مال) کنز (خزانہ) شمار نہیں ہوگا

7140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدَّيْتَ صَدَقَةَ مَالِكَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ، وَاِنْ كَانَ مَدْفُونًا، فَاِنْ لَمْ تُؤَدِّهَا فَهُوَ كَنْزٌ، وَاِنْ كَانَ ظَاهِرًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو یہ کنز شمار نہیں ہوگا' خواہ یہ مدفون ہی ہو' اور اگر تم اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو یہ کنز شمار ہوگا' اگرچہ ظاہر ہی ہو۔

7141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اَدَّى زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَاِنْ كَانَ تَحْتَ سَبْعِ اَرَضِينَ، وَمَا كَانَ ظَاهِرًا لَا يُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَهُوَ كَنْزٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دے وہ کنز شمار نہیں ہوتا اگرچہ وہ سات زمینوں کے نیچے ہو اور جو ظاہر ہو اور اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو تو وہ کنز شمار ہوگا۔

7142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

7143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ، وَاِنْ كَانَ مَدْفُونًا، وَاِنْ لَمْ تُؤَدِّ زَكَاتَهُ فَهُوَ كَنْزٌ، وَاِنْ كَانَ ظَاهِرًا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو یہ کنز شمار نہیں ہوگا خواہ یہ مدفون ہی ہو' اور اگر

تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو یہ کنز شمار ہوگا خواہ یہ ظاہر ہو۔

7144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ، نَافِعًا، يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ هَذَا وَزَادَ اِنَّمَا الْكَنْزُ الَّذِی ذَكَرَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ مَا لَمْ تُؤَدِّ زَكَاتَهٗ

❊❊ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس میں مزید یہ الفاظ ہیں: کنز وہ چیز ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے جبکہ تم اُس مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

7145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اِذَا اَخْرَجْتَ صَدَقَةَ مَالِكَ فَقَدْ اَذْهَبْتَ شَرَّهٗ، وَلَيْسَ بِكَنْزٍ

❊❊ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اُس کی خرابی کو رخصت کر دیا' یہ کنز شمار نہیں ہوگا۔

7146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ رَجُلًا بَاعَ رَجُلًا حَائِطًا لَهٗ اَوْ مَالًا بِمَالٍ عَظِيمٍ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَحْسِنْ مَوْضِعَ هَذَا الْمَالِ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَيْنَ اَضَعُهٗ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْهُ تَحْتَ مِقْعَدِ الْمَرْاَةِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَوَ لَيْسَ بِكَنْزٍ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ بِكَنْزٍ اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاتَهٗ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، ثُمَّ اَخْبَرَهٗ بِنَحْوِ هَذِهِ الْقِصَّةِ

❊❊ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنا باغ' یا کوئی زمین بہت سے مال کے عوض میں فروخت کر دی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم اس مال کو اچھے مصرف میں استعمال کرنا۔ اُس شخص نے اُن سے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! میں اسے کہاں رکھوں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے عورت کے بیٹھنے کی جگہ کے نیچے (سنبھال کے) رکھنا۔ اُس شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا یہ کنز نہیں ہو جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی تو پھر یہ کنز شمار نہیں ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

7147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِنَّ الزَّكَاةَ قَنْطَرَةٌ بَيْنَ النَّارِ، وَبَيْنَ الْجَنَّةِ فَمَنْ اَدَّى زَكَاتَهٗ قَطَعَ الْقَنْطَرَةَ

❊❊ قتادہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ زکوٰۃ جہنم اور جنت کے درمیان موجود ایک ڈھیر ہے' جو شخص اپنی زکوٰۃ ادا کر لیتا ہے' وہ اس ڈھیر کو پار کر جاتا ہے۔

7148 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ كَسَبَ طَيِّبًا، خَبَّثَهٗ مَنْعُ الزَّكَاةِ، وَمَنْ كَسَبَ خَبِيثًا لَمْ تُطَيِّبْهُ الزَّكَاةُ

٭٭ ابوسلمہ نے دو آدمیوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص حلال روزی کماتا ہے' زکوٰۃ ادا نہ کرنا اُس کی روزی کو خبیث کر دیتا ہے اور جو شخص حرام کمائی کرتا ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی اُسے پاک نہیں کرسکتی۔

7149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ زُرَيْقِ بْنِ اَبِىْ سُلَيمٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِزَكَاةٍ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز صرف زکوٰۃ کے ہمراہ ہی درست ہوتی ہے۔

بَابُ كَمِ الْكَنْزُ؟ وَلِمَنِ الزَّكَاةُ؟

باب: خزانہ کتنا ہوتا ہے اور کس کے لیے زکوٰۃ (لینا درست) ہوگا؟

7150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِى الضُّحَى، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ: اَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ فَمَا دُونَهَا نَفَقَةٌ، وَمَا فَوْقَهَا كَنْزٌ

٭٭ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار ہزار درہم اخراجات ہوں گے اور اس سے زیادہ خزانہ شمار ہوگا۔

7151 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، اَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، اَوْ غَارِمٍ، اَوْ غَازٍ فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ مِنْهَا، فَاَهْدَى مِنْهَا لِغَنِيٍّ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی خوشحال شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے' البتہ پانچ آدمیوں کا معاملہ مختلف ہے' اس کی وصولی کا اہلکار' وہ شخص جو اپنے مال کے عوض میں اسے خرید لے' وہ شخص جس نے قرض ادا کرنا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے والا شخص اور مسکین شخص جسے وہ زکوٰۃ صدقہ کے طور پر دی گئی ہو اور وہ اُس میں سے کوئی چیز کسی خوشحال شخص کو تحفہ کے طور پر دیدے''۔

7151- سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب من یجوز له اخذ الصدقة وهو غنی' حدیث:1407' سنن ابن ماجه' کتاب الزکاۃ' باب من تحل له الصدقة' حدیث:1837' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الزکاۃ' واما حدیث محمد بن ابی حفصة' حدیث:1418' صحیح ابن خزیمة' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب قسم المصدقات' باب ذکر اعطاء العامل علی الصدقة عمالة من الصدقة وان کان' حدیث:2203' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الزکاۃ' ما قالوا فیما رخص فیه من المسألة لصاحبها' حدیث:10501' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الزکاۃ' باب ذی المرة السوی الفقیر هل یحل له الصدقة ام لا' حدیث:1936' سنن الدارقطنی' کتاب الزکاۃ' باب بیان من یجوز له اخذ الصدقة' حدیث:1754' السنن الکبری للبیهقی' کتاب قسم الصدقات' باب العامل علی الصدقة یاخذ منها بقدر عمله وان کان موسرا' حدیث:12302' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعید الخدری رضی الله عنه' حدیث:11328

7152 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

7153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا كَانُوا يَسْاَلُوْنَ اِلَّا عَنْ ذِي الْحَاجَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ صرف کسی حاجتمند شخص کو ہی تلاش کرتے تھے (تاکہ اُسے زکوٰۃ ادا کریں)۔

7154 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَائَهُ رَجُلَانِ فَسَاَلَاهُ، فَاَصْعَدَ فِيهِمَا بَصَرَهُ، وَصَوَّبَهُ، - اَوْ قَالَ: وَاَحْدَرَهُ - وَقَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِي جَلْدَانِ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا: مَا شِئْتُمَا، وَلٰكِنْ لَا حَقَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ، وَلَا لَقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ

٭٭ عبیداللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح کے دن مال تقسیم کیا' دو آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کچھ مانگا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا اور آپ نے یہ محسوس کیا کہ وہ دونوں طاقتور ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں جو مرضی چاہو' لیکن کسی خوشحال اور کمانے کی طاقت رکھنے والے کے لیے اسے لینا جائز نہیں ہے۔

7155 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَيْحَانَ ابْنِ يَزِيدَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی خوشحال شخص کے لیے اور کسی کام کاج کرنے کی طاقت رکھنے والے شخص کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں ہے"۔

7155- سنن ابی داؤد' کتاب الزکاة' باب من یعطی من الصدقة' حدیث:1405' الجامع للترمذی' ابواب الجمعة' ابواب الزکاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب من لا تحل له الصدقة' حدیث:620' سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب من تحل له الصدقة' حدیث:1645' المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الزکاة' واما حدیث محمد بن ابی حفصة' حدیث:1416' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الزکاة' ما قالوا فی مسالة الغنی والقوی' حدیث:10483' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الزکاة' باب ذی المرة السوی الفقیر هل یحل له الصدقة ام لا' حدیث:1928' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب قسم الصدقات' باب الفقیر او المسکین له کسب او حرفة تغنیه وعیاله فلا' حدیث:12293' السنن الصغیر للبیهقی' کتاب الزکاة' باب قسم الصدقات الواجبات' حدیث:1003' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما' حدیث:6360' مسند الطیالسی' احادیث النساء' احادیث عبد الله بن عمرو بن العاص' الافراد عن عبد الله بن عمرو' حدیث:2371

7156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ كَرْدَمٌ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَيْهِمْ: اَنْ اَعْطُوْا مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ تَرَكَتْ لَهُ السَّنَةُ غَنَمًا، وَرَاعِيهَا، وَلَا تُعْطُوْا مِنْهَا مَنْ تَرَكَتْ لَهُ السَّنَةُ غَنَمَيْنِ، وَرَاعِيَيْنِ

❊❊ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: بنولیث سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام کردم تھا' اُنہوں نے یہ بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کی طرف خط میں لکھا کہ تم زکوٰۃ میں سے اُس شخص کوادائیگی کرو کہ قحط سالی کی وجہ سے جس کی بکریاں اور اُس کے چرواہے باقی نہ رہے ہوں اور اُس شخص کو زکوٰۃ میں سے ادائیگی نہ کرنا کہ قحط سالی کے باوجود جس کی بکریاں اور چرواہے باقی ہوں۔

7157 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ كَانَ لَهُ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا، وَلَا يُعْطَى مِنْهَا اَحَدٌ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسِيْنَ دِرْهَمًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ غَارِمًا عَلَيْهِ دَيْنٌ

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: زکوٰۃ میں سے کسی بھی ایسے شخص کو کچھ نہیں دیا جائے گا جس کے پاس پچاس درہم ہوں اور زکوٰۃ میں سے کسی بھی شخص کو پچاس درہم سے زیادہ نہیں دیئے جائیں گے' البتہ اگر کوئی شخص مقروض ہو اور اُس کے ذمہ قرض ہو (تو اُسے زیادہ ادائیگی کی جاسکتی ہے)۔

7158 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ: مَنْ كَانَتْ لَهُ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا لَمْ يَاْخُذْ مِنَ الصَّدَقَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ غَارِمًا

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم موجود ہوں وہ زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ بھی نہیں لے سکتا' البتہ اگر وہ مقروض ہو تو حکم مختلف ہو۔

7159 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: يُعْطِى مِنَ الصَّدَقَةِ مِائَةً اِلَى مِائَتَيْنِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَبَلَغَنِىْ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلُهُ

❊❊ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: زکوٰۃ میں سے ایک سو سے لے کے دوسو (درہموں تک) دیا جاسکتا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند ایک روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

بَابُ لِمَنِ الزَّكَاةُ

باب: زکوٰۃ کس کے لیے ہوگی؟

7160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: تُعْطِى زَكَاةَ مَالِكَ ذَوِى قَرَابَتِكَ، فَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا فَمَوَالِيكَ، فَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا فَجِيرَانَكَ

✽✽ عکرمہ فرماتے ہیں: تم اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے قریبی رشتہ داروں میں دو گے' اگر قریبی رشتہ داروں میں (کوئی مستحق) نہ ہو تو اپنے موالی کو دو گے' اگر وہ بھی نہ ہوں' تو پھر اپنے پڑوسیوں کو دو گے۔

7161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: تُعْطِيهَا اَهْلَ قَرَابَتِكَ الَّذِي اَنْتَ فِيهِمْ، فَاِنْ لَمْ تَجِدْ، فَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ بَعْضُ فُقَهَائِنَا الْقَرَابَةَ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ، فَالْمَوَالِي، فَاِنْ لَمْ يَكُونُوا فَالْجِيرَانَ، وَلَا يُخْرِجُهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمِصْرِ

✽✽ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: تم یہ زکوٰۃ اپنے اُن قریبی رشتہ داروں کو دو گے جن کے خاندان کا تم حصہ ہو' اگر وہ نہیں ملتے تو اُن لوگوں کو دو گے جو اُن کے قریبی ہیں۔

سفیان بیان کرتے ہیں: بعض فقہاء نے قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے کو مستحب قرار دیا ہے' اگر وہ نہ ہوں تو موالی کو دی جائے گی' اگر وہ بھی نہ ہو تو پڑوسیوں کو دی جائے گی' لیکن زکوٰۃ کا مال شہر سے باہر نہیں لے جایا جائے گا۔

7162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلرَّجُلِ اِلَّا مَنْزِلٌ، وَخَادِمٌ اَخَذَ الزَّكَاةَ قَالَ: وَاَصْحَابُنَا يَقُوْلُونَ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى عَلَى الَّذِي لَيْسَ لَهُ اِلَّا مَنْزِلٌ، وَخَادِمٌ حَجًّا

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی کے پاس صرف ایک گھر ہو اور ایک خادم ہو تو وہ زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے۔ حسن بصری اس بات کے قائل ہیں کہ جس شخص کے پاس صرف ایک گھر اور ایک خادم ہو' اُس پر حج لازم نہیں ہوتا۔

7163 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِاَنْ تَضَعَ زَكَاتَكَ فِيْ مَوْضِعِهَا، اِذَا لَمْ تُعْطِ مِنْهَا اَحَدًا تَعُولُهُ اَنْتَ، فَلَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنی زکوٰۃ اُس کے مستحق افراد کو دو' جبکہ تم اُس زکوٰۃ میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں دیتے جو تمہارے زیرِ کفالت ہو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7164 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اُعْطِي الْخَالَةَ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا لَمْ تُغْلِقْ عَلَيْهَا بَابًا، يَعْنِي مَا لَمْ تَكُنْ فِي عِيَالِكَ

✽✽ ابراہیم بن ابو حفصہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: کیا میں زکوٰۃ میں سے اپنی خالہ کو ادائیگی کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ تم اُن پر دروازہ بند نہیں کرتے۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ جب وہ تمہارے زیرِ کفالت نہ ہوں۔

7165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، وَالرَّبِيعُ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَعْدِلَ بَيْنَ قَرَابَتِهِ، وَغَيْرِهِمْ فِي الزَّكَاةِ يَقُوْلُ: اِذَا اَعْطَاهُمْ

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں اپنے رشتہ داروں اور دیگر افراد کو برابری کی بنیاد پر رکھیں' یعنی جب وہ انہیں زکوٰۃ ادا کریں۔

7166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَا يُعْطَى الْيَهُودِيُّ، وَلَا النَّصْرَانِيُّ مِنَ الزَّكَاةِ، يُعْطَوْنَ مِنَ التَّطَوُّعِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: زکوٰۃ میں سے کسی یہودی یا عیسائی کو کچھ نہیں دیا جائے گا' انہیں نفلی صدقہ دیا جا سکتا ہے۔

7167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُعْطَى عَبْدٌ، وَلَا مُشْرِكٌ مِنَ الزَّكَاةِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: زکوٰۃ میں سے کسی غلام' یا کسی مشرک کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

7168 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ: " كَانَ يُعْطِي زَكَاةَ الْفِطْرِ الرُّهْبَانَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَكَانَ غَيْرُهُ يَقُولُ: يُعْطِيهَا الْمُسْلِمِينَ "

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: عمرو بن شرحبیل ذمیوں سے تعلق رکھنے والے راہبوں کو صدقۂ فطر دے دیا کرتے تھے۔ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ صدقۂ فطر مسلمانوں کو دیا کرتے تھے۔

7169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ: يَجْمَعُ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِي مَسْجِدِ حَيِّهِ، ثُمَّ يُفَرِّقُهَا بَيْنَ الرُّهْبَانِ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: عمرو بن شرحبیل اپنے صدقۂ فطر کو اپنے قبیلہ کی مسجد میں اکٹھا کرتے تھے اور پھر اُسے راہبوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

7170 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الرَّجُلُ لَا يُعْطِي زَكَاةَ مَالِهِ مَنْ يُحْبَسُ عَلَى النَّفَقَةِ مِنْ ذَوِي اَرْحَامِهِ، وَلَا يُعْطِيهَا فِي كَفَنِ مَيِّتٍ، وَلَا دَيْنِ مَيِّتٍ، وَلَا بِنَاءِ مَسْجِدٍ، وَلَا شِرَاءِ مُصْحَفٍ، وَلَا يَحُجُّ بِهَا، وَلَا تُعْطِيهَا مُكَاتَبَكَ، وَلَا تَبْتَاعُ بِهَا نَسَمَةً تُحَرِّرُهَا، وَلَا تُعْطِيهَا فِي الْيَهُودِ، وَلَا النَّصَارَى، وَلَا تَسْتَاْجِرُ عَلَيْهَا مِنْهَا مَنْ يَحْمِلُهَا لِيَحْمِلَهَا مِنْ مَكَانٍ اِلَى مَكَانٍ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ایسے کسی شخص کو نہیں دے گا' جس کے اخراجات وہ ادا کرتا ہو جس کا تعلق اُس کے رشتہ داروں سے ہو اور آدمی اپنی زکوٰۃ کے مال کو کسی میت کے کفن کے لیے' یا کسی میت کے قرض کی ادائیگی کے لیے' یا مسجد کی تعمیر کے لیے' یا قرآنِ مجید خریدنے کے لیے نہیں دے گا' وہ اُس مال کے ذریعہ خود حج نہیں کرے گا اور نہ ہی تم اپنے مکاتب غلام کو وہ دے سکتے ہو' نہ ہی تم اُس کے ذریعے کسی غلام کو خرید سکتے ہو کہ تم اُسے آزاد کر دو' اور تم وہ مال کسی یہودی یا عیسائی کو بھی نہیں دے سکتے اور تم اُس مال کے ذریعہ اُجرت پر کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے' تا کہ اُس مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اُٹھا کر لے جاؤ۔

7171 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: أُعْطِي أُخْتِي مِنْ زَكَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ زبید بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا میں اپنی زکوٰۃ میں سے اپنی بہن کو کچھ دے سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ مَا فِيهِ الزَّكَاةُ

باب: کون سی چیزوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟

7172 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: " لَمْ يَفْرِضِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي عَشَرَةِ أَشْيَاءَ: الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، وَالْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ وَالْإِبِلِ، وَالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالذُّرَةِ، وَالتَّمْرِ "

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف دس اشیاء میں زکوٰۃ لازم قرار دی ہے: سونا' چاندی' گائے' بکری' اونٹ' گندم' جو' کشمش' ذُرہ اور کھجور۔

7173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا فِي نَخْلٍ أَوْ عِنَبٍ، أَوْ حَرْثٍ وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّدَقَةُ فِي الْحَبِّ كُلِّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَمَّاهُ لِي هُوَ الْحَبُّ كُلُّهُ قَالَ: قُلْتُ: فِي الذُّرَةِ، وَالدُّخْنِ وَالْخُلْخَانِ، وَالْعَدَسِ، وَالْإِحْرِيضِ؟ قَالَ: نَعَمْ فِي الْحَبِّ كُلِّهِ قَالَ: قُلْتُ التَّقْدِيدَةُ؟ قَالَ: فِيهَا صَدَقَةٌ هِيَ حَبٌّ، الصَّدَقَةُ فِي الْحَبِّ كُلِّهِ، قُلْتُ: فَلَيْسَ فِي شَيْءٍ سِوَى ذٰلِكَ صَدَقَةٌ قَالَ: لَا، - يَعْنِي بِالتَّقْدِيدَةِ: الْكُزْبَرَةِ -

قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ بِيعَ تَمْرُ النَّخْلِ، وَحَبُّ عِنَبٍ بِذَهَبٍ، فَرَضِيَ الْأَمِيرُ بِبَيْعِ سَيِّدِ الْمَالِ فِي الْمَالِ، وَلَمْ يُخَرِّصْ عَلَيْهِ، فَإِنَّمَا لَهُ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي حَبٍّ يُحْمَلُ فِي الْبَحْرِ قَدْ صُدِّقَ حِينَ حُصِدَ مِنْ صَدَقَةٍ؟ وَكَانَ مَالًا يُدَارُ، أَفَيُصَدَّقُ الذَّهَبُ إِذَا رَجَعْتُ؟ قَالَ: لَا، إِذَا صُدِّقَ مَرَّةً فَحَسْبُهُ، فَإِنْ نَضَّ ذَهَبًا فِيهِ بَعْدَ حَوْلٍ صَدَّقَهُ أَيْضًا، وَأَقُولُ أَنَا فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ بَيَانٌ عَنْ صَدَقَةِ الْحَبِّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: زکوٰۃ صرف کھجور' انگور یا کھیت میں لازم ہوتی ہے۔

عمرو بن دینار اور عبدالکریم بن ابومخارق نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ہر قسم کے اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے میرے

سامنے نام لے کر بتایا کہ کون سی چیزیں اناج شمار ہوتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: ذُرّہ' دُخن' خُلبجان' عدس' اِحریض کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر قسم کے اناج میں لازم ہوتی ہے۔ میں نے دریافت کیا: تقدیدہ؟ اُنہوں نے کہا: اس میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' یہ اناج ہے اور زکوٰۃ ہر قسم کے اناج میں لازم ہوتی ہے۔ میں نے دریافت کیا: ان کے علاوہ اور کسی چیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

(شاید مصنف فرماتے ہیں:) تقدیدہ سے مراد ''دھنیا'' ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: اگر کھجور کے درخت کی کھجور کو فروخت کر دیا جائے' یا انگور کے دانے کو فروخت کر دیا جائے اور سونے کے عوض میں فروخت کر دیا جائے اور پھر امیر مال میں مال کے مالک کو فروخت کرنے سے راضی بھی ہو اور وہ اُس پر اندازہ بھی نہ لگائے تو اُس مالک کو ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار ادا کرنا ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس اناج کو سمندر میں اُٹھا کر لے جایا جاتا ہے' کیا اُس کی کٹائی کے وقت اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی جبکہ وہ ایک ایسا مال ہے جسے (فروخت کے لیے) لے جایا جاتا ہے' یا پھر جب میں واپس آؤں گا (تو اُسے فروخت کرنے سے حاصل ہونے والے) سونے کی زکوٰۃ ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب ایک مرتبہ زکوٰۃ ادا کر دی گئی تو یہ کافی ہے اور پھر اگر اُس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے سونے پر ایک سال گزر جاتا ہے تو آدمی پھر اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کو بیان کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا ہے:

''جو چیز آسمان (یعنی بارش کے پانی سے) سیراب ہوتی ہے'' یہ اس بات کا بیان ہے کہ ہر قسم کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

7174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَطَبِ وَالْوَرْسِ زَكَاةٌ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: روئی اور ورس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7175 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الرِّكَازِ وَالْمَعَادِنِ

باب: دفینہ اور معادن (کے احکام)

7176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِطْعَةِ فِضَّةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ خُذْ مِنْ هَذِهِ زَكَاتَهَا، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ هِيَ؟ قَالَ: هِيَ مِنْ مَعْدَنِ آلِ فُلَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ نُعْطِيكَ مِثْلَهَا، وَلَا نَرْجِعُ اِلَيْهِ

٭٭ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چاندی کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس کی زکوٰۃ وصول کر لیجئے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے حاصل ہوا ہے؟ اُس نے کہا: آلِ فلاں کے معادن سے حاصل ہوا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ ہم تمہیں اس کی مانند مزید دیں گے اور ہم اس کی طرف رجوع نہیں کریں گے۔

7177 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ يَعْمَلُ فِي الْمَعَادِنِ زَمَانَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كَانُوا يَأْخُذُونَ مِنَّا فِيمَا نُعَالِجُ، وَنَعْتَمِلُ بِأَيْدِينَا مِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، فَإِذَا وَجَدْنَا فِي الْمَعَادِنِ الرِّكَازَةَ أَخَذَ مِنَّا الْخُمُسَ

٭٭ معمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں معدنیات میں کام کرنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ یہ بیان کرتا ہے کہ پہلے ہم اپنے ہاتھوں کے ذریعہ کام کاج کر کے جو کچھ کماتے تھے اُس میں سے ہم سے ہر دو سو درہموں میں سے پانچ درہم وصول کیے جاتے تھے' لیکن جب ہمیں معدنیات میں سے کوئی دفینہ حاصل ہوتا تھا تو عمر بن عبدالعزیز ہم سے خمس وصول کرتے تھے۔

7178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: مَا وُجِدَ مِنْ غَنِيمَةٍ فَفِيهَا الْخُمُسُ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غنیمت کے طور پر جو چیز بھی ملے گی اُس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7179 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رِكَازٍ بِالْيَمَنِ فَخَمَّسَهَا

٭٭ امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یمن میں موجود ایک دفینہ کی طرف بھیجا تو اُنہوں نے اُس کا خمس وصول کیا۔

7180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّ رَجُلًا إِذَا ابْتَاعَ أَرْضًا أَوْ دَارًا فَوَجَدَ فِيهَا مَالًا عَادِيًّا، فَهُوَ لَهُ، وَهُوَ مَغْنَمٌ، وَإِنْ وَجَدَ مَالًا مِنْ مَالِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَهُوَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي قَبْلَهُ بِبَيِّنَةٍ، وَآيَةٍ مَعْرُوفَةٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ ایک شخص نے ایک زمین' یا ایک گھر خریدا اُسے اُس میں سے (کھدائی میں سے) کچھ مال ملا تو یہ مال اُس کا شمار ہوگا اور یہ اُس کے لیے غنیمت شمار ہوگی اور اگر کسی شخص کو اس اُمت کے مال میں سے کوئی مال ملتا ہے تو یہ اُس کا مال شمار ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص ثبوت پیش کر دے' یا کوئی معروف نشانی بتا دے (کہ یہ مال اُس کا ہے' تو وہ اصل مالک کو ملے گا)۔

7181 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أُخْبِرْتُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

الْجُبَارُ: الْهَدَرُ، وَالرِّكَازُ: مَا وُجِدَ مِنْ مَعْدَنٍ، وَمَا اسْتُخْرِجَ مِنْهُ مِنْ مَالٍ مَدْفُونٍ، وَشَيْءٌ كَانَ لِقَرْنٍ قَبْلَ هَذِهِ الْاُمَّةِ " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ: هُوَ مَغْنَمٌ

✴ ✴ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''کنویں میں گر کر مرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' معدنیات میں گر کر مرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' جانور کے مارنے پر کوئی تاوان نہیں ہوگا اور دفینہ میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ جبار کا مطلب یہ ہے کہ رائیگاں جائے گا (یعنی اُس کا کوئی تاوان نہیں ہوگا) جبکہ لفظ رکاز سے مراد وہ چیز ہے جو معدنیات میں ملتی ہے' یا جو مدفون مال نکال لیا جاتا ہے' یا کوئی ایسی چیز ہے جو اس اُمت سے پہلے کے کسی زمانہ سے تعلق رکھتی ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ غنیمت شمار ہوگا' یعنی اس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ لَا يَدْفَعُهَا اِلَيْهِمْ اِذَا لَمْ يُعْطُوْا مِنَ الْمَالِ شَيْئًا

باب: جب (حکمران) مال میں سے کسی شخص کو کچھ نہیں دیتے تو وہ بھی (اپنی زکوٰۃ کے مال کو) اُن کے حوالے نہیں کرے گا

7182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَعْمَى وَحْدِي، وَاَخْبَرَنَا مَعَ عَطَاءٍ قَالَ: انْطَلَقَ اَبُو حَكِيمٍ اِلَى مَرْوَانَ بِزَكَاةِ مَالِهِ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: اَفِي عَطَاءٍ اَنْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاذْهَبْ بِزَكَاةِ مَالِكَ، فَاِنَّا لَا نَاْخُذُهَا مِنْكَ قَالَ: فَفَرَضَ لَهُ مَرْوَانُ مِنَ الْغَدِ

فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: وَلَقِيَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَجُلًا يَحْمِلُ زَكَاةَ مَالِهِ، يُرِيدُ الْاِمَامَ، فَقَالَ: اَبُو هُرَيْرَةَ: مَا مَعَكَ؟ قَالَ: زَكَاةُ مَالِي اَذْهَبُ بِهَا اِلَى الْاِمَامِ، قَالَ لَهُ: اَفِي دِيوَانٍ اَنْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَلَا تُعْطِهِمْ شَيْئًا

فَاَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: حِينَئِذٍ قَالَ: بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ جَائَهُ رَجُلٌ بِزَكَاةِ مَالِهِ، فَقَالَ: اَتَاْخُذُ مِنْ عَطَائِنَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاذْهَبْ، فَاِنَّا لَا نَاْخُذُ مِنْكَ، لَا نَجْمَعُ عَلَيْكَ، لَا نُعْطِيكَ، وَنَاْخُذُ مِنْكَ قَالَ: قُلْتُ: يَقُولُونَ: لَا تَجِبُ الزَّكَاةُ عَلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ دِيوَانٌ قَالَ: " هِيَ، وَاجِبَةٌ عَلَيْهِمْ زَكَاتُهُمْ، وَلٰكِنَّهُمْ يَقُولُونَ: لَا نَاْخُذُ مِنْكُمْ، وَلَا نُعْطِيكُمْ، فَتَاْخُذُ فَتُعْطِيهِمْ زَكَاتَهُمْ، لِاَنَّهُ لَا يُعْطِيهِمْ مِنَ الْمَالِ شَيْئًا "، قُلْتُ لَهُ: امْرُؤٌ لَهُ رِزْقٌ فِي الْقَمْحِ لَيْسَ لَهُ فِي الْوَرِقِ شَيْءٌ قَالَ: حَسْبُهُ ذٰلِكَ عَطَاءٌ قَالَ: تُؤْخَذُ مِنْهُ حِينَئِذٍ زَكَاتُهُ

✴ ✴ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوسعید نابینا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے صرف مجھے یہ بات بتائی تھی اور ایک مرتبہ عطاء کے ساتھ مجھے بھی یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: ابوحکیم نامی ایک صاحب مروان (نامی حکمران) کے پاس

اپنے مال کی زکوٰۃ لے کے گئے تو مروان نے اُن سے دریافت کیا: آپ کو سرکاری طور پر کوئی تنخواہ ملتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو مروان نے کہا: تو پھر آپ اپنے مال کی زکوٰۃ لے جائیں کیونکہ ہم یہ آپ سے نہیں لیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر اگلے دن مروان نے اُن کے لیے سرکاری وظیفہ مقرر کیا۔

تو ابوسعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جو اپنے مال کی زکوٰۃ کو لا رہا تھا' وہ اسے حاکمِ وقت پر پہنچانا چاہتا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے' جسے میں حاکمِ وقت تک لے کے جا رہا ہوں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تمہارا نام دیوان میں (یعنی سرکاری وظیفہ حاصل کرنے والوں کے رجسٹر میں) نوٹ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم ان (حکمرانوں) کو کوئی ادائیگی نہ کرو۔

اس موقع پر عطاء نے مجھے یہ بتایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی شخص ان کے پاس اپنے مال کی زکوٰۃ لے کے آتا تو وہ دریافت کرتے: کیا تم ہم سے کوئی وظیفہ لیتے ہو؟ اگر وہ شخص جواب دیتا: جی نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: تم جاؤ ہم تم سے کوئی وصولی نہیں کریں گے جبکہ ہم نہ تو تمہارے لئے کچھ جمع کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم تمہیں کچھ نہ دیں اور تم سے وصولی کرلیں۔

میں نے کہا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: جن لوگوں کا دیوان میں نام نوٹ نہ ہو' ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' تو عطاء نے جواب دیا: یہ ان لوگوں پر لازم ہوتی ہے۔ حکمرانوں نے یہ کہا ہے: ہم تم سے وصول نہیں کریں گے اور تمہیں کوئی ادائیگی بھی نہیں کریں گے جسے تم وصول کرو۔ وہ لوگ اپنی زکوٰۃ لوگوں کو دے دیتے تھے کیونکہ سرکاری مال میں سے ان لوگوں کو کچھ نہیں ملتا تھا۔

میں نے ان سے دریافت کیا: ایک شخص کو وظیفہ گندم کی شکل میں ملتا ہے' اسے چاندی کی شکل میں کچھ نہیں ملتا تو انہوں نے جواب دیا: تنخواہ ہونے کے حوالے سے یہ چیز بھی اس کے لیے کافی ہے' ایسی صورت میں اس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔

7183 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ نَاسًا اَتَوْا عَلِيًّا بِصَدَقَاتِهِمْ، فَقَالَ: تَاْخُذُونَ مِنَّا؟ فَقَالُوْا: لَا، فَاَبَى اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: اِنَّمَا يَقُوْلُ: لَا نَاْخُذُ مِنْكُمْ، وَلَكِنْ ضَعُوهَا اَنْتُمْ مَوَاضِعَهَا.

✵✵ عبدالرحمٰن بن معبد بن عمیر بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اپنی زکوٰۃ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم ہم سے (کسی قسم کا وظیفہ) وصول کرتے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے زکوٰۃ لینے سے انکار کردیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم تم سے کچھ وصول نہیں کریں گے' تم خود ہی اسے مناسب جگہ پر خرچ کردو (یعنی زکوٰۃ کے مستحقین کو دے دو)۔

بَابُ الْخُضَرِ

باب: سبزیوں کی زکوٰۃ کا حکم

7184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ فِي الْبُقُولِ، وَالْقَصَبِ، وَالْجَرْجِيرِ، وَالْقِثَّاءِ، وَالْكُرْسُفِ، وَالْعُصْفُرِ، وَالْفَوَاكِهِ، وَالْاُتْرُجِ، وَالتُّفَّاحِ، وَالْجَوْزِ، وَالتِّينِ، وَالرُّمَّانِ، وَالْفِرْسِكِ، وَالْفَوَاكِهِ يَعُدُّهَا كُلَّهَا لَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ، وَإِنَّمَا تُؤْكَلُ إِلَّا أَنْ يُبَاعَ شَيْءٌ مِنْهَا بِذَهَبٍ يَبْلُغُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ صَدَقَةٌ، فَإِنْ بِيعَ شَيْءٌ مِنْهَا بِذَهَبٍ يَبْلُغُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ صَدَقَةٌ، فَفِيهَا حِينَئِذٍ مِثْلُ صَدَقَةِ الذَّهَبِ وَقَالَ لِي ذٰلِكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: وَقَالَ لِي عَطَاءٌ: فِي ثَمَنِ الْفَوَاكِهِ، وَالْخُضَرِ إِذَا بِيعَ مِنْهَا شَيْءٌ بِذَهَبٍ قَالَ: يُزَكَّى الذَّهَبُ حِينَئِذٍ كَمَا يُزَكَّى الذَّهَبُ الَّذِي يُدَارُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: سبزی (یا ساگ) نرکل جرجیر (پانی میں پیدا ہونے والی مخصوص قسم کی ترکاری) ککڑی روئی زرد رنگ پھل لیموں سیب بادام انجیر انار شفتالو انہوں نے تمام پھلوں کو شمار کرنے کے بعد یہ کہا کہ ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی انہیں کھایا جائے گا البتہ اگر ان میں سے کسی ایک قسم کو سونے کے عوض میں فروخت کیا جاتا ہے اور پھر اُس کی قیمت اتنی ہوتی ہے کہ اُس میں زکوٰۃ لازم ہوسکے تو اگر تو ان میں سے کسی چیز کو سونے کے عوض میں یوں فروخت کیا گیا کہ اُس کی قیمت میں زکوٰۃ لازم ہوسکتی ہو تو اس صورت میں اُس میں سونے کی زکوٰۃ کی مانند لازم ہوگا۔

عبدالکریم اور عمرو بن دینار نے یہ بات مجھے بیان کی ہے: عطاء نے مجھ سے یہ بھی کہا ہے کہ پھلوں اور سبزیوں کی قیمت میں جب انہیں سونے کے عوض میں فروخت کیا گیا ہو اُن کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس صورت میں سونے کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی جس طرح اُس سونے کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے جسے (فروخت یا تجارت کے لیے) لے جایا جاتا ہے۔

7185 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَغَيْرِهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ

٭٭ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

7186 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعَثَ الْحَجَّاجُ مُوسَى بْنَ مُغِيرَةَ عَلَى السَّوَادِ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ خُضَرِ السَّوَادِ فَقَالَ: مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ عِنْدِي كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَجَّاجِ، فَقَالَ: صَدَقَ

٭٭ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حجاج نے موسیٰ بن مغیرہ کو سواد (کے مقام پر) بھیجا اور اُس نے یہ ارادہ کیا کہ سواد کی

سبزیوں (کی زکوٰۃ) وصول کرے تو موسیٰ بن طلحہ نے کہا: میرے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک مکتوب ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ گندم جو کشمش اور کھجور کی زکوٰۃ وصول کریں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حجاج سے اس بات کا تذکرہ کیا تو اُس نے کہا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

7187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ طَلْحَةَ يَعْنِي مُوسَى، وَكَانُوا اَخَذُوا مِنْ حُبُوبٍ لَهُ فِي اَرْضِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الْحَمِيدِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ: بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: لَمْ يَاْخُذْ مِنَ الْخُضَرِ شَيْئًا

✵✵ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اُن کی زمین پر ہونے والی پیداوار (کی زکوٰۃ) وصول کرنے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے عبدالحمید کے پاس جا کر اُس سے یہ کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مکتوب فیصلہ کرے گا' وہ سبزیوں میں کوئی چیز وصول نہیں کرتے تھے۔

7188 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخُضَرِ صَدَقَةٌ الْبَقْلِ، وَالتُّفَاحِ، وَالْقِثَّاءِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' خواہ سبزیاں ہوں' سیب ہو' یا ککڑی ہو۔

7189 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

7190 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَهُشَيْمٍ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَ فِي غَلَّةِ الصَّيْفِ - يَعْنِي الْحُبُوبَ، وَالْعَدَسَ، وَاَشْبَاهَهُ - صَدَقَةٌ

✵✵ امام شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: گرمیوں کے غلے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' یعنی اناج' پیاز اور اس جیسی دیگر چیزیں۔

7191 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ الْقِطْنِيَةِ الزَّكَاةَ، وَالْقِطْنِيَةُ الْعَدَسُ، وَالْحِمَّصُ، وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قطنیہ میں سے زکوٰۃ لی تھی' قطنیہ سے مراد پیاز' چنا اور اس جیسی دیگر چیزیں ہیں۔

7192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الْخُضَرِ، وَالْفَاكِهَةِ اِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَفِيهِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

✵✵ زہری نے سبزیوں اور پھلوں کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جب اُن کی قیمت دو سو درہم تک پہنچ جائے تو ان میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الزَّيْتُونِ قَالَ: هُوَ يُكَالُ، فَفِيهِ الْعُشْرُ اِذَا لَمْ يُسْقَ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ اِذَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ

✲✲ زہری نے زیتون کے بارے میں یہ کہا ہے: جسے ماپ کر دیا جاتا ہے تو اگر تو اُسے مصنوعی طریقے سے سیراب نہیں کیا جاتا تو اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اُسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے تو اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخُضَرِ زَكَاةٌ قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: صَدَقَ

✲✲ منصور نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُنہوں نے سچ کہا ہے۔

7195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي كُلِّ شَيْءٍ اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ الْعُشْرُ

✲✲ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: زمین سے جو بھی چیز پیدا ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَنْ يُؤْخَذَ مِمَّا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِنْ قَلِيلٍ، اَوْ كَثِيرٍ الْعُشْرُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✲✲ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا کہ زمین سے جو بھی چیز اُگتی ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اُس میں عشر وصول کیا جائے گا۔

7197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: مجاہد کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

7198 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعُطْبِ، وَالْوَرْسِ زَكَاةٌ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: روئی اور ورس (نامی بوٹی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ الْخَرْصِ

باب: (پیداوار کا) اندازہ لگانا

7199 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ خَرْصُهُمْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمُوا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں (پیداوار کا) اندازہ لگایا جاتا تھا' لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے۔

7200 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ فَرْوَةُ بْنُ عَمْرٍو، فَيُخْرِصُ تَمْرَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَمَا سَمِعْتُ بِالْخَرْصِ اِلَّا فِي النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ انصار میں سے بنو بیاضہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بھیجا کرتے تھے جس کا نام فروہ بن عمرو تھا' وہ اہلِ مدینہ کی کھجوروں (کی پیداوار کا) اندازہ لگالیتا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: پیداوار کا اندازہ لگانے کا حکم' ہم نے صرف کھجوروں اور انگوروں کے بارے میں سنا ہے۔

7201 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَرْصُهُمْ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَاَخْبَرَنِي عَنِ ابْنِ رَوَاحَةَ اَنَّهُ خَرَصَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَهُودٍ وَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ فَلَنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ قَالُوا: بِهَذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ، وَالْاَرْضُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (زکوٰۃ کی وصولی کے لیے پیداوار) کا اندازہ لگانے کا طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا؟ تو عطاء نے مجھے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودیوں کے درمیان (پیداوار کی تقسیم کے لیے) اندازہ لگایا تھا اور (یہودیوں سے) یہ کہا تھا: اگر تم چاہو تو یہ حصہ ہم لے لیتے ہیں اور اگر چاہو تو تم لے لو۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اسی (انصاف پسندی کی وجہ سے) آسمان اور زمین قائم ہیں۔

7202 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا اَتَاهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ جَمَعُوا لَهُ حُلِيًّا مِنْ حُلِيِّ نِسَائِهِمْ، فَاَهْدُوهَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَاَبْغَضُ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيَّ، وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِيَّ اَنْ اَحِيفَ عَلَيْكُمْ، وَاَمَّا مَا عَرَضْتُمْ عَلَيَّ مِنْ هَذِهِ الرِّشْوَةِ، فَاِنَّهَا سُحْتٌ، وَاِنَّا لَا نَاْكُلُهَا، ثُمَّ خَرَصَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَيَّرَهُمْ اَنْ يَاْخُذُوهَا، اَوْ يَاْخُذَهَا هُوَ فَقَالُوا: بِهَذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضُ، فَاَخَذُوهَا بِذَلِكَ الْخَرْصِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ان (یہودیوں) کے پاس آئے تو اُنہوں نے اپنی عورتوں کے زیورات اُن کے لیے جمع کر کے اُنہیں تحفہ کے طور پر پیش کیے تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے یہودیوں کے گروہ! اللہ کی قسم! تم لوگ میرے نزدیک اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' لیکن یہ بات بھی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کر سکی کہ میں تمہارے ساتھ زیادتی کروں' تم نے جو یہ رشوت مجھے دی ہے یہ حرام ہے' ہم اسے نہیں کھائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے لیے پیداوار کا اندازہ لگایا اور پھر اُنہیں اختیار دیا کہ وہ اس حصہ کو لے لیں' یا اُس حصہ کو لے لیں۔ تو اُن یہودیوں نے یہ کہا: اسی (انصاف پسندی) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں۔ تو اُن یہودیوں نے اُس اندازے کے مطابق اپنا حصہ رکھ لیا۔

7203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالٌ يَعْمَلُونَ بِهَا عَلٰى نَخْلِ خَيْبَرَ، وَزَرْعِهَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ، فَدَفَعَ اِلَيْهِمْ خَيْبَرَ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوهَا عَلَى النِّصْفِ، فَيُؤَدُّوهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، وَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُقِرُّكُمْ فِيهَا مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ، فَيَخْرِصُ عَلَيْهِمْ حِينَ يَطِيبُ اَوَّلُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُودَ اَنْ يَاْخُذُوهَا بِالْخَرْصِ، اَوْ يَدْفَعُوهَا اِلَيْهِمْ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ، وَاِنَّمَا كَانَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ، وَتَفْتَرِقَ، فَكَانُوا عَلٰى ذٰلِكَ

✲✲ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس کام کرنے کے لیے لوگ نہیں تھے' جو خیبر کے کھجوروں کے باغات میں کام کرسکیں اور وہاں کی کھیتی باڑی میں کام کرسکیں' تو نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو بلایا اور خیبر کی سرزمین اس شرط پر اُن کے سپرد کی کہ وہ نصف پیداوار کے عوض میں وہاں کام کاج کریں گے اور نصف پیداوار نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو ادا کردیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: ہم تمہیں یہاں اُتنی دیر تک برقرار رکھیں گے جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ برقرار رکھے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں کی طرف بھیجا' جب پھل کے پکنے کا وقت آیا تو اُنہوں نے اُن لوگوں کے لیے پیداوار کا اندازہ لگایا اور پھر یہودیوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اس اندازہ کے مطابق وصولی کرلیں' یا پھر اس اندازہ کے مطابق اُنہیں ادائیگی کردیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پہلے اندازہ لگانے کا حکم اس لیے دیا تھا تاکہ پھل کے کھائے جانے یا اُن کے منتشر ہونے سے پہلے زکوٰۃ کو شمار کیا جاسکے' تو وہ لوگ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

7204 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُقَاضَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ اَهْلِ خَيْبَرَ عَلٰى اَنَّ لَنَا نِصْفَ الثَّمَرِ، وَلَهُمْ نِصْفُهُ قَالَ: وَيَكْفُونَ الْعَمَلَ حَتّٰى اِذَا طَابَ ثَمَرُهُمْ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: اِنَّ ثَمَرَنَا قَدْ طَابَ فَابْعَثْ خَارِصًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا طَافَ فِي نَخْلِهِمْ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ فِي خَلْقِ اللّٰهِ اَحَدًا اَعْظَمَ فِرْيَةً، وَاَعْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ، وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اَحَدًا اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْكُمْ، وَاللّٰهِ مَا يَحْمِلُنِي ذٰلِكَ عَلٰى اَنْ اَحِيفَ عَلَيْكُمْ قَدْرَ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ، وَاَنَا اَعْلَمُهَا قَالَ: ثُمَّ خَرَصَهَا جَمِيعًا الَّذِي لَهُمْ، وَالَّذِي لِلْيَهُودِ ثَمَانِينَ اَلْفَ وَسْقٍ، ثُمَّ قَالَتِ الْيَهُودُ: خَرَبْتَنَا فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: اِنْ شِئْتُمْ، فَاَعْطُونَا اَرْبَعِينَ اَلْفَ وَسْقٍ، وَنُخْرِجُ عَنْكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ اَعْطَيْنَاكُمْ اَرْبَعِينَ اَلْفَ وَسْقٍ، وَتَخْرُجُونَ عَنَّا فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوا: بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ، وَالْاَرْضُ، وَبِهٰذَا يَغْلِبُونَكُمْ

✲✲ عبداللہ بن عبید بن عمیر نے نبی اکرم ﷺ کے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ کیے گئے معاہدہ کے بارے میں یہ بتایا کہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ پیداوار کا نصف حصہ ہمیں ملے گا اور اس کا نصف حصہ اُن لوگوں کو ملے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ

کام کاج کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب پھل پک کر تیار ہو گیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی: ہمارا پھل پک کر تیار ہو گیا ہے آپ کسی اندازہ لگانے والے شخص کو بھیجیں جو ہمارے اور آپ کے درمیان اندازہ لگائے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا' جب حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے کھجوروں کے باغات کا چکر لگایا اور اُن کا جائزہ لیا تو بولے: اللہ کی قسم! مجھے ایسی کسی مخلوق کا علم نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تم سے زیادہ جھوٹی ہو اور تم سے زیادہ اللہ کے رسول سے دشمنی رکھتی ہو اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو میرے نزدیک تم سے زیادہ پسندیدہ ہو' لیکن اللہ کی قسم! یہ بات بھی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کر سکی کہ میں ایک ذرہ کے وزن جتنی' تمہارے ساتھ زیادتی کروں۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے اُس تمام پیداوار کا اندازہ لگایا تو یہودیوں کی پیداوار اسّی ہزار وسق تھی' تو یہودیوں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں! ابن رواحہ نے کہا: اگر تم چاہو تو تم ہمیں چالیس ہزار وسق دے دو اور ہم تمہارے پاس سے چلے جائیں اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں چالیس ہزار وسق دے دیتے ہیں اور تم یہاں سے چلے جاؤ (جتنی پیداوار ہو گی وہ ہم خود اُتار لیں گے)۔ تو اُن یہودیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور بولے: اسی (انصاف پسندی) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں اور اسی وجہ سے یہ لوگ تم پر غالب آئے ہیں۔

7205 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ وَسَقٍ، وَزَعَمَ اَنَّ الْيَهُوْدَ لَمَّا اَنْ خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ اَخَذُوا التَّمْرَ، وَعَلَيْهِمْ عِشْرُوْنَ اَلْفَ وَسَقٍ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کی پیداوار کا اندازہ لگایا کہ وہ چالیس ہزار وسق ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی کہ جب یہودیوں کو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اختیار دیا تو انہوں نے کھجوروں کو اختیار کر لیا اور اُن پر بیس ہزار وسق کی ادائیگی لازم ہوئی۔

7206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فَحَقٌّ عَلَى الْخَارِصِ اِذَا تَكَاثَرَ سَيِّدُ الْمَالِ الْخَرْصَ اَنْ يُخَيِّرَهُ كَمَا خَيَّرَ ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ: اِيْ لَعَمْرِي، وَاَيُّ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اندازہ لگانے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب مال کا مالک شخص اُس کے اندازہ کو زیادہ شمار کر رہا ہو تو اندازہ لگانے والا اُسے اختیار دیدے جس طرح حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے (یہودیوں کو) اختیار دیا تھا۔ (عطاء نے یہ بھی کہا:) نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مقابلہ میں اور کون سا طریقہ زیادہ بہتر ہو گا؟

7207 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نِسْطَاسٍ، "عَنْ خَيْبَرَ قَالَ: فَتَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ جَمْعَاءَ لَهُ حَرْثُهَا وَنَخْلُهَا، وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ رَقِيْقٌ، فَصَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدَ عَلٰى اَنَّكُمْ تَكْفُوْنَا الْعَمَلَ وَلَكُمْ شَطْرٌ

الثَّمَرِ، عَلٰى اَنْ اُقِرَّكُمْ مَا بَدَا لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ، فَذٰلِكَ حِينَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ رَوَاحَةَ يُخْرِصُهَا بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا خَيَّرَهُمْ اَخَذَتْ يَهُودُ الثَّمَرَ، فَلَمْ يَزَلْ خَيْبَرُ بِيَدِ الْيَهُودِ عَلٰى صُلْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَاَخْرَجَهُمْ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ: اَلَمْ يُصَالِحْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ: بَلٰى عَلٰى اَنْ نُقِرَّكُمْ مَا بَدَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ، فَهٰذَا حِينَ بَدَا لِي اِخْرَاجُكُمْ، فَاَخْرَجَهُمْ ثُمَّ قَسَّمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُعْطِ مِنْهَا اَحَدًا لَمْ يَحْضُرِ افْتِتَاحَهَا قَالَ: فَاَهْلُهَا الْاٰنَ الْمُسْلِمُونَ لَيْسَ فِيهَا الْيَهُودُ "

✵✵ عامر بن عبدالرحمن' خیبر کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُسے فتح کیا تو وہاں کھیت اور کھجوروں کے باغات بہت زیادہ تھے' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے پاس غلام نہیں تھے (جو وہاں کام کاج کر سکیں) تو نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ تم لوگ یہاں کام کاج کرو گے اور پیداوار کا نصف حصہ تمہیں ملے گا' اس شرط پر کہ ہم تمہیں یہاں اُس وقت تک برقرار رہنے دیں گے جب تک اللہ اور اُس کے رسول کو مناسب محسوس ہوگا' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ اُن کی پیداوار کا اندازہ لگائیں' جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اختیار دیا تو یہودیوں نے پھل کو اختیار کر لیا' اُس کے بعد خیبر یہودیوں کے پاس رہا جو نبی اکرم ﷺ کے صلح کے معاہدہ کے مطابق تھا' یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے اُن یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا حکم دیا تو یہودیوں نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ اس' اس شرط پر صلح نہیں کی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! لیکن اس شرط پر کی تھی کہ ہم تمہیں اُس وقت تک یہاں رہنے دیں گے جب تک اللہ اور اُس کے رسول کو مناسب لگے گا' تو اب مجھے یہ مناسب لگ رہا ہے کہ تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دیا اور وہاں کی سرزمین کو اُن مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُس کی فتح میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کی کوئی بھی زمین کسی ایسے شخص کو نہیں دی جو اُس کی فتح میں شریک نہیں ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو خیبر کے رہنے والے لوگ مسلمان ہیں اور اُن میں کوئی بھی یہودی نہیں ہے۔

7208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ خَيْبَرَ اِلَى الْيَهُودِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوا فِيهَا، وَلَهُمْ شِطْرُهَا قَالَ: فَمَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ، وَصَدْرٌ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، ثُمَّ اُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْحِجَازِ اَوْ بِاَرْضِ الْعَرَبِ دِينَانِ، فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتَ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَاْتِ بِهٖ، وَاِلَّا فَاِنِّي مُجْلِيكُمْ قَالَ: فَاَجْلَاهُمْ، وَقَدْ كَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر یہودیوں کے سپرد کیا' اس شرط پر کہ وہ وہاں پر کام کاج

کریں گے اور پیداوار کا نصف حصہ اُنہیں مل جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت کے ابتدائی دور میں اسی طرح کی صورتِ حال رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُس بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا تھا' یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ حجاز کی سرزمین میں' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عرب کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں تحقیق کی اور یہ بات مستند طور پر ثابت ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا کوئی معاہدہ تھا وہ اُسے لے آئے' اب میں تم لوگوں کو جلاوطن کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن یہودیوں کو جلاوطن کروا دیا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران یہ بات ارشاد فرمائی تھی جس بیماری میں آپ کا وصال ہوا تھا۔

7209 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ فَرْوَةَ بْنَ عَمْرٍو يُخْرِصُ النَّخْلَ، فَاِذَا دَخَلَ الْحَائِطَ حَسَبَ مَا فِيهِ مِنَ الْاَقْنَاءِ، ثُمَّ ضَرَبَ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ عَلٰى مَا يَرٰى فِيهَا، وَكَانَ لَا يُخْطِءُ

✵✵ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فروہ بن عمرو کو کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا' جب وہ باغ میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے کھجوروں کے گچھوں کا اندازہ لگایا اور پھر اُنہیں ایک دوسرے سے ضرب دی' اُن کا اندازہ غلط نہیں ہوتا تھا۔

7210 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ خَارِصًا اَمَرَهُ اَنْ لَا يُخْرِصَ الْعَرَايَا

✵✵ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی اندازہ لگانے والے کو بھیجتے تھے تو اُسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ عرایا کا اندازہ نہ لگائے۔

7211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَلْخَرْصُ الْيَوْمَ بِدْعَةٌ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْخَرْصِ عَلٰى يَهُوْدٍ مَرَّةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: آج اندازہ لگانا بدعت ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کے لیے پیداوار کا اندازہ لگانے کا حکم ایک یا دو مرتبہ دیا تھا' اُس کے بعد آپ نے اسے ترک کر دیا تھا۔

بَابُ خَرْصِ النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ، وَمَا يُؤْخَذُ مِنْهُ

باب: کھجوروں یا انگوروں کا اندازہ لگانا اور اُس میں سے کتنا وصول کیا جائے گا؟

7212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: يُخْرَصُ النَّخْلُ، وَالْعِنَبُ، وَلَا يُخْرَصُ الْحَبُّ، قُلْتُ لَهُ: اَكَانَ مَنْ مَضَى يُخْرِصُونَ النَّخْلَ، وَالْعِنَبَ، وَلَا يُخْرِصُونَ الْحَبَّ اَمِ النَّاسُ الْيَوْمَ؟ قَالَ: "بَلْ مَضَى، اِخَالُ قَالَ: وَالنَّاسُ الْيَوْمَ اَيْضًا لَا يُخْرِصُونَ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کھجوروں اور انگوروں کی پیداوار کا اندازہ لگایا جائے گا' دیگر کسی قسم کے اناج کی پیداوار کا اندازہ نہیں لگایا جائے گا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا جو لوگ پہلے گزر گئے ہیں' کیا وہ صرف کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ لگایا کرتے تھے اور وہ دیگر کسی قسم کی پیداوار کا اندازہ نہیں لگاتے تھے' یا پھر لوگ آج کل ایسا کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: بلکہ جو لوگ گزر گئے ہیں اُن کے بارے میں میرا یہی گمان ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ جہاں تک آج کل کا تعلق ہے تو لوگ پیداوار کا اندازہ نہیں لگاتے ہیں۔

7213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُخْرِصُ النَّخْلَ، وَالْعِنَبَ، وَلَا يُخْرِصُ الْحَبَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم بن ابومخارق اور عمرو بن دینار نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ کھجوروں اور انگوروں کا تو اندازہ لگایا جاتا تھا لیکن اناج کا اندازہ نہیں لگایا جاتا تھا۔

7214 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَّابَ بْنَ اَسِيْدٍ حِينَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: اخْرُصِ الْعِنَبَ كَمَا تُخْرِصُ النَّخْلَ، ثُمَّ خُذْ زَكَاتَهُ مِنَ الزَّبِيبِ كَمَا تَاْخُذُ زَكَاةَ النَّخْلِ مِنَ التَّمْرِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي صَدَقَةِ التَّمْرِ اَنْ يُؤْخَذَ الْبَرْنِيُّ مِنَ الْبَرْنِيِّ، وَيُؤْخَذَ اللَّوْنُ مِنَ اللَّوْنِ، وَلَا يُؤْخَذَ اللَّوْنُ مِنَ الْبَرْنِيِّ، وَاَنْ يُؤْخَذَ مِنَ الْجَرِينِ، وَلَا يَضُمُّونَهَا، ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو جب مکہ کا گورنر مقرر کیا تو ارشاد فرمایا: تم انگوروں کی پیداوار کا بھی اُسی طرح اندازہ لگانا جس طرح تم کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگاؤ گے اور پھر کشمش کی شکل میں انگوروں کی زکوٰۃ وصول کر لینا جس طرح تم کھجوروں کے باغات کی جگہ اُتری ہوئی کھجوریں وصول کر لیتے ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے کھجوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ تحریر کیا تھا کہ برنی میں برنی وصول کی جائے گی اور لون میں سے لون وصول کی جائے گی' برنی میں سے لون وصول نہیں کی جائے گی اور یہ کھجوریں سکھانے کی جگہ سے وصول کی جائیں گی' وہ لوگ انہیں ملا نہیں دیں گے۔

ابن جریج نے یہ ابن ابونجیح کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَتَى يُخْرَصُ؟

باب: اندازہ کب لگایا جائے گا؟

7215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانُوا يُخْرِصُونَ الثَّمَرَةَ إِذَا طَابَتْ، فَكَانَتْ بُسْرًا، ثُمَّ كَانُوا يُخَلُّونَ بَيْنَهَا، وَبَيْنَ اَهْلِهَا فَيَاْكُلُونَهَا بُسْرًا، وَرُطَبًا، وَتَمْرًا ثُمَّ يَاْخُذُونَ بِذٰلِكَ الْخَرْصَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ پھلوں کی پیداوار کا اندازہ اُس وقت لگا لیتے تھے جب پھل تیار ہونے کے قریب ہوتا تھا اور کچا ہوتا تھا' پھر وہ اُس پھل اور اُس کے مالکان کے درمیان جگہ چھوڑ دیتے تھے (یعنی رکاوٹ نہیں ڈالتے تھے) تاکہ وہ لوگ خشک اور تازہ کھجوروں کو کھالیں اور وہ لوگ بعد میں اُس اندازہ کے مطابق (زکوٰۃ) وصول کر لیتے تھے۔

7216 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِخَرْصِ خَيْبَرَ حِينَ طَابَ ثَمَرُهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبید نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب خیبر کا پھل تیار ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے وہاں کی پیداوار کا اندازہ لگانے کا حکم دیا۔

7217 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى يُخْرَصُ النَّخْلُ؟ قَالَ: حِينَ يُطْعِمُ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کھجوروں کا اندازہ کب لگایا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

عبدالکریم بن ابومخارق نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

7218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَمَّا قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَا؟ قَالَ: نَعَمْ حَتّٰى تُطْعِمَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اس سے پہلے اندازہ لگایا گیا ہو تو وہ درست نہیں ہو گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتی۔

7219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: - وَهِيَ تَذْكُرُ شَاْنَ خَيْبَرَ - فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ اِلَى الْيَهُودِ، فَيُخْرِصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ اَوَّلُ الثَّمَرِ، قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُودَ بِاَنْ يَاْخُذُوهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ، اَوْ يَدْفَعُونَهَا اِلَيْهِمْ بِذٰلِكَ

وَاِنَّمَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ، لِكَیْ تُحْصَی الزَّکَاةُ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ، وَتَفْتَرِقَ

٭٭ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے خیبر کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی طرف بھیجا' جب اُن کا پھل تیار ہو چکا تھا کہ وہ کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگائیں' تو اُنہوں نے یہودیوں کو اختیار دیا کہ وہ اس اندازہ کے مطابق یا تو خود وصول کر لیتے ہیں' یا اس اندازہ کے مطابق اُنہیں ادائیگی کر دیتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اندازہ لگانے کا حکم دیا ہے تاکہ پھلوں کے کھا جانے سے پہلے اور منتشر ہونے سے پہلے زکوٰۃ کا اندازہ لگا لیا جائے۔

7220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَیْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْخُرَّاصِ اِذَا بَعَثَهُمْ: احْتَاطُوا لِاَهْلِ الْمَالِ فِي النَّائِبَةِ، وَالْوَاطِيَةِ وَمَا يُجِبُ فِي الثَّمَرِ مِنَ الْحَقِّ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندازہ لگانے والے افراد کو جب بھیجتے تھے تو اُن سے یہ فرمایا کرتے تھے: نائبہ اور واطیہ میں' اور پھلوں میں مال کے مالکان کے حق کے حوالے سے احتیاط کرنا۔

7221 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ لِلْخُرَّاصِ: دَعْ لَهُمْ قَدْرَ مَا يَقَعُ، وَقَدْرَ مَا يَاْكُلُونَ

٭٭ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اندازہ لگانے والے شخص کو یہ کہتے تھے کہ اُن لوگوں کے لیے اُتنی چیزیں چھوڑ دیں جو خود ہی گر گئی ہیں اور اُتنی بھی چھوڑ دینا جتنی وہ کھا لیتے ہیں۔

7222 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَمَّا مَعْمَرٌ، فَحَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ لِلْخُرَّاصِ: "اِذَا وَجَدْتَ قَوْمًا قَدْ خَرَفُوا يَقُولُ: قَدْ نَزَلُوا فِي حَائِطِهِمْ، فَانْظُرْ قَدْرَ مَا تَرَى اَنَّهُمْ يَاْكُلُونَ فَاِنَّهُ لَا يُخْرَصُ عَلَيْهِمْ"

7219- سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب متی یخرص التمر' حدیث:1381' سنن الدارقطنی' کتاب الزکاۃ' باب فی قدر الصدقة فیما اخرجت الارض' حدیث:1802' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب زکاۃ الثمار' باب خرص التمر والدلیل علی ان له حکما' حدیث:7005' معرفة السنن والآثار للبیهقی' کتاب الزکاۃ' باب فرض الابل السائمة' باب کیف یؤخذ زکاۃ النخل والعنب ؟ حدیث:2466' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث:24769' مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن عروۃ بن الزبیر' حدیث:791' المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' حدیث:7706' صحیح ابن خزیمة' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقة الحبوب والثمار' باب وقت بعثة الامام الخارص یخرص الثمار' حدیث:2154

✲✲ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگانے والے شخص سے یہ فرمایا: جب تم کچھ لوگوں کو پاؤ کہ وہ کچھ پھل اُتار چکے ہوں اور وہ اپنے باغات میں اُتر چکے ہوں تو تم اس بات کا جائزہ لے لینا کہ اُنہوں نے کتنا کھایا ہے' اس کا اُن کے حساب میں شمار نہ کرنا۔

بَابُ يَرُدُّونَ الْفَضْلَ

باب: اضافی چیز کو واپس کر دینا

7223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ خَرَصْتُ نَخْلِي فَبِعْتُهَا بَعْدَ الْخَرْصِ مِنْ نَاسٍ، فَاَقَمْتُ اَنَا الْبَيِّنَةَ عَلٰى اَنَّهَا اَقَلُّ مِمَّا خُرِصَتْ، اَتَرَى اَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ الْفَضْلَ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ الْخَرْصُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ يَرُدُّوا عَلَيْكَ الْفَضْلَ، قُلْتُ: خَرَصُوا عَلَيَّ نَخْلِي، فَلَمَّا رَفَعْتُ تَمْرِي اِذَا هُوَ يَزِيدُ عَلٰى خَرْصِهِمْ، اُوَدِّي اِلَيْهِمُ الْفَضْلَ؟ قَالَ: لَا، اِنْ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ بِعْتُ ثَمَرَ مَالِي قَبْلَ خُرُوجِ الْخَارِصِ، اَلَهُمْ اَنْ يُعِيدُوا بَيْعِي، فَيُخْرِصُوا قَالَ: نَعَمْ، يُخْرِصُونَهُ اِنْ كَانَ الْخَرْصُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هُوَ اَحَقُّ ذٰلِكَ، وَاِلَّا فَقَدْ بِعْتَ لَهُمْ، وَلَكَ، وَاِنْ بَاعَ ثَمَرًا بِذَهَبٍ فَاِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِي الثَّمَرِ مَا كَانَ، وَلَيْسَ فِي الذَّهَبِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنے کھجوروں کے درخت کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور پھر یہ اندازہ لگانے کے بعد میں کسی شخص کو وہ فروخت کر دیتا ہوں' تو کیا میں اس بات کی گواہی دے سکتا ہوں کہ اس کا جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کی پیداوار اُس سے کم تھی اور کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ ایسی صورت میں وہ لوگ اضافی ادائیگی مجھے واپس کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں یہ اندازہ لگایا جاتا تھا' البتہ تمہیں اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اضافی چیز کو تمہیں واپس کر دیں۔ میں نے کہا: لوگ میرے کھجوروں کے باغ کے بارے میں اندازہ لگا لیتے ہیں' جب میں اپنی کھجوریں اُٹھاتا ہوں تو وہ اُن کے اندازہ سے زیادہ ہوتی ہیں' تو کیا میں اضافی ادائیگی اُنہیں کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایسا ہوا کرتا تھا۔

میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اندازہ لگانے والے شخص کے آنے سے پہلے اپنی زمین کا پھل فروخت کر دیتا ہوں' تو کیا اُنہیں حق حاصل ہوگا کہ وہ میرے سودے کو کالعدم قرار دیں اور پھر اندازہ لگائیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ لوگ اندازہ لگائیں گے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اندازہ لگایا جاتا تھا اور وہ لوگ اس بات کے زیادہ حق دار تھے' ورنہ تم یہ چیز اُنہیں فروخت کر دو گے اور تمہارا حصہ تمہیں مل جائے گا اور اگر کسی شخص نے سونے کے عوض میں پھل کو فروخت کیا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی پھل میں لازم ہوگی' خواہ وہ جتنی بھی ہو' سونے میں لازم نہیں ہوگی۔

7224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوبَ: بِعْتُ ثَمَرِي بِمِائَتَيْ دِينَارٍ قَالَ: فَفِيهَا فِي كُلِّ عَشَرَةِ دَنَانِيرَ دِينَارٌ اِذَا كَانَ قَدْ فَاتَ قَالَ: فَاِنْ اَدْرَكَهُ اَخَذَ مِنَ الثَّمَرَةِ، وَاسْتَرْجَعَ الْمُبْتَاعُ مِنَ الْبَائِعِ عُشْرَ مَا اَعْطَاهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے دریافت کیا: میں اپنا پھل دوسو دینار کے عوض میں فروخت کر دیتا ہوں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہر دس دینار میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ وہ فوت ہو۔ اُنہوں نے کہا: اگر وہ اُسے اس حالت میں پاتا ہے کہ اُس نے پھل میں سے حاصل کیا ہے تو خریدار فروخت کرنے والے سے اُس چیز کا دسواں حصہ واپس لے گا جو اُس نے ادائیگی کی تھی۔

7225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خُرِصَ عَلَيَّ مَالِي، ثُمَّ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَهَلَكَ قَبْلَ اَنْ اُحْرِزَهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَ: قُلْتُ: فَوَضَعْتُهُ فِي الْجَرِينِ، فَسُرِقَ قَبْلَ اَنْ اُحْرِزَهُ؟ قَالَ: فَلَيْسَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میرے مال کے بارے میں میرے لیے اندازہ لگالیا جاتا ہے' پھر اُسے کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے اور وہ مال محفوظ ہونے سے پہلے ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔ تو عطاء نے کہا: تم پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ میں نے کہا: اگر میں نے وہ مال گودام میں رکھ دیا ہو اور میرے محفوظ کرنے سے پہلے وہ چوری ہو جائے؟ تو اُنہوں نے کہا: تم پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ تَضْيِيفُ الْخَارِصِ

باب: اندازہ لگانے والے شخص کی مہمان نوازی کرنا

7226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا يُضَيِّفُ اَحَدٌ خَارِصًا، فَاِنْ اَضَافَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُضِيفِ تَضْيِيفٌ، اِنْ شَاءَ، وَاِلَّا حَلَبَ، يَعْنِي يَحْلِبُ لَهُ الْمَاشِيَةَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا: کوئی بھی شخص اندازہ لگانے والے شخص کی مہمان نوازی نہیں کرے گا اور اگر کوئی اُس کی مہمان نوازی کرتا ہے تو مہمان نوازی کرنے والے شخص پر اہتمام کے ساتھ مہمان نوازی لازم نہیں ہو گی' اگر وہ چاہے گا تو کر لے گا' ورنہ اُس کے لیے جانور کا دودھ دوہ کے اُسے دے دے گا۔

7227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْخُرَّاصَ كَانُوا فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ لَا يُضَيِّفُونَ اَحَدًا اِنَّمَا كَانُوا يَاْكُلُونَ مِنَ الْمَالِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ پہلے زمانہ میں اندازہ لگانے والے شخص کو کوئی مہمان نہیں بناتا تھا' وہ حاصل ہونے والے مال میں سے کھانا کھا لیتا تھا۔

بَابُ سَاعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے (ریاستی کاموں کے) اہلکاروں کا بیان

7228 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَيَاتَهُ جَمِيعًا رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَارِصًا، يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ التَّيِّهَانِ اَبُو الْهَيْثَمِ، حَتّٰى اِذَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاَبٰى، فَقَالَ: قَدْ كُنْتَ تُخْرِصُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ اَفْعَلُ، ثُمَّ آتِي فَيَسْتَغْفِرَ لِي، فَمَنْ يَسْتَغْفِرُ لِي الْاٰنَ، فَبَعَثَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا غَيْرَهُ

** محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں انصار سے تعلق رکھنے والے کسی ایک فرد کو اندازہ لگانے کے لیے بھیجا' جس کا نام عبداللہ بن تیہان ابوہیثم تھا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بھیجا تو اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نبی اکرم ﷺ کے لیے تو اندازہ لگایا کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں ایسا کیا کرتا تھا پھر میں آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ میرے لیے دعائے مغفرت کیا کرتے تھے' اب میرے لیے دعائے مغفرت کون کرے گا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن کی جگہ کسی دوسرے شخص کو بھجوایا۔

7229 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ فَرْوَةُ بْنُ عَمْرٍو، فَيُخْرِصُ ثَمَرَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: وَمَا سَمِعْتُ بِالْخَرْصِ اِلَّا فِي النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے بنو بیاضہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بھیجا جس کا نام فروہ بن عمرو تھا' اُس نے اہلِ مدینہ کی پیداوار کا اندازہ لگایا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اندازہ لگانے کی روایت کا حکم صرف کھجوروں اور انگوروں کے بارے میں سنا ہے۔

بَابُ مَا تَسْقِي السَّمَاءُ

باب: جسے آسمان سیراب کرتا ہے (یعنی جو بارش سے سیراب ہوتی ہے)

7230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِيمَا تَسْقِي السَّمَاءُ، وَمَا يُسْقَى بِالْكَظَائِمِ مِنْ نَخْلٍ اَوْ عِنَبٍ اَوْ حَبٍّ؟ قَالَ: الْعُشْرُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جسے آسمان سیراب کرتا ہے اور جو کنویں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے' اُس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ جیسے کھجور ہے' انگور ہے اور دیگر اناج ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: عشر (کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

7231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِيهِ الْعُشْرُ

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7232 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، الْبَعْلُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُشُوْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ بَالدِّلَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "الْبَعْلُ: الْعَثْرِيُّ"

٭٭ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو زمین آسمان کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے' یا (بارانی پانی کے قریب ہونے کی وجہ سے) زیرِ زمین سیراب ہو جاتی ہے' یا نہروں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے' اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ''بعل'' سے مراد ''عثری'' (جو براہ راست بارش سے سیراب ہوتی) ہے۔

7233 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا سُقِيَ فَتْحًا اَوْ سَقَتْهُ السَّمَاءُ فَفِيهِ الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَنِصْفُ الْعُشْرِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے ''فتح'' (نہر کے پانی) کے ذریعہ سیراب کیا جائے' یا جسے آسمان سیراب کرے تو اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جائے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَرَاْتُهُ فِيْ كِتَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كُلِّ رَجُلٍ كَتَبَهُ لَهُمْ: "فِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ، وَالْاَرْشِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ، - قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ فِيهِ اخْتِلَافًا -، وَفِيمَا كَانَ بَعْلًا وَفِيمَا كَانَ بِالْكَظَائِمِ، وَفِيمَا كَانَ نَجْلًا الْعُشْرُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ اَسْمَعْ فِيهِ اخْتِلَافًا

٭٭ معمر نے ایک سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ایک اور سند کے ساتھ زہری اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُن میں سے ہر ایک شخص نے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تحریری طور پر اُن کے پاس موجود تھا کہ جس زمین کو پانی چھڑک کر' یا ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جائے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے' اور جس زمین کو بارش یا کنویں یا زیرِ زمین' کے ذریعہ سیراب کیا جائے' اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ معمر کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں سنا ہے۔

7235 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ، وَالسَّمَاءُ، وَالْعُيُونُ فَالْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ، فَنِصْفُ الْعُشْرِ

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نہر اور آسمان اور چشموں کے ذریعہ جو زمین سیراب ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِيمَا يُسْقَى بِالْكَظَائِمِ، وَمَا كَانَ بَعْلًا، وَمَا كَانَ يُسْقَى بِالنِّجَالِ مِنْ نَخْلٍ اَوْ عِنَبٍ، اَوْ حَرْثٍ قَالَ: الْعُشْرُ قَالَ: قُلْتُ: فَكَمْ فِيمَا يُسْقَى بِالدِّلَاءِ، وَبِالْمَنَاضِحِ قَالَ: نِصْفُ الْعُشْرِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس زمین کو کظائم (زیر زمین باہمی طور پر مربوط کنویں) کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو اور جو بارش سے سیراب ہو اور جسے زیر زمیں جڑوں کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو (یعنی انہیں پانی لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی) جیسے کھجور یا انگور یا کھیت کی ہوتی ہے (تو اُس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟) اُنہوں نے جواب دیا: عشر کی۔ میں نے کہا: جس زمین کو ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو اور چھڑکاؤ کے برتن کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو (اُس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟) اُنہوں نے جواب دیا: نصف عشر کی۔

7237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِيمَا سُقِيَ بِالدِّلَاءِ، وَالْمَنَاضِحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

* ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس زمین کو ڈول کے ذریعہ اور چھڑکاؤ کے آلے کے ذریعہ سیراب کیا جائے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: كُلُّ شَيْءٍ لَا يُتَعَنَّى بِسَقْيِهِ فَفِيهِ الْعُشْرُ، وَكُلُّ شَيْءٍ يُتَعَنَّى بِسَقْيِهِ بِالدَّلْوِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہر وہ چیز جس کو سیراب کرنے میں مشقت نہ ہو' اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر وہ چیز جسے ڈول کے ذریعہ مشقت کے ساتھ سیراب کیا جائے' اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7239 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: كُلُّ صَدَقَةِ الثِّمَارِ، وَالزَّرْعِ مَا كَانَ مِنْ نَخْلٍ اَوْ عِنَبٍ، اَوْ زَرْعٍ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْ شَعِيرٍ اَوْ سُلْتٍ مِمَّا كَانَ بَعْلًا، اَوْ يُسْقَى بِنَهَرٍ، اَوْ يُسْقَى بِالْعَيْنِ اَوْ عَثَرِيًّا يُسْقَى بِالْمَطَرِ، فَفِيهِ الْعُشْرُ فِيْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدَةٌ، وَمَا كَانَ يُسْقَى مِنْهُ بِالنَّضْحِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيْ كُلِّ عِشْرِينَ، وَاحِدٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَهْلِ الْيَمَنِ اِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، وَمَنْ مَعَهُ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُعَافِرَ، وَهَمْدَانَ اَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ صَدَقَةِ الثِّمَارِ الْعُشْرُ مَا تَسْقِي الْعَيْنُ، وَتَسْقِي السَّمَاءُ، وَعَلٰى مَا يُسْقَى بِالْغَرْبِ نِصْفُ الْعُشْرِ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: ہر قسم کے پھل اور زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کا حکم یہ ہوگا' خواہ اُس کا تعلق کھجوروں سے ہو یا انگوروں سے ہو یا زرعی پیداوار سے ہو جیسے گندم یا جو وغیرہ تو جو زمین بعل ہو یا اُسے نہر کے ذریعہ سیراب کیا جائے' یا چشمہ کے ذریعہ سیراب کیا جائے' یا وہ بارانی زمین ہو جسے بارش کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو تو اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی' یعنی ہر دس میں سے ایک کی ادائیگی لازم ہوگی' اور جس زمین کو پانی لاکر سیراب کیا جاتا ہو اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی' یعنی ہر بیس میں ایک کی ادائیگی لازم ہوگی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کی طرف خط لکھا تھا جو حارث بن عبد کلال اور اُن کے ساتھ رہنے والے معافر اور ہمدان قبیلہ کے اہلِ یمن کی طرف لکھا گیا تھا کہ اہلِ ایمان پر پھلوں کی زکوٰۃ میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ اُسے چشمہ کے ذریعہ یا بارش کے پانی کے ذریعہ سیراب کیا جائے اور جس زمین کو ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَعْطَانِي سِمَاكُ بْنُ الْفَضْلِ كِتَابًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مَلِكِ بْنِ كَفَلَانِسَ، وَالْمُصْعَبِيِّينَ، فَقَرَاْتُهُ، فَاِذَا فِيهِ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَالْاَنْهَارُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالْمَسْنَا نِصْفُ الْعُشْرِ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: سماک بن فضل نے مجھے ایک خط دیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملک بن کفلانس اور مصعبیین کو لکھا گیا تھا' میں نے اُسے پڑھا تو اُس میں یہ تحریر تھا:

''جو زمین آسمان (یعنی بارش) اور نہروں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے پانی لا کر سیراب کیا جاتا ہے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

7241 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَشَرَةُ اَفْرَاقٍ تَزِيدُ عَلٰى مِائَةٍ تُسْقَى بِالدَّلْوِ لَيْسَتْ كَسْرًا، يَكُونُ فِيهَا نِصْفُ الْفَرَقِ فَمَا اَجَازَ لِي مِنْ شَيْءٍ، وَاَقُولُ اَنَا: لَوْ كَانَ فِيهَا شَيْءٌ كَانَ فِي عِشْرِينَ دِرْهَمًا تَزِيدُ عَلٰى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ نِصْفُ دِرْهَمٍ قَالَ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَرٰى فِي كُلِّ خَمْسَةِ اَفْرَاقٍ تَزِيدُ عَلٰى مِائَةٍ صَدَقَةٌ لَيْسَتْ كَكَسْرِ الْوَرِقِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک سو ''فرق'' (ماپنے کا مخصوص پیمانہ) سے دس ''فرق'' زیادہ ہو جاتے ہیں اور اُس زمین کو ڈول کے ذریعہ سیراب کیا گیا ہو تو کیا یہ ٹوٹ نہیں جائے گا اور اس میں نصف فرق کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی؟ اس میں میرے لیے کیا چیز جائز ہوگی؟ اس بارے میں میری تو یہ رائے ہے کہ اگر اس میں کوئی چیز لازم ہوگی تو یہ بیس درہموں میں لازم ہوگی جو دو سو درہم سے زیادہ ہوتے ہیں کہ اُس میں نصف درہم کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔ راوی کہتے

ہیں: تو عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک سو کے بعد زیادہ ہونے والے ہر پانچ فرقوں میں زکوٰۃ لازم ہوگی اور یہ چاندی کے ٹوٹنے کی طرح نہیں ہوگا۔

7242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طَعَامٌ مِنْ اَرْزَاقِ هٰذِهِ السُّفُنِ، اَوْ اَعْطَانِيهِ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَمْحٍ اَوْ تَمْرٍ فَاَمْسَكْتُهُ اُرِيدُ اَكْلَهُ، فَيَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ اَوْ عَلٰى مَا يَبْقَى مِنْهُ قَالَ: " لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ صَدَقَةٌ، لَعَمْرِي اِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِكَ لِنَبْتَاعَ الطَّعَامَ فَمَا نُزَكِّيهِ قَالَ: وَاِنْ كُنْتَ تُرِيدُ بَيْعَهُ اِذَا بِعْتَهُ فَزَكِّهِ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ان کشتیوں میں سفر کرنے والوں کا اناج ہے یا امیرالمؤمنین مجھے کوئی گندم یا کھجوریں دے دیتے ہیں اور میں اُسے اپنے پاس روک لیتا ہوں میں اُسے خود کھانا چاہتا ہوں اُس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو کیا اُن پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے فرمایا: تم پر اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ہم بھی ایسا کرتے ہیں ہم اناج خرید لیتے ہیں لیکن اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں لیکن اگر تم اُسے فروخت کرنے کا ارادہ کرو گے تو جب تم اُسے فروخت کرو گے تو اُس کی زکوٰۃ ادا کرو گے۔

7243 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ عَنْ رَجُلٍ لَهُ طَعَامٌ مِنْ اَرْضِهِ يُرِيدُ بَيْعَهُ قَدْ زَكّٰى اَصْلَهُ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتّٰى يُبَاعَ قَالَ: وَقَالَ النَّخَعِيُّ: فِيهِ زَكَاةٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے جابر جعفی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے پاس اُس کی اپنی سرزمین کا پیداشدہ اناج ہوتا ہے اور وہ اُسے فروخت کرنا چاہتا ہے وہ اُس کی اصل کی زکوٰۃ ادا کر چکا ہوتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: شعبی نے یہ کہا ہے کہ اس میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک اسے فروخت نہیں کیا جاتا۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ ابراہیم نخعی نے یہ کہا ہے: اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7244 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: نَقُولُ فِي الْحَرْثِ اِذَا اُعْطِيَتْ زَكَاتُهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَكَ، فَلَا تُزَكِّيهِ، حَسْبُكَ الْاُولٰى قَالَ: وَقَالَ لِي عَطَاءٌ: حَسْبُكَ الْاُولٰى قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا سَمِعْتُ فِيهِ بِغَيْرِ الْاُولٰى

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا: کھیت کی پیداوار کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ جب پہلی مرتبہ میں اُس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اور پھر تمہارے پاس اُس کی پیداوار پر ایک سال گزر جائے تو تم اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرو گے تمہارے لیے پہلے والی زکوٰۃ ہی کافی ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تمہارے لیے پہلے والی زکوٰۃ کافی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ عمرو بن دینار نے مجھ سے یہ کہا: میں نے اس بارے میں پہلے والی زکوٰۃ کے علاوہ کے بارے میں کوئی اور روایت نہیں سنی ہے۔

7245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْمَالَ يَكُونُ عَلَى الْعَيْنِ

عَامَّةَ الزَّمَانِ، ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَى الْبِئْرِ فَيُسْقَى بِهَا، ثُمَّ يَصِيرُ اِلَى الْعَيْنِ، كَيْفَ صَدَقَتُهُ؟ قَالَ: الْعُشْرُ قَالَ: فَكَذٰلِكَ الْمَالُ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ يُسْقَى بِالْعَيْنِ اَكْثَرَ مِمَّا يُسْقَى بِالدَّلْوِ فَفِيهِ الْعُشُورُ، وَاِنْ كَانَ يُسْقِي بَالدَّلْوَ اَكْثَرَ مِمَّا يُسْقِي بَالنَّجَلِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ، قُلْتُ: وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ ذٰلِكَ اَيْضًا الْمَالُ يَكُونُ بَعْلًا، اَوْ عَثَرِيًّا عَامَّةَ الزَّمَانِ، ثُمَّ يَحْتَاجُ الْمَرَّةَ اِلَى الْبِئْرِ، فَيُسْقَى بِالدَّلْوِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک زمین زیادہ عرصہ تک چشمہ کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے' پھر اُس کو کنویں کے ذریعہ سیراب کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے' پھر وہ دوبارہ چشمہ سے سیراب ہوتی رہتی ہے تو اُس کی زکوٰۃ کس حساب سے لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اُنہوں نے یہ فرمایا کہ اسی طرح کی ہر پیداوار کا حکم ہوگا کہ جب اُسے ڈول کے مقابلہ میں چشمہ کے ذریعہ زیادہ سیراب کیا گیا ہو تو اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر چشمہ کی بجائے ڈول کے ذریعہ زیادہ سیراب کیا گیا ہو تو پھر نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: اس صورت میں یہ ایسی زمین کی مانند ہو جائے گا جو بعل ہو' یا بارانی ہو اور زیادہ عرصہ بارانی رہی ہو اور پھر ایک مرتبہ اُسے کنویں کے ذریعہ سیراب کرنے کی ضرورت پیش آ گئی ہو اور اُسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا گیا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي زَرْعٍ يُسْقَى بِالْغَرْبِ، وَالسَّمَاءِ عَلٰى اَيِّهِمَا صَدَقَتُهُ؟ قَالَ: عَلَى الَّذِي اَحْيَاهُ، وَعَلَى الَّذِي غَلَبَهُ عَلَيْهِ صَدَقَتُهُ

✵✵ سفیان ثوری ایسے کھیت کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے ڈول کے ذریعہ' یا آسمان (یعنی بارش کے پانی) کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے' تو ان میں سے کس حساب سے اُس کی ادائیگی کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی ادائیگی اُس شخص پر لازم ہوگی جس نے اُس زمین کو زندہ کیا اور جس شخص نے اُس پر غلبہ حاصل کیا' اُس پر اس کے صدقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7247 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خُضَرِي عَلٰى دَلْوٍ، اِنَّمَا يُسْقَى بِالدَّلْوِ اَبَدًا، بِعْتُهَا بِذَهَبٍ، كَمْ فِيهَا؟ اَنِصْفُ الْعُشْرِ كَهَيْئَةِ الزَّرْعِ؟ قَالَ: لَا، هِيَ ذَهَبٌ كَذَهَبٍ يُدَارُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ، وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میری زمین ڈول پر ہے' اُسے ہمیشہ ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے' میں اُسے سونے کے عوض میں فروخت کر دیتا ہوں تو اس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ کیا کھیت کی طرح نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ سونا ہے اور اس کی مثال اُس سونے کی طرح ہوگی جسے تجارت کے لیے لے جایا جاتا ہے' جس میں ہر بیس دینار پر نصف دینار کی اور ہر چالیس دینار پر ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

بَابُ الْعُشُورِ

باب: عشر کا بیان

7248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ سُكَّرَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ اَعَلِمْتَ عُمَرَ اَخَذَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْعُشُورَ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْهُ لَمْ اَعْلَمْهُ

✽✽ مسلم بن سکرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے بھی عشر وصول کیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ نہیں جانتا! میں یہ نہیں جانتا!

بَابُ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

باب: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی

7249 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِیْ مَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِیْ مَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ الْحَبِّ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ الْحُلْوِ صَدَقَةٌ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ وسق سے کم مٹھائی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7251 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ

7251- سنن ابن ماجه' كتاب الزكاة' باب ما تجب فيه الزكاة من الاموال' حديث:1790' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة الحبوب والثمار' باب ايجاب الصدقة في الزبيب اذا بلغ خمسة اوسق' حديث:2145' مستخرج ابي عوانة' كتاب الزكاة باب اباحة اللعب في المسجد والنظر اليه والاشتغال به يوم العيد' حديث:2150

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " - وَاَشَارَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ اَصَابِعَ -: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَعْنِىْ ذَوْدَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ وَزَادَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيثِ: وَلَيْسَ فِى الْعَرَايَا صَدَقَةٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ

✽✽ یحییٰ بن عمارہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ذریعہ پانچ انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ فرمایا:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اونٹوں سے کم (اونٹوں) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

ابن جریج کہتے ہیں: اس سے مراد پانچ اونٹ ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس حدیث میں یہ الفاظ بھی زائد ہیں کہ عرایا میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' یہ الفاظ محمد بن یحییٰ سے منقول ہیں۔

7253 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7254 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِىْ حَبٍّ، وَلَا فِىْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''کسی بھی اناج یا پھل میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک وہ پانچ وسق تک نہیں پہنچ جاتا اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

7256 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، وَقَتَادَةُ، وَيَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيرٍ، وَاَيُّوبُ وَحَرَامُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ حِبَّانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّهُمْ يَذْكُرُهُ قَالُوْا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ آبَائِهِ قَالُوْا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، اَوْ قَالَ: زَكَاةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَبْعِرَةٍ صَدَقَةٌ"

٭٭ ایوب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' اُن کے آباؤاجداد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' (راوی کو شک ہے' شاید یہاں لفظ صدقہ استعمال ہوا ہے' یا شاید لفظ زکوٰۃ استعمال ہوا ہے) اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

بَابُ كَمِ الْوَسَقِ

باب: ایک وسق کتنے کا ہوتا ہے؟

7259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْوَسَقُ سِتُّونَ صَاعًا، وَخَمْسَةُ اَوْسُقٍ ثَلَاثُ مِائَةِ صَاعٍ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: ایک وسق' ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق' تین سو صاع کے ہوتے ہیں۔

7260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: الْوَسَقُ سِتُّونَ صَاعًا قَالَ سُفْيَانُ: بَالصَّاعِ الْاَوَّلِ

✽✽ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک وسق' ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: اس سے پہلے والا صاع مراد ہے۔

7261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، قُلْتُ لَهُ: كَمِ الصَّاعُ؟ قَالَ: اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: كَمِ الْمُدُّ؟ قَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: رَطْلٌ وَنِصْفٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: رَطْلَيْنِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک صاع کتنے کا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُد کے حساب سے چار مُد جتنا ہوتا ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک مُد کتنا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ ڈیڑھ رطل کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ دو رطل کا ہوتا ہے۔

7262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْاَوْسُقِ، فَحَقَّقَهَا لِي

✽✽ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے وسق کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے اُس کی تحقیق بیان کی۔

بَابُ (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو''

7263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) اَیْ: لِكُلِّ شَيْءٍ، (وَلَا تُسْرِفُوا) (الأنعام: 141) فِيمَا تَاْتُوا مِنَ الْحَقِّ يَوْمَ حَصَادِهِ، اَوْفِي كُلِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: " بَلٰى

فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يَنْهَى عَنِ السَّرَفِ، وَفِي كُلِّ شَيْءٍ تَتْرَى، وَاَمَّا قَوْلُهُ: (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) فَمِنَ النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ، وَالْحَبِّ كُلِّهِ "، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ مَا كَانَ مِنَ الْفَوَاكِهِ؟ قَالَ: وَفِيهَا اَيْضًا يُؤْتُونَ، ثُمَّ قَالَ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُحْصَدُ يُؤْتُونَ مِنْهُ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ مِنْ نَخْلٍ، اَوْ عِنَبٍ، اَوْ حَبٍّ، اَوْ فَاكِهَةٍ، اَوْ خُضَرٍ، اَوْ قَصَبٍ، اَوْ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ذٰلِكَ تَتْرَى ، قُلْتُ: اَوَاجِبٌ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: " نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) "، ثُمَّ قُلْتُ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ مَوْصُوفٍ مَعْلُومٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَإِذَا تَصَدَّقْتَ مِمَّا اَدْفَعُ بِقَلِيلِ الصَّدَقَةِ اَوْ بِكَثِيرِهَا، اَيُجْزِءُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ حَسْبُكَ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَحْضُرْنِي مَسَاكِينُ خَبَّاْتُ لَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَوْ تُرْسِلُ اِلَى جِيرَانِكَ قَالَ: فَيُجْزِءُ عَنِّي اِذَا اَعْطَيْتُ جَارِي؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا كَانَ ذَا حَاجَةٍ قَالَ: قُلْتُ: كَانَ لِيْ حَبٌّ شَتّٰى مِنْ دَخَنٍ، وَسُلْتٍ، وَتَمْرٍ، وَشَعِيرٍ، وَمِنْ حَبٍّ شَتّٰى فَحَصَيْتُ ذٰلِكَ جَمِيعًا ثَمَرَةً، اُطْعِمُ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنَ الْحَبِّ اَمْ حَسْبِيْ اَنْ اُطْعِمَ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ قَالَ: بَلْ اُطْعِمُ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنَ الْحَبِّ قَالَ: ذٰلِكَ تَتْرَا، قُلْتُ لَهُ: مَا الدَّخَنُ؟ قَالَ: حَبٌّ يَكُونُ بِالطَّائِفِ، وَالسُّلْتُ مِثْلُ الشَّعِيرِ لَيْسَ لَهُ قِشْرٌ، وَهُوَ السَّاقَةُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو'' اس سے مراد کیا ہے؟ کیا یہ حکم ہر چیز کے لیے ہے؟ (ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور تم اسراف نہ کرو'' تو کیا اس سے مراد یہ ہے کہ اُس کی کٹائی کے دن جو اُس کا حق ہے اُس کے بارے میں زیادتی نہ کرو یا ہر چیز کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! ہر چیز میں اسراف کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ہر چیز میں ہوتی ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

''اور تم اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو''

تو اس میں کھجور انگور اور ہر قسم کا اناج شامل ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ پھلوں کا کیا حکم ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں بھی یہ لازم ہوگا اور ادائیگی کی جائے گی۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ ہر وہ چیز جس کی کٹائی کی جاتی ہو اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کیا جائے گا جس کا تعلق کھجوروں انگوروں اناج پھلوں سبزیوں سے ہے اور ہر قسم کی چیز سے ہے۔ اُنہوں نے کہا: یہ سب سبزیاں ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات لوگوں پر لازم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور تم اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو''۔ پھر میں نے دریافت کیا: کیا یہ کسی متعین اور موصوف چیز کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: جب میں تھوڑا یا زیادہ جتنا بھی صدقہ لازم ہوا ہو اُسے ادا کر دوں تو کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر میرے پاس غریب لوگ موجود نہ ہوں تو کیا میں اُن کے لیے سنبھال کر رکھ لوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یا پھر تم اسے اپنے پڑوسیوں کو بھجوا دو گے۔ میں نے کہا: اگر میں پڑوسیوں کو دے دیتا ہوں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ پڑوسی ضرورت مند بھی ہوں۔ میں نے کہا: میرے پاس مختلف قسم کا اناج ہوتا ہے جیسے دخن ہے جَو ہے

کھجور ہے جو ہے اور مختلف قسم کے اناج ہیں' میں اُن سب کا شمار کر لیتا ہوں' تو میں کیا ہر قسم کے اناج کے حوالے سے علیحدہ ادائیگی کروں گا' یا اُن سب کی طرف سے اجتماعی طور پر ادائیگی کرنا میری طرف سے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم ہر قسم کے اناج کی طرف سے ادائیگی کرو گے۔ اُنہوں نے کہا: یہ سب الگ' الگ ہیں۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: دُخن کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک اناج ہے جو طائف میں پایا جاتا ہے اور سلت بھی جو کی مانند ہوتا ہے لیکن اس پر چھلکا نہیں ہوتا' یہ ساقہ ہوتا ہے۔

7264 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ: (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الانعام: 141) قَالَ: عِنْدَ الزَّرْعِ يُعْطِی الْقَبْضَ، وَعِنْدَ الصِّرَامِ يُعْطِی الْقَبْضَ، وَيَتْرُكُهُمْ فَيَتَّبِعُونَ اَثَرَ الصِّرَامِ قُلْتُ: مَا الْقَبْضُ؟ قَالَ: قَبْضَةٌ مِنْ سُنْبُلٍ، قُلْنَا: مَا الْقَبْصُ؟ قَالَ: اِذَا زَرَعْتُ تُعْطِيهِمْ مِنَ الضَّبِيبِ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِكَ، وَاَشَارَ بِهَا

✽✽ مجاہد' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو''۔

اُنہوں نے کہا: اس سے مراد کھیتی باڑی ہے کہ اُس میں (کٹائی کے وقت) قبض دیا جائے گا اور پھل اُتارنے کے وقت اُس میں قبض دیا جائے گا' وہ لوگ اسے ترک کر دیتے ہیں اور پھر (پھل اتارنے کے بعد نیچے گرے ہوئے پھل کو حاصل کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: قبض سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے کہا: مٹھی بھر سنبل (بالیاں)۔ ہم نے کہا: قبص سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے کہا: کھیت کی کٹائی کے وقت انگلیوں کے کناروں کے ذریعے (محتاج افراد کو اناج دینا)۔

7265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَدْ كَانَ عِنْدَ حَصَادِ التَّمْرِ يُقْطَعُ الْعِذْقُ فَيَاْكُلُ مِنْهُ النَّاسُ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: کھجور کو اُتارتے وقت اُس کی ڈلی کو توڑا جائے گا اور لوگ اُس میں سے کھائیں گے۔

7266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِیْ قَوْلِهِ: (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الانعام: 141) قَالَا: الزَّكَاةُ

✽✽ قتادہ اور طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اور تم اُس کی کٹائی کے دن اُس کے حق کو ادا کرو''۔

اس کے بارے میں ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔

7267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، وَعَنْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الانعام: 141) قَالَ: الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوضَةُ، قَالَ سَعِيدٌ: وَقَوْلُهُ: (وَلَا تُسْرِفُوا) (الانعام: 141) قَالَ: لَا تَمْنَعُوا الصَّدَقَةَ فَتَعْصُوا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ آخَرُونَ:

جَدَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نَخلَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَصَدَّقُ مِنْ تَمْرِهِ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَيْءٌ، فَنَزَلَتْ: (وَلَا تُسْرِفُوا) (الأنعام: 141)

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اورتم اُس کی کٹائی کے دن اُس کے حق کو ادا کرو''۔

سعید فرماتے ہیں: اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے۔ سعید یہ فرماتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''اورتم اسراف نہ کرو''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ تم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار نہ کرو اور نافرمان نہ بن جاؤ۔

ابن جریج یہ کہتے ہیں کہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے کھجوروں کے باغات کا پھل اُتارا اور وہ اپنی کھجوروں کو مسلسل صدقہ کرتے رہے یہاں تک کہ اُن میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اورتم اسراف نہ کرو''۔

7268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنِ ابْتَاعَ اِنْسَانٌ مِنْ اِنْسَانٍ ثَمَرَ حَائِطِهِ، مَا كَانَتْ فَحَصَدَ اَيُّهُمَا يُؤَدِّي حَقَّ مَا حَصَدَ الْبَائِعُ اَوِ الْمُبْتَاعُ؟ قَالَ: الْمُبْتَاعُ، قَالَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ رَاجَعْتُهُ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى اَيِّهِمَا هُوَ؟ قَالَ: عَلَى الْمُبْتَاعِ اِنْ لَمْ يَكُونَا ذَكَرَاهَا، قَالَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ، قُلْتُ لَهُ: مِنْ اَيْنَ يُؤْخَذُ هٰذَا؟ قَالَ: "هُوَ حَائِطٌ فِيهِ صَدَقَةٌ ابْتَاعَهُ، وَيَرٰى فِيهِ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ شَرَطَ اَنَّهَا لَيْسَتْ عَلَيْهِ، وَقَدْ كَانَ قَالَ لِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ: اَنْ كَانَ يَدَعُ الْحَائِطَ كُلَّهُ فَعَلٰى سَيِّدِهِ الصَّدَقَةُ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے اُس کے باغ کا پھل خرید لیتا ہے' خواہ وہ جتنا بھی ہو اور پھر وہ اُس پھل کو اُتارتا ہے تو جو پھل اُتارا جارہا ہے اُس کا حق کون ادا کرے گا' فروخت کرنے والا شخص یا خریدار؟ اُنہوں نے جواب دیا: خریدار۔ اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ بات کہی' میں نے اُن سے زکوٰۃ کے بارے میں رجوع کیا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کس شخص پر لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: خریدار! اگر اُن دونوں نے اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔ اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ بات کہی تو میں نے اُن سے دریافت کیا: یہ حکم کہاں سے حاصل کیا گیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایک ایسا باغ ہے جس میں زکوٰۃ لازم ہوئی ہے' جسے اس نے خرید لیا ہے اور وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ اس باغ میں اُس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' البتہ اگر وہ سودے کے وقت یہ شرط عائد کردے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی اُس پر لازم نہیں ہوگی (تو حکم مختلف ہوگا) اُس کے بعد اُنہوں نے مجھ سے یہ کہا کہ اگر وہ پورے باغ کو ترک کر دیتا ہے تو پھر اُس کے مالک پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ: كَانَ يَنْهٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ بَابُ الْحَائِطِ يَوْمَ يَجِدُ النَّخْلَ، وَيَقْطِفُ الْعِنَبَ مِنْ اَجْلِ الْمَسَاكِينِ يَاْكُلُونَ مَا يَسْقُطُ مِنَ النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ، وَلَا يُخَلِّي بَيْنَهُمْ، وَبَيْنَ مَا يَسْقُطُ كُلُّهُ، وَلٰكِنَّهُمْ يَتْرُكُونَ حَتّٰى يَاْخُذَ الْاِنْسَانُ الْهَائِمُ الْحَبَّ، كَذٰلِكَ يَتْرُكُونَ، وَمَا

يَسْقُطُ مِنَ السُّنْبُلِ بَعْدَ الَّذِي يُجَازَوْنَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ: وَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعْتَهُ مِنَ الْجَرِينِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "الْهَائِمُ: الْمَجْهُودُ، يُجَازُونَ: يُعْطُونَ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا کہ وہ اس بات سے منع کرتے تھے کہ کھجوروں کے اُتارنے کے دن باغ کے دروازے کو بند نہ کیا جائے' یا انگوروں کے چننے کے دن اسے بند نہ کیا جائے' ایسا غریبوں کی وجہ سے ہوتا تھا جو نیچے گرنے والی کھجوروں اور انگوروں کو اُٹھالیا کرتے تھے' وہ اُن کے لیے گنجائش نہیں رکھتے تھے کہ نیچے گری ہوئی سب چیزوں کو اُٹھالیں' تاہم وہ ان چیزوں کو ترک کر دیتے تھے تا کہ محتاج لوگ اس کو اُٹھالیں' اسی طرح وہ ترک کر دیتے تھے اور جو بالیاں اُن کے اتارنے کے وقت گرتی تھیں' مناسب طور پر اُسے حاصل کر لے۔ اُنہوں نے کہا ہے کہ تمہارے لیے یہ جائز ہوگا کہ جب تم اس اناج کو اُٹھا کر گودام میں رکھ دو۔

عبدالرزاق کہتے ہیں: الہائم سے مراد محتاج ہے اور یجازون سے مراد کچھ دینا ہے۔

بَابُ عِلَاجِ الطَّعَامِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت اناج کی دیکھ بھال کرنا

7270 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُصْرَمَنَّ نَخْلٌ بِلَيْلٍ، وَلَا يُشَابَنَّ لَبَنٌ بِمَاءٍ لِبَيْعٍ

✵✵ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کھجوروں کو رات کے وقت ہرگز نہ اُتارا جائے اور دودھ فروخت کرتے ہوئے اُس میں پانی ہرگز نہ ملایا جائے''۔

7271 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَفْعِ الْجَرِينِ بِاللَّيْلِ، وَعَنِ الْجِدَادِ بِاللَّيْلِ

✵✵ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو رات کے وقت سکھانے کی جگہ سے اُٹھانے اور رات کے وقت کھجوریں درختوں سے اُتارنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا

7272 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے اُس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ کرتی ہے تو اُس شوہر کو اُس کا نصف اجر ملتا ہے''۔

7273 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَصَدَّقُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا، فَقَالَ: لَا، اِلَّا مِنْ قُوْتِهَا، وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا، وَبَيْنَ زَوْجِهَا، وَلَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ

٭٭ عطاء بن ابو رباح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کر دیتی ہے' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! (وہ ایسا نہیں کرسکتی) البتہ وہ اپنی خوراک میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے اور اس کا اجر اُس عورت اور اُس کے شوہر کے درمیان تقسیم ہوگا' عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرے' البتہ وہ اُس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے۔

7274 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهٗ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

7275 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَا يَنْقُصُ، وَاحِدُ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ شَيْئًا، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلَهٗ بِمَا اكْتَسَبَ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے اناج میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر کچھ خرچ کرتی ہے تو اُس عورت کو اُس کا اجر ملتا ہے اور اُس کے شوہر کو بھی اس کی مانند اجر ملتا ہے اور ان میں سے کسی ایک کی وجہ سے دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی' خزانچی کی مثال بھی اس کی مانند ہے' عورت کو خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور مرد کو کمانے کا اجر ملتا ہے''۔

7276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنِ امْرَاَةٍ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ اَتَصَدَّقُ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، مَا لَمْ تَقِ مَالَهَا بِمَالِهٖ

٭٭ قیس بن ابوحازم ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' ایک اور عورت نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: عورت اپنے شوہر کے گھر سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ مرد کے مال کے مقابلہ میں اپنے مال کو بچا نہ رہی ہو۔

7277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخُولَانِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَنَّ اللّٰهَ اَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ، مَنِ ادَّعَى غَيْرَ اَبِيهِ، وَتَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تُنْفِقَنَّ الْمَرْاَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمَنِيحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالدَّيْنُ يُقْضَى، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

✻✻ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اُس کا حق دے دیا ہے تو وارث کے لیے وصیت نہیں کی جائے گی' بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی اور لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اور اپنے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی جو قیامت کے دن تک ہوتی رہے گی' عورت اپنے گھر میں سے کوئی بھی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر ہرگز خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! کھانے کی چیز بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے مال میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی چیز ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاریت کے طور پر دی گئی چیز واپس کی جائے گی' عطیہ کے طور پر دی گئی چیز واپس کی جائے گی' قرض کو ادا کیا جائے گا

زعیم سے مراد قرض خواہ ہے۔

7278 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اَيَحِلُّ لِي اَنْ آخُذَ مِنْ دَرَاهِمِ زَوْجِي؟ قَالَ: اَيَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ حُلِيِّكِ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: فَهُوَ اَعْظَمُ عَلَيْكِ حَقًّا

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور بولی: کیا میرے لیے یہ بات جائز ہے کہ میں اپنے شوہر کے درہموں میں سے کچھ لوں؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا اُس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ تمہارے زیورات میں سے کچھ لے؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس کا تم پر حق زیادہ ہے۔

7279 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تَصَدَّقَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر اُس کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرے۔

بَابُ هَلْ يُسْتَحْلَفُ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى زَكَاتِهِمْ

باب: کیا مسلمانوں سے اُن کی زکوٰۃ کے حوالے سے حلف لیا جائے گا؟

7280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يُسْتَحْلَفُ النَّاسُ عَلٰى صَدَقَاتِهِمْ مَنْ اَدّٰى شَيْئًا قُبِلَ مِنْهُ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: لوگوں سے اُن کی زکوٰۃ کے حوالے سے حلف نہیں لیا جائے گا' جو شخص جو ادائیگی کرے گا وہ اُس سے قبول کر لی جائے گی۔

7281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يُسْتَحْلَفُ بِالْمُصْحَفِ مَنْ اَدّٰى شَيْئًا قُبِلَ مِنْهُ، وَهُمْ مُؤْتَمَنُونَ عَلٰى زَكَاتِهِمْ كَمَا يُؤْتَمَنُونَ عَلٰى صَلَاتِهِمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " وَكَتَبَ رَجَاءُ بْنُ رَوْحٍ اِلَى الثَّوْرِيِّ: هَلْ يُسْتَحْلَفُ النَّاسُ عَلٰى زَكَاتِهِمْ بِالْمُصْحَفِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِهٰذَا، وَكَانَ الثَّوْرِيُّ بِمَكَّةَ "

* * سفیان ثوری فرماتے ہیں: قرآن مجید پر کسی سے حلف نہیں لیا جائے گا' جو شخص کوئی چیز ادا کرے گا وہ اُس کی طرف سے قبول کر لی جائے گی' لوگ اپنی زکوٰۃ کے بھی اُسی طرح امانتدار ہیں جس طرح وہ اپنی نمازوں کے امانتدار ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: رجاء بن روح نے سفیان ثوری کو خط میں لکھا کہ کیا لوگوں سے اُن کی زکوٰۃ کے حوالے سے قرآن مجید پر حلف لیا جائے گا؟ تو سفیان ثوری نے اُنہیں جوابی خط میں یہ لکھا تھا' سفیان ثوری اُن دنوں مکہ میں موجود تھے۔

7282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يُسْتَحْلَفُ اَحَدٌ بِالْمُصْحَفِ،

* * قتادہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص سے قرآن مجید پر حلف نہیں لیا جائے گا۔

7283 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " وَكَانَ مَعْمَرٌ: يَكْرَهُ اَنْ يُسْتَحْلَفَ اَحَدٌ بِالْمُصْحَفِ "

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کسی شخص سے قرآن مجید پر حلف لیا جائے۔

7284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: يُخْرِجُ سَيِّدُ الْمَالِ مَا ذَكَرَ عِنْدَهُ مِنَ الْمَالِ، وَلَا يُدْعَى بِمَالِهِ، وَلَا يُسْتَحْلَفُ

* * طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن یہ فرماتے ہیں: مال کا مالک شخص اُس چیز کو نکالے گا جو اُس نے ذکر کیا ہے کہ اُس کے پاس اتنا مال موجود ہے' اُس کے مال کے حوالے سے اُسے بلوایا نہیں جائے گا اور اُس سے حلف نہیں لیا جائے گا۔

7285 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ قَالَ: خُنْهُمْ وَاحْلِفْ لَهُمْ، وَاكْذِبْهُمْ، وَامْكُرْ بِهِمْ، وَلَا تُعْطِهِمْ شَيْئًا اِذَا لَمْ يَضَعُوهَا فِي مَوَاضِعِهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَمْ يَصِحَّ هٰذَا الْحَدِيثُ

* * اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب حکمران زکوٰۃ کا صحیح

استعمال نہیں کرتے تو تم سرکاری اہلکاروں کے ساتھ خیانت کرو اُن کے سامنے حلف اُٹھاتے ہوئے جھوٹ بولو اُن کے ساتھ دھوکہ دہی کرو اُنہیں کچھ نہ دو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہ بات درست نہیں ہے۔

بَابُ قَسْمِ الْمَالِ

باب: مال کو تقسیم کرنا

7286 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُقِيلُ عِنْدَهُ مَالًا وَلَا يُبَيِّتُهُ قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِذَا اَعْطَيْتُمْ فَاَغْنُوا

✽✽ زبیر بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ہاں کوئی بھی مال رات بھر نہیں رہتا تھا۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نے دے دیا' تو تم نے خوشحال کر دیا۔

7287 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ اَنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: اِنِّى اُرِيدُ اَنْ اَضَعَ هَذَا الْفَىْءَ مَوْضِعَهُ، فَلْيَغْدُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ عَلَىَّ بِرَاْيِهِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: "اِنِّى، وَجَدْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، - اَوْ قَالَ: آيَاتٍ - لَمْ يَتْرُكِ اللّٰهُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُ فِى هَذَا الْمَالِ شَىْءٌ اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ، قَالَ اللّٰهُ: (وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَىْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ) (الأنفال: 41) حَتّٰى بَلَغَ (مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7) اَلْآيَةُ، ثُمَّ قَرَاَ: (لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ) (الحشر: 8) اِلٰى (اُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ) (الحجرات: 15) فَهَذِهِ لِلْمُهَاجِرِينَ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ)، حَتّٰى بَلَغَ (وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَاُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) (الحشر: 9)، ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ لِلْاَنْصَارِ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا، وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْاِيمَانِ)، حَتّٰى بَلَغَ (رَءُوفٌ رَحِيمٌ) ثُمَّ قَالَ: فَلَيْسَ فِى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ اِلَّا لَهُ فِى هَذَا الْمَالِ حَقٌّ اُعْطِيهِ اَوْ حُرِمَهُ"

✽✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو جمع کیا اور بولے: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس مالِ فئی کو اس کے مخصوص مقام پر رکھوں' تو تم میں سے کل ہر شخص اپنی رائے لے کر آئے۔ اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب میں ایک آیت پائی ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چند آیات پائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر ایسے مسلمان کا ذکر کر دیا ہے' جس کا اس مال میں سے کچھ بھی حصہ ہو سکتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تمہیں غنیمت کے طور پر جو چیز بھی حاصل ہوتی ہے تو اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے

رسول کے لیے ہوگا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ان الفاظ تک تلاوت کی:

''رسول تمہیں جو کچھ دیں اُسے حاصل کرلو اور جس سے تمہیں منع کر دیں اُس سے باز آ جاؤ''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''غریب مہاجرین جنہیں اُن کے علاقے سے نکال دیا گیا''۔

اُنہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''یہی لوگ سچے ہیں''۔

تو یہ مہاجرین کے لیے ہوگا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے جگہ اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنالیا''۔

اُنہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''اور جس شخص کو کنجوسی سے بچالیا گیا تو یہی لوگ کامیاب ہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حکم انصار کے لیے ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے اور جو یہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تُو ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے اُن بھائیوں کی بھی مغفرت کر دے جو ایمان کے حوالے سے ہم سے سبقت لے جا چکے ہیں''۔

اُنہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''مہربان اور رحم کرنے والا ہے''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس زمین میں جو بھی مسلمان موجود ہے' اُس کا اس مال میں حق موجود ہے جسے میں ادا کروں گا' یا اُسے اس سے محروم کیا جائے گا۔

7288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: لَیْسَ فِی الصَّدَقَةِ الْمَوْقُوفَةِ صَدَقَةٌ، یَعْنِی الزَّکَاةَ قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: لِمَ؟ قَالَ: "لِاَنَّهُ جَعَلَهَا لِلْمَسَاکِینِ، وَاِذَا اَخَذُوا مِنْهَا شَیْئًا، اَلَیْسَ یُعْطَی الْمِسْکِینُ؟ قُلْنَا: بَلٰی قَالَ: فَلَیْسَ فِیهَا صَدَقَةٌ"

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: موقوف زکوٰۃ میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس شخص نے اسے مسکینوں کے لیے رکھا ہوا ہے' جب وہ مسکین اس میں سے کچھ حاصل کرلیں گے تو کیا یہ مسکین کو دی نہیں جاتی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے جواب دیا: اس لیے اس میں مزید زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: کَانَ عَلٰی اَبِیْ ضَرِیبَةٌ فِیْ اَرْضِهٖ

يُؤَدِّيهَا كُلَّ عَامٍ اَخْرَجَتْ شَيْئًا اَوْ لَمْ تُخْرِجْ فَكَلَّمَ الْوَالِيْ اَوْ كُلِّمَ لَهُ فَقَالَ: نَحُطُّهَا لَكَ وَنَضَعُهَا عَلٰى غَيْرِكَ فَاَبٰى وَكَانَ يُؤَدِّيهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُ: اِذَا وَضَعُوْهَا عَنِّيْ فَيَضَعُوْهَا عَلٰى مَنْ شَاءُوْا

✱ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کی زمین میں ٹیکس تھا جسے وہ ہر سال ادا کیا کرتا تھا خواہ وہاں پیداوار ہو یا نہ ہو تو اُس وقت کے حکمران نے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی یا کسی اور نے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی اور یہ کہا: ہم اسے آپ کو معاف کر دیتے ہیں اور اسے آپ کی بجائے کسی اور کے لیے مقرر کر دیتے ہیں۔ تو میرے والد نے یہ بات نہیں مانی اور وہ اسے مسلسل ادا کرتے رہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ علم نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: جب وہ مجھ سے لے لیں گے تو پھر وہ جہاں چاہیں اسے استعمال کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الصِّيَامِ

کتاب: روزوں کے بارے میں روایات

بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصِّيَامِ

باب: بچے کو روزہ رکھنے کا حکم کب دیا جائے گا؟

7290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ اِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ، وَبِالصَّوْمِ اِذَا اَطَاقَهُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: بچے کو نماز پڑھنے کا حکم اُس وقت دیا جائے گا جب وہ بائیں کے مقابلہ میں دائیں کو پہچاننے لگے اور روزہ کا حکم اُس وقت دیا جائے گا جب وہ اس کو رکھنے کی طاقت رکھتا ہو۔

7291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

٭٭ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ ابن سیرین سے منقول ہے۔

7292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ

٭٭ اسی کی مانند روایت زہری اور قتادہ سے منقول ہے۔

7293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ اَبِي يَاْمُرُ الصِّبْيَانَ بِالصَّلَاةِ اِذَا عَقَلُوهَا، وَالصِّيَامِ اِذَا اَطَاقُوهُ

٭٭ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: میرے والد بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم اُس وقت تک دیتے تھے جب اُنہیں اس کی سمجھ آ جاتی تھی اور روزہ رکھنے کا حکم اُس وقت دیتے تھے جب وہ اس کی طاقت رکھتے تھے۔

7294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الصِّيَامِ لِاَنَّ الصَّلَاةَ هِيَ اَهْوَنُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: بچے کو نماز پڑھنے کا حکم روزہ رکھنے سے پہلے دیا جائے گا کیونکہ نماز پڑھنا زیادہ آسان ہے۔

7295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: يُضْرَبُ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ

سِنِينَ، وَيُؤْمَرُ بِهَا لِسَبْعِ سِنِينَ

❊ ❊ مکحول فرماتے ہیں: دس سال کی عمر میں نماز کی وجہ سے بچہ کی پٹائی کی جائے گی اور سات سال کی عمر میں اُسے نماز کا حکم دیا جائے گا۔

7296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ اِذَا اَثْغَرَ

❊ ❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بچہ کو نماز کا حکم اُس وقت تک دیا جائے گا جب اس کے دودھ کے دانت ٹوٹ جائیں۔

7297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَرْزُوقٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ مَتَى تُكْتَبُ عَلَى الْجَارِيَةِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: اِذَا حَاضَتْ قَالَ: قُلْتُ: فَالْغُلَامُ؟ قَالَ: اِذَا احْتَلَمَ

❊ ❊ مرزوق بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن میّب سے دریافت کیا: لڑکی پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب اُسے حیض آ جائے! میں نے دریافت کیا: لڑکے پر؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب اُسے (پہلی مرتبہ) احتلام ہو جائے۔

7298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ يَاسِينَ خَادِمُ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ: اَيْقِظُوا الصَّبِيَّ يُصَلِّي، وَلَوْ بِسَجْدَةٍ

❊ ❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خادمہ اُم یٰسین بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: بچوں کو نماز ادا کرنے کے لیے بیدار کرو خواہ وہ ایک رکعت ہی ادا کریں۔

7299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: حَافِظُوا عَلَى اَبْنَائِكُمْ فِي الصَّلَاةِ

❊ ❊ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے بچوں کو نماز کی پابندی کرواؤ۔

7300 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لُبَيْبَةَ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَامَ الْغُلَامُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَةً، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ

❊ ❊ محمد بن عبدالرحمن اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی لڑکا مسلسل تین دن روزہ رکھ لے تو اُس پر رمضان کے مہینہ کے روزے رکھنا واجب ہو جاتے ہیں''۔

بَابُ الصِّيَامِ

روزے کا بیان

7301 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنْ لَمْ

تَرَوْا هِلَالَ رَمَضَانَ فَاسْتَكْمِلُوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، وَإِنْ لَمْ تَرَوْا هِلَالَ شَوَّالٍ، فَاسْتَكْمِلُوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تمہیں رمضان کا پہلی کا چاند نظر نہ آئے' تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو اور اگر تمہیں شوال کا پہلی کا چاند نظر نہ آئے' تو تم رمضان کے تیس دن پورے کرلو''۔

7302 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْكِرُ أَنْ يَتَقَدَّمَ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يَرَوُا الْهِلَالَ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَمْ تَرَوُا الْهِلَالَ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے محمد بن حنین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کا انکار کرتے تھے کہ رمضان کا پہلی کا چاند جب نظر نہ آئے تو لوگ اس سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا شروع کر دیں۔ وہ یہ فرماتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہیں پہلی کا چاند نظر نہیں آتا تو تم تیس دن پورے کرلو''۔

7303 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرُؤْيَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ، فَصُومُوا، ثُمَّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ، فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے مہینہ کے حساب کے لیے شعبان کے پہلی کے چاند کو شمار کرو' جب تم اُسے دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اُسے دیکھ لو تو روزے رکھنا ختم کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم (تیس کی) تعداد مکمل کرو''۔

7304 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هِلَالِ رَمَضَانَ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، ثُمَّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا ثَلَاثِينَ صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُومُونَ، وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب تم اُسے دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کر دو اور جب تم (شوال کے پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنا ختم کر دو' اگر تم پر بادل چھایا ہوا ہو' تو تم تیس کی تعداد مکمل کرو' خواہ وہ روزے رکھنے کے حوالے سے ہو' یا عید الفطر کرنے کے حوالے سے کرو۔

ابن جریج نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تمہارا قربانی کا دن وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو''۔

7305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَوْ اَحَدِهِمَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ، فَاَفْطِرُوا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ

✷✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم پہلی کا چاند دیکھو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور جب تم اُسے دیکھو تو عیدالفطر کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم تیس دن روزے رکھو''۔

7306 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ، فَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا لَهُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

✷✷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو لوگوں کے حساب کے لیے مقرر کیا ہے اور تم اُسے دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اُسے دیکھ کر ہی عیدالفطر کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم تیس کی تعداد پوری کرلو''۔

7307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِهِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ: اِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَصُومُوا ثُمَّ اِذَا رَاَيْتُمُوهُ، فَاَفْطِرُوا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

✷✷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ کے پہلی کے چاند کے بارے میں یہ فرمایا:

''جب تم اُسے دیکھ لو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور جب تم اُسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو عیدالفطر کرو اور اگر تم پر

7305- صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال' حديث:1873' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب رؤية الهلال' ذكر البيان بان قوله صلى الله عليه وسلم : " اقدروا' حديث:3502' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته' حديث:1651' السنن الصغرى' الصيام' ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث' حديث:2102' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث' حديث:2398' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الرجل يشك في صلاته فلا يدري اثلاثا صلى ام اربعا' حديث:1616' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3187' سنن الدارقطني' كتاب الصيام' حديث:1896' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب الصوم لرؤية الهلال او استكمال العدد ثلاثين' حديث:7464' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7347' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن ابي هريرة' حديث:434' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:559

بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم تیس کی تعداد پوری کرلو''۔

7308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: صُمْنَا مَعَ عَلِيٍّ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا، فَأَمَرَنَا يَوْمَ الْفِطْرِ أَنْ نَقْضِيَ يَوْمًا

✵✵ ولید بن عتبہ لیثی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اٹھائیس دن روزے رکھے تو (عید کا چاند نظر آ گیا) عیدالفطر کے دن اُنہوں نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم ایک دن کی قضاء (بعد میں) کرلیں۔

7309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا صُمْتُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ ثَلَاثِينَ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: میں نے انتیس دن کے روزے، تیس دن سے زیادہ مرتبہ نہیں رکھے ہیں۔

7310 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَجُلٌ مَعَهُ عَلَى عَائِشَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا جَارِيَةُ خُوضِي لَهُمَا سَوِيقًا، وَحَلِّيهِ فَلَوْلَا أَنِّي صَائِمَةٌ لَذُقْتُهُ، قَالَا: أَتَصُومِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا تَدْرِينَ لَعَلَّهُ يَوْمُ يَوْمِ النَّحْرِ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا النَّحْرُ إِذَا نَحَرَ الْإِمَامُ، وَعُظْمُ النَّاسِ، وَالْفِطْرُ إِذَا أَفْطَرَ الْإِمَامُ، وَعُظْمُ النَّاسِ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ایک شخص کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرفہ کے دن حاضر ہوئے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (کنیز سے) فرمایا: اے لڑکی! تم ان دونوں کے لیے ستو گھول دو اور اُنہیں میٹھا بنانا' اگر میں نے روزہ نہ رکھا ہوا ہوتا تو میں بھی انہیں چکھ لیتی۔ اُن دونوں نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! کیا آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے' جبکہ آپ کو یہ پتا بھی نہیں ہے کہ شاید آج قربانی کا دن ہو۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قربانی کا دن وہ ہوتا ہے جب امام اور اکثر لوگ قربانی کرتے ہیں اور عیدالفطر کا دن وہ ہوتا ہے جب امام اور اکثر لوگ عیدالفطر کرتے ہیں۔

بَابُ فَصْلِ مَا بَيْنَ رَمَضَانَ وَشَعْبَانَ

باب: رمضان اور شعبان کے درمیان فصل پیدا کرنا

7311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، فَقُرِّبَ غَدَاؤُهُ، فَقَالَ: أَفْطِرُوا أَيُّهَا الصُّيَّامُ لَا تُوَاصِلُوا رَمَضَانَ شَيْئًا، وَافْصِلُوا قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبْدٍ الْقَارِيِّ صَائِمًا فَحَسِبْتُ أَنَّهُ أَفْطَرَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' یہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے کی بات ہے' اُن کا کھانا آ گے آیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے روزہ رکھنے والے لوگو! تم لوگ روزہ ترک کر دو اور رمضان کے ساتھ کسی چیز کو نہ ملاؤ' تم درمیان میں فصل کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن عبدالقاری نے روزہ رکھا ہوا تھا تو میرا خیال ہے اُنہوں نے اپنا روزہ ختم کر دیا۔

7312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْمُرُ بِفَصْلٍ بَيْنَهُمَا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان دونوں (یعنی رمضان اور شعبان) کے درمیان فصل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

7313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا تُوَاصِلُوْا بِرَمَضَانَ شَيْئًا، وَافْصِلُوْا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم رمضان کو کسی چیز کے ساتھ نہ ملاؤ اور فصل کرو۔

7314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَكْفِيكَ يَوْمُ الْفِطْرِ اِنْ تَفْصِلَ بِهِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: اَيَّامًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آپ فصل کرنا چاہتے ہیں تو کیا آپ کے لیے ایک دن روزہ نہ رکھنا کافی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس سے کچھ دن پہلے یا کچھ دن بعد (کا فصل ہوگا)۔

7315 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَجَّلَ شَهْرُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَيَاْتِى ذٰلِكَ عَلٰى صَوْمِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے ایک یا دو دن پہلے ہی روزے رکھنے شروع کر دیئے جائیں' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو کسی اور معمول کے مطابق روزہ رکھتا ہو اور وہ اُس دن (دوسرے معمول کے مطابق) روزہ رکھ لے۔

7316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: افْصِلُوْا بَيْنَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ بِفِطْرِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک یا دو دن یا ان کی مانند دنوں کا روزہ ترک کر کے شعبان اور رمضان کے درمیان فصل کرو''۔

7317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: "اَصْبَحُوْا يَوْمًا شَاكِّيْنَ فِى الصِّيَامِ، وَذٰلِكَ فِىْ رَمَضَانَ فَغَدَوْتُ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْتُهُ قَدْ غَدَا لِحَاجَةٍ، فَسَاَلْتُ اَهْلَهُ، فَقُلْتُ: اَصْبَحَ صَائِمًا اَوْ مُفْطِرًا؟ قَالُوْا: قَدْ شَرِبَ خَرِيْدَةً، ثُمَّ غَدَا قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، فَدَعَا بِالْغَدَاءِ قَالَ: فَلَمْ اَدْخُلْ يَوْمَئِذٍ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِنَا اِلَّا رَاَيْتُهُ مُفْطِرًا اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، وَدِدْتُ لَوْ لَمْ يَكُنْ

فَعَلَ " قَالَ: وَارَاهُ كَانَ يَاخُذُ بِالْحِسَابِ

❋ ❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ اُنہیں روزہ رکھنے کے بارے میں شک تھا' یہ رمضان کے مہینہ (کے آغاز) کی بات ہے' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُنہیں پایا کہ وہ کسی کام کے سلسلہ میں تشریف لے کر گئے ہوئے ہیں' میں نے اُن کے اہلِ خانہ سے دریافت کیا' میں نے کہا: کیا اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے' یا نہیں رکھا ہوا ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اُنہوں نے خریدہ (مخصوص قسم کا مشروب) پیا تھا' وہ پھر تشریف لے کر گئے ہیں۔ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پھر میں مسلم بن یسار کے پاس آیا تو اُنہوں نے ناشتہ منگوایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے اصحاب میں سے جس سے بھی ملاقات کی تو میں نے اُسے روزہ ترک کیے ہوئے ہی پایا' البتہ ایک شخص کا معاملہ مختلف تھا' لیکن میری یہ خواہش تھی کہ کاش اُس نے ایسا نہ کیا ہوتا (یعنی روزہ نہ رکھا ہوتا)۔ راوی کہتے ہیں: اُس شخص کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ وہ حساب کے مطابق عمل کرتا تھا۔

7318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فِي رَمَضَانَ، فَجِيءَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ: اذْنُ قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، وَمَا هُوَ إِلَّا صَوْمٌ كُنْتُ اَصُومُهُ، فَقَالَ: اَمَّا اَنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ؟ فَاَطْعَمَ

❋ ❋ ربعی بن حراش نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم ایک ایسے دن میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جس کے بارے میں یہ شک تھا کہ کیا یہ رمضان کا حصہ ہے؟ اسی دوران وہاں بھنی ہوئی بکری لائی گئی تو حاضرین میں سے ایک شخص پیچھے ہٹ گیا' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: تم آگے آجاؤ! اُس نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور یہ ایک ایسا روزہ ہے جو میں پہلے سے رکھتا آرہا ہوں' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اُسے کھانا کھلایا۔

7319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: رَاَيْتُهُ اَمَرَ رَجُلًا بَعْدَ الظُّهْرِ فَاَفْطَرَ، وَقَالَ: مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋ ❋ عکرمہ کے بارے میں سماک نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُنہیں ظہر کے بعد ایک شخص کو ہدایت دیتے ہوئے دیکھا تو اُس شخص نے اپنا روزہ ختم کر دیا' عکرمہ نے یہ کہا: جو شخص آج کے دن روزہ رکھے گا' اُس نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی۔

7320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبَّادٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ قَبْلَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ، وَالْاَضْحَى، وَالْفِطْرِ، وَثَلَاثَةِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

❋ ❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے: رمضان سے ایک دن پہلے' عید الاضحیٰ کے دن' عید الفطر کے دن اور ایامِ تشریق کے تین دنوں میں۔

7321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُزَاحِمٌ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ: انْظُرُوا هِلَالَ رَمَضَانَ، فَإِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِنْ لَمْ تَرَوْهُ فَاسْتَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا قَالَ: وَاَصْبَحَ النَّاسُ مِنْهُمُ الصَّائِمُ، وَالْمُفْطِرُ، وَلَمْ يَرَوُا الْهِلَالَ، فَجَائَهُمُ الْخَبَرُ بِاَنْ قَدْ رُئِيَ الْهِلَالُ قَالَ: فَكَلَّمَ النَّاسُ عُمَرَ، وَبَعَثَ الْاَحْرَاسَ فِي الْعَسْكَرِ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ، فَقَدْ وُفِّقَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا، وَلَمْ يَذُقْ شَيْئًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ كَانَ طَعِمَ شَيْئًا فَلْيُتِمَّ مَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِهِ، وَلْيَقْضِ بَعْدَهُ يَوْمًا مَكَانَهُ، فَإِنِّي قَدْ لَعِقْتُ الْيَوْمَ لَعْقًا مِنْ عَسَلٍ فَاَنَا صَائِمٌ مَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِي، ثُمَّ اُبَدِّلُهُ بَعْدُ

✵✵ مزاحم بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم رمضان کے پہلی کے چاند کا جائزہ لو اگر وہ تمہیں نظر آ جاتا ہے تو تم لوگ روزہ رکھنا شروع کر دو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو تم تیس دن مکمل کر لو۔ راوی کہتے ہیں: اگلے دن اُن میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے نہیں رکھا ہوا تھا' اُن لوگوں کو چاند نظر نہیں آیا تھا' پھر اُن لوگوں کے پاس یہ اطلاع آئی کہ پہلی کا چاند نظر آ گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ بات چیت کی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے سپاہیوں کو لشکر میں بھیجا کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ اپنا روزہ مکمل کرلے کیونکہ اُس کی موافقت ہوگئی ہے اور جس شخص نے روزہ نہیں رکھا تھا اور اُس نے ابھی کوئی چیز نہیں چکھی ہے تو وہ اپنے بقیہ دن کا روزہ مکمل کرلے اور جو شخص کچھ کھا چکا ہے تو وہ باقی دن کا روزہ مکمل کرے اور اُس کے بعد اس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرلے' آج میں نے شہد چکھ لیا ہوا تھا' اور آج میں باقی دن میں روزہ سے رہوں گا اور بعد میں اس کی جگہ روزہ رکھ لوں گا۔

7322 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اَصْبَحَ رَجُلٌ مُفْطِرًا، وَلَمْ يَذُقْ شَيْئًا ثُمَّ عَلِمَ بِرُؤْيَتِهِ اَوَّلَ النَّهَارِ اَوْ آخِرَهُ فَلْيَصُمْ مَا بَقِيَ، وَلَا يُبَدِّلُهُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی ایسی حالت میں صبح کرے کہ اُس نے روزہ نہ رکھا ہوا ہو اور اُس نے کوئی چیز چکھی بھی نہ ہو تو پھر اُسے دن کے ابتدائی یا آخری حصہ میں چاند نظر آنے کی اطلاع مل جائے تو وہ باقی رہ جانے والے دن میں روزہ رکھ لے' وہ اُس کا بدل ادا نہیں کرے گا (یعنی اُس کی قضاء نہیں کرے گا)۔

7323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ: كَانَ اِذَا كَانَ سَحَابٌ اَصْبَحَ صَائِمًا، وَاِذَا لَمْ يَكُنْ سَحَابٌ اَصْبَحَ مُفْطِرًا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ایوب نے یہ بات نقل کی ہے کہ جب بادل چھائے ہوئے ہوتے تھے (اور رمضان کا پہلی کا چاند نظر نہیں آیا ہوتا تھا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگلے دن روزہ رکھتے تھے' لیکن اگر بادل نہ چھایا ہوا ہوتا تھا (اور چاند پھر بھی نظر نہیں آیا ہوتا تھا) تو اگلے دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزہ نہیں رکھتے تھے۔

7324 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

✵ ✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

7325 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ، فَاَفْطِرُوا

✵ ✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے رکھنا ختم کر دو''۔

7326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِی يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ: اِذَا كَانَ مُغَيَّمًا يُتَحَرَّى اَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَا يَصُمْهُ

✵ ✵ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد سے اُس دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا جس دن کے بارے میں یہ شک ہوتا ہے کہ کیا یہ رمضان کا حصہ ہے یا نہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو بادل چھایا ہوا ہو تو پھر یہ کوشش کی جائے گی کہ اسے رمضان شمار کیا جائے لیکن (اگر بادل نہ ہو) تو آدمی اُس دن روزہ نہیں رکھے گا۔

7327 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مُسَافِرٌ دَخَلَ قَرْيَةً وَقَدْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَذُقْ شَيْئًا قَالَ: يُتِمُّهُ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک مسافر شخص کسی بستی میں داخل ہوتا ہے اور صبح کے وقت اُس نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، لیکن اُس نے کوئی چیز چکھی بھی نہیں تھی، تو عطاء نے جواب دیا: (وہ بقیہ دن کا) روزہ مکمل کرے گا۔

7328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اَلَيْسَ يُقَالُ لِلَّذِی يُصِيبُ اَهْلَهُ فِی رَمَضَانَ: لِيُتِمَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ لِيَقْضِهِ، وَكَذٰلِكَ الَّذِی يُصِيبُ اَهْلَهُ فِی الْحَجِّ؟ قَالَ: بَلَى

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: جو شخص رمضان کے مہینہ میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، کیا اُسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ اُس دن کے روزے کو مکمل کرے اور پھر اُس کی قضاء کرے اور جو شخص حج کے موقع پر (احرام کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، کیا اُس کا بھی یہی حکم ہو گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7329 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِی حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: لَاَنْ اُفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ لَا اَعْتَمِدُهُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَصُومَ الْيَوْمَ الَّذِی يُشَكُّ فِيهِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ جَعْفَرٌ: وَاَخْبَرَنِی اَسْمَاءُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: اَتَيْنَا مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ فِی الْيَوْمِ الَّذِی يُشَكُّ فِيهِ فَقُلْنَا: كَيْفَ نَصْنَعُ؟ فَقَالَ لِغُلَامِهِ: " اذْهَبْ فَانْظُرْ اَصَامَ الْاَمِيرُ اَمْ لَا، - قَالَ: وَالْاَمِيرُ يَوْمَئِذٍ عَدِیُّ بْنُ اَرْطَاةَ - ". فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَجَدْتُهُ مُفْطِرًا قَالَ: فَدَعَا مُحَمَّدٌ بِغَدَائِهِ فَتَغَدَّى فَتَغَدَّيْنَا مَعَهُ

٭٭ حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں رمضان کے ایک دن کا روزہ ترک کردوں جس کے بارے میں مجھے یہ اعتماد نہیں ہے (کہ کیا وہ دن رمضان کا حصہ ہے یا نہیں ہے) یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں اُس دن میں روزہ رکھ لوں جس کے بارے میں یہ شک ہو کہ وہ شعبان کا حصہ ہے۔

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں: ہم محمد بن سیرین کے پاس ایک ایسے دن میں آئے جس کے بارے میں یہ شک تھا (کہ کیا وہ رمضان کا حصہ ہے یا نہیں ہے) ہم نے کہا: ہم کیا کریں؟ تو اُنہوں نے اپنے غلام سے کہا: تم جاؤ اور اس بات کا جائزہ لو کہ کیا امیر نے روزہ رکھا ہے یا نہیں رکھا؟ راوی بیان کرتے ہیں: اُن دنوں امیر عدی بن ارطاۃ تھے' وہ غلام واپس آیا اور بولا: میں نے اُنہیں ایسی عالت میں پایا ہے کہ اُنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو محمد بن سیرین نے ناشتہ منگوایا اور اُنہوں نے ناشتہ کیا' اُن کے ساتھ ہم نے بھی ناشتہ کیا۔

7330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِنْسَانٌ مُفْطِرٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ الْخَبَرُ قَالَ: يَأْكُلُ، وَيَشْرَبُ

٭٭ امام عبدالرزاق' ابن جریج کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص اُس دن میں روزہ نہیں رکھتا جس دن کے بارے میں شک پایا جاتا ہے' پھر اطلاع آ جاتی ہے (کہ آج روزہ ہے) ابن جریج نے کہا: وہ شخص کھا اور پی سکتا ہے (یعنی وہ بعد میں اُس دن کی قضاء کرلے گا)۔

بَابُ اَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا وَقَدْ رُئِيَ الْهِلَالُ

باب: لوگوں کا ایسے عالم میں روزہ رکھ لینا' جب پہلی کا چاند نظر آ چکا ہو

7331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ رَجُلَانِ لَرَاَيْنَاهُ بِالْاَمْسِ

٭٭ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا' ہم اُس وقت خانقین کے مقام پر موجود تھے کہ جب تم دن کے وقت پہلی کا چاند دیکھ لو تو تم روزہ ترک نہ کرو' جب تک دو آدمی اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ ہم نے گزشتہ کل اس چاند کو دیکھ لیا تھا۔

7332 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلَى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا قَبْلَ اَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ تَمَامَ ثَلَاثِينَ، فَاَفْطِرُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ بَعْدَ اَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تُمْسُوا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد کو خط میں لکھا کہ جب تم سورج ڈھلنے سے پہلے دن کے وقت پہلی کا چاند دیکھ لو' جو تیس دن پورے ہونے پر ہو' تو تم روزہ ترک کردو اور جب تم سورج ڈھلنے کے بعد اسے دیکھو تو تم روزہ

ترک نہ کرو جب تک شام نہیں ہو جاتی (یعنی روزہ مکمل کرو)۔

7333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَرِهَ لِقَوْمٍ رَاَوُا الْهِلَالَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ اَنْ يَاْكُلُوا شَيْئًا

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَفْطِرُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فِي آخِرِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا، فَاِنَّ الشَّمْسَ تَمِيلُ عَنْهُ، اَوْ تَزِيغُ عَنْهُ

✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے تھے کہ جنہوں نے دن کے آخری حصے میں پہلی کا چاند دیکھا ہو کہ وہ کوئی چیز کھائیں۔

یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب تم دن کے ابتدائی حصہ میں پہلی کا چاند دیکھ لو تو روزہ ترک کر دو اور جب تم دن کے آخری حصہ میں اسے دیکھو' تو روزہ ترک نہ کرو' کیونکہ سورج اُس کی طرف سے مائل ہو جاتا ہے' یا اُس کی طرف سے ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

7334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رُكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيهِ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ بِبَلَنْجَرَ قَالَ: فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ ضُحًى لِتَمَامِ ثَلَاثِينَ، فَاَتَيْتُ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ، فَحَدَّثْتُهُ، فَجَاءَ مَعِي، فَاَرَيْتُهُ اِيَّاهُ مِنْ ظِلِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَاَمَرَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوا

7334- ربیع بن عمیلہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بلنجر میں سلمان بن ربیعہ باہلی کے ساتھ تھے' میں نے تیسویں دن چاشت کے وقت پہلی کا چاند دیکھ لیا' میں سلمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' وہ میرے ساتھ آئے' میں نے اُنہیں بھی ایک درخت کے سائے کے نیچے سے وہ چاند دکھایا تو اُنہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ ختم کر دیں۔

7335 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، قَالَا: كَذٰلِكَ لَرَاَيْنَاهُ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوا

7335- ربعی بن حراش نے بعض صحابہ کرام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' دو دیہاتی آئے اور ان دونوں نے اُس اللہ کے نام پر گواہی دی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اُن دونوں نے یہ کہا کہ ہم نے گزشتہ شام (پہلی کا چاند) دیکھ لیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے روزہ ختم کر دیا۔

7336 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قُلْنَا لِمَعْمَرٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدَ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا رَاَيَاهُ بِالْاَمْسِ، وَشَهِدَا مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، وَكَانَا قَدِمَا مِنْ سَفَرٍ، هَلْ يُفْطِرُ النَّاسُ ذٰلِكَ الْعَشِيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَخْرُجُونَ مِنَ الْغَدِ

7336- امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم نے معمر سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر دو آدمی یہ گواہی دے دیتے ہیں کہ اُنہوں نے گزشتہ شام پہلی کا چاند دیکھا تھا اور وہ دونوں دن کے آخری حصے میں اس کی گواہی دیتے ہیں

اور وہ دونوں سفر سے آئے ہوئے ہوتے ہیں تو کیا لوگ اس شام میں روزہ ختم کر دیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ لوگ اگلے دن (نمازِ عید کی ادائیگی) کے لیے نکلیں گے۔

7337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَقَدَّمُوا هِلَالَ هَذَا الشَّهْرِ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ ثُمَّ صُومُوا، فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ بَعْدَهُ

7336- یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس مہینے کے پہلی کے چاند (کے نظر آنے) سے پہلے ہی روزے رکھنا شروع نہ کرو جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے یا اس سے پہلے گنتی پوری نہیں کر لیتے پھر تم روزے رکھو اور اس وقت تک عید الفطر نہ کرو جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھتے یا گنتی کے حوالے سے تعداد پوری نہیں کر لیتے۔

7338 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ رَاَيَا الْهِلَالَ، وَهُمَا فِي سَفَرٍ فَتَعَجَّلَا حَتّٰى قَدِمَا الْمَدِينَةَ ضُحًى فَاَخْبَرَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ لِاَحَدِهِمَا: اَصَائِمٌ اَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنِّي كَرِهْتُ اَنْ يَكُونَ النَّاسُ صِيَامًا، وَاَنَا مُفْطِرٌ، فَكَرِهْتُ الْخِلَافَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِلْآخَرِ: فَاَنْتَ؟ قَالَ: اَصْبَحْتُ مُفْطِرًا قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَكَرِهْتُ اَنْ اَصُومَ، فَقَالَ لِلَّذِي اَفْطَرَ: لَوْلَا هَذَا - يَعْنِي الَّذِي صَامَ - لَرَدَدْنَا شَهَادَتَكَ وَلَاَوْجَعْنَا رَاْسَكَ، ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوا وَخَرَجَ

✻✻ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے پہلی کا چاند دیکھا وہ دونوں سفر کر رہے تھے وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے (اگلے دن) چاشت کے وقت مدینہ منورہ آ گئے۔ ان دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک سے دریافت کیا: کیا تم نے روزہ رکھا ہوا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیوں؟ اُس نے کہا: کیونکہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہو اور میں نے روزہ نہ رکھا ہوا ہو تو میں نے لوگوں کے برخلاف کرنا ناپسند کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے شخص سے دریافت کیا: تم نے روزہ رکھا ہوا ہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے روزہ نہیں رکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُس نے کہا: کیونکہ میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں روزہ رکھوں۔ تو جس شخص نے روزہ نہیں رکھا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اگر یہ شخص یعنی جس نے روزہ رکھا ہوا ہے یہ نہ ہوتا تو ہم تمہاری گواہی کو مسترد کر دیتے اور تمہاری پٹائی کرتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے روزہ ختم کر دیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نمازِ عید پڑھانے کے لیے) تشریف لے گئے۔

7339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي وَحْشِيَّةَ، اَنَّ اَبَا عُمَيْرِ بْنَ اَنَسٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمُومَةٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: اُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَاَصْبَحْنَا صِيَامًا، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَشَهِدُوا اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ، وَاَنْ يَخْرُجُوْا لِعِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ

✵✵ ابوعمیر بن انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اُن کے کچھ انصاری چچاؤں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں شوال کا پہلی کا چاند بادلوں کی وجہ سے نظر نہیں آیا تو ہم نے اگلے دن روزہ رکھ لیا' دن کے آخری حصہ میں کچھ سوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ اُن لوگوں نے گزشتہ شام پہلی کا چاند دیکھ لیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اُس دن کا روزہ ختم کر دیں اور اگلے دن نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے جائیں۔

7340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رُئِيَ هِلَالُ شَوَّالٍ مِنَ النَّهَارِ، فَلَمْ يُفْطِرْ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى اَمْسَى، وَخَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى مِنَ الْغَدِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: شوال کا پہلی کا چاند دن میں نظر آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روزہ ترک نہیں کیا یہاں تک کہ شام ہوگئی لیکن وہ اگلے دن نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے تشریف لے گئے۔

7341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَجَاءَ الْخَبَرُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ بِرُؤْيَتِهِ قَالَ: اَفْطِرْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: يُفْطِرُوْنَ اَيَّانَ مَا جَائَهُمُ الْخَبَرُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا ہے' پھر دن کے آخری حصہ میں پہلی کا چاند نظر آ جانے کی اطلاع آ جاتی ہے' تو عطاء نے کہا: تم روزہ ختم کر دو۔

ابن جریج کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے کہ لوگ اُسی وقت روزہ ختم کر دیتے تھے جب اُن کے پاس (شوال کا چاند نظر آنے کی) اطلاع آ جاتی تھی۔

بَابُ كَمْ يَجُوْزُ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: پہلی کا چاند دیکھنے کے حوالے سے کتنے گواہوں کی گواہی درست ہوتی ہے؟

7342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اَنْ صُوْمُوْا

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں! اُس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اُنہوں نے لوگوں

میں یہ اعلان کیا کہ وہ (اگلے دن) روزہ رکھیں۔

7343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ، أَوْ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے بارے میں پہلی کا چاند دیکھنے کے حوالے سے ایک شخص کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

7344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَ يُجِيزُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ بِالصَّوْمِ رَجُلًا وَاحِدًا، وَلَا يُجِيزُ عَلَى الْفِطْرِ إِلَّا رَجُلَيْنِ

٭٭ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھنے کے حوالے سے پہلی کا چاند دیکھنے کے بارے میں ایک شخص کی گواہی کو درست قرار دیا تھا' البتہ عیدالفطر کے حوالے سے وہ دو سے کم افراد کی گواہی کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

7345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يَجُوزُ عَلَى الصَّوْمِ، وَالْفِطْرِ، وَالنَّحْرِ إِلَّا رَجُلَانِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: روزہ رکھنے یا عیدالفطر کرنے یا قربانی کرنے کے حوالے سے دو سے کم افراد کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

7346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَجُوزُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ إِلَّا رَجُلَانِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: پہلی کا چاند دیکھنے کے حوالے سے صرف دو آدمیوں کی گواہی ہی درست ہوگی۔

7347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يُحَدِّثُ أَنَّ عُثْمَانَ أَبَى أَنْ يُجِيزَ هَاشِمَ بْنَ عُتْبَةَ الْأَعْوَرِ وَحْدَهُ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے رمضان کا پہلی کا چاند دیکھنے کے حوالے سے صرف ہاشم بن عتبہ اعور کی گواہی کو درست قرار دینے سے انکار کر دیا تھا۔

7348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ قَبْلَ النَّاسِ بِلَيْلَةٍ، أَيَصُومُ قَبْلَهُمْ، وَيُفْطِرُ قَبْلَهُمْ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا إِنْ رَآهُ النَّاسُ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ شُبِّهَ عَلَيْهِ حَتَّى يَكُونَا اثْنَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: لَا، إِلَّا رَآهُ، وَسَايَرَهُ سَاعَةً قَالَ: وَلَوْ حَتَّى يَكُونَا اثْنَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کا پہلی کا چاند دوسرے لوگوں سے ایک رات پہلے دیکھ لیتا ہے تو کیا وہ لوگوں سے پہلے روزہ رکھے گا اور اُن سے پہلے

عیدالفطر کرلے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب لوگ اُسے دیکھیں گے تو (اُس حساب کے مطابق روزے رکھے جائیں گے اور عیدالفطر کی جائے گی) کیونکہ اس بات کا اندیشہ موجود ہے کہ شاید اُسے شبہ لاحق ہو گیا ہو (پہلی کا چاند دیکھنے کے لیے) کم از کم دو آدمی ہونے چاہئیں۔ میں نے کہا: یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اُس نے پہلی کے چاند کو دیکھا ہو اور وہ کچھ دیر تک اُسے مسلسل دیکھتا رہا ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا: خواہ ایسا بھی ہوا ہو پھر بھی کم از کم دو آدمی ہونے چاہئیں۔

7349 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: رَاَيْتُ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلْ رَآهُ مَعَكَ آخَرُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَكَيْفَ صَنَعْتَ؟ قَالَ: صُمْتُ بِصِيَامِ النَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا لَكَ فِقْهًا

✵✵ معاذ بن عبدالرحمٰن تیمی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے رمضان کے مہینہ کا پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھ کسی اور نے بھی اسے دیکھا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر تم نے کیا کیا؟ اُس نے کہا: میں نے لوگوں کے روزوں کے حساب سے روزہ رکھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کتنے سمجھدار آدمی ہو!

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: پہلی کا چاند دیکھنے پر پڑھی جانے والی دعا

7350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسِيرُ فِيْ فَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ اِذْ اَهَلَّ هِلَالٌ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَسَمِعَ قَائِلًا يَقُوْلُ - وَلَا يَرَاهُ -: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ، وَالْاِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ، وَالْاِسْلَامِ، وَالْهُدَى، وَالْمَغْفِرَةِ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تَرْضَى، وَالْحِفْظِ مِمَّا تَسْخَطُ، رَبِّي، وَرَبُّكَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى حَفِظَهَا الرَّجُلُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص ویرانے میں سفر کر رہا تھا' اسی دوران اُسے پہلی کا چاند نظر آ گیا' اُس نے چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا' تو کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا' کہنے والا شخص اُسے نظر نہیں آیا (اُس شخص نے یہ دعا کی:)

''اے اللہ! اس پہلی کے چاند کو ہم پر امن' ایمان' سلامتی' اسلام' ہدایت' مغفرت اور اپنی رضامندی کے مطابق توفیق اور تیری ناراضگی سے حفاظت کے ہمراہ طلوع کرنا' (اے چاند!) میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے''۔

وہ شخص ان کلمات کو دُہراتا رہا یہاں تک کہ (سفر کرنے والے) شخص نے اُن کلمات کو یاد کر لیا۔

7351 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''میں اُس ذات پر ایمان لایا جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں مکمل کیا اور بالکل ٹھیک بنایا''۔

7352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَهُ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيرُ رَاَيْتُ الْهِلَالَ، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ - وَلَا اَرَاهُ -: اللّٰهُمَّ اَطْلِعْهُ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ، وَالْاِسْلَامِ، وَالْاَمْنِ، وَالْاِيمَانِ، وَالْبِرِّ، وَالتَّقْوَى، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ، وَتَرْضَى، فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى حَفِظَهَا

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا کہ ایک شخص نے بذاتِ خود اُنہیں یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا' میں نے پہلی کا چاند دیکھا تو میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا' مجھے وہ شخص نظر نہیں آیا (اُس شخص نے یہ دعا پڑھی:)

''اے اللہ! تُو اس کو سلامتی' اسلام' امن' ایمان' نیکی' پرہیزگاری' اپنی پسند اور رضا کے مطابق توفیق کے ہمراہ ہم پر طلوع کرنا''۔

تو وہ پڑھنے والا شخص ان کلمات کو مسلسل دُہراتا رہا یہاں تک کہ دوسرے شخص نے یہ کلمات یاد کر لیے۔

7353 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا، وَكَذَا، وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا، وَكَذَا"

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر تین مرتبہ یہ فرماتے تھے: یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو۔ پھر یہ پڑھتے تھے۔

بَابُ الْمُسَافِرِ يَقْدَمُ فِي بَعْضِ النَّهَارِ، وَالْحَائِضِ تَطْهُرُ فِي بَعْضِهِ

مسافر شخص کا دن کے کسی حصے میں (سفر سے واپس) آ جانا یا حیض والی عورت کا دن کے کسی حصے میں پاک ہو جانا

7354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مُسَافِرٍ يَقْدَمُ مُفْطِرًا، اَوْ حَائِضٌ تَطْهُرُ مِنْ آخِرِ يَوْمِهَا قَالَ: لَا يَاْكُلَانِ حَتّٰى يُمْسِيَا

✽✽ ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جب کوئی مسافر روزے کے بغیر (سفر کرتا ہوا) دن کے آخری حصے میں واپس آ جائے' یا حیض والی عورت پاک ہو جائے تو وہ دونوں شام (یعنی افطاری کا وقت) ہونے تک کچھ نہیں کھائیں گے۔

7355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُزَاحِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: لَا يَاْكُلُ حَتّٰى يُمْسِيَ

✽✽ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: وہ شام تک کچھ نہیں کھائے گا۔

7356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ سُئِلُوا عَنِ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَالُوْا: تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ

✵✵ امام شعبی، قتادہ اور عطاء سے حیض والی ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہوجاتی ہے، تو ان حضرات نے جواب دیا: وہ کچھ کھا اور پی سکتی ہے۔

7357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تَأْكُلُ وَلَا تَشْرَبُ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: وہ کچھ نہیں کھائے پیے گی۔

7358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَاَةٍ اَصْبَحَتْ صَائِمًا حَائِضًا قَالَ: اِنْ طَهُرَتْ فِي اَوَّلِ النَّهَارِ فَلْتُتِمَّ يَوْمَهَا، وَاِلَّا فَلَا

✵✵ عطاء نے ایسی عورت کے بارے میں فرمایا ہے: جو حیض کی حالت میں روزے کے دن کا آغاز کرتی ہے، تو اگر وہ دن کے ابتدائی حصے میں پاک ہوجائے تو اس دن کا روزہ مکمل کرے گی ورنہ نہیں۔

بَابُ النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: جو عیسائی رمضان کے مہینہ کے دوران اسلام قبول کر لے

7359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي النَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُودِيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: يَصُومُ مَا بَقِيَ مِنَ الشَّهْرِ

✵✵ قتادہ نے ایسے عیسائی یا یہودی شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے، جو رمضان کے مہینہ کے دوران اسلام قبول کر لیتا ہے، وہ فرماتے ہیں: وہ اُس مہینہ کے بقیہ دنوں میں روزہ رکھے گا۔

7360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَسْلَمَ النَّصْرَانِيُّ فِي بَعْضِ رَمَضَانَ صَامَ مَا مَضَى مِنْهُ، وَاِنْ اَسْلَمَ فِي آخِرِ النَّهَارِ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی عیسائی شخص رمضان کے دوران اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ گزشتہ دنوں کے روزے بھی رکھے گا اور اگر وہ (رمضان کے مہینہ میں) دن کے آخری حصہ میں اسلام قبول کرتا ہے تو وہ اُس دن کا روزہ بھی رکھے گا۔

7361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي نَصْرَانِيٍّ اَسْلَمَ فِي اَيَّامٍ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ: يَصُومُ مَا اَدْرَكَ، وَيَقْضِي مَا فَاتَهُ، وَاِنْ اَسْلَمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ يَدْخُلُ فِي صَلَاةِ الْمُقِيمِينَ

✵✵ عکرمہ ایسے عیسائی شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو رمضان کے کچھ دن باقی رہ گئے ہوں اُس وقت اسلام قبول کرتا ہے، عکرمہ فرماتے ہیں: اُسے رمضان کے جتنے دن ملتے ہیں وہ اُن دنوں کے روزے رکھے گا اور جو دن پہلے گزر گئے تھے اُن

کی قضاء کرے گا اور اگر وہ رمضان کے دن کے آخری حصہ میں اسلام قبول کرتا ہے تو اُس کی مثال مسافر شخص کی مانند ہوگی جو مقیم لوگوں کی نماز میں شامل ہو جاتا ہے۔

7362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ: اِنْ اَسْلَمَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ صَامَهُ كُلَّهُ، وَقَوْلُ قَتَادَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ کے دوران اسلام قبول کرتا ہے تو وہ پورے مہینہ کے روزے رکھے گا۔ (امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) قتادہ کا قول اس بارے میں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

7363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي النَّصْرَانِيِّ اَسْلَمَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ قَالَ: مَنْ اَخَذَ بِقَوْلِ عَطَاءٍ قَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَمَنْ اَخَذَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ: صَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ، وَقَالَ: وَاِذَا اَسْلَمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يَصُمْ يَوْمَهُ الَّذِي اَسْلَمَ فِيهِ، وَلَكِنْ يُؤْمَرُ اِنْ لَا يَاْكُلَ حَتّٰى يُمْسِيَ

٭٭ سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو دن کے آخری حصہ میں اسلام قبول کرتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جن فقہاء نے عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص ظہر اور عصر کی نماز بھی ادا کرے گا اور جن فقہاء نے حسن بصری کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: وہ عصر کی نماز ادا کرے گا ظہر کی نماز ادا نہیں کرے گا۔ سفیان ثوری یہ بھی فرماتے ہیں کہ جب کوئی غیر مسلم رمضان کے مہینہ میں اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ اُس دن کا روزہ نہیں رکھے گا جس دن اُس نے اسلام قبول کیا ہے تاہم اُسے یہ ہدایت کی جائے گی کہ وہ شام ہونے تک کچھ نہ کھائے۔

7364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَصُومُ الْيَوْمَ الَّذِي اَسْلَمَ فِيهِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: آدمی اُس دن روزہ رکھے گا جس دن میں اُس نے اسلام قبول کیا ہے۔

بَابُ الطَّعَامِ، وَالشَّرَابِ مَعَ الشَّكِّ

باب: (صبح صادق کے بارے میں) شک ہونے کے باوجود کچھ کھانا پینا

7365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: اِذَا نَظَرَ رَجُلَانِ اِلَى الْفَجْرِ، فَشَكَّ اَحَدُهُمَا فَلْيَاْكُلَا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمَا

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب دو آدمی صبح صادق ہونے کا جائزہ لے رہے ہوں اور اُن میں سے ایک کو شک ہو تو وہ دونوں اُس وقت تک کھاتے پیتے رہیں گے جب تک اُن دونوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں ہو جاتی (کہ صبح صادق ہو چکی ہے)۔

7366 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْقِنِي يَا غُلَامُ قَالَ: اَصْبَحْتُ، فَقُلْتُ: كَلَّا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَكٌّ لَعَمْرُ اللّٰهِ اسْقِنِي فَشَرِبَ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے لڑکے! مجھے کچھ پینے کے لیے دو! اُس لڑکے نے کہا: جناب! صبح ہو چکی ہے! میں نے کہا: ہرگز نہیں ہوئی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو شک ہو گیا ہے اللہ کی قسم! تم مجھے کچھ پینے کے لیے دو! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ مشروب پی لیا۔

7367 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الشَّرَابَ مَا شَكَكْتَ حَتّٰى لَا تَشُكَّ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پینے کو اُس وقت تک حلال قرار دیا ہے جب تک تم شک کا شکار رہتے ہو یہاں تک کہ تمہیں شک نہیں رہتا (کہ صبح صادق ہو چکی ہے)۔

7368 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا شَكَكْتُ فِي الْفَجْرِ، وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ؟ قَالَ: كُلْ مَا شَكَكْتَ حَتّٰى لَا تَشُكَّ

✵✵ مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب مجھے صبح صادق ہونے کے بارے میں شک ہو جائے اور میں روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تک تمہیں شک ہے تم اُس وقت تک کھاتے رہو یہاں تک کہ تمہیں شک نہ رہے۔

7369 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، وَالْاِنَاءُ عَلٰى يَدِي، وَاَنَا اُرِيْدُ الصَّوْمَ؟ قَالَ: اشْرَبْ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مؤذن اذان دے دیتا ہے اور برتن میرے ہاتھ میں ہوتا ہے اور میں روزہ رکھنے کا ارادہ بھی رکھتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پی لو!

7370 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّجُلِ يَسْمَعُ الْاَذَانَ، وَعَلَيْهِ لَيْلٌ قَالَ: فَلْيَاْكُلْ، قِيْلَ: وَاِنَّهُ سَمِعَ مُؤَذِّنًا آخَرَ قَالَ: شَهِدَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ

✵✵ حیان بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اذان کی آواز سن لیتا ہے حالانکہ ابھی رات باقی ہو (یعنی صبح صادق نہ ہوئی ہو) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کھا سکتا ہے۔ اُن سے عرض کی گئی: خواہ وہ دوسرے مؤذن کی آواز بھی سن لے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُن میں سے ایک نے دوسرے کے حق میں گواہی دے دی ہے (کہ صبح صادق ہو چکی ہے)۔

7371 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اِنْ اَشْرَبَ، وَاَنَا فِي الْبَيْتِ لَا اَدْرِي لَعَلِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، هُوَ شَكٌّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ قرار دیں گے کہ میں ایسے وقت میں مشروب پی لیتا ہوں جب میں گھر میں موجود ہوتا ہوں اور مجھے یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ کیا صبح صادق ہو چکی ہے یا نہیں؟ تو اُنہوں

نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ شک کی صورتِ حال ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

باب: جو شخص (روزہ کے دوران) بھول کر کچھ کھا یا پی لیتا ہے

7372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ نَاسِيًا، اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ بَاْسٌ اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَهُ، وَسَقَاهُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُهُ

✻ ✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بھول کر کچھ کھا لیتا ہے یا بھول کر کچھ پی لیتا ہے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا اور پلایا ہے۔

قتادہ بھی اس کے مطابق بیان کرتے ہیں۔

7373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَعِمَ اِنْسَانٌ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَلَا يَقْضِهِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَهُ، وَسَقَاهُ

✻ ✻ عطاء فرماتے ہیں: اگر انسان بھول کر کچھ کھا لے تو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرے گا' وہ اُس کی قضاء نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا اور پلایا ہے۔

7374 - اقوالِ تابعین: وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يُتِمُّ صَوْمَهُ، وَلَا يَقْضِي؛ اللّٰهُ اَطْعَمَهُ، وَسَقَاهُ

✻ ✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایسا شخص اپنے روزے کو مکمل کرے گا' وہ قضاء نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا اور پلایا ہے۔

7375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَوْ وَطِءَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ نَاسِيًا فِيْ رَمَضَانَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيهِ شَيْءٌ

✻ ✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں روزہ کے دوران بھول کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

7376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ، اَصَابَ امْرَاَتَهُ نَاسِيًا فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: لَا يُنْسَى هٰذَا كُلُّهُ، عَلَيْهِ الْقَضَاءُ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ عُذْرًا

✻ ✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رمضان میں (روزہ کے دوران) بھول کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ اس پورے عمل کے دوران تو بھولا نہیں رہا ہوگا' اُس پر قضاء لازم ہوگی' اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے لیے عذر مقرر نہیں کیا ہے۔

7377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ أَكَلَ، وَشَرِبَ نَاسِيًا

* * حسن بصری فرماتے ہیں: ایسا شخص بھول کر کھانے اور پینے والے شخص کے حکم میں شمار ہوگا۔

7378 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ إِنْسَانًا جَاءَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَصْبَحْتُ صَائِمًا، فَنَسِيتُ فَطَعِمْتُ، وَشَرِبْتُ قَالَ: لَا بَأْسَ، اللَّهُ أَطْعَمَكَ، وَسَقَاكَ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى إِنْسَانٍ آخَرَ، فَنَسِيتُ فَطَعِمْتُ، وَشَرِبْتُ قَالَ: لَا بَأْسَ، اللَّهُ أَطْعَمَكَ، وَسَقَاكَ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى إِنْسَانٍ آخَرَ فَنَسِيتُ، وَطَعِمْتُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنْتَ إِنْسَانٌ لَمْ تُعَاوِدِ الصِّيَامَ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے صبح روزہ رکھا' پھر میں نے بھول کر کچھ کھا اور پی لیا' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور تمہیں پلایا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں ایک دوسرے شخص کے پاس آیا اور میں نے بھول کر کچھ کھا لیا اور پی لیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور تمہیں پلایا ہے' اُس شخص نے کہا: پھر میں ایک اور شخص کے پاس آیا اور میں نے بھول کر کچھ کھا لیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک ایسے شخص ہو کہ تم روزے کی طرف واپس نہیں جاؤ گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ صَائِمًا فَيَدْخُلُ الْمَاءُ جَوْفَهُ

باب: جو شخص روزہ کی حالت میں کلّی کرتا ہے' یا ناک میں پانی ڈالتا ہے اور پھر پانی اُس کے پیٹ تک پہنچ جاتا ہے

7379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْسَانٌ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ناک میں پانی ڈالتا ہے تو پانی اُس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے' تو عطاء نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے! معمر نے قتادہ کے حوالے سے بھی یہی قول نقل کیا ہے۔

7380 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَيَدْخُلُ الْمَاءُ حَلْقَهُ قَالَ: إِنْ كَانَ لِلْمَكْتُوبَةِ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَالْقَضَاءُ أَحَبُّ إِلَيَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ

* * ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو روزہ کی حالت میں کلّی کرتا ہے تو پانی اُس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے' اُنہوں نے فرمایا: اگر تو یہ کلّی فرض نماز کے لیے تھی تو ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی اور اگر یہ نفل نماز کے لیے تھی تو ایسے

شخص پر قضاء لازم ہوگی۔

سفیان کہتے ہیں: دونوں صورتوں میں قضاء لازم ہونے کا قول میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

7381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يُمَضْمِضُ وَهُوَ صَائِمٌ فَيَدْخُلُ بَطْنَهُ قَالَ: اِنْ كَانَ لِلْمَكْتُوبَةِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو روزہ کی حالت میں کُلّی کرتا ہے تو پانی اُس کے پیٹ میں پہنچ جاتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تو وہ کُلّی فرض نماز کے وضو کے لیے تھی تو ایسے شخص پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ نفل نماز کے لیے تھی تو ایسے شخص پر قضاء لازم ہوگی۔

7382 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ امام ابوحنیفہ نے حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ سَلْسَلَةِ الشَّيَاطِينِ وَفَضْلِ رَمَضَانَ

باب: شیاطین کا پابند سلاسل ہونا اور رمضان کی فضیلت

7383 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ: اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ، وَاِنَّهُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ صِيَامَهُ، تُغْلَقُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُفْتَحُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجِنَانِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ مہینہ آ گیا ہے' یہ برکت والا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے' اس میں جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس میں جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور اس میں شیاطین کو بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں' اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے' جو شخص (اس مہینہ کی برکتوں) سے محروم رہا وہ واقعی محروم ہے''۔

7384 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کا مہینہ آ جاتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے''۔

7385 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَتْ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ الشَّهْرَ كُلَّهُ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ الشَّهْرَ كُلَّهُ، وَغُلَّتْ مَرَدَةُ الْجِنِّ، ثُمَّ يَكُونُ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ يَعْتِقُهُمْ مِنَ النَّارِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ فِطْرٍ عَبِيدٌ، وَاِمَاءٌ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات آتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس پورے مہینہ میں اُن میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس پورے مہینہ میں اُن میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور سرکش جنات کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ہر افطاری کے وقت جہنم سے آزاد کرتا ہے' اس میں بندے بھی ہوتے ہیں اور کنیزیں بھی ہوتی ہیں''۔

7386 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: كُنَّا نَذْكُرُ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ: مَاذَا تَذْكُرُونَ؟ قَالَ: كُنَّا نَذْكُرُ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُفْتَحُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ اَبْوَابُ النَّارِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ،

7384- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب : هل يقال رمضان او شهر رمضان' حديث:1808' صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب : هل يقال رمضان او شهر رمضان' حديث:1809' صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق' باب صفة ابليس وجنوده' حديث:3118' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب فضل شهر رمضان' حديث:1858' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب فضل شهر رمضان' حديث:1859' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب فضائل شهر رمضان وصيامه' باب ذكر فتح ابواب الجنان' نسال الله دخولها' واغلاق' حديث:1764' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان فضل شهر رمضان على سائر الشهور' حديث:2169' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب فضل رمضان' ذكر فتح ابواب الجنان' حديث:3493' موطا مالك' كتاب الصيام' باب جامع الصيام' حديث:686' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في فضل شهر رمضان' حديث:1774' السنن الصغرى' الصيام' باب فضل شهر رمضان' حديث:2083' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصيام' ما ذكر في فضل رمضان وثوابه' حديث:8729' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' فصل شهر رمضان' حديث:2378' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب ما روى في كراهية قول القائل جاء رمضان وذهب رمضان' حديث:7439' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' فضل الصيام' حديث:2738' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7605' مسند عبد بن حميد' من مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:1442

وَيُنَادِي فِيهِ مِنَادٍ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ

٭٭ عرفجہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ رمضان کے مہینہ کا ذکر کر رہے تھے تو حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟ تو عرفجہ نے عرض کی: ہم رمضان کے مہینہ کا ذکر کر رہے ہیں تو حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس میں جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور اس میں جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس میں شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے اور اس کی ہر رات میں ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار شخص! آ گے آ جاؤ! اے برائی کے طلبگار شخص! باز آ جاؤ''۔

بَابُ الْإِفْطَارِ فِي يَوْمٍ مُغَيَّمٍ

باب: ابر آلود دن میں افطاری کر لینا

7387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفْطَرْتُ فِي يَوْمٍ مُغَيَّمٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاَنَا اَحْسَبُهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، ثُمَّ بَدَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: اقْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: رمضان کے مہینہ میں ایک ابر آلود دن میں میں نے افطاری کر لی میں یہ سمجھا تھا کہ شاید افطاری کا وقت ہو چکا ہے لیکن پھر بعد میں سورج نکل آیا تو عطاء نے فرمایا: تم اُس ایک دن کی قضاء کر لینا۔

7388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ اسی کی مانند روایت زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

7389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اَفْطَرَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ بَدَتِ الشَّمْسُ فَعَلَيْهِ اَنْ يَقْضِيَهُ، وَاِنْ اَكَلَ فِي الصُّبْحِ، وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ اللَّيْلُ لَمْ يَقْضِهِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: جب کوئی رمضان کے مہینہ میں افطاری کر لے اور پھر سورج نکل آئے تو اُس شخص پر اُس دن کی قضاء کرنا لازم ہوگا اور اگر اُس شخص نے صبح کے وقت میں کچھ کھا لیا تھا اور وہ یہ سمجھا کہ ابھی رات ہے (یعنی ابھی صبح صادق نہیں ہوئی ہے) تو وہ اُس دن کی قضاء نہیں کرے گا۔

7390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

7391 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: يُتِمُّهُ، وَيَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ، وَإِنْ أَكَلَ، وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا، فَإِذَا هُوَ قَدْ أَصْبَحَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: آدمی اُس دن (کے روزے کو) کو مکمل کرے گا اور اُس ایک روزے کی قضاء کرے گا' اگر اُس نے کچھ کھالیا ہو اور وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ ابھی رات باقی ہے (یعنی سحری کا وقت باقی ہے) اور اُس وقت صبح صادق ہو چکی ہو' تو ایسے شخص پر قضاء لازم ہوگی۔

7392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَفْطَرَ النَّاسُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ مُغَيِّمٍ، ثُمَّ نَظَرَ نَاظِرٌ فَإِذَا الشَّمْسُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْخَطْبُ يَسِيرٌ، وَقَدِ اجْتَهَدْنَا نَقْضِي يَوْمًا

✵✵ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: لوگوں نے ایک ابر آلود دن میں رمضان کے مہینہ میں افطاری کر لی' پھر ایک شخص نے دیکھا تو دھوپ نکلی ہوئی تھی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قضا کر لینا آسان ہے' ہم نے کوشش کی تھی' ہم ایک دن کی قضاء کرلیں گے۔

7393 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَجِيءَ بِجَفْنَةٍ، فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ: يَا هَؤُلَاءِ إِنَّ الشَّمْسَ طَالِعَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعَاذَنَا اللَّهُ، أَوْ أَغْنَانَا اللَّهُ مِنْ شَرِّكَ إِنَّا لَمْ نُرْسِلْكَ رَاعِيًا لِلشَّمْسِ، وَلَكِنَّا أَرْسَلْنَاكَ دَاعِيًا لِلصَّلَاةِ، يَا هَؤُلَاءِ مَنْ كَانَ أَفْطَرَ، فَإِنَّ قَضَاءَ يَوْمٍ يَسِيرٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَفْطَرَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ

✵✵ علی بن حنظلہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان کے مہینہ میں موجود تھے' ایک پیالہ لایا گیا (جس میں کھانے کی چیز تھی) تو مؤذن نے کہا: جناب! سورج تو ابھی نکلا ہوا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری بُرائی سے بچائے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہاری بُرائی سے ہمیں بے نیاز کر دے! ہم نے تمہیں سورج کی دیکھ بھال کے لیے نہیں بھیجا تھا' ہم نے تمہیں نماز کے لیے بُلانے کے لیے بھیجا تھا' اے لوگو! جس شخص نے افطاری کر لی ہے اُس کے لیے ایک دن کی قضاء کرنا آسان ہے اور جس شخص نے افطاری نہیں کی وہ اپنے روزے کو مکمل کر لے۔

7394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ، وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ، فَأُتِيَ بِسَوِيقٍ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: مَنْ أَفْطَرَ فَلْيَقْضِ يَوْمًا مَكَانَهُ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَأَخْبَرَنَا صَاحِبٌ لَنَا عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ بِشْرٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَتِمُّوا يَوْمَكُمْ هَذَا ثُمَّ اقْضُوا يَوْمًا

✵✵ بشر بن قیس بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان کے مہینہ میں موجود تھے' آسمان پر

بادل چھائے ہوئے تھے ستو لائے گئے اسی دوران سورج نکل آیا (یعنی بادل ہٹ گیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے افطاری کر لی تھی وہ اس کی جگہ ایک دن کی قضاء کر لے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے اس دن کے روزہ کو مکمل کرلو اور پھر ایک دن کی قضاء کر لینا۔

7395 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: اَفْطَرَ النَّاسُ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ قَالَ: فَرَاَيْتُ عِسَاسًا اُخْرِجَتْ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ. فَشَرِبُوْا فِيْ رَمَضَانَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ سَحَابٍ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ شَقَّ عَلَى النَّاسِ، وَقَالُوْا: نَقْضِي هٰذَا الْيَوْمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: وَلِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا تَجَنَّفْنَا لِاِثْمٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ الْاٰخَرِ اَمَرَ بِقَضَائِهِ

✻✻ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے افطاری کر لی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے بڑے پیالوں (یعنی افطاری کے سامان) کو دیکھا کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر نکلے لوگوں نے رمضان کے مہینہ میں مشروب پی لیا پھر بادل میں سے سورج نکل آیا تو لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری انہوں نے دریافت کیا: کیا ہم آج کے دن کی قضاء کریں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیوں؟ اللہ کی قسم! ہم نے کسی گناہ کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قضاء کرنے کا حکم دیا تھا۔

بَابُ مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا

باب: جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو

7396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا، فَلَا صَوْمَ لَهُ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اَنَا، وَاَبِيْ فَدَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ. فَسَاَلْنَاهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَتَانَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ، فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِهِمَا، وَقَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمَا لَمَا ذَهَبْتُمَا اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَاَخْبَرْتُمَاهُ بِقَوْلِهِمَا قَالَ: فَلَقِيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: اِنَّ الْاَمِيْرَ عَزَمَ عَلَيْنَا فِيْ اَمْرٍ لِنَذْكُرَهُ لَكَ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: فَحَدَّثَهُ اَبِيْ قَالَ: فَتَلَوَّنَ وَجْهُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَهُوَ اَعْلَمُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَوَّلَ الْحَدِيْثَ اِلٰى غَيْرِهِ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو تو اُس کا روزہ نہیں ہوتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ گیا' ہم لوگ سیّدہ عائشہ اور سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان دونوں خواتین سے اس بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں خواتین نے یہ بتایا کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' وہ جنابت کسی احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی لیکن پھر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھ لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم مروان کے پاس گئے اور ہم نے اُن دونوں خواتین کے بیان کے بارے میں مروان کو بتایا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بھی بتایا تو مروان نے کہا: میں تم دونوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُنہیں اُن دونوں خواتین کے بیان کے بارے میں بتاؤ۔ راوی کہتے ہیں: مسجد کے دروازہ کے پاس ہماری ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میرے والد نے اُن سے کہا: امیر نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے کہ ہم آپ کے سامنے ایک چیز ذکر کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو میرے والد نے پوری بات اُنہیں بتائی تو اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا' پھر اُنہوں نے بتایا کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی وہ زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔

زہری کہتے ہیں: تو اُنہوں نے اس حدیث کی نسبت دوسرے فرد کی طرف کر دی۔

7397 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ، وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُومُ

✻✻ سیّدہ اُم سلمہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت اپنی اہلیہ سے وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے' جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' پھر آپ غسل کر کے روزہ رکھ لیتے تھے۔

7398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ: مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا صَوْمَ لَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

✻✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے وعظ میں یہ ارشاد فرمایا: جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو تو اُس کا روزہ نہیں ہوتا۔ اُس کے بعد راوی نے معمر کی زہری کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

7399 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا فَلْيُفْطِرْ، وَلَكِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

✻✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس گھر کے پروردگار کی قسم ہے! جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو وہ روزہ نہیں رکھے گا' یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

7400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيَبِيتُ الرَّجُلُ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يُصْبِحَ يَتَعَمَّدُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَصُومُ؟ قَالَ: أَمَّا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ، وَأَمَّا عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَقُولُ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ، فَلَمَّا اخْتَلَفَا عَلٰى عَطَاءٍ قَالَ: يُتِمُّ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، وَيُبْدِلُ يَوْمًا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں جنابت کی حالت میں رات بسر کرسکتا ہے؟ یہاں تک کہ صبح صادق ہوجائے اور وہ جان بوجھ کر ایسا کرے اور پھر روزہ بھی رکھ لے؟ تو عطاء نے جواب دیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس سے منع کرتے تھے لیکن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب عطاء کے سامنے ان دونوں کی مختلف آراء آئیں تو عطاء نے یہ کہا کہ وہ شخص اُس دن کا روزہ مکمل کرے گا اور اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے گا۔

7401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا أُبَالِي أَنْ أُصِيبَ امْرَأَتِي، ثُمَّ أُصْبِحُ جُنُبًا، ثُمَّ أَصُومُ أَتَيْتُ حَلَالًا

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کروں اور پھر جنابت کی حالت میں صبح کرلوں اور پھر میں روزہ رکھ لوں کیونکہ میں نے حلال طریقہ سے کام کیا ہے۔

7402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مِرْدَاسٍ قَالَ: جَائَنِي رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِامْرَأَتِي فِي الْقَمَرِ فَأَعْجَبَتْنِي، فَجَامَعْتُهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَنِمْتُ حَتّٰى أَصْبَحْتُ؟ فَقُلْتُ عَلَيْكَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَوْ بِأَبِي حَكِيمٍ الْمُزَنِيِّ، فَأَتَى عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: كُنْتَ جُنُبًا لَا تَحِلُّ لَكَ الصَّلَاةُ، فَاغْتَسَلْتَ فَحَلَّتْ لَكَ الصَّلَاةُ، وَحَلَّ لَكَ الصِّيَامُ فَصُمْ

** عبداللہ بن مرداس بیان کرتے ہیں: قبیلہ کا ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: میں چاندنی رات میں اپنی بیوی کے پاس سے گزرا' وہ مجھے اچھی لگی' میں نے رمضان کے مہینہ میں اُس کے ساتھ صحبت کرلی' پھر میں سوگیا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کہ تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس' یا حضرت ابوحکیم مزنی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جنابت کی حالت میں تھے' تمہارے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا' تم غسل کرلو تو تمہارے لیے نماز پڑھنا جائز ہوجائے گا' البتہ تمہارے لیے روزہ رکھنا جائز ہے تو تم روزہ رکھ لو۔

7403 - آثارِ صحابہ: قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ أَهْلِي، ثُمَّ غَلَبَتْنِي عَيْنِي حَتّٰى أَصْبَحْتُ، وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَتَيْتَ امْرَأَتَكَ، وَهِيَ تَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ غُلِبْتَ عَلٰى نَفْسِكَ، ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ نَفْسَكَ فَصَلَّيْتَ حِينَ عَقَلْتَ، وَصُمْتَ حِينَ عَقَلْتَ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا' پھر میری آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی' میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے پاس گئے وہ تمہارے لیے حلال تھی' پھر تم اپنی ذات کے حوالے سے مغلوب ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذات کو لوٹا دیا' تو جیسے ہی تمہیں عقل آئی' تم نے نماز ادا کر لی اور جب تمہیں عقل آئی' تو تم نے روزہ رکھ لیا (یعنی جب تم بیدار ہوئے تو تم (غسل کر کے) نماز بھی ادا کر سکتے ہو اور روزہ بھی رکھ سکتے ہو)۔

7404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَوْ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَ رِجْلَيِ امْرَاَتِهِ، وَهُوَ يُرِيْدُ الصِّيَامَ لَاَتَمَّ صِيَامَهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: اگر مؤذن کے اذان دینے کے وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر رہے ہوتے تھے اور اُن کا روزہ رکھنے کا بھی ارادہ ہوتا تھا تو وہ اُس روزے کو مکمل کرتے تھے۔

7405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا، وَهُوَ مُتَعَمِّدٌ لِذٰلِكَ اَبْدَلَ الصِّيَامَ وَمَنْ اَتَاهُ ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ عَمْدٍ فَلَا يُبْدِلُهُ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو اور وہ جان بوجھ کر ایسا کرے تو وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے گا اور جس شخص کو جانے بوجھے بغیر اس طرح کی صورتِ حال درپیش ہو' تو وہ اس کی جگہ روزہ نہیں رکھے گا۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا بوسہ لینا

7406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَقَالَ: وَمَنْ ذَا لَهُ مِنَ الْحِفْظِ، وَالْعِصْمَةِ مَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روزہ دار شخص کو بوسہ لینے سے منع کرتے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون شخص ایسا ہے جو خود پر ایسا قابو پا سکتا ہو جس طرح کا قابو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود پر حاصل تھا۔

7407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ، وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنَ الرُّءُوْسِ، وَهُوَ صَائِمٌ يُرِيْدُ الْقُبْلَةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں سر پر بوسہ لیتے تھے۔

7408 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ، وَهُوَ صَائِمٌ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کا روزہ کی حالت کی میں بوسہ لے لیتے تھے۔

7409 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

7410 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: تَنَاوَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي، فَقُلْتُ: اِنِّي صَائِمَةٌ قَالَ: وَاَنَا صَائِمٌ، ثُمَّ قَبَّلَنِي

٭٭ طلحہ بن عبداللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لینے کے لیے میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے' پھر آپ نے میرا بوسہ لے لیا۔

7411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: مَا يَمْنَعُكَ مِنْ اَنْ تَدْنُوَ مِنْ اَهْلِكَ تُلَاعِبُهَا، وَتُقَبِّلُهَا؟ قَالَ: اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ

٭٭ عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' اس دوران اُن کے شوہر بھی وہاں آ گئے' اُن کے شوہر عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھے' اُنہوں نے رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھا ہوا تھا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم اپنی بیوی کے قریب ہو کر اُس کا بوسہ کیوں نہیں لیتے؟ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا میں

7407- صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الافعال المباحة في الصيام مما قد اختلف العلماء في' باب الرخصة في قبلة الصائم رء وس النساء ووجوههن خلاف مذهب من' حديث:1868' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث:3290' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب القبلة للصائم' حديث:2167' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' عكرمة عن ابن عباس' حديث:11660

روزہ کی حالت میں اس کا بوسہ لے لوں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں!

7412 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ: قَبَّلَ امْرَاَتَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَمَرَ امْرَاَتَهُ، فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرَتْهُ امْرَاَتُهُ، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخَّصُ لَهُ فِي اَشْيَاءَ فَارْجِعِي اِلَيْهِ فَقُوْلِي لَهُ ذٰلِكَ، فَرَجَعَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَتْقَاكُمْ، وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ

✻✻ عطاء بن یسار نے ایک انصاری شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اُس نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا' پھر اُس نے اپنی بیوی کو ہدایت کی' تو اُس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کے رسول بھی ایسا کر لیتے ہیں۔ اُس شخص کی بیوی نے اُسے اس بارے میں بتایا تو اُس شخص نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بعض چیزوں میں اجازت ہے' تم دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کے سامنے دوبارہ یہ مسئلہ پیش کرو۔ وہ خاتون دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ مسئلہ ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔

7413 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْاَلُ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا اِنِ انْتَهَى اِلَيْهَا، فَقِيْلَ لَهُ: اَفَيَقْبِضُ عَلٰى سَاقِهَا؟ قَالَ اَيْضًا: اعْفُوا الصَّائِمِ لَا يَقْبِضُ عَلٰى سَاقِهَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا کہ اُن سے روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر وہ ایسا کر لیتا ہے۔ اُن سے کہا گیا: کیا وہ عورت کی پنڈلی پکڑ سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: بچ کے رہو! روزہ دار شخص عورت کی پنڈلی نہیں پکڑے گا۔

7414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

7415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا غَيْرُهَا، يَعْنِي الْقُبْلَةَ

✻✻ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اس میں

کوئی حرج نہیں ہے جبکہ عورت کے ساتھ اس کے علاوہ کچھ نہ کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد بوسہ لینا تھی۔

7416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ: هِيَ دَلِيلٌ اِلٰى غَيْرِهَا، وَالِاعْتِزَالُ اَكْيَسُ

✳✳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز دوسرے کام کی طرف لے جاتی ہے' تو اس سے بچ کے رہنا زیادہ سمجھداری ہے۔

7417 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاهَوْنَ عَنِ الْقُبْلَةِ صِيَامًا، وَيَقُولُونَ: رُبَّمَا تُدَاعَوْنَ اِلٰى اَكْبَرِ مِنْهَا

✳✳ زہری بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو روزہ کی حالت میں بوسہ لینے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' وہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات یہ چیز اس سے بڑے کام کی طرف لے جاتی ہے۔

7418 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْخٌ يَسْاَلُهُ عَنِ الْقُبْلَةِ وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَرَخَّصَ لَهُ فَجَاءَهُ شَابٌّ فَنَهَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✳✳ ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ عمر رسیدہ شخص تھا' اُس نے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ نے بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسے اجازت دے دی' پھر ایک نوجوان آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسے منع کر دیا۔

7419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَرْوِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

✳✳ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

7420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✳✳ سعید بن مسیّب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی وہی بات نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے ہے۔

7421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قِيلَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ: تُقَبِّلُ، وَاَنْتَ صَائِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَكْفَحُهَا، يَعْنِي يَفْتَحُ فَاهُ اِلٰى فِيهَا قَالَ: قِيلَ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: تُقَبِّلُ، وَاَنْتَ صَائِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَخَذَ بِمَتَاعِهَا

✳✳ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ روزہ کی حالت میں بوسہ لے

لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور میں اُس کا منہ اپنے منہ کے ساتھ ملا لیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اس کی متاع کو پکڑ بھی لیتا ہوں۔

7422 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: رَجُلٌ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ، اَاَفْطَرَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَغَيْرَهَا؟ قَالَ: فَاَعْرَضَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

٭٭ سعید مقبری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' اُس نے کہا: ایک شخص اپنی بیوی کا روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتا ہے تو کیا اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! اُس شخص نے دریافت کیا: اگر بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کا بوسہ لے لیتا ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔

7423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ روزہ دار شخص کو بوسہ لینے سے منع کرتے تھے۔

7424 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

7425 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ اَيُقَبِّلُ الرَّجُلُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَ: اَفَلَا يُقَبِّلُ جَمْرَةً؟

٭٭ زاذان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: کیا کوئی شخص روزہ کی حالت میں بوسہ لے سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص کسی انگارے کا بوسہ کیوں نہیں لیتا!

7426 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الْهَزْهَازِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ، وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَ: يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا يُؤْخَذُ بِهٰذَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جو شخص روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتا ہے اُس کے بارے میں اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: وہ اُس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جاتا۔

7427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَعُدْ

٭٭ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا' تو قاضی شریح نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

7428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ: مَا اَرَبُهُ اِلٰى خُلُوفِ فِيهَا

✲✲ عمر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اُس عورت کے (روزے کی وجہ سے اُس کے منہ میں پیدا ہونے والی) بو میں آدمی کو کیا دلچسپی ہوگی۔

7429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، "اَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدٍ قَبَّلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمْ يَنْهَهَا قَالَ: - وَاَظُنُّهُ قَالَ وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ -"

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو اس سے منع نہیں کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت نماز کے لیے نکلنے لگے تھے۔

7430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رُزَيْقٍ، وَخَصِيفٌ اَنَّهُمَا، سَاَلَا ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَقَالَ: اِنْ قَبَّلْتَ لَمْ يُفْطِرْكَ، وَهُوَ يُنْقِصُ صَوْمَكَ

✲✲ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: رزیق اور خصیف نے سعید بن میتب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے' تو سعید بن میتب نے کہا: اگر تم بوسہ لے لیتے ہو تو تمہارا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اس سے تمہارے روزہ میں کمی آ جائے گی۔

7431 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ، وَهُوَ صَائِمٌ

✲✲ قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا مباشرت کرنا

7432 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُنْهَى عَنْ لَمْسِ الصَّائِمِ وَتَجْرِيدِهِ

✲✲ زہری فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو چھونے اور کپڑے اُتارنے سے منع کیا گیا ہے۔

7433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّهُ

يُنْقِصُ مِنْ صَوْمِهِ الَّذِي يَلْمَسُ اَوْ يُجَرِّدُ، وَلَكَ اَنْ تَاْخُذَ بِيَدِهَا، وَبِاَدْنَى جَسَدِهَا، وَتَتْرُكُ اَقْصَاهُ

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کے روزہ میں کمی ہو جاتی ہے جو شخص چھو لیتا ہے یا کپڑے اُتار دیتا ہے' تمہیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ تم اُس عورت کے ہاتھ کو پکڑ سکتے ہو' یا اُس عورت کے جسم کے قریبی حصہ کو چھو سکتے ہو' تم اُس کے دور کے حصہ کو ترک کر دو گے۔

7434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الرَّجُلِ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ: يَتُوبُ عَشْرَ مَرَّاتٍ

٭٭ علقمہ بن ابو علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو روزہ کی حالت میں مباشرت کرتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسا شخص دس مرتبہ توبہ کرے گا۔

7435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ: "لَا بَاْسَ بِهِ اِنَّمَا هِيَ كَالْكِسْرَةِ شَمَّهَا قَالَ: اَحَلَّ اللّٰهُ اَنْ يَاْخُذَ بِيَدِهَا، وَبِاَدْنَى جَسَدِهَا، وَلَا يَاْخُذ بِاَقْصَاهُ"

7435- معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو روزہ دار شخص کے مباشرت کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اُس کی مثال روٹی کے ٹکڑے کی مانند ہے جسے وہ سونگھ لیتا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات حلال قرار دی ہے کہ مرد عورت کا ہاتھ پکڑ لے' یا اُس کے جسم کے قریبی حصہ کو پکڑ لے' البتہ وہ دور کے حصہ کو نہیں پکڑے گا۔

7436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُبَاشِرُهَا مُفْضِيًا بِالنَّهَارِ قَالَ: لَمْ يَبْطُلْ صَوْمُهُ، وَلَكِنْ يُبْدِلُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا يُفْطِرُ، قُلْتُ: بَاشَرَهَا مُفْضِيًا حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُسْتَدْفِئًا، اَوْ غَيْرَ مُسْتَدْفِءٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ شَيْءٌ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنْ كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَا

7436- ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص دن کے وقت عورت کے ساتھ مباشرت کر

7433- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب فضل الصوم' حديث:1804' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' وما فيه' حديث:2163' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب فضل الصيام' حديث:2009' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب فضل الصوم' ذكر الاخبار عن اعطاء الله جل وعلا ثواب الصائمين في القيامة' حديث:3475' موطا مالك' كتاب الصيام' باب جامع الصيام' حديث:684' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب الغيبة للصائم' حديث:2029' السنن الصغرى' الصيام' ذكر الاختلاف على ابي صالح في هذا الحديث' حديث:2199' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' الحث على السحور' ذكر الاختلاف على ابي صالح في هذا الحديث' حديث:2495' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب الصائم ينزه صيامه عن اللغط' حديث:7806' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7323

لیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن وہ اُس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے گا اور وہ اُس روزہ کو ختم نہیں کرے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص عورت کے ساتھ مباشرت کر رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' خواہ وہ گرمی حاصل کرنے کے لیے ایسا کرے یا گرمی حاصل کرنے کے لیے ایسا نہ کرے' جبکہ اُس کے جسم سے کچھ نہ نکلا ہو۔ اُس کے بعد اُنہوں نے یہ کہا: اگر وہ صبح صادق ہونے کے بعد ایسا کرتا ہے تو پھر یہ ٹھیک نہیں ہو گا۔

7437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَاشَرَهَا فِي النَّهَارِ جَزْلَتَهَا الْعُلْيَا قَالَ: لَا يَفْعَلْ، قُلْتُ: يُبَاشِرُهَا بِالنَّهَارِ بَيْنَهُمَا ثَوْبٌ قَالَ: اَمَّا شَيْءٌ يَتَعَمَّدُهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا

7437-ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد عورت کے ساتھ دن کے وقت اُس کے بالائی حصہ کے ساتھ مباشرت کرتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ ایسا نہ کرے! میں نے کہا: اگر وہ دن میں عورت کے ساتھ مباشرت کرتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کپڑا موجود ہوتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ کسی چیز کے حوالے سے جان بوجھ کر ایسا کرنا چاہتا ہے۔

7438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ يَنْهَى عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

7438- نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ روزہ دار شخص کو مباشرت کرنے سے منع کرتے تھے۔

7439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ امْرَاَتِهِ صَائِمًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْجِمَاعَ

7439- مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: مرد کے لیے روزہ کی حالت میں عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: صحبت کرنے کے علاوہ سب کچھ (جائز ہے)۔

7440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ لَقِيَ اَبَا رَافِعٍ قَالَ: اِنِّي لَبَيْنَهُمَا قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: الصَّائِمُ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ، قَالَ اَبُو رَافِعٍ: لَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ

7440- عبدالکریم ابواُمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا کہ اُن کی ملاقات حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ راوی کہتے ہیں: میں ان دونوں حضرات کے درمیان موجود تھے' حسن بصری نے اُن سے دریافت کیا: روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے اور مباشرت کر سکتا ہے؟ تو ابورافع نے جواب دیا: وہ نہ تو بوسہ لے گا اور نہ مباشرت کرے گا۔

7441 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَتَذَاكَرْنَا الصَّائِمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّخَعِ: قَدْ صَامَ سَنَتَيْنِ، وَقَامَهُمَا، وَهُوَ مُعَضِّدٌ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ قَوْسِي هٰذِهِ فَاَضْرِبَكَ بِهَا، فَقَدِمُوا اِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا لِعَلْقَمَةَ: يَا اَبَا شِبْلٍ فَقَالَ: مَا اَنَا بِالَّذِي اَرْفُثُ عِنْدَهَا

الْيَوْمَ، فَسَمِعَتْهُ، فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ

7441- ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' ہم اس بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ کیا روزہ دار شخص بوسہ لے سکتا ہے اور مباشرت کرسکتا ہے؟ تو نخع سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا جس نے مسلسل دو سال تک نفلی روزے رکھے تھے اور دو سال تک نوافل ادا کرتا رہا تھا' اُس نے بازو باندھا ہوا تھا' اُس نے یہ کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اپنی یہ کمان پکڑ کر اس کے ذریعہ تمہیں ماروں۔ پھر وہ لوگ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن لوگوں نے علقمہ سے کہا: اے ابوشبل! (تم سوال کرو) تو اُنہوں نے کہا: میں تو سیّدہ عائشہ کے سامنے آج کوئی معیوب بات نہیں کروں گا۔ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات سنی تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ بھی لے لیتے تھے اور مباشرت بھی کر لیتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر تم سب کے مقابلہ میں زیادہ قابو حاصل تھا۔

7442 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُبَاشِرُ امْرَأَتَهُ بِنِصْفِ النَّهَارِ، وَهُوَ صَائِمٌ

✵✵ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نصف النہار کے وقت روزہ کی حالت میں اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

بَابُ الرَّفَثِ، وَاللَّمْسِ وَهُوَ صَائِمٌ

باب: روزہ کی حالت میں صحبت کرنا' یا چھونا

7443 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَجْهَلْ، وَلَا يَرْفُثْ، فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ ایک ڈھال ہے جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو تو وہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرے اور فحش باتیں نہ کرے' اگر کوئی شخص اُس سے لڑنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

7444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَفْرُكُ قُبُلَهَا بِيَدِهِ، وَهُوَ صَائِمٌ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں اپنا ہاتھ بیوی کی شرمگاہ پر پھیر لیتے تھے۔

7445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَبَضَ عَلَى قُبُلِهَا مُفْضِيًا

قَالَ: لَا يَفْعَلُ، فَإِنْ فَعَلَ فَلَا يُبْدِلُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی عورت کی شرمگاہ پر ہاتھ پھیر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایسا نہیں کرے گا' اگر وہ ایسا کر لیتا ہے تو اُسے اُس دن کی جگہ ایک اور دن روزہ نہیں رکھنا پڑے گا۔

7446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَجِسُّ، وَيَمَسَّنَّ مَا تَحْتَ الثَّوْبِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَمَا فَوْقَ الثَّوْبِ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی کپڑے کے نیچے سے عورت کی (شرمگاہ کو) چھو سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کپڑے کے اوپر سے؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

7447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَشَفَ وَفَتَّشَ، وَجَلَسَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، ثُمَّ نَزَعَ فَلَمْ يَاْتِ مِنْهُ الْمَاءُ الدَّافِقُ قَالَ: لَمْ يَبْطُلْ صَوْمُهُ، وَلٰكِنْ يُبْدِلُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا يُفْطِرُهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آدمی کپڑا ہٹا لیتا ہے اور عورت کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے' پھر وہ (صحبت کیے بغیر) الگ ہو جاتا ہے اور اُسے انزال بھی نہیں ہوتا' تو عطاء نے کہا: اُس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن وہ اُس دن کی جگہ ایک دن روزہ رکھے گا اور وہ اُس روزہ کے بقیہ حصہ کو ختم نہیں کرے گا (یعنی باقی روزہ مکمل کرے گا)۔

7448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَرَادَ اَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ دُوْنَ فَرْجِهَا، ثُمَّ نَزَعَ، وَلَمْ يَاْتِ مِنْهُ الْمَاءُ الدَّافِقُ قَالَ: لَمْ يَبْطُلْ صَوْمُهُ، وَلٰكِنْ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا يُفْطِرُهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص عورت کی شرمگاہ کے علاوہ اپنی حاجت پوری کرنا چاہتا ہے' پھر وہ عورت سے الگ ہو جاتا ہے اور اُسے انزال بھی نہیں ہوتا' تو عطاء نے کہا: اُس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن وہ اُس دن کی جگہ ایک دن قضاء کرے گا اور اُس دن کے روزہ کو مکمل کرے گا۔

7449 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: اِذَا جَاءَ الدَّافِقُ بِمُلَاعَبَتِهٖ، فَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُوَاقِعِ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: جب عورت کے ساتھ خوش فعلی کرنے کے دوران انزال ہو جائے تو آدمی پر وہی چیز لازم ہوگی جو صحبت کرنے پر لازم ہوتی ہے۔

7450 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ نَهَارًا فِي رَمَضَانَ،

اَوْ يُبَاشِرُ، اَوْ يُعَالِجُ فَيُمْذِي قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَبِئْسَ مَا صَنَعَ، فَاِنْ خَرَجَ مِنْهُ الْمَاءُ الدَّافِقُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْغَشَيَانِ قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: اِنْ خَرَجَ مِنْهُ الدَّافِقُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَصُومَ يَوْمًا

✻✻ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو رمضان کے مہینہ میں دن کے وقت بوسہ لیتا ہے' یا مباشرت کرتا ہے' یا خوش فعلیاں کرتا ہے اور اس دوران اُس کی مذی خارج ہو جاتی ہے' تو حسن بصری نے یہ کہا کہ ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی لیکن جو اُس نے کیا ہے وہ بہت بُرا ہے' لیکن اگر اُس کی منی خارج ہو جاتی ہے تو یہ عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے مترادف ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر اُس شخص کی منی خارج ہو جاتی ہے تو اُس شخص پر صرف ایک دن روزہ رکھنا لازم ہوگا۔

7451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا لَاعَبَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ حَتّٰى يَاْتِيَ مِنْهُ الدَّافِقُ فَعَلَيْهِ الزَّكَاةُ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا حَرَّكَ ذَكَرَ الصَّائِمِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَخَرَجَ مَعَ تَحْرِيكِهِ مَذْيٌ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ مُبَاشَرَةٌ، اَوْ شَيْءٌ يُقَارِبُ ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلی کر رہا ہو اور اُس نے روزہ بھی رکھا ہوا ہو یہاں تک کہ اُس شخص کی منی خارج ہو جائے تو اُس پر تزکیہ لازم ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ رمضان کے مہینہ میں روزہ دار شخص اپنی شرمگاہ کو حرکت دیتا ہے اور اُس کے حرکت دینے کے ساتھ ہی مذی خارج ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس صورت میں اُس پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا جبکہ اُس نے مباشرت نہ کی ہو' یا مباشرت کے قریب کا کوئی عمل نہ کیا ہو۔

7452 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: مَنْ تَاَمَّلَ خَلْقَ امْرَاَةٍ، وَهُوَ صَائِمٌ بَطَلَ صَوْمُهُ

✻✻ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص روزہ کی حالت میں عورت کی شکل وصورت میں غور وفکر کرے اُس کا روزہ خراب ہو جاتا ہے۔

7453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، وَغَيْرِهِ قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: النَّظَرُ يَزْرَعُ فِي الْقَلْبِ الشَّهْوَةَ، وَكَفٰى بِهَا لِصَاحِبِهِ فِتْنَةً.

✻✻ مالک بن مغول اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فرماتے ہیں: دیکھنا' دل میں شہوت کو اُگاتا ہے اور آدمی کے لیے آزمائش ہونے میں یہی چیز کافی ہے۔

7454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: لَيْسَ لَكَ اَنْ تُدْمِنَ النَّظَرَ اِلَى الْمَرْاَةِ، وَعَلَيْهَا ثِيَابُهَا

٭٭ قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں: تمہیں اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ تم عورت کی طرف نظر بھر کے دیکھو خواہ اُس نے کپڑے بھی پہنے ہوئے ہوں۔

7455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَدَعِ الْكَذِبَ، وَالْخَنَا، فَلَيْسَ حَاجَةٌ لِلّٰهِ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، يَعْنِي الصَّائِمَ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹ بولنا اور فحش گفتگو نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ کھانا اور پینا چھوڑ دے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی: جو شخص روزہ دار ہو۔

7456 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّهُ يُؤْمَرُ الْاِنْسَانُ اِذَا دُعِيَ اِلَى طَعَامٍ اَنْ يَقُولَ: اِنِّي صَائِمٌ؟ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: "اِذَا كُنْتَ صَائِمًا فَلَا تَجْهَلْ، وَلَا تُسَابَّ، وَاِنْ جُهِلَ عَلَيْكَ، فَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اس بارے میں آپ تک کوئی روایت پہنچی ہے کہ آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب اُسے کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ یہ کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم روزہ کی حالت میں ہو تو تم جہالت کا مظاہرہ نہ کرو بُرا بھلا نہ کہو اگر تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو تم یہ کہہ دو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

بَابُ مَنْ يُبْطِلُ الصِّيَامَ، وَمَنْ يَاْكُلُ فِيْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

باب: کون سی چیز روزہ کو توڑ دیتی ہے اور جو شخص رمضان کے مہینہ میں جان بوجھ کر کچھ کھالے؟

7457 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَاقَعْتُ اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: اَتَجِدُ رَقَبَةً قَالَ: لَا قَالَ: اَتَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ: لَا اَجِدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: "فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ، فِيهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ - قَالَ: اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهٰذَا" قَالَ: اَعَلَى اَفْقَرَ مِنِّي، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ بِهِ اِلَى اَهْلِكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لِلرَّجُلِ خَاصَّةً، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ اُس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو! اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کی بھی گنجائش نہیں پاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن آیا جس میں کھجوریں موجود تھیں' عرق' ماپنے کا ایک برتن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے صدقہ کردو۔ اُس نے عرض کی: کیا میں اپنے سے زیادہ غریب آدمی کو صدقہ کروں' اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ اور کوئی محتاج نہیں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے جاؤ۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ رخصت اُس آدمی کے لیے خاص تھی' اب اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اُس کے لیے کفارہ دینا ضروری ہوگا۔

7458 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْآخِرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

7457- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب اذا جامع في رمضان' حديث:1847' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم' حديث:1935' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الافعال اللواتي تفطر الصائم' باب ايجاب الكفارة على المجامع في الصوم في رمضان بالعتق اذا' حديث:1826' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب الكفارة' ذكر البيان بان قول السائل الذي وصفناه : وقعت على امراتي' حديث:3584' موطا مالك' كتاب الصيام' باب كفارة من افطر في رمضان' حديث:659' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في الذي يقع على امراته في شهر رمضان نهارا' حديث:1718' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب كفارة من اتى اهله في رمضان' حديث:2055' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في كفارة من افطر يوما من رمضان' حديث:1667' الجامع للترمذي' ابواب الجمعة' ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان' حديث:688' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الايمان والنذور والكفارات' من يفطر يوما من رمضان' حديث:14124' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' سرد الصيام' ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي هريرة فيه' حديث:3023' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب الحكم في من جامع اهله في رمضان متعمدا' حديث:2053' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1310' سنن الدارقطني' كتاب الصيام' باب القبلة للصائم' حديث:2020' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب كفارة من اتى اهله في نهار رمضان وهو صائم' حديث:7561' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث:6785' مسند الشافعي' ومن كتاب الصيام الكبير' حديث:445' مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:974' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:1810

وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اَصَبْتُ اَهْلِي فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَسْتَطِيعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ: لَا قَالَ: فَاَهْدِ بَدَنَةً قَالَ: وَلَا اَجِدُ قَالَ: فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَشَكَا اِلَيْهِ الْحَاجَةَ، فَقَالَ: "عَلَيْكَ، وَعَلٰى اَهْلِكَ، اَوْ قَالَ: عِشْرُونَ صَاعًا"

✽✽ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک اونٹ کی قربانی دے دو! اُس نے عرض کی: میں اس کی بھی گنجائش نہیں پاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پیمانہ آیا جس میں پندرہ صاع (اناج) آتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے صدقہ کردو! اُس شخص نے اپنے ضرورت مند ہونے کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنے اوپر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کردو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) شاید روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُس برتن میں بیس صاع اناج آتا تھا۔

7459 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ صَدْرَهُ، وَيَنْتِفُ شَعْرَهُ، وَيَقُولُ: هَلَكَ الْاَبْعَدُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اَصَبْتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاَهْدِ قَالَ: تُرِيدُ الْجُزُورَ؟ قَالَ: مَا هُوَ اِلَّا هِيَ قَالَ: وَلَا اَجِدُهُ قَالَ: فَاجْلِسْ قَالَ: فَجَلَسَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِمِكْتَلٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، فَقَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ: تَصَدَّقْ بِهَا، فَشَكَا اِلَيْهِ الْحَاجَةَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ، وَعَلٰى اَهْلِكَ

✽✽ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اپنے سینے پر مار رہا تھا اور اپنے بال نوچ رہا تھا' اُس نے کہا: میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے رمضان کے مہینہ میں (روزہ کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ) صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قربانی کرلو! اُس نے دریافت کیا: کیا آپ اونٹ مراد لے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد یہی ہے۔ اُس نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ شخص بیٹھ گیا' پھر ایک شخص ایک پیمانہ لے کر آیا جس میں بیس صاع یا شاید پندرہ صاع کھجوریں موجود تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اُس دیہاتی سے فرمایا: تم انہیں صدقہ کردو! اُس شخص نے اپنے ضرورت مند ہونے کے بارے میں عرض کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنے اوپر اور اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرو۔

7460 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: جَاءَ

رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي وَاقَعْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

* * سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی ہے۔

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

7461 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَصُومَ يَوْمًا مَكَانَهُ حِينَ اَمَرَهُ بِالْكَفَّارَةِ

* * محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اُس دن کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے ایسا اُس وقت ہوا تھا جب آپ نے اُسے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

7462 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: تَصَدَّقْ، وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ

* * نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے فرمایا تھا: تم صدقہ کرواور اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا۔

7463 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَقَبَةٌ ثُمَّ بَدَنَةٌ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

* * حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام آزاد کردو یا پھر اونٹ کی قربانی کرو۔ اس کے بعد راوی نے زہری کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

7464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الَّذِي يُصِيبُ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ يَاْكُلُ، وَيَشْرَبُ اِنْ شَاءَ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص رمضان کے مہینہ میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' وہ اگر چاہے تو (دن کے بقیہ حصہ میں) کچھ کھا اور پی سکتا ہے۔

7465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنْ اَصَابَ امْرَاَتَهُ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ اَكَلَ، وَشَرِبَ، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، كَكَفَّارَةِ الْغَشَيَانِ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' پھر وہ کچھ کھا لیتا ہے اور پی لیتا ہے تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا' جو صحبت کرنے کا کفارہ ہوگا۔

7466 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فِي الَّذِي يَقَعُ

عَلٰى اَهْلِهٖ فِيْ رَمَضَانَ؟ قَالَ: قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ: لَا اَجِدُ قَالَ: فَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: فَاقْضِ يَوْمًا مَكَانَهُ

٭٭ ایوب نے ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے۔ سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو! اُس نے عرض کی: میرے پاس اس کی گنجائش نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کوئی چیز صدقہ کر دو۔ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا۔

7467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ، فَقَدْ بَطَلَ الصَّوْمُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

7468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يَاْكُلُ فِيْ رَمَضَانَ عَامِدًا قَالَ: مِثْلُ الْمُوَاقِعِ

٭٭ زہری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو رمضان میں جان بوجھ کر کچھ کھا لیتا ہے' زہری فرماتے ہیں: ایسا شخص صحبت کرنے والے کی مانند شمار ہوگا (یعنی اُسے بھی کفارہ دینا ہوگا اور قضاء کرنی ہوگی)۔

7469 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ فِيْ رَجُلٍ اَكَلَ فِيْ رَمَضَانَ عَامِدًا قَالَ: عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَوْمَيْنِ قَالَ: صِيَامُ شَهْرٍ قَالَ: فَعَدَدْتُ اَيَّامًا، فَقَالَ: صِيَامُ شَهْرٍ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رمضان کے مہینہ میں جان بوجھ کر کچھ کھا لیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے شخص پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ دو دن کھا لیتا ہے تو؟ اُنہوں نے جواب دیا: پھر بھی ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے' یہاں تک کہ میں نے متعدد دنوں کا ذکر کیا تو اُنہوں نے یہی جواب دیا کہ اُس پر ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے۔

7470 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يَقْضِي يَوْمًا وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایسا شخص ایک دن کی قضاء کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔

7471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَجِيلَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ اَفْطَرَ يَوْمًا فِيْ رَمَضَانَ؟ قَالَ: مَا يَقُوْلُ فِيهِ الْمَغَالِيقُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ: يَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ، وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَقَالَهُ اَبُوْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

٭٭ ابن عیینہ نے بجیلہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رمضان میں ایک دن روزہ نہیں رکھتا' تو اُنہوں نے کہا: اس کے بارے میں ماہرین کیا کہتے ہیں؟ پھر امام شعبی نے یہ فرمایا کہ وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے گا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔ امام ابوحنیفہ نے بھی حماد

کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

7472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: مَا نَعْلَمُ اِلَّا اَنْ يَقْضِیَ يَوْمًا

❊❊ سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق ایسا شخص ایک دن کی قضاء کرے گا۔

7473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ، سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: يَصُومُ اثْنَیْ عَشَرَ يَوْمًا

❊❊ ایک اور سند کے مطابق ابراہیم نخعی سے یہی قول منقول ہے۔ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: ایسا شخص بارہ دن روزے رکھے گا۔

بَابُ حُرْمَةِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی حرمت

7474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ ثَلَاثَةَ اٰلَافِ يَوْمٍ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر ایک شخص رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے تو وہ اُس کی جگہ تین ہزار روزے رکھے۔

7475 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ مِنَ اللّٰهِ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَاِنْ صَامَهُ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ نہیں رکھتا تو پورا سال روزہ رکھنا اُس کے برابر شمار نہیں ہوسکتا' خواہ وہ اتنے روزے رکھ بھی لے''۔

7476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ مِنَ اللّٰهِ لَقِیَ اللّٰهَ بِهِ، وَاِنْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

❊❊ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ نہیں رکھتا' وہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی صورتِ حال کے ساتھ حاضر ہوگا تو خواہ اُس نے پورا سال روزے رکھے ہوئے ہوں' پھر بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس کی مغفرت کردے گا اور اگر چاہے تو اُسے عذاب دے گا۔

بَابُ الْحُقْنَةِ فِي رَمَضَانَ، وَالرَّجُلِ يُصِيبُ اَهْلَهُ

باب: رمضان میں حقنہ کرنا یا آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا

7477 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، كَرِهَ اَنْ يَسْتَدْخِلَ الْاِنْسَانُ شَيْئًا فِي رَمَضَانَ بِالنَّهَارِ، فَاِنْ فَعَلَ فَلْيُبْدِلْ يَوْمًا، وَلَا يُفْطِرْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

✳ ✳ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی رمضان کے مہینہ میں دن کے وقت کوئی چیز اپنے جسم کے اندر داخل کرے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اُس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے گا اور وہ اُس دن کے روزہ کو بھی توڑے گا نہیں۔

7478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُفْطِرُ الَّذِي يَحْتَقِنُ بِالْخَمْرِ، وَلَا يُضْرَبُ الْحَدَّ

✳ ✳ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس شخص کا روزہ ٹوٹ جائے گا جو شراب کو حقنہ کرتا ہے البتہ اُس شخص پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

7479 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا اُحْصِي

✳ ✳ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ کے دوران کئی مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

7480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَ اِنْسَانٌ اَهْلَهُ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ اَبْدَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ، قُلْتُ: فَبَاشَرَهَا؟ قَالَ: وَيُبْدِلُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَا يُفْطِرُ

✳ ✳ عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص رمضان کی قضاء ادا کرنے کے دوران (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو وہ اُس ایک دن کی جگہ روزہ رکھے گا اُس پر مزید کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کر لیتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے گا لیکن اُس کا وہ روزہ ٹوٹے گا نہیں۔

7481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُرَخِّصُ لِاِنْسَانٍ ظَمِءَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ اَنْ يُفْطِرَ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَرْتُ اِنْسَانًا، فَسَاَلَهُ اَيَنْزِلُ قَضَاءُ رَمَضَانَ بِمَنْزِلَةِ التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا کہ اُنہوں نے ایک شخص کو رخصت دی کہ جو رمضان کی قضاء کے دوران پیاس کا شکار ہو گیا تھا' کہ وہ روزہ توڑ دے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے بھی ایک شخص کو یہ ہدایت کی' پھر ابن جریج نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا کہ کیا رمضان کی قضاء نفلی روزہ کے حکم میں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الرَّجُلِ يُدْعَى اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ

باب: جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اُس نے روزہ رکھا ہوا ہو؟

7482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: "اِذَا دُعِيَ اِنْسَانٌ اِلٰى طَعَامٍ، وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ"

✽✽ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اُس نے (نفلی) روزہ رکھا ہوا ہو تو اُسے کہہ دینا چاہیے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

7483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "اِذَا عُرِضَ عَلٰى اَحَدِكُمْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ"

✽✽ قیس بن ابوحازم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو کھانے یا پینے کی پیشکش کی جائے اور اُس نے روزہ رکھا ہوا ہو تو اُسے بتا دینا چاہیے کہ اُس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

بَابُ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

7484 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا اُحْصِي

✽✽ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

7485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَهِيكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَدْاَبَ لِلسِّوَاكِ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنْ بِعُودٍ قَدْ ذُوِيَ - يَعْنِي يَابِسًا -

✽✽ زیاد بن حدیر اسدی بیان کرتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر طور پر روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ وہ ایسی لکڑی کے ذریعہ مسواک کرتے تھے جو خشک ہو چکی ہوتی تھی۔

7486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ اَدْمَيْتُ فَمِي الْيَوْمَ صَائِمًا بِالسِّوَاكِ مَرَّتَيْنِ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دو مرتبہ اپنے منہ میں سے خون نکال لیا۔

7487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَتَسَوَّكُ الصَّائِمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ لَهُ:

اَیَزْدَرِدُ رِیقَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَفَعَلَ فَاَفْطَرَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰکِنْ یُنْهَی عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنِ ازْدَرَدَهُ، وَهُوَ یُقَالُ لَهُ: اِنَّهُ یُنْهَی عَنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: قَدْ اَفْطَرَ اِذَا غَیْرَ مَرَّةٍ یَقُوْلُ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا روزہ دار شخص مسواک کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُن سے دریافت کیا گیا: کیا وہ اپنے لعاب کو نگل لے گا؟ میں نے ان سے دریافت کیا: اگر وہ ایسا کر لیتا ہے' تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے' میں نے ان سے دریافت کیا اگر وہ اسے نگل لیتا ہے جبکہ اس کو یہ بتا بھی دیا گیا تھا کہ اس سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اگر وہ زیادہ مرتبہ ایسا کرتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

7488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَسْتَاكُ، وَهُوَ صَائِمٌ اِذَا رَاحَ اِلَی صَلَاةِ الظُّهْرِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے جانے لگتے تھے اور اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا تو وہ مسواک کرتے تھے۔

7489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ مَیْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ یَکْرَهُ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ آخِرَ النَّهَارِ فَسَاَلْتُ الْحَسَنَ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ آخِرَ النَّهَارِ اِنَّمَا هُوَ طَهُوْرٌ فَلْیَسْتَكْ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

٭٭ میمون بن مہران کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے دن کے آخری حصہ میں روزہ دار کے لیے مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ میں نے حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: دن کے آخری حصہ میں بھی مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ طہارت حاصل کرنے کا طریقہ ہے' آدمی دن کے ابتدائی یا آخری حصہ میں مسواک کرسکتا ہے۔

7490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا یُنْهَی عَنْهُ مِنَ السِّوَاكِ؟ قَالَ: اِنْ کَانَ السِّوَاكُ یَابِسًا لَا یَاْتِی مِنْهُ مَاءٌ، قُلْتُ: مَا الَّذِی یُقَالُ مَاءُ السِّوَاكِ؟ قَالَ: الرِّیقُ الَّذِی یَکُوْنُ عَلَیْهِ یَاْتِی مِنْ قِبَلِ الرَّاْسِ، وَالْفَمِ، قُلْتُ: فَاِنْ کَانَ السِّوَاكُ یَابِسًا لَا عُصَارَةَ لَهُ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کون سی مسواک سے منع کیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو مسواک خشک ہو تو آدمی اُس میں پانی نہیں ملائے گا۔ میں نے دریافت کیا: وہ کیا چیز ہے جسے مسواک کا پانی کہا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ تھوک جو سر کی طرف سے آتا ہے اور منہ کی طرف سے آتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر مسواک خشک ہو اور اُس میں کوئی تری نہ ہو۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہے۔

7491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهُ کَانَ یَسْتَنُّ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَهُوَ صَائِمٌ

✻✻ عروہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ روزہ کی حالت میں تر مسواک کے ذریعہ دانت صاف کرتے تھے۔

7492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ بَاْسًا لِلصَّائِمِ، وَهُوَ الَّذِي يَاْخُذُ بِهِ الثَّوْرِيُّ

✻✻ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ روزہ دار شخص کے لیے تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

7493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: لَا تَسَوَّكْ بِسِوَاكٍ رَطْبٍ، وَاَنْتَ صَائِمٌ، فَاِنَّهُ يَدْخُلُ فِي حَلْقِكَ مِنْ طَعْمِهِ

✻✻ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں: تم روزہ کی حالت میں تر مسواک نہ کرو کیونکہ اس کا ذائقہ تمہارے حلق میں داخل ہو جائے گا۔

7494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ كَانَ يَكْرَهُ جَرِيْدَ الرَّطْبَ يَتَسَوَّكُ بِهِ الصَّائِمُ مِنْ اَجْلِ طَعْمِهِ

✻✻ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ روزہ دار شخص کے تر شاخ کے ذریعہ مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے اُس کے ذائقہ کی وجہ سے۔

7495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ آخِرَ النَّهَارِ

✻✻ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ روزہ دار شخص کے لیے دن کے آخری حصہ میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

7496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالسِّوَاكِ اَوَّلَ النَّهَارِ، وَآخِرَهُ لِلصَّائِمِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: روزہ دار کے لیے دن کے ابتدائی یا آخری حصہ میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالسِّوَاكِ الْاَخْضَرِ لِلصَّائِمِ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنِيهُ

✻✻ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: روزہ دار شخص کے لیے سرسبز (شاخ کی) مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق مسلمہ نامی راوی نے یہ روایت بیان کی ہے۔

بَابُ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا (کوئی چیز) چبانا

7498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَمْضُغُ الصَّائِمُ عِلْكًا؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: اِنَّهُ يَنْفُثُ رِيقَ الْعِلْكِ، وَلَا يَزْدَرِدُهُ، وَلَا يَمُصُّهُ قَالَ: "فَاِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ فَاِنَّهُ مَرْوَاةٌ لَهُ، فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ فَقَدْ اَفْطَرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا روزہ دار شخص کوئی چیز چبا سکتا ہے؟' اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: اگر وہ چبا کر بننے والے جھاگ کو نگلتا نہیں ہے اور اُسے چوستا نہیں ہے' تو عطاء نے جواب دیا: اگر وہ اُس کے لعاب کو نگلتا نہیں ہے' تو پھر یہ اُس کے لیے کڑوا ہوگا۔ عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر وہ اسے نگل لیتا ہے' جبکہ اس کو اِس سے منع بھی کیا گیا ہو' تو ایسے شخص کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

7499 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُسْاَلُ عَنِ الْعِلْكِ، فَقَالَ: اِنِّي لَاَكْرَهُهُ لِلصَّائِمِ، وَغَيْرِ الصَّائِمِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو سنا' اُن سے (کسی چیز کو صرف) چبانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: میں روزہ دار شخص اور غیر روزہ دار شخص کے لیے اسے مکروہ قرار دیتا ہوں۔

7500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، كَرِهَا الْعِلْكَ لِلصَّائِمِ

٭٭ ابراہیم نخعی اور امام شعبی نے روزہ دار شخص کے لیے (کوئی چیز صرف) چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا کُلّی کرنا

7501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَضْمَضَةِ، لِلصَّائِمِ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَا اَكْرَهُهُ اِلَّا لِقَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے روزہ دار شخص کے نماز کے علاوہ کُلّی کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے مکروہ قرار نہیں دیتا' لیکن اس سے (رُکنے کی وجہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان ہے' میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشک کی بُو سے زیادہ پاکیزہ ہے"۔

7502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَزْدَرِدَ الصَّائِمُ رِيقَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر روزہ دار شخص اپنے لعاب کو نگل لیتا ہے۔

7503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَمَضْمَضَ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ اَفْرَغَ الْمَاءَ، اَيَضُرُّهُ اَنْ يَزْدَرِدَهُ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ، وَمَاذَا بَقِيَ فِيْ فِيهِ؟

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی روزہ کی حالت میں کُلّی کرتا ہے پھر وہ پانی باہر نکال دیتا ہے' تو کیا اُسے کوئی نقصان ہوگا اگر وہ (اپنے لعاب کو) نگل لے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی' اُس کے منہ میں باقی کیا بچا ہوگا۔

7504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً يَتَسَحَّرُ الصَّائِمُ، ثُمَّ يَجِدُ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِيْ اَسْنَانِهِ شَيْئًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، وَمَا ذَاكَ قَدْ مَضْمَضْتَ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ كَانَ يُنْهَى اَنْ يُمَضْمِضَ الصَّائِمُ عِنْدَ الْفِطْرِ فَيَمُجُّهَا فِي الْاَرْضِ قَبْلَ اَنْ يُسِيغَ شَيْئًا قَالَ: مَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ اِلَّا لِقَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: روزہ دار شخص سحری کرتا ہے پھر وہ نماز سے پہلے اپنے دانتوں میں کچھ چیز پاتا ہے۔ عطاء نے جواب دیا: اس حوالے سے اُسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور کیوں ہو! جبکہ تم کُلّی کر چکے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: روزہ دار شخص کو افطار کے وقت کُلّی کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ وہ کوئی چیز نگلنے سے پہلے زمین پر کُلّی کر دے۔ تو عطاء نے جواب دیا: میں اسے صرف اس لیے ناپسند کرتا ہوں کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

7505 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ بِعَرَفَةَ وَهُوَ صَائِمٌ يَمُجُّ الْمَاءَ، وَيَصُبُّ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَاءَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يُمَضْمِضُ، وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ يَمُجُّهُ، وَذٰلِكَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو عرفہ میں دیکھا' اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور وہ پانی سے کُلّیاں کر رہے تھے' وہ اپنے اوپر بھی پانی ڈال رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری خود روزہ کی حالت میں کُلّیاں کرتے تھے اور وہ کُلّی باہر نکال دیتے تھے' وہ گرمی کی شدت کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔

7506 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ صَائِمًا فَاَفْطَرَ، فَلَا يُمَضْمِضْ ثُمَّ يَمُجُّهُ، وَلٰكِنْ لِيَشْرَبْهُ، فَاِنَّ اَوَّلَهُ خَيْرُهُ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا

✵✵ سالم بن ابوالجعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے روزہ

رکھا ہوا ہو اور افطاری کرنے لگے تو وہ کُلی کر کے باہر پانی نہ پھینکے بلکہ اُسے پی لے کیونکہ اس کا ابتدائی حصہ بھلائی ہوتی ہے اور کوئی بھی شخص (کھانا کھانے کے بعد) رومال کے ذریعہ اپنے ہاتھ اُس وقت تک نہ پونچھے جب تک وہ اُنہیں خود چاٹ نہیں لیتا' یا کسی دوسرے سے چٹوا نہیں لیتا۔

7507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ قَتَادَةَ: مَضْمَضَ مَرَّةً وَهُوَ صَائِمٌ عِنْدَ الْفِطْرِ، ثُمَّ مَجَّهَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَلَيْسَ يُكْرَهُ هٰذَا؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ نَسِيتُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ قتادہ نے روزہ کی حالت میں افطاری کے قریب کُلی کی اور پھر اُس کا پانی باہر پھینک دیا' ایک شخص نے اُن سے کہا: کیا اس چیز کو مکروہ قرار نہیں دیا گیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن میں بھول گیا تھا۔

7508 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَرْجِ كَانَ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ صَائِمٌ

٭٭ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ''عرج'' کے مقام پر موجود تھے' آپ اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے' آپ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے۔

7509 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ رَمَضَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَائِمًا فَلَمَّا اَتَى الْعَرْجَ شَقَّ عَلَيْهِ الصِّيَامُ، فَكَانَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهٖ، وَهُوَ صَائِمٌ

٭٭ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں روزہ کی حالت میں روانہ ہوئے' جب آپ ''عرج'' کے مقام پر پہنچے تو آپ کے لیے روزہ برقرار رکھنا دشوار ہو گیا' تو آپ نے اپنے سر پر پانی انڈیلنا شروع کیا' آپ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَمْضُغُ لِصَبِيِّهَا، وَهِیَ صَائِمَةٌ، وَتَذُوقُ الشَّیْءَ

باب: عورت کا اپنے بچہ کے لیے کوئی چیز چبا کر دینا جبکہ وہ عورت روزہ کی حالت میں ہو یا (روزہ دار عورت کا) کسی چیز کو چکھ لینا

7510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنِ الْمَرْاَةِ الصَّائِمَةِ، تَذُوقُ الْمَرَقَةَ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهَا فِیْ ذٰلِكَ بَاْسًا قَالَ: وَاِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ: مَا شَیْءٌ اَبْلَغَ فِیْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَاءِ يُمَضْمِضُ بِهِ الصَّائِمُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسی روزہ دار عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو شوربہ چکھ لیتی ہے' تو اُنہوں نے ایسی عورت کے بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ اُنہوں نے یہ بتایا: علماء یہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ (حلق سے

نیچے) جانے کا امکان پانی کا ہوتا ہے اور روزہ دار شخص اُس کے ذریعہ کُلّی کرسکتا ہے۔

7511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا اَنْ تَمْضَغَ الْمَرْاَةُ الصَّائِمَةُ لِصَبِيِّهَا

✽✽ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ روزہ دار عورت اپنے بچہ کو کوئی چیز چبا کردیدے۔

7512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: رَاَيْتُهُ يَمْضُغُ لِلصَّبِيِّ طَعَامًا، وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ: يَمْضُغُهُ ثُمَّ يُخْرِجُهُ مِنْ فِيهِ يَضَعُهُ فِيْ فَمِ الصَّبِيِّ، قَالَ يُوْنُسُ: وَكُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهِ، وَهُوَ صَائِمٌ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَيَتَمَضْمَضُ بِالْمَاءِ يَمُجُّهُ مِنَ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ، وَذٰلِكَ فِيْ رَجَبٍ

✽✽ یونس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے بچہ کو کوئی چیز چبا کر دی حالانکہ وہ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے اُنہوں نے اُس چیز کو چبایا' پھر اُسے اپنے منہ سے باہر نکالا اور بچے کے منہ میں ڈال دیا۔

یونس بیان کرتے ہیں: بعض اوقات میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا اور گرمی شدید ہوتی تھی' تو وہ ظہر سے لے کر عصر کے درمیان تک کُلّیاں کر کے (پانی باہر نکالا کرتے تھے)' یہ رجب کے مہینہ میں ہوتا تھا (یعنی اُنہوں نے نفلی روزہ رکھا ہوتا تھا)۔

بَابُ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا سرمہ لگانا

7513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ: كَرِهَ اَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ، وَلَا يَرَى بِالْاِثْمِدِ بَاْسًا

✽✽ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے روزہ دار شخص کے صبر (ایلوا) کو سرمہ کے طور پر لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اُن کے نزدیک اثمد نامی سرمہ کو لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّبِرُ يَكْتَحِلُ بِهِ الصَّائِمُ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: روزہ دار شخص صبر (ایلوا) کو سرمہ کے طور پر لگا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ چاہے۔

7515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، اَنَّهُ: سَاَلَ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّبِرِ لِلصَّائِمِ قَالَ:

اكْتَحِلْ بِهِ وَلَا تَسْتَعْطِهِ

✵✵ قعقاع بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے روزہ دار کے صبر (ایلوا) کو سرمہ کے طور پر لگانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اُسے سرمہ کے طور پر تو لگا سکتے ہو' لیکن ناک کے ذریعہ اندر نہیں لے جا سکتے۔

7516 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

✵✵ حسن بصری اور عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7517 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ، وَمَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ، وَابْنَ أَبِي لَيْلَى، وَابْنَ شُبْرُمَةَ قَالُوا: إِنِ اكْتَحَلَ الصَّائِمُ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهُ قَالَ: وَكَانَ أَبُوهُ يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ

✵✵ تیمی' منصور بن معتمر' ابن ابولیلیٰ اور ابن شبرمہ' یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر روزہ دار شخص سرمہ لگا لے تو اُس پر اُس روزہ کی جگہ ایک دن کی قضاء لازم ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے والد (یعنی تیمی) روزہ دار شخص کے سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

7518 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّمَا الصِّيَامُ مِمَّا دَخَلَ، وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ، وَالْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ

✵✵ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ روزہ دار شخص کے سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ سفیان ثوری نے وائل بن داؤد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''روزہ اُس چیز کی وجہ سے ٹوٹتا ہے جو (انسان کے جسم کے) اندر جاتی ہے' اُس چیز کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا' جو باہر نکلتی ہے اور وضو اُس چیز کی وجہ سے ٹوٹتا ہے' جو باہر نکلتی ہے' اُس چیز کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا جو اندر جاتی ہے''۔

بَابُ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا پچھنے لگوانا

7519 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

✵✵ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7520 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ - كَانَ يَسْكُنُ بِالشَّامِ بِصَنْعَاءَ -، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ، وَاَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

✱✱ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو پچھنے لگوا رہا تھا میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ مِثْلَهُ وَزَادَ هُوَ قَالَ: وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْفَتْحِ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ ''یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے''۔

7522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

✱✱ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7522- سنن ابی داؤد' كتاب الصوم' باب في الصائم يحتجم' حديث:2034' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في الحجامة للصائم' حديث:1677' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب الحجامة تفطر الصائم' حديث:1731' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصوم' واما حديث هشام الدستوائي' حديث:1496' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب حجامة الصائم' ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة الحديث ان خبر' حديث:3592' السنن المأثورة للشافعي' باب ما جاء في حجامة الصائم' حديث:334' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصيام' من كره ان يحتجم الصائم' حديث:9147' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' سرد الصيام' ذكر الاختلاف على ابي قلابة عبد الله بن زيد الجرمي' حديث:3044' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب الصائم يحتجم' حديث:2203' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب الحديث الذي روى في الافطار بالحجامة' حديث:7790' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' الحجامة للصائم' حديث:2667' مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث شداد بن اوس' حديث:16808' مسند الشافعي' من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق' حديث:807' مسند الطيالسي' وشداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1199' البحر الزخار مسند البزار' مسند شداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:2931' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:1692' المعجم الكبير للطبراني' باب الشين' ما اسند شداد' باب' حديث:6962

7523 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ

* * حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

7525 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَكْحُوْلٌ، اَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ

* * حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7526 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمُسْتَحْجِمُ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

7527 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خِلَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ ثَوْرٍ، - اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ، وَلَوِ احْتَجَمْتُ مَا بَالَيْتُ - اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْقَائِلُ -

* * شقیق بن ثور نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار شخص کے پچھنے لگوانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے' لیکن اگر میں پچھنے لگواؤں تو میں اس کی کوئی پروا نہیں کروں گا (یعنی میرے نزدیک اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔ اس قول کے قائل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

7528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ

* * منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ روزہ دار شخص کے پچھنے لگوانے کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے' صرف

کمزوری کی وجہ سے (اسے پسند نہیں کرتے تھے)۔

7529 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ غُشِيَ عَلَيْهِ

* * عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو روزہ کی حالت میں پچھنے لگواتا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اُس پر بے ہوشی طاری ہو جائے (تو پھر وہ کیا کرے گا؟)

7530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَحْجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں پچھنے نہیں لگوایا کرتے تھے۔

7531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمُ، وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ، فَكَانَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ احْتَجَمَ

* * سالم بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے' لیکن بعد میں اُنہوں نے اسے ترک کر دیا اور وہ سورج غروب ہونے کے بعد (یعنی افطاری کے بعد) پچھنے لگواتے تھے۔

7532 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ، وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ فَكَانَ يَصْنَعُ الْمَحَاجِمَ، فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَمَرَهُ أَنْ يَشْرُطَ قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَكَرِهَهُ أَمْ شَيْءٌ بَلَغَهُ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیا کرتے تھے' بعد میں اُنہوں نے اسے ترک کر دیا' وہ پچھنے لگوانے کا سامان تیار کروا لیتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا تو پھر وہ پچھنے لگانے والے کو حکم دیتے تھے کہ وہ یہ کام کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کیا اُنہوں نے ذاتی طور پر اس کام کو ناپسند کیا' یا اس حوالے سے اُن تک کوئی روایت پہنچی تھی۔

7533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي رَمَضَانَ يَعُدُّ الْحَجَّامَ، وَمَحَاجِمَهُ، وَحَاجَتَهُ حَتَّى إِذَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ اسْتَحْجَمَ بِاللَّيْلِ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان کے مہینہ میں پچھنے لگانے والے شخص' اُس کے آلات اور دیگر ضروریات کو تیار کروا کر رکھ لیتے تھے' یہاں تک کہ جب روزہ دار افطاری کر لیتا تھا' تو وہ رات کے وقت (یعنی سورج غروب ہونے کے بعد) پچھنے لگواتے تھے۔

7534 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَحْجَمَ إِنْسَانٌ فِي رَمَضَانَ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَدْ أَفْطَرَ، وَيُكَفِّرُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ:

اَرَاَیْتَ اَنَّ اِنْسَانًا حَجَمَ سَاقَهُ؟ قَالَ: - حَسْبُهُ - سَوَاءٌ قَدْ اَفْطَرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان میں (روزہ کے دوران) پچھنے لگوالیتا ہے' تو کیا وہ اُس کی جگہ ایک دن قضاء کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ اُس کا روزہ ختم ہوگیا ہے اور وہ کفارہ بھی ادا کرے گا' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی پنڈلی پر پچھنے لگوالیتا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ بھی اُس کے لیے کافی ہوگا' اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا' کیونکہ یہ برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔

7535 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، وَالْمُوَاصَلَةِ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا اِبْقَاءً عَلَى اَصْحَابِهِ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُوَاصِلُ اِلَى السَّحَرِ قَالَ: اَنَا اُوَاصِلُ اِلَى السَّحَرِ، وَرَبِّي يُطْعِمُنِي، وَيَسْقِينِي

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے سے اور (ہر شخص کو) مصنوعی بال لگوانے سے منع کیا ہے' لیکن آپ نے اپنے اصحاب کی بہتری کے لیے اسے حرام قرار نہیں دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو سحری تک صومِ وصال رکھتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سحری تک صومِ وصال رکھتا ہوں' لیکن میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور وہ مجھے پلا دیتا ہے۔

7536 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

7537 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، اَنَّهُ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ هَلْ يَحْتَجِمُ الصَّائِمُ؟ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

✵✵ ایمن بن نابل بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے قاسم بن محمد سے سوال کیا: کیا روزہ دار شخص پچھنے لگوا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

7538 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ، وَلَا مَنِ احْتَجَمَ، وَلَا مَنِ احْتَلَمَ قَالَ: وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ زید بن اسلم نے اپنے ایک استاد کے حوالے سے' ایک اور شخص کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص قے کرتا ہے' یا جو پچھنے لگوالیتا ہے' یا جسے احتلام ہو جاتا ہے' اُس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

7539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایک نامعلوم صحابی کے حوالے سے منقول ہے۔

7540 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ، وَعَائِشَةَ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِهٖ بَاْسًا، وَكَانَا يَحْتَجِمَانِ وَهُمَا صَائِمَانِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' یہ دونوں روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے۔

7541 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں' احرام باندھے ہونے کے دوران' پچھنے لگوائے تھے' آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (پچھنے لگوائے تھے)۔

7542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فُرَاتٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَجِمُ وَهِيَ صَائِمَةٌ

✵✵ قیس نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیتی تھیں۔

7543 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُرْمِيِّ، عَنْ دِينَارٍ قَالَ: حَجَمْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

✵✵ دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو پچھنے لگائے تھے' وہ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے۔

7544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، وَجَابِرٌ، وَاِسْمَاعِيلُ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: احْتَجَمَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَهُوَ صَائِمٌ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

7545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ احْتَجَمَ نَاسِيًا، اَوْ جَاهِلًا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص بھول کر' یا لاعلمی کی وجہ سے پچھنے لگوالیتا ہے' تو اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ: كَانَ يَحْتَجِمُ،

وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے اور روزہ ختم شمار نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا قے کر دینا

7547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اسْتَقَاءَ اِنْسَانٌ نَاسِيًا، اَوْ جَاهِلًا قَالَ: لَا يُبْدِلُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَيُتِمُّهُ قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: اِنِ اسْتَقَاءَ اِنْسَانٌ عَامِدًا فِي رَمَضَانَ فَقَدْ اَفْطَرَ، وَاِنْ سَهَا فَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص بھول کر' یا لاعلمی کی وجہ سے جان بوجھ کر قے کرتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُس کی جگہ کسی اور دن روزہ نہیں رکھے گا اور اُس روزہ کو مکمل کرلے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں (روزہ کے دوران) جان بوجھ کر قے کر دیتا ہے' تو اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر وہ بھول کر ایسا کرتا ہے' تو اُس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

7548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اسْتَقَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفْطَرَ، وَاُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ

* * حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر دی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا۔ آپ کے پاس پانی لایا گیا' تو آپ نے وضو کرلیا۔

7549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اسْتَقَاءَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: يَقْضِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَيُكَفِّرُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص رمضان میں قے کر دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرے گا اور کفارہ ادا کرے گا جس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے' خواہ اُس شخص نے بھول کر (قے کی ہو) یا لاعلمی کی وجہ سے کی ہو۔

7550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ حَفْصٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: مَنِ اسْتَقَاءَ فَقَدْ اَفْطَرَ، وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ فَلَمْ يُفْطِرْ

* * زہری اور حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر قے کرتا ہے اُس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے اور اُس پر قضاء

لازم ہوتی ہے اور جس شخص کو منہ بھر کر قے آئے اُس کا روزہ ختم نہیں ہوتا۔

7551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنِ اسْتَقَاءَ فَقَدْ أَفْطَرَ، وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ، فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ

* * نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص جان بوجھ کر قے کر دے اُس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اُس پر قضاء لازم ہوتی ہے لیکن جس شخص کو منہ بھر کر قے آ جائے اُس پر قضاء لازم نہیں ہوتی۔

7552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنْ قِئْتَ أَوِ اسْتَقَأْتَ سَهْوًا لَمْ تُفْطِرْ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر تمہیں قے آ جاتی ہے یا تم بھول کی وجہ سے جان بوجھ کر قے کر لیتے ہو تو تمہارا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

7553 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ تَقَيَّأَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَإِنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ، فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر قے کرتا ہے اُس پر قضاء لازم ہوگی اور اگر کسی شخص کو قے آ جاتی ہے تو اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ مِثْلَهُ

* * اسی کی مانند روایت ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ سے منقول ہے۔

بَابُ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

باب: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا حکم

7555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُفْطِرُ الْحَامِلُ الَّتِي فِي شَهْرِهَا، وَالْمُرْضِعُ الَّتِي تَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا تُفْطِرَانِ، وَتُطْعِمَانِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا، وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: إِنْ لَمْ تَسْتَطِيعَا الصِّيَامَ فَلْتُطْعِمَا

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جو عورت اس (رمضان کے) مہینہ میں حاملہ ہو وہ روزہ نہیں رکھے گی اور جس دودھ پلانے والی عورت کو اپنے بچے کی طرف سے اندیشہ ہو وہ بھی روزہ نہیں رکھے گی یہ دونوں روزہ ترک کریں گی اور ان میں سے ہر ایک روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے گی اور ان پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد یہ فرماتے ہیں: اگر یہ دونوں خواتین روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی ہیں تو یہ دونوں (کفارے کے طور پر) کھانا کھلائیں گی۔

7556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تُفْطِرُ الْحَامِلُ الَّتِي تَخَافُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَتُفْطِرُ الْمُرْضِعُ الَّتِي تَخَافُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَتُطْعِمُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا، وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت' جسے اپنے بچہ کے حوالے سے اندیشہ ہو'وہ روزہ نہیں رکھے گی اور دودھ پلانے والی عورت' جسے اپنے بچہ کے حوالے سے اندیشہ ہو'وہ روزہ نہیں رکھے گی' ان میں سے ہر ایک روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گی اوران دونوں پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُفْطِرُ الْحَامِلُ، وَالْمُرْضِعُ فِي رَمَضَانَ إِذَا خَافَتَا عَلٰى أَوْلَادِهِمَا فِي الصَّيْفِ قَالَ: وَفِي الشِّتَاءِ إِذَا خَافَتَا عَلٰى أَوْلَادِهِمَا

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت رمضان کے مہینہ میں روزہ نہیں رکھیں گی' جب انہیں سردی کے موسم میں' یا گرمی کے موسم میں اپنی اولاد کے حوالے سے اندیشہ ہو (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

7558 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لُبَيْبَةَ قَالَ: أَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو ابْنُ عُثْمَانَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنِ امْرَأَةٍ أَتَى عَلَيْهَا رَمَضَانُ وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ: تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

✻✻ محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا' تاکہ میں اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کروں' جو رمضان کے مہینہ میں حمل کی حالت میں ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ روزہ نہیں رکھے گی اور روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گی۔

7559 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَهُ

✻✻ اسی کی مانند روایت یحییٰ بن سعید کے حوالے سے منقول ہے۔

7560 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ قَالَ: أَنَا صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: ادْنُ فَإِنَّ الْمُسَافِرَ وُضِعَ عَنْهُ الصَّوْمُ، وَشَطْرُ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

✻✻ ابوقلابہ نے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص مدینہ منورہ آیا اور کسی کام کے سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت کچھ کھا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ! اُس نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ کیونکہ مسافر شخص کو روزہ اور نصف نماز معاف کر دیئے گئے ہیں اور حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو (روزہ معاف کر دیا گیا ہے)۔

7561 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْحَامِلُ إِذَا خَشِيَتْ

عَلٰی نَفْسِهَا فِیْ رَمَضَانَ تُفْطِرُ، وَتُطْعِمُ، وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حاملہ عورت کو رمضان کے مہینہ میں اپنی ذات کے حوالے سے (بیماری زیادہ ہونے کا) اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہیں رکھے گی اور کھانا کھلا دے گی اور اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ نِصْفَ صَاعٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت روزہ نہیں رکھے گی اور کھانے کے لیے نصف صاع (اناج) دے گی۔

7563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: يُفْطِرُ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ فِیْ رَمَضَانَ، وَتَقْضِيَانِ صِيَامًا، وَلَا طَعَامَ عَلَيْهِمَا

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت رمضان کے مہینہ میں روزے نہیں رکھیں گی' یہ دونوں روزوں کی قضاء کریں گی' ان پر کھانا کھلانا لازم نہیں ہوگا۔

7564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُفْطِرُ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ فِیْ رَمَضَانَ، وَتَقْضِيَانِ صِيَامًا، وَلَا تُطْعِمَانِ

٭٭ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت رمضان میں روزہ نہیں رکھیں گی' یہ دونوں ایک دن کی قضاء کرلیں گی' یہ دونوں کھانا نہیں کھلائیں گی۔

7565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَقْضِيَانِ صِيَامًا بِمَنْزِلَةِ الْمَرِيْضِ يُفْطِرُ وَيَقْضِي وَالْمُرْضِعُ كَذٰلِكَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: یہ دونوں روزہ کی قضاء کریں گی اور ان کا حکم بیمار شخص کی مانند ہوگا' جو روزہ نہیں رکھتا اور بعد میں قضاء کرلیتا ہے' دودھ پلانے والی عورت کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

7566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی عَلْقَمَةَ فَقَالَتْ: اِنِّی حُبْلٰی، وَاِنِّی اُطِيْقُ الصِّيَامَ، وَاِنَّ زَوْجِی يَمْنَعُنِی، فَقَالَ لَهَا عَلْقَمَةُ: اَطِيْعِی رَبَّكِ، وَاعْصِی زَوْجَكِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون علقمہ کے پاس آئی اور بولی: میں حاملہ ہوں' میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی رکھتی ہوں' لیکن میرا شوہر مجھے اس سے منع کرتا ہے۔ تو علقمہ نے اُس عورت سے کہا: تم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور اپنے شوہر کی نافرمانی کرو۔

7567 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ وَلِيْدَةً لَهُ حُبْلٰی اَنْ تُفْطِرَ لَهُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ. وَقَالَ: اَنْتِ بِمَنْزِلَةِ الْكَبِيْرِ لَا يُطِيْقُ الصِّيَامَ، فَاَفْطِرِی، وَاَطْعِمِی عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اپنی حاملہ کنیزوں کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ

رمضان کے مہینہ میں روزے نہ رکھیں' وہ یہ فرماتے تھے: تمہاری مثال عمر رسیدہ فرد کی طرح ہے' جو روزہ نہیں رکھ سکتا' تو تم روزہ نہ رکھو اور ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع (صدقہ کر دو)۔

بَابُ مَا يُفْطَرُ مِنْهُ مِنَ الْوَجَعِ

باب: کتنی تکلیف کی وجہ سے روزہ ترک کیا جائے گا؟

7568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ اَيِّ وَجَعٍ يُفْطَرُ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: مِنْهُ كُلِّهِ، قُلْتُ يَصُومُ حَتّٰى اِذَا اَفْطَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کتنی تکلیف کی وجہ سے رمضان میں روزہ ترک کر دیا جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: ہر قسم کی تکلیف کی وجہ سے کیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر آدمی روزہ ترک کر دیتا ہے تو کیا وہ بعد میں روزہ رکھے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

7569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، هَلْ لِلْمَرْءِ رُخْصَةٌ فِي اَنْ يُكْرِهَ خَادِمَهُ عَلٰى اَنْ تُفْطِرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ لِلرَّاعِي رُخْصَةٌ فِي الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ لَهُ بِرُخْصَةٍ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَرَى الْمَالَ اِلَّا رُبْعًا اَوْ ثُلُثًا قَالَ: لَا يُفْطِرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا آدمی کو اس بارے میں رخصت ہے کہ وہ اپنے خادم کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں روزہ نہ رکھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ایک شخص نے اُن سے کہا: کیا بکریاں چرانے والے شخص کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس کے لیے رخصت کے بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ وہ صرف ایک تہائی یا ایک چوتھائی مال کو سمجھتے تھے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ روزہ ترک نہیں کرے گا۔

بَابُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ

باب: عمر رسیدہ شخص (کا حکم)

7570 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كَبُرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَتّٰى كَانَ لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ، فَكَانَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ

٭٭ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی عمر زیادہ ہوگئی' یہاں تک کہ وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے' تو وہ روزہ نہیں رکھتے تھے اور کھانا کھلا دیتے تھے۔

7571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهُمَا كَانَا "يَقْرَآنِ: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطَيَّقُونَهُ) (البقرة: 184) يُكَلَّفُونَهُ، وَلَا يُطِيقُونَهُ، فَهُمُ الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَ، وَيُفْطِرُونَ "،

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدًا يَقُولَانِ ذٰلِكَ

٭٭ طاؤس اور عکرمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ یہ دونوں حضرات یہ آیت یوں تلاوت کرتے تھے:

''اور اُن لوگوں پر جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں''۔

وہ یہ کہتے تھے: یعنی اُنہیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں' تو یہ وہ لوگ ہیں جو طاقت نہیں رکھتے ہیں اور روزہ ترک کر دیتے ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے سعید بن جبیر اور مجاہد کو بھی اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

7572 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) (البقرة: **184**): لَمْ يَنْسَخْهَا آيَةٌ اُخْرَى (فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: **185**)

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے اُن پر ہدیہ دینا لازم ہوگا' جو مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دوسری آیت نے اسے منسوخ نہیں کیا ہے (وہ دوسری آیت یہ ہے:)

''تم میں سے جو شخص (رمضان کا مہینہ) پائے وہ اس کے روزے رکھے''۔

7573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ فَكَانَ يَقْرَؤُهَا يُطَوَّقُونَهُ هِيَ فِي الشَّيْخِ الَّذِي كُلِّفَ الصِّيَامَ، وَلَا يُطِيقُهُ، فَيُفْطِرُ، وَيُطْعِمُ

٭٭ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ وہ اس آیت کو یوں تلاوت کیا کرتے تھے:

''جنہیں اس کی طاقت نہیں دی گئی''۔

یہ آیت اُس بزرگ کے بارے میں ہے جسے روزہ رکھنے کا پابند کیا گیا لیکن وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزہ ترک کر دے گا اور کھانا کھلا دے گا۔

7574 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُونَهُ، وَيَقُولُ: هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ فَيُفْطِرُ، وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ

٭٭ مجاہد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اس آیت کو یوں تلاوت کیا کرتے تھے: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُونَهُ وہ یہ کہتے تھے کہ یہ اُس عمر رسیدہ شخص کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا' تو وہ

روزہ ترک کر دے گا اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا۔

7575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) (البقرة: 184) قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا: يُطَوَّقُونَهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ الْكَبِيرَ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الصِّيَامَ يَفْتَدِي مِنْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ بِمُدٍّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْمَرْاَةُ الْكَبِيرَةُ، فَاَمَّا مَنِ اسْتَطَاعَ صِيَامَهُ بِجُهْدٍ فَلْيَصُمْهُ، فَلَا عُذْرَ لَهُ فِي تَرْكِهِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَرَكَ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ لِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَتَصَدَّقْ حَتّٰى اَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ آخَرُ؟ قَالَ: يَتَصَدَّقُ مَرَّةً اُخْرَى قَضَاءً لِلَّذِي كَانَ تَرَكَهُ، وَلِلَّذِي اَدْرَكَهُ بَعْدُ، لَا يَتَصَدَّقُ اُخْرَى بِمَا تَرَكَ، اِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الَّذِي يَكُونُ عَلَيْهِ صِيَامٌ، ثُمَّ يُفَرِّطُ فِيهِ، اَنْ يَقْضِيَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ الْآخَرَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اُن پر فدیہ لازم ہوگا جو مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

عطاء نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس لفظ کو یوں تلاوت کرتے تھے: یُطَوَّقُونَہٗ

عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی عمر رسیدہ شخص روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ رمضان کے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو ایک مُد فدیہ کے طور پر دے گا۔ اس بارے میں عمر رسیدہ مرد اور عمر رسیدہ عورت (کا حکم برابر ہے)۔

جہاں تک ایسے شخص کا تعلق ہے جو مشقت کے ساتھ روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے' وہ روزہ رکھے گا' روزہ ترک کرنے کے بارے میں ایسے شخص کو کوئی عذر حاصل نہیں ہوگا۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عمر رسیدہ شخص جو رمضان کے مہینہ کے روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا' وہ اسے ترک کر دیتا ہے اور پھر صدقہ بھی نہیں کرتا یہاں تک کہ اگلے رمضان کا مہینہ آ جاتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: وہ ایک مرتبہ میں اُس چیز کا فدیہ دے گا جو اُس چیز کی قضاء تھی جو اُس نے پہلے ترک کیا تھا اور اب جو رمضان آیا ہے اُس کا فدیہ وہ بعد میں دیدے گا' اُس نے جو پہلے ترک کیا تھا وہ اُس کا دوسری مرتبہ فدیہ نہیں دے گا یہ اُن لوگوں پر لازم ہوتا ہے جن پر روزے لازم ہیں اور پھر وہ اُنہیں ترک کر دیتے ہیں' یعنی اُن کی قضاء نہیں کرتے' یہاں تک کہ وہ دوسرے لوگوں کی قضاء کر لیتے ہیں۔

7576 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرَاُ: وَيُطَوَّقُونَهُ

✲✲ ابو عمرو' جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' اُنہوں نے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس آیت کو یوں تلاوت کرتی تھیں: وَيُطَوَّقُونَہٗ

7577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاق، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهُ وَهُوَ الشَّيْخُ الْهِمُّ، وَالْمَرْاَةُ الْهِمَّةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ الصِّيَامَ، وَيُفْطِرَانِ، وَيُطْعِمَانِ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا "

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس آیت کو یوں تلاوت کرتے تھے: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهُ 'وہ یہ کہتے تھے: اس سے مراد ایسا عمر رسیدہ مرد اور عمر رسیدہ عورت ہیں' جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے' وہ روزہ نہیں رکھیں گے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں گے' اُن دونوں میں سے ہر ایک کے بارے میں یہی حکم ہے۔

7578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: نُسِخَ قَوْلُهُ، (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ) (البقرة: 184) (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

✽✽ ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان منسوخ ہو گیا ہے:

''اور وہ لوگ جو اُس کی طاقت نہیں رکھتے''۔

یہ اس آیت کے ذریعہ منسوخ ہوا ہے:

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے''۔

7579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ يَقْرَاُ (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ) (البقرة: 184) قَالَ: هِيَ فِي الشَّيْخِ الْكَبِيرِ، وَالْعَجُوْزِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِيعَا الصِّيَامَ، فَعَلَيْهِمَا اَنْ يُطْعِمَا كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا كُلُّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا، فَاِنْ لَمْ يَجِدَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمَا

✽✽ عبدالملک بن ابوسلیمان نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس آیت کو یوں تلاوت کرتے تھے:

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں''۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: یہ آیت عمر رسیدہ مرد اور بوڑھی عورت کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے' تو اُن دونوں پر لازم ہے کہ وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں' اور اگر وہ اس کی گنجائش نہیں پاتے تو اُن پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

7580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مَكُّوكًا مِنْ بُرٍّ مَكُّوكًا مِنْ تَمْرٍ

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایسا شخص روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا جو گندم کا ایک مکوک ہوگا' یا کھجور کا ایک مکوک (مخصوص پیمانہ) ہوگا۔

7581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ طَاوُسًا، عَنْ أُمِّي وَكَانَ بِهَا عَطَاشٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَصُومَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: تُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدَّ بُرٍّ قَالَ: قُلْتُ: بِأَيِّ مُدٍّ؟ قَالَ: مُدُّ أَرْضِكَ؟

✻✻ عکرمہ بن عمار بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے اپنی والدہ کے بارے میں دریافت کیا جنہیں پیاس بہت زیادہ لگتی ہے تو وہ روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی ہیں۔ تو طاؤس نے کہا: وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلا دیں گی۔ میں نے دریافت کیا: کون سے والا مُد؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو تمہارے علاقہ میں رائج ہو وہ مُد۔

7582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) (البقرة: 184)، قَالَا: أَطْعَمَ مِسْكِينًا آخَرَ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

✻✻ عبدالکریم نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشادِ خداوندی ہے:)

''اور جو شخص نفلی طور پر کرلے تو یہ زیادہ بہتر ہے''۔

یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک اور مسکین کو بھی کھانا کھلا دے۔

ابن جریج نے بھی مجاہد کے حوالے سے یہی تفسیر نقل کی ہے۔

7583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (يُطِيقُونَهُ) (البقرة: 184) قَالَ: يُكَلَّفُونَهُ، وَقَالَهَا ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: فَيَفْتَدِي مِنْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ بِمُدٍّ لِكُلِّ مِسْكِينٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) (البقرة: 184) مَنْ زَادَ عَلَى إِطْعَامِ مِسْكِينٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے: ''اور وہ اُس کی طاقت نہیں رکھتے''۔ اُنہوں نے فرمایا: یہ مراد ہے کہ اُنہیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے۔ ابن جریج نے بھی یہی بات بیان کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص رمضان کے ہر ایک دن کے عوض میں فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو ایک مُد دیدے گا۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جو شخص نفلی طور پر کرلے تو زیادہ بہتر ہے''۔

وہ فرماتے ہیں: تو جو ایک مسکین کو کھانا کھلانے سے زیادہ (فدیہ دے گا) تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

7584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ) (البقرة: 184) قَالَ: كَانَتْ فِي الشَّيْخِ الْكَبِيرِ، وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ لَا يُطِيقَانِ الصَّوْمَ، وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِمَا فَرُخِّصَ لَهُمَا أَنْ يُفْطِرَا ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ بَعْدُ فَقَالَ: (مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)

✻✻ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بڑی عمر کے مرد اور بڑی عمر کی عورت کے بارے میں ہے' جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور

یہ روزہ رکھنا اُن کے لیے انتہائی مشکل ہو جاتا ہے' تو اُن دونوں کو یہ رخصت دی گئی ہے کہ وہ روزہ ترک کر دیں' لیکن پھر اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پاتا ہے وہ اس کا روزہ رکھے''۔

7585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: هِيَ فِي الشَّيْخِ الْكَبِيرِ اِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ افْتَدٰى مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ اِطْعَامَ مِسْكِينٍ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ

* صفوان بن سلیم نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اُس عمر رسیدہ شخص کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا' وہ ہر ایک دن کے عوض میں فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلا دے گا۔

بَابُ بِمَا يَبْدَاُ الْاِنْسَانُ عِنْدَ فِطْرِهِ

باب: آدمی افطاری میں کس چیز سے آغاز کرے گا؟

7586 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ بِتَمْرٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ بِمَاءٍ، فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ

* حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص افطاری کرے تو وہ کھجور کے ذریعہ افطاری کرے' اگر وہ نہیں ملتی تو پانی کے ذریعہ کر لے' کیونکہ پانی طہارت کے حصول کا باعث ہے''۔

7586- سنن ابی داؤد' کتاب الصوم' باب ما یفطر علیه' حدیث:2021' سنن ابن ماجه' کتاب الصیام' باب ما جاء علی ما یستحب الفطر' حدیث:1695' الجامع للترمذی' ابواب الجمعة' ابواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء ما یستحب علیه الافطار' حدیث:663' سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب ما یستحب الافطار علیه' حدیث:1703' المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الصوم' واما حدیث شعبة' حدیث:1511' صحیح ابن حبان' کتاب الصوم' باب الافطار وتعجیله' ذکر الاستحباب للمرء ان یکون افطاره علی التمر او علی الماء' حدیث:3574' صحیح ابن خزیمة' کتاب الصیام' جماع ابواب وقت الافطار , وما یستحب ان یفطر علیه' باب الدلیل علی ان الامر بالفطر علی التمر اذا کان موجودا' حدیث:1924' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصیام' من کان یستحب ان یفطر علی تمر او ماء' حدیث:9637' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الصیام' سرد الصیام' ما یستحب للصائم ان یفطر علیه' حدیث:3213' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الصیام' باب ما یفطر علیه' حدیث:7643' معرفة السنن والآثار للبیهقی' کتاب الصیام' تعجیل الفطر' حدیث:2636' مسند احمد بن حنبل' مسند المدنیین' حدیث سلمان بن عامر' حدیث:15930' مسند الطیالسی' وسلمان بن عامر' حدیث:1263' المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه سهل' ابو عثمان النهدی' سلمان بن عامر الضبی رضی الله عنه کان ینزل البصرة وبها' حدیث:6066' مسند الحمیدی' حدیث سلمان بن عامر رضی الله عنه' حدیث:795

7587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ

باب: جلدی افطاری کر لینا

7588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ: كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ فِي رَمَضَانَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَا

٭٭ حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما رمضان کے مہینہ میں افطاری کرنے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

7589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ اِذْ جَائَهُ رَكْبٌ مِنَ الشَّامِ فَطَفِقَ عُمَرُ يَسْتَخْبِرُ عَنْ حَالِهِمْ، فَقَالَ: هَلْ يُعَجِّلُ اَهْلُ الشَّامِ الْفِطْرَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَنْ يَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا فَعَلُوا ذٰلِكَ، وَلَمْ يَنْتَظِرُوا النُّجُومَ انْتِظَارَ اَهْلِ الْعِرَاقِ

٭٭ سعید بن مسیّب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران شام سے کچھ سوار اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے حال احوال دریافت کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اہلِ شام جلدی افطاری کر لیتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ جب تک ایسا کرتے رہیں گے اُس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے' جب تک وہ اہلِ عراق کی طرح ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کرتے۔

7590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَمْصَارِ: اَنْ لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُسَوِّفِينَ بِفِطْرِكُمْ، وَلَا الْمُنْتَظِرِينَ بِصَلَاتِكُمُ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں کے گورنروں کو خط میں لکھا کہ تم لوگ افطاری کرنے میں تاخیر کرنے والے نہ ہو جانا اور اپنی نماز (مغرب) کے لیے ستاروں کے چمکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو جانا۔

7591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَ النَّاسِ اِفْطَارًا وَاَبْطَاَهُ سُحُورًا

✸✸ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سب سے زیادہ جلدی افطاری کرتے تھے اور سب سے زیادہ تاخیر سے سحری کرتے تھے (یعنی پہلے وقت میں افطاری کر لیتے تھے اور آخری وقت میں سحری کرتے تھے)۔

7592 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

✸✸ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لوگ اُس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے''۔

7593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، اَوْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنْ كُنْتُ لَآتِي ابْنَ عُمَرَ بِالْقَدَحِ عِنْدَ فِطْرِهٖ فَاَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ، وَمَا بِهٖ اِلَّا الْحَيَاءُ يَقُوْلُ: مِنْ سُرْعَةِ مَا يُفْطِرُ

✸✸ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس افطاری کے وقت پیالہ لے کر آیا' میں لوگوں سے اُسے چھپا رہا تھا' لیکن یہ شرمانے کی کوئی بات نہیں تھی' اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلدی افطاری کر لیتے تھے۔

7594 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي بِشَيْءٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَقَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ، وَقَالَ: وَلَوْ تَرَاءَاهَا اَحَدٌ عَلٰى بَعِيرِهٖ لَرَآهَا، يَعْنِي الشَّمْسَ، ثُمَّ اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

✸✸ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین میں سے ایک صاحب کو حکم دیا کہ تم اُترو اور ہمارے لیے کوئی چیز تیار کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' اُن صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابھی سورج باقی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُترو اور ہمارے لیے کچھ تیار کر لو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ صاحب اُترے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشروب تیار کیا' آپ نے اُسے پی لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے اونٹ پر کھڑا ہو کر اُسے دیکھنے کی کوشش کرتا تو اُسے دیکھ لیتا' یعنی سورج کو دیکھ لیتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے ارشاد فرمایا: جب رات کو دیکھو کہ اس طرف سے آ گئی ہے تو روزہ دار افطاری کر لے۔

7595 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَاَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

✸✸ عاصم بن عمر روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رات آ جائے اور دن رخصت ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار شخص افطاری کر لے''۔

7596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ عِيَاضٍ، يُخْبِرُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ: يُؤْمَرُ أَنْ يُفْطِرَ الْإِنْسَانُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، وَلَوْ عَلَى حَسْوَةٍ

✽✽ عبدالعزیز بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نمازِ مغرب ادا کرنے سے پہلے افطاری کر لے خواہ وہ پانی کا ایک گھونٹ بھرے۔

7597 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: كُنْتُ أَشْهَدُ ابْنَ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ يُوضَعُ طَعَامُهُ، ثُمَّ يَأْمُرُ مُرَاقِبًا يُرَاقِبُ الشَّمْسَ، فَإِذَا قَالَ: وَجَبَتْ قَالَ: كُلُوا قَالَ: ثُمَّ كُنَّا نُفْطِرُ قَبْلَ الصَّلَاةِ

✽✽ ابورجاء بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینہ میں افطاری کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود ہوتا تھا' اُن کا کھانا رکھا جاتا تھا' پھر وہ ایک شخص کو ہدایت کرتے تھے جو سورج غروب ہونے کا جائزہ لیتا تھا' جب وہ یہ بات بیان کرتا تھا کہ سورج غروب ہو گیا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے: تم لوگ کھاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم نمازِ مغرب ادا کرنے سے پہلے افطاری کر لیتے تھے۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي السُّحُورِ

باب: سحری کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

7598 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔

7599 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ نَفَرًا، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِجَرْعٍ مِنْ مَاءٍ

✽✽ ابوولید عبداللہ بن حارث انصاری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ تم لوگ سحری کرو خواہ پانی کا ایک گھونٹ بھر لو۔

7600 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلُمَّ لِرَجُلٍ إِلَى الْغَدَاءِ الْهَنِيءِ الْمُبَارَكِ، يَعْنِي السُّحُورَ

✽✽ خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی سیر کرنے والے اور برکت والے کھانے کی طرف آئے'' یعنی سحری کی طرف آئے''۔

7601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔

7602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَوْلًى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرْقُ مَا بَيْنَ صَوْمِنَا، وَصَوْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ

✱✱ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارے روزہ رکھنے اور اہلِ کتاب کے روزہ رکھنے (کے طریقہ) کے درمیان بنیادی فرق' سحری کھانا ہے''۔

7603 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ شَرُوسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِيْنُوْا بِرُقَادِ النَّهَارِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ، وَبِاَكْلَةِ السَّحَرِ عَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ

✱✱ طاؤس بیان کرتے ہیں: اُن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دن کے وقت سو کے' رات کے قیام کے لیے اور سحری کھا کر' دن میں روزہ رکھنے کے لیے مدد حاصل کرو''۔

7604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُغِيْثٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الْعَوْنُ رُقَادُ النَّهَارِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

✱✱ ولید بن عبداللہ بن ابومغیث بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دن کے وقت سو کر رات کے قیام کے لیے مدد حاصل کرنا بہترین مدد ہے''۔

بَابُ تَاْخِيرِ السُّحُورِ

باب: سحری تاخیر سے کرنا

7605 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَحِّرْنَا يَا اَنَسُ اِنِّيْ اُرِيْدُ الصِّيَامَ، فَاَطْعِمْنِيْ شَيْئًا، فَجِئْتُهُ بِتَمْرٍ، وَاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ بَعْدَ مَا اَذَّنَ بِلَالٌ، فَقَالَ: يَا اَنَسُ انْظُرْ اِنْسَانًا يَاْكُلُ مَعِيْ فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ شَرِبْتُ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ،

وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، "وَكَانَ مَعْمَرٌ يُؤَخِّرُ السُّحُوْرَ، وَيُسْفِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْجَاهِلُ: مَا لَهٗ صَوْمٌ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اے انس! ہمارے لیے سحری تیار کرو کیونکہ میں روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو تم مجھے کچھ کھانے کے لیے دو''۔

تو میں کچھ کھجوریں لے کر اور ایک برتن میں پانی لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان دینے کے بعد کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! تم اس بات کا جائزہ لو کہ کوئی شخص مل جائے جو میرے ساتھ کھانا کھائے۔ تو میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا لیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تو ستو کا مشروب پی چکا ہوں اور میں روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کیں' پھر آپ تشریف لے گئے' نماز کھڑی ہوگئی (یعنی باجماعت نماز کھڑی ہوگئی)۔

معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ سحری تاخیر سے کیا کرتے تھے اور روشنی کر لیا کرتے تھے' یہاں تک کہ ناواقف یہ کہتا تھا: ان کا روزہ نہیں ہوگا۔

7606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَزِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، اِلَى حُذَيْفَةَ، وَهُوَ فِيْ دَارِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، فَاسْتَاْذَنَّا عَلَيْهِ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا، فَاَتٰى بِلَبَنٍ، فَقَالَ: اشْرَبَا، فَقُلْنَا اِنَّا نُرِيْدُ الصِّيَامَ قَالَ: وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ، فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ زِرًّا فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ، وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، وَهُمْ يُغَلِّسُوْنَ

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اور زر بن حبیش' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ اُس وقت حارث بن ابو ربیعہ کے گھر میں موجود تھے' ہم نے اُن کے ہاں اندر آنے کی اجازت چاہی تو وہ ہمارے پاس تشریف لے آئے' پھر وہ دودھ لے کر آئے' اُنہوں نے فرمایا: تم پی لو! ہم نے کہا: ہمارا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے' اُنہوں نے کہا: میرا بھی روزہ رکھنے کا ارادہ ہے۔ پھر اُنہوں نے دودھ پیا' پھر اُسے زر کی طرف بڑھایا تو اُنہوں نے بھی پی لیا' پھر اُنہوں نے میری طرف بڑھایا تو میں نے بھی پی لیا' حالانکہ مؤذن اُس وقت مسجد میں اذان دے رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو نماز کھڑی ہو چکی تھی حالانکہ لوگ اندھیرے میں ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

7607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ هَمَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُنْتَشِرُ الْوَادِعِيُّ، اَنَّ عُمَيْرًا ذَابِيتَانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَسَحَّرَ مَعَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ بِالْكُوْفَةِ فِيْ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَرَجَ وَاَنَا مَعَهُ، فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: قُلْتُ: كَمْ بَيْنَ مَنْزِلِهِ، وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: مَا بَيْنَ قَبْرِ زِيَادِ بْنِ فَيْرُوْزَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ

✻✻ عمیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے رمضان کے مہینہ میں کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کی' وہ نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ تھا' وہ مسجد میں آئے' پھر نماز کھڑی ہوئی۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے اُن سے (یعنی عمیر سے) دریافت کیا: اُن کے گھر اور مسجد میں کتنا فاصلہ تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جتنا زیاد بن فیروز کی قبر سے لے کر بڑی مسجد تک کا درمیانی فاصلہ ہے۔

7608 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَثَبَتَ كَمَا هُوَ يَاْكُلُ، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ وَهُوَ حَالَهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ اَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ بِلَالًا، لَوْلَا بِلَالٌ لَرَجَوْنَا اَنْ يُرَخَّصَ لَنَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✻✻ حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سحری کر رہے تھے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کی سی حالت میں بیٹھے کھاتے رہے۔ پھر وہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: نماز! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے' پھر وہ تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہوگیا ہے' اللہ کی قسم! صبح صادق ہو چکی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بلال پر رحم کرے! اگر بلال نہ ہوتا تو ہمیں یہ اُمید تھی کہ ہمارے لیے اتنی رخصت ہو جاتی کہ سورج نکلنے تک (سحری کھا سکتے)۔

7609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اَتَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ مُعَسْكِرٌ بِدَيْرِ اَبِیْ مُوسَى وَهُوَ يَتَسَحَّرُ، فَقَالَ: ادْنُ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّی اُرِيدُ الصِّيَامَ قَالَ: وَاَنَا اُرِيدُ الصِّيَامَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ: اَقِمِ الصَّلَاةَ

✻✻ حبان بن حارث بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس وقت وہ لشکر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے خیمہ میں موجود اُن کے ساتھ سحری کھا رہے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بھی آگے آ جاؤ! میں نے کہا: میرا تو روزہ رکھنے کا ارادہ ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی روزہ رکھنے کا ارادہ ہے۔ جب وہ فارغ ہوئے تو اُنہوں نے مؤذن سے کہا: تم اقامت کہو!

7610 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، مَوْلَى الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ تَاْخِيرُ السُّحُورِ، وَتَبْكِيرُ الْفِطْرِ، وَاِشَارَةُ الرَّجُلِ بِاِصْبَعِهِ فِي الصَّلَاةِ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء سحری تاخیر سے کھانا اور افطاری جلدی کرنا اور نماز کے دوران آدمی کا انگلی کے ذریعہ اشارہ کرنا ہے''۔

7611 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ فَمَنْ اَرَادَ الصِّيَامَ، فَلْيَاْكُلْ، وَلْيَشْرَبْ حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ: وَقَالَ الْقَاسِمُ: وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا، وَيَرْقِي هٰذَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتے ہیں) تو جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اُس وقت تک کھاتا پیتا رہے جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ قاسم نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان دونوں حضرات کے درمیان اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک صاحب اُتر رہے ہوتے تھے اور دوسرے صاحب چڑھ رہے ہوتے تھے۔

7612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

7613 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَمَنْ اَرَادَ الصِّيَامَ فَلَا يَمْنَعُهُ اَذَانُ بِلَالٍ، حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ: وَكَانَ اَعْمَى فَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: اَصْبَحْتَ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو (یہ اذان) جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو اُسے (سحری کھانے سے) نہ روکے جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب نابینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک اُنہیں یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا کہ صبح صادق ہو چکی ہے۔

7614 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا، وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ اُس وقت تک کھاتے پیتے رہو' جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

7615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مِنْ اَخْلَاقِ

الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: تَعْجِيلُ الْفِطْرِ، وَتَاخِيرُ السُّحُورِ، وَوَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے کئی اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ انبیاء کے اخلاق میں یہ بات شامل ہے کہ افطاری جلدی کی جائے' سحری تاخیر سے کی جائے اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے۔

7616 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، مَوْلَى آلِ عَلِيٍّ، "اَنَّ نَاسًا مِنْ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَهُمْ بِالْمَقْبَرَةِ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسُحُورِهِمْ بَعْدَ اَذَانِ بِلَالٍ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ، وَاَسْفَرَ جِدًّا فَاَكَلُوا، وَاَكَلَ مَعَهُمْ بِلَالٌ، ثُمَّ صَامُوا جَمِيعًا، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ بِلَالٌ بِفِطْرِهِمْ حِينَ ظَنُّوا اَنَّهَا قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَهُمْ يَشُكُّونَ فَاَفْطَرُوا، وَاَفْطَرَ مَعَهُمْ

٭٭ یزید بن ابوزیاد' جو آلِ علی کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلہ کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں قبرستان کے قریب رہائش کی جگہ دی' یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے پہلی فجر طلوع ہو جانے کے بعد اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان دینے کے بعد اُن کی سحری بھجوائی' اُس وقت تک روشنی ہو چکی تھی' ان لوگوں نے سحری کھالی اُن کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے سحری کھالی' پھر اُن سب لوگوں نے روزہ رکھا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو افطاری کرنے کا پیغام اُس وقت بھجوایا' جب وہ لوگ یہ گمان کر رہے تھے کہ سورج غروب ہو چکا ہے' لیکن اُنہیں شک تھا تو اُن لوگوں نے افطاری کرلی اور اُن کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بھی افطاری کی۔

7617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا قَتَادَةَ فِي حَاجَةٍ لِي، فَجَائَهُ بَعْدَ مَا اَسْفَرَ جِدًّا يَقُولُ: بَعْدَ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحُورًا، فَقَالَ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ اَصْبَحْتُ، فَقَالَ: تَسَحَّرُوا وَطَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيفُ الْبَابَ حَتّٰى لَا يَبِينَ لَهُ الْاِسْفَارُ فَلَمَّا فَرَغَ، خَرَجَ فَوَجَدَهُ قَدْ اَسْفَرَ جِدًّا يَقُولُ: بَعْدَ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ

٭٭ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھیجا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوئے جب اچھی طرح روشنی ہو چکی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: یعنی صبح صادق ہو چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے سحری اُن کے سامنے رکھی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صبح صادق ہو چکی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سحری کرو! پھر نبی اکرم ﷺ نے دروازہ بند کر دیا' تاکہ روشنی اُن کے سامنے واضح نہ ہو' جب وہ اس سے فارغ ہوئے اور باہر آئے تو اُنہوں نے پایا کہ سفیدی ہو چکی ہے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی صبح صادق ہو چکی تھی۔

7618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ يَقُولُ: اَجِيفُوا الْبَابَ لَا يُفْجِئُنَا الصُّبْحُ

✽✽ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: دروازہ بند کردو تاکہ صبح صادق اچانک نہ ہوجائے۔

7619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ خَرَجْنَا فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

✽✽ عامر بن مطر شیبانی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کی' پھر ہم نکلے تو نماز کھڑی ہوچکی تھی۔

بَابُ الْمَرِيضِ فِيْ رَمَضَانَ وَقَضَائِهِ

باب: رمضان میں بیمار (کا حکم) اور اُس کا قضاء کرنا

7620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَهُوَ مَرِيضٌ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ صَامَ الَّذِي اَدْرَكَ، ثُمَّ صَامَ الْاَوَّلَ، وَاَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ، - قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ كُلَّهُمْ اِلَّا يَقُوْلُوْنَ هٰذَا فِيْ هٰذَا -

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص رمضان کو ایسی حالت میں پائے کہ وہ بیمار ہو' پھر بعد میں وہ تندرست ہوجائے' تو وہ اُس کی قضاء اُس وقت تک ادا نہیں کرے گا' جب تک وہ دوسرا رمضان نہیں پاتا' پھر وہ اُس رمضان کے روزے رکھے گا' جسے اُس نے پایا ہے' پھر وہ پہلے رمضان کے روزے رکھے گا اور پھر ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع صدقہ کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق' تمام اہلِ علم نے اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں یہی حکم دیا ہے۔

7621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ اِنْسَانًا مَرِضَ فِيْ رَمَضَانَ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ آخَرُ، فَلْيَصُمِ الَّذِي اَحْدَثَ ثُمَّ يَقْضِي الْآخَرَ، وَيُطْعِمُ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص رمضان کے مہینہ میں بیمار ہوجائے' پھر وہ تندرست ہوجائے تو وہ اُس کی قضاء اُس وقت تک نہیں کرے گا' جب تک وہ اگلا رمضان نہیں پالیتا اور پھر وہ نئے آنے والے رمضان کے روزے رکھے گا' پھر پہلے والے رمضان کی قضاء کرے گا اور ساتھ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

7622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: يُطْعِمُ مَكَانَ الشَّهْرِ الَّذِي مَضَى مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ صَحَّ، وَفَرَّطَ فِيْ قَضَائِهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ بَلَغَكَ يُطْعِمُ؟ قَالَ: مُدٌّ زَعَمُوا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ مہینہ جو پہلے گزر چکا ہے اُس کی جگہ وہ کھانا کھلائے گا' کیونکہ اب وہ تندرست ہو چکا ہے اور وہ اپنی قضاء کو مؤخر کرے گا' جب تک وہ ایک اور رمضان کا مہینہ نہیں پا لیتا۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ تک اس بارے میں کیا روایت پہنچی ہے' کہ کیا وہ کتنا کھانا کھلائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک مُد' لوگ یہی بیان کرتے ہیں۔

7623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ تَتَابَعَهُ رَمَضَانُ آخَرُ وَهُوَ مَرِيضٌ، لَمْ يَصِحَّ بَيْنَهُمَا قَضَى الْاٰخِرَ مِنْهُمَا بِصِيَامٍ، وَقَضَى الْاَوَّلَ مِنْهُمَا بِاِطْعَامِ مُدٍّ مِنْ حِنْطَةٍ، وَلَمْ يَصُمْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اگلے رمضان کے مہینہ میں بھی بیمار ہوا اور وہ ان دونوں کے درمیان تندرست نہ ہوا ہو' تو وہ بعد والے رمضان کی قضاء' روزے رکھ کے کرے گا اور پہلے والے رمضان کی قضاء میں گندم کا ایک مُد کھلا دے گا' وہ پہلے والے رمضان کی قضاء کے روزے نہیں رکھے گا۔

7624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "مَنْ مَرِضَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ مَرِيضًا، فَلَمْ يَصُمْ هٰذَا الْاٰخَرَ، ثُمَّ يَصُومُ الْاَوَّلُ، وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ الْاَوَّلِ مُدًّا قَالَ: وَبَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

٭٭ یحییٰ بن سعید' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو بھی شخص رمضان کے مہینہ میں بیمار ہوا اور پھر وہ اگلا رمضان آنے تک بھی بیمار رہے تو وہ اس دوسرے رمضان کے روزے نہیں رکھے گا' پھر وہ پہلے رمضان کے روزے رکھے گا اور پھر پہلے رمضان کے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مُد کھلا دے گا۔

(یہاں شاید اصل متن میں الفاظ درست نقل نہیں ہوئے ہیں' ہونا یوں چاہیے: اگر وہ دوسرے رمضان میں بھی بیمار ہی ہو تو وہ دوسرے رمضان کی قضاء کے روزے بعد میں رکھے گا' پہلے کی قضا نہیں کرے گا' بلکہ اس کی جگہ کھانا کھلا دے گا۔)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

7625 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ تَتَابَعَهُ رَمَضَانَانِ، وَهُوَ مَرِيضٌ لَمْ يَصِحَّ بَيْنَهُمَا قَضَى هٰذَا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا بِصِيَامٍ، وَقَضَى الْاَوَّلَ مِنْهُمَا بِطَعَامٍ، وَلَمْ يَصُمْ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص مسلسل دو رمضان بیمار رہے' وہ ان دونوں کے درمیان تندرست نہ ہو' تو وہ ان میں سے بعد والے رمضان کی قضاء' روزے رکھ کے کرے گا اور پہلے والے رمضان کی جگہ کھانا کھلا دے گا' وہ اُس کے روزے نہیں رکھے گا۔

7626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يَقْضِيهِمَا جَمِيعًا بِصِيَامٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں کی قضاء کے روزے رکھے گا۔

7627 - اقوالِ تابعین: قَالَ مَعْمَرٍ، وَسَمِعْتُ حَمَّادًا، يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ

* * معمر نے حماد کو اُسی کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جو طاؤس کا قول ہے۔

7628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: تَتَابَعَ عَلَيَّ رَمَضَانَانِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَاللّٰهِ اَكَانَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَا قَالَ: فَذَهَبَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اِنَّ رَجُلًا تَتَابَعَ عَلَيْهِ رَمَضَانَانَ قَالَ: تَاللّٰهِ اَكَانَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِحْدَى مِنْ سَبْعٍ يَصُومُ شَهْرَيْنِ، وَيُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا

* * میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا: میں مسلسل دو رمضان تک (بیمار رہا ہوں)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص چلا گیا' پھر دوسرا شخص آیا' اُس نے عرض کی: ایک شخص جو مسلسل دو رمضان تک بیمار رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! ایسا ہی ہوا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سات میں سے ایک ہوگا (یہاں اصل متن میں لفظ درست نقل نہیں ہوئے' دو میں سے ایک' ہونا چاہیے) یا تو دو مہینہ کے روزے رکھے گا' یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔

7629 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُولُ: خَرَجْنَا فِي سَرِيَّةٍ فِي اَرْضِ الرُّومِ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي اَرْضِ الرُّومِ وَمَعَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيّ قَالَ: فَخَطَبَنَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ، وَاَطْعَمَ مِسْكِينًا، وَجَمَعَ فِي فِدْيَةٍ فَاِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

* * ثابت بن حجاج بیان کرتے ہیں: ہم روم کی سرزمین پر ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے روانہ ہوئے' ابھی ہم روم کی سرزمین پر موجود تھے' ہمارے ساتھ عوف بن مالک اشجعی بھی موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ہمیں خطبہ دیا تو میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص رمضان کے علاوہ کسی دن میں ایک دن کا روزہ رکھے اور ایک مسکین کو کھانا کھلا دے' تو وہ فدیہ میں جمع ہو جائے گا اور یہ دونوں چیزیں رمضان کے ایک دن کے روزہ کے برابر ہو جائیں گی''۔

7630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي الرَّجُلِ الْمَرِيضِ فِي رَمَضَانَ فَلَا يَزَالُ مَرِيضًا حَتّٰى يَمُوتَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَاِنْ صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى مَاتَ اُطْعِمَ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو رمضان میں بیمار ہوتا ہے اور مسلسل بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ انتقال کر جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی'

(لیکن) اگر وہ تندرست ہو گیا اور اُس نے روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع صدقہ کر دیا جائے گا۔

7631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

7632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتَّى يَمُوتَ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَإِنْ صَحَّ فَلَمْ يَقْضِهِ حَتَّى مَاتَ أُطْعِمَ عَنْهُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مَكُّوكٌ مِنْ بُرٍّ، وَمَكُّوكٌ مِنْ تَمْرٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے اور وہ مسلسل بیمار رہے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' لیکن اگر وہ تندرست ہو جائے اور ان روزوں کی قضاء بھی نہ کرے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا ایک مکوک' یا کھجور کا ایک مکوک (مخصوص پیمانہ) صدقہ کر دیا جائے گا۔

7633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَصِحَّ حَتَّى مَاتَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غُلِبَ عَلَى أَمْرِهِ وَقَضَائِهِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے اور وہ تندرست نہ ہو یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جائے تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی کیونکہ وہ اپنے معاملہ اور اپنی قضاء کے حوالے سے مغلوب ہو گیا ہے۔

7634 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتَّى يَمُوتَ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَإِنْ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ أَطْعَمَ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ بُرٍّ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے اور وہ مسلسل بیمار رہے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جائے' تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' اگر وہ شخص بعد میں تندرست ہو گیا اور اُس نے ان روزوں کی قضاء نہیں کی (اور پھر اُس کا انتقال ہو گیا) تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد صدقہ کر دیا جائے گا۔

7635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَرِضَ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتَّى مَاتَ لَمْ يُطْعَمْ عَنْهُ، وَإِنْ صَحَّ فَلَمْ يَقْضِهِ حَتَّى مَاتَ أُطْعِمَ عَنْهُ

٭٭ عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان میں بیمار ہو جائے اور مسلسل بیمار رہے' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کی طرف سے کھانا نہیں کھلایا جائے گا' لیکن اگر وہ شخص تندرست ہو گیا ہو اور اُس نے پھر بھی قضاء نہ کی ہو' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو

جائے تو اُس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا (یعنی صدقہ کیا جائے گا)''۔

7636 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: اِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِیْ رَمَضَانَ، فَلَمْ یَزَلْ مَرِیضًا حَتّٰی یَمُوتَ اُطْعِمَ عَنْهُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِینٌ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے اور وہ مسلسل بیمار رہے یہاں تک کہ انتقال کر جائے تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلایا جائے گا۔

7637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: یُطْعَمُ عَنْهُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: اُس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا۔

7638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: ذَکَرْتُ لِابْنِ سِیرِینَ قَوْلَ طَاوُسٍ فَمَا اَعْجَبَهُ

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے قول کا تذکرہ ابن سیرین سے کیا' تو اُنہیں یہ قول پسند نہیں آیا۔

7639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَرِضَ فِیْ رَمَضَانَ، ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ یَقْضِهِ، حَتّٰی مَرَّ بِهِ رَمَضَانُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ صَحِیحٌ؟ قَالَ: یُطْعِمُ مَرَّةً وَاحِدَةً ثَلَاثِینَ مِسْکِینًا ثَلَاثِینَ مُدًّا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص رمضان میں بیمار ہو جاتا ہے' پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے لیکن وہ روزوں کی قضاء نہیں کر پاتا یہاں تک کہ اُس پر تین رمضان گزر جاتے ہیں اور وہ شخص تندرست ہوتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایک ہی مرتبہ تیس مسکینوں کو تیس مد (اناج) صدقہ کر دے گا۔

7640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَرَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ کُلَّهُ فَلَمْ یَزَلْ مَرِیضًا حَتّٰی مَرَّ بِهِ رَمَضَانُ آخَرُ قَالَ: یُطْعِمُ مَرَّةً وَاحِدَةً قَطُّ، قُلْتُ لَهُ: فَرَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ کُلَّهُ، فَلَمْ یَزَلْ مَرِیضًا حَتّٰی اَدْرَکَهُ الْاٰخَرُ مَرِیضًا قَالَ: یَقْضِی الْاَوَّلَ قَطُّ، وَلَا یُطْعِمُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص پورا رمضان بیمار رہتا ہے' اُس کے بعد وہ مسلسل بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ اگلا رمضان بھی اُس پر گزر جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ صرف ایک مرتبہ کھانا کھلائے گا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص پورا رمضان بیمار رہتا ہے' اُس کے بعد وہ مسلسل بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ اگلا رمضان بھی اُسے بیمار ہونے کے عالم میں آتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ صرف پہلے والے رمضان کی قضاء کرے گا اور وہ کھانا نہیں کھلائے گا۔

7641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ حَتّٰی اَدْرَکَهُ رَمَضَانُ آخَرُ مَرِیضًا، فَمَرِضَهُ کُلَّهُ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ یَقْضِهِمَا حَتّٰی اَدْرَکَهُ الثَّالِثُ قَالَ: کَمْ یُطْعِمُ؟ قَالَ: سِتِّینَ

مِسْكِينًا سِتِّينَ مُدًّا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص رمضان میں بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے دوسرا رمضان بھی بیماری کے عالم میں آ جاتا ہے اور وہ اس پورا عرصہ بیمار رہتا ہے پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے اور ان دونوں کی قضاء نہیں کر پاتا' یہاں تک کہ تیسرا رمضان آ جاتا ہے' تو وہ کتنا کھانا کھلائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ مُد صدقہ کرے گا۔

7642 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَرَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى مَاتَ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ ثَلَاثُونَ مِسْكِينًا ثَلَاثِينَ مُدًّا قُلْتُ: فَرَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ فَمَاتَ فِيهِ، اَوْ بَعْدَهُ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ سِتُّونَ مِسْكِينًا سِتِّينَ مُدًّا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص پورا رمضان بیمار رہتا ہے پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے' وہ اُس کی قضاء نہیں کر پاتا یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کی طرف سے تیس مسکینوں کو تیس مُد صدقہ کیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: ایک شخص پورا رمضان بیمار رہتا ہے پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے' وہ اُس کی قضاء نہیں کر پاتا یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ جاتا ہے' پھر اُس رمضان میں یا اُس کے بعد اُس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ مُد صدقہ کیے جائیں گے۔

7643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ مَرِضَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ، فَمَاتَ فِيهِ اَوْ بَعْدَهُ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ مَكَانَ الْاَوَّلِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينَانِ كَمَا صَنَعَ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو رمضان میں پورا مہینہ بیمار رہتا ہے' پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے' پھر وہ اُس کی قضاء نہیں کر پاتا' یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جاتا ہے' پھر اُس رمضان یا اُس کے بعد اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: پہلے رمضان کی جگہ اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں دو مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے گا' جس طرح کہ اُس نے کیا ہے۔

7644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ، وَعَلَيْهِ صِيَامُ رَمَضَانَ آخَرَ اُطْعِمَ عَنْهُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ

✽✽ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس پر رمضان کے مہینہ کے روزے لازم ہوں' تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع صدقہ کیا جائے گا۔

7645 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ، وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ قَالَ:

صُومِي مَكَانَهَا

✵✵ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' اُن پر ایک مہینہ کے روزے لازم تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُن کی جگہ روزے رکھ لو۔

7646 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ صِيَامُ رَمَضَانَ قَضَى عَنْهُ بَعْضُ اَوْلِيَائِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ حَمَّادٌ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے اور اُس پر رمضان کے روزوں کی قضاء لازم ہو' تو اُس کے اولیاء میں سے کوئی شخص اُس کی طرف سے قضاء روزے رکھ لے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

7647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ سَنَةٍ، وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا، وَبَنِيهَا ثَلَاثَةً قَالَ: طَاوُسُ: صُومُوا عَنْهَا سَنَةً كُلُّكُمْ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کا انتقال ہو جاتا ہے' اُس پر ایک سال کے روزے لازم تھے' وہ اپنے شوہر کو چھوڑتی ہے اور تین بچوں کو چھوڑتی ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: تم لوگ اُس عورت کی طرف سے پورا سال روزے رکھ لو۔

7648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرُ صِيَامٍ فَلَمْ يَقْضِهِ قَالَ: يَصُومُ عَنْهُ بَعْضُ اَوْلِيَائِهِ

✵✵ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس پر نذر کے روزے لازم تھے' جنہیں اُس نے ادا نہیں کیا تھا' تو زہری فرماتے ہیں: اُس کے اولیاء میں سے کوئی ایک اُس کی طرف سے وہ روزے رکھ لے گا۔

7649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَا: يُطْعَمُ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ

✵✵ قتادہ اور عطاء فرماتے ہیں: اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں' ایک مسکین کو صدقہ کر دیا جائے گا۔

7650 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَجُلٍ مَاتَ، وَعَلَيْهِ رَمَضَانُ، وَعَلَيْهِ نَذْرُ صِيَامِ شَهْرٍ آخَرَ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ سِتُّونَ مِسْكِينًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس پر رمضان کے روزے لازم تھے اور اُس پر کسی دوسرے مہینہ کے نذر کے روزے بھی لازم تھے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: اُس شخص کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا جائے گا۔

7651 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ مَكَانَ رَمَضَانَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ، وَيَصُومُ عَنْهُ بَعْضُ اَوْلِيَائِهِ النَّذْرَ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَهُ عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص کی طرف سے رمضان کے روزوں کی جگہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے گا اور نذر کے روزوں کے حوالے سے' اُس کے اولیاء میں سے کوئی ایک اُس کی طرف سے روزے رکھ لے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ تَدَارُكِ شَهْرِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسَافِرِ

باب: جب رمضان کا مہینہ کسی مسافر پر آ جائے

(یعنی جو شخص رمضان کے مہینہ میں سفر کی حالت میں رہے)

7652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الشَّهْرَيْنِ يَتَدَارَكَانِ عَلَى الْمُسَافِرِ قَالَ: كَالْمَرِيضِ سَوَاءٌ، قُلْتُ: رَجُلٌ اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ اَيَّامًا فِي سَفَرٍ، ثُمَّ مَاتَ فِي سَفَرِهِ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُقِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَلَا يُطْعَمُ عَنْهُ

* * ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب مسلسل دو (مرتبہ رمضان کا) مہینہ کسی مسافر کو (سفر کے دوران) آئے' تو اُنہوں نے فرمایا: ایسا شخص بیمار کی مانند ہوگا' ان دونوں کا حکم برابر ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں کچھ دن سفر کے دوران روزے نہیں رکھتا' پھر اُسی سفر کے دوران مقیم ہونے سے پہلے اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور اُس کی طرف سے کھانا نہیں کھلایا جائے گا۔

7653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَرَجُلٌ اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فِي سَفَرٍ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ مُسَافِرًا حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ مُسَافِرًا مَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَقْضِيَ الْاَوَّلَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يُطْعِمَ، قُلْتُ: فَرَجُلٌ اَفْطَرَ رَمَضَانَ فِي سَفَرٍ، ثُمَّ اَقَامَ، وَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى اَلْفَاهُ رَمَضَانُ الْمُقْبِلُ مُسَافِرًا اَيُفْطِرُ اِنْ شَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ يُطْعِمُ ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا ثَلَاثِينَ مُدًّا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص سفر کے دوران رمضان میں روزے نہیں رکھتا' پھر اُس کے بعد وہ مسلسل سفر پر رہتا ہے' یہاں تک کہ اگلا رمضان بھی اُسے مسافر ہونے کے عالم میں ہی آ جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ایسے شخص پر صرف یہ بات لازم ہوگی کہ وہ پہلے رمضان کی قضاء کرے گا' ایسے شخص پر کھانا کھلانا لازم نہیں ہوگا۔ میں نے

دریافت کیا: ایک ایسا شخص، جو رمضان میں سفر کے دوران روزے نہیں رکھتا، پھر وہ مقیم ہو جاتا ہے، وہ اُن روزوں کی قضاء نہیں کرتا، یہاں تک کہ اگلا رمضان بھی اُسے مسافر ہونے کے عالم میں ملتا ہے، تو اگر وہ چاہے تو کیا اس میں روزے ترک کر دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے گا، جو تیس مُد ہو گا۔

7654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي الرَّجُلِ يُفْطِرُ أَيَّامًا فِي سَفَرٍ، ثُمَّ يَمُوتُ فِي سَفَرِهِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ فِي قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالنَّخَعِيِّ، وَالْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ، وَالزُّهْرِيِّ

✴✴ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران کچھ دن روزے نہیں رکھتا اور پھر اُسی سفر کے دوران اُس کا انتقال ہو جاتا ہے، تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی، حسن بصری، عطاء اور زہری کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

7655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ يُفْطِرُ أَيَّامًا فِي سَفَرٍ، ثُمَّ يَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ

✴✴ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران کچھ دن روزے نہیں رکھتا، پھر مقیم ہونے سے پہلے اُس کا انتقال ہو جاتا ہے، تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں، ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے گا۔

بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی قضاء کرنا

7656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ: صُمْهُ كَمَا أَفْطَرْتَهُ

✴✴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: تم یہ روزے اُسی طرح رکھو گے، جس طرح تم نے یہ چھوڑے تھے۔

7657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صُمْهُ كَمَا أَفْطَرْتَهُ قَالَ: وَقَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: "نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) (البقرة: 184) مُتَتَابِعَاتٍ، فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ"

✴✴ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تم یہ روزے اسی طرح رکھو گے، جس طرح تم نے یہ چھوڑے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عروہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی:

''تو اُن کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی' جو لگاتار ہوں''۔

تو اس میں سے لفظ ''لگاتار'' ساقط ہوگیا۔

7658 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَقْضِيهِ تِبَاعًا

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی لگاتار اُن کی قضاء کرے گا۔

7659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: تِبَاعًا

❋❋ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: لگاتار (قضاء کی جائے گی)۔

7660 آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تِبَاعًا

❋❋ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لگاتار (قضاء کی جائے گی)۔

7661 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تِبَاعًا

❋❋ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: لگاتار (قضاء کی جائے گی)۔

7662 اقوالِ تابعین:- قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: صُمْهُ كَيْفَ شِئْتَ، وَاَحْصِ الْعَدَدَ

❋❋ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: تم جیسے چاہو یہ روزے رکھ لو' لیکن گنتی کا حساب رکھنا۔

7663 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ: كَانَ يَسْتَحِبُّهُ تِبَاعًا

❋❋ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ یہ روزے لگاتار رکھے جائیں۔

7664 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَا فِيْ رَمَضَانَ: فَرِّقْهُ اِذَا اَحْصَيْتَهُ

❋❋ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم رمضان کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جب تم ان کا شمار کرلو گے' تو انہیں الگ' الگ (بھی رکھ سکتے ہو)۔

7665 - آثارِ صحابہ: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صُمْ كَيْفَ شِئْتَ قَالَ اللّٰهُ: (فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) (البقرة: 184)

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم جیسے چاہو روزے رکھ لو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تو اُن کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی''۔

7666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اِنْ

شَاءَ فَرَّقَ

٭٭ عبید بن عمیر فرماتے ہیں: اگر آدمی چاہے تو انہیں الگ الگ رکھ سکتا ہے۔

7667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صُمْ كَيْفَ شِئْتَ اِذَا اَحْصَيْتَ صِيَامَهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم جیسے چاہو روزے رکھ لو جبکہ تم اُن کی گنتی کا حساب رکھو۔

7668 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: اَحْصِ الْعِدَّةَ، وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ

٭٭ ابن محیریز فرماتے ہیں: تم گنتی کا شمار کرو پھر تم جیسے چاہو روزے رکھ لو۔

7669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالرحمٰن بن محیریز کے حوالے سے منقول ہے۔

7670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَفَرِّقْ اِنَّمَا هِيَ عِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو الگ الگ رکھ لو کیونکہ یہ تعداد دوسرے دنوں میں (پوری کرنا لازم ہے)۔

7671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ: اَمَعًا اَمْ شَتّٰى؟ فَقَالَ: اَىَّ ذٰلِكَ شَاءَ؛ قَالَ اللّٰهُ: (شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ) (النساء: 92) وَلَوْ شَاءَ قَالَ: فَمَنْ قَضٰى رَمَضَانَ فَمَعًا، وَلٰكِنْ لَمْ يَقُلْ فِيهِ شَيْئًا، وَلَمْ يُحَرِّمْهُ صَالِحُ النَّاسِ، فَهُمْ تَبَعٌ لِلْحَلَالِ

٭٭ ابن جریج نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: عکرمہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ ایک ساتھ کی جائے گی؟ یا الگ الگ کی جا سکتی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: آدمی جیسے چاہے ویسے کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"دو ماہ کے روزے جو لگاتار ہوں گے"۔

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ فرما دیتا کہ جس شخص نے رمضان کی قضا کرنی ہے وہ ایک ساتھ کرے لیکن اُس نے اس بارے میں کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی ہے اور نیک لوگوں میں سے بھی کسی نے اسے حرام قرار نہیں دیا ہے تو حلال قرار دینے میں ان کی پیروی کی جائے گی۔

7672 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا سَاَلَتْ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ

قَضَاءِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَا بَأسَ بِاَنْ يُفَرِّقَهُ اِنَّمَا هِيَ عِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

✸✸ سفیان ثوری نے قریش کے ایک فرد کے حوالے سے اُس کی والدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر آدمی انہیں الگ' الگ رکھتا ہے جبکہ دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرلے۔

7673 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صُمْ كَيْفَ شِئْتَ، وَاَحْصِ الْعِدَّةَ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم جیسے چاہو روزے رکھو' لیکن گنتی شمار کرلینا۔

یہی روایت ابن جریج نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

7674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ اَيَّامِ رَمَضَانَ، فَاَصْبَحَ يَوْمًا، وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ الصِّيَامُ، ثُمَّ بَدَا لَهُ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ اَيَجْعَلُهُ مِنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَفْرِضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ؟ قَالَ: فَلْيَصُمْهُ، وَلْيَجْعَلْهُ مِنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہوں اور ایک دن وہ صبح کرتا ہے اور اُس کے ذہن میں روزہ رکھنے کا خیال نہیں ہوتا' صبح ہونے کے بعد اُسے یہ مناسب لگتا ہے کہ وہ روزہ رکھ لے' تو کیا وہ اُسے رمضان کی قضاء کا روزہ قرار دے سکتا ہے' جبکہ اُس نے صبح صادق ہونے سے پہلے اس روزے کی نیت نہیں کی تھی۔ تو عطاء نے جواب دیا: آدمی وہ روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو اُسے رمضان کی قضاء کا روزہ بنا سکتا ہے۔

7675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فَجَائَهُ اَعْرَابِيٌّ عِنْدَ الْعَصْرِ، اَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ آكُلِ الْيَوْمَ شَيْئًا، اَفَاَصُومُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ عَلَيَّ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، اَفَاَجْعَلُهُ مَكَانَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✸✸ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیّب کے پاس موجود تھا' عصر کے وقت' یا عصر کے بعد ایک دیہاتی اُن کے پاس آیا اور بولا: آج میں نے سارا دن کچھ نہیں کھایا' تو کیا میں روزہ رکھ لوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے کہا: میرے ذمہ رمضان کے ایک دن کا روزہ بھی ہے' تو کیا میں اُس کی جگہ آج روزہ رکھ لوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ تَاْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی قضاء میں تاخیر کرنا

7676 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الشَّيْءُ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَصُومَهُ حَتّٰى يَأْتِيَ شَعْبَانُ قَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُوْلُهُ

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہوتے تھے' پھر میں وہ روزے نہیں رکھ پاتی تھی' یہاں تک کہ شعبان آ جاتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں خاص قرب حاصل تھا۔ یہ بات یحییٰ بن سعید نامی راوی نے بیان کی ہے۔

7677 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الْاَيَّامُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا اَقْضِيهَا اِلَّا فِي شَعْبَانَ

* * سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میرے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہوتے تھے اور میں اُن کی قضاء صرف شعبان میں کر پاتی تھی۔

7678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَقُوْلُ: يَسْتَنْظِرُهُ مَا لَمْ يُدْرِكْهُ رَمَضَانُ آخَرُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: آدمی دوسرا رمضان آنے سے پہلے اُن کو ادا کرنے کی کوشش

7676- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب : متى يقضي قضاء رمضان' حديث:1861' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب قضاء رمضان في شعبان' حديث:1998' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الصوم في السفر' باب ذكر الدليل على ان الحائض يجب عليها قضاء الصوم في' حديث:1904' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان النهي عن صوم آخر النصف من شعبان' حديث:2187' موطا مالك' كتاب الصيام' باب جامع قضاء الصيام' حديث:682' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب تاخير قضاء رمضان' حديث:2060' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في قضاء رمضان' حديث:1665' الجامع للترمذي' ابواب الجمعة' ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في تاخير قضاء رمضان' حديث:748' السنن الصغرى' الصيام' وضع الصيام عن الحائض' حديث: 2292' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصيام' ما قالوا في قضاء رمضان وتاخيره' حديث:9568' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' الحث على السحور' وضع الصيام عن الحائض' حديث:2587' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب المفطر من شهر رمضان يؤخر القضاء ما بينه وبين رمضان' حديث:7720' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' قضاء رمضان ما بينه وبين رمضان آخر' حديث:2656' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24401' مسند الشافعي' من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق' حديث:768' مسند الطيالسي' احاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة' عبد الله البهي عن عائشة' حديث:1599' مسند ابن الجعد' شريك عن الاعمش' حديث:1720' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة رضي' حديث:949' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث:4734' المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' حديث:4290' المعجم الصغير للطبراني' من اسمه علي' حديث:568

کرے گا۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: شبِ قدر کا بیان

7679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمٌ، اَنَّهُمَا سَمِعَا عِكْرِمَةَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: دَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَاَجْمَعُوا اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ لِعُمَرَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ، اَوْ اِنِّي لَاَظُنُّ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ؟، قَالَ عُمَرُ: وَاَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ؟ فَقُلْتُ: "سَابِعَةٌ تَمْضِي، اَوْ سَابِعَةٌ تَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَمِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، وَسَبْعَ اَرَضِينَ، وَسَبْعَةَ اَيَّامٍ، وَاِنَّ الدَّهْرَ يَدُورُ فِي سَبْعٍ، وَخَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ مِنْ سَبْعٍ، وَيَاْكُلُ مِنْ سَبْعٍ، وَيَسْجُدُ عَلٰى سَبْعٍ، وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ سَبْعٌ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ سَبْعٌ، لِاَشْيَاءَ ذَكَرَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ فَطِنْتَ لِاَمْرٍ مَا فَطِنَّا لَهُ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَزِيدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: يَاْكُلُ مِنْ سَبْعٍ قَالَ: "هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ: (اَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا، وَعِنَبًا) الْاٰيَةُ

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بلوایا اور اُن سے شبِ قدر کے بارے میں دریافت کیا تو اُن سب حضرات نے اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ پتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے یہ اندازہ ہے کہ وہ کون سی رات ہوتی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سی رات ہوتی ہے؟ میں نے جواب دیا: گزرے ہوئے عشرہ کی ساتویں رات' یا باقی رہ جانے والے عشرہ کی ساتویں رات۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں اس بات کا پتا کیسے چلا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کیے ہیں' سات زمینیں پیدا کی ہیں' سات دن پیدا کیے ہیں' زمانہ سات میں گھومتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں سے تخلیق کی ہے اور آدمی سات چیزوں سے کھاتا ہے اور سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے' بیت اللہ کے طواف میں سات چکر ہوتے ہیں' جمرات کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں' اُس کے علاوہ اُنہوں نے کچھ اور چیزیں بھی ذکر کیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ابھی وہی اندازہ ہے جو ہمارا اس کے بارے میں اندازہ تھا۔

قتادہ نے یہ بات مزید نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ آدمی سات چیزیں کھاتا ہے' اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''ہم نے اُس میں اناج اور انگور پیدا کیے ہیں''۔

7680 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَاَنَّهَا لَيْلَةُ كَذَا، وَكَذَا، فَقَالَ: اَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ عَلَى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَالْتَمِسُوهَا فِيْ تِسْعٍ فِيْ وَتْرٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے شب قدر کو (خواب میں) دیکھا' وہ فلاں فلاں رات محسوس ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آخری عشرہ کے بارے میں تم سب کے خوابوں میں اتفاق پایا جاتا ہے تو تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

7681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ فِي التِّسْعِ الْغَوَابِرِ فِيْ وَتْرٍ

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''شب قدر کو آخری عشرہ کی نو راتوں میں تلاش کرو' تم باقی رہ جانے والی طاق راتوں میں تلاش کرو''۔

7682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ شِهَابٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ

٭٭ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جبکہ سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔

7683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ وَتْرٍ، يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ جس چیز کی آپ تلاش میں ہیں وہ آگے ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ جو چیز آپ طلب کررہے ہیں وہ آگے ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد شب قدر تھی۔

7684 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اعْتَكَفَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ

ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا' آپ کے ساتھ ہم نے بھی اعتکاف کیا۔

7685 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ - وَكَانَ لِيْ صَدِيقًا -، فَقُلْتُ: اَلا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَخَرَجَ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَاُنْسِيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ وَتْرٍ، وَرَاَيْتُ اَنِّي اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنِ اعْتَكَفَ مَعِي، فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهِ قَالَ: فَرَجَعْنَا، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ فَجَائَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَاَيْتُ عَلٰى اَرْنَبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ اَثَرَ الطِّينِ فِيْ جَبْهَتِهِ، وَاَرْنَبَتِهِ، يَعْنِيْ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: ہم قریش کے کچھ افراد شب قدر کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ میرے دوست تھے' میں نے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ بعض تک نہیں چلیں گے؟ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! پھر وہ باہر نکلے' اُنہوں نے چادر اوڑھی ہوئی تھی' میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کے بارے میں کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رمضان کے مہینہ کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا پھر بیسویں صبح ہم لوگ وہاں سے اُٹھنے کے لیے تیار ہونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے شب قدر کو دیکھا تھا پھر وہ مجھے بھلا دی گئی' اب تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو' میں نے یہ دیکھا کہ میں اُس رات میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں' تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہوا ہے وہ اپنی اعتکاف کی جگہ واپس چلا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم اپنے اعتکاف کی جگہ واپس آ گئے اور اُس وقت آسمان پر بادل کا کوئی نشان نہیں تھا لیکن پھر بادل آیا اور ہم پر بارش شروع ہوگئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی' وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی جب نماز کھڑی ہوگئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے آپ کے ناک پر اور پیشانی پر مٹی کا نشان دیکھا' یعنی یہ اکیسویں رات کی صبح کی بات ہے۔

7686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنْضَحُ عَلٰى اَهْلِهِ الْمَاءَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

✵✵ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تیئسویں رات میں اپنے اہلِ خانہ پر پانی چھڑک کر اُنہیں بیدار رکھا کرتے تھے۔

7687 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ

يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَسَكَتَ سَاعَةً، فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتُ لَكُمْ مَا قُلْتُ آنِفًا، وَاَنَا اَعْلَمُهَا، وَاِنِّي لَاَعْلَمُهَا، ثُمَّ اُنْسِيتُهَا، اَرَاَيْتُمْ يَوْمًا كُنَّا مَكَانَ كَذَا، وَكَذَا، اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ؟ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَقَالُوْا: سِرْنَا فَفَعَلْنَا حَتّٰى اسْتَقَامَ مَلَأُ الْقَوْمِ عَلٰى اَنَّهَا لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے کچھ اصحاب کے درمیان موجود تھے آپ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو شبِ قدر کے بارے میں نہ بتاؤں! لوگوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی تھوڑے دیر پہلے جب میں نے تمہارے ساتھ بات چیت کی تھی تو اُس وقت مجھے اس کا علم تھا اور پھر اس کا علم ہونے کے بعد مجھے یہ بھلا دی گئی تم لوگوں کے خیال میں جب ہم فلاں جگہ کے اوپر موجود تھے تو وہ کون سی رات تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ایک غزوہ کے بارے میں یہ بات دریافت کی۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم لوگوں نے اندازے لگانے شروع کیے یہاں تک کہ زیادہ تر لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ وہ تیئسویں رات تھی۔

7688 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَاَنَّهَا لَيْلَةٌ سَابِعَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي لَيْلَةٍ سَابِعَةٍ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا مِنْكُمْ، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي لَيْلَةٍ سَابِعَةٍ، قَالَ: مَعْمَرٌ: فَكَانَ اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ، وَيَمَسُّ طِيبًا

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے خواب میں شبِ قدر دیکھی گویا وہ ساتویں رات ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ساتویں رات کے بارے میں تمہارے خوابوں میں اتفاق پایا جاتا ہے تو تم میں سے جو شخص اُسے تلاش کرنا چاہتا ہو تو وہ ساتویں رات میں اسے تلاش کرے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب تیئسویں رات کو غسل کرتے تھے اور خوشبو لگا کر (اہتمام سے عبادت کیا کرتے تھے)۔

7689 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ بَعْضِهِمْ، اَنَّ الْجُهَنِيَّ، اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي صَاحِبُ بَادِيَةٍ، وَمَاشِيَةٍ فَاَوْصِنِي بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، اَقُوْمُ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ لَيْلَتَيْنِ؟ قَالَ: بَلْ لَيْلَةٌ فَدَعَاهُ فَسَارَّهُ لَا يَدْرِي اَحَدٌ مَا اَمَرَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا اللَّيْلَةَ الَّتِي يَقُوْمُ فِيهَا الْجُهَنِيُّ فَكَانَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ نَزَلَ بِاَهْلِهٖ، وَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

✵✵ ایوب نے دیگر راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ویرانوں میں اپنے جانوروں کے ساتھ رہتا ہوں تو آپ مجھے شبِ قدر کے بارے میں ہدایت کر دیجئے تاکہ میں اُس میں نوافل ادا کیا کروں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا دو راتوں کے بارے

میں کردوں؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! ایک رات کے بارے میں کریں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے اپنے پاس بلوایا اور سرگوشی میں اُس سے کوئی بات چیت کی کسی کو پتا نہیں چلا کہ نبی اکرم ﷺ نے اُسے کیا ہدایت کی ہے تو لوگوں نے کہا: تم اُس رات کا جائزہ لو جس رات میں جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا یہ شخص نوافل ادا کرے گا۔ تو اُس شخص نے تیسویں رات میں اپنے اہلِ خانہ کے پاس پڑاؤ کیا اور اُس رات نوافل ادا کرتا رہا۔

7690 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، أَنَّ الْجُهَنِيَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذُو ثِقْلَةٍ وَضَيْعَةٍ - وَكَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ - فَأْمُرْنِي بِلَيْلَةٍ قَالَ: أَوْ لَيْلَتَيْنِ قَالَ: بَلْ لَيْلَةٌ فَدَعَاهُ فَسَارَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَمَرَهُ بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَكَانَ يُمْسِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَلَا يَشْهَدُ شَيْئًا مِنْ رَمَضَانَ قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا، وَلَا يَوْمَ الْفِطْرِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ادریس جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جانوروں اور کھیتی باڑی کرنے والا شخص ہوں آپ مجھے کسی رات کے بارے میں ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا دوراتوں کے بارے میں کہہ دوں؟ اُنہوں نے عرض کی: ایک رات کے بارے میں بتایئے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بلایا اور دو یا شاید تین مرتبہ اُنہیں سرگوشی میں کوئی ہدایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں تیسویں رات کے بارے میں حکم دیا تھا وہ اُس رات شام کے وقت مسجد میں آجاتے تھے اور صبح صادق ہونے تک مسجد سے باہر نہیں نکلتے تھے حالانکہ وہ اس رات سے پہلے یا اس کے بعد رمضان میں (اپنے ویرانے اور بیابان سے مدینہ منورہ شہر میں) کبھی بھی مسجد میں نہیں آیا کرتے تھے یہاں تک کہ عیدالفطر کے دن بھی نہیں آتے تھے۔

7691 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاسِعُ الدَّارِ فَأْمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

❊❊ ابونصر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسا شخص ہے جس کا گھر دور ہے تو آپ مجھے کسی رات کے بارے میں ہدایت کیجئے جس میں میں (یہاں مسجد نبوی میں) آجایا کروں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تیسویں رات میں آجایا کرو۔

7692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

❊❊ عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں تیسویں رات کے بارے میں ہدایت کی تھی۔

7693 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ: كَانَ يَرَاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ

وَعِشْرِينَ فَحَدَّثَهُ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ اَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، وَاَنَّهُ قَدْ جَرَّبَ ذٰلِكَ بِاَشْيَاءَ، وَبِالنُّجُومِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ مَكْحُولٌ اِلٰى ذٰلِكَ

* * محمد بن راشد نے مکحول کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ تیئیسویں رات کو شبِ قدر سمجھتے تھے' تو حسن بن حُر نے عبدہ بن ابولبابہ کے حوالے سے اُنہیں یہ بات بتائی کہ یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے' اُنہوں نے اس رات میں کچھ چیزوں کا تجربہ کیا ہے اور ستاروں کا بھی حساب لگایا ہے' لیکن مکحول نے اُن کی اس روایت کی طرف توجہ نہیں دی۔

7694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْمَدِينَةَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ

* * عطیہ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں رمضان کی تیئیسویں رات میں مدینہ منورہ (مسجد نبوی میں عبادت کرنے کے لیے) آجایا کروں۔

7695 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُوقِظُنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ، وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ

* * اسود بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں رمضان کی تیئیسویں رات میں بیدار رکھا کرتی تھیں (تاکہ ہم عبادت کریں)۔

7696 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَحَرَّى لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَاِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

* * امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُنیسویں' اکیسویں اور تیئیسویں رات میں شبِ قدر کو تلاش کرتے تھے۔

7697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ صَبَاحَةَ بَدْرٍ، اَوْ اِحْدَى وَعِشْرِينَ، اَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

* * اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: تم سترہویں رات میں شبِ قدر کو تلاش کرو جس سے اگلے دن غزوۂ بدر ہوا تھا اور اکیسویں رات میں اور تیئیسویں رات میں تلاش کرو۔

7698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: نَظَرْتُ الشَّمْسَ عِشْرِينَ سَنَةً فَرَاَيْتُهَا تَطْلُعُ صَبِيحَةَ اَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ

* * معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے بیس سال تک سورج کا جائزہ لیا ہے تو میں نے یہ دیکھا ہے کہ وہ رمضان کی چوبیسویں صبح (یعنی تیئیسویں رات کے بعد) جب طلوع ہوتا ہے تو اُس میں شعاع نہیں ہوتی (یعنی اُس کی تپش تیز نہیں ہوتی)۔

7699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي وَتْرٍ

❊❊ ابوقلابہ فرماتے ہیں: شبِ قدر آخری عشرہ میں طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

7700 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قُلْتُ: اَبَا الْمُنْذِرِ يَعْنِي اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، اَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَاِنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَلٰكِنَّهُ عَمَّى عَلَى النَّاسِ كَيْ لَا يَتَّكِلُوا، وَالَّذِي اَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَفِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ: قُلْتُ اَبَا الْمُنْذِرِ بِمَا عَلِمْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِالْاٰيَةِ الَّذِي اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَاَيْنَا وَحَفِظْنَا، فَوَاللّٰهِ اِنَّهَا لَهِيَ مَا يَسْتَثْنِيْ قَالَ: - قُلْتُ لِزِرٍّ - وَمَا الْاٰيَةُ؟ قَالَ: اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ غَدَاتَئِذٍ كَاَنَّهَا طِسْتٌ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ

❊❊ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے ابومنذر! (یعنی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا) آپ مجھے شبِ قدر کے بارے میں بتایئے کیونکہ حضرت ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تو یہ فرماتے ہیں: جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے وہی اس رات تک پہنچ سکتا ہے۔ تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے! وہ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ رمضان میں ہوتی ہے لیکن اُنہوں نے لوگوں کو اس سے اس لیے لاعلم رکھا تاکہ لوگ اسی پر تقیہ نہ کر لیں' اُس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد پر کتاب نازل کی! یہ رات رمضان کے مہینہ میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اے ابومنذر! آپ کو اس بات کا کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے کہا: اُس نشانی کی وجہ سے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا' ہم نے اُسے دیکھا بھی اور یاد بھی رکھا' اللہ کی قسم! اُنہوں نے اپنی قسم میں کوئی استثنیٰ نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے زر بن حبیش سے دریافت کیا: وہ نشانی کیا تھی؟ اُنہوں نے کہا: یہ کہ اس سے اگلے دن جب سورج طلوع ہوتا ہے وہ ایک طشت کی مانند ہوتا ہے جس میں شعاع نہیں ہوتی۔

7791 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شُرَيْكٍ قَالَ: رَاَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ وَقَامَ الْحَجَّاجُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَكَاَنَّهُ قَالَ: اِنَّ قَوْمًا يَذْكُرُونَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَجَعَلَ زِرٌّ يُرِيْدُ اَنْ يَثِبَ عَلَيْهِ، وَيَحْبِسُهُ النَّاسُ، قَالَ زِرٌّ: هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، فَمَنْ اَدْرَكَهَا فَلْيَغْتَسِلْ، وَلْيُفْطِرْ عَلٰى لَبَنٍ، وَلْيَكُنْ فِطْرُهُ بِالسَّحَرِ

❊❊ عبداللہ بن شریک بیان کرتے ہیں: میں نے زر بن حبیش کو دیکھا کہ حجاج منبر پر کھڑا ہوا شبِ قدر کا ذکر کر رہا تھا اور گویا یہ کہہ رہا تھا: کچھ لوگ شبِ قدر کا ذکر کرتے ہیں' تو زر نے آگے بڑھ کر اُس پر حملہ کرنا چاہا' لوگوں نے اُنہیں روک لیا' زر نے کہا: یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے جو شخص اس رات کو پالے وہ غسل کرے اور دودھ کے ذریعہ افطاری کرے' بلکہ اُس کی افطاری سحری کے ساتھ ہونی چاہیے۔

7702 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ اَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

يَقُولُ سُفْيَانُ: "شَدَّ الْمِئْزَرَ: لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ"

✱✱ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ آ جاتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہلِ خانہ کو بیدار کرتے تھے اور تہبند (یعنی کمر ہمت) باندھ لیتے تھے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: یہاں تہبند کو باندھنے سے مراد یہ ہے: آپ اپنی ازواج کے قریب نہیں جاتے تھے (یعنی اُن سے وظیفۂ زوجیت ادا نہیں کرتے تھے)۔

7703 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمٍ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ اَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

✱✱ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہلِ خانہ کو (عبادت کے لیے) بیدار رکھا کرتے تھے۔

7704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ اَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَاَحْيَا لَيْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

✱✱ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ آ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہلِ خانہ کو بیدار رکھا کرتے تھے' آپ رات بھر عبادت کرتے تھے اور کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔

7705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّهُ: كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ ثَلَاثٍ، فَاِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ خَتَمَ فِي لَيْلَتَيْنِ، وَاغْتَسَلَ كُلَّ لَيْلَةٍ

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں ہر تین دن میں ایک مرتبہ قرآنِ پاک ختم کرتے تھے اور جب آخری عشرہ آ جاتا تھا تو وہ ہر دو دن میں ایک مرتبہ پورا قرآن پڑھ لیتے تھے اور ہر رات میں غسل کرتے تھے۔

7706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا مِنَ الشَّهْرِ شَيْئًا حَتّٰى بَقِيَتْ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ، وَقَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي تَلِيهَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ، فَقَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَتْ لَهُ بَقِيَّةُ لَيْلَتِهِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ، وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ، وَبَعَثَ اِلٰى اَهْلِهِ، وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِينَا اَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ

✸✸ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینہ میں روزے رکھے' آپ نے پورا مہینہ ہمیں کوئی نوافل نہیں پڑھائے یہاں تک کہ جب سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے ہمیں نوافل پڑھائے یہاں تک کہ ایک تہائی رات رخصت ہوگئی' پھر آپ نے چوتھی رات میں ہمیں کوئی نوافل نہیں پڑھائے' پھر آپ نے اُس کے بعد والی رات میں ہمیں نوافل پڑھائے یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اس رات کے باقی رہ جانے والے حصہ میں بھی ہمیں نوافل پڑھاتے (تو بڑی مہربانی ہوتی)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص امام کے ساتھ نوافل ادا کرے اور پھر فارغ ہو کر چلا جائے تو باقی رہ جانے والی رات میں اُس کے لیے ثواب کی اُمید رکھی جاتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھٹی رات میں کوئی نوافل نہیں پڑھائے' پھر آپ نے ساتویں رات میں ہمیں نوافل پڑھائے' آپ نے اپنے اہلِ خانہ کو بھی بلوالیا' اور لوگ بھی اکٹھے ہو گئے تو آپ نے ہمیں اتنی طویل نماز پڑھائی کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری ''فلاح'' نہ رہ جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ''فلاح'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سحری!

7707 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُحَنَّسَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ: زَعَمُوا اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ رُفِعَتْ قَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَهِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ اَسْتَقْبِلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✸✸ عبداللہ بن یحنس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ شبِ قدر اُٹھالی گئی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو یہ کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ ہر اُس رمضان میں ہوتی ہے' جو میں پاتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7708 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِیِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ يَاْتِیْ قَالَ: وَحَدَّثَنِیْ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقِيْلَ لَهُ: كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، ثُمَّ رُفِعَتْ حِيْنَ قُبِضُوا، اَوْ هِیَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ؟ قَالَ: بَلْ هِیَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ، بَلْ هِیَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر آنے والے رمضان میں شب قدر ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت یزید بن عبداللہ بن ہاد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ انبیاء کے ساتھ ہوتی تھی' پھر جب اُن کا انتقال ہو جاتا تھا' تو اسے اُٹھالیا جاتا تھا' تو کیا اب یہ ہر سال میں ہوگی (یا اسے اُٹھالیا جائے گا)؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ ہر سال میں ہوگی' بلکہ یہ ہر سال میں ہوگی۔

7709 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، اَنَّ شَيْخًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، سَاَلَ اَبَا ذَرٍّ بِمِنًى، فَقَالَ: رُفِعَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَمْ هِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُفِعَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے منیٰ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' اُس نے کہا: شبِ قدر کو اُٹھالیا گیا ہے؟ یا یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں نے عرض کی: شبِ قدر کو اُٹھالیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ

باب: (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں رمضان کی قضاء کرنا

7710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، كُرِهَ اَنْ يُقْضَى رَمَضَانُ فِي الْعَشْرِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں رمضان کی قضاء کی جائے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

7711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ اَنَّهُ: كَرِهَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ

٭٭ ہشام بن حسان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں رمضان کی قضاء کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

7712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يُقْضَى رَمَضَانُ فِي ذِي الْحِجَّةِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذوالحج میں رمضان کی قضاء نہیں کی جائے گی۔

7713 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَلَيْهِ اَيَّامٌ مِنْ رَمَضَانَ اَيَتَطَوَّعُ فِي الْعَشْرِ؟ قَالَا: يَبْدَاُ بِالْفَرِيضَةِ

٭٭ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے لازم ہوتے ہیں' تو کیا وہ (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں نفلی روزے رکھ سکتا ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: وہ پہلے فرض روزے رکھے گا۔

7714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُقْضَى رَمَضَانُ فِي الْعَشْرِ

٭٭ اسود بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں

رمضان کی قضاء کرلی جائے۔

7715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: اِنَّ عَلَيَّ اَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ، اَفَاَصُومُ الْعَشْرَ تَطَوُّعًا؟ قَالَ: لَا، وَلِمَ؟ ابْدَاْ بِحَقِّ اللّٰهِ، ثُمَّ تَطَوَّعْ بَعْدَمَا شِئْتَ

٭٭ عثمان بن موہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: میرے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہیں' تو کیا میں (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں نفلی روزے رکھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم کیوں ایسے کرو گے' تم پہلے اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرو' پھر تم جتنے چاہو نوافل ادا کرو۔

7716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ، كُرِهَ اَنْ يَتَطَوَّعَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ فِي الْعَشْرِ، وَعَلَيْهِ صِيَامٌ وَاجِبٌ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ صُمِ الْعَشْرَ، وَاجْعَلْهَا قَضَاءً

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں نفلی روزے رکھے جبکہ اُس کے ذمہ فرض روزے ہوں۔ عطاء فرماتے ہیں: بلکہ تم ذوالحج کے عشرہ کے روزے رکھو اور اُنہیں قضاء بنالو۔

7717 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، عَنْ عَجُوزٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا بَلْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ الْحَقَّ

٭٭ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جی نہیں! بلکہ تم حق کو ادا کرو گے (یعنی جو روزے لازم ہیں' پہلے اُنہیں رکھو گے)۔

7718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صِيَامُ رَمَضَانَ، فَتَطَوَّعَ بِصِيَامٍ، فَلْيَجْعَلْ مَا تَطَوَّعَ بِهِ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: جس شخص کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں اور پھر وہ نفلی روزہ رکھنا چاہے' تو اُسے چاہیے کہ وہ اُن نفلی روزوں کو رمضان کی قضاء بنالے۔

بَابُ قِيَامِ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں نوافل ادا کرنا

7719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، وَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا، وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اہتمام سے حکم دیئے بغیر اُنہیں رمضان کے مہینہ میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے رمضان میں

نوافل ادا کرے گا' اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' تو معاملہ اسی طرح رہا' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں یہ معاملہ اسی طرح رہا۔

7720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✽✽ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرتا ہے' اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

7721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِالنَّاسِ ثَلَاثَ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رمضان کی باقی رہ جانے والی تین راتوں میں لوگوں کو نوافل پڑھائے تھے۔

7722 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَيَّةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَرْفَجَةَ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَاْمُرُ النَّاسَ بِالْقِيَامِ فِيْ رَمَضَانَ، فَيَجْعَلُ لِلرِّجَالِ اِمَامًا، وَلِلنِّسَاءِ اِمَامًا قَالَ: فَاَمَرَنِيْ فَاَمَمْتُ النِّسَاءَ

✽✽ عرفجہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو رمضان میں نوافل ادا کرنے کا حکم دیتے تھے' وہ مردوں کے لیے الگ امام مقرر کرتے تھے اور عورتوں کے لیے الگ امام مقرر کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ہدایت کی' تو میں نے خواتین کی امامت کی تھی۔

7723 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ - وَكَانَ يَعْمَلُ لِعُمَرَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ - قَالَ: فَخَرَجَ عُمَرُ لَيْلَةً، وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، وَالنَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ النَّفَرُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِنِّي لَاَظُنُّ اَنْ لَوْ جَمَعْنَا هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ كَانَ اَفْضَلَ فَعَزَمَ اَنْ يَجْمَعَهُمْ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ، فَاَمَرَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَمَّهُمْ فَخَرَجَ لَيْلَةً، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، فَقَالَ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانُوْا يَقُوْمُوْنَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ

✽✽ عروہ بن زبیر نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا یہ بیان نقل کیا ہے' جو حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں' بیت المال کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے' اُن کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے' یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے' لوگ مختلف حصوں میں تقسیم تھے' کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا تھا' کوئی شخص نماز ادا کر رہا تھا اور کچھ لوگ اُس کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرا یہ خیال ہے کہ اگر ہم ان سب کو کسی ایک قاری کی اقتداء میں اکٹھا کر دیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر انہوں نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایک قاری کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ پھر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو اُنہوں نے اُن لوگوں کی امامت کرنا شروع کر دی۔ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگ اپنے قاری کی اقتداء میں (اجتماعی طور پر) نماز ادا کر رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بہترین نیا طریقہ ہے اور جو لوگ اسے ادا کیے بغیر سو گئے ہیں' وہ اُن سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' جو قیام کرتے ہیں' اُن کی مراد رات کے آخری حصہ کے نوافل تھے' کیونکہ وہ لوگ رات کے ابتدائی حصہ میں نوافل ادا کر کے (سو جاتے تھے)۔

7724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "كَانَ اُبَيٌّ يَقُوْمُ لِلنَّاسِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فِيْ رَمَضَانَ، فَاِذَا كَانَ النِّصْفُ جَهَرَ بِالْقُنُوتِ بَعْدَ الرَّكْعَةِ، فَاِذَا تَمَّتْ عِشْرُونَ لَيْلَةً انْصَرَفَ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَقَامَ لِلنَّاسِ اَبُوْ حَلِيمَةَ مُعَاذٌ الْقَارِءُ وَجَهَرَ بِالْقُنُوتِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ حَتّٰى كَانُوا مِمَّا يَسْمَعُونَهٗ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ قَحَطَ الْمَطَرُ، فَيَقُوْلُوْنَ: آمِينَ، فَيَقُوْلُ: مَا اَسْرَعَ مَا تَقُوْلُوْنَ آمِينَ، دَعُوْنِيْ حَتّٰى اَدْعُوَ"

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' جب نصف ہو جاتا' تو وہ رکوع کے بعد لوگوں کو بلند آواز میں دعائے قنوت پڑھاتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: جب بیس راتیں مکمل ہو گئیں' تو وہ اپنے اہلِ خانہ کی طرف واپس گئے' ابوحلیمہ معاذ قاری لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' اُنہوں نے آخری دس دنوں میں بلند آواز میں دعائے قنوت پڑھی' یہاں تک کہ لوگوں نے اُنہیں جو دعائیں مانگتے ہوئے سنا' اُس میں یہ الفاظ بھی تھے:

''اے اللہ! بارش کا قحط ہے' تو لوگوں نے آمین کہا تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ کتنی جلدی آمین کہتے ہو' تم مجھے دعا تو پوری کر لینے دیا کرو''۔

7725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي الثَّالِثَةِ، وِتْرًا مِثْلَ الْمَغْرِبِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے اور صرف تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے' وہ مغرب کی نماز کی طرح وتر ادا کرتے تھے۔

7726 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: لَمْ تَكُنْ تُرْفَعُ الْاَيْدِي فِي الْوِتْرِ فِيْ رَمَضَانَ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: رمضان میں وتر میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

7727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى اَنَّ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ، اَخْبَرَهُمْ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَتَمِيمٍ الدَّارِيِّ فَكَانَ اُبَيٌّ يُوتِرُ

بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ"

٭٭ سائب بن یزید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اُبی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں لوگوں کو جمع کر دیا تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔

7728 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عُمَرُ اَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِي رَمَضَانَ فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ بَيْنَ الرَّكْعَةِ، وَالسَّجْدَةِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رمضان کے آخری نصف حصہ میں رکوع اور سجدہ کے درمیان دعائے قنوت پڑھی تھی۔

7729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ الرُّكُوعِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان کے آخری نصف حصہ میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

7730 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، "اَنَّ عُمَرَ: جَمَعَ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَعَلٰى تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِينَ رَكْعَةً يَقْرَءُونَ بِالْمِئِينَ وَيَنْصَرِفُونَ عِنْدَ فُرُوعِ الْفَجْرِ"

٭٭ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رمضان کے مہینہ میں، حضرت اُبی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں جمع کر لیا، یہ حضرات اکیس رکعات ادا کیا کرتے تھے اور اس میں دوسو آیات کی تلاوت کرتے تھے اور یہ اُس وقت نماز ختم کرتے تھے، جب صبح صادق کا وقت قریب آ چکا ہوتا تھا۔

7731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانُوا يَقْرَءُونَ بِتِسْعٍ وَثَلَاثِينَ، اَوْ اِحْدٰى وَاَرْبَعِينَ قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ بِمَكَّةَ زَمَنَ عُمَرَ، وَغَيْرِهٖ يَصُومُونَ وَيَطُوفُونَ حَتّٰى جَمَعَهُمُ الْقَسْرِيُّ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اُنتالیس یا اکتالیس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیگر لوگوں کے زمانہ میں، مکہ میں لوگ اور دیگر علاقوں میں لوگ روزہ رکھتے تھے اور طواف کرتے تھے، یہاں تک کہ قسری نے اُنہیں جمع کیا۔

7732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: اَمَرَ عُمَرُ بِثَلَاثَةِ قُرَّاءٍ يَقْرَءُ

وْنَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَ أَسْرَعَهُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِثَلَاثِينَ آيَةً، وَأَمَرَ أَوْسَطَهُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ، وَأَمَرَ أَدْنَاهُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِعِشْرِينَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ الْقُرَّاءُ يَجْتَمِعُونَ فِي ثَلَاثٍ فِي رَمَضَانَ

٭٭ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قاریوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ رمضان میں (نمازِ تراویح میں) قرآن کی تلاوت کریں' تو جواُن میں زیادہ تیزی سے پڑھتے تھے تو اُنہیں یہ ہدایت کی تھی' وہ تیس آیات کی تلاوت کریں' جو درمیانی رفتار سے پڑھتے تھے' اُنہیں پچیس آیات کی تلاوت کرنے کا حکم دیا اور جو ہلکی رفتار سے پڑھتے تھے اُنہیں بیس آیات کی تلاوت کا حکم دیا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: قاری صاحبان' رمضان میں تین میں اکٹھے ہوتے تھے۔

7733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، وَقَدْ دَنَا فُرُوعُ الْفَجْرِ، وَكَانَ الْقِيَامُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ رَكْعَةً

٭٭ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہم نمازِ تراویح پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو صبح صادق کا وقت قریب ہو چکا ہوتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں نمازِ تراویح میں تیئیس رکعات ادا کی جاتی تھیں۔

7734 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: فَكَانَ الْقُرَّاءُ يَقُومُونَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا الْقُرَّاءُ فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ عَنْهُمْ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: قاری صاحبان آٹھ رکعات میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کر لیتے تھے' اگر کوئی قاری بارہ رکعت میں اس کی تلاوت کرتا تھا' تو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اُس نے اُنہیں مختصر نماز پڑھائی ہے۔

7735 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ الْقِيَامَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ يَقُومُ النَّفَرُ، وَالرَّجُلُ كَذَلِكَ هَاهُنَا، وَالنَّفَرُ وَرَاءَ الرَّجُلِ فَكَانَ عُمَرُ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں رمضان کے مہینہ میں نوافل یوں ادا کیے جاتے تھے کہ کچھ لوگ اکٹھے نماز ادا کر لیتے تھے' کوئی شخص تنہا نماز ادا کر لیتا تھا' کچھ لوگ ایک آدمی کے پیچھے نماز ادا کر لیتے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے لوگوں کو ایک قاری کی اقتداء میں اکٹھا کیا۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے اکٹھا کیا۔

7736 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ عُمَرَ لَمْ يَجْمَعْ اَهْلَ مَكَّةَ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ مِنْ اَجْلِ الطَّوَافِ، تَرَكَ مَنْ شَاءَ طَافَ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ مکہ کو ایک قاری کے پیچھے اس لیے اکٹھا نہیں کیا کیونکہ وہاں طواف کیا جاتا ہے تو جو شخص طواف کرنا چاہتا تھا' اُسے اُنہوں نے ترک کر دیا۔

7737 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ بَعْضَ اُمَرَائِهِمْ - مُعَاوِيَةَ اَوْ غَيْرَهُ - اَرَادَ جَمْعَ اَهْلِ مَكَّةَ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: منكره كرنبس: لَا تَفْعَلْ دَعِ النَّاسَ مَنْ شَاءَ طَافَ، وَمَنْ شَاءَ صَلّٰى بِصَلَاةِ الْقَارِءِ فَفَعَلَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: کسی حکمران نے' شاید حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یا شاید کسی اور نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اہلِ مکہ کو ایک قاری کے پیچھے جمع کرے' تو مکرہ کرنبس نے یہ کہا: آپ ایسا نہ کریں' آپ لوگوں کو رہنے دیں' جو چاہے طواف کر لے' جو شخص قاری کے پیچھے نماز ادا کرنا چاہے' وہ ایسا کر لے۔

7738 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ قَامَ بِاَهْلِ مَكَّةَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ زَيْدُ بْنُ قُنْفُذِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، وَكَانَ مَنْ شَاءَ قَامَ مَعَهُ، وَمَنْ شَاءَ قَامَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ شَاءَ طَافَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں سب سے پہلے اہلِ مکہ کو زید بن قنفذ بن زید بن جدعان نے نمازِ تراویح پڑھائی تھی' جو شخص چاہتا تھا وہ اُن کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتا تھا' جو شخص چاہتا تھا' وہ تنہا نماز ادا کر لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' وہ طواف کرتا رہتا تھا۔

7739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ رَمَضَانَ، فَيُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ حِيْنَ يَذْهَبُ رُبْعُ اللَّيْلِ، وَيَنْصَرِفُوْنَ، وَعَلَيْهِمْ رُبْعٌ آخَرُ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ رمضان میں نوافل ادا کیا کرتے تھے' وہ عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب ایک تہائی رات گزر چکی ہوتی تھی' پھر جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو ایک چوتھائی رات باقی رہ گئی ہوتی تھی۔

7740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: دَعَانِيْ عُمَرُ اَتَسَحَّرُ عِنْدَهُ، وَاَتَغَدّٰى فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَسَمِعَ عُمَرُ هَيْعَةَ النَّاسِ حِيْنَ خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، فَقُلْتُ: النَّاسُ حِيْنَ خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا ذَهَبَ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا' تاکہ میں اُن کے ہاں سحری کروں اور اُن کے ہاں سحری کا کھانا کھاؤں' اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی آواز سنی جو مسجد کی طرف جانے کے لیے نکل رہے تھے' تو اُنہوں نے دریافت کیا: یہ کس قسم کی آواز ہے؟ میں نے کہا: لوگوں مسجد کی

طرف جانے کے لیے نکلتے ہوئے (یہ آوازیں نکال رہے ہیں)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جتنا حصہ گزر چکا ہے۔

7741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي بِنَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَيَنْصَرِفُ بِلَيْلٍ

✻✻ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں رمضان کے مہینہ میں نوافل پڑھایا کرتے تھے تو وہ رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) نماز ختم کردیتے تھے۔

7742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ؟ قَالَ: اَتَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَفَتُنْصِتُ كَاَنَّكَ حِمَارٌ؟ صَلِّ فِيْ بَيْتِكَ

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں رمضان میں امام کے پیچھے (تراویح کی) نماز ادا کرتا ہوں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم قرآن کی تلاوت کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: کیا تم گدھے کی طرح خاموش رہتے ہو' تم اپنے گھر میں نماز ادا کیا کرو۔

7743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَقُوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ

✻✻ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ رمضان میں امام کے پیچھے (تراویح کی) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

7744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَوْ لَمْ تَكُنْ مَعِي اِلَّا سُوْرَتَانِ لَرَدَّدْتُهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ

✻✻ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر مجھے صرف دو سورتیں آتی ہوں' تو اُنہیں بار بار پڑھنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا۔

7745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ، وَحْدَهُ فِيْ مُؤَخِّرَةِ الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّي

✻✻ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں مسجد کے پیچھے والے حصہ میں تنہا نماز ادا کرے' جبکہ امام اُس وقت (لوگوں کو تراویح کی نماز) پڑھا رہا ہو۔

7746 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى الثَّانِيَةَ فَاجْتَمَعَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَكْثَرُ مِنَ الْاُوْلٰى، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ اَوِ الرَّابِعَةُ امْتَلَاَ الْمَسْجِدُ حَتّٰى غَصَّ بِاَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ، فَجَعَلَ

النَّاسُ يُنَادُونَهُ الصَّلَاةُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا زَالَ النَّاسُ يَنْتَظِرُونَكَ الْبَارِحَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ اَمْرُهُمْ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِمْ

** سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ میں مسجد میں رات کے وقت نماز ادا کی' آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رات نماز ادا کی' تو اُس رات پہلی رات کی بہ نسبت زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے' جب تیسری یا شاید چوتھی رات آئی' تو مسجد مکمل طور پر بھر چکی تھی' لیکن آپ لوگوں کے پاس تشریف نہیں لے کر گئے' لوگوں نے آپ کو بلند آواز میں پکارا بھی کہ نماز! اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات لوگ مسلسل آپ کا انتظار کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ تم پر لازم نہ ہو جائے۔

7747 - حدیث نبوی: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَبَاتَ رِجَالٌ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ تَحَدَّثُوا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ حَتّٰى كَادَ الْمَسْجِدُ يَعْجَزُ بِاَهْلِهِ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ حَتّٰى سَمِعْتُ نَاسًا يَقُولُونَ: الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ اَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجَزُوا عَنْهُ

** سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت تشریف لے گئے' آپ نے مسجد میں نماز ادا کی' کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں وہ نماز ادا کی' اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور آپ نے مسجد میں نماز ادا کی تھی' تو (اگلے دن یا چند دن بعد) اتنے لوگ اکٹھے ہو گئے کہ مسجد مکمل

7746- صحيح البخاري' كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة' باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل' حديث: 1090' صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الترغيب في قيام رمضان' حديث:1310' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب الترغيب في قيام الليل والصلاة في شهر رمضان وثوابه' حديث:2444' صحيح ابن حبان' كتاب الايمان' باب التكليف' ذكر البيان بأن الفرض الذي جعله الله جل وعلا نفلا جائز' حديث:141' موطا مالك' كتاب الصلاة في رمضان' باب الترغيب في الصلاة في رمضان' حديث:249' سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب شهر رمضان' باب في قيام شهر رمضان' حديث:1179' السنن الصغرى' كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب قيام شهر رمضان' حديث:1593' السنن الكبرى للنسائي' كتاب قيام الليل وتطوع النهار' قيام شهر رمضان' حديث:1274' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع' باب قيام شهر رمضان' حديث:4272' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصلاة' قيام رمضان' حديث:1443' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24822' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عروة بن الزبير' حديث:719

طور پر بھر گئی' تو نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے کر گئے' یہاں تک کہ میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: نماز! لیکن نبی اکرم ﷺ پھر بھی تشریف نہیں لے گئے' (اگلی صبح) جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی اور سلام پھیر لیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے شہادت کے کلمات پڑھے اور پھر یہ ارشاد فرمایا: امابعد! گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے پوشیدہ نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور تم اسے ادا نہیں کر پاؤ گے۔

7748 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَلَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمِ الْجُهَنِيِّ، - وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا دَخَلَ اَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقُوْلُ: "اجْلِسُوا، ثُمَّ مَشَّا بِخُطْبَةٍ خَفِيفَةٍ يَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هَذَا الشَّهْرَ كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ قِيَامُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ، فَاِنَّهَا نَوَافِلُ الْخَيْرِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ. فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَنَمْ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقُوْلَ: اَصُومُ اِنْ صَامَ فُلَانٌ، وَاَقُومُ اِنْ قَامَ فُلَانٌ، مَنْ صَامَ مِنْكُمْ اَوْ قَامَ، فَلْيَجْعَلْ ذٰلِكَ لِلّٰهِ، وَلْيَعْلَمْ اَحَدُكُمْ اَنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ صَلَاةً، اَقِلُّوا اللَّغْوَ فِيْ بُيُوتِ اللّٰهِ "، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلَا لَا يَتَقَدَّمَنَّ الشَّهْرَ مِنْكُمْ اَحَدٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، اَلَا، وَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، - اَوْ يَصُومُوا حَتّٰى يَرَوْهُ - اِلَّا اَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَاِنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تَعُدُّوا عَلٰى ثَلَاثِيْنَ، ثُمَّ لَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا اللَّيْلَ يَغْسِقُ عَلَى الضِّرَابِ

❀❀ عبداللہ بن عکیم جہنی' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانۂ اقدس پایا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں رات کے آغاز میں مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے: تم لوگ بیٹھ جاؤ! پھر وہ مختصر خطبہ دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: امابعد! اس مہینہ کے روزے تم پر فرض قرار دیئے گئے ہیں لیکن اس کا قیام تم پر فرض قرار نہیں دیا گیا' تو جو شخص تم میں سے قیام کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ قیام کرے' کیونکہ یہ نوافل وہ بھلائی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اپنے بستر پر سو جائے اور کوئی بھی شخص یہ کہنے سے بچے کہ اگر فلاں شخص روزہ رکھے گا' تو میں روزہ رکھوں گا' اگر فلاں شخص نوافل ادا کرے گا' تو میں ادا کروں گا' تم میں سے جو شخص بھی روزہ رکھتا ہے' یا نوافل ادا کرتا ہے' تو وہ یہ عمل' اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے اور ہر شخص یہ بات جان لے کہ وہ جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے' وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' تم لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں (یعنی مسجد میں) لغو حرکتیں کم کرو (یعنی لغو حرکت کرنے سے بچو)' یہ بات اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس مہینہ کے شروع ہونے سے ایک دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کر دے۔ یہ بات بھی اُنہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ خبردار! تم لوگ اُس وقت تک روزے رکھنا شروع نہ کرو' جب تک تم اُسے (یعنی پہلی کے چاند کو) نہیں دیکھ لیتے' البتہ اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں (تو حکم مختلف ہوگا) اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تیس کی گنتی پوری کر لو' پھر تم عیدالفطر اُس وقت تک نہ کرو' جب تک تم رات کو دیکھ نہیں لیتے کہ وہ چھوٹے پہاڑوں پر پھیل گئی ہے۔

7749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَؤُمُّنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَكَانَ يَقْرَأُ بِالْقِرَائَتَيْنِ جَمِيعًا، يَقْرَأُ لَيْلَةً بِقِرَائَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَكَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ، فَإِذَا كَانَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ صَلَّى سِتَّ تَرْوِيحَاتٍ

* * اسماعیل بن عبدالملک بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر رمضان کے مہینہ میں ہماری امامت کیا کرتے تھے تو وہ دونوں طرح کی تلاوت کر کے ہمیں سنایا کرتے تھے ایک رات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق تلاوت کرتے تھے تو وہ اُس میں پانچ ترویحہ پڑھاتے تھے اور جب آخری عشرہ آ جاتا تھا تو وہ چھ ترویحہ ادا کرتے تھے۔

7750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يُصَلِّي بَيْنَ التَّرْوِيحَتَيْنِ فِي رَمَضَانَ، فَكَبَّرَ الْإِمَامُ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاتَهُ، بِصَلَاةِ الْإِمَامِ، وَلَا يَرْكَعُ

7750- حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں دو ترویحوں کے درمیان نماز ادا کرتا ہے اور پھر اُس کے رکوع میں جانے سے پہلے امام تکبیر کہہ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ شخص رکوع میں نہ جائے اور امام کی نماز کی اقتداء میں اپنی اُس نماز کو شامل کرلے۔

بَابُ الْوِصَالِ

باب: صومِ وصال رکھنا

7751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَاصِلُ سَحَرًا إِلَى سَحَرٍ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سحری سے دوسری سحری تک صومِ وصال رکھا کرتے تھے۔

7752 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَاصِلُ مِنْ سَحَرٍ إِلَى سَحَرٍ

7752- محمد بن علی نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سحری سے دوسری سحری تک صومِ وصال رکھا کرتے تھے۔

7753 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي، وَيَسْقِينِي قَالَ: فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو۔ لوگوں نے

عرض کی: یارسول اللہ! آپ صومِ وصال رکھتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ پھر بھی صومِ وصال رکھنے سے باز نہیں آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دو دن اور دو راتوں تک صومِ وصال رکھے' پھر لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر پہلی کا چاند ذرا بعد میں ہوتا تو میں تمہیں مزید (صومِ وصال رکھواتا) گویا کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن کو سزا دینی تھی۔

7754 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: فَاِنِّي فِيْ ذَاكُمْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّي اَظَلُّ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ، وَيَسْقِيْنِي، فَاكْلُفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو! تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہاری مانند نہیں ہوں' میں ایسی حالت میں وقت گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور مجھے پلا دیتا ہے' تم اُتنے عمل کا خود کو پابند کرو جس کی تمہیں طاقت ہو۔

7755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو النَّدْبِيِّ - هُوَ نُبَيْحٌ الْعَنَزِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوَاصِلُوا قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: اِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، اِنِّي اَبِيْتُ اُطْعَمُ، وَاُسْقَى

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں' میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ مجھے کھلا دیا جاتا ہے اور پلا دیا جاتا ہے۔

7756 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكُمْ لَعَلَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي، وَيَسْقِيْنِي، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ: نُهِيَ عَنِ الْوِصَالِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صومِ وصال سے رکھنے سے منع کیا تو لوگوں نے عرض کی: آپ بھی صومِ وصال رکھتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا پتا! میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے اور طاؤس یہ فرماتے ہیں: صومِ وصال رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

7757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مُوَاصَلَةَ

✵ نزال بن سبرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صومِ وصال نہیں رکھا جائے گا۔

7758 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدٍ ابْنَیْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا مُوَاصَلَةَ فِي الصِّيَامِ

✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے عبدالرحمٰن اور محمد نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: روزوں میں صومِ وصال نہیں ہوگا۔

بَابُ السَّفَرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے مہینہ میں سفر کرنا

7759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: مَنْ سَافَرَ فِيْ رَمَضَانَ، وَقَدْ كَانَ صَامَ اَوَّلَهُ مُقِيمًا فَلْيَصُمْ آخِرَهُ، اَلَا تَسْمَعُ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

✵ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: جو شخص رمضان کے مہینہ میں سفر کرتا ہے اور وہ رمضان کے ابتدائی حصہ میں مقیم ہونے کے عالم میں روزے رکھ چکا ہو تو وہ اس کے آخری حصہ میں بھی روزہ رکھے کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پالیتا ہوں وہ اس کے روزہ رکھے''۔

7760 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَهَلَّ الرَّجُلَ رَمَضَانُ فِيْ اَهْلِهِ، وَصَامَ مِنْهُ اَيَّامًا ثُمَّ سَافَرَ، فَاِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✵ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں اپنے گھر میں ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اور کچھ دن روزے رکھ لیتا ہے پھر اگر وہ سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اگر وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو روزہ نہ رکھے۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے بھی یہی قول نقل کیا ہے۔

7761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا اَرَى الصَّوْمَ عَلَيْهِ اِلَّا وَاجِبًا، قَالَ اللّٰهُ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایسے شخص پر روزے کو واجب سمجھتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے''۔

7762 - حدیث نبوی: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْكُدَيْدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ فَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں ہمارے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے' جب آپ قدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ ختم کر دیا' تو (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنا آخری معاملہ ہے۔

7763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلًا صَامَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ اَنْ يَقْضِيَهُ

وَاَخْبَرَنِيهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ كُلْثُوْمِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ عُمَرَ

✽✽ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو جس نے سفر کے دوران رمضان میں روزے رکھے تھے' اُسے قضاء کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

7764 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ اُمَّ ذَرٍّ، دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: اَتُسَافِرِينَ فِيْ رَمَضَانَ؟ مَا اُحِبُّ اَنْ اُسَافِرَ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَوْ اَدْرَكَنِي، وَاَنَا مُسَافِرَةٌ لَاَقَمْتُ

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم ذر' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اُنہیں سلام کرنے کے لیے حاضر ہوئیں' یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم رمضان میں سفر کرنے لگی ہوں؟ مجھے تو یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں رمضان میں سفر کروں' اگر مجھے رمضان آ جائے اور میں اُس وقت سفر کر رہی ہوں تو میں مقیم ہو جاؤں گی۔

7765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: تُفْطِرُ اِذَا قَصَرْتَ، وَتَصُوْمُ اِذَا اَوْفَيْتَ الصَّلَاةَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سفر میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جب تم قصر نماز ادا کرتے ہو تو تم روزہ نہیں رکھو گے اور جب تم پوری نماز ادا کرتے ہو تو تم روزہ رکھو گے۔

7766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا اَصْبَحَ الرَّجُلُ صَائِمًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَرَجَ مُسَافِرًا نَهَارًا، فَلَا يُفْطِرُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَّا اَنْ يَخَافَ الْعَطَشَ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَاِنْ تَخَوَّفَهُ اَفْطَرَ، وَالْقَضَاءُ عَلَيْهِ، فَاِنْ شَاءَ بَعْدُ اَفْطَرَ، وَاِنْ شَاءَ صَامَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا خَرَجَ نَهَارًا فِيْ رَمَضَانَ اَفْطَرَ اِنْ شَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ

✿✿ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں روزے کی حالت میں صبح کرے اور پھر وہ دن کے وقت سفر پر روانہ ہو جائے تو وہ اُس دن کا روزہ ترک نہیں کرے گا' البتہ اگر اُسے اپنی ذات کے حوالے سے پیاس کا اندیشہ ہو تو حکم مختلف ہے' اگر اُسے یہ اندیشہ ہو تو وہ روزہ ختم کر دے گا اور اُس پر قضاء لازم ہوگی' بعد میں اگر وہ چاہے تو روزہ نہ رکھے اور اگر چاہے تو روزہ رکھ لے۔

معمر بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں دن کے وقت سفر پر روانہ ہو تو جب وہ نکل کھڑا ہوتا ہے تو اگر وہ چاہے تو روزہ ختم کر دے۔

بَابُ اِفْطَارِ التَّطَوُّعِ وَصَوْمِهِ اِذَا لَمْ يُبَيِّتْهُ

باب: نفلی روزہ کو ختم کر دینا' یا جب آدمی نے صبح صادق سے پہلے اس کی نیت نہ کی ہو تو نفلی روزہ رکھ لینا

7767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا اَنْ يُفْطِرَ اِنْسَانٌ التَّطَوُّعَ، وَيَضْرِبُ لِذٰلِكَ اَمْثَالًا، رَجُلٌ طَافَ سَبْعًا فَقَطَعَ وَلَمْ يُوَفِّهِ فَلَهُ مَا احْتَسَبَ، اَوْ صَلَّى رَكْعَةً وَلَمْ يُصَلِّ اُخْرَى قَبْلَهَا فَلَهُ مَا احْتَسَبَ، اَوْ يَذْهَبُ بِمَالٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ، وَيَتَصَدَّقُ بِبَعْضِهِ، وَاَمْسَكَ بَعْضَهُ

✿✿ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نفلی روزہ ختم کر دے' وہ اس کی مختلف مثالیں بیان کیا کرتے تھے' ایک شخص سات مرتبہ طواف کرنا چاہتا ہے' لیکن وہ درمیان میں اسے منقطع کر دیتا ہے' اسے پورا نہیں کرتا' تو اُس نے جو عمل کیا ہے' اس کا ثواب اُسے مل جائے گا' یا ایک شخص ایک رکعت ادا کرتا ہے اور دوسری رکعت اس سے نہیں ملاتا' اُسے اُس کا ثواب ملے گا جو اُس نے کام کیا ہے' یا ایک شخص اپنا مال لے کر صدقہ کرنے کے لیے جاتا ہے اور اُس کا کچھ حصہ صدقہ کرتا ہے اور کچھ حصہ روک لیتا ہے (تو اُسے اِس بات کا حق حاصل ہے)۔

7768 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلصَّوْمُ كَالصَّدَقَةِ، اَرَدْتَّ اَنْ تَصُوْمَ فَبَدَا لَكَ، وَاَرَدْتَّ اَنْ تَصَدَّقَ فَبَدَا لَكَ

✿✿ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: روزہ رکھنا صدقہ کرنے کی مانند ہے' اگر تم روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہو اور تمہیں یہ مناسب لگتا ہے (تو تم رکھ لو) اور اگر تم صدقہ کرنے کا ارادہ کرتے ہو' تو اگر تمہیں مناسب لگتا ہے (تو تم صدقہ کر لو' یا نہ کرو)۔

7769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِاِفْطَارِ التَّطَوُّعِ بَاْسًا

✿✿ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نفلی روزہ توڑ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

7770 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا تَطَوُّعًا اِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص نفلی روزہ رکھنے کے عالم میں صبح کرتا ہے' اگر وہ چاہے تو وہ روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو روزہ توڑ دے' اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7771 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ لَا يَرَى بِاِفْطَارِ التَّطَوُّعِ بَاْسًا

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نفلی روزے کو توڑنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

7772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِاَصْحَابِهِ يَوْمًا: مَا تَرَوْنَ عَلَيَّ، فَاِنِّي اَصْبَحْتُ الْيَوْمَ صَائِمًا، فَرَاَيْتُ جَارِيَةً لِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: صُمْتَ تَطَوُّعًا، فَاَتَيْتَ حَلَالًا لَا اَرَى عَلَيْكَ شَيْئًا

✽✽ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میرے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے' میں نے آج صبح کے وقت روزہ رکھنے کی نیت کی ہوئی تھی' پھر میں نے اپنی کنیز کو دیکھا پھر میں نے اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کر لیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے نفلی روزہ رکھا تھا اور آپ نے حلال کام کیا ہے' تو میرے نزدیک تو آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

7773 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَوَّلَ النَّهَارِ فَوَجَدْتُهُ صَائِمًا، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ آخِرَ النَّهَارِ فَوَجَدْتُهُ مُفْطِرًا، فَقُلْتُ: مَا شَانُكَ؟ فَقَالَ: رَاَيْتُ جَارِيَةً لِي فَاَعْجَبَتْنِي، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، اَمَا اِنِّي اَزِيدُكَ اُخْرَى اِنَّهَا قَدْ اَصَابَتْ فَاحِشَةً فَحَصَّنَّ

✽✽ سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: میں دن کے ابتدائی حصہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے اُنہیں روزے کے عالم میں پایا' جب میں دن کے آخری حصہ میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُنہیں اس عالم میں پایا کہ اُنہوں نے روزہ توڑ دیا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اپنی کنیز کو دیکھا تو وہ مجھے اچھی لگی' میں نے اُس کے ساتھ صحبت کر لی' لیکن میں ایک دوسری بات تمہیں بتا دیتا ہوں کہ کیونکہ اُس لڑکی نے جنسی عمل کیا ہے' اس لیے ہم اُسے ''محصنہ'' قرار دیں گے۔

7774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، وَقَالَهُ قَتَادَةُ: اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، كَانَ اِذَا اَصْبَحَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْغَدَاءَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ: اِنَّا صَائِمُونَ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ ایک سند کے مطابق سیّدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' جبکہ ایک سند کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ صبح کے وقت اپنی اہلیہ سے ناشتہ کے بارے میں دریافت کرتے' اگر ناشتہ نہیں ہوتا تھا' تو وہ یہ کہہ دیتے تھے: ہم روزہ رکھ لیتے ہیں۔

7775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَا: إِلَّا فَرَضَ الصِّيَامُ

٭٭ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتی ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُنہوں نے روزہ کو لازم قرار دے دیا (یعنی روزے کی نیت کر لی)۔

7776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ حَتَّى يَنْتَصِفَ النَّهَارُ، وَيَسْأَلُهُمْ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟ فَنَجِدُهُ أَوْ لَا نَجِدُهُ، فَيَقُولُ: لَا غَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَيَصُومُهُ، وَقَدْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا وَزَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ يُصْبِحُ مُفْطِرًا حَتَّى الضُّحَى، وَبَعْدَهُ فَيَمُرُّ وَلَعَلَّهُ، وَجَدَ غَدَاءً أَوْ لَمْ يَجِدْ "

٭٭ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتی ہیں: وہ نصف النہار کے وقت اپنی اہلیہ کے پاس آتے اور اُن سے دریافت کرتے: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ تو بعض اوقات ہمیں کچھ مل جاتا تھا' بعض اوقات نہیں ملتا تھا' تو وہ یہ فرماتے تھے: اس دن کے علاوہ نہیں! پھر وہ اُس دن کا روزہ رکھ لیتے تھے اور بعض اوقات وہ صبح کے وقت روزہ توڑ دیتے تھے۔

عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ چاشت کے وقت وہ روزہ توڑ دیا کرتے تھے' یا اُس کے بعد روزہ توڑ دیا کرتے تھے' یعنی وہ بعد میں گزرتے تھے تو اُس وقت اُنہیں کھانے کے لیے کچھ مل جاتا تھا' یا نہیں ملتا تھا۔

7777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟، فَإِنْ قَالُوا: لَا، صَامَ يَوْمَهُ ذَلِكَ قَالَ قَتَادَةُ: فَكَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ اگر گھر والے بتاتے تھے کہ نہیں ہے' تو وہ اُس دن کا روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

7778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْغَدَاءُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کو اختیار ہوتا ہے' جب تک اُس کا ناشتہ سامنے نہیں آتا۔

7779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، أَحْسَبُهُ عَنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ

بِالْخِيَارِ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ مَا لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ، اَوْ يَكُونُ قَدْ فَرَضَهُ مِنَ اللَّيْلِ

٭٭ حارث بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کو نصف النہار تک اختیار ہوتا ہے جب تک اُس نے کچھ نہ کھایا ہو خواہ اُس نے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اس کی نیت کر لی ہو۔

7780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَنْ بَدَا لَهُ الصِّيَامُ بَعْدَ مَا تَزُولُ الشَّمْسُ، فَلْيَصُمْ

٭٭ سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورج ڈھلنے کے بعد جس شخص کو روزہ رکھنا مناسب لگے وہ روزہ رکھ لے۔

7781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِهْرَانَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا طَلْحَةَ كَانَا يُصْبِحَانِ مُفْطِرَيْنِ، فَيَقُوْلَانِ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَيَجِدَانِهِ، اَوْ لَا يَجِدَانِهِ فَيُتِمَّانِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما صبح کے وقت روزہ نہیں رکھے ہوئے ہوتے تھے اور وہ دریافت کرتے تھے: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ تو بعض اوقات اُنہیں کچھ مل جاتا تھا' بعض اوقات نہیں ملتا تھا' تو وہ اُس دن کا روزہ مکمل کر لیتے تھے۔

7782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: اَصْبَحْتُ، وَلَا اُرِيدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ: اَنْتَ بِالْخِيَارِ بَيْنَكَ، وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ، فَاِنِ انْتَصَفَ النَّهَارُ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تُفْطِرَ

٭٭ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: صبح کے وقت میرا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نصف النہار ہونے تک تمہیں اس بارے میں اختیار ہے' اگر نصف النہار ہو گیا' تو پھر تمہیں اختیار نہیں رہے گا کہ تم روزہ توڑ دو۔

7783 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: " كُنْتُ اَصُومُ يَوْمًا، وَاُفْطِرُ يَوْمًا، فَكُنْتُ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَوْمُ فِطْرِي، فَسِرْنَا فَلَمْ نَنْزِلْ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ، اَوْ حِينَ الصَّلَاةِ قَالَ: قُلْتُ: لَاَصُومَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ، فَصُمْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: اَصَبْتَ

٭٭ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں روزہ رکھ لیتا ہوں اور ایک دن روزہ ترک کر دیتا ہوں' بعض اوقات میں سفر میں ہوتا ہوں' تو وہ میرا روزہ نہ رکھنے کا دن ہوتا ہے' ہم روانہ ہوتے ہیں اور پڑاؤ نہیں کرتے یہاں تک کہ نصف النہار کے بعد پڑاؤ کرتے ہیں' یا اُس وقت کرتے ہیں جب نماز کا وقت ہو چکا ہوتا ہے' تو میں یہ کہتا ہوں کہ آج کے دن تو میں روزہ ضرور رکھ لوں گا' تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن مسیّب سے کیا تو اُنہوں نے کہا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

7784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اَنْتَ بِالْخِيَارِ اِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

❊❊ اسماعیل بن ابو خالد بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نصف النہار تک تمہیں اختیار ہوتا ہے۔

7785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ لَمْ يُفْطِرْ، وَاِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالْاِفْطَارِ لَمْ يَصُمْ قَالَ: مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيهِ اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

❊❊ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ اُسے ترک نہیں کرتے تھے اور جب روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو روزہ رکھتے نہیں تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

7786 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ: لَا صَوْمَ لِمَنْ لَمْ يُزْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ

❊❊ سالم نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا۔

7787 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

7788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اَصْبَحَ صَائِمًا، فَاِنَّ لَهُ اَجْرَ اللَّيْلِ وَاَجْرَ النَّهَارِ، فَاِنْ اَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب آدمی صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ کر لے اور پھر وہ روزہ رکھ لے تو اُسے رات کا بھی اجر ملے گا اور دن کا بھی اجر ملے گا اور اگر وہ روزہ توڑ دیتا ہے تو اُس پر قضاء لازم ہوگی۔

7789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَاِبْرَاهِيمَ، قَالَا: اِنْ بَيَّتَ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا يُفْطِرُ اِلَّا عَنْ عُذْرٍ

❊❊ حسن بصری اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ کر لیتا ہے اور پھر روزہ توڑ دیتا ہے تو اُس پر قضاء لازم ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا شخص کسی عذر کی وجہ سے ہی روزہ توڑ سکتا ہے۔

7790 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَصْبَحَتْ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ، فَاُهْدِيَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَعْجَبَهُمَا فَاَفْطَرَتَا، فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا بَادَرَهَا حَفْصَةُ، وَكَانَتْ

بِنْتَ اَبِيهَا فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمَا اَنْ تَصُومَا يَوْمًا مَكَانَهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہما نے روزہ رکھا ہوا تھا' پھر اُنہیں کھانے کے لیے کوئی چیز تحفہ کے طور پر پیش کی گئی' وہ اُنہیں اچھی لگی تو اُنہوں نے روزہ توڑ دیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونوں خواتین کے پاس تشریف لائے تو (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) حفصہ نے پہل کی' آخر وہ اپنے والد کی صاحبزادی تھیں (یعنی دینی احکام کو جاننے کے بارے میں جلدی کرتی تھیں) اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں خواتین کو حکم دیا کہ وہ اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لیں۔

7791 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَفْطَرَ فِي تَطَوُّعٍ فَلْيَقْضِهِ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ اِنْسَانٌ، عَنْ بَعْضِ مَنْ كَانَ يَسْاَلُ عَائِشَةَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا: کیا عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے آپ کو یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نفلی روزہ توڑ دے' وہ اُس کی قضاء کرے''۔

تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے عروہ کے حوالے سے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں سنی ہے' لیکن سلیمان کے عہد خلافت میں ایک شخص نے مجھے کسی اور شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کی تھی کہ اُس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' اُس کے بعد راوی نے معمر کی زہری سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

7792 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ

7792- صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال' حديث:2022' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان اباحة افطار الصائم من صيام التطوع' حديث:2276' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب صوم التطوع' ذكر الاباحة للمرء ان ينشىء الصوم التطوع بالنهار' حديث:3688' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب في الرخصة في ذلك' حديث:2112' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في فرض الصوم من الليل' حديث:1697' السنن الصغرى' الصيام' النية في الصيام والاختلاف على طلحة بن يحيى بن طلحة في' حديث:2299' السنن المأثورة للشافعي' باب ما جاء في الاذان' حديث:282' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' الحث على السحور' النية في الصيام وذكر الاختلاف على طلحة بن يحيى بن طلحة' حديث:2591' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب الرجل ينوي الصيام بعدما يطلع الفجر' حديث:2040' سنن الدارقطني' كتاب الصيام' باب' حديث:1957' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:23693' مسند الطيالسي' احاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة' الافراد عن عائشة' حديث:1642' مسند الحميدي' احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:185' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عائشة بنت طلحة بن عبيد الله عن عائشة' حديث:902' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث:4444' المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث:7503' الشمائل المحمدية للترمذي' باب ما جاء في صفة ادام رسول الله صلى الله عليه' حديث:178

عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِذًا أَصُومُ الْيَوْمَ قَالَتْ: ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى، فَقُلْتُ: قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حُبَيْشٌ أَوْ حَيْسٌ، شَكَّ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَقَالَ: إِذًا أُفْطِرُ الْيَوْمَ، وَقَدْ كُنْتُ فَرَضْتُ الصِّيَامَ

✽✽ عائشہ بنت طلحہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کی: ہمیں حبیش (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حیس تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے' یہ شک امام عبدالرزاق کو ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آج میں روزہ ترک کر دیتا ہوں' حالانکہ میں نے پہلے روزے کی نیت کر لی ہوئی تھی۔

7793 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَّبْتُ لَهُ حَيْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ، وَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُرِيدُ الصِّيَامَ الْيَوْمَ، وَلٰكِنْ أَصُومُ الْيَوْمَ مَكَانَهُ

✽✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے' میں نے آپ کی خدمت میں حیس پیش کیا تو آپ نے اُسے کھالیا اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو یہ ارادہ کیا تھا کہ آج میں روزہ رکھ لوں گا' لیکن اب میں آج کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لوں گا۔

7794 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ تَطَوُّعٌ، فَمَنْ شَاءَ زَادَ، وَمَنْ شَاءَ نَقَصَ، إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَتَّخِذَهُ طَرِيقًا

✽✽ ابوظبیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے ایک رکعت کی' پھر اُنہوں نے نماز ختم کر دی' اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: یہ نفل چیز ہے جو شخص چاہے وہ زیادہ کر لے' جو شخص چاہے وہ کم کر لے' مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں (اسے یعنی مسجد کو) راستہ بنالوں۔

7795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً، فَقَالَ: أَكَانَ يُقَالُ: لِيُفْطِرِ الرَّجُلُ فِي غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِضَيْفِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے طلحہ سے سوال کیا' اُنہوں نے کہا: کیا یہ بات کہی جاتی ہے کہ آدمی کو رمضان کے علاوہ میں (یعنی نفلی روزہ) مہمان کی خاطر توڑ دینا چاہیے' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الرَّجُلُ يَأْتِي الْقِيَامَ وَلَمْ يُصَلِّ الْعِشَاءَ

باب: جو شخص نوافل (یعنی نمازِ تراویح) ادا کرنے والے لوگوں کے پاس آتا ہے اور اُس نے ابھی عشاء کی نماز ادا نہیں کی

7796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَلْفَاكَ الْقَارِءُ تُصَلِّي الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فِيْ رَمَضَانَ، قَدْ كَبَّرْتَ قَبْلَهُ، فَاجْعَلْ صَلَاتَكَ الْعِشَاءَ صَلِّهَا بِصَلَاتِهِ اِنْ كَانَ يُتِمُّهَا وَاِلَّا فَخَالِفْهُ، وَلَا تُصَلِّ بِصَلَاتِهِ، فَقُلْتُ: كَبَّرَ قَبْلِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ الْعِشَاءَ قَالَ: فَكَبِّرْ، وَاجْعَلْهَا الْعِشَاءَ اِنْ كَانَ يُتِمُّهَا، وَاِلَّا فَاجْعَلْهَا سَبْحَةً، ثُمَّ صَلِّ الْعِشَاءَ بَعْدُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر قاری تمہیں ایسے عالم میں پاتا ہے کہ تم رمضان میں عشاء کی نماز ادا کر رہے ہو اور تم نے قاری سے پہلے تکبیر کہہ دی ہو تو تم اپنی نماز کو عشاء کی نماز بنا لو اور قاری کی اقتداء میں نماز ادا کرو اگر وہ اُسے مکمل ادا کرتا ہے ورنہ تم اُس کے برخلاف کرو اور تم اُس کی نماز کی اقتداء نہ کرو۔ میں نے کہا: اگر وہ مجھ سے پہلے تکبیر کہہ چکا ہو اور میں عشاء کی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اُنہوں نے کہا: تم تکبیر کہو اور اسے عشاء کی نماز بنا لو اگر وہ اسے مکمل ادا کرتا ہے ورنہ تم اسے نفل نماز بنا لو اور پھر اُس کے بعد عشاء کی نماز ادا کرو۔

7797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ صَلَّى مَعَهُمْ، وَاعْتَدَّهَا مَعَهُمُ الْمَكْتُوبَةَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی رمضان کی تراویح کی نماز کے دوران آئے اور اُس نے ابھی فرض نماز ادا نہ کی ہو تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ (نمازِ تراویح) ادا کر لے اور اس نماز کو اُن لوگوں کے ساتھ فرض نماز قرار دیدے۔

7798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُصَلِّي وَحْدَهُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: ایسا شخص تنہا نماز ادا کرے گا۔

7799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَهُ اَبُوْهُ هَمَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا يُصَلِّي وَحْدَهُ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْقَوْمِ يَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَقَدْ صَلَّوُا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، وَهُمْ قِيَامٌ فِي التَّطَوُّعِ، هَلْ يُصَلُّوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ يَؤُمُّهُمْ اَحَدُهُمْ؟ قَالَ: لَا، يُصَلُّوْنَ فُرَادَى

٭٭ امام عبدالرزاق اپنے والد ہمام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے وہب کو سنا کہ ایسا شخص تنہا نماز ادا کرے گا۔ میں نے اُن سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' جو رمضان کے مہینہ میں مسجد میں داخل ہوتے ہیں' وہ عشاء کی نماز ادا کر چکے ہوتے ہیں اور وہ نفل نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں (یعنی نمازِ تراویح ادا کر رہے ہوتے ہیں) تو کیا وہ مسجد میں امام کے پیچھے نماز ادا کر

سکتے ہیں؟ جبکہ اُن میں سے کوئی ایک اُن کی امامت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ لوگ الگ الگ نماز ادا کریں گے۔

7800 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ: اِذَا كُنْتَ فِيْ صَلَاةٍ، فَلَا تُدْخِلْ مَعَهَا غَيْرَهَا يَقُوْلُ: اِذَا كُنْتَ فِيْ مَكْتُوْبَةٍ فَلَا تَجْعَلْهَا مَعَ فَرِيضَةٍ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* سفیان ثوری نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہو تو تم اُس کے ساتھ کسی دوسری نماز میں شامل نہ ہو وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم فرض نماز ادا کر رہے ہو تو تم اُسے کسی دوسری فرض نماز کے ساتھ نہ ملاؤ۔

7801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

* اسی کی مانند روایت ابن سیرین کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

7802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ: جِئْتُ النَّاسَ، وَهُمْ فِي الْقِيَامِ، وَلَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ، فَصَلَّيْتُ لِنَفْسِيَ الْعِشَاءَ وَحْدِي، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: اَصَبْتَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: وَمَا شَغَلَكَ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَاعْتَذَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: "مَا رَاَيْتُ النَّاسَ مُنْذُ اَرْبَعِينَ سَنَةً يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُهُمْ مُنْصَرِفِينَ لَمْ تُفْتِنِي"

* عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: میں لوگوں کے پاس آیا' وہ نوافل ادا کر رہے تھے' میں نے ابھی عشاء کی نماز ادا نہیں کی تھی' میں نے اکیلے عشاء کی نماز ادا کر لی' وہ لوگ نماز ادا کرتے رہے' میں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ سعید بن مسیّب سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ پھر اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم نماز کے وقت کیوں نہیں پہنچے تھے؟ تو میں نے اُن کے سامنے عذر پیش کیا' اُنہوں نے فرمایا: میں نے چالیس سال سے لوگوں کو نہیں دیکھا۔

(مصنف یا راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے:) میں نے چالیس سالوں میں کبھی لوگوں کو (نماز پڑھ کر) واپس آتے ہوئے نہیں دیکھا' یعنی میری باجماعت نماز کبھی قضا نہیں ہوئی۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنا

7803 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يُحْيِي لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَيَصُوْمُ يَوْمَهَا، وَاَتَاهُ سَلْمَانُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَهُمَا، فَنَامَ عِنْدَهُ، فَاَرَادَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَنْ يَقُوْمَ لَيْلَتَهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ سَلْمَانُ، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتّٰى نَامَ وَاَفْطَرَ قَالَ: فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُوَيْمِرُ سَلْمَانُ اَعْلَمُ مِنْكَ لَا تَخُصَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصَلَاةٍ، وَلَا يَوْمَهَا بِصِيَامٍ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شبِ جمعہ رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں سو گئے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رات کے وقت عبادت کرنے کے لیے اُٹھے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں روک دیا اور سونے پر مجبور کر دیا' اگلے دن روزہ بھی نہیں رکھنے دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عویمر! (یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا نام ہے) سلمان تم سے زیادہ علم رکھتا ہے' تم شبِ جمعہ کو (نفل) نمازوں کی ادائیگی کے لیے اور جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص نہ کرو۔

7804 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: اَصُمْتِ اَمْسِ؟ قَالَتْ: لَا، فَقَالَ: اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا؟ قَالَتْ: لَا فَاَمَرَهَا اَنْ تُفْطِرَ "

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے' اُس خاتون نے روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ اُس خاتون نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ اُس خاتون نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا۔

7805 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ صِيَامِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اُس سے پہلے' یا اُس کے بعد (بھی ایک دن ساتھ ملا کر روزہ رکھا جائے' تو حکم مختلف ہوگا)۔

7806 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَحْسَبُهُ اَبُو الْاَوْبَرِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: وَرَبِّ هٰذِهِ الْكَعْبَةِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصِلَهُ بِصِيَامٍ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کعبہ کے پروردگار کی قسم ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' البتہ اگر اس کے ساتھ ایک روزہ ملا لیا جائے' تو حکم مختلف ہوگا۔

7807 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، اَنَّهُ: سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ مَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ عَمْرٌو: اِذَا اُفْرِدَ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس گھر کے پروردگار کی قسم ہے! میں جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کرتا' بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

اس کے بعد عمرو بن دینار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے: (یعنی) جب (جمعہ کے دن) منفرد طور پر روزہ رکھا جائے۔

7808 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ: اَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ

✽✽ محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے دوران حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس گھر کے پروردگار کی قسم!

7809 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ

✽✽ ابراہیم بن یزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے محمد بن عباد بن جعفر کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

7810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا فِیْ اَصْلِهِ

✽✽ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' البتہ (اس کے ساتھ ایک اور دن کو ملا لیا جائے تو اس) کا حکم مختلف ہے۔

7811 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَنَزَلْنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ فَصَنَعَ لَنَا طَعَامًا، وَكَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَفِينَا رَجُلٌ صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ اَبُو ذَرٍّ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا طَعِمْتَ اِلَّا اَنْ تَكُونَ اسْتَاْنَفْتَ الشَّهْرَ، وَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ مَرَّةً اُخْرَى، اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ: اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيدٍ فَتَكُونُ مُفْطِرًا خَيْرٌ لَكَ

✽✽ قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' ہم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا' اُنہوں نے ہمارے لیے کھانا تیار کیا' یہ جمعہ کے دن کی بات ہے' ہمارے درمیان ایک شخص نے روزہ رکھا ہوا تھا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں یہ قسم دیتا ہوں کہ تم کھانا کھالو' البتہ اگر تم مہینے کے شروع سے روزہ رکھ رہے ہو (تو معاملہ مختلف ہوگا) اور میں تمہیں دوسری مرتبہ قسم دیتا ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو مرتبہ قسم دیتا ہوں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا: جمعہ کا دن' عید کا دن ہے تو اس دن میں روزہ نہ رکھنا' تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

7812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا

تَتَعَمَّدْ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اہتمام کے ساتھ (صرف) جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو۔

7813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَطَوِّعًا مِنَ الشَّهْرِ اَيَّامًا يَصُومُهَا، فَلْيَكُنْ مِنْ صَوْمِهِ يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَلَا يَتَعَمَّدْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ وَطَعَامٍ وَشَرَابٍ، فَيَجْتَمِعُ لَهُ يَوْمَانِ صَالِحَانِ، يَوْمُ صِيَامِهِ، وَيَوْمُ نُسُكِهِ مَعَ الْمُسْلِمِينَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے جو شخص مہینے کے کچھ دن نفلی روزے رکھنا چاہتا ہو‘ تو اُسے جمعرات کے دن روزہ رکھ لینا چاہیے‘ اُسے جمعہ کے دن اہتمام کے ساتھ روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ عید کا دن ہے اور کھانے پینے کا دن ہے‘ تو اُس شخص کے لیے دو اچھے دن اکٹھے ہو جائیں گے‘ ایک اُس کے روزہ رکھنے کا دن اور ایک مسلمانوں کے ساتھ قربانی کا دن (یعنی کھانے پینے کا دن)۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفہ کے دن روزہ رکھنا

7814 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَفْطَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، هَيَّاَتْ لَهُ اُمُّ الْفَضْلِ لَبَنًا فَشَرِبَ بِعَرَفَةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا ہوا تھا‘ سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں اُسے پی لیا۔

7815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ قَالَ: شَكُّوا فِيْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، فَقَالَتْ اُمُّ الْفَضْلِ: اَنَا اَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَعْبٍ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ

٭٭ سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا کے غلام عمیر بیان کرتے ہیں: لوگوں کو عرفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں شک ہوا تو سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تمہارے سامنے واضح کروا دیتی ہوں! پھر سیّدہ اُم فضل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھجوایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پی لیا۔

7816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ: رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ مُفْطِرًا بِعَرَفَةَ يَاْكُلُ رُمَّانًا "

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو عرفہ میں دیکھا کہ اُنہوں نے روزہ نہیں

رکھا ہوا تھا' وہ انار کھا رہے تھے۔

7817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَصُمْ، فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرِّبَ اِلَيْهِ حِلَابٌ فِيهِ لَبَنٌ يَوْمَ عَرَفَةَ فَشَرِبَ، فَلَا تَصُمْ فَاِنَّ النَّاسَ يَسْتَنُّونَ بِكُمْ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کے دن کھانے کی طرف بلوایا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم روزہ نہ رکھو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرفہ کے دن دودھ کا برتن پیش کیا گیا تھا تو آپ نے اُسے پی لیا تھا' تم روزہ نہ رکھو کیونکہ لوگ تمہارے طریقہ پر عمل کرنا شروع کر دیں گے۔

7818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: طَافَ عُمَرُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي مَنَازِلِ الْحَاجِّ حَتّٰى اَدَّاهُ الْحَرُّ اِلَى خِبَاءِ قَوْمٍ فَسُقِيَ سَوِيقًا، فَشَرِبَ

✵✵ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن حاجیوں کی رہائشی جگہوں پر چکر لگاتے تھے یہاں تک کہ وہ گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے ایک قوم کے خیمہ میں تشریف لائے' وہاں اُنہیں ستو پلائے گئے تو وہ اُنہوں نے پی لیے۔

7819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ سَمَّاهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يَاْكُلُ يَوْمَ عَرَفَةَ قَالَ: اُدْنُ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي صَائِمٌ قَالَ: اُدْنُ قُلْتُ: اِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ قَالَ: وَتُخْبِرُ النَّاسَ اَنِّي اَمَرْتُكَ اَنْ تُفْطِرَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي فَلَمْ يَاْمُرْنِي، وَلَمْ يَنْهَنِي

✵✵ زہری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کچھ کھا رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: تم آگے آ جاؤ! میں نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' اُنہوں نے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ! میں نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں ایسا کر لیتا ہوں (روزہ ختم کر لیتا ہوں)۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگوں کو یہ بتا دو کہ میں نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم روزہ ختم کر دو۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے! راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ خاموش رہے' اُنہوں نے نہ ہی مجھے ہدایت کی اور نہ ہی مجھے منع کیا۔

7820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نُدْبَةَ، مَوْلَاةٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ عَرَفَةَ: لَا يُصْحَبُنَا اَحَدٌ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَاِنَّهُ يَوْمُ تَكْبِيرٍ، وَاَكْلٍ وَشُرْبٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَنَهَانِيَ الثَّوْرِيُّ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ

✵✵ عثمان بن حکیم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیز ''ندبہ'' کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کے دن فرمایا: کوئی ایسا شخص ہمارے ساتھ نہ رہے جو روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو کیونکہ یہ تکبیر کہنے اور کھانے پینے کا دن ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری نے مجھے ترویہ کے دن اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا تھا۔

7821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمَ عَرَفَةَ لِيَتَقَوّٰى بِهٖ عَلَى الدُّعَاءِ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جو شخص عرفہ کے دن اس لیے روزہ نہیں رکھتا تا کہ دعا مانگنے کے لیے قوت حاصل کرے تو اُس شخص کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے۔

7822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، قُلْتُ: اَتَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ قَالَ: اَصُومُهُ فِي الشِّتَاءِ، وَلَا اَصُومُهُ فِي الصَّيْفِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: میں نے کہا: کیا آپ عرفہ کے دن روزہ رکھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں سردیوں کے موسم میں اس دن روزہ رکھ لیتا ہوں اور گرمیوں میں اس دن روزہ نہیں رکھتا۔

7823 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

7824 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7825 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ: كَانَ لَا يَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ اِذَا كَانَ مُسَافِرًا بِعَرَفَةَ، وَاِذَا كَانَ مُقِيمًا فِيْ اَهْلِهٖ صَامَهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ عرفہ میں مسافر ہوتے تھے تو وہ عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب وہ اپنے اہلِ خانہ میں مقیم ہوتے تھے تو اس دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

7826 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهَا

٭٭ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس سے پہلے پورے سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے۔

7827 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ اِيَاسٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ سَنَةٍ مَاضِيَةٍ، وَسَنَةٍ مُسْتَاْخِرَةٍ

٭٭ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے ایک گزشتہ سال کا اور ایک آئندہ سال کا۔

7828 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ فِيْ

صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ: يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ

✲✲ ابوخلیل نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے۔

7829 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَصُمْ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَاَنَا لَا اَصُومُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ، وَلَا اَنْهَى عَنْهُ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا' آپ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا' میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا' اُنہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا اُنہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا اُنہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' تو میں بھی اس دن روزہ نہیں رکھوں گا لیکن میں اس کا حکم بھی نہیں دیتا اور اس سے منع بھی نہیں کرتا۔

7830 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى حَسَنًا، وَحُسَيْنًا يَوْمَ عَرَفَةَ، فَوَجَدَ اَحَدَهُمَا صَائِمًا، وَالْآخَرَ مُفْطِرًا قَالَ: لَقَدْ جِئْتُ اَسْاَلُكُمَا عَنْ اَمْرٍ اخْتَلَفْتُمَا فِيهِ، فَقَالَا: مَا اخْتَلَفْنَا، مَنْ صَامَ فَحَسَنٌ، وَمَنْ لَمْ يَصُمْ فَلَا بَاْسَ

✲✲ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرفہ کے دن حاضر ہوا' تو اُس نے ان دونوں میں سے ایک صاحب کو روزے کی حالت میں اور دوسرے کو روزے کے بغیر پایا' تو اُس نے عرض کی: میں اس لیے حاضر ہوا تھا کہ آپ دونوں صاحبان سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کروں' جس کے بارے میں آپ دونوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' تو ان دونوں صاحبان نے جواب دیا: ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا' جو شخص روزہ رکھ لیتا ہے تو یہ اچھی بات ہے اور جو نہیں رکھتا' تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب: عاشوراء کے دن روزہ رکھنا

7831 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: كَفَّارَةُ السَّنَةِ

✲✲ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: یہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

7832 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ اِيَاسٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ فَقَالَ: كَفَّارَةُ السَّنَةِ

✵✵ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

7833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ

✵✵ ابوخلیل' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے عاشوراء کے دن کے روزہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

7834 - حدیث نبوی: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ: اِيتِ قَوْمَكَ فَمُرْهُمْ فَلْيَصُومُوا هٰذَا الْيَوْمَ، لِيَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُّ بَعْضَهُمْ قَدْ تَغَدَّى؟ قَالَ: فَمُرْهُمْ فَلْيُتِمُّوا

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يُفْرَضْ عَلَيْنَا صِيَامُهُ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ، فَاِنِّي صَائِمٌ، فَصَامَ النَّاسُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے اسلم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا: تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں یہ ہدایت کرو کہ وہ آج کے دن روزہ رکھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے

7834- حدیث معاویة' صحیح البخاری' کتاب الصوم' باب صیام یوم عاشوراء' حدیث:1914' صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب صوم یوم عاشوراء' حدیث:1974' صحیح ابن خزیمة' کتاب الصیام' جماع ابواب صوم التطوع' باب الدلیل علی ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصیام' حدیث:1941' مستخرج ابی عوانة' مبتدا کتاب الصیام' باب ذکر الخبر المبین ان صوم یوم عاشوراء لم یکن فی' حدیث:2401' صحیح ابن حبان' کتاب الصوم' باب صوم التطوع' ذکر البیان ان الامر بصیام یوم عاشوراء امر ندب لا حتم' حدیث:3686' موطا مالك' کتاب الصیام' باب صیام یوم عاشوراء' حدیث: 665' السنن الصغرٰی' الصیام' صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بأبی هو وامی' حدیث:2343' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الصیام' الحث علی السحور' صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی هو وامی' حدیث:2638' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الصیام' باب صوم یوم عاشوراء' حدیث:2123' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الصیام' باب ما یستدل به علی انه لم یکن واجباً قط' حدیث:7905' معرفة السنن والآثار للبیهقی' کتاب الصیام' الاختلاف فی صوم یوم عاشوراء' حدیث:2710' مسند احمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث معاویة بن ابی سفیان' حدیث:16570' مسند الشافعی' ومن کتاب اختلاف الحدیث وترك المعاد منها' حدیث:728' مسند الحمیدی' احادیث معاویة بن ابی سفیان رضی اللہ عنه' حدیث:583

دن کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ اُس شخص نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے کہ اگر میں کسی ایسے شخص کو پاتا ہوں کہ جو ناشتہ کر چکا ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسے لوگوں کو یہ ہدایت کرو کہ وہ (بقیہ دن کا روزہ) مکمل کریں۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے حمید بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خطبہ دینے کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ عاشوراء کا دن ہے اس کا روزہ ہم پر فرض قرار نہیں دیا گیا ہے تم میں سے جو شخص یہ روزہ رکھنا چاہے تو وہ رکھ لے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔

7835 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَعْبَدٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدِيدٍ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطَعِمْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لِيَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنِّي شَرِبْتُ مَاءً قَالَ: فَلَا تَطْعَمْ بَعْدُ حَتّٰى مَغْرِبَ الشَّمْسِ، وَاْمُرْ مَنْ وَرَائَكَ اَنْ يَصُومَ هٰذَا الْيَوْمَ

✳✳ حضرت معبد قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قدید کے مقام پر موجود تھے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم نے آج کچھ کھایا ہے؟ یہ عاشوراء کے دن کی بات ہے اُس شخص نے عرض کی: جی نہیں! البتہ میں پانی پی چکا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم سورج غروب ہونے تک کچھ نہ کھانا اور تم اپنے پیچھے لوگوں کو بھی یہ ہدایت کر دو کہ وہ آج کے دن روزہ رکھیں۔

7836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ آمَرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ مِنْ عَلِيٍّ، وَاَبِي مُوسٰى

✳✳ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو عاشوراء کے دن کے روزے کے بارے میں حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے زیادہ حکم دیتا ہو۔

7837 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ يَبْتَغِي فَضْلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ، اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، اَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ

✳✳ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی دن کا اہتمام کے ساتھ اس طرح روزہ نہیں رکھا کہ آپ اُس دن کو دوسرے دن سے افضل سمجھتے ہوں سوائے اس دن کے یعنی عاشوراء کے دن کے یا رمضان کے مہینے کے۔

7838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَرْسَلَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ لَيْلَةَ عَاشُورَاءَ اَنْ تَسَحَّرْ،

وَاَصْبِحُ صَائِمًا قَالَ: فَاَصْبَحَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَائِمًا

✵✵ عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ کو عاشوراء کی رات پیغام بھجوایا کہ تم سحری کر لینا اور اگلے دن روزہ رکھنا۔

راوی کہتے ہیں: تو اگلے دن حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا۔

7839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ: خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو عاشوراء کے دن کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ یہودیوں کے برخلاف کرو اور (محرم کی) نو اور دس تاریخ کو روزہ رکھو۔

7840 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اَصْبَحْتُ بَعْدَ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ اَصْبِحُ صَائِمًا فَهُوَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

قَالَ يُوْنُسُ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَخِي الْحَكَمِ، عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب (ذوالحج کی) انتیس تاریخ کے بعد اگلا دن ہو تو میں روزہ رکھ لوں گا' کیونکہ یہی عاشوراء کا دن ہے۔

یونس بیان کرتے ہیں: حکم کے بھتیجے نے اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ وہ دن ہے جس دن میں روزہ رکھنے کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

7841 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ فُلَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ الْعَاشِرُ

✵✵ مسعود بن فلاں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: عاشوراء کا دن' دسواں دن ہے (یعنی محرم کا دسواں دن ہے)۔

7842 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَلَمَّا نَزَلَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✵✵ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے ہمیں عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا' جب رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھنے کا حکم نازل ہو گیا' تو جو شخص چاہتا تھا (وہ عاشوراء کے دن) روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' ترک کر دیتا تھا۔

7843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟، قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ نَجَّا اللّٰهُ فِيهِ مُوسَى، وَاَغْرَقَ فِيهِ آلَ فِرْعَوْنَ قَالَ: فَصَامَهُ شُكْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَنَا اَوْلَى بِمُوسَى وَاَحَقُّ بِصِيَامِهِ مِنْكُمْ، فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ.

✵✵ سعید بن جبیر کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ ایک عظیم دن ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا کی تھی اور اس دن میں آلِ فرعون کو ڈبو دیا تھا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تمہارے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں اور اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔

7844 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیتے تھے' جب رمضان کو فرض قرار دے دیا گیا' تو جو شخص چاہتا تھا وہ یہ روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' وہ ترک کر دیتا تھا۔

7845 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ يَصُومُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَهُ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور زمانۂ جاہلیت میں قریش بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا' یہ رمضان فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے' جب رمضان فرض ہو گیا' تو فرض روزہ' رمضان کا قرار پایا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص چاہتا وہ یہ (یعنی عاشوراء کے دن کا) روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' وہ اسے ترک کر دیتا تھا۔

7846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ: سَاَلْنَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ زَكَاةِ الْفِطْرِ؟ فَقَالَ: اَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا اُنْزِلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَاْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا

✲✲ ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے قیس بن سعد سے صدقۂ فطر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہمیں اس کا حکم دیا تھا' جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں' نہ تو ہمیں کوئی حکم دیا' اور نہ ہی ہمیں منع کیا۔

7847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمْ يَكُنِ ابْنُ عُمَرَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ اِذَا كَانَ مُسَافِرًا، فَاِذَا كَانَ مُقِيمًا صَامَهُ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسافر ہوتے تھے' تو عاشوراء کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب مقیم ہوتے تھے' تو اس دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

7848 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَقَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نُعَظِّمَهُ، فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ صِيَامُهُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا' اُن لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ یہ ایک عظیم دن ہے' جس کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اس کی تعظیم کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔ پھر جب (رمضان کے) روزوں کا حکم نازل ہو گیا' تو جو شخص چاہتا تھا' وہ اس (عاشورہ کے) دن روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' وہ اسے ترک کر دیتا تھا۔

7849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَكِبَ نُوحٌ فِي السَّفِينَةِ فِي رَجَبٍ يَوْمَ عَشْرٍ بَقِينَ، وَنَزَلَ مِنَ السَّفِينَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ

✲✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی میں رجب کے مہینہ میں سوار ہوئے تھے' جب اس مہینہ کے دس دن باقی رہ گئے تھے اور وہ کشتی سے عاشوراء کے دن اترے تھے۔

7850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَبِي يُوسُفَ، اَخَا بَنِي نَوْفَلٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: اِنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمُ عِيدٍ، فَمَنْ صَامَهُ فَقَدْ كَانَ يُصَامُ، وَمَنْ تَرَكَهُ فَلَا حَرَجَ

✲✲ بنو نوفل سے تعلق رکھنے والے عمرو بن ابو یوسف نے یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بے شک عاشوراء کا دن' عید کا دن ہے' جو شخص اس دن روزہ رکھتا ہے' تو اس دن روزہ رکھا جاتا تھا اور

جوشخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

7851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَزْعُمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالُوْا: كَيْفَ بِمَنْ اَكَلَ؟ قَالَ: مَنْ اَكَلَ اَوْ لَمْ يَاْكُلْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کی: جو شخص کچھ کھا چکا ہو اُس کا کیا بنے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کچھ کھا چکا ہو یا اُس نے کچھ نہیں کھایا (وہ اس دن روزہ رکھے گا)۔

7852 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: هُوَ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ عَلٰى آدَمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی وہ عاشوراء کا دن تھا۔

بَابُ صِيَامِ اَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: حرمت والے مہینوں میں روزے رکھنا

7853 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوْا شَهْرًا عِيدًا، وَلَا تَتَّخِذُوْا يَوْمًا عِيدًا

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ کسی مہینہ کو عید نہ بنالینا اور کسی دن کو عید نہ بنالینا''۔

7854 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ كُلِّهِ؛ لِاَنْ لَا يُتَّخَذَ عِيدًا

✻✻ ابن جریج' عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پورے رجب کے روزے رکھنے سے منع کرتے تھے تاکہ اُسے عید نہ بنالیا جائے۔

7855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ "يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ الشَّهْرِ كَامِلًا، وَيَقُوْلُ: لِيَصُمْهُ اِلَّا اَيَّامًا، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ اِفْرَادِ الْيَوْمِ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ، وَعَنْ صِيَامِ الْاَيَّامِ الْمَعْلُوْمَةِ"، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا يَصُمْ صِيَامًا مَعْلُوْمًا

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کسی بھی مہینہ میں پورا مہینہ روزے رکھنے سے منع کرتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: آدمی کسی بھی مہینے میں روزے رکھے البتہ کچھ دن روزے نہ رکھے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما منفرد طور پر کسی ایک دن میں روزہ رکھنے سے منع کرتے تھے کہ جب بھی وہ دن آئے' آدمی روزہ رکھ لے اور وہ متعین دنوں کے روزے

رکھنے سے بھی منع کرتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: متعین دنوں کے روزے آدمی نہ رکھے۔

7856 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصُومُ اَشْهُرَ الْحُرُمِ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حرمت والے مہینوں میں روزے رکھا کرتے تھے۔

7857 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَكَادُ اَنْ يُفْطِرَ فِي اَشْهُرِ الْحُرُمِ، وَلَا غَيْرِهَا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حرمت والے مہینوں اور دیگر مہینوں میں کم ہی روزے چھوڑتے تھے۔

7858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ يَصُومُونَ رَجَبًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ هُمْ مِنْ شَعْبَانَ؟، قَالَ زَيْدٌ: وَكَانَ اَكْثَرُ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانَ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ لوگوں کا ذکر کیا گیا' جو رجب کے مہینہ میں روزے رکھتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شعبان میں کیوں نہیں رکھتے؟

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بعد' سب سے زیادہ روزے شعبان میں رکھا کرتے تھے۔

7859 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي لَبِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: "كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ اَفْطَرَ، وَمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ مِنْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ رَمَضَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ اِلَّا قَلِيلًا" قَالَ: وَسَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاتِهِ؟ فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، وَفِي غَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ

٭٭ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (نفلی) روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات (کسی مہینہ میں نفلی) روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ مسلسل روزے رکھتے رہیں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا ترک کردیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' [illegible] رمضان کا معاملہ مختلف ہے' کچھ دن چھوڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا تقریباً پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے [illegible] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں اور رمضان کے علاوہ میں تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں فجر کی دو (سنتیں) بھی [illegible]

تھیں۔

7860 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا رَكَعَ جَالِسًا قَالَ: وَسَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِهِ؟ فَقَالَتْ: "كَانَ إِذَا صَامَ، صَامَ حَتّٰى نَقُولَ: صَامَ، صَامَ، صَامَ، وَإِذَا أَفْطَرَ، أَفْطَرَ حَتّٰى نَقُولَ: أَفْطَرَ، أَفْطَرَ، أَفْطَرَ، وَمَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ"

✽✽ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قیام کی حالت میں نماز ادا کرتے تھے' تو آپ قیام کی حالت میں ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب آپ بیٹھے ہوئے نماز ادا کرتے تھے تو آپ بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (نفلی) روزوں کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزہ رکھا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اب آپ مسلسل روزے رکھتے رہیں گے' پھر آپ نفلی روزے رکھنا ترک کر دیتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ نفلی روزے نہیں رکھیں گے' جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' اُس کے بعد میرے علم کے مطابق آپ نے کبھی بھی پورا مہینہ (نفلی) روزے نہیں رکھے۔

7861 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ شَهْرًا قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ"

✽✽ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' پھر آپ روزے ترک کر دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی (نفلی) روزہ نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کسی بھی مہینے میں' پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ صِيَامِ الدَّهْرِ

باب: پورا سال روزے رکھنا

7862 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَمْ أُحَدَّثْ

اَنَّكَ تَقُوْلُ، اَوْ اَنْتَ الَّذِی تَقُوْلُ: لَاَقُومَنَّ اللَّيْلَ، وَلَاَصُومَنَّ النَّهَارَ؟ قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَقُمْ، وَنَمْ، وَاَفْطِرْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ، حَتّٰى قُلْتُ: اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا، وَاَفْطِرْ يَوْمًا، وَهُوَ اَعْدَلُ الصَّوْمِ، وَهُوَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی' آپ نے دریافت کیا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ تم یہ کہتے ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں رات بھر نفل پڑھتا رہوں گا اور دن میں روزہ رکھوں گا؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نفل بھی پڑھا کرو اور سو بھی جایا کرو' نفلی روزہ ترک بھی کر دیا کرو' ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو' یہ پورا سال روزہ رکھنے کے مترادف ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن نہ رکھا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو' یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے زیادہ نہیں!

7863 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنِّي اَصُومُ فَاَسْرُدُ، وَاُصَلِّي اللَّيْلَ، فَاِمَّا اَرْسَلَ، وَاِمَّا لَقِيتُهُ، فَقَالَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُومُ فَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي، فَلَا تَفْعَلْ؛ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا، وَلِنَفْسِكَ حَظًّا، فَصُمْ، وَاَفْطِرْ، وَصُمْ مِنْ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ: اِنِّي اَجِدُنِي اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ يَصُومُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى قَالَ عَطَاءٌ: فَلَا اَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْاَبَدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ، لَا

7862- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب حق الجسم في الصوم' حديث:1889' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به او فوت به' حديث:2036' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب صوم التطوع' باب الاخبار بان صوم يوم' حديث:1958' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب ذكر الاخبار الدالة على حظر صوم الدهر وابطال فضيلته' حديث:2350' صحيح ابن حبان' كتاب البر والاحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها' ذكر الامر للمرء باتيان الطاعات على الرفق من غير ترك حظ' حديث:353' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر ام نبيه بنت الحجاج ام عبد الله بن عمرو رضي' حديث:6964' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب في صوم الدهر تطوعا' حديث:2085' السنن الصغرى' الصيام' صوم يوم وافطار يوم وذكر اختلاف الفاظ الناقلين في ذلك لخبر' حديث:2362' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' سرد الصيام' صوم يوم وافطار يوم' حديث:2658

صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پتا چلی کہ میں مسلسل نفلی روزہ رکھتا ہوں اور رات بھر نوافل ادا کرتا رہتا ہوں' تو شاید آپ نے پیغام بھیج کر مجھے بلوایا' یا آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم مسلسل نفلی روزے رکھتے ہو' کوئی روزہ ترک نہیں کرتے اور مسلسل نوافل ادا کرتے رہتے ہو' تم ایسا نہ کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری جان کا بھی حصہ ہے' تم نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو' تم ہر دس دن میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو کا اجر مل جائے گا۔ اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اپنے اندر اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیسے روزے رکھا کرتے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب وہ دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہِ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ہمیشہ روزے رکھنے کے بارے میں اُنہوں نے کیا ذکر کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا' اُس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا' جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا' اُس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا۔

7864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ، وَاَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُومُ ثُلُثَهُ، ثُمَّ يَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ لَا يَفِرُّ اِذَا لَاقَى

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے' وہ نصف سال روزے رکھا کرتے تھے (یعنی ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے) اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے' پھر ایک تہائی رات تک نوافل ادا کرتے تھے' پھر چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے اور جب وہ دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہِ فرار اختیار نہیں کرتے تھے''۔

7865 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ: كَيْفَ صِيَامُكَ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَكْرَهُهُ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَسَكَتَ حَتّٰى ذَهَبَ غَضَبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ: كَيْفَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي صِيَامِ الدَّهْرِ؟ قَالَ: لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، اَوْ قَالَ: مَا صَامَ، وَمَا اَفْطَرَ قَالَ: فَمَا تَقُولُ فِي صِيَامِ يَوْمَيْنِ، وَفِطْرِ يَوْمٍ؟ قَالَ: وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَصِيَامُ يَوْمٍ، وَفِطْرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: وَدِدْتُ اَنْ اُطِيقَ ذٰلِكَ

قَالَ: فَصِيَامُ يَوْمٍ، وَفِطْرُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ قَالَ: فَمَا تَقُولُ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ قَالَ: ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ قَالَ: فَصِيَامُ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ: فَصِيَامُ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: كَفَّارَةُ سَنَةٍ قَالَ: فَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَفَّارَةُ سَنَةٍ، وَمَا قَبْلَهَا

✵✵ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے دریافت کیا: آپ روزہ کیسے رکھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھیر لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جاتا' جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی' تو اس بات کا پتا آپ کے چہرہ سے چل جاتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ کم ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ سال بھر روزہ رکھنے کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے شخص نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی ترک کیا (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن روزہ نہ رکھنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس کی طاقت رکھوں۔ اُنہوں نے عرض کی: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سال بھر روزے رکھنے کے مترادف ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسا دن ہے' جس میں میری پیدائش ہوئی اور اس دن میں مجھ پر قرآن نازل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: عرفہ کے دن روزہ رکھنا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سال (کے گناہوں) اور اُس سے پہلے (کے ایک سال کے گناہوں) کا کفارہ ہوتا ہے۔

7866 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضَيَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ جَهَنَّمَ هٰكَذَا، وَعَقَدَ عَشْرًا

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص پورا سال (نفلی) روزے رکھے' اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کو اس طرح تنگ کردے گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دس کا ہندسہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

7867 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّهُ لَا يَطْعَمُ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ: فَثُلُثَيْهِ؟ قَالَ: اَكْثَرُ قَالَ: فَنِصْفَهُ؟ قَالَ: اَكْثَرُ قَالَ: فَثُلُثَهُ؟ قَالَ: لَمْ يَنْزِلْ، اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ، وَحَرَ الصَّدْرِ، صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

٭٭ عمرو بن شرحبیل نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو سارا سال نفلی روزے رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ وہ کبھی کچھ نہ کھائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگر دو تہائی حصے میں روزے رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ ہے! اُس نے عرض کی: اگر نصف حصے میں رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے! اُس نے عرض کی: اگر ایک تہائی حصہ میں رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس نے پڑاؤ نہیں کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں بتاؤں جس سے دل کو اطمینان ہو جائے! وہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا ہے۔

7868 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي السَّلِيلِ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الَّذِي اَتَيْتُكَ عَامَ الْاَوَّلِ قَالَ: كَاَنَّكَ كُنْتَ اَجْسَمَ مِمَّا اَجِدُ اَوْ اَحْسَنَ جِسْمًا مِمَّا اَرَى قَالَ: مَا طَعِمْتُ مُنْذُ فَارَقْتُكَ اِلَّا لَيْلًا، فَقَالَ: مَنْ اَمَرَكَ تُعَذِّبُ نَفْسَكَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: اِنِّي اَقْوَى قَالَ: فَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ: اِنِّي اَقْوَى قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ الشَّهْرِ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ: اِنِّي اَقْوَى قَالَ: فَصُمْ مِنَ الْحُرُمِ، وَاَفْطِرْ

٭٭ ابوسلیل نے ایک شخص کے حوالے سے اُس کے والد کے حوالے سے اُس کے چچا کے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: میں وہی ہوں جو ایک سال پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ اب کے مقابلہ میں اُس وقت تمہاری صحت زیادہ بہتر تھی (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُن صاحب نے عرض کی: جب سے میں آپ کی خدمت سے رخصت ہوا ہوں اُس کے بعد میں نے بہت کم کھانا کھایا ہے صرف رات کے وقت کھانا کھاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں یہ ہدایت کس نے کی ہے کہ تم اپنے آپ کو تکلیف کا شکار کرو؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اُن صاحب نے عرض کی: میں اپنے اندر یہ قوت پاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبر والے مہینہ میں روزے رکھو اور ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو۔ اُس نے عرض کی: میں زیادہ قوت پاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک مہینہ (یعنی رمضان کے مہینہ) کے روزے رکھا کرو اور ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ اُس نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی قوت پاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم حرمت والے مہینوں میں روزے رکھ لیا کرو اور ترک بھی کر دیا کرو۔

7868- سنن ابی داؤد' کتاب الصوم' باب فی صوم اشهر الحرم' حدیث:2086' سنن ابن ماجه' کتاب الصیام' باب صیام اشهر الحرم' حدیث:1737' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الصیام' سرد الصیام' صوم یوم من الشهر' حدیث:2701' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الصیام' باب فضل الصوم فی الاشهر الحرم' حدیث:7915' مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصریین' حدیث رجل من باهلة' حدیث:19853' مسند عبد بن حمید' رجل من باهلة' حدیث:402' المعجم الکبیر للطبرانی' باب الیاء' من اسمه یعیش' من یکنی ابا مجیبة ابو مجیبة الباهلی' حدیث: 18722

7869 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: صَامَ اَبِىْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَوْ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً مَا اَفْطَرَ اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ، اَوْ يَوْمَ نَحْرٍ وَلَقَدْ قُبِضَ وَاِنَّهُ لَصَائِمٌ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے چالیس سال تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تیس سال تک اس طرح نفلی روزے رکھے کہ وہ صرف عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے اور جس دن اُن کا انتقال ہوا' اُس دن بھی اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

7870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَقَلَّ مَا يَصُومُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَدْرِيًّا، مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُهُ مُفْطِرًا اِلَّا يَوْمَ اَضْحٰى، اَوْ يَوْمَ فِطْرٍ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں بہت کم نفلی روزے رکھا کرتے تھے کیونکہ وہ جنگوں میں حصہ لیا کرتے تھے' لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے اُنہیں صرف عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن ہی روزہ ترک کرتے ہوئے دیکھا۔

7871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ لَهُ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: مَا لَهُ؟ قَالُوْا: اِنَّهُ صَائِمٌ قَالَ: وَمَا صَوْمُهُ؟ قَالَ: الدَّهْرَ قَالَ: فَجَعَلَ يَقْرَعُ رَاْسَهُ بِقَنَاةٍ مَعَهُ، وَيَقُوْلُ: كُلْ يَا دَهْرُ، كُلْ يَا دَهْرُ

٭٭ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' اُن کا کھانا لایا گیا تو حاضرین میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اُن صاحب نے عرض کی: میں مسلسل نفلی روزے رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں موجود ٹہنی کو اُس کے سر پر مارتے ہوئے فرمایا: اے ہمیشہ والے! تم کھاؤ! اے ہمیشہ والے! تم کھاؤ!

بَابُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

باب: تین دن روزے رکھنا

7872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبُونَ بَلَابِلَ الصَّدْرِ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُذْهِبْنَ وَغَرَ الصَّدْرِ، قِيْلَ: وَمَا وَغَرُ الصَّدْرِ؟ قَالَ: غِشُّهُ

٭٭ حارث بیان کرتے ہیں: صبر کے مہینہ (رمضان) کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' سینے کی پریشانی

کو رخصت کر دیتے ہیں۔

مجاہد نے یہ لفظ نقل کیے ہیں: سینے کے "وغر" کو رخصت کر دیتے ہیں۔ اُن سے دریافت کیا گیا: سینے کے "وغر" سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کا کھوٹ۔

7873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: اُرَاهُ رَفَعَهُ اِنَّهُ اُمِرَ بِصَوْمِ الْبِيضِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ وَخَمْسَةَ عَشَرَ

❊❊ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

"چمکدار دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی تیرہ تاریخ، چودہ تاریخ اور پندرہ تاریخ"۔

7874 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ؟ اِذْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَرْنَبِ، فَقَالَ اَبُو ذَرٍّ: اَنَا، اَتَى اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا تُدْمِي، فَقَالَ: كُلُوا مِنْهَا وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَاْكُلْ هُوَ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: وَمَا صَوْمُكَ؟، فَذَكَرَ شَيْئًا، فَقَالَ: اَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَخَمْسَةَ عَشَرَ

❊❊ ابن حوتکیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے دریافت کیا: قاحہ کے دن کون ہمارے ساتھ موجود تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش کا گوشت پیش کیا گیا؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تھا! ایک دیہاتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش لے کر آیا' اُس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس میں سے خون نکل رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی کہ اُس دیہاتی نے بھی اسے نہیں کھایا۔ اُس دیہاتی نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اُس نے کوئی بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چمکدار دنوں میں روزے کیوں نہیں رکھتے؟ تیرہ تاریخ کو' چودہ تاریخ کو اور پندرہ تاریخ کو۔

7875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " ثَلَاثٌ اِنَّمَا اَوْصَانِي بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ اَنَامَ عَلَى وِتْرٍ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى "، قَالَ قَتَادَةُ: ثُمَّ تَرَكَ الْحَسَنُ بَعْدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَجَعَلَ مَكَانَهَا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین کی ہے: ایک یہ کہ میں وتر ادا کر کے سوؤں' ایک یہ کہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں اور چاشت کی دو رکعات ادا کروں۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حسن بصری اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے چاشت کی دو رکعت کا ذکر نہیں کرتے تھے' بلکہ

اُس کی جگہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا ذکر کرتے تھے۔

7876 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: "ثَلَاثٌ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَلْقَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ اَبِيتَ كُلَّ لَيْلَةٍ عَلٰى وِتْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحٰى، وَاَنْ اَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ"

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں ترک نہیں کروں گا' یہاں تک کہ میں حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملوں' رات کے وقت وتر ادا کر کے سونا' چاشت کی نماز ادا کرنا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا۔

7877 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: جَاءَنَا اَعْرَابِيٌّ وَنَحْنُ بِالْمِرْبَدِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ قَارِئٌ يَقْرَاُ هٰذِهِ الرُّقْعَةَ؟ قُلْنَا: كُلُّنَا نَقْرَاُ قَالَ: فَاقْرَءُوهَا لِي قَالَ: هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ اُقَيْشٍ، حَيٍّ مِنْ عُكْلٍ اِنَّكُمْ اِنْ شَهِدْتُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ، وَاَخْرَجْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيَّهُ؛ فَاِنَّكُمْ آمِنُونَ بِاَمَانِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْنَا: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَكُمْ هٰذَا الْكِتَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ اَتَرَوْنِي اَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَغَضِبَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْكِتَابِ، فَاَخَذَهُ

قَالَ: فَاتَّبَعْنَاهُ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِنَّ مِمَّا يُذْهِبُ كَثِيرًا مِنْ وَحَرِ الصَّدْرِ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: صَفِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمٌ يُقَالُ لَهُ الصَّفِيُّ، كَانَ يَاْخُذُهُ، وَيَضْرِبُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ

٭٭ ابوالاعلیٰ بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی ہمارے پاس آیا' ہم اُس وقت مربد میں موجود تھے' اُس نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی پڑھا لکھا شخص ہے جو اس تحریر کو پڑھ دے؟ ہم نے کہا: ہم سب پڑھ سکتے ہیں۔ اُس نے کہا: پھر تم لوگ یہ مجھے پڑھ کر سناؤ! اُس نے بتایا کہ یہ وہ تحریر ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے' جو اللہ کے رسول ہیں' میرے لیے لکھوائی تھی' یہ بنوزہیر بن اقیش کے بارے میں تھی' جو عکل قبیلہ کا ایک حصہ ہے' (اُس میں یہ تحریر تھا:)

''اگر تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرتے ہو اور زکوٰۃ دیتے ہو اور مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کرتے ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص حصہ ادا کرتے ہو تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امان کی وجہ سے امن میں رہو گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے (اس دیہاتی سے) دریافت کیا: کیا اللہ کے رسول نے یہ تحریر تمہارے لیے لکھوائی تھی؟ اُس دیہاتی نے جواب دیا: جی ہاں! کیا تم میرے بارے میں یہ سمجھتے ہو کہ میں اللہ کے رسول کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں گا؟ وہ

غصہ میں آ گیا' اُس نے اپنا ہاتھ اُس تحریر پر مار کر اُسے پکڑ لیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم لوگ اُس کے پیچھے گئے' ہم نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ ہمیں اُس چیز کے بارے میں بتایئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔ تو اس نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سینے کی اُلجھن کو جو چیز زیادہ ختم کرتی ہے' وہ صبر والے مہینہ کے روزے رکھنا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے مخصوص حصہ سے مراد یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کا ایک ایسا حصہ ہوتا تھا' جسے صفی (مخصوص حصہ) کہا جاتا تھا' نبی اکرم ﷺ اُسے وصول کیا کرتے تھے' ویسے نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کے ساتھ بھی حصہ لیا کرتے تھے۔

7878 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قُعْنَبٍ قَالَ: خَرَجْتُ اِلَى الرَّبَذَةِ، اَطْلُبُ اَبَا ذَرٍّ، فَلَمْ اَجِدْهُ، فَسَلَّمْتُ عَلٰى امْرَاَتِهِ، فَقُلْتُ: اَيْنَ اَبُوْ ذَرٍّ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَمْتَهِنُ قَالَ: فَقَعَدْتُ فَاِذَا اَبُوْ ذَرٍّ قَدْ جَاءَ يَقُودُ جَمَلَيْنِ، قَدْ قَطَرَ اَحَدَهُمَا اِلٰى ذَنَبِ الْاٰخَرِ فِيْ عُنُقِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قِرْبَةٌ، فَاَنَاخَ الْجَمَلَيْنِ، وَحَمَلَ الْقِرْبَتَيْنِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَكَلَّمَ امْرَاَتَهُ فِيْ شَيْءٍ، فَكَاَنَّهَا رَدَّتْ اِلَيْهِ فَعَادَ وَعَادَتْ، فَقَالَ: مَا تَزِدْنَ عَلٰى مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ، فَاِنْ اَقَمْتَهَا انْكَسَرَتْ وَفِيهَا بُلْغَةٌ وَاَوَدٌ، ثُمَّ جَاءَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا مِثْلُ الْقَطَاةِ، فَقَالَ: كُلْ فَاِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، ثُمَّ رَجَعَ فَاَكَلَ مَعَهُ، فَقَالَ نُعَيْمٌ: اِنَّا لِلّٰهِ يَا اَبَا ذَرٍّ مَنْ كَذَبَنِي مِنَ النَّاسِ، اَمَّا اَنْتَ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنْ تَكْذِبَنِي قَالَ: وَمَا كَذَبْتُكَ، بَلْ قُلْتُ: اِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ اَكَلْتُ، وَالْاٰنَ اَقُوْلُ لَكَ: اِنِّي صَائِمٌ، اِنِّي صُمْتُ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَوَجَبَ لِيْ صَوْمُهُ، وَحَلَّ لِيْ فِطْرُهُ

❊❊ نعیم بن قعنب بیان کرتے ہیں: میں ربذہ کی طرف گیا' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی تلاش میں تھا' میں اُنہیں نہیں پا سکا' میں نے اُن کی اہلیہ کو سلام کیا' میں نے کہا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ گھر کے کام کاج کے سلسلے میں گئے ہیں۔ تو میں بیٹھ گیا' پھر اسی دوران حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ دو اونٹوں کو ہانک کر لے آئے' اُنہوں نے ایک کو دوسرے کی دُم کے ساتھ باندھا ہوا تھا' اُن میں سے ہر ایک کی گردن میں ایک مشکیزہ تھا' اُنہوں نے دونوں اونٹوں کو بٹھایا اور دونوں مشکیزے اُٹھا لیے۔ میں نے اُنہیں سلام کیا' اُنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں بات چیت کی' اُن کی اہلیہ نے اُنہیں کوئی جواب دیا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس بات پر اصرار کیا' اُس اہلیہ نے پھر اپنی بات دُہرائی تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عورتیں بالکل ویسی ہی ہو' جیسی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

'''عورت کی مثال پسلی کی مانند ہے' اگر تم اُسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے' تو وہ ٹوٹ جائے گی اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس کے ساتھ گزارہ کرو''۔

پھر وہ ایک پیالہ لے کر آئے جس میں کھانے کی تھوڑی سی چیز تھی' اُنہوں نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا

ہے۔ پھر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' پھر وہ واپس آئے' پھر اُنہوں نے اُن کے ساتھ کھانا کھایا' تو نعیم بن قعنب نے کہا: اے حضرت ابوذر! اللہ جانتا ہے کہ میرے ساتھ جو بندہ بھی جھوٹ بولے کوئی پروا نہیں ہے' لیکن آپ کے بارے میں مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ جھوٹ بولیں گے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تمہارے ساتھ جھوٹ نہیں بولا' میں نے یہ کہا تھا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' پھر میں نے کھانا بھی کھالیا' میں اب بھی تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں تو میرے لیے روزہ رکھنا لازم بھی ہے اور روزہ ترک کرنا بھی میرے لیے جائز ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ الصَّائِمُ

باب: روزہ دار شخص کے لیے کون سے (دن روزہ رکھنا) مکروہ ہے؟

7879 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ: سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، يَعْنِي الْفِطْرَ وَالْاَضْحٰى قَالَ: وَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ، فَيَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ"

❊❊ ابوعبید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن۔ اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک اُن میں سے ایک دن کا تعلق ہے تو یہ وہ دن ہے جس میں تم روزے رکھنے کے بعد عید الفطر کرتے ہو اور ایک وہ دن ہے جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

7888 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: يُنْهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لُبْسَتَيْنِ، فَاَمَّا الْيَوْمَانِ فَيَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْاَضْحٰى، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ، وَالْمُنَابَذَةُ، فَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَلْمَسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَاَمُّلٍ، وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ، فَاَنْ يَنْبُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ اِلَى الْاٰخَرِ، وَلَمْ يَنْظُرْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلٰى ثَوْبِ صَاحِبِهِ، وَاَمَّا اللُّبْسَتَانِ فَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُفْضِيًا، وَاَمَّا اللُّبْسَةُ الْاُخْرٰى، فَاَنْ يُلْقِيَ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ، وَخَارِجَتَهُ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ، وَيُبْرِزُ شِقَّهُ، قَالَ عَمْرٌو: اِنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّهُ اِذَا احْتَبٰى فِيْ ثَوْبٍ فَخَمَّرَ فَرْجَهُ فَلَا بَاْسَ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو دنوں کے روزوں سے' دو طرح کی بیع سے اور دو طرح کے لباس سے منع کیا گیا ہے' جہاں تک دو دنوں کا تعلق ہے تو وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن ہے' جہاں تک دو قسم کے سودوں کا تعلق ہے تو وہ بیع ملامسہ اور بیع منابذہ ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) ملامسہ یہ ہے کہ فریقین میں سے ہر ایک دوسرے فریق کے کپڑے کو ہاتھ سے چھولے جو غور و فکر کیے بغیر ہو اور منابذہ سے مراد یہ ہے کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور اُن میں سے کوئی بھی دوسرے کے کپڑے کی طرف نہ دیکھے' جہاں تک دو قسم کے لباس کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اس طرح احتباء

کے طور پر لپیٹے (کہ اُس کی شرمگاہ بے پردہ ہو جائے) اور دوسری قسم کا لباس یہ ہے کہ آدمی اپنے تہبند کے ایک حصہ کو کندھے پر رکھے اور دوسرے حصہ کو ظاہر کر دے۔

عمرو بیان کرتے ہیں: علماء یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح احتباء کے طور پر لپیٹے کہ اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: اَرَاَيْتَ اِنْ جَمَعَ بَيْنَ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ؟ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُمْ اِلَّا يَكْرَهُونَ ذٰلِكَ لَوْ فَعَلَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا آپ یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کپڑے کے دونوں کنارے اکٹھے کر کے دائیں پہلو پر رکھ لے تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے تو لوگوں کو دیکھا ہے کہ ایسا کرنے کو وہ مکروہ سمجھتے ہیں۔

7882 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ: " نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، فَاَمَّا اللُّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ يَشْتَمِلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، وَالْاُخْرٰى اَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ يُفْضِي بِفَرْجِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ، وَالْمُلَامَسَةُ، فَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُولَ: اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ، وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ، وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ اِذَا مَسَّهُ، وَجَبَ الْبَيْعُ "

* * عطاء بن یزید لیثی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس سے اور دو قسم کی بیع سے منع کیا ہے' جہاں تک دو طرح کے لباس کا تعلق ہے تو اُس میں سے ایک اشتمال صماء ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ لے کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو کندھے پر ڈال لے اور دوسری قسم کا لباس یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اس طرح احتباء کے طور پر لپیٹے کہ اس کے جسم پر اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو اور اُس کی شرمگاہ بے پردہ ہو' جہاں تک دو قسم کی بیع کا تعلق ہے تو وہ منابذہ اور ملامسہ ہیں' منابذہ یہ ہے کہ آدمی یہ کہے کہ جب میں اس کپڑے کو پھینکوں گا تو سودا لازم ہو جائے گا اور ملامسہ یہ ہے کہ آدمی کپڑے کو ہاتھ کے ذریعہ چھوئے' اُسے کھولے نہیں' اُلٹے پلٹے نہیں' جیسے ہی وہ اُسے چھو لے' تو سودا لازم ہو جائے۔

7883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلُبْسَتَيْنِ، وَالصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ، وَعَنْ اَكْلَتَيْنِ، وَصَوْمِ يَوْمَيْنِ، فَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ وَاللُّبْسَتَانِ فَكَمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَمَّا الصَّلَاةُ فِي سَاعَتَيْنِ فَبَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ، وَاَمَّا صَوْمُ يَوْمَيْنِ فَيَوْمُ الْفِطْرِ، وَيَوْمُ الْاَضْحٰى، وَاَمَّا الْاَكْلَتَانِ، فَقَرْنٌ بَيْنَ تَمْرَتَيْنِ، وَالْاُخْرٰى اَنْ يَاْكُلَ وَهُوَ قَائِمٌ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس سے منع کیا گیا ہے اور دو اوقات میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے' دو قسم کے کھانوں سے منع کیا گیا ہے اور دو دن کے روزوں سے منع کیا گیا ہے' جہاں تک دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس کا تعلق ہے تو وہ یہ ہیں' جن کا ذکر زہری نے اپنی روایت میں کیا ہے' جہاں تک دو اوقات میں نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ عصر کے بعد اور

صبح کے بعد کی بات ہے جہاں تک دودنوں کے روزوں کا تعلق ہے تو وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا ہے جہاں تک دو قسم کے کھانوں کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی دو کھجوریں ایک ساتھ کھالے اور دوسرا یہ ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر کچھ کھائے (ان سے منع کیا گیا ہے)۔

7884 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، اَنَّهُ: سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا ہے اُس کے بعد راوی نے معمر کی زہری کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

7885 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبَّادٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ قَبْلَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَيَوْمِ الْاَضْحَى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ، وَثَلَاثَةِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ قسم کے روزوں سے منع کیا گیا ہے رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا عید الفطر کے دن عید الاضحیٰ کے دن اور ایام تشریق کے تین دن۔

بَابُ صِيَامِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا

7886 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ: سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ

7886- صحيح البخاري' كتاب النكاح' باب صوم المراة باذن زوجها تطوعاً' حديث:4899' صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب ما انفق العبد من مال مولاه' حديث:1766' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب صوم التطوع' باب النهي عن صوم المراة تطوعا بغير اذن زوجها اذا كان' حديث:2014' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان حظر صوم المراة تطوعا الا باذن زوجها اذا كان' حديث:2363' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب الصوم المنهي عنه' ذكر الزجر عن ان تصوم المراة الا باذن زوجها ان كان' حديث:3631' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البر والصلة' واما حديث عبد الله بن عمرو' حديث:7396' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب النهي عن صوم المراة تطوعا الا باذن زوجها' حديث:1721' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب المراة تصوم بغير اذن زوجها' حديث:2115' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب في المراة تصوم بغير اذن زوجها' حديث:1757' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' سرد الصيام' صوم المراة بغير اذن زوجها' حديث:2857' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب المراة لا تصوم تطوعاً وبعلها شاهد الا باذنه' حديث:7981' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7182' مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:979' مسند ابي يعلى الموصلي' الاعرج' حديث:6141

اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُومَنَّ امْرَاَةٌ تَطَوُّعًا، وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَلَا تَاْذَنُ فِي بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، مَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ، فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی (گھر میں) موجودگی کی صورت میں اُس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ ہرگز نہ رکھے اور اپنے شوہر کی گھر میں موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر (کسی کو گھر میں) آنے کی اجازت نہ دے' عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اُس کی کمائی میں سے جو کچھ خرچ کرتی ہے' اُس کا نصف اجر اُس کے شوہر کو ملے گا''۔

7887 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَصُومَ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے۔

7888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى، لِعَطَاءٍ: كَانَ يُقَالُ: لِتُفْطِرِ الْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا، وَالرَّجُلُ لِضَيْفِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ كَانَتْ تُصَلِّي فَلْتَنْصَرِفْ اِلَيْهِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ عورت کو اپنے شوہر کی خاطر روزہ توڑ دینا چاہیے اور آدمی کو اپنے مہمان کی خاطر توڑ دینا چاہیے۔ تو عطاء نے کہا: جی ہاں! اگر عورت (نفل) نماز ادا کر رہی ہو' تو وہ نماز چھوڑ کر شوہر کی طرف چلی جائے۔

7889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تَصُومَ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے۔

7890 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى امْرَاَةً اَنْ تَصُومَ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو شوہر کی اجازت کے بغیر' رمضان کے علاوہ کسی دن کا روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ

باب: روزہ رکھنے کی فضیلت

7891 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ، فَاِنَّ الصِّيَامَ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کا ہر عمل اُس کے لیے ہوتا ہے' البتہ روزہ کا معاملہ مختلف ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) بے شک روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا' روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے''۔

7892 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ جَرَّايَ فَالصِّيَامُ لِي، وَاَنَا اَجْزِي بِهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) وہ اپنی خواہش' اپنے کھانے اور پینے کو میری خاطر ترک کر دیتا ہے' روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا''۔

7893 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ تُضَاعَفُ عَشْرًا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ غَيْرَ الصِّيَامِ هُوَ لِي، وَاَنَا اَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ مِنْ اَجْلِي، وَيَدَعُ طَعَامَهُ مِنْ اَجْلِي

فَرْحَتَانِ لِلصَّائِمِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ

وَخُلُوفُ فَمِهِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَالصِّيَامُ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) انسان جو بھی عمل کرتا ہے اُس کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے' البتہ روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لیے ہے اور میں اُس کی جزاء دوں گا' انسان میری خاطر اپنی خواہش کو ترک کر دیتا ہے اور میری خاطر کھانے کو ترک کر دیتا ہے' روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہے' ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہوتی ہے اور ایک خوشی اُس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا''۔

7894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

الصِّيَامُ جُنَّةُ الرَّجُلِ، كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ فِي الْبَاْسِ، وَسَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَسَيِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَاعْتَبِرُوا النَّاسَ بِالْاَخْدَانِ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يُخَادِنُ اِلَّا مَنْ رَضِيَ نَحْوَهُ اَوْ حَالَهُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ آدمی کی ڈھال ہے' جس طرح جنگ میں کسی شخص کی (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہوتی ہے' تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اور تمام مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے' تم اس حوالے سے لوگوں کی دوستی کی مثال پیش کر سکتے ہو کہ آدمی دوستی صرف اُسی کے ساتھ کرتا ہے' جس سے راضی ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کی حالت سے راضی ہو۔

7895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: الصَّائِمُ فِي عِبَادَةٍ مَا لَمْ يَغْتَبْ اَحَدًا، وَاِنْ كَانَ نَائِمًا عَلٰى فِرَاشِهٖ فَكَانَتْ حَفْصَةُ تَقُوْلُ: يَا حَبَّذَا عِبَادَةٌ، وَاَنَا نَائِمَةٌ عَلٰى فِرَاشِي

قَالَ هِشَامٌ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا صَاحِبُهَا، وَخَرْقُهَا الْغِيبَةُ

❋❋ ابوالعالیہ فرماتے ہیں: روزہ دار شخص مسلسل عبادت کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا' خواہ وہ اپنے بستر پر سو ہی رہا ہو۔

حفصہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: یہ کتنی اچھی عبادت ہے کہ میں اپنے بستر پر سو رہی ہوتی ہوں (اور عبادت شمار ہو رہی ہوتی ہے)۔

ہشام بیان کرتے ہیں: حفصہ نامی راوی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے: روزہ ڈھال ہے' جب تک روزہ دار شخص اسے پھاڑتا نہیں ہے' اور اسے پھاڑنے (سے مراد) غیبت کرنا ہے۔

7896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ كَعْبًا قَالَ: الصَّائِمُ فِي عِبَادَةٍ مَا لَمْ يَغْتَبْ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: کعب فرماتے ہیں: روزہ دار شخص عبادت کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا۔

7897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ لَقِيطٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: غَزَا النَّاسُ بَرًّا، وَبَحْرًا، فَكُنْتُ فِيمَنْ غَزَا الْبَحْرَ، فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ فِي الْبَحْرِ سَمِعْنَا صَوْتًا يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ السَّفِينَةِ قِفُوا اُخْبِرْكُمْ، فَنَظَرْنَا يَمِينًا وَشِمَالًا، فَلَمْ نَرَ شَيْئًا اِلَّا لُجَّةَ الْبَحْرِ، ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَةَ حَتّٰى نَادَى سَبْعَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ كَذٰلِكَ، قَالَ اَبُوْ مُوْسَى: فَلَمَّا كَانَتِ السَّابِعَةُ قُمْتُ، فَقُلْتُ: مَا تُخْبِرُنَا؟ قَالَ: اُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَفْسِهٖ، اَنَّ مَنْ اَعْطَشَ نَفْسَهُ لِلّٰهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ يَرْوِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: فَكَانَ اَبُوْ مُوْسَى: لَا يَمُرُّ عَلَيْهِ يَوْمٌ حَارٌّ اِلَّا صَامَهُ، فَجَعَلَ يَتَلَوّٰى فِيهِ مِنَ الْعَطَشِ

* حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ خشکی اور سمندر کی جنگ میں حصہ لیتے ہیں' میں اُن لوگوں میں شامل ہوں جنہوں نے سمندری جنگ میں حصہ لیا ہے' ایک مرتبہ ہم سمندر میں سفر کر رہے تھے' اسی دوران ہم نے کسی شخص کے یہ کہنے کی آواز سنی: اے کشتی والو! تم لوگ ٹھہر جاؤ! میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ہم نے دائیں بائیں دیکھا لیکن ہمیں سمندر کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آیا۔ پھر اُس شخص نے دوسری مرتبہ بلند آواز میں پکارا' یہاں تک کہ اُس نے سات مرتبہ اسی طرح پکارا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ساتویں مرتبہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: تم ہمیں کیا بتانا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اُس فیصلہ کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو اُس نے اپنی ذات کے حوالے سے کیا ہے کہ جو شخص ایک گرم دن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے سیراب کرے گا۔

ابوبردہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہر گرم دن میں روزہ رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے اپنی زبان کو حرکت دیا کرتے تھے۔

7898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَاْتِي رَبَّهُ، وَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں' ایک خوشی افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور ایک خوشی اُس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

7899 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجْتُ فِيهِمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِيَ الشَّهَادَةَ قَالَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ، وَغَنِّمْهُمْ قَالَ: فَسَلِمْنَا، وَغَنِمْنَا قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ جَيْشًا فَخَرَجْتُ فِيهِمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِيَ الشَّهَادَةَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ، وَغَنِّمْهُمْ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنْ تَدْعُوَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ، وَغَنِّمْهُمْ فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاْمُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ، وَلَا عِدْلَ قَالَ اَبُو اُمَامَةَ: فَرَزَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ خَيْرًا وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ

* حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ روانہ ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے شہادت نصیب کرے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان لوگوں کو سلامت رکھنا اور انہیں غنیمت عطا کرنا۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم سلامت رہے اور ہمیں غنیمت بھی حاصل ہوئی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ جانے لگا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ

مجھے شہادت عطا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان لوگوں کو سلامت رکھنا اور انہیں غنیمت عطا کرنا۔ پھر تیسری مرتبہ اسی طرح کی صورتِ حال ہوئی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تین مرتبہ آپ کی خدمت میں یہ درخواست لے کر حاضر ہوا کہ آپ میرے لیے شہادت کی دعا کیجئے' تو آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! تو ان لوگوں کو سلامت رکھنا اور انہیں غنیمت عطا کرنا' تو ہم سلامت بھی رہے اور ہم نے غنیمت بھی حاصل کی' یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں ہدایت کیجئے (جس پر میں باقاعدگی سے عمل کروں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ اس کی مانند اور اس کے برابر اور کوئی چیز نہیں ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے اُنہیں بہت سی بھلائی عطا کی۔

یہ روایت معمر نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

7900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: خَرَجَتْ أُمُّ أَيْمَنَ مُهَاجِرَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَائِمَةٌ لَيْسَ مَعَهَا زَادٌ وَلَا حَمُولَةٌ، وَلَا سِقَاءٌ فِي شِدَّةِ حَرِّ تِهَامَةَ، وَقَدْ كَادَتْ تَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ حَتّٰى إِذَا كَانَ الْحِينُ الَّذِي فِيهِ يُفْطِرُ الصَّائِمُ سَمِعَتْ حَفِيفًا عَلٰى رَأْسِهَا، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَإِذَا دَلْوٌ مُعَلَّقٌ بِرِشَاءٍ أَبْيَضَ قَالَتْ: فَأَخَذْتُهُ بِيَدَيَّ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى رُوِيتُ، فَمَا عَطِشْتُ بَعْدُ قَالَ: فَكَانَتْ تَصُومُ، وَتَطُوفُ لِكَيْ تَعْطَشَ فِي صَوْمِهَا، فَمَا قَدَرَتْ عَلٰى أَنْ تَعْطَشَ حَتّٰى مَاتَتْ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا' اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کے لیے نکلیں' اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' اُن کے ساتھ کوئی زادِ راہ' کوئی سامان اور کوئی مشکیزہ نہیں تھا اور یہ تہامہ کی شدید گرمی کا موسم تھا' قریب تھا کہ بھوک اور پیاس کی شدت کی وجہ سے اُن کا انتقال ہو جاتا' اُنہوں نے افطاری کے وقت ایک پست آواز اپنے سرہانے سنی' اُنہوں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک ڈول لٹکا ہوا تھا جو سفید رسی میں تھا۔ سیّدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے ہاتھ سے اُسے پکڑا اور اُس میں سے پانی پیا' یہاں تک کہ میں سیراب ہو گئی' اُس کے بعد مجھے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ خاتون روزہ رکھ کر طواف کیا کرتی تھیں' تاکہ روزہ کے دوران اُنہیں پیاس محسوس ہو' لیکن اُن کے انتقال تک اُنہیں کبھی پیاس محسوس نہیں ہوئی۔

7901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ نَافِعَةٌ، أَوْ قَالَ: صَالِحَةٌ، مِنَ الْبَلْغَمِ، الصِّيَامُ، وَالسِّوَاكُ، وَالصَّلَاةُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، يَعْنِي قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ "

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: تین چیزیں نبوت کے اخلاق کا حصہ ہیں اور یہ فائدہ مند چیزیں ہیں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھی چیزیں ہیں: روزہ رکھنا' مسواک کرنا اور رات کے آخری حصہ میں نماز ادا کرنا' یعنی اُس میں قرآن کی تلاوت کرنا۔

7902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: "

مَا رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ صَائِمًا قَطُّ غَيْرَ يَوْمَيْنِ اِلَّا رَمَضَانَ قَالَتْ: لَا اَدْرِی مَا كَانَ شَاْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمَيْنِ "

✵✵ ابوعبیدہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں) میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی دو دن سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ رمضان کا معاملہ مختلف تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُن دو دنوں کا معاملہ کیا تھا (یعنی وہ یہ دو دن روزے کیوں رکھا کرتے تھے)۔

7903 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُقِلُّ الصِّيَامَ، فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّكَ تُقِلُّ الصِّيَامَ قَالَ: اِنِّی اِذَا صُمْتُ ضَعُفْتُ عَنِ الصَّلَاةِ، وَالصَّلَاةُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الصِّيَامِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نفلی روزے کم رکھا کرتے تھے۔ ہم نے ان سے کہا: آپ نفلی روزے کم رکھتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: اگر میں روزہ رکھ لوں گا تو نماز کی ادائیگی کے حوالے سے کمزور ہو جاؤں گا' تو نماز ادا کرنا میرے نزدیک روزہ رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

7904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَاُتِیَ بِشَرَابٍ، فَقَالَ: نَاوِلْهُ الْقَوْمَ فَقَالُوْا: نَحْنُ صِيَامٌ، فَقَالَ: لٰكِنِّی لَسْتُ صَائِمًا فَشَرِبَ ثُمَّ قَرَاَ: (يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ) (النور: 37)

✵✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ایک مشروب لایا گیا' اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگوں کو پیش کرو! لوگوں نے عرض کی: ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں نے تو روزہ نہیں رکھا ہوا۔ پھر اُنہوں نے اُس مشروب کو پی لیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

(يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ) (النور: 37)

''وہ لوگ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس دن میں دل اور آنکھیں (دہشت کی وجہ سے) اُلٹ پلٹ ہو جائیں گی''۔

بَابُ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

باب: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے

7905 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِی لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهِ شَیْءٌ

✵✵ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' اُسے کچھ کھلائے اور پلائے تو اُس شخص کو اُس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور

اُس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''۔

7906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' اُسے کچھ کھلائے اور پلائے تو اُسے اُس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے۔

7907 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ زَيْتًا، ثُمَّ قَالَ: اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں زیتون کا تیل کھایا تو ارشاد فرمایا: تمہارے ہاں روزہ دار لوگوں نے افطاری کی ہے اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا ہے اور تم لوگوں پر فرشتے (رحمت لے کر) نازل ہوئے ہیں۔

7908 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، دَعَتْهُ امْرَاَةٌ لِيُفْطِرَ عِنْدَهَا فَفَعَلَ، وَقَالَ: اِنِّي اُخْبِرُكِ اَنَّهُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يُفْطِرُ عِنْدَ اَهْلِ بَيْتٍ اِلَّا كَانَ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِهِ، فَقَالَتْ: وَدِدْتُ اَنَّكَ تَتَحَيَّنُ، اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ لِتُفْطِرَ عِنْدِي قَالَ: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَجْعَلَهُ لِاَهْلِ بَيْتِي

* * یحییٰ بن ابوکثیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک خاتون نے اُن کی دعوت کی تاکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں افطاری کریں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا اور پھر ارشاد فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو بھی شخص کسی گھرانے میں افطاری کرتا ہے' تو اُن گھر والوں کو اُس شخص کی مانند اجر ملتا ہے۔ تو اُس خاتون نے عرض کی: میری یہ خواہش ہے کہ آپ اس وقت تشریف لے آیا کریں اور میرے ہاں افطاری کیا کریں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے گھر میں یہ کام کیا کروں (تاکہ میرے گھر والوں کو بھی یہ اجر ملے)۔

بَابُ الْاَكْلِ عِنْدَ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کی موجودگی میں کچھ کھانا

7909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: الصَّائِمُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

* * حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جائے تو فرشتے اُس روزہ دار کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

7910 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

حَلِيلِ النَّخعِيِّ قَالَ: إِذَا أُكِلَ عِنْدَ الصَّائِمِ سَبَّحَتْ مَفَاصِلُهُ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا أُكِلَ عِنْدَ الصَّائِمِ سَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ

✽✽ یزید نخعی فرماتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جائے تو اُس روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں۔

مجاہد فرماتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جائے تو فرشتے تسبیح پڑھتے ہیں۔

7911 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى، عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَكَانَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ صَائِمًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَكَلْتَ عِنْدَ الصَّائِمِ سَبَّحَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

✽✽ حبیب بن ابوثابت' لیلیٰ نامی ایک خاتون کے حوالے سے سیّدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا' حاضرین میں سے کچھ صاحبان نے روزہ رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ دار کی موجودگی میں کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اُس روزہ دار کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

بَابُ الدُّهْنِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا تیل لگانا

7912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: يُسْتَحَبُّ لِلصَّائِمِ أَنْ يَدَّهِنَ حَتَّى تَذْهَبَ عَنْهُ غُبْرَةُ الصَّائِمِ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تیل لگائے' تاکہ روزہ دار ہونے کا غبار اُس سے ختم ہو جائے۔

7913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَقُولُ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيُدْهِنْ لِحْيَتَهُ، وَلْيَمْسَحْ شَفَتَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى النَّاسِ، فَيَقُولُوا: لَيْسَ بِصَائِمٍ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُدْنِ عَلَيْهِ سِتْرَ بَابِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْسِمُ الثَّنَاءَ كَمَا يَقْسِمُ الرِّزْقَ، وَإِذَا أَعْطَى أَحَدُكُمْ فَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ، وَلْيُخْفِ مِنْ شِمَالِهِ"

✽✽ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو تو اُسے اپنی داڑھی پر تیل لگا کر اور اپنے ہونٹوں پر ہاتھ پھیر کر لوگوں کے پاس جانا چاہیے تاکہ لوگ یہ کہیں کہ اس نے روزہ نہیں رکھا ہوا' اور جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو اُسے اپنے اوپر اپنے دروازہ کا پردہ ڈال لینا چاہیے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ثنا بھی تقسیم کرتا

ہے جس طرح رزق تقسیم کرتا ہے اور جب کوئی شخص کچھ دے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ یوں دے کہ وہ چیز اُس کے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رہے۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ

باب: پیر کے دن روزہ رکھنا

7914 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلَّا الْمُشَاحِنَيْنِ تَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: ذَرُوْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا"

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایسے بندہ کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو سوائے دو ناراض افراد کے فرشتے کہتے ہیں: ان دونوں کو رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے''۔

7915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صُوْمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ؛ فَاِنَّهُمَا يَوْمَانِ تُرْفَعُ فِيهِمَا الْاَعْمَالُ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِهِ اِلَّا لِصَاحِبِ اِحْنَةٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ: ذَرُوْهُ حَتّٰى يَتُوْبَ"

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھو کیونکہ یہ دو ایسے دن ہیں جن میں اعمال اوپر لے جائے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایسے شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اُس کا شریک قرار نہ دیتا ہو البتہ ناراضگی والے شخص کا حکم مختلف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اسے رہنے دو! جب تک یہ توبہ نہیں کرتا''۔

7916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، اَنَّ مُجَاهِدًا كَانَ يَصُوْمُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ، وَيَقُوْلُ: يَوْمَانِ تُرْفَعُ فِيهِمَا الْاَعْمَالُ؛ فَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ

٭٭ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: مجاہد پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: ان دونوں میں اعمال اوپر لے جائے جاتے ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل اوپر جائے تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

7917 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ شَيْخٌ مِنْ غِفَارٍ اَنَّهُ، سَمِعَ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتْرُكُ صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَقَالَ: اِنَّهُمَا يَوْمَانِ

تُعْرَضُ فِیهِمَا الْاَعْمَالُ فَاُحِبُّ اَنْ یُعْرَضَ لِیْ فِیهِمَا عَمَلٌ صَالِحٌ

٭٭ امام عبدالرزاق نے اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ غفار قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ ترک نہیں کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ دو ایسے دن ہیں جن میں اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ ان دونوں میں میری طرف سے کوئی نیک عمل پیش کیا جائے۔

بَابُ صَوْمِ السِّتَّةِ الَّتِی بَعْدَ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھنا

7918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیدِ بْنِ قَیْسٍ، اَخُو یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَاَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ کُتِبَ لَهُ صِیَامُ السَّنَةِ یَقُوْلُ: لِکُلِّ یَوْمٍ عَشَرَةُ اَیَّامٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ

٭٭ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے مہینہ میں روزے رکھتا ہے پھر اُس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھ لیتا ہے تو اُسے سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ آپ یہ فرماتے ہیں: ہر ایک دن کے عوض میں دس دن کا ثواب ملتا ہے۔ (امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

7919 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

7920 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَاَتْبَعَهُ بِسِتَّةِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ کُتِبَ لَهُ صِیَامُ سَنَةٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اُس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے تو اُسے سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

7921 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعْدٌ، اَخُو یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، مِنْ بَنِی الْخَزْرَجِ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَاَتْبَعَهُ سِتَّةَ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَذٰلِکَ صِیَامُ الدَّهْرِ قَالَ: قُلْتُ لِکُلِّ یَوْمٍ عَشَرَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے مہینہ کے روزے رکھے اور پھر اُس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھ لے تو یہ پورا سال روزے رکھنے کے مترادف ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ہر ایک دن کے عوض میں دس کا ثواب ملے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7922 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ صِيَامِ السِّتِّ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَقَالُوا لَهُ: تُصَامُ بَعْدَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ اَيَّامُ عِيدٍ وَاَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَلٰكِنْ تُصَامُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَبْلَ اَيَّامِ الْغُرِّ، اَوْ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْغُرِّ اَوْ بَعْدَهَا، وَاَيَّامُ الْغُرِّ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَخَمْسَةَ عَشَرَ، وَسَاَلْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ: عَمَّنْ يَصُومُ يَوْمَ الثَّانِي؟ فَكَرِهَ ذٰلِكَ، وَاَبَاهُ اِبَاءً شَدِيدًا

✱✱ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے عیدالفطر کے بعد کے چھ روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ عیدالفطر کے ایک دن بعد رکھے جائیں گے؟ اُنہوں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! یہ عید کے دن ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں بلکہ یہ تین روزے روشن دنوں سے پہلے رکھے جائیں گے یا اُن کے بعد رکھے جائیں گے اور روشن دن یہ ہیں: تیرہ چودہ اور پندرہ۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو عید کے دوسرے دن روزہ رکھ لیتا ہے؟ تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور اس کا شدت سے انکار کیا۔

بَابُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

باب: شعبان کے نصف حصہ کا بیان (یعنی شبِ برأت کا تذکرہ)

7923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ اللّٰهَ يَطَّلِعُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى الْعِبَادِ، فَيَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا رَجُلًا مُشْرِكًا اَوْ مُشَاحِنًا، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✱✱ کثیر بن مرہ بیان کرتے ہیں: شبِ برأت میں اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تمام اہلِ زمین کی مغفرت کر دیتا ہوں سوائے اُس شخص کے جو مشرک ہو' یا (یا اپنے کسی بھائی سے) ناراض ہو۔

7924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ

✱✱ کثیر بن مرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے جو ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

7925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تُنْسَخُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ الْاٰجَالُ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مُسَافِرًا، وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ، وَيَتَزَوَّجُ

وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: شبِ برأت میں لوگوں کی موت کا حکم منتقل کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک شخص سفر پر روانہ ہوتا ہے اور اُس کا نام زندوں سے مُردوں کی طرف منتقل ہو چکا ہوتا ہے اور ایک شخص شادی کرتا ہے جبکہ اُس کا نام زندوں سے مرحومین کی طرف منتقل ہو چکا ہوتا ہے۔

7926 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَمْشِي فِي الْاَسْوَاقِ، وَاِنَّ اسْمَهُ لَفِي الْمَوْتَى

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بعض اوقات کوئی شخص بازار میں چل پھر رہا ہوتا ہے حالانکہ اُس کا نام مرنے والوں میں منتقل ہو چکا ہوتا ہے۔

7927 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْبَيْلَمَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءَ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، وَاَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا مسترد نہیں ہوتی: شبِ جمعہ، رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات (یعنی شبِ برأت) اور دونوں عیدوں سے پہلے کی راتیں۔

7928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ: اِنَّ زِيَادًا الْمِنْقَرِيَّ، وَكَانَ قَاصًّا يَقُوْلُ: اِنَّ اَجْرَ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِثْلُ اَجْرِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: لَوْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَفِي يَدِي عَصًا لَضَرَبْتُهُ بِهَا

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن ابوملیکہ سے دریافت کیا گیا: زیاد منقری جو ایک واعظ ہے وہ کہتا ہے کہ شبِ برأت کا اجر بھی شبِ قدر کی مانند ہوتا ہے۔ تو ابن ابوملیکہ نے کہا: اگر میں نے اُسے یہ بات کہتے ہوئے سنا ہوتا اور میرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تو میں وہ اُسے مار دیتا۔

بَابُ خِضَابِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کا خضاب (یعنی مہندی) لگانا

7929 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي امْرَاَةٌ اَنَّهَا: سَمِعَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِذَا اخْتَضَبْتُنَّ، فَاِيَّاكُنَّ النَّقْشَ، وَالتَّطْرِيفَ وَلْتَخْضِبْ اِحْدَاكُنَّ يَدَيْهَا اِلَى هٰذَا، وَاَشَارَ اِلَى مَوْضِعِ السِّوَارِ

٭٭ ابوالاعلیٰ بن عبداللہ بن شخیر نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے ایک عورت نے یہ بات بتائی کہ اُس نے حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ کو خطبہ کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا: اے خواتین کے گروہ! جب تم خضاب (یعنی مہندی) لگاؤ تو نقش و نگار اور بیل بوٹے بنانے سے بچو' کوئی بھی عورت اپنے ہاتھوں پر یہاں تک مہندی لگائے۔ اُنہوں نے کنگن کی جگہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

7930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ، فَقَالَ: اَمَّا نِسَاؤُنَا فَيَخْتَضِبْنَ اِذَا صَلَّيْنَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يُطْلِقْنَ عَنْ اَيْدِيهِنَّ لِلصُّبْحِ، ثُمَّ يُعِدْنَ عَلَيْهَا اِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَاَحْسَنَّ الْخِضَابَ وَلَا يَمْنَعُهُنَّ الصَّلَاةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُ مَعْمَرًا كَيْفَ تُخَضِّبُ لِحْيَتَكَ؟ فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا

* ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خواتین کے خضاب (یعنی مہندی) لگانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک ہماری خواتین کا تعلق ہے تو وہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد مہندی لگاتی ہیں پھر وہ اپنے ہاتھوں کو صبح تک یوں ہی رہنے دیتی ہیں' پھر وہ (فجر کی نماز کے بعد) دوبارہ ان پر مہندی لگاتی ہیں اور ظہر کی نماز تک یونہی رہنے دیتی ہیں تو یوں مہندی بھی اچھی لگتی ہیں اور نماز میں بھی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ اپنی داڑھی پر مہندی کیسے لگاتے ہیں؟ تو اُس کے جواب میں اُنہوں نے مجھے یہ روایت بیان کی۔

7931 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُبَايِعُهُ، فَقَالَ: مَا لَكِ لَا تَخْتَضِبِينَ؟ اَلَكِ زَوْجٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَاخْتَضِبِي، فَاِنَّ الْمَرْاَةَ تَخْتَضِبُ لِاَمْرَيْنِ اِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ، فَلْتَخْتَضِبْ لِزَوْجِهَا، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَا زَوْجٌ، فَلْتَخْتَضِبْ لِخِطْبَتِهَا، ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُذَكَّرَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالْمُؤَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ

* عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تم نے مہندی نہیں لگائی ہوئی ہے! کیا تم شادی شدہ ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم مہندی لگایا کرو کیونکہ عورت دو وجوہ کی وجہ سے مہندی لگاتی ہیں' اگر اُس کا شوہر موجود ہو (یعنی وہ شادی شدہ ہو) تو وہ اپنے شوہر کے لیے مہندی لگائے گی اور اگر اُس کا شوہر موجود نہ ہو (یعنی وہ شادی شدہ نہ ہو) تو وہ اس لیے مہندی لگائے گی تا کہ اُسے نکاح کا پیغام دیا جائے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کی۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تُصَلِّي وَلَيْسَ فِيْ رَقَبَتِهَا قِلَادَةٌ وَتَطَيُّبِ الرِّجَالِ

باب: عورت کا ایسی حالت میں نماز ادا کرنا کہ اُس کے گلے میں کوئی ہار نہ ہو اور مردوں کی سی خوشبو لگانا

7932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ... كَرِهَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ

وَلَيْسَ فِي عُنُقِهَا قِلَادَةٌ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب عورت نماز ادا کرے تو اُس کی گردن میں کوئی ہار نہ ہو۔

7933 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَيَّبَ لِلّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَنْ تَطَيَّبَ لِغَيْرِ اللّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرِيحُهُ اَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ

✵✵ اسحاق بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے خوشبو لگائے گا جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگا اور جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے (یعنی کسی اور کو متوجہ کرنے کے لیے) خوشبو لگائے گا تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کی بُو مردار کی بدبو سے زیادہ بدبودار ہوگی''۔

7934 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا كَانُوا يَعْرِفُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِرِيحِ الطِّيبِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کی وجہ سے ہی آپ کو پہچان لیتے تھے۔

7935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي سَرِيَّةُ بِنْتُ ذَكْوَانَ قَالَتْ: كُنَّا نَاْتِي عُمَرَ بِالْغَالِيَةِ، وَالذَّرِيرَةِ فِي ذٰلِكَ الْمِسْكِ، فَيَبْدَاُ فَيُخَضِّبُ لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ، وَيُضَمِّخُ لِحْيَتَهُ بِالْغَالِيَةِ، وَيَتَذَرَّرُ، وَيَسْتَجْمِرُ

✵✵ سریہ بنت ذکوان بیان کرتی ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس غالیہ اور ذریرہ لے کر آیا کرتی تھیں' یہ مختلف قسم کی خوشبوئیں ہیں تو وہ پہلے اپنی داڑھی پر خلوق لگاتے تھے' پھر اُس کے بعد اپنی داڑھی پر غالیہ لگاتے تھے' وہ اسے چھڑکا کرتے تھے اور اس کی دھونی لیا کرتے تھے۔

7936 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَضَمَّخَهُ اَهْلُهُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَبِي اَثَرُ الصُّفْرَةِ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ

7936- سنن ابی داؤد' کتاب الترجل' باب فی الخلوق للرجال' حدیث:3663' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب النکاح' ما قالوا فی الخلوق للرجال' حدیث:13665' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الطهارة' جماع ابواب الغسل من الجنابة' باب الجنب یرید الاکل' حدیث:924' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین' حدیث عمار بن یاسر' حدیث:18526' مسند الطیالسی' عمار بن یاسر' حدیث:674' البحر الزخار مسند البزار' ومما روی یحیی بن یعمر' حدیث:1248' مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عمار بن یاسر' حدیث:1598

عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَبِيَ أَثَرُهُ حَتَّى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ ذَهَبْتُ الثَّالِثَةَ، فَأَخَذْتُ نَشَفًا فَدَلَّكْتُ بِهَا جِلْدِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي قَدْ أَنْقَيْتُ جِلْدِي، ثُمَّ أَتَيْتُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جِنَازَةَ كَافِرٍ بِخَيْرٍ، وَلَا جُنُبًا حَتَّى يَغْتَسِلَ، أَوْ يَتَوَضَّأَ، وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ، وَلَا مُضَمَّخًا بِصُفْرَةٍ

✵✵ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے' اُن کی اہلیہ نے اُنہیں زرد رنگ لگا دیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کو سلام کیا' آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! تم جاؤ اور دھولو۔ وہ کہتے ہیں: میں گیا' میں نے دھولیا' جب میں واپس آیا تو مجھ پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا' میں نے عرض کی: السلام علیک! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام! تم جاؤ اور دھولو! وہ کہتے ہیں: میں گیا اور میں نے دھولیا' پھر میں واپس آیا تو پھر بھی میرے پاس اُن کا نشان موجود تھے یہاں تک کہ میں نے چند مرتبہ ایسا کیا' پھر جب میں تیسری مرتبہ آیا تو میں نے (جلد کو اچھی طرح مل کر صاف کرنے والا) نوک دار سیاہ پتھر لیا اور اُس کے ذریعہ اپنی جلد کو مَل کر صاف کیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں نے اب اپنی جلد کو صاف کرلیا ہے' پھر میں آیا تو میں نے عرض کی: السلام علیکم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام! تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: فرشتے کسی کافر کے جنازہ کے ساتھ' کسی جنبی کے پاس جب تک وہ غسل نہیں کرتا یا وضو نہیں کرتا اور زرد رنگ کی خوشبو لگانے والے کے پاس کوئی بھلائی لے کر نہیں آتے ہیں۔

7937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ؟، فَقُلْتُ: لَا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ، ثَلَاثًا قَالَ: فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ، ثُمَّ لَا أَعُودُ

✵✵ حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا' میں نے خلوق نام کی خوشبو لگائی ہوئی تھی' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہاری بیوی ہے؟ (یعنی تم شادی شدہ ہو؟) میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے دھولو اور دوبارہ نہ لگانا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُسے دھویا' پھر اُسے دھویا' پھر میں نے دوبارہ یہ نہیں لگائی۔

7938 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ وَبِهِ رَدْعُ خَلُوقٍ، فَبَايَعَهُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَخَيْرُ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ، وَخَفِيَ رِيحُهُ

✵✵ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے بیعت لے رہے تھے' آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا' جس پر تھوڑی سی خلوق خوشبو لگی ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے کناروں کے ذریعہ اُس سے بیعت لی اور

ارشادفرمایا: مردوں کی بہترین خوشبووہ ہے جس کی خوشبوظاہر ہوتی ہے اوراُس کی رنگت ظاہر نہ ہوتی ہے اورعورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی رنگت ظاہر ہوتی ہواور بُو ظاہر نہ ہوتی ہو۔

7939 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ لَيْثٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيبُ، وَالنِّسَاءُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والداورلیث کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''میرے نزدیک خوشبواورعورتوں کومحبوب قراردے دیا گیا ہے اورنماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے''۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُصْنَعَ فِي الْمَصَاحِفِ

باب: قرآن مجید میں کیا کرنامکروہ قراردیا گیا ہے؟

7940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُشَكَّلَ الْمُصْحَفُ، اَوْ يُزَادَ فِيهِ شَيْءٌ

٭٭ ابن سیرین اس بات کومکروہ قراردیتے تھے کہ قرآن مجید پرکوئی شکل بنائی جائے یا اُس کے متن میں کسی لفظ کا اضافہ کیا جائے۔

7941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ فِي الْمُصْحَفِ النَّقْطَ، وَالتَّعْشِيرَ، قَالَ سُفْيَانُ: اَرَاهُ نَقْطَ الْعَرَبِيَّةِ

٭٭ ابراہیم نخعی مصحف کے بارے میں اس بات کومکروہ قراردیتے تھے کہ اُس میں نقطے لگائے جائیں یا اُس کے تعشیر (یعنی دس آیات کے بعدکامخصوص نشان) لگائے جائیں۔سفیان کہتے ہیں: میراخیال ہے کہ اس سے مرادعربی کے نقاط ہیں۔

7942 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ

٭٭ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مصحف میں تعشیر لگانے کومکروہ قراردیتے تھے۔

7943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُجْعَلَ فِي الْمُصْحَفِ الطِّيبُ، وَالتَّعْشِيرُ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ قراردی گئی ہے کہ مصحف میں خوشبویا تعشیر لگایا جائے۔

7944 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ يَقُولُ: لَا تُلْبِسُوا بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ

٭٭ ابوزعراء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے قرآن کو (اضافی چیزوں کے) بغیر

رہنے دو۔ ان کا مطلب یہ ہے: تم اُس میں ایسی چیز شامل نہ ہو جو اُس کا حصہ نہ ہو۔

7945 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُتَّخَذَ الْمَصَاحِفُ صِغَارًا

** ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ مصاحف کو صغار بنا لیا جائے (یعنی کسی چھوٹی چیز پر قرآن مجید کی آیات تحریر کی جائیں)۔

7946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اَعْظِمُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي الْمَصَاحِفَ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا صِغَارًا

** ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم لوگ قرآن یعنی مصاحف کا احترام کرو اور اُنہیں صغار نہ بناؤ۔

7947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ؛ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يُخَيَّلُ اِلَيْهِ؟ قَالَ: فَجَائَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَنْكُوسًا؟ قَالَ: ذٰلِكَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ قَالَ: وَاُتِيَ بِمُصْحَفٍ قَدْ زُيِّنَ، وَذُهِّبَ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُيِّنَ بِهِ الْمُصْحَفُ تِلَاوَتُهُ بِالْحَقِّ

** ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگو! قرآن کا علم حاصل کرو کیونکہ کوئی بھی شخص یہ بات نہیں جانتا کہ کب اُس کی طرف خیال آ جائے۔ راوی کہتے ہیں: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمن! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو قرآن کو اُلٹ پڑھتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس شخص کا دل اُلٹ ہو چکا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ ایک ایسا مصحف لے کر آیا جسے آراستہ کیا گیا تھا اور اُس پر سونا لگایا گیا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کو جس چیز کے ساتھ آراستہ کیا جاتا ہے اُس میں سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ اسے صحیح طور پر تلاوت کیا جائے۔

7948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ اَبُو رَجَاءٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْمُصْحَفِ اَيُنْقَطُ بِالْعَرَبِيَّةِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ اَمَا بَلَغَكَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؟ كَتَبَ: تَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ، وَاَحْسِنُوا عِبَارَةَ الرُّؤْيَا، وَتَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: اَخْشَى اَنْ يُزَادَ فِي الْحُرُوفِ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ عَنْهُ، فَقَالَا: لَا بَاْسَ بِهِ

** محمد بن سیف ابورجاء بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے مصحف کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس پر عربی کے نقطے لگائے جائیں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیا تم تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکتوب کے بارے میں روایت نہیں پہنچی ہے! اُنہوں نے خط میں یہ لکھا تھا کہ دین کے احکام کی سمجھ بوجھ حاصل کرو اور تعبیر کا علم اچھی طرح سے حاصل کرو اور عربی زبان سیکھ لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین سے یہ دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اس طرح حروف میں اضافہ نہ ہو جائے۔

منصور نے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے حسن بصری اور ابن سیرین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے!

7949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ حُذَيْفَةَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ: لَاَجْتَهِدَنَّ اللَّيْلَةَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: فَاَخَذَتْهُ رِقَّةٌ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلٰى شَیْءٍ قَالَ: فَسَمِعَ قَائِلًا يَقُولُ: " قُلِ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا، لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ، وَاِلَيْكَ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ، وَسِرُّهُ، اَهْلٌ اَنْ تُحْمَدَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْلَفْتُ مِنْ ذُنُوبِی، وَاعْصِمْنِیْ فِيمَا بَقِیَ مِنْ عُمُرِی، وَارْزُقْنِیْ اَعْمَالًا زَاكِيَةً تَرْضٰى بِهَا عَنِّی "

** حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ کہا کہ آج رات میں ضرور اہتمام کے ساتھ دعا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن پر رقت طاری ہوئی تو وہ اہتمام کے ساتھ دعا نہیں کر سکے' تو اُنہوں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی پوری حمد تیرے لیے مخصوص ہے' ہر قسم کی بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے' ہر قسم کا معاملہ تیری طرف لوٹایا جائے گا خواہ وہ اعلانیہ ہو یا پوشیدہ ہو' تو اس بات کا اہل ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے' بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! میں پہلے جو گناہ کر چکا ہوں اُن کی تُو مغفرت کر دے اور باقی رہنے والی زندگی میں مجھے گناہوں سے محفوظ رکھنا اور مجھے ایسے اعمال نصیب کرنا جو پاکیزہ ہوں اور جن کی وجہ سے تُو مجھ سے راضی ہو جائے''۔

7950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: تَزَوَّجَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةَ، فَقُتِلَ عَنْهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا اَبُو بَكْرٍ فَتُوُفِّیَ عَنْهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَعْدَ فَاطِمَةَ

** معمر بیان کرتے ہیں: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سیّدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' اُن کے شوہر شہید ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کر لی' پھر وہ بھی انتقال کر گئے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی۔

7951 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَا: اِذَا اَنْكَحَ الْعَبْدَ سَيِّدُهُ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا

** سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: جب آقا اپنے غلام کا نکاح کروا دے تو اب آقا کو یہ حاصل نہیں ہو گا کہ اُن میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالے۔

7952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِی الْوِتْرِ، ثُمَّ يُرْسِلُهُمَا بَعْدُ

** ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے اور پھر بعد میں ہاتھ کھلے چھوڑ دیتے تھے۔

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

کتاب: عقیقہ کے بارے میں روایات

بَابُ الْعَقِيقَةِ

باب: عقیقہ کا بیان

7953 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ حَبِيبَةَ ابْنَةِ مَيْسَرَةَ بْنِ اَبِي خُثَيْمٍ، عَنْ أُمِّ بَنِي كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ، فَقَالَ: عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا الْمُكَافَاَةُ؟ قَالَ: الْمِثْلَانِ، وَاَنَّ الضَّاْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْمَعْزِ، ذُكْرَانُهَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اِنَاثِهَا رَاْيًا مِنْهُ

❋❋ اُم بنو کرز کعبیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: لفظ "مکافات" سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں ایک دوسرے کی مثل ہوں' ویسے بکرے کے مقابلہ میں دنبہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور مئونث (جانور) کے مقابلہ میں مذکر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

7954 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، اَنَّ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ، يَزْعُمُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ كُرْزٍ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ: نَعَمْ عَلَى الْغُلَامِ ثِنْتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ الْاُنْثَى وَاحِدَةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا

❋❋ سیّدہ اُم کرز بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ بکری ہو یا بکرا ہو۔

7955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضٍ،

اَهْلِهٖ اَنَّهٗ: سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: اَلَا عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى تَاْثِرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یاد رکھنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا خواہ وہ بکرا ہو یا بکری ہو' یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی تھی' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

7956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا، وَابْنُ مُلَيْكَةَ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَوَلَدَتْ لِلْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ غُلَامًا، فَقُلْتُ: هَلَّا عَقَقْتِ جَزُوْرًا عَلَى ابْنِكِ، فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ كَانَتْ عَمَّتِيْ عَائِشَةُ، تَقُوْلُ: عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ

✵✵ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: میں اور ابن ملیکہ' حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے منذر بن زبیر کے بیٹے کو جنم دیا تھا' میں نے کہا: آپ نے اپنے بیٹے کی پیدائش پر اونٹ کیوں قربان نہیں کیا؟ تو اُس خاتون نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! میں نے اپنی پھوپھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ میں قربان) کی جائے گی۔

7957 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ: عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ

✵✵ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں قربان کی جائیں گی۔

7958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ، فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا، وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى

✵✵ حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لڑکے کا عقیقہ کیا جائے گا' تم اُس کی طرف سے خون بہاؤ اور اُس سے گندگی دور کردو''۔

7959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

7960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَفْسِهٖ بَعْدَ مَا بُعِثَ بِالنُّبُوَّةِ

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے بعد (یعنی اعلانِ نبوت کے بعد) اپنی ذات کا عقیقہ کیا تھا۔

7961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ؟ فَقَالَ: لَا اُحِبُّ الْعُقُوقَ، كَاَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَسْاَلُكَ عَنْ اَحَدِنَا يُولَدُ لَهُ، فَقَالَ: مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ

❋❋ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا' گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو ناپسند کیا۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ سے اس بارے میں دریافت کررہے ہیں کہ جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو (تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص پسند کرے تو وہ اپنے بچہ کی طرف سے قربانی کرلے' لڑکے کی طرف سے دو بکریاں قربان کی جائیں گی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔

7962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَقَّ عَنِ حَسَنٍ، وَحُسَيْنٍ كَبْشَيْنِ

❋❋ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما (میں سے ہر ایک) کی طرف سے دو دُنبے قربان کیے تھے۔

7963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيثًا، رُفِعَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنٍ شَاتَيْنِ، وَعَنْ حُسَيْنٍ شَاتَيْنِ ذَبَحَهُمَا يَوْمَ السَّابِعِ قَالَ: وَمَشَقَهُمَا وَاَمَرَ اَنْ يُمَاطَ عَنْ رُءُوسِهِمَا الْاَذٰى قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْبَحُوا عَلَى اسْمِهِ، وَقُولُوا: بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ لَكَ وَاِلَيْكَ، هٰذِهِ عَقِيقَةُ فُلَانٍ" قَالَ: وَكَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُخَضِّبُونَ قُطْنَةً بِدَمِ الْعَقِيقَةِ، فَاِذَا حَلَقُوا الصَّبِيَّ وَضَعُوهَا عَلٰى رَاْسِهِ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَنْ يَجْعَلُوا مَكَانَ الدَّمِ خَلُوقًا، يَعْنِي مَشْقَهُمَا: وُضِعَ عَلٰى رَاْسِهِمَا طِينُ مَشْقٍ مِثْلُ الْخَلُوقِ"

❋❋ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے دو بکریاں قربان کی تھیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دو بکریاں قربان کی تھیں' آپ نے اُن کی پیدائش کے ساتویں دن یہ قربانی کی تھی' آپ نے اُن دونوں پر مشق (نامی خوشبو) لگوائی تھی' اور یہ ہدایت کی تھی کہ ان کے سر سے گندگی دور کر دی جائے (یعنی سر کے بال مونڈ

7963- صحيح ابن حبان' كتاب الاطعمة' باب العقيقة' ذكر اليوم الذى يعق فيه عن الصبى' حديث:5387' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الذبائح' حديث:7654' مشكل الآثار للطحاوى' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:880' مسند ابى يعلى الموصلى' مسند عائشة' حديث:4403

دیئے جائیں)۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا نام لے کر قربانی کرو اور تم لوگ یہ کہو: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! یہ تیرے لیے ہے اور تیری طرف جارہی ہے یہ فلاں کا عقیقہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگ عقیقہ کے جانور کے خون میں روئی کو ڈبوتے تھے اور جب بچہ کا سر مونڈتے تھے تو وہ روئی اُس کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اُس خون کی جگہ خلوق (یعنی خوشبو) بچہ کے سر پر لگائیں تو ان دونوں حضرات کے سر پر خلوق کی مانند مشق کی مٹی لگائی گئی۔

7964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْاَلُهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ عَقِيقَةً اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ قَالَ: فَكَانَ يَقُوْلُ: عَلَى الْغُلَامِ شَاةٌ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اہلِ خانہ میں سے جو بھی عقیقہ کی درخواست کرتا وہ اُسے عطا کر دیا کرتے تھے اور وہ یہ فرمایا کرتے تھے: لڑکے کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی اور لڑکی کی طرف سے بھی ایک بکری قربان کی جائے گی۔

7965 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَوْلُوْدُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُهُ

✲✲ مکحول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نومولود بچہ اپنے عقیقہ کے عوض میں رہن ہوتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ وہ بھی یہ فرمایا کرتے تھے۔

7966 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ، كَانَ يَرْوِيهِ، وَاِذَا ضُحِّيَ عَنْهُ اَجْزَاَ ذٰلِكَ عَنْهُ مِنَ الْعَقِيقَةِ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: بچہ اپنے عقیقہ کے عوض میں رہن ہوتا ہے۔ وہ یہ روایت نقل کرتے تھے اور جب اُس کی طرف سے قربانی کر دی جائے گی تو اُس کی طرف سے عقیقہ ہو جائے گا۔

7967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ اَجْزَاَتْهُ اُضْحِيَتُهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "تُطْبَخُ بِمَاءٍ، وَمِلْحٍ اَعْضَاءً، اَوْ قَالَ: آرَابًا، وَيُهْدَى فِي الْجِيرَانِ، وَالصَّدِيقِ، وَلَا يُتَصَدَّقُ مِنْهَا بِشَيْءٍ"

✲✲ قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص کا عقیقہ نہ ہوا ہو اُس کی طرف سے قربانی بھی ہو جاتی ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں: اُس (جانور) کے اعضاء کو پانی اور نمک میں پکایا جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے اعضاء کو اور پھر آدمی اپنے

پڑوسیوں اور دوستوں کو وہ گوشت تحفہ کے طور پر بھیجے گا' اُس گوشت کو صدقہ نہیں کیا جائے گا۔

7968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعَقُّ عَنِ الْغُلَامِ شَاةٌ، وَلَا يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ لَيْسَتْ عَلَيْهَا عَقِيقَةٌ

✳✳ حسن بصری فرماتے ہیں: لڑکے کی طرف سے ایک بکری قربانی کی جائے گی' لڑکی کی طرف سے بکری قربان نہیں کی جائے گی کیونکہ بچی کا عقیقہ لازم نہیں ہے۔

بَابُ الْعَقِّ يَوْمَ سَابِعِهِ وَالْحَلْقِ وَالتَّسْمِيَةِ وَالذَّبْحِ وَالدَّمِ

باب: (بچہ کی پیدائش کے) ساتویں دن عقیقہ کرنا' اُس کا سر مونڈنا' اُس کا نام رکھنا اُس کی طرف سے قربانی کرنا اور خون بہانا (سنت ہے)

7969 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: يُعَقُّ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ، فَإِنْ اَخْطَاهُمْ، فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُؤَخِّرُوهُ اِلَى السَّابِعِ الْآخَرِ قَالَ: وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِالْعَقِّ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ قَالَ: يَاْكُلُ اَهْلُ الْعَقِيقَةِ، وَيُهْدُوْنَهَا، قُلْتُ لَهُ: اَسُنَّةٌ؟ قَالَ: قَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ، زَعَمُوا، قُلْتُ: اَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شِئْتَ كُلْ وَاَهْدِ، قِيلَ: اَمَذْبُوحَتَانِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا قَائِمَتَانِ

✳✳ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اُس کی طرف سے عقیقہ کیا جائے گا' اگر لوگ اُسے نہیں کر پاتے تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اگلے سات دن تک اسے مؤخر کر دیں' تاہم میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اہتمام کے ساتھ پیدائش کے ساتویں دن ہی عقیقہ کرتے ہیں' اُنہوں نے بتایا کہ عقیقہ کے کھانے میں شریک ہونے والے لوگ اُس کا گوشت کھائیں گے اور وہ گوشت تحفہ کے طور پر بھی دیا جائے گا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ سنت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اُسے صدقہ کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر تم چاہو تو تم خود کھاؤ' یا پھر اُسے تحفہ کے طور پر کسی کو دے دو۔ اُن سے دریافت کیا گیا: کیا یہ دونوں ذبح شدہ ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ دونوں کھڑے ہوئے ہوں گے۔

7970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: يُبْدَاُ بِالذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَجَدْتُ كِتَابًا اَيْضًا عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُبْدَاُ بِالْحَلْقِ قَبْلَ الذَّبْحِ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: (بچہ کا) سر مونڈنے سے پہلے (عقیقہ کے جانور کو) ذبح کیا جائے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کے حوالے سے ایک تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ (عقیقہ کے جانور کو) ذبح کرنے سے پہلے (بچہ کا) سر مونڈ لیا جائے گا۔

7971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُسَمَّى، ثُمَّ يُعَقُّ يَوْمَ سَابِعِهِ، ثُمَّ يُحْلَقُ، وَكَانَ

يَقُوْلُ: يُطْلٰى رَاْسُهُ بِالدَّمِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: (بچہ کی پیدائش کے) ساتویں دن اُس کا نام رکھا جائے گا پھر اُس کا عقیقہ کیا جائے گا' پھر اُس کا سر مونڈ دیا جائے گا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ بچہ کے سر پر خون لگایا جائے گا۔

7972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعَقُّ عَنْهُ، وَيُسَمّٰى يَوْمَ سَابِعِهِ، فَاِنْ لَّمْ يُعَقَّ اَجْزَاَتْ عَنْهُ الْاُضْحِيَةُ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: (بچے کی پیدائش کے) ساتویں دن اُس کا عقیقہ کیا جائے گا اور اُس کا نام رکھا جائے گا' اگر اُس کا عقیقہ نہیں کیا جاتا تو اُس کی طرف سے قربانی کر لینا بھی کفایت کر جائے گا۔

7973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ: كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْلَدُ لَهَا وَلَدٌ اِلَّا اَمَرَتْ بِهٖ، فَحُلِقَ ثُمَّ تَصَدَّقَتْ بِوَزْنِ شَعْرِهٖ، وَرِقًا قَالَتْ: وَكَانَ اَبِيْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

✵✵ امام محمد باقر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جتنے بھی بچوں کی پیدائش ہوئی' تو اُن بچوں کے بارے میں اُن کی ہدایت کے تحت اُن بچوں کا سر مونڈ دیا گیا اور اُن کے بالوں کے وزن جتنی چاندی صدقہ کی گئی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے والد ایسا کرتے تھے (یا ایسا کرنے کا حکم دیتے تھے)۔

7974 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ اِذَا وَلَدَتْ حَلَقَتْ شَعْرَهُ، ثُمَّ تَصَدَّقَتْ بِوَزْنِهٖ، وَرِقًا

✵✵ عمرو بن دینار نے امام باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جب بچہ کی پیدائش ہوتی تو وہ اُس کا سر مونڈ کر اُس کے بالوں کے وزن جتنی چاندی صدقہ کرتی تھیں۔

7975 اقوالِ تابعین: - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: لِيُتْرَكِ الْغُلَامُ اِلٰى يَوْمِ سَابِعِهٖ، ثُمَّ يُحْلَقُ

✵✵ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بن محمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اُس کا سر مونڈا جائے گا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلصَّبِيِّ اَنْ يُعَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ

باب: جب بچہ بولنا شروع کرے' تو اُسے کس بات کی تعلیم دینا مستحب ہے؟

7976 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُعَلِّمُ الْغُلَامَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِذَا اَفْصَحَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ

يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ) (الاسراء: 111) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ"

❊❊ ابن عیینہ نے عبدالکریم ابواُمیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے بچوں کو (جب وہ بولنے کے قابل ہوتے تھے) سات مرتبہ ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس کی اولاد نہیں ہے اور اُس کی بادشاہی میں اُس کا کوئی شریک نہیں ہے''۔ یہ سورت کے آخر تک ہے۔

7977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: " كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَوَّلَ مَا يُفْصِحُ أَنْ يُعَلِّمُوهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَيَكُونُ ذَلِكَ أَوَّلَ مَا يَتَكَلَّمُ بِهِ "

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ جب بچہ بولنا شروع کرے تو سات مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تعلیم دیں' تاکہ یہ اُس کا سب سے پہلا کلام بن جائے۔

بَابُ مَوْتِهِ قَبْلَ سَابِعِهِ وَمَتَى يُسَمَّى وَمَا يُصْنَعُ بِهِ

باب: اگر بچہ کی پیدائش کے بعد سات دن سے پہلے اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کا نام کب رکھا جائے گا اور اُس کے ساتھ کیا' کیا جائے گا؟

7978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: إِنْ مَاتَ قَبْلَ سَابِعِهِ فَلَا عَقِيقَةَ عَلَيْهِ

❊❊ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر بچے کا سات دن سے پہلے انتقال ہو جائے تو اُس کا عقیقہ نہیں ہوگا۔

7979 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى حُسَيْنًا يَوْمَ سَابِعِهِ، وَإِنَّهُ اشْتَقَّ مِنْ حَسَنٍ اسْمَ حُسَيْنٍ، وَذُكِرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا الْحَمْلُ

❊❊ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیدائش کے ساتویں دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام رکھا تھا' آپ نے اُن کا نام حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے نام سے مشتق کیا تھا' یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ان دونوں صاحبزادگان کے درمیان اور کوئی حمل نہیں تھا۔

7980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊❊ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

7981 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَائَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا، وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَائَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا، تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنَ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا "

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو وہ اُنہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام حسن رکھا' جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو وہ اُنہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو اُنہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ اس سے زیادہ خوبصورت ہے! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام اُن کے اسم سے مشتق کر کے اُن کا نام حسین رکھا۔

7982 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا صَنَعَتْ لِي أُمِّي يَوْمَ خُتِنْتُ إِلَّا عَصِيدَةً بِتَمْرٍ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس دن میرے ختنے ہوئے تھے' میری والدہ نے (دعوت میں) کھجوروں کا مشروب بنایا تھا۔

7983 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میرے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی ہے' میں نے اُس کا نام اپنے جدامجد کے نام پر ''ابراہیم'' رکھا ہے۔

7984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

7985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَ إِذَا وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ أَخَذَهُ كَمَا هُوَ فِي خِرْقَتِهِ، فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى، وَأَقَامَ فِي الْيُسْرَى، وَسَمَّاهُ مَكَانَهُ

* * عمر بن عبدالعزیز کے ہاں جب بچہ کی پیدائش ہوتی تھی' تو وہ اُسے اُس کپڑے میں لیتے تھے اور اُس کے دائیں کان میں اذان دیتے تھے اور بائیں کان میں اقامت کہتے تھے اور وہ اُسی جگہ اُس کا نام رکھ دیتے تھے۔

7986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالصَّلَاةِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ

* * عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جنم دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے کان میں نماز کی اذان کی طرح اذان دی۔

7987 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، فَيَقُولُ: اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَوِّذُوا بِهَا اَبْنَائَكُمْ، فَاِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا ابْنَيْهِ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ

❊❊ امام محمد باقر اپنے والد (امام زین العابدین) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو یہ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے:

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں' ہر شیطان سے' ہر ہوائی چیز سے اور ہر حسد والی نظر سے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اپنے بچوں کو ان کلمات کے ذریعہ دم کیا کرو' کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو یہ کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے''۔

7988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الْفَرَعَةِ

باب: فرعہ کا بیان

7989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَذْبَحُونَ فِي الْفَرَعَةِ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ وَاحِدَةً، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ فَافْعَلُوا، وَلَمْ يُوجِبْ ذٰلِكَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: زمانۂ جاہلیت کے لوگ فرعہ میں ہر پچاس میں سے ایک قربانی کیا کرتے تھے' جب اسلام آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کرلو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لازم قرار نہیں دیا۔

7990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفْرِعُونَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ

فَافْرَعُوا، وَاَنْ تَدَعُوهُ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَتَحْمِلُوا عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحُوهُ فَيَخْتَلِطَ لَحْمُهُ بِشَعْرِهٖ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: فَكَيْفَ بِالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ؟ فَقَالَ: كَانَ اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنْ تُغَذِّيَا حَتّٰى تَبْلُغَا، فَتُطْعَمَا الْمَسَاكِيْنَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگ فرعہ (مخصوص قسم کی قربانی) کیا کرتے تھے' جب اسلام آیا تو نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو فرعہ کرلو اور اگر چاہو تو (فرعہ میں قربان کیے جانے والے اونٹنی کے بچہ کو) چھوڑ دے' یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے تو تم اللہ کی راہ میں (جہاد یا حج کے لیے) اُس پر سامان لاد لینا' یہ اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اُسے (پیدائش کے فوراً بعد) قربان کر دو اور اُس کا گوشت اور اُس کے بال ابھی گھلے ملے ہوئے ہوں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: گائے اور بکری کا کیا ہوگا؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: ابوعبدالرحمٰن کو یہ بات زیادہ پسند تھی کہ اُن دونوں کو پالا پوسا جائے' یہاں تک کہ جب وہ بڑے ہو جائیں تو اُن کی قربانی کر کے اُن کا گوشت غریبوں کو کھلا دیا جائے۔

7991 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ، فَقَالَ: افْرَعُوا اِنْ شِئْتُمْ، وَاَنْ تَدَعَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ فَيُحْمَلَ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ تَصِلَ بِهٖ قَرَابَةً خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ فَيَخْتَلِطَ لَحْمُهُ بِشَعْرِهٖ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو فرعہ (اونٹ کے نئے پیدا ہونے والے بچہ کی قربانی) کرلو اور اگر چاہو' تو اُس بچہ کو رہنے دو یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے' تو اللہ کی راہ میں اُس پر سامان لادا جائے' یا اُس کے ذریعہ تم کسی رشتہ دار کے ساتھ اچھا سلوک کرو (یعنی اپنے کسی رشتہ دار کو وہ دیدو) یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اُسے قربان کر دو اور اُس کا گوشت اُس کے بالوں کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

7992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ اَبِيْ عَمَّارٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْفَرَعَةِ: هِيَ حَقٌّ، وَلَا تَذْبَحْهَا، وَهِيَ غَرَاةٌ مِنَ الْغَرَاءِ تُلْصَقُ فِيْ يَدِكَ، وَلٰكِنْ اَمْكِنْهَا مِنَ اللَّبَنِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ مِنْ خِيَارِ الْمَالِ، فَاذْبَحْهَا، قَالَ عَمْرٌو: رَجُلٌ اَعْلَمَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرعہ کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حق ہے لیکن تم اس کو قربان نہ کرو' یہ گوند کی طرح ہوتا ہے جو تمہارے ہاتھ میں چپک جاتی ہے' تم اُسے دودھ پینے دو' یہاں تک کہ جب یہ بہترین مال شمار ہو' تو اُس وقت تم اُس کی قربانی کر دو۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھے بیان کی ہے۔

7993 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ: سُئِلَ اَبُو

هُرَيْرَةَ، عَنِ الْفَرَعَةِ؟ فَقَالَ: حَقٌّ، وَلَيْسَ اَنْ تَذْبَحَهَا غَرَاةً مِنَ الْغَرَاءِ، وَلَكِنْ تُمَكِّنُهَا مِنَ اللَّبَنِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ اَنْفَسَ مَالِكَ ذَبَحْتَهَا، اَوْ حَمَلْتَ عَلَيْهَا

٭٭ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حق ہے لیکن تم اسے چپکنے کی حالت میں ذبح نہ کرو' بلکہ تم اسے دودھ پینے دو یہاں تک کہ جب یہ تمہارے بہترین مال میں شمار ہو' تو تم اسے قربان کردو یا اس پر سامان لادلو (یعنی اللہ کی راہ میں دیدو)۔

7994 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعَةِ فَقَالَ: افْرَعُوا اِنْ شِئْتُمْ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو فرعہ (کی قربانی کرلو)۔

7995 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعَةِ فَقَالَ: الْفَرَعَةُ حَقٌّ، وَاَنْ تَتْرُكَهُ حَتّٰى يَكُونَ شغرفيا ابْنَ مَخَاضٍ، اَوِ ابْنَ لَبُونٍ فَتَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ تُعْطِيَهُ اَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ يَلْصَقُ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ، وَتَكْفَاُ اِنَائَكَ، وَتُولِهُ نَاقَتَكَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: فرعہ حق ہے' لیکن اگر تم اُس بچہ کو چھوڑ دو' یہاں تک کہ وہ بڑا ہو کر ابن مخاض یا ابن لبون بن جائے اور تم اللہ کی راہ میں اُس پر سامان لاد دو' یا تم اُسے کسی بیوہ عورت کو دیدو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اُسے قربان کردو' جبکہ اُس کا گوشت اُس کی لید کے ساتھ ملا ہوا ہو' تم اپنے برتن کو اوندھا کردو گے اور اپنی اونٹنی کو پریشان کردو گے۔

7996 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ اَوْ عَمِّهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ فَقَالَ: "حَقٌّ، وَاَنْ تَتْرُكَهُ حَتّٰى يَكُونَ ابْنَ مَخَاضٍ، اَوِ ابْنَ لَبُونٍ زُخْرُبًّا خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَكْفَاَ اِنَائَكَ، وَتُولِهَ نَاقَتَكَ وَتَذْبَحَهُ، فَيَخْتَلِطَ، اَوْ قَالَ: يَلْصَقَ شَعْرُهُ بِلَحْمِهِ"

٭٭ زید بن اسلم نے بنو ضمرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُس شخص کے والد' یا اُس کے چچا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: یہ حق ہے' لیکن اگر تم اُس بچہ کو چھوڑ دو' یہاں تک کہ وہ ابن مخاض یا ابن لبون بن جائے' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اپنے برتن کو اوندھا کردو اور اپنی اونٹنی کو پریشانی کا شکار کردو اور اُسے قربان کردو' جبکہ اُس کے بال اُس کے گوشت کے ساتھ ملے ہوئے ہوں۔

7997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ

يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَرَعَةِ مِنْ كُلِّ خَمْسِيْنَ بِوَاحِدَةٍ

❋❋ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرعہ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ ہر پچاس میں سے ایک کو قربان کیا جائے۔

7998 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ، وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ، كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهُ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(اسلام میں) فرعہ اور عتیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے''

(راوی بیان کرتے ہیں) عتیرہ اونٹنی کے ہاں پیدا ہونے والے پہلے بچہ کو کہتے ہیں' جب وہ بچہ پیدا ہوتا تھا' تو لوگ اُسے قربان کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ الْعَتِيرَةِ

باب: عتیرہ کا بیان

7999 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَتِيرَةِ قَالَ: كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً فِيْ رَجَبٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ نُسَمِّيهَا الْعَتِيرَةَ، اَفَنَذْبَحُهَا الْيَوْمَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْبَحُوا لِلّٰهِ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ كَانَ، وَبَرُّوا اللّٰهَ، وَاَطْعِمُوا، قَالَ اَيُّوْبُ: " فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَذْبَحُ الْعَتِيرَةَ فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ، وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرْوِي فِيهَا شَيْئًا "

❋❋ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عتیرہ کے بارے میں دریافت کیا' اُس نے عرض کی: ہم زمانۂ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں ایک بکری قربان کرتے تھے' جس کو ہم عتیرہ کا نام دیتے تھے' کیا اب ہم اُس کی قربانی کر سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کے لیے قربانی کرو' خواہ کوئی بھی مہینہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے لیے نیکی کرو اور تم (قربانی کا گوشت لوگوں کو) کھلا دو۔

ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین رجب کے مہینہ میں عتیرہ کو ذبح کرتے تھے' دیگر اہلِ مکہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابن سیرین نے اس بارے میں کوئی روایت بھی نقل کی ہے۔

8000 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَذْبَحُوْنَ عَنْ كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ رَجَبٍ شَاةً يُسَمُّوْنَهَا الْعَتِيرَةَ، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا فِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَقَالُوْا: شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنُسَمِّيهِ الْعَتِيرَةَ.

وَكُنَّا نَذْبَحُهَا عَنْ اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِيْ رَجَبٍ، اَفَنَفْعَلُهُ فِي الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَسَمُّوهَا الرَّجَبِيَّةَ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ رجب کے مہینہ میں ہر گھرانے کی طرف سے ایک بکری قربان کرتے تھے' جسے وہ عتیرہ کا نام دیتے تھے' جب اسلام آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا' اُن لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! زمانۂ جاہلیت میں ہم یہ کام کیا کرتے تھے اور ہم اسے عتیرہ کا نام دیتے تھے' ہم رجب میں ہر گھرانے کی طرف سے اسے قربان کرتے تھے' کیا ہم اسلام میں بھی ایسا کر سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور تم اسے ''رجبی'' کا نام دو۔

8001 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مِخْنَفٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُونَهَا؟ قَالَ: فَلَا اَدْرِي مَا رَجَعُوا عَلَيْهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ اَنْ يَذْبَحُوا شَاةً فِيْ كُلِّ رَجَبٍ، وَفِيْ كُلِّ اَضْحَى شَاةً

٭٭ حبیب بن مخنف عنبری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عرفہ کے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ فرما رہے تھے: کیا تم لوگ اس سے واقف ہو؟ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے پتا نہیں چلا کہ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گھرانے پر یہ بات لازم ہوتی تھی کہ وہ ہر رجب کے مہینہ میں ایک بکری قربان کریں اور ہر عیدالاضحیٰ پر ایک بکری کو قربان کریں۔

8002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: سَمِعْتُ رَجُلًا فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُوْلُ: وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ لَقَدْ ذَبَحْتُ الْعَتِيرَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ، فَسَاَلَنِيْ اَيْنَ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ قَالَ: "مَا رَاَيْتُ اَرْضًا اَجْدَرَ اَنْ يُسْمَعَ فِيهَا عِلْمٌ لَمْ يُسْمَعْ مِنْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، اَوْ قَالَ: الْكُوفَةِ"

٭٭ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے دریافت کیا: میں نے مسجد کوفہ میں ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اس مسجد کے پروردگار کی قسم ہے! میں نے زمانۂ جاہلیت میں اور زمانۂ اسلام میں عتیرہ نام کی قربانی کی ہے۔ اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے یہ بات کہاں سنی تھی؟ میں نے کہا: کوفہ کی مسجد میں۔ تو مجاہد نے کہا: میں نے ایسی کوئی سرزمین نہیں دیکھی' جو علم کے حصول کے لیے کوفہ کی مسجد' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کوفہ سے زیادہ موزوں ہو۔

کِتَابُ الِاعْتِکَافِ

کتاب: اعتکاف کے بارے میں روایات

بَابُ الْجِوَارِ وَالِاعْتِکَافِ

باب: جوار اور اعتکاف (کے احکام)

8003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْجِوَارَ وَالِاعْتِكَافَ، اَمُخْتَلِفَانِ هُمَا اَمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ؟ قَالَ: بَلْ هُمَا مُخْتَلِفَانِ كَانَتْ بُيُوتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا اعْتَكَفَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ مِنْ بُيُوتِهِ اِلٰى بَطْنِ الْمَسْجِدِ فَاعْتَكَفَ فِيهِ "، قُلْتُ لَهُ: فَاِنْ قَالَ اِنْسَانٌ: عَلَيَّ اعْتِكَافُ اَيَّامٍ فَفِي جَوْفِهِ لَا بُدَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ قَالَ: عَلَيَّ جِوَارُ اَيَّامٍ، فَبِبَابِهِ اَوْ فِي جَوْفِهِ اِنْ شَاءَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جوار اور اعتکاف کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا یہ دونوں مختلف چیزیں ہیں' یا ایک ہی چیز ہیں؟ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ یہ دونوں مختلف ہیں' نبی اکرم ﷺ کے گھر مسجد (کے ساتھ) تھے' جب نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں اعتکاف کرتے تھے' تو اپنے گھر سے باہر نکل کر مسجد میں آ جاتے تھے اور اُس میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر کچھ دن کا اعتکاف لازم ہے تو کیا اُس کے لیے مسجد کے اندر آنا ضروری ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر کچھ دن کا جوار لازم ہے' تو اُس کی مرضی ہے وہ چاہے تو مسجد کے دروازہ پر رہے (یعنی وہ دروازہ جو اُس کے گھر اور مسجد کے درمیان ہے) اور اگر چاہے' تو مسجد کے اندر آ جائے۔

8004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الْجِوَارُ وَالِاعْتِكَافُ وَاحِدٌ

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جوار اور اعتکاف ایک ہی چیز ہیں۔

8005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْحَرَمُ كُلُّهُ مَسْجِدٌ يَعْتَكِفُ فِي اَيِّهِ شَاءَ، وَاِنْ شَاءَ فِي مَنْزِلِهِ اِلَّا اَنَّهُ لَا يُصَلِّي اِلَّا فِي جَمَاعَةٍ

❊❊ مجاہد فرماتے ہیں: حرم سارے کا سارا مسجد ہے' آدمی اُس میں جہاں چاہے اعتکاف کرسکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو اپنے گھر میں اعتکاف کرلے' البتہ وہ نماز باجماعت ادا کرے گا۔

8006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُخْبِرُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: إِنِّي لَأَمْكُثُ فِي الْمَسْجِدِ السَّاعَةَ، وَمَا أَمْكُثُ إِلَّا لِأَعْتَكِفَ قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَنِيهِ

❊❊ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں کچھ دیر ٹھہرتا ہوں اور میں صرف اس لیے ٹھہرتا ہوں کہ میں اعتکاف (کی نیت) کرلوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ صفوان بن یعلیٰ نے مجھے یہ روایت سنائی تھی۔

8007 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: هُوَ اعْتِكَافٌ مَا مَكَثَ فِيهِ، وَإِنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتِسَابَ الْخَيْرِ فَهُوَ مُعْتَكِفٌ وَإِلَّا فَلَا

❊❊ ابن جریج' عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی جب تک اُس میں ٹھہرے گا یہ اعتکاف شمار ہوگا اور اگر کوئی شخص مسجد میں بھلائی کے حصول کی نیت سے بیٹھتا ہے' تو وہ معتکف شمار ہوگا' ورنہ شمار نہیں ہوگا۔

بَابُ لَا جِوَارَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

باب: جوار صرف اُس مسجد میں کیا جاسکتا ہے' جہاں باجماعت نماز ہوتی ہو

8008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَحْسَبُهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊❊ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: اعتکاف صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

8009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

❊❊ ابوعبدالرحمٰن سُلمی' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوسکتا ہے۔

8010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

❊❊ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوسکتا ہے۔

8011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَا يُرَخِّصَانِ فِي الِاعْتِكَافِ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ الَّتِي تُقَامُ فِيهَا الصَّلَاةُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کا' اور ایک دوسرے شخص نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یہ دونوں حضرات قبائل کی مسجد میں اعتکاف کرنے کی رخصت دیتے تھے' جہاں نماز قائم ہوتی ہو۔

8012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالِاعْتِكَافِ فِيْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ مَسَاجِدِ الْقَبَائِلِ، قَالَ مَنْصُورٌ: وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَعْتَكِفُ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ان مساجد' یعنی قبائل کی مساجد میں اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

منصور بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کرتے تھے۔

8013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ اَبُو الْاَحْوَصِ يَعْتَكِفُ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ

✵✵ عمرو بن عامر بیان کرتے ہیں: ابواحوص اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کرتے تھے۔

8014 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: جَاءَ حُذَيْفَةُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ نَاسٍ عُكُوفٍ بَيْنَ دَارِكَ، وَدَارِ الْاَشْعَرِيِّ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَعَلَّهُمْ اَصَابُوا، وَاَخْطَاْتَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: "مَا اُبَالِي اَفِيهِ اَعْتَكِفُ، اَوْ فِيْ بُيُوتِكُمْ هَذِهِ، اِنَّمَا الِاعْتِكَافُ فِيْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصَى" وَكَانَ الَّذِيْنَ اعْتَكَفُوا فَعَابَ عَلَيْهِمْ حُذَيْفَةُ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ الْاَكْبَرِ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ کو اُن لوگوں پر حیرانگی نہیں ہوتی' جو آپ کے گھر اور اشعری کے گھر کے درمیان اعتکاف کیے ہوئے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اُنہوں نے جو کیا ہے وہ ٹھیک ہو اور آپ غلطی پر ہوں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ میں یہاں اعتکاف کروں' یا آپ لوگوں کے ان گھروں میں کروں' کیونکہ اعتکاف ان تین مساجد میں ہوتا ہے: مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جن لوگوں پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے تنقید کی تھی یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے کوفہ کی بڑی مسجد میں اعتکاف کیا ہوا تھا۔

8015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْاَزْمَعِ قَالَ: اعْتَكَفَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ خَيْمَةٍ لَهُ فَحَصَبَهُ النَّاسُ قَالَ: فَاَرْسَلَنِي الرَّجُلُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ فَطَرَدَ النَّاسَ، وَحَسَّنَ ذٰلِكَ

✵✵ شداد بن ازمع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں اپنے خیمہ میں اعتکاف کیا تو لوگوں نے اُسے کنکریاں

ماریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُنہوں نے لوگوں کو ایک طرف کیا اور اُس شخص کے عمل کی تحسین کی۔

8016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِيْ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: قَالَ حُذَيْفَةُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: قَوْمٌ عُكُوفٌ بَيْنَ دَارِكَ وَدَارِ اَبِيْ مُوْسَى لَا تَنْهَاهُمْ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَعَلَّهُمْ اَصَابُوا، وَاَخْطَاْتَ، وَحَفِظُوا، وَنَسِيتَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: "لَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ: مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، وَمَسْجِدِ مَكَّةَ، وَمَسْجِدِ اِيلِيَاءَ"

✻✻ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: کچھ لوگ آپ کے گھر اور ابوموسیٰ اشعری کے گھر کے درمیان اعتکاف کیے ہوئے ہیں' آپ اُنہیں منع کیوں نہیں کرتے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: ہوسکتا ہے کہ اُن لوگوں نے ٹھیک کیا ہو اور آپ غلطی پر ہوں' اُن لوگوں کو بات یاد ہو اور آپ بھول گئے ہوں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اعتکاف صرف ان تین مساجد میں کیا جاسکتا ہے: مسجد نبوی' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ میں۔

8017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: اعتکاف صرف جامع مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

8018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا جِوَارَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ، ثُمَّ قَالَ: لَا جِوَارَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرَاهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَالْبَصْرَةِ

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: جوار صرف جامع مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی: جوار صرف مکہ کی مسجد میں' یا مدینہ کی مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میری یہ رائے ہے کہ آدمی کوفہ کی مسجد میں اور بصرہ کی مسجد میں بھی جوار کرسکتا ہے۔

8019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا مِنْ اَهْلِ هٰذِهِ الْمِيَاهِ نَذَرَ جِوَارًا سَمَّيْتُ لَهُ الظَّهْرَانَ، وَعُسْفَانَ فِيْ مَسْجِدِهِمْ؟ قَالَ: يَقْضِيهِ اِذَا جَعَلَهُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ، قُلْتُ: نَذَرَ جِوَارًا فِيْ مَسْجِدِ مِنًى؟ قَالَ: فَلْيُجَاوِرْ فِيهِ، فَاِنَّ لَهُ شَاْنًا، قُلْتُ: اَيَجْعَلُ بِنَائَهُ، ثُمَّ بِمِنًى فِي الدَّارِ؟ قَالَ: لَا مِنْ اَجْلِ عَتَبِ الْبَابِ قُلْتُ: فَفِيْ مَسْجِدِنَا اِذًا مِثْلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَتَبُ لِلدَّارِ، وَلَيْسَ كَهَيْئَةِ مَسْجِدِنَا هٰذَا، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَا جِوَارَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ: وَاِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ لَيُجَاوِرُونَ فِيْ مَسْجِدِهِمْ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُجَاوِرُ مَسْجِدَهُ فِيْ بَيْتِهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ان پانیوں کے آس پاس لوگوں میں سے کوئی شخص جوار کی نیت مانتا ہے تو میں اُسے ظہران یا عسفان کی مسجد میں اعتکاف کرنے کا کہہ سکتا ہوں؟

اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ اپنے ذمہ اس مسجد میں اعتکاف لازم کرتا ہے تو وہ اسے ادا کرلے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص منیٰ کی مسجد میں جوار کی نذر مانتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس مسجد میں جوار کرے گا کیونکہ اُس کی مخصوص حیثیت ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ منیٰ میں اُس جگہ پر کوئی عمارت تعمیر کرے گا' اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ دروازے کی چوکھٹ موجود ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر اس صورت میں ہماری مسجد بھی اُس کی مانند ہو جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ وہ گھر کی چوکھٹ ہے' ہماری مسجد کی مثال اُس کی مانند نہیں ہے۔ اُس کے بعد اُنہوں نے بتایا کہ جوار صرف مکہ کی مسجد میں یا مدینہ کی مسجد میں کیا جاسکتا ہے' اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ اہلِ بصرہ اپنے علاقہ کی مسجد میں جوار کرتے ہیں یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں اپنی نماز کی مخصوص جگہ پر بھی جوار کرلیتا ہے۔

8020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَسْجِدُ اِيلِيَاءَ؟ قَالَ: لَا يُجَاوِرُ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد اقصیٰ کا کیا حکم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ صرف مکہ کی مسجد میں اور مدینہ کی مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

8021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ: اعْتَكَفَتْ عَائِشَةُ بَيْنَ حِرَاءَ، وَثَبِيرٍ فَكُنَّا نَاْتِيهَا هُنَاكَ، وَعَبْدٌ لَهَا يَؤُمُّهَا

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حراء اور ثبیر (نامی پہاڑوں) کی (غاروں میں) اعتکاف کیا تھا' ہم وہاں اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' اُن کا ایک غلام اُن کی امامت کیا کرتا تھا۔

8022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عَائِشَةَ نَذَرَتْ جِوَارًا فِيْ جَوْفِ ثَبِيرٍ مِمَّا يَلِيْ مِنًى، قُلْتُ: فَقَدْ جَاوَرَتْ؟ قَالَ: اَجَلْ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ نَهَاهَا اَنْ تُجَاوِرَ خَشْيَةَ اَنْ يُتَّخَذَ سُنَّةً، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَاجَةٌ كَانَتْ فِيْ نَفْسِي

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ منیٰ کے قریب موجود ثبیر نامی پہاڑ میں جوار کریں گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو اُنہوں نے یہ کیا تھا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کیا تھا' اُنہیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں اس طریقہ کو اختیار نہ کرلیا جائے۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حاجت میرے من میں ہے۔

8023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ امْرَاَةٍ اعْتَكَفَتْ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِهَا، اَتَمُرُّ فِيْ ظُلَّتِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هُوَ طَرِيقٌ قَالَ: قُلْتُ: اعْتَكَفَتْ فِيْ ظُلَّتِهَا، اَتَمُرُّ فِيْ بَيْتِهَا؟ قَالَ: لَا

✵✵ مغیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرلیتی ہے تو کیا وہ اُس کے سائے میں سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ راستہ ہے۔ میں نے دریافت

کیا: کیاوہ اُس کے سائے میں اعتکاف کر لیتی ہے تو کیا وہ گھر کے اندر سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

8024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَعْتَكِفَ الرَّجُلُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر آدمی اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کر لے۔

بَابٌ: اَيَقْضِي جِوَارُ مَسْجِدٍ فِي غَيْرِهِ؟

باب: کیا کسی مسجد کے جوار کو کسی دوسری مسجد میں ادا کیا جا سکتا ہے؟

8025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدِ اِيلِيَاءَ، فَاعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، اَجْزَاَ عَنْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَاعْتَكَفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَجْزَاَ عَنْهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ عَلَى رَاْسِ جَبَلٍ، فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ، وَاَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

✻✻ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ مسجد ایلیاء میں (یعنی مسجد اقصیٰ میں) اعتکاف کرے گا اور پھر وہ مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اعتکاف کر لے تو یہ اُس کی طرف سے کفایت کر جائے گا اور جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں اعتکاف کرے گا اور پھر وہ مسجد حرام میں اعتکاف کر لے تو یہ بھی اُس کے لیے کفایت کر جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر اعتکاف کرے گا تو اُس شخص کے لیے اُس جگہ اعتکاف کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ وہ جامع مسجد میں اعتکاف کرے۔

8026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا نَذَرَ جِوَارًا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، اَيَقْضِي عَنْهُ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَيَاْبَى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص بیت المقدس میں جوار کی نذر مانتا ہے تو کیا مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں اُسے ادا کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔

8027 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَذَرَ جِوَارًا فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَقْضِي عَنْهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَيَاْبَى ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص نے مسجد نبوی میں جوار کی نذر مانی تو اگر وہ مسجد حرام میں یہ جوار کر لیتا ہے تو کیا اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) عمرو

بن دینار یہ بات نہیں مانتے۔

8028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " زُعِمَ اَنَّ الْخَيْرَ مِنَ الْمَسَاجِدِ اَحَبُّ اِلَيْهِ اَنْ يُجَاوِرَ فِيهِ الْاِنْسَانُ، وَاِنْ كَانَ نَذَرَ جِوَارًا بِغَيْرِهِ، يَعْنِي اَنَّ الْخَيْرَ مِنَ الْمَسَاجِدِ مَا جَاءَ فِيهِ الْفَضْلُ: مَسْجِدُ مَكَّةَ، وَمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ، وَمَسْجِدُ اِيلِيَاءَ "

✲✲ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ مساجد میں بہترین مسجد کے بارے میں یہ بات پسندیدہ ہے کہ آدمی اُس میں جوار کرے اگرچہ اُس نے دوسری جگہ جوار کی نذر مانی ہو یعنی کسی بہترین مسجد میں وہ جوار کرسکتا ہے جس کی فضیلت کے بارے میں حدیث منقول ہے اور اس سے مراد مسجد حرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہیں۔

8029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ نَذَرَ جِوَارًا فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ، اَيَقْضِي عَنْهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَنَذَرَ جِوَارًا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَقْضِي عَنْهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِي مَسْجِدِ اِلْيَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَنَذَرَ جِوَارًا عَلٰى رُءُوسِ هٰذِهِ الْجِبَالِ جِبَالِ مَكَّةَ، اَيَقْضِي عَنْهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْمَسْجِدُ خَيْرٌ وَاَطْهَرُ، قُلْتُ: وَكَذٰلِكَ فِي كُلِّ اَرْضٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ اَخْبَرَنِي عِنْدَ ذٰلِكَ خَبَرَ عَائِشَةَ حِينَ نَذَرَتْ اَنْ تُجَاوِرَ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد حرام میں جوار کی نذر مان لیتا ہے تو اگر وہ مسجد نبوی میں جوار کرلے تو کیا اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر وہ مسجد نبوی میں جوار کی نذر مانتا ہے تو اگر وہ مسجد اقصیٰ میں اسے ادا کرلے تو کیا اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر وہ پہاڑوں کی چوٹی پر جوار کی نذر مانتا ہے جو پہاڑ مکہ کے ہیں تو کیا اگر وہ مسجد میں جوار کرلے تو کیا اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مسجد زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: تمام زمین کا حکم اسی طرح ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اس موقع پر اُنہوں نے مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت سنائی کہ اُنہوں نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ثبیر پہاڑ پر جوار کریں گی۔

بَابٌ: هَلْ يُقْضَى الِاعْتِكَافُ؟

باب: کیا اعتکاف کی قضاء کی جائے گی؟

8030 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ سَاَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اعْتِكَافُ يَوْمٍ فَاَمَرَهُ بِهِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نذر کے بارے میں دریافت کیا جو اُنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں مانی تھی جو ایک دن کے اعتکاف کے بارے میں تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں (اُس نذر کو پورا کرنے) کا حکم دیا۔

8031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

8030- صحيح البخاري' كتاب الاعتكاف' باب الاعتكاف ليلا' حديث:1942' صحيح مسلم' كتاب الايمان' باب نذر الكافر وما يفعل فيه اذا اسلم' حديث:3213' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الاعتكاف' باب الامر بوفاء نذر الاعتكاف ينذره المرء في الشرك' حديث:2070' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الوصايا' مبتدا ابواب في النذور' باب الخبر الموجب على الناذر ان يعتكف في المسجد الحرام ان' حديث:4736' صحيح ابن حبان' كتاب النذور' ذكر الاباحة للمرء الوفاء بنذر تقدم منه في الجاهلية' حديث:4443' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصوم' واما حديث شعبة' حديث:1542' سنن الدارمي' ومن كتاب النذور والايمان' باب الوفاء بالنذر' حديث:2295' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب المعتكف يعود المريض' حديث:2129' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب في اعتكاف يوم او ليلة' حديث:1768' السنن الصغرى' كتاب الايمان والنذور' اذا نذر ثم اسلم قبل ان يفي' حديث:3781 مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الايمان والنذور والكفارات' في رجل نذر وهو مشرك' حديث:13986' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف' الاعتكاف بغير صوم' حديث:3242' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الايمان والنذور' باب : الرجل ينذر وهو مشرك نذرا ثم يسلم' حديث:3100' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3501' سنن الدارقطني' كتاب الصيام' باب الاعتكاف' حديث:2063' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب المعتكف يصوم' حديث:8058' مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين' اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:256' مسند عبد الله بن المبارك' الكفارات والنذور' حديث:179' مسند الشافعي' ومن كتاب الصوم والصلاة والعيدين والاستسقاء وغيرها' حديث:355' مسند الطيالسي' الافراد عن عمر' حديث:68' مسند عبد بن حميد' مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:41' البحر الزخار مسند البزار' عبيد الله بن عمر' حديث:153' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:238

8031- صحيح البخاري' كتاب الاعتكاف' باب اعتكاف النساء' حديث:1943' صحيح مسلم' كتاب الاعتكاف' باب متى يدخل من اراد الاعتكاف في معتكفه' حديث:2081' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الاعتكاف' باب وقت الاعتكاف في العشر الاواخر من شهر رمضان' حديث:2058' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان الساعة والوقت التي كان يعتكف النبي صلى الله عليه' حديث:2466' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب الاعتكاف وليلة القدر' ذكر جواز اعتكاف المراة مع زوجها في مساجد الجماعات' حديث:3727' موطا مالك' كتاب الاعتكاف' باب قضاء الاعتكاف' حديث:692' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب الاعتكاف' حديث:2121' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء فيمن يبتدء الاعتكاف' حديث:1767' السنن الصغرى' كتاب المساجد' ضرب الخباء في المساجد' حديث:706' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المساجد' ضرب الخباء في المسجد' حديث:774' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4098' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب تاكيد الاعتكاف في العشر الاواخر من شهر رمضان وجوازه في' حديث:8049' (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ: فَاسْتَأْذَنْتُهُ، فَأَذِنَ لِي، وَاسْتَأْذَنَتْهُ حَفْصَةُ فَأَذِنَ لَهَا، فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ زَيْنَبُ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى مُعْتَكَفِهِ، وَأَمَرَ بِبِنَاءٍ يُبْنَى، فَضُرِبَ قَالَتْ: فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ إِذَا هُوَ بِأَرْبَعَةِ أَبْنِيَةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ، وَزَيْنَبُ قَالَ: أَلْبِرَّ تَقُولُونَ يُرِدْنَ بِهٰذَا؟ فَرَفَعَ بِنَاءَهُ قَالَتْ: فَلَمْ يَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

✻✻ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کریں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی) اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی' پھر سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی اجازت دے دی' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں پتا چل گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اعتکاف کی جگہ پر تشریف لانے کا ارادہ کیا اور آپ اپنے اعتکاف کی جگہ پر گئے تو آپ نے ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا' اُسے لگا دیا گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کر لی تو وہاں چار خیمے موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ سیّدہ عائشہ' سیّدہ حفصہ اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہن کے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اُن خواتین نے اس کے ذریعے بھلائی کا ارادہ کیا ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن خیموں کو اتارنے کا حکم دیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ آپ نے شوال کے عشرہ میں اعتکاف کیا۔

8032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ، وَقَدْ كَانَ عَلَيْهَا اعْتِكَافٌ قَالَ: فَبَادَرْتُ إِخْوَتِي إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: اعْتَكِفْ عَنْهَا، وَصُمْ

✻✻ عبیداللہ بن عبداللہ ذکر کرتے ہیں: اُن کی والدہ کا انتقال ہو گیا' اُس خاتون کے ذمہ اعتکاف لازم تھا' میری بہنوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا' میں نے بھی اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس خاتون کی طرف سے اعتکاف کر لو اور روزہ رکھ لو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' اعتكاف المراة' حديث:2768' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24019' مسند الحميدي' احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:191' مسند اسحاق بن راهويه' زيادات' عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها' حديث:1025' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث:4388

بَابٌ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ

باب: روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا

8033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَا جِوَارَ اِلَّا بِصِيَامٍ

٭٭ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا یہ قول نقل کیا ہے: روزہ کے بغیر جوار درست نہیں ہوتا۔

8034 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا فَاخِتَةَ، مَوْلٰى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَصُومُ الْمُجَاوِرُ، يَعْنِي الْمُعْتَكِفَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجاور شخص روزہ رکھے گا' اُن کی مراد معتکف شخص ہے۔

8035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي فَاخِتَةَ الْعَوْفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَصُومُ الْمُجَاوِرُ، يَعْنِي الْمُعْتَكِفَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجاور روزہ رکھے گا' یعنی معتکف روزہ رکھے گا۔

8036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ فَعَلَيْهِ الصَّوْمُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اعتکاف کرتا ہے اُس پر روزہ لازم ہوتا ہے۔

8037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنِ اعْتَكَفَ فَعَلَيْهِ الصَّوْمُ

٭٭ عطاء نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اعتکاف کرتا ہے اُس پر روزہ لازم ہوتا ہے۔

8038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ قَالَ مَعْمَرٌ. وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُوجِبُهُ عَلَيْهِ نَوَاهُ، اَوْ لَمْ يَنْوِهِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری اسے آدمی پر لازم قرار دیتے تھے' خواہ آدمی نے اس کی نیت کی ہو' یا اس کی نیت نہ کی ہو۔

8039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سُنَّةُ مَنِ اعْتَكَفَ اَنْ يَصُومَ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جو شخص اعتکاف کرتا ہے اُس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ روزہ رکھے۔

8040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَعْتَكِفَ،

شَهْرًا عَلٰی عَهْدِ زِيَادٍ، وَكَانَ يَمْنَعُ الِاعْتِكَافَ مِنْ اَجْلِ الْخَوَارِجِ فَكُلِّمَ لَهَا، فَاَبَى اَنْ يَّاْذَنَ لَهَا، فَسَاَلُوا شُرَيْحًا، فَقَالَ: تَصُومُ، وَتُفْطِرُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا نُسُكَانِ بِنُسُكٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: زیاد کے عہد حکومت میں ایک خاتون نے ایک ماہ کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی' وہ خارجیوں کے خوف سے اعتکاف کرنے سے روکتا تھا' زیاد سے اُس خاتون کے بارے میں بات چیت کی گئی تو اُس نے اُس خاتون کو اجازت دینے سے انکار کردیا۔ لوگوں نے قاضی شریح سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ عورت روزہ رکھے گی اور ہر ایک دن کے (اعتکاف کے عوض میں) ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گی' یوں ایک قربانی کے بدلے میں دو قربانیاں ہوجائیں گی۔

8041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

بَابٌ: لِلْمُعْتَكِفِ شَرْطُهُ

باب: اعتکاف کرنے والے کا شرط عائد کرنا

8042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لِلْمُعْتَكِفِ مَا اشْتَرَطَ عِنْدَ اعْتِكَافِهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: معتکف شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اعتکاف کرتے وقت جو چاہے شرط عائد کر دے۔

8043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَهُ شَرْطُهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: معتکف نے جو شرط عائد کی ہوگی' اُس کا اُسے حق حاصل ہوگا۔

8044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مِقْسَمٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ فِي الْمُجَاوِرِ: لَهُ نِيَّتُهُ

✵✵ مقسم جو حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما معتکف شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اُسے اُس کی نیت کے مطابق (حق حاصل ہوگا)۔

8045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ نَذَرَ رَجُلٌ جِوَارًا فِي نَفْسِهِ، اَيَنْوِي فِي نَفْسِهِ حِينَ يَنْذُرُ اَنَّهُ لَا يَصُومُ، وَاَنَّهُ يَبِيعُ، وَيَبْتَاعُ، وَيَاْتِي الْاَسْوَاقَ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ، وَاَنَّهُ اِذَا كَانَ مَطَرٌ فَاِنَّهُ يَسْتَكِنُّ فِي الْبَيْتِ، وَيَاْتِي الْخَلَاءَ فِي بَيْتِهِ، وَاَنَّهُ يُجَاوِرُ جِوَارًا مُتَقَطِّعًا؟ قَالَ: ذٰلِكَ عَلٰی نِيَّتِهِ مَا كَانَتْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص جوار کی نذر مانتا ہے تو کیا وہ اپنے دل میں نذر مانتے وقت یہ نیت کر سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے؟ یا وہ (اُس جوار کے دوران) خرید و فروخت کر لے؟ یا بازار آ جائے یا بیمار کی عیادت کے لیے چلا جائے یا جنازہ کے ساتھ چلا جائے یا جب بارش ہو تو وہ اپنے گھر میں چلا جائے؟ یا وہ قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر جائے؟ یا وہ جوار کو ٹکڑوں میں کرے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کی جو بھی نیت ہوگی اُس کے مطابق (اُسے حق حاصل ہوگا)۔

8046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَشْتَرِطُ الْمُعْتَكِفُ الْجُمُعَةَ، وَالْجِنَازَةَ، وَالْمَرِيضَ، وَاِنْ نَهَزَتْهُ حَاجَةٌ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص جمعہ جنازہ بیمار کی شرط عائد کرے گا (اور یہ بھی کہے گا:) کہ اگر اُسے کوئی ضرورت پیش آ گئی تو وہ اعتکاف سے اُٹھ کر چلا جائے گا۔

8047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ اشْتَرَطَ اَنْ يَعْتَكِفَ النَّهَارَ، وَاَنْ يَاْتِيَ الْبَيْتَ بِاللَّيْلِ، فَذٰلِكَ لَهُ

** عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ دن میں اعتکاف کرے گا اور رات میں گھر آ جائے گا تو اُسے اس بات کا حق حاصل ہوگا۔

8048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بِاعْتِكَافٍ

** ابو مجلز بیان کرتے ہیں: یہ چیز اعتکاف نہیں ہوتی۔

بَابُ سُنَّةِ الِاعْتِكَافِ

باب: اعتکاف کا سنت طریقہ

8049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ فَلَا يَرْفُثْ فِي الْحَدِيثِ، وَلَا يُسَابَّ، وَيَشْهَدُ الْجُمُعَةَ، وَالْجِنَازَةَ، وَلْيُوصِ اَهْلَهُ اِذَا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ، وَهُوَ قَائِمٌ، وَلَا يَجْلِسُ عِنْدَهُمْ، وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اعتکاف کرتا ہے وہ بات چیت کرتے ہوئے بدزبانی نہیں کرے گا، بُرا بھلا نہیں کہے گا، جمعہ میں، جنازہ میں شریک ہوگا، اپنے اہل خانہ کو ضرورت کے وقت کسی چیز کی ہدایت کر دے گا جبکہ وہ (اپنے گھر کے دروازہ پر) کھڑا ہو، وہ وہاں بیٹھے نہیں۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

8050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَتْبَعُ الْجِنَازَةَ، وَيُجِيبُ اَمِيرًا اِنْ دَعَاهُ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کرسکتا ہے' جنازہ کے ساتھ جاسکتا ہے اور اگر حاکمِ وقت بلائے تو اُس سے ملنے جاسکتا ہے۔

8051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ اِلَّا لِحَاجَةٍ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا، مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا، وَلَا يُجِيبُ دَعْوَةً، وَلَا يَمَسُّ امْرَاَةً، وَلَا يُبَاشِرُهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص کسی انتہائی ضرورت کے پیشِ نظر اعتکاف کی جگہ سے باہر جاسکتا ہے' جیسے پاخانہ یا پیشاب کرنا ہے' وہ جنازہ کے ساتھ نہیں جائے گا' بیمار کی عیادت کے لیے نہیں جائے گا' کسی دعوت میں نہیں جائے گا' عورت کو نہیں چھوئے گا' اُس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا۔

8052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

٭٭ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

8053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْمُعْتَكِفُ لَا يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: معتکف شخص جنازہ کے ساتھ نہیں جائے گا اور بیمار کی عیادت کرنے کے لیے نہیں جائے گا۔

8054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الْمُعْتَكِفُ لَا يُجِيبُ دَعْوَةً، وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا، وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: معتکف کوئی دعوت قبول نہیں کرے گا' کسی بیمار کی عیادت کے لیے نہیں جائے گا' جنازہ کے ساتھ نہیں جائے گا' اعتکاف روزہ کے بغیر نہیں ہوتا اور اعتکاف صرف جامع مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

8055 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: كَانَتْ عَائِشَةُ فِيْ اعْتِكَافِهَا اِذَا خَرَجَتْ اِلَى بَيْتِهَا لِحَاجَتِهَا تَمُرُّ بِالْمَرِيضِ، فَتَسْاَلُ عَنْهُ، وَهِيَ مُجْتَازَةٌ لَا تَقِفُ عَلَيْهِ

٭٭ عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اعتکاف کیے ہوئے ہوتی تھیں تو جب وہ اعتکاف کی جگہ سے کسی ضرورت کے لیے (یا قضائے حاجت کے لیے) نکلتی تھیں تو مریض کے پاس سے گزرتی تھیں تو اُس کا حال احوال دریافت کرلیتی تھیں' لیکن وہ گزرتے ہوئے ایسا کرتی تھیں' مریض کے پاس ٹھہرتی نہیں تھیں۔

8056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ تَمُرُّ بِالْمَرِيضِ مِنْ اَهْلِهَا، وَهِيَ مُجْتَازَةٌ فَلَا تَعْرِضُ لَهُ

✵✵ عمرہ نامی خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ میں سے کسی مریض کے پاس سے گزرتی تھیں تو گزرتے ہوئے (اُس کا حال احوال پوچھ لیتی تھیں) اُس کے پاس ٹھہرتی نہیں تھیں۔

8057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اَلْمُعْتَكِفُ يَدْخُلُ الْبَيْتَ فَيُسَلِّمُ، وَلَا يَقْعُدُ، وَيَعُوْدُ الْمَرِيْضَ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: معتکف شخص گھر میں داخل ہو کر سلام کرے گا' لیکن بیٹھے گا نہیں' وہ بیمار کی عیادت کرسکتا ہے۔

8058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، كَانَ يُرَخِّصُ لِلْمُعْتَكِفِ اَنْ يَعُوْدَ الْمَرِيْضَ، وَلَا يَجْلِسُ، وَكَانَ يُرَخِّصُ لَهُ اَنْ يُشَيِّعَ الْجِنَازَةَ

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے معتکف کو یہ رخصت دی ہے کہ وہ بیمار کی عیادت کرلے البتہ وہ بیٹھے گا نہیں۔ اُنہوں نے معتکف کو یہ رخصت بھی دی ہے کہ وہ جنازہ کے ساتھ چلا جائے۔

8059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اِذَا خَرَجَ الْمُعْتَكِفُ لِحَاجَةٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ اَنْ يَقِفَ عَلَيْهِ فَيُسَائِلَهُ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اگر معتکف شخص قضائے حاجت کے لیے (مسجد سے) نکلتا ہے اور پھر اُس کی ملاقات کسی شخص سے ہوتی ہے تو اُس کا حال احوال دریافت کرنے کے لیے اُس کے پاس ٹھہر جائے اور حال احوال دریافت کرے۔

8060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَاتَ وَلَدُهُ اَوْ ذُو قَرَابَتِهِ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَفَنَدَعُهُ لِيَتْبَعَ جِنَازَتَهُ، وَيَقْطَعَ جِوَارَهُ؟، فَقُلْتُ: اِنَّهُ لَيُصَلِّي عَلٰى جَنَائِزِ النَّاسِ قَالَ: اِنْ كَانَ جِوَارُهُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَنَعَمْ، وَاِنْ كَانَ جِوَارُهُ فِيْ جَوْفِهِ فَلَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر معتکف کا کوئی بچہ یا قریبی رشتہ دار فوت ہو جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: سبحان اللہ! کیا ہم اُسے چھوڑ دیں گے کہ وہ جنازہ کے ساتھ چلا جائے اور اپنے اعتکاف کو منقطع کردے! میں نے کہا: وہ لوگوں کے جنازے بھی تو پڑھ سکتا ہے۔ عطاء نے کہا: اگر اُس کا اعتکاف مسجد کے دروازہ کے بارے میں ہے تو پھر ایسا ہوسکتا ہے' لیکن اگر اُس کا اعتکاف مسجد کے اندر ہو تو پھر ایسا نہیں ہوسکتا۔

8061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ، وَلَدُهُ مَرِيْضًا اَوْ ذُو قَرَابَتِهِ؟ قَالَ: فَلَا يَعُوْدُهُ اِلَّا اَنْ يَقْطَعَ جِوَارَهُ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَائَهُ الَّذِي اشْتَكٰى مِنْ اَهْلِهِ فَجَائَهُ فِيْ مُجَاوَرِهِ اَيَسْاَلُهُ عَنْ شَكْوَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا بَاْسُ ذٰلِكَ؟، قُلْتُ: اَفَيُرْسِلُ لَهُ رَسُوْلًا يَسْاَلُ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الَّذِي اشْتَكٰى بِفُسْطَاطٍ بِاَعْلَى الْوَادِي اَيَعُوْدُ؟ قَالَ: لَا

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کا بچہ یا کوئی اور قریبی عزیز بیمار ہو جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُس کی عیادت نہیں کرے گا' اگر کرے گا تو اُس کا جوار منقطع ہو جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کے اہلِ خانہ میں سے بیمار شخص اُس کے پاس آ سکتا ہے اور اُس کے جوار کی جگہ میں اُس سے ملتا ہے تو کیا اُس سے اُس کی بیماری کے بارے میں دریافت کرے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کیا حرج ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ کسی پیغام رساں کو بھیج سکتا ہے کہ اُس بیمار کے بارے میں دریافت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو شخص بیمار ہے اگر وہ وادی کے بالائی حصہ میں کسی خیمہ میں موجود ہو تو کیا معتکف اُس کی عیادت کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

8062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَمَّنْ يَرْضَى بِهٖ اَنَّ عَائِشَةَ فِيْ اعْتِكَافِهَا كَانَتْ تَدْخُلُ بَيْتَهَا فِيْ حَاجَتِهَا فَتَمُرُّ بِالْمَرِيضِ، فَتَسْاَلُ عَنْهُ، وَهِيَ مَارَّةٌ لَا تُعَرِّجُ عَلَيْهِ

✷✷ اسماعیل بن اُمیہ نے اپنے ایک قابلِ اعتماد راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اعتکاف کے دوران قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر میں داخل ہوتی تھیں' اس دوران اگر وہ کسی بیمار کے پاس سے گزرتی تھیں تو اُس کی مزاج پرسی کر لیتی تھیں' لیکن وہ گزرتے ہوئے ایسا کرتی تھیں اُس کے لیے رُکتی نہیں تھیں۔

8063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَا يَعُودُ الْمُعْتَكِفُ مَرِيضًا، وَلَا يُجِيبُ دَعْوَةً، وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً

✷✷ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: معتکف شخص کسی بیمار شخص کی عیادت نہیں کرے گا' کسی دعوت میں نہیں جائے گا اور جنازہ کے ساتھ نہیں جائے گا۔

0064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَبِيتَ اللَّيْلَ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا اِذَا كَانَ لَهُ فُسْطَاطٌ بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَلَا يَضُرُّهُ فِيْ اَيِّهِمَا بَاتَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَبِيتَ فِي الْمَسْجِدِ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا معتکف پر یہ بات لازم ہے کہ وہ رات مسجد میں گزارے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب مسجد کے دروازہ پر اُس کا خیمہ موجود ہو تو پھر اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ وہ جہاں مرضی رات بسر کرے' البتہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ مسجد میں رات گزارے۔

بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اعْتِكَافِهٖ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف کی جگہ سے نکلنا

8065 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ قَالَتْ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ، فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي حُجْرَةِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ بِرَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا، اَوْ قَالَ: شَرًّا"

✵✵ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیے ہوئے تھے' میں رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں آپ کے ساتھ بات چیت کرتی رہی' پھر میں اُٹھی تو آپ بھی میرے ساتھ رخصت کرنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس تھا۔ انصار سے تعلق رکھنے والے دو افراد (مسجد کے پاس سے) گزرے جب اُن دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری بیوی ہے)۔ اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سبحان اللہ! (کیا ہم آپ کے بارے میں منفی سوچ رکھیں گے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان کے خون کی رگوں میں گردش کرتا ہے' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی چیز نہ ڈال دے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بُرائی نہ ڈال دے۔

8066 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُوَرِّقِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُعَلّٰى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ، فَاجْتَمَعَ نِسَاؤُهُ اِلَيْهِ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ: اَقْلِبُكِ اِلٰى بَيْتِكِ، فَذَهَبَ مَعَهَا حَتّٰى اَدْخَلَهَا بَيْتَهَا، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ

✵✵ ابن معلّٰی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے' آپ کی ازواج آپ سے ملنے کے لیے آئیں' پھر وہ وہاں سے اُٹھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی سے کہا: میں تمہیں تمہارے گھر تک پہنچا آتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ تشریف لے گئے یہاں تک کہ اُنہیں اُن کے گھر پہنچا دیا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اعتکاف کیے ہوئے تھے۔

8067 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنَّكِ لَنْ تَخْفِي عَلَيْنَا، وَكَانَتْ طَوِيلَةً، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ عِرْقًا، فَمَا وَضَعَهُ حَتّٰى اُوحِيَ اِلَيْهِ: اَنْ قَدْ رُخِّصَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَوَائِجِكُنَّ لَيْلًا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا باہر نکلیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دیکھا تو بولے: آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہیں گی! وہ خاتون طویل القامت تھیں' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' آپ اُس وقت ایک گوشت والی ہڈی کھا رہے تھے' ابھی آپ نے اُسے رکھا نہیں تھا کہ آپ کی طرف یہ وحی نازل ہوئی کہ خواتین کو اس بات کی رخصت دی گئی ہے کہ وہ رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے گھروں سے باہر

نکل سکتی ہیں۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ وَابْتِيَاعِهِ وَطَلَبِ الدُّنْيَا

باب: اعتکاف کرنے والے شخص کا خرید وفروخت کرنا' یا کوئی دنیاوی کام کرنا

8068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَبِيعُ الْمُعْتَكِفُ، وَلَا يَبْتَاعُ

* زہری بیان کرتے ہیں: معتکف شخص کوئی چیز فروخت نہیں کرے گا اور خریدے گا نہیں۔

8069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَبِيعُ الْمُعْتَكِفُ، وَلَا يَبْتَاعُ، وَلَا يَخْرُجُ إِلَى سُلْطَانٍ فَيُخَاصِمُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَنْوِيَ ذٰلِكَ

* عطاء فرماتے ہیں: معتکف شخص کوئی چیز فروخت نہیں کرے گا' کوئی چیز خریدے گا نہیں اور حاکم وقت کے پاس کسی مقدمہ کے سلسلہ میں نہیں جائے' البتہ اگر وہ اس کی نیت کرلے گا تو حکم مختلف ہوگا۔

8070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُخَاصِمَ الْمُعْتَكِفُ إِلَى أَمِيرٍ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ يَتَجَازَى غَرِيمًا، أَوْ يُوصِيَ أَهْلَهُ فِي صَنِيعِهِمْ وَصَلَاحِ مَعِيشَتِهِمْ، وَيَكْتُبَ كِتَابًا فِي حَاجَتِهِ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ

* عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر معتکف شخص مسجد میں ہی حاکم وقت کے سامنے کوئی مقدمہ پیش کر دیتا ہے' یا کسی مقروض سے قرض کا تقاضا کر دیتا ہے' یا اپنے اہلِ خانہ میں سے کسی کو اُن کے گھر کے معاملات' یا اور کسی دنیاوی معاملہ میں کوئی ہدایت دے دیتا ہے' یا اپنے کسی کام کے سلسلہ میں کوئی تحریر لکھ دیتا ہے۔

یہ بات معمر نے بات بیان کی ہے۔

8071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: "لَا يُلَاحِي الْمُعْتَكِفُ يَقُولُ: لَا يُشَاحِنُ"

* سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: معتکف شخص چیخ و پکار نہیں کرے گا' یعنی وہ لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا۔

8072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمُعْتَكِفُ لَا يَبِيعُ وَلَا يَبْتَاعُ

* مجاہد فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص نہ تو کوئی چیز فروخت کرے گا اور نہ ہی کوئی چیز خریدے گا۔

8073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَا يَبِيعُ الْمُجَاوِرُ وَلَا يَبْتَاعُ

* عمرو بن دینار فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص نہ تو کوئی چیز خریدے گا اور نہ ہی کوئی چیز فروخت کرے گا۔

8074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَعْطَى

عَلِيٌّ جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ بِسِتِّ مِائَةِ دِرْهَمٍ، اَعَانَهُ بِهَا فِي ثَمَنِ خَادِمٍ، فَلَقِيَهُ فَقَالَ: هَلِ ابْتَعْتَ الْخَادِمَ؟ فَقَالَ: اِنِّي مُعْتَكِفٌ، فَقَالَ: وَمَا عَلَيْكَ لَوْ خَرَجْتَ اِلَى السُّوقِ فَابْتَعْتَهَا؟

✺✺ عمار بن عبداللہ بن یسار اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جعدہ بن ہبیرہ کو چھ سو درہم دیئے' وہ ایک خادم کی قیمت کے سلسلہ میں ان دراہم کے ذریعہ اُن کی مدد کرنا چاہ رہے تھے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اُن سے ملاقات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے خادم خرید لیا ہے؟ جعدہ نے عرض کی: میں نے اعتکاف کیا ہوا ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر کیا حرج ہوتا تھا اگر تم بازار جا کر اُسے خرید لیتے۔

8075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَيَنْبَغِي لَهُ اَنْ يُخَاصِمَ اِلَى اَمِيرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِنْ دُعِيَ؟ قَالَ: يَقُولُ: اِنِّي مُجَاوِرٌ

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا معتکف شخص کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ امیر کے سامنے مقدمہ پیش کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر اُس شخص کو بلایا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ کہہ دے گا کہ میں نے اعتکاف کیا ہوا ہے۔

8076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَاْتِي الْمُجَاوِرُ الْمَجَالِسَ فِي الْمَسَاجِدِ؟ وَيَتَحَدَّثُ مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ جِوَارُهُ فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ، اَيَخْرُجُ اِنْ شَاءَ فَيَجْلِسُ فِي اَبْوَابِهِ؟ قَالَ: لَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا معتکف شخص مسجد میں کسی محفل میں شریک ہو سکتا ہے اور لوگوں کے ساتھ بات چیت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کا اعتکاف مسجد کے اندر ہو تو کیا اگر وہ چاہے تو باہر نکل کر مسجد کے دروازہ پر بیٹھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ صرف قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے گا۔

8077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ اِلَّا اَنْ يَشْهَدَ صَلَاةً، اَوْ يَذْهَبَ لِغَائِطٍ

✺✺ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ زمین میں (کہیں بھی نہیں) جائے گا' البتہ وہ نماز میں شریک ہو گا' یا قضائے حاجت کے لیے جائے گا۔

8078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَتَاهُ غَرِيمٌ لَهُ فِي مُجَاوَرِهِ، فَتَجَازَاهُ حَقَّهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، قُلْتُ: فَاُتِيَ مُجَاوَرُهُ، اَيَبْتَاعُ فِيهِ، وَيَبِيعُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آدمی کے اعتکاف کے دوران اُس کا کوئی مقروض اُس کے پاس آتا ہے تو کیا وہ اُس سے اپنے حق کا تقاضا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے

دریافت کیا: اگر اُس کے دوران کوئی شخص آتا ہے تو کیا وہ اعتکاف کے دوران کوئی چیز خرید سکتا ہے یا فروخت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ وُقُوعِهٖ عَلٰى امْرَاَتِهٖ

باب: معتکف کا اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا

8079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنَا فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، وَلٰكِنَّا نَرٰى اَنْ يَعْتِقَ رَقَبَةً مِثْلَ كَفَّارَةِ الَّذِي يَقَعُ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي رَمَضَانَ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اعتکاف کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو زہری نے جواب دیا: اس بارے میں ہم تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' تاہم اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا شخص ایک غلام آزاد کرے گا اور یہ اُس شخص کے کفارہ کی مانند ہوگا جو رمضان میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے۔

8080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ، قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ؟ فَقَالَ: يَعْتِقُ رَقَبَةً، وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اعتکاف کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے۔ تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ غلام آزاد کرے گا' اگر وہ اس کی گنجائش نہیں پاتا تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے گا' اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔

8081 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا وَقَعَ الْمُعْتَكِفُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اسْتَاْنَفَ اعْتِكَافَهُ

٭٭ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر معتکف شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ نئے سرے سے اعتکاف کرے گا۔

8082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَاْتِي الْمُعْتَكِفُ اَهْلَهُ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ يَقُولُ: لَا يُصِيبُ اَهْلَهُ، وَلَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ، وَلَا يَمَسُّ، وَلَا يَجِسُّ، لِيَعْتَزِلْهَا مَا اسْتَطَاعَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَيْضًا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: معتکف شخص اپنی بیوی کے پاس رات یا دن میں نہیں جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' اُس کا بوسہ نہیں لے گا' اُس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا' اُسے چھوئے گا نہیں' اُس کے جسم پر

ہاتھ نہیں پھیرے گا' جہاں تک ہو سکے وہ بیوی سے الگ رہنے کی کوشش کرے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

8083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ جِوَارَهُ اِلَّا الْاِيقَاعُ نَفْسُهُ كَهَيْئَةِ الصِّيَامِ، وَالْحَجِّ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: وہ شخص صحبت کر کے اپنے اعتکاف کو نہیں توڑے گا جس طرح روزہ اور حج ہوتا ہے۔

8084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَاَةٍ نَذَرَتْ اَنْ تَعْتَكِفَ خَمْسِينَ يَوْمًا، ثُمَّ رَدَّهَا زَوْجُهَا قَالَ: تَقْضِي مَا بَقِيَ عَلَيْهَا

✵✵ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے جو ایسی عورت کے بارے میں ہے کہ جو نذر مانتی ہے کہ وہ پچاس دن تک اعتکاف کرے گی' پھر اُس کا شوہر اُسے واپس لے جاتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: وہ باقی رہ جانے والے دنوں کی قضاء کرے گی۔

بَابٌ: هَلْ يُخَاصِمُ الْمُجَاوِرُ؟

باب: کیا معتکف شخص مقدمہ میں حصہ لے سکتا ہے؟

8085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَصْمٌ اَتَاهُ فِي مُجَاوَرِهٖ قَالَ: لِيَدْرَاْ عَنْ نَفْسِهٖ، وَيُجَادِلُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کے اعتکاف کے دوران اُس کا مقابل فریق اُس کے پاس آتا ہے' تو عطاء نے کہا: وہ جہاں تک ہو سکے گا اُسے دور کرنے کی کوشش کرے گا اور اُس کے ساتھ بات چیت کر لے گا۔

8086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ اُتِيَ هَذَا الْمُجَاوِرُ فِي فُسْطَاطِهٖ بَهُوَ بِسِلْعَةٍ يَبِيعُهَا اَوْ يَبْتَاعُهَا، اَيَفْعَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَبِيعُ فِي مُجَاوَرِهٖ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ معتکف آدمی اپنے خیمہ میں موجود ہوتا ہے' اگر اُس کے پاس کوئی سامان آتا ہے جسے اُس نے خریدنا ہوتا ہے یا فروخت کرنا ہوتا ہے' تو کیا وہ ایسا کر لے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اپنے جوار کے دوران اسے فروخت کر سکتا ہے۔

8087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ السُّوقَ يَنْظُرُ قَطُّ قَالَ: اَكْرَهُ ذَلِكَ اِنَّمَا هُوَ الذِّكْرُ وَالْعِبَادَةُ، قُلْتُ: يَكْتُبُ فِي مُجَاوَرِهٖ اِلَى اَمِيرٍ يَطْلُبُ الدُّنْيَا اَوْ اِلَى غُلَامٍ لَهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ وہ کبھی بازار جا

کر جائزہ لے سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کو مکروہ قرار دوں گا کیونکہ اعتکاف کا مقصد ذکر اور عبادت ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ اپنے جوار کے دوران حاکمِ وقت کی طرف خط لکھ سکتا ہے جس میں کسی دنیاوی فائدہ کو طلب کیا گیا ہو یا اپنے غلام کو کوئی خط لکھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُخَاصِمَ الْمُعْتَكِفُ الْأَمِيرَ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ يَتَجَازَى غَرِيمًا فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابن جریج فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر معتکف شخص مسجد میں امیر کے سامنے کسی مقدمہ کے سلسلہ میں پیش ہوتا ہے یا مسجد میں اپنے مقروض سے قرض کا تقاضا کرتا ہے۔

بَابُ مُرُورِهِ تَحْتَ السَّقْفِ

باب: معتکف کا چھت کے نیچے سے گزرنا

8080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ يُقَالُ: لَا يَدْخُلُ بَيْتًا، وَلَا يَمُرُّ تَحْتَ سَقْفٍ تَحْتِ عَتَبٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات کہی جاتی ہے کہ معتکف شخص گھر میں داخل نہیں ہوگا اور ایسی چھت کے نیچے سے نہیں گزرے گا جس کے نیچے چوکھٹ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

0090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُجَاوِرُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ يَجْلِسُ تَحْتَ ظُلَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهُوَ تَحْتَ سَقْفٍ قَالَ: إِنَّ الْمَسْجِدَ لَيْسَ كَشَيْءٍ قَالَ إِنْسَانٌ: فَإِنْ ذَهَبَ الْخَلَاءَ؟ قَالَ: فِي الْجِبَالِ وَفِي الصُّعُدَاتِ، قُلْتُ: مُجَاوِرٌ فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ أَيَجْعَلُ فُسْطَاطَهُ بِبَابِهِ لِحَاجَتِهِ إِنْ شَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ ذَهَبَ الْخَلَاءَ أَيَمُرُّ تَحْتَ سَقْفٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَيَمُرُّ تَحْتَ قَبْوٍ مَقْبُوٍّ، أَوْ حِجَارَةٍ، وَلَيْسَ فِيهِ عَتَبٌ، وَلَا خَشَبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: "مَا الْقَبْوُ؟ قَالَ: الطَّاقَةُ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد کے دروازہ پر جوار کرنے والا شخص سائے کے نیچے بیٹھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر وہ چھت کے نیچے ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: مسجد کسی اور چیز کی طرح نہیں ہے۔ ایک شخص نے کہا: اگر وہ قضائے حاجت کے لیے چلا جائے؟ تو اُنہوں نے کہا: وہ پہاڑوں میں یا بلندیوں پر چلا جائے۔ میں نے دریافت کیا: مسجد کے اندر اعتکاف کرنے والا شخص قضائے حاجت کے لیے اگر چاہے تو دروازہ پر خیمہ لگا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ قضائے حاجت کے لیے جاتا ہے تو کسی چھت کے نیچے سے گزر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ کسی ملی ہوئی عمارت

کے نیچے سے گزر سکتا ہے' یا پتھر کے نیچے سے گزر سکتا ہے' جس میں کوئی چوکھٹ نہ ہو' یا لکڑی نہ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

کتاب کے ناقل کہتے ہیں: میں نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: لفظ قبو کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: طاق۔

8091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فِي الْقَبْوِ الْمَقْبُوِّ قَالَ: وَاَيُّ عَتَبٍ اَشَدُّ مِنَ الْقَبْوِ الْمَقْبُوِّ؟ قُلْتُ: فَحَجَرٌ مُجَيَّرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذٰلِكَ عَتَبٌ لَا يَمُرَّ تَحْتَهُ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفَاَضْرِبُ خَيْمَةً بِبَابِ الْمَسْجِدِ اُجَاوِرُ فِيهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَاِنَّهُ عَتَبٌ قَالَ: لَا بَاْسَ، قُلْتُ: اَفَاَضْرِبُهَا خَشَبَةً مِنْ عِيدَانٍ، ثُمَّ يَجْعَلُ عَلَيْهَا غِشَائَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ لِيَمُرَّ تَحْتَهَا اِنْ شَاءَ قَالَ: وَذٰلِكَ لَيْسَ فِيْ بُنْيَانٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے طاق کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ طاق سے زیادہ مضبوط چوکھٹ اور کون سی ہوتی ہے؟ میں نے دریافت کیا: تو لگائے ہوئے پتھر کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ چوکھٹ شمار ہوتا ہے' آدمی اُس کے نیچے سے نہیں گزر سکتا ہے۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد کے دروازے پر خیمہ اگر میں لگا لیتا ہوں اور اُس میں جوار کرتا ہوں؟ تو اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! میں نے کہا: وہ بھی تو چوکھٹ ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں عیدان کی لکڑی لگا لیتا ہوں اور پھر اُس پر کپڑا ڈال لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! پھر اگر آدمی چاہے تو اُس کے نیچے سے گزر سکتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز عمارت شمار نہیں ہوتی ہے۔

بَابٌ: يُفَرِّقُونَ بَيْنَ جِوَارِ الْقَرَوِيِّ، وَالْبَدَوِيِّ

باب: علماء نے قروی (شہری) اور بدوی (دیہاتی) کے جوار میں فرق کیا ہے

8092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: فَرَّقَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ جِوَارِ الْقَرَوِيِّ، وَالْبَدَوِيِّ قَالَ: اَمَّا الْقَرَوِيُّ اِذَا نَذَرَ الْجِوَارَ يَهْجُرُ بَيْتَهُ، وَيَهْجُرُ الزَّوْجَ، وَصَامَ وَالْبَدَوِيُّ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، فَاِذَا نَذَرَ الْجِوَارَ كَانَتْ مَكَّةُ حِيْنَئِذٍ كُلُّهَا فَيُجَاوِرُ فِيْ اَيِّ نَوَاحِي مَكَّةَ شَاءَ، وَفِيْ اَيِّ بُيُوتِهَا شَاءَ، وَلَمْ يَصُمْ، وَاَصَابَ النِّسَاءَ اِنْ شَاءَ، وَيَبِيعُ، وَيَبْتَاعُ، وَيَنْتَابُ الْمَجَالِسَ، وَيَدْخُلُ الْبُيُوتَ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ اِلَّا اَنْ يَنْوِيَ فِيْ نَفْسِهِ اَنْ يَكُونَ جِوَارُهُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ، وَيَعْتَزِلَ مَا يُنْهَى عَنْهُ فِي الْمُجَاوَرَةِ، وَجَعَلَ اَهْلَ عَرَفَةَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، وَتَلَا (ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ اَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 196) قَالَ: وَسَمِعْنَا ذٰلِكَ يُقَالُ: قُلْتُ: فَيَخْرُجُ اِلَى اَهْلٍ لِحَاجَةٍ فِيْ اَمْرٍ اسْتَوَى عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلَمْ يَحُجَّ، وَلَمْ يَعْتَمِرْ، وَلَمْ يَخْتَلِفَانِ، قَالَ: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ خَيْرٌ مِمَّا هُوَ فِيهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے میرے سامنے قروی اور بدوی کے اعتکاف میں فرق کیا ہے' جہاں تک کروی

کا تعلق ہے تو اگر وہ جوار کی نذر مانتا ہے تو وہ اپنے گھر سے لاتعلق ہو جائے گا' اپنی بیوی سے لاتعلق ہو جائے گا اور روزہ رکھے گا' وہ بدوی جو اہلِ مکہ میں سے نہیں ہے اگر وہ جوار کی نذر مانتا ہے تو ان تمام دنوں میں وہ مکہ میں جہاں چاہے جوار کر سکتا ہے اور جس گھر میں چاہے جوار کر سکتا ہے' وہ روزہ نہیں رکھے گا' اگر وہ چاہے تو بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' کوئی چیز فروخت کر سکتا ہے یا خرید سکتا ہے' محافل میں شریک ہو سکتا ہے' گھروں کے اندر جا سکتا ہے' بیمار کی عیادت کر سکتا ہے' جنازہ کے ساتھ جا سکتا ہے' البتہ اگر وہ یہ نیت کرتا ہے کہ اُس کا جوار مسجد کے دروازہ پر ہوگا تو وہ اُن تمام چیزوں سے الگ رہے گا' مجاورت میں جن سے منع کیا گیا ہے۔ عطاء نے اہلِ عرفہ کو بھی اہلِ مکہ میں شمار کیا ہے۔ اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ حکم اُس شخص کے لیے ہے جس کے اہلِ خانہ مسجد حرام میں موجود نہ ہوں''۔

اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ ہم نے یہ بات سنی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے (کہ اہلِ عرفہ بھی اہلِ مکہ میں شمار ہوں گے)۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ اپنے گھر میں کسی کام کے سلسلہ میں جاتا ہے تو وہاں ٹھہر جائے گا؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں' میں نے دریافت کیا: پھر نہ تو اُس نے حج کیا' نہ عمرہ کیا اور نہ کوئی اختلاط کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حج اور عمرہ اُس سے زیادہ بہتر ہے جس میں وہ ہے۔

8093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْبَدَوِيِّ: اِذَا نَذَرَ جِوَارًا لَمْ يَنْوِهِ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُ يُجَاوِرُ بِاَيِّ الْقَرْيَةِ شَاءَ

✱✱ عمرو بن دینار نے بدوی کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جب وہ جوار کی نذر مانے اور وہ مسجد کے دروازہ کی نیت نہ کرے' تو پھر وہ بستی میں جہاں چاہے جوار کر سکتا ہے۔

8094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: يُجَاوِرُ مَنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِهَا حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَيُجَاوِرُ اَهْلُهَا بِبَابِ الْمَسْجِدِ اِنْ كَانَ نَوَى الِاعْتِكَافَ بِبَابِهِ، وَيُكْرَهُ الرُّقَادُ فِي الْمَسْجِدِ

✱✱ ابن طاؤس بیان کرتے ہیں: ایسا شخص اپنے گھر کے علاوہ اور کہیں بھی جوار کر لے گا جہاں وہ چاہے گا اور وہ مسجد کے دروازہ پر بھی جوار کر سکتا ہے' اگر اُس نے دروازہ پر اعتکاف کی نیت کی تھی' البتہ مسجد میں سونے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

8095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْحَرَمُ كُلُّهُ مَسْجِدٌ يَعْتَكِفُ فِي اَيِّهِ شَاءَ، وَاِنْ شَاءَ فِي مَنْزِلِهِ اِلَّا اَنَّهُ لَا يُصَلِّي اِلَّا فِي جَمَاعَةٍ

✱✱ مجاہد فرماتے ہیں: حرم سارے کا سارا مسجد ہے' آدمی اُس میں جہاں چاہے اعتکاف کر سکتا ہے' اگر وہ چاہے تو اپنی رہائشی جگہ پر اعتکاف کر لے' ویسے اُسے نماز باجماعت ادا کرنا ہوگی۔

8096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ اِنْسَانٍ نَذَرَ جِوَارًا سَنَةً قَالَ: فَلْيَحُجَّ، وَلْيُبْدِلْ مَا غَابَ فِي الْحَجِّ، وَلَا يَاْتَنِفْ سَنَةً مُسْتَقْبَلَةً

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جوایک سال کے جوار کی نذر مانتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص حج کرلے اور حج میں جو غیر موجود رہا اُس کا بدل دیدے' وہ اگلے سال نئے سرے سے جوار نہیں کرے گا۔

بَابُ جِوَارِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا جوار کرنا

8097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ، وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ خَرَجَتْ اِلٰى بَيْتِهَا، فَاِذَا طَهُرَتْ قَضَتْ ذٰلِكَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت کو اعتکاف کے دوران حیض آجائے تو وہ نکل کر اپنے گھر چلی جائے گی' جب وہ پاک ہوگی تو اُس کی قضاء کرلے گی۔

8098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا حَاضَتْ، وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ رَجَعَتْ اِلٰى بَيْتِهَا، فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْتَرْجِعْ اِلٰى جِوَارِهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جب عورت کو اعتکاف کے دوران حیض آجائے تو وہ اپنے گھر واپس چلی جائے گی' جب وہ پاک ہوگی تو اپنے جوار کی طرف واپس آجائے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

8099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَلَا يَمَسُّهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ جِوَارِهَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: (اعتکاف کرنے والی عورت) کا شوہر اُسے چھونہیں سکے گا (یعنی اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرسکے گا) جب تک وہ عورت اپنے جوار سے فارغ نہیں ہوتی۔

8100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طَهُرَتْ بَعْضَ النَّهَارِ قَالَ: فَلْتَذْهَبْ يَوْمَئِذٍ، وَلَا تَعْتَدَّ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت اگر دن کے کچھ حصہ میں پاک ہوجاتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُسی دن چلی جائے گی اور اُس دن کو شمار نہیں کرے گی۔

8101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اعْتَكَفَتِ الْمَرْاَةُ فَحَاضَتْ، فَلْتَضْرِبْ فُسْطَاطًا فِيْ دَارِهَا، فَاِذَا طَهُرَتْ قَضَتْ تِلْكَ الْاَيَّامَ قَالَ فُضَيْلٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تَضَعُ سِتْرًا فِيْ دَارِهَا

✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب عورت اعتکاف کرے اور اُسے حیض آ جائے تو وہ اپنے گھر میں خیمہ لگا لے گی' جب وہ پاک ہوگی تو اُن دنوں کی قضاء کر لے گی۔

منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ اپنے گھر میں پردہ لگا لے گی۔

8102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا طَهُرَتْ، وَهِيَ فِيْ بَيْتِهَا اَيَمَسُّهَا زَوْجُهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَقْطَعَ ذٰلِكَ جِوَارَهَا، قُلْتُ: وَلَا يُقَبِّلُهَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فِيْ حَيْضَتِهَا يُقَبِّلُهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَيُبَاشِرُ جَزْلَتَهَا الْعُلْيَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ عَطَاءٌ: وَيَنَالُ مِنْهَا مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنَ امْرَاَتِهِ حَائِضًا فِيْ غَيْرِ جِوَارٍ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب عورت پاک ہو جائے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہو تو کیا اُس دن میں اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر وہ اُس عورت کے جوار کو توڑنا چاہے (تو ایسا کر لے گا)۔ میں نے دریافت کیا: وہ شوہر اُس کا بوسہ بھی نہیں لے سکتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اُس عورت کے حیض کے دوران اُس کا شوہر اُس کا بوسہ لے سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا اُس کا شوہر اُس کے جسم کے بالائی حصہ کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔ عطاء بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کا شوہر اُس کے ساتھ وہ تمام کام کر سکتا ہے' جو کسی بھی حیض والی عورت کا شوہر اُس کے ساتھ کر سکتا ہے' جو (حیض والی عورت) جوار میں نہ ہو۔

8103 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاشْتَكَتْ شَكْوَى يَمْنَعُهَا الصِّيَامَ قَالَ: تَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِهَا اِنْ شَاءَتْ حَتّٰى تَصِحَّ، قُلْتُ: اَفَيَمَسُّهَا زَوْجُهَا فِيْ وَجَعِهَا؟ قَالَ: لَهَا اللّٰهُ اِذًا اِلَّا اَنْ تَقْطَعَ جِوَارَهَا، قُلْتُ: وَلَا قُبْلَةً، وَلَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت بیمار ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ روزہ رکھنے کے قابل نہیں رہتی' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ چاہے تو اپنے گھر واپس چلی جائے جب تک تندرست نہیں ہو جاتی۔ میں نے دریافت کیا: کیا اُس کی بیماری کے دوران اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں' البتہ یہ ہوگا کہ وہ عورت اپنے اعتکاف کو ختم کر دے گی۔ میں نے دریافت کیا: بوسہ بھی نہیں لے سکتا اور کچھ بھی نہیں کر سکتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ نِكَاحِ الْمُجَاوِرِ وَطِيبِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب: جوار کرنے والے شخص کا نکاح کرنا اور مرد اور عورت کا خوشبو لگانا

8104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ تُنْكَحَ الْمُجَاوِرَةُ فِيْ

جِوَارِهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسُئِلَ عَطَاءٌ اَتَتَطَيَّبُ الْمُعْتَكِفَةُ، وَتَتَزَيَّنُ؟ فَقَالَ: لَا، اَتُرِيدُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا؟ لَا تَطَيَّبُ، قُلْتُ: فَفَعَلَتْ، اَيَقْطَعُ ذٰلِكَ جِوَارَهَا؟ قَالَ: لَا، وَلِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَهِيَ فِي عِبَادَةٍ، وَتَخَشُّعٍ؟ اِنَّمَا طِيبُ الْمَرْاَةِ، وَزِينَتُهَا لِزَوْجِهَا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جوار میں بیٹھی ہوئی عورت کے جوار کے دوران اُس سے نکاح کرلیا جائے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے سوال کیا گیا: کیا اعتکاف کرنے والی عورت خوشبو لگا سکتی ہے اور آراستہ ہوسکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیا وہ یہ چاہتی ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرلے وہ خوشبو نہیں لگائے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ ایسا کرلیتی ہے تو کیا اُس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ ایسا کیوں کرے گی جبکہ وہ عبادت کررہی ہے اور خشوع وخضوع اختیار کیے ہوئے ہے عورت کا خوشبو لگانا اور زیب وزینت اختیار کرنا اُس کے شوہر کے لیے ہوتا ہے۔

8105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ كُرِهَ اَنْ يَتَطَيَّبَ الْمُعْتَكِفُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: معتکف شخص کے لیے خوشبو لگانے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

8106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالطِّيبِ لِلْمُعْتَكِفِ

✵✵ امام مالک فرماتے ہیں: معتکف شخص کے خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: طِيبُ الْمَرْاَةِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا

باب: عورت کا خوشبو لگا کر اپنے گھر سے نکلنا

8107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِهِ مُتَطَيِّبَةً، فَوَجَدَ رِيحَهَا، فَعَلَاهَا بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ قَالَ: تَخْرُجْنَ مُتَطَيِّبَاتٍ، فَيَجِدُ الرِّجَالُ رِيحَكُنَّ، وَاِنَّمَا قُلُوبُ الرِّجَالِ عِنْدَ اُنُوفِهِمْ، اخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ

✵✵ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُس کی خوشبو محسوس ہوئی تو اُنہوں نے اپنا دُرّہ بلند کیا پھر اُنہوں نے فرمایا: تم خواتین خوشبو لگا کر نکلتی ہو تاکہ مردوں کو تمہاری خوشبو محسوس ہو! مردوں کے دل اُن کی ناک کے قریب ہوتے ہیں تم خوشبو لگائے بغیر نکلا کرو۔

8108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " كَانَ يُنْهَى اَنْ تَطَيَّبَ الْمَرْاَةُ، وَتَزَيَّنُ ثُمَّ تَخْرُجُ قُلْتُ: وَالنَّاكِحُ؟ قَالَ: وَالنَّاكِحُ، ثُمَّ قَالَ: (وَلَا تَبَرَّجْنَ) (الأحزاب: 33)، قَالَ لَهُ آخَرُ: وَتَبَرُّجُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ تَخْرُجُ كَذٰلِكَ، فَيُسْاَلُ عَنْهَا مَنْ هِيَ؟

✷✷ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اس بات سے منع کیا جاتا تھا کہ عورت خوشبو لگا کر آراستہ ہو کر باہر نکلے۔ میں نے دریافت کیا: شادی شدہ بھی؟ انہوں نے جواب دیا: شادی شدہ بھی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم زینت کو ظاہر نہ کرو''۔

اُن سے دوسرے شخص نے دریافت کیا: کیا یہ چیز زینت کو ظاہر کرنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کوئی خاتون اس طرح نکلتی تھی تو دریافت کیا جاتا تھا: کہ یہ عورت کون ہے؟

8109 حدیث نبوی:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى اَبِيْ رُهْمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَقْبَلَتْهُ امْرَاَةٌ يَفُوحُ طِيبُهَا لِذَيْلِهَا اِعْصَارٌ، فَقَالَ لَهَا: يَا اَمَةَ الْجَبَّارِ اَنّٰى جِئْتِ؟ قَالَتْ: مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: اَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَارْجِعِي؛ فَاِنِّي سَمِعْتُ حَبِيبِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهٰذَا الْمَسْجِدِ، اَوْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ كَغُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

✷✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ اُن کا سامنا ایک خاتون سے ہوا' جس کی خوشبو پھیل رہی تھی اور اُس کے پر خوشبو چھڑکی ہوئی تھی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون سے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز! تم کہاں سے آئی ہو اُس نے جواب دیا: مسجد سے! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے مسجد میں جانے کے لیے خوشبو لگائی تھی؟ اُس نے کہا: جی ہاں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ! میں نے اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی نماز قبول نہیں کرتا جو مسجد (میں جانے) کے لیے خوشبو لگاتی ہے' جب تک وہ عورت اُسے یوں نہیں دھو لیتی' جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے''۔

8110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

8111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ مُتَزَيِّنَةً اَذِنَ لَهَا زَوْجُهَا، فَاُخْبِرَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَطَلَبَهَا فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: هٰذِهِ الْخَارِجَةُ، وَهٰذَا لَمُرْسِلُهَا لَوْ قَدَرْتُ عَلَيْهِمَا لَشَتَّرْتُ بِهِمَا، ثُمَّ قَالَ: تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰى اَبِيهَا يَكِيدُ بِنَفْسِهِ وَاِلٰى اَخِيهَا يَكِيدُ بِنَفْسِهِ، فَاِذَا خَرَجَتْ فَلْتَلْبَسْ مَعَاوِزَهَا، فَاِذَا رَجَعَتْ فَلْتَاْخُذْ زِينَتَهَا فِيْ بَيْتِهَا، وَلْتَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِيْ شَتَّرْتُ سَمَّعْتُ بِهِمَا وَالْمَعَاوِزُ خَلِقُ الثِّيَابِ

✷✷ لیث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک عورت آراستہ ہو کر باہر نکلی' اُس عورت کے شوہر نے اُسے اجازت دی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس عورت کے بارے میں پتا چلا تو اُنہوں نے اُس عورت کو بلوایا' لیکن وہ اُسے نہیں بلوا سکے (یعنی وہ عورت نہیں آئی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور بولے: یہ نکلنے والی عورت اور یہ اُسے بھیجنا والا مرد اگر میں ان

دونوں پر قابو پالوں تو میں ان دونوں کو سزا دوں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت اپنے باپ کی طرف جانے کے لیے نکلتی ہے جو قریب المرگ ہو اور اپنے بھائی کی طرف جانے کے لیے نکلتی ہے جو قریب المرگ ہو اور جب وہ عورت نکلے تو وہ اپنے پرانے پہن لے اور جب وہ واپس آ جائے تو اپنے گھر میں اپنی زیب و زینت کی چیزیں اختیار کرے اور اپنے شوہر کے لیے آراستہ ہو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ شترت کا مطلب ہے: میں اُن دونوں کو رسوا کروں گا' اور لفظ معاوز کا مطلب پرانے کپڑے ہیں۔

8112 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: اِذَا اَرَادَتْ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَشْهَدَ الْعِشَاءَ، فَلَا تَمَسَّ طِيبًا

* * بسر بن سعید روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے فرمایا: جب کوئی خاتون عشاء کی نماز میں شریک ہونے (ہونے کے لیے گھر سے نکلنے) کا ارادہ کرے' تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

8113 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلٰى حَفْصَةَ، وَهِيَ اُخْتُهَا، تَسْاَلُهَا عَنِ الطِّيبِ، وَاَرَادَتْ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الطِّيبُ لِلْفِرَاشِ

* * عبید بن یزید بن سراقہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنی بہن سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور اُن سے خوشبو لگانے کے بارے میں دریافت کیا کہ جب عورت باہر نکلنے لگتی ہے (تو وہ خوشبو لگائے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: خوشبو بچھونے کے لیے ہوتی ہے (یعنی شوہر کے قریب جانے پر لگائی جاتی ہے)۔

8114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: لَاَنْ اُزَاحِمَ جَمَلًا قَدْ هُنِءَ قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُزَاحِمَ امْرَاَةً مُتَعَطِّرَةً، وَلَاَنْ يُمْلَا جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يُمْلَا شِعْرًا

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے اونٹ کی مزاحمت کروں جس پر تارکول کا لیپ کیا گیا ہو' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسی عورت کا سامنا کروں' جس نے عطر لگایا ہوا ہو' اور آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے' یہ اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

8115 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ مِثْلَهُ

* * اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

8116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: اسْتَاْذَنَتْ اِبْرَاهِيمَ امْرَاَتُهُ اَنْ تَاْتِيَ بَعْضَ اَهْلِهَا، فَاَذِنَ لَهَا، فَلَمَّا خَرَجَتْ، وَجَدَ مِنْهَا رِيحًا طَيِّبَةً، فَقَالَ: ارْجِعِي اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ

خَرَجَتْ فَإِنَّمَا هُوَ نَارٌ، وَشَنَارٌ

٭٭ اعمش بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کی اہلیہ نے اُن سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے کسی رشتہ دار کے ہاں جائیں تو ابراہیم نخعی نے اُنہیں اجازت دے دی جب وہ خاتون باہر نکلنے لگی تو ابراہیم نخعی کو اُس سے عمدہ خوشبو محسوس ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا: تم واپس جاؤ! کیونکہ جب عورت خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے تو وہ آگ ہوتی ہے اور عار کا باعث ہوتی ہے۔

8117 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: طَافَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ صُفُوفِ النِّسَاءِ فَوَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً مِنْ رَاْسِ امْرَاَةٍ، فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَيَّتُكُنَّ هِيَ لَفَعَلْتُ، وَلَفَعَلْتُ، لِتَطَّيَّبْ اِحْدَاكُنَّ لِزَوْجِهَا، فَاِذَا خَرَجَتْ لَبِسَتْ اَطْمَارَ وَلِيدَتِهَا قَالَ: فَبَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِي كَانَتْ تَطَيَّبَتْ بَالَتْ فِيْ ثِيَابِهَا مِنَ الْفَرَقِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خواتین کی صفوں کے درمیان چکر لگایا تو اُنہیں ایک خاتون کے سر سے عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے یہ پتا چل جائے کہ تم میں سے کس نے یہ لگائی ہوئی ہے تو میں یہ کروں گا اور یہ کروں گا، عورت کو خوشبو اپنے شوہر کے لیے لگانی چاہیے جب وہ باہر نکلے تو وہ اپنی کنیز کے کپڑے پہن لے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو عورت خوشبو لگایا کرتی ہے وہ خوف کی وجہ سے اپنے کپڑوں میں پیشاب کرتی ہے۔

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

کتاب: مناسک کے بارے میں روایات

بَابُ فَضْلِ اَيَّامِ الْعَشْرِ وَالتَّعْرِيفِ فِي الْاَمْصَارِ

باب: (ذوالحج کے پہلے) دس دنوں کی فضیلت' اور مختلف شہروں میں عرفہ کا دن منانا

8118 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَمَلٍ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلٍ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَمْ تَبْلُغْ قَتْلًا

قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَمَلٍ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلٍ فِي الْعَشْرِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مَا لَمْ يَخْرُجْ رَجُلٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَا يَرْجِعُ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ

✱✱ عمر بن ذر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ذوالحج کے پہلے عشرہ میں کیے جانے والے عمل کے مقابلہ میں' کوئی بھی عمل زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' جبکہ آدمی شہید نہ ہوا ہو''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ مجاہد سے کیا' تو اُنہوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی عمل (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں! ماسوائے اس صورت کے کہ آدمی اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے اور پھر کوئی چیز لے کر واپس نہ آئے''۔

8119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " مَا مِنْ

عَمَلٍ فِيْ اَيَّامِ السَّنَةِ اَفْضَلُ مِنْهُ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ قَالَ: وَهِيَ الْعَشْرُ الَّذِى اَتَمَّهَا اللّٰهُ لِمُوْسَى "

✵ مجاہد فرماتے ہیں: سال کے تمام دنوں میں کیا جانے والا کوئی بھی عمل (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں کیے جانے والے عمل سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ یہ وہ عشرہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے مکمل کیا تھا۔

8120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى الضُّحَى قَالَ: سُئِلَ مَسْرُوْقٌ عَنِ (الْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ) (الفجر: 2) قَالَ: هِيَ اَفْضَلُ اَيَّامِ السَّنَةِ

✵ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: مسروق سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''فجر کی قسم ہے اور دس راتوں کی قسم ہے''۔

تو مسروق نے کہا: یہ سال کے سب سے زیادہ فضیلت والے دن ہیں۔

8121 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِيهِنَّ الْعَمَلُ، اَوْ اَفْضَلُ فِيهِنَّ الْعَمَلُ مِنْ اَيَّامِ الْعَشْرِ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ، وَمَالِهٖ، فَلَا يَرْجِعُ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ

✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں، جن میں عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہو (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) زیادہ فضیلت والا ہو۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! جہاد بھی نہیں؟

8121- صحيح البخاري، كتاب الجمعة، ابواب العيدين، باب فضل العمل في ايام التشريق، حديث:940، صحيح ابن خزيمة، كتاب المناسك، جماع ابواب ذكر افعال اختلف الناس في اباحته للمحرم، باب فضل العمل في عشر ذي الحجة، حديث:2673، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الصيام، باب بيان الترغيب في صوم شعبان، حديث:2421، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب في فضل العمل في العشر، حديث:1772، سنن ابي داؤد، كتاب الصوم، باب في صوم العشر، حديث:2095، سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب صيام العشر، حديث:1723، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب فضل الجهاد، ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه، حديث:19144، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2501، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصيام، باب العمل الصالح في العشر من ذي الحجة، حديث:7880، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:1915، مسند الطيالسي، احاديث النساء، وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، وسعيد بن جبير، حديث:2742، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث:6816، المعجم الصغير للطبراني، من اسمه محمد، حديث:890، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، سعيد بن جبير، حديث:12069

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد بھی نہیں! ماسوائے اُس شخص کے جو اپنی جان اور مال کو لے کر نکلے اور کچھ بھی لے کر واپس نہ آئے''۔

8122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ لِلْحَسَنِ: اَلَا تَخْرُجُ بِالنَّاسِ فَتُعَرِّفَ بِهِمْ، وَذٰلِكَ بِالْبَصْرَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: اِنَّمَا الْمُعَرَّفُ بِعَرَفَةَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: اَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِاَرْضِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ

✲✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ نے حسن بصری سے کہا: عرفہ کا دن منانے کے لیے آپ لوگوں کو لے کر نکلتے کیوں نہیں ہیں؟ وہ اُس وقت بصرہ میں تھے راوی کہتے ہیں: تو حسن بصری نے کہا: عرفہ کا اہتمام عرفہ میں ہوتا ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہماری سرزمین پر سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کا دن منانے کا اہتمام کیا تھا۔

8123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَذَاكَرْتُ ابْنَهُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ، فَانْفَتَلَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: مَاذَا تَذَاكَرَانِ؟ قَالَ: قُلْتُ: (طسم) (الشعراء: 1)، (وَحم) قَالَ: فَوَاتِحُ يُفْتَحُ بِهَا الْقُرْاٰنُ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَذَا، وَكَذَا قَالَ: فَمَا اِلَّا اَنْ ذَكَرَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ مِنَ الْاِسْلَامِ بِمَنْزِلٍ، اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِمَنْزِلٍ، كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: " ذَاكُمْ فَتَى الْكُهُوْلِ اِنَّ لَهُ لِسَانًا سَؤُوْلًا، وَقَلْبًا عَقُوْلًا، كَانَ يَقُوْمُ عَلَى مِنْبَرِنَا هٰذَا، اَحْسَبُهُ قَالَ: عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَيَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يُفَسِّرُهَا اٰيَةً، اٰيَةً، وَكَانَ مِثَجَّةً بَحْرًا غَرْبًا "

✲✲ ابوبکر ہذلی بیان کرتے ہیں: میں حسن بصری کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے میں نے اُن کے صاحبزادے کے ساتھ قرآن کے کسی حصہ کے بارے میں گفتگو شروع کی جب وہ نماز پڑھ کر ہماری طرف آئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کس بات کا تذکرہ کر رہے تھے؟ تو میں نے کہا: طسم اور حم کا۔ اُنہوں نے جواب دیا: یہ آغاز کے الفاظ ہیں جن کے ذریعہ قرآن کا آغاز ہوتا ہے۔ میں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تو یہ یہ بات کہتے ہیں۔ تو اُنہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اسلام میں ایک مقام ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قرآن کے حوالے سے ایک مقام ہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: یہ نوجوان عمر رسیدہ افراد سے بڑھ کر ہے اس کے پاس ایسی زبان ہے جو سوال کرتی ہے اور ایسا دل ہے جو سمجھ رکھتا ہے اور یہ ہمارے اس منبر پر کھڑا ہو سکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی: عرفہ کی شام اُنہوں نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کی اور پھر اُس کی ایک ایک آیت کی تفسیر بیان کرنا شروع کی وہ ایک پرنالہ تھے سمندر تھے ڈول تھے (یعنی علم کے ماہر تھے)۔

8124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ

بِاَرْضِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَتَّعِدُّ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْبَقَرَةَ آيَةً آيَةً، وَكَانَ مَثَجًّا عَالِمًا

✻✻ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہماری سرزمین پر سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کا دن منانا شروع کیا' وہ عرفہ کی شام کھڑے ہوتے تھے اور سورۂ بقرہ کی ایک' ایک آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے' وہ بڑے زبردست عالم تھے۔

8125 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِى زِيَادٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَاَفْضَلُ مَا قُلْتُهُ اَنَا، وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ"

قَالَ مَالِكٌ: وَاَخْبَرَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى عَبْلَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَوْمٌ اِبْلِيسُ فِيهِ اَدْحَرُ، وَلَا اَدْحَقُ، وَلَا هُوَ اَغْيَظُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، مِمَّا يَرَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ، وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنِ الْاُمُورِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رَاَى يَوْمَ بَدْرٍ، قِيلَ: وَمَا رَاَى يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: اِنَّهُ قَدْ رَاَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ

✻✻ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والی دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے افضل کلمہ جو میں نے پڑھا اور مجھ سے پہلے انبیاء نے پڑھا' وہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ پڑھنا ہے''۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے جس میں شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ پراگندہ حال' پریشان اور غضبناک ہوتا ہے' کیونکہ وہ اس دن رحمت نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے' بڑے بڑے اُمور سے درگزر کرنے کو دیکھتا ہے' البتہ اُس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جو اُس نے غزوۂ بدر کے دن دیکھی تھی۔ عرض کی گئی: غزوۂ بدر کے دن اُس نے کیا دیکھا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اُس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا کہ وہ فرشتوں کی صف بندی کر رہے تھے''۔

8126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صِيَامُ يَوْمٍ مِنَ الْعَشْرِ يَعْدِلُ شَهْرَيْنِ

✻✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: (ذوالحج کے پہلے) عشرہ کا ایک دن کا روزہ دو مہینوں کے روزوں کے برابر ہے۔

8127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

✻✻ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں کبھی روزہ

رکھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

8128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَرَى النَّاسَ يُعَرِّفُونَ فِي الْمَسْجِدِ بِالْكُوفَةِ فَلَا يُعَرِّفُ مَعَهُمْ

✻✻ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں لوگوں کو عرفہ کا دن اتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن وہ خود اُن کے ساتھ یہ دن نہیں منایا کرتے تھے۔

بَابُ الضَّحَايَا

باب: قربانی کا بیان

8129 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

✻✻ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں دوسینگوں والے (کچھ) سیاہ بالوں والے سفید دُنبوں کی قربانی کی تھی۔

8130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ

✻✻ سیّدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودُنبوں کی قربانی کی تھی۔

8131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: مَرَّ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي فُطَيْمَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ أَعْيَنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَشْبَهَ هَذَا بِالْكَبْشِ الَّذِي ضَحَّى إِبْرَاهِيمُ فَاشْتَرَى مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ كَبْشًا أَقْرَنَ أَعْيَنَ، فَأَهْدَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحَّى بِهِ

✻✻ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: نعمان بن ابوفطیمہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' اُن کے ساتھ ایک دُنبہ تھا جو سینگوں اور بڑی آنکھوں والا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اُس دُنبے کے ساتھ کتنی مشابہت رکھتا ہے جس کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی! تو حضرت معاذ بن عفراء نے سینگوں اور سیاہ آنکھوں والا دُنبہ خرید لیا اور اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی قربانی کی۔

8132 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَعْيَنَ أَقْرَنَ فَحِيلٍ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں اور بڑی آنکھوں والے موٹے تازے

دُنبے کی قربانی کی تھی۔

8133 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ بِالْمُصَلَّى، اَوْ قَالَ: نَحَرَ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (قربانی کا جانور) عیدگاہ میں ذبح کیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نحر کیا تھا۔

8134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبَةٌ الضَّحِيَّةُ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: لَا، وَقَدْ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا لوگوں پر قربانی کرنا واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن نبی اکرم ﷺ نے قربانی کی ہے۔

8135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ تَرَكْتَهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ

✻✻ سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص سے یہ کہا: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کی تھی اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

8136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يُضَحِّي عَنْ حَبَلٍ، وَلٰكِنْ كَانَ يُضَحِّي عَنْ وَلَدِهِ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ وَيَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ كُلِّهِمْ

✻✻ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ حمل (یعنی ماں کے پیٹ میں موجود بچے) کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے البتہ وہ اپنے تمام چھوٹے اور بڑے بچوں کی طرف سے قربانی کرتے تھے اور وہ اپنے تمام بچوں کا عقیقہ کرتے تھے۔

8137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشٍ، اَنَّ عَلِيًّا ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "لَيْسَ الْاَضَاحِي بِشَيْءٍ، اَوْ قَالَ: لَيْسَ بِوَاجِبٍ، مَنْ شَاءَ ضَحَّى، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُضَحِّ"

✻✻ حنش نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو دُنبوں کی قربانی کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قربانی کوئی (لازم) چیز نہیں ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) واجب نہیں ہے جو شخص چاہے وہ قربانی کر لے اور جو شخص چاہے وہ قربانی نہ کرے۔

8138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ

يَسْأَلُهُ بِالْمَدِينَةِ ضَحِيَّةً إِلَّا ضَحَّى عَنْهُ، وَكَانَ لَا يُضَحِّي عَنْهُمْ بِمِنًى

✽✽ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن کے اہلِ خانہ میں سے مدینہ منورہ میں جو بھی اُن سے قربانی کی درخواست کرتا تھا، تو وہ اُس کی طرف سے قربانی کر دیتے تھے، لیکن وہ منیٰ میں اُن لوگوں کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے۔

8139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، وَمُطَرِّفٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سُرَيْحَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَمَا يُضَحِّيَانِ

✽✽ امام شعبی نے ابوسریحہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے، ان دونوں حضرات نے قربانی نہیں کی۔

8140 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَنُضَحِّي عَنِ الْغَائِبِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا ہم غیر موجود شخص کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8141 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَحُجُّ فَلَا يُضَحِّي

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حج کرتے تھے، لیکن قربانی نہیں کرتے تھے۔

8142 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَاجِّ وَالْمُسَافِرِ فِي أَنْ لَا يُضَحِّيَ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حاجیوں اور مسافر شخص کو یہ رخصت دی گئی ہے کہ وہ قربانی نہ کریں۔

8143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَحُجُّونَ، وَمَعَهُمُ الْأَوْرَاقُ فَلَا يُضَحُّونَ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ حج کرتے تھے اُن کے ساتھ چاندی (یعنی دراہم) ہوتی تھی، تو وہ لوگ قربانی نہیں کرتے تھے۔

8144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا إِذَا شَهِدُوا ضَحُّوا وَإِذَا سَافَرُوا لَمْ يُضَحُّوا

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب وہ لوگ (اپنے شہر میں) مقیم ہوں گے تو قربانی کریں گے اور جب سفر کر رہے ہوں گے، تو قربانی نہیں کریں گے۔

8145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيْنَا سَعْدُ بْنُ

مَالِكٍ، وَنَحْنُ بِمِنًى اِنَّا لَمْ نَذْبَحْ، وَلَمْ نُضَحّ فَاَطْعِمُونَا

✸✸ کلیب بن وائل اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں پیغام بھیجا (اور ہمیں بلوایا) ہم اُس وقت منیٰ میں موجود تھے ہم نے جانور ذبح بھی نہیں کیا تھا اور ہم نے قربانی بھی نہیں کی تھی' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ہمیں کھانا کھلایا۔

8146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْتَرِي لَهُ لَحْمًا بِدِرْهَمَيْنِ، وَقَالَ: قُلْ هٰذِهٖ ضَحِيَّةُ ابْنِ عَبَّاسٍ

✸✸ ابومعشر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بھیجا تاکہ میں دو درہم کے عوض میں اُن کے لیے گوشت خرید لوں' اُنہوں نے کہا: تم یہ کہہ دینا کہ یہ ابن عباس کی قربانی ہے۔

8147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: قَالَ عَلْقَمَةُ: لَاَنْ لَا اُضَحِّيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَرَاهُ حَتْمًا عَلَيَّ

✸✸ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: علقمہ فرماتے ہیں کہ میں قربانی نہ کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسے خود پر لازم سمجھوں۔

8148 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدَعَ الْاُضْحِيَةَ، وَاِنِّي لَمِنْ اَيْسَرِكُمْ بِهَا مَخَافَةَ اَنْ يُحْسَبَ اَنَّهَا حَتْمٌ وَاجِبٌ.

✸✸ عقبہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں قربانی ترک کر دیتا ہوں' حالانکہ میں تم سب کے مقابلہ میں زیادہ آسانی سے قربانی کر سکتا تھا' لیکن اس اندیشہ کے تحت یہ ارادہ کیا کہ کہیں یہ گمان نہ کیا جائے کہ یہ لازم اور واجب ہے۔

8149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ: اِنِّي لَاَدَعُ الْاَضْحَى، وَاِنِّي لَمُوْسِرٌ مَخَافَةَ اَنْ يَرَى جِيرَانِي اَنَّهُ حَتْمٌ عَلَيَّ

✸✸ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قربانی ترک کر دوں' جبکہ میں خوشحال ہوؤں' اس اندیشہ کے تحت کہ میرے پڑوسی یہ سمجھیں گے کہ یہ مجھ پر لازم ہے۔

8150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سَرِيحَةَ اَبِي سَرِيحَةَ، شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: حَمَلَنِي اَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ بَعْدَمَا عَلِمْتُ مِنَ السُّنَّةِ، كَانَ اَهْلُ الْبَيْتِ يُضَحُّوْنَ بِالشَّاةِ، وَالشَّاتَيْنِ فَالْاٰنَ يُبَخِّلُنَا جِيرَانُنَا

✸✸ امام شعبی نے سریحہ ابوسریحہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میں نے سنت کا علم حاصل کر لیا' تو میرے اہلِ خانہ نے مجھے جفاء پر مجبور کیا۔ وہ ایک ایسے گھرانے کے لوگ تھے' جو ایک یا دو بکریاں قربان کیا کرتے تھے' لیکن اب وہ ہمارے پڑوسی ہمارے

ساتھ بخل سے کام لیتے ہیں۔

8151 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يُضَحِّيَ الرَّجُلُ بِالشَّاةِ عَنْ اَهْلِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے ایک بکری قربان کرلے۔

8152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَذْبَحُ الشَّاةَ يَقُوْلُ اَهْلُهُ: وَعَنَّا، فَيَقُوْلُ: وَعَنْكُمْ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بکری ذبح کیا کرتے تھے' اُن کے اہلِ خانہ کہتے ہیں: ہماری طرف سے بھی کرلیں! تو وہ کہتے تھے: تمہاری طرف سے بھی ہے۔

8153 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَسَمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا فَصَارَ لِیْ مِنْهَا جَذَعٌ، فَضَحَّيْتُ بِهٖ عَنْ اَهْلِ بَيْتِیْ، ثُمَّ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ اَجْزَاَ عَنْكُمْ

٭٭ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان بکریاں تقسیم کیں' مجھے اُن میں سے ایک چھ ماہ کا بچہ ملا' میں نے اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے اُسے قربان کرلیا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے درست ہوا ہے۔

8154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ اِلَّا بِذَاكَ حَتّٰى خَالَطْنَا اَهْلَ الْعِرَاقِ يَقُوْلُ: كَانَ اَهْلُ الْبَيْتِ يُضَحُّوْنَ بِالشَّاةِ فَضَحُّوا هُمْ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ شَاةً

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ہم صرف یہی بات سمجھتے تھے یہاں تک کہ ہمارا میل جول اہلِ عراق کے ساتھ ہوا تو وہ یہ فرماتے ہیں کہ پہلے ایک گھرانے کے لوگ ایک بکری قربان کیا کرتے تھے' لیکن اب ہر ایک فرد کی طرف سے ایک بکری قربان کرتے ہیں۔

8155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَجَجْتُ ثَلَاثَ حِجَجٍ، مَا اَهْرَقْتُ فِيهَا دَمًا قَالَ: وَلَاَنْ اَدَعَهٗ وَاَنَا مُوْسِرٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُضَحِّيَ وَاَنَا مُعْسِرٌ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے تین حج کیے ہیں' میں نے اُن میں کوئی خون نہیں بہایا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں خوشحالی کے عالم میں اسے ترک کردوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تنگی کے عالم میں قربانی کروں۔

8156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ

بِلَالًا يَقُولُ: مَا أُبَالِي لَوْ ضَحَّيْتُ بِدِيكٍ، وَلَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا عَلَى يَتِيمٍ أَوْ مُغَبَّرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُضَحِّيَ بِهَا
قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَسُوَيْدٌ قَالَهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ أَوْ هُوَ مِنْ قَوْلِ بِلَالٍ

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں اس بات کی کوئی پروانہیں کرتا کہ اگر میں کوئی مرغ قربان کر دوں اور میں اس کی قیمت کسی یتیم یا مسافر شخص پر خرچ کر دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کی قربانی کرلوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات سوید نے اپنی طرف سے کہی تھی' یا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قول کا حصہ ہے؟

8157 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: لَأَنْ أُضَحِّيَ بِجَذَعٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُضَحِّيَ بِهَرِمٍ؛ اللَّهُ أَحَقُّ بِالْغِنَى وَالْكَرَمِ، وَأَحَبُّهُنَّ إِلَيَّ أَنْ أُضَحِّيَ بِهِ أَحَبُّهُنَّ إِلَيَّ أَنْ أَقْتَنِيَهُ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں چھ ماہ کے بچہ کو قربان کر دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی بوڑھے جانور کو قربان کروں' اللہ تعالیٰ خوشحالی اور کرم کا زیادہ حقدار ہے اور میرے نزدیک اُن میں زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ میں اُن کی قربانی کرلوں اور میرے نزدیک اُن میں زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ میں اُس پر اکتفاء کروں۔

8158 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يُهْدِي أَحَدُكُمْ لِلَّهِ مَا يَسْتَحِي أَنْ يُهْدِيَ لِكَرِيمِهِ؛ اللَّهُ أَكْرَمُ الْكُرَمَاءِ، وَأَحَقُّ مَنِ اخْتِيرَ لَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی ایسی چیز تحفہ کے طور پر نہ دے' کوئی ایسی چیز جس کے بارے میں اُسے شرم آتی ہو کہ وہ کسی دوست کو تحفہ کے طور پر دے' کیونکہ اللہ تعالیٰ سب عزت والوں سے زیادہ معزز ہے اور اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس کے لیے بہترین چیز اختیار کی جائے۔

8159 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مِخْنَفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ يَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَهَا؟ قَالَ: فَلَا أَدْرِي مَا رَجَعُوا عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ أَنْ يَذْبَحُوا شَاةً فِي كُلِّ رَجَبٍ، وَفِي كُلِّ أَضْحَى شَاةً

✵✵ حبیب بن مخنف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عرفہ کے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ یہ فرمارہے تھے: کیا تم لوگ اسے پہچانتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ لوگوں نے آپ کو کیا جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گھر والوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ رجب کے مہینہ میں ایک بکری قربان کریں اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر ایک بکری قربان کریں۔

8160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

قَالَ: كَانَتْ تَذْبَحُ عَنْ نَفْسِهَا شَاةً بِمِنًى، وَلَا تَذْبَحُ عَنَّا

✽✽ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ منیٰ میں اپنی طرف سے ایک بکری قربان کرتی تھیں وہ ہماری طرف سے قربانی نہیں کرتی تھیں۔

8161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ اُضْحِيَّتَهُ فَمَرِضَتْ عِنْدَهُ، اَوْ عَرَضَ لَهَا مَرَضٌ فَهِيَ جَائِزَةٌ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے قربانی کے جانور کو خرید لے اور وہ اُس کے پاس بیمار ہو جائے یا اُسے کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو وہ (قربانی) جائز ہوگی۔

بَابُ فَضْلِ الضَّحَايَا وَالْهَدْيِ، وَهَلْ يَذْبَحُ الْمُحْرِمُ

باب: قربانی کرنے اور ہدی کی فضیلت کیا احرام والا شخص ذبح کرسکتا ہے؟

8162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: مَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ مِنْ نَفَقَةٍ اَعْظَمَ اَجْرًا مِنْ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي هَذَا الْيَوْمِ، يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ، اِلَّا رَحِمٌ يَصِلُهَا

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: آدمی اپنے خرچ میں سے جو چیز خرچ کرتا ہے اجر کے اعتبار سے اُن میں سب سے زیادہ عظیم وہ خون ہے جو اس دن میں بہایا جاتا ہے یعنی قربانی کے دن بہایا جاتا ہے البتہ وہ صلہ رحمی میں جو خرچ کرتا ہے (اُس کا معاملہ مختلف ہے)۔

8163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: مَا سَلَكَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ بِقَدْرِهَا اَفْضَلَ مِنْ ثَمَنِ بَدَنَةٍ

✽✽ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: چاندی کو کسی بھی چیز میں استعمال نہیں کیا جاتا جو قربانی کے اونٹ کی قیمت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو۔

8164 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِي ضَمْرَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ بِاِبِلٍ لِي، فَقُلْتُ: لَوْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ قَالَ: فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ حُجُّوا وَاَهْدُوا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْهَدْيَ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَى اِبِلِي، فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ مُعْتَنِقٌ مِنْهَا بَعِيرًا قَالَ: وَجَاءَ عُمَرُ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: هَذِهِ اِبِلُ رَجُلٍ مُهَاجِرٍ

✽✽ اسود بن ہلال بیان کرتے ہیں: میں اپنا اونٹ لے کر مدینہ منورہ آیا میں نے سوچا اگر میں مسجد میں جاؤں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ راوی کہتے ہیں: میں مسجد میں گیا تو وہاں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے وہ یہ فرما رہے تھے: اے اہلِ مدینہ! تم لوگ حج کرو اور قربانی کے جانور ساتھ لے کر جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہدی کو پسند کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں اپنے

اونٹ کے پاس واپس آیا، ہر شخص اونٹ کا جائزہ لے رہا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اُس اونٹ کو دیکھا تو بولے: یہ کسی مہاجر (باہر سے آنے والے) شخص کا اونٹ ہے۔

8165 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ سَلْمَى، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: دَمُ بَيْضَاءَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سفید خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو سیاہ خونوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

8166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: لَاَنْ اُضَحِّيَ بِشَاةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ

* سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں ایک بکری کی قربانی کروں، یہ میرے نزدیک، اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک سو درہم صدقہ کر دوں۔

8167 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الشَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَحُّوا، وَطَيِّبُوا بِهَا اَنْفُسَكُمْ، فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مُسْلِمٍ يُوَجِّهُ ضَحِيَّتَهُ اِلَى الْقِبْلَةِ اِلَّا كَانَ دَمُهَا، وَفَرْثُهَا، وَصُوْفُهَا حَسَنَاتٍ مُحْضَرَاتٍ فِيْ مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَكَانَ يَقُوْلُ: اَنْفِقُوا قَلِيْلًا تُؤْجَرُوا كَثِيْرًا اِنَّ الدَّمَ وَاِنْ وَقَعَ فِي التُّرَابِ فَهُوَ فِيْ حِرْزِ اللّٰهِ حَتّٰى يُوَفِّيَهُ صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

* عطاء بن ابو رباح، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم قربانی کرو اور اپنی خوشی سے کرو، کیونکہ جو بھی مسلمان اپنی قربانی کا رُخ قبلہ کی طرف کرتا ہے، تو اُس جانور کا خون، اُس کی لید، اُس کی اُون یہ سب چیزیں، نیکیاں بن کر قیامت کے دن، اُس شخص کے میزان (کے پلڑے) میں موجود ہوں گے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے: ''تم تھوڑا خرچ کرو تمہیں زیادہ اجر ملے گا، خون اگرچہ مٹی میں گرتا ہے، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے (قربان) کرنے والے کو پورا اجر و ثواب عطا کرے گا''۔

8168 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَائِشَةَ اَوْ لِفَاطِمَةَ: اشْهَدِيْ نَسِيْكَتَكِ، فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا

* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا شاید سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اپنی قربانی کے جانور کے قریب موجود رہنا، کیونکہ جب اُس کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا تو اُس وقت تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔

8169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بَنَاتِهِ اَنْ يَذْبَحْنَ، نَسَائِكَهُنَّ بِاَيْدِيهِنَّ

٭٭ ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنی صاحبزادیوں کو یہ ہدایت کیا کرتے تھے کہ وہ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کریں۔

8170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْمُحْرِمُ يَدَعُ إِنْ شَاءَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: احرام والا شخص اگر چاہے تو اسے (یعنی قربانی کو) ترک کرسکتا ہے۔

8171 - آثارِ صحابہ: قَالَ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَمَرَهُ أَنْ يَذْبَحَ جَزُورًا، وَهُوَ مُحْرِمٌ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اونٹ کو ذبح کریں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (یا عکرمہ نے) اُس وقت احرام باندھا ہوا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الصَّيْدِ وَقَتْلِهِ

باب: شکار کا تذکرہ اور اُسے مار دینا

8172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ) (المائدة: 94) قَالَ: أَخْذُكُمْ إِيَّاهُنَّ مِنْ بَيْضِهِنَّ، وَفِرَاخِهِنَّ (وَرِمَاحُكُمْ) (المائدة: 94) مَا رَمَيْتَ أَوْ طَعَنْتَ

٭٭ ابن ابو نجیح نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو شکار کے حوالے سے ضرور آزمائے گا' جس تک تمہارے ہاتھ پہنچتے ہیں''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: یعنی تمہارا اُن کے انڈوں اور بچوں کو پکڑنا ''اور تمہارے نیزے'' مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جسے تم تیر مارو یا جسے تم نیزہ چبھو دو۔

8173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا) (المائدة: 95) يَقْتُلُهُ نَاسِيًا لِإِحْرَامِهِ يُحْكَمُ عَلَيْهِ

٭٭ ابن ابو نجیح نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم میں سے جو کوئی اُسے جان بوجھ کر مار دے''۔

مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنے احرام کو بھول کر اُسے مار دے' اُس پر یہ حکم لاگو ہوگا۔

8174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، وَابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا أَصَابَهُ مُتَعَمِّدًا لِحُرْمِهِ مُتَعَمِّدًا لِقَتْلِهِ لَمْ يُحْكَمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا أَصَابَهُ مُتَعَمِّدًا لَهُ نَاسِيًا لِحُرْمِهِ حُكِمَ عَلَيْهِ

✸✸ مجاہد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جان بوجھ کر شکار کو قتل کر دے' تو اُس پر یہ حکم لاگو نہیں ہوگا' جبکہ اُسے اپنا احرام یاد بھی ہو'لیکن جب کوئی شخص اپنے احرام کو بھول کر' جان بوجھ کر اُس جانور کو مار دے' تو ایسے شخص پر یہ حکم جاری ہوگا۔

8175 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي الْعَمْدِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْعَمْدِ، وَالْخَطَأ، وَالنِّسْيَانِ، وَكُلَّمَا اَصَابَ، قَالَ عَطَاءٌ: (عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ) (المائدة: 95) قَالَ: فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ اَصَابَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يَدَعْهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْتَقِمَ مِنْهُ، وَمَعَ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✸✸ ابن ابو نجیح نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جان بوجھ کر کرنے پر ایک مرتبہ اُس پر یہ حکم جاری ہوگا' پھر اُنہوں نے اس سے رجوع کر لیا اور بولے: اُس پر یہ حکم جان بوجھ کر کرنے' غلطی سے کرنے اور بھول کر کرنے کی صورت میں لاگو ہوگا' یہ سب درست ہیں۔ عطاء بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ نے اُس چیز سے درگزر کر لیا ہے' جو پہلی گزر چکی ہے''۔

عطاء فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ زمانۂ جاہلیت میں ہو چکا ہے' لیکن جو شخص اسلام کے بعد ایسا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے ترک نہیں کرے گا' بلکہ اُس سے انتقام لے گا اور اس کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے یہ بات عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

8176 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَى الَّذِي اَصَابَ الصَّيْدَ كُلَّمَا عَادَ قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ اِلَّا فِي الْمَرَّةِ الْاُولٰى

✸✸ عبدالکریم جزری نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حکم اُس شخص پر جاری ہوگا جو شکار کر لیتا ہے' جب بھی وہ دوبارہ ہوگا (تو اُس پر دوبارہ حکم جاری ہوگا)۔ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر صرف پہلی مرتبہ میں یہ حکم جاری ہوگا۔

8177 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْخَطَأ، وَالْعَمْدِ

✸✸ یونس بن عبید نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلطی سے کرنے پر' یا جان بوجھ کر کرنے پر ایسے شخص پر یہ حکم جاری ہوگا۔

8178 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْعَمْدِ، وَهُوَ فِي الْخَطَا سُنَّةٌ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهُوَ قَوْلُ النَّاسِ، وَبِهِ نَاْخُذُ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: جان بوجھ کر کرنے پر اُس شخص پر یہ حکم جاری ہوگا اور غلطی سے کرنے میں یہ سنت ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لوگوں کا یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

8179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " كَانُوا يَقُولُونَ لِلرَّجُلِ اِذَا اَصَابَ صَيْدًا فِي الْحَرَمِ مُتَعَمِّدًا: هَلْ اَصَبْتَ قَبْلَ هٰذَا؟ فَاِنْ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يُحْكَمْ عَلَيْهِ،

وَقَالُوْا: اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَاِنْ قَالَ: لَا، حَكَمُوا عَلَيْهِ "، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ کسی شخص سے یہ کہتے تھے جب وہ حرم کی حدود میں جان بوجھ کر کوئی شکار کرتا تھا' کہ کیا تم نے اس سے پہلے یہ کام کیا ہے؟ اگر وہ جواب دیتا کہ جی ہاں! تو وہ اُس پر حکم جاری نہیں کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو! اگر وہ جواب دیتا کہ جی نہیں! تو وہ لوگ اُس پر حکم جاری کرتے تھے۔

8180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ دَاوُدُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: كَانَ يُحْكَمُ عَلَيْهِ اَفَيَخْلَعُ

٭٭ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے اُسی قول کی مانند نقل کیا ہے جو ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ایسے شخص پر حکم جاری کیا جائے تو کیا وہ الگ ہو جائے گا۔

8181 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْعَمْدِ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي الْخَطَاِ شَيْءٌ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا قَالَ اللّٰهُ اِلَّا: (وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا) (المائدة: 95)

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: جان بوجھ کر کرنے پر ایسے شخص پر حکم جاری ہوگا اور غلطی سے کرنے پر ایسے شخص پر کوئی حکم جاری نہیں ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے صرف یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص جان بوجھ کر اُسے مار دے''۔

8182 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يُحْكَمُ عَلٰى صَاحِبِ الْعَمْدِ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً، وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جان بوجھ کر کرنے والے شخص پر صرف ایک مرتبہ یہ حکم جاری ہوگا' جو شخص دوبارہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے سزا دے گا۔

8183 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عُمَرَ قَضٰى فِي الْخَطَاِ

٭٭ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی سے کرنے پر بھی فیصلہ دیا تھا۔

8184 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْرِمِ يُصِيبُ الصَّيْدَ، فَيُحْكَمُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَعُودُ: قَالَ: لَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَفَا عَنْهُ، وَاِنْ شَاءَ اَخَذَهُ قَالَ: وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ) (المائدة: 95)، قَالَ هِشَامٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ كُلَّمَا اَصَابَ فِي الْخَطَاِ، وَالْعَمْدِ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے احرام والے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جو شکار کر لیتا ہے اور اُس پر حکم جاری ہو جاتا ہے' پھر وہ دوبارہ کر لیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اب اُس پر حکم جاری نہیں ہوگا' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس سے درگزر کرے گا اور اگر چاہے گا تو اُس کی گرفت کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر

اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص دوبارہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس سے انتقام لے گا''۔

ہشام بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: ایسا شخص جب بھی غلطی سے یا جان بوجھ کر شکار کرے گا' اُس پر حکم جاری ہو گا۔

8185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَصَابَ رَجُلٌ صَيْدًا مُتَعَمِّدًا فِي الْحَرَمِ مَرَّتَيْنِ، فَجَائَتْ نَارٌ فَاَصَابَتْهُ فَاَحْرَقَتْهُ، قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَخَذَ ظَبْيًا فِي الْحَرَمِ، فَاَمْسَكَهُ بِعُنُقِهِ حَتّٰى بَالَ الظَّبْيُ قَالَ: فَجَائَتْ حَيَّةٌ، فَالْتَوَتْ فِيْ عُنُقِ الرَّجُلِ، فَلَمْ يَزَلْ تَخْنُقُهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ خَلَّتْ عَنْهُ "

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حرم کی حدود میں جان بوجھ کر دو مرتبہ شکار کیا تو آگ آئی اور اُسے لاحق ہوئی اور اُسے جلا دیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص نے زمانۂ جاہلیت میں حرم کی حدود میں ایک ہرن پکڑا اور اُسے اُس کی گردن سے پکڑ کے رکھا' یہاں تک کہ اُس ہرن کا پیشاب نکل گیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ایک سانپ آیا اور وہ اُس شخص کی گردن میں لپٹ گیا اور اُسے اس زور سے دبایا کہ اُس شخص کا بھی پیشاب نکل گیا' تو اُس شخص کو پھر اُس سانپ نے چھوڑا۔

8186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: رُخِّصَ فِيْ قَتْلِ الصَّيْدِ مَرَّةً فِي الْحَرَمِ، فَاِنْ عَادَ لَمْ يَتْرُكْهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْتَقِمَ مِنْهُ فِي الْعَمْدِ

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حرم کی حدود میں شکار کو ایک مرتبہ مارنے کی رخصت دی گئی ہے' اگر کوئی شخص دوبارہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ جان بوجھ کر کرنے پر اُس سے انتقام لیتا ہے۔

8187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ كُلَّمَا اَصَابَ

✵✵ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا تھا کہ آدمی جب بھی اس کا مرتکب ہو تو اُس پر حکم جاری کیا جائے۔

8188 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُعَاقِبُ فِيهِ الْاِمَامُ؟ قَالَ: لَا ذَنْبَ اَذْنَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ اَصْحَابِهِ وَلٰكِنْ لِيَفْتَدِي

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا امام اس بارے میں سزا دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: کوئی بھی گناہ اس سے زیادہ بڑا نہیں ہے جو آدمی اور اُس کے پروردگار کے درمیان ہو۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ اُن کے اصحاب نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ایسا شخص فدیہ دے گا (یا امام اُس سے فدیہ لے گا)۔

8189 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسُئِلَ الثَّوْرِيُّ، وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ الْعَمْدِ، يُصِيبُ الصَّيْدَ؟ قَالَ:

يَصُومُ، فَقِيلَ لَهُ: فَإِنْ اَعْطَاهُ مَوْلَاهُ مَا يَذْبَحُ؟ قَالَ: الصَّوْمُ اَحَبُّ اِلَيَّ ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِي لَيْثٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَمْلُوكِ اِلَّا الصِّيَامُ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری سے سوال کیا گیا' میں یہ بات سن رہا تھا' اُن سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شکار کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ روزہ رکھے گا۔ اُن سے دریافت کیا گیا: اگر اُس کا آقا اُسے قربانی کرنے کے لیے کوئی جانور دے دیتا ہے (تو کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے لیے روزہ رکھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ غلام پر صرف روزہ رکھنا لازم ہوتا ہے (دوسرا کوئی فدیہ یا کفارہ لازم نہیں ہوگا)۔

8190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَمْلُوكِ اِلَّا الصَّلَاةُ، وَالصِّيَامُ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: غلام پر صرف نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا لازم ہوتا ہے (اور کوئی فدیہ یا کفارہ لازم نہیں ہوتا)۔

بَابٌ: بِاَيِّ الْكَفَّارَاتِ شَاءَ كَفَّرَ

باب: آدمی جو بھی چاہے' وہ کفارہ ادا کر دے گا

8191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالُوا: الرَّجُلُ مُخَيَّرٌ فِي الصِّيَامِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالنُّسُكِ فِي جَزَاءِ الصَّيْدِ

✵✵ زہری' قتادہ اور مجاہد یہ فرماتے ہیں کہ شکار کی جزاء میں روزہ رکھنے' صدقہ کرنے یا قربانی کرنے کے درمیان آدمی کو اختیار ہوگا۔

8192 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ اَوْ، اَوْ، فَهُوَ مُخَيَّرٌ، وَكُلُّ شَيْءٍ (فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا) (النور: 28)، فَهُوَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ" قَالَ سُفْيَانُ: وَيَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَقْضِيَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ ذٰلِكَ، وَلَا يُؤَخِّرَهُ.

✵✵ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: قرآن میں ہر وہ چیز جس کا ذکر لفظ ''او'' کے ساتھ ہو تو اس میں آدمی کو اختیار ہوگا اور ہر وہ چیز جس میں یہ الفاظ ہوں: ''اگر تم نہیں پاتے'' تو اس میں درجہ بدرجہ چیزوں کا لحاظ ہوگا۔

سفیان کہتے ہیں: ایسے آدمی کے لیے مناسب یہ ہے کہ اس صورت میں آدمی پر جو چیز لازم ہوتی ہے وہ اُسے ادا کرے اور اُسے مؤخر نہ کرے۔

8193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ) (المائدة: 95) قَالَ: يَحْكُمُ عَلَيْهِ هَدْيًا، فَاِنْ وَجَدَ هَدْيًا،

وَإِلَّا قُوِّمَ الْهَدْىُ طَعَامًا، ثُمَّ قُوِّمَ الطَّعَامُ صِيَامًا، مَكَانُ كُلِّ طَعَامِ مِسْكِينٍ صَوْمُ يَوْمٍ قَالَ مُجَاهِدٌ: مَكَانُ كُلِّ مُدَّيْنِ صِيَامُ يَوْمٍ

✱✱ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تو اُس نے جس جانور کو مارا ہے اُس کی جگہ اُس کی مانند جانور ہوگا جس کے بارے میں تم میں سے دو عادل لوگ فیصلہ دیں گے''۔

مجاہد فرماتے ہیں: ایسے شخص کے خلاف قربانی کا جانور دینے کا فیصلہ ہوگا' اگر اُس کے پاس یہ دینے کی گنجائش ہو' ورنہ اُس جانور کی قیمت جتنا اناج دینا لازم ہوگا اور پھر اُس اناج کی قیمت کے مطابق روزے لازم ہوں گے' ایک مسکین کے کھانے کی جگہ ایک روزہ لازم ہوگا۔ مجاہد کہتے ہیں: ہر دو مُد کی جگہ ایک دن کا روزہ لازم ہوگا۔

8194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ أَصَابَ صَيْدًا، فَلَمْ يَجِدْ جَزَاءَهُ قَالَ: يُقَوَّمُ دَرَاهِمَ، ثُمَّ تُقَوَّمُ الدَّرَاهِمُ طَعَامًا، ثُمَّ يَصُومُ لِكُلِّ صَاعٍ يَوْمَيْنِ، قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: لِكُلِّ صَاعٍ أَرْبَعَةُ أَيَّامٍ

✱✱ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو شکار کر لیتا ہے لیکن اُس کی جزاء کو نہیں پاتا' تو حسن بصری فرماتے ہیں: اُس شکار کی درہموں کے حوالے سے قیمت لگائی جائے گی' پھر اُن درہموں کے حساب سے اناج کا حساب لگایا جائے گا اور پھر وہ ہر ایک صاع کے عوض میں دو دن کے روزے رکھے گا۔ عطاء فرماتے ہیں: ہر ایک صاع کے عوض میں چار دن کے روزے رکھے گا۔

8195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ الصَّيْدَ يُحْكَمُ عَلَيْهِ مَا يَعْدِلُهُ مِنَ النَّعَمِ، فَقِيلَ لَهُ: ابْتَعْهُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ ذٰلِكَ طَعَامًا، فَإِنْ كَانَ لَا يَجِدُ نُظِرَ الطَّعَامُ كَمْ يَكُونُ؟ فَصَامَ مَكَانَ كُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْمًا قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: إِنْ وَجَدَ بَعْضَ الطَّعَامِ، وَلَمْ يَجِدْ كُلَّهُ صَامَ، وَإِنْ أَصَابَ دَابَّةً لَمْ يَكُنْ ثَمَنُهَا نِصْفَ صَاعٍ صَامَ مَكَانَهَا يَوْمًا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: إِنْ كَانَ مُوسِرًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ ذَبَحَ، وَإِنْ شَاءَ أَطْعَمَ وَقَالَ: (أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا) (المائدة: 95) قَالَ: عَدْلُ الطَّعَامِ الصِّيَامُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب مُحرم شکار کر لیتا ہے تو اُس کے خلاف برابر کے جانور کا فیصلہ دیا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا: تم اسے خرید و! اگر وہ اس کی گنجائش نہیں پاتا تو اُس جانور کی قیمت کے مطابق اناج کا اندازہ لگایا جائے گا' اگر وہ اس کی بھی گنجائش نہیں پاتا تو پھر اناج کا جائزہ لیا جائے گا کہ وہ کتنا ہے' تو ہر ایک نصف صاع کے عوض میں وہ آدمی ایک دن کا روزہ رکھے گا۔

مجاہد فرماتے ہیں: اگر اُس کے پاس کچھ اناج ہے اور مکمل اناج نہیں ہے تو وہ روزہ رکھے گا' اور اگر اُس نے کسی ایسے جانور کو مارا ہو جس کی قیمت نصف صاع نہ ہو تو وہ اُس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر وہ شخص خوشحال ہو تو اُسے اختیار ہوگا' اگر وہ

چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو ذبح کرلے اور اگر چاہے تو کھانا کھلا دے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ''یا اس کے برابر روزے ہوں گے'' تو عطاء فرماتے ہیں: کھانے کے برابر روزہ یوں ہوگا کہ ایک مُد کی جگہ ایک دن کا روزہ ہوگا۔

8196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (اَوْ عَدْلُ) (المائدة: 95) ذٰلِكَ صِيَامًا قَالَ: اِنْ اَصَابَ شَاةً، قُوِّمَتِ الشَّاةُ طَعَامًا، ثُمَّ جُعِلَ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ يَصُومُهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ''یا برابر'' سے مراد روزے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: اگر کسی شخص نے بکری کا شکار کیا ہو تو اُس بکری کی قیمت کے مطابق اناج کا حساب لگایا جائے گا اور پھر ہر ایک مُد کے عوض میں ایک دن کا روزہ مقرر ہوگا۔

8197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَدْنَى مَا يَكُونُ مِنَ الصَّيْدِ شَاةٌ

✽✽ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: شکار (کی جزاء میں) کم از کم بکری کو (ذبح کیا جائے گا)۔

8198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الطَّعَامُ لِيُعْلَمَ بِهِ الصِّيَامُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (جزاء میں) کھانے کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ روزوں کا اندازہ لگایا جاسکے۔

8199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِيْ جَزَاءِ الصَّيْدِ اِذَا لَمْ يَجِدْهُ الْمُحْرِمُ قَالَ: يَصُومُ ثَلَاثَةً فِيمَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ

✽✽ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: شکار کی جزاء میں جب مُحرم شخص کو کچھ نہیں ملتا تو وہ تین سے لے کر دس دن تک کے روزے رکھے گا۔

8200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: نِصْفُ صَاعٍ لِكُلِّ يَوْمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مِثْلَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نصف صاع کی جگہ ایک دن روزہ رکھا جائے گا۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ النَّعَامَةِ يَقْتُلُهَا الْمُحْرِمُ

باب: مُحرم شخص کا شتر مرغ کو مار دینا

8201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي النَّعَامَةِ

بَدَنَةٌ وَفِي حِمَارِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ، وَفِي بَقَرَةِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ، وَفِي الْقَادِرِ الْعَظِيمِ مِنَ الْاَرْوَى بَقَرَةٌ، وَفِيمَا دُوْنَ الْاَرْوَى شَاةٌ، وَفِي الْوَبَرِ شَاةٌ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: شتر مرغ میں اونٹ کی قربانی لازم ہوگی' زیبرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی' نیل گائے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی' بڑے پہاڑی بکرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی' چھوٹے میں بکری کی قربانی لازم ہوگی اور وبر (بلی کی طرح کا ایک جانور) میں بکری کی قربانی لازم ہوگی۔

8202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَمَّا مَا قَدْ حُكِمَ فِيهِ، وَمَضَتِ السُّنَّةُ، فَفِي النَّعَامَةِ جَزُوْرٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جو فیصلہ دیا گیا ہے اور جس بارے میں طریقہ آج جاری ہے' وہ یہ ہے کہ شتر مرغ میں اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔

8203 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالُوْا: فِي النَّعَامَةِ قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ بَدَنَةٌ مِنَ الْاِبِلِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عثمان غنی اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: شتر مرغ کو اگر احرام والا شخص قتل کر دیتا ہے تو اُس میں اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔

8204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ عَنْ فِدَاءِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: الْحُكُوْمَةُ يَحْكُمُ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ ذَوَا عَدْلٍ، اِنَّكَ اِنْ نَظَرْتَ فِيمَا قَدْ حُكِمَ فِيهِ، كُسِرَ ذٰلِكَ الْغَلَاءُ، وَالرُّخْصُ، وَلٰكِنْ يُحْكَمُ عَلَيْهِ حِيْنَ يُصِيبُهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

٭٭ زہری کے بارے میں معمر نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے شکار کے فدیہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: دو عادل لوگ اس بارے میں فیصلہ دیں گے' تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اُس چیز کو دیکھو جس کے بارے میں فیصلہ دیا گیا ہے' تو اس بارے میں چیز کا مہنگا یا سستا ہونا پیشِ نظر رکھا جائے گا اور اس بارے میں وہ فیصلہ اُس وقت کیا جائے گا' جب آدمی نے وہ شکار کیا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

8205 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُحَرَّرِ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: كَتَبَ اَبُو الْمَلِيحِ بْنُ اُسَامَةَ اِلَى اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّعَامَةِ، يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَبُو عُبَيْدَةَ اَنَّ فِيهَا بَدَنَةً

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ابوملیح بن اسامہ نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کو خط لکھ کر اُن سے شتر مرغ کے بارے میں دریافت

کیا جسے کوئی محرم شخص مار دیتا ہے، تو ابوعبیدہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ اس میں ایک اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔

بَابٌ: حِمَارُ الْوَحْشِ وَالْبَقَرَةِ وَالْاَرْوَى

باب: زیبرے، گائے اور پہاڑی بکرے کا حکم

6206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ حِمَارِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✵✵ مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے کہ زیبرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

8207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِی الْبَقَرَةِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: نیل گائے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔

8206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: فِیْ بَقَرَةِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نیل گائے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

8209 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِیْلَ، اَوْ غَیْرِهٖ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: فِی الْبَقَرَةِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نیل گائے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔

8210 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِی الْقَادِرِ الْعَظِیْمِ مِنَ الْاَرْوَى بَقَرَةٌ، وَفِیْمَا دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَرْوَى كَبْشٌ

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: بڑے پہاڑی بکرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی اور اس سے کم پہاڑی بکرے میں دُنبے کی قربانی لازم ہوگی۔

8211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِی الْاَرْوَى بَقَرَةٌ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: پہاڑی بکرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔

8212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: فِی الشَّاةِ مِنَ الظِّبَاءِ شَاةٌ، وَاَدْنَى مَا یَكُوْنُ فِی الصَّیْدِ شَاةٌ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک ہرن میں بکری کی قربانی لازم ہوگی اور شکار میں کم از کم بکری کی قربانی لازم ہوگی۔

8213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: كَتَبَ اَبُوْ مَلِيحِ بْنُ اُسَامَةَ اِلٰى اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُهُ عَنْ حِمَارِ الْوَحْشِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ فِيهِ بَدَنَةً، اَوْ قَالَ: بَقَرَةً

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: ابوملیح بن اسامہ نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کو خط لکھ کر اُن سے ایسے زیبرے کے بارے میں دریافت کیا جسے کوئی مُحرم شخص مار دیتا ہے' تو اُنہوں نے جوابی خط میں لکھا کہ اس میں اونٹ کی قربانی لازم ہوگی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گائے کی قربانی لازم ہوگی۔

بَابُ الْغَزَالِ وَالْيَرْبُوعِ

باب: ہرن اور یربوع (جنگلی چوہا) کا حکم

8214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَكَمَ فِى الْغَزَالِ شَاةً

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرن (کے شکار میں) ایک بکری کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

8215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِى الْغَزَالِ شَاةٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: ہرن (کے شکار میں) ایک بکری لازم ہوگی۔

8216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَكَمَ فِى الْيَرْبُوعِ جَفْرَةً، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: حُكُومَةً

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یربوع کے شکار میں بکری کے چار ماہ کے بچے کا حکم دیا تھا۔
معمر بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں کہ یہ فیصلہ کے طور پر ہے۔

8217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ فِىْ رَجُلٍ طَرَحَ عَلٰى يَرْبُوعٍ جَوَالِقًا فَقَتَلَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، حَكَمَ فِيهِ جَفْرًا، اَوْ قَالَ: جَفْرَةً

٭٭ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے ایک یربوع پر اونی کپڑا ڈال کر اُسے مار دیا تھا اور وہ شخص اُس وقت احرام باندھے ہوئے تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں چار ماہ کے بکری کے بچے کا فیصلہ دیا تھا۔

8218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِىْ كُلِّ ذَاتِ

ضَرْسٍ شَاةٌ، وَفِي الْيَرْبُوعِ شَاةٌ

* * ابن ابوجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر دانت والے جانور میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور یربوع میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: فِي الْيَرْبُوعِ سَخْلَةٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَسَاَلْتُ عَطَاءً، فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِشَىْءٍ

* * ابوشداد بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یربوع کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

بَابُ الضَّبِّ وَالضَّبُعِ

باب: گوہ اور بجّو کا بیان

8220 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَاِذَا نَحْنُ بِحَيَّاتٍ كَاَنَّهُنَّ قُدُورٌ تَغْلِي، فَقَتَلْنَاهَا قَالَ: وَاَوْطَاَ رَجُلٌ مِنَّا بَعِيرَهُ ضَبًّا نَدَقَ صُلْبَهُ، فَسَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْحَيَّاتِ؟ فَقَالَ: قَتَلْتَ عَدُوًّا وَسَاَلْنَاهُ عَنِ الضَّبِّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ، وَاِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ: اَتَرَوْا اِلَى جَذْيًا قَدْ بَلَغَ الْمَاءَ، وَالشَّجَرَ يُجْزِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرَهُ بِهِ "

* * طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو ہمارے راستہ میں یوں سانپ آ گئے جس طرح ہنڈیا اُبل رہی ہوتی ہے ہم نے اُنہیں مار دیا' ہم میں سے ایک شخص کے اونٹ نے ایک گوہ پر پاؤں دے دیا اور اُس کی کمر کو توڑ دیا۔ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اُن سانپوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے دشمن کو مارا ہے۔ ہم نے اُن سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور اُس شخص کی طرف متوجہ ہوئے' اُنہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ایک سال سے کم عمر بکری کا بچہ جو پانی اور درخت تک جا سکتا ہو' وہ اُس کی جزاء بن جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا۔

8221 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَاَوْطَاَ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ اَرْبَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ضَبًّا فَاَتَيْنَا نَسْاَلُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَسَاَلَهُ اَرْبَدُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: احْكُمْ فِيهِ، فَقَالَ: اَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي، وَاَعْلَمُ قَالَ: اِنَّمَا اَمَرْتُكَ اَنْ تَحْكُمَ قَالَ: قُلْتُ: فِيهِ جَدْيٌ قَدْ جَمَعَ الْمَاءَ وَالشَّجَرَ، قَالَ: فَفِيهِ ذٰلِكَ قَالَ: وَاَصَبْنَا حَيَّاتٍ بِالرَّمْلِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، فَسَاَلْنَا عَنْهُنَّ عُمَرَ، فَقَالَ: هُنَّ عَدُوٌّ، اقْتُلْهُنَّ حَيْثُ، وَجَدْتَّهُنَّ

٭٭ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' ہم میں سے ایک شخص جس کا نام اربد بن عبداللہ تھا' اُس نے ایک گوہ پر پاؤں دے دیا' ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اُن سے دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا' اربد نے اُن سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم اس مسئلہ کے بارے میں فتویٰ دو! اُنہوں نے عرض کی: آپ مجھ سے زیادہ بہتر ہیں اور زیادہ علم رکھتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں یہ ہدایت کر رہا ہوں کہ تم فیصلہ دو۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا: اس بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اس نے پانی اور درخت کو جمع کر دیا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں یہی لازم ہوگا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم نے احرام کی حالت میں ریت میں کچھ سانپ اپنے پاؤں کے نیچے دے دیئے تھے' ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ دشمن تھے' یہ جہاں کہیں بھی ملیں تم انہیں ماردو۔

8222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: فِي الضَّبِّ حُفْنَةٌ مِنْ طَعَامٍ لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " حُفْنَةٌ: يَعْنِي: مِلْءَ كَفٍّ "

٭٭ مجاہد' گوہ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اس میں حفنہ اناج دیا جائے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا تھا۔ امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہاں لفظ حفنہ سے مراد ''مٹھی بھر'' ہے۔

8223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ عَلِيًّا جَعَلَ الضَّبُعَ صَيْدًا وَحَكَمَ فِيهَا كَبْشًا

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بجّو کو شکار قرار دیا ہے اور اس میں دُنبے کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

8224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ حَكَمَ فِي الضَّبُعِ كَبْشًا، وَفِي الْغَزَالِ شَاةً، وَفِي الْاَرْنَبِ عَنَاقًا، وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةً

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بجّو میں دُنبے کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور ہرن میں بکری کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور خرگوش میں ایک سال سے کم عمر بکری کا حکم دیا ہے اور یربوع میں چار ماہ کے بکری کے بچے کا حکم دیا ہے۔

8225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: فِي الضَّبُعِ كَبْشٌ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بجّو میں دُنبہ لازم ہوگا۔

8226 - حدیث نبوی: قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ فِي الضَّبُعِ: اَنْزَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدًا، وَقَضَى فِيهَا كَبْشًا نَجْدِيًّا

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: بجّو کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں نجدی دُنبے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

بَابُ الثَّعْلَبِ وَالْاَرْنَبِ

باب: لومڑی اور خرگوش کا حکم

8227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَوْ كَانَ مَعِي حُكْمٌ حَكَمْتُ فِي الثَّعْلَبِ جَدْيًا، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَعُدُّهُ اِلَّا سَبُعًا، فَاَرَاهُ قَدْ جَعَلَهُ صَيْدًا

** قاضی شریح بیان کرتے ہیں: اگر میرے پاس فیصلہ دینے کا اختیار ہوتو میں لومڑی میں ایک سال سے کم عمر بکری کی ادائیگی کا حکم دوں گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ ابن ابونجیح سے کیا تو وہ بولے: ہم تو اسے درندہ شمار کرتے ہیں' ان کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ انہوں نے اسے شکار شمار کیا تھا۔

8228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الثَّعْلَبِ شَاةٌ

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: لومڑی میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الثَّعْلَبِ حَمَلٌ

** حجاج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: لومڑی میں حمل کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا سَمِعْنَا اَنَّ الثَّعْلَبَ يُفْدَى

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ لومڑی کا فدیہ دیا جائے گا۔

8231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ اَبِي قُدَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّهُ حَكَمَ فِي الْاَرْنَبِ جَدْيًا، اَوْ عَنَاقًا

** نعمان بن حمید' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے خرگوش (کے شکار کے بدلہ میں) چھ ماہ کے بکری کے بچے کا فیصلہ دیا تھا۔

8232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ حَكَمَ فِي الْاَرْنَبِ عَنَاقًا

** حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خرگوش میں ایک سال سے کم عمر بکری کا فیصلہ دیا تھا۔

8233 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَشِيٍّ اَنَّهُ حَكَمَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْاَرْنَبِ جَذَعًا، اَوْ فَطِيمَةً

** عمرو بن حبشی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خرگوش میں جذع (چھ ماہ سے ایک سال تک کا بکری کا بچہ) یا بکری کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا لیا گیا ہو' کا فیصلہ دیا تھا۔

8234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْوَبَرِ شَاةٌ

✸✸ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْاَرْنَبِ شَاةٌ

✸✸ عطاء فرماتے ہیں: خرگوش میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْوَبَرِ وَالظَّبْيِ

باب: وبر (بلی جیسا ایک جانور) اور ظبی (ہرن) کا حکم

8236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْوَبَرِ شَاةٌ

✸✸ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ وبر میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8237 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ فِي الْوَبَرِ: اِنْ كَانَ يُؤْكَلُ شَاةٌ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے وبر کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر اُسے کھایا جاتا ہوتو پھر اس میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ ظَبْيًا، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَاَتَى عَلِيًّا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: اَهْدِ كَبْشًا مِنَ الْغَنَمِ

✸✸ سماک بن حرب نے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے ہرن کا شکار کیا' وہ شخص حالتِ احرام میں تھا' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک بکری کی قربانی کرو۔

8239 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ قَبِيْصَةُ بْنُ جَابِرٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ: كُنْتُ مُحْرِمًا، فَرَاَيْتُ ظَبْيًا فَرَمَيْتُهُ، فَاَصَبْتُ خُشَشَائَهُ يَعْنِیْ اَصْلَ قَرْنِهِ، فَرَكِبَ رَدْعَهُ، فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ، فَاَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَسْاَلُهُ فَوَجَدْتُ لَمَّا جِئْتُهُ رَجُلًا اَبْيَضَ رَقِيْقَ الْوَجْهِ، وَاِذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: فَسَاَلْتُ عُمَرَ فَالْتَفَتَ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: تَرٰى شَاةً تَكْفِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَذْبَحَ شَاةً ". فَقُمْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ صَاحِبٌ لِیْ: اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَمْ يُحْسِنْ اَنْ يُفْتِيَكَ حَتّٰى سَاَلَ الرَّجُلَ فَسَمِعَ عُمَرُ كَلَامَهُ، فَعَلَاهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ضَرْبًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیَّ عُمَرُ لِيَضْرِبَنِیْ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَمْ اَقُلْ شَيْئًا اِنَّمَا هُوَ قَالَهُ قَالَ: فَتَرَكَنِیْ، ثُمَّ قَالَ: اَرَدْتَّ اَنْ تَقْتُلَ الْحَرَامَ وَتَتَعَدَّى الْفُتْيَا قَالَ: " اِنَّ فِی الْاِنْسَانِ عَشَرَةَ اَخْلَاقٍ، تِسْعَةٌ حَسَنَةٌ، وَوَاحِدَةٌ سَيِّئَةٌ، فَيُفْسِدُهَا ذٰلِكَ السَّيِّئُ، وَقَالَ: اِيَّاكَ، وَعَثْرَةَ الشَّبَابِ "

✸✸ قبیصہ بن جابر اسدی بیان کرتے ہیں: میں احرام کی حالت میں تھا' میں نے ایک ہرن کو دیکھا' میں نے اُسے تیر

مارا تو وہ اُس کے سینگ کی جڑ پر لگا' وہ گر گیا اور اس نے اپنی گردن پیٹ کے ساتھ ملا دی' میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ اُلجھن ہوئی' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تا کہ اُن سے اس بارے میں دریافت کروں' جب میں اُن کے پاس آیا تو میں نے اُن کے پاس ایک سفید رنگ کے پتلے چہرے والے بزرگ کو پایا' وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا' وہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا آپ کے خیال میں اس کے لیے بکری کافی ہوگی؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ایک بکری قربان کردوں۔

میں اُن کے پاس سے اُٹھا تو میرے ساتھی نے کہا: امیر المؤمنین نے تمہیں صحیح فتویٰ نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی یہ بات سن لی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے مارنے کے لیے دُرّہ بلند کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے تا کہ میری پٹائی کریں تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے کچھ نہیں کہا' اس شخص نے یہ کہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا' پھر بولے: تم یہ چاہتے ہو کہ تم حرام طور پر کسی کو قتل کر دو اور پھر تم فتویٰ دینے میں زیادتی بھی کرو۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: انسان میں دس اخلاق ہوتے ہیں' نو اچھے ہوتے ہیں اور ایک بُرا ہوتا ہے' اور پھر ایک بُرا اخلاق آدمی کو خراب کر دیتا ہے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: تم جوانی کی لغزشوں سے بچو۔

8240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَإِنَّا لَنَسِيرُ إِذْ كَثُرَ مِرَاءُ الْقَوْمِ اَيُّهُمَا اَسْرَعُ سَعْيًا الظَّبْيُ اَمِ الْفَرَسُ؟ إِذْ سَنَحَ لَنَا ظَبْيٌ، وَالسُّنُوحُ هٰكَذَا، وَاَشَارَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ إِلَى الْيَمِينِ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنَّا فَمَا اَخْطَاَ خُشَشَائَهُ، فَرَكِبَ رَدْعَهُ، فَسَقَطَ فِي يَدِهِ حَتّٰى قَدِمَا عَلٰى عُمَرَ فَاَتَيْنَاهُ، وَهُوَ بِمِنًى، فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَنَا وَهُوَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: كَيْفَ اَصَبْتَهُ اَخَطَاً اَمْ عَمْدًا؟، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ مِسْعَرٌ: لَقَدْ تَعَمَّدْتُ رَمْيَهُ، وَمَا تَعَمَّدْتُ قَتْلَهُ قَالَ: وَحَفِظْتُ اَنَّهُ قَالَ: فَاخْتَلَطَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: مَا اَصَبْتُهُ خَطَاً، وَلَا عَمْدًا، فَقَالَ مِسْعَرٌ: فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ شَارَكْتَ الْعَمْدَ وَالْخَطَاَ قَالَ: فَاجْتَنَحَ إِلٰى رَجُلٍ، وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ وَجْهَهُ قَلْبٌ فَسَاوَرَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: خُذْ شَاةً فَاَهْرِقْ دَمَهَا، وَتَصَدَّقْ بِلَحْمِهَا، وَاسْقِ إِهَابَهَا سِقَاءً قَالَ: فَقُمْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَقُلْتُ: اَيُّهَا الْمُسْتَفْتِي ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ فُتْيَاهُ لَنْ يُغْنِيَ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، فَانْحَرْ نَاقَتَكَ، وَعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا عَلِمَ عُمَرُ حَتّٰى سَاَلَ الرَّجُلَ إِلٰى جَنْبِهِ، فَانْطَلَقَ ذُو الْعُيَيْنَيْنِ فَنَمَّاهَا إِلٰى عُمَرَ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ إِلَّا وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلٰى صَاحِبِي بِالدِّرَّةِ، صُفُوقًا، ثُمَّ قَالَ: قَاتَلَكَ اللّٰهُ اَتَعَدَّى الْفُتْيَا، وَتَقْتُلُ الْحَرَامَ؟ قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا اُحِلُّ لَكَ شَيْئًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ: فَاَخَذَ بِمَجَامِعِ ثِيَابِي فَقَالَ: إِنِّي اَرَاكَ إِنْسَانًا فَصِيحَ اللِّسَانِ فَسِيحَ الصَّدْرِ، وَقَدْ يَكُونُ فِي الرَّجُلِ عَشَرَةُ اَخْلَاقٍ، تِسْعَةٌ صَالِحَةٌ، وَوَاحِدَةٌ سَيِّئَةٌ فَيُفْسِدُ التِّسْعَةَ الصَّالِحَةَ الْخُلُقُ السَّيِّءُ، اتَّقِ عَثَرَاتِ الشَّبَابِ اَوْ قَالَ: غَرَّاتِ الشَّبَابِ

✱✱ قبیصہ بن جابراسدی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' جب ہم روانہ ہوئے تو لوگوں کے درمیان یہ بحث ہوگئی کہ کون سا جانور تیزی سے دوڑتا ہے: ہرن یا گھوڑا؟ اسی دوران ہمارے سامنے ایک ہرن آ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لفظ سنوح کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بائیں طرف سے دائیں طرف آنا۔ ہم میں سے ایک شخص نے اُسے تیر مارا' وہ اُس کے سینگ کی جڑ میں لگا تو وہ وہیں گر گیا' پھر یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت منیٰ میں موجود تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن کے پاس بیٹھ گیا' میں بھی بیٹھ گیا اور وہ شخص بھی بیٹھ گیا' اُس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے اُسے کیسے شکار کیا ہے' غلطی سے کیا ہے یا جان بوجھ کر کیا ہے؟ یہاں مسعر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے جان بوجھ کر اُسے تیر مارا تھا لیکن میں نے اُسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے کہ وہ شخص اختلاط کا شکار ہو گیا۔ اُس نے کہا: میں نے نہ تو اسے غلطی سے کیا ہے اور نہ ہی جان بوجھ کر کیا ہے۔ یہاں مسعر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم نے اس میں جان بوجھ کر کرنے اور غلطی سے کرنے کو ملا دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ ایک صاحب کی طرف جھکے' اللہ کی قسم! جن کا چہرہ چاندی کی مانند تھا' انہوں نے ان کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ایک بکری لے کر اُس کی قربانی کرلو اور اُس کے گوشت کو صدقہ کردو اور اُس کی کھال کو مشکیزے کے لیے استعمال کرو۔

راوی کہتے ہیں: ہم اُن کے پاس سے اُٹھے تو میں نے کہا: اے ابن خطاب سے مسئلہ دریافت کرنے والے! اُن کے فتوی نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے حوالے سے تمہیں بے نیاز نہیں کیا' تمہیں اپنی اونٹنی کو قربان کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرنی چاہیے۔ اللہ کی قسم! میری بات کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا نہیں چلا' یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے دریافت کیا' دھنسی ہوئی آنکھوں والے ایک شخص نے حکمران سے میری شکایت (یا چغلی کردی)' اللہ کی قسم! مجھے پتا بھی نہیں چلا کہ وہ دُرّہ لے کر تیزی سے چلتے ہوئے میرے ساتھی کی طرف آئے' پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے! کیا تم فتوی دینے میں زیادتی کرتے ہو اور حرام طور پر کسی چیز کو قتل کرتے ہو؟ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! میں آپ کے لیے کوئی ایسی چیز حلال قرار نہیں دوں گا جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حرام قرار دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے میرے کپڑے کو پکڑ لیا اور بولے: تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم ایک فصیح شخص ہو اور تمہارا سینہ کشادہ ہے' آدمی میں دس اخلاق ہوتے ہیں' نو اچھے ہوتے ہیں اور ایک بُرا ہوتا ہے' لیکن ایک بُرا اخلاق آدمی کے نو اچھے اخلاق کو خراب کردیتا ہے' تم جوانی کی لغزشوں سے بچو۔ (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

8241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ مُحْرِمَيْنِ اسْتَبَقَا إِلَى عَقَبَةِ الْبَطِينِ، فَأَصَابَ أَحَدُهُمَا ظَبْيًا فَقَتَلَهُ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْبَحْ شَاةً عَفْرَاءَ

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: دو مُحرم شخص بطین کی گھاٹی کی طرف تیزی سے لپکے' اُن میں سے ایک نے ہرن کو مار دیا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خاکستری مائل بکری ذبح کرو۔

بَابُ الْهِرِّ وَالْجَرَادِ

باب: بلی اور ٹڈی دل کا حکم

8242 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ مَيْمُونَةَ، اَوْ اُمَّ الْفَضْلِ، شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ، اَغْلَقَتْ بَابَ مَنْزِلِهَا عَلٰى هِرَّةٍ بِمَكَّةَ، وَوَلَدَيْنِ لَهَا، وَخَرَجَتْ اِلٰى مِنًى، وَعَرَفَةَ فَوَجَدَتْهُنَّ قَدْ مِتْنَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتِقَ عَنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ رَقَبَةً

✽✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یا شاید سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا (اس بارے میں شک امام عبدالرزاق کو ہے'ان دونوں میں سے کسی ایک خاتون نے) مکہ میں اپنے گھر کا دروازہ بند کیا تو گھر کے اندر بلی اور اُس کے دو بچے رہ گئے' وہ خاتون منی چلی گئیں' پھر عرفہ چلی گئیں' جب وہ واپس آئیں تو وہ بلی اور بچے مر چکے تھے۔ اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُن میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک غلام آزاد کریں۔

8243 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ صَيْدِ الْجَرَادِ فِي الْحَرَمِ فَنَهٰى عَنْهُ فَاِمَّا قُلْتُ، وَاِمَّا قَالَ الرَّجُلُ مِنَ الْقَوْمِ: فَاِنَّ قَوْمَكَ يَاْخُذُونَهُ، وَهُمْ مُحْتَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: لَا يَعْلَمُونَ.

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حرم کی حدود میں ٹڈی دل کے شکار کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے اس سے منع کیا۔ تو میں نے کہا' یا حاضرین میں سے کسی شخص نے کہا: آپ کی قوم تو اُنہیں ایسے عالم میں پکڑ لیتے ہیں کہ وہ مسجد میں احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُن لوگوں کو علم نہیں ہے۔

8244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ جَرَادَةٍ قَتَلَهَا، وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ: فِيهَا قَبْضَةٌ مِنْ قَمْحٍ، وَاِنَّكَ لَآخِذٌ قَبْضَةَ جَرَادَاتٍ

✽✽ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص نے اُن سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا' جسے اُس نے مار دیا تھا اور وہ شخص اُس وقت حالتِ احرام میں تھا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس میں مٹھی بھر گندم کی ادائیگی لازم ہوگی' کیونکہ تم نے مٹھی بھر ٹڈی دل پکڑے ہوں گے۔

8245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَتَلْتُ جَرَادًا لَا اَدْرِي مَا عَدَدُهُ وَاَنَا مُحْرِمٌ قَالَ: فَخُذْ تَمْرًا، لَا تَدْرِي كَمْ عَدَدُهُ فَتَصَدَّقْ

✽✽ علاء بن مسیّب ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ میں نے ٹڈی دل کو مار

دیا' میں نہیں جانتا کہ اُن کی تعداد کتنی تھی' میں اُس وقت احرام کی حالت میں تھا۔ تو سعید نے کہا: تم کھجوریں پکڑ دو جن کا تمہیں اندازہ نہ ہو کہ اُن کی تعداد کتنی ہے اور اُنہیں صدقہ کر دو۔

8246 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ، فَقَالَ: تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ

✽✽ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے مُحرم شخص مار دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: کھجوریں' ٹڈی دل سے زیادہ بہتر ہوتی ہیں۔

8247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ كَعْبًا سَاَلَ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، بَيْنَا نَحْنُ نُوقِدُ جَرَادَةً قَذَفْتُهَا فِي النَّارِ وَاَنَا مُحْرِمٌ، فَتَصَدَّقْتُ بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّكُمْ يَا اَهْلَ حِمْصَ كَثِيْرَةٌ اَوْرَاقُكُمْ، تَمْرَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ جَرَادِكُمْ

✽✽ ابراہیم نخعی نے اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: کعب نے سوال کیا' اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ایک مرتبہ میں ٹڈی دل کو اُٹھا رہا تھا' اسی دوران میں نے اُنہیں آگ میں پھینک دیا' میں اُس وقت احرام کی حالت میں تھا تو میں نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حمص کے رہنے والو! تم لوگوں کے پاس چاندی بہت زیادہ ہے' تمہارے اس ٹڈی دل کے مقابلہ میں کھجوریں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں۔

8248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي الْجَرَادَةِ قَبْضَةٌ اَوْ لُقْمَةٌ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ٹڈی دل میں ایک مٹھی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک لقمہ دیا جائے گا۔

8249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِمَكَّةَ يَخْرُجُ فَيَرَى فِي اَيْدِي الصِّبْيَانِ الْجَرَادَ فَيَقْتُلُهُ مِنْ اَيْدِيهِمْ، وَكَانَ يَرَاهُ صَيْدًا

✽✽ ولید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو مکہ میں دیکھا کہ وہ نکلے' اُنہوں نے بچوں کے ہاتھوں میں ٹڈی دل دیکھا' تو اسے اُن کے ہاتھوں میں ہی مارنا شروع کر دیا' وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ شکار ہے۔

8250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَدْنَى مَا يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ الْجَرَادُ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَهَا جَزَاءٌ، وَفِيهَا تَمْرَةٌ

✽✽ عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مُحرم شخص اگر ٹڈی دل کا شکار کر لیتا ہے' تو اس میں جزاء کوئی نہیں ہو گی' اس میں کھجوروں کی ادائیگی لازم ہو گی۔

8251 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ حَكَمَ فِي الْجَرَادِ بِتَمْرَةٍ

✽✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ٹڈی دل میں کھجوروں (کی ادائیگی) کا فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ الْقُمَّلِ

باب: جُوں کا حکم

8252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ: فِي الْقَمْلَةِ يَقْتُلُهَا الْمُحْرِمُ لَهَا جَزَاءٌ؟ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اگر احرام والا شخص کسی جُوں کو مار دیتا ہے تو کیا اُس کا فدیہ ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

8253 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ

✽✽ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: ان کا کوئی فدیہ نہیں ہوگا۔

8254 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْقَمْلَةِ وَالنَّمْلَةِ، وَاَشْبَاهِهَا مِنَ الدَّوَابِّ اِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ

✽✽ قتادہ نے جُوں، چیونٹی اور اس جیسے دیگر جانوروں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب کوئی مُحرم شخص انہیں مار دے تو اس میں مٹھی بھر اناج دینا ہوگا۔

8255 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ فَفِيهَا قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر مُحرم شخص اسے مار دیتا ہے تو اس میں مٹھی بھر اناج دینا ہوگا۔

8256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْقَمْلَةِ قَبْضَةٌ، اَوْ لُقْمَةٌ، فَاِنْ قَتَلْتَهَا وَاَنْتَ لَا تَشْعُرُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ، قُلْتُ فَالْجَرَادُ مِثْلُهَا؟ قَالَ: مِثْلُهَا

✽✽ عطاء جُوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں مٹھی بھر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) لقمہ دینا ہوگا اور اگر تم نے اسے ایسی حالت میں مارا کہ تمہیں اس کا پتا نہیں چلا تو تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: ٹڈی دل بھی اس کی مانند ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ بھی اس کی مانند ہے۔

8257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَقْتُلُ الْقَمْلَةَ، وَاَنْتَ بِمَكَّةَ وَاَنْتَ حَلَالٌ، وَتَاْخُذُهَا وَاَنْتَ حَرَامٌ، فَتُلْقِيهَا اِنْ رَاَيْتَهَا عَلَى ثَوْبِكَ اَوْ جِلْدِكَ، وَلَا تَقْتُلُهَا، وَاِنْ تَتَفَلَّى فَلَا، وَلَا تَقْتُلْهَا عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَاَنْتَ مُحْرِمٌ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم مکہ میں احرام کی حالت کے بغیر جُوں کو مار دیتے ہو یا تم حالتِ احرام میں اسے پکڑ کر

اسے ایک طرف ڈال دیتے ہو جبکہ تم اسے اپنے کپڑے پر یا اپنے جسم پر دیکھو اور اسے مارتے نہیں ہو (تو تم ایسا کر سکتے ہو) لیکن اگر تم مارنا چاہو تو وہ نہیں! تم اس کے علاوہ اسے نہیں مار سکتے جبکہ تم حالتِ احرام میں ہو۔

8258 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيَّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا تَقُوْلُ فِيْ مُحْرِمٍ قَتَلَ قَمْلَةً؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَنْحَرُ بَدَنَةً قَالَ: فَضَحِكْتُ، فَنَظَرَ اِلَيَّ، وَقَالَ: لَا تَلُمْنِي، لَعَمْرُ اللّٰهِ يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْقَمْلَةِ، وَاَحَدُهُمْ يَثِبُ عَلٰى اَخِيهِ بِالسَّيْفِ

✵✵ ابن بیلمانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اُنہوں نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا: احرام والے ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو جوں کو مار دیتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (طنزیہ طور پر) فرمایا: وہ اونٹ قربان کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں ہنس پڑا' اُنہوں نے میری طرف دیکھا اور بولے: تم مجھے ملامت نہ کرو! اللہ کی قسم! اس شخص نے مجھ سے جُوں مارنے کا مسئلہ دریافت کیا ہے' حالانکہ اس جیسے لوگ اپنے بھائی پر تلوار کے ذریعہ حملہ کر دیتے ہیں (اور اُس کی پروا نہیں کرتے)۔

8259 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْهَوَامَّ كُلَّهَا اِلَّا الْقَمْلَةَ، فَاِنَّهَا مِنْهُ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: احرام والا شخص ہر طرح کے حشرات الارض کو مار سکتا ہے' صرف جُوں کو نہیں مار سکتا' کیونکہ وہ اُس کے وجود کا حصہ ہے۔

8260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْقَمْلَةِ يَقْتُلُهَا الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ اَطْعَمْتَهُ عَنْهَا فَهُوَ خَيْرٌ مِنْهَا

✵✵ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے جُوں کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا احرام والا شخص اُسے مار سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اس کے (فدیہ کے طور پر) جو بھی چیز کھلا دو گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہو گی۔

8261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَسَاَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَتَلَ قَمْلَةً؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَسْاَلُنِي اَهْلُ الْعِرَاقِ عَنِ الْقَمْلَةِ، وَهُمْ قَتَلُوا حُسَيْنَ بْنَ فَاطِمَةَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُن سے احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو جُوں کو مار دیتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہلِ عراق مجھ سے جُوں کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں حالانکہ ان لوگوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تھا۔

8262 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، سُئِلَ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ؟ فَقَالَ: اَيَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، وَهُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْقَمْلَةِ؟ فَجَائَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنَّهَا قَتَلَتْ قَمْلَةً وَهِيَ مُحْرِمَةٌ، فَمَا كَفَّارَتُهَا؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَعْلَمُ الْقَمْلَةَ مِنَ الصَّيْدِ فَاَعَادَتْ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ،

فَاَعَادَتْ عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: شَاةٌ خَيْرٌ مِنْ قَمْلَةٍ، وَنَظَرَ اِلَیَّ لِكَیْ اَشْهَدَ مَعَهُ، فَقُلْتُ: اَجَلْ شَاةٌ خَيْرٌ مِنْ قَمْلَةٍ

✻✻ ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو جُوں کو مار دیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو قتل کر دیتا ہے اور پھر جُوں کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنے آ جاتا ہے۔ پھر ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور بولی: اُس نے احرام کی حالت میں ایک جُوں کو مار دیا تھا تو اُس کا کفارہ کیا ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے علم کے مطابق جُوں شکار شمار نہیں ہوتی۔ اُس عورت نے اپنا سوال دُہرایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا جواب دُہرا دیا' اُس عورت نے تیسری مرتبہ سوال دُہرایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک بکری ایک جُوں سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ پھر اُنہوں نے میری طرف دیکھا تاکہ میں اُن کے حق میں گواہی دوں' تو میں نے کہا: جی ہاں! بکری' جُوں سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

8263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ، يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اَلْقَيْتُ قَمْلَةً بِمَكَّةَ، وَاَنَا مُحْرِمٌ وَلَمْ اَذْكُرْ، ثُمَّ ابْتَغَيْتُهَا فَلَمْ اَجِدْهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ الضَّالَّةُ لَا تُبْتَغَى

✻✻ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے سنا' اُس نے کہا: میں نے مکہ میں ایک جُوں کو نیچے پھینک دیا' جبکہ میں احرام باندھے ہوئے تھا' مجھے یہ بات یاد نہیں تھی' پھر میں نے اُسے تلاش کیا تو وہ مجھے نہیں ملی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ایک ایسی گمشدہ چیز ہے جسے تلاش نہیں کیا جاتا۔

بَابٌ: اَلْحَمَامُ وَغَيْرُهُ مِنَ الطَّيْرِ يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

باب: کبوتر اور اس جیسے دیگر پرندوں کا حکم' جنہیں کوئی احرام والا شخص مار دیتا ہے

8264 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُمَيْدٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنَّ ابْنِي قَتَلَ حَمَامَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ابْتَغِ شَاةً فَتَصَدَّقْ بِهَا

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عثمان بن حمید' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میرے بیٹے نے مکہ میں ایک کبوتری کو مار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم بکری لے کر اُسے صدقہ کر دو۔

8265 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

8266 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ حَكَمَا فِي حَمَامِ مَكَّةَ شَاةً

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے مکہ کے کبوتر کے بارے میں بکری کی

ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

8267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَمَامَةٍ، فَطَارَتْ فَوَقَعَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ، فَاَخَذَتْهَا حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهَا، فَجَعَلَ عُمَرُ فِيهَا شَاةً

✱✱ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک کبوتری کے پاس سے ہوا' وہ اُڑی اور مروہ پر گر گئی' اُسے ایک سانپ نے پکڑا اور اُسے مار دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں بکری کی ادائیگی کا حکم دیا۔

8268 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ حَمَامًا كَانَ عَلَى الْبَيْتِ فَخَرَا عَلٰى يَدِ عُمَرَ، فَاَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ، فَطَارَ فَوَقَعَ فِيْ بَعْضِ دُوْرِ مَكَّةَ فَجَائَتْهُ حَيَّةٌ فَاَكَلَتْهُ فَجَعَلَ عُمَرُ جَزَائَهُ شَاةً

✱✱ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک کبوتر جو خانہ کعبہ پہ رہتا تھا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر آیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا تو وہ اُڑ گیا اور مکہ کے کسی گھر میں جا کر گر گیا' ایک سانپ آیا اور اُس نے اُسے کھالیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی جگہ ایک بکری مقرر کی۔

8269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِيْ حَمَامِ الْحَرَمِ شَاةٌ، وَفِيْ حَمَامِ الْحِلِّ دِرْهَمٌ

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: حرم کے کبوتروں میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور حرم کے علاوہ کے کبوتروں میں (احرام کی حالت میں اُنہیں مارنے پر) ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8270 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْحَمَامَةِ شَاةٌ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کبوتری میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: فِي الْحَمَامِ ثَمَنُهُ

✱✱ زہری اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کبوتر میں اُس کی قیمت لازم ہوگی۔

8272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: مَنْ اَصَابَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ فَعَلَيْهِ شَاةٌ

✱✱ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے کسی کبوتر کو مار دے اُس پر بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بِشْرِ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، اَنَّ رَجُلًا اَغْلَقَ بَابَهُ عَلٰى حَمَامَةٍ، وَفَرْخَيْنِ لَهَا، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى مِنًى، وَعَرَفَاتٍ فَرَجَعَ، وَقَدْ مِتْنَ قَالَ: فَاَتَى ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَجَعَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا مِنَ الْغَنَمِ، وَحَكَّمَ مَعَهُ رَجُلًا

٭٭ عطاء بن ابی رباح اور یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دروازہ بند کیا' گھر کے اندر ایک کبوتری اور اُس کے دو بچے رہ گئے' وہ شخص منٰی اور عرفات چلا گیا' جب وہ واپس آیا تو وہ تینوں (یعنی کبوتری اور اُس کے دونوں بچے) مر چکے تھے' وہ شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُن کے سامنے یہ مسئلہ ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس پر تین بکریوں کی ادائیگی لازم قرار دی اور اپنے ساتھ ایک اور شخص کو بھی ثالث بنوایا۔

8274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي فَرْخِ الْحَمَامِ سَخْلَةٌ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: کبوتر کے بچہ میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْحَمَامِ الشَّامِيِّ ثَمَنُهُ، لَا زِيَادَةَ عَلَيْكَ فِيهِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: شامی کبوتر میں اس کی قیمت لازم ہوگی' تم پر اس سے زیادہ کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

8276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَاَلَ سَالِمًا، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَلَةٍ ذَبَحَهَا وَهُوَ بِمَكَّةَ نَاسِيًا، قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اَحَجَلَةٌ فِي بَطْنِ الرَّجُلِ خَيْرٌ اَمْ ثُلُثَا الْمُدِّ؟ قَالَ: بَلْ ثُلُثَا الْمُدِّ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ اَمْ نِصْفُ الْمُدِّ؟ قَالَ: نِصْفُ الْمُدِّ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ اَمْ ثُلُثُ الْمُدِّ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: اَتُجْزِءُ عَنِّي شَاةٌ؟ قَالَا: اَوَ تَعْلَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَا: فَاذْهَبْ

٭٭ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سالم اور قاسم بن محمد سے ایسی کبوتری کے بارے میں دریافت کیا جسے وہ مکہ میں بھول کر ذبح کر دیتے ہیں' تو اُن میں سے ایک صاحب نے دوسرے سے کہا: آدمی کے پیٹ میں کبوتری موجود ہو' یہ زیادہ بہتر ہے یا دو تہائی مُد زیادہ بہتر ہیں؟ تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: دو تہائی مُد زیادہ بہتر ہیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: یہ زیادہ بہتر ہے یا نصف مُد زیادہ بہتر ہے؟ اُنہوں نے کہا: نصف مُد زیادہ بہتر ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: یہ زیادہ بہتر ہے یا ایک تہائی مُد زیادہ بہتر ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن دونوں سے دریافت کیا: کیا میری طرف سے ایک بکری کافی ہوگی؟ اُن دونوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تو اُن دونوں نے کہا: تم چلے جاؤ!

8277 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: قَطَاةٌ، مَكَانَ حَجَلَةٍ، وَلَمْ يَقُلْ حَجَلَةٌ

٭٭ صدقہ بن یسار کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں اُنہوں نے کبوتری کی جگہ قطاۃ (نامی پرندے) کا ذکر کیا ہے۔ اُنہوں نے کبوتری کا ذکر نہیں کیا۔

8278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ حَجَلَةٍ، ذَبَحْتُهَا، وَاَنَا مُحِلٌّ بِمَكَّةَ فَلَمْ يَرَ عَلَيَّ بَاْسًا قَالَ: "كَيْفَ تَشْتَرِيهَا؟ قَالَ: عِشْرِينَ بِدِرْهَمٍ قَالَ: فَاَنَا اَدُلُّكَ عَلَى مَنْ يَبِيعُهَا اَرْبَعِينَ بِدِرْهَمٍ"

✵✵ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسی کبوتری کے بارے میں دریافت کیا جسے میں ذبح کر دیتا ہوں اور میں مکہ میں احرام کی حالت کے بغیر ہوتا ہوں۔ تو اُنہوں نے مجھ پر کوئی حرج نہیں سمجھا۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے کتنے کے عوض میں اُسے خریدا تھا؟ میں نے جواب دیا: بیس درہم کے عوض میں! تو اُنہوں نے فرمایا: میں تمہاری راہنمائی ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں جو اسے چالیس درہم کے عوض میں فروخت کرے گا۔

8279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ: فِي بُغَاثِ الطَّيْرِ مُدٌّ، مُدٌّ، يَعْنِي الرَّخَمَةَ، وَاَشْبَاهَهَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: پرندوں میں سے کمزور پرندوں میں ایک ایک مُد کی ادائیگی لازم ہوگی اُن کی مراد گدھ اور اسے جیسے پرندے تھے۔

8280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنَّ الْهُدْهُدَ دُوْنَ الْحَمَامَةِ، وَفَوْقَ الْعُصْفُورِ فِيهِ دِرْهَمٌ، وَاَمَّا الْكَعْتُ فَعُصْفُورٌ، وَاَمَّا الْوُطْوَاطُ فَوْقَ الْعُصْفُورِ، وَدُوْنَ الْهُدْهُدِ، فَفِيهِ ثُلُثَا دِرْهَمٍ، فَمَا كَانَ شَيْءٌ مِنَ الطَّيْرِ لَا يَبْلُغُ اَنْ يَكُونَ حَمَامَةً، وَفَوْقَ الْعُصْفُورِ فَفِيهِ دِرْهَمٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہُد ہُد پرندہ کبوتری سے چھوٹا ہوتا ہے اور چڑیا سے بڑا ہوتا ہے اس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوتی ہے کعت (نامی پرندہ) چڑیا شمار ہوتا ہے وطواط (نامی پرندہ) چڑیا سے بڑا شمار ہوتا ہے اور ہُد ہُد سے کم شمار ہوتا ہے اس میں دوتہائی درہم کی ادائیگی لازم ہوگی جو بھی پرندہ کبوتری جتنا نہ ہو اور چڑیا سے بڑا ہو تو اُس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْوَحْطِيِّ اَوْ شِبْهِهِ، وَالدُّبْسِيِّ، وَالْقَطَاةِ، وَالْحُبَارَى، وَالْقَمَارِيِّ، وَالْحَجَلِ شَاةٌ شَاةٌ قَالَ [illegible] الرَّزَّاقِ: اَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ قَالَ: "فِيْ كُلِّ طَيْرٍ حَمَامَةٍ فَصَاعِدًا شَاةٌ شَاةٌ، قَمَرِيٍّ اَوْ دُبْسِيٍّ، وَالْحَجَلَةِ، وَالْقَطَاةِ، وَالْحُبَارَى، يَعْنِي الْعُصْفُورَ وَالْكَرَوَانَ، وَالْكُرْكِيَّ، وَابْنَ الْمَاءِ وَاَشْبَاهَ هَذَا مِنَ الطَّيْرِ شَاةٌ، قُلْتُ: اَسَمِعْتَهُ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا فِي الْحَمَامَةِ"

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وحطی (نامی پرندہ) یا اس جیسے دیگر پرندوں دبسی قطاۃ حباری قماری حجل (نامی پرندوں) میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ کبوتری کے علاوہ ہر پرندہ میں ایک ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی جیسے قمری دبسی حجلہ قطاۃ حباری یعنی چڑیا کروان کرکی ابن الماء (نامی پرندوں) اور ان جیسے دیگر پرندوں میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات اُن کی زبانی سنی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! میں

نے صرف کبوتری کے بارے میں سنا ہے۔

8282 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ اَبَا الْخَلِيلِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اَصَبْتُ سِمَّانَةً وَاَنَا حَرَامٌ؟ فَقَضَى عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ شَاةً

✽✽ ابوخلیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے حالتِ احرام میں سمانہ (نامی پرندے) کو مار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس میں ایک بکری کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

8283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: عَطَاءٌ: فِي الْعُصْفُورِ نِصْفُ دِرْهَمٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے چڑیا کے بارے میں نصف درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

8284 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ انْطَلَقَ حَاجًّا فَاَغْلَقَ الْبَابَ عَلَى حَمَامٍ، فَوَجَدَهُنَّ قَدْ مِتْنَ، فَقَضَى فِي كُلِّ حَمَامَةٍ شَاةً

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے تشریف لے کر گئے' وہ دروازہ بند کر کے چلے گئے (اندر کچھ کبوتر رہ گئے) بعد میں لوگوں نے اُسے پایا کہ وہ مر چکا ہے' تو اُنہوں نے ہر ایک کبوتری کے عوض میں ایک بکری کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

8285 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مُحْرِمٍ اَصَابَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ الْحَرَمِ، فَقَالَ: يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ قَالَ: شَاةٌ ثُمَّ يَحْكُمُ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ دِرْهَمٌ

✽✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو حرم کے کبوتروں میں سے کسی کبوتر کو مار دیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے دو عادل آدمی اُس کے بارے میں فیصلہ دیں گے (کہ اُس کی قیمت کیا بنتی ہے؟)۔ اُنہوں نے فرمایا: اس میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر اُنہوں نے ہر ایک انڈے میں ایک درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

بَابُ بَيْضِ الْحَمَامِ

باب: کبوتر کے انڈے (کو ضائع کرنے) کا حکم

8286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي بَيْضَةٍ مِنْ بَيْضِ حَمَامِ مَكَّةَ نِصْفُ دِرْهَمٍ، فَاِنْ كُسِرَتْ، وَفِيهَا فَرْخٌ فَفِيهَا دِرْهَمٌ

✽✽ عطاء نے مکہ کے کبوتروں کے انڈے میں نصف درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے' اگر وہ ٹوٹ جائے اور اُس میں بچہ بھی موجود ہو' تو اس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ بَيْضِ الْحَمَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ حِينَ يُصِيبُهُ ثَمَنَهُ

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے کبوتر کے انڈے کے بارے میں دریافت کیا' جسے کوئی احرام والا شخص نقصان پہنچاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس پر وہ ادائیگی لازم ہوگی' جو اُس نقصان پہنچانے کے وقت اُس انڈے کی قیمت تھی۔

8288 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي بَيْضَةٍ مِنْ بَيْضِ حَمَامِ الْحِلِّ مُدٌّ

٭٭ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حرم کی حدود کے باہر کے کبوتر کے انڈے میں ایک مُد کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شَيْبَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ هُرْمُزَ قَالَ: وَطِئْتُ عَلَى عُشٍّ مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ، وَاَنَا بِمَكَّةَ فِيهِ فَرُّوخٌ قَدْ رِيشَ، وَبَيْضَةٌ، فَقَتَلْتُ الْفَرْخَ، وَكَسَرْتُ الْبَيْضَةَ، فَسَاَلْتُ عَطَاءً، فَقَالَ: عَنْ مَيِّتٍ شَاةٌ وَلَكِنْ اِيتِ تِلْكَ الْحَلْقَةَ، فَاِنَّ فِيهَا شَيْخًا، وَهُوَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، فَسَلْهُ فَاِنْ اَخْبَرَكَ بِشَيْءٍ فَارْجِعِ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِي، فَسَاَلْتُ عُبَيْدًا، فَقَالَ: اَمَّا الْفَرْخُ الَّذِي قَدْ رِيشَ فَفِيهِ شَاةٌ، وَاَمَّا الْبَيْضَةُ فَفِيهَا نِصْفُ دِرْهَمٍ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا اَصْنَعُ؟ قَالَ: اذْبَحِ الشَّاةَ، وَاشْتَرِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ طَعَامًا فَاطْحَنْهُ، وَانْظُرْ مَنْ يَلِيكَ مِنَ الْفُقَرَاءِ فَاَطْعِمْهُمْ، فَاِنْ كُنْتُمْ غُرَبَاءَ، اَوْ بِكُمْ حَاجَةٌ فَاَمْسِكُوا مِنْهُ، فَمَرَرْتُ بِعَطَاءٍ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: هٰكَذَا اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ

٭٭ ابوشیبان بیان کرتے ہیں: بصرہ کے ایک بزرگ' جنہیں ابن ہرمز کہا جاتا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ میں کبوتروں کے ایک گھونسلے پر پاؤں دے دیا' میں اُس وقت مکہ میں موجود تھا' اُس گھونسلے میں کبوتر کا بچہ بھی تھا اور انڈہ بھی تھا' میں نے بچہ کو قتل کر دیا اور انڈے کو توڑ دیا (یعنی میرے پاؤں دینے سے وہ بچہ مر گیا اور انڈہ ٹوٹ گیا) میں نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: بچہ کی طرف سے بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' لیکن تم اُس حلقہ میں جاؤ وہاں ایک بزرگ موجود ہیں' وہ عبید بن عمیر ہیں' تم اُن سے سوال کرو' وہ تمہیں جو جواب دیں گے' وہ میرے پاس واپس آ کر مجھے بتانا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عبید سے سوال کیا تو اُنہوں نے کہا: اُس بچہ میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' اور انڈے میں نصف درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں؟ اُنہوں نے کہا: تم بکری کو قربان کر دو اور نصف درہم کے عوض میں اناج (یعنی گندم) خرید لو' اُسے پیسو اور پھر تم دیکھو کہ تمہارے قریب غریب لوگ کون سے ہیں' اُنہیں وہ کھانا کھلا دو' اگر تم خود مسافر ہو یا تمہیں حاجت لاحق ہے تو وہ کھانا اپنے پاس رکھ لو۔ پھر میں عطاء کے پاس سے گزرا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

8290 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ: فِيْ بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو انڈوں میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ بَيْضِ النَّعَامِ

باب: شترمرغ کے انڈہ کا حکم

8291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيْبُهُ الْمُحْرِمُ، فَقَالَ: الْحُكُوْمَةُ يُحْكَمُ عَلَيْهِ حِيْنَ يُصِيْبُهُ بِثَمَنِهِ

✵✵ معمر' زہری کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے شترمرغ کے انڈہ کے بارے میں دریافت کیا جسے احرام والا شخص نقصان پہنچا سکتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس بارے میں ثالث فیصلہ دے گا کہ جب اُس نے نقصان پہنچایا تھا' تو اس کی قیمت کتنی تھی؟

8292 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْطَاَ اُدْحِيَّ نَعَامَةٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ - يَعْنِيْ عُشَّهَا - فَكَسَرَ بَيْضَةً، فَسَاَلَ عَلِيًّا، فَقَالَ: عَلَيْكَ جَنِيْنُ نَاقَةٍ، اَوْ قَالَ: ضِرَابُ نَاقَةٍ، فَخَرَجَ الْاَنْصَارِيُّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قَالَ عَلِيٌّ، وَلٰكِنْ هَلُمَّ اِلَى الرُّخْصَةِ، صِيَامٍ اَوْ اِطْعَامِ مِسْكِيْنٍ

✵✵ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے احرام کی حالت میں شترمرغ کے گھونسلے پر پاؤں دے دیا اور انڈہ توڑ دیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچہ کی ادائیگی لازم ہے (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ وہ انصاری نکلا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے جو کہا ہے' وہ میں نے سنا ہے' لیکن تم رخصت کی طرف آؤ' تم روزہ رکھ لو یا مسکین کو کھانا کھلا دو۔

8293 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَتَبَ اَبُوْ مُلَيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اِلٰى اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُهُ عَنْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيْبُهُ الْمُحْرِمُ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ: فِيْهِ صِيَامُ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ

قَالَ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ: فِيْهِ صِيَامُ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ: وَسَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِثْلَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ابوملیح بن اسامہ نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کو خط لکھا اور اُن سے شترمرغ کے انڈہ کے بارے

میں دریافت کیا' جسے احرام والا شخص نقصان پہنچا دیتا ہے۔ تو ابوعبیدہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اس میں ایک دن کا روزہ' یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

قتادہ نے عبداللہ بن حصین کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں ایک دن کا روزہ' یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

عبداللہ بن محرر بیان کرتے ہیں: میں نے معاویہ بن قرہ کو ایک انصاری کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

8294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ثَمَنُهُ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: شتر مرغ کے انڈہ کو اگر احرام والا شخص نقصان پہنچا دے' تو اس انڈے کی قیمت لازم ہوگی۔

8295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: فِيهِ ثَمَنُهُ

✵✵ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: اس صورت میں اُس انڈے کی قیمت لازم ہوگی۔

8296 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَكَمَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ قِيمَتَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا سُفْيَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ سَاَلَ الْاَعْمَشَ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَ بِهِ عَنْ عُمَرَ، فَجَعَلَ الثَّوْرِيُّ يُرَدِّدُهُ عَلَيْهِ، فَاَبَى الْاَعْمَشُ اِلَّا اَنْ يُثْبِتَهُ عَنْ عُمَرَ"

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُس کی قیمت لازم ہوگی' وہ انڈہ جسے احرام والے شخص نے نقصان پہنچایا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوسفیان کو سنائی تو اُنہوں نے کہا: میں نے سفیان ثوری کو سنا' اُنہوں نے اَعمش سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو اعمش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی' سفیان ثوری اپنی بات اُن کے سامنے بار بار ذکر کرتے رہے لیکن اعمش نے اُن کی بات تسلیم نہیں کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس روایت کو مستند طور پر نقل کیا۔

8297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ، وَاَشْبَاهِهِ قِيمَتُهُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: احرام والا شخص جب شتر مرغ کے انڈے کو نقصان پہنچا دے یا اس جیسی کسی چیز کو نقصان

پہنچائے تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

8298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اُمَيَّةَ الثَّقَفِيُّ، اَنَّ نَافِعًا، مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ عُمَرَ عَنْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَرَاَيْتَ عَلِيًّا فَاسْاَلْهُ؛ فَاِنَّا قَدْ اُمِرْنَا اَنْ نُشَاوِرَهُ

✽✽ نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شترمرغ کے ایسے انڈے کے بارے میں دریافت کیا جسے احرام والا شخص نقصان پہنچا دیتا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم علی کے پاس جاؤ اور اُن سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اُن سے مشورہ لیا کریں۔

8299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَضٰى فِيْ حَرَامٍ اَشَارَ اِلٰى حَلَالٍ بِبَيْضِ نَعَامٍ، فَقَضٰى فِيهِ بِصِيَامِ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامِ مِسْكِينٍ

✽✽ خالد نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے حالتِ احرام والے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے جو کسی احرام کے بغیر شخص کو شترمرغ کے انڈہ کی طرف اشارہ کر دیتا ہے' تو ابن سیرین نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ احرام والا وہ شخص ایک دن کا روزہ رکھے گا' یا ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

8300 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضٰى عَلِيٌّ فِيْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ، تُرْسِلُ الْفَحْلَ عَلٰى اِبِلِكَ، فَاِذَا تَبَيَّنَ لِقَاحُهَا سُمِّيَتْ عَدَدَ مَا اَصَبْتَ مِنَ الْبَيْضِ، فَقُلْتُ: هٰذَا هَدْيٌ، ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْكَ ضَمَانُ مَا فَسَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "فَعَجِبَ مُعَاوِيَةُ مِنْ قَضَاءِ عَلِيٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَهَلْ يَعْجَبُ مُعَاوِيَةُ مِنْ عَجَبٍ، مَا هُوَ اِلَّا مَا بِيعَ بِهِ الْبَيْضُ فِي السُّوقِ، يُتَصَدَّقُ بِهِ"

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شترمرغ کے انڈہ کو احرام والے شخص کے نقصان پہنچانے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ تم اپنے نر اونٹ کو جفتی کے لیے بھیجو گے' جب وہ اونٹنی حاملہ ہو جائے گی' تو جتنے انڈوں کو تم نے نقصان پہنچایا تھا اُتنی تعداد میں تم (پیدا ہونے والے بچوں) کا نام لے کر یہ کہو گے کہ یہ قربانی کے جانور ہیں' پھر اُن میں سے جو فاسد ہو جاتا ہے' اُس کا تاوان تم پر لازم نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ پر بڑی حیرانگی ہوئی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حیرانگی اس وجہ سے ہوئی کہ شترمرغ کے انڈے بازار میں عام فروخت ہوتے ہیں' (انہیں خرید کر) اُنہیں صدقہ کر دیا جائے۔

8301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ اِبِلٌ فَفِيْ كُلِّ بَيْضَةٍ دِرْهَمَانِ قَالَ عَطَاءٌ: فَمَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ، فَاِنَّ فِيهِ كَمَا قَالَ عَلِيٌّ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس اونٹ نہ ہوں تو ہر ایک انڈے میں دو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔ عطاء فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اُس پر وہی چیز لازم ہوگی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

8302 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ بِثَمَنِهِ

* حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں جسے کوئی احرام والا شخص نقصان پہنچا دیتا ہے اُس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اُس کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگا۔

8303 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ قِيمَتُهُ

* ابوعبیدہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو احرام والے شخص کے شتر مرغ کے انڈہ کو نقصان پہنچانے کے بارے میں ہے کہ اُس انڈے کی قیمت لازم ہوگی۔

بَابُ الصَّيْدِ يَدْخُلُ الْحَرَمَ

باب: جب کوئی شکار حرم کی حدود میں داخل ہو جائے؟

8304 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ مَا صِدْتَ وَاَنْتَ حِلٌّ، وَمَا صِيدَ، وَاَنْتَ مُحْرِمٌ فَلَا تَاْكُلْهُ

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر وہ چیز جسے تم نے (حرم کی حدود میں) حالتِ احرام کے بغیر شکار کیا ہو یا جسے تم نے حالتِ احرام میں شکار کیا ہو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8305 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَطَاءً، اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ اَكْلِ الصَّيْدِ اِذَا اُدْخِلَ الْحَرَمَ حَيًّا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْاَلُ عَنْهُ فَقَالَ: لَوْ ذُبِحَ فِي الْحِلِّ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ

* عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسے شکار کو کھانے سے منع کیا ہے جو زندہ حرم کی حدود میں داخل ہو گیا ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا جن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر اسے حرم کی حدود سے باہر ذبح کیا جاتا تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ محبوب تھی۔

8306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ

مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِلَحْمِ الصَّيْدِ اَنْ يُؤْكَلَ فِي الْحَرَمِ قَالَ: وَلَا يُذْبَحُ الصَّيْدُ فِي الْحَرَمِ، وَلَكِنْ لَوْ ذُبِحَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ اُدْخِلَ الْحَرَمَ مَذْبُوحًا لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ

✷✷ مجاہد فرماتے ہیں: حرم کی حدود میں شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: شکار کو حرم کی حدود میں ذبح نہیں کیا جائے گا' اگر اُسے حرم کی حدود سے باہر ذبح کیا گیا ہو اور پھر ذبح شدہ حالت میں حرم میں لایا گیا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَدْخُلَ الصَّيْدُ الْحَرَمَ، ثُمَّ يُذْبَحَ

✷✷ مجاہد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ شکار کو حرم کی حدود میں آنے کے بعد ذبح کیا جائے۔

8308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اُدْخِلَ الْحَرَمَ الصَّيْدُ حَيًّا، فَلَا بَأْسَ بِاَكْلِهِ، فَقِيلَ لِعَمْرٍو: اِنَّ عَطَاءً قَدْ نَزَلَ عَنْ قَوْلِهِ هَذَا فَقَالَ: عَهْدِي بِهِ يَاْكُلُهُ فَكَانَ عَمْرٌو لَا يَرَى بِاَكْلِهِ بَأْسًا "

✷✷ عطاء فرماتے ہیں: جب شکار زندہ حرم کی حدود میں داخل ہو جائے' تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عمرو سے دریافت کیا گیا: عطاء نے تو اس قول سے رجوع کر لیا تھا اور زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ وہ اسے کھایا کرتے تھے' لیکن عمرو بن دینار اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

8309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَهُ

✷✷ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

8310 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ، اَهْدَى لِابْنِ عُمَرَ ظِبَاءً مَذْبُوحَةً، وَهُوَ بِمَكَّةَ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✷✷ نافع بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک ذبح شدہ ہرن تحفہ کے طور پر دیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس وقت مکہ میں موجود تھے تو اُنہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔

8311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَكَرِهَ اَنْ يَاْكُلَهَا"

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے کھانے کو مکروہ سمجھا۔

8312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَامِرٍ، اَهْدَى لِابْنِ عُمَرَ ظِبَاءً اَحْيَاءً

فَرَدَّهَا، وَقَالَ: اَفَلَا ذَبَحْتَهَا قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَ الْحَرَمَ، فَلَمَّا دَخَلَتْ مَأْمَنَهَا الْحَرَمَ لَا اَرَبَ لِي فِي هَدِيَّتِهِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ابن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کچھ زندہ ہرن تحفے کے طور پر دیئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں واپس کر دیا اور بولے: اُس نے انہیں حرم کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے ذبح کیوں نہیں تھا؟ جب یہ امن کی جگہ حرم میں داخل ہو گئے' تو اب میں اس تحفہ میں کوئی دلچسپی نہیں لوں گا۔

8313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

8314 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام والے شخص کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ کسی بھی حالت میں شکار کا گوشت کھائے۔

8315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

8316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْكُلَ الصَّيْدَ، وَاِنْ اُدْخِلَ ذٰلِكَ مَكَّةَ مَذْبُوحًا

✵✵ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ شکار کا گوشت (احرام کی حالت میں) کھائیں' اگرچہ اُس شکار کو ذبح کرنے کے بعد مکہ میں لایا گیا ہو۔

8317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى دَاجِنَةَ الطَّيْرِ، وَالظِّبَاءَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پالتو (یا گھر میں رہنے والے) پرندے اور ہرن کو شکار شمار کرتے تھے۔

8318 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: رَاَيْتُ الصَّيْدَ يُبَاعُ بِمَكَّةَ حَيًّا فِي اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

✵✵ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حکومت میں مکہ میں شکار کو زندہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

8319 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَرِهَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَبْتَاعَ الْمُحْرِمُ

الصَّيْدَ فِي الْحِلِّ ثُمَّ يَذْبَحُهُ فِي الْحَرَمِ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ احرام والا شخص حرم کی حدود سے باہر کسی شکار کو خریدے اور پھر حرم کی حدود میں اُسے ذبح کرے۔

8320 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَاْكُلَ الصَّيْدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

✱✱ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ احرام والے شخص کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ کسی بھی حالت میں شکار کا گوشت کھائے۔

8321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اُدْخِلَ الصَّيْدُ الْحَرَمَ فَلَا يُذْبَحُ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب شکار حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو پھر اُسے ذبح نہ کیا جائے۔

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنْ اَكْلِ الصَّيْدِ

باب: احرام والے شخص کو شکار کھانے سے منع کیا گیا ہے

8322 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ

8322- صحيح البخاري' كتاب الحج' ابواب المحصر وجزاء الصيد' باب : اذا اهدى للمحرم حمارا وحشيا حيا لم يقبل' حديث:1739' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب تحريم الصيد للمحرم' حديث:2134' صحيح ابن خزيمة' كتاب المناسك' باب كراهية قبول المحرم الصيد اذا اهدى له في احرامه' حديث:2459' صحيح ابن حبان' كتاب الايمان' ذكر خبر اوهم من لم يحكم صناعة الحديث' حديث:136' موطا مالك' كتاب الحج' باب ما لا يحل للمحرم اكله من الصيد' حديث:783' سنن الدارمي' من كتاب المناسك' باب في اكل لحم الصيد للمحرم اذا لم يصد هو' حديث:1822' سنن ابن ماجه' كتاب المناسك' باب ما ينهى عنه المحرم' حديث:3088' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد' حديث:2782' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الحج' ما كره اكله للمحرم' حديث:17512' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم' ذكر الصعب بن جثامة بن قيس' حديث:828' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد' حديث:3673' السنن الكبرى للبيهقي' جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب جزاء الصيد' باب : المحرم لا يقبل ما يهدى له من الصيد حيا' حديث:9327' مسند احمد بن حنبل' مسند المدنيين' حديث الصعب بن جثامة' حديث:16125' مسند الطيالسي' الصعب بن جثامة' حديث:1310' مسند الحميدي' احاديث الصعب بن جثامة رضي الله عنه' حديث:759' مسند الروياني' حديث الصعب بن جثامة' حديث:978' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:2285' المعجم الكبير للطبراني' باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمي' باب' حديث:7259

عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ فَأَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِي قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ، وَلَكِنَّا حُرُمٌ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اُس وقت ابواء کے مقام پر موجود تھا' میں نے آپ کی خدمت میں زیبرے کا گوشت پیش کیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا' جب آپ نے میرے چہرے پر ناپسندیدگی کا نشان دیکھا تو ارشاد فرمایا: ہم نے یہ تمہیں واپس نہیں کرنا تھا' لیکن ہم (اِس وقت) احرام کی حالت میں ہیں۔

8323 - حدیث نبوی: قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمٍ، أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَامًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرُمٌ

✻✻ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں یاد کرواتے ہوئے دریافت کیا: آپ نے گوشت کے بارے میں مجھے کیا بتایا تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ احرام میں تحفہ کے طور پر دیا گیا تھا' تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کے گوشت کا ایک عضو پیش کیا گیا' تو آپ نے وہ واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم اسے نہیں کھائیں گے' ہم حالتِ احرام میں ہیں۔

8324 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشِيقَةَ ظَبْيٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ،

✻✻ حسن بن محمد بن علی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہرن کا گوشت تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا' آپ اُس وقت احرام باندھے ہوئے تھے تو آپ نے اُسے نہیں کھایا۔

8325 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

8326 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ؟ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّمَا هِيَ أَيَّامٌ قَرَائِبُ فَرَأَيْتُ فَمَا حَكَّ عَنْ يَقِينِهِ فَدَعْهُ

✻✻ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احرام والے شخص کے لیے شکار کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ عبادت کے دن ہیں' تو جس چیز کے بارے میں تمہیں اُلجھن پیدا ہو' تو اُسے تم ترک کر دو۔

8327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ

نَوْفَلٍ، يُحَدِّثُ، اَنَّ عَلِيًّا كَرِهَ لَحْمَ الصَّيْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدة: 96)

٭٭ عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ شکار کے گوشت کو مکروہ سمجھتے تھے جبکہ وہ احرام باندھے ہوئے ہوں۔ اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے لیے سمندر کے شکار اور اُس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے جو تمہارے لیے زادِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے اور مسافر کے لیے بھی اسے (حلال قرار دیا گیا ہے) اور تم پر خشکی کا شکار حرام قرار دیا گیا ہے جب تک تم حالتِ احرام میں ہو''۔

8328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ نَهَاهُمْ عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ، وَهُمْ حُرُمٌ

٭٭ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے عبداللہ بن عامر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں کو حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

8329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لَحْمَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ ابْنَ طَاوُسٍ اِلَّا اَخْبَرَنِي عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ احرام والے شخص کے لیے شکار کا گوشت کھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے میرے علم کے مطابق طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

8330 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هِيَ مُبْهَمَةٌ فِي قَوْلِهِ (وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدة: 96)

٭٭ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مبہم ہے:

''اور تمہارے لیے خشکی کے شکار کو حرام قرار دیا گیا ہے جب تک تم حالتِ احرام میں ہو''۔

8331 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ مُحْرِمِينَ مَرُّوا بِقَوْمٍ اَحِلَّةٍ قَدْ اَخَذُوا ضَبُعًا، فَاَكَلُوا مِنْهَا مَعَهُمْ، فَقَالَ طَاوُسٌ: يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ الَّذِي يَسْاَلُهُ عَنْهُمْ: مَاذَا يَذْبَحُونَ شَاةً شَاةً؟ فَقَالَ طَاوُسٌ: نَعَمْ اِنْ تَطَوَّعُوا، وَاِلَّا فَشَاةٌ تُجْزِءُ عَنْهُمْ كُلَّ يَوْمٍ

٭٭ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے احرام والے کچھ لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو احرام کے بغیر کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں' اُن لوگوں نے بجّو کو پکڑا ہوا تھا' وہ اُن لوگوں کے ساتھ اُس کو کھا لیتے ہیں۔ تو طاؤس نے کہا: سبحان اللہ! جس شخص نے اُن سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' کیا وہ سب ایک ایک بکری ذبح کریں

گے؟ تو طاؤس نے کہا: جی ہاں! اگر وہ نفلی طور پر کچھ کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہر ایک دن کے عوض میں اُن کی طرف سے ایک بکری کافی ہوگی۔

8332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ صَيْدًا فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ، فَإِذَا أَكَلَهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا أَكَلَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب احرام والا شخص کسی جانور کو شکار کر لیتا ہے تو اُس پر فدیہ لازم ہوگا اور اگر وہ اُسے کھا لیتا ہے تو جتنا اُس نے کھایا ہے اُتنا ہی صدقہ کرنا اُس پر لازم ہوگا۔

8333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُخْتَلَفُ فِيهِ، وَلَا يَأْكُلُهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَهُ، وَبِهِ أَخَذَ سُفْيَانُ قَالَ: " وَالَّذِينَ يُرَخِّصُونَ فِيهِ يَقُولُونَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَكِّيِّ لَا يَصْطَادُهُ فِي الْحَرَمِ، فَإِذَا جِيءَ بِهِ مِنَ الْحِلِّ أَكَلَ "

✵✵ اسماعیل نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس بارے میں اختلاف کیا گیا ہے کہ آدمی اُسے نہ کھائے، یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ آدمی اُسے کھالے۔ سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے اس کے بارے میں رخصت دی ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص مکہ میں رہنے والے شخص کی مانند ہوگا، وہ حرم کی حدود میں اسے شکار نہیں کر سکتا، لیکن حرم کی حدود کے باہر سے اسے لایا جائے، تو وہ اسے کھا سکتا ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يُضْطَرُّ إِلَى لَحْمِ الْمَيْتَةِ أَوِ الصَّيْدِ

باب: احرام والا شخص جب مردار یا شکار کا گوشت کھانے پر مجبور ہو جائے

8334 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا اضْطُرَّ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ، فَإِنَّهُ يَصْطَادُ وَلَا جَزَاءَ عَلَيْهِ، وَإِذَا وَجَدَ الْمَيْتَةَ، فَإِنَّهُ يَبْدَأُ بِالْمَيْتَةِ، وَيَدَعُ الصَّيْدَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب احرام والا شخص شکار کھانے پر مجبور ہو جائے تو وہ شکار کر کے کھالے گا، اُس پر کوئی جزاء لازم نہیں ہوگی اور جب اُسے مردار مل جائے تو وہ مردار کھالے گا اور شکار کو ترک کر دے گا۔

8335 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سُئِلَ الثَّوْرِيُّ، وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الْمُحْرِمِ يُضْطَرُّ فَيَجِدُ الْمَيْتَةَ، وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ، وَلَحْمَ الصَّيْدِ أَيُّهُ يَأْكُلُ؟ فَقَالَ: يَأْكُلُ الْخِنْزِيرَ، وَالْمَيْتَةَ

✵✵ سفیان ثوری سے سوال کیا گیا، میں یہ بات سن رہا تھا، اُن سے ایسے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو اضطراری حالت کا شکار ہو جاتا ہے اُسے مردار ملتا ہے یا خنزیر کا گوشت ملتا ہے یا شکار کا گوشت ملتا ہے تو وہ ان میں سے کسے کھائے گا؟ تو سفیان ثوری نے کہا: وہ خنزیر یا مردار کو کھالے گا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُحْرِمِ فِي اَكْلِ الصَّيْدِ

باب: احرام والے شخص کے لیے شکار کو کھانے کی رخصت

8336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ شَيْخٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ، اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَاْكُلُ الْمُحْرِمُ لَحْمَ الصَّيْدِ اِذَا ذُبِحَ فِي الْحِلِّ؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا احرام والا شخص شکار کا گوشت کھا سکتا ہے؟ جبکہ اُسے حرم کی حدود سے باہر ذبح کیا گیا ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں!

8337 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ. قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ، وَلَمْ اُحْرِمْ قَالَ: فَرَاَيْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ، فَذَكَرْتُ شَاْنَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَحْرَمْتُ، وَاَنِّيْ اِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالْاَكْلِ، وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ اَخْبَرْتُهُ اَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ

❊❊ عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدیبیہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوا' میرے سب ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' میں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا' میں نے ایک زیبرا دیکھا' میں نے اُس پر حملہ کر کے اُسے شکار کرلیا' پھر میں نے اُس کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا اور میں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ میں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا اور یہ کہ میں نے آپ کے لیے شکار کیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو اسے کھانے کی ہدایت کی لیکن آپ نے خود اسے نہیں کھایا' جب میں نے آپ کو یہ بتایا کہ یہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا ہے۔

8338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ، مَوْلَى الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْحَرَمِ مِنَّا الْمُحْرِمُ، وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، وَرَاَيْتُ نَاسًا يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَنْظُرُوْنَ فَسَكَتُوْا عَنِّيْ فَنَظَرْتُ، فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَاَسْرَجْتُ فَرَسِيْ، وَاَخَذْتُ الرُّمْحَ وَالسَّوْطَ، ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي السَّوْطُ حَيْثُ رَكِبْتُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُوْنِيْهِ فَقَالُوْا: لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ: فَتَنَاوَلْتُهُ وَاَخَذْتُهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنْ خَلْفِ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ، اَوْ قَالَ: عَقَرْتُهُ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَصْلُحُ اُكُلُهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَصْلُحُ اَكْلُهُ قَالَ: وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ: فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَمَامَنَا، فَقَالَ: كُلُوْهُ فَاِنَّهُ حَلَالٌ

❊❊ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوا' یہاں تک کہ جب ہم حرم کی حدود میں داخل ہوئے' تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا' میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا

کہ وہ کسی چیز کی طرف غور سے دیکھ رہے ہیں' میں نے دریافت کیا: تم لوگ کیا چیز دیکھ رہے ہو؟ تو اُن نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' جب میں نے خود اُس چیز کی طرف دیکھا' تو وہ ایک زیبرا تھا' میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی' اپنا نیزہ اور کوڑا پکڑا' پھر میں سوار ہوا تو میرا کوڑا نیچے گر گیا' میں نے اُن لوگوں سے کہا: تم یہ مجھے پکڑا دو! تو اُنہوں نے کہا: ہم کسی بھی چیز کے حوالے سے تمہاری مدد نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں خود اُترا اور میں نے اُسے پکڑ لیا پھر میں نے ایک ٹیلے کے پیچھے سے اُس پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اسے کھانا درست نہیں ہے' جبکہ بعض حضرات نے کہا کہ اسے کھانا درست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ ہم سے آگے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھالو' کیونکہ یہ حلال ہے۔

8339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، عَنِ الْبَهْزِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِفَاحِ الرَّوْحَاءِ أَوْ قَرِيبًا مِنَ الرَّوْحَاءِ، فَإِذَا هُوَ بِحِمَارِ وَحْشٍ عَقِيرٍ لِلنَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا قَدْ أَصَابَهُ رَجُلٌ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ الْبَهْزِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اصْطَدْتُ هَذَا الْحِمَارَ فَشَأْنُكُمْ بِهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُقَسِّمَهُ فِي الرِّفَاقِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأُثَايَةِ الْعَرَجِ إِذَا نَحْنُ بِظَبْيٍ حَاقِفٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ حَتَّى يُجَاوِزَهُ النَّاسُ

* * بہزی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ روحاء کے مقام پر موجود تھے' یا اُس کے قریب کہیں موجود تھے تو وہاں ایک زیبرا ملا جو زخمی تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے جس شخص نے زخمی کیا ہے' وہ شخص اس کے پاس آ جائے گا' اسی دوران بہزی وہاں آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسے میں نے شکار کیا تھا' اب یہ آپ کی نذر ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں میں اسے تقسیم کر دیں' ہم لوگوں نے اُس وقت احرام باندھا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ''اثایہ عرج'' کے مقام پر آئے تو وہاں ایک ہرن موجود تھا' جو سر ڈالے بیٹھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے پاس ٹھہر جائیں' جب تک لوگ اس کے پاس سے آگے نہیں گزر جاتے۔

8340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ لِسَفَرِ الْجَارِ خَرَجَ عُمَرُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، فَقَالَ: انْطَلِقُوا بِنَا نَمُرُّ عَلَى الْجَارِ فَنَنْظُرَ إِلَى السُّفُنِ، وَنَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي يُسَيِّرُهَا قَالَ الضَّمْرِيُّ: فَأَفْرَدَنِي الْمَسِيرُ مَعَهُ فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ، فَأَوَانَا اللَّيْلُ إِلَى خَيْمَةِ أَعْرَابِيٍّ قَالَ: فَإِذَا قِدْرٌ يَغُطُّ - يَعْنِي يَغْلِي - فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ قَالُوا: لَا، إِلَّا لَحْمَ ظَبْيٍ أَصَبْنَاهُ بِالْأَمْسِ قَالَ: فَقَرَّبُوهُ فَأَكَلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

✵✵ ابن ابونجیح نے اپنے والد کے حوالے سے بنوضمرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میں ایک سفر سے واپس آیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے' یا عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہونے لگے تھے' اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ چلو' ہمارا گزر ''جار'' (سمندر کے کنارے موجود ایک شہر) سے ہوگا' تو ہم کشتیوں کا جائزہ لے لیں گے اور ہم لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارے لیے میسر کیا ہے۔ ضمری بیان کرتے ہیں: تو میں اُن کے ساتھ سات آدمیوں سمیت روانہ ہوا' رات کے وقت ہم ایک دیہاتی کے خیمہ میں پہنچے تو وہاں ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ لوگوں نے بتایا: جی نہیں! صرف ایک ہرن کا گوشت ہے جسے ہم نے گزشتہ شام پکڑا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن لوگوں نے اُن کے سامنے وہ پیش کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احرام کی حالت میں ہونے کے باوجود اُسے کھالیا۔

8341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: سَاَلَ كَعْبٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُتِيَ بِهِ؟ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: حِمَارُ وَحْشٍ اَصَابَهُ رَجُلٌ حَلَالٌ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ: فَاَكَلْنَا مِنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَرَكْتَهُ لَرَاَيْتُ اَنَّكَ لَا تَفْقَهُ شَيْئًا

✵✵ ابراہیم نخعی نے اسود کا یہ بیان نقل کیا ہے: کعب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکار کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا' جو اُن کے پاس لایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے میرے استاد نے یہ بات بیان کی تھی کہ وہ کسی زیبرے کا گوشت تھا' جسے حالتِ احرام کے بغیر شخص نے شکار کیا تھا' باقی سب لوگ حالتِ احرام میں تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اُسے کھا لیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اُسے نہ کھاتے' تو میری یہ رائے ہوتی کہ تم ایک ایسے شخص ہو جسے کسی بات کی سمجھ بوجھ نہیں ہے۔

8342 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَبَاهُ قَالَ: سَاَلَنِي قَوْمٌ مُحْرِمُونَ عَنْ قَوْمٍ مُحِلِّينَ اَهْدَوْا لَهُمْ صَيْدًا فَاَمَرْتُهُمْ بِاَكْلِهِ، ثُمَّ رَاَيْتُ عُمَرَ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: كَيْفَ اَفْتَيْتَهُمْ؟ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: لَوْ اَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِهِ لَاَوْجَعْتُكَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يُخْبِرُ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ بِهٰذَا الْخَبَرِ، فَقَالَ اَبُو مِجْلَزٍ لِابْنِ عُمَرَ: فَمَا تَقُولُ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَقُولُ فِيهِ وَعُمَرُ خَيْرٌ مِنِّي، وَاَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرٌ مِنِّي قَالَ عَمْرٌو: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَكْلَهُ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے والد (یعنی سالم کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: کچھ لوگوں نے جو احرام باندھے ہوئے تھے' اُنہوں نے مجھ سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' جنہوں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا' اُن دوسرے لوگوں نے اُنہیں شکار کا گوشت تحفہ کے طور پر دیا تھا' تو میں نے اُن لوگوں کو اُس گوشت کو کھانے کی ہدایت کر دی۔ پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اُنہیں کیا مسئلہ بتایا ہے؟ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جواب بتایا تو وہ بولے: اگر تم اس کے علاوہ

اُنہیں کوئی اور جواب دیتے' تو میں تمہاری پٹائی کرتا۔

طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات سنائی' تو ابومجلز نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس بارے میں کیا رائے کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں کیا کہوں؟ جبکہ حضرت عمر مجھ سے بہتر ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے بہتر ہیں۔

عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے کھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

8343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ: أَيَأْكُلُ لَحْمَ الصَّيْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ بِقَوْلِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ: عُمَرُ خَيْرٌ مِنِّي، وَأَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرٌ مِنِّي، قَالَ عَمْرٌو: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُهُ، قَالَ عَمْرٌو: صَحِبَ ابْنَ عُمَرَ رَجُلٌ فَأَكَلَ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَكَأَنَّهُ غَاظَهُ فَلَمَّا جِيءَ بِطَعَامِ ابْنِ عُمَرَ أَخَذَ الرَّجُلُ يَأْكُلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ كَانَ لَكَ فِي ذَلِكَ مَا يُغْنِيكَ عَنْ هَذَا

٭٭ قزعہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا وہ حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھا سکتا ہے؟ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے قول کے بارے میں بتایا اور یہ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں۔

عمرو بن دینار نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود ایسی حالت میں اُس کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا' اُس نے شکار کا گوشت کھا لیا' حالانکہ وہ احرام کی حالت میں تھا' تو انہوں نے اس پر گویا ناراضگی کا اظہار کیا' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا کھانا آیا' تو اُس شخص نے اُسے بھی کھانا شروع کر دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے اِس (کھانے) میں وہ چیز ہے' جو تمہیں اُس (شکار) سے بے نیاز کر دے۔

8344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ اسْتَفْتَاهُ فِي لَحْمِ صَيْدٍ أَصَابَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِ قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَسْأَلَةِ الرَّجُلِ، فَقَالَ لَهُ: مَا أَفْتَيْتَهُ؟، قُلْتُ: بِأَكْلِهِ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوْ أَفْتَيْتَهُ بِغَيْرِ ذَلِكَ لَضَرَبْتُكَ بِالدِّرَّةِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُن سے اپنے کیے ہوئے شکار کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا' وہ شخص اُس وقت حالتِ احرام میں تھا' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُسے وہ کھانے کا حکم دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے اُن سے اُس شخص کے سوال کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اُسے کیا جواب دیا؟ میں نے کہا: میں نے اُسے کھانے کا کہہ دیا' حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں عمر کی جان ہے! اگر تم اس کے علاوہ اُسے کوئی اور جواب دیتے' تو میں تمہیں دُرّہ مارتا۔

8345 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ: اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِي رَكْبٍ، فَلَمَّا كَانُوا بِالرَّوْحَاءِ قُدِّمَ اِلَيْهِمْ لَحْمُ طَيْرٍ، قَالَ عُثْمَانُ: كُلُوا، وَكَرِهَ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ. فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اَنَاْكُلُ مِمَّا لَسْتَ مِنْهُ آكِلًا؟ قَالَ: "اِنِّي لَسْتُ فِي ذٰلِكُمْ مِثْلَكُمْ اِنَّمَا صِيدَتْ لِي، وَاُمِيتَتْ بِاسْمِي، اَوْ قَالَ: مِنْ اَجْلِي"

✲✲ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ سواروں کے ہمراہ عمرہ کیا' جب یہ لوگ روحاء کے مقام پر پہنچے تو ان کے سامنے پرندہ کا گوشت پیش کیا گیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ اسے کھالو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود اسے کھانے کو مکروہ سمجھا' تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس میں سے آپ نہیں کھائیں گے اُسے ہم بھی نہیں کھائیں گے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے بارے میں تمہاری مانند نہیں ہوں' کیونکہ اسے میرے لیے شکار کیا گیا ہے اور اسے میرے نام پر مارا گیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری وجہ سے مارا گیا ہے۔

8346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُثْمَانَ كَرِهَ اَكْلَ يَعَاقِيبَ اصْطِيدَتْ لَهُمْ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ: اِنَّمَا اصْطِيدَتْ لِي، وَاُمِيتَتْ بِاسْمِي

✲✲ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چکور کو کھانے کو مکروہ سمجھا' جنہیں اُن کے لیے شکار کیا گیا تھا' وہ سب لوگ اُس وقت حالتِ احرام میں تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے لیے شکار کیا گیا ہے اور اسے میرے نام پر مارا گیا ہے۔

8347 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَاصْطِيدَتْ لَهُ، فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَاْكُلُوا، وَلَمْ يَاْكُلْ هُوَ قَالَ: اصْطِيدَتْ اَوْ اُمِيتَتْ بِاسْمِي قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ، فَقِيلَ لِعُثْمَانَ: اِنَّهُ كَرِهَ اَكْلَهَا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: (حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدة: 96)، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: فِي فِيكَ التُّرَابُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: بَلْ فِي فِيكَ التُّرَابُ

✲✲ عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' ہم لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے شکار کیا گیا' تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگ اسے کھالیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے نہیں کھایا' اُنہوں نے فرمایا: اسے میرے نام پر شکار کیا گیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ

الفاظ ہیں:) میرے نام پر مارا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہی گئی کہ اُنہوں نے اسے کھانے کو مکروہ سمجھا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بھیج کر بلوایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تمہارے لیے خشکی کے شکار کو حرام قرار دیا گیا ہے' جب تک تم حالتِ احرام میں ہو''۔

اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تمہارے منہ میں خاک! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: بلکہ تمہارے منہ میں خاک!

8348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقَدْ كُنَّا نَتَزَوَّدُ صَفَائِفَ الْوَحْشِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ

✳✳ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حالتِ احرام میں جنگلی جانوروں کا خشک کیا ہوا گوشت زادِ سفر کے طور پر رکھا کرتے تھے۔

8349 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ، وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِلَّا مَا اصْطَدْتُّمْ اَوِ اصْطِيدَ لَكُمْ

✳✳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے' جبکہ تم حالتِ احرام میں ہو' بشرطیکہ تم نے اُسے شکار نہ کیا ہو' یا اُسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو''۔

8350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ، اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِي رَكْبٍ مُحْرِمِينَ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، وَجَدُوا لَحْمَ صَيْدٍ، فَاَفْتَاهُمْ كَعْبٌ بِاَكْلِهِ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلٰى عُمَرَ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَنْ اَفْتَاكُمْ بِهٰذَا؟ فَقَالُوا: كَعْبٌ قَالَ: فَاِنِّي قَدْ اَمَّرْتُهُ عَلَيْكُمْ حَتّٰى تَرْجِعُوا، ثُمَّ لَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ طَرِيقِ مَكَّةَ مَرَّتْ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ، فَاَمَرَهُمْ كَعْبٌ اَنْ يَاْخُذُوا، فَيَاْكُلُوا فَلَمَّا قَدِمُوا عَلٰى عُمَرَ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ تُفْتِيَهُمْ بِهٰذَا؟ قَالَ: هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنْ هُوَ اِلَّا نَثْرَةُ حُوتٍ يُنْثَرُهُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ

✳✳ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: کعب احبار احرام والے کچھ سواروں کے ہمراہ شام کی طرف سے آئے' راستہ میں کسی جگہ اُن لوگوں کو شکار کا گوشت ملا' تو کعب نے اُنہیں وہ گوشت کھانے کا فتویٰ دے دیا۔ جب یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کو یہ فتویٰ کس نے دیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: کعب نے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے واپس جانے تک میں اُسے تمہارا امیر مقرر کرتا ہوں۔

پھر اُس کے بعد مکہ کے راستہ میں کسی جگہ اُن کا گزر ٹڈی دل کے پاس سے ہوا تو کعب نے اُن لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اسے پکڑ کر کھالیں' جب یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اُن کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے یہ فتویٰ اُنہیں کیوں دیا؟ تو کعب نے عرض کی: یہ سمندر کا شکار ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا؟ کعب نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اُس ذات کی قسم ہے' جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتا ہے اور مچھلی سال میں دو مرتبہ وہ چھینک لیتی ہے (جس سے یہ پیدا ہوتا ہے)۔

بَابُ حَلَالٍ اَعَانَ حَرَامًا عَلٰى صَيْدٍ

باب: احرام کے بغیر ایسے شخص کا حکم جو کسی شکار کے بارے میں کسی احرام والے شخص کی مدد کرتا ہے

8351 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سُئِلَ الثَّوْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ اَشَارَ اِلٰى صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، اَوْ هُوَ فِي الْحَرَمِ فَاَصَابَهُ آخَرُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ قَالَ: عَلَيْهِمَا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ الْاَفْطَسُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَوَاءٌ النَّاجِشُ، وَالَّذِي يُهَيِّجُهُ، وَالْاٰمِرُ، وَالدَّالُّ، وَالْمُشِيرُ، وَالْقَاتِلُ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمَا كَفَّارَةٌ كَفَّارَةٌ

** سفیان ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو احرام کی حالت میں کسی شکار کی طرف اشارہ کر دیتا ہے' یا وہ شخص حرم کی حدود میں ہوتا ہے (اور شکار کی طرف اشارہ کر دیتا ہے) اور دوسرا شخص اُسے شکار کر لیتا ہے۔ تو سفیان ثوری نے بتایا: ابن جریج اور ابن ابولیلیٰ نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ان دونوں لوگوں پر ایک کفارہ لازم ہوگا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس بارے میں شکار کو اس کی جگہ سے دوسری جگہ کی طرف بھگانے والا' اُسے گھیرنے والا' اُس کا حکم دینے والا' اُس کی طرف راہنمائی کرنے والا' اُس کی طرف اشارہ کرنے والا اور اُسے مار دینے والا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' ان میں سے ہر ایک شخص پر ایک' ایک کفارہ لازم ہوگا۔

8352 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ قَوْمٍ اشْتَرَكُوا فِيْ صَيْدٍ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ: عَلَيْهِمْ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

** معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے لوگوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شکار کو کرنے میں اکٹھے ہوتے ہیں اور وہ سب احرام باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو زہری نے فرمایا: اُن سب پر ایک کفارہ لازم ہوگا۔

8353 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَفَّارَةٌ، كَمَا لَوْ قَتَلُوا رَجُلًا كَانَ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ رَقَبَةٌ قَالَ: ... وَالثَّوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ.

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: اُن میں سے ہر ایک شخص پر ایک کفارہ لازم ہوگا' جس طرح وہ کسی ایک شخص کو قتل کر دیتے' تو اُن میں سے ہر ایک شخص پر غلام آزاد کرنا لازم ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے' جو حسن بصری کے قول کے مطابق ہے۔

8354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهٗ

✵✵ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

8355 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ رُوَيْمَانَ - رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ -، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَبَشِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَائَتِ امْرَاَةٌ، وَقَالَتْ: اَشَرْتُ اِلٰى اَرْنَبٍ فَرَمَاهَا الْكَرِيُّ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ) (المائدة: 95) قَالَ: فَقُلْتُ لِلْمَرْاَةِ: قُولِي: احْكُمْ اَنْتَ، فَقَالَتْ لَهٗ، فَقَالَ: لَا بُدَّ مِنْ آخَرَ مَعِي فَقُلْتُ لَهَا: قُولِي لَهٗ اخْتَرْ مَنْ شِئْتَ، فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيَّ وَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ حَبَشِيٍّ قَالَ: اَفْتِنَا فِي دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ، وَتَشْرَبُ الْمَاءَ فِي كِرْشٍ لَمْ تُثْغِرْ قَالَ: فَقُلْتُ: "تِلْكَ عِنْدَنَا الْفَطِيمَةُ، وَالتَّوَّالَةُ، وَالْجَذَعَةُ، فَقَالَ لَهَا: اخْتَارِي مِنْ هٰؤُلَاءِ اِنْ شِئْتِ قَالَتْ: اِنِّي اَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ اَكْثَرَ قَالَ: فَاَمْلِقِي مَا شِئْتِ

✵✵ عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک خاتون آئی اور بولی: میں نے ایک خرگوش کی طرف اشارہ کیا اور پھر مزدور (یا کرائے پر جانور دینے والے) نے اُسے تیر مار دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم میں سے دو عادل لوگ اس کے بارے میں فیصلہ دیں گے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اُس عورت سے کہا: تم یہ کہو کہ آپ اس بارے میں فیصلہ دیں۔ اُس خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی بات کہی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہونا چاہیے۔ میں نے اُس خاتون سے کہا کہ تم کہو: آپ جسے چاہیں' اختیار کر لیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھا اور دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: عمرو بن حبشی! اُنہوں نے فرمایا: تم ہمیں ایسے جانور کے بارے میں بتاؤ جو خود چل کے جا کر درخت سے پتے کھا لیتا ہے اور پانی پی لیتا ہے' اور اس کے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے ہوں؟ میں نے کہا: ہمارے ہاں تو یہ دودھ چھڑایا ہوا' ماں کے ساتھ چلنے والا چھ ماہ کا بچہ ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان میں سے جسے چاہو اختیار کر لو' تو اُس خاتون نے عرض کی: میرے پاس اس سے زیادہ کی گنجائش ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم جتنا چاہو (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دو۔

8356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ

اَشَارَ اِلَى صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ: عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَدْلٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَاِنَّ حَمَّادًا قَالَ: فَاِنَّ كَفَّارَةً وَاحِدَةً تُجْزِيهِمَا قَالَ: تَاللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَهُ لَقَدْ جُنَّ قَالَ: فَاَتَيْتُ الْحَارِثَ الْعُكْلِيَّ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهِمَا، وَكَانَ اَحَبَّ الْقَوْمِ اِلَيَّ اَنْ يُوَافِقَنِي، فَقَالَ لِي: الْقَوْلُ قَوْلُ عَامِرٍ اَلَا تَرَى اَنَّهُ اِذَا قَتَلَ نَفَرٌ رَجُلًا كَانَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَفَّارَةٌ قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا الْقَوْلُ قَوْلُ حَمَّادٍ اَلَا تَرَى اَنَّهَا تَكُونُ عَلَيْهِمْ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ

✻✻ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو احرام باندھے ہوئے ہوتا ہے اور کسی شکار کی طرف اشارہ کر دیتا ہے' اور (دوسرا شخص) اُسے مار دیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ان دونوں میں سے ہر ایک شخص پر عدل کے مطابق (کفارہ کی ادائیگی) لازم ہوگی۔ میں نے اُن سے کہا: حماد تو یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ ایک ہی کفارہ ان دونوں کے لیے کافی ہوگا! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: اگر حماد نے یہ کہا ہے' تو پھر اُنہیں جنون لاحق ہو گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حارث عکلی کے پاس آیا اور میں نے ان دونوں صاحبان کی رائے کے بارے میں اُنہیں بتایا' وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت تھے جو میری موافقت کرتے' تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: اس بارے میں عامر شعبی کا قول درست ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اگر کچھ لوگ کسی ایک شخص کو قتل کر دیتے ہیں' تو اُن میں سے ہر ایک پر کفارہ لازم ہوگا' میں نے کہا: اس بارے میں حماد کا قول درست ہے' کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ اُن سب پر ایک ہی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8357 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَمَّارٍ، مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ اَنَّهُ كَانَ فِي قَوْمٍ اَصَابُوا ضَبُعًا، وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ: فَاَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ، فَسَاَلْنَاهُ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ كَبْشٌ وَاحِدٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا: كَبْشٌ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّهُ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ، كَبْشٌ وَاحِدٌ عَلَيْكُمْ

✻✻ عمار' جو بنو ہاشم کے غلام ہیں' اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے: کچھ لوگوں نے احرام کی حالت میں بجو کو مار دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور اُن سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم پر ایک دُنبہ کی قربانی لازم ہے۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا: کیا ہر شخص پر ایک دُنبہ کی قربانی لازم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تمہیں تنگی کا شکار کرے گا' تم سب پر ایک دُنبہ کی قربانی لازم ہے۔

بَابُ اَيْنَ يُقْضَى فِدَاءُ الصَّيْدِ

باب: شکار کا فدیہ کہاں ادا کیا جائے گا؟

8358 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَنَحْنُ بِوَادِي الْاَزْرَقِ عَنْ اَشْيَاءَ نَجِدُهَا فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ لَهَا مِثْلٌ يَقْتُلُهَا

الْمُحْرِمُ قَالَ: انْظُرْ قِيمَتَهُ فَابْعَثْ بِهِ إِلَى الْكَعْبَةِ

✽✽ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے مروان بن حکم سے سوال کیا' ہم اُس وقت وادیٔ ازرق میں موجود تھے' میں نے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا' جن کا ذکر ہم قرآن میں پاتے ہیں اور اُن کی کوئی مثال موجود نہیں ہے اور پھر احرام والا شخص اُن میں سے کسی کو مار دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم اُس کی قیمت کا جائزہ لو اور وہ قیمت خانۂ کعبہ کی طرف بھجوا دو۔

بَابُ الصَّيْدِ وَذَبْحِهِ وَالتَّرَبُّصِ بِهِ

باب: شکار کرنا' اُسے ذبح کرنا اور اُس کا انتظار کرنا

8359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِيَّاكَ وَالصَّيْدَ مَا كُنْتَ حَرَامًا لَا تَتْبَعْهُ، وَلَا تُهْدِهِ، فَإِنْ كَانَ لَكَ بِهِ حَاجَةٌ لِحَجِّكَ، فَاذْبَحْهُ قَبْلَ أَنْ تُحْرِمَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (یہاں متن میں شاید کچھ الفاظ نقل نہیں ہوئے' کیونکہ اگلے الفاظ عطاء کا جواب محسوس ہوتے ہیں) آپ شکار کرنے سے بچیں جب تک آپ احرام کی حالت میں ہیں' نہ آپ اسے خریدیں نہ تحفہ کے طور پر دیں' اگر اپنے حج کے لیے آپ کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے تو آپ حرم کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے اسے ذبح کر دیں۔

8360 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَمَرَنِي إِنْسَانٌ بِصَيْدٍ فَذَبَحْتُهُ، فَضَحِكَ، وَقَالَ: حَسْبُكَ قَدْ غَرِمْتَهُ، قُلْتُ: ابْتَعْتُ صَيْدًا، وَأَنَا حَرَامٌ فَلَمْ أَذْبَحْهُ حَتَّى حَالَمْتُ، فَلَمَّا حَالَمْتُ ذَبَحْتُهُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: ابْتَعْتُ صَيْدًا، وَأَنَا حَلَالٌ فَلَمْ أَذْبَحْهُ حَتَّى أَحْرَمْتُ؟ فَقَالَ: غَرِمْتَهُ قَالَ: وَإِنِ ابْتَعْتَهُ حَرَامًا، فَذَبَحْتَهُ حَرَامًا غَرِمْتَهُ أَيْضًا، قُلْتُ: ابْتَعْتُ صَيْدًا، وَأَنَا حَرَامٌ فَأَمْسَكْتُهُ عِنْدِي فَمَاتَ؟ قَالَ: إِذًا تَغْرَمُهُ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ابْتَعْتُهُ، وَأَنَا حَرَامٌ فَأَهْدَيْتُهُ لِقَوْمٍ حَلَالٍ فَذَبَحُوهُ فِي حَرَمِي؟ قَالَ: تَغْرَمُهُ قَالَ: قُلْتُ: فَلَمْ يَذْبَحُوهُ حَتَّى حَلَلْتُ قَالَ: غُرْمُهُ عَلَيْكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص نے مجھے شکار کے بارے میں حکم دیا تو میں نے اُسے ذبح کر دیا۔ عطاء ہنس پڑے اور بولے: تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم اس کا تاوان دو۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں شکار کو خرید سکتا ہوں؟ جبکہ میں احرام کی حالت میں ہوں اور اُسے ذبح اُس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک میں احرام ختم نہیں کرتا' جب میں احرام ختم کر لوں گا' تو اُسے ذبح کر دوں گا۔ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں شکار خریدتا ہوں' اور میں احرام کی حالت کے بغیر ہوں' اگر میں اُسے اُس وقت ذبح کروں' جب میں احرام باندھ لوں؟ انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں تم اُس کا تاوان ادا کرو گے۔ اُنہوں نے کہا: اگر تم اُسے احرام باندھنے کے بعد خریدتے ہو اور احرام کی

حالت میں ہی اُسے ذبح کرتے ہو' تو پھر بھی تم اُس کا تاوان ادا کرو گے۔ میں نے کہا: اگر میں شکار خرید تا ہوں' میں نے اُس وقت احرام باندھا ہوا ہوتا ہے' وہ شکار میرے پاس رہتا ہے' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ تو عطاء نے کہا: اس صورت میں بھی تم اُس کا تاوان ادا کرو گے۔ میں نے عطاء سے کہا: اگر میں اُسے خرید تا ہوں اور میں نے احرام باندھا ہوا ہوتا ہے' پھر میں اُسے ایسے لوگوں کو تحفہ کے طور پر دے دیتا ہوں' جو احرام کی حالت میں نہیں ہیں' پھر وہ میرے احرام کے دوران ہی اُس جانور کو ذبح کر لیتے ہیں۔ تو عطاء نے کہا: تم اُس کا تاوان ادا کرو گے۔ میں نے کہا: اگر وہ اُسے ذبح نہیں کرتے ہیں' یہاں تک کہ میں احرام کھول دیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کا تاوان تمہارے ذمہ لازم ہوگا۔

8361 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنِ الْمُحْرِمِ يَذْبَحُ صَيْدًا هَلْ يَحِلُّ اَكْلُهُ لِغَيْرِهِ؟ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي لَيْثٌ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَحِلُّ اَكْلُهُ لِاَحَدٍ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَشْعَثُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِهِ قَالَ الثَّوْرِيُّ، وَقَوْلُ الْحَكَمِ اَحَبُّ اِلَيَّ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو شکار کو ذبح کرتا ہے' تو کیا اُس شکار کو کھانا اُس کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے جائز ہوگا؟ تو اُنہوں نے لیث کے حوالے سے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی کہ وہ فرماتے ہیں: اُس کو کھانا کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حکم بن عتیبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: حکم کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

8362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ ذَبَحَهُ ثُمَّ اَكَلَهُ فَكَفَّارَتَانِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر (احرام والا شخص) اُسے ذبح کرنے کے بعد پھر اُسے کھا بھی لیتا ہے تو دو کفارے لازم ہوں گے۔

8363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ، سَاَلَ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا عَنْهُ، فَقَالَا: لَا يَحِلُّ اَكْلُهُ لِاَحَدٍ

٭٭ ربیعہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے قاسم اور سالم سے اس کے بارے میں سوال کیا: تو ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا: اس کو کھانا کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے۔

8364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا تَرَبَّصْتَ بِالصَّيْدِ بَعْدَ مَا تَخَلَّصْتَهُ مِنْ مَخَالِيبِ الْبَازِيِّ، اَوِ الْكَلْبِ فَمَاتَ، فَلَا تَاْكُلْهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تم کسی شکار کو باز کے پنجوں یا کتے کے ہاتھوں سے چھوٹنے کے بعد تم منتظر ہوتے ہو اور اسی دوران وہ شکار مر جاتا ہے تو تم اس کو نہ کھاؤ۔

8365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ رَمَى الْحَرَامُ صَيْدًا، فَلَا يَدْرِي مَا

فَعَلَ الصَّيْدُ فَلْيَغْرَمْهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر احرام والا شخص شکار کو تیر مارتا ہے اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ شکار کا کیا بنا؟ تو وہ اس کا تاوان ادا کرے گا۔

8366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: رَمَيْتُ صَيْدًا فَاَصَبْتُ مَقْتَلَهُ، فَوَجَدْتُ بِهِ رَمَقًا وَفَاتَتْنِيْ ذَكَاتُهُ قَالَ: فَلَا تَأْكُلْهُ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَخَذَ رَجُلٌ صَيْدًا، ثُمَّ اَرْسَلَهُ فَلَمْ يَدْرِ مَا فَعَلَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے کہا: میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور اُس کے قتل ہونے کی جگہ پر وہ تیر لگ جاتا ہے' پھر میں اُس میں زندگی کے آثار پاتا ہوں لیکن اُسے ذبح نہیں کر پاتا' تو عطاء نے کہا: تم اُسے نہیں کھاؤ گے۔ عطاء سے یہ بات بھی منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص شکار کو پکڑ لیتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور اُسے پتا نہیں چلتا کہ شکار کا کیا بنا؟ تو اُسے کوئی چیز صدقہ کر دینی چاہیے۔

8367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَرْمِ صَيْدًا، وَاَنْتَ فِي الْحِلِّ، وَهُوَ فِي الْحَرَمِ، فَاِنْ فَعَلْتَ غَرِمْتَ، وَلَا تَاْكُلْ صَيْدًا رَمَيْتَهُ فَاَصَبْتَهُ، وَقَدْ دَخَلَ فِي الْحَرَمِ قَبْلَ اَنْ تَاْخُذَهُ

✵✵ ابن ابونجیح نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ تم شکار کو تیر نہ مارو' جبکہ تم حرم کی حدود سے باہر ہو اور شکار حرم کی حدود کے اندر ہو' اگر تم ایسا کر لیتے ہو تو تم فدیہ ادا کرو گے اور تم ایسے شکار کو بھی نہ کھاؤ جسے تم نے تیر مارا تھا اور وہ اُسے لگ گیا تھا اور پھر وہ تمہارے پکڑنے سے پہلے حرم کی حدود میں داخل ہو گیا۔

8368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اِنْ رَمَيْتَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَدَخَلَ فِي الْحَرَمِ فَمَاتَ فِيهِ فَلَا تَاْكُلْهُ، وَلَا غُرْمَ عَلَيْكَ فِيهِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر تم نے حرم کی حدود کے باہر کسی شکار کو تیر مارا' پھر وہ حرم کی حدود میں داخل ہو گیا اور حرم کی حدود کے اندر مر گیا تو تم اُسے نہ کھاؤ لیکن ایسے شکار کے بارے میں تم پر تاوان لازم نہیں ہو گا۔

8369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَاِذَا رَمَيْتَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَاَصَبْتَهُ، ثُمَّ فَعَدَا حَتّٰى دَخَلَ الْحَرَمَ فَتَلِفَ فِيهِ فَلَا تَاْكُلْهُ، وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٍ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ فِي الْكَلْبِ يُرْسَلُ فِي الْحِلِّ فَتَعَدّٰى حَتّٰى يُصِيبَ فِي الْحَرَمِ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَلَا، اِلَّا عَنْ عَطَاءٍ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم حرم کی حدود سے باہر کسی شکار کو تیر مارتے ہو اور وہ اُسے لگ جاتا ہے' پھر وہ بیٹھ جاتا ہے پھر وہ حرم کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے اور اُس میں مر جاتا ہے تو تم اُسے نہ کھاؤ لیکن تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ علماء نے ایسے کتے کے بارے میں یہ فرمایا ہے جسے حرم کی حدود کے باہر سے چھوڑا جاتا ہے اور پھر وہ شکار تک حرم کی حدود کے اندر پہنچتا ہے تو ایسی صورت میں آدمی پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ سفیان کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ بات عطاء کے حوالے سے ہی منقول ہے۔

8370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ كُرِهَ اَنْ يُرْسِلَ الرَّجُلُ كِلَابَهُ وَهُوَ فِي الْحَرَمِ عَلٰى صَيْدٍ فِي الْحِلِّ، فَاِنْ فَعَلَ فَقُتِلْنَ فَعَلَيْهِ غُرْمُهُ وَافِيًا، قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ سَرَّحْتَ كِلَابَكَ فِي الْحِلِّ فَقَتَلْنَ فِي الْحَرَمِ فَلَا غُرْمَ عَلَيْكَ، وَلَا تَاْكُلْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: فَاَخَذْتُهُ فِي الْحِلِّ ثُمَّ دَخَلْتُ فِي الْحَرَمِ فَاَدْرَكْتُهُ حَيًّا؟ قَالَ: دَعْهُ لَيْسَ لَكَ قَالَ: قَتَلْتُهُ فِي الْحَرَمِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ لَا تَاْكُلْهُ اَيْضًا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی جب حرم کی حدود میں موجود ہو تو وہ حرم کی حدود سے باہر موجود کسی شکار پر اپنے کتے کو چھوڑے اگر وہ ایسا کرتا ہے اور شکار مارا جاتا ہے تو اُس شخص پر پورے تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم حرم کی حدود سے باہر اپنے کتے کو چھوڑتے ہو اور شکار حرم کی حدود کے اندر مارا جاتا ہے تو تم پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' لیکن تم اُس شکار کو بھی نہیں کھاؤ گے۔ میں نے اُن سے کہا: اگر وہ حرم کی حدود سے باہر اُسے پکڑ لیتا ہے اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہوتا ہے اور وہ شکار اُس وقت زندہ ہوتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے چھوڑ دو' تمہیں اُسے کھانے کا حق نہیں ہے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: اگر میں حرم کی حدود کے اندر اُسے مار دیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر بھی تمہیں یہ حق نہیں ہے' تم اُسے نہ کھاؤ۔

8371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اَصَبْتَ صَيْدًا - يَعْنِيْ اِذَا رَمَيْتَهُ - فِي الْحِلِّ فَمَاتَ فِي الْحَرَمِ فَكَفِّرْ وَاِذَا اَصَبْتَ فِي الْحَرَمِ فَدَخَلَ فِي الْحِلِّ فَمَاتَ فَكَفِّرْ

٭٭ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم حرم کی حدود سے باہر کسی شکار کو تیر مارتے ہو اور وہ حرم کی حدود کے اندر مرتا ہے تو تم کفارہ ادا کرو گے اور جب تم حرم کی حدود کے اندر تیر مارتے ہو اور وہ حرم کی حدود سے باہر جا کر مرتا ہے' تو پھر بھی تم کفارہ ادا کرو گے۔

8372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَرْمِي فِي الْحِلِّ اَوْ يُرْسِلُ كَلْبَهُ اَوْ طَائِرَهُ وَالصَّيْدُ فِي الْحَرَمِ، فَقَالَ: لَا

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو حرم کی حدود کے باہر سے تیر مارتا ہے' یا اپنے کتے کو یا پرندے کو چھوڑتا ہے جبکہ شکار اُس وقت حرم کی حدود کے اندر ہوتا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے (یا اُسے کھانا درست نہیں ہے)۔

بَابُ مَا يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ وَمَا يُكْرَهُ قَتْلُهُ

باب: کسے حرم کی حدود میں مارا جا سکتا ہے اور کسے مارنا مکروہ ہے؟

8373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كُلُّ مَا لَا يُؤْكَلُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ، فَلَا غُرْمَ عَلَيْكَ فِيهِ إِنَّهُ يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَدُوًّا، أَوْ يُؤْذِيكَ

٭٭ ابن جریج فرماتے ہیں: ہر وہ جانور جسے کھایا نہیں جاتا' اگر تم احرام کی حالت میں اُسے مار دیتے ہو تو اس کے بارے میں تم پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' البتہ اُسے مارنے سے منع کیا گیا ہے' تاہم جو جانور دشمن ہو' یا تمہیں اذیت پہنچاتا ہو اُس کا حکم مختلف ہے (یعنی اُسے مارا جا سکتا ہے)۔

8374 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحَرَمِ وَالْحِلِّ: الْحِدَأَةِ، وَالْغُرَابِ، وَالْفَأْرَةِ، وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ " قَالَ: وَأَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَخْبَرَنَاهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ

٭٭ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں اور حرم سے باہر پانچ فاسق جانوروں کو مارنے کا حکم دیا ہے: چیل' کوا' چوہا' پاگل کتا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے اور یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہے۔

8375 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

8375- صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق' باب : خمس من الدواب فواسق' حديث:3152' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم' حديث:2148' صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق'' حديث:3152' مستخرج ابي عوانة' كتاب الحج' باب بيان الاباحة للمحرم قتل الحداة والغراب والفارة والكلب العقور والحية' حديث:2942' صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب' ذكر الاباحة للمحرم قتل الضرارات من الدواب' حديث:4025' موطا مالك' كتاب الحج' باب ما يقتل المحرم من الدواب' حديث:786' سنن الدارمي' من كتاب المناسك' باب ما يقتل المحرم في احرامه' حديث:1811' سنن ابي داؤد' كتاب المناسك' باب ما يقتل المحرم من الدواب' حديث:1585' سنن ابن ماجه' كتاب المناسك' باب ما يقتل المحرم' حديث:3086' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' ما يقتل المحرم من الدواب قتل الكلب العقور' حديث:2792' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الحج ما يقتل المحرم' حديث:17855' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' ما يقتل المحرم من الدواب' حديث:3683' السنن الكبرى للبيهقي' جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب جزاء الطير' باب ما للمحرم قتله من دواب البر في الحل والحرم' حديث:9430' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' حديث:4405' مسند الطيالسي' احاديث النساء' وما اسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن' وما روى عبد الله بن دينار عن ابن عمر' حديث:1987' مسند الحميدي' احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:598

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْتَلُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ، وَالْحَرَمِ الْغُرَابِ، وَالْعَقْرَبِ، وَالْفَارَةِ، وَالْحِدَاةِ، وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ جانوروں کو حرم کی حدود سے باہر یا حرم کی حدود کے اندر مار دیا جائے گا: کوا' بچھو' چوہا' چیل' پاگل کتا''۔

8376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا اَحَلَّ بِكَ مِنَ السِّبَاعِ فَاَحِلَّ بِهِ،

✻✻ امام شعبی فرماتے ہیں: جو درندہ تم پر حملہ کرے تم بھی اسے مار سکتے ہو۔

8377 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

8377- یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

8378 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سِيلَانَ اَنَّهُ سَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْاَسَدُ

8378- زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن سیلان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے باؤلے کتے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد شیر ہے۔

8379 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سِيلَانَ، اَنَّهُ سَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْاَسَدُ

8379- عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن سیلان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے باؤلے کتے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد شیر ہے۔

8380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: اَمَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ نَقْتُلَ الْحَيَّةَ، وَالْعَقْرَبَ، وَالزُّنْبُورَ، وَهُوَ شَبَهُ النَّحْلَةِ، وَهُوَ الدَّبْرُ وَالْفَارَةُ - شَكَّ سُفْيَانُ - وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ،

8380- سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو ہم سانپ' بچھو' زنبور (بھڑ) اور چوہے کو مار سکتے ہیں (یہاں روایت کے الفاظ میں شک سفیان نامی راوی کو ہے)۔

8381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: اَمَرَنَا عُمَرُ ذَكَرَ نَحْوَهُ

8381- سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حکم دیا' اس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

8382 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ عَنْ قَتْلِ الْحَيَّةِ؟ قَالَ: هِيَ عَدُوٌّ فَاقْتُلْهَا حَيْثُ، وَجَدْتَّهَا يَعْنِي فِي الْحَرَمِ وَغَيْرِهِ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سانپ کو مارنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ دشمن ہے تم اُسے جہاں پاؤ اُسے مار دو' اُن کی مراد یہ تھی کہ خواہ وہ حرم کی حدود کے اندر ہو یا اُس سے باہر ہو۔

8383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْمِي غُرَابًا عَلٰى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

✵✵ ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ احرام کی حالت میں تھے اور اپنے اونٹ کی پشت پر موجود تھے اور اُنہوں نے ایک کوّے کو تیر مارا۔

8384 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ: الْعَقْرَبُ، وَالْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ، وَالذِّئْبُ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ (جانوروں) کو احرام والا شخص مار سکتا ہے: بچھو' سانپ' کوا' کتا اور بھیڑیا''۔

8385 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ: الْعَقْرَبُ، وَالْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ، وَالذِّئْبُ"

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ (جانوروں) کو احرام والا شخص مار سکتا ہے: بچھو' سانپ' کوا' کتا' بھیڑیا''۔

8386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يَزِيدَ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِي

✵✵ ہشیم نے یزید کا یہ قول نقل کیا ہے: احرام والا شخص حملہ آور درندے کو مار سکتا ہے۔

8387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ اِذَا كَابَرَهُ، وَيَقْتُلُ مِنَ السِّبَاعِ مَا كَابَرَهُ

✵✵ ہشام نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: احرام والا شخص بھیڑیے کو مار سکتا ہے' جب وہ اُس کے مدمقابل آجائے اور کسی بھی درندے کو مار سکتا ہے' جب وہ اُس کے مدمقابل آجائے۔

8388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: يُقْتَلُ الذِّئْبُ فِي

الْحَرَمِ

✻✻ زہری نے قبیصہ بن ذؤیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: بھیڑیے کو حرم کی حدود کے اندر مار دیا جائے گا۔

8389 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَاصِمُ بْنُ اَبِی النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) (المرسلات: 1) فَاَخَذْتُهَا مِنْ فِيهِ، وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا فَمَا اَدْرِی اَيِّهَا تُخْتَمُ (فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ) اَوْ (وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ) (المرسلات: 48) قَالَ: وَاَفْلَتَتْ حَيَّةٌ فِیْ جُحْرٍ، فَقَالَ: وُقِيتُمْ شَرَّهَا، وَوُقِيَتْ شَرَّكُمْ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " فَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: كَانَ ذٰلِكَ بِمِنًى "

✻✻ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر اُسے سیکھ لیا' ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے پڑھے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی اور مجھے اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ یہ سورت (فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ) پر ختم ہوگی یا (وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ) (المرسلات: 48) پر ختم ہوگی' اسی دوران ایک بل میں سے ایک سانپ نکلا (اور پھر واپس بل میں گھس گیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے شر سے تمہیں بچالیا گیا ہے اور تمہارے نقصان سے اسے بچالیا گیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت منیٰ میں موجود تھے۔

8390 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ، وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

✻✻ عامر بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے' آپ نے اسے چھوٹے فاسق کا نام دیا ہے۔

8391 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ وَزَغًا رَفَعَ اللّٰهُ لَهُ تِسْعَ دَرَجَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ تِسْعَ خَطِيئَاتٍ قَالَ الْقَاسِمُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَنْ قَتَلَ وَزَغًا، ثُمَّ اَقْبَلَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ

✻✻ قاسم بن محمد نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی چھپکلی کو مار دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے نو درجات بلند کرتا ہے اور اُس کے نو گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

قاسم بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: جو شخص چھپکلی کو مار دیتا ہے اور پھر آ کر دو رکعت ادا کرتا ہے تو اُسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

8392 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ الضُّفْدَعُ تُطْفِءُ النَّارَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَكَانَ الْوَزَغُ يَنْفُخُ فِيهِ، فَنُهِیَ عَنْ قَتْلِ هٰذَا، وَاُمِرَ

بِقَتْلِ هَذَا

✽ ✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مینڈک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ چھپکلی اُس میں پھونک مار کر (اُسے بھڑکانے کی کوشش کر رہی تھی) اس لیے اِس (مینڈک) کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اُس (چھپکلی) کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے''۔

8393 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الشَّامِيُّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمِّنُوا الضُّفْدَعَ؛ فَاِنَّ صَوْتَهُ الَّذِي تَسْمَعُونَ تَسْبِيحٌ، وَتَقْدِيسٌ، وَتَكْبِيرٌ، اِنَّ الْبَهَائِمَ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُطْفِءَ النَّارَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فَاَذِنَ لِلضَّفَادِعِ فَتَرَاكَبَتْ عَلَيْهِ، فَاَبْدَلَهَا اللّٰهُ بِحَرِّ النَّارِ الْمَاءَ

✽ ✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مینڈک کو امان دو' کیونکہ اُس کی وہ آواز جسے تم سنتے ہو اُس میں تسبیح ہوتی ہے' تقدیس ہوتی ہے' تکبیر ہوتی ہے' تمام جانوروں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی تھی کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھانے کی کوشش کریں' تو پروردگار نے مینڈک کو اجازت دی تھی' وہ اس میں کود گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کی گرمی کی جگہ اُسے پانی میں رکھا''۔

8394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ، وَزَغًا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعَ خَطِيئَاتٍ

✽ ✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی چھپکلی کو مارتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے سات گناہ معاف کرتا ہے''۔

8395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اُمِّ شَرِيكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ

✽ ✽ سعید بن مسیب نے سیّدہ اُم شریک رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا تھا۔

8395- صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق' باب : خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال' حديث:3146' صحيح مسلم' كتاب السلام' باب استحباب قتل الوزغ' حديث:4248' سنن الدارمي' من كتاب الاضاحي' باب في قتل الوزغ' حديث:1980' سنن ابن ماجه' كتاب الصيد' باب قتل الوزغ' حديث:3226' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' قتل الوزغ' حديث:2850' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' قتل الوزغ' حديث:3740' مسند الحميدي' حديث ام شريك رضي الله عنها' حديث:345' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن ام عمارة' حديث:1979

8396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً، فَلَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص چھپکلی کو مارتا ہے تو اس وجہ سے اُسے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

8397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً كَانَ لَهُ قِيرَاطُ اَجْرٍ

✱✱ قتادہ روایت کرتے ہیں: جو شخص چھپکلی کو مارتا ہے اُسے ایک قیراط اجر ملتا ہے۔

8398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اقْتُلُوا الْوَزَغَ، فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ چھپکلی کو ماردو کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔

8399 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْفَارَةُ مَمْسُوخَةٌ بِآيَةِ اَنَّهُ يَقَرَّبُ اِلَيْهَا لَبَنُ اللِّقَاحِ، فَلَا تَذُوقُهُ وَيُقَرَّبُ لَهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ، فَقَالَ لَهُ هَمَّامٌ: اَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَفَنَزَلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ؟

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوہوں کی شکل مسخ کر دی گئی' اس کی نشانی یہ ہے کہ اگر اُن کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھا جائے تو وہ اُسے نہیں چکھتے ہیں اور اگر اُن کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جائے تو وہ اُسے پی لیتے ہیں۔

ہمام نامی راوی نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اور کیا مجھ پر تورات نازل ہوئی تھی۔

8400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ لِعَائِشَةَ رُمْحٌ تَقْتُلُ بِهِ الْاَوْزَاغَ

✱✱ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک نیزہ تھا' جس کے ذریعہ وہ چھپکلیاں مارا کرتی تھیں۔

بَابُ هَلْ يُقَرِّدُ الْمُحْرِمُ بَعِيرَهُ؟

باب: کیا احرام والا شخص اپنے اونٹ کی جوئیں مار سکتا ہے؟

8401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَنْزِعَ الْحَلَمَةَ وَالْقُرَادَ عَنْ بَعِيرِهِ.

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام والے شخص کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ اپنے اونٹ کی جوئیں مارے۔

8402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

8403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حُطْبَانًا وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِتَمْرَةٍ اَوْ تَمْرَتَيْنِ

٭٭ ابن حرملہ بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو احرام کی حالت میں (اپنے جانور کی) جوئیں مار دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ ایک یا دو کھجوریں صدقہ کرے گا۔

8404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ نَافِعٍ، وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ جَزَّارًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - وَقَدْ اَحْرَمْتُ -: قُمْ فَقَرِّدْ هٰذَا الْبَعِيرَ، فَقُلْتُ: اِنِّي مُحْرِمٌ فَلَمَّا اَتَى السُّقْيَا قَالَ: قُمْ فَانْحَرْ هٰذِهِ الْجَزُورَ فَنَحَرْتُهَا قَالَ: - وَهْبٌ فِي حَدِيثِهِ - "لَا، اُمَّ لَكَ - وَقَالَ هِشَامٌ: لَا، اُمَّ لِلْاٰخَرِ - كَمْ - وَيْلَكَ - تُرَاكَ قَتَلْتَ مِنْ قُرَادٍ وَحَلَمَةٍ"

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں ایک قصاب تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے تو احرام باندھ لیا ہے' تم اُٹھو اور اس اونٹ کی جوئیں نکال دو۔ میں نے کہا: میں نے بھی احرام باندھا ہوا ہے' جب وہ سقیا کے مقام پر پہنچے تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُٹھو اور اس اونٹ کو قربان کر دو' میں نے اُسے قربان کر دیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تمہارا ستیاناس ہو! تم یہ سمجھتے تھے (کہ اونٹ کی) جوئیں مارنے پر تم پر (وبال ہو گا اور اب اونٹ کو تم نے قربان کر دیا ہے)۔

8405 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: ذُكِرَ التَّقْرِيْدُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَرِهَهُ، فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اَمَرَنِيْ فَنَحَرْتُ جَزُورًا، فَقَالَ: لَا اُمَّ لَكَ كَمْ تَرَى فِيهَا مِنْ قُرَادَةٍ، وَحَلَمَةٍ، وَحَمْنَانَةٍ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے اونٹ کی جوئیں نکالنے کا ذکر ہوا' میں نے اسے مکروہ قرار دیا' راستہ میں کسی جگہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ہدایت کی تو میں نے اونٹ کو ذبح کر دیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے! جوؤں کے بارے میں تم کتنے پریشان تھے۔

8406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كُنْتُ جَزَّارًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - وَقَدْ اَحْرَمْتُ - قُمْ فَقَرِّدْ هٰذَا الْبَعِيرَ، فَقُلْتُ: اِنِّي مُحْرِمٌ فَلَمَّا اَتَى السُّقْيَا قَالَ: قُمْ فَانْحَرْ هٰذِهِ الْجَزُورَ، فَنَحَرْتُهَا، فَقَالَ: لَا اُمَّ لَكَ، كَمْ تَرَاكَ قَتَلْتَ فِيهَا مِنْ قُرَادٍ، وَمِنْ حَلَمَةٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَحَمْنَانَةٍ، وَهُوَ الْقُرَادُ الصَّغِيْرُ"

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں قصاب تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُٹھو اور اس اونٹ کی جوئیں

نکال دو! میں اُس وقت احرام باندھ چکا تھا' اس لیے میں نے عرض کی: میں احرام باندھ چکا ہوں۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سقیا کے مقام پر پہنچے تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُٹھو اور اِس اونٹ کو قربان کردو! میں نے اُسے قربان کر دیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے! تم جوؤں کو مارنے پر خود پر کتنا (گناہ) سمجھتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں ''حمنانہ'' کا بھی ذکر ہے اور یہ چھوٹی جوؤں کو کہتے ہیں۔

8407 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الَّذِي يَكُونُ فِي بَعِيرِ الْمُحْرِمِ، فَيُرِيدُ اَنْ يُدَاوِيَهُ، وَيُلْقِيَ عَنْهُ الدُّودَ فَكَاَنَّهُ كَرِهَهُ، فَسَاَلْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَرِّدْ بَعِيرَكَ وَدَاوِهِ

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن میّب سے اس بارے میں دریافت کیا کہ احرام والے شخص کے اونٹ کے (جسم میں جوئیں پڑ جاتی ہیں) اور وہ اُس اونٹ کو ٹھیک کرنے کے لیے اُن کیڑوں کو اُس میں سے نکالتا ہے' تو سعید نے اسے مکروہ قرار دیا' میں نے عکرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنے اونٹ کی جوئیں نکالو اور اُسے دواء دو (یا اُس کا علاج کرو)۔

8408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: الْمُحْرِمُ يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ، وَنُحَنِّيهِ بِالْقَطِرَانِ

٭٭ ابوشعثاء فرماتے ہیں: احرام والا شخص اپنے اونٹ کی جوئیں نکالے گا' ہم قطران (کولتار کی مانند ایک چیز جسے کچھ درختوں سے گوند حاصل کر کے بنایا جاتا ہے) اس کے ذریعہ اُنہیں لیپ کرتے تھے۔

8409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي طِينٍ،

٭٭ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سقیا کے مقام پر احرام کی حالت میں موجود تھے اور اپنے اونٹ کی جوئیں نکال کر مٹی میں پھینک رہے تھے۔

8410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَبِيعَةَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِي طِينٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اُس میں لفظ ''مٹی میں'' منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ مِنَ الدَّوَابِّ

باب: کون سے جانوروں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے؟

8411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَزَلَ نَبِيٌّ

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، وَكَانَ جِهَازُهُ تَحْتَهَا فَقَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ، فَاَمَرَ بِجِهَازِهِ فَرُفِعَ، ثُمَّ اَمَرَ بِالشَّجَرَةِ، فَاُحْرِقَتْ، فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ، يَعْنِي الَّتِي قَرَصَتْهُ،

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نبی علیہ السلام نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا' اُن کا ساز وسامان اُس درخت کے نیچے موجود تھا' ایک چیونٹی نے اُنہیں کاٹ لیا' اُن کے حکم کے تحت اُن کا سامان اُٹھایا گیا' پھر اُن کے حکم کے تحت اُس درخت کو جلا دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف یہ وحی کی کہ تم نے صرف ایک چیونٹی کو کیوں نہیں مارا' یعنی صرف اُس چیونٹی کو کیوں نہیں مارا' جس نے اُنہیں ڈسا تھا۔

8412 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

8413 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا، فَمَا دُوْنَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ عَجَّ اِلَى اللّٰهِ اَوْ قَالَ: رَحَّ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ قَتَلَنِيْ فُلَانٌ بِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے چڑیا اور اُس سے چھوٹے کسی پرندہ کو ناحق طور پر مارا تو وہ (پرندہ) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے کسی فائدہ کے بغیر مار دیا تھا۔

8414 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ صُهَيْبٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْسَانًا يَقْتُلُ عُصْفُوْرًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالُوْا: يَذْبَحُهُ فَيَاْكُلُهُ، وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهُ فَيَرْمِيَ بِهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص ناحق طور پر چڑیا کو مار دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص سے اس بارے میں حساب لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: اُس کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ اُسے ذبح کرکے اُسے کھائے اور اُس کا سر کاٹ کر اُسے پھینک نہ دے''۔

8415 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ، وَالْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ"

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے: چیونٹی' شہد

کی مکھی ہُدہُد صرد (مخصوص قسم کا پرندہ)۔

8416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اَذَتْكَ النَّمْلَةُ فَاقْتُلْهَا قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: اِنَّا لَنُغْرِقُهَا بِالْمَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَاَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ اَبِیْ خَالِدَةَ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقْتُلُ الذَّرَّ يَكُوْنُ عَلٰی بِسَاطِهٖ "

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب چیونٹی تمہیں تکلیف دے تو تم اُسے ماردو۔

ایک اور سند کے ساتھ عطاء کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے

جبکہ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: طاؤس فرماتے ہیں کہ ہم اُن چیونٹیوں کو پانی میں ڈبو دیں گے۔

خالد بن ابوخالد نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابوالعالیہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی بچھونی پر موجود چیونٹیوں کو مار دیا تھا۔

8417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ، اَوْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذِّبَّانُ فِی النَّارِ اِلَّا النَّحْلَ، وَكَانَ يَنْهٰی عَنْ قَتْلِهِنَّ، وَعَنْ اِحْرَاقِ الطَّعَامِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام مکھیاں جہنم میں ہوں گی صرف شہد کی مکھی کا معاملہ مختلف ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مارنے سے منع کرتے تھے اور کھانے کو جلانے سے منع کرتے تھے۔

8418 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَقْتُلُوا الضُّفْدَعَ؛ فَاِنَّ صَوْتَهَا الَّذِیْ تَسْمَعُوْنَ تَسْبِيْحٌ، وَتَقْدِيْسٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ مینڈک کو نہ مارو کیونکہ اُس کی جو آواز تم سنتے ہو وہ تسبیح اور تقدیس پر مشتمل ہوتی ہے۔

8419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَنْهَى الْمُحْرِمَ اَنْ يَقْتُلَ الرَّخَمَةَ اَوِ الْقُمَّلَ فِی الْحَرَمِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ احرام والے شخص کو حرم کی حدود میں رخمہ (نامی پرندہ شاید اس سے مراد گدھ ہو) یا جوئیں مارنے سے منع کرتے تھے۔

بَابُ هَلْ يَحْكُمُ الَّذِي يُصِيبُ الصَّيْدَ عَلٰى نَفْسِهِ؟ وَكَيْفَ يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَصْنَعَ؟

باب: جو شخص شکار کر لیتا ہے کیا وہ اپنی ذات کے حوالے سے خود فیصلہ کر سکتا ہے (کہ اُس کا فدیہ کیا ہو گا)؟ اور ایسی صورت میں اُسے کیا کرنا چاہیے؟

8420 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ، يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ اَرْبَدُ اَصَابَ ضَبًّا فَاَتَى عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اُحْكُمْ فِيهِ فَحَكَمَ فَصَدَّقَهُ عُمَرُ

٭٭ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک صاحب جن کا نام اربد تھا' اُنہوں نے ایک گوہ کو شکار کر لیا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم اس کے بارے میں خود فیصلہ کرو۔ اُنہوں نے جو فیصلہ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی تصدیق کی۔

8421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ، اَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ صَفْوَانَ، وَجَائَهُمَا رَجُلٌ اَصَابَ صَيْدًا، فَقَالَ: احْكُمَا عَلَيَّ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، لِابْنِ صَفْوَانَ: اِمَّا اَنْ تَقُولَ، وَاُصَدِّقُكَ، وَاِمَّا اَنْ اَقُولَ، وَتُصَدِّقُنِي، فَقَالَ ابْنُ صَفْوَانَ: قُلْ، وَاُصَدِّقُكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فِيهِ كَذَا، وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ ابْنُ صَفْوَانَ

٭٭ لاحق بن حمید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن صفوان کے پاس موجود تھے' ان دونوں کے پاس ایک صاحب آئے جنہوں نے شکار کیا تھا' اُن صاحب نے کہا: آپ دونوں حضرات میرے بارے میں فیصلہ دیں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن صفوان سے کہا: یا تو تم جواب دے دو اور میں تمہاری تصدیق کر دوں گا' یا میں جواب دے دیتا ہوں اور تم میری تصدیق کر دینا۔ تو ابن صفوان نے کہا: آپ جواب دے دیں' میں آپ کی تصدیق کر دوں گا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس بارے میں یہ' یہ لازم ہوگا۔ تو ابن صفوان نے اُن کی بات کی تصدیق کی۔

بَابُ صَيْدِ الْاَنْهَارِ

باب: دریا کے شکار کا حکم

8422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ فَلَاةِ الْمِيَاهِ لَيْسَتْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ؟ قَالَ: لَا وَتَلَا عَلَيَّ: (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ) (الفرقان: 53) قَالَ: وَسَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ الْمَاءِ اَصَيْدُ بِرٍّ هُوَ اَمْ صَيْدُ بَحْرٍ؟ وَعَنْ اَشْبَاهِهِ قَالَ: حَيْثُ يَكُونُ اَكْثَرُ فَهُوَ صَيْدُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کہ بے آب و گیاہ جگہ پر جو پانی موجود ہوتے ہیں' کیا وہ سمندر کا شکار شمار نہیں ہوں گے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! پھر اُنہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ میٹھا اور شیریں ہے اور وہ کھاری اور کڑوا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ابن الماء (نامی جانور) کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا یہ خشکی کا شکار ہے' یا سمندر کا شکار ہے؟ اور اس جیسے دیگر جانوروں کا کیا حکم ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ جس جگہ زیادہ ہوں گے' وہاں کا شکار شمار ہوں گے۔

8423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الَّذِي يَعِيشُ فِي الْبَحْرِ، وَالْبَرِّ فَاَصَابَهُ مُحْرِمٌ، فَعَلَيْهِ جَزَاؤُهُ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: جو جانور سمندر کے اندر اور خشکی کے اندر زندہ رہتا ہے اور پھر احرام والا شخص اُس کا شکار کر لیتا ہے' تو اُس پر اُس کی جزاء لازم ہوگی۔

بَابُ الْمِثْلِ بِالْحَيَوَانِ

باب: جانور کا مثلہ کرنا

8424 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَصْبَرَ الرُّوحُ

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی ذی روح (جانور) کو باندھ کر مارا جائے۔

8425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ قَتْلُ الْبَهَائِمِ، وَقَتْلُ الرُّهْبَانِ

✱✱ زہری فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ جانوروں کو مار دیا جائے' یا راہبوں کو مار دیا جائے۔

8426 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ يَقُولُ: عَنْ اَكْلِهَا"

✱✱ عکرمہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجثمہ سے منع کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: یعنی اُسے کھانے سے منع کیا ہے۔

8427 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَّخَذَ الرُّوحُ غَرَضًا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی ذی روح (جانور) کو نشانہ بنایا جائے (یعنی اُس پر نشانہ بازی کی مشق کی جائے)۔

8428 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ قَدْ اَعَدُّوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُمَثِّلُ بِالْبَهَائِمِ

❋❋ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جنہوں نے ایک مرغی کو باندھا ہوا تھا اور اُس پر تیراندازی کی مشق کر رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے رسول نے اُن لوگوں پر لعنت کی ہے' جو جانوروں کا مثلہ کرتے ہیں۔

8429 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهِيمَةُ، وَنَهَى عَنْ اَكْلِهَا يُتَّخَذُ غَرَضًا يُعْبَثُ بِهَا

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جانوروں کو باندھ کر (اُن پر نشانہ بازی کی مشق کی جائے)۔ آپ نے اُنہیں کھانے سے بھی منع کیا ہے جنہیں نشانہ بازی کے لیے رکھا گیا ہو اور فضول میں یہ کام کیا گیا ہو۔

بَابُ مَا يُقْتَلُ وَلَيْسَ بِعَدُوٍّ

باب: کسی ایسے جانور کو قتل کرنا' جو حملہ آور نہیں ہوتا

8439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي احْتَكَكْتُ وَاَنَا مُحْرِمٌ، فَقَتَلْتُ ذَرَّاتٍ؟ فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِقَبْضَاتٍ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو سنا' اُن سے ایک شخص نے دریافت کیا' اُس نے کہا: میں احرام باندھے ہوئے ہوتا ہے' مجھے خارش ہوتی ہے تو میں کچھ چیونٹیوں کو مار دیتا ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم کچھ مٹھیاں (اناج) صدقہ کر دو۔

8431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ اُمَّ حُبَيْنٍ فَحَكَمَ عُثْمَانُ عَلَيْهِ فِيهَا بِحَمَلٍ وَهُوَ الْفَصِيلُ "

❋❋ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے چھپکلی کو مار دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس پر بکری کے چھ ماہ کے بچے کی ادائیگی کو لازم قرار دیا (راوی کہتے ہیں:) یہاں حمل سے مراد فصیل ہے۔

8432 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْقِرَدِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ؟ فَقَالَ: يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ

❋❋ اشعث نے عطاء کے حوالے سے بندروں کے بارے میں نقل کیا ہے جن کو حرم کی حدود میں مار دیا جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا ہے: اس کے بارے میں تم میں سے دو عادل لوگ فیصلہ دیں گے۔

8433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا غُرْمَ فِيهِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اس میں کسی تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

8434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ لَيْثٍ، أَنَّهُ رَأَى مُجَاهِدًا، وَهُوَ بِعَرَفَةَ لَسَعَتْهُ نَمْلَةٌ فِي صَدْرِهِ فَحَذَبَهَا حَتَّى قَطَعَ رَأْسَهَا فِي صَدْرِهِ

٭٭ لیث بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجاہد کو دیکھا وہ عرفہ میں موجود تھے ایک چیونٹی نے ان کے سینہ پر کاٹ لیا' انہوں نے انہیں مسل کر اس کے سر کو اپنے سینہ پر ہی کاٹ دیا۔

8435 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْبَقِّ وَأَنَا مُحْرِمٌ؟ فَقَالَ: اقْتُلْهُ، فَإِنَّهُ عَدُوٌّ، قَالَ سُفْيَانُ: " وَالْبَقُّ: الْبَعُوضُ "

٭٭ عبیداللہ بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے مچھر کے بارے میں دریافت کیا جبکہ میں احرام کی حالت میں ہوتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے مار سکتے ہو کیونکہ وہ دشمن ہے۔ سفیان کہتے ہیں: لفظ بق سے مراد مچھر ہے۔

8436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْعَبَّاسِ الْعَامِرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: مَا أُبَالِي، وَلَوْ قَتَلْتُ مِنْهَا كَذَا، وَكَذَا

8436- سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا خواہ میں اتنے اور اتنے (مچھر) ماردوں۔

بَابُ الْإِخْصَاءِ

باب: (کسی جانور کو) خصی کرنا

8437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْصَى جَمَلًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ کو خصی کر دیا تھا۔

8438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْصَى بَغْلًا لَهُ

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے خچر کو خصی کر دیا تھا۔

8439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

8440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: " أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْإِخْصَاءَ، وَيَقُولُ: فِيهِ نَمَاءُ الْخَلْقِ "

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ (جانور کو) خصی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: اس طرح مخلوق کی نشو ونما ہوتی ہے (یعنی مخلوق کی بڑھوتری کا سلسلہ ختم ہو جائے گا)۔

8441 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنْ خِصَاءِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: وَهَلِ النَّمَاءُ اِلَّا فِي الذُّكُورِ؟

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بکروں کو خصی کرنے سے منع کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ جانوروں کی نسل میں اضافہ صرف مذکر جانوروں کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔

8442 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْ لَا يُخْصَى فَرَسٌ

٭٭ ابراہیم بن مہاجر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ گھوڑے کو خصی نہ کیا جائے۔

8443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَخْصِي الْخَيْلَ، ثُمَّ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو گھوڑے کو خصی کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے پھر اُسے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے دے دیا تھا۔

8444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ) (النساء: 119) قَالَ: مِنْ تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ الْخِصَاءُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو وہ ضرور اللہ کی تخلیق کو تبدیل کر دیں گے''۔

تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے میں خصی کرنا بھی شامل ہے۔

8445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ، وَالْمُثَنّٰى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ قَالَ: اَمَرَنِيْ مُجَاهِدٌ اَنْ اَسْاَلَ عِكْرِمَةَ عَنْ قَوْلِهٖ: (فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ) (النساء: 119) قَالَ: هُوَ الْخِصَاءُ قَالَ: فَاَخْبَرْتُ مُجَاهِدًا فَقَالَ: اَخْطَاَ، لَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ: دِيْنُ اللّٰهِ،

٭٭ قاسم بن بزہ بیان کرتے ہیں: مجاہد نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کروں: ''تو وہ ضرور اللہ کی تخلیق کو تبدیل کر دیں گے'' تو اُنہوں نے فرمایا: اس سے مراد خصی کرنا ہے' میں نے مجاہد کو یہ بات بتائی تو اُنہوں نے کہا: اُنہوں نے غلط کہا ہے' اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین کو تبدیل کر دیں گے۔

8446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْخِصَاءُ مِثْلَةٌ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: خصی کرنا' مثلہ کرنا ہے۔

8447 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَأَلْتُ الْاَوْزَاعِيَّ عَنِ الْخِصَاءِ، فَقَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ خِصَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ نَسْلٌ

٭٭ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے خصی کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: پہلے لوگ ہر قسم کے جانور کو خصی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے کیونکہ اس سے نسل برقرار رہتی ہے۔

8448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي شُبَيْلٌ، اَنَّهُ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ: الْخِصَاءُ مُثْلَةٌ. قَالَ: وَاَمَرْتُ ابْنَ النَّبَّاحِ فَسَاَلَ عَنْهُ الْحَسَنَ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، يَعْنِي الْخِصَاءَ

٭٭ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: خصی کرنا مثلہ کرنا ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن نباح کو ہدایت کی' اُنہوں نے حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یعنی خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْوَسْمِ

باب: (جانور پر گرم لوہے کے ذریعہ) داغ لگانا

8449 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَنْ وَسَمَ هَذَا؟ فَقَالُوا: الْعَبَّاسُ فَقَالَ: اَتَسِمُ فِي الْوَجْهِ، وَاَنْتَ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَسِمُ اِلَّا فِي اَبْعَدِ شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ، فَكَانَ يَسِمُ فِي الْجَاعِرَتَيْنِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے داغ کس نے لگایا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا آپ اللہ کے رسول کے چچا ہو کر (جانور کے) چہرہ پر داغ لگاتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو اُس جگہ داغ لگاؤں گا' جو چہرہ سے سب سے زیادہ دور ہوگی۔ تو نبی اکرم ﷺ کی جانور کی سرین کے پاس داغ لگایا کرتے تھے۔

8450 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا

8450- صحيح مسلم' كتاب اللباس والزينة' باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه' حديث:4047' صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والاباحة' باب المثلة' ذكر لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم من فعل هذين الفعلين' حديث: 5703' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الصدقات' باب ما جاء في موضع الوسم وفي صفة الوسم' حديث:12388' مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث:13903

✸✸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا' تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے' جس نے ایسا کیا ہے۔

8451 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهِ يُدَخِّنُ مِنْخَرَاهُ، فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَا يَسِمْ اَحَدٌ الْوَجْهَ، وَلَا يَضْرِبَنَّ اَحَدٌ الْوَجْهَ

✸✸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گدھے کے پاس سے ہوا' جس کے چہرہ پر داغ لگایا گیا تھا اور اُس کے نتھنوں سے دھواں نکل رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے' جس نے ایسا کیا ہے' کوئی بھی شخص چہرے پر داغ نہ لگائے اور کوئی بھی شخص چہرے پر ہرگز نہ مارے۔

8452 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْبَدَ وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا، قَالَ شُعْبَةُ: " اَكْثَرُ ظَنِّي اَنَّهُ قَالَ: الْاٰذُنَ

✸✸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُس وقت بکریوں کو داغ لگا رہے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اُن کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے''۔

بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ مَقْتَلُهُ

باب: ایسے شکار کا حکم جو مقتل سے غائب ہو جائے

8453 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: كَتَبَ مَعِي اَهْلُ الْكُوفَةِ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَلَمَّا جِئْتُهُ كَفَانِي النَّاسُ مَسْاَلَتَهُ، فَجَائَهُ رَجُلٌ مَمْلُوكٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ اَنَا اَرْمِي الصَّيْدَ فَاُصْمِي، وَاُنْمِي، فَقَالَ: مَا اَصْمَيْتَ فَكُلْ، وَمَا تَوَارَى عَنْكَ لَيْلَةً فَلَا تَاْكُلْ، وَاِنِّي لَا اَدْرِي اَنْتَ قَتَلْتَهُ اَمْ غَيْرُكَ قَالَ: فَاِنِّي رَجُلٌ مَمْلُوكٌ يَمُرُّ بِي الْمَارُّ فَيَسْتَسْقِيَنِيْ مِنَ اللَّبَنِ فَاَسْقِيهُ قَالَ: اِنْ خِفْتَ اَنْ يَمُوتَ مِنَ الْعَطَشِ، فَاسْقِهِ مَا يُبَلِّغُهُ غَيْرَكَ، ثُمَّ اسْتَاْذِنْ اَهْلَكَ مَا سَقَيْتَهُ قَالَ: ثُمَّ اِنِّي اَجِدُ الْبَحْرَ قَدْ جَفَلَ سَمَكًا قَالَ: فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ طَافِيًا

✸✸ عبداللہ بن ابوہذیل نے یہ بات بیان کی ہے: اہلِ کوفہ نے میرے ہاتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف ایک خط لکھا (جس میں مسئلہ دریافت کیا گیا تھا) جب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری جگہ دوسرے لوگوں نے یہ مسئلہ دریافت کیا' ایک غلام اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعباس! میں نے شکار کو تیر مارا اور پھر وہ اسی وقت

مر گیا' یا میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جسے تم نے اسی وقت مار دیا ہو' اُسے تم کھالو اور جو ایک رات تک تم سے پوشیدہ رہا ہو' اُسے تم نہ کھاؤ' کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ تم نے اُسے قتل کیا ہے' یا کسی اور نے اسے قتل کیا ہوگا۔ اُس شخص نے کہا: میں ایک غلام ہوں' ایک گزرنے والا میرے پاس سے گزرتا ہے اور مجھ سے پینے کے لیے دودھ مانگتا ہے' تو کیا میں (اپنے آقا کے جانور کا دودھ) اُسے پینے کے لیے دے دوں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ پیاس کی وجہ سے مر جائے گا' تو تم اُسے اتنا پینے کے لیے دو جس کے ذریعہ وہ تمہارے علاوہ کسی اور تک پہنچ سکے اور پھر تم نے جو اُسے پینے کے لیے دیا تھا اُس کے بارے میں اپنے مالک سے اجازت لے لینا۔ اُس نے کہا: میں سمندر کو پاتا ہوں کہ وہ ایک مچھلی کو باہر پھینک دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس میں سے طافی (جو مر کر پانی پر تیرنے لگے) کو نہ کھانا۔

8454 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُ سَهْمَهُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ قَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ لَاَمَرْتُكَ بِاَكْلِهِ، وَلٰكِنْ لَا اَدْرِي لَعَلَّهُ قَتَلَهُ بَرْدٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ

✳✳ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی شکار کو تیر مارتا ہے اور پھر وہ اگلے دن اپنا تیر اُس شکار میں لگا ہوا پاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر مجھے اس بات کا علم ہو کہ تمہارے تیر نے اُسے مارا ہے تو میں تمہیں اُسے کھانے کی اجازت دے دوں گا لیکن مجھے نہیں پتا ہو سکتا ہے کہ وہ سردی کی وجہ سے مر گیا ہو' یا کسی اور وجہ سے مر گیا ہو۔

8455 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَرْمِي الصَّيْدَ فَاُصْمِي، وَاُنْمِي، فَقَالَ: مَا اَصْمَيْتَ فَكُلْ، وَمَا اَنْمَيْتَ فَلَا تَاْكُلْ

✳✳ مقسم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں نے شکار کو تیر مارا تو وہ اسی وقت گر گیا' یا میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جسے تم نے اسی وقت گرا دیا ہوا سے تم کھالو اور جسے تم نے اوجھل کر دیا ہو' اُسے تم نہ کھاؤ۔

8456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَمَيْتُ صَيْدًا فَتَغَيَّبَ عَنِّي لَيْلَةً؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هَوَامَّ اللَّيْلِ كَثِيرَةٌ وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

✳✳ زیاد بن ابو مریم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک شکار کو تیر مارا' وہ ایک رات تک مجھ سے اوجھل رہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کو نکلنے والے (درندے اور جانور) بہت سے ہوتے ہیں۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

8457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا، وَجَدْتَّ سَهْمًا فِيْ صَيْدٍ، وَقَدْ مَاتَ فَلَا تَاْكُلْهُ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي مَنْ رَمَاهُ، وَلَا تَدْرِي اَسَمَّى اَمْ لَمْ يُسَمِّ

✲✲ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب تم شکار میں تیر پاؤ اور وہ شکار مر چکا ہو تو تم اُسے نہ کھاؤ' کیونکہ تم یہ نہیں جانتے کہ اُسے تیر کس نے مارا تھا؟ اور تم یہ بھی نہیں جانتے کہ کیا (اُس تیر مارنے والے شخص نے) بسم اللہ پڑھی تھی' یا بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔

8458 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبَ عَنِّي لَيْلَةً؟ فَقَالَ: اِذَا وَجَدْتَّ فِيهِ سَهْمَكَ، وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ اَثَرًا غَيْرَهُ فَكُلْهُ

✲✲ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور وہ ایک رات تک مجھ سے اوجھل رہتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اُس میں اپنا تیر پالیتے ہو اور تم اُس میں اور کوئی نشان نہیں پاتے تو تم اُسے کھالو۔

8459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ صَيْدٍ رَمَيْتُهُ فَتَغَيَّبَ عَنِّي لَيْلَةً فَوَجَدْتُّ فِيهِ سَهْمِي لَمْ اَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَهُ؟ فَقَالَ: اَمَا اَنَا فَكُنْتُ آكُلُهُ

✲✲ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ایسے شکار کے بارے میں دریافت کیا' جسے میں تیر مارتا ہوں اور وہ ایک رات تک مجھ سے اوجھل رہتا ہے' پھر میں اُس میں اپنا تیر پالیتا ہوں اور مجھے اُس میں اُس تیر کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملتی۔ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو ایسے شکار کو کھالوں گا۔

8460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَمَيْتُ صَيْدًا فَسَقَطَ، فَلَمْ اَزَلْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ قَالَ: كُلْهُ قَالَ: فَاِنْ تَوَارَى عَنْكَ بِالْجِبَالِ، اَوْ بِالْهِضَابِ، فَغَابَ عَنْكَ مَصْرَعُهُ فَدَعْهُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں ایک شکار کو تیر مارتا ہوں وہ گر جاتا ہے' میں مسلسل اُس پر نظر رکھتا ہوں یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: تم اُسے کھالو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ پہاڑ یا ٹیلے کے پیچھے تم سے اوجھل ہو جاتا ہے' تمہارے سامنے اُس کے گرنے کی جگہ نہیں رہتی تو تم اُسے ترک کردو۔

8461 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَبْيٍ قَدْ اَصَابَهُ بِالْاَمْسِ، وَهُوَ مَيِّتٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَرَفْتُ فِيهِ سَهْمِي، وَقَدْ رَمَيْتُهُ بِالْاَمْسِ، فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ اَكَلْتُهُ، وَلٰكِنْ لَا اَدْرِي هَوَامُّ اللَّيْلِ كَثِيْرَةٌ، وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ اَكَلْتُهُ

✲✲ حسن بن محمد بن علی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہرن لے کر حاضر ہوا' جسے اُس نے گزشتہ شام شکار کیا تھا اور وہ ہرن مردہ تھا' اُس نے عرض کی: میں نے اس میں اپنے تیر کو پہچان لیا ہے' میں نے اسے گزشتہ شام تیر مارا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے یہ پتا ہو کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے تو میں اسے کھالوں گا'

لیکن مجھے نہیں معلوم' رات کو نکلنے والے جانور بہت سے ہیں' اگر مجھے پتا ہو کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے تو میں اسے کھالوں گا۔

بَابُ مَا اَعَانَ جَارِحَكَ اَوْ سَهْمَكَ، وَالطَّائِرِ يَقَعُ فِي الْمَاءِ

باب: جو تمہارے جارح (یعنی حملہ آور شکاری جانور) یا تمہارے تیر کی مدد کرے نیز پرندے کے پانی میں گر جانے کا حکم

8462 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا رَمَى اَحَدُكُمْ طَائِرًا، وَهُوَ عَلٰى جَبَلٍ فَمَاتَ، فَلَا يَاْكُلْهُ؛ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَكُونَ قَتَلَهُ تَرَدِّيهِ، اَوْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَمَاتَ، فَلَا يَاْكُلْهُ؛ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَكُونَ قَتَلَهُ الْمَاءُ

✱✱ مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی پرندے کو تیر مارے اور وہ پرندہ اُس وقت پہاڑ پر موجود ہو پھر وہ مر جائے تو آدمی اُسے نہ کھائے' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہو کہ وہ نیچے گرنے کی وجہ سے مر گیا ہوگا' یا وہ پرندہ پانی میں گر کر مر جائے تو آدمی اُسے نہ کھائے کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ پانی کی وجہ سے مرا ہوگا۔

8463 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ صَيْدًا فَتَرَدَّى، اَوْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فَلَا تَاْكُلْهُ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم شکار کو تیر مارو اور وہ گر جائے' یا پانی میں گر جائے اور مر جائے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8464 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ شَرُوسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ طَائِرًا فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ قَبْلَ اَنْ تُذَكِّيَهُ فَلَا تَاْكُلْهُ

✱✱ عکرمہ فرماتے ہیں: جب تم پرندہ کو تیر مارو اور وہ پانی میں گر جائے اور تم اُسے ذبح نہ کرسکو (وہ اس سے پہلے مر جائے) تو تم اسے نہ کھاؤ۔

8465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ: اَنَّهُ اُتِيَ بِلَحْمِ طَيْرٍ رَمَاهُ رَجُلٌ فَذَبَحَهُ، ثُمَّ تَرَكَهُ فَطَارَ، فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ، فَمَاتَ فَاَبَى اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ، وَقَالَ: اَعَانَ عَلٰى نَفْسِهِ

✱✱ عیسیٰ بن ابوعزہ نے امام عامر شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے پاس ایک ایسے پرندہ کا گوشت لایا گیا جسے ایک شخص نے تیر مارا' پھر اُسے ذبح کیا' پھر اُسے چھوڑا تو پرندہ اُڑا اور پانی میں جا کر گر کر مر گیا' تو امام شعبی نے اُس کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا' اُنہوں نے فرمایا: اس نے اپنی ذات کے حوالے سے اعانت کی ہے (یعنی وہ کسی اور وجہ سے مرا ہے)۔

8466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا رَمَيْتَ صَيْدًا فَوَقَعَ فِي مَاءٍ، فَإِنْ كَانَ مِنْ صَيْدِ الْمَاءِ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ

✳✳ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب تم پرندہ کو تیر مارو اور وہ پانی میں گر جائے تو اگر وہ پانی کا شکار ہو تو اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَمَيْتُ صَيْدًا، فَأَصَبْتُ مَقْتَلَهُ فَتَرَدَّى، أَوْ وَقَعَ فِي مَاءٍ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَمَاتَ قَالَ: لَا تَأْكُلْهُ

✳✳ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور میں اُس جگہ پر تیر مار دیتا ہوں جس کی وجہ سے مارا جائے' پھر وہ پرندہ گرتا ہے' یا پانی میں گر جاتا ہے اور میں اُس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہوں یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے' تو عطاء نے کہا: تم اُسے نہ کھاؤ۔

بَابُ الصَّيْدِ يُقْطَعُ بَعْضُهُ

باب: جب شکار کا کچھ حصہ کٹ جائے

8468 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: إِذَا ضَرَبْتَ الصَّيْدَ فَسَقَطَ مِنْهُ عُضْوٌ، ثُمَّ عَدَا حَيًّا فَلَا تَأْكُلْ ذَلِكَ الْعُضْوَ، وَكُلْ سَائِرَهُ الَّذِي فِيهِ الرَّأْسُ، فَإِنْ مَاتَ حِينَ ضَرَبْتَهُ فَكُلْ كُلَّهُ مَا سَقَطَ مِنْهُ، وَمَا لَمْ يَسْقُطْ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَالَهُ عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

✳✳ معمر نے ایک راوی کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم شکار کو مارو جس کے نتیجہ میں اُس کا کوئی عضو کٹ جائے اور پھر بھی وہ شکار زندہ رہے تو تم اُس عضو کو نہ کھاؤ۔ اور اس حصے کو کھالو جس میں سر موجود ہوتا ہے۔ جب تم نے اسے ضرب لگائی تھی تو اگر وہ اسی وقت مر گیا تھا تو تم اس پورے شکار کو کھا سکتے ہو خواہ اس کا کچھ حصہ کٹ کے گرا ہو یا نہ گرا ہو۔

یہی روایت ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

8469 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ ضَرَبْتَهُ فَسَقَطَ مِنْهُ عُضْوٌ، ثُمَّ عَدَا فَلَا تَأْكُلِ الَّذِي سَقَطَ، وَكُلْ سَائِرَهُ

✳✳ قتادہ فرماتے ہیں: اگر تم اسے ضرب لگاؤ اور اس کا کوئی عضو کٹ کے گر جائے اور پھر وہ شکار آگے بڑھ جائے تو تم اس گرے ہوئے حصے کو نہ کھاؤ' باقی سارے شکار کو کھالو۔

8470 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ رَمَيْتَ طَائِرًا بِحَجَرٍ، فَقَطَعْتَ مِنْهُ عُضْوًا، وَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا، فَإِنَّ الْعُضْوَ مِنْهُ مَيْتَةٌ، وَذَكِّ مَا بَقِيَ مِنْهُ وَكُلْهُ، وَإِنْ طَعَنْتَ بِرُمْحِكَ صَيْدًا فَقَتَلْتَهُ، أَوْ

ضَرَبْتَهُ بِسَيْفِكَ فَجَزَلْتَهُ فَكَانَتْ اِيَّاهَا فَكُلْهُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم پرندے کو پتھر مارو اور اس کا کوئی عضو کٹ کے گر جائے اور پھر تم اس پرندے کو زندہ پاؤ تو وہ کٹا ہوا عضو مردار شمار ہوگا' تم باقی کے پرندے کو ذبح کر کے اسے کھا لو اور اگر تم نے شکار کو اپنا نیزہ مارا ہو یا اپنی تلوار ماری ہو اور اسے مار دیا ہو اور اس طرح اس کا جسم کٹ جائے تو تم اسے کھا لو۔

8471 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اِنْ قَطَعَ الْفَخِذَيْنِ، فَاَبَانَهُمَا لَمْ يَاْكُلِ الْفَخِذَيْنِ، وَاَكَلَ مَا فِيهِ الرَّاْسُ، فَاِنْ كَانَ مَعَ الْفَخِذَيْنِ مَا يَكُونُ اَقَلَّ مِنْ نِصْفِ الْوَحْشِ لَمْ يَاْكُلْهُ، وَاَكَلَ مَا يَلِي الرَّاْسَ، فَاِنِ اسْتَوَى النِّصْفَانِ اَكَلَهُمَا جَمِيعًا، وَكُلْ مَا زَادَ مِنْ قِبَلِ الرَّاْسِ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ

✵✵ ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ رانیں کاٹ دیتا ہے اور وہ الگ ہو جاتی ہیں تو وہ رانوں والا حصہ نہیں کھائے گا' بلکہ سر والا حصہ کھائے گا اور اگر رانوں کے ساتھ کٹنے والا حصہ جانور کے نصف وجود سے کم ہو تو آدمی اسے نہیں کھائے گا' بلکہ سر والے حصے کو کھائے گا اور اگر دونوں حصے برابر ہوں تو آدمی ان دونوں کو کھا سکتا ہے' ویسے سر والی طرف میں اگر زیادہ حصہ ہو تو تم اسے کھا لو۔

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ صَيْدِ الْحَرَمِ يَدْخُلُ الْحِلَّ وَالْاَهْلِ يَسْتَوْحِشُ

باب: جب حرم کا شکار حرم کی حدود سے باہر چلا جائے' یا کوئی پالتو جانور وحشی ہو جائے

8472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَيْدِ الْحَرَمِ اِذَا وُجِدَ فِي الْحِلِّ؟ قَالَ: اِذَا وَجَدْتَهُ فِي الْحِلِّ فَاصْطَدْهُ وَكُلْهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے حرم کے ایسے شکار کے بارے میں دریافت کیا' جو حرم کی حدود سے باہر پایا جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم اُسے حرم کی حدود سے باہر پاؤ' تو تم اُسے شکار کر کے اُسے کھا لو۔

8473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ حِمَارٌ وَحْشٍ، فَاَفْلَتَ فِي دَارِهِ فَلَمْ يَقْدِرُوا اَنْ يَاْخُذُوهُ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ بِالسَّيْفِ وَسَمَّى، فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهِ

✵✵ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا ایک زیبرا تھا' وہ اُس کے گھر سے چلا گیا' وہ لوگ اُسے نہیں پکڑ سکے' یہاں تک کہ اُن میں سے کسی نے بسم اللہ پڑھ کر اُس پر تلوار مار کے (اُسے مار دیا) اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اسے کھانے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی)۔

8474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، اَنَّ حِمَارًا لِآلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنَ الْوَحْشِ عَالَجُوهُ فَغَلَبَهُمْ، وَطَعَنَهُمْ فَقَتَلُوهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اَسْرِعِ الزَّكَاةَ، وَلَمْ يَرَ بِهِ

بَأْسًا

✱✱ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا گدھا (زیبرا) سرکش ہو گیا' اُن لوگوں نے اُس پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن قابو نہیں پا سکے تو اُسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے جلدی سے ذبح کر لو۔ اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8475 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَالْحَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ، قَالَا: اَتَيْنَا دَارَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَاِذَا غِلْمَتُهُ قَدْ اَخَذُوا حِمَارَ وَحْشٍ فَضَرَبَهُ بَعْضُهُمْ بِسَيْفِهٖ عَلٰى مِنْخَرِهٖ، فَقَالَ: اَتَرَوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ يَاْكُلُ مِنْهُ؟ قَالَ: فَقَعَدْنَا اِلَيْهِ لِنَنْظُرَ مَا يَصْنَعُ قَالَ: فَاَتَيْنَا بِقَصْعَةٍ مِنْهُ قَالَ: فَذَكَرْنَا لَهٗ مَا رَاَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ صَيْدٌ

✱✱ اشعث بن ابوشعثاء اپنے والد اور حارث بن سوید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو اُن کے لڑکوں نے ایک زیبرے کو پکڑا ہوا تھا اور اُن لڑکوں میں سے کسی ایک نے اُس زیبرے کے نتھنوں پر تلوار ماری۔ راوی کہتے ہیں: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کا گوشت کھالیں گے؟ راوی کہتے ہیں: پھر ہم وہاں بیٹھ گئے تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس کا گوشت ایک پیالے میں آیا' ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے وہ چیز ذکر کی' جو ہم نے دیکھی تھی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک شکار ہے۔

8476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا نَدَّ الْبَعِيرُ فَارْمِهٖ بِسَهْمِكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ

✱✱ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: جب اونٹ سرکش ہو جائے تو تم اپنا تیر اُسے مارو (اور اُسے گرالو' یا مار دو) اور اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

8477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ: اِنَّ بَعِيرًا لِيْ نَدَّ فَطَعَنْتُهٗ بِالرُّمْحِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَهْدِ لِيْ عَجُزَهٗ

✱✱ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرا اونٹ سرکش ہو گیا' میں نے اُسے نیزہ کے ذریعہ مارا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس کی پشت کا گوشت مجھے تحفہ کے طور پر دینا۔

8478 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا اَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ

✱✱ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی جانور تمہارے قابو میں نہ آ رہا ہو' تو وہ شکار کے حکم میں ہو گا۔

8479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: ضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَ بَعِيرٍ بِالسَّيْفِ فَاَبَانَهُ فَسَالَ عَنْهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالَ: ذَكَاةٌ وَحِيَّةٌ

٭٭ عوف بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اونٹ کی گردن پر تلوار مار کر اُسے جدا کر دیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیزی سے ہونے والا ذبح۔

8480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ عِنْدَهُ ظَبْيٌ، فَخَشِيَ اَنْ يَنْفَلِتَ فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ: يَاْكُلُهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کے پاس ہرن ہوتا ہے اور اُسے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں کھسک جائے گا' وہ اُسے تیر مارتا ہے۔ تو قتادہ نے کہا: وہ آدمی اُسے کھا سکتا ہے۔

8481 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَابَ الْقَوْمُ اِبِلًا، وَغَنَمًا فَعَجَّلُوا بِهَا فَاَغْلَوْا بِهَا فِي الْقُدُورِ ، فَانْتَهَى اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُمْ بِالْقُدُورِ فَكُفِئَتْ، فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ قَالَ: وَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا قَالَ: ثُمَّ اَتَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَخَافُ اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ، اَوْ يُرْجَى اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ، وَالظُّفُرَ، وَسَاُحَدِّثُهُ، اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ، قَالَ رِفَاعَةُ: ثُمَّ اِنَّ نَاضِحًا تَرَدَّى فِيْ بِئْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَذُكِّيَ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهِ - يَعْنِيْ خَاصِرَتَهُ - فَاَخَذَ مِنْهُ عُمَرُ عُشَيْرًا بِدِرْهَمٍ

٭٭ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے ذوالحلیفہ میں موجود تھے' لوگوں کو کچھ اونٹ اور بکریاں ملیں' لوگوں نے جلدی سے اُنہیں پکانا شروع کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کے پاس پہنچے تو آپ کے حکم کے تحت اُن ہنڈیاؤں کو اُلٹا دیا گیا۔ آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا تو ایک شخص نے اُسے تیر مار کر اُسے روک دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹ بھی کبھی وحشی جانوروں کی طرح سرکش ہو جاتے ہیں' تو ان میں سے جو تمہارے قابو میں نہ آ رہا ہو' اُس کے ساتھ

8481-صحیح البخاری' کتاب الشرکۃ' باب قسمۃ الغنم' حدیث:2376' صحیح مسلم' کتاب الاضاحی' باب جواز الذبح بکل ما انھر الدم' حدیث:3732' صحیح ابن حبان' کتاب الحظر والاباحۃ' کتاب الذبائح' ذکر البیان بان اکل ما ذبح بغیر الحدید' حدیث:5970' سنن ابی داؤد' کتاب الضحایا' باب فی الذبیحۃ بالمروۃ' حدیث:2453' سنن ابن ماجہ' کتاب الاضاحی' باب کم تجزء من الغنم' حدیث:3135' السنن الصغرٰی' کتاب الصید والذبائح' الانسیۃ تستوحش' حدیث:4246' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب المناسك' اشعار الھدی' الاشتراك فی الھدی' حدیث:3997

یہی سلوک کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ عنقریب ہمارا دشمن سے سامنا ہوگا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ اُمید ہے کہ کل ہمارا دشمن سے سامنا ہوگا' ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں' تو کیا ہم کانے (نرکل) کے ذریعہ ذبح کر لے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون کو بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو' اُسے کھالو بشرطیکہ وہ ''سن'' اور ''ظفر'' نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں: ''سن'' سے مراد ہڈی ہے اور ''ظفر'' حبشہ کی مخصوص چھری ہے۔

رفاعہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا ایک اونٹ مدینہ منورہ کے کنویں میں گر گیا' تو اُسے اُس کی پشت کی طرف سے ذبح کیا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس میں سے دسواں حصہ ایک درہم کے عوض میں حاصل کیا۔

8482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْبَهِيمَةِ تَسْتَوْحِشُ؟ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ، اَوْ هِيَ صَيْدٌ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی جانور سرکش ہو جائے' تو طاؤس فرماتے ہیں: وہ شکار کے حکم میں ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ شکار شمار ہوگا۔

بَابُ ذَبِيحَةِ الْعَبَثِ وَرَمْيِهِ وَمَا لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى ذَبْحِهِ

باب: عبث کے ذبیحہ کا حکم' اُسے تیر مارنا اور جسے ذبح کرنے پر آدمی قادر نہ ہو سکے

8483 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ كَرِهَ اَكْلَ ذَبِيحَةِ الْعَبَثِ يَقُوْلُ: اِنْ طَعَنْتَهُ اَوْ ذَبَحْتَهُ بِالسَّيْفِ عَبَثًا فَلَا تَاْكُلْهُ

* * معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے عبث کے ذبیحہ کو کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تم نے عبث طور پر نیزہ مارا ہو' یا تلوار کے ذریعے اُسے ذبح کیا ہو' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ كَبْشًا، اَوْ دِيكًا بِالنَّبْلِ فَقَتَلْتَهُ، فَلَا تَاْكُلْهُ؛ فَاِنَّمَا هُوَ مَيْتَةٌ، وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْعَبَثِ، فَلَا تَاْكُلْهُ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم دُنبے یا مرغ کو نیزہ مار کر اُسے قتل کر دو' تو تم اُسے نہ کھاؤ' کیونکہ وہ مردار ہے اور ہر وہ چیز جو عبث طور پر ماری گئی ہو' تم اُسے نہ کھاؤ۔

8485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَوْ عَدَا فَحْلٌ عَلٰى رَجُلٍ فَقَتَلَهُ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يَضْمَنُهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

* * عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی اونٹ آدمی پر حملہ کر دے اور آدمی اُسے مار دے' تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ اُس کا ضامن

ہوگا۔عطاء کہتے ہیں: اُس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

8486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا ذَكَاةَ اِلَّا فِي الْمَنْحَرِ وَالْمَذْبَحِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا يُنْحَرُ اِلَّا فِي مَنْحَرِ اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ: لَا يُذَكّٰى فِي خَاصِرَتِهٖ، وَلَا فِي غَيْرِهَا

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ذبح صرف نحر کرنے کی جگہ اور ذبح کرنے کی جگہ کیا جاسکتا ہے۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: نحر صرف اُس جگہ کیا جاسکتا ہے' جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نحر کیا تھا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: پشت کی طرف سے کسی کو قربان نہیں کیا جاسکتا اور کسی اور جگہ سے قربان نہیں کیا جاسکتا۔

8487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: حَيْثُمَا وَقَعَتْ سِلَاحُكَ مِنْ صَيْدٍ فَكُلْ، وَاَمَّا الْاِنْسِيُّ فَلَا حَتّٰى يُذْبَحَ، اَوْ يُنْحَرَ

✳✳ بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: شکار کے جسم پر جس بھی حصہ پر تمہارا ہتھیار لگ جائے' تم اُسے کھالو' لیکن اگر پالتو جانور ہو تو اُسے اس وقت نہیں کھایا جائے گا جب تک باقاعدہ نحر نہیں کیا جاتا۔

8488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا وَقَعَ الْبَعِيرُ فِي الْبِئْرِ، فَاطْعَنْهُ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهٖ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ

✳✳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اونٹ کنویں میں گر جائے' تو تم پشت کی طرف اُسے نیزہ مار دو اور پھر اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

8489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، اَنَّ قَالِحًا تَرَدّٰى فِي بِئْرٍ، فَقَالَ مَسْرُوْقٌ: ذَكُّوْهُ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهٖ

✳✳ ابو ضحیٰ بیان کرتے ہیں: ایک اونٹ کنویں میں گر گیا' تو مسروق نے کہا: تم اس کی پشت کی طرف سے اسے ذبح کر لو۔

8490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذَكِّهٖ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

✳✳ امام شعبی فرماتے ہیں: جہاں سے تمہارے لیے ممکن ہو' تم اُس طرف سے اُسے ذبح کر لو۔

بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ

باب: مجوسی کے کتے کے شکار کا حکم

8491 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الْمُسْلِمِ يَسْتَعِيرُ كَلْبًا لِمَجُوسِيٍّ فَيُرْسِلَهُ عَلٰى صَيْدٍ؟ قَالَ: كَلْبُهُ مِثْلُ شَفْرَتِهٖ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِهٖ، قَالَ قَتَادَةُ: وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ

✵✵ سعید بن مسیب مسلمان کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی مجوسی کا کتا عاریت کے طور پر لیتا ہے اور پھر اُسے شکار پر چھوڑ دیتا ہے' تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اُس کے کتے کا حکم اُس کی چھری کی مانند ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

8492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ الَّذِي يُرْسِلُ وَيُسَمِّي

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ اُسے بھیجنے والا اور بسم اللہ پڑھنے والا شخص مسلمان ہو۔

8493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَ مَجُوسِيٍّ، وَقَدْ عُلِّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب تم کسی مجوسی کے کتے کو بھیجو اور وہ تربیت یافتہ کتا ہو اور وہ شکار کو ماردے تو تم اُسے کھالو۔

8494 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ اِلَّا الْحِيتَانُ، وَالْجَرَادُ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: مجوسی کے شکار کو نہیں کھایا جائے گا' البتہ مچھلی اور ٹنڈی کو کھایا جاسکتا ہے (جسے کسی مجوسی نے شکار کیا ہو)۔

8495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رُوَيْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَا تَاْكُلْ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ، وَلَا مَا اَصَابَ سَهْمُهُ وَقَالَ عَطَاءٌ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَاْسَ بِخُبْزِهٖ"

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم مجوسی کے کتے کے شکار کو نہ کھاؤ اور جسے اُس کے تیر نے مارا ہو (اُس جانور کا گوشت بھی نہ کھاؤ)۔

عطاء نے اس کی مانند بیان کیا ہے' البتہ مجوسی کی پکائی ہوئی روٹی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِخُبْزِ الْمَجُوسِيِّ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: مجوسی کی روٹی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ صَيْدِ الْجَارِحِ، وَهَلْ تُرْسَلُ كِلَابُ الصَّيْدِ عَلَى الْجِيَفِ

باب: شکاری جانوروں کا شکار' کیا شکار کے کتے کو مردار پر بھیجا جا سکتا ہے؟

8497 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِيْ قَوْلِهٖ: (وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ) (المائدة: 4) مِنَ الْكِلَابِ وَغَيْرِهَا مِمَّا يُعَلَّمُ مِنَ الصُّقُوْرِ، وَالْبُزَاةِ، وَالْفُهُوْدِ، وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا ذَكَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور جن شکاری جانوروں کو تم نے تربیت دی ہو''۔

طاؤس فرماتے ہیں: ان میں کتے اور دیگر جانور شامل ہیں جنہیں تربیت دی جاتی ہے' جیسے شکرا' باز' چیتا اور اس جیسے دیگر جانور ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

8498 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الصَّقْرِ، وَالْبَازِيِّ، وَالْفَهْدِ، وَمَا يَصْطَادُ بِهٖ مِنَ السِّبَاعِ، فَقَالَ: هٰذِهٖ كُلُّهَا جَوَارِحُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ حَمَّادٌ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّ الصَّقْرَ وَالْبَازِيَّ اِذَا اَكَلَا مِنْ صَيْدِهِمَا اُكِلَ مِنْهُ، وَاِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ، وَالْفَهْدُ لَمْ يُؤْكَلْ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُهٗ مِنْ مَعْمَرٍ غَيْرَ مَرَّةٍ حَدِيْثَ لَيْثٍ

٭٭ لیث نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے شکرے' باز' چیتے اور شکار کرنے والے دیگر جانوروں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ سب شکاری جانور ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: حماد نے بھی یہ بات کہی ہے' البتہ وہ یہ کہتے ہیں: اگر شکرا یا باز شکار میں سے کچھ کھا لیتے ہیں' یا کتا یا چیتا شکار میں سے کچھ کھا لیتے ہیں تو اُس شکار کو نہیں کھایا جائے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لیث کی نقل کردہ روایت میں نے معمر کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے۔

8499 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَسَمِعْتُهٗ يَعْنِيْ عَطَاءً يَقُوْلُ: لَوْ اَرْسَلْتَ كَلْبًا مُعَلَّمًا عَلٰى صَيْدٍ فَعَرَضَ الصَّيْدَ كَلْبٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ فَاجْتَمَعَا فِيْ قَتْلِهٖ، فَلَا تَاْكُلْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم تربیت یافتہ کتے کو شکار پر بھیجتے ہو اور پھر ایک غیر تربیت یافتہ کتا بھی شکار پر حملہ آور ہوتا ہے اور وہ دونوں مل کر شکار کو مارتے ہیں تو تم اُس شکار کو نہ کھاؤ۔

8500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ، وَبَازَكَ مُعَلَّمًا فَكُلْ، وَاِنْ قَتَلَا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب تم اپنے کتے اور شکاری باز کو بھیجو تو تم اُسے کھالو خواہ اُن دونوں نے (شکار کو) مار دیا ہو۔

8501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: شَأْنُ الْكَلْبِ، وَالْبَازِيِّ وَاحِدٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: کتے اور باز کا حکم ایک ہی ہے۔

8502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِي اَرْضُ صَيْدٍ قَالَ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَسَمَّيْتَ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ، وَاِنْ قَتَلَ، فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ؛ فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهٖ، وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ، فَخَالَطَتْهُ اَكْلُبٌ لَمْ يُسَمَّ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَلَا تَاْكُلْ، لَا تَدْرِي اَيُّهَا قَتَلَهُ

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي لَيْلَةً قَالَ: اِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ، وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ غَيْرَهُ فَكُلْهُ

٭٭ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا علاقہ شکار کا علاقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لو تو تمہارا کتا جو شکار تمہارے لیے روکے تم اُسے کھالو خواہ اُس نے شکار کو مار دیا ہو لیکن اگر اُس شکار میں سے اُس نے خود کچھ کھالیا ہو تو تم اُس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے وہ شکار اپنے لیے کیا ہوگا اور جب تم اپنے کتے کو چھوڑو اور اُس کے ساتھ کچھ دوسرے کتے بھی مل جائیں جن پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اُن میں سے کس نے اسے مارا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر وہ ایک رات تک میری نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اُس میں اپنے تیر کو پاؤ اور تم اُس میں اُس کے علاوہ کچھ اور نہ پاؤ تو تم اُسے کھالو۔

8503 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُبْ لِي اَرْضَ كَذَا، وَكَذَا لَمْ يَكُنْ ظَهَرَ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَسْمَعُونَ اِلٰى مَا يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ اَبُو ثَعْلَبَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَظْهَرَنَّ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَكَتَبَ لَهُ بِهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضُ صَيْدٍ، فَاُرْسِلُ كَلْبِي الْمُكَلَّبَ، وَكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ، فَقَالَ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ، وَسَمَّيْتَ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ، وَاِنْ قَتَلَ، وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ، فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ، وَكُلْ مِمَّا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ، وَاِنْ قَتَلَ قَالَ: قُلْتُ: وَسَمِّ اللّٰهَ

قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضُ اَهْلِ كِتَابٍ، وَاِنَّهُمْ يَاْكُلُونَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، وَيَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِآنِيَتِهِمْ، وَقُدُورِهِمْ قَالَ: اِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ، وَاطْبُخُوا فِيهَا، وَاشْرَبُوا

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لَنَا مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، وَلَا كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

٭٭ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں فلاں جگہ میرے لیے لکھوادیں یہ وہ جگہ ہے جس پر ابھی کسی نے غلبہ حاصل نہیں کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ سن نہیں رہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یارسول اللہ! آپ اُس جگہ پر ضرور غالب آجائیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جگہ اُن کے نام لکھوادی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری زمین شکار کی سرزمین ہے میں اپنے تربیت یافتہ کتے کو اور ایسے کتے کو بھیجتا ہوں جو تربیت یافتہ نہیں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھ چکے ہو تو وہ تمہارے لیے جس شکار کو روکے تم اُسے کھالو خواہ اُس نے اُس شکار کو ماردیا ہو اور جب تم غیر تربیت یافتہ کتے کو چھوڑو تو اگر تمہیں اس شکار کو ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو تم اُسے کھالو تمہارا تیر تمہارے لیے جو چیز روکتا ہے اگر اُس کی وجہ سے شکار مر بھی جاتا ہے تو تم اُسے کھالو۔ (راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا:) اور اللہ کا نام لے لو!

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہماری سرزمین اہلِ کتاب کی سرزمین ہے وہ لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں شراب پیتے ہیں تو اُن کے برتنوں اور ہنڈیاؤں کے بارے میں ہم کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اُن کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا تو تم پانی کے ذریعہ اُنہیں صاف کرلو اور پھر اُن میں ہنڈیا پکاؤ اور اُن میں پی لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ چیزیں تو ہمارے لیے حرام ہیں تو ہمارے لیے کیا کچھ حلال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ اور کسی بھی نوکیلے دانتوں والے درندے کا گوشت نہ کھاؤ۔

8504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ مَعَ كَلْبِهِ صَيْدًا، فَلَا يَجِدُ شَيْئًا يُذَكِّيهِ بِهِ فَيَتْرُكُهُ فِي يَدِهِ فَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ

٭٭ عمرو بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے کتے کے ساتھ شکار کو پاتا ہے وہ کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعہ اُس شکار کو ذبح کرے تو کیا وہ اُسے اُس کے ہاتھ میں رہنے دے گا تاکہ وہ اُسے ماردے؟ تو حسن بصری نے کہا: اُسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ أَخَذَ كَلْبُكَ صَيْدًا فَانْتَزَعْتَهُ مِنْهُ، وَهُوَ حَيٌّ فَمَاتَ فِي يَدِكَ قَبْلَ أَنْ تُذَكِّيَهُ، فَلَا تَأْكُلْهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر تمہارا کتا شکار کو پکڑ لیتا ہے اور پھر جب تم شکار کو اُس کتے سے الگ کرتے ہو تو وہ شکار زندہ ہوتا ہے اور پھر تمہارے ذبح کرنے سے پہلے تمہارے ہاتھ میں مرجاتا ہے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يَسْأَلُ قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُعَلِّمُ

صَقْرًا لَهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُومُ حَوْلَهُ، رَاَى طَائِرًا فَانْقَضَّ حَوْلَهُ، وَسَمَّى الرَّجُلُ قَالَ: لَا تَاْكُلْهُ اِلَّا اَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ؛ لِاَنَّهُ لَمْ يُرْسِلْهُ هُوَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا جو اپنے شکرے کو تربیت دیتا ہے تو ابھی وہ شکرا ادھر اُدھر گھوم رہا ہوتا ہے کہ وہ ایک پرندہ کو دیکھ لیتا ہے اور وہ اس پر حملہ کر دیتا ہے تو وہ شخص بسم اللہ پڑھ لیتا ہے تو قتادہ نے فرمایا: تم اُسے نہ کھاؤ البتہ اگر تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو حکم مختلف ہے کیونکہ اسے اُس آدمی نے نہیں بھیجا تھا۔

8507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ اَنْ يُرْسَلَ كَلْبُ الصَّيْدِ عَلَى الْجِيَفِ

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: علماء اس بات کا مکروہ قرار دیتے ہیں کہ شکاری کتے کو مردار پر بھیجا جائے۔

8508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُرِهَ صَيْدُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ الْبَهِيمِ؛ لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِهِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: کالے سیاہ کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے مار دینے کا حکم دیا تھا۔

8509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فَقَتَلَ، وَنَسِيَ اَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: يَاْكُلُهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو تیر مار کر (شکار کو) قتل کر دیتا ہے لیکن وہ بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے تو طاؤس فرماتے ہیں: وہ شخص اُسے کھا لے گا۔

8510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلٍ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّيْدَ، فَتَقَلَّدَ قَوْسَهُ وَغَمْرَتَهُ، وَسَمَّى فَرَاَى صَيْدًا مُعَجَّلًا فَرَمَاهُ، وَنَسِيَ اَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِهِ، قَالَهُ مَعْمَرٌ، وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ، وَقَتَادَةُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص شکار کے لیے نکلتا ہے وہ اپنی کمان اور ترکش کو گلے میں لٹکا لیتا ہے اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہے پھر وہ ایک جلدی کے شکار کو دیکھتا ہے اور اُسے تیر مارتا ہے اور بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے تو طاؤس نے کہا: اُسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر نے بھی یہی بات کہی ہے زہری نے بھی یہی بات کہی ہے اور قتادہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

8511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي كَلْبَيْنِ اَخَذَا صَيْدًا فَقَطَعَاهُ بَيْنَهُمَا، فَاِنْ لَمْ يَكُونَا اَكَلَا مِنْهُ اَكَلَ

٭٭ قتادہ نے دو ایسے کتوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: وہ دونوں شکار کر لیتے ہیں اور وہ آپس میں اُس شکار کو بانٹ لیتے ہیں' تو اگر تو اُن دونوں نے اُس شکار میں سے کچھ نہ کھایا ہو' تو آدمی اُسے کھا سکتا ہے۔

بَابُ الْجَارِحِ يَأْكُلُ

باب: جب شکاری (جانور) خود (شکار میں سے کچھ) کھالے

8512 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ يَأْكُلُ قَالَ: لَا تَأْكُلْ مِنْهُ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مُعَلَّمًا لَا يَأْكُلُ مِنْهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تربیت یافتہ کتے کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اگر وہ خود شکار میں سے کھالیتا ہے' تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ اگر وہ تربیت یافتہ ہوتا تو خود اُس میں سے نہ کھاتا۔

8513 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ، فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ؛ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تربیت یافتہ کتا (شکار میں سے) کچھ کھالے تو تم اُس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے وہ شکار اپنے لیے کیا ہے۔

8514 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ، فَلَا تَأْكُلْ، وَأَمَّا الصَّقْرُ وَالْبَازِيُّ فَإِنَّهُ إِذَا أَكَلَ أَكَلَ

٭٭ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تربیت یافتہ کتا (شکار میں سے کچھ) کھالے تو تم اُسے نہ کھاؤ' اگر شکرا یا باز کھالے تو وہ جب کھالیتا ہے تو کھالیتا ہے۔

8515 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنْ دَمِ الصَّيْدِ، فَلَا تَأْكُلْهُ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کتا شکار کا خون پی لے' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُلْ مَا أَكَلَ مِنْهُ كَلْبُكَ الْمُعَلَّمُ، وَإِنْ أَكَلَ،

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تمہارے تربیت یافتہ کتے نے جس شکار میں سے کچھ کھایا ہو تم اسے کھالو خواہ اُس کتے نے بھی اُسے کھایا ہو۔

8517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

8518 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ: يَاْكُلُ مِمَّا يُمْسِكُ قَالَ: كُلْ وَاِنْ اَكَلَ ثُلُثَيْهِ قَالَ: وَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ: كُلْ وَاِنْ لَمْ يَبْقَ اِلَّا رَاْسُهُ

✵✵ سعید بن مسیب نے تربیت یافتہ کتے کے بارے میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جسے وہ روک لیتا ہے اُس میں سے آدمی کھالے اور اگر وہ اُس کا دو تہائی حصہ بھی کھالیتا ہے تو بھی تم اُس کا گوشت کھالو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر وہ کتا' سر کے علاوہ (باقی پورا شکار کھالیتا ہے) تو بھی تم اُس (شکار) کا گوشت کھالو۔

8519 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَصْطَادُ مِنَ الطَّيْرِ الْبِيزَانُ وَغَيْرُهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ، وَاِلَّا فَلَا تَطْعَمْهُ، وَاَمَّا الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ، وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: باز یا اس کے علاوہ کوئی شکاری پرندہ کسی پرندے کا شکار کرتا ہے تو اگر تو تمہیں اُسے ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو تم اُسے کھالو' ورنہ تم اُسے نہ کھاؤ اور تربیت یافتہ کتا اُس نے تمہارے لیے جو شکار روکا تھا' اگر وہ اُس میں سے خود کھالیتا ہے تو تم اُسے کھالو۔

8520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

8521 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ مِنَ الصَّيْدِ فَلَا تَاْكُلْهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کتا شکار میں سے کھالے' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

بَابُ الْحَجَرِ وَالْبُنْدُقَةِ

باب: پتھر یا بندقہ (کے ذریعہ شکار کرنے کا حکم)

8522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كُلُّ وَحْشِيَّةٍ قَتَلْتَهَا بِحَجَرٍ، اَوْ بِبُنْدُقَةٍ، اَوْ بِخَشَبَةٍ، اَوْ ... فَكُلْهَا، وَاِذَا رَمَيْتَ، وَنَسِيتَ اَنْ تُسَمِّيَ فَسَمِّ، وَكُلْ

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ہر وحشی جانور جسے تم پتھر یا کنکری یا لکڑی کے ذریعہ مار دیتے ہو تو تم اُسے کھالو' لیکن جب تم تیر مارتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتے ہو' تو تم بسم اللہ پڑھ کر اُسے کھالو۔

8523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ:

كُلْ وَحْشِيَّةٍ قَتَلْتَهَا بِحَجَرٍ، اَوْ بِبُنْدُقَةٍ فَكُلْ، فَاِنْ اَبَيْتَ اَنْ تَاْكُلَ فَاْتِنِيْ بِهٖ، قَالَ الرَّجُلُ: فَعَجَّلْتُ فَنَسِيتُ اَنْ اَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ قَالَ: اذْكُرْ وَكُلْ

✻✻ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: ہر وہ وحشی جانور جسے تم پتھر یا بندقہ کے ذریعہ مار دیتے ہو تو تم اُسے کھالو اور اگر تم اُسے کھانے پر تیار نہیں ہوتے' تو میرے پاس لے آؤ (میں اُسے کھالوں گا)۔ ایک صاحب نے کہا: میں جلدی میں اللہ کا نام لینا بھول جاتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے یاد کر کے اُسے کھالو۔

8524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ بِالْحَجَرِ، اَوْ بِالْبُنْدُقَةِ، ثُمَّ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَخٌ لِابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: رَمَيْتُ طَائِرًا، اَوْ قَالَ: صَيْدًا بِبُنْدُقَةٍ، فَقَتَلْتُهُ، فَسَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهٖ

✻✻ سعید بن مسیّب نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم پتھر یا بندقہ مار کر (شکار کو ماردو) تو پھر تم اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ کے بھائی نے مجھے یہ بات بتائی: میں نے ایک پرندہ کو تیر مارا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک شکار کو بندقہ کے ذریعہ مارا تو وہ شکار مر گیا' میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے اسے کھانے کی ہدایت کی۔

8525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَمَيْتُ صَيْدًا بِحَجَرٍ فَاَخَذَهَا ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا اَبَا نَافِعٍ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ ائْتِنِيْ بِشَيْءٍ اَذْبَحُهُ قَالَ: فَعَجَّلْتُ فَاَتَيْتُهُ بِالْقَدُوْمِ، فَجَعَلَ يَذْبَحُهُ بِحَدِّ الْقَدُوْمِ، فَمَاتَ فِيْ يَدِهٖ فَطَرَحَهُ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شکار کو پتھر کے ذریعہ مارا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے پکڑ لیا' اُنہوں نے کہا: اے ابونافع! اُنہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تم میرے پاس کوئی چیز لے کر آؤ تا کہ میں اسے ذبح کر دوں۔ راوی کہتے ہیں: میں جلدی میں اُن کے پاس کلہاڑا لے آیا' تو اُنہوں نے کلہاڑے کی دھار کے ذریعہ اُسے ذبح کرنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شکار اُن کے ہاتھ میں ہی مر گیا تو اُنہوں نے اُسے پھینک دیا۔

8526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، وَمُجَاهِدًا كَرِهَا صَيْدَ الْجُلَّاهِقِ اِلَّا اَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ

✻✻ حسن بصری اور مجاہد نے بندقہ کے شکار کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اگر اُس کو ذبح کرنے کا موقع مل جائے (تو حکم مختلف ہے)۔

8527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ رَمَيْتَ صَيْدًا بِبُنْدُقَةٍ، وَاَدْرَكْتَ

ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ، وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر تم شکار کو بندقہ کے ذریعہ مار دو اور تمہیں اُسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو تم اُسے کھالو ورنہ تم اُسے نہ کھاؤ۔

8528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُقْتَلَ الصَّيْدُ بِالنَّبْلَةِ، ثُمَّ يَأْكُلُ

* * ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ نیزہ کے ذریعہ شکار کو مارا جائے اور پھر اُسے کھایا جائے۔

8529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ رَمَيْتَ صَيْدًا فَمَاتَ فِي يَدِكَ فَكُلْهُ، فَاِنْ اَخَذْتَهُ وَاَرَدْتَ اَنْ تَسْتَبْقِيَهُ، فَمَاتَ فِي يَدِكَ فَلَا تَأْكُلْهُ

* * قتادہ فرماتے ہیں: اگر تم شکار کو تیر مارتے ہو اور وہ تمہارے ہاتھ میں مر جاتا ہے تو تم اُسے کھالو اور اگر تم اُسے پکڑ لیتے ہو اور تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم اُسے باقی رکھو گے اور پھر وہ تمہارے ہاتھ میں مر جاتا ہے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: لاٹھی کے ذریعہ شکار کا حکم

8530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: اِذَا خَزَقَ فَكُلْ

* * حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی سے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جب وہ چیر دے (یا دھار کے ذریعے مار دے) تو تم کھالو۔

8531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

8531- صحيح البخاري' كتاب الذبائح والصيد' باب التسمية على الصيد' حديث:5163' صحيح مسلم' كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب الصيد بالكلاب المعلمة' حديث:3657' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' مبتدا كتاب الصيد' باب اباحة صيد الكلب المعلم اذا ذكر صاحبه عليه اسم الله' حديث:6089' سنن الدارمي' ومن كتاب الصيد' باب التسمية عند ارسال الكلب' حديث:1982' السنن الصغرى' كتاب الصيد والذبائح' النهي عن اكل ما لم يذكر اسم الله عليه' حديث:4213' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصيد' في المعراض' حديث:19310' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيد' النهي عن اكل ما لم يذكر اسم الله عليه' حديث:4641' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيد والذبائح' باب المعلم ياكل من الصيد الذي قد قتل' حديث:17552' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' حديث عدي بن حاتم الطائي' حديث:17923' مسند الحميدي' حديث عدي بن حاتم الطائي رضي الله عنه' حديث:882' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' من اسمه عدي' عامر الشعبي' حديث:14024

قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ مِنْهُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتَ

* * حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی کے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم اُسے نہ کھاؤ' البتہ اگر تمہیں اُسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے (تو حکم مختلف ہے)۔

8532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ: إِذَا خَزَقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ رَمَيْتَ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ حَدِيدَةٌ فَسَقَطَ فَكُلْهُ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو لاٹھی کے شکار کے بارے میں ہے کہ جب وہ جب وہ چیر دے (یا دھار کے ذریعے مار دے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب تم تیر اُسے مارو جس میں دھار نہ ہو اور وہ شکار گر جائے تو تم اُسے کھالو۔

8533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: خَرَجَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ فِي مَشْهَدٍ لَهُمْ، فَإِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَصْلَعَ اَعْسَرَ اَيْسَرَ قَدْ اَشْرَفَ فَوْقَ النَّاسِ بِذِرَاعٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ غَلِيظٌ، وَبُرْدٌ غَلِيظٌ قُطْنٌ، وَهُوَ مُتَلَبِّبٌ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوا، وَلَا تَهَجَّرُوا وَلَا يَخْذِفَنَّ اَحَدُكُمُ الْاَرْنَبَ بِعَصَاةٍ اَوْ بِحَجَرٍ، ثُمَّ يَاكُلُهَا وَلْيُذَكِّ لَكُمُ الْاَسَلُ: الرِّمَاحُ، وَالنَّبْلُ"، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

* * زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ کسی جنگ میں حصہ لینے کے لیے جانے لگے تو میں نے اُن میں ایک آگے سے گنجے شخص کو دیکھا جو لمبا تڑنگا تھا اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اُس کا قد لوگوں سے تقریباً ایک بالشت لمبا ہوگا' اُس نے موٹا تہبند پہنا ہوا تھا اور موٹی چادر لی ہوئی تھی' وہ مضبوط جسم کا مالک تھا' وہ یہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! تم روانہ ہو جاؤ اور تم لوگ اپنی نیت کو خراب نہ کرنا' اور کوئی بھی شخص کسی خرگوش کو لاٹھی کے ذریعہ یا پتھر کے ذریعہ نہ مارے کہ پھر اُسے کھالے' تم نیزہ کے ذریعہ اپنے لیے ذبح کر سکتے ہو۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

8534 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوا وَلَا تَهَجَّرُوا، وَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمُ الْاَرْنَبَ يَحْذِفُهَا بِالْعَصَا، اَوْ يَرْمِيهَا بِالْحَجَرِ، وَلَكِنْ لِيُذَكِّ لَكُمُ الْاَسَلُ: الرِّمَاحُ، وَالنَّبْلُ."

* * زر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! تم روانہ ہو جاؤ اور تم لوگ اپنی نیت کو خراب نہ کرنا' اور تم میں سے کوئی شخص اس بات سے بچے کہ وہ کسی خرگوش کو لاٹھی مار کر یا اُسے کوئی پتھر مار کر مار دے' اور پھر اس کو کھالے' بلکہ تم اسل (یعنی چھوٹے یا بڑے نیزے) کے ذریعے اسے ذبح کر لینا۔

8535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَمَى بِلَالٌ اَرْنَبًا بِعَصًا فَدَقَّ قَوَائِمَهَا، ثُمَّ ذَبَحَهَا فَاَكَلَهَا

٭٭ عبید بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک خرگوش کو عصاء مار کر اُس کی ٹانگیں توڑ دیں' پھر اُنہوں نے اسے ذبح کیا اور اسے کھالیا۔

8536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ صَيْدِ الْبُنْدُقَةِ، وَالْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: سُئِلَ عَنْهُ سَلْمَانُ فَقَالَ: اِنْ لَمْ تَاْكُلْهُ، فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاٰكُلَهُ

٭٭ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے بندقہ اور لاٹھی کے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم اسے نہیں کھاتے' تو میرے پاس لے آؤ' میں اسے کھالوں گا۔

8537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمِعْرَاضِ: اِنْ سَقَطَ فَكُلْهُ، وَاِلَّا فَهُوَ مَيِّتٌ، وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ حَدِيدَةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ، وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمٍ فِيهِ حَدِيدَةٌ فَكَذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج نے لاٹھی کے بارے میں عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر وہ گر جاتا ہے تو تم اسے کھالو' ورنہ وہ مردار شمار ہوگا اور جب تم تیر مارو جس میں دھار نہ ہو' تو وہ مردار شمار ہوگا اور جب تم کوئی ایسا تیر مارو' جس میں دھار موجود ہو' تو بھی اسی طرح حکم ہو گا۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

باب: ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

8538 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْمُسْلِمُ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ، فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُسَمِّيَ عَلَى الذَّبِيحَةِ فَلْيُسَمِّ وَلْيَاْكُلْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "مسلم" اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' جب کوئی شخص ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنی بھول جائے تو اُسے (بعد میں) بسم اللہ پڑھ کے اُس (ذبح شدہ جانور کو) کھالینا چاہیے۔

8539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَعَ الْمُسْلِمِ ذِكْرُ اللّٰهِ، فَاِذَا ذَبَحَ فَنَسِيَ اَنْ يُسَمِّيَ فَلْيُسَمِّ وَلْيَاْكُلْ، وَاِنَّ الْمَجُوسِيَّ لَوْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى ذَبِيحَتِهٖ لَمْ تُؤْكَلْ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کا ذکر ہر مسلمان کے ساتھ ہوتا ہے جب کوئی شخص ذبح کرتے ہوئے اسے بھول جائے تو وہ بعد میں بسم اللہ پڑھ کر اُسے کھالے اور اگر کوئی مجوسی شخص اپنے ذبیحہ پر اللہ کا نام ذکر کر لے' تو اُس کو نہیں کھایا جائے گا۔

8540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَذْبَحُ فَيَنْسَى اَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: لَا بَاْسَ

٭٭ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ فَيَنْسَى اَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: لَا بَاْسَ سَمُّوا عَلَيْهِ، وَكُلُوهُ

٭٭ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تم اب بسم اللہ پڑھ کر اُسے کھالو۔

8542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ قَوْمٌ اَسْلَمُوا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ بِلَحْمٍ يَبِيعُونَهُ، فَاَنِفَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَقَالُوا: لَعَلَّهُ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَسَمُّوا اَنْتُمْ وَكُلُوا

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا، وہ لوگ مدینہ منورہ میں کچھ گوشت لے کر آئے تاکہ اُسے فروخت کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات ہچکچاہٹ کا شکار ہوئے، اُن لوگوں نے یہ کہا: ہوسکتا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کا نام ذکر نہ کیا ہو، اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ بسم اللہ پڑھ کر اسے کھالو۔

8543 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةٌ ذَبَحَهَا الشُّعَرَاءُ فَخْرًا، وَلَا ذَبِيحَةُ قُمَارٍ قَالَ: وَسُئِلَ عِكْرِمَةُ اَيَذْبَحُ الْجُنُبُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَتَوَضَّاُ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اُس ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا جسے شاعر لوگوں نے فخر کے طور پر ذبح کیا ہو، یا جسے جوئے میں ذبح کیا گیا ہو۔ عکرمہ سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی جنبی شخص ذبح کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! وہ وضو کر کے ذبح کرے گا۔

8544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مِينَاءُ قَالَ: كَانَ لِحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ دَاجِنٌ مِنْ غَنَمٍ، فَبَالَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَامَ اِلَيْهِ مُغْضَبًا فَذَبَحَهُ، وَهُوَ مُغْضَبٌ، وَلَمْ يُسَمِّ قَالَ: فَاَتَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَا بَاْسَ لِيُسَمِّ عَلَيْهِ اِذَا اَكَلَ

٭٭ میناء بیان کرتے ہیں: حمید بن عبدالرحمٰن کی ایک بکری تھی، اُس نے اُن کے بچھونے پر پیشاب کردیا، وہ غصہ کے عالم میں اُس کی طرف بڑھے اور اُسے ذبح کردیا، غصہ کے عالم میں اُنہوں نے بسم اللہ نہیں پڑھی، وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جب وہ اسے کھائے تو بسم اللہ پڑھ لے۔

8545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ ذَبِيحَةِ الْمُسْلِمِ، يَنْسَى اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ قَالَ: تُؤْكَلُ اِنَّمَا الذَّبْحُ عَلَى الْمِلَّةِ، اَلَا تَرَى اَنَّ مَجُوسِيًّا لَوْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى ذَبِيحَتِهٖ لَمْ تُؤْكَلْ،

٭٭ حکم بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مسلمان شخص کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا جس پر اللہ کا نام لینا آدمی بھول جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُسے کھالیا جائے گا کیونکہ وہ ملت (یعنی دینِ اسلام) پر ذبح ہوا ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اگر کوئی مجوسی شخص اپنے ذبیحہ پر اللہ کا نام لے بھی لے تو اُس کو نہیں کھایا جاتا۔

8546 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اِنَّهٗ فَرَّقَ ذٰلِكَ بِالْكِتَابِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے کتاب کے حوالے سے ان میں (یعنی اہل کتاب اور مجوسیوں میں) فرق کیا ہے۔

8547 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَالَ الْمُسْلِمُ بِاسْمِ الشَّيْطَانِ فَكُلْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مسلمان شخص یہ کہتا ہے: شیطان کے نام پر! تو تم اُسے کھالو۔

8548 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْنٌ يَعْنِىْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ فِى الْمُسْلِمِ اسْمُ اللّٰهِ، فَاِنْ ذَبَحَ، وَنَسِىَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَاْكُلْ، وَاِنْ ذَبَحَ الْمَجُوسِىُّ، وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلْهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمان میں اللہ کا اسم موجود ہوتا ہے' اگر وہ ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لینا بھول جاتا ہے تو وہ اُسے کھالے' اگر کوئی مجوسی شخص ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام ذکر بھی کر دیتا ہے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ وَالْاَعْرَابِيِّ

باب: عورت' یا بچے' یا دیہاتی کا ذبیحہ

8549 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ جَارِيَةَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهَا فَرَابَتْهَا شَاةٌ فَذَبَحَتْهَا بِمَرْوَةٍ، فَسَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " وَالْمَرْوَةُ: الْحَجَرُ "،

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز اُن کی بکریاں چرایا کرتی تھی' ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اُس نے پتھر کے ذریعہ اُسے ذبح کرلیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اُنہیں اسے کھانے کا حکم دیا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ''مروہ'' سے مراد پتھر ہے۔

8550 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ جَارِيَةً كَعْبٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز' اُس کے بعد راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے۔

8551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سلیمان بن یسار سے منقول ہے۔

8552 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ مِنْ صَغِيرٍ، اَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَى فَكُلْ

٭٭ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو بھی چھوٹا یا بڑا' مذکر یا مؤنث ذبح کر دے' تم اُسے کھالو۔

8553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی کے حوالے سے منقول ہے۔

8554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَبِيحَةِ الصَّبِيِّ، وَالْمَرْاَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَاَهْلِ الْكِتَابِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: بچے کے یا عورت کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ مسلمان ہوں یا اہلِ کتاب ہوں۔

8555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ اَبِي عَنْ ذَبِيحَةِ الصَّبِيِّ؟ قَالَ: اِذَا اَمْسَكَ الشَّفْرَةَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد سے بچہ کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ چھری پکڑ سکتا ہو (تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے)۔

8556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا بِذَبِيحَةِ الصَّبِيِّ اِذَا عَقَلَ الذَّبِيحَةَ وَسَمَّى

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بچہ کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ اُسے ذبح کرنے کی سمجھ ہو اور وہ بسم اللہ پڑھ لے۔

8557 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقُلْتُ: اِنَّا نُسَافِرُ اِلَى الْاَرَضِينَ، فَيَلْقَانَا الْاَعْرَابِيُّ، وَالصَّبِيُّ فَيُطْعِمُونَا اللَّحْمَ لَا نَدْرِي مَا هُوَ قَالَ:

كُلْ اَطْعَمَكَ الْمُسْلِمُ

✵✵ علی ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: ہم کسی علاقہ کی طرف سفر کرتے ہیں' کوئی دیہاتی یا کوئی بچہ ہم سے ملتے ہیں اور ہمیں کھانے کے لیے گوشت دیتے ہیں' ہمیں یہ نہیں معلوم کہ وہ کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان جو چیز تمہیں کھانے کے لیے دے' تم اُسے کھالو۔

8558 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَاءَ الْجَزَّارِينَ، فَقَالَ: مَنْ يَذْبَحُ لَكُمْ؟ فَقَالُوا: هَذَا الْعِلْجُ، فَسَاَلَهُ عُمَرُ ... فَلَمْ يُحْسِنْهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ جَلَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَذْبَحْ لَكُمْ اِلَّا مَنْ عَقَلَ الصَّلَاةَ

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قصابوں کے پاس تشریف لائے اور بولے: تمہارے لیے ذبح کون کرتا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ مضبوط جسم کا شخص! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں تحقیق کی تو وہ اچھی طرح سے ذبح نہیں کرتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے کوڑے لگوائے' پھر اُنہوں نے فرمایا: تمہارے لیے ذبح صرف وہ شخص کرے' جسے نماز پڑھنی آتی ہو۔

8559 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ قَوْمًا كَانُوا فِي السُّوقِ، وَكَانَ اِسْلَامُهُمْ حَدِيثًا لَا فِقْهَ لَهُمْ لَا يُحْسِنُونَ يَذْبَحُونَ قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ السُّوقِ، وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهِمْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ کچھ لوگ بازار میں موجود تھے' اُنہوں نے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا تھا' اُنہیں دینی احکام کی زیادہ سمجھ بوجھ نہیں تھی' وہ اچھی طرح سے ذبح نہیں کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو بازار سے نکلوا دیا تھا اور اُنہیں نکالنے کا حکم دیا تھا۔

8560 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ اَمَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِسَلْعٍ، فَاَتَى الْمَوْتُ شَاةً مِنْهَا، فَاَخَذَتْ ظُرَرَةً فَكَسَرَتْهَا فَذَبَحَتْهَا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا "

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع (پہاڑ کے پاس) اُن کی بکریاں چرا رہی تھی' اُن میں سے ایک بکری

8560- صحیح البخاری' کتاب الذبائح والصید' باب ما انھر الدم من القصب والمروۃ والحدید' حدیث:5190' صحیح ابن حبان' کتاب الحظر والاباحۃ' کتاب الذبائح' ذکر الاباحۃ للمرء اکل ما ذبح بالمروۃ دون الحدید' حدیث:5976' سنن الدارمی' من کتاب الاضاحی' باب ما یجوز بہ الذبح' حدیث:1953' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ' حدیث:2526' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما' حدیث:5307' مسند الحارث' کتاب الصید والذبائح وما امر بقتلہ' باب الذبح بالحجر' حدیث:405

مرنے لگی تو اُس کنیز نے پتھر لے کر اُسے توڑا اور اُس کے ذریعہ اُس بکری کو ذبح کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس بکری کو کھانے کی ہدایت کی۔

8561 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُؤْكَلَ ذَبِيحَةُ الْاَعْرَابِ الَّتِي تُعْقَرُ عَلٰى قُبُورِهِمْ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ظُرَرَةٌ حَجَرٌ يُكْسَرُ حَرْفًا

٭٭ عکرمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ ایسے دیہاتی کے ذبیحہ کو کھایا جائے جو ذبیحہ وہ اپنی قبروں پر قربان کرتے ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ''ظررہ'' کا مطلب پتھر ہے جسے ایک طرف سے توڑا جائے۔

بَابُ ذَبِيحَةِ الْاَقْلَفِ، وَالسَّبِيِّ وَالْاَخْرَسِ وَالزِّنْجِيِّ

باب: غیر ختنہ شدہ شخص، قیدی، گونگے یا زنگی (سیاہ فام) شخص کا ذبیحہ

8562 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهُ ذَبِيحَةَ الْاَغْرَلِ وَيَقُولُ: لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ، وَلَا تُقْبَلُ صَلَاتُهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ عَنْهُ حَمَّادًا فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِذَبِيحَتِهِ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ، وَتُقْبَلُ صَلَاتُهُ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يُرَخِّصُ فِي الرَّجُلِ اِذَا اَسْلَمَ بَعْدَمَا يَكْبُرُ فَخَافَ عَلٰى نَفْسِهِ الْعَنَتَ اِنِ اخْتَتَنَ اَنْ لَا يَخْتَتِنَ، وَكَانَ لَا يَرَى بِاَكْلِ ذَبِيحَتِهِ بَاْسًا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما غیر ختنہ شدہ شخص کے ذبیحہ کو مکروہ قرار دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: اس کی گواہی بھی درست نہیں ہوگی اور اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے اور اُس کی شہادت بھی درست ہوگی اور اُس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے ایسے شخص کے بارے میں رخصت دی ہے جو بڑی عمر میں اسلام قبول کرتا ہے اور اگر وہ ختنہ کرے تو اُسے اپنی صحت کی خرابی کا اندیشہ ہو تو اُسے یہ رخصت ہے کہ وہ ختنہ نہ کروائے اور حسن بصری ایسے شخص کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے (جس کے ختنے نہ ہوئے ہوں)۔

8563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: حَلَبَ الْاَقْلَفُ شَاةً اَوْ بَقَرَةً قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَاِنْ ذَبَحَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِي لَمْ تَحِضْ، فَلَا بَاْسَ بِذَبِيحَتِهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: غیر ختنہ شدہ شخص بکری یا گائے کا دودھ دوہ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قتادہ فرماتے ہیں: جس عورت کو ابھی حیض نہیں آیا اگر وہ ذبح کر لیتی ہے تو اُس کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَالِانَ اَبِي عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ قَالَ: رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَوَجَدْتُ شَاةً لَنَا مَذْبُوحَةً، فَقُلْتُ لِاَهْلِي: مَا شَانُهَا؟ فَقَالُوا: خَشِينَا اَنْ تَمُوتَ قَالَ: وَفِي الدَّارِ غُلَامٌ لَنَا سَبِيٌّ لَمْ يَصَلِّ، فَذَبَحَهَا فَاَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَاَلْتُهُ؟ فَقَالَ: كُلُوهُ

ابوعروہ مرادی بیان کرتے ہیں: میں اپنے گھر واپس آیا تو میں نے اپنی بکری کو ذبح شدہ پایا' میں نے اپنے گھر والوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: ہمیں اس کے مرنے کا اندیشہ ہوا (تو ہم نے اسے ذبح کروا لیا)۔ مرادی بیان کرتے ہیں: گھر میں ہمارا ایک غلام تھا جو قیدی ہو کر آیا تھا' وہ نماز نہیں پڑھتا تھا' اُس نے اُسے ذبح کیا تھا' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اسے کھا لو۔

8565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ: كَانَ لَا يَاْكُلُ ذَبِيحَةَ الزِّنْجِيِّ قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: لِمَ؟ قَالَ: كَانَ اَبِي يَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَيْتُ فِي زِنْجِيٍّ خَيْرًا قَطُّ

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ زنگی کا ذبیحہ نہیں کھاتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرے والد یہ فرمایا کرتے تھے: میں نے کبھی کسی زنگی میں کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

8566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ ذَبِيحَةِ الْاَخْرَسِ؟ فَقَالَ: يُشِيرُ اِلَى السَّمَاءِ

جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے گونگے شخص کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: (تکبیر کے کلمات کی جگہ) وہ آسمان کی طرف اشارہ کر دے گا۔

بَابُ ذَبِيحَةِ السَّارِقِ

باب: چور کا ذبیحہ

8567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا، وَعِكْرِمَةَ عَنْ ذَبِيحَةِ السَّارِقِ؟ فَكَرِهَاهَا، وَنَهَيَانِيْ عَنْ اَكْلِهَا

عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس اور عکرمہ سے چور کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں حضرات نے اُسے مکروہ قرار دیا اور ان دونوں حضرات نے مجھے اُس کو کھانے سے منع کیا۔

8568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ: عَنْ عَبْدٍ سَرَقَ شَاةً اَوْ بَقَرَةً، فَذَبَحَهَا؟ فَلَمْ يَرَ بِذَبِيحَتِهِ بَاْسًا

✸✸ عبداللہ بن یزید ہذلی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جو کسی بکری یا گائے کو چوری کرنے کے بعد اُسے ذبح کر دیتا ہے تو سعید نے اُس کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ذَبِيحَةِ السَّارِقِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا.

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے چوری کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ ذَبِيحَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب کے ذبیحہ (کا حکم)

8570 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَكْرَهُ ذَبِيحَةَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ، وَيَقُولُ: اِنَّهُمْ لَا يَتَمَسَّكُونَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ

✸✸ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کے ذبیحہ کو مکروہ قرار دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: یہ لوگ نصرانیت میں سے صرف شراب پینے کے قائل ہیں (اور ان میں عیسائیوں والا کوئی عقیدہ نہیں ہے)۔

8571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ، فَقَالَ: مَنِ انْتَحَلَ دِينًا فَهُوَ مِنْ اَهْلِهِ، وَلَمْ يَرَ بِذَبَائِحِهِمْ بَاْسًا

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے عربوں کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: جو بھی شخص جس بھی دین کی طرف خود کو منسوب کرے گا وہ اُس دین کا ماننے والا شمار ہوگا' اُنہوں نے اُن لوگوں کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِهِمْ، اَلَمْ تَسْمَعِ اللّٰهَ يَقُولُ: (وَمِنْهُمْ اُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ) (البقرة: 78) الْآيَةَ

✸✸ عطاء خراسانی فرماتے ہیں: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:
''اور اُن میں سے کچھ لوگ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے''۔

8573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ) (المائدة: 51)

✸✸ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (اس مسئلہ کے جواب میں اُنہوں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی تھی:)

''تم میں سے جو شخص اُنہیں دوست بنائے گا وہ اُن میں سے شمار ہوگا''۔

8574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَبَائِحِهِمْ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنَّ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ ذَبَائِحَهُمْ، وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

❊❊ امام شعبی بیان کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے اور تمہارا پروردگار بھولا نہیں ہے۔

8576 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ، عَنْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عَامِلٌ اِلٰى عُمَرَ اَنَّ قِبَلَنَا نَاسًا يُدْعَوْنَ السَّامِرَةُ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ، وَيُسْبِتُوْنَ السَّبْتَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْبَعْثِ، فَمَا يَرَى اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِیْ ذَبَائِحِهِمْ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُمْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، ذَبَائِحُهُمْ ذَبَائِحُ اَهْلِ الْكِتَابِ

❊❊ غطیف بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو خود کو سامرہ کہلاتے ہیں' وہ تورات پڑھتے ہیں اور ہفتہ کے دن کا احترام کرتے ہیں لیکن وہ دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے' تو اُن لوگوں کے ذبیحہ کے بارے میں امیر المؤمنین کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ یہ اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ ہے' اُن کا ذبیحہ اہلِ کتاب کا ذبیحہ شمار ہوگا۔

8577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَبَائِحِ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَكَرِهَ اَنْ يَدْفَعَ الْمُسْلِمُ شَاتَهُ اِلَى الْيَهُوْدِيِّ يَذْبَحُهَا

❊❊ عکرمہ فرماتے ہیں: اہلِ کتاب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے' اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کوئی مسلمان اپنی بکری کسی یہودی کو دے' تاکہ وہ یہودی اسے ذبح کردے۔

8578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: "اِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ اَرْضًا لَا يَقْصِبُ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّمَا هُمُ النَّبَطُ، - اَوْ قَالَ: النَّبِيْطُ - وَفَارِسُ، فَاِذَا شَرَيْتُمْ لَحْمًا فَسَلُوْا، فَاِنْ كَانَ ذَبِيْحَةَ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ فَكُلُوْهُ، فَاِنَّ طَعَامَهُمْ حِلٌّ لَكُمْ"

❊❊ قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ ایک ایسی جگہ پر آ کر ٹھہرے ہو' جہاں مسلمان ذبح نہیں کرتے ہیں' یہ لوگ نبطی (عجمی کسان) ہیں اور فارسی ہیں' تو جب تم گوشت خریدو' تو اس کے بارے میں دریافت کرلو' اگر وہ کسی یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ ہو' تو اسے کھالو کیونکہ ان لوگوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔

8579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِیْ عِيَاضٍ: اَنَّهُ رَخَّصَ فِیْ ذَبَائِحِهِمْ، وَكَرِهَ نِسَائَهُمْ

٭٭ ابوعیاض کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے (اہلِ کتاب کے) ذبیحہ کے بارے میں رخصت دی ہے لیکن اُن کی خواتین (کے ساتھ نکاح کرنے کو) مکروہ قرار دیا ہے۔

8580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ يَهُودِيٍّ ذَبَحَ شَاةً، فَاَخْطَاَ فِيهَا حَتّٰى حَرُمَتْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَاْكُلَهَا، فَاِذَا قَرَّبَ اِلَيْكَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ طَعَامًا، فَاْمُرْهُ اَنْ يَاْكُلَ، فَاِنْ اَكَلَ فَكُلْ، وَاِنْ لَمْ يَاْكُلْ فَلَا تَاْكُلْهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے یہودی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی بکری کو ذبح کرتے ہوئے اُس میں غلطی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اُس پر حرام ہو جاتی ہے' تو قتادہ نے جواب دیا: کسی مسلمان کے لیے اُسے کھانا جائز نہیں ہے' جب اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص کھانا تمہارے سامنے رکھے تو تم اُس سے کہو کہ وہ بھی کھائے' اگر وہ کھالیتا ہے تو تم بھی کھاؤ اور اگر وہ نہیں کھاتا تو تم بھی نہ کھاؤ۔

8581 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَكَّلَ بِقَوْمٍ مِنَ النَّصَارٰى قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِذَا ذَبَحُوا اَنْ يُسَمُّوا، وَلَا يَتْرُكُوهُمْ اَنْ يُهِلُّوا

٭٭ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے بارے میں کچھ مسلمانوں کو مقرر کیا تھا کہ جب وہ لوگ ذبح کریں تو مسلمان اُس پر بسم اللہ پڑھ لیں اور اُنہیں ایسی صورت میں (اپنے مذہب کے مطابق) آواز بلند نہ کرنے دیں۔

بَابُ الذَّبْحِ اَفْضَلَ اَمِ النَّحْرِ

باب: ذبح کرنا افضل ہے یا نحر کرنا؟

8582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةُ، قَالَا: الْاِبِلُ، وَالْبَقَرُ اِنْ شِئْتَ ذَبَحْتَ، وَاِنْ شِئْتَ نَحَرْتَ

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اونٹ اور گائے کو اگر تم چاہو' تو ذبح کرلو اور تم چاہو تو نحر کرو۔

8583 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ الذَّبْحُ فِيهِمْ، وَالنَّحْرُ فِيهِمْ فِي قَوْلِهِ: (فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ) (البقرة: 71)، وَقَالَ: (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) (الکوثر: 2)

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: اُن لوگوں میں ذبح کا طریقہ بھی رائج تھا اور اُن لوگوں میں نحر کا طریقہ بھی رائج تھا' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"تو اُنہوں نے اُسے ذبح کرلیا حالانکہ وہ ایسا کرنے والے نہیں تھے"۔

اور ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

''تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور نحر کرو''۔

8584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الرَّبِيْعِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: ذَكَرَ اللّٰهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فِي الْقُرْآنِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ اَجْزَاَ عَنْكَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَطَاءٌ الذَّبْحُ قَطْعُ الْاَوْدَاجِ، قُلْتُ: فَذَبَحَ فَلَمْ يَقْطَعْ اَوْدَاجَهَا حَتّٰى مَاتَتْ، وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهُ قَطَعَ اَوْدَاجَهَا قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا قَدْ ذَكّٰى، فَلْيَاْكُلْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں گائے کو ذبح کرنے کا ذکر کیا ہے تو اگر تم نحر کی جانے والی کسی چیز کو ذبح بھی کر لیتے ہو تو یہ تمہاری طرف سے ادا ہو جائے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ذبح کا مطلب رگوں کو کاٹنا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص ذبح کرتا ہے اور رگوں کو نہیں کاٹتا یہاں تک کہ جانور مر جاتا ہے حالانکہ آدمی یہی سمجھا تھا کہ اُس نے رگوں کو کاٹ دیا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: میرے خیال میں تو اُس نے ذبح کر لیا ہے اب وہ اُسے کھا سکتا ہے۔

بَابُ الذَّبِيحَةِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر ذبح کرنا

8585 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْكُلَ ذَبِيحَةً ذَبَحَهُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ

❊❊ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ایسے ذبیحہ کو کھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے جسے آدمی نے قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر ذبح کیا ہو۔

8586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ اِلَى الْقِبْلَةِ، فَيَمِيلُ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ قَالَ: وَقَالَ جَابِرٌ: قَالَ: لَا يَضُرُّكَ وَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ اَوْ لَمْ تُوَجِّهْهُ

❊❊ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو قبلہ کی طرف رُخ کر کے ذبح کرتا ہے' پھر ذبیحہ کا رُخ قبلہ کی بجائے دوسری طرف ہو جاتا ہے۔ تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا' خواہ تم قبلہ کی طرف رُخ کرو' یا قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو۔

8587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ تُوَجَّهَ الذَّبِيحَةُ اِلَى الْقِبْلَةِ

٭٭ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ ذبیحہ کا رُخ قبلہ کی طرف کیا جائے۔

8588 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، أَتُؤْكَلُ ذَبِيحَتُهُ؟ قَالَ: وَمَا بَأْسُ ذٰلِكَ؟

٭٭ عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر جانور کو ذبح کرسکتا ہے' تو کیا اُس کے ذبیحہ کو کھالیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں حرج کیا ہے۔

بَابُ سُنَّةِ الذَّبْحِ

باب: ذبح کا طریقہ

8589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ الشَّاةَ إِذَا نُخِعَتْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسی بکری کو نہیں کھاتے تھے' جس کو ذبح کرتے ہوئے اس کی گدی تک کاٹ دیا جائے۔

8590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ فِي الشَّاةِ إِذَا نُخِعَتْ قَالَ: هُوَ مَكْرُوهٌ، وَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا

٭٭ مجاہد نے ایسی بکری کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس کو ذبح کرتے ہوئے اس کا گلا اس کی گدی تک کاٹ دیا جائے' وہ فرماتے ہیں: یہ مکروہ ہے لیکن اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8591 - آثارِ صحابہ: قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ لَا يَأْكُلُ الشَّاةَ إِذَا نُخِعَتْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسی بکری کو نہیں کھاتے تھے' جس کو ذبح کرتے ہوئے اس کی گدی تک کاٹ دیا جائے۔

8592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دِيكٍ ذُبِحَ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ؟ فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَكُلْ

٭٭ ابواسحاق نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے مرغ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے گدی کی طرف سے ذبح کردیا گیا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھالو۔

8593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّبِيحَةِ يُذْبَحُ، فَيَمُرُّ السِّكِّينُ، فَيَقْطَعُ الْعُنُقَ كُلَّهُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے ذبح کیا گیا ہو اور پھر چھری چل گئی ہو اور اُس کی پوری گردن کٹ گئی ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ الطَّيْرَ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا "

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو پرندہ کو گدی کی طرف سے ذبح کر دیتا ہے' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّبِيحَةِ تُذْبَحُ، فَيَمُرُّ السِّكِّينُ فَيَقْطَعُ الْعُنُقَ كُلَّهُ؟ قَالَ: ذَكَاةٌ سَرِيعَةٌ قَالَ: لَا بَأْسَ بِاَكْلِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: جسے ذبح کرتے ہوئے چھری چل گئی ہو اور اُس کی پوری گردن کٹ گئی ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ تیزی سے ہونے والا ذبح ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8596 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الدَّجَاجَةُ اِذَا انْقَطَعَ رَاْسُهَا ذَكَاةٌ سَرِيعَةٌ اِنِّي آكُلُهَا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرغی کا سر جدا ہو جائے' تو یہ تیزی سے ہونے والا ذبح ہے' میں اسے کھالوں گا۔

8597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الدَّجَاجَةِ يُذْبَحُ فَيَمِيلُ السِّكِّينُ، فَيَقْطَعُ الرَّاْسَ قَالَ: اِنْ لَمْ يَتَعَمَّدْ فَلْيَاْكُلْهُ

٭٭ حکم بن عتیبہ نے یحییٰ بن جزار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسی مرغی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے ذبح کیا گیا ہو اور پھر چھری کے ایک طرف ہونے کی وجہ سے اُس کا سر کٹ گیا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو آدمی نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تو وہ اُسے کھالے۔

8598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ بَعِيرًا مِنْ خَلْفِهِ مُتَعَمِّدًا لَمْ يُؤْكَلْ، وَاِنْ ذَبَحَ شَاةً مِنْ قَفَصِهَا مُتَعَمِّدًا، يَعْنِي الْقَفَصَّ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر اونٹ کو پچھلی طرف سے (یعنی گردن کے اوپر والے حصہ کی طرف سے) ذبح کرتا ہے تو اُس اونٹ کا گوشت نہیں کھایا جائے گا اور اگر کوئی شخص بکری کو جان بوجھ کر اُس کے (گردن کے اوپر والے حصہ) کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو اُسے نہیں کھایا جائے گا۔

8599 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ ذَبَحَ ذَابِحٌ، فَاَبَانَ الرَّاْسَ فَكُلْ مَا لَمْ

يَتَعَمَّدْ ذٰلِكَ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اگر ذبح کرنے والا شخص ذبح کرے اور سر تن سے جدا ہو جائے تو اگر تو اُس نے جان بوجھ کر نہیں کیا' تو تم اُسے کھالو۔

8600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ بِسَيْفِهِ فَقَطَعَ الرَّأْسَ قَالَ: بِئْسَ مَا فَعَلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَيَأْكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی تلوار کے ذریعہ ذبح کرتا ہے اور جانور کا سر کاٹ دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس شخص نے جو کیا ہے' وہ بہت بُرا ہے۔ سائل نے دریافت کیا: کیا وہ آدمی اُسے کھا سکتا ہے؟ زہری نے جواب دیا: جی ہاں!

8601 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ جَدْيًا، فَقَطَعَ رَاْسَهُ لَمْ يَكُنْ بِاَكْلِهِ بَاْسٌ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص بکری کے بچے کو ذبح کرتا ہے اور اُس کا سر کاٹ دیتا ہے' تو اُس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8602 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّبِيحَةِ تُذْبَحُ، فَيَمُرُّ السِّكِّيْنُ فَيَقْطَعُ الْعُنُقَ كُلَّهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے ذبح کیا جاتا ہے اور چھری چل جاتی ہے اور اُس کی گردن پوری کاٹ دیتی ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8603 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ مُحْسِنٌ يُحِبُّ الْاِحْسَانَ اِلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

✽✽ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دو باتیں یاد ہیں' آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والا ہے اور ہر چیز کے ساتھ بھلائی کرنے کو پسند کرتا ہے' تو جب تم قتل کرو (یعنی کسی شخص کو سزا کے طور پر قتل کرو) تو اچھے طریقے سے قتل کرو (یعنی اُس کا مثلہ نہ کرو یا اُسے تکلیف نہ دو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو' تمہیں اپنی چھری کو تیز کر لینا چاہیے اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچانی چاہیے۔

8604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادٍ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ

شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، لِيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

✵✵ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دو باتیں یاد رکھی ہیں' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ بھلائی کرنے کو لازم قرار دیا ہے' تو جب تم قتل کرو' تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو' تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو' آدمی کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہیے اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچانی چاہیے۔

8605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا يَسْحَبُ شَاةً بِرِجْلِهَا لِيَذْبَحَهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيْلَكَ قُدْهَا إِلَى الْمَوْتِ قَوْدًا جَمِيلًا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا' جو اپنی بکری کو ذبح کرنے کے لیے اُسے اس کے پاؤں سے پکڑ کر کھینچ رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے موت کی طرف اچھے طریقے سے لے کر جاؤ!

8606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا أَحَدَّ أَحَدُكُمُ الشَّفْرَةَ فَلَا يُحِدَّهَا، وَالشَّاةُ تَنْظُرُ إِلَيْهِ،

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چھری کو تیز کرے' تو وہ ایسی جگہ پر اُسے تیز نہ کرے' جس جگہ بکری اُسے دیکھ رہی ہو۔

8607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ صَالِحًا، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

8604- صحيح مسلم' كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب الامر باحسان الذبح والقتل' حديث: 3709' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' مبتدا كتاب الذبائح' بيان صفة السنة في الذبح' حديث:6229' صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والاباحة' كتاب الذبائح' ذكر الامر بحد الشفار' حديث:5967' سنن الدارمي' من كتاب الاضاحي' باب في حسن الذبيحة' حديث:1952' سنن ابن ماجه' كتاب الذبائح' باب اذا ذبحتم' حديث:3168' السنن الصغرى' كتاب الصيد والذبائح' الامر باحداد الشفرة' حديث:4353' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الديات' المثلة في القتل' حديث:27365' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الضحايا' الامر باحداد الشفرة' حديث:4363' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الجنايات' باب الرجل يقتل رجلا كيف يقتل ؟' حديث:3235' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:4030' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النفقات' جماع ابواب القصاص بالسيف' 40 باب يحفظ الامام سيفه ليأخذ سيفا صارما لا يعذبه ولا' حديث:14974' السنن الصغير للبيهقي' كتاب الصيد والذبائح' باب ما يذكي به وكيف يذكي وموضع الذكاة في غير المقدور' حديث:3023' مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث شداد بن اوس' حديث:16809' مسند الطيالسي' وشداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1200' مسند ابن الجعد' شعبة' حديث:1033' البحر الزخار مسند البزار' مسند شداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:2930' المعجم الصغير للطبراني' من اسمه محمد' حديث:1058

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

8608 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا اَضْجَعَ شَاةً فَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِهَا، وَهُوَ يُحِدُّ شَفْرَتَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ اَرَدْتَّ اَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ هَلَّا اَحْدَدْتَّ شَفْرَتَكَ قَبْلَ اَنْ تُضْجِعَهَا

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے اپنی بکری کو لٹایا اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھ دیا اور پھر وہ چھری تیز کرنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم اسے کئی مرتبہ موت دینا چاہتے ہو؟ تم نے اس بکری کو لٹانے سے پہلے اپنی چھری کیوں نہیں تیز کر لی تھی۔

8609 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَضِينُ بْنُ عَطَاءٍ، اَنَّ جَزَّارًا فَتَحَ بَابًا عَلٰى شَاةٍ لِيَذْبَحَهَا، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ حَتّٰى اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّبَعَهَا فَاَخَذَهَا يَسْحَبُهَا بِرِجْلِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرِي لِاَمْرِ اللّٰهِ، وَاَنْتَ يَا جَزَّارُ فَسُقْهَا اِلَى الْمَوْتِ سَوْقًا رَفِيقًا

✵✵ وضین بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک قصاب نے بکری کو ذبح کرنے کے لیے دروازہ کھولا' تو وہ بکری اُس کے پاس سے بھاگ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئی' وہ قصاب اُس کے پیچھے چلتا ہوا آیا اور اُسے اُس کی ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: (یعنی بکری سے فرمایا:) تم اللہ کے حکم پر صبر سے کام لو اور اے قصاب! تم اسے موت کی طرف نرمی سے لے کر جاؤ۔

8610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَنْهٰى اَنْ تُذْبَحَ الشَّاةُ عِنْدَ الشَّاةِ

✵✵ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ کسی بکری کو دوسری بکری کے قریب ذبح کیا جائے۔

بَابُ مَا يُقْطَعُ مِنَ الذَّبِيحَةِ

باب: ذبیحہ (یعنی زندہ جانور) کے جس حصہ کو کاٹ لیا گیا ہو' اُس کا حکم کیا ہے؟

8611 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَجُبُّونَ الْاَسْنِمَةَ، وَيَقْطَعُونَ الْاَلْيَاتِ، فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ، وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ کوہان کو کاٹ لیا کرتے تھے اور چکی کو کاٹ لیا کرتے تھے' لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جانور جب زندہ ہو' تو اُس کے جس حصہ کو کاٹ لیا

جائے' تو وہ حصہ مردار شمار ہوگا۔

8612 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقْطَعُونَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ، وَاَسْنِمَةَ الْاِبِلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ، وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ

✿✿ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ بکریوں کی چکی اور اونٹوں کی کوہان کاٹ لیا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے' وہ حصہ مردار شمار ہوگا۔

8613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رُكَيْنِ بْنِ رَبِيعٍ، عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ: عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ فَاَفْرَى بَطْنَهَا، فَسَقَطَ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَى الْاَرْضِ، فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: انْظُرْ اِلٰى مَا سَقَطَ مِنَ الْاَرْضِ، فَلَا تَاْكُلْهُ، وَاَمَرَهُ اَنْ يُذَكِّيَهَا فَيَاْكُلَهَا

✿✿ ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کر کے اُس کے پیٹ کو چیر دیا' اُس بکری کے جسم کا کچھ حصہ زمین پر گر گیا' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کا جو حصہ زمین پر گر گیا تھا' اُسے تم نہ کھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس بکری کو ذبح کر کے کھا لے۔

8614 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْفَرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ: قَالَ لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَذْبَحُونَ ذَبَائِحَ لَا تَحِلُّ، تَعْجَلُونَ عَلَى الذَّبِيحَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: نَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَتَّقِيَ ذٰلِكَ اَبَا حَيَّانَ الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ، وَاللَّبَّةُ لِمَنْ قَدَرَ، وَذَرِ الْاَنْفُسَ حَتّٰى تَزْهَقَ

✿✿ ابن فرافصہ حنفی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگ ایسے طریقہ سے ذبح کرتے ہیں' جو جائز نہیں ہے' آپ ذبیحہ کو جلد بازی میں کرتے ہیں 'تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوحیان! ہم اس چیز سے بچنے کے زیادہ حقدار ہیں' ذبح صرف حلق میں اور لبہ (نامی رگ) میں ہوگا اُس شخص کے لیے' جو اس کی قدرت رکھتا ہو اور تم جان کو چھوڑ دو کہ وہ خود نکل جائے۔

8615 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ، وَاللَّبَّةِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ذبح حلق اور لبہ میں ہوگا۔

8616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الذَّبْحُ قَطْعُ الْاَوْدَاجِ، قُلْتُ: فَذَبَحَ ذَابِحٌ، فَلَمْ يَقْطَعْ اَوْدَاجَهَا قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا قَدْ ذَكَّاهَا، فَلْيَاْكُلْهَا

✿✿ عطاء فرماتے ہیں: ذبح کا مطلب رگوں کو کاٹ دینا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص ذبح کرتا ہے اور رگوں کو نہیں کاٹتا' تو میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے جواب دیا کہ اُس شخص نے ذبح کر دیا ہے' اب وہ اُسے کھا سکتا ہے۔

بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ

باب: کون سی چیز کے ذریعہ ذبح کیا جائے گا؟

8617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَوْفٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ اَرَانِبَ ذَبَحْتُهَا بِظُفْرِي؟ قَالَ: لَا تَاْكُلْهَا؛ فَاِنَّهَا الْمُنْخَنِقَةُ

** ابورجاء عطاردی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے خرگوش کے بارے میں دریافت کیا' جسے میں نے ظفر' حبشہ کی مخصوص چھری کے ذریعہ ذبح کیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُسے نہ کھاؤ' کیونکہ اُس کا گلا گھونٹا گیا ہو۔

8618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوا، لَيْسَ السِّنَّ، وَالظُّفُرَ، وَسَاُحَدِّثُكُمْ، اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

** حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو چیز خون بہادے اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو' اُسے تم کھالو جبکہ (ذبح کا آلہ) سن یا ظفر نہ ہو اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ سن سے مراد ہڈی ہے اور ظفر سے مراد حبشہ کی مخصوص چھری ہے''۔

8619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُذْبَحُ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيْرَ اَرْبَعَةٍ، السِّنِّ، وَالظُّفُرِ، وَالْقَرْنِ، وَالْعَظْمِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہر چیز کے ذریعہ ذبح کیا جا سکتا ہے' صرف چار چیزوں کے ذریعہ نہیں کیا جا سکتا: سن (ہڈی)' ظفر (حبشہ کی مخصوص چھری)' سینگ اور ہڈی۔

8620 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ، وَاَهْرَاقَ الدَّمَ اِلَّا الظُّفُرَ، وَالنَّابَ، وَالْعَظْمَ

** حسن بصری فرماتے ہیں: جو بھی چیز رگوں کو کاٹ دے اور خون کو بہادے (اُس کے ذریعہ ذبح کیا جا سکتا ہے) البتہ ظفر (حبشہ کی مخصوص چھری) نوکیلے دانت اور ہڈی کا حکم مختلف ہے۔

8621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ اَصِيدُهُ؟ قَالَ: اَنْهِرُوا الدَّمَ بِمَا شِئْتُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

** حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس شکار کے بارے میں دریافت کیا جسے

میں شکار کرتا ہوں، تو آپ نے فرمایا: تم جس چیز کے ذریعہ چاہو، خون بہا دو اور اُس پر اللہ کا نام لو۔

8622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الرَّجُلِ يَذْبَحُ بِالْعُوْدِ قَالَ: اِذَا جَزَرَ، وَلَمْ يُعِزْ، وَلَمْ يُفِلْكْ، فَلَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو لکڑی کے ذریعہ ذبح کرتا ہے، تو طاؤس نے فرمایا: اگر وہ کاٹ دیتا ہے اور مارتا نہیں اور جدا نہیں کرتا، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8623 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ شَفْرَةٌ، ثُمَّ ذَبَحْتَ شَاةً بِوَتِدٍ اَجْزَاَ عَنْكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تمہارے پاس چھری نہ ہو اور پھر تم کیل کے ذریعہ بکری ذبح کر دو، تو یہ تمہارے لیے جائز ہوگا۔

8624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اذْبَحْ بِالْعُوْدِ اِذَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ غَيْرَ مُتَرَدٍّ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لکڑی کے ذریعہ ذبح کر دو، جبکہ وہ (گلا گھونٹ کر) مارے بغیر رگوں کو کاٹ دے۔

8625 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ سَفِيْنَةَ، مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے لکڑی کے ذریعے اونٹ کا خون بہا دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اُس کا گوشت کھانے کی ہدایت کی۔

8626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ غُلَامًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِاُحُدٍ، فَاَتَاهَا الْمَوْتُ وَلَيْسَ مَعَهُ حَدِيْدَةٌ يُذَكِّيْهَا، فَاَخَذَ وَتِدًا مِنْ عِيْدَانٍ، فَنَحَرَهَا بِهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: انصار میں سے، بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والا ایک غلام "اُحد" پہاڑ کے پاس اونٹنیوں کو چرا رہا تھا، ایک جانور کو موت آنے لگی، اُس شخص کے پاس چھری نہیں تھی جس کے ذریعہ وہ اُسے ذبح کرتا، تو اُس نے عیدان کی ایک کیل لی اور اس کے ذریعہ اُس جانور کو قربان کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا گوشت کھانے کا حکم دیا۔

8627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ غُلَامًا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَرْعَى بَعِيْرًا لَهُ بِاُحُدٍ، فَخَشِيَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ، فَنَحَرَهُ بِوَتِدٍ مِنْ خَشَبٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهِ

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک لڑکا ''اُحد'' پہاڑ کے پاس اپنا اونٹ چرا رہا تھا' اُسے اونٹ کے مرنے کا اندیشہ ہوا تو اُس نے لکڑی کے کیل کے ذریعہ اُسے نحر کر دیا' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے اس کا گوشت کھانے کی ہدایت کی۔

8628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ بَعِيرٍ ذُبِحَ بِعُودٍ؟ فَقَالَ: اِنْ كَانَ مَارَ فِيهِ مَوْرًا فَكُلُوا، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَارَ فِيهِ فَلَا تَاْكُلُوهُ

٭٭ ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا' جسے لکڑی کے ذریعہ ذبح کیا گیا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو وہ اُس میں سے آر پار ہو گئی ہو' تو تم اُسے کھا لو اور اگر اُس میں آر پار نہ ہوئی ہو' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: كُلِّ شَيْءٍ يَضَعُ فَاذْبَحْ فِيهِ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلَيْهِ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم اضطراری حالت کا شکار ہو' تو تم کسی بھی ایسی چیز کے ذریعہ ذبح کر سکتے ہو' جس کے ذریعہ ذبح ہو سکے۔

8630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: اِذَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ فَكُلْ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: جب رگیں کٹ جائیں تو تم کھا لو۔

8631 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَطَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنِ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ: لَا ذَكَاةَ اِلَّا فِي الْاَسَلِ

٭٭ مطر بن عبداللہ بن شخیر' حضرت ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا ہے: ذبح صرف اسل (نیزے) میں ہوتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَضَعُ مِنْجَلَهُ

باب: جب کوئی آدمی منجلہ رکھے

8632 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَضَعُ مِنْجَلَهُ، فَيَمُرُّ بِهِ الطَّيْرُ فَيَشُقُّ بِهِ بَطْنَهُ فَيَقْتُلُهُ فَكَرِهَ اَكْلَهُ " قَالَ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ جابر نے امام شعبی کے بارے میں نقل کیا ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ ایک شخص اپنا منجلہ (کھیت کی حفاظت کے لیے دھار دار آلہ) لگاتا ہے' ایک پرندہ اُس کے پاس سے گزرتا ہے' تو وہ آلہ اُس کے پیٹ کو چیر

دیتا ہے اور وہ پرندہ مرجاتا ہے' تو امام شعبی نے اُس پرندہ کو کھانے کو مکروہ قرار دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بَابُ ذَكَاةِ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ تَتَحَرَّكُ

باب: ایسے جانور کو ذبح کرنا' جو حرکت کر رہا ہو

8633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا ذَبَحْتَهَا فَمَصَعَتْ ذَنَبَهَا، اَوْ تَحَرَّكَتْ فَحَسْبُكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم جانور کو ذبح کرو اور اُس کی دُم ہل رہی ہو' یا وہ جانور حرکت کر رہا ہو تو تمہارے لیے یہ کافی ہوگا (یعنی قریب المرگ جانور اگر حرکت کر رہا ہو' تو اُسے ذبح کر کے کھایا جاسکتا ہے)۔

8634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِذَا ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا اَوْ رِجْلِهَا، اَوْ طَرَفَتْ بِعَيْنِهَا فَهِيَ ذَكِيٌّ

٭٭ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب جانور اپنی دُم یا ٹانگ ہلا رہا ہو' یا اُس کی آنکھ جھپک رہی ہو' تو وہ ذبیحہ شمار ہوگا۔

8635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ لِي: الْمَوْقُوذَةُ، وَالْمُتَرَدِّيَةُ، وَالنَّطِيحَةُ، وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ مِنْهَا قَالَ: اِذَا ذَكَّيْتَهَا، وَعَيْنُهَا تُطْرِفُ اَوْ قَائِمَةٌ مِنْ قَوَائِمِهَا فَلَا بَاْسَ بِهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے مجھ سے کہا: جس جانور کو لاٹھی ماری گئی ہو' یا وہ بلندی سے گرا ہوا' یا اُسے سینگ مارا گیا ہو' یا اُس میں سے درندے نے کھالیا ہو اور تم اُسے ایسے وقت میں ذبح کر دو' جبکہ اُس کی آنکھ جھپک رہی ہو' یا اُس کی کوئی ٹانگ ہل رہی ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8636 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَبِي مُرَّةَ، مَوْلَى عَقِيلٍ اَنَّهُ وَجَدَ شَاةً لَهُمْ تَمُوتُ فَذَبَحَهَا فَتَحَرَّكَتْ قَالَ: فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَيْتَةَ لَتَتَحَرَّكُ قَالَ: وَسَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: كُلْهَا اِذَا طَرَفَتْ عَيْنُهَا اَوْ تَحَرَّكَتْ قَائِمَةٌ مِنْ قَوَائِمِهَا،

٭٭ محمد بن یحییٰ بن حبان نے عقیل کے غلام ابومرہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اپنی ایک بکری کو پایا کہ وہ مرنے لگی ہے' تو اُنہوں نے اُسے ذبح کر دیا' اُس بکری نے حرکت کی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: مردار بھی حرکت کرتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جب اُس کی آنکھ جھپک رہی ہو' یا کوئی ٹانگ حرکت کر رہی ہو' تو تم اُسے کھالو۔

8637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ، مَوْلٰی عَقِيلٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

8638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اِذَا طَرَفَتْ اَوْ مَصَعَتْ بِذَنَبِهَا، اَوْ تَحَرَّكَتْ فَقَدْ حَلَّتْ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عبید بن عمیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب جانور کی آنکھ حرکت کرے یا اُس کی دُم حرکت کرے یا وہ خود حرکت کرے (تو اُسے ذبح کر کے کھانا) حلال ہوگا۔

8639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: شَاةٌ تَرَدَّتْ فَانْقَطَعَ رَاْسُهَا، وَهِيَ تَحَرَّكُ لَمْ تَمُتْ اَتُذَكّٰى؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: اِيَّاكَ، وَاِيَّاهَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: ایک بکری بلندی سے گری' اُس کا سر کٹ گیا' وہ حرکت کر رہی تھی ابھی وہ مری نہیں تھی' تو کیا اُسے ذبح کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! راوی کہتے ہیں: میں نے دوبارہ اپنا سوال پیش کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس سے بچ کے رہو۔

بَابُ الْجَنِينِ

باب: (جانور کے پیٹ میں موجود) بچہ کا حکم

8640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ فِي الْجَنِينِ: اِذَا اَشْعَرَ اَوْ وَبَّرَ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ

✽✽ زہری نے (جانور کے) پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جب اُس کے بال اُگ جائیں' یا روئیں نکل آئیں' تو اُس کی ماں کو ذبح کرنا' اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

8641 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا اَشْعَرَ الْجَنِينُ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ

✽✽ زہری نے حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ فرمایا کرتے تھے: جب پیٹ میں موجود بچہ کے بال اُگ چکے ہوں' تو اُس کی ماں کو ذبح کرنا' اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

8642 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْجَنِينِ: اِذَا خَرَجَ مَيِّتًا، وَقَدْ اَشْعَرَ، اَوْ وَبَّرَ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب وہ مردہ باہر آئے' اور اُس کے

بال اُگ چکے ہوں' تو اُس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

8643 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اَشْعَرَ اَوْ وَبَّرَ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: جب اُس کے بال اُگ چکے ہوں' تو اُس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے عکرمہ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند روایت بیان کی ہے۔

8644 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْجَنِیْنِ اِذَا اَلْقَتْهُ اُمُّهُ مَيِّتًا بَعْدَ مَا تُنْحَرُ فَكُلْهُ، لِاَنَّهَا اَلْقَتْهُ، وَقَدْ نُحِرَتْ

✵✵ مجاہد نے پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب بچہ کی ماں کو قربان کرنے کے بعد وہ بچہ مردہ باہر آئے' تو تم اُسے کھالو' کیونکہ اُس کی ماں نے اُسے اُس وقت باہر نکالا ہے' جب وہ قربان ہو چکی تھی۔

8645 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ اِذَا اَشْعَرَ، اَوْ لَمْ يُشْعِرْ اِلَّا اَنْ يُقْذَرَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پیٹ میں موجود بچہ کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا' اُس بچہ کے بال اُگ چکے ہوں یا نہ اُگے ہوں' اگر کوئی شخص طبعی طور پر اُسے ناپسند کرے تو حکم مختلف ہے۔

8846 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَنِيْنِ الْبَقَرَةِ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ رُكْنٌ مِنْ اَرْكَانِهَا

✵✵ حسن بن عبید اللہ نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے گائے کے پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس کے وجود کا ایک حصہ ہے۔

8647 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ اَبِیْ عَاصِمٍ يَقُوْلُ: نَزَلْتُ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ، فَنَحَرْتُ فِيْهَا نَاقَةً، فَاَلْقَتْ حَوَارًا مِنْ بَطْنِهَا مَيِّتًا - يَعْنِی الْجَنِيْنَ الَّذِیْ لَمْ يُشْعِرْ -، فَسَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: كُلْهُ قَالَ: فَانْقَلَبْتُ فَاَخَذْتُهُ، وَظَلَلْتُ مِنْهُ عَلٰى كَبِدٍ، وَسِنَامٍ مَا شِئْتُ

✵✵ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں ایک جگہ ٹھہرا' میں نے وہاں ایک اونٹنی قربان کی تو اُس کے پیٹ میں سے ایک مردہ بچہ بھی برآمد ہوا جس کے بارے میں پتا نہیں تھا' میں نے سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اسے کھالو۔ راوی کہتے ہیں: میں واپس آیا' میں نے اُسے پکڑا اور اس کے کوہان کے گوشت یا جگر میں سے جو چاہا حاصل کرلیا۔

8648 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا خَرَجَ الْجَنِيْنُ حَيًّا، ثُمَّ مَاتَ

قَبْلَ اَنْ تُذَكِّيَهُ، فَلَا تَاكُلْهُ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: جب پیٹ میں موجود بچہ زندہ باہر آ جائے اور تمہارے ذبح کرنے سے پہلے مر جائے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

8649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ، اَوْ عَنِ الْحَكَمِ - شَكَّ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ اُمِّهِ اَشْعَرَ، اَوْ لَمْ يُشْعِرْ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پیٹ میں موجود بچہ کی ماں کو ذبح کرنا اُس بچہ کو ذبح کرنا شمار ہوگا' خواہ اُس کے بال ہوں یا نہ ہوں''۔

8650 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنِينِ؟ فَقَالَ: كُلُوهُ اِنْ شِئْتُمْ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے (جانور کے پیٹ میں موجود) بچہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے کھالو۔

بَابُ الْحِيتَانِ

باب: مچھلیوں کا حکم

8651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ) (المائدة: 96) قَالَ: صَيْدُهُ مَا اصْطَدْتَ مِنْهُ، وَطَعَامُهُ مَا تَزَوَّدْتَ مَمْلُوحًا فِي سَفَرِكَ

٭٭ زہری نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سعید بن مسیب کا قول نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''سمندر کا شکار اور اُس کا کھانا تمہارے لیے زادِ راہ ہے''۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اُس کا شکار وہ ہے جسے تم اُس میں سے شکار کرتے ہو اور اُس کا کھانا وہ ہے جسے تم نمک لگا کر اپنے سفر میں زادِ راہ کے طور پر ساتھ رکھتے ہو۔

8652 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: طَعَامُهُ مَا قَذَفَ، وَصَيْدُهُ مَا اصْطَدْتَّ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس کا کھانا وہ ہے جسے وہ خود باہر پھینک دے اور اُس کا شکار وہ ہے جسے تم شکار کرتے ہو۔

8653 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ: الْحِيتَانُ تُذَكَّى حَيَّةً وَمَيِّتَةً، قَالَ قَتَادَةُ: وَمَا طَفَا عَلَى الْمَاءِ، فَلَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ (مچھلی) زندہ ہو یا مردہ ہو وہ ذبح شدہ شمار ہو گی۔

قتادہ فرماتے ہیں: جو چیز پانی پر تیرنے لگے تو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ: السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ حَلَالٌ، فَمَنْ اَرَادَهَا اَكَلَهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: (مرنے کے بعد) سمندر کی سطح پر آنے والی مچھلی حلال ہے، جو شخص چاہے وہ اسے کھالے۔

8655 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ مَوْلَى اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ: كُلُّ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ قَدْ ذَبَحَهَا اللّٰهُ فَكُلْهَا

✽✽ ابوزبیر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے حوالے سے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا) یہ قول نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: سمندر میں موجود ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے ذبح کر دیا ہے تو تم اُسے کھالو۔

8656 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

8657 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: سُئِلَ الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِیْ مُدْلِجٍ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ اَرْمَاثًا لَنَا، وَيَحْمِلُ اَحَدُنَا مُوَيْهَةً لِسَقْيِهِ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِمَاءِ الْبَحْرِ، وَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا وَاِنْ تَوَضَّاْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: مغیرہ بن عبداللہ سے سوال کیا گیا (تو اُنہوں نے بتایا) کہ بنو مدلج سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں، ہم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ پینے کے لیے تھوڑا سا پانی لے جاتا ہے، اگر ہم سمندر کے پانی سے وضو کرتے ہیں تو ہمیں اس سے اُلجھن ہوتی ہے اور اگر ہم اپنے پانی سے وضو کر لیں تو ہم پیاسے رہ جائیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (سمندر) کا پانی پاک ہے اور اس کا

مردار حلال ہے۔

8658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ایک بزرگ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے وہ فرماتے ہیں: سمندر کا ہر شکار ذبح شدہ شمار ہوگا۔

8659 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا تَاْكُلْ طَافِيًا

٭٭ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم طافی (یعنی جو مچھلی مرنے کے بعد سمندر کے اوپر تیرنے لگتی ہے) اُس کو نہ کھاؤ۔

8660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا وَجَدْتَهُ طَافِيًا فَلَا تَاْكُلْهُ؛ فَاِنَّمَا اَخْذُهُ ذَكَاتُهُ، يَعْنِي الْحِيتَانَ فِي الْبَحْرِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب تم اُسے طافی پاؤ تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ اُسے پکڑنا اُسے ذبح کرنا ہے۔ یعنی یہ حکم سمندر کی مچھلیوں کے بارے میں ہے۔

8661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: طَعَامُ الْبَحْرِ كُلُّ مَا فِيهِ قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِاَبِي الشَّعْثَاءِ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَتَحَدَّثُ اِلَّا اَنَّ طَعَامَهُ مَالِحًا، وَاِنَّا لَنَكْرَهُ الطَّافِيَ مِنْهُ، فَاَمَّا مَا حُسِرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلْ

٭٭ عمرو بن دینار نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کے کھانے کو تم کھالو اُس میں جو بھی ہو۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء سے اس بات کا تذکرہ کیا تو وہ بولے: ہم تو یہی بات ذکر کرتے ہیں کہ اُس کا کھانا نمکین ہوتا ہے البتہ ہم اُس میں سے طافی کو مکروہ قرار دیتے ہیں جب پانی اُس سے ہٹ جائے تو تم اُسے کھالو۔

8662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا وَجَدْتُمُوهُ طَافِيًا فَلَا تَاْكُلُوهُ، وَمَا كَانَ فِي حَافَّتَيْهِ فَكُلُوهُ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا يُجْزَرُ اِلَّا عَنْ حَيٍّ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جسے تم طافی پاؤ تو تم اُسے نہ کھاؤ اور جو اُس کے اندر ہو اُسے تم کھالو۔

سفیان فرماتے ہیں: صرف زندہ کے ٹکڑے کیے جائیں گے۔

8663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْحِيتَانُ، وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ

✷✷ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مچھلیاں اور ٹڈی دل سارے کے سارے ذبح شدہ ہوتے ہیں۔

8664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ ثُوَيْبٍ قَالَ: رَمَى الْبَحْرُ سَمَكًا كَثِيْرًا مَيِّتًا، فَاسْتَفْتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهِ، فَرَغِبْنَا عَنْ فُتْيَا اَبِي هُرَيْرَةَ، فَاَمَرْنَا مَرْوَانَ، فَاَرْسَلَ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهُ فَقَالَ: حَلَالٌ فَكُلُوهُ،

✷✷ ثویب بیان کرتے ہیں: سمندر نے بہت سی مردہ مچھلیاں باہر پھینک دیں' ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو اُنہوں نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کو قبول نہیں کیا تو ہم نے مروان سے کہا' اُس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیج کر اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے یہ فرمایا کہ یہ حلال ہے' تم لوگ اسے کھالو۔

8665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ثُوَيْبٍ، اَنَّ الْبَحْرَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

8666 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، وَزَوَّدَنَا جِرَابَ تَمْرٍ، فَلَمَّا خَرَجْنَا اَنْفَقْنَا مَا كَانَ مَعَنَا، وَاَرْمَلْنَا مِنَ الزَّادِ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَنَا اِلَّا الْجِرَابُ قَالَ: فَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يُعْطَى تَمْرَةً قَالَ: فَقُلْتُ: اَوَ هَلْ كَانَتْ تَنْفَعُكُمْ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: لَا جَرَمَ اِنَّا وَجَدْنَا فَقْدَهَا قَالَ: فَسِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا سَاحِلَ الْبَحْرِ قَالَ: وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَمِيْرُنَا، فَنَجِدُ عَلَى السَّاحِلِ حُوتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَنَا، فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ مَيْتَةٌ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: اِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَكُمُوهُ اللّٰهُ قَالَ: فَاَقَمْنَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا نَاْكُلُ مِنْ لَحْمِهِ، وَنُدْهِنُ مِنْ وَدَكِهِ، وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَالَ: وَاَمَرَ اَبُوْ قَتَادَةَ بِضِلَعٍ مِنْ اَضْلَاعِ ذٰلِكَ الْحُوتِ، فَوُضِعَ فَمَرَّ تَحْتَهُ رَاكِبٌ "

✷✷ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا' آپ نے ہمیں زادِ راہ کے طور پر کھجوروں کا ایک توڑا دے دیا' جب ہم روانہ ہوئے تو ہم اُسے خرچ کرتے رہے' ہمارا زادِ سفر کم ہوتا رہا یہاں تک کہ ہمارے پاس صرف ایک تھیلا باقی رہ گیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (تو ہمارے امیر) ہم میں سے ہر ایک شخص کو ایک کھجور دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ایک کھجور سے آپ کا گزارہ ہو جاتا تھا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب وہ بھی باقی نہیں رہی تو تب ہمیں اُس کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم روانہ ہوئے تو ساحلِ سمندر تک پہنچ گئے' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے' ہمیں ساحل پر ایک بڑی مچھلی ملی جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے نکالا تھا' کسی نے کہا: یہ تو مردار ہے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے

کہا: یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو عطا کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اٹھارہ دن تک وہاں مقیم رہے اُس کا گوشت کھاتے رہے اُس کی چربی کو تیل کے طور پر لگاتے رہے ہم تین سو افراد تھے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اُس مچھلی کی ایک پسلی کے بارے میں حکم دیا' اُسے کھڑا کیا گیا تو ایک سوار اُس کے نیچے سے گزر گیا (شاید اصل متن میں یہ ہونا چاہیے تھا کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا تھا)۔

8667 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِمَائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ، فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ: ثُمَّ اِنَّ الْبَحْرَ اَلْقٰى لَنَا دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ، وَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ: وَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْهُ، فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ بَعِيْرٍ فِي الْجَيْشِ، وَاَطْوَلِ رَجُلٍ فِيْهِمْ فَحَمَلَهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ، ثُمَّ اجْتَازَ مِنْ تَحْتِ الضِّلَعِ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ" قَالَ عَمْرٌو: فَسَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَقُوْلُ: قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ لِاَبِيْهِ: "كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ: انْحَرْ قَالَ: قَدْ نَحَرْتُ قَالَ: ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ: انْحَرْ قَالَ: قَدْ نَحَرْتُ قَالَ: ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ: انْحَرْ قَالَ: قَدْ نَحَرْتُ، ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ: انْحَرْ قَالَ: قَدْ نُهِيْتُ فَاَظُنُّهٗ كَانَ نَحَرَ الْجَزَائِرَ يَوْمَئِذٍ"

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو سواروں کو ایک مہم پر روانہ کیا' ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے' ہم قریش کے قافلہ کی گھات میں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم روانہ ہوئے تو ہم ساحل پر آ کر مقیم ہو گئے' ہمیں شدید بھوک لاحق ہو گئی یہاں تک کہ ہم نے پتے کھانے شروع کر دیئے' پھر سمندر نے ایک جانور کو باہر پھینکا جسے عنبر کہا جاتا تھا' ہم نے پندرہ دن تک اُس کا گوشت کھایا اور اُس کی چربی کو تیل کے طور پر استعمال کیا یہاں تک کہ ہمارے جسم موٹے تازے ہو گئے' پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی ایک پسلی کو رکھوایا اور لشکر میں سب سے اونچے اونٹ کو منتخب کیا اور سب سے طویل شخص کو منتخب کیا' وہ شخص اُس اونٹ پر سوار ہوا اور پھر اُس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں میں سے ایک شخص تین اونٹ قربان کرتا تھا' پھر تین اونٹ قربان کرتا تھا' پھر تین اونٹ قربان کرتا تھا (اور وہ سب لوگ اُن تین اونٹوں کا گوشت کھایا کرتے تھے) پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے منع کر دیا (کہ کہیں سواری کے لیے اونٹ کم نہ ہو جائیں)۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوصالح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قیس بن سعد نے اُن کے والد سے کہا: میں اُس لشکر میں تھا' وہ لوگ بھوک کا شکار ہو گئے تو اُنہوں نے کہا: تم قربانی کرو! اُنہوں نے کہا: میں نے قربانی کر لی ہے' پھر لوگ بھوک کا شکار ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم قربانی کرو! میں نے قربانی کی' پھر لوگ بھوک کا شکار ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم قربانی کرو! میں نے قربانی کی' پھر لوگ بھوک کا شکار ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم قربانی کرو! میں نے کہا: مجھے اس سے منع کر دیا گیا ہے۔ (راوی

کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے اُس دن کئی اونٹ قربان کیے تھے۔

8668 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ جَابِرٌ: فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، وَاِنْ كَانَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَطْعِمُونَا قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا مِنْهُ شَيْءٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَكَلَ مِنْهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّدَنَا جِرَابَ تَمْرٍ فَكَانَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْهُ قَبْضَةً، ثُمَّ تَمْرَةً تَمْرَةً، فَنَمُصُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ حَتَّى اللَّيْلِ، ثُمَّ نَفِدَ مَا فِي الْجِرَابِ فَلَمَّا فَنِيَ، وَجَدْنَا فَقْدَهُ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رزق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالا تھا' اگر تمہارے پاس اُس کا کچھ حصہ ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس اُس کا کچھ حصہ تھا تو کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں وہ پیش کیا تو آپ نے اُسے کھالیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زادِراہ کے طور پر ہمیں کھجوروں کا توڑا دیا تھا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں اُس میں سے مٹھی بھر کھجوریں دیا کرتے تھے' پھر وہ ایک' ایک کھجور دینے لگے جسے ہم چوس لیتے تھے اور بعد میں پانی پی لیتے تھے' اُس کے ساتھ رات تک گزارہ کیا کرتے تھے' پھر جب اُس توڑے کے اندر موجود کھجوریں بھی ختم ہوگئیں' تو ہمیں اُن کی غیر موجودگی کا احساس ہوا (یعنی اُن کی اہمیت کا احساس ہوا)۔

8669 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَاَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ حِيتَانٍ اَلْقَاهَا الْبَحْرُ اَمَيْتَةٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَنَهَاهُ عَنْ اَكْلِهَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَاَ: (اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ) (المائدة: 96) قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ، وَطَعَامُهُ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَكُلْهُ فَلَيْسَ بِهِ بَاْسٌ، وَاِنْ كَانَ مَيْتًا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: ذَكَاةُ الْحُوتِ فَكُّ لِحْيَيْهِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: سُنَّةُ الْجَرَادِ مِثْلُ سُنَّةِ الْحِيتَانِ فِي اَكْلِ مَيْتَتِهِ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے اُن سے اُس مچھلی کے بارے میں دریافت کیا' جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے کہ کیا وہ مردار شمار ہوگی؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں اُسے کھانے سے منع کر دیا' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر تشریف لائے اور اُنہوں نے قرآن مجید منگوایا تو یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے لیے سمندر کے شکار کو اور اُس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے' یہ تمہارے لیے اور سفر کرنے والوں کے لیے زادِراہ ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ کو یہ پیغام بھجوایا کہ تمہارے لیے سمندر کے شکار اور اُس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے' اُس میں سے جو نکلے اُسے تم کھالو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ مردار ہی ہو۔

ابن جریج نے حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مچھلی کو ذبح کرنا یہ ہے کہ اُس کی داڑھوں کو الگ کرلیا جائے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ٹڈی کا جو طریقہ ہے وہی مچھلی کا طریقہ ہے جو اُس کا مردار کھانے کے بارے میں ہے۔

8670 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ ضَرَبْتَ الْحُوتَ بِعَصَاكَ فَقَتَلْتَهُ، اَوْ رَمَيْتَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَ فَكُلْهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَالْجَرَادُ مِثْلُ ذٰلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم اپنے عصاء کے ذریعہ مچھلی کو مار کر اُسے قتل کر دیتے ہو' یا اُسے پتھر مارتے ہو اور وہ مر جاتی ہے تو تم اُسے کسی بھی حالت میں کھا سکتے ہو' ٹڈی کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ الضَّبِّ

باب: گوہ کا بیان

8671 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ حَنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ، وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَاَهْوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لِيَاْكُلَهُ، فَقِيلَ: اِنَّهُ ضَبٌّ، فَاَمْسَكَ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ قَالَ: فَاَكَلَ خَالِدٌ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئیں' آپ کے پاس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُسے کھانے کے لیے بڑھایا تو عرض کی گئی: یہ گوہ ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک لیا' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! لیکن کیونکہ یہ میری قوم کے علاقہ کی خوراک نہیں ہے تو میں اس سے بچتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُسے کھالیا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔

8672 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَسْتُ بِآكِلِهِ، وَلَا بِمُحَرِّمِهِ

8671- صحيح البخاري' كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب قبول الهدية' حديث:2456' صحيح مسلم' كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب اباحة الضب' حديث:3696' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' مبتدا كتاب الصيد' بيان الخبر المحل' حديث:6198' صحيح ابن حبان' كتاب الاطعمة' باب ما يجوز اكله وما لا يجوز' ذكر الاباحة للمرء اكل الضباب ما لم يتقذرها' حديث:5339

* * نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نہ تو اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

8673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَا آكُلُهُ، وَلَا اُحَرِّمُهُ،

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں۔

8674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

8675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ ضَبٍّ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ اَبِيْ اَوْ آبَائِي يَاْكُلُونَهُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: لَكِنَّ اَبِيْ قَدْ كَانَ يَاْكُلُهُ قَالَ: فَاَكَلَ مِنْهُ خَالِدٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

* * عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے والد (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے آباؤ اجداد اسے نہیں کھایا کرتے تھے۔ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے والد تو اسے کھالیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُسے کھالیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھا (اور اُنہیں منع نہیں کیا)۔

8676 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَتْ اُخْتُ مَيْمُونَةَ اِلَيْهَا بِضِبَابٍ - اَوْ بِضَبٍّ -، وَلَبَنٍ قَالَ: فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ تِلْكَ الضِّبَابِ فَبَزَقَ، وَقَالَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ ...... كُلُوا قَالَ: ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيهَا لَبَنٌ فَشَرِبَ، وَكُنْتُ عَلَى يَمِينِهِ، فَقَالَ لِي: اِنَّ الشَّرْبَةَ لَكَ، فَاِنْ شِئْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَنْ تُؤْثِرَ بِهَا خَالِدًا فَعَلْتَ قَالَ: قُلْتُ: لَا اُوثِرُ بِسُؤْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ: فَشَرِبْتُ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ حِينَئِذٍ خَالِدًا فَشَرِبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ " قَالَ: فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ شَيْئًا يُجْزِءُ مِنَ الطَّعَامِ، وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن نے اُن کے ہاں کچھ گوہ اور دودھ بھجوایا' اُن میں سے کوئی گوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے اپنا لعابِ دہن ڈال دیا اور خالد بن ولید اور (دیگر

حضرات سے) فرمایا: تم لوگ کھالو! راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ موجود تھا' آپ نے اُسے پی لیا' میں آپ کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا' آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہارا پینے کا حق ہے' لیکن اے ابن عباس! اگر تم چاہو تو تم خالد کے لیے ایثار کرلو! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں اللہ کے رسول کے پس خوردہ کے لیے' کسی کے لیے ایثار نہیں کروں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر میں نے اُسے پی لیا۔ پھر میں نے وہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو دیا' تو اُنہوں نے بھی اسے پی لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی چیز کھانے کے لیے عطا کرے' تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے:

''اے اللہ! تُو ہمارے لیے اس میں برکت رکھ دے اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھانا نصیب فرما''۔

اور جس شخص کو (اللہ تعالیٰ) پینے کے لیے دودھ عطا کرے' تو اُسے یہ کہنا چاہیے:

''اے اللہ! تُو اس میں ہمارے لیے برکت رکھ دے اور یہ ہمیں مزید عطا فرما''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے علم کے مطابق دودھ کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کر جائے۔

8677 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ رَاعِيًا فَشَكَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْجُوعَ بِاَرْضِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَلَسْتَ بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ؟ قَالَ: بَلٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ عُمَرُ: مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِالضِّبَابِ حُمْرَ النَّعَمِ

✽✽ قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص چرواہا تھا' اُس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اپنی سرزمین پر بھوک کی شکایت کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: کیا تمہارے علاقہ میں گوہ نہیں پائی جاتی' اُس نے عرض کی: جی ہاں! اے امیر المؤمنین! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوہ کے عوض میں' تو مجھے سرخ اونٹ ملنا بھی پسند نہیں ہے۔

8678 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعْشَرَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُهْدٰى اِلٰى اَحَدِنَا ضَبٌّ مَشْوِيٌّ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ دَجَاجَةٍ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (یعنی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' کسی ایک کو اگر بھنی ہوئی گوہ پیش کی جاتی تھی' تو یہ اُس کے نزدیک مرغی ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہوتا تھا۔

8679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ - شَكَّ مَعْمَرٌ - مِنَ الشُّيُوخِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ، فَقَالَ: تَاهَ سِبْطٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ مِمَّنْ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنْ يَكُ فِي الْاَرْضِ فَهُوَ هٰذَا

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی' تو آپ نے فرمایا: یہ بنی

اسرائیل کی اولاد میں سے کچھ لوگ تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب کیا تھا' اگر وہ اب بھی زمین پر موجود ہوں' تو وہ یہی ہوں گے۔

8680 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ، فَاَبَى اَنْ يَاْكُلَهُ، وَقَالَ: اِنِّي لَا اَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُوْنِ الْاُوْلَى الَّتِي مُسِخَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ اِبْرَاهِيمَ بْنَ يَزِيدَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَدَّثَنَاهُ عَنْ جَابِرٍ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی' تو آپ نے اُسے کھانے سے انکار کر دیا' آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم (شاید) یہ پہلے زمانے کی وہ مخلوق ہو' جسے مسخ کر دیا گیا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الضَّبُعِ

باب: بجّو کا بیان

8681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ، فَقُلْتُ لَهُ: اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بجّو کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حلال ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

8682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ؟ قَالَ: قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بجّو کے بارے میں دریافت کیا' میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

8683 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ، "اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ: كَانَ يَاْكُلُ الضِّبَاعَ"، فَلَمْ يُنْكِرْهُ ابْنُ عُمَرَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بجّو کھا لیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار نہیں کیا۔

8684 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عَلِیٌّ لَا يَرَى بِاَكْلِ الضَّبُعِ بَاْسًا، وَيَجْعَلُهَا صَيْدًا

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بجو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' وہ اسے شکار شمار کرتے تھے۔

8685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُهَا عَلٰى مَائِدَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو میں نے سنا' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے دستر خوان پر دیکھا ہے۔

8686 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ؟ فَقَالَ: مَا زَالَتِ الْعَرَبُ تَاْكُلُهَا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن سے بجو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: عرب اسے کھاتے آ رہے ہیں۔

8687 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ فَنَهَاهُ، فَقَالَ لَهُ: فَاِنَّ قَوْمَكَ يَاْكُلُونَهَا، - اَوْ نَحْوَ هٰذَا - قَالَ: اِنَّ قَوْمِي لَا يَعْلَمُونَ - قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا الْقَوْلُ اَحَبُّ اِلَيَّ -، فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَاَيْنَ مَا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ وَغَيْرِهِمَا؟ فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ؟ فَتَرْكُهَا اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ: وَبِهٖ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

✵✵ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور اُس نے سعید بن مسیّب سے بجو کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُسے منع کر دیا' اُس شخص نے اُن سے کہا: آپ کی قوم کے لوگ تو اسے کھاتے ہیں' یا اس کی مانند کوئی اور بات کہی' تو سعید نے جواب دیا: میری قوم کے لوگوں کو علم نہیں ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: یہ قول میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

میں نے سفیان سے دریافت کیا: اُن روایتوں کا کیا بنے گا؟ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے بارے میں منقول ہیں؟ تو سفیان نے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے سے منع نہیں کیا؟ تو اس کو ترک کرنا' میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا۔

(کتاب کے ناقل) راوی بیان کرتے ہیں: امام عبدالرزاق اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

8688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ السَّعْدِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ؟ فَقَالَ: اِنَّ اَكْلَهَا لَا يَصْلُحُ، فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ: اِنْ شِئْتَ

حَدَّثْتُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اِنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِى نُهْبَةٍ، وَعَنْ كُلِّ خَطْفَةٍ - يَعْنِى مَا قُطِعَ عَنِ الْحَيِّ - وَعَنْ كُلِّ مُجَثَّمَةٍ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ سَعِيدٌ: صَدَقْتَ

* * عبداللہ بن یزید سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے بجّو کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اسے کھانا درست نہیں ہے۔ اُن کے پاس موجود ایک بزرگ نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے' میں نے اُنہیں بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپ نے ہرا چک لی گئی چیز (یعنی جس کو ناحق طور پر حاصل کیا گیا ہو) اور ہر اُتار لی ہوئی چیز' یعنی جسم کا وہ حصہ' جو زندہ جانور سے کاٹ لیا جاتا ہے اور مجثمہ (گندگی کھانے والے جانور) سے منع کیا ہے اور نوکیلے دانتوں والے ہر درندے سے منع کیا ہے''۔

تو سعید بن مسیّب نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔

بَابُ الْيَرْبُوْعِ

باب: یربوع کا بیان

8689 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْيَرْبُوعِ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یربوع کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ عَنِ الْيَرْبُوعِ، وَالرَّخَمِ، وَالْحِدَاءِ، وَالْغِرْبَانِ، وَالْعُقْبَانِ، وَالنُّسُورِ؟ فَقَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِى فِيهَا شَىْءٌ، وَلَا اُحَرِّمُهَا، وَلٰكِنْ اَقْذِرُهَا، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرَى بِاَكْلِهَا بَاْسًا مَا لَمْ تَقْذِرْهَا

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی سے یربوع کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ان کے بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' میں انہیں حرام قرار نہیں دیتا لیکن میں انہیں ناپسند کرتا ہوں۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' جبکہ آپ اسے طبعی طور پر ناپسند نہ کریں۔

8691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الْيَرْبُوعِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن سے یربوع کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الْاَرْنَبِ

باب: خرگوش کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

8692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ فُلَانٍ، اَوْ فُلَانَ بْنَ صَفْوَانَ اصْطَادَ اَرْنَبَيْنِ فَسَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامَرَهُ بِاَكْلِهِمَا

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا جَابِرٌ فَحَدَّثَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَرْنَبِ فَامَرَهُ بِاَكْلِهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: امام شعبی بیان کرتے ہیں: صفوان بن فلاں' یا شاید فلاں بن صفوان نے دو خرگوش شکار کیے' پھر نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے اُنہیں اُن دونوں کو کھانے کی ہدایت کی۔

معمر بیان کرتے ہیں: جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے خرگوش کے بارے میں سوال کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اس کو کھانے کی ہدایت کی۔

8693 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ اِذْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَرْنَبِ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: اَنَا قَالَ: اَتَى اَعْرَابِيٌّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا تُدْمِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوهُ وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَاْكُلْ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: وَمَا صَوْمُكَ؟ فَذَكَرَ صَوْمًا، فَقَالَ: اَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبِيضِ الْغُرِّ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَخَمْسَةَ عَشَرَ؟

٭٭ موسیٰ بن طلحہ نے بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص' جن کا نام ابن حوتکیہ تھا' کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے دریافت کیا: قاحہ کے دن کون ہمارے ساتھ موجود تھا؟ جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا تھا' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تھا! اُنہوں نے بتایا کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خرگوش لے کر حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس کا خون نکلتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔ راوی کہتے ہیں: اُس دیہاتی نے اُسے نہیں کھایا' اُس دیہاتی نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کون سا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اُس نے اپنے روزہ کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چمکدار دنوں میں روزے کیوں نہیں رکھتے؟ یعنی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کو (روزے کیوں نہیں رکھتے)۔

8694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هَارُونَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَائَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنِ الْاَرْنَبِ، فَقَالَ: وَمَاذَا يُحَرِّمُهَا؟ قَالَ: يَزْعُمُونَ اَنَّهَا تَطْمَثُ قَالَ: فَمَا تَطْهُرُ قَالَ: لَا اَدْرِي قَالَ: فَالَّذِي يَعْلَمُ مَتَى طَمِثَتْ يَعْلَمُ مَتَى طُهْرُهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَدَعْ شَيْئًا اِلَّا بَيَّنَهُ لَكُمْ اَنْ تَكُونَ نَسِيَهُ فَمَا قَالَ اللّٰهُ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ، وَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَمْ يَقُلِ اللّٰهُ، وَلَا رَسُولُهُ فَبِعَفْوِ اللّٰهِ، وَبِرَحْمَتِهِ فَدَعُوهُ، وَلَا تَبْحَثُوا عَنْهُ، فَاِنَّمَا هِيَ حَامِلَةٌ مِنْ هٰذِهِ الْحَوَامِلِ

✷✷ عبداللہ بن عبید بن عمیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے خرگوش کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اسے کون سی چیز حرام قرار دیتی ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کا خون نکلتا ہے' تو اُنہوں نے کہا: تو کیا یہ (جانور بعد میں حیض سے) پاک نہیں ہوتا؟ اُس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! تو اُنہوں نے کہا: جو شخص یہ جانتا ہے کہ اسے کب خون نکلتا ہے' وہ یہ بھی جانتا ہوگا کہ یہ کب پاک ہوتا ہے؟

چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا وہی حکم ہے' اللہ کے رسول نے جو فرمایا وہی فرمان ہے اور جس چیز کے بارے میں اللہ یا اس کے رسول نے کچھ نہیں کہا تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور رحمت ہے۔ تم اسے ایسے ہی رہنے دو اور اس کے بارے میں تحقیق نہ کرو' کیونکہ یہ خواہ مخواہ کا بوجھ اٹھانے والی بات ہوگی۔

8695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ

✷✷ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8696 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا، سَاَلَ مَعْمَرًا، اَسَمِعْتَ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قُرِّبَ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَرَانِبُ فَاَكَلَ سَعْدٌ، وَلَمْ يَاْكُلْ عَمْرٌو؟ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: نَاْكُلُ مِمَّا اَكَلَ سَعْدٌ، وَلَا نَلْتَفِتُ اِلٰى مَا صَنَعَ عَمْرٌو؟ فَقَالَ مَعْمَرٌ: نَعَمْ قَدْ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهِ

✷✷ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو معمر سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا: کہ کیا آپ نے قتادہ کو سعید بن میتب کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے سامنے خرگوش (کا گوشت) پیش کیا گیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُسے کھا لیا اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے نہیں کھایا۔ تو سعید بن میتب نے فرمایا: ہم اُسی طرح کھا لیں گے جس طرح حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے کھا لیا تھا اور ہم حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔

تو معمر نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے قتادہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

8697 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ: رَمَى بِلَالٌ اَرْنَبًا بِعَصًا فَكَسَرَ قَوَائِمَهَا، ثُمَّ ذَبَحَهَا فَاَكَلَهَا

✽✽ عبید بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک خرگوش کو لاٹھی مار کر اُس کی ٹانگیں توڑ دیں اور پھر اُسے ذبح کر کے اُسے کھالیا۔

8698 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِي، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ رَاَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْاَرْنَبَ؟ فَقَالَتْ: مَا رَاَيْتُهُ يَاْكُلُهَا غَيْرَ اَنَّهَا قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا، وَاَنَا نَائِمَةٌ فَرَفَعَ لِي مِنْهَا الْعَجُزَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظْتُ اَعْطَانِيهِ فَاَكَلْتُهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خرگوش (کا گوشت) کھاتے ہوئے دیکھا ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' البتہ ایک مرتبہ یہ ہمیں تحفہ کے طور پر دیا گیا تھا' میں اُس وقت سوئی ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اُس کی ایک ٹانگ سنبھال کر رکھ لی تھی' جب میں بیدار ہوئی تو وہ آپ نے مجھے دی تھی' تو میں نے اُسے کھالیا تھا۔

8699 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ رَجُلًا، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ بِاَرْنَبٍ قَدْ اَصَابَهَا، اَوْ ذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُهَا، وَبِهَا شَيْءٌ مِنْ دَمٍ، اَرَاهَا تَحِيضُ، فَقَالَ: كُلُوا فَقَالُوا: مَا يَمْنَعُكَ مِنْهَا؟ قَالَ: اِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَعْرَابِيِّ: اِنْ كُنْتَ صَائِمًا لَا مَحَالَةَ، فَصُمْ ثَلَاثًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَاجْعَلْهُنَّ الْبِيضَ

قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَسَاَلَ جَرِيرُ بْنُ اَوْسٍ الْاَسْلَمِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَرْنَبِ؟ فَقَالَ: لَا آكُلُهَا اُنْبِئْتُ اَنَّهَا تَحِيضُ

✽✽ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُنہیں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی: ایک دیہاتی ایک خرگوش لے کر آیا جس کا اُس نے شکار کیا تھا' یا شاید اُس نے پتھر کے ذریعہ اُسے ذبح کیا تھا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے پکڑا تھا' اسے کچھ خون لگا ہوا تھا' میرا خیال ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔ لوگوں نے (اُس دیہاتی سے) دریافت کیا: تم کیوں نہیں کھا رہے؟ اُس نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دیہاتی سے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ضرور روزہ رکھنا ہو' تو تم ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھا کرو اور اُنہیں چمکدار دنوں میں رکھا کرو۔

عبدالکریم بن ابواُمیہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن اوس اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خرگوش کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو آپ نے فرمایا: میں اسے نہیں کھاتا' کیونکہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔

بَابُ الْغُرَابِ وَالْحَدَاَةِ

باب: کوّے اور چیل کا حکم

8700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَرِهَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَكْلَ الْحَدَاَةِ، وَالْغُرَابِ حَيْثُ سَمَّاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَوَاسِقِ الدَّوَابِّ الَّتِي تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: بہت سے علماء نے چیل اور کوّے کو کھانے کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا نام اُن فاسق جانوروں میں لیا ہے' جنہیں حرم کی حدود کے اندر مارا جاسکتا ہے۔

8701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِیْ اُمَيَّةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ كَرِهَ اَكْلَ الْغُرَابِ

✵✵ عبدالکریم بن ابواُمیہ نے عروہ بن زبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے کوّا کھانے کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا ہے۔

8702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُرِهَ مِنَ الطَّيْرِ مَا يَاْكُلُ الْجِيَفَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو پرندہ مردار کھاتا ہو' اُس (کا گوشت کھانا) مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا گیا ہے۔

8703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كُرِهَ مِنَ الطَّيْرِ كُلُّ شَيْءٍ يَاْكُلُ الْمَيْتَةَ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے (وہ یہ فرماتے ہیں:) ہر وہ پرندہ جو مردار کھاتا ہو' اُس (کا گوشت کھانا) حرام قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

باب: ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کا حکم

8704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

✵✵ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع کیا ہے۔

8705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنِ الْحَبَالٰى اَنْ يُوطَاْنَ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

❋❋ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے‘ مالِ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اُسے فروخت کرنے‘ ہر قسم کے نوکیلے دانتوں والے درندوں کا گوشت کھانے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

8706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى مِخْلَبٍ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْحَبَالٰى اَنْ يُقْرَبْنَ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

❋❋ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن ہر نوکیلے پنجوں والے پرندے اور نوکیلے دانتوں والے درندے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اور حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا تھا اور تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت کو فروخت کرنے سے منع کیا تھا۔

8707 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور ہر نوکیلے پنجوں والے پرندے (کا گوشت) کھانے سے منع کیا تھا۔

8708 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ، عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، فَتَلَتْ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَسْفُوحًا) فَقَالَتْ: قَدْ نَرَى فِى الْقِدْرِ صُفْرَةَ الدَّمِ

❋❋ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نوکیلے دانتوں والے درندے (کا گوشت) کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"تم یہ فرمادو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے‘ میں اُس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا‘ جو کھانے والے کے لیے حرام قرار دی گئی ہو‘ سوائے مردار کے اور بہنے والے خون کے"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات ہم ہنڈیا میں خون کی زردی دیکھا کرتے تھے۔

8709 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (قُلْ لَا اَجِدُ) (الانعام: 145) الْاٰيَةَ، فَقَالَ: مَا خَلَا هٰذَا فَهُوَ حَلَالٌ

❋❋ ضحاک بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم یہ فرمادو! میں نے نہیں پاتا''۔

پھر اُنہوں نے فرمایا: اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ حلال ہے۔

بَابُ الْجَلَّالَةِ

باب: جلالہ (گندگی کھانے والے جانور) کا حکم

8710 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ، اَنَّ نَافِعًا، اَخْبَرَهُ قَالَ: اشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ اِبِلًا جَلَّالَةً، فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْحِمَى، فَرَعَتْ حَتّٰى طَابَتْ، ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهَا اِلَى الْحَجِّ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک جلالہ اونٹ خریدا' پھر اُنہوں نے اُسے چراگاہ بھجوادیا' وہ وہاں چرتا رہا' یہاں تک کہ جب وہ ٹھیک ہوگیا تو پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے حج کے لیے سواری کے طور پر استعمال کیا۔

8711 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ: كَرِهَ اَنْ تُرْكَبَ الْجَلَّالَةُ، اَوْ اَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا

✸✸ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جلالہ جانور پر سواری کی جائے' یا اُس پر سوار ہوکر حج کے لیے جایا جائے۔

8712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْاِبِلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا

✸✸ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹوں کا گوشت کھانے اور اُن کا دودھ پینے سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے کہ اُس پر سوار ہوکر حج کے لیے جایا جائے۔

8713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ، وَاَلْبَانِهَا،

✸✸ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (جانور) کے گوشت اور اُس کے دودھ (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

8714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِیْ حُرَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

8715 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَكَّةَ فَاُخْبِرَ اَنَّ مَوْلًى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُقَالُ لَهُ نَجْدَةُ سَاقَ اِبِلًا جَلَّالَةً، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنْ اَخْرِجْهَا مِنْ

مَكَّةَ قَالَ: إِنَّا نَحْطِبُ عَلَيْهَا، وَنَنْقِلُ عَلَيْهَا قَالَ: فَلَا تَحُجَّ عَلَيْهَا، وَلَا تَعْتَمِرْ

✴✴ عبیداللہ بن ابویزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے' تو انہیں یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ایک غلام' جس کا نام نجدہ ہے' وہ ایک جلالہ اونٹ کو ہانک کر ساتھ لے آیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے پیغام بھجوایا کہ اسے مکہ سے باہر لے جاؤ' اُس نے کہا: ہم اس پر لکڑیاں لاد کر لے آتے ہیں اور دوسرا سازوسامان لے جاتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو کر حج کے لیے نہ جانا' یا عمرہ کے لیے نہ جانا۔

8716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فَرُّوخٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَصْحَبَكَ قَالَ: لَا تَصْحَبْنِي عَلَى جَلَّالَةٍ

✴✴ عبدالرحمٰن بن فروخ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ (سفر کروں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم جلالہ جانور پر ہمارے ساتھ نہ رہنا۔

8717 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ ثَلَاثَةً إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ بَيْضَهَا "

✴✴ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ مرغی کا انڈہ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو اُسے تین دن تک روک کر رکھتے تھے (کہ کہیں وہ کوئی گندگی نہ کھالے)۔

8718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ

وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ، وَعَنْ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ، وَعَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ مِنَ الْإِبِلِ عَامَ الْفَتْحِ

✴✴ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (جانور) کے گوشت کو (کھانے سے) منع کیا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر مصبورہ (جسے باندھ کے مارا گیا ہو) کو کھانے' مشکیزے کے منہ کو منہ لگا کر پینے اور جلالہ جانوروں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

بَابُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ

باب: پالتو گدھے کا حکم

8719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى أَنَّ اللّٰهَ، وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ؛ فَإِنَّهَا رِجْسٌ - يَعْنِي الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ -

✱✱ ابن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا: اللہ اور اُس کا رسول تمہیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں' یہ ناپاک ہیں۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد پالتو گدھے ہیں۔

8720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَسَنٍ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِمَا، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

✱✱ محمد بن علی کے صاحبزادے عبداللہ اور حسن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت (کو کھانے) سے منع کر دیا تھا۔

8721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفَى فِيْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَتَّةَ

✱✱ ابواسحاق شیبانی نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' میں نے اُن کے سامنے ایک حدیث ذکر کی' جو حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے گدھوں کے گوشت کے بارے میں مجھے بیان کی تھی' تو سعید بن جبیر نے کہا: بہرحال اللہ کے رسول نے انہیں حرام قرار دے دیا ہے۔

8722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، وَاَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَجَرِيِّ، قَالَا: سَمِعْنَا ابْنَ اَبِيْ اَوْفَى يَقُوْلُ: اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْقَرْيَةِ فَنَحَرْنَاهَا قَالَ: فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهَا قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ: فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِاَنَّهَا كَانَتْ تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ

✱✱ ابواسحاق شیبانی اور ابواسحاق ہجری بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: غزوۂ خیبر کے موقع پر ہم نے بستی سے باہر کچھ گدھے پکڑے اور اُنہیں حلال کیا' راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں کھانے سے منع کر دیا۔

ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات سعید بن جبیر سے ہوئی' میں نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس لیے منع کیا تھا' کیونکہ یہ گندگی کھاتے تھے۔

8723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ

٭٭ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے اور خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔

8724 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ نَضِيجًا، وَنِيًّا

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا' خواہ پکا ہوا ہو یا کچا ہو۔

8725 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ اَبُوْهُ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ: اِنِّي لَاُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ، اَوْ قَالَ: عَنِ الْقُدُورِ بِلَحْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ، عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ

٭٭ مجزاۃ بن زاہر اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' اُن کے والد کو بیعتِ رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا جس میں گدھے کا گوشت موجود تھا' اسی دوران نبی اکرم ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا ہے۔

8726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ فَذَكَرَ مِنْ اَمْرِهِمْ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي مَا هُوَ فَرَخَّصَ لَهُ

٭٭ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: اُن کی قوم کے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پالتو گدھے کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا اور اُن گدھوں کے بارے میں کوئی چیز ذکر کی' لیکن مجھے یہ نہیں پتا کہ وہ چیز کیا تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن صاحب کو اس کی رخصت دی۔

8727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: اِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ لِاَنَّهَا كَانَتْ هِيَ الْحَمُولَةُ، ثُمَّ تَلَا: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) الْآيَةَ

٭٭ ایوب نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ان سے منع کر دیا تھا' کیونکہ یہ باربرداری کے لیے استعمال ہوتے ہیں' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم یہ فرما دو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے' میں اُس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا''۔

8728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

مَعْقِلٍ، اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ سَاَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَحَدَهُمَا، وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يُبْقِ لَهُمَا السَّنَةَ شَيْئًا يُطْعِمَانِ اَهْلَهُمَا مِنْهَا الْحُمُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْعِمْ اَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ مَالِكَ، فَاِنِّي اِنَّمَا قَذَرْتُ عَلَيْكُمْ جَلَّالَةَ الْقَرْيَةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے' یا اُن دونوں میں سے کسی ایک نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اور یہ بات ذکر کی کہ قحط سالی کی وجہ سے اُن کے گھر والوں کے لیے کھانے کی کوئی چیز باقی نہیں بچی ہے' صرف گدھے باقی بچے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اہلِ خانہ کو اپنے مال میں سے موٹی تازی چیزیں کھلاؤ' کیونکہ میں نے بستی کے تمام گندگی کھانے والی چیزوں کو تمہارے لیے گندا قرار دے دیا ہے۔

8729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي الشَّعْثَاءِ: اِنَّهُمْ يَقُولُونَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ يُكْفِئُوا الْقُدُورَ مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ يَقُولُ ذٰلِكَ، فَاَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ - (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ) الْاٰيَةَ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء سے دریافت کیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ گدھوں کے گوشت والی ہنڈیائیں اُلٹا دیں۔ تو ابوشعثاء نے کہا: حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ نے بھی یہ بات بیان کی ہے' لیکن بحر (یعنی علم کے سمندر' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' (وہ یہ آیت تلاوت کرتے ہیں:)

''تم یہ فرما دو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے' میں اُس میں نہیں پاتا''۔

بَابُ الْخَيْلِ، وَالْبِغَالِ

باب: گھوڑے اور خچر کا حکم

8730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الْخَيْلِ؟ فَقَالَ: مَا عَلِمْنَا الْخَيْلَ اُكِلَتْ اَمْ اِلَّا فِي الْحَصَا

✽✽ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے گھوڑے (کا گوشت) کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں گھوڑے کے بارے میں علم نہیں ہے' کہ کیا اُسے کھایا جاتا ہے یا اُسے کنکریوں میں (متن کے الفاظ کا مطلب یہی ہے لیکن شاید یہاں کچھ الفاظ نقل ہونے سے رہ گئے ہیں۔)

8731 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ

✽✽ فاطمہ بنت منذر نے سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہم نے

گھوڑا نحر کیا اور اُسے کھایا۔

8732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: ذَبَحَ بَعْضُ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ فَرَسًا فَاَكَلُوْهُ، وَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَاْسًا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں نے گھوڑا ذبح کیا اور اُسے کھایا' اُن حضرات نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قَالَ: قُلْتُ: الْبَغْلِ؟ قَالَ: لَا

وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الْخَيْلَ

٭٭ عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اور خچر کا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گھوڑے کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

8734 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ، وَاَطْعَمَنَا لُحُوْمَ الْخَيْلِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوشت سے منع کیا ہے اور آپ نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا ہے۔

8735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَرِهَ لَحْمَ الْبَغْلِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: خچر کے گوشت کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا گیا ہے۔

8736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَكْلِ الْبَغْلِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ اِلَّا مَنِيُّ الْحِمَارِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے خچر کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ گدھے کی منی سے پیدا ہوتا ہے۔

8737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ: رَاَيْتُ اَصْحَابَ الْمَسْجِدِ اَصْحَابَ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَاْكُلُوْنَ الْفَرَسَ، وَالْبِرْذَوْنَ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ، وَحَمِيْرَ الْوَحْشِ، وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ

✳✳ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے مسجد والے لوگوں یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں کو گھوڑے اور ترکی گھوڑے کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: غزوۂ خیبر کے موقع پر ہم نے گھوڑوں اور زیبروں کا گوشت کھایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

8738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: طُعْمَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَقَدْ اَغْنَى اللّٰهُ عَنْهَا

✳✳ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے (کا گوشت) کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زمانۂ جاہلیت کی خوراک تھی' اللہ تعالیٰ نے اس سے بے نیاز کر دیا ہے۔

8739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ "كُلْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا ثَلَاثَةً: الْمَيْتَةَ، وَالدَّمَ، وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ"

✳✳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز پیدا کی ہے' اُسے کھالو' سوائے تین چیزوں کے: مردار' خون اور خنزیر کا گوشت۔

8740 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِهِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الْاَعْرَجُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَرَى مَا لَمْ يُحَلَّ، وَمَا لَمْ يُحَرَّمْ مِمَّا عَفَى اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا الْحِمَارَ الْاَهْلِيَّ، وَالْكَلْبَ.

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کتے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے سے منع کیا ہے۔

ابن جریج نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ رائے رکھتے تھے کہ جس چیز کو حلال بھی قرار نہیں دیا گیا اور حرام بھی قرار نہیں دیا گیا' اُس کا شمار اُن چیزوں میں ہوگا جن سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا ہے' البتہ کتے اور گدھے کا حکم مختلف ہے۔

بَابُ الثَّعْلَبِ وَالْقِرْدِ

باب: لومڑی اور بندر کا حکم

8741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الثَّعْلَبُ سَبُعٌ لَا يُؤْكَلُ

** زہری بیان کرتے ہیں: لومڑی ایک درندہ ہے جسے نہیں کھایا جائے گا۔

8742 - اقوالِ تابعین: اَظُنُّهُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ طَاوُسٍ كَانَ لَا يَرَى بِاَكْلِ الثَّعْلَبِ بَأْسًا

** طاؤس لومڑی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

8743 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَيْسَ بِسَبُعٍ وَرَخَّصَ فِي اَكْلِهِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ درندہ نہیں ہے اُنہوں نے اس کو کھانے کی رخصت دی ہے۔

8744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الضَّبُعِ، وَالثَّعْلَبِ؟ فَقَالَ: كُلْهُمَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمَا يُؤْذِيَانِ، وَكُلُّ صَيْدٍ يُؤْذِي فَهُوَ صَيْدٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے بجّو اور لومڑی کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم ان دونوں کو اس وجہ سے کھا سکتے ہو کہ یہ دونوں اذیت پہنچاتے ہیں' کیونکہ ہر وہ شکار جو اذیت پہنچاتا ہے وہ شکار شمار ہوتا ہے۔

8745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: سُئِلَ مُجَاهِدٌ عَنْ اَكْلِ الْقِرْدِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ

** ایوب بیان کرتے ہیں: مجاہد سے بندر کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ جانوروں میں شمار نہیں ہوتے۔

8746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْقِرْدِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ قَالَ: يَحْكُمُ فِيهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ

** عطاء نے ایسے بندر کے بارے میں یہ کہا ہے: جسے حرم کی حدود میں مار دیا گیا ہو' وہ فرماتے ہیں: اس کے بارے میں دو عادل شخص فیصلہ دیں گے (کہ اُس کا تاوان یا جرمانہ کتنا ہوگا؟)۔

8747 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فَجَائَهُ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اَكْلِ الْوَرَلِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، وَاِنْ كَانَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَطْعِمُونَا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " الْوَرَلُ: شَبَهُ الضَّبِّ "

** یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سعید بن مسیّب کے پاس موجود تھا' غطفان قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ''ورل'' کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر تمہارے پاس اُس کا کچھ حصہ ہو' تو ہمیں بھی کھلاؤ۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ورل' گوہ سے مشابہت رکھنے والا جانور ہے۔

بَابُ الْهِرِّ، وَالْجَرَادِ، وَالْخُفَّاشِ، وَاَكْلِ الْجَرَادِ

باب: بلی، ٹڈی دل اور چمگادڑ کا حکم، ٹڈی دل کو کھانا

8748 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ، وَاَكْلِ ثَمَنِهِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: (معمر کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے سے اور اُس کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے۔

8749 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ، وَاَكْلِ ثَمَنِهِ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے سے اور اُس کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے۔

8750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ: كُرِهَ اَكْلُ الْخُفَّاشِ، وَاَكْلِ السَّوَالِيِّ قَالَ: فَلَا اَدْرِي الْخُفَّاشُ السَّوَالِيُّ هُوَ اَمْ لَا

* * معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے، جس نے حسن بصری کو چمگادڑ اور سوالی کھانے کو مکروہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم سوالی سے مراد چمگادڑ ہے یا نہیں۔

8751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ جُرَادٌ بِالرَّبَذَةِ، فَقَالَ: وَدِدْتُ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةٌ اَوْ قَفْعَتَيْنِ

* * سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ربذہ کے مقام پر ٹڈی دل کا ذکر کیا گیا، تو اُنہوں نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ کاش ہمارے پاس اُس کے ایک یا دو قفعہ (زنبیل نما تھیلے) ہوتے۔

8752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ فِي الْجَرَادِ: اِنَّمَا هُوَ نَثْرُ حُوتٍ

* * حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ٹڈی دل کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتا ہے۔

8753 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ اَكْلِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: ذَكَاةٌ كُلُّهُ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹڈی دل کو کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ذبح شدہ ہے' تم اسے کھالو۔

8754 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، اَنَّهُ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنْ اَكْلِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ

** عدی ازدی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' اُن سے ٹڈی دل کو کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ اَخِي الْحَسَنِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ آدَمَ فَبَقِيَ مِنْ طِينَتِهِ بِيَدِهِ شَيْءٌ فَخَلَقَ مِنْهُ الْجَرَادَ، فَهُوَ جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ لَيْسَ جُنْدٌ اَكْثَرُ مِنْهَا

** قتادہ نے حسن بصری کے بھائی سعید بن ابوالحسن کا یہ بیان نقل کیا ہے: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو اُن کی طینت میں سے کچھ چیز اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں باقی رہ گئیں' تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے ٹڈی دل کو پیدا کیا' تو یہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے اور کوئی بھی لشکر اس سے زیادہ تعداد میں نہیں ہوتا۔

8756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ بَعْدَ آدَمَ شَيْئًا اِلَّا الْجَرَادَ؛ بَقِيَ مِنْ طِينَتِهِ شَيْءٌ فَخَلَقَ مِنْهَا الْجَرَادَ

** سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کوئی چیز پیدا نہیں کی' صرف ٹڈی دل کو پیدا کیا ہے' اُن کی جو مٹی باقی بچی تھی' اُس میں سے اسے پیدا کیا۔

8757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: "جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ لَيْسَ جُنْدٌ اَعْظَمُ مِنْهُ لَا آكُلُهُ، وَلَا اُحَرِّمُهُ، وَكَانَ يَقُولُ: مَا لَمْ يُحَرَّمْ فَهُوَ لَنَا حَلَالٌ"

** ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے اور کوئی بھی لشکر اس سے زیادہ بڑا نہیں ہوتا' میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور میں اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جس چیز کو حرام قرار نہ دیا گیا ہو' وہ ہمارے لیے حلال ہے۔

8758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَاْكُلُ الْجَرَادَ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِهِ؛ لِاَنَّهُ لَا يُذْبَحُ

** عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹڈی دل کھایا کرتے تھے' وہ یہ

فرماتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ اسے ذبح نہیں کیا جاتا۔

8759 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَبْصَرْتُ عُمَرَ، وَصُهَيْبًا، وَسَلْمَانَ يَاْكُلُونَ الْجَرَادَ

✻✻ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر' حضرت صہیب اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم کو ٹڈی دل کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

8760 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: مُغِيرَةُ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْجَرَادُ مِثْلُ صَيْدِ الْبَحْرِ

✻✻ علقمہ بن مرثد نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' میرے خیال میں اُس شخص کا نام مغیرہ ہے' اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ٹڈی دل کی مثال سمندر کے شکار کی طرح ہے۔

8761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِيْ كِتَابِ عَلِيٍّ الْجَرَادُ، وَالْحِيتَانُ ذَكِيٌّ

✻✻ امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات موجود تھی: ٹڈی دل اور مچھلیاں ذبح شدہ ہوتی ہیں۔

8762 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ يَعْفُورٍ، اَنَّهُ: سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، اَوْ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ

8762- صحيح البخاري' كتاب الذبائح والصيد' باب اكل الجراد' حديث:5183' صحيح مسلم' كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب اباحة الجراد' حديث:3704' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' مبتدا كتاب الصيد' بيان اباحة صيد الجراد' حديث:6217' صحيح ابن حبان' كتاب الاطعمة' باب ما يجوز اكله وما لا يجوز' ذكر الاباحة للمرء ان ياكل الجراد اذا لم يتقذره' حديث:5333' سنن الدارمي' ومن كتاب الصيد' باب في اكل الجراد' حديث:1989' سنن ابي داؤد' كتاب الاطعمة' باب في اكل الجراد' حديث:3335' السنن الصغرى' كتاب الصيد والذبائح' الجراد' حديث:4305' السنن المأثورة للشافعي' كتاب الزكاة' باب من اعتق شركا له في عبد' حديث:543' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الاطعمة' في اكل الجراد' حديث:24044' السنن الكبرى للنسائي' باب ما قذفه البحر' الجراد' حديث:4731' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيد والذبائح' باب ما جاء في اكل الجراد' حديث:17662' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيد' الجراد' حديث:5816' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' بقية حديث عبد الله بن ابي اوفى' حديث:18727' مسند الطيالسي' عبد الله بن ابي اوفى' حديث:848' مسند الحميدي' احاديث عبد الله بن ابي اوفى رضي الله عنه' حديث:686' مسند عبد بن حميد' الاحزاب' حديث:527' البحر الزخار مسند البزار' مسند عبد الله بن ابي اوفى عن النبي صلى الله عليه' حديث:2825' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:2238

✽✽ ابویعفور بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا شاید چھ غزوات میں شرکت کی ہے ہم ٹڈی دل کھایا کرتے تھے۔

8763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِىْ يَعْفُورٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كُنَّ اَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ فِى الْاَطْبَاقِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج' تھال میں رکھ کے ٹڈی دل تحفہ کے طور پر بھجوایا کرتی تھیں۔

8764 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ جُنْدُبٍ، اَنَّهُ: سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِهِ

✽✽ جندب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْفِيلِ وَاَكْلِ لَحْمِ الْفِيلِ

باب: ہاتھی کا بیان اور ہاتھی کا گوشت کھانے کا حکم

8765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ حُبَابٍ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ سَلْمَانُ عَنِ الْجُبْنِ، وَالْفِرَاءِ، وَالسَّمْنِ؟ فَقَالَ: اِنَّ حَلَالَ اللّٰهِ حَلَالُهُ الَّذِى اَحَلَّ فِى الْقُرْآنِ، وَاِنَّ حَرَامَ اللّٰهِ الَّذِى حَرَّمَ اللّٰهُ فِى الْقُرْآنِ، وَاِنَّ مَا سِوَى ذٰلِكَ شَىْءٌ عَفَا عَنْهُ

✽✽ ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پنیر' فراء اور گھی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز وہ ہے' جسے اُس نے قرآن میں حلال قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز وہ ہے جسے اُس نے قرآن میں حرام قرار دیا ہے' ان کے علاوہ جتنی بھی چیزیں ہیں' اُن سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا ہے۔

8766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِى مَاتَ فِيهِ: لَا يُمْسِكَنَّ النَّاسُ عَلَىَّ بِشَىْءٍ؛ فَاِنِّى لَا اُحِلُّ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِىْ كِتَابِهِ، وَلَا اُحَرِّمُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِىْ كِتَابِهِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا' اُس بیماری کے دوران آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ میرے خلاف کچھ نہیں پکڑ سکیں گے' کیونکہ میں صرف اُسی چیز کو حلال قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور اُسی چیز کو حرام قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے۔

8767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: أَحَلَّ اللَّهُ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ

✽✽ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی حلال کردہ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے اور حرام کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تو جسے اُس نے حلال قرار دیا ہے وہ حلال شمار ہوگا اور جسے اُس نے حرام قرار دیا ہے وہ حرام شمار ہوگا اور جس کے بارے میں اُس نے خاموشی اختیار کی ہے وہ معاف شمار ہوگا۔

8768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ أَحَلَّ، وَحَرَّمَ فَمَا أَحَلَّ فَأَحِلُّوهُ وَمَا حَرَّمَ فَاجْتَنِبُوهُ، وَتَرَكَ مِنْ ذَلِكَ أَشْيَاءَ لَمْ يُحَرِّمْهَا، وَلَمْ يُحِلَّهَا، فَذَلِكَ عَفْوٌ مِنَ اللَّهِ ثُمَّ يَقُولُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ) (المائدة: **101**) " الْآيَةَ

✽✽ عبید بن عمیر فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے اور کچھ کو حرام قرار دیا ہے تو جسے اُس نے حلال قرار دیا ہے تو اُنہیں تم حلال قرار دو اور جسے اُس نے حرام قرار دیا ہے اُس سے تم اجتناب کرو اُس نے کچھ چیزوں کو ترک بھی کر دیا ہے نہ اُنہیں حرام قرار دیا ہے نہ اُنہیں حلال قرار دیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو''۔

8769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ لَحْمِ الْفِيلِ؟ فَتَلَا (قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا)

✽✽ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ہاتھی کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا، تو اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم یہ فرما دو! میری طرف جو چیز وحی کی گئی ہے میں اُس میں کوئی چیز نہیں پاتا، جسے حرام قرار دیا گیا ہو''۔

8770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: الْفِيلُ خِنْزِيرٌ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ، وَلَا يُشْرَبُ لَبَنُهُ، أَوْ قَالَ: لَا يُحْلَبُ ضَرْعُهُ، وَلَا يُجْلَبُ ظُفْرُهُ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: ہاتھی خنزیر کی طرح ہوتا ہے اُس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا، اُس کا دودھ نہیں پیا جائے گا (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے تھن کو دوہا نہیں جائے گا اور اس کی ہڈی کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ

باب: بکری کے کن حصوں کو مکروہ قرار دیا گیا ہے؟

8771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا: الدَّمَ، وَالْحَيَا، وَالْاُنْثَيَيْنِ، وَالْغُدَّةَ، وَالذَّكَرَ، وَالْمَثَانَةَ، وَالْمَرَارَةَ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ مِنَ الشَّاةِ مُقَدَّمَهَا"

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بکری کے سات حصوں کو مکروہ قرار دیتے تھے (یعنی حرام قرار دیتے تھے): خون، حیا، خصیے، غدہ، شرمگاہ، مثانہ اور مرارہ۔ نبی اکرم ﷺ بکری کے اگلے حصہ کو مستحب قرار دیتے تھے۔

8772 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: لَا يُحَرَّمُ مِنَ الشَّاةِ شَيْءٌ اِلَّا دَمُهَا

✵✵ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں: بکری میں سے صرف اُس کے خون کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

8773 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعَافُ الطِّحَالَ

✵✵ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تلی نہیں کھاتے تھے۔

8774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ الطِّحَالَ، وَمِنَ السَّمَكِ الْجِرِّيَّ، وَمِنَ الطَّيْرِ كُلَّ ذِي مِخْلَبٍ

✵✵ خلاس بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بکری میں سے تلی کو ناپسند کرتے تھے اور مچھلیوں میں سے جری کو ناپسند کرتے تھے اور پرندوں میں سے ہر نوکیلے پنجوں والے کو ناپسند کرتے تھے۔

8775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فُطْرٍ، عَنْ اَبِيْ يَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: سَاَلْتُهُ "عَنِ الطِّحَالِ، وَالْجِرِّيِّ؟ فَتَلَا هٰذِهِ (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا)

✵✵ ابویعلیٰ نے محمد بن حنفیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے تلی اور جری کے بارے میں دریافت کیا، تو اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے اُس میں حرام قرار دیا گیا''۔

8776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اِنِّي لَآكُلُ الطِّحَالَ، وَمَا بِيْ اِلَيْهَا حَاجَةٌ، وَلٰكِنْ لِاُرِيَ اَهْلِيَ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهَا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں تلی کھالیتا ہوں، حالانکہ مجھے اُس کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن میں اپنے اہلِ خانہ کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: بَلَغَهُ، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ لَا يَاْكُلُ لَحْمَ الْجِرِّيثِ، وَلَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُوْرَةٌ، وَلَا يَاْكُلُ الطِّحَالَ قَالَ: اَمَّا الطِّحَالُ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَذِرَهُ، وَلَمْ يَاْكُلْهُ، وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ مَجْمَعُ الدَّمِ فَكَانَ

عَلِيٌّ لَا يَأْكُلُهُ، وَأَمَّا بَيْتٌ فِيهِ صُورَةٌ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَأَمَّا الْجِرِّيثُ، فَإِنَّهُ حُوتٌ لَا يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْكِتَابِ

✵✵ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: امام جعفر صادق تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جریث (مخصوص قسم کی مچھلی) کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں تصویر موجود ہوتی تھی اور وہ تلی نہیں کھاتے تھے۔ تو اُنہوں نے کہا: جہاں تک تلی کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کرتے ہوئے اسے نہیں کھایا ہے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ یہ خون کے جمع ہونے کی جگہ ہے اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے نہیں کھاتے تھے' جہاں تک اُس گھر کا تعلق ہے جس میں تصویر موجود ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے' جس میں تصویر موجود ہوتی تھی' جہاں تک جریث کا تعلق ہے تو یہ ایک مچھلی ہے' جسے اہلِ کتاب نہیں کھاتے ہیں۔

8778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ الطُّبَيْحِ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَتْ: مَرَرْتُ عَلَيْهِ بِجَرِّيَّةٍ فِي زِنْبِيلٍ قَدْ خَرَجَ طَرَفَاهَا مِنَ الزِّنْبِيلِ، فَقَالَ: بِكَمْ؟ فَقُلْتُ: بِرُبُعٍ مِنْ دَقِيقٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا أَطْيَبَ هَذَا

✵✵ عمرہ بنت طبیح عدویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں ایک مرتبہ ایک برتن میں جریہ لے کر اُن کے پاس سے گزری' اُس کے دونوں کنارے برتن سے باہر نکل رہے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کتنے کی ہے؟ میں نے کہا: ایک چوتھائی آٹے کی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتنی عمدہ ہے!

8779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنِ الْجِرِّيثِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَرِهَتْهُ الْيَهُودُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے جریث کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے یہودی ناپسند کرتے ہیں۔

8780 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ زَيْدٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الْكَبِدَ، وَهُوَ يَقْطُرُ دَمًا عَبِيطًا

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جگر (کا گوشت) کھایا تھا' حالانکہ اُس سے خالص خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

بَابُ الْجُبْنِ

باب: پنیر کا بیان

8781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهَا: تَمْلِكُ

اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ اَكْلِ الْجُبْنِ، فَقَالَتْ: ضَعِي السِّكِّينَ فِيهِ ثُمَّ قُولِي بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ كُلِي

٭٭ ابواسحاق نے ہمدان سے تعلق رکھنے والی تملک نامی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پنیر کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس میں چھری رکھواور پھر بسم اللہ پڑھ کے اُسے کھالو۔

8782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، حَسِبْتُ اَنَّهُ ذَكَرَهُ، عَنْ شَقِيقٍ، اَنَّهُ: قِيلَ لِعُمَرَ: اِنَّ قَوْمًا يَعْمَلُونَ الْجُبْنَ فَيَضَعُونَ فِيهِ اَنَافِيحَ الْمَيْتَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوا

٭٭ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کچھ لوگ پنیر تیار کرتے ہوئے اُس میں مردار کے (جسم سے نکلنے والی ایک چیز) انافح ڈال دیتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

8783 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَقَالَ: اذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ

٭٭ کثیر بن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر کھالو۔

8784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَاَلُوهُ عَنِ الْاَنَافِحِ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللَّبَنَ لَا يَمُوتُ

٭٭ ربیع بن انس نے ابوالعالیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: لوگوں نے اُن سے (مردار کے جسم سے نکلنے والی ایک چیز) انافح کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: دودھ نہیں مرتا ہے۔

8785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ الَّذِي يَصْنَعُهُ الْمَجُوسُ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُهُ فِي سُوقِ الْمُسْلِمِينَ اشْتَرَيْتُهُ، وَلَمْ اَسْاَلْ عَنْهُ، قَالَ اَيُّوبُ: قَالَ نَافِعٌ: وَلَوْ رَاَى ابْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَجُوسِ مَا رَاَيْتُ لَظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيَكْرَهُهُ، وَكَانَ نَافِعٌ قَدْ اَتَى بَعْضَ اَرْضِ فَارِسٍ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس پنیر کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو مجوسی تیار کرتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: جو چیز مجھے مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتی ہوئی ملے گی' میں اُسے خرید لوں گا اور میں اس کے بارے میں تحقیق نہیں کروں گا۔

نافع بیان کرتے ہیں: اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجوسیوں کی وہ صورتِ حال دیکھ لیتے' جو مجھے نظر آتی ہے تو میرا یہ خیال ہے کہ وہ بھی اسے ناپسند کرتے۔ نافع' فارس کی کسی سرزمین پر آئے تھے (تو وہاں کی صورتِ حال کے بارے میں یہ تبصرہ کیا تھا)۔

8786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ فِي سُوقِ الْمُسْلِمِينَ اشْتَرَيْتُ، وَلَمْ اَسْاَلْ عَنْهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: مسلمانوں کے

بازار میں مجھے جو ملے گا' میں اُسے خرید لوں گا اور اُس کے بارے میں تحقیق نہیں کروں گا۔

8787 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ قُرَظَةَ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَاَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَقَالَ: كُلُوا، فَاِنَّمَا هُوَ لَبَنٌ اَوْ لِبَأٌ

❋❋ کثیر بن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو' کیونکہ یہ دودھ ہے' یا لبا (بچے کی پیدائش کے بعد جانور کا پہلی مرتبہ اترنے والا دودھ) ہوتا ہے۔

8788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عِيْسَى بْنُ اَبِىْ عَزَّةَ، اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِىَّ يَقُوْلُ: سَمِّ عَلَى الْجُبْنِ، وَالسَّمْنِ وَكُلْ

❋❋ امام شعبی فرماتے ہیں: تم پنیر اور گھی پر اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

8789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِالْجُبْنِ الَّذِىْ تَصْنَعُهُ الْيَهُوْدُ، وَالنَّصَارَى بَاْسًا

❋❋ ابومعبد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس پنیر میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جسے یہودی یا عیسائی تیار کرتے تھے۔

8790 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِىْ حِبَّانَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَكَانَ مِنْ جَوَابِهِ اَنْ قَالَ: مَا تَاْتِيْنَا مِنَ الْعِرَاقِ شَىْءٌ اَعْجَبُ عِنْدَنَا مِنَ الْجُبْنِ

❋❋ ابوحبان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جو جواب دیا اُس میں یہ بات بھی شامل تھی: کہ جو چیز عراق سے آتی ہے وہ ہمارے نزدیک پنیر سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

8791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِى الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِىٍّ الْاَزْدِىِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْحَرِيْرِ؟ فَقَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْاٰخِرَةِ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَقَالَ: عَنْ اَىِّ بَالِهِ تَسْاَلُنِىْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَجْعَلُوْنَ فِيْهِ - اَوْ اِنَّا نَخَافُ اَنْ يَجْعَلُوْا فِيْهِ - اَنَافِحَ الْمَيْتَةَ قَالَ: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ

❋❋ علی ازدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ریشم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: ہم نے یہ روایت سنی ہے کہ جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔ میں نے اُن سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم کس حوالے سے اس کے بارے میں مجھ سے دریافت کر رہے ہو؟ میں نے کہا: وہ لوگ (یعنی غیر مسلم) اس میں یہ چیز ڈال دیتے ہیں' تو ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ لوگ اس میں مردار کے انافح ڈال دیتے ہوں گے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز تمہیں شک کا شکار کرے تو اُسے چھوڑ کر اُس چیز کو اختیار کرو' جو تمہیں شک کا شکار نہ کرے۔

8792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْبَصْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الطِّلَاءِ - يَعْنِي الرُّبَّ -، فَقَالَ: كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَشْرَبُهُ، وَيَرْزُقُهُ غِلْمَانَنَا، قُلْتُ: فَاِنَّهُمْ يَطْبُخُوْنَ وَهِيَ الْخَمْرُ قَالَ: اِنْ عَلِمْتَ اَنَّهَا خَمْرٌ فَلَا تَشْرَبْهَا، قُلْتُ: فَالْجُبْنُ قَالَ: يُؤْتَى بِهِ مِنَ الْعِرَاقِ فَنَاْكُلُهُ، وَنُطْعِمُهُ غِلْمَانَنَا، قُلْتُ: فَاِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ فِيْهِ الْمَيْتَةَ قَالَ: فَاِنْ عَلِمْتَ اَنَّ فِيْهِ مَيْتَةً فَلَا تَاْكُلْهُ

٭٭ عطاء بصری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص نے اُن سے طلاء (یعنی شیرہ) کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: امیر المؤمنین! (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اسے پیا کرتے تھے اور ہمارے لڑکوں کو بھی یہ دیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: وہ لوگ تو اسے پکا لیتے ہیں اور یہ شراب ہوتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پتا چل جاتا ہے کہ وہ شراب ہے تو تم اُسے نہ پیو۔ میں نے کہا: پنیر کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ عراق سے لایا جاتا ہے اور ہم اسے کھا لیتے ہیں اور اپنے لڑکوں کو بھی کھانے کیلئے دیتے ہیں۔ میں نے کہا: وہ لوگ تو اس میں مردار (کے جسم کا کوئی حصہ) ڈال دیتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پتا چلتا ہے کہ اس میں مردار ہے' تو تم اسے نہ کھاؤ۔

8793 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كُلِ الْجُبْنَ عُرْضًا

٭٭ امام محمد باقر فرماتے ہیں: تم پنیر کو عرض کے طور پر کھا لو (یعنی جس سے بھی ملے خرید لو' یہ تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کو کسی مسلمان نے تیار کیا ہے؟ یا غیر مسلم نے؟)۔

8794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّهُ: سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ: اِنْ عَلِمْتَ اَنَّ فِيْهِ مَيْتَةً، فَلَا تَاْكُلْهُ، وَاِلَّا فَسَمِّ وَكُلْ

٭٭ معمر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُس نے سعید بن مسیّب سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پتا چل جاتا ہے کہ اس میں مردار (کے جسم کا کوئی حصہ) شامل ہے' تو تم اُسے نہ کھاؤ' ورنہ تم بسم اللہ پڑھ کر اُسے کھا لو۔

8795 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَنْصُوْرٍ الْهَمْدَانِيَّ، اَخْبَرَهُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبُنَّةٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا طَعَامٌ يَصْنَعُهُ اَهْلُ فَارِسٍ اَخْشَى اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ مَيْتَةً قَالَ: سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ، وَكُلُوا

٭٭ امام شعبی اور ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ وہ کھانا ہے' جسے اہلِ فارس تیار کرتے ہیں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس میں مردار (کے جسم کا کوئی حصہ) موجود ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ بسم اللہ پڑھ کر کھا لو۔

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ

باب: حج کی فضیلت

8796 - حدیث نبوی: أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّ مُتَابَعَةً بَيْنَهُمَا يَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

٭٭ عبداللہ بن عامر نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو' کیونکہ انہیں یکے بعد دیگرے کرنا' غربت اور گناہوں کو (یوں) ختم کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے''۔

8797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ

٭٭ (ایک اور سند کے مطابق) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو۔ اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے' لیکن اُنہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

8798 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ، وَالْعُمْرَتَانِ تُكَفِّرَانِ مَا بَيْنَهُمَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مبرور حج کا ثواب' جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور دو عمرے' ان کے درمیان کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں''۔

8799 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ - وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مبرور حج کا ثواب' جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے''۔

8800 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ كَانَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس گھر کا حج کرے اور فحش گفتگو نہ کرے اور گناہ نہ کرے' تو وہ (گناہوں سے پاک ہونے کے حوالے سے) اُس طرح ہو جاتا ہے جس طرح اُس دن تھا' جب اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا''۔

8801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَمَّنْ، سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: مَنْ خَرَجَ اِلَى هٰذَا الْبَيْتِ لَمْ يَنْهَزْهُ اِلَّا الصَّلَاةُ عِنْدَهُ وَاسْتِلَامُ الْحَجَرِ، كُفِّرَ عَنْهُ مَا قَبْلَ ذٰلِكَ

* * حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کی طرف جاتا ہے اور اُس کا مقصد صرف بیت اللہ کے پاس نماز ادا کرنا اور حجر اسود کا استلام کرنا ہوتا ہے' تو اُس کے پہلے والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

8802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ فَرَاَى رَكْبًا فَقَالَ: مَنِ الرَّكْبُ؟ فَقَالَ: قَالُوْا: حَاجِّيْنَ قَالَ: مَا اَنْهَزَكُمْ غَيْرُهُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالُوْا: لَا قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الرَّكْبُ بِمَنْ اَنَاخُوا لَقَرَّتْ اَعْيُنُهُمْ بِالْفَضْلِ بَعْدَ الْمَغْفِرَةِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، مَا رَفَعَتْ نَاقَةٌ خُفَّهَا، وَلَا وَضَعَتْهُ، اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَهُ دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً

* * یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نکلے' اُنہوں نے کچھ سواروں کو دیکھا تو دریافت کیا: یہ سوار کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حج پر جانے والے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ ان کا کوئی اور مقصد نہیں ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان سواروں کو پتا چل جائے کہ انہوں نے جس مقصد کے لیے سفر شروع کیا ہے (اُس کا اجر و ثواب کتنا زیادہ ہے؟) تو مغفرت کے بعد والی فضیلت سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں' اُس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے! (ایسے سوار کی) اونٹنی جو بھی قدم اُٹھاتی ہے اور جو بھی قدم رکھتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُس شخص کے درجہ کو بلند کرتا ہے اور اُس کے گناہ کو معاف کرتا ہے اور اُس کے نامۂ اعمال میں نیکی نوٹ کرتا ہے۔

8803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ "، عَنْ كَعْبٍ قَالُوْا: "وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: الْحَاجُّ، وَالْعُمَّارُ، وَالْمُجَاهِدُوْنَ، دَعَاهُمُ اللّٰهُ، فَاَجَابُوْهُ، وَسَاَلُوا اللّٰهَ، فَاَعْطَاهُمْ "

* * مجاہد نے کعب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: لوگ یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے مہمان تین لوگ ہوتے ہیں: حاجی' عمرہ کرنے والے لوگ اور مجاہد' اللہ تعالیٰ انہیں بلواتا ہے' تو یہ لوگ جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ سے یہ لوگ جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے۔

8804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: " اِذَا كَبَّرَ الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ - قَالَ: فَلَا اَدْرِيْ اَذْكَرَ الْغَازِيَ - كَبَّرَ الَّذِيْ يَلِيهِ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيهِ، حَتّٰى يَنْقَطِعَ بِهِ الْاُفُقُ "

* * عبداللہ بن ضمرہ نے کعب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب حاجی یا عمرہ کرنے والا شخص تکبیر کہتا ہے (راوی کہتے ہیں: مجھے

علم نہیں ہے کہ اُنہوں نے مجاہد کا ذکر کیا تھا' یا نہیں کیا تھا) تو اُس کے پاس کی چیز تکبیر کہتی ہے' پھر اُس کے آگے والی تکبیر کہتی ہے' یہاں تک کہ اُفق تک جتنی بھی چیزیں ہیں' وہ سب تکبیر کہتی ہیں۔

8805 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ: اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰى اَبِىْ ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ، فَسَاَلَهُ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْحَجُّ قَالَ: مَا نَهَزَكَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَأْتَنِفْ عَمَلَكَ قَالَ الرَّجُلُ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَمَكَثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَاِذَا النَّاسُ يَتَضَايَقُوْنَ عَلٰى رَجُلٍ فَضَاغَطْتُ، فَاِذَا بِالشَّيْخِ الَّذِىْ وَجَدْتُ بِالرَّبَذَةِ يَعْنِىْ اَبَا ذَرٍّ، فَلَمَّا رَآنِىْ قَالَ: هُوَ الَّذِىْ حَدَّثْتُكَ

✵✵ محمد بن حبان بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا' وہ اُس وقت ''ربذہ'' میں موجود تھے' اُنہوں نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا: حج کرنے کے لیے' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا اس کے علاوہ بھی کوئی مقصد ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نئے سرے سے عمل شروع کرو (یعنی تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں)۔ وہ شخص بیان کرتا ہے: میں وہاں سے نکلا اور مدینہ منورہ آیا' پھر جتنا اللہ کو منظور تھا اُتنی دیر وہاں ٹھہرا رہا' وہاں میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے ارد گرد اکٹھے ہوئے ہیں' تو مجھے وہی بزرگ نظر آیا' جو مجھے ''ربذہ'' میں ملا تھا' یعنی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ملے' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: تم وہی شخص ہو؟ جسے میں نے حدیث بیان کی تھی۔

8806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَالِسٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِذْ قَدِمَ رَكْبٌ، فَاَنَاخُوا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَطَافُوا بِالْبَيْتِ، وَعُمَرُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوا فَسَعَوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ: عَلَيَّ بِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: - اَحْسَبُهُ قَالُوْا: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ - قَالَ: فَمَا اَقْدَمَكُمْ؟ قَالُوْا: حُجَّاجٌ قَالَ: اَمَا قَدِمْتُمْ فِىْ تِجَارَةٍ، وَلَا مِيْرَاثٍ، وَلَا طَلَبِ دَيْنٍ؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: اَدَبِرْتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: اَنَصِبْتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: اَحَفِيتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَائْتَنِفُوا

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفا اور مروہ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران کچھ سوار آئے اور اُنہوں نے مسجد کے دروازہ کے قریب اپنے جانور بٹھائے' پھر بیت اللہ کا طواف کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کی طرف دیکھتے رہے' پھر وہ لوگ باہر نکلے' اُنہوں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی' جب وہ لوگ فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لاؤ۔ اُنہیں اُن کے پاس لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اہلِ عراق سے۔ (راوی کو شک ہے' میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا:) اہلِ کوفہ سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا آنا کیسے ہوا؟ اُنہوں نے کہا: حج کرنے کے لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم کسی تجارت کے معاملہ میں' یا وراثت کے معاملہ میں' یا قرض کے حصول کے لیے تو نہیں آئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ واپس چلے جاؤ گے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے اپنی سواریوں کو تنگی کا شکار کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے اپنی سواریوں کو تھکا دیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نئے سرے سے عمل شروع کرو (یعنی تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں)۔

8807 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَشْعَرِيِّينَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنِ الْحَاجِّ، فَقَالَ: اِنَّ الْحَاجَّ يَشْفَعُ فِىْ اَرْبَعِ مِائَةِ بَيْتٍ مِنْ قَوْمِهٖ، وَيُبَارَكُ لَهُ فِىْ اَرْبَعِينَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْبَعِيرِ الَّذِى حَمَلَهُ، وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا مُوْسَى اِنِّى كُنْتُ اُعَالِجُ الْحَجَّ، وَقَدْ ضَعُفْتُ وَكَبُرْتُ، فَهَلْ مِنْ شَىْءٍ يَعْدِلُ الْحَجَّ؟ قَالَ لَهُ: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَعْتِقَ سَبْعِينَ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ؟ فَاَمَّا الْحِلُّ وَالرَّحِيلُ فَلَا اَجِدُ لَهُ عِدْلًا - اَوْ قَالَ مِثْلًا -

☆☆ سلمہ بن وہرام نے اشعر قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اُن سے حاجی کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: حاجی شخص اپنی قوم کے چار سو گھرانوں کے بارے میں شفاعت کرے گا اور جس اونٹ پر وہ سوار ہو کر گیا ہے' اُس کی ماؤں میں سے چالیس کے لیے برکت رکھی جائے گی اور وہ شخص گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا' جس طرح اُس دن تھا' جس دن اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اُس شخص نے اُن سے کہا: اے حضرت ابوموسیٰ! میں حج کے لیے جانا تو چاہتا ہوں' لیکن میں کمزور اور بوڑھا ہو چکا ہوں' تو کیا کوئی ایسا کام ہے جو حج کے برابر ہو؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم استطاعت رکھتے ہو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر غلاموں کو آزاد کرو؟ جہاں تک حج کے لیے' پڑاؤ کرنے اور سفر کرنے کا تعلق ہے' تو مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی' جو اس کے برابر ہو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی مانند ہو۔

8808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا وَضَعْتُمُ السُّرُوجَ فَشُدُّوا الرَّحِيلَ اِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

☆☆ عابس بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم زین رکھ دو' تو تم حج اور عمرہ کے لیے پالان باندھ لو' کیونکہ یہ بھی دو جہادوں میں سے ایک ہیں۔

8809 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ مَعَهُ؟ اَلْحَجُّ

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے بارے میں دریافت کیا' تو

آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایسے جہاد کی طرف نہ کروں' جس کے ساتھ (جسمانی طور پر زخمی وغیرہ ہونے کی) تکلیف نہیں ہوتی' وہ حج ہے۔

8810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي رَجُلٌ جَبَانٌ، لَا اُطِيقُ لِقَاءَ الْعَدُوِّ قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى جِهَادٍ لَا قِتَالَ فِيهِ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: عَلَيْكَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

✻ ✻ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں ایک بزدل آدمی ہوں' میں دشمن کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایسے جہاد کی طرف نہ کروں' جس میں لڑائی نہیں ہوتی؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج اور عمرہ کرو۔

8811 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: بِحَسْبِكُنَّ الْحَجُّ اَوْ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ

✻ ✻ عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے جہاد کے بارے میں درخواست کی' تو آپ نے فرمایا: تم خواتین کے لیے حج کر لینا کافی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم خواتین کا جہاد' حج ہے۔

8812 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ بِنِسَائِهِ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ هَذِهِ، ثُمَّ ظُهُورُ الْحُصُرِ يَقُولُ: الْزَمْنَ ظُهُورَ الْحُصُرِ فِي بُيُوتِكُنَّ

✻ ✻ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی خواتین کے ساتھ حجۃ الوداع کیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ان کے لیے ہے! پھر اُس کے بعد (گھروں میں) بیٹھے رہنا لازم ہوگا آپ کی مراد یہ تھی: تم لازمی طور پر اپنے گھروں میں رہنا۔

8813 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ، ذَكَرَهُ - قَالَ: لَا اَدْرِي اَرَفَعَهُ اَمْ لَا - قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي مَلَائِكَتَهُ بِاَهْلِ عَرَفَةَ يَقُولُ: انْظُرُوا اِلٰى عِبَادِي اَتَوْنِي شُعْثًا، غُبْرًا، ضَاحِينَ، فَلَا يُرَى اَكْثَرَ عَتِيقًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، وَلَا يُغْفَرُ فِيهِ لِمُخْتَالٍ "

✻ ✻ قاسم بن ابو بزہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ حدیث اُنہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' یا نہیں' وہ فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ اہلِ عرفہ پر' فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے اور یہ فرماتا ہے: تم میرے بندوں کی طرف دیکھو! یہ بکھرے ہوئے بال اور غبار آلود ہو کر' دھوپ کا سامنا کر کے میری بارگاہ میں آئے ہیں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اُس دن سے زیادہ جہنم سے آزادی اور کسی دن میں نہیں ملتی' البتہ تکبر کرنے والے شخص کی اُس دن بھی مغفرت نہیں ہوتی"۔

8814 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ مَنْ خُتِمَ لَهُ بِاِحْدَى ثَلَاثٍ اِمَّا قَالَ: "وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَاِمَّا قَالَ: بَرِءَ مِنَ النَّارِ، مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَاِذَا انْقَضَى الشَّهْرُ مَاتَ، وَمَنْ خَرَجَ حَاجًا، فَاِذَا قَدِمَ مِنْ حَجَّتِهِ مَاتَ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَاِذَا قَدِمَ مِنْ عُمْرَتِهِ مَاتَ"

✲✲ طلحہ یامی فرماتے ہیں: ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ جس شخص کا خاتمہ تین میں سے کسی ایک صورت میں ہو تو یا تو یہ کہا جاتا ہے کہ اُس کے لیے جنت واجب ہوگئی' یا یہ کہا جاتا ہے کہ وہ جہنم سے بچ گیا' ایک وہ شخص جو رمضان کے مہینہ میں روزے رکھے اور جب مہینہ ختم ہو تو اُس کا انتقال ہو جائے' ایک وہ شخص جو حج کے لیے جائے اور جب حج سے واپس آئے تو انتقال ہو جائے' ایک وہ شخص جو عمرہ کے لیے جائے اور جب عمرہ کر کے واپس آئے' تو اُس کا انتقال ہو جائے۔

8815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِجَجٌ تَتْرَى، وَعُمَرٌ نَسَقًا تَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ، وَعَيْلَةَ الْفَقْرِ

قَالَ: وَحَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى قَوْمًا حَلَقُوا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ لِعُمَرَ: سَلْهُمْ مَا اَنْهَزَهُمْ؟ قَالُوا: الْعُمْرَةُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَّى الْقَوْمُ وَلَمْ يَتْبَعْهُمْ مِنْ خَطَايَاهُمْ شَيْءٌ

✲✲ عامر بن عبداللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یکے بعد دیگرے حج کرنا اور پے در پے عمرے کرنا' بُری موت اور غربت کی تنگی کو ختم کر دیتے ہیں''۔

مطلب بن حنطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے سر مونڈے ہوئے تھے' آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان سے دریافت کرو کہ یہ کس لیے نکلے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کی: عمرہ کے لیے! راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ ایسی حالت میں واپس جا رہے ہیں کہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی ان کے ساتھ نہیں جا رہا۔

8816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَيُّ الْحَاجِّ اَفْضَلُ قَالَ: مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَكَفَّ لِسَانَهُ قَالَ وَاَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ مِنْ بِرِّ الْحَجِّ

✲✲ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: کون سا حاجی افضل ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جو کھانا کھلائے اور اپنی زبان پر قابو رکھے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ یہ حج کی نیکیوں میں شامل ہے۔

8817 - حدیث نبوی: قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا بِرُّ الْحَاجِّ؟ قَالَ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَتَرْكُ الْكَلَامِ

قَالَ الْاَسْلَمِيُّ: وَحَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَقَضَى مَنَاسِكَهُ، وَسَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

* * ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: حاجی کی نیکی کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور (فضول اور غیر ضروری) کلام کو ترک کر دینا۔

عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور اپنے مناسک ادا کرے اور اس دوران اُس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں' تو اُسے شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

8818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَغَيْرُهُ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "مَا اَمْعَرَ حَاجٌّ قَطُّ يَقُولُ: مَا افْتَقَرَ"

* * ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حاجی' غریب نہیں ہوتا۔ یعنی اسے فقر لاحق نہیں ہوتا۔

8819 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُجُّوا تَسْتَغْنُوا، وَاغْزُوا تَصِحُّوا

* * صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ حج کرو' خوشحال ہو جاؤ گے اور جنگوں میں حصہ لو' صحت مند رہو گے''۔

8820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ بِرَّ الْحَجِّ طِيبُ الطَّعَامِ، وَطِيبُ الْكَلَامِ

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ حج کی نیکی میں اچھا کھانا (کھلانا) اور اچھی گفتگو شامل ہیں۔

8821 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسَى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَصَبْتُ طِيبًا وَاَنَا مُحْرِمٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنِّي اَحْكُمُ عَلَيْكَ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ شَاةً ثُمَّ اَتَاهُ آخَرُ، فَقَالَ: اِنِّي قَضَيْتُ نُسُكِي اِلَّا الطَّوَافَ، فَقَالَ: طُفْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ طُفْتُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْطَلِقْ فَاسْتَاْنِفِ بِالْعَمَلِ

* * ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں نے احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کر لی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ تم ایک بکری قربان کرو۔ پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں نے تمام مناسک ادا کر لیے ہیں' صرف طواف نہیں کیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم بیت اللہ کا طواف کر کے میرے پاس واپس آؤ! جب وہ شخص اُن کے پاس واپس آیا تو اُس نے عرض کی: میں نے طواف کر لیا ہے! تو حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: تم جاؤ اور نئے سرے سے عمل شروع کرو (یعنی تمہارے گزشتہ گناہ معاف ہو چکے ہیں)۔

8822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَكَّارٌ قَالَ: سُئِلَ طَاوُسٌ الْحَجُّ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ اَفْضَلُ اَمِ الصَّدَقَةُ؟ فَقَالَ: "اَيْنَ الْحِلُّ، وَالرَّحِيلُ، وَالسَّهَرُ، وَالنَّصَبُ، وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، وَالصَّلَاةُ عِنْدَهُ، وَالْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ، وَجَمْعٍ وَرَمْيِ الْجِمَارِ؟ كَاَنَّهُ يَقُولُ: الْحَجُّ "

✱✱ بکار بیان کرتے ہیں: طاؤس سے سوال کیا گیا: فرض کے بعد (نفلی) حج کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا صدقہ کرنا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: سفر' روانگی' راتوں کو جاگنا' مشقت کا شکار ہونا' بیت اللہ کا طواف کرنا' اُس کے قریب نماز ادا کرنا' عرفہ میں وقوف کرنا' مزدلفہ میں ٹھہرنا' جمرات کو کنکریاں مارنا' کہاں جائیں گے؟ گویا کہ طاؤس یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ حج کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

8823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: الْحَجُّ اَفْضَلُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ اَمِ الصَّدَقَةُ؟ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو مِسْكِينٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا حَجَّ حِجَجًا، فَالصَّدَقَةُ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: اِذَا حَجَّ حَجَّةً

✱✱ سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: نفلی حج رکھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا صدقہ کرنا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: ابومسکین نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات مجھے بیان کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کئی مرتبہ حج کر چکا ہو' تو پھر صدقہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جبکہ حسن بصری یہ کہتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ حج کر چکا ہو (تو صدقہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے)۔

8824 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَوَافُ سَبْعٍ يَعْدِلُ رَقَبَةً

✱✱ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات مرتبہ طواف کرنا' غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

8825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَوْشَبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَا يَقُولُ اِلَّا خَيْرًا كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور دو رکعت ادا کرتا ہے اور صرف بھلائی کی بات کہتا ہے' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

8826 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، اَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: "يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اِنَّ عَبْدًا وَسَّعْتُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ، فَلَمْ يَفِدْ اِلَيَّ فِي كُلِّ اَرْبَعَةِ اَعْوَامٍ لَمَحْرُومٌ"

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پروردگار ارشاد فرماتا ہے: جب میں کسی بندے کو رزق میں کشادگی عطا کر دوں اور وہ ہر چار سال میں' ایک مرتبہ میری بارگاہ میں نہ آئے' تو وہ محروم ہے۔

8827 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ تَرَكَ النَّاسُ زِيَارَةَ هَذَا الْبَيْتِ عَامًا وَاحِدًا مَا مُطِرُوا

* * سالم بن ابوحفصہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر (سب) لوگ ایک سال کے لیے اس گھر کی حاضری کو ترک کر دیں' تو ان پر بارش ہی نازل نہیں ہوگی۔

8828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ كَعْبٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيُخْبِرُ بِمَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ، اِنَّكَ تُكْثِرُ ذِكْرَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَلَا تُكْثِرُ ذِكْرَ هَذَا الْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: وَالَّذِي نَفْسُ كَعْبٍ بِيَدِهِ، مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتًا اَفْضَلَ مِنْ هَذَا الْبَيْتِ، اِنَّ لَهُ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ وَاِنَّهُمَا لَيَنْطِقَانِ، وَاِنَّ لَهُ لَقَلْبًا يَعْقِلُ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ حَفْصٍ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ، لَا تَزَالُ تُحَدِّثُنَا تَابِلَةً، اِنَّ الْحِجَارَةَ تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّ الْكَعْبَةَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ قَلَّ زُوَّارِي، وَقَلَّ عُوَّادِي، فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهَا اَنِّي مُنَزِّلٌ عَلَيْكِ تَوْرَاةً حَدِيثَةً، وَعِبَادًا مُتَهَجِّدِينَ سونك حُدُودًا سُجُودًا يَحِنُّونَ اِلَيْكِ حَنِينَ الْحَمَامَةِ اِلٰى بَيْضَتِهَا، وَيَدُفُّونَ اِلَيْكِ دُفُوفَ النُّسُورِ، مَنْ طَافَ بِكِ سَبْعًا كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مُحَرَّرَةٍ، وَمَا مِنْ حَالِقٍ يَحْلِقُ عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ اِلَّا كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

* * سلیمان بن یسار نے کعب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے بیت المقدس کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے بیت المقدس کی فضیلت کے بارے میں بتایا' پھر اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے . . اے ابوعباس! آپ بیت المقدس کا ذکر تو کثرت سے کرتے ہیں' لیکن بیت اللہ کا ذکر کثرت سے نہیں کرتے ہیں۔ تو کعب نے اُس سے کہا: اُس ذات کی قسم ہے! جس کے دستِ قدرت میں کعب کی جان ہے' اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسا گھر نہیں بنایا' جو اس گھر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے جن کے ذریعہ یہ کلام کرے گا اور اس کا ایک ذہن بھی ہے' جس کے ذریعہ یہ باتوں کو محفوظ رکھتا ہے' اس پر ابوحفص نامی ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابواسحاق! آپ ہمیں مسلسل یہی بات بیان کر رہے ہیں' کیا کوئی پتھر کلام کر سکتا ہے؟ تو کعب نے کہا: اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! خانۂ کعبہ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی' اُس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میری زیارت کرنے والے لوگ کم ہو گئے ہیں' میرے ہاں آنے والے لوگ کم ہو گئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی طرف یہ وحی کی کہ میں تم پر نئی تورات نازل کروں گا اور ایسے بندوں کو نازل کروں گا' جو تمہاری طرف اہتمام کے ساتھ سجدے کرتے ہوئے آئیں گے اور تم پر یوں مہربان ہوں گے' جس طرح کبوتری اپنے انڈوں پر ہوتی ہے اور وہ تمہاری طرف یوں تیزی سے آئیں گے' جس طرح عقاب تیزی سے جاتا ہے' جو شخص

تمہارا سات مرتبہ طواف کر لے گا تو یہ اُس کے لیے غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوگا اور جو شخص اس گھر کے قریب سر منڈوائے گا تو اُسے ہر ایک بال کے عوض میں قیامت کے دن نور نصیب ہوگا۔

8829 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ، مِنْ وَلَدِ اُمِّ سَلَمَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ بِمِنًى مِنْ آخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، تُوُفِّيَ ابْنُ اُخْتِنَا اَفَتَقْبُرُهُ؟ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ اَدْفِنَ رَجُلًا لَمْ يُذْنِبْ مُنْذُ غُفِرَ لَهُ

✵✵ معمر نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایامِ تشریق کے آخر میں ایک شخص کا منٰی میں انتقال ہو گیا' ایک شخص آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! ہمارے بھانجے کا انتقال ہو گیا ہے' کیا آپ اسے قبر میں اُتاریں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایسے شخص کو دفن کرنے کے لیے کون سی چیز میرے لیے رکاوٹ بنے گی؟ جس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا' کیونکہ اُس کی تو مغفرت ہو چکی ہے۔

8830 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاَنْصَارِ، وَالْآخَرُ مِنْ ثَقِيفٍ، فَسَبَقَهُ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلثَّقَفِيِّ: يَا اَخَا ثَقِيفٍ، سَبَقَكَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: الْاَنْصَارِيُّ: اَنَا اَبْدَاُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَخَا ثَقِيفٍ، سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ، وَاِنْ شِئْتَ اَنَا اَخْبَرْتُكَ بِمَا جِئْتَ تَسْاَلُ عَنْهُ قَالَ: فَذَاكَ اَعْجَبُ اِلَيَّ اَنْ تَفْعَلَ قَالَ: فَاِنَّكَ جِئْتَ تَسْاَلُ عَنْ صَلَاتِكَ، وَعَنْ رُكُوعِكَ، وَعَنْ سُجُودِكَ، وَعَنْ صِيَامِكَ، وَتَقُوْلُ مَاذَا لِيْ فِيهِ؟ قَالَ: اِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ: " فَصَلِّ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ وَنَمْ وَسَطَهُ قَالَ: فَاِنْ صَلَّيْتَ وَسَطَهُ فَاَنْتَ اِذًا قَالَ، فَاِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَرَكَعْتَ، فَضَعْ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ اِلٰى مِفْصَلِهِ، وَاِذَا سَجَدْتَ فَاَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْاَرْضِ قَالَ: وَصُمِ اللَّيَالِي الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ " ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ: سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ، وَاِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ قَالَ: فَذَاكَ اَعْجَبُ اِلَيَّ قَالَ: " فَاِنَّكَ جِئْتَ تَسْاَلُنِي عَنْ خُرُوجِكَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، فَتَقُوْلُ: مَاذَا لِيْ فِيهِ؟ وَجِئْتَ تَسْاَلُ عَنْ وُقُوفِكَ بِعَرَفَةَ، وَتَقُوْلُ مَاذَا لِيْ فِيهِ؟ وَعَنْ رَمْيِكَ الْجِمَارَ وَتَقُوْلُ: مَاذَا لِيْ فِيهِ " قَالَ: اِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ: " فَاَمَّا خُرُوجُكَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ وَطْاَةٍ تَطَاُهَا رَاحِلَتُكَ، يَكْتُبُ اللّٰهُ لَكَ حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْكَ سَيِّئَةً، وَاَمَّا وُقُوفُكَ بِعَرَفَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ: هٰؤُلَاءِ عِبَادِي جَاءُوا شُعْثًا غُبْرًا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، يَرْجُونَ رَحْمَتِي وَيَخَافُونَ عَذَابِي، وَلَمْ يَرَوْنِي، فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِي، فَلَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ رَمْلِ عَالِجٍ، اَوْ مِثْلُ اَيَّامِ الدُّنْيَا، اَوْ مِثْلُ قَطْرِ السَّمَاءِ ذُنُوبًا غَسَلَهَا اللّٰهُ عَنْكَ، وَاَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ، فَاِنَّهُ مَذْخُورٌ لَكَ، وَاَمَّا حَلْقُكَ رَاْسَكَ، فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَسْقُطُ حَسَنَةً، فَاِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ، خَرَجْتَ مِنْ ذُنُوبِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ

اُمُّكَ "

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن میں سے ایک انصاری تھا اور دوسرا ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا' انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلے پہنچ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص سے فرمایا: اے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص! انصاری تم سے سبقت لے گیا ہے۔ تو انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اسے پہل کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص! تم اپنی ضرورت کے بارے میں دریافت کرو اور اگر تم چاہو' تو تم جس بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو' میں تمہیں اس بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اُس نے عرض کی: اگر آپ ایسا کر دیتے ہیں' تو یہ چیز مجھے زیادہ پسند ہو گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز کے بارے میں' اپنے رکوع کے بارے میں' اپنے سجدہ کے بارے میں اور اپنے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو' تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں یہ پتا چلے کہ تمہیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ اُس شخص نے عرض کی: جی ہاں! اُس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! (میرا مقصد یہی تھا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے ابتدائی حصہ میں اور اس کے آخری حصہ میں (نفل) نماز ادا کرو اور درمیانی حصہ میں سو جاؤ' لیکن اگر تم درمیانی حصہ میں نماز ادا کر لیتے ہو تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو' تو رکوع میں جاؤ اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کو کشادہ رکھو اور پھر اپنے سر کو اُٹھاؤ یہاں تک کہ ہر عضو اپنے جوڑ پر واپس آ جائے' جب تم سجدہ کرو تو اپنی پیشانی زمین پر جما کر رکھو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: تم چمکدار راتوں میں روزے رکھو' یعنی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو۔

پھر آپ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے' آپ نے فرمایا: تم اپنی ضرورت کے بارے میں دریافت کرو' لیکن اگر تم چاہو' تو میں تمہیں اس بارے میں بتا دیتا ہوں! اُس نے عرض کی: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہو گی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو کہ تمہارا گھر سے نکل کر بیت اللہ کی طرف جانا' اس کا تمہیں کیا اجر ملے گا اور تم عرفہ میں وقوف کرنے کے حوالے سے دریافت کرنے کے لیے آئے ہو کہ اس کا تمہیں کیا اجر ملے گا اور تم جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو کہ مجھے اس کا کیا اجر ملے گا' اُس نے عرض کی: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کو ہمراہ مبعوث کیا ہے! (میرا مقصد یہی ہے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تمہارے اپنے گھر سے نکلنے کا تعلق ہے کہ بیت الحرام تک جانے کا قصد ہو' تو تمہاری اونٹنی کے اُٹھائے ہوئے ہر ایک قدم کے عوض میں' اللہ تعالیٰ تمہارے نامۂ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرے گا' تمہارے ایک گناہ کو مٹا دے گا' جہاں تک تمہارے عرفہ میں وقوف کرنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ (عرفہ کی شام) آسمانِ دنیا پر نزول کرتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے جو بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلود جسم کو لے کر آئے ہیں' دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں' یہ میری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' میرے عذاب سے ڈرتے ہیں' انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہے تو ان کا یہ حال ہے' اگر یہ دیکھ لیں تو کیا ہو گا!

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر تمہارے ریت کے ذرّوں جتنے یا دنیا کے ایام جتنے' یا آسمان سے (بارش کے) قطروں

جتنے گناہ ہوں' تو اللہ تعالیٰ تمہارے وہ گناہ ختم کر دے گا' جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے تو یہ تمہارے لیے ذخیرہ ہو جائے گا' جہاں تک تمہارے اپنے سر کو مونڈنے کا تعلق ہے تو تمہیں گرنے والے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گا' پھر جب تم بیت اللہ کا طواف کر لو گے' تو تم گناہوں سے یوں پاک ہو جاؤ گے' جس طرح اُس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

8831 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَمَّنْ، سَمِعَ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا خِلَاسُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، فَيَغْفِرُ لَكُمْ اِلَّا التَّبِعَاتِ فِيْمَا بَيْنَكُمْ، وَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ، وَاَعْطٰى مُحْسِنَكُمْ مَا سَاَلَ، انْدَفِعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَاِذَا كَانَ بِجَمْعٍ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِصَالِحِكُمْ، وَشَفَّعَ صَالِحَكُمْ فِيْ طَالِحِكُمْ، تَنْزِلُ الْمَغْفِرَةُ فَتَعُمُّهُمْ، ثُمَّ تُفَرَّقُ الْمَغْفِرَةُ فِي الْاَرَضِيْنَ فَتَقَعُ عَلٰى كُلِّ تَائِبٍ مِمَّنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَيَدَهُ، وَاِبْلِيْسُ وَجُنُوْدُهُ عَلٰى جِبَالِ عَرَفَاتٍ يَنْظُرُوْنَ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِهِمْ، فَاِذَا نَزَلَتِ الْمَغْفِرَةُ دَعَا هُوَ وَجُنُوْدُهُ بِالْوَيْلِ وَيَقُوْلُ: كُنْتُ اَسْتَفِزُّهُمْ حِقَبًا مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ جَائَتِ الْمَغْفِرَةُ فَغَشِيَتْهُمْ فَيَتَفَرَّقُوْنَ وَهُمْ يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ "

✱✱ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ اس دن میں تم پر بڑی مہربانی کرتی ہے اور تمہاری مغفرت کر دیتا ہے' ماسوائے اُن کے جو تمہارے درمیان کوتاہیاں ہوتی ہیں' وہ تمہارے بُرے شخص کو تمہارے اچھے شخص کے سپرد کر دیتا ہوں اور تمہارے اچھے شخص کو وہ عطا کرتا ہے جو وہ مانگتا ہے' تو تم لوگ بسم اللہ پڑھ کر روانہ ہو جاؤ' پھر مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک لوگوں کی مغفرت کر دی ہے اور تمہارے بُرے لوگوں کے بارے میں تمہارے نیک لوگوں کی سفارش کو قبول کر لیا ہے' مغفرت نازل ہوئی اور سب لوگوں کو محیط ہو گئی' پھر مغفرت کو زمین میں تقسیم کیا گیا اور یہ ہر اُس شخص پر واقع ہو گئی' جو توبہ کرنے والا تھا' جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی حفاظت کی' ابلیس اور اُس کا لشکر عرفات کے پہاڑوں پر یہ دیکھ رہے تھے' جو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ کر رہا ہے' جب مغفرت نازل ہوئی' تو اُس نے اور اُس کے لشکر نے بربادی کی چیخ و پکار شروع کر دی اور یہ کہنا شروع کیا: میں ایک عرصہ سے انہیں گمراہ کرتا رہا' لیکن پھر مغفرت آئی اور اُس نے ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا' پھر وہ لوگ بکھر جاتے ہیں اور بربادی اور تباہی کو پکارتے رہتے ہیں (یعنی یہ کہتے ہیں: ہم برباد ہو جائیں)''۔

8832 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ عَبْلَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَوْمٌ اِبْلِيْسُ فِيْهِ اَدْحَرَ، وَلَا اَدْهَقَ، وَلَا هُوَ اَغْيَظَ لَهُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، مِمَّا يَرٰى مِنْ نُزُوْلِ الرَّحْمَةِ، وَتَجَاوُزِ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْاُمُوْرِ الْعِظَامِ، اِلَّا مَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ. قِيْلَ: وَمَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: اِنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ

٭٭ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے' جس دن میں ابلیس عرفہ کے دن سے زیادہ رسوا' غمگین اور غضبناک ہوتا ہو' کیونکہ وہ اس دن میں رحمت کو نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہوں سے درگزر کرنے کو دیکھتا ہے' یا پھر ابلیس غزوۂ بدر کے دن غضب ناک ہوا تھا۔ عرض کی گئی: اُس نے غزوۂ بدر کے دن کیا دیکھا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا کہ وہ فرشتوں کی صف بندی کر رہے ہیں''۔

8833 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ، یُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَجُلٍ حَجَّ وَاَكْثَرَ، اَيَجْعَلُ نَفَقَتَهُ فِیْ صِلَةٍ اَوْ عِتْقٍ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَوَافُ سَبْعٍ لَا لَغْوَ فِيهِ يَعْدِلُ رَقَبَةً

٭٭ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا 'جو حج کر لیتا ہے اور ایک سے زیادہ مرتبہ حج کر لیتا ہے (تو وہ اگلی مرتبہ نفلی حج کرنے کی بجائے) کیا اپنے خرچ کو صلہ رحمی یا غلام آزاد کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات مرتبہ یوں طواف کرنا' کہ درمیان میں کوئی لغو حرکت نہ ہو' یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہی ہوتا ہے۔

8834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: مَنْ اَمَّ هٰذَا الْبَيْتَ يُرِيْدُ دُنْيَا اَوْ آخِرَةَ اَعْطِيَتُهُ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جو شخص اس بیت اللہ کا قصد کرتا ہے' تو وہ دنیا چاہتا ہے' یا آخرت! میں اُسے وہ عطا کر دیتا ہوں۔

8835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ كَعْبٍ: اَنَّ هٰذَا الْبَيْتَ اشْتَكَى الْخَرَابَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّ لَهُ لِسَانًا يَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَقَلْبٌ يَعْقِلُ بِهِ، فَقَالَ: سَاُبْدِلُكَ بِتَوْرَاةٍ، وَاَجْعَلُ لَكَ عُمَّارًا، يَتَعَطَّفُونَ عَلَيْكَ، كَمَا تَتَعَطَّفُ الظِّئْرَةُ عَلٰى فُرُوخِهَا، وَيَدُفُّونَ اِلَيْكَ كَمَا تَدُفُّ النُّسُورُ اِلٰى اَوْكَارِهَا سلونك حُدُودًا سُجُودًا

٭٭ کعب بیان کرتے ہیں: اس ''گھر'' نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوگوں کی کمی کی شکایت کی' تو ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا اس کی زبان بھی ہے جس کے ذریعہ یہ کلام کرتا ہے؟ تو کعب نے جواب دیا: جی ہاں! اور اس کا ایک دل بھی ہے' جس کے ذریعہ یہ باتوں کو سمجھتا ہے' تو پروردگار نے فرمایا: میں تورات کی جگہ تمہیں (قرآن) عطا کروں گا اور تمہارے لیے ایسے آباد کرنے والے بنا دوں گا' جو تم پر یوں مہربان ہوں گے' جس طرح دودھ پلانے والی مادہ اپنے بچوں پر مہربان ہوتی ہے اور جس طرح عقاب اپنی رہائش کی طرف آتا ہے۔

بَابُ مَا اَقَلَّ الْحَاجَّ، وَمَالَا يُقْبَلُ فِي الْحَجِّ مِنَ الْمَالِ

باب: حاجی لوگ کتنے کم ہیں اور حج میں کون سا مال قبول نہیں ہوتا؟

8836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ مَا اَكْثَرُ الْحَاجِّ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا اَقَلَّهُمْ؟ قَالَ: فَرَاَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا عَلٰى بَعِيرٍ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ، خِطَامُهُ حَبْلٌ، فَقَالَ: لَعَلَّ هٰذَا!

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں یہ کہا: حاجی کتنے زیادہ ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کتنے کم ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اونٹ پر سوار دیکھا جس کا پالان پرانا سا تھا اور اُس کی لگام رسّی کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید یہ شخص (اُن کم حاجیوں میں شامل ہے)۔

8837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا الْعِرَاقِيَّ يَقُولُ: الْحَاجُّ قَلِيلٌ، وَالرُّكْبَانُ كَثِيرَةٌ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے شریح عراقی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حاجی لوگ تھوڑے ہیں اور سوار لوگ زیادہ ہیں۔

8838 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ الْمُثَنّٰى يَقُولُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِذْ مَرَّتْ بِهٖ رِفْقَةٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، قَدْ اَحَفُّوا بِالْمَاءِ وَالْحَطَبِ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: مَا رَاَيْتُ اَشْبَهَ بِنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰؤُلَاءِ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران اہلِ یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ وہاں سے گزرے اُنہوں نے پانی اور لکڑیاں اُٹھائی ہوئی تھیں (یعنی وہ مل جل کر انہیں استعمال کرتے تھے) تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے ان لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھنے والے لوگ نہیں دیکھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارے (یعنی صحابہ کرام) کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

8839 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي

8839- صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتها' حدیث:1748' سنن الدارمی' ومن کتاب الرقاق' باب : فی اکل الطیب' حدیث:2672' الجامع للترمذی' الذبائح' ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب : ومن سورۃ البقرۃ' حدیث:2998' السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب صلاۃ الاستسقاء' باب الخروج من المظالم والتقرب الی اللہ تعالٰی بالصدقة ونوافل الخیر' حدیث:6011' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ' حدیث:8163' مسند ابن الجعد' فضیل بن مرزوق الرؤاسی الاغر' حدیث:1632' مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی' حدیث:168

حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا اَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ: (يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا) (المؤمنون: 51) ثُمَّ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) (البقرة: 172) " قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ رَجُلًا يُطِيلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ اِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ: يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَطَعَامُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغَذَا فِي الْحَرَامِ اَنَّى يَسْتَجِيبُ لَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے' اُس نے اہلِ ایمان کو وہی حکم دیا ہے جو حکم اُس نے رسولوں کو دیا ہے' اُس نے یہ فرمایا ہے:

''اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو''۔

پھر اُس نے (اہلِ ایمان سے) ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! ہم نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اُس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے (یعنی حج کے لیے جاتا ہے) اُس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' وہ غبار آلود ہوتا ہے' وہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اُس کا کھانا بھی حرام ہوتا ہے' اُس کا لباس بھی حرام ہوتا ہے اور وہ حرام (کمائی کے ساتھ) سفر کرتا ہے تو اُس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی؟۔

8840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِی اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: "اَرْبَعٌ فِي اَرْبَعٍ: لَا يُقْبَلُ فِي حَجٍّ، وَلَا عُمْرَةٍ، وَلَا جِهَادٍ، وَلَا صَدَقَةٍ: الْخِيَانَةُ، وَالسَّرِقَةُ، وَالْغُلُوْلُ، وَمَالُ الْيَتِيمِ "

✵✵ ابوادریس خولانی فرماتے ہیں: چار چیزیں' چار چیزوں میں ہیں: حج' عمرہ' جہاد اور صدقہ میں' خیانت' چوری' مالِ غنیمت میں خیانت اور یتیم کے مال کی (حرام کمائی قبول نہیں ہوتی)۔

8841 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، رَجُلٌ مُسْتَعْمَلٌ عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَاَصَابَ مِنْهَا فَحَجَّ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا سَرَقَ مَتَاعَ الْحَاجِّ فَحَجَّ بِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: غَفَرَ اللّٰهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَاِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ لِلْمَسَاكِينِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ایک شخص زکوٰۃ کی وصولی کا نگران بنتا ہے' وہ اُس میں سے کچھ رقم حاصل کر کے اُس کے ذریعہ حج کر سکتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر کوئی شخص حاجیوں کا سامان چوری کر کے اُس کے ذریعہ حج کر لے (تو اُس کا کیا حکم ہوگا؟) اُس شخص نے کہا:

اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ مغفرت کرے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ صدقات غریبوں کا حق ہوتے ہیں۔

بَابُ الْجِوَارِ وَمُكْثُ الْمُعْتَمِرِ

باب: جوار اور عمرہ کرنے والے شخص کا ٹھہرنا

8842 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِثَلَاثٍ

❊❊ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''باہر سے آنے والے شخص کو مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہرنا چاہیے''۔

8843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْاَلُ جُلَسَائَهُ وَهُوَ اَمِيرٌ بِالْمَدِينَةِ، مَا سَمِعْتُمْ فِي الْمُقَامِ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ لَهُ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: قَالَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ

❊❊ عبدالرحمٰن بن حمید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنے ساتھیوں سے دریافت کرتے ہوئے سنا' وہ اُن دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے' مکہ میں قیام کرنے کے بارے میں آپ لوگوں نے کیا سنا ہوا ہے؟ تو سائب بن یزید نے اُن سے کہا کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باہر سے آنے والے شخص کو مناسک حج کی ادائیگی کے بعد تین دن ٹھہرنا چاہیے''۔

8844 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عِيسَى قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتَى مَكَّةَ قَضَى نُسُكَهُ قَالَ: لَسْتِ بِدَارِ مُكْثٍ وَلَا اِقَامَةٍ

❊❊ موسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ تشریف لاتے تھے تو مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد یہ فرماتے تھے: تم کسی ایسی جگہ پر نہیں ہو' جہاں ٹھہرا جائے اور اقامت اختیار کی جائے۔

8845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ قَالَا: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُجُّونَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ، وَيَعْتَمِرُونَ وَلَا يُجَاوِرُونَ

❊❊ حسن اور محمد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب حج کرنے کے بعد واپس چلے جاتے تھے اور عمرہ کرنے کے بعد وہاں ٹھہرتے نہیں تھے۔

8846 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ اِذَا اعْتَمَرَ اَقَامَ ثَلَاثًا

✲ ✲ قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ عمرہ کرنے کے بعد تین دن (مکہ میں) ٹھہرتے تھے۔

8847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ الِاخْتِلَافُ اِلَى مَكَّةَ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْجِوَارِ، وَكَانُوا يَسْتَحِبُّوْنَ اِذَا اعْتَمَرُوا اَنْ يُقِيمُوا ثَلَاثًا

✲ ✲ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مکہ آتے جاتے رہنا لوگوں کے نزدیک وہاں رہائش اختیار کرنے سے زیادہ پسندیدہ تھا' وہ لوگ یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ عمرہ کرنے کے بعد وہ لوگ تین دن وہاں ٹھہریں۔

8848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: لَاَنْ اُقِيمَ لِحَامَ اَعْيُنٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُقِيمَ بِمَكَّةَ

✲ ✲ امام شعبی فرماتے ہیں: میں ''لحام اعین'' میں مقیم ہو جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں مکہ میں مقیم ہو جاؤں۔

8849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَكْرَهُ الْجِوَارَ بِمَكَّةَ، قَالَ زَكَرِيَّا: فَسَاَلْتُ جَابِرًا لِمَ ... عَامِرٌ يَكْرَهُ الْجِوَارَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خُزَاعَةَ: اِنَّ مَنْ اَقَامَ مِنْكُمْ فِيْ اَهْلِهِ فَهُوَ مُهَاجِرٌ اِلَّا اَنْ يَسْكُنَ اِلَّا فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ

✲ ✲ زکریا بن ابوزائدہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو سنا' وہ مکہ میں (ضرورت سے زیادہ) ٹھہرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ زکریا بیان کرتے ہیں: میں نے جابر سے دریافت کیا: امام شعبی مکہ میں (زیادہ ٹھہرنے کو کیوں ناپسند کرتے ہیں؟) اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس تحریر کی وجہ سے' جو آپ نے خزاعہ قبیلہ کے لوگوں کو لکھی تھی'

''تم میں سے جو شخص اپنے اہلِ خانہ سمیت وہاں اقامت اختیار کرتا ہے تو وہ مسافر شمار ہوگا' ماسوائے اس کے کہ وہ وہاں سکونت اختیار کر لے' تاہم حج اور عمرہ کا حکم مختلف ہے''۔

8850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَابْنَ عُمَرَ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا ذَكَرَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَحُجُّونَ، ثُمَّ يُجَاوِرُونَ، وَيَعْتَمِرُونَ وَيَحُجُّونَ

✲ ✲ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا) ان حضرات کو دیکھا کہ یہ لوگ حج کے لیے آتے تھے مکہ میں ٹھہر جاتے تھے' عمرہ کرتے تھے اور پھر حج کرتے تھے۔

8851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: " قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: اَقِمْ بِهٰذِهِ الْاَرْضِ يَعْنِيْ بِمَكَّةَ، وَاِنْ اَكَلْتَ الْعِضَاهَ اَوْ وَرَقَ الشَّجَرِ

✲ ✲ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: محمد بن علی نے مجھ سے فرمایا: تم اس سرزمین پر مقیم ہو جاؤ یعنی مکہ میں مقیم ہو جاؤ' خواہ تمہیں کانٹے یا درختوں کے پتے کھانے پڑیں۔

8852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا ذَرٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَيْهِمْ فَاَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ

٭٭ سفیان بن عیینہ نے اہلِ مکہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کے لیے تشریف لائے تو اُن لوگوں کے ہاں ٹھہرے وہ تین دن تک وہاں مقیم رہے پھر تشریف لے گئے۔

8853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا تَسْكُنْ مَكَّةَ، وَكَانَ عُثْمَانُ رَجُلًا جَمِيلًا قَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يُرِيدُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَدْفَعَ اللّٰهُ عَنِّي قَالَ: لَسْتُ اَعْنِي ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ اِذَا سَكَنْتَ فِي الْحَرَمِ اَوْشَكْتَ اَنْ تَعْمَلَ فِيهِ مَا يُعْمَلُ فِي الْحِلِّ، اِذَا طَالَ عَلَيْكَ، وَالْخَطَاُ فِيهِ اَكْثَرُ

٭٭ ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا: تم مکہ میں سکونت اختیار نہ کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: عثمان ایک اچھے آدمی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے اس بات کا ارادہ کیا تھا تو میں نے کہا: اے ابومحمد! میں تو یہ ارادہ رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے پرے کردے گا' اُنہوں نے کہا: میں یہ مراد نہیں لے رہا بلکہ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جب تم حرم میں سکونت اختیار کروتو عنقریب تم اس میں بھی وہی کام کرنے لگو گے جو حرم کی حدود سے باہر کیے جاتے ہیں' اس صورت میں جبکہ تمہاری عمر طویل ہو' تو اس میں تمہاری بُرائیاں زیادہ ہوجائیں گی۔

بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْبَيْتِ

باب: بیت اللہ کے لیے تحفہ بھجوانا

8854 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: بُعِثَ مَعِي بِخَوَاتِيمَ مِنَ الْبَصْرَةِ لِلْبَيْتِ، فَضَاعَتْ، فَسَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ: هَلْ فِيهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ: لَا، ثُمَّ قَالَ: وَمَا يَصْنَعُونَ بِالْهَدِيَّةِ اِلَى الْبَيْتِ؟ لَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُهْدِيَ اِلَى هٰذَا الْبَيْتِ مِائَةَ اَلْفٍ، وَلَوْ سَالَ عَلَيَّ هٰذَا الْوَادِي مَالًا مَا اَهْدَيْتُ اِلَى الْبَيْتِ مِنْهُ شَيْئًا

٭٭ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: بصرہ سے کچھ انگوٹھیاں میرے ساتھ بیت اللہ کی طرف بھجوائی گئیں' وہ ضائع ہو گئیں تو میں نے قاسم بن محمد سے دریافت کیا: کیا اس میں کوئی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اُنہوں نے فرمایا: بیت اللہ کی طرف تحفہ بھیج کر وہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ میں ایک درہم صدقہ کردوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں تحفہ کے طور پر ایک لاکھ درہم بیت اللہ کی طرف بھجواؤں' اگر میرے پاس مال کی ایک وادی ہو' تو میں اُس میں سے کوئی بھی چیز بیت اللہ کی طرف نہیں بھجواؤں گا۔

8855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ: اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُهْدِىَ اِلَى الْكَعْبَةِ كَذَا وَكَذَا لِشَىْءٍ سَمِعْتُهُ

٭٭ عبدالرحمٰن بن قاسم نے قاسم کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں ایک درہم صدقہ کر دوں یہ میرے لیے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں خانۂ کعبہ کی طرف یہ یہ چیزیں تحفہ کے طور پر بھجواؤں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن چیزوں کا ذکر بھی کیا تھا' جو میں نے سنا تھا۔

8856 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ، اَوْ غَيْرُهُ، اَخْبَرَهُ قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَلَّمْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَهُ عَنِ الْهَدِيَّةِ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: جَعَلْتُ عَلَىَّ نَذْرًا اَنْ اُهْدِىَ لَهُ - اِذْ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَمَا يَصْنَعُ الْبَيْتُ بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُهُ قَالَ: فَاَوْفِ مَا قُلْتَ: فَقُلْتُ: وَاَنَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: وَاَنْتَ اَيْضًا قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَوْفِ وَقَدْ اَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُوَفِّيَاهُ

٭٭ ابراہیم بن ابوبکر' یا شاید کوئی اور صاحب بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر بیٹھا' میں نے اُنہیں سلام کیا' میں اُن سے خانۂ کعبہ کی طرف تحفہ بھجوانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا: میں نے اپنے ذمہ یہ نذر مانی تھی کہ میں خانۂ کعبہ تحفہ بھجواؤں گا۔ اسی دوران ایک اور شخص نے اُن سے (یہی مسئلہ) دریافت کر لیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: خانۂ کعبہ اس کا کیا کرے گا؟ اُس شخص نے کہا: لیکن میں تو ایسا کر چکا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جو کہا ہے اُسے پورا کر لو۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے بھی یہی کیا ہے! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے بھی؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: تو تم پورا کر لو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن دونوں کی اس بات کا انکار کیا' لیکن اُن دونوں کو یہ ہدایت بھی کی کہ وہ اس کو پورا کر لیں۔

8857 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنِ امْرَاَتِهِ قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَسُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ اَهْدَى اِلَى الْبَيْتِ شَيْئًا، فَقَالَتْ: لِيَجْعَلُوْهُ فِى الْمَسَاكِيْنِ، فَاِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ يُنْفَقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِ اللّٰهِ

٭٭ قیس بن ابوحازم اپنی اہلیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو خانۂ کعبہ کی طرف کوئی چیز تحفہ کے طور پر بھیجتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُن لوگوں کو چاہیے کہ وہ ایسی چیزیں غریبوں میں تقسیم کر دیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے خانۂ کعبہ پر خرچ کیا جائے گا۔

8858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اَهْدَيْتَ اِلَى الْبَيْتِ

شَيْئًا فَاجْعَلْهُ فِي الطِّيبِ الَّذِي تُطَيِّبُ بِهِ

✳✳ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم خانۂ کعبہ کی طرف کوئی چیز تحفہ کے طور پر بھیجو' تو اُسے خوشبو میں بسا کے بھیجو' جو خوشبو تم خود لگاتے ہو۔

بَابُ طَوَافِ الْمَرْاَةِ مُنْتَقِبَةً

باب: عورت کا نقاب کر کے طواف کرنا

8859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا كَانَتْ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ مُنْتَقِبَةً

✳✳ صفیہ بنت شیبہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے نقاب کر کے رکھتی تھیں۔

8860 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: كَرِهَ اَنْ تَطُوفَ الْمَرْاَةُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ مُنْتَقِبَةً وَيَاْخُذُ سُفْيَانُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ، وَذَكَرَ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ

✳✳ جابر بن زید بیان کرتے ہیں: عورت کے لیے نقاب کر کے خانۂ کعبہ کا طواف کرنا مکروہ ہے۔

سفیان ثوری نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے' اُنہوں نے ابن جریج کی نقل کردہ روایت حسن بن مسلم کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

8861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ: كَرِهَ اَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَهِيَ مُنْتَقِبَةً

✳✳ طاؤس اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ عورت نقاب کر کے بیت اللہ کا طواف کرے۔

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ، وَاَوَّلُ مَنْ نَصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ

باب: حرم کی فضیلت اور سب سے پہلے کس شخص نے حرم کی حدود کی نشاندہی کی؟

8862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ اَبِي يَزْعُمُ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ اَوَّلَ مَنْ نَصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے حرم کی حدود کی نشاندہی کی تھی۔

8863 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: اِبْرَاهِيمُ اَوَّلُ

مَنْ نَصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ

* * محمد بن اسود بیان کرتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے حرم کی حدود کی نشاندہی کی تھی۔

8864 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَوَّلُ مَنْ نَصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ، وَاَشَارَ لَهُ جِبْرِيلُ اِلَى مَوَاضِعِهَا . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي عَنْهُ اَيْضًا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَمِيمَ بْنَ اَسَدٍ جَدَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ تَمِيمٍ فَجَدَّدَهَا

* * محمد بن اسود بیان کرتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے حرم کی حدود کی نشانی کی تھی' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُن جگہوں کے بارے میں اُنہیں اشارہ کرکے بتایا تھا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُن کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تمیم بن اسد کو' جو عبدالرحمٰن بن مطلب بن تمیم کے دادا ہیں' اُنہیں یہ حکم دیا تھا' تو اُنہوں نے ان نشانات کی تجدید کی تھی۔

8865 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُصِيبُونَ فِي الْحَرَمِ شَيْئًا اِلَّا عُجِّلَ لَهُمْ، ثُمَّ قَدْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ رَاَيْتُمْ، ثُمَّ يُوشِكُ اَنْ لَا يُصِيبَ اَحَدٌ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا عُجِّلَ لَهُ، حَتّٰى لَوْ عَاذَتْ بِهِ اَمَةٌ سَوْدَاءُ لَمْ يَعْرِضْ لَهَا اَحَدٌ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ حرم کی حدود میں جب بھی کسی چیز پر حملہ کرتے تھے تو ان پر وبال نازل ہوتا تھا' پھر وہ صورتِ حال آ گئی جو تم دیکھ رہے ہو' عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ کوئی بھی شخص یہاں کسی پر حملہ کرے گا' تو اسے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا' یہاں تک کہ اگر کوئی سیاہ فام لڑکی بھی یہاں پناہ مانگے گی' تو کوئی شخص اُس کے درپے نہیں ہوگا۔

8866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو نُجَيْحٍ، عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى: " اَنَّ اَمَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَاذَتْ بِالْبَيْتِ فَجَاءَتْ سَيِّدَتُهَا فَجَذَبَتْهَا فَشُلَّتْ يَدُهَا قَالَ: وَلَقَدْ جَاءَ الْاِسْلَامُ وَاِنَّ يَدَهَا لَشَلَّاءُ "

* * حویطب بن عبدالعزیٰ بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں ایک کنیز نے بیت اللہ کی پناہ لی' اُس کی مالکن آئی' اُس نے اُس کنیز کو کھینچا تو اُس کی مالکن کا ہاتھ شل ہو گیا' پھر اُس کے بعد اسلام آ گیا' لیکن اُس عورت کا ہاتھ مسلسل شل رہا۔

8867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: " بَرَقَ سَاعِدُ امْرَاَةٍ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَوَضَعَ رَجُلٌ يَدَهُ عَلَى سَاعِدِهَا، فَاُلْزِقَتْ يَدُهُ بِيَدِهَا، فَاَتَى رَجُلٌ فَقَالَ: اِيتِ الْمَكَانَ الَّذِي فَعَلْتَ فِيهِ فَعَاهِدْ رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ اَنْ لَا تَعُودَ قَالَ: فَفَعَلَ فَاُطْلِقَ "

* * عبدالرحمٰن بن سابط بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایک عورت بیت اللہ کا طواف کررہی تھی' اُس کی پنڈلی سے کپڑا ہٹا تو ایک شخص نے اپنا ہاتھ اُس کی پنڈلی پر رکھ لیا' تو اُس شخص کا ہاتھ اُس کے ساتھ چپک گیا' پھر ایک شخص آیا اور اُس سے کہا: تم اُس جگہ جاؤ' جہاں تم نے یہ حرکت کی ہے اور اس گھر کے پروردگار سے یہ عہد کرو کہ تم دوبارہ یہ حرکت نہیں کرو گے' اُس شخص نے ایسا ہی کیا' تو اُس کا ہاتھ چھوٹا۔

8868 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَزْوَرَةِ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ خَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ الْاَرْضِ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنَّ اَهْلَكِ اَخْرَجُونِي مَا خَرَجْتُ،

* * ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ "حزورہ" کے مقام پر ٹھہرے (اور آپ نے مکہ کو مخاطب کر کے یہ فرمایا:) میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم اللہ کی زمین میں سب سے بہتر ہو اور زمین میں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو' اگر تمہارے رہنے والوں نے مجھے مجبور نہ کیا ہوتا' تو میں (یہاں سے) نہ نکلتا۔

8869 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَشْيَاخَنَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ خَيْرُ بِلَادِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے مشائخ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے (مکہ کو مخاطب کر کے) یہ بات ارشاد فرمائی: "مجھے یہ بات پتا ہے کہ تم اللہ کے شہروں میں سب سے بہتر ہو"
اُس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند حسبِ سابق روایت ذکر کی ہے۔

بَابُ الْخَطِيئَةِ فِي الْحَرَمِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ

باب: حرم کی حدود میں کوئی گناہ کرنا اور بیت المعمور کا تذکرہ

8870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُولُ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بِعَرَفَةَ، وَمَنْزِلُهُ فِي الْحِلِّ، وَمُصَلَّاهُ فِي الْحَرَمِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ: لِاَنَّ الْعَمَلَ فِيهِ اَفْضَلُ، وَالْخَطِيئَةَ اَعْظَمُ فِيهِ

* * مجاہد فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو عرفہ میں دیکھا' اُن کی رہائشی جگہ حرم کی حدود سے باہر تھی اور جائے نماز حرم کی حدود کے اندر تھی' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ حرم کی حدود میں عمل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور گناہ کرنا زیادہ برا شمار ہوتا ہے۔

8871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَاَنْ اُخْطِئَ سَبْعِينَ خَطِيئَةً بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُخْطِئَ خَطِيئَةً وَاحِدَةً بِمَكَّةَ

✽ ✽ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ''رکبہ'' (یہ طائف میں موجود ایک وادی ہے) میں ستر گناہ کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں مکہ میں ایک گناہ کروں۔

8872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَذَّرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُرَيْشًا، وَكَانَ بِهَا ثَلَاثَةُ اَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ فَهَلَكُوا: لَاَنْ اُخْطِءَ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَطِيئَةً بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُخْطِءَ خَطِيئَةً وَاحِدَةً اِلٰى رُكْنِهَا

✽ ✽ ابن جریج اور مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قریش کو ڈرایا' وہاں عربوں کے تین قبیلے تھے جو ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ''رکبہ'' میں بارہ گناہ کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں اس کے ایک کنارے پر ایک گناہ کروں۔

8873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ اَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: الْبَيْتُ وَزَّانُ عَرْشِ اللّٰهِ، لَوْ وَقَعَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ وَقَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سِطَةُ الْاَرْضِ وَمِنْهُ دُحِيَتْ

✽ ✽ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: بیت اللہ' اللہ تعالیٰ کے عرش کا وزن کرنے والا ہے' اگر بیت المعمور گر جائے' تو عین بیت اللہ کے اوپر آئے گا اور بیت اللہ زمین کا وسط ہے اور اسی سے زمین کو پھیلایا گیا۔

8874 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ يُقَالُ لَهُ الضُّرَاحُ وَهُوَ عَلَى الْبَيْتِ الْحَرَامِ، لَوْ سَقَطَ سَقَطَ عَلَيْهِ يَعْمُرُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ لَمْ يَرَوْهُ قَطُّ، وَاِنَّ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ لَحَرَمًا عَلٰى قَدْرِ حَرَمِهِ

✽ ✽ کریب' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیت المعمور وہ ہے' جو آسمان میں ہے' جسے ''ضراح'' کہا جاتا ہے اور وہ بیت الحرام کے عین مدمقابل ہے' اگر وہ گرے' تو عین اُس کے اوپر آ کر گرے گا' روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں' جنہوں نے پہلے کبھی اُسے نہیں دیکھا ہوتا اور ساتویں آسمان میں ایک حرم ہے' جو بیت اللہ کے حرم جتنا ہے۔

8875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ الْكَوَّاءِ، سَاَلَ عَلِيًّا عَنِ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ مَا هُوَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: ذٰلِكَ الضُّرَاحُ فِي سَبْعِ سَمَاوَاتٍ فِي الْعَرْشِ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ، لَا يَعُودُونَ اِلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✽ ✽ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابن کواء کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیت المعمور کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کیا چیز ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ''ضراح'' ہے' جو ساتویں آسمان میں عرش پر ہے' روزانہ ستر ہزار فرشتے اُس میں داخل ہوتے ہیں اور پھر قیامت تک اُن کی دوبارہ باری نہیں آئے گی۔

بَابُ الطَّوَافِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَفَضْلِهِ

باب: طواف کرنا' حجر اسود کا استلام کرنا اور اس کی فضیلت

8876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنَّ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ يَمْحَقُ الْخَطَايَا

✻✻ مجاہد فرماتے ہیں: حجر اسود کا اور رکن (یمانی) کا استلام کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

8877 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ مَسْحَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ يَحُطَّانِ الْخَطَايَا حَطًّا

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

8878 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِهِ، مَا حَاذَى بِالرُّكْنِ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم! ابن عباس کی جان جس کے دستِ قدرت میں ہے! جو بھی مسلمان بندہ رکن کے مدمقابل کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ سے جس بھی بھلائی کا سوال کرے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کرے گا۔

8879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، ابْنَ عَمِّ اَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اسْتِلَامُ الرُّكْنِ يَمْحَقُ الْخَطَايَا مَحْقًا

✻✻ ابو عبداللہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: رکن کا استلام' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

8880 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي سَعْدٍ الصَّنْعَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَاِنْ اَسْرَعَ قَالَ: وَاِنْ كَانَ اَسْرَعَ مِنَ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص رکن کا استلام کرتا ہے' پھر دعا مانگتا ہے' تو اُس کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: اگر چہ وہ تیزی سے دعا کرے؟ اُنہوں نے کہا: اگر چہ وہ چمکتی ہوئی بجلی سے زیادہ تیزی سے کرے۔

8881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ: اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ

لِرَجُلٍ: مَا وَضَعَ اَحَدٌ يَدَهُ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، ثُمَّ دَعَا اِلَّا كَادَ اَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ فَهَلُمَّ، فَلْنَضَعْ اَيْدِيَنَا، ثُمَّ نَدْعُو

* * عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: مجاہد نے ایک شخص سے کہا: جو بھی شخص اپنا ہاتھ رکن یمانی پر رکھ کر دعا کرتا ہے' تو اُس کی دعا مستجاب ہو جاتی ہے تو تم آگے آؤ' تاکہ ہم اپنا ہاتھ رکھ کر دعا کریں۔

8882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مِنْ اَبِيْ قُبَيْسٍ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَيْنَانِ، وَلِسَانَانِ، وَشَفَتَانِ، تَشْهَدَانِ لِمَنْ وَافَاهُمَا بِالْوَفَاءِ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: رکن اور مقام' قیامت کے دن جبل ابوقبیس سے زیادہ بڑے ہو کر آئیں گے' ان میں سے ہر ایک کی دو آنکھیں ہوں گی' دو زبانیں ہوں گی' دو ہونٹ ہوں گے اور یہ دونوں اُس شخص کے حق میں گواہی دیں گے جس نے اس کے حق کو مکمل ادا کیا تھا۔

8883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ: اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا بَيْنَ زَمْزَمَ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالنَّاسُ يَزْدَحِمُونَ عَلَى الرُّكْنِ فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ: اَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، هَذَا الْحَجَرُ قَالَ: قَدْ اَدْرِى وَلَكِنَّهُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ الَّتِى خَلَقَهَا اللّٰهُ بِيَدِهِ لَيُحْشَرَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ، وَشَفَتَانِ، وَلِسَانٌ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِالْحَقِّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ زمزم' رکن اور مقام کے درمیان بیٹھ گئے' لوگوں کا ہجوم رکن کے پاس تھا' اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں! یہ پتھر ہے' تو اُنہوں نے کہا: مجھے تو یہ پتا ہے کہ یہ جنت کا پتھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا کیا تھا' قیامت کے دن اسے اُٹھایا جائے گا تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی' دو ہونٹ ہوں گے اور ایک زبان ہو گی اور یہ ہر اُس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا تھا۔

8884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ اَنْ يُهَجِّرُوا اِلَى مِنًى، وَكَانُوا يُحِبُّونَ اَنْ يَسْتَلِمُوا الْحَجَرَ حِينَ يَقْدُمُونَ، وَحِينَ يَطُوفُونَ، وَحِينَ يَخْتِمُونَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، وَيَوْمَ النَّفْرِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ منیٰ جلدی چلے جائیں اور لوگ اس بات کو بھی پسند کرتے ہیں کہ جب وہ آئیں تو حجر اسود کا استلام کریں' اُس وقت جب وہ طواف کرتے ہیں اور جب وہ طواف ختم کرتے ہیں اور قربانی کے دن اور روانگی کے وقت (بھی حجر اسود کا استلام کریں)۔

8885 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ حِينَ يَسْتَفْتِحُ، وَحِينَ يَخْتِمُ، فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ كَبَّرَ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَى

* * حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہیں یہ بات پسند تھی کہ آدمی (طواف کے) آغاز میں اور

اختتام پر حجر اسود کا استلام کرے اگر وہ ایسا نہ کر پائے تو تکبیر کہہ کر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور چلا جائے۔

8886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَإِذَا حَاذَى بِالرُّكْنِ وَلَمْ يَسْتَلِمْهُ اسْتَقْبَلَهُ وَكَبَّرَ "،

❋ عبدالملک بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا' جب وہ رکن یمانی کے مدمقابل آتے تھے تو وہ اُس کا استلام نہیں کرتے تھے بلکہ اُس کی طرف رُخ کر کے تکبیر کہہ دیتے تھے۔

8887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

❋ اسی کی مانند روایت طاؤس کے بارے میں منقول ہے۔

8888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ اَنَّ: اِبْرَاهِيمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْحَجَرَ

❋ سفیان ثوری نے اپنے ایک ساتھی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی جب حجر اسود کی طرف رُخ کرتے تھے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔

8889 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَسْتَلِمَ الرُّكْنَ وَاِلَّا فَاسْتَقْبِلْهُ وَهَلِّلْ وَكَبِّرْ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَفْتَتِحَ بِالْحَجَرِ، وَيَخْتِمُ بِهِ فِى الطَّوَافِ الَّذِى يَرْمُلُ فِيهِ وَالطَّوَافِ الَّذِى يَحِلُّ فِيهِ، وَالطَّوَافِ الَّذِى يَنْفِرُ فِيهِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُزَاحِمَ عَلَى الْحَجَرِ فِى هَذِهِ الثَّلَاثَةِ: حِينَ يَسْتَلِمُهُ، وَيَفْتَتِحُ بِهِ، وَيَخْتِمُ بِهِ "

❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر تم سے ہو سکے' تو تم رکن کا استلام کرو' ورنہ اُس کی طرف رُخ کر کے لا الہ الا اللہ پڑھو اور تکبیر کہو۔ ابراہیم نخعی کو یہ بات پسند تھی کہ وہ رمل والے طواف اور عام رفتار سے چلنے والے طواف اور روانگی کے وقت کے طواف میں' آغاز حجر اسود سے کریں اور اختتام بھی اُسی پر کریں' اُنہیں یہ بات پسند تھی کہ وہ ان تین مواقع پر حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے ' حجر اسود کے مدمقابل آئیں' وہ اس سے آغاز کریں اور اسی پر اختتام کریں۔

8890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يَأْتِى الْمَقَامُ وَالْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ اَبِى قُبَيْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَهُ عَيْنَانِ، وَشَفَتَانِ، يُنَادِيَانِ بِاَعْلَى اَصْوَاتِهِمَا يَشْهَدَانِ لِمَنْ وَافَاهُمَا بِالْوَفَاءِ

❋ منہال بن عمرو نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن مقامِ ابراہیم اور حجر اسود' جبل ابوقبیس جتنے بڑے ہو کر آئیں گے' ان میں سے ہر ایک کی دو آنکھیں ہوں گی' دو ہونٹ ہوں گے اور یہ دونوں بلند آواز میں پکارتے ہوئے اُس شخص کے حق میں گواہی دیں گے' جس نے ان دونوں (کے حق کو) مکمل طور پر ادا کیا تھا۔

8891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تَسْتَلِمَ

الْحَجَرَ مِنْ قِبَلِ الْبَابِ اِذَا مَسَسْتَهُ بِيَدِكَ

* * مجاہد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم دروازہ کی سمت سے حجر اسود کا استلام کر لیتے ہو' جبکہ تم ہاتھ کے ذریعہ اُسے چھو لو۔

8892 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ سُفْيَانَ قَالَتْ: لَمَّا اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيثَاقَ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ - اَوْ آدَمَ - جَعَلَهُ فِي الرُّكْنِ، فَمِنَ الْوَفَاءِ بِعَهْدِ اللّٰهِ اسْتِلَامُ الْحَجَرِ

* * فاطمہ بنت سفیان بیان کرتی ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اولادِ آدم سے پختہ عہد لیا' تو اس عہد کو رکن میں رکھ دیا' تو اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ حجر اسود کا استلام کیا جائے۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ اسْتِلَامِهِ

باب: اُس کے استلام کے وقت کیا پڑھا جائے؟

8893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بَلَغَكَ مِنْ قَوْلٍ يُسْتَحَبُّ عِنْدَ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟ قَالَ: كَاَنَّهُ يَاْمُرُ بِالتَّكْبِيرِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک کسی کلمہ کے بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے' جسے حجر اسود کے استلام کے وقت پڑھنا مستحب ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ تکبیر کہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

8894 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حجر اسود کا استلام کرتے تھے تو بسم اللہ واللہ اکبر پڑھتے تھے۔

8895 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

8896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، كَانَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ سَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ، وَمَوَاقِفِ الذُّلِّ

* * معمر نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ حجر اسود کا استلام کرتے تھے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے' اللہ اکبر پڑھتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر' غربت اور ہر قسم کی ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

8897 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ، وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * عبید مکتب نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ حجر اسود کے استلام کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اے اللہ! میں تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت کی تصدیق کرتے ہوئے (یہ عمل کر رہا ہوں)''۔

8898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا اسْتَلَمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ، وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * ضحاک بن مزاحم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ جب استلام کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ پر ایمان رکھتے ہوئے تیری کتاب اور تیرے نبی کی تصدیق کرتے ہوئے (یہ عمل کر رہا ہوں)''۔

8899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ، اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ: اللّٰهُمَّ اِيفَاءً بِعَهْدِكَ، وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ حجر اسود کے استلام کے وقت یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تیرے عہد کو پورا کرنے کے لیے تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے (میں یہ عمل کر رہا ہوں)''۔

بَابُ الزِّحَامِ عَلَى الرُّكْنِ

باب: جب حجر اسود کے پاس ہجوم ہو (تو کیا' کیا جائے؟)

8900 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: كَيْفَ فَعَلْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ قَالَ: اَصَبْتَ

8900- موطا مالك' كتاب الحج' باب الاستلام في الطواف' حديث:814' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الحج' ما قالوا في الزحام على الحجر' حديث:16236' المعجم الكبير للطبراني' نسبة عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه' حديث:260' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه' حديث:5306

✻✻ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کر... ...بی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابومحمد! حجر اسود کے استلام کے بارے میں تم ...یا؟ تو اُنہوں نے عرض کی: دونوں طرح سے کیا' اُس کا استلام کیا بھی اور اُسے ترک بھی کر دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

8901 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمَرَةِ، فَاَذِنَ لَهُ فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ صَنَعْتَ فِيْ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ قَالَ: اَصَبْتَ

✻✻ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اجازت دے دی (جب وہ واپس آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: تم نے حجر اسود کے استلام میں کیا کیا تھا؟ اُنہوں نے عرض کی: ہر طرح سے کیا تھا' میں نے اُس کا استلام کیا بھی اور اُسے ترک بھی کر دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

8902 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ فِيْ رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ، مُنْذُ رَاَيْتُ، رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا

✻✻ سالم نے حضرت عبداللہ بن ... رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دو رکنوں کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے اُس کے بعد آسانی اور تنگی کسی بھی عالم میں' میں نے ان دو رکنوں کا استلام ترک نہیں کیا۔

8903 - آثارِ صحابہ: وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ . وَزَادَ نَافِعٌ قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُزَاحِمُ عَلَى الْحَجَرِ حَتّٰى يَرْعُفَ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَغْسِلُهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' تاہم نافع نے یہ بات زائد نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھرپور کوشش کر کے حجر اسود کے قریب جاتے تھے یہاں [illegible] نکسیر چلنے لگتی تھی' پھر وہ آ کر اُسے دھویا کرتے تھے۔

8904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ [illegible] ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا اَدَعُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ حَتّٰى يَرْعُفَ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَغْسِلُهُ

✻✻ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان دو (رکنوں) کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے' میں نے ان دونوں کا استلام ترک نہیں کیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزاحمت کر کے دونوں ارکان تک جاتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات اُن کی نکسیر چلنے لگتی تھی' پھر وہ آ کر اُسے دھویا کرتے تھے۔

8905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قِيْلَ لِطَاوُسٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُ اَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ، فَقَالَ طَاوُسٌ: لَكِنْ خَيْرًا مِنْهُ قَدْ كَانَ يَدَعُهُمَا قِيْلَ: مَنْ؟ قَالَ: اَبُوْهُ

✳ ✳ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس سے دریافت کیا گیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو کسی بھی طواف میں دو یمانی ارکان کا استلام ترک نہیں کرتے تھے تو طاؤس نے کہا: لیکن جو شخصیت اُن سے زیادہ بہتر تھی وہ ان دونوں کو ترک بھی کر دیتے تھے۔ طاؤس سے دریافت کیا گیا: وہ کون تھے؟ طاؤس نے جواب دیا: اُن کے والد (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ)۔

8906 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ حُرَّةَ قَالَ: كُنْتُ اُزَاحِمُ اَنَا وَسَالِمٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى الرُّكْنَيْنِ

✳ ✳ ابراہیم بن ابوحرہ بیان کرتے ہیں: میں اور سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دونوں ارکان تک پہنچنے کے لیے' لوگوں سے مزاحمت کیا کرتے تھے۔

8907 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزِّحَامِ عَلَى الرُّكْنِ، فَقَالَ: زَاحِمْ يَا ابْنَ اَخِي، فَقَدْ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُزَاحِمُ حَتّٰى يَدْمَى اَنْفُهُ

✳ ✳ طلحہ بن اسحاق بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد سے ہجوم کو چیر کر رکن تک جانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم مزاحمت کرو' کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مزاحمت کرتے ہوئے دیکھا ہے' یہاں تک کہ اُن کی ناک سے خون بہنے لگتا تھا۔

8908 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ: اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا وَجَدْتَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا، فَلَا تُؤْذِ اَحَدًا وَلَا تُؤْذَ، وَامْضِ

✳ ✳ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم رکن کے پاس لوگوں کا ہجوم پاؤ' تو تم کسی کو اذیت نہ دو' تم کسی کو اذیت دیئے بغیر آگے چلے جاؤ۔

8909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوَدِدْتُ اَنَّ الَّذِيْ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ - يَعْنِي الْحَجَرَ - يَنْقَلِبُ كَفَافًا لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ

✳ ✳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میری یہ خواہش ہے کہ جو شخص حجر اسود (کو بوسہ دینے کے لیے لوگوں کے ساتھ) مزاحمت کرتا ہے' وہ خالی خولی واپس چلا جائے' نہ اُسے کوئی ثواب ملے اور نہ اُسے کوئی گناہ ہو۔

8910 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ، عَنْ رَجُلٍ: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا حَفْصٍ، اِنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ، وَاِنَّكَ تُؤْذِي الضَّعِيْفَ، فَاِذَا وَجَدْتَ خَلْوَةً فَاسْتَلِمِ الرُّكْنَ، وَاِلَّا فَهَلِّلْ وَكَبِّرْ وَامْضِ

٭٭ ابویعفور نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود تک پہنچنے کے لیے مزاحمت کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے ابوحفص! تم طاقتور آدمی ہو! تم کمزور شخص کو اذیت پہنچاؤ گے' جب تم دیکھو کہ ہجوم نہیں ہے' اُس وقت حجر اسود کا استلام کرلو' ورنہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ کر گزر جاؤ۔

8911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَجَدَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَهُ وَمَضَى وَلَمْ يَسْتَلِمْ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ حجر اسود کے پاس ہجوم پاتے تھے' تو تکبیر کہہ کر ہاتھ بلند کرتے تھے اور آگے گزر جاتے تھے' وہ استلام نہیں کرتے تھے۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْحَجَرِ

باب: حجر اسود پر ماتھا لگانا

8912 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ: اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ جَاءَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مُسَبِّدًا رَاْسَهُ قَالَ: فَرَاَيْتُهُ قَبَّلَ الرُّكْنَ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَبَّلَهُ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَبَّلَهُ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِابْنِ جُرَيْجٍ: مَا التَّسْبِيدُ؟ فَقَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يُغَطِّى رَاْسَهُ فَيُلْصِقُ شَعْرَهُ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ

٭٭ ابوجعفر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ترویہ کے دن تشریف لائے' اُنہوں نے اپنے سر کو ''تسبید'' کیا ہوا تھا' میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے حجر اسود کا بوسہ دیا پھر اُس پر ماتھا لگایا' پھر حجر اسود کا بوسہ دیا اور پھر اُس پر ماتھا لگایا' پھر اُس کا بوسہ دیا اور پھر اُس پر ماتھا لگایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج سے دریافت کیا: لفظ ''تسبید'' کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: آدمی اپنے سر کو دھو کر ڈھانپ لے اور اُس کے بال ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوں۔

8913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَبَّلَ عُمَرُ الرُّكْنَ يَعْنِى الْحَجَرَ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ حَنْظَلَةُ: وَرَاَيْتُ طَاوُسًا يَفْعَلُ ذٰلِكَ

٭٭ حنظلہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا پھر اُس پر ماتھا لگایا۔

حنظلہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الرُّكْنِ مِنَ الْجَنَّةِ

باب: حجر اسود جنت میں سے ہے

8914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: الرُّكْنُ

اَلْاَسْوَدُ لَا يَفْنَى مِنَ الْجَنَّةِ، يَعْنِي لَوْلَا اَنَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَدْ فَنِيَ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: حجر اسود جنت میں ہونے کی وجہ سے فناء نہیں ہوگا' اُن کی مراد یہ تھی کہ اگر یہ جنت کا حصہ نہ ہوتا' تو فناء ہو چکا ہوتا۔

8915 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَكَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّهُمَا، قَالَا: لَوْلَا مَا يَمْسَحُ بِهِ ذُو الْاَنْجَاسِ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ مَا مَسَّهُ ذُو عَاهَةٍ اِلَّا شُفِيَ، وَمَا مِنَ الْجَنَّةِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ اِلَّا هُوَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو اور کعب احبار رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر زمانۂ جاہلیت کے نجس لوگوں نے اسے نہ چھوا ہوتا' تو جو بھی بیمار شخص اس کو چھوتا اُسے شفاء حاصل ہو جاتی' زمین میں جنت میں سے کوئی چیز نہیں ہے' سوائے اس کے (یعنی حجر اسود کے)۔

8916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اُمَّهُ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ: الرُّكْنَ كَانَ لَوْنُهُ قَبْلَ الْحَرِيقِ كَلَوْنِ الْمَقَامِ

✽✽ منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُن کی والدہ نے اُنہیں بتایا ہے: جلنے سے پہلے حجر اسود کا وہی رنگ تھا' جو مقامِ ابراہیم (پر موجود پتھر کا رنگ تھا)۔

8917 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: الرُّكْنُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي حُسَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ مِنَ الْجَنَّةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حجر اسود جنت کا پتھر ہے۔

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: حجر اسود اور مقامِ ابراہیم' جنت میں سے ہیں۔

8918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: " وَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّهُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّمَا هُوَ حَجَرٌ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْاَوْدِيَةِ، اَرَاهُ قَالَ: اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَجْعَلَهُ عَلَمًا "

✽✽ محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں یا شاید محمد بن حنفیہ ہیں) بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ جنت کا پتھر ہے' حالانکہ یہ اسی علاقے میں سے کسی جگہ کا پتھر ہے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ اسے نشان بنا دے۔

8919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: الرُّكْنُ - يَعْنِي الْحَجَرَ - يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ مُصَافَحَةَ الرَّجُلِ اَخَاهُ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِالْبِرِّ وَالْوَفَاءِ، وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِهِ، مَا حَاذَى بِهِ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا اِلَّا

اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، اَخْبَرَنَا

٭٭ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: رکن یعنی حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے یہ پتھر اُس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے نیکی کے ساتھ پورے طریقہ سے اس کا استلام کیا ہوگا' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اس کے مدمقابل کھڑا ہو کر جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اُسے عطا کرے گا۔

8920 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحُدِّثْتُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ: الرُّكْنُ هُوَ يَمِينُ اللّٰهِ يُصَافِحُ بِهَا عِبَادَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَحَدَّثْتُ بِهَا اَبِي فَقَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ هُوَ يَقُوْلُ: "هُوَ يَمِينُ الْبَيْتِ. اَمَا رَاَيْتَ الرَّجُلَ اِذَا لَاقَى اَخَاهُ صَافَحَهُ بِيَمِينِهِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول منقول ہے: حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اپنے والد کو سنائی' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے وہب بن منبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ بیت اللہ کا دایاں حصہ ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ جب آدمی اپنے کسی بھائی سے ملتا ہے' تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ مصافحہ کرتا ہے۔

8921 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُسَافِعٌ الْحَجَبِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ، اَطْفَاَ اللّٰهُ نُورَهُمَا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَضَاءَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

٭٭ مسافع حجبی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ یہ فرماتے ہیں: حجر اسود اور مقامِ ابراہیم' جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے نور پر پردہ ڈال دیا ہے' اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی ساری جگہ کو روشن کر دیتے۔

8922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: كَانَ الرُّكْنُ يُوضَعُ عَلَى اَبِي قُبَيْسٍ فَتَضِيءُ الْقَرْيَةُ مِنْ نُورِهِ كُلُّهَا

٭٭ محمد بن سائب بیان کرتے ہیں: حجر اسود کو جبل ابوقبیس پر رکھا جائے تو یہ اپنے نور کی وجہ سے پوری بستی کو روشن کر دے گا۔

بَابُ تَقْبِيلِ الْيَدِ إِذَا اسْتَلَمَ

باب: استلام کے وقت اپنے ہاتھ کو بوسہ دینا

8923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ تَقْبِيلَ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ اِذَا اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ اَكَانَ مِمَّنْ مَضَى فِي كُلِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَاَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَلَمُوا قَبَّلُوا اَيْدِيَهُمْ قَالَ: قُلْتُ فَابْنَ عَبَّاسٍ - قَالَ: وَابْنَ عَبَّاسٍ حَسِبْتُ قَالَ -: قُلْتُ: اَفَتَكْرَهُ اَنْ تَدَعَ تَقْبِيلَ يَدِكَ اِذَا اسْتَلَمْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلِمَ اسْتَلَمَ اِذًا لَوْ قَبَّلَ وَاَنَا اُرِيْدُ بَرَكَتَهُ

❋ ❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ لوگ جب حجر اسود کا استلام کرتے ہیں' تو اپنے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں' کیا یہ کوئی چیز ہے جو پہلے والوں سے چلی آ رہی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوسعید خدری' حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ جب استلام کرتے تھے' تو اپنے ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اس کو مکروہ قرار دیں گے کہ آپ استلام کے وقت اپنے ہاتھ کو بوسہ نہ دیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اگر آدمی ایسے موقع پر استلام کرکے بوسہ لے لیتا ہے' تو میں اُس کا برکت کا ارادہ کروں گا۔

8924 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: جَفَا مَنِ اسْتَلَمَ، ثُمَّ لَمْ يُقَبِّلْ يَدَهُ

❋ ❋ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: اُس شخص نے جفاء کی جس نے استلام کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو بوسہ نہیں دیا۔

8925 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ يَهْوِي بِهِ اِلٰى فِيهِ

❋ ❋ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا' آپ چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کر رہے تھے' پھر آپ اُس چھڑی کو اپنے منہ کی طرف لے کر آتے تھے۔

8926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نَاقَتِهِ " قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى عَلٰى سَبْعِهِ رَكْعَتَيْنِ

❋ ❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر طواف کیا تھا' میں نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا تھی؟ اُنہوں نے کہا: یہ مجھے نہیں معلوم! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات چکروں کے بعد اونٹنی سے نیچے اُترے اور آپ نے دو رکعت ادا کیں۔

8927 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ يُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ

✽ ✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ بیمار تھے' آپ نے اپنی سواری پر رہ کر بیت اللہ کا طواف کیا' آپ اپنی چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کرتے تھے اور پھر چھڑی کے کونے کو بوسہ دیتے تھے۔

8928 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ بِالْبَيْتِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ فَعَلْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ، اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ قَالَ: اَصَبْتَ

✽ ✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا' آپ اپنی چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: اے ابومحمد! حجر اسود کے استلام میں تم نے کیا کیا تھا؟ اُنہوں نے عرض کی: دونوں طرح سے کیا تھا' استلام کیا بھی تھا اور ترک بھی کر دیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

8929 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَةٍ لِئَلَّا يَضْرِبَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ لِهِشَامٍ: اَفِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ: نَعَمْ حَسِبْتُ

✽ ✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹنی پر طواف اس لیے کیا تھا تا کہ لوگوں کو آپ کی وجہ سے پرے نہ کرنا پڑے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ سے دریافت کیا: کیا یہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا تھا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! میرا خیال ہے (کہ یہ حجۃ الوداع کی بات ہے)۔

8930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُرْتَفِعِ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِذَا اسْتَلَمَا مَسَحَا وُجُوهَهُمَا بِاَيْدِيهِمَا

✽ ✽ محمد بن مرتفع بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا ہے کہ یہ دونوں حضرات جب استلام کرتے تھے' تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

8931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ حُمَيْدُ بْنُ حِبَّانَ قَالَ: رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى خَدِّهِ

✽ ✽ حمید بن حبان بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ جب وہ حجر اسود کا استلام کرتے تھے' تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھ لیتے تھے۔

8932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: لَمْ اَرَ اَحَدًا يَسْتَلِمُ اِلَّا وَهُوَ يُقَبِّلُ يَدَهُ، وَاَدْرَكْنَا النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ اَيُّوْبَ كَثِيْرًا مِمَّا يَمْسَحُ عَلٰى وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ اِذَا اسْتَلَمَ بَعْدَ اَنْ يُقَبِّلَ يَدَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا' جس نے استلام کیا ہو' تو اپنے ہاتھ کو بوسہ نہ دیا ہو' ہم نے لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو کئی مرتبہ اپنا ہاتھ' اپنے چہرے پر پھیرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے' پھر ایسا کرتے تھے (یعنی اپنا ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے تھے)۔

8933 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى ابْنِ اَبِي الْفُرَاتِ، اَوْ فُلَانُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ، ثُمَّ يُقَبِّلُ يَدَهُ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ

٭٭ موسیٰ بن ابوفرات بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا' اُنہوں نے رکن یمانی کا استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا اور پھر اُسے اپنے چہرے پر پھیر لیا۔

8934 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ لَيْلَةَ الْاِفَاضَةِ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے افاضہ کی رات اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا' آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کیا۔

8935 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَصُدَّ النَّاسَ عَنْهُ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ

٭٭ صالح نے یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف اس لیے کیا تھا' کیونکہ آپ نے اس بات کو ناپسند کیا تھا کہ لوگوں کو آپ کی خاطر پرے کیا جائے' آپ اپنی چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔

بَابُ الْاِسْتِلَامِ فِيْ غَيْرِ طَوَافٍ، وَهَلْ يَسْتَلِمُ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ

باب: طواف کے بغیر استلام کرنا' کیا کوئی شخص بے وضو حالت میں استلام کر سکتا ہے؟

8936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ يَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ خَرَجَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ مسجد میں موجود ہوتے تھے جب وہ مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو پہلے حجر اسود کا استلام کرتے تھے پھر باہر جاتے تھے۔

8937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ، وَالرُّكْنَ الْاَسْوَدَ، وَلَا يَسْتَلِمُ الْاٰخَرَيْنِ

✳ ✳ زہری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے' آپ باقی دو ارکان کا استلام نہیں کرتے تھے۔

8938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَرَرْتُ بِالْمَسْجِدِ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ اَسْتَلِمُ الرُّكْنَ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: وَلَا شَيْئًا مِنَ الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: لَا

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں بے وضو حالت میں مسجد حرام سے گزرتا ہوں' تو کیا میں حجر اسود کا (وضو کے بغیر) استلام کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: خانہ کعبہ کے کسی بھی حصہ کو (بے وضو حالت میں نہیں چھوسکتا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

8939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْاَشَلُّ اَجَبُّ الْكَفِّ الْيُمْنَى اَيَسْتَلِمُ بِظَهْرِ كَفِّهِ اَمْ بِشِمَالِهِ؟ قَالَ: بَلْ يُكَبِّرُ وَلَا يَسْتَلِمُ بِشَيْءٍ مِنْ يَدَيْهِ، وَاَيُّ ذٰلِكَ صَنَعَ فَحَسَنٌ قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: يَسْتَلِمُ بِيَمِينِهِ وَاِنْ كَانَ اَشَلَّ

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جس کا دایاں ہاتھ شل ہے' کیا وہ اپنے ہتھیلی کی پشت کے ذریعہ (حجر اسود کا) استلام کرے گا' یا بائیں ہاتھ کے ذریعہ کرے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ تکبیر کہہ دے گا' ہاتھوں کے ذریعہ استلام نہیں کرے گا' ویسے وہ جو بھی کرلے بہتر ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے میں اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سن چکا تھا: وہ شخص اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ استلام کرے گا' خواہ وہ شل ہو۔

8940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَرَرْتُ بِالْمَسْجِدِ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ، اَسْتَلِمُ الرُّكْنَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: وَلَا شَيْئًا مِنَ الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: لَا

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں بے وضو حالت میں مسجد سے گزرتا ہوں تو کیا میں حجر اسود کا استلام کرلوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: خانہ کعبہ کے کسی بھی حصہ کا (میں استلام نہیں کرسکتا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

8941 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اُخْبِرَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ: اِنَّ الْحَجَرَ بَعْضُهُ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَظُنُّ عَائِشَةَ اِنْ كَانَتْ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَا اَظُنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَرْكِ اسْتِلَامِهِمَا اِلَّا اَنَّهُمَا لَيْسَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ، وَلَا طَافَ النَّاسُ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ اِلَّا لِذٰلِكَ

✳ ✳ زہری نے سالم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو یہ بات بتائی گئی:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: حطیم' خانۂ کعبہ کا حصہ ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے کہ اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی ہے' تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے ان دونوں طرف کے ارکان کا استلام اسی لیے ترک کیا ہوگا' کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر نہیں ہوئے ہیں اور لوگ حطیم کے باہر سے طواف اسی لیے کرتے ہیں۔

8942 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ: اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ الرُّكْنَيْنِ الْغَرْبِيَّيْنِ وَلَكِنِ الشَّرْقِيَّيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مغربی ارکان کا استلام نہیں کرتے تھے' بلکہ (دو) مشرقی ارکان کا استلام کرتے تھے۔

8943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: " اَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْغَرْبِيَّيْنِ قَالَ: وَلَكِنَّهُ لَا يَكَادُ اَنْ يُجَاوِزَ الشَّرْقِيَّيْنِ "

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغربی ارکان کا استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن وہ مشرقی ارکان کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے تھے۔

8944 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَهُمَا يَطُوفَانِ بِالْبَيْتِ، فَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهُ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُورٌ

٭٭ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' یہ دونوں حضرات بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے جس بھی رکن کے پاس سے گزرتے تھے اُس کا استلام کرتے تھے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صرف) رکن یمانی کا استلام کیا ہے؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خانۂ کعبہ کے کسی بھی کونے کو ترک نہیں کیا جائے گا۔

8945 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ بَعْضِ، بَنِي يَعْلَى، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: طُفْتُ مَعَ عُمَرَ، فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، فَكُنْتُ مِمَّا يَلِي الْبَيْتَ، فَلَمَّا بَلَغْنَا الرُّكْنَ الْغَرْبِيَّ الَّذِي يَلِي الْاَسْوَدَ جَرَرْتُ يَدَهُ لِاَنْ يَسْتَلِمَ قَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقُلْتُ: اَلَا تَسْتَلِمُ؟ فَقَالَ: اَلَمْ تَطُفْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَرَاَيْتَهُ يَسْتَلِمُ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْغَرْبِيَّيْنِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا قَالَ: لَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَابْعُدْ عَنْكَ

٭٭ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا' اُنہوں نے حجر اسود کا استلام کیا' میں اُس طرف تھا' جو خانۂ کعبہ کی سمت ہے' جب ہم مغربی رکن کے پاس پہنچے جو حجر اسود کے بعد آتا ہے تو میں نے اپنا

ہاتھ استلام کرنے کے لیے پھیلایا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا کرنے لگے ہو؟ میں نے دریافت کیا: کیا آپ استلام نہیں کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف نہیں کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے کہا: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو مغربی ارکان کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس سے دور رہو۔

8946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ غُطَيْفَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيَّ، يُحَدِّثُ، أَنَّهُ: طَافَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْبَيْتِ قَالَ: فَرَأَيْتُهُ لَا يَدَعُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ أَنْ يَسْتَلِمَهُمَا فِي كُلِّ طَوَافٍ قَالَ: وَرَأَيْتُهُ لَا يَعْرِضُ الْآخَرَيْنِ

✻✻ غطیف بن ابوسفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ ہر طواف میں دو یمانی ارکان کا استلام ترک نہیں کرتے تھے۔ راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ دیگر ارکان کا استلام نہیں کرتے تھے۔

8947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ حِينَ يَبْدَأُ وَحِينَ يَخْتِمُ

✻✻ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: خانۂ کعبہ کے کسی بھی حصہ سے کون بچنے کی کوشش کرے گا؟ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما طواف کے آغاز میں اور اُس کے اختتام پر تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

8948 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا

✻✻ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

8949 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَذْكُرُ عَنْ رَجُلٍ، - سَمَّاهُ فَنَسِيتُهُ - قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ أَرْكَانِهِ مَهْجُورًا

✻✻ قتادہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ خانۂ کعبہ کے ارکان میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کیا جائے گا۔

8950 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَكْرِيِّ: أَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، أَوْ أَحَدُهُمَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَاسْتَلَمَ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا

✻✻ ابوسعید بکری بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما' یا شاید ان دونوں حضرات میں سے کسی ایک نے عصر کے بعد طواف کیا' تو تمام ارکان کا استلام کیا۔

8951 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ يَاسِينٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ حَوْضُ عَلَيْهِ سَبْعُونَ اَلْفًا يُؤْمِنُونَ لِمَنْ دَعَا فَإِنْ نَسِيَ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ

❋❋ ضحاک بن مزاحم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: دوارکان کے درمیان ایک حوض ہے جس پر ستر ہزار فرشتے موجود ہوتے ہیں' وہ دعا کرنے والے کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور اگر کوئی شخص دعا بھول جائے تو وہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے۔

8952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ: اَنَّهُ رَاَى اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا

❋❋ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے (خانۂ کعبہ) کے تمام ارکان کا استلام کیا۔

بَابُ الْمَقَامِ

باب: مقامِ ابراہیم کا بیان

8953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ الْمَقَامُ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَكَانُوا يَخَافُونَ عَلَيْهِ غَلَبَةَ السُّيُولِ، وَكَانُوا يَطُوفُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ: هَلْ تَدْرِي اَيْنَ كَانَ مَوْضِعُهُ الْاَوَّلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدَّرْتُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَابِ، وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ زَمْزَمٍ، وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّكْنِ عِنْدَ الْحَجَرِ قَالَ: فَاَيْنَ مِقْدَارُهُ؟ قَالَ: عِنْدِي قَالَ: تَاْتِي بِمِقْدَارِهِ فَجَاءَ بِمِقْدَارِهِ، فَوَضَعَهُ مَوْضِعُهُ الْاٰنَ

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: پہلے مقامِ ابراہیم خانۂ کعبہ کے پہلو میں ہوتا تھا' لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں سیلابی پانی کی وجہ سے وہ ضائع نہ ہو جائے تو اس لیے لوگ اُس کے پرے سے طواف کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مطلب بن ابووداعہ سہمی سے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ یہ پہلے کہاں رکھا ہوتا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اس کے اور حجر اسود کے درمیان' اس کے اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان' اس کے اور آبِ زمزم کے درمیان' اس کے اور حجر اسود کے پاس موجود رکن کے درمیان پوری پیمائش کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ پیمائش کہاں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرے پاس ہے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُتنی مقدار لے آؤ! وہ اُتنی مقدار لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اُس جگہ رکھوا دیا جہاں یہ اب موجود ہے۔

8954 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ بَعْضَ خِلَافَتِهِ كَانُوا يُصَلُّونَ صُقْعَ الْبَيْتِ، حَتّٰى صَلَّى عُمَرُ خَلْفَ الْمَقَامِ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے کچھ حصہ میں خانۂ کعبہ کے قریب ہو کر نماز ادا کی ہے پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقامِ ابراہیم کے دوسری طرف کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔

8955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، وَغَيْرَهُ مِنْ اَصْحَابِنَا: يَزْعُمُونَ اَنَّ عُمَرَ اَوَّلُ مَنْ رَفَعَ الْمَقَامَ، فَوَضَعَهُ مَوْضِعَهُ الْاٰنَ، وَاِنَّمَا كَانَ فِيْ قِبَلِ الْكَعْبَةِ "

٭٭ عطاء اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے کہ سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقامِ ابراہیم کو اُٹھوایا تھا اور اسے اُس جگہ رکھوایا تھا جہاں یہ اب موجود ہے اس سے پہلے یہ خانہ کعبہ کے قریب ہوتا تھا۔

8956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، وَغَيْرِهِمَا، اَنَّ عُمَرَ، قَدِمَ فَنَزَلَ فِيْ دَارِ ابْنِ سِبَاعٍ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ - لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ - فَاَمَرَهُ اَنْ يَجْعَلَ الْمَقَامَ فِيْ مَوْضِعِهِ الْاٰنَ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ اشْتَكَى رَاْسَهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ صَلِّ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ قَالَ: فَصَلَّيْتُ وَرَاءَهُ، وَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ صَلَّى وَرَاءَهُ حِينَ وُضِعَ، ثُمَّ قَالَ: فَاَحْسَسْتُ عُمَرَ، وَقَدْ صَلَّيْتُ رَكْعَةً فَصَلَّى وَرَائِي مَا بَقِيَ

٭٭ محمد بن عباد بن جعفر اور عمرو بن عبداللہ بن صفوان اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مکہ) تشریف لائے وہ ابن سباع کے ہاں ٹھہرے اُنہوں نے عبداللہ بن سائب سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اُنہوں نے عبداللہ بن سائب کو یہ ہدایت کی کہ وہ مقامِ ابراہیم کو وہاں رکھ دیں جہاں وہ اب موجود ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سر درد کی شکایت تھی اُنہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! تم لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاؤ! اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے اس کے دوسری طرف نماز ادا کی ہے اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اس کے رکھے جانے کے بعد اس کے دوسری طرف نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ محسوس ہوئی تو میں ایک رکعت پڑھا چکا تھا پھر اُنہوں نے میرے پیچھے نماز ادا کی۔

8957 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اَحَدًا يُقَبِّلُ الْمَقَامَ اَوْ يَمَسُّهُ؟ " فَقَالَ: اَمَّا اَحَدٌ يَعْتَرِيهِ فَلَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے مقامِ ابراہیم کو بوسہ دیا ہو؟ یا اسے چھوا ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: جہاں تک کسی ایسے شخص کا تعلق ہے جو اس کے درپے ہوا ہو تو وہ نہیں دیکھا۔

8958 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ: اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَاَى النَّاسَ يَمْسَحُونَ الْمَقَامَ فَنَهَاهُمْ، وَقَالَ: " اِنَّكُمْ لَمْ تُؤْمَرُوا بِالْمَسْحِ، وَقَالَ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ "

٭٭ نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو مقامِ ابراہیم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

دیکھا' تو اُنہیں اس سے منع کیا اور فرمایا: تم لوگوں کو ہاتھ پھیرنے کا حکم نہیں دیا گیا (تم لوگوں کو اس کے پاس) نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

8959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَجَّاجَ اَرَادَ اَنْ يَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى الْمَقَامِ فَيَزْجُرُهُ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ، وَيَنْهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

✸✸ مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حجاج کو دیکھا اُس نے یہ ارادہ کیا کہ اپنا پاؤں مقامِ ابراہیم پر رکھے' تو محمد بن حنفیہ نے اُسے اس بات پر ڈانٹا اور اُسے ایسا کرنے سے منع کیا۔

8960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّي خَلْفَ الْمَقَامِ جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَقَامِ صَفًّا اَوْ صَفَّيْنِ اَوْ رَجُلًا اَوْ رَجُلَيْنِ

✸✸ بکیر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب وہ مقامِ ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ اپنے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان ایک یا دو صفیں' یا ایک یا دو آدمی کر لیتے تھے (یعنی کچھ فاصلہ سے نماز ادا کرتے تھے)۔

بَابُ الذِّكْرِ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف کے دوران ذکر کرنا

8961 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيَ الْجِمَارِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ: فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ لِيَسْمَعَ مَا يَقُولُ، فَاِذَا هُوَ يَقُولُ: (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (البقرة: 201) حَتّٰى فَرَغَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ، اتَّبَعْتُكَ فَلَمْ اَسْمَعْكَ تَزِيدُ عَلٰى كَذَا وَكَذَا لِقَوْلِهِ هٰذَا قَالَ: اَوَلَيْسَ ذٰلِكَ كُلَّ الْخَيْرِ؟ قَالَ عَطَاءٌ: فَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَدَعِ الْحَدِيثَ، وَلْيَذْكُرِ اللّٰهَ اِلَّا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ بَاْسٌ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَدَعَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَالْقُرْآنَ

✸✸ عطاء بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف' صفا و مروہ کے درمیان چکروں کو' جمرات کو کنکریاں مارنے کو' اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُن کے پاس گیا' تا کہ یہ بات سنے کہ وہ کیا پڑھتے ہیں! تو وہ یہ پڑھ رہے تھے:

"اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے"۔

وہ اس پوری آیت کو پڑھ کر فارغ ہوئے' تو اُس شخص نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے! میں آپ کے پیچھے آیا تھا

لیکن میں نے آپ کو فلاں فلاں کلمات کے علاوہ اور کچھ بھی پڑھتے ہوئے نہیں سنا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا اس میں پوری بھلائی نہیں پائی جاتی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' تو وہ بات چیت کر ترک کر دے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے' البتہ کوئی ایسی بات کر سکتا ہے جس میں کوئی حرج نہ ہو' ویسے مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ آدمی ہر قسم کی بات چیت کو ترک کر دے' صرف اللہ کا ذکر کرے اور قرآن پڑھے۔

8962 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: طُفْتُ وَرَاءَ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَتَكَلَّمُ فِي الطَّوَافِ

* * ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ طواف کیا ہے' میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بھی طواف کے دوران بات چیت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

8963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ، مَوْلَى السَّائِبِ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِيْ مَذْحِجٍ وَالرُّكْنِ الْاَسْوَدِ: " (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا) (البقرة: 201) عَذَابَ النَّارِ "

* * حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو مذحج کی طرف والے رکن اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

8964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ اَبِيْ شُعْبَةَ الْبَكْرِيِّ قَالَ: رَمَقْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثُمَّ قَالَ: " (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (البقرة: 201) "

* * ابو شعبہ بکری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بغور جائزہ لے رہا تھا' وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہ پڑھ رہے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' ہر قسم کی بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

اُس کے بعد اُنہوں نے یہ دعا مانگی:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

8965 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ، عَنْ عَمٍّ لَهُ، عَنْ اَبِى شُعْبَةَ الْبَكْرِيِّ قَالَ: طُفْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ حَاذَى الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَبِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فَلَمَّا جَاءَ الْحَجَرَ قَالَ: " (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (البقرة: 201) " فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: سَمِعْتَنِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَهُوَ ذٰلِكَ اَثْنَيْتُ عَلٰى رَبِّي، وَشَهِدْتُ شَهَادَةَ حَقٍّ، وَسَاَلْتُهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَدَعَا هِشَامٌ بِدَوَاةٍ فَكَتَبَهُ

* * ابوشعبہ بکری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ طواف کیا تو وہ رکن یمانی کے مدمقابل آئے' تو میں نے اُنہیں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' ہر قسم کی بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

جب وہ حجر اسود کے پاس آئے تو اُنہوں نے یہ دعا پڑھی:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور تُو ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے مجھے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: یہی کلمات ہیں' جن کے ذریعہ میں نے اپنے پروردگار کی ثناء بیان کی اور میں نے حق بات کی گواہی بھی دے دی' میں نے اُس سے دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی بھی مانگ لی۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ہشام نامی راوی نے دوات منگوا کر اس روایت کو (یا اس دعا کو) نوٹ کیا۔

8966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، اَثِقُ بِهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، هِجِّيرًا حَوْلَ الْبَيْتِ يَقُوْلُ: " (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا) (البقرة: 201) عَذَابَ النَّارِ "

* * معمر نے ایک قابلِ اعتماد شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خانۂ کعبہ کے گرد بلند آواز میں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی ہمیں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

بَابُ الْقِرَائَةِ فِي الطَّوَافِ وَالْحَدِيثِ

باب: طواف کے دوران قرأت کرنا' یا بات چیت کرنا

8967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَدَعِ الْحَدِيثَ، وَلْيَذْكُرِ اللّٰهَ، اِلَّا حَدِيثًا لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَدَعَ الْحَدِيثَ كُلَّهٗ، اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَالْقُرْآنَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے وہ بات چیت کرنا ترک کر دے اور اللہ کا ذکر کرے' البتہ کوئی ایسی بات کر سکتا ہے جس میں کوئی حرج نہ ہو' لیکن مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ آدمی ہر قسم کی بات چیت کو ترک کر دے' صرف اللہ کا ذکر کرے اور قرآن کی تلاوت کرے۔

8968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ عطاء سے منقول ہے۔

8969 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ: اَنَّهٗ طَافَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَطَعَتُ الصَّلَاةُ بِهِمَا، وَقَدْ بَقِيَ لَهُمَا طَوَافَانِ، فَلَمْ يَعُدْ سَعِيدٌ لَهُمَا وَانْصَرَفَ عَلٰى خَمْسَةِ اَطْوَافٍ

✵✵ کثیر بن کثیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے سعید بن جبیر کے ساتھ طواف کیا' تو نماز کی وجہ سے اُن دونوں کو درمیان میں طواف روکنا پڑا' ان دونوں کے ابھی دو چکر باقی تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) سعید نے مزید دو مرتبہ طواف نہیں کیا' بلکہ پانچ مرتبہ کے چکروں کے بعد ہی واپس تشریف لے گئے۔

8970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلِ، عَمَّنْ طَافَ مَعَ اَبِي الشَّعْثَاءِ فَقَطَعَتْ بِهِ الصَّلَاةُ، وَقَدْ بَقِيَ مِنْ طَوَافِهٖ شَيْءٌ، فَلَمْ يَعُدْ لِمَا بَقِيَ، وَحَسِبْتُ اَنَّهُ انْصَرَفَ عَلٰى خَمْسَةِ اَطْوَافٍ

✵✵ سلیمان احول ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُس نے ابوشعثاء کے ساتھ طواف کیا' نماز کی وجہ سے درمیان میں طواف روکنا پڑا' اُن کے طواف کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا' لیکن اُنہوں نے باقی رہ جانے والے حصہ کو بعد میں پورا نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے پانچ چکروں کے بعد طواف ختم کر دیا تھا۔

8971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَطَعَتِ الصَّلَاةُ بِي، اَتَمَّ مَا بَقِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ لَهٗ اِنْسَانٌ: فَانْقَلَبْتُ؟ قَالَ: فَاَوْفِ عَلٰى مَا مَضٰى فَقُلْتُ: قَطَعَتِ الصَّلَاةُ بِي فَصَلَّيْتُ عِنْدَ الْمَقَامِ، اَوْ مِنْ نَحْوِ دَارِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اَوْ مِنْ نَاحِيَتِكُمْ؟ قَالَ: دَعْ ذٰلِكَ الطَّوَافَ فَلَا تَعْتَدَّ بِهٖ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّيْتُ مِنْ

نَـاحِيَتِكُمْ، اَلَا اَمْضِي اِذَا انْصَرَفْتُ كَمَا اَنَا عَلٰى وَجْهِي اِلَى الرُّكْنِ وَلَا اَعُدُّهُ شَيْئًا؟ قَالَ: بَلٰى اِنْ شِئْتَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قُلْتُ: الطَّوَافُ الَّذِي تَقْطَعُهُ بِي الصَّلَاةُ وَاَنَا فِيهِ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَعْتَدَّ بِهِ، قُلْتُ: فَعَدَدْتُهُ اَيُجْزِءُ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَدْ طُفْتَ. وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يَقُولُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر نماز کی وجہ سے طواف درمیان میں روکنا پڑتا ہے تو کیا میں باقی رہ جانے والے چکروں کو بعد میں پورا کروں گا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: اگر میں ویسے ہی واپس چلا جاتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جتنا پہلے گزر چکا ہے اُس کے حساب سے تم اُسے مکمل کرو۔ میں نے دریافت کیا: اگر نماز کی وجہ سے طواف روکنا پڑتا ہے اور میں مقامِ ابراہیم کے پاس یا ابن زبیر کے گھر والی سمت میں یا آپ کی طرف میں نماز ادا کر لیتا ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس چکر کو چھوڑ دو گے تم اُسے شمار نہیں کرو گے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں آپ والی سمت میں نماز ادا کرتا ہوں تو جب میں نماز پڑھ کر فارغ ہوں گا تو کیا میں اسے جاری نہیں رکھ سکتا' کیونکہ میرا چہرہ تو حجر اسود کے مدمقابل ہے' تو کیا میں اسے کچھ شمار نہیں کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم چاہو' یہاں تک کہ بعد میں تم (اسے پورا کرو گے)۔ میں نے دریافت کیا: طواف کا وہ چکر جس کے دوران مجھے نماز کی وجہ سے رکنا پڑا تھا (اُس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ تم اُسے شمار نہ کرو۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں اُسے شمار کر لیتا ہوں تو کیا یہ جائز ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر اللہ نے چاہا' کیونکہ تم وہ چکر لگا چکے ہو۔

عمرو بن دینار بھی اسی بات کے قائل تھے۔

8972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ اَنْتَ؟ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَهُ قَدْ خَرَجَ وَاَنَا عِنْدَ الرُّكْنِ لَمْ اَطُفْ قُلْتُ: فَخَرَجَ وَقَدْ خَلَّفْتَ الرُّكْنَ؟ قَالَ: اِنْ ظَنَنْتَ اَنِّي مُكَمِّلٌ ذٰلِكَ الطَّوَافِ مَضَيْتُ فَطُفْتُ وَاِلَّا قَصَرْتُ قُلْتُ: قَطَعَتِ الصَّلَاةُ بِيْ سَبْعِي، فَانْصَرَفْتُ فَاَرَدْتَّ اَنْ اَرْكَعَ قَبْلَ اَنْ اُتِمَّ سَبْعِي؟ قَالَ: لَا، اَوْفِ سَبْعَكَ، اِلَّا اَنْ تَمْنَعَ الطَّوَافَ فَصَلِّ اِنْ شِئْتَ، حَتّٰى تَتْرُكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: آپ کیسے ہوں گے (یہاں شاید اصل متن میں کچھ الفاظ ذکر نہیں ہوئے) اُنہوں نے فرمایا: جب میں اُسے دیکھوں کہ وہ آ گیا ہے اور میں اُس وقت حجر اسود کے پاس ہوں' تو میں طواف نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ اُس وقت آتا ہے' جب آپ حجر اسود سے آگے گزر چکے ہوتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تو میں یہ گمان کروں گا کہ میں یہ چکر مکمل کر لوں گا' تو میں چلتا رہوں گا ورنہ میں ترک کر دوں گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر نماز کی وجہ سے سات چکر پورے نہیں ہو پاتے اور میں واپس آ جاتا ہوں اور پھر میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں اپنے سات چکر پورے کرنے سے پہلے نوافل ادا کر لوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! تم پہلے سات چکر پورے کرو' البتہ اگر کسی اور وجہ سے طواف میں رکاوٹ ہو' تو پھر اگر تم چاہو تو نماز ادا کر لو اور اُسے ترک کر دو۔

8973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ اَجْلِسُ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْاِمَامِ اِنْ

قُطِعَ بِي؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، وَلَا تَجْلِسُ لِحَدِيثٍ، قُلْتُ: اَقْطَعُ طَوَافِي اِلٰى جِنَازَةٍ اُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ اَرْجِعُ؟ قَالَ: لَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يَقُولُهُ"

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مجھے درمیان میں طواف روکنا پڑتا ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد میں کتنی دیر تک بیٹھا رہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: کوئی دیر نہیں ہوگی اور تم کوئی بات چیت کرنے کے لیے نہیں بیٹھو گے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے طواف درمیان میں روک سکتا ہوں اور پھر واپس آ جاؤں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

عمرو بن دینار بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

8974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِنْ قَطَعَتْ بِكَ الصَّلَاةُ طَوَافَكَ فَاَتِمَّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى، وَلَا تَرْكَعْ اِنْ قَطَعَتْ بِكَ الصَّلَاةُ طَوَافَكَ حَتّٰى تُتِمَّهُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر نماز کی وجہ سے تمہیں طواف درمیان میں روکنا پڑے، تو تم پہلے گزرے ہوئے طواف کی بنیاد پر باقی رہ جانے والے حصہ کو مکمل کرو اور اگر نماز کی وجہ سے تمہیں طواف درمیان میں روکنا پڑا تھا، تو تم کوئی نفل نماز اُس وقت تک ادا نہ کرو، جب تک طواف مکمل نہیں کر لیتے۔

8975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَافَ اَشْوَاطًا، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ اَوْ عَرَضَتْ لَهُ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ فَقَالَ: اِنْ كَانَ طَوَافُهُ تَطَوُّعًا فَاِنْ كَانَ وَتْرًا فَاِنَّهُ يُجْزِءُ عَنْهُ، وَاِنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شَاءَ كَمَّلَ طَوَافَهُ، وَاِنْ كَانَ شَفْعًا اَوْ وَتْرًا ثُمَّ صَلّٰى، وَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ لَا يَخْرُجَ اِلَّا عَلٰى وَتْرٍ مِنْ ذٰلِكَ السَّبْعِ

✽✽ ہشام بن حسان نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو طواف کے کچھ چکر لگا لیتا ہے، پھر نماز کھڑی ہو جاتی ہے، وہ شخص (طواف چھوڑ کر چلا جاتا ہے) تو اس کے بارے میں عطاء نے یہ کہا ہے: اگر تو اُس کا طواف نفلی تھا اور اُس نے طاق تعداد میں چکر لگائے تھے، تو یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گا، اگر وہ چاہے تو دو رکعت ادا کر لے اور اگر چاہے، تو طواف مکمل کر لے، لیکن اگر اُس کے چکر جفت تعداد میں تھے، یا طاق تعداد میں تھے، پھر اُس نے نماز ادا کر لی، تو عطاء کو یہ بات پسند تھی کہ وہ شخص سات چکروں میں سے طاق تعداد کے چکر لگانے کے بعد جائے۔

8976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ: عَمَّنْ طَافَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ خَمْسَةَ اَشْوَاطٍ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لِلْعَصْرِ، فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ طَوَافِهِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✽✽ ہشام نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے سعید بن جبیر کے ساتھ پانچ چکر لگائے، پھر عصر کی نماز کھڑی ہوگئی، تو اُنہوں نے باقی رہ جانے والے طواف کو بعد میں مکمل کیا اور طواف کی دو رکعت عصر کے بعد ادا کیں۔

8977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَبَدَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَلْيَنْصَرِفْ عَلٰى وِتْرٍ وَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلَا يَعُدْ لِبَقِيَّةِ سَبْعِهِ

✻ ✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا طواف شروع کرے اور پھر اُسے ضرورت پیش آ جائے' تو وہ طاق تعداد کے چکروں کے بعد جائے اور دو رکعت ادا کر لے' وہ اسے اپنے باقی سات چکروں کے لیے شمار نہیں کرے گا۔

8978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهُ قَالَ: اِنْ قَطَعَتِ الصَّلَاةُ بِكَ سَبْعَكَ فَاَتِمَّهُ مِنْ حَيْثُ قَطَعْتَ

✻ ✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: اگر سات چکروں سے پہلے تمہیں نماز کی وجہ سے طواف روکنا پڑتا ہے' تو تم وہیں سے اُسے مکمل کرو گے' جہاں سے درمیان میں چھوڑا تھا۔

بَابُ الْجُلُوسِ فِي الطَّوَافِ وَالْقِيَامِ فِيهِ

باب: طواف کے دوران بیٹھ جانا یا کھڑے ہونا

8979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَسْتَرِيحُ الْاِنْسَانُ فَيَجْلِسُ فِي الطَّوَافِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَكَانَ عَطَاءٌ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ: دَوْرٌ، قُلْ طَوَافٌ

✻ ✻ امام عبدالرزاق نے ابن جریج کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: آدمی طواف کے دوران راحت حاصل کرنے کے لیے بیٹھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ عطاء اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی لفظ چکر استعمال کرے' وہ کہتے تھے: کہ تم طواف کہو۔

8980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَمِيلُ بْنُ زَيْدٍ: اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ طَافَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، ثُمَّ قَعَدَ فِي الْحِجْرِ فَاسْتَرَاحَ، ثُمَّ قَامَ فَاَتَمَّ عَلٰى مَا مَضٰى

✻ ✻ جمیل بن زید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک گرم دن میں طواف کے تین چکر لگائے اور پھر حطیم میں آ کر بیٹھ گئے' اُنہوں نے کچھ دیر آرام کیا' پھر کھڑے ہوئے اور باقی رہ جانے والے طواف کو مکمل کیا۔

8981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَائِمًا فِي الطَّوَافِ قَطُّ اِلَّا عِنْدَ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ

✻ ✻ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی بھی طواف کے دوران کھڑے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ وہ حجر اسود کے استلام کے وقت کھڑے ہوتے تھے۔

8982 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ

بِالْبَيْتِ فَيُسْرِعُ الْمَشْيَ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور تیزی سے چل رہے تھے۔

8983 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ نَافِعًا قَالَ: مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَائِمًا فِي الطَّوَافِ قَالَ: وَيُقَالُ بِدْعَةٌ الْقِيَامُ فِي الطَّوَافِ "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: نافع نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو طواف کے دوران کھڑے ہوئے نہیں دیکھا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: طواف کے دوران کھڑے ہونا بدعت ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَطُوفُ بَعْضَ السَّبْعِ فِي الْحِجْرِ

باب: آدمی کا طواف کے کچھ چکروں میں حطیم کے اندر سے گزرنا

8984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَافَ اِنْسَانٌ بَعْضَ سَبْعِهِ فِي الْحِجْرِ فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ مَا طَافَ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَخْطَاَهُ

* * ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اگر کوئی شخص طواف کے سات چکروں کے درمیان میں حطیم کے اندر سے گزر جاتا ہے' تو جتنے چکر اُس نے حطیم کے اندر سے لگائے تھے' اُتنے ہی چکر وہ حطیم کے باہر سے لگائے گا' اگر اُس نے غلطی سے ایسا کیا تھا۔

8985 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ رَاَى هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يَطُوفُ مِنْ وَرَائِهِ، فَاَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ الْحِجْرَ فَيَطُوفَ فِيهِ فَجَذَبَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى طَافَ مِنْ وَرَائِهِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کے باہر سے طواف کیا تھا۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے ہشام بن عبدالملک کو حطیم کے باہر طواف کرتے ہوئے دیکھا' اُس نے حطیم کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا' تاکہ اُس کے اندر طواف کر لے تو سالم بن عبداللہ نے اُسے کھینچا' یہاں تک کہ اُس نے حطیم کے باہر سے طواف کیا۔

8986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ شُرَحْبِيلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَوْ وَلِيتُ مِنَ الْبَيْتِ شَيْئًا لَاَدْخَلْتُ الْحِجْرَ فِيهِ كُلَّهُ، فَلَمْ يُطَفْ مِنْ وَرَائِهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر میرا بیت اللہ کے معاملات میں کوئی عمل دخل ہوتا تو میں پورے حطیم کو بیت اللہ کا اندر داخل کر دیتا' تو حطیم کے اندر سے طواف نہ کیا جا سکتا۔

بَابُ هَلْ تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ وَرَاءِ السَّبْعِ

باب: کیا سات چکروں کے بعد' (طواف کے بعد کے نوافل کی جگہ) فرض نماز کفایت کر جائے گی؟

8987 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَلَغَنِي اَنَّ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ تُجْزِءُ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى السَّبْعِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سات چکروں کے بعد دو رکعت کی جگہ فرض نماز کفایت کر جاتی ہے۔

8988 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ: تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ عَنْ رَكْعَتَيِ السَّبْعِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: طواف کی دو رکعت کی جگہ فرض نماز کفایت کر جاتی ہے۔

8989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

٭٭ اسی کی مانند روایت طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

8990 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: طُفْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ سَبْعًا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ جَلَسْنَا نَنْتَظِرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَصَلَّى فَقُلْتُ: اَلَا تَرْكَعُ عَلَى طَوَافِكَ؟ قَالَ: الْمَكْتُوبَةُ تَكْفِينَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے مجاہد کے ساتھ عصر کی نماز کے بعد طواف کے سات چکر لگائے' پھر ہم مغرب کی نماز کا انتظار کرنے کے لیے بیٹھ گئے' انہوں نے یہ نماز ادا کر لی تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ طواف کے بعد والی رکعات ادا نہیں کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: فرض نماز ہمارے لیے کافی ہے۔

8991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مُرَّةَ الْجُمَحِيِّ: اَنَّهُ طَافَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَالَ: فَانْجَزْنَا وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يُصَلِّ، وَانْشَا فِي سَبْعٍ اُخَرَ فَقُلْتُ: اِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ عَلَى سَبْعِكَ . فَقَالَ: اَوَ لَسْنَا قَدْ صَلَّيْنَا؟ ثُمَّ قَالَ: تُجْزِءُ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ السَّبْعِ

٭٭ مسلم بن مرہ جمحی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سورج غروب ہونے سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ طواف کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم اس سے فارغ ہوئے تو نماز کھڑی ہوگئی' ہم نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ کھڑے ہو گئے

اور اُنہوں نے (طواف کے بعدوالی دورکعت) ادانہیں کیں' اُنہوں نے دوسری مرتبہ سات چکروں کا طواف شروع کردیا' میں نے دریافت کیا: کیا آپ پہلے والے طواف کی رکعات ادانہیں کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا ہم نماز ادانہیں کرچکے ہیں۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: طواف کے بعدوالی دورکعت کی جگہ فرض نماز کفایت کرجاتی ہے۔

8992 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ قَمْطَةَ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قُلْتُ: فَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ تَكْفِيكَ لِطَوَافِكَ

* * عمرو بن یحییٰ بن قمطہ بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں طواف سے فارغ ہوتا ہوں اسی دوران نماز کھڑی ہوجاتی ہے' اُنہوں نے فرمایا: یہ نماز تمہارے طواف کے لیے کفایت کرجاتی ہے۔

8993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تُجْزِءُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْ رَكْعَتَيْنِ عَلَى السَّبْعِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: فجر کی دورکعات طواف کے بعدوالی دورکعات کی جگہ کفایت کرجاتی ہیں۔

8994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ تُجْزِءُ مِنْ رَكْعَتَيْنِ عَلَى السَّبْعِ، فَقَالَ: مَا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ

* * معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا: طواف کے بعدوالی دورکعات کی جگہ فرض نماز کفایت کرجاتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے جب بھی طواف کیا اُس کے بعد دورکعات ادا کی ہیں۔

8995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

* * ہشام نے حسن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد فرض نماز ادا کی اور پھر طواف کے بعدوالی دورکعات بھی ادا کیں۔

8996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ رَكَعْتَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاِنْ شِئْتَ كَفَتْكَ الْمَكْتُوبَةُ، وَاِنْ شِئْتَ رَكَعْتَهُمَا بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

* * عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے عصر کے بعد طواف کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو سورج غروب ہونے کے بعد (طواف کے بعدوالی دو) رکعات ادا کرلو اور اگر تم چاہو' تو مغرب کی فرض نماز تمہارے لیے کفایت کرجائے گی اور اگر تم چاہو' تو فرض نماز کے بعد یہ دورکعات ادا کرلو۔

8997 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْزِءُ سُبْعِي لَا اُصَلِّي حَتّٰى آتِي الْبَيْتَ فَاُصَلِّيهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ .اِنْ شِئْتَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ قَدَّمْتُ رَكْعَتَي السَّبْعِ قَبْلَهُ، هَلْ تُجْزِءُ ذٰلِكَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَهُ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اَدْرِي قَالَ: قُلْتُ: لَا، حَتّٰى اَرْكَعَهُمَا بَعْدَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میرے لیے یہ بات جائز ہوگی؟ کہ میں طواف کے سات چکر لگانے کے بعد نماز ادا نہ کروں یہاں تک کہ میں بیت اللہ آ ؤں تو پھر اُن دو رکعات کو ادا کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتے ہو۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں طواف کے بعد والی دو رکعات پہلے ادا کر لیتا ہوں؟ تو طواف کے بعد دو رکعات کی جگہ یہ کفایت کر جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! مجھے نہیں پتا۔ میں نے کہا: نہیں کرے گا! جب تک میں طواف کے بعد انہیں ادا نہیں کرتا' اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

8998 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: ارْكَعْهُمَا حَيْثُ شِئْتَ مَا لَمْ تَخْرُجْ مِنَ الْحَرَمِ

✽ ✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: تم ان دو رکعات کو جب چاہو ادا کر لو جبکہ تم حرم سے باہر نہ گئے ہو۔

8999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَرَاهُ مَفْتُوحًا فَيَدْخُلَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَخْرُجَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ

✽ ✽ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد بیت اللہ کا طواف کرتے تھے' وہ اُس کا دروازہ کھلا ہوا دیکھتے تھے' تو اُس کے اندر چلے جاتے تھے اور وہاں نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ باہر آ کر طواف کے بعد والی دو رکعات خانۂ کعبہ کے باہر ادا کرتے تھے۔

9000 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ يَدْخُلَ الْبَيْتَ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ،

✽ ✽ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرنے کے بعد خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے جاتے تھے اور اُس کے اندر طواف کے بعد والی دو رکعات ادا کرتے تھے۔

9001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✽ ✽ اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

9002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، اَنَّ طَاوُسًا، وَابْنَ سَابِطٍ: كَانَا يُصَلِّيَانِ عَلٰى كُلِّ اُسْبُوعٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَالَ مَنْدَلٌ: فَحَدَّثْتُهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى كُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ

✽ ✽ لیث بیان کرتے ہیں: طاؤس اور ابن سابط' یہ دونوں حضرات طواف کے سات چکروں کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر سات چکروں کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ

باب: عصر اور صبح (کی نماز) کے بعد طواف کرنا

9003 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ، اِنْ كَانَ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ يَمْنَعُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، اَوْ يُصَلِّيَ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ قَالَ: فَقَدِمَ عَبْدُ الْمَلِكِ حَاجًّا، فَمَنَعَ الطَّوَافَ بَعْدَ الصُّبْحِ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ اَذِنَ فِيهِ ذٰلِكَ الْحِينَ، فَحُدِّثْنَا اَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ بَلَغَهُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اولادِ عبدالمطلب سے یہ فرمایا: اے عبد مناف کی اولاد! اگر تمہارے اختیار میں رہے تو میں تم میں سے کسی بھی ایسے شخص کو ہرگز نہ پاؤں جو لوگوں میں سے کسی بھی شخص کو بیت اللہ کا طواف کرنے سے یا اس کے پاس نماز ادا کرنے سے روکتا ہو خواہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبدالملک حج کرنے کے لیے آیا تو اُس نے ایک یا دو دن تک صبح کی نماز کے بعد طواف کرنے سے روک دیا پھر اُس نے اس بارے میں اجازت دے دی بعد میں ہمیں پتا چلا کہ اُس تک یہ حدیث پہنچی تھی۔

9004 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَيْهِ يُخْبِرُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَبَرَ عَطَاءٍ - "يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ: لَا اَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَنْ يُصَلِّيَ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ، اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ"

✵✵ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اُسی کی مانند نقل کرتے ہیں جس طرح عطاء نے نقل کیا ہے۔ (نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:)

"اے عبدالمطلب کی اولاد! اے عبد مناف کی اولاد! میں یہ ہرگز نہ پاؤں کہ تم لوگوں میں سے کسی بھی شخص کو رات یا دن کے کسی بھی حصہ میں اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے روکتے ہو"۔

9005 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفَى، يَذْكُرُ اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ سَبْعًا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَاجًّا وَمُعْتَمِرًا، فَيَقُومُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَطُوفُ سَبْعًا، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ قُدُومِهِ حَتّٰى اَقَامَ فِينَا، فَقَامَ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، فَطَافَ ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَاَصْعَدَ. يَقُولُ: خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ " قَالَ عَطَاءٌ: وَرَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الصُّبْحِ سَبْعًا، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَرْكَبُ

✵✵ ابن ابواوفیٰ یہ بات ذکر کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ترویہ کے دن طواف کے سات چکر

لگاتے ہوئے دیکھا' پھر اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں' یہ حج یا عمرہ کے موقع کی بات ہے' پھر ایک مرتبہ اُنہوں نے صبح کی نماز کے بعد سات چکر لگائے اور دو رکعات ادا کیں' ہم نے اُن سے کہا: اُنہوں نے ایسا اس لیے کیا ہوگا کہ وہ اُس وقت آئے ہوں گے' یہاں تک کہ ہمارے درمیان مقیم ہو جائیں' تو (ہمارے درمیان مقیم ہونے کے بعد) وہ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے' اُنہوں نے طواف کیا اور دو رکعات ادا کیں' پھر حجر اسود کا استلام کیا اور چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی مسجد سے تشریف لے گئے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ طواف کیا' پھر دو رکعات ادا کیں پھر وہ سوار ہوئے (اور چلے گئے)۔

9006 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ وَيُصَلِّي حِينَئِذٍ عَلٰى سَبْعِهِ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ عصر اور صبح کی نماز کے بعد طواف کرتے تھے اور طواف کے بعد کی نماز اُسی وقت ادا کر لیتے تھے۔

9007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِالطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ بَاْسًا، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَئِذٍ

* * سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے وہ دو رکعات اُسی وقت ادا کر لیتے تھے۔

9008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ طَافَ مَعَ عُمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْكَعْبَةِ فَلَمَّا فَرَغَ عُمَرُ مِنْ طَوَافِهِ نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ، وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتّٰى اَنَاخَ بِذِي طُوًى، فَسَبَّحَ رَكْعَتَيْنِ عَلٰى طَوَافِهِ

* * عبدالرحمٰن بن عبد قاری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے صبح کی نماز کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خانۂ کعبہ کا طواف کیا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف کر کے فارغ ہوئے' تو اُنہوں نے جائزہ لیا' تو اُنہیں سورج نظر نہیں آیا' وہ سوار ہو گئے اُنہوں نے (طواف کے بعد والی رکعات) کے نوافل ادا نہیں کیے' یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اُنہوں نے اپنے جانور کو بٹھایا اور طواف کے بعد والی دو رکعات اُس وقت ادا کیں۔

9009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدًا يَطُوفَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ سَبْعًا وَاحِدًا، ثُمَّ يَجْلِسَانِ وَلَا يُصَلِّيَانِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

* * ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر اور مجاہد کو دیکھا: ان حضرات نے عصر کے بعد سات مرتبہ طواف کیا' پھر یہ دونوں حضرات بیٹھ گئے اور انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد والی نماز) ادا نہیں کی۔

9010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَدِمَ اَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بَعْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ: " انْظُرُوا كَيْفَ يَصْنَعُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سَبْعِهِ قَعَدَ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

٭٭ ابن ابونجیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حج کے لیے یا شاید عمرہ کرنے کے لیے آئے' اُنہوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا۔ راوی نے کہا کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ کیا کرتے ہیں؟ جب وہ سات چکر لگانے کے بعد فارغ ہوئے تو بیٹھ گئے' جب سورج نکل آیا تو اُس کے بعد اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں۔

9011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ: عَنِ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بَعْدَ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى قَالَ: مُوْسَى فَاَتَيْتُ نَافِعًا فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: كَذَبَ عَطَاءٌ فَرَجَعْتُ اِلَى عَطَاءٍ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْبَى نَافِعٌ، قَالَ مُوْسَى: فَاَتَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: صَدَقَ عَطَاءٌ، كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ بَعْدَ الصُّبْحِ سَبْعًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَيْهِ حِينَئِذٍ قَالَ مُوْسَى: فَاَتَيْتُ نَافِعًا فَذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَ سَالِمٍ فَسَكَتَ

٭٭ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے عصر یا فجر کی نماز کے بعد' طواف کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے عصر کی نماز کے بعد طواف کیا اور (طواف کے بعد والی) نماز ادا کر لی۔

موسیٰ بن عقبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نافع کے پاس آیا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے کہا: عطاء نے غلط کہا ہے۔ میں واپس عطاء کے پاس آیا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا' تو عطاء نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے' یہ اُس سے پہلے کی بات ہے' جب نافع کو قید کیا گیا تھا۔

موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں سالم بن عبداللہ کے پاس آیا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: عطاء نے ٹھیک کہا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ طواف کرتے تھے اور پھر اُسی وقت (طواف کے بعد والی) نماز ادا کر لیتے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں نافع کے پاس آیا اور اُنہیں سالم کے بیان کے بارے میں بتایا' تو وہ خاموش ہو گئے۔

بَابُ قَرْنِ الطَّوَافِ

باب: طواف کو ملا لینا

9012 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ قَرْنَ الطَّوَافِ، وَيَقُوْلُ: عَلَى كُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَانِ وَكَانَ هُوَ لَا يَقْرِنُ بَيْنَ سَبْعَيْنِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طواف کو ملا لینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ وہ یہ فرماتے: ہر سات چکروں کے بعد دو رکعات ادا کی جائیں گی' وہ دو سات چکروں کو ملا کر نہیں کرتے تھے۔

9013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ: اَنَّ اَبَاهُ كَانَ لَا يَرَى بِقَرْنِ الطَّوَافِ بَاْسًا، وَرُبَّمَا فَعَلَهُ "

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن کے والد طواف کو ملانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور بعض اوقات وہ خود بھی ایسا کر لیتے تھے۔

9014 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى بِقَرْنِ الطَّوَافِ بَاْسًا، وَيُفْتِي بِهِ وَيَذْكُرُ اَنَّ طَاوُسًا، وَالْمِسْوَرَ بْنِ مَخْرَمَةَ كَانَا يَفْعَلَانِهِ قَالَ: وَسَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، عَنْ طَوَافِ الْاَسْبُعِ لَيْسَ بَيْنَهُنَّ رُكُوعٌ حَتّٰى يَرْكَعَ عَلَيْهِنَّ رُكُوعَهُنَّ بَعْدَمَا يَفْرَغُ مِنْهُنَّ قَالَ: بَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَنْ طَاوُسٍ وَمَا اَظُنُّ ذٰلِكَ اِلَّا شَيْئًا بَلَغَهُمَا قُلْتُ: لِعَطَاءٍ: مَا بَلَغَكَ ذٰلِكَ عَنْ غَيْرِهِمَا؟ قَالَ: قَالَ: " وَمَالِيْ لَوْ فَعَلْتُهُ؟ قَالَ: مَا اَظُنُّ بِذٰلِكَ بَاْسًا لَوْ فَعَلْتَهُ " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ بَلَغَنِيْ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ الْاَسْبُعَ لَا يَرْكَعُ بَيْنَهُنَّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء ملا کر طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' وہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے اور یہ بات ذکر کرتے تھے: طاؤس اور مسور بن مخرمہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ایک شخص نے عطاء سے ایسے سات طوافوں کے بارے میں دریافت کیا' جن کے درمیان کوئی رکعت ادا نہیں کی گئی' یہاں تک کہ آدمی اُن سے فارغ ہونے کے بعد اُن سب کی رکعات ایک ہی مرتبہ ادا کرے۔ تو عطاء نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور طاؤس بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور میرا خیال ہے کہ اس بارے میں اُن تک بھی کوئی روایت پہنچی ہوگی۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا: ان دونوں کے علاوہ آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو کیا ہو جائے گا؟ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اگر میں ایسا کر لیتا ہوں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: مجھ تک حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ سات مرتبہ طواف کرتے تھے اور ان کے درمیان (طواف کے بعد والی) رکعات ادا نہیں کرتے تھے۔

9015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: طُفْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفِطْرِ، فَقَرَنَ ثَلَاثَةَ اَسْبُعٍ فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ تَقْرِنُ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَا يُصَلِّي قَبْلَ صَلَاةِ الْفِطْرِ

* * عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں نے عیدالفطر کے دن نمازِ عید سے پہلے سعید بن جبیر کے ساتھ طواف کیا تو اُنہوں نے تین طواف ملا کے کیے' میں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ ملا کر طواف کر رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: عیدالفطر کی

نماز سے پہلے کوئی اور نماز ادا نہیں کی جاتی۔

9016 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ فِيْ مَسْكَنِ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، فَكَانَتْ تَطُوفُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاِذَا اَرَادَتِ الطَّوَافَ اَمَرَتْ بِمَصَابِيحِ الْمَسْجِدِ، فَاُطْفِئَتْ جَمِيعًا ثُمَّ طَافَتْ، فَاِذَا فَرَغَتْ مِنْ سَبْعٍ تَعَوَّذَتْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَتْ وَطَافَتْ سَبْعًا آخَرَ، فَلَمَّا فَرَغَتْ تَعَوَّذَتْ مِنْهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَرَنَتْ ثَلَاثَةَ اَسَابِيعَ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ اِلٰى وَرَاءِ صُفَّةِ زَمْزَمَ، ثُمَّ صَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَكَلَّمَتْ، ثُمَّ صَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ تَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِكَلَامٍ، وَكَانَ مَعَهَا امْرَاَةٌ مَوْلَاةٌ وَاُمُّ حَكِيمٍ ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ الْعَاصِ، وَاُمُّ حَكِيمٍ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ، قَالَتِ الْمَوْلَاةُ: فَتَذَاكَرْنَا حَسَّانَ، فَتَذَاكَرْنَا نَسَبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: "ابْنُ الْفُرَيْعَةِ تَسُرُّهُ، فَنَهَتْنَا اَنْ نَسُبَّهُ، وَاَبْرَاَتْهُ اَنْ يَكُونَ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَيْهَا وَقَالَتْ: "اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ يُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِقَوْلِهِ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا وَاَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهُ وَعِرْضِيْ ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ"

وَعَائِشَةُ تُنْشِدُهُمْ هٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عتبہ بن محمد بن حارث کے ہاں پڑاؤ کیا' وہ عشاء کی نماز کے بعد طواف کیا کرتی تھیں' جب اُن کا طواف کا ارادہ ہوتا تھا تو اُن کی ہدایت کے تحت مسجد کے تمام چراغ بجھا دیئے جاتے تھے پھر وہ طواف کرتی تھیں' جب وہ سات چکروں کے بعد فارغ ہوتی تھیں تو حجرِ اسود اور ملتزم کے درمیان پناہ مانگا کرتی تھیں' پھر وہ واپس حجرِ اسود کے پاس آتی تھیں اُس کا استلام کرتی تھیں اور سات مرتبہ پھر طواف کرتی تھیں' اس سے فارغ ہونے کے بعد حجرِ اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان پناہ مانگتی تھیں' پھر وہ واپس آتی تھیں' اس طرح اُنہوں نے تین مرتبہ سات چکروں والا طواف کیا' پھر وہ زمزم کے چبوترے کے دوسری طرف گئیں اور وہاں اُنہوں نے دو رکعت ادا کیں' پھر کوئی بات چیت کی پھر دو رکعت ادا کیں' اُنہوں نے ہر دو رکعت کے درمیان کلام کے ذریعہ فصل پیدا کیا' اُن کے ساتھ ایک خاتون تھی جو کسی کی کنیز تھی' اس کے علاوہ خالد بن العاص کی صاحبزادی اُم حکیم تھی اور عبداللہ بن ابو ربیعہ کی صاحبزادی اُم حکیم تھی' اس کنیز نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات چیت کی' پھر ہم نے اُن کے نسب کا ذکر کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابن فریعہ اس سے خوش ہوگا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں اُنہیں بُرا کہنے سے منع کیا اور اُنہیں اس چیز سے بری الذمہ قرار دیا' جو اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اس شعر کی وجہ سے اُنہیں جنت میں داخل کر دے گا:

''تم نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہجو کی ہے' میں تمہیں جواب دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی جزاء ملے گی

کیونکہ میرے والد' اُن کے والد اور میری عزت (ہم سب کی عزت) تمہارے مقابلہ میں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت

کے بچاؤ کے لیے قربان ہے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے دوران یہ دو شعر اُن کو سنائے تھے۔

9017 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ الْمَكِّيِّ، عَنْ اُمِّهِ: اَنَّهَا طَافَتْ مَعَ عَائِشَةَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ اَسَابِعٍ لَا تُصَلِّي بَيْنَهُنَّ فَلَمَّا فَرَغَتْ صَلَّتْ لِكُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ

* * محمد بن سائب مکی نے اپنی والدہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیت اللہ کا سات چکروں کا طواف تین مرتبہ کیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے درمیان نماز ادا نہیں کی' جب وہ فارغ ہوئیں' تو اُنہوں نے ہر سات چکروں کے لیے دو رکعات ادا کیں۔

بَابُ طَوَافِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مَعًا

باب: مردوں اور خواتین کا ایک ساتھ طواف کرنا

9018 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ، فَاَخْبَرَنِيْ وَقَالَ: كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ الطَّوَافَ؟ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ . قُلْتُ: اَبَعْدَ الْحِجَابِ؟ قَالَ: اِي لَعَمْرِي اَدْرَكْتُ لَعَمْرِي بَعْدَ الْحِجَابِ، قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنَّ يَفْعَلْنَ، كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْزَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مَعَهَا: انْطَلِقِي بِنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ نَسْتَلِمُ فَجَذَبَتْهَا وَقَالَتْ: انْطَلِقِي عَنْكِ وَاَبَتْ اَنْ تَسْتَلِمَ، وَكُنَّ يَخْرُجْنَ مُسْتَتِرَاتٍ بِاللَّيْلِ، فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ لَا يُخَالِطْنَهُمْ قَالَ: وَلَكِنَّهُنَّ اِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ سُتِرْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ، ثُمَّ اُخْرِجَ عَنْهُ الرِّجَالُ قَالَ: وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ، قُلْتُ: فَمَا حِجَابُهَا حِينَئِذٍ؟ قَالَ: هِيَ فِي قُبَّةٍ لَهَا تُرْكِيَّةٍ عَلَيْهَا غِشَاءٌ لَهَا، بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا قَالَ: وَلكن قَدْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُعَصْفَرًا وَاَنَا صَبِيٌّ "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ابن ہشام نے خواتین کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کر دیا۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں:) اُنہوں نے مجھے یہ بات بتانے کے بعد یہ کہا: تم خواتین کو طواف کرنے سے کیسے منع کر سکتے ہو جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواتین مردوں کے ساتھ طواف کیا کرتی تھیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میری زندگی کی قسم! میں نے تو حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد ہی یہ صورتِ حال پائی ہے۔ میں نے کہا: وہ مردوں کے ساتھ کیسے شامل ہوا کرتی تھیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایسا نہیں کیا کرتی تھیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے ایک طرف ہو کر طواف کرتی تھیں وہ ان کے درمیان شامل نہیں ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ اُن کی ایک ساتھی خاتون نے کہا: اے اُم المؤمنین! آپ ہمارے ساتھ چلیے تا کہ ہم استلام کر لیں۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُسے کھینچ لیا اور فرمایا: تم چلتی رہو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے استلام کرنے سے انکار کر دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواتین رات کے وقت پردہ کر کے نکلتی تھیں' وہ مردوں کے ہمراہ اس طرح طواف کرتی تھیں کہ وہ مردوں کے درمیان نہیں آتی تھیں بلکہ جب وہ خانۂ کعبہ میں داخل ہوتی تھیں تو ان کے لیے پردہ کر دیا جاتا تھا اور مردوں کو وہاں سے نکال دیا جاتا تھا۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اُس وقت ثبیر پہاڑ کے درمیان میں اعتکاف کیا ہوا تھا۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اُس موقع پر انہوں نے کتنا پردہ کیا ہوا تھا؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ اپنے ترکی خیمہ میں تھیں جس پر ان کے لیے پردہ ڈالا گیا تھا' وہ پردہ ہمارے اور اُن کے درمیان تھا۔ عطاء نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ اُنہیں معصفر چادر لیے ہوئے دیکھا تھا' میں اُس وقت کمسن بچہ تھا۔

9019 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَيْضًا قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَطُوفَ رَاكِبَةً فِيْ خِدْرِهَا، مِنْ وَرَاءِ الْمُصَلِّينَ فِيْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ قُلْتُ: اَنَهَارًا اَمْ لَيْلًا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي قُلْتُ: اَيُّ سَبْعٍ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

* * عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہلیہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مسجد کے اندر نمازیوں کے پرے' اپنے پالان میں سوار ہو کر طواف کر لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ دن کے وقت کی بات تھی' یا رات کے وقت کی بات تھی؟ تو عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! میں نے دریافت کیا: یہ کون سے والا سال تھا؟ (فتح مکہ کا سال' یا حجۃ الوداع کا سال؟) تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

9020 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَرَآهَا عُمَرُ، وَكَانَتْ طَوِيلَةً، فَقَالَ: اِنَّكِ لَنْ تَخْفِيَ عَلَيْنَا، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ عَرْقًا، فَمَا وَضَعَهُ حَتّٰى اُوحِيَ اِلَيْهِ: اَنْ قَدْ رُخِّصَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِيْ حَوَائِجِكُنَّ لَيْلًا

* * ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت گھر سے باہر نکلیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دیکھ لیا' وہ ایک طویل القامت خاتون تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ ہم سے چھپ نہیں سکتی ہیں۔ اُنہوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت گوشت والی ہڈی کھا رہے تھے' ابھی آپ نے اُسے رکھا نہیں تھا کہ آپ پر وحی نازل ہوگئی کہ خواتین کے لیے یہ رخصت رکھی گئی ہے کہ وہ قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت گھر سے باہر جا سکتی ہیں۔

9021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ شَكَوْتُ

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي اَشْتَكِي قَالَ: فَطُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ: طُفْتُ وَرَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ: بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ" قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "حَجزَةٌ مُعْتَزِلَةٌ مَحْجُوزًا بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ الرِّجَالِ بِثَوْبٍ قَالَ: وَالتُّرْكِيَّةُ: قُبَّةٌ صَغِيرَةٌ مِنْ لُبُودٍ تُضْرَبُ فِي الْاَرْضِ"

** عروہ بن زبیر نے سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں سے پرے ہو کر طواف کرلو۔ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں: میں طواف کر رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے ایک پہلو میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ ''حجزت'' سے مراد الگ تھلگ ہونا ہے یعنی اُن خواتین اور مردوں کے درمیان کپڑے کے ذریعہ پردہ کردیا گیا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ترکی خیمہ ایک چھوٹا خیمہ ہوتا ہے جو چمڑے سے بنایا جاتا ہے اور اسے زمین میں لگایا جاتا ہے۔

بَابُ اَيِّ حِينٍ يُكْرَهُ الطَّوَافُ، وَحَدُّ الطَّوَافِ، وَالطَّوَافُ بِالصَّغِيرِ

باب: کون سے وقت میں طواف کرنا مکروہ ہے؟

طواف کی حد اور چھوٹے بچہ کے ساتھ طواف کرنا

9022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ اَنْ يَطُوفَ الْاِنْسَانُ قَبْلَ

9021- صحيح البخاري' كتاب الصلاة' ابواب استقبال القبلة' باب ادخال البعير في المسجد للعلة' حديث:454' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب جواز الطواف على بعير وغيره' حديث:2313' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة' باب القراء ة في صلاة العشاء الآخرة' حديث:502' مستخرج ابي عوانة' كتاب الحج' باب بيان الركوب في الطواف بالكعبة واباحة استلام الركن بالمحجن اذا' حديث:2767' صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب دخول مكة' ذكر الاباحة للمراة الشاكية' حديث:3893' موطا مالك' كتاب الحج' باب جامع الطواف' حديث:824' سنن ابي داؤد' كتاب المناسك' باب الطواف الواجب' حديث:1619' سنن ابن ماجه' كتاب المناسك' باب المريض' حديث:2959' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' كيف طواف المريض' حديث:2890' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' باب الطواف على الراحلة' حديث:3775' السنن الكبرى للبيهقي' جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب دخول مكة' باب طواف النساء مع الرجال' حديث:8683' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' مسند النساء' حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:25941' مسند اسحاق بن راهويه' زيادات رواية اهل مكة والمدينة وغيرهم' حديث:1733' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:6818' المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' هذا ما اسند النساء' ابو الاسود' حديث:19639

الصَّلَاةِ وَالْإِمَامُ يُنْتَظَرُ خُرُوجُهُ؟ قَالَ: مَا يَضُرُّهُ، قُلْتُ: فَفِي صُفْرَةِ الشَّمْسِ فِي الْحِينِ الَّذِي تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيهِ، إِذَا أَخَّرَ رَكْعَتَيهِ حَتّٰى يَكُونَ حِينٌ لَا تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيهِ قَالَ: وَمَا يَضُرُّهُ إِذَا لَمْ يُصَلِّ حِينَ تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ انسان نماز سے پہلے ایسے وقت میں طواف کرے جب امام کے آنے کا وقت ہو چلا ہو؟ تو عطاء نے کہا: یہ بات آدمی کو نقصان نہیں دے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر سورج زرد ہونے کے وقت جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے (اُس وقت میں طواف بھی مکروہ ہے؟) جبکہ آدمی دو رکعات کو اتنا مؤخر کر دے کہ وہ ایسے وقت میں ادا کی جائیں جس میں نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہوتا۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز بھی آدمی کو نقصان نہیں دے گی اگر آدمی اُس وقت میں نماز ادا نہیں کرتا جس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے۔

9023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ: أَنَّ طَاوُسًا، وَمُجَاهِدًا، وَعَطَاءً، مَنَعُوهُ أَنْ يَطُوفَ مِنْ وَرَاءِ الْمَقَامِ وَقَالُوا: مَا بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْمَقَامِ

✵✵ لیث بیان کرتے ہیں: طاؤس مجاہد اور عطاء نے اُنہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ مقامِ ابراہیم کے پار طواف کریں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: بیت اللہ اور مقامِ ابراہیم کے درمیان سے گزرا جائے گا۔

9024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ:، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْغُلَامُ لَمْ يَبْلُغْ إِنْ يُطَافَ بِهِ بِالْبَيْتِ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ: مَا عَلَيْهِ مَا عَلَى مَنْ عَقَلَ أَنْ لَا يَبْتَغِي الْبَرَكَةَ فِي وُضُوئِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ لڑکا جو ابھی بالغ نہیں ہوا اگر اُسے بیت اللہ کا طواف کروایا جاتا ہے تو کیا وہ وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس پر یہ لازم نہیں ہے اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جو اس کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو اگر وہ وضو کی برکت کو حاصل نہ کرنا چاہے۔

9025 - اقوالِ تابعین: قَالَ قَالَ سُفْيَانُ: يُجْزِءُ ذٰلِكَ السَّبْعُ لَهُمَا جَمِيعًا

✵✵ راوی بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری کہتے ہیں: ان دونوں لوگوں کے لیے ساتوں چکر درست ہوں گے۔

9026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي لَكْرٍ: بِحَقٍّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ طَافَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فِي خِرْقَةٍ

✵✵ سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو کپڑے میں اُٹھا کر طواف کیا تھا۔

بَابُ: الطَّوَافُ أَفْضَلُ أَمِ الصَّلَاةُ وَطَوَافُ الْمَجْذُومِ

باب: طواف کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا نماز پڑھنا؟

نیز جذام زدہ شخص کا طواف کرنا

9027 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ عَطَاءً يَسْأَلُهُ الْغُرَبَاءُ:

الطَّوَافُ اَفْضَلُ لَنَا اَمِ الصَّلَاةُ؟ فَيَقُولُ: اَمَّا لَكُمْ فَالطَّوَافُ اَفْضَلُ، اِنَّكُمْ لَا تَقْدِرُونَ عَلَى الطَّوَافِ بِاَرْضِكُمْ، وَاَنْتُمْ تَقْدِرُونَ هُنَاكَ عَلَى الصَّلَاةِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں عطاء کو سن رہا تھا' اجنبی لوگوں نے اُن سے سوال کیا: طواف کرنا ہمارے لیے زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا نماز پڑھنا؟ تو عطاء نے فرمایا: تم لوگوں کے لیے طواف کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ تم لوگ اپنی سرزمین پر طواف نہیں کر سکتے' لیکن تم وہاں نماز پڑھ سکتے ہو۔

9028 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْاَلُهُ: الصَّلَاةُ اَفْضَلُ لِلْغُرَبَاءِ اَمِ الطَّوَافُ؟ فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ: بَلِ الصَّلَاةُ وَالِاسْتِمْتَاعُ بِالْبَيْتِ اَفْضَلُ

9028- ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ مدینہ منورہ آئے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھ کر اُن سے دریافت کیا کہ باہر سے آنے والے لوگوں کے لیے (حرم شریف میں) نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا طواف کرنا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: بلکہ نماز پڑھنا اور بیت اللہ سے نفع حاصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

9029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ لِلْغُرَبَاءِ اِذَا رَآهُمْ يُصَلُّونَ: انْصَرِفُوا فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ

9029- سالم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو باہر سے آنے والے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ جب انہوں نے اُن لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم لوگ اسے ختم کرو اور بیت اللہ کا طواف کرو۔

9030 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ قَالَا: اِذَا اَقَامَ الْغَرِيبُ بِمَكَّةَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا كَانَتِ الصَّلَاةُ اَفْضَلَ لَهُ مِنَ الطَّوَافِ

9030- حسن بصری اور عطاء فرماتے ہیں: جب باہر سے آنے والا شخص مکہ میں چالیس دن تک مقیم رہے تو اُس کے لیے طواف کرنے کے مقابلہ میں نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھے گا۔

9031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، مَرَّ بِامْرَاَةٍ مَجْذُومَةٍ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهَا: يَا اَمَةَ اللّٰهِ، لَا تُؤْذِي النَّاسَ، لَوْ جَلَسْتِ فِي بَيْتِكِ فَفَعَلَتْ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّ الَّذِي كَانَ نَهَاكِ قَدْ مَاتَ فَاخْرُجِي فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاَنْ اُطِيعَهُ حَيًّا وَاَعْصِيهِ مَيِّتًا

9031- عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جذام زدہ عورت کے پاس سے گزرے جو بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی تو اُنہوں نے اُس عورت سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! تم لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ' اگر تم اپنے گھر میں

بیٹھی رہوتو یہ زیادہ مناسب ہے۔تو وہ عورت اپنے گھر میں جا کر بیٹھ گئی' بعد میں ایک شخص اُس کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا کہ تمہیں جن صاحب نے منع کیا تھا اُن کا تو انتقال ہو گیا ہے' اب تم باہر نکل جاؤ۔تو اُس عورت نے کہا: میں ایسی عورت نہیں بنوں گی کہ میں اُن کی زندگی میں تو اُن کی اطاعت کرتی اور اُن کے انتقال کے بعد اُن کی نافرمانی کروں۔

بَابُ تَقْبِيلِ الرُّكْنِ

باب: حجرِ اسود کو بوسہ دینا

9032 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَقْبِيلُ الرُّكْنِ؟ قَالَ: حَسَنٌ

9032-ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حجرِ اسود کو بوسہ دینے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اچھا کام ہے!

9033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الرُّكْنَ وَكَانَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ، وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ رَبِّي، وَلٰكِنْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ فَقَبَّلْتُكَ

9033-عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا اُنہوں نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور یہ فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو' میں تمہیں بوسہ نہ دیتا' میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' اس لیے میں تمہیں بوسہ دے رہا ہوں۔

9034 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلٰكِنْ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَقْبَلَ الرُّكْنَ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَاَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ قَالَ: ثُمَّ قَبَّلَهُ

9034-سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا' وہ یہ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو' لیکن میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے اعتناء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مکحول نے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود کی طرف رُخ کیا اور یہ بات بیان کی: میں یہ جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو' تم نہ نقصان کر سکتے ہو' نہ نفع دے سکتے ہو' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا

ہوتا تو میں بھی تمہیں بوسہ نہ دیتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے بوسہ دیا۔

9036 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ثُمَّ اِنَّهُ مَسَحَ الرُّكْنَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ قَبَّلَهُ

✳✳ حضرت عبداللہ بن عباس کے بارے میں عکرمہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے کپڑے کے ذریعے حجرِ اسود کو پونچھا اور پھر اس کو بوسہ دیا۔

بَابُ التَّعَوُّذِ بِالْبَيْتِ

بیت اللہ کے ساتھ چمٹ جانا

9037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ لَمْ يَرَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَلَا جَابِرًا وَلَا اَبَا سَعِيدٍ وَلَا ابْنَ عُمَرَ يَلْتَزِمُ اَحَدٌ مِنْ زَمْزَمَ الْبَيْتِ، قُلْتُ: اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمَسُّ شَيْئًا مِنْ بَاطِنِهَا اَوْ مِنْ اَدْرَاجِهَا يَتَعَوَّذُ بِهِ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: وَلَا عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: وَلَا رَاَيْتَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَفَتَعَلَّقُ اَنْتَ بِالْبَيْتِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَضَعُ يَدِي فِي قِبَلِ الْبَيْتِ وَلَا اَمَسُّهُ صِرْهَمَا، قُلْتُ: فَخَارِجَ الْبَيْتِ تُعَلَّقُ بِهِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: وَلِمَ تَعَوَّذْتَ بِشَيْءٍ مِنْهُ لَمْ اُبَالِ بَاَيِّهِ تَعَوَّذْتَ، لَمْ اَتَّبِعْ حِينَئِذٍ شَيْئًا

✳✳ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ نہیں مانگا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ان میں سے کسی بھی شخص کو بیت اللہ کی چوکھٹ سے چمٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔

میں نے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے اندرونی حصہ میں سے کسی چیز کو چھوا ہو یا اُس کی سیڑھیوں میں سے کسی کو چھوا ہو اور اُس کے ذریعہ پناہ حاصل کرنی چاہی ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ کے اصحاب میں سے بھی کسی سے روایت منقول نہیں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: آپ نے صحابہ کرام میں سے بھی کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: تو کیا آپ بیت اللہ کے ساتھ چمٹ جائیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن میں اپنے ہاتھ خانۂ کعبہ کی طرف کروں گا لیکن میں اُسے چھوؤں گا نہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا خانۂ کعبہ کے باہر اُس کے ساتھ چمٹا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے یہ بھی کہا: تم اس میں سے کسی چیز کی پناہ کیوں لو گے (یعنی اُس کے ساتھ کیوں چمٹو گے؟) میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ تم کون سے حصہ کے ساتھ چمٹے ہو، اس میں میں بطورِ خاص کسی کی پیروی نہیں کروں گا۔

9038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، اَنَّهُ تَعَوَّذَ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: اَتَدْرِى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنْ اَوَّلُ مَنْ صَنَعَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: عَجَائِزُ قَوْمِكَ، عَجَائِزُ قُرَيْشٍ قَالَ: فَحَسِبْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ

✻ ✻ عبدالملک بن مروان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیت اللہ کے ساتھ چمٹ گیا' تو حارث بن عبداللہ نے اُسے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ سب سے پہلے ایسا کس نے کیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حارث نے کہا: آپ کی قوم کی بوڑھی عورتوں نے کیا تھا' قریش کی بوڑھی عورتوں نے کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ عبدالملک نے اُس کے بعد یہ عمل ترک کر دیا۔

9039 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِىِّ

✻ ✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک رُکنِ یمانی پر رکھا تھا۔

9040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ: اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ

✻ ✻ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے والد حجرِ اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کے درمیان (خانۂ کعبہ کے ساتھ) چمٹ جایا کرتے تھے۔

9041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: وَيُكْرَهُ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ جَبْهَتَهُ عَلَى الْبَيْتِ وَلٰكِنْ يَدَهُ

✻ ✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی اپنی پیشانی خانۂ کعبہ کے اوپر رکھ دے' اُسے اپنا ہاتھ رکھنا چاہیے۔

9042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَيُّوبَ يُلْصِقُ بِالْبَيْتِ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ

✻ ✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا سینہ اور دونوں ہاتھ بیت اللہ کے ساتھ ملائے ہوئے تھے۔

9043 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِىِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو، فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ السَّبْعِ رَكَعْنَا فِىْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ، فَقُلْتُ: اَلَا تَتَعَوَّذُ؟ قَالَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ثُمَّ مَشَى فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ فَاَلْصَقَ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهُ اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

✻ ✻ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا' جب ہم ساتویں چکر سے فارغ ہوئے' تو ہم نے خانۂ کعبہ کے پیچھے (طواف کے بعد کی دو رکعت) ادا کریں۔ میں نے کہا: کیا آپ پناہ نہیں لیں گے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ کچھ چلے اور اُنہوں نے حجرِ اسود

کا استلام کیا' پھر وہ حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اپنا سینہ' دونوں ہاتھ اور اپنے رخسار اُس کے ساتھ ملا دیئے اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اِس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

9044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ طَافَ مُحَمَّدٌ - جَدُّهُ - مَعَ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَلَمَّا كَانَ سَبْعَهُمَا، قَالَ مُحَمَّدٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ يَتَعَوَّذُونَ: اسْتَعِذْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَمَّا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، تَعَوَّذَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، وَاَلْصَقَ جَبْهَتَهُ وَصَدْرَهُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰذَا

✳ ✳ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: اُن کے دادا محمد اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کر رہے تھے' جب ساتواں چکر مکمل ہوا' تو محمد نے عبداللہ سے کہا' یعنی اُس وقت کہ جب لوگ پناہ مانگا کرتے تھے' کیا آپ بھی پناہ مانگیں گے (یعنی خانۂ کعبہ کے ساتھ چمٹ جائیں) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ جب اُنہوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا' تو وہ حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان چمٹ گئے' اُنہوں نے اپنی پیشانی اور سینہ بیت اللہ کے ساتھ ملا دیا اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اِس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

9045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جِئْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى يَدِ عِكْرِمَةَ مَوْلَاهُ، فَقُلْتُ: اَسَاحِرَانِ تَظَاهَرَا، اَمْ سِحْرَانِ؟ فَلَا يُرْجِعُهُمَا، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: سَاحِرَانِ تَظَاهَرَا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ

✳ ✳ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ اُس وقت حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان خانۂ کعبہ کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے' اُنہوں نے اپنے غلام کے ہاتھ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ میں نے دریافت کیا: (قرآن میں سورہ قصص' آیت:48 میں الفاظ کیا ہیں) ''دو جادوگر'' یا ''دو جادو'' ہیں؟ تو اُنہوں نے کوئی جواب نہیں دیا' تو عکرمہ نے کہا: ''دو جادوگر'' کے الفاظ ہیں' میں ہمیشہ یہی پڑھتا ہوں۔

9046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ قُلْتُ: "اِذَا طُفْتَ بَيْنَ السَّادِسِ وَالسَّابِعِ؟ قُلْتُ: فَالْتَزَمْ بِالْبَيْتِ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، ثُمَّ اَعُوذُ بِاللّٰهِ"

✳ ✳ سعید بن عبدالعزیز نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں یہ کہتا ہوں: جب میں چھٹے اور ساتویں چکر کے درمیان ہوں گا' تو میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان خانۂ کعبہ کے ساتھ چمٹ جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگوں گا۔

9047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذَا الْمُلْتَزَمُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ

✳ ✳ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان چمٹنے کی جگہ ہے۔

9048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يُلْصِقُ بِالْبَيْتِ صَدْرَهُ وَيَدَهُ وَبَطْنَهُ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنا سینہ اور اپنا ہاتھ اور اپنا پیٹ' خانہ کعبہ کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

9049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَلْتَزِمُ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بیت اللہ کے کسی بھی حصہ کے ساتھ اپنا جسم نہیں لگاتے تھے۔

9050 - آثارِ صحابہ: وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: حُدِّثْتُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازہ کے درمیان لپٹ جایا کرتے تھے۔

9051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ لَا يَلْزَمُ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ

٭٭ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خانہ کعبہ کے کسی بھی حصہ کے ساتھ نہیں چمٹتے تھے۔

9052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ الْاَسْوَدِ يَقُولُ: رَاَيْتُ مُجَاهِدَ مَرَّ بِرَجُلٍ قَائِمٍ يَدْعُو بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، فَمَسَّهُ بِيَدِهِ، وَقَالَ: الْزَمْ، الْزَمْ

٭٭ عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو حجر اسود اور خانہ کعبہ کے درمیان کھڑا دعا کر رہا تھا' تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اُسے چھو کر اُس سے کہا کہ ساتھ لپٹ جاؤ' ساتھ لپٹ جاؤ۔

بَابُ دُعَاءِ النَّاسِ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے دروازوں پر لوگوں کو بلانا

9053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ بَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعْضَ اَصْحَابِهِ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ حِينَ يَخْرُجُ وَيَدْعُو؟ قَالَ: لَا ثُمَّ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ مَنْ يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ كَذٰلِكَ - يَدْعُو اِذَا خَرَجَ عِنْدَ خُرُوجِهِ -: لِمَ يَصْنَعُونَ؟ هٰذَا صَنِيعُ الْيَهُودِ فِي كِتَابِهِمْ، ادْعُوا فِي الْبَيْتِ مَابَدَا لَكُمْ، ثُمَّ اخْرُجُوا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی شخص جب خانۂ کعبہ کی طرف جانے کے لیے نکلتا تھا تو لوگوں کو بلاتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اُنہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس طرح خانۂ کعبہ جانے والے کسی شخص سے کہا تھا کہ جو لوگوں کو اپنے نکلنے کے وقت بلا رہا تھا کہ تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس طرح تو یہودی اپنی کتاب کے بارے میں کرتے ہیں، تم اس گھر میں جتنا مناسب لگے دعا کرو اور پھر چلے جاؤ۔

9054 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا حَاذَى بَابًا فِيْ دَارِ يَعْلَى عِنْدَ الْحَنَّاطِيْنَ، اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا، وَخَرَجْنَ اِلَيْهِ بَنَاتُ غَزْوَانَ وَكُنَّ مُسْلِمَاتٍ - فَيَدْعُوْنَ مَعَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ جب ''حناطین'' کے قریب یعلیٰ کے گھر کے دروازہ کے مدمقابل تھے، تو آپ نے بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے دعا کی، اسی دوران غزوان کی صاحبزادیاں نکل کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، وہ مسلمان ہو چکی تھیں، تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دعا میں حصہ لیا۔

9055 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اُمِّهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا حَاذَى مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلَى - نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ - اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكُنْتُ اَنَا اَطُوفُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ الدَّارِيُّ حَتّٰى اِذَا جِئْنَا ذٰلِكَ الْمَكَانَ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا، وَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِيْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ شَيْءٌ

٭٭ عبدالرحمٰن بن طارق بن علقمہ اپنی والدہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب یعلیٰ کے گھر والے حصہ کے مدمقابل ہوئے، تو آپ نے خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کیا اور پھر دعا کی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن کثیر داری طواف کر رہے تھے، یہاں تک کہ ہم اُس جگہ پر آئے تو عبداللہ بن کثیر نے بیت اللہ کی طرف رُخ کیا اور دعا کی اور یہ بات بتائی کہ اس جگہ کے حوالے سے مجھ تک ایک روایت پہنچی ہے۔

بَابُ دُخُولِ الْبَيْتِ وَالصَّلَاةِ فِيهِ

باب: خانۂ کعبہ کے اندر جانا اور نماز ادا کرنا

9056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ، وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُوْلِهِ

وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ

نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتّٰى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْقِبْلَةِ، فَقَالَ: هٰذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ: مَا نَوَاحِيهِ؟ اَفِيْ زَوَايَاهُ؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ وَحَسِبْتُ اَنِّي رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْقِبْلَةِ

٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگوں کو طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے' تم لوگوں کو خانۂ کعبہ کے اندر جانے کا حکم نہیں دیا گیا؟ تو عطاء نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کو اس کے اندر جانے سے منع نہیں کرتے تھے لیکن میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بتائی کہ جب آپ خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے کر گئے تو آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا کی لیکن آپ نے خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لے آئے' جب آپ باہر تشریف لے آئے تو آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے دو رکعت ادا کیں اور ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اُس کے تمام کناروں میں' یا اُس کے تمام گوشوں میں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: خانۂ کعبہ کی ہر ایک سمت میں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں خیال ہے کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور اُنہوں نے اس کے تمام کناروں کے اندر دعا کی' لیکن اس کے اندر نماز ادا نہیں کی' پھر وہ باہر تشریف لائے اور اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے دو رکعت ادا کی۔

9057 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يُخْبِرُ، اَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُهُ اَنَّهُ: دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ بِالْبَيْتِ حِيْنَ دَخَلَهُ، وَلٰكِنْ حِيْنَ خَرَجَ فَنَزَلَ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ

٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہونے کے بعد خانۂ کعبہ کے اندر کوئی نماز ادا نہیں کی' جب آپ باہر نکلے تو نیچے اُترے اور آپ نے خانۂ کعبہ کے دروازہ کے قریب دو رکعات ادا کیں۔

9058 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے' آپ نے اُس کے تمام کناروں میں دعا کی' پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعت ادا کیں۔

9059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: ائْتَمَّ بِهٖ كُلِّهٖ، وَلَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنْهُ خَلْفَكَ

٭٭ سماک حنفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم خانۂ کعبہ کے ہر حصہ کی پیروی کرو اور کسی بھی حصہ کو اپنی پشت کی طرف نہ رکھو۔

9060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ، فَإِذَا خَرَجَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں کرتے تھے وہ باہر آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔

9061 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ صَلَّى فِيهِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے، پھر آپ باہر تشریف لائے زہری نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز ادا کی تھی۔

9062 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ عَطَاءٌ: وَاَنَا اُصَلِّي فِيهِ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ بَعْضِ، الْحَجَبَةِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيْنَ بَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مِنَ الْبَيْتِ؟ فَخُطَّ لِي كَمَا حَفِظْتَ؟ قَالَ: وَكَانَ فِي الْبَيْتِ سِتُّ اُسْطُوَانَاتٍ قَالَ: فَبَلَغَنِي اَنَّهُ صَلَّى بَيْنَ الْاُسْطُوانَتَيْنِ، حَيْثُ جَعَلَ الْحَلْقَةَ قُلْتُ: اَكُنْتَ مُصَلِّيًا فِيهِ مُسْتَقْبِلًا كُلَّ قِبْلَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَنَا اُصَلِّي فِيهِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں بھی اُس کے اندر نماز ادا کر لیتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے خانۂ کعبہ کے کسی متولی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ تک یہ روایت کیسے پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی، آپ کو جس طرح یاد ہے تو آپ میرے لیے لکیر لگا کر نشاندہی کر دیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ خانۂ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی اُس جگہ جہاں حلقہ بن جاتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اُس جگہ پر کھڑے ہو کر خانۂ کعبہ کے کسی بھی سمت میں رُخ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں بھی خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کر لیتا ہوں۔

9063 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ بِلَالٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

✻✻ عمرو نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر دو رکعت ادا کی تھیں۔

9064 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بِالْمِفْتَاحِ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى اُمِّهِ، فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ اَعْطَتْهُ، فَجَاءَ بِهِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ "، - قَالَ: وَحَسِبْتُهُ قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: وَحَسِبْتُهُ قَالَ: الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ - فَجَافُوا عَلَيْهِمْ مَلِيًّا قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا شَابًّا قَوِيًّا، فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَبَدَرْتُهُمْ، فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: اَيْ بِلَالُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ اَنَّهُ قَالَ: نَسِيتُ اَنْ اَسْاَلَ كَمْ صَلّٰى

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے' آپ نے خانۂ کعبہ کے پاس اپنی اونٹنی کو بٹھایا' پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چابی منگوائی' وہ اپنی والدہ کے پاس تشریف لے گئے' اُن کی والدہ نے اُنہیں چابی دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یا تو آپ یہ چابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیں گی' یا یہ تلوار میری پشت سے نکل جائے گی۔ جب اُن کی والدہ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو اُنہیں چابی دے دی' وہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' اُنہوں نے دروازہ کھولا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا:) اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی تذکرہ کیا تھا۔ یہ حضرات کچھ دیر اندر موجود رہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں اُن دنوں نوجوان اور طاقتور شخص تھا' میں لوگوں کو پھلانگ کر آگے آ گیا' میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خانۂ کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے پایا' میں نے کہا: اے حضرت بلال! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے والے دوستونوں کے درمیان دو رکعات ادا کی ہیں۔

معمر کے علاوہ دیگر راویوں نے ایوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے یہ بھول گیا کہ میں اُن سے یہ دریافت کرتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟

9065 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ، وَغَيْرُهُ يُحَدِّثُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: " اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ

عَلٰى بَعِيرٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَأُسَامَةُ رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْبَيْتَ أَرْسَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَجَاءَ بِمِفْتَاحٍ إِلَيْهِ، فَفَتَحَهُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ، فَمَكَثُوا فِي الْبَيْتِ طَوِيلًا، وَأَغْلَقُوا الْبَابَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَابْتَدَرُوا الْبَيْتَ فَسَبَقَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَآخَرُ مَعَهُ، فَسَأَلَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ، يَسْأَلُ بِلَالًا فَقَالَ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُ حَيْثُ صَلَّى، وَلَمْ يَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى " قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ وَجَعَلَ الْبَابَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ مَشَى حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ، ثُمَّ صَلَّى، يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ اور دیگر حضرات کو یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنا ہے' ان میں سے بعض حضرات نے دیگر کے مقابلہ میں کچھ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے:

''فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے اونٹ پر سوار ہو کر تشریف لائے' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس تشریف لائے تو آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی' وہ اُس کی چابی لے کر آئے' اُنہوں نے دروازہ کھولا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت اسامہ بن زید حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم خانہ کعبہ کے اندر چلے گئے' یہ حضرات خاصی دیر تک خانہ کعبہ کے اندر موجود رہے' ان حضرات نے دروازہ بند کر دیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے' تو لوگ تیزی سے بیت اللہ کی طرف لپکے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن سے آگے نکل آئے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی تھی؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُنہیں وہ جگہ دکھائی' جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی' لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے یہ دریافت نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے جاتے تھے تو سامنے کی طرف آگے چلے جاتے تھے' وہ دروازے کو اپنی پشت کی طرف رکھتے تھے' پھر وہ چلتے جاتے تھے یہاں تک کہ اُن کے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین بالشت کا فاصلہ رہ جاتا تھا' پھر وہ نماز ادا کرتے تھے' وہ اہتمام کے ساتھ اُس جگہ نماز ادا کرتے تھے جس کے بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا کی تھی۔

9066 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ أَوْ فِي الْكَعْبَةِ وَسَيَأْتِي آخَرُ يَنْهَاكَ فَلَا تُطِعْهُ يَعْنِي ابْنَ

عَبَّاسٍ

✹ ✹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔ ایک اور صاحب ہیں جو تمہیں اس سے منع کریں گے تو تم اُن کی بات نہ ماننا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

9067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَفْصٍ يَقُولُ: قَوْلُ ابْنُ عُمَرَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✹ ✹ ابوحفص بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مقابلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول زیادہ محبوب ہے۔

9068 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ الْحَجَبَةِ، اَنَّ نَافِعًا، اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ الْيَمَانِيَّتَيْنِ

✹ ✹ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

9069 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ يَدْخُلِ الْبَيْتَ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

✹ ✹ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتے تھے پھر خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے جاتے تھے اور طواف کے بعد والی دو رکعات خانۂ کعبہ کے اندر ادا کرتے تھے۔

9070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَزِيدُ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ: اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَصَلَّى فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ رَكْعَتَيْنِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ "

✹ ✹ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: محمد بن حنفیہ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے ہر گوشے میں دو رکعات ادا کیں۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: محمد بن جعفر نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں۔

9071 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي بَيْنَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَبِلَالٍ حَتّٰى دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا خَشَبَةٌ مُعْتَرِضَةٌ، فَلَمَّا خَرَجَ بِلَالٌ سَاَلْتُهُ، كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قَالَ: تَرَكَ

مِنَ الْخَشَبَةِ ثُلُثَهَا عَنْ يَمِينِهِ وَصَلَّى فِي الثُّلُثِ الْبَاقِي قَالَ: قُلْتُ: كَمْ صَلَّى؟ قَالَ: لَمْ اَسْاَلْ بِلالًا عَنْهَا

* * اشعث بن ابوشعثاء نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لائے' آپ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہو گئے' خانۂ کعبہ کے اندر چوڑائی کی سمت ایک لکڑی موجود تھی' جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خانۂ کعبہ کے اندر) کیا کیا تھا؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لکڑی کے دو تہائی حصہ کو اپنے دائیں طرف کیا' اور باقی کے ایک تہائی کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔

راوی (ابوشعثاء) بیان کرتے ہیں: میں نے اُن (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت نہیں کیا تھا۔

بَابُ لَا يَدْخُلُ بِحِذَاءٍ

باب: (خانۂ کعبہ کے اندر) جوتوں سمیت داخل نہیں ہوا جائے گا

9072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوْا: لَا يُدْخَلُ الْبَيْتُ بِحِذَاءٍ، وَلَا بِسِلَاحٍ، وَلَا خُفَّيْنِ وَكَانَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ يَرَيَانِ الْحَجَرَ مِنَ الْبَيْتِ

* * لیث نے عطاء' طاؤس اور مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: خانۂ کعبہ کے اندر جوتوں سمیت' یا ہتھیار لے کر' یا موزے پہن کر داخل نہیں ہوا جائے گا۔

عطاء اور مجاہد' حطیم کو بھی بیت اللہ کا حصہ سمجھتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمِفْتَاحِ

باب: (خانۂ کعبہ کے دروازہ کی) چابی کا تذکرہ

9073 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ائْتِنِي بِمِفْتَاحِ الْكَعْبَةِ فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَنْتَظِرُهُ، حَتّٰى اَنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَيَقُوْلُ: مَا يَحْبِسُهُ؟ فَسَعَى اِلَيْهِ رَجُلٌ، وَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِي عِنْدَهَا الْمِفْتَاحُ - قَالَ: حَسِبْتُهُ. قَالَ: اِنَّهَا اُمُّ عُثْمَانَ - تَقُوْلُ: اِنَّهُ اِنْ اَخَذَهُ مِنْكُمْ لَمْ يُعْطِكُمُوْهُ اَبَدًا، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتّٰى اَعْطَتْهُ الْمِفْتَاحَ، فَاَتَى بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، ثُمَّ خَرَجَ، وَالنَّاسُ عِنْدَهُ فَجَلَسَ عِنْدَ السِّقَايَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَئِنْ كُنَّا اُوْتِيْنَا النُّبُوَّةَ وَاُعْطِيْنَا السِّقَايَةَ، وَاُعْطِيْنَا الْحِجَابَةَ مَا قَوْمٌ بِاَعْظَمَ نَصِيْبًا مِنَّا قَالَ: فَكَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَدَفَعَ اِلَيْهِ الْمِفْتَاحَ. وَقَالَ غَيْبَهُ، فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عُيَيْنَةَ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَئِذٍ حِينَ كَلَّمَهُ فِي الْمِفْتَاحِ: إِنَّمَا أَعْطَيْتُكُمْ مَا تُرْزَءُونَ، وَلَمْ أُعْطِكُمْ مَا تَرْزَءُونَ يَقُولُ: أَعْطَيْتُكُمُ السِّقَايَةَ لِأَنَّكُمْ تَغْرَمُونَ فِيهَا وَلَمْ أُعْطِكُمُ الْبَيْتَ، أَيْ أَنَّهُمْ بِأَخْذِهِ يَأْخُذُونَ مِنْ هَدِيَّتِهِ قَوْلُ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کعبہ کی چابی میرے پاس لے کر آؤ! اُنہیں آنے میں تاخیر ہوگئی' نبی اکرم ﷺ کھڑے اُن کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی پیشانی سے موتیوں کی مانند پسینہ کے قطرے ٹپکنے لگے' آپ یہی فرماتے رہے کہ وہ آ کیوں نہیں رہا؟ پھر ایک صاحب جلدی سے چلتے ہوئے اُن کی طرف گئے' تو وہ خاتون جس کے پاس چابی تھی' میرا خیال ہے کہ وہ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں' وہ یہ کہہ رہی تھیں کہ اگر اُنہوں نے (یعنی نبی اکرم ﷺ نے) یہ تم سے لے لی' تو وہ تمہیں یہ کبھی نہیں دیں گے' یہ تکرار ہوتی رہی یہاں تک کہ اُس خاتون نے اُنہیں وہ چابی دے دی' وہ اُسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' نبی اکرم ﷺ نے خانۂ کعبہ کا دروازہ کھولا (کچھ دیر آپ اندر رہے) پھر آپ باہر تشریف لائے' تو لوگ آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے' آپ سقایہ کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر ہمیں نبوت عطا کر دی گئی اور سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری) عطا کر دی گئی اور حجابہ (خانۂ کعبہ کی کلید برداری) عطا کر دی گئی' تو کسی بھی قوم کو ہم سے زیادہ حصہ نہیں ملے گا' لیکن نبی اکرم ﷺ کو اُن کی یہ بات پسند نہیں آئی' آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور چابی اُنہیں دی اور فرمایا: اسے سنبھال کر رکھو!

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ حدیث بیان کی تو اُنہوں نے ابن جریج کے حوالے سے' ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے چابی کے بارے میں یہ بات کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: میں نے تمہیں وہ چیز دی ہے جس میں تمہارا خرچ ہوتا ہے' میں تمہیں وہ نہیں دے رہا' جس میں تم پر خرچ کیا جائے۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) کہ میں نے تمہیں سقایا کی خدمت دی ہے تاکہ تم اس میں خرچ کرو اور میں نے تمہیں بیت اللہ (کی تولیت) کی خدمت نہیں دی کیونکہ لوگ اس حوالے سے لوگوں سے تحائف وصول کرتے ہیں' یہ امام عبدالرزاق کا بیان ہے۔

9074 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَمَّا دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِفْتَاحَ إِلَى عُثْمَانَ قَالَ: غَيِّبُوهُ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (خانۂ کعبہ کی) چابی دی تو ارشاد فرمایا: اسے سنبھال کے رکھنا۔

9075 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعْقَبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَ مِفْتَاحَ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَحَضَرَ النَّاسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَنْ يَتَكَلَّمُ؟، ثُمَّ دَعَا طَلْحَةَ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْمِفْتَاحَ

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے خانۂ کعبہ کی چابی مٹھی میں لی' اُس وقت لوگ موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے؟ پھر آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پھر حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ چابی اُن کے سپرد کر دی۔

9076 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمِفْتَاحِ الْكَعْبَةِ، فَاَقْبَلَ بِهٖ مَكْشُوفًا حَتّٰى دَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اجْمَعْ لِي الْحِجَابَةَ مَعَ السِّقَايَةِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْعُوا لِي عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَدُعِيَ لَهُ، فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ، وَسَتَرَ عَلَيْهِ قَالَ: فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ سَتَرَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوهُ يَا بَنِي طَلْحَةَ لَا يَنْتَزِعُهُ مِنْكُمْ اِلَّا ظَالِمٌ

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو خانۂ کعبہ کی چابی کے ساتھ طلب کیا تو وہ اُسے ساتھ لے کر آئے جبکہ اُس پر کوئی چیز نہیں تھی' اُنہوں نے وہ چابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کی' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر آپ سقایہ کے ساتھ حجابہ کی خدمت بھی ہمیں دے دیں (تو بڑی مہربانی ہوگی)۔ نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا: عثمان بن طلحہ کو میرے پاس لے کر آؤ! اُنہیں لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ چابی اُن کے سپرد کی اور اُس پر پردہ ڈال دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اُس پر پردہ ڈالا تھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے اولادِ طلحہ! تم اسے حاصل کر لو' یہ تم سے کوئی ظالم شخص ہی چھینے گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ فَوْقَ ظَهْرِ الْكَعْبَةِ

باب: خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرنا

9077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّهُ كَرِهَ الصَّلَاةَ عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ

زہری اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کی جائے۔

9078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُصَلِّي عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ بَعْضُ مَنْ يَظْهَرُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ الْحَجَبَةَ حَانَتِ الصَّلَاةُ وَهُمْ فَوْقَهَا، اَتَكْرَهُ اَنْ يُصَلُّوا فَوْقَهُ سَاعَتَئِذٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَكْرَهُهَا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص خانۂ کعبہ کی چھت پر چڑھتا ہے' کیا وہ خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے پسند نہیں کرتا۔ میں نے دریافت کیا: آپ کے خیال میں اگر خانۂ کعبہ کے متولی خانۂ کعبہ کی چھت پر موجود ہوں اور اسی دوران نماز کا وقت ہو جائے تو کیا آپ اس بات کو مکروہ قرار دیں گے کہ وہ

اُس وقت خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرلیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں اسے مکروہ قرار دوں گا۔

9079 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ قَوْمًا سَاَلُوا مُعَاوِيَةَ، عَنْ مَكَانٍ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ، فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: ظَهْرُ الْكَعْبَةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایسی جگہ کے بارے میں دریافت کیا جہاں کسی سمت میں قبلہ نہیں ہوتا' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ خانۂ کعبہ کی چھت ہے (جہاں کسی بھی طرف رُخ کریں تو سامنا قبلہ نہیں ہوتا)۔

9080 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَتَبَ هِرَقْلُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ يَسْاَلُهُ عَنْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ: اَيُّ مَكَانٍ اِذَا صَلَّيْتَ فِيهِ ظَنَنْتَ اَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ اِلَى الْقِبْلَةِ، وَاَيُّ مَكَانٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ مَرَّةً وَلَمْ تَطْلُعْ فِيهِ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، وَعَنِ الْمَحْوِ الَّذِي فِي الْقَمَرِ؟ قَالَ: فَابْتَغٰى مُعَاوِيَةُ عِلْمَ ذٰلِكَ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَعْلَمَهُ مِنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَكَتَبَ فِيهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ: "اَمَّا الْمَكَانُ الَّذِي اِذَا صَلَّيْتَ فِيهِ ظَنَنْتَ اَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ اِلَى الْقِبْلَةِ فَهُوَ ظَهْرُ الْكَعْبَةِ، وَاَمَّا الْمَكَانُ الَّذِي طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ مَرَّةً وَلَمْ تَطْلُعْ فِيهِ قَبْلُ، وَلَا بَعْدُ فَالْبَحْرُ حِينَ فَرَقَهُ اللّٰهُ لِمُوسٰى، وَاَمَّا الْمَحْوُ الَّذِي فِي الْقَمَرِ، فَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُولُ: (فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ) (الاسراء: 12) فَهُوَ الْمَحْوُ"

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہرقل نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور اُن سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کون سی جگہ ہے جہاں آپ نماز ادا کریں تو آپ کو یوں محسوس ہوگا جیسے آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہیں کی؟ اور وہ کون سی جگہ ہے جہاں سورج ایک ہی مرتبہ نکلا تھا اُس سے پہلے یا اُس کے بعد وہ کبھی وہاں طلوع نہیں ہوگا؟ اور چاند میں جو موجود ہے اور چاند کے محو ہونے کے بارے میں دریافت کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب تلاش کیا' وہ یہ چاہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بجائے کسی اور سے اس کا جواب مل جائے' لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا تو اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جوابی خط میں لکھا کہ وہ جگہ جہاں آپ نماز ادا کریں تو آپ کو یوں لگے گا کہ جیسے آپ نے خانۂ کعبہ کی طرف رُخ نہیں کیا' وہ خانۂ کعبہ کی چھت ہے اور وہ جگہ جہاں سورج ایک ہی مرتبہ طلوع ہوا تھا' اُس سے پہلے کبھی طلوع نہیں ہوا اور اُس کے بعد بھی نہیں ہوگا تو وہ سمندر کا وہ حصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے لیے چیر دیا تھا اور جہاں تک چاند میں ہونے والے محو کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''ہم رات کی نشانی کو مٹا دیتے ہیں''۔

تو یہ ہی محو ہے۔

بَابُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ

باب: دُنبے کے دوسینگوں کا بیان

9081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ بَعْضُ، الْحَجَبَةِ قَالَ: " جَرَّدَ شَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ الْكَعْبَةَ قَبْلَ الْحَرِيقِ مِنْ ثِيَابٍ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَسَوْهَا اِيَّاهَا، فَخَلَّقَهَا وَطَيَّبَهَا قَالَ: فَتَرَكَ فِيهَا قَرْنَيِ الْكَبْشِ فِىْ ظَاهِرِهَا فِى الْبُنْيَانِ فِىْ نَحْوِ قِبْلَةِ الْمَقَامِ " قُلْتُ: وَمَا تِلْكَ الثِّيَابُ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ نَحْوٍ كِرَارٌ وَخَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: خانۂ کعبہ کے ایک متولی نے مجھے یہ بتایا کہ حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ نے خانۂ کعبہ میں آگ لگنے سے پہلے اُس سے وہ غلاف اُتارا جو زمانۂ جاہلیت کے لوگوں نے اُس پر چڑھایا تھا تو اُنہوں نے اُس غلاف پر خوشبو لگائی اور اُسے خوشبو میں بسا دیا' اُنہوں نے خانۂ کعبہ کی بنیاد میں مقامِ ابراہیم کی سمت میں موجود دُنبے کے دوسینگوں کو ایسے ہی رہنے دیا۔ میں نے دریافت کیا: وہ کپڑا کون سا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر قسم کا تھا' کرار بھی تھا اور اُس سے بہتر بھی تھا۔

9082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ وَسَاَلْتُهُ: هَلْ كَانَ فِى الْبَيْتِ قَرْنَا كَبْشٍ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَا فِيهِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَهُمَا؟ قَالَ: حَسِبْتُ وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَابَيْهِ اَنْ قَدْ رَآهُمَا. قَالَ: وَغَيْرُهُ مَا قَدْ رَآهُمَا فِيهِ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّهُمَا قَرْنَا الْكَبْشِ الَّذِى ذَبَحَ اِبْرَاهِيمُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَتْ صَفِيَّةُ ابْنَةُ شَيْبَةَ: كَانَ فِيهِ قَرْنَا الْكَبْشِ. وَحُدِّثْتُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَا فِيهِ. قَالَ: وَحُدِّثْتُ عَنْ عَجُوْزٍ قَالَ: رَاَيْتُهُمَا فِيهِ بِهِمَا مُغْرَةٌ مَشْقٍ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالحمید بن شیبہ بن عثمان نے مجھے بتایا' میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا خانۂ کعبہ کے اندر دُنبے کے دوسینگ تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اُس میں تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے اُن دونوں کو دیکھا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ عبدالرحمٰن بن بابیہ نے مجھے یہ بات بتائی تھی کہ اُنہوں نے ان دونوں کو دیکھا ہے' جبکہ اُن کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے اُن دونوں کو خانۂ کعبہ میں دیکھا ہے' لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ اُس دُنبے کے دوسینگ ہیں جسے حضرت ابراہیم نے قربان کیا تھا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: صفیہ بن شیبہ بیان کرتی ہیں: خانۂ کعبہ میں دُنبے کے دوسینگ موجود تھے اور مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہ بات بتائی ہے کہ وہ دونوں اس میں موجود تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک بوڑھی خاتون کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ میں نے اس میں اُن دونوں کو دیکھا تھا جن پر ہلکے سرخ رنگ کی مٹی لگی ہوئی تھی۔

9083 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ خَالِهِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ قَالَتْ: سَاَلْتُ عُثْمَانَ: لِمَ اَرْسَلَ اِلَيْكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الْكَعْبَةِ؟ قَالَ:

بَعَثَ اِلَيَّ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ، فَلَمْ آمُرْكَ اَنْ تُخَمِّرَهَا فَاِنَّهُ لا يَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ مُصَلِّيًا

٭٭ منصور بن صفیہ نے اپنی سند کے ساتھ بنوسلیم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ سے باہر تشریف لانے کے بعد آپ کو کیوں بلوایا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام دے کر بلوایا اور فرمایا: میں نے دُنبے کے دو سینگ دیکھے ہیں میں نے تمہیں یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ تم انہیں ڈھانپ دو کیونکہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو نمازی کی توجہ کو منتشر کرے۔

بَابُ الْحِلْيَةِ الَّتِي فِي الْبَيْتِ، وَكُسْوَةِ الْكَعْبَةِ

باب: خانۂ کعبہ میں موجود زیورات کا حکم اور خانۂ کعبہ کے غلاف کا بیان

9084 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَوْ اَخَذْنَا مَا فِي هَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ فَقَسَمْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ لَكَ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ مَوْضِعَ كُلِّ مَالٍ، وَاَقَرَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَدَقْتَ

9084- حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم بیت اللہ میں موجود زیورات کو حاصل کر کے اُسے (لوگوں کے درمیان) تقسیم کر دیں تو یہ مناسب ہوگا۔ تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اللہ کی قسم! آپ کو یہ اختیار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مال کو خرچ کرنے کی جگہ کے بارے میں بیان کر دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال کو یوں ہی رہنے دیا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

9085 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَكْسُوهَا الْقَبَاطِيَّ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاهَا الْقَبَاطِيَّ، وَالْحَبَرَاتِ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَاِنَّ اَوَّلَ مَنْ كَسَاهَا الدِّيبَاجَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَاِنَّ مَنْ اَدْرَكَهَا مِنَ الْفُقَهَاءِ قَالُوا: اَصَابَ مَا نَعْلَمُ لَهَا مِنْ كُسْوَةٍ اَوْفَقَ لَهَا مِنْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خانۂ کعبہ کے غلاف میں ایک قباطی کپڑا استعمال کیا تھا جبکہ کئی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے غلاف میں قباطی اور حبرہ کپڑا استعمال کیا تھا' اس کے علاوہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی یہی کپڑا استعمال کیا تھا' سب سے پہلے عبدالملک بن مروان نے اس پر دیباج کا غلاف چڑھایا تھا' جن فقہاء نے وہ زمانہ پایا تھا اُنہوں نے یہ کہا کہ ہمارے علم کے مطابق خانۂ کعبہ کے غلاف کے لیے یہ سب سے مناسب کپڑا ہے۔

9086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ تُبَّعًا اَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ الْوَصَائِلَ فَسُتِرَتْ بِهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَدْ زَعَمَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا اِسْمَاعِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تبع (نامی حکمران) نے سب سے پہلے خانۂ کعبہ پر وصائل (یمن کا مخصوص قیمتی کپڑا) کا غلاف چڑھایا تھا جس کے ذریعہ اسے پردہ پوش کر دیا گیا۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ سب سے پہلے اللہ کے نبی حضرت اسماعیل نے اس پر غلاف چڑھایا تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

9087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ الدِّيبَاجَ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلی مرتبہ خانۂ کعبہ پر دیباج کا غلاف چڑھایا تھا۔

9088 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: اَنَكْسُو الْكَعْبَةَ؟ فَقَالَتْ: الْاُمَرَاءُ يَكْفُونَكُمْ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ طَهِّرْنَهُ اَنْتُنَّ بِالطِّيبِ

٭٭ علقمہ بن ابوعلقمہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا ہم (خواتین) خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھائیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تمہاری جگہ حکمران یہ کام کر لیتے ہیں' البتہ تم خوشبو لگا کر اُسے پاک وصاف کر دو۔

بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

خانہ کعبہ کی تعمیر

9089 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ: (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) (هود: 7) قُلْتُ: "عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْمَاءُ قَبْلَ اَنْ يُخْلَقَ شَيْءٌ؟ قَالَ: عَلٰى مَتْنِ الرِّيحِ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكَانَ يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ بُخَارٌ كَبُخَارِ الْاَنْهَارِ، فَاسْتَصْبَرَ، فَعَادَ صَبِيرًا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ) (فصلت: 11)، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَمْرٌو، وَعَطَاءٌ: فَبَعَثَ اللّٰهُ رِيَاحًا فَصَفَقَتِ الْمَاءَ، فَاَبْرَزَتْ فِي مَوْضِعِ الْبَيْتِ عَنْ خَشَفَةٍ كَاَنَّهَا الْقُبَّةُ، فَهٰذَا الْبَيْتُ مِنْهَا، فَلِذٰلِكَ هِيَ اُمُّ الْقُرَى قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ وَتَدَهَا اللّٰهُ بِالْجِبَالِ كَيْلَا تُكْفَا قَالَ: وَكَانَ اَوَّلَ جَبَلٍ اَبُوْ قُبَيْسٍ "

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اُس کا عرش پانی پر تھا''۔

میں نے دریافت کیا: کسی بھی چیز کے پیدا ہونے سے پہلے پانی کس چیز پر تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہوا کی پشت پر۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نہر کے بخارات کی طرح کچھ بخارات آسمان کی طرف بلند ہوئے' اُنہوں نے ایک گہرے سفید بادل کی شکل اختیار کر لی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''پھر اُس نے آسمان کی طرف استواء کیا' جو ایک دھواں تھا''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو نے اور عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو بھیجا' اُنہوں نے پانی کو حرکت دی تو خانۂ کعبہ کی جگہ ٹیلہ سا ظاہر ہوا' جو ایک قبہ کی مانند تھی' تو یہ بیت اللہ اسی جگہ قائم ہوا' اسی لیے اسے ''اُم القریٰ'' کہا جاتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے' تاکہ یہ اوندھی نہ ہو جائے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جبل ابوقبیس کو پیدا کیا تھا۔

9090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَوَّارٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: " لَمَّا اَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ كَانَ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ، يَسْمَعُ كَلَامَ اَهْلِ السَّمَاءِ وَدُعَائَهُمْ، فَانِسَ اِلَيْهِمْ، فَهَابَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْهُ حَتّٰى شَكَتْ اِلَى اللّٰهِ فِي دُعَائِهَا وَفِي صَلَاتِهَا فَاَخْفَضَهُ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ، فَلَمَّا فَقَدَ مَا كَانَ يَسْمَعُ مِنْهُمِ اسْتَوْحَشَ، حَتّٰى شَكٰى اِلَى اللّٰهِ فِي دُعَائِهِ وَفِي صَلَاتِهِ، فَوَجَّهَهُ اِلٰى مَكَّةَ، فَكَانَ مَوْضِعَ قَدَمِهِ قَرْيَةً، وَخُطْوَتِهِ مَفَازَةً حَتّٰى انْتَهَى اِلٰى مَكَّةَ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَاقُوتَةً مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ، فَكَانَتْ عَلٰى مَوْضِعِ الْبَيْتِ الْآنَ، فَلَمْ يَزَلْ يُطَافُ بِهِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ الطُّوفَانَ فَرُفِعَتْ تِلْكَ الْيَاقُوتَةُ، فَبَعَثَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ فَبَنَاهُ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ) (الحج: 26) "

✵✵ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو (آسمان سے زمین پر) اُتارا تو اُن کے پاؤں زمین میں تھے اور اُن کا سر آسمان میں تھا' وہ اہلِ آسمان کا کلام اور اُن کی دعائیں سن سکتے تھے' وہ اُن سے مانوس تھے' پھر فرشتوں کو اُن سے ہیبت محسوس ہوئی تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی دعا اور اپنی نماز کی شکایت کی' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا قد زمین کی طرف چھوٹا کر دیا' حضرت آدم علیہ السلام پہلے جو باتیں سنا کرتے تھے جب وہ اُنہیں سنائی نہیں دیں تو اُنہیں وحشت محسوس ہوئی تو اُنہوں نے اپنی نماز اور دعا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا رُخ مکہ کی طرف کیا' تو اُن کا ایک قدم ایک بستی میں پڑتا تھا اور ایک قدم میں وہ درمیان کا ویرانہ طے کر لیتے تھے' اسی طرح وہ مکہ پہنچ گئے' اللہ تعالیٰ نے جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت کو نازل کیا' وہ اُس جگہ پر موجود تھا' جہاں اب بیت اللہ ہے' اس جگہ کا مسلسل طواف ہوتا رہا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے طوفانِ نوح کو نازل کیا تو وہ یاقوت اُٹھا لیا گیا' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث کیا' تو اُنہوں نے اس کی تعمیر نو کی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ کا تعین کر دیا''۔

9091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَذْكُرُ اَنَّ الْبَيْتَ رُفِعَ يَوْمَ الْغَرَقِ

* * عمر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ ڈوبنے کے دن (طوفانِ نوح کے موقع پر) خانہ کعبہ کو اُٹھالیا گیا تھا۔

9092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " قَالَ آدَمُ: اَىْ رَبِّ، مَا لِي لَا اَسْمَعُ اَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: خَطِيئَتُكَ، وَلَكِنِ اهْبِطْ اِلَى الْاَرْضِ، فَابْنِ لِي بَيْتًا ثُمَّ احْفُفْ كَمَا رَاَيْتَ الْمَلَائِكَةَ تَحُفُّ بِبَيْتِي الَّذِي فِي السَّمَاءِ فَيُزْعَمُ اَنَّهُ بَنَاهُ مِنْ خَمْسَةِ اَجْبُلٍ: حِرَاءٍ، وَمِنْ لُبْنَانَ، وَالْجُودِيِّ، وَمِنْ طُورِ زِيتَا، وَطُورِ سَيْنَاءَ، وَكَانَ رُبْضُهُ مِنْ حِرَاءَ، فَكَانَ هَذَا بِنَاءُ آدَمَ ثُمَّ بَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَغَيْرِهِ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا وجہ ہے کہ میں فرشتوں کی آواز نہیں سن پاتا؟ تو پروردگار نے فرمایا: اس کی وجہ تمہاری خطاء ہے' تم زمین پر اُتر جاؤ اور میرے لیے گھر بناؤ اور پھر تم اس کا طواف کرو' جس طرح تم نے فرشتوں کو آسمان میں موجود میرے گھر کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے پانچ پہاڑوں سے مٹی لے کر اُسے تعمیر کیا: کوہِ حراء' کوہِ لبنان' کوہِ جودی' کوہِ طورِ زیتا' (مسجد اقصیٰ کے قریب ایک پہاڑ) کوہِ طورِ سینا' خانہ کعبہ کی بنیاد (کے پتھر) کوہِ حراء سے لیے گئے اور یہ حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر تھی' اُس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب اور دیگر حوالوں سے منقول ہے۔

9093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: " بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ مِنْ خَمْسَةِ اَجْبُلٍ: لُبْنَانَ، وَطُورِ زِيتَا، وَالْجُودِيِّ، وَطُورِ سِينَاءَ، وَحِرَاءَ، وَكَانَ رُبْضُهُ مِنْ حِرَاءَ "

* * ایوب بیان کرتے ہیں: خانہ کعبہ کو پانچ پہاڑوں سے پیدا کیا گیا تھا: لبنان' طورِ زیتا (بیت المقدس کے پاس موجود ایک پہاڑ)' جودی' طورِ سینا اور حراء' اس کی بنیاد حراء پہاڑ سے تھی۔

9094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: " قَالَ نَاسٌ: اَرْسَلَ اللّٰهُ سَحَابَةً فِيهَا رَاْسٌ فَقَالَ الرَّاْسُ: يَا اِبْرَاهِيمَ اِنَّ رَبَّكَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْخُذَ قَدْرَ هَذِهِ السَّحَابَةِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَيَخُطُّ قَدْرَهَا قَالَ الرَّاْسُ: اَقَدْ فَعَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَارْتَفَعَتْ فَحَفَرَ، فَاَبْرَزَ عَنْ اَسَاسٍ ثَابِتٍ فِي الْاَرْضِ "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بادل کو بھیجا جس میں ایک سر موجود تھا' اُس سر نے کہا: اے ابراہیم! تمہارا پروردگار تمہیں یہ حکم دیتا تھا کہ تم اس بادل (کے سائے جتنی) جگہ کو حاصل کرو' تو

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس جگہ کو دیکھنا شروع کیا اور اُس جگہ پر نشان لگالیا' تو اُس سر نے کہا: کیا تم نے ایسا کر لیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ بادل اوپر چلا گیا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھدائی کی تو اُنہیں زمین کے اندر خانۂ کعبہ کی بنیادیں پختہ نظر آ گئیں۔

9095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: " اَقْبَلَ الْمُلْكُ وَالصُّرَدُ وَالسَّكِيْنَةُ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّامِ فَقَالَتِ السَّكِيْنَةُ: يَا اِبْرَاهِيْمُ، رَبِّضْ عَلَى الْبَيْتِ قَالَ: فَذٰلِكَ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَعْرَابِيٌّ جَافٍ، وَلَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ اِلَّا رَاَيْتَ عَلَيْهِ الْوَقَارَ وَالسَّكِيْنَةَ "

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ شام سے ملک' صرد اور سکینہ بھی آئے تو سکینہ نے کہا: اے ابراہیم! تم خانۂ کعبہ کی بنیاد تعمیر کرو! راوی بیان کرتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی دیہاتی یا کوئی بھی بادشاہ جب خانۂ کعبہ کا طواف کرتا ہے' تو تم اُس پر وقار اور سکینت کو دیکھو گے۔

9096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " وَضَعَ اللّٰهُ الْبَيْتَ مَعَ آدَمَ، اَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ مَهْبِطُهُ بِاَرْضِ الْهِنْدِ، وَكَانَ رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ، وَرِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ، فَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تَهَابُهُ، فَنُقِصَ اِلٰى سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فَحَزِنَ آدَمُ اِذْ فَقَدَ اَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ وَتَسْبِيْحَهُمْ، فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا آدَمُ اِنِّي قَدْ اَهْبَطْتُ لَكَ بَيْتًا فَطُفْ بِهِ كَمَا يُطَافُ حَوْلَ عَرْشِي، وَصَلِّ عِنْدَهُ كَمَا يُصَلِّي عِنْدَ عَرْشِي فَخَرَجَ اِلَيْهِ آدَمُ فَمُدَّ لَهُ فِي خَطْوِهِ، فَكَانَ بَيْنَ كُلِّ خُطْوَةٍ مَفَازَةٌ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ الْمَفَاوِزُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَتَى آدَمُ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ، وَمَنْ بَعْدِهِ الْاَنْبِيَاءُ " قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَبَانُ: اَنَّ الْبَيْتَ اُهْبِطَ يَاقُوْتَةً وَاحِدَةً اَوْ دُرَّةً وَاحِدَةً. قَالَ مَعْمَرٌ: " وَبَلَغَنِي اَنَّ سَفِيْنَةَ نُوْحٍ طَافَتْ بِالْبَيْتِ سَبْعًا حَتّٰى اِذْ اَغْرَقَ اللّٰهُ قَوْمَ نُوْحٍ رَفَعَهُ، وَبَقِيَ اَسَاسُهُ، فَبَوَّاَهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَبَنَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ: (وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ) (الحج: 26) ." الْآيَةُ

✻✻ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بیت اللہ کو بھی اُتارا تھا' اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تھا' وہ ہند کی سرزمین پر اُترے تھے' اُن کا سر آسمان میں تھا اور اُن کے پاؤں زمین میں تھے فرشتے اُن سے ہیبت زدہ ہو گئے تو اُن کا قد چھوٹا کر کے ساٹھ گز کر دیا گیا' حضرت آدم علیہ السلام اس بات پر بہت غمگین ہوئے کیونکہ اب اُنہیں فرشتوں کی آوازیں اور تسبیح سنائی نہیں دیتی تھیں' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! میں تمہاری طرف ایک گھر نازل کرنے لگا ہوں' تم اُس کا طواف کرو جس طرح میرے عرش کے اردگرد طواف کیا جاتا ہے اور تم اُس کے قریب نماز ادا کرو' جس طرح میرے عرش کے قریب نماز ادا کی جاتی ہے' تو حضرت آدم علیہ السلام اُس کی طرف جانے کے لیے روانہ ہوئے' اُن کا ایک قدم اتنا طویل ہوتا تھا کہ وہ ایک قدم کے ساتھ پورا بیابان عبور کر لیتے تھے' اسی طرح وہ تمام بیابان عبور کرتے رہے' یہاں تک کہ بیت اللہ کے پاس آ گئے' پھر اُنہوں نے اس کا طواف کیا اور اُن کے بعد دیگر انبیاء نے بھی اس کا طواف کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابان نے یہ بات بیان کی ہے: خانۂ کعبہ کو ایک یاقوت کے طور پر یا ایک موتی کے طور پر اُتارا گیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے خانۂ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے قومِ نوح کو ڈبو دیا تو بیت اللہ کو اُٹھا لیا' صرف اس کی بنیاد رہ گئی' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی تعمیر کا موقع ملا' تو اُنہوں نے اُس کے بعد اس کی تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ کا تعین کر دیا''۔

9097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ مَوْضِعَ هٰذَا الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ بِاَلْفَيْ سَنَةٍ وَاَرْكَانُهُ فِي الْاَرْضِ السَّابِعَةِ

⁕⁕ مجاہد بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے زمین میں کسی بھی چیز کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے اس گھر کی جگہ کو تخلیق کیا تھا' اس گھر کی بنیادیں ساتویں زمین میں ہیں۔

9098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَعْبٌ: اَنَّ الْبَيْتَ كَانَ غُثَاءً عَلَى الْمَاءِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْاَرْضَ بِاَرْبَعِينَ سَنَةٍ، وَمِنْهُ دُحِيَتِ الْاَرْضُ قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي طَالِبٍ: " اَنَّ اِبْرَاهِيمَ اَقْبَلَ مِنْ اَرْمِينِيَّةَ مَعَهُ ... فَدَلَّهُ حَتّٰى يَتَبَوَّاَ الْبَيْتَ كَمَا يَتَبَوَّاُ الْعَنْكَبُوتُ بَيْتَهَا قَالَ: فَرَفَعُوا عَنْ اَحْجَارِ الْحَجَرِ يُطِيقُهُ - اَوْ قَالَ: لَا يُطِيقُهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ) (البقرة: 127). قَالَ: فَكَانَ ذٰلِكَ بَعْدُ

⁕⁕ کعب بیان کرتے ہیں: خانۂ کعبہ پہلے پانی پر جھاگ کی شکل میں تھا' یہ زمین کی تخلیق سے چالیس سال پہلے کی بات ہے' اسی سے زمین کو پھیلایا گیا۔

ابن ابوطالب بیان کرتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام آرمینیا سے آئے اُن کے ساتھ (یہاں متن میں شاید کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی راہنمائی کی یہاں تک کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر اسی طرح کی جس طرح مکڑی اپنا گھر بناتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے ایسے پتھر اُٹھائے جنہیں تیس آدمی مل کر اُٹھا سکتے ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تیس آدمی بھی نہیں اُٹھا سکتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابومحمد! اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے:

''جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے''۔

تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ بعد کی بات ہے۔

9099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: قَالَ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ: " وَكَانَ اللّٰهُ اسْتَوْدَعَ الرُّكْنَ اَبَا قُبَيْسٍ فَلَمَّا اَتَى اِبْرَاهِيمُ نَادَاهُ اَبُو قُبَيْسٍ: يَا اِبْرَاهِيمُ، هٰذَا الرُّكْنُ فِيَّ فَخُذْهُ، فَاحْتَفَرَ عَنْهُ فَوَضَعَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ اِبْرَاهِيمُ مِنْ بِنَائِهِ. قَالَ: قَدْ فَعَلْنَا اَيْ رَبِّ فَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا، اَبْرِزْهَا لَنَا، عَلِّمْنَاهَا، فَبَعَثَ اللّٰهُ

جِبْرِيلَ فَحَجَّ بِهِ، حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ وَكَانَ قَدْ اَتَاهَا مَرَّةً قَبْلَ ذٰلِكَ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ عَرَفَةَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: احْصِبْ، فَحَصَبَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، ثُمَّ الْيَوْمُ الثَّانِيْ وَالثَّالِثُ، فَسَدَّ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ، يَعْنِيْ اِبْلِيسَ الْمَلْعُونَ، فَلِذٰلِكَ كَانَ رَمْيُ الْجِمَارِ قَالَ: اعْلُ عَلٰى ثَبِيرٍ، فَعَلَاهُ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَجِيبُوا اللّٰهَ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَطِيعُوا اللّٰهَ، فَسَمِعَ دَعْوَتَهُ مَا بَيْنَ الْاَبْحُرِ السَّبْعِ مِمَّنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ فَهُوَ الَّذِي اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمَنَاسِكِ: قَوْلُهُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ سَبْعَةٌ مُسْلِمُونَ فَصَاعِدًا فَلَوْلَا ذٰلِكَ هَلَكَتِ الْاَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَّا مُجَاهِدٌ، فَقَالَ: " عَلَا اِبْرَاهِيمُ مَقَامَهُ، فَقَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَجِيبُوا اللّٰهَ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَطِيعُوا اللّٰهَ، فَمَنْ حَجَّ الْيَوْمَ فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِاِبْرَاهِيمَ يَوْمَئِذٍ فَهِيَ الَّتِي اَعْطَاهَا اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمَنَاسِكِ قَوْلُهُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، ثُمَّ بَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ

* سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ابن ابوطالب نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے جبل ابوقبیس کو حجر اسود ودیعت کے طور پر دیا' جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو جبل ابوقبیس نے اُنہیں پکار کر کہا: اے حضرت ابراہیم! حجر اسود میرے اندر موجود ہے' آپ اسے حاصل کر لیجئے! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس کی کھدائی کر کے اُسے نکالا' جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! ہم نے ایسا کر لیا ہے' تو اب تُو ہمیں مناسکِ حج سکھا' اُنہیں ہمارے سامنے واضح کر دے اور ہمیں ان کی تعلیم دیدے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا' اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کروایا یہاں تک کہ وہ عرفہ آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں پہچان گیا ہوں' وہ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ وہاں آ چکے تھے' اسی لیے اس جگہ کا نام عرفہ رکھا گیا ہے' یہاں تک کہ جب قربانی کا دن آیا' تو شیطان اُن کے سامنے آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ اسے کنکریاں ماریں! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں ماریں' پھر دوسرے دن بھی ایسا ہوا' پھر تیسرے دن بھی ایسا ہوا' اُس نے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو بند کر دیا تھا' یعنی ابلیس ملعون نے ایسا کیا تھا اور اسی واقعہ کی یادگار کے طور پر جمرات کو کنکریاں ماری جاتی ہیں' پھر (اللہ تعالیٰ نے' یا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے) فرمایا: آپ ثبیر پہاڑ پر چڑھ جائیں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس پہاڑ پر چڑھے اور اُنہوں نے بلند آواز میں یہ اعلان کیا: اے اللہ کے بندو! اللہ کے بلاوے پر آؤ' اے اللہ کے بندو! اللہ کی اطاعت کرو! تو سات سمندروں کے درمیان موجود' ہر اُس شخص نے اُن کی اس پکار کو سنا' جس میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان موجود تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسکِ حج میں جو کچھ عطا کیا تھا' اُس میں یہ کلمات بھی شامل ہیں:

''اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں!''

روئے زمین پر ہر وقت کم از کم سات یا اس سے زیادہ مسلمان (ہر وقت) موجود ہوتے ہیں' اگر یہ نہ ہوں تو زمین اپنے اوپر موجود سب چیزوں سمیت ہلاک ہو جائے۔

ابن جریج نے یہ بات بیان کی ہے: مجاہد فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام مقامِ ابراہیم پر چڑھے اور یہ کہا: اے اللہ کے بندو! اللہ کے بلاوے پر آ جاؤ! اے اللہ کے بندو! اللہ کی اطاعت کرو۔ تو آج جو کوئی بھی شخص حج کرتا ہے تو یہ اُن افراد میں سے ہے جس نے اُس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار پر لبیک کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسکِ حج میں جو کچھ عطا کیا تھا اُس میں یہ کلمات بھی تھے:

"میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں"۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس کی تعمیر کی تھی۔

9100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "لَمَّا اُمِرَ اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ، قَامَ عَلَى الْمَقَامِ فَقَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَجِيبُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: لَبَّيْكَ رَبَّنَا لَبَّيْكَ، فَمَنْ حَجَّ فَهُوَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَةَ اِبْرَاهِيْمَ"

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کا حکم ملا تو وہ مقامِ ابراہیم پر کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے بندو! اللہ کے بلاوے پر آ جاؤ! تو لوگوں نے کہا: ہم حاضر ہیں! اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں۔

(مجاہد فرماتے ہیں:) تو جو شخص بھی حج کرتا ہے وہ اُن لوگوں میں شامل ہوتا ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا تھا۔

9101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: "تَطَاوَلَ هٰذَا الْمَقَامُ لِاِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ قَالَ اللّٰهُ لِاِبْرَاهِيْمَ: (وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ) (الحج: 27) فِي الْحَجِّ حَتّٰى كَانَ اَطْوَلَ جَبَلٍ فِي الْاَرْضِ، فَنَادٰى نِدَاءً اَسْمَعَ مَا بَيْنَ الْاَبْحُرِ السَّبْعِ، فَقَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَجِيبُوا اللّٰهَ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَطِيعُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: لَبَّاكَ اللّٰهُمَّ اَجَبْنَاكَ، لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ اَطَعْنَاكَ قَالَ: فَمَنْ حَجَّ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَهُوَ مِمَّنْ اَجَابَ لِاِبْرَاهِيْمَ"

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ فرمایا:

"تم لوگوں میں حج کا اعلان کرو"۔

تو مقامِ ابراہیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے اونچا ہو گیا یہاں تک کہ وہ زمین پر موجود سب سے اونچے پہاڑ سے بھی اونچا ہو گیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلند آواز میں پکارا، اُن کی آواز سات سمندروں کے درمیان موجود ہر چیز تک گئی، اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے بندو! اللہ کے بلاوے پر آؤ! اے اللہ کے بندو! اللہ کی اطاعت کرو۔ تو لوگوں نے کہا: اے اللہ! ہم حاضر ہیں! ہم آپ کی بات کو قبول کرتے ہیں، ہم حاضر ہیں! اے اللہ! ہم تیری اطاعت کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: قیامت کے دن تک جو شخص بھی حج کرے گا، وہ اُن افراد میں شامل ہوگا، جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا تھا۔

9102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَتِ الْغَنَمُ تَقْتَحِمُ فَوْقَ ظَهْرِ الْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ مِنْ قِصَرِهِ حَتّٰى بَنَاهُ اِبْرَاهِيْمُ وَاِسْمَاعِيْلُ قَالَ: وَبَنَيَاهُ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَيْهِ السَّوْمُ بِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

* * مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: خانۂ کعبہ کی عمارت اتنی چھوٹی رہ گئی تھی کہ کوئی بکری بھی اُس کی پشت کے اوپر چڑھ جایا کرتی تھی' یہاں تک کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے اُس کو تعمیر کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نشان نکلنے سے پندرہ سال پہلے اسے تعمیر کیا تھا۔

9103 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: كَانَ عَرِيشًا تَقْتَحِمُهُ الْغَنَمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، بَنَتْهُ قُرَيْشٌ، وَكَانَ رُوْمِيٌّ يَتَّجِرُ اِلٰى مَنْدَلٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشُّعَيْبَةِ انْكَسَرَتْ سَفِيْنَتُهُ، فَاَرْسَلَ اِلٰى قُرَيْشٍ: اَنْ هَلُمَّ لَكُمْ اُمِدُّكُمْ بِمَا شِئْتُمْ مِنْ بَانٍ وَنَجَّارٍ وَخَشَبَةٍ، عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمْ حَمْلَهُ، فَتَبْنُوا بَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ، عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُجْرُوا لِيْ تِجَارَتِيْ فِيْ عِيْرِكُمْ، وَكَانَ لِقُرَيْشٍ رِحْلَتَانِ فِيْ كُلِّ عَامٍ، اَمَّا فِي الشِّتَاءِ فَاِلَى الشَّامِ، وَاَمَّا فِي الصَّيْفِ فَاِلَى الْحَبَشَةِ قَالُوْا: نَعَمْ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ بِئْرٌ تَكُوْنُ فِيْهِ الْحِلْيَةُ وَالْهَدِيَّةُ، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَرْتَضِيْ لِذٰلِكَ رَجُلًا، فَيَكُوْنُ عَلٰى تِلْكَ الْبِئْرِ، وَمَا فِيْهَا فَبَيْنَا رَجُلٌ كَانَ مِمَّنْ يُرْتَضٰى لَهَا، سَوَّلَتْ لَهُ نَفْسُهُ اَنْ يَخْتَانَ، فَنَظَرَ حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتِ الظِّلَالُ، وَارْتَفَعَتِ الْمَجَالِسُ، بَسَطَ ثَوْبَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فِيْهَا، فَاَخَذَ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَضَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَجَرًا فِيْهَا فَحَبَسَهُ فِيْهَا ... رَاْسُهُ اَسْفَلُهُ، فَرَاحَ النَّاسُ فَاَخْرَجُوْهُ فَاَعَادَ مَا كَانَ اَخْرَجَ مِنْهَا، فَبَعَثَ اللّٰهُ ثُعْبَانًا، فَاَسْكَنَهُ اِيَّاهَا، فَكَانَ اِذَا اَحَسَّ عِنْدَ الْبَابِ حِسًّا اَطْلَعَ رَاْسَهُ، فَلَا يَقْرَبُهُ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ قَالُوْا: كَيْفَ بِالدَّابَّةِ الَّتِيْ فِي الْبَيْتِ "، فَقَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ: اجْتَمِعُوْا فَادْعُوْا رَبَّكُمْ، فَاِنْ تَكُنِ الَّذِي ائْتَمَرْتُمْ لِلّٰهِ رِضًى، فَهُوَ كَافِيْكُمُوْهُ، وَاِلَّا فَلَا تَسْتَطِيْعُوْنَهَا قَالَ: فَدَعَوُا اللّٰهَ فَبَعَثَ اللّٰهُ طَائِرًا فَدَقَّ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا اَحَسَّتْهُ الْحَيَّةُ اَطْلَعَتْ رَاْسَهَا، فَخَطَفَهَا فَذَهَبَ بِهَا كَاَنَّهَا خَشَبَةٌ يَقُوْلُ: كَاَنَّهَا تَظُنُّهُ لَا يَكَادُ حَمْلَهَا حَتّٰى وَعَلَا سُلَّمًا كَانَتْ بِمَكَّةَ فَلَمْ تُرَ بَعْدُ، وَبَنَتْ قُرَيْشٌ، فَلَمَّا جَاءَ مَوْضِعُ الرُّكْنِ تَحَاسَرَتِ الْقَبَائِلُ، فَقَالَتْ هٰذِهِ الْقَبِيْلَةُ: نَحْنُ نَرْفَعُهُ، وَقَالَتْ هٰذِهِ الْقَبِيْلَةُ: نَحْنُ نَرْفَعُهُ قَالُوْا: فَاَوَّلُ رَجُلٍ يَدْخُلُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ الْاَعْلٰى يَقْضِيْ بَيْنَنَا، فَدَخَلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ اقْضِ بَيْنَنَا، فَقَالَ: ضَعُوْا ثَوْبًا ثُمَّ ضَعُوْهُ فِيْهِ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَفَعَلُوْا وَاَخَذَ هُوَ الرُّكْنَ فَجَعَلَ يَدَهُ تَحْتَهُ فَكَانَ هُوَ الَّذِيْ رَفَعَهُ مَعَهُمْ حَتّٰى وَضَعَهُ مَعَهُمْ مَوْضِعَهُ الْاٰنَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: خانۂ کعبہ کی چھت کے اوپر کوئی بکری بھی چڑھ جایا کرتی تھی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پندرہ سال پہلے قریش نے اس کی تعمیر نو کی۔ ایک رومی شخص اپنا سامانِ تجارت مندل لے جایا کرتا تھا' ایک مرتبہ وہ (سمندری سفر کے دوران) شعیبہ کے مقام پر پہنچا تھا کہ اُس کی کشتی ٹوٹ گئی' اُس نے قریش سے پیغام بھجوایا کہ تم لوگ اِدھر آ ؤ' میں جتنی تم چاہو گے اُتنی تمہاری مدد کروں گا جو ساز و سامان کے حوالے سے' بڑھئی کے حوالے سے اور

لکڑی کے حوالے سے ہوگی اور شرط یہ ہوگی کہ تم یہ سارا ساز و سامان حاصل کر کے اُس کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بنائے ہوئے گھر کی تعمیر کرو گے اور پھر تم اپنے قافلہ کے حوالے سے میرے ساتھ تجارت کرو گے' اُن دنوں ہر سال قریش کے دو قافلے جایا کرتے تھے' گرمی کا قافلہ شام جایا کرتا تھا اور سردی کا قافلہ حبشہ جایا کرتا تھا' اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے! اُن دنوں خانۂ کعبہ کے اندر ایک کنواں ہوتا تھا' جس کے اندر زیورات تھے اور تحائف ہوتے تھے' قریش نے اُس شخص کو اس بات کا موقع دیا (کہ وہ تعمیر نو کرے) تو وہ شخص اُس کنویں کے پاس آیا اور اُس میں موجود چیزوں کو دیکھا' ابھی وہ شخص اُس کی تعمیر کا کام کر رہا تھا کہ اُس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ وہ خیانت کرے' اُس نے اس بات کا جائزہ لیا کہ جب سائے ڈھل گئے اور محافل ختم ہو گئیں' تو اُس نے اپنا کپڑا اچھایا' اُس کنویں کے اندر اُترا اور وہاں سے کچھ چیزیں نکالیں' پھر دوسری مرتبہ نکالیں پھر تیسری مرتبہ نکالیں' تو تیسری مرتبہ میں اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایک پتھر کو مسلط کیا جس نے اُسے کنویں کے اندر روک دیا' اُس کا سر اُس پتھر کے نیچے تھا (یعنی وہ باہر نہیں نکل سکتا تھا) پھر لوگ آئے اُنہوں نے اُسے باہر نکالا تو اُس نے اُس کنویں میں سے جو کچھ نکالا تھا اُسے واپس رکھ دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ کو بھیجا جو خانۂ کعبہ کے اندر آ کر ٹھہر گیا' وہ جب بھی کسی شخص کو خانۂ کعبہ کے دروازہ کے پاس محسوس کرتا تھا تو اپنا سر باہر نکال لیتا تھا' مخلوق میں سے کوئی بھی اُس کے قریب جانے کے لیے تیار نہیں تھا' جب لوگوں کو اُس کے اندر جانے کی ضرورت پیش آئی تو اُنہوں نے کہا: خانۂ کعبہ کے اندر جو سانپ موجود ہے اُس کا کیا کریں؟ تو ولید بن مغیرہ نے کہا: تم لوگ اکٹھے ہو کر اپنے پروردگار سے دعا کرو' اگر تو تمہارے پروردگار کی رضامندی ہوئی' تو تمہارا پروردگار اُس کے حوالے سے تم لوگوں کے لیے کافی ہوگا' ورنہ تم اُس کا کچھ نہیں کر سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اللہ تعالیٰ نے ایک پرندہ کو بھیجا' وہ دروازہ پر آ کر بیٹھا' جب سانپ کو اُس کی آہٹ محسوس ہوئی اور اُس نے اپنا سر باہر نکالا تو پرندہ نے اُسے اُچک لیا اور اُسے لکڑی کی طرح اُٹھا کر لے گیا۔ راوی یہ کہتے ہیں: حالانکہ وہ سانپ ایسا تھا کہ یہ گمان نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ پرندہ اُسے اُٹھا سکتا ہے۔ وہ پرندہ اُسے اُٹھا کر لے گیا' اُس کے بعد وہ سانپ نظر نہیں آیا' پھر قریش نے اس کی تعمیر نو کی' جب حجر اسود کو رکھنے کا موقع آیا تو قبائل کے درمیان جھگڑا ہو گیا' ایک قبیلہ کا یہ کہنا تھا: اسے ہم اُٹھائیں گے! دوسرے قبیلہ کا یہ کہنا تھا: اسے ہم اُٹھائیں گے! پھر لوگوں نے کہا: اس بالائی حصہ والے دروازے کی طرف سے جو شخص اندر آئے گا' وہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ تو وہاں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' لوگوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ ہمارے درمیان فیصلہ کیجئے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک کپڑا اچھاؤ اور اس میں حجر اسود کو رکھو' پھر ہر قبیلہ کا ایک شخص اُس کپڑے کو پکڑے۔ اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا اور پھر اُنہوں نے حجر اسود کو رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن کے ساتھ مل کر اُسے اُٹھایا اور آپ نے بھی اُن لوگوں کے ساتھ اُسے اُس جگہ پر رکھا' جہاں وہ اب موجود ہے۔

9104 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُمَ اَجْمَرَتِ امْرَاَةٌ الْكَعْبَةَ، فَطَارَتْ شَرَارَةٌ مِنْ مِجْمَرِهَا فِيْ ثِيَابِ الْكَعْبَةِ، فَاحْتَرَقَتْ، فَتَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ فِيْ هَدْمِهَا، وَهَابُوا هَدْمَهَا، فَقَالَ لَهُمُ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ: مَا تُرِيْدُوْنَ بِهَدْمِهَا؟ اَلْاِصْلَاحَ تُرِيْدُوْنَ، اَمِ

الْإِسَائَةُ؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ الْإِصْلَاحَ قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُهْلِكُ الْمُصْلِحَ قَالُوْا: فَمَنِ الَّذِى يَعْلُوهَا فَيَهْدِمُهَا؟ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: أَنَا أَعْلُوهَا فَأَهْدِمُهَا، فَارْتَقَى الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ وَمَعَهُ الْفَأْسُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا لَا نُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، ثُمَّ هَدَمَ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قُرَيْشٌ قَدْ هَدَمَ مِنْهَا، وَلَمْ يَأْتِهِمْ مَا خَافُوا، هَدَمُوا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا بَنَوْا، فَبَلَغُوا مَوْضِعَ الرُّكْنِ، اخْتَصَمَتْ قُرَيْشٌ فِي الرُّكْنِ، أَيُّ الْقَبَائِلِ يَلِيْ رَفْعَهُ؟ حَتّٰى كَادَ يُشْجَرُ بَيْنَهُمْ قَالُوْا: تَعَالَوْا نُحَكِّمُ أَوَّلَ مَنْ يَطْلُعُ عَلَيْنَا مِنْ هَذِهِ السِّكَّةِ، فَاصْطَلَحُوا عَلٰى ذٰلِكَ، فَطَلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ، عَلَيْهِ وِشَاحٌ نَمِرَةٌ، فَحَكَّمُوهُ، فَأَمَرَ بِالرُّكْنِ، فَوُضِعَ فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ أَمَرَ سَيِّدَ كُلِّ قَبِيلَةٍ، فَأَعْطَاهُ نَاحِيَةً مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ ارْتَقَى هُوَ فَرَفَعُوا إِلَيْهِ الرُّكْنَ، فَكَانَ هُوَ يَضَعُهُ "

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی عمر شریف قریب البلوغ ہوئی' تو ایک خاتون نے خانۂ کعبہ کے اندر دھونی دی' اُس کی انگیٹھی کے کچھ شرارے خانۂ کعبہ کے پردے کے اوپر گرے اور وہ جل گیا' قریش نے باہمی طور پر مشورہ کیا کہ اب اس عمارت کو منہدم کر دیں' لیکن اُنہیں اسے منہدم کرنے سے ڈر لگتا تھا' اس پر ولید بن مغیرہ نے اُن سے کہا: تم لوگ اسے منہدم کیوں کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم کسی بہتر مقصد کے لیے ایسا کرنا چاہتا ہو' یا بُرے مقصد کے لیے کرنا چاہتے ہو؟ اُن لوگوں نے کہا: ہم تو بہتری کے لیے کرنا چاہتے ہیں۔ تو ولید بن مغیرہ نے کہا: اللہ تعالیٰ بہتری کرنے والے شخص کو ہلاکت کا شکار نہیں کرتا۔ اُن لوگوں نے کہا: پھر کون شخص اس کے اوپر چڑھ کر اسے منہدم کرے گا؟ تو ولید بن مغیرہ نے کہا: میں اس کے اوپر چڑھ کر اسے منہدم کرتا ہوں۔ تو ولید بن مغیرہ خانۂ کعبہ کی چھت پر چڑھا اُس کے ساتھ پھاوڑا موجود تھا' پھر اُس نے کہا: اے اللہ! ہم صرف بہتری کا ارادہ رکھتے ہیں! پھر اُس نے منہدم کرنا شروع کیا۔

جب قریش نے اُسے دیکھا کہ اُس نے خانۂ کعبہ کا کچھ حصہ منہدم کر دیا ہے اور اُنہیں جس چیز کا اندیشہ تھا وہ لاحق نہیں ہوئی' تو اُن لوگوں نے اُس کے ساتھ اُس عمارت کو ڈھایا اور پھر تعمیر نو شروع کی' جب حجر اسود رکھنے کا موقع آیا تو حجر اسود کے بارے میں قریش کے درمیان اختلاف ہو گیا کہ کون سا قبیلہ اسے اُٹھا کر رکھے گا' یہاں تک کہ اُن کے درمیان اختلاف بڑھ گیا تو اُن لوگوں نے کہا: آؤ! ہم اس گلی سے آنے والے پہلے شخص کو اس بارے میں ثالث بنالیں گے۔ اُن لوگوں نے اس بارے میں اتفاق کیا' تو اُس گلی سے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ اُن کے سامنے آئے' آپ اُن دنوں نوجوان تھے' آپ نے اونی لباس پہنا ہوا تھا' اُن لوگوں نے آپ کو ثالث مقرر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی کہ حجر اسود کو ایک کپڑے پر رکھا جائے اور پھر ہر قبیلہ کے سردار کو حکم دیا کہ وہ کپڑے کے ایک کونے کو پکڑ لے' پھر نبی اکرم ﷺ نے بھی اُسے اُٹھایا' اُن لوگوں نے آپ کے ساتھ مل کر حجر اسود کو اُٹھایا اور اُسے اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔

9105 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " لَمَّا هُدِمَ الْبَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ بَنَوْهُ حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا مَوْضِعَ الرُّكْنِ، خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ حَيَّةٌ كَأَنَّ عُنُقَهَا عُنُقُ بَعِيرٍ، فَهَابَ النَّاسُ أَنْ يَدْنُوَ مِنْهَا أَحَدٌ قَالَ: فَجَاءَ طَائِرٌ فَظَلَّلَ نَصْفَ مَكَّةَ فَأَخَذَهَا بِرِجْلِهَا، ثُمَّ حَلَّقَ بِهَا حَتّٰى قَذَفَهَا فِي الْبَحْرِ " قَالَ

مُجَاهِدٌ: وَخَرَجُوا يَوْمًا فِي عِيدٍ لَهُمْ فَنَزَعَ رَجُلٌ مِنَ الْبَيْتِ حَجَرًا، ثُمَّ سَرَقَ مِنْ حِلْيَتِهِ وَتَحَرَّدَ، ثُمَّ عَادَ لِيَسْرِقَ، فَلَصِقَ الْحَجَرَانِ عَلَى رَأْسِهِ، فَأَتَاهُ النَّاسُ وَرَأْسُهُ رَاسٍ فِيهِمَا

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں جب خانہ کعبہ کو منہدم کیا گیا اور پھر لوگوں نے اُسے دوبارہ تعمیر کرنا شروع کیا' تو جب حجر اسود رکھنے کی باری آئی' تو ایک سانپ اُن کے پاس آیا جس کی گردن اونٹ کی گردن کی طرح تھی' تو لوگ اُس کے قریب جانے سے خوفزدہ ہو گئے' پھر ایک پرندہ آیا جس نے نصف مکہ کے اوپر سایہ کر دیا تھا' اُس نے اپنے پاؤں کے ذریعہ اُسے پکڑا اور پھر اُسے مروڑ دیا' یہاں تک کہ لے جا کر اُسے سمندر میں پھینک دیا۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ لوگ عید کے دن نکلے' اُن میں سے ایک شخص نے خانہ کعبہ میں سے ایک پتھر الگ کیا اور پھر وہاں کے زیورات میں سے کوئی چیز چوری کی' اُس کے بعد اُس نے دوبارہ چوری کرنی چاہی' تو دو پتھر اُس کے سر کے اوپر مل گئے' جب لوگ اُس کے پاس آئے' تو اُس شخص کا سر اُن دونوں پتھروں کے درمیان موجود تھا۔

9106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: " كَانَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَبْنِيَّةً بِالرَّضْمِ لَيْسَ فِيهَا مَدَرٌ، وَكَانَتْ قَدْرَ مَا يَقْتَحِمُهَا الْعَنَاقُ، وَكَانَتْ غَيْرَ مَسْقُوفَةٍ، وَإِنَّمَا تُوضَعُ ثِيَابُهَا عَلَيْهَا، ثُمَّ يُسْدَلُ سَدْلًا عَلَيْهَا، وَكَانَ الرُّكْنُ الْاَسْوَدُ مَوْضُوعًا عَلَى سُورِهَا بَادِيًا، وَكَانَتْ ذَاتَ رُكْنَيْنِ كَهَيْئَةِ هَذِهِ الْحَلْقَةِ، فَاَقْبَلَتْ سَفِينَةٌ مِنْ اَرْضِ الرُّومِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا قَرِيبًا مِنْ جُدَّةَ انْكَسَرَتِ السَّفِينَةُ، فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ لِيَاْخُذُوا خَشَبَهَا، فَوَجَدُوا رُومِيًّا عِنْدَهَا فَاَخَذُوا الْخَشَبَ، اَعْطَاهُمْ اِيَّاهَا، وَكَانَتِ السَّفِينَةُ تُرِيدُ الْحَبَشَةَ، وَكَانَ الرُّومِيُّ الَّذِي فِي السَّفِينَةِ نَجَّارًا، فَقَدِمُوا بِالْخَشَبِ، وَقَدِمُوا بِالرُّومِيِّ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: نَبْنِي بِهَذَا الْخَشَبِ بَيْتَ رَبِّنَا، فَلَمَّا اَنْ اَرَادُوا هَدْمَهُ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ عَلَى سُورِ الْبَيْتِ مِثْلِ قِطْعَةِ الْجَائِزِ سَوْدَاءِ الظَّهْرِ، بَيْضَاءِ الْبَطْنِ، فَجَعَلَتْ كُلَّمَا دَنَا اَحَدٌ مِنَ الْبَيْتِ لِيَهْدِمَهُ اَوْ يَاْخُذَ مِنْ حِجَارَتِهِ، سَعَتْ اِلَيْهِ فَاتِحَةً فَاهَا، فَاجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ عِنْدَ الْحَرَمِ، فَعَجُّوا اِلَى اللّٰهِ وَقَالُوا: رَبَّنَا لَمْ نُرَعْ، اَرَدْنَا تَشْرِيفَ بَيْتِكَ وَتَرْتِيبَهُ، فَاِنْ كُنْتَ تَرْضَى بِذَلِكَ، وَاِلَّا فَمَا بَدَا لَكَ فَافْعَلْ، فَسَمِعُوا خُوَارًا فِي السَّمَاءِ، فَاِذَا هُمْ بِطَائِرٍ اَعْظَمَ مِنَ النِّسْرِ، اَسْوَدِ الظَّهْرِ، وَاَبْيَضِ الْبَطْنِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَغَرَزَ مَخَالِبَهُ فِي قَفَا الْحَيَّةِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهَا يَجُرُّهَا، وَذَنَبُهَا اَعْظَمُ مِنْ كَذَا وَكَذَا سَاقِطٍ حَتّٰى انْطَلَقَ بِهَا نَحْوَ اَجْيَادٍ، فَهَدَمَتْهَا قُرَيْشٌ، وَجَعَلُوا يَبْنُونَهَا بِحِجَارَةِ الْوَادِي، تَحْمِلُهَا قُرَيْشٌ عَلَى رِقَابِهَا، فَرَفَعُوهَا فِي السَّمَاءِ عِشْرِينَ ذِرَاعًا، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ حِجَارَةً مِنْ اَجْيَادٍ وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ، اِذْ ضَاقَتْ عَلَيْهِ النَّمِرَةُ، فَذَهَبَ يَضَعُ النَّمِرَةَ عَلَى عَاتِقِهِ، فَبَدَتْ عَوْرَتُهُ مِنْ صِغَرِ النَّمِرَةِ، فَنُودِيَ يَا مُحَمَّدُ، خَمِّرْ عَوْرَتَكَ، فَلَمْ يُرَ عُرْيَانًا بَعْدَ ذَلِكَ، وَكَانَ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ خَمْسُ سِنِينَ، وَبَيْنَ مَخْرَجِهِ وَبِنَائِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً"

فَلَمَّا كَانَ جَيْشُ الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ، فَذَكَرَ حَرِيقَهَا فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: اِنَّ عَائِشَةَ

اَخْبَرَتْنِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَاِنَّهُمْ تَرَكُوهَا سَبْعَةَ اَذْرُعٍ فِي الْحِجْرِ ضَاقَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، وَالْخَشَبُ

قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا، يَدْخُلُونَ مِنْ هٰذَا وَيَخْرُجُونَ مِنْ هٰذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ جَعَلَتْ لَهَا دَرَجًا، يَرْقَى الَّذِي يَاْتِيهَا عَلَيْهَا فَجَعَلَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ لَاصِقَةً بِالْاَرْضِ

فَقَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ سَابِطٍ، اَنَّ زَيْدًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمَّا بَنَاهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ كَشَفُوا عَنِ الْقَوَاعِدِ، فَاِذَا بِحَجَرٍ مِنْهَا مِثْلُ الْخَلِفَةِ، مُتَشَبِّكًا بَعْضُهَا بِبَعْضٍ، اِذَا حُرِّكَتْ بِالْعَتَلَةِ تَحَرَّكَ الَّذِي مِنْ نَاحِيَةِ الْاُخْرَى "، قَالَ ابْنُ سَابِطٍ: وَرَاَيْتُ زَيْدًا لَيْلًا بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَرَاَيْتُهَا اَمْثَالَ الْخَلِفِ مُتَشَبِّكَةً اَطْرَافُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ

✳✳ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں خانۂ کعبہ کی تعمیر چٹانوں کے ٹکڑوں کے ذریعہ ہوئی تھی' جس میں کوئی کچی اینٹ نہیں تھی اور وہ اتنا اونچا تھا کہ کوئی بکری اُس کے اوپر چڑھ سکتی تھی' اُس کے اوپر کوئی چھت نہیں تھی' اُس کا غلاف اس کے اوپر ڈال دیا گیا تھا اور لٹکا دیا گیا تھا' حجرِ اسود اُس کی دیوار پر ظاہری طور پر نمایاں تھا' اُس کے دو کنارے اس حلقہ کی مانند تھے' شام کی سرزمین سے ایک کشتی آئی جب وہ جدہ کے قریب پہنچی تو وہ ٹوٹ گئی' قریش اُس کی لکڑیاں حاصل کرنے کے لیے روانہ ہوئے' اُنہیں اُن لکڑیوں کے پاس ایک رومی شخص نظر آیا' اُن لوگوں نے وہ لکڑیاں لیں' وہ کشتی حبشہ جارہی تھی' اُس کشتی میں موجود شخص ایک بڑھئی تھا' وہ لوگ لکڑیاں لے کر آئے اور ساتھ اُس رومی شخص کو بھی لے آئے۔ قریش نے کہا: تم ان لکڑیوں کے ذریعہ ہمارے پروردگار کا گھر بنا کر دو! جب اُن لوگوں نے خانۂ کعبہ کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا تو خانۂ کعبہ کی دیوار پر ایک سانپ نظر آیا' جو شہتیر کے ٹکڑے کی مانند تھا' جس کی پشت سیاہ تھی اور نیچے کا حصہ سفید تھا' جب بھی کوئی شخص بیت اللہ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تھا کہ اسے منہدم کرے' یا اُس کے کسی پتھر کو پکڑنے کی کوشش کرتا' تو وہ سانپ منہ کھول کر اُس کی طرف جاتا تھا۔ قریش حرم کے قریب اکٹھے ہوئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کی اور عرض کی: اے ہمارے پروردگار! ہمیں نہ ڈرایا جائے' ہم صرف تیرے گھر کی عزت افزائی کرنا چاہتے ہیں اور اُس کی تعمیرِ نو کرنا چاہتے ہیں' اگر تُو اس سے راضی ہے تو ٹھیک ہے' ورنہ جو تجھے مناسب لگے وہ کر لے۔

اسی دوران اُنہیں آسمان میں کسی کی آواز آئی تو وہاں ایک پرندہ موجود تھا جو گدھ سے زیادہ بڑا تھا' اُس کی پشت سیاہ تھی اور نیچے کا حصہ سفید تھا اور دونوں پاؤں بھی سفید تھے' اُس نے اپنے پنجوں کے اندر اُس سانپ کی گردن پکڑی اور اُسے کھینچتا ہوا چلا گیا' حالانکہ اُس کی دُم اس چیز سے زیادہ بڑی تھی' وہ اُس سانپ کو لے کر اجیاد کی طرف چلا گیا' پھر خانۂ کعبہ کو لوگوں کو منہدم کیا اور وادی کے پتھروں کے ذریعہ اُس کی تعمیر شروع کی۔ قریش اُن پتھروں کو اپنی گردن پر رکھ کر لاتے تھے' اُنہوں نے اسے بیس بالشت اوپر کیا' جب نبی اکرم ﷺ اجیاد سے پتھر اُٹھا کر لا رہے تھے' اُس وقت آپ نے ایک چھوٹی چادر باندھی ہوئی تھی' وہ چادر آپ

کے لیے بہت چھوٹی تھی' جب آپ اُس چادر کو اپنے کندھے پر رکھتے تھے تو چادر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ کی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی' تو یہ پکار کر کہا گیا: اے محمد! اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ کر رکھو! اُس کے بعد کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

خانۂ کعبہ کی اس تعمیر نو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے وحی نازل کرنے کے درمیان پانچ سال کا فرق ہے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے (یعنی ہجرت کرنے) اور خانۂ کعبہ کی تعمیر کے درمیان پندرہ سال کا فرق ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب حصین بن نمیر کا (یزیدی) لشکر آیا اور اُس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں خانۂ کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچایا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تمہاری قوم زمانۂ کفر کے قریب نہ ہوتی تو میں خانۂ کعبہ کو منہدم کروا دیتا' کیونکہ اُن لوگوں نے حطیم کا سات بالشت کا حصہ چھوڑ دیا تھا' اُن لوگوں کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا اور لکڑی کم ہو گئی تھی''۔

ابن ابوملیکہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں خانۂ کعبہ کے دو دروازے بناتا' ایک مشرقی دروازہ ہوتا اور ایک مغربی دروازہ ہوتا' لوگ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا' قریش نے خانۂ کعبہ کے لیے سیڑھی لگوائی تھی' آدمی اُس پر چڑھ کر خانۂ کعبہ کے اندر آتا تھا' لیکن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُسے زمین کے ساتھ ملا دیا تھا۔

ابن سابط بیان کرتے ہیں: زید نے اُنہیں بتایا کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کی تعمیر نو کی تو اُنہوں نے اس کی بنیادوں سے مٹی ہٹائی تو وہاں اونٹنی جتنے بڑے پتھر لگے ہوئے تھے' جو ایک دوسرے میں پیوست تھے' جب ایک طرف سے حرکت دی جاتی' تو دوسری طرف بھی حرکت پیدا ہو جاتی تھی۔

ابن سابط بیان کرتے ہیں: زید نے ایک رات میں' جو چاندنی رات تھی اُس میں عشاء کی نماز کے بعد اُن پتھروں کو دیکھا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ اونٹنی کی طرح بڑے تھے اور ایک دوسرے کے اندر پیوست ہوئے تھے۔

9107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَلُونِي يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، فَاِنِّي اَوْشَكْتُ اَنْ اَذْهَبَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِكُمْ، فَاَكْثَرَ النَّاسُ مَسْاَلَتَهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ، اَرَاَيْتَ الْمَقَامَ هُوَ كَمَا كُنَّا نَتَحَدَّثُ؟ قَالَ: مَاذَا كُنْتَ تَتَحَدَّثُ؟ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ: اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ جَاءَ عَرَضَتْ عَلَيْهِ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ النُّزُوْلَ فَاَبَى فَجَائَتْ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَقَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ، قَالَ سَعِيدٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَوَّلُ مَا اتَّخَذَتِ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمَاعِيْلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ اَثَرَهَا عَلٰى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى

وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ، عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْمَوْضِعِ، لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَتْ: إِذًا لَا يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ: (رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ) (ابراهيم: 37)، حَتَّى (يَشْكُرُونَ) (ابراهيم: 37) وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ، وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ، عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، - أَوْ قَالَ: يَتَلَبَّطُ - فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ، رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، وَسَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ، فَقَامَتْ عَلَيْهَا، وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلِذَلِكَ سَعَى النَّاسُ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ: صَهْ، تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضًا، ثُمَّ قَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَإِذَا بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ يَبْحَثُ بِعَقِبِهِ - أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ - حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ هَكَذَا، وَتَقُولُ بِيَدِهَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهِيَ تَفُورُ بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ، أَوْ قَالَ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ: فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَاهُنَا بَيْتُ اللَّهِ يَبْنِيهِ هَذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ تَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانُوا كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمٍ أَوْ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمٍ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءَ، فَنَزَلُوا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ، فَرَأَوْا طَائِرًا حَائِمًا فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ، فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ، وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا: تَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ نَعَمْ، وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ، فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ أَنْفُسِهِمْ، وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ الْغُلَامُ، فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ، فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ هَيْئَتِهِمْ، وَعَنْ عَيْشِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ، وَشَكَتْ

اِلَيْهِ قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرِئِيهِ السَّلَامَ، وَقُوْلِي لَهُ: يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِه، فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِيلُ كَاَنَّهُ اٰنَسَ شَيْئًا قَالَ: فَهَلْ جَائَكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَائَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَاَلَنَا عَنْكَ، فَاَخْبَرْتُهُ، وَسَاَلَنَا عَنْ عَيْشِنَا، فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّا فِي شِدَّةٍ وَجَهْدٍ قَالَ: اَبِي اَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ: ذٰلِكَ اَبِي، وَقَدْ اَمَرَنِي اَنْ اُفَارِقَكِ، الْحَقِي بِاَهْلِكِ، فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ اُخْرٰى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَتِه، فَسَاَلَ عَنْهُ قَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ؟ وَسَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ قَالَتْ: بِخَيْرٍ، وَنَحْنُ فِي سَعَةٍ، وَاَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ: اللَّحْمُ قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ: الْمَاءُ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ: لَمْ يَكُنْ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ حَبٌّ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ: فَهُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ، وَاْمُرِيهِ اَنْ يُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِه، فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ اَتَاكِ اَحَدٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَاَثْنَتْ عَلَيْهِ، وَسَاَلَنِي عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهُ، وَسَاَلَنِي عَنْ عَيْشِنَا فَقُلْتُ: اِنَّا بِخَيْرٍ قَالَ: هَلْ اَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: هُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ لَكَ: اَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ دَارِكَ قَالَ: ذٰلِكَ اَبِي وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ، فَاَمَرَنِي اَنْ اُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اِسْمَاعِيلُ، اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُنِي اَنْ اَبْتَنِيَ بَيْتًا هَاهُنَا، وَاَشَارَ اِلَى اَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا يَاْتِيهَا السَّيْلُ مِنْ نَاحِيَتِهَا، وَلَا يَعْلُو عَلَيْهَا فَقَامَا، يَحْفُرَانِ عَنِ الْقَوَاعِدِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ اِبْرَاهِيمُ يَاْتِي بِالْحِجَارَةِ وَاِسْمَاعِيلُ يَبْنِي حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي، وَاِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ وَهُمَا يَقُوْلَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 127). فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 127). قَالَ مَعْمَرٌ: " وَسَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ: كَانَ اِبْرَاهِيمُ يَاْتِيهِمْ عَلَى الْبُرَاقِ " قَالَ: " وَسَمِعْتُ رَجُلًا آخَرَ يَقُوْلُ: بَكَيَا حِينَ الْتَقَيَا حَتّٰى اَجَابَتْهُمُ الطَّيْرُ ." قَالَ مَعْمَرٌ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِقُرَيْشٍ: اِنَّهُ كَانَ وُلَاةَ هٰذَا الْبَيْتِ قَبْلَكُمْ طَسْمٌ فَتَهَاوَنُوا بِه، وَلَمْ يُعَظِّمُوا حُرْمَتَهُ، فَاَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ وَلِيَهُ بَعْدَهُمْ جُرْهُمٌ فَتَهَاوَنُوا فِيهِ، وَلَمْ يُعَظِّمُوا حُرْمَتَهُ، فَاَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ فَلَا تَهَاوَنُوا بِه وَعَظِّمُوا حُرْمَتَهُ

* سعید بن جبیر نے فرمایا: اے نوجوانو! تم لوگ مجھ سے دریافت کرلو کیونکہ مجھے عنقریب تمہارے درمیان سے رخصت ہوجانا ہے۔ تو لوگوں نے اُن سے بکثرت سوالات کیے' ایک شخص نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست رکھے! کیا مقام ابراہیم کے بارے میں آپ کی وہی رائے ہے' جو ہم بات چیت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: تم کیا بات چیت کرتے ہو؟ اُس شخص نے کہا: ہم یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے' تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے اُن کے سامنے یہ پیشکش کی کہ

وہ وہیں ٹھہر جائیں' تو اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی' پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس پتھر کو لے آئیں' تو اُس شخص نے کہا: کیا ایسا نہیں ہے؟ تو سعید نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے:

خواتین نے سب سے پہلے پٹکا باندھنے کا آغاز اُس وقت کیا' جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے اسے باندھا تھا' اُنہوں نے یہ اس لیے باندھا تھا' تاکہ سیّدہ سارہ سے اپنے (حمل کے) نشان کو چھپائیں' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس خاتون کو اور اُن کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر آ گئے' وہ اُس صاحبزادے کو دودھ پلایا کرتی تھیں' یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو خانۂ کعبہ کے پاس چھوڑ دیا' جو ایک بڑے درخت کے قریب تھا اور زمزم کے اوپر مسجد کے بالائی حصہ میں تھا' اُن دنوں مکہ میں کوئی نہیں رہتا تھا' یہاں پانی بھی نہیں تھا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو یہاں چھوڑا اور ان کے پاس کھجوروں کا ایک توڑا اور پانی کا ایک مشکیزہ چھوڑا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے جانے لگے تو اُمِ اسماعیل اُن کے پیچھے گئیں' اُنہوں نے کہا: اے ابراہیم! آپ کہاں جا رہے ہیں اور ہمیں اس جگہ چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں؟ جہاں کوئی انسان نہیں ہے اور کوئی چیز نہیں ہے؟ اُمِ اسماعیل نے یہ بات کئی مرتبہ اُن سے کہی' لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن کی بات کی طرف توجہ نہیں کی تو اُم اسماعیل نے اُن سے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُمِ اسماعیل نے کہا: اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پھر وہ واپس چلی گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لے گئے' یہاں تک کہ جب وہ اُس گھاٹی کے پاس پہنچے کہ جہاں سے وہ اُنہیں نہیں دیکھ سکتے تھے' تو اُنہوں نے خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کیا اور پھر یہ دعا مانگی: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اے ہمارے پروردگار! بے شک میں اپنی اولاد کو ایک وادی میں چھوڑ کر جا رہا ہوں' جہاں کھیتی باڑی نہیں ہوتی اور تیرے گھر کے قریب چھوڑ کر جا رہا ہوں'' (یہ آیت یہاں تک ہے:) ''وہ شکر کریں''۔

پھر اُمِ اسماعیل نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلانا شروع کیا' وہ خود اُس پانی کو پیا کرتی تھیں' یہاں تک کہ اُس مشکیزہ میں موجود پانی ختم ہو گیا' تو وہ خاتون اور اُن کے صاحبزادے دونوں پیاسے ہو گئے' اُس خاتون نے بچہ کو دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال رہا ہے' تو اُنہیں اس سے بڑی پریشانی ہوئی' اُنہوں نے دیکھا کہ صفا پہاڑی اُن کے زیادہ قریب ہے' تو وہ اُس کے اوپر چڑھ گئیں اور اُنہوں نے نشیبی حصہ کا رُخ کیا' تاکہ اُنہیں کوئی نظر آ جائے' لیکن اُنہیں کوئی نظر نہیں آیا' پھر وہ صفا پہاڑی سے نیچے اُتریں اور نشیبی حصہ میں پہنچ گئیں' تو اُنہوں نے اپنی چادر کے کنارے کو اُٹھایا اور جس طرح کوئی شخص انتہائی تیزی سے دوڑتا ہے' اس طرح دوڑیں یہاں تک کہ اُنہوں نے نشیبی حصہ کو عبور کر لیا' پھر وہ مروہ پہاڑی کے پاس آئیں اور اُس پر چڑھ گئیں اور اس بات کا جائزہ لیا کہ اُنہیں کوئی نظر آ جائے' لیکن اُنہیں کوئی نظر نہیں آیا' ایسا اُنہوں نے سات مرتبہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی لیے لوگ ان دو پہاڑیوں کے درمیان سعی کرتے ہیں (یعنی دوڑ کر گزرتے ہیں)۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ مروہ پہاڑی پر (ساتویں مرتبہ) چڑھیں' تو اُنہوں نے ایک آواز سنی' اُنہوں نے خود

سے یہ کہا: چپ! پھر اُنہوں نے غور سے سننے کی کوشش کی تو اُنہیں پھر کوئی آواز آئی تو اُنہوں نے کہا: تمہیں ایک آواز آ رہی ہے تو وہاں زمزم کی جگہ کے قریب ایک فرشتہ موجود تھا' جو اپنی ایڑی کے ذریعہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے پَر کے ذریعہ زمزم کی جگہ کو کھود رہا تھا' یہاں تک کہ پانی نکل آیا' تو سیّدہ اُم اسماعیل نے اُس کا حوض بنانا شروع کیا' وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ اُسے روکتی جا رہی تھیں اور اپنی ہتھیلی کے ذریعہ مشکیزہ میں پانی بھی بھرتی جا رہی تھیں' لیکن وہ جتنا پانی بھرتی تھیں' اُتنا ہی پانی اور پھوٹنے لگتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ اُم اسماعیل پر رحم کرے! اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں اور پانی کو چلّو میں نہ بھرتیں' تو زمزم ایک بہتا ہوا بڑا چشمہ ہوتا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیّدہ اُم اسماعیل نے اُس پانی کو پیا اور اپنے بچہ کو دودھ پلایا' فرشتہ نے اُن سے کہا: تم لوگوں کو ضائع ہونے سے نہیں ڈرنا چاہیے' کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر ہوگا' جسے یہ بچہ اور اس کے والد تعمیر کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس گھر کے قریب رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا۔

خانۂ کعبہ کی اُس وقت کی تعمیر زمین سے کچھ بلند تھی' جو ایک ٹیلے کی مانند تھی' سیلابی پانی آتا تھا اور اُس کے دائیں اور بائیں طرف سے گزر جاتا تھا' اُم اسماعیل اور اُن کے صاحبزادے اسی حالت میں تھے کہ وہاں سے جرہم قبیلہ کے کچھ لوگوں یا جرہم قبیلہ کے کچھ گھرانوں کا گزر ہوا' وہ کداء کی طرف جا رہے تھے' اُنہوں نے مکہ کے زیریں حصہ میں پڑاؤ کیا تو اُنہیں ایک پرندہ اُڑتا ہوا نظر آیا' اُنہوں نے کہا کہ یہ والا پرندہ تو پانی کے آس پاس گھومتا ہے' تو ہم اس وادی کے زیادہ قریب ہیں یہاں پانی ہونا چاہیے۔ پھر اُنہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو تحقیق کے لیے بھیجا تو اُنہیں پانی مل گیا۔ وہ لوگ واپس آئے اور اُنہیں پانی کے بارے میں بتایا' اُم اسماعیل اُس وقت پانی کے پاس موجود تھیں' اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ ہمیں یہ اجازت دیں گی کہ ہم آپ کے ساتھ یہاں ٹھہر جائیں؟ تو اُمِ اسماعیل نے کہا: ٹھیک ہے! لیکن پانی میں تمہارا حق نہیں ہوگا۔ اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُم اسماعیل نے اُن لوگوں کو اس لیے رہنے دیا کیونکہ اُنہیں بھی یہ بات پسند تھی کہ کچھ اور لوگ وہاں رہیں۔ اُن لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا اور اپنے گھر والوں کو پیغام بھیج کر بلوا لیا' وہ لوگ بھی اُن کے ساتھ وہاں ٹھہر گئے' یہاں تک کہ اُس جگہ پر کئی گھرانے آباد ہو گئے' پھر وہ بچہ بڑا ہوا' اُس نے اُن لوگوں سے عربی زبان سیکھی' جب وہ بچہ بڑا ہوا' تو اُن لوگوں کے نزدیک بہت پسندیدہ ہو گیا' جب وہ بالغ ہوا تو اُنہوں نے اپنے خاندان کی ایک خاتون سے اُس کی شادی کر دی' اسی دوران اُم اسماعیل کا انتقال ہو گیا' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لیے تشریف لائے تو اُن کی حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہیں ہوئی' اُنہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اہلیہ سے اُن کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون نے کہا: وہ ہمارے لیے کھانے پینے کی چیزیں لینے کے لیے (شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے اُن کی صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون نے کہا: ہم انتہائی بُری صورتِ حال میں ہیں' تنگی اور شدت کا شکار ہیں۔ اُس خاتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے

شکوہ اور شکایت کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا شوہر آئے تو اُسے میری طرف سے سلام کہنا اور اُسے یہ کہنا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کر لے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو اُنہیں کوئی مانوس سی صورتِ حال محسوس ہوئی' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے پاس کوئی آیا تھا؟ تو اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! اس' اس طرح کے ایک بزرگ ہمارے پاس تشریف لائے تھے' اُنہوں نے ہم سے آپ کے بارے میں دریافت کیا' میں نے اُنہیں بتایا' اُنہوں نے ہم سے ہمارے طرزِ زندگی کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے اُنہیں بتایا کہ ہم شدت اور سختی کے اندر ہیں' تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد تھے! کیا اُنہوں نے تمہیں کوئی تلقین بھی کی؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ کو سلام کہہ دوں اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کر لیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: وہ میرے والد تھے! اور اُنہوں نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں تم سے علیحدگی اختیار کر لوں' تم اپنے میکے چلی جاؤ۔

پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اُس خاتون کو طلاق دے دی پھر اُنہوں نے دوسری خاتون کے ساتھ شادی کر لی' پھر کچھ عرصہ تک جب تک اللہ کو منظور تھا اُس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں دوبارہ تشریف لائے' اُن کی پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہیں ہوئی' حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی اہلیہ کے پاس گئے اور اُن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا تو اُس اہلیہ نے جواب دیا: وہ ہمارے لیے کچھ تلاش کرنے کے لیے نکلے ہوئے ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تم لوگوں کا کیا حال ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے اُن لوگوں کی زندگی اور صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون نے جواب دیا: بہتر ہے! ہم کشادگی میں ہیں۔ اُس خاتون نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی بیان کی' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تم لوگوں کی خوراک کیا ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: گوشت! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تم لوگوں کا مشروب کیا ہے؟ تو اُس خاتون نے جواب دیا: پانی! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: اے اللہ! ان لوگوں کے لیے گوشت اور پانی میں برکت رکھ دے!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن دنوں اناج نہیں ہوا کرتا تھا' کیونکہ اگر اُن لوگوں کے ہاں اناج ہوتا' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کے لیے اناج کے بارے میں بھی دعا کرتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا شوہر آئے تو اُسے میری طرف سے سلام کہنا اور اُسے یہ ہدایت کرنا کہ وہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کی برقرار رکھے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ تو اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! ایک بزرگ ہمارے پاس آئے تھے جو بڑے وجیہہ وشکیل تھے' اُس خاتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی اور بتایا کہ اُنہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے اُنہیں بتایا۔ اُنہوں نے مجھ سے ہماری زندگی کے حالات کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا: ہم ٹھیک ہیں! حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے تمہیں کوئی تلقین کی تھی؟ اُس خاتون نے جواب دیا: وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور اُنہوں نے آپ کو یہ پیغام دیا ہے کہ آپ اپنے گھر کی چوکھٹ کو برقرار رکھیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو' اُنہوں نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں۔

پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا اُتنا عرصہ گزر گیا' اُس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے' تو حضرت اسماعیل علیہ السلام اُس وقت اپنے تیر ٹھیک کر رہے تھے' وہ زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے نیچے یہ کام کر رہے تھے' جب اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور اُن دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ وہی کیا' جو باپ بیٹا کرتے ہیں (یعنی ایک دوسرے سے گلے ملے) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر تعمیر کروں' اُنہوں نے اُس بلند ٹیلے کی طرف اشارہ کیا' جس کے اردگرد سے سیلابی پانی گزر جاتا ہے' وہ سیلابی پانی اُس کے اوپر سے نہیں گزرتا' پھر یہ دونوں حضرات کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے بنیادیں کھودنا شروع کیں' اُس موقع پر اُنہوں نے بیت اللہ کی بنیادیں بلند کرنا شروع کیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھر لے کر آتے تھے' حضرت اسماعیل علیہ السلام بنایا کرتے تھے یہاں تک کہ جب تعمیر بلند ہو گئی' تو وہ ایک پتھر لے کر آئے' اُنہوں نے اُسے رکھا اور اُس پر کھڑے ہوئے اور اس پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے' حضرت اسماعیل علیہ السلام اُنہیں پتھر پکڑاتے جاتے تھے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا کرتے تھے (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہماری طرف سے اس کام کو قبول کر لے' بے شک تُو سننے والا ہے اور علم رکھنے والا ہے''۔

ان دونوں حضرات نے تعمیر جاری رکھی' یہ خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگاتے تھے اور یہ کہتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہماری طرف سے اسے قبول کر لے' بے شک تُو سننے والا ہے اور علم رکھنے والا ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام براق پر سوار ہو کر مکہ تشریف لاتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک اور شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب ان دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی تو یہ دونوں حضرات رونے لگے' یہاں تک کہ پرندے ان کی پکار پر آ گئے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قریش سے کہا: تم سے پہلے اس گھر کے نگران طسم قبیلہ کے لوگ بنے تھے' اُنہوں نے اس کو کمتر سمجھا' اس کی حرمت کا احترام نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ہلاکت کا شکار کر دیا' اُس کے بعد جرہم قبیلہ کے لوگ اس کے نگران بنے' اُنہوں نے بھی اس کے بارے میں کوتاہی کی اور اس کی حرمت کا احترام نہیں کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر دیا' تو اب تم اس کو کمتر نہ سمجھنا اور اس کی حرمت کا احترام کرنا۔

9108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: " لَمَّا فَرَغَ إِبْرَاهِيمُ وَإِسْمَاعِيلُ مِنَ الْقَوَاعِدِ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِإِسْمَاعِيلَ: ائْتِنِي بِحَجَرٍ أَجْعَلْهُ عَلَمًا يَهْتَدِي النَّاسُ مِنْهُ، فَأَتَاهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَرْضَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَائْتِنِي بِحَجَرٍ غَيْرِ هَذَا قَالَ: " وَأُوتِيَ إِبْرَاهِيمُ بِالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، فَأَتَى إِسْمَاعِيلُ بِالْحَجَرِ، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: قَدْ أَتَانِي بِهِ مَنْ لَمْ يَكِلْنِي إِلَى حَجَرِكَ "

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام خانۂ کعبہ کی بنیادوں سے فارغ ہوئے (یا تعمیر سے فارغ ہوئے) تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا: تم میرے پاس ایک پتھر لے کر آؤ' تاکہ میں اُسے

نشانی بنادوں' تاکہ لوگ اس کی وجہ سے راہنمائی حاصل کریں' تو وہ ایک پتھر لے کر اُن کے پاس آئے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے راضی نہیں ہوئے' اُنہوں نے کہا: تم جاؤ اور کوئی اور پتھر لے کر آؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اسی دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حجر اسود لایا گیا تو جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنا پتھر لے کر آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے کہا: میرے پاس ایک ایسا پتھر آ گیا ہے کہ اب تمہارے پتھر کی ضرورت نہیں رہی۔

9109 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْحَجَرَ مَكَثَ عَلٰى اَبِي قُبَيْسٍ اَرْبَعِينَ سَنَةً كَاَنَّهُ ثُغَامَةٌ بَيْضَاءُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حجر اسود' جبل ابوقبیس پر چالیس سال تک یوں موجود رہا تھا' جیسے وہ سفید ثغامہ کا پھول ہوتا ہے (یعنی اُس کا رنگ انتہائی سفید تھا)۔

بَابُ سُنَّةِ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ وَالْقَوْلِ اِذَا شَرِبْتَهُ

باب: آبِ زمزم کو پینے کا طریقہ اور جب آپ اسے پئیں تو کیا پڑھا جائے؟

9110 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: شُرْبُ زَمْزَمَ بِاَخْذِ الدَّلْوِ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، فَيَشْرَبُ مِنْهَا حَتّٰى يَتَضَلَّعَ، فَاِنَّهُ لَا يَتَضَلَّعُ مِنْهَا مُنَافِقٌ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ڈول پکڑ کر آبِ زمزم پیا جائے گا' آدمی قبلہ کی طرف رُخ کر کے اُسے پئے گا' اتنا کہ وہ خوب سیر ہو جائے' کیونکہ منافق شخص اسے سیر ہو کر نہیں پیتا۔

9111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَلَا اَعْلَمُ الثَّوْرِيَّ اِلَّا قَدْ حَدَّثَنَاهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَجَائَهُ رَجُلٌ، فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ: شَرِبْتَهَا كَمَا يَنْبَغِي؟ قَالَ: وَكَيْفَ يَنْبَغِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، وَتُسَمِّي اللّٰهَ ثُمَّ تَشْرَبُ، وَتَتَنَفَّسُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِذَا فَرَغْتَ حَمِدْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَتَتَضَلَّعُ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن کے پہلو میں بیٹھ گیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں آبِ زمزم پی کر آ رہا ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے اُسی طرح پیا ہے جس طرح پینا چاہیے تھا؟ اُس نے کہا: اے حضرت ابن عباس! اُسے کیسے پینا چاہیے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم قبلہ کی طرف رُخ کر کے بسم اللہ پڑھ کے پھر پیتے' درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے اور فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور تم اُسے سیر ہو کر پیتے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارے اور منافقین کے درمیان (فرق کی) بنیادی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ آبِ زمزم سیر ہو کر نہیں پیتے ہیں''۔

9112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ ثُمَّ قَالَ: اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

** سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آبِ زمزم پیا اور پھر یہ دعا کی:

''میں تجھ سے نفع دینے والے علم' کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں''۔

بَابُ زَمْزَمَ وَذِكْرِهَا

باب: آبِ زمزم اور اس کا تذکرہ

9113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ لَمَّا اَنْبَطَ زَمْزَمَ بَنَى عَلَيْهَا حَوْضًا فَطَفِقَ هُوَ وَابْنُهُ الْحَارِثُ يَنْزِعَانِ فَيَمْلَآنِ ذٰلِكَ الْحَوْضَ فَيَشْرَبَانِ مِنْهُ الْحَاجَّ، فَيَكْسِرُهُ اُنَاسٌ مِنْ حَسَدَةِ قُرَيْشٍ بِاللَّيْلِ وَيُصْلِحُهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حِينَ يُصْبِحُ، فَلَمَّا اَكْثَرُوا اِفْسَادَهُ دَعَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَبَّهُ، فَاُرِيَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ، وَلٰكِنْ هِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَبِلٌّ، ثُمَّ كَفَيْتَهُمْ، قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حِينَ اَجْفَلَتْ قُرَيْشٌ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَى بِالَّذِي اُرِيَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَكُنْ يُفْسِدُ حَوْضَهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ اِلَّا رُمِيَ بِدَاءٍ فِي جَسَدِهِ، حَتّٰى تَرَكُوا لَهُ حَوْضَهُ وَسِقَايَتَهُ"

** زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبدالمطلب نے آبِ زمزم کے چشمہ کو کھودا تو اُس پر حوض بنا دیا' وہ اور اُن کے صاحبزادے حارث اس میں سے پانی نکالتے اور اُس حوض کو بھر دیتے تھے تو حاجی لوگ وہاں سے پانی پیتے تھے' قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ حاسد لوگوں نے رات کے وقت اُس حوض کو توڑ دیا' اگلے دن صبح حضرت عبدالمطلب نے اُسے ٹھیک کیا' جب اُن لوگوں نے اُسے زیادہ خراب کرنا شروع کر دیا' تو حضرت عبدالمطلب نے اپنے پروردگار سے دعا کی' تو اُنہیں خواب میں یہ بات دکھائی گئی کہ تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں کسی غسل کرنے والے کے لیے اسے حلال اور مباح قرار نہیں دیتا''۔

تو تمہاری کفایت اُن لوگوں کے مقابلہ میں ہو جائے گی' جب قریش خانۂ کعبہ کے قریب اکٹھے ہوئے تو جنابِ عبدالمطلب نے بلند آواز میں اپنا یہ خواب بیان کیا' پھر وہ واپس چلے گئے' اُس کے بعد جس کسی نے بھی اُن کا حوض خراب کرنے کی کوشش کی اُس کے جسم میں کوئی بیماری مسلط ہو گئی' یہاں تک کہ لوگوں نے اُس حوض کو اور وہاں سے پانی پلانے کے کام کو اُس کے حال پر چھوڑ دیا۔

9114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ

عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ، وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ زَمْزَمَ وَهُوَ يَرْفَعُ ثِيَابَهُ بِيَدِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ، وَلَكِنْ هِيَ لِشَارِبٍ أَحْسَبُهُ قَالَ: وَمُتَوَضِّيءٍ حِلٌّ وَبِلٌّ

٭٭ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اُس وقت آبِ زمزم کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ کپڑے کو بلند کررہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! میں کسی غسل کرنے کے لیے اسے حلال قرار نہیں دیتا' یہ پینے والے کے لیے ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: یہ وضو کرنے والے کے لئے حلال اور مباح ہیں۔

9115 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ أَيْضًا وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ زَمْزَمَ مِثْلَ ذَلِكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے' وہ اُس وقت آبِ زمزم کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔

9116 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ، أَنَّ زُبَيْدَ بْنَ الصَّلْتِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ كَعْبًا قَالَ لِزَمْزَمَ: بَرَّةٌ، مَضْنُونَةٌ، ضُنَّ بِهَا لَكُمْ أَوَّلُ مَنْ أَخْرَجَتْ لَهُ - إِسْمَاعِيلُ - قَالَ كَعْبٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: وَنَجِدُهَا طَعَامَ طُعْمٍ، وَشِفَاءَ سَقَمٍ

٭٭ زُبید بن صلت بیان کرتے ہیں: کعب نے آبِ زمزم کے بارے میں یہ کہا: یہ ایک سنبھال کر رکھی گئی چیز ہے جسے تمہارے لیے سنبھالا گیا ہے اور یہ سب سے پہلے حضرت اسماعیل کے لیے نکالا گیا تھا۔

کعب اس روایت میں یہ بھی کہتے ہیں: ہم نے اسے کھانے والے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا کا ذریعہ پایا ہے۔

9117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ تُبَيْعًا يَقُولُ: عَنْ كَعْبٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ زَمْزَمَ دَخَلَهَا بِبَعِيرِهِ، ثُمَّ شَرِبَ مِنْهَا، وَأَفْرَغَ عَلَى ثِيَابِهِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَبُلُّ ثِيَابَكَ يَا أَعْرَابِيُّ؟ قَالَ: أَنْتُمْ لَا تَعْرِفُونَ سَذِهِ، هَذِهِ فِي كِتَابِ اللَّهِ بَرَّةٌ، شَرَابُ الْأَبْرَارِ زَمْزَمُ، لَا تُنْزِفُ، وَلَا تُذَمُّ، وَاسْمُهَا رُوَاءٌ، طَعَامُ طُعْمٍ، وَشِفَاءُ سَقَمٍ

٭٭ تبیع نے کعب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ آبِ زمزم کے پاس آتے تھے' تو اپنے اونٹ پر اُس کے پاس آتے تھے' پھر اُس سے پانی پیتے تھے اور اپنے کپڑوں پر بھی بہاتے تھے۔ اُن سے کہا گیا: اے دیہاتی! تم اپنے کپڑوں کو کیوں گیلا کررہے ہو؟ تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ اس کو نہیں جانتے' یہ اللہ کی کتاب میں بھلائی کے طور پر مذکور ہے' نیک لوگوں کا مشروب زمزم ہے' جو کم نہیں ہوتا' اور ختم نہیں ہوتا۔ اس کا نام سیراب کرنے والا بھی ہے' یہ کھانے کی جگہ بھی کفایت کرجاتا ہے اور بیمار کے لیے شفاء کا باعث بھی ہے۔

9118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " خَيْرُ وَادِيَيْنِ فِي النَّاسِ ذِي مَكَّةَ، وَوَادٍ فِي الْهِنْدِ هَبَطَ بِهِ آدَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ هَذَا الطِّيبُ الَّذِي تَطَّيَّبُونَ

بِهِ، وَشَرُّ وَادِيَيْنِ فِي النَّاسِ وَادِي الْاَحْقَافِ، وَوَادٍ بِحَضْرَمَوْتَ يُقَالُ لَهُ: بَرَهُوْتُ، وَخَيْرُ بِئْرٍ فِي النَّاسِ زَمْزَمُ، وَشَرُّ بِئْرٍ فِي النَّاسِ بَلَهُوْتُ، وَهِيَ بِئْرٌ فِي بَرَهُوْتَ تَجْتَمِعُ فِيهِ اَرْوَاحُ الْكُفَّارِ "

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کے درمیان موجود تمام وادیوں میں سب سے بہتر مکہ کی وادی ہے اور ہند میں موجود ایک وادی ہے جہاں حضرت آدم نازل ہوئے تھے اس میں وہ خوشبو پائی جاتی ہے جسے تم استعمال کرتے ہو اور لوگوں کی تمام وادیوں میں بدترین وادیٔ احقاف ہے اور حضر موت میں موجود ایک وادی ہے جسے برہوت کہا جاتا ہے لوگوں میں موجود چشموں میں سب سے بہتر زمزم ہے اور لوگوں میں موجود چشموں میں سب سے بدتر ''بلہوت'' ہے یہ برہوت میں موجود ایک کنواں ہے جس میں کفار کی روحیں اکٹھی ہوتی ہیں۔

9119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: " سَمِعْتُ اَنَّهُ يُقَالُ: خَيْرُ مَاءٍ فِي الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ، وَشَرُّ مَاءٍ فِي الْاَرْضِ مَاءُ بَرَهُوْتَ - شِعْبٌ مِنْ شِعَابِ حَضَرَمَوْتَ - وَخَيْرُ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ، وَشَرُّ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْاَسْوَاقُ "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے: یہ بات کہی جاتی ہے: زمین میں موجود پانیوں میں سب سے بہتر زمزم کا پانی ہے اور سب سے بدتر پانی برہوت کا پانی ہے جو حضر موت میں موجود ایک گھاٹی ہے زمین میں سب سے بہترین جگہ مسجدیں ہیں اور زمین میں سب سے بُری جگہ بازار ہیں۔

9120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، اَوْ عَنِ الْعَلَاءِ، شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كُنَّا نُسَمِّيهَا شُبَاعَةَ - يَعْنِي زَمْزَمَ -، وَكُنَّا نَجِدُهَا نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى الْعِيَالِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم اسے شباعہ (سیر کرنے والی چیز) کا نام دیتے تھے اُن کی مراد آبِ زمزم ہے اور ہم اس سے گھر والوں کے لیے بہترین مدد پاتے تھے۔

9121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: نَجِدُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ - يَعْنِي زَمْزَمَ - شَرَابَ الْاَبْرَارِ - يَعْنِي زَمْزَمَ -، مَضْنُوْنَةٌ، طَعَامُ طُعْمٍ وَشِفَاءٌ مِنْ سَقَمٍ، وَلَا تُنْزَحُ، وَلَا تُذَمُّ قَالَ: وَقَالَ: وَهْبٌ: مَنْ شَرِبَ مِنْهَا حَتّٰى يَتَضَلَّعَ اَحْدَثَتْ لَهُ شِفَاءً، وَاَخْرَجَتْ لَهُ دَاءً

* * وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: ہم نے اللہ کی کتاب میں یہ بات پائی ہے: یہ یعنی آبِ زمزم نیک لوگوں کا مشروب ہے یہ سنبھال کر رکھی گئی چیز ہے یہ کھانے والے کے لیے کھانا ہے اور بیمار کے لیے شفاء ہے یہ ختم نہیں ہوتا اور کم نہیں ہوتا۔

وہب نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص اسے خوب سیر ہو کر پیئے یہ اُس کے لیے شفاء بن جاتا ہے اور اُس کی بیماری کو نکال دیتا ہے۔

9122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: زَمْزَمُ طَعَامُ طُعْمٍ وَشِفَاءُ

سَقَمٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آبِ زمزم کھانے والے کے لیے کھانا ہے اور بیمار کے لیے شفاء ہے۔

9123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا كَانَ يَقُوْلُ: "هِيَ لِمَا شُرِبَتْ لَهُ يَقُوْلُ: تَنْفَعُ لِمَا شُرِبَتْ لَهُ"

٭٭ ابن خثیم بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: یہ اُسی مقصد کے لیے فائدہ بخش ہوتا ہے' جس مقصد کے لیے اسے پیا گیا ہو وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اس کو جس مقصد کے لیے پیا جائے' یہ اُس میں فائدہ دیتا ہے۔

9124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: زَمْزَمُ لِمَا شُرِبَتْ لَهُ، اِنْ شَرِبْتَهُ تُرِيْدُ الشِّفَاءَ شَفَاكَ اللّٰهُ، وَاِنْ شَرِبْتَهُ تُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ ظَمَاَكَ قَطَعَهُ، وَاِنْ شَرِبْتَهُ تُرِيْدُ اَنْ تُشْبِعَكَ اَشْبَعَتْكَ هِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيلَ، وَسُقْيَا اللّٰهِ اِسْمَاعِيلَ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: آبِ زمزم سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے جس مقصد کے لیے اسے پیا جاتا ہے' اگر تم شفاء کے حصول کے لیے اسے پیو گے' تو اللہ تعالیٰ شفاء عطا کرے گا' اگر تم پیاس کو ختم کرنے کے لیے اسے پیو گے' تو اللہ تعالیٰ پیاس کو ختم کر دے گا' اگر تم سیر ہونے کے لیے اسے پیو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا' یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیرابی تھی۔

9125 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ سَمَّى زَمْزَمَ فَسَمَّاهَا زَمْزَمَ وَبَرَّةَ وَمَضْنُونَةً

٭٭ سعید بن جبیر نے آبِ زمزم کا نام بیان کرتے ہوئے اس کا نام زمزم برہ اور مضنونہ بیان کیا۔

9126 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنْ يُخْرِجَ السِّقَايَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اقْتَدَيْتَ بِبِرِّ مَنْ هُوَ اَبَرُّ مِنْكَ، وَلَا بِفُجُوْرِ مَنْ هُوَ اَفْجَرُ مِنْكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ ارادہ کیا کہ سقایہ (کی جگہ) کو مسجد سے باہر نکال دیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: تم نے اپنے سے زیادہ نیک شخص کی نیکی کی اور اپنے سے زیادہ بُرے شخص کی پیروی نہیں کی۔

بَابُ حَمْلِ مَاءِ زَمْزَمَ

باب: آبِ زمزم کو اپنے ساتھ لے جانا

9127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ حُسَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو: اِنْ جَائَكَ كِتَابِى لَيْلًا فَلَا تُصْبِحَنَّ، اَوْ نَهَارًا فَلَا تُمْسِيَنَّ، حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَىَّ مَاءً مِنْ زَمْزَمَ فَاسْتَعَانَتِ امْرَاَةُ سُهَيْلٍ اُثَيْلَةَ الْخُزَاعِيَّةَ جَدَّةَ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُهَيْرٍ، فَاَدْلَجَتَا وَجَوَارٍ مَعَهُمَا، فَلَمْ تُصْبِحَا حَتّٰى فَرَتَا مُزَادَتَيْنِ فَزَعَبَتَاهُمَا، وَجَعَلَتَاهُمَا فِىْ كُرَّيْنِ غُوطِيَّيْنِ، ثُمَّ مَلَاَتَهُمَا مَاءً، فَبَعَثَتْ بِهِمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ابن ابوحصین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سہیل بن عمرو کو خط میں لکھا کہ جب میرا یہ مکتوب تمہارے پاس پہنچے تو اگر رات ہو تو صبح ہونے سے پہلے اور اگر دن ہو تو شام ہونے سے پہلے تم مجھے آبِ زمزم بھجوا دینا۔

اس حوالے سے سہیل بن عمرو کی اہلیہ اثیلہ خزاعیہ جو ایوب بن عبداللہ بن زہیر کی دادی ہیں' اُنہوں نے بھی مدد کی' ان دونوں نے مشکیزہ تیار کرنا شروع کیا' کچھ کنیزوں نے بھی ان دونوں کی مدد کی' یہاں تک کہ انہوں نے مشکیزے تیار کر لیے اور انہیں اچھی طرح مضبوط کر لیا اور انہیں غوطہ کے بنے ہوئے دو تھیلوں میں محفوظ کر لیا پھر ان دونوں کو پانی سے بھر دیا اور پھر ان دونوں کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طرف بھجوا دیا۔

بَابُ ذِكْرِ مَنْ قُبِرَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

باب: اُن لوگوں کا تذکرہ' جنہیں حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان دفن کیا گیا

9128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِىْ عَنْ كَعْبٍ، اَنَّهٗ قَالَ: دُفِنَ اِسْمَاعِيْلُ بَيْنَ زَمْزَمَ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

✵✵ کعب بیان کرتے ہیں: حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو آبِ زمزم' حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان دفن کیا گیا تھا۔

9129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ: طُفْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَذَكَرَ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى ذَكَرَ قَبْرَ اِسْمَاعِيْلَ هُنَالِكَ - اَحْسَبُهٗ - ذَكَرَ نَحْوَ تِسْعِيْنَ نَبِيًّا اَوْ سَبْعِيْنَ

✵✵ ابن سابط نے عبداللہ بن ضمرہ سلولی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں اُن کے ساتھ طواف کر رہا تھا جب ہم حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان پہنچے تو اُنہوں نے فلاں' فلاں لوگوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ اُنہوں نے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر کا بھی ذکر کیا کہ وہ یہاں ہے' اُنہوں نے نوے یا ستر انبیاء کا ذکر کیا (کہ وہ یہاں دفن ہوئے ہیں)۔

9130 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْمُحْدَوْدِبَ قَبْرُ عَذَارٰى بَنَاتِ اِسْمَاعِيْلَ، وَهُوَ الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ، مُقَابِلَ بَابِ بَنِىْ سَهْمٍ نَحْوَ الرُّكْنِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہ ٹیلہ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی صاحبزادیوں میں سے چند کی قبر ہے' یہ ایک بلند جگہ تھی' جو بنو سہم کے دروازہ کے مدمقابل' حجرِ اسود والی طرف میں تھی۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمِ

باب: حرم میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

9131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ،

٭٭ حضرت ابوہریرہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری مسجد میں نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

9132 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

9133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: "صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ قَالَ: وَلَمْ يُسَمِّ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّمَا يُرِيدُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

9131- صحيح البخاري' كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة' باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة' حديث:1148' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة' حديث:2548' صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب المساجد' ذكر البيان بأن هذا الفضل بهذا العدد لم يرد به صلى' حديث:1646' موطا مالك' كتاب القبلة' باب ما جاء في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:463' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب فضل الصلاة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1440' سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي' حديث:1400' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' فضل الصلاة في المسجد الحرام' حديث:2864' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' في الصلاة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:7403' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' فضل الصلاة في المسجد الحرام' حديث:3754' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عنه عليه السلام في المساجد التي' حديث:491' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7094' مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:913' مسند ابن الجعد' ابو غسان محمد بن مطرف' حديث:2494' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن ابي هريرة' حديث:468' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث:4569' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:1604

''مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کا ذکر نہیں کیا' تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ شاید آپ کی مراد مسجد نبوی ہے۔

9134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ مِثْلَ خَبَرِ عَطَاءٍ هٰذَا، وَيُشِيرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِينَةِ "

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

9135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، حَدَّثَ: اَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِی هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد کعبہ کا حکم مختلف ہے''۔

9136 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِی هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهٖ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

9137 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهٖ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

✲✲ نافع نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مسجد مدینہ میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

9138 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِی هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

9139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَ قَوْلِ قَتَادَةَ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا مدینہ میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی قتادہ کے قول کی مانند منقول ہے۔

9140 - حدیث نبوی: قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ الْمَكِّيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: جَاءَ الشَّرِيدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: اِنِّي نَذَرْتُ اِنِ اللّٰهُ فَتَحَ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاهُنَا اَفْضَلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا اَجْزَاَ عَنْكَ ثُمَّ قَالَ: صَلَاةٌ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت شرید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ کو فتح کر دیا' تو میں بیت المقدس میں نماز ادا کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ اُن سے فرمایا: یہاں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم یہاں نماز ادا کر لو تو یہ تمہارے لیے کفایت کر جائے گا۔ پھر آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

9141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَسْجِدَ قِبَاءَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَنْ اُصَلِّيَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ صَلَاةً وَاحِدَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ اَرْبَعًا، بَعْدَ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ صَلَاةً وَاحِدَةً، وَلَوْ كَانَ هَذَا الْمَسْجِدُ بِاُفُقٍ مِنَ الْاُفَاقِ لَضَرَبْنَا اِلَيْهِ آبَاطَ الْاِبِلِ

٭٭ یعقوب بن مجمع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد قباء میں داخل ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس مسجد میں ایک نماز ادا کر لوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بیت المقدس میں چار مرتبہ نماز ادا کروں' اس کے بعد کہ میں بیت المقدس میں ایک نماز ادا کر چکا ہوں' اگر یہ مسجد دنیا کے دور دراز کے حصہ میں بھی ہوتی' تو ہم سفر کر کے وہاں تک جاتے۔

9142 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِي هَذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

بَابُ الْبُزَاقِ فِي الْحِجْرِ

باب: حطیم میں تھوک دینا

9143 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ تَنَخَّمَ رَجُلٌ فِي الْحِجْرِ فَلَا بَاْسَ اِذَا غَيَّبَهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص حطیم میں تھوک دیتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ اسے (مٹی میں) چھپا دے۔

9144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ: تَنَخَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ فَلَمْ يُغَيِّبْهَا، فَجَاءُوا مَعَهُ بِمِصْبَاحٍ، فَجَعَلَ يَلْتَقِطُهَا بِرِدَائِهِ وَيَتَتَبَّعُهَا بِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تھوک دیا' پھر وہ باہر نکلے اُنہوں نے اسے چھپایا نہیں تھا' پھر وہ آئے تو اُن کے ساتھ ایک چراغ بھی تھا' وہ اپنی چادر کے ذریعہ اسے اُٹھا رہے تھے اور اس کے نشان کو تلاش کر رہے تھے۔

9145 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، مَوْلَى اَسْلَمَ وَغَيْرِهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَنَخَّمَ فِي الْمَسْجِدِ طَاهِرًا كُتِبَتْ عَلَيْهِ خَطِيئَةً، فَلْيُغَيِّبْ اَحَدُكُمْ نُخَامَتَهُ

٭٭ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی پاک وصاف مسجد میں تھوک دے' تو اُس کے نامۂ اعمال میں گناہ نوٹ کیا جاتا ہے' البتہ آدمی کو اپنی رینٹھ کو (مٹی میں) چھپا دینا چاہیے''۔

9146 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ فَيُرِيدُ اَنْ يَبْزُقَ؟ قَالَ: يَبْزُقُ فِيْ ثَوْبِهِ

٭٭ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں

دریافت کیا گیا' جو خانۂ کعبہ کے اندر ہوتا ہے اور پھر وہ تھوکنا چاہتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اپنے کپڑے میں تھوک دے۔

بَابُ الْحِجْرِ وَبَعْضُهُ مِنَ الْكَعْبَةِ

باب: حطیم کا بیان' اس کا کچھ حصہ خانۂ کعبہ کا حصہ ہے

9147 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ اَهْلُ الشَّامِ فِي الْجَيْشِ الْاَوَّلِ جَيْشِ الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ حَرَقَ الرَّجُلُ مِنْ نَحْوِ بَابِ بَنِي جُمَحٍ وَالْمَسْجِدُ يَوْمَئِذٍ مَلْآنُ خِيَامًا وَاَبْنِيَةً، فَسَارَ الْحَرِيقُ حَتّٰى اَحْرَقَ الْبَيْتَ، فَاَحْرَقَ كُلَّ شَيْءٍ عَلَيْهِ وَيَحْرِدُ حَتّٰى اِذْ طَائِرًا لَيَقَعُ عَلَيْهِ فَتَنْتَثِرُ حِجَارَتُهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُرْتَفِعِ قَالَ: "فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنُصَلِّي ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ وَرَاءَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اِذَا رَاَيْتُ فِي جَوْفِ الْبَيْتِ وَرَاَيْنَا مِنْ خَلَلِ الْبَابِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: هَلْ رَاَيْتُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَاَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِهَدْمِهِ وَبِنَائِهِ، فَاَرْسَلَ اِلَيَّ كَذَا وَكَذَا بَعِيرًا يَحْمِلُ الْوَرْسَ مِنَ الْيَمَنِ، - وَذَكَرَ اَرْبَعَةَ آلَافِ بَعِيرٍ، وَشَيْئًا سَمَّاهُ -، يُرِيدُ اَنْ يَجْعَلَهُ مَدَرًا لِلْبَيْتِ، ثُمَّ قِيلَ لَهُ اِنَّ الْوَرْسَ يَعْفُنُ وَيَرْفُتُ، فَقَسَّمَ الْوَرْسَ فِي نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَوَاعِدِهِنَّ، وَبَنَى بِالْقَصَّةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا اَحْضَرَ حَاجَتَهُ: اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَلَا تَدَعِ النَّاسَ لَا قِبْلَةَ لَهُمْ، اجْعَلْ عَلَى زَوَايَاهَا صَوَارِيَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهَا سُتُورًا يُصَلِّي النَّاسُ اِلَيْهَا، فَفَعَلَ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاَحَدِ، صَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَا تَرَوْنَ فِي هَدْمِ الْبَيْتِ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ اَحَدٌ، فَقَالُوا: نَرَى اَنْ لَا تَهْدِمَهُ، فَسَكَتَ عَنْهُمْ حَتّٰى اِذَا انْتَفَدَ رَاْيُهُمْ قَالَ: يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَسُدُّ اُسَّهُ عَلَى رَاْسِهِ، وَاَنْتُمْ تَرَوْنَ الطَّائِرَ يَقَعُ عَلَيْهِ فَتَنْتَثِرُ حِجَارَتُهُ، اَلَا اِنِّي هَادِمٌ غَدًا، وَوَافَقَ ذٰلِكَ جِنَازَةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَكْرٍ، فَاتَّبَعَهَا مَنْ كَانَ يُرِيدُ اتِّبَاعَهَا وَمَنْ كَانَ لَا يُرِيدُ اتِّبَاعَهَا، وَكُسِرَتْ لَهُ وِسَادَةٌ عِنْدَ الْمَقَامِ، ثُمَّ عَلَاهُ رِجَالٌ مِنْ وَرَاءِ السُّتُورِ، وَفَرَغَ النَّاسُ مِنْ جِنَازَتِهِمْ، فَالذَّاهِبُ فِي مِنًى وَالذَّاهِبُ فِي بِئْرِ مَيْمُونٍ، لَا يَرَوْنَ اِلَّا اَنَّهُ سَيُصِيبُهُمْ صَاخَّةٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَلَمَّا اَتَى النَّاسُ فَقِيلَ: ادْخُلُوا فَقَدْ وَاللّٰهِ هَدَمَ، دَخَلَ النَّاسُ، وَحَفَرَ حَتّٰى هَدَمَهَا عَنْ رَبَضٍ فِي الْحِجْرِ، فَاِذَا هُوَ آخِذٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ لَا يَسْتَحِقُّ فَدَعَا مُكَبِّرَةَ قُرَيْشٍ، فَاَرَاهُمْ اِيَّاهُ، وَاَخَذَ ابْنُ مُطِيعٍ الْعَتَلَةَ مِنْ شِقِّ الرَّبَضِ الَّذِي يَلِي دَارَ بَنِي حُمَيْدٍ، فَانْفَضَهُ اَجْمَعَ اَكْتَعَ، ثُمَّ بَنَاهَا حَتّٰى سَمَاهَا، وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْاَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْ هَذَا الْبَابِ، وَيَخْرُجُونَ مِنْ هَذَا، فَبَنَاهَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بِنَائِهَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ حُفْرَةٌ مُنْكَرَةٌ وَجَرَاثِيمُ وَقِعَادٍ، فَآبَ النَّاسُ اِلَى بَطْحِهِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَبْطَحُ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَاَدِيِّ مِنْ ذٰلِكَ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ فِي حُلَّتِهِ وَقَمِيصِهِ اِلَى ذِي طُوًى، فَيَاْتِي فِي طَرَفِ رِدَائِهِ بَطْحَاءَ، يَحْتَسِبُ فِي ذٰلِكَ الْخَيْرَ حَتّٰى اِذَا مَلَّ النَّاسُ اَخَذَ يُقَوِّتُهُ فَبَطَحَ حَتّٰى اسْتَوَى، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي اَرَى اَنْ تَعْتَمِرُوا

مِنَ التَّنْعِيمِ مُشَاةً فَمَنْ كَانَ مُوسِرًا بَجَزُورٍ نَحَرَهَا وَإِلَّا فَبَقَرَةٍ، وَإِلَّا فَشَاةٍ قَالَ: فَذَكَرْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ كَثْرَةِ النَّاسِ، دَبَّتِ الْاَرْضُ سَهْلُهَا وَجَبَلُهَا، نَاسًا كِبَارًا وَنَاسًا صِغَارًا، وَعَذَارَى، وَثَيِّبًا، وَنِسَاءً، وَالْحَلْقَ قَالَ: فَاَتَيْنَا الْبَيْتَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ نَحَرْنَا وَذَبَحْنَا فَمَا رَاَيْتُ الرُّءُوسَ وَالْكُرْعَانَ وَالْاَذْرُعَ فِي مَكَانٍ اَكْثَرَ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: جب اہلِ شام پہلے لشکر میں آئے‘ جو حصین بن نمیر کا لشکر تھا‘ تو ایک شخص نے بنو جمح کی طرف سے آگ لگا دی‘ اُن دنوں مسجد میں خیمے اور عارضی تعمیرات بھری ہوئی تھیں‘ وہ آگ جلنا شروع ہوئی یہاں تک کہ خانۂ کعبہ تک پہنچ گئی‘ اُس نے خانۂ کعبہ پر موجود ہر چیز کو جلا دیا‘ یہاں تک کہ اگر کوئی پرندہ اُس کے اوپر آ کر گرتا‘ تو اس کے پتھر منتشر ہو جاتے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام محمد بن مرتفع تھا‘ اُنہوں نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! ایک رات میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے عشاء کی نماز ادا کر رہا تھا‘ اسی دوران میں نے خانۂ کعبہ کے اندر دیکھا اور ہم نے اس کے دروازے میں خلل دیکھا‘ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے نماز ختم کی‘ تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے بھی دیکھا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانۂ کعبہ کی عمارت کو منہدم کر کے اُس کی تعمیرِ نو کا پختہ ارادہ کر لیا‘ اُنہوں نے پیغام بھجوایا کہ اتنے اتنے اونٹوں پر یمن سے ورس لاد کر لایا جائے۔ راوی نے چار ہزار اونٹوں کا ذکر کیا‘ اس کے علاوہ اُنہوں نے کسی اور چیز کا بھی ذکر کیا کہ وہ بھی اُنہوں نے منگوائی‘ وہ یہ چاہتے تھے کہ اُسے خانۂ کعبہ کی اینٹوں کی جگہ استعمال کریں‘ پھر اُن سے کہا گیا کہ ورس میں تو تعفن آ جاتا ہے اور وہ خراب ہو جاتی ہے‘ تو اُنہوں نے ورس کو قریش کی خواتین میں تقسیم کر دیا اور گچ کے ذریعہ تعمیر شروع کی‘ جب اس کی ضرورت کا وقت پیش آیا‘ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں پیغام بھجوایا کہ اگر آپ نے ایسا کرنا ہی ہے‘ تو لوگوں کو ایسی حالت میں نہ چھوڑیں کہ اُن کا کوئی قبلہ ہی نہ ہو‘ بلکہ آپ تمام کناروں پر ستون لگا دیں اور اُن پر پردے ٹانک دیں تا کہ لوگ اُن کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہیں۔ تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

یہاں تک کہ ہفتہ کا دن آیا تو وہ منبر پر چڑھے اور پھر بولے: اے لوگو! خانۂ کعبہ کو منہدم کرنے کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو کسی نے بھی اُن سے اختلاف نہیں کیا‘ لوگوں نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اسے منہدم نہ کریں‘ اُنہوں نے اُن لوگوں کو کوئی جواب نہیں دیا‘ یہاں تک کہ اُن کی رائے متفق ہو گئی‘ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص اس کی بنیاد کو اپنے سر کے ساتھ دیکھتا ہے اور تم پرندے کو دیکھتے ہو کہ اگر وہ اس پر بیٹھ جائیں‘ تو اس کے پتھر جڑنے لگتے ہیں‘ خبردار! میں کل اسے منہدم کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: اُسی دن بنو بکر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا جنازہ آیا‘ جن لوگوں نے جنازہ کے ساتھ جانا تھا وہ اُس کے ساتھ گئے‘ اور جس نے اُس کے ساتھ نہیں جانا تھا‘ اُن کے لیے مقامِ ابراہیم کے پاس تکیہ رکھ دیا گیا‘ پھر کچھ لوگ پردوں کے پرے سے اُس کے اوپر چڑھے‘ جب لوگ جنازہ سے فارغ ہو کر واپس آئے تو کوئی شخص منیٰ چلا گیا اور کوئی

شخص بیر میمون چلا گیا' کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ان پر آسمان سے کوئی عذاب نازل ہوگا۔ جب لوگ واپس آئے تو اُن سے کہا گیا: تم لوگ جا کر دیکھو تو سہی' اللہ کی قسم! اُنہوں نے عمارت کو منہدم کر دیا ہے۔ وہ لوگ وہاں آئے تو اُنہوں نے اسے اتنا کھود دیا ہوا تھا کہ حطیم کی بنیادی نظر آنے لگیں تو اس میں یہ نظر آیا کہ اس کی بنیاد کے پتھر ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں وہ الگ نہیں کیے جا سکتے۔ انہوں نے قریش کے اکابرین کو بلوایا اور انہیں وہ جگہ دکھائی تو ابن مطیع نے بنوحمید کے گھر والی طرف میں بنیاد کے کنارے پر پھاوڑا مارا' پھر انہوں نے اس پوری عمارت کو ڈھا دیا' پھر اُنہوں نے اُس کی تعمیر نو کی' اُنہوں نے اس کے دو دروازے بنوائے جو زمین کے ساتھ ملے ہوئے تھے' ایک مشرق کی سمت میں تھا' ایک مغرب کی سمت میں تھا' لوگ ایک دروازے سے داخل ہو سکتے تھے اور دوسرے سے نکل سکتے تھے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کی تعمیر نو کی' جب وہ اس کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تو مسجد میں زمین ناہموار تھی کسی جگہ گڑھا بنا ہوا تھا کہیں مٹی اکٹھی ہوئی تھی کہیں زمین بیٹھی ہوئی تھی تو لوگوں نے اس کی زمین کو ہموار کرنا شروع کیا' تو ایک شخص نے ایک سو اونٹوں پر اُس ملبہ کو منتقل کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ کوئی شخص اپنا حُلّہ پہن کر اور قمیص پہن کر ذی طویٰ کی طرف جاتا تھا' تو جب وہ آتا تھا تو اُس کی چادر کے کنارے میں کنکریاں ہوتی تھیں' وہ تبرک کے طور پر اسے لے لیتا تھا' یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی زمین کو بالکل ہموار کر دیا' پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! میرا یہ خیال ہے کہ تم لوگ تنعیم سے پیدل عمرہ کرو' جو شخص خوشحال ہو وہ اونٹ قربان کرے' ورنہ گائے کر دے' ورنہ بکری کر دے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے لوگوں کی کثرت کی وجہ سے قیامت کے دن کا خیال کیا' یہاں تک کہ زمین کے چٹیل حصہ پر اور پہاڑوں پر لوگ ہی لوگ تھے' بڑے تھے' چھوٹے تھے' لڑکیاں تھیں' عورتیں تھیں' خواتین تھیں' لوگوں کے حلقے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم بیت اللہ کے پاس آئے' ہم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اُس کا طواف کیا' ہم نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی' پھر ہم نے جانور نحر بھی کیے اور قربان بھی کیے' تو میں نے اُس دن سے زیادہ لوگوں کے سر' ایڑیاں اور کلائیاں کبھی نہیں دیکھیں۔

9148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: "اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى تِلْكَ الْقَوَاعِدَ تُحَرَّكُ بِالْعَتَلَةِ، فَيَكَادُ الْبَيْتُ يَتَحَرَّكُ قَالَ: كَاَنَّهَا الْاِبِلُ الْبَوَارِكُ"

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے وہ بنیادیں دیکھی ہیں' جنہیں پھاوڑے کے ذریعہ حرکت دی جاتی تھی' تو بیت اللہ میں حرکت پیدا ہو جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: وہ بیٹھے ہوئے اونٹوں کی مانند تھیں۔

9149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: (وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ) (الحج: 29) قَالَ: وَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَائِهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حطیم' بیت اللہ کا حصہ ہے۔ اُنہوں نے یہ آیت پڑھی:

''اور آدمی کو بیت العتیق کا طواف کرنا چاہیے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باہر سے طواف کیا ہے۔

9150 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مَا اَظُنُّ اَبَا خُبَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ: وَكَانَ الْحَارِثُ مُصَدَّقًا لَا يَكْذِبُ قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ، وَاِنِّي لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُ فِيهِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ اَنْ يَبْنُوهُ مِنْ بَعْدِي فَهَلُمِّي لِاُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَاَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْاَرْضِ، شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا؟ " قَالَتْ: لَا قَالَ: تَعَزُّزًا لِاَنْ لَا يُدْخِلُوهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوا، فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا كَرِهُوا اَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ حَتّٰى يَرْتَقِيَ، حَتّٰى اِذَا كَادَ اَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ: اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَنَكَتَ بِعَصَاهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ اَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ

✽✽ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حارث بن عبداللہ وفد کی شکل میں عبدالملک سے ملنے کے لیے گیا' یہ اُس کے عہد خلافت کی بات ہے' تو عبدالملک نے کہا: میرا انہیں خیال کہ ابوخبیب (یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات سنی ہوگی' جس کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات سنی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حارث ایک ایسا شخص تھا جو سچا قرار دیا جاتا تھا وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ اُنہوں نے کہا: کیا تم نے اُنہیں یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے کہا: میں نے اُنہیں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تمہاری قوم کے لوگوں نے خانۂ کعبہ کی تعمیر میں کمی کردی تھی' اگر تمہاری قوم کے لوگ زمانۂ شرک کے قریب نہ ہوتے' تو اُنہوں نے جو حصہ چھوڑ دیا تھا' میں اُسے دوبارہ بنوادیتا' اگر تمہاری قوم کو مناسب لگے' تو وہ میرے بعد اس کی تعمیر نو کرلیں' آؤ! میں تمہیں دکھاتا ہوں اُنہوں نے جو حصہ چھوڑ دیا تھا"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تقریباً سات بالشت کا حصہ دکھایا۔

یہ عبداللہ بن عبید کی نقل کردہ روایت ہے' ولید بن عطاء نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کے دو دروازے بنواتا' جو زمین کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے' ایک مشرق کی سمت میں ہوتا اور ایک مغرب کی سمت میں ہوتا' کیا تم یہ بات جانتی ہو کہ تمہاری قوم کے لوگوں نے دروازہ اونچا کیوں کیا تھا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف غلبہ کے حصول کے لیے' تاکہ وہ جسے چاہیں اندر جانے دیں' جب وہ کسی شخص کے اندر داخلہ کو ناپسند کرتے تھے تو اُسے بلاتے تھے' جب وہ سیڑھیاں چڑھ کر آتا تھا اور داخل ہونے کے قریب ہوتا تھا' تو اُسے دھکا دے دیتے تھے' تو وہ گر جاتا تھا۔

اس پر خلیفہ عبدالملک نے حارث نامی راوی سے دریافت کیا: کیا تم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو خلیفہ اپنی چھڑی کے ذریعہ کچھ دیر تک زمین کو کریدتا رہا اور پھر بولا: میری یہ خواہش تھی کہ میں اُسے اور جس کا بوجھ اس نے اٹھایا ہے اس چیز کو ترک کر دیتا (یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانۂ کعبہ کی جو تعمیر کی تھی اُسے خراب نہ کرتا)۔

9151 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ: اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ؟ قَالَتْ: اَفَلَا تَرُدُّهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: اِنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَوْ اِنَّهُمْ حَدِيثُونَ بِكُفْرٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہاری قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں میں کمی کر دی تھی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں تعمیر کروا دیتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قوم کے لوگ زمانۂ کفر کے قریب ہیں۔ (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

9152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي: اَنَّ عُمَرَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاَرْسَلَ اِلٰى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ يَسْاَلُهُ عَنْ وَلِيدٍ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ: وَكَانَتْ نِسَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ لَيْسَ لَهُنَّ عِدَّةٌ قَالَ: فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ ذَهَبَ مَعَ الشَّيْخِ اِلٰى عُمَرَ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي الْحِجْرِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: اَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ؟ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَعَلٰى فِرَاشِ فُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْفِرَاشِ قَالَ: فَلَمَّا قَامَ الشَّيْخُ قَالَ عُمَرُ: تَعَالَ حَدِّثْنِي عَنْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ قَالَ: اِنَّ قُرَيْشًا تَقَوَّوْا لِبِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَعَجَزُوا وَاسْتَقْصَرُوا، وَتَرَكُوا بِنَائَهَا بَعْضَهَا فِي الْحِجْرِ. فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

✵✵ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے اُنہوں نے بنوزہرہ کے ایک بزرگ کو پیغام دے کر بلوایا اور اُن سے زمانۂ جاہلیت میں پیدا ہونے والے ایک بچہ کا ذکر کیا تو اُس نے یہ بات بیان کی کہ زمانۂ جاہلیت کی خواتین کی عدت نہیں ہوتی تھی' راوی بیان کرتے ہیں: مجھے اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ اُس بزرگ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حطیم میں بیٹھے ہوئے پایا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا' تو اُس نے کہا: جہاں تک نطفہ کا تعلق ہے' تو فلاں شخص سے ہے' لیکن جہاں تک بچہ کا تعلق ہے تو وہ فلاں شخص کے بچھونے پر پیدا ہوا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ٹھیک کہا ہے! لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھونے کے بارے میں حکم دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: جب وہ بزرگ کھڑا ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم آؤ اور خانۂ کعبہ کی بنیادوں کے بارے میں بتاؤ۔ تو اُس نے بتایا کہ قریش کے لوگوں نے زمانۂ جاہلیت میں خانۂ کعبہ کی تعمیر کے لیے ساز و سامان اکٹھا کیا تھا' لیکن وہ اسے پورا نہیں کر سکے تھے اور اُنہوں نے اس میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا' اُنہوں نے اس کی تعمیر میں جو حصہ چھوڑا تھا' اُس کا کچھ حصہ حطیم میں

ہے۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا ہے!

9153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَخِيهَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ شَيْءٌ، فَحَلَفَ اَنْ لَا يُكَلِّمَهَا، فَاَرَادَتْهُ عَلٰى اَنْ يَاْتِيَهَا فَاَبٰى فَقِيْلَ لَهَا: اِنَّ لَهُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَطُوفُهَا، فَرَصَدَتْهُ بِبَابِ الْحِجْرِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِهَا اَخَذَتْ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ اجْتَرَّتْهُ حَتّٰى دَخَلَتِ الْحِجْرَ، ثُمَّ قَالَتْ: فُلَانٌ عَنْكَ حُرٌّ، وَفُلَانٌ عَنْكَ حُرٌّ، وَالَّذِی اَنَا فِیْ بَيْتِهِ، فَجَعَلَتْ تَحْلِفُ لَهُ وَتَعْتَذِرُ اِلَيْهِ

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے بھائی عبدالرحمٰن کے درمیان کچھ ناراضگی ہوگئی' تو عبدالرحمٰن نے یہ قسم اُٹھائی کہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ خواہش تھی کہ عبدالرحمٰن اُن کے ہاں آئیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ وہ رات کے مخصوص حصہ میں خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حطیم کے دروازہ کے پاس اُن کے انتظار میں بیٹھ گئیں' جب وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن کا کپڑا پکڑ لیا اور اُسے کھینچا' یہاں تک کہ وہ حطیم میں داخل ہوگئیں' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فلاں شخص تمہاری طرف سے آزاد ہے' فلاں شخص تمہاری طرف سے آزاد ہے' اُس ذات کی قسم ہے جس کے گھر میں' میں موجود ہوں! پھر سیّدہ عائشہ نے اُنہیں قسم دینا شروع کی اور اُن کے سامنے عذر پیش کیا۔

9154 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَقْرَبٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْهُ اَنْ يَفْتَحَ لَهَا الْكَعْبَةَ لَيْلًا فَاَبٰى عَلَيْهَا، زَعَمُوا شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِاُمِّ كُلْثُومٍ: انْطَلِقِی تَدْخُلِی الْكَعْبَةَ فَدَخَلَتِ الْحِجْرَ

✵✵ اُمِ کلثوم بنت عمرو نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے یہ کہا: وہ رات کے وقت اُن کے لیے خانۂ کعبہ کا دروازہ کھول دیں' تو اُنہوں نے اُن کی یہ بات نہیں مانی۔لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ شیبہ بن عثمان کے بارے میں بات چیت ہے۔تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُم کلثوم سے کہا: تم جاؤ اور خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہو جاؤ' تو وہ حطیم کے اندر داخل ہوگئیں۔

9155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا اُبَالِیْ اَفِی الْحِجْرِ صَلَّيْتُ اَمْ فِیْ جَوْفِ الْبَيْتِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ میں نے حطیم میں نماز ادا کی ہے' یا خانۂ کعبہ کے عین اندر نماز ادا کی ہے۔

9156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ: اَنَّ عَائِشَةَ، صَلَّتْ فِی الْحِجْرِ وَقَالَتْ: لَاُصَلِّيَنَّ فِی الْبَيْتِ - يَعْنِی الْحِجْرِ - وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ فُلَانٍ لِبَعْضِ الْحَجَبَةِ، وَكَانَ مَنَعَهَا اَنْ تَدْخُلَ الْبَيْتَ لَيْلًا

✵✵ معمر نے اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے حطیم

میں نماز ادا کی اور پھر یہ فرمایا: میں بیت اللہ میں یعنی حطیم میں نماز ضرور ادا کروں گی خواہ فلاں شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے اُنہوں نے خانۂ کعبہ کے کسی متولی کے بارے میں یہ بات کی جس نے اُنہیں رات کے وقت خانۂ کعبہ کے اندر جانے سے روک دیا تھا۔

9157 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبِی قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ شُرَحْبِيلَ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ حَضَرَ ذٰلِكَ قَالَ: اَدْخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَائِشَةَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ خِيَارِ قُرَيْشٍ وَمُكَبَّرِيهِمْ فَاَخْبَرَتْهُمْ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالشِّرْكِ لَبَنَيْتُ الْبَيْتَ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ، وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَا قَصَّرُوا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قَالَ: فَكَانَتِ الْكَعْبَةُ قَدْ وَهَتْ مِنْ حَرِيقِ اَهْلِ الشَّامِ قَالَ: فَهَدَمَهَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَكَشَفَ عَنْ رَبَضٍ فِي الْحِجْرِ، آخِذٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَتَرَكَهُ مَكْشُوفًا ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ لِيُشْهِدَ عَلَيْهِ قَالَ: فَرَاَيْتُ رَبَضَهُ ذٰلِكَ كَخَلِفِ الْاِبِلِ، خَمْسُ حِجَارَاتٍ وَجْهُ حَجَرٌ وَوَجْهُ حَجَرَانِ قَالَ: وَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَاْخُذُ الْعَتَلَةَ فَيَهُزُّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الرُّكْنِ فَيَهْتَزُّ الرُّكْنُ الْاٰخَرُ قَالَ: ثُمَّ بَنٰى عَلٰى ذٰلِكَ الرَّبَضِ، وَصَنَعَ بِهِ بَابَيْنِ لَاصِقَيْنِ بِالْاَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا، فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهُ الْحَجَّاجُ مِنْ نَحْوِ الْحِجْرِ، ثُمَّ اَعَادَهُ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ وَدِدْتُ اَنَّكَ تَرَكْتَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا تَحَمَّلَ " قَالَ: قَالَ مَرْثَدٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَوْ وَلِيتُ مِنْهُ مَا وَلِيَ الْحِجْرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَدْخَلْتُ الْحِجْرَ كُلَّهُ فِي الْبَيْتِ فَلِمَ يُطَفُ بِهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْبَيْتِ

✵✵ مرثد بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما قریش کے ستر معززین اور اکابرین کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے کر گئے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا: اگر تمہاری قوم زمانۂ شرک کے قریب نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرواتا کیا تم یہ بات جانتی ہو کہ اُن لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں میں کمی کیوں کی تھی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اُن لوگوں کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب اہلِ شام کے آگ لگانے کی وجہ سے خانۂ کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُس کی عمارت کو منہدم کروایا میں اُس وقت مکہ میں موجود تھا اُنہوں نے اُس کی بنیادوں کے پتھر سے (مٹی) ہٹادی وہ پتھر ایک دوسرے میں پیوست تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے آٹھ دن تک اُسے کھلا رہنے دیا تاکہ لوگ اس بات پر گواہ ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُس کی بنیاد کے پتھروں کو دیکھا کہ وہ اونٹ کی طرح بڑے تھے پانچ پتھر تھے ایک ایک پتھر کی طرح تھا ایک دو پتھروں جتنا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے پھاوڑے کو پکڑا اور اُسے ایک رکن کی طرف سے حرکت دی تو دوسرے رکن میں بھی حرکت پیدا ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُن بنیادوں پر اس کی تعمیر کی اور اس کے دو دروازے بنائے جو زمین کے ساتھ ملے ہوئے تھے ایک مشرقی تھا اور ایک مغربی تھا جب

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا گیا' تو حجاج نے حطیم والے حصہ کو منہدم کروا دیا اور اُسے اُسی طرح بنوا دیا' جس طرح وہ پہلے تھا۔ تو عبدالملک نے اُسے خط میں لکھا کہ میری یہ خواہش تھی کہ تم ابن زبیر کو اور اُس کی حرکت کو اُس کے حال پر رہنے دیتے۔

مرثد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر میں حطیم کے اس حصہ کا نگران بنتا' جس کے ابن زبیر نگران بنے تھے' تو میں پورے حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا' کیونکہ اگر یہ بیت اللہ کا حصہ نہ ہوتا' تو اس کا طواف نہ کیا جاتا۔

بَابُ مَا تُشَدُّ اِلَيْهِ الرِّحَالُ وَالصَّلَاةِ فِيْ مَسْجِدِ قِبَاءَ

باب: کس طرف سفر کیا جائے گا؟ مسجد قباء میں نماز ادا کرنا

9158 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِيْ هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے گا: مسجد حرام' میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ''۔

9159 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ غِفَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنَ الطُّوْرِ قَالَ: لَوْ لَقِيْتُكَ مَا تَرَكْتُكَ تَذْهَبُ، ثُمَّ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى، وَمَسْجِدِيْ هٰذَا

* * سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب سے ملاقات ہوئی' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ کہاں جارہے ہیں' تو اُنہوں نے کہا: اگر میری تم سے ملاقات ہوتی' تو میں تمہیں نہ جانے دیتا' پھر اُنہوں نے اُنہیں یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے: مسجد حرام' مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد''۔

9160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: كَانَ ابْنُ عَطَاءٍ يَقُوْلُ: تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، وَذَكَرَ مِثْلَهُ، كَانَ عَطَاءٌ يُنْكِرُ الْاَقْصٰى ثُمَّ عَادَ فَعَدَّهُ مَعَهَا

* * طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے

گا: مسجد حرام نبی اکرم ﷺ کی مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ ابن عطاء یہ کہا کرتے تھے: تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے گا۔

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے البتہ عطاء نے لفظ ''اقصیٰ'' کا انکار کیا ہے لیکن جب دوبارہ اُنہوں نے اس روایت کو دُہرایا' تو اس لفظ کو بھی دیگر الفاظ کے ساتھ شامل کیا۔

9161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: تُرْحَلُ الرِّحَالُ اِلَى مَسْجِدَيْنِ مَسْجِدِ مَكَّةَ وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے: دو مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے گا: مسجد مکہ اور مسجد مدینہ۔

9162 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ بُصْرَةَ بْنِ اَبِي بُصْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثُمَّ مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

✽✽ حضرت بصرہ بن ابوبصرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے گا: مسجد حرام' پھر اللہ کے رسول ﷺ کی مسجد اور مسجد بیت المقدس''۔

9163 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: لَوْ كَانَ مَسْجِدُ قِبَاءَ فِي اُفُقٍ مِنَ الْاٰفَاقِ ضَرَبْنَا اِلَيْهِ اَكْبَادَ الْمَطِيِّ

✽✽ یعقوب بن مجمع بن جاریہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے فرمایا: اگر مسجد قباء' دنیا کے دور دراز کے حصہ میں بھی ہوتی' تو ہم اُس کی طرف سفر کرتے۔

9164 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: بَيْنَا عُمَرُ فِي نَعَمٍ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ مَرَّ بِهِ رَجُلَانِ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَعَلَاهُمَا ضَرْبًا بِالدِّرَّةِ وَقَالَ: حَجٌّ كَحَجِّ الْبَيْتِ؟ قَالَا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّا جِئْنَا مِنْ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَمَرَرْنَا بِهِ، فَصَلَّيْنَا فِيهِ، فَقَالَ: كَذٰلِكَ اِذًا فَتَرَكَهُمَا

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ کے جانوروں کے درمیان موجود تھے' دو آدمی اُن کے پاس سے گزرے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: بیت المقدس سے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دُرّہ مارنے کے لیے بلند کیا اور بولے: کیا تم بیت اللہ کے حج کی طرح کا حج کرنا چاہتے تھے۔ اُن دونوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہم فلاں' فلاں علاقہ سے آ رہے تھے' ہمارا وہاں سے گزر ہوا تو ہم نے اُس میں بھی نماز ادا کر لی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے! اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو چھوڑ دیا۔

9165 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ عُمَرَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عُمَرُ: تَجَهَّزْ، فَإِذَا فَرَغْتَ فَآذِنِّي، فَلَمَّا فَرَغَ جَائَهُ قَالَ: اجْعَلْهَا عُمْرَةً

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیت المقدس جانے کی اجازت مانگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سامانِ سفر تیار کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب وہ فارغ ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عمرے کے لیے چلے جاؤ۔

9166 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَوْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَرْسَخَانِ مَا اَتَيْتُهُ

٭٭ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے اور بیت المقدس کے درمیان دو فرسخ کا فاصلہ ہو' تو بھی میں وہاں نہ جاؤں۔

9167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُقْسِمُ بِاللّٰهِ: مَا رَدَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا عَنْ سُخْطَةٍ، يَعْنِي عَلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

٭٭ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس سے رُخ اسی لیے پھیر لیا تھا' کیونکہ آپ کو وہ (قبلہ ہونے کے حوالے سے) ناپسند تھا' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس (قبلہ ہونے کے حوالے سے) پسند نہیں تھا۔

9168 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ: قُلْتُ لِلْمُثَنّٰى: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ آتِيَ الْمَدِينَةَ قَالَ: لَا تَفْعَلْ، سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: وَسَاَلَهُ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ: طَوَافٌ سَبْعًا بِالْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ سَفَرِكَ اِلَى الْمَدِينَةِ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے مثنیٰ سے دریافت کیا: میں مدینہ منورہ جانا چاہتا ہوں! اُنہوں نے کہا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ میں نے عطاء کو سنا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' تو عطاء نے اُس سے کہا: بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کر لینا' تمہارے مدینہ منورہ تک سفر کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

9169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلثَّوْرِيِّ: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ آتِيَ الْمَدِينَةَ. قَالَ: لَا تَفْعَلْ

٭٭ امام عبدالرزاق نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے کہا: میں مدینہ منورہ جانا چاہتا ہوں' تو اُنہوں نے کہا: تم ایسا نہ کرو۔

9170 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عَطَاءً يَقُولُ: طَوَافُ سَبْعٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ سَفَرِكَ اِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ: فَآتِي جُدَّةَ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ قَالَ: قُلْتُ: فَاَخْرُجُ اِلَى الشَّجَرَةِ، فَاَعْتَمِرُ

مِنْهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: "وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: مَا زَالَتَا قَدَمَایَ مُنْذُ قَدِمْتُ مَكَّةَ" قَالَ: قُلْتُ: فَالِاخْتِلَافُ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمِ الْجِوَارُ؟ قَالَ: بَلِ الِاخْتِلَافُ

✳✳ امام عبدالرزاق نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا: سات مرتبہ طواف کرنا' تمہارے لیے' تمہارے مدینہ منورہ تک سفر کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے دریافت کیا: تو کیا میں جدہ چلا جاؤں؟ تو اُنہوں نے کہا: نہیں! تمہیں طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے' اُس شخص نے کہا: میں شجرہ کی طرف چلا جاتا ہوں اور وہاں سے عمرہ کرتا ہوں' اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جب سے میں مکہ آیا ہوں' میرے پاؤں یہیں ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: آنا جانا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' یا وہیں رہ جانا؟ اُنہوں نے کہا: بلکہ (بار بار) آنا جانا زیادہ پسندیدہ ہے۔

9171 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنِّي اُرِيدُ اَنْ آتِيَ الطُّورَ قَالَ: اِنَّمَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصَى، وَدَعْ عَنْكَ الطُّورَ فَلَا تَاْتِهِ

✳✳ عرفجہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں کوہِ طور کی طرف جانا چاہتا ہوں؟ اُنہوں نے کہا: سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جاسکتا ہے: مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ' تم کوہِ طور کو چھوڑ دو اور وہاں نہ جانا۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ کی زیارت کرنا

9172 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّهُ مَنْ نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ تَعْظِيمًا لَهُ وَمَعْرِفَةً لِحَقِّهِ، كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَمُحِيَ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ، وَمَنْ جَائَهُ زَائِرًا لَهُ، تَعْظِيمًا لَهُ، وَمَعْرِفَةً لَهُ، تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُ حِينَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ

✳✳ امام محمد بن علی (یعنی امام باقر) فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: جو شخص تعظیم کے طور پر اور بیت اللہ کے حق کی معرفت کو ذہن میں رکھتے ہوئے' بیت اللہ کی طرف دیکھتا ہے' تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے' جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کرتے ہوئے' اُس کی معرفت رکھتے ہوئے آتا ہے' تو جب وہ اُسے دیکھتا ہے' تو اُس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

9173 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: النَّظَرُ اِلَى الْبَيْتِ عِبَادَةٌ، وَتُكْتَبُ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ،

❋❋ مجاہد کے صاحبزادے نے عطاء اور مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: بیت اللہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اس وجہ سے آدمی کے نامۂ اعمال میں نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور آدمی جب تک بیت اللہ کی طرف دیکھتا رہتا ہے فرشتے مسلسل اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

9174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

9175 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ لِكُلِّ نَظْرَةٍ تُنْظَرُ اِلَى الْبَيْتِ حَسَنَةً

❋❋ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ بیت اللہ کی طرف' کی جانے والی' ہر ایک نظر کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے۔

بَابُ خَرَابِ الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ کا خراب ہو جانا

9176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ يَظْهَرُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ عَلَى الْكَعْبَةِ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ - قَالَ: فَيَهْدِمُهَا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّ الْكَعْبَةَ تُهْدَمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تُرْفَعُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَمْتِعُوا مِنْهَا

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانہ میں پتلی پنڈلیوں والا ایک شخص خانۂ کعبہ پر غلبہ پالے گا''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ''وہ خانۂ کعبہ کو منہدم کر دے گا''۔

معمر بیان کرتے ہیں: بعض حضرات کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ خانۂ کعبہ کو تین مرتبہ منہدم کیا جائے گا اور پھر تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ میں اسے اُٹھا لیا جائے گا' تو تم لوگ اس سے نفع حاصل کرتے رہو۔

9177 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ رَفَعَهُ اَظُنُّهُ قَالَ: اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوا، فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

❋❋ صالح نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور اُن کا غالب گمان یہ ہے کہ اُنہوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی تھی:

''حبشیوں نے جب تک لاتعلقی اختیار کی ہوئی ہے' تم اُنہیں اُن کے حال پر رہنے دو' کیونکہ خانۂ کعبہ کے خزانہ کو حبشہ سے تعلق رکھنے والا پتلی پنڈلیوں والا ایک آدمی ہی نکالے گا''۔

9178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِى طَالِبٍ قَالَ: اسْتَكْثِرُوا مِنْ هٰذَا الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ، فَاِنِّي بِهِ اَصْمَعَ اَصْعَلَ يَعْلُوهَا يَهْدِمُهَا بِمِسْحَاتِهِ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس گھر کا طواف زیادہ سے زیادہ کرو' اس سے پہلے کہ تمہارے اور اس کے طواف کے درمیان رکاوٹ بن جائے' کیونکہ ایک چھوٹے کانوں اور چھوٹے سر والا شخص اس پر غلبہ پائے گا اور اپنے پھاوڑے کے ذریعہ اس کو منہدم کر دے گا۔

9179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلَ يُحَدِّثُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ اُصَيْلَعَ اُفَيْدَعَ، قَدْ عَلَاهَا بِمِسْحَاتِهِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ مِنْ اَشْيَاخِهِ، وَاَهْلِ الْبَلَدِ: اَنَّ الْحَبَشَةَ مُخَرِّبُوهَا

✵✵ مجاہد اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اس وقت بھی آگے سے تھوڑے سے گنجے اور ٹیڑھی پنڈلیوں والے شخص کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنا پھاوڑا لے کر اس پر چڑھ گیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حبشی لوگ اسے خراب کریں گے۔

9180 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ اُصَيْلَعَ، اُفَيْدَعَ، قَائِمًا عَلَيْهَا بِمِسْحَاتِهِ قَالَ مُجَاهِدٌ: فَنَظَرْتُ حِينَ هَدَمَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ وَهِيَ تُهْدَمُ هَلْ اَرَى صِفَتَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اب بھی اس کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ ایک آگے سے گنجا ٹیڑھی پنڈلیوں والا شخص اپنے پھاوڑے سمیت اس پر کھڑا ہوا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں اُس وقت بھی اسے دیکھ رہا تھا' جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اس کی عمارت کو گرا رہے تھے' اسے منہدم کیا جا رہا تھا تو میں دیکھ رہا تھا کہ اُن کا حلیہ کیا ہے۔

9181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرٍو، فَلَمْ اَرَهُ

✵✵ امام عبدالرزاق نے عمرو کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے کہا: میں نے اُنہیں نہیں دیکھا۔

9182 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدْمَهَا هَرَبْنَا مِنْ مَكَّةَ فَلَبِثْنَا ثَلَاثًا، وَنَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَنْزِلَ عَلَيْنَا الْعَذَابُ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کو گرانے کا ارادہ کیا' تو ہم مکہ سے

بھاگ کر چلے گئے اور تین دن تک باہر ہی رہے ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ہم پر عذاب نازل نہ ہو جائے۔

9183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْحُصَيْنَ بْنَ نُمَيْرٍ حِينَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى الْكَعْبَةِ طَلَعَتْ سَحَابَةٌ بَيْضَاءُ نَحْوَ اَبِي قُبَيْسٍ فَرَعَدَتْ، ثُمَّ صَعَقَتْ فَاحْتَرَقَتِ الْمَنْجَنِيقُ، وَاحْتَرَقَ تَحْتَهُ سَبْعُونَ رَجُلًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حصین بن نمیر نے خانہ کعبہ پر پتھر پھینکنے کے لیے منجنیق نصب کی تو ایک سفید رنگ کا بادل جبل ابوقبیس کی طرف سے طلوع ہوا' وہ بادل کڑکا' پھر بجلی چمکی' تو وہ منجنیق جل گئی اور اُس کے ساتھ ستر آدمی بھی جل گئے۔

9184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنْ عُلَيْمٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سُلْمَانَ يَقُوْلُ: لَيَخْرِبَنَّ هٰذَا الْبَيْتُ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

✵✵ عظیم کندی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عبداللہ بن زبیر کی اولاد میں سے ایک شخص کے ہاتھوں یہ گھر ضرور خراب ہوگا۔

9185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ: فِي الْكَعْبَةِ تَهْدِمُوْنَهَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تُرْفَعُ فِي الرَّابِعَةِ فَاسْتَمْتِعُوا مِنْهَا

✵✵ کعب بیان کرتے ہیں: اے اُمت! تم لوگ اس گھر کو تین مرتبہ منہدم کرو گے' پھر چوتھی مرتبہ میں اسے اُٹھا لیا جائے گا' تو تم لوگ اس سے نفع حاصل کر لو۔

بَابُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنَ الْبَيْتِ

باب: مومن کی حرمت' بیت اللہ سے زیادہ ہے

9186 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ مِينَاءَ، اَخْبَرَهُ قَالَ: اِنِّي لَاَطُوفُ بِالْبَيْتِ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بَعْدَ حَرِيقِ الْبَيْتِ، اِذْ قَالَ: اَيْ سَعِيدُ، اَعَظَّمْتُمْ مَا صَنَعَ الْبَيْتُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا اَعْظَمُ مِنْهُ؟ قَالَ: دَمُ الْمُسْلِمِ يُسْفَكُ بِغَيْرِ حَقِّهِ

✵✵ سعید بن میناء بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا' یہ بیت اللہ میں آگ لگنے کے بعد کی بات ہے' اسی دوران اُنہوں نے کہا: اے سعید! بیت اللہ کے ساتھ جو ہوا' کیا تم اسے عظیم شمار کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اس سے زیادہ بڑی چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس مسلمان کا خون جسے ناحق طور پر بہا دیا گیا ہو۔

9187 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ بِهَا اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✻✻ عبدالرحمٰن بن زیاد روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمان کو اس طرح دیکھے کہ اُس کے ذریعہ اُسے خوفزدہ کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو خوف کا شکار کرے گا''۔

بَابُ الْحَرَمِ وَعَضِدِ عِضَاهِهِ

باب: حرم کا بیان اور اس کے کانٹوں کو کاٹنا

9188 - حدیث نبوی: قَالَ: قُلْتُ لِمَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَاِنِّي اُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ النَّاسَ لَمْ يُحَرِّمُوا مَكَّةَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا فَهِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ مِنْ اَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَرَجُلٌ اَخَذَ بِذُحُولِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

✻✻ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے دریافت کیا تو اُنہوں نے کہا: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں''۔

تو زہری نے جواب دیا: میں نے روایت سنی ہے اور مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک لوگوں نے مکہ کو حرم قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم قرار دیا ہے اور یہ قیامت کے دن تک قابلِ احترام رہے گا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن سب سے زیادہ نافرمان وہ شخص ہوگا جس نے حرم کی حدود میں کسی کو قتل کیا ہوگا' یا وہ شخص ہوگا جس نے ناحق طور پر کسی کو قتل کیا ہوگا' یا وہ شخص ہوگا جس نے زمانہ جاہلیت کے قتل کا بدلہ لیا ہوگا''۔

9189 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَطُّ اِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ اِنَّهُ لِلْقَيْنِ وَلِلْبُيُوتِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ فَهُوَ حَلَالٌ،

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اُس دن حرم قرار دیا تھا جس دن اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' تو یہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کرنے کی وجہ سے قابلِ احترام ہے اور قیامت کے دن تک قابلِ احترام رہے گا' مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا' یہ کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوا (صرف میرے لیے) تھوڑی سی دیر کے لیے حلال قرار دیا گیا تھا' اب یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کے تحت قیامت کے دن تک حرم رہے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا' یہاں کی گھاس کو اکھاڑا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لیے اُٹھایا جا سکتا ہے''۔

اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر کا استثنیٰ کر دیں! کیونکہ لوہاروں کے لیے اور گھروں میں استعمال کے لیے اس کو استعمال کرنا مجبوری ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ اذخر کا حکم مختلف ہے' وہ حلال ہے۔

9190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَذْكُرُ هٰذَا اَجْمَعَ، وَزَادَ فِيهِ: وَلَا يُخَافُ آمِنُهَا،

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ تمام روایت ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' اُنہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہاں امان حاصل کرنے والے شخص کو خوفزدہ نہیں کیا جائے گا''۔

9191 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ: بِخُطْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عَنْ مُجَاهِدٍ اَوْ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے نبی اکرم ﷺ کے اس خطبہ کے بارے میں مجاہد کے حوالے سے روایت سنائی ہے' یا شاید اُنہوں نے یہ کہا کہ میں نے عکرمہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

9192 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْفَتْحِ اَمَرَ بِتِلْكَ الْاَصْنَامِ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ - فَنُكِبَتْ عَلٰى وُجُوهِهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَسُحِبَتْ حَتّٰى اُخْرِجَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَهُوَ يَقُولُ: "(جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (الاسراء: 81) قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَهِیَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِی، وَاِنَّمَا اَحَلَّهَا اللّٰهُ لِیْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ:

اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ لِبُيُوتِنَا، وَصَاغَتِنَا، وَقُيُونِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ حَلَالٌ

✵ ✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو آپ نے ان بتوں کے بارے میں حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُن کے یہ الفاظ ہیں: وہ بت خانۂ کعبہ کے اردگرد تھے' اُنہیں اُن کے چہروں کے بل گرا دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُنہیں گھسیٹ کر لایا گیا اور اُنہیں مسجد حرام سے باہر نکال دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ اُس وقت یہ آیت تلاوت کر رہے تھے:

''حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا' بے شک باطل نے رخصت ہی ہونا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اُس دن حرم قرار دیا تھا جس دن اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا تو یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کی وجہ سے قیامت کے دن تک قابلِ احترام رہے گا' مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا' اور اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے بھی دن کے کچھ حصہ میں حلال قرار دیا تھا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا اور یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا البتہ اعلان کرنے کے لیے اُٹھایا جا سکتا ہے''۔

اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر کا استثنیٰ کر دیں کیونکہ وہ ہمارے گھروں میں اور ہمارے سنیاروں کے پاس استعمال ہوتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے' اُسے کاٹنا حلال ہے۔

9193 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِبْتُهُ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کی گھاس کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا البتہ اعلان کرنے کے لیے اُٹھایا جا سکتا ہے''۔

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر کا استثنیٰ کر دیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے۔

بَابُ الدَّوْحَةِ: وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْعَظِيمَةُ

باب: دوحہ کا بیان' یہ ایک بڑا درخت ہے

9194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ فِي الدَّوْحَةِ: تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ بَقَرَةٌ

- يَعْنِىْ تُقْطَعُ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے دوحہ (ایک بڑا درخت) کے بارے میں مجھ سے کہا: حرم میں ایک گائے کو ذبح کیا جائے گا' (یعنی اگر کوئی شخص اس درخت کو کاٹ دیتا ہے تو اس کا کفارہ گائے کی قربانی ہوگی۔)

9195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُزَاحِمُ بْنُ سِبَاعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ كَانَ يَقْطَعُ الدَّوْحَةَ مِنْ حَائِطٍ كَانَ فِىْ شِعْبِ مِنًى، وَالشَّجَرَةَ، وَالسَّلَمَ، وَيُغَرِّمُ عَنْ كُلِّ دَوْحَةٍ بَقَرَةً

❊❊ مزاحم بن سباع بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عامر نے منیٰ میں موجود ایک گھاٹی میں ایک باغ کے پاس سے دوحہ کو کٹوا دیا تھا اور ایک اور درخت کو کٹوایا تھا اور سلم کو کٹوایا تھا اور ہر ایک دوحہ کے کاٹنے پر ایک گائے کی قربانی کا جرمانہ عائد کیا تھا۔

9196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ قَالَ: فِى الدَّوْحَةِ خَمْسَةُ دَنَانِيرَ اَوْ سِتَّةٌ يَتَصَدَّقُ بِهَا بِمَكَّةَ

❊❊ ابن ابو نجیح بیان کرتے ہیں: دوحہ کو کاٹنے پر پانچ یا چھ دینار مکہ میں صدقہ کرنے پڑیں گے۔

9197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اُمَيَّةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِىْ خَالِدُ بْنُ مُضَرِّسٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْحُجَّاجِ قَطَعَ شَجَرًا فِىْ مَنْزِلِهٖ بِمِنًى - اَوْ قَالَ شَجَرَةً - قَالَ: فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاَخْبَرْتُهُ خَبَرَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، كَانَتْ قَدْ ضَيَّقَتْ عَلَيْنَا مَنَازِلَنَا وَمَسَاكِنَنَا قَالَ: فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ عُمَرُ ثُمَّ مَا ... اِلَّا دِيْنَهُ

❊❊ خالد بن مضرس بیان کرتے ہیں: حاجیوں میں سے ایک شخص نے منیٰ میں اپنی رہائشی جگہ پر موجود ایک درخت کاٹ دیا۔ راوی کہتے ہیں: میں اُسے لے کر عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا اور میں نے اُس کی ساری صورتِ حال اُنہیں بتائی تو اُس نے کہا: میں نے ٹھیک کیا ہے' اُس نے ہماری رہائشی جگہوں اور ہماری جائے سکونت پر تنگی پیدا کی ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: تو اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز اُس پر بہت غصہ ہوئے (اس کے بعد متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) البتہ اُس کے دین کا معاملہ مختلف ہے۔

9198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاٰى رَجُلًا يَقْلَعُ سَمُرَةً، فَقَالَ: لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا

❊❊ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب نے ایک شخص کو ببول کا درخت اُکھاڑتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہاں کے درخت کو اُکھاڑا نہیں جائے گا۔

بَابُ مَا يُنْزَعُ مِنَ الْحَرَمِ

باب: حرم سے کون سی چیز کو الگ کیا جاسکتا ہے؟

9199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِى السِّوَاكِ يُنْزَعُ

مِنَ الْحَرَمِ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا "

✸✸ مجاہد نے مسواک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ حرم کی حدود میں مسواک اُتاری جاسکتی ہے وہ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے۔

9200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ وَالْعِصِيِّ تَأْخُذُهُ مِنَ الْحَرَمِ قَالَ: وَكَرِهَهُ عَطَاءٌ

✸✸ مجاہد فرماتے ہیں: مسواک اور عصاء میں کوئی حرج نہیں ہے تم اسے حرم سے حاصل کر سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: عطاء نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

9201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِنَزْعِ الْمَيْسِ، وَالصَّغَابِيسِ، وَالسِّوَاكِ مِنَ الْبَشَامَةِ فِي الْحَرَمِ قَالَ: لَا نَرَاهُ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا اِلَّا لِلْمَاشِيَةِ. قَالَ عَمْرٌو: وَبِوَرَقِ السَّنَا لِلْمَشِيِّ، وَلَعَمْرِي لَئِنْ كَانَ مِنْ اَصْلِهِ اَبْلَغَ لَيَنْتَزِعَنَّ كَمَا تُنْتَزَعُ مِنْهُ الصَّغَابِيسُ وَالنُّهَيْسُ، وَاَمَّا التِّجَارَةُ فَلَا

✸✸ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حرم کی حدود میں میس (ایک مخصوص قسم کا درخت) صغابیس (گھاس پھوس اور نباتات) اور بشامہ (مخصوص قسم کا خوشبودار درخت) کی مسواک میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے کہ اُن کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ اسے کسی جانور کی خوراک کے لیے اُتارا جا سکتا ہے۔

9202 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَرِهَ عَطَاءٌ، وَعَمْرٌو، مَا نَبَتَ عَلَى مَائِكَ فِي الْحَرَمِ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ فَرَاجَعَ عِكْرِمَةُ عَطَاءً فَقَالَ: لَئِنْ حَرُمَ عَلَيَّ مَا نَبَتَ عَلَى مَائِي فِي الْحَرَمِ لَيَحْرُمَنَّ عَلَيَّ قُطْنِيِّ، فَاِنَّهُ تَنْبُتُ فِيهِ الْغَرِيبَةُ، وَتَنْبُتُ فِيهِ الْخُضَرُ وَالنَّجْمُ، فَاِذًا لَا يَسْتَطِيعُ النَّاسُ خُضَرَهُمْ، فَقَالَ: اُحِلَّ لَكَ مَا نَبَتَ عَلَى مَائِكَ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَنْتَ اَنْبَتَّهُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے اور عمرو بن دینار نے حرم کی حدود میں تمہارے اپنے پانی پر اُگنے والے درختوں کو کاٹنے سے بھی منع کیا ہے اس پر عکرمہ نے عطاء پر یہ سوال پیش کیا اور بولے: میرے پانی پر حرم کی حدود میں جو چیز اُگتی ہے اگر آپ مجھے اُس سے محروم کرتے ہیں تو پھر تو آپ مجھے اپنی رُوئی سے بھی محروم کردیں گے کیونکہ اس میں سبزیاں اور گھاس پھوس اُگتی ہے اس صورت میں تو لوگ اپنی سبزیاں بھی حاصل نہیں کرسکیں گے۔ تو عطاء نے کہا: آپ کے پانی پر جو چیز اُگتی ہے اُسے میں آپ کے لیے حلال قرار دوں گا خواہ آپ نے اُسے نہ اُگایا ہو۔

9203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَرِهَ عَطَاءٌ لِي اَنْ اُقَرِّبَ لِبَعِيرِي غُصْنًا اَوْ لِشَاتِي قَالَ: وَاَقُولُ ضَمِنْتَهُ اِنْ كَسَرْتَهُ وَذٰلِكَ اخْتِلَاءٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَاَلَهُ ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ يَعْنِي عَطَاءً قَالَ: بُسِطَ بِسَاطِي عَلَى بَيْتٍ فِي الْحَرَمِ فَيَنْزِلُونَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے میرے لیے یہ بات مکروہ قرار دی کہ میں اپنے اونٹ یا بکری کے قریب (حرم کی حدود میں) کوئی شاخ کروں وہ یہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اگر تم اسے توڑ لیتے ہو تو یہ توڑنے میں شمار ہوگا' اس لیے تم اس کا تاوان ادا کرو گے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابوحصین نے اُن سے' یعنی عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا' اُنہوں نے کہا کہ میرا بچھونا حرم کی حدود میں کسی گھر میں بچھایا جاتا ہے تو کیا لوگ اُس پر ٹھہر سکتے ہیں؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

9204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ عُمَرَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ بِمِنًى اِذْ هُوَ بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يَعْضِدُ مِنْ شَجَرٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: اَقْطَعُ عَلَفًا لِبَعِيرِي، لَيْسَ عِنْدِي عَلَفٌ قَالَ: هَلْ تَدْرِي اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَاَمَرَ عُمَرُ لَهُ بِنَفَقَةٍ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منیٰ میں خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران یمن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے وہاں موجود ایک درخت کو اُکھاڑ دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے بلوایا اور دریافت کیا: تم کیا کر رہے ہو؟ اُس نے کہا: میں اپنے اونٹ کے لیے چارہ کاٹ رہا ہوں' میرے پاس چارہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہیں پتا ہے کہ تم کہاں موجود ہو؟ اُس نے کہا: جی نہیں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے خرچ فراہم کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَمِ وَقَطْعِ الْغُصْنِ

باب: حرم کے پتھروں کے حوالے سے کیا بات مکروہ ہے؟ نیز کسی ٹہنی کو کاٹ لینا

9205 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ: كَرِهَ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَمِ، فَيُصْنَعَ عُرًى لِلْغَرَائِرِ يُرْبَطُ عَلَيْهَا

❊❊ ابن ابونجیح کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ حرم کے پتھروں میں کسی کو حاصل کر کے اس کے ذریعے کسی چیز کو سہارا دینے والی کوئی چیز تیار کی جائے' جس پر اسے باندھ لیا جائے۔

9206 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: كَرِهَ مُجَاهِدٌ اَنْ يُخْرَجَ مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَمِ شَيْءٌ

❊❊ عمر بن حبیب نے یہ بات بیان کی ہے کہ مجاہد نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ حرم کے پتھروں میں سے کوئی چیز باہر لے جائی جائے۔

9207 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْطَعُوا الْاَخْضَرَ مِنْ عُرَنَةَ وَنَمِرَةَ

❊❊ محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عرنہ اور نمرہ کے سبزہ کو نہ کاٹو۔

9208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَضَدِ الشَّجَرِ قَالَ: اِنَّهُ حَتْمَةٌ لِلدَّوَابِّ فِي الْجَدْبِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کو کاٹنے سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قحط سالی کے موسم میں یہ جانوروں کی خوراک ہیں۔

9209 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْطَعُوا الشَّجَرَ، فَاِنَّهُ عِصْمَةٌ لِلْمَوَاشِي فِي الْجَدْبِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حسن بصری کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ درخت کو نہ کاٹو کیونکہ قحط سالی کے موسم میں یہ مویشیوں کے بچاؤ کا ذریعہ ہیں''۔

بَابُ الْكِرَاءِ فِي الْحَرَمِ، وَهَلْ تُبَوَّبُ دُوْرُ مَكَّةَ؟ وَالْكِرَاءِ بِمِنًى

باب: حرم کی حدود میں کرایہ لینا' کیا مکہ کے گھروں کے دروازے بنائے جائیں گے؟ نیز منیٰ میں کرایہ لینا

9210 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَنْهَى عَنِ الْكِرَاءِ فِي الْحَرَمِ، وَاَخْبَرَنِي: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى اَنْ تُبَوَّبَ دُوْرُ مَكَّةَ، لِاَنْ يَنْزِلَ الْحَاجُّ فِي عَرَصَاتِهَا، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ بَوَّبَ دَارَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَنْظِرْنِي يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنِّي كُنْتُ امْرَاً تَاجِرًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَّخِذَ بَابَيْنِ يَحْبِسَانِ ظَهْرِي قَالَ: فَذٰلِكَ اِذًا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے حرم میں کرایہ لینے سے منع کیا ہے' اُنہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مکہ کے گھروں کے دروازے بنائے جائیں' تاکہ حاجی اُن کے صحنوں میں پڑاؤ کر سکیں' سب سے پہلے اپنے گھر کا دروازہ سہیل بن عمرو نے بنوایا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُسے اس بارے میں پیغام بھیجا تو اُس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے اس بارے میں اجازت دیدیں کیونکہ میں ایک تاجر شخص ہوں' میں یہ چاہتا ہوں کہ میں دو دروازے بنالوں' تاکہ وہ میرے سامان کو محفوظ رکھیں۔ تو اُنہوں نے کہا: پھر ٹھیک ہے۔

9211 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا اَهْلَ مَكَّةَ، لَا تَتَّخِذُوا لِدُوْرِكُمْ اَبْوَابًا، لِيَنْزِلَ الْبَادِي حَيْثُ شَاءَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُوْرٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى عَنْ اِجَارَةِ بُيُوْتِ مَكَّةَ، وَبَيْعِ رِبَاعِهَا، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي بَعْضُ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: لَقَدِ اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ، وَمَا لِدَارٍ بِمَكَّةَ بَابٌ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ: "سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ قَالَ: يَنْزِلُوْنَ

حَيْثُ شَاءُ وُا "

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اے اہلِ مکہ! تم اپنے گھروں کے دروازے نہ بناؤ تا کہ باہر سے آنے والا شخص جہاں چاہے پڑاؤ کر سکے۔

مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے مکہ کے گھروں کو کرایہ پر دینے سے' یا وہاں کی زمین کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ مکہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو مکہ میں کسی بھی گھر پر دروازہ نہیں ہوتا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے کا حکم برابر ہے''۔

عطاء فرماتے ہیں: لوگ جہاں چاہیں وہاں قیام کر سکتے ہیں۔

9212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَرَاْتُ كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: يَاْمُرُهُ اَنْ لَا يُكْرَى بِمَكَّةَ شَيْءٌ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کا یہ مکتوب پڑھا جو اُنہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ کو لکھا تھا' جس میں اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ مکہ میں کسی بھی چیز کا کرایہ وصول نہ کیا جائے۔

9213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حُجَيْرٌ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: " اللّٰهُ يَعْلَمُهُ اَنِّىْ سَاَلْتُهُ عَنْ مَسْكَنٍ لِّىْ فَقَالَ: كُلْ كِرَائَهُ " ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَا يَرَى بِهِ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ بَاْسًا قَالَ: وَكَيْفَ يَكُوْنُ بِهِ بَاْسٌ وَالرَّبْعُ يُبَاعُ فَيُؤْكَلُ ثَمَنُهُ، وَقَدِ ابْتَاعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَارَ السِّجْنِ بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرُّوْخَ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، اشْتَرَى مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ دَارَ السِّجْنِ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ، فَاِنْ عُمَرُ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ، وَاِنْ عُمَرُ لَمْ يَرْضَ بِالْبَيْعِ فَلِصَفْوَانَ اَرْبَعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَاَخَذَهَا عُمَرُ

❋❋ حجیر نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں نے اُن سے اپنی رہائش گاہ کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس کا کرایہ کھا سکتے ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: اس میں کیسے حرج ہو سکتا ہے جبکہ کسی بھی جگہ کو فروخت کیا جا سکتا ہے اور اُس کی قیمت کو بھی کھایا جا سکتا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار ہزار دینار کے عوض میں جیل کے لیے جگہ خریدی تھی' وہ اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن فروخ سے خریدی تھی۔

سفیان ثوری نے اپنے والد کے حوالے سے نافع بن عبدالحارث کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے صفوان بن

اُمیہ سے جیل کے لیے تین ہزار (درہم یا دینار) کے عوض میں جگہ خریدی تھی۔ تو یہ شرط عائد کی کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سودے سے راضی ہوئے تو یہ سودا طے شمار ہوگا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے راضی نہ ہوئے تو صفوان کو چار سو دینار ملیں گے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ لے لی تھی۔

9214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَا يَحِلُّ بِالْبَيْعِ دُورُ مَكَّةَ وَلَا كِرَاؤُهَا

✽✽ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ مکہ کے گھروں کو فروخت کرنا یا اُن کا کرایہ لینا جائز نہیں ہے۔

9215 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عَائِشَةَ اسْتَاْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّخِذَ كَنِيفًا بِمِنًى فَلَمْ يَاْذَنْ لَهَا "

✽✽ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ وہ منٰی میں ایک عمارت تعمیر کر لیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت نہیں دی۔

بَابُ الْمَقَامِ وَذِكْرِ مَا فِيهِ مَكْتُوبٌ

باب: مقامِ ابراہیم کا تذکرہ اور اِس بات کا تذکرہ کہ اُس میں کیا لکھا ہوا ہے؟

9216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَكْتُوبٌ فِي الْمَقَامِ: بَيْتُ اللّٰهِ الْحَرَامُ بِمَكَّةَ، مَنَازِلُ اَهْلِهِ فِي الْمَاءِ وَاللَّحْمِ، تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِرِزْقِ اَهْلِهِ، يَاْتِيهِ مِنْ ثَلَاثَةِ سُبُلٍ: اَعْلَى الْوَادِي، وَاَسْفَلِهِ، وَالثَّنِيَّةِ، لَا يُحِلُّهُ اَوَّلُ مَنْ اَهَلَّهُ"

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مقامِ ابراہیم میں یہ لکھا ہوا ہے: اللہ کا گھر جو حرمت والا ہے وہ مکہ میں ہے اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کی خورد و نوش پانی اور گوشت پر ہے اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والے لوگوں کے رزق کا ذمہ دار ہے وہ تین راستوں سے ان کی طرف آئے گا: نشیبی علاقہ سے زیریں علاقہ سے اور گھاٹی کی طرف سے جو شخص اس کا احرام باندھتا ہے وہ اسے حلال قرار نہیں دے گا۔

9217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَكْتُوبٌ فِي الْمَقَامِ: بَيْتُ اللّٰهِ الْحَرَامُ مُبَارَكٌ لِاَهْلِهِ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، عَلَى اللّٰهِ رِزْقُ اَهْلِهِ مِنْ ثَلَاثَةِ سُبُلٍ، لَا يُحِلُّهُ اَوَّلُ مَنْ اَهَلَّهُ "

✽✽ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: مقامِ ابراہیم میں یہ تحریر ہے: اللہ تعالیٰ کا گھر جو حرمت والا ہے اور برکت والا ہے یہاں کے رہنے والوں کو پانی اور گوشت نصیب ہوگا یہاں کے رہنے والوں کا رزق اللہ تعالیٰ کے

ذمہ ہے جو تین راستوں سے آئے گا' جو شخص اس کا احرام باندھتا ہے' وہ اسے حلال قرار نہیں دے گا۔

9218 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " أَنَّ امْرَأَةَ إِسْمَاعِيلَ قَالَتْ لِإِبْرَاهِيمَ - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِ -: إِنَّهَا قَالَتْ لِإِبْرَاهِيمَ: انْزِلْ نُطْعِمْكَ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَمَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ: اللَّحْمُ قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ: الْمَاءُ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ: فَمَا هُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ "

✳✳ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اہلیہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا۔ یہاں ابن جریج نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس خاتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: آپ یہاں ٹھہریں' ہم آپ کو کھانا کھلاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہاری خوراک کیا ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: گوشت! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہارا مشروب کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: پانی! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے اللہ! ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت رکھ دے! راوی بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص مکہ کے علاوہ اور کسی بھی جگہ ان دو پر گزارہ نہیں کر سکتا۔

9219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " بَلَغَنِي أَنَّهُمْ وَجَدُوا فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ ثَلَاثَةَ صُفُوحٍ فِي كُلِّ صَفْحٍ مِنْهَا كِتَابٌ فِي الصَّفْحِ الْأَوَّلِ: أَنَا اللَّهُ ذُو بَكَّةَ، صَنَعْتُهَا يَوْمَ صَنَعْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَحَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ أَمْلَاكٍ حُنَفَاءَ وَبَارَكْتُ لِأَهْلِهَا فِي اللَّحْمِ وَاللَّبَنِ، وَمَكْتُوبٌ فِي الصَّفْحِ الثَّانِي: أَنَا اللَّهُ ذُو بَكَّةَ خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِي، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ، وَفِي الصَّفْحِ الثَّالِثِ: أَنَا اللَّهُ خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ الْخَيْرُ عَلَى يَدِهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ كَانَ الشَّرُّ عَلَى يَدِهِ "

✳✳ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ لوگوں نے مقامِ ابراہیم میں تین تختیاں پائیں' جن میں سے ہر تختی میں ایک مکتوب موجود تھا۔

پہلے میں یہ لکھا ہوا تھا: میں اللہ تعالیٰ ہوں جو مکہ والا ہے' میں نے اسے اُس دن پیدا کیا تھا جس دن میں نے سورج اور چاند کو پیدا کیا اور میں نے اسے سات املاک کے ذریعہ ٹھیک طور پر ڈھانپ دیا' میں نے یہاں کے رہنے والوں کے لیے گوشت اور دودھ میں برکت رکھی۔

دوسری تختی میں یہ تحریر تھا: میں اللہ تعالیٰ ہوں جو مکہ والا ہے' میں نے صلہ رحمی کو پیدا کیا ہے' میں نے اُس کا نام اپنے نام کے موافق رکھا ہے جو شخص اسے ملا کے رکھے گا میں اُسے ملا کے رکھوں گا' جو شخص اسے منقطع کرے گا میں اُس کے ٹکڑے کر دوں گا۔

تیسری تختی میں یہ لکھا ہوا ہے: میں اللہ تعالیٰ ہوں' میں نے بھلائی اور برائی کو پیدا کیا ہے تو اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کے ہاتھ پر بھلائی ہو اور اُس شخص کے لیے بربادی ہے جس کے ہاتھ پر برائی ہو۔

بَابُ الْحَجَرِ وَمَا فِيهِ مَكْتُوبٌ

باب: پتھر کا تذکرہ اور اُس میں جو کچھ تحریر ہے اُس کا تذکرہ

9220 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: "مَكْتُوبٌ فِي الْحَجَرِ: أَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ صَنَعْتُهَا يَوْمَ صَنَعْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، حَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ أَمْلَاكٍ حُنَفَاءَ، مُبَارَكٌ لِأَهْلِهَا فِي اللَّحْمِ وَاللَّبَنِ، وَلَا يُحِلُّهَا أَوَّلُ مَنْ أَهَلَّهَا، وَقَالَ: لَا تَزُولُ حَتّٰى يَزُولَ الْأَخْشَبَانِ وَالْأَخْشَبَانِ: الْجَبَلَانِ الْعَظِيمَانِ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: پتھر میں یہ تحریر ہے: میں اللہ تعالیٰ ہوں جو مکہ والا ہے میں نے اسے اُس دن پیدا کیا تھا جس دن میں نے سورج اور چاند کو پیدا کیا تھا' میں نے اسے سات املاک کے ذریعہ ٹھیک طور پر ڈھانپ دیا ہے اس کے رہنے والوں کے لیے گوشت اور دودھ میں برکت رکھی گئی ہے اور جو شخص اُس کا احرام باندھتا ہے' وہ اسے حلال قرار نہیں دے گا۔

اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ اُس وقت تک زائل نہیں ہوگا جب تک دو اخشب زائل نہیں ہوتے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) دو اخشب' دو بڑے پہاڑ ہیں۔

9221 - اقوالِ تابعین: قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وُجِدَ فِي حَجَرٍ بِمَكَّةَ أَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ، صَنَعْتُهَا يَوْمَ صَنَعْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَلَا تَزُولُ حَتّٰى يَزُولَ الْأَخْشَبَانِ، بَارَكْتُ لِأَهْلِهَا فِي السَّمْنِ وَالسَّمِينِ، يَأْتِيهَا رِزْقُهَا مِنْ ثَلَاثَةِ سُبُلٍ، وَحَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ أَمْلَاكٍ حُنَفَاءَ، أَوَّلُ مَنْ يُحِلُّهَا لِأَهْلِهَا

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: مکہ میں ایک پتھر میں ایک تحریر پائی گئی: میں اللہ تعالیٰ ہوں جو مکہ والا ہے' میں نے اسے اُس دن پیدا ہوا تھا جس دن میں نے سورج اور چاند کو پیدا کیا تھا' یہ اُس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک پہاڑ ختم نہیں ہوں گے' میں نے یہاں کے رہنے والوں کے لیے گھی اور جانوروں میں برکت رکھی ہے' یہاں رزق تین راستوں سے آئے گا' میں نے اسے سات املاک کے ذریعہ ٹھیک طور پر ڈھانپ دیا ہے۔ وہ پہلا شخص جو اس کے اہل کے لیے حلال قرار دے گا۔

بَابُ مَا يُبْلِغُ الْإِلْحَادَ (وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا) (آل عمران: 97)

باب: الحاد کہاں تک ہوگا (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ امن والا ہوگا''

9222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: بَيْعُ الطَّعَامِ بِمَكَّةَ إِلْحَادٌ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: مکہ میں اناج کو فروخت کرنا (یعنی اس کی ذخیرہ اندوزی کرنا) الحاد ہے۔

9223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ، يَرْفَعُهُ إِلَى فَاطِمَةَ السَّهْمِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: الْإِلْحَادُ فِي الْحَرَمِ ظُلْمُ الْخَادِمِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حرم میں الحاد یہ ہے کہ خادم ظلم کرے یا پھر اس سے اوپر (کی کوئی حرکت کرے)۔

9224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَسْكُنُهَا سَافِكُ دَمٍ، وَلَا تَاجِرُ رِبًا، وَلَا مَشَّاءٌ بِنَمِيمَةٍ

✵✵ ابن سابط بیان کرتے ہیں: خون بہانے والا شخص یہاں رہائش اختیار نہیں کر سکتا اور سوت کا تاجر یہاں رہائش اختیار نہیں کر سکتا اور چغلی کرنے والا یہاں رہائش اختیار نہیں کر سکتا۔

9225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَمَا (مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا) (آل عمران: 97) قَالَ: يَأْمَنُ فِيهِ كُلُّ شَيْءٍ دَخَلَهُ قَالَ: وَإِنْ أَصَابَ فِيهِ دَمًا؟ فَقَالَ: "إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ، فَقُتِلَ فِيهِ قَالَ: وَتَلَا: (عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ) (البقرة: 191) فَإِنْ كَانَ قَتَلَ فِي غَيْرِهِ، ثُمَّ دَخَلَهُ أَمِنَ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ" فَقَالَ لِي: أَنْكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَتْلَ ابْنِ الزُّبَيْرِ سَعْدًا مَوْلَى عُتْبَةَ وَأَصْحَابِهِ " قَالَ: "تَرَكَهُ فِي الْحِلِّ حَتَّى إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ أَخْرَجَهُ مِنْهُ فَقَتَلَهُ . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: فَعَبْدٌ أَبَقَ فَدَخَلَهُ، فَقَالَ: خُذْهُ فَإِنَّكَ لَا تَأْخُذُهُ لِتَقْتُلَهُ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جو یہاں داخل ہو گیا وہ امن والا ہو گیا''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہاں داخل ہونے والی ہر چیز محفوظ ہو جاتی ہے ابن جریج نے کہا: اگرچہ کسی شخص نے کسی شخص کا قتل کیا ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: البتہ جس شخص نے حرم کی حدود میں قتل کیا ہو اُسے حرم کی حدود میں (قصاص کے طور پر) قتل کیا جا سکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''مسجد حرام کے قریب یہاں تک کہ وہ اس میں تمہارے ساتھ جنگ کریں''۔

لیکن اگر کسی شخص نے حرم کی حدود سے باہر کوئی قتل کیا ہو اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو وہ امن میں آ جائے گا' جب تک وہ وہاں سے نکلتا نہیں ہے۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) پھر عطاء نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عتبہ کے غلام سعد اور اُس کے ساتھیوں کی اس حرکت پر اعتراض کیا تھا کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کیا تھا' اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ اگر حرم کی حدود سے باہر اُسے چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو پھر اُسے باہر لے جا کر اُسے قتل کریں۔

سلیمان بن موسیٰ نے اُن سے کہا: اگر کوئی غلام مفرور ہو کر حرم کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے' تو اُنہوں نے کہا: تم اُسے پکڑ سکتا ہے لیکن تم اُسے قتل کرنے کے لیے نہیں پکڑو گے۔

9226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (كَانَ

آمِنًا) (آل عمران: 97) قَالَ: مَنْ قَتَلَ اَوْ سَرَقَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَرَمِ، فَإِنَّهُ لَا يُجَالَسُ، وَلَا يُكَلَّمُ، وَلَا يُؤْوَى، وَلٰكِنَّهُ يُنَاشَدُ حَتّٰى يَخْرُجَ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ مَا اَصَابَ، فَإِنْ قَتَلَ اَوْ سَرَقَ فِي الْحِلِّ فَأُدْخِلَ الْحَرَمَ فَاَرَادُوا اَنْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ مَا اَصَابَ، اَخْرَجُوهُ مِنَ الْحَرَمِ اِلَى الْحِلِّ، فَأُقِيمَ عَلَيْهِ، وَاِنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ اَوْ سَرَقَ اُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''وہ امن والا ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص حرم کی حدود سے باہر کسی کو قتل کر دے یا چوری کر لے اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو اُس کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھے گا' اُس کے ساتھ کلام نہیں کیا جائے گا' اُسے پناہ نہیں دی جائے گی' البتہ اُسے واسطہ دیا جائے گا جب تک کہ وہ باہر نہیں چلا جاتا' تو پھر اُس کے جرم پر اُس پر سزا قائم ہوگی۔ اگر کسی شخص نے حرم کی حدود سے باہر قتل کیا' یا چوری کی اور پھر وہ حرم کی حدود میں داخل ہوگیا تو لوگوں نے اُس کے جرم کی وجہ سے اُس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے اُسے حرم کی حدود سے باہر لے جائیں گے پھر اُس پر حد جاری ہوگی' لیکن اگر کسی شخص نے حرم کی حدود میں قتل کیا ہو یا چوری کی ہو تو حرم میں اُسے سزا دی جائے گی۔

9227 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: عَابَ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي رَجُلٍ اَخَذَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ اِلَى الْحِلِّ فَقَتَلَهُ قَالَ: اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ ثُمَّ اَخْرَجَهُ يَقُولُ: اَدْخَلَهُ بِاَمَانٍ وَكَانَ الرَّجُلُ اتَّهَمَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي بَعْضِ الْاَمْرِ، وَاَعَانَ عَلَيْهِ عَبْدَ الْمَلِكِ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا قَالَ: فَلَمْ يَمْكُثُ ابْنُ الزُّبَيْرِ بَعْدَهُ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى هَلَكَ "

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کیا تھا جسے اُنہوں نے حرم کی حدود سے باہر سے پکڑا تھا' پھر وہ اُسے حرم کی حدود میں لے آئے تھے' پھر اُسے حرم کی حدود سے باہر لے گئے تھے اور اُسے قتل کر دیا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے اُسے حرم کی حدود میں داخل کیا پھر اُسے باہر لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے کہ جب اُنہوں نے اُسے امان کے ساتھ داخل کر لیا ہے (تو پھر وہ ایسا نہیں کر سکتے) اُس شخص پر کسی معاملہ کے حوالے سے عبداللہ بن زبیر نے الزام عائد کیا تھا' عبدالملک نے اس حوالے سے اُن کی مدد کی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ایسی صورتِ حال میں اُسے قتل کرنا درست نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خود انتقال کر گئے تھے (اُنہیں بھی شہید کر دیا گیا تھا)۔

9228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي حُسَيْنٍ. يُحَدِّثُ. عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ

خَالِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْ وَجَدْتُ فِيهِ قَاتِلَ الْخَطَّابِ مَا مَسَسْتُهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ

❋❋ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس میں (اپنے والد) جناب خطاب کے قاتل کو بھی پاؤں تو میں اُسے اُس وقت تک نہیں چھوؤں گا جب تک وہ اس سے (حرم کی حدود سے) باہر نہیں چلا جاتا۔

9229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ وَجَدْتُ فِيهِ قَاتِلَ عُمَرَ مَا نَدَهْتُهُ

❋❋ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں اس میں (یعنی حرم کی حدود میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کو بھی پاؤں تو میں اُسے کچھ نہیں کہوں گا۔

9230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "بَلَغَنَا اَنَّ تُبَّعًا سَارَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَهُوَ يُرِيدُ هَدْمَهَا، وَسَارَ مَعَهُ اَحْبَارُ الْيَهُودِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِمَرٍّ اَوْ بِسَرِفٍ وَاَنَّ رِجَالًا مِنَ الْعُلَمَاءِ لَيَقُولُونَ: بَلَغَ التَّنْعِيمَ اَظْلَمَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ فَدَعَا الْاَحْبَارَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوا: اَحَدَّثْتَ نَفْسَكَ فِي هَذَا الْبَيْتِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثْتُ نَفْسِي بِهَدْمِهِ قَالُوا: فَلِذٰلِكَ كَانَتْ هَذِهِ الظُّلْمَةُ، فَعَاهَدَ اللّٰهَ تُبَّعٌ لَئِنْ تُكْشَفَنَّ عَنْهُ تِلْكَ الظُّلْمَةُ لَيُعَظِّمَنَّ الْكَعْبَةَ وَلَيَكْسُوَنَّهَا فَكَشَفَ اللّٰهُ تِلْكَ الظُّلْمَةَ فَسَارَ تُبَّعٌ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ نَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ، ثُمَّ خَلَعَ نَعْلَيْهِ تَعْظِيمًا لِلْحَرَمِ وَتَوْبَةً مِمَّا اَرَادَ قَالَ: حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ رَاجِلًا حَافِيًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَكَسَا الْكَعْبَةَ الْوَصَائِلَ فَسُتِرَتْ بِهَا، ثُمَّ اَنْزَلَ ثَقَلَهُ وَمَطْبَخَهُ فِي شِعْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كَرِيمٍ، فَسُمِّيَ الْمُطَابِخَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَى يَوْمِ النَّاسِ هَذَا، وَاَنْزَلَ سِلَاحَهُ فِي شِعْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَسُمِّيَ بِقُعَيْقِعَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَى يَوْمِ النَّاسِ، وَاَنْزَلَ خَيْلَهُ فِي شِعْبِ بَنِي مَخْزُومٍ، فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الشِّعْبَانِ اَجْيَادَ الْاَصْغَرَ وَاَجْيَادَ الْاَكْبَرَ اِلَى يَوْمِ النَّاسِ هَذَا وَذَكَرُوا اَنَّهُ اِنَّمَا اَشَارَ عَلَيْهِ بِهَدْمِ الْكَعْبَةِ رَجُلَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَلَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ تِلْكَ الظُّلْمَةَ اَمَرَ تُبَّعٌ بِهِمَا فَاُخْرِجَا مِنَ الْحَرَمِ وَصُلِبَا، وَقَدْ زَعَمَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا اَنَّ اَوَّلَ مَنْ كَسَى الْكَعْبَةَ اِسْمَاعِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ." وَسَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَعْضِ مَشْيَخَتِهِمْ نَحْوَهُ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تبع (نامی حکمران) خانۂ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے' وہ اُسے منہدم کرنا چاہتا تھا' اُس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے علماء بھی روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب وہ ''مر'' یا شاید ''سرف'' کے مقام پر پہنچے' بعض علماء نے کہا ہے: جب وہ تنعیم پہنچے تو اُن پر زمین تاریک ہوگئی' اُس نے یہودیوں کے علماء کو بلوایا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن لوگوں نے کہا: کیا تمہارے دل میں اس گھر کے حوالے سے کوئی خیال ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اسے منہدم کردوں گا۔ تو اُن علماء نے کہا: اسی وجہ سے یہ تاریکی چھا گئی ہے' تو تبع نامی حکمران نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ اگر یہ تاریکی ختم ہوگئی تو وہ خانۂ کعبہ کی تعظیم کرے گا اور اُس پر غلاف چڑھائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس تاریکی کو ختم کردیا' تو تبع وہاں سے روانہ ہوا' یہاں تک کہ وہ حرم کی حدود تک پہنچ گیا' تو اپنی سواری سے اُترا پھر اُس نے حرم کی

تعظیم کے لیے اور اُس کا پہلے جو ارادہ تھا' اُس کی توبہ کے لیے اپنے جوتے اُتار دیئے۔ راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ وہ پیدل اور ننگے پاؤں مکہ میں داخل ہوا' اُس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور خانۂ کعبہ پر وصائل (مخصوص قسم کے کپڑے) کا غلاف چڑھایا' جس کے ذریعہ اُس پر پردہ کر دیا گیا' پھر اُس نے عبداللہ بن عامر کی گھاٹی میں اپنا سامان اور اپنا باورچی خانہ اُتروایا' تو اُس دن سے لے کر آج کے دن تک اُس جگہ کو مطابخ کہا جاتا ہے' اُس نے اپنا اسلحہ وغیرہ عبداللہ بن زبیر کی گھاٹی میں اُتروایا تھا' تو اسی وجہ سے اُس دن سے لے کر آج تک اُس جگہ کو قیعقعان کہا جاتا ہے' اُس نے اپنے گھڑسواروں کو بنومخزوم کی گھاٹی میں اُتارا تھا اسی لیے اُس دن سے لے کر آج کے دن تک اُن دونوں گھاٹیوں کو اجیاد اصغر اور اجیاد اکبر کہا جاتا ہے' اُن لوگوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ ہذیل قبیلہ کے دو آدمیوں نے اُسے یہ کہا تھا کہ وہ خانۂ کعبہ کو منہدم کر دے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُس کی تاریکی کو ختم کر دیا' تو تبع (نامی حکمران) نے اُن دونوں کے بارے میں حکم دیا' تو اُن دونوں کو حرم کی حدود سے باہر لے جا کر مصلوب کر دیا گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہمارے بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: خانۂ کعبہ کو سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے غلاف چڑھایا تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

میں نے اپنے والد کو اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ الْقَوْلِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران پڑھی جانے والی دعا

9231 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ لِمَعْمَرٍ: مَا الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْرِ يَا اَبَا عُرْوَةَ؟ قَالَ: "لَا تَكُونُ كَسْبًا يَقُوْلُ: كَانَ رَجُلًا صَالِحًا ثُمَّ رَجَعَ عَلَى عَقِبِهِ"

✵✵ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں سفر کی تنگی واپسی پر ناگوار صورتحال' بھلائی کے بعد برائی اور اہل خانہ یا مال کے بارے میں کسی برے

9231- صحیح مسلم' کتاب الحج' باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ' حدیث:2470' صحیح ابن خزیمة' کتاب المناسك' باب الدعاء عند الخروج الی السفر' حدیث:2357' سنن الدارمی' ومن کتاب الاستئذان' باب : فی الدعاء اذا سافر واذا قدم' حدیث:2626' سنن ابن ماجه' کتاب الدعاء' باب ما یدعو به الرجل اذا سافر' حدیث:3886' السنن الصغرٰی' کتاب آداب القضاة' الاستعاذة من الحور بعد الکور' حدیث:5425' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الاستعاذة' الاستعاذة من الحور بعد الکون' حدیث:7673' تهذیب الآثار للطبری' ذکر الاخبار الواردة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بها' حدیث:1399' مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصریین' حدیث عبد الله بن سرجس' حدیث:20267' مسند الطیالسی' وعبد الله بن سرجس' حدیث:1261' مسند عبد بن حمید' عبد الله بن سرجس' حدیث:511

منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

محمد بن ثور نے معمر سے کہا: اے ابوعروہ! کور کے بعد حور کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ کہ تم کمانے والے نہ ہو۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ پہلے ایک نیک شخص ہوتا تھا پھر وہ اپنی ایڑی کے بل واپس آ تا تھا۔

9232 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ: اَنَّ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوَى عَلٰى بَعِيرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: " (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا) (الزخرف: 13)، حَتّٰى (اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَاَمْرِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ "، وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِ: آئِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: علی ازدی نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات تعلیم دی تھی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہوتے وقت اپنے اونٹ پر بیٹھتے تھے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

''پاک ہے وہ ذات ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ہے'' (یہ آیت یہاں تک ہے:) ''بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جائیں گے'' اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور پرہیزگاری کا اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تُو راضی ہو جائے' اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دینا' اس کی طوالت کو ہمارے لیے لپیٹ دینا' اے اللہ! سفر میں تُو ہی ہمارا ساتھی ہے اور ہماری غیر موجودگی میں گھر والوں کا نگران ہے' اے اللہ! میں سفر کی مشقت' صورتِ حال کی خرابی اور اہلِ خانہ کے بارے میں کسی بُرے منظر کا سامنا کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

جب وہ واپس آتے تھے تو یہی کلمات کہتے تھے' تاہم اُس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنی پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

9233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَقُوْلُونَ اِذَا خَرَجُوا مُسَافِرِينَ يَقُوْلُونَ رَبَّنَا تَبَلِّغْ مَغْفِرَتَكَ عَنَّا وَرِضْوَانًا، بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْكِبَرِ وَالْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا الْاَرْضَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: لوگ جب سفر پر روانہ ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہماری مغفرت ہم تک پہنچا دے اور رضامندی بھی پہنچا دے' تیرے دستِ

قدرت میں بھلائی ہے' بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! سفر میں تُو ہمارا ساتھی ہے اور ہماری غیرموجودگی میں ہمارے گھر والوں کا تُو ہی نگران ہے' اے اللہ! ہمارے لیے سفر کو آسان کر دے اور زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دے' ہم سفر کی مشقت اور واپسی پر کسی ناگوار صورتِ حال کا سامنا کرنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

9234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَنِيْ وَلَمْ اَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا، اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى هَوْلِ الدُّنْيَا، وَبَوَائِقِ الدَّهْرِ، وَمَصَائِبِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ، اللّٰهُمَّ اصْحَبْنِيْ فِيْ سَفَرِي، وَاخْلُفْنِيْ فِيْ اَهْلِي، وَلَكَ فَذَلِّلْنِيْ وَذٰلِكَ عَلٰى خُلُقٍ صَالِحٍ فَقَوِّمْنِي، وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ فَحَبِّبْنِي، وَاِلَى النَّاسِ فَلَا تَكِلْنِي، رَبَّ لِلْمُسْتَضْعَفِيْنَ فَاَنْتَ رَبٌّ، اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي اَشْرَقَتْ لَهُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَكَشَفْتَ بِهِ الظُّلُمَاتِ، وَاَصْلَحْتَ بِهِ اَمْرَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ، اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ سَخَطَكَ، اَوْ تُنْزِلَ عَلَيَّ غَضَبَكَ. لَكَ الْعُتْبٰى عِنْدِي مَا اسْتَطَعْتُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

✻✻ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے پیدا کیا حالانکہ میں کوئی ایسی چیز نہیں تھا جو قابلِ ذکر ہو' اے اللہ! دنیا کی ہولناکیوں اور زمانہ کی پریشانیوں اور رات اور دن کے مصائب کے خلاف میری مدد فرما' اے اللہ! سفر میں میرا ساتھی ہو جا اور میری غیرموجودگی میں میرے گھر والوں کا نگران ہو جا' تو میری راہنمائی فرما اور اچھے اخلاق پر مجھے قائم رکھنا' اے میرے پروردگار! تیری ہی طرف رجوع کیا جاتا ہے تو تُو مجھے محبوب بنا دے اور مجھے لوگوں کے حوالے نہ کرنا' اے کمزور لوگوں کے پروردگار! تُو ہی پروردگار ہے' میں تیری عظیم ذات کی پناہ مانگتا ہوں' وہ عظیم ذات کہ جس کے لیے آسمان اور زمین کا نور روشن ہے اور جس کی وجہ سے تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں' جس کی وجہ سے پہلے والوں اور بعد والوں کا معاملہ ٹھیک ہو جاتا ہے' (میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں) کہ تُو اپنی ناراضگی کو میرے لیے حلال کر دے' یا اپنا غضب مجھ پر نازل کرے جہاں تک میری استطاعت ہوگی' میں تیری فرمانبرداری کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

9235 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ فَمَرَّ بِفَدْفَدٍ اَوْ نَشَزٍ مِنَ الْاَرْضِ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثُمَّ قَالَ: آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو جب آپ کسی

بلندی سے گزرتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

پھر آپ یہ پڑھتے تھے:

''ہم لوٹ کر آنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' سجدہ کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو سچ ثابت کر دکھایا' اُس نے اپنے بندہ کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو تنہا اُس نے پسپا کر دیا''۔

9236 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَفَعَ صَوْتَهُ يَقُوْلُ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِكَ مِنَ النَّارِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' جب صبح صادق ہوتی تو وہ بلند آواز میں یہ کہتے تھے:

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کی رحمت اور اُس کی حمد پر مہربانی کو سن لیا' اے اللہ! تُو ہمارے ساتھ رہنا' ہم پر مہربانی کرنا' ہم جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

9237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا كَانَ عَشِيَّةَ الصُّبْحِ وَهُوَ مُسَافِرٌ قَالَ: قُلْتُ مَرَّاتٍ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا، وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ

✵✵ یزید فقیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران صبح کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کی حمد پر مہربانی کو سن لیا' اے اللہ! تُو ہمارے ساتھ رہنا' ہم پر مہربانی کرنا اور جہنم سے اللہ کی پناہ ہے''۔

9238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا فِیْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَمَرَّ بِفَدْفَدٍ اَوْ نَشْزٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✵✵ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کے سفر پر روانہ ہوتے اور جب بھی بلند جگہ سے گزرتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے۔ اُس کے بعد راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

9239 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى كُلِّ سِنَامِ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ، فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا اُمِرْتُمْ، ثُمَّ امْتَهِنُوهَا لِاَنْفُسِكُمْ وَاللّٰهُ يَحْمِلُ عَلَيْهَا

٭٭ محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کا ذکر اُسی طرح کرو جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے اور پھر اُسے اپنی ذات کے لیے قابو میں کرلو اللہ تعالیٰ ہی اُسے سواری کے لیے عطا کرتا ہے''۔

9240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُونَ، تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

9241 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُونَ، تَائِبُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَابِدُونَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ

٭٭ ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں' اگر اللہ نے چاہا' تو توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں' اے اللہ! بے شک ہم سفر کی مشقت سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور واپسی پر ناپسندیدہ صورتحال کا سامنا کرنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور اپنے اہلِ خانہ یا مال کے بارے میں بُرے منظر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

9242 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ اِذَا اَقْبَلُوا مِنْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ: آيِبُونَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ،

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: لوگ جب حج یا عمرہ سے واپس آتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''ہم واپس آنے والے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' سجدہ کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا' اُس نے اپنے بندہ کی مدد کی

اور اُس نے تنہا (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کیا"۔

9243 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

9244 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَاَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ، فَرَفَعَ النَّاسُ اَصْوَاتَهُمْ، اَخَذَ النَّاسُ يُكَبِّرُونَ وَيُهَلِّلُونَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبِعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، اِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، اِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ، اِنَّهُ مَعَكُمْ

* * حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' آپ ایک وادی میں پہنچے لوگوں نے بلند آواز میں (اللہ کا ذکر کیا) لوگوں نے تکبیر کہنا شروع کی اور لا الہ الا اللہ پڑھنا شروع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنے آپ کو آرام سے رکھو' تم کسی بہرے یا کسی غیر موجود کو نہیں پکار رہے ہو' وہ سننے والا بھی ہے اور قریب بھی ہے' بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے"۔

9245 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُهُ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوا، وَاِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا، وُضِعَتِ الصَّلَاةُ عَلٰى ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا لشکر جب کسی پہاڑی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب نیچے اُترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے' نماز کو اسی طرح مقرر کیا گیا ہے (یعنی اس میں بھی تکبیر کہی جاتی ہے)۔

9246 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، وَعَاصِمٍ، اَوْ اَحَدِهِمَا عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُكَبِّرُونَ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا وَاِذَا هَبَطُوا فَكَانُوا يَرْفَعُونَ اَصْوَاتَهُمْ رَفْعًا شَدِيدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا، اِنَّهُ مَعَكُمْ، وَاَمَرَهُمْ بِالسُّكُونِ

* * حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جب کسی پہاڑی پر چڑھتے تھے یا نیچے اُترتے تھے تو تکبیر کہتے تھے' وہ انتہائی بلند آواز میں یہ کہا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم کسی بہرے یا غیر موجود ذات کو نہیں پکار رہے' تم سننے والے اور دیکھنے والے کو پکار رہے ہو' وہ تمہارے ساتھ ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پُرسکون رہنے کا حکم دیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْغِيلَانِ وَالسَّيْرِ بِاللَّيْلِ

باب: غیلان کا ذکر اور رات کے وقت سفر کرنا

9247 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَخْصَبْتُمْ فَاَمْكِنُوا الدَّوَابَّ اَسْنِمَتَهَا، وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ، وَاِذَا اَجْدَبْتُمْ فَسِيرُوا، وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ، وَلَا تَنْزِلُوا عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيقِ، فَاِنَّهَا مَاْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ، وَاِيَّاكُمْ وَقَضَاءَ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مِنَ الْمَلَاعِنِ، وَاِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ لَكُمْ فَاَذِّنُوا

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم خوشحالی کے زمانے میں سفر کرو تو اپنے جانوروں کو ان کی کوہانیں دو (یعنی انہیں کھانے پینے کا موقع دو) اور تم تیزی سے سفر نہ کرو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو' تو سفر کرتے رہو اور تم پر رات کے وقت سفر کرنا لازم ہے کیونکہ رات میں زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور تم راستے کے درمیان میں پڑاؤ نہ کرو' کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کے آنے کی جگہ ہوتی ہے اور تم اُس جگہ پر قضائے حاجت کرنے سے بچو کیونکہ اس جگہ پر لعنت ہوتی ہے اور جب غیلان (ہوائی چیزیں) گھوم رہے ہوں تو تم اذان دو (یا کوچ کر جاؤ)۔

9248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: ذُكِرَتِ الْغِيلَانُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: ذٰلِكَ قَرْنٌ قَدْ هَلَكَ

٭٭ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے غیلان کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک قرن (سینگ) تھا جو ہلاکت کا شکار ہو گیا۔

9249 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عُمَرَ، الْغِيلَانُ فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَتَحَوَّلُ شَيْءٌ عَنْ خَلْقِهِ الَّذِي خُلِقَ لَهُ، وَلٰكِنْ فِيهِمْ سَحَرَةٌ مِنْ سَحَرَتِكُمْ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَاَذِّنُوا

٭٭ اُسیر بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے غیلان کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کی مخلوق میں سے کوئی بھی چیز اُس چیز سے نہیں ہٹتی ہے جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا ہے لیکن ان میں تمہاری طرح کے جادوگر ہوتے ہیں' جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو اذان دو۔

9250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي الْعُدَيْسِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: فَرِّقُوا عَنِ الْمَنِيَّةِ وَاجْعَلُوا الرَّاْسَ رَاْسَيْنِ، وَلَا تَلْبَثُوا بِدَارِ مَعْجَزَةٍ، وَاَصْلِحُوا شَاوِيَكُمْ مَثَاوِيَكُمْ وَاَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ اَنْ تُخِيفَكُمْ

٭٭ ابوعدیس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: خواہشوں سے الگ رہو اور ایک

سر کو دوسر بنالو (یعنی ایک مہنگے غلام کی بجائے دو سستے غلام خرید لو) اور ایسے گھر میں نہ رہو جو عاجز کر دینے والا ہو اور اپنی رہائش گاہوں کو ٹھیک رکھو اور درندوں کو ڈرا دو اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں۔

9251 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيَرْضَاهُ، وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَا لَا يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ، فَاِذَا رَكِبْتُمْ هٰذِهِ الدَّوَابَّ الْعُجْمَ فَانْزِلُوا بِهَا مَنَازِلَهَا، وَاِنْ كَانَتِ الْاَرْضُ جَدْبَةً فَانْجُوا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِسَيْرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ مَا لَا تُطْوَى بِالنَّهَارِ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيسَ عَلَى الطَّرِيقِ فَاِنَّهُ طَرِيقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْحَيَّاتِ

* * خالد بن معدان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے اور اس پر وہ مدد کرتا ہے جو سختی پر نہیں کرتا' جب تم ان گونگے جانوروں پر سواری کرو تو انہیں ان کی جگہ پر پڑاؤ کا موقع دو اور اگر زمین میں خشک سالی ہو تو اس سے پہلے سفر پورا کرلو کہ چارہ ختم ہو جائے' تم پر رات کے وقت (سفر کرنا) لازم ہے کیونکہ رات میں زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے' جتنا دن میں نہیں لپیٹا جاتا اور تم رات کے وقت راستہ میں پڑاؤ کرنے سے بچنا' کیونکہ یہ جانوروں کا راستہ ہوتا ہے اور سانپوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے''۔

9252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيلَانُ فَاَذِّنُوا

* * حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب غیلان تمہارے سامنے چکر لگا رہے ہوں' تو تم اذان دو''۔

بَابٌ: الْحِمْلَانُ عَلَى الضَّعِيفِ، وَالسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

باب: کمزور جانور پر وزن لادنا (یا سواری کرنا) اور سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

9253 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا اشْتَرَى اَحَدُكُمْ جَمَلًا فَلْيَشْتَرِهِ طَوِيلًا عَظِيمًا، فَاِنْ اَخْطَاَهُ خَيْرُهُ لَمْ يُخْطِئْهُ سُوقُهُ، وَلَا تُلْبِسُوا نِسَائَكُمُ الْقَبَاطِيَّ، فَاِنَّهُ اِنْ لَا يَشِفَّ يَصِفُ، وَاَصْلِحُوا مَثَاوِيَكُمْ وَاَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ اَنْ تُخِيفَكُمْ، فَاِنَّهُ لَا يَبْدُو مِنْهُ مُسْلِمٌ

* * مسلم بطین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص کوئی اونٹ خریدے تو اُسے طویل اور بڑا اونٹ خریدنا چاہیے' کیونکہ اگر اُس کی بھلائی نہ بھی ملی' تو اُس کا چلنا مل جائے گا اور تم اپنی عورتوں کو قباطی کپڑے نہ پہناؤ' کیونکہ وہ اگر پوری طرح ڈھانپے گا نہیں تو (عورت کے جسم کی) صفت کو نمایاں کرے گا اور تم حشرات الارض کو ڈراؤ' اس سے پہلے کہ وہ تمہیں

ڈرائیں' کیونکہ اُن میں سے کوئی بھی مسلمان ظاہر نہیں ہوتا۔

9254 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ حِمْلَانَ اللّٰهِ الضَّعِيفَ مَا غَالَوْا فِي الظَّهْرِ

✵✵ ابوعثمان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر لوگوں کو یہ پتا چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کمزور (یا سستے جانور پر) کتنی نازل ہوتی ہے تو وہ سواریوں کی قیمت زیادہ نہ کرے۔

9255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَاِذَا قَضَى اَحَدُكُمْ حَاجَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوعَ اِلَى اَهْلِهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے' جو آدمی کو ٹھیک طرح سے کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے' تو جب کوئی شخص اپنے کام پورا کرلے' تو اُسے جلدی اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے''۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ فِي السَّفَرِ، وَصَلَاةِ رَكْعَتَيْنِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوْ رَجَعَ

باب: سفر کے دوران امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اور سفر سے واپسی پر دو رکعت ادا کرنا

9256 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، فَقَالَ سَعِيدٌ لِاَبِي سَلَمَةَ: حَدِّثْ فَاِنَّا سَنَتَّبِعُكَ، قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ، وَاِنْ كَانَ اَصْغَرَهُمْ، فَاِذَا اَمَّهُمْ فَهُوَ اَمِيرُهُمْ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: فَذَاكُمْ اَمِيرٌ اَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ مہاجر بن حبیب زبیدی بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن جبیر ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو سعید نے ابوسلمہ سے کہا: آپ کوئی حدیث بیان کیجئے' ہم آپ کی پیروی کریں گے۔ تو ابوسلمہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تین آدمی سفر میں اکٹھے ہوں' تو اُن کی امامت وہ شخص کرے' جو اُن میں سب سے بہتر قرأت کرسکتا ہو خواہ وہ عمر میں اُن سے کم ہو اور جب وہ اُن کی امامت کرے گا' تو اُن کا امیر بھی وہی ہوگا''۔

تو ابوسلمہ نے کہا: یہ تمہارے امیر ہیں' جنہیں اللہ کے رسول نے امیر مقرر کیا ہے۔

9257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: اِذَا خَرَجْتَ مُسَافِرًا فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِكَ، وَاِذَا جِئْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِكَ

✵✵ ابواسحاق نے حارث کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب تم سفر پر نکلو تو اپنے گھر میں دو رکعت

ادا کرلو اور جب تم سفر سے واپس آؤ' تو اپنے گھر میں دو رکعت ادا کرو۔

9258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ

* * زہری نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تھے' تو مسجد میں دو رکعت ادا کرتے تھے۔

9259 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ يُسَيْرٍ الْعِجْلِيِّ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَصَلَّى عَلٰى بِسَاطٍ فِي بَيْتِهِ رَكْعَتَيْنِ "

* * یسیر عجلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سفر سے واپس تشریف لائے' تو اُنہوں نے اپنے گھر میں بچھونے پر دو رکعت ادا کیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب: جب آدمی کسی جگہ پر پڑاؤ کرے تو کیا پڑھے؟

9260 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ"

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے اُسے یہ کلمات پڑھنے چاہیے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کوئی بھی چیز وہاں سے روانگی سے پہلے اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

9261 - حدیث نبوی: قَالَ: وَاَمَّا مَالِكٌ، فَذَكَرَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ خَوْلَةَ ابْنَةِ حَكِيمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * امام مالک نے یہی روایت اپنی سند کے ساتھ سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

9262 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهُ "مَنْ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ) (الاسراء: 111) اِلَى آخِرِ السُّورَةِ، لَمْ يُصِبْهُ سَرَقٌ " قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا يَقُولُ وَهُوَ عَلٰى رَحْلِهِ:

نَزَلْنَا خَيْرَ مَنْزِلٍ ... وَخَيْرُهُ لِنَازِلٍ

بِحَمْدِ ذِي الْقَوَافِلِ

اَبَرَّهُ وَاتَّقَاهُ ... اَشْبَعَهُ وَاَرْوَاهُ

فَلَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حَلِّهِ

٭٭ سعید جریری بیان کرتے ہیں: مجھے تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص یہ آیت سورت کے آخر تک پڑھ لے: ''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس کی اولاد نہیں ہے اور اُس کی بادشاہی میں کوئی اُس کا شریک نہیں ہے''۔

تو چور اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو سنا کہ جب وہ کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے تھے تو اپنے پالان پر موجود رہ کر یہ شعر پڑھتے تھے:

''ہم نے بہترین جگہ پر پڑاؤ کیا ہے اور یہ پڑاؤ کرنے والے کے لیے بہترین ہے' اور واپس آنے والوں کی حمد کے ہمراہ جو اُن میں سب سے زیادہ نیک ہو' پرہیزگار ہو' زیادہ سیر ہو اور زیادہ سیراب ہو''۔

وہ یہ کلمات مسلسل پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ پالان کو کھول کر فارغ ہو جاتے۔

9263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ، رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ ضَبَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَمْ نَزَلْ نُسَبِّحُ حَتّٰى تُحَلَّ الرِّحَالُ

٭٭ شعبہ بیان کرتے ہیں: بنوضبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص حمزہ نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو پالان کھولنے تک مسلسل تسبیح پڑھتے رہتے تھے۔

9264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى كُلِّ سَنَامِ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ، فَاِذَا رَكِبْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا اُمِرْتُمْ، ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ، وَاللّٰهُ يَحْمِلُ عَلَيْهَا،

٭٭ محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان موجود ہوتا ہے' تو جب تم سوار ہو جاؤ تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے اور پھر اُسے اپنے قابو میں کر لو' اللہ تعالیٰ اُن پر سواری عطا کرتا ہے''۔

9265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ، سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اُس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَكَيْفَ تَسْلِيمُ الْحَاجِّ

باب: سفر کے دوران باجماعت نماز ادا کرنا اور حاجیوں کو سلام کیسے کیا جائے گا؟

9266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ قَوْمًا كَانُوا فِي السَّفَرِ، فَكَانُوا لَا يُصَلُّونَ جَمَاعَةً، وَلَا يَسْتَنْزِلُونَ فِي الْمَنْزِلِ، فَطُمِسَتْ اَبْصَارُهُمْ فَبَدَا لَهُمُ الْخَضِرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوهُ بِشَاْنِهِمْ، فَدَعَا لَهُمْ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبْصَارَهُمْ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ کچھ لوگ سفر کر رہے تھے وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے تھے اور کسی بھی جگہ پر پڑاؤ نہیں کرتے تھے تو اُن کی بینائی رخصت ہوگئی پھر حضرت خضر علیہ السلام اُن کے سامنے آئے تو اُن لوگوں نے اُنہیں اپنی صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اُن کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بینائی لوٹا دی۔

9267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لِلْحَاجِّ اِذَا قَدِمَ: اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ - اَوْ عَظَّمَ اَجْرَكَ - وَتَقَبَّلَ نُسُكَكَ، وَاَخْلَفَ لَكَ نَفَقَتَكَ

٭٭ لیث نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک حاجی کی آمد پر اُس حاجی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو زیادہ کرے! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے) اور تمہارے حج کو قبول کرے اور تمہیں خرچ (کیے ہوئے مال) کی جگہ مزید (مال و دولت) عطا کرے۔

9268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: اِذَا كُنْتُمْ فِي سَفَرٍ ثَلَاثَةً فَاَمِّرُوا اَحَدَكُمْ، وَاِذَا مَرَرْتُمْ بِرَاعٍ، فَنَادُوا ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَكُمْ اَحَدٌ، وَاِلَّا فَانْزِلُوا فَحُلُّوا وَاحْلِبُوا وَاشْرَبُوا ثُمَّ صُرُّوا

٭٭ زید بن وہب فرماتے ہیں: جب تم سفر میں تین آدمی ہو تو اپنے میں سے کسی ایک کو امیر مقرر کر لو جب تم کسی چرواہے کے پاس سے گزرو تو تین مرتبہ پکار کر کہو اگر کوئی شخص جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ تم وہاں پڑاؤ کر لو تم اُسے کھول کر اُس کا دودھ دوہ کر اُسے پی لو پھر تم تصریہ کرو۔

9269 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: سَافِرُوا تَصِحُّوا وَتُرْزَقُوا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ سفر کرتے رہو تم تندرست بھی رہو گے اور تمہیں رزق بھی نصیب ہوگا۔

9270 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَظُنُّهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، - ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ شَكَّ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُسَافِرَ

* * عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعرات کے دن سفر پر روانہ ہونے کو پسند کرتے تھے جب آپ سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تھے۔

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب: جہاد کے بارے میں روایات

بَابُ وُجُوبِ الْغَزْوِ

باب: جنگ میں حصہ لینے کا واجب ہونا

9271 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبٌ الْغَزْوُ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ هُوَ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا عَلِمْنَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنگ میں حصہ لینا تمام لوگوں پر واجب ہے؟ تو اُنہوں نے اور عمرو بن دینار نے یہی جواب دیا کہ ہمیں علم نہیں ہے۔

9272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ: اَنَّ الْغَزْوَ اَوَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِينَ؟ فَسَكَتَ فَقَدْ عَلِمَ لَوْ اَنْكَرَ مَا قُلْتُ لَبَيَّنَ لِي، فَقُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: تَجَهَّزْتُ لَا يَنْهَزُنِي اِلَّا ذٰلِكَ حَتّٰى رَابَطْتُ قَالَ: قَدْ اَجْزَاَتْ عَنْكَ

٭٭ ابن جریج نے داؤد بن ابوعاصم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا جنگ میں حصہ لینا تمام لوگوں پر واجب ہے؟ تو وہ خاموش رہے وہ یہ بات جانتے تھے کہ اگر اُن کو میرے بیان پر اعتراض ہوتا تو وہ میرے سامنے بیان کر دیتے۔ پھر میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: میں سامان تیار کرتا ہوں اور میرا مقصد صرف یہی ہوتا ہے یہاں تک کہ میں سرحد پر پہرہ داری کے لیے آجاتا ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے جائز ہوگا۔

9273 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي رَجُلٌ جَبَانٌ، لَا اُطِيقُ لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى جِهَادٍ لَا قِتَالَ فِيهِ؟ فَقَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: عَلَيْكَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ،

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: میں ایک بزدل آدمی ہوں میں دشمن کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایسے جہاد کی طرف

نہ کروں جس میں لڑائی نہیں ہوتی؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے۔

9274 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالکریم جزری کے حوالے سے منقول ہے۔

9275 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ غَازٍ، أَوْ يُجَهِّزُونَ غَازِيًا، أَوْ يَخْلُفُونَهُ فِي أَهْلِهِ، إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

✻✻ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی گھرانے میں سے کوئی مجاہد نہیں نکلتا' یا وہ کسی مجاہد کو سامان فراہم نہیں کرتے' یا مجاہد کے اہلِ خانہ کا خیال نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے اُنہیں تکلیف دِہ صورتِ حال کا شکار کر دیتا ہے''۔

9276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: "كَذَبَ، عَلَيْكُمْ ثَلَاثَةُ أَسْفَارٍ، كَذَبَ، عَلَيْكُمُ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَنْ يَبْتَغِيَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ مَالِهِ، وَالْمُسْتَنْفِقُ وَالْمُتَصَدِّقُ، يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَالْجِهَادِ"

✻✻ حریث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اُس نے غلط کہا ہے تم پر تین قسم کے سفر کرنا لازم ہیں' اُس نے غلط کہا ہے تم پر حج کرنا' عمرہ کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے' آدمی کو اپنے اضافی مال میں سے تلاش کرنا چاہیے' خرچ کرنے والے کو اور صدقہ کرنے والے کو بھی تلاش کرنا چاہیے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: تم پر حج کرنا' عمرہ کرنا اور جہاد کرنا لازم ہے۔

9277 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، وَغَيْرِهِ قَالَ: "كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْحَجِّ وَالْجِهَادِ"

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُس نے غلط کہا ہے تم پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: تم پر حج اور جہاد کرنا لازم ہے۔

9278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْغَمَّ وَالْهَمَّ

✻✻ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کھوٹ اور غم کو ختم کر دیتا ہے''۔

9279 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَوَارِيُّ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَائَهُ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ: آلَا تُجَاهِدُ؟ فَسَكَتَ وَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ الْاِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى اَرْبَعِ دَعَائِمَ، اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا، وَاِنَّ الْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ مِنَ الْعَمَلِ الْحَسَنِ

٭٭ حواری بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک نوجوان آیا اور اُس نے کہا: آپ جہاد میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے اور اُنہوں نے اُس سے منہ پھیر لیا' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر ہے: نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' ان دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے' رمضان کے روزے رکھنا اور جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو اُس کا بیت اللہ کا حج کرنا' ویسے جہاد اور صدقہ کرنا اچھے عمل ہیں۔

9280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: " بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى ثَمَانِيَةِ اَسْهُمٍ شَهَادَةِ: اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ، وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ "

٭٭ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام کی بنیاد آٹھ چیزوں پر رکھی گئی ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (اس کے علاوہ) نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' رمضان کے روزے رکھنا' حج کرنا' نیکی کا حکم دینا' بُرائی سے منع کرنا اور وہ شخص خسارہ کا شکار ہو گیا جس کا (ان میں سے) کوئی حصہ نہ ہو۔

9281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ يَحْلِفُ عَشَرَةَ اَيْمَانٍ اَنَّ الْغَزْوَ لَوَاجِبٌ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ يَقُولُ: اِنْ شِئْتُمْ زِدْتُكُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ اَوْ اُخْبِرْتُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مَكْحُولٍ

٭٭ مکحول کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے دس مرتبہ یہ قسم اُٹھائی کہ تم لوگوں پر جہاد میں حصہ لینا لازم ہے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں مزید کہوں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' یا شاید اُن کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی کہ اُنہوں نے بھی مکحول کی زبانی یہ بات سنی۔

9282 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا وَضَعْتُمُ السُّرُوجَ فَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

٭٭ عابس بن ربیعہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم زین رکھ دو تو تم حج اور عمرہ کی طرف سفر کرو کیونکہ یہ بھی

دو جہادوں میں سے ایک ہیں۔

9283 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيهِ؟ اَلْحَجُّ

٭٭ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے جہاد کی طرف نہ کروں جس میں لڑائی نہیں ہوتی' وہ حج کرنا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو وَاَبُوهُ كَارِهٌ لَهُ

باب: آدمی کا جنگ میں حصہ لینا جبکہ اُس کا باپ اس چیز کو ناپسند کرتا ہو

9284 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اُرِيدُ الْجِهَادَ فَقَالَ: اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَفِيهِمَا جِهَادٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو۔

9285 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي جِئْتُ لِاُبَايِعَكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا

9284- صحيح البخاري' كتاب الجهاد والسير' باب الجهاد بإذن الابوين' حديث:2863' صحيح مسلم' كتاب البر والصلة والآداب' باب بر الوالدين وانهما احق به' حديث:4729' صحيح ابن حبان' كتاب البر والاحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها' ذكر ما يقوم مقام الجهاد النفل من الطاعات للمرء' حديث:319' سنن ابي داؤد' كتاب الجهاد' باب في الرجل يغزو' حديث 2180' السنن الصغرى' كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدان' حديث:3066' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الجهاد' الرجل يغزو ووالداه حيان اله ذلك' حديث:32798' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1775' السنن الصغير للبيهقي' كتاب السير' باب من لا يجب عليه الجهاد' حديث:2759' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث:6373' مسند الطيالسي' احاديث النساء' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص وابو العباس المكي عن عبد الله بن عمرو' حديث:2354' مسند ابن الجعد' شعبة' حديث:463' البحر الزخار مسند البزار' حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2093' معجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه : مقدام' حديث:9173

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُن کے پاس واپس جاؤ اور اُنہیں اُسی طرح ہنساؤ' جس طرح تم نے اُنہیں رُلایا ہے۔

9286 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اُرِيْدُ الْجِهَادَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ حَوْبَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاجْلِسْ عِنْدَهَا

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری عورت (یعنی بیوی) ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس کے پاس بیٹھ جاؤ۔

9287 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَعِنْدَهُ شَابٌّ كَانَ يَاْخُذُ بِيَدِهِ اِذَا قَامَ فَسَاَلَهُ اَنْ يَبْعَثَهُ فِي السَّرِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَرَكْتَ فِيْ اَهْلِكَ مِنْ كَهْلٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا صِبْيَةً صِغَارًا قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِمْ، فَاِنَّ فِيهِمْ مُجَاهَدًا حَسَنًا

٭٭ مسلم بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی' آپ کے ساتھ ایک نوجوان تھا جس کا ہاتھ آپ نے پکڑا ہوا تھا' جب آپ کھڑے ہوئے تو اُس نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ اُسے بھی جنگی مہم پر روانہ کریں' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: کیا تم نے اپنے گھر والوں میں کوئی بڑا چھوڑا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! صرف چھوٹے بچے

9285- صحیح ابن حبان' کتاب البر والاحسان' باب حق الوالدین' ذکر البیان بان ادخال المرء السرور علی والدیه فی اسبابه یقوم' حدیث:420' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب البر والصلة' حدیث:7319' سنن ابی داؤد' کتاب الجهاد' باب فی الرجل یغزو' حدیث:2179' سنن ابن ماجه' کتاب الجهاد' باب الرجل یغزو وله ابوان' حدیث:2779' السنن الصغرٰی' کتاب البیعة' البیعة علی الهجرة' حدیث:4114' سنن سعید بن منصور' کتاب الجهاد' باب ما جاء فیمن غزا وابواه کارهان' حدیث:2154' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب البیعة' البیعة علی الهجرة' حدیث:7531' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب السیر' البیعة علی الهجرة' حدیث:8426' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:1776' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب السیر' باب الرجل یکون له ابوان مسلمان او احدهما فلا یغزو الا' حدیث:16574' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما' حدیث:6318' مسند الحمیدی' احادیث عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه' حدیث:568' البحر الزخار مسند البزار' حدیث عبد الله بن عمرو بن العاص' حدیث:2105' شعب الایمان للبیهقی' التاسع والثلاثون من شعب الایمان' الخامس والخمسون من شعب الایمان' حدیث:7563' الادب المفرد للبخاری' باب جزاء الوالدین' حدیث:14

ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور اُن کا اچھے طریقہ سے خیال رکھنا۔

9288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْوَالِدَيْنِ إِذَا أَذِنَا فِي الْغَزْوِ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تَرَى هَوَاهُمَا فِي الْجُلُوسِ فَاجْلِسْ وَسُئِلَ مَا بِرُّ الْوَالِدَيْنِ؟ قَالَ: أَنْ تَبْذُلَ لَهُمَا مَا مَلَكْتَ، وَأَنْ تُطِيعَهُمَا فِي مَا أَمَرَاكَ بِهِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ مَعْصِيَةً

❋❋ ہشام نے حسن بصری کے حوالے سے والدین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ جنگ میں حصہ لینے کی اجازت دیدیں' تو حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تمہاری یہ رائے ہو کہ ان دونوں کی یہ خواہش ہے کہ تم گھر میں رہو تو تم رہ جاؤ۔ اُن سے دریافت کیا گیا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ کہ جو چیز تمہاری ملکیت ہے اُسے تم اُن پر خرچ کرو اور جس چیز کے بارے میں وہ تمہیں ہدایت دیں اُس میں تم اُن کی اطاعت کرو' البتہ اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہو تو حکم مختلف ہے۔

9289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَيْرٍ: هَلْ يَغْزُو الرَّجُلُ وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ ذٰلِكَ، أَوْ أَحَدُهُمَا؟ قَالَ: لَا

❋❋ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے عبیداللہ بن عمیر سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص ایسی حالت میں جنگ میں حصہ لے سکتا ہے جبکہ اُس کے والدین کو یہ بات ناپسند ہو' یا اُن میں سے کسی ایک کو یہ بات ناپسند ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

9290 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ، وَقَدْ جِئْتُكَ أَسْتَشِيرُكَ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: الْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا، ثُمَّ الثَّانِيَةُ، ثُمَّ الثَّالِثَةُ كَذٰلِكَ

❋❋ محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنگ میں حصہ لینا چاہتا ہوں' میں آپ کی خدمت میں مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری ماں ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ رہو کیونکہ جنت اُس کے پاؤں کے نیچے ہے' پھر دوسری اور تیسری بھی اسی طرح ہے۔

9291 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُقَاتِلُوا مِنْ نَاحِيَةٍ مِنْ جَبَلٍ، فَانْصَرَفَ الرِّجَالُ عَنْهُمْ، وَبَقِيَ رَجُلٌ فَقَاتَلَهُمْ، فَرَمَوْهُ فَقَتَلُوهُ، فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبَعْدَ مَا نَهَيْنَا عَنِ الْقِتَالِ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَرَكَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

❋❋ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ پہاڑ کے ایک طرف

جنگ میں حصہ لیں۔ کچھ لوگ وہاں سے مڑ گئے اور ایک شخص وہاں رہ گیا' اُس نے دشمن کے ساتھ مقابلہ کیا' دشمن نے اُسے تیر مار کر اُسے شہید کر دیا' پھر اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا ہمارے جنگ سے منع کرنے کے بعد بھی یہ وہاں رہا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے رہنے دیا' آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

9292 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا حِينَ هَزَمَنَا الْجَمَاجِمُ فَذَكَرْنَاهُ لِاَصْحَابِنَا فَقَالُوا: هٰذَا الْمَعْرُورُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ رَجُلٌ خَرَجَ مِنَ الصَّفِّ فَقُتِلَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَمُوتَ عَلٰى فِرَاشِي خَيْرٌ لِي مِنْ اَنْ اُقَاتِلَ اَمَامَ صَفٍّ يَعْنِي اَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الصَّفِّ اِلٰى جَمَاعَةِ الْعَدُوِّ يُقَاتِلُ

✵✵ شیبانی بیان کرتے ہیں: جب جماجم نے ہمیں پسپا کیا اور ہم نے اپنے ساتھیوں سے اس کا ذکر کیا' تو میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' اُن لوگوں نے کہا کہ یہ معرور بن سوید ہیں' اُس شخص نے یہ بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صف سے نکل کر جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بستر پر مر جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں صف سے آگے نکل کر لڑائی میں حصہ لوں' یعنی جو شخص صف سے نکل کر دشمن کی جماعت کی طرف چلا جاتا ہے' تاکہ وہ اُن کے ساتھ لڑائی کرے۔

9293 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ: اَلَا اَحْمِلُ عَلَيْهِمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَتَحْمِلُ لِتَقْتُلَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اجْلِسْ حَتّٰى يَحْمِلَ اَصْحَابُكَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت صف میں موجود تھے' یارسول اللہ! کیا میں اُن لوگوں پر حملہ نہ کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اُن پر اس لیے حملہ کرو گے تاکہ اُنہیں مار دو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھے رہو' جب تک تمہارے ساتھی حملہ نہیں کرتے۔

9294 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اَشَدُّ حَدِيثٍ سَمِعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَوْلُهُ فِي سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَوْلُهُ فِي اَمْرِ الْقَبْرِ، لَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكٍ قَالَ: لَا يَخْرُجُ مَعَنَا اِلَّا رَجُلٌ مُقْوٍ قَالَ: فَخَرَجَ رَجُلٌ عَلٰى بَكْرٍ لَهُ صَعْبٍ، فَصَرَعَهُ، فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: الشَّهِيدُ، الشَّهِيدُ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا اَنْ يُنَادِيَ فِي النَّاسِ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاصٍ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو سب سے شدت والی حدیث سنی ہے' وہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی اور آپ نے قبر کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی تھی' غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ کوئی بھی ایسا شخص نہ نکلے جو طاقتور جانور والا ہو۔ تو ایک شخص اپنے سرکش اونٹ کے ساتھ روانہ ہوا' اُس کے اونٹ نے اُسے نیچے گرا دیا اور وہ شخص مر گیا' تو لوگوں نے کہا: یہ شہید ہے! یہ شہید ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں کہ جنت میں نافرمان شخص داخل نہیں ہوگا۔

9295 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ رَاَى الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ، وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ يَعْنِیْ غَشَوْكُمْ

٭٭ ابراہیم بن مالک بن ابوحمزہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم مشرکین کو دیکھو کہ وہ تم پر حملہ آور ہو رہے ہیں تو تم لوگوں نے انہیں تیر مارنے ہیں تم نے تلواریں اُس وقت تک نہیں نکالنی ہیں جب تک وہ تمہارے بالکل قریب نہیں پہنچ جاتے۔

9296 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْعَدُوِّ: وَلَا يُقَاتِلُ اَحَدٌ مِنْكُمْ، فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَمَى الْعَدُوَّ وَقَاتَلَهُمْ، فَقَتَلُوْهُ، فَقِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْتُشْهِدَ فُلَانٌ فَقَالَ: اَبَعْدَ مَا نَهَيْتُ عَنِ الْقِتَالِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاصٍ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا' آپ اُس وقت دشمن کا سامنا کیے ہوئے تھے: تم میں سے کوئی بھی شخص ابھی لڑائی شروع نہ کرے۔ اُن میں سے ایک شخص نے دشمن کی طرف تیر پھینکا اور اُن کے ساتھ لڑائی شروع کر دی' دشمن نے اُسے مار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: فلاں شخص شہید ہو گیا ہے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا میرے لڑائی سے منع کرنے کے بعد اُس نے ایسا کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی نافرمان شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابُ الطَّعَامِ يُؤْخَذُ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین سے ملنے والے اناج کا حکم

9297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا يُؤْخَذُ الطَّعَامُ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ اِلَّا بِاِذْنِ الْاِمَامِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِنْ اَذِنَ لَهُ الْاِمَامُ فَاَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا فَبَاعَهُ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَفِيْهِ الْخُمُسُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: دشمن کی سرزمین سے اناج حاصل نہیں کیا جائے گا' البتہ امام کی اجازت سے ایسا کیا جا سکتا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: اگر امام آدمی کو اجازت دے دیتا ہے' اور آدمی اُس اناج کو حاصل کر کے اُسے فروخت کر دے تو اُس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

9298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِیْ اَخْذِ الطَّعَامِ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ: كَانُوْا يُرَخِّصُوْنَ لَهُمْ فِی الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ مَا لَمْ يَعْقِدُوْا بِهٖ مَالًا

٭٭ ابراہیم نخعی نے دشمن کی سرزمین سے اناج حاصل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ پہلے لوگوں نے لوگوں کو اناج حاصل کرنے اور چارہ حاصل کرنے کی رخصت دی تھی جبکہ وہ اس کے ذریعہ مال اکٹھا کرنے والے نہ ہوں۔

9299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الدُّرَيْكِ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَسْتَزِلُّونِيْ عَنْ دِينِي، وَلَا وَاللّٰهِ لَاَمُوتَنَّ وَاَنَا عَلٰى دِينِي، مَا بِيعَ مِنْهُ بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ مِنْ طَعَامٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَفِيهِ خُمُسُ اللّٰهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ

٭٭ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مجھے میرے دین کے حوالے سے لغزش کا شکار کردیں' جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ایسی حالت میں مروں گا کہ میں اپنے دین پر ثابت قدم ہوں گا' اس اناج میں سے' یا اناج کے علاوہ کسی چیز میں سے جو بھی چیز سونے یا چاندی کے عوض میں فروخت کی جائے تو اللہ تعالیٰ کا خمس اور مسلمانوں کا حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

9300 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، اَنَّ سَلْمَانَ "اُتِيَ بِسَلَّةٍ فِيهَا خُبْزٌ وَجُبْنٌ، يَعْنِي وَمَالٌ قَالَ: فَرَفَعَ الْمَالَ، وَاَكَلَ الْخُبْزَ وَالْجُبْنَ"،

٭٭ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک توڑا لایا گیا جس میں روٹیاں اور پنیر تھا اور مال بھی تھا تو انہوں نے مال اُٹھالیا اور روٹی اور پنیر کھالیا۔

9301 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ سَلْمَانَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

9302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِذَا كَانُوا بِاَرْضِ الْعَدُوِّ، اَكَلُوا فَاِذَا قَدِمُوا بِهِ اَرْضَ الْمُسْلِمِينَ دَفَعُوهُ اِلَى الْاِمَامِ، وَلَا يَبِيعُوهُ فِي اَرْضِ الْعَدُوِّ، فَاِنْ بَاعُوهُ بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَفِيهِ الْخُمُسُ

٭٭ سفیان بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ جب مسلمان دشمن کی سرزمین پر موجود ہوں تو وہ کھا سکتے ہیں اور جب وہ اُسے (یعنی اناج کو) مسلمانوں کی سرزمین پر لے آئیں تو اُسے امام کے سپرد کردیں گے' البتہ وہ دشمن کی سرزمین پر اُسے فروخت نہیں کرسکتے' اگر وہ اُسے سونے یا چاندی کے عوض میں فروخت کردیتے ہیں' تو اس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

9303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى: رَجُلٌ حَمَلَ اِلَى اَهْلِهٖ طَعَامًا قَالَ: لَا بَاسَ بِذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ سے کہا: ایک شخص اناج اُٹھا کر اپنے گھر لے جاتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

9304 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ: لَمْ

يُخَمَّسِ الطَّعَامُ يَوْمَ خَيْبَرِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر اناج کا خمس وصول نہیں کیا گیا تھا۔

9305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا كُنْتُمْ تُصِيبُونَ فِي الطَّرِيقِ؟ قَالَ: التِّبْنُ وَالْحَطَبُ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلُ يَمُرُّ بِالثِّمَارِ؟ قَالَ: يَأْكُلُ وَلَا يَحْمِلُ

٭٭ کہمس بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: آپ لوگ راستہ میں کیا چیز حاصل کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: چارہ اور لکڑیاں میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص پھلوں کے پاس سے گزرتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ کھالے گا' لیکن اُٹھا کر نہیں لے جائے گا۔

9306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: لَا يَبْقَى الطَّعَامُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ، وَلَا يُسْتَأْذَنُ فِيهِ الْأَمِيرُ، يَأْخُذُهُ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ، إِلَّا أَنْ يَنْهَى الْأَمِيرُ عَنْهُ، فَيُتْرَكُ بِنَهْيِهِ، فَإِنْ بَاعَ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا بِوَرِقٍ أَوْ ذَهَبٍ فَلَا يَحِلُّ لَهُ، هُوَ حِينَئِذٍ مِنَ الْغَنَائِمِ قَالَ: هَذِهِ السُّنَّةُ وَالْحَقُّ عِنْدَنَا "

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: دشمن کی سرزمین پر کھانا باقی نہیں رہے گا اور اس کے بارے میں امیر سے اجازت نہیں لی جائے گی' جو شخص اُس کے پاس پہلے پہنچ جائے گا' وہ حاصل کرلے گا' البتہ اگر امیر اس سے منع کر دیتا ہے تو اُس کے منع کرنے کی وجہ سے اسے ترک کر دیا جائے گا' اگر کوئی شخص اُس اناج کو چاندی یا سونے میں سے کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیتا ہے' تو یہ اُس کے لیے جائز نہیں ہوگا' اس صورت میں مالِ غنیمت کا حصہ شمار ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سنت ہے اور ہمارے نزدیک لازم بھی یہی ہے۔

9307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَمَّا يَجِدُ السَّرِيَّةُ فِي مَطَامِيرِ الرُّومِ قَالَ: أَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالثِّيَابُ وَالطَّعَامُ، فَيُطْرَحُ فِي الْمَغَانِمِ، أَمَّا مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ وَإِنْ كَثُرَ، زَيْتٍ، أَوْ سَمْنٍ، أَوْ عَسَلٍ، فَهُوَ لِتِلْكَ السَّرِيَّةِ، دُونَ الْجَيْشِ يَأْكُلُونَ وَيُهْدُونَ، وَلَا يَبِيعُونَ

٭٭ خالد بن ابوعمر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کیا جو کسی جنگی مہم کے افراد روم کی سرزمین پر زیرِ زمین گوداموں سے حاصل کرتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک سونے' چاندی' کپڑوں اور اناج کا تعلق ہے تو اُسے مالِ غنیمت میں جمع کروایا جائے گا اور جو چیز کھانے کی ہے تو اگرچہ وہ زیادہ ہو' جیسے زیتون ہے' گھی ہے یا شہد ہے' تو وہ اُس پورے لشکر کے لیے ہوگا' بڑے لشکر کے لیے نہیں ہوگا' وہ خود کھائیں گے' تحفہ کے طور پر دیں گے' لیکن اُسے فروخت نہیں کریں گے۔

9308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ، أَنَّهُ قَالَ لِلْحَسَنِ: أَيَحْمِلُ الرَّجُلُ عَلَى الْعَدُوِّ أَوْ يَكُونُ فِي الصَّفِّ؟ قَالَ: بَلْ يَكُونُ فِي الصَّفِّ فَإِذَا نَهَضُوا فَانْهَضْ مَعَهُمْ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: كُنْ فِي الصَّفِّ، فَاِذَا حَمَلَ الْمُسْلِمُونَ فَاحْمِلْ مَعَهُمْ

٭٭ کہمس بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بصری سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص دشمن پر حملہ کرسکتا ہے' یا وہ صف میں موجود رہے گا؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ وہ صف میں موجود رہے گا' جب مسلمان حملہ کرنے کے لیے بڑھیں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ اُٹھ جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم صف میں موجود رہو' جب مسلمان حملہ کریں گے تو تم بھی اُن کے ساتھ حملہ کرنا۔

9309 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَاَبِي عَوْنٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَمَّا يُصِيبُ السَّرِيَّةَ مِنْ اَطْعِمَةِ الرُّومِ قَالَ لَهُمْ: يَاْكُلُونَ وَيَرْجِعُونَ بِهِ اِلَى اَهْلِيهِمْ، فَاِنْ بَاعُوا مِنْهُ شَيْئًا فَفِيهِ الْخُمُسُ، وَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ

٭٭ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کسی چھوٹی مہم کو رومیوں کا کھانا ملتا ہے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے فرمایا: وہ لوگ اسے کھائیں گے اور اپنے گھر والوں کے پاس واپس بھی لے کر جائیں گے' لیکن اگر وہ اس میں سے کسی چیز کو فروخت کر دیتے ہیں' تو اس میں خمس کی ادائیگی لازم ہو گی اور اس اناج میں وہ سب لوگ برابر کی حیثیت رکھیں گے۔

بَابُ هِبَةِ الْاِمَامِ

باب: امام کا ہبہ کرنا

9310 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ: اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا فِي غَزْوَةِ خَيْبَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَنَائِمُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِنِي هَذِهِ لِكُبَّةِ غَزْلٍ - اَشُدُّ بِهَا عَظْمَ رِجْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا نَصِيبِي مِنْهَا فَهُوَ لَكَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' مالِ غنیمت نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود تھے' اُس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ یہ سوت کے کپڑے کا ٹکڑا مجھے عطا کر دیں! میں اس کے ذریعہ اپنی ٹانگ کی ہڈی کو باندھ لوں گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو میرا حصہ ہے' وہ تمہارا ہوا۔

9311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: لَا يَهَبُ الْاَمِيرُ مِنَ الْغَنَائِمِ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهِ، اِلَّا اَنْ يَجْعَلَ لِدَلِيلٍ اَوْ رَاعٍ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: امیر مالِ غنیمت میں سے کسی بھی چیز کو ہبہ نہیں کرے گا' البتہ اُس کے مالک کی اجازت سے کرسکتا ہے' یا پھر وہ کسی راستہ بتانے والے یا چرواہے کو کچھ دے سکتا ہے۔

9312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: اَنَّ اَنَسًا كَانَ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

اَبِيْ بَكْرَةَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَاَصَابُوا سَبْيًا، فَاَرَادَ اَنْ يُعْطِيَهٗ مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ اَنْ تُقَسَّمَ، فَقَالَ اَنَسٌ: لَا، وَلٰكِنِ اقْسِمْ وَاَعْطِنِيْ مِنَ الْخُمُسِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: لَا، اِلَّا مِنْ جَمِيعِ الْغَنَائِمِ، فَاَبٰى اَنَسٌ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ، وَاَبٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنْ يُعْطِيَهٗ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ، عبید اللہ بن ابوبکرہ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے' ان لوگوں کو قیدی حاصل ہوئے تو عبید اللہ نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اُن قیدیوں میں سے تقسیم سے پہلے کوئی قیدی عطا کر دے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم تقسیم کرو اور مجھے خمس میں سے دے دینا۔ عبید اللہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ تمام مال غنیمت میں سے دوں گا۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عبید اللہ نے خمس میں سے اُنہیں کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

بَابُ السِّهَامِ لِلْخَيْلِ

باب: گھوڑے کے حصوں کا بیان

9313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنِ ابْنِ الْاَقْمَرِ، اَوْ عَنْ اَبِيهِ، وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْاَقْمَرِ قَالَ: اَغَارَتِ الْخَيْلُ بِالشَّامِ فَاَدْرَكَتِ الْعِرَابُ مِنْ يَوْمِهَا، وَاَدْرَكَتِ الْكَوَادِنُ مِنْ ضُحَى الْغَدِ، فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ اَبِيْ حَمْصَةَ الْهَمْدَانِيُّ وَهُوَ عَلَى النَّاسِ: لَا اَجْعَلُ سَهْمَ مَنْ اَدْرَكَ كَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ، فَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ عُمَرُ: هَبِلَتِ الْوَادِعِيَّ اُمُّهٗ، لَقَدْ اَذْكَرَتْ بِهٖ اُمْضُوهَا عَلٰى مَا قَالَ

✵✵ اقمر بیان کرتے ہیں: کچھ گھڑ سواروں نے شام میں ایک جگہ حملہ کیا تو عربی گھوڑے اُسی دن پہنچ گئے اور ترکی گھوڑے اگلے دن چاشت کے وقت ملے' تو منذر بن ابوحمصہ ہمدانی جو لوگوں کے امیر تھے' اُنہوں نے کہا: جس شخص نے اسے پایا ہے' میں اُس شخص کا حصہ اُس کی مانند نہیں بناؤں گا' جس نے نہیں پایا۔ اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: وادعی کی ماں اسے روئے میں نے اسے ایسا ہی پایا ہے جو اس نے کہا ہے اسے تم برقرار رکھو۔

9314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: لَا سَهْمَ اِلَّا لِفَرَسَيْنِ، وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ مِائَةُ فَرَسٍ

✵✵ مکحول فرماتے ہیں: حصہ صرف دو گھوڑوں کو ملے گا' اگرچہ کسی شخص کے ساتھ ایک سو گھوڑے ہوں۔

9315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا سَهْمَ اِلَّا لِفَرَسَيْنِ، اِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ اَفْرَاسٌ فَيَكُونُ لِفَرَسَيْنِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ، وَسِهَامُ الْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنَ سَوَاءٌ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: حصہ صرف دو گھوڑوں کو ملے گا' جب ایک آدمی کے ساتھ کئی گھوڑے ہوں' تو دو گھوڑوں کو

چار حصے مل جائیں گے اور آدمی کو ایک حصہ مل جائے گا' گھوڑے اور ترکی گھوڑے کا حصہ برابر ہوگا۔

9316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا سَهْمَ مِنَ الْخَيْلِ اِلَّا لِفَرَسَيْنِ، وَاِنْ كَانَ مَعَهُ اَلْفُ فَرَسٍ اِذَا دَخَلَ بِهَا اَرْضَ الْعَدُوِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ

❊❊ مکحول نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑوں میں سے صرف دو گھوڑوں کو حصہ ملے گا' اگرچہ کسی شخص کے ساتھ ایک ہزار گھوڑے ہوں' جب آدمی اُنہیں ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین میں داخل ہو جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر گھڑسوار کو دو حصے اور پیدل شخص کو ایک حصہ عطا کیا تھا۔

9317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ: اُسْهِمَ لَهُ فِي اِمَارَةِ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ لِفَرَسَيْنِ لَهُمَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَلَهُ سَهْمٌ

❊❊ ہانی بن ہانی بیان کرتے ہیں: سعید بن عثمان کے عہد حکومت میں اُنہیں اُن کے دو گھوڑوں کے چار حصے ملے تھے اور اُن کا ایک حصہ ملا تھا۔

9318 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ: اَنَّ الْخَيْلَ وَالْبَرَاذِينَ سَوَاءٌ اَحْسَبُهُ رَفَعَهُ

❊❊ مکحول بیان کرتے ہیں: گھوڑے اور ترکی گھوڑے کا حصہ برابر ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے۔

9319 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، اَحْسَبُهُ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ الْعَرَبِيِّ سَهْمَيْنِ، وَلِفَارِسِهِ سَهْمًا يَوْمَ خَيْبَرٍ قَالَ يَزِيدُ: فَحَدَّثْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَبِلَهُ

❊❊ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عربی گھوڑے کے دو حصے اور اُس کے سوار کا ایک حصہ مقرر کیا تھا' یہ غزوۂ خیبر کے موقع کی بات ہے۔

یزید بیان کرتے ہیں: میں نے معاویہ بن ہشام کو یہ حدیث بیان کی تو اُنہوں نے اسے قبول کر لیا۔

9320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھڑسوار کے دو حصے اور پیادہ کا ایک حصہ مقرر کیا تھا۔

9321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: اِنْ اَدْرَبَ الرَّجُلُ

بِاَفْرَاسٍ كَانَ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَانِ قُلْتُ: وَاِنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا الْعَدُوَّ؟ قَالَ: نَعَمْ اَدْرَبَ: يَعْنِي دَخَلَ بِهَا اَرْضَ الْعَدُوِّ "

* * سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کئی گھوڑے ساتھ لے کر جائے' تو اُس کے ہر گھوڑے کو دو حصے ملیں گے۔ میں نے کہا: خواہ اُس نے اس پر دشمن سے جنگ کی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) لفظ ادرب کا مطلب ہے: اُسے ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین میں داخل ہونا

9322 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ جَعَلَ لِلْفَرَسِ الْمُقْرِفِ سَهْمًا وَلِلرَّجَالَةِ سَهْمًا

* * معمر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے کم تیز رفتار گھوڑے کا ایک حصہ اور پیادہ شخص کا ایک حصہ مقرر کیا تھا۔

9323 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ فَرَسًا يَوْمَ النَّضِيرِ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ، وَقَسَمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لِمِئَتَيْ فَرَسٍ، لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ قُلْتُ: وَاِنْ قَاتَلَ

* * صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بنونضیر کے موقع پر تیس گھڑسواروں میں سے ہر ایک گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے' آپ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر دو سو گھوڑوں کو حصہ دیا تھا' جن میں سے ہر گھوڑے کے دو حصے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اگرچہ اُنہوں نے جنگ میں حصہ لیا ہو؟ (اس کا جواب متن میں مذکور نہیں ہے)

9324 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ: اَنَّ الزُّبَيْرَ حَضَرَ خَيْبَرَ بِفَرَسَيْنِ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةَ اَسْهُمٍ "

* * مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں دو گھوڑوں کے ساتھ شریک ہوئے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں پانچ حصے عطا کیے تھے۔

9325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: كَتَبَ اَبُوْ مُوْسَى اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَانَ فِي الْخَيْلِ الْعِرَابِ مَوْتٌ وَشِدَّةٌ، ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَهَا اَشْيَاءُ لَيْسَتْ تَبْلُغُ مَبَالِغَ الْعِرَابِ بَرَاذِيْنُ وَاَشْبَاهُهَا، فَاُحِبُّ اَنْ تَرَى فِيهَا رَاْيَكَ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: اَنْ يُسْهِمَ لِلْفَرَسِ الْعَرَبِيِّ سَهْمَانِ، وَلِلْمُقْرِفِ سَهْمٌ، وَلِلْبَغْلِ سَهْمٌ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ عربی گھوڑوں میں موت اور شدت ہوتی ہے' پھر اُس کے بعد کچھ اشیاء ہیں' ترکی گھوڑے وہاں تک نہیں پہنچ سکتے جہاں تک عربی گھوڑے پہنچتے ہیں' تو میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ آپ اس بارے میں اپنی رائے بیان کریں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ وہ عربی گھوڑے کو دو حصے دیں اور کم تیز رفتار گھوڑے کو ایک حصہ دیں اور خچر کو ایک حصہ دیں۔

بَابُ سَهْمِ الْمَوْلُودِ

باب: نومولود بچہ کا حصہ

9326 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ عُثْمَانَ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: يُعْمَلُ بِهٖ فِينَا وَيَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ وَلَدٌ بَعْدَمَا يَخْرُجُ مِنْ اَرْضِ الْمُسْلِمِينَ، وَاَرْضِ الصُّلْحِ، فَاِنَّ لِذٰلِكَ الْمَوْلُودِ سَهْمًا قَالَ: وَسَمَّوُا الرَّجُلَ الَّذِي قَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلَدِهٖ

٭٭ ابوعثمان بن یزید نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: جب کسی شخص کا مسلمانوں کی سرزمین سے نکلنے کے بعد بچہ پیدا ہوتا' تو اُس نومولود بچہ کا بھی حصہ ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے اُس شخص کا نام بھی بیان کیا تھا' جس کے بچہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا (کہ اُس کے بچہ کو بھی حصہ ملے گا)۔

بَابُ سَهْمِ الرَّجُلِ يَمُوتُ بَعْدَمَا يُدْرِكُ اَرْضَ الْعَدُوِّ

باب: جو شخص دشمن کی سرزمین پر پہنچ جانے کے بعد انتقال کر جائے' اُس کے حصہ کا حکم

9327 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ عُثْمَانَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: يُعْمَلُ بِهٖ فِينَا وَيَرْفَعُونَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ بَعْدَمَا يَدْخُلُ اَرْضَ الْعَدُوِّ، وَيَخْرُجُ مِنْ اَرْضِ الْمُسْلِمِينَ، وَاَرْضِ الصُّلْحِ فَاِنَّ سَهْمَهُ لِاَهْلِهٖ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوعثمان بن یزید نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسلمانوں کی سرزمین سے اور صلح کی سرزمین سے نکل کر دشمن کی سرزمین میں داخل ہو جائے اور وہاں داخل ہونے کے بعد انتقال کر جائے' تو اُس کا حصہ اُس کے اہلِ خانہ کو ملے گا''۔

بَابُ سُهْمَانِ اَهْلِ الْعَهْدِ

باب: ذمیوں کے حصہ کا حکم

9328 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: كَانَ يَهُودُ يَغْزُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسْهِمُ لَهُمْ كَسِهَامِ الْمُسْلِمِينَ،

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کچھ جنگوں میں حصہ لیا' تو آپ نے اُنہیں بھی مسلمانوں کے حصہ کی مانند حصہ عطا کیا۔

9329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

9330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُشْرِكِينَ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مَا لَهُمْ مَعَ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ لَهُمْ: مَا صَالَحُوا عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَهُمْ

٭٭ امام شعبی کے بارے میں جابر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اُن مشرکین کے بارے میں دریافت کیا' جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ اُنہیں کیا ملے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہیں وہ ملے گا' جس پر اُنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کیا تھا' جس میں یہ کہا گیا تھا کہ اگر تم ہمارے ساتھ جنگ میں حصہ لو گے' تو تمہیں یہ یہ کچھ ملے گا' تو اُنہیں وہ کچھ مل جائے گا۔

بَابُ النَّفْلِ

باب: عطیہ کا حکم

9331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ

٭٭ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک جنگ میں) شریک ہوا تو آپ نے ایک تہائی حصہ نفل (یعنی عطیہ یا انعام) کے طور پر عطا کیا۔

9332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ: اَنَّ حَبِيبَ بْنِ مَسْلَمَةَ وَكَانَ مَرِيضًا كَانَ يُنَفِّلُ السَّرَايَا حِينَ يَبْدَأُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے' وہ خمس کے بعد جب ثلث کا آغاز کرتے تھے' تو مہم میں حصہ لینے والوں کو نفل (عطیہ یا انعام) دیا کرتے تھے۔

9333 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ

٭٭ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے بعد ثلث کو نفل (عطیہ یا انعام) کے طور پر عطا کرتے تھے۔

9334 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي مَبْدَئِهِ الرُّبُعَ، وَاِذَا قَفَلَ الثُّلُثَ

٭٭ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز

میں ایک چوتھائی حصہ اور واپسی پر ایک تہائی حصہ نفل (عطیہ یا انعام یا اضافی ادائیگی) کے طور پر دیا کرتے تھے۔

9335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا، ثُمَّ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بَعِيرًا بَعِيرًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگی مہم میں شریک ہوئے، تو ہمارے حصہ میں گیارہ گیارہ اونٹ ہر ایک شخص کے حصہ میں آئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ایک ایک اونٹ مزید انعام کے طور پر بھی دے دیا۔

9336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَكُنْتُ فِيهِمْ، فَأَصَبْنَا إِبِلًا كَثِيرًا، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا، ثُمَّ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت میں ایک جنگی مہم روانہ کی، میں بھی اُس میں شامل تھا، ہمیں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے، تو ہم میں سے ہر شخص کا حصہ گیارہ اونٹوں تک پہنچ گیا، اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو ایک ایک اونٹ مزید انعام کے طور پر عطا کیا۔

9337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُنَفِّلُونَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ، حَتَّى إِذَا كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ أَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَلَمْ يَزَلْ يُعْمَلُ بِهِ بَعْدُ "

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو ایک تہائی سے زیادہ نفل کے طور پر دے دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے یہ خط میں لکھا کہ ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہائی سے زیادہ حصہ نفل کے طور پر عطا کیا ہو۔ اُس کے بعد مسلسل اس بات پر عمل ہو رہا ہے۔

بَابُ الْعَسْكَرِ يَرُدُّ عَلَى السَّرَايَا، وَالسَّرَايَا تَرُدُّ عَلَى الْعَسْكَرِ

باب: جب کوئی بڑا لشکر چھوٹی مہم کے ساتھ جا ملے، یا جب چھوٹی مہمات بڑے لشکر کے ساتھ جا ملیں

9338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا خَرَجَتِ السَّرِيَّةُ بِإِذْنِ الْأَمِيرِ فَمَا أَصَابُوا مِنْ شَيْءٍ خَمَّسَهُ الْإِمَامُ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِتِلْكَ السَّرِيَّةِ، وَإِذَا خَرَجُوا بِغَيْرِ إِذْنِهِ خَمَّسَهُ الْإِمَامُ، وَكَانَ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَيْشِ كُلِّهِمْ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی چھوٹی مہم حاکمِ وقت کی اجازت سے نکلے، تو اُنہیں جو کچھ بھی ملے گا، امام اُس

میں سے خمس وصول کرے گا اور جو باقی بچے گا' وہ اس مہم میں حصہ لینے والوں کے لیے ہوگا اور جب وہ امام کی اجازت کے بغیر نکلے ہوں' تو امام اُن سے خمس وصول کرے گا اور جو کچھ باقی بچے گا' وہ بڑے لشکر میں تقسیم ہوگا۔

9339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قُلْتُ: اَلْاِمَامُ يَبْعَثُ السَّرِيَّةَ فَيُصِيبُوا الْمَغْنَمَ؟ قَالَ: اِنْ شَاءَ الْاِمَامُ خَمَّسَهُ، وَاِنْ شَاءَ نَفَّلَهُمْ كُلَّهُ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ جب امام کسی چھوٹی مہم کو روانہ کرے اور اُنہیں مالِ غنیمت حاصل ہو' تو اگر امام چاہے تو اُس میں سے خمس وصول کرے اور اگر چاہے تو سب کچھ اُنہیں انعام کے طور پر دیدے۔

9340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: الْعَسْكَرُ يَرُدُّ عَلَى السَّرَايَا، وَالسَّرَايَا تَرُدُّ عَلَى الْعَسْكَرِ

✵✵ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: بڑا لشکر' چھوٹی مہمات کو اور چھوٹی مہمات' بڑے لشکر کو (مالِ غنیمت) لوٹائیں گے۔

بَابُ لَا نَفَلَ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ، وَلَا نَفَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: انعام صرف خمس میں سے دیا جائے گا اور سونے یا چاندی میں انعام نہیں دیا جائے گا

9341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا نَفَلَ فِيْ غَنَائِمِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا فِيْ خُمُسِ الْخُمُسِ

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے صرف خمس کے پانچویں حصہ میں سے انعام دیا جائے گا۔

9342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا كَانُوْا يُنَفِّلُوْنَ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جو کچھ اضافی طور پر انعام کے طور پر دیا جاتا ہے' وہ خمس میں سے دیا جائے گا۔

9343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ اَمِيْرًا مِنَ الْاُمَرَاءِ اَرَادَ اَنْ يُنَفِّلَهُ قَبْلَ اَنْ يُخَمِّسَهُ، فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهُ حَتّٰى يُخَمِّسَهُ

✵✵ ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک امیر نے خمس سے پہلے اُنہیں انعام دینے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا' جب تک اُس میں سے خمس نہیں نکال لیا جاتا۔

9344 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَخْبَرَهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُنَفِّلُ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صرف خمس میں سے اضافی انعام دیا کرتے تھے۔

9345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: لَا نَفْلَ حَتَّى يُقَسَّمَ الْخُمُسُ، وَلَا نَفْلَ حَتَّى يُقَسَّمَ اَوَّلُ الْمَغْنَمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: انعام صرف اُس وقت دیا جائے گا' جب خمس تقسیم ہو جائے اور انعام اُس وقت تک نہیں دیا جا سکتا' جب تک مالِ غنیمت کا ابتدائی حصہ اہلِ ایمان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق تقسیم نہ ہو جائے۔

9346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: لَا نَفْلَ اِلَّا فِي عَيْنٍ مَعْلُومٍ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں: انعام سونے یا چاندی (کی شکل میں) نہیں دیا جائے گا۔

9347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: لَا نَفْلَ فِي اَوَّلِ شَيْءٍ يُصَابُ مِنَ الْمَغَانِمِ قَالَ: مَعْلُومٌ ذٰلِكَ، يُعْمَلُ بِهٖ فِيمَا مَضَى حَتَّى الْيَوْمِ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مالِ غنیمت میں سے جو پہلے چیز حاصل ہوتی ہے اُس میں انعام نہیں دیا جائے گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات طے شدہ ہے اور گزرے ہوئے زمانوں سے لے کر آج تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔

بَابُ الْمَتَاعِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ، ثُمَّ يَجِدُهُ صَاحِبُهُ

باب: جب کوئی سامان دشمن کے ہاتھ لگ جائے اور پھر اُس سامان کا مالک اُسے پالے

9348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا اَحْرَزَهُ الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ اَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَهُوَ لَهُمْ مَا لَمْ يَكُنْ حُرًّا، اَوْ مُعَاهِدًا لَا يُرَدُّ اِلٰى صَاحِبِهٖ،

✵✵ امام زہری بیان کرتے ہیں: مشرکین جس چیز پر قبضہ کر لیتے ہیں اور پھر مسلمانوں کو وہ چیز حاصل ہو جاتی ہے تو وہ مسلمانوں کو ملے گی' جبکہ اُس کا مالک کوئی آزاد اور ذمی شخص نہ ہو' وہ چیز اُس کے مالک کو لوٹائی نہیں جائے گی۔

9349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

✵✵ حسن بصری کی اس بارے میں وہی رائے ہے' جو زہری کی ہے۔

9350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَتَاعُ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُفِيئُهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ يَكُنْ مَضَتْ فِيهِ سُنَّةٌ رُدَّ اِلَيْهِ اَحَبُّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ فَاِنْ قُسِمَ فَلَا شَيْءَ لَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسلمانوں کا کوئی سامان دشمن حاصل کر لیتا ہے' پھر اللہ

تعالیٰ وہی سامان مسلمانوں کو مالِ فئے کے طور پر عطا کر دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر اس بارے میں پہلے طریقہ رائج نہ ہو چکا ہوتا' تو اس کے مالک کو وہ مال لوٹا دینا' میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوتا' جبکہ مالِ غنیمت تقسیم نہ ہوا ہو' لیکن اگر وہ تقسیم ہو چکا ہو' تو پھر اُس کے مالک کو کوئی چیز نہیں ملے گی۔

9351 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ مَا اَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَهُوَ لِلْمُسْلِمِينَ يَقْتَسِمُونَهُ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ دشمن جس چیز پر قبضہ کر لیتا ہے' تو وہ مسلمانوں کی عمومی ملکیت ہوگی' وہ آپس میں اسے تقسیم کریں گے۔

9352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: يَزْعُمُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ذَهَبَ الْعَدُوُّ بِفَرَسِهِ، فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ وَجَدَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَرَسَهُ، فَرَدَّهُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا دشمن لے گئے' پھر جب دشمن پسپا ہوا' تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اُن کے گھوڑے کو پالیا' تو اُسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کر دیا۔

9353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَبَقَ لِي غُلَامٌ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدُّوهُ اِلَيَّ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جنگِ یرموک کے موقع پر میرا ایک غلام مفرور ہو کر چلا گیا' پھر مسلمانوں نے اُس پر قابو پالیا' تو اُنہوں نے وہ غلام مجھے واپس کر دیا۔

9354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا عُرِفَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ، فَاِنَّهُ يَرُدُّهُ اِلٰى اَهْلِهِ، وَمَا لَمْ يُعْرَفْ حَتّٰى تَجْرِيَ فِيهِ السِّهَامُ لَمْ يَرُدُّوهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تقسیم سے پہلے جس چیز کی شناخت ہو جائے تو وہ اُس کے مالک کو واپس لوٹا دی جائے گی اور جس چیز کی شناخت نہ ہو سکے یہاں تک کہ وہ حصوں میں تقسیم ہو جائے تو پھر وہ لوگ اسے واپس نہیں کریں گے۔

9355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ قَتَادَةَ، وَمَا اَدْرِي لَعَلِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ فَيْءُ الْمُسْلِمِينَ لَا يُرَدُّ

٭٭ قتادہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: یہ چیز مسلمانوں کے مالِ غنیمت کا حصہ شمار ہوگی' اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

9356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: يُرَدُّ اِنْ عُرِفَ قَبْلَ الْقَسْمِ اَوْ بَعْدِهِ "

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہلِ کوفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ تقسیم سے پہلے یا تقسیم کے بعد اگر اس کی شناخت ہو جاتی ہے تو (یہ اُس کے مالک کو) واپس کر دی جائے گی۔

9357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ يَرُدُّ عَلٰى اَخِيهِ

* * حکم بیان کرتے ہیں: مسلمان شخص اپنے بھائی کو وہ چیز لوٹا دے گا۔

9358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ: اَنَّ الْعَدُوَّ اَصَابُوا نَاقَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْعَدُوِّ فَعَرَفَهَا صَاحِبُهَا، وَاَقَامَ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةَ، فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ الثَّمَنَ الَّذِي اشْتَرَاهَا بِهِ مِنَ الْعَدُوِّ، وَاِلَّا خَلّٰى بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمُشْتَرِي

* * تمیم بن طرفہ بیان کرتے ہیں: دشمنوں نے ایک مسلمان شخص کی اونٹنی پکڑ لی پھر ایک مسلمان شخص نے دشمن سے اُسے خرید لیا' پھر اُس کے مالک نے اُسے پہچان لیا اور اس پر ثبوت بھی پیش کر دیئے' وہ دونوں اپنا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ جس شخص نے اس اونٹنی کو دشمن سے خریدا تھا' دوسرا شخص اُس کی قیمت اُسے لوٹا دے گا' ورنہ پھر وہ اونٹنی خریدار کے پاس ہی رہے گی۔

9359 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا اَصَابَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ اَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ، فَاِنْ اَصَابَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ اَنْ تَجْرِيَ عَلَيْهِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ، وَاِنْ جَرَتْ عَلَيْهِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ، فَلَا سَبِيلَ اِلَيْهِ اِلَّا بِالْقِيمَةِ

* * مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشرکین' مسلمانوں کا جو مال حاصل کر لیتے ہیں اور اُس کے بعد وہ مال مسلمانوں کو مل جاتا ہے' تو اگر تو حصوں کی تقسیم سے پہلے اُس کے مالک تک وہ مال پہنچ جاتا ہے تو وہ اُس کا زیادہ حقدار ہوگا' لیکن اگر مسلمانوں کا حصہ اُن پر تقسیم ہو جاتا ہے تو پھر وہ اسے حاصل نہیں کر سکتا' البتہ قیمت دے کر حاصل کر سکتا ہے۔

9360 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدٍ: اَنَّ رَجُلَيْنِ احْتَكَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ فِي اَمَةٍ سُبِيَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَحَقُّ مَنْ رَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِ اَخُوهُ قَالَ الْآخَرُ: اِنَّهَا قَدْ حَبِلَتْ مِنِّي فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَعْتِقْهَا، قَضَاءُ الْاَمِيرِ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ".

* * محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک کنیز کے بارے میں اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا' وہ مسلمانوں کی کنیز تھی جو قید ہو گئی' پھر ایک شخص نے دشمن سے اُسے خرید لیا' تو قاضی شریح نے یہ کہا: مسلمان شخص کی چیز اسے واپس کرنے کا سب سے زیادہ حق دار اس کا بھائی ہوتا ہے' تو دوسرے شخص نے یہ کہا: یہ کنیز مجھ سے حاملہ ہو چکی ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم اسے آزاد کر دو' امیر کا یہی فیصلہ ہے' یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ ہے۔

9361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین سے منقول ہے۔

9362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ مُكَاتِبًا اَسَرَهُ الْعَدُوُّ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ رَجُلٌ، فَسَالَ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ عَنْهُ عَلِيًّا، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلْ فِيهَا يَا بَكْرَ بْنَ قِرْوَاشٍ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِ افْتَكَّهُ سَيِّدُهُ فَهُوَ عَلٰى بَقِيَّةِ كِتَابَتِهٖ، وَاِنْ اَبٰى سَيِّدُهُ اَنْ يَفُكَّهُ فَهُوَ لِلَّذِى اشْتَرَاهُ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مکاتب غلام کو دشمن نے قید کر لیا' پھر ایک شخص نے اُسے خرید لیا تو ایسے غلام کے بارے میں بکر بن قرواش نے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بکر بن قرواش! تم اُس کے بارے میں فیصلہ دو! تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے رسول کا چچازاد ہوں' اگر تو اُس کا آقا اُسے چھڑوا کر حاصل کر لیتا ہے تو وہ اپنی کتابت کے معاہدہ کے مطابق بقیہ رقم ادا کرے گا اور اگر اُس کا آقا نہیں مانتا تو پھر یہ اُس کی ملکیت ہوگا جس نے اسے خریدا ہے۔

9363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَصَابَ الْعَدُوُّ شَيْئًا مِنْ مَتَاعِ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ لِصَاحِبِهٖ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَاِنِ اقْتَسَمُوهُ فَصَاحِبُهُ اَحَقُّ بِثَمَنِهٖ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب دشمن' مسلمانوں کے سامان میں سے کسی سامان کو حاصل کر لے تو (بعد میں جب وہ مسلمانوں کو مل جائے) تو جب تک وہ تقسیم نہ ہوا ہو' وہ اُس کے مالک کو ملے گا لیکن اگر مسلمان اسے تقسیم کر لیتے ہیں تو اُس کا مالک اُس کی قیمت کے عوض میں اُس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

9364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سُئِلَ اِبْرَاهِيمُ عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَسْبِيهِمُ الْعَدُوُّ، ثُمَّ يُصِيبُهُمُ الْمُسْلِمُونَ قَالَ: لَا يُسْتَرَقُّوا

✽✽ مغیرہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی سے اہلِ ذمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے دشمن قید کر لیتے ہیں' پھر مسلمان اُنہیں حاصل کر لیتے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہیں غلام نہیں بنایا جائے گا۔

9365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ يَجِدُ سِلْعَتَهُ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَيَقُولُ: اشْتَرَيْتُهَا مِنَ الْعَدُوِّ؟ قَالَ: اِذَا اشْتَرَاهَا بِبَيِّنَةٍ اَخَذَهَا صَاحِبُهَا بِالثَّمَنِ، فَاِنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلَى الشِّرَاءِ، وَلَمْ يَعْلَمْ كَمِ الثَّمَنُ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُشْتَرِى

✽✽ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے سامان کو کسی دوسرے شخص کے پاس پالیتا ہے' اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اسے دشمن سے خریدا ہے۔ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر تو اُس کے پاس ثبوت موجود ہو کہ اُس نے اسے باقاعدہ خریدا ہے تو پھر اُس کا مالک اسے قیمت کے عوض میں حاصل کر سکتا ہے' اگر وہ شخص اس بات کا ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ اسے خریدا ہے لیکن یہ پتا نہیں چلتا کہ قیمت کتنی تھی؟ تو اس بارے میں خریدار کے قول کا اعتبار ہوگا۔

9366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ فِي الْمُشْرِكِ: إِذَا أَخَذَ شَيْئًا مِنْ مَتَاعِ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ بَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يُحْرِزَهُ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ فَبَيْعُهُ بَاطِلٌ، يَأْخُذُهُ صَاحِبُهُ حَيْثُ وَجَدَهُ

* * سفیان ثوری ایسے مشرک شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مسلمانوں کے سامان میں سے کوئی چیز حاصل کر لیتا ہے اور پھر اُسے مشرکوں کی سرزمین تک لے جانے سے پہلے فروخت کر دیتا ہے' تو اُس کا سودا باطل شمار ہو گا اور اُس چیز کا مالک جہاں اُسے پائے گا' اُسے حاصل کر لے گا۔

9367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نِسَاءٌ حَرَائِرُ أَصَابَهُنَّ الْعَدُوُّ فَابْتَاعَهُنَّ رَجُلٌ، أَيُصِيبُهُنَّ؟ قَالَ: وَلَا يَسْتَرِقُّهُنَّ، وَلَكِنْ يُعْطِيهِنَّ أَنْفُسَهُنَّ بِالَّذِي أَخَذَهُ بِهِ، لَا يُزَادُ عَلَيْهِنَّ قَالَ: وَقَالَ فِي ذَلِكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: إِنْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَكَذَلِكَ أَيْضًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ آزاد عورتوں کو دشمن پکڑ کر لے جاتا ہے' پھر ایک شخص اُن عورتوں کو خرید لیتا ہے' تو کیا وہ اُن عورتوں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ اُنہیں کنیز نہیں بنا سکتا' وہ اُس قیمت کے عوض میں اُنہیں چھوڑ دے' جس قیمت کے عوض میں اُس نے اُنہیں خریدا تھا' وہ اُن پر مزید کوئی ادائیگی لازم نہیں کرے گا۔

عبدالکریم نے اس بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ اگر وہ عورتیں ذمّی ہوں' تو بھی یہی حکم ہو گا۔

9368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحُرِّ: يَسْبِيهِ الْعَدُوُّ، ثُمَّ يَبْتَاعُهُ الْمُسْلِمُونَ، مِثْلَ قَوْلِهِ فِي النِّسَاءِ " وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِثْلَ ذَلِكَ

* * ابن جریج نے آزاد شخص کے بارے میں عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُس آزاد شخص کو دشمن غلام بنا لیتا ہے' پھر مسلمان اُسے خرید لیتے ہیں' تو اس بارے میں بھی اُن کی وہی رائے ہے' جو خواتین کے بارے میں ہے اور عمرو بن دینار نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ هَلْ يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ

باب: کیا دشمن کے علاقہ میں کسی مسلمان پر حد جاری کی جائے گی؟

9369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْمُسْلِمِ يَسْبِيهِ الْعَدُوُّ فَيَقْتُلُ هُنَالِكَ مُسْلِمًا، ثُمَّ يَسْبِيهِ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ، أَوْ يَزْنِي هُنَالِكَ؟ قَالَ: مَا أَرَى عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فِيمَا أَحْدَثَ هُنَالِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے مسلمان کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے دشمن قیدی بنا لیتا ہے اور پھر وہ شخص وہاں کسی مسلمان کو قتل کر دیتا ہے' یا وہاں زنا کر لیتا ہے' بعد میں وہ مسلمانوں کے پاس قیدی ہو کر آ جاتا ہے' تو عطاء نے کہا: میرے خیال میں ایسے شخص پر اُس حوالے سے کوئی حد لاگو نہیں ہوگی' جو جرم اُس نے وہاں کیا تھا۔

9370 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ: اَنْ لَا يَحُدَّ اَمِيْرُ الْجَيْشِ، وَلَا اَمِيْرُ سَرِيَّةٍ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الدَّرْبَ قَافِلًا، فَاِنِّىْ اَخْشٰى اَنْ تَحْمِلَهُ الْحَمِيَّةُ عَلٰى اَنْ يَلْحَقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ علم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا: بڑے لشکر کا امیر یا چھوٹی مہم کا امیر کسی بھی مسلمان شخص پر اُس وقت تک حد جاری نہ کرے' جب تک واپس آتے ہوئے وہ مسلمانوں کے علاقہ میں نہیں پہنچ جاتے' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ شخص طیش میں آ کر مشرکین کے ساتھ نہ جا ملے۔

9371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ شُرَحْبِيْلُ بْنُ السِّمْطِ عَلٰى جَيْشٍ فَقَالَ لِجَيْشِهِ: اِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ اَرْضًا كَثِيْرَةَ النِّسَاءِ وَالشَّرَابِ - يَعْنِى الْخَمْرَ - فَمَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ حَدًّا فَلْيَاْتِنَا، فَنُطَهِّرُهُ، فَاَتَاهُ نَاسٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْتَ - لَا اُمَّ لَكَ - الَّذِىْ يَاْمُرُ النَّاسَ اَنْ يَهْتِكُوْا سِتْرَ اللّٰهِ الَّذِىْ سَتَرَهُمْ بِهٖ

٭٭ اشعث بن ابوشعثاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شرحبیل بن سمط ایک بڑے لشکر کے امیر تھے' اُنہوں نے اپنے لشکر سے کہا: تم لوگ ایک ایسی سرزمین پر جانے لگے ہو' جہاں عورتیں اور شراب بہت زیادہ ہے' تم میں سے کوئی شخص کسی قابلِ حد جرم کا مرتکب ہو' تو وہ ہمارے پاس آئے ہم اُسے پاک کر دیں گے۔ کچھ لوگ اس حوالے سے اُن کے پاس آئے بھی۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی' تو اُنہوں نے اُنہیں خط میں لکھ کر یہ کہا: تمہاری ماں نہ رہے! تم لوگوں کو یہ ہدایت کر رہے ہو؟ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اُس پردہ کو چاک کر دیں' جو اللہ تعالیٰ نے اُن پر ڈالا ہوا ہے۔

9372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اَصَابَ اَمِيْرُ الْجَيْشِ - وَهُوَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ - شَرَابًا فَسَكِرَ، فَقَالَ النَّاسُ لِاَبِىْ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: اَقِيْمَا عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَا: لَا نَفْعَلُ نَحْنُ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَنَكْرَهُ اَنْ يَعْلَمُوْا، فَيَكُوْنَ جُرْاَةً مِنْهُمْ عَلَيْنَا، وَضَعْفًا بِنَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک لشکر کے امیر ولید بن عقبہ نے شراب پی لی' اُنہیں نشہ ہو گیا' لوگوں نے حضرت ابومسعود اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ اس پر حد جاری کریں! تو ان دونوں نے کہا: ہم دشمن کے مدمقابل ہو کر ایسا نہیں کریں گے' ہمیں یہ بات ناپسند ہے کہ دشمن کو اس بات کا پتا چل جائے اور وہ اُن کی طرف سے ہمارے خلاف ہو جائے اور ہمارے لیے کمزوری کا باعث بنے۔

9373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ الْهُذَلِيَّ، اَنَّهٗ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: سَرَقَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَسًا فَدَخَلَ اَرْضَ الرُّوْمِ، فَرَجَعَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ بِهَا فَاَرَادُوْا قَطْعَهٗ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ: لَا تَقْطَعُوْا حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ اَرْضِ الرُّوْمِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان شخص نے ایک گھوڑا چوری کیا' پھر وہ روم کی سرزمین پر داخل ہو گیا' پھر وہ

مسلمانوں کے ساتھ اُسے لے کر واپس آیا' مسلمانوں نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا' تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا ہاتھ اُس وقت تک نہ کاٹو' جب تک یہ روم کی سرزمین سے باہر نہیں چلا جاتا۔

بَابُ عَقْرِ الشَّجَرِ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین پر درخت کاٹ دینا

9374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: قَدْ قَالَ: (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً) (الحشر: 5) وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مِنْ لِينَةٍ) (الحشر: 5): " النَّخْلَةُ، نَهَى بَعْضُ الْمُهَاجِرِينَ بَعْضًا عَنْ قَطْعِ النَّخْلِ، وَقَالُوا: اِنَّمَا هِيَ فِي مَغَانِمِ الْمُسْلِمِينَ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِتَصْدِيقِ مَنْ نَهَى عَنْ قَطْعِهَا، وَتَحْلِيلِ مَنْ قَطَعَهَا عَنِ الْاِثْمِ، وَاِنَّمَا قَطْعُهَا وَتَرْكُهَا بِاِذْنِهِ"

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نے جس بھی درخت کو کاٹا' یا جسے تم نے کھڑا رہنے دیا''۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں:

اس آیت میں ''لینہ'' سے مراد کھجور کا درخت ہے' بعض مہاجرین نے دوسرے مہاجرین کو کھجوروں کا درخت کاٹنے سے منع کیا' اُنہوں نے کہا: یہ مسلمانوں کا مالِ غنیمت ہے' تو جنہوں نے اُسے کاٹنے سے منع کیا تھا اُن کی بات کی تصدیق کے لیے قرآن کا حکم نازل ہوا اور جنہوں نے اس کے کاٹنے کو درست سمجھا تھا' اُن کو گناہ نہ ہونے کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا' کیونکہ اسے کاٹنا اور اسے ترک کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تھا۔

9375 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَ الْجُيُوشَ اِلَى الشَّامِ، وَبَعَثَ اُمَرَاءَ، ثُمَّ بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ لَهُ وَهُوَ يَمْشِي: اِمَّا اَنْ تَرْكَبَ، وَاِمَّا اَنْ اَنْزِلَ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: مَا اَنَا بِرَاكِبٍ، وَمَا اَنْتَ بِنَازِلٍ، اِنِّي احْتَسَبْتُ خُطَايَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ- وَيَزِيدُ يَوْمَئِذٍ عَلَى رُبْعٍ مِنَ الْاَرْبَاعِ - قَالَ: " اِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوا اَنَّهُمْ حَبَسُوا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فَدَعْهُمْ وَمَا زَعَمُوا اَنَّهُمْ حَبَسُوا اَنْفُسَهُمْ لَهُ، وَسَتَجِدُ قَوْمًا قَدْ فَحَصُوا عَنْ اَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ مِنَ الشَّعَرِ وَتَرَكُوا مِنْهَا اَمْثَالَ الْعَصَائِبِ فَاضْرِبُوا مَا فَحَصُوا عَنْهُ بِالسَّيْفِ، وَاِنِّي مُوصِيكَ بِعَشْرٍ: لَا تَقْتُلَنَّ امْرَاَةً، وَلَا صَبِيًّا، وَلَا كَبِيرًا، وَلَا تَعْقِرَنَّ نَخْلًا، وَلَا تَحْرِقَنَّهَا، وَلَا تَجْبُنْ، وَلَا تَغْلُلْ، اَلَّذِينَ فَحَصُوا عَنْ رُؤُوسِهِمُ الشَّمَامِسَةُ، وَالَّذِينَ حَبَسُوا اَنْفُسَهُمُ الَّذِينَ فِي الصَّوَامِعِ "، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ شَيَّعَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ " ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ اَبُو بَكْرٍ اِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ اِلَى الشَّامِ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ قَوْمًا قَدْ

فَحَصُوا عَنْ رُؤُوسِهِمْ بِالسُّيُوفِ، وَسَتَجِدُونَ قَوْمًا قَدْ حَبَسُوا اَنْفُسَهُمْ فِي الصَّوَامِعِ فَذَرْهُمْ بِخَطَايَاهُمْ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجُونِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

* * یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ لشکر شام کی طرف بھیجے' اُنہوں نے اُن کے امیر بھی بھیجے' پھر یزید بن ابوسفیان کو بھیجا تو یزید نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا' جو پیدل ساتھ چل رہے تھے: یا تو آپ سوار ہو جائیں' یا میں بھی نیچے اُتر آتا ہوں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ تو میں سوار ہوں گا' نہ تم نیچے اُترو گے' میں اللہ کی راہ میں پیدل چلنے کے ثواب کا طلبگار ہوں۔ یزید بن ابوسفیان اُس موقع پر لشکر کے چار بڑے حصوں میں سے ایک حصہ کے امیر بنے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب تم کچھ ایسے لوگوں کو پاؤ گے' جو یہ گمان رکھتے ہوں گے کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لیے روک رکھا ہے (وہ عیسائیوں کے راہب ہوں گے) تو تم اُنہیں رہنے دینا اور اُن کے اس گمان کو بھی رہنے دینا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لیے روک رکھا ہے اور عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے کہ اُنہوں نے اپنے سر کے درمیان میں سے کچھ بال کاٹ دیئے ہوں گے اور کچھ چھوڑ دیئے ہوں گے' جو پٹیوں کی مانند ہوں گے تو تم اُن پر تلوار سے حملہ کرنا' میں تمہیں دس باتوں کے بارے میں تلقین کرتا ہوں: تم کسی عورت کو' کسی بچہ کو' کسی بوڑھے شخص کو نہ مارنا' کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا' اُسے جلانا نہیں' تم بزدلی کا مظاہرہ نہ کرنا' مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا' وہ لوگ جنہوں نے اپنے سروں پر شامہ رکھی ہوئی ہوں اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو گرجا گھروں میں روک رکھا ہے (انہیں قتل نہ کرنا)۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' یزید بن ابوسفیان کے ساتھ پیدل چلے تھے' اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنے لشکروں کو شام کی طرف روانہ کیا' تو ارشاد فرمایا: تم لوگ عنقریب ایسی قوم کو پاؤ گے جنہوں نے اپنے سروں سے تلواریں دور کی ہوئی ہیں اور تم عنقریب ایسے لوگوں کو بھی پاؤ گے جنہوں نے اپنے آپ کو گرجا گھروں میں روک رکھا ہے' تو اُن کی خطائیں اُن کی حال پر چھوڑ دینا۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔

9377 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْوُصَفَاءِ، وَالْعُسَفَاءِ

وَالْعَسِيفُ الْاَجِيرُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُوَيٍّ ... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

* * ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصفاء اور عسفاء کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

لفظ "عسیف" سے مراد مزدور ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: حضرت

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا:

''بنولوی کے سرداروں کے لیے بویرہ کے مقام پر سیدھے کھڑے ہوئے درختوں کو کاٹنا آسان ہو گیا''۔

9379 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَقْرِ الشَّجَرِ، فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ لِلدَّوَابِّ فِي الْجَدْبِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کو جڑ سے کاٹ دینے سے منع کیا ہے' کیونکہ قحط سالی کے زمانہ میں یہ جانوروں کے لیے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

9382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُرَقَّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَرْنَا بِامْرَاَةٍ قَدْ قُتِلَتْ، لَهَا خَلْقٌ، وَالنَّاسُ عَلَيْهَا فَفَرَجُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ ثُمَّ قَالَ: "اذْهَبْ فَالْحَقْ خَالِدًا وَقُلْ لَهُ: لَا تَقْتُلْ ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا"

✽✽ حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا' ہمارا گزر ایک حاملہ عورت کے پاس سے ہوا' جسے قتل کر دیا گیا تھا' لوگ اُس عورت کے اردگرد موجود تھے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے راستہ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عورت تو جنگ میں حصہ نہیں لیتی تھی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور خالد تک پہنچ کر اُس سے یہ کہو کہ وہ بال بچوں اور مزدوروں کو نہ قتل کرے۔

9383 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي فَزَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنَ بِامْرَاَةٍ مَقْتُولَةٍ فَقَالَ: اَلَمْ اَنْهَ عَنْ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَرْدَفْتُهَا فَاَرَادَتْ اَنْ تَقْتُلَنِي، فَقَتَلْتُهَا، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَفْنِهَا

✽✽ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر غزوۂ حنین کے موقع پر ایک مقتول عورت کے پاس سے ہوا' تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے اس سے منع نہیں کیا تھا؟ تو ایک صاحب نے عرض کی: میں نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا تھا تو اس

9382- صحیح ابن حبان' کتاب السیر' باب التقلید والجرس للدواب' ذکر خبر ثان یدل علی ان النساء والصبیان من اهل الحرب' حدیث:4864' سنن ابن ماجه' کتاب الجهاد' باب الغارة' حدیث:2839' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الجهاد' من ینهی عن قتله فی دار الحرب' حدیث:32464' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم' حنظلة بن الربیع الکاتب الاسیدی' حدیث:1083' السنن الکبری للنسائی' کتاب السیر' قتل العسیف' حدیث:8357' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب السیر' باب ما ینهی عن قتله من النساء والولدان فی دار الحرب' حدیث:3323' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:5369' مسند احمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث حنظلة الکاتب الاسیدی' حدیث:17299' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:5369' المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه الحارث' حریث بن زید بن ثعلبة الانصاری' حنظلة بن الربیع الاسیدی الکاتب' حدیث:3408

نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

9384 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ، إِلَّا مَنْ عَدَا مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ

✵✵ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے البتہ ان میں سے جو تلوار سونت لے (تو اُس کا حکم مختلف ہے)۔

بَابُ الْبَيَاتِ

باب: شب خون مارنا

9385 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الصَّعْبُ بْنُ جُثَامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِي الْمُشْرِكِينَ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ

قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي حَقِيقٍ نَهَى حِينَئِذٍ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم مشرکین کے بال بچوں میں سے بعض کو شب خون میں قتل کر دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ اُن کا حصہ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ابن ابوحقیق کی طرف بھیجا تو اُس موقع پر اُنہیں خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا۔

9386 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ. بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَيْبَرٍ فَأَفْضَى الْقَتْلُ إِلَى الذُّرِّيَّةِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَحمِلُكُمْ عَلَى قَتْلِ الذُّرِّيَّةِ؟ قَالُوا: أَوَ لَيْسُوا أَوْلَادَ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: أَوَ لَيْسَ خِيَارُكُمْ أَوْلَادَ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: ثُمَّ خَطَبَنَا، فَقَالَ: أَلَا كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهُ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم خیبر کی طرف روانہ کی تو اُن لوگوں نے بال بچوں کو بھی قتل کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس بارے میں اطلاع پہنچی تو آپ نے دریافت کیا: تم نے بال بچوں کو کیوں قتل کیا ہے؟ اُن لوگوں نے عرض کی: کیا یہ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"خبردار! ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے جب تک وہ بولنا شروع نہ کردے"۔

9387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَمَّنْ، حَدَّثَهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ: اَنَّهُ بَيَّتَ عَدُوًّا مِنَ الْاَعْدَاءِ لَيْلًا

❋❋ حبیب بن مسلمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے ایک دشمن پر رات کے وقت شب خون مارا تھا۔

9388 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ كَانَ يَهْجُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُؤْذِيهِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَنْ يَبْعَثَ اِلَيْهِ خَمْسَةَ نَفَرٍ، فَجَاءُوا بِهٖ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِ قَوْمِهٖ بِالْعَوَالِي، فَلَمَّا رَآهُمْ ذُعِرَ مِنْهُمْ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوْا: جِئْنَاكَ لِحَاجَةٍ قَالَ: فَيَدْنُوا بَعْضُكُمْ فَيُحَدِّثُنِيْ بِحَاجَتِهٖ قَالَ: فَدَنَا مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا: جِئْنَاكَ نُبَايِعُكَ اَدْرَاعًا عِنْدَنَا، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ فَعَلْتُمْ، لَقَدْ جَهِدْتُّمْ مُنْذُ نَزَلَ هٰذَا الرَّجُلُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ - اَوْ قَالَ بِكُمْ - قَالَ: فَوَاعَدُوْهُ اَنْ يَاْتُوْهُ بَعْدَ هُدُوءٍ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: فَجَاءُوْهُ فَقَامَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ: مَا جَاءَكَ هٰؤُلَاءِ هٰذِهِ السَّاعَةَ بِشَيْءٍ مِمَّا تُحِبُّ قَالَ: اِنَّهُمْ قَدْ حَدَّثُوْنِيْ بِحَاجَتِهِمْ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُمْ اعْتَنَقَهُ اَبُو عَبْسٍ، وَعَلَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بِالسَّيْفِ، فَطَعَنَهُ فِيْ خَاصِرَتِهٖ بِخَنْجَرِهٖ فَقَتَلُوْهُ، فَلَمَّا اَصْبَحَتْ يَهُوْدُ غَدَوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: قُتِلَ صَاحِبُنَا غِيْلَةً فَذَكَّرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَهْجُوْهُ فِيْ اَشْعَارِهٖ وَيُؤْذِيهِ قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ "- قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: فَذٰلِكَ الْكِتَابُ مَعَ عَلِيٍّ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَوْ غَيْرُهٗ - فَقَالَ قَائِلٌ مِمَّنْ كَانَ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ لِاَبِيْ عَبْسٍ: قَتَلْتُمْ كَعْبًا غِيْلَةً قَالَ: فَحَلَفَ اَبُوْ عَبْسٍ: لَا يَرَاهُ اَبَدًا يَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ اِلَّا قَتَلَهٗ قَالَ: فَكَانَ اِذَا رَآهُ عَدَا فِيْ اَثَرِهٖ حَتّٰى يُعْجِزَهُ الْاٰخَرُ

❋❋ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: کعب بن اشرف' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور آپ کو اذیت پہنچایا کرتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ پانچ آدمیوں کو اُن کی طرف بھجوائیں' وہ صاحبان اُس کے پاس گئے' تو وہ اپنی قوم کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا' جب اُس نے ان حضرات کو دیکھا تو گھبرا گیا' اُس نے دریافت کیا: آپ لوگ کیوں آئے ہیں؟ اُن صاحبان نے کہا: ہمیں ضرورت پیش آ گئی ہے' اس سلسلے میں تمہارے پاس آئے ہیں۔ اُس نے کہا: آپ میں سے کوئی ایک میرے قریب آئے اور اپنی ضرورت کے بارے میں مجھ سے بات کرے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن میں سے کوئی ایک شخص اُس کے قریب گیا اور اُنہوں نے کہا: ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ تمہارے ہاتھ اپنی زرہوں کو فروخت کردیں' جو ہمارے پاس ہیں۔ تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگ یہ کررہے ہو' جب سے یہ صاحب تمہارے درمیان آئے ہیں' تم لوگ تنگی کا شکار ہوگئے ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر اُن لوگوں نے اُس کے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ وہ شام ہو جانے کے بعد اُس کے پاس آئیں گے۔ پھر وہ لوگ اُس کے پاس آئے' وہ اُٹھ کر اِن کے پاس جانے لگا' تو اُس کی بیوی نے اُس سے کہا: یہ لوگ اس وقت میں' کسی ایسے کام کے سلسلہ میں تمہارے پاس نہیں آئے ہیں' جو تمہیں پسند ہو۔ اُس نے کہا: ان لوگوں نے

مجھے اپنی ضرورت کے بارے میں بتایا تھا' جب وہ اُن کے قریب ہوا' تو ابوعبس نے اُس کا گلا پکڑ لیا اور محمد بن مسلمہ تلوار لے کر اُس پر چڑھ گئے' اُنہوں نے اپنے خنجر کو اُس کے پہلو میں مارا اور اُسے قتل کر دیا۔ اگلے دن یہودی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ہمارے ساتھی کو دھوکہ کے ساتھ قتل کر دیا گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے سامنے اُس چیز کا ذکر کیا' جو وہ نبی اکرم ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا تھا اور آپ کو اذیت پہنچاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو یہ دعوت دی کہ وہ نبی اکرم ﷺ اور اپنے درمیان معاہدہ کروالیں۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات بھی نقل کی تھی: وہ معاہدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا (یا اُنہوں نے تحریر کیا تھا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص جو خود کو مسلمان ظاہر کرتا تھا' اُس نے حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ سے کہا: تم لوگ کعب کو دھوکہ کے ساتھ قتل کرو گے؟ تو حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اُٹھائی کہ وہ جب بھی اُسے دیکھیں گے اور خود کو اُس کے قتل پر قادر پائیں گے تو اُسے قتل کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ جب حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا تو وہ خود اُس کے پیچھے چلے گئے اور اُنہوں نے دوسرے صاحب کو اُسے قتل کرنے کا موقع دیا۔

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الشِّرْكِ صَبْرًا وَفِدَاءَ الْاَسْرَى

باب: مشرکین کو باندھ کر قتل کرنا اور قیدیوں کا فدیہ لینا

9389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ قَتْلَ اَهْلِ الشِّرْكِ صَبْرًا وَيَتْلُو: (فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً) (محمد: 4) قَالَ: "وَاَقُولُ: ثُمَّ نَسَخَتْهَا: (فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوهُمْ) (النساء: 89) وَنَزَلَتْ - زَعَمُوا - فِي الْعَرَبِ خَاصَّةً، وَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا

✽ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ مشرکین کو باندھ کر قتل کیا جائے' وہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''تو تم اُن کی رسیاں باندھ دو' پھر بعد میں یا تو احسان ہوگا' یا فدیہ لیا جائے گا''۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ پھر اس آیت نے اُسے منسوخ کر دیا ہے:

''تم اُنہیں پکڑو اور جہاں تم اُنہیں پاؤ اُنہیں قتل کر دو''۔

لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت بطورِ خاص عربوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور نبی اکرم ﷺ نے عقبہ بن ابومعیط کو غزوۂ بدر کے موقع پر باندھ کر قتل کروایا تھا۔

9390 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْهَيْثَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَبَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ اِلٰى شَجَرَةٍ فَقَالَ: اَمِنْ بَيْنَ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: النَّارُ

✱✱ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عقبہ بن ابومعیط کو ایک درخت کے ساتھ مصلوب کروا دیا تھا۔ اس نے دریافت کیا: کیا قریش کے درمیان (یعنی باقی سب کو چھوڑ کر صرف مجھے قتل کر دیا جائے گا؟)؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: پھر (میرے) بچوں کا کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم!

9391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَيْهِ فِي الْاَمِيْرِ يُعْطِي بِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، قَتْلُ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

✱✱ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک (غیر مسلم) حکمران کے بارے میں یہ فرمایا تھا' جن کے بارے میں اُنہیں ایک خط ملا تھا کہ وہ اتنی' اتنی رقم کی پیشکش کر رہا ہے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: تم اسے قتل کر دو' ایک مشرک شخص کا قتل ہو جانا' میرے نزدیک اتنی' اتنی رقم سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

9392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ كَانَ يَحْرُسُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: قَالَ: مَا رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَتَلَ اَسِيرًا قَطُّ، اِلَّا وَاحِدًا مِنَ التُّرْكِ قَالَ: جِيءَ بِاَسْرَى مِنَ التُّرْكِ قَالَ: فَاَمَرَ بِهِمْ اَنْ يُسْتَرَقُّوا فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ جَاءَ بِهِمْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ كُنْتَ رَاَيْتَ هَذَا لِاَحَدِهِمْ وَهُوَ يَقْتُلُ فِي الْمُسْلِمِينَ لَكَثُرَ بُكَاؤُكَ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَدُونَكَ فَاقْتُلْهُ قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ فَقَتَلَهُ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کا محافظ تھا' اُس نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کبھی بھی کسی قیدی کو قتل کرتے ہوئے' یا کسی ترک کو قتل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ بیان کرتا ہے: اُن کے پاس کچھ ترک قیدی آئے' تو اُن کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حکم دیا کہ اُنہیں غلام بنا لیا جائے' تو جو شخص اُنہیں لے کر آیا تھا اُس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر تو ان میں سے کسی ایک شخص کے بارے میں آپ کی یہ رائے ہے جس نے مسلمانوں کو قتل کیا ہوا ہے' تو پھر تو آپ کا ان پر رونا زیادہ ہو جائے گا۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: پھر یہ تمہارے حوالے ہے' تم اُسے قتل کر دو۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ شخص اُٹھ کر اُس کے پاس گیا اور اُس نے اُسے قتل کر دیا۔

9393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يُقْتَلُ الْاُسَارَى اِلَّا فِي الْحَرْبِ، نُهِيبُ بِهِمْ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: قیدیوں کو صرف جنگ کے دوران قتل کیا جا سکتا ہے۔ ہم ان کے ذریعے فدیہ حاصل کریں گے۔

9394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُسَارَى بَدْرٍ، فَكَانَ فِدَاءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَقَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ قَبْلَ الْفِدَاءِ، فَقَامَ اِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَتَلَهُ صَبْرًا قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: النَّارُ

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کا فدیہ مقرر کیا تھا' اُن میں سے ہر ایک شخص کا فدیہ چار ہزار تھا' آپ نے عقبہ بن ابومعیط کو فدیہ کا فیصلہ کرنے سے پہلے ہی قتل کروا دیا تھا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اُس کی طرف گئے تھے اور اُنہوں نے اُسے باندھ کر قتل کر دیا تھا۔ اُس شخص نے کہا: اے محمد! بچوں کا کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم!

9395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَتْ بَنُو عَامِرٍ اَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ، وَاَخَذُوا نَاقَةً كَانَتْ تَسْبِقُ عَلَيْهَا الْحَاجُّ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوثَقٌ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَعَطَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: عَلٰى مَا اُحْبَسُ وَتُؤْخَذُ سَابِقَةُ الْحَاجِّ؟ قَالَ: بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، وَكَانَتْ بَنُو عَامِرٍ مِنْ حُلَفَاءِ ثَقِيفٍ، ثُمَّ اَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ اَيْضًا: يَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهُ فَقَالَ: اِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ: لَوْ قُلْتَ ذٰلِكَ وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ: ثُمَّ اَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ اَيْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَطْعِمْنِي فَاِنِّي جَائِعٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ حَاجَتُكَ فَاَمَرَ لَهُ بِطَعَامٍ، ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى الرَّجُلَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنَ اُسِرَا مِنْ اَصْحَابِهِ

قَالَ: فَاَغَارَ نَاسٌ عَلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَاَصَابُوا نَاقَةً، وَاَصَابُوا امْرَاَةً اَيْضًا، فَذَهَبُوا بِهِمْ اِلٰى رِحَالِهِمْ، فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَعْضِ اللَّيْلِ اِلٰى اِبِلِهِمْ، وَكَانُوا يُرِيحُونَهَا عِنْدَ اَفْنِيَتِهِمْ، فَكُلَّمَا دَنَتْ مِنْ بَعِيرٍ لِتَرْكَبَهُ رَغَا، حَتّٰى جَاءَتْ اِلٰى نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ نَاقَةٌ ذَلُولٌ، فَلَمْ تَرْغُ، حَتّٰى قَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ صَاحَتْ بِهَا قَالَ: وَنَذَرَ بِهَا الْقَوْمُ، فَرَكِبُوا فِي طَلَبِهَا، فَنَذَرَتْ وَهِيَ مُنْطَلِقَةٌ، وَهُمْ فِي اَثَرِهَا - اِنِ اللّٰهُ اَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا قَالَ: فَنَجَتْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ، اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ: هٰذِهِ نَاقَتُكَ، جَاءَتْ عَلَيْهَا فُلَانَةُ، اَنْجَاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَرْاَةِ فَسَاَلَهَا: كَيْفَ صَنَعْتِ؟ فَاَخْبَرَتْهُ، فَنَذَرْتُ وَهُمْ فِي طَلَبِي، اِنِ اللّٰهُ اَنْجَانِي عَلَيْهَا اَنْ اَنْحَرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ مَا جَزَيْتِهَا اِذًا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

✽ ✽ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عامر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو قیدی بنا لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلہ کے ایک شخص کو قید کر لیا' اُن لوگوں نے (اس شخص کے ساتھ) ایک اونٹنی کو بھی پکڑ لیا جس پر حاجی سفر کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اُس قیدی کے پاس سے ہوا' وہ بندھا ہوا تھا' اُس نے کہا: اے حضرت محمد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو اُس نے کہا: مجھے کس وجہ سے قید کیا گیا ہے اور حاجیوں سے آگے نکلنے والی اونٹنی کو کیوں پکڑا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے حلیف لوگوں کی زیادتی کی وجہ سے' جن کا تعلق بنو عامر سے ہے۔ راوی کہتے ہیں:

بنو عامر اُن دنوں ثقیف قبیلہ کے حلیف تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ آگے گزرے تو اُس نے پھر نبی اکرم ﷺ کو پکارا: اے حضرت محمد! نبی اکرم ﷺ نے اُسے جواب دیا' اُس نے کہا: میں مسلمان ہوتا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو تم یہ بات کہتے ہوتو تم اپنے معاملہ کے مالک ہو' تم مکمل طور پر کامیاب ہو جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ آگے جانے لگے تو پھر اُس نے نبی اکرم ﷺ کو پکارا' آپ پھر واپس تشریف لائے تو اُس نے عرض کی: آپ مجھے کچھ کھانے کے لیے دیں' میں بھوکا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری ضرورت کی چیز ہے' پھر آپ نے اُس کے کھانے کے بارے میں ہدایت دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن دو آدمیوں کے عوض میں اُس ایک آدمی کو فدیہ کے طور پر ادا کیا' یعنی وہ دو آدمی' جو آپ کے اصحاب میں سے قیدی بنا لیے گئے تھے۔

راوی کہتے ہیں: پھر کچھ لوگوں نے مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر حملہ کر کے ایک اونٹنی (جو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی تھی) کو پکڑ لیا' اُنہوں نے ایک عورت کو بھی پکڑ لیا' وہ اُسے لے کر اپنے علاقہ کی طرف چلے گئے' رات کے کسی حصہ میں وہ عورت اُٹھ کر اُن کے اونٹوں کے پاس گئی' وہ لوگ اپنی' اپنی رہائشی جگہوں پر آرام کر رہے تھے' وہ عورت جس بھی اونٹ کے پاس سوار ہونے کے لیے جاتی تھی وہ آواز نکالنے لگتا تھا' یہاں تک کہ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے پاس آئی' وہ ایک نرم اونٹنی تھی اُس نے آواز نہیں نکالی' وہ عورت اُس پر بیٹھ گئی اور پھر اُسے لے کر چل پڑی۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کو اُس کا پتا چل گیا' وہ لوگ اُس کی تلاش میں سوار ہوئے تو اُس عورت نے اونٹنی پر بیٹھ کر ہی یہ نذر مانی' جبکہ دشمن اُس کے پیچھے تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس اونٹنی پر اُسے نجات عطا کر دی' تو وہ اس اونٹنی کو قربان کر دے گی۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُس عورت کو نجات مل گئی' جب وہ مدینہ منورہ آئی تو اُسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا' عرض کی گئی: یہ آپ کی اونٹنی ہے! فلاں عورت اس پر بیٹھ کر آئی ہے' اللہ تعالیٰ نے اس اونٹنی پر اُسے نجات عطا کی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس اُس عورت کو لایا گیا' آپ نے اُس عورت سے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ تو اُس عورت نے آپ کو بتایا کہ میں نے یہ نذر مانی تھی جبکہ دشمن میرے پیچھا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس اونٹنی پر مجھے نجات عطا کر دی تو میں اسے قربان کر دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو تم نے اسے بہت بُرا بدلہ دیا ہے' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں 'اور انسان جس کا مالک نہ ہو' اُس کے بارے میں نذر پوری نہیں کی جاتی۔

9396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَإِسْرَائِيلَ، أَوْ أَحَدُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ، أَنَّهُ أُخِذَ أَسِيرًا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ فَقَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ وَقَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا أَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

✵✵ حارثہ بن مضرب نے حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہیں قیدی کے طور پر پکڑ لیا گیا' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں قتل کرنے کا حکم دیا' تو اُنہوں نے کہا: میں مسلمان ہوں! نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع ملی تو آپ نے اُنہیں چھوڑ دیا اور فرمایا: تم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جنہیں میں اُن کے ایمان کے سپرد کرتا ہوں' اُن میں سے ایک فرات بن حیان ہے۔

9397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ، وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ مَعْمَرًا قَالَ: كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ فِي غَزَاةٍ، فَأَبَقَ أَسِيرٌ لِرَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ مَعَنَا، فَتَبِعَهُ رَجُلٌ، فَقَتَلَهُ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُجَاهِدٌ "

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں مجاہد کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا' ایک شخص کا قیدی مفرور ہو گیا' وہ شخص ہمارے ساتھ تھا' وہ شخص اُس کے پیچھے گیا' اُس نے اُس مفرور قیدی کو قتل کر دیا' تو مجاہد نے اس حوالے سے اُس پر تنقید کی۔

9398 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُسَارَى بَدْرٍ: لَا يَقْتُلَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ إِلَّا بِضَرْبَةِ رَجُلٍ أَوْ بِفِدَاءٍ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں سے یہ فرمایا:

''تم میں سے کسی بھی شخص کو صرف کسی کے قتل کے بدلے میں قتل کیا جائے گا یا پھر فدیہ لے لیا جائے گا''۔

9399 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ، عَنْ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ - وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصَ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ الْيَوْمِ صَبْرًا

٭٭ حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن کا نام پہلے عاص تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کا نام مطیع رکھ دیا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا:

''آج کے دن کے بعد کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا''۔

9400 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا فَكَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ

٭٭ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے بارے میں یہ فرمایا: آج اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان بدبودار لوگوں کے بارے میں مجھ سے بات کرتا' تو میں ان لوگوں کو چھوڑ دیتا۔

9401 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا أُسِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَارَى بَدْرٍ فَكَانَ فِيهِمْ أَبُو وَدَاعَةَ بْنِ صَبَارَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَهُ ابْنًا كَيِّسًا وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَهُوَ الْمُطَّلِبُ بْنُ أَبِي وَدَاعَةَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِفِدَاءِ أَبِيهِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کو جب قید کیا' تو اُن میں ابووداعہ بن صبارہ سہمی بھی موجود تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا ایک سمجھدار بیٹا ہے' وہ اس وقت مکہ میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: وہ مطلب بن ابووداعہ تھے اور یہ وہ پہلے فرد تھے' جو اپنے والد کا فدیہ لے کر آئے تھے۔

9402 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، يَعْنِي عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: " نَزَلَ

جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْتُلَ هٰؤُلَاءِ الْأَسَارَى، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفَادِي بِهِمْ، وَتُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِكَ مِثْلُهُمْ، فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَهُ فَقَالُوا: نُفَادِيهِمْ، وَنَتَقَوَّى بِهِمْ، وَيُكْرِمُ اللّٰهُ بِالشَّهَادَةِ مَنْ يَشَاءُ "

* * عبیدہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت جبرائیل' نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور بولے: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو ان قیدیوں کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو ان سے فدیہ وصول کر لیں' اس کے بدلہ میں آپ کے اصحاب میں سے اتنے ہی لوگ قتل ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ لیا تو اُن لوگوں نے عرض کی: ہم ان لوگوں سے فدیہ لے لیتے ہیں اور اس کے ذریعہ قوت حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا' اُسے شہادت سے سرفراز کر دے گا۔

9403 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيَّ يَقُولُ: " ثِنْتَانِ فَعَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذْنُهُ لِلْمُنَافِقِينَ، وَأَخْذُهُ مِنَ الْأَسَارَى "

* * عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: دو کام ہیں جو نبی اکرم ﷺ نے کیے ہیں' آپ نے منافقین کو اجازت دی اور قیدیوں سے اسے وصول کیا۔

9404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: " لَا يَحِلُّ الْأُسَارَى لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: (فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا) (محمد: 4) قَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَعْبَأُ بِهٰذَا شَيْئًا، أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يُنْكِرُ هٰذَا، وَيَقُولُ: هٰذِهِ مَنْسُوخَةٌ، إِنَّمَا كَانَتْ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ) (التوبة: 5) فَإِنْ كَانُوا مِنْ مُشْرِكِي الْعَرَبِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُمْ إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَإِنْ أَبَوْا قُتِلُوا فَأَمَّا مَنْ سِوَاهُمْ، فَإِذَا أُسِرُوا فَالْمُسْلِمُونَ فِيهِمْ بِالْخِيَارِ، إِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا اسْتَحْيَوْا، وَإِنْ شَاءُوا فَادَوْا إِذَا لَمْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ دِينِهِمْ، فَإِنْ أَظْهَرُوا الْإِسْلَامَ لَمْ يُفَادُوا

* * لیث بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے یہ دریافت کیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: اب قیدی بنانا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تو بعد میں یا تو احسان ہوگا' یا فدیہ لیا جائے گا یہاں تک کہ جنگ اپنے اوزار رکھ دے''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو پایا ہے' اُن سب نے اس کا انکار کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ منسوخ ہے' اگر یہ اُس مدت کے بارے میں ہوتا جو نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان تھی' تو آج کے دن اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہوگا:

''تم جہاں انہیں پاؤ مشرکین کو قتل کر دو''۔

تو اگر تو وہ مشرکین عرب سے تعلق رکھتے ہوں گے تو اُن سے اسلام کے علاوہ اور کچھ قبول نہیں کیا جائے گا' اگر وہ نہیں مانیں گے تو انہیں قتل کر دیا جائے گا' اگر وہ ان کے علاوہ ہوں گے' تو جب اُنہیں قیدی بنایا جائے گا تو ان کے بارے میں مسلمانوں کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہیں تو انہیں قتل کر دیں' اگر چاہیں تو انہیں زندہ رکھیں' اگر چاہیں تو ان سے فدیہ وصول کر لیں' جبکہ وہ لوگ اپنا دین تبدیل نہیں کرتے اور جب وہ اسلام کا اظہار کر دیں گے تو پھر ان سے فدیہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

9405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَجُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ: (فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً) (محمد: 4) قَالَا: نَسَخَهَا (اقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ) الْآيَةُ، وَقَالَهُ السُّدِّيُّ

✻✻ مجاہد اور ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''تو بعد میں یا تو احسان ہوگا' یا فدیہ ہوگا''۔

یہ فرمایا ہے: اسے اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے:

''تم لوگ مشرکین کو قتل کر دو''۔

سدی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

9406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى يَوْمَ بَدْرٍ كُلَّ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ الْاَسِيرَ الَّذِي اَسَرَ فَكَانَ هُوَ يُفَادِيهِ بِنَفْسِهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر اپنے اصحاب میں سے ہر ایک شخص کو اُس کا وہ قیدی دے دیا تھا' جسے اُس نے قید کیا تھا' اور پھر اُس صحابی نے بذاتِ خود اُس سے فدیہ لیا تھا۔

9407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ: اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَمَلَ بِفِدَاءِ اَسْرَى بَدْرٍ، وَحَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْبِرَهُ بِمَا تُرِيدُ قُرَيْشٌ فِي غَزْوِهِ، وَكَانَ فَادَى اَبَا وَدَاعَةَ بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ

✻✻ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: سہیل بن عمرو نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کا فدیہ اپنے ذمہ لیا اور نبی اکرم ﷺ نے اُسے اس بات کا بھی پابند کیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو یہ بتائے گا کہ قریش جنگ کے حوالے سے کیا ارادہ کرتے ہیں' اُس نے ابو وداعہ کے فدیہ میں چار ہزار ادا کیے تھے۔

بَابُ حَمْلِ السِّلَاحِ وَالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین کی طرف ہتھیار لے جانا' یا قرآن لے جانا

9408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُرِهَ حَمْلُ السِّلَاحِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ

قُلْتُ: اَتُحْمَلُ الْخَيْلُ اِلَيْهِمْ؟ فَاَبَى ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَمَّا مَا تَقَوَّوْا بِهِ فِي الْقِتَالِ فَلَا يُحْمَلُ اِلَيْهِمْ، وَاَمَّا غَيْرُهُ فَلَا بَاْسَ وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: دشمن کی سرزمین کی طرف ہتھیار لے جانے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اُن کی طرف گھوڑے لے جاسکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے اس کا بھی انکار کیا' اُنہوں نے فرمایا: ہر وہ چیز جس کے ذریعہ (وہ لوگ) لڑائی میں وہ قوت حاصل کر سکتے ہیں' وہ چیز اُن کی طرف نہیں لے جائی جائے گی' جو چیز اس کے علاوہ ہو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

9409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: نَهَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ يُحْمَلَ الْخَيْلَ اِلَى اَرْضِ الْهِنْدِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہند کی سرزمین کی طرف گھوڑے لے جائے جائیں۔

9410 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ،

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ دشمن کی سرزمین کی طرف قرآن لے کر سفر کیا جائے' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں دشمن اُس کی بے ادبی نہ کرے۔

9411 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ: وَكَتَبَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى الْاَمْصَارِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمام علاقوں کی طرف اس بارے میں خط بھی لکھا تھا۔

بَابُ الْقَتْلِ بِالنَّارِ

باب: آگ کے ذریعہ قتل کرنا (یعنی آگ میں جلا کر مارنا)

9412 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: حَرَّقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الرِّدَّةِ، فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ: اَتَدَعُ هٰذَا الَّذِي يُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: لَا اَشِيمُ سَيْفًا سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والے کچھ لوگوں کو جلوا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ان صاحب کو روک نہیں سکتے ہیں؟ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح

عذاب دے رہے ہیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسی تلوار کو بند نہیں کروں گا' جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر سونت رکھا ہے۔

9413 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ عَلِيًّا قَتَلَ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ، وَاَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ لَقَتَلْتُهُمْ وَلَمْ اُحَرِّقْهُمْ، لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ بَدَّلَ - اَوْ قَالَ: مَنْ رَجَعَ عَنْ - دِينِهِ فَاقْتُلُوهُ، وَلَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ"، يَعْنِي النَّارَ قَالَ: فَبَلَغَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلِيًّا فَقَالَ: وَيْحَ ابْنَ عَبَّاسٍ

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسے لوگوں کو قتل کروادیا' جو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جلوادیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: اگر یہ معاملہ میرے اختیار میں ہوتا' تو میں اُنہیں قتل کرواتا' میں اُنہیں جلاتا نہیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے دین کو بدل دے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اپنے دین سے رجوع کر لے تو تم اُسے قتل کر دو اور تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مانند عذاب نہ دو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ آگ میں نہ جلاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: ابن عباس کا ستیاناس ہو!

9414 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِقَرْيَةِ نَمْلٍ قَدْ اُحْرِقَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ اَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللّٰهِ

✻✻ حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہمارا گزر چیونٹیوں کی ایک بستی سے ہوا' جسے جلادیا گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی بشر کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مانند عذاب دے۔

9415 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَوِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ الذُّبَابِ فِي النَّارِ اِلَّا النَّحْلَ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِهِنَّ، وَاِحْرَاقِ الطَّعَامِ

✻✻ عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''ہر مکھی جہنم میں جائے گی' سوائے شہد کی مکھی کے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں مارنے سے اور اُن کے کھانے کو جلانے سے منع کرتے تھے۔

9416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، كَرِهَ اَنْ يُحَرَّقَ الْعَقْرَبُ بِالنَّارِ، لِاَنَّهُ مُثْلَةٌ

✻✻ ابراہیم نخعی نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بچھو کو آگ میں جلادیا جائے' اُن کے نزدیک یہ مثلہ ہے۔

9417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَسِبْتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَقَالَ: اِنْ اَخَذْتُمْ هَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَاجْعَلُوهُ بَيْنَ شُعْبَتَيْنِ مِنْ حَطَبٍ، ثُمَّ اَلْقُوا فِيهَا النَّارَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللّٰهِ، اِنْ وَجَدْتُمُوهُ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ رِجْلَهُ، ثُمَّ اقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ رِجْلَهُ قَالَ: فَلَمْ تُصِبْهُ تِلْكَ السَّرِيَّةُ وَاَصَابَتْهُ نَقْلَةٌ نَقْلَةٌ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا سَبَّابًا، فَاُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ هٰذَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ يُسَبُّ فَمَا يَسُبُّ قَالَ: فَجَائَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِ، وَكَانَ هَبَّارُ مُسْلِمًا فَقَالَ لَهُ: سُبَّ مَنْ سَبَّكَ، سُبَّ مَنْ سَبَّكَ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ ہبار بن اسود کو پکڑ لو' تو اُسے لکڑی کے دو ٹکڑوں کے درمیان رکھ کر اُس پر آگ ڈال دینا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! کسی بھی شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے عذاب کی مانند عذاب دے' اگر تم اُسے پاؤ تو اُس کے ہاتھ کاٹنا' پھر اُس کا پاؤں کاٹنا' پھر اُس کا ہاتھ کاٹنا' پھر اُس کا پاؤں کاٹنا۔ راوی کہتے ہیں: وہ اُس جنگی مہم کے تو ہاتھ نہیں لگا لیکن مدینہ منورہ کی طرف سفر کرتے ہوئے ان کے ہاتھ لگ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایک ایسا شخص تھا جو بہت بُرا بھلا کہا کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ کے پاس اُسے لایا گیا تو عرض کی گئی: یہ ہبار بن اسود ہے۔ جسے برا کہا جائے تو یہ برا نہیں کہتا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے اُس کے پاس تشریف لائے' آپ کھڑے ہو گئے' تو ہبار مسلمان ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم اُسے بُرا کہو جو تمہیں بُرا کہتا ہے' تم اُسے بُرا کہو جو تمہیں بُرا کہتا ہے۔

9418 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَسْلَمِيُّ: اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَرَهْطًا مَعَهُ سَرِيَّةً اِلٰى رَجُلٍ مِنْ عَدُوِّهِ فَقَالَ لَهُمْ: اِنْ قَدَرْتُمْ عَلٰى فُلَانٍ فَاَحْرِقُوهُ فِي النَّارِ، فَانْطَلَقُوا حَتّٰى اِذَا تَوَارَوْا مِنْهُ نَادَاهُمْ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، فَرَدَّهُمْ فَقَالَ لَهُمْ: اِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ فَاقْتُلُوهُ وَلَا تَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ، فَاِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ

* * حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اور اُن کے کچھ لوگوں کو اپنے ایک دشمن کی طرف جنگی مہم کے طور پر روانہ کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تم فلاں شخص پر قابو پا لو' تو اُسے آگ میں جلا دینا۔ یہ لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی نگاہوں سے اوجھل ہوئے تو آپ نے اُنہیں پکار کر اُنہیں بلوایا' وہ لوگ واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تم اُس پر قابو پا لو' تو اُسے قتل کر دینا' اُسے آگ کے ذریعہ نہ جلانا' کیونکہ آگ کے ذریعہ عذاب آگ کا پروردگار دے سکتا ہے۔

9419 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: اَنَّ رَسُولَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى نَاسٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَقْتُلُوهُمْ كُلَّهُمْ اِنْ قَدَرُوا عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ الْبَشِيرُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ صَبَّحُوهُمْ، فَجَعَلُوا يَقْتُلُونَهُمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَشِرُ وَيَتَبَسَّمُ لِمَا هُوَ يُخْبِرُهُ "، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ قَالَ الرَّجُلُ: فَمَرَّ رَجُلٌ فَسَعَى حَتّٰى رَقِيَ فِي شَجَرَةٍ طَوِيلَةٍ ضَخْمَةٍ، فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ وَهُوَ فِيهَا، ثُمَّ اَوْقَدْنَا نَارًا وَاَحْرَقْنَا الشَّجَرَةَ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذُكِرَ لَهُ الْاِحْرَاقُ بِالنَّارِ قَالَ الرَّجُلُ: فَسَقَطَ الرَّجُلُ، فَاِذَا هُوَ قَدْ كَانَتِ النَّبْلُ قَتَلَتْهُ

* * عامر شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم کچھ لوگوں کی طرف روانہ کی اور اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُن سب لوگوں کو قتل کر دیں اگر اُن پر قابو پالیں۔ پھر خوشخبری دینے والا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے صبح کے وقت اُن پر حملہ کیا اور اُنہیں قتل کرنا شروع کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہ خبر سن کر خوشی کا اظہار کیا اور اس اطلاع پر مسکرانے لگے۔ اسی دوران اُس شخص نے کہا: ایک شخص اُن میں سے بھاگ گیا اور ایک لمبے درخت پر چڑھ گیا جو خاصا گھنا بھی تھا' ہم نے اُسے تیر مارے لیکن وہ اُس درخت میں موجود رہا' تو ہم نے آگ جلا کر اُس درخت کو ہی جلا دیا۔ جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ اُسے آگ میں جلایا گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ غصہ میں آ گئے' اُس شخص نے عرض کی: پھر وہ شخص نیچے گر گیا' تو پتا چلا کہ اُسے تیر لگا تھا جس کی وجہ سے وہ قتل ہوا تھا۔

بَابُ دُعَاءِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کو دعوت دینا

9420 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: " اِنَّكَ سَتَاْتِي عَلٰى نَاسٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلَى التَّوْحِيدِ، فَاِنْ اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَقُلْ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَاِنْ اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَقُلْ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صِيَامَ شَهْرٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَاِنْ اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَقُلْ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ زَكَاةً فِي اَمْوَالِكُمْ، تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِكُمْ، فَاِنْ اَقَرُّوا بِذٰلِكَ، فَخُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَاجْتَنِبْ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَاِنَّهُ لَا حِجَابَ لَهَا دُونِي "

* * طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن روانہ کیا تو اُنہیں تلقین کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: تم اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس جا رہے ہو' تم اُنہیں توحید کی طرف دعوت دینا' اگر وہ اس کا اقرار کر لیں تو تم انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو تم انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں' اگر وہ اس کا بھی اعتراف کر لیں تو تم یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر تمہارے اموال میں زکوٰۃ لازم کی ہے جو تمہارے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے

کی اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو تم اُن کے اموال وصول کرنا اور اُن کے صرف عمدہ اموال حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ اُس کے لیے کوئی چیز حجاب نہیں ہوتی ہے۔

9421 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُقَاتِلْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ حَتّٰى دَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاَبَوْا فَقَاتَلَهُمْ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بنوقریظہ کے ساتھ لڑائی اُس وقت تک شروع نہیں کی تھی جب تک اُنہیں پہلے اسلام کی دعوت نہیں دی تھی' جب اُنہوں نے انکار کر دیا تو آپ نے اُن کے ساتھ لڑائی شروع کی۔

9422 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بَنِي النَّضِيرِ اِلٰى اَنْ يُعْطُوا عَهْدًا يُعَاهِدُوْنَهُ عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَقَاتَلَهُمْ

٭٭ عبدالرحمن بن کعب بن مالک ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بنونضیر کو یہ دعوت دی کہ وہ اُس عہد کو برقرار رکھیں جو اُنہوں نے پہلے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیا تھا' اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ لڑائی کی۔

9423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النُّجُودِ قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِلٰى مِهْرَانَ بْنِ زَادَانَ وَآخَرَ مَعَهُ قَدْ سَمَّاهُ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي اَدْعُوكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنِّي اَدْعُوكُمْ اِلٰى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ عِنْدِي قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقِتَالَ كَمَا تُحِبُّ فَارِسُ شُرْبَ الْخَمْرِ

٭٭ عاصم بن ابونجود بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مہران بن زادان اور اُس کے ساتھ دوسرے شخص کو خط لکھا' جس کا نام راوی نے بیان کیا تھا (اُس خط میں یہ تحریر تھا:)

''امابعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں' اور اگر تم یہ نہیں مانتے تو میں تمہیں یہ دعوت دیتا ہوں کہ تم جزیہ دے دیا کرو' اگر تم یہ بھی نہیں مانتے تو میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں' جو لڑائی کو یوں پسند کرتے ہیں جس طرح اہل فارس شراب پینے کو پسند کرتے ہیں''۔

9424 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيًّا بَعَثَ خَلْفَهُ رَجُلًا فَقَالَ: "اتْبَعْ عَلِيًّا وَلَا تَدْعُهُ مِنْ وَرَائِهِ، وَلٰكِنِ اتْبَعْهُ وَخُذْ بِيَدِهِ، وَقُلْ لَهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ قَالَ: فَاَقَامَ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تُقَاتِلْ قَوْمًا حَتّٰى تَدْعُوهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ

٭٭ یحییٰ بن اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو آپ نے

اُن کے پیچھے ایک اور شخص کو بھیجا اور فرمایا: تم علی کے پیچھے جاؤ اور اُسے پیچھے سے نہ بلانا' تم اُس کے پیچھے جاؤ اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس سے یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اُس وقت تک ٹھہرے رہو جب تک نبی اکرم ﷺ تمہارے پاس نہیں آ جاتے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ لڑائی اُس وقت تک شروع نہ کرنا' جب تک اُنہیں دعوت نہیں دے دیتے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے بھی یہ روایت یحییٰ بن اسحاق سے سن رکھی ہے۔

9425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كُنَّا نَدْعُو الْعَدُوَّ وَنَدَعُ

* * ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: پہلے ہم دشمن کو دعوت دیا کرتے تھے اور ہم دعا کیا کرتے تھے (پھر لڑائی شروع کرتے تھے)۔

9426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَدْ عَلِمُوا مَا يُدْعَوْنَ اِلَيْهِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ لوگ یہ بات جانتے ہیں جس کی طرف اُنہیں دعوت دی جارہی ہے۔

9427 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاحِبٍ، لَهُ عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَاتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا اِلَّا دَعَاهُمْ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی قوم کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی شروع نہیں کی' جب تک پہلے اُنہیں (اسلام کی) دعوت نہیں دے دی۔

9428 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: " اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوْا وَلَا تَغْدُرُوْا، وَلَا تُمَثِّلُوْا، وَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، اِذَا اَنْتَ لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ: فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ مِنْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ، وَادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ، يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ، اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ، فَسَلْهُمْ اِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ، فَاِنْ فَعَلُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلٰكِنِ

اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَبِيكَ، وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ، فَاِنَّكُمْ اِنْ تَخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ اَهْوَنَ عَلَيْكُمْ مِنْ اَنْ تَخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ عَلٰى اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي اَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ اَمْ لَا "

* سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی شخص کو کسی بڑے لشکر یا چھوٹی مہم کا امیر مقرر کرتے تھے تو اُسے اُس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتے تھے' پھر آپ یہ ارشاد فرماتے تھے: اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لو' جو لوگ اللہ کا انکار کرتے ہیں' اُن کے ساتھ لڑائی کرو' تم لوگ جنگ کرو تو وعدہ کی خلاف ورزی نہ کرو' تم مثلہ نہ کرو' مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو' کسی کمسن بچہ کو قتل نہ کرو اور جب تمہارا مشرکین سے تعلق رکھنے والے دشمن سے سامنا ہو' تو تم اُنہیں تین میں سے کسی ایک بات کی طرف دعوت دو' ان تین باتوں میں سے وہ جو بھی مان لیں' تم اُن کی طرف سے اسے قبول کر لو اور اُن سے لڑائی سے رُک جاؤ' تم انہیں اسلام کی دعوت دو' اگر وہ مان لیتے ہیں' تو اُن کی طرف سے اسے قبول کر لو اور اُن سے لڑائی سے رُک جاؤ' پھر تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ اپنے علاقہ کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقہ کی طرف منتقل ہو جائیں اور تم اُنہیں بتاؤ کہ اُنہیں وہ سب کچھ ملے گا' جو مہاجرین کو ملے گا اور اُن پر وہ تمام چیزیں لازم ہوں گی' جو مہاجرین پر لازم ہوتی ہیں' اگر وہ اپنے علاقہ سے منتقل ہو کر مہاجرین کے علاقہ کی طرف جانے سے انکار کر دیتے ہیں' تو تم اُنہیں یہ بتاؤ کہ اُن کی مثال مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوگی' اُن پر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جاری ہوگا جو تمام اہلِ ایمان پر جاری ہوتا ہے' البتہ اُن لوگوں کو مالِ فئے میں سے کچھ نہیں ملے گا' البتہ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں حصہ لیتے ہیں' تو حکم مختلف ہوگا۔

اگر وہ لوگ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کر دیتے ہیں' تو تم اُن سے جزیہ کا مطالبہ کرو' اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں تو اُن کی طرف سے اسے قبول کر لو اور اُن سے لڑائی سے رُک جاؤ' اگر وہ یہ بات نہیں مانتے تو اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کر کے اُن سے لڑائی شروع کرو' جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ تمہارے سامنے یہ ارادہ ظاہر کریں کہ تم اُنہیں اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ میں دیدو' تو تم اُنہیں اللہ اور اُس کے نبی کی پناہ میں نہ دو' بلکہ تم اُنہیں اپنے اور اپنے باپ کی پناہ میں دو اور اپنے ساتھیوں کی پناہ میں دو' کیونکہ اگر تم اپنے یا اپنے باپ کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرتے ہو' تو یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ آسان ہوگا کہ تم اللہ اور اس کے رسول (کے نام) کی پناہ کی خلاف ورزی کرو' اور جب تم کسی علاقہ کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم اُنہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر اُتارو (یعنی اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق سلوک کرو) تو تم تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر نہ اُتارو بلکہ اپنے فیصلہ پر اُتارو کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ اُن لوگوں کے بارے میں تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر ٹھیک طور پر عمل کیا ہے یا نہیں کیا۔

9429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: "اِذَا حَاصَرْتُمْ قَصْرًا فَلَا تَقُولُوا: اَنْزِلُوا عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَحُكْمِنَا وَلٰكِنْ اَنْزِلُوهُمْ عَلٰى حُكْمِكُمْ، ثُمَّ

اقْضُوا فِيهِمْ مَا شِئْتُمْ، فَإِذَا لَقِيَ رَجُلٌ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ: مَتْرَسْ فَقَدْ آمَنَهُ، وَإِذَا قَالَ: لَا تَذْهَلْ فَقَدْ آمَنَهُ، وَإِذَا قَالَ: لَا تَخَفْ فَقَدْ آمَنَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ"

٭٭ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا' ہم اُس وقت خانقین کے مقام پر موجود تھے' کہ جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو تو تم یہ نہ کہو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر آ جاؤ اور ہمارے فیصلہ پر آ جاؤ' بلکہ تم لوگ اُنہیں اپنے فیصلہ پر اُتارو اور پھر اُن کے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرو' جب کوئی شخص کسی شخص کے سامنے آئے تو اُس سے یہ نہ کہے کہ تم نہ ڈرو! کیونکہ اس طرح تو وہ اُسے امان دیدے گا اور جب وہ اُس سے یہ کہے کہ تم نہ ڈرو' تو اُس نے اُسے امان دے دی اور جب اس نے یہ کہا کہ تم خوفزدہ نہ رہو' تو اُس نے اُسے امان دے دی' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمام زبانوں کو جانتا ہے۔

9430 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ الْوَلِيدُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا قَالَ: انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، أَبْعَثُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تَغُلُّوا، وَلَا تَجْبُنُوا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَلَا تَحْرِقُوا كَنِيسَةً، وَلَا تَعْقِرُوا نَخْلًا، وَبَعَثَ إِنْسَانًا إِلَى إِنْسَانٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيْهِ بِالْيَمَنِ فَقَالَ: حَرِّقُوهُ ثُمَّ قَالَ: لَا تُعَذِّبْ بِعَذَابِ اللّٰهِ

٭٭ حبیب الولید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ کرتے تھے تو آپ یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں روانہ ہو جاؤ' تم لوگ اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا ہے' میں تمہیں اس شرط پر بھجوا رہا ہوں کہ تم خیانت نہیں کرو گے' تم بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرو گے' تم مثلہ نہیں کرو گے' تم کسی بچے کو قتل نہیں کرو گے' تم کسی عبادت گاہ کو آگ نہیں لگاؤ گے اور تم کھجوروں کے درخت نہیں کاٹو گے۔ آپ نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف بھیجا جو یمن میں تھا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کی تھی' تو فرمایا: اسے جلا دو! پھر فرمایا: تم اللہ کے عذاب کی مانند عذاب نہ دینا۔

9431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: "أَنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ، وَإِذَا حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حِصْنٍ فَلَا تُنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَحُكْمِ رَسُولِهِ، وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ، ثُمَّ احْكُمُوا فِيهِمْ بِمَا شِئْتُمْ، وَلَا تَقُولُوا: لَا تَخَفْ، وَلَا تَذْهَلْ، وَمَتْرَسْ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ"

٭٭ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط میں لکھا' ہم اُس وقت خانقین میں موجود تھے' چاند بعض اوقات بڑا چھوٹا ہو جاتا ہے' جب تم پہلی کا چاند دیکھ لو' تو اُس وقت تک عید الفطر نہ کرو' جب تک دو آدمی یہ گواہی نہ دے دیں کہ اُنہوں نے گزشتہ شام اُسے دیکھ لیا تھا اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو' تو اُنہیں اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلہ پر تیار نہ کرو بلکہ اُنہیں تم اپنے فیصلہ پر تیار کرو اور پھر اُن کے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرو' تم یہ نہ کہو کہ تم خوفزدہ نہ ہو' تم ڈرو نہیں' تم نہ ڈرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔

9432 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ بَكِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ ابْنَ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اُحَدِّثُكَ بِمَا نَصْنَعُ فِيْ مَغَازِيْنَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَحَدِّثْنِيْ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ يَصْنَعُوْنَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَّ بِالْقَرْيَةِ دَعَا اَهْلَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنِ اتَّبَعُوْهُ خَلَطَهُمْ بِنَفْسِهٖ وَاَصْحَابِهٖ، وَاِنْ اَبَوْا دَعَاهُمْ اِلٰى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَاِنْ اَعْطَوْهَا قَبِلَهَا مِنْهُمْ، وَاِنْ اَبَوْا آذَنَهُمْ عَلٰى سَوَاءٍ، وَكَانَ اَدْنَاهُمْ اِذَا اَعْطَاهُمُ الْعَهْدَ وَفَّوْا لَهٗ اَجْمَعُوْنَ

✽✽ بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سعید بن مسیّب کے پاس آیا اور کہا: اے ابومحمد! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم جنگوں میں کیا کرتے ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے کہا: پھر آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کیا کیا کرتے تھے؟ تو سعید بن مسیّب نے بتایا:

نبی اکرم ﷺ جب کسی بستی پر حملہ کرنے جاتے تھے تو آپ اُن بستی والوں کو پہلے اسلام کی دعوت دیتے تھے‘ اگر وہ اس کی پیروی کر لیتے تھے تو آپ اور آپ کے اصحاب اُن لوگوں کے ساتھ گھل مل جاتے تھے‘ اگر وہ لوگ یہ بات نہیں مانتے تھے‘ تو آپ اُنہیں جزیہ کی ادائیگی کی دعوت دیتے تھے‘ اگر وہ جزیہ ادا کر دیتے تھے‘ تو آپ اُن کی طرف سے جزیہ کو قبول کر لیتے تھے‘ اگر وہ لوگ یہ بات بھی نہیں مانتے تھے تو آپ اُن پر عمومی حملہ کر دیتے تھے‘ جب وہ کوئی معاہدہ کرتے تھے تو اُن میں سے ہر ایک فرد اُس کی مکمل پاسداری کرتا تھا۔

9433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُقَاتَلُ اَهْلُ الْاَوْثَانِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَيُقَاتَلُ اَهْلُ الْكِتَابِ عَلٰى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: بت پرستوں کے ساتھ صرف اسلام کے حوالے سے لڑائی کی جائے گی اور اہلِ کتاب کے ساتھ جزیہ کی ادائیگی کے حوالے سے لڑائی کی جائے گی۔

9434 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى جُذَيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا: اَسْلَمْنَا، وَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: صَبَاْنَا، صَبَاْنَا، وَجَعَلَ خَالِدٌ بِهِمْ قَتْلًا وَاَسْرًا، وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرًا، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَنَا اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ، فَقَدِمْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ - يَعْنِيْ يَدَيْهِ - فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جذامہ کی طرف بھیجا‘ انہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی‘ وہ لوگ صحیح طریقے سے جواب نہیں دے سکے کہ ہم اسلام قبول کر رہے ہیں‘

اُنہوں نے کہا: ہم نے دین تبدیل کر دیا! ہم نے دین تبدیل کر دیا! تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُن میں سے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا اور کچھ کو قیدی بنالیا' اُنہوں نے ہم میں سے ہر ایک شخص کو اُس کا قیدی پکڑایا' یہاں تک کہ ایک دن اُنہوں نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور میرے ساتھیوں میں سے بھی کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل نہیں کرے گا' جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور عرض کی: اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے' اُس کے حوالے سے میں تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں' یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

9435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَيُّمَا رَجُلٌ دَعَا رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَاَشَارَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَدْ اَمَّنَهُ اللّٰهُ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَمِيثَاقِهِ

* * طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ جو شخص کسی مشرک شخص کو دعوت دے اور وہ شخص آسمان کی طرف اشارہ کرے تو اُس نے اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اظہار کر دیا ہے' کیونکہ اب وہ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اُس کے میثاق پر اُتر آیا ہے۔

بَابُ الْجِوَارِ، وَجِوَارِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ

باب: پناہ دینے کا بیان' غلام اور عورت کی دی ہوئی پناہ کا حکم

9436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ فُضَيْلٍ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ قَرْيَةً مِنْ قُرَى فَارِسٍ يُقَالُ لَهَا شَاهِرْتَا فَحَاصَرْنَاهَا شَهْرًا، حَتَّى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَطَمِعْنَا اَنْ نُصَبِّحَهُمْ، انْصَرَفْنَا عَنْهُمْ عِنْدَ الْمَقِيلِ، فَتَخَلَّفَ عَبْدٌ مِنَّا فَاسْتَاْمَنُوهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ فِي سَهْمٍ اَمَانًا، ثُمَّ رَمَى بِهِ اِلَيْهِمْ، فَلَمَّا رَجَعْنَا اِلَيْهِمْ خَرَجُوا فِي ثِيَابِهِمْ، وَوَضَعُوا اَسْلِحَتَهُمْ فَقُلْنَا: مَا شَاْنُكُمْ؟ فَقَالُوا: اَمَّنْتُمُونَا وَاَخْرَجُوا اِلَيْنَا السَّهْمَ فِيهِ كِتَابُ اَمَانِهِمْ فَقُلْنَا: هٰذَا عَبْدٌ وَالْعَبْدُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ قَالُوا: لَا نَدْرِي عَبْدَكُمْ مِنْ حُرِّكُمْ، وَقَدْ خَرَجُوا بِاَمَانٍ، قُلْنَا: فَارْجِعُوا بِاَمَانٍ قَالُوا: لَا نَرْجِعُ اِلَيْهِ اَبَدًا فَكَتَبْنَا اِلٰى عُمَرَ بَعْضَ قِصَّتِهِمْ، فَكَتَبَ عُمَرُ: اَنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَمَانُهُ اَمَانُهُمْ قَالَ: فَفَاتَنَا مَا كُنَّا اَشْرَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ غَنَائِمِهِمْ"

* * فضیل رقاشی بیان کرتے ہیں: فارس کی ایک بستی میں' میں موجود تھا جس کا نام ''شاہرتا'' تھا' ہم نے ایک ماہ تک اس کا محاصرہ کیے رکھا' ایک دن جب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ہم صبح کے وقت ان پر حملہ کر دیں گے' ہم دوپہر کے وقت ان کے پاس سے واپس آئے تو ہم میں سے ایک غلام پیچھے رہ گیا' اُن لوگوں نے اُس غلام سے امان چاہی تو اُس نے ایک تیر میں امان لکھ کر ان کی طرف تیر پھینک دیا' جب ہم اُن کی طرف واپس آئے' تو وہ لوگ اپنے کپڑوں کو پہن کر باہر نکلے' اُنہوں نے ہتھیار رکھ دیئے' ہم

نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے کہا: تم لوگوں نے ہمیں امان دے دی ہے! پھر اُنہوں نے ہمارے سامنے وہ تیر نکال کر دکھایا جس میں اُن کو دی گئی امان کی تحریر موجود تھی۔ ہم نے کہا: یہ تو ایک غلام کی تحریر ہے اور غلام کچھ نہیں کر سکتا۔ اُنہوں نے کہا: ہمیں تو یہ پتا نہیں ہے کہ تم میں سے کون آزاد ہے اور کون غلام ہے؟ پھر اُنہوں نے امان کی تحریر نکال کر دکھائی تو ہم نے کہا: تم اس امان کو لے کر واپس چلے جاؤ! اُنہوں نے جواب دیا: ہم اب اس قلعہ کی طرف واپس نہیں جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس واقعہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: مسلمانوں کے کسی مسلمان غلام کی دی ہوئی امان مسلمانوں کی امان شمار ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: تو ہمیں اُن سے جو کچھ مالِ غنیمت حاصل ہونے کی اُمید تھی وہ ختم ہوگئی۔

9437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "اِنْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ لَتَاْخُذَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ تَقُوْلُ: تُؤَمِّنُ"

* * اسود نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: کوئی عورت مسلمانوں کی طرف سے پکڑ لیتی ہے اس سے مراد یہ ہے: اُس کی امان قبول کی جائے گی۔

9438 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّ اُمَّ هَانِءٍ، جَاءَتْ بِرَجُلَيْنِ فَاَرَادَ عَلِيٌّ قَتْلَهُمَا، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: قَدْ اَجَرْنَا مَا اَجَارَتْ اُمُّ هَانِءٍ

* * سعید بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا دو آدمیوں کو لے کر آئیں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کرنا چاہتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی نے جسے پناہ دی ہے ہم بھی اُسے پناہ دیتے ہیں۔

9439 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ، مَوْلٰى عَقِيلٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ: اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَتْ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، زَعَمَ ابْنُ اُمِّي اَنَّهُ قَاتِلٌ فُلَانًا، رَجُلًا اَجَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَا اَجَارَتْ اُمُّ هَانِءٍ

* * سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھائی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) فلاں شخص (وہ شاید سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا دیور تھا) کو قتل کرنا چاہتے ہیں وہ ایک ایسا شخص ہے جسے میں پناہ دے چکی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی نے جسے پناہ دی ہے ہم بھی اُسے پناہ دیتے ہیں۔

9440 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ: اَنَّ زَيْنَبَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ اِنْ اُقْرِبَ فَابْنُ عَمٍّ، وَاِنْ اُبْعِدَ فَاَبُو وَلَدٍ، وَاِنِّي قَدْ اَجَرْتُهُ، فَاَجَازَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✷✷ عبداللہ البہی بیان کرتے ہیں: سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابوالعاص بن ربیع کو ایک حوالے سے دیکھوں تو وہ چچازاد ہیں اور دوسرے حوالے سے دیکھوں تو وہ میرے بچوں کے باپ ہیں میں نے اُنہیں پناہ دے دی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پناہ کو درست قرار دیا۔

9441 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ زَوْجًا لِبِنْتِ خَدِيجَةَ، فَجِيءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِدٍّ، فَحَلَّتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✷✷ حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبدمناف جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی صاحبزادی (سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا) کے شوہر تھے اُنہیں قیدی کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اُنہیں آزاد کروایا۔

9442 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَارَتْ زَوْجَهَا اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَاَمْضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِوَارَهَا

✷✷ مقسم جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پناہ کو برقرار رکھا۔

9443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَقُولُ: " الْتَقَتْ خَيْلَانِ، خَيْلٌ لِلدَّيْلَمِ، وَخَيْلٌ لِلْعَرَبِ، فَانْكَشَفَتِ الْخَيْلُ فَاِذَا صَرِيعٌ بَيْنَهُمْ قَالَ: فَاَقْبَلَتِ الْعَرَبُ وَحَسِبَتْ اَنَّهُ مِنْهُمْ، وَقَالَ: لَا بَاْسَ، فَلَمَّا غَشَوْهُ اِذَا هُمْ بِرَجُلٍ مِنَ الدَّيْلَمِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ آمَنَّاهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاللّٰهِ مَا آمَنَّاهُ. وَمَا كُنَّا نَرَى اِلَّا اَنَّهُ مِنَّا فَاَجْمَعَ رَاْيُهُمْ عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ آمَنُوهُ "

✷✷ اعمش بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ (مسلمانوں اور دشمن) دونوں طرف کے گھڑسوار اکٹھے ہوئے ایک طرف کے گھڑسوار دیلم کے تھے اور دوسری طرف کے گھڑسوار عرب تھے اُن گھڑسواروں نے پردہ ہٹایا تو اُن دونوں کے درمیان ایک شخص قتل کیا ہوا پڑا تھا تو عرب آگے بڑھ آئے وہ یہ سمجھے کہ شاید یہ شخص اُن کا فرد ہے اُنہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے! لیکن جب وہ دشمن پر غالب آئے تو پتا چلا کہ یہ تو دیلم کا ایک فرد ہے تو اُن میں سے بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو اسے امان دے چکے تھے جبکہ بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے انہیں امان نہیں دی ہے ہم تو یہ سمجھے تھے کہ یہ ہمارا فرد ہے۔ پھر اُن سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اُنہوں نے اسے پناہ دے دی ہے۔

9444 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: لَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ قَامَتْ زَيْنَبُ فَقَالَتْ: اِنَّهُ ذَكَرَ زَوْجِي قَدْ جِيءَ بِهِ، وَاِنِّي قَدْ اَجَرْتُهُ، فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مَا لِيْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ، وَإِنَّهُ لَيُجِيرُ عَلَى الْقَوْمِ اَدْنَاهُمْ

✲✲ سعید مقبری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی تو سیّدہ زینب ؓ کھڑی ہوئیں' اُنہوں نے یہ ذکر کیا کہ اُنہوں نے کہا کہ میرے شوہر نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اُنہیں لایا گیا ہے' میں اُنہیں پناہ دے چکی ہوں۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے اور قوم کا کوئی عام سا فرد بھی دوسرے لوگوں کی طرف سے پناہ دے سکتا ہے۔

9445 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْمُسْلِمِينَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَنْعَقِدُ بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهٖ، وَاَدْنَاهُمْ عَلٰى اَقْصَاهُمْ، وَالْمُتَسَرِّي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَوِيُّ عَلَى الضَّعِيفِ يَقُولُ: فِي الْغَنَائِمِ"

✲✲ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"دیگر تمام لوگوں کے لیے مسلمان ایک ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں' اُن کا خون برابر کی حیثیت رکھتا ہے اور اُن کا کوئی عام سا فرد بھی اُن کی طرف سے امان دے سکتا ہے' کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی ذمّی کو اُس کے معاہدہ کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا اور اُن کے ادنیٰ فرد سے مراد اُن کا دور کا فرد ہے اور جنگی مہم میں حصہ لینے والا بیٹھے رہ جانے والے پر اور طاقتور شخص کمزور شخص پر (مالِ غنیمت کا حصہ) خرچ کریں گے"۔

وہ فرماتے ہیں: یعنی مالِ غنیمت میں ایسا ہوگا۔

9446 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَغَيْرِهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ جِوَارَ زَيْنَبَ ابْنَتِهٖ

✲✲ ابن شہاب اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیّدہ زینب ؓ کی دی ہوئی پناہ کو برقرار قرار دیا تھا۔

بَابُ سَهْمِ الْعَبْدِ

باب: غلام کا حصہ

9447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: لَا سَهْمَ لِعَبْدٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: وَاَخْبَرَنَا عِنْدَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: اَنَّ عَبْدًا وَجَدَ رِكْزَةً عَلٰى زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَخَذَهَا مِنْهُ عُمَرُ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ، وَاَعْتَقَهُ، وَاَعْطَاهُ مِنْهَا مَالًا، وَجَعَلَ سَائِرَهَا فِي مَالِ الْمُسْلِمِينَ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے ہم سے کہا کہ مسلمانوں کے ساتھ غلام کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس موقع پر عمرو بن شعیب نے ہمیں یہ بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک غلام نے سونے کا بڑا ٹکڑا پایا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے وہ لے لیا اور اُسے فروخت کر کے اس کے ذریعہ اُس غلام کو خرید کر اُسے آزاد کر دیا اور اُسے اُس مال سے بھی کچھ دیا اور باقی مال مسلمانوں کے مال میں شامل کر دیا۔

9448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يُقَالُ لَا يُلْحَقُ عَبْدٌ فِي دِيوَانٍ، وَلَا تُؤْخَذُ مِنْهُ زَكَاةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: کسی بھی غلام کا نام دیوان میں (یعنی سرکاری وظائف حاصل کرنے والوں کے رجسٹر میں) شامل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اُس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔

9449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ بَعْضَ الْغِفَارِيِّينَ، خَالِدَ بْنَ الْغِفَارِيِّ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبِيدًا لَهُمْ شَهِدُوا بَدْرًا فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ ثَلَاثَةَ آلَافٍ، ثَلَاثَةَ آلَافٍ كُلَّ سَنَةٍ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حسن بن محمد نے انہیں بتایا کہ غفار قبیلہ سے تعلق رکھنے والے صاحب خالد بن غفاری نے اُنہیں یہ بتایا ہے کہ اُن کے کچھ غلام غزوۂ بدر میں شریک ہوئے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) اُن لوگوں کو ہر سال تین' تین ہزار (درہم یا دینار) دیا کرتے تھے۔

9450 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ: وَفِينَا مَمْلُوكُونَ قَالَ: فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ

✵✵ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے ساتھ کچھ غلام بھی تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم میں اُنہیں حصہ نہیں دیا۔

9451 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الْمَمْلُوكِ وَالْمَرْاَةِ: هَلْ يُعْطَوْنَ مِنَ الْخُمُسِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ شَيْءٌ

✵✵ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور اُن سے غلام اور عورت کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اُنہیں خمس میں سے کچھ ادا کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ان لوگوں کو خمس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

9452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ، عَمَّنْ اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ يَحْذُ الْعَبْدَ وَالْمَرْاَةَ مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ قَالَ: وَاَقُولُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ

يَحْضَرَانِ الْبَأْسَ: لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ، إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ

✽✽ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: لوگوں کے مالِ غنیمت میں سے غلام اور عورت کو بھی کچھ دیا جائے گا۔
راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں' جو غلام اور عورت کے بارے میں ہے' جو جنگ میں شریک ہوتے ہیں کہ انہیں کوئی متعین حصہ نہیں ملے گا' البتہ مالِ غنیمت میں سے انہیں کچھ عطیہ دے دیا جائے گا۔

9453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ لِلْعَبْدِ نَصِيبٌ مِنَ الْغَنَائِمِ، قَالَ الْحَجَّاجُ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✽✽ سعید بن میسّب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مالِ غنیمت میں سے غلام کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

9454 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: حَضَرْتُ خَيْبَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْهِمْ لِي وَأَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ

✽✽ حضرت عمیر' جو آبی اللحم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں غزوۂ خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حصہ نہیں دیا' البتہ آپ نے مجھے عام سامال ومتاع عطا کیا۔

9455 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى، وَعَنْ قَتْلِ الصِّبْيَانِ، وَعَنِ الْعَبِيدِ: هَلْ كَانُوا يُعْطَوْنَ مِنَ الْغَنَائِمِ شَيْئًا؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ لِيْ فِيْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى، فَإِنَّهُ كَانَ لَنَا حَتَّى حَرَمْنَاهُ قَوْمُنَا، وَكَتَبْتَ فِيْ قَتْلِ الصِّبْيَانِ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا كَانَ صَاحِبُ مُوسَى يَعْلَمُ، وَإِلَّا لَا يَحِلُّ لَكَ قَتْلُهُمْ، وَكَتَبْتَ فِي الْعَبِيدِ هَلْ كَانُوا يُعْطَوْنَ مِنَ الْغَنَائِمِ شَيْئًا، وَإِنَّهُمْ كَانُوا يُحْذَوْنَ الشَّيْءَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُضْرَبَ لَهُمْ سَهْمٌ

✽✽ قتادہ اور اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر اُن سے ذوی القربیٰ کے حصہ اور بچوں کو قتل کرنے اور غلام کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اُنہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں خط میں لکھا کہ تم نے ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں مجھے خط میں لکھا ہے' تو یہ ہمارا حصہ ہے لیکن ہماری قوم نے ہمیں اس سے محروم کر دیا' تم نے بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں لکھا ہے' تو اگر تو تم اُن بچوں کے بارے میں وہ علم رکھتے ہو' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ والے شخص (یعنی حضرت خضر علیہ السلام) کو علم تھا تو ٹھیک ہے' ورنہ اُنہیں قتل کرنا تمہارے لیے جائز نہیں ہوگا' اور تم نے غلاموں کے بارے میں لکھا ہے کہ کیا اُنہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا جائے گا؟ تو اُن لوگوں کو باقاعدہ حصہ دیئے بغیر' ویسے ہی کچھ دے دیا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْاَجِيرِ؟

باب: کیا مزدور کو حصہ دیا جائے گا؟

9456 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالَا: لَا سَهْمَ لِلْاَجِيرِ

٭٭ حسن بصری اور ابن سیرین فرماتے ہیں: مزدور کو حصہ نہیں ملے گا۔

9457 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ: اَتَخْرُجُ مَعِي يَا فُلَانُ لِلْغَزْوِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَوَعَدَهُ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْخُرُوجَ دَعَاهُ، فَاَبَى اَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اَلَيْسَ قَدْ وَعَدْتَنِي؟ اَتُكَذِّبُنِي؟ وَتُخْلِفُنِي؟ قَالَ: مَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَخْرُجَ قَالَ: مَا الَّذِي يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: عِيَالِي وَاَهْلِي قَالَ: فَمَا الَّذِي يُرْضِيكَ حَتَّى تَخْرُجَ؟ قَالَ: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، عَلَى اَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ فَخَرَجَ مَعَهُ، فَلَمَّا هَزَمُوا الْعَدُوَّ وَاَصَابُوا الْغَنَائِمَ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: اَعْطِنِي نَصِيبِي مِنَ الْغَنَائِمِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاَذْكُرُ اَمْرَكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ الثَّلَاثَةُ دَنَانِيرَ حَظُّهُ وَنَصِيبُهُ مِنْ غَزْوِهِ مِنْ اَمْرِ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ

٭٭ ابوسلمہ حمصی بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک غریب مہاجر سے یہ کہا: اے فلاں! کیا تم میرے ساتھ جنگ میں حصہ لینے کے لیے چلو گے؟ اُس نے کہا: ٹھیک ہے! تو اُنہوں نے اُس کے ساتھ وعدہ کرلیا' جب روانگی کا وقت آیا اور اُنہوں نے اُس شخص کو بلایا تو اُس نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کردیا' تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا تم نے میرے ساتھ غلط بیانی کی تھی؟ اور تم میرے ساتھ وعدہ خلافی کرنا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: میں نکلنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سی چیز تمہارے لیے رکاوٹ ہے؟ اُس نے کہا: میرے گھر والے! تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: کون سی چیز تمہیں راضی کرسکتی ہے کہ تم نکلنے کے لیے تیار ہو جاؤ؟ اُس نے کہا: تین دینار! تو اُنہوں نے تین دینار اس شرط پر طے کر دیئے کہ وہ اُن کے ساتھ جائے گا۔ جب اُن لوگوں نے دشمن کو پسپا کر دیا اور مالِ غنیمت حاصل کرلیا' تو اُس نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مالِ غنیمت میں سے میرا حصہ مجھے دو! تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: میں تمہارا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کروں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کا حصہ یہ تین دینار ہیں اور دنیا اور آخرت میں' اس جنگ میں اُس کا حصہ یہی ہے۔

بَابُ الْجَعَائِلِ

باب: معاوضے کا بیان

9458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْجَعَائِلِ قَالَ: إِذَا أَخَذَهُ الرَّجُلُ بِدِينِهِ يَتَقَوَّى بِهِ فَلَا بَأْسَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے معاوضے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر آدمی اپنے دین میں قوت حاصل کرنے کے لیے اسے وصول کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

9459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْقَاعِدُ يَمْنَحُ الْغَازِي، فَأَمَّا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ غَزْوَهُ فَلَا أَدْرِي مَا هُوَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگ میں حصہ نہ لینے والا شخص غازی کو عطیہ دے گا، لیکن جہاں تک آدمی کے اپنے جنگ میں حصہ لینے کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو مجھے نہیں معلوم اس سے مراد کیا ہے؟

9460 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ الْعِيزَارِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجَعَائِلِ فَقَالَ: لَمْ أَكُنْ لِأَرْتَشِي إِلَّا مَا رَشَانِي اللّٰهُ، قَالَ: وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: تَرْكُهَا أَفْضَلُ، فَإِنْ أَخَذْتَهَا فَأَنْفِقْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

✵✵ شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے معاوضے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں صرف وہ معاوضہ وصول کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے عطا کرے گا۔

میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اسے نہ لینا افضل ہے، لیکن اگر تم اسے لے لیتے ہو تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

9461 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَعْجَمِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَعَائِلِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ كُلِّ أَرْبَعَةٍ وَاحِدٌ، وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثَةٍ وَاحِدٌ قَالَ: إِنْ جَعَلْتَهَا فِي كُرَاعٍ أَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَأْسَ، وَإِنْ جَعَلْتَهُ فِي عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ غَنَمٍ فَهُوَ غَيْرُ طَائِلٍ

✵✵ عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے معاوضے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہر چار میں سے ایک اور ہر تین میں سے ایک (حصے کی ادائیگی) کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اگر تو تم اسے جنگی ساز وسامان خریدنے کے لیے استعمال کرتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر تم اسے غلام یا کنیز یا بکریاں خریدنے کے لیے استعمال کرتے ہو تو یہ بیکار چیز ہوگی۔

9462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يُعْطُونَ أَحَبَّ

اِلَيْهِمْ مِنْ اَنْ يَاْخُذُوا، هٰذَا فِي الْجَعَالَةِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اسے لینے کے مقابلے میں اس کو دینا زیادہ پسند کرتے تھے یعنی معاوضے کو۔

9463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ مَسْرُوقٌ يَجْعَلُ عَنْ نَفْسِهِ اِذَا خَرَجَ الْبَعْثُ

✵✵ ابراہیم بن محمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب جنگی مہم روانہ ہوتی تھی تو مسروق اپنی طرف سے معاوضہ دے دیتے تھے۔

9464 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَطَاءٍ الْجَنَدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَبِيبٍ الْجَنَدِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ يَا عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ اِذَا رَاَيْتَ الصَّدَقَةَ كُتِمَتْ. وَقَلَّتْ وَاسْتُؤْجِرَ فِي الْغَزْوِ، وَعُمِّرَ الْخَرَابُ، وَخُرِّبَ الْعَامِرُ، وَالرَّجُلُ يَتَمَرَّسُ بَاَمَانَتِهِ كَمَا يَتَمَرَّسُ الْبَعِيرُ بِالشَّجَرِ، فَاِنَّكَ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالَّتِي تَلِيهَا

✵✵ عبداللہ بن زبیب جندی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابولید! اے عبادہ بن صامت! جب تم دیکھو کہ صدقے کو چھپایا جاتا ہے اور وہ کم ہو گیا ہے اور معاوضے پر جنگوں میں حصہ لیا جاتا ہے اور بے آباد جگہوں کو آباد کیا جا رہا ہے اور آباد جگہوں کو بے آباد کیا جا رہا ہے' آدمی اپنے پاس رکھی ہوئی امانت یوں کھالیتا ہے' جس طرح اونٹ درخت کے پتے کھاتا ہے' تو اس وقت تم اور قیامت ان دو کی طرح ہو گے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

بَابُ الشِّعَارِ

باب: شعار (کوڈ ورڈ)

9465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "كَانَ شِعَارُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ: يَا اَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ."

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا شعار (یعنی کوڈ ورڈ) یہ تھا: اے سورۂ بقرہ والو!۔

9466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

9467 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِي صُفْرَةَ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اِنْ بُيِّتُّمُ اللَّيْلَةَ فَقُولُوا: حم لَا يُنْصَرُونَ"

٭٭ مہلب بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم رات کے وقت حملہ کرو تو یہ کہنا: حم لا ینصرون۔

بَابُ السَّلَبِ وَالْمُبَارَزَةِ

باب: سلب اور مبارزت

9468 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: بَارَزَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ اَخُو اَنَسٍ مَرْزُبَانَ الزَّارَةِ فَقَتَلَهُ، وَاَخَذَ سَلَبَهُ، فَبَلَغَ سَلَبُهُ ثَلَاثِينَ اَلْفًا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِاَبِي طَلْحَةَ: اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ السَّلَبَ، وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا كَثِيرًا، وَلَا اُرَانِي اِلَّا خَامِسَهُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بھائی براء بن مالک نے مرزبان (نامی کافر کو) لڑائی کے لیے للکارا اور اسے قتل کر دیا اور اس کا سامان حاصل کر لیا تو اس کا سامان تیس ہزار (درہم) کا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم اس سامان کا خمس وصول نہیں کریں گے۔ اگرچہ براء کا سامان کتنا ہی مہنگا کیوں نہ ہو اور اپنے بارے میں میری رائے اس کے پانچویں حصے کی ہے۔

9469 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اسْتَلْقَى الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَتَرَنَّمَ فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ: اذْكُرِ اللّٰهَ يَا اَخِي، فَاسْتَوَى جَالِسًا وَقَالَ: اَيْ اَنَسُ اَتُرَانِي اَمُوتُ عَلٰى فِرَاشِي، وَقَدْ قَتَلْتُ مِائَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مُبَارَزَةً سِوَى مَا شَارَكْتُ فِي قَتْلِهِ"

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر لیٹے تو ترنم سے کچھ پڑھنے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے میرے بھائی! تم اللہ کو یاد کرو تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بولے: اے انس! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اپنے بستر پر مر جاؤں گا' حالانکہ میں نے ایک سو مشرکین کو مقابلے کے لیے للکار کر قتل کیا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہے جنہیں قتل کرنے میں میں کسی کے ساتھ شریک ہوا۔

9470 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَالَ: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا زُبَيْرُ فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: اَوَحِيدِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهُمَا عَلَا صَاحِبَهُ قَتَلَهُ؟ فَعَلَاهُ الزُّبَيْرُ فَقَتَلَهُ، فَنَفَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: کون میرے مقابلہ میں آئے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! تم اُٹھو! تو سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! صرف میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو دوسرے پر غالب آ گیا' وہ اُسے قتل کر دے گا۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اُس پر غالب آ گئے اور اُسے قتل کر دیا۔ تو نبی

اکرم ﷺ نے اُس مشرک کا ساز وسامان اُنہیں انعام کے طور پر دے دیا۔

9471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُ مُنْذُ قَطُّ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ، فَقَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَاِنَّ سَلَبَهُ لَهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فِيْ مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: ہم ہمیشہ سے یہی سنتے آ رہے ہیں کہ جب مسلمانوں اور کفار کا سامنا ہو اور مسلمانوں میں سے کافروں کے کسی شخص کو قتل کر دے تو اُس کافر کا ساز وسامان اُس مسلمان کو ملے گا' البتہ اگر وہ شدید لڑائی کے دوران ہو تو حکم مختلف ہے۔

9472 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰى: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُخَمِّسُ السَّلَبَ

* * محمد بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس ساز وسامان میں سے خمس وصول نہیں کرتے تھے۔

9473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سِخْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْعَبْدِیِّ، قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: وَجَدْتُ فِیْ كِتَابِ غَيْرِی شِبْرَ وَهُوَ الصَّوَابُ قَالَ: كُنَّا بِالْقَادِسِيَّةِ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَيْهِ السِّلَاحُ وَالْهَيْئَةُ قَالَ: مرد، ومرد يَقُوْلُ: رَجُلٌ وَرَجُلٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى اَصْحَابِیْ اَنْ يُبَارِزُوهُ، فَاَبَوْا، وَكُنْتُ رَجُلًا قَصِيرًا قَالَ: فَقَدِمْتُ اِلَيْهِ، فَصَاحَ صَوْتًا، وَكَبَّرْتُ وَهَدَرَ، وَكَبَّرْتُ فَاحْتَمَلَ بِیْ فَضَرَبَ قَالَ: وَيَمِيلُ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: فَاَخَذْتُ خِنْجَرَهُ، فَوَثَبْتُ عَلٰى صَدْرِهِ، فَذَبَحْتُهُ قَالَ: وَاَخَذْتُ مِنْطَقَةً لَهُ وَسَيْفًا، وَرَايَتَيْنِ، وَدِرَاعًا، وَسِوَارَيْنِ، فَقَوَّمَ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ بِهِ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ: رُحْ اِلَیَّ، وَرُحْ بِالسَّلَبِ قَالَ: فَرُحْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: هٰذَا سَلَبُ شِبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ خُذْهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَنَفَلَنِيهِ كُلَّهُ

* * ابوسعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک تحریر میں یہ بات پائی ہے اور وہ درست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم قادسیہ میں موجود تھے' اُن میں سے ایک شخص نکل کر سامنے آیا' اُس کے جسم پر ہتھیار بھی تھے اور ظاہری طور پر بھی بڑا زبردست تھا۔ اُس نے کہا: مرد! مرد! یعنی یہ کہا: آدمی! آدمی! (یعنی کوئی ہے جو میرے مقابلہ میں آئے) تو میں نے اپنے ساتھیوں کو یہ پیش کی کہ وہ اس کے مقابلہ میں جائیں' تو اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی' میں ایک چھوٹے قد کا شخص تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں اُس کے پاس گیا' وہ بلند آواز میں چیخا' میں نے تکبیر کہی تو وہ گر گیا' پھر میں نے تکبیر کہی تو اُس نے مجھ پر حملہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: اُس کا گھوڑا تھوڑا سا بے قابو ہوا تو میں نے اُس کا خنجر پکڑ لیا اور اُس کے سینہ پر سوار ہو گیا اور میں نے اُسے ذبح کر دیا' پھر میں نے اُس کا پٹکا' اُس کی تلوار' اُس کی زرہ اور اُس کے دو کنگن لیے تو اُن کی قیمت بارہ ہزار بنتی تھی' میں اُنہیں لے کر سعد بن مالک کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: تم میرے ساتھ آؤ اور اپنا سامان ساتھ لے کر آؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن کے ساتھ گیا' وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا: یہ شبر بن علقمہ کا سامان ہے' تم اسے خوش ہو کر وصول کر لو۔ تو اُنہوں نے وہ ساز وسامان مجھے

انعام کے طور پر دے دیا۔

9474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "لَقِيَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ يَوْمَ بَنِي مُسَيْلِمَةَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: حِمَارُ الْيَمَامَةِ، وَكَانَ رَجُلًا طِوَالًا فِي يَدِهِ سَيْفٌ أَبْيَضُ، وَكَانَ الْبَرَاءُ رَجُلًا قَصِيرًا، فَضَرَبَ الْبَرَاءُ رِجْلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَكَأَنَّهُ أَخْطَأَهُ، فَوَقَعَ عَلَى قَفَاهُ قَالَ: فَأَخَذْتُ سَيْفَهُ وَأَغْمَدْتُ سَيْفِي"

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: مسیلمہ کے ساتھ جنگ کے دن حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا سامنا ایک شخص سے ہوا' جسے یمامہ کا گدھا کہا جاتا تھا' وہ ایک لمبا تڑنگا شخص تھا' اُس کے ہاتھ میں ایک سفید تلوار تھی' جبکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک چھوٹے قد کے شخص تھے' حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اُس کی ٹانگوں پر تلوار ماری' اُن کا نشانہ خطاء گیا اور وہ اُن کی گدی پر لگ گئی۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے اُس کی تلوار کو پکڑا اور اپنی تلوار کو نیام میں ڈال دیا۔

9475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَكَ سِلَاحٌ، إِلَّا سِلَاحُ الْعَدُوِّ، فَقَاتِلْ بِهِ، ثُمَّ رُدَّهُ إِلَى الْمَغَانِمِ

✻✻ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تمہارے پاس ہتھیار نہ ہو' یا دشمن کا ہتھیار ہو' تو تم اُس کے ذریعہ ہی لڑائی کرو' پھر تم اُسے مالِ غنیمت میں واپس کر دینا۔

9476 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَتَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ

✻✻ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ حنین کے دن میں نے ایک شخص کو مقابلہ کی دعوت دی' پھر میں نے اُسے قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ساز و سامان مجھے دے دیا۔

9477 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَبَارَزَهُ الزُّبَيْرُ فَقَتَلَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: مشرکین میں سے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی' تو آپ نے فرمایا: میرے دشمن کے خلاف کون میری کفایت کرے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُسے مقابلہ کی دعوت دی اور اُسے قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا سامان اُنہیں عطا کر دیا۔

9478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "فُتِحَتِ الْأَهْوَازُ وَأَمِيرُهُمْ أَبُو مُوسَى أَوْ غَيْرُهُ، فَدَعَا مَجْزَأَةَ أَوْ شَقِيقَ بْنَ ثَوْرٍ - شَكَّ أَبُو بَكْرٍ - فَقَالَ: انْظُرْ لِي رَجُلًا مِنْ قَوْمِكَ

اَبْعَثُهُ فِي مَبْعَثٍ، فَقَالَ: لَئِنْ كَانَ هَذَا الْاَمْرُ الَّذِي تُرِيْدُ خَيْرًا، مَا اُحِبُّ اَنْ يَسْبِقَنِيَ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْ قَوْمِي، وَلَئِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُوقِعَ فِيهِ اَحَدًا مِنْ قَوْمِي، فَابْعَثْنِي قَالَ: اِنَّا دُلِلْنَا عَلٰى سِرْبٍ يُدْخَلُ مِنْهُ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: فَبَعَثَهُ فِي اُنَاسٍ - قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ - وَعَلَيْهِمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: فَدَخَلَ مَجْزَاَةُ اَوْ شَقِيقُ السِّرْبَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَمَوْهُ بِصَخْرَةٍ فَقَتَلُوهُ، وَدَخَلَ النَّاسُ حَتّٰى كَثُرُوا، وَفَتَحَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ كَانَ غُلَامًا ابْنُ عِشْرِينَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اہواز فتح ہو گیا' لوگوں کے امیر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تھے' یا شاید کوئی اور تھے تو اُنہوں نے مجزاۃ کو یا شاید شقیق بن ثور کو بلایا اور یہ کہا کہ اپنی قوم میں سے میرے لیے کوئی ایسا بندہ تلاش کر کے لاؤ' جسے میں اس مہم پر روانہ کروں' تو اُنہوں نے کہا کہ جو معاملہ آپ چاہتے ہیں' اگر تو وہ بھلائی کا معاملہ ہے' تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری قوم میں سے کوئی شخص اس کے حوالے سے مجھ سے آگے نکل جائے' اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے' تو پھر مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اپنی قوم کے کسی فرد کو اُس میں ڈالوں' آپ مجھے ہی بھیج دیں۔ تو اُنہوں نے کہا: تم نے ہماری راہنمائی کسی ایسے راستہ کی طرف کرنی ہے' جس کے ذریعہ شہر میں داخل ہوا جا سکے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے کچھ لوگوں کو بھجوایا' اُن کے امیر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر مجزاۃ یا شاید شقیق اُس راستہ میں داخل ہو گئے' جب وہ باہر نکلے' تو اُن لوگوں نے اُنہیں پتھر مار کر شہید کر دیا' پھر لوگ داخل ہوئے' یہاں تک کہ اُن کی تعداد زیادہ ہو گئی' تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں فتح نصیب کر دی۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی کہ وہ بیس سال کے نوجوان تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخُمُسِ، وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى

باب: خمس کا تذکرہ اور ذوی القربیٰ کے حصہ کا تذکرہ

9479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: سَلَكَ عَلِيٌّ بِالْخُمُسِ طَرِيقَهُمَا

✵✵ محمد بن اسحاق نے امام محمد باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ خمس کے بارے میں اُن دونوں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے طریقہ پر چلتے رہے تھے۔

9480 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى قَالَ: " كَانَ لَنَا فَمَنَعَنَاهُ قَوْمُنَا، فَدَعَانَا عُمَرُ فَقَالَ: يُنْكَحُ فِيهِ اَيَامَاكُمْ، وَيُعْطٰى فِيهِ غَارِمُكُمْ فَاَبَيْنَا فَاَبٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ ہمارا حصہ تھا' پھر ہماری قوم نے یہ ہمیں دینا بند کر دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا اور کہا کہ اس سے

ذریعہ تمہاری بیوہ عورتوں کا نکاح کیا جائے گا اور تمہارے قرض خواہوں کو ادائیگی کی جائے گی' تو ہم نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہماری بات نہیں مانی۔

9481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهِ: " (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41) خَمْسَةُ اَخْمَاسٍ لِلرَّسُوْلِ، وَلِذِى الْقُرْبٰى، وَالْيَتَامٰى، وَالْمَسَاكِيْنِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ "

٭٭ قتادہ 'اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''تو بے شک اُس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا''۔

قتادہ فرماتے ہیں: پانچ حصوں میں سے ایک حصہ اللہ کے رسول کے لیے' ذوی القربیٰ کے لیے' یتیموں کے لیے' مسکینوں کے لیے اور مسافروں کے لیے ہوگا۔

9482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: (وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41). قَالَ: " هٰذَا مِفْتَاحُ كَلَامٍ لِلّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَلِلرَّسُوْلِ، وَلِذِى الْقُرْبٰى فَاخْتَلَفُوا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ قَالَ قَائِلٌ: سَهْمُ ذِى الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَائِلٌ: سَهْمُ ذِى الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ، وَاجْتَمَعَ رَاْيُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلُوا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِى الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، قُلْتُ لَهُ: ... قَالَ) اِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُدَّعَى عَلَيْهِ خِلَافُهُمَا

٭٭ قیس بن مسلم جدلی بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن محمد بن علی بن حنفیہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تم غنیمت میں جو کچھ بھی حاصل کرتے ہو' تو اُس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا''۔

تو حسن بن محمد نے جواب دیا: یہ اللہ کے کلام کی چابی ہے' یہ دنیا میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا اور اُس کے رسول کے لیے ہوگا اور ذوی القربیٰ کے لیے ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان دو حصوں کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگیا' تو کچھ نے کہا: ذوی القربیٰ کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے ہوگا' اور کچھ نے کہا: ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے رشتہ داروں کے لیے ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ ان دو حصوں کو گھوڑوں کی خریداری کے لیے اور اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے استعمال کریں گے' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں ایسا ہی ہوتا رہا۔

میں نے اُن سے دریافت کیا (یہاں متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو اُنہوں نے کہا: وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ ان دونوں صاحبان کے برخلاف کچھ کریں۔

9483 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا، وَكَذَا فَقَتَلُوا سَبْعِينَ، وَاَسَرُوا سَبْعِينَ، فَجَاءَ اَبُو الْيَسَرِ بْنُ عَمْرٍو بِاَسِيرَيْنِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّكَ وَعَدْتَنَا مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا، وَمَنْ اَسَرَ اَسِيرًا فَلَهُ كَذَا، فَقَدْ جِئْتُ بِاَسِيرَيْنِ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَمْ تَمْنَعْنَا زَهَادَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ، وَلَا جُبْنٌ عَنِ الْعَدُوِّ، وَلٰكِنَّا قُمْنَا هٰذَا الْمَقَامَ خَشْيَةَ اَنْ يَقْتَطِعَكَ الْمُشْرِكُونَ، وَاِنَّكَ اِنْ تُعْطِ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَبْقَ لِاَصْحَابِكَ شَيْءٌ، قَالَ: فَجَعَلَ هٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ، وَهٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ فَنَزَلَتْ: (يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) (الانفال: 1) قَالَ: فَسَلَّمُوا الْغَنِيمَةَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثُمَّ نَزَلَتْ: (وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اُسے یہ یہ کچھ ملے گا۔ تو اُن لوگوں نے ستر آدمیوں کو قتل کیا اور ستر آدمیوں کو قیدی بنالیا۔ پھر ابوالیسر بن عمرو دو قیدیوں کو لے کر آئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اُسے یہ ملے گا اور جو شخص کسی کو قیدی بنائے گا تو اُسے یہ ملے گا' تو میں دو قیدی لے کر آیا ہوں۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: کیا آپ نے ہمیں آخرت سے لاتعلقی اختیار کرنے سے منع نہیں کیا اور دشمن کا سامنا کرتے ہوئے بزدلی سے منع نہیں کیا' لیکن ہم اب اس جگہ پر اس اندیشہ کے تحت کھڑے ہوئے ہیں کہ کہیں مشرکین آپ پر حملہ نہ کر دیں' اگر آپ اس طرح ادا کریں گے تو آپ کے اصحاب کے لیے کچھ بھی باقی نہیں بچے گا' پھر یہ لوگ یہ کہنا شروع کر دیں گے: وہ لوگ یہ کہنا شروع کر دیں گے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرمادو! انفال اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے' تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس میں بہتری رکھو''۔

راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے مالِ غنیمت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تمہیں غنیمت میں جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے' اُس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے''۔

9484 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ نَحْوَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

9485 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى الصَّفِيَّ، اِنْ شَاءَ عَبْدًا، وَاِنْ شَاءَ فَرَسًا، يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ، وَيَضْرِبُ لَهُ سَهْمَهُ، اِنْ شَهِدَ وَاِنْ غَابَ، وَكَانَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ مِنَ الصَّفِيِّ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے مخصوص حصہ کو ''صفی'' کہا جاتا تھا' اگر آپ چاہتے تو وہ کوئی غلام ہوتا' اگر چاہتے تو گھوڑا ہوتا تھا' آپ خمس سے پہلے اسے اختیار کر لیتے تھے' آپ جنگ میں بذاتِ خود شریک ہوتے' یا نہ ہوتے' آپ کا مخصوص حصہ آپ کے لیے رکھا جاتا تھا۔

سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بھی اُس مخصوص حصہ میں شامل تھیں۔

9486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ وَسَاَلْتُ: كَمْ كَانَ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ خُمْسَ الْخُمْسِ

٭٭ موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن جزار کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کا حصہ کتنا ہوتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: خمس کا پانچواں حصہ۔

بَابُ بَيْعِ الْمَغَانِمِ

باب: مالِ غنیمت کو فروخت کرنا

9487 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اُكْرِهَ بَيْعُ الْخُمْسِ حَتّٰى يُقْسَمَ

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں تقسیم سے پہلے خمس کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دوں گا۔

9488 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ خَيْبَرَ

٭٭ سعید بن جبیر نے یہی روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر (نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا)۔

9489 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْحَبَالٰى اَنْ يُقْرَبْنَ، وَعَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ،

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے' حاملہ (قیدی) عورتوں سے صحبت کرنے' تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت فروخت کرنے اور ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

9490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✻ ✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

9491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو عُثْمَانَ بْنُ يَزِيدَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَى بِالْفَاقِ

✻ ✻ ابوعثمان بن یزید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاق کو منگوایا (اصل متن کے محشی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ تحریر میں اسی طرح ہے لیکن اس سے مراد کیا ہے یہ ان کے سامنے بھی واضح نہیں ہو سکا)۔

بَابُ الْغُلُوْلِ

باب: (مالِ غنیمت میں) خیانت کرنا

9492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ: لَا يَغْزُو مَعِي مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لَمْ يَبْنِ بِهَا، وَلَا رَجُلٌ لَهُ غَنَمٌ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، وَلَا رَجُلٌ بَنَى بِنَاءً لَمْ يَفْرُغْ مِنْهُ" فَلَمَّا اَتَى الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ وَجَاءَهُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّكِ مَامُورَةٌ وَاَنَا مَامُورٌ، اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ سَاعَةً فَحَبَسَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ وُضِعَتِ الْغَنِيمَةُ فَجَاءَتِ النَّارُ، فَلَمْ تَاكُلْهَا فَقَالَ: اِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ قَالَ: فَلَصِقَتْ يَدُهُ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ: اِنَّ فِيكُمُ الْغُلُولَ قَالَ: فَاَخْرَجُوا مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاَلْقَوْهُ فِي الْغَنِيمَةِ، ثُمَّ جَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَاَى ضَعْفَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا، وَزَعَمُوا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِاَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ

✻ ✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک نبی نے ایک جنگ کی' اُنہوں نے فرمایا: کوئی ایسا شخص میرے ساتھ اس جنگ میں حصہ نہ لے جس نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی ہو اور ابھی اُس کی رخصتی نہ کروائی ہو اور نہ ہی کوئی ایسا شخص حصہ لے جس کی بکریاں ہوں

9492- صحيح البخاري' كتاب فرض الخمس' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " احلت لكم' حديث:2973' صحيح مسلم' كتاب الجهاد والسير' باب تحليل الغنائم لهذه الامة خاصة' حديث:3374' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' باب حظر الغنائم على من كان قبل هذه الامة' حديث:5304' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها' ذكر البيان بان الغنائم لم تحل لامة من الامم خلا هذه' حديث:4882' السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' من يمنع الامام من اتباعه' حديث:8609' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:902' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الفيء والغنيمة' باب بيان مصرف الغنيمة في الامم الخالية الى ان احلها الله' حديث:11892

اور اُن کے ہاں بچہ ہونے والا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا شخص حصہ لے جو کوئی عمارت بنا رہا ہو اور ابھی اُس سے فارغ نہ ہوا ہو۔ جب وہ نبی اُس جگہ پہنچے جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے تو وہ عصر کے قریب اُس جگہ پہنچے (یعنی جنگ جیتنا چاہتے تھے) تو اُنہوں نے سورج سے کہا: تم بھی پابند ہو اور میں بھی پابند ہوں' اے اللہ! ایک ساعت کے لیے اسے میرے لیے روک لے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک ساعت کے لیے سورج کو اُن کے لیے روک دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں فتح نصیب کر دی' پھر مالِ غنیمت کو رکھا گیا' آگ آئی لیکن اُس نے اُس مالِ غنیمت کو نہیں کھایا' تو اُس نبی نے کہا: تمہارے درمیان کسی نے خیانت کی ہے' ہر قبیلہ کا ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو پھر دو یا شاید تین آدمیوں کا ہاتھ اُن کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا تو اُس نبی نے کہا: خیانت تمہارے قبیلہ کے اندر ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے گائے کے سر جتنا سونا نکالا اور اُسے غنیمت میں شامل کیا تو آگ آئی اور اُس نے اُسے کھالیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا' جب اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری کو دیکھا تو اسے ہمارے لیے پاک قرار دیا''۔

لوگوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ سورج اُس سے پہلے اور اُس کے بعد اور کسی کے لیے نہیں روکا گیا۔

9493 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَنِمَ مَغْنَمًا بَعَثَ مُنَادِيًا: لَا يَغُلَّنَّ رَجُلٌ مَخِيطًا فَمَا دُونَهُ، اَلَا لَا يَغُلَّنَّ رَجُلٌ بَعِيرًا فَيَاْتِي بِهٖ عَلٰى ظَهْرِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ رُغَاءٌ، اَلَا لَا يَغُلَّنَّ فَرَسًا فَيَاْتِي بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ظَهْرِهٖ لَهٗ حَمْحَمَةٌ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کوئی مالِ غنیمت حاصل کرتے تھے تو آپ منادی کو بھیجتے تھے کہ کوئی شخص ایک سوئی یا اس سے بھی چھوٹی (چیز کی) خیانت ہرگز نہ کرے' کوئی بھی شخص اونٹ کی خیانت نہ کرے کہ وہ قیامت کے دن اُسے اپنی پشت پر لاد کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا' کوئی بھی شخص گھوڑے کی خیانت نہ کرے کہ وہ قیامت کے دن اُسے اپنی پشت پر لاد کر لائے گا اور وہ ہنہنا رہا ہوگا۔

9494 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: جَاءَ عَقِيلُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ قَاتَلْتَ فَهَلْ جِئْتَنَا بِشَيْءٍ؟ قَالَ: هٰذِهِ اِبْرَةٌ خَيِّطِي بِهَا ثِيَابَكِ قَالَ: فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ: اَلَا لَا يَغُلَّنَّ رَجُلٌ اِبْرَةً فَمَا دُونَهَا فَقَالَ عَقِيلٌ لِامْرَاَتِهِ: مَا اَرٰى اِبْرَتَكِ اِلَّا قَدْ فَاتَتْكِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عقیل بن ابو طالب تشریف لائے' اُن کی اہلیہ نے اُن سے کہا: ہمیں یہ پتا چلا ہے کہ آپ نے جہاد میں حصہ لیا ہے' تو کیا آپ کو کچھ حاصل ہوا؟ اُنہوں نے کہا: یہ سوئی ملی ہے اس کے ذریعہ تم اپنا کپڑا سی لینا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ایک منادی کو بھیجا کہ خبردار! کوئی شخص ایک سوئی یا اس سے کم چیز کی بھی خیانت ہرگز نہ کرے۔

تو حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے کہا: تمہاری سوئی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ وہ بھی تمہیں نہیں ملے گی۔

9495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ) (الانفال: 41) قَالَ: الْمَخِيطُ مِنَ الشَّيْءِ

٭٭ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تم جو کچھ بھی غنیمت کے طور پر حاصل کرتے ہو''۔

تو مجاہد نے کہا کہ اُس ''جو کچھ'' میں سوئی بھی شامل ہوگی۔

9496 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرَى وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى فَرَسِهِ، وَجَائَهُ رَجُلٌ مِنْ بَلْقِينَ وَقَالَ: اسْتُشْهِدَ غُلَامُكَ اَوْ قَالَ: مَوْلَاكَ فُلَانٌ قَالَ: بَلْ هُوَ الْاٰنَ يُجَرُّ اِلَى النَّارِ فِي عَبَائَةٍ غَلَّهَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

٭٭ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ اُس وقت وادیٔ قریٰ میں موجود تھے' آپ اپنے گھوڑے پر ٹھہرے ہوئے تھے' بلقین سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ کا فلاں غلام شہید ہوگیا ہے! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ وہ اب اپنی اُس عباء کو پہن کر جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جایا جا رہا ہے جس عباء کے بارے میں اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ خیانت کی تھی۔

9497 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنَ عَلَّقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُونَهُ، فَاضْطُرَّ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَائَهُ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَوَقَفَ فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي، اَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ الْبُخْلَ؟ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوا بَخِيلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا

٭٭ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ وہ ایک مرتبہ غزوۂ حنین سے واپسی کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' کچھ دیہاتیوں نے آپ سے چیزیں مانگنا شروع کیں اور آپ کو ببول کے ایک درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا' اُنہوں نے آپ کی چادر کھینچ لی' آپ اُس وقت اپنی سواری پر سوار تھے' آپ ٹھہر گئے' آپ نے فرمایا: میری چادر مجھے واپس کرو! کیا تم لوگ میری طرف سے کنجوسی کے اندیشہ کا شکار ہو؟ اگر ان کانٹے دار درختوں جتنی نعمتیں ہوں تو میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا' تم مجھے کنجوس' یا بزدل' یا جھوٹا نہیں پاؤ گے۔

9498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ عِنْدَ قَسْمِ الْخُمُسِ اَتَاهُ رَجُلٌ يَسْتَحِلُّهُ خِيَاطًا اَوْ مَخِيطًا، فَقَالَ: رُدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيطَ فَاِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ وَنَارٌ

وَشَنَارٌ قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ شَعَرَاتٍ اَوْ وَبَرَةً مِنْ بَعِيرِهٖ فَقَالَ: مَا لِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، وَلَا مِثْلَ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسَ وَهُوَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مالِ خمس تقسیم کر رہے تھے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے آپ سے سوئی یا دھاگہ کو اپنے پاس رکھنے کی اجازت لینا چاہی تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ سوئی اور دھاگہ مجھے واپس کر دو! کیونکہ یہ خیانت' شرمندگی' آگ اور شرمندگی کا باعث ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اونٹ کے کچھ بال اُٹھائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو مالِ غنیمت کے طور پر جو کچھ عطا کرتا ہے اُس میں سے میرے لیے اتنا کچھ لینا بھی جائز نہیں ہے' البتہ خمس کا حکم مختلف ہے اور وہ بھی تم لوگوں کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

9499 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ

٭٭ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو اور حرام مال میں سے دیئے گئے' صدقہ کو قبول نہیں کرتا''۔

9500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: "اَرْبَعٌ فِيْ اَرْبَعٍ لَا يُقْبَلْنَ فِيْ حَجٍّ، وَلَا عُمْرَةٍ، وَلَا جِهَادٍ، وَلَا صَدَقَةٍ: الْخِيَانُ، وَالسَّرِقَةُ، وَالْغُلُوْلُ، وَمَالُ الْيَتِيْمِ "

٭٭ ابو مسلم خولانی بیان کرتے ہیں: چار چیزیں' چار چیزوں میں ہیں: حج یا عمرے یا جہاد یا صدقے میں (ادائیگی کے لیے)' چوری' خیانت اور یتیم کا مال قبول نہیں ہوگا۔

9501 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا عُمْرَةَ مَوْلَى الْاَنْصَارِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ، فَلَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فِيْ مَتَاعِهٖ، فَوَجَدُوْا فِيْهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ مَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: محمد بن یحییٰ بن حبان انصاری نے اُنہیں بتایا کہ انصار کے ایک غلام ابوعمرہ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم خیبر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی' لوگوں نے جا کر اُس کے ساز و سامان کا جائزہ لیا تو اُنہیں اُس میں یہودیوں کا مخصوص قسم کا ایک ہار ملا جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

9502 - حدیث نبوی: قَالَ: وَاَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، اَنَّ

اَبَا عَمْرَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

9593 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنَ اَتَى الْقَبَائِلَ فِي مَنَازِلِهِمْ، يَدْعُو لَهُمْ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، فَتَرَكَ قَبِيلَةً مِنْ تِلْكَ الْقَبَائِلِ لَمْ يَاْتِهَا، وَاِنَّهُمُ الْتَمَسُوا فِيهِمْ، فَوَجَدُوا فِي بَرْذَعَةِ رَجُلٍ عِقْدًا مِنْ جَزْعٍ قَدْ غَلَّهُ، ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ

* * عبداللہ بن مغیرہ بن ابو بردہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے موقع پر مختلف قبائل کے پاس ان کی رہائشی جگہوں میں تشریف لے جاتے تھے اور اُن کے لیے دعا کرتے تھے' انہیں سلام کرتے تھے لیکن آپ نے اُن میں سے ایک قبیلہ کو ترک کر دیا' آپ اُن لوگوں کے پاس تشریف نہیں لے گئے' اُن لوگوں نے اپنے درمیان تلاشی لی تو اُن کو ایک شخص کے سامان میں پتھروں سے بنا ہوا ہار ملا' جسے اُس نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا (جب لوگوں نے یہ چیز پالی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اُن لوگوں (یعنی اس قبیلہ والوں) کے لیے اس طرح دعائے رحمت کی جس طرح آپ کسی میت کے لیے دعائے رحمت کرتے تھے۔

9504 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ رَجُلٌ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَلَيْهِ كِسَاءً قَدْ غَلَّهُ

* * حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساز و سامان کا نگران تھا' اُس کا نام کرکرہ تھا' اُس کا انتقال ہوگیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم میں ہے! لوگ گئے اور جا کر اُس کا جائزہ لیا' تو انہیں اُس کے سامان میں ایک چادر ملی' جسے اُس نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا۔

9505 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي رَجُلٍ كَانَ يُمْسِكُ بِرَاْسِ دَابَّتِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ: اسْتُشْهِدَ فُلَانٌ فَقَالَ: اِنَّهُ الْاٰنَ يَتَقَلَّبُ فِي النَّارِ قِيلَ: وَلِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: غَلَّ شَمْلَةً يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَخَذْتُ شِرَاكَيْنِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

* * زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کے بارے میں عرض کی گئی جس نے جنگ میں اپنی سواری کے سر کو پکڑ رکھا تھا کہ فلاں نے جامِ شہادت نوش کر لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تو جہنم میں اُلٹ پلٹ ہو رہا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے غزوۂ بدر میں ایک چادر کی خیانت کی تھی۔ تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے فلاں دن دو تسمے حاصل کیے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دونوں آگ سے بنے ہوئے تسمے ہیں۔

9506 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانًا غَلَّ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَىْ فُلَانُ، هَلْ فَعَلْتَ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرَّجُلِ الَّذِى اَخْبَرَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، احْفُرُوا هَاهُنَا، فَحَفَرُوا فَاسْتَخْرَجُوا قَطِيفَةً فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لَهُ فَقَالَ: دَعُونَا مِنْ اَبِى خَرْءٍ، يَعْنِي الْعَذِرَةَ

✷✷ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص نے فلاں' فلاں خیانت کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اُس دوسرے شخص سے دریافت کیا: اے فلاں! کیا تم نے کچھ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کی طرف دیکھا جس نے آپ کو اطلاع دی تھی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ فلاں جگہ کو کھودیں! لوگوں نے اُس جگہ کو کھودا تو اُنہیں اُس جگہ ایک چادر ملی۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ اس کے لیے دعائے مغفرت کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس گندگی والے شخص کے حوالے سے ہمیں ایسے ہی رہنے دو۔

9507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ فِي قَوْلِهِ: " (اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ) (آل عمران: **162**) قَالَ: مَنْ غَلَّ

✷✷ ضحاک بن مزاحم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ کہا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کرتا ہے کیا وہ اس کی مانند ہوسکتا ہے جو اللہ کی ناراضگی لے کر واپس آتا ہے''۔

ضحاک کہتے ہیں: اس سے مراد: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والا شخص ہے۔

بَابُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِالَّذِى يَغُلُّ

باب: جو شخص خیانت کرتا ہے اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

9508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ بِالرَّجُلِ اِذَا غَلَّ فَيُحَرَّقُ رَحْلُهُ، وَيُحْرَمُ نَصِيبَهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ

✷✷ حسن بصری فرماتے ہیں: پہلے جب کوئی شخص خیانت کرتا تھا تو اس کے پالان کو جلا دیا جاتا تھا اور مالِ غنیمت میں سے اس کے حصے سے محروم کر دیا جاتا تھا۔

9509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ بِالرَّجُلِ اِذَا غَلَّ يُؤْمَرُ بِرَحْلِهِ، فَيُبْرَزُ، فَيُحَرَّقُ قَالَ: وَقَالَ عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ: وَيُحْرَمُ نَصِيبَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ

✵✵ یونس بن عبید بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مالِ غنیمت میں خیانت کرتا تھا تو اس کے پالان کو نمایاں کر کے جلا دیا جاتا تھا۔

حسن بصری نے یہ بات نقل کی ہے: اسے مالِ غنیمت میں سے اس کے حصے سے محروم کر دیا جاتا تھا۔

9510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ شَهِدَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ يَتْبَعُ غَلَّا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِ الرُّومِ، فَاسْتُفْتِىَ فِيهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ، فَكُلُّهُمْ اَشَارُوا: اَنْ يُجْلَدَ جَلْدًا وَجِيعًا، وَيُجْمَعُ مَتَاعُهُ اِلَّا الْحَيَوَانَ فَيُحَرَّقُ، ثُمَّ يُخَلَّى سَبِيلُهُ فِيْ سَرَاوِيلِهِ، وَيُعْطَى سَيْفَهُ قَطُّ

✵✵ صالح بن محمد بیان کرتے ہیں: وہ زیاد نامی ایک شخص کے پاس موجود تھے' جو روم کی سرزمین پر اللہ کی راہ میں مالِ غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہوا' اس شخص کے بارے میں سالم بن عبداللہ' عمر بن عبدالعزیز اور رجاء بن حیوہ سے دریافت کیا گیا تو ان سب نے یہی جواب دیا: اسے کوڑے لگائے جائیں' اور جانور کے علاوہ اس کے سارے سامان کو جلا دیا جائے۔ اسے صرف بنیادی لباس اور تلوار دی جائے۔

9511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: يُجْمَعُ رَحْلُهُ فَيُحْرَقُ

✵✵ مکحول فرماتے ہیں: اس کا سامان اکٹھا کر کے جلا دیا جائے۔

9512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مکحول سے منقول ہے۔

9513 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ تُبْتَلُونَ بِهِمْ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا جَاءُ وكُمْ يُبْرِقُونَ وَيُرْجِعُونَ، وَيَصِيحُونَ فَالْاَرْضَ الْاَرْضَ جُلُوسًا، ثُمَّ تَقُولُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّهُمْ، نَوَاصِينَا وَنَوَاصِيهِمْ بِيَدِكَ، وَاِنَّمَا تَقْتُلُهُمْ اَنْتَ، فَاِذَا دَنَوْا مِنْكُمْ فَثُورُوا اِلَيْهِمْ، وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ الْبَارِقَةِ"

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو' کیونکہ تمہیں نہیں معلوم' ہوسکتا ہے تمہیں ان کے حوالے سے آزمایا جائے' تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اور جب وہ تلواریں لہراتے ہوئے اور چیخ و پکار کرتے ہوئے آئیں تو تم زمین پر بیٹھ جاؤ اور یہ دعا کرو:

''اے اللہ! اے ہمارے اور ان کے پروردگار! ہماری اور ان کی پیشانیاں تیرے دستِ قدرت میں ہے' انہیں تو نے ہی موت دینی ہے''۔

جب دشمن تمہارے قریب پہنچ جائے تو تم اس پر حملہ کر دو۔ یاد رکھنا جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

9514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، كَاتِبٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِيْنَ سَارَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ يُخْبِرُهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ، حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ، قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ وَذَكَرَ اَيْضًا اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّهُمْ، وَنَحْنُ عِبَادُكَ، وَهُمْ عِبَادُكَ، وَنَوَاصِيْنَا وَنَوَاصِيْهِمْ بِيَدِكَ، وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ،

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے ابونضر نامی ایک صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نامی ایک صحابی کے دست راست تھے کہ اُنہوں نے عمر بن عبیداللہ کو خط لکھا جب وہ حروریہ کی طرف روانہ ہونے کے لگے تھے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک جنگ کے دوران انتظار کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اگر تمہارا دشمن سے سامنا ہو جائے تو تم صبر سے کام لو اور یہ بات جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے دعا کی:

''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے بادلوں کو چلانے والے (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کرنے والے تو اُن لوگوں کو پسپا کر دے اور اُن کے خلاف ہماری مدد کر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند دعا کی اور ساتھ میں یہ بھی کہا:

''اے اللہ! اے ہمارے اور اُن کے پروردگار! ہم بھی تیرے بندے ہیں اور وہ بھی تیرے بندے ہیں ہماری اور اُن کی پیشانیاں تیرے دستِ قدرت میں ہیں تو اُن کے خلاف ہماری مدد فرما''۔

9515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ كَاتِبُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ

✵✵ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

9516 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ: اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ

مُجْرِیَ السَّحَابِ، هَازِمَ الْاَحْزَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ، وَزَلْزِلْهُمْ

* * حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے موقع پر دعا کی:

''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے' جلدی حساب لینے والے' بادلوں کو چلانے والے' (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کرنے والے' اے اللہ! تو ان کو پسپا کر دے اور انہیں ہلا کے رکھ دے''۔

9517 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي، وَبِكَ اَحُولُ وَبِكَ اَصُولُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ

* * ابومجلز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن کے سامنے جاتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ہی میرا دست و بازو اور میری مدد ہے' تیری ہی مدد روکتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ میں حصہ لیتا ہوں''۔

9518 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاثْبُتُوا، وَاذْكُرُوا اللّٰهَ، وَاِنْ اَجْلَبُوا وَصَاحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ

* * حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو' جب تمہارا اُس سے سامنا ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر کرو' اگر وہ لوگ چیخ و پکار کریں' تو تم پر خاموش رہنا لازم ہے''۔

بَابُ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

باب: جنگ کے دن راہِ فرار اختیار کرنا

9519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ؟ قَالَ: الْفَارُّ غَيْرُ الْمُتَحَرِّفِ لِلْقِتَالِ، وَلَا الْمُتَحَيِّزُ لِلْفِئَةِ قَوْلَ اللّٰهِ، قُلْتُ: اِنْ فَرَّ رَجُلٌ فِي غَيْرِ زَحْفٍ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الزَّحْفِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: زحف سے فرار حاصل کرنا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ شخص جو لڑائی میں حصہ لینے سے منہ نہ پھیرے اور اپنی جماعت کو تنگی کا شکار نہ کرے۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص بڑے لشکر کے علاوہ میں راہِ فرار اختیار کرتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ حکم بڑے لشکر کے لیے ہے۔

9520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (اِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا)

(الأنفال: 15) حَتّٰى (وَبِئْسَ الْمَصِيرِ) (البقرة: 126) قَالَ: "يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ، اَلَا تَرَى اَنَّهُ يَقُوْلُ: (وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ) (الأنفال: 16) "

✿✿ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور جب تم اُن لوگوں کا سامنا کرو جنہوں نے کفر کیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور بُرا ٹھکانہ''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگ اس بات کے قائل تھے کہ یہ غزوۂ بدر کے موقع کے بارے میں نازل ہوا تھا' کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

''تو اُس دن جو شخص اُن میں سے پیٹھ پھیر لے''۔

9521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ هٰذَا يَوْمَ بَدْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ فِئَةٌ يَنْحَازُونَ اِلَيْهَا

✿✿ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: یہ غزوۂ بدر کے بارے میں ہے کیونکہ اس وقت مسلمانوں کے لیے کمک کے طور پر کوئی گروہ موجود نہیں تھا' جس کی طرف وہ پلٹ کر جاتے۔

9522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا عُبَيْدٍ الثَّقَفِيَّ اسْتَعْمَلَهُ عُمَرُ عَلٰى جَيْشٍ فَقُتِلَ فِيْ اَرْضِ فَارِسَ هُوَ وَجَيْشُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوِ انْحَازُوا اِلَيَّ كُنْتُ لَهُمْ فِئَةً

✿✿ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبید ثقفی کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا' وہ فارس کی سرزمین پر مارے گئے' وہ بھی اور اُن کا لشکر بھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ میری طرف پلٹ کر آجاتے' تو میں اُن کے لیے کمک ثابت ہوتا۔

9523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: اَنَا فِئَتُكُمْ فَمَنِ انْحَازَ مِنْكُمْ فَاِلَى الْجُيُوشِ

✿✿ ابوزبیر نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے فرمایا: میں تمہاری کمک ہوں' تم میں سے جو شخص پلٹ کر آئے' تو وہ بڑے لشکر کی طرف چلا جائے۔

9524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَنَا فِئَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ

✿✿ مجاہد فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مسلمان کیلئے کمک ہوں۔

9525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: " جُعِلَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَلَى الرَّجُلِ عَشَرَةٌ مِنَ الْكُفَّارِ فِيْ قَوْلِهِ: (اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَلْفٌ يَغْلِبُوا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ) فَاِنْ لَقِيَ رَجُلٌ رَجُلَيْنِ فَفَرَّ اَوْ رَجُلًا فَفَرَّ فَهِيَ كَبِيرَةٌ، وَاِنْ لَقِيَ ثَلَاثَةً فَفَرَّ مِنْهُمْ فَلَا بَاْسَ "

✵ ✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہے: مسلمانوں میں سے ہر ایک فرد کے مقابلہ میں دس (یہاں شاید متن میں کچھ غلطی ہے) کافر برابر قرار دیئے گئے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

''اگر اُن میں سے صبر کرنے والے ایک سو لوگ ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے اور تم میں سے ایک ہزار لوگ ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آ جائیں گے''۔

تو اگر کوئی شخص دو آدمیوں کا سامنا کر کے راہِ فرار اختیار کرے یا ایک آدمی کا سامنا کر کے راہِ فرار اختیار کرے تو یہ گناہ کبیرہ ہوگا، لیکن اگر کوئی شخص تین آدمیوں کا سامنا کرے (یعنی اپنے سے تین گنا لشکر کا سامنا کرے) اور پھر فرار ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

9526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ فِيْ قَوْلِهِ: (اِنْ يَكُنْ مِنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ) (الأنفال: 65) قَالَ: كَانَ هٰذَا وَاجِبًا عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَخَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ،

✵ ✵ ضحاک بن مزاحم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اگر تم میں سے بیس لوگ ہوں جو صبر کرنے والے ہوں''۔

ضحاک فرماتے ہیں: پہلے اُن لوگوں پر یہ بات واجب تھی کہ دس کے مقابلہ میں ایک شخص فرار اختیار نہیں کر سکتا، پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر تخفیف کر دی۔

9527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✵ ✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کی فضیلت

9528 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهَا الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ يَكُونُ كَهَيْئَتِهَا اِذَا اُصِيبَتْ، يَفْجُرُ دَمًا قَالَ: اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ"

✵ ✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں مسلمان شخص کو جو بھی زخم لگتا ہے تو وہ (قیامت کے دن) اسی حالت میں ہوگا جب وہ زخم اُسے لگا تھا، یعنی اُس سے خون بہہ رہا ہوگا''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُس کا رنگ تو خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن اُس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی۔

9529 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِي، وَلَا تَطِيبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑی جانے والی کسی بھی جنگ میں، پیچھے نہ رہتا لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں اُن سب کو سواریاں فراہم کروں اور اُن لوگوں کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ آئیں اور وہ لوگ اس بات سے بھی خوش نہیں ہوں گے کہ میں چلا جاؤں اور وہ بیٹھے رہ جائیں''۔

9530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيلِهِ - كَالْقَائِمِ الصَّائِمِ، وَتَكَفَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيلِهِ اَنْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال ایسے ہے' ویسے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون شخص اُس کی راہ میں جہاد کر رہا ہے (تو اُس کی مثال ایسے ہے) جیسے کوئی شخص نفلی نمازیں ادا کرتا رہے اور نفلی روزے رکھتا رہے' اپنی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذمہ لی ہے کہ یا تو اُسے موت دے کر اُسے جنت میں داخل کر دے گا' یا پھر اُسے سلامتی کے ساتھ واپس لے آئے گا اور اُسے اجر اور غنیمت حاصل ہوں گے''۔

9531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُلِمَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى، رِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ وَلَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ

✻✻ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جائے گا وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کا خون بہہ رہا ہوگا جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اور جس کا رنگ خون کے رنگ کی مانند ہوگا''۔

9532 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَا اَجِدُ مَا

اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، مَا خَرَجَتْ سَرِيَّةٌ تَغْزُو فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا وَاَنَا مَعَهُمْ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْيَى، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيَى، ثُمَّ اُقْتَلُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر ایسا نہ ہوتا کہ اہلِ ایمان میں سے کچھ لوگ میرے پیچھے رہ جانے سے خوش نہیں رہیں گے اور میرے پاس اتنی گنجائش بھی نہیں ہے کہ میں اُنہیں سواریاں فراہم کروں تو اللہ کی راہ میں حصہ لینے کے لیے جو بھی جنگی مہم روانہ ہوتی' تو میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ جاتا' اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ مجھے اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے' پھر زندہ کیا جائے' پھر مجھے شہید کر دیا جائے' پھر زندہ کر دیا جائے' پھر شہید کر دیا جائے''۔

9533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ قَالَ: قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَلْقَتْلُ يَغْسِلُ الدَّرَنَ، وَالْقَتْلُ قَتْلَانِ كَفَّارَةٌ وَدَرَجَةٌ

✵✵ ابوادریس بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل ہونا میل کو دھو دیتا ہے اور قتل ہونا دو طرح سے ہوتا ہے: کفارہ کے لیے اور درجات کی بلندی کے لیے۔

9534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا قَاتَلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فُوَاقَ نَاقَةٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ فَلَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً، فَاِنَّهُ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ، وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ، وَمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ

✵✵ مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو بتایا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان شخص اللہ کی راہ میں اتنی دیر جنگ میں حصہ لیتا ہے' جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' تو ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرتا ہے اور پھر وہ طبعی موت مر جاتا ہے' یا شہید ہوتا ہے تو اُسے شہید کا سا اجر ملتا ہے اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لگتا ہے' یا کوئی حادثہ لاحق ہوتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا' اُس کی رنگت زعفران جیسی ہوگی اور اُس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی اور جو شخص اللہ کی راہ میں نکلتا ہے' اُس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے''۔

9535 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ، تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ، وَلَهَا الدُّنْيَا اِلَّا الْقَتِيلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ

فَيُقْتَلُ مَرَّةً وَاحِدَةً

✵✵ کثیر بن مرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"روئے زمین پر موجود ہر انسان کے لیے مرنے کے بعد جو کچھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ملنا ہے وہ زیادہ بہتر ہوتا ہے اور اُسے یہ بات پسند نہیں آئے گی کہ وہ دوبارہ تمہاری طرف واپس آئے خواہ اُسے پوری دنیا ہی مل جائے البتہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس آئے اور اُسے ایک مرتبہ پھر شہید کیا جائے"۔

9536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ الثِّقَةِ: اَنَّ الْغَازِي اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ عَدَدَ مَا خَلَّفَ وَرَائَهُ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ، وَاَهْلِ الذِّمَّةِ، وَالْبَهَائِمِ يُجْرِي عَلَيْهِ بِعَدَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قِيرَاطٌ قِيرَاطٌ، كُلَّ لَيْلَةٍ مِثْلُ الْجَبَلِ اَوْ قَالَ مِثْلُ اُحُدٍ

✵✵ اسحاق بن رافع بیان کرتے ہیں: ایک ثقہ راوی کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: جب کوئی غازی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ اپنے پیچھے اہلِ قبلہ میں سے اہلِ ذمہ میں سے اور جانوروں میں سے اور ہر اُس چیز میں سے جس پر کسی گنتی کا اطلاق ہو سکتا ہے اُن میں سے (جو کچھ بھی پیچھے چھوڑتا ہے ان میں سے) ہر ایک فرد کی جگہ اُس غازی کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور ہر رات میں ایک پہاڑ جتنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُحد پہاڑ جتنا ثواب ملتا ہے۔

9537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: مَثَلُ الْغَازِي مِثْلُ الَّذِي يَصُومُ الدَّهْرَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ

✵✵ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غازی کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جو باقاعدگی سے روزہ رکھتا رہے اور رات بھر نوافل ادا کرتا رہے۔

9538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ قَالَ: كَانَ يُصَدِّقُ قَوْلُهُ فِعْلَهُ، وَكَانَ يَخْطُبُنَا فَيَقُولُ: اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ مَا اَحْسَنَ اَثَرَ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ، لَوْ تَرَوْنَ مَا اَرَى مِنْ اَخْضَرَ وَاَصْفَرَ، وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيهَا قَالَ: كَانَ يُقَالُ: "اِذَا صُفَّ النَّاسُ لِلْقِتَالِ اَوْ صُفُّوا فِي الصَّلَاةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَاَبْوَابُ النَّارِ، وَزُيِّنَ حُورُ الْعِينِ، فَاطَّلَعْنَ فَاِذَا هُوَ اَقْبَلَ قُلْنَ: اللّٰهُمَّ انْصُرْهُ، وَاِذَا هُوَ اَدْبَرَ احْتَجَبْنَ مِنْهُ، وَقُلْنَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، فَانْهَكُوا وُجُوهَ الْقَوْمِ، فِدًى لَكُمْ اَبِي وَاُمِّي، وَلَا تُخْزُوا الْحُورَ الْعِينَ قَالَ: فَاَوَّلُ قَطْرَةٍ تَنْضَحُ مِنْ دَمِهِ يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلَهُ قَالَ: وَتَنْزِلُ اِلَيْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ تَمْسَحَانِ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ، وَتَقُولَانِ: قَدْ آنَ لَكَ، وَيَقُولُ هُوَ: قَدْ آنَ لَكُمَا، ثُمَّ يُكْسَى مِائَةَ حُلَّةٍ لَيْسَ مِنْ نَسْجِ بَنِي آدَمَ، وَلَكِنْ مِنْ نَبْتِ الْجَنَّةِ لَوْ وُضِعَتْ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ وَسِعَتْهُ قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: اُنْبِئْتُ

اَنَّ السُّيُوفَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا فُلَانُ هٰذَا نُورُكَ، وَيَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ لَا نُورَ لَكَ "

✳✳ یزید بن شجرہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک ایسے شخص ہیں' جن کا قول اُن کے فعل کی تصدیق کرتا ہے' اُنہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرمایا: تم لوگ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا دھیان تو کرو' اُس نے تم پر کتنی بہترین نعمتیں کی ہیں' کاش کہ تم بھی وہ چیز دیکھ سکتے' جو میں سبز اور زرد چیزوں کے حوالے سے دیکھ رہا ہوں اور جو پالانوں میں اور جو کچھ اُن کے اندر ہے' اُن کے حوالے سے دیکھ رہا ہوں''۔

اُنہوں نے بتایا کہ یہ بات کہی جاتی ہے:

''جب جہاد کے لیے لوگوں کی صف بندی کی جاتی ہے' یا نماز کے لیے لوگوں کی صف بندی کی جاتی ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' حورِعین کو آراستہ کر دیا جاتا ہے' وہ جھانک کر یہ کہتی ہیں: اے اللہ! تُو ان کی مدد کر۔ پھر جو شخص پیٹھ پھیر لیتا ہے وہ حوریں اُس سے پردہ کر لیتی ہیں اور یہ کہتی ہیں: اے اللہ! تُو اس کی مغفرت کر دے! تو میرے ماں باپ تم لوگوں پر قربان ہوں! تم دشمن پر حملہ کرو اور تم حورِعین کو رسوا نہ کرنا۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ خون کا جو پہلا قطرہ نیچے گرتا ہے 'تو اللہ تعالیٰ اُس آدمی کے کیے ہوئے عمل میں سے ہر ایک چیز کو معاف کر دیتا ہے' راوی کہتے ہیں: پھر دو حوریں اُتر کر اُس شخص کے پاس آتی ہیں اور اُس کے چہرے سے مٹی کو پونچھتی ہیں اور کہتی ہیں: (شاید یہاں متن میں لفظ غلط نقل ہوا ہے) ہم تمہارے لیے ہیں' وہ شخص کہتا ہے: میں تم دونوں کے لیے ہوں' پھر اُس شخص کو ایک سو حُلّے پہنائے جاتے ہیں جو اولادِ آدم کے بنائے ہوئے حُلّوں کی مانند نہیں ہوتے' بلکہ جنت سے بنائے گئے ہوتے ہیں' اگر اُنہیں دو انگلیوں کے درمیان رکھا جائے تو وہ اُن کے اندر بھی سما جائیں''

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ بات کہی جاتی ہے: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ تلواریں جنت کی کنجیاں ہیں' جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ کہا جائے گا: اے فلاں! یہ تمہارا نور ہے' اے فلاں بن فلاں! تمہارے پاس کوئی نور نہیں ہے''۔

9539 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: حَدَّثَنَا بَعْضُ الصَّحَابَةِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ، قُتِلَ اَوْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ بَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ قَصُرَ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كُلِمَ كَلْمَةً جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِيحُهَا مِثْلُ الْمِسْكِ، وَلَوْنُهَا مِثْلُ الزَّعْفَرَانِ

✳✳ مکحول بیان کرتے ہیں: بعض صحابہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت' جتنے وقت کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے' تو پھر وہ شہید ہو' یا طبعی موت مرے' وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص ایک تیر پھینکتا ہے' خواہ وہ دشمن تک پہنچے' یا نہ پہنچے تو یہ غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جاتا ہے' تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے لیے نور کا

باعث ہوگی اور جس شخص کو کوئی زخم لاحق ہوتا ہے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اُس زخم کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اور اُس کا رنگ زعفران کی مانند ہوگا''۔

9540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: "اِذَا الْتَقَى الصَّفَّانِ اُهْبِطَتِ الْحُورُ الْعِينُ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا رَاَيْنَ الرَّجُلَ يَرْضَيْنَ مَقْدِمَهُ قُلْنَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاِنْ نَكَصَ احْتَجَبْنَ عَنْهُ، فَاِنْ هُوَ قُتِلَ نَزَلَتَا اِلَيْهِ، فَمَسَحَتَا التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقُلْنَ: اللّٰهُمَّ عَفِّرْ مَنْ عَفَّرَهُ، وَتَرِّبْ مَنْ تَرَّبَهُ"

✻✻ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب دو صفیں ایک دوسرے کے مدمقابل آتی ہیں' تو حورِعین آسمانِ دنیا پر آجاتی ہیں' جب وہ کسی شخص کو دیکھتی ہیں کہ وہ پیش قدمی کرنے لگا ہے تو یہ کہتی ہیں: اے اللہ! تُو اسے ثابت قدم رکھنا! اگر وہ شخص پلٹ جائے تو وہ اُس سے حجاب کرلیتی ہیں اور اگر وہ شہید ہوجائے تو وہ دونوں اُتر کر اس کی طرف آتی ہیں اور وہ دونوں اُس کے چہرے سے مٹی کو پونچھتی ہیں اور یہ کہتی ہیں: اے اللہ! تُو اُسے خاک آلود کر دے' جس نے اسے خاک آلود کیا۔ اور اس شخص کو مٹی میں ملا دے جس نے اسے مٹی میں ملایا۔

9541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْمُكَاتِبُ مُعَانٌ، وَالنَّاكِحُ مُعَانٌ، وَالْغَازِي مُعَانٌ، ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ مَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ، حَتّٰى يَنْكَفِءَ اِلَى اَهْلِهِ، وَاِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتابت کا معاہدہ کرنے والے غلام کی مدد کی جاتی ہے' نکاح کرنے والے شخص کی مدد کی جاتی ہے' جنگ میں حصہ لینے والے شخص کی مدد کی جاتی ہے اور اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ یا تو اجر اور غنیمت حاصل کرے گا' یہاں تک کہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آجائے' یا اگر انتقال کر گیا' تو جنت میں داخل ہوگا۔

9542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالنَّاكِحُ يُرِيدُ التَّعَفَافَ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يَنْوِي الْاَدَاءَ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگوں کی مدد کرنا' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے والا شخص' پاکدامنی اختیار کرنے کے لیے نکاح کرنے والا شخص اور ایسا مکاتب غلام جو ادائیگی کی نیت رکھتا ہو''۔

9543 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوُقُوفُ اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ رَجُلٍ سِتِّينَ سَنَةً

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا' دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور کسی شخص کا صف میں کھڑے ہو جانا' آدمی کے ساٹھ سال تک کی عبادت کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

9544 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ

٭٭ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اُس کے کچھ بال بھی سفید ہو جائیں) تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لیے نور کا باعث ہو گی اور جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی تیر پھینکتا ہے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہوتا ہے''۔

9545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: "كُنَّا عِنْدَ قَارِءٍ يَقْرَأُ، فَمَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: (فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ) (النساء: 95) اِلٰى (مَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً) (النساء: 96) "فَقَالَ لِلْقَارِءِ: قِفْ بَلَغَنِي اَنَّهَا سَبْعُونَ دَرَجَةً بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ سَبْعُونَ عَامًا لِلْجَوَادِ الْمُضَمَّرِ

٭٭ ابومجلز بیان کرتے ہیں: ہم ایک قاری کے پاس موجود تھے' جو تلاوت کر رہا تھا' جب وہ اس آیت پر پہنچا:

''اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والے لوگوں کو فضیلت عطا کی ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور مغفرت اور رحمت''۔

تو اُنہوں نے قاری سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُس کے ستر درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان تربیت یافتہ گھوڑے کے ستر برس کی مسافت طے کرنے جتنا فاصلہ ہے۔

9546 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَسَفْرَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسِينَ حِجَّةً

قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَيُدْعَيَنَّ اُنَاسٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَنْقُوصِينَ قَالَ: قِيلَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا الْمَنْقُوصُونَ؟ قَالَ: يُنْقِصُ اَحَدُهُمْ صَلَاتَهُ فِي وُضُوئِهِ وَالْتِفَاتِهِ

٭٭ آدم بن علی شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی راہ میں ایک سفر پچاس حج کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو بلوایا جائے گا جو منقوصون ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمن! منقوصون کون ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: آدمی اپنی نماز کے حوالے سے وضو میں' یا توجہ میں جو کمی کرتا ہے (ایسے لوگ مراد ہیں)۔

9547 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَأَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَقَوْمًا مَا سَلَكْتُمْ طَرِيقًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو جب مدینہ منورہ سامنے آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم لوگ بھی جس راستہ سے گزرے اور جس بھی وادی کو تم نے پار کیا' تو وہ لوگ تمہارے ساتھ تھے' یہ وہ لوگ ہیں' جو عذر کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہیں جا سکے''۔

9548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

✵✵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اُس کے کچھ بال بھی سفید ہو جائیں) تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے لیے نور کا باعث ہوگی اور جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو وہ تیر نشانہ پر لگے یا نہ لگے' یہ اُس شخص کے لیے اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتا ہے''۔

9549 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَوْحَةٌ أَوْ غُدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

✵✵ حسن بصری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت یا شام کے وقت رہنا' دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

بَابُ مَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

باب: جو شخص شہادت کی دعا مانگے

9550 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ فِي مَدِينَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری راہ میں ایسی شہادت کا سوال کرتا ہوں' جو تیرے رسول کے شہر میں ہو''۔

9551 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: "لِاَنْ اَمُوتَ عَلٰى فِرَاشِي - قَالَ وَاصِلٌ: قَالَ: اَرَاهُ قَالَ: صَابِرًا مُحْتَسِبًا -، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُقْدِمَ عَلٰى قَوْمٍ لَا اُرِيْدُ اَنْ يَقْتُلُوْنِيْ قَالَ: اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ يَاْتِي بِالشَّهَادَةِ وَالرَّجُلُ عَظِيمُ الْعَنَا عَنْ اَصْحَابِهِ، مَخْزِيٌّ لِمَكَانِهِ"

✵✵ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے بستر پر مر جاؤں (راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ شاید روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے (مر جاؤں) یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی قوم کے پاس (لڑائی کے لیے) جاؤں اور میرا یہ ارادہ نہ ہو کہ وہ مجھے شہید کر دیں۔

اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شہادت سے سرفراز نہیں کر دیتا جب کہ آدمی اپنے ساتھیوں کی طرف بھرپور راغب ہوتا ہے' اور اپنے ٹھکانے پر موجود ہوتا ہے۔

9552 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ يَوْمَ اُحُدٍ: "اَللّٰهُمَّ اُقْسِمُ عَلَيْكَ اَنْ اَلْقَى الْعَدُوَّ، فَاِذَا لَقِيتُ الْعَدُوَّ يَقْتُلُونِي، ثُمَّ يَبْقُرُوا بَطْنِي، ثُمَّ يُمَثِّلُوا بِي، فَاِذَا لَقِيتُكَ سَاَلْتَنِيْ قُلْتَ: فِيمَ هٰذَا؟ ".قَالَ: فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَقُتِلَ، وَفُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَاِنِّي لَاَرْجُو اللّٰهَ اَنْ يُبِرَّ آخِرَ قَسَمِهِ كَمَا اَبَرَّ اَوَّلَهُ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر یہ فرمایا: اے اللہ! میں تجھے یہ قسم دیتا ہوں کہ جب میں دشمن کا سامنا کروں' تو وہ مجھے قتل کر دیں' پھر وہ میرے پیٹ کو چیر دیں' پھر وہ میرا مثلہ کر دیں اور جب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تو تُو مجھ سے دریافت کرنا' تو یہ فرمانا: ایسا کیوں ہوا؟ راوی کہتے ہیں: اُن کا دشمن سے سامنا ہوا' وہ شہید کر دیئے گئے اور اُن کے ساتھ یہی کچھ کیا گیا۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ اُمید ہے کہ جس طرح اُس نے اُن کی قسم کے ابتدائی حصہ کو پورا کروایا ہے' اُسی طرح اُس کے آخری حصہ کو بھی پورا فرمائے گا۔

بَابُ اَجْرِ الشَّهَادَةِ

باب: شہادت کا اجر

9553 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ صُوَرِ طُيُورٍ بِيضٍ، تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ " وَقَالَ الْكَلْبِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ صُوْرَةِ طُيُورٍ بِيضٍ تَاْوِي اِلٰى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ شہداء کی ارواح سفید پرندوں کی شکلوں میں ہوتی ہیں' وہ جنت

کے پھل کھاتی ہیں۔

کلبی نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ (ارواح) سفید پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں اور عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتی ہیں۔

9554 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ) (آل عمران: 169) اِلٰی (يُرْزَقُونَ) (آل عمران: 169) قَالَ: "اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ كَطَيْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ قَالَ: فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ مِنْ شَيْءٍ فَاَزِيدُكُمُوهُ؟ فَقَالُوْا: رَبَّنَا اَلَسْنَا نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ اَيِّهَا شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ مِنْ شَيْءٍ فَاَزِيدُكُمُوهُ؟ قَالُوْا: تُعِيدُ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا فَنُقَاتِلُ فِيْ سَبِيلِكَ، فَنُقْتَلُ مَرَّةً اُخْرَى قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُمْ"

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اور جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا گیا' تم اُن کے بارے میں ہرگز یہ گمان نہ کرو' یہ آیت یہاں تک ہے:

''اُنہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شہداء کی ارواح' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں اور وہ عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتی ہیں' وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں' چلی جاتی ہیں' پھر اُن کا پروردگار اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرماتا ہے: کیا تمہیں مزید کسی چیز کی طلب ہے؟ تاکہ میں تمہیں مزید عطا کروں۔ تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ تیسری مرتبہ اُن کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کرتا ہے: کیا تمہیں کسی بات کی خواہش ہے کہ میں تمہیں مزید عطا کروں' تو وہ عرض کرتے ہیں: تُو ہماری ارواح ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم تیری راہ میں جہاد میں حصہ لیں اور ہمیں دوبارہ شہید کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن کا پروردگار اُنہیں کوئی جواب نہیں دیتا۔

9555 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ حِينَ قَالَ: "هَلْ تَشْتَهُونَ مِنْ شَيْءٍ فَاَزِيدُكُمُوهُ؟ قَالُوا: تُقْرِىءُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ، وَتُبَلِّغُهُ اَنْ قَدْ رَضِينَا وَرَضِيَ عَنَّا"

✵✵ ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: تیسری مرتبہ کے بارے میں اُنہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پروردگار فرماتا ہے: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے کہ جو میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو اُن لوگوں نے عرض کی: تو ہمارے نبی کو ہمارا سلام پہنچا دینا اور اُن تک یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم راضی ہو گئے ہیں اور پروردگار ہم سے راضی ہو گیا ہے''۔

9556 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِيْ صُوَرِ طَيْرٍ خُضْرٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ قَنَادِيلَ الْجَنَّةِ يُرْجِعُهَا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ مَعْمَرٌ، وَالْكَلْبِيُّ: اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِيْ صُوَرِ طُيُورٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ تَاْوِي اِلٰى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةً تَحْتَ الْعَرْشِ، ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کی شکل میں' جنت کی قندیلوں میں رہتی ہیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن ارواح کو لوٹائے گا''۔

معمر اور کلبی نے یہ بات بیان کی ہے: شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کی شکل میں رہتی ہیں' وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں آتی جاتی ہیں' لیکن وہ عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتی ہیں۔ اُنہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

9557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ تَحَوَّلُ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تُعَلَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کی شکل میں رہتی ہیں اور جنت کے پھلوں کے ساتھ لٹکی رہتی ہیں۔

9558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ طَيْرٍ بِيضٍ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ شہداء کی ارواح سفید پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں۔

9559 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَ خِصَالٍ - اَنَا اَشُكُّ - يَغْفِرُ اللّٰهُ ذَنْبَهُ فِيْ اَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مِقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُحَلَّى بِحِلْيَةِ الْاِيمَانِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُؤَمَّنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، كُلُّ يَاقُوتَةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنْ حُورِ الْعِينِ، وَيَشْفَعُ فِيْ سَبْعِينَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِهِ

* * حضرت مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہید کو نو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں: اُس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ساتھ ہی' اللہ تعالیٰ اُس

کے گناہ معاف کر دیتا ہے اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانہ دکھا دیتا ہے اُسے ایمان کے زیور سے آراستہ کر دیا جاتا ہے اُسے قبر کے عذاب سے بچا لیا جاتا ہے حورِ عین کے ساتھ اُس کی شادی کر دی جاتی ہے بڑی گھبراہٹ سے اُسے محفوظ کر لیا جاتا ہے اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ہر ایک یاقوت دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے حورِ عین سے تعلق رکھنے والی بہتر عورتوں کے ساتھ اُس کی شادی کی جاتی ہے اور اُس کے رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کے بارے میں اُس کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا''۔

9560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ دَارٌ لَا يَنْزِلُهَا اِلَّا نَبِيٌّ، اَوْ صِدِّيقٌ، اَوْ شَهِيدٌ، اَوْ اِمَامٌ عَادِلٌ، اَوْ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقَتْلِ وَالْكُفْرِ يَخْتَارُ الْقَتْلَ عَلَى الْكُفْرِ

✷✷ مجاہد بیان کرتے ہیں: جنت میں ایک مقام ایسا ہے جہاں صرف کوئی نبی یا صدیق یا شہید یا عادل حکمران یا ایسا شخص پڑاؤ کریں گے جسے قتل اور کفر کے درمیان اختیار دیا گیا اور اُس نے کفر کے مقابلہ میں قتل ہونے کو اختیار کر لیا۔

9561 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي زَيْنَبَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذُكِرَ الشَّهِيدُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجِفُّ الْاَرْضُ مِنْ دَمِهِ حَتّٰى تَبْتَدِرَاهُ زَوْجَتَاهُ، كَاَنَّهُمَا ظِئْرَانِ اَضَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الْاَرْضِ، بِيَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

✷✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہید کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''ابھی اُس کے خون سے زمین خشک نہیں ہوتی کہ اُس کی دو بیویاں لپک کر اُس کے پاس آتی ہیں وہ دونوں یوں آتی ہیں جس طرح گمشدہ اونٹ ہوں وہ دونوں یوں آتی ہیں جس طرح دو اونٹنیاں ہوں جن کے دودھ پیتے بچے گم ہو گئے ہوں اُن میں سے ہر ایک نے ایسا حلّہ پہنا ہوتا ہے جو دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے''۔

9562 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُثِّلُوا لِي فِي الْجَنَّةِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرٍّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى سَرِيرٍ فَرَاَيْتُ زَيْدًا وَابْنَ رَوَاحَةَ فِي اَعْنَاقِهِمَا صُدُودًا، وَاَمَّا جَعْفَرٌ فَهُوَ مُسْتَقِيمٌ لَيْسَ فِيهِ صُدُودٌ قَالَ: فَسَاَلْتُ، اَوْ قِيلَ: اِنَّهُمَا حِينَ غَشِيَهُمَا الْمَوْتُ كَاَنَّهُمَا اَعْرَضَا، اَوْ كَاَنَّهُمَا صَدَّا بِوُجُوهِهِمَا، وَاَمَّا جَعْفَرٌ فَاِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ "، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَذٰلِكَ حِينَ يَقُولُ ابْنُ رَوَاحَةَ:

اَقْسَمْتُ يَا نَفْسُ لَتَنْزِلِنَّهْ بِطَاعَةٍ مِنْكِ لَتُكْرِهِنَّهْ

فَطَالَمَا قَدْ كُنْتِ مُطْمَئِنَّةْ جَعْفَرُ مَا اَطْيَبَ رِيحَ الْجَنَّةْ

✷✷ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے وہ جنت میں ایک موتیوں سے بنے ہوئے خیمہ میں موجود ہیں اُن میں سے ہر

ایک ایک پلنگ پر بیٹھا ہوا ہے پھر میں نے زید اور ابن رواحہ کو دیکھا کہ اُن کی گردنوں میں ٹیڑھا پن تھا لیکن جہاں تک جعفر کا تعلق تھا' تو وہ بالکل ٹھیک تھا' اُس کی گردن میں ٹیڑھا پن نہیں تھا''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا' یا مجھے ویسے ہی بتایا گیا: جب ان دونوں پر موت طاری ہونے لگی تو یوں ہوا کہ جیسے یہ دونوں اعراض کر رہے ہیں' یا جیسے یہ دونوں اپنے چہرے کو پھیر رہے ہیں' لیکن جعفر نے ایسا نہیں کیا تھا۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن رواحہ یہ کہا کرتے تھے:

''اے نفس! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم نے اپنی طرف سے اطاعت و فرمانبرداری کرنی ہے اور اُس کی عزت افزائی کرنی ہے' تم کتنے عرصہ تک مطمئن رہے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ جنت کی خوشبو کتنی عمدہ ہے''۔

بَابُ الشَّهِيدِ

باب: شہید کا بیان

9563 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِقَوْمٍ وَهُمْ يَذْكُرُونَ سَرِيَّةً هَلَكَتْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُمْ شُهَدَاؤُهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَهُمْ مَا احْتَسَبُوا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا تَذْكُرُونَ؟ قَالُوا: نَذْكُرُ هٰؤُلَاءِ، فَمِنَّا مَنْ يَقُولُ: قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمِنَّا مَنْ يَقُولُ: مَا احْتَسَبُوا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ مِنَ النَّاسِ نَاسًا يُقَاتِلُونَ رِيَاءً، وَمِنَ النَّاسِ نَاسٌ يُقَاتِلُونَ ابْتِغَاءَ الدُّنْيَا، وَمِنَ النَّاسِ نَاسٌ يُقَاتِلُونَ اِذَا رَهَقَهُمُ الْقِتَالُ، فَلَمْ يَجِدُوا غَيْرَهُ، وَمِنَ النَّاسِ نَاسٌ يُقَاتِلُونَ حَمِيَّةً، وَمِنَ النَّاسِ نَاسٌ يُقَاتِلُونَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، فَاُولٰئِكَ هُمُ الشُّهَدَاءُ، وَاِنَّ كُلَّ نَفْسٍ تُبْعَثُ عَلٰى مَا تَمُوتُ عَلَيْهِ، اِنَّهَا لَا تَدْرِي نَفْسٌ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي قُتِلَ بَانَ لَهُ اَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ

✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ایک ایسی جنگی مہم کا ذکر کر رہے تھے' جس میں شریک لوگ مارے گئے تھے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا تھا: وہ لوگ شہید ہیں اور جنت میں ہیں' جبکہ بعض کا یہ کہنا تھا: اُنہوں نے جو اُمید رکھی تھی' اُس کے مطابق اُنہیں اجر ملے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگ کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟ اُن لوگوں نے بتایا کہ ہم اُن لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں' ہم میں سے بعض کا یہ کہنا ہے کہ یہ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں' جبکہ ہم میں سے بعض کا یہ کہنا تھا: ان لوگوں نے جو اُمید رکھی تھی (اس کے مطابق اُنہیں اجر ملے گا)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ دکھاوے کے لیے جنگ میں حصہ لیتے ہیں' کچھ لوگ دنیاوی فائدے کے لیے جنگ میں حصہ لیتے ہیں' کچھ لوگ مجبوری کے عالم میں جنگ میں حصہ لیتے ہیں' کچھ لوگ حمیت کی خاطر جنگ میں حصہ لیتے ہیں اور کچھ لوگ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے جنگ میں حصہ لیتے ہیں' یہی لوگ شہید ہیں اور ہر شخص کو اُسی حالت میں زندہ کیا جائے گا' جس پر اُسے موت آئی تھی اور کوئی بھی شخص یہ نہیں جان سکتا کہ یہ شخص جو مارا گیا ہے' کیا اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہوگئی ہے یا نہیں؟

9564 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ حَرَامَ بْنَ مِلْحَانَ وَهُوَ خَالُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَمَّا طُعِنَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ اَخَذَ بِيَدِهِ مِنْ دَمِهِ، فَنَضَحَهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَرَاْسِهِ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

✵✵ ثمامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں' بئر معونہ کی جنگ کے دن جب وہ زخمی ہوئے' تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ اپنے خون پر لگایا اور پھر اُسے اپنے چہرے اور بالوں پر پھیر کر کہا: ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا! ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا!

9565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَحُذَيْفَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَخَذَ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ اَلَهُ الْجَنَّةُ؟ قَالَ الْاَشْعَرِيُّ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اسْتَفْهِمِ الرَّجُلَ وَاَفْهِمْهُ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ: فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسَى مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ قَالَ: فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَيْضًا: اسْتَفْهِمِ الرَّجُلَ وَاَفْهِمْهُ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ قَوْلِهِ، فَقَالَ: مَا عِنْدِي اِلَّا هٰذَا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَيَدْخُلَنَّ النَّارَ مَنْ يَفْعَلُ هٰذَا كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ مَنْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُصِيبُ الْحَقَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ اَبُو مُوسَى: صَدَقَ

✵✵ ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اُس وقت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی اُن کے پاس موجود تھے' اُس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو تلوار پکڑتا ہے اور اُس کے ذریعہ لڑنا شروع کرتا ہے یہاں تک کہ مرجاتا ہے' کیا اُسے جنت ملے گی؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! جبکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اس شخص سے مفہوم واضح کروائیں اور اسے پوری بات سمجھائیں۔ پھر اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اُس شخص نے اپنی پہلی والی بات دُہرادی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا پہلا جواب دُہرادیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پھر اُن سے کہا: آپ اس شخص سے مفہوم واضح کروائیں اور اُسے پوری بات سمجھائیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اُس شخص نے اپنی بات دُہرادی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس تو صرف یہی جواب ہے' اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا شخص جہنم میں ضرور داخل ہوگا' جو یہ کام اس' اس طرح کرے گا لیکن جو شخص اللہ کی راہ میں تلوار اس لیے چلاتا ہے' تاکہ وہ حق تک پہنچ جائے تو اُسے جنت ملے گی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

9566 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَيِّتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ

✵✵ ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کی راہ میں (طبعی) موت مرنے والا شخص بھی شہید ہے۔

9567 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَرَجُلٌ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✸✸ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص حمیت کی خاطر لڑتا ہے' ایک شخص بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے' تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ سربلند ہو' تو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

9568 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّمَا الشَّهِيْدُ الَّذِيْ لَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ، يَعْنِي الَّذِيْ يَمُوْتُ عَلٰى فِرَاشِهٖ، وَلَا ذَنْبَ لَهُ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شہید وہ شخص ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے بستر پر بھی مرے' تو جنت میں داخل ہو' یعنی وہ شخص جب اپنے بستر پر مرے' تو اُس کا کوئی گناہ نہ ہو۔

9569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: هِيَ خَاصَّةٌ لِلشَّهِيْدِ

✸✸ ابوضحیٰ نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حکم شہید کے لیے مخصوص ہے۔

9570 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " كُلُّ مُؤْمِنٍ شَهِيْدٌ، ثُمَّ تَلَا: (وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ) (الحدید: 19) "

✸✸ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہر مؤمن شہید ہوتا ہے' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے' یہی لوگ صدیق اور شہید ہیں''۔

9571 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَاَنْ اَحْلِفَ تِسْعًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُتِلَ قَتْلًا) اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْلِفَ وَاحِدَةً اَنَّهٗ اِنْ يَقْتُلْ ذٰلِكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ نَبِيًّا وَاتَّخَذَهٗ شَهِيْدًا قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ: كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْيَهُوْدَ سَمُّوْهُ وَاَبَا بَكْرٍ

✸✸ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نو مرتبہ اس بات پر حلف اُٹھا سکتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کیا گیا' یہ بات میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ اس بات پر قسم اُٹھاؤں کہ آپ نے یہ بات کہی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بھی بنایا اور آپ کو شہادت کے مرتبہ پر بھی فائز کیا۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابراہیم نخعی کے سامنے ذکر کی' تو اُنہوں نے فرمایا: علماء کا یہ کہنا ہے کہ یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زہر دیا تھا۔

9572 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّ مَنْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ الْجِبَالِ، وَتَاْكُلُهُ السِّبَاعُ، وَيَغْرَقُ فِي الْبَحْرِ لَشَهِيْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص پہاڑ کی چوٹی سے گر جائے یا ردرندے جسے کھالیں اور جو شخص سمندر میں ڈوب جائے تو وہ اللہ کی بارگاہ میں وہ شہید شمار ہوگا۔

9573 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ اَوْ قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ قَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ: هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ، فَاَصَابَتْهُ جِرَاحٌ فَقِيْلَ: قَدْ مَاتَ، فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ: الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ هُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَاِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا، وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَى النَّارِ فَكَاَنَّ بَعْضَ النَّاسِ ارْتَابَ قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ قِيْلَ: لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنْ بِهِ جِرَاحٌ شَدِيْدَةٌ، فَلَمَّا كَانَ من اللَّيْلُ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنُ بِمَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں موجود تھے تو آپ نے اپنے ساتھ رہنے والے ایک شخص جو اسلام کا دعویدار بھی تھا اُس کے بارے میں یہ فرمایا: یہ جہنم میں جائے گا۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اُس شخص نے لڑائی میں حصہ لیا اور اُسے زخم لاحق ہوئے تو کہا گیا کہ یہ مر گیا ہے تو عرض کی گئی: وہ شخص جس کے بارے میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ جہنمی ہے اُس نے تو آج بڑی زبردست لڑائی کی ہے اور اُس کا انتقال ہو گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم ہی میں جائے گا۔ بعض لوگوں کو اس حوالے سے کچھ اُلجھن ہوئی ابھی یہ صورتِ حال اسی طرح تھی کہ یہ بات بیان کی گئی کہ وہ شخص مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زخم لاحق ہوئے تھے جب رات آئی تو وہ زخموں کی تاب نہ لا سکا اور اُس نے خودکشی کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں! پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو اُنہوں نے یہ اعلان کیا: جنت میں صرف مؤمن داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی گناہ گار بندہ کے ذریعہ اس دین کی تائید کر لیتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ''اس دین کی تائید ایسے بندہ کے ذریعہ کی جاتی ہے جس کا (آخرت میں اجر و ثواب کے حوالے سے) کوئی حصہ نہیں ہوتا''۔

9574 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟ قَالُوْا: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ لَقَلِيْلٌ اِذًا، اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ، وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ، وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ اپنے درمیان شہید کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: وہ شخص جسے اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں میری اُمت کے شہید لوگ بہت تھوڑے ہوں گے' اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا بھی شہادت ہے' پیٹ کے درد سے مرنا بھی شہادت ہے' ڈوب کے مرنا بھی شہادت ہے' طاعون کی وجہ سے مرنا بھی شہادت ہے' اور دردِ زہ کے دوران عورت کا مرنا بھی شہادت ہے۔

9575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، لَعَلَّهُ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ امْرَاَةِ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ قَالَ: " اَرْبَعٌ هِيَ شَهَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ: الطَّاعُوْنُ، وَالنُّفَسَاءُ وَالْغَرَقُ وَالْبَطْنُ "

✸✸ ابن سیرین نے مسروق بن اجدع کی اہلیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ مسروق بیان کرتے ہیں: چار چیزیں مسلمانوں کے حق میں شہادت ہیں: طاعون' زچگی کے وقت عورت کا مرنا' ڈوب کر مرنا اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنا۔

9576 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟ قَالُوْا: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ: اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ، مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ، وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ

✸✸ عمرو بن حفص بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ اپنے درمیان شہید کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے' وہ شہید ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں میری اُمت کے شہداء تو تھوڑے سے ہوں گے' جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے' طاعون کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' پیٹ کے درد کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے اور زچگی کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے۔

9577 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ مَعَهُ - يَعْنِيْ عَطَاءً - وَيَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ -: " الشَّهِيْدُ: الْمَطْعُوْنُ، وَالْمَبْطُوْنُ، وَالْغَرِقُ، وَالنُّفَسَاءُ، وَالْمُنْهَدِمُ عَلَيْهِ "

✸✸ ابن جریج نے یہی روایت عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''شہید وہ ہے جو طاعون کی وجہ سے مر جائے' یا پیٹ کے درد کی وجہ سے مر جائے' یا ڈوب کر مر جائے' یا عورت زچگی کے وقت مر جائے' یا جس پر ملبہ گرے (اور وہ ملبہ تلے آ کر مر جائے)''۔

9578 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: اَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، مِنْ رَاْسِ تَلٍّ فَقَالُوْا: مَا اَجْلَدَ هٰذَا الرَّجُلَ لَوْ كَانَ جَلَدُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لَيْسَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ قُتِلَ؟ ثُمَّ قَالَ: مَنْ خَرَجَ فِي الْاَرْضِ يَطْلُبُ حَلَالًا يَكُفُّ بِهٖ اَهْلَهٗ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ حَلَالًا يَكُفُّ بِهٖ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ التَّكَاثُرَ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ٹیلہ کے سرے سے جھانک کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی طرف دیکھا تو لوگوں نے کہا: یہ شخص کتنا مضبوط ہے' کاش اس کی مضبوطی اللہ کی راہ میں ہوتی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہی شخص اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے جو مارا جائے! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال رزق کے حصول کے لیے نکلتا ہے تاکہ اُس کے ذریعہ اپنے اہلِ خانہ کے خرچ کو پورا کرے' تو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' جو شخص حلال رزق کے حصول کے لیے نکلتا ہے' تاکہ اس کے ذریعہ خود کو مانگنے سے بچائے' وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' جو شخص زیادہ مال کرنے کے لیے نکلتا ہے' وہ شیطان کی راہ میں شمار ہوتا ہے''۔

9579 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مِنْ دُوْنِ مَالِهٖ شَهَادَةٌ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اپنے مال کی حفاظت کے لیے مؤمن کا مارا جانا بھی شہادت ہے''۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيْدِ وَغُسْلِهٖ

باب: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اور اُسے غسل دینا

9580 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعِيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: اِنِّيْ شَهِدْتُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَزَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ، فَكَانَ يُدْفَنُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ، وَيَسْاَلُ اَيُّهُمْ كَانَ اَقْرَاَ لِلْقُرْآنِ؟ فَيُقَدِّمُوْنَهٗ قَالَ جَابِرٌ: فَدُفِنَ اَبِيْ وَعَمِّيْ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ يَوْمَئِذٍ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی طرف دیکھا' جو اُس وقت مارے گئے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں کے حق میں گواہی دیتا ہوں' تم لوگ انہیں ان کے خون سمیت دفن کرنا۔ تو اُن میں سے دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کیا جاتا تھا اور یہ دریافت کیا جاتا تھا کہ کس کو قرآن زیادہ آتا تھا؟ تو لوگ اُسے آگے کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس دن میرے چچا اور میرے والد کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

9581 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشُّهَدَاءِ يَوْمَ اُحُدٍ: هٰؤُلَاءِ قَدْ مَضَوْا وَقَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَاْكُلُوْا مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا،

وَاَنَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ مِنْ اُجُوْرِكُمْ، وَاَنَّكُمْ لَا اَدْرِىْ مَا تُحْدِثُوْنَ بَعْدِىْ

❊❊ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن شہداء کے بارے میں فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو رخصت ہو گئے ہیں اور میں ان کے حق میں گواہی دیتا ہوں' انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا لیکن تم اپنے اجر میں سے فائدہ حاصل کرو گے اور مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد تم لوگ کیا کرو گے؟

9582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمْ يُصَلَّ عَلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے شہداء کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی۔

9583 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ

❊❊ ابو مالک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

9584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُمْ يُغَسِّلُوْنَ الشَّهِيْدَ، وَلَا يُحَنِّطُوْنَهُ، وَلَا يُكَفَّنُ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ كَيْفَ يُصَلِّىْ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: كَمَا يُصَلِّىْ عَلَى الْاٰخَرِيْنَ الَّذِيْنَ لَيْسُوْا شُهَدَاءَ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ شہید کو غسل دیتے ہوں' یا اُسے خوشبو لگاتے ہوں' یا اُسے کفن دیا جاتا ہو۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اُن کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی جائے گی؟ عطاء نے جواب دیا: جس طرح دوسرے لوگوں کی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے' جو شہید نہیں ہوتے۔

9585 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَتْلِ حَجَرِ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ فَقَالَ حَجَرٌ: "لَا تَحُلُّوْا عَنِّىْ قَيْدًا - اَوْ قَالَ: حَدِيْدًا -، وَكَفِّنُوْنِىْ بِدَمِىْ وَثِيَابِىْ"

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی کو قتل کرنے کا حکم دیا' تو حجر نے کہا: تم لوگ میری بیڑیاں نہ کھولنا اور مجھے میرے خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دینا۔

9586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَخُوْلٍ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ قَالَ: لَا تَغْسِلُوْا عَنِّىْ دَمًا، وَلَا تَنْزِعُوْا عَنِّىْ ثَوْبًا اِلَّا الْخُفَّيْنِ، وَارْمُسُوْنِىْ فِى الْاَرْضِ رَمْسًا، فَاِنِّىْ رَجُلٌ مُحَاجٌّ اُحَاجُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❊❊ زید بن صوحان بیان کرتے ہیں: تم لوگ میرے خون کو نہ دھونا اور مجھ سے میرے کپڑے نہ اُتارنا' صرف موزے اُتار لینا اور مجھے زمین میں دفن کر دینا کیونکہ میں ایک ایسا شخص ہوں' جو قیامت کے دن مقدمہ پیش کرے گا۔

9587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُصْعَبٍ، رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ

زَيْدٌ: اذْفِنُونَا وَمَا اَصَابَ الثَّرَى مِنْ دِمَائِنَا قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ قَالَ: قَالَ زَيْدٌ: شُدُّوا عَلَيَّ ثِيَابِي، وَادْفِنُونِي، وَابْنَ اُمِّي فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ - يَعْنِي اَخَاهُ سَرْحَانَ - فَاِنَّا قَوْمٌ مُخَاصَمُونَ

❁ زید (بن صوحان) بیان کرتے ہیں: تم ہمیں دفن کر دینا اور زمین پر جو ہمارا خون گرا ہے اُسے بھی دفن کر دینا۔

عمار دہنی بیان کرتے ہیں: زید (بن صوحان) نے فرمایا: تم میرے کپڑے مضبوطی سے باندھ دینا اور مجھے دفن کر دینا' مجھے اور میرے بھائی کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا' ان کی مراد زید کے بھائی ''سرحان'' تھے (زید بن صوحان نے یہ بھی کہا:) کہ ہم ایسے لوگ ہیں' جو (قیامت کے دن) جھگڑا کریں گے۔

9588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، - وَكَانَ يُدْعَى فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَارِءُ - وَكَانَ لَقِيَ عَدُوًّا، فَانْهَزَمَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ لَكَ فِي الشَّامِ؟ لَعَلَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَيْكَ قَالَ: لَا اِلَّا الْعَدُوَّ الَّذِي فَرَرْتُ مِنْهُمْ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ فِي الْقَادِسِيَّةِ، فَقَالَ: اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا، وَاِنَّا مُسْتَشْهِدُونَ، لَا تَغْسِلُوا عَنَّا دِمَائَنَا، وَلَا نُكَفَّنُ اِلَّا فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا

❁ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے سعد بن عبید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ''قاری صاحب'' کہا کرتے تھے' وہ جب بھی دشمن کا سامنا کرتے تھے تو انہیں پسپا کر دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: کیا آپ شام جانے میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ پر برکت نازل کرے! تو اُنہوں نے جواب دیا: میں صرف اُس دشمن کی طرف جانا چاہتا ہوں جسے میں پسپا کر دوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر قادسیہ کے مقام پر اُنہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ کہا: اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم دشمن کا سامنا کریں گے' اگر ہم جامِ شہادت نوش کر لیں' تو تم ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہمیں اُسی کپڑوں میں دفن کر دینا' جو ہم نے پہنے ہوئے ہوں گے۔

9589 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهِيدِ؟ قَالَ: كَهَيْئَتِهَا عَلَى غَيْرِهِ وَسَاَلْنَاهُ عَنْ دَفْنِ الشَّهِيدِ قَالَ: اَمَّا اِذَا كَانَ فِي الْمَعْرَكَةِ فَاِنَّا نَدْفِنُهُ كَمَا هُوَ لَا نُغَسِّلُهُ، وَلَا نُكَفِّنُهُ، وَلَا نُحَنِّطُهُ، وَاَمَّا اِذَا انْقَلَبْنَا بِهِ وَبِهِ رَمَقٌ، فَاِنَّا نُغَسِّلُهُ، وَنُكَفِّنُهُ، وَنُحَنِّطُهُ، وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَى ذٰلِكَ، وَكَانَ عَلَيْهِ مَنْ مَضَى قَبْلَنَا مِنَ النَّاسِ

❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے سلیمان بن موسیٰ سے دریافت کیا: شہید کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس طرح دوسرے کسی شخص کی ادا کی جاتی ہے۔ ہم نے اُن سے شہید کو دفن کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو وہ میدانِ جنگ میں مارا گیا' تو ہم اُسے اُسی طرح دفن کر دیں گے جس طرح وہ ہے' ہم اُسے غسل نہیں دیں گے' اُسے کفن نہیں دیں گے' اُسے خوشبو نہیں لگائیں گے' لیکن اگر ہم اُسے واپس لے آتے ہیں اور اُس میں زندگی باقی ہو (اور وہ بعد میں مرجائے) تو ہم اُسے غسل بھی دیں گے' اُسے کفن بھی دیں گے' اُسے خوشبو بھی لگائیں گے' ہم نے لوگوں کو ایسا ہی کرتے

ہوئے پایا ہے اور پہلے کے لوگ بھی اسی طرح کرتے چلے آ رہے ہیں۔

9590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اِذَا مَاتَ الشَّهِيدُ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ كَمَا هُوَ، فَاِنْ مَاتَ بَعْدَمَا يَنْقَلِبُ بِهٖ صُنِعَ بِهٖ كَمَا صُنِعَ بِالْاٰخَرِ

✵✵ عبدالکریم جزری نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب شہید شخص میدانِ جنگ میں مارا جائے تو جس طرح وہ ہے اُسے اُسی طرح دفن کر دیا جائے گا' لیکن اگر اُسے واپس لانے کے بعد اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کے ساتھ وہی طرزِ عمل اختیار کیا جائے گا' جو دوسرے (طبعی موت مرنے والے کسی بھی شخص) کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے۔

9591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ مِنْ خَيْرِ شَهِيدٍ فَغُسِّلَ، وَكُفِّنَ، وَصُلِّيَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ عَاشَ بَعْدَ طَعْنِهٖ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہترین شہید تھے' لیکن اُنہیں غسل بھی دیا گیا' کفن بھی دیا گیا' اُن کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی کیونکہ زخمی ہونے کے بعد وہ زندہ رہے تھے۔

9592 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ

✵✵ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

9593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: غُسِّلَ عَلِيٌّ وَكُفِّنَ، وَصُلِّيَ عَلَيْهِ

✵✵ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غسل بھی دیا گیا' اُنہیں کفن بھی دیا گیا اور اُن کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی۔

9594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ اللُّصُوصُ قَالَ: لَا يُغَسَّلُ

✵✵ عبداللہ بن عیسیٰ نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے چور مار دیتے ہیں تو اُنہوں نے کہا: اُسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

9595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ، وَلَا يُغَسَّلُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ طَيَّبَهٗ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' اُسے غسل نہیں دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پاک قرار دیا ہے۔

9596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: يُغَسَّلُ

الشَّهِيدُ فَإِنَّ كُلَّ مَيِّتٍ يُجْنَبُ

❊❊ قتادہ نے حسن بصری اور سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ شہید کو غسل دیا جائے گا کیونکہ ہر میت کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے (یعنی اُسے غسل دینا لازم ہو جاتا ہے)۔

9597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهُ، فَقَالَ: اُهَاجِرُ مَعَكَ، وَاَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ خَيْبَرَ اَوْ حُنَيْنٍ غَنِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ، فَاَعْطَى اَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ، وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: قَسْمٌ قَسَمَهُ اللّٰهُ لَكَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُ، فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: قَسْمٌ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ: مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلٰكِنِ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى هَاهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ، فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَالَ: اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ قَالَ: فَلَبِثُوا قَلِيلًا، ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ، فَاُتِيَ بِهٖ يُحْمَلُ قَدْ اَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهُوَ هُوَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ فَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَدَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ، فَقُتِلَ شَهِيدًا، وَاَنَا عَلَيْهِ شَهِيدٌ

❊❊ شداد بن الہادی بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کی پیروی کرنے لگا' اُس نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعض اصحاب کو اُس کے بارے میں ہدایت کی (کہ اس کا خیال رکھیں) غزوۂ خیبر کے موقع پر یا شاید غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو مالِ غنیمت حاصل ہوا' مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے آپ نے اُس کا بھی حصہ مقرر کیا اور اُس کا جو حصہ تھا وہ اُس کے ساتھیوں کو دے دیا کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں کے اونٹ چرانے کے لیے گیا ہوا تھا' جب وہ واپس آیا تو اُس کے ساتھیوں نے اُس کا حصہ اُس کے سپرد کیا' اُس نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اُس نے وہ چیز لی اور اُسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! یہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ حصہ ہے جو میں نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اُس نے عرض کی: میں نے اس مقصد کے لیے تو آپ کی پیروی نہیں کی تھی' میں نے اس لیے آپ کی پیروی کی تھی کہ مجھے یہاں تیر مارا جائے' اُس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا' اور میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سچا ثابت کر دکھائے گا۔ راوی کہتے ہیں: کچھ ہی دیر بعد جب دشمن کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی تو اُسے اُٹھا کر لایا گیا اُس کو اُسی جگہ پر تیر لگا تھا جہاں اُس نے اشارہ کیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ وہی شخص ہے نا! وہی ہے نا؟ اس نے اللہ تعالیٰ کے

بارے میں سچ بیانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ظاہر کر دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جبّے میں اُسے کفن دیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے آگے رکھوا کر اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی' آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ میں جو دعا کی تھی اُس کے یہ الفاظ سنائی دیئے گئے:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ تھا' جو تیری راہ میں ہجرت کرنے کے لیے نکلا تھا' یہ شہید ہونے کے طور پر مارا گیا ہے اور میں اس کا گواہ ہوں''۔

9598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً: اَيُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِمَ وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: قَدْ صُلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ شُهَدَاءَ بَدْرٍ دُفِنُوا كَمَا هُمْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا: کیا شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس شخص نے دریافت کیا: وہ کیوں! جبکہ وہ جنت میں ہوتا ہے؟ تو عطاء نے کہا: نمازِ جنازہ تو نبی اکرم ﷺ کی بھی ادا کی گئی تھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ شہداءِ بدر جیسے تھے' اُنہیں اُسی طرح دفن کر دیا گیا۔

9599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ عَلٰى حَمْزَةَ سَبْعِينَ صَلَاةً، كُلَّمَا صَلَّى فَاُتِيَ بِرَجُلٍ صَلَّى عَلَيْهِ، وَحَمْزَةُ مَوْضُوعٌ يُصَلِّي عَلَيْهِ مَعَهُ

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ستر مرتبہ ادا کی تھی جب بھی آپ کے پاس کوئی شخص لایا جاتا جس کی آپ نے نمازِ جنازہ ادا کرنا ہوتی تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت اُس کے ساتھ رکھی رہتی تھی' اُس شخص کے ساتھ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے۔

9600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُلْقَى عَنِ الشَّهِيدِ كُلُّ جِلْدٍ يَعْنِيْ اِذَا قُتِلَ

✻✻ مجاہد فرماتے ہیں: شہید کے جسم سے ہر چمڑے کی چیز اُتار لی جائے گی (یعنی اضافی چیزیں اُتار لی جائیں گی) یعنی جب وہ شہید ہو جائے گا۔

9601 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " يُنْزَعُ عَنِ الْقَتِيلِ خُفَّاهُ، وَسَرَاوِيلُهُ، وَكُمَّتُهُ اَوْ قَالَ: عِمَامَتُهُ، وَيُزَادُ ثَوْبًا، اَوْ يُنْقَصُ ثَوْبًا، حَتّٰى يَكُونَ وِتْرًا "

✻✻ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مقتول کے موزے اُس کے اضافی کپڑے اُتار لیے جائیں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا عمامہ اُتار لیا جائے گا اور کپڑوں میں اضافہ کیا جائے' یا اُنہیں کم کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ طاق تعداد میں ہو جائیں۔

9602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: " لَمَّا اَرَادَ مُعَاوِيَةُ اَنْ يُجْرِيَ الْكِظَامَةَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ قَتِيلٌ فَلْيَاْتِ قَتِيلَهُ، - يَعْنِي قَتْلٰى اُحُدٍ - قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ رِطَابًا يَتَثَنَّوْنَ قَالَ: فَاَصَابَتِ الْمِسْحَاةُ رِجْلَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَانْفَطَرَتْ دَمًا " قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: لَا يُنْكِرُ بَعْدَ هٰذَا مُنْكِرٌ اَبَدًا

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہر جاری کرنے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: جس کا کوئی مقتول ہو وہ اپنے مقتول کے پاس آجائے' یعنی شہداءِ اُحد کے بارے میں اُنہوں نے یہ بات کہی' پھر اُن لوگوں نے اُن حضرات کی میتیں نکالیں یوں کہ وہ بالکل تروتازہ تھیں۔ راوی کہتے ہیں: کھدائی کے دوران اُن میں سے ایک شخص کے پاؤں پر پھاوڑا لگ گیا تو اُس میں سے خون بھی بہنے لگا۔

راوی کہتے ہیں: اس پر ابوسعید نے یہ بات بیان کی کہ اس کے بعد کوئی منکر کبھی انکار نہیں کر سکے گا۔

9603 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: " رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ رَآهُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ دَفَنْتُمُوْنِيْ فِيْ مَكَانٍ قَدْ آذَانِيْ فِيهِ الْمَاءُ، فَحَوِّلُوْنِيْ مِنْهُ " قَالَ: فَحَوَّلُوْهُ، فَاَخْرَجُوْهُ كَاَنَّهُ سَلْقَةٌ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ مِنْ لِحْيَتِهِ

✵✵ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے اہلِ خانہ میں سے کسی نے اُنہیں خواب میں دیکھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: تم نے مجھے فلاں جگہ پر دفن کیا تھا وہاں پانی مجھے تنگ کر رہا تھا' تو تم مجھے وہاں سے منتقل کر دو۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے اُنہیں وہاں سے منتقل کر دیا' جب اُنہوں نے اُن کی میت نکالی تو وہ بالکل تروتازہ تھی' اُس میں سے کچھ بھی متغیر نہیں ہوا تھا' صرف اُن کی داڑھی کے کچھ بال متغیر لگ رہے تھے۔

9604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلٰى يَوْمَ اُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ، فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْفِنُوا الْقَتْلٰى فِيْ مَصَارِعِهِمْ، فَرَدَدْنَاهُمْ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر ہم اپنے مقتولین کو اُٹھا لائے تاکہ اُنہیں دفن کریں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور اُس نے کہا: تم شہداء کو اُن کی قتل کی جگہ ہی دفن کرو' تو ہم اُنہیں واپس لے آئے۔

9605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: لَا يُدْفَنُ الشَّهِيدُ فِيْ حِذَائَيْنِ، وَلَا نَعْلَيْنِ، وَلَا سِلَاحٍ، وَلَا خَاتَمٍ قَالَ: يُدْفَنُ فِي الْمِنْطَقَةِ، وَالثِّيَابِ قَالَ: وَبَلَغَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَا يُدْفَنُ بِرُقْعَةٍ

✵✵ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: شہید کو اُس کے پٹکے میں اور جوتوں سمیت اور ہتھیاروں سمیت اور انگوٹھی سمیت دفن نہیں کیا جائے گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: اُسے اُس کے پٹکے اور کپڑوں سمیت دفن کیا جائے گا۔

مجھ تک ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اُس کو اُس کے اضافی کپڑوں سمیت دفن نہیں کیا جائے گا۔

9606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاعِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا وُجِدَ بَدَنُ الْقَتِيلِ فِي دَارٍ أَوْ مَكَانٍ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَعُقِلَ، وَإِذَا وُجِدَ رَأْسٌ أَوْ رِجْلٌ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُعْقَلْ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کسی جگہ پر مقتول کا جسم مل جائے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور اُس کی دیت ادا کی جائے گی اور جب سر ملے یا ٹانگ ملے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی اور اُس کی دیت کا حکم بھی جاری نہیں ہوگا۔

بَابُ الْغَزْوِ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ

باب: ہر امیر کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا

9607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ. أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ غَزَا مَعَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَزْوَةَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا

٭٭ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یزید بن معاویہ کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لیا تھا اور یہ وہی جنگ ہے جس کے دوران اُن کا انتقال ہوگیا تھا۔

9608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ يَغْزُو مَعَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَمَرِضَ وَهُوَ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَزِيدُ يَعُودُهُ، فَقَالَ لَهُ: حَاجَتُكَ؟ قَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَسِرْ بِي فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ مَا اسْتَطَعْتَ، ثُمَّ ادْفِنِّي قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ سَارَ بِهِ حَتَّى أَوْغَلَ فِي أَرْضِ الرُّومِ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَفَنَهُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یزید بن معاویہ کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لیا' وہ بیمار ہو گئے' یزید اُن کی عیادت کرنے کے لیے اُن کے پاس آیا' اُس نے اُن سے دریافت کیا: آپ کو کوئی ضرورت ہو تو بتائیں! تو اُنہوں نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو مجھے ساتھ لے کر جہاں تک ہو سکے دشمن کی سرزمین میں جانا اور مجھے وہاں دفن کرنا۔ راوی کہتے ہیں: تو جب اُن کا انتقال ہوگیا تو اُنہیں ساتھ لے کر گئے یہاں تک کہ وہ روم کی سرزمین میں ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ سفر کرتے رہے' پھر اُنہوں نے بعد میں پڑاؤ کر کے اُنہیں دفن کیا۔

9609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ: هَلْ كُنْتُمْ تُسَخِّرُونَ الْعَجَمَ؟ قَالَ: كُنَّا نُسَخِّرُهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ، يَدُلُّونَا عَلَى الطَّرِيقِ ثُمَّ نُخَلِّيهِمْ

٭٭ ابوعمران جونی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ عجمیوں کو پکڑ کر رکھتے تھے؟ اُنہوں نے کہا: ہم اُنہیں ایک بستی سے لے کر دوسری بستی تک مسخر کرتے تھے تا کہ وہ راستہ کے بارے میں ہمیں

بتادیں، پھر ہم انہیں چھوڑ دیتے تھے۔

9610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّا نَغْزُو مَعَ هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ، فَاِنَّهُمْ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى طَلَبِ الدُّنْيَا قَالَ: فَقَاتِلْ اَنْتَ عَلٰى نَصِيْبِكَ مِنَ الْاٰخِرَةِ

✻✻ ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ہم ان حکمرانوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لے سکتے ہیں جو دنیا کے حصول کے لیے لڑائی کرتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم آخرت میں سے اپنے حصہ کی خاطر لڑائی میں حصہ لو۔

9611 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَشْهَدُوا عَلٰى اُمَّتِكُمْ بِشِرْكٍ، وَلَا تُكَفِّرُوهُمْ بِذَنْبٍ، وَالْجِهَادُ لَا يَضُرُّهُ جَوْرُ جَائِرٍ، وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ حَتّٰى يُبْعَثَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَالْاِيْمَانُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ سِيرِيْنَ يَذْكُرُ نَحْوَ هٰذَا وَزَادَ: حَتّٰى يُقَاتِلَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ الدَّجَّالُ

✻✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اُمت کے بارے میں شرک کی گواہی نہ دو اور کسی گناہ کی وجہ سے اُنہیں کافر قرار نہ دو، جہاد ایک ایسی چیز ہے کہ جسے کسی ظالم کا ظلم، یا کسی عادل کا عدل کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اور جہاد برقرار رہے گا یہاں تک کہ اس اُمت کا آخری حصہ آ جائے گا اور تقدیر پر ایمان رکھنا، خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو بھی اس کی مانند روایت ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، تاہم اُنہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہاں تک کہ یہ اُمت دجال کے ساتھ لڑائی کرے گی''۔

9612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْغَزْوِ، وَعَنْ اَصْحَابِ الدِّيْوَانِ اَفْضَلَ اَوِ الْمُتَطَوِّعِ؟ قَالَ: بَلْ اَصْحَابُ الدِّيْوَانِ الْمُتَطَوِّعُ مَتٰى شَاءَ رَجَعَ

✻✻ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے جنگ میں حصہ لینے کے بارے میں دریافت کیا اور دیوان والے لوگوں (یعنی تنخواہ دار فوجیوں) کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ افضل ہے، یا نفل ہے؟ اُنہوں نے کہا: دیوان والے لوگ نفلی طور پر شریک ہوتے ہیں، وہ جب چاہیں واپس آ سکتے ہیں۔

9613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: نَغْزُو مَعَ الْاُمَرَاءِ فَمَا يُطْلِعُوْنَا عَلٰى اَمْرِهِمْ، غَيْرَ اَنَّا نُسَالِمُ اِذَا سَالَمُوا، وَنُحَارِبُ اِذَا حَارَبُوا قَالَ: قَاتِلْ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ عَدُوَّهُمْ

✻✻ کہمس بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: ہم امراء کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے ہیں اور وہ ہمیں اپنے معاملہ کے حوالے سے مطلع نہیں کرتے، البتہ جب وہ امن میں رہتے ہیں، تو ہم بھی امن میں رہتے ہیں، جب وہ جنگ کرتے ہیں، تو ہم بھی جنگ کرتے ہیں۔ تو حسن بصری نے فرمایا: تم مسلمانوں کے ساتھ مل کر اُن کے دشمنوں سے لڑائی کرو۔

بَابُ الرِّبَاطِ

باب: پہرہ داری کرنا

9614 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ رَابَطَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَدْ اَكْمَلَ الرِّبَاطَ

٭٭ عمرو بن عبدالرحمٰن بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جو شخص چالیس دن تک پہرہ داری کرتا ہے وہ مکمل پہرہ داری کرتا ہے۔

9615 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ مُكْمِلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيبٍ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اَيْنَ كُنْتَ؟ قَالَ: فِي الرِّبَاطِ قَالَ: كَمْ رَابَطْتَ؟ قَالَ: ثَلَاثِينَ قَالَ: فَهَلَّا اَتْمَمْتَ اَرْبَعِينَ

٭٭ یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں تھے؟ اُس نے جواب دیا: میں سرحدوں پر پہرہ داری کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کتنا عرصہ پہرہ دیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: تیس دن! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے چالیس دن پورے کیوں نہیں کیے؟

9616 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ رَافِعٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: رِبَاطُ لَيْلَةٍ اِلٰى جَانِبِ الْبَحْرِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوَافِقَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ اَحَدِ الْمَسْجِدَيْنِ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَوْ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَرِبَاطُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ عِدْلُ السَّنَةِ، وَتَمَامُ الرِّبَاطِ اَرْبَعُونَ لَيْلَةً وَسَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ قَائِمٌ لَمْ يَقْعُدْ حِينَ سَاقَ يُخْبِرُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ لَهُ يَحْيَى: تَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ يَا اَبَا النَّضْرِ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: نَعَمْ اَشْهَدُ عَلٰى مَعْرِفَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ

٭٭ یحییٰ بن ابوسفیان اخنسی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کے علاقوں سے پار سمندر کے کنارے ایک رات پہرہ داری کرنا' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شبِ قدر کو مسجد حرام یا مسجد نبوی میں سے کسی ایک جگہ میں پالوں' اور تین دن تک پہرہ داری کرنا پورے سال کی (نفلی عبادات) کے برابر ہے اور مکمل پہرہ داری چالیس دنوں میں ہوتی ہے۔

سالم ابونضر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب اُنہوں نے یہ روایت سنی تو وہ کھڑے رہے' بیٹھے نہیں' اس پر یحییٰ نے اُن سے کہا: کیا تم نے اس حدیث کو پہچان لیا ہے؟ تو سالم نے کہا: جی ہاں! اور میں اس حدیث کی معرفت کے بارے میں گواہی

بھی دیتا ہوں۔

9617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ مُرَابِطٌ عَلٰى قَلْعَةٍ بِاَرْضِ فَارِسَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّهُ اَنْ يَكُونَ عَوْنًا لَكَ عَلٰى مَا اَنْتَ فِيهِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَنُمِّيَ لَهُ صَالِحُ عَمَلِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✳✳ مکحول بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جناب شرحبیل بن سمط کے پاس سے گزرے جو فارس کی سرزمین پر ایک قلعہ میں پہریداری کر رہے تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں؟ جو تمہارے اس کام کے سلسلہ میں تمہاری مددگار رہوگی جو تم کر رہے ہو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک دن کی پہرہ داری ایک ماہ کے نفلی روزوں اور نوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے' اُسے قبر کے عذاب سے بچالیا جاتا ہے اور اُس کا نیک عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے''۔

9618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، سَمِعَهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَكْحُولٌ، عَنْ سَلْمَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ شَهْرٍ وَصِيَامِهِ يُقَامُ فَلَا يُقْعَدُ وَيُصَامُ، فَلَا يُفْطَرُ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ نَجَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَجْرِي عَلَيْهِ صَالِحُ عَمَلِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✳✳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا' ایک مہینہ کے نوافل اور نفلی روزوں سے زیادہ بہتر ہے' ایسا قیام جس کے دوران بیٹھا نہ جائے اور ایسے روزے جن کے درمیان کوئی روزہ ترک نہ کیا جائے' جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے مر جاتا ہے' وہ قبر کے عذاب سے نجات پالیتا ہے اور اُس کا نیک عمل' قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے''۔

9619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ

9617- صحيح مسلم' كتاب الامارة' باب فضل الرباط في سبيل الله عزوجل' حديث:3628' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' بيان فضل المرابط' حديث:6015' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب فضل الجهاد' ذكر البيان بان الله جل وعلا يعطي بتفضله المرابط يوما او' حديث:4694' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه' حديث:19058' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث سلمان الفارسي' حديث:23128' البحر الزخار مسند البزار' حديث سلمان' حديث:2195' المعجم الاوسط للطبراني' باب الباء' من اسمه بكر' حديث:3191' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' ما اسند سلمان' كعب بن عجرة' حديث:5938

السِّمْطِ قَالَ: كُنَّا بِاَرْضِ فَارِسَ، فَاَصَابَنَا اِذْلٌ وَشِدَّةٌ، فَجَاءَنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فَقَالَ: اَبْشِرُوا ثُمَّ اَبْشِرُوا مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُرَابِطُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، اِلَّا كَانَ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاُجِيرَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ،

❋❋ شرحبیل بن سمط بیان کرتے ہیں: ہم فارس کی سرزمین پر موجود تھے ہمیں تنگی اور پریشانی لاحق ہوئی' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے فرمایا: تم لوگوں کو خوشخبری ہو! تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے! جو بھی مسلمان اللہ کی راہ میں پہرہ دیتا ہے' تو یہ اسی طرح ہے' جیسے وہ ایک ماہ تک نوافل ادا کرتا ہے اور نفلی روزے رکھتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے' اُس شخص کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے اور اُسے قبر کی آزمائش سے بچا لیا جاتا ہے۔

9620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدٍ: اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ مَرَّ بِالسِّمْطِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ فِيْ مُرَابِطٍ قَدْ شُقَّ عَلَيْهِ وَهَمَّ بِالتَّحَوُّلِ عَنْهُ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ

❋❋ مصعب بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جناب سمط بن ثابت کے پاس سے گزرے' جو پہرہ داری کر رہے تھے اور یہ اُن کے لیے بہت دشوار ہو رہا تھا اور وہ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک حدیث کے بارے میں نہ بتاؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' اُس کے بعد راوی نے محمد بن راشد کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

9621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عِيسَى قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ، مَادَامَ حُلْوًا خَضِرًا قَبْلَ اَنْ يَكُونَ ثُمَامًا، اَوْ يَكُونَ رَمَامًا، اَوْ يَكُونَ حُطَامًا، فَاِذَا انْتَطَاتِ الْمَغَازِى وَاُكِلَتِ الْغَنَائِمُ وَاسْتُحِلَتِ الْحُرُمُ، فَعَلَيْكُمْ بِالرِّبَاطِ فَاِنَّهُ اَفْضَلُ غَزْوِكُمْ

❋❋ موسیٰ بن ابوعلقمہ نے عیسیٰ نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر جہاد کرنا اُس وقت تک لازم ہے' جب تک یہ میٹھا اور سرسبز رہے' اس سے پہلے کہ یہ ظاہری طور پر خراب ہو جائے' قابل مرمت ہو جائے یا بوسیدہ ہو جائے اور مالِ غنیمت کھایا جانے لگے اور حرام چیزوں کو حلال قرار دے دیا جائے' تو تم پر پہرہ داری کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمہاری لڑائی میں سب سے افضل کام ہوگا۔

9622 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا مَاتَ شَهِيدًا وَوُقِيَ فَتَّانَ الْقَبْرِ، وَغُدِيَ وَرِيحَ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَجَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ

❋❋ موسیٰ بن وردان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص پہرہ دیتے ہوئے مرجاتا ہے وہ شہید ہونے کے طور پر مرتا ہے' اُسے قبر کی آزمائش سے بچالیا جاتا ہے اور جنت میں سے اُس کا رزق صبح وشام اُسے دیا جاتا ہے اور اُس کا عمل جاری رہتا ہے''۔

بَابُ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

باب: سمندری جنگ میں حصہ لینا

9623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ أَنْ يَحْمِلَ الْمُسْلِمِينَ غَزَاةً فِي الْبَحْرِ

✲✲ زہری نے سعید بن میتب' یا شاید کسی اور حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مسلمانوں کو کسی سمندری جنگ پر روانہ کریں۔

9624 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ غَزْوَةِ الْبَحْرِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ: أَخْشَى

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سمندری جنگ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' انہوں نے یہ کہا: مجھے اندیشہ ہے۔

9625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ فِي أُنَاسٍ إِلَى الْحَبَشَةِ فَأُصِيبُوا فِي الْبَحْرِ فَحَلَفَ عُمَرُ بِاللَّهِ لَا يَحْمِلُ فِيهَا أَبَدًا

✲✲ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علقمہ بن مجزز کو کچھ لوگوں سمیت حبشہ بھیجا' تو وہ لوگ سمندر میں مارے گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نام کی قسم اُٹھائی کہ اب وہ کسی کو سمندری راستے سے نہیں بھیجیں گے۔

9626 - اقوالِ تابعین: وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: كُرِهَ لِلْغُزَاةِ أَنْ يَرْكَبُوا فِي الْبَحْرِ

✲✲ سعید بن میتب کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ غازیوں کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ وہ سمندر میں سفر کریں۔

9627 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَلَا يُعَرِّضْ ذُرِّيَّتَهُ لِلْمُشْرِكِينَ

✲✲ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنی آل

اولاد کو مشرکین کے سامنے پیش نہ کرے"۔

9628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ رُكُوبَ الْبَحْرِ اِلَّا لِثَلَاثٍ غَازٍ، اَوْ حَاجٍّ، اَوْ مُعْتَمِرٍ

* * مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سمندری سفر کو مکروہ قرار دیتے تھے البتہ تین لوگ یہ کر سکتے ہیں: جنگ میں حصہ لینے والا شخص' یا حج کرنے والا شخص' یا عمرہ کرنے جانے والا شخص۔

9629 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ امْرَاَةَ حُذَيْفَةَ قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: تَضْحَكُ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ مِنْ قَوْمٍ مِنْ اُمَّتِي يَخْرُجُونَ غُزَاةً فِي الْبَحْرِ، مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَةِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ اَيْضًا فَضَحِكَ. فَقُلْتُ: تَضْحَكُ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ مِنْ قَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنْ اُمَّتِي غُزَاةً فِي الْبَحْرِ فَيَرْجِعُونَ قَلِيلَةً غَنَائِمُهُمْ مَغْفُورًا لَهُمْ قَالَتْ: ادْعُ اللّٰهَ لِي اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: فَدَعَا لَهَا، قَالَ فَاَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: فَرَاَيْتُهَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِلَى اَرْضِ الرُّومِ وَهِيَ مَعَنَا فَمَاتَتْ بِاَرْضِ الرُّومِ

* * عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' جب آپ بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری کسی بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ میری اُمت کے کچھ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو سمندری جنگ کے لیے روانہ ہوں گے' اُن کی مثال یوں تھی جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' پھر بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ میری کسی بات پر ہنس رہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ میری اُمت کے کچھ لوگ نکلیں گے وہ سمندر میں جنگ کرنے کے لیے جائیں گے' وہ لوگ واپس آئیں گے تو اُن کا مالِ غنیمت تھوڑا ہوگا اور اُن لوگوں کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔ اُس خاتون نے عرض کی: آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل کر لے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کے لیے دعا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء بن یسار نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اُس خاتون کو ایک مہم میں دیکھا' منذر بن زبیر نے روم کی سرزمین کی طرف وہ جنگ کی تھی' وہ خاتون ہمارے ساتھ تھیں اور اُن کا انتقال روم کی سرزمین پر ہوا۔

9630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ اَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ، وَمَنْ جَازَ الْبَحْرَ، فَكَاَنَّمَا جَازَ الْاَوْدِيَةَ وَالْمَائِدُ فِي السَّفِينَةِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ

* * عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سمندر میں ایک جنگ میں حصہ لینا خشکی کی دس

جنگوں میں حصہ لینے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو شخص سمندر کو پار کرتا ہے وہ شخص وادیاں پار کر لیتا ہے اور کشتی میں اُلٹیاں کرنے والے شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ اپنے خون میں لت پت ہو جائے۔

9631 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ شِهَابِ الْقُرَشِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يُدْرِكِ الْغَزْوَ مَعِي فَلْيَغْزُ فِي الْبَحْرِ، فَإِنَّ اَجْرَ يَوْمٍ فِي الْبَحْرِ كَاَجْرِ شَهْرٍ فِي الْبَرِّ، وَإِنَّ الْقَتْلَ فِي الْبَحْرِ كَقَتْلَيْنِ فِي الْبَرِّ، وَإِنَّ الْمَائِدَ فِي السَّفِينَةِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ، وَإِنَّ خِيَارَ شُهَدَاءِ أُمَّتِي اَصْحَابُ الْكَهْفِ قَالُوا: وَمَا اَصْحَابُ الْكَهْفِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قَوْمٌ تَتَكَفَّأُ بِهِمْ مَرَاكِبُهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

✵✵ علقمہ بن شہاب قرشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میرے ساتھ کسی جنگ میں حصہ نہ لے سکا ہو' وہ سمندری جنگ میں حصہ لے کیونکہ سمندری جنگ میں ایک دن کا اجر اُسی طرح ہے جس طرح خشکی کی جنگ میں ایک مہینہ کا اجر ہے اور سمندری جنگ میں مارا جانا' خشکی کی جنگ میں دو دفعہ شہید ہونے کے برابر ہے اور کشتی میں اُلٹیاں کرنے والا شخص ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص (لڑتے ہوئے) اپنے خون میں لت پت ہو جائے اور میری اُمت کے بہترین شہید وہ ہوں گے جو اصحابِ کہف ہیں''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اصحابِ کہف کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں اپنی سواریوں پر سوار ہوتے ہیں

9632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ تَعْدِلُ عَشْرًا فِي الْبَرِّ، وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: سمندر کی ایک جنگ' خشکی کی دس جنگوں کے برابر ہوتی ہے اور سمندر میں اُلٹیاں کرنے والا شخص ایسے ہی ہے' جیسے کوئی شخص اللہ کی راہ میں خون میں لت پت ہو جائے۔

9633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ قَالَ لِقَوْمٍ رَكِبُوا غَزَاةً فِي الْبَحْرِ: مَا تَرَكُوا وَرَائَهُمْ مِنْ ذُنُوبِهِمْ شَيْئًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے کچھ لوگوں سے یہ کہا جو سمندری جنگ پر روانہ ہونے لگے تھے' کہ ان لوگوں نے اپنے پیچھے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا ہے۔

9634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ لَقِيطٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ: اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ كَانَ يَغْزُو فِي الْبَحْرِ

✵✵ لقیط نے ابوبردہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سمندری جنگ میں حصہ لیا ہے۔

بَابُ عَسْقَلَانَ

باب: عسقلان کا بیان

9635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَهْلَ الْمَقْبَرَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ: اَهْلُ الْبَقِيعِ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَهْلَ الْمَقْبَرَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ: اَهْلُ الْبَقِيعِ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: مَقْبَرَةُ عَسْقَلَانَ

✵✵ اسحاق بن رافع بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ قبرستان پر رحم کرے! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جنت البقیع والوں پر؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ قبرستان پر رحم کرے! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جنت البقیع والوں پر؟ یہاں تک کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین مرتبہ یہی عرض کی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! عسقلان کے قبرستان والوں پر۔

9636 - اقوالِ تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ ابْنَ خَالَةِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ، كَانَ يَذْكُرُ اَنَّ الْاَكْلَ، وَالشَّرَابَ، وَالطَّعَامَ، وَالنِّكَاحَ بِهَا اَفْضَلُ بِعَسْقَلَانَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن کعب کے خالہ زاد بھائی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے: عسقلان میں کچھ بھی کھانا' پینا' اناج اور نکاح زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بَابُ رَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْنِهَا

باب: نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کا تذکرہ اور اُس کا رنگ

9637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ اِلٰى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: فَدَعَا عَلِيًّا وَاِنَّهُ لَاَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ دَفَعَهَا اِلَيْهِ فَفَتَحَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا' جس سے اللہ اور اُس کا رسول محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا' اُن کی آنکھیں دُکھنے آئی ہوئی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن کی آنکھوں پر لعاب دہن ڈالا اور جھنڈا اُن کے سپرد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھ پر فتح نصیب کی۔

9638 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ: اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ وَغَيْرِهِ

✵✵ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کے موقع پر اور دیگر موقعوں پر نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا اُٹھایا ہوا تھا۔

9639 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَامِرٍ اَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكُوْنُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَكَانَتْ فِي الْاَنْصَارِ حَيْثُمَا تَوَلَّوْا "

✵✵ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ عامر نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس ہوتا تھا اور انصار کا جھنڈا مختلف لوگوں کے پاس ہوتا تھا۔

9640 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ: اَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَرَايَةَ الْاَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَكَانَ اِذَا اسْتَحَرَّ الْقِتَالُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُوْنُ تَحْتَ رَايَةِ الْاَنْصَارِ

✵✵ عثمان جزری نے مقسم کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس ہوتا تھا جبکہ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہوتا تھا' جب لڑائی شدید ہو جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ انصار کے جھنڈے تلے آ جایا کرتے تھے۔

9641 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنْ رَجُلٍ: رَاَى رَايَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَهَا لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَوْدَاءَ

✵✵ شقیق بن مسلمہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا دیکھا ہے جسے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے لہرایا ہوا تھا' وہ سیاہ رنگ کا تھا۔

9642 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَدَفَعَهَا سَعْدٌ اِلٰى ابْنِهٖ قَيْسٍ

✵✵ یحییٰ بن سعید کے بھائی سعد بن سعید بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وہ جھنڈا اپنے بیٹے قیس کو دے دیا۔

9643 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: اَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكُوْنُ بَيْضَاءَ، وَلِوَائَهُ اَسْوَدُ.

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ کے ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا سفید ہوتا تھا اور چھوٹا جھنڈا سیاہ ہوتا تھا۔

بَابُ عَقْرِ الدَّوَابِّ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین پر جانوروں کے پاؤں کاٹ دینا

9644 - حدیث نبوی: قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَافَ نَزَعَ سِلَاحَهُ، فَاَعْطَى هٰذَا، وَاَعْطَى هٰذَا، وَاَعْطَى هٰذَا مِنْ سِلَاحِهِ، وَكَانَ اَسَفُّهَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ يَعْنِيْ حَتّٰى يُنْكَرَانِ فَلَا يُعْرَفَانِ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک مسلمان شخص کو جب اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنے ہتھیار اُتار دیے اور یہ اس کو دے دیا اور وہ اُس کو دے دیا اور وہ اُس کو دے دیا' یعنی اپنے ہتھیار تقسیم کر دیے۔

9645 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهٰى إِذَا اَبْطَاَتْ دَابَّةٌ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ اَنْ تُعْقَرَ قَالَ: وَاَمَّا السِّلَاحُ فَلْيَدْفِنْهُ

* عبدالواحد نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جب دشمن کی سرزمین پر کوئی جانور چلنے میں تاخیر کر رہا ہو تو اُس کے پاؤں کاٹ دیے جائیں' اُنہوں نے یہ کہا ہے: جہاں تک ہتھیاروں کا معاملہ ہے تو آدمی اُنہیں دفن کر دے۔

بَابُ اَوَّلِ سَيْفٍ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی راہ میں (اُٹھائی جانے والی) سب سے پہلی تلوار (کا تذکرہ)

9646 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: "كَانَ الزُّبَيْرُ اَوَّلَ مَنْ سَلَّ سَيْفًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَسْفَلَ مَكَّةَ، وَالزُّبَيْرُ بِمَكَّةَ، فَاُخْبِرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ، فَخَرَجَ بِسَيْفِهِ قَدْ سَلَّهُ، يَشُقُّ النَّاسَ بِهِ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ لَمْ يُهَجْ قَالَ: فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهُ قَالَ: فَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ

* ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تلوار سونتی تھی' نبی اکرم ﷺ مکہ کے زیریں علاقہ میں موجود تھے جبکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے' اُنہیں یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے' وہ اپنی تلوار لے کر نکلے' جسے اُنہوں نے سونتا ہوا تھا' وہ لوگوں کو چیرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کو ایسی حالت میں پایا کہ آپ بخیریت تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے اس صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا (کہ اُنہیں کیا اطلاع ملی تھی)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے لیے اور اُن کی تلوار کے لیے دعا دی۔

9647 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: اَنَّ اَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي اللّٰهِ الزُّبَيْرُ، نُفِخَتْ نَفْخَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ: اُخِذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ، فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ، فَلَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ؟ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّكَ اُخِذْتَ قَالَ: فَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ

✱✱ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تلوار کھینچنے والے شخص حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے' شیطان کی طرف سے ایک افواہ پھیلی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مکہ کے بالائی علاقہ میں موجود تھے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار کے ذریعہ لوگوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے نکلے اُن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے زبیر! تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے اور اُن کی تلوار کے لیے دعا دی۔

بَابُ مَنْ دَمَّى وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کس نے خون آلود کیا تھا؟

9648 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ، سَمِعَ يَعْقُوْبَ بْنَ مُوْسَى يَقُوْلُ: "اَلَّذِيْ دَمَّى وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْقَمِئَةِ، فَكَانَ حَتْفُهُ اَنْ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَيْسًا فَنَطَحَهُ فَقَتَلَهُ" قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْقَمِئَةِ

✱✱ یعقوب بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خون آلود کیا تھا' وہ ہذیل قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جسے ابن قمئہ کہا جاتا تھا' اُس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایک نر جانور کو مسلط کیا جس نے اُسے سینگ مار کر قتل کر دیا۔

ابراہیم بن میسرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: اُس کا نام عبداللہ بن قمئہ تھا۔

9649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّبَيْرَ يُحَدِّثُ، بِبَعْضِهِ اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَسَرَ رُبَاعِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَدَمَّى وَجْهَهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا يَحُلْ عَلَيْهِ الْحَوْلُ حَتّٰى يَمُوْتَ كَافِرًا، فَمَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ حَتّٰى مَاتَ كَافِرًا اِلَى النَّارِ

✱✱ مقسم بیان کرتے ہیں: عتبہ بن ابووقاص نے غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان کو نقصان پہنچایا تھا اور آپ کے چہرہ کو خون آلود کر دیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے دعائے ضرر کی تھی' آپ نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ! ایک سال گزرنے سے پہلے یہ شخص کافر ہونے کے عالم میں مر جائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو ایک سال گزرنے سے پہلے اُس شخص کا کفر کے عالم میں انتقال ہوا اور وہ واصلِ جہنم ہوا۔

بَابُ اِعْقَابِ الْجُيُوْشِ

باب: لشکروں کے پیچھے کمک روانہ کرنا

9650 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُعْقِبُ الْغَازِيَةَ

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مہمات میں کمک بھجوایا کرتے تھے۔

9651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "بَعَثَ عُمَرُ جَيْشًا، وَكَانَ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ، فَمَكَثُوا حِينًا لَا يَأْتِي لَهُمْ عَقِبٌ، فَقَفَلُوا فَكَتَبَ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ إِلَى عُمَرَ: أَنَّهُمْ قَفَلُوا وَتَرَكُوا ثَغْرَهُمْ، وَسَنُّوا لِلنَّاسِ سُنَّةَ سُوءٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ وَلَمْ يَشْهَدْ ذَلِكَ غَيْرُهُ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ وَأَوْعَدَهُمْ وَعِيدًا شَرَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا عُمَرُ، بِمَا تَفْرُقُنَا؟ تَرَكْتَ فِينَا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِعْقَابِ الْغَازِيَةِ بَعْضِهَا بَعْضًا فَقَالَ: لَسْتُ أَفْرُقُكُمْ بِنَفْسِي، وَلَكِنْ بِأُمُورٍ لَمْ تَكُنْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا' وہ لشکروں کے پیچھے کمک بھجوایا کرتے تھے' لیکن اُس لشکر کے پیچھے کوئی کمک نہیں گئی تو وہ لوگ واپس آ گئے' اُس مہم کے امیر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا کہ وہ لوگ واپس آ رہے ہیں' اُنہوں نے اپنے فرض کو چھوڑ دیا ہے اور لوگوں کے لیے ایک بُرا طریقہ رائج کیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی طرف پیغام بھیجا اور اُس پیغام میں اُن پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور اُنہیں وعید سنائی تو اُن لوگوں نے کہا: اے حضرت عمر! آپ ہمیں کیوں ڈرا رہے ہیں! آپ نے ہمارے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کو ترک کر دیا تھا اور وہ یہ ہے کہ لشکر کے پیچھے کمک روانہ کی جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں ڈرا رہا بلکہ اُن اُمور کی وجہ سے ڈرا رہا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے انصار کی طرف سے نہیں ہونے چاہئیں تھے۔

بَابُ الْمُشْرِكِ يَأْتِي الْمُسْلِمَ بِغَيْرِ عَهْدٍ

باب: کسی مشرک شخص کا کسی عہد کے بغیر مسلمان کے پاس آنا

9652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يَأْتِي الْمُسْلِمَ بِغَيْرِ عَهْدٍ قَالَ: خَيِّرْهُ إِمَّا أَنْ تُقِرَّهُ، وَإِمَّا أَنْ تُبْلِغَهُ مَأْمَنَهُ قَالَ: وَزَعَمَ بَعْضُ أَهْلِ الشَّامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فِي مَجْلِسِ عَطَاءٍ قَالَ: يَأْتِي الرُّومِيُّ فَإِذَا جَاءَ الْمُسْلِمِينَ بِغَيْرِ سِلَاحٍ وَلَا عَهْدٍ لَمْ يُرَبْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مشرک ہوتا ہے اور کسی عہد کے بغیر مسلمان کے پاس آ جاتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اُسے اختیار دو گے' یا تو تم اُسے برقرار رکھو گے یا پھر اُسے اُس کی جائے پناہ تک پہنچنے دو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ شام نے یہ بات بیان کی ہے کہ عبداللہ بن قیس' عطاء کی محفل میں موجود تھے' اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ رومی آتا ہے جب وہ مسلمان کے پاس کسی ہتھیار اور کسی عہد کے بغیر آتا ہے تو اُسے پریشان نہیں کیا جائے گا۔

9653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

وَعَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمْ قَالُوا فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ يَدْخُلُ بِاَمَانٍ فَيَهْلِكُ بَعْضُ اَوْلِيَائِهِ فِي النَّسَبِ الَّذِي هُوَ وَارِثُهُ، اِنْ كَانَ اَظْهَرَ السُّكُونَ فِي الْعَرَبِ، قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ فَلَهُ مِيرَاثُهُ، وَاِلَّا فَلَا، وَقَالُوا فِي الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ تَدْخُلُ اَرْضَ الْعَرَبِ بِاَمَانٍ اِذَا اَظْهَرَتِ السُّكُونَ فِي اَرْضِ الْعَرَبِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَهَا الْمُسْلِمُونَ، وَاِنْ لَمْ تُظْهِرْ ذٰلِكَ اِلَّا عِنْدَ الْخِطْبَةِ فَلَا تُنْكَحُ "

٭٭ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ ان حضرات نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اہلِ حرب سے تعلق رکھتا ہے اور امان کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے' پھر اُس کے رشتہ داروں میں سے کچھ نسبی رشتہ دار انتقال کر جاتے ہیں جن کا وہ وارث بنتا ہے تو اگر تو اُنہوں نے عربوں کے علاقہ میں رہائش اختیار کر لی ہوئی تھی اور مرنے سے پہلے ایسا کیا تھا تو پھر یہ اُن کا وارث بنے گا ورنہ نہیں بنے گا' اور ان حضرات نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی اُس عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے جس کا تعلق اہلِ حرب سے ہوتا ہے' وہ امان کے ساتھ عربوں کی سرزمین میں داخل ہو جاتی ہے تو اگر تو وہ عربوں کی سرزمین میں باقاعدہ رہائش اختیار کر لیتی ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مسلمان اُس کے ساتھ نکاح کر لیں اور اگر وہ اس چیز کو اختیار نہیں کرتی ہے تو پھر اُس کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا۔

9654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يُؤْخَذُ فِي اَهْلِ الشِّرْكِ، وَقَدِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَاْتِيَهُمْ، فَيَقُولُ: لَمْ اُرِدْ عَوْنَهُمْ، فَكَرِهَ قَتْلَهُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ: اِذَا نَقَضَ شَيْئًا وَاحِدًا مِمَّا عَلَيْهِ فَقَدْ نَقَضَ الصُّلْحَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے ذمی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے اہلِ شرک کے درمیان میں سے پکڑا جاتا ہے اور اُس نے اُن پر یہ شرط عائد کی ہوتی ہے کہ وہ اُن کے پاس نہیں آئے گا' تو وہ یہ کہتا ہے: میں اُن کی مدد کرنے کا ارادہ نہیں کر رہا تھا' تو اُنہوں نے اُس کے قتل کو مکروہ قرار دیا' البتہ اگر ثبوت کے ساتھ اُس کا موقف غلط ثابت ہو جائے تو حکم مختلف ہے۔ اس پر بعض اہلِ علم نے اُن سے کہا کہ اُس کے ذمہ جو چیز لازم تھی جب اُس نے اُن میں سے ایک چیز کو توڑ دیا تو پھر صلح بھی ٹوٹ گئی۔

9655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى " فِي رَجُلٍ صَالَحَ عَلَيْهِ وَعَلٰى بَنِيهِ، صِغَارًا وَكِبَارًا، ثُمَّ خَانَهُ هٰؤُلَاءِ فَلَا يُخْتَلَفُ فِيهَا يَقُولُونَ: يُسْتَحَلُّونَ بِمَا خَانَ بِهِ هٰؤُلَاءِ، اِنْ يَكُونُوا هُمْ صُولِحُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے مجھ سے کہا: ایسے شخص کے بارے میں جس کے ساتھ اُس کی ذات اور اُس کے چھوٹے اور بڑے بچوں کے بارے میں صلح ہو جاتی ہے' پھر وہ سب لوگ خیانت کرتے ہیں تو ان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' علماء یہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے جو خیانت کی ہے اس کی وجہ سے اُن کا خون بہانا حلال ہو جائے گا' اگرچہ اُنہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے صلح کی ہوئی ہو۔

9656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ الْخُرَاسَانِىُّ: "اَنَّ تُسْتَرَ كَانَتْ فِىْ صُلْحٍ فَكَفَرَ اَهْلُهَا فَغَزَاهُمُ الْمُهَاجِرُوْنَ، فَقَتَلُوْهُمْ فَهَزَمُوْهُمْ، فَسَبَوْهُمْ فَاَصَابَ الْمُسْلِمُوْنَ نِسَائَهُمْ، حَتّٰى وُلِدَ لَهُمْ اَوْلَادٌ مِنْهُمْ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ اَوْلَادَهُنَّ، كَانُوْا مِنْ تِلْكَ الْوِلَادَةِ، فَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَنْ سَبٰى مِنْهُمْ فَرُدَّ فِيْهَا عَلٰى جِزْيَتِهِمْ، وَفَرَّقَ بَيْنَ سَادَتِهِمْ وَبَيْنَهُنَّ"

✲✲ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: تستر (نام کا شہر) صلح کے ذریعہ (مسلمانوں کے زیرِنگین تھا) وہاں کے رہنے والوں نے انکار کیا تو مہاجرین نے اُن کے ساتھ جنگ کی' اُنہیں قتل کیا اور اُنہیں پسپا کر دیا' پھر اُنہیں قیدی بھی بنا لیا' مسلمانوں کو اُن کی عورتیں ملیں یہاں تک کہ اُن کی اولاد اُن عورتوں سے پیدا ہوئی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کی اولاد دیکھی ہے' ان کا مخصوص حلیہ ہوتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا تھا کہ اُن میں سے جس کو بھی قیدی بنایا گیا ہے اُسے اُس کے جزیہ پر لوٹا دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے سرداروں اور اُن لوگوں کے درمیان فرق کیا تھا۔

9657 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِىِّ، عَنْ مِقْسَمٍ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَالَحَ اَهْلَ خَيْبَرَ صَالَحَهُمْ عَلٰى اَنَّ لَهُ اَمْوَالَهُمْ، وَاَنَّهُمْ آمِنُوْنَ عَلٰى دِمَائِهِمْ، وَذَرَارِيهِمْ، وَنِسَائِهِمْ، فَدَعَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَىْ اَبِى الْحُقَيْقِ فَقَالَ: اَيْنَ الْمَالُ الَّذِىْ خَرَجْتُمَا بِهٖ مِنَ النَّضِيْرِ؟ قَالَا: اسْتَنْفَقْنَاهُ، وَهَلَكَ قَالَ: اَفَرَاَيْتُمَا اِنْ كُنْتُمَا كَاذِبَيْنِ فَقَدْ حَلَّتْ لِىْ دِمَاؤُكُمَا، وَاَمْوَالُكُمَا، وَنِسَاءُ كُمَا؟ قَالَا: نَعَمْ، وَاَشْهَدُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ: اِنَّكُمَا قَدْ خَبَّاْتُمَاهُ فِىْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاَرْسَلَ مَعَهُمَا فَوَجَدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ كَمَا ذَكَرَ، فَضَرَبَ اَعْنَاقَهُمَا، وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمَا، وَسَبٰى نِسَائَهُمَا، وَكَانَتْ صَفِيَّةُ تَحْتَ اَحَدِهِمَا

✲✲ مقسم بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کے ساتھ صلح کی تو اُن کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ ان کے اموال (زمینیں) اُن کے پاس رہیں گی' اُنہیں اپنی جان' اپنے بال بچوں اور عورتوں کے حوالے سے امان حاصل ہوگی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحقیق کے دونوں بیٹوں کو بلوایا' آپ نے دریافت کیا: وہ مال کہاں ہے جو بنونضیر کا تھا؟ جسے تم ساتھ لے کر نکل آئے گا۔ تو اُن دونوں نے جواب دیا: ہم تو اُسے خرچ کر چکے ہیں اور وہ ہلاکت کا شکار ہو گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دیکھ لو! اگر تم دونوں نے جھوٹ بولا تو تمہارا خون بہانا اور تمہارے اموال پر قبضہ کرنا اور تمہاری خواتین کو حاصل کرنا میرے لیے حلال ہو جائے گا۔ اُن دونوں نے کہا: ٹھیک ہے! (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں اس بات پر گواہ ہو جاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اُسے فلاں' فلاں جگہ پر چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے ساتھ آدمیوں کو بھیجا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے وہ مال مل گیا' جیسا کہ آپ نے ذکر کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کی گردن اُڑوا دی' اُن کا مال حاصل کیا اور ان کی خواتین کو قیدی بنا لیا۔

سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اُن میں سے ایک شخص کی اہلیہ تھیں۔

9658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: كُرِهَ اَنْ يُتَزَوَّجَ نِسَاءُ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِىْ

عَهْدٍ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: اہلِ کتاب کی خواتین کے ساتھ شادی کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' البتہ اگر وہ عہد میں ہوں (یعنی ذمّی کے طور پر اسلامی ریاست میں رہ رہے ہوں) تو حکم مختلف ہے۔

بَابُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت کی تھی؟

9659 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ غَزْوَةً. قَالَ: وَسَمِعْتُ مَرَّةً أُخْرَى يَقُوْلُ: أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ غَزْوَةً فَلَا أَدْرِي أَكَانَ وَهْمًا مِنْهُ أَوْ شَيْئًا سَمِعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ الَّذِي قَاتَلَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اٹھارہ غزوات میں شرکت کی تھی۔

ایک مرتبہ میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چوبیس غزوات میں شرکت کی تھی' اب مجھے نہیں پتا کہ یہ اُنہیں وہم لاحق ہو گیا تھا' یا اُنہوں نے اس حوالے سے کوئی چیز بعد میں سنی تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جو جنگیں کی ہیں' اُن سب کا ذکر قرآن میں ہے۔

9660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: كَانَتِ السَّرَايَا أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ، وَالْمَغَازِي ثَمَانَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ

٭٭ مقسم بیان کرتے ہیں: جنگی مہمات چوبیس تھیں اور بڑی جنگیں اٹھارہ تھیں' یا شاید انیس تھیں۔

بَابُ اسْمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُعْطَى فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کی تلوار کا نام اور اللہ کی راہ میں کیا دیا جائے؟

9661 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ اسْمُ جَارِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضِرَةَ، وَحِمَارُهُ يَعْفُرَ، وَنَاقَتُهُ الْقَصْوَاءَ، وَبَغْلَتُهُ الشَّهْبَاءَ، وَسَيْفُهُ ذَا الْفِقَارِ

٭٭ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی کنیز کا نام خضرہ تھا' آپ کے گدھے کا نام یعفر تھا' آپ کی اونٹنی کا نام قصواء تھا' آپ کے خچر کا نام شہباء تھا اور آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔

9662 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: " كَانَ اسْمُ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَا الْفِقَارِ، وَاسْمُ دِرْعِهِ: ذَاتَ الْفُضُولِ "

٭٭ محمد بن میسرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی تلوار مبارک کا نام ذوالفقار تھا اور آپ کی زرہ کا نام ذات الفصول تھا۔

9663 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ: "اَنَّ اسْمَ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذُو الْفَقَارِ" قَالَ جَعْفَرٌ: "رَاَيْتُ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَنَعْلُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقٌ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ: هُوَ عِنْدَ هٰؤُلَاءِ، يَعْنِي بَنِي الْعَبَّاسِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔

امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی تلوار کی زیارت کی تھی' اُس کا قائمہ چاندی سے بنا ہوا تھا' نعل چاندی سے بنی ہوئی تھی' اُن کے درمیان چاندی سے بنا ہوا حلقہ تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: وہ اُن کے پاس ہے' یعنی بنوعباس کے پاس ہے۔

9664 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ نَحْوَ هَذَا قَالَ: "اَقْمَاعُهُ مِنْ وَرِقٍ - يَعْنِي رَاْسَهُ - قَالَ: وَكَانَ فِي دِرْعِهِ حَلَقَتَانِ مِنْ وَرِقٍ"

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اُس کے اقماع چاندی سے بنے ہوئے تھے' یعنی اُس کا سر چاندی سے بنا ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی زرہ میں چاندی سے بنے ہوئے دو حلقے موجود تھے۔

9665 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ سَيْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ مُحَلًّى بِالْفِضَّةِ

٭٭ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تلوار چاندی کے ذریعے آراستہ کی گئی تھی۔

9666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: "اِنْ اَعْطَى اِنْسَانٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَضَى غَزْوَتَهُ فَجَاءَ بِهِ، اَوْ بِبَعْضِهِ فَلَا يَاْكُلْهُ، وَلٰكِنْ لِيُمْضِهِ فِي تِلْكَ السَّبِيلِ قَالَ: وَاِنْ حَبَسَ نَاقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَنُتِجَتْ فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں کچھ دیتا ہے اور پھر وہ اپنا غزوہ مکمل کر کے اُسے ساتھ لے کر آتا ہے' یا اُس کے کچھ حصہ کو لے کر آتا ہے تو وہ اُسے نہ کھائے بلکہ وہ اسی طرح اللہ کی راہ میں جاری رہنے دے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں اونٹنی کو روک لیتا ہے اور پھر اُس اونٹنی کے ہاں بچہ ہو جاتا ہے' تو اُس کا بچہ بھی اُس اونٹنی کی مانند (اللہ کی راہ کے لیے مخصوص) ہوگا۔

9667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِنْ فَضَلَ شَيْءٍ جَعَلَهُ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی چیز زیادہ ہو جائے' تو آدمی اُس کو اُس کی مانند جگہ کے اوپر استعمال کرے گا۔

9668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَعْطَى ابْنُ عُمَرَ بَعِيرًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لِلَّذِي اَعْطَاهُ اِيَّاهُ: لَا تُحْدِثَنَّ فِيهِ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا جَاوَزْتَ وَادِي الْقُرَى اَوْ حَذْوَهُ مِنْ طَرِيقِ مِصْرَ فَشَاْنُكَ بِهٖ،

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹ دیا' جسے اُنہوں نے وہ اونٹ دیا تھا' اُس سے اُنہوں نے یہ کہا کہ تم اس کے بارے میں کوئی بھی نئی چیز نہ کرنا' جب تک وادیٔ قریٰ کو عبور نہیں کر لیتے' یا مصر کے راستہ میں اُس وادیٔ قریٰ کے مدمقابل جگہ سے نہیں گزر جاتے' اُس کے بعد تم جانو اور یہ جانے۔

9669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے منقول ہے۔

9670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هُوَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ جَعَلَهُ حَبِيسًا

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُس آدمی کی ملکیت ہوگا' البتہ اگر اُس آدمی نے اُسے اپنے لیے مخصوص کیا ہو' تو حکم مختلف ہے۔

9671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ سَعِيدٌ: اِذَا بَلَغَ رَاْسَ مَغْزَاهُ فَهُوَ كَمَالِهٖ،

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو سنا اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اللہ کی راہ میں کوئی چیز دے دیتا ہے' تو سعید نے کہا: جب وہ جنگ کی جگہ تک پہنچ جائے گی' تو وہ اُس کے مال کی طرح ہو جائے گی۔

9672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔

بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ وَالْقَتْلِ وَالْفَتْكِ

باب: خواتین کا جہاد میں حصہ لینا' قتل کرنا اور چھڑوانا

9673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَسُئِلَ عَنْ جِهَادِ النِّسَاءِ فَقَالَ: كُنَّ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى، وَيَسْقِينَ الْمُقَاتِلَةَ، وَلَمْ اَسْمَعْ مَعَهُ بِامْرَاَةٍ قُتِلَتْ، وَقَدْ

قَاتَلْنَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ حِينَ رَهَقَهُمْ جُمُوعُ الرُّومِ حَتّٰى خَالَطُوا عَسْكَرَ الْمُسْلِمِينَ، فَضَرَبَ النِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ بِالسُّيُوفِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

✵✵ معمر نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے خواتین کے جہاد میں شریک ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: خواتین نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیتی تھیں' وہ زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں' جنگجو افراد کو پانی پلاتی تھیں اور میں نے نہیں سنا کہ آپ کے ساتھ جنگ میں حصہ لینے والی کسی خاتون نے جنگ میں باقاعدہ حصہ لیا ہو' صرف قریش کی خواتین نے جنگ یرموک کے موقع پر جنگ میں باقاعدہ لڑائی کی تھی جب رومیوں کے لشکر نے مسلمانوں پر دھاوا بول دیا تھا' اُس دن خواتین نے تلواروں کے ساتھ لڑائی میں حصہ لیا تھا' یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت کی بات ہے۔

9674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن شہاب کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

9675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى النِّسَاءِ مَا عَلَى الرِّجَالِ إِلَّا الْجُمُعَةَ وَالْجَنَائِزَ وَالْجِهَادَ

✵✵ عبدالقدوس بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین پر بھی وہ چیزیں لازم ہیں' جو مردوں پر لازم ہیں' صرف جمعہ' نمازِ جنازہ اور جہاد کا حکم مختلف ہے''۔

9676 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ الزُّبَيْرَ فَقَالَ: أَقْتُلُ عَلِيًّا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَكَيْفَ تَفْعَلُ؟ قَالَ: أُظْهِرُ لَهُ أَنِّي مَعَهُ، ثُمَّ أُقْتَلُ بِهِ فَأَقْتُلُهُ، قَالَ الزُّبَيْرُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَيَّدَ الْإِيمَانُ الْفَتْكَ، لَا يَفْتُكُ مُؤْمِنٌ،

✵✵ اسماعیل بن مسلم نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دوں؟ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کیا کرو گے؟ اُس نے کہا: میں اُن کے سامنے ظاہر کروں گا کہ میں اُن کے ساتھ ہوں' پھر جیسے ہی مجھے موقع ملے گا میں اُنہیں قتل کر دوں گا۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان نے دھوکہ سے قتل کرنے کو مقید کر دیا ہے' مؤمن دھوکہ سے قتل نہیں کرتا''۔

9677 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ قَالَ: الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ، لَا يَفْتُكُ مُؤْمِنٌ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قتادہ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''ایمان نے دھوکہ سے قتل کرنے کو پابند کر دیا ہے' مؤمن دھوکہ سے قتل نہیں کرتا''۔

9678 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: صَحِبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْإِسْلَامُ فَاَقْبَلُ، وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ اَنَّهُمْ كَانُوا "اَخَذُوا عَلَى الْمُغِيرَةِ اَنْ لَا يَغْدُرَ بِهِمْ حَتّٰى يُؤْذِنَهُمْ، فَنَزَلُوا مَنْزِلًا، فَجَعَلَ يَحْفِرُ بِنَصْلِ سَيْفِهِ فَقَالُوْا: مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: اَحْفُرُ قُبُورَكُمْ فَاسْتَحَلَّهُمْ بِذٰلِكَ، فَشَرِبُوا ثُمَّ نَامُوا، فَقَتَلَهُمْ فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا الشَّرِيدُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ: الشَّرِيدُ"

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے اُنہوں نے اُن لوگوں کو قتل کر کے اُن کے اموال حاصل کر لیے پھر وہ آئے اور اسلام قبول کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کو تو میں قبول کر لیتا ہوں لیکن مال کو میں بالکل قبول نہیں کروں گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سن رکھی ہے کہ اُن لوگوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ اُن کے ساتھ غداری نہیں کریں گے جب تک اُنہیں بتا نہیں دیتے۔ پھر اُن لوگوں نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنی تلوار کی نوک کے ساتھ زمین کھودنے لگے اُن لوگوں نے دریافت کیا: تم کیا کر رہے ہو؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تمہاری قبریں کھود رہا ہوں۔ تو اُنہوں نے اسے کم تر سمجھا اور شراب پی کر سو گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں قتل کر دیا اُن میں سے کوئی بھی شخص نہیں بچا صرف شرید نام کا ایک شخص بچا اسی لیے اُس کا نام شرید رکھا گیا۔

9679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دَخَلَ عَلَى الْمُخْتَارِ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ رَجُلٌ وَقَدِ اشْتَمَلَ عَلٰى سَيْفِهِ قَالَ: فَجَعَلَ الْمُخْتَارُ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَضْرِبَهُ بِسَيْفِي، فَذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ اَوْ عَمْرُو بْنُ فُلَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا رَجُلٌ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰى دَمِهِ وَمَالِهِ فَقَتَلَهُ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنَ الْقَاتِلِ ذِمَّةُ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ الْمَقْتُولُ كَافِرًا

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص مختار بن ابوعبید کے پاس گیا اُس نے تلوار لٹکائی ہوئی تھی مختار اللہ اور اُس کے رسول کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کیا کرتا تھا وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اپنی تلوار کے ذریعہ اس پر حملہ کر دوں تو مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت عمرو بن فلاں نے مجھے بیان کی تھی وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص کسی دوسرے شخص کو اُس کی جان اور مال کے حوالے سے امان دے اور پھر اُسے قتل کر دے تو قاتل شخص سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اگرچہ قتل ہونے والا شخص کافر ہی کیوں نہ ہو''۔

بَابُ رَقِيقِ اَهْلِ الْحَرْبِ وَالرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَمَعَهُ الْعَبْدُ

باب: اہلِ حرب کے غلاموں کا حکم
اور جب کوئی شخص دشمن کی سرزمین سے نکلے اور اُس کے ساتھ غلام ہو

9680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنْ نَاسٍ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ صَالَحَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ عَلٰى اَلْفِ رَاْسٍ كُلَّ سَنَةٍ، فَكَانَ يَسْبِىْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيُؤَدِّيهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ يُؤَدُّونَهُ مِنْ حَيْثُ شَاءُوا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے اہلِ حرب سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا اہلِ اسلام جن کے ساتھ صلح کر لیتے ہیں اس شرط پر کہ ہر سال اُنہیں ایک ہزار غلام دیئے جائیں گے' تو وہ اُن میں سے بعض لوگوں کو قیدی بنا لیتے ہیں اور بعض وہ ادائیگی کر دیتے ہیں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ جیسے چاہیں اُنہیں ادائیگی کر سکتے ہیں۔

9681 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَمَعَهُ عَبْدٌ، فَاِنْ اَسْلَمَ فَهُوَ لَهُ، وَاِنْ سَبَقَهُ الْعَبْدُ فَاَسْلَمَ فَهُوَ حُرٌّ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دشمن کے علاقہ سے نکلے اور اُس کے ساتھ غلام بھی ہو تو اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ اس کا غلام شمار ہوگا اور اگر غلام اُس سے پہلے اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا۔

9682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ: اَنَّهُ خَرَجَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ اَهْلِ الطَّائِفِ بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ عَبْدًا، فَاَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمُ الَّذِيْنَ يُقَالُ لَهُمُ الْعُتَقَاءُ

٭٭ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ تئیس غلاموں کے ساتھ نکل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت اہلِ طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب کو آزاد قرار دیا تھا اور یہ وہ لوگ تھے جن کا نام ''آزاد شدہ لوگ'' رکھا گیا تھا۔

بَابُ الصِّيَامِ فِي الْغَزْوِ

باب: جنگ کے دوران روزہ رکھنا

9683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْمُطَّرِحِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ،

بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ مَسِيرَةِ مِائَةَ عَامٍ رَكْضَ الْفَرَسِ الْجَوَادِ الْمُضَمَّرِ

❋❋ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (جنگ پر جانے کے) ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی ذات کو جہنم سے ایک سو سال کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے' وہ مسافت جسے کوئی تربیت یافتہ گھوڑا ایک سو سال میں طے کرتا ہے''۔

9684 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ، عَنِ النَّارِ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ

❋❋ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے ایک سو برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے''۔

9685 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَسُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا،

❋❋ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے''۔

9686 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَسُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

9687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى قَوْمٍ مُحَاصِرِينَ الْعَدُوَّ فِيْ رَمَضَانَ: اَلَّا تَصُومُوا

❋❋ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی طرف خط لکھا' جنہوں نے رمضان کے مہینہ میں دشمن کا محاصرہ کیا ہوا تھا' کہ تم لوگ روزہ نہ رکھنا۔

9688 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: هٰذَا يَوْمُ قِتَالٍ فَاَفْطِرُوا

❋❋ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج لڑائی کا دن ہے' تو تم لوگ روزہ توڑ دو۔

بَابُ لِمَنِ الْغَنِيمَةُ

باب: غنیمت کس کے لیے ہوگی؟

9689 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَمَّارٍ: اَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ

✲✲ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ غنیمت کا حصہ اُس شخص کو ملے گا' جو جنگ میں شریک ہوا ہوگا۔

9690 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ: اَنِ اقْسِمْ لِمَنْ جَاءَ مَا لَمْ يَتَفَقَّاَ الْقَتْلٰى، يَعْنِىْ مَا لَمْ تَتَفَطَّرْ بُطُونُ الْقَتْلٰى

✲✲ عامر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ تم حصہ اُن لوگوں کو دو گے' جو آیا اور جنگ میں شریک نہیں ہو سکا' یعنی جس نے مقتولین کے پیٹوں کو چیرا نہیں (یعنی جنگ میں حصہ نہیں لیا)۔

9691 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَكُونُ حَامِيَةَ الْقَوْمِ، وَيَدْفَعُ عَنْ اَصْحَابِهِ، اَيَكُونُ نَصِيبُهُ كَنَصِيبِ غَيْرِهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ اُمِّ سَعْدٍ، وَهَلْ تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ

✲✲ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کی طرف سے جنگ میں حصہ لیتا ہے' تو کیا اُس کا حصہ دوسرے لوگوں کے حصہ کی مانند ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا: اے سعد کی والدہ کے بیٹے! تمہاری ماں تمہیں روئے! تم لوگوں کو جو رزق دیا جاتا ہے اور جو تمہاری مدد کی جاتی ہے وہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔

9692 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ: اَنِ اقْسِمْ لِمَنْ وَافَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَتَفَقَّاَ قَتْلٰى فَارِسَ

✲✲ امام عامر شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم حصہ اُس شخص کو دینا' جو مسلمانوں میں سے تمہارے ساتھ (جنگ میں) شریک ہوا ہو جب تک اُس نے فارس کے مقتولین پر حملہ نہ کیا ہو۔

بَابُ سِبَاقِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروانا

9693 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ اَوَّلِ مَنْ سَبَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ قَالَ عُمَرُ

بْنُ الْخَطَّابِ: اَظُنُّ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: سب سے پہلے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کس نے کروایا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے' میرا یہی خیال ہے۔

9694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ، فَاَرْسَلَهَا مِنَ الْحُفَيَّاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ . قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِمَّنْ رَكِبَ الْخَيْلَ قَالَ: " كُنْتُ عَلٰى فَرَسٍ قَالَ: فَمَرَّ بِجَدْرٍ فَطَفَفَ بِيْ حَتّٰى كَانَ مِنْ وَرَائِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا' اُس دوڑ کا آغاز حفیاء کے مقام سے ہوتا تھا اور اس کی آخری حد ثنیۃ الوداع تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن گھوڑوں کے درمیان یہ مقابلہ کروایا تھا جن کی تربیت ابھی نہیں ہوئی تھی' اُنہوں نے گھاٹی سے لے کر مسجد بنوزریق تک دوڑ لگائی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن گھڑسواروں میں شامل تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک گھوڑے پر سوار تھا یہاں تک کہ اُن کا گزر ایک دیوار کے پاس سے ہوا تو میرا گھوڑا مجھے لے کر اُسے پھلانگ گیا یہاں تک کہ دوسری طرف پہنچ گیا۔

9695 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

9696 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَجْرَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْخَيْلَ وَسَبَّقَ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا۔

9697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَابَقَ حُذَيْفَةُ النَّاسَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ اَشْهَبَ قَالَ: فَسَبَقَهُمْ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ دَارَهُ قَالَ: فَاِذَا هُوَ عَلٰى مَعْلَفِهِ، وَهُوَ عَلٰى رَمْلَةٍ، يَقْطُرُ عَرَقًا عَلٰى شَمْلَةٍ لَهُ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ جَالِسٌ عِنْدَهُ عَلٰى قَدَمَيْهِ، مَا تَمَسُّ اَلْيَتَاهُ الْاَرْضَ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ يُهَنِّئُونَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: لِيَهْنَاكَ السَّبْقُ قَالَ: فَدَخَلَ رَجُلٌ، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ: اَلَا تُهَنِّئُهُ؟ قَالَ: بِمَ؟ قَالَ: سَبَقَ فَرَسُهُ قَالَ: اَخْشَى اَنْ يَبْلُغَ ذٰلِكَ الْاَمِيْرَ قَالَ: وَعَلَى النَّاسِ يَوْمَئِذٍ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: تَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَلِيَ عَلَيْكُمْ مَنْ لَا يَزِنُ عُشْرَ بَعُوْضَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ عبداللہ بن حصین بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے اشہب پر بیٹھ کر لوگوں کے ساتھ گھڑ دوڑ

میں حصہ لیا اور اُن سے آگے نکل گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُن کے ہاں اُن کے گھر گئے تو وہ اپنے چارے کے پاس موجود تھے۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اُس گھوڑے کے قدموں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے سرین زمین کو نہیں چھور ہے تھے (یعنی قدموں کے بل بیٹھے ہوئے تھے)۔ راوی کہتے ہیں: لوگ اُن کے پاس آ کر انہیں مبارکباد دینے لگے اور یہ کہنے لگے: آپ کو گھڑ دوڑ میں جیت مبارک ہو! پھر ایک شخص اندر آیا اُس نے کچھ نہیں کہا' تو ایک دوسرے شخص نے اُس سے کہا: تم انہیں مبارکباد کیوں نہیں دیتے؟ اُس نے دریافت کیا: کس چیز کی؟ دوسرے نے کہا: ان کا گھوڑا جیت گیا ہے۔ تو پہلے نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں گورنر صاحب کو اس کی اطلاع نہ مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: اُن دنوں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے گورنر تھے۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہارا حکمران کوئی ایسا شخص نہیں بنے گا' جس کی قیامت کے دن ایک مچھر کے دسویں حصہ جتنی بھی اوقات نہیں ہوگی۔

9698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلَيْنِ يُرْهِنَانِ عَلَى الْفَرَسِ، فَيُدْخِلُ مَعَهُمَا آخَرُ بِفَرَسٍ قَالَ: إِذَا كَانَ لَا يَأْمَنَانِهِ أَنْ يَسْبِقَهُمَا جَمِيعًا فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ كَانَ يَأْمَنَانِهِ فَهُوَ قِمَارٌ

✽✽ زہری نے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو دو آدمی مل کر گھڑ دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں' تو زہری فرماتے ہیں: اگر وہ دونوں اس کے حوالے سے مامون ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر نہ ہو تو پھر یہ جوا شمار ہوگا۔

بَابُ السَّرَايَا، وَأَرْدِيَةِ الْغُزَاةِ، وَحَمْلِ الرُّءُوسِ

باب: چھوٹی مہمات' غازیوں کی چادریں اور (کفار کے مقتولین) کے سر اٹھا کر لانا

9699 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُهْزَمَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ساتھیوں میں سے چار لوگ سب سے بہتر ہوتے ہیں اور چھوٹی مہمات میں چار سو افراد والی مہم سب سے بہتر ہوتی ہے بڑے لشکروں میں چار ہزار کا لشکر بہتر ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ اپنی تعداد کی کمی کی وجہ سے پسپا نہیں ہوتے''۔

9700 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْدِيَةُ الْغُزَاةِ السُّيُوفُ

✽✽ حسن بصری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: غازیوں کی چادریں' تلواریں ہیں۔

9701 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: أُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِرَأْسٍ فَقَالَ: بَغَيْتُمْ

✽✽ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سر لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے سرکشی کی ہے۔

9702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِرَأْسٍ، وَأُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِرَأْسٍ فَقَالَ: لَا يُؤْتَى بِالْجِيَفِ إِلَى مَدِينَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَوَّلُ مَنْ أُتِيَ بِرَأْسٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کبھی کسی (مقتول کا) سرنہیں لایا گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ''سر'' لایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول کے شہر کی طرف کسی مردار کو نہ لایا جائے۔

(راوی کہتے ہیں:) سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا سر اُتار کر لایا گیا۔

9703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: لَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسٍ، وَلَا يَوْمَ بَدْرٍ، وَأُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِرَأْسٍ عَظِيمٍ فَقَالَ: مَا لِي وَلِجِيَفِهِمْ تُحْمَلُ إِلَى بَلَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ تُحْمَلْ بَعْدَهُ فِي زَمَانِ الْفِتْنَةِ إِلَى مَرْوَانَ وَلَا إِلَى غَيْرِهِ، حَتَّى كَانَ زَمَانُ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ ذٰلِكَ. حُمِلَ إِلَيْهِ رَأْسُ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ وَطَبَخُوا رُؤُوسَهُمْ فِي الْقُدُورِ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کبھی کسی کا سر اُتار کر نہیں لایا گیا' غزوۂ بدر کے دن بھی ایسا نہیں ہوا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی بڑے دشمن کا سر کاٹ کر لایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ ان مردار بدبودار لوگوں کو اللہ کے رسول کے شہر کی طرف اُٹھا کر لایا جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد فتنہ کے زمانہ میں مروان یا کسی اور گورنر کی طرف بھی کسی کا سر اُتار کر نہیں لایا گیا یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کا زمانہ آ گیا' اُنہوں نے سب سے پہلے اس طریقہ کا آغاز کیا' اُن کے پاس زیاد اور اُس کے ساتھیوں کا سر اُٹھا کر لایا گیا اور اُن لوگوں کے سر ہنڈیا میں پکائے گئے۔

بَابُ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ، وَعُقُوبَةِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اُس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اور جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے دی جانے والی سزا

9704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا فَبَارَزَهُ، فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ"

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا تو آپ نے فرمایا: میرے دشمن کے خلاف کون میری لیے کفایت کرے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُسے مقابلہ کی دعوت دی اور اُسے قتل

کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

9705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ ... اَوْ قَالَ: اَلْقَيْنِ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَكْفِينِیْ عَدُوِّی؟ فَخَرَجَ اِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَتَلَهَا

✽✽ عروہ بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کو بُرا کہا کرتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن کے خلاف کون میری کفایت کرے گا؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے پاس گئے اور اُنہوں نے اُسے قتل کر دیا۔

9706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنِیْ اَبِیْ: اَنَّ اَيُّوبَ بْنَ يَحْيٰی خَرَجَ اِلٰی عَدَنٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارٰی سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشَارَ فِيهِ فَاَشَارَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ الصَّنْعَانِیُّ اَنْ يَقْتُلَهُ "، فَقَتَلَهُ، وَرَوٰی لَهُ فِیْ ذٰلِكَ حَدِيثًا قَالَ: وَكَانَ قَدْ لَقِیَ عُمَرَ وَسَمِعَ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ: فَكَتَبَ فِیْ ذٰلِكَ اَيُّوبُ اِلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ، اَوْ اِلَی الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَتَبَ يُحَسِّنُ ذٰلِكَ

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایوب بن یحیٰی عدن کی طرف گئے' ایک عیسائی شخص اُن کے سامنے پیش کیا گیا جس نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی' اُنہوں نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ لیا تو عبدالرحمٰن بن یزید صنعانی نے اُنہیں مشورہ دیا کہ وہ اُسے قتل کر دیں' تو اُنہوں نے اُسے قتل کر دیا۔

اُنہوں نے اس حوالے سے ایک حدیث بھی بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُن کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' اُنہوں نے اُن سے بہت زیادہ علمی باتیں سیکھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایوب نے اس بارے میں عبدالملک کو خط لکھا' یا شاید ولید بن عبدالملک کو خط لکھا تو اُس نے جوابی خط میں اس کے طرزِ عمل کی تعریف کی۔

9707 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ رَجُلًا كَذَّبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ، فَقَالَ: اذْهَبَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمَاهُ فَاقْتُلَاهُ

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور فرمایا: تم دونوں جاؤ اور اگر تم اُسے پاؤ تو اُسے قتل کر دینا۔

9708 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِیِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: فِيمَنْ كَذَبَ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُضْرَبُ عُنُقُهُ

✽✽ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' اُس کے بارے میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) یہ فرمایا ہے: اُس کی گردن اُڑا دی جائے۔

بَابُ جِهَادِ الْكَبِيرِ، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

باب: بڑا جہاد' فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی' عہد کو پورا کرنا

9709 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جِهَادُ الْكَبِيرِ، وَجِهَادُ الضَّعِيفِ، وَجِهَادُ الْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ،

** محمد بن ابراہیم بن حارث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑی عمر کے شخص کا جہاد کرنا' کمزور شخص کا جہاد کرنا اور عورت کا جہاد کرنا' حج اور عمرہ ہیں۔

9710 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن ابراہیم کے حوالے سے منقول ہے۔

9711 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(مکہ کے) فتح ہونے کے بعد ہجرت ختم ہوگئی ہے البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں' جب تم سے روانگی کے لیے کہا جائے تو تم لوگ روانہ ہو جاؤ"۔

9712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی"۔

9713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّهُ لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

** طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب ہجرت باقی نہیں رہی' البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں' جب تم سے (جہاد میں حصہ لینے کے لیے) روانگی کا مطالبہ کیا جائے' تو تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔

9714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، قَالَ عَطَاءٌ قَالَ: " رَجُلٌ اَسَرَهُ الدَّيْلَمُ فَقَالُوْا: نُرْسِلُكَ وَتُعْطِينَا عَهْدًا وَمِيثَاقًا عَلٰى اَنْ تَبْعَثَ اِلَيْنَا كَذَا وَكَذَا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ اَتَاهُمْ بِنَفْسِهِ، وَاِنَّهُ لَا يَجِدُ، فَكَيْفَ تَاْمُرُهُ؟ قَالَ: يَذْهَبُ اِلَيْهِمْ قَالَ: اِنَّهُمْ اَهْلُ شِرْكٍ قَالَ: يَفِي بِالْعَهْدِ قَالَ: اِنَّهُمْ اَهْلُ شِرْكٍ قَالَ: يَفِيْ بِالْعَهْدِ لَهُمْ: (اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا) "

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو دیلم نے قیدی بنالیا' اُن لوگوں نے یہ کہا کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے جب کہ تم ہم سے پختہ عہد لو کہ تم ہماری طرف یہ یہ چیزیں بھجوادو گے' اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو بذاتِ خود اُن لوگوں کے پاس آ جاؤ گے۔ عطاء سے سوال کیا گیا: اگر اُس شخص کو وہ چیزیں نہیں ملتیں جو اُس نے اُن لوگوں کی طرف بھجوانی تھیں تو آپ اس شخص کو کیا حکم دیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص اُن لوگوں کے پاس واپس چلا جائے گا۔ سائل نے کہا: وہ لوگ تو مشرک ہیں؟ عطاء نے کہا: وہ اپنے عہد کو پورا کرے گا۔ سائل نے کہا: وہ لوگ شرک کرنے والے لوگ ہیں؟ تو عطاء نے کہا: وہ اُن لوگوں کے ساتھ کیے گئے عہد کو پورا کرے گا کیونکہ عہد کے بارے میں حساب لیا جائے گا (یہ قرآن میں ہے)۔

بَابُ الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ مُخْتَلِفَانِ

باب: مالِ غنیمت اور مالِ فئے' ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں

9715 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " الْفَيْءُ وَالْغَنِيمَةُ مُخْتَلِفَانِ، اَمَّا الْغَنِيمَةُ: فَمَا اَخَذَ الْمُسْلِمُونَ فَصَارَ فِيْ اَيْدِيهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ، وَالْخُمُسُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الْاَمِيرِ يَضَعُهُ حَيْثُمَا اَمَرَ اللّٰهُ، وَالْاَرْبَعَةُ الْاَخْمَاسِ الْبَاقِيَةُ لِلَّذِيْنَ غَنِمُوا الْغَنِيمَةَ، وَالْفَيْءُ: مَا وَقَعَ مِنْ صُلْحٍ بَيْنَ الْاِمَامِ وَالْكُفَّارِ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ، وَاَرْضِهِمْ، وَزَرْعِهِمْ، وَفِيمَا صُولِحُوا عَلَيْهِ مِمَّا لَمْ يَاْخُذْهُ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً، وَلَمْ يَحُوزُوهُ، وَلَمْ يَقْهَرُوهُ عَلَيْهِ، حَتّٰى وَقَعَ فِيهِ بَيْنَهُمْ صُلْحٌ " قَالَ: فَذٰلِكَ الصُّلْحُ اِلَى الْاِمَامِ، يَضَعُهُ حَيْثُ اَمَرَ اللّٰهُ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مالِ فئے اور مالِ غنیمت ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں' مالِ غنیمت وہ ہوتا ہے جسے مسلمان کافروں کے ہاتھوں سے حاصل کرتے ہیں اِس میں حاکمِ وقت کو خمس کی ادائیگی کی جاتی ہے' جسے وہ اُس جگہ خرچ کرتا ہے جہاں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' باقی بچ جانے والا مال اُن لوگوں کو ملتا ہے جنہوں نے اسے حاصل کیا تھا' جبکہ مالِ فئے وہ ہے جو اُس صلح کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے جو امام اور کفار کے درمیان ہوئی ہو' جو اُن کی جانوں' اُن کی زمین اور اُن کی کھیتی باڑی کے حوالے سے ہو اور اُس چیز کے بارے میں ہو' جس پر اُنہوں نے صلح کی تھی جسے مسلمانوں نے لڑ کر حاصل نہیں کیا' اُنہوں نے اُس کے لیے لڑائی بھی نہیں کی' یہاں تک کہ اُن کے اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوگئی۔

راوی کہتے ہیں: یہ صلح چونکہ حاکمِ وقت کی وجہ سے ہوتی ہے' اس لیے وہ اسے وہاں خرچ کرے گا' جہاں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

بَابُ الْفَرْضِ

باب: فرض کا بیان

9716 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ بِي اَبِي يَوْمَ اُحُدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَلَمْ يُجِزْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ بِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَضَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَمَرَ: اَنْ لَا يُفْرِضَ اِلَّا لِابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ،

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر میرے والد مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں اُس وقت چودہ سال کا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت نہیں دی' پھر وہ غزوۂ خندق کے موقع پر مجھے ساتھ لے کر گئے' میں اُس وقت پندرہ سال کا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے حصہ مقرر کیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس حدیث کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے یہ ہدایت کی کہ صرف پندرہ سال کی عمر میں حصہ مقرر کیا جائے۔

9717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: فَكَانَ عُمَرُ: لَا يَفْرِضُ لِاَحَدٍ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيَحْتَلِمَ اِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ، وَكَانَ لَا يَفْرِضُ لِمَوْلُودٍ حَتّٰى يُفْطَمَ، فَبَيْنَا هُوَ يَطُوفُ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْمُصَلّٰى بَكٰى صَبِيٌّ فَقَالَ لِاُمِّهِ: اَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَفْرِضُ لِمَوْلُودٍ حَتّٰى يُفْطَمَ، وَاِنِّي قَدْ فَطَمْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ: اِنْ كِدْتُ لَاَنْ اَقْتُلَهُ، اَرْضِعِيهِ، فَاِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَوْفَ يَفْرِضُ لَهُ، ثُمَّ فَرَضَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلْمَوْلُودِ حِينَ يُولَدُ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: غزوۂ اُحد کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' میں اُس وقت چودہ سال کا تھا۔

اُس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی بھی شخص کا حصہ اُس وقت تک نہیں مقرر نہیں کرتے تھے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا ہے' یا اُسے احتلام نہیں ہو جاتا تھا' البتہ ایک سو درہم کا معاملہ مختلف ہے' وہ کسی بھی بچہ کا حصہ اُس وقت تک مقرر نہیں کرتے تھے جب تک اُس کا دودھ نہیں چھڑا لیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت گشت کر رہے تھے' انہیں ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی' اُنہوں نے اس کی ماں سے کہا: تم اسے دودھ پلاؤ' اس عورت نے کہا: امیر المومنین! کسی بچے کو سرکاری وظیفہ اس وقت تک نہیں دیتے جب تک اس کا دودھ نہیں چھڑایا جاتا' تو میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس طرح تو میں اسے قتل کر دوں گا' تم اسے دودھ پلاؤ امیر المومنین اس کا حصہ مقرر کر دیں گے۔
اس کے بعد اُنہوں نے ہر پیدا ہونے والے بچہ کا پیدائش کے ساتھ ہی حصہ مقرر کرنا شروع کر دیا۔

كِتَابُ الْمَغَازِى

کتاب: مغازی کے بارے میں روایات

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَفْرِ زَمْزَمَ، وَقَدْ دَخَلَ فِي الْحَجِّ اَوَّلُ مَا ذُكِرَ مِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

باب: آبِ زمزم کو کھودنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

اس سے پہلے کتاب الحج میں جناب عبدالمطلب کا ذکر ہو چکا ہے۔

9718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " إِنَّ اَوَّلَ مَا ذُكِرَ مِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ جَدِّ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قُرَيْشًا خَرَجَتْ مِنَ الْحَرَمِ فَارَّةً مِنْ اَصْحَابِ الْفِيلِ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَخْرُجُ مِنْ حَرَمِ اللّٰهِ اَبْتَغِي الْعِزَّ فِي غَيْرِهِ، فَجَلَسَ عِنْدَ الْبَيْتِ، وَاَجْلَتْ عَنْهُ قُرَيْشٌ فَقَالَ:

لَاهُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ يَمْنَعُ رَحْـ ... لَهُ فَامْنَعْ رِحَالَكْ

لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيبُهُمْ ... وَمِحَالُهُمْ غَدْوًا مِحَالَكْ

فَلَمْ يَزَلْ ثَابِتًا حَتّٰى اَهْلَكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْفِيلَ وَاَصْحَابَهُ، فَرَجَعَتْ قُرَيْشٌ وَقَدْ عَظُمَ فِيهِمْ بِصَبْرِهِ، وَتَعْظِيمِهِ مَحَارِمَ اللّٰهِ، فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ وُلِدَ لَهُ اَكْبَرُ بَنِيهِ، فَاَدْرَكَ، وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَاُتِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: احْفُرْ زَمْزَمَ، خَبِيئَةَ الشَّيْخِ الْاَعْظَمِ قَالَ: فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لِي، فَاُرِيَ فِي الْمَنَامِ مَرَّةً اُخْرَى: احْفُرْ زَمْزَمَ تَكْتُمُ بَيْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ فِي مَبْحَثِ الْغُرَابِ فِي قَرْيَةِ النَّمْلِ، مُسْتَقْبِلَةَ الْاَنْصَابِ الْحُمْرِ قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَمَشَى حَتّٰى جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ يَنْظُرُ مَا خُبِّءَ لَهُ مِنَ الْاٰيَاتِ، فَنُحِرَتْ بَقَرَةٌ بِالْحَزْوَرَةِ، فَاَفْلَتَتْ مِنْ جَازِرِهَا بِحُشَاشَةِ نَفْسِهَا، حَتّٰى غَلَبَهَا الْمَوْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَجُزِرَتْ تِلْكَ الْبَقَرَةُ فِي مَكَانِهَا، حَتّٰى احْتُمِلَ لَحْمُهَا، فَاَقْبَلَ غُرَابٌ يَهْوِي حَتّٰى وَقَعَ فِي الْفَرْثِ، فَبَحَثَ فِي قَرْيَةِ النَّمْلِ، فَقَامَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَحْفِرُ هُنَالِكَ، فَجَائَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ: مَا هٰذَا الصَّنِيعُ؟ لَمْ نَكُنْ نَزُنُّكَ بِالْجَهْلِ، لِمَ تَحْفُرُ فِي مَسْجِدِنَا؟ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: اِنِّي لَحَافِرٌ هٰذِهِ الْبِئْرَ، وَمُجَاهِدٌ مَنْ صَدَّنِي عَنْهَا، فَطَفِقَ يَحْفِرُ هُوَ وَابْنُهُ الْحَارِثُ وَلَيْسَ لَهُ يَوْمَئِذٍ وَلَدٌ غَيْرُهُ، فَيَسْعَى عَلَيْهِمَا نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَيُنَازِعُونَهُمَا، وَيُقَاتِلُونَهُمَا، وَيَنْهَى عَنْهُ النَّاسُ مِنْ قُرَيْشٍ لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ عِتْقِ نَسَبِهِ، وَصِدْقِهِ، وَاجْتِهَادِهِ فِي دِينِهِ يَوْمَئِذٍ، حَتّٰى اِذَا اَمْكَنَ الْحَفْرَ، وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْاَذَى، نَذَرَ اِنْ وُفِيَ لَهُ بِعَشَرَةٍ مِنَ الْوِلْدَانِ يَنْحَرُ اَحَدَهُمْ، ثُمَّ

حَفَرَ حَتّٰى اَدْرَكَ سُيُوفًا دُفِنَتْ فِي زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَاَتْ قُرَيْشٌ اَنَّهُ قَدْ اَدْرَكَ السُّيُوفَ فَقَالُوا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ: اَحْذِنَا مِمَّا وَجَدْتَ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: بَلْ هٰذِهِ السُّيُوفُ لِبَيْتِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَفَرَ حَتّٰى اَنْبَطَ الْمَاءَ، فَحَفَرَهَا فِي الْقَرَارِ ثُمَّ بَحَرَهَا حَتّٰى لَا تُنْزَفُ، ثُمَّ بَنَى عَلَيْهَا حَوْضًا، وَطَفِقَ هُوَ وَابْنُهُ يَنْزِعَانِ فَيَمْلَآنِ ذٰلِكَ الْحَوْضَ، فَيَشْرَبُ مِنْهُ الْحَاجُّ، فَيَكْسِرُهُ نَاسٌ مِنْ حَسَدَةِ قُرَيْشٍ بِاللَّيْلِ، وَيُصْلِحُهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حِينَ يُصْبِحُ، فَلَمَّا اَكْثَرُوا اِفْسَادَهُ، دَعَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَبَّهُ، فَاُرِيَ فِي الْمَنَامِ، فَقِيلَ لَهُ: قُلْ: اللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ، وَلٰكِنْ هِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَبَلٌّ، ثُمَّ كُفِيتَهُمْ، فَقَامَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حِينَ اَجْفَلَتْ قُرَيْشٌ بِالْمَسْجِدِ، فَنَادَى بِالَّذِي اُرِيَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَكُنْ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَوْضَهُ اَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا رُمِيَ بِدَاءٍ فِي جَسَدِهِ، حَتّٰى تَرَكُوا لَهُ حَوْضَهُ ذٰلِكَ، وَسِقَايَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ النِّسَاءَ فَوُلِدَ لَهُ عَشَرَةُ رَهْطٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ لَكَ نَحْرَ اَحَدِهِمْ، وَاِنِّي اُقْرِعُ بَيْنَهُمْ، فَاَصِبْ بِذٰلِكَ مَنْ شِئْتَ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَصَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَكَانَ اَحَبَّ وَلَدِهِ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هُوَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَوْ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ؟ قَالَ: ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ، فَصَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى مِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ فَنَحَرَهَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ مَكَانَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اَحْسَنَ رَجُلٍ رُئِيَ فِي قُرَيْشٍ قَطُّ، فَخَرَجَ يَوْمًا عَلٰى نِسَاءٍ مِنْ قُرَيْشٍ مُجْتَمِعَاتٍ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: يَا نِسَاءَ قُرَيْشٍ اَيَّتُكُنَّ يَتَزَوَّجُهَا هٰذَا الْفَتٰى فَتَصْطَتِ النُّورَ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ، - قَالَ: وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُورٌ - فَتَزَوَّجَتْهُ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ فَجَمَعَهَا فَالْتَقَتْ، فَحَمَلَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَعَثَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَمْتَارُ لَهُ تَمْرًا مِنْ يَثْرِبَ فَتُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بِهَا، وَوَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِي حِجْرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاسْتَرْضَعَهُ امْرَاَةً مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَنَزَلَتْ بِهِ الَّتِي تُرْضِعُهُ سُوقَ عُكَاظٍ، فَرَآهُ كَاهِنٌ مِنَ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: يَا اَهْلَ عُكَاظٍ، اقْتُلُوا هٰذَا الْغُلَامَ، فَاِنَّ لَهُ مُلْكًا، فَرَاغَتْ بِهِ اُمُّهُ الَّتِي تُرْضِعُهُ، فَنَجَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ شَبَّ عِنْدَهَا، حَتّٰى اِذَا سَعَى وَاُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ تَحْضُنُهُ، فَجَاءَتْهُ اُخْتُهُ مِنْ اُمِّهِ الَّتِي تُرْضِعُهُ فَقَالَتْ: اَيْ اُمَّتَاهُ، اِنِّي رَاَيْتُ رَهْطًا اَخَذُوا اَخِي آنِفًا، فَشَقُّوا بَطْنَهُ، فَقَامَتْ اُمُّهُ الَّتِي تُرْضِعُهُ فَزِعَةً، حَتّٰى اَتَتْهُ، فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ مُنْتَقِعًا لَوْنُهُ، لَا تَرٰى عِنْدَهُ اَحَدًا، فَارْتَحَلَتْ بِهِ، حَتّٰى اَقْدَمَتْهُ عَلٰى اُمِّهِ، فَقَالَتْ لَهَا: اقْبِضِي عَنِّي ابْنَكِ، فَاِنِّي قَدْ خَشِيتُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ اُمُّهُ: لَا وَاللّٰهِ، مَا بِابْنِي مَا تَخَافِينَ، لَقَدْ رَاَيْتُ وَهُوَ فِي بَطْنِي اَنَّهُ خَرَجَ نُورٌ مِنِّي اَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ، وَلَقَدْ وَلَدْتُهُ حِينَ وَلَدْتُهُ، فَخَرَّ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ، رَافِعًا رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَافْتَصَلَتْهُ اُمُّهُ وَجَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ اُمُّهُ، فَهَمَّ فِي حِجْرِ جَدِّهِ، فَكَانَ - وَهُوَ غُلَامٌ - يَاْتِي وِسَادَةَ جَدِّهِ، فَيَجْلِسُ عَلَيْهَا، فَيَخْرُجُ جَدُّهُ وَقَدْ كَبُرَ، فَتَقُولُ الْجَارِيَةُ الَّتِي تَقُودُهُ: انْزِلْ عَنْ وِسَادَةِ جَدِّكَ، فَيَقُولُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعِي ابْنِي فَاِنَّهُ مُحْسِنٌ بِخَيْرٍ، ثُمَّ تُوُفِّيَ جَدُّهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ، فَكَفَلَهُ اَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ اَخُو عَبْدِ اللّٰهِ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ، فَلَمَّا نَاهَزَ الْحُلُمَ، ارْتَحَلَ بِهِ اَبُو طَالِبٍ تَاجِرًا قِبَلَ الشَّامِ، فَلَمَّا نَزَلَا تَيْمَاءَ رَآهُ حَبْرٌ

مِنْ يَهُودِ تَيْمِيمٍ، فَقَالَ لِأَبِي طَالِبٍ: مَا هَذَا الْغُلَامُ مِنْكَ؟ فَقَالَ: هُوَ ابْنُ أَخِي، قَالَ لَهُ: أَشَفِيقٌ أَنْتَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدِمْتَ بِهِ إِلَى الشَّامِ لَا تَصِلُ بِهِ إِلَى أَهْلِكَ أَبَدًا، لَيَقْتُلُنَّهُ، إِنَّ هَذَا عَدُوُّهُمْ، فَرَجَعَ أَبُو طَالِبٍ مِنْ تَيْمَاءَ إِلَى مَكَّةَ. فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُمَ، أَجْمَرَتِ امْرَأَةٌ الْكَعْبَةَ، فَطَارَتْ شَرَارَةٌ مِنْ مِجْمَرِهَا فِي ثِيَابِ الْكَعْبَةِ فَأَحْرَقَتْهَا، وَوَهَتْ، فَتَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ فِي هَدْمِهَا، وَهَابُوا هَدْمَهَا، فَقَالَ لَهُمُ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: مَا تُرِيدُونَ بِهَدْمِهَا؟ الْإِصْلَاحَ تُرِيدُونَ أَمِ الْإِسَاءَةَ؟ فَقَالُوا: بَلِ الْإِصْلَاحُ قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُهْلِكُ الْمُصْلِحَ قَالُوا: فَمَنِ الَّذِي يَعْلُوهَا فَيَهْدِمُهَا؟ قَالَ الْوَلِيدُ: أَنَا أَعْلُوهَا، فَأَهْدِمُهَا، فَارْتَقَى الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ، وَمَعَهُ الْفَأْسُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا لَا نُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، ثُمَّ هَدَمَ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قُرَيْشٌ قَدْ هَدَمَ مِنْهَا، وَلَمْ يَأْتِهِمْ مَا خَافُوا مِنَ الْعَذَابِ، هَدَمُوا مَعَهُ، حَتَّى إِذَا بَنَوْهَا فَبَلَغُوا مَوْضِعَ الرُّكْنِ، اخْتَصَمَتْ قُرَيْشٌ فِي الرُّكْنِ، أَيُّ الْقَبَائِلِ تَرْفَعُهُ؟ حَتَّى كَادَ يَشْجُرُ بَيْنَهُمْ فَقَالُوا: تَعَالَوْا نُحَكِّمُ أَوَّلَ مَنْ يَطْلُعُ عَلَيْنَا مِنْ هَذِهِ السِّكَّةِ، فَاصْطَلَحُوا عَلَى ذَلِكَ، فَطَلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ عَلَيْهِ وِشَاحُ نَمِرَةٍ، فَحَكَّمُوهُ، فَأَمَرَ بِالرُّكْنِ، فَوُضِعَ فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ أَمَرَ بِسَيِّدِ كُلِّ قَبِيلَةٍ فَأَعْطَاهُ بِنَاحِيَةِ الثَّوْبِ، ثُمَّ ارْتَقَى وَرَفَعُوا إِلَيْهِ الرُّكْنَ، فَكَانَ هُوَ يَضَعُهُ. ثُمَّ طَفِقَ لَا يَزْدَادُ فِيهِمْ بِمَرِّ السِّنِينَ إِلَّا رِضًا، حَتَّى سَمَّوْهُ الْأَمِينَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، ثُمَّ طَفِقُوا لَا يَنْحَرُونَ جَزُورًا لِبَيْعٍ إِلَّا دَرُوهُ فَيَدْعُو لَهُمْ فِيهَا. فَلَمَّا اسْتَوَى وَبَلَغَ أَشُدَّهُ، وَلَيْسَ لَهُ كَثِيرٌ مِنَ الْمَالِ اسْتَأْجَرَتْهُ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ إِلَى سُوقِ حُبَاشَةَ وَهُوَ سُوقٌ بِتِهَامَةَ وَاسْتَأْجَرَتْ مَعَهُ رَجُلًا آخَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْهَا مَا رَأَيْتُ مِنْ صَاحِبَةِ أَجِيرٍ خَيْرًا مِنْ خَدِيجَةَ، مَا كُنَّا نَرْجِعُ أَنَا وَصَاحِبِي إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا تُحْفَةً مِنْ طَعَامٍ تُخَبِّئُهُ لَنَا قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سُوقِ حُبَاشَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْتُ لِصَاحِبِي: انْطَلِقْ بِنَا نُحَدِّثْ عِنْدَ خَدِيجَةَ قَالَ: فَجِئْنَاهَا فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهَا إِذْ دَخَلَتْ عَلَيْنَا مُنْتَشِيَةٌ مِنْ مُوَلَّدَاتِ قُرَيْشٍ وَالْمُنْتَشِيَةُ النَّاهِدُ الَّتِي تَشْتَهِي الرَّجُلَ قَالَتْ: أَمُحَمَّدٌ هَذَا؟ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ إِنْ جَاءَ لَخَاطِبًا فَقُلْتُ: كَلَّا، فَلَمَّا خَرَجْنَا أَنَا وَصَاحِبِي قَالَ: أَمِنْ خِطْبَةِ خَدِيجَةَ تَسْتَحِي؟ فَوَاللّٰهِ مَا مِنْ قُرَشِيَّةٍ إِلَّا تَرَاكَ لَهَا كُفُوًا قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا مَرَّةً أُخْرَى، فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا تِلْكَ الْمُنْتَشِيَةُ، فَقَالَتْ: أَمُحَمَّدٌ هَذَا؟ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ إِنْ جَاءَ لَخَاطِبًا قَالَ: قُلْتُ عَلَى حَيَاءٍ: أَجَلْ قَالَ: فَلَمْ تَعْصِنَا خَدِيجَةُ وَلَا أُخْتُهَا، فَانْطَلَقَتْ إِلَى أَبِيهَا خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ وَهُوَ ثَمِلٌ مِنَ الشَّرَابِ فَقَالَتْ: هَذَا ابْنُ أَخِيكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَخْطُبُ خَدِيجَةَ، وَقَدْ رَضِيَتْ خَدِيجَةُ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَخَطَبَ إِلَيْهِ فَأَنْكَحَهُ قَالَ: فَخَلَّقَتْ خَدِيجَةُ، وَحَلَّتْ عَلَيْهِ حُلَّةً، فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ صَحَا الشَّيْخُ مِنْ سُكْرِهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا الْخَلُوقُ؟ وَمَا هَذِهِ الْحُلَّةُ؟ قَالَتْ أُخْتُ خَدِيجَةَ: هَذِهِ حُلَّةٌ كَسَاكَ ابْنُ أَخِيكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنْكَحْتَهُ خَدِيجَةَ، وَقَدْ بَنَى بِهَا، فَأَنْكَرَ الشَّيْخُ، ثُمَّ صَارَ إِلَى أَنْ سَلَّمَ، وَاسْتَحْيَى وَطَفِقَتْ رُجَّازٌ مِنْ رُجَّازِ قُرَيْشٍ

تَقُوْلُ: لَا تَزْهَدِی خَدِیجُ فِی مُحَمَّدٍ جِلْدٌ یُضِیءُ کَضِیَاءِ الْفَرْقَدِ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَدِیجَةَ حَتّٰی وَلَدَتْ لَهُ بَعْضَ بَنَاتِهِ، وَکَانَ لَهَا وَلَهُ الْقَاسِمُ. وَقَدْ زَعَمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَنَّهَا وَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا آخَرَ یُسَمَّی الطَّاهِرُ قَالَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا نَعْلَمُهَا وَلَدَتْ لَهُ اِلَّا الْقَاسِمَ، وَوَلَدَتْ لَهُ بَنَاتَهُ الْاَرْبَعَ: زَیْنَبَ، وَفَاطِمَةَ، وَرُقَیَّةَ، وَاُمَّ کُلْثُومٍ، وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا وَلَدَتْ لَهُ بَعْضَ بَنَاتِهِ یَتَحَنَّثُ وَحُبِّبَ اِلَیْهِ الْخَلَاءُ"

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دادا جنابِ عبدالمطلب کے بارے میں سب سے پہلی چیز یہ ذکر کی گئی ہے کہ جب ہاتھیوں کے لشکر سے ڈر کر قریش حرم کو چھوڑ کر جانے لگے تو جنابِ عبدالمطلب اُس وقت ایک نوجوان شخص تھے' اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کسی اور جگہ پر عزت (یا بچاؤ) حاصل کرنے کے لیے' اللہ کے حرم کی حدود سے باہر نہیں جاؤں گا۔ وہ بیت اللہ کے پاس بیٹھ گئے جبکہ قریش اُس کو چھوڑ کر چلے گئے' تو اُنہوں نے یہ شعر کہا:

یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی سواری کو روک لیتا ہے' تو تم اپنی سواری کو روک لو' ان کی صلیب ہرگز غالب نہیں آئے گی اور ان کا ارادہ تمہاری طرف آنے کا ہے۔

اُس کے بعد وہ مسلسل اپنی جگہ ثابت قدم رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں اور اُس کے ساتھ کے لشکر کو برباد کر دیا' جب قریش واپس آئے' تو جنابِ عبدالمطلب کے صبر اور اللہ تعالیٰ کے حرم کی تعظیم کے حوالے سے' اُن کی بہت عزت کرنے لگے۔

اسی دوران جنابِ عبدالمطلب کے ہاں اُن کے سب سے بڑے صاحبزادے کی پیدائش ہوئی' وہ صاحبزادے بالغ ہو گئے' اُن کا نام حارث بن عبدالمطلب تھا' ایک مرتبہ جنابِ عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ اُن سے کہا گیا: تم آبِ زمزم کا کنواں کھودو! جو ایک بڑے بزرگ کی سنبھال کر رکھی ہوئی چیز ہے۔ جنابِ عبدالمطلب بیدار ہوئے تو اُنہوں نے دعا کی: اے اللہ! تُو میرے لیے مزید واضح کر دے! تو اُنہیں خواب میں دوسری مرتبہ یہ بات دکھائی گئی کہ تم زمزم کو کھودو جو لید اور خون کے درمیان چھپا ہوا ہے' جو چیونٹیوں کی بستی میں' کوے کے تلاش کرنے کی جگہ پر ہوگا' اُس کا رُخ سرخ مٹی کی طرف ہوگا۔ جنابِ عبدالمطلب اُٹھے' وہ چلتے ہوئے آئے اور مسجدِ حرام میں بیٹھ گئے اور اس بات کا جائزہ لینے لگے کہ وہ نشانیاں کون سی ہو سکتی ہیں؟ جو اُنہیں دکھائی گئی تھیں' اُسی دوران حزورہ کے مقام پر ایک گائے ذبح کی گئی تھی' وہ ذبح کرنے والے کے ہاتھ سے چھوٹ کر اپنے آپ کو بچاتی ہوئی آگے بڑھی' یہاں تک کہ جس جگہ آبِ زمزم ہونا چاہیے تھا' مسجد میں اُس جگہ وہ مر گئی۔ تو اُس گائے کو اُسی جگہ پر قربان کیا گیا' اُس کا گوشت اُٹھا لیا گیا' اسی دوران ایک کوا نیچے کی طرف آیا اور اُس نے اُس کی لید کے اندر سے کچھ نکالنے کی کوشش کی' وہ چیونٹیوں کی وادی کے اندر کچھ تلاش کر رہا تھا۔ جنابِ عبدالمطلب اُٹھے اور اُنہوں نے اُس جگہ کھدائی کرنی شروع کی' قریش اُن کے پاس آئے اور اُنہوں نے جنابِ عبدالمطلب سے دریافت کیا: یہ کیا کر رہے ہیں؟ ہم آپ کو جاہل نہیں سمجھتے! آپ ہماری مسجد میں کھدائی کیوں کر رہے ہیں؟ تو جنابِ عبدالمطلب نے کہا: میں یہاں ایک کنواں کھود رہا ہوں اور جو شخص اُس سے روکنے کی کوشش کرے گا' میں اُس کا مقابلہ کروں گا۔

جنابِ عبدالمطلب اور اُن کے صاحبزادے جنابِ حارث نے اُسے کھودنا شروع کیا' اُن دنوں جنابِ حارث کے علاوہ اُن کی اور کوئی اولاد نہیں تھی۔ قریش کے کچھ افراد نے ان دونوں حضرات کے خلاف مزاحمت کی کوشش کی اور ان دونوں کے ساتھ جھگڑا

کیا' کچھ قریش نے اُنہیں ایسا کرنے سے روکنے کی کوشش کی کیونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ جنابِ عبدالمطلب کا نسب باوقار ہے' وہ سچے آدمی ہیں اور اپنے دین میں بھرپور کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ جب جنابِ عبدالمطلب کو کنویں کو کھودنے کے قابل ہوئے اور اُن کے خلاف زیادتیاں شدید ہو گئیں تو اُنہوں نے یہ نذر مانی کہ اُن کے ہاں دس بیٹے ہوئے تو وہ اُن میں سے کسی ایک کو قربان کر دیں گے' اور پھر اُنہوں نے کھدائی شروع کر دی' یہاں تک کہ وہ اُن تلواروں تک پہنچ گئے جو زمزم کے پاس دفن کی گئی تھیں۔ جب قریش نے یہ دیکھا کہ یہ تلواروں تک پہنچ گئے ہیں تو اُنہوں نے جنابِ عبدالمطلب سے کہا: آپ نے جو کچھ پایا ہے' وہ ہمیں بھی دیجئے۔ تو جنابِ عبدالمطلب نے کہا: یہ تلواریں اللہ کے گھر کے لیے ہوں گی۔ پھر اُنہوں نے کھدائی شروع کی یہاں تک کہ پانی پھوٹ پڑا' اُنہوں نے مزید اُس جگہ کھدائی کی تو پھر تو اتنا پانی نکلنے لگا کہ وہ رُکتا ہی نہیں تھا تو اُنہوں نے اُس کے لیے ایک حوض بنا دیا۔

وہ اور اُن کے صاحبزادے پانی نکالتے تھے اور اُس حوض کو بھر دیتے تھے' حاجی لوگ وہاں سے پانی پیا کرتے تھے۔ ایک دن قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ حاسد لوگوں نے رات کے وقت اُس حوض کو توڑ دیا' جنابِ عبدالمطلب نے اگلے دن صبح اُسے ٹھیک کیا' جب اُن لوگوں نے بار بار اُسے خراب کرنا شروع کیا' تو جنابِ عبدالمطلب نے اپنے پروردگار سے دعا کی: تو اُنہیں خواب میں یہ بات دکھائی گئی' کہ تم یہ پڑھو: اے اللہ! میں کسی غسل کرنے والے شخص کے لیے اسے حلال قرار نہیں دیتا' یہ پینے والے شخص کے لیے ہے' حلال بھی ہے اور مباح بھی ہے' تو تمہاری اس حوالے سے کفایت ہو جائے گی۔ اگلے دن جب قریش مسجد میں اکٹھے ہوئے تو جنابِ عبدالمطلب کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے بلند آواز میں وہ خواب سنا دیا' جو اُنہیں دکھایا گیا تھا' پھر وہ واپس چلے گئے' اُس کے بعد قریش سے تعلق رکھنے والے جس بھی شخص نے اُس حوض کو خراب کرنے کی کوشش کی' تو اُس کے جسم میں کوئی بیماری مسلط ہو گئی' یہاں تک کہ اُن لوگوں نے حوض کو ترک کر دیا اور پانی پلانے کی خدمت جنابِ عبدالمطلب کے پاس رہنے دی۔

اُس کے بعد جنابِ عبدالمطلب نے کچھ شادیاں کیں اور اُن کے ہاں دس بیٹے پیدا ہوئے تو اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ان میں سے کسی ایک کو تیرے لیے قربان کر دوں گا' اب میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں' تُو ان میں سے جسے چاہے اُس کی قربانی قبول کر لینا۔ جنابِ عبدالمطلب اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے نام نکلا' جو اُن کی اولاد میں اُنہیں سب سے زیادہ محبوب تھے' تو جنابِ عبدالمطلب نے دعا کی: اے اللہ! یہ تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے' یا ایک سو اونٹ؟ پھر اُنہوں نے جنابِ عبداللہ اور ایک سو اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی' تو قرعہ ایک سو اونٹوں کے نام نکل آیا' جنابِ عبدالمطلب نے جنابِ عبداللہ کی جگہ اُن اونٹوں کو قربان کیا۔

جنابِ عبداللہ' قریش کے سب سے وجیہہ شکیل شخص تھے' ایک دن وہ کچھ خواتین کے پاس سے گزرے' جن کا تعلق قریش سے

نوٹ: بعض دیگر سیرت نگاروں نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا' لیکن پھر اہلِ خانہ کے دباؤ پر انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو کسی نے یہ مشورہ دیا کہ وہ حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کریں' جتنی تعداد پر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے اتنی تعداد میں اونٹ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی جگہ قربان کر دیں تو حضرت عبدالمطلب نے پہلے دس اونٹوں اور حضرت عبداللہ کے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔ پھر انہوں نے دس اونٹ بڑھا دیئے' لیکن قرعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب اونٹوں کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ جب سو اونٹ ہوئے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکل آیا تو حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کی جگہ پورے سو اونٹ قربان کیے۔

تھا اور وہ اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں، تو اُن میں سے ایک نے کہا: اے قریش کی عورتو! تم میں سے کون اس نوجوان کے ساتھ شادی کرے گی؟ جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور چمکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی دو آنکھوں کے درمیان نور چمکتا تھا۔

پھر سیّدہ آمنہ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ کی شادی اُن کے ساتھ ہوگئی۔ رخصتی کے بعد سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ سے حاملہ ہوگئیں' جنابِ عبدالمطلب نے جنابِ عبداللہ کو یثرب سے کچھ کھجوریں لانے کے لیے بھیجا' جنابِ عبداللہ کا انتقال وہیں ہوگیا' پھر سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو جنم دیا' آپ جنابِ عبدالمطلب کی زیرِ پرورش رہے' بنوسعد بن بکر سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے آپ کو دودھ پلانا شروع کیا' وہ خاتون جو آپ کو دودھ پلاتی تھیں' ایک مرتبہ وہ ساتھ لے کر عکاظ کے میلہ میں گئیں' وہاں ایک کاہن نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو بولا: اے عکاظ کے رہنے والو! اس بچہ کو قتل کر دو! کیونکہ اسے بادشاہی ملے گی۔ تو نبی اکرم ﷺ کی دائی ماں آپ کو لے کر وہاں سے آ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بچالیا' پھر نبی اکرم ﷺ کچھ عرصہ ان کے ہاں رہے' یہاں تک کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی رضاعی بہن' جو آپ کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی وہ دوڑتی ہوئی اپنی والدہ کے پاس آئی اور بولی: اے امی جان! میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے ابھی میرے بھائی (یعنی نبی اکرم ﷺ) کو پکڑ لیا ہے اور ان کا پیٹ چیر دیا ہے' تو آپ کی رضاعی ماں گھبرا کر کھڑی ہوئی اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں تو نبی اکرم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کی رنگت متغیر ہوئی تھی لیکن آپ کے پاس کوئی شخص نہیں تھا۔ سیّدہ حلیمہ نبی اکرم ﷺ کو لے کر ان کی والدہ کے پاس آئیں اور ان سے کہا: آپ اپنے بیٹے کو واپس لے لیں' کیونکہ مجھے اس کے حوالے سے اندیشہ ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ کی والدہ نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم! تم میرے بیٹے کے حوالے سے کسی اندیشے کا شکار نہ ہو' کیونکہ جب یہ میرے پیٹ میں تھا تو میں نے دیکھا: میرے جسم سے ایک نور نکلا' جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا اور جب میں نے اسے جنم دیا تو یہ اپنے ہاتھوں کے سہارے جھکا اور اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا لیا' پھر نبی اکرم ﷺ کی والدہ اور آپ کے دادا جناب عبدالمطلب نے آپ کا دودھ چھڑا لیا' پھر نبی اکرم ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔

نبی اکرم ﷺ اپنے دادا کے زیرِ پرورش آ گئے' نبی اکرم ﷺ ابھی بچے تھے' آپ اپنے دادا کے تکیہ کے پاس آتے تھے اور اُس پر بیٹھ جاتے تھے' آپ کے دادا جو عمر رسیدہ ہو چکے تھے' وہ بعد میں آتے تھے تو اُنہیں ساتھ لانے والی کنیز یہ کہتی تھی: آپ اپنے دادا کے تکیہ سے نیچے اُتر جائیں۔ تو جنابِ عبدالمطلب یہ کہتے تھے: تم میرے بیٹے کو رہنے دو! کیونکہ یہ بھلائی کرنے والا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے دادا کا انتقال ہوگیا' نبی اکرم ﷺ اُن دنوں کمسن تھے' جنابِ ابوطالب نے آپ کی کفالت اپنے ذمہ لی' جو جنابِ عبداللہ کے سگے بھائی تھے' جب نبی اکرم ﷺ قریب البلوغ ہوئے' تو جنابِ ابوطالب آپ کو ساتھ لے کر تجارت کے لیے شام کی طرف تشریف لے گئے' جب ان دونوں صاحب نے ''تیماء'' نامی بستی میں پڑاؤ کیا' تو وہاں تمیم قبیلہ کے یہودیوں کے ایک عالم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو جناب ابوطالب سے دریافت کیا: اس لڑکے کا تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ میرا بھتیجا ہے! اُس یہودی نے جناب ابوطالب سے دریافت کیا: کیا تم اس سے محبت رکھتے ہو؟ جنابِ ابوطالب نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس یہودی نے یہ کہا: اللہ کی قسم! اگر تم اسے ساتھ لے کر شام چلے گئے' تو پھر تم اسے ساتھ لے کر اپنے گھر کبھی نہیں جا

سکو گے' کیونکہ وہ لوگ اسے قتل کر دیں گے' یہ اُن کا دشمن ہے۔ تو ابوطالب تیماء سے مکہ واپس آ گئے۔ جب نبی اکرم ﷺ بالغ ہوئے تو ایک عورت نے خانہ کعبہ میں دھونی دی۔ اس کے کچھ شرارے خانہ کعبہ کے غلاف کو لگے اور اسے جلا دیا۔ قریش نے خانۂ کعبہ کو منہدم کرنے کا مشورہ کیا' لیکن وہ اسے منہدم کرنے سے خوفزدہ ہو گئے' تو ولید بن مغیرہ نے ان سے کہا: تم اسے کیوں منہدم کرنا چاہتے ہو؟ تم بہتری چاہتے ہو یا خرابی۔ انہوں نے کہا: بہتری۔ ولید نے کہا: اللہ تعالیٰ بہتری کرنے والے کو ہلاکت کا شکار نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا: کون اس پر چڑھ کر اسے منہدم کرنے کا آغاز کرے گا؟ ولید نے کہا: میں اس پر چڑھ کر اسے منہدم کرنے کا آغاز کرتا ہوں۔ پھر ولید بن مغیرہ خانۂ کعبہ کی چھت پر چڑھا اور اس کے پاس پھاوڑا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ! ہم صرف بہتری چاہتے ہیں' پھر اس نے منہدم کرنے کا آغاز کیا۔ جب قریش نے دیکھا کہ اس نے کچھ حصہ منہدم کیا لیکن ان پر وہ عذاب نازل نہیں ہوا جس کا انہیں اندیشہ تھا تو وہ لوگ بھی منہدم کرنے میں اس کے ساتھ شامل ہو گئے' جب انہوں نے اس کی تعمیر نو کی تو حجر اسود رکھنے کا وقت آیا تو قریش کے درمیان جھگڑا ہو گیا کہ کون سا قبیلہ اسے اٹھا کر اوپر رکھے گا۔ جب یہ اختلاف بڑھ گیا تو انہوں نے کہا: ہم اس بارے میں اس شخص کو ثالث مقرر کریں گے جو اس گلی سے سب سے پہلے ہمارے سامنے آئے گا۔ انہوں نے اس پر اتفاق کیا تو نبی اکرم ﷺ ان کے سامنے آ گئے۔ آپ نوجوان تھے۔ آپ نے اونی لباس پہنا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے آپ کو ثالث مقرر کیا' آپ کی ہدایت کے مطابق حجر اسود کو ایک کپڑے میں رکھا گیا اور ایک ہدایت کے تحت ہر قبیلے کے سردار نے اس کپڑے کا ایک کونہ پکڑ کر حجر اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ بھی اسے رکھنے والوں میں شامل تھے۔ اس کے بعد وقت گزرنے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی پسندیدگی میں اضافہ ہوتا چلا گیا' یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہونے سے پہلے لوگوں نے آپ کو امین کا خطاب دے دیا۔ اس کے بعد لوگ جب کوئی اونٹ ذبح کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ کو بھی بلواتے تھے اور نبی اکرم ﷺ ان کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔ جب آپ جوان ہوئے تو آپ کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو حباشہ کے بازار میں خرید و فروخت کے لئے مقرر کیا۔ یہ تہامہ کا بازار تھا۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قریش کے ایک اور فرد کو بھی مقرر کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے تھے: میں نے کسی کام کے لیے مقرر کرنے والی ایسی کوئی خاتون نہیں دیکھی جو اس حوالے سے خدیجہ سے بہتر ہو' آپ نے یہ فرمایا: جب بھی میں اور میرا ساتھی واپس آتے تھے' تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہمیں کھانا کھلایا کرتی تھیں' جو انہوں نے ہمارے لیے سنبھال کر رکھا ہوتا تھا' جب ہم حباشہ کے بازار سے واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم ہمارے ساتھ چلو' تا کہ ہم خدیجہ کے ہاں بیٹھ کر بات چیت کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم سیّدہ خدیجہ کے پاس آئے' وہاں جب ہم آئے' تو اسی دوران قریش کی مولدات میں سے ایک عورت تھی جو رشتے کروایا کرتی تھی' وہ بھی ہمارے پاس آئی' اُس نے دریافت کیا: کیا یہ محمد ہیں؟ اُس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اُٹھائی جاتی ہے! یہ ضرور شادی کا پیغام دینے کے لیے آئے ہوں گے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں! جب ہم وہاں سے اُٹھے' تو میں اور میرا ساتھی ہم دونوں وہاں سے نکلے' تو اُس نے دریافت کیا: کیا تمہیں خدیجہ کو شادی کا پیغام دینے سے شرم آ رہی ہے؟ اللہ کی قسم! قریش کی ہر عورت کا تم کفو ہو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں دوبارہ اُن کے پاس گیا

'تو ایک مرتبہ پھر وہی رشتہ کرانے والی خاتون ہمارے پاس آئی اور بولی: کیا یہ محمد ہیں! اُس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اُٹھائی جاتی ہے! یہ شادی کا پیغام دینے کے لیے آئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! مجھے شرم آتی ہے۔ (پھر اُس عورت نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ پیغام دیا) نہ تو سیّدہ خدیجہ نے اس کا انکار کیا اور نہ ہی اُن کی بہن نے کیا۔

پھر وہ عورت نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد بن اسد کے پاس گئی' جو شراب کے نشہ میں ڈوبے ہوئے تھے' اُس عورت نے کہا: یہ آپ کے بھتیجے محمد بن عبداللہ ہیں! جنہوں نے خدیجہ کے لیے شادی کا پیغام بھیجا ہے اور خدیجہ اس سے راضی بھی ہیں۔ اُن صاحب نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تو اُن صاحب نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اُن صاحب کو خوشبو لگائی اور اُن کے جسم پر بیش قیمتی حُلّہ بھی پہنا دیا' نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کروا دی' اگلے دن جب اُن صاحب کو نشہ سے ہوش آیا تو اُنہوں نے کہا: یہ خوشبو کس قسم کی لگی ہوئی ہے اور یہ حُلّہ کہاں سے آیا ہے؟ تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن نے کہا: یہ حُلّہ آپ کو آپ کے بھتیجے محمد بن عبداللہ نے پہنایا ہے جس کے ساتھ آپ نے خدیجہ کی شادی کر دی ہے اور وہ رُخصتی بھی کروا کر لے گئے ہیں۔ تو اُس شیخ نے اس بات کا انکار کیا لیکن پھر اُس کے بعد اُس نے اس بات کو مان لیا اور اُسے حیاء آ گئی کیونکہ قریش کی کسی رجز کہنے والی عورت نے یہ شعر کہا:

''اے خدیجہ! تم محمد سے لاتعلقی اختیار نہ کرنا جو فرقد کی طرح ایک روشن وجود رکھتے ہیں''۔

اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رہے' یہاں تک کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں کو جنم دیا' نبی اکرم ﷺ اور سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جنابِ قاسم کی بھی پیدائش ہوئی تھی۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے ایک اور صاحبزادے کو بھی جنم دیا تھا جن کا نام طاہر تھا۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے علم کے مطابق سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے صرف ایک صاحبزادے جنابِ ''قاسم'' کو جنم دیا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی چار صاحبزادیوں کو جنم دیا تھا: سیّدہ زینب' سیّدہ فاطمہ' سیّدہ رقیہ اور سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہن۔ نبی اکرم ﷺ کے ہاں صاحبزادیوں کی پیدائش کے بعد نبی اکرم ﷺ کو عبادت کی طرف رغبت ہوئی اور آپ تنہائی کی طرف راغب ہو گئے۔

9719 - حدیث نبوی: قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا اِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَاْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتَ الْعَدَدِ - وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، فَحِينَ مَا جَائَهُ الْحَقُّ، وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ، فَجَائَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ لَهُ: اِقْرَاْ، يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَاْ. فَقَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِءٍ فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِىْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِءٍ فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِى الثَّالِثَةَ، حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِى خَلَقَ) (العلق: 1) حَتّٰى بَلَغَ (مَا لَمْ يَعْلَمْ) (العلق: 5) فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ: زَمِّلُونِى، زَمِّلُونِىْ فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ: مَا لِىْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ فَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَىَّ؟ فَقَالَتْ: كَلَّا، وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَقْرِى الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ رَاشِدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ، اَخُو اَبِيهَا، وَكَانَ تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِىَّ، فَكَتَبَ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِىَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: اَىِ ابْنَ عَمِّى اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنُ اَخِى مَا تَرَى؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَاَى فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِى اُنْزِلَ عَلٰى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَا لَيْتَنِىْ فِيهَا جَذَعًا، حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ مُخْرِجِىَّ هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِمَا اَتَيْتَ بِهِ اِلَّا عُودِىَ، وَاُوذِىَ، وَاِنْ يُدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ، وَفَتَرَ الْوَحْىُ فَتْرَةً، حَتّٰى حَزِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا - حُزْنًا بَدَا مِنْهُ اَشَدَّ حُزْنًا، غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَىْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَلَمَّا ارْتَقٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ، فَرَجَعَ، فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْىِ عَادَ لِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَاِذَا رَقِىَ بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِىُّ: فَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْىِ فَقَالَ فِىْ حَدِيثِهِ: "بَيْنَا اَنَا اَمْشِى سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِى، فَاِذَا الَّذِى جَاءَنِىْ بِحِرَاءَ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِىٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِىْ زَمِّلُونِى، وَدَثِّرُونِىْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) اِلٰى (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) (المدثر: 5) قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ، وَهِىَ الْاَوْثَانُ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِىُّ: وَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ خَدِيجَةَ تُوُفِّيَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيتُ فِى الْجَنَّةِ بَيْتًا لِخَدِيجَةَ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ، وَهُوَ قَصَبُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ: وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ كَمَا بَلَغَنَا فَقَالَ: رَاَيْتُهُ فِى الْمَنَامِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ، وَقَدْ اَظُنُّ اَنْ لَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَ عَلَيْهِ الْبَيَاضَ قَالَ: ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاِسْلَامِ سِرًّا وَجَهْرًا، وَتَرْكِ الْاَوْثَانِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ وَغَيْرِهِ فَقَالَ: كَانَ اَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِهِ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ اَوْ سِتَّ عَشْرَةَ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ الْجَزَرِىُّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَلِىٌّ اَوَّلُ

مَنْ اَسْلَمَ. قَالَ: فَسَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ: مَا عَلِمْنَا اَحَدًا اَسْلَمَ قَبْلَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَحْدَاثِ الرِّجَالِ، وَضُعَفَاءِ النَّاسِ، حَتّٰى كَثُرَ مَنْ آمَنَ بِهِ، وَكُفَّارُ قُرَيْشٍ مُنْكِرِينَ لِمَا يَقُوْلُ يَقُوْلُوْنَ اِذَا مَرَّ عَلَيْهِمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ فَيُشِيرُوْنَ اِلَيْهِ: اِنَّ غُلَامَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا لَيُكَلَّمُ - زَعَمُوا - مِنَ السَّمَاءِ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَتَّبِعْهُ مِنْ اَشْرَافِ قَوْمِهِ غَيْرُ رَجُلَيْنِ - اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ - وَكَانَ عُمَرُ شَدِيدًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ دِينَكَ بِابْنِ الْخَطَّابِ، فَكَانَ اَوَّلُ اِسْلَامِ عُمَرَ - بَعْدَمَا اَسْلَمَ قَبْلَهُ نَاسٌ كَثِيْرٌ - اَنْ حُدِّثَ اَنَّ اُخْتَهُ اُمَّ جَمِيلٍ ابْنَةَ الْخَطَّابِ اَسْلَمَتْ، وَاِنَّ عِنْدَهَا كَتِفًا اكْتَتَبَتْهَا مِنَ الْقُرْآنِ، تَقْرَاُهُ سِرًّا وَحُدِّثَ اَنَّهَا لَا تَاْكُلُ مِنَ الْمَيْتَةِ الَّتِي يَاْكُلُ مِنْهَا عُمَرُ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: مَا الْكَتِفُ الَّذِى ذُكِرَ لِيْ عِنْدَكِ، تَقْرَئِينَ فِيهَا مَا يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ؟ يُرِيْدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: مَا عِنْدِى كَتِفٌ فَصَكَّهَا - اَوْ قَالَ فَضَرَبَهَا عُمَرُ، ثُمَّ قَامَ فَالْتَمَسَ الْكَتِفَ فِي الْبَيْتِ، حَتّٰى وَجَدَهَا فَقَالَ حِينَ وَجَدَهَا: اَمَا اِنِّي قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّكِ لَا تَاْكُلِينَ طَعَامِيَ الَّذِى آكُلُ مِنْهُ، ثُمَّ ضَرَبَهَا بِالْكَتِفِ فَشَجَّهَا شَجَّتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ بِالْكَتِفِ حَتّٰى دَعَا قَارِئًا، فَقَرَاَ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ لَا يَكْتُبُ فَلَمَّا قَرَاَتْ عَلَيْهِ تَحَرَّكَ قَلْبُهُ حِينَ سَمِعَ الْقُرْآنَ، وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِهِ الْاِسْلَامُ فَلَمَّا اَمْسَى انْطَلَقَ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَيَجْهَرُ بِالْقِرَائَةِ، فَسَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ (وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ) (العنكبوت: 48) حَتّٰى بَلَغَ (الظَّالِمُونَ) (العنكبوت: 49) وَسَمِعَهُ يَقْرَاُهَا (وَيَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا) (الرعد: 43) حَتّٰى بَلَغَ (عِلْمُ الْكِتَابِ) (الرعد 43) قَالَ: فَانْتَظَرَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِهِ فَاَسْرَعَ عُمَرُ الْمَشْيَ فِيْ اَثَرِهِ حِينَ رَآهُ فَقَالَ: انْظُرْنِيْ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ عُمَرُ: انْظُرْنِيْ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَانْتَظَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ عُمَرُ وَصَدَّقَهُ، فَلَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ: اَيْ خَالِيْ اَشْهَدُ اَنِّي اُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبِرْ بِذٰلِكَ قَوْمَكَ فَقَالَ الْوَلِيدُ: ابْنُ اُخْتِي تَثَبَّتْ فِيْ اَمْرِكَ، فَاَنْتَ عَلٰى حَالٍ تُعْرَفُ بِالنَّاسِ يُصْبِحُ الْمَرْءُ فِيهَا عَلٰى حَالٍ، وَيُمْسِى عَلٰى حَالٍ فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ قَدْ تَبَيَّنَ لِيَ الْاَمْرُ، فَاَخْبِرْ قَوْمَكَ بِاِسْلَامِي، فَقَالَ الْوَلِيدُ: لَا اَكُونُ اَوَّلَ مَنْ ذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْكَ، فَدَخَلَ عُمَرُ فَاسْتَالَنَالْيَا، فَلَمَّا عَلِمَ عُمَرُ اَنَّ الْوَلِيدَ لَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا مِنْ شَاْنِهِ، دَخَلَ عَلٰى جَمِيلِ بْنِ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيِّ، فَقَالَ: اَخْبِرْ اَنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: فَقَامَ جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ يَجُرُّ رِدَائَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ جَرًّا، حَتّٰى تَتَبَّعَ مَجَالِسَ قُرَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ تُرْجِعْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ شَيْئًا، وَكَانَ عُمَرُ سَيِّدَ قَوْمِهِ، فَهَابُوا

الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَآهُمْ لَا يُنْكِرُونَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مَشَى، حَتّٰى اَتَى مَجَالِسَهُمْ اَكْمَلَ مَا كَانَتْ فَدَخَلَ الْحِجْرَ فَاَسْنَدَ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَتَعْلَمُونَ اَنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَثَارُوا فَقَاتَلَهُ رِجَالٌ مِنْهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَضَرَبَهُمْ عَامَّةَ يَوْمِهِ حَتّٰى تَرَكُوهُ، وَاسْتَعْلَنَ بِاِسْلَامِهِ وَجَعَلَ يَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيَرُوحُ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتَرَكُوهُ، فَلَمْ يَتْرُكُوهُ بَعْدَ ثَوْرَتِهِمُ الْاُولٰى، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ اَسْلَمَ فَعَذَّبُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَفَرًا قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذَكَرَ هِلَالٌ آبَائَهُمُ الَّذِينَ مَاتُوا كُفَّارًا فَشَقُّوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَادَوْهُ فَلَمَّا اُسْرِيَ بِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى اَصْبَحَ النَّاسُ يُخْبِرُ اَنَّهُ قَدْ اُسْرِيَ بِهِ فَارْتَدَّ اُنَاسٌ مِمَّنْ كَانَ قَدْ صَدَّقَهُ وَآمَنَ بِهِ، وَفُتِنُوا وَكَذَّبُوهُ بِهِ، وَسَعَى رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكَ يَزْعُمُ اَنَّهُ قَدْ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَاِنِّي اَشْهَدُ اِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ فَقَالُوا: اَتُصَدِّقُهُ بِاَنَّهُ جَاءَ الشَّامَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَرَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: نَعَمْ اِنِّي اُصَدِّقُهُ بِاَبْعَدَ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ اَبُو بَكْرٍ بِالصِّدِّيقِ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ خَمْسِينَ، ثُمَّ نَقَصَتْ اِلٰى خَمْسٍ، ثُمَّ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ (مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ) (ق: 29) وَاِنَّ لَكَ بِالْخَمْسِ خَمْسِينَ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْتُ فِي الْحِجْرِ حِينَ كَذَّبَنِي قَوْمِي فَرُفِعَ لِي بَيْتُ الْمَقْدِسِ حَتّٰى جَعَلْتُ اَنْعَتُ لَهُمْ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حِينَ اُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسٰى قَالَ: فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّاْسِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوئَةَ قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَعَتَهُ فَقَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ قَالَ: وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ: وَاُتِيَ بِاِنَائَيْنِ فِي اَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ: خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

✱✱ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آغاز سچے خوابوں کے ذریعہ ہوا' آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے' وہ صبح کی مانند واضح طور پر (پورا ہو جاتا تھا) پھر آپ کے لیے تنہائی کو محبوب کر دیا گیا' آپ غارِ حراء آتے تھے اور وہاں تحنث کرتے تھے (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد متعدد راتوں تک عبادت کے لیے وہاں رہنا ہے۔ آپ اس کے لیے زادِ راہ ساتھ لے جاتے تھے' پھر واپس سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تھے وہ آپ کو مزید زادِ راہ دے دیا کرتی تھیں' پھر آپ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے تھے وہ اتنا ہی زادِ راہ اور دے دیتی تھیں' یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا' جب حق آپ کے پاس آ گیا' آپ اُس وقت غارِ حراء میں موجود تھے' اُس غار میں فرشتہ آپ کے پاس آیا' اُس نے آپ سے کہا: آپ تلاوت کیجئے! اُس

نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا کہ آپ تلاوت کیجئے! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے مجھے پکڑا اور مجھے بھینچ لیا' یہاں تک کہ مجھے اُس کی طرف سے شدت کا سامنا کرنا پڑا' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! تو اُس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑ کر بھینچا' یہاں تک کہ مجھے دشواری ہوئی تو اُس نے مجھے چھوڑ دیا' پھر اُس نے کہا: ''آپ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیے جس نے پیدا کیا ہے' یہ آیت یہاں تک ہے: ''جو وہ نہیں جانتا''۔

نبی اکرم ﷺ جب وہاں سے واپس آئے تو آپ پر کپکپی طاری تھی یہاں تک کہ آپ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے' تو آپ نے فرمایا: مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو! اُنہوں نے آپ کو اوڑھنے کے لیے دیا' یہاں تک کہ جب آپ کی کیفیت زائل ہوئی' تو آپ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پورا واقعہ سنایا اور فرمایا: مجھے اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہے! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوائی کا شکار نہیں کرے گا' کیونکہ آپ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں' سچ بولتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ پھر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل بن راشد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس گئیں' جو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا چچازاد تھا' یعنی اُن کے والد کے بھائی کا بیٹا تھا۔

وہ شخص زمانۂ جاہلیت میں عیسائیت اختیار کر چکا تھا اور وہ عربی زبان لکھ پڑھ سکتا تھا' اُس نے انجیل کا کچھ حصہ' جو اللہ کو منظور تھا' وہ عربی میں نوٹ کیا ہوا تھا' وہ ایک بوڑھا عمر رسیدہ شخص تھا' جو نابینا ہو چکا تھا' سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے چچازاد! آپ اپنے بھتیجے کی بات سنئے! تو ورقہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا' وہ بیان کیا' تو ورقہ نے کہا: یہ تو وہ ناموس (فرشتہ) ہے' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا' کاش! میں اُس وقت موجود ہوتا' جب آپ کی قوم نے آپ کو (مکہ سے) نکلنے پر مجبور کرنا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ لوگ مجھے باہر نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا: جی ہاں! جو آپ کے پاس آیا ہے' وہ جب بھی کسی کے پاس آتا ہے' تو اُسے اسی طرح اذیت دی جاتی ہے اور اُس کے ساتھ دشمنی کی جاتی ہے' اگر میں وہ دن پالیتا' تو آپ کی بھرپور مدد کرتا۔

اُس کے کچھ عرصہ بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ کو وحی کے آغاز میں جس پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا' اب اس کے انقطاع کے بعد آپ کی پریشانی زیادہ ہو گئی' یہاں تک کہ آپ دن میں کئی مرتبہ جاتے تھے' تاکہ پہاڑ کی چوٹی سے چھلانگ لگا دیں' جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آتے اور بولتے: اے حضرت محمد! اے اللہ کے رسول! آپ حق پر ہیں۔ اس سے آپ کو سکون ملتا تھا اور آپ کو قرار آ جاتا تھا' پھر آپ واپس آ جاتے تھے' جب وحی کے انقطاع کا سلسلہ طویل ہو گیا تو ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے پھر ایسا ہی کیا' جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آ گئے اور اس کی مانند کلمات کہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وحی کے انقطاع کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے سنا' آپ نے اپنی بات میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''ایک مرتبہ میں جا رہا تھا' میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنائی' میں نے سر اُٹھا کر دیکھا' تو جو فرشتہ میرے پاس غار حراء میں آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' اُسے دیکھ کر مجھ پر بڑا رعب طاری ہوا' پھر میں واپس آ گیا اور میں نے کہا: مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو! مجھے اوڑھنے کے لیے کمبل دو! تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے کمبل اوڑھنے والے!'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''رجز سے علیحدگی اختیار کرو''۔

راوی کہتے ہیں: یہ نماز کی فرضیت سے پہلے کی بات ہے اور ''رجز'' سے مراد بت ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے مجھے یہ بات بھی بتائی: جب سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت میں خدیجہ کا گھر دکھایا گیا' جو موتیوں سے بنا ہوا تھا' جس (گھر) میں کوئی شور اور کوئی تکلیف نہیں تھی اور وہ (گھر) کھوکھلے موتی کا بنا ہوا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اُسے خواب میں دیکھا' اُس کے جسم پر سفید کپڑے تھے' میرا یہ گمان ہے کہ اگر وہ جہنمی ہوتا' تو میں اُس پر سفید کپڑے نہ دیکھتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اسلام کی طرف پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ طور پر دعوت دینا شروع کر دی اور بتوں کو ترک کر دیا۔

حسن بصری اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے' جن کی عمر اُس وقت پندرہ یا شاید سولہ سال تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے کہا: ہمارے علم کے مطابق حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے بتایا کہ پھر جو اللہ کو منظور تھا اُتنے کمسن لوگوں اور کمزور لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا' یہاں تک کہ آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ کفارِ قریش آپ کا انکار کرتے تھے' جب بھی نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے اُن کی محافل کے پاس سے گزرتے تھے' تو وہ آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہتے تھے: بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے اس نوجوان کے ساتھ آسمان سے باتیں کی جاتی ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی قوم کے معززین میں سے صرف دو آدمیوں نے آپ کی پیروی کی تھی اور وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں' حضرت عمر پہلے نبی اکرم ﷺ اور اہلِ ایمان کے شدید مخالف تھے

"تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: "اے اللہ! ابن خطاب کے ذریعہ اپنے دین کی تائید کر"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا' تو اُس سے پہلے بہت سے لوگ اسلام قبول کر چکے تھے (واقعہ یوں ہے) کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ اُن کی بہن اُم جمیل بنت خطاب نے اسلام قبول کرلیا ہے اور اُن کے پاس (کسی جانور کا) کندھا ہے' جس پر اُنہوں نے قرآن نوٹ کیا ہوا ہے' جسے وہ پوشیدہ طور پر تلاوت کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بھی بتائی گئی کہ وہ اُس مردار کا گوشت نہیں کھاتی ہیں' جس کا گوشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھالیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: کندھے کی اُس ہڈی کا کیا معاملہ ہے؟ جس کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے پاس موجود ہے اور تم اُس کو دیکھ کر وہ چیز پڑھتے ہو' جو ابن ابوکبشہ کہتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد نبی اکرم ﷺ تھے۔ اُس خاتون نے جواب دیا: میرے پاس تو کوئی کندھے کی ہڈی نہیں ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے طمانچہ رسید کیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کی پٹائی کی' پھر وہ کھڑے ہوئے اور گھر میں وہ ہڈی تلاش کرنے لگے یہاں تک کہ وہ اُنہیں مل گئی' جب وہ اُنہیں مل گئی تو وہ بولے: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم وہ کھانا بھی نہیں کھاتی ہو' جو میں کھالیتا ہوں' پھر اُنہوں نے وہ ہڈی اُس خاتون کو ماری اور اُنہیں دو جگہ سے زخمی کر دیا۔

پھر وہ اُس ہڈی کو لے کر نکلے' تاکہ کسی پڑھنے والے کو بلوائیں' جو اُن کے سامنے پڑھ کر سنائے کہ اس میں کیا لکھا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود نہیں پڑھ سکتے تھے۔ جب اُس پڑھنے والے نے اُنہیں پڑھ کر سنایا' اور اُنہوں نے قرآن کو سنا' تو اُن کے دل میں حرکت پیدا ہوئی اور اُن کے دل میں اسلام کے بارے میں محبت پیدا ہوئی' وہ شام کے وقت گئے تو نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

"اور تم اس سے پہلے اُن کے سامنے نہ تو کتاب کی تلاوت کرتے تھے اور نہ ہی اپنے ہاتھ کے ذریعہ لکیریں کھینچتے تھے"۔ یہ آیت یہاں تک ہے: "ظلم کرنے والے"۔

اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی تلاوت کرتے ہوئے سنا:

"اور وہ لوگ جو کافر ہیں' وہ یہ کہتے ہیں کہ تم رسول نہیں ہو' یہ آیت یہاں تک ہے: "کتاب کا علم"۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھ کر سلام پھیرا اور اپنے گھر کی طرف جانے لگے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیزی سے چلتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آئے' جب نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں دیکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت محمد! مجھے موقع دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت محمد! اے اللہ کے رسول! آپ مجھے موقع دیجئے! راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ اُن کے لیے ٹھہر گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان لے آئے اور اُنہوں نے آپ کی تصدیق کی۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا تو وہ نکلے اور ولید بن مغیرہ کے پاس پہنچے' اُنہوں نے کہا: اے میرے ماموں! میں

اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لے آیا ہوں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' آپ اپنی قوم کو اس بارے میں بتا دیجئے ۔ تو ولید بن مغیرہ نے کہا: اے میرے بھانجے! تم اپنے معاملہ پر ثابت قدم رہنا' تم ایک ایسی حالت پر ہو کہ جس کے بارے میں لوگوں کے بارے میں یہ پتا چلتا ہے کہ وہ صبح کے وقت ایک حالت میں ہوتے ہیں اور شام کے وقت کسی اور حالت میں ہوتے ہیں ۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! معاملہ میرے سامنے واضح ہو گیا ہے' آپ اپنی قوم کو میرے اسلام کے بارے میں بتا دیجئے ۔ تو ولید نے کہا: میں تمہارے حوالے سے یہ چیز ذکر کرنے والا پہلا فرد نہیں بنوں گا ۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر چلے گئے' وہ انتظار کرتے رہے لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چلا کہ ولید بن مغیرہ نے اُن کے حوالے سے کوئی چیز ذکر نہیں کی ہے' تو وہ جمیل بن معمر جمحی کے پاس آئے اور بولے: تم یہ بات جان لو کہ میں نے یہ گواہی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں ۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو جمیل بن معمر اپنی چادر کو گھسیٹ کر تیزی سے اُٹھا اور قریش کی محافل میں جا کر یہ کہنے لگا: عمر بے دین ہو گیا ہے! قریش نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ کے سردار تھے' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنے سے خوفزدہ ہو گئے' جب اُن لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ ان کے حوالے سے کوئی اعتراض نہیں کر رہے تو وہ چلتے ہوئے اُن کی محافل کے پاس آئے' جب اُن کی محافل مکمل ہو چکی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ حطیم میں داخل ہوئے' اُنہوں نے اپنی پشت خانۂ کعبہ کے ساتھ لگائی اور بولے: اے قریش کے افراد! تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں ۔

تو اُن لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا اور اُن کی شدید پٹائی کی' اُس دن کا زیادہ حصہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پٹائی کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا' وہ صبح شام اُن کے پاس جاتے تھے اور اس بات کی گواہی دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں ۔ تو اُن لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا' اُنہوں نے صرف پہلی مرتبہ اُن کی پٹائی کی تھی اُس کے بعد اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا' حالانکہ کفارِ قریش کو ہر اسلام قبول کرنے والے شخص کے حوالے سے بڑی شدید تکلیف ہوتی تھی اور اُنہوں نے مسلمانوں میں سے کئی افراد کو شدید ایذائیں بھی پہنچائی تھیں ۔

زہری بیان کرتے ہیں: ہلال نے اُن کے آباء کا ذکر کیا ہے جو کافر ہونے کے طور پر مر گئے تھے' اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو تکلیف کا شکار کیا تھا اور آپ کے خلاف دشمنی کی تھی' جب نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ لے جایا گیا اور اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ بتایا کہ گزشتہ رات آپ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے' تو آپ کی تصدیق کرنے والوں اور آپ پر ایمان لانے والوں میں سے کچھ لوگ مرتد ہو گئے' اُنہیں آزمائش کا شکار کر دیا گیا' اُنہوں نے آپ کی اس بات کو جھٹلا دیا' مشرکین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دوڑتا ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: آپ کے آقا تو یہ کہتے ہیں کہ اُنہیں بیت المقدس تک سیر

کروائی گئی اور پھر وہ رات ہی رات میں واپس بھی آ گئے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر اُنہوں نے یہ بات کہی ہے تو سچ کہی ہوگی۔ لوگوں نے کہا: کیا آپ اُن کی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ وہ ایک ہی رات شام چلے بھی گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! میں تو اس سے دور کی بات میں بھی اُنہیں سچا قرار دیتا ہوں' میں آسمان کی خبریں صبح وشام اُن کے پاس آنے کے بارے میں اُن کی تصدیق کرتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) تو اسی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام "صدیق" رکھا گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر معراج کی رات نمازیں فرض ہوئیں' تو پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں' پھر وہ کم ہوتی ہوئی پانچ ہو گئیں' پھر یہ پکار کر کہا گیا:

"اے محمد! ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا' تمہیں پانچ کے بدلے میں' پچاس کا ثواب ملے گا"۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب میری قوم نے مجھے جھوٹا قرار دیا' تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا' بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا گیا یہاں تک کہ میں نے اُس کی صفات اُن لوگوں کے سامنے بیان کرنا شروع کیں"۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا: وہ ایک شخص تھے' جن کے سر کے بال گھنگھریالے تھے' یوں لگتا تھا جیسے وہ شنوءہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: "میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا: "وہ سرخ رنگت کے مالک شخص تھے اور یوں لگتا تھا جیسے ابھی بھٹی (حمام) سے نکل کر باہر آئے ہیں' میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا' اُن کی اولاد میں' میں اُن سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے پاس دو برتن لائے گئے' اُن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی (لانے والے فرشتہ) نے کہا: آپ ان میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں' تو میں نے دودھ کو اختیار کر لیا' میں نے اُسے پی لیا تو مجھ سے کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف راہنمائی کی گئی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ فطرت تک پہنچ گئے' اگر آپ شراب کو اختیار کر لیتے' تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی"۔

غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَةِ

باب: غزوہ حدیبیہ کا بیان

9720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ: قَالَ: اَخْبَرَنِی عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، - صَدَّقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ - قَالَا: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهُ، وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ، وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ يُخْبِرُهُ عَنْ قُرَيْشٍ، وَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِغَدِيرِ الْاَشْطَاطِ قَرِيبًا مِنْ عُسْفَانَ اَتَاهُ عَيْنُهُ الْخُزَاعِيُّ فَقَالَ: اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ قَدْ جَمَعُوا لَكَ الْاَحَابِيشَ وَجَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشِيرُوا عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ نَمِيلَ اِلٰى ذَرَارِيِّ، هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اَعَانُوهُمْ فَنُصِيبَهُمْ فَاِنْ قَعَدُوا قَعَدُوا مَوْتُورِينَ مَحْرُوبِينَ، وَاِنْ يَجِيئُوا تَكُنْ عُنُقًا قَطَعَهَا اللّٰهُ، اَمْ تَرَوْنَ اَنْ نَؤُمَّ الْبَيْتَ فَمَنْ صَدَّنَا قَاتَلْنَاهُ فَقَالُوا: رَسُولُ اللّٰهِ اَعْلَمُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّمَا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَلَمْ نَجِءْ لِقِتَالِ اَحَدٍ، وَلٰكِنْ مَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَاتَلْنَاهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرُوحُوا اِذًا، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ كَانَ اَكْثَرَ مَشُورَةً لِاَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ: فَرَاحُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ اِذَا هُوَ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ فَاِذَا هُوَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ فَقَالُوا: خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ، خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنَّهَا حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْاَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ، اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ بِهِ قَالَ: فَعَدَلَ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ اِنَّمَا يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يَلْبَثْهُ النَّاسُ اَنْ نَزَحُوهُ، فَشُكِيَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ: اِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ، عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نَجِءْ لِقِتَالِ اَحَدٍ، وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ،

وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ، وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ لَهُمْ مُدَّةً، وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرَ فَاِنْ شَاءُوا اَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَاِنْ لَا فَقَدْ جَمُّوا، وَاِنْ اَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِي هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهُ فَقَالَ بُدَيْلٌ: سَاُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا فَقَالَ: اِنَّا جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا. فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا، فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ: لَا حَاجَةَ لَنَا اَنْ تُحَدِّثَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذُو الرَّاْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ (قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ) كَذَا وَكَذَا، فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ فَقَالَ: اَيْ قَوْمِي اَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ؟ قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: اَوَ لَسْتُ بِالْوَالِدِ؟ قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِاَهْلِي وَوَلَدِي، وَمَنْ اَطَاعَنِي؟ قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: فَاِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خَصْلَةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا، وَدَعُونِي آتِهِ فَقَالُوْا: فَاْتِهِ، فَاَتَاهُ قَالَ: فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ، فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ: اَيْ مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ قَوْمَكَ، هَلْ سَمِعْتَ بِاَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَصْلَهُ قَبْلَكَ؟ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى فَاِنِّي لَاَرٰى وُجُوهًا، وَاَرٰى اَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا اَنْ يَفِرُّوا عَنْكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهُ: امْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ، اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ؟ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: اَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ لَكَ عِنْدِي لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ. قَالَ: وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ اَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ، وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ يَدَهُ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهُ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ: اَيْ غُدَرُ اَوَ لَسْتُ اَسْعٰى فِي غَدْرَتِكَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ، وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ، وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ صَحَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِي يَدِ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا اَمْرَهُ، وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ، وَاِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ قَالَ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ اَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا، وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا اَمْرَهُ، وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ، وَاِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ

رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ كِنَانَةَ دَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبَعَثُوهَا لَهُ، وَاسْتَقْبَلَهُ الْقَوْمُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ اَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ قَالَ: فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ، فَمَا اَرَى اَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ: دَعُونِي آتِهِ قَالُوا ائْتِهِ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مِكْرَزٌ، وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ جَائَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ قَدْ سُهِّلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ سُهَيْلٌ: اَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا هُوَ؟ وَلَكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: وَاللّٰهِ لَا يَكْتُبُهَا اِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلَكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ، وَاِنْ كَذَّبْتُمُونِي، اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ: لَا يَسْاَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرْمَةَ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَطُوفَ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَا تَتَحَدَّثِ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضَغْطَةً، وَلَكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَكَتَبَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى اَنَّهُ لَا يَاْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهُ اِلَيْنَا، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا؟ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ اَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ مَنْ اُقَاضِيكَ عَلَيْهِ اَنْ تَرُدَّهُ اِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ: فَوَاللّٰهِ اِذًا لَمْ اُصَالِحْكَ عَلٰى شَيْءٍ اَبَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَجِزْهُ لِي فَقَالَ: مَا اَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ قَالَ: بَلٰى فَافْعَلْ قَالَ: مَا اَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرَزٌ: بَلٰى قَدْ اَجَزْنَاهُ لَكَ، فَقَالَ اَبُو جَنْدَلٍ: اَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا؟ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ، وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَاللّٰهِ مَا شَكَكْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ؟ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلٰى قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطَى الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا؟ فَقَالَ: اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَسْتُ اَعْصِيهِ، وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ: اَوَ لَسْتَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ

فَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلٰى، فَاَخْبَرْتُكَ اَنَّكَ تَاْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ: فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ: فَقُلْتُ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلٰى قُلْتُ: اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلٰى قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطَى الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا اِذًا؟ قَالَ: اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ حَتّٰى تَمُوتَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَعَلَى الْحَقِّ قُلْتُ: اَوَ لَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: فَاَخْبَرَكَ اَنَّهُ سَيَاْتِيهِ الْعَامَ، قُلْتُ: لَا، قَالَ فَاِنَّكَ آتِيهِ، وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُمَرُ: فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ اَعْمَالًا . قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ، حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ، قَامَ فَدَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ ذٰلِكَ اخْرُجْ، ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُو حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ، فَقَامَ، فَخَرَجَ، فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ، نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا، حَتّٰى كَادَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا غَمًّا . ثُمَّ جَائَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا جَائَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ) (الممتحنة: 10) حَتّٰى بَلَغَ (بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ) (الممتحنة: 10) فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ، فَتَزَوَّجَ اَحَدُهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ . ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَجَائَهُ اَبُو بَصِيرٍ، رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَاَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا: الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا بِهِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَنَزَلُوا يَاْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ اَبُو بَصِيرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ: اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ اَبُو بَصِيرٍ: اَرِنِي اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ بِهِ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ: لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي، وَاِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ اَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ اَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي اِلَيْهِمْ، ثُمَّ اَنْجَانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ اُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ اَحَدٌ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهُ سَيَرُدُّهُ اِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ: وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ اَبُو جَنْدَلِ بْنِ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِي بَصِيرٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ، وَاَخَذُوا اَمْوَالَهُمْ، فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ اِلَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (هُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ) (الفتح: 24) حَتّٰى بَلَغَ (حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ) (الفتح: 26) وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ، وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ،

وَحَالُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ "

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی تصدیق کی ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں:

صلح حدیبیہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا' اُس کا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا' آپ نے اپنے آگے خزاعہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک جاسوس کو بھجوا دیا' تا کہ وہ آپ کو قریش کے بارے میں اطلاع دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ''عسفان'' کے قریب ''اشطاط'' کے کنویں کے پاس پہنچے تو آپ کا خزاعہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا جاسوس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ اُنہوں نے آپ کے خلاف لوگوں کو اکٹھا کر لیا ہوا ہے' وہ آپ کے ساتھ لڑائی کریں گے اور آپ کو بیت اللہ تک نہیں جانے دیں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ مجھے مشورہ دو! تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا ہم ان لوگوں کے بال بچوں کی طرف چلے جائیں؟ جنہوں نے ان کی مدد کرنی تھی اور ہم اُن پر حملہ کر دیں' پھر اگر وہ بیٹھیں گے' تو ایسی حالت میں بیٹھیں گے کہ وہ برباد ہو چکے ہوں گے اور پھر جب وہ آئیں گے' تو اُن کی حالت ایسی گردن کی طرح ہوگی' جسے اللہ تعالیٰ نے کاٹ دیا ہے' یا پھر تمہاری یہ رائے ہے کہ ہم بیت اللہ کا قصد کریں' جو ہمیں روکنے کی کوشش کرے گا' ہم اُس کے ساتھ لڑ لیں گے۔ تو لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! ویسے اے اللہ کے نبی! ہم تو عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں' ہم کسی سے لڑنے کے لیے تو نہیں آئے' البتہ جو شخص ہمیں بیت اللہ تک پہنچنے میں رکاوٹ بنے گا' ہم اُس کے ساتھ لڑائی کریں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ' اپنے اصحاب سے مشورہ کرتا ہو۔

زہری نے مسور بن مخرمہ اور مروان کی نقل کردہ روایت میں یہ بات نقل کی ہے: وہ لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ راستہ میں کسی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالد بن ولید ''غمیم'' کے مقام پر موجود ہے' وہ قریش کے گھڑ سواروں کے ساتھ ہے' جو لشکر کے ہراول دستہ کے طور پر ہیں' تو تم لوگ دائیں طرف کے راستہ کو اختیار کر لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ کی قسم! خالد کو اُن لوگوں کے بارے میں پتا ہی نہیں چل سکا' وہاں صرف لشکر کا سیاہ غبار تھا' وہ وہاں سے ایڑ لگاتے ہوئے قریش کو ڈرانے کے لیے روانہ ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ جب اُس گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں سے نیچے کی طرف اُترنا تھا' تو وہاں آپ کی سواری بیٹھ گئی' لوگوں نے کہا: اُٹھو! اُٹھو! کچھ لوگوں نے کہا کہ شاید قصواء (نام کی یہ اونٹنی) اڑیل ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: قصواء اڑیل نہیں ہوئی' یہ اُس کی عادت نہیں ہے' لیکن اسے اُس ذات نے روک دیا ہے' جس نے ہاتھیوں کو روک دیا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! وہ مجھ سے جس بھی ایسی شرط کا مطالبہ کریں گے' جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کا احترام کریں گے' تو میں وہ شرط پوری کروں گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس اونٹنی کو جھڑکا تو وہ کھڑی ہوگئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے راستہ سے ہٹ کر حدیبیہ کے دور دراز کی جگہ پر آ کر ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ کیا جس کا پانی تھوڑا تھا۔ لوگ اس پانی کو تھوڑا تھوڑا کر کے حاصل کرتے۔ اور لوگ مشکل سے اس کا پانی نکال پاتے تھے۔ اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی گئی تو آپ نے اپنی ترکش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اس تیر کو اس پانی میں ڈال دیں۔ لوگوں نے جیسے ہی یہ کام کیا تو اللہ کی قسم! لوگوں کے وہاں سے واپس جانے تک اس میں مسلسل تیز پانی نکلتا رہا۔ ابھی آپ وہیں موجود تھے بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ قبیلے کے کچھ افراد کے ہمراہ وہاں آیا' اہل تہامہ میں سے یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے حقیقی خیر خواہ تھے' اُس نے کہا: میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ اُنہوں نے حدیبیہ کے اُن پانیوں کے پاس پڑاؤ کیا ہے جو پانی رُکتے نہیں ہیں' اُن کے ساتھ ڈھیر ساری اونٹنیاں ہیں اور وہ آپ کے ساتھ لڑیں گے اور آپ کو بیت اللہ تک نہیں جانے دیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں' ہم عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں' قریش کو جنگوں نے کمزور کر دیا ہے اور اُن کی طاقت ختم ہوگئی ہے' اگر وہ چاہیں تو میں اُن کے ساتھ کسی مخصوص مدت تک کے لیے صلح کا معاہدہ کرنے کے لیے تیار ہوں' پھر وہ میرے اور لوگوں کے درمیان راستہ چھوڑ دیں' پھر اگر مناسب لگے اور وہ چاہیں تو وہ اُس چیز میں داخل ہو جائیں' جس میں لوگ داخل ہوئے تھے' ورنہ وہ لوگ آرام سے رہیں اور اگر وہ یہ بات نہیں مانتے' تو اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں اپنے اس معاملہ کے حوالے سے (یعنی اپنے دین کے حوالے سے) اُن کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا' جب تک میری جان نہیں نکل جاتی' یا اللہ تعالیٰ اپنے دین کو نافذ نہیں کر دیتا۔ اس پر بدیل نے کہا: آپ نے جو کہا ہے' میں اُن لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔

پھر وہ گیا اور قریش کے پاس آیا اور بولا: میں ان صاحب کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں' میں نے اُنہیں ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے' اگر تم چاہو تو میں وہ بات تمہارے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ تو کچھ بے وقوف لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ اُن کے حوالے سے ہمیں کوئی بات بتائیں! لیکن اُن میں سے سمجھ دار لوگوں نے کہا: آپ بیان کیجئے جو آپ نے اُنہیں کہتے ہوئے سنا ہے۔ تو اُس نے بتایا: میں نے اُنہیں یہ یہ باتیں کہتے ہوئے سنا ہے' اُس نے اُن لوگوں کو وہ باتیں بتائیں' جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھیں۔

اس پر عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا اور بولا: اے میری قوم کے لوگو! کیا میں تمہارے لیے باپ کی جگہ نہیں ہوں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اُس نے کہا: کیا تم لوگ میرے لیے بچوں کی جگہ نہیں ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا تم لوگ مجھ پر کوئی الزام عائد کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اُس نے کہا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری

مدد کے لیے بلایا تھا اور جب اُنہوں نے میری بات نہیں مانی تھی‘ تو میں اپنے بال بچوں کو لے کر اور اپنے فرمانبردار لوگوں کو لے کر تمہارے پاس آیا تھا۔ اُن لوگوں نے کہا: جی ہاں! اُس نے کہا: اِن صاحب نے تمہارے سامنے ایک مناسب سی پیش کش کی ہے‘ تم اسے قبول کرلو اور مجھے موقع دو کہ میں اُن کے پاس جاتا ہوں۔ اُن لوگوں نے کہا: آپ اُن کے پاس جائیں! وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا‘ نبی اکرم ﷺ نے اُسے بھی تقریباً وہی بات ارشاد فرمائی‘ جو آپ نے بدیل کو فرمائی تھی‘ اس موقع پر عروہ نے کہا: اے حضرت محمد! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ اپنی قوم کو سرے سے ختم کر دیں؟ کیا آپ نے اپنے سے پہلے کسی عرب کے بارے میں یہ بات سنی ہے کہ اُس نے اپنی قوم کو سرے سے ختم کر دیا ہو؟ دوسرے پہلو کا جائزہ لیں تو مجھے (آپ کے ساتھ) ایسے چہرے نظر آ رہے ہیں‘ جو رنگ برنگے (مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے) لوگ ہیں‘ مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں‘ وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے‘ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لات کی شرمگاہ کو چوس لو! کیا ہم نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور آپ کو چھوڑ دیں گے؟ اُس نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا: ابوبکر! اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا‘ جس کا میں تمہیں بدلہ نہیں دے سکا تھا‘ تو میں تمہیں اس بات کا جواب دیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا‘ وہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات چیت کرتا تھا‘ تو آپ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا تھا‘ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے‘ اُن کے پاس تلوار موجود تھی‘ اُنہوں نے سر پر لوہے کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ عروہ نے جب اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کی داڑھی کی طرف بڑھایا‘ تو اُنہوں نے عروہ کے ہاتھ پر اپنی تلوار کا کونا مارا‘ اور کہا: تم نبی اکرم ﷺ کی داڑھی سے اپنے ہاتھ کو پیچھے رکھو۔ عروہ نے سر اُٹھا کر دیکھا اور دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: مغیرہ بن شعبہ! اُس نے کہا: او نالائق! کیا میں نے تمہاری نالائقی کی وجہ سے تاوان نہیں بھرا تھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھے‘ اُنہوں نے اُن لوگوں کو قتل کر کے اُن کا مال لوٹ لیا‘ پھر وہ آئے اور اُنہوں نے اسلام قبول کر لیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کو تو میں قبول کر لیتا ہوں‘ البتہ مال کا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد عروہ نے باریک بینی سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا جائزہ لینا شروع کیا‘ وہ بیان کرتا ہے: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ جب بھی تھوک پھینکتے‘ تو وہ اُن میں سے کسی شخص کے ہاتھ پر گرتا تھا اور وہ اُسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا تھا اور جب نبی اکرم ﷺ اُنہیں کوئی حکم دیتے تھے‘ تو وہ تیزی سے آپ کے حکم کی پیروی کے لیے لپکتے تھے‘ جب نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا‘ تو وہ لوگ آپ کے وضو کے گرے ہوئے پانی کے لیے آپس میں جھگڑ رہے تھے‘ جب نبی اکرم ﷺ کوئی بات چیت کرتے تھے‘ تو وہ لوگ آپ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے تھے اور آپ کی تعظیم کی خاطر نگاہ اُٹھا کر آپ کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا تو بولا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی قسم! میں بہت سے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں‘ میں قیصر کے پاس بھی گیا ہوں‘ کسریٰ کے پاس بھی گیا ہوں‘ نجاشی کے پاس بھی گیا

ہوں، اللہ کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا، جس کے ساتھی اُس کی اُتنی تعظیم کرتے ہوں، جتنے محمد کے ساتھی محمد کی تعظیم کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر وہ کوئی تھوک پھینکتے ہیں، تو وہ کسی شخص کی ہتھیلی پر گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے، جب وہ اُنہیں کوئی حکم دیتے ہیں، تو وہ تیزی سے اُن کے حکم کی طرف لپکتے ہیں، جب وہ وضو کرتے ہیں، تو وہ اُن کے وضو کے پانی کے لیے آپس میں جھگڑا کرنے لگتے ہیں، جب وہ بات کرتے ہیں، تو وہ لوگ اپنی آوازیں اُن کی موجودگی میں پست رکھتے ہیں اور اُن کی تعظیم کے پیش نظر اپنی نگاہیں اُن کی طرف نہیں اُٹھاتے ہیں، اُنہوں نے تمہارے سامنے ایک مناسب پیش کش کی ہے، تم اُسے قبول کرلو۔

اس پر کنانہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: تم لوگ مجھے موقع دو! میں اُن کے پاس جاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ اُن کے پاس چلے جائیں! جب وہ نبی اکرم ﷺ اور اُن کے اصحاب کے سامنے آیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو فلاں شخص ہے، یہ ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہے، جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں، تم لوگ قربانی کے جانور کھڑے کردو۔ لوگوں نے قربانی کے جانور کھڑے کردیئے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے اُس کا استقبال کیا، جب اُس نے یہ بات دیکھی تو بولا: سبحان اللہ! ان لوگوں کو بیت اللہ تک جانے سے نہیں روکنا چاہیے۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا، تو اُس نے کہا: میں نے قربانی کے جانور دیکھے ہیں، جن کے گلے میں ہار ڈالے گئے ہیں اور اُن کے گلے پر نشان لگا دیئے گئے ہیں، میرے خیال میں انہیں بیت اللہ تک جانے سے نہیں روکنا چاہیے۔

اس پر اُن میں سے ایک فرد جس کا نام مکرز بن حفص تھا، اُس نے کہا: تم لوگ مجھے موقع دو! میں اُن کے پاس جاتا ہوں۔ اُن لوگوں نے کہا: تم چلے جاؤ! جب وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مکرز ہے، یہ ایک بُرا شخص ہے۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا، جب وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا، تو اسی دوران سہیل بن عمرو آپ ﷺ کے پاس آ گیا۔

یہاں عکرمہ نے یہ روایت نقل کی ہے: جب سہیل (بات چیت کرنے کے لیے) آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تمہارا معاملہ تمہارے لیے آسان ہو جائے گا۔

زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب سہیل بن عمرو آیا، تو اُس نے کہا: آپ آگے آئیں اور ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ تحریر کرلیں! نبی اکرم ﷺ نے لکھنے والے شخص کو بلوایا اور فرمایا: تم لکھو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! تو سہیل نے کہا: جہاں تک لفظ رحمٰن کا تعلق ہے، تو اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ اس سے کیا مراد ہے؟ البتہ آپ لوگ باسمك اللّٰھم لکھیں، جس طرح آپ لوگ پہلے لکھا کرتے تھے۔ تو مسلمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھے گا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم باسمك اللّٰھم لکھ دو، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی: (کہ تم یہ لکھو:) یہ وہ معاہدہ ہے، جو اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کر رہے ہیں، تو سہیل نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہمیں یہ پتا ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، تو ہم آپ کو بیت اللہ تک جانے سے نہ روکتے اور آپ کے ساتھ لڑائی نہ کرتے، آپ یہ لکھیں: محمد بن عبداللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں، خواہ تم لوگ میری تکذیب بھی کرو۔ (بہرحال) تم لکھو: محمد بن عبداللہ!

زہری بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان تھا کہ آپ نے پہلے یہ ارشاد فرما دیا تھا: ''وہ مجھ سے جو بھی ایسا مطالبہ کریں گے، جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کی تعظیم کریں گے تو میں اُن کا مطالبہ پورا کروں گا''۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس شرط پر ہے کہ تم ہمیں بیت اللہ تک جانے کا موقع دو گے، تاکہ ہم اُس کا طواف کریں، تو سہیل نے کہا: اس صورت میں تو عرب یہ کہیں گے کہ ہم دباؤ میں آ گئے ہیں، آپ لوگ اگلے سال آ ئیے گا، تو یہ معاہدہ تحریر کر لیا گیا، سہیل نے کہا کہ اس میں یہ بھی تحریر کریں کہ ہم میں سے جو بھی شخص آپ کے پاس آئے گا، خواہ وہ آپ کے دین پر عمل پیرا ہو، آپ اُسے ہمیں واپس کر دیں گے۔ مسلمانوں نے کہا: سبحان اللہ! جو شخص مسلمان ہونے کے طور پر آئے گا اُسے مشرکین کی طرف کیسے واپس کیا جا سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران سہیل بن عمرو کا بیٹا ابوجندل آ گیا، وہ اپنی بیڑیاں ساتھ لے کر آیا تھا، وہ مکہ کے زیریں علاقہ سے باہر نکلا تھا، یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے سامنے آ کر گر پڑا، تو سہیل نے کہا: اے محمد! میں آپ کے ساتھ جو معاہدہ کر رہا ہوں، یہ اُس کا پہلا وعدہ ہے کہ آپ اسے مجھے واپس کر دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی تحریر مکمل نہیں ہوئی، اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اب کسی بھی صورت میں آپ کے ساتھ مصالحت نہیں کروں گا (جب تک آپ اسے واپس نہیں کریں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میری خاطر اسے چھوڑ دو! اُس نے کہا: میں آپ کی خاطر اسے نہیں چھوڑوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم ایسا کر لو اُس نے کہا: میں ایسا نہیں کروں گا۔ مکرز نے کہا: جی ہاں! ہم اسے آپ کے لیے چھوڑ دیں گے۔ ابوجندل نے کہا: اے مسلمانوں کے گروہ! کیا مجھے مشرکین کی طرف لوٹا دیا جائے گا جبکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں، کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ میری کیا صورتِ حال ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی خاطر اُنہیں شدید ترین تکلیفیں پہنچائی گئی تھیں۔

(اس واقعہ کے بارے میں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا تھا، اللہ کی قسم! اُس دن کے علاوہ اور مجھے کبھی اعتراض نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کمزوری کیوں دکھائیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں! میں اُس کی نافرمانی نہیں کر رہا وہ میری مدد کرے گا۔ میں نے کہا: کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں کہا تھا کہ ہم بیت اللہ تک جائیں گے اور اُس کا طواف کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم اِسی سال جاؤ گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم وہاں جاؤ گے اور اُس کا طواف بھی کرو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کمزوری کیوں دکھائیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے شخص! وہ اللہ کے رسول ہیں! وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کریں گے اور اُن کا پروردگار اُن کا مددگار ہے، تم مرتے دَم تک اُن کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا، اللہ کی قسم! وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا: کیا اُنہوں نے ہمیں یہ نہیں کہا تھا کہ ہم عنقریب بیت اللہ تک جائیں گے

اور اُس کا طواف کریں گے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اُنہوں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ تم اِسی سال ہی جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تم وہاں جاؤ گے بھی اور اُس کا طواف بھی کرو گے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اپنی اس (غلطی کا کفارہ ادا کرنے کے لیے) میں نے بہت سے اعمال کیے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب تحریر مکمل ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ اُٹھو! قربانی کرو اور سر مونڈ لو۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! تو اُن میں سے کوئی بھی شخص کھڑا نہیں ہوا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی' جب اُن میں سے کوئی بھی شخص کھڑا نہیں ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور اُن کے سامنے لوگوں کے طرزِ عمل کا ذکر کیا تو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ یہ کرنا چاہتے ہیں؟ آپ باہر جائیں' کسی کے ساتھ کوئی بات نہ کریں' اپنی قربانی کے جانور کو قربان کریں' سر مونڈنے والے شخص کو بلوا کر اپنا سر منڈوا لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' آپ باہر تشریف لے گئے اور کسی کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی یہاں تک کہ آپ نے یہ سب کام کیے' آپ نے اپنے قربانی کے جانور کو قربان کیا' سر مونڈنے والے کو بلوا کر سر منڈوایا' جب لوگوں نے یہ بات دیکھی تو وہ اُٹھے اور اُنہوں نے بھی قربانی شروع کی' اُنہوں نے ایک دوسرے کے سر مونڈنا شروع کیے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کرنے لگے' پھر کچھ مؤمن خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! جب مؤمن خواتین ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس دن اپنی دو بیویوں کو طلاق دے دی جو زمانۂ شرک میں اُن کی بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک کے ساتھ معاویہ بن ابوسفیان نے شادی کی اور دوسری کے ساتھ سفیان بن اُمیہ نے شادی کی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو ابوبصیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک مسلمان شخص تھے' قریش نے اُن کے مطالبہ کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا' قریش کا یہ کہنا تھا کہ اب آپ اُس معاہدہ کو پورا کریں' جو آپ نے ہمارے ساتھ کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن صاحب کو اُن دونوں افراد کے حوالے کر دیا' وہ دونوں وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ اُنہیں ساتھ لے کر ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اُتر کر وہ اپنی کھجوریں کھانے لگے' حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے اُن میں سے ایک شخص سے کہا: اے فلاں! اللہ کی قسم! میں تمہاری تلوار کو دیکھ رہا ہوں' یہ بہت عمدہ ہے' تو اُس نے کہا: جی ہاں! یہ بہت عمدہ ہے اور میں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور بار' بار کیا ہے' تو حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے دکھانا' میں ذرا اس کا جائزہ لوں۔ اُس نے وہ تلوار اُنہیں دی' تو اُنہوں نے اُس تلوار کو اُسے مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا' دوسرا شخص بھاگا اور مدینہ منورہ آ گیا' جب وہ مسجد میں داخل ہوا' تو اُس کی سانس پھولی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُسے دیکھا تو فرمایا: یہ شخص گھبرایا ہوا لگتا ہے' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میرے ساتھی کو قتل کر دیا گیا ہے اور میں بھی مارا جاؤں گا۔ پھر حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے' اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذمہ کو پورا کروا دیا اور مجھے آپ نے ان لوگوں کی طرف لوٹا دیا' پھر اللہ تعالیٰ

نے مجھے ان سے نجات عطا کر دی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں کا ستیاناس ہو! یہ جنگ کی آگ بھڑکائے گا' کاش کوئی اسے سمجھاتا۔ جب انہوں نے یہ بات سنی تو انہیں اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ انہیں اُن لوگوں کی طرف لوٹا دیں گے تو وہ وہاں سے نکلے یہاں تک کہ سمندر کے کنارے آ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن میں سے ابوجندل بن سہیل بھی وہاں سے نکلے اور ابوبصیر سے جا ملے یہاں تک کہ اس طرح کے لوگوں کا ایک گروہ وہاں اکٹھا ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ لوگ جب بھی قریش کے کسی قافلہ کے بارے میں سنتے تھے' جو شام کی طرف جانے والا ہوتا تھا تو اُس پر حملہ کر کے اُن لوگوں کو مار دیتے تھے اور اُن کے اموال لوٹ لیتے تھے' تو قریش نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا اور آپ کو اللہ تعالیٰ اور رشتہ داری کے حقوق کا واسطہ دیا کہ آپ اُن لوگوں کو پیغام بھیج کر (انہیں ایسا کرنے سے روکیں) اب اُن میں سے جو شخص بھی آئے گا تو وہ امان والا ہو گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کی طرف پیغام بھیجا' اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل کی:

''وہی وہ ذات ہے جس نے اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''جاہلیت کی حمیت''۔

اُن کی حمیت یہ تھی کہ انہوں نے اس بات کا اعتراف نہیں کیا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا اقرار بھی نہیں کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ بن گئے تھے۔

9721 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَاتِبُ الْكِتَابِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

✵✵ ابوزمیل سماک حنفی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صلح حدیبیہ میں معاہدہ تحریر کرنے والے فرد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔

9722 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: " سَاَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَضَحِكَ وَقَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَلَوْ سَاَلْتَ عَنْهُ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا: عُثْمَانُ يَعْنِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ "

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں زہری سے دریافت کیا تو وہ ہنس پڑے اور بولے: وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔ (معمر کہتے ہیں:) اگر میں نے ان لوگوں سے' یعنی بنی اُمیہ سے یہ پوچھا ہوتا تو انہوں نے جواب دینا تھا: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

9723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ، فَاَصْبَحَ يَوْمًا وَقَدْ اَنْكَرَ اَهْلُ مَجْلِسِهِ هَيْئَتَهُ فَقَالُوْا: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ اللَّيْلَةَ فَرَاَيْتُ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ قَالُوْا: فَلَا يَشُقُّ ذٰلِكَ عَلَيْكَ، فَاِنَّمَا يَخْتَتِنُ الْيَهُوْدُ، فَابْعَثْ اِلٰى مَدَائِنِكَ فَاقْتُلْ كُلَّ يَهُوْدِيٍّ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَتَبَ اِلٰى نَظِيْرٍ لَهُ حَزَّاءٍ اَيْضًا، يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِمِثْلِ قَوْلِهِ قَالَ: وَرَفَعَ اِلَيْهِ مَلِكُ بُصْرَى رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يُخْبِرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْظُرُوْا اَمُخْتَتِنٌ هُوَ؟ قَالُوْا: فَنَظَرُوْا فَاِذَا

هُوَ مُخْتَتِنٌ فَقَالُوْا: هٰذَا مَلِكُ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: ہرقل فلکیات کا ماہر تھا' وہ علمِ نجوم میں دسترس رکھتا تھا' ایک دن جب وہ اُٹھا تو اُس کے ساتھ والوں کو اُس کی حالت پریشان کن نظر آئی' اُنہوں نے کہا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے گزشتہ رات علمِ نجوم کا جائزہ لیا تو مجھے پتا چلا کہ ختنہ کروانے والی قوم کا بادشاہ ظہور پذیر ہو چکا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا: آپ کو اس حوالے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہودی ختنہ کرواتے ہیں' آپ اپنے شہروں میں پیغام بھیج دیجئے اور ہر یہودی کو قتل کروا دیجئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: اُس بادشاہ نے اپنے ہی پائے کے علمِ نجوم کے ایک اور ماہر کو خط لکھا' جو علمِ نجوم میں دسترس رکھتا تھا' تو اُس نے بھی اُس کی رائے کے مطابق جواب دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بصریٰ کے گورنر نے ایک عرب شخص کو اُس کے پاس بھیجا اور اُسے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اطلاع دی' تو ہرقل نے کہا: تم لوگ جائزہ لو کیا اس کے ختنے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے اس کا جائزہ لیا' تو اُس شخص کے ختنے ہوئے تھے' لوگوں نے بتایا' تو اُس (ہرقل) نے کہا: ختنہ کروانے والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے۔

9724 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ، مِنْ فِيهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ: اَهَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَدُعِيتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: قُلْتُ: اَنَا، فَاَجْلَسُونِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَجْلَسُوا اَصْحَابِيْ خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ اِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ، قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهٖ مَلِكٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَمَنِ اتَّبَعَهُ؟ اَشْرَافُكُمْ اَمْ ضُعَفَاؤُكُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُنَا قَالَ: هَلْ يَزِيدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيدُوْنَ قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ عَنْ دِينِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ يَكُونُ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا، وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ: فَهَلْ يَغْدُرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هُدْنَةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيهَا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ: قُلْ لَهُ اِنِّي سَاَلْتُكُمْ عَنْ حَسَبِهٖ فَقُلْتَ: اِنَّهُ فِينَا ذُو حَسَبٍ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ آبَائِهٖ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ: لَا، فَقُلْتُ:

لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهِ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشِدَّاؤُهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ: لَا، فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعِ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ: لَا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيدُوْنَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ لَا يَزَالُ اِلٰى اَنْ يَتِمَّ، وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَيَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى، ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ قَالَهُ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ: بِمَ يَاْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَاْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ قَالَ: اِنْ يَكُ مَا تَقُولُهُ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ، وَاِنِّي كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَخَارِجٌ، وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَهُ، فَاِذَا فِيهِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيسِيِّينَ وَ (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ) اِلٰى قَوْلِهِ (اشْهَدُوا بِاَنَّا مُسْلِمُونَ) (آل عمران: 64)

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاَمَرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ: فَقُلْتُ لِاَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِي كَبْشَةَ، حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ اِلَى الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ آخِرَ الْاَبَدِ؟ وَاَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ؟ قَالَ: فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ قَالَ: فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: اِنِّي اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے براہِ راست مجھے یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: جس مدت میں ہمارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح کا معاہدہ چل رہا تھا' تو اس دوران ایک مرتبہ میں شام میں موجود تھا' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی ہرقل بادشاہ کے پاس آیا' حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ اُس مکتوب کو لے کر آئے تھے اُنہوں نے وہ مکتوب بصریٰ کے گورنر کو دیا' بصریٰ کے گورنر نے وہ مکتوب ہرقل کو بھجوا دیا' ہرقل نے دریافت کیا: کیا یہاں ان صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی قوم سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد موجود ہے؟ جن صاحب کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہیں۔ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں! حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش کے کچھ افراد سمیت مجھے بھی وہاں بلوایا گیا' ہم لوگ ہرقل کے پاس

گئے اور اُس کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔

اُس نے دریافت کیا: یہ صاحب جن کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہیں' تم میں سے نسبی اعتبار سے کون اُن کے زیادہ قریب ہے؟ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں ہوں! اُس نے مجھے اپنے آگے بٹھالیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا' پھر اُس نے ترجمان کو بلوایا اور بولا: تم ان سے کہو کہ میں اس شخص سے اُن صاحب کے بارے میں دریافت کرنے لگا ہوں جن کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہیں' اگر یہ شخص جھوٹ بولے تو تم اس کی بات کو جھوٹا قرار دے دینا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ مجھے جھوٹا قرار دیا جائے گا تو میں جھوٹ بول دیتا۔

پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس سے دریافت کرو کہ اُن کا حسب تمہارے درمیان کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ ہمارے درمیان حسب والے ہیں' اُس نے دریافت کیا: کیا اُن کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا تم نے اس سے پہلے اُن پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے' یعنی اُن کے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: اُن کی پیروی کون لوگ کر رہے ہیں' تمہارے معززین یا غریب لوگ؟ میں نے جواب دیا: ہمارے کمزور لوگ! اُس نے دریافت کیا: کیا اُن کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے' یا کمی ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں! بلکہ اضافہ ہو رہا ہے' اُس نے دریافت کیا: کوئی شخص اُن کے دین میں داخل ہونے کے بعد اُن سے ناراضگی کی وجہ سے' اُن کے دین کو چھوڑ کر مرتد بھی ہوا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کے ساتھ لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: تمہاری اُن کے ساتھ لڑائی کا کیا نتیجہ نکلا؟ میں نے کہا: ہمارے درمیان اونچ' نیچ ہوتی رہی' کبھی وہ ہم پر غالب آ گئے' کبھی ہم اُن پر غالب آ گئے۔ اُس نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی بھی کی؟ میں نے کہا: جی نہیں! ہم اُن کے ساتھ ایک معاہدہ کیے ہوئے ہیں' ہمیں نہیں معلوم کہ وہ آگے چل کر اُس کے بارے میں کیا کرتے ہیں؟ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں صرف یہی بات خلافِ واقعہ داخل کر سکا۔ پھر اُس نے دریافت کیا: کیا اُن سے پہلے کسی اور شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا: جی نہیں!

اُس نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس سے کہو کہ میں نے تم سے اُن حسب کے بارے میں دریافت کیا' تو تم نے کہا کہ وہ ہمارے درمیان صاحبِ حسب شمار ہوتے ہیں' رسولوں کو اسی طرح اپنی قوم کے بہترین حسب میں مبعوث کیا جاتا ہے' میں نے تم سے دریافت کیا: کیا اُن کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے؟ تو تم نے کہا کہ جی نہیں! تو میں نے سوچا کہ اگر اُن کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا' تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہی کے طلبگار ہیں' پھر میں نے تم سے اُن کے پیروکار لوگوں کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ کمزور لوگ ہیں' یا صاحبِ حیثیت لوگ ہیں؟ تو تم نے کہا: وہ کمزور لوگ ہیں' رسولوں کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں' میں نے تم سے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کے دعویٰ کرنے سے پہلے اُن پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا؟ تو تمہارا یہ کہنا تھا: جی نہیں! جس سے مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ جو شخص لوگوں کے معاملہ میں غلط بیانی نہیں کرتا' وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کیسے غلط بیانی کر سکتا ہے' پھر میں نے تم سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اُن کے دین میں داخل ہونے کے

بعد اُس سے ناراض ہو کر اُسے چھوڑ کر مرتد بھی ہوا؟ تو تمہارا یہ کہنا تھا: جی نہیں! ایمان اسی طرح ہوتا ہے جب وہ دلوں کے اندر گھر کر جاتا ہے پھر میں نے تم سے دریافت کیا: کیا اُن کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی ہو رہی ہے؟ تو تم نے یہ کہا: اُن کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے تو ایمان اسی طرح ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے پھر میں نے تم سے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کے ساتھ لڑائی کی تو تمہارا یہ کہنا تھا: تم نے اُن کے ساتھ لڑائی کی اور تمہارے درمیان اونچ نیچ ہوتی رہی کبھی اُن کا پلڑا بھاری ہو گیا کبھی تمہارا ہو گیا رسولوں کو اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن انجام کار اُن کے حق میں ہوتا ہے پھر میں نے تم سے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے کوئی عہد شکنی کی؟ تو تمہارا یہ کہنا تھا: اُنہوں نے کوئی عہد شکنی نہیں کی رسول اسی طرح ہوتے ہیں وہ عہد شکنی نہیں کرتے ہیں میں نے تم سے دریافت کیا: کیا اُن سے پہلے کسی اور شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا تھا؟ تو تم نے کہا: جی نہیں! جس پہ میں نے سوچا کہ اگر ان سے پہلے کسی اور شخص نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب اپنے سے پہلے کی گئی ایک بات کی پیروی کر رہے ہیں۔

پھر اُس نے دریافت: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز پڑھنے کا زکوٰۃ دینے کا پاکدامنی اختیار کرنے کا رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو بادشاہ نے کہا: اگر جو تم بیان کر رہے ہو وہ سچ ہے تو وہ واقعی اللہ کے نبی ہیں مجھے اندازہ تھا کہ اُن کا ظہور ہونے والا ہے لیکن میرا یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ تم میں ظہور پذیر ہوں گے اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ میں اُن تک جا سکتا ہوں تو میں اُن سے ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں اُن کے پاس ہوتا تو اُن کے پاؤں دھوتا اُن کی بادشاہی میرے ان دو قدموں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: پھر اُس نے نبی اکرم ﷺ کا مکتوبِ گرامی منگوایا اُسے پڑھا گیا تو اُس میں یہ تحریر تھا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی طرف سے روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے۔ اُس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ امابعد! میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں تم اسلام قبول کر لو تم سلامت رہو گے تم اسلام قبول کر لو اللہ تعالیٰ تمہیں دُگنا اجر عطا کرے گا اگر تم منہ موڑ لیتے ہو تو اریسیین کا گناہ بھی تمہارے ذمہ ہوگا۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے اہلِ کتاب! تم آگے آؤ! اُس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں گے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں''۔

جب یہ مکتوبِ گرامی پڑھ لیا گیا تو اُس کے پاس آوازیں بلند ہوئیں اور شور و غوغا زیادہ ہو گیا اُس نے ہمارے بارے میں حکم دیا ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔

(حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب ہم وہاں سے نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ابن ابوکبشہ کا معاملہ اب یہاں تک پہنچ چکا ہے۔ (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام میں داخلے کی توفیق عطا کی۔

زہری بیان کرتے ہیں: ہرقل نے رومیوں کے سرداروں کو بلایا' اُنہیں اپنے گھر میں اکٹھا کیا اور یہ کہا: اے اہلِ روم! کیا تم کامیابی اور ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہو؟ جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہو اور تمہاری بادشاہی برقرار رہے؟ راوی کہتے ہیں: تو وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے' اُنہوں نے اُنہیں پایا کہ وہ بند تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہرقل نے اُنہیں بلوایا اور کہا: میں اپنے دین کے حوالے سے تمہاری شدت کا جائزہ لینا چاہ رہا تھا' میں نے تمہاری طرف سے وہ چیز دیکھ لی ہے' جو مجھے پسند ہے' تو وہ اُس کے سامنے سجدہ میں چلے گئے اور اُس سے راضی ہو گئے۔

وَقُعَةُ بَدْرٍ

باب: واقعۂ بدر

9725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: " (اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَائَكُمُ الْفَتْحُ) (الأنفال: 19) قَالَ: اسْتَفْتَحَ اَبُوْ جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَيُّنَا كَانَ اَفْجَرَ لَكَ وَاَقْطَعَ لِلرَّحِمِ فَاَحِنْهُ الْيَوْمَ - يَعْنِيْ مُحَمَّدًا وَنَفْسَهُ - فَقَتَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا اِلَى النَّارِ "

✵✵ زہری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اگر تم نے فتح مانگی تھی' تو تمہارے پاس فتح آ گئی''۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوجہل بن ہشام نے فتح کی دعا مانگتے ہوئے یہ کہا تھا:

''اے اللہ! ہم میں سے' (یعنی حضرت محمد ﷺ اور اُس میں سے) جو تیرا زیادہ نافرمان ہے اور رشتہ داری کے حقوق کو زیادہ پامال کرنے والا ہے' تو آج اُسے روک دے!''

تو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کے دن' اُسے کافر ہونے کے عالم میں ہی مروا دیا اور وہ جہنم میں گیا۔

9726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ بِالْقِتَالِ فِي آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، وَكَانَ رَاْسَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَالْتَقَوْا بِبَدْرٍ يَوْمَ الْجُمْعَةِ لِسَبْعِ اَوْ سِتَّ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَاَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَ عَشْرَةَ رَجُلًا، وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَ الْاَلْفِ وَالتِّسْعِ مِائَةٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمُ الْفُرْقَانِ، وَهَزَمَ اللّٰهُ يَوْمَئِذٍ الْمُشْرِكِينَ، فَقُتِلَ مِنْهُمْ زِيَادَةً عَلٰى سَبْعِينَ مُهَجٍ، وَاُسِرَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا اِلَّا قُرَشِيٌّ اَوْ اَنْصَارِيٌّ، اَوْ حَلِيفٌ لِاَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: بعد میں قرآن کی' کئی آیتوں میں نبی اکرم ﷺ کو جنگ میں حصہ لینے کا حکم دیا گیا' لیکن سب سے پہلی لڑائی' جس میں نبی اکرم ﷺ شریک ہوئے' وہ غزوۂ بدر تھا' اُس موقع پر مشرکین کا سردار عتبہ بن ربیعہ بن

عبد شمس تھا' جمعہ کے دن یہ دونوں فریق بدر کے مقام پر آمنے سامنے آئے' یہ رمضان کی سترہ یا سولہ تاریخ کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب تین سودس سے کچھ زیادہ تھے اور مشرکین نو سو سے لے کر ایک ہزار کے درمیان تھے' یہ فرق کر دینے والا دن تھا' جس دن میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو پسپا کر دیا' اُن کے ستر سے زیادہ لوگ مارے گئے اور اتنے ہی قیدی ہوئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر میں صرف کسی قریشی نے یا انصاری نے' یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے حلیف نے حصہ لیا تھا۔

9727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ، اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِیْ عِيرٍ لِقُرَيْشٍ، وَخَرَجَ الْمُشْرِكُونَ مُغَوِّثِينَ لِعِيرِهِمْ، وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَبَا سُفْيَانَ وَاَصْحَابَهُ، فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَيْنًا طَلِيعَةً، يَنْظُرَانِ بِاَیِّ مَاءٍ هُوَ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا عَلِمَا عِلْمَهُ، وَخَبُرَا خَبَرَهُ، جَاءَا سَرِيعَيْنِ فَاَخْبَرَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ حَتّٰى نَزَلَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِی كَانَ بِهِ الرَّجُلَانِ، فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَاءِ: هَلْ اَحْسَسْتُمْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ يَثْرِبَ؟ قَالَ: فَهَلْ مَرَّ بِكُمْ اَحَدٌ؟ قَالُوْا: مَا رَاَيْنَا اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: فَاَيْنَ كَانَ مُنَاخُهُمَا؟ فَدَلُّوهُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى بَعَرًا لَهُمَا فَفَتَّهُ، فَاِذَا فِيهِ النَّوٰى فَقَالَ: اَنّٰى لِبَنِیْ فُلَانٍ هٰذَا النَّوٰى؟ هٰذِهٖ نَوَاضِحُ اَهْلِ يَثْرِبَ، فَتَرَكَ الطَّرِيقَ، وَاَخَذَ سِيفَ الْبَحْرِ، وَجَاءَ الرَّجُلَانِ فَاَخْبَرَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَهُ فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَخَذَ هٰذِهِ الطَّرِيقَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَنَا، هُوَ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، وَنَحْنُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، فَيَرْتَحِلُ فَيَنْزِلُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، وَنَنْزِلُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ يَنْزِلُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، وَنَنْزِلُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ نَلْتَقِی بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، كَاَنَّا فَرَسَا رِهَانٍ، فَسَارَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ بَدْرًا فَوَجَدَ عَلٰى مَاءِ بَدْرٍ بَعْضَ رَقِيقِ قُرَيْشٍ مِمَّنْ خَرَجَ يُغِيثُ اَبَا سُفْيَانَ فَاَخَذَهُمْ اَصْحَابُهُ، فَجَعَلُوا يَسْاَلُونَهُمْ، فَاِذَا صَدَقُوهُمْ ضَرَبُوهُمْ، وَاِذَا كَذَبُوهُمْ تَرَكُوهُمْ، فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ صَدَقُوكُمْ ضَرَبْتُمُوهُمْ، وَاِذَا كَذَبُوكُمْ تَرَكْتُمُوهُمْ، ثُمَّ دَعَا وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ: مَنْ يُطْعِمُ الْقَوْمَ؟ قَالَ: فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَعَدَّ رِجَالًا يُطْعِمُهُمْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَوْمًا قَالَ: فَكَمْ يُنْحَرُ لَهُمْ؟ قَالَ: عَشْرًا مِنَ الْجَزُورِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَزُورُ بِمِائَةٍ، وَهُمْ بَيْنَ الْاَلْفِ وَالتِّسْعِمِائَةِ قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ الْمُشْرِكُونَ وَصَافُّوهُمْ، وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَشَارَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِیْ قِتَالِهِمْ، فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ يُشِيرُ عَلَيْهِ، فَاَجْلَسَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَشَارَ، فَقَامَ عُمَرُ يُشِيرُ عَلَيْهِ فَاَجْلَسَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَكَاَنَّكَ تَعْرِضُ بِنَا الْيَوْمَ لِتَعْلَمَ مَا فِیْ نُفُوسِنَا، وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَوْ ضَرَبْتَ اَكْبَادَهَا حَتّٰى بَرْكَ الْغِمَادُ مِنْ ذِی يُمْنٍ لَكُنَّا مَعَكَ، فَوَطَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ عَلَى الصَّبْرِ وَالْقِتَالِ، وَسُرَّ بِذٰلِكَ مِنْهُمْ، فَلَمَّا الْتَقَوْا سَارَ فِیْ قُرَيْشٍ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ:

اي قومي اطيعوني ولا تقاتلوا محمدا صلى الله عليه وسلم واصحابه فانكم ان قاتلتموهم لم يزل بينكم احنة ما بقيتم، وفساد لا يزال الرجل منكم ينظر الى قاتل اخيه، والى قاتل ابن عمه، فان يكن ملكا اكلتم في ملك اخيكم، وان يك نبيا فانتم اسعد الناس به، وان يك كاذبا كفتكموه ذوبان العرب، فابوا ان يسمعوا مقالته، وابوا ان يطيعوه فقال: انشدكم الله في هذه الوجوه التي كانها المصابيح ان تجعلوها اندادا لهذه الوجوه، التي كانها عيون الحيات فقال ابو جهل: لقد ملات سحرك رعبا، ثم سار في قريش، ثم قال: ان عتبة بن ربيعة انما يشير عليكم بهذا لان ابنه مع محمد صلى الله عليه وسلم، ومحمد صلى الله عليه وسلم ابن عمه، فهو يكره ان يقتل ابنه وابن عمه، فغضب عتبة بن ربيعة فقال: اي مصفر استه ستعلم اينا اجبن والام، وافشل لقومه اليوم، ثم نزل ونزل معه اخوه شيبة بن ربيعة وابنه الوليد بن عتبة فقالوا: ابرز الينا اكفائنا، فثار ناس من بني الخزرج، فاجلسهم النبي صلى الله عليه وسلم، فقام علي، وحمزة، وعبيدة بن الحارث بن عبد المطلب بن عبد مناف، فاختلف كل رجل منهم وقرينه ضربتين فقتل كل واحد منهم صاحبه، واعان حمزة عليا على صاحبه فقتله، وقطعت رجل عبيدة فمات بعد ذلك، وكان اول قتيل قتل من المسلمين مهجع مولى عمر، ثم انزل الله نصره، وهزم عدوه، وقتل ابو جهل بن هشام، فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال: افعلتم؟ قالوا: نعم يا نبي الله فسر بذلك وقال: ان عهدي به في ركبتيه حور فاذهبوا فانظروا هل ترون ذلك؟ قال: فنظروا، فراوه قال: واسر يومئذ ناس من قريش ثم امر النبي صلى الله عليه وسلم بالقتلى، فجروا حتى القوا في قليب، ثم اشرف عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اي عتبة بن ربيعة اي امية بن خلف - فجعل يسميهم باسمائهم رجلا رجلا - هل وجدتم ما وعد ربكم حقا؟ قالوا: يا نبي الله ويسمعون ما تقول؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ما انتم باعلم بما اقول منهم اي انهم قد راوا اعمالهم، قال معمر: وسمعت هشام بن عروة يحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث يومئذ زيد بن حارثة بشيرا يبشر اهل المدينة، فجعل ناس لا يصدقونه ويقولون: والله ما رجع هذا الا فارا، وجعل يخبرهم بالاسارى، ويخبرهم بمن قتل، فلم يصدقوه حتى جيء بالاسارى، مقرنين في قد، ثم فاداهم النبي صلى الله عليه وسلم

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جناب ابوسفیان' قریش کے قافلہ کے ساتھ شام کی طرف سے آ رہے تھے' مشرکین اپنے قافلہ کی مدد کرنے کے لیے نکلے' نبی اکرم ﷺ 'ابوسفیان اور اُس کے ساتھیوں کے ارادہ سے روانہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو جاسوس کے طور پر روانہ کیا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ لوگ کون سے پانی کے پاس ہیں؟ وہ دونوں جاسوس روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب اُن دونوں کو ابوسفیان کے بارے میں پتا چلا اور اُس کی صورتِ حال کا علم ہوا' تو وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے آئے اور اُن دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی۔ یہ دونوں صاحبان جس پانی کے پاس ٹھہرے

ہوئے تھے' ابوسفیان وہاں آیا' اُس نے اُس پانی کے قریب رہنے والوں سے دریافت کیا: کیا تم نے اہلِ یثرب میں سے کسی شخص کو محسوس کیا؟ اُس نے یہ بھی دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس سے کوئی اور بھی گزرا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں تو صرف دو آدمیوں کا پتا چلا تھا' جو فلاں' فلاں جگہ کے رہنے والے تھے۔ ابوسفیان نے کہا: اُنہوں نے اپنے جانور کہاں بٹھائے تھے؟ اُن لوگوں نے اُس کی راہنمائی اُس جگہ کی طرف کی' وہ وہاں گیا اور اُس نے اُن دونوں کے اونٹوں کی مینگنی کو پکڑ کر اُسے کھولا' تو اُس میں گٹھلی موجود تھی' اُس نے کہا: بنوفلاں کے پاس یہ گٹھلی کہاں سے آ سکتی ہیں' یہ تو یثرب کی گٹھلیاں ہیں۔ پھر اُس نے اُس راستہ کو چھوڑ دیا اور سمندر کے کنارے کے راستہ کو اختیار کر لیا۔ وہ دونوں آدمی آئے اور اُنہوں نے ابوسفیان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون اس راستہ سے واقفیت رکھتا ہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! وہ لوگ فلاں پانی کے پاس موجود ہوں گے' تو ہم فلاں پانی کے پاس پہنچ جائیں گے' وہ وہاں سے روانہ ہو کر فلاں پانی کے پاس پڑاؤ کریں گے' تو ہم فلاں پانی کے پاس پڑاؤ کریں گے' پھر وہ فلاں پانی کے پاس پڑاؤ کریں گے' تو ہم فلاں پانی کے پاس پڑاؤ کریں گے' پھر فلاں پانی کے پاس ہمارا اور اُن کا سامنا ہو جائے گا' جبکہ ہماری حالت یہ ہو کہ ہم تیزی سے سفر کرنے والے گھوڑوں پر سوار ہوں۔

نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ نے بدر میں پڑاؤ کیا' تو آپ نے بدر کے پانی کے قریب قریش کے کچھ غلام پائے' یہ اُن لوگوں کے غلام تھے' جو ابوسفیان کی مدد کرنے کے لیے نکلے ہوئے تھے' صحابہ کرام نے اُن لوگوں کو پکڑا اور اُن سے تفتیش کرنا شروع کی' جب وہ لوگ سچ بولتے تھے' تو صحابہ اُن کی پٹائی کرتے تھے اور جب وہ جھوٹ بولتے تھے' تو صحابہ اُنہیں چھوڑ دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے' وہ لوگ اسی طرح کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ تمہارے ساتھ سچ بولتے ہیں' تو تم ان کی پٹائی کرتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتے ہو' تو تم انہیں چھوڑ دیتے ہو۔ پھر آپ نے اُن میں سے ایک شخص کو بلوایا اور دریافت کیا: ان سب لوگوں کو کھانا کون فراہم کر رہا ہے؟ اُس نے جواب دیا: فلاں اور فلاں! اُس نے متعدد لوگوں کے نام گنوائے' اُن میں سے ہر ایک شخص ایک دن کھانا فراہم کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اُن لوگوں کے لیے کتنے اونٹ قربان کیے جاتے ہیں؟ اُس نے جواب دیا: دس اونٹ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اونٹ ایک سو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے' اس کا مطلب ہے کہ اُن کی تعداد نو سو سے لے کر ایک ہزار کے درمیان ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب مشرکین آئے اور اُن لوگوں نے صف بندی کر لی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پہلے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کرنے کے بارے میں مشورہ لیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو مشورہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بیٹھنے کے لیے کہا' پھر آپ نے مشورہ لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تاکہ آپ کو مشورہ دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بھی بٹھا دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ لیا' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! شاید آپ ہمارے بارے میں جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے من میں کیا ہے؟ اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر آپ برکِ غماد' جو ''ذی یمن'' کا علاقہ ہے' وہاں تک ان کے ساتھ لڑتے ہوئے جائیں گے' تو ہم

آپ کے ساتھ ہوں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو صبر سے کام لینے اور لڑنے کی تلقین کی۔ آپ اس حوالے سے مسرور ہو گئے۔

جب ان دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا‘ تو عتبہ بن ربیعہ‘ قریش کے درمیان گھومتا ہوا یہ کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! تم لوگ میری بات مان لو! تم محمد اور اُن کے ساتھیوں کے ساتھ لڑائی نہ کرو‘ کیونکہ اگر تم نے اُن کے ساتھ لڑائی شروع کی‘ تو تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی باقی رہ جائے گی اور فساد باقی رہ جائے گا‘ تم میں سے ہر شخص اپنے کسی بھائی کے قاتل کو دیکھے گا‘ یا اپنے چچازاد کے قاتل کو دیکھے گا‘ اگر محمد کوئی بادشاہ (بن جاتے) ہیں‘ تو تم اپنے بھائی کی بادشاہت میں سے فائدے حاصل کرو گے‘ اگر وہ نبی ہیں‘ تو تم اُن کے حوالے سے سب سے زیادہ سعادت مند لوگ بن جاؤ گے اور اگر وہ جھوٹ بول رہے ہیں‘ تو عربوں کے بھیڑیے تمہاری جگہ اُن کے لیے کافی ہوں گے‘ لیکن قریش کے لوگوں نے اُس کی بات سننے سے انکار کر دیا اور اُس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اُس نے کہا: میں تم لوگوں کو ان چہروں کے بارے میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں‘ جو چراغوں کی طرح ہیں کہ تم انہیں اُن لوگوں کی مانند نہ بناؤ‘ جو چہرے سانپوں کی آنکھوں کی مانند ہیں‘ اس پر ابوجہل نے کہا: تم اصل میں مرعوب ہو چکے ہو‘ پھر وہ قریش میں گھومنے لگا اور کہنے لگا: عتبہ بن ربیعہ تمہیں اس بات کا مشورہ دے رہا ہے‘ کیونکہ اُس کا بیٹا‘ محمد کے ساتھ ہے اور محمد‘ خود اُس کا چچازاد ہے‘ وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے‘ کہ اُس کا بیٹا‘ یا اُس کے چچازاد مارے جائیں۔ اس پر عتبہ بن ربیعہ غصہ میں آ گیا اور بولا: اے نالائق! عنقریب تم یہ بات جان لو گے کہ کون زیادہ بزدل ہے اور اپنی قوم کے لیے آج کے دن زیادہ خیر خواہ ہے۔

پھر وہ میدان میں اُترا‘ اُس کے ساتھ اُس کا بھائی شیبہ بن ربیعہ اور اُس کا بیٹا ولید بن عتبہ تھا‘ اُن لوگوں نے کہا: ہمارے سامنے ہمارے مقابلہ کے لوگ آئیں‘ تو بنوخزرج سے تعلق رکھنے والے لوگ واپس چلے گئے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بٹھایا‘ پھر حضرت علی‘ حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم اُٹھے‘ ان میں سے ہر ایک شخص اپنے مدمقابل کے سامنے آ گیا اور اُس نے اپنے مدمقابل شخص کو مقابلہ میں قتل کر دیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابل کے بارے میں‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی اور اُسے قتل کر دیا‘ کفار کی طرف والے شخص نے حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی ٹانگ کاٹ دی‘ اُس کے بعد اُن کا انتقال ہوا۔

مسلمانوں میں سے سب سے پہلے جو شخص شہید ہوا‘ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ''مہجع'' تھا‘ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد نازل کی اور اُس نے اپنے دشمن کو پسپا کر دیا۔ ابوجہل بن ہشام بھی مارا گیا‘ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع دی گئی‘ تو آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے ایسا کر لیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! تو نبی اکرم ﷺ اس بات پر بہت خوش ہوئے‘ آپ نے فرمایا: میں نے جب اُسے آخری بار دیکھا تھا‘ تو اُس کے گھٹنوں میں زخم لگا تھا‘ تم لوگ جاؤ اور اس بات کا جائزہ لو کہ کیا وہ تمہیں نظر آتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے جائزہ لیا‘ تو اُنہوں نے اُسے دیکھ لیا۔

اُس دن قریش کے بہت سے لوگ قیدی بنائے گئے‘ نبی اکرم ﷺ نے مقتولین کے بارے میں حکم دیا‘ اُنہیں کھینچ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا‘ پھر نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے اُمیہ بن خلف! آپ ﷺ

نے اُن کے نام لینا شروع کیے' ایک' ایک فرد کا نام لیا اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے اُس چیز کو سچ پا لیا ہے؟ جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ جو ارشاد فرما رہے ہیں' کیا یہ اُسے سنتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اُن سے جو کہہ رہا ہوں' اس کے بارے میں تم لوگ زیادہ نہیں جانتے' ان لوگوں نے اپنے اعمال کو دیکھ لیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو یہ بات بھی بیان کرتے ہوئے سنا: اُس دن نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اہلِ مدینہ کو خوشخبری دینے کے لیے بھیجا' تو لوگوں نے اُن کی بات کی تصدیق نہیں کی' وہ لوگ یہی کہتے رہے: یہ شخص بھاگ کر واپس آیا ہوگا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں قیدی ہونے والے لوگوں کے بارے میں بتایا اور مرنے والوں کے بارے میں بتایا' تو اُن لوگوں نے اُن کی بات کی تصدیق نہیں کی' یہاں تک کہ قیدی آ گئے' جو بندھن میں جکڑے ہوئے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فدیہ لیا۔

مَنْ اَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ

باب: اہلِ بدر میں سے کسے قیدی بنایا گیا؟

9728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ قَالَا: فَادَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَارَى بَدْرٍ، وَكَانَ فِدَاءُ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَقُتِلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ قَبْلَ الْفِدَاءِ، وَقَامَ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَتَلَهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ فَمَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: النَّارُ

✽✽ قتادہ اور عثمان جزلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کا فدیہ لیا تھا' اُن میں سے ہر ایک شخص کا فدیہ چار ہزار تھا' عقبہ بن ابو معیط کو فدیہ (وصول کرنے کا فیصلہ کرنے) سے پہلے ہی قتل کر دیا گیا' حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اُسے قتل کیا تھا۔ اس نے دریافت کیا تھا: اے محمد! (غیر مسلم) بچوں کا کیا بنے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم میں جائیں گے۔

9729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: لَمَّا اُسِرَ الْعَبَّاسُ فِي الْاُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِينَهُ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَلَا يَاْخُذُهُ نَوْمٌ، فَفَطِنَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُؤَرَّقُ مُنْذُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: الْعَبَّاسُ اَوْجَعَهُ الْوَثَاقُ، فَذٰلِكَ اَرَّقَنِي قَالَ: اَفَلَا اَذْهَبُ فَاُرْخِي عَنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِكَ، فَانْطَلَقَ الْاَنْصَارِيُّ فَاَرْخَى عَنْ وَثَاقِهِ، فَسَكَنَ وَهَدَاَ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ مقسم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر کے دن قیدیوں کے ساتھ قید کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ کو اُن کے کراہنے کی آواز سنائی دی' وہ بندھے ہوئے تھے' اُس رات نبی اکرم ﷺ سو نہیں سکے' آپ کو نیند نہیں آئی' ایک انصاری کو اس بات کا اندازہ ہو گیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید آپ گزشتہ رات پریشان رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: عباس کو

باندھنے کی وجہ سے تکلیف ہو رہی تھی' اسی وجہ سے میں سو نہیں سکا۔ اُس نے عرض کی: کیا میں جا کر اُن کے بندھن کو کچھ ہلکا نہ کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو اپنی طرف سے ایسا کر لو۔ وہ انصاری گیا اور اُس نے اُن کی رسیاں ڈھیلی کر دیں' تو وہ پُرسکون ہو گئے اور اُنہیں آرام آ گیا' تو نبی اکرم ﷺ سو گئے۔

وَقْعَةُ هُذَيْلٍ بِالرَّجِيعِ، وَالرَّجِيعُ مَوْضِعٌ

باب: ''رجیع'' میں ہذیل کا واقعہ، ''رجیع'' ایک جگہ کا نام ہے

9730 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: "بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا لَهُ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ نُزُولًا، فَذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ حَتّٰى رَاَوْا آثَارَهُمْ، حَتّٰى نَزَلُوا مَنْزِلًا يَرَوْنَهُ، فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ يَرَوْنَهُ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ فَقَالُوْا: هٰذَا مِنْ تَمْرِ يَثْرِبَ، فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوهُمْ، فَلَمَّا اَحَسَّهُمْ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَصْحَابُهُ، لَجَاُوا اِلٰى فَدْفَدٍ، وَجَاءَ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوْا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ، اِنْ نَزَلْتُمْ اِلَيْنَا لَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا رَسُولَكَ قَالَ: فَقَاتَلُوهُمْ حَتّٰى قَتَلُوا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ وَبَقِيَ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ، وَزَيْدُ بْنُ دَثِنَةَ، وَرَجُلٌ آخَرُ فَاَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ اِنْ نَزَلُوا اِلَيْهِمْ فَنَزَلُوا اِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي كَانَ مَعَهُمَا هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ، فَاَبَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرُّوهُ فَاَبَى اَنْ يَتَّبِعَهُمْ وَقَالَ: لِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ اُسْوَةٌ، فَضَرَبُوا عُنُقَهُ، وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ، وَزَيْدِ بْنِ دَثِنَةَ، حَتّٰى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ اَسِيرًا حَتّٰى اِذَا اَجْمَعُوا عَلٰى قَتْلِهِ، اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ اِحْدَى بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا، فَاَعَارَتْهُ قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِيْ فَدَرَجَ اِلَيْهِ حَتّٰى اَتَاهُ قَالَتْ: فَاَخَذَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزَعًا عَرَفَهُ فِيَّ، وَالْمُوسَى بِيَدِهِ قَالَ: اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِاَنْ اَفْعَلَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَاَيْتُ اَسِيرًا خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ، وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَاِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ، وَمَا كَانَ اِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ: دَعُونِيْ اُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تَرَوْا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ، لَزِدْتُّ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا، ثُمَّ قَالَ:

وَلَسْتُ اُبَالِي حِينَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَشَاْ يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ قَالَ:

وَبَعَثَ قُرَيْشٌ اِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُونَهُ، وَكَانَ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللّٰهُ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ"

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوسی کے لیے ایک چھوٹی مہم روانہ کی' آپ نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اُن کا امیر مقرر کیا' جو عاصم بن عمر نامی راوی کے دادا ہیں' وہ لوگ روانہ ہوئے' راستہ میں کسی جگہ پر عسفان اور مکہ کے درمیان اُن لوگوں نے پڑاؤ کیا' ہذیل قبیلہ کے ایک ذیلی قبیلہ بنولحیان کو اُن کے بارے میں پتا چل گیا' وہ تقریباً ایک سو تیر اندازوں کے ساتھ اُن کے پیچھے آئے' اُنہوں نے اُن کے قدموں کے نشانات دیکھ لیے' اُنہوں نے ایسی جگہ پڑاؤ کیا تھا' جہاں اُنہوں نے دیکھا کہ وہاں اُنہیں کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں' جو مدینہ منورہ کی کھجوروں کی تھیں' اُن لوگوں نے کہا: یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں۔ پھر وہ لوگ اُن کا پیچھا کرتے ہوئے اُن کے پاس پہنچ گئے' جب حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو اُن کی آمد کا اندازہ ہوا' تو وہ لوگ ایک (پہاڑ پر چڑھ کر اس) کی پناہ میں چلے گئے' دشمن آیا اور اُنہوں نے ان حضرات کو گھیر لیا اور یہ کہا: تم لوگوں کے ساتھ پکا وعدہ ہے کہ اگر تم لوگ اُتر کر ہمارے پاس آ جاؤ' تو ہم تم میں سے کسی بھی شخص کو قتل نہیں کریں گے۔ تو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی کافر شخص کی پناہ کی وجہ سے نیچے نہیں اُتروں گا' اے اللہ! تُو اپنے رسول کو ہمارے بارے میں بتا دینا۔

راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں نے اُن کے ساتھ لڑائی شروع کی' یہاں تک کہ دشمن نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات آدمیوں کو شہید کر دیا۔ حضرت خبیب بن عدی' حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور شخص باقی رہ گئے' اُن لوگوں نے ان لوگوں کو یہ عہد دیا کہ اگر وہ اُتر کر اُن کے پاس آ جائیں (تو وہ اُنہیں کچھ نہیں کہیں گے) جب یہ حضرات اُتر کر اُن کے پاس گئے اور اُن لوگوں نے ان پر قابو پا لیا' تو ان کی کمانوں کی رسیاں کھول کر ان کے ذریعہ اُنہیں باندھ دیا' تو تیسرا شخص جوان دونوں حضرات کے ساتھ تھا' اُس نے کہا: یہ پہلی وعدہ شکنی ہے! اُس نے ان لوگوں کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا' اُن لوگوں نے اُنہیں کھینچا' تو اُن صاحب نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور بولا: میرے لیے ان لوگوں کے طریقہ میں نمونہ ہے (جو شہید ہو چکے ہیں) تو اُن لوگوں نے اُس کی گردن بھی اُتار دی۔ پھر وہ لوگ حضرت خبیب بن عدی اور حضرت زید بن دثنہ کو ساتھ لے کر گئے اور ان دونوں کو مکہ میں فروخت کر دیا۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا' کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا' یہ اُن کے ہاں قیدی کے طور پر رہے' یہاں تک کہ اُن لوگوں نے انہیں قتل کرنے پر اتفاق کر لیا' تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک بیٹی سے اُسترا مانگا' تاکہ اُس کے ذریعہ زیرِ ناف بال صاف کر لیں' اُس عورت نے اُنہیں وہ دے دیا' وہ عورت بیان کرتی ہے: میں اپنی چھوٹے بچہ سے غافل ہوئی' وہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا' وہ عورت بیان کرتی ہیں: حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اُسے پکڑا اور اُسے اپنے زانوں پر بٹھا لیا' جب میں نے اُسے دیکھا' تو میں گھبرا گئی' اُنہوں نے میرے چہرہ پر گھبراہٹ کے آثار دیکھ لیے' اُن کے ہاتھ میں اُسترا تھا' اُنہوں نے کہا: کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا! اگر اللہ

نے چاہا' تو میں ایسا نہیں کروں گا۔

وہ عورت بیان کرتی ہیں: میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی کبھی نہیں دیکھا' میں نے اُنہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا' حالانکہ اُن دنوں مکہ میں یہ پھل نہیں تھا' وہ لوہے میں بندھے ہوئے تھے' یہ وہ رزق تھا' جو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں عطا کیا تھا' پھر وہ لوگ اُنہیں لے کر حرم کی حدود سے باہر گئے' تاکہ اُنہیں قتل کر دیں۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ مجھے دو رکعت ادا کرنے کا موقع دو! اُنہوں نے دو رکعت ادا کیں' پھر اُنہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ یہ نہ سمجھتے کہ میں موت کے ڈر کی وجہ سے ایسا کر رہا ہوں' تو میں لمبی نماز ادا کرتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو اُنہوں نے قتل ہونے کے وقت دو رکعت ادا کرنے کے طریقہ کا آغاز کیا' پھر اُنہوں نے دعا کی: اے اللہ! عدد کے اعتبار سے ان کو شمار کر لے! پھر اُنہوں نے یہ شعر پڑھا:

''جب مجھے مسلمان ہونے کے عالم میں قتل کیا جاتا ہے' تو پھر میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے میں کون سے پہلو کے بل گرتا ہوں' اگر وہ معبود چاہے گا' تو میرے جسم کے کٹے ہوئے اعضاء میں بھی برکت رکھ دے گا''۔

پھر عقبہ بن حارث اُٹھ کر اُن کے پاس آیا اور اُس نے اُنہیں شہید کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: قریش نے عاصم کی طرف کسی کو بھیجا' تاکہ وہ اُن کے جسم کا کچھ حصہ لے کے آئیں' تاکہ وہ اُسے شناخت کر سکیں' کیونکہ اُنہوں نے اُن کے ایک بڑے شخص کو مارا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر شہد کی مکھیاں مسلط کر دیں جنہوں نے اُن لوگوں کو اُن کی میت تک نہیں جانے دیا اور وہ اُن کے جسم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے۔

9731 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ بِبَعْضِهِ قَالَ: اِنَّ ابْنَ اَبِي مُعَيْطٍ وَاُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ الْجُمَحِيَّ الْتَقَيَا فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ لِاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَا خَلِيلَيْنِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ اُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عُقْبَةُ قَالَ: لَا اَرْضَى عَنْكَ حَتّٰى تَاْتِيَ مُحَمَّدًا فَتَتْفُلَ فِيْ وَجْهِهِ، وَتَشْتُمُهُ وَتُكَذِّبُهُ قَالَ: فَلَمْ يُسَلِّطْهُ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اُسِرَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ فِي الْاُسَارٰى، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَنْ يَقْتُلَهُ فَقَالَ عُقْبَةُ: يَا مُحَمَّدُ مِنْ بَيْنِ هٰؤُلَاءِ اُقْتَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: بِكُفْرِكَ وَفُجُورِكَ وَعُتُوِّكَ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ مِقْسَمٌ: فَبَلَغَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهُ قَالَ: فَمَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: النَّارُ قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ. وَاَمَّا اُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَقْتُلَنَّ مُحَمَّدًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَلْ اَنَا اَقْتُلُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ فَقِيلَ: اِنَّهُ لَمَّا قِيلَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: بَلْ اَنَا اَقْتُلُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَفْزَعَهُ ذٰلِكَ، وَقَالَ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتَهُ يَقُولُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَوْلًا إِلَّا كَانَ حَقًّا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ خَرَجَ أُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ غَفْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهِ، فَيَحُولُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: خَلُّوا عَنْهُ فَأَخَذَ الْحَرْبَةَ فَجَزَلَهُ بِهَا يَقُولُ: رَمَاهُ بِهَا، فَيَقَعُ فِي تَرْقُوَتِهِ تَحْتَ تَسْبِغَةِ الْبَيْضَةِ، وَفَوْقَ الدِّرْعِ، فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَبِيرُ دَمٍ، وَاحْتَقَنَ الدَّمُ فِي جَوْفِهِ، فَجَعَلَ يَخُورُ كَمَا يَخُورُ الثَّوْرُ، فَأَقْبَلَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى احْتَمَلُوهُ وَهُوَ يَخُورُ وَقَالُوا: مَا هٰذَا فَوَاللّٰهِ مَا بِكَ إِلَّا خَدْشٌ، فَقَالَ: " وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يُصِبْنِي إِلَّا بِرِيقِهِ لَقَتَلَنِي، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ: أَنَا أَقْتُلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ الَّذِي بِي بِأَهْلِ ذِي الْمَجَازِ لَقَتَلَهُمْ . قَالَ: فَمَا لَبِثَ إِلَّا يَوْمًا أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ إِلَى النَّارِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ: (وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ) (الفرقان: 27) إِلٰى قَوْلِهِ: (الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا) (الفرقان: 29)

✵ معمر نے عثمان جزری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام مقسم کا یہ بیان نقل کیا ہے: معمر بیان کرتے ہیں: اس کا کچھ حصہ زہری نے بھی مجھے بیان کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ابن ابومعیط اور اُبی بن خلف جمحی کی ملاقات ہوئی' تو عقبہ بن ابومعیط نے اُبی بن خلف سے کہا' یہ دونوں زمانۂ جاہلیت کے دوست تھے اور اُبی بن خلف' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ کے سامنے اسلام پیش کیا تھا' جب عقبہ نے یہ بات سنی' تو اُس نے کہا: میں تم سے اُس وقت تک راضی نہیں ہوں گا' جب تک تم (حضرت) محمد کے پاس جا کر اُن کے چہرہ پر تھوک نہیں دیتے' اُنہیں بُرا نہیں کہتے اور اُنہیں جھٹلا نہیں دیتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اس بات کا موقع ہی نہیں دیا۔ جب غزوۂ بدر کا موقع آیا' تو عقبہ بن ابومعیط کو قیدی لوگوں کے ساتھ قید کر کے لایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اُسے قتل کرنے کا حکم دیا تو عقبہ نے کہا: اے محمد! کیا ان لوگوں کے درمیان میں سے صرف مجھے قتل کیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کفر کی وجہ سے' تمہارے فجور کی وجہ سے اور تمہارے اللہ اور اُس کے رسول کی شان میں گستاخی کی وجہ سے۔

مقسم بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: اُس نے یہ بھی دریافت کیا: (غیر مسلم) بچوں کا کیا بنے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائیں گے! پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس گئے اور اُنہوں نے اُس کی گردن اُڑا دی۔

جہاں تک اُبی بن خلف کا تعلق ہے' تو اُس نے یہ کہا تھا: اللہ کی قسم! میں محمد کو ضرور قتل کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع ملی' تو آپ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ اگر اللہ نے چاہا' تو میں اُسے قتل کر دوں گا' جن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تھی' اُن میں سے ایک شخص اُٹھ کر اُبی بن خلف کے پاس گیا' اُسے یہ بتایا گیا: کہ جب تمہارے قول کے بارے میں حضرت

محمد ﷺ کو بتایا گیا تو اُنہوں نے یہ کہا تھا: اگر اللہ نے چاہا' تو میں اُسے قتل کر دوں گا۔ تو اُبی بن خلف اس بات سے گھبرا گیا' اُس نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ دوسرے شخص نے کہا: جی ہاں! تو وہ اس حوالے سے پریشان ہو گیا' کیونکہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی' جو بھی بات سنی تھی' وہ پوری ہو کر رہی تھی' جب غزوۂ بدر کا موقع آیا' تو اُبی بن خلف مشرکین کے ساتھ نکلا' وہ نبی اکرم ﷺ کی غفلت کی تلاش میں تھا' تا کہ آپ پر حملہ کر دے' تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اُس کے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان رکاوٹ بن گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات دیکھی' تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اسے چھوڑ دو! نبی اکرم ﷺ نے چھوٹا نیزہ لیا اور اُسے نشانہ باندھ کر اُس کی طرف پھینکا' تو وہ اُس کے حلق میں جا کر لگا' وہ اُس کے سر کی ٹوپی کے نیچے اور زرہ کے اوپر لگا' اُس کا زیادہ خون نہیں نکلا اور اُس کا خون اندر کی طرف زیادہ گیا' وہ یوں ڈکرانے لگا' جیسے بیل آواز نکالتا ہے' وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا' اُس کے ساتھی اُسے اُٹھا کر لائے وہ آوازیں نکال رہا تھا' اُن لوگوں نے کہا: اسے کیا ہوا ہے؟ اللہ کی قسم! تمہیں تو دماغی خرابی کی شکایت نہیں تھی۔ تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھ تک صرف اُن کا لعاب پہنچا ہے' تا کہ وہ مجھے مار دیں' کیا اُنہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر اللہ نے چاہا' تو میں اسے قتل کر دوں گا' اللہ کی قسم! اگر ان کے یہ کلمات ذوالمجاز میں موجود افراد سب کے لیے ہوتے' تو وہ اُنہیں قتل کر دیتے۔ راوی کہتے ہیں: اُس کے بعد ایک دن گزرا تھا' یا شاید اس کے قریب وقت گزرا تھا کہ اُس کا انتقال ہو گیا اور وہ جہنم میں چلا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''شیطان انسان کو رسوا کرنے والا ہے''۔

وَقْعَةُ بَنِي النَّضِيرِ

باب: بنونضیر کا واقعہ

9732 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ حَدِيثِهِ، عَنْ عُرْوَةَ: "ثُمَّ كَانَتْ غَزْوَةُ بَنِي النَّضِيرِ، وَهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلٰى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ، وَكَانَتْ مَنَازِلُهُمْ وَنَخْلُهُمْ بِنَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَحَاصَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ وَعَلٰى أَنَّ لَهُمْ مَا أَقَلَّتِ الْإِبِلُ مِنَ الْأَمْتِعَةِ وَالْأَمْوَالِ إِلَّا الْحَلْقَةَ - يَعْنِي السِّلَاحَ - فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمْ: (سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ) فَقَاتَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى صَالَحَهُمْ عَلَى الْجَلَاءِ فَأَجْلَاهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَكَانُوا مِنْ سِبْطٍ لَمْ يُصِبْهُمْ جَلَاءٌ فِيمَا خَلَا، وَكَانَ اللّٰهُ قَدْ كَتَبَ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالسِّبَاءِ، وَأَمَّا قَوْلُهُ (لِأَوَّلِ الْحَشْرِ) (الحشر: 2) فَكَانَ جَلَاؤُهُمْ ذٰلِكَ أَوَّلَ حَشْرٍ فِي الدُّنْيَا إِلَى الشَّامِ"

⁕⁕ معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ سے' جو روایت نقل کی ہے اُس میں یہ مذکور ہے:

''پھر اُس کے بعد بنونضیر کے ساتھ جنگ کا واقعہ پیش آیا' جو یہودیوں کا ایک گروہ تھا' یہ غزوۂ بدر کے چھ ماہ بعد کی بات ہے' اُن لوگوں کی رہائش گاہیں اور کھجوروں کے باغات مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا محاصرہ کرلیا اور اُنہیں جلاوطنی پر مجبور کیا' اس شرط پر کہ وہ اپنے اونٹوں کے اوپر جو ساز و سامان لادسکیں گے' وہ اُنہیں ملے گا' البتہ ہتھیار وہ نہیں لے سکیں گے' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

''جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے' وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں' جو غلبہ والا اور حکمت والا ہے' وہی وہ ذات ہے' جس نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کفر کرنے والے لوگوں کو ابتدائی حشر میں اُن کے علاقوں سے نکال دیا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کی تھی' یہاں تک کہ آپ نے اس شرط پر اُن کے ساتھ صلح کی تھی کہ وہ جلاوطنی اختیار کریں گے' آپ نے شام کی طرف اُنہیں جلاوطن کردیا تھا' وہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے' جنہیں اس سے پہلے کبھی جلاوطنی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر جلاوطنی مسلط کی اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اُنہیں دنیا میں قتل ہوجانے اور قیدی بنائے جانے کی شکل میں عذاب دیتا۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

''ابتدائی حشر میں''۔

تو اس سے مراد اُن کی وہ جلاوطنی ہے' جو شام کی طرف ہوئی تھی اور یہ دنیا میں اُن کا پہلا حشر تھا۔

9733 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوْا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ السَّلُوْلِ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْاَوْثَانَ مِنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ، قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا، وَاِنَّكُمْ اَكْثَرُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَدَدًا، وَاِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتَقْتُلُنَّهُ، اَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ، اَوْ لَنَسْتَعِنَّ عَلَيْكُمُ الْعَرَبَ، ثُمَّ لَنَسِيْرَنَّ اِلَيْكُمْ بِاَجْمَعِنَا حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ، وَنَسْتَبِيْحَ نِسَائَكُمْ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ اُبَيٍّ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ تَرَاسَلُوْا فَاجْتَمَعُوْا، وَاَرْسَلُوْا، وَاَجْمَعُوْا لِقِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَقِيَهُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ وَعِيْدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمُ الْمَبَالِغَ، مَا كَانَتْ لِتَكِيْدَكُمْ بِاَكْثَرَ مِمَّا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَكِيْدُوْا بِهِ اَنْفُسَكُمْ، فَاَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقْتُلُوْا اَبْنَائَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّقُوْا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَكَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ فَكَتَبَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ اِلَى الْيَهُوْدِ: اِنَّكُمْ اَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُوْنِ، وَاِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا، اَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا، وَلَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ، - وَهُوَ الْخَلَاخِلُ - فَلَمَّا بَلَغَ كِتَابُهُمُ الْيَهُوْدَ اَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيْرِ عَلَى الْغَدْرِ، فَاَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اخْرُجْ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِكَ، وَلْنَخْرُجْ فِي ثَلَاثِينَ حَبْرًا حَتّٰى نَلْتَقِيَ فِي مَكَانٍ كَذَا نَصَفٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، فَيَسْمَعُوا مِنْكَ، فَإِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ، آمَنَّا كُلُّنَا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِينَ مِنْ اَصْحَابِهِ، وَخَرَجَ إِلَيْهِ ثَلَاثُونَ حَبْرًا مِنَ الْيَهُودِ حَتّٰى إِذَا بَرَزُوا فِي بَرَازٍ مِنَ الْأَرْضِ، قَالَ بَعْضُ الْيَهُودِ لِبَعْضٍ: كَيْفَ تَخْلُصُونَ إِلَيْهِ، وَمَعَهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَمُوتَ قَبْلَهُ، فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ: كَيْفَ تَفْهَمُ وَنَفْهَمُ وَنَحْنُ سِتُّونَ رَجُلًا؟ اخْرُجْ فِي ثَلَاثَةٍ مِنْ اَصْحَابِكَ، وَيَخْرُجُ إِلَيْكَ ثَلَاثَةٌ مِنْ عُلَمَائِنَا، فَلْيَسْمَعُوا مِنْكَ، فَإِنْ آمَنُوا بِكَ آمَنَّا كُلُّنَا، وَصَدَّقْنَاكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، وَاشْتَمَلُوا عَلَى الْخَنَاجِرِ، وَأَرَادُوا الْفَتْكَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَتِ امْرَأَةٌ نَاصِحَةٌ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ إِلَى بَنِي أَخِيهَا، وَهُوَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَخْبَرَتْهُ خَبَرَ مَا أَرَادَتْ بَنُو النَّضِيرِ مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَخُوهَا سَرِيعًا، حَتّٰى أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَّهُ بِخَبَرِهِمْ، قَبْلَ أَنْ يَصِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَتَائِبِ فَحَاصَرَهُمْ، وَقَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي عَلَيْهِ، فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا، فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ هُوَ وَالْمُسْلِمُونَ، ثُمَّ غَدَا الْغَدُ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْخَيْلِ وَالْكَتَائِبِ، وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ، فَعَاهَدُوهُ، فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا إِلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ، فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ، وَعَلَى أَنَّ لَهُمْ مَا أَقَلَّتِ الْإِبِلُ إِلَّا الْحَلْقَةَ - وَالْحَلْقَةُ: السِّلَاحُ، فَجَاءَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتْ إِبِلٌ مِنْ أَمْتِعَتِهِمْ وَأَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَخَشَبِهَا، فَكَانُوا يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ، فَيَهْدِمُونَهَا فَيَحْمِلُونَ مَا وَافَقَهُمْ مِنْ خَشَبِهَا، وَكَانَ جَلَاؤُهُمْ ذٰلِكَ أَوَّلَ حَشْرِ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ وَكَانَ بَنُو النَّضِيرِ مِنْ سِبْطٍ مِنْ أَسْبَاطِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَمْ يُصِبْهُمْ جَلَاءٌ مُنْذُ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ الْجَلَاءَ، فَلِذٰلِكَ أَجْلَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْلَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجَلَاءِ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَا عُذِّبَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) حَتّٰى بَلَغَ (وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (البقرة: 284) وَكَانَتْ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَأَعْطَاهَا اللّٰهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا، فَقَالَ: (مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) (الحشر: 6) يَقُولُ: بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ: فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ، وَلِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا ذَوِي حَاجَةٍ، لَمْ يَقْسِمْ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا، وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ بَنِي فَاطِمَةَ "

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پوتے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

قریش کے کفار نے عبداللہ بن اُبی بن سلول کو خط لکھا' اس کے علاوہ اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے بتوں کی عبادت کرنے والے لوگوں کو بھی خط لکھا' یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے' نبی اکرم ﷺ اُن دنوں مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ اُن لوگوں نے خط میں یہ لکھا تھا کہ تم نے ہمارے آدمی کو پناہ دی ہے' تم لوگوں کی تعداد اہلِ مدینہ میں زیادہ ہے' تو ہم تمہیں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتے ہیں' کہ یا تو تم اُن کے ساتھ لڑائی کرو' یا پھر اُنہیں باہر نکال دو' یا پھر ہم تمہارے خلاف عربوں سے مدد مانگتے ہیں اور پھر ہم سب مل کر تمہارے طرف روانہ ہو جائیں گے اور تمہارے جنگجو افراد کو قتل کر دیں گے' تمہاری عورتوں کو قبضہ میں لے لیں گے' جب ابن اُبی اور اُس کے ساتھ کے بتوں کی عبادت کرنے والے لوگوں کو یہ خط پہنچا' تو اُنہوں نے ایک دوسرے کو بلوایا' اکٹھے ہوئے اور اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ لڑائی کریں گے' جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ کچھ لوگوں کے ساتھ اُن سے جا کر ملے' آپ نے فرمایا: قریش کی دھمکی تم لوگوں تک بہت زیادہ پہنچ گئی ہے' لیکن وہ تمہیں اتنا زیادہ فائدہ نہیں دے گی' جتنا اس کے ذریعہ تم اپنے آپ کو دھوکہ دو گے' تم وہ لوگ ہو' جو یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے بچوں اور بھائیوں کو قتل کروا دو۔ جب اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی یہ بات سنی تو وہ اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔ اس بات کی اطلاع کفارِ قریش کو ملی' پھر غزوۂ بدر رونما ہوا' پھر کفارِ قریش نے غزوۂ بدر کے بعد یہودیوں کی طرف خط لکھا کہ تمہارا بڑا حلقہ ہے' تمہارے پاس قلعے ہیں' تم ہمارے ساتھی کے ساتھ لڑائی کرو' یا پھر ہم یہ یہ کریں گے اور ہمارے اور تمہاری عورتوں کی پازیبوں کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی۔

جب اُن لوگوں کا مکتوب یہودیوں تک پہنچا' تو تمام بنونضیر نے عہد شکنی پر اتفاق کر لیا۔ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوایا کہ آپ اپنے تیس ساتھیوں سمیت ہمارے پاس آئیں' ہم اپنے تیس عالم پیش کریں گے' فلاں جگہ پر ہمارا سامنا ہوگا' جو ہمارے اور آپ کے درمیان ہے' وہ لوگ آپ کی بات سنیں گے' اگر اُنہوں نے آپ کی بات کی تصدیق کر دی اور آپ پر ایمان لے آئے' تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ نبی اکرم ﷺ اپنے تیس اصحاب سمیت اُن کی طرف گئے' یہودیوں نے بھی اپنے تیس عالم پیش کیے' یہاں تک کہ جب وہ کھلی جگہ پر آئے' تو بعض یہودیوں نے دوسروں سے کہا: تم ان پر کیسے قابو پا سکو گے' جبکہ اُن کے پاس تیس ایسے اصحاب ہیں' جن میں سے ہر ایک اُن سے پہلے مرنا پسند کرے گا۔ اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ کو بات کیسے سمجھ آئے گی اور ہمیں کیسے سمجھ آئے گی؟ جبکہ ہم ساٹھ افراد ہوں گے' آپ اپنے تین ساتھیوں سمیت آ گے آئیں اور ہمارے علماء میں سے تین آپ کے پاس آئیں گے' وہ آپ کی بات سنیں گے اگر وہ آپ پر ایمان لے آئیں' تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے اور آپ کی تصدیق کر دیں گے۔

نبی اکرم ﷺ اپنے تین اصحاب سمیت باہر آئے' اُن لوگوں نے خنجر تیار کر لیے اور نبی اکرم ﷺ پر دھوکہ کے ساتھ حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا' تو بنونضیر سے تعلق رکھنے والی ایک خیر خواہ عورت نے اپنے بھتیجے کو پیغام بھیجا' جو ایک مسلمان انصاری شخص تھا اور اسے اس بارے میں بتایا کہ بنونضیر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جو عہد شکنی کا ارادہ کیے ہوئے ہیں۔ اُس عورت کا بھائی تیزی سے چلتا ہوا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سرگوشی میں اُن لوگوں کی صورتِ حال کے بارے میں بتایا' یہ نبی اکرم ﷺ کے ان

لوگوں تک پہنچنے سے پہلے کی بات ہے' تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے' اگلے دن نبی اکرم ﷺ اپنے فوجی دستوں کو ساتھ لے کر گئے اور آپ نے اُن کا محاصرہ کرلیا' آپ نے اُن سے فرمایا: تم مجھ سے اسی صورت میں بچ سکتے ہو' جب تم میرے ساتھ معاہدہ کرو۔ تو اُنہوں نے معاہدہ کرنے سے انکار کردیا' اُس دن نبی اکرم ﷺ نے اور مسلمانوں نے اُن کے ساتھ لڑائی کی' اُس سے اگلے دن مسلمانوں نے اپنے گھڑسواروں اور دستوں کے ساتھ بنوقریظہ پر حملہ کردیا اور بنونضیر کو چھوڑ دیا اور اُنہیں یہ دعوت دی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرلیں' تو اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرلیا۔

نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں سے واپس آئے اور بنونضیر کی طرف اپنے فوجی دستے لے کر گئے' آپ نے اُن کے ساتھ لڑائی کی یہاں تک کہ وہ لوگ جلاوطنی کی ثالثی پر تیار ہوگئے' اس شرط پر کہ وہ اپنے اونٹوں پر جو ساز و سامان لاد کر لے جائیں گے وہ اُنہیں ملے گا' البتہ وہ ہتھیار نہیں لے جاسکتے۔ پھر بنونضیر آئے اور اُنہوں نے اپنے اونٹوں پر اپنا ساز و سامان' اپنے گھروں کے دروازے اور لکڑیاں تک لاد لیے' وہ اپنے گھروں سے نکلے اور اُنہیں منہدم کرنے لگے اور اُن کی جو لکڑیاں مل رہی تھیں اُنہیں اُٹھانے لگے' تو یہ اُن لوگوں کا پہلا حشر تھا' جو اُن کی شام کی طرف جلاوطنی کی شکل میں تھا۔ بنونضیر کا تعلق بنی اسرائیل کے ایک خاندان سے تھا' جب سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر جلاوطنی مقرر کی تھی' اُس کے بعد اُنہیں کبھی جلاوطنی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا' یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب اُنہیں جلاوطن کیا' تو اگر اللہ تعالیٰ نے اُن پر جلاوطنی طے نہ کی ہوئی ہوتی' تو اللہ تعالیٰ اُنہیں دنیا میں اُسی طرح عذاب دیتا جس طرح بنوقریظہ کو عذاب دیا گیا تھا' اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہے اور وہ غلبہ والا اور حکمت والا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

بنونضیر کے کھجوروں کے باغات نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص ہوگئے' وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیے تھے' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آپ کے لیے مخصوص قرار دیا اور ارشاد فرمایا:

''اُن میں سے جو چیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فئے کے طور پر عطا کی ہے اُس کے لیے تم نے گھوڑوں یا سواریوں کو نہیں بھگایا تھا''۔

یعنی یہ چیزیں جنگ کے بغیر حاصل ہوگئی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن اموال کا اکثر حصہ مہاجرین کو دیتے تھے اور اُن کے درمیان تقسیم کردیتے تھے' یا انصار سے تعلق رکھنے والے دو حاجت مندوں لوگوں کو دے دیتے تھے' آپ اُن دو کے علاوہ کسی اور انصاری کو اس میں سے حصہ نہیں دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص اُس مال میں سے باقی بچ جانے والی چیزیں اولادِ فاطمہ کے ہاتھ میں رہیں۔

9734 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: "مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، مِنْهَا اَرْبَعٌ اَوْ خَمْسٌ يَدْعُوْ اِلَى الْاِسْلَامِ سِرًّا، وَهُوَ خَائِفٌ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ عَلَى الرِّجَالِ الَّذِيْنَ اَنْزَلَ فِيْهِمْ (اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ) (الحجر: 95) (الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِيْنَ)

(الحجر: 91) وَالْعِضِينَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ: السِّحْرُ يُقَالُ لِلسَّاحِرَةِ: عَاضِهَةٌ - فَأَمَرَ بِعَدَاوَتِهِمْ فَقَالَ: اصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ أُمِرَ بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَدِمَ فِي ثَمَانِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ كَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ، فَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ: (وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ) (الأنفال: 7) وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ) (القمر: 45)

وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (حَتَّى إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ) (المؤمنون: 64) وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا) (آل عمران: 127)، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: 128) أَرَادَ اللَّهُ الْقَوْمَ، وَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيرَ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا) (إبراهيم: 28) الْآيَةَ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ) (البقرة: 243) الْآيَةَ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا) (آل عمران: 13) فِي شَأْنِ الْعِيرِ (وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ) (الأنفال: 42) أَخَذُوا أَسْفَلَ الْوَادِي، هَذَا كُلُّهُ فِي أَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَتْ قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ سَرِيَّةٌ، يَوْمَ قُتِلَ الْحَضْرَمِيُّ، ثُمَّ كَانَتْ أُحُدٌ، ثُمَّ يَوْمُ الْأَحْزَابِ بَعْدَ أُحُدٍ بِسَنَتَيْنِ، ثُمَّ كَانَتِ الْحُدَيْبِيَةُ، وَهُوَ يَوْمُ الشَّجَرَةِ، فَصَالَحَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ فِي عَامٍ قَابِلٍ فِي هَذَا الشَّهْرِ، فَفِيهَا أُنْزِلَتْ (الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ) (البقرة: 194) فَشَهْرُ عَامِ الْأَوَّلِ بِشَهْرِ الْعَامِ الثَّانِي فَكَانَتِ (الْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ) (البقرة: 194) ثُمَّ كَانَتِ الْفَتْحُ بَعْدَ الْعُمْرَةِ، فَفِيهَا نَزَلَتْ: (حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ) (المؤمنون: 77) وَذَلِكَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاهُمْ، وَلَمْ يَكُونُوا أَعَدُّوا لَهُ أُهْبَةَ الْقِتَالِ، وَلَقَدْ قُتِلَ مِنْ قُرَيْشٍ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ، وَمِنْ حُلَفَائِهِمْ مِنْ بَنِي بَكْرٍ خَمْسِينَ أَوْ زِيَادَةٌ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ لَمَّا دَخَلُوا فِي دِينِ اللَّهِ (هُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ) (المؤمنون: 78) ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ بَعْدَ عِشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ إِلَى الطَّائِفِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَمَّرَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ، ثُمَّ رَجَعَ فَتُوُفِّيَ فِي لَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ، وَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْحَجِّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ"

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ مکہ میں پندرہ سال مقیم رہے جن میں سے چار یا شاید پانچ سال ایسے ہیں جن کے دوران آپ اسلام کی دعوت پوشیدہ طور پر دیتے رہے کیونکہ یہ خوف کا دور تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی طرف بھیجا' جن کے بارے میں اُس نے یہ حکم نازل کیا ہے:

''بے شک ہم مذاق اڑانے والوں کے حوالے سے تمہارے لیے کفایت کریں گے''۔

''وہ لوگ جنہوں نے قرآن کو جادو قرار دیا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) قریش کے محاورے میں لفظ ''عضین'' سے مراد'' جادو'' ہے' جادوگر عورت کے لیے لفظ

''عاضیہ'' استعمال ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے دشمنی رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

''تمہیں جو حکم دیا گیا ہے' تم اُس کی پیروی کرو اور مشرکین سے منہ موڑ لو''۔

پھر نبی اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے (یعنی ہجرت کرنے) کا حکم دیا گیا' تو آپ آٹھ ربیع الاوّل کو مدینہ منورہ تشریف لے آئے' پھر واقعۂ بدر رونما ہوا' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

''جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ' دو میں سے ایک گروہ کا وعدہ کیا''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''عنقریب اکٹھے لوگ پسپا ہو جائیں گے''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں پر عذاب کی گرفت کریں گے''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تاکہ وہ کفر کرنے والے لوگوں کے کنارہ کو کاٹ دے (یعنی انہیں ہلاکت کا شکار کر دے)''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارا ان کے معاملہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے''۔

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا ارادہ کیے ہوئے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ارادہ قافلہ کے بارے میں تھا' تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دیا''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا' جو اپنے علاقوں سے نکلے''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارے لیے دو گروہوں میں نشانی ہے' جو ایک دوسرے کے سامنے آئے''۔

یہ قافلہ کے بارے میں ہے۔

''اور سوار تم میں سے نیچے کی طرف تھے''۔

یعنی اُنہوں نے وادی کے نشیبی حصہ کو پکڑا ہوا تھا۔ یہ سب آیات واقعۂ بدر کے بارے میں ہیں۔ غزوۂ بدر سے دو ماہ پہلے ایک چھوٹی مہم روانہ ہوئی تھی' جس میں حضرمی کو قتل کر دیا گیا تھا' پھر غزوۂ بدر ہوا' پھر غزوہ احد ہوا' غزوۂ احزاب' غزوۂ اُحد کے دو سال بعد رونما ہوا' پھر صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اسے ''درخت کا دن'' کہا جاتا ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ یہ صلح کی کہ وہ اگلے سال' اسی مہینہ میں عمرہ کے لیے آئیں گے' تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''حرمت والے مہینہ کے بدلہ میں حرمت والا مہینہ ہے''۔

تو پہلے سال کا حرمت والا مہینہ دوسرے سال کے حرمت والے مہینہ کا بدلہ ہوگا' تو اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی:

''اَلْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ''۔

پھر عمرہ کے بعد فتح نصیب ہوئی' جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''یہاں تک کہ ہم جب اُن پر ایسا دروازہ کھولیں' جو زبردست عذاب والا ہو' تو وہ اُس میں مایوسی کے عالم میں پڑے ہوں گے''۔

اس کی وجہ یہ ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کی تھی' تو کفار نے لڑائی کی تیاری نہیں کی ہوئی تھی' اسی لیے قریش میں سے چار آدمی مارے گئے تھے اور اُن کے حلیف بنوبکر میں سے پچاس' یا شاید ان سے زیادہ لوگ مارے گئے تھے' جب وہ اللہ کے دین میں داخل ہو گئے' تو انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''وہی ہے جس نے تمہارے لیے سماعت و بصارت کو پیدا کیا ہے''۔

اُس کے بیس دن بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے لیے روانہ ہوئے' پھر آپ طائف تشریف لے گئے' پھر آپ مدینہ واپس آ گئے' پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کیا' پھر اگلے دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حج کیا' پھر آپ نے لوگوں کو رخصت کیا اور واپس تشریف لے آئے' پھر آپ کا ربیع الاول کے مہینہ کی دو راتیں گزرنے کے بعد انتقال ہو گیا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حج کر کے واپس آئے' تو اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

وَقْعَةُ اُحُدٍ

باب: غزوۂ اُحد کا بیان

9735 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتْ وَقْعَةُ اُحُدٍ فِي شَوَّالٍ عَلَى رَاْسِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا اَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 152) اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ حِينَ غَزَا اَبُو سُفْيَانَ وَكُفَّارُ قُرَيْشٍ: اِنِّي رَاَيْتُ كَاَنِّي لَبِسْتُ دِرْعًا حَصِينَةً، فَاَوَّلْتُهَا الْمَدِينَةَ، فَاجْلِسُوا فِي ضَيْعَتِكُمْ، وَقَاتِلُوا مِنْ وَرَائِهَا، وَكَانَتِ الْمَدِينَةُ قَدْ شُبِّكَتْ بِالْبُنْيَانِ فَهِيَ كَالْحِصْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اخْرُجْ بِنَا اِلَيْهِمْ فَلْنُقَاتِلْهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ: نَعَمْ وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ، اِنَّا وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِنَا عَدُوٌّ قَطُّ فَخَرَجْنَا اِلَيْهِ، فَاَصَابَ فِينَا، وَلَا تَنَيْنَا فِي الْمَدِينَةِ، وَقَاتَلْنَا مِنْ وَرَائِهَا اِلَّا هَزَمْنَا عَدُوَّنَا، فَكَلَّمَهُ اُنَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ اخْرُجْ بِنَا اِلَيْهِمْ، فَدَعَا بِلَامَتِهِ فَلَبِسَهَا، ثُمَّ قَالَ: مَا اَظُنُّ الصَّرْعَى اِلَّا سَتَكْثُرُ مِنْكُمْ وَمِنْهُمْ، اِنِّي اَرَى فِي النَّوْمِ مَنْحُورَةً فَاَقُولُ: بَقَرٌ، وَاللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ

وَاُمِّی فَاجْلِسْ بِنَا فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِی لِنَبِيٍّ اِذَا لَبِسَ لَامَتَهُ اَنْ يَضَعَهَا حَتّٰى يَلْقَى النَّاسَ، فَهَلْ مِنْ رَجُلٍ يَدُلُّنَا الطَّرِيقَ عَلَى الْقَوْمِ مِنْ كَثَبٍ؟ فَانْطَلَقَتْ بِهِ الْاَدِلَّاءُ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشَّوْطِ مِنَ الْجَبَّانَةِ، انْخَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ بِثُلُثِ الْجَيْشِ اَوْ قَرِيبٍ مِنْ ثُلُثِ الْجَيْشِ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقُوهُمْ بِاُحُدٍ وَصَافُّوهُمْ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلٰى اَصْحَابِهِ اِنْ هُمْ هَزَمُوهُمْ اَنْ لَا يَدْخُلُوا لَهُمْ عَسْكَرًا، وَلَا يَتْبَعُوهُمْ فَلَمَّا الْتَقَوْا هَزَمُوا، وَعَصَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَنَازَعُوا وَاخْتَلَفُوا ثُمَّ صَرَفَهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَهُمْ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ، وَاَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ وَعَلٰى خَيْلِهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَتَلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبْعِينَ رَجُلًا، وَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ شَدِيدَةٌ، وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُمِيَ وَجْهُهُ، حَتّٰى صَاحَ الشَّيْطَانُ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ، قُتِلَ مُحَمَّدٌ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ عَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَرَفْتُ عَيْنَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْمِغْفَرِ، فَنَادَيْتُ بِصَوْتِي الْاَعْلٰى: هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اسْكُتْ، وَكَفَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِينَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وُقُوفٌ، فَنَادٰى اَبُو سُفْيَانَ بَعْدَمَا مُثِّلَ بِبَعْضِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجُدِعُوا، وَمِنْهُمْ مَنْ بُقِرَ بَطْنُهُ، فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ: اِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي قَتْلَاكُمْ بَعْضَ الْمَثْلِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَنْ ذَوِي رَاْيِنَا وَلَا سَادَتِنَا، ثُمَّ قَالَ اَبُو سُفْيَانَ: اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ فَقَالَ: اَنْعَمْتَ عَيْنًا، قَتْلٰى بِقَتْلٰى بَدْرٍ فَقَالَ عُمَرُ: لَا يَسْتَوِي الْقَتْلٰى، قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاكُمْ فِي النَّارِ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ: لَقَدْ خِبْنَا اِذًا، ثُمَّ انْصَرَفُوا رَاجِعِينَ، وَنَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ فِي طَلَبِهِمْ، حَتّٰى بَلَغُوا قَرِيبًا مِنْ حَمْرَاءِ الْاَسَدِ، وَكَانَ فِيمَنْ طَلَبَهُمْ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَذٰلِكَ حِينَ قَالَ اللّٰهُ: (اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ) (آل عمران: 173)

✻ معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ سے جو روایت نقل کی ہے اُس میں یہ بھی مذکور ہے:

غزوۂ اُحد شوال کے مہینہ میں پیش آیا تھا' یہ بنونضیر کا واقعہ پیش آنے کے چھ ماہ بعد کی بات ہے۔

زہری نے عروہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کی ہے:

''اس کے بعد کہ اس نے تمہیں وہ چیز دکھائی' جسے تم پسند کرتے تھے' تم نے نافرمانی کی''۔

جب ابوسفیان اور کفارِ قریش لڑنے کے لیے آئے تو غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے یہ دیکھا ہے کہ جیسے میں نے زرہ پہن رکھی ہے' تو میں نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ اس سے مراد مدینہ منورہ ہے' تم لوگ اپنے علاقہ میں رہو اور یہیں رہ کر جنگ میں حصہ لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کی عمارتیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں' تو یہ قلعہ کی مانند تھا' لیکن ایک شخص جس نے غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کی تھی' اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ساتھ لے کر اُن لوگوں کی طرف جائیں' تاکہ ہم اُن کے

ساتھ لڑائی کریں۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! میری یہی رائے ہے کہ اللہ کی قسم! جب بھی کوئی دشمن ہم پر حملہ آور ہوا اور ہم نکل کر اُس کی طرف گئے تو ہمیں فائدہ ہوا' ہم نے اگر مدینہ منورہ سے باہر جا کر لڑائی میں حصہ لیا' تو اپنے دشمن کو ہمیشہ پسپا ہی کیا ہے۔ کچھ مسلمانوں نے بھی اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کی' اُنہوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ ہمیں ساتھ لے کر اُن لوگوں کی طرف جائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے آلاتِ جنگ منگوائے اور پھر اُنہیں پہن لیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ گمان ہے کہ تم میں سے مقتولین زیادہ ہوں گے اور اُن میں سے بھی زیادہ ہوں گے' کیونکہ میں نے خواب میں ایک ذبح شدہ جانور دیکھا تھا اور میرا خیال ہے کہ وہ گائے تھے' باقی اللہ بہتری کرے۔ تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پھر آپ ہمارے ساتھ یہیں رہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی نبی کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے ہتھیار پہن لینے کے بعد اُنہیں اُتار دے' جب تک لوگ نہیں اُتار دیتے (یعنی جنگ ختم نہیں ہو جاتی) تو کیا کوئی ایسا شخص ہے جو راستہ کے بارے میں ہمیں بتائے۔ پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر ٹیلہ کی طرف سے روانہ ہوئے' راستے بتانے والے لوگ آپ کے آگے چلتے رہے' یہاں تک کہ جب جبانہ کے مقام پر شوط کے قریب آپ پہنچے' تو عبداللہ بن اُبی ایک تہائی لشکر' یا ایک تہائی لشکر کے قریب لوگوں کو لے کر واپس چلا گیا۔

نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے یہاں تک کہ اُحد کے مقام پر' آپ کا دشمن سے سامنا ہوا' تو آپ نے مسلمانوں کی صف بندی کی' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کی کہ اگر دشمن پسپا بھی ہو جائے' تو بھی اُن میں سے کوئی شخص دشمن کی طرف نہ جائے اور اُن کی پیروی نہ کرے۔ جب لڑائی شروع ہوئی اور دشمن پسپا ہوا تو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کا حکم نہیں مانا' وہ آپس میں تنازع کا شکار ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے' پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دشمن سے پھیر دیا' تاکہ اُنہیں آزمائش میں مبتلا کرے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ پھر مشرکین آ گئے اُن کے گھڑسواروں پر خالد بن ولید بن مغیرہ امیر تھے' تو اُنہوں نے مسلمانوں کے ستر افراد کو شہید کر دیا اور مسلمانوں کو بہت زیادہ زخم بھی آئے۔

نبی اکرم ﷺ کے دانتوں کو نقصان پہنچا' آپ کا چہرہ خون آلود ہو گیا' یہاں تک کہ شیطان نے بلند آواز میں چیخ کر کہا: حضرت محمد ﷺ شہید ہو گئے ہیں! حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ پہلا فرد تھا' جس نے نبی اکرم ﷺ کو پہچان لیا' میں نے لوہے کی ٹوپی کے اندر سے آپ ﷺ کی آنکھوں کو پہچان لیا اور میں نے بلند آواز میں کہا: یہ نبی اکرم ﷺ موجود ہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اشارہ کیا کہ تم خاموش رہو! پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو روک لیا' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب ٹھہرے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کے اجسام کی بے حرمتی کی گئی تھی' کسی کا ناک کاٹا گیا تھا' کسی کے پیٹ کو چیر دیا گیا تھا' یہ سب کچھ ہونے کے بعد ابوسفیان بلند آواز میں بولا: تم لوگ اپنے مقتولین میں سے کچھ لوگوں کو پاؤ گے کہ اُن کی لاشوں کی بے حرمتی ہوئی ہے' ہمارے سمجھدار لوگ ایسا نہیں کر سکتے تھے اور ہمارے سردار ایسا نہیں کر سکتے۔

ابوسفیان نے کہا: ہُبل سر بلند ہوا! تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سب سے بلند اور سب سے بزرگ ہے!

ابوسفیان نے کہا: یہ مقتولین ہمارے مقتولینِ بدر کے بدلہ میں ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مقتولین برابر نہیں ہیں' ہمارے

مقتول جنت میں ہیں اور تمہارے مقتول جہنم میں ہیں۔ تو ابوسفیان نے کہا: پھر تو ہم رسوائی کا شکار ہو گئے' پھر وہ سب لوگ واپس چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے کچھ اصحاب کو اُن کے پیچھے بھیجا' یہاں تک کہ وہ حمراءِ اسد کے مقام تک پہنچ گئے' اُن کا پیچھا کرنے والوں میں اُس دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' اسی وقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''وہ لوگ جن سے لوگوں نے یہ کہا کہ لوگوں نے تمہارے لیے بہت کچھ جمع کیا ہوا ہے' تو تم لوگ ڈر جاؤ! تو اُن لوگوں کے ایمان میں اضافہ ہوا اور اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

9736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، دَعَا الْمُسْلِمِينَ لِطَلَبِ الْكُفَّارِ، فَاسْتَجَابُوا فَطَلَبُوهُمْ عَامَّةَ يَوْمِهِمْ، ثُمَّ رَجَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) (آل عمران: 172) الْاٰيَةُ." وَلَقَدْ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اَنَّ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُرِبَ يَوْمَئِذٍ بِالسَّيْفِ سَبْعِينَ ضَرْبَةً، وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّهَا كُلَّهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اُس میں یہ بھی مذکور ہے: جب نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ نے مسلمانوں کو کفار کے پیچھے بھیجا' اُنہوں نے آپ کی بات مانی اور اُس دن کا زیادہ حصہ اُن کا پیچھا کرتے رہے' پھر وہ اُنہیں لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''وہ لوگ جنہوں نے زخم لاحق ہونے کے باوجود اللہ اور اُس کے رسول کی پکار کا جواب دیا''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اُس دن نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر تلوار کی ستر ضربیں لگی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن سب کے شر سے آپ کو بچا لیا۔

وَقْعَةُ الْاَحْزَابِ وَبَنِي قُرَيْظَةَ

باب: غزوۂ احزاب اور بنوقریظہ کا واقعہ

9737 - حدیث نبوی: ثُمَّ كَانَتْ وَقْعَةُ الْاَحْزَابِ بَعْدَ وَقْعَةِ اُحُدٍ بِسَنَتَيْنِ، وَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْمَدِينَةِ، وَرَاْسُ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ اَبُو سُفْيَانَ، فَحَاصَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، حَتّٰى خَلَصَ اِلٰى كُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمُ الْكَرْبُ، وَحَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - كَمَا اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ - اللّٰهُمَّ اِنِّي اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ اَنْ لَا تُعْبَدْ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ رَاْسُ الْمُشْرِكِينَ مِنْ غَطَفَانَ، وَهُوَ مَعَ اَبِي سُفْيَانَ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَعَلْتُ لَكَ ثُلُثَ ثَمَرِ الْاَنْصَارِ اَتَرْجِعُ بِمَنْ مَعَكَ مِنْ غَطَفَانَ؟ وَتُخَذِّلُ بَيْنَ الْاَحْزَابِ؟، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُيَيْنَةُ اِنْ جَعَلْتَ لِي الشَّطْرَ فَعَلْتُ، فَاَرْسَلَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

وَهُوَ سَيِّدُ الْاَوْسِ، وَاِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ فَقَالَ لَهُمَا: اِنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ قَدْ سَاَلَنِىْ نِصْفَ ثَمَرِكُمَا عَلٰى اَنْ يَنْصَرِفَ بِمَنْ مَعَهُ مِنْ غَطَفَانَ، وَيُخَذِّلَ بَيْنَ الْاَحْزَابِ، وَاِنِّى قَدْ اَعْطَيْتُهُ الثُّلُثَ فَاَبٰى اِلَّا الشَّطْرَ، فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ قَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ اُمِرْتَ بِشَىْءٍ فَامْضِ لِاَمْرِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ اُمِرْتُ بِشَىْءٍ لَمْ اَسْتَاْمِرْكُمَا، وَلٰكِنْ هٰذَا رَاْيِى اَعْرِضُهُ عَلَيْكُمَا قَالَا: فَاِنَّا لَا نَرٰى اَنْ نُعْطِيَهُ اِلَّا السَّيْفَ قَالَ: فَنِعْمَ اِذًا قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ نَجِيحٍ اَنَّهُمَا قَالَا لَهُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ اَفْلَانَ حِينَ جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ نُعْطِيهِمْ ذٰلِكَ، قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنِعْمَ اِذًا. قَالَ الزُّهْرِىُّ فِىْ حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَائَهُمْ نُعَيْمُ بْنُ مَسْعُودٍ الْاَشْجَعِىُّ، وَكَانَ يَاْمَنُهُ الْفَرِيقَانِ، كَانَ مُوَادِعًا لَهُمَا فَقَالَ: اِنِّى كُنْتُ عِنْدَ عُيَيْنَةَ وَاَبِىْ سُفْيَانَ اِذْ جَائَهُمْ رَسُولُ بَنِىْ قُرَيْظَةَ: اَنِ اثْبُتُوا، فَاِنَّا سَنُخَالِفُ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى بَيْضَتِهِمْ، قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّنَا اَمَرْنَاهُمْ بِذٰلِكَ، وَكَانَ نُعَيْمٌ رَجُلًا لَا يَكْتُمُ الْحَدِيثَ، فَقَامَ بِكَلِمَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَائَهُ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ مِنَ اللّٰهِ فَاَمْضِهِ، وَاِنْ كَانَ رَاْيًا مِنْكَ فَاِنَّ شَاْنَ قُرَيْشٍ وَبَنِىْ قُرَيْظَةَ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ يَكُونَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ فِيهِ مَقَالٌ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَىَّ الرَّجُلَ رُدُّوهُ فَرَدُّوهُ فَقَالَ: انْظُرِ الَّذِىْ ذَكَرْنَا لَكَ، فَلَا تَذْكُرْهُ لِاَحَدٍ " فَاِنَّمَا اَغْرَاهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى عُيَيْنَةَ وَاَبَا سُفْيَانَ فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ مِنْ مُحَمَّدٍ يَقُولُ قَوْلًا اِلَّا كَانَ حَقًّا؟ قَالَا: لَا قَالَ: فَاِنِّى لَمَّا ذَكَرْتُ لَهُ شَاْنَ قُرَيْظَةَ قَالَ: فَلَعَلَّنَا اَمَرْنَاهُمْ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: سَنَعْلَمُ ذٰلِكَ اِنْ كَانَ مَكْرًا، فَاَرْسَلَ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ اَنَّكُمْ قَدْ اَمَرْتُمُونَا اَنْ نَثْبُتَ، وَاَنَّكُمْ سَتُخَالِفُونَ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى بَيْضَتِهِمْ، فَاَعْطُونَا بِذٰلِكَ رَهِينَةً فَقَالُوْا: اِنَّهَا قَدْ دَخَلَتْ لَيْلَةُ السَّبْتِ، وَاِنَّا لَا نَقْضِى فِى السَّبْتِ شَيْئًا فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ اِنَّكُمْ فِىْ مَكْرٍ مِنْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ، فَارْتَحِلُوا، وَاَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الرِّيحَ، وَقَذَفَ فِىْ قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، فَاَطْفَاَتْ نِيرَانَهُمْ وَقَطَعَتْ اَرْسَانَ خُيُولِهِمْ، وَانْطَلَقُوا مُنْهَزِمِينَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ قَالَ: فَذٰلِكَ حِينَ يَقُولُ: (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا) (الأحزاب: **25**) قَالَ: فَنَدَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ فِىْ طَلَبِهِمْ، فَطَلَبُوْهُمْ حَتّٰى بَلَغُوا حَمْرَاءَ الْاَسَدِ قَالَ: فَرَجَعُوا قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاْمَتَهُ، وَاغْتَسَلَ وَاسْتَجْمَرَ، فَنَادَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ: عَذِيرُكَ مِنْ مُحَارِبٍ، اَلَا اَرَاكَ قَدْ وَضَعْتَ اللَّاْمَةَ، وَلَمْ نَضَعْهَا نَحْنُ بَعْدُ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُصَلُّوا الْعَصْرَ حَتّٰى تَاْتُوا بَنِىْ قُرَيْظَةَ، فَغَرَبَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَاْتُوهَا، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ اَنْ تَدَعُوا الصَّلَاةَ فَصَلُّوا، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: اِنَّا لَفِىْ عَزِيمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَيْنَا مِنْ بَاْسٍ، فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَتَرَكَتْ طَائِفَةٌ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا قَالَ: فَلَمْ يُعَنِّفِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ، وَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِمَجَالِسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَنِىْ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: هَلْ مَرَّ بِكُمْ مِنْ

اَحَدٍ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، مَرَّ عَلَيْنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ تَحْتَهُ قَطِيفَةُ دِيبَاجٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ جِبْرِيلُ، اُرْسِلَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ لِيُزَلْزِلَ حُصُونَهُمْ، وَيَقْذِفَ فِيْ قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَحَاصَرَهُمْ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْتَهٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتُرُوْهُ بِجُحَفِهِمْ لِيَقُوهُ الْحِجَارَةَ، حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمْ، فَفَعَلُوا فَنَادَاهُمْ: يَا اِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ فَقَالُوْا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا كُنْتَ فَاحِشًا فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُقَاتِلَهُمْ، فَاَبَوْا اَنْ يُجِيبُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَاَبَوْا اَنْ يَنْزِلُوا عَلٰى حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلُوا عَلٰى ذَاءٍ فَاَقْبَلُوا بِهِمْ، وَسَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ اَسِيرًا عَلٰى اَتَانٍ، حَتّٰى انْتَهَوْا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَتْ قُرَيْظَةُ تُذَكِّرُهُ بِحِلْفِهِمْ، وَطَفِقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَنْفَلِتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَاْمِرًا، يَنْتَظِرُهُ فِيمَا يُرِيْدُ اَنْ يَحْكُمَ بِهِ، فَيُجِيبُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَقُوْلَ: انْفِرْ بِمَا اَنَا حَاكِمٌ، وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِقَوْلٍ: نَعَمْ قَالَ سَعْدٌ: فَاِنِّي اَحْكُمُ بِاَنْ يُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُقَسَّمَ اَمْوَالُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرَارِيهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابَ الْحُكْمَ قَالَ: وَكَانَ حُيَيُّ بْنُ اَخْطَبَ اسْتَجَاشَ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ لِبَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَاسْتَفْتَحَ عَلَيْهِمْ لَيْلًا، فَقَالَ سَيِّدُهُمْ: اِنَّ هٰذَا رَجُلٌ مَشْئُومٌ، فَلَا يَشْاَمَنَّكُمْ حُيَيٌّ، فَنَادَاهُمْ يَا بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَلَا تَسْتَجِيبُوا؟ اَلَا تَلْحَقُونِي؟ اَلَا تُضَيِّفُونِي؟ فَاِنِّي جَائِعٌ مَقْرُورٌ، فَقَالَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ: وَاللّٰهِ لَنَفْتَحَنَّ لَهُ، فَلَمْ يَزَالُوا حَتّٰى فَتَحُوا لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِمْ اُطُمَهُمْ قَالَ: يَا بَنِيْ قُرَيْظَةَ جِئْتُكُمْ فِيْ عِزِّ الدَّهْرِ، جِئْتُكُمْ فِيْ عَارِضٍ بَرَدٍ لَا يَقُومُ لِسَبِيلِهِ شَيْءٌ، فَقَالَ لَهُ سَيِّدُهُمْ: اَتَعِدُنَا عَارِضًا بَرَدًا يَنْكَشِفُ عَنَّا، وَتَدَعُنَا عِنْدَ بَحْرٍ دَائِمٍ لَا يُفَارِقُنَا، اِنَّمَا تَعِدُنَا الْغُرُورَ قَالَ: فَوَاثَقَهُمْ وَعَاهَدَهُمْ لَئِنِ انْفَضَّتْ جُمُوعُ الْاَحْزَابِ اَنْ يَجِيءَ حَتّٰى يَدْخُلَ مَعَهُمْ اُطُمَهُمْ، فَاَطَاعُوهُ حِينَئِذٍ بِالْغَدْرِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ، فَلَمَّا فَضَّ اللّٰهُ جُمُوعَ الْاَحْزَابِ انْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ، ذَكَرَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ الَّذِي اَعْطَاهُمْ، فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ مَعَهُمْ، فَلَمَّا اَقْبَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ اُتِيَ بِهِ مَكْتُوفًا بِقِدٍّ فَقَالَ حُيَيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا لُمْتُ نَفْسِي فِيْ عَدَاوَتِكَ، وَلٰكِنَّهُ مَنْ يَخْذُلِ اللّٰهَ يُخْذَلُ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دو سال بعد غزوۂ احزاب رونما ہوا' اسی کو غزوۂ خندق کہا جاتا ہے' نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک طرف موجود تھے' مشرکین کا سردار اس موقع پر ابوسفیان تھا' اُس نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کا دس سے زیادہ دن تک محاصرہ کیے رکھا' یہاں تک کہ مدینہ منورہ کا رہنے والا ہر شخص پریشانی کا شکار ہوا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' جیسا کہ سعید بن مسیّب نے یہ بات بیان کی ہے:

''اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور تیرے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں' اے اللہ! اگر تو چاہے کہ تیری عبادت نہ کی

جائے''۔

ابھی یہی صورتِ حال چل رہی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے عیینہ بن حصن بن بدر فزاری کو پیغام بھیجا' جو اُس وقت غطفان قبیلہ کے مشرکین کا امیر تھا اور وہ ابوسفیان کے ساتھ تھا' (پیغام یہ تھا:) اگر تم چاہو تو میں انصار کے پھلوں کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ تمہیں دیتا ہوں' کیا تم اپنے ساتھ کے غطفان قبیلہ کے لوگوں کے ساتھ واپس چلے جاؤ گے اور لشکروں کے درمیان ناچاقی پیدا کر دو گے؟ تو عیینہ نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ اگر نصف پیداوار آپ مجھے دیں گے' تو میں ایسا کرلوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اوس قبیلہ کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور خزرج قبیلہ کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور اُن دونوں سے فرمایا: عیینہ بن حصن نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی پیداوار کا نصف حصہ لے گا اور اپنے ساتھ کے غطفان قبیلہ کے لوگوں کو لے کر واپس چلا جائے گا اور مختلف گروہوں کے درمیان پھوٹ ڈال دے گا' میں نے تو اُسے ایک تہائی کی پیش کش کی تھی' لیکن وہ نصف حصہ پر اصرار کر رہا ہے' تو تم دونوں کی کیا رائے ہے؟ اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر تو آپ کو کسی چیز کے بارے میں حکم دیا گیا ہے' تو آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کو جاری کر دیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی چیز کے بارے میں حکم دیا گیا ہوتا' تو میں تم دونوں سے مرضی معلوم نہ کرتا' یہ میری اپنی رائے ہے' جو میں نے تمہارے سامنے پیش کی ہے' تو اُن دونوں نے عرض کی: ہمارا یہ خیال ہے کہ آپ اُسے صرف تلوار دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے!

معمر بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے یہ بات بیان کی ہے: اُن دونوں صاحبان نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آئے گا' تو ہم اُن لوگوں کو یہ چیز عطا کر دیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے!

زہری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کردہ اپنی حدیث میں یہ بات ذکر کی ہے: ابھی وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ نعیم بن مسعود اشجعی اُن لوگوں کے پاس آیا' وہ دونوں فریقوں کے درمیان صلح کروانا چاہتا تھا' وہ دونوں کا خیر خواہ تھا' اُس نے کہا: میں' عیینہ اور ابوسفیان کے پاس موجود تھا' جب اُن کے پاس بنوقریظہ کا قاصد آیا' اُنہوں نے یہ کہا: تم لوگ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو! ہم عنقریب مسلمانوں کے اپنے علاقہ کے اندر اُن کے خلاف ہو جائیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم نے ہی انہیں اس بارے میں کہا ہو۔ نعیم ایک ایسا شخص تھا' جو کسی بات کو چھپاتا نہیں تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا' اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر تو یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے' تو آپ اسے جاری رکھیں اور اگر یہ آپ کی اپنی رائے ہے' تو پھر قریش اور بنوقریظہ کا معاملہ اس سے زیادہ ہلکا ہے کہ اُس کے بارے میں کسی کو آپ کے خلاف بات کرنے کا موقع ملے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس شخص کو میرے پاس واپس لے کر آؤ۔ اُس شخص کو واپس لایا گیا' تو آپ نے فرمایا: تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ ہم نے جو چیز تمہارے سامنے ذکر کی ہے' تم کسی سے اُس کا ذکر نہ کرنا۔ اصل میں نبی اکرم ﷺ اُسے غلط فہمی کا شکار کرنا چاہ رہے تھے۔ وہ شخص گیا' وہ عیینہ اور ابوسفیان کے پاس آیا اور بولا: کیا تم نے محمد کی زبانی ہمیشہ وہی بات سنی ہے' جو درست ہوتی ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے کہا: جب میں نے اُن کے سامنے قریظہ کا معاملہ ذکر کیا'

تو اُنہوں نے کہا: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ ہم نے ہی اُنہیں اس بات کا حکم دیا ہو! تو ابوسفیان نے کہا: اگر یہ فریب ہوا تو ہم عنقریب جان لیں گے۔ اُس نے بنوقریظہ کی طرف پیغام بھیجا کہ تم لوگوں نے ہمیں یہ مشورہ دیا ہے کہ ہم یہاں ٹھہرے رہیں اور تم مسلمانوں کے خلاف اُن کے اپنے علاقہ کے اندر اُن کے خلاف صف آراء ہو جاؤ گے' تم ہمیں اس کا کوئی ثبوت دو۔ تو اُن لوگوں نے جواب دیا: تم ہفتہ کی رات آئے ہو اور ہم ہفتہ کے دن کچھ نہیں کرتے۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ بنوقریظہ نے تمہارے ساتھ فریب کیا ہے' تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر ہوا کو بھیج دیا اور اُن کے دلوں میں رعب بھی ڈال دیا' اُن کی آگ بجھ گئی' اُن کے گھوڑوں کو باندھنے والی رسیاں ٹوٹ گئیں اور وہ لوگ لڑے بغیر پسپا ہو کر واپس چلے گئے۔ اسی صورتِ حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے حوالے سے اہلِ ایمان کے لیے کفایت کی اور اللہ تعالیٰ قوت رکھنے والا اور غلبہ والا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو اُن کا پیچھا کرنے کی ہدایت کی' وہ لوگ حمراء الاسد کے مقام تک اُن لوگوں کا پیچھا کرتے رہے' پھر وہ لوگ واپس آ گئے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہتھیار اُتارے' غسل کیا آپ نے دھونی لی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو بلند آواز میں مخاطب کیا: میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے اپنے ہتھیار اُتار دیئے ہیں' حالانکہ ہم (فرشتوں) نے ابھی تک اپنے ہتھیار نہیں اُتارے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ پریشانی کے عالم میں کھڑے ہوئے' آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم عصر کی نماز اُس وقت تک ادا نہ کرنا' جب تک بنوقریظہ تک نہیں پہنچ جاتے' تو اُن لوگوں کے وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی سورج غروب ہونے کے قریب ہوا' تو مسلمانوں کے ایک گروہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں تھی کہ تم لوگ نماز ترک کر دو' تو اُن لوگوں نے نماز ادا کر لی' اور ایک گروہ نے یہ کہا کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے تاکیدی ہدایت ملی ہے' تو ہم پر کوئی حرج نہیں ہوگا' تو ایک گروہ نے ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نماز ادا کر لی' جبکہ ایک گروہ نے ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نماز ادا نہیں کی' تو نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں میں سے کسی پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نکلے' آپ کا گزر کچھ محافل کے پاس سے ہوا' جو آپ کے اور بنوقریظہ کے درمیان تھیں' آپ نے دریافت کیا: کیا ابھی تمہارے پاس سے کوئی گزرا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! دحیہ کلبی ایک سفید خچر پر ہمارے پاس سے گزرے ہیں' اُن کے نیچے دیباج کی چادر تھی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دحیہ نہیں تھا' بلکہ وہ جبرائیل تھے جنہیں بنوقریظہ کی طرف بھیجا گیا ہے' تاکہ وہ اُن کے قلعوں کو ڈگمگا دیں اور اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اُن لوگوں کا محاصرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی ڈھالوں کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کے لیے حفاظتی بند بنا لیں' تاکہ اُن کے پتھر آپ کو نہ لگیں اور آپ اتنا آگے چلے جائیں کہ اُن کے کلام کو سن سکیں۔

صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں اُنہیں پکارا: اے بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! تو اُن لوگوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ تو اتنی سختی سے بات نہیں کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ لڑائی شروع کرنے

سے پہلے اُنہیں اسلام کی طرف دعوت دی' اُنہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے ساتھ کے مسلمانوں نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کی' یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی پر تیار ہوئے' وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی ثالثی پر تیار نہیں ہوئے' پھر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ایک گدھی پر بیٹھ کر آئے' وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' تو قریظہ قبیلہ کے لوگوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ ذکر کرنا شروع کیا کہ وہ اُن کے حلیف رہے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آنے لگے تاکہ آپ سے مرضی معلوم کریں' وہ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ جس چیز کے بارے میں ثالثی کرنا چاہ رہے ہیں' اُس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ اُن کی راہنمائی کریں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہ کہنا شروع کیا: جی ہاں! تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے جنگجو لوگوں کو قتل کر دیا جائے' ان کے اموال کو تقسیم کر دیا جائے اور ان کے بال بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے درست فیصلہ دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حیی بن اخطب نے نبی اکرم ﷺ کے خلاف مشرکین کو لشکر لانے کا مشورہ دیا تھا' وہ بنو قریظہ کے علاقہ میں آیا' اُس نے رات کے وقت قلعہ کا دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو بنو قریظہ کے سردار نے کہا: یہ ایک منحوس آدمی ہے' اس کی نحوست تمہیں نہ لاحق ہو جائے۔ اُس نے بلند آواز میں اُنہیں مخاطب کر کے کہا: اے بنو قریظہ! تم لوگ میری بات کا جواب نہیں دیتے' تم لوگ مجھ سے ملتے نہیں ہو' تم لوگ مجھے مہمان نہیں بناتے' میں جمع کرنے والا اور دھوکہ کا شکار کرنے والا شخص ہوں۔ تو بنو قریظہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے لیے ضرور دروازہ کھولیں گے۔ اس کے بعد اُنہوں نے اُس کے لیے دروازہ کھول دیا' جب وہ اُن کے ہاں اُن کے علاقہ کے اندر داخل ہوا' تو اُس نے کہا: اے بنو قریظہ! میں زمانہ کے غلبہ کے عالم میں' تمہارے پاس آیا ہوں' میں ایک ٹھنڈی ہوا لے کر تمہارے پاس آیا ہوں' جس کے راستہ میں کوئی چیز کھڑی نہیں رہ سکتی۔ بنو قریظہ کے سردار نے اُس سے کہا: کیا تم ہمارے ساتھ ٹھنڈی ہوا کا وعدہ کر رہے ہو' جو ہم سے ساری پریشانی کو دور کر دے گی' تو تم ہمیں ہمیشہ رہنے والے سمندر کے پاس چھوڑ رہے ہو' جو ہم سے جدا نہیں ہو گا؟ تم ہمارے ساتھ جھوٹا وعدہ کر رہے ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو اُس شخص نے اُن لوگوں کے ساتھ پختہ وعدہ کیا اور یہ عہد کیا کہ لشکر واپس چلا جائے گا' تو وہ آئے گا اور اُن لوگوں کے ساتھ اُن کے علاقہ میں داخل ہو گا' تو اُس موقع پر اُن لوگوں نے اُس کی بات مان لی اور نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کے ساتھ عہد شکنی کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام لشکروں کو لوٹا دیا' تو وہ وہاں سے چلا گیا' یہاں تک کہ جب وہ روحاء کے مقام پر پہنچا' تو اُسے عہد اور میثاق یاد آیا' جو اُس نے اُن لوگوں کو دیا تھا' تو وہ واپس آیا اور اُن لوگوں کے ساتھ داخل ہو گیا۔ جب بنو قریظہ آئے تو اُسے بھی لایا گیا' اُس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے' حیی بن اخطب نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ کی دشمنی کے حوالے سے میں خود کو ملامت نہیں کرتا' لیکن جسے اللہ تعالیٰ رسوائی کا شکار کر دے' وہ رسوا ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُس کی گردن اُڑا دی گئی۔

وَقْعَةُ خَيْبَرَ

باب: غزوۂ خیبر کا بیان

9738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ فَغَزَا خَيْبَرَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَاْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهِ) (الفتح: 20) اِلٰى (وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا) (الفتح: 20) فَلَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ جَعَلَهَا لِمَنْ غَزَا مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ، وَبَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مِمَّنْ كَانَ غَائِبًا وَشَاهِدًا، مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ كَانَ وَعَدَهُمْ اِيَّاهَا، وَخَمَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا مَغَانِمَ بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ. وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا لِاَصْحَابِهٖ عُمَّالٌ يَعْمَلُونَ خَيْبَرَ، وَلَا يَزْرَعُونَهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا يَهُودَ خَيْبَرَ، وَكَانُوا خَرَجُوا عَلٰى اَنْ يَسِيرُوا مِنْهَا، فَدَفَعَ اِلَيْهِمْ خَيْبَرَ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوهَا عَلَى النِّصْفِ فَيُؤَدُّونَهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى اَصْحَابِهٖ، وَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ اِلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْاَنْصَارِيَّ، فَيَخْرُصُ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ اَوَّلُ شَيْءٍ مِنْ تَمْرِهَا، قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُودَ يَاْخُذُونَهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ اَمْ يَدْفَعُونَهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ؟ قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقِعْدَةِ مِنَ الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ، وَخَلَّوْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَلَّفُوا حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْعَدَوِيَّ، وَاَمَرُوا اِذَا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، اَنْ يَاْتِيَهُ فَيَاْمُرُهُ اَنْ يَرْتَحِلَ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَمْكُثَ ثَلَاثًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَاَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوَيْطِبَ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَكَلَّمَهُ فِي الرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا اِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتْحَ: فَتْحَ مَكَّةَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَذٰلِكَ عَلٰى رَاْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدِمِهِ الْمَدِينَةَ، فَسَارَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى مَكَّةَ يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، وَهُوَ مَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدِيدَ فَاَفْطَرَ وَاَفْطَرَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَلَمْ يَصُومُوا مِنْ بَقِيَّةِ رَمَضَانَ شَيْئًا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ، وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ قَالَ: فَفَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لَيْلَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ غزوۂ خیبر کے لیے تشریف لے گئے' اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بہت سے مالِ غنیمت کا وعدہ کیا تھا' جوتم حاصل کرو گے' تو اُس نے تمہیں یہ جلدی کر دیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور وہ تمہاری راہنمائی سیدھے راستہ کی طرف کرے گا''۔

جب خیبر فتح ہوگیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں شریک ہونے والے تمام افراد کے لیے مخصوص کیا' جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی' خواہ وہ موجود تھے' یا موجود نہیں تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ساتھ اس کا وعدہ کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کا خمس وصول کیا تھا اور باقی سارا مالِ غنیمت اُن مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا تھا' جو غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے تھے اور اُن لوگوں کے درمیان تقسیم کیا' جو غزوۂ خیبر میں تو شریک نہیں ہوئے تھے لیکن صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔ خود نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے پاس ایسے مزدور نہیں تھے' جو خیبر میں کام کاج کرتے یا کھیتی باڑی کرتے۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: سعید بن مسیب نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو بلوایا' وہ وہاں سے جانے کے لیے نکلنے کا ارادہ کر رہے تھے' آپ نے خیبر اُن کے سپرد کر دیا' اس شرط پر کہ نصف پیداوار کے عوض میں وہ یہاں کام کاج کریں گے اور نصف پیداوار نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو ادا کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا کہ میں تمہیں یہاں اُس وقت تک رہنے دوں گا' جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں رہنے دے گا۔

نبی اکرم ﷺ' حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو اُن کی طرف بھیجتے تھے' جب پھل پک کر تیار ہو جاتا تھا تو اُس میں سے کچھ بھی کھائے جانے سے پہلے' وہ کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگا کر اُنہیں بتا دیتے تھے اور پھر یہودیوں کو اختیار دیتے تھے کہ وہ اس اندازہ کے مطابق اُن سے وصولی کر لیں' یا اتنے اندازہ کے مطابق اُنہیں ادائیگی کر دیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: جس مدت کے درمیان (نبی اکرم ﷺ اور کفارِ مکہ کے درمیان معاہدہ چل رہا تھا) اُسی مدت کے دوران ذی قعدہ کے مہینہ میں نبی اکرم ﷺ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے' اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ آنے دیا' اُن لوگوں نے حویطب بن عبدالعزیٰ قرشی عدوی کو اپنا نائب مقرر کیا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ جب نبی اکرم ﷺ تین مرتبہ طواف کر لیں (یا جب نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں تین دن گزر جائیں) تو وہ اُن کے پاس آ کر اُنہیں یہ کہے کہ آپ تشریف لے جائیں! نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ یہ صلح کی تھی کہ وہ تین مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرنے (یعنی تین دن) تک ٹھہرے رہیں گے' تو تیسری مرتبہ کے بعد حویطب' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے روانگی کے سلسلہ میں بات چیت کی' تو نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ فتح' یعنی غزوۂ فتح مکہ میں شرکت کی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے' آپ کے

ساتھ دس ہزار مسلمان تھے' یہ آپ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے' ساڑھے آٹھ سال گزرنے کے بعد کی بات ہے' نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ دیگر مسلمانوں کے ساتھ روانہ ہوئے' مدینہ منورہ سے روانہ ہونے پر آپ نے مسلسل روزہ رکھا اور مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا' یہاں تک کہ جب آپ ''کدید'' کے مقام پر پہنچے' جو ''عسفان'' اور ''قدید'' کے درمیان موجود ہے' تو وہاں آپ نے روزہ ختم کر دیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ ختم کر دیا' ان حضرات نے باقی رمضان میں کوئی روزہ نہیں رکھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: تو سفر کے دوران (روزہ نہ رکھنا) آخری معاملہ ہے اور نبی اکرم ﷺ کے سب سے آخر والے معاملہ کو اختیار کیا جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تیرہ رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے مکہ فتح کر دیا۔

غَزْوَةُ الْفَتْحِ

باب: غزوہ فتح کا بیان

9739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ يُقَالُ لِعُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ الْمُشَاهِدَ عَنْ مِقْسَمٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتِ الْمُدَّةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانَتْ سِنِينَ ذَكَرَ اَنَّهَا كَانَتْ حَرْبٌ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَهُمْ حُلَفَاءُ قُرَيْشٍ، وَبَيْنَ خُزَاعَةَ وَهُمْ حُلَفَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَانَتْ قُرَيْشٌ حُلَفَائَهُ عَلٰى خُزَاعَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَمْنَعَنَّهُمْ مِمَّا اَمْنَعُ مِنْهُ نَفْسِي وَاَهْلَ بَيْتِي وَاَخَذَ فِي الْجِهَازِ اِلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا فَقَالُوا لِاَبِي سُفْيَانَ: مَا تَصْنَعُ وَهٰذِهِ الْجُيُوشُ تُجَهَّزُ اِلَيْنَا؟ انْطَلِقْ فَجَدِّدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ كِتَابًا، وَذٰلِكَ مَقْدِمُهُ مِنَ الشَّامِ فَخَرَجَ اَبُو سُفْيَانَ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلُمَّ فَلْنُجَدِّدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كِتَابًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَحْنُ عَلٰى اَمْرِنَا الَّذِي كَانَ، وَهَلْ اَحْدَثْتُمْ مِنْ حَدَثٍ؟ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ: لَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَحْنُ عَلٰى اَمْرِنَا الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا، فَجَاءَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: هَلْ لَكَ عَلٰى اَنْ تَسُودَ الْعَرَبَ، وَتَمُنَّ عَلٰى قَوْمِكَ فَتُجِيرَهُمْ، وَتُجَدِّدَ لَهُمْ كِتَابًا؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِاَفْتَاتَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ: هَلْ لَكِ اَنْ تَكُونِي خَيْرَ سَخْلَةٍ فِي الْعَرَبِ؟ اَنْ تُجِيرِي بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ اَجَارَتْ اُخْتُكِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجَهَا اَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَلَمْ يُغَيِّرْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: مَا كُنْتُ لِاَفْتَاتَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرٍ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: اَجِيرَا بَيْنَ النَّاسِ قُولَا: نَعَمْ، فَلَمْ يَقُولَا شَيْئًا، وَنَظَرَا اِلٰى اُمِّهِمَا وَقَالَا: نَقُولُ مَا قَالَتْ اُمُّنَا، فَلَمْ يَنْجَحْ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَا طَلَبَ، فَخَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قُرَيْشٍ فَقَالُوا: مَاذَا جِئْتَ بِهِ؟ قَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبٍ وَاحِدٍ، وَاللّٰهِ مَا

تَرَكْتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا وَلَا كَبِيرًا، وَلَا أُنْثَى، وَلَا ذَكَرًا، إِلَّا كَلَّمْتُهُ، فَلَمْ أَنْجَحْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالُوا: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ارْجِعْ فَرَجَعَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ قُرَيْشًا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: انْظُرُوا أَبَا سُفْيَانَ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَهُ، فَنَظَرُوهُ فَوَجَدُوهُ، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَسْكَرَ جَعَلَ الْمُسْلِمُونَ يَجَأُونَهُ، وَيُسْرِعُونَ إِلَيْهِ، فَنَادَى: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَأْمُرْ بِي إِلَى الْعَبَّاسِ، وَكَانَ الْعَبَّاسُ لَهُ خِدْنًا وَصَدِيقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعَبَّاسِ، فَبَاتَ عِنْدَهُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، تَحَرَّكَ النَّاسُ، فَظَنَّ أَنَّهُمْ يُرِيدُونَهُ قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ: تَحَرَّكُوا لِلْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ قَالَ: فَكُلُّ هَؤُلَاءِ إِنَّمَا تَحَرَّكُوا لِمُنَادِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَامَ الْعَبَّاسُ لِلصَّلَاةِ وَقَامَ مَعَهُ، فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَا يَصْنَعُ مُحَمَّدٌ شَيْئًا إِلَّا صَنَعُوا مِثْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتْرُكُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ حَتَّى يَمُوتُوا جُوعًا لَفَعَلُوا، وَإِنِّي لَأَرَاهُمْ سَيُهْلِكُونَ قَوْمَكَ غَدًا، قَالَ يَا عَبَّاسُ فَادْخُلْ بِنَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ خَلْفَ الْقُبَّةِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْعُزَّى؟ فَقَالَ عُمَرُ مِنْ خَلْفِ الْقُبَّةِ: تَخْرَأُ عَلَيْهَا فَقَالَ: وَأَبِيكَ إِنَّكَ لَفَاحِشٌ، وَإِنِّي لَمْ آتِكَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ إِنَّمَا جِئْتُ لِابْنِ عَمِّي، وَإِيَّاهُ أُكَلِّمُ قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ قَوْمِنَا، وَذَوِي أَسْنَانِهِمْ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَجْعَلَ لَهُ شَيْئًا يُعْرَفُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ: فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَدَارِي؟ أَدَارِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، وَمَنْ وَضَعَ سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَانْطَلَقَ مَعَ الْعَبَّاسِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَخَافَ مِنْهُ الْعَبَّاسُ بَعْضَ الْغَدْرِ فَجَلَّسَهُ عَلَى أَكَمَةٍ حَتَّى مَرَّتْ بِهِ الْجُنُودُ قَالَ: فَمَرَّتْ بِهِ كَبْكَبَةٌ فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ فَقَالَ: هَذَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنَى قَالَ: ثُمَّ مَرَّتْ كَبْكَبَةٌ أُخْرَى فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ قَالَ: هُمْ قُضَاعَةُ وَعَلَيْهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: ثُمَّ مَرَّتْ بِهِ كَبْكَبَةٌ أُخْرَى، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ قَالَ: هَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى قَالَ: ثُمَّ مَرَّتْ بِهِ قَوْمٌ يَمْشُونَ فِي الْحَدِيدِ فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ الَّتِي كَأَنَّهَا حَرَّةٌ سَوْدَاءُ قَالَ: هَذِهِ الْأَنْصَارُ عِنْدَهَا الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَنْصَارُ حَوْلَهُ، فَقَالَ: أَبُو سُفْيَانَ سِرْ يَا عَبَّاسُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ صَبَاحَ قَوْمٍ فِي دِيَارِهِمْ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى مَكَّةَ نَادَى، وَكَانَ شِعَارُ قُرَيْشٍ يَا آلَ غَالِبٍ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، فَلَقِيَتْهُ امْرَأَتُهُ هِنْدٌ فَأَخَذَتْ بِلِحْيَتِهِ وَقَالَتْ: يَا آلَ غَالِبٍ اقْتُلُوا الشَّيْخَ الْأَحْمَقَ، فَإِنَّهُ قَدْ صَبَأَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْلِمِنَّ أَوْ لَيُضْرَبَنَّ عُنُقُكِ قَالَ: فَلَمَّا أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَّةَ كَفَّ النَّاسُ أَنْ يَدْخُلُوهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ رَسُولُ الْعَبَّاسِ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهُمْ يَصْنَعُونَ

بِالْعَبَّاسِ مَا صَنَعَتْ ثَقِيفٌ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، فَوَاللَّهِ إِذًا لَا اَسْتَبْقِى مِنْهُمْ اَحَدًا قَالَ: ثُمَّ جَائَهُ رَسُولُ الْعَبَّاسِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالْكَفِّ فَقَالَ: كُفُّوا السِّلَاحَ اِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَكْرٍ سَاعَةً، ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَكَفُّوا، فَاَمَّنَ النَّاسَ كُلَّهُمْ اِلَّا ابْنَ اَبِى سَرْحٍ، وَابْنَ خَطَلٍ وَمَقِيسَ الْكِنَانِيَّ، وَامْرَاَةً اُخْرَى، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّى لَمْ اُحَرِّمْ مَكَّةَ وَلَكِنْ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَاِنَّهَا لَمْ تُحَلَّلْ لِاَحَدٍ قَبْلِى، وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِى اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّمَا اَحَلَّهَا اللَّهُ لِى فِى سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ قَالَ: ثُمَّ جَائَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِابْنِ اَبِى سَرْحٍ فَقَالَ: بَايِعْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ نَاحِيَةٍ اُخْرَى فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَائَهُ اَيْضًا فَقَالَ: بَايِعْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ اَعْرَضْتُ عَنْهُ، وَاِنِّى لَاَظُنُّ بَعْضَكُمْ سَيَقْتُلُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: فَهَلَّا اَوْمَضْتَ اِلَىَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: اِنَّ النَّبِىَّ لَا يُومِضُ وَكَاَنَّهُ رَآهُ غَدْرًا. قَالَ الزُّهْرِىُّ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَقَاتَلَ بِمَنْ مَعَهُ صُفُوفَ قُرَيْشٍ بِاَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ، ثُمَّ اَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ عَنْهُمْ، فَدَخَلُوا فِى الدِّينِ، فَاَنْزَلَ اللَّهُ (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1) حَتَّى خَتَمَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِىُّ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنْ قُرَيْشٍ - وَهِىَ كِنَانَةُ - وَمَنْ اَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَبْلَ حُنَيْنٍ، وَحُنَيْنٌ وَادٍ فِى قُبُلِ الطَّائِفِ ذُو مِيَاهٍ، وَبِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ عَجُزُ هَوَازِنَ وَمَعَهُمْ ثَقِيفٌ، وَرَاْسُ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ مَالِكُ بْنُ عَوْفٍ النَّضْرِىُّ، فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ، فَنَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ يَوْمًا شَدِيدًا عَلَى النَّاسِ، فَاَنْزَلَ اللَّهُ: (لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِى مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ) (التوبة: 25) الْآيَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِىُّ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاَلَّفُهُمْ فَلِذَلِكَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَوْمَئِذٍ

✵✵ مقسم جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: جب وہ مدت چل رہی تھی جو صلح حدیبیہ میں آپ کے اور قریش کے درمیان طے پائی تھی' تو ان سالوں کے دوران بنو بکر کے درمیان اور خزاعہ قبیلہ کے درمیان لڑائی چھڑ گئی۔ بنو بکر' قریش کے حلیف تھے اور خزاعہ قبیلہ کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے' تو قریش نے اپنے حلیفوں کی خزاعہ قبیلہ کے خلاف مدد کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں اُن لوگوں (یعنی اپنے حلیف قبیلہ کے لوگوں) کا اُسی طرح بچاؤ کروں گا' جس طرح میں اپنے آپ کا اور اپنے اہلِ خانہ کا بچاؤ کرتا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کی طرف روانگی کا ارادہ کیا' قریش کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے ابوسفیان سے کہا: اب تم کیا کرو گے! یہ لشکر ہماری طرف آنے کے لیے تیاری کر رہے ہیں' تم جاؤ اور ہمارے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نیا معاہدہ تحریر کرواؤ۔ یہ ابوسفیان کے شام سے آنے کے بعد کی بات ہے۔ تو ابوسفیان نکلا اور مدینہ منورہ آیا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی اور کہا کہ آئیے ہم اپنے اور آپ کے درمیان نیا معاہدہ تحریر کر لیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو پہلے والے معاہدہ کے مطابق گامزن ہیں' کیا تم لوگوں نے کوئی نیا کام کیا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ہم تو پہلے ہی طریقہ پر گامزن ہیں' جو ہمارے درمیان طے پایا تھا۔ پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ابو سفیان نے ان سے کہا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ تم عربوں کے قائد بن جاؤ اور تم اپنی قوم پر احسان کرو اور انہیں بچالو اور تم اُن کے لیے نئی تحریر لکھ دو؟ تو اُنہوں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر کوئی نیا کام نہیں کروں گا' پھر ابوسفیان' سیّدہ طمفا رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور بولا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتی ہو کہ تم عربوں میں بہترین خاتون بن جاؤ' تم لوگوں کو محفوظ کر دو' تمہاری بہن نے بھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے شوہر ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دے دی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں کسی بھی معاملہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں کروں گی۔ پھر ابوسفیان نے یہی بات حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سے کی کہ تم دونوں لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروا دو' تم دونوں یہ کہہ دو کہ ٹھیک ہے! لیکن ان دونوں حضرات نے کوئی بات نہیں کی' اُنہوں نے اپنی والدہ کی طرف دیکھا اور یہ کہا: ہم وہی کہیں گے' جو ہماری والدہ کہیں گی۔

تو ابوسفیان کو کہیں سے بھی اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوسکی' وہ مدینہ سے نکلا' یہاں تک کہ قریش کے پاس آیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کیا لے کر آئے ہو؟ اُس نے کہا: میں تمہارے پاس ایک ایسی قوم کی طرف سے آ رہا ہوں' جو سب ایک نقطہ پر متفق ہیں' اللہ کی قسم! اُن میں سے ہر چھوٹا بڑا' ہر عورت اور مرد کے ساتھ میں نے بات چیت کی لیکن میں اُن کی طرف سے کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ اُن لوگوں نے کہا: تم نے کچھ نہیں کیا' تم واپس جاؤ! وہ واپس چلا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی طرف جانے کے ارادہ سے نکلے' یہاں تک کہ راستہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصاریوں سے فرمایا: تم ابوسفیان کا جائزہ لیتے رہنا' تم عنقریب اُسے پالو گے۔ اُن لوگوں نے جائزہ لیا' تو اُنہیں ابوسفیان مل گیا' جب وہ اسلامی لشکر میں داخل ہوا' تو مسلمان تیزی سے اُس کی طرف لپکے' اُس نے پکار کر کہا: اے حضرت محمد! میں مارا جاؤں گا' آپ میرے بارے میں حکم دیجئے کہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جاؤں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عباس رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں بھی اُس کے قریبی دوست رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا جائے۔ اُس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس رات بسر کی۔

جب صبح کی نماز وقت ہوا اور موذن نے اذان دی اور لوگوں نے حرکت شروع کی' تو وہ یہ سمجھا کہ شاید وہ لوگ اُسے پکڑنے کے لیے آ رہے ہیں' اُس نے دریافت کیا: اے عباس! لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے بتایا: یہ نماز کے لیے منادی کی پکار کی وجہ سے تیاری کر رہے ہیں۔ ابوسفیان نے دریافت کیا: کیا یہ سب لوگ محمد کے منادی کی وجہ سے حرکت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' وہ بھی اُن کے ساتھ اُٹھ گیا' جب وہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو اُس نے کہا: اے عباس! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی کرتے ہیں' یہ لوگ اُس کی مانند کرتے ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ ان لوگوں کو حکم دیں کہ یہ کھانا پینا مرتے دَم تک چھوڑ دیں' تو یہ مرتے دَم تک بھوکے رہیں گے اور ان کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ کل تمہاری قوم کو ہلاکت کا شکار کر دیں گے۔ ابوسفیان نے کہا: اے عباس!

تم مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت ایک چمڑے کے خیمہ میں موجود تھے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اُس خیمہ کے پیچھے موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے سامنے اسلام پیش کیا تو ابوسفیان نے کہا: میں عزیٰ کا کیا کروں گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کے باہر سے کہا: تم اُس پر پاخانہ کر دینا! ابوسفیان نے کہا: تمہارے باپ کی قسم! تم ایک بدزبان آدمی ہو! اے خطاب کے بیٹے! میں تمہارے پاس نہیں آیا' میں اپنے چچازاد کے پاس آیا ہوں اور میں صرف اُسی کے ساتھ بات چیت کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ہماری قوم کے معززین میں سے ایک ہے اور بلند حیثیت کا مالک ہے' میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس کے لیے کوئی بات مقرر کر دیں' جس کے ذریعہ اس کی شناخت ہو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ محفوظ شمار ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا: کیا میرے گھر میں؟ کیا میرے گھر میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور جو شخص ہتھیار رکھ دے گا' وہ بھی محفوظ شمار ہوگا' جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا' وہ محفوظ شمار ہوگا۔

وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوا' راستہ میں کسی جگہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اُس کی طرف سے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کسی قسم کی عہد شکنی نہ کرے' تو اُنہوں نے اُسے ایک ٹیلہ پر بٹھا لیا' یہاں تک کہ لشکر (اُن کے) آگے سے گزرنے لگا' پہلے ایک دستہ گزرا۔ اُس نے دریافت کیا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زبیر بن عوام ہیں' جو میمنہ پر تعینات ہیں' پھر ایک اور دستہ گزرا' اُس نے دریافت کیا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ قضاعہ قبیلہ کے لوگ ہیں' ان کے امیر ابوعبیدہ بن جراح ہیں' پھر ایک اور دستہ گزرا' اُس نے دریافت کیا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ خالد بن ولید ہیں' جو میسرہ کے امیر ہیں' پھر کچھ لوگ گزرے' جو لوہا پہنے ہوئے تھے' اُس نے دریافت کیا: اے عباس! یہ کون ہیں؟ جو سیاہ پتھروں کی طرح ہیں؟ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ انصار ہیں' جن کے ساتھ سرخ موت ہے' ان کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں اور انصار' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد ہیں۔ تو ابوسفیان نے کہا: اے عباس! تم چل پڑو! میں نے آج کی طرح کی کوئی صبح نہیں دیکھی' جو کسی قوم کی اُس کے اپنے علاقہ میں ہوئی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ گیا اور اُس نے مکہ کی طرف جھانک کر بلند آواز میں پکار کر کہا' جو قریش کا معروف طریقہ ہے' اے آلِ غالب! تم لوگ اسلام قبول کر لو! تم لوگ سلامت رہو گے۔ اُس کی بیوی ہند اُس سے ملی' اُس نے ابوسفیان کی داڑھی پکڑی اور بولی: اے آلِ غالب! اس بوڑھے احمق کو قتل کر دو' کیونکہ یہ بے دین ہو گیا ہے۔ تو ابوسفیان نے کہا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' یا تو تم اسلام قبول کر لو گی' یا تمہاری گردن اُڑا دی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قریب پہنچے تو لوگ مکہ میں داخل ہونے سے رُک گئے' جب تک اُن کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قاصد نہیں آ جاتا' اُسے آنے میں تاخیر ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید اُن لوگوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے' جو ثقیف قبیلہ کے لوگوں نے عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا تھا' اللہ کی قسم! اس صورت

ہیں' میں اُن میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قاصد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے' آپ نے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ روکے رہنے کی ہدایت کی' آپ نے فرمایا: تم لوگ ہتھیار روک کے رکھنا' البتہ خزاعہ کا معاملہ مختلف ہے اور وہ بھی ایک گھڑی کے لیے ہے۔ پھر آپ نے اُن لوگوں کو حکم دیا تو اُن لوگوں نے ہاتھ روک لیے' تمام لوگوں کو آپ نے محفوظ قرار دیا' البتہ ابن ابوسرح' ابن خطل' مقیس کنانی اور ایک عورت کا معاملہ مختلف تھا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مکہ کو قابلِ احترام قرار نہیں دیتا' بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم قرار دیا ہے اور یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا' اور میرے بعد قیامت کے دن تک کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے بھی' دن کے صرف ایک مخصوص حصہ میں حلال قرار دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ ابن ابوسرح کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس سے بیعت لے لیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھیر لیا' پھر وہ دوسری طرف سے حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ پھیر لیا' وہ پھر حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اس سے بیعت لے لیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں نے اس سے اعراض کیا تھا' تو میرا یہ گمان تھا کہ تم میں سے کوئی ایک اسے قتل کر دے گا۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے میری طرف آنکھ سے اشارہ کیوں نہیں کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی خفیہ اشارہ نہیں کرتا' گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عہد شکنی قرار دیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا' تو اُن کے ساتھیوں نے مکہ کے زیریں علاقہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ لڑائی کی اور اُنہیں پسپا کر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہوں نے اُن سے ہاتھ کھینچ لیا اور وہ لوگ دین میں داخل ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی''۔ یہ مکمل سورت ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات نقل کی ہے: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ قریش کے لوگوں جو کنانہ تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام قبول کرنے والے لوگوں کو لے کر حنین کی طرف آئے' حنین' طائف کی سمت میں ایک وادی ہے جہاں پر پانی کے بہت سے چشمے ہیں' وہاں بہت سے مشرکین رہتے تھے' جن میں ہوازن کے بوڑھے بھی شامل تھے اور اُن کے ساتھ ثقیف قبیلہ کے لوگ بھی تھے' اُن دنوں مشرکین کا سردار مالک بن عوف نصری تھا' حنین کے مقام پر لڑائی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور مسلمانوں کی مدد کی' لیکن یہ دن مسلمان لوگوں کے لیے بہت مشقت کا دن تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر تمہاری مدد کی اور غزوۂ حنین کے دن بھی کی''۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کی تالیف قلب کر رہے تھے' اسی لیے آپ نے اُس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

9740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ

❊❊ امام مالک نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے لوہے کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

وَقْعَةُ حُنَيْنٍ

باب: غزوۂ حنین کا بیان

9741 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيهِ الْعَبَّاسِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا اَنَا وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ - وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَيْضَاءَ - اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَعَامَةَ الْجُذَامِيُّ قَالَ: فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارَ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْكِضُ بَغْلَتَهُ نَحْوَ الْكُفَّارِ قَالَ الْعَبَّاسُ: وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا، وَهُوَ لَا يَاْلُو مَا اَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ، وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِغَرْزِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِي: اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةَ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا، يَقُولُونَ: يَا لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، وَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ، فَاقْتَتَلُوهُمْ وَالْكُفَّارُ، فَنَادَتِ الْاَنْصَارُ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ قَصُرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَادَوْا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيمَا اَرٰى قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيلًا، وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا، حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ يَوْمَئِذٍ كَانَ عَلَى الْخَيْلِ، خَيْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ اَزْهَرَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا هَزَمَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ، وَرَجَعَ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى رِحَالِهِمْ، يَمْشِي فِي الْمُسْلِمِينَ وَيَقُولُ: مَنْ يَدُلُّنِي عَلٰى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ؟ فَمَشَيْتُ - اَوْ قَالَ فَسَعَيْتُ -

بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنَا غُلَامٌ مُحْتَلِمٌ أَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى رَحْلِ خَالِدٍ؟ حَتَّى دُلِلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا خَالِدٌ مُسْتَنِدٌ إِلَى مُؤَخِّرَةِ رَحْلِهِ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى جُرْحِهِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَى يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ آلَافِ سَبْيٍ مِنِ امْرَأَةٍ وَغُلَامٍ، فَجَعَلَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا رَجَعَتْ هَوَازِنُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُهُمْ، وَقَدْ سُبِيَ مَوَالِينَا، وَنِسَاؤُنَا، وَأُخِذَتْ أَمْوَالُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَمَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْقَوْلِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، إِمَّا الْمَالُ، وَإِمَّا السَّبْيُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا إِذَا خَيَّرْتَنَا بَيْنَ الْمَالِ وَبَيْنَ الْحَسَبِ فَإِنَّا نَخْتَارُ الْحَسَبَ - أَوْ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْدِلُ بِالْحَسَبِ شَيْئًا - فَاخْتَارُوا نِسَائَهُمْ وَأَبْنَائَهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاءُوا مُسْلِمِينَ أَوْ مُسْتَسْلِمِينَ، وَإِنَّا قَدْ خَيَّرْنَاهُمْ بَيْنَ الذَّرَارِيِّ وَالْأَمْوَالِ فَلَمْ يَعْدِلُوا بِالْأَحْسَابِ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ تَرُدُّوا لَهُمْ أَبْنَائَهُمْ وَنِسَائَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْنَا حِصَّتَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نُعْطِيَهُ مِنْ بَعْضِ مَا يُفِيئُهُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ: فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَأْمُرُوا عُرَفَائَكُمْ فَلْيَرْفَعُوا ذٰلِكَ إِلَيْنَا فَلَمَّا رُفِعَتِ الْعُرَفَاءُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ قَدْ سَلَّمُوا ذٰلِكَ، وَأَذِنُوا فِيهِ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَوَازِنَ نِسَائَهُمْ وَأَبْنَائَهُمْ وَخَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً كَانَ أَعْطَاهُنَّ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ أَنْ يَلْبَثْنَ عِنْدَ مَنْ عِنْدَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَغَنِي أَنَّ امْرَأَةً مِنْهُمْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا وَتَرَكَتْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ مُعْجَبًا بِهَا، وَأُخْرَى عِنْدَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ فَاخْتَارَتْ أَهْلَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ بَعْدَمَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَمَّرَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى تِلْكَ الْحِجَّةِ قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ مُلَاعِبُ الْأَسِنَّةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ فَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ قَالَ: فَابْعَثْ إِلَى أَهْلِ نَجْدٍ مَنْ شِئْتَ فَأَنَا لَهُمْ جَارٌ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ نَفَرًا الْمُنْذِرَ بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ الَّذِي كَانَ يُقَالُ الْمُعْنِقُ لِيَمُوتَ، وَفِيهِمْ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ بَنِي عَامِرٍ فَأَبَوْا أَنْ يُطِيعُوهُ وَأَبَوْا أَنْ يُخْفِرُوا مُلَاعِبَ الْأَسِنَّةِ قَالَ: فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ بَنِي سُلَيْمٍ فَأَطَاعُوهُ فَاتَّبَعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَأَدْرَكُوهُمْ بِبِئْرِ مَعُونَةَ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ فَأَرْسَلُوهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ لَمَّا رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمِنْ بَنِیْهِمْ؟ قَالَ الزُّهْرِیُّ: وَبَلَغَنِیْ اَنَّهُمْ لَمَّا دَفَنُوا الْتَمَسُوا جَسَدَ عَامِرِ بْنِ فُهَیْرَةَ فَلَمْ یَقْدِرُوا عَلَیْهِ، فَیَرَوْنَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ دَفَنَتْهُ

* * زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کثیر نے اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: غزوۂ حنین کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' ایک ایسا وقت بھی آیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف میں تھا اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب تھے' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے' ہم آپ سے الگ نہیں ہوئے' آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نعامہ جذامی نے آپ کو تحفہ کے طور پر دیا تھا۔ جب مسلمانوں کا اور کفار کا آمنا سامنا ہوا' تو بعض مسلمان پیٹھ پھیر کر پلٹے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو ایڑ لگا کر کفار کی طرف جانے لگے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑ کر اُسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ تیزی سے مشرکین کی طرف بڑھنے سے نہیں رُک رہا تھا۔ ابوسفیان بن حارث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عباس! درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو پکارو! حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری آواز بڑی بلند تھی' میں نے اپنی بلند آواز میں پکارا: درخت کے نیچے بیعت کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جب اُن لوگوں نے میری آواز سنی' تو وہ یوں پلٹے' جس طرح گائے اپنی اولاد کی طرف جاتی ہے اور وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے: ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں!

پھر مسلمان واپس آ گئے اور اُن کے اور کفار کے درمیان بھرپور لڑائی ہوئی' پھر انصار کو نداء دی گئی' اُنہوں نے کہا: اے انصار کے گروہ! پھر یہ پکار بنوحارث بن خزرج تک مخصوص ہوگئی اور اُن لوگوں نے پکار کر کہا: اے بنوحارث بن خزرج! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جائزہ لے رہے تھے' آپ اپنے خچر پر سوار تھے' آپ اُس پر سوار ہو کر لوگوں کی لڑائی کا جائزہ لے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب بھرپور جنگ شروع ہو چکی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریاں پکڑیں اور اُنہیں کفار کے چہروں پر پھینکا' ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ پسپا ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جا کر جائزہ لیا' تو لڑائی اُسی طرح ہو رہی تھی جس طرح میں دیکھ رہا تھا' لیکن اللہ کی قسم! جیسے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف کنکریاں پھینکیں' تو میں نے دیکھا کہ اُن کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور وہ پیٹھ پھیرنے لگے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پسپا کر دیا اور یہ منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر ایڑ لگاتے ہوئے' اُن کے پیچھے جا رہے ہیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ازہر نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اُس دن گھڑ سواروں کے امیر تھے' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑ سواروں کے امیر تھے۔ ابن ازہر بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو پسپا کر دیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسلمان اپنی رہائشی جگہوں کی طرف پلٹ کر جا رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان چل رہے تھے اور دریافت کر رہے تھے: خالد بن ولید کی رہائشی جگہ کی طرف کون مجھے لے کر جائے گا؟ راوی کہتے ہیں: میں چلتا ہوا' یا دوڑتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا' میں قریب البلوغ نوجوان تھا' میں نے یہ کہنا شروع کیا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی رہائشی جگہ کی

طرف کون راہنمائی کرے گا؟ ہماری راہنمائی اُن کی طرف کی گئی' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے پالان کے پچھلے حصہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے زخم کا جائزہ لیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ ہزار عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا اور آپ نے ابوسفیان بن حرب کو اُن کا نگران مقرر کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب ہوازن قبیلہ کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹ کر آئے تو اُنہوں نے عرض کی: آپ سب سے زیادہ نیکی کرنے والے ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں' ہمارے غلاموں اور عورتوں کو قیدی بنالیا گیا ہے' ہمارے اموال حاصل کر لیے گئے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارا ہی منتظر تھا' میرے ساتھ جو لوگ ہیں وہ تم دیکھ رہے ہو' اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات وہ ہے' جو زیادہ سچی ہو' تم دو میں سے کوئی ایک چیز اختیار کرلو' یا مال حاصل کرلو' یا قیدی حاصل کرلو۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ مال اور حسب کے درمیان اختیار کرتے ہیں' تو ہم حسب کو اختیار کرتے ہیں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم حسب کے برابر کسی چیز کو قرار نہیں دیتے۔ تو اُن لوگوں نے اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو اختیار کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے مسلمانوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد وثناء بیان کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: امابعد! یہ تمہارے بھائی مسلمان ہو کر آ گئے ہیں اور ہم نے ان لوگوں کو ان کے بال بچوں اور اموال کے درمیان اختیار دیا' تو انہوں نے حسب کے برابر کسی چیز کو قرار نہیں دیا' تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم ان کے بچے اور ان کی عورتیں انہیں لوٹا دیں' تم میں سے جو شخص اس بات کو پسند کرے' وہ اپنی خواہش کے ساتھ ایسا کر لے اور جو شخص چاہے' تو وہ ان میں سے اپنا حصہ ہمارے پاس نوٹ کروادے' جب اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی مالِ غنیمت عطا کرے گا' تو وہ ہم اُسے ادا کردیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو مسلمانوں نے یہ کہا: ہم اللہ کے رسول کی خاطر اپنی خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس بارے میں کس نے اجازت نہیں دی ہے اور کس نے اجازت دی ہے' تو تم لوگ اپنے قبیلہ کے بڑوں کے ساتھ مشورہ کرو اور وہ اس معاملہ کو ہمارے سامنے پیش کریں۔

جب قبیلوں کے بڑے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے' تو اُنہوں نے عرض کی: تمام لوگوں نے اس سے دست برداری اختیار کی ہے اور اس بات کی اجازت دی ہے کہ ہوازن قبیلہ کے لوگوں کو اُن کے بچے اور عورتیں دیدیں۔ البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کچھ افراد کو جو خواتین عطا کی تھیں' آپ نے اُن خواتین کو یہ اختیار دیا کہ اگر وہ چاہیں تو قریش کے اُن افراد کے پاس رہیں اور اگر چاہیں تو اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جائیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: اُن میں سے ایک خاتون حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں آئی تھی' اُسے اختیار دیا گیا تو اُس عورت نے اپنے گھر والوں کی طرف واپس جانے کو اختیار کیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا' وہ اس پر بڑے حیران ہوئے تھے' ایک اور عورت صفوان بن امیہ کے حصہ میں آئی تھی' اُس نے بھی اپنے گھر والوں کو اختیار کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے مالِ غنیمت مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا' اُس کے بعد آپ نے غزوۂ حنین سے واپسی پر "جعرانہ" سے عمرہ کیا' پھر آپ مدینہ منورہ چلے گئے' اُس سال حج کے موقع پر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کے بھیجا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی: ملاعب الاسنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفہ لے کر حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کے سامنے اسلام کی پیش کش کی تو اُس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک شخص کا ہدیہ قبول نہیں کرتا ہوں۔ اُس نے کہا: آپ اہلِ نجد کی طرف جسے چاہیں بھیج دیں' میں اُن لوگوں کا پڑوسی ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجا' جن میں منذر بن عمرو بھی موجود تھے' یہ وہ صاحب ہیں' جنہیں معنق کہا جاتا ہے اور اُن کے درمیان عامر بن فہیرہ بھی تھے' تو عامر بن طفیل جس کا تعلق بنو عامر سے تھا' اُس نے اُن لوگوں کے خلاف لوگوں کو اکٹھا کیا' تو لوگوں نے اُس کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا اور ملاعب الاسنہ کی بے عزتی کرنے سے انکار کر دیا' تو اُس نے بنو سلیم کو ان لوگوں کے خلاف اکٹھا کرنا چاہا' تو اُن لوگوں نے اُس کی پیروی کی' وہ تقریباً ایک سو تیر انداز تھے' اُن لوگوں نے ان حضرات کے بئر معونہ کے پاس پکڑ لیا اور انہیں شہید کر دیا' صرف عمرو بن اُمیہ ضمری بچے تھے' اُنہیں اُن لوگوں نے چھوڑ دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: کیا اُن لوگوں کے درمیان سے؟

زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جب اُن لوگوں نے اُنہیں دفن کیا' تو اُنہوں نے عامر بن فہیرہ کے جسم کو تلاش کیا' تو وہ اُنہیں نہیں مل سکا' تو وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ فرشتوں نے اُنہیں دفن کر دیا ہوگا۔

9742 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ حَرَامَ بْنَ مِلْحَانَ، وَهُوَ خَالُ اَنَسٍ طُعِنَ يَوْمَئِذٍ فَتَلَقّٰى دَمَهُ بِكَفِّهِ، ثُمَّ نَضَحَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَوَجْهِهِ وَقَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ مَا وَجَدَ عَلٰى اَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ، وَاَصْحَابِ سَرِيَّةِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو، فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى الَّذِيْنَ اَصَابُوْهُمْ فِيْ قُنُوْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ وَلِحْيَانَ وَهُمْ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ

✻✻ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے' وہ اُس دن زخمی ہوئے تھے' اُنہوں نے اپنا خون اپنے ہاتھ پر ملا' پھر اُسے اپنے سر اور چہرے پر لگایا اور بولے: ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا!

معمر نے عاصم کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی کسی بھی بات

پر اتنا غمگین نہیں دیکھا' جتنا غمگین آپ بئر معونہ میں شہید ہونے والے لوگوں کی شہادت پر ہوئے تھے' جو لوگ منذر بن عمرو کی جنگی مہم میں شریک ہوئے تھے' آپ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے ہوئے ان حضرات پر حملہ کرنے والوں کے خلاف ایک ماہ تک دعا ضرر کرتے رہے تھے' آپ نے رعل' ذکوان' عصیہ اور لحیان قبیلہ کے خلاف دعائیں کی تھیں' جو بنو سلیم کی شاخیں تھیں۔

مَنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ

باب: حبشہ کی طرف کس نے ہجرت کی تھی؟

9743 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: فَلَمَّا كَثُرَ الْمُسْلِمُونَ، وَظَهَرَ الْإِيمَانُ فَتَحَدَّثَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ بِمَنْ آمَنَ مِنْ قَبَائِلِهِمْ يُعَذِّبُونَهُمْ وَيَسْجِنُونَهُمْ، وَاَرَادُوا فِتْنَتَهُمْ عَنْ دِينِهِمْ قَالَ: فَبَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِهِ: تَفَرَّقُوا فِي الْاَرْضِ قَالُوا: فَاَيْنَ نَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هَاهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَكَانَتْ اَحَبَّ الْاَرْضِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَاجَرُ قِبَلَهَا فَهَاجَرَ نَاسٌ ذُو عَدَدٍ مِنْهُمْ مَنْ هَاجَرَ بِاَهْلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ حَتّٰى قَدِمُوا اَرْضَ الْحَبَشَةِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَخَرَجَ فِي الْهِجْرَةِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِامْرَاَتِهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِامْرَاَتِهِ رُقَيَّةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ فِيهَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِامْرَاَتِهِ اُمَيْمَةَ ابْنَةِ خَلَفٍ، وَخَرَجَ فِيهَا اَبُو سَلَمَةَ بِامْرَاَتِهِ اُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ خَرَجُوا بِنِسَائِهِمْ، فَوُلِدَ بِهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَوُلِدَتْ بِهَا اَمَةُ ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ اُمُّ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ، وَخَالِدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَوُلِدَ بِهَا الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ فِي نَاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ وُلِدُوا بِهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا قِبَلَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: اَيْنَ تُرِيدُ يَا اَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَاُرِيدُ اَنْ اَسِيحَ فِي الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّي، فَقَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: مِثْلُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ وَلَا يَخْرُجُ اِنَّكَ تُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَرَجَعَ مَعَ اَبِي بَكْرٍ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَلَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ اَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَاَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَآمَنُوا اَبَا بَكْرٍ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلْيُصَلِّ فِيهَا مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَائَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ، فَفَعَلَ ثُمَّ بَدَا لِاَبِي.

بَكْرٍ فَبَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَائُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بُكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: إِنَّمَا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ اللّٰهَ فِي دَارِهِ، وَإِنَّهُ قَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ وَبَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ، وَالْقِرَائَةَ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَأْتِهِ فَأْمُرْهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ اللّٰهَ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذٰلِكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا خَفْرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ بِالِاسْتِعْلَانِ قَالَتْ: عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ إِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي عَهْدِ رَجُلٌ عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ إِنِّي أُرِيتُ دَارًا سَبِخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مِنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضَ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتَرْجُو ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ ". فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ أَبُو بَكْرٍ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسًا فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا رَأْسَهُ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَهُ أَبِي وَأُمِّي إِنْ جَاءَ بِهِ: " فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ" قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ. ـ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَالصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأُمِّي إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ فَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ، ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ، فَمَكَثَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ فِي قَوْلِهِ: (وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ) (الأنفال: **30**) قَالَ: تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنْ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ، وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسِبُونَ اَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحُوا ثَارُوا اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا: اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي فَاقْتَصُّوا اَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ، اخْتَلَطَ عَلَيْهِمُ الْاَمْرُ فَصَعَدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهٖ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوْا: لَوْ دَخَلَ هَاهُنَا لَمْ يَكُنْ بِنَسْجِ الْعَنْكَبُوتِ عَلٰى بَابِهٖ، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثًا، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: دَخَلُوا فِيْ دَارِ النَّدْوَةِ يَاْتَمِرُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: لَا يَدْخُلْ مَعَكُمْ اَحَدٌ لَيْسَ مِنْكُمْ فَدَخَلَ مَعَهُمُ الشَّيْطَانُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا عَيْنٌ، هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ قَالَ: فَتَشَاوَرُوا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَرٰى اَنْ تُرْكِبُوْهُ بَعِيرًا ثُمَّ تُخْرِجُوهُ فَقَالَ الشَّيْطَانُ: بِئْسَ مَا رَاٰى هٰذَا، هُوَ هٰذَا قَدْ كَانَ يُفْسِدُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَكَيْفَ اِذَا اَخْرَجْتُمُوهُ فَاَفْسَدَ النَّاسَ، ثُمَّ حَمَلَهُمْ عَلَيْكُمْ يُقَاتِلُوكُمْ فَقَالُوْا: نِعْمَ مَا رَاٰى هٰذَا الشَّيْخُ، فَقَالَ قَائِلٌ آخَرُ: فَاِنِّي اَرٰى اَنْ تَجْعَلُوهُ فِيْ بَيْتٍ وَتُطَيِّنُوا عَلَيْهِ بَابَهُ وَتَدَعُوهُ فِيهِ حَتّٰى يَمُوتَ، فَقَالَ الشَّيْطَانُ: بِئْسَ مَا رَاٰى هٰذَا، اَفَتَرٰى قَوْمَهُ يَتْرُكُونَهُ فِيهِ اَبَدًا لَا بُدَّ اَنْ يَغْضَبُوا لَهُ فَيُخْرِجُوهُ، فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: اَرٰى اَنْ تُخْرِجُوا مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلًا ثُمَّ يَاْخُذُوا اَسْيَافَهُمْ فَيَضْرِبُونَهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً فَلَا يَدْرِي مَنْ قَتَلَهُ فَتَدُوْنَهُ فَقَالَ الشَّيْطَانُ: نِعْمَ مَا رَاٰى هٰذَا، فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَخَرَجَ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ، وَنَامَ عَلِيٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَاتُوا يَحْرُسُونَهُ يَحْسِبُونَ اَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحُوا قَامَ عَلِيٌّ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ بَادَرُوا اِلَيْهِ فَاِذَا هُمْ بِعَلِيٍّ فَقَالُوْا: اَيْنَ صَاحِبُكَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي فَاقْتَصُّوا اَثَرَهُ حَتّٰى بَلَغُوا الْغَارَ ثُمَّ رَجَعُوا فَمَكَثَ فِيهِ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيثِهٖ عَنْ عُرْوَةَ: فَمَكَثَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَخْرُجُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ عِنْدَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ اَمْرًا يُكَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ فَيَبِيتَانِ فِيْ رِسْلِهَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ، وَاسْتَاْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا - وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ - قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حَلْفٍ فِيْ آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلٰى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاَمَّنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَاَتٰى غَارَهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ، فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ، فَاَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ اَذَاخِرَ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَخِي سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ يَقُوْلُ: جَاءَتْنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَبِیْ بَكْرٍ دِیَةً كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُمَا اَوْ اَسَرَهُمَا قَالَ: فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ فِیْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِی مِنْ بَنِیْ مُدْلِجٍ، اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتّٰی قَامَ عَلَیْنَا فَقَالَ: یَا سُرَاقَةُ اِنِّی رَاَیْتُ آنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ اُرَاهَا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ: اِنَّهُمْ لَیْسُوا بِهِمْ، وَلٰكِنَّكَ رَاَیْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بُغَاةً قَالَ: ثُمَّ مَا لَبِثْتُ فِی الْمَجْلِسِ اِلَّا سَاعَةً حَتّٰی قُمْتُ فَدَخَلْتُ بَیْتِی فَاَمَرْتُ جَارِیَتِی اَنْ تُخْرِجَ لِی فَرَسِی وَهِیَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ تَحْبِسُهَا عَلَیَّ، وَاَخَذْتُ رُمْحِی فَخَرَجْتُ بِهٖ مِنْ ظَهْرِ الْبَیْتِ، فَخَطَطْتُ بِزُجِّی بِالْاَرْضِ وَخَفَضْتُ عَلَیْهِ الرُّمْحَ، حَتّٰی اَتَیْتُ فَرَسِی فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ اَسْوِدَتَهُمْ، حَتّٰی اِذَا دَنَوْتُ مِنْهُمْ حَیْثُ یَسْمَعُونَ الصَّوْتَ، عَثَرَتْ بِیْ فَرَسِی فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَقُمْتُ فَاَهْوَیْتُ بِیَدِی اِلٰی كِنَانَتِی فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا - اَیِ الْاَزْلَامُ - فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لَا، فَخَرَجَ الَّذِی اَكْرَهُ لَا اَضُرُّهُمْ فَرَكِبْتُ فَرَسِی، وَعَصَیْتُ الْاَزْلَامَ فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِیْ اَیْضًا حَتّٰی اِذَا دَنَوْتُ وَسَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا یَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ یُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ یَدَا فَرَسِی فِی الْاَرْضِ "حَتّٰی بَلَغَتِ الرُّكْبَتَیْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَزَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تَخْرُجُ یَدَاهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ یَدَیْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِی السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِاَبِیْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ: مَا الْعُثَانُ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: هُوَ الدُّخَانُ مِنْ غَیْرِ نَارٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِیُّ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِی اَكْرَهُ لَا اَضُرُّهُمْ، فَنَادَیْتُهُمَا بِالْاَمَانِ فَوَقَفَا وَرَكِبْتُ فَرَسِی حَتّٰی جِئْتَهُمْ وَقَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِی حِینَ لَقِیتُ مِنْهُمْ مَا لَقِیتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنَّهُ سَیَظْهَرُ اَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ قَوْمَكَ جَعَلُوا فِیكَ الدِّیَةَ، وَاَخْبَرْتُهُمْ مِنْ اَخْبَارِ سَفَرِی وَمَا یُرِیْدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَیْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ یَرْزَءُ وْنِیْ شَیْئًا، وَلَمْ یَسْاَلُوْنِیْ اِلَّا اَنْ اَخْفِ عَنَّا، فَسَاَلْتُهُ اَنْ یَكْتُبَ لِیْ كِتَابَ مُوَادَعَةٍ آمَنُ بِهٖ فَاَمَرَ عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ فَكَتَبَهُ لِیْ فِیْ رُقْعَةٍ مِنْ اَدَمٍ، ثُمَّ مَضَی، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِیُّ، وَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّهُ لَقِیَ الزُّبَیْرَ وَرَكْبًا مِنَ الْمُسْلِمِینَ كَانُوا تُجَّارَ الْمَدِینَةِ بِالشَّامِ قَافِلِینَ اِلٰی مَكَّةَ فَعَرَضُوا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ ثِیَابَ بَیَاضٍ، یُقَالُ كَسَوْهُمْ اَعْطَوْهُمْ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِینَةِ بِمَخْرَجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانُوا یَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَی الْحَرَّةِ فَیَنْتَظِرُونَهُ حَتّٰی یُؤْذِیهِمْ حَرُّ الظَّهِیرَةِ فَانْقَلَبُوا یَوْمًا بَعْدَمَا اَطَالُوا انْتِظَارَهُ، فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلٰی بُیُوتِهِمْ اَوْفَی رَجُلٌ مِنْ یَهُودَ اُطُمًا مِنْ آطَامِهِمْ لِاَمْرٍ یَنْظُرُ اِلَیْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللّٰهِ وَاَصْحَابِهٖ مُبَیِّضِینَ، یَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ یَتَنَاهَی الْیَهُودِیُّ اَنْ نَادَی بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ یَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِی تَنْتَظِرُونَهُ فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ اِلَی السِّلَاحِ فَلَقُوا رَسُولَ اللّٰهِ؟ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتَوْهُ بِظَاهِرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ الْیَمِینِ حَتّٰی نَزَلَ فِیْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ یَوْمَ الِاثْنَیْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِیعٍ الْاَوَّلِ ...، وَاَبُوْ بَكْرٍ یُذَكِّرُ النَّاسَ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، صَامِتًا، وَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ یَكُنْ رَاَی رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْسِبُهُ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهٖ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وابْتَنَى الْمَسْجِدَ الَّذِى اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيهِ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ وَمَشَى النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ بِهٖ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّى فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسَهْلٍ وَسُهَيْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ اَخَوَيْنِ فِىْ حِجْرِ اَبِىْ اُمَامَةَ اَسْعَدِ بْنِ زُرَارَةَ مِنْ بَنِى النَّجَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ: هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا: بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَبَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبَلَهُ هِبَةً حَتّٰى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا وَبَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِىْ ثِيَابِهٖ وَهُوَ يَقُولُ: هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ يَتَمَثَّلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِى، وَلَمْ يَبْلُغْنِىْ فِى الْاَحَادِيثِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتٍ قَطُّ مِنْ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ الْاَبْيَاتِ، وَلٰكِنْ كَانَ يُرْجِزُهُمْ لِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ حَالَتِ الْحَرْبُ بَيْنَ مُهَاجِرَةِ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَبَيْنَ الْقُدُومِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقُوهُ بِالْمَدِينَةِ زَمَنَ الْخَنْدَقِ، فَكَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ تُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُعَيِّرُهُمْ بِالْمُكْثِ فِىْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ - زَعَمَتْ اَسْمَاءُ - لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُمْ كَذٰلِكَ وَكَانَ اَوَّلَ آيَةٍ اُنْزِلَتْ فِى الْقِتَالِ (اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ)

(الحج: 39)

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی اور ایمان غالب ہونے لگا' تو مشرکین جن کا تعلق کفارِ قریش سے تھا' اُنہوں نے اس چیز کے بارے میں بات چیت کی کہ اُن کے قبائل کے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں' اُن کا کیا کیا جائے؟ اُن لوگوں نے اُن مسلمانوں کو عذاب دینا شروع کیا' اُنہیں قید کرنا شروع کر دیا اور اُن کے دین کے حوالے سے اُنہیں آزمائش کا شکار کرنے کا ارادہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اہلِ ایمان سے یہ فرمایا: تم لوگ زمین میں مختلف جگہوں پر چلے جاؤ۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کہاں جائیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس طرف! آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ حبشہ کی طرف اشارہ کیا' نبی اکرم ﷺ کے نزدیک ہجرت کرنے کے حوالے سے حبشہ کی سرزمین سب سے زیادہ پسندیدہ تھی' تو بہت سے لوگ ہجرت کر گئے' اُن میں سے کچھ لوگوں نے اپنے بیوی بچوں سمیت ہجرت کی' کچھ نے اکیلے ہجرت کی' یہاں تک کہ وہ حبشہ کی سرزمین پر آ گئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: اُن ہجرت کرنے والوں میں حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ کے ہمراہ ہجرت کی' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں' حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ اُمیمہ بنت خلف کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے' اس ہجرت میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر گئے' جو ابواُمیہ بن مغیرہ کی صاحبزادی تھیں' اسی طرح قریش سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگ بھی اپنی بیویوں کے ساتھ چلے گئے' حبشہ میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے' وہاں خالد بن سعید کی صاحبزادی نے اُم عمرو بن زبیر کو اور خالد بن زبیر کو جنم دیا' وہاں حارث بن حاطب پیدا ہوئے' اس کے علاوہ قریش کے اور لوگوں کے ہاں بھی بچے پیدا ہوئے۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے' میرے ماں باپ' اسلام کے پیروکار ہی تھے اور روزانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس صبح و شام' دن کے دونوں حصوں میں تشریف لایا کرتے تھے' جب مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کیا جانے لگا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب وہ ''برک الغماد'' کے مقام پر پہنچے' تو اُن کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی جو قارہ قبیلہ کا سردار تھا' ابن دغنہ نے کہا: اے ابوبکر! تم کہاں جا رہے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری قوم کے لوگوں نے مجھے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے' تو میرا یہ ارادہ ہے کہ میں زمین میں گھوموں پھروں گا اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا۔ تو ابن دغنہ نے کہا: اے ابوبکر! تمہارے جیسے شخص کو نہ تو نکالا جا سکتا ہے' اور نہ ہی اُسے نکلنا چاہیے' تم ضرورت مند کی مدد کرتے ہو' صلہ رحمی کرتے ہو' بوجھ برداشت کرتے ہو' مہمان نوازی کرتے ہو' ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہو' میں تمہیں پناہ دیتا ہوں' تم واپس جاؤ اور اپنے پروردگار کی عبادت اپنے شہر میں کرو۔ تو ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لے کے واپس آیا۔ ابن دغنہ نے کفارِ قریش کے ہاں چکر لگایا اور کہا: ابوبکر چلے گئے تھے اور اُن جیسے شخص کو نکالا نہیں جاتا' کیا تم ایک ایسے شخص کو نکالنا چاہتا ہو' جو ضرورت مند کی مدد کرتا ہے' صلہ رحمی کرتا ہے' بوجھ اُٹھاتا ہے' مہمان نوازی کرتا ہے' ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ تو قریش نے ابن دغنہ کی دی ہوئی پناہ کو برقرار قرار دیا اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پناہ دے دی' اُنہوں نے ابن دغنہ سے کہا: تم ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں پروردگار کی عبادت کرے اور وہاں جتنی چاہے نماز ادا کرے' لیکن ہمیں اذیت نہ پہنچائے' وہ اپنے گھر سے باہر اعلانیہ طور پر نماز پڑھے اور قرأت نہ کرے۔ ابن دغنہ نے ایسا ہی کیا۔

پھر بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مناسب محسوس ہوا تو اُنہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی' وہ اُس میں نماز ادا کیا کرتے تھے اور تلاوت کرتے تھے' تو مشرکین کی عورتیں اور بچے اکٹھے ہو کر اُن کی تلاوت سنتے تھے اور وہ اُن پر حیران ہوتے تھے' وہ اُن کی طرف دیکھا کرتے تھے' کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رونے والے شخص تھے' جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے' تو اُن کے آنسو نہیں رُکتے تھے۔ قریش کے معززین اس صورتِ حال سے گھبرا گئے' اُنہوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیجا' وہ اُن لوگوں کے پاس آیا' تو اُن لوگوں نے کہا: ہم نے ابوبکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر کے اندر اللہ کی عبادت کرے گا' لیکن اُس نے اس کی خلاف ورزی کی ہے اور اُس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے' وہ اعلانیہ طور پر نماز پڑھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے'

ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ ہماری عورتوں کو اور بچوں کو آزمائش کا شکار نہ کر دے' تم اُس کے پاس جاؤ اور اُس سے یہ کہو کہ اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے اندر اللہ کی عبادت کرنے پر اکتفاء کرے' اگر وہ نہیں مانتا اور اعلانیہ طور پر ایسا کرتا ہے' تو تم اُسے یہ مطالبہ کرو کہ وہ تمہاری پناہ کو واپس لوٹا دے' کیونکہ ہمیں یہ اچھا نہیں لگتا کہ ہم تمہاری پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر بھی ایسا نہیں کرنے دے سکتے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابن دغنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابوبکر! تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے لیے کیا معاہدہ کیا تھا' یا تو تم اُسی پر اکتفاء کرو' یا پھر میری پناہ کو مجھے واپس کر دو' کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ سنیں' کہ میں نے کسی شخص کو پناہ دینے کے بعد اُسے واپس لے لیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہاری پناہ کو تمہیں واپس کرتا ہوں اور اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ پر راضی رہتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن دنوں مکہ میں مقیم تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھا دی گئی ہے' مجھے خواب میں وہ جگہ دکھائی گئی ہے' وہاں کھجوروں کے درخت بہت زیادہ ہیں' جو اُس کے دونوں کناروں کے درمیان ہیں اور اُس کے دونوں کناروں پر پتھریلی زمین ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی' تو کچھ لوگوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی' جو لوگ حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کر گئے تھے' اُن میں سے کچھ مسلمان مدینہ منورہ واپس آ گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کے لیے سامانِ سفر تیار کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کچھ دیر ٹھہر جاؤ! کیونکہ مجھے یہ اُمید ہے کہ مجھے بھی (ہجرت کی) اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ کو یہ توقع ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ساتھ کے لیے روک لیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی دو اونٹنیوں کو چارہ کھلاتے رہے' جو اُن کے پاس تھیں' وہ چار ماہ تک اُنہیں ببول کے پتے کھلاتے رہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے' یہ دن چڑھے کی بات ہے' کسی شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا اور یہ ایک ایسا وقت تھا' جس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں نہیں آیا کرتے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں! آپ اس وقت ضرور کسی اہم معاملہ کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی' آپ کو اجازت پیش کی گئی' آپ اندر تشریف لائے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہاں صرف آپ کے اہلِ خانہ ہی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے روانگی کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں! تو کیا میں ساتھ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ ان دو اونٹنیوں میں سے کسی ایک کو لے لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیمت کے عوض میں لوں گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو ہم نے ان دونوں کے لیے تیزی [illegible] ایک تھیلے کے اندر رکھ دیا' سیّدہ اسماء بنت [illegible]

رضی اللہ عنہا نے اپنا کمر بند کاٹ کر اُس کے ذریعہ اُس تھیلے کے منہ کو باندھ دیا' اسی لیے اُنہیں ''دو کمر بندوں والی'' کہا جاتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہاڑ میں موجود ایک غار تک پہنچ گئے' جس کو غارِ ثور کہا جاتا ہے' یہ دونوں حضرات اُس میں تین دن تک ٹھہرے رہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: عثمان جذلی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام مقسم نے اُنہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایا:

''جب تمہارے بارے میں کفر کرنے والوں نے تدبیر کی کہ تمہیں قید کر دیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: مکہ میں قریش نے باہمی مشاورت کی' تو بعض نے یہ کہا: صبح کے وقت تم اُنہیں رسیوں کے ساتھ باندھ دینا' اُن کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بعض نے یہ کہا: تم لوگ اُنہیں قتل کر دینا' بعض نے یہ کہا: تم اُنہیں نکال دینا' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس بات کی اطلاع دے دی' تو اُس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ آپ غار تک پہنچ گئے' مشرکین اپنی طرف سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرتے رہے' وہ یہی سمجھے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' جب صبح ہوئی تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا تو جب اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو یوں اللہ تعالیٰ نے اُن کے فریب کو لوٹا دیا۔ اُن لوگوں نے دریافت کیا: تمہارے آقا کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب وہ اُس پہاڑ کے پاس پہنچے تو معاملہ اُن کے لیے خلط ملط ہو گیا' وہ پہاڑ پر چڑھ گئے وہ اُس غار کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے اُس کے دروازے پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا بُنا ہوا ہے' اُن لوگوں نے کہا: اگر وہ یہاں داخل ہوئے ہوتے تو مکڑی اس کے دروازے پر جالا نہیں بُن سکتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس غار میں تین دن تک ٹھہرے رہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: وہ لوگ (یعنی مشرکین) دارالندوہ میں آئے' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں باہمی مشورہ کریں' تو اُن لوگوں نے کہا: کوئی ایسا شخص ہے' تمہارے ساتھ اندر نہ آئے' جو تم میں سے نہ ہو' تو شیطان' نجد سے تعلق رکھنے والے ایک بوڑھے کی شکل میں اُن کے ساتھ اندر آ گیا' اُن میں سے کسی نے کہا: یہ شخص کوئی جاسوس نہیں ہے' کیونکہ یہ نجد سے تعلق رکھنے والا شخص ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں نے باہمی مشورہ شروع کیا' تو اُن میں سے ایک شخص نے کہا: میری یہ رائے ہے کہ تم اُنہیں کسی اونٹ پر سوار کر کے یہاں سے نکال دو۔ تو شیطان نے کہا: یہ تو بہت غلط رائے ہے' کیونکہ اُنہوں نے جو تمہارے درمیان اور تمہارے سامنے' جو خرابی پیدا کی ہے' جب تم اُنہیں نکال دو گے' تو وہ دوسرے لوگوں کو خراب کریں گے اور پھر اُن لوگوں کو تمہارے خلاف اکٹھا کر لیں گے اور تمہارے ساتھ لڑائی کریں گے۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اس بزرگ کی رائے بہت اچھی ہے۔ پھر ایک اور شخص نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم اُن کے لیے ایک کمرہ تیار کرواؤ اُس کے دروازے کو بند کر دو اور اُنہیں اُس میں چھوڑ دو' یہاں تک کہ وہ انتقال کر جائیں' تو شیطان نے کہا: یہ رائے بھی بہت بُری ہے' کیا تم اُن کی قوم کو یہ سمجھتے ہو کہ وہ اُنہیں اُس کمرے کے اندر ہمیشہ کے لیے یوں ہی چھوڑ دیں گے' ایسی صورت میں تو وہ ضرور غصہ میں آ جائیں گے اور اُنہیں وہاں

سے نکال لیں گے۔ اس پر ابوجہل نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تم ہر قبیلہ میں سے ایک شخص کو چنو' وہ لوگ اپنی تلواریں پکڑیں اور ایک ہی مرتبہ اُن پر حملہ کر دیں' یہ پتا ہی نہ چلے کہ اُنہیں قتل کس نے کیا ہے کہ اُسے دیت بھی دینی پڑے۔ تو شیطان نے کہا: اس شخص کی رائے بہت عمدہ ہے! تو نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس بات سے مطلع کر دیا' نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل کر پہاڑ میں موجود ایک غار تک چلے گئے' جس پہاڑ کو ''ثور'' کہا جاتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بستر پر سو گئے' وہ لوگ رات بھر آپ کے گھر کے گرد پہرہ دیتے رہے' وہ یہ سمجھے کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں سوئے ہوئے ہیں۔ اگلے دن صبح حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اُٹھے' وہ لوگ لپک کر اُن کے پاس آئے' تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے' اُن لوگوں نے کہا: تمہارے آقا کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ اُس غار تک پہنچ گئے اور پھر وہاں سے واپس آ گئے' نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس غار میں تین دن تک ٹھہرے رہے۔

معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ سے جو روایت نقل کی ہے' اُس میں یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں حضرات اُس غار میں تین دن تک ٹھہرے رہے' عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں حضرات کے ساتھ رات بسر کرتے تھے' وہ ایک سمجھدار اور ہوشیار نوجوان تھے' وہ سحری کے وقت ان دونوں کے پاس سے نکلتے تھے اور مکہ میں صبح کے وقت قریش کے پاس موجود ہوتے تھے جیسے رات مکہ میں ہی ٹھہرے رہے ہیں' وہ اُس دن جو بھی بات چیت سنتے تھے اُسے محفوظ رکھتے تھے' یہاں تک کہ رات کو ان حضرات کے پاس آ کر پوری صورتِ حال سے ان دونوں حضرات کو آگاہ کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ ان دونوں حضرات کے لیے بکریاں چراتا تھا' جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تھا' تو وہ ان دونوں حضرات کے پاس آ جاتا تھا' وہ ان دونوں حضرات کے ساتھ رات بسر کرتا تھا اور پھر صبح سویرے اندھیرے میں ہی وہاں سے نکل کھڑا ہوتا تھا' تین راتوں میں ہر رات' وہ اسی طرح کرتا رہا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنو دیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو' جس کا تعلق بنو عبد بن عدی سے تھا' اُسے راستہ بتانے والے کے طور پر مقرر کیا' وہ راستہ بتانے والا ایک ماہر شخص تھا' اُس نے آلِ عاص بن وائل کے بارے میں قسم میں حصہ لیا تھا' وہ کفارِ قریش کے دین پر تھا' ان دونوں حضرات نے اُسے نگران مقرر کیا اور اپنی اونٹنیاں اُس کے سپرد کر دیں اور تین دن کے بعد اُسے غارِ ثور میں ملنے کا وعدہ لیا۔ وہ اُن دونوں اونٹنیوں کو لے کر غار میں ان حضرات کے پاس آیا' یہ تیسری رات کی صبح کی بات ہے' پھر یہ دونوں حضرات روانہ ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا' دیلی شخص راستہ کے بارے میں بتاتا رہا' وہ ان حضرات کو اذاحر کے راستہ سے لے کر گیا' جو ساحل کا راستہ ہے۔

معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے مجھے یہ بات بتائی' جو حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے' اُن کے والد نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

کفارِ قریش کے پیغام رساں ہمارے پاس آئے اور اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکڑنے پر ہر ایک کے لیے مکمل دیت (یعنی ایک سو اونٹ' بطور انعام دیے جانے) کا اعلان کیا کہ جو شخص ان دونوں حضرات کو قتل کر دے گا' یا قیدی

بنالے گا (تو اُسے پوری دیت انعام کے طور پر دی جائے گی)۔ سراقہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی قوم بنومدلج کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران اُن میں سے ایک شخص آیا اور ہمارے پاس کھڑا ہو گیا' اُس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ساحل کی طرف کچھ لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھا ہے' میرا خیال ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ اور اُن کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتے ہیں: مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ وہی لوگ ہوں گے' میں نے کہا: جی نہیں! یہ وہ لوگ نہیں ہیں' بلکہ میں نے فلاں اور فلاں کو دیکھا تھا' جو میری نظروں کے سامنے اُس طرف گئے تھے۔ سراقہ کہتے ہیں: پھر میں محفل میں کچھ اور دیر ٹھہرا' پھر وہاں سے اُٹھ گیا' میں اپنے گھر میں آیا' میں نے اپنی کنیز سے کہا: تم میرے گھوڑے کو لے کر نکلو اور ٹیلہ کے دوسری طرف رُک کر میرا انتظار کرنا' میں نے اپنا نیزہ پکڑا اور میں اُسے ساتھ لے کر گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکلا۔ میں نیزہ کے نیچے موجود لوہے کے ذریعہ نشان لگا تا رہا اور میں نے نیزہ کے اوپری حصہ کو اوپر رکھا' یہاں تک کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آ کر اُس پر سوار ہوا' میں اُسے تیزی سے دوڑاتا ہوا آیا' یہاں تک کہ مجھے اُن حضرات کے ہیولے نظر آئے۔

جب میں اُن کے قریب پہنچا' اتنا قریب کہ جہاں وہ میری آواز سن سکتے تھے' تو میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی تو میں اُس سے نیچے گر گیا' میں اُٹھا اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف بڑھایا اور اُس میں سے تیر نکالا' میں نے اُس کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرنا چاہا کہ کیا میں انہیں نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں پہنچا سکوں گا؟' تو وہ نتیجہ نکلا جو مجھے پسند نہیں تھا کہ میں اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکوں گا۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا' میں نے نتیجہ کو کوئی اہمیت نہیں دی' میں نے پھر اُسے دوڑایا یہاں تک کہ جب میں اُن حضرات کے قریب [illegible] تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی تلاوت کی آواز سنی' نبی اکرم ﷺ اِدھر اُدھر توجہ نہیں دے رہے تھے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بکثرت اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے' اسی دوران گھوڑے کے دو اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور وہ گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے تو میں اُس پر سے گر پڑا' میں نے اُسے ڈانٹا تو وہ پھر کھڑا ہوا' اُس کے ہاتھ بمشکل باہر آئے جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو اسی دوران عثان کی طرح کی کوئی چیز اُس کے اگلے ہاتھوں میں سے آسمان کی طرف بلند ہوئی۔

معمر کہتے ہیں: میں نے ابوعمرو بن العلاء سے دریافت کیا: عثان کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ تو وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر بولے: اس سے مراد وہ دھواں ہے جو آگ کی وجہ سے نہ ہو۔

معمر نے زہری کے حوالے سے اُن کی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر میں نے تیروں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کیا تو وہ نتیجہ نکلا جو مجھے پسند نہیں تھا' یعنی میں اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکوں گا' تو میں نے ان دونوں حضرات کو بلند آواز میں پکار کر امان کے لیے کہا' یہ دونوں حضرات ٹھہر گئے' میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا' جب میں اُن حضرات کے قریب پہنچا اور اُن کے پاس پہنچنے کے قابل نہیں رہا تھا' تو میرے ذہن میں یہ بات آ گئی تھی کہ عنقریب نبی اکرم ﷺ کا معاملہ غالب ہو جائے گا' میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ آپ کی قوم کے لوگوں نے آپ کو پکڑنے پر پوری دیت انعام کے طور پر دینے کا وعدہ کیا ہے اور میں نے اُن حضرات کو سفر کے بارے میں بتایا اور لوگوں کا اُن کے بارے میں جو ارادہ تھا' اُس کے بارے میں بتایا اور ان حضرات کو زادِ سفر اور ساز و سامان کی پیش کش کی' لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی بھی چیز قبول نہیں کی اور مجھ سے صرف یہ مطالبہ کیا کہ میں اُن کے معاملہ

کو پوشیدہ رکھوں' تو میں نے اُن سے یہ درخواست کی کہ وہ میرے لیے کوئی تحریر لکھ دیں' جس میں کوئی وعدہ کیا گیا ہو(کہ وہ بعد میں مجھے انعام کے طور پر دیں گے) تو نبی اکرم ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا' اُنہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر ایک تحریر لکھ کر دے دی اور پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔

معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ بن زبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کی ملاقات حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر مسلمان سواروں سے ہوئی' جو مدینہ منورہ سے شام کی طرف تجارت کرتے تھے' یہ لوگ مکہ کی طرف آ رہے تھے' تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پیش کیے۔ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو نبی اکرم ﷺ کی روانگی کی اطلاع مل چکی تھی' وہ لوگ روزانہ حرہ کی سرزمین تک صبح کے وقت آ جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرتے تھے' یہاں تک کہ جب دوپہر کے وقت گرمی کی شدت اُن کے لیے تکلیف دِہ ہو جاتی تھی' تو وہ واپس چلے جاتے تھے۔ ایک دن وہ طویل انتظار کے بعد واپس چلے گئے' جب وہ اپنے گھر میں پہنچے تو یہودیوں میں سے کسی شخص نے اپنی بلند عمارت پر چڑھ کر نگاہ دوڑائی تو اُسے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھی سفید کپڑوں میں نظر آئے' جو پتا چل رہا تھا کہ سراب نہیں ہیں' تو اُس یہودی نے اُسی وقت بلند آواز میں پکار کر کہا: اے عربوں کے گروہ! یہ تمہارے ''جد'' تشریف لا رہے ہیں جن' کا تم انتظار کر رہے تھے' تو مسلمان ہتھیاروں کی طرف لپکے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ حرہ کی سرزمین کے پاس نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گئے' نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں کے ساتھ ذرا دائیں طرف ہو گئے اور آپ نے بنوعمرو بن عوف کے محلّہ میں پڑاؤ کیا یہ پیر کے دن ربیع الاوّل کے مہینہ کی بات ہے (یہاں شاید اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ خاموش بیٹھے ہوئے تھے' انصار سے تعلق رکھنے والا جو بھی شخص آتا' جس نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا ہوتا تھا' تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی نبی اکرم ﷺ سمجھتا تھا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ پر دھوپ آنے لگی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے اپنی چادر کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ پر سایہ کر دیا' تو اُس وقت لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں پتا چلا' پھر نبی اکرم ﷺ دس سے کچھ زیادہ راتیں بنوعمرو بن عوف کے محلّہ میں قیام پذیر رہے' آپ نے وہاں وہ مسجد قائم کی' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی' آپ نے وہاں نمازیں ادا کیں' پھر نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور روانہ ہوئے' لوگ بھی آپ کے ساتھ چلنے لگے' یہاں تک کہ وہ سواری مدینہ منورہ میں اُس جگہ آ کر بیٹھ گئی' جہاں (بعد میں) مسجد نبوی تعمیر کی گئی' اُس دن مسلمانوں نے اُس جگہ نماز ادا کی' یہ بنونجار سے تعلق رکھنے والے دو یتیم لڑکوں' سہل اور سہیل کی کھجوروں کو سکھانے کی جگہ تھی' جو دونوں بھائی تھے اور حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے' جب نبی اکرم ﷺ کی سواری وہاں بیٹھی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو پڑاؤ کی جگہ یہ ہوگی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن دو لڑکوں کو بلایا اور اُن سے اُس جگہ کی قیمت دریافت کی' تاکہ اُس جگہ کو مسجد بنالیں' تو اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ہم ویسے ہی آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اُن دونوں حضرات سے وہ زمین خریدی اور وہاں مسجد تعمیر کی' نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ کپڑوں پر اینٹیں رکھ

کر منتقل کرتے تھے اور ساتھ میں یہ شعر پڑھتے تھے:

''یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں ہے' یہ ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں نیکی اور پاکیزگی کا کام ہے''۔

اور آپ یہ شعر بھی پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اصل اجر' تو آخرت کا اجر ہے' تو انصار اور مہاجرین پر رحم کرنا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ اصل میں' ایک مسلمان کا یہ شعر پڑھتے تھے' جس کا نام میرے سامنے بیان نہیں کیا گیا اور احادیث جو مجھ تک پہنچی ہیں' اُن میں کسی میں بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان اشعار کے علاوہ کبھی اور کوئی شعر پورا سنایا ہو' آپ لوگوں کو مسجد کی تعمیر کے حوالے سے رجز کے طور پر یہ سنا رہے تھے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے کفارِ قریش کے ساتھ لڑائی کی' تو یہ جنگیں حبشہ کے مہاجرین کے مدینہ منورہ میں آنے کے لیے رکاوٹ بن گئیں' یہاں تک کہ غزوۂ خندق کے موقع پر یہ لوگ مدینہ منورہ آئے۔

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو عار دلائی کہ وہ لوگ اتنا عرصہ حبشہ کی سرزمین پر ٹھہرے رہے' سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ایسے نہیں ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) لڑائی کے بارے میں' جو سب سے پہلی آیت نازل ہوئی' وہ یہ تھی:

''اُن لوگوں کو اجازت دے دی گئی ہے' جو جنگ کرتے ہیں کیونکہ اُن پر ظلم کیا گیا اور اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جہانگیری

المصنف

عبد الرزاق

4

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

أدام الله تعالى معاليه وبارك أيامه ولياليه

شبیر برادرز

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

المصنف
عبد الرزاق

تصنیف ______ الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی
مترجم ______ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
کمپوزنگ ______ ورڈز میکر
باہتمام ______ ملک شبیر حسین
سن اشاعت ______ فروری 2016ء
سرورق ______ اے ایف ایس ایڈور ٹائزر لاہور
طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ______ روپے

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirborther786@gmail.com

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(كِتَابُ الطَّلَاقِ)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

حَدِيْثُ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوا

باب: اُن تین لوگوں کا واقعہ جن (کے معاملہ) کو پیچھے کر دیا گیا

9744 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: " لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ اِلَّا بَدْرًا، وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغَوِّثِيْنَ لِعِيرِهِمْ، فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ، وَلَعَمْرِي اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا اُحِبُّ اَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ، وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَآذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ وَاَرَادَ اَنْ يَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ غَزْوَةٍ وَذٰلِكَ حِيْنَ طَابَ الظِّلَالُ، وَطَابَتِ الثِّمَارُ، وَكَانَ قَلَّ مَا اَرَادَ غَزْوَةً اِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ: اَلْحَرْبُ خِدْعَةٌ فَاَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنْ يَتَاَهَّبَ النَّاسُ اُهْبَةً، وَاَنَا اَيْسَرُ مَا كُنْتُ وَقَدْ جَمَعْتُ رَاحِلَتِي وَاَنَا اَقْدَرُ شَيْءٍ فِيْ نَفْسِي عَلَى الْجِهَادِ وَخِفَّةِ الْحَاذِ، وَاَنَا فِيْ ذٰلِكَ اَصْغُو اِلَى الظِّلَالِ، وَطِيبِ الثِّمَارِ، فَلَمْ اَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا بِغَدَاةٍ، وَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، فَاَصْبَحَ غَادِيًا فَقُلْتُ اَنْطَلِقُ غَدًا اِلَى السُّوقِ فَاَشْتَرِي جَهَازِي، ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَانْطَلَقْتُ اِلَى السُّوقِ مِنَ الْغَدِ فَعَسُرَ عَلَيَّ بَعْضُ شَانِي اَيْضًا فَقُلْتُ: اَرْجِعُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ اَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى الْتَبَسَ بِيَ الذَّنْبُ، وَتَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَمْشِي فِي الْاَسْوَاقِ، وَاَطُوفُ بِالْمَدِيْنَةِ فَيُحْزِنُنِيْ اَنِّي لَا اَرَى اَحَدًا اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، وَكَانَ لَيْسَ اَحَدٌ تَخَلَّفَ، اِلَّا رَاَى اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفَى لَهُ وَكَانَ النَّاسُ كَثِيْرًا

حديث: 9744: صحيح البخاري - كتاب المغازى` باب حديث كعب بن مالك - حديث: 4165' صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه - حديث: 5080' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الوصايا' مبتدا ابواب في النذور - باب الخبر الذى احتج به بعض اهل العلم في الاباحة لمن' حديث: 4748' السنن الكبرى للنسائي - كتاب المساجد' الرخصة في الجلوس فيه - حديث: 795' السنن للنسائي - كتاب المساجد' الرخصة في الجلوس فيه والخروج منه بغير صلاة - حديث: 727' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عنه الله عليه السلام مما كان' حديث: 525' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب سجود السهو وسجود الشكر - باب سجود الشكر' حديث: 3666' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' بقية حديث كعب بن مالك الانصارى - حديث: 15491' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' ما اسند كعب بن مالك - ابن كعب بن مالك' حديث: 15848

لَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانٌ وَكَانَ جَمِيعُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَةٌ وَثَمَانِينَ رَجُلًا، وَلَمْ يَذْكُرْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ، فَلَمَّا بَلَغَ تَبُوْكَ قَالَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي: خَلَّفَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا نَعْلَمُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا قَالَ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذَا هُمْ بِرَجُلٍ يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ يَا اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ وَقَفَلَ وَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ جَعَلْتُ اَنْظُرُ بِمَاذَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسْتَعِينُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَاْيٍ مِنْ اَهْلِيْ حَتّٰى اِذَا قِيلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُصَبِّحُكُمْ غَدًا بِالْغَدَاةِ زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ اَلَّا اَنْجُو اِلَّا بِالصِّدْقِ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ اِذَا جَاءَ مِنْ سَفَرٍ فَعَلَ ذٰلِكَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فَجَعَلَ يَاْتِيهِ مَنْ تَخَلَّفَ فَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَيَعْتَذِرُونَ اِلَيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ وَيَقْبَلُ عَلَانِيَتَهُمْ، وَيَكِلُ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَآنِي تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ. قَالَ: فَمَا خَلَّفَكَ؟ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ بَيْنَ يَدَيَّ اَحَدٌ غَيْرُكَ مِنَ النَّاسِ جَلَسْتُ لَخَرَجْتُ مِنْ سَخَطِهٖ عَلَيَّ بِعُذْرٍ، لَقَدْ اُوتِيتُ جَدَلًا، وَلَقَدْ عَلِمْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنِّي اِنْ اَخْبَرْتُكَ الْيَوْمَ بِقَوْلٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، وَهُوَ حَقٌّ فَاِنِّي اَرْجُو عَفْوَ اللّٰهِ، وَاِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثًا تَرْضَى عَنِّي فِيْهِ وَهُوَ كَذِبٌ اَوْشَكَ اَنْ يُطْلِعَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَيْسَرَ وَلَا اَخَفَّ حَاذًا مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَكُمُ الْحَدِيثَ، قُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ فَثَارَ عَلٰى اَثَرِي اُنَاسٌ مِنْ قَوْمِي يُؤَنِّبُونِيْ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَطُّ قَبْلَ هٰذَا فَهَلَّا اعْتَذَرْتَ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُذْرٍ رَضِيَ عَنْكَ فِيْهِ، وَكَانَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِي مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ، وَلَمْ تَقِفْ مَوْقِفًا لَا تَدْرِي مَا يُقْضَى لَكَ فِيْهِ، فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَنِّبُونِيْ حَتّٰى هَمَمْتُ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِي فَقُلْتُ: هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ غَيْرِي؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَهُ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ، وَمُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَذَكَرُوا رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا لِيْ فِيهِمَا اُسْوَةٌ فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا اَبَدًا، وَلَا اُكَذِّبُ نَفْسِي قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَخْرُجُ اِلَى السُّوقِ فَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَتَنَكَّرَ لَنَا النَّاسُ حَتّٰى مَا هُمْ بِالَّذِينَ نَعْرِفُ، وَتَنَكَّرَتْ لَنَا الْحِيطَانُ حَتّٰى مَا هِيَ بِالْحِيطَانِ الَّتِي نَعْرِفُ لَنَا، وَتَنَكَّرَتْ لَنَا الْاَرْضُ حَتّٰى مَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِي نَعْرِفُ وَكُنْتُ اَقْوَى النَّاسِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فِي السُّوقِ، وَآتِي الْمَسْجِدَ فَاَدْخُلُ، وَآتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَاَقُوْلُ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالسَّلَامِ؟ فَاِذَا قُمْتُ اُصَلِّي اِلٰى سَارِيَةٍ، فَاَقْبَلْتُ قَبْلَ صَلَاتِي نَظَرَ اِلَيَّ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ، وَاِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ اَعْرَضَ عَنِّي قَالَ: وَاسْتَكَانَ صَاحِبَايَ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يُطْلِعَانِ رُءُوسَهُمَا فَبَيْنَا اَنَا اَطُوفُ

فِي السُّوقِ إِذَا رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ جَاءَ بِطَعَامٍ لَهُ يَبِيعُهُ يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ قَالَ: فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ فَأَتَانِي، وَأَتَانِي بِصَحِيفَةٍ مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهَا: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَأَقْصَاكَ، وَلَسْتَ بِدَارِ مَضْيَعَةٍ وَلَا هَوَانٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ: فَقُلْتُ هَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ وَالشَّرِّ، فَسَجَرْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَأَحْرَقْتُهَا فِيهِ فَلَمَّا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ: اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ لَا تَقْرَبْهَا. قَالَ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ فَهَلْ تَأْذَنُ لِي أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَاللهِ مَا بِهِ مِنْ حَرَكَةٍ لِشَيْءٍ مَا زَالَ مُكِبًّا يَبْكِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، مُنْذُ كَانَ أَمْرُهُ مَا كَانَ قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا طَالَ عَلَيَّ الْبَلَاءُ اقْتَحَمْتُ عَلَى أَبِي قَتَادَةَ حَائِطَهُ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللهَ يَا أَبَا قَتَادَةَ، أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَسَكَتَ، ثُمَّ قُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللهَ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَسَكَتَ، ثُمَّ قُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللهَ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ بَكَيْتُ، ثُمَّ اقْتَحَمْتُ الْحَائِطَ خَارِجًا حَتَّى إِذَا مَضَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينِ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا، صَلَّيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا صَلَاةَ الْفَجْرِ، ثُمَّ جَلَسْتُ وَأَنَا فِي الْمَنْزِلَةِ الَّتِي قَالَ اللهُ: (ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ) (التوبة: 118) إِذْ سَمِعْتُ نِدَاءً مِنْ ذِرْوَةِ سَلْعٍ أَنْ أَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنَّ اللهَ قَدْ جَاءَنَا بِالْفَرَجِ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَرْكُضُ عَلَى فَرَسٍ، يُبَشِّرُنِي فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنْ فَرَسِهِ، فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبِي بِشَارَةً وَلَبِسَ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ قَالَ: وَكَانَتْ تَوْبَتُنَا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَلَا نُبَشِّرُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ؟ قَالَ: إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ وَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ قَالَ: وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي تَحْزَنُ بِأَمْرِي، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ، وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ، فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَمْرٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ أَمْ مِنْ عِنْدِكَ؟ قَالَ: بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِمْ: (لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ) (التوبة: 117) حَتَّى بَلَغَ (التَّوَّابُ الرَّحِيمُ) (البقرة: 37) قَالَ: وَفِينَا أُنْزِلَتْ أَيْضًا (اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) (التوبة: 119) قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِذًا أَلَّا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا، وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ؟ فَقَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ: إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ: فَمَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ، أَنَا وَصَاحِبَايَ أَنْ لَا نَكُونَ كَذَبْنَاهُ فَهَلَكْنَا، كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي

اِبْتَلَانِی، مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ وَاِنِّی لَاَرْجُو اَنْ يَحْفَظَنِی اللّٰهُ فِيمَا بَقِیَ قَالَ الزُّهْرِیُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰی اِلَيْنَا مِنْ حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) یہ بات مجھے بیان کی: وہ (یعنی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی' میں ایسے کسی بھی غزوہ سے پیچھے نہیں رہا' صرف غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا' یہاں تک کہ غزوۂ تبوک آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے والے' کسی بھی فرد پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا' کیونکہ آپ تو (قریش کے) قافلہ کی تلاش میں نکلے تھے اور قریش اپنے قافلہ کی مدد کرنے کے لیے نکلے تھے' تو کسی باقاعدہ منصوبہ کے بغیر ان دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہو گیا تھا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ لوگوں کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں سب سے زیادہ شرف غزوۂ بدر کو حاصل ہے' حالانکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ شبِ عقبہ میں اپنی بیعت کی جگہ' میں اُس غزوہ میں شریک ہوا ہوتا' جب ہم نے (بیعت عقبہ میں) اسلام پر ثابت قدم رہنے کا پختہ عہد کیا تھا۔ اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی اُس میں' میں پیچھے نہیں رہا' یہاں تک کہ غزوۂ تبوک کا موقع آ گیا اور یہ وہ آخری غزوہ ہے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا اور آپ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ لوگ غزوہ میں شرکت کی تیاری کر لیں' یہ ایک ایسا وقت تھا' جب سائے عمدہ ہو گئے تھے (یعنی موسم خوشگوار تھا) اور پھل پک کر تیار ہو چکا تھا' عام طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ میں شرکت کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو آپ اصل صورتِ حال واضح نہیں کرتے تھے' آپ یہ فرماتے تھے: جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ لوگ غزوۂ تبوک میں شرکت کی تیاری کریں' تو اُس وقت میں سب سے زیادہ آسانی کی حالت میں تھا' میرے پاس سواری بھی تھی اور میں جہاد کے لیے مکمل طور پر تیار تھا' مجھ پر کوئی ذمہ داری بھی نہیں تھی۔ میں اس دوران باغ میں اور پھلوں کی طرف آتا جاتا رہا (یعنی اُن کی دیکھ بھال کرتا رہا) میرا یہی معمول رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن روانگی کے لیے تیار ہو گئے' یہ جمعرات کے دن کی بات ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ (سفر پر) جمعرات کے دن روانہ ہوا کریں۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے تو میں نے سوچا کہ میں کل بازار جاؤں گا اور اپنے لیے ضروری ساز و سامان خرید لوں گا اور پھر اُن لوگوں کے ساتھ جا ملوں گا' اگلے دن میں بازار گیا تو میں اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں وہاں مصروف رہا تو میں نے سوچا کہ کل اگر اللہ نے چاہا' تو میں ضرور چلا جاؤں گا' پھر اسی طرح ہوتا رہا' یہاں تک کہ یہ گناہ میرے لیے التباس کا باعث بن گیا اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا' میں بازاروں میں گھومتا پھرتا تھا' مدینہ منورہ میں ادھر اُدھر آتا جاتا تھا' تو یہ چیز مجھے غمگین کرتی تھی کہ مجھے صرف کوئی ایسا ہی شخص نظر آتا تھا' جس کے منافق ہونے کے بارے میں غالب گمان ہوتا تھا اور صورتِ حال یہ تھی کہ جو بھی شخص پیچھے رہ گیا ہوتا تو وہ یہی سمجھتا کہ اُس کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ رہے گا' کیونکہ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی

اور اُن کے نام کسی رجسٹر میں نوٹ نہیں ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہونے والے تمام افراد اسّی کے لگ بھگ تھے' نبی اکرم ﷺ نے میرا ذکر نہیں کیا' یہاں تک کہ آپ تبوک پہنچ گئے' جب آپ تبوک پہنچ گئے تو آپ نے دریافت کیا: کعب بن مالک کا کیا بنا؟ (یعنی وہ نظر نہیں آیا) تو میری قوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کی دو چادروں نے اور اُس کے' دو پسندیدہ چیزوں کی طرف دیکھ بھال نے' اُسے پیچھے رہنے دیا۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: تم نے بہت بُری بات کہی ہے (پھر اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی:) اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی! ہمیں اُس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے۔ راوی کہتے ہیں: ابھی وہ لوگ وہاں اسی حالت میں موجود تھے کہ دور سے ایک شخص آتا ہوا محسوس ہوا' جو لگ رہا تھا کہ سراب نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہو! تو وہ حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ ہی تھے' جب نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک مکمل کر لیا اور آپ واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے اس بات کا جائزہ لینا شروع کیا کہ میں کس طرح سے نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی سے بچ سکتا ہوں؟ میں نے اپنے اہلِ خانہ میں سے ہر سمجھدار شخص سے اس حوالے سے مدد حاصل کرنے کی کوشش کی' یہاں تک کہ جب یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کل صبح مدینہ منورہ آ جائیں گے' تو باطل مجھ سے دور ہو گیا اور مجھے پتا چل گیا کہ مجھے صرف سچ بول کر ہی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت شہر میں داخل ہوئے' آپ نے مسجد میں دو رکعت ادا کیں' آپ جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے' تو ایسا ہی کرتے تھے' پہلے مسجد تشریف لے جاتے تھے اور اُس میں دو رکعت ادا کرتے تھے اور پھر تشریف فرما ہو جاتے تھے' جو لوگ آپ کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا شروع ہوئے' آپ کے سامنے قسمیں اُٹھانے لگے' آپ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے اُن کے لیے دعائے مغفرت کی' اُنہوں نے جو چیز ظاہر کی تھی' اُسے قبول کیا اور اُن کے پوشیدہ معاملات کو اللہ کے سپرد کر دیا' جب میں مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ تشریف فرما تھے' جب آپ نے مجھے دیکھا' تو آپ مسکرائے' جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے' میں آیا اور میں آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا' آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے سواری کا جانور خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر تم پیچھے کیوں رہ گئے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! اگر میرے سامنے آپ کی بجائے کوئی اور شخص ہوتا اور میں اُس کے سامنے بیٹھتا' تو میں کوئی ایسا عذر پیش کرتا' جس کی وجہ سے اُس کی مجھ سے ناراضگی ختم ہو جاتی' کیونکہ مجھے بات چیت کرنے کا ملکہ عطا کیا گیا ہے' لیکن اے اللہ کے نبی! مجھے اس بات کا علم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی ایسی بات کروں گا' جس کی وجہ سے آپ مجھ سے ناراض ہوں گے اور وہ بات سچ ہو گی' تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی کی اُمید ہے اور اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی ایسی بات کرتا ہوں جس کی وجہ سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں' لیکن وہ بات جھوٹ ہو' تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے مطلع کر دے گا' اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! میں اس سے پہلے کبھی بھی اتنا آسان اور فارغ البال نہیں تھا' جتنا اُس وقت تھا' جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' تو اس نے تم لوگوں کے ساتھ سچ بیانی کی ہے (پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:) تم اُٹھو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہیں کر دیتا۔ تو

میں اُٹھا' میری قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے پیچھے آئے اور وہ مجھے تنبیہ کرتے ہوئے یہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق تم نے اس سے پہلے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا' تم نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی عذر پیش کیوں نہیں کیا؟ تا کہ اُس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ تم سے راضی ہو جاتے اور اُس کے بعد تمہارے لیے دعائے مغفرت کر دیتے' تو تمہاری یہ صورتِ حال نہ ہوتی کہ تمہیں یہی پتا نہیں ہے کہ تمہارے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا' وہ لوگ مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں واپس جا کر اپنی پہلی بات کو غلط قرار دے دیتا ہوں' پھر میں نے دریافت کیا: کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی اس طرح (سچ بیانی) کی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہلال بن اُمیہ اور مرارہ بن ربیعہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔ اُن لوگوں نے دو ایسے افراد کا ذکر کیا' جو دونوں نیک آدمی تھے اور اُن دونوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی' تو میرے لیے اُن لوگوں کا طریقۂ کار بہترین نمونہ تھا' میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس کبھی نہیں جاؤں گا اور اپنی بات کو غلط قرار نہیں دوں گا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تمام لوگوں کو ہم تین افراد کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں بازار کی طرف جاتا تھا' تو کوئی مجھ سے بات چیت نہیں کرتا تھا' لوگ ہم سے یوں لاتعلق ہو گئے' جیسے ہماری اُن کے ساتھ کوئی جان پہچان ہی نہیں ہے' باغات ہمارے لیے اجنبی ہو گئے' یوں لگتا تھا جیسے وہ پہلے والے باغات ہی نہیں ہیں' زمین ہمارے لیے اجنبی ہو گئی' یہاں تک کہ یہ وہ زمین نہیں رہی جس سے ہم واقف تھے' میں باقی دو حضرات کی نسبت زیادہ طاقتور تھا' اس لیے میں بازار بھی آ جاتا تھا' مسجد بھی آ جاتا تھا' میں مسجد کے اندر آ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا اور پھر اس بات کا جائزہ لیتا کہ کیا آپ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ہونٹوں کو حرکت دی ہے' جب میں ستون کے پاس کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہوتا' تو میں یہ دیکھتا کہ نبی اکرم ﷺ ترچھی نگاہ کر کے میری نماز کا جائزہ لے رہے ہوتے تھے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تھا' تو آپ مجھ سے منہ موڑ لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے دونوں ساتھی اپنے گھر میں ہی مقیم رہتے تھے' وہ رات دن روتے رہتے تھے' وہ باہر نہیں نکلتے تھے۔ ایک مرتبہ میں بازار میں گھوم رہا تھا' اسی دوران ایک عیسائی شخص جو اپنا اناج فروخت کرنے کے لیے آیا تھا' وہ یہ دریافت کرتا پھر رہا تھا: کعب بن مالک تک کون میری راہنمائی کرے گا؟ تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا' وہ میرے پاس آیا' وہ میرے پاس غسان کے حکمران کا ایک خط لے کر آیا جس میں یہ تحریر تھا: امابعد! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اور تمہیں دور کر دیا ہے' حالانکہ تم ایسے شخص نہیں ہو' جسے ذلت یا رسوائی کی جگہ پر رہنا پڑے' تم ہم سے آ ملو' ہم تمہاری قدردانی کریں گے۔ میں نے سوچا کہ یہ ایک اور بڑی مصیبت اور خرابی ہے' میں نے اُس مکتوب کو تندور میں ڈال کر اُسے جلا دیا۔ جب چالیس دن گزر گئے تو نبی اکرم ﷺ کا پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: تم اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرو۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اُسے طلاق دے دوں؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن تم نے اُس سے قربت اختیار نہیں کرنی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ آئیں اور اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت ہلال بن

امیہ ایک بوڑھے عمر رسیدہ کمزور آدمی ہیں' تو کیا آپ مجھے یہ اجازت دیں کہ میں اُن کی خدمت کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے (یعنی تمہارے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا نہ کرے)۔ اُس خاتون نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! وہ تو ایسا کچھ بھی نہیں کرتے' وہ تو مسلسل رات دن روتے رہتے ہیں' جب سے اُن کی یہ صورتِ حال ہوئی ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میری آزمائش طویل ہوگئی تو میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں اُن سے ملنے کے لیے گیا' وہ میرے چچازاد تھے' میں نے اُنہیں سلام کیا لیکن اُنہوں نے مجھے جواب نہیں دیا' میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو وہ خاموش رہے' پھر میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو وہ خاموش رہے' پھر میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! راوی کہتے ہیں: یہ سن کر مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہا اور میں رونے لگا اور اُس باغ سے باہر آ گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لوگوں کو ہم سے بات چیت سے منع کرنے کو جب پچاس دن گزر گئے' تو (ایک صبح) میں نے اپنے گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی' پھر میں بیٹھ گیا اور میری وہ صورتِ حال تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود اُن کے لیے تنگ ہوگئی اور اُن کے اپنے وجود اُن کے لیے تنگ ہو گئے''۔

میں نے اسی دوران ''سلع'' پہاڑ کی چوٹی سے ایک شخص کی یہ پکار سنی: اے کعب بن مالک! تم خوشخبری قبول کرو! تو میں سجدے میں گر گیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خوشی کا حکم بھیج دیا ہے' پھر ایک شخص اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا مجھے خوشخبری دینے کے لیے آیا' لیکن (دوسرے کی) آواز' گھوڑے سے پہلے پہنچ چکی تھی' میں نے اپنے کپڑے خوشخبری سنانے والے کو دیئے اور دوسرے دو کپڑے پہنے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر ہماری توبہ کا حکم ایک تہائی رات گزرنے کے بعد نازل ہوا تھا' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ہم کعب بن مالک کو یہ خوشخبری ابھی نہ سنا دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس صورت میں تمہارے ہاں لوگوں کا ہجوم ہو جائے گا اور وہ تمہیں ساری رات سونے نہیں دیں گے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے میرے معاملہ میں بڑی بھلائی کی تھی اور وہ میرے حوالے سے بڑی پریشان بھی تھیں۔

(بہرحال یہ خوشخبری سننے کے بعد) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ ہوا' آپ اُس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے' آپ کے اردگرد مسلمان موجود تھے اور آپ کا چہرہ چاند کی طرح دمک رہا تھا' جب آپ کسی بات پر خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ اسی طرح دمکتا تھا' جب میں آیا تو میں آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن مالک! تم ایسے

سب سے بہتر دن کی خوشخبری قبول کرو' جو تمہاری پیدائش کے بعد تم پر آیا ہے! میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' یا آپ کی طرف سے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے نبی پر' مہاجرین پر اور انصار پر توجہ کی''۔ آپ نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ''وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ''۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ اب میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور میں اپنا سارا مال' اللہ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا کچھ مال (یعنی زمین) اپنے پاس رکھو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر میں اپنے اُس حصہ کو اپنے پاس رکھتا ہوں' جو خیبر میں موجود ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام قبول کرنے کے بعد' اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی کوئی نعمت عطا نہیں کی' جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ عظیم ہو کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بیانی کی تھی' میں نے بھی اور میرے دوسرے دو ساتھیوں نے بھی' ورنہ اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غلط بیانی کرتے' تو ہم ہلاکت کا شکار ہو جاتے' جس طرح دوسرے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ سچ بولنے کی وجہ سے اور کسی کو بھی ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کرے گا' جس طرح کی آزمائش میں اُس نے مجھے مبتلا کیا تھا' اُس کے بعد میں نے کبھی بھی جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا اور مجھے یہ اُمید ہے کہ باقی کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے بارے میں یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ

باب: غزوۂ تبوک کے موقع پر کون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں ہوا تھا؟

9745 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَلَيْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا اِلَّا وَاَنَا مَعَكَ، فَقَالَ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: كَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ مِمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَرَبَطَ

نَفْسَهُ بِسَارِيَةٍ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحُلُّ نَفْسِي مِنْهَا، وَلَا اَذُوقُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْ يَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيَّ، فَمَكَثَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ لَا يَذُوقُ فِيهَا طَعَامًا وَلَا شَرَابًا، حَتّٰى كَانَ يَخِرُّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ تِيبَ عَلَيْكَ يَا اَبَا لُبَابَةَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحُلُّ نَفْسِي حَتّٰى يَكُونَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحُلُّنِيْ بِيَدِهٖ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي اَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ: يُجْزِيكَ الثُّلُثُ يَا اَبَا لُبَابَةَ

❋❋ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے جانے لگے تو آپ نے مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو قرار دیا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ بات پسند ہے کہ آپ جب بھی کہیں جنگ میں حصہ لینے کے لیے تشریف لے جائیں تو میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو' جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اُن افراد میں شامل تھے' جو غزوۂ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے' اُنہوں نے خود کو ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا اور یہ کہا تھا: اللہ کی قسم! میں اپنے آپ کو اُس وقت تک یہاں سے نہیں کھولوں گا اور کوئی بھی چیز اُس وقت تک نہیں کھاؤں گا اور نہیں پیوں گا' جب تک میں مر نہیں جاتا' یا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہیں کر لیتا' تو سات دن گزر گئے' اس دوران اُنہوں نے کچھ نہیں کھایا اور کچھ نہیں پیا' یہاں تک کہ وہ گرنے لگے اور اُن پر مدہوشی طاری ہونے لگی' تو پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کر لی' اُن سے کہا گیا: اے ابولبابہ! تمہاری توبہ قبول ہوگئی ہے! تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے آپ کو اُس وقت تک آزاد نہیں کروں گا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ مجھے آزاد نہیں کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اُنہیں کھولا تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنی قوم کے اُس علاقہ سے لاتعلق ہو جاؤں' جہاں میں نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور میں اپنے سارے مال سے لاتعلق ہو کر اُسے اللہ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ کے طور پر پیش کر دوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابولبابہ! ایک تہائی (حصہ کو صدقہ کر دینا) تمہارے لیے کفایت کر جائے گا۔

9746 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: اَوَّلُ اَمْرٍ عُتِبَ عَلٰى اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَتِيمٍ عِذْقٌ، فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ لُبَابَةَ فَبَكَى الْيَتِيمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ لَهُ فَاَبٰى قَالَ: فَاَعْطِهٖ اِيَّاهُ وَلَكَ مِثْلُهُ فِي الْجَنَّةِ، فَاَبٰى فَانْطَلَقَ ابْنُ الدَّحْدَاحَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ لُبَابَةَ: بِعْنِيْ هٰذَا الْعِذْقَ بِحَدِيقَتَيْنِ

قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتُ هٰذَا الْيَتِيمَ هٰذَا الْعِذْقَ اَلِيْ مِثْلُهُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُذَلَّلٍ لِابْنِ الدَّحْدَاحَةِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: وَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ حِينَ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ فَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهِ الذَّبْحَ وَتَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: وہ پہلا معاملہ جس میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ پر عتاب ہوا' وہ یوں تھا کہ اُن کے اور ایک یتیم کے درمیان کھجور کے ایک پھل دار درخت کا معاملہ تھا' وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا' وہ یتیم رونے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابولبابہ! اسے اس یتیم کے لیے رہنے دو۔ تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ اسے دے دو' تمہیں اس کی مثل جنت میں مل جائے گا۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی مانی' تو حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ گئے اور اُنہوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ یہ کھجور کا پھل دار درخت مجھے دو باغات کے عوض میں فروخت کر دیں! اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! پھر حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں یہ یہ کھجور کا پھل دار درخت اس یتیم کو دے دیتا ہوں تو کیا مجھے اس کی مثل جنت میں مل جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو اُنہوں نے وہ اُس یتیم کو دے دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: ابن دحداح کے کتنے ہی یہ کھجور کے پھل دار درخت' جنت میں ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب بنوقریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا تھا' تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہی اُنہیں اشارہ کیا تھا' اُنہوں نے اپنے حلق کی طرف ذبح کرنے کا اشارہ کیا تھا اور ایک اُن کا معاملہ یہ تھا کہ وہ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں ہوئے' اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کر لی تھی۔

حَدِيْثُ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ

باب: اوس وخزرج کا واقعہ

9747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: " اِنَّ مِمَّا صَنَعَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ اَنَّ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ - الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ - كَانَا يَتَصَاوَلَانِ فِي الْاِسْلَامِ كَتَصَاوُلِ الْفَحْلَيْنِ لَا يَصْنَعُ الْاَوْسُ شَيْئًا اِلَّا قَالَتِ الْخَزْرَجُ: وَاللّٰهِ لَا تَذْهَبُوْنَ بِهِ اَبَدًا فَضْلًا عَلَيْنَا فِي الْاِسْلَامِ، فَاِذَا صَنَعَتِ الْخَزْرَجُ شَيْئًا، قَالَتِ الْاَوْسُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا اَصَابَتِ الْاَوْسُ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ قَالَتِ الْخَزْرَجُ: وَاللّٰهِ لَا نَنْتَهِيْ حَتّٰى نُجْزِئَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ اَجْزَءُوا عَنْهُ فَتَذَاكَرُوا اَوْزَنَ رَجُلٍ

مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَأْذَنُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَتْلِهِ، وَهُوَ سَلَّامُ بْنُ اَبِي الْحُقَيْقِ الْاَعْوَرُ اَبُوْ رَافِعٍ بِخَيْبَرَ فَاَذِنَ لَهُمْ فِيْ قَتْلِهِ وَقَالَ: لَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَلَا امْرَاَةً فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَهْطٌ فِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ، وَكَانَ اَمِيرُ الْقَوْمِ اَحَدُ بَنِي سَلِمَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ، وَمَسْعُوْدُ بْنُ سِنَانَ، وَاَبُوْ قَتَادَةَ، وَخُزَاعِيُّ بْنُ اَسْوَدَ، رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ حَلِيفٌ لَهُمْ، وَرَجُلٌ آخَرُ يُقَالُ لَهُ فُلَانُ بْنُ سَلَمَةَ فَخَرَجُوا حَتّٰى جَاءُوا خَيْبَرَ، فَلَمَّا دَخَلُوا الْبَلَدَ عَمَدُوا اِلٰى كُلِّ بَيْتٍ مِنْهَا، فَغَلَّقُوهُ مِنْ خَارِجِهِ عَلٰى اَهْلِهِ، ثُمَّ اَسْنَدُوا اِلَيْهِ فِيْ مَشْرَبَةٍ لَهُ فِيْ عَجَلَةٍ مِنْ نَخْلٍ، فَاَسْنَدُوا فِيهَا حَتّٰى ضَرَبُوا عَلَيْهِ بَابَهُ فَخَرَجَتْ اِلَيْهِمُ امْرَاَتُهُ فَقَالَتْ: مِمَّنْ اَنْتُمْ؟ فَقَالُوْا: نَفَرٌ مِنَ الْعَرَبِ اَرَدْنَا الْمِيرَةَ قَالَتْ: هٰذَا الرَّجُلُ فَادْخُلُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ اَغْلَقُوا عَلَيْهِمَا الْبَابَ، ثُمَّ ابْتَدَرُوهُ بِاَسْيَافِهِمْ، قَالَ قَائِلُهُمْ: وَاللّٰهِ مَا دَلَّنِي عَلَيْهِ اِلَّا بَيَاضُهُ عَلَى الْفِرَاشِ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ كَاَنَّهُ قُبْطِيَّةٌ مُلْقَاةٌ قَالَ: وَصَاحَتْ بِنَا امْرَاَتُهُ قَالَ: فَيَرْفَعُ الرَّجُلُ مِنَّا السَّيْفَ لِيَضْرِبَهَا بِهِ، ثُمَّ يَذْكُرُ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَوْلَا ذٰلِكَ فَرَغْنَا مِنْهَا بِلَيْلٍ قَالَ: وَتَحَامَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ بِسَيْفِهِ فِيْ بَطْنِهِ حَتّٰى اَنْفَذَهُ، وَكَانَ سَيِّءَ الْبَصَرِ فَوَقَعَ مِنْ فوق الْعَجَلَةِ فَوُثِيَتْ رِجْلُهُ وَثْيًا مُنْكَرًا قَالَ: فَنَزَلْنَا فَاحْتَمَلْنَاهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ مَعَنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى مَنْهَرِ عَيْنٍ مِنْ تِلْكَ الْعُيُونِ فَمَكَثْنَا فِيهِ قَالَ: وَاَوْقَدُوا النِّيرَانَ، وَاَشْعَلُوهَا فِي السَّعَفِ، وَجَعَلُوا يَلْتَمِسُونَ وَيَشْتَدُّونَ، وَاَخْفَى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَكَانَنَا قَالَ: ثُمَّ رَجَعُوا قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا: اَنَذْهَبُ فَلَا نَدْرِي اَمَاتَ عَدُوُّ اللّٰهِ اَمْ لَا؟ قَالَ: فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنَّا حَتّٰى حُشِرَ فِي النَّاسِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ فَوَجَدَ امْرَاَتَهُ مُكِبَّةً وَفِيْ يَدِهَا الْمِصْبَاحُ وَحَوْلَهُ رِجَالُ يَهُودَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ ابْنِ عَتِيكٍ ثُمَّ اَكْذَبْتُ نَفْسِي فَقُلْتُ: وَاَنّٰى ابْنُ عَتِيكٍ بِهٰذِهِ الْبِلَادِ فَقَالَتْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَقَالَتْ: فَاظَ وَاِلٰهُ يَهُودَ - تَقُوْلُ مَاتَ - قَالَ: فَمَا سَمِعْتُ كَلِمَةً كَانَتْ اَلَذَّ مِنْهَا اِلٰى نَفْسِي قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ فَاَخْبَرْتُ اَصْحَابِيْ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَاحْتَمَلْنَا صَاحِبَنَا فَجِئْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ بِذٰلِكَ قَالَ: وَجَاءُوهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَالَ: اَفْلَحَتِ الْوُجُوهُ

✵✵ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے جو صورتِ حال پیدا کی تھی اُس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج' اسلام لانے کے بعد ایک دوسرے کی یوں مقابلہ بازی کیا کرتے تھے' جس طرح دو نر مقابلہ بازی کرتے ہیں' اوس قبیلہ کے لوگ جو کچھ کرتے تھے' تو خزرج قبیلہ والے کہتے تھے: اللہ کی قسم! تم اسلام لانے کے بعد کسی بھی طرح ہم پر فضیلت حاصل نہیں کر پاؤ گے' اور جب خزرج قبیلہ کے لوگ کچھ کرتے تھے' تو اوس قبیلہ کے لوگ اسی طرح بیان کیا کرتے تھے' جب اوس قبیلہ کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا' تو خزرج قبیلہ کے لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اُس وقت تک باز نہیں آئیں گے' جب تک نبی اکرم ﷺ کی اُسی طرح خدمت نہیں کرتے' جس طرح ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی ہے۔ تو اُنہوں نے آپس میں بات چیت کی کہ یہودیوں میں سے کون سا شخص نمایاں حیثیت

رکھتا ہے؟ اور پھر اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اُس شخص کو قتل کرنے کی اجازت مانگی' وہ شخص سلام بن ابوحقیق ''کانا'' تھا' جس کی کنیت ابورافع تھی' وہ خیبر میں ہوتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُسے قتل کرنے کی اُنہیں اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کسی لڑکے کو یا کسی عورت کو قتل نہیں کرنا۔

تو کچھ لوگ اُن لوگوں کی طرف روانہ ہوئے' اُن لوگوں میں عبداللہ بن عتیک شامل تھے' جو اُن لوگوں کے امیر تھے جن کا تعلق بنوسلمہ سے تھا' اس کے علاوہ عبداللہ بن انیس' مسعود بن سنان' ابوقتادہ' خزاعی بن اسود شامل تھے' جن کا تعلق اسلم قبیلہ سے تھا' جو اُن کے حلیف تھے اور ایک اور صاحب تھے' جن کا نام فلاں بن سلمہ تھا' وہ لوگ وہاں سے نکلے اور خیبر آ گئے' جب یہ لوگ خیبر میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہر گھر کا دروازہ باہر سے بند کرنا شروع کر دیا' پھر وہ کھجور کے ایک باغ میں موجود اُس شخص کے بالا خانے تک آئے اور اُس پر وزن ڈال کر دروازہ توڑ دیا' ایک عورت نکل کر اُن کے سامنے آئی اور بولی: تم کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم عرب ہیں اور ہم نان ونفقہ (مالی امداد) چاہتے ہیں! اُس عورت نے کہا: وہ صاحب اندر ہیں! جب وہ اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے دروازہ بند کر دیا اور اپنی تلواریں نکالیں' اُن میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اُس کا پتا یوں لگا کہ فرش پر سیاہی میں ایک سفیدی دکھائی دے رہی تھی اور وہ سفید مصری کپڑے کی مانند تھا۔ راوی کہتے ہیں: اُس عورت نے چیخ مارنے کی کوشش کی' تو ہم میں سے ایک شخص نے تلوار لہرائی' تا کہ اُسے قتل کر دے' پھر اُسے یہ بات یاد آ گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' اگر یہ بات نہ ہوتی' تو ہم رات کی وجہ سے اُس سے گھبرا جاتے۔ راوی کہتے ہیں: عبداللہ بن انیس نے اپنی تلوار اُس شخص کے پیٹ پر رکھی اور اُسے پار کر دیا' اُن کی بینائی کمزور تھی' وہ تلوار اُن کی عجلہ کے کچھ اوپر لگی اور اُن کی ٹانگ زخمی ہو گئی' ہم لوگ اُس بالا خانے سے اُترے' ہم نے اُنہوں ہٹایا' اُنہیں اپنے ساتھ لے کر گئے یہاں تک کہ ہم شہر کے اندر آنے والے چشمے کے ایک نالے تک پہنچ گئے' لوگوں نے آگ جلائی' مشعلیں روشن کر لیں اور ہم ڈھونڈنے لگیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن سے ہماری جگہ کو پوشیدہ رکھا' پھر وہ لوگ واپس گئے اور ہمارے ایک ساتھی نے کہا: کیا ہم ایسے ہی چلے جائیں گے' جبکہ ہمیں یہ پتا ہی نہیں ہے کہ کیا اللہ کا دشمن مر بھی گیا ہے یا نہیں گیا؟ راوی کہتے ہیں: تو ہم میں سے ایک شخص نکلا اور لوگوں کے ساتھ جا کر شامل ہو گیا' وہ اُن کے ساتھ وہاں گیا' تو اُس نے اُس کی بیوی کو اُس پر جھکا ہوا پایا' اُس عورت کے ہاتھ میں چراغ تھا اور اُس کے اردگرد یہودیوں کے لوگ موجود تھے' اُن میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے ابن عتیک کی آواز سنائی دی تھی' لیکن پھر میں نے خود کو غلط قرار دیا اور میں نے سوچا کہ اس جگہ ابن عتیک کہاں سے ہو سکتا ہے۔ پھر اُس عورت نے کچھ کہا' اُس نے اپنا سر اُٹھایا اور بولی: یہودیوں کے معبود کی قسم ہے! اس کا انتقال ہو گیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس سے زیادہ لذت والا کوئی کلمہ کبھی نہیں سنا۔ پھر میں وہاں سے باہر نکلا' میں نے اپنے ساتھیوں کو اس بارے میں بتایا کہ اُس کا انتقال ہو گیا ہے' ہم اپنے ساتھی کو اُٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور آپ کو اس بارے میں بتایا۔ راوی کہتے ہیں: یہ لوگ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت منبر پر خطبہ دے رہے تھے' آپ نے اُنہیں دیکھا' تو ارشاد فرمایا: یہ کامیاب لوگ ہیں!

حَدِيْثُ الْإِفْكِ

باب: واقعہ افک کا بیان

9748 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا قَالَ: فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي بِطَائِفَةٍ مِنْ حَدِيثِهَا. وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ، وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، ذَكَرُوا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا الْحِجَابَ، وَاَنَا اُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَاُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوِهِ قَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِي، اَقْبَلْتُ اِلٰى رَحْلِي، فَاِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ بِي فَحَمَلُوا الْهَوْدَجَ فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ اَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنِّي فِيهِ قَالَ: وَكَانَتِ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يُهَبَّلْنَ، وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا بِهِ، وَوَجَدْتُ عِقْدِي بِهِمَا بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ اِلَيَّ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ حَتّٰى اَصْبَحْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدِي، فَرَاَى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ

حدیث: 9748 :صحیح البخاری - کتاب الشهادات' باب تعدیل النساء بعضهن بعضا - حدیث: 2539' صحیح مسلم - کتاب التوبة' باب فی حدیث الافك وقبول توبة القاذف - حدیث: 5081' صحیح ابن حبان - کتاب الحج' باب القسم - ذکر ما یجب علی المرء من الاقراع بین النسوة اذا کن' حدیث: 4272' السنن الکبری للنسائی - کتاب عشرة النساء' قرعة الرجل بین نسائه اذا اراد السفر' حدیث: 8660' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث: 25081' مسند اسحاق بن راهویه - ما یروی عن سعید بن المسیب عن عائشة رضی الله عنها' حدیث: 978' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث: 4800' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث: 6504' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء' ذکر ازواج رسول الله صلی الله علیه وسلم منهن - قصة الافك' حدیث: 19048

فَاَتَانِیْ فَعَرَفَنِیْ حِینَ رَآنِی وَقَدْ كَانَ رَآنِی قَبْلَ اَنْ يُضْرَبَ عَلَیَّ الْحِجَابُ، فَمَا اسْتَيْقَظْتُ اِلَّا بِاسْتِرْجَاعِهٖ، حِینَ عَرَفَنِیْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِی بِجِلْبَابِی، وَوَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِیْ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ حَتّٰی اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِءَ عَلٰی يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِیَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰی اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِیْ شَاْنِیْ، وَكَانَ الَّذِی تَوَلّٰی كِبْرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَتَشَكَّيْتُ حِينَ قَدِمْتُهَا شَهْرًا، وَالنَّاسُ يَخُوضُونَ فِیْ قَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ، وَلَا اَشْعُرُ بِشَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِیْ فِیْ وَجَعِی، اَنِّی لَا اَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِی كُنْتُ اَرٰی مِنْهُ حِينَ اَشْتَكِی، اِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ: كَيْفَ تِيكُمْ؟، فَذٰلِكَ الَّذِی يَرِيبُنِیْ، وَلَا اَشْعُرُ حَتّٰی خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ، وَخَرَجَتْ مَعِی اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا، وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰی لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُتَّخَذَ الْكُنُفُ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ وَهِیَ ابْنَةُ اَبِیْ رُهْمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا اُمُّ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَابْنَةُ اَبِیْ رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِی حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا، فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِیْ مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ قَالَتْ: اَیْ هَنْتَاهُ اَوَ لَمْ تَسْمَعِی مَا قَالَ: قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟ قَالَتْ: فَاَخْبَرَتْنِی بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُّ مَرَضًا اِلٰی مَرَضِی، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰی بَيْتِی دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تِيكُمْ؟، قُلْتُ: اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ آتِیَ اَبَوَیَّ؟ قَالَتْ: وَاَنَا حِينَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَاَذِنَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَبَوَیَّ، فَقُلْتُ لِاُمِّی: يَا اُمَّهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: اَیْ بُنَيَّةُ هَوِّنِیْ عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا اَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوَ قَدْ يُحَدِّثُ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ لَا يَرْقَاُ لِیْ دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِی، وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِیْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ: فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِی يَعْلَمُ مِنْ بَرَائَةِ اَهْلِهٖ، وَبِالَّذِی يَعْلَمُ فِیْ نَفْسِهٖ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا، وَاَمَّا عَلِیٌّ، فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرَةٌ وَاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: اَیْ بَرِيرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَیْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ اَمْرِ عَائِشَةَ؟، فَقَالَتْ لَهٗ بَرِيرَةُ: وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهُ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ اَهْلِهَا، فَتَاْتِی الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ قَالَتْ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذُرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ اَذَاهُ فِیْ اَهْلِ بَيْتِی، فَوَاللّٰهِ مَا

عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِي اِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِي، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلٰكِنَّهُ حَمَلَتْهُ الْجَاهِلِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُنَّهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ، فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ قَالَتْ: فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا اَنْ يَقْتَتِلُوا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: وَمَكَثْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَاَبَوَایَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَاَنَا اَبْكِي، اسْتَاْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ، فَاَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ مَا قِيْلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى اِلَيْهِ قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ، وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِيْ اِلَيْهِ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِاَبِي: اَجِبْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِاُمِّي: اَجِيبِيْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا، اِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ بَرَائَتِي لَا تُصَدِّقُونِيْ بِذٰلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِذَنْبٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونِيْ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا كَمَا قَالَ اَبُوْ يُوسُفَ: فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي، وَاَنَا وَاللّٰهِ حِينَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَائَتِي، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُنْزِلَ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيٌ يُتْلٰى، وَلَشَاْنِيْ كَانَ اَحْقَرَ فِيْ نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى، وَلٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَهُ مَا كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اَنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْوَحْيِ الَّذِي اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ، وَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ: اَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ اَبْرَاَكِ اللّٰهُ.

فَقَالَتْ لِيْ اُمِّي: قَوْمِي اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُومُ اِلَيْهِ، وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ بَرَائَتِي قَالَتْ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (اِنَّ الَّذِينَ جَاءُ وا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ) عَشْرَ آيَاتٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ فِيْ بَرَائَتِي قَالَتْ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: - وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ - وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) اِلٰى قَوْلِهٖ: (اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ) (النور: 22). فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَّعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرِي مَا عَلِمْتِ اَوْ مَا رَاَيْتِ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ ابْنَةُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهَى اِلَيْنَا مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب' عروہ بن زبیر' علقمہ بن وقاص' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق' واقعۂ افک کے بارے میں روایت بیان کی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بری قرار دیا تھا' ان تمام حضرات نے اپنی اپنی روایات بیان کی تھیں' ان میں سے بعض حضرات نے اپنی روایت کو زیادہ بہتر طور پر یاد رکھا اور اُس نے واقعہ زیادہ مناسب طور پر بیان کیا' میں نے اُن تمام حضرات کی روایت کو نوٹ کر لیا' جو اُنہوں نے مجھے بیان کی تھیں اور ان میں سے ایک کی روایت دوسرے کی تصدیق کرتی تھی' ان تمام حضرات نے یہ بات ذکر کی:

نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے' اُن میں سے جس کے نام کا قرعہ نکل آتا تھا نبی اکرم ﷺ اُس زوجہ محترمہ کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک غزوہ کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو میرا نام نکل آیا' میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوگئی' یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے' مجھے میرے ہودج میں بٹھایا جاتا تھا' اُسی میں' میں پڑاؤ کرتی تھی اور ہم روانہ ہوتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ اُس غزوہ سے فارغ ہوئے اور واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ایک مرتبہ رات کے وقت روانگی کا حکم دیا' جب آپ نے روانگی کا حکم دیا اُس وقت میں اُٹھی اور چلتی ہوئی لشکر سے کچھ دور آ گئی' میں نے اپنی حاجت کو پورا کیا' پھر میں اپنے پالان کی طرف واپس آئی' تو مجھے پتا چلا کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے' میں اپنا ہار تلاش کرنے لگی' اُسی کی تلاش نے مجھے روک دیا' وہ لوگ جو میرے ہودج کو اُٹھایا کرتے تھے وہ آئے اُنہوں نے میرے ہودج کو اُٹھایا اور اُسے میرے اونٹ پر رکھ دیا' جس پر میں سواری کرتی تھی' وہ یہ سمجھے کہ شاید میں ہودج کے اندر موجود ہوں' خواتین اُن دنوں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں' وہ موٹی تازی نہیں ہوتی تھیں اور اُن کے جسم پر زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ معمولی کھانا کھایا کرتی تھیں' اس لیے جب وہ لوگ روانہ ہوئے اور اُنہوں نے اُسے اُٹھایا' تو اُن

لوگوں کو ہودج کے وزن کے بارے میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُن دنوں لڑکی تھی' میری عمر بھی زیادہ نہیں تھی' اُن لوگوں نے میرے اونٹ کو کھڑا کیا اور اُسے لے کر چلنے لگے' لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے اپنا ہار مل گیا' جب میں پڑاؤ کی جگہ پر آئی' تو وہاں نہ کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا تھا' تو میں اپنی اُسی جگہ پر آ کر ٹھہر گئی' جہاں میں پہلے موجود تھی' میں نے اندازہ لگایا کہ جب لوگ مجھے غیر موجود پائیں گے' تو میرے پاس آ جائیں گے' میں اپنی قیام کی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی' تو اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی' یہاں تک کہ صبح ہوئی' تو صفوان بن معطل سلمی ذکوانی جنہوں نے لشکر کے پیچھے رات بسر کی تھی' وہ رات کے آخری حصہ میں روانہ ہوئے تھے اور صبح کے وقت میرے پاس پہنچ گئے' اُنہوں نے ایک سوئے ہوئے شخص کا ہیولیٰ دیکھا تو میرے پاس آ گئے' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو مجھے پہچان لیا کیونکہ وہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے' اُن کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے پر میں بیدار ہوئی' جو اُنہوں نے مجھے پہچان کر پڑھا تھا' میں نے اپنی چادر کے ذریعہ اپنا چہرہ ڈھانپ لیا' اللہ کی قسم! اُنہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے علاوہ میرے ساتھ اور کوئی بات نہیں کی' اُنہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور میں اُس پر سوار ہو گئی' تو وہ میری سواری کو ساتھ لے کر چلنے لگے یہاں تک کہ ہم اُس لشکر تک پہنچ گئے' جو دن چڑھنے کے بعد پڑاؤ کیے ہوئے تھے اُس کے بعد میرے معاملہ کے بارے میں' جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا' وہ ہلاکت کا شکار ہوا اور اس میں جس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا' وہ عبداللہ بن اُبی بن سلول تھا۔

میں مدینہ منورہ آ گئی' مدینہ منورہ آنے کے بعد میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگ جھوٹا الزام لگانے والوں کے قول کے بارے میں بات چیت کرتے رہے' مجھے ان میں سے کسی بھی چیز کا پتا نہیں تھا' اپنی بیماری کے دوران جو چیز مجھے شک میں مبتلا کرتی تھی' وہ یہ تھی کہ اس بیماری کے دوران مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُس لطف و مہربانی کا احساس نہیں ہوا' جو پہلے میں اپنی بیماری کے دوران دیکھا کرتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تھے' سلام کرتے تھے اور دریافت کرتے تھے: تمہارا کیا حال ہے؟ یہ چیز مجھے شک میں مبتلا کرتی تھی' لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا۔

یہاں تک کہ بیماری کے بعد' میں ایک مرتبہ (قضائے حاجت کے لیے) نکلی' میرے ساتھ اُم مسطح بھی نکلیں' ہم مناصع کی طرف گئے' جو ہمارے قضائے حاجت کرنے کی جگہ تھی' ہم خواتین صرف رات کے وقت ہی اس کے لیے جایا کرتی تھیں اور یہ گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانے سے پہلے کی بات ہے۔ میں اور اُم مسطح جا رہی تھیں' وہ ابورہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں' اُن کی والدہ اُم صخر بن عامر تھیں' جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں' اُس خاتون کے صاحبزادے مسطح بن اُثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف تھے' میں اور ابورہم کی صاحبزادی (یعنی اُم مسطح) اپنے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد گھر کی طرف آ رہی تھیں' اسی دوران اُم مسطح کا پاؤں اُن کی چادر میں اُلجھا تو اُن کے منہ سے نکلا: مسطح برباد ہو جائے! میں نے اُس سے کہا: تم نے بہت بُری بات کہی ہے' تم نے ایک ایسے شخص کو بُرا کہا ہے' جو غزوۂ بدر میں شرکت کر چکا ہے۔ تو اُس نے کہا: اے بھولی خاتون! کیا تم نے وہ بات نہیں سنی ہے؟ جو اُس نے کہی ہے؟ میں نے دریافت کیا: اُس نے کیا کہا ہے؟ سیدہ عائشہ

رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو اُس عورت نے جھوٹا الزام لگانے والوں کے بیان کے بارے میں بتایا' تو اس وجہ سے میری بیماری میں مزید اضافہ ہوگیا' جب میں اپنے گھر واپس آئی' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر آئے' آپ نے سلام کیا اور دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو میں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤں؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُس وقت یہ چاہتی تھی کہ میں اُن دونوں کی طرف سے یقینی اطلاع حاصل کروں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی اجازت دے دی' میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی' میں نے اپنی والدہ سے کہا: اے امی جان! لوگ کیا بات چیت کر رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اے میری بیٹی! تم پُرسکون رہو! اللہ کی قسم! جو بھی عورت اپنے شوہر کے نزدیک پسندیدہ ہو اور وہ اُس سے محبت بھی کرتا ہو اور اُس عورت کی سوکنیں بھی ہوں' تو وہ اس سے زیادہ زیادتیاں کیا کرتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا لوگ اس طرح کی بات چیت کر رہے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں وہ پوری رات روتی رہی' میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور مجھے نیند بھی نہیں آئی' روتے روتے صبح ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلوایا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب اس بارے میں وحی نازل نہیں ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے اپنی اہلیہ سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں مشورہ لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرف اشارہ دیا کہ جو وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ اس بات سے بری ہیں اور جو وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اُن کے لیے کتنی محبت ہے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ آپ کی اہلیہ ہیں اور ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے۔ جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے' تو اُنہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنگی کا شکار نہیں کیا ہے' اُن کے علاوہ اور بھی بہت سی خواتین ہیں' لیکن اگر آپ گھر کی کام کاج والی کنیز سے دریافت کریں' تو وہ آپ سے سچ بیانی کرے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اے بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے' جو تمہیں عائشہ کے حوالے سے شک کا شکار کرے؟ تو بریرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے اُن کے حوالے سے صرف ایک چیز دیکھی ہے جس پر مجھے اُن کی طرف سے اُلجھن ہوتی ہے' وہ یہ کہ وہ کمسن لڑکی ہیں' اُن کی عمر کم ہے' وہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں' بکری آتی ہے اور اُسے کھا جاتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! کون شخص مجھے ایسے شخص کے حوالے سے معذور قرار دے گا' جس کی دی ہوئی اذیت میرے اہل خانہ تک پہنچ چکی ہے' اللہ کی قسم! مجھے اپنے اہل خانہ کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور اُن لوگوں نے ایک ایسے شخص پر الزام عائد کیا ہے جس کے بارے میں مجھے صرف بھلائی کا علم ہے' وہ میرے گھر میں صرف میرے ساتھ ہی گیا ہے (اس کے علاوہ کبھی نہیں گیا)۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اُس کی طرف سے آپ کے سامنے یہ بات پیش کرتا ہوں کہ اگر اُس کا تعلق اوس قبیلہ سے ہوگا' تو ہم اُس کی گردن اُڑا دیں گے اور اگر اُس کا تعلق ہمارے بھائی خزرج قبیلہ کے لوگوں

سے ہوگا' تو آپ ہمیں جو حکم دیں گے ہم اُس پر عمل کریں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے' وہ ایک نیک آدمی تھے لیکن اُس وقت زمانۂ جاہلیت کی حمیت اُن کے اندر غالب آ گئی' اُنہوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تم نہ تو اسے قتل کر سکتے ہو اور نہ ہی اُسے قتل کرنے پر قادر ہو سکو گے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچازاد تھے' اُنہوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط کہہ رہے ہو' ہم اُسے ضرور قتل کر دیں گے' تم ایک منافق ہو اور منافقوں کی طرفداری کر رہے ہو!

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس پر اوس اور خزرج قبیلہ کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا' یہاں تک کہ وہ لوگ لڑنے مارنے پر تُل گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے' آپ اُنہیں مسلسل خاموش کروا رہے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ پورا دن اس طرح گزرا کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور مجھے لمحہ بھر کے لیے بھی نیند نہیں آئی' میرے ماں باپ کو یوں لگتا تھا' جیسے رونے کی وجہ سے میرا کلیجہ چر جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں اُس وقت رو رہی تھی کہ اسی دوران ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی' میں نے اُسے اجازت دی' وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی' ابھی ہم یوں ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے یہ الزام عائد ہوا تھا اُس وقت سے آپ کبھی بھی میرے پاس نہیں بیٹھے تھے' ایک مہینہ گزر گیا اس دوران آپ کی طرف وحی نازل نہیں ہوئی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے' تو آپ نے کلمۂ شہادت پڑھا اور پھر ارشاد فرمایا: امابعد! اے عائشہ! تمہارے بارے میں مجھ تک اِس' اِس طرح کی باتیں پہنچی ہیں' اگر تو تم اس سے بری الذمہ ہو گی' تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت کو ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا' تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو' کیونکہ جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لے اور پھر توبہ کر لے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ختم ہوئی تو میرے آنسو خشک ہو گئے یہاں تک کہ مجھے اُن میں سے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا' میں نے اپنے والد سے کہا: آپ میری طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیجئے' اُنہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں؟ میں نے اپنی والدہ سے کہا: آپ میری طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے! تو اُنہوں نے بھی یہی جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے پتا نہیں چل رہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں! (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو میں نے خود کہا: میں ایک لڑکی ہوں' جس کی عمر زیادہ نہیں ہے اور مجھے قرآن بھی بہت زیادہ نہیں آتا' لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ لوگوں نے یہ بات سنی اور یہ آپ کے من میں پختہ ہو گئی اور آپ نے اس کو سچ سمجھ لیا' اگر میں آپ لوگوں کے سامنے یہ کہوں کہ میں اس سے لاتعلق ہوں اور اللہ جانتا ہوں کہ میں اس سے لاتعلق ہوں' تو آپ اس بارے میں میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں آپ لوگوں کے سامنے گناہ

کا اعتراف کرلوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے لاتعلق ہوں تو پھر آپ لوگ مجھے سچا سمجھیں گے' اس لیے اللہ کی قسم! مجھے اپنے اور آپ کے معاملہ کے بارے میں مثال کے طور پر صرف وہ بات مل رہی ہے' جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے کہی تھی:

''اب صرف صبر ہی بہتر ہے اور تم لوگ جو کہہ رہے ہو اس پر صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں واپس آئی اور آ کر اپنے بستر پر لیٹ گئی' اللہ کی قسم! اُس وقت مجھے یہ پتا تھا کہ میں اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری برأت کا اظہار کر دے گا لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ میرے معاملہ کے بارے میں ایسی وحی نازل ہو گی' جس کی تلاوت کی جائیگی' میرا معاملہ میرے نزدیک اس سے کہیں کم تر تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی ایسا کلام نازل کرے جس کی تلاوت کی جائے' مجھے تو یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں کوئی چیز دیکھ لیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے بری ظاہر کر دے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے تھے اور گھر والوں میں سے کوئی بھی باہر نہیں گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی' آپ کی وہی کیفیت ہوئی' جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی تھی' یہاں تک کہ آپ کی پیشانی سے سردی کے موسم میں وحی کی شدت کی وجہ سے موتیوں کی مانند پسینے کے قطرے ٹپکتے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ مسکرا رہے تھے' آپ نے سب سے پہلی بات یہ ارشاد فرمائی: اے عائشہ! تمہیں مبارک ہو! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کا حکم نازل کر دیا ہے۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُٹھ کر جاؤ (اور آپ کا شکریہ ادا کرو) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اُٹھ کر آپ کی طرف نہیں جاؤں گا اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گی' جس نے میری برأت کا حکم نازل کیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام عائد کیا''۔

اس کے بعد کی دس آیات ہیں' اللہ تعالیٰ نے یہ آیات میری برأت کے بارے میں نازل کیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے مسطح کے ساتھ اپنی رشتہ داری اور اُس کی غربت کی وجہ سے اُس کو خرچ فراہم کرتے تھے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اللہ کی قسم! اس نے عائشہ کے بارے میں جو کہا ہے' اب اس کے بعد میں اس پر کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تم میں سے فضیلت رکھنے والے اور گنجائش رکھنے والے لوگ یہ قسم نہ اُٹھائیں''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسطح کو اُسی طرح خرچ فراہم کرنا شروع کر دیا جس طرح وہ پہلے اُنہیں خرچ فراہم کرتے تھے اور اُنہوں نے یہ کہا کہ اللہ کی قسم! اب میں اسے کبھی بند نہیں کروں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہلیہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے معاملہ کے بارے میں

دریافت کیا تھا کہ تمہیں اس بارے میں کیا علم ہے؟ یا تمہاری کیا رائے ہے؟ تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی تھی: یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت اور بصارت کو محفوظ قرار دیتی ہوں اور اللہ کی قسم! مجھے صرف بھلائی کا علم ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ وہ خاتون تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے میری ہمسری کا دعویٰ کرتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کی وجہ اُنہیں اس حوالے سے محفوظ رکھا' اُن کی بہن حمنہ بنت جحش نے اُن کی طرفداری کرتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور وہ خاتون ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں شامل ہوئی تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: ان افراد کے بارے میں یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

9749 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ یَحْیٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَائَتَهَا حَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا فِیْهَا مَا قَالُوْا

* عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی براءت کا حکم نازل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن افراد پر حد جاری کی تھی' جنہوں نے اس بارے میں الزام عائد کیا تھا۔

9750 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّهُمْ حَدِیْثُ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ

* زہری نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن افراد پر حد جاری کی تھی۔

9751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ هَمَسَ، وَالْهَمْسُ فِیْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ یُحَرِّكُ شَفَتَیْهِ كَاَنَّهُ یَتَكَلَّمُ بِشَیْءٍ فَقِیْلَ لَهُ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّكَ اِذَا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ؟ فَقَالَ: "اِنَّ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ كَانَ اُعْجِبَ بِاُمَّتِهِ، فَقَالَ: مَنْ یَقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ؟ فَاَوْحَی اِلَیْهِ اَنْ خَیِّرْهُمْ بَیْنَ اَنْ اَنْتَقِمَ مِنْهُمْ، اَوْ اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوَّهُمْ، فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِیْ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا" قَالَ: وَكَانَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْاٰخَرَ قَالَ: وَكَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ یَتَكَهَّنُ لَهُ

حدیث: 9751 :صحیح مسلم - کتاب الزهد والرقائق' باب قصة اصحاب الاخدود والساحر والراهب والغلام - حدیث: 5438' صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب الادعیة - ذکر البیان بأن المرء اذا دعا اللّٰه جل وعلا بنیة صحیحة' حدیث: 873' السنن للترمذی - الذبائح' ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم - باب ومن سورة البروج' حدیث: 3345' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الدعاء' ما دعا النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لامته - حدیث: 28909' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذکر صهیب بن سنان بن مالك بن عمرو بن عقیل' حدیث: 273' السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد' سورة البروج - قوله تعالی : قتل اصحاب الاخدود' حدیث: 11215' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث صهیب - حدیث: 23320' البحر الزخار مسند البزار - عبد الرحمن بن ابی لیلی عن صهیب' حدیث: 1842' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' ما اسند صهیب - عبد الرحمن بن ابی لیلی' حدیث: 7151

فَقَالَ ذٰلِكَ الْكَاهِنُ: انْظُرُوا لِيْ غُلَامًا فَطِنًا اَوْ قَالَ: لَقِنًا اُعَلِّمُهُ عِلْمِي هٰذَا، فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ اَمُوْتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ، وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ: فَنَظَرُوا لَهُ غُلَامًا عَلٰى مَا وَصَفَ فَاَمَرُوهُ اَنْ يَحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ، وَاَنْ يَخْتَلِفَ اِلَيْهِ قَالَ: وَكَانَ عَلٰى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِيْ صَوْمَعَةٍ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَحْسَبُ اَنَّ اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِيْنَ قَالَ: " فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْاَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهٖ، فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى اَخْبَرَهُ فَقَالَ: اِنَّمَا اَعْبُدُ اللّٰهَ، وَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِءُ عَنِ الْكَاهِنِ قَالَ: فَاَرْسَلَ الْكَاهِنُ اِلٰى اَهْلِ الْغُلَامِ اَنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِيْ، فَاَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اِذَا قَالَ الْكَاهِنُ اَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْ: كُنْتُ عِنْدَ اَهْلِي، وَاِذَا قَالَ لَكَ اَهْلُكَ: اَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْ: كُنْتُ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ: فَبَيْنَا الْغُلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَبِيرَةٍ، قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ يَعْنِي الْاَسَدَ، وَاَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاَسْاَلُكَ اَنْ اَقْتُلَ هٰذِهِ الدَّابَّةَ، وَاِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ الْكَاهِنُ حَقًّا فَاَسْاَلُكَ اَنْ لَا اَقْتُلَهَا قَالَ: ثُمَّ رَمَاهَا فَقَتَلَ الدَّابَّةَ، فَقَالَ النَّاسُ: مَنْ قَتَلَهَا؟ فَقَالُوْا: الْغُلَامُ فَفَزِعَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَقَالُوْا: قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ اَحَدٌ فَسَمِعَ بِهٖ اَعْمَى فَجَائَهُ فَقَالَ لَهُ: اِنْ اَنْتَ رَدَدْتَّ عَلَيَّ بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: لَا اُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا، وَلٰكِنْ اِنْ رُدَّ اِلَيْكَ بَصَرُكَ اَتُؤْمِنُ بِالَّذِي رَدَّهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَآمَنَ الْاَعْمَى، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْمَلِكَ اَمْرُهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَالَ: لَاَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا اَقْتُلُهَا صَاحِبَهَا قَالَ: فَاَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَبِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ اَعْمَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلٰى مَفْرِقِ اَحَدِهِمَا فَقُتِلَ، وَقَتَلَ الْاٰخَرَ بِقِتْلَةٍ اُخْرٰى، ثُمَّ اَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ: انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا، فَاَلْقُوهُ مِنْ رَاْسِهٖ، فَلَمَّا انْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي اَرَادُوا جَعَلُوا يَتَهَافَتُونَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ، وَيَتَرَدَّوْنَ مِنْهُ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا الْغُلَامُ فَرَجَعَ، فَاَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ فَقَالَ: انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَاَلْقُوهُ فِيْهِ، فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ، فَغَرَّقَ اللّٰهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ، وَاَنْجَاهُ اللّٰهُ فَقَالَ الْغُلَامُ: اِنَّكَ لَنْ تَقْتُلَنِي حَتّٰى تَصْلُبَنِيْ وَتَرْمِيَنِيْ وَتَقُوْلُ: اِذَا رَمَيْتَنِيْ بِاسْمِ رَبِّ الْغُلَامِ، اَوْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ قَالَ: فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلٰى صُدْغِهٖ ثُمَّ مَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ اَحَدٌ، فَاِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ: فَقِيلَ لِلْمَلِكِ: اَجَزِعْتَ اَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ: فَخَدَّ الْاُخْدُودَ، ثُمَّ اَلْقٰى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ، ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ رَجَعَ اِلٰى دِيْنِهٖ تَرَكْنَاهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ اَلْقَيْنَاهُ فِي النَّارِ، فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِيْ تِلْكَ الْاُخْدُودِ قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ: (قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ) (البروج: 5) حَتّٰى بَلَغَ (الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ) (البروج: 8) قَالَ: فَاَمَّا الْغُلَامُ فَاِنَّهُ دُفِنَ " قَالَ: فَيُذْكَرُ اَنَّهُ اُخْرِجَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاِصْبَعَهُ عَلٰى صُدْغِهٖ كَمَا كَانَ وَضَعَهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالْاُخْدُودُ بِنَجْرَانَ

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عصر کی نماز ادا کی تو

آپ نے ''ہمس'' کیا۔ راوی کہتے ہیں: ہمس سے مراد بعض حضرات کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے جیسے آپ کوئی بات کرتے ہیں (لیکن آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی) آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! جب آپ نے عصر کی نماز ادا کی تو آپ نے زیرِلب کچھ کہا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: انبیاء میں سے ایک نبی کو اپنی اُمت پر بڑا ناز ہوا' اُنہوں نے کہا: ان کا مقابلہ کون کرسکتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف یہ وحی نازل کی کہ تم اُن لوگوں کو اس بات میں اختیار دو' کہ یا تو میں اُن سے انتقام لے لوں' یا میں اُن پر اُن کے دشمن کو مسلط کردوں۔ تو اُن لوگوں نے انتقام کو اختیار کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر موت کو مسلط کردیا' یہاں تک کہ ایک ہی دن میں اُن کے ستّر ہزار افراد انتقال کر گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے' تو اُس کے ساتھ یہ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے۔ اُنہوں نے یہ بات بیان کی:

ایک بادشاہ ہوا کرتا تھا' اُس بادشاہ کا ایک کاہن تھا' جو اُس کے لیے کہانت کرتا تھا' اُس کاہن نے یہ فرمائش کی کہ تم میرے لیے کوئی سمجھدار لڑکا تلاش کرو' تاکہ میں اُسے اپنا یہ علم سکھاؤں' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میرا انتقال ہوگیا' تو تم لوگوں سے یہ علم منقطع ہوجائے گا اور تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں رہے گا جو اس کو جانتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے اُس کے لیے ایک نوجوان کو تلاش کیا' جو اُس کے معیار پر پورا اُترتا تھا' اُن لوگوں نے اُس نوجوان کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس کاہن کے پاس آتا جاتا رہا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس لڑکے کے راستے میں ایک عبادت خانے میں ایک راہب رہتا تھا' معمر نے یہاں یہ بات بیان کی ہے کہ میرا خیال ہے کہ اُن دنوں اُن عبادت خانوں کے رہنے والے لوگ مسلمان ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس لڑکے نے اُس راہب کے پاس سے جب بھی گزرنا تو اُس سے سوال کرنا اور اُس راہب نے اُسے جواب دینا۔ اُس راہب نے اُس لڑکے کو بتایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ پھر کچھ عرصہ بعد یوں ہوا کہ وہ لڑکا راہب کے پاس زیادہ دیر ٹھہرا رہتا تھا اور کاہن کے پاس آنے میں تاخیر کردیتا تھا' کاہن لڑکے کے گھر والوں کو پیغام بھجواتا تھا کہ وہ میرے پاس نہیں آیا' اُس لڑکے نے اس بارے میں راہب سے دریافت کیا تو راہب نے اُس سے کہا کہ جب کاہن دریافت کرے کہ تم کہاں تھے؟ تو تم یہ کہہ دینا کہ میں گھر میں تھا' اور جب گھر والے تم سے دریافت کریں کہ تم کہاں تھے؟ تو تم جواب دے دینا کہ میں کاہن کے پاس تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لڑکا اسی طرح یہ علم سیکھتا رہا اسی دوران ایک مرتبہ اُس کا گزر کچھ لوگوں کے بڑے گروہ کے پاس سے ہوا جو ایک جانور کی وجہ سے کسی جگہ سے گزر نہیں پا رہے تھے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ جانور شیر تھا۔ اُس لڑکے نے ایک پتھر پکڑا اور بولا: اے اللہ! اگر وہ بات جو راہب کہتا ہے وہ حق ہے تو میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ میں اس جانور کو قتل کردوں! اور اگر وہ بات درست ہے جو کاہن کہتا ہے تو پھر میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ میں اسے قتل نہ کرپاؤں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُس نے اُس جانور کو پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا۔ لوگوں نے دریافت کیا: اس جانور کو کس نے مارا ہے؟ تو دوسروں نے جواب دیا: اس لڑکے نے! لوگ پریشان ہوکر اُس کے پاس آئے اور بولے: اس لڑکے کو ایسا علم آتا ہے جو اور کسی کو بھی نہیں آتا۔

ایک نابینا شخص نے اس کے بارے میں سنا' وہ اُس کے پاس آیا اور اُس لڑکے سے کہا: اگر تم میری بینائی واپس کروا دو تو تمہیں میں یہ یہ کچھ دوں گا' اُس لڑکے نے اُس سے کہا: میں تم سے یہ کچھ نہیں چاہتا لیکن اگر تمہاری بینائی واپس مل گئی تو کیا تم اُس ذات پر ایمان لے آ ؤ گے جس نے اسے تمہیں واپس کیا ہے؟ اُس شخص نے کہا: جی ہاں! تو اُس لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی بینائی واپس کر دی تو وہ نابینا شخص ایمان لے آیا۔ ان لوگوں کے بارے میں اطلاعات بادشاہ تک پہنچی' بادشاہ نے اُن لوگوں کو بلوایا' اُن لوگوں کو لایا گیا تو بادشاہ نے کہا: میں تم میں سے ہر ایک شخص کو ضرور قتل کروں گا اور ہر ایک کو منفرد طریقہ سے قتل کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس نے راہب اور اُس شخص کے بارے میں جو پہلے نابینا تھا' یہ حکم دیا کہ اُن میں سے ایک کی مانگ پر آرا رکھ کر اُسے قتل کر دیا گیا اور دوسرے شخص کو دوسرے طریقہ سے قتل کیا گیا' پھر اُس نے لڑکے کے بارے میں حکم دیا اور کہا کہ اسے لے کر فلاں پہاڑ پر چلے جاؤ اور اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا' جب وہ لوگ اُسے لے کر اُس جگہ گئے جہاں سے اُنہوں نے اُس لڑکے کو نیچے پھینکنا تھا تو وہ لوگ اُس پہاڑ سے نیچے گر گئے یہاں تک کہ اُس لڑکے کے علاوہ اور کوئی بھی زندہ نہیں بچا' وہ لڑکا واپس آیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سمندر میں لے جا کر سمندر میں پھینک دو' لوگ اُسے لے کر سمندر میں گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُس لڑکے کے ساتھ موجود تمام افراد کو ڈبو دیا اور اُس لڑکے کو نجات دے دی' اُس لڑکے نے کہا: تم مجھے اُس وقت تک قتل نہیں کر سکو گے جب تک تم مجھے مصلوب کر کے مجھے تیر نہیں مارتے اور تیر مارتے ہوئے تم یہ نہیں کہتے کہ اس لڑکے کے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں یہ کام کر رہا ہوں)۔

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔ بادشاہ کے حکم کے تحت اُسے مصلوب کیا گیا اور پھر اُسے تیر مارا جانے لگا تو اُس تیر مارنے والے نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔ پھر اُس لڑکے نے اپنی کنپٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور اُس کا انتقال ہو گیا۔ تو لوگوں نے کہا: اس لڑکے کو ایسا علم حاصل ہوا تھا جو علم کسی کو بھی حاصل نہیں ہوا تھا' تو ہم اس کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: بادشاہ سے کہا گیا کہ تم اس بات سے پریشان ہوئے تھے کہ تین آدمی تمہارے برخلاف ہو گئے ہیں' اب تو یہ سارے لوگ ہی تمہارے خلاف ہو چکے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُس نے خندقیں کھدوائیں' اُس میں لکڑیاں اور آگ ڈلوائی' پھر لوگوں کو جمع کیا اور بولا: جو شخص اپنے دین کو چھوڑ دے گا' ہم اُسے چھوڑ دیں گے اور جو شخص نہیں چھوڑے گا ہم اُسے آگ میں ڈال دیں گے۔ تو اُس نے اُن لوگوں کو اُن خندقوں میں ڈالنا شروع کیا۔ راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''خندقوں والوں کو مار دیا گیا جو آگ والی خندقیں تھیں'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''غالب اور لائق حمد ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جہاں تک اُس لڑکے کا تعلق ہے تو اُسے دفن کیا گیا' راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اُس کی لاش زمین سے نکلی تھی' تو اُس کی انگلی کنپٹی پر ہی تھی جس طرح اُس نے رکھی تھی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اخدود (یعنی خندقوں والی وہ جگہ) نجران میں ہے۔

حَدِيثُ اَصْحَابِ الْكَهْفِ

باب: اصحابِ کہف کا واقعہ

9752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ شَرُوسٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: " جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَوَارِيِّ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ اِلٰى مَدِينَةِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ فَاَرَادَ اَنْ يَدْخُلَهَا، فَقِيْلَ اِنَّ عَلٰى بَابِهَا صَنَمًا لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ لَهُ، فَكَرِهَ اَنْ يَدْخُلَهُ فَاَتٰى حَمَّامًا، فَكَانَ قَرِيبًا مِنْ تِلْكَ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ يَعْمَلُ فِيْهِ يُوَاجِرُ نَفْسَهُ مِنْ صَاحِبِ الْحَمَّامِ، وَرَاَى صَاحِبُ الْحَمَّامِ فِیْ حَمَّامِهِ الْبَرَكَةَ وَالرِّزْقَ، وَفَوَّضَ اِلَيْهِ، وَجَعَلَ يَسْتَرْسِلُ اِلَيْهِ، وَعَلِقَهُ فِتْيَةٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَ يُخْبِرُهُمْ عَنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَخَبَرِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى آمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَكَانُوا عَلٰى مِثْلِ حَالِهِ فِیْ حُسْنِ الْهَيْئَةِ، وَكَانَ يَشْتَرِطُ عَلٰى صَاحِبِ الْحَمَّامِ اَنَّ اللَّيْلَ لِی، وَلَا تَحُولُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ اِذَا حَضَرَتْ، حَتّٰى جَاءَ ابْنُ الْمَلِكِ بِامْرَاَةٍ يَدْخُلُ بِهَا الْحَمَّامَ، فَعَيَّرَهُ الْحَوَارِيُّ فَقَالَ: اَنْتَ ابْنُ الْمَلِكِ، وَتَدْخُلُ مَعَكَ هٰذِهِ الْكَذَا وَكَذَا، فَاسْتَحْيَى فَذَهَبَ فَرَجَعَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَبَّهُ وَانْتَهَرَهُ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى دَخَلَ، وَدَخَلَتْ مَعَهُ الْمَرْاَةُ فَبَاتَا فِی الْحَمَّامِ فَمَاتَا فِيْهِ، فَاُتِیَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهُ قَتَلَ صَاحِبُ الْحَمَّامِ ابْنَكَ، فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ، وَهَرَبَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ يَصْحَبُهُ، فَسَمَّوُا الْفِتْيَةَ فَخَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَمَرُّوا بِصَاحِبٍ لَهُمْ فِیْ زَرْعٍ لَهُ، وَهُوَ عَلٰى مِثْلِ اَمْرِهِمْ فَذَكَرُوا لَهُ اَنَّهُمُ الْتُمِسُوا فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ وَمَعَهُ كَلْبٌ حَتّٰى آوَاهُمُ اللَّيْلُ اِلٰى كَهْفٍ، فَدَخَلُوا فِيْهِ فَقَالُوا: نَبِيتُ هَاهُنَا اللَّيْلَةَ، ثُمَّ نُصْبِحُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ تَرَوْنَ رَاْيَكُمْ قَالَ: فَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ، فَخَرَجَ الْمَلِكُ بِاَصْحَابِهِ يَتْبَعُونَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوهُمْ، فَدَخَلُوا الْكَهْفَ، فَكُلَّمَا اَرَادَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ اَنْ يَدْخُلَ اُرْعِبَ فَلَمْ يُطِقْ اَحَدٌ اَنْ يَدْخُلَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: اَلَسْتَ قُلْتَ: لَوْ كُنْتُ قَدَرْتُ عَلَيْهِمْ قَتَلْتُهُمْ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَابْنِ عَلَيْهِمْ بَابَ الْكَهْفِ، وَدَعْهُمْ فِيْهِ يَمُوتُوا عَطَشًا وَجُوعًا، فَفَعَلَ، ثُمَّ غَبَرُوا زَمَانًا، ثُمَّ اِنَّ رَاعِیَ غَنَمٍ اَدْرَكَهُ الْمَطَرُ عِنْدَ الْكَهْفِ فَقَالَ: لَوْ فَتَحْتُ هٰذَا الْكَهْفَ وَاَدْخَلْتُ غَنَمِی مِنَ الْمَطَرِ، فَلَمْ يَزَلْ يُعَالِجُهُ حَتّٰى فَتَحَ لِغَنَمِهِ فَاَدْخَلَهَا فِيْهِ وَرَدَّ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ مِنَ الْغَدِ، حِينَ اَصْبَحُوا، فَبَعَثُوا اَحَدَهُمْ بِوَرِقٍ لِيَشْتَرِیَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا اَتٰى بَابَ مَدِينَتِهِمْ جَعَلَ لَا يَرٰى اَحَدًا مِنْ وَرِقِهِ شَيْئًا اِلَّا اسْتَنْكَرَهَا حَتّٰى جَاءَ رَجُلًا فَقَالَ: بِعْنِیْ بِهٰذِهِ الدَّرَاهِمِ طَعَامًا قَالَ: وَمِنْ اَيْنَ هٰذِهِ الدَّرَاهِمُ؟ قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَاَصْحَابٌ لِیْ اَمْسِ فَاَوَانَا اللَّيْلُ، ثُمَّ اَصْبَحْنَا فَاَرْسَلُونِیْ فَقَالَ: هٰذِهِ الدَّرَاهِمُ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ مَلِكٍ فُلَانٍ، فَاَنّٰى لَكَ هٰذِهِ الدَّرَاهِمُ؟ فَرَفَعَهُ اِلَى الْمَلِكِ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا فَقَالَ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذِهِ الْوَرِقُ؟ قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَاَصْحَابٌ لِیْ اَمْسِ حَتّٰى اَدْرَكَنَا اللَّيْلُ فِیْ كَهْفِ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ اَمَرُونِیْ اَصْحَابِیْ اَنْ اَشْتَرِیَ لَهُمْ طَعَامًا قَالَ: وَاَيْنَ اَصْحَابُكَ؟ قَالَ: فِی الْكَهْفِ فَانْطَلَقَ مَعَهُ حَتّٰى اَتٰى بَابَ الْكَهْفِ فَقَالَ: دَعُونِیْ حَتّٰى

اَدْخُلَ عَلٰى اَصْحَابِيْ قَبْلَكُمْ، فَلَمَّا رَاَوْهُ وَدَنَا مِنْهُمْ، ضُرِبَ عَلٰى اُذُنِهٖ وَآذَانِهِمْ فَاَرَادُوا اَنْ يَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، فَجَعَلَ كُلَّمَا دَخَلَ رَجُلٌ رُعِبَ، فَلَمْ يَقْدِرُوا اَنْ يَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، فَبَنَوْا كَنِيسَةً، وَبَنَوْا مَسْجِدًا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ "

٭٭ وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حواریوں میں سے ایک شخص اصحاب کہف کے شہر کے پاس آیا' وہ اُس شہر میں داخل ہونے لگا تو اُس سے کہا گیا کہ اس شہر کے دروازے پر ایک بت نصب ہے' جو بھی شخص اس شہر میں داخل ہوتا ہے وہ اُس بت کے سامنے سجدہ کرتا ہے' تو اُسے اُس شہر میں داخل ہونا اچھا نہیں لگا' وہ ایک حمام میں آیا جو اُس شہر کے قریب تھا اور وہ وہاں حمام کے مالک کے پاس مزدور کے طور پر کام کرنے لگا' جب حمام کے مالک نے دیکھا کہ اس شخص کے آنے کی وجہ سے اُس میں برکت آ گئی ہے تو اُس نے وہ حمام اُس شخص کے سپرد کر دیا' وہ اس کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا' شہر سے کچھ نوجوان اُس حواری کے پاس آنے لگے' وہ حواری اُن نوجوانوں کو آسمان اور زمین کے بارے میں بتانے لگا اور آخرت کے بارے میں بتانے لگا یہاں تک کہ وہ نوجوان اُس پر ایمان لے آئے اور اُنہوں نے اُس کی تصدیق کی' وہ لوگ اسی طرح رہے' اُس حواری نے حمام کے مالک کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ رات کا حصہ میرے لیے ہوگا اور جب نماز کا وقت ہو جائے گا تو تم نماز کے وقت رکاوٹ نہیں بنو گے' ایک مرتبہ بادشاہ کا بیٹا ایک عورت کو ساتھ لے کر اُس حمام میں آیا تو اُس حواری نے اُسے عار دلائی اور کہا: تم بادشاہ کے بیٹے ہو کر اپنے ساتھ اس طرح کی عورتوں کو لے کر گھوم رہے ہو! بادشاہ کے بیٹے کو شرم آ گئی' وہ واپس چلا گیا' پھر وہ دوسری مرتبہ آیا' حواری نے پھر اُسے اسی طرح کہا تو بادشاہ کے بیٹے نے اُسے بُرا بھلا کہا' اُسے ڈانٹا' اُس کی بات کی طرف توجہ نہیں کی اور حمام میں داخل ہو گیا' اُس کے ساتھ عورت بھی داخل ہو گئی' وہ دونوں رات بھر حمام میں رہے اور اُس حمام میں اُن دونوں کا انتقال ہو گیا۔

بادشاہ کے پاس اس بارے میں اطلاع پہنچی اور اُس سے یہ کہا گیا کہ حمام کے مالک نے تمہارے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ اُس نے تلاش شروع کی لیکن وہ اُس حواری کو پکڑ نہیں سکے کیونکہ وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا' بادشاہ نے دریافت کیا: اُس کے ساتھ کون ہوتا تھا؟ لوگوں نے اُن نوجوانوں کا نام بتایا' تو وہ نوجوان بھی شہر سے نکل کھڑے ہوئے' وہ اپنے ایک ساتھی کے پاس سے گزرے جس کا کھیت تھا اور وہ بھی اُن کے ساتھ ہوا کرتا تھا' اُن لوگوں نے اُس ساتھی کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اُن لوگوں کو تلاش کیا جا رہا ہے' تو اُن کا وہ ساتھی بھی اُن کے ساتھ چل کھڑا ہوا اور اُس کے ساتھ اُس کا ایک کتا بھی تھا' یہاں تک کہ رات کے وقت وہ لوگ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہو گئے' اُنہوں نے کہا: آج رات ہم یہاں بسر کرتے ہیں' کل صبح اگر اللہ نے چاہا تو پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے! تو اُن کے اوپر نیند طاری کر دی گئی۔ بادشاہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اُن کے پیچھے نکلا یہاں تک کہ اُنہوں نے یہ صورتِ حال پائی کہ وہ نوجوان تو غار میں داخل ہو چکے ہیں' تو بادشاہ کے ساتھیوں میں سے جب بھی کوئی شخص غار میں داخل ہونے لگتا تو اُس پر رعب طاری ہو جاتا اور اُن میں سے کوئی بھی شخص غار میں داخل نہیں ہو سکا' اس پر کسی شخص نے بادشاہ سے کہا: آپ نے تو یہ کہا تھا کہ اگر میں نے اُن پر قابو پا لیا تو اُنہیں قتل کر دوں گا! بادشاہ نے کہا: جی ہاں! تو اُس شخص نے کہا: آپ غار کے دروازے پر عمارت تعمیر کر دیں اور انہیں غار کے اندر ہی چھوڑ دیں' یہ بھوک پیاس کے مارے خود ہی مر جائیں

گئے۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ لوگ ایک طویل عرصہ تک اُس غار کے اندر رہے' اُس کے بعد ایک مرتبہ اُس غار کے پاس سے ایک بکریوں کا چرواہا گزر رہا تھا' اُسے بارش نے آلیا تو اُس نے کہا: اگر میں اس غار کے دروازے کو کھول دوں اور اپنی بکریوں کو بارش سے بچانے کے لیے اندر لے جاؤں تو یہ مناسب ہوگا۔ تو وہ کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ اُس نے غار کے دروازے کو اپنی بکریوں کے لیے کھول دیا اور وہ غار میں داخل ہو گیا۔

اگلے دن اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کی ارواح اُن کے جسم میں لوٹا دیں' یہ اُس وقت کی بات ہے جب صبح ہوئی تھی' اُنہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو چاندی کا سکہ دے کر بھیجا تا کہ وہ اُن کے لیے کھانا خرید کر لائے' جب وہ شخص اپنے شہر کے دروازے پر آیا تو جو بھی شخص چاندی کے اُس سکہ کو دیکھتا تھا وہ اُسے غیر معروف قرار دیتا تھا یہاں تک کہ وہ ایک شخص کے پاس آیا اور بولا: ان دراہم کے عوض مجھے کچھ کھانے کے لیے دیدو' تو اُس نے کہا: یہ دراہم کہاں سے آئے ہیں؟ اُس نے کہا: میں اور میرے ساتھی گزشتہ شام نکلے تھے' ہم رات کے وقت ایک غار میں ٹھہر گئے' صبح میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا (کہ میں اُن کے لیے کھانا لے کر آؤں) تو اُس شخص نے کہا: یہ دراہم تو فلاں بادشاہ کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے' اب یہ دراہم کہاں سے آ گئے۔ پھر اُس نوجوان کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا' بادشاہ ایک نیک آدمی تھا' اُس نے دریافت کیا: یہ دراہم کہاں سے آئے ہیں؟ اُس نے کہا: میں اور میرے ساتھی گزشتہ شام نکلے تھے یہاں تک کہ ہم نے فلاں غار میں رات بسر کی' پھر میرے ساتھیوں نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اُن کے لیے کھانا خرید کر لاؤں۔ بادشاہ نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کہاں ہیں؟ اُس نے کہا: غار میں ہیں!

پھر وہ بادشاہ اُس نوجوان کے ساتھ گیا یہاں تک کہ وہ غار کے دروازے تک پہنچ گیا تو اُس نوجوان نے کہا: تم مجھے موقع دو تا کہ میں تم لوگوں سے پہلے اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤں' جب اُس نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا اور اُن کے قریب ہوا تو اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر دوبارہ موت طاری کر دی گئی' جب دوسرے لوگوں نے اُن کے ہاں اندر آنے کا ارادہ کیا تو جو بھی شخص اندر داخل ہونے لگتا تھا تو اُس پر رعب طاری ہو جاتا تھا' تو وہ لوگ اُس غار کے اندر داخل نہیں ہو سکے' اُنہوں نے وہاں ایک عبادت گاہ تعمیر کی اور مسجد بنائی جس میں وہ لوگ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بُنْيَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب: بیت المقدس کی تعمیر

9753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ) قَالَ: كَانَ عَلٰى كُرْسِيِّهِ شَيْطَانٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً حَتّٰى رَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ مُلْكَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلٰى نِسَائِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: "اِنَّ سُلَيْمَانَ قَالَ لِلشَّيَاطِيْنِ: اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَبْنِيَ مَسْجِدًا يَعْنِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَا اَسْمَعُ فِيْهِ صَوْتَ مِقْفَارٍ وَلَا مِنْشَارٍ، قَالَتِ الشَّيَاطِيْنُ: اِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيْطَانًا فَلَعَلَّكَ اِنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ يُخْبِرُكَ بِذٰلِكَ، وَكَانَ

ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ يَرِدُ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ عَيْنًا يَشْرَبُ مِنْهَا، فَعَمَدَتِ الشَّيَاطِينُ اِلٰى تِلْكَ الْعَيْنِ فَنَزَحَتْهَا، ثُمَّ مَلَاتْهَا خَمْرًا فَجَاءَ الشَّيْطَانُ قَالَ: اِنَّكِ لَطَيِّبَةُ الرِّيحِ، وَلٰكِنَّكِ تُسَفِّهِينَ الْحَلِيمَ، وَتَزِيدِينَ السَّفِيهَ سَفَهًا، ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يَشْرَبْ فَادْرَكَهُ الْعَطَشُ فَرَجَعَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ كَرَعَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ، فَاَخَذُوهُ فَجَاءُ وا بِهٖ اِلٰى سُلَيْمَانَ فَارَاهُ سُلَيْمَانُ خَاتَمَهُ، فَلَمَّا رَآهُ ذٰلِكَ وَكَانَ مُلْكُ سُلَيْمَانَ فِيْ خَاتَمِهٖ، فَقَالَ لَهٗ سُلَيْمَانُ: اِنِّي قَدْ اُمِرْتُ اَنْ اَبْنِيَ مَسْجِدًا لَا اَسْمَعُ فِيهِ صَوْتَ مِقْفَارٍ وَلَا مِنْشَارٍ، فَاَمَرَ الشَّيْطَانُ بِزُجَاجَةٍ فَصُنِعَتْ، ثُمَّ وُضِعَتْ عَلٰى بَيْضِ الْهُدْهُدِ فَجَاءَ الْهُدْهُدُ لِلرَّبْضِ عَلٰى بَيْضِهٖ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَذَهَبَ فَقَالَ الشَّيْطَانُ: انْظُرُوا مَا يَاْتِي بِهِ الْهُدْهُدُ فَخُذُوهُ، فَجَاءَ بِالْمَاسِ فَوَضَعَهُ عَلَى الزُّجَاجَةِ فَفَلَقَهَا فَاَخَذُوا الْمَاسَ، فَجَعَلُوا يَقْطَعُونَ بِهِ الْحِجَارَةَ قِطَعًا حَتّٰى بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ: وَانْطَلَقَ سُلَيْمَانُ يَوْمًا اِلَى الْحَمَّامِ وَقَدْ كَانَ فَارَقَ بَعْضَ نِسَائِهٖ فِيْ بَعْضِ الْمَاثَمِ، فَدَخَلَ الْحَمَّامَ وَمَعَهُ ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ، فَلَمَّا دَخَلَ ذٰلِكَ اَخَذَ الشَّيْطَانُ خَاتَمَهُ فَاَلْقَاهُ فِي الْبَحْرِ، وَاَلْقٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا - السَّرِيرَ - شِبْهَ سُلَيْمَانَ فَخَرَجَ سُلَيْمَانُ، وَقَدْ ذَهَبَ مُلْكُهُ، فَكَانَ الشَّيْطَانُ عَلٰى سَرِيرِ سُلَيْمَانَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَاسْتَنْكَرَهُ اَصْحَابُهُ وَقَالُوا: لَقَدْ فُتِنَ سُلَيْمَانُ مِنْ تَهَاوُنِهٖ بِالصَّلَاةِ، وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ يَتَهَاوَنُ بِالصَّلَاةِ، وَبِاَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الدِّينِ، وَكَانَ مَعَهُ مِنْ صَحَابَةِ سُلَيْمَانَ رَجُلٌ يُشَبَّهُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْجَلَدِ وَالْقُوَّةِ، فَقَالَ: اِنِّي سَائِلُهُ لَكُمْ فَجَائَهُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ اَحَدِنَا يُصِيبُ مِنِ امْرَاَتِهٖ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ، ثُمَّ يَنَامُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يُصَلِّي هَلْ تَرٰى عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسًا؟ قَالَ: لَا بَاْسَ عَلَيْهِ، فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: لَقَدِ افْتُتِنَ سُلَيْمَانُ قَالَ: فَبَيْنَا سُلَيْمَانُ ذَاهِبٌ فِي الْاَرْضِ اِذْ اَوٰى اِلَى امْرَاَةٍ فَصَنَعَتْ لَهٗ حُوتًا اَوْ قَالَ: فَجَائَتْهُ بِحُوتٍ فَشَقَّتْ بَطْنَهُ، فَرَاٰى سُلَيْمَانُ خَاتَمَهُ فِيْ بَطْنِ الْحُوتِ فَرَفَعَهُ فَاَخَذَهُ فَلَبِسَهُ، فَسَجَدَ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ لَقِيَهُ مِنْ دَابَّةٍ، اَوْ طَيْرٍ، اَوْ شَيْءٍ وَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ مُلْكَهُ فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: (رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) "قَالَ قَتَادَةُ: يَقُوْلُ لَا تَسْلُبْنِّهُ مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الْكَلْبِيُّ: فَحِينَئِذٍ سُخِّرَتْ لَهُ الشَّيَاطِينُ مَعًا وَالطَّيْرُ

✵✵ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ)

وہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر چالیس دن تک شیطان موجود رہا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی انہیں واپس کردی۔

معمر نے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ شیطان حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج پر مسلط نہیں ہوسکا تھا۔

معمر نقل کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیاطین سے کہا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ایک مسجد تعمیر کروں یعنی بیت المقدس تعمیر کروں لیکن مجھے اُس میں کسی پھاوڑے یا آرے کی آواز سنائی نہ دے تو

شیاطین نے جواب دیا: سمندر میں ایک شیطان ہے' اگر آپ اُس پر قابو پالیں تو وہ آپ کو اس بارے میں بتا دے گا! وہ شیطان سات دن کے بعد ایک چشمے سے پانی پینے کے لیے آیا کرتا تھا' وہ دیگر شیاطین اُس چشمے کے پاس گئے' اُنہوں نے اُس کا پانی نکال دیا اور اُسے شراب کے ساتھ بھر دیا' وہ شیطان آیا (اور اُس نے دیکھا کہ چشمہ میں پانی کی جگہ شراب ہے) تو اُس نے کہا: تمہاری خوشبو تو بہت اچھی ہے لیکن تم سمجھدار شخص کو بے وقوف بنا دیتی ہو اور بے وقوف شخص کی بے وقوفی میں اضافہ کر دیتی ہو' وہ شیطان واپس چلا گیا اور اُس نے کچھ بھی نہیں پیا' پھر اُسے پیاس لگی تو وہ واپس آیا' پھر اُس نے یہی بات کہی' تین مرتبہ ایسا ہوا' اُس کے بعد اُس نے کچھ پانی اُس میں سے پی لیا تو اُسے نشہ ہو گیا' دیگر شیاطین نے اُسے پکڑا اور اُسے پکڑ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس لے آئے' حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی اُسے دکھائی' جب اُس نے اُس انگوٹھی کو دیکھا (تو اُن کا تابع فرمان بن گیا) کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی اُن کی انگوٹھی میں تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ایک ایسی مسجد تعمیر کروں جس میں مجھے کسی پھاوڑے یا کسی آرے کی آواز سنائی نہ دے! تو شیطان کی ہدایت کے تحت ایک شیشہ بنایا گیا' اُس شیشہ کو ہُد ہُد کے انڈے کے اوپر رکھا گیا' ہُد ہُد اپنے انڈے کے پاس گھونسلے میں آیا تو انڈے تک نہیں پہنچ سکا' وہ واپس چلا گیا' شیطان نے کہا: اب آپ لوگ اس بات کا جائزہ لیں کہ ہُد ہُد کیا چیز لے کر آتا ہے! تو آپ اُس چیز کو حاصل کر لیجئے گا۔ پھر ہُد ہُد ہیرا لے کر آیا' اُس نے شیشہ کے اوپر اُس چیز کو رکھا تو وہ شیشہ کٹ گیا تو لوگوں نے بھی ہیرے کو حاصل کر لیا اور وہ لوگ اُس کے ذریعہ پتھروں کو کاٹنے لگے یہاں تک کہ اُنہوں نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کر دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام حمام تشریف لے گئے' اُنہوں نے اس دوران اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کی ہوئی تھی' وہ حمام میں داخل ہوئے' اُن کے ساتھ وہ شیطان بھی تھا' جب وہ حمام کے اندر چلے گئے تو شیطان نے اُن کی انگوٹھی پکڑی اور اُسے سمندر میں پھینک دیا اور خود اُن کے تخت پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی سی شکل وصورت اختیار کر کے بیٹھ گیا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام حمام سے باہر آئے تو اُن کی بادشاہت رخصت ہو چکی تھی' شیطان حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر چالیس دن تک براجمان رہا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھیوں کو اُس کا رویہ عجیب وغریب لگتا تھا' وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو آزمائش کا شکار کر دیا گیا ہے کہ وہ نماز ادا کرنے میں سستی کرنے لگے ہیں' حالانکہ وہ شیطان نماز ادا کرنے میں سستی کرتا تھا' اسی طرح دینی اُمور سے متعلق کچھ دیگر چیزوں کی بھی ادائیگی نہیں کرتا تھا' حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھیوں میں ایک صاحب تھے جو اپنی شدت اور قوت کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے' اُنہوں نے کہا کہ میں تم لوگوں کے لیے ان سے ایک سوال کرتا ہوں' وہ اُس شیطان کے پاس (حضرت سلیمان علیہ السلام سمجھ کر) آئے اور بولے: اے اللہ کے نبی! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے پاس ایک ٹھنڈی رات میں صحبت کرتا ہے اور پھر سو جاتا ہے یہاں تک کہ سورج نکلنے تک سویا رہتا ہے' وہ اس دوران غسل بھی نہیں کرتا اور نماز بھی نہیں پڑھتا' تو کیا آپ کے خیال میں اُس پر کوئی حرج ہوگا؟ اُس شیطان نے (جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی شکل

وصورت میں تھا) جواب دیا: اُس پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔ وہ صحابی اپنے ساتھیوں کے پاس گئے اور بولے: حضرت سلیمان علیہ السلام کو آزمائش کا شکار کردیا گیا ہے (یعنی اُن کا ذہنی توازن خراب ہوگیا ہے)۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کہیں جارہے تھے' وہ ایک خاتون کے ہاں ٹھہرے' جس نے اُن کے لیے مچھلی تیار کی تھی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ خاتون اُس مچھلی کو لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی' اُس نے اُس مچھلی کو چیرا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں اپنی انگوٹھی مل گئی' اُنہوں نے اُس انگوٹھی کو اُٹھایا اور پہن لیا' تو پھر اُن کے راستے میں جو بھی جانور یا پرندہ یا جو بھی چیز آتی تھی وہ اُن کے سامنے سجدہ کرتی تھی' یوں اللہ تعالیٰ نے اُن کی بادشاہی اُنہیں واپس کردی۔

اُس موقع پر اُنہوں نے یہ دعا کی:

"اے میرے پروردگار! تُو میری مغفرت کردے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا کردے! جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے"۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تُو دوبارہ اسے مجھ سے سلب نہ کرنا۔

معمر بیان کرتے ہیں: کلبی نے یہ بات بیان کی ہے: اُس موقع پر تمام شیاطین اور پرندے اُن کے لیے (پھر سے) مسخر ہو گئے تھے۔

بَدْءُ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا آغاز (جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا)

9754 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: اَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ، فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ حَتّٰى اُغْمِيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَتَشَاوَرَ نِسَاؤُهُ فِيْ لَدِّهِ فَلَدُّوْهُ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: هٰذَا فِعْلُ نِسَاءٍ جِئْنَ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَاَشَارَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَكَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فِيْهِنَّ قَالُوْا: كُنَّا نَتَّهِمُ بِكَ ذَاتَ الْجَنْبِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ لَدَاءٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَقْذِفُنِيْ بِهِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا الْتَدَّ اِلَّا عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِيْ عَبَّاسًا - قَالَ: فَلَقَدِ الْتَدَّتْ مَيْمُوْنَةُ يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَصَائِمَةٌ لِعَزِيْمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: " اَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَاسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهُ قَالَتْ: فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَيَدٌ اُخْرٰى عَلٰى يَدِ رَجُلٍ آخَرَ، وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْاَرْضِ "، فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَلٰكِنَّ عَائِشَةَ

لَا تَطِيبُ لَهَا نَفْسًا بِخَيْرٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ غَيْرِهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي اَسْتَرِيحُ فَاَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ، حَتّٰى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ اَبُوْهُ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَئِذٍ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنَى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ: اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ اِنَّكُمْ تَزِيدُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لَا يَزِيدُوْنَ، الْاَنْصَارُ عَيْبَتِي الَّتِي اَوَيْتُ اِلَيْهَا فَاَكْرِمُوا كَرِيمَهُمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَفَطِنَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَّهُ يُرِيدُ نَفْسَهُ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكَ، ثُمَّ قَالَ: سُدُّوا هَذِهِ الْاَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَحْسَنَ يَدًا عِنْدِي مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ، وَابْنَ الْعَبَّاسِ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَ بِهِ جَعَلَ يُلْقِي خَمِيصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. قَالَ: تَقُوْلُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِي فَعَلُوا

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ: مُرِ النَّاسَ فَلْيُصَلُّوا، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: صَلِّ بِالنَّاسِ فَصَلَّى عُمَرُ بِالنَّاسِ فَجَهَرَ بِصَوْتِهِ وَكَانَ جَهِيرَ الصَّوْتِ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَيْسَ هٰذَا صَوْتَ عُمَرَ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَاْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُؤْمِنُونَ، لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ: بِئْسَ مَا صَنَعْتَ كُنْتُ اَرَى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَكَ اَنْ تَاْمُرَنِيْ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَمَرَنِيْ اَنْ آمُرَ اَحَدًا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ، فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا بِي اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِاَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَرَاَى اَبَا بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهِ كَاَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، وَهُوَ يَتَبَسَّمُ قَالَ: وَكِدْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ فِي صَلَاتِنَا فَرَحًا بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ دَارَ يَنْكُصُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ كَمَا اَنْتَ، ثُمَّ اَرْخَى السِّتْرَ فَقُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، وَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنْ رَبَّهُ اَرْسَلَ اِلَيْهِ كَمَا اَرْسَلَ اِلٰى مُوْسٰى اَرْبَعِينَ لَيْلَةً عَنْ اَرْبَعِينَ لَيْلَةٍ، وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَعِيشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْطَعَ اَيْدِي رِجَالٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَاَلْسِنَتَهُمْ يَزْعُمُونَ اَوْ قَالَ يَقُوْلُونَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: وَاللّٰهِ لَاَعْلَمَنَّ مَا بَقَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ شَيْئًا تَجْلِسُ عَلَيْهِ يَدْفَعُ عَنْكَ الْغُبَارَ وَيَرُدُّ عَنْكَ الْخَصْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَدَعَنَّهُمْ يُنَازِعُونِيْ رِدَائِي، وَيَطَئُوْنَ عَقِبِي، وَيَغْشَانِيْ غُبَارُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ يُرِيحُنِيْ مِنْهُمْ. فَعَلِمْتُ اَنَّ بَقَاءَهُ فِينَا قَلِيلٌ قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عُمَرُ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنْ صَعِقَ كَمَا صَعِقَ مُوْسٰى، وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَعِيشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْطَعَ اَيْدِي رِجَالٍ وَاَلْسِنَتَهُمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ يَقُوْلُونَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ هَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْكُمْ عَهْدٌ اَوْ عَقْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى وَصَلَ الْحِبَالَ ثُمَّ حَارَبَ، وَوَاصَلَ وَسَالَمَ، وَنَكَحَ النِّسَاءَ وَطَلَّقَ، وَتَرَكَكُمْ عَنْ حُجَّةٍ بَيِّنَةٍ، وَطَرِيقٍ نَاهِجَةٍ، فَاِنْ يَكُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ الْخَطَّابِ حَقًّا فَاِنَّهُ لَنْ يُعْجِزَ اللّٰهَ اَنْ يَحْثُو عَنْهُ فَيُخْرِجُهُ اِلَيْنَا، وَاِلَّا فَخَلِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ صَاحِبِنَا فَاِنَّهُ يَاْسَنُ كَمَا يَاْسَنُ النَّاسُ "

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَلَقِيَهُمَا رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا حَسَنٍ؟ فَقَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِئًا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: اَنْتَ بَعْدُ ثَلَاثٍ لَعَبْدُ الْعَصَا ثُمَّ حَلَّ بِهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ، اِنِّي لَاَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاِنِّي خَائِفٌ اَلَّا يَقُومَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا، فَاذْهَبْ بِنَا اِلَيْهِ فَلْنَسْاَلْهُ، فَاِنْ يَكُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، وَاِلَّا يَكُ اِلَيْنَا اَمَرْنَاهُ اَنْ يَسْتَوْصِيَ بِنَا خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اَرَاَيْتَ اِذْ جِئْنَاهُ فَلَمْ يُعْطِنَاهَا، اَتَرَى النَّاسَ اَنْ يُعْطُوْهَا، وَاللّٰهِ لَا اَسْاَلُهُ اِيَّاهَا اَبَدًا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَدَّ مَرَضُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلٰى

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُبِضَ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: آخِرُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

❋❋ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا آغاز سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہوگئی یہاں تک کہ آپ پر مدہوشی طاری ہونے لگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے مشورہ کیا کہ آپ کے منہ میں دوائی ٹپکائی جائے' اُنہوں نے آپ کے منہ میں دوائی ٹپکائی' جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے دریافت کیا: یہ اُن خواتین کا طرزِ عمل ہے جو اس طرف سے آئی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کی سرزمین کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی اُن خواتین میں شامل تھیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو ذات الجنب کی شکایت نہ ہوگئی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں اللہ تعالیٰ مجھے مبتلا نہیں کرے گا' گھر میں جو بھی شخص موجود ہے اُس کو دوائی ٹپکائی جائے' صرف اللہ کے رسول کے چچا' یعنی حضرت عباس کو نہ ٹپکائی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس دن سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا' لیکن اُنہوں نے بھی دوائی ٹپکائی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن عبداللہ نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا آغاز سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام کے دوران ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے اجازت طلب کی کہ آپ بیماری کے دن میرے گھر میں گزاریں! تو ازواج نے آپ کو اجازت پیش کردی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے' آپ کا ایک ہاتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما پر تھا اور دوسرا ہاتھ آپ نے ایک دوسرے صاحب کے ہاتھ پر رکھا ہوا تھا اور آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔

عبیداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث بیان کی' تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ دوسرے صاحب کون تھے؟ جن کا نام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان نہیں کیا' وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے' لیکن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُن کا ذکر منظور نہیں تھا۔

زہری نے عروہ کے حوالے سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا' اُس بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں سے پانی بہاؤ' جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں (یعنی جنہیں پہلے استعمال نہ کیا گیا ہو) تاکہ مجھے کچھ بہتری محسوس ہو' تو میں لوگوں کو ہدایات جاری کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حفصہ کے پیتل کے بنے ہوئے ٹب میں بٹھایا اور آپ پر پانی انڈیلا' یہاں تک کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم نے یہ کام کرلیا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے' اُن کے والد اُن تین افراد میں سے

ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور اُن شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی جو غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! تم لوگ زیادہ ہو جاؤ گے لیکن انصار زیادہ نہیں ہوں گے انصار میرے وہ قریبی لوگ ہیں میں جن کے پاس آیا تھا تو تم لوگ اُن کے معزز افراد کی عزت افزائی کرو اور اُن کے غلطی کرنے والے سے درگزر کرو۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمایا: ایک بندہ کو اُس کے پروردگار نے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا تو اُس بندہ نے اپنے پروردگار کے پاس جو موجود ہے اُسے اختیار کر لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سمجھ لی کہ نبی اکرم ﷺ کی مراد آپ کی اپنی ذات ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم سنبھل کر رہو! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد کے باہر کی طرف سے آنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو صرف ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے! کیونکہ میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس نے ابوبکر سے زیادہ اچھے طریقہ سے میرا ساتھ دیا ہو۔

زہری بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن عبداللہ نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے اُنہیں یہ بات بتائی: جب نبی اکرم ﷺ پر نزع کا عالم طاری ہوا تو آپ ﷺ اپنی چادر کو اپنے چہرے پر رکھتے تھے جب آپ کو اُس سے گھٹن ہوتی تھی تو آپ اُسے اپنے چہرے سے ہٹا لیتے تھے اس دوران آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ اُنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو اس طرح کا طرزِ عمل اختیار کرنے سے منع کرنا چاہ رہے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں سے کہو کہ وہ نماز ادا کر لیں! حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ باہر گئے اُن کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اُنہوں نے کہا: آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی اُنہوں نے بلند آواز میں تلاوت کی اُن کی آواز ویسے ہی بلند تھی جب نبی اکرم ﷺ نے یہ آواز سنی تو دریافت کیا: کیا یہ عمر کی آواز نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان اسے قبول نہیں کریں گے ابوبکر کو لوگوں کو نماز پڑھانی چاہیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بعد میں) حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے جو کیا وہ بہت بُرا کیا میں تو یہ سمجھا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے شاید تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم مجھ سے کہو (کہ میں لوگوں کو نماز پڑھا دوں)۔ تو حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ میں بطورِ خاص کسی شخص کو کہوں۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں' جب وہ قرآن کی تلاوت کریں گے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں پاسکیں گے' اگر آپ حضرت ابوبکر کی بجائے کسی اور کو حکم دیں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! مجھے صرف یہ بات ناپسند تھی کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ' پہلے کھڑے ہونے والے کسی شخص کو بُرا شگون نہ سمجھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دو یا تین مرتبہ اپنی درخواست دُہرائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی خواتین کی طرح ہو۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی: پیر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ ہٹایا' آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا' جو قرآن کے ورق کی طرح تھا' آپ مسکرا رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم اپنی نماز کے بارے میں آزمائش کا شکار ہو جاتے (یعنی اپنی نماز توڑ دیتے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں پیچھے ہٹنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کیا کہ تم جس طرح ہو' ویسے ہی ہو' پھر آپ نے پردہ گرا دیا' پھر اُسی دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کے رسول کا انتقال نہیں ہوا' بلکہ اُن کے پروردگار نے اُنہیں اُسی طرح بلوایا ہے' جس طرح اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دن کے لیے بلوایا تھا' اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک زندہ رہیں گے' جب تک منافقین سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہاتھ اور اُن کی زبانیں نہیں کاٹ دیتے' جو یہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول کا انتقال ہو چکا ہے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے (اپنے ساتھیوں سے) فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اب کچھ ہی عرصہ ہمارے درمیان رہیں گے۔ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اگر آپ کوئی ایسی چیز اختیار کر لیں جس پر آپ تشریف فرما ہوں اور اپنے سے غبار کو پرے رکھیں اور مقابلہ کرنے والے شخص کو لوٹا دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی صورت میں' میں انہیں ایسی حالت میں چھوڑوں گا کہ یہ لوگ میری چادر کے بارے میں جھگڑا کریں گے اور میرے نقش قدم کو روندیں گے اور اُن کا غبار مجھے ڈھانپ لے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے حوالے سے راحت عطا کرے گا' اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اب تھوڑا ہی عرصہ ہمارے درمیان موجود رہیں گے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے کہا: اللہ کے رسول کا انتقال نہیں ہوا بلکہ آپ پر اُسی طرح بیہوشی طاری ہوئی ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بیہوشی طاری ہوئی تھی' اللہ کی قسم! مجھے یہ اُمید ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک منافقین سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہاتھ اور زبانیں نہیں کاٹ دیتے' جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول کی طرف سے کوئی عہد یا پیمان ہے؟ لوگوں نے جواب دیا:

اللہ کی قسم! جی نہیں! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول کا انتقال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک انہوں نے رسی کو ملا نہیں دیا' پھر اُنہوں نے جنگ میں حصہ لیا اور سلامت بھی رہے' اُنہوں نے خواتین کے ساتھ نکاح بھی کیا اور اُنہیں طلاق بھی دی اور وہ تمہارے پاس واضح حجت اور واضح راستہ چھوڑ کر گئے ہیں' ابن خطاب جو کہہ رہا ہے' اگر یہ بات درست ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حوالے سے عاجز کر سکتا کہ وہ اُن سے (قبر کی) مٹی کو پرے کر دے اور اُنہیں ہماری طرف نکال دے' ورنہ ہمارے اور ہمارے ساتھی کے درمیان راستہ چھوڑ دو' کیونکہ وہ بھی اسی طرح متغیر (مرحوم) ہو گئے ہیں جس طرح لوگ متغیر (مرحوم) ہوتے ہیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران حضرت عباس اور حضرت علی علیہ السلام رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ کر آئے' اُن دونوں صاحبان سے ایک شخص کی ملاقات ہوئی' اُس شخص نے دریافت: اے ابوالحسن! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہتر ہے! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تین دن بعد تم لاٹھی کے غلام ہو گے' پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ لگتا ہے کہ میں نے اولادِ عبدالمطلب کے چہرے پر مرنے کے قریب کا مخصوص نشان پہچان لیا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری سے صحت یاب نہیں ہو سکیں گے' تم ہمارے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں' اگر حکومت کا معاملہ ہمارے پاس ہو گا تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت کا معاملہ ہمارے سپرد نہیں کیا تو ہم آپ سے یہ درخواست کریں گے کہ آپ ہمارے بارے میں بھلائی کی خاص ہدایت کر دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکومت ہمیں نہ دی تو آپ کا کیا خیال ہے کہ لوگ یہ دیدیں گے؟ اللہ کی قسم! میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی سوال نہیں کروں گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہو گئی تو آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری ہدایت یہ ارشاد فرمائی تھی: خواتین کے بارے میں اور اپنے زیرِ ملکیت (غلاموں اور کنیزوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

9755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَمَضٰى حَتّٰى الْبَيْتِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ بُرْدَ حِبَرَةٍ كَانَ مُسَجًّى عَلَيْهِ، فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، لَقَدْ مُتَّ الْمَوْتَةَ الَّتِيْ لَا تَمُوْتُ بَعْدَهَا اَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ، فَكَلَّمَهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ، فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ،

فَاَقْبَلَ النَّاسُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَتَرَکُوا عُمَرَ، فَلَمَّا قَضٰی اَبُوْ بَکْرٍ تَشَهُّدَهٗ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَمْ یَمُتْ. ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ: (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) " الْاٰیَةَ کُلَّهَا، فَلَمَّا تَلَاهَا اَبُوْ بَکْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَیْقَنَ النَّاسُ بِمَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَتَلَقَّوْهَا مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ حَتّٰی قَالَ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَلَمْ یَعْلَمُوا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اُنْزِلَتْ حَتّٰی تَلَاهَا اَبُوْ بَکْرٍ

قَالَ الزُّهْرِیُّ: وَاَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ تَلَاهَا اَبُوْ بَکْرٍ وَاَنَا قَائِمٌ خَرَرْتُ اِلَی الْاَرْضِ، وَاَیْقَنْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

* * زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے بات چیت کر رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گزر کر اُس گھر میں داخل ہو گئے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے یمنی چادر کو ہٹایا' جس کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپا گیا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا' پھر وہ آپ پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور بولے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا' آپ نے ایسی موت کو دیکھ لیا ہے جس کے بعد آپ کو کبھی موت نہیں آئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکل کر مسجد میں گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عمر! تم بیٹھ جاؤ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو یا تین مرتبہ اُنہیں یہ بات کہی لیکن اُنہوں نے بیٹھنے سے انکار کر دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کلمۂ شہادت پڑھا تو لوگ اُن کی طرف متوجہ ہو گئے اور اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اپنا کلمۂ شہادت مکمل کیا تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا:

''اما بعد! جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا' تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے اور تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے اُسے موت نہیں آئے گی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''محمد' صرف رسول ہیں' اُن سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں''۔

اُنہوں نے یہ آیت مکمل تلاوت کی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! جب اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی' تو لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا یقین ہو گیا اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سیکھی' یہاں تک کہ کسی شخص نے یہ کہا' لوگوں کو گویا یہ علم ہی نہیں تھا کہ یہ آیت بھی نازل ہو چکی ہے' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے تلاوت کیا (تو لوگوں کو اس کا پتا چلا)۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو تلاوت کیا' تو میں اُس وقت کھڑا ہوا تھا' میں اُسی وقت زمین پر گر گیا اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے۔

9756 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْاٰخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُمَرُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: " اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي قُلْتُ مَقَالَةً، وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ كَمَا قُلْتُ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ الْمَقَالَةَ الَّتِي قُلْتُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا فِيْ عَهْدٍ عَهِدَهُ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنِّي كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يَعِيشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا - يُرِيْدُ بِذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ آخِرَهُمْ - فَاِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُوْنَ بِهِ: هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاعْتَصِمُوا بِهِ تَهْتَدُوْنَ لِمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِيْ اثْنَيْنِ، وَاِنَّهُ اَوْلَى النَّاسِ بِاُمُوْرِكُمْ، فَقُوْمُوا فَبَايِعُوْهُ " وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ سَقِيفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ اَنَسٌ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ عُمَرَ يُزْعِجُ اَبَا بَكْرٍ اِلَى الْمِنْبَرِ اِزْعَاجًا

* زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ سنا' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے اگلے دن کی بات ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اُنہوں نے کوئی کلام نہیں کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: امابعد! میں نے ایک بات کہی تھی' حالانکہ صورتِ حال وہ نہیں تھی' جو میں نے کہی تھی' اللہ کی قسم! میں نے جو بات کہی تھی' میں نے اس بارے میں اللہ کی کتاب میں کوئی بات نہیں پائی' اور نہ ہی اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان کی' لیکن مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک زندہ رہیں گے' جب تک ہم سب کا انتقال نہیں ہو جاتا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ ہم سب میں' سب سے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گا۔ (پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) بہر حال اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان ایک نور رکھا ہے جس کے ذریعہ تم ہدایت حاصل کر سکتے ہو' یہ اللہ کی کتاب ہے' تم اسے مضبوطی سے تھام لو' تم لوگ ہدایت پا لو گے' یہ وہ ہدایت ہے جو اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے! یہ اللہ کے رسول کے ساتھی ہیں اور (غار میں موجود) دو افراد میں سے ایک ہیں' یہ تمہارے معاملات کے بارے میں سب سے معزز شخصیت ہیں' تم لوگ اُٹھو اور ان کی بیعت کر لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں میں سے کچھ لوگ اس سے پہلے بنو ساعدہ کے سقیفہ میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکے تھے' لیکن اُن کی عام بیعت منبر پر ہوئی۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

کو کھینچ کر منبر کی طرف لے جا رہے تھے۔

9757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا احْتَضَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ، فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْمُوا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت قریب آیا تو گھر میں کچھ افراد موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے ایک تحریر نہ لکھوا دوں جس کے بعد تم گمراہی کا شکار نہیں ہو گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول پر تکلیف کا غلبہ ہے تم لوگوں کے پاس قرآن موجود ہے ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ تو گھر میں موجود لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا اور اُن کے درمیان بحث شروع ہو گئی کچھ حضرات کا یہ کہنا تھا کہ تم لوگ کاغذ قلم لے کر آؤ تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے ایسی تحریر لکھوا دیں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اور کچھ حضرات کا وہ کہنا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں کی یہ بحث اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اُٹھ جاؤ۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: یہ کیسی بدنصیبی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اُس تحریر کو لکھوانے کے درمیان حائل ہو گئی تھی جو لوگوں کے اختلاف اور اُن کی بحث کی وجہ سے ہوئی تھی۔

بَيْعَةُ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ سَقِيفَةِ بَنِىْ سَاعِدَةَ

باب: ثقیفہ بنو ساعدہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہونا

9758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ اُقْرِءُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ - وَنَحْنُ بِمِنًى - اَتَانِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِيْ مَنْزِلِيْ عَشِيًّا، فَقَالَ: لَوْ شَهِدْتَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْيَوْمَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ سَمِعْتُ فُلَانًا يَقُوْلُ: لَوْ قَدْ مَاتَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ لَقَائِمٌ عَشِيَّةً فِي النَّاسِ فَنُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَغْتَصِبُوا الْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ " قَالَ: فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَائَهُمْ، وَإِنَّهُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ، وَإِنِّي أَخْشَى إِنْ قُلْتَ فِيهِمُ الْيَوْمَ مَقَالَةً أَنْ يَطِيرُوا بِهَا كُلَّ مَطِيرٍ وَلَا يَعُوهَا، وَلَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا، وَلَكِنْ أَمْهِلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ السُّنَّةِ وَالْهِجْرَةِ، وَتَخْلُصَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعُوا مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ فِي الْمَدِينَةِ " قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَاءَ الْجُمُعَةُ هَجَّرْتُ لَمَّا حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَوَجَدْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ - تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ قَالَ: فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ وَهُوَ مُقْبِلٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَيَقُولَنَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ، قَالَ فَغَضِبَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ: وَأَيُّ مَقَالَةٍ يَقُولُ لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ؟ قَالَ: فَلَمَّا ارْتَقَى عُمَرُ الْمِنْبَرَ أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ أَذَانِهِ قَامَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا، لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِي: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ مَعَهُ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ آيَةَ الرَّجْمِ، فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولُ قَائِلٌ: وَاللَّهِ مَا الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ فَيَضِلَّ أَوْ يَتْرُكَ فَرِيضَةً أَنْزَلَهَا اللَّهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ وَكَانَ الْحَمْلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ، ثُمَّ قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ: وَلَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَوْ فَإِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ "، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ "، ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ فُلَانًا مِنْكُمْ يَقُولُ: إِنَّهُ لَوْ قَدْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا، فَلَا يَغُرَّنَّ امْرَأً أَنْ يَقُولَ: إِنَّ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً - وَقَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ - إِلَّا أَنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا، وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ يُقْطَعُ إِلَيْهِ الْأَعْنَاقُ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، إِنَّهُ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَمَنْ مَعَهُ تَخَلَّفُوا عَنْهُ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ، وَتَخَلَّفَتْ عَنَّا الْأَنْصَارُ بِأَسْرِهَا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْنَا نَؤُمُّهُمْ، فَلَقِينَا رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فَقَالَا: أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟ قُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَا: فَارْجِعُوا فَاقْضُوا أَمْرَكُمْ بَيْنَكُمْ قَالَ: قُلْتُ: فَاقْضُوا وَلَنَأْتِيَنَّهُمْ، فَأَتَيْنَاهُمْ فَإِذَا هُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ مُزَمَّلٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُ؟ قَالُوا: هُوَ وَجِعٌ قَالَ: فَقَامَ خَطِيبُ الْأَنْصَارِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَنَحْنُ الْأَنْصَارُ، وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ، وَأَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ رَهْطٌ مِنَّا، وَقَدْ دَفَّتْ إِلَيْنَا دَافَّةٌ مِنْكُمْ، فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا وَيَحْضُونَا مِنَ الْأَمْرِ، وَكُنْتُ قَدْ رَوَّيْتُ

فِيْ نَفْسِي، وَكُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُومَ بِهَا بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ، وَكُنْتُ اُدَارِءُ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْضَ الْحَدِّ وَكَانَ هُوَ اَوْقَرَ مِنِّي وَاَجَلَّ، فَلَمَّا اَرَدْتُّ الْكَلَامَ قَالَ: عَلٰى رِسْلِكَ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَعْصِيَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ كَلِمَةً كُنْتُ رَوَّيْتُهَا فِيْ نَفْسِي اِلَّا جَاءَ بِهَا اَوْ بِاَحْسَنَ مِنْهَا فِيْ بَدِيهَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَمَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَاَنْتُمْ لَهُ اَهْلٌ وَلَنْ تَعْرِفَ الْعَرَبُ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ فَهُوَ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَنَسَبًا، وَاِنِّي قَدْ رَضِيْتُ لَكُمْ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، فَبَايِعُوا اَيَّهُمَا شِئْتُمْ قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا كَرِهْتُ مِمَّا قَالَ شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ، كُنْتُ لَاَنْ اُقَدَّمَ فَيُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اِثْمٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُؤَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَقَالَتَهُ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، وَاِلَّا اَجْلَبْنَا الْحَرْبَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ جَذَعًا، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَصْلُحُ سَيْفَانِ فِيْ غِمْدٍ وَاحِدٍ، وَلٰكِنْ مِنَّا الْاُمَرَاءُ وَمِنْكُمُ الْوُزَرَاءُ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ بِالْاِسْنَادِ: فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ بَيْنَنَا، وَكَثُرَ اللَّغَطُ حَتّٰى اَشْفَقْتُ الِاخْتِلَافَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا بَكْرٍ ابْسُطْ يَدَكَ اُبَايِعْكَ قَالَ: فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ، فَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَبَايَعَهُ الْاَنْصَارُ قَالَ: وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدٍ حِينَ قَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدًا قَالَ: قُلْتُ: قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ اَمْرِنَا اَمْرًا كَانَ اَقْوٰى مِنْ مُبَايَعَةِ اَبِيْ بَكْرٍ، خَشِيْنَا اِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ اَنْ يُحْدِثُوا بَيْعَةً بَعْدَنَا، فَاِمَّا اَنْ نُبَايِعَهُمْ عَلٰى مَا لَا نَرْضٰى، وَاِمَّا اَنْ نُخَالِفَهُمْ فَيَكُونَ فَسَادًا، فَلَا يَغُرَّنَّ امْرَاً اَنْ يَقُوْلَ اِنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً، فَقَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا، وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ يُقْطَعُ اِلَيْهِ الْاَعْنَاقُ مِثْلُ اَبِيْ بَكْرٍ، فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاِنَّهُ لَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً اَنْ يُقْتَلَا "

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ لَقِيَاهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ، وَالَّذِي قَالَ: اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ الْحُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا تھا' جب اُس حج کا موقع آیا' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آخری حج کیا تھا' ہم اُس وقت منیٰ میں موجود تھے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ شام کے وقت میری رہائش گاہ آئے اور بولے: کاش کہ تم اُس وقت امیر المؤمنین کے پاس موجود ہوتے' جب آج ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں نے فلاں شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہوگیا' تو میں فلاں شخص کی بیعت کرلوں گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آج شام میں لوگوں کے درمیان کھڑا ہوں گا اور اُنہیں اس طرح کے لوگوں سے بچنے کی تلقین کروں گا' جو مسلمانوں کے معاملہ کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں' ان

میں عام لوگ بھی ہوتے ہیں' وہ آپ کی محفل میں غالب آ جائیں گے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر آپ نے آج ایسے لوگوں کے بارے میں کوئی گفتگو کی' تو وہ لوگ اس بات کو پھیلا دیں گے' وہ اُسے محفوظ نہیں رکھیں گے اور اُسے غلط طور پر نقل کریں گے' اے امیر المؤمنین! اگر آپ کچھ توقف کر لیں' جب تک آپ مدینہ منورہ تشریف نہیں لے جاتے' وہ سنت اور ہجرت کا گھر ہے' وہاں صرف مہاجرین اور انصار ہوں گے' وہاں آپ جو بھی گفتگو کرنا چاہیں گے آپ وہ گفتگو کیجئے گا' وہ لوگ آپ کی بات کو محفوظ بھی رکھیں گے اور اُسے صحیح طور پر نقل کریں گے۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا' تو میں مدینہ جانے کے بعد سب سے پہلی گفتگو اسی بارے میں کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ مدینہ منورہ آ گئے اور جمعہ کا دن آیا تو میں جلدی مسجد چلا گیا کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مجھے اس بارے میں بتا چکے تھے' تو میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے وہاں پہنچ چکے تھے اور منبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' میں اُن کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا' میرا گھٹنا اُن کے گھٹنے کے ساتھ مَس ہو رہا تھا' جب سورج ڈھل گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اللہ اُن پر رحم کرے! جب میں نے اُنہیں آتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! آج امیر المؤمنین منبر پر ایسی گفتگو کریں گے' جو انہوں نے اس سے پہلے نہیں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور بولے: آج وہ ایسی کون سی گفتگو کریں گے' جو اُنہوں نے اس سے پہلے نہیں کی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے تو مؤذن نے اذان دینا شروع کی' جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا:

اما بعد! میں ایک ایسی گفتگو کرنے لگا ہوں' جسے کرنے کا مجھے موقع مل رہا ہے' مجھے نہیں معلوم! ہو سکتا ہے کہ یہ میری موت سے پہلے کی (آخری اہم گفتگو) ہو' اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ہمراہ مبعوث کیا' اُس نے اُن کے ہمراہ کتاب کو نازل کیا' اللہ تعالیٰ نے اُن پر جو کچھ نازل کیا اُس میں سنگسار کرنے سے متعلق آیت بھی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا' آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کیا' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا تو کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اللہ کی قسم! سنگسار کرنے کا حکم تو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے' اور اس طرح وہ شخص گمراہی کا شکار ہو جائے گا' یا وہ ایک ایسے فرض کو ترک کر دے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا' خبردار! سنگسار کرنا حق ہے جو اُس شخص کو کیا جائے گا' جو محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے اور پھر ثبوت کے ذریعہ یہ بات ثابت ہو جائے' یا (عورت) حاملہ ہو جائے' یا وہ شخص اعتراف کر لے' ہم اس آیت کو بھی تلاوت کیا کرتے تھے کہ تم اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو کیونکہ یہ تمہارا کفر ہو گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارے کفر کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد سے روگردانی کرو۔ پھر اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ تم مجھے اس طرح نہ بڑھا چڑھا دینا' جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا چڑھا دیا تھا' اللہ تعالیٰ کا درود اُن

پرنازل ہو! میں اللہ کا بندہ ہوں' تو تم لوگ یہ کہنا کہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں!
(پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے فلاں شخص کا یہ کہنا ہے: اگر امیرالمؤمنین کا انتقال ہوگیا' تو میں فلاں کی بیعت کرلوں گا' تو کسی بھی شخص کو یہ چیز غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی' وہ اگرچہ اچانک ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس کی خرابی سے محفوظ رکھا اور تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کا عزت و احترام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مانند ہو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا' اُس وقت وہ ہمارے سب سے بہترین فرد تھے' حضرت علی' حضرت زبیر اور اُن کے ساتھ کچھ دیگر لوگ اُن کی بیعت میں شریک نہیں ہوئے تھے' وہ لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہے تھے' انصار بھی اُن کی بیعت میں (ابتدائی طور پر) شامل نہیں تھے' وہ سقیفہ بنوساعدہ کے اندر تھے' مہاجرین اکٹھے ہوکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تھے' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! تو میں نے یہ کہا تھا کہ اے حضرت ابوبکر! آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں! تو ہم لوگ اُن لوگوں کی طرف چل پڑے' راستہ میں ہماری ملاقات انصار سے تعلق رکھنے والے دو نیک افراد سے ہوئی' جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا' اُن دونوں صاحبان نے یہ دریافت کیا: اے مہاجرین کے گروہ! آپ کہاں جارہے ہیں؟ ہم نے کہا: ہم اپنے ان انصاری بھائیوں کے پاس جارہے ہیں! تو اُن دونوں صاحبان نے کہا: آپ لوگ واپس چلے جائیں اور اپنے معاملہ کو اپنے درمیان طے کرلیں۔ تو میں نے کہا: ہم اُن کے پاس ضرور جائیں گے' ہم اُن کے پاس گئے تو وہ لوگ سقیفہ بنوساعدہ میں اکٹھے تھے' اُن کے درمیان ایک شخص موجود تھا جس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ہیں' میں نے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ بیمار ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر انصار کا خطیب کھڑا ہوا' اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اُس کی شان کے مطابق بیان کی اور پھر یہ بات کہی: امابعد! ہم انصار ہیں جو اسلام کا دستہ ہیں' اے قریش کے گروہ! تم عددی اعتبار سے ہم سے کم ہو' تم میں سے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے ہیں' جو یہ چاہتے ہیں کہ وہ حکومت کے مستحق بن جائیں اور حکومت کے معاملہ میں ہمیں لاتعلق کردیں۔
(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں اُس کا جواب اپنے ذہن میں تیار کرچکا تھا اور میں یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت ابوبکر کے سامنے اُن کے مدمقابل کھڑا ہوجاؤں اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے دفاع کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ معزز اور جلیل القدر تھے' جب میں نے کلام کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ٹھہر جاؤ! تو مجھے اُن کی نافرمانی اچھی نہیں لگی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اُس کی شان کے مطابق بیان کی' پھر اُنہوں نے گفتگو شروع کی' اللہ کی قسم! اُنہوں نے کوئی ایسا پہلو نہیں چھوڑا جس کے بارے میں' میں اپنے ذہن میں مضمون تیار کرچکا تھا' اُنہوں نے ہر پہلو کو زیادہ اچھے اور زیادہ بہتر طور پر فی البدیہہ بیان کیا' پھر اُنہوں نے کہا: امابعد! اے انصار کے گروہ! تم نے اپنے درمیان موجود جس بھلائی کا ذکر کیا ہے تو تم اُس کے اہل ہو! لیکن

حکومت کے معاملہ میں عرب صرف قریش کے قبیلے سے واقف ہیں' کیونکہ رہائش اور نسب دونوں کے اعتبار سے سب سے نمایاں حیثیت قریش کو حاصل ہے' میں تمہارے لیے ان دو آدمیوں کو پیش کرتا ہوں' تم ان میں سے جس کی چاہو بیعت کر لو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اُنہوں نے جتنی بھی گفتگو کی تھی' اُس میں مجھے صرف یہی بات ناپسند ہوئی کیونکہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے آگے کر کے میری گردن اُڑا دی جائے' جو کسی بھی جرم کے ارتکاب کے بغیر ہو' یہ چیز مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مجھے کسی ایسی قوم کا امیر مقرر کیا جائے' جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی گفتگو ختم کی تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: میں وہ چھوٹی لکڑی ہوں' جس سے کھجایا جاتا ہے' اور کھجور کا وہ چھوٹا درخت ہوں جس سے ٹیک لگائی جاتی ہے' (یعنی ہر معاملے میں مجھ سے مشورہ لیا جاتا ہے) ہم میں سے ایک امیر ہو گا اور ایک امیر تم میں سے ہو جائے گا' اے قریش کے گروہ! ورنہ ہمارے اور تمہارے درمیان لڑائی ہو سکتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتی ہیں' حکمران ہم میں سے ہو گا اور وزیر تم میں سے ہو گا۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ زہری نے اپنی سند کے ساتھ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہمارے درمیان آوازیں بلند ہوئیں اور بحث زیادہ ہو گئی' یہاں تک کہ مجھے اختلاف کا اندیشہ ہوا تو میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر! آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے' میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا' تو میں نے اُن کی بیعت کر لی' پھر مہاجرین نے اُن کی بیعت کر لی پھر انصار نے بھی اُن کی بیعت کر لی۔ ہم اُس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے' جب کسی شخص نے کہا: تم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے کہا: سعد کو اللہ تعالیٰ نے قتل کیا ہے!

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ہم لوگ اُس وقت جس طرح کی صورتِ حال سے دوچار تھے' اُس وقت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے بہتر اور کوئی معاملہ نہیں تھا کیونکہ ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ اگر ہم اُن لوگوں کو چھوڑ کر گئے' تو وہ ہمارے بعد نئے سرے سے بیعت کر لیں گے' تو یا تو ہمیں اُس کی بیعت کرنی پڑے گی' جس سے ہم راضی نہیں ہوں گے' یا پھر ہمیں اُن کی مخالفت کرنی پڑے گی اور اس صورت میں فساد ہو گا' تو کسی بھی شخص کو یہ غلط فہمی ہرگز نہ ہو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہو گئی تھی' اگرچہ وہ اچانک تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس کی خرابی سے محفوظ رکھا' لیکن تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح کا عزت و احترام حاصل ہو' تو جو شخص مسلمانوں کے باہمی مشورہ کے بغیر کسی شخص کی بیعت کرے گا' اُس کی پیروی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اُس شخص کی پیروی کی جائے گی' جس کی اُس نے بیعت کی ہے اور وہ اس لائق ہو گا کہ اُس کے ساتھ لڑائی کی جائے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے: عروہ نے یہ بات نقل کی ہے: وہ دو آدمی جن کا تعلق انصار سے تھا اور

جن سے حضرت عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی تھی' وہ حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی رضی اللہ عنہما تھے اور وہ صاحب جنہوں نے یہ کہا تھا: اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ وہ حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ تھے۔

9759 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰى اِمَارَةِ نَفْسِهٖ، اَوْ غَيْرِهٖ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَقْتُلُوْهُ

٭٭ معرور بن سوید نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص خود کو امیر بنانے کی طرف' یا کسی دوسرے شخص کو امیر بنانے کی طرف دعوت دے اور وہ مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر ہو' تو تمہارے لیے یہ بات ضروری ہے کہ تم اُسے قتل کر دو۔

9760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: " اعْقِلْ عَنِّي ثَلَاثًا: الْاِمَارَةُ شُورَى، وَفِي فِدَاءِ الْعَرَبِ مَكَانُ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَفِي ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدَانِ، وَكَتَمَ ابْنُ طَاوُسٍ الثَّالِثَةَ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے تین باتیں سیکھ لو: حکومت کا فیصلہ باہمی مشورہ سے ہوگا اور عربوں کے فدیہ میں ہر غلام کی جگہ غلام ہوگا اور کنیز کے بیٹے میں دو غلاموں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ طاؤس کے صاحبزادے نے تیسری بات کو چھپا لیا تھا (یعنی اُسے بیان نہیں کیا)۔

9761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِءُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَرَجُلًا، مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَا جَالِسَيْنِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ الْقَارِءُ فَجَلَسَ اِلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا لَا نُحِبُّ اَنْ يُجَالِسَنَا مَنْ يَرْفَعُ حَدِيْثَنَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: لَسْتُ اُجَالِسُ اُولٰئِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى، فَجَالِسْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ وَلَا تَرْفَعْ حَدِيْثَنَا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ لِلْاَنْصَارِيِّ: مَنْ تَرَى النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ يَكُوْنُ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي؟ قَالَ: فَعَدَّدَ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُسَمِّ عَلِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا لَهُمْ مِنْ اَبِي الْحَسَنِ؟ فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَحْرَاهُمْ اِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُقِيمَهُمْ عَلٰى طَرِيقَةٍ مِنَ الْحَقِّ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِينَ وَلَّى السِّتَّةَ الْاَمْرَ، فَلَمَّا جَازُوا اَتْبَعَهُمْ بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ وَلَّوْهَا الْاُجَيْلِحَ لَيَرْكَبَنَّ بِهِمُ الطَّرِيقَ - يُرِيْدُ عَلِيًّا -

٭٭ محمد بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران عبدالرحمٰن بن عبدالقاری آ گئے اور ان دونوں صاحبان کے پاس بیٹھ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص آ کر بیٹھے جو ہماری بات آگے پھیلا دے' تو عبدالرحمٰن نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اُن لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا ہوں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے! تم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھو اور اُن

لوگوں کے ساتھ بیٹھو لیکن ہماری بات آگے نہ پہنچانا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصاری سے دریافت کیا: تم نے لوگوں کو کیا دیکھا ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں کہ میرے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ تو اُس انصاری نے متعدد مہاجرین کا نام لیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ابوالحسن کے بارے میں لوگوں کی کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! وہ تو اس کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہیں' اگر وہ اس کے نگران بن جاتے ہیں' تو وہ لوگوں کو حق کے راستہ پر قائم رکھیں گے۔

معمر نے ایک اور سند کے ساتھ عمرو بن میمون اودی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' جب اُنہوں نے چھ آدمیوں کو اس کا نگران مقرر کیا' تو جب وہ حضرات تشریف لے گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پیچھے اُنہیں دیکھتے رہے اور پھر بولے: اگر یہ لوگ اُجلیح (جس کے بال تھوڑے ہو گئے ہوں) کو اپنا امیر بنالیں' تو وہ اُنہیں صحیح راستہ پر لے کر چلے گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

قَوْلُ عُمَرَ فِيْ اَهْلِ الشُّوْرٰى

باب: شوریٰ کے اراکین کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

9762 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اجْتَمَعَ نَفَرٌ فِيْهِمُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالُوْا: مَنْ تَرَوْنَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مُسْتَخْلِفًا؟ فَقَالَ قَائِلٌ: عَلِيٌّ، وَقَالَ قَائِلٌ: عُثْمَانُ، وَقَالَ قَائِلٌ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَاِنَّ فِيْهِ خَلَفًا، فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ: اَفَلَا اُعْلِمُكُمْ ذَاكَ؟ قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَرْكَبُ كُلَّ سَبْتٍ اِلٰى اَرْضٍ لَهٗ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ السَّبْتِ ذَكَرَ الْمُغِيْرَةُ ابْنَهٗ، فَوَقَفَ عَلَى الطَّرِيْقِ فَمَرَّ بِهٖ عَلٰى اَتَانٍ لَهٗ تَحْتَهٗ كِسَاءٌ قَدْ عَطَفَهٗ عَلَيْهَا، فَسَلَّمَ عُمَرُ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَسِيْرَ مَعَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اَتٰى عُمَرُ ضَيْعَتَهٗ نَزَلَ عَنِ الْاَتَانِ وَاَخَذَ الْكِسَاءَ فَبَسَطَهٗ وَاتَّكَاَ عَلَيْهِ، وَقَعَدَ الْمُغِيْرَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَدَّثَهٗ، ثُمَّ قَالَ الْمُغِيْرَةُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّكَ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ مَا قَدْرُ اَجَلِكَ، فَمَا حَدَدْتَّ لِنَاسٍ حَدًّا، اَوْ عَلَّمْتَ لَهُمْ عَلَمًا يَهْتَدُوْنَ اِلَيْهِ قَالَ: فَاسْتَوٰى عُمَرُ جَالِسًا، ثُمَّ قَالَ: "هِيهْ اجْتَمَعْتُمْ فَقُلْتُمْ: مَنْ تَرَوْنَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مُسْتَخْلِفًا؟ فَقَالَ قَائِلٌ: عَلِيٌّ، وَقَالَ قَائِلٌ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَاِنَّ فِيْهِ خَلَفًا قَالَ: فَلَا يَاْمَنُوْا يُسْاَلُ عَنْهَا رَجُلَانِ مِنْ آلِ عُمَرَ " فَقُلْتُ: اَنَا لَا اَعْلَمُ لَكَ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ قَالَ: مَنْ؟ قُلْتُ: عُثْمَانُ قَالَ: اَخْشٰى عَقْدَهٗ وَاَثَرَتَهٗ قَالَ: قُلْتُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: مُؤْمِنٌ ضَعِيْفٌ قَالَ: قُلْتُ: فَالزُّبَيْرُ قَالَ: ضَرِسٌ قَالَ: قُلْتُ: طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: رِضَاؤُهٗ رِضَاءُ مُؤْمِنٍ وَغَضَبُهٗ غَضَبُ كَافِرٍ اَمَا اِنِّيْ لَوْ وَلَّيْتُهَا اِيَّاهُ لَجَعَلَ خَاتَمَهٗ فِيْ يَدِ امْرَاَتِهٖ قَالَ: قُلْتُ: فَعَلِيٌّ قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ اَحْرَاهُمْ اِنْ كَانَ اَنْ يُقِيْمَهُمْ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كُنَّا نَعِيْبُ عَلَيْهِ مُزَاحَةً كَانَتْ فِيْهِ

❋ ❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اکٹھے ہوئے جن میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی تھے' اُن لوگوں نے دریافت

کیا: تمہارے خیال میں امیر المؤمنین کسے اپنا نائب مقرر کریں گے؟ تو کسی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کرلیں‘ کسی نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کریں گے‘ کسی نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کریں گے کیونکہ وہ اُن کے صاحبزادے بھی ہیں۔ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں اس بارے میں تم سب سے زیادہ علم نہیں رکھتا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ کے دن اپنی زمین کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے‘ ایک مرتبہ ہفتہ کے دن حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے صاحبزادے کا ذکر کیا‘ وہ راستہ میں ٹھہر گئے اور اُن کے پاس سے گزرے‘ وہ اپنی گدھی پر سوار تھے‘ اُن کے نیچے ایک چادر رکھی ہوئی تھی جسے اُنہوں نے لپیٹ کے رکھا ہوا تھا‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا‘ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب دیا‘ پھر اُنہوں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں آپ کے ساتھ کچھ دور چلوں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے!

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین پر آئے تو وہ اپنی گدھی سے نیچے اُترے‘ اُنہوں نے چادر کو لے کر اُسے پھیلایا اور اُس کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے‘ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ بیٹھ گئے اور اُن کے ساتھ بات چیت کرنے لگے‘ پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! آپ یہ بات نہیں جانتے کہ اب آپ کی زندگی کتنی رہ گئی ہے؟ تو اگر آپ لوگوں کے لیے کوئی حد مقرر کردیں اور اُن کے لیے کوئی نشان مقرر کردیں کہ جس کی طرف وہ رجوع کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے‘ پھر اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اکٹھے ہوئے تھے اور تم نے یہ کہا تھا: امیر المؤمنین! کسے اپنا نائب بنائیں گے؟ تو کسی نے کہا: حضرت علی کو‘ اور کسی نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر کو کیونکہ وہ اُن کا بیٹا ہے۔ اُنہوں نے کہا: وہ لوگ اس بات سے مامون نہیں تھے کہ آلِ عمر سے تعلق رکھنے والے دو آدمی اس کے بارے میں مطالبہ کرسکتے ہیں‘ میں نے کہا: مجھے اس بارے میں زیادہ علم نہیں ہے۔

پھر میں نے کہا: آپ کسی کو اپنا نائب مقرر کردیجئے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کسے؟ میں نے کہا: حضرت عثمان کو! اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اُن کے ریاستی اہلکاروں سے ترجیحی سلوک کا اندیشہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو کردیں! اُنہوں نے کہا: وہ ایک کمزور مؤمن ہے‘ میں نے دریافت کیا: حضرت زبیر کو کردیں! اُنہوں نے کہا: ان کا مزاج ٹھیک نہیں ہے‘ میں نے دریافت کیا: حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو کردیں! اُنہوں نے کہا: جب وہ راضی ہوں تو مؤمن کی طرح راضی ہوتے ہیں اور جب غصہ میں ہوں تو کافر کی طرح غصہ میں ہوتے ہیں‘ اگر میں نے اُنہیں حکومت کا نگران مقرر کردیا تو اُس حکومت کی انگوٹھی اُن کی بیوی کے ہاتھ میں ہوگی۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: حضرت علی کو کردیں! تو اُنہوں نے کہا: وہ اس کے زیادہ لائق ہیں‘ اگر وہ لوگوں کو اُن کے نبی کے طریقہ پر قائم رکھیں‘ لیکن ہمیں اُن پر یہی اعتراض ہے کہ اُن کے مزاج میں کچھ مزاح پایا جاتا ہے۔

9763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَالَتْ: عَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ: اِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ: "فَحَلَفْتُ اَنْ اُكَلِّمَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ: وَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِيْ جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ

فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَسَاَلَنِيْ عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَاَلَيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ، زَعَمُوا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ، وَاِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِيْ اِبِلٍ وَرَاعِيْ غَنَمٍ، ثُمَّ جَائَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ؟ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ: فَوَافَقَهُ قَوْلِيْ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ سَاعَةً، ثُمَّ رَفَعَهُ اِلَيَّ " فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَحْفَظُ دِيْنَهُ، وَاِنِّيْ اِنْ لَا اَسْتَخْلِفُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ، وَاِنْ اَسْتَخْلِفُ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ: فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ "

✱✱ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' اُنہوں نے کہا: تمہیں پتا ہے کہ تمہارے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کر رہے! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ ایسا نہیں کر سکتے! سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے یہ حلف اُٹھایا کہ میں اس بارے میں اُن کے ساتھ ضرور بات کروں گا۔ پھر میں خاموش ہو گیا' میں اُن کے پاس گیا' لیکن میں نے اُن کے ساتھ بات چیت نہیں کی' مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے میرے دائیں ہاتھ میں کوئی پہاڑ رکھا ہوا ہے' یہاں تک کہ میں اُن کے پاس سے واپس آ گیا' پھر میں دوبارہ اُن کے پاس گیا' اُنہوں نے مجھ سے لوگوں کی صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے اُنہیں بتایا' پھر میں نے اُن سے کہا: میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا' میرا خیال ہے کہ وہ میں آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں' لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ آپ کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کر رہے! اگر آپ کا اونٹوں کا ایک چرواہا ہو' یا بکریوں کا ایک چرواہا ہو اور پھر وہ آپ کے پاس آ جائے اور اُن جانوروں کو چھوڑ آئے تو آپ یہ سمجھیں گے کہ اُس نے اُن جانوروں کو ضائع کر دیا ہے' تو لوگوں کی دیکھ بھال کرنا تو زیادہ اہم کام ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری بات پر غور و فکر کیا' اُنہوں نے کچھ دیر تک اپنے سر کو نیچے رکھا' پھر اُنہوں نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور بولے: اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کرے گا' اگر میں کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کرتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا اور اگر میں کسی کو اپنا جانشین مقرر کر دیتا ہوں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں کا ذکر کیا تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے روگردانی نہیں کریں گے اور وہ کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کریں گے۔

اِسْتِخْلَافُ اَبِيْ بَكْرٍ عُمَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا

اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر رحم کرے!

9764 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ

قَالَتْ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ شَاكٍ فَقَالَ: اسْتَخْلَفْتَ عُمَرَ؟ وَقَدْ كَانَ عَتَا عَلَيْنَا وَلَا سُلْطَانَ لَهُ، فَلَوْ قَدْ مَلَكَنَا لَكَانَ اَعْتَى عَلَيْنَا وَاَعْتَى، فَكَيْفَ تَقُوْلُ لِلّٰهِ اِذَا لَقِيتَهُ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَجْلِسُونِيْ فَاَجْلَسُوهُ فَقَالَ: "هَلْ تُفَرِّقُنِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ؟ فَاِنِّي اَقُوْلُ اِذَا لَقِيتُهُ: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ اَهْلِكَ" قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: مَا قَوْلُهُ: خَيْرَ اَهْلِكَ؟ قَالَ: خَيْرَ اَهْلِ مَكَّةَ

٭٭ قاسم بن محمد نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: مہاجرین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! وہ اُس وقت بیمار تھے' اُس شخص نے کہا: آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر رہے ہیں! جب اُن کے پاس کوئی حکومتی اختیار نہیں ہے' تو وہ اُس وقت بھی ہم پر سختی کرتے ہیں' اگر وہ ہمارے حکمران بن گئے تو وہ ہم پر زیادہ سختی بلکہ اور زیادہ سختی کریں گے' تو جب آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بارے میں کیا کہیں گے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! لوگوں نے اُنہیں بٹھایا تو اُنہوں نے کہا: کیا تم مجھے صرف اللہ کے نام پر ڈرا رہے ہو! جب میں اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا' تو میں یہ عرض کروں گا: میں نے اُن لوگوں کا خلیفہ تیرے اہل میں سے' سب سے بہتر فرد کو بنایا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے کیا مراد ہے: ''تیرے اہل میں سے سب سے بہتر فرد؟'' اُنہوں نے جواب دیا: یعنی اہلِ مکہ میں سے سب سے بہتر فرد۔

بَيْعَةُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت

9765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا بُوِيعَ لِاَبِي بَكْرٍ تَخَلَّفَ عَلِيٌّ فِي بَيْتِهِ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ: تَخَلَّفْتَ عَنْ بَيْعَةِ اَبِي بَكْرٍ؟ فَقَالَ: اِنِّي آلَيْتُ بِيَمِينٍ حِينَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلَّا اَرْتَدِيَ بِرِدَاءٍ اِلَّا اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ حَتّٰى اَجْمَعَ الْقُرْآنَ فَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَتَفَلَّتَ الْقُرْآنُ ثُمَّ خَرَجَ فَبَايَعَهُ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس بیعت میں شریک نہیں ہوئے اور اپنے گھر میں رہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اُن سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے کہا: آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے پیچھے رہ گئے ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا تو اُس وقت میں نے یہ قسم اُٹھائی تھی کہ میں صرف فرض نماز کی ادائیگی کے لیے باہر نکلوں گا جب تک میں قرآن جمع نہیں کر لیتا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ یہ قرآن ضائع ہو سکتا ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے باہر آئے اور اُنہوں نے حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

9766 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَرَّارٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ

عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ، فَقَالَ: "اَمَّا عَلِيٌّ فَهٰذَا بَيْتُهُ - يَعْنِي: بَيْتُهُ قَرِيبٌ مِنْ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ - وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْهُ - يَعْنِي عُثْمَانَ - وَاَمَّا عُثْمَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَاِنَّهُ اَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ ذَنْبًا عَظِيمًا فَغَفَرَ لَهُ، وَاَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَكُمْ ذَنْبًا صَغِيرًا فَقَتَلْتُمُوهُ"

* علاء بن عرار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو اُن کا گھر یہ ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد یہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے قریب مسجد کے ساتھ ہے اور میں تمہیں اُن کے بارے میں' یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاتا ہوں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! جب اُنہوں نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کے حوالے سے کسی بڑے گناہ کا ارتکاب کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی مغفرت کر دی اور جب اُنہوں نے اپنے اور تمہارے درمیان معاملہ کے حوالے سے کسی چھوٹے گناہ کا ارتکاب کیا' تو تم لوگوں نے اُنہیں شہید کر دیا۔

9767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ ابْنِ اَبْجَرَ قَالَ: لَمَّا بُويِعَ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ اَبُو سُفْيَانَ اِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: غَلَبَكُمْ عَلَى هٰذَا الْاَمْرِ اَذَلُّ اَهْلِ بَيْتٍ فِي قُرَيْشٍ، اَمَا وَاللّٰهِ لَاَمْلَاَنَّهَا خَيْلًا وَرِجَالًا قَالَ: فَقُلْتُ: مَا زِلْتَ عَدُوًّا لِلْاِسْلَامِ وَاَهْلِهِ فَمَا ضَرَّ ذٰلِكَ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهُ شَيْئًا، اِنَّا رَاَيْنَا اَبَا بَكْرٍ لَهَا اَهْلًا

* ابن ابجر بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اس معاملہ (یعنی حکومت) کے حوالے سے قریش سے تعلق رکھنے والے نچلے طبقہ کے قبیلہ کا فرد تم پر غالب آ گیا ہے' اللہ کی قسم! میں پورے شہر کو سواروں اور پیدل لوگوں کے ساتھ بھر دوں گا (جو تمہاری حمایت کریں گے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے کہا: تم شروع سے ہی اسلام اور اہلِ اسلام کے دشمن رہے ہو! لیکن تم کبھی بھی اسلام اور اہلِ اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اس کے (یعنی حکومت کے) اہل ہیں۔

9768 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ: اَخْبِرْنِي عَنْ قُرَيْشٍ قَالَ: اَرْزَنُنَا اَحْلَامًا اِخْوَتُنَا بَنُو اُمَيَّةَ، وَاَنْجَدُنَا عِنْدَ اللِّقَاءِ، وَاَسْخَانَا بِمَا مَلَكَتِ الْيَمِينُ بَنُو هَاشِمٍ، وَرَيْحَانَةُ قُرَيْشٍ الَّتِي نَشُمُّ بَيْنَهَا بَنُو الْمُغِيرَةِ، اِلَيْكَ عَنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے قریش کے بارے میں بتایئے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم میں سے سب سے عقلمند ہمارے بھائی بنو اُمیہ ہیں اور دشمن کا سامنا کرنے کے وقت سب سے زیادہ بہادر اور اپنے زیرِ ملکیت لوگوں کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی بنو ہاشم ہیں اور قریش کے پھول جسے ہم سونگھتے ہیں وہ بنو مغیرہ ہیں' تم یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔

9769 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ: اَخْبِرْنِي عَنْ قُرَيْشٍ قَالَ:

اَمَّا نَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ، اَهْدَاةٌ اَجْوَادٌ، وَاَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُو اُمَيَّةَ فَاَدَبَةٌ ذَادَةٌ، وَرَيْحَانَةُ قُرَيْشٍ الَّتِي نَشُمُّ بَيْنَهَا بَنُو الْمُغِيْرَةِ

❋ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے قریش کے بارے میں بتائیے! تو اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک ہمارا یعنی بنو ہاشم کا تعلق ہے تو وہ بہادر اور معزز ہیں عقلمند اور سخی ہیں جہاں تک ہمارے بھائیوں بنو امیہ کا تعلق ہے تو وہ مہمان نواز اور دفاع کرنے والے لوگ ہیں اور قریش کے پھول جنہیں ہم سونگھتے ہیں وہ بنو مغیرہ ہیں۔

غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ وَخَبَرُ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ

غزوۂ ذات السلاسل حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

9770 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا هَاجَرَ وَجَاءَ الَّذِينَ كَانُوا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ، بَعَثَ بَعْثَيْنِ قِبَلَ الشَّامِ اِلٰى كَلْبٍ، وَبَلْقَيْنِ، وَغَسَّانَ، وَكُفَّارِ الْعَرَبِ الَّذِينَ فِي مَشَارِفِ الشَّامِ، فَاَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدِ الْبَعْثَيْنِ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ - وَهُوَ اَحَدُ بَنِي فِهْرٍ - وَاَمَّرَ عَلَى الْبَعْثِ الْاٰخَرِ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، فَانْتَدَبَ فِي بَعْثِ اَبِي عُبَيْدَةَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ خُرُوجِ الْبَعْثَيْنِ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ لَهُمَا: لَا تَعَاصَيَا فَلَمَّا فَصَلَا عَنِ الْمَدِينَةِ جَاءَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَقَالَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا اَنْ لَا نَتَعَاصَيَا، فَاِمَّا اَنْ تُطِيعَنِي وَاِمَّا اَنْ اُطِيعَكَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: بَلْ اَطِعْنِي، فَاَطَاعَهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ، فَكَانَ عَمْرٌو اَمِيرَ الْبَعْثَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجْدًا شَدِيدًا، فَكَلَّمَ اَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ: اَتُطِيعُ ابْنَ النَّابِغَةِ، وَتُؤَمِّرُهُ عَلٰى نَفْسِكَ وَعَلٰى اَبِي بَكْرٍ وَعَلَيْنَا؟ مَا هٰذَا الرَّاْيُ؟ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ابْنَ اُمِّ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ وَاِلَيْهِ اَنْ لَا نَتَعَاصَيَا، فَخَشِيتُ اِنْ لَمْ اُطِعْهُ، اَنْ اَعْصِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشُكِيَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنَا بِمُؤْثِرٍ بِهَا عَلَيْكُمْ اِلَّا بَعْدَكُمْ - يُرِيْدُ الْمُهَاجِرِينَ - وَكَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ تُسَمَّى ذَاتَ السَّلَاسِلِ، اُسِرَ فِيْهَا نَاسٌ كَثِيْرَةٌ مِنَ الْعَرَبِ وَسُبُوا، ثُمَّ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ، فَانْتَدَبَ فِي بَعْثِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ اَنْ يَصِلَ ذٰلِكَ الْبَعْثُ، فَاَنْفَذَهُ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ بَعَثَ اَبُوْ بَكْرٍ حِينَ وَلِيَ الْاَمْرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اُمَرَاءَ اِلَى الشَّامِ، وَاَمَّرَ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ عَلٰى جُنْدٍ، وَاَمَّرَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جُنْدٍ، وَاَمَّرَ شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ عَلٰى جُنْدٍ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلٰى جُنْدٍ قِبَلَ الْعِرَاقِ، ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ كَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى اَمَّرَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ عَلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ

وَجُنْدِهِ، وَذٰلِكَ مِنْ مَوْجِدَةٍ وَجَدَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ حِينَ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَقِيَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ فَقَالَ: اَغُلِبْتُمْ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ عَلٰى اَمْرِكُمْ؟ فَلَمْ يَحْمِلْهَا عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَحَمَلَهَا عَلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَاِنَّكَ لَتَتْرُكُ اِمْرَتَهُ عَلَى الثَّعَالِبِ، فَلَمَّا اسْتَعْمَلَهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَكَرَ ذٰلِكَ، فَكَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَاسْتَعْمَلَ مَكَانَهُ يَزِيدَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ، فَاَدْرَكَهُ يَزِيدُ اَمِيرًا بَعْدَ اَنْ وَصَلَ الشَّامَ بِذِي الْمَرْوَةِ، وَكَتَبَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَاَمَرَهُ بِالْمَسِيْرِ اِلَى الشَّامِ بِجُنْدِهِ، فَفَعَلَ، فَكَانَتِ الشَّامُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اُمَرَاءَ حَتّٰى تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ. فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ نَزَعَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَاَمَّرَ مَكَانَهُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ الْجَابِيَةَ فَنَزَعَ شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ، وَاَمَرَ جُنْدَهُ اَنْ يَتَفَرَّقُوْا فِي الْاُمَرَاءِ الثَّلَاثَةِ فَقَالَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعَجَزْتُ اَمْ خُنْتُ؟ قَالَ: لَمْ تَعْجِزْ وَلَمْ تَخُنْ قَالَ: فَفِيمَ عَزَلْتَنِي؟ قَالَ: تَحَرَّجْتُ اَنْ اُؤَمِّرَكَ وَاَنَا اَجِدُ اَقْوٰى مِنْكَ قَالَ: فَاعْذُرْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: سَاَفْعَلُ، وَلَوْ عَلِمْتُ غَيْرَ ذٰلِكَ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ فَعَذَرَهُ، ثُمَّ اَمَرَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ بِالْمَسِيْرِ اِلٰى مِصْرَ وَبَقِيَ الشَّامُ عَلٰى اَمِيْرَيْنِ: اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَيَزِيدَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ، فَاسْتَخْلَفَ خَالِدًا وَابْنَ عَمِّهِ عِيَاضَ بْنَ غَنْمٍ فَاَقَرَّهُ عُمَرُ، فَقِيلَ لِعُمَرَ: كَيْفَ تُقِرُّ عِيَاضَ بْنَ غَنْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ جَوَادٌ لَا يَمْنَعُ شَيْئًا يُسْاَلُهُ؟ وَقَدْ نَزَعْتَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِيْ اَنْ كَانَ يُعْطِي دُوْنَكَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ هٰذِهِ شِيمَةُ عِيَاضٍ فِيْ مَالِهِ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى مَالِهِ، وَاِنِّيْ مَعَ ذٰلِكَ لَمْ اَكُنْ لِاُغَيِّرَ اَمْرًا قَضَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: ثُمَّ تُوُفِّيَ يَزِيدُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَاَمَّرَ مَكَانَهُ مُعَاوِيَةَ فَنَعَاهُ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ: احْتَسِبْ يَزِيدَ يَا اَبَا سُفْيَانَ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، فَمَنْ اَمَّرْتَ مَكَانَهُ؟ قَالَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: وَصَلَتْكَ رَحِمٌ قَالَ: ثُمَّ تُوُفِّيَ عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ، فَاَمَّرَ مَكَانَهُ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، فَكَانَتِ الشَّامُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَعُمَيْرٍ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ، فَاسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ، فَعَزَلَ عُمَيْرًا، وَتَرَكَ الشَّامَ لِمُعَاوِيَةَ، وَنَزَعَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ الْكُوفَةِ وَاَمَّرَ مَكَانَهُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَنَزَعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ مِصْرَ وَاَمَّرَ مَكَانَهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ، وَنَزَعَ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ وَاَمَّرَ مَكَانَهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، ثُمَّ نَزَعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ مِنَ الْكُوفَةِ، وَاَمَّرَ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ، ثُمَّ شَهِدَ عَلَى الْوَلِيدِ فَجَلَدَهُ وَنَزَعَهُ، وَاَمَّرَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ مَكَانَهُ، ثُمَّ قَالَ النَّاسُ وَنَشِبُوا فِي الْفِتْنَةِ، فَحَجَّ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، ثُمَّ قَفَلَ مِنْ حَجِّهِ فَلَقِيَهُ خَيْلُ الْعِرَاقِ، فَرَجَعُوْهُ مِنَ الْعُذَيْبِ، وَاَخْرَجَ اَهْلُ مِصْرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ، وَاَقَرَّ اَهْلُ الْبَصْرَةِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ الْفِتْنَةِ، حَتّٰى اِذَا قُتِلَ عُثْمَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَايَعَ النَّاسُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَاَرْسَلَ اِلٰى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ: اِنْ شِئْتُمَا فَبَايِعَانِيْ، وَاِنْ شِئْتُمَا بَايَعْتُ اَحَدَكُمَا، قَالَا: بَلْ نُبَايِعُكَ، ثُمَّ هَرَبَا اِلٰى مَكَّةَ، وَبِمَكَّةَ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَتَكَلَّمَانِ بِهِ، فَاَعَانَتْهُمَا عَلٰى رَاْيِهِمَا، فَاَطَاعَهُمْ نَاسٌ كَثِيْرٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَخَرَجُوا قِبَلَ الْبَصْرَةِ يَطْلُبُوْنَ بِدَمِ ابْنِ عَفَّانَ، وَخَرَجَ مَعَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، وَخَرَجَ مَعَهُمْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَلَّمُوا اَهْلَ الْبَصْرَةِ وَحَدَّثُوهُمْ اَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا، وَاَنَّهُمْ جَاءُوا تَائِبِينَ مِمَّا كَانُوا غَلَوْا بِهِ فِيْ اَمْرِ عُثْمَانَ، فَاَطَاعَهُمْ عَامَّةُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَاعْتَزَلَ الْاَحْنَفُ - مِنْ تَمِيمٍ - وَخَرَجَ عَبْدُ الْقَيْسِ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ بِعَامَّةِ مَنْ اَطَاعَهُ، وَرَكِبَتْ عَائِشَةُ جَمَلًا لَهَا يُقَالُ لَهُ عَسْكَرُ، وَهِىَ فِيْ هَوْدَجٍ قَدْ اُلْبِسَتْهُ الدُّفُوفَ - يَعْنِى جُلُودَ الْبَقَرِ - فَقَالَتْ: اِنَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يَحجزَ بَيْنَ النَّاسِ مَكَانِىْ قَالَتْ: وَلَمْ اَحْسِبْ اَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ، وَلَوْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ لَمْ اَقِفْ ذٰلِكَ الْمَوْقِفَ اَبَدًا قَالَتْ: فَلَمْ يَسْمَعِ النَّاسُ كَلَامِى، وَلَمْ يَلْتَفِتُوا اِلَىَّ، وَكَانَ الْقِتَالُ، فَقُتِلَ يَوْمَئِذٍ سَبْعُونَ مِنْ قُرَيْشٍ كُلُّهُمْ يَاْخُذُ بِخِطَامِ جَمَلِ عَائِشَةَ حَتّٰى لَا يُقْتَلَ، ثُمَّ حَمَلُوا الْهَوْدَجَ حَتّٰى اَدْخَلُوهُ مَنْزِلًا مِنْ تِلْكَ الْمَنَازِلِ، وَجُرِحَ مَرْوَانُ جِرَاحًا شَدِيدَةً، وَقُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ، وَقُتِلَ الزُّبَيْرُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِوَادِى السِّبَاعِ، وَقَفَلَتْ عَائِشَةُ وَمَرْوَانُ بِمَنْ بَقِىَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ، وَانْطَلَقَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمَتْ مَكَّةَ، فَكَانَ مَرْوَانُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ اَبِى الْبَخْتَرِىِّ عَلَى الْمَدِينَةِ وَاَهْلِهَا يَغْلِبَانِ عَلَيْهَا، وَهَاجَتِ الْحَرْبُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ، فَكَانَتْ بُعُوثُهُمَا تَقْدُمُ مَكَّةَ لِلْحَجِّ، فَاَيُّهُمَا سَبَقَ فَهُوَ اَمِيرُ الْمَوْسِمِ اَيَّامَ الْحَجِّ لِلنَّاسِ، ثُمَّ اِنَّهَا اَرْسَلَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِحْدَاهُمَا لِلْاُخْرَى: تَعَالَىْ نَكْتُبْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعَلِيٍّ اَنْ يُعْتِقَا مِنْ هٰذِهِ الْبُعُوثِ الَّتِى تَرُوعُ النَّاسَ، حَتّٰى تَجْتَمِعَ الْاُمَّةُ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَقَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ: كَفَيْتُكِ اَخِى مُعَاوِيَةَ، وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: كَفَيْتُكِ عَلِيًّا . فَكَتَبَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا اِلٰى صَاحِبِهَا، وَبَعَثَتْ وَفْدًا مِنْ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ، فَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَاَطَاعَ اُمَّ حَبِيبَةَ، وَاَمَّا عَلِيٌّ فَهَمَّ اَنْ يُطِيعَ اُمَّ سَلَمَةَ، فَنَهَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ بُعُوثُهُمَا وَعُمَّالُهُمَا يَخْتَلِفُونَ اِلَى الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ حَتّٰى قُتِلَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ ـ وَمَرْوَانُ وَابْنُ الْبَخْتَرِىِّ يَغْلِبَانِ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِينَةِ فِىْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ، وَكَانَتْ مِصْرُ فِىْ سُلْطَانِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، فَاَمَّرَ عَلَيْهَا قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِىَّ، وَكَانَ حَامِلَ رَايَةِ الْاَنْصَارِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ وَغَيْرِهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَكَانَ قَيْسٌ مِنْ ذَوِى الرَّاْىِ مِنَ النَّاسِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ اَمْرِ الْفِتْنَةِ، فَكَانَ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَاهِدَيْنِ عَلٰى اِخْرَاجِهِ مِنْ مِصْرَ وَيَغْلِبَانِ عَلٰى مِصْرَ، وَكَانَ قَدِ امْتَنَعَ مِنْهُمَا بِالدَّهَاءِ وَالْمَكِيدَةِ، فَلَمْ يَقْدِرَا عَلٰى اَنْ يَفْتَحَا مِصْرَ حَتّٰى كَادَ مُعَاوِيَةُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ قِبَلِ عَلِيٍّ. قَالَ: فَكَانَ مُعَاوِيَةُ يُحَدِّثُ رَجُلًا مِنْ ذَوِى الرَّاْىِ مِنْ قُرَيْشٍ فَيَقُوْلُ: مَا ابْتَدَعْتُ مِنْ مَكِيدَةٍ قَطُّ اَعْذَبَ عِنْدِى مِنْ مَكِيدَةٍ كَايَدْتُ بِهَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ قِبَلِ عَلِيٍّ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ حِينَ امْتَنَعَ مِنِّى قَيْسٌ، فَقُلْتُ لِاَهْلِ الشَّامِ: لَا تَسُبُّوا قَيْسًا، وَلَا تَدْعُونِى اِلٰى غَزْوِهِ، فَاِنَّ قَيْسًا لَنَا شِيعَةٌ، تَاْتِينَا كُتُبُهُ وَنَصِيحَتُهُ، اَلَا تَرَوْنَ مَا يَفْعَلُ بِاِخْوَانِكُمُ الَّذِينَ عِنْدَهُ مِنْ اَهْلِ خَرْبَتَا يُجْرِى عَلَيْهِمْ اُعْطِيَاتِهِمْ وَاَرْزَاقَهُمْ، وَيُؤَمِّنُ سِرْبَهُمْ، وَيُحْسِنُ اِلٰى كُلِّ رَاغِبٍ قَدِمَ عَلَيْهِ، فَلَا نَسْتَنْكِرُهُ فِىْ نَصِيحَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَطَفِقْتُ اَكْتُبُ بِذٰلِكَ اِلٰى

شِيعَتِي مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ مِنْ جَوَاسِيسَ عَلِيٍّ الَّذِينَ هَدَى مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَنَمَاهُ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، اتَّهَمَ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَكَتَبَ اِلَيْهِ بِاَمْرِهٖ بِقِتَالِ اَهْلِ خَرْبَتَا - وَاَهْلُ خَرْبَتَا يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ آلَافٍ، فَاَبٰى قَيْسٌ اَنْ يُقَاتِلَهُمْ، وَكَتَبَ اِلٰى عَلِيٍّ اَنَّهُمْ وُجُوهُ اَهْلِ مِصْرَ وَاَشْرَافُهُمْ وَذَوُو الْحِفَاظِ مِنْهُمْ، وَقَدْ رَضُوا مِنِّي بِاَنْ اُؤَمِّنَ سِرْبَهُمْ، وَاُجْرِي عَلَيْهِمْ اُعْطِيَاتِهِمْ وَاَرْزَاقَهُمْ، وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ هَوَاهُمْ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَسْتُ مُكَايِدَهُمْ بِاَمْرٍ اَهْوَنَ عَلَيَّ وَعَلَيْكَ مِنْ اَنْ نَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِمُ الْيَوْمَ، وَلَوْ دَعَوْتُهُمْ اِلٰى قِتَالِي كَانُوا قِرْنَاهُمْ اَسْوَدَانِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ بُسْرُ بْنُ اَرْطَاةَ، وَمَسْلَمَةُ بْنُ مُخَلَّدٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ خُدَيْجٍ الْخَوْلَانِيُّ، فَذَرْنِي وَرَاْيِي فِيهِمْ، وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اُدَارِي مِنْهُمْ. فَاَبٰى عَلَيْهِ عَلِيٌّ اِلَّا قِتَالَهُمْ، فَاَبٰى قَيْسٌ اَنْ يُقَاتِلَهُمْ، وَكَتَبَ قَيْسٌ اِلٰى عَلِيٍّ: اِنْ كُنْتَ تَتَّهِمُنِي فَاعْتَزِلْنِي عَنْ عَمَلِكَ، وَاَرْسِلْ اِلَيْهِ غَيْرِي، فَاَرْسَلَ الْاَشْتَرَ اَمِيرًا عَلٰى مِصْرَ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْقُلْزُمَ شَرِبَ بِالْقُلْزُمِ شَرْبَةً مِنْ عَسَلٍ فَكَانَ فِيهَا حَتْفُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اِنَّ لِلّٰهِ جُنُودًا مِنْ عَسَلٍ. فَلَمَّا بَلَغَتْ عَلِيًّا وَفَاةُ الْاَشْتَرِ بَعَثَ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ اَمِيرًا عَلٰى مِصْرَ، فَلَمَّا حُدِّثَ بِهٖ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَادِمًا اَمِيرًا عَلَيْهِ تَلَقَّاهُ فَخَلَا بِهٖ وَنَاجَاهُ وَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ امْرِئٍ لَا رَاْيَ لَهُ فِي الْحَرْبِ، وَاِنَّهُ لَيْسَ عَزْلُكُمْ اِيَّايَ بِمَانِعِي اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ، وَاِنِّي مِنْ اَمْرِكُمْ عَلٰى بَصِيرَةٍ، وَاِنِّي اَدُلُّكَ عَلَى الَّذِي كُنْتُ اُكَايِدُ بِهٖ مُعَاوِيَةَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَاَهْلَ خَرْبَتَا فَكَايِدْهُمْ بِهٖ، فَاِنَّكَ اِنْ كَايَدْتَهُمْ بِغَيْرِهٖ تَهْلِكْ. فَوَصَفَ لَهُ قَيْسٌ الْمُكَايَدَةَ الَّتِي كَايَدَهُمْ بِهَا، فَاغْتَشَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، وَخَالَفَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ اَمَرَهُ بِهٖ، فَلَمَّا قَدِمَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ مِصْرَ خَرَجَ قَيْسٌ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَاَخَافَهُ مَرْوَانُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، حَتّٰى اِذَا خَافَ اَنْ يُؤْخَذَ وَيُقْتَلَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَظَهَرَ اِلٰى عَلِيٍّ، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ وَالْاَسْوَدِ بْنِ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ يَتَغَيَّظُ عَلَيْهِمَا وَيَقُولُ: اَمْدَدْتُمَا عَلِيًّا بِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَبِرَاْيِهٖ وَمُكَايَدَتِهٖ فَوَاللّٰهِ لَوْ اَمْدَدْتُمَاهُ بِثَمَانِيَةِ آلَافِ مُقَاتِلٍ مَا كَانَ ذٰلِكَ بِاَغْيَظَ لِي مِنْ اِخْرَاجِكُمَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَدِمَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ اِلٰى عَلِيٍّ، فَلَمَّا بَانَهُ الْحَدِيثُ، وَجَاءَهُمْ قَتْلُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَرَفَ عَلِيٌّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يُدَارِي مِنْهُمْ اُمُورًا عِظَامًا مِنَ الْمُكَايَدَةِ الَّتِي قَصَّرَ عَنْهَا رَاْيُ عَلِيٍّ وَرَاْيُ مَنْ كَانَ يُؤَازِرُهُ عَلٰى عَزْلِ قَيْسٍ، فَاَطَاعَ عَلِيٌّ قَيْسًا فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ، وَجَعَلَهُ عَلٰى مُقَدِّمَةِ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَمَنْ كَانَ بِاَذْرَبِيْجَانَ وَاَرْضِهَا، وَعَلٰى شُرْطَةِ الْخَمْسِينَ الَّذِينَ انْتَدَبُوا لِلْمَوْتِ، وَبَايَعَ اَرْبَعُونَ اَلْفًا كَانُوا بَايَعُوا عَلِيًّا عَلَى الْمَوْتِ، فَلَمْ يَزَلْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ يَسُدُّ ذٰلِكَ الثَّغْرَ حَتّٰى قُتِلَ عَلِيٌّ، وَاسْتَخْلَفَ اَهْلُ الْعِرَاقِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى الْخِلَافَةِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يُرِيدُ الْقِتَالَ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَاْخُذَ لِنَفْسِهٖ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فِي الْجَمَاعَةِ وَيُبَايِعُ، فَعَرَفَ الْحَسَنُ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ لَا يُوَافِقُهُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَنَزَعَهُ وَاَمَّرَ مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ، فَلَمَّا عَرَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الَّذِي يُرِيدُ الْحَسَنُ اَنْ يَاْخُذَ لِنَفْسِهٖ، كَتَبَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاوِيَةَ يَسْاَلُهُ الْاَمَانَ، وَيَشْتَرِطُ لِنَفْسِهٖ عَلٰى

الْاَمْوَالِ الَّتِي اَصَابَ، فَشَرَطَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةُ لَهُ وَبَعَثَ اِلَيْهِ ابْنَ عَامِرٍ فِيْ خَيْلٍ عَظِيمَةٍ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ لَيْلًا، حَتّٰى لَحِقَ بِهِمْ، وَتَرَكَ جُنْدَهُ - الَّذِينَ هُوَ عَلَيْهِمْ - لَا اَمِيرَ لَهُمْ، وَمَعَهُمْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، فَاَمَّرَتْ شُرْطَةُ الْخَمْسِينَ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، وَتَعَاهَدُوا وَتَعَاقَدُوا عَلٰى قِتَالِ مُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَتّٰى يَشْتَرِطَ لِشِيعَةِ عَلِيٍّ وَلِمَنْ كَانَ اتَّبَعَهُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَدِمَائِهِمْ وَمَا اَصَابُوا مِنَ الْفِتْنَةِ، فَخَلَصَ مُعَاوِيَةُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ اِلٰى مُكَايَدَةِ رَجُلٍ هُوَ اَهَمُّ النَّاسِ عِنْدَهُ مَكِيدَةً، وَعِنْدَهُ اَرْبَعُونَ اَلْفًا، فَنَزَلَ بِهِمْ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرٌو وَاَهْلُ الشَّامِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَيُرْسِلُ مُعَاوِيَةُ اِلٰى قَيْسٍ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهَ وَيَقُولُ: عَلٰى طَاعَةِ مَنْ تُقَاتِلُنِي؟ وَيَقُولُ: قَدْ بَايَعَنِي الَّذِي تُقَاتِلُ عَلٰى طَاعَتِهِ، فَاَبٰى قَيْسٌ اَنْ يُقِرَّ لَهُ حَتّٰى اَرْسَلَ مُعَاوِيَةُ بِسِجِلٍّ قَدْ خَتَمَ لَهُ فِيْ اَسْفَلِهِ فَقَالَ: اكْتُبْ فِيْ هٰذَا السِّجِلِّ، فَمَا كُتِبَتْ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ عَمْرٌو لِمُعَاوِيَةَ: لَا تُعْطِهِ هٰذَا وَقَاتِلْهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ - وَكَانَ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ -: عَلٰى رِسْلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، فَاِنَّا لَنْ نَخْلُصَ اِلٰى قَتْلِ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى يُقْتَلَ عَدَدُهُمْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَمَا خَيْرُ الْحَيَاةِ بَعْدَ ذٰلِكَ؟ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَا اُقَاتِلُهُ حَتّٰى لَا اَجِدَ مِنْ ذٰلِكَ بُدًّا، فَلَمَّا بَعَثَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ بِذٰلِكَ السِّجِلِّ اشْتَرَطَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ لِنَفْسِهِ وَلِشِيعَةِ عَلِيٍّ الْاَمَانَ عَلٰى مَا اَصَابُوا مِنَ الدِّمَاءِ وَالْاَمْوَالِ، وَلَمْ يَسْاَلْ مُعَاوِيَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَالًا، فَاَعْطَاهُ مُعَاوِيَةُ مَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ، وَدَخَلَ قَيْسٌ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْجَمَاعَةِ. وَكَانَ يُعَدُّ فِي الْعَرَبِ - حَتّٰى ثَارَتِ الْفِتْنَةُ الْاُولٰى - خَمْسَةٌ يُقَالُ لَهُمْ: ذَوُو رَاْيِ الْعَرَبِ وَمَكِيدَتُهُمْ، يُعَدُّ مِنْ قُرَيْشٍ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرٌو، وَيُعَدُّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَيُعَدُّ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ، وَيُعَدُّ مِنْ ثَقِيفٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَكَانَ مَعَ عَلِيٍّ مِنْهُمْ رَجُلَانِ: قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ مُعْتَزِلًا بِالطَّائِفِ وَاَرْضِهَا، فَلَمَّا حُكِّمَ الْحَكَمَانِ فَاجْتَمَعَا بِاَذْرُحَ، وَافَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَاَرْسَلَ الْحَكَمَانِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَاِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَوَافٰى رِجَالًا كَثِيرًا مِنْ قُرَيْشٍ وَوَافٰى مُعَاوِيَةُ بِاَهْلِ الشَّامِ وَوَافٰى اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - وَهُمَا الْحَكَمَانِ - وَاَبٰى عَلِيٌّ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ يُوَافُوا، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لِرِجَالٍ مِنْ ذَوِي رَاْيِ اَهْلِ قُرَيْشٍ: هَلْ تَرَوْنَ اَحَدًا يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَسْتَطِيعَ اَنْ يَعْلَمَ: اَيَجْتَمِعُ هٰذَانِ الْحَكَمَانِ اَمْ لَا؟ فَقَالُوا لَهُ: لَا نَرٰى اَنَّ اَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ قَالَ: فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَظُنُّنِي سَاَعْلَمُهُ مِنْهُمَا حِينَ اَخْلُو بِهِمَا فَاُرَاجِعُهُمَا. فَدَخَلَ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَبَدَاَ بِهِ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِي عَمَّا اَسْاَلُكَ عَنْهُ: كَيْفَ تَرَانَا مَعْشَرَ الْمُعْتَزِلَةِ؟ فَاِنَّا قَدْ شَكَكْنَا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِي قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْقِتَالِ، وَرَاَيْنَا نَسْتَاْنِيَ وَنَتَثَبَّتُ حَتّٰى تَجْتَمِعَ الْاُمَّةُ عَلٰى رَجُلٍ فَنَدْخُلَ فِيْ صَالِحِ مَا دَخَلَتْ فِيْهِ الْاُمَّةُ؟ فَقَالَ عَمْرٌو: اَرَاكُمْ مَعْشَرَ الْمُعْتَزِلَةِ خَلْفَ الْاَبْرَارِ وَمَعْشَرَ الْفُجَّارِ فَانْصَرَفَ الْمُغِيرَةُ وَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، فَخَلَا بِهِ فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِعَمْرٍو، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى: اَرَاكُمْ اَثْبَتَ النَّاسِ رَاْيًا، وَاَرٰى فِيكُمْ بَقِيَّةَ الْمُسْلِمِينَ. فَانْصَرَفَ فَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْ غَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَقِيَ اَصْحَابَهُ الَّذِينَ قَالَ لَهُمْ مَا قَالَ مِنْ ذَوِي رَاْيِ قُرَيْشٍ قَالَ: اُقْسِمُ

لَـكُمْ لا يَجْتَمِعُ هٰذَانِ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ، وَلَيَدْعُوَنَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلٰى رَأْيِهِ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ الْحَكَمَانِ، وَتَكَلَّمَا خَالِيَيْنِ فَقَالَ عَمْرٌو: يَا اَبَا مُوْسَى، اَرَاَيْتَ اَوَّلَ مَا نَقْضِي بِهِ فِي الْحَقِّ؟ عَلَيْنَا اَنْ نَقْضِيَ لِاَهْلِ الْوَفَاءِ بِالْوَفَاءِ، وَلِاَهْلِ الْغَدْرِ بِالْغَدْرِ، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى: وَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ وَاَهْلَ الشَّامِ قَدْ وَافَوْا لِلْمَوْعِدِ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ اِيَّاهُ؟ فَقَالَ: فَاَكْتُبُهَا، فَكَتَبَهَا اَبُوْ مُوْسَى، فَقَالَ عَمْرٌو: قَدْ اُخْلِصْتُ اَنَا وَاَنْتَ اَنْ نُسَمِّيَ رَجُلًا يَلِي اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَسَمِّ يَا اَبَا مُوْسَى، فَاِنِّي اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ اُبَايِعَكَ مِنْكَ عَلٰى اَنْ تُبَايِعَنِي، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى: اُسَمِّي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَنِ اعْتَزَلَ - فَقَالَ عَمْرٌو: فَاَنَا اُسَمِّي لَكَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ، فَلَمْ يَبْرَحَا مِنْ مَجْلِسِهِمَا ذٰلِكَ حَتّٰى اخْتَلَفَا وَاسْتَبَّا، ثُمَّ خَرَجَا اِلَى النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسَى: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَثَلَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَثَلَ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا) (الأعراف: 175) حَتّٰى بَلَغَ (لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ) (الأعراف: 176) وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي وَجَدْتُ مَثَلَ اَبِي مُوْسَى مَثَلَ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا) (الجمعة: 5) حَتّٰى بَلَغَ (الظَّالِمِينَ) (الجمعة: 5)، ثُمَّ كَتَبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْمَثَلِ الَّذِي ضَرَبَ لِصَاحِبِهِ اِلَى الْاَمْصَارِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَقَامَ مُعَاوِيَةُ عَشِيَّةً فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مُتَكَلِّمًا فِي هٰذَا الْاَمْرِ، فَلْيُطْلِعْ لِي قَرْنَهُ، فَوَاللّٰهِ لا يَطَّلِعُ فِيهِ اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ اَحَقَّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيهِ - قَالَ: يُعَرِّضُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: "فَاَطْلَقْتُ حَبْوَتِي فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُومَ اِلَيْهِ فَاَقُوْلَ: يَتَكَلَّمُ فِيهِ رِجَالٌ قَاتَلُوكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ، ثُمَّ خَشِيتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ، وَتُسْفَكُ فِيهِ الدِّمَاءُ، وَاُحْمَلُ فِيهِ عَلٰى غَيْرِ رَاْيٍ، فَكَانَ مَا وَعَدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْجِنَانِ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمَّا انْطَلَقْتُ اِلٰى مَنْزِلِي اَتَانِي حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: مَا الَّذِي مَنَعَكَ اَنْ تَتَكَلَّمَ حِينَ سَمِعْتَ الرَّجُلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ اَرَدْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ خَشِيتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ، وَتُسْفَكُ فِيهَا الدِّمَاءُ، وَاُحْمَلُ فِيهَا عَلٰى غَيْرِ رَاْيٍ، فَكَانَ مَا وَعَدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْجِنَانِ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، فَقَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي، فَاِنَّكَ عُصِمْتَ، وَحُفِظْتَ مِمَّا خِفْتَ غِرَّتَهُ"

✸ ✸ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کرنے کے بعد اور حبشہ کی سرزمین پر رہنے والے لوگوں کے آ جانے کے بعد شام کی طرف دو لشکر روانہ کیے تھے' ایک کلب' بلقین' غسان اور عربوں کے اُن کفار کی طرف تھا جو شامی سرحد کی طرف رہتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں سے ایک لشکر کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا جن کا تعلق بنوفہر سے تھا جبکہ دوسرے لشکر کا امیر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا' حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

بھی تھے' جب ان دونوں لشکروں کی روانگی کا وقت آیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو بلوایا اور اُن دونوں سے فرمایا: تم دونوں ایک دوسرے کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا' جب یہ دونوں حضرات مدینہ منورہ سے آگے گئے تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ تاکید کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی حکم عدولی نہ کریں' تو یا تو آپ میری اطاعت کرلیں' یا میں آپ کی اطاعت کر لیتا ہوں۔ تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ میری اطاعت کرلیں! تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی اطاعت کر لی۔ اس طرح حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اُن دونوں لشکروں کے امیر بن گئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس سے بہت غصہ آیا' اُنہوں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی اور یہ کہا: کیا آپ نے نابغہ کے صاحبزادے کی اطاعت کر لی ہے اور اُسے اپنے اوپر اور حضرت ابوبکر پر اور ہم پر امیر بنا دیا ہے؟ یہ کیا بات ہوئی؟ تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے جناب! نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی' اور اُنہیں بھی یہ ہدایت کی تھی کہ ہم ایک دوسرے کی حکم عدولی نہ کریں! تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں اُن کی حکم عدولی کر کے نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی کا مرتکب نہ ہو جاؤں' اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس حوالے سے دوسروں پر تمہیں امیر نہیں بناؤں گا' نبی اکرم ﷺ کی مراد مہاجرین تھے۔

اس جنگ کو غزوۂ ذات السلاسل کا نام دیا گیا جس میں بہت سے عرب قیدی بنا کر لائے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بعد ایک مہم کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا جو ایک نوجوان شخص تھے اور اُس مہم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' اس مہم کے روانہ ہونے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس مہم کو روانہ کیا' پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد تین امراء کو شام کی طرف بھیجا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا' اُنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا' اُنہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے عراق کی طرف بھیج دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی اور وہ مسلسل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن سعید اور اُن کے لشکر کا امیر حضرت یزید بن ابوسفیان کو مقرر کر دیا' اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ پر پرانا غصہ تھا' جب وہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد یمن سے آئے تھے اور اُن کی ملاقات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی' تو خالد بن ولید نے کہا تھا: اے بنو عبد مناف! کیا تم اپنے معاملہ (یعنی حکومت) کے حوالے سے مغلوب ہو گئے ہو؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو اُنہیں کچھ نہیں کہا تھا' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب دیتے ہوئے یہ کہا تھا: کہ تم اُس کی حکومت صرف لومڑیوں پر چھوڑ دو گے۔

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں امیر مقرر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بات یاد دلائی اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

ساتھ مسلسل بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن کی جگہ یزید بن ابوسفیان کو امیر مقرر کر دیا' یزید اُس لشکر کے امیر اُس وقت بنے تھے' جب خالد بن ولید لشکر کے ساتھ شام میں ذی مروہ کے مقام پر پہنچ چکے تھے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے لشکر سمیت شام کی طرف چلے جائیں تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو شام میں چار امیر موجود تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو اُنہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور اُن کی جگہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ کے مقام پر آئے تو اُنہوں نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو بھی معزول کر دیا اور اُن کے لشکر کو یہ حکم دیا کہ وہ باقی تین لشکروں کے اندر متفرق ہو جائیں' حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! کیا میں عاجز آ گیا ہوں' یا میں خیانت کا مرتکب ہو گیا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نہ تو عاجز آئے ہو اور نہ ہی تم نے خیانت کی ہے' اُنہوں نے دریافت کیا: پھر آپ نے مجھے معزول کیوں کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اس بات میں حرج محسوس کیا کہ میں تمہیں ایسی صورتِ حال میں امیر بنا دوں جبکہ مجھے تم سے زیادہ قوی امیر مل رہا ہو۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! پھر آپ مجھے بری الذمہ قرار دیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا عنقریب کر لوں گا! اگر مجھے اس کے علاوہ کا پتا ہوتا' تو میں ایسا نہ کرتا' راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اُنہیں بری الذمہ قرار دیا۔

پھر اُنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مصر کی طرف پیش قدمی کریں' یوں شام میں دو امیر باقی رہ گئے' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ' پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اُنہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو اور اپنے چچازاد حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں برقرار رکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ عیاض بن غنم کو کیسے مقرر کر رہے ہیں؟ جبکہ وہ ایک سخی شخص ہیں' اُن سے جو بھی چیز مانگی جاتی ہے' وہ دے دیتے ہیں حالانکہ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس سے کم عطیہ دینے پر معزول کر دیا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عیاض اپنے مال میں سے خرچ کرتا ہے' دوسری بات یہ ہے کہ میں کسی ایسے امیر کو تبدیل نہیں کروں گا جسے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی جگہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیتے ہوئے یہ کہا: اے ابوسفیان! تم یزید کے حوالے سے ثواب کی اُمید رکھو! حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! آپ نے اُس کی جگہ کس کو امیر مقرر کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: معاویہ کو! تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے صلہ رحمی سے کام لیا ہے!

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی جگہ عمیر بن سعد انصاری کو امیر مقرر کیا' یوں شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمیر رضی اللہ عنہ دو امیر ہو گئے یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر

دیا گیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا تو اُنہوں نے عمیر کو معزول کر دیا اور شام کے گورنر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن گئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو کوفہ سے معزول کیا اور اُن کی جگہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر دیا' اُنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر سے معزول کیا اور اُن کی جگہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابوسرح رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر دیا' اُنہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو معزول کیا اور اُن کی جگہ عبداللہ بن عامر کو امیر مقرر کیا' پھر اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص کو کوفہ سے معزول کیا اور اُن کی جگہ ولید بن عقبہ کو امیر مقرر کر دیا' پھر ولید کے خلاف ایک مقدمہ سامنے آیا تو اُنہوں نے ولید کو کوڑے لگوائے اور اُسے معزول کر دیا اور اُس کی جگہ سعید بن العاص کو امیر مقرر کیا' پھر لوگوں نے یہ کہا جو فتنہ کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں کہ سعید بن العاص حج کرنے کے لیے آئے جب وہ حج کر کے واپس جانے لگے تو عراق کے گھڑسواروں کی اُن سے ملاقات ہوئی' اُنہوں نے عذیب کے مقام سے اُنہیں واپس کر دیا' اہلِ مصر نے عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کو مصر سے نکال دیا' اہلِ بصرہ نے عبداللہ بن عامر کو وہاں رہنے دیا' یہ فتنہ کا آغاز تھا۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے' اللہ اُن پر رحم کرے! تو لوگوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی' اُنہوں نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ اگر آپ دونوں چاہیں تو آپ دونوں میری بیعت کر لیں اور اگر آپ دونوں چاہیں تو میں آپ دونوں میں سے کسی ایک کی بیعت کر لیتا ہوں' تو ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا کہ ہم آپ کی بیعت کر لیتے ہیں' پھر یہ دونوں حضرات مکہ چلے گئے' مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں' اُن دونوں حضرات نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بات چیت کی اور اس بارے میں اُن کی رائے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے کے مطابق ہو گئی' قریش سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں نے ان کی اطاعت کی' پھر یہ لوگ نکل کر بصرہ کی طرف چلے گئے' یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے کے طلبگار تھے' ان کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکر بھی گئے' ان کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عتاب بن اُسید بھی گئے' عبداللہ بن حارث بن ہشام بھی گئے' عبداللہ بن زبیر بھی گئے' مروان بن حکم بھی گیا' اس کے علاوہ قریش کے دیگر بہت سے لوگ گئے' اُنہوں نے اہلِ بصرہ کے ساتھ بات چیت کی اور اُنہیں یہ بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر شہید کیا گیا ہے اور یہ لوگ اس بارے میں توبہ کرنے کے لیے آئے ہیں کہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں اُنہوں نے غلو کیا تھا' تو اہلِ بصرہ سے تعلق رکھنے والے زیادہ تر لوگوں نے ان کی بات مان لی' تمیم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص احنف ان سے الگ تھلگ ہو گئے' جبکہ عبدالقیس اپنے اطاعت گزار لوگوں کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف چلے گئے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر سوار ہوئیں جس کا نام عسکر تھا' وہ ہودج میں رہتی تھیں جس پر گائے کے چمڑے کے پردے ڈالے گئے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں صرف یہ چاہتی تھی میری وجہ سے لوگوں کے درمیان اختلافات ختم ہو جائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہو جائے گی' اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا تو میں کبھی بھی اس بات کی کوشش نہ کرتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے میری بات نہیں سنی اور میری طرف توجہ نہیں دی اور لڑائی شروع ہو گئی' اُس دن قریش سے تعلق رکھنے والے ستر افراد شہید ہوئے' اُن سب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی

لگام پکڑی ہوئی تھی' یعنی وہ اُس اونٹ کی لگام کو پکڑ کر رکھتا تھا یہاں تک کہ شہید ہو جاتا تھا' پھر لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہودج کو لیا اور اُسے بصرہ کے ایک گھر میں لے گئے' اس میں مروان شدید زخمی ہوا' حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اُس موقع پر شہید ہوئے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اُس کے بعد وادی سباع میں شہید ہوئے' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مروان قریش سے تعلق رکھنے والے بقیہ افراد کے ساتھ واپس آ گئے' یہ لوگ مدینہ منورہ آئے' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ تشریف لے گئیں جبکہ مروان اور اسود بن ابوبختری مدینہ منورہ میں رہے کیونکہ وہاں کے رہنے والوں پر انہیں غلبہ حاصل تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلافات کا آغاز ہوا' یہ دونوں اپنے' اپنے وفد بھیجتے تھے' جس کا وفد مکہ میں حج کرنے کے لیے پہلے آ جاتا تھا' وہی امیرالحج بن جاتا تھا اور لوگوں کی رہنمائی کیا کرتا تھا' پھر سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ ہیں' اُنہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور یہ کہا: آیئے ہم معاویہ اور علی کو خط لکھتے ہیں' کہ وہ اس طرح کے نمائندے نہ بھیجا کریں' جو لوگوں کو ڈراتے ہیں' تاکہ اُمت کسی ایک پر متفق ہو جائے۔ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اپنے بھائی معاویہ کا ذمہ لیتی ہوں' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں علی کا ذمہ لیتی ہوں' ان میں سے ہر ایک نے اپنے متعلقہ فرد کی طرف خط لکھا اور قریش اور انصار سے تعلق رکھنے والا وفد بھی بھجوایا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی اطاعت کر لی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی اطاعت کرنے کا ارادہ کیا' لیکن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا' تو یہ دونوں حضرات اپنے افراد اور اپنے نگران بھیجتے رہے' جو مدینہ اور مکہ آتے جاتے رہے' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے!

پھر لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اطاعت پر اکٹھے ہو گئے' اس زمانہ میں مروان اور ابن بختری اہلِ مدینہ پر غلبہ رکھتے تھے' مصر کا علاقہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے زیرِ نگین تھا' اُنہوں نے قیس بن سعد بن عبادہ کو اُس کا امیر مقرر کیا تھا' حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں' جنہوں نے غزوۂ بدر اور دیگر غزوات کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی تھی اور وہ انصار کا مخصوص جھنڈا اُٹھایا کرتے تھے' قیس بن سعد بڑے سمجھدار آدمی تھے' البتہ اس آزمائش کے حوالے سے وہ بھی مغلوب ہو گئے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بھرپور کوشش تھی کہ اُنہیں مصر سے نکال دیں اور مصر پر غلبہ حاصل کر لیں' قیس بن سعد نے ان حضرات کی کوششوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور یہ دونوں حضرات مصر فتح نہیں کر سکے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ قیس بن سعد کا تعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جو قریش سے تعلق رکھتا تھا اور بڑا سمجھدار تھا' اُس کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے یہ کہا: میں نے قیس بن سعد پر قابو پانے کی جتنی کوششیں کی ہیں اُتنی کوششیں اور کسی بھی کام کے سلسلہ میں نہیں کیں' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرفداری کرتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس وقت عراق میں تھے جب قیس کے ساتھ میری کوشش چل رہی تھی' میں نے اہلِ شام سے کہا: تم قیس کو بُرا نہ کہو اور مجھے کسی جنگ کی طرف نہ بلاؤ کیونکہ قیس کا تعلق ہمارے گروہ سے ہے' اُس کے مکتوبات اور اُس کی نصیحتیں ہمارے پاس آتی ہیں' کیا تم لوگوں نے اس بات کا جائزہ نہیں لیا کہ اُس نے تمہارے اُن بھائیوں کے ساتھ کیا کیا ہے جو اُس کے قریب ہوتے ہیں' جو

''حربتا'' کے رہنے والے ہیں' اُس نے اُن کے عطیات اور اُن لوگوں کی تنخواہیں ادا کی ہیں اور اُن کے لوگوں کو امان دی ہے' اُس نے اپنے پاس آنے والے ہر شخص کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے' اس لیے ہم اُس کی خیر خواہی کا انکار نہیں کرتے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں عراق سے تعلق رکھنے والے اپنے ساتھیوں کو خط لکھنا شروع کیے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جاسوسوں کو اس بارے میں اطلاع مل گئی جو اہلِ عراق سے تعلق رکھتے تھے' جب اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی اور عبداللہ بن جعفر اور محمد بن ابوبکر صدیق نے بھی اُن کے سامنے قیس بن سعد کی چغلی کی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قیس بن سعد پر الزام عائد کیا اور اُنہیں خط لکھا جس میں اُنہیں اہلِ ''حربتا'' کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا' اُس وقت اہلِ حربتا کی تعداد دس ہزار تھی۔ قیس نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کرنے سے انکار کر دیا اور اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ اُن کا شمار اہلِ مصر کے نمایاں اور معززین افراد میں ہوتا ہے' وہ وہاں کے صاحبِ حیثیت لوگ ہیں' وہ مجھ سے اس بات سے راضی ہیں کہ میں نے اُنہیں راستہ میں امان دی ہوئی ہے اور اُن کے عطیات اور تنخواہیں جاری کی ہوئی ہیں' مجھے یہ بات پتا ہے کہ اُن کی ہمدردیاں معاویہ کے ساتھ ہیں' لیکن اس لیے میرے خیال میں میرے لیے اور آپ کے لیے آج کل کی صورتِ حال میں اُن کے ساتھ کوئی جھگڑا کرنا مناسب نہیں ہے' اگر میں اُنہیں اپنے ساتھ جنگ کرنے کی دعوت دیتا ہوں' جن میں بسر بن ارطاۃ' مسلمہ بن مخلد' معاویہ بن خدیج خولانی شامل ہیں' تو آپ اُن لوگوں کے بارے میں میرے طریقۂ کار کو ایسے ہی رہنے دیں' مجھے اس بارے میں زیادہ بہتر پتا ہے کہ میں اُن پر کس طرح قابو رکھ سکتا ہوں۔

لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ لڑائی کرنے پر اصرار کیا جبکہ قیس نے اُن کے ساتھ لڑائی کرنے سے انکار کر دیا' قیس نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اگر آپ اس حوالے سے مجھے غلط سمجھتے ہیں تو مجھے میرے عہدہ سے معزول کر دیں اور میری بجائے کسی اور کو اس کے لیے مقرر کر دیں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کو مصر کا امیر بنا کر بھیجا' جب وہ قلزم کے مقام پر پہنچے تو اُنہوں نے قلزم کے مقام پر شہد سے بنا ہوا ایک مشروب پیا جس میں زہر تھا' اس بات کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ملی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: شہد میں بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ لشکر ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اشتر کی وفات کی اطلاع ملی' تو اُنہوں نے محمد بن ابوبکر کو مصر کا امیر بنا کر بھیجا' جب قیس بن سعد کو یہ بات بتائی گئی کہ وہ امیر بن کر آ رہے ہیں' تو قیس بن سعد نے اُن سے ملاقات کی' وہ اُنہیں لے کر الگ ہو گئے' اُن کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کرنے لگے اور بولے: تم ایک ایسے صاحب کے پاس سے آ رہے ہو' جن کو جنگ کے طریقۂ کار کے بارے میں زیادہ پتا نہیں ہے' تمہارا مجھے معزول کر دینا میرے لیے اس بات سے رکاوٹ نہیں بن سکتا کہ میں تمہاری خیر خواہی کروں' تمہارا جو عہدہ ہے اُس کے حوالے سے مجھے اچھی خاصی بصیرت حاصل ہے' میں تمہاری رہنمائی اُس صورتِ حال کی طرف کرتا ہوں جس کے ذریعہ میں معاویہ اور عمرو بن العاص اور اہلِ حربتا کے ساتھ نمٹ رہا ہوں' تم بھی اُن کے ساتھ اسی طرح نمٹنا' کیونکہ تم نے اگر اس کے علاوہ کسی اور طریقہ کے ساتھ اُن کے ساتھ نمٹنے کی کوشش کی تو تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے۔

پھر قیس نے اُنہیں پوری طرح سمجھایا کہ اُن لوگوں کے ساتھ نمٹنے کا طریقۂ کار کیا ہو گا لیکن محمد بن ابوبکر نے یہ سمجھا کہ شاید وہ

فریب دے رہے ہیں' اُنہوں نے ہر معاملہ میں اُن کی ہدایت کے برخلاف کیا' جب محمد بن ابوبکر مصر آ گئے تو قیس وہاں سے مدینہ منورہ چلے گئے' وہاں مروان اور اسود بن ابوبختری نے اُنہیں خوف زدہ کیا' وہ اس اندیشہ کا شکار ہو گئے کہ کہیں اُنہیں پکڑ کر قتل نہ کر دیا جائے' تو وہ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان اور اسود بن ابوبختری کو خط لکھا اور اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا اور یہ کہا کہ تم نے قیس بن سعد کے ذریعہ اُس کی رائے اور سمجھداری کے ذریعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی ہے' اللہ کی قسم! اگر تم نے آٹھ ہزار جنگجو افراد کے ذریعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی ہوتی تو مجھے اس بات پر اتنا غصہ نہ آتا' جتنا اس بات پر غصہ آیا ہے کہ تم نے قیس بن سعد کو نکل کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف جانے پر مجبور کر دیا ہے۔

قیس بن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب ساری صورتِ حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے واضح ہوئی اور اُنہیں محمد بن ابوبکر کے قتل ہو جانے کی اطلاع ملی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چل گیا کہ قیس بن سعد نے وہاں کے بہت سے معاملات کو نہایت عمدہ طریقہ سے سنبھالا ہوا تھا جس کا پوری طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اندازہ نہیں ہو سکا' اُس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قیس کو معزول کرنے کے حوالے سے افسوس کا اظہار کیا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر معاملہ میں قیس کی بات مانا کرتے تھے' اُنہوں نے قیس کو اہلِ عراق کے ہراول دستہ کا امیر مقرر کیا' اس کے علاوہ آذربائیجان اور وہاں کی آس پاس کی زمین کا بھی امیر مقرر کیا' اُنہوں نے قیس کو اُن پچاس سپاہیوں کا نگران مقرر کیا جنہوں نے موت کے لیے طے کیا تھا' اُنہوں نے چالیس ہزار افراد سے بیعت لی' جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی تھی' اُس کے بعد قیس بن سعد مسلسل یہ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

اہلِ عراق نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو خلیفہ مقرر کر دیا' حضرت حسن رضی اللہ عنہ جنگ نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن وہ یہ چاہتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اپنے لیے سہولیات حاصل کر لیں اور پھر وہ جماعت میں شامل ہو کر اُن سے بیعت کر لیں' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ تھا کہ قیس بن سعد اس حوالے سے اُن کا ساتھ نہیں دیں گے' اس لیے اُنہوں نے قیس کو معزول کر دیا اور اُن کی جگہ عبیداللہ بن عباس کو امیر مقرر کیا' جب عبیداللہ بن عباس کو امام حسن رضی اللہ عنہ کے ارادوں کا علم ہوا تو وہ اپنے لیے سہولتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عبیداللہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اُن سے امان کی درخواست کی اور اپنے لیے کچھ اموال حاصل کرنے کی شرط رکھی' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی اس شرط کو قبول کیا اور اُن کی طرف بہت سے گھڑسواروں کے ساتھ ابن عامر کو بھیجا' عبیداللہ رات کے وقت نکل کر اُن کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ اُن لوگوں کے ساتھ جا ملے' وہ جس لشکر کے امیر تھے اُنہوں نے اُسے چھوڑ دیا جس کی یہ حالت تھی کہ اب اُن کا کوئی امیر نہیں تھا' اُن کے ساتھ قیس بن سعد تھے' اُن سپاہیوں کا امیر قیس بن سعد کو بنا دیا گیا' اُن لوگوں نے آپس میں پختہ طور پر یہ طے کیا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کریں گے یہاں تک کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں اور اُن کے پیروکار لوگوں کے اموال اور جانوں کے حوالے سے شرط رکھی جو کچھ آزمائش کے دوران اُنہیں نقصان ہوا تھا اُس کے حوالے سے شرط رکھی۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' عبیداللہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فارغ ہوئے تو وہ اس شخص کو قابو کرنے کے لیے مکمل طور پر متوجہ ہوئے جو اُن

کے نزدیک سب سے اہم ترین کام تھا' کیونکہ قیس بن سعد کے ساتھ چالیس ہزار افراد تھے' حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص چالیس دن تک اہلِ شام کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے رہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قیس کو پیغام دیتے رہے' اُنہیں اللہ کے واسطے دیتے رہے اور یہ کہتے رہے کہ تم کس کی اطاعت کرتے ہوئے میرے ساتھ جنگ کرنا چاہتے ہو؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ تم جس کی اطاعت کرتے ہوئے جنگ میں حصہ لینا چاہتے ہو اُس نے تو میری بیعت کر لی ہے' لیکن قیس نے اس کو برقرار رکھنے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب بھیجا جس کے نیچے والے حصے پر مہر لگا دی گئی تھی اور یہ کہا کہ تم اس کے اندر جو چاہو تحریر کر لو' تم جو بھی لکھو گے تمہیں وہ کچھ ملے گا' تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اُسے یہ پیشکش نہ کریں' آپ اُس کے ساتھ لڑائی کریں! حضرت معاویہ رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ جو دونوں میں سے بہترین فرد تھے' اُنہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! تم خود پر قابو رکھو! ہم ان افراد پر اُس وقت تک قابو نہیں پا سکیں گے' جب تک اتنی ہی تعداد میں اہلِ شام نہیں مارے جاتے اور اگر اتنے اہلِ شام مارے گئے تو بعد میں ہماری زندگی کا کیا فائدہ ہوگا! اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی نہیں کروں گا جب تک لڑائی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ رہے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ اُن کی طرف بھجوایا تو قیس بن سعد نے اپنی ذات' اپنے ساتھیوں کے لیے امان کی شرط رکھی کہ اُنہوں نے جو قتل و غارت گری کی ہے (اُس کے حوالے سے اُن سے مواخذہ نہیں ہوگا) اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی بھی قسم کے مال کا مطالبہ نہیں کیا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی شرط کو قبول کیا' پھر قیس اور اُن کے ساتھی بھی مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ داخل ہو گئے' اُن کا شمار عربوں میں ہوتا تھا' عربوں میں پانچ افراد نمایاں حیثیت رکھتے ہیں' جنہوں نے اس سارے اختلافات کو ختم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا' اُن کے لیے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عربوں میں سب سے زیادہ سمجھدار اور عقلمند افراد ہیں' قریش میں سے حضرت معاویہ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہما کو شمار کیا جاتا ہے' انصار میں سے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو شمار کیا جاتا ہے' مہاجرین میں سے حضرت عبداللہ بن بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کو شمار کیا جاتا ہے' ثقیف قبیلہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو شمار کیا جاتا ہے۔

ان میں سے دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے: حضرت قیس بن سعد اور حضرت عبداللہ بن بدیل رضی اللہ عنہما' جبکہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس دوران طائف میں الگ تھلگ رہے' وہ اپنی سرزمین پر (کاشتکاری وغیرہ کرتے رہے) جب دونوں طرف سے حکم مقرر کیے گئے اور وہ دونوں ''اذرح'' کے مقام پر اکٹھے ہوئے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی موافقت کی' ان دونوں ثالثوں نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو بھی پیغام بھیجا' قریش سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد نے بھی ان کی موافقت کی' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہلِ شام کے ساتھ ان کی موافقت کی' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی اس کے لیے تیار ہو گئے' یہ دونوں حضرات ثالث تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہلِ عراق نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے قریش سے تعلق رکھنے والے صاحبِ حیثیت لوگوں سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ وہ یہ جان سکے کہ کیا یہ دونوں ثالث کسی نکتہ پر اکٹھے ہو سکیں گے' یا نہیں

ہو سکیں گے؟ تو اُن لوگوں نے اُنہیں جواب دیا: ہمارے علم کے مطابق تو کوئی شخص یہ بات نہیں جان سکتا۔ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اپنے بارے میں مجھے یہ علم ہے کہ ان دونوں کے حوالے سے میں یہ بات جان لوں گا' جب میں ان دونوں میں خلوت میں مل کر واپس آؤں گا۔

پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پہلے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اُنہوں نے اُن سے آغاز کیا اور بولے: اے ابوعبداللہ! آپ مجھے اُس چیز کے بارے میں بتائیے گا' جس کے بارے میں' میں آپ سے دریافت کرنے لگا ہوں' ہم لوگ جو ان اختلافات سے الگ تھلگ ہیں' ہمارے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ ہم اُس معاملہ کے بارے میں شک کا شکار ہو گئے ہیں جو آپ کے لیے واضح ہے کہ آپ جنگ کر سکتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس لیے پیچھے ہٹے ہیں' تاکہ اُمت کسی ایک شخص پر اکٹھی ہو جائے اور ہم بھی اُس شخص کی پیروی کریں' جس پر اُمت کا اتفاق ہوا ہے' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے الگ تھلگ ہونے والے افراد کے گروہ! آپ لوگوں کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ آپ نیک لوگوں کے پیچھے ہیں' لیکن گناہگاروں کا گروہ ہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس چلے گئے' اُنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ اور کچھ دریافت نہیں کیا' پھر وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے خلوت میں وہی بات چیت کی جو اُنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کی تھی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ لوگوں کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ آپ کی رائے سب سے زیادہ بہتر ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ مسلمانوں کے اندر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس چلے گئے' اُنہوں نے اُن سے اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کیا' پھر اُن کی ملاقات اپنے اُن ساتھیوں سے ہوئی' جو قریش کے سمجھدار لوگ تھے اور جنہیں وہ پہلے بات کہہ کے چلے تھے' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: میں تمہیں قسم دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ یہ دونوں افراد کسی ایک شخص پر اکٹھے نہیں ہو سکیں گے' ان میں سے ہر شخص اپنی رائے کی طرف دعوت دے گا۔

جب وہ دونوں ثالث اکٹھے اور اُن دونوں نے تنہائی میں بات چیت کی' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہم نے جو فیصلہ کرنا ہے اُس میں سب سے پہلے ہم پر یہ بات لازم ہے کہ جس کا حق ہے اُس کی ادائیگی کا فیصلہ دیں اور جس نے غداری کی ہے اُس کی غداری کا فیصلہ دیں۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کا کیا مطلب ہوا؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہلِ شام نے اُن تمام وعدوں کو پورا کیا ہے جو ہم نے اُن کے ساتھ کیا تھا' پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اس کو نوٹ کر لیں! تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُسے نوٹ کر لیا' پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں اور آپ رہ گئے ہیں' اس لیے ہم اُس شخص کا نام لیں جو اس اُمت کے معاملہ کا نگران بنے (یعنی خلیفہ بنے) تو اے ابوموسیٰ! آپ اُس کا نام لیں' کیونکہ میں اس بات کی قدرت رکھتا ہوں کہ میں آپ کی بیعت کر لوں' بجائے اس کے کہ آپ میری بیعت کریں۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عبداللہ بن عمر بن خطاب کا نام تجویز کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُن افراد میں سے ایک تھے' جو اس معاملہ سے الگ تھلگ

رہے تھے۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس معاملہ میں آپ کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کرتا ہوں۔ پھر اُس محفل کے دوران ان دونوں صاحبان کے درمیان اختلاف شروع ہو گیا اور یہ ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنے لگے پھر یہ دونوں اُٹھ کر لوگوں کے پاس گئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں عمرو بن العاص کی صورتِ حال کے لیے صرف وہ مثال پاتا ہوں جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

''تم اُن لوگوں کے سامنے اُس شخص کی خبر تلاوت کرو جسے ہم نے اپنی آیات دیں''۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! ابوموسیٰ اشعری کے بارے میں دینے کے لیے مجھے وہ مثال ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کی ہے:

''وہ لوگ جنہیں تورات دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا' ان کی مثال یوں ہے: جیسے گدھے پر بوجھ لاد دیا جائے''۔

پھر ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنی بیان کی ہوئی مثال کو تحریر کیا اور مختلف علاقوں میں اپنے ساتھیوں کی طرف بھجوا دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام کے وقت کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد وثناء بیان کی اور پھر یہ بات بیان کی: امابعد! جو شخص اس معاملہ کے بارے میں کوئی بات چیت کرنا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو میرے سامنے پیش کر دے! اللہ کی قسم! جو شخص بھی اس کے بارے میں خود کو پیش کرے گا' میں اس معاملہ کے بارے میں اُس شخص اور اُس کے باپ سے زیادہ حق رکھتا ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے اشارہ کنایہ کے طور پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اپنی چادر کو کھولا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اُٹھ کر اُن کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اس کے بارے میں وہ لوگ بات چیت کریں گے' جنہوں نے اسلام کی حفاظت کے لیے تمہارے ساتھ اور تمہارے باپ کے ساتھ لڑائی کی تھی' لیکن پھر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں کوئی ایسی بات کہہ دوں گا جس کی وجہ سے اتفاق کے اندر انتشار آ جائے گا اور خون بہنے لگے گا اور میری بات کا دوسرا مطلب لیا جائے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہوا ہے' تو وہ میرے لیے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب میں اپنے گھر واپس آیا تو حبیب بن مسلمہ میرے پاس آئے اور بولے: جب آپ نے اُس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا' تو اُس وقت آپ کلام کرنے لگے تھے تو آپ نے کلام کیوں نہیں کیا؟ میں نے اُسے جواب دیا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا لیکن پھر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں کوئی ایسی بات نہ کہہ دوں جس کی وجہ سے اتفاق کے اندر انتشار آ جائے اور لوگوں کے درمیان خون بہنے لگے اور اس بارے میں میری بات کا غلط مطلب لیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے جنت کا جو وعدہ کیا ہے وہ میرے نزدیک اس سب کچھ سے زیادہ محبوب ہے۔ اس پر حبیب بن مسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ کو بچا لیا گیا' آپ کی حفاظت کی گئی' اُس چیز سے' جس کا آپ کو اندیشہ تھا۔

حَدِيْثُ الْحَجَّاجِ بْنِ عِلَاطٍ

باب: حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کا واقعہ

9771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيبرَ قَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ عِلَاطٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ بِمَكَّةَ مَالًا، وَاِنَّ لِيْ بِهَا اَهْلًا، وَاِنِّي اُرِيْدُ اَنْ آتِيَهُمْ، فَاَنَا فِيْ حَلٍّ اِنْ اَنَا نِلْتُ مِنْكَ اَوْ قُلْتُ شَيْئًا؟ " فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ مَا شَاءَ، فَاَتٰى امْرَاَتَهُ حِينَ قَدِمَ فَقَالَ: اجْمَعِي لِيْ مَا كَانَ عِنْدَكِ، فَاِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَشْتَرِيَ مِنْ غَنَائِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، فَاِنَّهُمْ قَدِ اسْتُبِيحُوا وَاُصِيبَتْ اَمْوَالُهُمْ وَفَشَا ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَانْقَمَعَ الْمُسْلِمُونَ، وَاَظْهَرَ الْمُشْرِكُونَ فَرَحًا وَسُرُوْرًا قَالَ: وَبَلَغَ الْخَبَرُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَعَدَ وَجَعَلَ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَقُومَ " قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: فَاَخَذَ ابْنًا لَهُ يُشْبِهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ: قُثَمٌ، فَاسْتَلْقَى فَوَضَعَهُ عَلٰى صَدْرِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: حِبِّي قُثَمْ، شَبِيْهُ ذِي الْاَنْفِ الْاَشَمْ، نَبِيِّ رَبِّ ذِي النِّعَمْ، بِرَغْمِ اَنْفِ مَنْ رَغِمْ قَالَ ثَابِتٌ: قَالَ اَنَسٌ: ثُمَّ اَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ اِلَى الْحَجَّاجِ: مَاذَا جِئْتَ بِهِ؟ وَمَاذَا تَقُولُ؟ فَمَا وَعَدَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتَ بِهِ قَالَ: فَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ عِلَاطٍ: " اقْرَاْ عَلٰى اَبِي الْفَضْلِ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: فَلْيَخْلُ فِيْ بَعْضِ بُيُوتِهِ لِآتِيَهُ، فَاِنَّ الْخَبَرَ عَلٰى مَا يَسُرُّهُ " قَالَ: فَجَاءَهُ غُلَامُهُ، فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ الدَّارِ قَالَ: اَبْشِرْ يَا اَبَا الْفَضْلِ قَالَ: فَوَثَبَ الْعَبَّاسُ فَرَحًا حَتّٰى قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ الْحَجَّاجُ فَاَعْتَقَهُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَهُ الْحَجَّاجُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَغَنِمَ اَمْوَالَهُمْ، وَجَرَتْ سِهَامُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَمْوَالِهِمْ، وَاصْطَفَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ ابْنَةَ حُيَيٍّ فَاَخَذَهَا لِنَفْسِهِ، وَخَيَّرَهَا بَيْنَ اَنْ يُعْتِقَهَا وَتَكُونَ زَوْجَهُ، اَوْ تَلْحَقَ بِاَهْلِهَا، فَاخْتَارَتْ اَنْ يُعْتِقَهَا وَتَكُونَ زَوْجَهُ، وَلٰكِنِّي جِئْتُ لِمَالٍ كَانَ لِيْ هَاهُنَا اَرَدْتُ اَنْ اَجْمَعَهُ فَاَذْهَبَ بِهِ فَاسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَذِنَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا شِئْتُ وَاَخْفِ عَنِّي - ثَلَاثًا - ثُمَّ اذْكُرْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ: فَجَمَعَتِ امْرَاَتُهُ مَا كَانَ عِنْدَهَا مِنْ حُلِيٍّ وَمَتَاعٍ، فَدَفَعَتْهُ اِلَيْهِ ثُمَّ انْشَمَرَ بِهِ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ثَلَاثٍ اَتَى الْعَبَّاسُ امْرَاَةَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: مَا فَعَلَ زَوْجُكِ؟ فَاَخْبَرَتْهُ اَنْ قَدْ ذَهَبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَتْ: لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ يَا اَبَا الْفَضْلِ، لَقَدْ شَقَّ عَلَيْنَا الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ: اَجَلْ فَلَا يُخْزِينِي اللّٰهُ، وَلَمْ يَكُنْ بِحَمْدِ اللّٰهِ اِلَّا مَا اَحْبَبْنَا، فَتَحَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَيْبَرَ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا شِئْتُ

وَاَخْفِ عَنِّي - ثَلَاثًا - ثُمَّ اذْكُرْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ: فَجَمَعَتِ امْرَاَتُهُ مَا كَانَ عِنْدَهَا مِنْ حُلِيٍّ وَمَتَاعٍ، فَدَفَعَتْهُ اِلَيْهِ ثُمَّ انْشَمَرَ بِهِ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ثَلَاثٍ اَتَى الْعَبَّاسُ امْرَاَةَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: مَا فَعَلَ زَوْجُكِ؟ فَاَخْبَرَتْهُ اَنْ قَدْ ذَهَبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَتْ: لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ يَا اَبَا الْفَضْلِ، لَقَدْ شَقَّ عَلَيْنَا الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ: اَجَلْ فَلَا يُخْزِينِي اللّٰهُ، وَلَمْ

يَكُنْ بِحَمْدِ اللّٰهِ اِلَّا مَا اَحْبَبْنَا، فَتَحَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَيْبَرَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَرَتْ سِهَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اَمْوَالِهِمْ، وَاصْطَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ لِنَفْسِهٖ، فَاِنْ كَانَ لَكِ حَاجَةٌ فِيْ زَوْجِكِ فَالْحَقِيْ بِهٖ قَالَتْ: اَظُنُّكَ وَاللّٰهِ صَادِقًا قَالَ: فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ صَادِقٌ، وَالْاَمْرُ عَلٰى مَا اَخْبَرْتُكِ قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ حَتّٰى اَتٰى مَجَالِسَ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِذَا مَرَّ بِهِمْ: لَا يُصِيْبُكَ اِلَّا خَيْرٌ يَا اَبَا الْفَضْلِ قَالَ: لَمْ يُصِبْنِيْ اِلَّا خَيْرٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ، قَدْ اَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عِلَاطٍ اَنَّ: خَيْبَرَ فَتَحَهَا اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَرَتْ فِيْهَا سِهَامُ اللّٰهِ، وَاصْطَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ لِنَفْسِهٖ، وَقَدْ سَاَلَنِيْ اَنْ اُخْفِيَ عَنْهُ ثَلَاثًا، وَاِنَّمَا جَاءَ لِيَاْخُذَ مَالَهٗ، وَمَا لَهٗ مِنْ شَيْءٍ هَاهُنَا، ثُمَّ يَذْهَبَ قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْكَآبَةَ الَّتِيْ كَانَتْ بِالْمُسْلِمِيْنَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، وَخَرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ مِمَّنْ كَانَ دَخَلَ بَيْتَهٗ مُكْتَئِبًا حَتّٰى اَتَوُا الْعَبَّاسَ فَاَخْبَرَهُمُ الْخَبَرَ، وَسُرَّ الْمُسْلِمُوْنَ، وَرَدَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا كَانَ مِنْ كَآبَةٍ اَوْ غَيْظٍ اَوْ حُزْنٍ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ

✸✸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا' تو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مکہ میں میری کچھ زمین ہے اور وہاں میرے کچھ اہلِ خانہ بھی ہیں' میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اُن کے پاس چلا جاؤں' آپ مجھے اجازت دیجئے کہ اگر مجھے آپ کے خلاف بھی کچھ کہنا پڑے تو میں کہہ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت دے دی کہ وہ جو چاہے کہہ سکتا ہے: جب وہ (مکہ) آیا' تو وہ پہلے اپنی بیوی کے پاس آیا اور بولا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے' وہ سب جمع کر کے مجھے دیدو' کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ساتھیوں کا سامان خرید لوں' کیونکہ وہ مباح ہوگا اور اُس کے اموال کو نقصان پہنچا ہے۔ یہ خبر مکہ میں پھیل گئی' جس سے مسلمان پریشان ہو گئے اور مشرکین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی' اس بات کی اطلاع حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ملی' وہ بیٹھے رہے کیونکہ وہ اُٹھ کر خود کو نمایاں نہیں کر سکتے تھے۔

یہاں مقسم نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک صاحبزادے کو پکڑا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے' اُن صاحبزادے کا نام قثم تھا' حضرت عباس رضی اللہ عنہ لیٹ گئے' اُنہوں نے اُس صاحبزادے کو اپنے سینے پر رکھا اور یہ کہنے لگے: یہ میرا محبوب قثم ہے' جو سب سے زیادہ سونگھنے والی ناک والی شخصیت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' جو نعمتیں عطا کرنے والے پروردگار کے نبی ہیں' خواہ کسی بھی شخص کی ناک خاک آلود ہو۔

ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو حجاج کے پاس بھیجا کہ تم کیا اطلاع لے کر آئے ہو اور تم کیا بیان کرتے پھر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا وعدہ کیا ہے' وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جو اطلاع تم لے کر آئے ہو۔ تو حجاج بن علاط نے (غلام سے) کہا: تم جناب ابوالفضل کو میری طرف سے سلام کہنا اور اُن سے یہ کہنا کہ وہ اپنے گھر میں تنہا ہوں' میں اُن کے پاس آؤں گا' اصل خبر وہ ہے جس سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام اُن کے پاس آیا' جب وہ گھر کے دروازے کے پاس پہنچا' تو اُس نے کہا: اے ابوالفضل! آپ کے لیے خوشخبری ہے! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی کے عالم میں اُٹھے اور اُنہوں نے اُس غلام کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا' اُس

غلام نے اُنہیں حجاج کے بیان کے بارے میں بتایا' تو اُنہوں نے اُسے آزاد کر دیا۔

پھر حجاج اُن کے پاس آئے اور اُنہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کر لیا ہے' وہاں کے اموال کو غنیمت کے طور پر حاصل کر لیا ہے اور وہاں کے اموال میں اللہ تعالیٰ کا حصہ جاری ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو منتخب کیا' اُنہیں اپنی ذات کے لیے اختیار کرنا چاہا اور اُنہیں اس بات کا اختیار دیا کہ نبی اکرم ﷺ اُنہیں آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لیتے ہیں' یا پھر وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس واپس چلی جائیں' تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو اختیار کیا کہ نبی اکرم ﷺ اُنہیں آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لیں۔ (حجاج نے بتایا:) میں یہاں اپنے مال کے سلسلہ میں آیا ہوں' جو یہاں موجود ہے' میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اُسے اکٹھا کر کے یہاں سے لے جاؤں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی تھی' تو آپ نے اجازت دی تھی کہ میں جو چاہوں کہہ دوں' حجاج نے کہا کہ آپ میری بات کو تین دن تک پوشیدہ رکھئے گا' پھر آپ کو جیسے مناسب لگے گا ذکر کر دیجئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حجاج کی اہلیہ نے جو کچھ بھی زیورات اور ساز و سامان تھا' اُسے اکٹھا کیا اور وہ اُن کے سپرد کیا اور وہ اُسے لے کر چلے گئے۔

تین دن گزرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ' حجاج کی اہلیہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: تمہارے شوہر کا کیا حال ہے؟ اُس خاتون نے اُنہیں بتایا کہ وہ تو فلاں دن چلے گئے تھے' اُس خاتون نے کہا: اے ابوالفضل! اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرے گا! آپ تک جو روایت پہنچی تھی اُس نے ہمیں بھی بہت پریشان کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! لیکن اللہ تعالیٰ مجھے رسوا نہیں کرے گا اور اللہ کے فضل سے وہی کچھ ہوگا' جو ہم چاہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے خیبر کو اپنے رسول کے لیے فتح کر دیا ہے' حجاج نے مجھے یہ اجازت دی تھی کہ میں تین دن تک اُس کی بات کو چھپا کے رکھوں' پھر میں جیسے چاہوں' بیان کر دوں' اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے خیبر کو فتح کر دیا اور وہاں کے اموال میں اللہ تعالیٰ کا حصہ جاری ہوا اور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے مخصوص کر لیا۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُس عورت سے کہا:) اگر تمہیں ضرورت ہو' تو تم اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ! اُس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں سچ کہہ رہا ہوں اور صورتِ حال یہی ہے' جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے اُٹھے اور قریش کی محافل میں آئے' جب وہ اُن کے پاس سے گزرے' تو وہ لوگ یہ کہنے لگے: اے ابوالفضل! آپ تک بھلائی نہیں پہنچی ہے! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے فضل سے مجھ تک صرف بھلائی ہی پہنچی ہے' حجاج بن علاط نے مجھے یہ بتایا ہے: اللہ تعالیٰ نے خیبر کو اپنے رسول کے لیے فتح کر لیا ہے اور اُس میں اللہ تعالیٰ کا حصہ جاری ہوا ہے اور اللہ کے رسول نے صفیہ کو اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے' حجاج نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں تین دن تک اُس کی بات کو پوشیدہ رکھوں' وہ یہاں اس لیے آیا تھا' تا کہ اپنا مال حاصل کر لے' اب اُس کے مال میں سے یہاں کوئی بھی چیز نہیں' پھر وہ چلا گیا۔

راوی کہتے ہیں: مسلمانوں کو مشرکین کے مقابلہ میں جو دباؤ محسوس ہو رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُسے ختم کر دیا' جو مسلمان گھر میں

چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے وہ نکلے، وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اصل صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو مسلمان خوش ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی اُس پریشانی، غصہ اور غم کو ختم کر دیا جو مشرکین کے خلاف تھا۔

خُصُومَةُ عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ

باب: حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے جھگڑے کا بیان

9772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِينَةَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ، وَاِنَّا قَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مُرْ بِذٰلِكَ غَيْرِي قَالَ: اقْبِضْهُ اَيُّهَا الْمَرْءُ قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ جَائَهُ مَوْلَاهُ فَقَالَ: هٰذَا عُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ - قَالَ: وَلَا اَدْرِي اَذَكَرَ طَلْحَةَ اَمْ لَا؟ - يَسْتَاْذِنُونَ عَلَيْكَ قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَاْذِنَانِ عَلَيْكَ قَالَ: ائْذَنْ لَهُمَا قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا - وَهُمَا يَوْمَئِذٍ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ - فَقَالَ الْقَوْمُ: اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ، اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ؟ قَالَ: قَالُوْا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَا: نَعَمْ قَالَ لَهُمْ: فَاِنِّي سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ بِشَيْءٍ، لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ فَقَالَ: "مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ فَكَانَتْ هٰذِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ، وَلَا اسْتَاْثَرَ بِهَا

حديث: 9772 :صحيح البخاري - كتاب فرض الخمس' حديث:2944' صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير' باب حكم الفيء - حديث:3389' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الجهاد' باب الاخبار الدالة على الاباحة ان يعمل في اموال من لم - حديث:5347' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان قوله صلى الله عليه وسلم - حديث:6712' سنن ابي داود - كتاب الخراج والامارة والفيء' باب في صفايا رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاموال - حديث:2589' السنن للترمذي - الذبائح' ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في تركة رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:1577' السنن الكبرى للنسائي - كتاب قسم الخمس' تفريق الخمس - حديث:4318' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' ذكر مواريث الانبياء - حديث:6130' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الزكاة' باب الصدقة على بني هاشم - حديث:1903' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب قسم الفيء والغنيمة' باب مصرف اربعة اخماس الفيء في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث:11907' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند ابي بكر الصديق رضي الله عنه' حديث:79

عَلَيْكُمْ، لَقَدْ قَسَمَ وَاللّٰهِ بَيْنَكُمْ، وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً - قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ: وَيَحْبِسُ قُوتَ اَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً - ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ، اَعْمَلُ فِيْهِ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا. ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ فَقَالَ: وَاَنْتُمَا تَزْعُمَانِ اَنَّهُ فِيهَا ظَالِمٌ فَاجِرٌ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ وُلِّيتُهَا بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِي، فَعَمِلْتُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَاَنْتُمَا تَزْعُمَانِ اَنِّي فِيهَا ظَالِمٌ فَاجِرٌ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَائَنِي هٰذَا - يَعْنِي الْعَبَّاسَ - يَسْاَلُنِي مِيرَاثَهُ مِنِ ابْنِ اَخِيهِ، وَجَائَنِي هٰذَا - يَعْنِي عَلِيًّا - يَسْاَلُنِي مِيرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمَا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَيْكُمَا، فَاَخَذْتُ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ وَاَنَا مَا وُلِّيتُهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا اِلَيْنَا عَلٰى ذٰلِكَ، اَتُرِيدَانِ مِنَّا قَضَاءً غَيْرَ هٰذَا؟ وَالَّذِي بِاِذْنِهٖ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ، لَا اَقْضِي بَيْنَكُمَا بِقَضَاءٍ غَيْرِ هٰذَا، اِنْ كُنْتُمَا عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ. قَالَ: فَغَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا، فَكَانَتْ بِيَدِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حَسَنٍ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنٍ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، ثُمَّ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، ثُمَّ اَخَذَهَا هٰؤُلَاءِ - يَعْنِي بَنِي الْعَبَّاسِ

٭٭ مالک بن اوس بن حدثان نصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام دے کر بلوایا اور کہا: تمہاری قوم کے کچھ گھرانوں کے افراد مدینہ منورہ آئے ہوئے ہیں' ہم نے اُن کو کچھ عطیات دینے کی ہدایت کی ہے' تم وہ اُن کے درمیان تقسیم کر دینا۔ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ اس بارے میں میری بجائے کسی اور کو حکم دے دیجئے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آدمی! تم اُن چیزوں کو اپنے قبضہ میں لو۔ راوی کہتے ہیں: ابھی میں وہاں موجود تھا کہ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام آیا اور بولا: حضرت عثمان' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت زبیر بن عوام آئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُس نے حضرت طلحہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ اُس نے کہا کہ یہ حضرات اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُنہیں اندر آنے دو!

راوی کہتے ہیں: کچھ دیر کے بعد وہ غلام پھر آیا اور بولا: حضرت عباس اور حضرت علی اندر آنے کے لیے اجازت رضی اللہ عنہ مانگ رہے ہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُنہیں اندر آنے دو! پھر کچھ دیر گزری تو حضرت عباس اندر آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! آپ میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کر دیجئے! راوی کہتے ہیں: ان دونوں حضرات کے درمیان اُس وقت اُس چیز کے بارے میں اختلاف چل رہا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کی زمینیں اپنے رسول کو مالِ فئے کے طور پر عطا کی تھیں' حاضرین نے کہا: امیر المؤمنین! آپ ان دونوں صاحبان کے متعلق فیصلہ کر دیجئے اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے سے آرام پہنچایئے' کیونکہ ان کا جھگڑا طویل ہو چکا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اُس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا

ہوں' جس کے اذن کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں' کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ پھر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُن دونوں صاحبان سے یہی بات دریافت کیا' تو اُن دونوں صاحبان نے بھی جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُن لوگوں سے فرمایا: میں آپ کو اس مالِ فیئے کے بارے میں بتاتا ہوں! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں سے' اپنے نبی کو کچھ حصہ کے لیے مخصوص کیا' وہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے علاوہ اور کسی کو نہیں دیا اور ارشاد فرمایا: اُن میں سے جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا کی ہیں' جن کے لیے تم نے گھوڑے یا سواریوں کو نہیں بھگایا' لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے اُسے غلبہ عطا کر دیتا ہے' تو یہ اموال نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے مخصوص تھے' اللہ کی قسم! نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں آپ لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لیے سنبھال کر نہیں رکھا اور نہ ہی اس حوالے سے آپ لوگوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا' اللہ کی قسم! نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے آپ لوگوں کے درمیان تقسیم کیا' آپ کے درمیان پھیلایا' یہاں تک کہ اس میں سے یہ زمین باقی رہ گئی' نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس میں سے اپنے اہل خانہ کے سال بھر کا خرچ فراہم کرتے تھے (بعض اوقات راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) اپنے اہلِ خانہ کی سال بھر کی خوراک کو سنبھال کر رکھتے تھے' پھر جو مال باقی بچتا تھا' اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔

جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد میں آپ کا جانشین ہوں' میں اس میں وہی طریقۂ کار اختیار کروں گا' جو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس میں استعمال کرتے رہے' پھر حضرت عمر' حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اس کے بارے میں ظلم کرنے والے اور غلطی کرنے والے تھے' حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس کے بارے میں سچے تھے اور نیک تھے اور حق کے پیروکار تھے' پھر حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بعد اپنے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں' میں ان کا نگران رہا اور میں نے بھی اس کے بارے میں وہی طریقۂ کار اختیار کیا' جو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت ابوبکر نے اختیار کیا تھا اور آپ اس بارے میں یہ سمجھتے تھے کہ میں اس بارے میں ظلم کرنے والا ہوں اور گناہ کرنے والا ہوں' حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس بارے میں سچا تھا' نیک تھا اور حق کا پیروکار تھا' پھر آپ دونوں صاحبان میرے پاس آئے' یہ صاحب' یعنی حضرت عباس آئے' یہ اپنے بھتیجے کی میراث کا مجھ سے مطالبہ کر رہے تھے اور یہ صاحب' یعنی حضرت علی آئے اور یہ اپنی اہلیہ کے' اُن کے والد کی طرف سے وراثت کے حصے کا مطالبہ مجھ سے کر رہے تھے' تو میں نے آپ دونوں صاحبان سے یہ کہا کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے''

پھر مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اس زمین کو آپ دونوں کے سپرد کر دوں' تو میں نے آپ دونوں سے اللہ کے نام کا عہد اور میثاق لیا' کہ آپ اس کو اُسی طریقۂ کار کے مطابق استعمال کریں گے' جو طریقۂ کار اس میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اور حضرت ابوبکر

نے اور میں نے اختیار کیا تھا' تو آپ دونوں نے یہ کہا کہ اس شرط پر آپ یہ زمین ہمارے سپرد کر دیں' اب آپ دونوں ہماری طرف سے اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں' اُس ذات کی قسم! جس کے اذن کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں! میں آپ دونوں کے درمیان اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں دوں گا' اگر آپ دونوں اسے نہیں سنبھال سکتے' تو اسے میرے سپرد کر دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں وہ زمین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں مکمل طور پر آ گئی' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس رہی' پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس رہی' پھر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پاس رہی' پھر حسن بن حسن کے پاس رہی' پھر زید بن حسن کے پاس رہی۔

معمر نے یہ بات نقل کی: پھر عبداللہ بن حسن کے پاس رہی' پھر ان لوگوں نے اسے حاصل کر لیا' یعنی بنو عباس نے اسے حاصل کر لیا۔

9773 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، قَالَا: اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلْنَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَسْاَلْنَ مِيْرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ عَائِشَةُ: اَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ؟ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ؟ قَالَ: فَرَضِيْنَ بِقَوْلِهَا، وَتَرَكْنَ ذٰلِكَ

✱✱ زہری نے عروہ (نامی صاحب) اور عمرہ نامی خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والی اپنی وراثت کا مطالبہ کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن ازواج کی طرف پیغام بھیجا کہ کیا آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں ہیں؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

تو وہ خواتین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے راضی ہو گئیں اور اُنہوں نے یہ مطالبہ ترک کر دیا۔

9774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ فَاطِمَةَ، وَالْعَبَّاسَ، اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرٍ - فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ، اِلَّا صَنَعْتُهُ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ، فَدَفَنَهَا عَلِيٌّ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ حَيَاةَ فَاطِمَةَ حَظْوَةٌ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ انْصَرَفَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ عَنْهُ، فَمَكَثَتْ فَاطِمَةُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَقَالَ رَجُلٌ لِلزُّهْرِيِّ: فَلَمْ يُبَايِعْهُ عَلِيٌّ سِتَّةَ اَشْهُرٍ؟ قَالَ: لَا، وَلَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ حَتّٰى بَايَعَهُ عَلِيٌّ، فَلَمَّا رَاَى عَلِيٌّ انْصِرَافَ وُجُوْهِ النَّاسِ عَنْهُ، اَسْرَعَ اِلٰى مُصَالَحَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ: اَنِ ائْتِنَا وَلَا تَاْتِنَا

مَعَكَ بِاَحَدٍ - وَكَرِهَ اَنْ يَاْتِيَهُ عُمَرُ لِمَا يَعْلَمُ مِنْ شِدَّتِهِ - فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَاْتِهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّهُمْ وَحْدِي، وَمَا عَسَى اَنْ يَصْنَعُوا بِي؟ قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَقَدْ جَمَعَ بَنِيْ هَاشِمٍ عِنْدَهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنَا اَنْ نُبَايِعَكَ اِنْكَارٌ لِفَضِيلَتِكَ، وَلَا نَفَاسَةٌ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ، وَلٰكِنَّا نَرَى اَنَّ لَنَا فِي هٰذَا الْاَمْرِ حَقًّا، فَاسْتَبْدَدْتُّمْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ قَرَابَتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ، فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ ذٰلِكَ حَتّٰى بَكَى اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا صَمَتَ عَلِيٌّ تَشَهَّدَ اَبُوْ بَكْرٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَوَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَى اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَاللّٰهِ مَا اٰلُوْتُ فِيْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ عَنِ الْخَيْرِ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، وَاِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَا اَذْكُرُ اَمْرًا صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، اِلَّا صَنَعْتُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ . ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى اَبُوْ بَكْرٍ الظُّهْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ عَذَرَ عَلِيًّا بِبَعْضِ مَا اعْتَذَرَ بِهِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفَضِيلَتِهِ، وَسَابِقِيَّتِهِ، ثُمَّ مَضَى اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ، فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوْا: اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ . فَقَالَتْ: فَكَانُوا قَرِيبًا اِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْاَمْرَ وَالْمَعْرُوفَ "

✱ زہری نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والے وراثت کے حصہ کے طلبگار تھے' یہ دونوں فدک میں موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کا مطالبہ کررہے تھے اور خیبر میں آپ کے حصہ کا مطالبہ کررہے تھے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے' محمد کے گھر والے اس مال میں سے کھاتے رہیں گے''

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:) اللہ کی قسم! میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے' میں اُسے ترک نہیں کروں گا اور میں بھی صرف وہی کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لاتعلقی اختیار کی اور اُنہوں نے انتقال تک اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دوبارہ کوئی بات نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں رات کے وقت ہی دفن کردیا' اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع بھی نہیں دی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں' اُس وقت تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کی کچھ توجہ تھی' لیکن جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا' تو لوگوں کی توجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہٹ گئی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ ماہ زندہ رہی تھیں' پھر اُن کا انتقال ہوگیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زہری سے دریافت کیا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان چھ ماہ کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بنو ہاشم میں سے بھی کسی نے اُن کی بیعت نہیں کی تھی جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی بیعت نہیں کر لی' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا کہ لوگوں نے اُن کی طرف سے توجہ موڑ لی ہے' تو وہ مصالحت کی طرف تیزی سے آئے' اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں آئیں اور آپ کے ساتھ کوئی ہمارے ہاں نہ آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں آئیں کیونکہ اُنہیں اُن کے مزاج کی شدت کا پتا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اُن کے پاس اکیلے نہیں جائیں گے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اُن کے پاس اکیلا ضرور جاؤں گا' وہ میرے ساتھ کیا کر لیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اُنہوں نے بنو ہاشم کو اُن کے ہاں اکٹھا کیا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اُس کی شان کے مطابق بیان کی اور پھر یہ بات بیان کی:

''امابعد! اے حضرت ابوبکر! ہم نے آپ کی بیعت نہیں کی' اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہم آپ کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں' یا ہم اُس بھلائی کا انکار کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے' لیکن ہم یہ سمجھتے تھے کہ حکومت کے معاملہ میں ہمارا حق بنتا ہے اور آپ نے اس کے حوالے سے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے''۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت اور اپنے حق کا ذکر کیا' وہ اسی بات کا ذکر کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اُس کی شان کے مطابق بیان کی اور پھر یہ کہا:

''امابعد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھنا' میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھوں' اللہ کی قسم! میں نے ان اموال کے بارے میں بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی جن کے بارے میں میرے اور آپ کے درمیان اختلاف ہے' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو چھوڑ کے جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے' محمد کے گھر والے اس مال میں سے کھاتے رہیں گے''

اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا! تو میں نے اس بارے میں وہی کام کرنا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں کرتے رہے ہیں' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ آپ کے ساتھ یہ بات طے ہے کہ ہم شام کو آپ کی بیعت کے لیے آئیں گے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی' تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' پھر اُنہوں نے لوگوں کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ عذر کا ذکر کیا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق اور اُن کی فضیلت اور اُن کی سابقیت کا اعتراف کیا' پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور اُن کی بیعت کر لی' تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ نے ٹھیک کیا ہے اور اچھا کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اس معاملہ کے قریب ہو گئے تو لوگ بھی اُن کے قریب آ گئے۔

حَدِيْثُ اَبِىْ لُؤْلُؤَةَ قَاتَلِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل ابولولوہ کا واقعہ

9775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَتْرُكُ اَحَدًا مِنَ الْعَجَمِ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ، فَكَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى عُمَرَ: اَنَّ عِنْدِي غُلَامًا نَجَّارًا نَقَّاشًا حَدَّادًا، فِيْهِ مَنَافِعُ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَاْذَنَ لِيْ اَنْ اُرْسِلَ بِهٖ فَعَلْتُ . فَاَذِنَ لَهٗ، وَكَانَ قَدْ جَعَلَ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ دِرْهَمَيْنِ، وَكَانَ يُدْعَى اَبَا لُؤْلُؤَةَ، وَكَانَ مَجُوسِيًّا فِيْ اَصْلِهٖ، فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اِنَّهٗ اَتٰى عُمَرَ يَشْكُو اِلَيْهِ كَثْرَةَ خَرَاجِهٖ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: "مَا تُحْسِنُ مِنَ الْاَعْمَالِ؟ قَالَ: نَجَّارٌ نَقَّاشٌ حَدَّادٌ" فَقَالَ عُمَرُ: مَا خَرَاجُكَ بِكَبِيرٍ فِيْ كُنْهِ مَا تُحْسِنُ مِنَ الْاَعْمَالِ قَالَ: فَمَضَى وَهُوَ يَتَذَمَّرُ، ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَقُوْلُ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَصْنَعَ رَحًى تَطْحَنُ بِالرِّيحِ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ: لَاَصْنَعَنَّ رَحًى يَتَحَدَّثُ بِهَا النَّاسُ قَالَ: وَمَضَى اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ فَقَالَ عُمَرُ: اَمَّا الْعَبْدُ فَقَدْ اَوْعَدَنِيْ آنِفًا فَلَمَّا اَزْمَعَ بِالَّذِي اَزْمَعَ بِهٖ، اَخَذَ خِنْجَرًا فَاشْتَمَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَ لِعُمَرَ فِيْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْمَسْجِدِ، وَكَانَ عُمَرُ يَخْرُجُ بِالسَّحَرِ فَيُوقِظُ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ، فَمَرَّ بِهٖ فَثَارَ اِلَيْهِ فَطَعَنَهُ ثَلَاثَ طَعَنَاتٍ: اِحْدَاهُنَّ تَحْتَ سُرَّتِهٖ، وَهِيَ الَّتِي قَتَلَتْهُ، وَطَعَنَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ، فَمَاتَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، وَبَقِيَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، ثُمَّ نَحَرَ نَفْسَهُ بِخِنْجَرِهٖ فَمَاتَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: اَلْقَى رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ عَلَيْهِ بُرْنُسًا، فَلَمَّا اَنِ اغْتَمَّ فِيْهِ نَحَرَ نَفْسَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمَّا خَشِيَ عُمَرُ النَّزْفَ قَالَ: لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: فَاحْتَمَلْنَا عُمَرَ اَنَا وَنَفَرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى اَدْخَلْنَاهُ مَنْزِلَهٗ، فَلَمْ يَزَلْ فِيْ غَشْيَةٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى اَسْفَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّكُمْ لَنْ تُفْزِعُوهُ بِشَيْءٍ اِلَّا بِالصَّلَاةِ قَالَ: فَقُلْنَا: الصَّلَاةَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ: قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ لَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِاَحَدٍ تَرَكَ الصَّلَاةَ قَالَ: - وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: اَضَاعَ الصَّلَاةَ - ثُمَّ صَلّٰى وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ قَالَ لِيْ عُمَرُ: اخْرُجْ فَاسْاَلِ النَّاسَ مَنْ طَعَنَنِي؟ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ فَقُلْتُ: مَنْ طَعَنَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَقَالُوْا: طَعَنَهٗ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عَدُوُّ اللّٰهِ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَرَجَعْتُ اِلٰى عُمَرَ وَهُوَ يَسْتَاْنِيْ اَنْ آتِيَهٗ بِالْخَبَرِ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ طَعَنَكَ عَدُوُّ اللّٰهِ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ فَقَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ قَاتِلِيْ يُخَاصِمُنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ سَجْدَةٍ سَجَدَهَا لِلّٰهِ، قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ الْعَرَبَ لَنْ يَقْتُلُنِيْ ثُمَّ اَتَاهُ طَبِيبٌ فَسَقَاهُ نَبِيذًا فَخَرَجَ مِنْهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هٰذِهٖ حُمْرَةُ الدَّمِ، ثُمَّ جَائَهٗ آخَرُ، فَسَقَاهُ لَبَنًا فَخَرَجَ اللَّبَنُ يَصْلِدُ فَقَالَ لَهُ الَّذِي سَقَاهُ اللَّبَنَ: اعْهَدْ عَهْدَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقَنِيْ اَخُو بَنِيْ مُعَاوِيَةَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ثُمَّ دَعَا النَّفَرَ السِّتَّةَ: عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرَ

- وَلَا اَدْرِي اَذَكَرَ طَلْحَةَ اُمْ لَا - فَقَالَ: اِنِّي نَظَرْتُ فِي النَّاسِ فَلَمْ اَرَ فِيهِمْ شِقَاقًا، فَاِنْ يَكُنْ شِقَاقٌ فَهُوَ فِيكُمْ، قُومُوا فَتَشَاوَرُوا، ثُمَّ اَمِّرُوا اَحَدَكُمْ

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: اَتَانِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَيْلَةَ الثَّالِثَةِ مِنْ اَيَّامِ الشُّورَى، بَعْدَمَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَوَجَدَنِي نَائِمًا فَقَالَ: اَيْقِظُوهُ، فَاَيْقَظُونِي فَقَالَ: اَلَا اَرَاكَ نَائِمًا، وَاللّٰهِ مَا اكْتَحَلْتُ بِكَثِيرِ نَوْمٍ مُنْذُ هٰذِهِ الثَّلَاثِ، اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا - نَاسًا مِنْ اَهْلِ السَّابِقَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ - فَدَعَوْتُهُمْ فَخَلَا بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِيَ الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمْ، فَنَاجَاهُمْ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامُوا مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَلِيًّا، فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عُثْمَانَ، فَدَعَوْتُهُ فَجَعَلَ يُنَاجِيهِ، فَمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَذَانُ الصُّبْحِ، ثُمَّ صَلَّى صُهَيْبٌ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ اجْتَمَعَ النَّاسُ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي نَظَرْتُ فِي النَّاسِ، فَلَمْ اَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلَا تَجْعَلْ يَا عَلِيُّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيلًا، ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكَ يَا عُثْمَانُ " عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيثَاقُهُ وَذِمَّتُهُ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْمَلَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا عَمِلَ بِهِ الْخَلِيفَتَانِ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ: نَعَمْ، فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهِ فَبَايَعَهُ، ثُمَّ بَايَعَهُ النَّاسُ، ثُمَّ بَايَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ خَرَجَ، فَلَقِيَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: خُدِعْتَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: اَوَ خَدِيعَةٌ هِيَ؟ قَالَ: فَعَمِلَ بِعَمَلِ صَاحِبَيْهِ سِتًّا لَا يَخْرِمُ شَيْئًا اِلٰى سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ اِنَّ الشَّيْخَ رَقَّ وَضَعُفَ فَغُلِبَ عَلٰى اَمْرِهِ "

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ - وَلَمْ تُجَرَّبْ عَلَيْهِ كِذْبَةٌ قَطُّ - قَالَ: حِينَ قُتِلَ عُمَرُ انْتَهَيْتُ اِلَى الْهُرْمُزَانِ وَجُفَيْنَةَ وَاَبِي لُؤْلُؤَةَ وَهُمْ نَجِيٌّ، فَبَغَتُّهُمْ فَثَارُوا وَسَقَطَ مِنْ بَيْنِهِمْ خِنْجَرٌ لَهُ رَاْسَانِ، نِصَابُهُ فِي وَسَطِهِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَانْظُرُوا بِمَا قُتِلَ عُمَرُ؟ فَنَظَرُوا فَوَجَدُوهُ خِنْجَرًا عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: فَخَرَجَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُشْتَمِلًا عَلَى السَّيْفِ حَتّٰى اَتَى الْهُرْمُزَانَ فَقَالَ: اصْحَبْنِي حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى فَرَسٍ لِي - وَكَانَ الْهُرْمُزَانُ بَصِيرًا بِالْخَيْلِ - فَخَرَجَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَلَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بِالسَّيْفِ فَلَمَّا وَجَدَ حَرَّ السَّيْفِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَتَلَهُ، ثُمَّ اَتٰى جُفَيْنَةَ - وَكَانَ نَصْرَانِيًّا - فَدَعَاهُ فَلَمَّا اَشْرَفَ لَهُ

عَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَصَلَبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ اَتٰى ابْنَةَ اَبِي لُؤْلُؤَةَ جَارِيَةً صَغِيرَةً تَدَّعِي الْاِسْلَامَ - فَقَتَلَهَا، فَاَظْلَمَتِ الْمَدِينَةُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى اَهْلِهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ بِالسَّيْفِ صَلْتًا فِي يَدِهِ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَا اَتْرُكُ فِي الْمَدِينَةِ سَبْيًا اِلَّا قَتَلْتُهُ وَغَيْرَهُمْ - وَكَاَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَاسٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ - فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَهُ: اَلْقِ السَّيْفَ، وَيَاْبٰى وَيَهَابُونَهُ اَنْ يَقْرَبُوا مِنْهُ، حَتّٰى اَتَاهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ: اَعْطِنِي السَّيْفَ يَا ابْنَ اَخِي، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ ثَارَ اِلَيْهِ عُثْمَانُ فَاَخَذَ بِرَاْسِهِ فَتَنَاصَيَا حَتّٰى حَجَزَ النَّاسُ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا وُلِّيَ عُثْمَانُ قَالَ: اَشِيرُوا عَلَيَّ فِي هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي فَتَقَ فِي الْاِسْلَامِ مَا

فَتَقَ - يَعْنِيْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ - فَاَشَارَ عَلَيْهِ الْمُهَاجِرُونَ اَنْ يَقْتُلَهُ، وَقَالَ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ: اُقْتِلَ عُمَرُ اَمْسِ وَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تُتْبِعُوْهُ ابْنَهُ الْيَوْمَ؟ اَبْعَدَ اللّٰهُ الْهُرْمُزَانَ وَجُفَيْنَةَ قَالَ: فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

اَعْفَاكَ اَنْ يَكُونَ هٰذَا الْاَمْرُ وَلَكَ عَلَى النَّاسِ مِنْ سُلْطَانٍ، اِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ وَلَا سُلْطَانَ لَكَ، فَاصْفَحْ عَنْهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَلٰى خُطْبَةِ عَمْرٍو، وَوَدَى عُثْمَانُ الرَّجُلَيْنِ وَالْجَارِيَةَ " قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ حَفْصَةَ اِنْ كَانَتْ لِمِمَّنْ شَجَّعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَلٰى قَتْلِ الْهُرْمُزَانِ وَجُفَيْنَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ - اَوْ قَالَ: ابْنُ خَلِيفَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ: رَاَيْتُ الْهُرْمُزَانَ رَفَعَ يَدَهُ يُصَلِّي خَلْفَ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ: فَقَالَ عُثْمَانُ: اَنَا وَلِيُّ الْهُرْمُزَانِ وَجُفَيْنَةَ وَالْجَارِيَةِ، وَاِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُمْ دِيَةً

* * زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں کسی بھی عجمی کو نہیں رہنے دیتے تھے' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میرے پاس ایک نوجوان ہے جو بڑھئی کا کام بھی کر سکتا ہے' نقش نگاری بھی کر سکتا ہے اور لوہار بھی ہے' اُس میں اہلِ مدینہ کے لیے بہت سے فائدے ہیں' اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اجازت دیں! میں اسے بھجوا دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اجازت دیدی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس غلام پر روزانہ دو درہم کی ادائیگی لازم قرار دی تھی' اُس غلام کا نام ابولؤلؤہ تھا' وہ اصل کے اعتبار سے مجوسی تھا' جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا اُتنا عرصہ (وہ مدینہ منورہ میں) رہا' پھر ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اپنے خراج کے زیادہ ہونے کی شکایت اُن کے سامنے پیش کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم کون سے کام اچھے طریقے سے کر سکتے ہو؟ اُس نے کہا: بڑھئی کا' نقش نگاری کا اور لوہار کا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو تمہارے کام کی اچھائی کے حوالے سے تمہارا خراج زیادہ نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔

پھر ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ اگر میں چاہوں تو میں ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا کے ساتھ آٹا پیس دے گی؟ تو ابولؤلؤہ نے کہا: میں ایسی چکی بناؤں گا کہ جس کے بارے میں لوگ یاد رکھیں گے۔ پھر ابولؤلؤہ چلا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ غلام ابھی مجھے دھمکی دے کر گیا ہے' (راوی بیان کرتے ہیں:) جب اُس نے اپنے ارادہ پر عمل کرنے کا ارادہ کیا' تو اُس نے خنجر لے کر اُس کے اوپر چادر ڈال دی اور پھر مسجد کے ایک گوشہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کے لیے بیٹھ گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندھیرے میں ہی تشریف لے آیا کرتے تھے' وہ لوگوں کو نماز کے لیے بلاتے تھے' جب وہ اُس شخص کے پاس سے گزرے تو اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تین زخم لگائے جن میں سے ایک زخم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ناف کے نیچے لگا اور یہی اُن کی شہادت کا سبب بنا' اُس شخص نے اہلِ مسجد میں سے بارہ اور آدمیوں کو بھی زخم کیا' جن میں سے چھ حضرات کا انتقال ہو گیا اور چھ حضرات بچ گئے' اُس کے بعد اُس نے اپنے خنجر کے ذریعہ خودکشی کی اور مر گیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ لوگوں کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اہلِ عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُس پر کمبل ڈال دیا' جب وہ اُس کے اندر چھپ گیا تو اُس نے خودکشی کر لی۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کا اندیشہ ہوا تو اُنہوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن عوف لوگوں کو نماز پڑھائیں!

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہم لوگ' میں اور انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُٹھا کر اُن کے گھر کے اندر لے آئے' اُن پر مسلسل غشی طاری تھی یہاں تک کہ صبح صادق ہونے لگی تو ایک شخص نے کہا: تم انہیں صرف نماز کے حوالے سے پریشان کر سکتے ہو! تو ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنکھیں کھولیں اور دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں' جو نماز ترک کر دیتا ہے۔ یہاں معمر نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو نماز کو ضائع کر دیتا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی جبکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تم باہر جاؤ اور لوگوں سے دریافت کرو کہ مجھے زخمی کس نے کیا ہے؟ میں باہر گیا' لوگ اکٹھے تھے' میں نے دریافت کیا: امیر المؤمنین کو زخمی کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: اللہ کے دشمن ابولولوہ نے اُنہیں زخمی کیا ہے' جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا' وہ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ میں اُن کے پاس کیا اطلاع لے کر آتا ہوں' میں نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کے دشمن ابولولوہ نے آپ کو زخمی کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے کسی ایسے شخص کو میرا قاتل نہیں بنایا' جو قیامت کے دن میرے ساتھ اُس سجدہ کی وجہ سے جھگڑا کرتا' جو اُس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا ہوتا' میرا یہ گمان تھا کہ عربوں میں سے کوئی مجھے قتل نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب آیا' اُس نے اُنہیں نبیذ پلائی' وہ اُن کے پیٹ سے باہر آ گئی' لوگوں نے کہا: شاید یہ خون کی سرخی ہوگی' پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا تو اُس نے اُنہیں دودھ پلایا تو دودھ بھی باہر آ گیا' جس شخص نے اُنہیں دودھ پلایا تھا' اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب آپ کا آخری وقت قریب آ گیا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بنو معاویہ کے بھائی نے میرے ساتھ سچ بیانی کی ہے۔

زہری نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ آدمیوں کو بلایا: حضرت علی' حضرت عثمان' حضرت سعد' حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تھا' یا نہیں کیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے لوگوں کا جائزہ لیا تو مجھے اُن میں کوئی بھی موزوں نہیں ملا' اگر کوئی موزوں ہے تو وہ تمہارے درمیان ہے' تم لوگ اُٹھو اور باہمی طور پر مشورہ کرو اور اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنا لو۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجلس

مشاورت کی تیسری رات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ میرے ہاں آئے' یہ رات کا کچھ حصہ رخصت ہو جانے کے بعد کی بات ہے' اُنہوں نے مجھے سوئے ہوئے پایا تو بولے: اُسے جگا دو! گھر والوں نے مجھے جگا دیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں سویا ہوا دیکھ رہا ہوں حالانکہ اللہ کی قسم! میں پچھلے تین دنوں سے تھوڑی ہی دیر کے لیے سویا ہوں' تم جاؤ اور میرے پاس فلاں اور فلاں کو بلا کر لے کر آؤ۔ اُنہوں نے انصار سے تعلق رکھنے والے سبقت رکھنے والے کچھ افراد کا نام ذکر کیا' میں اُن حضرات کو بلا کر لایا تو وہ خلوت میں اُن کے ساتھ مسجد میں خاصی دیر تک گفتگو کرتے رہے' پھر وہ حضرات اُٹھ کر چلے گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور حضرت زبیر' حضرت طلحہ اور حضرت سعد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں اُنہیں بلا کر لایا تو وہ اُن کے ساتھ خاصی دیر تک سرگوشی میں بات چیت کرتے رہے' پھر یہ حضرات بھی اُن کے پاس سے اُٹھ کر چلے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ۔ میں اُنہیں بلا کر لایا تو وہ اُن کے ساتھ خاصی دیر تک سرگوشی میں گفتگو کرتے رہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن کے پاس سے اُٹھ گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: تم حضرت عثمان کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں اُنہیں بلا کر لایا تو وہ اُن کے ساتھ بھی خاصی دیر تک سرگوشی میں بات چیت کرتے رہے اور ان دونوں کی بات چیت اُس وقت ختم ہوئی جب صبح کی اذان ہوگئی' پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب وہ فارغ ہوئے تو لوگ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد کہا:

امابعد! میں نے لوگوں کے معاملہ کا جائزہ لیا' تو میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ کسی کو بھی حضرت عثمان کے ہم پلہ نہیں سمجھتے' اس لیے اے علی! آپ اپنے لیے کوئی راستہ نہ بنائیے گا' پھر اُنہوں نے یہ کہا: اے عثمان! آپ پر اللہ تعالیٰ کے عہد' اُس کے میثاق' اُس کے ذمہ' اُس کے رسول کے ذمہ کے مطابق یہ بات لازم ہے کہ آپ اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت پر عمل کریں اور نبی کے بعد جو دو خلفاء نے طریقۂ کار اختیار کیا تھا' اُس کے مطابق عمل کریں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! پھر اُنہوں نے اپنے ہاتھ کو پونچھا اور اُن کی بیعت کی' پھر لوگوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کی بیعت کی اور تشریف لے گئے' راستہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اُن کی ملاقات ہوئی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ کے ساتھ دھوکا ہوا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ چیز دھوکہ ہوتی ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی چھ سالوں میں اپنے دو پیش رو حضرات کے طریقہ کے مطابق عمل کیا' پھر اُن کی عمر زیادہ ہوگئی' دل نرم ہو گیا اور وہ کمزور ہو گئے تو اپنے معاملہ کے حوالے سے مغلوب ہو گئے۔

سعید بن میسب نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' (اس سے کچھ دن پہلے' ایک دن) میں ہرمزان' جفینہ اور ابولؤلؤ کے پاس سے گزرا' وہ سرگوشی میں گفتگو کر رہے تھے' میں نے اُنہیں ڈانٹا' وہ اُٹھنے لگے' تو اُن کے درمیان سے ایک خنجر نیچے گرا' جس کے دو سرے تھے اور اُس کا نصاب درمیان میں تھا' عبدالرحمٰن بن ابوبکر کہتے ہیں: بعد میں (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہو گیا) تو میں نے کہا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کس چیز کے ذریعہ شہید کیا گیا ہے؟ جب لوگوں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو اُنہیں وہ خنجر اُسی شکل میں مل گیا' جو عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے بیان کی

تھی' پھر عبیداللہ بن عمر اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے نکلے' وہ ہرمزان کے پاس آئے اور بولے: تم میرے ساتھ چلو! تاکہ ہم ایک گھوڑے کا جائزہ لیں' جو میں نے خریدنا ہے' ہرمزان گھوڑوں کے معاملہ میں بڑی مہارت رکھتا تھا' وہ اُن کے آگے چلتے ہوئے گئے' پھر عبیداللہ نے اُس پر تلوار سے وار کیا' جب اُسے تلوار کی آہٹ محسوس ہوئی تو اُس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا' لیکن اُس کے باوجود عبیداللہ بن عمر نے اُسے قتل کر دیا' پھر وہ جفینہ کے پاس آئے وہ ایک عیسائی شخص تھے' اُنہوں نے اُسے پکارا' جب وہ اُن کے سامنے آیا تو اُنہوں نے اُس پر تلوار کا وار کیا اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان حملہ کیا' پھر وہ ابولؤلؤہ کی بیٹی کے پاس آئے' جو ایک کمسن لڑکی تھی اور خود کو مسلمان ظاہر کرتی تھی' اُنہوں نے اُسے بھی قتل کر دیا' اُس دن مدینہ منورہ' اہلِ مدینہ کے لیے تاریک ہو گیا' پھر وہ اپنی تلوار ہاتھ میں لے کر اسی طرح لہراتے ہوئے آئے' وہ یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! اب میں مدینہ منورہ میں موجود ہر قیدی کو (یعنی غیر مسلم کو) قتل کر دوں گا۔ اُنہوں نے اشارہ کے طور پر کچھ مہاجرین کا ذکر کیا (کہ اُن کے قیدیوں کو قتل کر دوں گا)۔ لوگ اُن سے یہ کہتے رہے کہ تم تلوار رکھ دو! لیکن وہ یہ بات نہیں مانے' لوگ اُن کے قریب جاتے ہوئے بھی ڈر رہے تھے' یہاں تک کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھتیجے! تم تلوار مجھے دو! اُنہوں نے تلوار اُنہیں دیدی' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُن کے پاس گئے' اُنہوں نے اُن کا سر پکڑا اور وہ دونوں ساتھ لگ کر لوگوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے چلے گئے۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے کہا: اس شخص کے بارے میں مجھے مشورہ دو جس نے اسلام میں اُس چیز کو چیرا' جو بھی چیرا ہے' یعنی عبیداللہ بن عمر کے بارے میں مشورہ دو۔ تو مہاجرین نے اُنہیں یہ مشورہ دیا کہ اُسے قتل کر دیں! لیکن کچھ لوگوں نے یہ کہا: ابھی کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور آج آپ اُن کے پیچھے اُن کے صاحبزادے کو بھی بھیج دیں گے' اللہ تعالیٰ نے ہرمزان اور جفینہ کو دفع کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس حوالے سے بچا لیا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوا' تو آپ لوگوں کے حکمران نہیں تھے' جس وقت یہ واقعہ ہوا تھا' اُس وقت آپ کے پاس حکومتی غلبہ نہیں تھا' اس لیے امیر المؤمنین! آپ اس سے درگزر کیجئے! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ سن کر لوگ متفرق ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں افراد اور اُس لڑکی کی دیت ادا کی۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے یہ بات بیان کی: اللہ تعالیٰ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر رحم کرے! اُنہوں نے عبیداللہ بن عمر کو اس بات کی ترغیب دی ہے کہ وہ ہرمزان اور جفینہ کو قتل کر دے۔

عبداللہ بن ثعلبہ' یا شاید ابن خلیفہ خزاعی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ہرمزان کو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے' رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

معمر یہ بات نقل کرتے ہیں: زہری کے علاوہ راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہرمزان' جفینہ اور اُس لڑکی کا ولی ہوں اور میں اُن کی دیت ادا کروں گا۔

حَدِيثُ الشُّورَى

باب: مجلسِ شوریٰ کا تذکرہ

9776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَعَا عُمَرُ حِينَ طُعِنَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ - قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: وَسَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ -، فَقَالَ: اِنِّي نَظَرْتُ فِي اَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ اَرَ عِنْدَهُمْ شِقَاقًا، فَاِنْ يَكُ شِقَاقٌ فَهُوَ فِيكُمْ، ثُمَّ اِنَّ قَوْمَكُمْ اِنَّمَا يُؤَمِّرُونَ اَحَدَكُمْ اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، فَاِنْ كُنْتَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ يَا عَلِيُّ فَاتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَحْمِلْ بَنِي هَاشِمٍ عَلٰى رِقَابِ النَّاسِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ: لَا تَحْمِلْ بَنِي اَبِي رُكَانَةَ عَلٰى رِقَابِ النَّاسِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَاِنْ كُنْتَ يَا عُثْمَانُ عَلٰى شَيْءٍ فَاتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَحْمِلْ بَنِي اَبِي مُعَيْطٍ عَلٰى رِقَابِ النَّاسِ، وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ اُمُورِ النَّاسِ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَاتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَحْمِلْ اَقَارِبَكَ عَلٰى رِقَابِ النَّاسِ، فَتَشَاوَرُوا، ثُمَّ اَمِّرُوا اَحَدَكُمْ قَالَ: فَقَامُوا لِيَتَشَاوَرُوا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَدَعَانِي عُثْمَانُ فَتَشَاوَرَنِي وَلَمْ يُدْخِلْنِي عُمَرُ فِي الشُّورَى، فَلَمَّا اَكْثَرَ اَنْ يَدْعُونِي قُلْتُ: اَلَا تَتَّقُونَ اللّٰهَ؟ اَتُؤَمِّرُونَ وَاَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَيٌّ بَعْدُ؟ قَالَ: فَكَاَنَّمَا اَيْقَظْتُ عُمَرَ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: اَمْهِلُوا، لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ صُهَيْبٌ، ثُمَّ تَشَاوَرُوا، ثُمَّ اَجْمِعُوا اَمْرَكُمْ فِي الثَّلَاثِ، وَاجْمَعُوا اُمَرَاءَ الْاَجْنَادِ، فَمَنْ تَاَمَّرَ مِنْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتُلُوهُ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنِّي كُنْتُ مَعَهُمْ، لِاَنِّي قَلَّ مَا رَاَيْتُ عُمَرَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ اِلَّا كَانَ بَعْضَ الَّذِي يَقُولُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ اجْتَمَعُوا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: اِنْ شِئْتُمُ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ، فَوَلَّوْهُ ذٰلِكَ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَمَا رَاَيْتُ مِثْلَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ اَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَلَا ذَوِي غَيْرِهِمْ مِنْ ذَوِي الرَّاْيِ اِلَّا اسْتَشَارَهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو اُنہوں نے حضرت علی' حضرت عثمان' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر کو بلایا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ لفظ بھی استعمال کیا تھا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کو بلایا اور فرمایا: میں نے لوگوں کے معاملہ کا جائزہ لیا ہے' تو میں نے اُن کے نزدیک کوئی موزوں فرد نہیں دیکھا' اگر کوئی موزوں ہوا' تو وہ آپ میں سے ہوسکتا ہے' اس لیے اے تین افراد! آپ کی قوم آپ میں سے کسی ایک کو امیر بنا دیں گے' اے علی! اگر آپ کو لوگوں کی حکومت ملتی ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور بنو ہاشم کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کریں۔

معمر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: زہری کے علاوہ یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں: آپ ابورکانہ کی اولاد کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کریں۔

زہری نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اے عثمان! اگر آپ کو حکومت ملتی ہے' تو آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور ابو معید کی اولاد کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کریں' اے عبدالرحمٰن! اگر آپ کو لوگوں کے معاملہ کا نگران بنایا جاتا ہے' تو آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کریں' آپ لوگ باہمی طور پر مشورہ کر لیں اور اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنا لیں۔ راوی کہتے ہیں: وہ حضرات مشورہ کرنے کے لیے اُٹھے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا تاکہ مجھے بھی مشورہ میں شامل کریں' حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مجلسِ شوریٰ میں شامل نہیں کیا تھا' جب اُنہوں نے مجھے زیادہ بار بلایا' تو میں نے کہا: آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں؟ کیا آپ لوگ ابھی سے حکم دینا شروع ہو گئے ہیں' حالانکہ امیر المؤمنین ابھی زندہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: تو گویا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیدار کر دیا' اُنہوں نے اُن حضرات کو بلوایا اور بولے: ابھی آپ ٹھہر جائیں' صہیب لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر آپ لوگ باہمی طور پر مشورہ کریں اور پھر تین آدمیوں میں اپنے معاملہ کو جمع کر لیں' آپ تمام لشکروں کے امیروں کو اکٹھا کریں' آپ میں سے جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر امیر بننا چاہے' آپ اُسے قتل کر دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ میں اُن کے ساتھ ہوتا' کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کم ہی ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا' سوائے ان ہدایات کے جو انہوں نے جاری کی تھیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو وہ حضرات اکٹھے ہوئے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اگر آپ لوگ چاہیں تو میں آپ لوگوں کے لیے کسی کو اختیار کر لیتا ہوں۔ اُن تمام حضرات نے اپنا معاملہ اُن کے سپرد کر دیا۔

مسور بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا' اُنہوں نے مہاجرین اور انصار میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کیا اور کسی بھی صاحبِ رائے' سمجھدار شخص کو ترک نہیں کیا' جن کا تعلق مہاجرین اور انصار سے نہیں تھا' مگر یہ کہ اُس رات اُن سب لوگوں سے مشورہ کیا۔

غَزْوَةُ الْقَادِسِيَّةِ وَغَيْرُهَا

باب: جنگِ قادسیہ اور دیگر (جنگوں کا تذکرہ)

9777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عَلٰى جَيْشٍ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالزُّبَيْرُ، فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ اَنْ يَمْضِيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ، فَقَالَ اُسَامَةُ لِاَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ بُوْيِعَ لَهُ - وَلَمْ يَبْرَحْ اُسَامَةُ حَتّٰى بُوْيِعَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَقَامَ فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَنِيْ لِمَا وَجَّهَنِيْ لَهُ، وَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَرْتَدَّ الْعَرَبُ، فَاِنْ شِئْتَ كُنْتُ قَرِيْبًا مِنْكَ حَتّٰى

تَنْظُرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا كُنْتُ لَارُدَّ اَمْرًا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لِعُمَرَ فَافْعَلْ فَاَذِنَ لَهٗ، فَانْطَلَقَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَتّٰى اَتَى الْمَكَانَ الَّذِىْ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاَخَذَتْهُمُ الضَّبَابَةُ، حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ صَاحِبَهٗ قَالَ: فَوَجَدُوْا رَجُلًا مِنْ اَهْلِ تِلْكَ الْبِلَادِ قَالَ: فَاَخَذُوْهُ يَدُلُّهُمُ الطَّرِيْقَ حَيْثُ اَرَادُوْا، وَاَغَارُوْا عَلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ اُمِرُوْا قَالَ: فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّاسُ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَقُوْلُ لِبَعْضٍ: تَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْعَرَبَ قَدِ اخْتَلَفَتْ، وَخَيْلُهُمْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِذٰلِكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَكَانَ يُدْعَى بِالْاِمَارَةِ حَتّٰى مَاتَ، يَقُوْلُوْنَ: بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِعْهُ حَتّٰى مَاتَ

✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا' اُس لشکر میں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے' پھر اُس لشکر کے روانہ ہونے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو گئی تھی' تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اُسی وقت کھڑے ہو گئے تھے اور اُنہوں نے یہ کہا تھا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک خاص سمت میں بھیجنے کی ہدایت کی تھی' تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ عرب مرتد ہو جائیں گے' اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ کے قریب رہتا ہوں' تا کہ آپ صورتِ حال کا جائزہ لے لیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے جو حکم صادر کیا ہے' میں اُسے ختم نہیں کروں گا لیکن اگر آپ چاہیں تو عمر کو اجازت دے دیں (کہ وہ لشکر کے ساتھ نہ جائے)۔ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا' اُنہوں نے اُنہیں اجازت دیدی' پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ چلے گئے یہاں تک کہ وہ اُس جگہ گئے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں حکم دیا تھا' تو وہاں گھمسان کا رن پڑا' یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک شخص اپنے ساتھی تک نہیں دیکھ سکتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہیں اُن علاقوں کا رہنے والا ایک شخص ملا' اُن لوگوں نے اُسے پکڑ لیا' وہ راستہ کی طرف اُن کی راہنمائی کرتا رہا' جہاں وہ جانا چاہتے تھے اور اُنہوں نے اُس جگہ پر حملہ کیا جس کے بارے میں اُنہیں حکم دیا گیا تھا' پھر لوگوں نے اس بارے میں سنا تو وہ ایک دوسرے سے یہ کہنے لگے کہ تم لوگ یہ کہتے تھے کہ عربوں میں اختلاف ہو گیا ہے' حالانکہ اُن کے گھڑسوار فلاں' فلاں جگہ پر موجود ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ناگوار صورتِ حال کو ختم کر دیا اور پھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے انتقال تک اُنہیں امیر کے طور پر بلایا جاتا رہا' لوگ یہ کہا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بھیجا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں معزول نہیں کیا تھا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔

9778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ نَزَعَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، فَاَمَّرَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، وَبَعَثَ اِلَيْهِ بِعَهْدِهٖ وَهُوَ بِالشَّامِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ، فَمَكَثَ الْعَهْدُ مَعَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ شَهْرَيْنِ لَا يُعَرِّفُهٗ اِلٰى خَالِدٍ حَيَاءً مِنْهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: اَخْرِجْ اَيُّهَا الرَّجُلُ عَهْدَكَ نَسْمَعُ لَكَ وَنُطِيْعُ، فَلَعَمْرِىْ لَقَدْ مَاتَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْنَا وَوُلِّىَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيْنَا. فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَلَى الْخَيْلِ

✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو اُنہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

معزول کر دیا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا' جنگِ یرموک کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ ہدایات بھیجی تھیں' وہ اُس وقت شام میں موجود تھے' تو حضرت عمر کا حکم نامہ دو ماہ تک حضرت ابوعبیدہ کے پاس ہی رہا' انہوں نے شرم کی وجہ سے حضرت خالد کو وہ نہیں دکھایا' حضرت خالد نے کہا: اے صاحب آپ اپنے پاس موجود حکم نامہ دکھائیں' ہم آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے' میری زندگی کی قسم' جو شخصیت میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی اس کا انتقال ہو گیا' اور اب میری ناپسندیدہ ترین شخصیت حکمران بن گئی ہے' حضرت ابوعبیدہ اس وقت گھڑسواروں کے امیر تھے۔

9779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَوْسَاتُهَا تَنْطِفُ، فَقُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، وَلَمْ يُجْعَلْ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ " قَالَتْ: فَالْحَقْ بِهِمْ، فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، وَالَّذِي اَخْشَى اَنْ يَكُونَ فِيْ احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ. فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى يَذْهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ الْحَكَمَانِ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: مَنْ كَانَ مُتَكَلِّمًا فَلْيُطْلِعْ قَرْنَهُ "

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس وقت اُن کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا' میں نے کہا: لوگوں کی جو صورتِ حال ہے وہ آپ دیکھ رہی ہیں اور میرا اس معاملہ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم اُن کے ساتھ جا کر ملو' وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر تم اُن کے پاس نہ گئے تو اُن کے درمیان انتشار نمودار ہوگا۔ پھر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اصرار کر کے اُنہیں جانے پر مجبور کیا' جب دونوں ثالث ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: جو شخص اس بارے میں کوئی بات چیت کرنا چاہتا ہے' وہ اپنے آپ کو پیش کرے!

9780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: " لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ كَانَ عَلَى الْخَيْلِ قَيْسُ بْنُ مَكْشُوحٍ الْعَبْسِيُّ، وَعَلَى الرَّجَّالَةِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الثَّقَفِيُّ، وَعَلَى النَّاسِ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ قَيْسٌ: قَدْ شَهِدْتُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ، وَيَوْمَ اَجْنَادِينَ، وَيَوْمَ عَبْسٍ، وَيَوْمَ فَحْلٍ، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ عَدِيدًا، وَلَا حَدِيدًا، وَلَا صَنْعَةً لِقِتَالٍ، وَاللّٰهِ مَا يُرَى طَرَفَاهُمْ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: اِنَّ هٰذَا زَبَدٌ مِنْ زَبَدِ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّا لَوْ قَدْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَلَا اُلْفِيَنَّكَ اِذَا حَمَلَتْ عَلَيْهِمْ بِرَجَّالَتِي اَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ فِيْ اَقْفِيَتِهِمْ، وَلٰكِنْ تَكُفُّ عَنَّا خَيْلَكَ وَاحْمِلْ عَلٰى مَنْ يَلِيكَ " قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اِنِّي لَاَرَى الْاَرْضَ مِنْ وَرَائِهِمْ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: اجْلِسْ فَاِنَّ الْقِيَامَ وَالْكَلَامَ عِنْدَ الْقِتَالِ فَشَلٌ، وَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ، فَلْيُصَلِّ فِيْ مَرْكَزِ رُمْحِهِ ثُمَّ قَالَ: اِنِّي هَازٌّ دَابَّتِي ثَلَاثًا، فَاِذَا هَزَزْتُهَا الْمَرَّةَ الْاُولٰى فَتَهَيَّئُوا، ثُمَّ اِذَا هَزَزْتُهَا الثَّالِثَةَ فَتَهَيَّئُوا لِلْحَمْلَةِ اَوْ قَالَ: احْمِلُوا فَاِنِّي حَامِلٌ قَالَ: فَهَزَّهَا الثَّالِثَةَ، ثُمَّ حَمَلَ وَاِنَّ عَلَيْهِ لَدِرْعَيْنِ قَالَ: فَمَا وَصَّلْنَا لِنَفْسِهِ حَتّٰى صَافِيهِمْ بِطَعْنَتَيْنِ وَفَلَتَ بَيْنَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ قَالَ: فَجَعَلَ

اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يَكُونُوا رُكَامًا، فَمَا نَشَاءُ اَنْ نَاْخُذَ رَجُلَيْنِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَنَقْتُلُهُ اِلَّا فَعَلْتُ

✵✵ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: جنگ قادسیہ کے موقع پر گھڑسواروں کے امیر قیس بن مکشوح عبسی تھے' پیادہ افراد کے امیر حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ عنہ تھے' لوگوں کے امیر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے' قیس نے یہ کہا کہ میں جنگ یرموک میں' جنگ اجنادین میں' جنگ عبس میں' جنگ فہل میں شریک ہوا ہوں' لیکن میں نے آج کے دن کی طرح لوگوں کی تعداد اور اسلحہ اور جنگ کی تیاری نہیں دیکھی' اللہ کی قسم! اُن لوگوں کے کنارے دکھائی نہیں دے رہے' اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: یہ شیطان کا بنایا ہوا جھاگ ہے' جب ہم ان پر حملہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے خلاف کر دے گا اور میں تمہیں ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب میں ان پر اپنے پیادہ افراد کے ساتھ حملہ کروں' تو تم اُسی وقت اُن پر اپنے گھڑسواروں کے ساتھ اُن کے پیچھے حملہ کر دو' بلکہ تم اپنے گھڑسواروں کو ہم سے دور رکھنا اور اُن لوگوں پر حملہ کرنا' جو تم لوگوں کے قریب ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: اللہ اکبر! مجھے اُن لوگوں کے پیچھے زمین نظر آ گئی' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بیٹھ جاؤ! کیونکہ جنگ کے وقت قیام کرنا' یا کلام کرنا ہوتا ہے۔

تَزْوِيجُ فَاطِمَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا

باب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

9781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَاَبِيْ يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ اَوْ اَحَدِهِمَا - شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ - اَنَّ اَسْمَاءَ ابْنَةَ عُمَيْسٍ قَالَتْ: لَمَّا اُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى عَلِيٍّ لَمْ نَجِدْ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا رَمْلًا مَبْسُوطًا، وَوِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ، وَجَرَّةً وَكَوْزًا، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَلِيٍّ: لَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا اَوْ قَالَ: لَا تَقْرَبَنَّ اَهْلَكَ حَتّٰى آتِيَكَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَثَمَّ اَخِي؟ فَقَالَتْ اُمُّ اَيْمَنَ وَهِيَ اُمُّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَتْ حَبَشِيَّةً، وَكَانَتِ امْرَاَةً صَالِحَةً - يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هُوَ اَخُوكَ وَزَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ - وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ اَصْحَابِهِ وَآخَى بَيْنَ عَلِيٍّ وَنَفْسِهِ - فَقَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ يَكُونُ يَا اُمَّ اَيْمَنَ قَالَ: فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلٰى صَدْرِ عَلِيٍّ وَوَجْهِهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَقَامَتْ اِلَيْهِ تَعْثُرُ فِيْ مِرْطِهَا مِنَ الْحَيَاءِ، فَنَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، وَقَالَ لَهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: "اَمَا اِنِّي لَمْ آلُكِ، اَنْكَحْتُكِ اَحَبَّ اَهْلِيْ اِلَيَّ، ثُمَّ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَادًا مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ اَوْ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ: اَسْمَاءُ قَالَ: اَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ

حديث:9781 : المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث:4699' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الخصائص' ذكر ما خص به علي دون الاولين والآخرين من فاطمة بنت - حديث:8240' المعجم الكبير للطبراني - باب الالف' ما اسندت اسماء بنت عميس - ابو يزيد المديني' حديث:20231

اللّٰہِ قَالَ: اَجِئْتِ كَرَامَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنَتِهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اِنَّ الْفَتَاةَ لَيْلَةَ يُبْنٰى بِهَا لَا بُدَّ لَهَا مِنِ امْرَاَةٍ تَكُونُ قَرِيبًا مِنْهَا، اِنْ عَرَضَتْ حَاجَةٌ اَفْضَتْ بِذٰلِكَ اِلَيْهَا قَالَتْ: فَدَعَا لِيْ دُعَاءً اِنَّهُ لَاَوْثَقُ عَمَلِيْ عِنْدِي، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: دُوْنَكَ اَهْلَكَ ثُمَّ خَرَجَ فَوَلّٰى قَالَتْ: فَمَا زَالَ يَدْعُو لَهُمَا حَتّٰى تَوَارٰى فِيْ حُجْرِهِ

* سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصتی ہوئی تو ہمیں اُن کے گھر میں صرف ایک بچھی ہوئی چٹائی ملی اور ایک تکیہ ملا' جس میں کھجور کے پتے بھرے گئے تھے اور ایک گھڑا تھا اور ایک پیالہ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ تم اُس وقت تک اپنی اہلیہ کے قریب نہ جانا جب تک میں تمہارے ہاں نہیں آ تا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا یہاں بھائی ہے؟ تو سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اور وہ ایک حبشی خاتون ہیں اور وہ بڑی نیک خاتون تھیں' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ آپ کے بھائی بھی ہیں اور آپ کی صاحبزادی کے شوہر بھی ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دراصل اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی قرار دیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُم ایمن! ایسا ہوسکتا ہے! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا اور جو اللہ کو منظور تھا اُس پر وہ پڑھا اور پھر اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینہ اور چہرے پر چھڑکا' پھر آپ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا' تو وہ شرم کی وجہ سے اپنی چادر کو اچھی طرح لپیٹ کر آپ کے سامنے آ کر کھڑی ہوئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اُن پر بھی چھڑکا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ پڑھ کر اُن پر دَم کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے تمہارے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' میں نے تمہاری شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے جو مجھے اپنے خاندان میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے یا پردے کے پیچھے کسی کا ہیولیٰ دیکھا تو دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُس ہیولیٰ نے جواب دیا: اسماء! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسماء بنت عمیس؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اللہ کے رسول کی صاحبزادی کے ساتھ آئی ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! جب لڑکی کی شادی کی پہلی رات آتی ہے' تو اُس کے ہاں گھر میں کوئی قریبی عورت بھی ہونی چاہیے' تاکہ اگر اُس لڑکی کو کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ اُس عورت کو بتا سکے۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا کی کہ جو میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قابلِ وثوق عمل ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اب تم اپنی بیوی کے ساتھ رہو! پھر آپ تشریف لے گئے۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس حجرہ سے باہر نکلنے تک مسلسل ان دونوں کے لیے دعا کرتے رہے۔

9782 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ تُذْكَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا يَذْكُرُهَا اَحَدٌ اِلَّا صَدَّ عَنْهُ حَتّٰى يَئِسُوا مِنْهَا، فَلَقِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ عَلِيًّا فَقَالَ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُهَا اِلَّا عَلَيْكَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لِمَ تَرٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا اَنَا

بِوَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلَيْنِ: مَا اَنَا بِصَاحِبِ دُنْيَا يَلْتَمِسُ مَا عِنْدِي، وَقَدْ عَلِمَ مَالِيَ صَفْرَاءُ وَلَا بَيْضَاءُ، وَلَا اَنَا بِالْكَافِرِ الَّذِي يَتَرَفَّقُ بِهَا عَنْ دِينِهِ - يَعْنِيْ يَتَاَلَّفُهُ بِهَا - اِنِّي لَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ فَقَالَ سَعْدٌ: فَاِنِّي اَعْزِمُ عَلَيْكَ لَتُفَرِّجَنَّهَا عَنِّي، فَاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ فَرَجًا قَالَ: فَاَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: تَقُولُ جِئْتُ خَاطِبًا اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَعَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِنَفْلٍ حُصِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاَنَّ لَكَ حَاجَةً يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: اَجَلْ، جِئْتُ خَاطِبًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ له النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا - كَلِمَةً ضَعِيفَةً - ثُمَّ رَجَعَ عَلِيٌّ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: فَعَلْتُ الَّذِي اَمَرْتَنِيْ بِهٖ، فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى اَنْ رَحَّبَ بِيْ كَلِمَةً ضَعِيفَةً، فَقَالَ سَعْدٌ: اَنْكَحَكَ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، اِنَّهُ لَا خُلْفَ الْاٰنَ وَلَا كَذِبَ عِنْدَهُ، عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَاْتِيَنَّهُ غَدًا فَتَقُوْلَنَّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَتٰى تَبْنِيْنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ: هٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى، اَوَلَا اَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَاجَتِي؟ قَالَ: قُلْ كَمَا اَمَرْتُكَ، فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى تَبْنِيْنِي؟ قَالَ: الثَّالِثَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: يَا بِلَالُ اِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي ابْنَ عَمِّي، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّةِ اُمَّتِي، اِطْعَامُ الطَّعَامِ عِنْدَ النِّكَاحِ، فَاْتِ الْغَنَمَ فَخُذْ شَاةً وَاَرْبَعَةَ اَمْدَادٍ اَوْ خَمْسَةً، فَاجْعَلْ لِيْ قَصْعَةً لَعَلِّي اَجْمَعُ عَلَيْهَا الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارَ، فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْهَا فَاٰذِنِّي بِهَا، فَانْطَلَقَ فَفَعَلَ مَا اَمَرَهُ، ثُمَّ اَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَاْسِهَا، ثُمَّ قَالَ: اَدْخِلْ عَلَيَّ النَّاسَ زَفَّةً زَفَّةً، وَلَا تُغَادِرَنَّ زَفَّةً اِلٰى غَيْرِهَا - يَعْنِي اِذَا فَرَغَتْ زَفَّةٌ لَمْ تَعُدْ ثَانِيَةً - فَجَعَلَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ، كُلَّمَا فَرَغَتْ زَفَّةٌ وَرَدَتْ اُخْرٰى، حَتّٰى فَرَغَ النَّاسُ، ثُمَّ عَمَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا فَضَلَ مِنْهَا، فَتَفَلَ فِيْهِ وَبَارَكَ وَقَالَ: "يَا بِلَالُ احْمِلْهَا اِلٰى اُمَّهَاتِكَ، وَقُلْ لَهُنَّ: كُلْنَ وَاَطْعِمْنَ مَنْ غَشِيَكُنَّ" ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: اِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ ابْنَتِي ابْنَ عَمِّي، وَقَدْ عَلِمْتُنَّ مَنْزِلَتَهَا مِنِّي، وَاِنِّي دَافِعُهَا اِلَيْهِ الْاٰنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَدُوْنَكُنَّ ابْنَتَكُنَّ فَقَامَ النِّسَاءُ فَغَلَّفْنَهَا مِنْ طِيبِهِنَّ وَحُلِيِّهِنَّ، ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ، فَلَمَّا رَاٰهُ النِّسَاءُ ذَهَبْنَ وَبَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتْرَةٌ، وَتَخَلَّفَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكِ مَنْ اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الَّذِي حَرَسَ ابْنَتَكَ، فَاِنَّ الْفَتَاةَ لَيْلَةَ يُبْنٰى بِهَا لَا بُدَّ لَهَا مِنِ امْرَاَةٍ تَكُوْنُ قَرِيبًا مِنْهَا، اِنْ عَرَضَتْ لَهَا حَاجَةٌ، وَاِنْ اَرَادَتْ شَيْئًا اَفْضَتْ بِذٰلِكَ اِلَيْهَا قَالَ: فَاِنِّي اَسْاَلُ اِلٰهِي اَنْ يَحْرُسَكِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكِ، وَمِنْ خَلْفِكِ، وَعَنْ يَمِينِكِ، وَعَنْ شِمَالِكِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ صَرَخَ بِفَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ، فَلَمَّا رَاَتْ عَلِيًّا جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِرَتْ وَبَكَتْ، فَاَشْفَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُوْنَ بُكَاؤُهَا لِاَنَّ عَلِيًّا لَا مَالَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَمَا اَلَوْتُكِ فِيْ نَفْسِي، وَقَدْ طَلَبْتُ لَكِ خَيْرَ اَهْلِي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ زَوَّجْتُكِهٖ سَعِيدًا فِي الدُّنْيَا، وَاِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

الصَّالِحِينَ فَلَازَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِينِي بِالْمِخْضَبِ فَامْلِيهِ مَاءً فَأَتَتْ أَسْمَاءُ بِالْمِخْضَبِ، فَمَلَأَتْهُ مَاءً، ثُمَّ مَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَغَسَلَ فِيهِ قَدَمَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهِ عَلَى رَأْسِهَا، وَكَفًّا بَيْنَ ثَدْيَيْهَا، ثُمَّ رَشَّ جِلْدَهُ وَجِلْدَهَا، ثُمَّ الْتَزَمَهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّهَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهَا، اللّٰهُمَّ كَمَا أَذْهَبْتَ عَنِّي الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَنِي فَطَهِّرْهَا، ثُمَّ دَعَا بِمِخْضَبٍ آخَرَ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَصَنَعَ بِهِ كَمَا صَنَعَ بِهَا، وَدَعَا لَهُ كَمَا دَعَا لَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَنْ قُومَا إِلَى بَيْتِكُمَا، جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَكُمَا، وَبَارَكَ فِي سِرِّكُمَا وَأَصْلَحَ بَالَكُمَا، ثُمَّ قَامَ فَأَغْلَقَ عَلَيْهِمَا بَابَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ أَنَّهَا رَمَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا فَضَلَ مِنْهَا، فَتَفَلَ فِيهِ وَبَارَكَ وَقَالَ: "يَا بِلَالُ احْمِلْهَا إِلَى أُمَّهَاتِكَ، وَقُلْ لَهُنَّ: كُلْنَ وَأَطْعِمْنَ مَنْ غَشِيَكُنَّ" ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ ابْنَتِي ابْنَ عَمِّي، وَقَدْ عَلِمْتُنَّ مَنْزِلَتَهَا مِنِّي، وَإِنِّي دَافِعُهَا إِلَيْهِ الْآنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَدُونَكُنَّ ابْنَتَكُنَّ فَقَامَ النِّسَاءُ فَغَلَّفْنَهَا مِنْ طِيبِهِنَّ وَحُلِيِّهِنَّ، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ، فَلَمَّا رَآهُ النِّسَاءُ ذَهَبْنَ وَبَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتْرَةٌ، وَتَخَلَّفَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكِ مَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الَّذِي حَرَسَ ابْنَتَكَ، فَإِنَّ الْفَتَاةَ لَيْلَةَ يُبْنَى بِهَا لَا بُدَّ لَهَا مِنِ امْرَأَةٍ تَكُونُ قَرِيبًا مِنْهَا، إِنْ عَرَضَتْ لَهَا حَاجَةٌ، وَإِنْ أَرَادَتْ شَيْئًا أَفْضَتْ بِذَلِكَ إِلَيْهَا قَالَ: فَإِنِّي أَسْأَلُ إِلٰهِي أَنْ يَحْرُسَكِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكِ، وَمِنْ خَلْفِكِ، وَعَنْ يَمِينِكِ، وَعَنْ شِمَالِكِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ صَرَخَ بِفَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ، فَلَمَّا رَأَتْ عَلِيًّا جَالِسًا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِرَتْ وَبَكَتْ، فَأَشْفَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ بُكَاؤُهَا لِأَنَّ عَلِيًّا لَا مَالَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَمَا أَلَوْتُكِ فِي نَفْسِي، وَقَدْ طَلَبْتُ لَكِ خَيْرَ أَهْلِي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ زَوَّجْتُكِهِ سَعِيدًا فِي الدُّنْيَا، وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ فَلَازَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِينِي بِالْمِخْضَبِ فَامْلَئِيهِ مَاءً فَأَتَتْ أَسْمَاءُ بِالْمِخْضَبِ، فَمَلَأَتْهُ مَاءً، ثُمَّ مَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَغَسَلَ فِيهِ قَدَمَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهِ عَلَى رَأْسِهَا، وَكَفًّا بَيْنَ ثَدْيَيْهَا، ثُمَّ رَشَّ جِلْدَهُ وَجِلْدَهَا، ثُمَّ الْتَزَمَهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّهَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهَا، اللّٰهُمَّ أَذْهَبْتَ عَنِّي الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَنِي فَطَهِّرْهَا، ثُمَّ دَعَا بِمِخْضَبٍ آخَرَ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَصَنَعَ بِهِ كَمَا صَنَعَ بِهَا، وَدَعَا لَهُ كَمَا دَعَا لَهَا، ثُمَّ قَالَ: الْآنَ قُومَا إِلَى بَيْتِكُمَا، جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَكُمَا، وَبَارَكَ فِي سِرِّكُمَا وَأَصْلَحَ بَالَكُمَا، ثُمَّ قَامَ فَأَغْلَقَ عَلَيْهِمَا بَابَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ أَنَّهَا رَمَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو لَهُمَا خَاصَّةً لَا يُشْرِكُهُمَا فِي دُعَائِهِ أَحَدًا حَتَّى تَوَارَى فِي حُجْرِهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (شادی کی پیشکش کے حوالے سے) جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا جاتا تھا' تو جو بھی شخص آپ کے سامنے اس کا ذکر کرتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے منع کر دیتے تھے

یہاں تک کہ لوگ اس حوالے سے مایوس ہو گئے' ایک مرتبہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ اُنہوں نے اُس خاتون کو صرف تمہارے لیے روک کے رکھا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں دو میں سے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا' میں نہ تو کوئی صاحبِ دنیا آدمی ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی طلب ہو جو میرے پاس ہے حالانکہ آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نہ میرے پاس سونا ہے' نہ چاندی ہے اور میں کوئی کافر بھی نہیں ہوں کہ جس کے ذریعہ آپ اُس کے دین کے حوالے سے تالیفِ قلب کرنا چاہیں' میں تو اسلام قبول کرنے والا پہلا فرد ہوں۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے ضرور کوشش کریں' کیونکہ اس میں کشادگی ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کیا کہوں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ یہ کہیں کہ میں اللہ اور اُس کے رسول کی خدمت میں' فاطمہ بنت محمد کے لیے شادی کا پیغام لے کے آیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے علی! شاید تمہیں کوئی کام ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! میں اللہ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں' فاطمہ بنت محمد کے لیے نکاح کا پیغام لے کے آیا ہوں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں خوش آمدید کہا' یہ ایک روایتی لفظ تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ نے کیا کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے وہی کیا جو آپ نے مجھے ہدایت کی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف روایتی جملہ ''خوش آمدید'' کہا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس ذات کی قسم جس نے اُنہیں حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا نکاح کر دیا ہے کیونکہ آپ وعدہ خلافی بھی نہیں کریں گے اور آپ غلط بیانی بھی نہیں کرتے ہیں' میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم کل دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانا اور کہنا: اے اللہ کے نبی! آپ رخصتی کب کروائیں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو پہلے والے جملے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے' کیا میں یہ نہ کہوں کہ یارسول اللہ! میرے کام کا کیا بنا؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! آپ نے ویسے ہی کہنا ہے جس طرح میں نے آپ کو ہدایت کی ہے۔ اگلے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری رخصتی کب کروائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو تیسرے دن۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے بلال! میں اپنی بیٹی کی شادی اپنے چچازاد کے ساتھ کر رہا ہوں' میں یہ چاہتا ہوں کہ میری اُمت کے معمول میں یہ بات شامل ہو جائے کہ نکاح کے وقت کھانا کھلایا جائے' اس لیے تم بکریوں کے پاس جاؤ اور بکری حاصل کرلو اور پھر ایک پیالے میں میرے لیے کھانا تیار کرو' تاکہ میں مہاجرین اور انصار کو کھانا کھلاؤں' جب تم اس کام سے فارغ ہو جاؤ' تو مجھے اس کی اطلاع دے دینا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق کام کیا' پھر وہ پیالہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے وہ پیالہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے سرے پر انگلی ماری' پھر

آپ نے فرمایا: میرے پاس تھوڑے تھوڑے لوگوں کو اندر لاؤ اور جب ایک گروہ فارغ ہو جائے' تو وہ دوبارہ نہ آئے۔ تو لوگ آنے لگے' جب بھی ایک گروہ فارغ ہوتا' تو دوسرا آ جاتا' یہاں تک کہ سب لوگ (کھانا کھا کر) فارغ ہوئے' پھر جو کچھ اُس میں سے بچا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس میں لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی اور فرمایا: اے بلال! اسے اُٹھا کر اپنی ماؤں کے پاس لے جاؤ اور اُن سے کہنا کہ آپ بھی اسے کھائیں اور جو آپ کے ہاں آئے اُسے بھی کھلائیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں نے اپنی صاحبزادی کی شادی اپنے چچازاد کے ساتھ کر دی ہے' آپ یہ جانتی ہیں کہ اُس کا میرے نزدیک کیا مرتبہ ومقام ہے' اب اگر اللہ نے چاہا تو میں اُس کی رُخصتی کر دوں گا' اب آپ نے اپنی بیٹی کا خیال رکھنا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج اُٹھیں اور اُنہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خوشبو لگائی اور زیور پہنایا' پھر نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لائے' جب خواتین نے اُنہیں دیکھا تو وہ جانے لگیں' نبی اکرم ﷺ اور اُن خواتین کے درمیان ایک پردہ تھا۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا رہ گئیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: تم ٹھہرو! تم کون ہو؟ (یعنی تم کیوں نہیں گئی؟) تو اُنہوں نے عرض کی: میں وہ ہوں جو آپ کی صاحبزادی کا خیال رکھنے کے لیے آئی ہوں' کیونکہ جب بھی لڑکی کی رُخصتی ہوتی ہے تو اُس کے ساتھ ایک عورت کو اُس کے قریب رہنا چاہیے کیونکہ اگر لڑکی کو کوئی ضرورت پیش آئے' یا اُسے کوئی چیز چاہیے ہو' تو وہ عورت اُسے وہ چیز دیدے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''میں اپنے معبود سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے آگے سے' تمہارے پیچھے سے' تمہارے دائیں سے' تمہارے بائیں سے مردود شیطان سے تمہاری حفاظت کرے''۔

پھر آپ ﷺ نے بلند آواز میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا' وہ آئیں' جب اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پریشان ہوئیں اور رونے لگیں' نبی اکرم ﷺ پریشان ہو گئے کہ شاید سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہیں ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے تمہارے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی' میں نے تمہارے لیے اپنے خاندان کے سب سے بہتر فرد کو منتخب کیا ہے' اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے تمہاری شادی اُس شخص سے کی ہے' جو دنیا میں سعادت مند ہے اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک ٹب لے کر آؤ' اُس میں پانی بھر دو۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا ٹب لے کر آئیں' اُنہوں نے اُس میں پانی بھر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس میں کلّی کی' آپ نے اُس میں اپنے دونوں پاؤں اور چہرے کو دھویا' پھر آپ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا' پھر آپ نے چلّو میں پانی لیا اور اُسے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر پر اور سینہ پر چھڑکا' پھر آپ نے اُن کی جلد پر چھڑکا' پھر آپ نے اُنہیں اپنے ساتھ لپٹا لیا اور دعا کی:

''اے اللہ! یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں' اے اللہ! جس طرح تُو نے مجھ سے ناپاکی کو دور کر دیا اور مجھے پاک کر دیا ہے اسی طرح اسے بھی پاک کر دے''

پھر نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک ٹب منگوایا' پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور اُن کے ساتھ بھی اسی طرح کیا جس طرح آپ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا تھا اور اُن کے لیے بھی وہی دعا کی' جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے کی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: اب تم دونوں اُٹھ کر اپنے گھر جاؤ' اللہ تعالیٰ تم دونوں کو جمع رکھے' تمہارے باطنی معاملات میں برکت رکھے اور تمہارے معاملات کو ٹھیک رکھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اُن کا دروازہ بند کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا گہری نظر سے جائزہ لیا' نبی اکرم ﷺ نے حجرے سے باہر تشریف لے جانے تک' بطورِ خاص مسلسل اُن دونوں کے لیے دعا کی' آپ نے اُن کی دعا میں کسی کو شریک نہیں کیا۔

9783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ شَرِيكٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَلِيًّا، لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَوَّجْتَنِيهِ اُعَيْمَشَ، عَظِيمَ الْبَطْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ زَوَّجْتُكِهِ وَاِنَّهُ لَاَوَّلُ اَصْحَابِيْ سِلْمًا، وَاَكْثَرُهُمْ عِلْمًا، وَاَعْظَمُهُمْ حِلْمًا

✻✻ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی' تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ نے میری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے' جس کی بینائی کچھ کمزور ہے اور جس کا پیٹ بڑا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری شادی اُس کے ساتھ کی ہے' جو میرا سب سے پہلا صحابی ہے اور علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہے اور بردباری میں سب سے بڑھ کر ہے۔

9784 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلٰى اِكَافٍ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَائَهُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ - وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ - حَتّٰى مَرَّ بِمَخْلَطٍ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلٍ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ، وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ: اَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا - اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا - فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجْلِسِنَا، وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَائَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا، فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ. فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ، وَالْمُشْرِكُونَ، وَالْيَهُودُ حَتّٰى هَمُّوا اَنْ يَتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: اَيْ سَعْدُ، اَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ حُبَابٍ؟ - يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدٌ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْفَحْ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ اَنْ يُتَوِّجُوْهُ - يَعْنِيْ يُمَلِّكُوْهُ - فَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ

اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ذٰلِکَ بِالْحَقِّ، الَّذِی اَعْطَاکَہُ شَرِقَ بِذٰلِکَ، فَلِذٰلِکَ فَعَلَ بِکَ مَا رَاَیْتَ . فَعَفَا عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " آخِرُ کِتَابِ الْمَغَازِی، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ.

عَنْ ھِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: کَانُوا یَطُوفُونَ وَیَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْقِرَائَۃِ فِی الطَّوَافِ فَقَالَ: ھُوَ مُحْدَثٌ

✵✵ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گدھے پر سوار ہوئے' آپ کے نیچے فدک کی بنی ہوئی چادر موجود تھی' آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا' آپ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے بنوحارث بن خزرج کے محلّہ میں تشریف لے گئے' یہ واقعہ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک محفل کے پاس سے ہوا' جس میں مسلمان' مشرکین' بتوں کے عبادت گزار اور یہودی لوگ موجود تھے' اُن میں عبداللہ بن اُبی بن سلول بھی موجود تھا' اُس محفل میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' جب اُس جانور کا غبار اُس محفل تک پہنچا' تو عبداللہ بن اُبی نے اپنی چادر کے ذریعہ اپنی ناک کو ڈھانپ لیا اور بولا: آپ ہم پر غبار نہ پھیلائیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو سلام کیا' پھر آپ وہاں ٹھہر گئے' آپ سواری سے نیچے اُترے' آپ نے اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی' آپ نے اُن کے سامنے قرآن کی تلاوت کی' تو عبداللہ بن اُبی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے صاحب! یہ ٹھیک نہیں ہے! آپ جو کہہ رہے ہیں' اگر وہ بات واقعی درست ہے' تو آپ ہماری محافل میں ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں' آپ اپنی رہائشی جگہ پر واپس چلے جائیں' ہم میں سے جو آپ کے پاس آئے' آپ اُس کے سامنے یہ کچھ بیان کر دیں۔ تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ آپ ہماری محافل میں ہمارے پاس تشریف لائیں' ہمیں یہ بات پسند ہے۔ اس پر مسلمان' مشرکین اور یہودیوں کے درمیان تکرار شروع ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے سے لڑ پڑتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں خاموش کرواتے رہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے سنا' ابوحباب نے کیا کہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عبداللہ بن اُبی تھا' پھر آپ نے بتایا کہ اُس نے یہ یہ کہا ہے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ اُس سے درگزر کیجئے اور اُسے معاف کر دیجئے! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ و مقام عطا کیا ہے' اس سے پہلے اس علاقہ کے رہنے والے لوگوں نے یہ اتفاق کر لیا تھا کہ اُسے تاج پہنا دیں گے' یعنی اُسے اپنا بادشاہ قرار دے دیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے حق کے ذریعہ اُس کے اس مقصد کو ختم کر دیا اور یہ چیز آپ کو عطا کر دی' تو وہ اس پر جل بھن گیا' اسی لیے اُس نے یہ طرزِ عمل اختیار کیا جو آپ نے ملاحظہ کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے درگزر کیا۔

یہ مغازی سے متعلق روایات کا آخری حصہ تھا' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو ایک ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اُن کی آل پر اور اُن کے اصحاب پر درود نازل کرے!

9785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ یَزِیدَ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْوَلِیدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: کُنَّا

نَعْرِضُ عَلٰى مُجَاهِدٍ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

❊❊ ولید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ہم مجاہد کے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہے تھے حالانکہ وہ اُس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوتے تھے۔

9786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ سُئِلَ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الطَّوَافِ، فَقَالَ: اَحْدَثَهُ النَّاسُ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح سے طواف کے دوران تلاوت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے۔

9787 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَكْرَهُ الْقِرَائَةَ فِي الطَّوَافِ يَقُوْلُ: هِيَ مُحْدَثٌ

❊❊ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا کہ اُنہوں نے طواف کے دوران تلاوت کرنے کو مکروہ قرار دیا' اُنہوں نے کہا: یہ بعد کی ایجاد کی ہوئی چیز ہے۔

9788 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا الطَّوَافُ صَلَاةٌ، فَاِذَا طُفْتُمْ فَاَقِلُّوا الْكَلَامَ

❊❊ طاؤس نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طواف' نماز ہے تو جب تم طواف کرو' تو کلام تھوڑا کرو (یعنی کلام کرنے سے بچو)۔

9789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الطَّوَافُ صَلَاةٌ، فَاِذَا طُفْتُمْ فَاَقِلُّوا الْكَلَامَ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طواف' نماز ہے' تو جب تم طواف کرو' تو تھوڑا کلام کرو۔

9790 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِذَا طُفْتَ فَاَقِلَّ الْكَلَامَ، فَاِنَّمَا هِيَ صَلَاةٌ

❊❊ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم طواف کرو' تو تھوڑا کلام کرو کیونکہ یہ نماز ہے۔

9791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ طَاوُسٍ، اَوْ عِكْرِمَةَ اَوْ كِلَاهُمَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: الطَّوَافُ صَلَاةٌ، وَلٰكِنْ قَدْ اُذِنَ لَكُمْ فِي الْكَلَامِ، فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقْ اِلَّا بِخَيْرٍ

❊❊ طاؤس' یا عکرمہ' یا شاید ان دونوں نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طواف' نماز

ہے لیکن تمہیں اس میں کلام کرنے کی اجازت دی گئی ہے تو جو شخص کوئی بات کرے تو وہ صرف بھلائی کی بات کرے۔

9792 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِي الطَّوَافِ فَقَالَ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ كَمْ تَجِدُ؟ كَمْ مَعَكَ؟

✵✵ عبدالعزیز بن ابورواد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو طواف کے دوران پایا' تو آپ نے (طواف کے دوران) دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ تم نے کتنا پایا؟ تمہارے ساتھ کتنا تھا؟ (یعنی نبی اکرم ﷺ نے طواف کے دوران کلام کیا تھا)۔

9793 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ اِذْ سَمِعَ رَجُلَيْنِ خَلْفَهُ يَرْطُنَانِ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لَهُمَا: ابْتَغِيَا اِلَى الْعَرَبِيَّةِ سَبِيلًا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے' اُنہوں نے اپنے پیچھے دو آدمیوں کے عجمی میں گفتگو کرنے کی آواز سنی' تو آپ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے فرمایا: تم دونوں عربی کی طرف راستہ تلاش کرو۔

9794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ قَالَ: كُنْتُ اَطُوفُ مَعَ طَاوُسٍ فَقَالَ: اسْتَلِمُوا بِنَا هٰذَا، لَنَا خَمْسَةٌ قَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَسْتَلِمَ فِي الْوِتْرِ

✵✵ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں طاؤس کے ساتھ طواف کر رہا تھا' اُنہوں نے کہا: تم ہمارے ساتھ اس کا استلام کرو' کیونکہ ہمارے پانچ چکر ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ وہ یہ مستحب سمجھتے تھے کہ طاق تعداد کے طواف میں استلام کریں۔

بَابُ الشَّرَابِ فِي الطَّوَافِ وَالْقَوْلِ فِي اَيَّامِ الْحَجِّ

باب: طواف کے دوران کچھ پینا اور حج کے ایام میں کوئی بات کہنا

9795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَذَكَرَهُ عَنْهُ الثَّوْرِيُّ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کرنے کے دوران کچھ پی لے۔ یہ بات سفیان ثوری نے اُن کے حوالے سے نقل کی ہے۔

9796 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ شَيْخٌ مِنْ آلِ وَدَاعَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: آلِ وداعہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ

نے بیت اللہ کے طواف کے دوران کچھ پیا تھا۔

9797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قِيلَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا اَفْضَلُ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْحَجِّ اَوْ اَيَّامٍ - فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ: هِيَ هِيَ

✸✸ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: امام محمد بن علی (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا گیا: حج کے ایام کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ (کہ ان میں کیا پڑھنا چاہیے؟) اُنہوں نے جواب دیا: لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر! اُنہوں نے کہا: بس یہی پڑھنا چاہیے۔

9798 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، اَخْبَرَنِيْ شَيْخٌ، مُؤَذِّنٌ لِاَهْلِ مَكَّةَ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ: هِيَ هِيَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مَا هِيَ هِيَ؟ قَالَ: "(وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا) (الفتح: 26)"

✸✸ علی ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر! تو اُنہوں نے کہا: یہی، یہی! میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہی، یہی سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور اُس نے اُن پر تقویٰ کی بات کو لازم کر دیا' اور وہ اس کے زیادہ حقدار بھی تھے' اور اہل بھی تھے''۔

بَابُ وِتْرِ الطَّوَافِ

باب: طاق تعداد میں طواف کرنا

9799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَطُوفَ بِاللَّيْلِ اَسْبُعَ، وَبِالنَّهَارِ خَمْسَةً

✸✸ عبداللہ بن عمر نامی راوی نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ رات کے وقت' سات مرتبہ طواف کیا جائے' اور دن میں پانچ مرتبہ کیا جائے۔

9800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَنْصَرِفَ عَلٰى طَوَافِهِ عَلٰى وِتْرٍ وَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وہ طواف کو طاق تعداد میں کریں' وہ یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے۔

9801 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ،

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق تعداد کو پسند کرتا ہے۔

9802 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قَالَ اَيُّوْبُ: فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَسْتَحِبُّ الْوِتْرَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى لِيَاكُلَ وِتْرًا

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ہر چیز میں طاق تعداد کو مستحب قرار دیتے تھے یہاں تک کہ وہ طاق تعداد میں کوئی چیز کھایا کرتے تھے۔

9803 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: ثَلَاثَةُ اَسَابِعَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَرْبَعَةٍ قَالَ: ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَعَدَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: السَّمَاوَاتُ وِتْرٌ فِيْ وِتْرٍ كَثِيْرٍ قَالَ: مَنِ اسْتَنَّ فَلْيَسْتَنَّ وِتْرًا، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا، وَاِذَا تَمَضْمَضَ فَلْيُمَضْمِضْ وِتْرًا فِيْ قَوْلٍ مِنْ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُوْلُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ) (الفجر: 3) قَالَ: اللّٰهُ الْوَتْرُ، وَالشَّفْعُ كُلُّ زَوْجٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ تین مرتبہ سات چکر لگانا میرے نزدیک چار مرتبہ سات چکر لگانے سے زیادہ محبوب ہے' پھر اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق تعداد کو پسند کرتا ہے۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے گنتی کی: کہ آسمان طاق ہیں اور بھی بہت سی چیزیں طاق ہیں' اُنہوں نے یہ کہا: جو شخص مسواک کرے' وہ طاق تعداد میں مسواک کرے' جو شخص ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق تعداد میں کرے' جو شخص کُلّی کرے وہ طاق تعداد میں کرے' یہ اُن کے قول میں شامل تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے یہ بات بیان کی ہے: مجاہد نے اللہ تعالیٰ نے اس فرمان کے بارے میں یہ بات کہی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور جفت اور طاق کی قسم ہے''۔

تو مجاہد کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور جفت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کا جوڑا ہو۔

9804 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں کرے۔

9805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُسْأَلُ: ثَلَاثَةُ اَسْبُعٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ اَرْبَعَةٌ؟ فَيَقُوْلُ: ثَلَاثَةٌ فَاِذَا قِيْلَ لَهُ: فَسِتَّةٌ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَكْثَرْتَ، اَمَّا ثَلَاثَةٌ فَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَرْبَعَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا' اُن سے دریافت کیا گیا کہ تین مرتبہ سات چکر لگانا آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے' یا چار مرتبہ؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تین مرتبہ! اُن سے دریافت کیا گیا: چھ مرتبہ؟ اُنہوں نے کہا: اگر تم چاہو تو زیادہ کرلو لیکن بہرحال چار کے مقابلہ میں تین مرتبہ سات چکر لگانا' میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

9806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَبْعَانِ خَيْرٌ مِنْ سَبْعٍ

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دومرتبہ سات چکر لگانا' ایک مرتبہ سات چکر وں سے زیادہ بہتر ہے۔

9807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ قَالَ: اثْنَانِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَسْتَحِبُّ اَنْ يَنْصَرِفَ عَلٰى وِتْرِ الطَّوَافِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: دومرتبہ' سات چکر لگانا' میرے نزدیک تین مرتبہ سے زیادہ محبوب ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے مجاہد کو سنا کہ وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ طواف کو طاق تعداد میں کرنے کے بعد ختم کیا جائے۔

9808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُلُّ سَبْعٍ وِتْرٌ، وَاَرْبَعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: ہر سات چکر طاق ہوجاتے ہیں' تو چار مرتبہ سات چکر لگانا میرے نزدیک تین مرتبہ سے زیادہ محبوب ہوگا۔

9809 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ سُبُوْعًا كَانَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

✵✵ عبداللہ بن سعید بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص پچاس مرتبہ بیت اللہ کے سات چکر لگائے تو وہ اُس طرح ہوجاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔

بَابُ الشَّكِّ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف کے بارے میں شک لاحق ہونا

9810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَكَكْتُ فِي الطَّوَافِ: اثْنَانِ اَوْ

ثَلَاثَةٌ قَالَ: فَأَوْفِ عَلَيَّ أَحْرِزْ ذٰلِكَ قُلْتُ: فَطُفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ، وَاخْتَلَفْنَا قَالَ: وَذِيْنَهُ وَتِيْنَهُ قُلْتُ: أَبَى قَالَ: فَفَعَلَ أَحْرِزْ ذٰلِكَ فِيْ أَنْفُسِكُمَا قُلْتُ: فَطُفْتُ وَقُلْتُ: الَّذِي مَعِي كُلُّهُ قَالَ: فَاسْتَقْبِلْ سَبْعًا جَدِيدًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجھے طواف کے بارے میں شک لاحق ہو جاتا ہے کہ میں نے دو چکر لگائے ہیں یا تین؟ تو انہوں نے کہا: تم اُس کے مطابق تعداد پوری کرو جو زیادہ قابلِ اعتماد ہو۔ میں نے کہا: اگر میں طواف کر رہا ہوتا ہوں اور ایک اور شخص بھی طواف کر رہا ہوتا ہے اور پھر ہمارے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یا یہ ہوگا یا وہ ہوگا میں نے کہا: اگر وہ نہیں مانتا؟ انہوں نے کہا: اس صورت میں تم دونوں اُس میں سے سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تعداد کو شمار کرو۔ میں نے کہا: اگر میں طواف کرتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں: جو میرے ساتھ ہے وہ سارا تو انہوں نے کہا: تم نئے سرے سے سات چکر لگاؤ۔

9811 - **اقوالِ تابعین**: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طُفْتُ سَبْعًا، ثُمَّ جَائَنِي الْبَيْتَ أَنِّي طُفْتُ ثَمَانِيَةَ أَطْوَافٍ قَالَ: فَطُفْ سَبْعًا أُخَرَ فَاجْعَلْهَا سِتَّةَ أَطْوَافٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں سات مرتبہ طواف کرتا ہوں پھر میں گھر آ جاتا ہوں کہ میں نے آٹھ طواف کیے ہیں۔ انہوں نے کہا: تم سات مرتبہ دوبارہ طواف کرو اور انہیں چھ طواف بنالو۔

9812 - **اقوالِ تابعین**: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طُفْتُ سَبْعًا وَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَائَنِي الْبَيْتَ أَنِّي طُفْتُ سِتَّةَ أَطْوَافٍ قَالَ: فَطُفْ سَبْعًا أُخَرَ، وَاجْعَلْهَا ثَمَانِيَةَ أَطْوَافٍ، قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ طُفْتَ سِتَّةَ أَطْوَافٍ فَطُفْ وَاحِدًا وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَهُ عَمْرٌو

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں سات مرتبہ طواف کرتا ہوں پھر میں نماز ادا کرتا ہوں پھر مجھے یہ خیال آتا ہے کہ شاید میں نے چھ مرتبہ طواف کیا۔ تو انہوں نے کہا: تم سات مرتبہ دوبارہ طواف کرو اور اُسے آٹھ مرتبہ کرلو۔

عطاء کہتے ہیں: اگر تم نے چھ مرتبہ طواف کیا تھا تو پھر تم ایک مرتبہ طواف کر کے دو رکعت ادا کرلو یہ بات عمرو نے بیان کی ہے۔

9813 - **اقوالِ تابعین**: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ أَبُوْ خَلَفٍ: كُنْتُ فِيْ حَرَسِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَطَافَ ثَمَانِيَةَ أَطْوَافٍ حَتّٰى بَلَغَ فِي النَّاسِ عِنْدَ وَسَطِ الْحَجَرِ، فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَأَتَمَّ بِسَبْعَةِ أَطْوَافٍ وَقَالَ: إِنَّمَا الطَّوَافُ وِتْرٌ

✵✵ ابوخلف بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حفاظت کر رہا تھا انہوں نے آٹھ مرتبہ طواف کیا یہاں تک کہ وہ حطیم کے درمیان لوگوں میں پہنچ گئے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی تو انہوں نے سات طواف مکمل کیے اور بولے: طواف طاق تعداد میں ہوتا ہے۔

9814 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ قَالَ: يَطُوفُ اَرْبَعَةَ عَشَرَ

** امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے یہ نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا تین مرتبہ طواف کرتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: وہ چودہ مرتبہ طواف کرے گا۔

9815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بِمِائَةِ اَطْوَافٍ قَالَ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ

** ابوبکر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو صفا و مروہ کے درمیان ایک سو چکر لگاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ قَطْعُ الصَّلَاةِ فِي سَبْعٍ

باب: سات چکروں میں نماز کو منقطع کر دینا

9816 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، طَافَ فِي اِمَارَةِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَلَى مَكَّةَ، فَخَرَجَ عَمْرٌو اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اَنْظِرْنِي حَتَّى اَنْصَرِفَ عَلَى وِتْرٍ، فَانْصَرَفَ عَلَى ثَلَاثَةِ اَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ ذَلِكَ السَّبْعَ

** عطاء بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے عمرو بن سعید کے عہد حکومت میں مکہ میں طواف کیا' پھر عمرو نماز کے لیے نکلے تو عبدالرحمٰن نے اُن سے کہا: تم مجھے موقع دو' تاکہ میں طاق تعداد پوری کرلوں۔ پھر اُنہوں نے تین مرتبہ چکر کر کے طواف ختم کیا' اُنہوں نے وہ سات دوبارہ نہیں کیے۔

كِتَابُ اَهْلِ الْكِتَابِ

کتاب: اہلِ کتاب کے بارے میں روایات

بَيْعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا بیعت لینا

9817 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هِشَامٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بِنِ عَلِيٍّ النَّجَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِينَا: اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ كَانَا رَجُلَيْ سُوءٍ قَدْ قَطَعَا الطَّرِيقَ وَقَتَلَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّيَا وَصَلَّيَا، ثُمَّ بَايَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ اَرَدْنَا اَنْ نَاْتِيَكَ فَقَدْ قَصَّرَ اللّٰهُ خُطُوَنَا قَالَ: مَا اسْمُكُمَا؟، قَالَا: الْمُهَانَانِ قَالَ: بَلْ اَنْتُمَا الْمُكْرَمَانِ

✲✲ عباس بن عبدالرحمٰن بن میناء بیان کرتے ہیں: مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے دو آدمی بہت بُرے تھے' وہ ڈاکہ زنی کیا کرتے تھے اور لوگوں کو قتل کر دیا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ کا گزر اُن کے پاس سے ہوا' اُن دونوں نے وضو کر کے نماز ادا کی' پھر نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی' اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی طرف آنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے نقشِ قدم کو مختصر کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں کا نام کیا ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: قابلِ توہین لوگ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم قابلِ عزت ہو!

9818 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا، وَاَنَا فِيهِمْ، فَتَلَا عَلَيْهِمْ آيَةَ النِّسَاءِ (اَلَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا) الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: وَمَنْ وَفّٰى فَاَجْرُهُ اِلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ لَهُ طَهُورٌ وَكَفَّارَةٌ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

✲✲ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ افراد سے بیعت لی' اُن میں' میں بھی شامل تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُن کے سامنے خواتین کے حکم سے متعلق آیت تلاوت کی:

''اور یہ کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیں گی''

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا' اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جو ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہو اور اُسے دنیا میں اس کی سزا دیدی جائے' تو یہ اُس کے لیے طہارت اور کفارے کا باعث ہوگی اور جو شخص ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی کر لے' تو اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اُس کی مغفرت کر دے گا اور اگر چاہے گا' تو اُسے عذاب دے گا۔

9819 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ النُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، فَاِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ

✵✵ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی' تو آپ نے مجھ پر یہ شرط عائد کی کہ میں ہر مسلمان کی خیرخواہی کروں گا' تو میں تم لوگوں کے لیے خیرخواہ ہوں۔

9820 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ الْاَسْوَدَ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ: جَلَسَ عِنْدَ قَرْنِ مُسْقَلَةَ، وَقَرْنُ مُسْقَلَةَ الَّتِي تَهْرِيقُ اِلَيْهِ بُيُوْتُ ابْنِ اَبِي اُمَامَةَ، وَهِيَ دَارُ ابْنِ سَمُرَةَ وَمَا حَوْلَهَا، وَالَّذِي يُهَرِيقُ مَا اَدْبَرَ مِنْهُ عَلَى دَارِ ابْنِ عَامِرٍ، وَمَا اَقْبَلَ مِنْهُ عَلَى دَارِ ابْنِ سَمُرَةَ، وَمَا حَوْلَهَا، قَالَ الْاَسْوَدُ: فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اِلَيْهِ فَجَائَهُ النَّاسُ: الصِّغَارُ، وَالْكِبَارُ، وَالنِّسَاءُ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَالشَّهَادَةِ، قُلْتُ: وَمَا الشَّهَادَةُ؟ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ بَايَعَهُمْ عَلَى الْاِيمَانِ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

✵✵ محمد بن اسود بن خلف بیان کرتے ہیں: اُن کے والد حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن' نبی اکرم ﷺ کو لوگوں سے بیعت لیتے ہوئے دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قرن مسقلہ کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ قرن مسقلہ وہ جگہ ہے جہاں ابن ابوامامہ کے گھر پہنچتے ہیں' یہ ابن سمرہ کے گھر اور اُس کے اردگرد کا علاقہ ہے اور اس کے پیچھے کا حصہ ابن عامر کے گھر تک جاتا ہے اور آگے کا حصہ ابن سمرہ کے گھر اور اس کے اردگرد تک جاتا ہے' اسود بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ تشریف فرما تھے' لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے' چھوٹے تھے' بڑے تھے' خواتین تھے اور آپ اسلام اور گواہی پر اُن کی بیعت لیتے رہے۔

میں نے دریافت کیا: گواہی سے کیا مراد ہے؟ تو محمد بن اسود نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ اُن سے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کی اور اس بات کی گواہی دینے کی بیعت لیتے تھے' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

9821 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ جَرِيرٍ: اَنَّهُ حِينَ

بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَيُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَيَنْصَحَ الْمُسْلِمَ، وَيُفَارِقَ الْمُشْرِكَ

✽✽ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی' تو آپ نے اُن سے یہ بیعت لی' کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیں گے' وہ نماز قائم کریں گے' وہ زکوٰۃ ادا کریں گے' وہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہوں گے اور مشرک سے الگ رہیں گے۔

9822 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، ثُمَّ يُلَقِّنُنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

✽✽ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت لی تھی اور پھر ہمیں یہ تلقین کی تھی کہ جہاں تک تمہاری استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرو گے)۔

9823 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي اُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ، وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَاِنَّ بَنِيَّ قَدْ اَقَرُّوا بِمِثْلِ ذٰلِكَ، وَالسَّلَامُ

✽✽ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان کی بیعت کر لی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے خط میں لکھا: امابعد! میں اللہ کے بندے عبدالملک کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کا اقرار کرتا ہوں! جو مسلمانوں کے امیر ہیں اور اللہ کی مقرر کردہ سنت اور اُس کے رسول کی مقرر کردہ سنت کے مطابق (فرمانبرداری کرنے کا اعتراف کرتا ہوں) اُس حد تک جو میری استطاعت میں ہو اور میرے بچے بھی اس کی مانند اقرار کرتے ہیں۔ والسلام!

9824 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ عَلٰى مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ فَيَقُوْلُ: تُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَاَنَّكَ لَا تَرَى نَارَ مُشْرِكٍ اِلَّا وَاَنْتَ لَهٗ حَرْبٌ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام میں داخل ہونے والے شخص سے بیعت لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ تم نماز قائم کرو گے' تم زکوٰۃ دو گے' تم بیت اللہ کا حج کرو گے' تم رمضان کے روزے رکھو گے اور تم کسی مشرک کی آگ کو نہیں دیکھو گے (یعنی اُن کے علاقے میں نہیں رہو گے) ماسوائے اس صورت کے' کہ تم اُس کے ساتھ جنگ کرنے والے ہو۔

بَيْعَةُ النِّسَاءِ

باب: خواتین سے بیعت لینا

9825 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ (اَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا) (الممتحنة: 12)، وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ، اِلَّا يَدَ امْرَاَةٍ يَمْلِكُهَا "

✵✵ زہری نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ اس آیت کے حکم کے تحت لوگوں سے کلام کے ذریعہ بیعت لیتے تھے: (وہ آیت یہ ہے:)

''اور یہ کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی''۔

نبی اکرم ﷺ کے دستِ مبارک نے کبھی بھی کسی خاتون کے ہاتھ کو نہیں چھوا' ماسوائے اُس خاتون کے' جو آپ کی ملکیت ہو۔

9826 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمَيْمَةَ ابْنَةِ رَقِيقَةَ قَالَتْ: جِئْتُ فِيْ نِسَاءٍ اُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَرَطَ عَلَيْنَا اَلَّا نَزْنِيَ، وَلَا نَسْرِقَ، وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ: فَبَايَعْنَاهُ، فَاشْتَرَطَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قَالَتْ: فَقُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا قَالَتْ: فَقُلْنَا: اَلَا نُصَافِحُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنِّي لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ، اِنَّمَا قَوْلِي لِامْرَاَةٍ كَقَوْلِي لِمِائَةِ امْرَاَةٍ

✵✵ سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں کچھ خواتین کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی' تو آپ ﷺ نے ہم پر یہ شرط عائد کی' کہ ہم زنا نہیں کریں گی' اور ہم چوری نہیں کریں گی' اور اس آیت (میں مذکور احکام پر عمل کریں گی) وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کر لی' آپ نے ہم پر شرط عائد کی اور فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو اور جہاں تک تم طاقت رکھو (اُس کے مطابق تم ان احکام پر عمل کرو گی)۔ تو ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول ہمارے لیے ہماری اپنی جان سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے ساتھ مصافحہ نہ کریں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا! میں ایک خاتون کے ساتھ اُسی طرح بات کرتا ہوں' جس طرح ایک سو خواتین کے ساتھ کرتا ہوں۔

9827 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ تُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ عَلَيْهَا اَلَّا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، الْاٰيَةَ قَالَتْ: فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى رَاْسِهَا حَيَاءً، فَاَعْجَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى مِنْهَا " قَالَتْ

عَائِشَةُ: اَقِرِّى اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ، فَوَاللّٰهِ مَا بَايَعَنَا اِلَّا عَلٰى هٰذَا قَالَتْ: فَنَعَمْ اِذًا، فَبَايَعَهَا عَلَى الْاٰيَةِ"

٭٭ زہری کے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: عتبہ بن ربیعہ کی صاحبزادی فاطمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی تو آپ نے اُس سے عہد لیا کہ تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دو گے (اُس کے بعد آیت میں مذکور دیگر احکام کے متعلق بھی عہد لیا)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس خاتون نے شرم کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کے اس طرزِ عمل پر حیرت ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے خاتون! تم اس کا اقرار کرلو! اللہ کی قسم! ہم اس بات پر بیعت لیتی ہیں! تو اُس خاتون نے کہا: پھر ٹھیک ہے! پھر اُس نے اُس آیت کے احکام پر بیعت کر لی۔

9828 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَلِّفُهُنَّ مَا خَرَجْنَ اِلَّا رَغْبَةً فِي الْاِسْلَامِ، وَحُبًّا لِلّٰهِ، وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن خواتین سے یہ حلف لیتے تھے کہ وہ خواتین صرف اسلام میں رغبت رکھتے ہوئے اور اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میں نکلیں گی۔

9829 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ اَلَّا يَنُحْنَ، فَقُلْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اَفَنُسْعِدُهُنَّ فِي الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اِسْعَادَ فِي الْاِسْلَامِ

٭٭ ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خواتین سے بیعت لیتے تھے' تو آپ اُن سے یہ بیعت لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ خواتین نے زمانۂ جاہلیت میں نوحہ کرنے میں ہمارا ساتھ دیا تھا' تو کیا ہم اسلام لانے کے بعد اُن کا ساتھ دے سکتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں اس طرح کا کوئی ساتھ دینا نہیں ہوتا۔

9830 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ اَنْ لَا يَنُحْنَ، وَلَا يَخْتَلِينَ بِحَدِيْثِ الرِّجَالِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خواتین سے بیعت لی' تو اُن سے یہ عہد بھی لیا کہ وہ

حديث:9829 : السنن للنسائي - كتاب الجنائز' النياحة على الميت - حديث:1838' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' النياحة على الميت - حديث:1958' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب البكاء على الميت - باب النهي عن النياحة على الميت .' حديث:6705' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12803' مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك' حديث:1257' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في النياحة ونحوها - ذكر الخبر المصرح بحظر هذا الفعل على الاطلاق' حديث:3203

نوحہ نہیں کریں گی اور وہ کسی (اجنبی) مرد کے ساتھ اکیلی نہیں ہوں گی۔

9831 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ عَلَيْهِنَّ، وَيَقُوْلُ: لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خواتین سے عہد لیتے تھے اور یہ فرماتے: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا۔

9832 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُ النِّسَاءَ، وَعَلٰى يَدِهٖ ثَوْبٌ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خواتین کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے تو آپ کے ہاتھ پر کپڑا موجود ہوتا تھا۔

مَا يَجِبُ عَلَى الَّذِي يُسْلِمُ

باب: جو شخص اسلام کرتا ہے اُس پر کیا چیز لازم ہوتی ہے؟

9833 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدِّهٖ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اُرِيْدُ الْاِسْلَامَ، فَاَسْلَمْتُ، فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، فَاغْتَسَلْتُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

✵✵ حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں اسلام کرنا چاہتا تھا، میں نے اسلام قبول کرلیا، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل کروں، تو میں نے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل کیا۔

9834 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ اُسِرَ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو اِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟، فَيَقُوْلُ: اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ تَمُنَّ تَمُنَّ عَلٰى شَاكِرٍ، وَاِنْ تُرِدِ الْمَالَ نُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ، وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّوْنَ الْفِدَاءَ، وَيَقُوْلُوْنَ: مَا نَصْنَعُ بِقَتْلِ هٰذَا؟ فَمَرَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَاَسْلَمَ فَحَلَّهٗ، وَبَعَثَ بِهٖ اِلٰى حَائِطِ اَبِيْ طَلْحَةَ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَغْتَسِلَ فَاغْتَسَلَ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَسُنَ اِسْلَامُ اَخِيْكُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثمامہ حنفی کو قیدی بنالیا گیا، نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے دریافت کیا: ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: اگر آپ قتل کردیتے ہیں، تو ایک خون والے شخص کو قتل کریں

گے اور اگر آپ احسان کرتے ہیں' تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر مال چاہتے ہیں' تو ہم آپ کو وہ دے دیں گے' جو آپ چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب فدیہ لینے کو پسند کر رہے تھے' اُنہوں نے کہا: ہم نے اس کو قتل کر کے کیا کرنا ہے؟ پھر ایک دن نبی اکرم ﷺ کا گزر اُس کے پاس سے ہوا' تو اُس نے اسلام قبول کرلیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے کھلوا دیا اور اُسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی طرف بھجوایا اور اُسے یہ ہدایت کی' کہ وہ غسل کرے' تو اُس نے غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائی کا اسلام عمدہ ہو گیا ہے۔

9835 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: اَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْقِ عَنْكَ شِعْرَ الْكُفْرِ، وَاخْتَتِنْ يَقُوْلُ: احْلِقْ

وَاَخْبَرَنِيْ آخَرُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِآخَرَ: اَلْقِ عَنْكَ شِعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ

✵✵ عثیم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اسلام قبول کرلیا ہے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم کفر کے بال اُتار دو اور ختنہ کرلو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سر مونڈ لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور صاحب نے اُن کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک اور شخص سے بھی یہ فرمایا تھا: تم زمانۂ کفر کے بال اپنے جسم سے اُتار دو اور ختنہ کرلو۔

9836 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِي الَّذِي يُسْلِمُ: يُؤْمَرُ فَيَغْتَسِلُ

✵✵ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں اسلام قبول کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسے شخص کو حکم دیا جائے گا' تو وہ غسل کرے گا۔

رَدُّ السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب کو سلام کا جواب دینا

9837 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ فِيْ طَرِيقٍ فَلَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاضْطَرُّوهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهَا

✵✵ سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم راستے میں مشرکین سے ملو' تو اُنہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو' اور اُنہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو۔

9838 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَزْرَقِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: "اُمِرْنَا اَنْ لَا نَزِيدَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَلَى: وَعَلَيْكُمْ"

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا دیا گیا ہے' کہ ہم اہلِ کتاب کو (سلام کا جواب دیتے ہوئے) صرف "وعلیکم" کہیں۔

9839 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَقَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ"

✵✵ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: السام علیکم! (آپ کو موت آئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیکم! (تمہیں بھی آئے)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُن کا مفہوم سمجھ گئی' میں نے کہا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ٹھہر جاؤ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں ہے کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو میں نے بھی کہہ دیا ہے: علیکم! (تمہیں بھی آئے)۔

9840 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْيَهُودَ اِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ قَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ"، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْ وَعَلَيْكَ

✵✵ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب یہودی تمہیں سلام کرتے ہیں' تو وہ السام علیکم! (تمہیں موت آئے) کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: وعلیک! (تمہیں بھی آئے)۔

السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب کو سلام کرنا

9841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "التَّسْلِيمُ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ: السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى"

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم اہلِ کتاب کے ہاں اُن کے گھر میں داخل ہو تو اُسے سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے: (یہ کہا جائے:) "جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اُس پر سلام ہو!"

9842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا مَرَرْتَ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ مُسْلِمُونَ وَكُفَّارٌ سَلِّمْ عَلَيْهِمْ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب تم کسی ایسی محفل سے گزرو، جس میں مسلمان اور کفار موجود ہوں، تو تمہیں اُنہیں سلام کرو!

9843 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ سَفَرٍ، فَصَحِبَهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا فَارَقُوهُ قَالَ: اَيْنَ تَذْهَبُونَ؟ قَالُوْا: هَاهُنَا، فَاتَّبَعَهُمْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

٭٭ ابراہیم نخعی نے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، اُن لوگوں کے ساتھ اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی تھے، جب وہ اُن سے الگ ہونے لگے، تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جاؤ گے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اِس طرف! تو وہ اُن کے پیچھے گئے اور اُنہیں سلام کیا۔

9844 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَالْيَهُودِ، وَالْمُشْرِكِينَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

٭٭ زہری نے عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل کے پاس سے گزرے، جس میں مسلمان، یہودی اور مشرکین موجود تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کیا۔

اَلْكِتَابُ اِلَى الْمُشْرِكِينَ

باب: مشرکین کی طرف خط لکھنا

9845 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَتَبَ فِيْ اَسْفَلِ الْكِتَابِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

٭٭ ابوبردہ بیان کرتے ہیں: مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اور اپنے خط کے نیچے اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام لکھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی کہ اُسے جواب میں سلام لکھا جائے۔

9846 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى هِرَقْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى

هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

✽✽ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو خط لکھا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ مکتوب اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے' اُس شخص پر سلام ہو' جو ہدایت کی پیروی کرے''۔

9847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَمُجَاهِدًا قَالَ: كَيْفَ اَكْتُبُ اِلَى الدِّهْقَانِ؟ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: "اُكْتُبْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ"، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اُكْتُبِ السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

✽✽ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور مجاہد سے دریافت کیا: اگر میں کسی دہقان (یعنی غیر مسلم) کو خط لکھوں تو کیسے لکھوں؟ تو ابراہیم نے جواب دیا: تم یہ لکھو: السلام علیکم! جبکہ مجاہد نے یہ کہا: تم یہ لکھو: اُس شخص پر سلام ہو' جو ہدایت کی پیروی کرے۔

9848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الدَّهَاقِينَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: كَذَبْتَ فِي ذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک دہقان کو خط لکھا اور اُس میں اُسے سلام بھیجا' اس پر ایک شخص نے راوی سے کہا: تم نے اس بارے میں غلط بیانی کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سلام ہے۔

اَلْاِسْتِيذَانُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

باب: مشرکین کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگنا

9849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا اسْتَاْذَنَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ: إندر آيم؟ يَقُوْلُ: اَدْخُلُ؟

✽✽ عبدالرحمٰن بن یزید کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ مشرکین سے اندر آنے کی اجازت مانگتے تھے تو یہ کہتے تھے: میں اندر آ جاؤں! اُن کے یہ کہنے کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ کیا میں داخل ہو جاؤں؟

9850 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا يُدْخَلُ عَلَى الْمُشْرِكُونَ اِلَّا بِاِذْنٍ

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: مشرکین کے ہاں اجازت لے کر ہی اندر جایا جائے گا۔

لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ

باب: دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے ہیں

9851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مَنْزِلًا؟، ثُمَّ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ، يَعْنِي: الْاَبْطَحَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: " وَالْخَيْفُ: الْوَادِي قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا حَالَفُوا بَنِي بَكْرٍ، عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ اَنْ لَا يُجَالِسُوْهُمْ، وَلَا يُنَاكِحُوْهُمْ، وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ، وَلَا يُؤْوُوْهُمْ "

✸✸ زہری نے امام زین العابدین کے حوالے سے عمرو بن عثمان کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کل آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا عقیل بن ابوطالب نے ہمارے لیے کوئی رہائش گاہ چھوڑی ہے؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل ہم "خیف بنو کنانہ" میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کا حلف اٹھایا تھا اس سے مراد "ابطح" ہے۔

زہری کہتے ہیں: خیف وادی کو کہتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ قریش نے

9852 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

✸✸ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عثمان کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا"۔

9853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَنَّ اَبَا طَالِبٍ وَرِثَهُ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْ عَلِيٌّ مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ: مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ تَرَكْنَا نَصِيْبَنَا مِنَ الشِّعْبِ

✸✸ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جناب ابوطالب کے وارث جناب عقیل اور جناب طالب بنے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے وارث نہیں بنے تھے۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی وجہ سے ہم نے "شعب ابی طالب" میں اپنا حصہ چھوڑ دیا۔

9854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: اَنَّ اَبَا طَالِبٍ وَرِثَهُ عَقِيلٌ، وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ، وَجَعْفَرٌ؛ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَقَالَهُ عَمْرٌو

✵✵ امام شعبی نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جناب ابوطالب کے وارث جنابِ عقیل اور جنابِ طالب بنے تھے' حضرت علی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہما اُن کے وارث نہیں بنے تھے' کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے۔ عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

9855 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ كَافِرًا، وَلَا كَافِرٌ مُسْلِمًا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔

9856 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: اَهْلُ الشِّرْكِ لَا نَرِثُهُمْ، وَلَا يَرِثُونَا

✵✵ ابراہیم نخعی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اہلِ شرک کے ہم وارث نہیں بنیں گے اور وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

9857 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

قَالَ: وَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُونَ وَالنَّصَارَى، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''دومختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ' ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی یہی فیصلہ دیا ہے۔

9858 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنْدَةَ يُقَالُ لَهُ الْعِرْسُ، شَيْخٌ كَبِيرٌ، كَانَ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْجَزِيرَةِ، اَخْبَرَنِي اَنَّهُ اَخْبَرَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: اَنَّهُ مَاتَتْ لَهُ عَمَّةٌ يَهُودِيَّةٌ، فَجَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي مِيرَاثِهَا يَطْلُبُهُ، فَاَبَى عُمَرُ اَنْ يُوَرِّثَهُ اِيَّاهَا، وَوَرِثَهَا الْيَهُودُ

✵✵ حضرت اشعث بیان کرتے ہیں: اُن کی ایک یہودی پھوپھی کا انتقال ہوگیا' وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اُس خاتون کی وراثت کا مطالبہ کرنے کے لیے آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اُس خاتون کا وارث قرار دینے سے انکار کردیا' اُن کے یہودی رشتہ دار اُس خاتون کے وارث بنے تھے۔

9859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يَذْكُرُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمَّةً لَهُ يَهُودِيَّةً تُوُفِّيَتْ بِالْيَمَنِ، وَاَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ، ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا يَرِثُهَا اِلَّا اَهْلُ دِينِهَا.

✵✵ سلیمان بن یسار نے یہ بات بیان کی ہے: محمد بن اشعث نے اُنہیں بتایا کہ اُن کی ایک یہودی پھوپھی کا یمن میں انتقال ہوگیا' اوراشعث بن قیس نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس عورت کے وارث صرف اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد بنیں گے۔

9860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

✵✵ قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

9861 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ، وَلَا النَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ، وَكَانَ غَيْرُهُ يَقُولُ: الْاِسْلَامُ مِلَّةٌ، وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: یہودی' عیسائی کا وارث نہیں بنے گا اور عیسائی' یہودی کا وارث نہیں بنے گا۔ جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اسلام ایک دین ہے اور شرک ایک دین ہے۔

9862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ اُخْتِي كَانَتْ تَحْتَ مِقْوَلٍ مِنَ الْمَقَاوِلِ فَهَوَّدَهَا، وَاِنَّهَا مَاتَتْ، فَمَنْ يَرِثُهَا؟ قَالَ عُمَرُ: اَهْلُ دِينِهَا

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: اشعث بن قیس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میری بہن ایک حمیری حکمران کی بیوی ہے' اُس نے اُسے یہودی بنادیا تھا' اب اُس خاتون کا انتقال ہوگیا ہے' تو اُس کی وارث کون بنے گا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد۔

9863 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

9864 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ الْمِلَلِ، وَلَا يَرِثُونَا

✵✵ ابوقلابہ اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے' اور وہ ہمارے وارث بھی نہیں بنیں گے۔

9865 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْيَهُوْدِيَّ، وَلَا النَّصْرَانِيَّ، وَلَا يَرِثُهُمْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدَ رَجُلٍ اَوْ اَمَتَهُ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: مسلمان کسی یہودی یا عیسائی کا وارث نہیں بنے گا' وہ اُن کا وارث صرف اس صورت میں بن سکتا ہے کہ وہ (یہودی یا عیسائی شخص) کسی آدمی کا غلام ہو' یا آدمی کی کنیز ہو (تو اُس مرحوم غلام یا کنیز کے آقا کے طور پر وارث بن سکتا ہے)۔

9866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيمٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ نَصْرَانِيًّا، فَمَاتَ، فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْعَلَ مِيْرَاثَهُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ.

✽✽ اسماعیل بن ابوحکیم نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک عیسائی غلام کو آزاد کر دیا' اُس کے انتقال ہو گیا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اُس کی وراثت بیت المال میں جمع کروا دوں۔

9867 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

9868 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا، فَمَاتَ الْعَبْدُ وَتَرَكَ مَالًا، فَقَالَ: مِيْرَاثُهُ لِاَهْلِ دِيْنِهِ

✽✽ معمر نے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے عیسائی غلام کو آزاد کر دیتا ہے' پھر اُس غلام کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ غلام مال چھوڑ کر مرتا ہے' تو عکرمہ نے جواب دیا: اُس کی میراث اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کو ملے گی۔

9869 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: اِنْ مَاتَ عَبْدٌ لَكَ نَصْرَانِيٌّ فَوَجَدْتَ لَهُ ذَهَبًا عَيْنًا ثَمَنَ الْخَمْرِ فَخُذْهُ، وَاِنْ وَجَدْتَ خَمْرًا وَخِنْزِيرًا فَلَا قَالَ: وَغَيْرُهُ قَالَ ذٰلِكَ

✽✽ مکحول فرماتے ہیں: اگر تمہارا عیسائی غلام مر جائے اور تم پھر اُس کا سونا پاؤ' جو کسی شراب کی قیمت ہو' تو تم اُس سونے کو حاصل کر لو لیکن اگر تم شراب اور خنزیر پاؤ' تو پھر تم اسے حاصل نہیں کر سکتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

9870 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، مَا كَانَ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ مِنْ اَهْلِ دِيْنِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ وَارِثٌ وَرِثَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالْاِسْلَامِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي النَّصْرَانِيِّ يَعْتِقُ عَبْدَهُ مُسْلِمًا: اِنَّ مِيْرَاثَهُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ

✽✽ عمرو بن شعیب مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''کوئی بھی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا' اُس کافر کے دین سے تعلق رکھنے والے اُس کے قریبی رشتہ دار اُس کے وارث بنیں گے' اگر اُس کا کوئی قریبی رشتہ دار وارث نہ ہو' تو مسلمانوں میں سے اسلام کی بنیاد پر لوگ اُس کے وارث بنیں گے''۔

سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے مسلمان غلام کو آزاد کر دیتا ہے کہ اُس مسلمان غلام کی میراث بیت المال میں جمع ہوگی۔

9871 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ مُخْتَلِفَتَيْنِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے ہیں''۔

مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ فَهُوَ مَوْلَاهُ

باب: جو شخص کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے' وہ اُس کا مولیٰ ہوتا ہے

9872 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ فَهُوَ مَوْلَاهُ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَيَرِثُهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ، فَذَكَرْتُهُ لِلثَّوْرِيِّ، فَقَالَ: يَرِثُهُ هُوَ اَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ

❀❀ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے' وہ اُس کا مولیٰ ہوتا ہے''۔

ابن مبارک کہتے ہیں: جب اُس شخص کا کوئی وارث نہ ہو' تو وہ اُس کا وارث بنے گا' میں نے اس بات کا تذکرہ سفیان ثوری سے کیا' تو اُنہوں نے کہا: وہ اُس کا وارث بنے گا' کیونکہ وہ کسی دوسرے کے مقابلہ میں اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

9873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ، فَيُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ: يَعْقِلُ عَنْهُ، وَيَرِثُهُ،

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ نسبتِ ولاء قائم کرتا ہے اور اُس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اُس کی طرف سے دیت بھی ادا کرے گا اور وہ اُس کا وارث بھی بنے گا۔

9874 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ وَزَادَ: وَلَهُ اَنْ يُحَوِّلَ وَلَاءَهُ حَيْثُمَا شَاءَ مَا لَمْ يَعْقِلْ عَنْهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُس شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اُس کی ولاء کو جہاں چاہے پھیر دے' جبکہ وہ اُس کی طرف سے دیت ادا نہیں کرے گا۔

9875 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: مِيْرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ

✵✵ امام شعبی اور حسن بصری فرماتے ہیں: اُس کی وراثت مسلمانوں کے لیے ہوگی۔

9876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ فِيْ رَجُلٍ جَاءَ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ فَاَسْلَمَ، وَوَالَى رَجُلًا قَالَ: لَهُ وَلَاؤُهُ وَمِيْرَاثُهُ، وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُوَالِيَ غَيْرَهُ

✵✵ عبدالکریم بن ابومخارق ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مشرک تھا اور پھر اُس نے اسلام قبول کرلیا اور کسی شخص کے ساتھ نسبتِ ولاء قائم کرلی' تو عبدالکریم فرماتے ہیں: اُس کی ولاء اور اُس کی وراثت اُسے ملے گی اور اُسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ کسی دوسرے کی طرف نسبتِ ولاء کردے۔

ذِكْرُ الْجِزْيَةِ

باب: جزیہ کا تذکرہ

9877 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ تُبْعَثَ الْاَنْبَاطُ فِي الْجِزْيَةِ

✵✵ سعید بن مسیب اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ نبطیوں کو جزیہ میں بھیج دیا جائے۔

9878 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهِ: (وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ) (التوبة: 28) قَالَ: اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ بِالْجِزْيَةِ الْجَارِيَةِ شَهْرًا فَشَهْرًا وَعَامًا فَعَامًا

✵✵ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور اگر تمہیں تنگدستی کا اندیشہ ہے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت تمہیں غنی کردے گا''۔

قتادہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اُس جزیہ کے ذریعہ خوشحال کردیا' جو مہینہ کے بعد مہینہ اور سال کے بعد سال (یعنی ہر سال اور ہر مہینہ) وصول ہوتا تھا۔

9879 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ: (لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ) (البقرة: 114) قَالَ: (يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ" (التوبة: 29)

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے''۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مجبور ہو کر جزیہ دیتے ہیں' جبکہ وہ کمتر ہوتے ہیں۔

9880 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، (وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ) (الأعراف: 167) قَالَ: يَبْعَثُ عَلَيْهِمُ الْحَيَّ مِنَ الْعَرَبِ، فَهُمْ فِيْ عَذَابٍ مِنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا کہ وہ اُن پر ایسے لوگوں کو بھیجے گا' جو قیامت کے دن تک اُنہیں بُرا عذاب چکھاتے رہیں گے''۔

قتادہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اُن پر عربوں کے ایک قبیلہ کو بھیجا' تو وہ اُن کی طرف سے قیامت تک عذاب کا سامنا کرتے رہیں گے۔

9881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يُكْرَهُ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ عَلَى الْاِسْلَامِ، اِذَا اَعْطَوُا الْجِزْيَةَ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: کسی بھی یہودی یا عیسائی شخص کو اسلام قبول کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جائے گا' جب تک وہ جزیہ ادا کرتے رہیں۔

9882 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ: (وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا) (الإسراء: 8)، فَعَادُوا، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَهُمْ (يُعْطُوا الْجِزْيَةَ) (التوبة: 29) عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ "

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تم نے دوبارہ کیا' تو ہم بھی دوبارہ کریں گے''۔

تو اُن لوگوں نے دوبارہ کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر حضرت محمد ﷺ کو مبعوث کیا' تو اب وہ لوگ جزیہ دیتے ہیں زیرِ دست ہو کر جبکہ وہ کمتر ہوتے ہیں۔

9883 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، (فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ) (المائدة: 13) قَالَ: " نَسَخَتْهَا (قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ) (التوبة: 29) "

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اُن کو معاف کر دو اور اُن سے درگزر کرو''۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس آیت نے اسے منسوخ کر دیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کرو' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس چیز کو اللہ اور اُس کے

رسول نے حرام قرار دیا ہے اُسے حرام قرار نہیں دیتے اور وہ دینِ حق کی پیروی نہیں کرتے جن کا تعلق اُن لوگوں سے ہے جنہیں کتاب دی گئی (اور جنگ اُس وقت تک کرو) جب تک وہ زیردست ہو کر جزیہ ادا نہیں کرتے جبکہ وہ کمتر ہوں''۔

هَلْ تُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِنْ عُتَقَاءِ الْمُسْلِمِينَ

باب: کیا مسلمانوں کے آزاد کردہ لوگوں سے جزیہ وصول کیا جائے گا؟

9884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ عُتَقَاءِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مسلمانوں کے آزاد کیے ہوئے یہودیوں اور عیسائیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

9885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا جِزْيَةَ عَلَيْهِمْ، ذِمَّتُهُمْ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ

✽✽ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ان لوگوں پر جزیہ عائد نہیں ہوگا کیونکہ ان کا ذمہ مسلمانوں کا ذمہ ہے۔

اَخْذُ الْجِزْيَةِ مِنَ الْخَمْرِ

باب: شراب میں سے جزیہ وصول کرنا

9886 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَّالَهُ، يَاْخُذُونَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْخَمْرِ، فَنَاشَدَهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالَ بِلَالٌ: اِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ وَلُّوهُمْ بَيْعَهَا، فَاِنَّ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا، وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا

✽✽ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ اُن کے اہلکار شراب میں سے جزیہ وصول کرتے ہیں تو اُنہوں نے تین مرتبہ اُنہیں اللہ کا واسطہ دیا (کہ کیا یہ اطلاع درست ہے؟)'' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لوگ ایسا کرتے ہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ ایسا نہ کرو بلکہ اُن لوگوں کو اس کی خرید و فروخت کرنے دو یہودیوں کے لیے جب چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو وہ اُسے فروخت کر کے اُس کی قیمت کو کھانے لگے تھے۔

9887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَرَّ اَهْلُ الذِّمَّةِ بِالْخَمْرِ اَخَذَ مِنْهَا الْعَاشِرُ الْعُشْرَ، يُقَوِّمُهَا ثُمَّ يَاْخُذُ مِنْ قِيمَتِهَا الْعُشْرَ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی ذمی شخص شراب لے کر گزرے تو عشر وصول کرنے والا اُس سے عشر وصول

کرے گا' وہ اُس کی قیمت قائم کرے گا اور پھر اُس کی قیمت کے مطابق اُس کا عشر وصول کرے گا۔

اَلْمُسْلِمُ يَمُوْتُ وَلَهُ وَلَدٌ نَصْرَانِيٌّ

باب: جب کوئی مسلمان انتقال کر جائے اور اُس کا کوئی عیسائی بیٹا ہو

9888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنْ مَاتَ مُسْلِمٌ وَلَهُ وَلَدٌ نَصْرَانِيٌّ، فَلَمْ يُقَسَّمْ مِيْرَاثُهُ حَتّٰى اَسْلَمَ وَلَدُهُ النَّصْرَانِيُّ، فَلَا حَقَّ لَهُ، وَقَعَ الْمِيْرَاثُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ، مِثْلُ ذٰلِكَ فِي الْعَبْدِ مَاتَ اَبُوْهُ حُرًّا فَلَا يُقَسَّمُ مِيْرَاثُهُ حَتّٰى يُعْتَقَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اُس کا کوئی عیسائی بیٹا ہو تو اُس مسلمان کی وراثت اُس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی' جب تک اُس کا عیسائی بیٹا مسلمان نہیں ہو جاتا اور اگر اُس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے وراثت تقسیم ہو جاتی ہے' تو اُس بیٹے کو کوئی حق نہیں ملے گا' اُس کی مثال ایسے غلام کی مانند ہوگی' جس کا باپ فوت ہو جاتا ہے اور اُس کا باپ ایک آزاد شخص ہوتا ہے' تو اُس کے باپ کی وراثت' اُس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی' جب تک وہ غلام آزاد نہیں ہو جاتا (اور اگر تقسیم ہو گئی' تو اُس غلام کو کوئی حصہ نہیں ملے گا)۔

9889 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيْرَاثٍ وَلَمْ يُسْلِمْ فَلَا حَقَّ لَهُ؛ لِاَنَّ الْمَوَارِيْثَ وَقَعَتْ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ، وَالْعَبْدُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص وراثت کی تقسیم کے بعد مسلمان ہوتا ہے' اُس سے پہلے مسلمان نہیں ہوا تھا تو اُس کو کوئی حق نہیں ملے گا' کیونکہ وراثت اُس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے تقسیم ہو چکی ہے' غلام کا بھی یہی حکم ہے۔

9890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا وَقَعَ الْمَوَارِيْثُ فَمَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيْرَاثٍ فَلَا شَيْءَ لَهُ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: جب وراثت تقسیم ہو جائے' تو جس شخص نے وراثت کی تقسیم سے پہلے اسلام قبول نہیں کیا تھا' اُسے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

9891 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ قَوْلَ عَطَاءٍ قَالَ: وَكَذٰلِكَ يَقُوْلُ قَالَ: وَقَالَ لِيْ مُحَمَّدٌ اَيْضًا فِيْ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ يَهُوْدَ مَاتَ اَبُوْهُمْ وَلَمْ يُقَسَّمْ مِيْرَاثُهُ حَتّٰى اَسْلَمُوْا: لَيْسَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ، وَقَعَتِ الْمَوَارِيْثُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمُوْا

✻✻ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ اس بارے میں وہی کہتے ہیں' جو عطاء کا قول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے مجھے یہ بات بھی بیان کی ہے: جب کسی گھرانے کے کچھ لوگ یہودی ہوں اور اُن کا باپ مر جائے اور اُس کی وراثت تقسیم نہ ہوئی ہو یہاں تک کہ وہ سب لوگ مسلمان ہو جائیں' تو پھر اسلام قبول کر لینے کے بعد اُن کے باپ کی وراثت تقسیم نہیں ہو

سکے گی' وراثت اُن کے اسلام قبول کرنے سے پہلے واقع ہوگی۔

9892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْمُنْذِرِ يَقُولُ: اِنْ مَاتَ مُسْلِمٌ، وَلَهُ وَلَدٌ مُسْلِمٌ وَكَافِرٌ فَلَمْ يُقَسَّمْ مِيرَاثُهُ حَتّٰى اَسْلَمَ الْكَافِرُ، وَرِثَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ، وَرِثَا جَمِيعًا، فَلَمْ يُعْجِبْنِیْ مَا قَالَ، وَقَالَ لِیْ قَائِلٌ: ذٰلِكَ مِيرَاثُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، مَا اَدْرَكَ الْإِسْلَامَ، وَلَمْ يُقَسَّمْ كَانَ عَلٰى قَسْمِ الْإِسْلَامِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُولُ اَنَا: كَلَّا، وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ فِی الْإِسْلَامِ، وَغَيْرِی قَالَ ذٰلِكَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابومنذر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کا ایک بچہ مسلمان ہو اور ایک کافر ہو تو اُس کی وراثت اُس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی جب تک کافر' مسلمان نہیں ہو جاتا اور اہلِ ایمان کے ساتھ وارث نہیں بنتا' پھر وہ دونوں اُس کے وارث بنیں گے۔ راوی کہتے ہیں: مجھے اُن کا یہ قول پسند نہیں آیا' ایک شخص نے مجھ سے کہا: یہ تو زمانۂ جاہلیت کی وراثت کا طریقہ ہوگا کہ جو اسلام کو پا لیتا ہے اور ابھی وہ وراثت تقسیم نہیں ہوئی تھی تو اب اُس کی تقسیم اسلام کے حکم کے مطابق ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں بھی یہی کہتا ہوں کہ وراثت اسلام کے حکم کے مطابق تقسیم ہوگی اور میرے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی یہی بات کہی ہے۔

9893 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ عَلٰى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا اَدْرَكَ الْإِسْلَامَ لَمْ يُقْسَمْ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ

٭٭ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن زید فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زمانۂ جاہلیت کے رواج کے مطابق جو کچھ تقسیم ہو گیا' وہ زمانۂ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہوگا اور جو اسلام کے زمانے کو پا لے اور ابھی تقسیم نہ ہوا ہو تو اُس کی تقسیم اسلامی احکام کے مطابق ہوگی۔

9894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّكَ كَتَبْتَ اِلَیَّ اَنْ اَسْاَلَ يَزِيدَ بْنَ قَتَادَةَ عَمَّا اَمَرْتَنِی، وَاِنِّی سَاَلْتُهُ، فَقَالَ: تُوُفِّيَتْ اُمِّی نَصْرَانِيَّةً، وَاَنَا مُسْلِمٌ، وَاِنَّهَا تَرَكَتْ ثَلَاثِينَ عَبْدًا وَوَلِيدَةً، وَمِئَتَیْ نَخْلَةٍ، فَرَكِبْنَا فِی ذٰلِكَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَضٰی عُمَرُ: اَنَّ مِيرَاثَهَا لِزَوْجِهَا وَلِابْنِ اَخِيهَا، وَهُمَا نَصْرَانِيَّانِ، وَلَمْ يُوَرِّثْنِی شَيْئًا، قَالَ يَزِيدُ بْنُ قَتَادَةَ: ثُمَّ تُوُفِّیَ جَدِّی، وَهُوَ مُسْلِمٌ، كَانَ بَايَعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ مَعَهُ حُنَيْنًا، وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، فَرَكِبْنَا فِی ذٰلِكَ اِلٰی عُثْمَانَ اَنَا وَابْنُ اَخِيهِ، وَابْنَتُهُ نَصْرَانِيَّةٌ، فَوَرَّثَنِی عُثْمَانُ مَالَهُ كُلَّهُ، وَلَمْ يُوَرِّثِ ابْنَتَهُ شَيْئًا، فَحَزَتُهُ عَامًا اَوِ اثْنَيْنِ ثُمَّ اَسْلَمَتِ ابْنَتُهُ، فَرَكِبْنَا اِلٰی عُثْمَانَ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ، فَقَالَ لَهُ: كَانَ عُمَرُ

يَقْضِي مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيْرَاثٍ قَبْلَ اَنْ يُقَسَّمَ فَاِنَّ لَهُ مِيْرَاثَهُ وَاجِبًا بِاِسْلَامِهٖ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ كُلَّ ذٰلِكَ، وَاَنَا شَاهِدٌ"

✵✵ ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اُن کی طرف خط میں لکھا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' امابعد! آپ نے مجھے خط میں لکھا ہے کہ میں یزید بن قتادہ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کروں جس کے بارے میں آپ نے مجھے ہدایت کی ہے' میں نے اُن سے یہ سوال کیا تو اُنہوں نے کہا: میری والدہ کا انتقال ہو گیا جو عیسائی تھیں' میں اُس وقت مسلمان تھا' میری والدہ نے تیس غلام اور کنیزیں چھوڑے تھے اور کھجوروں کے دوسو درخت تھے' ہم اس بارے میں سوار ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ اُس عورت کی وراثت اُس کے شوہر کو اور اُس کے بھتیجے کو ملے گی کیونکہ وہ دونوں عیسائی تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی بھی چیز کا وارث قرار نہیں دیا۔ یزید بن قتادہ بیان کرتے ہیں: پھر میرے دادا کا انتقال ہو گیا وہ مسلمان تھے' اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک بھی ہوئے تھے' اُنہوں نے پسماندگان میں ایک صاحبزادی کو چھوڑا' ہم اس بارے میں سوار ہو کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں تھا اور اُن کا ایک بھتیجا تھا اور اُن کی ایک عیسائی بیٹی تھی' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے اُن کے سارے مال کا وارث قرار دیا' اُنہوں نے اُن کی بیٹی کو کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا' پھر وہ مال ایک سال یا دو سال میرے پاس رہا' پھر اُن کی صاحبزادی نے بھی اسلام قبول کر لیا' ہم اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اس بارے میں دریافت کیا تو عبداللہ بن ارقم نے اُنہیں بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو شخص میراث کے تقسیم ہونے سے پہلے اسلام قبول کر لے تو اُس کی وراثت میں اسلام کے حکم کے مطابق لازمی حصہ ملے گا' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو اُس سارے مال کا وارث قرار دیا حالانکہ میں اُس وقت موجود تھا''۔

9895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَهُ عَبْدًا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَاُعْتِقَ، فَاِنْ لَمْ يُقَسَّمِ الْمِيْرَاثُ فَهُوَ لَهُ يَقُوْلُ: يَرِثُ

✵✵ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مر جائے اور پسماندگان میں ایک بیٹے کو چھوڑے جو غلام ہو' یا عیسائی ہو اور پھر اُسے آزاد کر دیا جائے تو اگر وراثت تقسیم نہیں ہوئی تھی تو وراثت اُسے ملے گی' وہ یہ کہتے ہیں: ایسی صورت میں وہ بیٹا اُس کا وارث بنے گا۔

9896 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَهُ عَبْدًا فَاُعْتِقَ قَبْلَ اَنْ يُقَسَّمَ الْمِيْرَاثُ، فَلَا شَيْءَ لَهُ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جب کوئی شخص مر جائے اور اپنے پسماندگان میں ایک بیٹے کو چھوڑے جو غلام ہو اور

پھر وراثت تقسیم ہونے سے پہلے اُسے آزاد کر دیا جائے تو اُس بیٹے کو کچھ نہیں ملے گا۔

9897 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اِذَا اَسْلَمَ طَالِبُ الْمِيرَاثِ بَعْدَ وَفَاةِ صَاحِبِ الْمِيرَاثِ فَلَا شَىْءَ لَهُ مِنْهُ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب وراثت کا طلبگار شخص صاحبِ میراث کے انتقال کے بعد اسلام قبول کرے تو اُسے اُس وراثت میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

النَّصْرَانِيَّانِ يُسْلِمَانِ لَهُمَا اَوْلَادٌ صِغَارٌ

باب: دو عیسائی (میاں بیوی) کا اسلام قبول کرنا جبکہ اُن کی کمسن اولاد بھی ہو

9898 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ نَصْرَانِيَّانِ فَاَسْلَمَ اَبُوهُمَا، وَلَهُمَا اَوْلَادٌ صِغَارٌ، فَمَاتَ اَوْلَادُهُمْ وَلَهُمْ مَالٌ، فَلَا يَرِثُهُمْ اَبُوهُمُ الْمُسْلِمُ، وَلَكِنْ تَرِثُهُمْ اُمُّهُمْ، وَمَا بَقِيَ فَلِاَهْلِ دِينِهِمْ، قُلْتُ: اِنَّهُمْ صِغَارٌ لَا دِينَ لَهُمْ قَالَ: وَلَكِنْ وُلِدُوا فِي النَّصْرَانِيَّةِ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ، وَلَقَدْ كَانَ قَالَ لِي مَرَّةً: يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُ مِيرَاثَهُ مِنْ اَبِيهِمْ "، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَدْ كَانَ يَقُولُ: يَرِثُهُمَا وَلَدُهُمَا الصَّغِيرُ، وَيَرِثَانِهِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا دِينٌ اَوْ يُفَرِّقُ، فَذَاكَرْتُهُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، قُلْتُ: اَبَوَاهُ نَصْرَانِيَّانِ قَالَ: كُنْتُ مُعْطِيًا مَا لَهُمَا وَلَدَهُمَا، قُلْتُ لِعَمْرٍو: وَكَيْفَ وَالْوَلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ؟ قَالَ: فَلِمَ تُسْبَى اِذًا اَوْلَادُ اَهْلِ الشِّرْكِ؟ وَهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَهُمْ مُسْلِمُونَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا' میں نے اُن سے سوال کیا تھا تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر دو عیسائی (میاں بیوی) ہوں اور اُن میں سے بچوں کا باپ (یعنی عورت کا شوہر) اسلام قبول کر لے اور اُن دونوں میاں بیوی کی نابالغ اولاد ہو اور پھر اُن کی اولاد کا انتقال ہو جائے اور اُس اولاد کا مال بھی موجود ہو تو اُس اولاد کا مسلمان باپ اُن کا وارث نہیں بنے گا بلکہ اُن کی (عیسائی) ماں اُن کی وارث بنے گی اور جو مال باقی بچے گا وہ اُن کے دین کے افراد کے لیے ہوگا۔ میں نے کہا: وہ تو کمسن بچے ہیں اُن کا کوئی دین نہیں ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: لیکن وہ عیسائی گھرانے میں عیسائی مذہب پر پیدا ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا کہ مسلمان شخص اُن کا وارث بنے گا جو اُن کے باپ کی طرف سے میراث ہوگی اور میرا یہ خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: اُن دونوں کے نابالغ بچے اُن کے وارث بنیں گے اور وہ دونوں اُس نابالغ بچے کے بھی وارث بنیں گے جب تک دین اُن دونوں کو جمع نہیں کر دیتا' یا الگ نہیں کر دیتا۔

میں نے اس بات کا تذکرہ عمرو بن دینار سے کیا' میں نے کہا: اُن کے ماں باپ تو عیسائی ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: میں اُن دونوں کا مال اُن کی اولاد کو بھی دوں گا۔ میں نے عمرو سے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ نابالغ بچہ تو فطرت پر ہوتا ہے؟ تو اُنہوں نے دریافت کیا: پھر تم مشرکین کی اولاد کو قیدی کیسے بنا لیتے ہو جبکہ وہ فطرت پر ہوتے ہیں اور وہ مسلمان ہوتے ہیں؟

9899 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي نَصْرَانِيَّيْنِ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ صَغِيرٌ فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا قَالَ: اَوْلَاهُمَا بِهِ الْمُسْلِمُ يَرِثَانِهِ وَيَرِثُهُمَا

٭٭ ابراہیم نخعی ایسے دو عیسائی (میاں بیوی) کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جن کی نابالغ اولاد ہو اور اُن میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے تو ابراہیم نخعی نے کہا: اُن دونوں میاں بیوی میں سے جو مسلمان ہے وہ اُس کا وارث بننے کا زیادہ حقدار ہوگا اور وہ بچہ اُن دونوں کا وارث بنے گا۔

9900 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَرِثَانِهِ جَمِيعًا وَيَرِثُهُمَا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ دونوں اُس کے وارث بنیں گے اور وہ اُن دونوں کا وارث بنے گا۔

9901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسَى، يُخْبِرُ عَطَاءً قَالَ: " الْاَمْرُ فِي مَا مَضَى فِي اَوَّلِنَا، الَّذِي يُعْمَلُ بِهِ، وَلَا يُشَكُّ فِيهِ، وَنَحْنُ عَلَيْهِ الْآنَ اَنَّ النَّصْرَانِيَّيْنِ بَيْنَهُمَا وَلَدُهُمَا صَغِيرٌ يَرِثَانِهِ وَيَرِثُهُمَا، حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا دِينٌ اَوْ يَجْمَعَ، فَاِنْ اَسْلَمَتْ اُمُّهُ وَرِثَتْهُ، كِتَابَ اللّٰهِ، وَمَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ، وَاِنْ كَانَ اَبُوْهُ نَصْرَانِيًّا، وَهُوَ صَغِيرٌ، وَلَهُ اَخٌ مِنْ اُمِّهِ مُسْلِمٌ اَوْ اُخْتٌ مُسْلِمَةٌ وَرِثَهُ اَخُوهُ، اَوْ اُخْتُهُ كِتَابَ اللّٰهِ، ثُمَّ كَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ قَالَ: وَلَا يُصَلَّى عَلٰى اَبْنَاءِ النَّصْرَانِيِّ، وَلَا نُعَزِّيهِ فِيهِمْ، وَلَا يَتَّبِعُوهُمْ اِلٰى قُبُورِهِمْ، وَيَدْفِنُوهُمْ فِي مَقْبَرَتِهِمْ قَالَ: وَاِنْ قَتَلَ مُسْلِمٌ مِنْ اَبْنَائِهِمْ عَمْدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهِ، وَكَانَ دِيَتُهُ دِيَةَ نَصْرَانِيٍّ "، قُلْتُ: لِسُلَيْمَانَ: فَوَلَدٌ صَغِيرٌ بَيْنَ مُشْرِكَيْنِ، فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا، وَوَلَدُهُمَا صَغِيرٌ، فَمَاتَ اَبُوهُم قَالَ: يَرِثُ وَلَدُهُمَا الْمُسْلِمُ مِنْ اَبَوَيْهِ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ مِنْهُمَا، الْوِرَاثَةُ حِينَئِذٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَبَيْنَ الْوَلَدِ، وَلَا يَرِثُ الْوَلَدُ حِينَئِذٍ الْكَافِرَ مِنْ اَبَوَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم سے پہلے جو شخص گزر چکے ہیں' اُن میں رواج یہی رہا ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے اور جس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور اب ہم بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ جب دو عیسائی میاں بیوی کی اولاد نابالغ ہو' تو وہ دونوں اُس کے وارث بنیں گے اور وہ بچہ اُن دونوں کا وارث بنے گا یہاں تک کہ دین اُن دونوں کو الگ کردے یا اکٹھا کردے' اگر اُس کی ماں مسلمان ہو جاتی ہے' تو وہ اُس کی' اللہ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق' وارث بنے گی اور جو باقی بچے گا' وہ مسلمانوں کو ملے گا خواہ وہ بچہ عیسائی ہو اور وہ بچہ نابالغ ہو' اگر اُس بچہ کی ماں کی طرف سے کوئی مسلمان بھائی ہو' یا مسلمان بہن ہو' تو اُس کا بھائی یا اُس کی بہن بھی' اللہ کی کتاب (کے فیصلہ کے مطابق) اُس کے وارث بنیں گے' پھر جو باقی بچے گا' وہ مسلمانوں کو ملے گا۔

اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: عیسائی شخص کے بچوں کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی' ہم اُن کے حوالے سے عیسائی شخص کے ساتھ تعزیت نہیں کریں گے' ہم اُن کے ساتھ قبرستان میں دفن کرنے کے لیے نہیں جائیں گے اور اُنہیں عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی: اگر کوئی مسلمان اپنے بچوں میں سے کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے تو اس کے بدلہ میں اُسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اُس بچہ کی دیت عیسائی کی دیت کی مانند ہوگی۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے سلیمان بن موسیٰ سے دریافت کیا: مشرک میاں بیوی کے کمسن بچے کا کیا حکم ہوگا اگر اُن (میاں بیوی) میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لیتا ہے اور اُس کا بچہ نابالغ ہو اور اُن بچوں کا باپ انتقال کر جائے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُن کا مسلمان بچہ اپنے ماں باپ کا وارث بنے گا لیکن کافر اُن کا وارث نہیں بنے گا' اس صورت میں وراثت مسلمان اور اولاد کے درمیان ہوگی' ایسی صورتِ حال میں بچہ' کافر ماں باپ کا وارث نہیں بنے گا۔

9902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ نَصْرَانِيَّيْنِ، بَيْنَهُمَا وَلَدٌ صَغِيْرٌ، فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا قَالَ: اَوْلَاهُمَا بِهِ الْمُسْلِمُ.

٭٭ حسن بصری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: دو عیسائی میاں بیوی جن کی نابالغ اولاد ہو اور اُن میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے' اُس کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: (اُس کے ماں باپ میں سے) جو مسلمان ہو' وہ اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

9993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

مِيْرَاثُ الْمَجُوْسِيِّ

باب: مجوسی کی وراثت کا حکم

9904 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى: اِنْ تَزَوَّجَ مَجُوْسِيٌّ ابْنَتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ ابْنَتَيْنِ، فَمَاتَ، ثُمَّ اَسْلَمْنَ فَمَاتَتْ اِحْدَى ابْنَتَيْهِ، فَلِاُخْتِهَا لِاَبِيْهَا وَاُمِّهَا الشَّطْرُ، وَلِاُمِّهَا السُّدُسُ، حَجَبَتْهَا نَفْسُهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا اُخْتُ ابْنَتِهَا، وَحَجَبَتْهَا ابْنَتُهَا الْبَاقِيَةُ اُخْتُ ابْنَتِهَا، ثُمَّ لِلْاُمِّ اَيْضًا مَا لِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ مِثْلَ قَوْلِهِمَا: لِاُخْتِهَا مِنْ اَبِيْهَا وَاُمِّهَا النِّصْفُ، وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ اَيْضًا، وَلَهَا اَيْضًا السُّدُسُ؛ لِاَنَّهَا اُمٌّ حَجَبَتْ نَفْسَهَا، وَلِاَنَّهَا اُخْتٌ فَصَارَ لَهَا الثُّلُثُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَهٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ: يَرِثُوْنَ مِنْ مَكَانَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اور محمد بن عبدالرحمٰن نے کہا: اگر کوئی مجوسی شخص اپنی بیٹی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور پھر اُس کے ہاں دو بیٹیاں ہو جاتی ہیں اور پھر اُس مجوسی کا انتقال ہو جاتا ہے' پھر وہ دو عورتیں اسلام قبول کر لیتی ہیں' اُس کی دو بیٹیوں میں سے ایک کا انتقال ہو جاتا ہے' تو جو اُس کی سگی بہن ہے اُسے نصف حصہ ملے گا اور اُس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا' اُس کا وجود اُسے مجحوب کر دے گا کیونکہ وہ اپنی بیٹی کی بہن بھی ہے اور اُس کی بیٹی بھی اُسے مجحوب کر دے گی کیونکہ وہ اُس کی بیٹی کی

بہن ہے پھر اُس کی ماں کو بھی اُتنا ہی حصہ ملے گا جو باپ کی طرف سے شریک بہن کو ملتا ہے۔

سفیان ثوری نے بھی ان دونوں کے مطابق فتویٰ دیا ہے: باپ اور ماں کی طرف سے شریک بہن کو نصف حصہ ملے گا' باپ کی طرف سے شریک بہن کو چھٹا حصہ ملے گا' تا کہ دو تہائی حصے مکمل ہو جائیں اور اُسے مزید چھٹا حصہ ملے گا کیونکہ ماں نے اپنے آپ کو محجوب کرلیا ہے اور اس وجہ سے کہ وہ بہن بھی ہے' تو اس لحاظ سے اُسے ایک تہائی حصہ ملے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ابراہیم نخعی کا یہ قول ہے کہ وہ دونوں صورتوں میں وارث بنیں گے۔

9995 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ نَصْرَانِيٍّ مَاتَ وَامْرَاَتُهُ حُبْلٰى، ثُمَّ اَسْلَمَتْ قَبْلَ اَنْ تَلِدَ، ثُمَّ وَلَدَتْ فَمَاتَتْ قَالَ: يَرِثُهُمَا وَلَدُهُمَا جَمِيْعًا، لِاَنَّهُ وَقَعَ لَهُ مِيْرَاثُ اَبِيْهِ حِيْنَ مَاتَ اَبُوْهُ، ثُمَّ مَاتَتْ اُمُّهُ فَاتَّبَعَهَا عَلٰى دِيْنِهَا فَوَرِثَهَا

✸✸ سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے اور اُس کی بیوی حاملہ ہوتی ہے' پھر بچے کو جنم دینے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لیتی ہے' پھر اُس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے اور پھر اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُن کا بچہ اُن دونوں کا وارث بنے گا کیونکہ جب اُس بچہ کے باپ کا انتقال ہوا تو اُس کے باپ کی وراثت اُس کے حق میں ثابت ہوگی اور پھر اُس کی ماں کا انتقال ہوا' تو وہ اپنی ماں کے دین کا تابع ہوگا اور اُس ماں کا بھی وارث بن جائے گا۔

9906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَا فِي الْمَجُوسِيِّ: يَرِثُ مِنْ مَكَانَيْنِ

✸✸ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما مجوسی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ دو جگہ سے وارث بنے گا۔

9907 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يَرِثُ مِنْ مَكَانَيْنِ

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ دو جگہ سے وارث بنے گا۔

9908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ فِي الْمَجُوسِيِّ: نُوَرِّثُهُمْ بِاَقْرَبِ الْاَرْحَامِ اِلَيْهِ

✸✸ زہری' مجوسی شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ہم اس کا وارث اس کے سب سے قریبی عزیز کو قرار دیں گے۔

9909 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ اُخْتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ بِنْتًا، ثُمَّ اَسْلَمُوا ثُمَّ مَاتَ قَالَ: بِنْتُهُ تَرِثُ النِّصْفَ، وَالنِّصْفُ لِاُخْتِهِ؛ لِاَنَّهَا عَصَبَةٌ، وَقَالَ فِيْ مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ اُمَّهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ بِنْتَيْنِ، ثُمَّ اَسْلَمُوا فَمَاتَ الرَّجُلُ: فَلِابْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ، وَلِاُمِّهِ السُّدُسُ، ثُمَّ مَاتَتْ اِحْدَى الْبِنْتَيْنِ، تَرِثُ اُخْتُهَا

النِّصْفَ، وَالْاُمُّ صَارَتْ اُمًّا وَجَدَّةً، فَحَجَبَتْهَا نَفْسُهَا فَوَرَّثْنَاهَا مِيرَاثَ الْاُمِّ، وَلَمْ نُعْطِهَا مِيرَاثَ الْجَدَّةِ، وَيَقُولُ: اِنَّ الْاُمَّ حِينَ اَسْلَمُوا انْفَسَخَ لَهُ النِّكَاحُ، فَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يُقِيمَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ عَلٰى اُمِّهِ، وَلَا اُخْتِهِ، وَرَثْنَاهُ بِالْقَرَابَةِ

* * سفیان ثوری ایسے مجوسی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' پھر اُس کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوتی ہے' پھر وہ سب لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں' پھر اُس مجوسی شخص کا (جواب مسلمان ہو چکا ہے) انتقال ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس کی بیٹی اُس کے نصف ترکہ کے وارث بنے گی اور نصف حصہ اُس کی بہن کو مل جائے گا کیونکہ وہ بہن عصبہ بھی ہے۔

سفیان ثوری نے ایسے مجوسی شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی ماں کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور پھر اُس کے ہاں دو بیٹیاں ہو جاتی ہیں پھر وہ سب اسلام قبول کر لیتے ہیں' پھر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا اور اُس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا' پھر دو بیٹیوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتی ہے تو اُس کی بہن اُس کے نصف حصہ کی وارث بنے گی اور اُس کی ماں اور نانی بن جائے گی تو وہ اپنے آپ کو مجوب کر لے گی' لیکن ہم اُسے ماں کی وراثت کا حقدار دیں گے' ہم اُسے نانی کی وراثت نہیں دیں گے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ جب وہ اسلام قبول کر لیں گے تو اُن کی ماں کا نکاح منسوخ ہو جائے گا' اس لیے اُس کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ یا بہن کے ساتھ (شوہر کے طور پر) رہے' ہم اُسے قرابت کی وجہ سے حصہ دار قرار دیں گے۔

9910 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، اَوْ غَيْرِهِ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوَرِّثُ الْمَجُوسِيَّ مِنْ مَكَانَيْنِ. يَعْنِي: اِذَا تَزَوَّجَ اُخْتَهُ اَوْ اُمَّهُ

* * ابوصادق اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ مجوسی کو دونوں حوالوں سے وارث قرار دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی جب اُس نے اپنی بہن یا ماں کے ساتھ شادی کی ہوئی ہو۔

مَنْ سَرَقَ الْخَمْرَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کر لے

9911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ

* * عطاء فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کر لے تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

9912 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَيْسَ عَلٰى مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَطْعٌ، وَلٰكِنْ يُغَرَّمُ ثَمَنَهَا

* * عطاء فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کر لے' اُس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کرتا ہے اُس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لازم نہیں ہو گی' البتہ وہ شراب کی قیمت کو جرمانہ کے طور پر ادا کرے گا۔

عَطِيَّةُ الْمُسْلِمِ الْكَافِرَ، وَوَصِيَّتُهُ لَهُ

باب: مسلمان کا کسی کافر کو کوئی چیز عطیہ کرنا' یا کافر کے لیے کسی چیز کی وصیت کرنا

9913 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: بَاعَتْ صَفِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا لَهَا مِنْ مُعَاوِيَةَ بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَقَالَتْ لِذِي قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُوْدِ: وَقَالَتْ لَهُ: اَسْلِمْ، فَاِنَّكَ اِنْ اَسْلَمْتَ وَرِثْتَنِيْ، فَاَبَى فَاَوْصَتْ لَهُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: بِثَلَاثِيْنَ اَلْفًا

✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا گھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک لاکھ کے عوض میں فروخت کر دیا' تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک یہودی رشتہ دار سے کہا: تم اسلام قبول کر لو! کیونکہ اگر تم اسلام قبول کر لیتے ہو تو تم میرے وارث بن جاؤ گے۔ تو اُس رشتہ دار نے یہ بات نہیں مانی تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے لیے وصیت کی۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس کو تیس ہزار (درہم یا دینار) دینے کی وصیت کی تھی۔

9914 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ حُيَيٍّ اَوْصَتْ لِابْنِ اَخٍ لَهَا يَهُوْدِيٍّ

✻ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک یہودی بھتیجے کے لیے وصیت کی تھی۔

9915 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْمُسْلِمِ لِلنَّصْرَانِيِّ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّتُهُ لِاَهْلِ الْحَرْبِ

✻ امام شعبی فرماتے ہیں: مسلمان کی وصیت' عیسائی کے لیے درست ہو گی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: مسلمان کی وصیت اہلِ حرب کے لیے درست نہیں ہو گی۔

9916 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُهُ (اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلَى اَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوْفًا) (الاحزاب: 6) قَالَ: الْعَطَاءُ، قُلْتُ لَهُ: اَعَطَاءُ الْمُؤْمِنِ لِلْكَافِرِ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَطَاؤُهُ اِيَّاهُ حَيًّا وَوَصِيَّتُهُ لَهُ

✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے:

''ماسوائے اس کے' کہ تم اپنے اولیاء کے لیے مناسب طور پر کچھ کرو'۔

اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد ادائیگی ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اس سے مراد ایسی ادائیگی ہے' جو مؤمن کسی کافر کو کرتا ہے اور اُن دونوں کے درمیان کوئی رشتہ داری ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس سے مراد زندگی کی صورت میں ادائیگی ہوگی اور اُس کے لیے وصیت ہوگی۔

9917 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُوصِي الْمُسْلِمُ لِلْكَافِرِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان' کافر کے لیے وصیت کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

9918 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوا اِلٰى اَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا) (الاحزاب: 6) قَالَ: اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَكَ ذُو قَرَابَةٍ لَيْسَ عَلٰى دِينِكَ، فَتُوصِي لَهُ بِالشَّيْءِ، هُوَ وَلِيُّكَ فِي النَّسَبِ، وَلَيْسَ وَلِيُّكَ فِي الدِّينِ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ مِثْلَهُ

✲✲ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اس کے' کہ تم اپنے رشتہ داروں کے لیے مناسب طور پر کچھ کرو''۔

قتادہ فرماتے ہیں: یہ اُس صورت میں ہے کہ جب کوئی رشتہ دار تمہارے دین پر نہ ہو اور تم اُس کے لیے کسی چیز کی وصیت کر دو' کیونکہ نسب کے اعتبار سے وہ تم سے تعلق رکھتا ہے' البتہ دین کے اعتبار سے وہ تمہارا دوست نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی اس کی مانند بیان کیا ہے۔

بَابُ عِيَادَةِ الْمُسْلِمِ الْكَافِرَ

باب: مسلمان کا کافر شخص کی عیادت کرنا

9919 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ اَبِي حُسَيْنٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ جَارٌ يَهُودِيٌّ لَا بَاْسَ بِخُلُقِهِ، فَمَرِضَ فَعَادَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟، فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيهِ، فَسَكَتَ اَبُوهُ، وَسَكَتَ الْفَتٰى، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ اَبُوهُ فِي الثَّالِثَةِ: قُلْ مَا قَالَ لَكَ. فَفَعَلَ، فَمَاتَ، فَاَرَادَتِ الْيَهُودُ اَنْ تَلِيَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَوْلٰى بِهِ مِنْكُمْ، فَغَسَّلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّنَهُ، وَحَنَّطَهُ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

✲✲ ابن ابوحصین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک یہودی پڑوسی تھا جس کے اخلاق میں کوئی حرج نہیں تھا' وہ بیمار ہوا تو نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ اُس کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لے گئے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اُس لڑکے نے اپنی والد کی طرف دیکھا' اُس کا والد خاموش رہا تو نوجوان بھی خاموش رہا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ یہی بات ارشاد فرمائی' تیسری مرتبہ میں اُس کے والد نے کہا: تم وہ کہہ دو' جو یہ کہتے ہیں۔ تو اُس نے ایسا ہی کیا (یعنی کلمۂ شہادت پڑھ لیا) پھر اُس کا انتقال ہو گیا۔ یہودیوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اُسے اپنے قبضہ میں لیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے مقابلہ میں ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُسے غسل دیا' اُسے کفن دلوایا' اُسے خوشبو لگائی اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت عبداللہ بن عمرو بن علقمہ نامی راوی سے سنی ہے۔

9920 - اقوالِ تابعین: وَاَخْبَرَنِیْ اَبِی، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَعُوْدُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، يَقُوْلُ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ وَكَيْفَ اَمْسَيْتَ؟ فَاِذَا خَرَجَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَهْلِكْهُ، وَاَرِحِ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُ، وَاكْفِهِمْ مُؤْنَتَهُ

٭٭ عکرمہ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: مسلمان شخص کافر کی عیادت کرے گا اور دریافت کرے گا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ تم کیسے ہو؟ لیکن جب وہ وہاں سے نکلے گا تو یہ کہے گا: اے اللہ! تُو اسے ہلاکت کا شکار کر دے اور مسلمانوں کو اس سے راحت عطا کر دے اور اُن کی مؤنت کی جگہ اور اس کی ضرورت کی جگہ مسلمانوں کے لیے کفایت کر لے۔

9921 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ كَانَتْ قَرَابَةٌ قَرِيبَةٌ بَيْنَ مُسْلِمٍ وَكَافِرٍ، فَلْيَعُدِ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ رَاْيًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر کسی مسلمان اور کافر شخص کے درمیان قریبی رشتہ داری ہو تو مسلمان شخص کافر کی عیادت کرے گا۔

عمرو بن دینار نے یہ بات اپنی رائے سے بیان کی ہے۔

9922 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، (اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً) (آل عمران: 28) قَالَ: اِلَّا اَنْ تَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ، فَيَصِلُهُ لِذٰلِكَ

٭٭ قتادہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً (آل عمران: 28)

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تمہارے اور اُس کے درمیان کوئی رشتہ داری ہو تو آدمی اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرے گا۔

9923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسَى يَقُوْلُ: نَعُوْدُ بَنِي النَّصَارٰى، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ہم عیسائیوں کے بچوں کی

عیادت کرتے ہیں اگرچہ ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہوتی۔

9924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَائَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ

✵✵ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنابِ ابوطالب بیمار ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

اِتِّبَاعُ الْمُسْلِمِ جِنَازَةَ الْكَافِرِ

باب: مسلمان شخص کا کافر کے جنازہ کے ساتھ جانا

9925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنْ كَانَتْ قَرَابَةٌ قَرِيبَةٌ بَيْنَ مُسْلِمٍ، وَكَافِرٍ فَلْيَتْبَعْ جِنَازَتَهُ، وَقَالَهُ عَمْرٌو رَاْيًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر کسی مسلمان اور کافر شخص کے درمیان رشتہ داری ہو تو مسلمان' کافر کے جنازہ کے ساتھ جائے گا۔

عمرو نے یہ بات اپنی رائے سے بیان کی ہے۔

9926 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَاتَتْ اُمُّ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ، وَكَانَتْ نَصْرَانِيَّةً، فَشَيَّعَهَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ: اِنَّهُ كَانَ يُؤْمَرُ اَنْ يَمْشِيَ اَمَامَهَا

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حارث بن ابوربیعہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا' وہ ایک عیسائی خاتون تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُن کے جنازہ کے ساتھ گئے تھے۔

سفیان ثوری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ اُنہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ جنازہ کے آگے چلیں۔

9927 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ، اَفَاَشْهَدُ دَفْنَهَا؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: امْشِ اَمَامَهَا فَاَنْتَ لَسْتَ مَعَهَا

✵✵ عبداللہ بن شریک بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے وہ ایک عیسائی خاتون تھیں تو کیا میں اُن کے دفن میں شریک ہوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن سے فرمایا: تم میت کے آگے چلو تو تم اُس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔

9928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَتْبَعُ الْمُسْلِمُ جِنَازَةَ اَبِيْهِ الْكَافِرِ،

وَيَمْشِي مُعَارِضًا لَهَا، وَلَا يَقْرَبُهَا

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: مسلمان شخص اپنے کافر باپ کے جنازہ کے ساتھ جائے گا اور وہ اُس جنازہ سے الگ ہو کر چلے گا' اُس کے قریب نہیں رہے گا۔

9929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: تُوُفِّيَتْ اُمُّ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَسْرِيِّ، وَكَانَتْ نَصْرَانِيَّةً، فَدَعَا اَسَاقِفَةَ النَّصَارَى بِدِمَشْقَ، فَقَالَ: اصْنَعُوا بِهَا مَا تَصْنَعُونَ بِبَنَاتِ مُلُوكِكُمْ، فَاِنَّهَا مِنْ بَنَاتِ الْمُلُوكِ قَالَ: وَاَمَرَ نِسَائَهُ، فَكُنَّ هُمُ الَّذِينَ يَلُونَ مِنْهَا، وَهُمُ الَّذِينَ يَعَلِّمُونَهُنَّ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغُوا، وَحُمِلَتْ، رَكِبَ، وَرَكِبَ مَعَهُ وُجُوهُ النَّاسِ، فَسَارَ فِي اَعْرَاضِهَا، فَلَمَّا انْتَهَى بِهَا اِلَى الْقَبْرِ، صَرَفَ وَجْهَ دَابَّتِهِ، وَقَالَ: هٰذَا آخِرُ بِرِّنَا بِاُمِّ جَرِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنِّي لَمْ اَصْنَعْ بِهَا اِلَّا مَا صَنَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا بِاُمِّهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا، مِنْ عُبَّادِ اَهْلِ الشَّامِ، وَفُقَهَائِهِمْ، وَعِلْيَتِهِمْ كَانَ مَكْحُولٌ يَاْخُذُ عَنْهُ

✱✱ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: خالد بن عبداللہ قسری کی والدہ کا انتقال ہو گیا' وہ ایک عیسائی خاتون تھیں' اُنہوں نے دمشق کے عیسائی پادریوں کو بلوایا اور کہا: تم اُن کے ساتھ وہی طریقہ کار اختیار کرو جو تم اپنے بادشاہوں کی صاحبزادیوں کے ساتھ اختیار کرتے ہو کیونکہ یہ بھی بادشاہوں کی صاحبزادیوں میں سے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے اپنی خواتین کو ہدایت کی کہ وہ عیسائی پادری جس طرح اُنہیں بتائیں گے اُس طریقہ کے مطابق اُن کی والدہ کی میت کے ساتھ کیا جائے' جب وہ لوگ اس سے فارغ ہو گئے اور اُن کی والدہ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو خالد بن عبداللہ سوار ہوئے' اُن کے ساتھ بہت سے لوگ بھی سوار ہوئے لیکن وہ جنازہ سے ذرا ہٹ کر چلتے رہے' جب میت قبرستان پہنچ گئی تو اُنہوں نے اپنے جانور کا رُخ دوسری طرف کیا اور پھر کہا: یہ ہماری وہ آخری بھلائی ہے جو ہم جریر کی ماں کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کہا: میں نے اس میت کے ساتھ وہی کچھ کیا ہے' جو عبداللہ بن ابوزکریا نے اپنی والدہ کے ساتھ کیا تھا۔

محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوزکریا' شام کے اکابر عبادت گزار لوگوں اور فقہاء میں سے ایک تھے اور امام مکحول نے اُن سے استفادہ کیا ہے۔

9930 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: تَبِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِنَازَةَ اَبِي طَالِبٍ يَمْشِي بِعُرَاضِهَا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: وَصَلَتْكَ رَحِمٌ، وَجُزِيتَ خَيْرًا قَالَ: وَلَمْ يَقِفْ عَلَى قَبْرِهِ

✱✱ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جنابِ ابوطالب کے جنازہ کے ساتھ گئے تھے' آپ اُس کے ساتھ ایک کنارے پر چلتے رہتے تھے لیکن آپ نے اُن کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی' آپ نے یہ فرمایا تھا: آپ کے ساتھ صلہ رحمی کا تعلق ہے اور آپ کو بہترین بدلہ بھی دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: لیکن نبی

اکرم ﷺ اُن کی قبر پر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔

9931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسَى يَقُوْلُ: لَا تَتَّبِعْ جَنَائِزَهُمْ، وَاِنْ كَانَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم اُن (غیر مسلموں) کے جنازوں کے ساتھ نہ جاؤ' اگر چہ تمہارے اور اُن کے درمیان رشتہ داری ہو۔

9932 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: قَدِمَتْ اُمِّي، وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتُهُمْ مَعَ اَبِيْهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِيْ اُمَّكِ

✵ ✵ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس زمانہ میں قریش کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا معاہدہ چل رہا تھا' اُس زمانہ میں میری والدہ جو مشرک تھیں' وہ اپنے والد کے ساتھ آئیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ آئی ہیں اور وہ رغبت بھی رکھتی ہیں (کہ میں اُن کے ساتھ اچھا سلوک کروں) تو کیا میں اُن کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

9933 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ لَمْ يَتَّبِعْ جِنَازَةَ اُمِّهِ، وَكَانَتْ اُمُّ الْحَارِثِ كَافِرَةً

✵ ✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حارث بن ابوربیعہ اپنی والدہ کے جنازہ کے ساتھ نہیں گئے تھے کیونکہ حارث کی والدہ کافر تھیں۔

حدیث:9932 :صحیح البخاری - کتاب الجزیة' باب اثم من عاهد ثم غدر - حدیث:3027' صحیح مسلم - کتاب الزکاة' باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین والزوج والاولاد - حدیث:1732' صحیح ابن حبان - کتاب البر والاحسان' باب صلة الرحم وقطعها - ذکر الاباحة للمراة وصل رحمها من المشرکین اذا طمع فی اسلامها' حدیث:453' سنن ابی داود - کتاب الزکاة' باب الصدقة علی اهل الذمة - حدیث:1433' السنن الکبری للبیهقی - کتاب السیر' جماع ابواب السیر - باب بیع السبی من اهل الشرک' حدیث:17046' معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب الزکاة' باب فرض الابل السائمة - صدقة النافلة علی المشرک' حدیث:2562' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حدیث اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی الله عنهما' حدیث:26343' مسند الطیالسی - احادیث النساء' ما روت اسماء بنت ابی بکر عن النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث:1735' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الالف' ما اسندت اسماء بنت ابی بکر - ما روی عروة بن الزبیر' حدیث:20078

غُسْلُ الْكَافِرِ وَتَكْفِينُهُ

باب: کافر کو غسل دینا اور اُسے کفن دینا

9934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: وَلَا يُغَسِّلُهُ وَلَا يُكَفِّنُهُ، يَعْنِي الْكَافِرَ، وَاِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ قَرِيبَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: وہ (مسلمان) اُسے غسل نہیں دے گا اور اُسے کفن نہیں دے گا یعنی کافر کو (نہ غسل دے گا نہ کفن دے گا) اگرچہ اُن دونوں کے درمیان قریبی رشتہ داری ہو۔

9935 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ قَالَ: جَاءَ عَلِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الشَّيْخَ الضَّالَّ لِاَبِیْ طَالِبٍ قَدْ مَاتَ قَالَ: فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْتَسِلْ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ اَجِنَّهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ قَالَ: فَاْمُرْ غَيْرَكَ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: وہ گمراہ بوڑھا انتقال کر گیا ہے! اُنہوں نے جنابِ ابوطالب کے بارے میں یہ بات کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُنہیں غسل دو اور پھر یوں غسل کرنا جس طرح غسلِ جنابت کرتے ہو' پھر اُنہیں دفن کر دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ایسا نہیں کروں گا! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بجائے کسی اور کو اس کی ہدایت کر دو۔

9936 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِیُّ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسَدِیِّ: اَنَّ اَبَا طَالِبٍ لَمَّا مَاتَ، انْطَلَقَ عَلِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيهِ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَوَارِ اَبَاكَ، فَاِذَا فَرَغْتَ فَلَا تُحْدِثْ حَدَثًا حَتّٰی تَاْتِيَنِیْ قَالَ: فَاَتَيْتُهُ فَاَمَرَنِیْ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ دَعَا لِیْ بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ

✵✵ ناجیہ بن کعب اسدی بیان کرتے ہیں: جنابِ ابوطالب کا جب انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا بوڑھا گمراہ چچا فوت ہو گیا ہے' اب اُسے دفن کون کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنے والد کو دفن کرو اور جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ تک آنے سے پہلے کوئی اور کام نہ کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی تو میں نے غسل کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کچھ دعائیں کیں' مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اُن دعاؤں کے بدلے میں زمین پر موجود ہر چیز مجھے مل جائے۔

9937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِی سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُوُفِّیَ اَبُوْ رَجُلٍ وَكَانَ يَهُودِيًّا فَلَمْ يَتْبَعْهُ ابْنُهُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "وَمَا عَلَيْهِ لَوْ غَسَّلَهُ، وَاتَّبَعَهُ،

وَاسْتَغْفَرَ لَهُ مَا كَانَ حَيًّا يَقُولُ: دَعَا لَهُ مَا كَانَ الْاَبُ حَيًّا قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ) (التوبة: 114) يَقُولُ: لَمَّا مَاتَ عَلٰى كُفْرِهٖ

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے والد کا انتقال ہو گیا' وہ والد یہودی تھا' اُس کا بیٹا جنازہ کے ساتھ نہیں گیا' اُس نے اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسے شخص پر کیا گناہ ہونا تھا اگر وہ اپنے باپ کو غسل دے دیتا یا اُس کے جنازہ میں جاتا' یا اُس کی زندگی میں اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہتا' وہ اُس کے حق میں اُس وقت تک دعا کر سکتا ہے جب تک اُس کا باپ زندہ رہا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب اُس کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اُس نے اُس سے لاتعلقی اختیار کی''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے والد کا انتقال کفر پر ہوا تھا۔

9938 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَلَقِيَهُ فَاَمَرَ بِهٖ، فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَاَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهٖ، فَاللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا مَاتَ الْعُجْمُ صِغَارًا عِنْدَ الْمُسْلِمِ صَلَّى عَلَيْهِمْ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ خَرَجَ بِهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ فَاِنَّهُ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ اِذَا وَقَعُوا فِي يَدَيْهِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ حَمَّادٌ: اِذَا مَلَكَ الصَّغِيرُ فَهُوَ مُسْلِمٌ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' عبداللہ بن اُبی بن سلول کی میت کے پاس تشریف لائے جبکہ اُسے قبر میں رکھ دیا گیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے تحت اُس کی میت کو باہر نکالا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی میت کو اپنے گھٹنوں پر رکھا' آپ نے اپنی قمیص اُسے پہنائی اور اپنا لعابِ دہن اُس پر ڈالا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی عجمی کمسنی میں مسلمان کے ہاں انتقال کر جائے تو مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے' اگر چہ وہ لوگ اپنے علاقوں سے نہ نکلے ہوں' مسلمان اُن کا جنازہ اُس وقت ادا کریں گے جب اُن کا انتقال مسلمانوں کے ہاں ہو۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی مسلمان کسی کمسن بچہ کا مالک بن جائے تو وہ کمسن بچہ مسلمان شمار ہوگا۔

9939 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ عَبَّاسًا، قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ اَبِي طَالِبٍ؟ فَقَدْ كَانَ يَحُوطُكَ، وَيَغْضَبُ لَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ، وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

٭٭ عبداللہ بن حارث بن نوفل بن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ اپنے چچا جناب ابوطالب کے کیا کام آئیں گے؟ حالانکہ وہ آپ کی حفاظت بھی کرتے رہے اور آپ کے لیے لوگوں سے ناراض بھی ہوتے رہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم کے سب سے اوپر کے حصہ میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا، تو وہ جہنم کے سب سے نیچے والے حصے میں ہوتے۔

9940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيمَنْ اَسْلَمَ مِنْ رَقِيقِ اَهْلِ الذِّمَّةِ: اَنْ يُبَاعُوا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط میں لکھا تھا کہ اہلِ ذمہ کے غلاموں میں سے، جو مسلمان ہو جائے، اُسے فروخت کردیا جائے (یعنی اس کے ذمی مالک کو اسے فروخت کرنے پر مجبور کردیا جائے)۔

حَمْلُ نَعْشِهٖ، وَالْقِيَامُ عَلٰى قَبْرِهٖ

باب: (غیر مسلم کی) میت کو اُٹھانا اور اُس کی قبر پر کھڑے ہونا

9941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: وَلَا يَحْمِلُ الْمُسْلِمُ نَعْشَ الْكَافِرِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مسلمان، کافر کی میت کو کندھا نہیں دے گا۔

9942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: وَلَا يَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ، وَاِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مسلمان اُس کی قبر پر کھڑا بھی نہیں ہوگا، اگرچہ اُن دونوں کے درمیان رشتہ داری ہو۔

9943 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: لَوْ كَانَ مَعِي يَهُودِيٌّ اَوْ نَصْرَانِيٌّ فَمَاتَ، وَلَيْسَ مَعَهُ مِنْ اَهْلِ دِينِهٖ اَحَدٌ اِذًا اَدْفِنُهُ، وَلَمْ اَتْرُكِ السِّبَاعَ تَاْكُلُهُ، وَلَا اُغَسِّلُهُ، وَلَا اُصَلِّي عَلَيْهِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: اگر میرے ساتھ کوئی یہودی یا عیسائی ہو اور وہ فوت ہو جائے اور اُس مرحوم کے ساتھ اُس کے دین سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص نہ ہو، تو میں اُسے دفن کردوں گا، میں اُسے ایسی حالت میں نہیں چھوڑوں گا کہ درندے آ کر اُسے کھالیں، البتہ میں اُسے غسل نہیں دوں گا اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کروں گا۔

اِتِّبَاعُ الْمُسْلِمِ الْكَافِرَ

باب: مسلمان کا، کافر کی میت کے ساتھ جانا

9944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: وَلْيَتْبَعِ الْكَافِرُ جِنَازَةَ

الْمُسْلِمِ. وَعَمْرٌو

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا ہے: کافر شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جا سکتا ہے۔ عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

9945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسَى يَقُوْلُ: كَانُوا يَتَّبِعُوْنَ جَنَائِزَنَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ ہمارے جنازوں کے ساتھ جاتے ہیں۔

9946 - اقوالِ تابعین: قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ معمر کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تَعْزِيَةُ الْمُسْلِمِ الذِّمِّيَّ

باب: مسلمان کا ذمّی سے تعزیت کرنا

9947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيَّ، يَقُوْلَانِ: "يُعَزِّى الْمُسْلِمُ الذِّمِّيَّ يَقُوْلُ: لِلّٰهِ السُّلْطَانُ وَالْعَظَمَةُ، عِشْ يَا ابْنَ آدَمَ مَا عِشْتَ، وَلَا بُدَّ مِنَ الْمَوْتِ"

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج اور سفیان ثوری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مسلمان شخص ذمّی سے تعزیت کرتے ہوئے یہ کہے گا: اللہ تعالیٰ کے لیے غلبہ اور عظمت مخصوص ہے اے آدم کے بیٹے! تم نے جتنا بھی زندہ رہنا ہے زندہ رہ لو لیکن موت ضرور آئے گی۔

قِيَامُ الْكَافِرِ عَلٰى قَبْرِ الْمُسْلِمِ

باب: کافر شخص کا مسلمان کی قبر پر کھڑا ہونا

9948 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: وَلْيَقُمِ الْكَافِرُ عَلٰى قَبْرِ الْمُسْلِمِ اِنْ شَاءَ. وَعَمْرٌو

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کافر شخص اگر چاہے تو مسلمان کی قبر پر کھڑا ہو سکتا ہے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

9949 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: وَلْيَقُمِ الْكَافِرُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کافر شخص چاہے تو کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اُن دونوں کے درمیان

(کافر اور مسلمان کے درمیان) کوئی رشتہ داری نہ ہو۔

9950 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: لَا يُغَسِّلُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ.

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کافر شخص مسلمان کو غسل نہیں دے گا۔

9951 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

* امام عبدالرزاق نے ہشام کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

حَمْلُ الْكَافِرِ نَعْشَ الْمُسْلِمِ

باب: کافر شخص کا مسلمان کی میت کو کندھا دینا

9952 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: لَا يَحْمِلِ الْكَافِرُ نَعْشَ الْمُسْلِمِ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: يَحْمِلُ نَعْشَهُ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کافر شخص مسلمان کی میت کو کندھا نہیں دے گا۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں: وہ مسلمان کی میت کو کندھا دے سکتا ہے۔

هَلْ يَسْتَرِقُّ الْمُسْلِمُ

باب: کیا مسلمان کو غلام بنایا جا سکتا ہے؟

9953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُبَاعُ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْكَافِرِ؟ قَالَ: لَا، رَاْيًا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا، رَاْيًا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کسی مسلمان غلام کو کسی کافر سے خریدا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ اُنہوں نے اپنی رائے سے کہا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی مجھ سے یہی کہا: جی نہیں! اور یہ اُنہوں نے اپنی رائے سے کہا۔

9954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسَى يَقُوْلُ: لَا يَسْتَرِقُّ الْكَافِرُ مُسْلِمًا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کافر شخص کسی مسلمان کو غلام نہیں بنا سکتا۔

9955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: فِيْ رَقِيْقِ اَهْلِ الذِّمَّةِ يُسْلِمُوْنَ يَاْمُرُ بِبَيْعِهِمْ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ يُبَاعُوْنَ

* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اہلِ ذمہ کے غلاموں کے بارے میں خط لکھا تھا اور اُنہیں

اُن غلاموں کوفروخت کرنے کی ہدایت کی تھی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ایسے (مسلمان) غلاموں کوفروخت کر دیا جائے گا۔

9956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَسْلَمَ عَبْدٌ نَصْرَانِيٌّ اُجْبِرَ عَلٰى بَيْعِهِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کسی عیسائی کا غلام اسلام قبول کر لے تو اُس عیسائی شخص کو اُسے فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

9957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَكِيمُ بْنُ زُرَيْقٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلٰى اَبِيهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّىْ قَدْ كَتَبْتُ اِلٰى عُمَّالِنَا اَنْ لَا يَتْرُكُوا عِنْدَ نَصْرَانِيٍّ مَمْلُوكًا مُسْلِمًا اِلَّا اُخِذَ فَبِيعَ، وَلَا امْرَاَةً مُسْلِمَةً تَحْتَ نَصْرَانِيٍّ اِلَّا فَرَّقُوا بَيْنَهُمَا، فَاَنْفِذْ ذٰلِكَ فِيمَا قِبَلَكَ

✵✵ حکیم بن زریق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُن کے والد کو خط میں لکھا کہ امابعد! میں نے اپنے اہلکاروں کی طرف یہ خط لکھا ہے کہ جس بھی عیسائی کے ہاں کوئی مسلمان غلام ہو تو اُسے پکڑ کر اُسے فروخت کر دیا جائے اور جو بھی کوئی مسلمان عورت کسی عیسائی کی بیوی ہو تو اُن کے درمیان علیحدگی کروادی جائے، تم اپنی طرف کے علاقہ میں اس حکم کو نافذ کرو۔

9958 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ نَصْرَانِيٍّ كَانَتْ تَحْتَهُ اَمَةٌ لَهُ نَصْرَانِيَّةٌ فَوَلَدَتْ مِنْهُ، ثُمَّ اَسْلَمَتْ قَالَ: يُفَرِّقُ الْاِسْلَامُ بَيْنَهُمَا، وَتُعْتَقُ هِىَ وَوَلَدُهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "وَاَنَا اَقُولُ: لَا تَعْتِقُ حَتّٰى يُسْتَدْعَى سَيِّدُهَا اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبٰى اَنْ يُسْلِمَ عَتَقَتْ، وَاِنْ اَسْلَمَ كَانَتْ اَمَتَهُ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے ایسے (غیر مسلم) شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جس کی کوئی عیسائی کنیز ہوتی ہے، وہ عیسائی عورت اُس کے بچے کو جنم دیتی ہے پھر وہ کنیز اسلام قبول کر لیتی ہے، تو ابن شہاب نے کہا: اسلام اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کر دے گا، وہ عورت اور اُس کا بچہ آزاد کر دیئے جائیں گے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اُسے اُس وقت تک آزاد نہیں کیا جائے گا، جب تک اُس کے آقا کو اسلام کی دعوت نہیں دی جاتی، اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے، تو وہ کنیز آزاد ہو جائے گی اور اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ کنیز اُس کی کنیز رہے گی۔

9959 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِىْ اُمِّ وَلَدٍ نَصْرَانِيٍّ اَسْلَمَتْ قَالَ: تُقَوَّمُ عَلَيْهَا نَفْسُهَا فَتُسْتَسْعَى فِىْ قِيمَتِهَا، وَتُعْزَلُ مِنْهُ، فَاِنْ هُوَ مَاتَ عَتَقَتْ، وَاِنْ هُوَ اَسْلَمَ بَعْدَ سِعَايَتِهَا بِيعَتْ، وَلَمْ تَرْجِعْ اِلَيْهِ، وَاِنْ مَاتَ وَهُوَ مُسْلِمٌ اَوْ نَصْرَانِيٌّ فَلَا سِعَايَةَ عَلَيْهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِىْ مُدَبَّرٍ نَصْرَانِيٍّ مِثْلَ مَا قَالَ فِىْ اُمِّ وَلَدِهِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ فِىْ ذِمِّيٍّ يُسْلِمُ عِنْدَهُ الْعَبْدُ فَيُغَيِّبُهُ اَوْ يَكْتُمُهُ قَالَ: يُعَزَّرُ وَيُبَاعُ

✻✻ سفیان ثوری' عیسائی شخص کی اُم ولد کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اسلام قبول کر لیتی ہے' وہ فرماتے ہیں: اُس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور اُس کی قیمت کے مطابق اُس سے کام کروایا جائے گا' وہ کنیز اُس شخص سے الگ ہو جائے گی' اگر وہ شخص مر جاتا ہے' تو وہ کنیز آزاد شمار ہو گی' اگر وہ اُس کنیز کے کام کاج کرنے کے بعد اسلام قبول کرتا ہے تو اُس کنیز کو فروخت کر دیا جائے گا' وہ کنیز اُس شخص کی طرف واپس نہیں جائے گی' اگر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے' خواہ وہ مسلمان ہونے کے عالم میں فوت ہو' یا عیسائی ہونے کے عالم میں فوت ہو' تو کنیز سے کام کروا کر (اُس کی رقم نہیں پوری کروائی جائے گی)۔

سفیان ثوری نے عیسائی کے مدبر غلام کے بارے میں وہی بات کہی ہے' جو اُس کی اُم ولد کے بارے میں کہی ہے۔

سفیان ثوری ایسے ذمّی کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا غلام اسلام قبول کر لیتا ہے اور وہ ذمّی اُس غلام کو چھپا دیتا ہے' یا اُس کے غلام کو چھپا لیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُسے سزا دی جائے گی اور اُس غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔

9960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ: لَا تَشْتَرُوا مِنْ عَقَارِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا

✻✻ ہشام نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا کہ تم اہلِ ذمہ کی زمینوں کو نہ خریدو اور اُن کے علاقوں میں سے کوئی چیز نہ خریدو۔

9961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ طَلِيقٍ اَخْبَرَهُ: اَنَّ اُمَّ وَلَدٍ نَصْرَانِيٍّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِينَ اَسْلَمَتْ، فَكَتَبَ فِيهَا اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنِ: ابْعَثْ رِجَالًا فَلْيُقَوِّمُوهَا قِيمَةً، فَاِذَا انْتَهَتْ قِيمَتُهَا فَادْفَعُوهَا اِلَيْهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، فَاِنَّهَا امْرَاَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

✻✻ حرملہ بن عمران بیان کرتے ہیں: علی بن طلیق نے اُنہیں بتایا: فلسطین کے رہنے والے ایک عیسائی کی اُم ولد مسلمان ہو گئی' اُنہوں نے اُس کنیز کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جوابی خط میں لکھا کہ تم کچھ لوگوں کو بھیجو' جو اُس کنیز کی قیمت کا تعین کریں اور جو اُس کی قیمت بنتی ہو' وہ اُس کنیز کی طرف سے بیت المال میں سے ادا کر دو' کیونکہ اب وہ ایک مسلمان عورت ہے۔

9962 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ اَسْلَمَ مِنْ رَقِيقِ اَهْلِ الذِّمَّةِ: اَنْ يُبَاعُوا وَلَا تُخَلِّ بَيْنَ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَبَيْنَ اَنْ يَسْتَرِقُّوهُمْ، وَتَدْفَعَ اَثْمَانَهُمْ اِلَى اَرْبَابِهِمْ، فَمَنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ بَعْدَ تَقَدُّمِكَ اِلَيْهِ اسْتَرَقَّ شَيْئًا مِنْ سَبْيِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ قَدْ اَسْلَمَ، وَصَلَّى، فَاَعْتِقْهُ

✻✻ عمرو بن میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ذمّیوں کے ایسے غلام کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جو اسلام قبول کر لیتا ہے کہ اُنہیں فروخت کر دیا جائے گا اور تم ذمّیوں کو یہ موقع نہ دو کہ وہ کسی مسلمان کو غلام رکھیں'

تم اُن کی قیمت اُن کے آقاؤں کو دیدو اور جب تمہارے اُن کے علاقہ پر قابو پانے کے بعد اُنہوں نے کسی مسلمان شخص کو قیدی بنایا ہو جو پہلے اسلام قبول کر چکا ہو اور نماز ادا کرتا ہو تو تم اُسے آزاد قرار دو۔

9963 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ رَقِيقِ الْعَجَمِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْبَحْرِ وَغَيْرِهِ اَيُبَاعُونَ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى؟ فَقَالَ: اِذَا كَانُوا كِبَارًا عُرِضَ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامُ، فَاِنْ اَسْلَمُوا وَاِلَّا بِيعُوا مِنَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارٰى اِنْ شَاءَ صَاحِبُهُمْ، وَالَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْيَهُودَ اِذَا مَلَكَهُمُ الْمُسْلِمُ بِبَيْعٍ اَوْ سَبْيٍ فَاِنَّهُ يَدْعُوهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَوْا اِلَّا التَّمَسُّكَ بِدِينِهِمْ، فَاِنَّ الْمُسْلِمَ اِنْ شَاءَ بَاعَهُمْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَلَا يَبِيعُهُمْ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ، وَاِنْ كَانُوا عَلٰى غَيْرِ دِينٍ مِثْلَ الْهِنْدِيِّ وَالزِّنْجِيِّ، فَاِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَبِيعُهُمْ مِنْ اَحَدٍ، مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَلَا مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ، وَلَا يَبِيعُهُمْ اِلَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ؛ لِاَنَّهُمْ يُجِيبُونَ اِذَا دُعُوا وَلَيْسَ لَهُمْ دِينٌ يَتَمَسَّكُونَ بِهِ، وَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُتْرَكَ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارٰى اَنْ يُهَوِّدُوهُمْ وَلَا يُنَصِّرُوهُمْ، وَاِذَا كَانَ الْعَجَمُ صِغَارًا لَمْ يُبَاعُوا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى لَا يُبَاعُونَ اِلَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

✽✽ سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُن سے عجمیوں کے ایسے غلاموں کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو سمندر سے یا کسی اور راستہ سے آتے ہیں تو کیا کسی یہودی یا عیسائی سے اُنہیں خریدا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اگر وہ بڑے ہوں تو اُن کے سامنے اسلام کی پیشکش کی جائے اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُنہیں یہودیوں اور عیسائیوں کو فروخت کر دیا جائے اُن کا مالک جیسے چاہے کرے اس حوالے سے یہ بات مستحب ہے کہ جب کوئی مسلمان شخص خرید کر یا قیدی بنا کر کسی یہودی کا مالک بنے تو وہ اُسے اسلام کی دعوت دے اگر وہ اپنے دین پر کاربند رہنے پر اصرار کرے تو مسلمان اگر چاہے تو اُنہیں کسی ذمی کو فروخت کر دے البتہ مسلمان اُنہیں کسی حربی شخص کو فروخت نہ کرے اور وہ اہلِ کتاب کی بجائے کسی اور دین کے پیروکار ہوں جیسے ہندی ہوں یا زنگی ہوں تو مسلمان اہلِ ذمہ میں سے یا اہلِ حرب میں سے کسی کو بھی اُنہیں فروخت نہ کرے مسلمان اُنہیں صرف کسی مسلمان کو فروخت کرے کیونکہ جب اُنہیں بلایا جائے گا تو وہ آ جائیں گے اُن کا کوئی دین تو ہے نہیں جسے وہ مضبوطی سے تھام کے رکھیں یہ مناسب نہیں ہے کہ اُنہیں یہودیوں اور عیسائیوں کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اُنہیں یہودی یا عیسائی بنالیں جب عجمی کمسن ہوں تو اُنہیں کسی یہودی یا عیسائی کو فروخت نہیں کیا جائے گا اُنہیں صرف کسی مسلمان کو فروخت کیا جائے گا۔

9964 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذْ مَلَكَهُمُ الْمُسْلِمُ صِغَارًا هُوَ اِسْلَامُهُمْ

✽✽ سفیان ثوری نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ عجمی کمسن ہوں اور مسلمان اُن کا مالک بن جائے تو یہ چیز اُن کا اسلام شمار ہو گی۔

9965 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِينَ يَدْخُلُونَ بِلَادَ

الْعَجَمِ فَيَسْتَرِقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ سفیان ثوری سے ایسے مسلمان تاجروں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو عجمی علاقوں میں جاتے ہیں' وہ وہاں کے کچھ لوگوں کو غلام کے طور پر حاصل کر لیتے ہیں' تو کیا اُن کے لیے یہ درست ہوگا کہ وہ ایسے غلاموں کو خرید لیں جبکہ اُنہیں اس کا علم بھی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

9966 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا تَشْتَرُوا رَقِيقَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاِنَّهُمْ اَهْلُ خَرَاجٍ، يُؤَدِّي بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ مِنْ تِلَادِهِمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " تِلَادُهُمْ: مَا وُلِدَ عِنْدَهُمْ "

✵✵ ایوب نے بنوغفار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ذمیوں کے غلاموں کو نہ خریدو' کیونکہ وہ خراج دینے والے لوگ ہیں' وہ ایک دوسرے کی طرف سے اُن بچوں کا خراج ادا کریں گے' جو اُن کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ "تلادہم" سے مراد یہ ہے: جو بچے اُن کے ہاں پیدا ہوئے۔

9967 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اشْتَرَى اَمَةً مُسْلِمَةً سِرًّا فَوَلَدَتْ لَهُ قَالَ: يُعَاقَبُ وَتُنْتَزَعُ مِنْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جو پوشیدہ طور پر کسی مسلمان کنیز کو خرید لیتا ہے اور وہ کنیز اُس کے ہاں بچہ کو جنم دیتی ہے' تو ابن شہاب کہتے ہیں: اُس شخص کو سزا دی جائے گی اور اُس کنیز کو اُس سے الگ کر دیا جائے گا۔

اِعْتَاقُ النَّصْرَانِيِّ الْمُسْلِمَ

باب: عیسائی شخص کا مسلمان کو آزاد کرنا

9968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ اَسْلَمَ مِنْ رَقِيقِ اَهْلِ الذِّمَّةِ: اَنْ يُبَاعُوا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ذمیوں کے اسلام قبول کرنے والے غلاموں کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اُنہیں فروخت کر دیا جائے۔

9969 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ اَهْلِ الرِّضَا: اَنَّ نَصْرَانِيًّا اَعْتَقَ مُسْلِمًا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعْطُوهُ قِيمَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، وَوَلَاؤُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض پسندیدہ افراد نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی عیسائی کسی مسلمان کو آزاد کر

دے تو عمر بن عبدالعزیز نے یہ کہا ہے: تم بیت المال میں سے اُس غلام کی قیمت ادا کر دو اور اُس کی نسبتِ ولاء مسلمانوں کے لیے ہوگی۔

اِنْ تَحَوَّلَ الْمُشْرِكُ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى دِيْنٍ

باب: اگر کوئی مشرک ایک دین سے دوسرے دین کی طرف چلا جائے

9970 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيْثًا رُفِعَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فِىْ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ تَزَنْدَقَ قَالَ: دَعُوْهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى دِيْنٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک یہودی یا عیسائی کا مقدمہ پیش کیا گیا' جو زندیق ہو گیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! یہ ایک دین سے دوسرے دین کی طرف منتقل ہو جائے۔

لَا يُهَوَّدُ مَوْلُوْدٌ، وَلَا يُنَصَّرُ

باب: کسی پیدا ہونے والے بچہ کو یہودی یا عیسائی نہیں بنایا جائے گا

9971 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ خَلَّادٌ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: كَانَ لَا يَدَعُ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا يُنَصِّرُ وَلَدَهُ وَلَا يُهَوِّدُهُ فِىْ مُلْكِ الْعَرَبِ

** عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کسی یہودی یا عیسائی شخص کو عرب کی سرزمین پر اپنے بچہ کو عیسائی یا یہودی نہیں بنانے دیتے تھے۔

9972 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيْمِيَّ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، فَاَتٰى كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ: اَنِ اقْتُلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِىْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ، وَانْهَهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ قَالَ: فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ قَالَ: وَصَنَعَ جَزْءٌ طَعَامًا كَثِيْرًا فَدَعَا الْمَجُوْسَ، فَاَلْقَوْا اَخِلَّةً كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ بِهَا قَدْرَ وَقْرِ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ، وَاَكَلُوْا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ

قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ. اَخْبَرَنَا

** بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا' جو احنف بن قیس کے چچا تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال سے ایک سال پہلے اُن کا مکتوب آیا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ہر محرم (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروا دو اور اُنہیں زمزمہ سے روکو۔

راوی بیان کرتے ہیں: جزء بن معاویہ نے بہت سا کھانا تیار کیا' اُنہوں نے مجوسیوں کو بلوایا اور اُنہوں نے زمزمہ کے بغیر کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ اُس وقت تک وصول نہیں کیا' جب تک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دیدی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ہجر'' سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

9973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيْمِيَّ يُحَدِّثُ اَبَا الشَّعْثَاءِ، وَعَمْرَو بْنَ اَوْسٍ عِنْدَ صُفَّةِ زَمْزَمَ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

✵✵ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: مصعب بن زبیر کے عہد حکومت میں عمرو بن عوف' زمزم کے چبوترے کے پاس موجود تھے' اُس کے بعد راوی نے ابن جریج کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

9974 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ كُرْدُوْسٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ تَغْلِبَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ لَكُمْ نَصِيْبٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذُوا نَصِيْبَكُمْ مِنَ الْاِسْلَامِ، فَصَالَحَهُ عَلٰى اَنْ اَضْعَفَ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ، وَلَا يُنَصِّرُوا الْاَبْنَاءَ

✵✵ کردوس تغلبی بیان کرتے ہیں: تغلب قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: زمانۂ جاہلیت میں تمہارا جو حصہ ہوتا تھا' تم اپنا وہ حصہ اسلام میں بھی وصول کرو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اُن کے ساتھ مصالحت کی کہ وہ دُگنا جزیہ ادا کریں گے اور اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

9975 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نَبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَالَحَ نَصَارٰى بَنِيْ تَغْلِبَ عَلٰى اَنْ لَا يُنَصِّرُوا الْاَبْنَاءَ، فَاِنْ فَعَلُوْا فَلَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ فَرَغْتُ لَقَاتَلْتُهُمْ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے بنوتغلب سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کے ساتھ' اس شرط پر مصالحت کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے' اگر وہ ایسا کریں گے' تو اُن کے ساتھ کوئی عہد نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں فارغ ہوا' تو میں اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا۔

9976 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ، يَسْاَلُ الْحَسَنَ: لِمَ خُلِّيَ بَيْنَ الْمَجُوْسِ وَبَيْنَ نِكَاحِ الْاُمَّهَاتِ وَالْاَخَوَاتِ؟ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: الشِّرْكُ الَّذِيْ هُمْ عَلَيْهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَاِنَّمَا خُلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ مِنْ اَجْلِ الْجِزْيَةِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے کئی راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے

عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا کہ وہ حسن بصری سے یہ دریافت کریں: مجوسیوں کو اپنی ماؤں یا بہنوں کے ساتھ نکاح کرنے کی چھوٹ کیوں دی گئی؟ عدی نے حسن بصری سے یہ سوال کیا' تو حسن بصری نے جواب دیا: اس کی وجہ وہ شرک ہے' جس پر وہ ثابت قدم تھے' وہ اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے' اُنہیں ایسا کرنے کی چھوٹ اس لیے دی گئی' کیونکہ وہ جزیہ ادا کرتے ہیں۔

لَا يَدْخُلُ مُشْرِكٌ الْمَدِينَةَ

باب: کوئی مشرک مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا

9977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ لَا يَدَعُ النَّصْرَانِيَّ وَالْيَهُودِيَّ وَالْمَجُوسِيَّ اِذَا دَخَلُوا الْمَدِينَةَ اَنْ يُقِيمُوا بِهَا اِلَّا ثَلَاثًا، قَدْرَ مَا يُنْفِقُوا سِلْعَتَهُمْ، فَلَمَّا اُصِيبَ عُمَرُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ، وَلَوْ كَانَ الْمُصَابُ غَيْرِي لَكَانَ لَهُ فِيهِ اَمْرٌ قَالَ: "وَكَانَ يُقَالُ: لَا يَجْتَمِعُ بِهَا دِينَانِ"

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں آنے والے کسی بھی عیسائی یا یہودی یا مجوسی کو تین دن سے زیادہ نہیں رہنے دیتے تھے' اتنے عرصہ میں وہ اپنا سامان فروخت کر سکتے تھے (اس کے بعد اُنہیں جانا ہوتا تھا) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ ہدایت کی تھی کہ ان میں سے کوئی ہمارے ہاں نہ آئے' اگر میری بجائے کسی اور کو نقصان پہنچایا گیا ہوتا' تو اس صورت میں معاملہ دوسرا ہوتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی تھی: عرب کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے۔

9978 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ اَرْسَلَ اِلَى النَّاسِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ عَلِيٌّ، فَقَالَ: اَعَنْ مَلَاٍ مِنْكُمْ كَانَ هٰذَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَكُونَ عَنْ مَلَاٍ مِنَّا، وَلَوِ اسْتَطَعْنَا اَنْ نَزِيدَ مِنْ اَعْمَارِنَا فِي عُمْرِكَ لَفَعَلْنَا قَالَ: قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ

❋❋ ایوب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو اُنہوں نے مہاجرین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو پیغام بھیج کر بلوایا' جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ آپ میں سے کسی کی طرف سے ہوا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ یہ ہم میں سے کسی کی طرف سے ہوا ہو' اگر ہم سے ہو سکتا تو اپنی زندگی دے کر آپ کی زندگی میں اضافہ کرتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ لوگوں کو منع کیا تھا کہ ان (غیر مسلموں) میں سے کوئی ہمارے ہاں نہ آئے۔

9979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ مَنْ جَاءَ الْمَدِينَةَ مِنْهُمْ سَفْرًا لَا يَقِرُّونَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، فَلَا اَدْرِي اَكَانَ يُفْعَلُ ذٰلِكَ بِهِمْ قَبْلَ ذٰلِكَ اَمْ لَا؟

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہودی' عیسائی اور ان کے علاوہ دیگر کفار' جب مدینہ منورہ آتے تھے' تو وہ سفر کر کے آتے تھے' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں وہ تین دن سے زیادہ یہاں نہیں رہ سکتے تھے' مجھے یہ نہیں معلوم کہ اُن لوگوں کے ساتھ اس سے پہلے بھی ایسا ہی ہوتا تھا' یا ایسا نہیں ہوتا تھا۔

لَا يَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشْرِكٌ

باب: کوئی مشرک حرم میں داخل نہیں ہو سکتا

9980 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا يَدْخُلُ الْحَرَمَ كُلَّهُ مُشْرِكٌ. وَتَلَا: (بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا) (التوبة: 28)

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: پورے حرم میں کوئی مشرک کہیں بھی داخل نہیں ہو سکتا' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس سال کے بعد''۔

9981 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَوْلُهُ: " (فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا) (التوبة: 28)، يُرِيدُ الْحَرَمَ كُلَّهُ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء اور عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اس سال کے بعد وہ لوگ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں''۔

ان حضرات نے بتایا: اس سے مراد پورا ''حرم'' ہے۔

9982 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ) (التوبة: 28): اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَبْدًا اَوْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''بے شک مشرک لوگ نجس ہیں' وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں''۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) البتہ اگر وہ کوئی غلام ہو' یا اہلِ جزیہ میں سے کوئی فرد ہو (تو اُس کا حکم مختلف ہوگا)۔

9983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: اَدْرَكْتُ وَمَا يُتْرَكُ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ يَدْخُلُونَ الْحَرَمَ، وَمَا يَطَئُونَهُ اِلَّا مُسَارَقَةً

✵✵ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے یہ صورتِ حال پائی ہے کہ کسی بھی یہودی یا عیسائی شخص کو حرم کی حدود میں

داخل نہیں ہونے دیا جاتا تھا' وہ حرم کے اندر صرف مسارقت کے طور پر آ سکتے تھے۔

اِجْلَاءُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

باب: مدینہ منورہ سے یہودیوں کو جلاوطن کرنا

9984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ، اَوْ قَالَ: بِاَرْضِ الْحِجَازِ دِينَانِ" قَالَ: فَفَحَّصَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ حَتّٰى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلِذٰلِكَ اَجْلَاهُمْ عُمَرُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ عُمَرُ لَا يَتْرُكُ اَهْلَ الذِّمَّةِ اَنْ يُقِيمُوا بِالْمَدِينَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِذَا اَرَادُوا اَنْ يَبِيعُوا طَعَامًا، وَتُؤْمَرُ نِسَاءُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اَنْ يَحْتَجِبْنَ وَيَتَحَلَّيْنَ"

✷✷ زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''عرب کی سرزمین پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر' دو دین باقی نہیں رہیں گے''۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اس بارے میں تحقیق کی' جب یہ چیز اُن کے نزدیک ثابت ہوگئی تو زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے اُن لوگوں کو جلاوطن کر دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی بھی ذمّی کو مدینہ منورہ میں تین دن سے زیادہ مقیم نہیں رہنے دیتے تھے' یعنی جب وہ لوگ اپنے اناج کو فروخت کرنے کے لیے آتے تھے' یہودیوں اور عیسائیوں کی خواتین کو بھی یہ ہدایت کی جاتی تھی کہ وہ حجاب کریں اور زیور پہنیں۔

9985 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيهَا اِلَّا مُسْلِمًا

✷✷ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے ضرور باہر نکال دوں گا' یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمان رہیں گے''۔

9986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ الْيَهُودَ مِنَ الْمَدِينَةِ. يُحَدِّثُهُ عَنْهُ مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ

✷✷ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کو مدینہ منورہ سے نکالا تھا۔

مسلم بن ابومریم نے یہ روایت اُن کے حوالے سے نقل کی ہے۔

9987 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ حَكِيمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ: آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى، اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، لَا يَبْقَى اَوْ لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ دِيْنَانِ

** اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے جو آخری بات ارشاد فرمائی تھی' وہ یہ تھی: آپ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں کو برباد کردے' کیونکہ اُنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا' عرب کی سرزمین پر دو دین باقی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اکٹھے نہیں رہیں گے''۔

9988 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: " اَنَّ يَهُوْدَ بَنِى النَّضِيرِ، وَقُرَيْظَةَ، حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِى النَّضِيرِ، وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَّمَ نِسَائَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا، وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ: بَنِى قَيْنُقَاعٍ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُوْدَ بَنِىْ حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ "

** نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنونضیر اور قریظہ قبیلے کے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کردیا اور بنوقریظہ کو اُن کی جگہ رہنے دیا یہاں تک کہ جب اس کے بعد قریظہ قبیلے کے لوگوں نے جنگ کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے مردوں کو قتل کروا دیا' اُن کی عورتوں اور بچوں اور اموال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کروا دیا' البتہ اُن میں سے بعض لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ ملے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں امان دی' اُنہوں نے اسلام قبول کرلیا' نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کروا دیا تھا' اُن میں بنوقینقاع شامل تھے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھی' اس کے علاوہ بنوحارثہ کے یہودی شامل تھے' غرضیکہ مدینہ منورہ میں موجود ہر یہودی کو جلاوطن کروا دیا تھا۔

9989 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا، فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰى اَنْ يَكْفُوْهُ عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ فِيْهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا، فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ، وَاَرِيْحَاءَ "

✲✲ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجاز کی سرزمین سے یہودیوں اور عیسائیوں کو جلاوطن کر دیا تھا' کیونکہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر غلبہ حاصل کیا اور آپ نے یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا' تو یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ وہ اُن لوگوں کو وہاں رہنے دیں' وہ لوگ وہاں کام کریں گے اور نصف پیداوار (مسلمانوں کو ادا کریں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک ہم چاہیں گے ہم تمہیں یہاں رہنے دیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو وہاں رہنے دیا' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیماء اور اریحاء کے مقام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

9990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ خَيْبَرَ اِلَى الْيَهُوْدِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْا فِيْهَا، وَلَهُمْ شِطْرُ ثَمَرِهَا، فَمَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، ثُمَّ اُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ مِنْهُ: "لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ دِيْنَانِ، اَوْ قَالَ: بِاَرْضِ الْحِجَازِ دِيْنَانِ"، فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتَ ثُمَّ دَعَاهُمْ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَاْتِ بِهٖ، وَاِلَّا فَاِنِّيْ مُجْلِيكُمْ قَالَ: فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ

✲✲ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو یہودیوں کے حوالے اس شرط پر کیا تھا کہ وہ وہاں کام کاج کرتے رہیں گے اور انہیں وہاں کی پیداوار کا نصف حصہ ملے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے کچھ ابتدائی حصہ میں یہی صورتِ حال رہی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران وصال ہوا تھا' اُس بیماری کے دوران آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''عرب کی سرزمین پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر' دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں تحقیق کی' جب یہ بات اُن کے نزدیک مستند طور پر ثابت ہو گئی تو انہوں نے اُن یہودیوں کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی معاہدہ تھا' وہ اُسے لے آئے' ورنہ میں تمہیں جلاوطن کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا۔

9991 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاَنِّيْ بِكَ وَضَعْتَ كُوْرَكَ عَلٰى بَعِيْرِكَ ثُمَّ سِرْتَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَا تَمْشُوْنَ بِهَا، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَلِمَةً كَانَتْ اَشَدَّ عَلٰى مَنْ قَالَهَا، وَلَا اَهْوَنَ عَلٰى مَنْ قِيْلَتْ لَهٗ مِنْهَا

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے' جیسے تم اپنے سامان کو اپنے اونٹ پر رکھتے ہو

اور پھر ایک رات سے دوسری رات تک سفر کرتے رہتے ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگ اسے نہیں لے کر جاسکو گے۔ تو اُس یہودی نے کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسا کلمہ نہیں دیکھا' جو اس سے زیادہ شدید ہو' جو اُنہوں نے کہا تھا اور کوئی ایسا ہلکا کلمہ نہیں دیکھا' جو اُس سے زیادہ ہلکا ہو' جو اُن سے کہا گیا تھا۔

9992 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَّبَ دَمْعُهُ الْحَصَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: يَوْمَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ: ائْتُونِي اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا قَالَ: فَتَنَازَعُوا، وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا: مَا شَانُهُ اَهْجَرٌ؟ اسْتَفْهِمُوهُ، فَقَالَ: دَعُونِي، فَالَّذِي اَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي اِلَيْهِ قَالَ: وَاَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ، فَقَالَ: اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيزُهُمْ قَالَ: فَاِمَّا اَنْ يَكُونَ سَعِيدٌ سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ عَمْدًا، وَاِمَّا اَنْ يَكُونَ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے فرمایا: جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن بھی کیا دن تھا۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ اُن کے آنسو چٹائی پر ٹپکنے لگے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوعباس! جمعرات کا دن کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ وہ دن تھا' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری زیادہ ہوگئی' آپ نے ارشاد فرمایا: تم میرے پاس کوئی چیز لے کر آؤ' تاکہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھوادوں' جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں کے درمیان اس بارے میں بحث ہوگئی' حالانکہ کسی بھی نبی کی موجودگی میں بحث کرنا مناسب نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا معاملہ ہے؟ کیا آپ جدا ہو رہے ہیں؟ تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مفہوم دریافت کرو! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے رہنے دو! میں جس صورتِ حال میں ہوں' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے قریب تین باتوں کی ہدایت کی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا: جزیرۂ عرب سے مشرکین کو باہر نکال دینا' وفود کی اُسی طرح مہمان نوازی کرنا' جس طرح میں کیا کرتا تھا۔

سلیمان احول نامی راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے یا تو جان بوجھ کر تیسری بات بیان نہیں کی' یا پھر اُنہوں نے بیان کی تھی اور میں اسے بھول گیا ہوں۔

9993 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ: بِاَنْ لَا يُتْرَكَ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ بِاَرْضِ الْحِجَازِ، وَاَنْ يُمْضَى جَيْشُ اُسَامَةَ اِلَى الشَّامِ، وَاَوْصَى بِالْقِبْطِ خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ قَرَابَةً

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کے وقت یہ تلقین کی تھی کہ حجاز کی سرزمین پر کسی بھی یہودی یا عیسائی کو نہ رہنے دیا جائے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر شام کی طرف بھجوا دیا جائے اور نبی

اکرم ﷺ نے قبطیوں (یعنی اہلِ مصر) کے ساتھ بھلائی کی تلقین کی تھی' کیونکہ اُن کے ساتھ رشتہ داری ہے۔

9994 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ وُلِّيتَ الْاَمْرَ بَعْدِي فَاَخْرِجْ اَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

✵✵ ابوظبیان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم میرے بعد حکومت کے نگران بنے' تو تم جزیرۂ عرب سے اہلِ نجران (یعنی وہاں کے عیسائیوں) کو نکال دینا۔

9995 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا يُشَارِكُكُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارَى فِيْ اَمْصَارِكُمْ اِلَّا اَنْ يُسْلِمُوا، فَمَنِ ارْتَدَّ مِنْهُمْ فَاَبَى فَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ دُوْنَ دَمِهِ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہودی اور عیسائی تمہارے علاقوں میں تمہارے ساتھ مل کر نہ رہیں' ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ اسلام قبول کرلیں' اُن میں سے جو شخص مرتد ہو جائے اور پھر وہ انکار کردے (یعنی دوبارہ اسلام قبول نہ کرے) تو صرف اُس کو قتل کیا جائے گا' اس کے علاوہ اُس کی کوئی اور بات قبول نہیں کی جائے گی۔

وَصِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالْقِبْطِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا قبطیوں (یعنی اہلِ مصر) کے بارے میں تلقین کرنا

9996 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَلَكْتُمُ الْقِبْطَ فَاَحْسِنُوا اِلَيْهِمْ، فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً، وَاِنَّ لَهُمْ رَحِمًا. قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: يَعْنِي اُمَّ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَلْ اُمَّ اِسْمَاعِيلَ. اَخْبَرَنَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم قبطیوں کے مالک بنو تو اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' کیونکہ ایک تو وہ ذمی ہوں گے اور دوسرا اُن کے ساتھ رشتہ داری کا بھی تعلق ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے جنابِ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (قبطی تھیں؟) تو زہری نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (اہلِ مصر سے تعلق رکھتی تھیں)۔

9997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ، اَخْبَرَنَا

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

9998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ قَوْلُهُ: اِنَّ لَهُمْ رَحِمًا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِيْ اُمَّ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''اُن کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق ہے''۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (بھی قبطی تھیں)۔

هَدْمُ كَنَائِسِهِمْ، وَهَلْ يَضْرِبُوا بِنَاقُوسٍ؟

باب: اُن کے عبادت خانوں کو منہدم کر دینا اور کیا وہ لوگ ناقوس بجا سکتے ہیں؟

9999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمِّي وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ: اَنْ يَهْدِمَ الْكَنَائِسَ الَّتِي فِيْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: فَشَهِدْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَكِبَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهَا، ثُمَّ دَعَانِيْ فَشَهِدْتُ عَلٰى كِتَابِ عُمَرَ، وَهَدَمَ عُرْوَةُ اِيَّاهَا فَهَدَمَهَا

٭٭ وہب بن نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عروہ بن محمد کو خط میں لکھا کہ وہ مسلمانوں کے علاقوں میں موجود گرجا گھروں کو منہدم کر دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں عروہ بن محمد کے پاس موجود تھا' وہ سوار ہو کر گرجا گھر کے پاس گئے' پھر اُنہوں نے مجھے بلایا' میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے خط کے بارے میں گواہی دی تو عروہ نے اُس گرجا گھر کو منہدم کر دیا۔

10000 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ: اَنَّهُ مَرَّ مَعَ هِشَامٍ بِحِدَّةٍ وَقَدْ اُحْدِثَتْ فِيهَا كَنِيسَةٌ فَاسْتَشَارَ فِيْ هَدْمِهَا، فَهَدَمَهَا هِشَامٌ"

٭٭ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ہشام کے ساتھ حدہ سے گزرے' جہاں ایک نیا گرجا گھر بنا تھا' اُنہوں نے اُسے منہدم کرنے کے بارے میں مشورہ لیا اور پھر ہشام نے اُسے منہدم کروا دیا۔

10001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تُهْدَمَ الْكَنَائِسُ الَّتِي بِالْاَمْصَارِ الْقَدِيمَةِ وَالْحَدِيثَةِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ شہروں میں موجود پرانے یا نئے تمام گرجا گھروں کو منہدم کر دیا جائے۔

10002 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ حَنَشٌ اَبُوْ عَلِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ لِلْمُشْرِكِينَ اَنْ يَتَّخِذُوا الْكَنَائِسَ

فِيْ اَرْضِ الْعَرَبِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَّا مَا مَصَّرَ الْمُسْلِمُونَ فَلَا تُرْفَعُ فِيهِ كَنِيسَةٌ، وَلَا بِيعَةٌ، وَلَا بَيْتُ نَارٍ، وَلَا صَلِيبٌ، وَلَا يُنْفَخُ فِيهِ بُوقٌ، وَلَا يُضْرَبُ فِيهِ نَاقُوسٌ، وَلَا يُدْخَلُ فِيهِ خَمْرٌ، وَلَا خِنْزِيرٌ، وَمَا كَانَ مِنْ اَرْضٍ صُولِحَتْ صُلْحًا، فَعَلَى الْمُسْلِمِينَ اَنْ يَفُوا لَهُمْ بِصُلْحِهِمْ، قَالَ: تَفْسِيرُ مَا مَصَّرَ الْمُسْلِمُونَ: مَا كَانَتْ مِنْ اَرْضِ الْعَرَبِ، اَوْ اُخِذَتْ مِنْ اَرْضِ الْمُشْرِكِينَ عَنْوَةً

** عکرمہ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا مشرکین کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ عرب کی سرزمین پر عبادت خانے بنا ئیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شہر مسلمانوں نے بسائے ہیں اُن میں کوئی عبادت خانہ یا گرجا گھر یا آگ کا عبادت خانہ یا صلیب نہیں بنائے جا سکتے' وہاں بوق نہیں بجایا جا سکتا' وہاں ناقوس نہیں بجایا جا سکتا' اُن میں شراب یا خنزیر کو نہیں لایا جا سکتا' جب کسی علاقہ کے لوگوں کے ساتھ مصالحت ہوگئی ہو (اور وہ لوگ غیر مسلم ہوں) تو مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے کہ اُنہوں نے اُن کے ساتھ جو صلح کی ہے اُسے پورا کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں: مسلمانوں نے جو علاقے آباد کیے ہیں' اس کی وضاحت یہ ہے کہ جو علاقے عرب کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں' یا مشرکین کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہوں اور اُنہیں مقابلہ کر کے حاصل کیا گیا ہو۔

10003 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يُجَاوِرَنَّكُمْ خِنْزِيرٌ، وَلَا يُرْفَعُ فِيكُمْ صَلِيبٌ، وَلَا تَاْكُلُوا عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَاَدِّبُوا الْخَيْلَ، وَامْشُوا بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ

** حرام بن معاویہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا کہ تمہارے علاقہ میں کوئی خنزیر نہ آنے پائے اور نہ ہی تمہارے علاقہ میں صلیب کو بلند کیا جائے اور تم کسی ایسے دسترخوان پر کھانا نہ کھاؤ جس پر شراب پی جارہی ہو' تم گھوڑوں کی تربیت کرو اور دو غرضوں کے درمیان چلو۔

10004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ: يُمْنَعَ النَّصَارَى بِالشَّامِ اَنْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا قَالَ: وَيُنْهَوْا اَنْ يَفْرِقُوا رُءُ وسَهُمْ، وَيَجُزُّوا نَوَاصِيَهُمْ، وَيَشُدُّوا مَنَاطِقَهُمْ، وَلَا يَرْكَبُوا عَلٰى سُرُجٍ، وَلَا يَلْبَسُوا عُصَبًا، وَلَا يَرْفَعُوا صُلُبَهُمْ فَوْقَ كَنَائِسِهِمْ، فَاِنْ قَدَرُوا عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا بَعْدَ التَّقَدُّمِ اِلَيْهِ فَاِنَّ سَلَبَهُ لِمَنْ وَجَدَهُ قَالَ: وَكَتَبَ اَنْ يُمْنَعَ نِسَاؤُهُمْ اَنْ يَرْكَبْنَ الرَّحَائِلَ. قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: وَاسْتَشَارَنِي عُمَرُ فِي هَدْمِ كَنَائِسِهِمْ، فَقُلْتُ: لَا تُهْدَمُ، هٰذَا مَا صُولِحُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهَا عُمَرُ "

** عمرو بن میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ شام میں موجود عیسائیوں کو ناقوس بجانے سے منع کر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: اُنہیں اس بات سے بھی منع کر دیا گیا کہ وہ مانگ نکالیں یا پیشانی

کے بال کاٹیں یا اپنے مخصوص قسم کے پٹکے باندھیں' وہ زین پر سوار نہیں ہو سکتے تھے' وہ پٹیاں نہیں پہن سکتے تھے' اُن کے عبادت خانوں کے اوپر صلیب کو بلند نہیں کیا جا سکتا تھا' اگر کوئی شخص ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا اور اس سے پہلے اُس کی طرف حکم آ چکا ہو' تو جو شخص اُس پر حملہ کرے گا' اُس کا سازوسامان' حملہ کرنے والے شخص کو مل جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں یہ بھی لکھا تھا: اُن کی عورتوں کو اس بات سے منع کر دیا جائے کہ وہ پالکیوں پر سوار ہوں۔

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے عبادت خانے منہدم کرنے کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے کہا: انہیں منہدم نہ کریں کیونکہ اس پر اُن کے ساتھ صلح ہوئی تھی' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اسے ترک کر دیا۔

حُدُودُ اَهْلِ الْعَهْدِ

باب: ذمیوں پر حد جاری کرنا

10005 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْاَلُهُ: عَنْ مُسْلِمٍ زَنٰى بِنَصْرَانِيَّةٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْ اَقِمْ لِلّٰهِ الْحَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِ، وَادْفَعِ النَّصْرَانِيَّةَ اِلٰى اَهْلِ دِيْنِهَا

٭٭ قابوس بن مخارق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن ابوبکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھ کر اُن سے دریافت کیا کہ اگر کوئی مسلمان کسی عیسائی عورت سے زنا کر لیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت مسلمان پر حد جاری کرو اور عیسائی عورت کو اُس کے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے سپرد کر دو (وہ اپنے مذہب کے مطابق اُسے سزا دیں گے)۔

10006 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَلٰى اَهْلِ الْعَهْدِ حُدُوْدٌ اِذَا كَانُوْا فِيْنَا فَحَدُّهُمْ كَحَدِّ الْمُسْلِمِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ: " وَنَحْنُ مُخَيَّرُوْنَ، اِنْ شِئْنَا حَكَمْنَا بَيْنَ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَاِنْ شِئْنَا اَعْرَضْنَا فَلَمْ نَحْكُمْ بَيْنَهُمْ، فَاِنْ حَكَمْنَا بَيْنَهُمْ حَكَمْنَا بِحُكْمِنَا بَيْنَنَا اَوْ تَرَكْنَاهُمْ وَحُكْمَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42) "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ذمیوں پر حدود لازم ہوں گی' جب وہ ہمارے درمیان موجود ہوں گے' تو اُن پر مسلمان کی طرح حد جاری کی جائے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہمیں اس بارے میں اختیار ہوگا' اگر ہم چاہیں تو اہلِ کتاب کے درمیان ہم فیصلہ دیں اور اگر ہم چاہیں تو ہم اُن سے اعراض کریں اور اُن کے درمیان فیصلہ نہ کریں' اگر ہم اُن کے درمیان فیصلہ کرتے

ہیں تو ہم اپنے حکم کے تحت اُن کے درمیان فیصلہ کریں گے اور اگر ہم اسے ترک کر دیتے ہیں تو وہ اپنے درمیان اپنے حکم کے تحت فیصلہ کرلیں گے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو یا پھر اُن سے اعراض کرو''۔

10007 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42) قَالَ: "مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يَرُدُّوا فِي حُقُوقِهِمْ وَمَوَارِيثِهِمْ اِلٰى اَهْلِ دِينِهِمْ اِلَّا اَنْ يَاْتُوا رَاغِبِينَ فِي حَدٍّ نَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيهِ، فَنَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42) "

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو یا اُن سے اعراض کرو''۔

زہری بیان کرتے ہیں: طریقہ یہی چلا آ رہا ہے کہ اُن کے حقوق اور اُن کے وراثت کے احکام اُن کے اہلِ دین کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں البتہ اگر وہ کسی حد کے بارے میں رغبت رکھتے ہوئے ہماری طرف آئیں گے تو ہم اُن کے درمیان فیصلہ کر دیں گے اور اُس صورت میں ہم اُن کے درمیان اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت فیصلہ دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''اگر تم فیصلہ دیتے ہو تو اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ دو''۔

10008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَامِرٍ، قَالَا فِي اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا رَفَعُوا اِلٰى قُضَاةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَا: اِنْ شَاءَ الْوَالِي قَضٰى بَيْنَهُمْ، وَاِنْ شَاءَ اَعْرَضَ عَنْهُمْ، فَاِنْ قَضٰى بَيْنَهُمْ قَضٰى بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ

✽✽ ابراہیم نخعی اور عامر اہلِ کتاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جب وہ اپنا مقدمہ مسلمان قاضیوں کے سامنے پیش کریں تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر قاضی چاہے گا تو اُن کے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اُن سے اعراض کرے گا اگر وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے تحت فیصلہ دے گا۔

10009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ: اِذَا جَائَكَ اَهْلُ الْكِتَابِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

✽✽ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عدی بن ارطاۃ کو خط میں لکھا تھا کہ جب اہلِ کتاب تمہارے پاس آئیں تو تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو۔

10010 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: "نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42)، قَوْلُهُ (وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 49) "

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اس آیت کو "تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو یا اُن سے اعراض کرو" اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"تم اُن کے درمیان اُس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے"۔

10011 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: " قَالُوْا: اِنْ زَنٰى رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ بِمُسْلِمَةٍ اَوْ سَرَقَ لِمُسْلِمٍ شَيْئًا اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَلَمْ يُعْرِضِ الْاِمَامُ عَنْ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: كُلُّ شَيْءٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَاَهْلِ الْكِتَابِ لَا يُعْرِضُ عَنْهُ الْاِمَامُ ـ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص کسی مسلمان عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے یا کسی مسلمان کی کوئی چیز چوری کر لیتا ہے تو اُس اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے شخص پر حد جاری ہوگی اس صورت میں حاکمِ وقت اُس سے اعراض نہیں کرے گا وہ یہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ معاملہ جو مسلمانوں اور اہلِ کتاب کے درمیان ہو حاکمِ وقت اُس سے اعراض نہیں کرسکتا۔

لَا حَدَّ عَلٰى مَنْ رَمَاهُمْ

باب: جو شخص اُن پر (زنا کا) الزام عائد کرے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی

10012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: لَا حَدَّ عَلٰى مَنْ رَمٰى يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی یہودی یا عیسائی پر (زنا کا جھوٹا) الزام عائد کرتا ہے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

10013 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: سَاَلْتُ اَبِي: هَلْ عَلٰى مَنْ قَذَفَ اَهْلَ الذِّمَّةِ حَدٌّ؟ قَالَ: لَا اَرٰى عَلَيْهِ حَدًّا، اَخْبَرَنَا

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: جو شخص کسی ذمی پر زنا کا جھوٹا الزام لگاتا ہے تو کیا اُس پر حد جاری ہوگی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں ایسے شخص پر حد جاری ہونے کا قائل نہیں ہوں۔

10014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ: لَا حَدَّ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

10015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَا: زَعَمُوا اَنْ لَا حَدَّ عَلٰى مَنْ رَمَاهُمْ اِلَّا اَنْ يُنَكِّلَ السُّلْطَانُ

٭٭ ابن جریج نے اسماعیل بن محمد اور یعقوب بن عتبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگ یہ کہتے ہیں: جو شخص ان پر جھوٹا الزام

لگاتا ہے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی' البتہ حاکمِ وقت اُسے سزا دے گا۔

10016 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، قَالَا: كُنَّا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ فَرُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ مُسْلِمٌ وَنَصْرَانِيٌّ، قَذَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَضَرَبَ النَّصْرَانِيَّ لِلْمُسْلِمِ ثَمَانِينَ، وَقَالَ لِلنَّصْرَانِيِّ: لَمَا فِيكَ اَعْظَمُ مِنْ قَذْفِ هٰذَا، فَتَرَكَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَكَتَبَ فِيهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ مَا صَنَعَ الشَّعْبِيُّ، فَكَتَبَ عُمَرُ يُحَسِّنُ مَا صَنَعَ الشَّعْبِيُّ "، قَالَ الثَّوْرِيُّ: مَنْ قَذَفَ نَصْرَانِيًّا فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، وَقَالَ فِي نَصْرَانِيٍّ قَذَفَ نَصْرَانِيًّا: لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، وَاِنْ تَحَاكَمُوا اِلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ كَمَا لَا يُضْرَبُ مُسْلِمٌ لَهُمْ اِذَا قَذَفَهُمْ، كَذٰلِكَ لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

❊❊ طارق بن عبدالرحمٰن اور مطرف بن طریف بیان کرتے ہیں: ہم لوگ امام شعبی کے پاس موجود تھے' اُن کے سامنے دو آدمیوں نے ایک مقدمہ پیش کیا جن میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا عیسائی تھا' اُن میں سے ہر ایک نے دوسرے پر زنا کا الزام عائد کیا تھا' تو امام شعبی نے مسلمان پر الزام عائد کرنے کی وجہ سے عیسائی شخص کو اسّی کوڑے لگوائے' پھر اُنہوں نے عیسائی شخص سے فرمایا: تم جس صورتِ حال میں ہو (یعنی غیراللہ کی عبادت کرتے ہو) وہ اس الزام سے زیادہ بڑا جرم ہے۔ تو اُنہوں نے عیسائی شخص کو ترک کر دیا (یعنی اُس کی وجہ سے مسلمان کو سزا نہیں دی)۔ یہ مقدمہ عبدالحمید بن زید کے سامنے پیش کیا گیا تو اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے میں خط لکھا اور اس بارے میں امام شعبی کے طرزِ عمل کا ذکر کیا تو عمر بن عبدالعزیز نے امام شعبی کے طرزِ عمل کو سراہا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی عیسائی پر زنا کا جھوٹا الزام عائد کرتا ہے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ اُنہوں نے ایسے عیسائی شخص' جو کسی دوسرے عیسائی شخص کے بارے میں زنا کا جھوٹا الزام لگاتا ہے'اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: عیسائیوں کو ایک دوسرے کی وجہ سے نہیں مارا جائے گا' اگرچہ وہ اہلِ اسلام کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کریں' جس طرح کسی مسلمان کو اُس کی وجہ سے نہیں مارا جائے گا' جب وہ اُن پر کوئی الزام عائد کرتا ہے' تو اسی طرح اُنہیں بھی ایک دوسرے کی وجہ سے نہیں مارا جائے گا۔

هَلْ يُقْتَلُ سَاحِرُهُمْ؟

باب: کیا اُن کے جادوگروں کو قتل کر دیا جائے گا؟

10017 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، وَيَعْقُوبَ، وَغَيْرِهِمَا قَالُوا: لَا يُقْتَلُ سَاحِرُهُمْ، زَعَمُوا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ بِهِ بَعْضُ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَقْتُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَهُ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ

٭٭ اسماعیل یعقوب اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اُن کے جادوگر کو قتل نہیں کیا جائے گا' ان حضرات کا یہ کہنا ہے: نبی اکرم ﷺ پر بھی جادو ہوا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے جادو کرنے والے شخص کو قتل نہیں کیا تھا کیونکہ وہ ذمّی کی حیثیت سے تھا۔

10018 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّ يَهُودَ بَنِي زُرَيْقٍ سَحَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّهُ قَتَلَ مِنْهُمْ اَحَدًا

٭٭ سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: بنوزریق سے تعلق رکھنے والے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا' تو یہ بات ذکر نہیں کی گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن میں سے کسی کو قتل کیا ہو۔

10019 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ امْرَاَةً يَهُودِيَّةً اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَصْلِيَّةً بِخَيْبَرَ، فَقَالَ لَهَا: مَا هَذِهِ؟ قَالَتْ: هَدِيَّةٌ، وَتَحَذَّرَتْ اَنْ تَقُولَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَلَا يَاْكُلُهَا، فَاَكَلَهَا وَاَكَلَ اَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَمْسِكُوا، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: هَلْ سَمَّمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَتْ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْعَظْمُ، لِسَاقِهَا وَهُوَ فِي يَدِهِ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: لِمَ؟ قَالَتْ: اَرَدْتُ اِنْ تَكُنْ كَاذِبًا يَسْتَرِيحُ النَّاسُ مِنْكَ، وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرُّكَ قَالَ: وَاحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْكَاهِلِ، وَاَمَرَ اَنْ يَحْتَجِمُوا، فَمَاتَ بَعْضُهُمْ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَسْلَمَتْ فَتَرَكَهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا النَّاسُ فَيَذْكُرُونَ اَنَّهُ قَتَلَهَا

٭٭ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: خیبر میں ایک یہودی عورت نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھونی ہوئی بکری پیش کی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُس عورت نے عرض کی: یہ تحفہ ہے! اُس عورت نے یہ کہنے سے گریز کیا کہ یہ صدقہ ہے ورنہ نبی اکرم ﷺ نے اُسے نہیں کھانا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس بکری کا گوشت کھایا' آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب نے بھی کھایا' پھر آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: رُک جاؤ! پھر آپ نے اُس عورت سے دریافت کیا: کیا تم نے اس میں زہر ملایا ہے؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! پھر اُس عورت نے دریافت کیا: آپ کو کس نے بتایا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ہڈی نے! نبی اکرم ﷺ نے جانور کے پائے کی طرف اشارہ کیا جو آپ کے دستِ مبارک میں تھا۔ اُس عورت نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیوں ایسا کیا؟ اُس عورت نے کہا: میں نے سوچا کہ اگر آپ جھوٹے ہوئے تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: (اس زہر کے علاج کے طور پر) نبی اکرم ﷺ نے کاہل (نام کی مخصوص رگ) میں پچھنے لگوائے تھے' آپ نے اپنے ساتھیوں کو بھی پچھنے لگوانے کی ہدایت کی تھی' اُن میں سے ایک صاحب کا انتقال بھی ہوگیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: اُس عورت نے اسلام قبول کرلیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے چھوڑ دیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: بعض لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کو قتل کروا دیا تھا۔

اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: (فرمانِ نبوی ﷺ ہے:) ''میں اُن کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے''

10020 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَحْرَزُوْا دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے' جب وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیں گے' تو وہ اپنی جانوں اور مال کو محفوظ کرلیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

10021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"

حديث:10020 : صحيح البخاري - كتاب الايمان' باب : فان تابوا واقاموا الصلاة وآتوا الزكاة فخلوا سبيلهم - حديث:25' صحيح مسلم - كتاب الايمان' باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا : لا اله الا الله - حديث:54' صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكاة' جماع ابواب التغليظ في منع الزكاة - باب الدليل على ان دم المرء وماله انما يحرمان بعد الشهادة' حديث:2086' صحيح ابن حبان - كتاب الايمان' باب فرض الايمان - ذكر البيان بأن الايمان بكل ما جاء به المصطفى صلى الله' حديث:174' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الزكاة' حديث:1364' سنن ابي داود - كتاب الزكاة' حديث:1344' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في الايمان - حديث:70' السنن للترمذي - الذبائح' ابواب الايمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء امرت أن اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله' حديث:2594' السنن للنسائي - كتاب الزكاة' باب : مانع الزكاة - حديث:2412' سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة - حديث:2742' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الحدود' فيما يحقن به الدم ويرفع به عن الرجل القتل - حديث:28345' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - جابر بن عبد الله' حديث:1782' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' قتال مانع الزكاة - حديث:2198' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب تحريم دمائهم واموالهم - حديث:767' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب استقبال القبلة - باب فرض القبلة وفضل استقبالها' حديث:2038' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الاستسقاء' تارك الصلاة - حديث:2125' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:117' مسند الشافعي - ومن كتاب الجزية' حديث:935' مسند الطيالسي - وحديث اوس بن حذيفة الثقفي' حديث:1191' البحر الزخار مسند البزار - ما روى انس بن مالك' حديث:30

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے' جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنی جانوں اور مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

10022 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: لَمَّا تَيَسَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ لِقِتَالِ اَهْلِ الرِّدَّةِ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ يَا اَبَا بَكْرٍ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِيْ عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والے لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے حضرت ابوبکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے' جب وہ اسے پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانیں اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا"۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے' اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسا بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں جسے وہ نبی اکرم ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی اُن سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات دیکھ لی کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرحِ صدر عطا کیا ہے' مجھے اندازہ ہوگیا کہ یہی مؤقف درست ہے۔

اَخْذُ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

باب: مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنا

10023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: الْمَجُوسُ اَهْلِ كِتَابٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالَاسْبِذِيُّونَ؟ قَالَ: "وُجِدَ كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ، زَعَمُوا بَعْدَ اِذْ اَرَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْهُمْ، فَلَمَّا وَجَدَهُ تَرَكَهُمْ قَالَ: قَدْ زَعَمُوا ذٰلِكَ"

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مجوسی اہلِ کتاب ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اسبذی لوگ (ان کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کا ان کی طرف ایک مکتوب پایا گیا ہے' لوگوں کا یہ کہنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ مکتوب ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں چھوڑ دیا' اُن کا یہ کہنا تھا کہ لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے۔

10024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ بَجَالَةَ التَّمِيمِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يُرِدْ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ، حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ "

✷✷ عمرو بن دینار نے بجالہ تمیمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ اُس وقت تک نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دیدی کہ نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

10025 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: مَا اَدْرِيْ مَا اَصْنَعُ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ لَيْسُوْا مِنَ الْعَرَبِ، وَلَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ؟ يَعْنِي الْمَجُوسَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِاَهْلِ هَجَرَ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ لَا يُحْمَلَ عَلٰى مُحْسِنٍ ذَنْبُ مُسِيءٍ، وَاِنِّيْ لَوْ جَاهَدْتُكُمْ حَقًّا لَاَخْرَجْتُكُمْ مِنْ هَجَرَ

✷✷ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے جا رہے تھے' اُن کا گزر نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا جن میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کیا کروں جو عرب بھی نہیں ہیں اور اہلِ کتاب بھی نہیں ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد مجوسی لوگ تھے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان کے ساتھ اہلِ کتاب کا سا طریقہ اختیار کرو''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں کی طرف یہ خط لکھا تھا: اُنہیں یہ سہولت حاصل ہے کہ کسی گناہگار کے گناہ کا وزن کسی نیکوکار پر نہیں ڈالا جائے گا' اگر میں نے تمہارے ساتھ حقیقی طور پر جہاد کرنا ہوتا تو میں تمہیں ہجر سے نکلوا دیتا۔

10026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَتُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، اَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَعُمَرُ مِنْ اَهْلِ السَّوَادِ، وَعُثْمَانُ مِنْ بَرْبَرٍ.

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا اُن لوگوں سے جزیہ وصول کیا جائے گا جو اہلِ کتاب نہیں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے رہنے والوں سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کے رہنے والوں سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربروں سے اسے وصول کیا تھا۔

10027 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِهِمَا: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ، وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَ مِنْ مَجُوسِ السَّوَادِ، وَاَنَّ عُثْمَانَ اَخَذَ مِنْ بَرْبَرٍ

* * ابن جریج نے یعقوب بن عتبہ' اسماعیل بن محمد اور دیگر راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے رہنے والے مجوسیوں سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کے رہنے والے مجوسیوں سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربروں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

10028 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَدْعُوهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ: فَمَنْ اَسْلَمَ قَبِلَ مِنْهُ الْحَقَّ، وَمَنْ اَبَى كَتَبَ عَلَيْهِ الْجِزْيَةَ، وَلَا تُؤْكَلُ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ، وَلَا تُنْكَحُ مِنْهُمُ امْرَاَةٌ

* * حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے رہنے والے مجوسیوں کو خط لکھ کر اُنہیں اسلام کی طرف آنے کی دعوت دی تھی' جس شخص نے اسلام قبول کرلیا تھا' آپ اُس سے حق وصول کرتے تھے اور جس شخص نے اسلام قبول نہیں کیا تھا' آپ نے اُس پر جزیہ کی ادائیگی کو مقرر کیا تھا' البتہ اُن لوگوں کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جاسکتا تھا اور اُن کی کسی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا تھا۔

10029 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ سَعْدٍ، عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ ذٰلِكَ اَحْسَبُهُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ، اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ بْنَ عَلْقَمَةَ، كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ اَوْ فَرْوَةَ بْنَ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيَّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْسَ عَلَى الْمَجُوسِ جِزْيَةٌ، فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: اَنْتَ تَقُوْلُ هٰذَا، وَقَدْ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. وَاللّٰهِ لَمَا اَخْفَيْتَ اَخْبَثُ مِمَّا اَظْهَرْتَ، فَذَهَبَ بِهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَلِيٍّ، وَهُوَ فِيْ قَصْرٍ جَالِسٌ فِيْ قُبَّةٍ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، زَعَمَ هٰذَا اَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمَجُوسِ جِزْيَةٌ، وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: الْبَدَا يَقُوْلُ: "اجْلِسَا، وَاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ الْيَوْمَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ، اِنَّ الْمَجُوسَ كَانُوا اَهْلَ كِتَابٍ يَعْرِفُوْنَهُ وَعِلْمٍ يَدْرُسُوْنَهُ، فَشَرِبَ اَمِيْرٌ لَهُمُ الْخَمْرَ فَسَكِرَ،

فَوَقَعَ عَلٰى اُخْتِهٖ، فَرَآهُ نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ اُخْتُهٗ: اِنَّكَ قَدْ صَنَعْتَ بِهَا كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ رَآكَ نَفَرٌ لَا يَسْتُرُونَ عَلَيْكَ، فَدَعَا اَهْلَ الطَّمَعِ وَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: قَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ آدَمَ اَنْكَحَ بَنِيهِ بَنَاتِهٖ، فَجَاءَ اُولَئِكَ الَّذِينَ رَاَوْهُ فَقَالُوْا: وَيْلًا لِلْاَبْعَدِ، اِنَّ فِيْ ظَهْرِكَ حَدًّا لِلّٰهِ، فَقَتَلَهُمْ اُولَئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوا عِنْدَهٗ، ثُمَّ جَائَتِ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ لَهٗ: بَلْ قَدْ رَاَيْتُكَ، فَقَالَ لَهَا: وَيْحًا لِبَغِيِّ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَتْ: اَجَلْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ بَغِيَّةً ثُمَّ تَابَتْ فَقَتَلَهَا، ثُمَّ اُسْرِيَ عَلٰى مَا فِيْ قُلُوبِهِمْ، وَعَلٰى كُتُبِهِمْ فَلَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ"

❋❋ ابن عیینہ نے ابوسعد نامی ایک بزرگ کے حوالے سے ایک اور شخص کے حوالے جن کا نام شاید نصر بن عاصم ہے' یہ بات نقل کی ہے: مستورد بن علقمہ' یا شاید فروہ بن اشجعی ایک محفل میں موجود تھے' ایک شخص نے کہا: مجوسیوں پر جزیہ لازم نہیں ہوتا' تو مستورد نے یہ کہا: تم یہ بات کہہ رہے ہو جبکہ نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا ہے' اللہ کی قسم! تم نے جو کچھ ظاہر کیا ہے اُس کے مقابلہ میں جو تم نے چھپایا ہوا ہے وہ زیادہ خبیث ہوگا۔ تو مستورد اُس شخص کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' وہ اُس وقت اپنے گھر میں ایک قبّہ میں بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے کہا: اے امیر المومنین! اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ مجوسیوں پر جزیہ لازم نہیں ہوتا' جبکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یہ فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! اللہ کی قسم! اس وقت روئے زمین پر اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا اور کوئی شخص نہیں ہے' مجوسی اہلِ کتاب تھے' کتاب کی معرفت رکھتے تھے اور اس کا علم رکھتے تھے جس کا وہ ایک دوسرے کو درس دیا کرتے تھے' ایک مرتبہ اُن کے حکمران نے شراب پی' اُسے نشہ ہو گیا' اُس نے نشہ کے دوران اپنی بہن کے ساتھ زنا کر لیا' جب (اُس وقت کے) مسلمان لوگوں نے اُسے دیکھا اور اگلے دن اُس کی بہن نے کہا کہ تم نے میرے ساتھ یہ کام کیا ہے اور کچھ لوگوں نے تمہیں دیکھ بھی لیا ہے' تمہارا معاملہ اُن سے پوشیدہ نہیں رہا۔ تو اُس حکمران نے لالچی لوگوں کو بلا کر اُنہیں عطیات دیئے اور پھر یہ کہا: تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کی شادیاں اپنی بیٹیوں کے ساتھ کی تھیں۔ پھر وہ لوگ آئے جنہوں نے اُسے ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا تو اُنہوں نے کہا: دور کے شخص کے لیے بربادی ہے! تم پر اللہ کے حکم کے مطابق حد جاری ہوگی! تو اُس حکمران نے اُن لوگوں کو قتل کروا دیا جو اُس کے ہاں موجود تھے' پھر ایک عورت آئی' اُس عورت نے بھی اُس سے کہا: میں نے بھی تمہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے! تو اُس حکمران نے اُس عورت سے کہا: بنوفلاں سے تعلق رکھنے والی فاحشہ عورت کے لیے بربادی ہے! اُس عورت نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! وہ عورت فاحشہ تھی' لیکن پھر اُس نے توبہ بھی کر لی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اُس حکمران نے اُسے قتل کروا دیا۔ پھر جو کچھ اُن کے دلوں میں تھا اور جو کچھ اُن کی تحریروں میں تھا اُسے رخصت کر دیا گیا اور اُن کے پاس کوئی بھی چیز صحیح نہیں رہی۔

10030 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهٖ: اَنَّهٗ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا فِي السَّنَةِ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ

٭٭ قتادہ اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے چوبیس ہزار درہم سالانہ وصول کیے جاتے تھے اور اس کی ادائیگی ہر شخص پر لازم تھی۔

10031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ اَهْلُ السَّوَادِ لَيْسَ لَهُمْ عَهْدٌ، فَلَمَّا اُخِذَ مِنْهُمُ الْخَرَاجُ كَانَ لَهُمْ عَهْدُ نَصَارَى الْعَرَبِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: سواد کے رہنے والوں کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں تھا' جب اُن سے خراج وصول کیا جانے لگا تو اُن کے لیے عرب کے رہنے والے عیسائیوں کی طرح کا معاہدہ طے ہوگیا۔

10032 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " نَصَارَى الْعَرَبِ؟ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمُونَ نِسَائَهُمْ، وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ، وَكَانَ لَا يَرَى يَهُودَ اِلَّا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَطُّ، وَاِذَا سُئِلَ عَنِ النَّصَارَى فَكَذٰلِكَ، وَاِذَا سَاَلْتَهُ عَنْ صَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ، كَيْفَ تُؤْخَذُ؟ اَنْزَلَهُمْ مَنْزِلَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عرب کے رہنے والے عیسائیوں کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مسلمان اُن کی عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کریں گے' اُن کے ذبیحہ کو نہیں کھائیں گے۔

عطاء صرف بنی اسرائیل کو یہودی سمجھتے تھے' جب اُن سے عیسائیوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا' تو وہ اسی طرح جواب دیتے تھے اور جب اُن سے اُن کے اموال کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا کہ وہ کیسے وصول کی جائے گی؟ تو وہ اس صورت میں اُنہیں اہلِ کتاب کی مانند قرار دیتے تھے۔

10033 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ عَنْ عَلِيٍّ: لَا تُنْكَحُ نِسَاءُ نَصَارَى الْعَرَبِ، وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ

٭٭ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (وہ یہ فرماتے ہیں:) عرب کے عیسائیوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا اور اُن کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا۔

10034 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ: اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَكْرَهُ ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ، وَيَقُوْلُ: اِنَّهُمْ لَا يَتَمَسَّكُوْنَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ

٭٭ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو تغلب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کو مکروہ قرار دیتے تھے' وہ یہ فرماتے ہیں: انہوں نے عیسائیت میں سے صرف شراب پینے کا حکم حاصل کیا ہے۔

10035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُ نَصَارَى الْعَرَبِ، فَاِنَّهُمْ لَا يَتَمَسَّكُوْنَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ.

٭٭ عبیدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عرب کے عیسائیوں کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا کیونکہ اُنہوں نے عیسائیت میں سے صرف شراب پینے کے حکم کو حاصل کیا ہے۔

10036 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

10037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: "(وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ) (المائدة: 51) "

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم میں سے جو شخص اُنہیں دوست رکھے گا' وہ اُن میں سے شمار ہوگا''۔

10038 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِهِمْ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: " اَحَلَّ اللّٰهُ ذَبَائِحَهُمْ، (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (مريم: 64) "

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تمہارا پروردگار بھولا نہیں ہے''۔

10040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا، مَنِ انْتَحَلَ دِينًا فَهُوَ مِنْ اَهْلِهِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام زہری سے عربوں کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جو شخص خود کو جس بھی دین کی طرف منسوب کرتا ہے' وہ اُس دین کا فرد شمار ہوتا ہے۔

10041 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَتُنْكَحُ نِسَاؤُهُمْ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ شِهَابٍ: مَنْ دَخَلَ مِنَ الْعَرَبِ فَهُوَ فِيْ دِينِهِمْ هُوَ مُعْوِصٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھ سے کہا: عربوں میں جو شخص اُن کے دین میں شامل ہوا' وہ گمراہ شمار ہوگا۔

10042 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: "لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِهِمْ، اَلَا تَسْمَعُ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (وَمِنْهُمْ اُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ) (البقرة: 78) "

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''اور اُن میں سے کچھ لوگ اُمّی ہیں' جو کتاب کا علم نہیں رکھتے ہیں''۔

10043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ: اَنَّ قِبَلَنَا نَاسًا يُدْعَوْنَ السَّامِرَةَ يَقْرَءُ ونَ التَّوْرَاةَ، وَيَسْبِتُونَ السَّبْتَ، وَلَا يُؤْمِنُونَ بِالْبَعْثِ، فَمَا يَرَى اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي ذَبَائِحِهِمْ؟، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: اِنَّهُمْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، ذَبَائِحُهُمْ ذَبَائِحُ اَهْلِ الْكِتَابِ

✵✵ غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک اہلکار نے اُنہیں خط میں لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو خود کو ''سامرائی'' کہلاتے ہیں وہ تورات پڑھتے ہیں' ہفتہ کے دن کا احترام کرتے ہیں لیکن وہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے' تو ایسے لوگوں کے ذبیحہ کے بارے میں امیر المؤمنین کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب میں لکھا: وہ اہلِ کتاب کا ایک گروہ ہے' اُن کا ذبیحہ اہلِ کتاب کے ذبیحہ کی مانند ہوگا۔

بَيْعُ الْخَمْرِ

باب: شراب کو فروخت کرنا

10044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ عُمَّالَهُ يَاْخُذُونَ الْخَمْرَ فِي الْجِزْيَةِ فَنَشَدَهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالَ بِلَالٌ: اِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ وَلُّوهُمْ بَيْعَهَا، فَاِنَّ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا، وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ اُن کے بعض اہلکار جزیہ میں شراب وصول کر لیتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کیا (کہ یہ خبر واقعی درست ہے؟) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ لوگ ایسا کرتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو' بلکہ اُنہیں خود شراب فروخت کرنے دو' کیونکہ یہودیوں کے لیے جب چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو وہ اُسے فروخت کر کے اُس کی قیمت کھانے لگے تھے (اس لیے ہمارے لیے شراب کی قیمت کھانا جائز نہیں ہے)۔

10045 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، مِنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ نازل کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اس کی تلاوت کی اور آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

10046 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَمَا عَلِمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا. جَمَلُوهَا: شَرَوْهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے! کیا اُسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے! جب اُن کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو اُنہوں نے اُسے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا''۔

لفظ ''جملوھا'' کا مطلب یہ ہے: اُنہوں نے اُسے پگھلا لیا۔

10047 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ، وَيَقُوْلُ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ عُوَيْمِلًا لَنَا بِالْعِرَاقِ خَلَطَ فِيْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ ثَمَنًا لَنَا بِالْخَمْرِ وَالْخِنْزِيرِ، فَهُمَا حَرَامٌ، وَثَمَنُهُمَا حَرَامٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی ہتھیلی کو اُلٹ پلٹ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے! جو عراق میں ہمارا ایک معمولی اہلکار ہے' اُس نے مسلمانوں کے مالِ فئے کے اندر شراب اور خنزیر کی قیمت کو بھی شمار کر دیا ہے' حالانکہ یہ دونوں حرام ہیں اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔

10048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِيْ نَصْرَانِيٍّ سَلَّفَ نَصْرَانِيًّا فِيْ خَمْرٍ ثُمَّ اَسْلَمَ اَحَدُهُمَا قَالَ: اَخَذَ رَاْسَ مَالِهٖ، فَاِذَا اَقْرَضَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ خَمْرًا، وَاَسْلَمَ الْمُقْرِضُ لَمْ يَاْخُذْ شَيْئًا، وَاِنْ اَسْلَمَ الْمُسْتَقْرِضُ رَدَّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ثَمَنَ الْخَمْرِ

٭٭ سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو کسی دوسرے عیسائی شخص کے ساتھ شراب کے بارے میں بیع سلف کر لیتا ہے' پھر اُن دونوں میں سے ایک اسلام قبول کر لیتا ہے' تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: وہ اپنے اصل مال کو اُس سے وصول کرے گا' اور جب اُن میں سے کسی ایک نے دوسرے کو شراب قرض کے طور پر دی ہو اور قرض کے طور پر دینے والا شخص مسلمان ہو جائے' تو اب وہ کچھ بھی وصول نہیں کر سکتا' لیکن اگر قرض کے طور پر لینے والا شخص مسلمان ہو جاتا ہے' تو وہ عیسائی شخص کو شراب کی قیمت واپس کرے گا۔

10049 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اشْتَرَى خَمْرًا قَبْلَ اَنْ يُحَرَّمَ فَلَمَّا حُرِّمَتْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْرِقْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لِاَيْتَامٍ قَالَ: اَهْرِقْهُ، فَاَهْرَقَهٗ حَتّٰى سَالَ فِي الْوَادِي

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان شخص نے شراب کو حرام قرار دیئے جانے سے پہلے شراب خریدی' جب اُسے حرام قرار دیدیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بہا دو! تو اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کچھ یتیموں کی ملکیت ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے بہادو! تو اُس نے اُسے بہادیا' یہاں تک کہ وہ زمین پر بہتی ہوئی جارہی تھی۔

10050 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، وَاَبَانَ، كُلُّهُمْ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عِنْدِي مَالًا لِيَتِيمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا، فَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَبِيعَهَا فَاَرُدُّ عَلَى الْيَتِيمِ مَالَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّرُوبُ فَبَاعُوهَا، وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا، وَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ الْخَمْرِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میرے پاس ایک یتیم کا مال موجود ہے' میں نے اُس کے ذریعہ شراب خرید لی' تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے فروخت کر کے یتیم کا مال اُسے واپس کردوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ جب اُن کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو اُنہوں نے اُسے پگھلا لیا اور اُس کی قیمت کھانے لگے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو شراب فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

10051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ: وَجَدَ عُمَرُ فِيْ بَيْتِ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ خَمْرًا، وَقَدْ كَانَ جَلَدَهُ فِي الْخَمْرِ فَحَرَّقَ بَيْتَهُ، وَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: رُوَيْشِدٌ قَالَ: بَلْ اَنْتَ فُوَيْسِقٌ

✵✵ صفیہ بنت عبید بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے گھر میں شراب پائی تو اُنہوں نے اُس شراب کی وجہ سے اُسے کوڑے لگوائے اور اُس کے گھر کو جلوا دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: رویشد! (یعنی چھوٹا ہدایت یافتہ) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم فویسق (چھوٹے گناہگار) ہو۔

اَلْمَجُوْسِيُّ يَجْمَعُ بَيْنَ ذَوَاتِ الْاَرْحَامِ، ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ

باب: جب کوئی مجوسی کسی محرم عورت کے ساتھ شادی کیے ہوئے ہو اور پھر وہ لوگ مسلمان ہو جائیں

10052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَابْنَتِهَا، ثُمَّ اَسْلَمَ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَعْتَزِلَهُمَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے مجوسی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس نے ایک عورت اور اُس کی بیٹی دونوں کے ساتھ شادی کی ہوئی ہو اور پھر وہ اسلام قبول کرلے' تو عطاء فرماتے ہیں: تو میرے نزدیک زیادہ محبوب یہ ہے کہ وہ

اُن دونوں سے علیحدگی اختیار کر لے۔

10053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَابْنَتِهَا، ثُمَّ اَسْلَمُوا: يُفَارِقُهُمَا جَمِيعًا، وَاَلَّا يَنْكِحَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اَبَدًا

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے مجوسی شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو ایک عورت اور اُس کی بیٹی دونوں کے ساتھ شادی کیے ہوئے ہو اور پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن دونوں عورتوں سے علیحدگی اختیار کر لے گا اور پھر اُن دونوں میں سے کسی کے ساتھ کبھی بھی شادی نہیں کر سکے گا۔

10054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا كَانَ فِي الْحَلَالِ يُحَرَّمُ، فَهُوَ فِي الْحَرَامِ اَشَدُّ، قَالَ الثَّوْرِيُّ فِيْ رَجُلٍ جَمَعَ بَيْنَ مَجُوسِيَّتَيْنِ اُخْتَيْنِ ثُمَّ اَسْلَمُوا قَالَ: يُفَارِقُ فِي الْاِسْلَامِ الْاُخْتَيْنِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جس چیز کو حلال ہونے کے حوالے سے حرام قرار دیا گیا ہو' تو وہ حرام ہونے میں زیادہ شدید ہوگی۔ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جس نے دو مجوسی بہنوں کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی' پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اسلام قبول کرنے کے بعد' وہ دونوں بہنوں سے علیحدہ ہو جائے گا۔

10055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: فِي الَّذِي يَنْكِحُ الْمَجُوسِيَّةَ عَمْدًا فِيْ عِدَّتِهَا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

٭٭ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو جان بوجھ کر کسی مجوسی عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران شادی کر لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد لازم نہیں ہوگی۔

نِكَاحُ نِسَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا

10056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِنِكَاحِ نِسَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَلَا تُنْكَحُ نِسَاءُ نَصَارَى الْعَرَبِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اہلِ کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ عرب کی عیسائیوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا۔

10057 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ حُذَيْفَةَ نَكَحَ يَهُودِيَّةً فِيْ زَمَنِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: طَلِّقْهَا فَاِنَّهَا جَمْرَةٌ قَالَ: اَحَرَامٌ هِيَ؟ قَالَ: لَا، فَلَمْ يُطَلِّقْهَا حُذَيْفَةُ لِقَوْلِهِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ طَلَّقَهَا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی عورت کے ساتھ شادی کر لی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے طلاق دیدو' کیونکہ یہ ایک انگارہ ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے اس قول کی وجہ سے اُس عورت کو طلاق نہیں دی' لیکن بعد میں اُنہوں نے اُس عورت کو طلاق دے دی تھی۔

10058 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْكِحُ النَّصْرَانِيَّةَ، وَالنَّصْرَانِيَّ لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمَةَ

٭٭ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: مسلمان عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' لیکن عیسائی مرد' مسلمان عورت کے ساتھ شادی نہیں کرسکتا۔

10059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نِسْطَاسٍ، اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَكَحَ بِنْتَ عَظِيمِ الْيَهُودِ قَالَ: فَعَزَمَ عَلَيْهِ عُمَرُ اِلَّا مَا طَلَّقَهَا

٭٭ عامر بن عبدالرحمٰن بن نسطاس بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے ایک بڑے شخص کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں تاکید کی کہ وہ اُس عورت کو طلاق دیدیں۔

10060 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ: اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ تَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً

٭٭ ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی عورت کے ساتھ شادی کی تھی۔

10061 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " لَيْسَ بِنِكَاحِهِنَّ بَاْسٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ اَرْبَعٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی چار عورتوں کے ساتھ شادی کر لینا

10062 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: لَا بَاْسَ بِجَمْعِ اَرْبَعٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی چار عورتوں کے ساتھ شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

10063 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ

اَهْلِ الْكِتَابِ عِدَّتُهَا وَطَلَاقُهَا وَقِسْمَتُهَا كَهَيْئَةِ الْمُسْلِمِينَ

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت' اُس کی طلاق اور (باری کے حوالے سے) اُس کی تقسیم میں' اُس کا حکم مسلمان (بیوی کی) کی مانند ہوگا۔

10064 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْمَرْاَةُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ كَهَيْئَةِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ، عِدَّتُهَا وَطَلَاقُهَا، وَالْقِسْمَةُ لَهَا اِذَا كَانَتْ مَعَ الْمُسْلِمَةِ قَالَ: وَتُنْكَحُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ، وَمَنْ نَكَحَهَا فَقَدْ اُحْصِنَ، سُمِّينَ مُحْصَنَاتٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت آزاد مسلمان عورت کی مانند ہوگی' یعنی عدت اور طلاق کے حوالے سے اُس کا یہی حکم ہوگا' جہاں تک اُس کی باری کی تقسیم کا حکم ہے' تو جب وہ مسلمان کے ساتھ ہوگی اور مسلمان عورت کے ساتھ آدمی نے پہلے سے نکاح کیا ہوا ہو (تو اُس عیسائی عورت کو بھی باری میں حصہ ملے گا) اور اگر مرد ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو وہ مردِ محصن شمار ہوگا' کیونکہ اُن عورتوں میں محصنات کا نام دیا گیا ہے۔

10065 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: شَاْنُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ عِنْدَهُمْ بِالشَّامِ كَشَاْنِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْعِدَّةِ، وَالْقَسْمُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے مجھے یہ بات بتائی: شام میں مسلمانوں کے نزدیک یہودی اور عیسائی بیوی کا حکم وہی ہوتا ہے' جو آزاد مسلمان بیوی کا ہوتا ہے' یعنی طلاق اور عدت کے حوالے سے' اور ایسی (اہلِ کتاب بیوی) اور آزاد مسلمان عورت کے درمیان وقت کی تقسیم بھی برابری کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

10066 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ: (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ) (المائدة: 5) قَالَ: اِذَا اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ

✵✵ امام شعبی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''جن لوگوں کو کتاب دی گئی' اُن میں سے محصنہ عورتیں''۔

امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور غسل جنابت کرے (تو وہ اس میں شمار ہوگی)۔

نِكَاحُ الْمَجُوسِيِّ النَّصْرَانِيَّةَ

باب: مجوسی شخص کا عیسائی عورت سے نکاح کر لینا

10067 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لِلْمَجُوسِيِّ نِكَاحٌ اَوْ بَيْعٌ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت اگر کسی مجوسی کے ساتھ نکاح کر لیتی ہے' یا (اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی کوئی کنیز' کسی مجوسی مرد کو) فروخت کر دی جاتی ہے (تو اس کا حکم کیا ہو گا؟) اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

10068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ تَكُونَ النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَ الْمَجُوسِيِّ، وَكَرِهَ اَنْ تُبَاعَ نَصْرَانِيَّةٌ

٭٭ لیث نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ کوئی عیسائی عورت کسی مجوسی کے نکاح میں ہو' اُنہوں نے اس بات کو بھی مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی عیسائی کنیز کو (کسی مجوسی کے ہاتھ) فروخت کیا جائے۔

10069 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، سَمِعَهُ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ لَهُ الْاَمَةُ الْمُسْلِمَةُ وَعَبْدٌ نَصْرَانِيٌّ، اَيُزَوِّجُ الْعَبْدَ الْاَمَةَ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے ایک ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا: جس کی ایک مسلمان کنیز تھی اور ایک عیسائی غلام تھا' کیا وہ اُس غلام کی شادی اُس کنیز کے ساتھ کر سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں!

نَصْرَانِيَّةٌ تَحْتَ نَصْرَانِيٍّ تُسْلِمُ قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا

باب: جب کوئی عیسائی عورت کسی عیسائی مرد کی بیوی ہو اور اُس مرد کے' اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے' وہ عورت اسلام قبول کر لے

10070 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسْلِمُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: تُفَارِقُهُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا. اَخْبَرَنَا

٭٭ زہری ایسی عیسائی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی عیسائی مرد کی بیوی ہو اور پھر مرد کے اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے' تو زہری فرماتے ہیں: وہ عورت اُس سے علیحدگی اختیار کر لے گی اور اُس عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گی۔

10071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ؛ لِاَنَّهَا دَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اُس عورت کو نصف مہر ملے گی' کیونکہ اُس عورت نے اُس مرد کو اسلام کی طرف

آنے کی دعوت دی تھی۔

10072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَبَاحٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تُفَارِقُهُ، وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ

* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ عورت اُس مرد سے علیحدہ ہو جائے گی اور اُس عورت کو نصف مہر ملے گا۔

10073 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ رَبَاحٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسْلِمُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا صَدَاقَ

* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسی عیسائی کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو کسی عیسائی مرد کی بیوی ہو اور مرد کے اُس کی رخصتی کروانے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور کوئی مہر نہیں ہوگا۔

الْمُشْرِكَانِ يَفْتَرِقَانِ

باب: دو مشرک (میاں بیوی) جب علیحدہ ہو جائیں

10074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي مُشْرِكٍ طَلَّقَ مُشْرِكَةً، فَلَمْ تَعْتَدَّ حَتّٰى اَسْلَمَتْ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ قَالَ: وَلَا مِيرَاثَ لَهَا، وَقَالَ: فِي مُشْرِكٍ مَاتَ عَنْ مُشْرِكَةٍ فَاَسْلَمَتْ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَيُحْتَسَبُ بِمَا مَضَى مِنْ عِدَّتِهَا فِي الشِّرْكِ قَبْلَ اَنْ تُسْلِمَ

* سفیان ثوری ایسے مشرک شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی مشرک بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ عورت عدت نہیں گزار پاتی کہ اسلام قبول کر لیتی ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: وہ عورت تین حیض تک عدت گزارے گی وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اُس عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جو مشرک ہو وہ اپنی مشرکہ بیوی کو چھوڑ کر مر جائے اور پھر اُس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ عورت تین ماہ دس دن تک عدت گزارے گی اُنہوں نے اُس عورت کی زمانۂ شرک کی گزری ہوئی عدت کو بھی شمار کیا ہے جو اُس نے اسلام قبول کرنے سے پہلے گزاری تھی۔

10075 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَا مُحَارِبَيْنِ فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا فَقَدِ انْقَطَعَ النِّكَاحُ

* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر وہ دونوں اہلِ حرب سے تعلق رکھتے ہوں اور اُن میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو نکاح منقطع ہو جائے گا۔

اَلْمُرْتَدَّانِ

باب: دومرتد (میاں بیوی) کا حکم

10076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا ارْتَدَّ الْمُرْتَدُّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ سَوَاءٌ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی مرتد شخص اسلام کو چھوڑ دے تو اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان تعلق ختم ہو جائے گی۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس بارے میں مرد اور عورت کا حکم برابر ہے۔

10077 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا ارْتَدَّتِ الْمَرْاَةُ، وَلَهَا زَوْجٌ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا، وَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا، وَاِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی عورت مرتد ہو جائے اور اُس کا شوہر موجود ہو اور اُس کے شوہر نے ابھی اُس کی رخصتی نہ کروائی ہو تو اُس عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گا اور اُن دونوں کے درمیان نکاح کالعدم ہو جائے گا' لیکن اگر مرد نے اُس عورت کی رخصتی کروالی ہوئی تھی' تو اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔

10078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يُؤْسَرُ فَيَتَنَصَّرُ قَالَ: اِذَا عَلِمَ ذٰلِكَ بَرِئَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهُ، وَاعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ

✵✵ اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جسے قیدی بنالیا جاتا ہے اور وہ عیسائیت اختیار کر لیتا ہے' تو عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: جب اس بات کا علم ہوگا' تو اُس کی بیوی اُس سے علیحدہ ہو جائے گی اور تین حیض تک عدت گزارے گی۔

10079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّ: كَمْ تَعْتَدُّ امْرَاَتُهُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ، قُلْتُ: قُتِلَ؟ قَالَ: اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

✵✵ موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے مرتد شخص کے بارے میں دریافت کیا: اُس کی بیوی کتنی عدت گزارے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: تین حیض! میں نے دریافت کیا: اگر اُس مرتد کو قتل کر دیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: پھر وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی۔

النَّصْرَانِيَّانِ تُسْلِمُ الْمَرْاَةُ قَبْلَ الرَّجُلِ

باب: دوعیسائی (میاں بیوی کا حکم) جن میں سے عورت' مرد سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے

10080 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُوْنُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسْلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ: لَا يَعْلُو النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَةَ، يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

❁❁ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو اور پھر وہ عورت اسلام قبول کر لے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کوئی عیسائی مرد کسی مسلمان عورت پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا' اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

10081 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: اَنْبَانِي ابْنُ الْمَرْاَةِ الَّتِي فَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ، حِينَ عُرِضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ، فَاَبَى فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا "

❁❁ سلیمان شیبانی بیان کرتے ہیں: مجھے اُس عورت کے صاحبزادے نے یہ بات بتائی' جس عورت اور اُس کے شوہر کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علیحدگی کروادی تھی' اُس عورت کے شوہر کے سامنے اسلام پیش کیا گیا تھا' تو اُس نے اس سے انکار کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

10082 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نِسَاءُ اَهْلِ الْكِتَابِ لَنَا حِلٌّ، وَنِسَاؤُنَا عَلَيْهِمْ حَرَامٌ"

❁❁ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اہلِ کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں اور ہماری عورتیں اُن کے لیے حرام ہیں۔

10083 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ قَالَ: اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْحَيْرَةِ وَلَمْ يُسْلِمْ زَوْجُهَا، فَكَتَبَ فِيهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنْ خَيِّرُوهَا فَاِنْ شَائَتْ فَارَقَتْهُ، وَاِنْ شَائَتْ قَرَّتْ عِنْدَهُ

❁❁ عبداللہ بن یزید خطمی بیان کرتے ہیں: حیرہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے اسلام قبول کر لیا' اُس کے شوہر نے اسلام قبول نہیں کیا تھا' تو اُس عورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم لوگ اُسے اختیار دو اگر وہ چاہے تو وہ اُس شوہر سے علیحدگی اختیار کر لے اور اگر چاہے تو اُس کے ہاں ٹھہری رہے۔

10084 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ مِصْرِهَا

❁❁ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا' جبکہ وہ اُس عورت کو اُس کے شہر سے نکالتا نہیں ہے۔

10085 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا

❁❁ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا' جب تک وہ اُس عورت کو اُس کی ہجرت کے مقام سے نکالتا نہیں ہے۔

لَا تُنْكَحُ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِيْ عَهْدٍ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی کسی بھی عورت کے ساتھ صرف ذمّی ہونے کی صورت میں نکاح کیا جا سکتا ہے

10086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِيْ عَهْدٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: اہلِ کتاب میں سے صرف ذمّی عورت کے ساتھ نکاح کیا جا سکتا ہے۔

10087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ، عَنْ عَلِيٍّ فِيْ نِكَاحِ الْمُشْرِكَاتِ فِيْ غَيْرِ عَهْدٍ: اَنَّهُ كَرِهَ نِسَائَهُمْ، وَرَخَّصَ فِيْ ذَبَائِحِهِمْ فِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ.

✵✵ ابوعیاض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو مشرک عورت ذمّی نہ ہو اُس کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہلِ حرب کی سرزمین پر اُن کے ذبیحہ کے بارے میں اجازت دی ہے۔

10088 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوعیاض سے منقول ہے۔

10089 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ لَا تُنْكَحُ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِيْ عَهْدٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: اہلِ کتاب کی کسی بھی عورت کے ساتھ اُس وقت نکاح کیا جا سکتا ہے جب وہ ذمّی ہو۔

اَلْجِزْيَةُ

باب: جزیہ کا حکم

10090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ: اَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ: اَنْ لَا يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ، وَلَا عَلَى الصِّبْيَانِ، وَاَنْ يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى مِنَ الرِّجَالِ، وَاَنْ يُخْتَمُوا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ، وَيَجُزُّوا نَوَاصِيَهُمْ مَنِ اتَّخَذَ مِنْهُمْ شَعْرًا، وَيُلْزِمُوْهُمُ الْمَنَاطِقَ، وَيَمْنَعُوْهُمُ الرُّكُوْبَ اِلَّا عَلَى الْاُكُفِ عَرْضًا قَالَ: يَقُوْلُ: رِجْلَاهُ مِنْ شِقٍّ وَاحِدٍ، قَالَ عَبْدُ

اللّٰهِ: وَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حِينَ وَلِيَ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فِيْ حَدِيْثِ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ: فَضَرَبَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِالشَّامِ، مِنْهُمْ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، وَمُدَّيْنِ مِنَ الطَّعَامِ، وَقِسْطَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ مِنْ زَيْتٍ، وَضَرَبَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِمِصْرَ اَرْبَعَ دَنَانِيرَ، وَاِرْدَبَّيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَشَيْئًا ذَكَرَهُ، وَضَرَبَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِالْعِرَاقِ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَفِيزًا، وَشَيْئًا لَا اَحْفَظُهُ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ مَعَ ذٰلِكَ ضِيَافَةَ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ ثِيَابًا، وَذَكَرَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ

✵✵ نافع نے اسلم' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے سپہ سالاروں کو یہ خط لکھا تھا کہ خواتین اور بچوں پر جزیہ عائد نہ کیا جائے اور مردوں میں سے اُس شخص پر جزیہ عائد کیا جائے' جس کے زیرِ ناف بال اُگ چکے ہوں اور یہ کہ اُن کی گردنوں پر مہر لگائی جائے اور اُن میں سے جو شخص بال رکھتا ہے اُس کی پیشانی کے بال کاٹ دیئے جائیں اور اُن پر پٹکا پہننا (جو علامتی نشان ہو) لازمی قرار دیا جائے اور انہیں سواری کرنے سے منع کر دیا جائے' البتہ عرض کے طور پر کر سکتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اُن کے دونوں پاؤں ایک ہی طرف ہوں۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تھے' تو اُنہوں نے بھی ایسا ہی کروایا تھا۔

عبداللہ نامی راوی نے نافع کے حوالے سے اسلم کی نقل کردہ روایت میں یہ بات بھی نقل کی ہے: شام میں موجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا تھا کہ اُن میں سے ہر مرد پر چار دینار کی ادائیگی اور دو مُد اناج کی ادائیگی اور زیتون کے تیل کے دو یا تین قسط (مخصوص پیمانہ) لازم ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصر کے رہنے والے لوگوں پر چار دینار کی ادائیگی' اناج کے دو اردب اور ایک اور چیز لازم کی تھی جس کا راوی نے ذکر بھی کیا تھا' اُنہوں نے عراق کے رہنے والوں پر چار درہم کی ادائیگی' پندرہ قفیز (اناج) کی ادائیگی اور ایک اور چیز کی ادائیگی لازم قرار دی تھی جو مجھے یاد نہیں ہے' اس کے ساتھ اُنہوں نے اُن لوگوں پر یہ چیز بھی لازم قرار دی تھی کہ جو مسلمان وہاں سے گزر رہے تھے' اُس کی تین دن تک مہمان نوازی کریں گے اور اُن کو الگ سے باپردہ رہائش دیں گے' اُنہوں نے ایک اور چیز بھی ذکر کی تھی' جو راوی کو یاد نہیں رہی۔

10091 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَدَةَ الْاَوْثَانِ عَلَى الْجِزْيَةِ اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنَ الْعَرَبِ، وَقَبِلَ الْجِزْيَةَ مِنْ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَكَانُوا مَجُوسًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کی عبادت کرنے والے لوگوں کے ساتھ جزیہ کی ادائیگی کی شرط پر صلح کر لی تھی' البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف تھا' جو عربوں سے تعلق رکھتے تھے (اور بتوں کے عبادت گزار تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے رہنے والوں سے جزیہ وصول کیا تھا' وہ لوگ مجوسی تھے۔

10092 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى نَصْرَانِيٍّ بِمَكَّةَ، يُقَالُ لَهُ مَوْهَبٌ، دِيْنَارًا كُلَّ سَنَةٍ جِزْيَةً قَالَ: وَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ اَيْلَةَ ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ كُلَّ سَنَةٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ ضِيَافَةَ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثًا، وَاَنْ لَا يَغْشَوْا مُسْلِمًا، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: فَاَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ اَنَّهُمْ كَانُوا ثَلَاثَمِائَةٍ

✵✵ ابوحویرث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں موجود ایک عیسائی شخص جس کا نام موہب تھا' اُس پر ہر سال ایک دینار کی ادائیگی جزیہ کے طور پر لازم قرار دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایلہ کے رہنے والے لوگوں پر ہر سال تین سو دینار کی ادائیگی لازم قرار دی تھی اور اُن پر یہ بات بھی لازم قرار دی تھی کہ جو مسلمان اُن کے علاقے سے گزریں گے اُن کی تین دن تک مہمان نوازی کی جائے گی اور وہ مسلمانوں کے پاس جمع نہیں رہیں گے (یعنی اُسے علیحدگی میں آرام کرنے کا موقع دیں گے)۔

ابراہیم نخعی نے اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُن لوگوں کی تعداد تین سو تھی۔

10093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: مَا عَلِمْنَا شَيْئًا مَعْلُوْمًا اِلَّا مَا صُوْلِحُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ اَحْرَزُوا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے جزیہ کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: ہمارے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی متعین تعداد نہیں ہے' بلکہ جس شرط پر اُن لوگوں کے ساتھ صلح کی جائے گی (اُسی شرط کے مطابق اُن سے وصولی کی جائے گی) پھر وہ لوگ اپنے اموال میں سے ہر ایک چیز کو محصور کر لیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی مجھے یہی بات بتائی ہے۔

10094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيْحٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: مَا شَاْنُ اَهْلِ الشَّامِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجِزْيَةِ اَرْبَعَةُ دَنَانِيْرَ، وَمِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ دِيْنَارٌ؟ قَالَ: ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ

✵✵ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ شام سے تعلق رکھنے والے اہلِ کتاب سے جزیہ میں چار دینار وصول کیے جاتے ہیں' جبکہ اہلِ یمن سے ایک دینار وصول کیا جاتا ہے' تو مجاہد نے جواب دیا: یہ خوشحالی کے حوالے سے (لازم ہوتا ہے)۔

10095 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّهُ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ بَلَغَ الْحُلُمَ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا، اَوْ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ، جَعَلَ الْوَرِقَ عَلٰى مَنْ كَانَ مِنْهُمْ بِالْعِرَاقِ؛ لِاَنَّهَا اَرْضُ وَرِقٍ، وَجَعَلَ الذَّهَبَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ، لِاَنَّهَا اَرْضُ

الذَّهَبِ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقَهُمْ وَكِسْوَتَهُمُ الَّتِي كَانَ عُمَرُ يَكْسُوهَا النَّاسَ، وَضِيَافَةَ مَنْ نَزَلَ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَاَيَّامِهِنَّ

قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لَنَا مُوْسَى: قَالَ نَافِعٌ: فَسَمِعْتُ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ اَهْلَ الْجِزْيَةِ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوْا: اِنَّ الْمُسْلِمِينَ اِذَا نَزَلُوا بِنَا يُكَلِّفُونَا الْغَنَمَ وَالدَّجَاجَ، فَقَالَ عُمَرُ: اَطْعِمُوْهُمْ مِنْ طَعَامِكُمُ الَّذِي تَاْكُلُونَ، وَلَا تَزِيدُوْهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہر بالغ شخص پر چالیس درہم یا چار دینار بطور جزیہ ادا کرنے کو لازم قرار دیا تھا' اُن میں سے جن لوگوں کا تعلق عراق کی سرزمین سے تھا اُن پر چاندی کی ادائیگی لازم قرار دی تھی کیونکہ اُن کے ہاں چاندی زیادہ تھی اور اہلِ شام پر سونے کی ادائیگی لازم قرار دی تھی کیونکہ اُن کے ہاں سونے کا رواج تھا' اس کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں پر کچھ دیگر ساز و سامان اور کپڑے وغیرہ کی ادائیگی بھی لازم قرار دی تھی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو پہننے کے لیے دیا کرتے تھے اور اُن پر یہ بات بھی لازم تھی کہ جو مسلمان اُن کے ہاں مہمان کے طور پر آئے اُس کی تین دن تک مہمان نوازی کرنی ہے۔

ابن جریج نے موسیٰ کے حوالے سے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ جن پر جزیہ کی ادائیگی لازم تھی' وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: جب مسلمان ہمارے ہاں مہمان کے طور پر آتے ہیں تو ہمیں اس بات کا پابند کرتے ہیں کہ ہم اُنہیں بکری (کا گوشت) اور مرغی کھلائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُن لوگوں کو وہ چیز کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو' تمہارے لیے مزید کچھ کھلانا لازم نہیں ہے۔

10096 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ: اَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ، وَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلَى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ: اَنْ لَا يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ اِلَّا عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسَى، وَلَا يَضْرِبُوْهَا عَلٰى صَبِيٍّ، وَلَا عَلَى امْرَاَةٍ، فَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ الْعِرَاقِ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ الْعِرَاقِ اَيْضًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، وَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ اَيْضًا مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، وَثَلَاثَةَ اَقْسَاطٍ مِنْ زَيْتٍ، وَكَذَا وَكَذَا شَيْئًا مِنَ الْعَسَلِ، وَالْوَدَكِ، لَمْ يَحْفَظْهُ اَيُّوْبُ اَوْ نَافِعٌ، وَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ مِصْرَ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ مِصْرَ اَيْضًا اِرْدَبًّا مِنْ قَمْحٍ، وَشَيْئًا لَا يَحْفَظُهُ، وَكِسْوَةَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ضَرِيبَةً مَضْرُوبَةً، وَعَلَيْهِمْ ضِيَافَةُ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثًا، يُطْعِمُونَهُمْ مِمَّا يَاْكُلُونَ مِمَّا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ طَعَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ شَكَوْا اِلَيْهِ اَنَّهُمْ يُكَلِّفُونَا الدَّجَاجَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُطْعِمُوهُمْ اِلَّا مِمَّا تَاْكُلُونَ مِمَّا يَحِلُّ لَهُمْ مِنْ طَعَامِكُمْ

✵✵ نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ کی ادائیگی مقرر کرتے ہوئے

لشکروں کے سپہ سالاروں کو اس بارے میں خط لکھا کہ وہ جزیہ کی ادائیگی اُس شخص پر لازم قرار دیں جس کے زیرِ ناف بال اُگ چکے ہوں، وہ کسی بچہ یا کسی عورت پر جزیہ کی ادائیگی کو لازم قرار نہ دیں' اُنہوں نے اہلِ عراق میں سے ہر شخص پر چالیس درہم (سالانہ) کی ادائیگی مقرر کی اور اہلِ عراق پر پندرہ صاع (اناج) کی ادائیگی بھی مقرر کی' اُنہوں نے اہلِ شام میں سے ہر فرد پر چار درہم کی ادائیگی مقرر کی اور اہلِ شام میں سے گندم کے دو مُد کی ادائیگی اور زیتون کے تیل کے تین قسط کی ادائیگی مقرر کی اور اسی طرح کچھ شہد کی اور چربی کی ادائیگی بھی مقرر کی' جو ایوب یا نافع نامی راوی کو یاد نہیں رہا' اُنہوں نے اہلِ مصر پر' ہر فرد پر چار دینار کی ادائیگی لازم مقرر کی' اُنہوں نے اہلِ مصر پر' گندم کے ایک اردب (مخصوص پیمانہ) کی ادائیگی لازم قرار دی اور ایک اور چیز بھی لازم قرار دی' جو راوی کو یاد نہیں رہی اور اس کے علاوہ امیرالمؤمنین کو متعین تعداد میں کپڑا بھی ادا کرنا تھا اور اُن لوگوں پر تین دن تک مسلمانوں کی مہمان نوازی بھی لازم تھی' وہ لوگ جو کھاتے تھے' اُس میں سے اُنہوں نے مسلمانوں کو کھلانا تھا' (بشرطیکہ) وہ چیز مسلمانوں کے لیے کھانا حلال ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے' تو اُن لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ شکایت کی کہ مسلمان ہمیں مرغی کھلانے کا پابند کرتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُنہیں صرف وہ چیز کھلاؤ' جسے تم خود کھاتے ہو اور وہ ایسی چیز ہونی چاہیے' جو تمہاری خوراک ہو' لیکن اُن لوگوں کے لیے حلال ہو۔

10097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: شَرْطٌ عَلَيْهِمْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ضِيَافَةً

✱✱ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں پر یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ وہ ایک دن اور ایک رات کی مہمان نوازی کریں گے۔

10098 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ وَحْشِيَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّ عُمَرَ: فَرَضَ عَلَى مَنْ كَانَ بِالْيَمَنِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ دِينَارًا عَلَى كُلِّ حَالِمٍ، وَعَلَى مَنْ كَانَ بِالشَّامِ مِنَ الرُّومِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ، وَعَلَى اَهْلِ السَّوَادِ ثَمَانِيَةً وَاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

✱✱ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یمن میں موجود ذمّیوں پر' ہر بالغ شخص پر ایک دینار کی ادائیگی لازم قرار دی تھی اور شام میں موجود اہلِ روم پر چار دینار کی ادائیگی مقرر کی تھی' جبکہ سواد کے رہنے والوں پر اڑتالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی۔

10099 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ: اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ، وَحَالِمَةٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ دِينَارًا اَوْ قِيمَتَهُ مُعَافِرِيًّا . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانَ مَعْمَرٌ يَقُولُ: هٰذَا غَلَطٌ قَوْلُهُ حَالِمَةٌ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ شَيْءٌ، مَعْمَرٌ الْقَائِلُ " قَالَ الثَّوْرِيُّ فِيمَنِ احْتَاجَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمْ يَجِدْ مَا يُؤَدِّي فِي جِزْيَتِهِ قَالَ: يُسْتَاْنَى بِهِ حَتّٰى يَجِدَ فَيُؤَدِّي، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَاِنْ اَيْسَرَ اُخِذَ لِمَا مَضَى، فَاِنْ عَجَزَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ

الصُّلْحِ الَّذِى صَالَحَ عَلَيْهِ وُضِعَ عَنْهُ اِذَا عُرِفَ عَجْزُهُ وَيَضَعُهُ عَنْهُ الْإِمَامُ

٭٭ مسروق بن اجدع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اہلِ ذمّہ میں سے ہر بالغ مرد اور بالغ عورت سے ایک دینار یا اُس کی قیمت کے برابر معافر وصول کریں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات کہی ہے: روایت کا یہ لفظ ''بالغ عورت'' غلط ہے' کیونکہ خواتین پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ذمّیوں میں سے جو شخص محتاج ہو اور جزیہ ادا نہ کرسکتا ہو' تو اُسے مہلت دی جائے گی' جب اُس کے پاس ادائیگی کی گنجائش ہوگی' تو وہ اُسے ادا کردے گا اُس پر اس کے علاوہ اور کچھ لازم نہیں ہے اور اگر وہ خوشحال ہو تو اُس سے مخصوص ادائیگی وصول کرلی جائے گی اور اگر وہ صلح کے حوالے سے کسی چیز سے عاجز ہوجائے' جس پر اُس نے مصالحت کی ہو' تو جب اُس کا عاجز ہونا پتا چل جائے تو اُس سے اُتنا حصہ معاف کردیا جائے گا' (مسلمانوں کا) حکمران اُس کو وہ ادائیگی معاف کر دے گا۔

10100 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ فِىْ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَهْلِ الْيَمَنِ: وَمَنْ كَرِهَ الْاِسْلَامَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ وَنَصْرَانِيٍّ، فَاِنَّهُ لَا يُحَوَّلُ عَنْ دِيْنِهٖ، وَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ عَلٰى كُلِّ حَالِمٍ، ذَكَرٍ وَاُنْثٰى، حُرٌّ وَعَبْدٍ دِيْنَارٌ اَوْ مِنْ قِيمَةِ الْمُعَافِرِ اَوْ عَرَضِهٖ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: ذُكِرَ عَنْ عُمَرَ ضَرَائِبُ مُخْتَلِفَةٌ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ الَّذِينَ اُخِذُوا عَنْوَةً. قَالَ الثَّوْرِيُّ: " وَذٰلِكَ اِلَى الْوَالِيْ يَزِيدُ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ يُسْرِهِمْ، وَيَضَعُ عَنْهُمْ بِقَدْرِ حَاجَتِهِمْ، وَلَيْسَ لِذٰلِكَ وَقْتٌ يَنْظُرُ فِيهِ الْوَالِيْ عَلٰى قَدْرِ مَا يُطِيقُونَ، فَاَمَّا مَا لَمْ يُؤْخَذْ عَنْوَةً حَتّٰى صُولِحُوا صُلْحًا، فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ عَلٰى مَا صُولِحُوا عَلَيْهِ، وَالْجِزْيَةُ عَلٰى مَا صُولِحُوا عَلَيْهِ مِنْ قَلِيلٍ اَوْ كَثِيرٍ فِىْ اَرْضِهِمْ وَاَعْنَاقِهِمْ يَقُوْلُ: لَيْسَ عَلَيْهِمْ زَكَاةٌ فِىْ اَمْوَالِهِمْ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کو جو خط لکھا تھا اُس میں یہ بات تحریر تھی کہ جو یہودی یا عیسائی شخص اسلام قبول کرنے کو پسند نہیں کرتا تو اُسے اُس کے دین سے (زبردستی) پھیرا نہیں جائے گا' ہر بالغ شخص پر جزیہ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو' آزاد ہو یا غلام ہو' یہ ایک دینار ہوگا یا اُس کی قیمت کے برابر معافر' یا کوئی اور سامان ہو گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذمّیوں پر مختلف قسم کے جزیہ کا ذکر کیا گیا ہے' جو اُن سے وصول کیا جاتا تھا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: یہ حاکمِ وقت کی صوابدید پر ہوگا' وہ اہلِ ذمّہ کی خوشحالی کے مطابق اس میں اضافہ کرسکتا ہے اور اُن کی محتاجی کے حساب سے اس میں کمی بھی کرسکتا ہے' اس حوالے سے کوئی متعین حد نہیں ہے بلکہ حاکمِ وقت اُن لوگوں کی استطاعت کے مطابق اس کا جائزہ لے گا' البتہ جن لوگوں کو جنگ کرکے فتح نہیں کیا گیا' یہاں تک کہ اُنہوں نے صلح کرلی تو اُن

کے ساتھ جو مصالحت کی گئی ہے اُس سے زیادہ اُن سے کوئی ادائیگی نہیں لی جائے گی اور اُن کا جزیہ اُس مصالحت کے مطابق ہوگا جو اُن کے ساتھ طے کیا گیا تھا خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو' جو اُن کی سرزمین میں ہوگا اور اُن کے وجود کے حساب سے ہوگا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کے اموال میں اُن پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

10101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا تَدَارَكَتْ عَلَى الرِّجَالِ جِزْيَتَانِ اُخِذَتِ الْاُوْلَى

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان احول نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مردوں پر دو قسم کا جزیہ لازم ہو جائے' تو اُن سے پہلے والا وصول کیا جائے گا۔

مَا يَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: اہلِ ذمہ کے اموال میں سے کیا چیز (وصول کرنا یا لینا) جائز ہے؟

10102 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ: اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنَّمَا نَمُرُّ بِاَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَذْبَحُونَ لَنَا الدَّجَاجَةَ وَالشَّاةَ قَالَ: وَتَقُوْلُونَ قَالَ: مَاذَا؟ قَالَ يَقُوْلُ: (لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيِّينَ سَبِيلٌ) (آل عمران: 75) قَالَ: اِنَّهُمْ اِذَا اَدَّوُا الْجِزْيَةَ لَمْ تَحِلَّ لَكُمْ اَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِطِيبِ اَنْفُسِهِمْ

✲✲ صعصاء بن معاویہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور کہا: ہم ذمیوں کے پاس سے گزرتے ہیں' وہ ہمارے لیے مرغی یا بکری ذبح کر دیتے ہیں' اُنہوں نے کہا: تم لوگ کہتے ہو' اُنہوں نے دریافت کیا' وہ کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ کہتے ہیں ''ہمارا اُمّی لوگوں پر کوئی قابو نہیں ہے'' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب وہ لوگ جزیہ ادا کر دیں' تو اب تمہارے لیے اُن کے اموال صرف اُن کی رضامندی سے لینا جائز ہوگا۔

10103 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ اَبِي رَوَّادٍ: "اَنَّ جَيْشًا مَرُّوا بِزَرْعِ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، فَاَرْسَلُوا فِيهِ دَوَابَّهُمْ، وَحَبَسَ رَجُلٌ مِنْهُمْ دَابَّتَهُ، فَجَعَلَ يَتْبَعُ بِهَا الْمَرْعَى، وَيَمْنَعُهَا مِنَ الزَّرْعِ، فَجَاءَ الذِّمِّيُّ صَاحِبُ الزَّرْعِ اِلَى الَّذِي حَبَسَ دَابَّتَهُ، فَقَالَ: كَفَانِيكَ اللّٰهُ، اَوْ قَالَ: كَفَانِي اللّٰهُ بِكَ، فَلَوْلَا اَنْتَ كُفِيتُ هٰؤُلَاءِ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا يُدْفَعُ عَنْ هٰؤُلَاءِ بِكَ"

✲✲ ابن ابورواد بیان کرتے ہیں: ایک لشکر کا گزر ایک ذمی شخص کے کھیت کے پاس سے گزرا' اُن لوگوں نے اپنے جانور اُس کھیت کی طرف بھیجے تو ایک شخص نے اپنے جانور کو نہیں بھیجا' وہ اپنے جانور کو لے کر چراگاہ میں گیا' لیکن اُسے کھیت میں نہیں جانے دیا' وہ ذمی شخص جو اُس کھیت کا مالک تھا' وہ اُس شخص کے پاس آیا جس نے اپنے جانور کو اُس کے کھیت سے روک رکھا تھا' تو اُس نے کہا: تمہارے حوالے سے اللہ تعالیٰ میرے لیے کفایت کر جائے گا' (راوی کو شک ہے' شاید الفاظ کچھ مختلف ہیں'

لیکن مفہوم وہی ہے) اگر تم نہ ہوتے' تو میں ان لوگوں کی جگہ کفایت کر جاتا اور ان لوگوں سے تمہاری وجہ سے (عذاب یا نارانسگی) کو پرے کیا گیا ہے۔

10104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ اَمِيرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَرَآنَا نَتَّقِي اَنْ نُصِيبَ مِنْ فَاكِهَةِ اَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَ: اِنَّ مِمَّا صَالَحَهُمْ عَلَيْهِ عُمَرُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُسَافِرِ. يَعْنِي: النُّزُولَ

✳ سعید بن وہب بیان کرتے ہیں: ہم ایک امیر کے ساتھ تھے اُنہوں نے ہمیں دیکھا کہ ہم اہل ذمہ کے پھلوں کو حاصل کرنے سے بچ رہے ہیں تو اُنہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی تھی کہ مسافر کو ایک دن اور ایک رات کی خوراک ملے گی۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی جب وہ پڑاؤ کرے گا تو اُسے یہ سہولت ملے گی)

10105 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ جُهَيْنَةَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَلَّكُمْ اِنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِاَمْوَالِهِمْ دُونَ اَنْفُسِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ، فَيُصَالِحُوكُمْ، فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ غَيْرَ ذٰلِكَ

✳ ہلال بن یساف نے جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی قوم کے ساتھ لڑائی کرو گے اور پھر ان پر غالب آجاؤ گے' تو وہ اپنی جانوں اور بال بچوں کی بجائے اپنے اموال کے بدلے میں تم سے بچنا چاہیں گے اور وہ تمہارے ساتھ صلح کر لیں گے' تو تم اُن سے اس کے علاوہ (جو طے شدہ جزیہ ہو) اور کچھ حاصل نہ کرنا۔

10106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَمُرُّ بِالثِّمَارِ، آكُلُ مِنْهَا؟ قَالَ: لَا، اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: لَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ اَنْ يُعْطِيَ الْجِزْيَةَ يُقِرُّ بِالصَّغَارِ وَالذُّلِّ قَالَ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ، يَقُولُ ذٰلِكَ

✳ ابراہیم بن عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: اگر میں پھلوں کے پاس سے گزرتا ہوں' تو کیا اُنہیں کھالوں؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر تم نہیں کھا سکتے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلمان کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کمتر ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے' جزیہ ادا کرے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

10107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ. وَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: آخُذُ الْاَرْضَ، فَاَتَقَبَّلُهَا اَرْضَ جِزْيَةٍ فَاَعْمُرُهَا، وَاُؤَدِّي خَرَاجَهَا؟ فَنَهَاهُ، ثُمَّ جَائَهُ آخَرُ فَنَهَاهُ،

ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَنَهَاهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَعْمَدْ إِلَى مَا وَلَّى اللّٰهُ هٰذَا الْكَافِرَ فَتَخْلَعَهُ مِنْ عُنُقِهِ وَتَجْعَلَهُ فِي عُنُقِكَ، ثُمَّ تَلَا (قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ) (التوبة: 29)، حَتّٰى (صَاغِرُونَ) (التوبة: 29) "

❋❋ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں کوئی زمین لیتا ہوں تو میں جزیہ کی زمین لے لیتا ہوں اور اُسے آباد کر دیتا ہوں' تو کیا میں اُس کا خراج ادا کروں گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسے اس سے منع کر دیا' پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا' اُنہوں نے اُسے بھی منع کر دیا' پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے اُسے بھی منع کر دیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم اُس چیز کا قصد نہ کرو' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافر شخص کو نگران مقرر کیا ہے کہ وہ چیز اُس کی گردن سے اتار کر اپنی گردن میں ڈال لو' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم اُن لوگوں سے جنگ کرو' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''صاغرون''۔

10108 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَرَى فِي شِرَاءِ الْاَرْضِ؟ قَالَ: حَسَنٌ قَالَ: يَأْخُذُونَ مِنِّي مِنْ كُلِّ جُرَيْبٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا قَالَ: لَا تَجْعَلْ فِي عُنُقِكَ صَغَارًا

❋❋ کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: زمین کو خریدنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ اچھا کام ہے' تو کلیب نے کہا: وہ لوگ ہر ایک جریب (یعنی اناج کے ڈھیر) کے عوض میں' مجھ سے ایک قفیز یا ایک درہم وصول کر لیتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی گردن میں کمتری نہ ڈالو۔

10109 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَا اُحِبُّ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا لِي جِزْيَةً بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ، اُقِرُّ عَلٰى نَفْسِي بِالصَّغَارِ

❋❋ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمام روئے زمین پانچ درہم کے عوض میں جزیہ کے طور پر مجھے مل جائے' جبکہ مجھے اپنی ذات کے حوالے سے کمتر ہونے کا اقرار کرنا پڑے

10110 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

10111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ اَسْلَمَ فَاَرَادُوا اَنْ يَاْخُذُوا يَعْنِي مِنْهُ جِزْيَةً، اَوْ كَمَا قَالَ، فَاَبٰى، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِنَّمَا اَنْتَ مُتَعَوِّذٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ فِي الْاِسْلَامِ لَمَعَاذًا اِنْ فَعَلْتَ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَاللّٰهِ اِنَّ فِي الْاِسْلَامِ لَمَعَاذًا

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: نجران سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مسلمان ہو گیا' لوگوں نے اُس سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا تو اُس نے جزیہ دینے سے انکار کر دیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم پناہ حاصل کرنے والے شخص ہو! (یعنی تم نے پناہ لینے کے لیے اسلام قبول کیا ہے) تو اُس شخص نے کہا: اگر میں نے ایسا کیا بھی ہے" تو اسلام پناہ گاہ ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے' اللہ کی قسم! اسلام پناہ گاہ ہے۔

صَدَقَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب کا صدقہ (یعنی جزیہ)

10112 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَلَى الْاَيْلَةَ، فَقُلْتُ: اسْتَعْمَلْتَنِيْ عَلَى الْمَكْسِ مِنْ عَمَلِكَ، فَقَالَ: خُذْ مَا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاْخُذُ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، اِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَمِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَمِمَّنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمًا

٭٭ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے ایلہ کا گورنر مقرر کیا تو میں نے کہا: آپ مجھے اپنے سرکاری کاموں میں سے ٹیکس وصول کرنے کا اہلکار مقرر کر رہے ہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس چیز کو وصول کرو جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہلِ اسلام سے وصول کیا کرتے تھے کہ جب کسی شخص کے پاس موجود درہم دو سو ہو جائیں' تو ہر چالیس میں ایک' ایک درہم کی ادائیگی لازم ہو گی اور اہلِ ذمہ میں سے ہر بیس میں سے ایک' ایک درہم کی ادائیگی لازم ہو گی اور جو شخص ذمی نہیں ہے' اُس میں سے ہر دس درہم میں سے ایک درہم کی ادائیگی لازم ہو گی۔

10113 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّهُ بَعَثَهُ عَلَى الْاَيْلَةِ قَالَ: فَقُلْتُ: بَعَثْتَنِيْ عَلٰى شَرِّ عَمَلِكَ قَالَ: ثُمَّ اَخْرَجَ اِلَيَّ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ

٭٭ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ایلہ بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا کہ آپ مجھے اپنے کاموں میں سے سب سے بُرے کام کے لیے بھیج رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے میرے سامنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب نکال کر دکھایا

پھر معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت یہاں نقل ہوئی ہے۔

10114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ، اِذَا مَرُّوْا بِهَا عَلٰى اَصْحَابِ الصَّدَقَةِ نِصْفَ الْعُشُوْرِ، وَفِيْ اَمْوَالِ تُجَّارِ الْمُشْرِكِيْنَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفَ الْعُشْرِ

✲✲ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کے اموال کے بارے میں فیصلہ دیا تھا کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ اُن کے پاس سے گزریں گے' تو اُن سے نصف عشر وصول کریں گے اور تجارت کے طور پر آنے والے مشرکین کے اموال میں سے' جن کا تعلق ذمیوں سے ہو' نصف عشر کی ادائیگی' وصول کی جائے گی۔

10115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، اَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ عَاشِرٍ عَشَّرَ فِي الْاِسْلَامِ لَاَنَا، وَمَا كُنَّا نَعْشِرُ مُسْلِمًا، وَلَا مُعَاهَدًا قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ كُنْتُمْ تَعْشِرُونَ؟ قَالَ: نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ. قَالَ اِبْرَاهِيمُ: "فَحَدَّثَنِي اِنْسَانٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَكَمْ كُنْتُمْ تَعْشِرُونَهُمْ؟ قَالَ: نِصْفَ الْعُشْرِ؟"

✲✲ زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں: اسلام میں سب سے پہلا ٹیکس وصول کرنے والا شخص میں ہوں' ہم کسی مسلمان یا ذمی پر ٹیکس عائد نہیں کرتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر آپ لوگ کس پر ٹیکس عائد کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: بنو تغلب کے عیسائیوں پر۔

ابراہیم بن مہاجر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زیاد کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ لوگ کتنا ٹیکس عائد کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: نصف عشر!

10116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زُرَيْقٍ صَاحِبِ مُكُوسِ مِصْرَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلَيْهِ: مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَعَهُ مَالٌ يَتَّجِرُ بِهِ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا، فَمَا نَقَصَ مِنْهُ اِلَى عِشْرِينَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ اِلَى عَشَرَةِ دَنَانِيرَ، فَاِنْ نَقَصَ ثُلُثُ دِينَارٍ فَلَا تَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَوْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّنْ يَتَّجِرُ فَخُذْ مِنْهُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ اِلَى عَشَرَةِ دَنَانِيرَ، فَاِنْ نَقَصَ ثُلُثُ دِينَارٍ فَلَا تَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

✲✲ یحییٰ بن سعید نے زریق کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو مصر میں ٹیکس کی وصولی کے نگران تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ جو مسلمان تمہارے پاس سے گزرے اور اُس کے پاس مال موجود ہو جس کے ذریعہ وہ تجارت کرنا چاہتا ہو تو تم اُس سے اُس کی زکوٰۃ وصول کرو' جو ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہو گی۔ تو جو اس سے کم ہو کر بیس تک آ جائے تو اُس کا حساب دس دینار کے حساب سے ہو گا' لیکن اگر ایک تہائی دینار سے کم ٹیکس ہو تو پھر تم اُس سے کوئی چیز وصول نہ کرو اور اہلِ کتاب یا اہلِ ذمہ میں سے جو شخص تمہارے پاس سے گزرے جو تجارت کی غرض سے جا رہا ہو تو تم اُس سے ہر بیس میں سے ایک دینار وصول کرو' اس میں جو کمی ہو گی وہ اسی حساب سے دس دینار تک ہو گی' لیکن جب ٹیکس کی رقم ایک تہائی دینار سے کم ہو جائے تو تم اُس سے کچھ بھی وصول نہ کرو۔

10117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَيْضًا: اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ نِصْفَ الْعُشُورِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اتَّجَرُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ يَاْخُذُ مِنْ تُجَّارِ الْاَنْبَاطِ، اَهْلِ

الشَّامِ إِذَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ

* * یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: ذمیوں سے نصف عشر وصول کرنے والے سب سے پہلے فرد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں جو اُن کی تجارت پر نصف عشر وصول کرتے تھے وہ اہلِ شام کے تاجروں سے اُس وقت ٹیکس وصول کرتے تھے جب وہ اناج فروخت کرنے کے لیے مدینہ منورہ آتے تھے۔

10118 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: وَكَتَبَ اَهْلُ مَنْبِجَ وَمَنْ وَرَاءَ بَحْرِ عَدَنَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَعْرِضُونَ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلُوا بِتِجَارَتِهِمْ اَرْضَ الْعَرَبِ، وَلَهُمُ الْعُشُورُ مِنْهَا، فَشَاوَرَ عُمَرُ فِي ذٰلِكَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَجْمَعُوا عَلٰى ذٰلِكَ، فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اَخَذَ مِنْهُمُ الْعُشُورَ

* * عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: منبج اور عدن کے سمندر کے پار رہنے والے لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور اُنہیں یہ پیشکش کی کہ وہ تجارت کے سلسلہ میں عرب کی سرزمین پر آنا چاہتے ہیں تو مسلمانوں کو اُن سے دسواں حصہ مل جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مشاورت کی تو تمام حضرات نے اس پر اتفاق کیا' تو اُن لوگوں سے عشر وصول کرنے والے پہلے فرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

10119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: يُؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الضِّعْفُ مِمَّا يُؤْخَذُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، مِنْ اَهْلِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ: فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

* * یحییٰ بن ابو کثیر بیان کرتے ہیں: مسلمانوں سے جو وصولی کی جاتی ہے' اُس کا دُگنا اہلِ کتاب سے وصول کیا جائے گا' جو سونے اور چاندی (یعنی دینار اور درہم کی شکل میں) وصول کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

10120 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ فِي اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَمُرُّوا بِالْعَاشِرِ فَيَاْخُذُ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا

* * معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اہلِ ذمہ کے اموال میں کوئی صدقہ لازم نہیں ہوتا' البتہ اگر وہ عشر وصول کرنے والے شخص کے پاس سے گزریں گے تو وہ (عشر وصول کرنے والا شخص) اُن سے ہر بیس دینار میں سے ایک دینار وصول کرے گا۔

10121 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَاَلَ عُمَرُ الْمُسْلِمِينَ: كَيْفَ يَصْنَعُ بِكُمُ الْحَبَشَةُ اِذَا دَخَلْتُمْ اَرْضَهُمْ؟ فَقَالُوا: يَاْخُذُونَ عُشْرَ مَا مَعَنَا قَالَ: فَخُذُوا مِنْهُمْ مِثْلَ مَا يَاْخُذُونَ مِنْكُمْ

* ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے دریافت کیا: جب تم حبشہ کی سرزمین پر داخل ہوتے ہو تو اہلِ حبشہ تمہارے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس جو کچھ ہوتا ہے اُس کا دسواں حصہ وہ وصول کر لیتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بھی اُن سے اِس کی مانند وصول کرو جو وہ تم سے وصول کرتے ہیں۔

10122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَاَلَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَكَانَ اِبْرَاهِيمُ عَامِلًا بَعَدَنَ، فَقَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا فِي اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ؟ قَالَ: الْعَفْوُ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَاْمُرُونَنَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: فَلَا تَعْمَلْ لَهُمْ قَالَ: فَمَا فِي الْعَنْبَرِ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ فَالْخُمُسُ

* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ابراہیم بن سعد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' ابراہیم اُن دنوں عدن کے گورنر تھے' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اہلِ ذمہ کے اموال میں کیا چیز لازم ہوگی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: معافی (یعنی اُن پر کوئی ٹیکس عائد نہیں ہوگا)۔ تو ابراہیم بن سعد نے کہا کہ لوگ (یعنی خلیفۂ وقت یا حکمران) تو ہمیں اتنی' اتنی وصولی کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُن کے لیے کام نہ کرو! ابراہیم بن سعد نے دریافت کیا: عنبر میں کیا چیز لازم ہوگی؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اس میں کوئی چیز لازم ہوسکتی ہے تو وہ خمس ہے۔

10123 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَذَ مِنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا

* یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمان تاجروں سے ہر چالیس دیناروں میں سے ایک دینار وصول کیا تھا۔

10124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْشِرُ فِي اِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَلَا نَعْشِرُ مُعَاهَدًا وَلَا مُسْلِمًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَمَنْ كُنْتُمْ تَعْشِرُونَ؟ قَالَ: تُجَّارَ اَهْلِ الْحَرْبِ كَمَا يَعْشِرُونَنَا اِذَا اَتَيْنَاهُمْ قَالَ: وَكَانَ زِيَادُ بْنُ حُدَيْرٍ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

* زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہدِ حکومت میں ٹیکس وصول کیا کرتے تھے' ہم کسی بھی ذمّی یا کسی بھی مسلمان پر ٹیکس عائد نہیں کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر آپ کس سے ٹیکس وصول کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم اہلِ حرب کے تاجروں سے ٹیکس وصول کرتے تھے جس طرح ہم اُن کے علاقہ میں جاتے تھے' تو وہ ہم سے ٹیکس وصول کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: زیاد بن حدیر' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے (ٹیکس کی وصولی کے) اہلکار تھے۔

10125 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ:

سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، وَكَانَ، زِيَادٌ يَوْمَئِذٍ حَيًّا: اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا، فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ الْعُشْرَ، وَمِنْ نَصَارَى الْعَرَبِ نِصْفَ الْعُشْرِ

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو زیاد بن حدیر کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہوئے سنا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب زیاد بن حدیر زندہ تھے' (وہ یہ بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے (یا ٹیکس وصول کرنے کے لیے) بھیجا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ بنوتغلب کے عیسائیوں سے عشر وصول کریں اور عرب کے رہنے والے عیسائیوں سے نصف عشر وصول کریں۔

10126 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ الْعُشْرَ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يُكْثِرَ الْحِمْلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَيَاْخُذُ مِنَ الْقُطْنِيَّةِ نِصْفَ الْعُشْرِ، يَعْنِي: الْحِمَّصَ وَالْعَدَسَ، وَمَا اَشْبَهَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبطیوں سے عشر میں گندم اور زیتون کا تیل وصول کر لیتے تھے' وہ یہ چاہتے تھے کہ اس طرح مدینہ منورہ میں سازوسامان زیادہ آ جائے' وہ سبزی فروخت کرنے والوں سے نصف عشر وصول کرتے تھے جیسے چنا' پیاز اور اس جیسی دیگر سبزیاں ہیں۔

10127 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، سُئِلَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ اِذَا اتَّجَرُوا فِي اَرْضِ الْمُسْلِمِيْنَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَاْخُذُوْنَ مِنْكُمْ اِلَّا مِنَ الزَّيْتِ وَالْحِنْطَةِ، فَخُذُوا مِنْهُمْ نِصْفَ الْعُشْرِ، يُرِيْدُ اَنْ يَحْمِلُوا ذٰلِكَ اِلَيْهِمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے مشرکین کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جب وہ مسلمانوں کے علاقہ میں تجارت کے لیے آتے ہیں تو اُن سے کیا وصول کیا جائے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ تم سے صرف زیتون کا تیل اور گندم حاصل کرتے ہیں تو تم اُن سے نصف عشر وصول کرو۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ یہ چیزیں لے کر ان کی طرف آئیں۔

مَا اُخِذَ مِنَ الْاَرْضِ عَنْوَةً

باب: جس زمین کو لڑ کر حاصل کیا گیا ہو

10128 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَعَثَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، اِلَى الْكُوْفَةِ، فَجَعَلَ عَمَّارًا عَلَى الصَّلَاةِ وَالْقِتَالِ، وَجَعَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَلَى الْقَضَاءِ، وَعَلَى بَيْتِ الْمَالِ، وَجَعَلَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مِسَاحَةِ الْاَرْضِ، وَجَعَلَ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً، نِصْفُهَا وَسَوَاقِطُهَا لِعَمَّارٍ، وَرُبُعُهَا لِابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَرُبُعُهَا لِعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ،

ثُمَّ قَالَ: مَا اَرَى قَرْيَةً يُؤْخَذُ مِنْهَا كُلَّ يَوْمٍ شَاةٌ اِلَّا سَيُسْرِعُ ذٰلِكَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: "اِنِّي اَنْزَلْتُكُمْ وَنَفْسِي مِنْ هٰذَا الْمَالِ كَوَالِي الْيَتِيمِ (مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6)، قَالَ فَقَسَّمَ عُثْمَانُ عَلٰى كُلِّ رَاْسٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا كُلَّ عَامٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، وَمَسَحَ سَوَادَ الْكُوفَةِ مِنْ اَرْضِ اَهْلِ الذِّمَّةِ، فَجَعَلَ عَلَى الْجَرِيبِ مِنَ النَّخْلِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْعِنَبِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْقَصَبِ سِتَّةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْبُرِّ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ، وَاَخَذَ مِنْ تُجَّارِ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ فَرَضِيَ بِهِ

✵✵ ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہم کو کوفہ بھیجا' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو نماز اور لڑائی کا ذمہ دار قرار دیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضاء اور بیت المال کا نگران مقرر کیا جبکہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو زمین کی پیداوار کا نگران مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کے لیے روزانہ ایک بکری کی ادائیگی مقرر کی جس کا نصف حصہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ملتے' ایک چوتھائی حصہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملتا اور ایک چوتھائی حصہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو ملتا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس بستی سے روزانہ ایک بکری وصول کی جاتی ہو' عنقریب اُس میں اضافہ ہوگا' پھر اُنہوں نے ان حضرات سے فرمایا: میں تمہیں یہاں بھجوا رہا ہوں جبکہ اس مال کے بارے میں میری حیثیت یتیم کے نگران کی طرح ہے (جس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جو شخص خوشحال ہو تو وہ (اس کو استعمال کرنے سے) بچ جائے اور جو غریب ہو وہ مناسب طور پر کھالے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہر ذمی شخص پر سالانہ چوبیس درہم کی ادائیگی لازم قرار دی تھی' اُنہوں نے خواتین اور بچوں پر کوئی ادائیگی لازم قرار نہیں دی تھی' ذمیوں کی کوفہ میں موجود زمین کا اُنہوں نے حساب لگایا تھا اور کھجور کے ایک جریب پر دس درہم کی ادائیگی' انگور کے ایک جریب پر آٹھ درہم کی ادائیگی' کانے (نرکل) کے ایک جریب پر چھ درہم کی ادائیگی اور گندم کے ایک جریب پر چار درہم کی ادائیگی اور جو کے ایک جریب پر دو درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی' وہ ذمیوں میں سے تجارت کرنے والوں سے ہر بیس درہم میں سے ایک درہم وصول کرتے تھے' جب یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو اُنہوں نے اس پر رضامندی ظاہر کی۔

10129 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ: اَنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: ضَعِ الْجِزْيَةَ عَنْ اَرْضِي، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكَ اُخِذَتْ عَنْوَةً"

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اِنَّ اَهْلَ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا يُطِيقُونَ مِنَ الْخَرَاجِ اَكْثَرَ مِمَّا عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: لَيْسَ اِلَيْهِمْ سَبِيلٌ، اِنَّمَا صُولِحُوا صُلْحًا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ایک شخص نے اسلام قبول کیا اور بولا: آپ میری زمین سے جزیہ معاف کر دیجئے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری زمین کو لڑ کر حاصل کیا گیا تھا۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: فلاں علاقے کے رہنے والے لوگ اتنا اور اتنا خراج دینے کی طاقت رکھتے ہیں' یہ تعداد اُس مقدار سے زیادہ تھی جو اُن پر لازم قرار دی گئی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نہیں ہو سکتا! کیونکہ اُن کے ساتھ صلح ہوئی ہے کہ وہ اتنی ہی ادائیگی کریں گے۔

10130 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ قَالَ: كَانَتْ لِي اَرْضٌ بِجِزْيَتِهَا فَكَتَبَ فِيهَا عَامِلِيْ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَكَتَبَ عُمَرُ: اَنِ اقْبِضِ الْجِزْيَةَ، وَالْعُشُورَ، ثُمَّ خُذْ مِنْهُ الْفَضْلَ قَالَ: يَعْنِي: اَيُّهُمَا كَانَ اَكْثَرَ

٭٭ ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں: میری ایک زمین تھی جس میں جزیہ کی ادائیگی لازم ہوتی تھی تو میرے اہلکار نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ تم جزیہ اور عشر کا حساب لگاؤ اور پھر اُس میں سے اضافی حاصل کرلو۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اُس میں سے جو زیادہ ہو' وہ وصول کرلو۔

10131 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي دِهْقَانَةٍ مِنْ اَهْلِ نَهْرِ الْمَلِكِ اَسْلَمَتْ، وَلَهَا اَرْضٌ كَثِيرَةٌ، فَكَتَبَ فِيهَا اِلٰی عُمَرَ، فَكَتَبَ: اَنِ ادْفَعْ اِلَيْهَا اَرْضَهَا، وَتُؤَدِّي عَنْهَا الْخَرَاجَ

٭٭ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہر الملک سے تعلق رکھنے والی ایک کسان عورت کو خط لکھا جس نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اُس کی بہت سی زمین تھی' اُس نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ تم اس کی زمین اس کے حوالے کر دو اور تم اس کی طرف سے خراج ادا کرو۔

10133 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّ الرَّفِيلَ دِهْقَانُ نَهْرَيْ كَرْبَلَا اَسْلَمَ فَفَرَضَ لَهُ عُمَرُ عَلَى اَلْفَيْنِ، وَدَفَعَ اِلَيْهِ اَرْضَهُ يُؤَدِّي عَنْهَا الْخَرَاجَ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: رفیل نامی ایک دہقان جو کربلا کی نہر کے آس پاس کا رہنے والا تھا' اُس نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے لیے دو ہزار کا حصہ مقرر کیا اور اُس کی زمین اُس کے سپرد کر دی جس کا وہ خراج ادا کرتا تھا۔

10134 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ لِدِهْقَانٍ: اِنْ اَسْلَمْتَ وَضَعْتُ الدِّينَارَ عَنْ رَاْسِكَ، وَاَخَذْنَاهُ مِنْ مَالِكَ

٭٭ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک دہقان سے کہا: اگر تم اسلام قبول کر لیتے ہو

تو ہم تمہاری ذات سے ایک دینار کی ادائیگی کو معاف کردیں گے اور تمہارے مال میں سے اسے (زکوٰۃ کے طور پر) وصول کریں گے۔

10135 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ قَبْلَ قَتْلِهِ بِاَرْبَعٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: انْظُرَا مَا قِبَلَكُمَا اَلَّا تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: حَمَّلْنَا الْاَرْضَ اَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَقَدْ تَرَكْتُ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِي اَخَذْتُ مِنْهُمْ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: حَمَّلْتُ الْاَرْضَ اَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَقَدْ تَرَكْتُ لَهُمْ فَضْلًا يَسِيرًا، فَقَالَ: انْظُرَا مَا قِبَلَكُمَا اَلَّا تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضِ مَا لَا تُطِيقُ، فَاِنِ اللّٰهُ سَلَّمَنِيْ لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ، وَهُنَّ لَا يَحْتَجْنَ اِلٰى اَحَدٍ بَعْدِي

✵✵ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُن کے انتقال سے پہلے چار باتیں بیان کرتے ہوئے سنا' وہ اُس وقت اپنی سواری پر موجود تھے اور حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے' اُنہوں نے فرمایا: تم دونوں اپنی طرف کے علاقوں کا جائزہ لینا کہ تم زمین پر ایسا بوجھ عائد نہ کرنا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم زمین کے حوالے سے ایسی چیز عائد کرتے ہیں جس کی وہ طاقت رکھتی ہے' میں نے اُن لوگوں کے لیے اُتنا ہی چھوڑا ہے جتنا اُن سے وصول کیا ہے۔ عثمان بن حنیف نے کہا: میں نے زمین پر اتنا ہی بوجھ ڈالا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے' میں نے اُن لوگوں کے لیے بہت سا اضافی مال چھوڑا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دونوں اپنے کام میں اس بات کا جائزہ لیتے رہنا کہ تم زمین پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی' اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی دی تو میں اہلِ عراق کی بیواؤں کا ایسا بندوبست کروں گا کہ وہ میرے بعد کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔

10136 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَيُّمَا مَدِينَةٍ فُتِحَتْ عَنْوَةً، فَهُمْ اَرِقَّاءُ، وَاَمْوَالُهُمْ لِلْمَسَاكِينِ، فَاِنْ اَسْلَمُوا قَبْلَ اَنْ يُقَسَّمُوا فَهُمْ اَحْرَارٌ، وَاَمْوَالُهُمْ لِلْمَسَاكِينِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: جو بھی شہر لڑائی کے ساتھ فتح ہو تو وہاں کے رہنے والے لوگ غلام بنائے جائیں گے اور اُن کا مال غریبوں میں تقسیم ہو جائے گا' اگر وہ اپنی تقسیم سے پہلے اسلام قبول کر لیتے ہیں' تو وہ آزاد شمار ہوں گے لیکن اُن کے اموال غریبوں کو ملیں گے۔

10137 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا، اَوْ كَلِمَةٌ تُشْبِهُهَا، وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَاَرْضُهَا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے: تم جس بھی بستی میں جاؤ گے اُس میں تمہارا حصہ ہوگا' (راوی کو شک ہے' شاید اس کی مانند آپ نے کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا) اور جو بھی بستی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے' تو اُس کی زمین' اللہ اور اُس کے رسول کی ملکیت ہوگی اور پھر وہ تمہاری ملکیت ہوگی۔

مِيْرَاثُ الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد کی میراث

10138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِشَيْخٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا ثُمَّ اَسْلَمَ، ثُمَّ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لَعَلَّكَ اِنَّمَا ارْتَدَدْتَّ لِاَنْ تُصِيبَ مِيْرَاثًا ثُمَّ تَرْجِعُ اِلَى الْاِسْلَامِ قَالَ: لَا قَالَ: فَلَعَلَّكَ خَطَبْتَ امْرَاَةً فَاَبَوْا اَنْ يُنْكِحُوكَهَا فَاَرَدْتَّ اَنْ تَزَوَّجَهَا ثُمَّ تَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ قَالَ: لَا قَالَ: فَارْجِعْ اِلَى الْاِسْلَامِ قَالَ: اَمَا حَتّٰى اَلْقَى الْمَسِيحَ فَلَا، فَاَمَرَ بِهِ عَلِيٌّ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ، وَدُفِعَ مِيْرَاثُهُ اِلَى وَلَدِهِ الْمُسْلِمِينَ

* * ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھے کو لایا گیا' جو پہلے عیسائی تھا پھر اُس نے اسلام قبول کیا اور پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: شاید تم اس لیے مرتد ہوئے ہو کہ تم میراث حاصل کرلو' پھر تم دوبارہ مسلمان ہو جاؤ گے۔ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر یہ ہو سکتا ہے کہ تم نے کسی عورت کو شادی کا پیغام دیا ہو اور اُس عورت کے سرپرستوں نے اُس عورت کے ساتھ تمہاری شادی کرنے سے انکار کر دیا ہو' تو تم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ تم اُس عورت کے ساتھ شادی کر لو گے اور پھر دوبارہ مسلمان ہو جاؤ گے' اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دوبارہ مسلمان ہو جاؤ! اُس نے کہا: میں یہ بات نہیں مانوں گا یہاں تک کہ میں حضرت مسیح سے جا ملوں! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُس کی گردن اُڑا دی گئی اور اُس کی میراث اُس کے مسلمان بچوں کے سپرد کر دی گئی۔

10139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْعِجْلِيَّ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاسْتَتَابَهُ عَلِيٌّ، فَاَبَى اَنْ يَتُوبَ، فَقَتَلَهُ، وَقَسَّمَ مَالَهُ مِنْ وَرَثَتِهِ، وَاَمَرَ امْرَاَتَهُ اَنْ تَعْتَدَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

* * حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: مستورد عجلی اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے توبہ کروائی تو اُس نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے قتل کروا دیا اور اُس کا مال اُس کے ورثاء میں تقسیم کر دیا' آپ نے اُس کی بیوی کو یہ ہدایت کی کہ وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے۔

10140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ

قَضَى فِيْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ بِمِثْلِ قَوْلِ عَلِيٍّ، وَقَالَ مِثْلَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مرتد کی وراثت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

ابن جریج نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

10141 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، كَتَبَ فِيْ رَجُلٍ اُسِرَ فَتَنَصَّرَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: اِذَا عُلِمَ ذٰلِكَ بَرِئَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهُ، وَاعْتَدَّتْ مِنْهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ، وَدُفِعَ مَالُهُ اِلٰى وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِيْنَ

✵✵ اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کے بارے میں خط لکھا جسے قیدی کیا گیا تھا اور پھر وہ عیسائی ہوگیا' پہلے وہ مسلمان تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ لکھا کہ جب اُس کی اس بات کا پتا چلے گا تو اُس کی بیوی اُس سے لاتعلق ہو جائے گی اور وہ اُس کے حوالے سے تین حیض تک عدت گزارے گی اور اُس شخص کا مال اُس کے مسلمان ورثاء کے حوالے کر دیا جائے گا۔

10142 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: فِي الْمُرْتَدِّ اِذَا قُتِلَ فَمَالُهُ لِوَرَثَتِهِ، وَاِذَا لَحِقَ بِاَرْضِ الْحَرْبِ فَمَالُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ وَارِثٌ عَلٰى دِيْنِهِ فِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

✵✵ سفیان ثوری' مرتد شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جب اُسے قتل کر دیا جائے' تو اُس کا مال اُس کے مسلمان ورثاء کو مل جائے گا اور جب وہ اہلِ حرب کی سرزمین پر چلا جائے' تو اُس کا مال مسلمانوں کو ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: اگر اُس کے دین سے تعلق رکھنے والا اُس کا وارث اہلِ حرب کی سرزمین پر موجود ہو' تو وہ وارث اُس مال کا زیادہ حقدار ہوگا۔

10143 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مِيْرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِوَلَدِهٖ

✵✵ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرتد شخص کی وراثت اُس کی اولاد کو ملے گی۔

10144 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ [illegible] قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ: عَنِ الْمُرْتَدِّ، كَمْ تَعْتَدُّ امْرَاَتُهُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّهُ قُتِلَ قَالَ: فَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ: قُلْتُ: اَيُوْصَلُ مِيْرَاثُهُ؟ قَالَ: مَا يُوْصَلُ مِيْرَاثُهُ قَالَ: اَيَرِثُهُ بَنُوْهُ قَالَ: نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُوْنَا

✵✵ موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے مرتد شخص سے دریافت کیا: اُس کی بیوی کتنی عدت گزارے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: تین حیض! میں نے دریافت کیا: اگر اُسے قتل کر دیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: چار ماہ

دس دن! میں نے دریافت کیا: کیا میں نے دریافت کیا: کیا اُس کی میراث پہنچادی جائے گی؟ اُنہوں نے پوچھا: اُس کی میراث پہنچائی جانے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: کیا اُس کے بچے اُس کے وارث بنیں گے؟ تو سعید بن مسیب نے جواب دیا: ہم اُن کے وارث بن جائیں گے لیکن وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

10145 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اَهْلُ الشِّرْكِ نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُونَا

** حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مشرکین کے وارث بن جائیں گے وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

10146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِلْمُسْلِمِينَ، وَقَدْ كَانُوا يُطَيِّبُونَهُ لِوَرَثَتِهِ

** معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: مرتد شخص کی میراث مسلمانوں کو ملے گی اور وہ اُس میراث کو اُس شخص کے ورثاء کو اپنی خوشی سے دے دیں گے۔

10147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مِيرَاثُهُ لِاَهْلِ دِينِهِ

** معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسے شخص کی میراث اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کو ملے گی۔

10148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا تَابَ الْمُرْتَدُّ فَاِنَّهُمْ يَسْتَحِبُّونَ لَهُ اَنْ يَسْتَاْنِفَ بِحَجٍّ، اِنْ كَانَ حَجَّ قَبْلَ ارْتِدَادِهِ

** معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرتد توبہ کر لے تو علماء نے اُس کے لیے یہ بات مستحب قرار دی ہے کہ وہ نئے سرے سے حج کرے اگرچہ وہ مرتد ہونے سے پہلے حج کر چکا ہو۔

10149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: "النَّاسُ فَرِيقَانِ: مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِلْمُسْلِمِينَ؛ لِاَنَّهُ سَاعَةَ يَكْفُرُ يُوقَفُ عَنْهُ فَلَا يَقْدِرُ مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى يَنْظُرَ اَيُسْلِمُ اَوْ يَكْفُرُ، مِنْهُمُ النَّخَعِيُّ، وَالشَّعْبِيُّ، وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَفَرِيقٌ يَقُولُ: لِاَهْلِ دِينِهِ"

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہیں بعض حضرات یہ کہتے ہیں: مرتد کی میراث مسلمانوں کو ملے گی کیونکہ جس گھڑی میں اُس نے کفر اختیار دیا تھا اُس گھڑی میں اُسے وہیں ٹھہرا دیا گیا تو اب وہ اُس میں سے کسی بھی چیز پر قادر نہیں ہو سکے گا جب تک اس بات کا جائزہ نہیں لیا جاتا کہ کیا وہ مسلمان ہو جاتا ہے یا کافر رہتا ہے ان حضرات میں امام ابراہیم نخعی امام شعبی اور حکم بن عتیبہ شامل ہیں۔

جبکہ ایک گروہ نے یہ کہنا ہے: اُس کی میراث اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کو ملے گی۔

وَصِيَّةُ الْاَسِيْرِ

باب: قیدی کا وصیت کرنا

10150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، وَغَيْرِهِ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اَنْ: اَجِزْ وَصِيَّةَ الْاَسِيْرِ

✵✵ اسحاق بن راشد اور دیگر اہلِ جزیرہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا کہ قیدی کی وصیت کو نافذ کرواؤ۔

آنِيَةُ الْمَجُوسِ

باب: مجوسیوں کے برتن

10151 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضُ اَهْلِ كِتَابٍ، وَاِنَّهُمْ يَاْكُلُونَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِآنِيَتِهِمْ وَقُدُورِهِمْ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا. يَعْنِي: اغْسِلُوهَا

✵✵ ابوقلابہ نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہماری زمین اہلِ کتاب کی سرزمین ہے وہ لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں تو ہم اُن کے برتنوں اور ہنڈیاؤں کا کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اُن کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا تو تم انہیں دھولو (اور پھر استعمال کرلو)۔

خِدْمَةُ الْمَجُوسِ وَاَكْلُ طَعَامِهِمْ

باب: مجوسی سے خدمت لینا یا اُن کا کھانا کھانا

10152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ: اَنَّ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ: كَانَ مَعَهُمْ فِي الْخَيْلِ، فَكَانَتْ مَعَهُ امْرَاَةٌ مَجُوسِيَّةٌ تَخْدُمُهُ، وَتَصْنَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

✵✵ اشعث بن ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ابراہیم نخعی اُن لوگوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے اُن کے ساتھ ایک مجوسی خاتون تھی جو اُن کی خدمت کرتی تھی وہ اُن کے لیے کھانے اور پینے کا بندوبست کرتی تھی۔

10153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، سَمِعَ شُعْبَةَ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ

حدیث:10151 : السنن للترمذی - الذبائح' ابواب الاطعمة - باب ما جاء فی الاكل فی آنية الكفار' حديث:1766' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ابو ثعلبة الخشنی واسمه جرثوم' حديث:2314' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث ابی ثعلبة الخشنی - حديث:17415'

الْاَعْرَجُ: اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ عِنْدَهُمْ سِنِيْنَ بِاَصْبَهَانَ، فَكَانَ غُلَامٌ لَهُ مَجُوسِيٌّ يَخْدُمُهُ، وَيَصْنَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

✵✵ قاسم اعرج بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اُن کے ہاں کچھ سال اصبہان میں رہے' اُن کا ایک مجوسی غلام تھا جو اُن کی خدمت کیا کرتا تھا' وہ اُن کے کھانے اور پینے کا سامان تیار کیا کرتا تھا۔

10154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، سَمِعَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ الْاَعْرَجُ: اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ عِنْدَهُمْ سِنِيْنَ بِاَصْبَهَانَ فَكَانَ غُلَامٌ لَهُ مَجُوسِيٌّ يَخْدُمُهُ، وَيُنَاوِلُهُ الْمُصْحَفَ فِيْ غُلَافِهِ

✵✵ قاسم اعرج بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اُن کے ہاں اصبہان کچھ سال تک مقیم رہے' اُن کا ایک مجوسی غلام تھا جو اُن کی خدمت کیا کرتا تھا اور وہ غلاف میں رکھے ہوئے قرآن مجید کو بھی اُنہیں پکڑا دیتا تھا۔

10155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِ طَعَامِ الْمَجُوسِ مَا خَلَا ذَبِيحَتَهُ. يَعْنِي: الْجُبْنَ وَاَشْبَاهَهُ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجوسیوں کا کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اُن کا ذبیحہ نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اُن کا بنایا ہوا پنیر یا اس طرح کی چیزیں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

10156 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ رُوْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِ جُبْنِ الْمَجُوسِيِّ

✵✵ حجاج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجوسی کے بنائے ہوئے پنیر کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مَسْاَلَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب سے کچھ دریافت کرنا

10157 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ كَذْبَةً فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے تبلیغ کردو' خواہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے بھی روایت نقل کردو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانہ تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

10158 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ:

بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْاَلُوا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، فَاِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ، وَقَدْ اَضَلُّوا اَنْفُسَهُمْ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَنُحَدِّثُ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: حَدِّثُوا وَلَا حَرَجَ

** زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہلِ کتاب سے کسی بھی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو' کیونکہ وہ تمہاری راہنمائی نہیں کرسکیں گے' کیونکہ وہ تو خود گمراہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کردیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم روایات نقل کردو' ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10159 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " كَيْفَ تَسْاَلُونَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، وَكِتَابُ اللّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ مَحْضٌ، وَلَمْ يُشَبْ؟ فَهُوَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ، وَقَدْ اَخْبَرَكُمُ اللّٰهُ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، اَنَّهُمْ كَتَبُوا بِاَيْدِيهِمْ كُتُبًا، ثُمَّ قَالُوا: هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، فَبَدَّلُوهَا، وَحَرَّفُوهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا، اَفَمَا يَنْهَاكُمْ مَا جَائَكُمْ مِنَ اللّٰهِ عَنْ مَسْاَلَتِهِمْ؟ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا اَحَدًا مِنْهُمْ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِي اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ "

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تم اہلِ کتاب سے کسی بھی چیز کے بارے میں کیسے دریافت کرسکتے ہو؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب' جو اُس نے نازل کی ہے' وہ تمہارے درمیان موجود ہے' اُس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی سب سے بعد والی اطلاع ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اہلِ کتاب کے بارے میں یہ بتادیا ہے کہ اُنہوں نے اُس کتاب کے کچھ حصہ کو خود تحریر کیا اور پھر یہ کہہ دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے' تاکہ وہ اس کی وجہ سے تھوڑا سا فائدہ حاصل کرسکیں اور اُنہوں نے اُس کتاب کو تبدیل کردیا اور اُس کے مضامین کو اُن کی جگہ سے ہٹا دیا' تو جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے' کیا وہ تمہیں اُن لوگوں سے دریافت کرنے سے منع نہیں کرتا' اللہ کی قسم! ہم نے تو اُن میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ تم سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کرتے ہوں' جو تم پر نازل ہوئی ہے۔

10160 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّ اَبَا نَمْلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَائَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: اِنَّهَا تَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَكُتُبِهِ، فَاِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ، وَاِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُ "

** حضرت ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت ابونملہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک ذمی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! کیا یہ جنازہ بھی کلام کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے! تو ایک یہودی نے کہا: وہ کلام کرتا ہے۔ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: اہلِ کتاب تمہیں جو بات بتائیں' تم اُن کی تصدیق نہ کرو اور اُن کی بات کو جھوٹا بھی قرار نہ دو' تم لوگ یہ کہو: ہم اللہ اور اُس کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں' کیونکہ اگر وہ بات جھوٹی ہوگی' تو تم اُس کی تصدیق نہیں کرو گے اور اگر وہ سچی ہوگی' تو تم نے اُسے جھٹلایا نہیں ہوگا۔

10161 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ يُحَدِّثُونَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسِيخُونَ كَاَنَّهُمْ يَتَعَجَّبُونَ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُصَدِّقُوهُمْ، وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِالَّذِي اُنْزِلَ اِلَيْنَا، وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ، وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ، وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ"

✵✵ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: یہودی' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے' وہ اصحاب ان کی باتیں غور سے سنا کرتے تھے' یعنی حیرانگی کا اظہار کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اُن کی تصدیق بھی نہ کرو اور اُنہیں جھوٹا بھی قرار نہ دو' تم یہ کہو کہ ہم اُس چیز پر ایمان رکھتے ہیں' جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو تمہاری طرف نازل کی گئی' ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اُس کے لیے مسلمان ہیں۔

10162 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهِيرٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَسْاَلُوا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، فَاِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ، وَقَدْ ضَلُّوا، فَتُكَذِّبُوا بِحَقٍّ، وَتُصَدِّقُوا الْبَاطِلَ، وَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِي قَلْبِهِ تَالِيَةٌ تَدْعُوهُ اِلَى اللّٰهِ وَكِتَابِهِ كَتَالِيَةِ الْمَالِ. وَالتَّالِيَةُ: الْبَقِيَّةُ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَزَادَ مَعْنٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: اِنْ كُنْتُمْ سَائِلِيهِمْ لَا مَحَالَةَ فَانْظُرُوا مَا وَاطَى كِتَابَ اللّٰهِ فَخُذُوهُ، وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَدَعُوهُ

✵✵ حریث بن زہیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اہلِ کتاب سے کسی بھی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو کیونکہ وہ تمہاری رہنمائی نہیں کر سکتے' کیونکہ وہ خود گمراہ ہیں' تو تم حق بات کو جھٹلا دو گے' یا جھوٹی بات کی تصدیق کر دو گے' اہلِ کتاب میں سے ہر ایک شخص کے دل میں' مال کے تالیہ کی طرح کا تالیہ ہے' جو اُسے اللہ اور اُس کی کتاب کی طرف دعوت دیتا ہے

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) تالیہ سے مراد "بقیہ" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: اگر تم نے اُن سے ضرور کسی چیز کے بارے میں دریافت کرنا ہو تو اُس چیز کا جائزہ لو جو اللہ کی کتاب کے مطابق ہو' اُسے تم حاصل کر لو' جو چیز اللہ کی کتاب کے برخلاف ہو اُسے چھوڑ دو۔

10163 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِرَجُلٍ يَقْرَاُ كِتَابًا سَمِعَهُ سَاعَةً، فَاسْتَحْسَنَهُ فَقَالَ لِلرَّجُلِ: اَتَكْتُبُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ،

فَاشْتَرَى اَدِيمًا لِنَفْسِهِ، ثُمَّ جَاءَ بِهِ اِلَيْهِ فَنَسَخَهُ فِيْ بَطْنِهِ وَظَهْرِهِ، ثُمَّ اَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقْرَاُهُ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَوَّنُ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِيَدِهِ الْكِتَابَ، وَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اَلَا تَرَى اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ الْيَوْمِ وَاَنْتَ تَقْرَاُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا وَخَاتِمًا، وَاُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَفَوَاتِحَهُ، وَاخْتُصِرَ لِي الْحَدِيْثُ اخْتِصَارًا، فَلَا يُهْلِكَنَّكُمُ الْمُتَهَوِّكُونَ

✹✹ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو ایک کتاب پڑھ رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھڑی بھر کے لیے اُس کی بات کو سنا اور اُسے اچھا قرار دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے دریافت کیا: کیا تم اس تحریر میں سے نوٹ کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایک چمڑا خریدا' اُسے لے کر اُس شخص کے پاس آئے' اُس چمڑے کے دونوں طرف اُنہوں نے اُس کے کلمات کو نوٹ کیا اور پھر اُسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُسے پڑھ کر سنانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُس تحریر پر ہاتھ مارا اور بولا: اے خطاب کے صاحبزادے! تمہاری ماں تمہیں روئے! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھ رہے؟ کہ تمہارے اس تحریر کو پڑھنے کے دوران (آپ کے چہرۂ مبارک کی رنگت تبدیل ہو گئی ہے) اُس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''مجھے کھولنے والا اور مہر لگانے والا (یا سلسلہ کو ختم کرنے والا) بنا کر بھیجا گیا ہے' مجھے جامع اور کھولنے والے کلمات عطا کیے گئے ہیں' میرے لیے بات کو مختصر کر دیا گیا ہے' تو حیرانگی کا شکار لوگ تمہیں ہلاکت کا شکار ہرگز نہ کریں''۔

10164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي مَرَرْتُ بِاَخٍ لِي مِنْ قُرَيْظَةَ، وَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، اَفَلَا اَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَقُلْتُ: مَسَخَ اللّٰهُ عَقْلَكَ، اَلَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا قَالَ: فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ اَصْبَحَ فِيكُمْ مُوْسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ، اَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْاُمَمِ، وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

✹✹ امام شعبی' عبداللہ بن ثابت کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں قریظہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزرا تو اُس نے

حدیث:10164 : مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث عبد الله بن ثابت - حديث:15585' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث عبد الله بن ثابت - حديث:18001' معجم الصحابة لابن قانع - عبد الله بن ثابت الانصاري' حديث:843' شعب الايمان للبيهقي - فصل' حديث:4965

تورات میں سے کچھ جامع کلمات مجھے تحریر کر کے دے دیئے' تو کیا وہ میں آپ کے سامنے پڑھ کر نہ سناؤں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عقل کو مسخ کر دیا ہے' کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں) تو نبی اکرم ﷺ کی کیفیت ٹھیک ہوئی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! اگر تمہارے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہوتے اور تم اُن کی پیروی کر لیتے اور مجھے چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہوتے' اُمتوں میں سے میرا حصہ تم لوگ ہو اور انبیاء میں سے تمہارا حصہ میں ہوں (یعنی تم نے صرف میری باتوں پر ایمان رکھنا ہے)''۔

10165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ مِنْ قَصَصِ يُوسُفَ فِي كَتِفٍ فَجَعَلَتْ تَقْرَاُ عَلَيْهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَوَّنُ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ اَتَاكُمْ يُوسُفُ وَاَنَا فِيكُمْ فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات کے متعلق (کسی جانور) کے کندھے پر لکھی ہوئی تحریر لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھنے لگیں' نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' آپ نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر حضرت یوسف علیہ السلام تمہارے پاس آ جائیں اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں' اور تم اُن کی پیروی کرو' تو تم گمراہ ہو گے''۔

10166 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: كَانَ يَقُولُ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ يَطْلُبُ كُتُبَ دَانْيَالَ، وَذَاكَ الضَّرْبَ، فَجَاءَ فِيهِ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنْ يُرْفَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا اَدْرِي فِيمَا رُفِعْتُ؟ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ عَلَاهُ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَاُ عَلَيْهِ (الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ) (يوسف: 1)، حَتَّى بَلَغَ (الْغَافِلِينَ) (يوسف: 3) قَالَ: فَعَرَفْتُ مَا يُرِيدُ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي، فَوَاللّٰهِ مَا اَدَعُ عِنْدِي شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْكُتُبِ اِلَّا حَرَقْتُهُ قَالَ: ثُمَّ تَرَكَهُ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کوفہ میں حضرت دانیال علیہ السلام کی تحریریں اور اس طرح کی اور تحریریں تلاش کرتا پھر رہا تھا' اُس کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ اُسے اُن کے سامنے پیش کیا جائے' اُس شخص

حدیث: 10165 : مسند اسحاق بن راهويه - مسند ام المؤمنين حفصة بنت عمر بن الخطاب رضي الله عنهما' حديث: 1795' جامع معمر بن راشد - باب حديث اهل الكتاب' حديث: 667' شعب الايمان للبيهقي - فصل' حديث: 4969

نے کہا: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مجھے کیوں پیش کیا جا رہا ہے؟ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دُرّہ بلند کیا اور اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''الر! یہ کتاب مبین کی آیات ہیں''۔

اُنہوں نے اسے ''الغافلین'' تک تلاوت کیا۔ وہ شخص کہتا ہے: مجھے اُن کی مراد کا اندازہ ہو گیا تو میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ مجھے چھوڑ دیجئے' اللہ کی قسم! میرے پاس اس طرح کی جتنی بھی تحریریں ہیں' میں اُنہیں جلا دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو چھوڑ دیا۔

نَقْضُ الْعَهْدِ وَالصَّلْبُ

باب: عہد کو توڑنا اور مصلوب کرنا

10167 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ: اَنَّ رَجُلًا يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا نَخَسَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ، ثُمَّ حَثَا عَلَيْهَا التُّرَابَ، يُرِيْدُ عَلَيْهَا عَلٰى نَفْسِهَا، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ عَهْدًا مَا وَفُّوا لَكُمْ بِعَهْدِهِمْ، فَاِذَا لَمْ يُوفُوا لَكُمْ بَعْهِدِكُمْ فَلَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ: فَصَلَبَهُ عُمَرُ

❋❋ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک یہودی یا عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت پر حملہ کر دیا' پھر اُس نے اُس پر مٹی ڈال دی' وہ اُس عورت کے ساتھ جنسی زیادتی کرنا چاہتا تھا' اس بات کا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ معاہدہ اُس وقت تک قائم رہے گا' جب تک وہ تمہارے ساتھ کیے ہوئے معاہدہ کو برقرار رکھیں' جب وہ تمہارے ساتھ کیے ہوئے معاہدہ کو برقرار نہیں رکھیں گے تو پھر ان کے لیے بھی معاہدہ باقی نہیں رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو مصلوب کروا دیا۔

10168 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ امْرَاَةً مُسْلِمَةً اسْتَاْجَرَتْ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَانْطَلَقَ مَعَهَا، فَلَمَّا اَتَيَا اَكَمَةً تَوَارٰى بِهَا ثُمَّ غَشِيَهَا، قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: وَقَدْ كُنْتُ رَمَقْتُهَا حِينَ غَشِيَهَا فَضَرَبْتُهُ، فَلَمْ اَتْرُكْهُ حَتّٰى رَاَيْتُهُ اَنْ قَدْ قَتَلْتُهُ قَالَ: فَانْطَلَقَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَاَخْبَرَهُ، فَدَعَانِيْ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْمَرْاَةِ، فَوَافَقَتْنِيْ عَلَى الْخَبَرِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا عَلٰى هٰذَا اَعْطَيْنَاكُمُ الْعَهْدَ فَاَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ

❋❋ سہیل بن ابوصالح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان خاتون نے ایک یہودی یا عیسائی شخص کو مزدور کے طور پر رکھا' وہ مزدور کے طور پر اُس عورت کے ساتھ گیا' جب وہ دونوں ایک ٹیلہ کے پاس آئے اور اُس کی اوٹ میں ہوئے' تو اُس مرد نے اُس عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا۔ ابوصالح بیان کرتے ہیں: جب وہ اُس عورت کو لے کر اوجھل ہوا تھا' تو میں اُس کو

دیکھ رہا تھا' جب اُس نے اُس عورت پر حملہ کیا تو میں آیا اور اُس کی پٹائی شروع کی اور اُسے اُس وقت تک مارتا رہا' یہاں تک کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا' راوی کہتے ہیں: پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا' اُنہوں نے مجھے بلایا' میں نے اُنہیں پوری صورتِ حال کے بارے میں بتایا' اُنہوں نے اُس عورت کو پیغام بھیجا' اُس عورت نے میرے بیان کی موافقت کی' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے تمہیں یہ کچھ کرنے کے لیے امان نہیں دی تھی' پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُسے قتل کر دیا گیا۔

10169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ: اَنَّ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا نَخَسَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ فَسَقَطَتْ، فَضَرَبَ عُمَرُ رَقَبَتَهُ، وَقَالَ: مَا عَلٰى هٰذَا صَالَحْنَاكُمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ ایک یہودی یا ایک عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت کو کوئی چیز ماری' وہ عورت گر گئی (یا اس کا حمل ضائع ہو گیا)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی گردن اُڑا دی' اُنہوں نے یہ فرمایا: ہم نے اس لیے تمہارے ساتھ صلح نہیں کی تھی۔

10170 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ قَتَلَ كَذٰلِكَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرَادَ امْرَاَةً عَلٰى نَفْسِهَا. اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا، وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرَادَ ابْتِزَازَ مُسْلِمَةٍ نَفْسَهَا، وَرَجُلٌ يَنْظُرُ، فَسَاَلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الرَّجُلَ حَيْثُ لَا تَسْمَعُ الْمَرْاَةُ، وَسَاَلَ الْمَرْاَةَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ الرَّجُلُ، وَلَمَّا اتَّفَقَا اَمَرَ بِقَتْلِهِ "، وَلَقَدْ قِيْلَ لِي: اِنَّ الرَّجُلَ اَبُوْ صَالِحٍ الزَّيَّاتُ قَالَ: وَقَضٰى عَبْدُ الْمَلِكِ فِيْ جَارِيَةٍ مِنَ الْاَعْرَابِ افْتَضَّهَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَقَتَلَهُ، وَاَعْطَى الْجَارِيَةَ مَالَهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلٰى اَنَّ السُّنَّةَ فِيْ هٰذَا سُنَّةُ الْمُسْلِمِ، اِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ حُدَّ، وَكَذٰلِكَ الْمَرْاَةُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح کی صورتِ حال میں اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کروا دیا تھا جس نے ایک عورت کی عزت پر حملہ کیا تھا' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا' اُس کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک مسلمان عورت کی عزت پر حملہ کیا' ایک مرد یہ صورتِ حال دیکھ رہا تھا' بعد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس مرد پر ایسی جگہ پر سوالات کیے جہاں پر عورت نہیں سن سکتی تھی اور عورت سے ایسی جگہ پر سوالات کیے جہاں سے مرد نہیں سن سکتا تھا' جب اُن دونوں کا بیان ایک جیسا سامنے آیا تو اُنہوں نے مجرم کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ دیکھنے والا وہ شخص ابو صالح زیاد تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے ایک دیہاتی کنیز کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا' جسے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے پامال کیا تھا' تو عبدالملک نے اُس شخص کو قتل کروا دیا تھا اور اُس کا مال اُس کنیز کو دے دیا تھا۔ لوگ اس معمول پر گامزن ہیں کہ اس طرح کی صورتِ حال میں اُس کے ساتھ مسلمان کا سا طریقہ اختیار کیا جائے گا کہ اگر وہ محصن ہو گا تو اُسے

سنگسار کر دیا جائے گا اور اگر وہ محصن نہیں ہوگا تو اُس پر حد جاری کی جائے گی' عورت کا حکم بھی اسی طرح ہوگا۔

10171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا، ثُمَّ اَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ، وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ، فَاُخِذَ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ

٭٭ ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کے زیور کو حاصل کرنے کے لیے اُس لڑکی کو قتل کر دیا اور پھر اُسے ایک گڑھے میں ڈال دیا' اُس نے اُس لڑکی کا سر پتھر کے ذریعہ کچلا تھا' پھر اُس کو پکڑ لیا گیا' اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اُسے اُس وقت تک پتھر مارے جائیں جب تک وہ مر نہیں جاتا' تو اُسے اتنے پتھر مارے گئے کہ وہ مر گیا۔

10172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، وَالْكَلْبِيِّ فِي " قَوْلِهِ: (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33) فِي اللِّصِّ الَّذِي يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فَهُوَ مُحَارِبٌ، فَاِنْ قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ صُلِبَ "

٭٭ عطاء خراسانی اور کلبی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک اُن لوگوں کا بدلہ' جو اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں''۔

یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ چور ہے جو راستہ کاٹ دیتا ہے (یعنی ڈاکو مراد ہے) تو وہ محارب شمار ہوگا' اگر وہ قتل کر دیتا ہے اور مال کو بھی حاصل کر لیتا ہے تو اُسے مصلوب کیا جائے گا۔

مُصَافَحَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب کے ساتھ مصافحہ کرنا

10173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْقَلَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، رَاَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ: يُصَافِحُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا بِدِمَشْقَ

٭٭ ابوعبداللہ معاویہ عسقلانی بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جس نے عبداللہ بن محیریز کو دمشق میں ایک عیسائی شخص کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

10174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ اَنْ يَاْكُلُوا مَعَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، وَاَنْ يُصَافِحُوهُمْ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علماء نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ لوگ یہودیوں یا عیسائیوں کے ساتھ کھائیں' یا اُن کے ساتھ مصافحہ کریں۔

10175 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، وَعِمْرَانَ: لَا يَرَيَانِ بِمُصَافَحَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بَأْسًا .

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا بَأْسَ بِهِ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری اور عمران کو سنا' یہ دونوں حضرات یہودی یا عیسائی شخص کے ساتھ مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ویسے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فِيْ ذَبَائِحِهِمْ

باب: اُن کے ذبیحہ کا حکم

10176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ اَرْضًا لَا يَقْصِبُ بِهَا الْمُسْلِمُونَ، اِنَّمَا هُمُ النَّبَطُ، وَفَارِسُ، فَاِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا فَسَلُوا، فَاِنْ كَانَ ذَبِيحَةَ يَهُودِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ فَكُلُوهُ، فَاِنَّ طَعَامَهُمْ لَكُمْ حِلٌّ

✵✵ قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسی جگہ پر پڑاؤ کرو جہاں مسلمان قصاب نہ ہوں' وہ لوگ نبطی ہوں' یا اہلِ فارس ہوں تو جب گوشت خریدو' تو اُس کے بارے میں دریافت کرلو' اگر تو وہ کسی یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ ہو تو تم اُس کو کھالو' کیونکہ اُن کا کھانا تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے۔

10177 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَقُولُ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ قِيلَ لَهُمَا: اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يَذْكُرُونَ عَلٰى ذَبَائِحِهِمْ غَيْرَ اللّٰهِ، فَقَالَا: اِنَّ اللّٰهَ حِينَ اَحَلَّ ذَبَائِحَهُمْ عَلِمَ مَا يَقُولُونَ عَلٰى ذَبَائِحِهِمْ. ذَكَرَهُ مُقَاتِلٌ

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں' جبکہ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان دونوں حضرات سے دریافت کیا گیا: اگر اہلِ کتاب اپنے ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کا نام ذکر کردیتے ہیں (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے جب اُن کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا تھا تو اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا کہ وہ اپنے ذبیحہ پر کیا پڑھتے ہیں؟

مقاتل نامی راوی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

10178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُؤْكَلُ ذَبَائِحُ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاِنْ ذُبِحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، اَوْ قَالَ: وَاِنْ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

✵✵ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہلِ کتاب کے ذبیحہ کو کھالیا جائے گا' اگرچہ اُسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم اُس کا مفہوم یہی ہے)

10179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ وَصَيْدِ كِلَابِهِمْ. ذَكَرَهُ مُقَاتِلٌ

** محمد بن زید نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: اہلِ حرب میں سے اہلِ کتاب کے ذبیحہ اور اُن کے کتوں کے شکار میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ بات مقاتل نے بھی نقل کی ہے۔

10180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، اَوْ اَخْبَرَهُ مَنْ، سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ: (وَمَا اُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ) (البقرة: 173) قَالَ: "يَقُوْلُ: بِاسْمِ الْمَسِيحِ"، وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِهِمْ

** عطاء اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور وہ چیز جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو' تو جو شخص مجبور ہو جائے''۔

عطاء فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہے: مسیح کے نام پر (میں اسے ذبح کرتا ہوں)۔ عطاء فرماتے ہیں: اُن لوگوں کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10181 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا ذَبَحَ الْيَهُوْدِيُّ ذَبِيحَتَهُ فَفَسَدَتْ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ فَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَاْكُلَهَا

** قتادہ فرماتے ہیں: جب کوئی یہودی اپنے ذبیحہ کو ذبح کرے اور اُس کے دین کے حساب سے وہ ذبیحہ اُس کے لیے فاسد ہو جائے تو مسلمان کے لیے بھی اُسے کھانا جائز نہیں ہوگا۔

10182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ: (وَطَعَامُ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ) (المائدة: 5) قَالَ: ذَبَائِحُهُمْ

** مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور اُن لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی' تمہارے لیے حلال ہے''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد اُن کا ذبیحہ ہے۔

10183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اِذَا ذَبَحَ النَّصْرَانِيُّ فَنَسِيَ اَنْ يُسَمِّيَ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَاِنْ سَمِعْتَهُ يُهِلُّ لِغَيْرِ اللّٰهِ حِينَ ذَبَحَ فَاِنِّي اَكْرَهُهُ، وَكَانَ بَعْضُهُمْ يُرَخِّصُ فِي ذٰلِكَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يَاْكُلَهُ

** امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: جب کوئی عیسائی شخص ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر تم اُسے سنو کہ وہ ذبح کے وقت اللہ کے بجائے کسی اور کا نام بلند کر رہا تھا تو میں اُسے مکروہ قرار دوں گا' بعض علماء نے اس کی رخصت دی ہے' تاہم میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ آدمی اُسے نہ کھائے۔

10184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ: وَمَا اُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَحَلَّهُ

اللّٰهُ، لِاَنَّهُ قَدْ عَلِمَ اَنَّهُمْ سَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا الْقَوْلَ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: جس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو' اُسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے' کیونکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ عنقریب لوگ یہ کلمات کہیں گے۔

10185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَمِعَهُ يُهِلُّ كَرِهَ اَنْ يَاْكُلَهُ، اِلَّا اَنْ يَتَوَارَى عَنْهُ حَتّٰى لَا يَسْمَعَهُ قَالَ: " وَاِهْلَالُهُ اَنْ يَقُوْلَ: بِاسْمِ الْمَسِيحِ "

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ کسی شخص کو (غیر اللہ کے نام پر) جانور ذبح کرتے ہوئے سنتے تھے تو اُس ذبیحہ کو کھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے' البتہ اگر وہ اُن سے اتنی دور ہوتا کہ اُس کی آواز اُن تک نہ آتی تو معاملہ مختلف تھا۔ راوی کہتے ہیں: اُس کے آواز بلند کرنے سے مراد اُس کا یہ کہنا تھا کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نام پر اسے ذبح کرتا ہوں۔

10186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ: كَانَ قَوْمٌ مِنَ النَّصَارٰى يَذْبَحُوْنَ بِالشَّامِ، ثُمَّ يَبِيْعُوْنَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَوَكَّلَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَحْضُرُهُمْ اِذَا ذَبَحُوْا اَنْ يُسَمُّوا اللّٰهَ، وَيَمْنَعَهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا عَلٰى ذَبَائِحِهِمْ

✱✱ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: شام میں کچھ عیسائی ذبح کرتے تھے اور پھر اُس کا گوشت مسلمانوں کو فروخت کر دیتے تھے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک مسلمان شخص کو اُن کے لیے مقرر کیا تھا جو اُن کے ذبح کے وقت اُن کے پاس موجود ہوتا تھا اور اُنہیں اس بات پر مجبور کرتا تھا کہ وہ اللہ کا نام لیں' وہ اُنہیں اس بات سے منع کرتا تھا کہ وہ اپنے ذبیحہ پر کسی دوسرے کا نام لیں۔

10187 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ ذَبِيْحَةِ الْيَهُوْدِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ: فَتَلَا عَلَيْهِ: (اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ) (المائدة: 5)، وَتَلَا عَلَيْهِ: (وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)، وَتَلَا عَلَيْهِ: (وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ) (المائدة: 3) قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُكَرِّرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، وَالنَّصَارٰى وَكَفَرَةَ الْاَعْرَابِ، فَاِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهُ يَسْاَلُوْنِيْ، فَاِذَا لَمْ يُوَافِقْهُمْ اَتَوْا يُخَاصِمُوْنِيْ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہودی یا عیسائی کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُس شخص کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال قرار دی گئی ہے اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی اُن کا کھانا تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے''۔

اُنہوں نے اُس شخص کے سامنے یہ آیت بھی تلاوت کی:

''تم اُس چیز میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو''۔
اُنہوں نے اُس کے سامنے یہ آیت بھی تلاوت کی:
''اور جس چیز پر اللہ کی بجائے کسی اور کا نام بلند کیا گیا ہو''۔
راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص اپنا سوال اُن کے سامنے دُہراتا رہا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں' عیسائیوں' دیہات کے رہنے والے کافروں پر لعنت کرے! یہ اور اس کے ساتھی مجھ سے دریافت کررہے ہیں' جب بات ان کی موافقت میں نہیں ہوتی تو یہ میرے پاس جھگڑا کرنے کے لیے آجاتے ہیں۔

10188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا قَدَّمَ اِلَيْكَ الْيَهُودِيُّ طَعَامًا، فَأْمُرْهُ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ، فَاِنْ اَكَلَ فَكُلْ، وَاِنْ اَبٰى فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی یہودی تمہارے سامنے کھانا پیش کرے تو تم اُسے یہ ہدایت کرو کہ وہ بھی اُس میں سے کھائے' اگر وہ اُس میں سے کھالیتا ہے تو تم بھی اُس میں سے کھاؤ' اگر وہ اُس میں سے نہیں کھاتا تو تم بھی اُس میں سے نہ کھاؤ۔

10189 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ نَصْرَانِيٍّ ذَبَحَ شَاةً لِصَبْغَةٍ فَاَخْطَاَ فِيْهَا اِرَادَةً حَتّٰى حُرِّمَ عَلَيْهِ اَكْلُهَا قَالَ: فَلَا يَاْكُلُهَا الْمُسْلِمُ اَيْضًا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسے عیسائی شخص کے بارے میں ہے' جو کسی بکری کو ذبح کرنے لگتا ہے اور اُس میں ایسی غلطی کرتا ہے کہ اُس بکری کو کھانا اُس کے لیے حرام ہو جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: مسلمان شخص بھی اُسے نہیں کھائے گا۔

10190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ فِي الذَّبِيحَةِ تَكُوْنُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ، وَالْيَهُوْدِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ قَالَ: لَا يَذْبَحُ لَكَ، وَاذْبَحْ اَنْتَ، لِاَنَّ دِيْنَنَا يَغْلِبُ دِيْنَهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ: "لَا بَاْسَ بِهِ، اَيُّهُمَا شَاءَ فَيَذْبَحُهَا، سَمِعْتُهُ يُهِلُّ لِغَيْرِ اللّٰهِ، فَلَا تَاْكُلْهُ، اِهْلَالُهُ اَنْ يَّقُوْلَ: بِاسْمِ الْمَسِيحِ"

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے عکرمہ نے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو ایسے ذبیحہ کے بارے میں ہے' جو کسی مسلمان' یہودی یا عیسائی کے بارے میں ہو' تو وہ فرماتے ہیں: وہ تمہارے لیے ذبح نہیں کرے' تم اُس کو ذبح کرو' کیونکہ ہمارا دین اُن کے دین پر غالب ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اُن میں سے جو چاہے وہ ذبح کرلے' اگر تم اُنہیں سنتے ہو کہ وہ بلند آواز میں غیر اللہ کا نام لیتے ہیں' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔ لفظ ''اہلال'' (آواز بلند کرنے) سے مراد اُن کا یہ کہنا ہے کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نام پر ذبح کرتا ہوں۔

ذَبِيحَةُ الْمَجُوسِيِّ

باب: مجوسی کے ذبیحہ کا حکم

10191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ اَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُرَّةَ بْنَ شُرَاحِيلَ، عَنِ الْمَجُوسِيِّ يَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ اِذَا ذَبَحَ قَالَ: لَا تَاْكُلْهُ

** موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر اور مرہ بن شراحیل سے مجوسی شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لیتا ہے تو اُنہوں نے کہا: تم اُسے نہ کھاؤ۔

10192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةُ الْمَجُوسِيِّ، وَاِنْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجوسی کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا' اگرچہ اُس نے اُس ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا ہو۔

10193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةُ الْمَجُوسِيِّ، وَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ

** عمرو بن دینار نے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مجوسی کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا' اگرچہ اُس نے اللہ کا نام ذکر کیا ہو۔

10194 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةُ الْمَجُوسِيِّ

** حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجوسی کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا۔

الْمُسْلِمُ يُكَنِّي الْمُشْرِكَ

باب: مسلمان کا مشرک شخص کو کنیت سے مخاطب کرنا

10195 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَنَّى صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ جَائَهُ عَلٰى فَرَسٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْزِلْ اَبَا وَهْبٍ

** زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن اُمیہ کا نام کنیت سے لیا تھا حالانکہ وہ اُن دنوں مشرک تھا' وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابووہب! تم نیچے اُتر آؤ۔

10196 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ

لَـهُ: مَعْرُوفُ بْنُ اَبِي مَعْرُوفٍ، عَنِ الْفَرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَنَّى الْفَرَافِصَةَ الْحَنَفِيَّ، وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، فَقَالَ لَهُ: اَبَا حَسَّانَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُكَنَّى لِاَنْ لَا يَفْخَرَ بِالْكُنْيَةِ

✵✵ فرافصہ حنفی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرافصہ حنفی کو کنیت سے مخاطب کیا تھا' حالانکہ وہ عیسائی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا تھا: اے ابوحسان!

معمر بیان کرتے ہیں: میں ایسی صورتِ حال میں غیر مسلم کو کنیت سے مخاطب کرنے کو مکروہ قرار دیتا ہوں تاکہ وہ کنیت کی وجہ سے فخر کا اظہار نہ کرے۔

10197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: هَلْ يُقَالُ لَهُ مَرْحَبًا؟ قَالَ: اِنْ كَانَ لَهُ عِنْدَكَ يَدٌ لَمْ تَجْزِهِ بِهَا فَلَا بَاْسَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا غیر مسلم شخص کو خوش آمدید کہا جا سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو اُس نے تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کی تھی جس کا تم بدلہ نہیں دے سکے تھے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10198 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَنْبَاَنِيْ قَتَادَةُ: اَنَّ نَصْرَانِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَا الْحَارِثِ، فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ: قَدْ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّالِثَةَ: اَبَا الْحَارِثِ، فَقَالَ: قَدْ اَسْلَمْتُ قَبْلَكَ، فَقَالَ: "كَذَبْتَ، حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْاِسْلَامِ ثَلَاثُ خِلَالٍ: شَرْبُكَ الْخَمْرَ، وَلَمْ يَقُلْ شُرْبُكَ، وَاَكْلُكَ الْخِنْزِيرَ، وَدَعْوَاكَ لِلّٰهِ وَلَدًا"

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قتادہ نے مجھے یہ بتایا کہ ایک عیسائی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ابوالحارث! اُس عیسائی شخص نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: ابوالحارث! اُس نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو! تمہارے اور اسلام کے درمیان تین عادات حائل ہیں: شراب کا شریک ہونا' (یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: تمہارا شراب کو پینا) خنزیر کو تمہارا کھانا اور تمہارا اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ہونے کا قائل ہونا۔

10199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُوْلُ لِغُلَامٍ لَهُ نَصْرَانِيٍّ: يَا جَرِيرُ اَسْلِمْ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يُقَالُ لَهُمْ

✵✵ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو سنا کہ اُنہوں نے اپنے عیسائی غلام سے کہا: اے جریر! تم اسلام قبول کر لو! پھر اُنہوں نے کہا: ان لوگوں سے اِسی طرح کہا جائے گا۔

اِعْتَاقُ الْمُسْلِمِ الْكَافِرَ

باب: مسلمان کا کافر (غلام) کو آزاد کر دینا

10200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قُلْتُ لَهُ: الْمُسْلِمُ يَعْتِقُ النَّصْرَانِيَّ

وَالْيَهُودِيِّ، اَفِيهِ اَجْرٌ؟ قَالَ: لَا، وَكَرِهَ اِعْتَاقَهُمْ

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَرِهَ عِتْقَ النَّصْرَانِيِّ

* * معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: مسلمان شخص اگر کسی عیسائی یا یہودی غلام کو آزاد کر دیتا ہے تو کیا اُسے اُس کا اجر ملے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! زہری نے اُنہیں آزاد کرنے کو مکروہ قرار دیا۔

لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ عیسائی غلام کو آزاد کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

10201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَالِكٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي حَكِيمٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ نَصْرَانِيًّا

* * اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک عیسائی غلام کو آزاد کر دیا تھا۔

10202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ: اَنَّ اَبَاهُ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ مَجُوسِيًّا، وَاَعْتَقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ

* * خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے اپنے مجوسی غلام کو آزاد کر دیا تھا' اُنہوں نے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کو بھی آزاد کر دیا تھا۔

صَيْدُ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ

باب: مجوسی کے کتے کے شکار کا حکم

10203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسُئِلَ عَنِ الْمُسْلِمِ يَسْتَعِيرُ كَلْبَ الْمَجُوسِيِّ قَالَ: " كَلْبُهُ كَشَفْرَتِهِ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِهِ "

* * معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسے مسلمان شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی مجوسی کے کتے کو عارضی استعمال کے لیے لیتا ہے' تو سعید بن مسیّب نے فرمایا: اُن کا کتا اُن کی چھری کی مانند ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ اِذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ الَّذِي يَصْطَادُ بِهِ

* * زہری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اُس کتے کے ذریعہ شکار کرنے والا شخص مسلمان ہو۔

10205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ

٭٭ حسن بصری مجوسی کے کتے کے ذریعہ شکار کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

الصَّابِئُونَ

باب: صابی افراد کا بیان

10206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الصَّابِئُونَ قَوْمٌ يَعْبُدُونَ الْمَلَائِكَةَ، وَيُصَلُّونَ اِلَى الْقِبْلَةِ، وَيَقْرَءُونَ الزَّبُورَ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: صابی وہ لوگ ہوتے ہیں جو فرشتوں کی عبادت کرتے ہیں' وہ قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور زبور پڑھتے ہیں۔

10207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الصَّابِئُونَ بَيْنَ الْمَجُوسِ، وَالْيَهُودِ لَيْسَ لَهُمْ دِينٌ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: صابی وہ لوگ ہیں جو مجوسیوں اور یہودیوں کے درمیان ہوتے ہیں' اُن کا کوئی دین نہیں ہوتا۔

10208 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّابِئِينَ، فَقَالَ: هُمْ قَوْمٌ بَيْنَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، لَا تَحِلُّ ذَبَائِحُهُمْ، وَلَا مُنَاكَحَتُهُمْ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صابی لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک ایسی قوم ہے جو یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان کی حیثیت رکھتی ہے' اُن کا ذبیحہ یا اُن کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

هَلْ يُسْاَلُ اَهْلُ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ؟

باب: کیا اہلِ کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے گا؟

10209 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي قَوْلِهِ: (فَاسْاَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) (النحل: 43) قَالَ: اَهْلُ التَّوْرَاةِ فَاسْاَلُوهُمْ، هَلْ جَائَتْهُمْ اِلَّا رِجَالٌ يُوحَى اِلَيْهِمْ؟

٭٭ معمر' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تم علم نہیں رکھتے تو اہلِ علم سے دریافت کرو''۔

معمر فرماتے ہیں: اس سے مراد اہلِ تورات ہیں کہ تم سے اُن دریافت کرو کہ کیا پہلے ایسے افراد آئے ہیں کہ جن کی طرف وحی کی جاتی تھی۔

10210 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَاسْاَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا) (الزخرف: 45) يَقُولُ: سَلْ اَهْلَ الْكِتَابِ، اَكَانَتِ الرُّسُلُ تَاْتِيهِمْ بِالتَّوْحِيدِ؟ اَكَانَتْ تَاْتِيهِمْ بِالْاِخْلَاصِ؟

✸✸ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

(وَاسْاَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا) (الزخرف: 45)

قتادہ فرماتے ہیں: یعنی تم اہلِ کتاب سے دریافت کرو کہ کیا رسول اُن کے پاس توحید کا پیغام لے کر آتے رہے ہیں' کیا وہ اُن کے پاس اخلاص کا پیغام لے کر آتے رہے ہیں؟

10211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهٖ: (فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِمَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ فَاسْاَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُ وْنَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ) قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَشُكُّ، وَلَا اَسْاَلُ

✸✸ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اگر تم اُس چیز کے بارے میں شک رکھتے ہو' جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے' تو تم اُن لوگوں سے دریافت کرو جو تم سے پہلے کتاب کی تلاوت کرتے تھے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نہ تو شک کا شکار ہوں اور نہ ہی میں دریافت کروں گا۔

10212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهٖ: (مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى) (محمد: 25)، اَنَّهُمْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ "

✸✸ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اس کے بعد کہ اُن کے لیے ہدایت واضح ہوگئی"۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اُنہوں نے اس چیز کو اپنے پاس لکھا ہوا پالیا تھا۔

دِيَةُ الْمَجُوْسِيِّ

باب: مجوسی کی دیت کا حکم

10213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دِيَةُ الْمَجُوْسِيِّ؟ قَالَ: ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجوسی کی دیت کتنی ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: آٹھ سو درہم!

10214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ عُمَرَ قَضٰى فِيْ دِيَةِ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، اِنَّمَا هُوَ عَبْدٌ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسی کی دیت میں آٹھ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' وہ یہ فرماتے تھے: یہ اہلِ کتاب میں سے نہیں ہیں' یہ غلام کی مانند ہیں۔

10215 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّ الْمُسْلِمِينَ يَقَعُونَ عَلَى الْمَجُوسِ فَيَقْتُلُونَهُمْ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: فَاِنَّمَا هُمْ عَبِيدٌ فَاَقِمْهُمْ قِيمَةً فِيكُمْ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ مُوْسَى ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَوَضَعَهَا عُمَرُ لِلْمَجُوسِ

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کچھ مسلمانوں نے مجوسیوں پر حملہ کر کے اُنہیں قتل کر دیا تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ وہ غلاموں کی مانند ہیں' تم اپنے درمیان اُن کی قیمت کا اندازہ لگاؤ۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ اُن کی قیمت آٹھ سو درہم بنتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں کے لیے (دیت کے طور پر) اس رقم کو متعین کیا۔

10216 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ. اَخْبَرَنَا

✵✵ قتادہ' سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کرتے ہیں: مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

10217 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُمَرَ، وَعَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے عمر کے حوالے سے اور حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

10218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكٍ وَغَيْرِهِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوسِيِّ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

✵✵ معمر نے سماک اور دیگر حضرات کے حوالے سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے مجوسی کی دیت کو مسلمان کی دیت کا نصف قرار دیا تھا۔

10219 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِيَ مِائَةِ دِرْهَمٍ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسی کی دیت کو آٹھ سو درہم قرار دیا تھا۔

10220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْمَجُوسِيِّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

✵✵ اسحاق بن محمد نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسی کی دیت میں آٹھ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ

باب: یہودی اور عیسائی کی دیت

10221 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم مقرر کی تھی۔

10222 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: دِيَةُ الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ: قُلْتُ: فَنَصَارَى الْعَرَبِ قَالَ: مِثْلُهُمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کی دیت چار ہزار درہم ہو گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: عرب کے عیسائیوں کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ بھی ان کی مانند شمار ہوں گے۔

10223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ

✵✵ سعید بن مسیّب اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: یہودی اور عیسائی شخص کی دیت چار ہزار درہم ہوگی۔

10224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَمْدًا، فَرُفِعَ اِلَى عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ، وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ مِثْلَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مسلمان شخص نے ایک ذمی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا' اُن کا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس مسلمان کو قتل نہیں کروایا لیکن اُس پر شدید دیت عائد کر دی جو مسلمان کی دیت کی مانند تھی۔

10225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ، وَالْمَجُوسِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودی' عیسائی اور مجوسی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہو گی۔

10226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: دِيَةُ الذِّمِّيِّ دِيَةُ الْمُسْلِمِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہو گی۔

10227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ دِيَةُ الْمُسْلِمِ

✵✵ قیس بن مسلم نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی۔

شَهَادَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

باب: اہلِ کتاب کا ایک دوسرے کے خلاف گواہی دینا

10228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَرَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ، وَلَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ، وَتَجُوزُ شَهَادَةُ النَّصْرَانِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ، وَالْيَهُودِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ

✵✵ قتادہ اور ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: یہودی کی گواہی عیسائی کے خلاف درست نہیں ہوگی اور عیسائی کی گواہی یہودی کے خلاف درست نہیں ہوگی' عیسائی کی گواہی عیسائی کے خلاف درست ہوگی اور یہودی کی گواہی یہودی کے خلاف درست ہوگی۔

10229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ اَهْلِ مِلَّةٍ عَلٰى اَهْلِ مِلَّةٍ اِلَّا الْمُسْلِمِينَ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: کسی بھی ایک دین سے تعلق رکھنے والے افراد کی گواہی کسی دوسرے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف درست نہیں ہوگی' صرف مسلمانوں کا معاملہ مختلف ہے (کہ وہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں)۔

10230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

✵✵ یحییٰ بن وثاب نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اہلِ کتاب کی گواہی ایک دوسرے کے خلاف درست قرار دیتے تھے۔

10231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَجَازَ شَهَادَةَ مَجُوسِيٍّ عَلٰى نَصْرَانِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ عَلٰى مَجُوسِيٍّ

✵✵ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک عیسائی کے خلاف ایک مجوسی کی گواہی کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک مجوسی کے خلاف ایک عیسائی کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

10232 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ

النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ، وَالْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ، وَرَوَى خِلَافَهُ اَبُوْ حَصِينٍ

✵✵ عیسیٰ نامی راوی نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہودی کے خلاف عیسائی کی گواہی کو اور عیسائی کے خلاف یہودی کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے' جبکہ حصین نامی راوی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

10233 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَجَاءَ نَصْرَانِيٌّ، فَقَالَ: هُوَ اَبِي، مَاتَ نَصْرَانِيًّا، وَجَاءَ مُسْلِمٌ، فَقَالَ: هُوَ اَبِي، مَاتَ مُسْلِمًا، فَقَالَ: اِنَّمَا يَدَّعِيَانِ الْمَالَ، فَالْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے اور کچھ مال چھوڑ کر جاتا ہے' پھر ایک عیسائی شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا باپ ہے' جو عیسائیت پر مرا ہے' پھر ایک مسلمان آتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا باپ ہے' جو مسلمان ہونے کے عالم میں مرا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ دونوں لوگ دراصل مال کے دعویدار ہیں' تو تم اُس مال کو اُن دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دو۔

10234 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي نَصْرَانِيٍّ مَاتَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَاهِدَيْنِ مِنَ النَّصَارَى بِاَنَّ لَهُ عَلَيْهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ، وَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارَى بِشُهُودٍ مِنَ النَّصَارَى بِاَنَّ لَهُ عَلَيْهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ: هُوَ لِلْمُسْلِمِ؛ لِاَنَّ شَهَادَةَ النَّصْرَانِيِّ تَضُرُّ بِحَقِّ الْمُسْلِمِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: الْكُفْرُ مِلَّةٌ، وَالْاِسْلَامُ مِلَّةٌ

✵✵ سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے اور پھر ایک مسلمان شخص عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے دو گواہ لے کر آ جاتا ہے کہ اُس نے اُس مرحوم سے ایک ہزار درہم لینے تھے' پھر ایک عیسائی شخص' عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے گواہ لے کر آ جاتا ہے کہ اُس نے مرحوم شخص سے ایک ہزار درہم لینے تھے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ ایک ہزار درہم مسلمان کو ملیں گے کیونکہ عیسائی شخص کی گواہی مسلمان کے حق کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: کفر ایک ملت ہے اور اسلام ایک ملت ہے۔

كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ اَهْلُ الْكِتَابِ؟

باب: اہلِ کتاب سے حلف کیسے لیا جائے گا؟

10235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ كَعْبُ بْنُ سُورٍ يُحَلِّفُ اَهْلَ الْكِتَابِ يَضَعُ عَلَى رَاْسِهِ الْاِنْجِيلَ، ثُمَّ يَاْتِي بِهِ اِلَى الْمَذْبَحِ فَيَحْلِفُ بِاللّٰهِ

✵✵ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: کعب (نامی صاحب) اہلِ کتاب سے حلف لیتے ہوئے اُن کے سر پر انجیل رکھتے تھے' پھر وہ اُنہیں ذبح خانہ میں لاتے تھے اور اُن سے اللہ کے نام کا حلف لیتے تھے۔

10236 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّ اَبَا مُوسَى حَلَّفَ يَهُودِيًّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ عَامِرٌ: لَوْ اَدْخَلْتَهُ الْكَنِيسَةَ

٭٭ سماک بن حرب نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے اللہ کے نام کا حلف لیا تھا' امام عامر شعبی فرماتے ہیں: اگر آپ اسے اس کے عبادت خانے میں لے جاتے (تو یہ زیادہ مناسب ہوتا)۔

10237 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كَانَ يُحَلِّفُهُمْ بِاللّٰهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: "اَنْزَلَ اللّٰهُ (وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 49)

٭٭ امام شعبی نے مسروق کے بارے میں نقل کیا ہے: وہ اُن لوگوں سے اللہ کے نام پر حلف لیا کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے:

''تم اُن کے درمیان اُس چیز کے مطابق فیصلہ دو جو اللہ نے نازل کی ہے''۔

اَلْمَرْاَةُ الْحُبْلٰى مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی حاملہ عورت کا حکم

10238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا حَمَلَتِ النَّصْرَانِيَّةُ مِنَ الْمُسْلِمِ فَمَاتَتْ حَامِلًا دُفِنَتْ مَعَ اَهْلِ دِيْنِهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سے حاملہ ہو جائے اور پھر حمل کے دوران انتقال کر جائے تو اُسے اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہمراہ دفن کیا جائے گا۔

10239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَلِيهَا اَهْلُ دِيْنِهَا، وَتُدْفَنُ مَعَهُمْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد اُس کے نگران بنیں گے اور اُسے اُن کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

10240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَنَّ شَيْخًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّهُ دَفَنَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ حُبْلٰى مِنْ مُسْلِمٍ فِيْ مَقْبَرَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے اُنہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بتایا: اُنہوں نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک حاملہ عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کروایا تھا' جو ایک مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی۔

10241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى: اَنَّ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ دَفَنَ امْرَاَةً مِّنَ النَّصَارٰى مَاتَتْ وَهِيَ حُبْلٰى مِنْ مُسْلِمٍ فِيْ مَقْبَرَةٍ، لَيْسَتْ بِمَقْبَرَةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا مَقْبَرَةِ

النَّصَارَى، بَيْنَ ذٰلِكَ. قَالَ سُلَيْمَانُ: وَيَلِيهَا اَهْلُ دِينِهَا

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے عیسائیوں سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کو جس کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ ایک مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی' اُسے ایک ایسے قبرستان میں دفن کروایا تھا' جو نہ تو مسلمانوں کا قبرستان تھا اور نہ ہی عیسائیوں کا قبرستان تھا' بلکہ وہ اُن دونوں کے درمیان تھا۔

سلیمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد نے اُس کی آخری رسومات ادا کی تھیں۔

قَتْلُ النِّسَاءِ وَالْوُلْدَانِ

باب: خواتین اور بچوں کو قتل کر دینا

10242 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ، شَهِدَ عَلٰى جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ الْحَنْظَلِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ: اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَكَانَ عَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَمَرَّ رَبَاحٌ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ قَتِيلٍ مِمَّا اَصَابَ الْمُقَدِّمَةُ، فَوَقَفُوا عَلَيْهَا يَنْظُرُونَ، يَتَعَجَّبُونَ مِنْ خَلْقِهَا، حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ، فَفَرَّجُوا عَنِ الْمَرْاَةِ، فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ، ثُمَّ نَظَرَ فِيْ وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَقَالَ لِاَحَدِهِمْ: "اَلْحَقْ خَالِدًا، فَقُلْ: لَا تَقْتُلْ ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا"

✵✵ حضرت رباح بن ربیع حنظلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کے لیے گئے' ہراول دستہ کے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے' حضرت رباح رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کا گزر ایک مقتول عورت کے پاس سے ہوا' جسے ہراول دستہ کے لوگوں نے قتل کر دیا تھا' یہ لوگ ٹھہر کر اُسے دیکھنے لگے اور اُس کی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر تشریف لائے' لوگ عورت کے سامنے سے ٹھہر گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر کر اُسے دیکھنے لگے' آپ نے فرمایا: یہ تو جنگ میں حصہ نہیں لیتی تھی! پھر آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور اُن میں سے ایک شخص سے فرمایا: خالد کے پاس جا کر اُس سے کہو! وہ بال بچوں کو اور مزدوروں کو قتل نہ کرے!

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب: نکاح کے بارے میں روایات

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّعِبِ فِي النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ

باب: نکاح اور طلاق میں کھیل کود (یعنی ہنسی مذاق) کس حد تک جائز ہے؟

10243 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قرأنا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ نَكَحَ لَاعِبًا اَوْ طَلَّقَ فَقَدْ جَازَ، وَقَالَ: لَا لَعِبَ فِي الطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ

✷✷ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر نکاح کرتا ہے یا طلاق دیتا ہے تو وہ جائز ہوتے ہیں (یعنی واقع ہو جاتے ہیں)۔ وہ یہ فرماتے ہیں: طلاق اور نکاح میں ہنسی مذاق نہیں ہوتی۔

10244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ لَاعِبًا اَوْ نَكَحَ لَاعِبًا فَقَدْ جَازَ

✷✷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر طلاق دیدے یا ہنسی مذاق کے طور پر نکاح کرلے تو یہ ہو جائے گا۔

10245 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: " ثَلَاثٌ اللَّاعِبُ فِيهِنَّ كَالْجَادِّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعَتَاقَةُ."

✷✷ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ہنسی مذاق بھی سنجیدگی کی مانند ہے: نکاح کرنا، طلاق دینا اور غلام آزاد کرنا۔

10246 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ مِثْلَهُ

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

10247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " ثَلَاثٌ لَا لَعِبَ فِيهِنَّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعَتَاقَةُ، وَالصَّدَقَةُ " قَالَ: " وَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ اِحْدَى الْخِصَالِ الثَّلَاثِ: النِّكَاحِ، اَوِ الطَّلَاقِ، اَوِ الْعَتَاقَةِ لَا اَدْرِي اَيَّتُهُنَّ هِيَ "

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں' جن میں ہنسی مذاق شمار نہیں ہوتے: نکاح کرنا' طلاق دینا اور صدقہ کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اصل روایت میں ان تین میں سے کوئی ایک چیز نہیں ہے' لیکن مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ کون سی چیز ہے' (وہ تین چیزیں یہ ہیں:) نکاح یا طلاق یا غلام آزاد کرنا۔

10248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: " ثَلَاثٌ اللَّاعِبُ فِيهِنَّ وَالْجَادُّ سَوَاءٌ: الطَّلَاقُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْعَتَاقَةُ ." قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَقَالَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ: وَالْهَدْيُ وَالنَّذْرُ

** جعدہ بن ہبیرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں' جن میں ہنسی مذاق اور سنجیدگی برابر شمار ہوتے ہیں: طلاق دینا' صدقہ کرنا اور غلام آزاد کرنا۔

عبدالکریم نامی راوی بیان کرتے ہیں: طلق بن حبیب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: قربانی کا جانور بھیجنا اور نذر ماننا بھی اس میں شمار ہوں گے۔

10249 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ طَلَّقَ، وَهُوَ لَاعِبٌ فَطَلَاقُهُ جَائِزٌ، وَمَنْ اَعْتَقَ وَهُوَ لَاعِبٌ فَعَتَاقُهُ جَائِزٌ، وَمَنْ اَنْكَحَ وَهُوَ لَاعِبٌ فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ

** صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر طلاق دے دیتا ہے تو اُس کی طلاق واقع شمار ہوگی اور جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر غلام آزاد کر دیتا ہے تو اُس کا آزاد کرنا واقع شمار ہوگا اور جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر نکاح کر لیتا ہے تو اُس کا نکاح واقع شمار ہوگا۔

10250 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ، اَوْ نَكَحَ لَاعِبًا فَقَدْ اَجَازَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر طلاق دیتا' یا نکاح کرتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جائز قرار دیا (یعنی واقع قرار دیا)۔

10251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَذْكُرُ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ: اَمْرٌ لَا مَرْجُوعَ فِيهِنَّ اِلَّا بِالنِّكَاحِ، وَالطَّلَاقِ، وَالْعَتَاقَةِ، وَالنَّذْرِ

** سعید بن مسیب نے مروان کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے: معاملات ایسے ہیں' جن میں رجوع نہیں کیا جا سکتا' وہ نکاح کرنا' طلاق دینا' غلام آزاد کرنا اور نذر ماننا ہیں۔

10252 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَبَلَغَنِي اَنَّ مَرْوَانَ اَخَذَهُنَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

** ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: مروان نے یہ بات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے حاصل کی ہے۔

10253 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "ثَلَاثٌ لَا لَعِبَ فِيهِنَّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعَتَاقَةُ"

** یحییٰ بن سعید نے سعید بن میتب کا یہ بیان نقل کیا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں، جن میں ہنسی مذاق نہیں ہوتا: نکاح کرنا، طلاق دینا اور غلام آزاد کرنا۔

بَابُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالِارْتِجَاعِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

باب: کسی ثبوت کے بغیر نکاح کرنا، یا طلاق دینا، یا (طلاق دینے کے بعد) رجوع کرنا

10254 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ، وَلَا طَلَاقٌ، وَلَا ارْتِجَاعٌ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ، فَإِنِ ارْتَجَعَ وَجَهِلَ أَنْ يُشْهِدَ وَهُوَ يَدْخُلُ وَيُصِيبُهَا، فَإِذَا عَلِمَ فَلْيَعُدْ إِلَى السُّنَّةِ إِلَى أَنْ يُشْهِدَ شَاهِدَيْ عَدْلٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: دو گواہوں کے بغیر نکاح کرنا، یا طلاق دینا، یا رجوع کرنا درست نہیں ہوتا، اگر کوئی شخص رجوع کر لیتا ہے اور وہ اس بات سے ناواقف ہوتا ہے کہ اُسے کسی کو گواہ بنانا چاہیے تھا اور وہ اُس عورت کے پاس جا کر اُس سے صحبت کر لیتا ہے، تو جب اُسے علم ہو تو وہ سنت کی طرف رجوع کرے اور دو آدمیوں کو گواہ بنا لے۔

10255 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ وَلَمْ يُشْهِدْ وَرَاجَعَ وَلَمْ يُشْهِدْ قَالَ: طَلَّقَ فِي غَيْرِ عِدَّةٍ، وَارْتَجَعَ فِي غَيْرِ سُنَّةٍ فَلْيُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهِ وَعَلَى مُرَاجَعَتِهِ، وَلْيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو طلاق دیتا ہے اور اس پر گواہ نہیں بناتا اور پھر رجوع کر لیتا ہے اور اس پر بھی گواہ نہیں بناتا، تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس نے طلاق ایسے دی ہے، جو عدت کے علاوہ ہے اور رجوع اس طرح کیا ہے، جو سنت کے علاوہ ہے، تو اُسے اپنی طلاق پر بھی گواہ بنانا چاہیے اور اپنے رجوع کرنے پر بھی گواہ بنانا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔

10256 - آثارِ صحابہ: قَالَ: مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، بِمِثْلِ ذَلِكَ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

10257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ:

اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، فَقَالَ: رَجُلٌ طَلَّقَ وَلَمْ يُشْهِدْ، وَرَاجَعَ وَلَمْ يُشْهِدْ قَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَ، طَلَّقَ فِيْ بِدْعَةٍ، وَارْتَجَعَ فِيْ غَيْرِ سُنَّةٍ، لِيُشْهِدْ عَلٰى مَا فَعَلَ

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' اُس نے کہا: ایک شخص طلاق دیتا ہے اور گواہ نہیں بناتا' رجوع کرتا ہے اور گواہ نہیں بناتا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس نے بہت بُرا کیا ہے' اُس نے بدعت طریقہ کے مطابق طلاق دی ہے اور اُس نے سنت کے علاوہ طریقہ کے مطابق رجوع کیا ہے' اُسے اپنے اس عمل پر گواہ بنانا چاہیے۔

10258 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: طَلَّقْتُ وَلَمْ اُشْهِدْ، وَرَاجَعْتُ وَلَمْ اُشْهِدْ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ فِيْ غَيْرِ عِدَّةٍ، وَارْتَجَعْتَ فِيْ غَيْرِ سُنَّةٍ

❊❊ ابن سیرین نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے' ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں نے طلاق دی اور گواہ نہیں بنایا' پھر میں نے رجوع بھی کرلیا اور گواہ نہیں بنایا' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم نے ایسی طلاق دی ہے' جو شمار کے بغیر ہے اور تم نے ایسا رجوع کیا ہے' جو سنت کے علاوہ ہے۔

10259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا جَامَعَ فَدُخُولُهُ رَجْعَةٌ، وَلٰكِنْ لِيُشْهِدْ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص (اپنی بیوی کو ایک طلاق دینے کے بعد اُس کے ساتھ) صحبت کرلے' تو اُس کا یہ عمل ہی رجوع کرنا شمار ہوگا' البتہ اُسے گواہ بنالینا چاہیے۔

10260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَقُوْلُ: دُخُولُهُ رَجْعَةٌ

❊❊ حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: اُس کا صحبت کرنا' رجوع شمار ہوگا۔

10261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا جَامَعَ فَدُخُولُهُ رَجْعَةٌ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص (اپنی بیوی کو) ایک طلاع دینے کے بعد اُس کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' تو اُس کا صحبت کرنا ہی رجوع شمار ہوگا۔

10262 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی کے حوالے سے منقول ہے۔

10203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دُخُولُهُ رَجْعَةٌ، وَلٰكِنْ لِيُشْهِدْ اِذَا عَلِمَ لِيَرْجِعَ اِلَى السُّنَّةِ

✷✷ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد کا صحبت کر لینا' رجوع شمار ہوگا' البتہ جب اُسے علم ہو' تو اُسے کسی کو گواہ بنالینا چاہیے' تا کہ وہ سنت طریقہ کے مطابق رجوع کرے۔

10264 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: دُخُولُهُ رَجْعَةٌ، وَلَكِنْ لِيُشْهِدْ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا قَبَّلَ فَهُوَ رَجْعَةٌ

✷✷ سلیمان تیمی نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد کا صحبت کرنا رجوع شمار ہوگا' لیکن اُسے گواہ بنالینا چاہیے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب مرد (بیوی کا) بوسہ لے' تو یہ چیز بھی رجوع شمار ہوگی۔

10205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوبَ، يَسْاَلُ مَطَرًا الْوَرَّاقَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: امْرَاَتُهُ طَالِقٌ إِنْ دَخَلَتْ دَارَ فُلَانٍ، فَدَخَلَتْ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، وَجَعَلَ يَغْشَاهَا وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، قَالَ مَطَرٌ: كَانَ الْحَسَنُ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلَانِ: غِشْيَانُهُ إِيَّاهَا رَجْعَةٌ، وَلَكِنْ لِيُشْهِدْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ

✷✷ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو مطر وراق سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' جس نے یہ کہا: اگر اُس کی بیوی فلاں گھر میں داخل ہوئی' تو اُس کی بیوی کو طلاق ہے' اور پھر وہ عورت داخل ہو جاتی ہے جبکہ اُس مرد کو اس کا علم نہیں ہوتا اور وہ مرد اسی لاعلمی میں عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو مطر وراق نے جواب دیا: حسن بصری اور ابن مسیب بیان کرتے ہیں: مرد کا اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لینا اُس کا رجوع شمار ہوگا' لیکن اُسے گواہ بنالینا چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا لَمْ يُشْهِدْ عَلَى الرَّجْعَةِ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ ثُمَّ ادَّعَى الرَّجْعَةَ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَلَا يُصَدَّقُ، وَإِنْ جَاءَ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا بِشُهُوْدٍ فَلَا يُصَدَّقُ

✷✷ زہری بیان کرتے ہیں: جب وہ شخص رجوع کرنے پر گواہ نہیں بناتا یہاں تک کہ عدت پوری ہو جاتی ہے اور پھر وہ عدت کے مکمل ہو جانے کے بعد رجوع کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو مرد کے قول کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اگر وہ اس حوالے سے گواہ بھی پیش کر دیتا ہے' تو بھی اُس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

10267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقَةً اَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَادَّعَى الرَّجْعَةَ قَالَ: يُسْاَلُ الْبَيِّنَةَ اَنَّهُ قَدْ رَجَعَ، وَبِهِ يَاْخُذُ الثَّوْرِيُّ

✷✷ مغیرہ بیان کرتے ہیں: جب مرد ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر رجوع کا دعویٰ کرے' تو مغیرہ فرماتے ہیں: اُس سے ثبوت مانگا جائے گا کہ اُس نے رجوع کر لیا ہے۔ سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

10268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَتَّى إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ: قَدْ رَاجَعْتُهَا فِي عِدَّتِهَا، وَاَنْكَرَتْ ذَلِكَ الْمَرْاَةُ قَالَ: تُسْتَحْلَفُ الْمَرْاَةُ، وَلَا يُصَدَّقُ عَلَيْهَا، وَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا، فَإِنِ اتَّفَقَا فَهِيَ امْرَاَتُهُ

٭٭ معمر نے زہری کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے' تو مرد یہ کہتا ہے: میں نے اس کی عدت کے دوران اس عورت کے ساتھ رجوع کر لیا تھا' جبکہ عورت اس کا انکار کر دیتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: عورت سے حلف لیا جائے گا اور اُس عورت کے خلاف (مرد کے بیان کی) تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے' لیکن اگر میاں بیوی دونوں اس بات پر متفق ہوں (کہ مرد نے رجوع کر لیا تھا) تو وہ اُس کی بیوی شمار ہو گی۔

10269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً ثُمَّ مَكَثَتْ ثَلَاثَةَ سِنِيْنَ، ثُمَّ وَضَعَتْ، فَقَالَ: قَدِ ارْتَجَعْتُكِ، وَقَالَتْ هِيَ: لَمْ تُرَاجِعْنِي رَجْعَةً، لِاَنَّ الْوَلَدَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا مِنْ جِمَاعٍ بَعْدَ الطَّلَاقِ، وَالْجِمَاعُ رَجْعَةٌ قَالَ: فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ سَنَتَيْنِ اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ سُئِلَ الْبَيِّنَةَ عَلَى الرَّجْعَةِ، وَاِلَّا اُلْزِمَ الْوَلَدَ وَبَانَتْ مِنْهُ، لِاَنَّ الْوَلَدَ يَكُوْنُ لِسَنَتَيْنِ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دیتا ہے' پھر تین سال گزر جاتے ہیں' پھر وہ عورت بچہ کو جنم دیتی ہے اور مرد یہ کہتا ہے: میں نے تم سے رجوع کر لیا تھا اور عورت یہ کہتی ہے: تم نے مجھ سے رجوع نہیں کیا تھا لیکن یہ بچہ طلاق کے بعد ہونے والی صحبت کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے' تو یہ صحبت کرنا رجوع کرنا شمار ہو گا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ بچہ دو سال' یا اس سے پہلے پیدا ہو جاتا ہے' تو اس بارے میں رجوع کا ثبوت مانگا جائے گا' ورنہ بچہ کو ملحق کر دیا جائے گا اور عورت اُس سے بائنہ ہو جائے گی' کیونکہ بچہ دو سال تک پیدا ہو سکتا ہے (یعنی حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہوتی ہے)۔

10270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: " قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فِي الشُّهَدَاءِ بِاَرْبَعَةٍ عَلَى الزِّنَا، فَمَا شَهِدَ دُوْنَ اَرْبَعَةٌ عَلَى الزِّنَا جُلِدُوا، فَاِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى مُحْصَنَيْنِ رُجِمَا، وَاِنْ شَهِدُوا عَلٰى بِكْرَيْنِ جُلِدَا، كَمَا قَالَ اللّٰهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ: (وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ) (النور: 2)، وَغُرِّبَا سَنَةً غَيْرَ الْاَرْضِ الَّتِي كَانَا بِهَا، وَتَغْرِيبُهُمَا شَتّٰى، وَاِنْ شَهِدُوا عَلٰى بِكْرٍ وَمُحْصَنٍ، جُلِدَ الْبِكْرُ، وَرُجِمَ الْمُحْصَنُ، فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ ثَلَاثَةٍ، وَلَا اثْنَيْنِ، وَلَا وَاحِدٍ، وَيُجْلَدُوْنَ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ، وَلَا تُقْبَلُ لَهُمْ شَهَادَةٌ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُمْ تَوْبَةٌ نَصُوحٌ، وَاِصْلَاحٌ، وَعَلَى الطَّلَاقِ شَهِيدَانِ، وَعَلَى النِّكَاحِ شَهِيدَانِ، وَعَلَى الْخَمْرِ شَهِيدَانِ، ثُمَّ يُجْلَدُ صَاحِبُهَا، وَيُخَوَّفُ، وَيُؤْذٰى حَتّٰى تَتَبَيَّنَ مِنْهُ تَوْبَةٌ، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ شَهِيدٍ وَاحِدٍ عَلٰى طَلَاقٍ، وَلَا نِكَاحٍ، فَمَنْ طَلَّقَ، وَشَهِدَ عَلَيْهِ شَهِيدٌ وَاحِدٌ وَاَنْكَرَ فَاِنَّهُ يُسْتَحْلَفُ بِاللّٰهِ مَا طَلَّقْتُ، فَاِنْ حَلَفَ فَهِيَ امْرَاَتُهُ، وَاِنْ نَكَلَ فَقَدْ طُلِّقَتْ بِمَا شَهِدَ بِهِ الشَّهِيدُ، وَكَانَ هُوَ الشَّهِيدُ الْاٰخَرُ اِذَا نَكَلَ، وَلَا يَجُوْزُ عَلَى الْحَقِّ اِلَّا شَهِيدَانِ، ثُمَّ يَنْفُذُ لَهُ حَقُّهُ، فَاِنْ شَهِدَ وَاحِدٌ عَدْلٌ اُحْلِفَ صَاحِبُ الْحَقِّ مَعَ شَهِيدٍ اِذَا كَانَ عَدْلًا، وَاِنْ كَانَتْ دَعْوَى لَا شَاهِدَ فِيهَا، فَالْمَطْلُوْبُ اَحَقُّ بِالْيَمِيْنِ وَبِقَوْلِ الطَّالِبِ، فَاِنْ نَكَلَ اسْتَحَقَّ صَاحِبُ الْحَقِّ عَيْنَهُ، وَلَا

تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا خَصْمٍ، يَكُوْنُ لِامْرِءٍ عُمَرٌ فِي نَفْسِ صَاحِبِهِ، وَأَمَرَ اللّٰهُ بِذَوَیْ عَدْلٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ، وَقَالَ: (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) (آل عمران: 77) الْاٰيَةَ، فَلْيَنْظُرِ امْرُؤٌ عَلٰى مَا شَهِدَ "

✵✵ ابن جریج نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ اور اُس کے رسول نے یہ فیصلہ دیا ہے: زنا کے بارے میں چار گواہوں کی موجودگی ضروری ہے' اگر زنا کے بارے میں چار سے کم لوگ گواہی دیتے ہیں تو اُنہیں کوڑے لگائے جائیں گے' اگر چار لوگ محصن (مرد و عورت) کے بارے میں گواہی دیتے ہیں' تو اُن دونوں (مرد اور عورت) کو سنگسار کر دیا جائے گا' اگر وہ کنواروں کے بارے میں گواہی دیتے ہیں' تو اُن دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُنہیں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ کے دین کے معاملہ میں تم اُن کے ساتھ کوئی نرمی نہ کرو''۔

اور وہ لوگ جس علاقہ میں رہتے ہیں اُنہیں وہاں سے جلاوطن کر کے کہیں اور بھیج دیا جائے گا' اُن دونوں کو الگ الگ مقام پر جلاوطن کیا جائے گا' اگر گواہ ایک کنوارے اور ایک محصن کے بارے میں گواہی دیتے ہیں' تو کنوارے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور محصن کو سنگسار کر دیا جائے گا (زنا کے بارے میں) تین آدمیوں' دو آدمیوں یا ایک آدمی کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور ایسے لوگوں کو اسّی' اسّی کوڑے لگائے جائیں اور آئندہ اُن کی گواہی اُس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی' جب تک مسلمانوں کے سامنے یہ واضح نہیں ہو جاتا کہ اُن لوگوں نے خالص توبہ کر لی ہے اور بہتری پیدا کر لی ہے' طلاق کے لیے دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے' نکاح کے لیے دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے' شراب نوشی کے لیے دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے' پھر شراب نوشی کرنے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اُسے ڈرایا جائے گا اور اُسے اذیت پہنچائی جائے گی' جب تک اُس کی طرف سے توبہ واضح نہیں ہو جاتی' طلاق یا نکاح میں ایک گواہ کی گواہی جائز نہیں ہوگی جو شخص طلاق دیتا ہے اور اس پر ایک شخص کو گواہ بنا لیتا ہے اور پھر اس کا انکار کر دیتا ہے' تو اُس سے اللہ کے نام کا حلف لیا جائے گا کہ میں نے طلاق نہیں دی' اگر وہ حلف اُٹھا لیتا ہے تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی اور اگر وہ انکار کر دیتا ہے' تو عورت کو گواہ کی گواہی کے مطابق طلاق یافتہ قرار دیا جائے گا اور وہ مرد انکار کرنے کی صورت میں دوسرا گواہ شمار ہوگا۔

کسی بھی حق کا حکم اُس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک دو گواہ موجود نہ ہوں' پھر اُس آدمی کا حق نافذ ہو جائے گا' اگر ایک عادل گواہ گواہی دیتا ہے تو اُس گواہ کے ساتھ حق والے شخص سے حلف لیا جائے گا' جبکہ وہ عادل ہو اور اگر کوئی ایسا دعویٰ ہو جس میں کوئی گواہ نہ ہو تو اس بارے میں مطلوب' طالب کے قول اور قسم اُٹھانے کا زیادہ حقدار ہوگا' اگر وہ انکار کر دیتا ہے تو حقدار شخص اپنے سامان کا مستحق ہو جائے گا' کسی خیانت کرنے والے مرد یا خیانت کرنے والی عورت یا مقابل فریق کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے بھی گواہوں میں سے عادل گواہوں کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اُس کے نام کی قسموں کے عوض میں، تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں"۔
تو آدمی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کس بارے میں گواہی دے رہا ہے۔

بَابُ النِّكَاحِ عَلَى الْحُكْمِ

باب: حکم (ثالثی کی شرط پر) پر نکاح کرنا

10271 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: خَرَجَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ يُشَيِّعُ رَجُلًا اَحْسَبُهُ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَاَى امْرَاَتَهُ اَوِ امْرَاَةً مَعَهُ فَاَعْجَبَتْهُ، فَقُضِيَ لِلرَّجُلِ اَنْ مَاتَ فِيْ سَفَرِهِ، فَرَجَعَ اَهْلُهُ اِلَى الْكُوفَةِ، فَخطبَ الْاَشْعَثُ تِلْكَ الْمَرْاَةَ، فَقَالَتْ اَتَزَوَّجُكَ عَلٰى حُكْمِي، فَتَزَوَّجَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ بِهَا، وَمَكَثَ مَا مَكَثَ طَلَّقَهَا، ثُمَّ قَالَ: احْتَكِمِي مَا شِئْتِ "، فَقَالَتْ: اَحْتَكِمُ فُلَانًا وَفُلَانًا عَبِيدًا لِاَبِيهِ، فَقَالَ: اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَلَا، وَلَكِنِ احْتَكِمِي مِنْ مَالِي، فَخَاصَمَهَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنِّي عَشِقْتُ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ، فَقَالَ: ذٰلِكَ مَا لَمْ تَمْلِكْ قَالَ: ثُمَّ تَزَوَّجْتُهَا عَلٰى حُكْمِهَا، ثُمَّ طَلَّقْتُهَا قَبْلَ اَنْ اُرْضِيَهَا، فَرَدَّ ذٰلِكَ عُمَرُ، وَقَالَ: امْرَاَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهَا مَا لِامْرَاَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا حُكْمًا، وَجَعَلَ لَهَا صَدَاقَ الْمَرْاَةِ مِنْ نِسَائِهَا۔

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اشعث بن قیس ایک شخص کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے جا رہے تھے، میرا خیال ہے کہ اُس دوسرے شخص کا تعلق قریش سے تھا، اُنہوں نے اُس شخص کی بیوی کو دیکھا (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے ساتھ ایک عورت کو دیکھا، اُنہیں وہ عورت اچھی لگی، وہ آدمی ایک سفر پر گیا اور وہاں اُس کا انتقال ہو گیا، اُس کے اہلِ خانہ کوفہ واپس آ گئے، اشعث نے اُس عورت کو شادی کا پیغام بھیجا تو اُس عورت نے کہا: میں اپنے حکم پر آپ کے ساتھ شادی کروں گی، تو اشعث نے اُس کے ساتھ شادی کر لی۔ پھر اُنہوں نے اُس عورت کی رُخصتی کروالی اور کچھ عرصہ اُس کے ساتھ رہے اور اُسے طلاق دیدی اور پھر کہا: تم جو چاہو فیصلہ کرلو! تو اُس عورت نے کہا: میں فلاں، فلاں شخص کو ثالث مقرر کرتی ہوں، اُس نے اپنے باپ کے غلام کا نام لیا تو اشعث نے کہا: ان لوگوں کو تو ثالث نہیں بناؤں گا لیکن تم میرے مال میں سے جو چاہو فیصلہ لے لو۔ پھر اشعث نے اپنا اور اُس عورت کا مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے اس عورت سے محبت ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی تم ملکیت نہیں رکھتے! اُنہوں نے عرض کی: پھر میں نے اس عورت کے حکم کی شرط پر اس کے ساتھ شادی کر لی، پھر میں نے اسے راضی کرنے سے پہلے طلاق دیدی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو واپس کروا دیا اور کہا: یہ ایک مسلمان عورت ہے اور اسے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو ایک مسلمان عورت کو حاصل ہوتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے لیے ثالث کا حق تسلیم نہیں کیا اور اُنہوں نے اُس عورت کے لیے اُس کی ہم پلہ عورتوں کا سا مہر مقرر کیا۔

10272 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10273 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ عَلٰى حُكْمِهَا قَالَ: النِّكَاحُ جَائِزٌ، وَلَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا، لَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ.

٭٭ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: جو عورت کے ساتھ اُس کے حکم (ثالث) کی شرط پر شادی کر لیتا ہے‘ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نکاح جائز ہوگا اور عورت کو مہر مثل ملے گا جس میں کوئی کمی اور کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

10274 - اقوالِ تابعین: قَالَ الْحَسَنُ: وَاَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ شُرَيْحٍ، وَاِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت قاضی شریح اور ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے۔

10275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَفَوَّضَ اِلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اُخِذَ بِصَدَاقِهَا، فَقِيلَ لَهُ: افْرِضْ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ مِثْلِهَا قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَهُمْ، اِنَّمَا هُوَ مَا شَاءَ زَوْجُهَا، قُلْتُ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِشَيْءٍ يَتَحَلَّلُهَا بِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاَصَابَهَا، ثُمَّ مَاتَ اَوْ طَلَّقَهَا، وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقَهَا قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ اِلَّا مَا اِذَا تَوَصَّوْا، قُلْتُ: فَمَاتَ وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقًا، وَقَدْ كَانَ اَصَابَهَا قَالَ: لَيْسَ لَهَا اِلَّا الْمِيرَاثُ، وَمَا شَاءَ الْوَارِثُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے‘ مہر کا معاملہ اُسے تفویض کر دیا جاتا ہے‘ تو اُس شخص کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے جب مہر کی وصول کا وقت آتا ہے‘ تو اُس شخص سے کہا جاتا ہے: تم عورت کے لیے مہر مثل مقرر کرو‘ (تو ایسی صورت میں کیا حکم ہوگا؟) عطاء نے جواب دیا: اُن لوگوں کو اس کا حق حاصل نہیں ہوگا‘ وہ مہر وہ ہوگا‘ جو شوہر چاہے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ مرد اُس عورت کی طرف کوئی چیز بھیجتا ہے‘ جسے وہ زیور کے طور پر پہن لے اور پھر اُس عورت کے پاس جاتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے‘ پھر اُس مرد کا انتقال ہو جاتا ہے‘ یا وہ اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے‘ اور اُس نے اُس عورت کے لیے مہر کا تعین نہیں کیا تھا‘ (تو ایسی صورت میں کیا حکم ہوگا؟) عطاء نے جواب دیا: اُن لوگوں کو حق نہیں حاصل ہوگا‘ سوائے اُس چیز کے‘ جو اُنہوں نے خود تلقین کی تھی۔ میں نے دریافت کیا: اگر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس نے مہر کا تعین بھی نہیں کیا تھا اور وہ عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسی صورت میں عورت کو صرف وراثت میں حصہ ملے گا‘ یا جو ورثاء چاہیں گے‘ وہ ملے گا۔

10276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ نِسَائِهَا

٭٭ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد مہر مقرر کرنے سے پہلے‘ عورت کے ساتھ صحبت کر لے‘ تو

عورت کو مہر مثل ملے گا۔

بَابُ اسْتِئْمَارِ النِّسَاءِ فِي اَبْضَاعِهِنَّ

باب: خواتین کی شادی کے بارے میں اُن سے مشورہ لینا

10277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُ بَنَاتِهِ اِذَا اَنْكَحَهُنَّ قَالَ: يَجْلِسُ عِنْدَ خِدْرِ الْمَخْطُوبَةِ، فَيَقُولُ: اِنَّ فُلَانًا يَذْكُرُ فُلَانَةً، فَاِنْ حَرَّكَتِ الْخِدْرَ لَمْ يُزَوِّجْهَا، وَاِنْ سَكَتَتْ زَوَّجَهَا.

✵✵ حضرت مہاجر بن عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی صاحبزادیوں کی شادیاں کروائی تھیں' تو اُن سے مرضی معلوم کی تھی' حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس خاتون کے پردہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے تھے' جس کے لیے شادی کا پیغام آیا تھا اور یہ فرمایا تھا: فلاں شخص نے فلاں کا ذکر کیا ہے! تو اگر پردے میں حرکت ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کی شادی نہیں کروائی اور اگر وہ خاتون خاموش رہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی شادی کروادی۔

10278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مہاجر بن عکرمہ سے منقول ہے۔

10279 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْمُهَاجِرِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خُطِبَ اِلَيْهِ اِحْدَى بَنَاتِهِ يَجِيءُ الْخِدْرَ، فَيَقُولُ: اِنَّ فُلَانًا يَخْطُبُ فُلَانَةَ، فَاِنْ حَرَّكَتِ الْخِدْرَ لَمْ يُزَوِّجْهَا، وَاِنْ سَكَتَتْ زَوَّجَهَا

✵✵ حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام آتا تو آپ پردہ کے پاس تشریف لاتے اور دریافت کرتے: فلاں نے فلاں خاتون کے لیے شادی کا پیغام بھیجا ہے! تو اگر پردہ میں حرکت ہوتی تو آپ شادی نہیں کرتے تھے اور اگر وہ لڑکی خاموش رہتی' تو آپ اُس کی شادی کر دیتے تھے۔

10280 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَأْمِرُوا الْاَبْكَارَ فِي اَنْفُسِهِنَّ، فَاِنَّهُنَّ يَسْتَحْيِينَ، فَاِذَا سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا

✵✵ عبدالکریم جزری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: کنواری لڑکیوں سے اُن کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کرو' کیونکہ وہ شرما جاتی ہیں' اگر وہ خاموش رہیں تو یہ اُن کی رضامندی شمار ہوگی۔

10281 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِي اَنْفُسِهِنَّ

*** سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: خواتین سے اُن کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کرو۔

10282 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا دُوْنَ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ.

*** نافع بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بیوہ یا طلاق یافتہ عورت اپنے ولی کے مقابلہ میں' اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی''۔

10283 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ، حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

*** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

حدیث:10282 : صحيح مسلم - كتاب النكاح' باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق - حديث:2623' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب النكاح وما يشاكله' باب ذكر الخبر الدال على ان الثيب اذا رغبت في رجل - حديث:3451' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر البيان بان الثيب احق بنفسها من وليها عند استئمارها في' حديث:4147' موطا مالك - كتاب النكاح' باب استئذان البكر والايم في انفسهما - حديث:1092' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في استئمار البكر والثيب - حديث:2159' سنن ابي داود - كتاب النكاح' باب في الثيب - حديث:1808' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب استئمار البكر والثيب - حديث:1866' السنن للترمذي - ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' ابواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في استئمار البكر والثيب' حديث:1062' السنن للنسائي - كتاب النكاح' استئذان البكر في نفسها - حديث:3225' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب النكاح' باب استئمار النساء في ابضاعهن - حديث:9983' سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب ما جاء في استئمار البكر والثيب - حديث:534' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب النكاح' الرجل يزوج ابنته - حديث:11992' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' باب استئذان البكر في نفسها - حديث:5226' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب النكاح' باب النكاح بغير ولي عصبة - حديث:2744' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:5019' سنن الدارقطني - كتاب النكاح' حديث:3121' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع ابواب ما على الاولياء وانكاح الآباء البكر بغير اذنها ووجه - باب ما جاء في انكاح الآباء الابكار' حديث:12766' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب النكاح' باب نكاح الآباء وغيرهم - حديث:4306' السنن الصغير للبيهقي - كتاب النكاح' باب تزويج الاب ابنته البكر صغيرة كانت او كبيرة - حديث:1851' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:1837' مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق' حديث:772' مسند الحميدي - في الحج' حديث:501' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس' حديث:10553

10284 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلثَّيِّبُ مَالِكَةٌ لِاَمْرِهَا، وَتُسْتَاْمَرُ الْبِكْرُ فِیْ نَفْسِهَا، فَسُكُوْتُهَا اِقْرَارُهَا

٭٭ نافع بن جبیر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثیبہ عورت اپنے معاملہ کی مالک ہوتی ہے اور کنواری سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی خاموشی اُس کا اقرار شمار ہو گی۔

10285 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلٰى عَائِشَةَ: تَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا اَهْلُهَا، اَتُسْتَاْمَرُ اَمْ لَا؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، تُسْتَاْمَرُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: فَاِنَّهَا تَسْتَحْيِیْ فَتَسْكُتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذٰلِكَ اِذْنُهَا اِذَا هِیَ سَكَتَتْ

٭٭ ذکوان' جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی لڑکی کے بارے میں دریافت کیا' جس کے گھر والے اُس کا نکاح کر دیتے ہیں' تو کیا اُس سے مرضی معلوم کی جائے گی یا نہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس سے مرضی معلوم کی جائے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: بعض اوقات لڑکی شرما جاتی ہے اور خاموش رہتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اُس کی اجازت شمار ہو گی' جب وہ خاموش رہے۔

10286 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُسْتَاْمَرُ الثَّيِّبُ، وَتُسْتَاْذَنُ الْبِكْرُ قَالُوْا: وَمَا اِذْنُهَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ تَسْكُتَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثیبہ سے مرضی معلوم کی جائے گی اور کنواری سے اجازت لی جائے گی۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اُس کی اجازت کیا ہو گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ وہ خاموش رہے۔

10287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُسْتَاْمَرُ النِّسَاءُ فِیْ اَبْضَاعِهِنَّ الثَّيِّبُ وَالْبِكْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَالْاَبُ يَسْتَاْمِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا خواتین سے اُن کی شادی کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی' خواہ وہ ثیبہ ہو یا کنواری ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا باپ مرضی معلوم کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

10288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ

يَقُوْلُ: تُسْتَامَرُ النِّسَاءُ فِيْ اَبْضَاعِهِنَّ قَالَ: وَقَالَ لِيْ ابْنُ طَاوُسٍ: اِلَّا - الرِّجَالَ فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْبَنَاتِ، لَا يُكْرَهُوا، وَاَشَدُّ بَاْسًا "

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خواتین سے اُن کی شادی کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بیان کی ہے (یہاں اصل عربی متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) اس بارے میں بیٹیوں کی مانند ہوں گے' اُنہیں مجبور نہیں کیا جائے گا اور یہ زیادہ بُرا ہے۔

10289 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ: اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْكِحَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَنَكَحَ عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ فِي الْاِسْلَامِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي خِدْرَ الْمَخْطُوبَةِ مِنْ بَنَاتِهِ، فَيَقُوْلُ: اِنَّ فُلَانًا يَخْطُبُ فُلَانَةَ، فَاِنْ طَعَنَتْ بِيَدِهَا فِيْ خِدْرِهَا، فَذٰلِكَ نَهْيٌ مِنْهَا، فَلَا يُنْكِحُهَا، وَاِنْ هِيَ لَمْ تَطْعَنْ بِيَدِهَا فِيْ خِدْرِهَا اَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَكَتَ

٭٭ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں' زمانۂ جاہلیت میں اُن کا نکاح ہو گیا تھا' جبکہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی شادی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے ساتھ) زمانۂ اسلام میں ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام آیا تھا' آپ اُس صاحبزادی کے پاس تشریف لائے تھے' وہ پردہ میں بیٹھی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں نے فلاں عورت کے لیے شادی کا پیغام دیا ہے' تو اگر تو اُس صاحبزادی نے اپنا ہاتھ پردہ پر لگا دیا تو یہ اُن کی طرف سے ممانعت شمار ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا نکاح نہ کرتے لیکن اگر اُس نے اپنا ہاتھ پردہ پر نہیں لگایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نکاح کروا دیا اور آپ خاموش رہے۔

10290 - حدیث نبوی: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاُخْبِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوًا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10291 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَبِيْبٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَامِرُ بَنَاتِهِ فِيْ نِكَاحِهِنَّ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کی شادی میں اُن سے مرضی معلوم کی تھی۔

10292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَسْتَامِرُ الْاَبُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: باپ کنواری یا ثیبہ (بیٹی سے) مرضی معلوم کرے گا۔

10293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَمَّا الْبِكْرُ فَلَا يَسْتَامِرُهَا اَبُوْهَا، وَاَمَّا الثَّيِّبُ، فَاِنْ كَانَتْ فِيْ عِيَالِهِ لَمْ يَسْتَامِرْهَا، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ فِيْ عِيَالِهِ اسْتَامَرَهَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جہاں تک کنواری لڑکی کا تعلق ہے' تو باپ اُس سے مرضی معلوم نہیں کرے گا' جہاں

تک ثیبہ کا تعلق ہے تو اگر تو وہ اپنے بال بچوں کے ساتھ ہے تو بھی باپ اُس سے مرضی معلوم نہیں کرے گا' لیکن اگر وہ اپنے بال بچوں کے ساتھ نہیں ہے' تو پھر باپ اُس سے مرضی معلوم کرے گا۔

10294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَجُوزُ نِكَاحُ الْآبِ عَلَى الْبِكْرِ، وَلَا يَجُوزُ عَلَى الثَّيِّبِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: باپ کنواری لڑکی کی شادی کرسکتا ہے' لیکن وہ ثیبہ کی شادی (زبردستی) نہیں کرسکتا۔

بَابُ اسْتِئْمَارِ الْيَتِيمَةِ فِي نَفْسِهَا

باب: لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کرنا

10295 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اور اُس کی خاموشی اُس کا اقرار ہوگی''۔

10296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فَسُكَاتُهَا رِضَاهَا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی اور اُس کی خاموشی اُس کی رضامندی ہو گی۔

10297 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا

✵✵ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی' اگر وہ خاموش رہے' تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی۔

10298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ: اَنْ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: اِنْ سَكَتَتْ، اَوْ بَكَتْ، اَوْ ضَحِكَتْ فَهُوَ رِضَاهَا، وَاِنْ اَبَتْ فَلَا يَجُوزُ عَلَيْهَا

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی' اگر وہ خاموش رہے' تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر لڑکی خاموش رہے یا رو پڑے یا ہنس پڑے تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی لیکن اگر وہ انکار کر دے تو پھر اُس کی شادی زبردستی نہیں کی جاسکتی۔

10299 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"ولی کو ثیبہ عورت کے بارے میں کوئی حق حاصل نہیں ہوتا اور کنواری سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی خاموشی اُس کی رضامندی شمار ہوگی"۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ عَلَيْهِ مِنَ النِّكَاحِ فَلَا يَجُوْزُ

باب: جب کسی کو نکاح پر مجبور کیا جائے اور یہ درست نہ ہو

10300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالَا: اَمْرُ الْاَبِ جَائِزٌ عَلَى الْبِكْرِ فِي النِّكَاحِ اِذَا لَمْ يَكُنْ سَفِيْهًا

✵✵ حسن بصری اور زہری بیان کرتے ہیں: نکاح کے بارے میں باپ کا کنواری بیٹی پر زبردستی کرنا درست ہے' جبکہ وہ باپ پاگل نہ ہو۔

10301 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ: اَنَّ بِكْرًا اَنْكَحَهَا اَبُوْهَا، وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَجَاءَ بِهَا اَبُوْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ اِلَيْهَا اَمْرَهَا

✵✵ حضرت مہاجر بن عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک باپ نے اپنی بیٹی کی شادی زبردستی کی' اُس کا باپ اُسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کو اس بات کا اختیار دیا (کہ وہ چاہے' تو نکاح کو برقرار رکھے اور اگر چاہے تو کالعدم قرار دے)۔

10302 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةٌ بِكْرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ اَخٍ لَهُ يَرْفَعُ خَسِيسَتَهُ بِيْ وَلَمْ يَسْتَاْمِرْنِيْ، فَهَلْ لِيْ فِيْ نَفْسِي مِنْ اَمْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاَرُدَّ عَلَى اَبِيْ شَيْئًا صَنَعَهُ، وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَعْلَمَ النِّسَاءُ اَلَهُنَّ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ اَمْرٌ اَمْ لَا؟

✵✵ عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: ایک کنواری لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی:

یارسول اللہ! میرے باپ نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے' تا کہ میری وجہ سے اُس کی کمتر حیثیت کو بلند کر سکے' میرے والد نے مجھ سے اجازت نہیں لی' تو کیا اس حوالے سے مجھے اپنی ذات کے بارے میں کوئی اختیار ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تو اُس لڑکی نے کہا: میرے باپ نے جو کیا ہے' میں اُسے ختم نہیں کرنا چاہتی تھی' لیکن مجھے یہ بات اچھی لگی ہے کہ عورتوں کو یہ بات پتا چلے کہ اُنہیں اپنی ذات کے معاملہ میں کوئی اختیار ہوتا بھی ہے' یا نہیں ہوتا؟

10303 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اَرَادَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَزَوَّجَ عَمَّ بَنِيهَا، فَزَوَّجَهَا اَبُوهَا غَيْرَهُ، وَلَمْ يَاْلُ عَنِ الْخَيْرِ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ عَمَّ وَلَدِي فَاَكُونَ مَعَ وَلَدِي، وَكَرِهْتِ الْعُزْبَةَ، فَزَوَّجَنِي غَيْرَهُ، وَلَمْ يَاْلُ عَنِ الْخَيْرِ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيهَا، فَقَالَ: زَوَّجْتَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اذْهَبْ فَلَا نِكَاحَ لَكَ، اذْهَبِي فَتَزَوَّجِي مَنْ شِئْتِ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنے بچوں کے چچا کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا' اُس کے باپ نے اُس کی شادی کسی اور جگہ کر دی اور اُس کے باپ نے بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی' وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی' اُس نے عرض کی: میں اپنے بچوں کے چچا کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی اور اپنے بچوں کے ساتھ رہنا چاہتی تھی' میں نے تنہا رہنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا' لیکن میرے والد نے میری شادی اُس کی بجائے کسی اور جگہ کر دی' اُس نے اچھی جگہ شادی کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس کے باپ کو پیغام بھیجا اور فرمایا: تم نے زبردستی اس کی شادی کی ہے؟ اُس کے باپ نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! تمہارا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا:) تم جاؤ اور جس کے ساتھ چاہو شادی کر لو۔

10304 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ رَجُلٍ صَالِحٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ تَحْتَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُتِلَ عَنْهَا يَوْمَ اُحُدٍ وَلَهُ مِنْهَا وَلَدٌ، فَخَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا، وَرَجُلٌ اِلٰى اَبِيهَا فَاَنْكَحَ الرَّجُلَ، وَتَرَكَ عَمَّ وَلَدِهَا، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَنْكَحَنِي اَبِي رَجُلًا لَا اُرِيدُهُ، وَتَرَكَ عَمَّ وَلَدِي، فَيُؤْخَذُ مِنِّي وَلَدِي، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهَا، فَقَالَ: اَنْكَحْتَ فُلَانًا فُلَانَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَنْتَ الَّذِي لَا نِكَاحَ لَكَ، اذْهَبِي فَانْكِحِي عَمَّ وَلَدِكِ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ایک انصاری کی اہلیہ تھیں' وہ انصاری غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے' اُن صاحب کے اُس خاتون سے بچے بھی تھے' اُس عورت کے بچوں کے چچا نے اُس عورت کو شادی کا پیغام دیا اور اُس عورت کے باپ کو بھی ایک شخص نے شادی کا پیغام دیا' تو اُس کے باپ نے اُس دوسرے شخص کے ساتھ اُس کی شادی کر دی اور اُس عورت کے بچوں کے چچا کو ترک کر دی' وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض

کی: میرے والد نے میری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے' جس کے ساتھ میں شادی نہیں کر سکتی اور اُنہوں نے میرے بچوں کے چچا کے ساتھ میری شادی نہیں کی' اس طرح تو میرے بچے مجھ سے لے لیے جائیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کے باپ کو بلوایا اور فرمایا: کیا تم نے فلاں شخص کی فلاں عورت کے ساتھ شادی کی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ شخص ہو کہ کیا تمہارا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہوا۔ (پھر آپ ﷺ نے اُس عورت سے فرمایا:) تم جاؤ اور اپنے بچوں کے چچا کے ساتھ نکاح کر لو۔

10305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، وَاَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ ثَيِّبًا اَنْكَحَهَا اَبُوْهَا، فَجَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَنْكَحَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا كَارِهَةٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهَا اِلَيْهَا

❊❊ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک ثیبہ عورت کی شادی اُس کے باپ نے کر دی' وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: میرے باپ نے ایک جگہ میری شادی کر دی ہے' جو مجھے پسند نہیں ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کا معاملہ اُس کے حوالے کیا۔

10306 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ: اَنَّ ثَيِّبًا، وَبِكْرًا، اَنْكَحَهُمَا اَبُوْهُمَا، فَجَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَنْكَحَنِیْ اَبِیْ، فَرَدَّ نِكَاحَهُمَا

❊❊ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک ثیبہ اور ایک کنواری لڑکی کی شادی اُن کے باپ نے کر دی' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: میرے باپ نے میری شادی کر دی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

10307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الْحُوَيْرِثِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: آمَتْ خَنْسَاءُ بِنْتُ خِذَامٍ فَزَوَّجَهَا اَبُوْهَا، وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِیْ زَوَّجَنِیْ، وَاَنَا كَارِهَةٌ، وَلَمْ يُشْعِرْنِیْ، وَقَدْ مَلَكْتُ اَمْرِیْ قَالَ: فَلَا نِكَاحَ لَهُ، انْكِحِیْ مَنْ شِئْتِ، فَرَدَّ نِكَاحَهُ، وَنَكَحَتْ اَبَا لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيَّ

❊❊ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت خنساء بنت خزام رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں' اُن کے والد نے اُن کی شادی ایک ایسی جگہ کر دی' جو رشتہ اُنہیں پسند نہیں تھا' وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: میرے والد نے میری شادی کر دی ہے' جبکہ مجھے یہ پسند نہیں ہے' اُنہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا بھی نہیں' میں اپنے معاملہ کی مالک ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس مرد کا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہوا' تم جس کے ساتھ چاہو نکاح کر لو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے والد کے کیے ہوئے نکاح کو کالعدم قرار دیا' تو اُس خاتون نے حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی۔

10308 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ خِذَامًا اَبَا وَدِيعَةَ اَنْكَحَ ابْنَتَهُ رَجُلًا، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَكَتْ اِلَيْهِ اَنَّهَا اُنْكِحَتْ، وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَانْتَزَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا، وَقَالَ: لَا تُكْرِهُوهُنَّ . فَنَكَحَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَا لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيَّ، وَكَانَتْ ثَيِّبًا قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهَا خَنْسَاءُ بِنْتُ خِذَامٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ. ابْنُ جُرَيْجٍ الْقَائِلُ

✱✱ عطاء خراسانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوودیعہ خزام نے اپنی صاحبزادی کی شادی ایک شخص کے ساتھ کر دی' وہ صاحبزادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ شکایت کی کہ اُس کا نکاح کر دیا گیا ہے' جبکہ اُسے یہ رشتہ پسند نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (کے والد کے) کیے ہوئے نکاح کو کالعدم قرار دیا اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان خواتین کو مجبور نہ کرو۔ اُس خاتون نے اس کے بعد حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی' وہ خاتون بیوہ تھیں۔

راوی کہتے ہیں: مجھے بات یہ بتائی گئی ہے کہ وہ خاتون حضرت خنساء بنت خزام رضی اللہ عنہا تھیں' جن کا تعلق قباء سے تھا' یہ قول ابن جریج کا ہے۔

10309 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اُنَيْسُ بْنُ قَتَادَةَ زُوِّجَ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ، فَقُتِلَ عَنْهَا يَوْمَ اُحُدٍ، فَاَنْكَحَهَا اَبُوهَا رَجُلًا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِي اَنْكَحَنِي رَجُلًا، وَاِنَّ عَمَّ وَلَدِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهَا اِلَيْهَا

✱✱ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام انیس بن قتادہ تھا' اُن کی شادی خنساء بنت خزام سے ہوگئی' وہ صاحب غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے' اُس عورت کے والد نے اُس کی شادی ایک اور شخص کے ساتھ کر دی' وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میرے والد نے میری شادی ایک شخص کے ساتھ کر دی ہے' حالانکہ میرے بچوں کا چچا میرے نزدیک اُس شخص کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کا معاملہ اُس کے سپرد کیا۔

10310 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ: اَنَّ نُعَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ ابْنَةٌ فَخَطَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَمَّى لَهَا صَدَاقًا كَثِيرًا، فَاَنْكَحَهَا نُعَيْمٌ يَتِيمًا لَهُ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ لَيْسَ لَهُ مَالٌ، فَانْطَلَقَتْ اُمُّهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَاكِرًا ابْنَتَهَا، وَقَدْ سَمَّى لَهَا مَالًا كَثِيرًا، فَاَنْكَحَهَا اَبُوهَا يَتِيمًا لَيْسَ لَهُ مَالٌ، وَتَرَكَ عَبْدَ اللّٰهِ، وَقَدْ سَمَّى لَهَا مَالًا كَثِيرًا، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، اَنْكَحْتُهَا يَتِيمِي فَهُوَ اَحَقُّ مَنْ رَفَعْتُ يُتْمَهُ وَوَصَلْتُهُ، وَقَالَ: لَهَا مِنْ مَالِي مِثْلُ الَّذِي سَمَّى لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمِرُوا النِّسَاءَ فِيْ بَنَاتِهِنَّ

** اسماعیل بن اُمیہ نے اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی تھی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا اور اُس کے لیے بہت سا مہر مقرر کیا، لیکن حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کی شادی بنوعدی بن کعب سے تعلق رکھنے والے اپنے ایک یتیم رشتہ دار کے ساتھ کر دی، جس کے پاس کوئی مال بھی نہیں تھا، اُس لڑکی کی ماں گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی، اُس نے بتایا کہ حضرت عبداللہ نے بھی اُس کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام بھیجا تھا اور بہت سا مال دینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن اُس لڑکی کے باپ نے اُس کی شادی ایک یتیم کے ساتھ کی ہے، جس کے پاس مال موجود نہیں ہے، اُس نے حضرت عبداللہ کے ساتھ نہیں کی، جنہوں نے بہت سا مال دینے کا وعدہ کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! میں نے اُس لڑکی کی شادی اپنے یتیم رشتہ دار کے ساتھ کی ہے اور وہ یتیم زیادہ حق رکھتا ہے کہ میں اُس کی بدحالی کو ختم کروں اور اُس کے ساتھ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھوں۔ تو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا شاید حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) یہ کہا: اس لڑکی کو میرے مال میں سے اُتنا مال مل جائے گا، جو عبداللہ نے اس کے لیے پیشکش کی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواتین سے اُن کی بیٹیوں کے بارے میں مرضی معلوم کیا کرو۔

10311 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ، أَوْ مَنْ لَا أَتَّهِمُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ خَطَبَ إِلَى نَسِيبٍ لَهُ ابْنَتَهُ، وَكَانَ هَوَى أُمِّ الْمَرْأَةِ فِي ابْنِ عُمَرَ، وَكَانَ هَوَى أَبِيهَا فِي يَتِيمٍ لَهُ قَالَ: فَزَوَّجَهَا الْأَبُ يَتِيمَهُ ذَلِكَ، فَجَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمِرُوا النِّسَاءَ فِيْ بَنَاتِهِنَّ

** اسماعیل بن اُمیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اپنے ایک عزیز رشتہ دار کو اُس کی بیٹی کے لیے شادی کا پیغام بھیجا، لڑکی کی ماں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رشتہ میں دلچسپی رکھتی تھی، جبکہ لڑکی کا باپ اپنے ایک یتیم رشتہ دار کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لڑکی کے باپ نے اس کی شادی اپنے یتیم رشتہ دار کے ساتھ کر دی، وہ لڑکی (یا اُس کی ماں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی بیویوں کے ساتھ اُن کی بیٹیوں کے بارے میں مشورہ کیا کرو۔

10312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الْيَتِيمَةَ لَا يُكْرِهُهَا أَخُوهَا عَلٰى نِكَاحٍ، وَإِنْ كَانَ رَشِيدًا

** معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ کنواری لڑکی کا بھائی اُسے نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا اگرچہ وہ سمجھدار ہو۔

10313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يَجُوزُ نِكَاحُ الرَّجُلِ عَلٰى ابْنَتِهِ

بِكْرًا وَهِيَ كَارِهَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَثَيِّبًا كَارِهَةً؟ قَالَ: لَا، الثَّيِّبُ مَالِكَةٌ لِأَمْرِهَا لَا يَجُوزُ عَلَيْهَا قَالَ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اِنْ دَعَا اَبُو الْبِكْرِ الْبِكْرَ اِلٰى رَجُلٍ، وَدَعَتْ هِيَ اِلٰى آخَرَ، وَاِنْ كَانَ الَّذِي دَعَا اِلَيْهِ اَبُوهَا اَسْنَى فِي الْمَوْضِعِ وَالصَّدَاقِ، اِذَا لَمْ يَكُنْ بِالَّذِي دَعَتْ اِلَيْهِ بَاْسٌ لَمْ تَلْحَقْ هَوَاهَا، اَخْشَى اَنْ يَكُونَ فِي نَفْسِهَا مِنْهُ، فَاِنْ غَلَبَهَا اَبُوهَا فَهُوَ اَمْلَكُ بِذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی کنواری بیٹی کی شادی کردے جبکہ لڑکی کو وہ رشتہ ناپسند ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر لڑکی ثیبہ ہو اور وہ اس کو ناپسند کرتی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ ثیبہ عورت اپنے معاملہ کی خود مالک ہوتی ہے اُس پر زبردستی کرنا جائز نہیں ہے۔ اُنہوں نے یہ بات بیان کی: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اگر کنواری لڑکی کا باپ کنواری لڑکی کی شادی ایک جگہ کرنا چاہتا ہو اور وہ لڑکی کسی دوسری جگہ کرنا چاہتی ہو اور لڑکی کا باپ جس جگہ شادی کرنا چاہتا ہو وہ نمایاں حیثیت رکھتا ہو اور زیادہ مہر دے سکتا ہو تو اگر لڑکی جس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے تو بھی لڑکی کو اپنی خواہشِ نفس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس صورت میں لڑکی ذہنی طور پر مطمئن نہیں ہو سکے گی لیکن اگر اُس کا باپ اُس پر غالب آ جاتا ہے تو وہ اس معاملہ کی زیادہ مالک ہوگی۔

10314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ اَمْرَ الْيَتِيمَةِ اِلَيْهَا، وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهَا نِكَاحُ اَخِيهَا اِلَّا بِاِذْنِهَا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ لڑکی کا معاملہ اُس کے حوالے ہوگا اور اُس کے بھائی کے لیے اُس کی اجازت کے بغیر اُس کا نکاح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

10315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ فِي الثَّيِّبِ: لَا تُكْرَهُ عَلٰى نِكَاحِ مَنْ تَكْرَهُ، قُلْتُ: هَوِيَتْ هَوًى، وَهَوِيَ اَبُوهَا هَوًى؟ قَالَ: كَانَ يُحِبُّ اَنْ تُلْحَقَ بِهَوَاهَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو ثیبہ عورت کے بارے میں ہے کہ وہ جس رشتہ کو ناپسند کرتی ہو اُسے اُس رشتہ پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کی ایک خواہش ہو اور اُس کے باپ کی خواہش دوسری جگہ ہو؟ تو عطاء اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اُس لڑکی کی مرضی کے مطابق اُس کی شادی کی جائے۔

10316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: " اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ زَوَّجَهَا اَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَجَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرَدَّ نِكَاحَهَا اِلَّا بِاِذْنِهَا، وَكَانَتْ ثَيِّبًا "

٭٭ یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: بنو عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے والد نے اُس کی شادی کر دی وہ عورت اس رشتہ کو پسند نہیں کرتی تھی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے

اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا اور اُسے اُس کی اجازت کے ساتھ مشروط قرار دیا' وہ خاتون ثیبہ تھی۔

10317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِیْ تَمِيمَةَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ: آمَتِ امْرَاَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلَقِيَ عُمَرُ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: اذْكُرْنِيْ لَهَا، فَلَمَّا رَاتْ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا وَلِيُّهَا قَالَ: لَا اَدْرِيْ، اَذَكَرَ هٰذَا لَكِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْكَ، وَلَا فِيْمَا ذَكَرَ، وَلٰكِنْ مُرْهُ فَلْيُنْكِحْنِيْ فُلَانًا، فَقَالَ وَلِيُّهَا: لَا وَاللّٰهِ، لَا اَفْعَلُ، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّكَ ذَكَرْتَهَا، وَذَكَرَهَا فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَلَا اَعْلَمُهُ بَقِيَ شَرِيفٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَتّٰى ذَكَرَهَا، فَاَبَتْ اِلَّا فُلَانًا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكَ لَمَا نَكَحْتَهَا اِيَّاهُ اِنْ لَمْ تَعْلَمْ عَلَيْهِ خَرِبَةً فِيْ دِيْنِهِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک خاتون بیوہ ہوگئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات اُس عورت کے ولی سے ہوئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اُس عورت کے سامنے میرا ذکر کرو (یعنی میری طرف سے نکاح کا ذکر کرو) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے پاس تشریف لے گئے' اُس خاتون کے پاس اُس کا ولی بھی موجود تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ مجھے نہیں پتا کہ اس کے ولی نے اس کے سامنے میرے پیغام کا ذکر کیا ہے یا نہیں کیا' تو اُس عورت نے کہا: جی ہاں! لیکن میں آپ کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی اور اس نے جو کچھ ذکر کیا ہے مجھے اُس میں دلچسپی نہیں ہے' البتہ آپ اسے یہ کہیں کہ میری شادی فلاں شخص سے کر دے! تو اُس عورت کے ولی نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو اُس کے ولی نے کہا: کیونکہ آپ اسے شادی کی پیشکش کر چکے ہیں اس کے علاوہ فلاں اور فلاں صاحب بھی اس کے لیے شادی کی پیشکش کر چکے ہیں' تو میرے علم کے مطابق مدینہ منورہ کے ہر معزز آدمی نے اس کے لیے شادی کا پیغام دیا ہے لیکن یہ فلاں شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مُصر ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اس عورت کی شادی اُسی آدمی کے ساتھ کرو' اگر تمہیں اُس آدمی کے حوالے سے اُس کے دین میں کسی خرابی کا علم نہیں ہے۔

10318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین کے حوالے سے منقول ہے۔

10319 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: خَطَبَ رَجُلٌ شَابٌّ امْرَاَةً قَدْ اَحَبَّتْهُ، فَاَبَوْا اَنْ يُزَوِّجُوهَا اِيَّاهُ، فَسَاَلْتُ طَاوُسًا، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يُرَ لِلْمُتَحَابِّيْنَ مِثْلُ النِّكَاحِ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُزَوِّجَ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک نوجوان شخص نے ایک خاتون کے لیے شادی کا پیغام دیا' وہ خاتون اُس مرد سے محبت کرتی تھی لیکن اُس کے گھر والوں نے اُس عورت کی شادی اُس کے ساتھ کرنے سے انکار کر دیا' میں نے طاؤس سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی اور کوئی چیز نہیں دیکھی گئی"۔

تو اُنہوں نے (یعنی طاؤس نے) مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اُس لڑکی کی شادی کروادوں۔

10320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْمِلُوا النِّسَاءَ عَلٰى مَا يَكْرَهْنَ

✻✻ عمرو نے عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"عورتوں کی شادی اُس جگہ نہ کرو جس کو وہ ناپسند کرتی ہوں"۔

بَابُ الْاَكْفَاءِ

باب: کفو کے احکام

10321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "مَا فِيَّ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ غَيْرَ شَيْئَيْنِ: غَيْرَ اَنِّي لَسْتُ اُبَالِي اَيَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْكَحْتُ، وَاَيُّهُنَّ نَكَحْتُ"

✻✻ ابن سیرین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے اندر زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز موجود نہیں ہے' سوائے دو چیزوں کے' البتہ میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں مسلمانوں میں سے کس کا نکاح کرواتا ہوں' یا خواتین میں سے کس کے ساتھ نکاح ہوتا ہے (یعنی مسلمان ایک دوسرے کا کفو ہوتے ہیں)۔

10322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُشَدِّدُ فِي الْاَكْفَاءِ

✻✻ ابراہیم بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کفو کے معاملہ میں شدت کیا کرتا تھے۔

10323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَتِ السَّنَةُ فَلَيْسَ لِاَهْلِ الْبَادِيَةِ نِكَاحٌ

✻✻ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب قحط سالی کا دور ہو' تو ویرانوں میں رہنے والوں کے لیے نکاح کی اجازت نہیں ہوگی۔

10324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَاَمْنَعَنَّ فُرُوْجَ ذَوَاتِ الْاَحْسَابِ اِلَّا مِنَ الْاَكْفَاءِ

✻✻ ابراہیم بن محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صاحب حیثیت عورتوں کو صرف کفو میں شادی کرنے کا ضرور پابند کروں گا۔

10325 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جَائَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ اَمَانَتَهُ وَخُلُقَهُ فَاَنْكِحُوهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ، فَاِنْ لَا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ، اَوْ قَالَ: عَرِيضٌ

* * یحییٰ بن ابوکثیر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کی امانت اور اخلاق سے تم راضی ہو تو تم اُس کے ساتھ نکاح کروادو خواہ وہ جو بھی شخص ہو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد رونما ہوگا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) چوڑا فساد رونما ہوگا۔

10326 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْكَحْتُ الْمِقْدَادَ، وَزَيْدًا لِيَكُونَ اَشْرَفُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَحْسَنَكُمْ اِسْلَامًا، اَنْكَحَ الْمِقْدَادُ ضُبَاعَةَ ابْنَةَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَنْكَحَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، وَكَانَ الْمِقْدَادُ قَدْ اَصَابَهُ سِبَاءٌ

* * امام شعبی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے مقداد اور زید کی شادی کروائی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ تم سب سے زیادہ معزز تھے اور اسلام قبول کرنے کے حوالے سے تم سب سے بہتر تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا سے کروائی تھی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کروائی تھی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ (بچپن میں) قیدی بنا لیے گئے تھے۔

10327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: يَذْكُرُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ تَزَوَّجَتْ مَوْلًى بِالْعِرَاقِ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَجَعَلُوا ذٰلِكَ اِلٰى عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَاَجَازَ نِكَاحَهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر کو یہ بیان ذکر کرتے ہوئے سنا: بنوبکر بن کنانہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عراق میں موجود ایک غلام کے ساتھ شادی کر لی تو اس بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا اُنہوں نے اس بارے میں عبید بن عمیر کے ساتھ مقدمہ پیش کیا تو اُنہوں نے اس نکاح کو درست قرار دیا۔

10328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ: اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ كِنْدَةَ ثَيِّبًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کندہ سے تعلق رکھنے والی ایک ثیبہ خاتون کے ساتھ شادی کر لی تھی۔

10329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ: اَقْبَلَ سَلْمَانُ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالُوا: تَقَدَّمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّا لَا نَؤُمُّكُمْ، وَلَا نَنْكِحُ نِسَائَكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ هَدَانَا بِكُمْ قَالَ: ثُمَّ تَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، وَهُوَ سَفْرٌ

فَصَلَّى بِهِمْ اَرْبَعًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ سَلْمَانُ: مَا لَنَا وَلِلْمُرْبَعَةِ، اِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرْبَعَةِ، نَحْنُ اِلَى الرُّخْصَةِ اَحْوَجُ

٭٭ ابولیلیٰ کندی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ صحابہ کرام کے ساتھ آئے' نماز کا وقت ہو گیا' تو اُنہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! تم آگے بڑھو! اُنہوں نے کہا: ہم نہ تو آپ کی امامت کریں گے' نہ ہی آپ کی عورتوں کے ساتھ نکاح کریں گے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کی وجہ سے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حاضرین میں سے ایک صاحب باہر نکلے' وہ سفر کی حالت میں تھے' اُنہوں نے اُن صاحب کو چار رکعت پڑھا دیں' جب اُنہوں نے نماز مکمل کی' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا چار رکعت کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ ہمارے لیے چار کا نصف ہی کفایت کر جاتا تھا' کیونکہ ہمیں رخصت اختیار کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

10330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى قَوْمًا، فَقَالَ: اِنِّي عَرَبِيٌّ، فَتَزَوَّجَ اِلَيْهِمْ فَوَجَدُوْهُ مَوْلًى كَانَ لَهُمْ اَنْ يَرُدُّوا نِكَاحَهُ، وَاِنْ قَالَ: اَنَا مَوْلًى فَوَجَدُوْهُ نَبَطِيًّا رُدَّ النِّكَاحُ، فَاِنْ قَالَ: اَنَا عَرَبِيٌّ، فَكَانَ عَرَبِيًّا مِنْ غَيْرِ اُولٰئِكَ الَّذِينَ انْتَمَى اِلَيْهِمْ، جَازَ النِّكَاحُ، وَاِنْ قَالَ: اَنَا مَوْلًى لِبَنِي فُلَانٍ، فَوَجَدُوْهُ مَوْلًى لِغَيْرِهِمْ، جَازَ النِّكَاحُ ." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ يَرَى التَّفْرِيقَ اِذَا نَكَحَ الْمَوْلٰى عَرَبِيَّةً وَيُشَدِّدُ فِيهِ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور یہ کہے: میں عربی ہوں! اور پھر وہ لوگ اُس کی شادی کروا دیں' اور بعد میں پتا چلے کہ وہ ایک آزاد شدہ غلام ہے' تو اب لڑکی والوں کو اس بات کا حق حاصل ہوگا' کہ وہ اس نکاح کو کالعدم کروا دیں اور اگر مرد نے یہ کہا تھا: میں غلام ہوں! اور بعد میں وہ لوگ اُسے نبطی پائیں' تو بھی نکاح کالعدم ہو جائے گا' لیکن اگر مرد نے یہ کہا تھا: میں عربی ہوں! اور وہ ایسا عربی ہو' جو اُن لوگوں میں سے نہ ہو' جو اُن کی طرف منسوب ہوتے ہیں' تو نکاح درست ہوگا' اور اگر وہ یہ کہے: میں بنو فلاں کا آزاد کردہ غلام ہوں! اور لوگ اُسے کسی دوسرے قبیلہ کا آزاد کردہ غلام پائیں' تو نکاح درست ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: علیحدگی اُس صورت میں ہوگی' کہ جب کوئی غلام کسی عربی عورت کے ساتھ نکاح کر لے۔ سفیان ثوری اس بارے میں شدت سے کام لیتے تھے۔

10331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَزَعَمَ ابْنُ شِهَابٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَاَمْنَعَنَّ فُرُوجَ ذَوَاتِ الْاَحْسَابِ اِلَّا مِنْ ذَوِي الْاَحْسَابِ، فَاِنَّ الْاَعْرَابَ اِذَا كَانَ الْجَدْبُ فَلَا نِكَاحَ لَهُمْ، وَذَكَرَ لَهُمْ شَيْئًا، وَنَكَحَ بِلَالٌ فَاطِمَةَ ابْنَةَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَنَكَحَ بَعْدَهَا ابْنَةَ عُتْبَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبِيعَةَ خَالَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَتَبَنَّاهُ اَبُو حُذَيْفَةَ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، حَتّٰى نَزَلَتْ: (ادْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ) (الأحزاب: 5) الْاٰيَةَ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ

قدرت میں عمر کی جان ہے! میں صاحبِ حیثیت خاندانوں کی خواتین کو اس بات کا پابند کروں گا کہ وہ صاحبِ حیثیت خاندانوں میں ہی شادی کریں' کیونکہ جب قحط سالی کا زمانہ ہو' تو دیہاتیوں کو شادی نہیں کرنی چاہیے' اُنہوں نے اس حوالے سے کوئی چیز بھی ذکر کی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ربیعہ کی صاحبزادی فاطمہ کے ساتھ شادی کر لی' اُس کے بعد عتبہ بن ولید بن ربیعہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی' جو انصار کی خالہ تھی' حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں منہ بولا بیٹا بنا ہوا تھا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اُن لوگوں کو اُن کے حقیقی باپوں کے حوالے سے مخاطب کرو''۔

10332 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ - وَكَانَ بَدْرِيًّا - اَنْكَحَ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَسَالِمٌ مَوْلٰى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ

✵✵ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوحذیفہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جو ایک بدری صحابی ہیں' اُنہوں نے اپنے غلام سالم کی شادی ولید بن عتبہ کی صاحبزادی فاطمہ کے ساتھ کر دی تھی' جبکہ سالم ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔

10333 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جُلَيْبِيبٍ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِيْهَا، فَقَالَ: حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ اُمَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنِعْمَ اِذًا، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ اِلَى امْرَاَتِهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لَاهَا اللّٰهِ اِذًا، مَا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا جُلَيْبِيبًا، وَقَدْ مَنَعْنَاهَا مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ قَالَ: وَالْجَارِيَةُ فِيْ سِتْرِهَا تَسْمَعُ قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُخْبِرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ: اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَرُدُّوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ؟ اِنْ كَانَ قَدْ رَضِيَهُ لَكُمْ فَاَنْكِحُوهُ، فَكَاَنَّهَا جَلَتْ عَنْ اَبَوَيْهَا، وَقَالَتْ: صَدَقْتِ، فَذَهَبَ اَبُوْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ قَدْ رَضِيتَهُ فَاِنِّيْ قَدْ رَضِيتُهُ قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا، ثُمَّ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ، فَرَكِبَ جُلَيْبِيبٌ فَوَجَدُوْهُ قَدْ قُتِلَ وَوَجَدُوا حَوْلَهُ نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ قَتَلَهُمْ، قَالَ اُنَيسٌ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا وَاِنَّهَا لَاَنْفَقُ بِنْتٍ بِالْمَدِينَةِ "

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کا رشتہ ایک انصاری خاتون کے لیے اُس کے والد کے سامنے پیش کیا' تو اُس کے والد نے کہا: میں لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے! وہ شخص اپنی بیوی کے پاس گیا' اپنی بیوی کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو اُس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! یہ نہیں ہو سکتا' کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رشتہ کے لیے صرف جلیبیب ملا تھا' حالانکہ ہم نے تو اس لڑکی کے لیے فلاں اور فلاں کے رشتہ کو بھی منع کر دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لڑکی پردے کے پیچھے یہ بات سن رہی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص وہاں سے اٹھنے لگا' وہ نبی

اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتانا چاہتا تھا کہ اسی دوران اُس لڑکی نے کہا: کیا آپ لوگ اللہ کے رسول کے حکم کو مسترد کرنا چاہتے ہیں؟ اگر اللہ کے رسول آپ لوگوں کے لیے اُس رشتہ سے راضی ہیں تو آپ اُس کے ساتھ ہی شادی کر دیں! تو اُس نے گویا اپنے ماں باپ کی آنکھیں کھول دیں۔ اُس کی ماں نے کہا: تم ٹھیک کہہ رہی ہو! پھر اُس کا والد نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور بولا: اگر آپ اس رشتہ کے لیے راضی ہیں تو میں بھی اس سے راضی ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُن صاحب کی شادی اُس خاتون کے ساتھ ہوگئی اُس کے بعد ایک مرتبہ اہلِ مدینہ خوف کا شکار ہوئے تو حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر گئے بعد میں لوگوں نے اُنہیں پایا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں اور لوگوں نے اُن کے اردگرد کچھ مشرکین کو بھی پایا جنہیں حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

انیس نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُس خاتون کو دیکھا ہے وہ مدینہ منورہ کی سب سے زیادہ خرچ کرنے والی صاحبزادی تھیں۔

بَابُ اِبْرَازِ الْجَوَارِی وَالنَّظَرِ عِنْدَ النِّكَاحِ

باب: لڑکی کا سامنے آنا اور نکاح کے وقت اُسے دیکھنا

10334 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اَبْرِزُوا الْجَارِيَةَ الَّتِي لَمْ تَبْلُغْ لَعَلَّ بَنِيْ عَمِّهَا اَنْ يَرْغَبُوا فِيهَا

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: جو لڑکیاں ابھی بالغ نہ ہوئی ہوں اُن کا پردہ نہ کروایا کرو تاکہ اُن کے چچازادوں میں سے کسی کو اس میں دلچسپی پیدا ہو جائے۔

10335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، وَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ امْرَاَةً اَخْطُبُهَا قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا قَالَ: فَاَتَيْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَخَطَبْتُهَا اِلٰى اَبَوَيْهَا وَخَبَّرْتُهُمَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَاَنَّهُمَا كَرِهَا ذٰلِكَ، فَسَمِعَتْ تِلْكَ الْمَرْاَةُ وَهِيَ تَقُوْلُ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَكَ بِذٰلِكَ اَنْ تَنْظُرَ فَانْظُرْ، وَاِلَّا فَاِنِّي اَنْشُدُكَ، كَاَنَّهَا اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا فَتَزَوَّجْتُهَا، فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے ایک خاتون کا ذکر کیا جس کو میں نے شادی کا پیغام دیا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر اُسے دیکھ لو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس طرح تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک انصاری عورت کے ہاں آیا میں نے اُس کے لیے اُس کے ماں باپ کو شادی کا پیغام دیا اور اُنہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے

بارے میں بتایا تو اُن دونوں کو یہ بات اچھی نہیں لگی' اُس عورت کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا: اگر اللہ کے رسول نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ آپ دیکھ لیں تو پھر آپ دیکھ لیں! ورنہ میں آپ کو واسطہ دیتی ہوں' گویا اُس کے لیے بھی یہ کام مشکل تھا' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے اُس خاتون کو دیکھ لیا اور بعد میں اُس کے ساتھ شادی بھی کر لی' پھر راوی نے اُس خاتون کے ساتھ اپنی موافقت کا ذکر کیا۔

10336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي امْرَاَةٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ: فَلَبِسْتُ ثِيَابِي، فَدَهَنْتُ وَتَهَيَّاْتُ، فَلَمَّا رَآنِي فَعَلْتُ قَالَ: اجْلِسْ، كَرِهَ اَنْ اَذْهَبَ اِلَيْهَا عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے صاحبزادے کو اُس خاتون کے بارے میں یہ فرمایا' جس کے ساتھ وہ صاحبزادے شادی کرنا چاہتے تھے' کہ تم جاؤ اور جا کر اُسے دیکھ لو۔ وہ صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے عمدہ لباس پہنا اور تیل لگایا اور تیار ہو کر گیا' جب میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں نے ایسا کر لیا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! اُنہوں نے یہ بات ناپسند قرار دی تھی کہ میں پہلے والی (بُری حالت میں) اُس کے پاس چلا جاؤں۔

10337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا جُنَاحَ عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْطُبَ الْمَرْاَةَ اَنْ يَغْتَرَّهَا، فَيَنْظُرَ اِلَيْهَا، فَاِنْ رَضِيَ نَكَحَ، وَاِنْ سَخِطَ تَرَكَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ جب وہ کسی عورت کو شادی کا پیغام بھیجنا چاہتے ہو' تو وہ کسی طرح سے اُس عورت کو دیکھ لے' اگر وہ راضی ہو' تو شادی کر لے اور اگر راضی نہ ہو' تو اُسے ترک کر دے۔

10338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ: مَرَّ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، وَهُوَ يُطَالِعُ جَارِيَةً مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَوْ فَعَلَ هٰذَا بَعْضُ شَبَابِنَا رَاَيْنَاهُ قَبِيحًا قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ فِي قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا

✵✵ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کا گزر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو بنونجار سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی کو جھانک کر دیکھ رہے تھے' اُن لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! اگر ہمارا کوئی نوجوان آدمی یہ حرکت کرتا' تو ہم اسے قبیح قرار دیتے۔ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے دل میں یہ بات ڈالے کہ وہ کسی عورت کو شادی کا پیغام دے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ شخص اُس عورت کو پہلے دیکھ لے''۔

بَابُ عَرْضِ الْجَوَارِي

باب: لڑکیوں کو سامنے لانا

10339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَعْمَدُ اَحَدُكُمْ اِلَى بِنْتِهِ فَيُزَوِّجُهَا الْقَبِيحَ، اِنَّهُنَّ يُحْبِبْنَ مَا تُحِبُّونَ، يَعْنِي: اِذَا زَوَّجَهَا الدَّمِيمَ كَرِهَتْ فِي ذٰلِكَ مَا يَكْرَهُ، وَعَصَتِ اللّٰهَ فِيهِ

** عروہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیٹی کی شادی کسی بدصورت شخص کے ساتھ کر دیتا ہے' حالانکہ عورتیں بھی اسی چیز (یعنی خوبصورتی) کو پسند کرتی ہیں' جسے تم پسند کرتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی: جب آدمی لڑکی کی شادی کسی بدصورت شخص سے کرے گا' تو لڑکی اسے ناپسند بھی کرے گی اور اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی بھی کرے گی۔

10340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، وَلَقَدْ دَخَلَ فِي نَفْسِي غَيْرُهُ: " اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَدْعُو بَنِي اَخِيهَا، فَتَجْعَلُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ بَنِي اَخِيهَا ثَوْبًا تَرَاهُمْ مِنْ وَرَائِهِ، فَحَيْثُمَا هَوَتْ جَارِيَةٌ فَتًى اَنْكَحَتْهَا اِيَّاهُ، فَاِذَا اَرَادَتْ نِكَاحَهُ اِيَّاهَا، دَعَتْ رَهْطًا مِنْ اَهْلِهَا فَتَشَهَّدَتْ، حَتّٰى اِذَا بَقِيَ الْاِنْكَاحُ قَالَتْ: اَنْكِحْ يَا فُلَانُ، فَاِنَّ النِّسَاءَ لَا يُنْكِحْنَ

** عبدالرحمٰن بن قاسم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھتیجوں کو بلواتی تھیں اور اُن کے اور اپنی بھتیجیوں کے درمیان ایک کپڑے کے ذریعہ پردہ کروا دیتی تھی' لڑکی پردہ کے پیچھے سے اُنہیں دیکھ لیتی تھی' تو لڑکی جس نوجوان کے ساتھ شادی کی خواہش مند ہوتی تھی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس لڑکی کی شادی اُس نوجوان سے کرواتی تھیں اور جب وہ اُن کی شادی کروانے کا ارادہ کرتی تھیں' تو اپنے اہلِ خانہ میں سے کچھ لوگوں کو بلواتی تھیں اور شہادت کے کلمات پڑھتی تھیں' یہاں تک کہ جب ایجاب وقبول کروانے کا کام باقی رہ جاتا تھا' تو وہ فرماتی تھیں: اے فلاں! (یعنی کسی مرد کو کہتی تھیں:) اے فلاں! تم نکاح کرواؤ' کیونکہ خواتین نکاح نہیں کرواسکتی ہیں۔

بَابُ نِكَاحِ الْاَبْكَارِ، وَالْمَرْاَةِ الْعَقِيمِ

باب: کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا' یا بانجھ عورت کے ساتھ شادی کرنا

10341 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَانْكِحُوهُنَّ، فَاِنَّهُنَّ اَفْتَحُ اَرْحَامًا، وَاَعْذَبُ اَفْوَاهًا، وَاَغَرُّ غُرَّةً

٭٭ مکحول روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر لازم ہے کہ تم کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرو' کیونکہ اُن کے ارحام میں (بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت) زیادہ ہوتی ہے اور اُن کے منہ زیادہ میٹھے ہوتے ہیں اور اُن کی چمک زیادہ ہوتی ہے''۔

10342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْكِحُوا الْجَوَارِيَ الْاَبْكَارَ، فَاِنَّهُنَّ اَطْيَبُ اَفْوَاهًا، وَاَنْظَفُ اَرْحَامًا، وَاَغَرُّ اَخْلَاقًا، اَلَمْ تَعْلَمُوا اَنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ، وَاَنَّ ذَرَارِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي شَجَرَةٍ مِنْ عُصَادِ الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ اَبُوْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنْكِحُوا الْجَوَارِيَ الْاَبْكَارَ، فَاِنَّهُنَّ اَطْيَبُ اَفْوَاهًا، وَاَعْذَبُ، وَاَفْتَحُ اَرْحَامًا

٭٭ مکحول روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرو' کیونکہ اُن کے منہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں' اُن کے رحم زیادہ صاف ہوتے ہیں' اُن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوتے ہیں' کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا' اہلِ ایمان کے بچپن میں فوت ہو جانے والے بچے جنت کے درختوں میں سے ایک درخت میں ہیں اور اُن کے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی کفالت کرتے ہیں''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرو' کیونکہ اُن کے منہ زیادہ پاکیزہ اور لذیذ ہوتے ہیں اور اُن کے رحم زیادہ کشادہ ہوتے ہیں (یعنی اُن میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے)۔

10343 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوا الْحَسْنَاءَ الْعَاقِرَ، وَتَزَوَّجُوا السَّوْدَاءَ الْوَلُوْدَ، فَاِنِّي اُكَاثِرُ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى السِّقْطِ يَظَلُّ مُحْبَنْطِيًا، اَيْ مُتَغَضِّبًا، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: حَتّٰى يَدْخُلَ اَبَوَايَ، فَيُقَالُ: ادْخُلْ اَنْتَ وَاَبَوَاكَ "

٭٭ محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خوبصورت بانجھ عورت کو رہنے دو اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت کے ساتھ شادی کرلو' کیونکہ میں قیامت کے دن دیگر اُمتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا' جو بچہ مردہ پیدا ہو' وہ غصہ کے عالم میں ہوگا' اُس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ یہ کہے گا: میں اُس وقت تک داخل نہیں ہوں گا' جب تک میرے ماں باپ داخل نہیں ہوتے' تو اُس سے کہا جائے گا: تم اور تمہارے ماں باپ (سب جنت میں داخل ہو

جاؤ)''۔

10344 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَعَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ابْنَةُ عَمٍّ لِيْ ذَاتَ مِيسَمٍ وَمَالٍ، وَهِيَ عَاقِرٌ، اَفَاَتَزَوَّجُهَا؟ فَنَهَاهُ عَنْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "لَامْرَاَةٌ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهَا، اَمَا عَلِمْتَ اَنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ، وَاَنَّ اَطْفَالَ الْاُمَمِ الْمُسْلِمِينَ يُقَالُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَتَعَلَّقُونَ بِاَحْقَاءِ آبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا آبَاؤُنَا وَاُمَّهَاتُنَا قَالَ: فَيَقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، اَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ وَاُمَّهَاتُكُمْ قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ السِّقْطُ، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ: فَيَظَلُّ مُحْبَنْطِئًا، اَيْ مُتَقَعِّسًا: فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ، اَبِيْ وَاُمِّيْ حَتّٰى يَلْحَقَ بِهِ اَبَوَاهُ"

❊❊ عبدالملک بن عمیر اور عاصم بن بہدلہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: میری ایک چچازاد ہے جو بڑی خوبصورت بھی ہے اور مالدار بھی ہے لیکن وہ بانجھ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے اُس خاتون کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا' ایسا دو یا شاید تین مرتبہ ہوا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچہ پیدا کرنے والی سیاہ فام عورت میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگی' کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں تمہاری کثرت کی بناء پر دوسری اُمتوں کے سامنے فخر کروں گا' مسلمان لوگوں کے بچوں سے قیامت کے دن کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ اپنے باپوں اور ماؤں کو چمٹ جائیں گے اور کہیں گے: اے میرے پروردگار! ہمارے ماں باپ بھی (جنت میں جائیں گے) تو اُن سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور تمہارے ماں باپ بھی داخل ہو جائیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ بچہ آئے گا جو نامکمل پیدا ہوا تھا' تو اُس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ ہوگا اور کہے گا: اے میرے پروردگار! میرا باپ اور میری ماں! یہاں تک کہ وہ اپنے باپ اور (ماں کو) بھی اپنے ساتھ لے جائے گا۔

10345 - حدیث نبوی: قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ ابْنَةَ عَمٍّ عَاقِرًا، فَاَرَدْتُ اَنْ اَنْكِحَهَا قَالَ: لَا تَنْكِحْهَا، ثُمَّ عَادَ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ مَجَالِسَ شَتّٰى، فَكُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْكِحْهَا، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ تَنْكِحَ سَوْدَاءَ وَلُوْدًا، خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَنْكِحَهَا حَسْنَاءَ جَمْلَاءَ لَا تَلِدُ

❊❊ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ایک مرتبہ ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری ایک چچازاد بانجھ ہے' میں اُس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ شادی نہ کرو۔ اُن صاحب نے دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ بلکہ مختلف محافل میں کئی مرتبہ اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے کہ تم اُس عورت کے ساتھ شادی نہ کرو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت کے ساتھ شادی کر لو' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک ایسی خوبصورت عورت کے ساتھ شادی کرو' جو بچہ پیدا نہیں کر سکتی''۔

بَابُ الرَّجُلِ الْعَقِيمِ

باب: بانجھ مرد کا بیان

10347 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا عَلَى السِّعَايَةِ فَاَتَاهُ، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً، فَقَالَ: اَخْبَرْتَهَا اَنَّكَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَكَ قَالَ: لَا قَالَ: فَاَخْبِرْهَا، وَخَيِّرْهَا.

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سرکاری کام سے بھیجا' جب وہ ان کے پاس واپس آیا تو اُس نے بتایا: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے بتایا ہے کہ تم بانجھ ہو؟ تمہاری اولاد نہیں ہوسکتی۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے بتا دو اور اسے اختیار دو۔

10348 - آثارِ صحابہ: عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ مِثْلَهُ . عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ مِثْلَهُ

* یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے ابن سیرین سے منقول ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الصَّغِيْرَيْنِ

باب: نابالغ بچوں کا نکاح کرنا

10349 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: نَكَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ، وَاُهْدِيَتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَلُعَبُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ.

* عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا' اُس وقت اُن کی عمر چھ سال تھی اور جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تھی تو اُس وقت اُن کی عمر نو سال تھی' وہ اپنی گڑیا کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اُس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

10350 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَنْكَحَ ابْنَتَهُ جَارِيَةً تَلْعَبُ مَعَ الْجَوَارِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک صاحبزادی کا نکاح حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ سے کروایا تھا' جب وہ صاحبزادی لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی (یعنی ابھی کمسن تھیں)۔

10352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ اِلَى عَلِيٍّ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَقِيلَ لِعُمَرَ: اِنَّمَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ مَنْعَهَا قَالَ: فَكَلَّمَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَبْعَثُ بِهَا اِلَيْكَ، فَاِنْ رَضِيتَ فَهِيَ امْرَاَتُكَ قَالَ: فَبَعَثَ بِهَا اِلَيْهِ قَالَ: فَذَهَبَ عُمَرُ فَكَشَفَ، عَنْ سَاقِهَا، فَقَالَتْ: اَرْسِلْ، فَلَوْلَا اَنَّكَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَصَكَكْتُ عُنُقَكَ

✵✵ عمرو بن دینار نے امام باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام دیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کمسن ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ تو اس طرح انکار کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بات چیت کی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُسے آپ کی طرف بھجوا دیتا ہوں' اگر آپ راضی ہوئے تو وہ آپ کی بیوی ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس صاحبزادی کو بھجوایا (اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے ساتھ نکاح کرلیا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کی پنڈلی سے کپڑا ہٹانے لگے تو اُس لڑکی نے کہا: اسے چھوڑ دیں! اگر آپ امیر المؤمنین نہ ہوتے' تو میں آپ کی گردن پر مارتی۔

10353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَقُولُ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَى عَلِيٍّ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: مَا بِكَ اِلَّا مَنْعُهَا قَالَ: سَوْفَ اُرْسِلُهَا، فَاِنْ رَضِيتَ فَهِيَ امْرَاَتُكَ، وَقَدْ اَنْكَحْتُكَ، فَزَيَّنَهَا، وَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ رَضِيتُ، فَاَخَذَ بِسَاقِهَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّكَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَصَكَكْتُ عَيْنَكَ

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام دیا' تو اُنہوں نے کہا: آپ اسے روک ہی دیں گے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُسے بھجوا دوں گا' اگر آپ راضی ہوئے تو یہ آپ کی بیوی ہوگی اور میں نے اُس کا نکاح آپ کے ساتھ کروا دیا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کو تیار کروانے کا حکم دیا اور پھر اُسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے راضی ہوں! پھر اُنہوں نے اُس لڑکی کی پنڈلی کو پکڑا تو اُس لڑکی نے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ امیر المؤمنین نہ ہوتے' تو میں آپ کی آنکھوں پر مارتی۔

10354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: تَزَوَّجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَهِيَ جَارِيَةٌ تَلْعَبُ مَعَ الْجَوَارِي، فَجَاءَ اِلَى اَصْحَابِهِ فَدَعَوْا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَتَزَوَّجْ مِنْ نَشَاطٍ بِي، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَكُونَ بَيْنِي، وَبَيْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبٌ وَنَسَبٌ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "وَاُمُّ كُلْثُومٍ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ، وَاَوْلَدَ مِنْهَا غُلَامًا، يُقَالُ لَهُ: زَيْدٌ، فَبَلَغَنِي اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ سَمَّهُمَا، فَمَاتَا وَصَلَّى عَلَيْهِمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ قِيلَ لِعَبْدِ الْمَلِكِ: هٰذَا ابْنُ عَلِيٍّ، وَابْنُ عُمَرَ، فَخَافَ عَلٰى مُلْكِهِ فَسَمَّهُمَا"

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم کلثوم کے ساتھ شادی کی جو کمسن لڑکی تھیں اور لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اُن کے ساتھیوں نے برکت کی دعا کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے مزے لینے کے لیے شادی نہیں کی ہے' بلکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ہر سسرالی تعلق اور نسبی تعلق ختم ہو جائے گا' سوائے میرے ساتھ سسرالی یا نسبی تعلق کے''۔

تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سسرالی اور نسبی تعلق ہو جائے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اُم کلثوم نامی یہ صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رُخصتی کروائی تھی اور ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا پیدا ہوا تھا جس کا نام زید تھا۔

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے اُن دونوں کو زہر دے دیا تھا اور وہ دونوں ماں بیٹا فوت ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن دونوں کی نمازِ جنازہ پڑھائی تھی' اس کی وجہ یہ تھی کہ عبدالملک بن مروان سے یہ کہا گیا تھا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی بیٹا بنتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی بیٹا بنتا ہے۔ تو اُسے اپنی بادشاہی کے حوالے سے خوف ہوا تو اُس نے اُن دونوں کو زہر دلوا دیا تھا۔

10355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالُوْا: اِذَا اَنْكَحَ الصِّغَارَ آبَاؤُهُمْ جَازَ نِكَاحُهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ حسن بصری' زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب نابالغ بچوں کے باپ دادا اُن کا نکاح کروا دیں' تو اُن کا نکاح درست ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

10356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُجْبِرُ عَلَى النِّكَاحِ اِلَّا الْاَبُ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: باپ کے علاوہ' کوئی اور زبردستی نکاح نہیں کر سکتا۔

10357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اَنْكَحَ الصَّغِيْرَيْنِ اَبُوْهُمَا، فَهُمَا بِالْخِيَارِ اِذَا كَبِرَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر دو کمسن بچوں (یعنی لڑکا اور لڑکی) کا باپ اُن کی شادی کر دیتا ہے' تو جب وہ بڑے ہو جائیں تو اُنہیں اختیار ہوگا (کہ وہ اُسے کالعدم قرار دیں)۔

10350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: "اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ: اَنْكَحَ ابْنَهُ صَغِيْرًا ابْنَةً لِمُصْعَبٍ صَغِيْرَةً"

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے اپنے کمسن بیٹے کی شادی مصعب کی صاحبزادی کے ساتھ کر دی جو نابالغ تھی۔

10359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: زَوَّجَ اَبِي ابْنَهُ صَغِيرًا هٰذَا ابْنُ خَمْسٍ، وَهٰذَا ابْنُ سِتٍّ فَمَاتَ، فَوَرِثَتْهُ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِينَارٍ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے اپنے نابالغ بچہ کی شادی کر دی ایک پانچ سال کا تھا اور ایک چھ سال کا تھا پھر اُن کا انتقال ہوا تو وہ لڑکی اپنی شوہر کی طرف سے چار ہزار یا اس کے قریب دیناروں کی وارث بنی تھی۔

بَابُ نِكَاحِ الْيَتِيمِ

باب: یتیم کی شادی کرنا

10360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ اَمْرَ الْيَتِيمَةِ اِلَيْهَا، لَا يَجُوزُ نِكَاحُ اَخِيهَا اِلَّا بِاِذْنِهَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یہ بات سنی ہے: نابالغ لڑکی کا معاملہ اُس کے حوالے ہوگا اُس کا بھائی اُس کی اجازت کے بغیر اُس کا نکاح نہیں کر سکتا۔

10361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُجْبِرُ عَلَى النِّكَاحِ اِلَّا الْاَبُ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: باپ کے علاوہ کوئی اور نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا۔

10362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اُنْكِحَ الْيَتِيمُ وَالْيَتِيمَةُ، وَهُمَا صَغِيرَانِ، فَهُمَا بِالْخِيَارِ اِذَا كَبِرَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کنوارے لڑکے اور کنواری لڑکی کی شادی ہو جائے اور وہ دونوں نابالغ ہوں تو جب وہ بڑے ہو جائیں تو اُنہیں (شادی ختم کرنے کا) اختیار ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

10363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اُنْكِحَ يَتِيمٌ صَغِيرًا، فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا كَبِرَ، وَالْيَتِيمَةُ كَذٰلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر نابالغ کنوارے لڑکے کا نکاح کر دیا جائے تو جب وہ بڑا ہوگا تو اُسے اختیار ہوگا کنواری لڑکی کا بھی یہی حکم ہے۔

10364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَنْكَحَ الصَّبِيَّيْنِ وَلِيُّهُمَا، فَمَاتَا قَبْلَ اَنْ

يُدْرِ كَا، فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب دو بچوں کے ولی اُن کا نکاح کروادیں اور وہ دونوں بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں' تو اُن کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے' سفیان ثوری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اَنْكَحَ الصَّبِيَّيْنِ وَلِيُّهُمَا فَمَاتَا قَبْلَ اَنْ يُدْرِ كَا، فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب دو بچوں کے ولی اُن کا نکاح کر دیں اور وہ دونوں بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں' تو اُن دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

10366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَوْ اَنَّ صَغِيرَيْنِ اَنْكَحَ اَحَدَهُمَا اَبُوْهُ، وَالْاٰخَرَ وَلِيُّهُ، فَاِنْ مَاتَ الَّذِي اَنْكَحَهُ اَبُوْهُ وَرِثَهُ الْاٰخَرُ، وَاِنْ مَاتَ الَّذِي اَنْكَحَهُ وَلِيُّهُ لَمْ يَرِثْهُ الْاٰخَرُ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يُعْجِبْنِي مَا قَالَ، لَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر دو نابالغ بچوں میں سے ایک کی شادی اُس کے باپ نے کی ہو اور دوسرے کی شادی اُس کے ولی نے کی ہو' تو جس کی شادی اُس کے باپ نے کی تھی وہ اگر مر جاتا ہے تو دوسرا فریق اُس کا وارث بنے گا' لیکن جس کی شادی اُس کے ولی نے کی تھی' وہ اگر مر جاتا ہے تو دوسرا فریق اُس کا وارث نہیں بنے گا۔

معمر فرماتے ہیں: مجھے اُن کا یہ قول پسند نہیں ہے' میرا خیال میں اُن دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

10367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: الصَّغِيرَانِ بِالْخِيَارِ اِذَا اَدْرَكَا

✵✵ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: دونوں نابالغ بچوں کو بالغ ہونے پر اختیار حاصل ہوگا۔

10368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: هُمَا بِالْخِيَارِ اِذَا اَدْرَكَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب وہ دونوں بالغ ہو جائیں' تو اُن دونوں کو اختیار حاصل ہوگا۔

10369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَنْكَحَ وَلِيٌّ صَبِيًّا فَلَمْ يَخَفْ نَفْسَهُ اَوْ غَيْرَهُ تَارِكًا اِذَا كَانَ نَظَرًا يَنْظُرُ لَهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب ولی ایک بچہ کا نکاح کروادے اور اُسے اپنے یا کسی اور کے حوالے سے اندیشہ نہ ہو اور اس میں بچے کی بہتری بھی ہو۔

10370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلٍ لَهُ: اِذَا اُنْكِحَ الْيَتِيمُ وَالْيَتِيمَةُ، وَهُمَا صَغِيرَانِ، فَهُمَا بِالْخِيَارِ اِذَا بَلَغَا

٭٭ عبداللہ بن ابوبکر اور عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک اہلکار کو خط لکھا تھا کہ جب کنوارے لڑکے اور لڑکی کی شادی کر دی جائے اور وہ دونوں نابالغ ہوں تو جب وہ دونوں بالغ ہوں گے تو انہیں اختیار حاصل ہوگا۔

10371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْيَتِيمَةَ لَا يُكْرِهُهَا اَخُوهَا، وَاِنْ كَانَ رَشِيدًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے: کنواری لڑکی کا بھائی اُسے نکاح پر مجبور نہیں کرسکتا' اگرچہ وہ بھائی سمجھدار ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يُنْكِحُ ابْنَهُ صَغِيرًا، عَلَى مَنِ الصَّدَاقُ؟

باب: جب کوئی آدمی اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کروادے' تو مہر کی ادائیگی کس پر لازم ہوگی؟

10372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَهُ صَغِيرًا لَا مَالَ لَهُ، ثُمَّ مَاتَ الْغُلَامُ قَالَ: لَا صَدَاقَ عَلَى ابْنِهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلصَّبِيِّ مَالٌ اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْاَبُ حَمَلَ الصَّدَاقَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کروادیتا ہے' جس بیٹے کا مال نہیں ہوتا' پھر وہ بچہ مرجاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس کے بیٹے پر مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' اگر اُس بچہ کے پاس کوئی مال نہیں ہوتا' البتہ اگر اس کا باپ مہر کی ادائیگی اپنے ذمہ لے' تو حکم مختلف ہوگا۔

10373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يُؤْخَذُ الْاَبُ بِصَدَاقِ ابْنِهِ اِذَا زُوِّجَ فَمَاتَ صَغِيرًا، اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْاَبُ كُفِّلَ بِشَيْءٍ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: باپ سے اُس کے بیٹے کا مہر وصول کیا جائے گا' جبکہ اُس بچہ کی شادی ہوئی ہو اور اُس کا کمسنی میں ہی انتقال ہوجائے' ماسوائے اس صورت کے' کہ اُس کے باپ کو کسی چیز کا کفیل بنایا گیا ہو۔

بَابُ وُجُوبِ النِّكَاحِ وَفَضْلِهِ

باب: نکاح کا لازم ہونا اور اُس کی فضیلت

10374 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَمَّا تَبَتَّلُوا وَجَلَسُوا فِي الْبُيُوتِ، وَاعْتَزَلُوا النِّسَاءَ، وَهَمُّوا بِالْخِصَاءِ، وَاَجْمَعُوا لِقِيَامِ اللَّيْلِ، وَصِيَامِ النَّهَارِ، بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَنَا اُصَلِّي وَاَنَامُ، وَاَصُومُ وَاُفْطِرُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے' اُنہوں نے مجرد زندگی اختیار کر کے گھروں میں بیٹھے رہنے اور خواتین سے علیحدگی اختیار کرنے کا ارادہ کیا' اُنہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ خود کو خصی کروالیں گے اور رات بھر نوافل پڑھتے رہیں گے اور دن کے وقت روزہ رکھیں گے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے اُن لوگوں کو بلوایا اور فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں (رات کے وقت نفل) نماز پڑھتا بھی ہوں اور سو بھی جاتا ہوں (نفلی) روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہوئی ہے اور جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے گا' وہ مجھ سے نہیں ہے۔

10375 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، اسْمُهَا خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ عَلٰى عَائِشَةَ، وَهِيَ بَاذَّةُ الْهَيْئَةِ، فَسَاَلَتْهَا: مَا شَاْنُكِ؟ فَقَالَتْ: زَوْجِي يَقُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ عَائِشَةُ، فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، اِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا، اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ؟ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَحْفَظَكُمْ لِحُدُودِهٖ لَاَنَا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَدَّ، يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ اَحَلَّهُ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ جن کا نام خولہ بنت حکیم تھا' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں' اُن کا حلیہ خراب تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرے شوہر رات بھر نوافل پڑھتے رہتے ہیں' دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! ہم پر رہبانیت لازم قرار نہیں دی گئی ہے' کیا تمہارے لیے میرے طریقہ کار میں نمونہ نہیں ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اُس کی حدود کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا شخص ''میں'' ہوں۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے بتایا: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی مجرد رہنے کی خواہش کو مسترد کر دیا تھا' اگر آپ اُن کے لیے اسے حلال قرار دیتے تو ہم لوگ خصی ہو جاتے۔

10376 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الْمُغَلِّسِ، اَنَّ اَبَا نَجِيحٍ اَخْبَرَهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ مُوسِرًا لِاَنْ يَنْكِحَ، ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنِّي

✵✵ ابونجیح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور پھر بھی وہ نکاح نہ کرے تو وہ مجھ سے نہیں ہے''۔

10377 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ اَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ

❋❋ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی''۔

10378 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِيْ فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِيْ، وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ

❋❋ عبید بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے طریقۂ کار سے محبت رکھتا ہے' اُسے میری سنت کی پیروی کرنی چاہیے اور میری سنت میں نکاح کرنا بھی شامل ہے''۔

10379 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَنَّ بِسُنَّتِيْ فَهُوَ مِنِّيْ، وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ

❋❋ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میری سنت پر عمل پیرا ہوگا' اُس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میری سنت میں نکاح کرنا بھی شامل ہے''۔

10380 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حدیث: 10380 : صحیح البخاری - کتاب النکاح' باب من لم یستطع الباء ة فلیصم - حدیث: 4781' صحیح مسلم - کتاب النکاح' باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه الیه - حدیث: 2564' مستخرج ابی عوانة - مبتدا کتاب النکاح وما یشاکله' باب ذکر الخبر الموجب تزویج النساء لمن قدر علی ذلك - حدیث: 3232' صحیح ابن حبان - کتاب الحج' باب الهدی - کتاب النکاح' حدیث: 4088' سنن الدارمی - ومن کتاب النکاح' باب من کان عنده طول فلیتزوج - حدیث: 2137' سنن ابی داود - کتاب النکاح' باب التحریض علی النکاح - حدیث: 1763' سنن ابن ماجه - کتاب النکاح' باب ما جاء فی فضل النکاح - حدیث: 1841' السنن للترمذی - ابواب الجنائز عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' ابواب النکاح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی فضل التزویج' حدیث: 1037' السنن للنسائی - الصیام' ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب فی حدیث ابی امامة - حدیث: 2219' سنن سعید بن منصور - کتاب الوصایا' باب الترغیب فی النکاح - حدیث: 471' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب النکاح' فی التزویج من کان یامر به ویحث علیه - حدیث: 11932' السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' الحث علی السحور - ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب فی حدیث ابی امامة' حدیث: 2514' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصیام' باب ما جاء فی فضل الصوم لمن خاف علی نفسه العزوبة - حدیث: 7942' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه - حدیث: 3486' مسند الحمیدی - احادیث عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حدیث: 114' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن مسعود' حدیث: 4980' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث: 1174' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' طرق حدیث عبد الله بن مسعود لیلة الجن مع رسول الله - الاختلاف عن الاعمش فی حدیث عبد الله ان النبی صلی الله' حدیث: 9973

بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو اُسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور جو شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اُس پر روزہ رکھنا لازم ہے' کیونکہ یہ اُس کی شہوت کو ختم کر دے گا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

10381 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَجَّ، فَرَاَى عُثْمَانَ فِي الْخَيْفِ فَنَادَاهُ، ثُمَّ رَاٰيَا عَلْقَمَةَ فَدَعَوَاهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَخْبِرْ عَلْقَمَةَ كَيْفَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَرَّ بِالْفِتْيَةِ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرَّ بِفِتْيَةٍ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے گئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں وادیٔ خیف میں دیکھا' تو اُنہیں بلند آواز میں پکارا' پھر اُن دونوں حضرات نے علقمہ کو دیکھا تو اُنہیں بھی بلا لیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ علقمہ کو بتائیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت کیا ارشاد فرمایا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کے پاس سے گزرے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ نوجوانوں کے پاس سے گزرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص صاحبِ حیثیت ہو' اُسے شادی کر لینی چاہیے' کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور جو شخص صاحبِ حیثیت نہیں ہے اُسے روزے رکھنے چاہییں' کیونکہ روزہ اُس کی شہوت کو ختم کر دے گا''۔

10382 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: اَجَمَعْتَ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ: اَفَحَجَجْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اَفَتَزَوَّجْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَمَا يَمْنَعُكَ؟ وَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ اَحْبَبْتُ اَنْ يَكُونَ لِي فِيهِ زَوْجَةٌ

✵✵ معمر نے ابواسحاق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں اُن کے ہاں گیا' تو اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے پورا قرآن یاد کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! الحمدللہ! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے حج کر لیا ہے؟ میں نے

جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے:

''اگر دنیا کے ختم ہونے میں' صرف ایک دن باقی رہ گیا ہو' تو مجھے یہ بات پسند ہوگی کہ اُس دن میں میری بیوی ہو (یعنی میں اُس میں مجرد نہ رہوں)''۔

10383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ: اَتَزَوَّجْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ اَحْمَقَ، وَاِمَّا اَنْ تَكُوْنَ فَاجِرًا

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا تو تم احمق ہو' یا تم گناہگار ہو گے۔

10384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ لِيْ طَاوُسٌ: لِتَنْكِحَنَّ اَوْ لَاَقُوْلَنَّ لَكَ مَا قَالَ عُمَرُ لِاَبِي الزَّوَائِدِ: مَا يَمْنَعُكَ مِنَ النِّكَاحِ اِلَّا عَجْزٌ اَوْ فُجُوْرٌ

** ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس نے مجھ سے کہا: یا تو تم شادی کر لو' یا پھر میں تمہارے لیے وہی بات کہوں گا' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوزوائد کے بارے میں کہی تھی کہ صرف عاجز ہونا' یا گناہگار ہونا تمہیں نکاح سے روکے ہوئے ہے۔

10385 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اطْلُبُوا الْفَضْلَ فِي الْبَاءَةِ قَالَ: وَتَلَا عُمَرُ: (اِنْ يَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ) (النور: 32)

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شادی کر کے خوشحالی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر وہ لوگ غریب ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اُنہیں خوشحال کر دے گا''۔

10386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُوْلُ: مَثَلُ الْاَعْزَبِ مَثَلُ شَجَرَةٍ فِيْ فَلَاةٍ، يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

** وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: کنوارے لڑکے کی مثال بے آب و گیاہ جگہ پر موجود درخت کی مانند ہوتی ہے' جسے ہوائیں اِدھر اُدھر پھیرتی رہتی ہیں۔

10387 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ عَكَّافُ بْنُ بِشْرٍ التَّمِيْمِيُّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَلَا جَارِيَةٌ قَالَ: وَلَا جَارِيَةٌ قَالَ: وَاَنْتَ مُوْسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ: وَاَنَا مُوْسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ: اَنْتَ اِذًا مِنْ اِخْوَانِ الشَّيَاطِيْنِ، لَوْ كُنْتَ مِنَ النَّصَارٰى كُنْتَ مِنْ رُهْبَانِهِمْ، اِنَّ

مِنْ سُنَّتِنَا النِّكَاحَ، شِرَارُكُمْ عُزَّابُكُمْ، وَاَرْذَلُ مَوْتَاكُمْ عُزَّابُكُمْ، بِالشَّيَاطِينِ تَتَمَرَّسُونَ، مَا لِلشَّيَاطِينِ مِنْ سِلَاحٍ اَبْلَغُ فِي الصَّالِحِينَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا الْمُتَزَوِّجِينَ، اُولَئِكَ الْمُطَهَّرُونَ الْمُبَرَّءُونَ مِنَ الْخَنَا، وَيْحَكَ يَا عَكَّافُ، اِنَّهُنَّ صَوَاحِبُ اَيُّوبَ، وَدَاوُدَ، وَكُرْسُفَ، وَيُوسُفَ، فَقَالَ لَهُ بِشْرُ بْنُ عَطِيَّةَ: وَمَنْ كُرْسُفُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ بِسَاحِلٍ مِنْ سَوَاحِلِ الْبَحْرِ ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ، يَصُومُ النَّهَارَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ، ثُمَّ اِنَّهُ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ فِي سَبَبِ امْرَاَةٍ عَشِقَهَا، وَتَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ رَبِّهِ، ثُمَّ اسْتَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِبَعْضِ مَا كَانَ مِنْهُ، فَتَابَ عَلَيْهِ، وَيْحَكَ يَا عَكَّافُ، تَزَوَّجْ وَاِلَّا فَاَنْتَ مِنَ الْمُذَبْذَبِينَ قَالَ: زَوِّجْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَزَوَّجَهُ كَرِيمَةَ ابْنَةَ كُلْثُومٍ الْحِمْيَرِيِّ

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس کا نام عکاف بن بشر تمیمی تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تمہاری بیوی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کنیز بھی نہیں ہے؟ اُس نے جواب دیا: کنیز بھی نہیں ہے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم خوشحال ہو اور اچھی حالت میں ہو؟ اُس نے کہا: میں اچھی طرح سے خوشحال ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تم شیطان کے بھائی ہو گے' اگر تم عیسائیوں سے تعلق رکھتے تو اُن کے راہب ہوتے' لیکن ہماری سنت نکاح کرنا ہے' تمہارے بُرے لوگ' کنوارے ہوتے ہیں اور تمہارے مرحومین میں سب سے بُری حالت میں کنوارے لوگ ہوتے ہیں جو شیاطین کا نشانہ بنتے ہیں' نیک لوگوں کے بارے میں شیاطین کا سب سے بڑا ہتھیار خواتین ہیں' البتہ شادی شدہ لوگوں کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ لوگ پاک ہوتے ہیں اور فحاشی سے لاتعلق رکھتے ہیں' اے عکاف! تمہارا ستیاناس ہو! حضرت ایوب علیہ السلام نے بھی شادی کی تھی' حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی کی تھی' قرسف کرسف نے بھی کی تھی' حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی کی تھی۔

بشر بن عطیہ نے اُن سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کرسف کون صاحب تھے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ ایک شخص ہے' جو ایک سمندر کے ساحل پر تین سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا' وہ دن کے وقت روزہ رکھتا تھا اور رات کے وقت نفل پڑھا کرتا تھا' پھر اُس نے ایک عورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا انکار کر دیا تھا' جس عورت کے عشق میں وہ مبتلا ہوا تھا اور وہ اپنے پروردگار کی جو عبادت کرتا تھا' اُس نے اُسے ترک کر دیا تھا' پھر اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُس کی کسی نیکی کی وجہ سے اُس پر کرم کیا اور اُسے توبہ کی توفیق دی۔

اے عکاف! تمہارا ستیاناس ہو! تم شادی کرلو! ورنہ تم بھی تذبذب کا شکار ہونے والوں میں ہو جاؤ گے۔ تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری شادی کروا دیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کی شادی کریمہ بنت کلثوم سے کروا دی۔

10380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ لَا يَتَزَوَّجَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: اَيْ اَخِي تَزَوَّجْ فَاِنْ وُلِدَ لَكَ فَمَاتَ كَانَ لَكَ فَرَطًا، وَاِنْ بَقِيَ دَعَا لَكَ بِخَيْرٍ

✸✸ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ ارادہ کیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شادی نہیں کریں گے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھائی! تم شادی کرو! اگر تمہارے ہاں بچہ ہوا اور وہ انتقال کر گیا' تو وہ تمہارے لیے پیشرو ہوگا اور اگر وہ زندہ رہا' تو تمہارے لیے دعائے خیر کرے گا۔

10309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ نُسَيْبَةُ قَالَ: لَمَّا لَقِيَ يُوسُفُ اَخَاهُ، قَالَ لَهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بَعْدِي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَا شَغَلَكَ الْحُزْنُ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنَّ اَبَاكَ يَعْقُوبَ، قَالَ لِي: " تَزَوَّجْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَذْرَاُ مِنْكَ ذُرِّيَّةً يُثْقِلُونَ اَوْ قَالَ: يَسْكُنُونَ الْاَرْضَ بِتَسْبِيحَةٍ "

✸✸ ابن عیینہ نے اپنے ایک فرد نسیبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت یوسف علیہ السلام کی ملاقات اپنے بھائی (بنیامین) سے ہوئی' تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم نے میرے بعد شادی کر لی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت یوسف علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہیں جو میری جدائی کا غم تھا' تم اُس سے غافل کیسے ہوئے؟ تو اُس بھائی نے کہا: آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے مجھ سے کہا: تم شادی کر لو! تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاں اولاد پیدا کرے' جو زمین کو تسبیح کے ذریعہ وزنی کر دے گی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ساکن کر دے گی۔

10300 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخِتَانُ، وَالسِّوَاكُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي

✸✸ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ختنہ کروانا' مسواک کرنا' عطر لگانا اور نکاح کرنا میری سنت ہیں''۔

10301 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَنَاكَحُوا، تَكْثُرُوا، فَاِنِّي اُبَاهِي بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَنْكِحُ الرَّجُلُ الشَّابَّةَ الْوَضِيئَةَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، فَاِذَا كَبِرَتْ طَلَّقَهَا، اللّٰهَ اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ، اِنَّ مِنْ حَقِّ الْمَرْاَةِ عَلَى زَوْجِهَا اَنْ يُطْعِمَهَا وَيَكْسُوَهَا، فَاِنْ اَتَتْ بِفَاحِشَةٍ فَيَضْرِبُهَا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ

✸✸ سعید بن ابو ہلال بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نکاح کرو' تاکہ تمہاری تعداد زیادہ ہو جائے! میں قیامت کے دن دیگر اُمتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا' آدمی اہلِ ذمہ سے تعلق رکھنے والی نوجوان خوبصورت عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' پھر جب وہ بوڑھی ہو جاتی ہے' تو اُسے طلاق دیدیتا ہے' خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو' اللہ سے ڈرتے رہو! عورت کا شوہر پر یہ حق ہے کہ مرد اُسے کھانے کے لیے دے اور اُسے پہننے کے لیے لباس فراہم کرے اور اگر وہ عورت کسی بُرائی کا ارتکاب کرے' تو مرد اُس کی پٹائی کرے اور زیادتی نہ کرے۔

10392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ مَنْ مَضَى كَانُوا يَاْمُرُونَ فِتْيَانَهُمْ

بِتَطْوِيلِ أَشْعَارِهِمْ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَنْقَصُ لِذَلِكَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ پہلے زمانہ کے لوگ اپنے نوجوانوں کو بال لمبے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے کیونکہ یہ اس کو کم کر دیتے ہیں۔

10393 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: " مَا رَأَيْتُ مِثْلَ رَجُلٍ لَمْ يَلْتَمِسِ الْفَضْلَ فِي الْبَاءِ، وَاللَّهُ يَقُولُ: (إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) (النور: 32) "

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایسے شخص جیسا کوئی اور نہیں دیکھا جو شادی کر کے خوشحالی تلاش کرنا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ذریعہ انہیں خوشحال کر دے گا''۔

بَابُ غَلَاءِ الصَّدَاقِ

باب: مہر کا زیادہ ہونا

10394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرْسَلْتُ إِلَيْهِمْ بِنَعْلَيَّ، فَرَضُوا بِهَا قَالَ: وَمَا يَصْنَعُونَ بِنَعْلَيْكَ؟ قَالَ: وَيُقَالُ: أَدْنَى مَا يَكْفِي خَاتَمُهُ أَوْ ثَوْبٌ يُرْسِلُ بِهَا

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں لڑکی والوں کی طرف اپنے جوتے بھجوا دیتا ہوں تو وہ اس کے (مہر ہونے) پر راضی ہو جاتے ہیں' تو عطاء نے کہا: وہ تمہارے جوتوں کا کیا کریں گے؟ راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: مہر میں کم از کم کوئی انگوٹھی یا کپڑا ہونا چاہیے جو مرد عورت کو بھجوائے۔

10395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَا: أَدْنَى الصَّدَاقِ مَا تَرَاضَوْا بِهِ، قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَيَقُولُونَ: قَدْ كَانَتْ ذَهَبًا لَا تَبْلُغُ دِينَارًا

✸✸ عمرو بن دینار اور عبدالکریم بیان کرتے ہیں: مہر کی کم از کم مقدار وہ ہو گی' جس پر دونوں فریق راضی ہو جائیں۔

عبدالکریم بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: مہر اتنا ''سونا'' ہونا چاہیے' جو ایک دینار کی قیمت جتنا نہ ہو۔

10396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: مَا اسْتَحَلَّ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ إِلَّا بِبَدَنٍ مِنْ حَدِيدٍ. قَالَ عَمْرٌو: مَا زَادَهَا عَلَيْهَا.

✸✸ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مہر کے طور پر لوہے کی ایک چیز دی تھی۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں دیا تھا۔

10397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10398 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَيَاسَرُوا فِي الصَّدَاقِ، اِنَّ الرَّجُلَ يُعْطِي الْمَرْاَةَ حَتّٰى يَبْقَى ذٰلِكَ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهَا حَسِيكَةً، وَحَتّٰى يَقُوْلَ: مَا جِئْتُكِ حَتّٰى سُقْتُ اِلَيْكِ عَلَقَ الْقِرْبَةِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابوالحسین نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مہر میں آسانی رکھو! بعض اوقات آدمی کسی عورت کو (زیادہ مہر) دے دیتا ہے' یہاں تک کہ اُس کے من میں اُس عورت کے خلاف خلش رہ جاتی ہے اور وہ یہ سوچتا ہے: میں تمہارے پاس اُس وقت تک نہیں آسکا' جب تک میں نے تمہیں (ہر چیز' یہاں تک کہ) مشکیزے کے منہ پر باندھی جانے والی رسی بھی نہیں دیدی''۔

10309 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تُغَالُوا فِي صَدَقِ النِّسَاءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ، كَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا اُصْدِقَتِ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَائِهِ وَلَا مِنْ بَنَاتِهِ اَكْثَرَ مِنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً، فَاِنَّ الرَّجُلَ يُغْلِي بِالْمَرْاَةِ فِي صَدَاقِهَا فَيَكُونُ حَسْرَةً فِي صَدْرِهِ، فَيَقُوْلُ: كُلِّفْتُ اِلَيْكِ عَلَقَ الْقِرْبَةِ قَالَ: فَكُنْتُ غُلَامًا مُوَلَّدًا لَمْ اَدْرِ مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: وَاُخْرَى يَقُوْلُوْنَ لِمَنْ قُتِلَ فِي مَغَازِيكُمْ هٰذِهِ: قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيدًا اَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، وَلَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ خَرَجَ قَدْ اَوْ فَرَدِفَ رَاحِلَتَهُ اَوْ عَجُزَهَا وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ، وَلٰكِنْ قُوْلُوا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ

✱✱ ابوعجفاء کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عورتوں کا مہر زیادہ نہ رکھو' کیونکہ اگر یہ بات دنیا میں عزت کا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرہیزگاری کا باعث ہوتی' تو اس کے سب سے زیادہ حقدار نبی اکرم ﷺ ہوتے' حالانکہ آپ کی ازواج میں سے اور آپ کی صاحبزادیوں میں سے' کسی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں دیا گیا' بعض اوقات آدمی کسی عورت کا مہر زیادہ ادا کر دیتا ہے اور پھر اُس کے سینہ میں خصلت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں سب کچھ دیدیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا لڑکا تھا' جو مولد پیدا ہوا تھا' تو مجھے یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس سے مراد کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: جو لوگ ان لڑائیوں میں مارے جاتے ہیں' اُن کے بارے میں تم یہ کہتے ہو: فلاں شہید ہونے کے طور پر قتل ہوا ہے' یا فلاں شہید ہونے کے طور پر مر گیا ہے' تو ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے ذاتی کسی کام سے نکلا ہو' یا وہ تجارت کے سلسلہ میں گیا ہو' تم لوگ وہی کہو جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہے' یا مر جاتا ہے اُسے جنت ملے گی''۔

10400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَقَوْلُهُ: كُلِّفْتُ اِلَيْكَ عَلَقَ الْقِرْبَةِ يَقُوْلُ: تَعَلَّقْتُ الْقِرْبَةَ فِي الْمَفَاوِزِ اِلَيْكِ مَخَافَةَ

الْعَطَشِ، يَعْنِي الشَّنَّ الْبَالِيَ "

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: اُن کے یہ کلمات کہ مجھے تمہارے حوالے سے مشکیزہ کا پابند کیا گیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے بے آب وگیاہ جگہ پر تمہارے لیے مشکیزہ ساتھ رکھا' جو پیاس کے خوف کی وجہ سے تھا' اس سے مراد پرانا مشکیزہ ہے۔

10401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُغَالُوا فِي مُهُورِ النِّسَاءِ، فَلَوْ كَانَ تَقْوًى لِلّٰهِ كَانَ اَوْلَاكُمْ بِهِ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا نَكَحَ، وَلَا اَنْكَحَ اِلَّا عَلٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً

قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: مُهُوْرُ النِّسَاءِ لَا يَزِدْنَ عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، اِلَّا مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ فِيمَا دُوْنَ ذٰلِكَ، قَالَ نَافِعٌ: وَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ ابْنَةً لَهُ عَلٰى سِتِّ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: وَلَوْ عَلِمَ بِذٰلِكَ نَكَّلَهُ قَالَ: " وَكَانَ اِذَا نَهٰى عَنِ الشَّيْءِ قَالَ لِاَهْلِهِ: اِنِّي قَدْ نَهَيْتُ كَذَا كَذَا، وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكُمْ كَمَا تَنْظُرُ الْحِدَاءُ اِلَى اللَّحْمِ، فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُ "

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں کے مہر زیادہ نہ رکھو' کیونکہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرہیزگاری کا نشان ہوتا' تو اللہ کے رسول کی صاحبزادیاں تم میں سے' اس کی سب سے زیادہ حقدار ہوتیں' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کوئی ایسا نکاح نہیں کیا اور (اپنی صاحبزادیوں میں سے بھی) کسی کا نکاح نہیں کیا مگر یہ کہ اُن کا مہر بارہ اوقیہ ہوتا تھا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: خواتین کا مہر چار سو درہم سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے' اس سے کم میں دونوں فریق جتنے پر بھی راضی ہو جائیں' وہ درست ہوگا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب نے اپنی صاحبزادی کی شادی چھ سو درہم مہر پر کی۔

نافع بیان کرتے ہیں: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتا چلتا تو وہ اُنہیں سزا دیتے' جب وہ کسی چیز سے منع کیا کرتے تھے' تو اپنے گھر والوں کو یہ کہتے تھے: میں نے فلاں' فلاں چیز سے منع کر دیا ہے' لوگ تمہارا جائزہ اُسی طرح لیتے ہیں' جس طرح کوئی چیل گوشت کو دیکھتی ہے' تو تم لوگوں نے اس چیز سے بچ کے رہنا ہے۔

10402 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ: اَنَّ عَلِيًّا اَصْدَقَ فَاطِمَةَ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً

✱✱ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں بارہ اوقیہ دیئے تھے۔

10403 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ خِيَارُ نِسَائِكُمْ اَفْضَلَهُنَّ صَدَاقًا، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ اَفْضَلَ كَانَ اَوْلَاهُنَّ بِذٰلِكَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ علی بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمہاری خواتین میں وہ خواتین سب سے بہتر نہیں ہیں' جن کا مہر زیادہ ہو' اگر یہ چیز فضیلت کا باعث ہوتی' تو اللہ کے رسول کی صاحبزادیاں اس کی سب سے زیادہ حقدار تھیں"۔

10404 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: مَا سَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا سِيقَ اِلَيْهِ لِشَيْءٍ مِنْ بَنَاتِهِ اَكْثَرُ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً فَذٰلِكَ اَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی بھی خاتون کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر ادا نہیں کیا اور آپ کی صاحبزادیوں میں سے بھی کسی کا مہر' بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا' یہ چار سو اسّی درہم بنتے ہیں۔

10405 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ صَدَاقُ كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً ذَهَبًا، فَذٰلِكَ اَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے ہر خاتون کا مہر بارہ اوقیہ سونا تھا' یہ چار سو اسّی درہم بنتے ہیں۔

10406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ صَدَاقُنَا اِذْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا عَشْرَةَ اَوَاقٍ، اَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہمارے درمیان دس اوقیہ کا رواج تھا' جو چار سو درہم بنتے ہیں۔

10407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " اَصْدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشًّا، وَالنَّشُّ: نِصْفُ اُوقِيَّةٍ، فَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ "

✵✵ محمد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہر زوجہ محترمہ کے مہر میں بارہ اوقیہ اور "نش" کی ادائیگی کی تھی "نش" سے مراد نصف اوقیہ ہے اور یہ پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

10408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْاُوقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا، وَالنَّشُّ عِشْرُوْنَ، وَالنَّوَاةُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے ایک ”نش“ بیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک گٹھلی پانچ درہم کی ہوتی ہے۔

10409 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيُّ: اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ فِيْ امْرَاَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ اَصْدَقْتَهَا؟ قَالَ: مِائَتَيْ دِرْهَمٍ قَالَ: لَوْ كُنْتُمْ تَغْرِفُونَهَا مِنْ بُطْحَانَ مَا زِدْتُّمْ

* * حضرت ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ آپ سے ایک عورت کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا (یا آپ کو اس کی اطلاع دینا چاہتا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اُس کا کتنا مہر مقرر کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: دوسو درہم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ کسی عورت کو ”بطحان“ بھر کر بھی دیدو' تو تم نے زیادہ ادائیگی نہیں کی ہوگی۔

10410 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَبِهِ وَضَرٌ مِنْ خَلُوقٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ " قَالَ: كَمْ اَصْدَقْتَهَا؟، فَقَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ قَسَمَ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مِائَةَ اَلْفٍ

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' اُن پر خلوق نامی خوشبو کا نشان موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن! یہ کس وجہ سے ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اُسے کتنا مہر دیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم ولیمہ کرو' خواہ ایک بکری (قربان کر کے دعوت کرو)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے انتقال کے بعد اُن کی ہر بیوی کے حصہ میں ایک لاکھ دینار آئے تھے۔

10411 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ، فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ سَعْدٌ اَنْ يُنَاصِفَهُ اَهْلَهُ وَمَالَهُ، وَكَانَ لَهُ امْرَاَتَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِيْ عَلَى السُّوقِ قَالَ: فَاَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ اَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: مَهْيَمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: مَا سُقْتَ اِلَيْهَا؟ قَالَ: وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَاَخْبَرَنَا - اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ

اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، وَذٰلِكَ دَانِقَانِ مِنْ ذَهَبٍ

٭٭ حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ پیشکش کی کہ وہ اپنی ایک بیوی اور نصف مال سے اُن کے حق میں دستبردار ہو جاتے ہیں' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہلِ خانہ اور آپ کے مال میں برکت عطا کرے! آپ لوگ بازار کی طرف میری طرف رہنمائی کر دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ بازار گئے' وہاں اُنہیں کچھ پنیر اور کچھ گھی کا منافع ہوا۔ کچھ دن بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھا کہ اُن پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن! یہ کس وجہ سے ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اُسے کتنا مہر دیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (قربان کر کے دعوت کرو)۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی ایک گٹھلی) سونے کے دو دانق (سکوں) جتنی ہوتی ہے۔

10412 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النِّكَاحِ اَيْسَرُهُ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے بہتر نکاح وہ ہے' جو سب سے زیادہ آسان ہو''۔

10413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ وَلَوْ بِسَوْطٍ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی خواہ ایک سوٹی (یا کوڑے) کے عوض میں شادی کر لے۔

10414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: لَوْ اَصْدَقَهَا سَوْطًا لَحَلَّتْ لَهُ

٭٭ یزید بن قسیط بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اگر مرد اُس عورت کو ایک کوڑا دیدیتا ہے' تو وہ عورت اُس کے لیے حلال ہو گی۔

10415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ وَلَوْ بِسِوَاكٍ مِنْ اَرَاكٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی شادی کر سکتا ہے' خواہ وہ پیلو کی ایک مسواک کو (مہر مقرر کر لے)۔

10416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ شَرِيكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ دَاوُدُ الزَّعْفَرَانِیُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَكُونُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ مُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَكْرَهُ اَنْ يَكُونَ الْمَهْرُ مِثْلَ اَجْرِ الْبَغِيِّ، وَلَكِنَّ الْعَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَالْعِشْرِينَ

✵✵ امام شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ قرار دیتا ہوں کہ مہر کی رقم فاحشہ عورت کے معاوضہ سے کم ہو' یہ (کم ازکم) دس درہم یا بیس درہم ہونی چاہیے۔

10417 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: خَطَبَ اَبُو طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ، فَقَالَتْ: اَمَا اِنِّي فِيكَ لَرَاغِبَةٌ، وَمَا مِثْلُكَ يُرَدُّ، وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَاَنَا امْرَاَةٌ مُسْلِمَةٌ، فَاِنْ تُسْلِمْ فَذٰلِكَ مَهْرِی، لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهُ، فَاَسْلَمَ اَبُو طَلْحَةَ وَتَزَوَّجَهَا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا' یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے' تو سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں کیونکہ آپ جیسے فرد کو مسترد نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ ایک کافر شخص ہوں اور میں ایک مسلمان عورت ہوں' اگر آپ اسلام قبول کر لیتے ہیں' تو یہی میرا مہر ہوگا' میں آپ سے اس کے علاوہ اور کسی چیز کا مطالبہ نہیں کروں گی۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور اُنہوں نے سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لی۔

10418 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّ خَالَتَهُ، اَخْبَرَتْهُ، عَنِ امْرَاَةٍ مُصَدَّقَةٍ قَالَتْ: بَيْنَا اَبِیْ فِیْ غَزَاةٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ رَمِضُوا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ يُعْطِينِیْ نَعْلَيْهِ وَاُنْكِحُهُ اَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِی؟ فَخَلَعَ اَبِیْ نَعْلَيْهِ فَاَلْقَاهُمَا اِلَيْهِ، فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ، فَقَالَ لَهُ: اجْمَعْ اِلَیَّ اَهْلِی، فَقَالَ: هَلُمَّ الصَّدَاقَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُكَ عَلٰی مَا اَعْطَيْتُكَ النَّعْلَيْنِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَجْمَعُهَا اِلَيْكَ اِلَّا بِصَدَاقٍ قَالَتْ: فَانْطَلَقَ اَبِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ تَدَعُهَا فَلَا تَحْنَثُ، وَلَا يَحْنَثُ صَاحِبُكَ، فَتَرَكَهَا اَبِیْ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ اَعْوَرَ قَالَ: فَحَمَلَنِیْ مِنْ شِقِّ عَيْنِهِ الْعَوْرَاءِ حَتّٰی جَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ نے اپنی خالہ کے حوالے سے ایک قابلِ اعتماد خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد زمانہ جاہلیت میں ایک لڑائی میں شریک ہوئے' جب گرمی زیادہ ہوگئی' تو ایک شخص نے کہا: جو شخص اپنے جوتے مجھے دے گا' میں اپنے

ہاں ہونے والی پہلی بیٹی کے ساتھ اُس کی شادی کر دوں گا۔ تو میرے والد نے اپنے جوتے اُتارے اور اُنہیں دے دیئے پھر اُس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی' پھر وہ بالغ ہوئی' تو میرے والد نے اس سے کہا: تم میری بیوی کی رُخصتی کروا دو! تو اُس نے کہا: کوئی مہر پیش کرو! تو میرے والد نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو تمہیں مزید کوئی ادائیگی نہیں کروں گا' صرف وہی چیز مہر تھی' جو میں نے تمہیں جوتے دیئے تھے۔ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ اُس وقت تک رُخصتی نہیں کروں گا' جب تک تم مہر نہیں دو گے۔

خاتون بیان کرتی ہیں: میرے والد نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تم اُس عورت کو چھوڑ دو! اس طرح تم بھی حانث نہیں ہو گے اور تمہارا ساتھی بھی حانث نہیں ہو گا۔ تو میرے والد نے اُس عورت کو چھوڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ صاحب کانے تھے۔ اُن کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے مجھے اپنی اُس طرف اُٹھایا جس سمت کی آنکھ خراب تھی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔

10419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يُزَوِّجُ بَنَاتِهِ بِالْاَلْفِ دِينَارٍ وَبِخَمْسِ مِائَةٍ

✻✻ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی صاحبزادیوں کی شادی پندرہ سو دینار (مہر ہونے کی شرط پر) کرتے تھے۔

10420 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُغَالُوا فِي مُهُورِ النِّسَاءِ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ يَا عُمَرُ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: وَاِنْ آتَيْتُمْ اِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: وَكَذٰلِكَ هِيَ فِي قِرَائَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ امْرَاَةً خَاصَمَتْ عُمَرَ فَخَصَمَتْهُ

✻✻ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عورتوں کے مہر زیادہ نہ رکھو! اس پر ایک عورت نے کہا: اے عمر! آپ کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تم اُن عورتوں میں سے کسی کو سونے کا ایک ڈھیر بھی دے دیتے ہو (راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ اسی طرح ہیں:) تو تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم اُس میں سے کچھ بھی وصول کرو"۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک عورت نے "عمر" کے مقابلہ میں دلیل پیش کی اور وہ "عمر" پر غالب آ گئی۔

10421 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ قَوْمٌ فِي غَزَاةٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ يَذْبَحُ هٰذِهِ الشَّاةَ، وَلَهُ اَوَّلُ بِنْتٍ مِنْ صُلْبِي، فَذَبَحَهَا رَجُلٌ، فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، فَاخْتَصَمَا اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَضَى لَهُ بِهَا، وَجَعَلَ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ اِحْدَى مِنْ نِسَائِهَا "

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ ایک جنگ کے لیے نکلے تو ایک شخص نے کہا: جو شخص ایک بکری کو قربان کرے گا' تو میرے ہاں ہونے والی پہلی بیٹی کے ساتھ اُس کی شادی ہوگی۔ تو ایک شخص نے بکری کو قربان کر دیا' پھر اُس دوسرے شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی' وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا کہ اُس عورت کے ساتھ اُس کی شادی ہوگی اور اُنہوں نے اُس لڑکی کے لیے مہر مثل کی ادائیگی کو مقرر کیا۔

بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ امْرَاَتِهٖ وَلَمْ يُقَدِّمْ شَيْئًا

باب: جب آدمی نے عورت کو کوئی ادائیگی نہ کی ہو' تو اُس کے لیے عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟

10422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ فَلَا يُرْسِلُ اِلَيْهَا لَا بِصَدَاقٍ، وَلَا بِفَرِيضَةٍ لَهَا، فَمَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا؟ قَالَ: فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُرْسِلَ اِلَيْهَا بِصَدَاقٍ اَوْ فَرِيضَةٍ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَمْرٌو، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُقَبِّلُهَا؟ قُلْتُ: لَا يَمَسَّهَا قَالَ: وَمَا اُبَالِيْ اَنْ يُقَبِّلَهَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور وہ اُسے پہلے کوئی چیز نہیں دیتا ہے' نہ مہر دیتا ہے اور نہ کوئی طے شدہ ادائیگی کرتا ہے' تو اُس مرد کے لیے اُس عورت کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہوگا؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ مرد اُس عورت کے قریب نہیں جا سکتا جب تک وہ اُسے پہلے مہر نہیں دے دیتا' یا طے شدہ ادائیگی نہیں کر دیتا۔

سعید بن مسیّب اور عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ مرد اُس عورت کا بوسہ لے سکتا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ اُسے چھو نہیں سکتا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ وہ اُس عورت کا بوسہ لے لیتا ہے۔

10423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَسَمّٰى لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُرْسِلْ بِهٖ، وَلَا بِغَيْرٍ قَالَ: حَسْبُهُ، لِيُصِبْهَا اِنْ شَاءَ، قُلْتُ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِكَرَامَةٍ لِنَفْسِهَا، لَيْسَتْ مِنَ الصَّدَاقِ قَالَ: حَسْبُهُ، لِيُصِبْهَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد' عورت کے لیے مہر کا تعین کر دیتا ہے لیکن وہ اُسے بھجواتا نہیں ہے اور اُسے کوئی اور تحفہ وغیرہ بھی نہیں دیتا' تو اُنہوں نے کہا: مرد کے لیے اتنا کافی ہے (کہ وہ مہر کا تعین کر دے) اب اگر وہ چاہے تو اُس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ اُس عورت کی عزت افزائی کے لیے کوئی تحفہ وغیرہ بھجوا دیتا ہے' جو مہر نہیں ہوتا؟ تو اُنہوں نے کہا: مرد کے لیے اتنا کافی ہے' وہ عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔

10424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: كُلُّ شَيْءٍ اَرْسَلَ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ سِوَى

الصَّدَاقِ اِلَيْهَا، وَاِلٰى اَهْلِهَا مِنْ كَرَامَةٍ، وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقَهَا، فَحَسْبُهُ، وَهُوَ يُحِلُّهَا لَهُ. وَعَمْرٌو

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ہر وہ چیز جسے مرد بھجواتا ہے جو مہر کے علاوہ ہو اور عورت کے گھر والوں کے لیے عزت افزائی کا باعث ہو اور مرد نے ابھی مہر کا تعین نہ کیا ہو تو مرد کے لیے یہ کافی ہے وہ عورت اُس کے لیے حلال ہوگی۔

10425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَمُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا بِالرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ، ثُمَّ يَدْخُلُ بِهَا وَلَمْ يُعَجِّلْ شَيْئًا، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَهُوَ اَعْجَبُ اِلَيَّ مِنَ الرَّجُلِ يُعْطِي بَعْضَ الصَّدَاقِ، وَيُرِيْدُ اَنْ يَغْدِرَ بِمَا بَقِيَ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ كَالرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ ثُمَّ يَطَؤُهَا وَلَمْ يَنْقُدْ

✵✵ ابراہیم نخعی اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور پھر اُس کی رخصتی کروالے تو اگرچہ اُس نے اُسے فوری طور پر کوئی چیز ادا نہ کی ہو۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ مرد مہر کا کچھ حصہ عورت کو ادا کر دے اگرچہ اُس کی یہ خواہش ہو کہ بقیہ رہنے والے حصہ کو وہ معاف کروالے گا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کوئی کنیز خرید لیتا ہے اور پھر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اگرچہ اُس نے نقد ادائیگی نہیں کی ہوتی۔

10426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا سَمَّيْتَ الصَّدَاقَ فَلَا بَاْسَ اَنْ تَبْنِيَ بِهَا، وَاِنْ لَمْ تُقَدِّمْ شَيْئًا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم مہر متعین کرلو تو پھر رخصتی کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ تم نے اُس عورت کو پہلے کوئی ادائیگی نہ کی ہو۔

10427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ وَيُسَمِّي لَهَا صَدَاقًا، هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُعْطِهَا؟ قَالَ: " فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ) (النساء: 24)، فَاِذَا فَرَضَ الصَّدَاقَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهَا، وَقَدْ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يُقَدِّمَ لَهَا شَيْئًا مِنْ كِسْوَةٍ اَوْ نَفَقَةٍ "

✵✵ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کے لیے مہر کا تعین کر لیتا ہے تو کیا اُس مرد کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لے اگرچہ اُس نے عورت کو کچھ بھی ادائیگی نہ کی ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اُس چیز کے بعد کہ جو تم آپس میں مہر کا تعین کر لیتے ہو“۔

(ابن شہاب نے کہا:) جب اُس نے مہر کو متعین کر لیا تو اب اُس کے لیے عورت کے پاس جانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا البتہ طریقہ یہی چلا آ رہا ہے کہ مرد کو عورت کو پہلے کوئی چیز دینی چاہیے جو کپڑے کی شکل میں ہو یا خرچ ہو۔

10428 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً، ثُمَّ جَهَّزَهَا اِلٰى زَوْجِهَا، وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا

✵✵ خیثمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کی شادی کروائی اور پھر آپ نے اُس کی اُس کے شوہر کے ساتھ رخصتی کروادی' حالانکہ اُس کے شوہر نے اُسے کچھ بھی نہیں دیا تھا۔

10429 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: لَا تَبْنِ بِاَهْلِكَ حَتّٰى تُقَدِّمَ شَيْئًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لِيْ شَيْءٌ قَالَ: اَعْطِهَا دِرْعَكَ الْحُطَمِيَّةَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی بیوی کے پاس جانے سے پہلے اُسے کوئی چیز دے دینا۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُسے اپنی حطمی زرہ دے دینا۔

10430 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَدَخَلَ عَلَيْهَا، وَلَمْ يَكُنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَاَلْقٰى عَلَيْهَا مِطْرَفًا كَانَ عَلَيْهِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی اور اُس کے پاس تشریف لے گئے' اُنہوں نے اُسے پہلے کچھ نہیں دیا تھا' پھر اُنہوں نے اپنے جسم پر موجود چادر اُسے دیدی۔

10431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ، وَسَمّٰى لَهَا صَدَاقًا، فَاَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا فَلْيُلْقِ اِلَيْهَا رِدَاءً اَوْ خَاتَمًا اِنْ كَانَ مَعَهٗ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اُس کے لیے مہر کا تعین کر دے اور پھر اُس عورت کے پاس جانا چاہے تو اُسے اُس عورت کو کوئی چادر یا انگوٹھی وغیرہ دے دینی چاہیے' اگر وہ اُس کے پاس ہو۔

بَابُ الشِّغَارِ

باب: شغار کا حکم

10432 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ

نے شغار سے منع کیا ہے۔

10433 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

10434 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، وَاَبَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَالشِّغَارُ اَنْ يُبَدِّلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ اُخْتَهُ بِاُخْتِهِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ، وَلَا اِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَنَبَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) شغار سے مراد یہ ہے: آدمی ایک شخص کی بہن کے ساتھ شادی کرلے اور اُس کے بدلے میں اپنی بہن کے ساتھ اُس کی شادی کروادے' جو کسی مہر کے بغیر ہو۔

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اسلام میں ساتھ دینے کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے' اسلام میں جلب کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جب کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

10435 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

10436 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَنَسٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

10437 - حدیث نبوی: عَمَّنْ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شِغَارَ، وَلَا اِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا حَلِفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلام میں شغار یا ساتھ دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' اسلام میں حلیف ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جلب اور جنب کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

10438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: الشِّغَارُ اَنْ يُبَدِّلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ اُخْتَهُ بِاُخْتِهِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شغار سے مراد یہ ہے: آدمی کسی شخص کی بہن کے ساتھ شادی کرے اور اُس کے بدلے میں اپنی بہن کے ساتھ اُس کی شادی کردے اور کوئی مہر نہ ہو۔

10439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الشِّغَارُ اَنْ يَنْكِحَ هٰذَا هٰذَا، وَهٰذَا هٰذَا، بِغَيْرِ صَدَاقٍ اِلَّا ذٰلِكَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: شغار سے مراد یہ ہے: یہ شخص اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر لے اور وہ اِس کی بہن کے ساتھ شادی کر لے جو مہر کے بغیر ہو' صرف یہ شادی (ہی مہر ہو)۔

10440 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ اَنْكَحَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ اُخْتَهُ بِاَنْ يُجَهِّزَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِجِهَازٍ يَسِيْرٍ، لَوْ شَاءَ اَخَذَ لَهَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: لَا، نُهِيَ عَنِ الشِّغَارِ، قُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ اَصْدَقَا كِلَاهُمَا قَالَ: لَا، قَدْ اَرْخَصَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ مِنْ اَجْلِ نَفْسِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اُن دو آدمیوں میں سے ہر ایک' دوسرے کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُن میں سے ہر ایک' دوسرے کو تھوڑی ادائیگی کرتے ہیں' اگر وہ چاہے تو اس سے زیادہ حاصل کر لے۔ تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! شغار سے منع کیا گیا ہے۔ میں نے کہا: اُن دونوں نے تو مہر ادا کرنا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اُن میں سے ہر ایک نے اپنی ذات کی وجہ سے' دوسرے کو آسانی فراہم کی ہے۔

10441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُنْكِحُ هٰذَا ابْنَتَهُ بِكْرًا بِصَدَاقٍ، وَكِلَاهُمَا يُرَخِّصُ عَلٰى صَاحِبِهِ مِنْ اَجْلِ نَفْسِهِ قَالَ: " اِذَا سَمَّيَا صَدَاقًا فَلَا بَاْسَ، فَاِنْ قَالَ: اُجَهِّزُ وَتُجَهِّزُ فَلَا، ذٰلِكَ الشِّغَارُ "، قُلْتُ: فَاِنْ فَوَّضَ هٰذَا، وَفَوَّضَ هٰذَا قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے کی کنواری بیٹی کے ساتھ مہر کے عوض میں نکاح کر لیتا ہے اور پھر اُن دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنی ذات کی وجہ سے رخصت دیتے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو اُن دونوں نے مہر کا تعین کر لیا تھا' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ میں بھی سامان دے دوں گا اور تم بھی دے دینا تو پھر یہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ شغار ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ اس کا معاملہ اُس کے سپرد کر دیتے ہیں اور دوسرا اُس کا معاملہ اُس کے سپرد کر دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ بھی نہیں ہوگا۔

10442 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، أَمَّا الْجَلَبُ فَالْفَرَسُ يُجْلَبُ مِنْ وَرَائِهِ بِالْفَرَسِ، وَأَمَّا الْجَنَبُ فَيَجْنُبُ إِلَى جَنْبِهِ الْفَرَسَ، لِأَنْ يَكُونَ أَسْرَعَ فِي ذَلِكَ، وَفِي ذَلِكَ مِنَ السِّبَاقِ

✵✵ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اسلام میں جلب کی، جنب کی اور شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جہاں تک جلب کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جس کے پیچھے دوسرے گھوڑے ہوتے ہیں اور جہاں تک جنب کا تعلق ہے تو اس سے مراد گھوڑے کے پہلو میں دوسرے گھوڑے کا ہونا ہے' تا کہ وہ اس سے زیادہ تیز رفتار ہو سکے اور ایسا دوڑ میں ہوتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ لَا يَنْوِي أَدَاءَ صَدَاقِهَا

باب: آدمی کا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنا' جبکہ اُس کی یہ نیت نہ ہو کہ وہ اُس عورت کو مہر ادا کرے گا

10443 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْكِحُ امْرَأَةً بِصَدَاقٍ، وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُؤَدِّيَهُ إِلَيْهَا إِلَّا كَانَ عِنْدَ اللَّهِ زَانِيًا، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي مِنْ رَجُلٍ بَيْعًا وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُؤَدِّيَهُ إِلَيْهِ إِلَّا كَانَ عِنْدَ اللَّهِ خَائِنًا

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ کسی مہر کے عوض میں نکاح کرتا ہے اور اُس آدمی کے دل میں مہر کی ادائیگی کی نیت نہیں ہوتی' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زنا کرنے والا شمار ہوتا ہے اور جب کوئی شخص کسی دوسرے سے کوئی چیز خریدتا ہے' اور اُس کے دل میں یہ نہیں ہوتا کہ وہ اُسے ادائیگی کرے گا' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خیانت کرنے والا شمار ہوتا ہے''۔

10444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: الْمَهْرُ أَيْسَرُ الدَّيْنِ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: مہر سب سے آسان قرض ہے۔

10445 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ وَلَدِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَأَلُوهُ بَنُوهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُنَا كَمَا يُحَدِّثُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ كَمَا سَمِعُوا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً، وَإِلَّا عُذِّبَ، وَلَكِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا وَعَاهُ سَمْعِي، وَعَقَلَهُ قَلْبِي،

سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَكَانَ مِنْ نِيَّتِهِ اَنْ يَذْهَبَ بِحَقِّهَا، فَهُوَ زَانٍ حَتّٰى يَتُوبَ، وَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا بَيْعًا، وَمِنْ نِيَّتِهِ اَنْ يَذْهَبَ بِحَقِّهِ، فَهُوَ خَائِنٌ حَتّٰى يَتُوبَ

✵✵ عمرو بن دینار انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے ایک صاجزادے نے مجھے بتایا: اُن کے صاجزادوں نے اُن سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ ہمیں اُس طرح احادیث بیان نہیں کرتے ہیں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب احادیث بیان کرتے ہیں؟ تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسی طرح حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے جس طرح اُن لوگوں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی منسوب کرے' اُسے اِس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جَو کے دانے میں گرہ لگائے :ورنہ پھر اُسے عذاب دیا جائے گا''۔

(پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا) میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں' جسے میری سماعت نے محفوظ رکھا' میرے ذہن نے اُسے سمجھا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اُس کی یہ نیت ہو کہ وہ اُس عورت کے حق کو ہتھیا لے گا' تو وہ شخص زنا کرنے والا شمار ہوگا' جب تک وہ توبہ نہیں کرتا اور جو شخص کسی کے ساتھ کوئی سودا کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ وہ دوسرے فریق کے حق کو دبا لے گا' تو وہ خیانت کرنے والا شمار ہوگا جب تک وہ توبہ نہیں کرتا''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي السِّرِّ، وَيُمْهِرُ فِي الْعَلَانِيَةِ

باب: جو شخص پوشیدہ طور پر شادی کرے اور مہر کا اعلان کرے

10446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ، وَاَشْهَدَ لَهَا فِي السِّرِّ بِعِشْرِينَ، وَاَشْهَدَ لَهَا فِي الْعَلَانِيَةِ بِثَلَاثِينَ قَالَ: صَدَاقُهَا هُوَ الْاٰخِرُ "

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور پوشیدہ طور پر اُس عورت کے لیے بیس درہم مہر مقرر کرے اور اعلانیہ طور پر دس درہم ظاہر کرے' تو حسن بصری کہتے ہیں: بعد والا مہر اُس عورت کو ملے گا۔

10447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا تَزَوَّجَ فِي السِّرِّ بِمَهْرٍ، وَفِي الْعَلَانِيَةِ بِمَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ، فَالصَّدَاقُ الَّذِي سَمَّى فِي الْعَلَانِيَةِ، قَالَ سُفْيَانُ: اِلَّا اَنْ تَقُومَ الْبَيِّنَةُ اَنَّهُ كَانَ سَمْعَةً اَيْ سَمَّعَ بِهِ، وَاَذَاعَهُ كَذِبًا اَوْ سُمْعَةً

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص پوشیدہ طور پر ایک مہر کے عوض میں شادی کرے اور اعلانیہ طور پر دوسرا مہر ظاہر کرے' جو پہلے والے سے زیادہ ہو' تو وہ مہر شمار ہوگا جس کا اُس نے اعلانیہ طور پر تعین کیا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: البتہ اگر یہ ثبوت پیش ہو جائے کہ اُس نے دکھاوے کے لیے ایسا کیا تھا اور جھوٹی بات کو پھیلایا تھا (تو حکم مختلف ہوگا)۔

بَابُ النِّكَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نکاح کرنا

10448 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْرَاهِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: نِكَاحٌ قَالَ: هٰذَا النِّكَاحُ لَيْسَ بِالسِّفَاحِ

✽✽ صالح' جو توامہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو اکٹھے دیکھا تو دریافت کیا: یہ کیوں اکٹھے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: نکاح کی وجہ سے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نکاح ہے' زنا نہیں ہے۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ النِّكَاحِ

باب: نکاح کے وقت کیا پڑھا جائے؟

10449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ فِي التَّشَهُّدِ فِي الْحَاجَةِ: "اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، (اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَائَلُونَ بِهِ وَالْاَرْحَامَ) (النساء: 1)، (وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ) (آل عمران: 102)، (اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا) (الأحزاب: 70) اِلٰى (وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا) (الأحزاب: 71) "، ثُمَّ تَكَلَّمْ بِحَاجَتِكَ

✽✽ ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ نکاح کے خطبہ میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' میں اُسی سے مدد طلب کرتا ہوں اور اُسی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں اپنی جانوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' جسے وہ ہدایت عطا کر دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگ اُس اللہ سے ڈرو! جس کے وسیلہ سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کے حقوق کے حوالے

سے بھی ڈرو"۔

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اور تم لوگ ہرگز نہ مرنا' مگر یہ کہ تم مسلمان ہو"۔

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تم اللہ سے ڈرو اور سچی بات کہو"۔

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے' تو وہ عظیم کامیابی حاصل کر لیتا ہے"۔

پھر تم اپنی حاجت کے بارے میں کلام کرو"۔

10450 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: " كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَتَشَهَّدُوا إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ عَلَى غَيْرِهِ، وَالْخَصْمَانِ إِذَا اخْتَصَمَا: إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ بِحَسْبِ امْرِءٍ أَنْ يَبْلُغَ حَاجَتَهُ " قَالَ: وَأَمَّا الْخَصْمَانِ فَيَنْطِقَانِ بِحَاجَتِهِمَا

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: لوگ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وہ اُس وقت شہادت کے کلمات پڑھیں' جب کوئی شخص اپنے لیے یا کسی دوسرے کے لیے شادی کا پیغام دیتا ہے اور جب دو آدمی ایک دوسرے کے مقابلہ میں مقدمہ پیش کرتے ہیں (اُس وقت بھی شہادت کے کلمات پڑھیں' وہ درج ذیل ہیں:)

"بے شک حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہم اُس سے مدد طلب کرتے ہیں' اُس سے مغفرت طلب کرتے ہیں' ہم اپنی جانوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں"۔

اس کے بعد آدمی کے لیے یہ کافی ہوگا کہ وہ اپنی حاجت کو بیان کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جہاں تک دو مقابل فریقوں کا تعلق ہے' تو وہ دونوں اپنی حاجت کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

10451 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: إِنْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ لَيُزَوِّجُ بَعْضَ بَنَاتِ الْحَسَنِ، وَهُوَ يَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ

✵✵ امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کی

شادی کی وہ اس تقریب میں ہڈی (پر لگا ہوا گوشت) نوچ کر کھا رہے تھے۔

10452 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: بَعَثَنِيْ عُرْوَةُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لَاَخْطُبَ لَهُ ابْنَةَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: نَعَمْ، اِنَّ عُرْوَةَ لَاَهْلٌ اَنْ يُزَوَّجَ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُهُ، فَدَعَوْتُهُ، فَلَمْ يَبْرَحْ حَتّٰى زَوَّجَهُ، فَقَالَ حَبِيبٌ: وَمَا شَهِدَ ذٰلِكَ غَيْرِي، وَعُرْوَةُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، وَلٰكِنَّهُمْ اَظْهَرُوهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَعْلَمُوا بِهِ النَّاسَ

﷽ ✵✵ عروہ بن زبیر کے غلام حبیب بیان کرتے ہیں: عروہ نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا' تاکہ میں عروہ کا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام دوں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! عروہ اس بات کا اہل ہے کہ اُس کے ساتھ شادی کی جائے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے بلا کر لاؤ! میں اُنہیں بلا کر لایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی شادی کروادی۔ حبیب بیان کرتے ہیں: اُس وقت میرے علاوہ' عروہ کے علاوہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا لیکن بعد میں اُن لوگوں نے اس کو ظاہر کر دیا اور لوگوں کو اس بات کی اطلاع دے دی تھی۔

10453 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ: خَطَبْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ مَوْلَاةً لَهُ، فَمَا زَادَنِيْ عَلٰى اَنْ قَالَ: اَنْكَحْتُكَ عَلٰى اَنْ تُمْسِكَ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسَرِّحَ بِاِحْسَانٍ

✵✵ سلیمان بن ابویحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک کنیز کے لیے اُنہیں شادی کا پیغام دیا' تو اُنہوں نے جواب میں صرف یہ کہا کہ میں تمہاری شادی کروادیتا ہوں' اس شرط پر کہ تم اسے مناسب طور پر ساتھ رکھو گے' یا احسان کے ساتھ جدا کر دو گے۔

10454 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَيَانٍ قَالَ: انْطَلَقَ بِلَالٌ يَخْطُبُ امْرَاَةً، وَاَخُوهُ مَعَهُ، فَلَمَّا اَتَاهُمْ حَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا بِلَالٌ، وَهٰذَا اَخِي، وَنَحْنُ رَجُلَانِ مِنَ الْحَبَشَةِ كُنَّا ضَالِّيْنَ، فَهَدَانَا اللّٰهُ، وَمَمْلُوكَيْنِ فَاَعْتَقَنَا اللّٰهُ، فَاِنْ اَنْكَحْتُمُونَا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاِنْ رَدَدْتُمُونَا فَسُبْحَانَ اللّٰهِ

✵✵ بیان بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک خاتون کو شادی کا پیغام دینے کے لیے گئے' اُن کے ساتھ اُن کے بھائی بھی تھے' جب وہ دوسرے فریق کے ہاں گئے تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر یہ بات کہی: میں بلال ہوں اور یہ میرا بھائی ہے' ہم دونوں حبشہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں' ہم پہلے گمراہ تھے' تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی' ہم غلام تھے' تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزاد کروادیا' اگر تم ہمارا نکاح کروادیتے ہو' تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اور اگر تم لوگ ہمیں مسترد کر دیتے ہو' تو اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔

10455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَفَعَ الْحَدِيْثَ قَالَ: كُلُّ كَلَامٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ، فَهُوَ اَبْتَرُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:)

''ہر اہم کام جس کا آغاز اللہ کے ذکر سے نہ کیا جائے تو وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

بَابُ التَّرْفِئَةِ

باب: (دعا دیتے ہوئے) ''پھولو' پھلو'' کہنا

10456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيدٍ الْبَصْرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ،

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابوسعید بصری نے یہ بات بیان کی ہے' اُنہوں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا (روایت درج ذیل ہے)۔

10457 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، يَذْكُرُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ، فَقِيلَ لَهُ: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ قَالَ: لَا تَقُولُوا ذٰلِكَ؛ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ، وَاَمَرَنَا اَنْ نَقُولَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بنوجشم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' تو اُن سے کہا گیا: پھلو پھولو! بچے ہوں! اُنہوں نے کہا: تم لوگ یہ نہ کہو! بلکہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے' آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے کہ ہم (شادی کی مبارکباد دیتے ہوئے) یہ کہیں: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تم پر برکت نازل کرے!

10458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ: جِئْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً، فَقَالَ: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ

٭٭ عدی بن ارطاۃ بیان کرتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس آیا' میں نے اُنہیں بتایا کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے' تو اُنہوں نے کہا: پھولو پھلو اور بچے ہوں!

بَابُ النِّكَاحِ فِي شَوَّالٍ

باب: شوال میں نکاح کرنا

10459 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ، وَاُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ، فَاَيُّ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّي؟ وَكَانَتْ تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَائَهَا فِي شَوَّالٍ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شوال کے مہینہ میں میرے ساتھ شادی کی تھی' میری

رخصتی بھی شوال کے مہینہ میں ہوئی تھی' تو نبی اکرم ﷺ کی کون سی زوجہ محترمہ ایسی ہے' جسے آپ کی بارگاہ میں مجھ سے زیادہ مرتبہ حاصل ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو مستحب قرار دیتی تھیں کہ خواتین کی رخصتی شوال کے مہینہ میں ہو۔

بَابُ مَا يَبْدَأُ الرَّجُلُ الَّذِي يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِهِ

باب: جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے' تو وہ آغاز میں کیا کرے؟

10460 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنِّي قَدْ تَزَوَّجْتُ جَارِيَةً بِكْرًا، وَاِنِّي قَدْ خَشِيتُ اَنْ تَفْرِكَنِي، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ الْاِلْفَ مِنَ اللّٰهِ، وَاِنَّ الْفَرْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، لِيُكَرِّهَ اِلَيْهِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ، فَاِذَا اُدْخِلَتْ عَلَيْكَ فَمُرْهَا فَلْتُصَلِّ خَلْفَكَ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: "وَقُلِ: اللّٰهُمَّ، بَارِكْ لِي فِي اَهْلِي، وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْهُمْ، وَارْزُقْهُمْ مِنِّي، اللّٰهُمَّ، اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ اِلٰى خَيْرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلٰى خَيْرٍ"

❋❋ ابووائل بیان کرتے ہیں: بجیلہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کر لی ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مجھ سے مانوس نہیں ہو سکے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اُلفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور نامانوسیت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ نے آدمی کے لیے جس چیز کو حلال قرار دیا ہے' آدمی لڑکی کے ساتھ زبردستی ایسا کر سکتا ہے' جب اُس عورت کو تمہارے ہاں لایا جائے تو تم اُسے یہ ہدایت کرو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت ادا کرے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اس روایت کا ذکر کیا' تو اُنہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میری بیوی میں میرے لیے برکت رکھ دے اور اُس کے لیے میرے اندر برکت رکھ دے' اے اللہ! اُن سے مجھے رزق عطا کر اور مجھ سے اُنہیں رزق عطا کر' اے اللہ! جب تک تُو ہمیں اکٹھا رکھے گا اُس وقت تک بھلائی

حديث:10459 : سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب بناء الرجل بأهله في شوال - حديث:2181' السنن للنسائي - كتاب النكاح' التزويج في شوال - حديث:3201' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' التزويج في شوال - حديث:5208' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب النكاح وما يشاكله' بيان الاباحة والترغيب في التزويج في شوال - حديث:3471' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصداق' جماع ابواب الوليمة - باب التزويج والبناء بالمراة في شوال' حديث:13747' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:23745' مسند عبد بن حميد - من مسند الصديقة عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها' حديث:1511' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - عائشة بنت ابي بكر الصديق' حديث:18984

کے ساتھ اکٹھا رکھنا' جب تُو ہمیں الگ کر دے' تو بھلائی کے ساتھ الگ کرنا''۔

10461 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: اِنِّی تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً، وَاِنِّی اَخَافُ اَنْ تَفْرِكَنِیْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ الْاِلْفَ مِنَ اللّٰهِ، وَاِنَّ الْفَرْكَ مِنَ الشَّیْطَانِ لِیُكَرِّهَ اِلَیْهِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ، فَاِذَا اُدْخِلَتْ عَلَیْكَ، فَمُرْهَا فَلْتُصَلِّ خَلْفَكَ رَكْعَتَیْنِ، قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِیْمَ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " وَقُلِ: اللّٰهُمَّ، بَارِكْ لِیْ فِیْ اَهْلِیْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِیَّ، وَارْزُقْنِیْ مِنْهُمْ، وَارْزُقْهُمْ مِنِّیْ، اللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا مَا جَمَعْتَ اِلٰی خَیْرٍ، وَفَرِّقْ بَیْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلٰی خَیْرٍ "

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مجھ سے مانوس نہیں ہو سکے گی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُلفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور نامانوسیت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال قرار دیا ہے' آدمی وہ کام زبردستی کر سکتا ہے' جب وہ عورت تمہارے ہاں آئے' تو تم اُسے کہو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت ادا کرے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اس روایت کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ نے یہ فرمایا تھا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میری بیوی میں میرے لیے برکت رکھ دے اور اُس کے لیے میرے اندر برکت رکھ دے' تُو اُن سے مجھ کو رزق عطا کر اور مجھ سے اُنہیں رزق عطا کر' اے اللہ! جب تک تُو ہمیں اکٹھا رکھے گا ہمیں بھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھنا اور جب ہمیں الگ کرے گا' تو بھلائی کے ساتھ الگ کرنا''۔

10462 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلٰی بَنِیْ اُسَیْدٍ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً، وَاَنَا مَمْلُوْكٌ، فَدَعَوْتُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فِیْهِمْ اَبُوْ ذَرٍّ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَیْفَةُ، فَتَقَدَّمَ حُذَیْفَةُ لِیُصَلِّیَ بِهِمْ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ، اَوْ رَجُلٌ: لَیْسَ لَكَ ذٰلِكَ، فَقَدَّمُوْنِیْ، وَاَنَا مَمْلُوْكٌ، فَاَمَمْتُهُمْ فَعَلَّمُوْنِیْ قَالُوْا: اِذَا اُدْخِلَ عَلَیْكَ اَهْلُكَ فَصَلِّ رَكْعَتَیْنِ، وَمُرْهَا فَلْتُصَلِّ خَلْفَكَ، وَخُذْ بِنَاصِیَتِهَا، وَسَلِ اللّٰهَ خَیْرًا، وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا

✵✵ ابوسعید' جو بنو اُسید کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' میں ایک غلام تھا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دعوت دی' اُن اصحاب میں حضرت ابوذر غفاری' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم بھی تھے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے' تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے صاحب! آپ کو اس کا حق حاصل نہیں ہے! پھر اُن لوگوں نے مجھے آگے کیا' حالانکہ میں ایک غلام تھا' میں نے اُن لوگوں کی امامت کی' اُن لوگوں نے مجھے تعلیم دی' اُنہوں نے بتایا: جب تمہاری بیوی تمہارے ہاں آئے' تو تم دو رکعت ادا کرنا اور اُس عورت سے کہنا کہ وہ تمہارے پیچھے نماز ادا کرے' پھر تم اُس عورت کی پیشانی کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا اور اُس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا۔

10463 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ: اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا وَقَفَ عَلٰى بَابِهَا، فَاِذَا هُوَ بِالْبَيْتِ مُسْتُورٌ، فَقَالَ: مَا اَدْرِی اَمَحْمُومٌ بَيْتُكُمْ؟ اَمْ تَحَوَّلَتِ الْكَعْبَةُ فِی كِنْدَةَ؟ وَاللّٰهِ لَا اَدْخُلُهُ حَتّٰى تُهَتَّكَ اَسْتَارُهُ، فَلَمَّا هَتَكُوهَا فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَیْءٌ، دَخَلَ فَرَاٰی مَتَاعًا كَثِيرًا وَجَوَارِیَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْمَتَاعُ؟ قَالُوْا: مَتَاعُ امْرَاَتِكَ وَجَوَارِيهَا قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَمَرَنِی حِبِّی بِهٰذَا، اَمَرَنِی اَنْ اُمْسِكَ مِثْلَ اَثَاثِ الْمُسَافِرِ، وَقَالَ لِی: مَنْ اَمْسَكَ مِنَ الْجَوَارِی فَضْلًا عَمَّا نَكَحَ اَوْ يُنْكِحُ، ثُمَّ بَغَيْنَ، فَاِثْمُهُنَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهَا، وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهَا: ارْتَفِعْنَ، فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا امْرَاَتُهُ، فَقَالَ: هَلْ اَنْتِ مُطِيعَتِی رَحِمَكِ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: قَدْ جَلَسْتَ مَجْلِسَ مَنْ يُطَاعُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِی: اِنْ تَزَوَّجْتَ يَوْمًا فَلْيَكُنْ اَوَّلُ مَا تَلْتَقِيَانِ عَلَيْهِ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ، فَقُومِی فَلْنُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَمَا سَمِعْتِنِی اَدْعُو بِهِ فَاَمِّنِی، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ، وَاَمَّنَتْ فَبَاتَ عِنْدَهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَهُ اَصْحَابُهُ، فَلَمَّا انْتَحَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ الثَّانِی، ثُمَّ الثَّالِثُ، فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ صَرَفَ وَجْهَهُ اِلَى الْقَوْمِ، وَقَالَ: رَحِمَكُمُ اللّٰهُ، فِيمَا الْمَسْاَلَةُ عَمَّا غَيَّبَتِ الْجُدُرَاتُ، وَالْحُجُبُ، وَالْاَسْتَارُ، بِحَسْبِ امْرِءٍ اَنْ يَسْاَلَ عَمَّا ظَهَرَ اِنْ اُخْبِرَ، اَوْ لَمْ يُخْبَرْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی' جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے پاس تشریف لے گئے' تو وہ دروازہ پر ہی ٹھہر گئے کیونکہ پورے گھر میں پردے لگے ہوئے تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: مجھے سمجھ نہیں آ سکی کہ کیا تمہارے گھر کو بخار ہو گیا ہے؟ یا کعبہ منتقل ہو کے کندہ میں آ گیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اُس وقت تک اس گھر میں داخل نہیں ہوں گا' جب تک اس کے پردوں کو اُتار نہیں لیا جاتا۔ جب اُن لوگوں کو پردوں کو اُتار لیا اور گھر میں کوئی بھی پردہ باقی نہیں رہا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اندر آئے' اُنہوں نے گھر میں بہت سا ساز و سامان اور کنیزیں دیکھیں' تو دریافت کیا: یہ ساز و سامان کس وجہ سے ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ آپ کی اہلیہ کا ساز و سامان ہے اور یہ اُس کی کنیزیں ہیں۔ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میرے محبوب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے اس بات کی ہدایت نہیں کی تھی' آپ نے تو مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اپنے ساتھ اتنا سامان رکھوں' جتنا مسافر کا سامان ہوتا ہے' آپ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا: جو شخص اتنی کنیزیں پاس رکھے' جو اس سے اضافی ہوں' جن کا وہ نکاح کر سکے (یعنی وہ اُن کا نکاح کروانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو) اور پھر وہ کنیزیں گناہ کا ارتکاب کریں' تو اُن کنیزوں کا گناہ اُس شخص کے ذمہ ہو گا' پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی طرف بڑھے' اُنہوں نے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھا اور پاس موجود تمام لوگوں سے کہا: تم لوگ اُٹھ جاؤ! جب صرف اُن کی بیوی باقی رہ گئی' تو اُنہوں نے کہا: کیا تم میری فرمانبردار بنو گی؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! اُس عورت نے کہا: آپ اُن کی محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں' جن کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا:

"جب تم کسی عورت کے ساتھ شادی کرو تو اُس کے ساتھ آغاز میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو (یعنی اس کے ساتھ نماز ادا کرو)"

تو تم اُٹھو! تا کہ ہم دو رکعت ادا کریں' تم مجھے جو بھی دعا مانگتے ہوئے سنو گی' اُس پر آمین کہتی رہنا' پھر اُن دونوں نے دو رکعت ادا کی اور وہ عورت آمین کہتی رہی۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات اُس خاتون کے ہاں رہے' اگلے دن اُن کے ساتھی اُن کے پاس آئے' جب بھی کوئی شخص اُن کے پاس آتا تو یہی دریافت کرتا: آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ تو وہ اُس کو کوئی جواب نہ دیتے' پھر دوسرا شخص آیا' پھر تیسرا شخص آیا' جب اُنہوں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو اُنہوں نے لوگوں کی توجہ کر کے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم کرے! تم لوگ ایسی چیز کے بارے میں دریافت کر رہے ہو' جو دیواروں' حجابات اور پردوں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے' آدمی کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اُس چیز کے بارے میں دریافت کرے' جو ظاہر ہوتی ہے' خواہ اُسے بتا دیا جائے' یا نہ بتایا جائے۔

10464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: يُؤْمَرُ اِذَا اُدْخِلَتِ الْمَرْاَةُ عَلٰى زَوْجِهَا بَيْتَهُ اَنْ يَاْخُذَ بِنَاصِيَتِهَا فَيَدْعُوَ بِالْبَرَكَةِ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ جب کسی عورت کو اُس کے شوہر کے پاس اُس کے شوہر کے گھر میں لایا جائے' تو وہ شوہر اُس کی پیشانی کو پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ الْجِمَاعِ، وَكَيْفَ يَصْنَعُ؟ وَفَضْلُ الْجِمَاعِ

باب: صحبت کے وقت کیا پڑھا جائے اور کیسے کیا جائے؟ نیز صحبت کی فضیلت

10465 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهُ، قَالَ مَنْصُوْرٌ: اُرَاهُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ، جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَيُوْلَدُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ، فَلَا يُصِيْبُهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے (یہاں منصور نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو اُسے یہ پڑھنا چاہیے:)

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! اے اللہ! تُو شیطان کو ہم سے دور کرنا اور جو رزق (اولاد) تُو ہمیں عطا کرے گا' شیطان کو اُس سے بھی دور رکھنا"۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) اگر اُن دونوں کے ہاں کوئی اولاد ہوئی' تو شیطان اُسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

10466 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا جَامَعَ قَالَ: اللّٰهُمَّ، جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ "

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص صحبت کرتے ہوئے یہ پڑھ لے:

''اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور جو رزق (یعنی اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا' اُسے بھی شیطان سے محفوظ رکھنا''۔

تو اگر اُن دونوں میاں بیوی کے ہاں اولاد کا فیصلہ ہو جائے' تو شیطان اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

10467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "يُقَالُ: اِذَا اَتَى الرَّجُلُ اَهْلَهُ، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا، وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ نَصِيبًا فِيمَا رَزَقْتَنَا " قَالَ: فَكَانَ يُرْجَى اِنْ حَمَلَتْ اَوْ تَلَقَّتْ اَنْ يَكُونَ وَلَدًا صَالِحًا

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے' تو اُسے یہ پڑھنا چاہیے:

''اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اے اللہ! جو رزق تو ہمیں عطا کرے گا اُس میں ہمارے لیے برکت رکھنا اور جو رزق تو ہمیں عطا کرے گا' اُس میں شیطان کا حصہ نہ رکھنا''۔

تو یہ بات بیان کی جاتی ہے: اس بات کی اُمید کی جاسکتی ہے: اگر وہ عورت حاملہ ہوگئی' تو اُن کے ہاں نیک بچہ پیدا ہوگا۔

10468 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا غَشِيَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ فَلْيَصْدِقْهَا، فَاِنْ قَضَى حَاجَتَهُ، وَلَمْ تَقْضِ حَاجَتَهَا فَلَا يُعَجِّلْهَا

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے لگے تو اُسے پہلے مہر ادا کر دینا چاہیے' اور اگر آدمی اپنی ضرورت کو پوری کر لے اور عورت کی ضرورت ابھی پوری نہ ہوئی ہو' تو مرد کو اُسے جلدی کا شکار نہیں کرنا چاہیے۔

10469 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ، وَلَا يَتَجَرَّدَانِ تَجَرُّدَ الْعَيْرَيْنِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اُسے پردہ کر لینا چاہیے اور اُن دونوں کو اونٹوں (یا جانوروں) کی طرح مکمل برہنہ نہیں ہونا چاہیے۔

10470 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ، وَلَا يَتَجَرَّدَانِ تَجَرُّدَ الْعَيْرَيْنِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اُسے پردہ کرنا چاہیے اور اُن دونوں کو اونٹوں (یا جانوروں) کی طرح مکمل برہنہ نہیں ہونا چاہیے۔

10471 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ أَنْعُمٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَسْعُوْدٍ الْكِنْدِيَّ قَالَ: أَتَى عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي لَأَسْتَحْيِي أَنْ تَرَى أَهْلِيْ عَوْرَتِي قَالَ: وَقَدْ جَعَلَكَ اللّٰهُ لَهُمْ لِبَاسًا، وَجَعَلَهُمْ لَكَ لِبَاسًا قَالَ: أَكْرَهُ ذٰلِكَ قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مِنِّي، وَأَرَاهُ مِنْهُمْ قَالَ: أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَنَا قَالَ: أَنْتَ، فَمَنْ بَعْدَكَ إِذًا؟ قَالَ: فَلَمَّا أَدْبَرَ عُثْمَانُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ ابْنَ مَظْعُونٍ لَحَيِيٌّ سِتِّيرٌ

✵✵ سعد بن مسعود کندی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے شرم آتی ہے کہ میری بیوی میری شرمگاہ کو دیکھ لے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُس کا لباس بنایا ہے اور اُسے تمہارا لباس بنایا ہے' اُنہوں نے کہا: مجھے یہ بات ناپسند ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میری بیوی تو میری شرمگاہ دیکھ لیتی ہے اور میں اُس کی شرمگاہ کو دیکھ لیتا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ایسا کر لیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کر لیتا ہوں! اُنہوں نے عرض کی: اگر آپ ایسا کر لیتے ہیں تو پھر آپ کے بعد اور کیا ہو سکتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ واپس گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن مظعون بہت شرمیلا اور پردہ رکھنے والا ہے۔

بَابُ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

باب: ولی کے بغیر نکاح کرنا

10472 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوا، فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

فَذَكَرْتُهُ لِمَعْمَرٍ، فَقَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ قَالَ: إِنْ كَانَ كُفُوًا لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے اُنہیں بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیتی ہے' تو اُس کا نکاح باطل ہوتا ہے' اُس کا نکاح باطل ہوتا ہے' اُس عورت کو اُس چیز کے عوض میں مہر ملے گا' جو مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی تھی' اگر اُن کے درمیان آپس میں

اختلاف ہو جاتا ہے تو حاکمِ وقت اُس کا ولی ہوتا ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کے سامنے یہ روایت ذکر کی تو اُنہوں نے بتایا: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ولی کے بغیر نکاح کر لیتا ہے تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ عورت کا کفو ہو تو پھر اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی۔

10473 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا"۔

10474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ خَطَبَ امْرَاَةً اِلٰى وَلِيِّهَا فَزَوَّجَهَا بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ، فَقَالَ: اِنْ اَعْلَمُوْا ذٰلِكَ فَاِنَّا نَرَاهُ نِكَاحًا جَائِزًا اِذَا اَعْلَنُوْهُ وَلَمْ يُسِرُّوْهُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی عورت کے لیے اُس کے ولی کو شادی کا پیغام دیتا ہے اور وہ ولی ایک گواہ اور دو عورتوں کی گواہی کی بنیاد پر اُس کی شادی کروا دیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اگر تو وہ لوگوں کو اس بارے میں بتا دیتے ہیں تو ہمارے خیال میں ایسا نکاح درست ہوگا جبکہ وہ بعد میں اس کا اعلان کر دیں وہ اسے پوشیدہ نہ رکھیں۔

10475 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

✵✵ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

10476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ يَاْذَنُ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا جو اجازت دیتا ہے (یعنی جسے اجازت دینے کا حق ہو)۔

10477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيٍّ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

✵✵ ابوقیس اودی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت ولی کی اجازت کے بغیر شادی کر لے اور مرد اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لے تو اُن کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی اگر مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو اُن کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی۔

10478 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

10479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ: اَنَّ امْرَاَةً زَوَّجَتْهَا اُمُّهَا وَخَالُهَا، فَاَجَازَ عَلِيٌّ نِكَاحَهَا

عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الْاَسَدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا كَانَ كُفُوًا جَازَ النِّكَاحُ

* * ابوقیس بیان کرتے ہیں: ہذیل نے یہ بات بیان کی ہے: ایک عورت کی شادی اُس کی ماں اور اُس کے ماموں نے کردی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے نکاح کو درست قرار دیا ہے۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب مرد، عورت کا کفو ہو، تو نکاح درست ہوگا۔

10480 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَشُرَيْحًا: لَا يُجِيزُونَ النِّكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور قاضی شریح، ولی کے بغیر نکاح کو درست قرار نہیں دیتے۔

10481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الْبَغَايَا اللَّاتِي يَتَزَوَّجْنَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ، اَحْسَبُهُ قَالَ: "لَا بُدَّ مِنْ اَرْبَعَةٍ: خَاطِبٍ، وَوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْنِ."

* * میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: فاحشہ عورتیں، ولی کے بغیر شادی کرتی ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: اُنہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: چار لوگ ضروری ہیں: نکاح کرنے والا مرد (عورت کا) ولی اور دو گواہ۔

10482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

10483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيٍّ اَوْ سُلْطَانٍ

* * سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

10484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: نَكَحَتِ ابْنَةُ اَبِي اُمَامَةَ، امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي بَكْرٍ مِنْ كِنَانَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، فَكَتَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِي عَلْقَمَةَ الْعُتْوَارِيُّ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ

الْعَزِيْزِ اِذْ هُوَ بِالْمَدِيْنَةِ: اِنِّي وَلِيُّهَا، وَاِنَّهَا اُنْكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِي، فَرَدَّهُ عُمَرُ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ اَصَابَهَا

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوامامہ کی صاحبزادی' جن کا تعلق بنوبکر سے تھا' جو کنانہ بن مدرس کی شاخ ہے' اُس خاتون نے خود شادی کر لی' تو علقمہ بن ابوعلقمہ عتواری نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' جو مدینہ منورہ کے گورنر تھے' کہ میں اُس عورت کا ولی ہوں اور میری اجازت کے بغیر اُس کا نکاح کیا گیا ہے۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُس نکاح کو کالعدم قرار دیا' حالانکہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا تھا۔

10485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْبَدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: رَدَّ نِكَاحَ امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن معبد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے نکاح کو کالعدم قرار دیا تھا جس نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تھا۔

10486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ الطَّرِيْقَ جَمَعَتْ رَكْبًا، فَجَعَلَتِ امْرَاَةٌ ثَيِّبٌ اَمْرَهَا اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ غَيْرِ وَلِيٍّ، فَاَنْكَحَهَا رَجُلًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَجَلَدَ النَّاكِحَ، وَالْمُنْكِحَ، وَرَدَّ نِكَاحَهَا

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ سوار راستہ میں اکٹھے ہوئے تو ایک ثیبہ عورت نے اپنے نکاح کا معاملہ اپنی قوم کے ایک فرد کے سپرد کیا' جو اُس کا ولی نہ تھا' اُس آدمی نے اُس کی شادی ایک شخص کے ساتھ کر دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے نکاح کرنے والے اور نکاح کروانے والے شخص کو کوڑے لگوائے اور عورت کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

10487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ نَكَحَتْ رَجُلًا بِغَيْرِ اِذْنِ الْوُلَاةِ، وَهُمْ حَاضِرُوْنَ، فَبَنٰى بِهَا قَالَ: وَاَشْهَدَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَالِكَةٍ لِاَمْرِهَا، اِذَا كَانَ شُهَدَاءُ فَاِنَّهُ جَائِزٌ دُوْنَ الْوُلَاةِ، وَلَوْ اَنْكَحَهَا الْوَلِيُّ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ، وَنِكَاحُهَا جَائِزٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت اپنے ولیوں کی اجازت کے بغیر کسی مرد کے ساتھ نکاح کر لیتی ہے' حالانکہ اُس کے ولی بھی موجود تھے' پھر وہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو عطاء نے دریافت کیا: کیا اُس عورت نے گواہ بنایا تھا؟ ابن جریج نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: جو بھی عورت اپنے معاملہ کی مالک ہو' تو اگر گواہ موجود ہوں' تو اُس کا نکاح ولیوں کی اجازت کے بغیر بھی درست ہوگا' لیکن اگر اُس کا ولی اُس کا نکاح کروائے' تو یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا اور اُس عورت کا نکاح جائز ہوگا۔

10488 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ فِي امْرَاَةٍ لَا وَلِيَّ لَهَا وَلَّتْ رَجُلًا اَمْرَهَا فَزَوَّجَهَا قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِهٖ، الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ. وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: يُفَرَّقُ

بَيْنَهُمَا، وَإِنْ أَصَابَهَا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلِيٌّ فَالسُّلْطَانُ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا کوئی ولی نہیں ہوتا' تو وہ کسی شخص کو اپنے معاملہ کا نگران بنا دیتی ہے' وہ اُس کی شادی کروا دیتا ہے' تو ایوب نے بتایا کہ ابن سیرین یہ کہتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ اہلِ ایمان ایک دوسرے کے ولی ہوتے ہیں۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اگرچہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو' کیونکہ اگر عورت کا کوئی ولی موجود نہ ہو' تو حاکمِ وقت (اُس کا ولی ہوگا)۔

10489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ نِسْوَةٍ قَالَ: "يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَإِنِ اطَّلَعَ عَلَيْهِ كَانَتْ عُقُوبَةٌ، أَدْنَى مَا كَانَ يُقَالُ: خَاطِبٌ وَشَاهِدَانِ"

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک آدمی کچھ خواتین کی گواہی میں شادی کر لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور اگر مرد نے صحبت کر لی ہو تو اسے سزا دی جائے گی' یہ بات کہی جاتی ہے: کم از کم شادی کرنے والا مرد اور دو گواہ موجود ہونے چاہییں۔

10490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فَرْقٌ بَيْنَ النِّكَاحِ، وَالسِّفَاحِ الشُّهُودُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نکاح اور زنا میں' بنیادی فرق' گواہوں کی موجودگی ہے۔

10491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَكَحَتْ بِنْتُ حُسَيْنٍ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا، أَنْكَحَتْ نَفْسَهَا، فَكَتَبَ هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَتَبَ: أَنْ فَرِّقْ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا، فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حصین کی صاحبزادی نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن کے ساتھ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا' اُس نے اپنا نکاح خود کروایا تھا' تو ہشام بن اسماعیل نے عبدالملک کو خط لکھا' اُس نے (جوابی خط میں) لکھا کہ تم ان کے درمیان علیحدگی کروادو' اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو' تو مرد نے اُس کے ساتھ جو تعلق قائم کیا ہے اُس کی وجہ سے عورت کو اُس کا مہر ملے گا' اور اگر مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی' تو وہ دیگر پیغام دینے والوں کے ساتھ اُسے پیغام دے سکتا ہے۔

10492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْعَقْدِ شَيْءٌ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ.

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: خواتین کا عقد نکاح کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

10493 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے۔

10494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا تُنْكِحِ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا، فَاِنَّ الزَّانِيَةَ تُنْكِحُ نَفْسَهَا

** محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی' کیونکہ زنا کرنے والی عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

10495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: وَلّٰى عُمَرُ ابْنَتَهُ حَفْصَةَ مَالَهُ وَبَنَاتِهِ نِكَاحَهُنَّ، فَكَانَتْ حَفْصَةُ اِذَا اَرَادَتْ اَنْ تُزَوِّجَ امْرَاَةً اَمَرَتْ اَخَاهَا عَبْدَ اللّٰهِ فَزَوَّجَ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال اور اپنی صاحبزادیوں کے نکاح کا نگران سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بنایا تھا' تو جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اُن میں سے کسی کی شادی کا ارادہ کیا ہوتا' تو وہ اپنے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت کرتی تھیں' تو وہ نکاح کروایا کرتے تھے۔

10496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَلِیْ امْرَاَةٌ عُقْدَةَ النِّكَاحِ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: عورت عقد نکاح نہیں کروا سکتی۔

10497 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا اَرَادَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ تُنْكِحَ جَارِيَتَهَا اَرْسَلَتْ اِلٰى وَلِيِّهَا فَلْيُزَوِّجْهَا

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنی بیٹی (یا کنیز) کا نکاح کروانا چاہے' تو وہ اُس کے ولی کو پیغام بھیجے گی اور وہ ولی اُس کی شادی کروائے گا۔

10498 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنِ امْرَاَةٍ لَهَا جَارِيَةٌ، اَتُزَوِّجُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِتَاْمُرْ وَلِيَّهَا فَلْيُزَوِّجْهَا

** سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی کنیز (یا بیٹی) ہوتی ہے' کیا وہ عورت اُس کا نکاح کروا سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اُس لڑکی کے ولی کو ہدایت کرے گی' وہ اُس کی شادی کروائے گا۔

10499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ اِذَا اَرَادَتْ نِكَاحَ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهَا، دَعَتْ رَهْطًا مِنْ اَهْلِهَا، فَتَشَهَّدَتْ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا النِّكَاحُ قَالَتْ: يَا فُلَانُ، اَنْكِحْ، فَاِنَّ النِّسَاءَ لَا يُنْكِحْنَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے (خاندان کی) خواتین میں سے کسی خاتون کا نکاح کروانا چاہتی تھیں' تو اپنے خاندان کے کچھ افراد کو بلا لیتی تھیں' وہ شہادت کے کلمات پڑھتی تھیں یہاں تک کہ جب صرف نکاح کے کلمات باقی رہ جاتے تھے' تو وہ یہ فرماتی تھیں: اے فلاں! تم نکاح کروادو' کیونکہ خواتین نکاح نہیں کرواسکتی ہیں۔

10500 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ مَعْشَرٍ، اَنَّ عَلِيًّا، دَعَا امْرَاَتَهُ اُمَامَةَ ابْنَةَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ، وَهُوَ مَرِيضٌ، فَسَارَّهَا، فَيَرَوْنَ اَنَّهُ قَالَ لَهَا: "اِنَّ مُعَاوِيَةَ سَيَخْطُبُكِ، فَاِنْ اَرَدْتِ النِّكَاحَ فَعَلَيْكِ بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ، اَشَارَ بِهَا اِلَيَّ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ لِمُعَاوِيَةَ بَعَثَ مَرْوَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَقَالَ اَنْكِحْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ، فَبَلَغَهَا ذٰلِكَ، فَدَعَتِ الْمُغِيْرَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ فَوَلَّتْهُ اَمْرَهَا، وَاَشْهَدَتْ لَهُ، فَزَوَّجَهَا نَفْسَهُ، وَاَشْهَدَ، فَغَضِبَ مَرْوَانُ، فَوَقَّفَهَا وَكَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ يُعْلِمُهُ بِذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ دَعْهُ وَاِيَّاهَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: نَكَحَهَا عَلِيٌّ بَعْدَ وَفَاةِ فَاطِمَةَ

٭٭ محمد بن اسحاق اور ابومعشر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سیدہ امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع کو بلایا' حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار تھے' اُنہوں نے سرگوشی میں اُن کے ساتھ کوئی بات چیت کی۔ راویوں کا یہ کہنا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ عنقریب معاویہ تمہیں شادی کا پیغام دے گا' تو اگر تمہارا نکاح کرنے کا ارادہ ہو' تو تم اپنے خاندان کے کسی شخص کے ساتھ کرنا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اشارہ میری طرف تھا' جب لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر متفق ہو گئے تو اُنہوں نے مروان کو مدینہ کا گورنر بنا کر بھیجا اور کہا کہ امیر المؤمنین کے ساتھ امامہ بنت ابوالعاص کی شادی کروادو۔ جب اُس خاتون کو اس بات کی اطلاع ملی' تو اُنہوں نے مغیرہ بن نوفل بن حارث کو بلایا اور اپنے معاملہ کا نگران اُنہیں مقرر کیا' اُنہوں نے اس کے لیے گواہ بھی بنوا لیے اور پھر اُنہوں نے اُس صاحب کے ساتھ شادی بھی کر لی اور اس پر گواہ بھی قائم کر لیے۔ مروان اس پر غصہ میں آ گیا' اُس نے اُس خاتون کے معاملہ کو موقوف قرار دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع دینے کے لیے خط لکھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب میں لکھا کہ اُس شخص کو اور اُس خاتون کو ایسے ہی رہنے دو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد اُس خاتون کے ساتھ شادی کی تھی۔

10501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ خَطَبَهَا ابْنُ عَمٍّ لَهَا، لَا رَجُلَ لَهَا غَيْرُهُ قَالَ: فَلْتُشْهِدْ اَنَّ فُلَانًا خَطَبَهَا، وَاَنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ نَكَحْتُهُ، وَاِلَّا لِتَاْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کو اُس کا چچازاد شادی کا پیغام بھیجتا ہے' اُس عورت کا اُس چچازاد کے علاوہ اور کوئی مرد رشتہ دار نہیں ہے' تو عطاء نے کہا: اُس عورت کو اس پر گواہ بنا لینا چاہیے کہ فلاں شخص نے اُسے شادی کا پیغام دیا ہے' اور میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہی ہوں کہ میں اس کے ساتھ شادی کر رہی ہوں' ورنہ پھر اُس عورت کو اپنے خاندان میں سے کسی اور فرد کو اس کی ہدایت کرنی چاہیے (کہ وہ اُس کا نکاح کروادے)۔

10502 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اَرَادَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهَا مِنَ الَّذِي اَرَادَ اَنْ يُزَوِّجَهَا اِيَّاهُ، فَاَمَرَ غَيْرَهُ اَبْعَدَ مِنْهُ، فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَاُمُّ الْوَلَدِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ اِذَا اَعْتَقَهَا ثُمَّ اَرَادَ نِكَاحَهَا

✱✱ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا' وہ دوسرے کسی بھی مرد کے مقابلہ میں اُس عورت کے سب سے زیادہ قریبی عزیز تھے تو اُنہوں نے اپنے سے زیادہ دور کے عزیز کو ہدایت کی' تو اُس دوسرے عزیز نے اُن کے ساتھ اُس کی شادی کروائی۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اُم ولد کو جب مالک آزاد کر دے اور پھر اُس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کرے تو اُس کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

10503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَسَاَلَهُ عَنْ ثَلَاثَةِ اُخْوَةٍ، زَوَّجَ اَحَدُهُمْ اُخْتَهُ، وَاَنْكَرَ الْاٰخَرَانِ قَالَ: اِذَا كَانَ كُفُوًا جَازَ النِّكَاحُ

✱✱ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اُن سے تین ایسے بھائیوں کے متعلق دریافت کیا' جن میں سے کوئی ایک اپنی بہن کی شادی کہیں کر دیتا ہے اور باقی دو اس کا انکار کرتے ہیں' تو سفیان ثوری نے کہا: اگر تو رشتہ کفو میں ہوا ہو' تو نکاح درست ہوگا۔

10504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْفَرْجَ اِلَى الْعَصَبَةِ، وَالْاَمْوَالَ اِلَى الْاَوْصِيَاءِ، عَنْ بَعْضِ مَنْ يُرْضَى بِهِ

✱✱ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے: (لڑکیوں کی شادی) کا اختیار عصبہ رشتہ داروں کو ہوگا اور اموال اوصیاء کو دیئے جائیں گے۔ یہ بات پسندیدہ فرد سے سنی ہے۔

10505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ زِيَادٌ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَرْغَبُ اِلَى رَجُلٍ، نَظَرْنَا فَاِنْ رَاَيْنَا اَنَّهَا تَرْغَبُ اِلَى كُفُؤٍ زَوَّجْنَاهَا، وَاِنْ اَبَى الْوَلِيُّ، وَاِنْ كَانَتْ تَرْغَبُ اِلَى غَيْرِ كُفُؤٍ لَمْ نُزَوِّجْهَا، قَالَ سُفْيَانُ: "وَاِنْ قَالَ السُّلْطَانُ اَوِ الْوَلِيُّ: هُوَ كُفُؤٌ، وَاَبَتْ لَمْ تُجْبَرْ عَلَيْهِ"

✱✱ حسن بصری بیان کرتے ہیں: زیاد نے یہ بات بیان کی ہے: جو بھی عورت کسی مرد کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی رکھتی ہو' تو ہم اس بات کا جائزہ لیں گے' اگر ہم یہ دیکھیں گے کہ وہ کفو میں راغب ہے' تو ہم اُس کی شادی کروا دیں گے خواہ اُس کا ولی اس کا انکار بھی کرے' لیکن اگر وہ کفو کی طرف راغب نہیں ہے' تو پھر ہم اُس کی شادی نہیں کروائیں گے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اگر حاکمِ وقت یا عورت کا ولی یہ کہتے ہیں: مرد اُس کا کفو ہے' اور عورت اس کا انکار کرتی ہے تو عورت کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

10506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ قَالَ: قُلْتُ: امْرَاَةٌ

عِنْدَنَا ضَعِيفَةٌ لَيْسَ لَهَا اَحَدٌ، اَتُوَلِّي رَجُلًا فَيُزَوِّجُهَا؟ قَالَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ: فَجَعَلْتُ اُرَادُهُ فِيهَا، وَاُصَغِّرُ لَهُ اَمْرَهَا، فَقَالَ: لَا نِكَاحَ لَهَا اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا قَالَ: فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَالْقَاضِي؟ قَالَ: وَالْقَاضِي

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن سے دریافت کیا' میں نے کہا: ہمارے ہاں ایک کمزور خاتون ہے جس کا کوئی رشتہ دار نہیں ہے' تو کیا وہ کسی شخص کو اس بات کا ولی بنا سکتی ہے کہ وہ اُس کی شادی کروا دے؟ تو حسن نے کہا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' میں اس بارے میں بار بار اُن سے دریافت کرتا رہا اور اُس عورت کے معاملہ کی اہمیت اُن کے سامنے بیان کرتا رہا' تو اُنہوں نے یہی کہا: ولی کی اجازت کے بغیر عورت کا نکاح نہیں ہوسکتا' جب میں نے اُن سے بہت زیادہ یہ سوال کیا' تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے صرف اسی بات کا علم ہے' میں نے دریافت کیا: کیا قاضی اُس کی شادی کروا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: قاضی کروا سکتا ہے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تُصْدِقُ الرَّجُلَ

باب: عورت کا مرد کی طرف سے مہر ادا کرنا

10507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَسُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ اَنْكَحَتْ نَفْسَهَا رَجُلًا، وَاَصْدَقَتْ عَنْهُ، وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّ الْفُرْقَةَ وَالْجِمَاعَ بِيَدِهَا، فَقَالَ: هٰذَا مَرْدُودٌ، وَهُوَ نِكَاحٌ لَا يَحِلُّ

٭٭ زہری کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو خود کسی مرد کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور اُس مرد کی طرف سے مہر ادا کر دیتی ہے اور یہ شرط عائد کرتی ہے کہ علیحدگی اختیار کرنے یا صحبت کرنے کا اختیار عورت کے پاس ہوگا' تو زہری نے فرمایا: یہ شرط مردود ہوگی اور یہ ایسا نکاح ہے جو جائز نہیں ہے۔

10508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَضَى فِي امْرَاَةٍ اَنْكَحَتْ نَفْسَهَا رَجُلًا، وَاَصْدَقَتْهُ، وَشَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّ الْجِمَاعَ وَالْفُرْقَةَ بِيَدِهَا، فَقَضَى لَهَا عَلَيْهِ بِالصَّدَاقِ، وَاَنَّ الْجِمَاعَ وَالْفُرْقَةَ بِيَدِهِ "

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی خاتون کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جس خاتون نے خود کسی مرد کے ساتھ شادی کر لی تھی' اُس نے اُس کو مہر بھی ادا کیا تھا اور اُس پر یہ شرط عائد کی تھی کہ صحبت کرنے کا اور علیحدگی کا اختیار عورت کے پاس ہوگا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فیصلہ دیا تھا: مرد پر یہ لازم ہے کہ عورت کو مہر ادا کرے اور صحبت کرنے اور علیحدگی کا اختیار مرد کے پاس رہے گا۔

10509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنْ رَجُلٍ وُجِدَ مَعَ امْرَاَةٍ، فَقَالَتْ: زَوْجِي، وَقَالَ الرَّجُلُ: امْرَاَتِي، قِيلَ: فَاَيْنَ الشُّهُودُ؟ قَالَا: مَاتُوا اَوْ غَابُوا يُدْرَاُ عَنْهُمَا الْحَدُّ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ

قَتَادَةُ: يُقَامُ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ اِذَا اَقَرَّا

✳✳ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی عورت کے ساتھ پایا جاتا ہے' عورت کا یہ کہنا ہے: یہ میرا شوہر ہے' مرد کا یہ کہنا ہے: یہ میری بیوی ہے' اُن سے دریافت کیا گیا: گواہ کہاں ہیں؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: وہ مرگئے ہیں' یا یہاں موجود نہیں ہیں۔ تو اُن پر سے حد ہٹالی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ کہتے ہیں: اگر وہ (زنا کا) اقرار کر لیتے ہیں' تو اُن دونوں پر حد جاری ہوگی۔

بَابُ النِّكَاحِ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ

باب: نکاح کے مخصوص طریقہ کی بجائے کسی اور طریقہ سے نکاح کرنا

10510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ نَكَحَ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ، ثُمَّ طَلَّقَ فَلَا يُحْسَبُ شَيْئًا، وَاِنَّمَا طَلَّقَ غَيْرَ امْرَاَتِهٖ

✳✳ عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص نکاح کے مخصوص طریقہ کے علاوہ نکاح کرتا ہے اور پھر طلاق دے دیتا ہے تو یہ کوئی بھی چیز شمار نہیں ہوگی' کیونکہ اُس نے ایک ایسی عورت کو طلاق دی ہے' جو اُس کی بیوی ہی نہیں ہے۔

10511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: قَالَ: كُلُّ نِكَاحٍ عَلٰى وَجْهِ النِّكَاحِ اِذَا كَانَ فِيْهِ فُرْقَةٌ، وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ، كَانَ النِّكَاحُ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةٍ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ فَلَا

✳✳ عطاء بیان کرتے ہیں: ہر وہ نکاح جو نکاح کے روایتی طریقہ کے مطابق ہو' جب اُس میں علیحدگی آئے گی' اگرچہ اُس نے اس کا ذکر نہیں کیا' اگرچہ نکاح سنت طریقہ کے برخلاف ہو' تو وہ ایک شمار ہوگی اور اگر نکاح کے روایتی طریقہ سے ہٹ کے ہو' تو پھر کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

10512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُلُّ فُرْقَةٍ كَانَتْ فِيْ نِكَاحٍ كَانَ وَجْهُهٗ عَلَى السُّنَّةِ، فَتِلْكَ الْفُرْقَةُ تَطْلِيْقَةٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى سُنَّةٍ فَافْتَرَقَا فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ

✳✳ قتادہ بیان کرتے ہیں: ہر وہ علیحدگی جو ایسے نکاح میں ہو' جو سنت طریقہ کے مطابق ہوا ہو' تو وہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ سنت کے مطابق ہوا ہو اور وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں' تو یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوگی۔

10513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ نِكَاحٍ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ، فَاِنْ طَلَّقَ لَيْسَ طَلَاقُهٗ بِشَيْءٍ

✳✳ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہر وہ نکاح جو نکاح کے روایتی طریقہ سے ہٹ کے ہو' تو اگر مرد طلاق دیدیتا ہے تو اُس کی طلاق کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

10514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ امْرَاَةً بِغَيْرِ شُهَدَاءَ،

فَبَنَى بِهَا قَالَ: اَدْنَى مَا يُصْنَعُ بِهِمَا اَنْ يُجْلَدَا الْحَدَّ الْاَدْنَى، ثُمَّ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَتَعْتَدَّ، ثُمَّ لَا اَدْرِى لَعَلِّى لَا اَدَعُهُ يَنْكِحُهَا حَتّٰى يُشْهِدَ شَاهِدَىْ عَدْلٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ، قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص گواہوں کے بغیر عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور اُس کی رخصتی کروالیتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: ان دونوں کے ساتھ کم ازکم یہ ہوگا کہ ان پر ہلکی حد جاری کی جائے اور پھر ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے' پھر عورت عدت بسر کرے گی' پھر اُس کے بعد مجھے اندازہ ہو پار ہا کہ میں اُسے میں نہ چھوڑوں کہ وہ اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لے' یہاں تک کہ وہ دو عادل گواہوں کو گواہ بنالے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

یہ بات ابن جریج نے بیان کی ہے' عبدالکریم نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔

10515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً، فَاِذَا هِىَ اُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، اِحْصَانٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: اَيُحِلُّهَا ذٰلِكَ لِزَوْجٍ اِنْ كَانَ بَنَى بِهَا قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے' تو بعد میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ اُس کی رضاعی بہن ہے' تو اس کے ذریعہ ''احصان'' ثابت ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا وہ اِس طرح اُس عورت کو پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے گا' اگر وہ اُس کے ساتھ صحبت کر چکا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

10516 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِى الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ اُخْتَ امْرَاَتِهِ قَالَ: لَهَا مَهْرُهَا، وَيُفَارِقُهَا، وَيَعْتَزِلُ امْرَاَتَهُ الْاُولٰى حَتّٰى تَنْقَضِىَ عِدَّةُ هٰذِهِ الَّتِى فَارَقَ، وَعَلَى الَّذِى غَرَّهُ مَهْرُ هٰذِهِ الْاٰخِرَةِ

٭٭ ابوسہل' امام شعبی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے' جو اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا اور مرد اُس سے علیحدگی اختیار کر لے گا اور اپنی پہلی بیوی سے بھی اُس وقت تک لاتعلق رہے گا' جب تک اُس عورت (یعنی دوسری بیوی) کی عدت ختم نہیں ہو جاتی جس سے اُس نے علیحدگی اختیار کی ہے اور جس شخص نے دھوکا دیا تھا' اُس پر دوسری عورت کے مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

10517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اُخْبِرْتُ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ فِىْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَاَصَابَهَا، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى اَرْضٍ اُخْرٰى، فَتَزَوَّجَ امْرَاَةً فَاَصَابَهَا، فَاِذَا هِىَ اُخْتُهَا، فَقَضٰى اَنَّهُ يُفَارِقُ الْاٰخِرَةَ، وَيُرَاجِعُ الْاُولٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصِيبُ الْاُولٰى حَتّٰى تَقْضِىَ هٰذِهِ عِدَّتَهَا "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: اُنہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' پھر وہ کسی دوسرے علاقہ میں جاتا

ہے' وہاں ایک اور عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو پتا چلتا ہے کہ یہ اُس کی پہلی بیوی کی بہن ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا: وہ دوسری بیوی سے علیحدہ ہو جائے گا اور پہلی بیوی کی طرف لوٹ جائے گا' البتہ وہ پہلی بیوی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے گا' جب تک دوسری بیوی کی عدت گزر نہیں جاتی۔

بَابُ نِكَاحِ الْأُخْتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَغَيْرِهِ

باب: رضاعی بہن یا اس کے علاوہ کے ساتھ نکاح کرنا

10518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَوْ نَكَحَ رَجُلٌ أُخْتًا لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ جَاهِلًا، مَا كَانَ ذٰلِكَ بِإِحْصَانٍ، حَتّٰى يَنْكِحَ نِكَاحًا لَا شُبْهَةَ فِيهِ

* قتادہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ناواقفیت کی بنیاد پر' اپنی رضاعی بہن کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو اس کے ذریعہ احصان ثابت نہیں ہوگا' جب تک وہ مرد کوئی ایسا نکاح نہیں کرتا' جس میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

10519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: وَلَا يُحِلُّهَا نِكَاحُ أَخِيهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ جَاهِلًا لِزَوْجٍ، وَإِنْ كَانَ بَنَى حَتّٰى تَنْكِحَ نِكَاحًا لَا لُبْسَ فِيهِ

* معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس عورت (کے ساتھ) ناواقفیت کی بنیاد پر نکاح کر کے اُس عورت کو پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں کرے گا' اگرچہ وہ اُس کے ساتھ صحبت بھی کر چکا ہو' جب تک وہ عورت ایسا نکاح نہیں کرتی' جس میں کوئی التباس نہیں ہوتا۔

10520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً وَهِيَ أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: لَهَا الْمَهْرُ بِمَا أَصَابَهُ مِنْهَا

* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور بعد میں یہ پتا چلتا ہے کہ وہ اُس کی رضاعی بہن ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عورت کو اُس کا مہر ملے گا' کیونکہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے۔

10521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ صَغِيرَةً رَضِيعًا، فَعَمَدَتْ أُمُّ امْرَأَتِهِ الْأُولٰى فَأَرْضَعَتْهَا قَالَ: تَفْسُدَانِ جَمِيعًا وَالصَّدَاقُ عَلَى الْأُمِّ الَّتِي أَرْضَعَتْ، نِصْفُ الصَّدَاقِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، لِأَنَّ الْفَسَادَ دَخَلَ مِنْ قِبَلِهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ، فَإِنْ دَخَلَ بِالْأُولٰى، فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا عَلَيْهِ وَعَلَى الْأُمِّ نِصْفُ الصَّدَاقِ لِلصَّغِيرَةِ، وَإِنْ شَاءَ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا؛ لِأَنَّهَا فِي مَائِةٍ، وَلَا يَحِلُّ ذٰلِكَ لِغَيْرِهِ، وَلَيْسَتْ بَتَطْلِيقَةٍ، وَلٰكِنَّهَا فُرْقَةٌ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الصَّغِيرَةَ فِي عِدَّةِ الْأُولٰى

* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' لیکن ابھی اُس کی

رخصتی نہیں کرواتا' پھر وہ ایک دودھ پیتی کمسن بچی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو پہلی بیوی کی ماں اُس بچی کے پاس جاتی ہے اور اُسے دودھ پلا دیتی ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: دونوں نکاح فاسد ہو جائیں گے اور مہر کی ادائیگی دودھ پلانے والی ماں پر عائد ہوگی' دونوں (بیویوں) میں سے ہر ایک کو نصف مہر ملے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ خرابی عورت کی طرف سے آئی ہے' پھر بعد میں وہ مرد اُن دونوں میں سے جس سے چاہے گا' شادی کر لے گا' اگر وہ پہلی کی رخصتی کروا دیتا ہے تو اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اُس کی ماں کو چھوٹی والی (بیوی) کو نصف مہر کی ادائیگی کرنی ہوگی' اگر مرد چاہے تو اُس عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران بھی شادی کر سکتا ہے' کیونکہ وہ عورت اسی مرد سے سیراب ہوئی ہے' اُس کے علاوہ کسی اور کے لیے یہ جائز نہیں ہے اور یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوگی' بلکہ علیحدگی شمار ہوگی' البتہ مرد کو اس بات کا اختیار نہیں ہوگا کہ وہ پہلی بیوی کی عدت کے دوران چھوٹی لڑکی کے ساتھ شادی کرے۔

10522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ حَمَّادًا: عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى ذَهَبَ اَرْضًا اُخْرَى، فَتَزَوَّجَ امْرَاَةً وَدَخَلَ بِهَا، فَاِذَا هِيَ اُخْتُهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا جَمِيعًا، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ، فَاِذَا مَضَتْ عِدَّةُ الَّتِي دَخَلَ بِهَا فَانْكَحْتَهُ اِنْ شَائَتْ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایک عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' وہ ابھی اُس کی رخصتی نہیں کرواتا' کہ کسی اور جگہ چلا جاتا ہے' وہاں وہ ایک اور عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کی رخصتی کروا لیتا ہے' تو وہ عورت اُس کی پہلی بیوی کی رضاعی بہن ہوتی ہے' تو حماد نے کہا: اُس مرد اور اُن دونوں عورتوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی' دوسری عورت کے ساتھ اُس نے جو وظیفۂ زوجیت ادا کیا ہے اُس کی وجہ سے دوسری عورت کو مہر ملے گا' جب اُس عورت کی عدت گزر جائے گی' جس کی اُس نے رخصتی کروائی تھی' تو پھر اگر وہ عورت چاہے' تو اُس کے ساتھ شادی کر سکتی ہے۔

10523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى ذَهَبَ اَرْضًا اُخْرَى، فَتَزَوَّجَ امْرَاَةً اُخْرَى وَدَخَلَ بِهَا، فَاِذَا هِيَ اُمُّ الَّتِي تَزَوَّجَ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا، وَلَا تَحِلُّ لَهُ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا اَبَدًا

✵✵ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کی رخصتی نہیں کرواتا' یہاں تک کہ وہ کسی اور سرزمین پر چلا جاتا ہے' وہاں ایک اور عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے' تو یہ اُس کی پہلی بیوی کی ماں ثابت ہوتی ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں اُس مرد اور اُن دونوں عورتوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور اُن دونوں میں سے کوئی ایک عورت بھی' کبھی بھی اُس مرد کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

10524 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ اُمَّ امْرَاَتِهٖ اَوِ ابْنَةَ امْرَاَتِهٖ فَسَدَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ' یا بیوی کی بیٹی کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ دونوں (ماں بیٹی) مرد کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

10525 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي الثِّقَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُ اُمَّهَا فِي اَرْضٍ اُخْرَى وَلَمْ يَعْلَمْ، فَيَدْخُلُ بِهَا: تُحَرَّمَانِ عَلَيْهِ جَمِيعًا

٭٭ عبداللہ بن معقل ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کی رخصتی کروالیتا ہے' پھر وہ اُس کی ماں کے ساتھ کسی اور علاقہ میں لاعلمی میں شادی کر لیتا ہے اور اُس کی رخصتی بھی کروالیتا ہے' تو وہ دونوں عورتیں اُس مرد کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

10526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَجَامَعَهَا فَاَصَابَهَا، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى اَرْضٍ اُخْرَى، فَتَزَوَّجَ امْرَاَةً اُخْرَى وَاَصَابَهَا، فَاِذَا هِيَ اُخْتُهَا، قَالَا: يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاٰخِرَةِ، وَلَهَا صَدَاقُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا. قَالَ قَتَادَةُ: وَيَعْتَزِلُ امْرَاَتَهُ الْاُولٰى حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ هَذِهِ الْاٰخِرَةِ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' پھر وہ کسی دوسری سرزمین پر جاتا ہے' وہاں ایک اور عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کے ساتھ بھی صحبت کرتا ہے' تو دوسری عورت پہلی بیوی کی بہن ہوتی ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس مرد اور اُس کی دوسری بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' مرد نے اُس کے ساتھ جو صحبت کی تھی' اُس کی وجہ سے اُس دوسری عورت کو اُس کا مہر ملے گا۔

قتادہ کہتے ہیں: البتہ جب تک دوسری عورت کی عدت نہیں گزر جاتی' اُس وقت تک وہ اپنی پہلی بیوی سے لاتعلق رہے گا۔

10527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ اُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَلَا يَعْلَمُ حَتّٰى تَمُوْتَ، يَرِثُهَا

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی رضاعی بہن کے ساتھ' لاعلمی میں شادی کر لیتا ہے اور پھر اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کا وارث بنے گا۔

10528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا مِيْرَاثَ بَيْنَهُمَا. وَهُوَ اَحَبُّ اِلٰى مَعْمَرٍ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

زہری کا قول معمر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

10529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلَيْنِ كَانَا فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ: اَنْكِحْنِي اُخْتَكَ، وَاُعْطِيكَ غُلَامِي فُلَانًا وَفُلَانًا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُمْ اِلٰى اُخْتِكَ فَاَخْبِرْهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَكَرِهَتْ،

وَقَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ تَأْخُذُهُ مِنْهُ فَهُوَ حُرٌّ، فَخَرَجَ أَخُوهَا فَأَخْبَرَهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ أَخُوهَا: لَيْسَ ذٰلِكَ، فَقُمْ فَادْخُلْ عَلٰى امْرَأَتِكَ، فَقَامَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا، وَجَلَسَ أَخُوهَا عَلَى الْبَابِ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا "، فَقَالَ الثَّوْرِيُّ: لَمْ يَكُنْ نِكَاحٌ، لَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَإِنْ شَاءَتْ نَكَحَتْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ سفیان ثوری دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک محفل میں اکٹھے ہوتے ہیں' اُن میں سے ایک دوسرے سے یہ کہتا ہے: تم اپنی بہن کے ساتھ میری شادی کروادو میں تمہیں اپنا فلاں اور فلاں غلام دے دوں گا۔ دوسرا شخص کہتا ہے: ٹھیک ہے! پہلا شخص کہتا ہے: تم اُٹھ کر اپنی بہن کے پاس جاؤ اور اُسے اس بارے میں بتا دو۔ وہ اپنی بہن کے پاس جاتا ہے' تو عورت اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے اور یہ کہتی ہے: تم نے اُس شخص سے جو بھی لیا ہے وہ آزاد شمار ہوگا۔ اُس بہن کا بھائی باہر آتا ہے اور دوسرے شخص کو اس بارے میں بتاتا ہے' پھر اُس عورت کا بھائی کہتا ہے: یہ کوئی بات نہیں ہے' تم اُٹھو اور اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ۔

10530 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أُخْتًا لَهُ وَهِيَ غَائِبَةٌ، فَلَمَّا بَلَغَهَا أَنْكَرَتْ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّ الرَّجُلَ مُوسِرٌ، وَإِنَّهُ لَكِ كُفُوٌّ، فَقَالَتْ: قَدْ رَضِيتُ قَالَ: قَدِ انْتَقَضَ النِّكَاحُ فَلْيُجَدِّدُوا نِكَاحَهَا

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بہن کی کہیں شادی کروا دیتا ہے' وہ بہن وہاں موجود نہیں ہوتی' جب اُسے اس کی اطلاع ملتی ہے' تو وہ اس رشتہ کو تسلیم نہیں کرتی' اُس عورت سے کہا جاتا ہے: وہ شخص خوشحال ہے اور وہ تمہارا کفو بھی ہے! تو وہ خاتون کہتی ہے: پھر میں راضی ہوں! تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسی صورت میں پرانا نکاح کالعدم ہو چکا ہوگا' اُن لوگوں کو اُس خاتون کا نکاح دوبارہ کروانا پڑے گا۔

10531 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فِي النِّكَاحِ لَمْ يَعْمِدَاهُ، رَجُلٌ نَكَحَ أُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ لَمْ يَشْعُرْ بِذٰلِكَ فَأَصَابَهَا قَالَ: لَيْسَ لَهَا الصَّدَاقُ كُلُّهُ، لَهَا نِصْفُهُ

✵✵ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اور عورت کے درمیان علیحدگی کروادی جائے' جس کا اُن دونوں نے ارادہ نہ کیا ہو' یا ایک شخص اپنی رضاعی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اُسے اس کا پتا نہیں ہوتا' وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: اُس خاتون کو مکمل مہر نہیں ملے گا' اُسے نصف مہر ملے گا۔

بَابُ نِكَاحِهَا فِي عِدَّتِهَا

باب: عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کرنا

10532 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ: أُتِيَ بِامْرَأَةٍ

نُكِحَتْ فِي عِدَّتِهَا وَبُنِيَ بِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ بِمَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا الْاُولٰى، ثُمَّ تَعْتَدَّ مِنْ هٰذَا عِدَّةً مُسْتَقْبَلَةً، فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَهِيَ بِالْخِيَارِ، اِنْ شَائَتْ نَكَحَتْ، وَاِنْ شَائَتْ فَلَا، وَقَالَ لِيْ غَيْرُ عَطَاءٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: وَلَهَا صَدَاقُهَا، وَقَالَ عَطَاءٌ: لَهَا صَدَاقُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا

⁂ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا' جس کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کرلیا گیا تھا اور اُس کی رخصتی بھی ہوگئی تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ پہلی عدت کا باقی رہ جانے والا عرصہ پورا کرے' پھر اُس کے بعد نئے سرے سے دوسری عدت شمار کرے' جب وہ عدت گزر جائے گی' تو پھر عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو (دوسرے شوہر کے ساتھ) نکاح کرلے' اگر چاہے تو نہ کرے۔

عطاء کے علاوہ دیگر راویوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا' جبکہ عطاء نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا' کیونکہ مرد نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے۔

10533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِيْهَا قَوْلَ عَلِيٍّ: تَنْكِحُهُ اِنْ شَائَتْ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، خَالَفَ عُمَرَ

⁂ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: اس طرح کی صورتِ حال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے کہ وہ عورت اگر چاہے گی' تو جب اُس کی عدت گزر جائے گی' تو وہ اُس مرد کے ساتھ نکاح کرسکتی ہے۔ اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برخلاف فتویٰ دیا ہے۔

10534 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَتَزَوَّجُهَا اِنْ شَاءَ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَلَهَا مَهْرُهَا

⁂ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مرد چاہے گا' تو جب اُس عورت کی عدت گزر جائے گی' تو اُس عورت کے ساتھ شادی کرلے گا اور اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا۔

10535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَهَا صَدَاقُهَا

⁂ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا۔

10536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اِنْ شَاءَ قَالَ: يَتَزَوَّجُهَا اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

⁂ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر مرد چاہے گا' تو اُس عورت کے ساتھ اُس وقت شادی کرلے گا' جب اُس کی عدت گزر جائے گی۔

10537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَتَزَوَّجُهَا اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب عورت کی عدت گزر جائے گی' تو مرد (اگر چاہے گا) تو اُس عورت کے ساتھ شادی کرلے گا۔

10538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ، وَابْنَ الْمُسَيِّبِ، اخْتَلَفَا، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَهَا صَدَاقُهَا، وَقَالَ سُلَيْمَانُ: مَهْرُهَا فِيْ بَيْتِ الْمَالِ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سلیمان اور سعید بن مسیّب کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوگیا' تو زہری کا یہ کہنا ہے: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا' جبکہ سلیمان کا یہ کہنا ہے: عورت کا مہر بیت المال میں جمع ہوگا۔

10539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ طُلَيْحَةَ بِنْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، نَكَحَتْ رُشَيْدًا الثَّقَفِيَّ فِيْ عِدَّتِهَا، فَجَلَدَهَا عُمَرُ بِالدِّرَّةِ، وَقَضَى: اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فِيْ عِدَّتِهَا فَاَصَابَهَا، فَاِنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا، وَتَسْتَكْمِلُ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الْاٰخِرِ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يُصِبْهَا، فَاِنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ يَخْطِبُهَا مَعَ الْخُطَّابِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَا اَدْرِي كَمْ بَلَغَ ذٰلِكَ الْجَلْدُ قَالَ: وَجَلَدَ عَبْدُ الْمَلِكِ فِيْ ذٰلِكَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمْ خَفَّفْتُمْ فَجَلَدْتُّمْ عِشْرِيْنَ عِشْرِيْنَ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: طلیحہ بنت عبداللہ نامی خاتون نے رشید ثقفی کے ساتھ اپنی عدت کے دوران نکاح کرلیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو دُرّے کے ساتھ پٹائی کروائی اور یہ فیصلہ دیا کہ جو بھی مرد کسی عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کرلے اور اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی کرلے' تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور پھر وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہوسکیں گے' عورت پہلے شوہر کی عدت کا بقیہ حصہ مکمل کرے گی پھر دوسرے شوہر کی عدت کا نئے سرے سے آغاز کرے گی اور اگر مرد نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی تو اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی جائے گی اور عورت پہلے شوہر کی عدت کا بقیہ حصہ مکمل کرے گی' پھر دوسرا شوہر دیگر پیغام دینے والوں کے ساتھ اُسے نکاح کا پیغام دے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے کتنے کوڑے لگوائے تھے؟ راوی بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے اس طرح کی صورتِ حال میں مرد اور عورت دونوں کو چالیس کوڑے لگوائے تھے۔ قبیصہ بن ذویب سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ تخفیف کرواور بیس' بیس کوڑے لگواؤ (تو یہ مناسب ہوگا)۔

10540 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَرَّقَ بَيْنَ امْرَاَةٍ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا، ثُمَّ قَضَى اَنَّهُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا زَوْجُهَا فَاِنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، فَتَعْتَدُّ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا، فَاِذَا انْقَضَتْ خَطَبَ زَوْجُهَا الْاٰخَرُ فِي الْخُطَّابِ، فَاِنْ شَائَتْ نَكَحَتْهُ، وَاِنْ شَائَتْ تَرَكَتْهُ، فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا، فَاِنَّهُ يُفَرَّقُ

بَيْنَهُمَا، ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا، وَاِنَّهَا تَسْتَكْمِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ تَعْتَدُّ مِنَ الْاٰخَرِ

❋❋ عبداللہ بن عتبہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت اور اُس کے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی تھی' جس عورت نے اپنی عدت کے دوران نکاح کر لیا تھا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو بھی عورت اپنی عدت کے دوران نکاح کرے اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہ کرے' تو اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور وہ عورت باقی رہ جانے والی عدت کو پوری کرے گی' جب اُس کی عدت پوری ہو جائے گی' تو اُس کا دوسرا شوہر دیگر لوگوں کے ساتھ اُسے رشتہ کا پیغام بھیجے گا' اگر وہ عورت چاہے گی' تو اُس مرد کے ساتھ شادی کر لے گی اور اگر چاہے گی' تو اُسے ترک کر دے گی' لیکن اگر مرد' عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو' تو اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور پھر وہ دونوں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہوسکیں گے' عورت پہلے شوہر کی عدت پوری کرے گی' پھر دوسرے شوہر کی عدت گزارے گی۔

10541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، وَعَمْرٌو، يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ، اَنَّ رُشَيْدَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، مِنْ بَنِىْ مُعْتِبٍ الثَّقَفِيِّ نَكَحَ طُلَيْحَةَ بِنْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اُخْتَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِىْ بَقِيَّةِ عِدَّتِهَا مِنْ آخَرَ، وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ لَا يَنْكِحُهَا اَبَدًا، وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، ثُمَّ تَعْتَدُّ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا، ثُمَّ تَعْتَدُّ مِنْ هٰذَا، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا اِنْ شَائَتْ. قُلْتُ: ذَكَرُوا جَلْدًا، قَالَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم اور عمرو نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں' الفاظ کی کمی وبیشی کے ساتھ' یہ روایت نقل کی ہے: بنو معتب ثقفی سے تعلق رکھنے والے رشید بن عثمان بن عامر نے عبیداللہ کی صاحبزادی طلیحہ سے شادی کر لی' جو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں' اُس خاتون کی ابھی عدت باقی تھی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ فرمایا: اگر مرد نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے' تو اُن کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور پھر مرد اُس عورت کے ساتھ کبھی نکاح نہیں کر سکے گا' مرد نے اُس کے ساتھ جو صحبت کی ہے' اس کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا' پھر وہ اپنی عدت کا باقی رہ جانے والا حصہ پورا کرے گی' پھر اُس کے بعد دوسرے شوہر سے عدت گزارے گی' لیکن اگر مرد نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی' تو عورت اپنی عدت کا بقیہ حصہ پورا گزارے گی اور پھر اگر وہ عورت چاہے گی' تو مرد اُس کے ساتھ شادی کر لے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اُن لوگوں نے کوڑے لگوانے کا ذکر کیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: (جواب درج ذیل حدیث میں ہے)۔

10542 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ: تَزَوَّجَ رُشَيْدٌ الثَّقَفِيُّ امْرَاَةً فِىْ عِدَّتِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ عِدَّةً اُخْرٰى مِنْ رُشَيْدٍ

❋❋ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: رشید ثقفی نے ایک خاتون کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کر لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروادی اور عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ پہلے شوہر سے رہ جانے والی عدت کو پورا

کرے' اُس کے بعد رشید سے دوسری عدت کو نئے سرے سے شروع کرے۔

10543 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ فِي الَّتِي تُنْكَحُ فِيْ عِدَّتِهَا: مَهْرُهَا فِيْ بَيْتِ الْمَالِ، وَلَا يَجْتَمِعَانِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی عدت کے دوران نکاح کر لیتی ہے کہ اُس عورت کا مہر بیت المال میں جمع کروایا جائے گا' اور وہ میاں بیوی دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔

10544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَ لِلَّذِي تَزَوَّجَتْ فِيْ عِدَّتِهَا مَهْرَهَا كَامِلًا بِمَا اسْتَحَقَّ مِنْهَا، وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا يَتَنَاكَحَانِ اَبَدًا، وَتَعْتَدُّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: جس عورت نے اپنی عدت کے دوران شادی کر لی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے لیے مکمل مہر کی ادائیگی لازم قرار دی تھی' کیونکہ مرد نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی اور وہ دونوں دوبارہ کبھی نکاح نہیں کر سکتے تھے اور عورت کو دونوں شوہروں سے عدت گزارنی تھی۔

10545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الَّتِي تُنْكَحُ فِيْ عِدَّتِهَا قَالَ: تُكْمِلُ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ تَعْتَدُّ مِنَ الْاٰخَرِ عِدَّةً جَدِيدَةً، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَعْتَدُّ مِنَ الْاٰخَرِ، ثُمَّ تَعْتَدُّ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْهَا

٭٭ ابراہیم نخعی ایسی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو عدت کے دوران نکاح کر لیتی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: عورت پہلے شوہر کی عدت کا بقیہ حصہ مکمل کرے گی' اُس کے بعد دوسرے شوہر کی عدت نئے سرے سے شروع کرے گی۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: عورت پہلے دوسرے شوہر سے عدت گزارے گی' اُس کے بعد باقی رہ جانے والی عدت کو شمار کرے گی۔

10546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَتْ عِدَّتَانِ فِيْ عِدَّةٍ، فَتُجْزِيهَا عِدَّةٌ وَاحِدَةٌ عَنْهُمَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب دو عدتیں' ایک عدت میں اکٹھی ہو جائیں' تو ایک ہی عدت اُن دونوں کی طرف سے جائز ہو جائے گی۔

10547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ امْرَاَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَنَكَحَهَا رَجُلٌ فِيْ عِدَّتِهَا، فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ، وَلَمْ يَمَسَّهَا، ثُمَّ اطَّلَعَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: تَبِينُ مِنْهُ، وَلَا تُحْتَسَبُ بِهٰذِهِ الْحِيَضِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تُحْتَسَبُ بِهَا

✽✽ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسی عورت کے بارے میں ہے جس کا شوہر اُسے طلاق دے دیتا ہے اور پھر ایک اور شخص اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے وہ عورت دوسرے شوہر کے ہاں تین مرتبہ حیض والی ہو جاتی ہے وہ دوسرا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا' پھر وہ اس بات پر مطلع ہوتا ہے تو ابراہیم نخعی نے کہا کہ وہ عورت اُس مرد سے بائنہ ہو جائے گی اور اس حیض کو شمار نہیں کیا جائے گا' جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اُس حیض کو شمار کیا جائے گا۔

10548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُحْتَسَبُ بِهِ

✽✽ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اُس حیض کو شمار کیا جائے گا۔

10549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَاَةٍ تَزَوَّجَتْ بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ بَقِيَتْ مِنْ عِدَّتِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ فِي الْخَمْسَةِ الْاَيَّامِ، وَاِنَّمَا تَعْتَدُّهَا حِينَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْآخَرِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا، وَاِنْ كَانَتْ اِنَّمَا انْقَضَتِ الْخَمْسَةُ اَيَّامٍ، وَهِيَ عِنْدَ زَوْجِهَا الْآخَرِ، فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَقَالَهُ اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ

✽✽ قتادہ ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی عدت کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے' اُس وقت اُس نے شادی کر لی' تو قتادہ فرماتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور عورت کے پہلے شوہر کو اُن پانچ ایام کے دوران رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا اور جب اُن دونوں میاں بیوی (یعنی اُس عورت اور دوسرے شوہر) کے درمیان علیحدگی کروائی گئی تھی' اُس وقت سے وہ عورت عدت شمار کرنا شروع کرے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات کہی ہے: پہلے شوہر کو اُس عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا اور اگرچہ اُس عورت کے دوسرے شوہر کے پاس قیام کے دوران اُس کی عدت کے پانچ دن گزر جائیں' تو اُس کی عدت گزر جائے گی۔

ایوب نے یہی بات ابوقلابہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

10550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عُرُوَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً اَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فِي عِدَّتِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا رَجْعَةَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ عَلَيْهَا اِلَّا بِخِطْبَةٍ؛ لِاَنَّ عِدَّتَهَا قَدِ انْقَضَتْ عِنْدَ هٰذَا الْآخَرِ

✽✽ سعید بن جبیر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیتا ہے اور پھر ایک شخص اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور پہلے شوہر کے لیے اُس کے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا' البتہ وہ شادی کا پیغام دے سکتا ہے کیونکہ اُس عورت کی عدت اُس وقت گزر گئی تھی' جب وہ دوسرے شوہر کے پاس تھی۔

10551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَاسْتَبَانَ حَمْلُهَا عِنْدَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ مِنْ زَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، وَتُرَدُّ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يُطَلِّقْهَا اِلَّا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، فَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا

✵ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو ایک عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور دوسرے شوہر کے ہاں اُس عورت کا پہلے شوہر سے حمل ظاہر ہو جاتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' عورت کو مہر ملے گا' کیونکہ مرد نے اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیا ہے اور پھر اُس عورت کو پہلے شوہر کی طرف لوٹا دیا جائے گا' اگر پہلے شوہر نے اُسے ایک یا دوطلاقیں دی تھیں' تو پھر وہ شوہر اُس کے ساتھ' اُس وقت تک صحبت نہیں کرسکتا' جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَنْكِحُ فِيْ عِدَّتِهَا، وَتَحْمِلُ مِنَ الْاٰخَرِ

باب: جب کوئی عورت اپنی عدت کے دوران نکاح کرلے اور وہ دوسرے شوہر سے حاملہ بھی ہو

10552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ امْرَاَةٍ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا، فَبَنٰى بِهَا زَوْجُهَا، وَحَمَلَتْ مِنْهُ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَتَعْتَدُّ حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا ثُمَّ تَقْضِي بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ نَحْوُ ذٰلِكَ

✵ قتادہ ایسی عورت کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو اپنی عدت کے دوران نکاح کرلے اور اُس کا (دوسرا) شوہر اُس کی رخصتی کروالیتا ہے اور وہ عورت اُس شخص سے حاملہ بھی ہو جاتی ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی' وہ عورت بچہ کی پیدائش تک عدت گزارے گی' پھر وہ پہلے شوہر سے اپنی باقی رہ جانے والی عدت کو پورا کرے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

10553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَقْضِي عِدَّتَهَا مِنَ الْاٰخَرِ، وَمِنَ الْاَوَّلِ

✵ زہری بیان کرتے ہیں: وہ عورت دوسرے شوہر کی عدت پوری کرے گی' پھر پہلے کی عدت پوری کرے گی۔

10554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَتْ عِدَّتَانِ فِيْ عِدَّةٍ، فَتُجْزِيهِمَا عِدَّةٌ وَاحِدَةٌ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاِنْ حَمَلَتْ مِنَ الْاٰخَرِ، فَالْوَلَدُ لِلْاَوَّلِ

✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب دو عدتیں ایک ہی عدت میں اکٹھی ہو جائیں' تو ایک عدت اُن دونوں کے لیے کفایت کر جائے گی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر عورت دوسرے شوہر سے حاملہ ہو بھی جاتی ہے' تو بچہ پہلے شوہر کا شمار ہوگا۔

10555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْاَةِ تُنْكَحُ فِيْ عِدَّتِهَا قَالَ: "اِنْ

كَانَتْ قَدْ حَاضَتْ حَيْضَةً قَبْلَ اَنْ يَنْكِحَهَا الْاٰخَرُ فَحَمَلَتْ، فَالْوَلَدُ لِلْاٰخَرِ، وَيُقَالُ: اِنْ اَحْبَلَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَهِيَ حَامِلٌ، فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ حِينَ تَضَعُ حَمْلَهَا مِنَ الْاٰخَرِ سَاعَتَئِذٍ، وَاِنْ اُخْبِرَتْ اَنَّ زَوْجَهَا مَاتَ، وَهُوَ بِغَيْرِ اَرْضِهَا، فَاعْتَدَّتْ، ثُمَّ نَكَحَتْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ زَوْجَهَا، فَطَلَّقَهَا، فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ مِنَ الْاٰخَرِ قَبْلُ، ثُمَّ مِنْ زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، مِنْ اَجْلِ اَنَّ الْفِرَاقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَجَبَ سَاعَةَ نِكَاحِهِ قَبْلَ طَلَاقِهَا اِيَّاهُ "

✵✵ عطاء ایسی عورت کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جس کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کرلیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر دوسرے شوہر کے اُس کے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے' اُس عورت کو ایک مرتبہ حیض آ چکا ہو اور پھر وہ حاملہ ہو' تو بچہ دوسرے شوہر کا شمار ہوگا' یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: اگر شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی اور پھر اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی گئی اور وہ عورت حاملہ ہو' تو وہ دوسرے شوہر سے ہونے والے حمل کو جیسے ہی جنم دے گی' اُسی وقت سے پہلے شوہر کی باقی رہ جانے والی عدت کو شمار کرنا شروع کردے گی۔

اگر کسی عورت کو یہ بتایا گیا کہ اُس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ شوہر کسی دوسری سرزمین پر موجود ہو' پھر وہ عورت عدت گزار کر نکاح کرلے' پھر اُس کے شوہر کو اس بات کی اطلاع ملے اور اُس کا شوہر اُس عورت کو طلاق دیدے' تو وہ عورت پہلے دوسرے شوہر سے عدت گزارے گی' پھر وہ پہلے شوہر سے عدت گزارے گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس عورت اور اُس کے دوسرے شوہر کے درمیان اُس وقت علیحدگی لازم ہوگئی تھی' جب اُس کا نکاح ہوا تھا اور یہ پہلے شوہر کے اُسے طلاق دینے سے پہلے کی بات ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ لَا يَبُتُّهَا ثُمَّ يَنْكِحُ اُخْتَهَا فِيْ عِدَّتِهَا

باب: جو شخص عورت کو طلاق دیتا ہے' وہ اُسے طلاقِ بتہ نہیں دیتا اور پھر اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کی بہن کے ساتھ شادی کرلیتا ہے

10556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَلَمْ يَبُتَّهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ اُخْتَهَا فِيْ آخِرِ عِدَّةِ الطَّلَاقِ جَاهِلًا، فَاَصَابَهَا، قَالَا: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا صَدَاقُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، قَالَا: كَذٰلِكَ الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ الْاَرْبَعُ فَيُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَلَا يَبُتُّهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُ اُخْرَى فِيْ بَقِيَّةِ عِدَّةِ الَّتِي تُطَلَّقُ

✵✵ زہری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور اُسے طلاقِ بتہ نہیں دیتا' پھر وہ طلاق کی عدت کے آخر میں ناواقفیت کی وجہ سے اُس کی بہن کے ساتھ بھی شادی کرلیتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت بھی کرلیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات یہ کہتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی' مرد نے (دوسری بیوی) کے ساتھ جو صحبت کی ہے اس کی وجہ سے اُسے مہر ملے گا' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: اسی طرح اگر کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن میں سے کسی ایک کو طلاق دے' لیکن اُسے طلاقِ بتہ نہ دے' پھر وہ اُس طلاق یافتہ عورت کی عدت کے دوران' ایک اور شادی کر

لے (تو بھی یہی حکم ہوگا)۔

10557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَةً فَلَمْ يَبُتَّهَا، ثُمَّ حَمَلَتْ، فَنَكَحَ اُخْتَهَا فِي آخِرِ عِدَّتِهَا، فَاَصَابَهَا ثُمَّ اِنَّهُ بَتَّهُمَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ اَوْ رَجُلٌ كَانَ عِنْدَهُ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَطَلَّقَ وَاحِدَةً لَمْ يَبُتَّهَا، وَنَكَحَ اُخْرَى فِي عِدَّتِهَا فَاَصَابَهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الَّتِي نَكَحَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ مِنْهُ الَّتِي نَكَحَ فِي عِدَّةِ الَّتِي طَلَّقَ فَتَعْتَدُّ لَهُ وَلِغَيْرِهِ، فَتَعْتَدَّانِ مِنْهُ جَمِيعًا، تَعْتَدُّ مِنْهُ الْاُولَى كَمَا هِيَ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا، وَتَعْتَدُّ الْاٰخِرَةُ عِدَّةً مُسْتَقْبَلَةً مِنْ يَوْمِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا تَعْتَدُّ الْاُولَى حَتّٰى اِذَا فَرَغَتِ اعْتَدَّتِ الْاٰخِرَةُ شَتّٰى بَلْ مَعًا جَمِيعًا. وَعَبْدُ الْكَرِيمِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کو طلاق دیتا ہے وہ اُسے طلاقِ بتہ نہیں دیتا' پھر وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے' پھر وہ شخص اُس عورت کی عدت کے آخری زمانہ میں اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کی بہن کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے' پھر جسے اُس نے طلاق دی تھی اُس کی عدت پوری ہونے سے پہلے وہ اُن دونوں بیویوں کو طلاقِ بتہ دے دیتا ہے' یا ایک شخص ہے جس کے پاس چار بیویاں ہیں وہ اُن میں سے ایک بیوی کو طلاق دیتا ہے لیکن طلاقِ بتہ نہیں دیتا اور اُس کی عدت کے دوران ایک اور شادی کر لیتا ہے اور اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: اُس شخص اور جس عورت کے ساتھ اُس نے نکاح کیا ہے' اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی' پھر وہ عورت اُس شخص کے حوالے سے وہ عدت شمار کرے گی' جو اُس عورت کی عدت تھی' جسے اُس نے طلاق دی تھی' تو وہ عورت اُس کے لیے اور دوسرے کے لیے عدت کو شمار کرے گی' تو اُس شخص کے حوالے سے دونوں عدتیں ہو جائیں گی' پہلی عدت اُس دن سے ہوگی' جس دن اُس نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دی تھی اور دوسری عدت نئے سرے سے شروع ہوگی' جو اُس دن سے ہوگی' جب اُن دونوں کے درمیان علیحدگی ہوئی تھی اور وہ پہلی عدت کو شمار نہیں کرے گی' جب تک وہ دوسری عدت سے فارغ نہیں ہو جاتی۔

10558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَيَقُولُ نَاسٌ: لَا يَنْبَغِي لِاُخْتَيْنِ اَنْ تَعْتَدَّا جَمِيعًا، وَلٰكِنْ اِذَا قَضَتِ الْاُولَى عِدَّتَهَا اعْتَدَّتْ هٰذِهِ مِنْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: دو بہنوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایک ساتھ عدت گزاریں' جب پہلی عورت اپنی عدت پوری کر لے گی' تو پھر یہ (یعنی دوسری بہن) اپنی عدت پوری کرے گی۔

10559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ - يَعْنِي عَطَاءً -: رَجُلٌ نَكَحَ امْرَاَةً فِي عِدَّتِهَا مِنْ اُخْرَى، وَفِي عِدَّتِهَا مِنْهُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَلَمْ يَبُتَّهَا، فَنَكَحَ اُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا قَالَ: نَرُدُّ وَيَرُدُّ الْمِيرَاثَ، وَاِنْ مَضَى خَمْسُونَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: اِذَا مَضَى لِذٰلِكَ الزَّمَانُ لَمْ يَرْدُدْهُ " قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: يُرَدُّ اِنْ مَضَى لِذٰلِكَ زَمَانٌ اَبَدًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے' یعنی عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک خاتون کے ساتھ اُس

خاتون کی عدت کے دوران نکاح کر لیتا ہے اور اُس کی عدت کسی دوسرے شوہر کے حوالے سے ہوتی ہے' جبکہ ایک خاتون کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کرتا ہے جو اُس شخص سے ہی عدت گزار رہی ہوتی ہے' پھر وہ اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور طلاقِ بتہ نہیں دیتا اور پھر اُس کی عدت کے دوران اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: ہم لوٹائیں گے اور وہ وراثت کو لوٹائے گا' اگرچہ پچاس سال گزر چکے ہوں۔

اُس کے بعد اُنہوں نے یہ بات بیان کی: جب اتنا عرصہ گزر جائیں گے' تو پھر وہ اُسے واپس نہیں کرے گا۔ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: اگر اتنا زمانہ بھی گزر چکا ہو' تو اُسے لوٹایا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكِحُ النِّكَاحَ الْفَاسِدَ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَقَدْ اَصَابَهَا هَلْ يَنْكِحُهَا فِيْ عِدَّتِهَا؟

باب: جب کوئی شخص فاسد نکاح کرے اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے

اور مرد نے عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لی ہو' تو کیا مرد اُس کی عدت کے دوران اُس عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟

10560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ نِكَاحٍ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ اِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَلَا يَنْكِحُ هُوَ فِيْ تِلْكَ الْعِدَّةِ، وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا يَنْكِحُهَا

** عطاء بیان کرتے ہیں: ہر وہ نکاح جو نکاح کے روایتی طریقہ سے ہٹ کے ہو (یعنی شرعی طور پر نافذ شمار نہ ہو) تو جب اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی جائے گی' تو مرد اُس عورت کے ساتھ اُس کی اُس عدت کے دوران نکاح نہیں کر سکتا (جس عدت کو علیحدگی کے بعد وہ عورت گزار رہی ہے)۔

عبدالکریم بھی یہ کہتے ہیں: مرد اُس عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرے گا۔

بَابُ عِدَّةِ الرَّجُلِ وَاِذَا بَتَّ فَلْيَنْكِحْ اُخْتَهَا

باب: مرد کی عدت کا حکم' جب وہ طلاقِ بتہ دیدے تو کیا پھر وہ اُس عورت کی بہن کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟

10561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ الْاَرْبَعُ فَيَبُتُّ وَاحِدَةً قَالَ: يَنْكِحُ اِنْ شَاءَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الرَّابِعَةِ هُوَ اَبْعَدُ النَّاسِ مِنْهَا، وَابْنُ شِهَابٍ: وَفِي الْاُخْتَيْنِ كَذٰلِكَ.

** عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی چار بیویاں ہوں' وہ اُن میں سے ایک کو طلاقِ بتہ دے دیتا

ہے تو عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے تو چوتھی بیوی کی عدت گزرنے سے پہلے ایک اور شادی کرسکتا ہے کیونکہ اب وہ اُس عورت سے مکمل طور پر لاتعلق ہو چکا ہے۔

ابن شہاب نے دو بہنوں کے بارے میں بھی اسی طرح فتویٰ دیا ہے۔

10562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✻✻ عطاء کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

10563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لِيَنْكِحْ سَاعَةَ يَبُتُّهَا اِذَا كَانَ قَدْ طَلَّقَهَا الرَّجُلُ عَلٰى وَجْهِ الطَّلَاقِ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ چاہے تو اُسی وقت نکاح کرسکتا ہے جب اُس نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دی تھی جبکہ مرد نے اُس عورت کو طلاق طلاق کے طریقہ کے مطابق دی ہو۔

10564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَ اِذَا طَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ ثَلَاثَةً، لِاَنَّهُ لَا يَرِثُهَا، وَلَا تَرِثُهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اُسی وقت نکاح کرلے جبکہ اُس نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دی ہو جو تین طلاقیں ہوں اب وہ مرد اُس عورت کا وارث نہیں بن سکتا اور وہ عورت اُس مرد کی وارث نہیں بن سکتی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ عِنْدَ رَجُلٍ، فَطَلَّقَ اِحْدَاهُنَّ، هَلْ يَنْكِحُ قَبْلَ اَنْ تَخْلُوَ عِدَّتُهَا؟ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، فَكَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: اِذَا طَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَاِنَّهَا لَا تَرِثُكَ وَلَا تَرِثُهَا، فَانْكِحْ اِنْ شِئْتَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سالم بن عبداللہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: چار عورتیں ایک شخص کی بیویاں ہیں وہ شخص اُن میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہے تو کیا وہ اُس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے نکاح کرسکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور اُس نے اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: جب تم نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت تمہاری وارث نہیں بنے گی اور تم اُس کے وارث نہیں بنو گے اس لیے اگر تم چاہو تو تم نکاح کرسکتے ہو۔

10566 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّابِعَةَ مِنْ نِسَائِهِ، فَلَا يَتَزَوَّجُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ

✻✻ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی چوتھی بیوی کو طلاق دیدے تو وہ اُس وقت تک شادی نہیں کرے گا جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی جسے اُس نے طلاق دی ہے۔

10567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ لِلْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ امْرَاَةً مِنْهُنَّ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَزَوَّجَ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا، فَفَرَّقَ مَرْوَانُ بَيْنَهُمَا

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ کی چار بیویاں تھیں' اُنہوں نے اُن میں سے ایک بیوی کو تین طلاقیں دیدیں' پھر اُنہوں نے اُس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے اگلی شادی کر لی' تو مروان نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی۔

10568 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: اُتِيَ مَرْوَانُ وَهُوَ اَمِيرٌ فِي رَجُلٍ كَانَ عِنْدَهُ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَطَلَّقَ وَاحِدَةً فَبَتَّهَا، ثُمَّ نَكَحَ الْخَامِسَةَ فِي عِدَّتِهَا، فَنَادَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِي طَائِفَةِ الدَّارِ: اَلَا فَرِّقْ بَيْنَهُمَا فِي عِدَّةِ الَّتِي طَلَّقَ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: مروان جب گورنر تھا' تو اُس کے پاس ایک شخص کا مقدمہ لایا گیا' جس کی چار بیویاں تھیں' اُس نے اُن میں سے ایک بیوی کو طلاقِ بتہ دیدی اور پھر اُس عورت کی عدت کے دوران پانچویں شادی کر لی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو وہاں موجود تھے' اُنہوں نے بلند آواز میں پکار کر مروان سے کہا: تم ان دونوں کے درمیان اُس عورت کی عدت کے دوران علیحدگی کروا دو' جسے اُس نے طلاق دی ہے۔

10569 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ لِلْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ وَاحِدَةً فَبَتَّهَا، ثُمَّ نَكَحَ الْخَامِسَةَ فِي عِدَّتِهَا، فَنَادَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي طَائِفَةِ الدَّارِ: اَلَا فَرِّقْ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ اَجَلُ الَّتِي طَلَّقَ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ کی چار بیویاں تھیں' اُنہوں نے ایک بیوی کو طلاقِ بتہ دیدی' پھر اُنہوں نے اُس عورت کی عدت کے دوران پانچویں شادی کر لی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے بلند آواز میں پکار کر (حاکمِ وقت سے) کہا: تم ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دو' جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی' جسے اس نے طلاق دی ہے۔

10570 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ فَطَلَّقَهَا فَبَانَتْ مِنْهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَ اُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا،

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی بیوی کو طلاق دیدیتا ہے اور وہ عورت اُس سے بائنہ ہو جاتی ہے' پھر وہ اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی۔

10571 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ، عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ: اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا يَنْكِحُ حَتّٰى

تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْاُولَى

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیّب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو سعید نے کہا: وہ شخص اُس وقت تک شادی نہیں کرسکتا' جب تک پہلی (بیوی) کی عدت نہیں گزر جاتی۔

10572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْاَرْبَعِ اِذَا طَلَّقَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَلَا يَتَزَوَّجُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الرَّابِعَةِ

✲✲ عبدالکریم جزری نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن میں سے ایک کو طلاق دیدے' تو وہ شخص اُس وقت تک آگے شادی نہیں کرسکتا' جب تک چوتھی عورت کی عدت نہیں گزر جاتی۔

10573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ كَرِهَهَا قَالَ: وَيَقُولُونَ فِي الْاُخْتَيْنِ مِثْلَ ذٰلِكَ

✲✲ عبدالکریم جزری نے سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے' اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: لوگوں نے دو بہنوں کے بارے میں بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

10574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ يُرْوَى عَنْ عَبِيدَةَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ قَالَ: فَقُلْتُ: اَلَسْتَ تَكْرَهُ اَنْ يَكُونَ مِنِّي الرَّجُلُ فِي الْاُخْتَيْنِ؟ قَالَ: بَلٰى، فَلَا يَنْكِحُهَا فَرَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ

✲✲ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبیدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا آپ اس بات کو مکروہ قرار نہیں دیتے ہیں کہ ایک شخص (بیک وقت) دو بہنوں کے ساتھ صحبت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر تو وہ اُس کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔ تو اُنہوں نے اپنے قول سے رجوع کرلیا۔

10575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ اَرْبَعٌ فَطَلَّقَ وَاحِدَةً فَلَا يَنْكِحُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ

✲✲ مجاہد فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دیدے' تو وہ اُس وقت تک آگے نکاح نہیں کرسکتا' جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی' جسے اُس نے طلاق دی ہے۔

10576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّابِعَةَ فَلَا يَتَزَوَّجِ الْخَامِسَةَ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ، قَالَ ابْنُ اَبِي يَحْيَى: وَاُثْبِتَ لَنَا عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلُهُ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص چوتھی بیوی کو طلاق دیدے تو وہ پانچویں شادی اُس وقت تک نہیں کر سکتا، جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی، جسے اُس نے طلاق دی ہے۔

ابن ابویحییٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے حوالے سے مستند طور پر اسی کی مانند منقول ہے۔

10577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّخَعِيِّ: هَلْ عَلَى الرَّجُلِ عِدَّةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَعِدَّتَانِ قَالَ: قُلْتُ: وَعِدَّتَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَثَلَاثَةٌ قَالَ: فَذَكَرَ الْاُخْتَيْنِ يُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا، وَالْاَرْبَعَ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ، وَالرَّجُلَ تَكُونُ تَحْتَهُ الْمَرْاَةُ، لَهَا وَلَدٌ مِنْ غَيْرِ زَوْجِهَا فَيَمُوتُ وَلَدُهَا، فَيَنْبَغِي لِزَوْجِهَا اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يَسْتَبْرِءَ اَحَامِلٌ هِيَ اَمْ لَا؟ لِيَرِثَ اَخَاهُ اَوْ لَا يَرِثَهُ

ابوہاشم واسطی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا مرد پر بھی کوئی عدت لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! دو قسم کی عدت لازم ہوتی ہے، میں نے دریافت کیا: کیا دو قسم کی لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تین قسم کی بھی ہوتی ہے!

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے دو بہنوں کا ذکر کیا کہ مرد اُن میں سے کسی ایک کو طلاق دیدیتا ہے (یہ؟ پہلی عدت ہوئی) اور پھر چار بیویوں کا ذکر کیا کہ مرد اُن میں سے کسی ایک کو طلاق دیدیتا ہے (یہ دوسری عدت ہوگئی، جبکہ تیسری عدت یہ ہے) یا پھر کسی مرد کی بیوی اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے بچے سے حاملہ ہو جاتی ہے اور اُس کا بچہ فوت ہو جاتا ہے، تو شوہر کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہ کرے، جب تک استبراء نہیں کر لیتا کیا وہ عورت حاملہ ہے یا نہیں ہے؟ تاکہ وہ اپنے بھائی کا وارث بنے یا وارث نہ بنے۔

10578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِی هَاشِمٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، وَلَهَا ابْنٌ مِنْ غَيْرِهٖ فَمَاتَ ابْنُهَا ذٰلِكَ فَاَمَرَهُ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى تَحِيضَ، اَوْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهُ لَيْسَ بِهَا حَمْلٌ "

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے یہ کہا: جس نے ایک ایسی عورت کے ساتھ شادی کی تھی، جس کا کسی اور شخص سے بچہ بھی تھا اور اُس عورت کا بچہ فوت ہو گیا تھا، تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اُس عورت کے قریب اُس وقت تک نہ جائے، جب تک اُس عورت کو (ایک مرتبہ) حیض نہیں آ جاتا، یا یہ پتا نہیں چل جاتا کہ وہ عورت حاملہ نہیں ہے۔

10579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْاَةِ يَمُوتُ وَلَدُهَا وَهِيَ ذَاتُ زَوْجٍ قَالَ: لَا يَمَسُّهَا حَتّٰى يَعْلَمَ اَحَامِلٌ هِيَ اَمْ لَا؟ فَاِذَا عَلِمَ ذٰلِكَ فَلْيُصِبْهَا اِنْ شَاءَ، وَكَانَ مَعْمَرٌ يَقُولُهُ: قَالَ مَعْمَرٌ: لِيَرِثَ اَخَاهُ اَوْ لَا يَرِثَهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا بچہ فوت ہو جاتا ہے اور وہ شوہر والی ہوتی ہے۔ عطاء فرماتے ہیں: وہ شوہر اُس وقت تک اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' جب تک اُسے یہ پتا نہیں چل جاتا کہ کیا وہ حاملہ ہے' یا نہیں ہے؟ جب پتا چل جائے گا' تو پھر اگر وہ مرد چاہے تو اُس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔

معمر نے بھی یہی بات بیان کی ہے' معمر کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے تا کہ وہ بچہ اپنے بھائی کا وارث بنے' یا وارث نہ بنے۔

بَابُ اَخْذِ الْاَبِ مَهْرَ ابْنَتِهٖ

باب: باپ کا اپنی بیٹی کے مہر کو حاصل کر لینا

10580 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرِ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ زَوَّجَ ابْنَةً لَهٗ، فَسَاقَ مَهْرَهَا وَحَازَهٗ، فَلَمَّا مَاتَ الْاَبُ جَائَتْ تُخَاصِمُ بِمَهْرِهَا، وَجَاءَ اِخْوَتُهَا، فَقَالَ الْاِخْوَةُ: حَازَهٗ اَبُوْنَا فِيْ حَيَاتِهٖ، وَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: صَدَاقِيْ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا وَجَدْتِ بِعَيْنِهٖ فَاَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ، وَمَا اسْتَهْلَكَ اَبُوْكِ فَلَا دَيْنَ لَكِ عَلٰى اَبِيكِ

٭٭ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: دیہات کے رہنے والے ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کروادی' اُس نے اُس لڑکی کے مہر کو وصول کر لیا اور اپنے قبضہ میں لے لیا' پھر اُس باپ کا انتقال ہو گیا' تو وہ عورت اپنے مہر کی وصولی کے لیے مقدمہ لے کر آئی' اُس کی بہنیں بھی آ گئیں' اُس کی بہنوں نے کہا: ہمارے والد نے اپنی زندگی میں اس مہر کو اپنے قبضہ میں لے لیا تھا' اُس عورت نے کہا: یہ میرا مہر ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں جو چیز بھی بعینہ ملتی ہے' تم اُس کی زیادہ حقدار ہو گی اور جسے تمہارے والد نے خرچ کر دیا' تو یہ تمہارے باپ کے ذمہ قرض شمار نہیں ہو گا۔

10581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا: حَبَسَ رَجُلًا بِمَهْرِ ابْنَتِهٖ سِتَّ مِائَةٍ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے ایک شخص کو اپنی بیٹی کے مہر کے چھ سو (درہم یا دینار) ادا نہ کرنے کے جرم میں قید کروادیا تھا۔

بَابُ الْغَائِبِ يُخْطَبُ عَلَيْهِ فَزُوِّجَ، وَالْغَائِبَةِ تُزَوَّجُ

باب: غیر موجود شخص کے حوالے سے شادی کا پیغام دینا اور اُس کی شادی کر دینا یا غیر موجود لڑکی کی شادی کر دینا

10582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ خَطَبَ عَلٰى ابْنِهٖ وَهُوَ

غَائِبٌ، فَقَالَ: اِنَّ اَبَى ابْنِى فَاَنَا قَالَ: لَا يَكُونُ هٰذَا فِى النِّكَاحِ. وَعَبْدُ الْكَرِيمِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنے غیر موجود بیٹے کے حوالے سے شادی کا پیغام دیتا ہے اور ساتھ یہ کہتا ہے: اگر میرے بیٹے نے اس رشتہ کو نہ مانا' تو اُس کی جگہ میری شادی کروا دینا۔ عطاء نے کہا: یہ نکاح میں نہیں ہوسکتا' عبدالکریم نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

10583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ خَطَبَ عَلٰى رَجُلٍ، فَانْكَحُوهُ ثُمَّ جَاءَ الْمَخْطُوبُ لَهُ فَانْكَرَ قَالَ: لَمْ آمُرْهُ بِشَيْءٍ، قَالَا: عَلَى الْخَاطِبِ نِصْفُ الصَّدَاقِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِنْ قَامَتْ لِلرَّسُولِ بَيِّنَةٌ اَنَّهُ اَرْسَلَهُ فَقَدْ وَجَبَ الْحَقُّ عَلَى الزَّوْجِ، وَاِلَّا حَلَفَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا "

✽✽ زہری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص کے حوالے سے شادی کا پیغام دیتا ہے اور دوسرا فریق وہ نکاح کروا دیتا ہے' پھر جس شخص کے نام پر شادی کا پیغام دیا گیا تھا' وہ آتا ہے اور اس کا انکار کر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے تو اسے کوئی ہدایت نہیں کی تھی' تو زہری اور قتادہ دونوں فرماتے ہیں: ایسی صورت میں شادی کا پیغام دینے والے شخص پر نصف مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زہری بیان کرتے ہیں: اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اُس شخص کو واقعی (نکاح کرنے والے شخص نے) اپنا قاصد بنایا تھا' تو پھر شوہر کے ذمہ حق لازم ہو جائے گا' ورنہ وہ حلف اُٹھا لے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: ایسی صورت میں عورت پر عدت لازم نہیں ہوگی۔

10584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ

✽✽ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان نکاح نہیں ہوگا۔

10585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْخَاطِبِ الرَّسُولِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَلَى الْمُرْسِلِ بَيِّنَةٌ، اَوْ يَكُونَ الرَّسُولُ كَفِيلًا، فَاِنْ مَاتَ الْمُرْسِلُ قَبْلَ اَنْ يُنْكِرَ، فَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ

✽✽ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: نکاح کا پیغام دینے والے قاصد پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر بھیجنے والے کے خلاف کوئی ثبوت ہو جائے' یا قاصد کفیل ہو' تو حکم مختلف ہوگا' اگر بھیجنے والا شخص انکار کرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے' تو عورت پر عدت لازم ہوگی' البتہ اُسے کچھ ملے گا نہیں۔

10586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، وَهُوَ بِاَرْضٍ، وَهِيَ بِاُخْرَى، فَمَاتَ، فَاِنْ قَامَتْ بَيِّنَةٌ اَنَّهُ قَدْ مَلَكَهَا، وَرَضِيَتْ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ، فَلَهَا الْمِيرَاثُ وَالصَّدَاقُ

✽✽ ابن شبرمہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' مرد کسی اور جگہ پر ہوتا ہے اور عورت کسی اور جگہ پر ہوتی ہے' پھر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے تو اگر تو ثبوت کے ذریعہ یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اُس مرد نے اُس

نکاح کو تسلیم کرلیا تھا اور مرنے سے پہلے اس سے راضی تھا' تو عورت کو وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور مہر بھی ملے گا۔

10587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَدْ وَجَبَ بِالنِّكَاحِ حَتّٰى يَأْتُوا بِالْبَيِّنَةِ أَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ النِّكَاحِ الْبَيِّنَةُ عَلٰى وَرَثَتِهِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نکاح واجب ہو جائے گا' جب تک اس بات کا ثبوت نہیں پیش ہوتا کہ مرد تو اس نکاح سے پہلے انتقال کر چکا تھا اور یہ ثبوت پیش کرنا' اُس کے ورثاء پر لازم ہوگا۔

10588 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: رَجُلٌ أَنْكَحَ أَبَاهُ وَهُوَ غَائِبٌ، فَلَمْ يُجِزِ الْأَبُ، عَلٰى مَنِ الْمَهْرِ؟ قَالَ: عَلَى الْأَبِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے کہا: ایک شخص اپنے باپ کا نکاح کروا دیتا ہے' اُس کا باپ موجود نہیں ہوتا' پھر بعد میں اُس کا باپ اس نکاح کو تسلیم نہیں کرتا' تو مہر کی ادائیگی کس پر لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: باپ پر!

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلٰى طَلَاقِ أُخْرَى أَوْ عَلٰى صَدَاقٍ فَاسِدٍ

باب: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی شرط پر شادی کرتا ہے یا کسی فاسد مہر کی شرط پر شادی کرتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

10589 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى طَلَاقِ أُخْرَى قَالَ: مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُوْلُ إِنَّهُ إِذَا تَزَوَّجَهَا عَلٰى طَلَاقِ صَاحِبِهَا، فَهُوَ صَدَاقٌ لَهَا، وَلَا نَقُوْلُ ذٰلِكَ، لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا، وَلَا يَقَعُ عَلَى الْأُخْرَى طَلَاقٌ حَتّٰى يُطَلِّقَ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی شرط پر شادی کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: بعض لوگ یہ کہتے ہیں: جب وہ شخص اُس عورت کے ساتھ اُس کی سوکن کو طلاق دینے کی شرط پر شادی کرے' تو یہ چیز اُس عورت کا مہر شمار ہوگی' لیکن ہم یہ کہتے ہیں: اُس عورت کو مہر مثل ملے گا اور دوسری بیوی پر طلاق اُس وقت تک واقع نہیں ہوگی' جب تک مرد باقاعدہ طور پر اُسے طلاق نہیں دیتا۔

10590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى أَنْ يُسْلِفَهَا أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَآتَاهَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ، لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا مِنْ نِسَائِهَا

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے کہ اُسے ایک ہزار درہم اُدھار دے گا' اور پھر وہ اُس عورت کے پاس ایک ہزار درہم لے بھی آتا ہے' تو سفیان ثوری نے کہا: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اُس عورت کو اُس جیسی دیگر خواتین کی طرح کا مہر مثل ملے گا۔

10591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً بِصَكٍّ عَلٰى رَجُلٍ قَالَ: لَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا، وَالنِّكَاحُ جَائِزٌ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے' تو سفیان ثوری نے کہا: عورت کو اُس کا مہرِ مثل ملے گا اور نکاح جائز ہوگا۔

10592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَاَعْطَاهَا عَبْدًا، فَإِذَا هُوَ مَسْرُوْقٌ قَالَ: اَمَّا شُرَيْحٌ، فَقَالَ: الْقِيمَةُ، وَقَالَهُ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى، وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ: لَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا اِذَا كَانَ حُرًّا

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُسے ایک غلام دے دیتا ہے اور بعد میں وہ غلام چوری کا نکل آتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اس بارے میں قاضی شریح نے یہ کہا ہے: اُس غلام کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

ابن ابولیلیٰ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے' لیکن ہم یہ کہتے ہیں: اگر اُس عورت کا شوہر آزاد ہو' تو اُس عورت کو مہرِ مثل ملے گا۔

10593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَدَّةٍ لَهُ قَالَتْ: خَاصَمْتُ اَبِيْ اِلٰى شُرَيْحٍ فِيْ خَادِمٍ لِيْ اَصْدَقَهَا امْرَاَةً لَهُ، فَقَضٰى لِيْ بِالْخَادِمِ، وَقَضٰى عَلٰى اَبِيْ اَنْ يَدْفَعَ اِلٰى امْرَاَتِهِ قِيمَتَهُ

٭٭ عمرو بن قیس نے اپنی دادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کے سامنے اپنے والد کے خلاف یہ مقدمہ پیش کیا کہ میرے ایک خادم کو میرے والد نے اپنی بیوی کو مہر کے طور پر دیدیا ہے' تو قاضی شریح نے یہ فیصلہ دیا کہ میرا خادم مجھے مل جائے گا اور اُنہوں نے میرے والد کے خلاف یہ فیصلہ دیا کہ وہ اپنی بیوی کو اُس خادم کی قیمت ادا کریں گے۔

10594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى عِتْقِ اَبِيْهَا، فَلَمْ يُبَعْ قَالَ: يُقَوَّمُ قِيمَتَهُ ثُمَّ يُدْفَعُ اِلَيْهَا ثَمَنُهُ

٭٭ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: امام عامر شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے کہ اُس عورت کے باپ کو آزاد کروادے گا' لیکن اُس عورت کے باپ کو فروخت نہیں کیا جاتا' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس کے باپ کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور پھر وہ قیمت اُس عورت کے حوالے کر دی جائے گی۔

10595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَصِيفٍ مُبْهَمٍ قَالَ: يُقَوَّمُ عَرَبِيٌّ، وَهِنْدِيٌّ، وَحَبَشِيٌّ، فَتَاْخُذُ اَثْلَاثَهُمْ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی عورت کے ساتھ کسی مبہم مزدور (یا غلام) کی شرط پر شادی کر لیتا ہے' تو ابن شبرمہ نے کہا: ایک عربی' ایک ہندی اور ایک حبشی غلاموں کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور وہ عورت اُن میں سے ہر ایک کا' ایک تہائی حصہ وصول کر لے گی۔

بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

باب: نکاح میں شرط عائد کرنا

10596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ عَلَيْهِ: أَنَّكَ إِنْ جِئْتَ بِالصَّدَاقِ إِلَى كَذَا، فَهِيَ امْرَأَتُكَ، وَإِلَّا فَلَا، فَجَاءَ الْأَجَلُ وَلَمْ يَأْتِ قَالَ: إِذَا أَنْكَحُوهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس مرد پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ اگر تم اس فلاں عرصہ تک مہر کی رقم لے آئے' تو یہ تمہاری بیوی ہوگی' ورنہ نہیں ہوگی۔ پھر وہ متعین وقت آ جاتا ہے' لیکن وہ شخص مہر نہیں لے کر آتا' تو عطاء نے کہا: جب اُن لوگوں نے اُس شخص کا نکاح کروادیا' تو اب وہ شخص اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10597 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً، وَشَرَطُوا عَلَيْهِ: إِنْ جَاءَ الصَّدَاقُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْأَجَلِ، فَلَيْسَتْ لَهُ بِامْرَأَةٍ قَالَ: فَقُضِيَ لِلرَّجُلِ بِامْرَأَتِهِ، وَقَالَ: لَيْسَ فِي شَرْطِهِمْ ذَلِكَ شَيْءٌ

✻✻ عطاء خراسانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور اُس کے گھر والے مرد پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ اگر تم متعین مدت تک مہر کی رقم لے آئے' تو یہ تمہاری بیوی شمار ہوگی اور اگر وہ اُس مدت تک وہ رقم نہ لے کر آ سکا' تو وہ عورت اُس کی بیوی نہیں ہوگی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فیصلہ دیا: وہ شخص اُس عورت کا شوہر ہوگا' اُنہوں نے کہا: اس بارے میں اُس عورت کے گھر والوں کی عائد کردہ شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔

10598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فِي هَذَا جَازَ النِّكَاحُ، وَبَطَلَ الشَّرْطُ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: اس طرح کی صورتِ حال میں نکاح درست ہوگا اور شرط کالعدم شمار ہوگی۔

10599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ لَمْ يَأْتِ بِالصَّدَاقِ إِلَى الْأَجَلِ فَلَا نِكَاحَ بَيْنَهُمَا

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: اگر وہ متعین مدت تک مہر کی رقم نہ لا سکا' تو پھر اُن دونوں کے درمیان نکاح تصور نہیں ہو گا۔

10600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كُلُّ شَرْطٍ فِي نِكَاحٍ فَهُوَ بَاطِلٌ، اِذَا شُرِطَ: اَنَّكَ لَا تَنْكِحُ، وَلَا تَسْتَسِرُّ، وَاَشْبَاهُهُ، اِلَّا اَنْ يَقُولَ: اِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَهِيَ طَالِقٌ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يَلْزَمُهُ"

✲✲ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نکاح میں عائد کی جانے والی ہر شرط باطل شمار ہوگی' جبکہ یہ شرط عائد کی گئی ہو کہ تم دوسری شادی نہیں کرو گے' تم کوئی کنیز نہیں رکھو گے' یا اس طرح کی دوسری کوئی شرط ہو' البتہ اگر مرد یہ کہہ دیتا ہے: اگر میں نے یہ' یا یہ کام کیا' تو عورت کو طلاق ہوگی' تو یہ شرط لازم ہو جائے گی۔

10601 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ امْرَاَةً، وَشُرِطَ عَلَيْهِ: اَنَّكَ لَا تَنْكِحُ، وَلَا تَسْتَسِرُّ، وَلَا تَخْرُجُ بِهَا قَالَ: لَا يَذْهَبُ الشَّرْطُ اِذَا نَكَحَهَا

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' اُس مرد پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ تم دوسری شادی نہیں کرو گے' کوئی کنیز نہیں رکھو گے' اس عورت کو اس شہر سے لے کر نہیں جاؤ گے' تو عطاء نے کہا: جب وہ اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لے گا' تو شرط رخصت نہیں ہوگی۔

10602 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ شَرْطٍ فِي نِكَاحٍ فَالنِّكَاحُ يَهْدِمُهُ، اِلَّا الطَّلَاقَ، وَكُلُّ شَرْطٍ فِي بَيْعٍ، فَالْبَيْعُ يَهْدِمُهُ اِلَّا الْعَتَاقَ

✲✲ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نکاح میں عائد کی جانے والی ہر شرط کو نکاح کالعدم کر دیتا ہے' صرف طلاق کا حکم مختلف ہے اور بیع میں کی جانے والی ہر شرط کو بیع منہدم کر دیتی ہے' البتہ غلام آزاد کرنے کا حکم مختلف ہے۔

10603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ نِكَاحِهَا اَنَّ لَهَا دَارَهَا، كَانَ لَا يَرَاهُ شَيْئًا قَالَ: زَوْجُهَا دَارُهَا

✲✲ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو عورت کے ساتھ نکاح کے وقت یہ شرط عائد کرتا ہے کہ عورت کو الگ گھر ملے گا' تو امام شعبی نے اسے کوئی چیز شمار نہیں کیا' اُنہوں نے کہا: اُس کا شوہر ہی اُس کا گھر ہے۔

10604 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ شَرْطُهُنَّ بِشَيْءٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ذٰلِكَ الْحَسَنُ قَالَ: يَخْرُجُ بِهَا اِنْ شَاءَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ اَيْضًا

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: اس بارے میں عورتوں کی طرف سے عائد کردہ شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے' اگر وہ چاہے تو اُس عورت سے وہاں سے (اُس کے میکے سے) لے کر باہر جا سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ: جِئْتُ اِلَى

شُرَيْحٍ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا قَالَ: قُلْتُ: اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ: دُوْنَ الْحَائِطِ قَالَ: قُلْتُ: اَدْنُو مِنْكَ قَالَ: لِسَانُكَ اَطْوَلُ مِنْ يَدِكَ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً؟ قَالَ: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنِ، قُلْتُ: شَرِطُ لَهَا دَارُهَا قَالَ: الشَّرْطُ اَمْلَكُ قَالَ: قُلْتُ: اَخْرُجُ بِهَا قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ: قُلْتُ: اقْضِ بَيْنَنَا قَالَ: قَدْ فَرَغْتُ

✱✱ عدی بن ارطاۃ بیان کرتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس آیا' میں نے کہا: میں شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں' اُنہوں نے کہا: خوش آمدید! میں نے کہا: آپ کہاں ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں دیوار کے دوسری طرف ہوں! میں نے کہا: کیا میں آپ کے قریب آ جاؤں؟ اُنہوں نے کہا: تمہاری زبان تمہارے ہاتھ سے زیادہ طویل ہے (یعنی تمہاری آواز مجھ تک آ رہی ہے)۔ عدی نے کہا: میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی ہے' اُنہوں نے کہا: پھولو پھلو' بال بچے ہوں! میں نے کہا: اُس عورت کے لیے یہ شرط مقرر کی گئی ہے کہ وہ اپنے میکے میں رہے گی۔ اُنہوں نے جواب دیا: شرط زیادہ مالک ہوتی ہے' میں نے کہا: کیا میں اُس عورت کو وہاں سے لے کر باہر جا سکتا ہوں؟ اُنہوں نے کہا: تم اُس عورت پر زیادہ حق رکھتے ہو! میں نے کہا: آپ ہمارے درمیان کوئی فیصلہ دیں! اُنہوں نے کہا: میں فارغ ہو چکا ہوں (یعنی میں نے جو بات بتانی تھی' وہ بتا دی ہے)۔

10606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّهُ اَجَازَ الشَّرْطَ، وَقَضَى لَهَا بِهِ

✱✱ قاضی شریح نے شرط کو جائز قرار دیا ہے اور انہوں نے اُس عورت کے حق میں' شرط کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

10607 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ: اَنَّ شُرَيْحًا اَتَاهُ رَجُلٌ وَامْرَاَتُهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ: دُوْنَ الْحَائِطِ قَالَ: اِنِّي امْرُؤٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ قَالَ: بَعِيدٌ بَغِيضٌ قَالَ: تَزَوَّجْتُ هَذِهِ الْمَرْاَةَ قَالَ: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنِ قَالَ: فَوَلَدَتْ لِي غُلَامًا قَالَ: يَهْنِئُكَ الْفَارِسُ قَالَ: فَاَرَدْتُ الْخُرُوجَ بِهَا اِلَى الشَّامِ قَالَ: مُصَاحَبًا قَالَ: وَشَرَطْتُ لَهَا دَارَهَا قَالَ: فَالشَّرْطُ اَمْلَكُ قَالَ: فَاقْضِ بَيْنَنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ قَالَ: حَدِيثُ حَدِيثَيْنِ امْرَاَةً فَاِنْ اَبَتْ فَاَرْبَعَةٌ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " غَيْرُ مَعْمَرٍ يَقُوْلُ: حَدِّثْ حَدِيثَيْنِ امْرَاً، فَاِنْ اَبَى فَاَرْبَعٌ

✱✱ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: قاضی شریح کے پاس ایک مرد اور اُس کی بیوی آئے' مرد نے دریافت کیا: آپ کہاں ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں دیوار کے دوسری طرف ہوں! مرد نے کہا: میں شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں' اُنہوں نے کہا: تم لوگ دور کے آدمی ہو اور ناپسندیدہ ہو! مرد نے کہا: میں نے اس عورت کے شادی کی ہے' اُنہوں نے کہا: پھولو پھلو' بال بچے ہوں! مرد نے کہا: اس نے میرے ایک بچہ کو بھی جنم دیا ہے' اُنہوں نے کہا: تمہیں شہسوار کی مبارک ہو! مرد نے کہا: میں اس عورت کو لے کر شام جانا چاہتا ہوں! اُنہوں نے کہا: یہ اچھا ساتھ ہوگا! مرد نے کہا: میں نے اس کے لیے یہ شرط تسلیم کی تھی کہ یہ اپنے میکے میں رہے گی' اُنہوں نے کہا: شرط زیادہ مالک ہوتی ہے! (یعنی اُسے پورا کیا جانا چاہیے) مرد نے کہا: جناب! آپ ہمارے درمیان فیصلہ دیں! اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے! اُنہوں نے کہا: ادمی کو دو باتیں بتاؤ' اگر وہ نہ مانے تو چار بتاؤ۔

10608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ:

شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَاخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِيْ امْرَاَةٍ شَرَطَ لَهَا زَوْجُهَا اَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ دَارِهَا، قَالَ عُمَرُ: لَهَا شَرْطُهَا، قَالَ رَجُلٌ: لَئِنْ كَانَ هٰكَذَا لَا تَشَاءُ امْرَاَةٌ تُفَارِقُ زَوْجَهَا اِلَّا فَارَقَتْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ مَشَارِطِهِمْ، عِنْدَ مَقَاطِعِ حُدُودِهِمْ

✵✵ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُن کے سامنے ایک عورت کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس کے شوہر نے اُس کے لیے یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ اُسے اُس کے میکے سے نہیں نکالے گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس عورت کو اُس کی شرط کے مطابق حق حاصل ہوگا' مرد نے کہا: اگر اسی طرح ہوگا تو پھر تو کوئی بھی عورت جب بھی اپنے شوہر سے جدا ہونا چاہے گی تو جدا ہو جائے گی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مسلمانوں نے جو شرطیں طے کی ہوئی ہوتی ہیں' اُن پر عمل درآمد لازم ہوتا ہے۔

10609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَشَرَطَ اَنْ لَا يَنْكِحَ عَلَيْهَا، وَلَا يَتَسَرَّى، وَلَا يَنْقُلَهَا اِلَى اَهْلِهِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا نَكَحْتَ عَلَيْهَا، وَتَسَرَّيْتَ، وَخَرَجْتَ بِهَا اِلَى اَهْلِكَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی اور یہ شرط عائد کی کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا اور کوئی کنیز نہیں رکھے گا اور اُسے اُس کے میکے سے منتقل نہیں کرے گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو اُنہوں نے (مرد سے) کہا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اس کے بعد ایک اور نکاح بھی کرنا اور تم ایک کنیز بھی رکھنا اور اس عورت کو اسکے میکے سے لے کر چلے جانا۔

10610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَجْلَحُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ: اِنِّيْ جَالِسٌ اِلٰى جَنْبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ، اَوْ فَخِذِيْ عَلٰى فَخِذِهِ، اِذْ جَائَتْهُ امْرَاَةٌ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا قَالَتْ: شَرَطْتُ لِيْ حِينَ تَزَوَّجَنِيْ: اَنَّهُ لَا يُخْرِجُنِيْ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَلَهَا بِشَرْطِهَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا' اُن کا زانو میرے زانو پر تھا' یا شاید میرا زانو اُن کے زانو پر تھا' اسی دوران ایک عورت اُن کے پاس آئی جو اپنے شوہر کے خلاف اپنا مقدمہ لے کر آئی تھی' جب میرے شوہر نے میرے ساتھ شادی کی' تو اس نے میرے ساتھ یہ شرط طے کی تھی کہ مجھے شہر سے باہر نہیں لے کر جائے گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عورت کو اس کی شرط کے مطابق حق ملے گا۔

10611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: رُفِعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ، وَشَرَطَ لَهَا دَارَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: اَوْفِ لَهَا بِشَرْطِهَا

✵✵ عدی بن عدی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے سامنے

ایک عورت کا مقدمہ پیش ہوا' جس کے ساتھ ایک شخص نے شادی کی تھی اور اُس عورت کے ساتھ یہ شرط طے کی تھی کہ وہ عورت اپنے میکے میں رہے گی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اُس عورت کے ساتھ طے کی ہوئی شرط کو پورا کرو۔

10612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، اَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ، اَخْبَرَهُمَا، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اُتِيَ مُعَاوِيَةُ فِي امْرَاَةٍ شَرَطَ لَهَا زَوْجُهَا: اَنَّ لَهَا دَارَهَا، فَسَاَلَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، فَقَالَ: اَرَى اَنْ يَفِيَ لَهَا بِشَرْطِهَا

❋❋ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا' جس کے شوہر نے اُس کے لیے یہ شرط طے کی تھی کہ وہ عورت اپنے میکے میں رہے گی' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: میرے خیال میں اُس مرد کو اُس عورت کے ساتھ طے کی ہوئی شرط کو پورا کرنا چاہیے۔

10613 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحَقُّ مَا اَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ.

❋❋ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم جو شرائط پوری کرتے ہو' اُن میں سے سب سے زیادہ حقدار وہ چیز ہے' جس کے ذریعہ تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو''۔

10614 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حديث: 10613 : صحيح البخاري - كتاب الشروط' باب الشروط في المهر عند عقدة النكاح - حديث: 2592' صحيح مسلم - كتاب النكاح' باب الوفاء بالشروط في النكاح - حديث: 2620' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب النكاح وما يشاكله' بيان اباحة الشروط في النكاح - حديث: 3432' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - باب الصداق' حديث: 4154' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب الشرط في النكاح - حديث: 2173' سنن ابي داود - كتاب النكاح' باب في الرجل يشترط لها دارها - حديث: 1840' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الشرط في النكاح - حديث: 1950' السنن للترمذي - ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' ابواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الشرط عند عقدة النكاح' حديث: 1082' السنن للنسائي - كتاب النكاح' الشروط في النكاح - حديث: 3246' سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب ما جاء في الشرط في النكاح - حديث: 634' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب النكاح' في الرجل يتزوج المراة ويشترط لها دارها - حديث: 12465' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' الشروط في النكاح - حديث: 5374' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 4241' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصداق' باب الشروط في النكاح - حديث: 13493' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 16988' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عقبة بن عامر الجهني' حديث: 1713' شعب الايمان للبيهقي - الثاني والثلاثون من شعب الايمان وهو باب في الايفاء بالعقود' حديث: 4169

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

10615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، اَنَّهُ قَالَ: "اِذَا شَرَطَ اَهْلُهَا عَلٰى زَوْجِهَا: اَنَّ دَارَهَا دَارُنَا، وَاَنَّكَ لَا تَخْرُجُ بِهَا، فَهُوَ صَدَاقٌ لَهَا، وَلَهَا اَنْ لَا يَخْرُجَ بِهَا."

✸✸ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جب عورت کے گھر والے شوہر پر یہ شرط عائد کریں کہ عورت ہمارے علاقے میں ہی رہے گی اور تم اسے وہاں سے نہیں لے کر جاؤ گے' تو یہ چیز اُس عورت کا مہر شمار ہوگی اور عورت کو اس کا حق حاصل ہوگا کہ مرد اُسے وہاں سے نہ لے کر جائے۔

10616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس سے منقول ہے۔

10617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ طَاوُسًا قَالَ: قُلْتُ: الْمَرْاَةُ تَشْتَرِطُ عِنْدَ النِّكَاحِ: اَنَا عِنْدَ اَهْلِيْ لَا تُخْرِجُنِيْ مِنْ عِنْدِهِمْ، فَقَالَ: كُلُّ امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اشْتَرَطَتْ شَرْطًا عَلٰى رَجُلٍ اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ اِلَّا اَنْ يَفِيَ، قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ: يَقُوْلُ: كُلُّ امْرَاَةٍ شَرَطَتْ عَلٰى زَوْجِهَا اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا، فَهُوَ مِنْ صَدَاقِهَا، وَقَالُوْا: اِنْ شَرَطُوا: اَنَّكَ تُطَلِّقُ فُلَانَةَ فَلَا تَفْعَلْ؛ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَسْاَلَ امْرَاَةٌ طَلَاقَ اُخْرٰى"

✸✸ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس سے دریافت کیا' وہ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ ایک عورت نکاح کے ساتھ یہ شرط عائد کرتی ہے کہ میں اپنے میکے میں رہوں گی' تم نے مجھے اُن کے پاس سے نہیں نکالنا۔ تو طاؤس نے کہا: کوئی بھی مسلمان عورت' شوہر کے سامنے جو شرط عائد کرتی ہے' جس شرط کے ذریعہ وہ اُس عورت کی شرمگاہ کو حلال کرتا ہے' تو اب مرد کے لیے یہ بات لازم ہے کہ وہ اُس شرط کو پورا کرے۔

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو بھی عورت شوہر پر کوئی شرط عائد کرتی ہے جس شرط کے ذریعہ وہ شوہر اُس کی شرمگاہ کو حلال کرتا ہے' تو یہ چیز اُس عورت کے مہر کا حصہ شمار ہوگی' لوگوں نے کہا: اگر وہ لوگ یہ شرط عائد کر دیتے ہیں کہ تم نے فلاں عورت کو (یعنی اپنی پہلی بیوی کو) طلاق دے دینی ہے' تو تم ایسا نہ کرنا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت پہلی عورت کی طلاق کی شرط رکھے (یا مطالبہ کرے)۔

10618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ امْرَاَةً، وَشَرَطَتْ عَلَيْهِ: اَنَّكَ اِنْ نَكَحْتَ، اَوْ تَسَرَّيْتَ، اَوْ خَرَجْتَ بِيْ، فَاِنَّ لِيْ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ قَالَ: فَاِنْ نَكَحَ فَلَهَا ذٰلِكَ الْمَالُ عَلَيْهِ قَالَ: هُوَ مِنْ صَدَاقِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے اور وہ عورت اُس مرد پر یہ شرط عائد کرتی ہے کہ اگر تم نے نکاح کیا' یا کسی کنیز کو رکھا' یا مجھے یہاں سے لے کر گئے تو تم پر اتنے اور اتنے مال کی ادائیگی کرنا لازم ہوگا' تو عطاء نے کہا: اگر تو اُس مرد نے اس شرط پر نکاح کیا' تو عورت کو اُتنا مال ادا کرنا مرد کے ذمہ لازم ہوگا۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ چیز اُس عورت کے مہر کا حصہ شمار ہوگی۔

10619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: هُوَ زِيَادَةٌ فِي صَدَاقِهَا

٭٭ زہری کہتے ہیں: یہ اُس عورت کے مہر میں اضافہ شمار ہوگی۔

10620 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَرَطُوا عَلَيْهِ: إِنْ اَسَاْتَ فَعِصْمَتُهَا بَايَدِينَا، وَهِيَ طَالِقٌ ثُمَّ اَقَامُوا عَلَى الْإِسَاءَةِ اِلَيْهَا قَالَ: فَلَيْسَ لَهُمْ مَا اشْتَرَطُوا حَتّٰى يُطَلِّقَ، وَلَكِنْ اِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر (لڑکی والے) مرد پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ اگر تم نے اسکے ساتھ کوئی بُرائی کی' تو اس عورت کی عصمت ہمارے ہاتھ میں ہوگی اور وہ عورت طلاق یافتہ شمار ہوگی' پھر لڑکی والے اس بات کا ثبوت پیش کر دیتے ہیں کہ مرد نے اُس کے ساتھ بُرائی کی ہے' تو عطاء نے کہا: اُن لوگوں نے جو شرط عائد کی ہے' اُس کا حق اُنہیں حاصل نہیں ہوگا' جب تک مرد خود طلاق نہیں دیتا' وہ یا تو مناسب طور پر روک لے گا' یا احسان کے ساتھ آزاد کر دے گا۔

10621 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ امْرَاَةً، وَيُشْتَرَطُ عَلَيْهِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ. اَنَّكَ اِنْ خَرَجْتَ بِهَا فَهِيَ طَالِقٌ قَالَ: اِنْ خَرَجَ بِهَا فَهِيَ طَالِقٌ

٭٭ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور نکاح کے وقت مرد پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ اگر تم اس عورت کو یہاں سے لے کے گئے' تو عورت طلاق یافتہ شمار ہوگی' تو عطاء کہتے ہیں: اگر مرد اُسے وہاں سے لے گیا' تو عورت طلاق یافتہ شمار ہوگی۔

10622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ بَعْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر نکاح کے ایجاب وقبول کے فوراً بعد یہ کلام مرد نے نہیں کیا' تو پھر یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

10623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلَى اَلْفٍ، فَاِنْ كَانَتْ لَكَ امْرَاَةٌ فَاَلْفَيْنِ قَالَ: النِّكَاحُ جَائِزٌ، وَلَهَا اَوْكَسُهُمَا

٭٭ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ ایک ہزار (درہم یا دینار) کی شرط پر نکاح کرتا ہے اور یہ شرط بھی ہوتی ہے کہ اگر تمہاری پہلے سے کوئی بیوی ہوئی' تو دو ہزار لازم ہوں گے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: نکاح

درست ہوگا اور عورت کو وہ ملے گا جو ان میں سے کم ہو۔

10624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِىْ لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، وَشَرَطَ لَهَا دَارَهَا قَالَ: شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهِمْ، لَمْ يَرَهُ شَيْئًا

✵✵ عبداللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا کہ ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی اور اُس نے عورت کے ساتھ یہ شرط طے کی کہ عورت اپنے میکے میں رہے گی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کی عائد کردہ شرط سے پہلے' اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط ہوگی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شرط کو کچھ بھی شمار نہیں کیا۔

10625 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ، قَالَ سَاَلْتُ اَرْبَعَةً: الْحَسَنَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اُذَيْنَةَ، وَاِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، وَهِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، وَشَرَطَ لَهَا دَارَهَا فَقَالُوْا: لَيْسَ شَرْطُهَا بِشَيْءٍ، يَخْرُجُ بِهَا اِنْ شَاءَ

✵✵ عبدالکریم ابواُمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے چار لوگوں سے سوال کیا: حسن بصری' عبدالرحمٰن بن اذینہ' عیاض بن معاویہ' ہشام بن ہبیرہ' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو ایک عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور عورت کے لیے یہ شرط طے کرتا ہے کہ وہ اپنے میکے میں رہے گی' تو ان حضرات نے جواب دیا: عورت کی مقرر کردہ شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی' اگر مرد چاہے تو اُس عورت کو وہاں سے لے کر جا سکتا ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الرَّجُلَيْنِ الْمَرْاَةَ، وَالنَّصْرَانِيِّ ابْنَتَهُ مُسْلِمَةً

باب: دو آدمیوں کا ایک ہی عورت کا نکاح کروا دینا یا عیسائی شخص کا اپنی مسلمان بیٹی کا نکاح کروا دینا

10026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى اَخْبَرَهُ: اَنَّ وَلِيَّيْنِ كِلَاهُمَا جَائِزٌ نِكَاحُهُ، اَنْكَحَ اَحَدُهُمَا عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحُرِّ الْجُعْفِيَّ، وَاَنْكَحَ الْاٰخَرُ آخَرَ، وَاُنْكِحَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَبْلَ مَجْمَعِهَا الْاٰخَرِ، فَقَضَى بِهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: وَاَبُوْ مُوْسَى جَارٌ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَبَلَغَنِىْ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ـ عَلِيٌّ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ، وَلَهَا مَهْرُهَا عَلَى الْاٰخَرِ بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، وَاَنَّهَا جُعْفِيَّةٌ "

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ابوموسیٰ نے اُنہیں بتایا (ایک خاتون کے دو ایسے ولی تھے) کہ اُن دونوں کا کیا ہوا نکاح جائز ہوتا' اُن میں سے ایک نے اُس کی شادی عبیداللہ بن حُر جعفی سے کر دی' جبکہ دوسرے ولی نے اُس کی شادی کسی اور شخص کے ساتھ کر دی' تو دوسرے شخص کے ساتھ اُس عورت کا نکاح ہونے سے پہلے عبیداللہ کے ساتھ نکاح کیا گیا تھا' اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ عورت عبیداللہ کی بیوی ہونے کا فیصلہ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوموسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: عبیداللہ کے پڑوسی نے یہ بات بیان کی ہے: حکم بن عتیبہ کے

بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ کے مسئلہ میں یہ فرمایا تھا: عورت کو دوسرے شوہر سے مہرِ مثل ملے گا' کیونکہ دوسرے شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: وہ عورت بھی جعفیہ تھی۔

10627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هِيَ امْرَاَةُ الْاَوَّلِ، فَاِنْ كَانَ الْاٰخَرُ قَدْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا الصَّدَاقُ، وَلَا يَقْرَبُهَا الْاٰخَرُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ پہلے کی بیوی شمار ہوگی' اگرچہ دوسرا شخص اُس کے ساتھ صحبت بھی کر چکا ہو' لیکن اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور عورت کو مہر ملے گا' جبکہ پہلا شوہر اُس وقت تک اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' جب تک اُس عورت کی عدت گزر نہیں جاتی۔

10628 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ لَهَا، فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا، وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ، فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ.

✵✵ حسن بصری نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جس عورت کی شادی اُس کے دو ولی کر دیں' تو وہ اُن میں سے پہلے ولی کی کروائی ہوئی شادی شمار ہوگی اور جو شخص دو آدمیوں کے ساتھ سودا کرے' تو پہلے والے کے ساتھ کیا ہوا سودا شمار ہوگا''۔

10629 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

10630 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالْاَوَّلُ

✵✵ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب دو ولی نکاح کروادیں' تو پہلے والے کا (کیا ہوا نکاح شمار ہوگا)''۔

10031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا اَنْكَحَ الْمُجِيزَانِ فَالنِّكَاحُ لِلْاَوَّلِ

✵✵ ابن سیرین نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جب دو ولی نکاح کروادیں' تو پہلے والے کا کیا ہوا نکاح شمار ہوگا۔

10632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النِّكَاحُ لِلْاَوَّلِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْاٰخَرُ دَخَلَ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا.

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: پہلے والے کا کیا ہوا نکاح شمار ہوگا' البتہ اگر دوسرے والے شوہر نے عورت کے ساتھ صحبت

کر لی ہو تو حکم مختلف ہوگا' اگر اُس نے صحبت کر لی ہو تو وہ اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

10633 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَضَى بِمِثْلِ قَوْلِ عَطَاءٍ

** ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح کی صورتِ حال میں عطاء کے فتویٰ کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

10634 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنَّ اَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ، هٰذَا بِاَرْضٍ، وَهٰذَا بِاَرْضٍ، فَالنِّكَاحُ لِلْاَوَّلِ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْاٰخَرُ دَخَلَ بِهَا، وَلَا يَعْلَمُ الْاٰخَرُ تَزَوُّجَهَا، فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا، فَهِيَ امْرَاَتُهُ

** زہری بیان کرتے ہیں: جب دو ولی نکاح کروا دیں' ایک ولی ایک جگہ پر موجود ہوگا اور دوسرا دوسرے علاقہ میں موجود ہو' تو پہلے والے کا نکاح درست شمار ہوگا' البتہ اگر دوسرے والے شوہر نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہو اور دوسرے والا شوہر یہ بات نہ جانتا ہو کہ اُس عورت کی ایک اور جگہ بھی شادی ہو چکی ہے تو حکم مختلف ہوگا' اگر دوسرے والا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر چکا ہو' تو وہ عورت اُسی کی بیوی شمار ہوگی۔

10635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَحْسَبُهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَنْكَحَهَا وَلِيَّانِ لَهَا، فَالنِّكَاحُ لِلْاَوَّلِ، قَالَ قَتَادَةُ: فَاِنْ كَانَ الْاٰخَرُ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا الصَّدَاقُ، وَلَا يَقْرَبُهَا الْاَوَّلُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، وَلَهَا الصَّدَاقُ عَلَيْهِ

** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس عورت کا نکاح اُس کے دو ولی کروا دیں' تو پہلے والے کا کیا ہوا نکاح درست شمار ہوگا''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر دوسرے والا شوہر اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو' تو اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی' عورت کو مہر ملے گا اور پہلے والا شوہر اُس کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکے گا' جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی اور اُس عورت کو مہر کی ادائیگی اُس شوہر پر لازم ہوگی۔

10036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: اَنَّ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ اَنْكَحَ بِالشَّامِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ اُمَّ اِسْحَاقَ ابْنَةَ طَلْحَةَ، وَاَنْكَحَ يَعْقُوبُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَاَنْكَحَهَا مُوسَى قَبْلَ يَعْقُوبَ، فَلَمْ تَمْكُثْ اِلَّا لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى جَامَعَهَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: امْرَاَةٌ قَدْ جَامَعَهَا زَوْجُهَا، دَعُوهَا قَالَ: وَمُوسَى وَلِيُّ مَالِهَا، وَهُمَا اَخَوَاهَا لِاَبِيهَا

** ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن طلحہ نے اُم اسحاق بنت طلحہ کی شادی شام میں' یزید بن معاویہ کے ساتھ کروا دی' جبکہ یعقوب بن طلحہ نے اُس خاتون کی شادی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ کروا دی' موسیٰ بن طلحہ نے (شام میں) یعقوب کے (مدینہ منورہ میں) نکاح کروانے سے پہلے اُس عورت کا نکاح کیا تھا' اُس کے دو یا تین دن بعد حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما

نے اُس عورت کی رخصتی کروادی' جب اس بات کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے کہا: وہ تو ایک ایسی عورت ہے' جس کے ساتھ اُس کا شوہر صحبت کر چکا ہے' تم اُسے چھوڑ دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: موسیٰ نامی شخص اُس عورت کے مال کا ولی تھا' لیکن اُس کے دونوں ولی اُس کے باپ کی طرف سے شریک بھائی تھے۔

10637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ نَصْرَانِيٍّ زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ مُسْلِمَةً رَجُلًا مُسْلِمًا، وَزَوَّجَهَا اَخٌ لَهَا رَجُلًا مُسْلِمًا قَالَ: يَجُوْزُ نِكَاحُ اَخِيهَا

✵✵ قتادہ ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی مسلمان بیٹی کی شادی کسی مسلمان شخص کے ساتھ کر دیتا ہے' جبکہ اُس لڑکی کا مسلمان بھائی بھی اُس لڑکی کی شادی کر دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس کے بھائی کا کروایا ہوا نکاح درست شمار ہوگا۔

بَابُ الْمَرْاَةِ يَنْكِحُهَا الرَّجُلَانِ لَا يَدْرِي اَيُّهُمَا الْاَوَّلُ

باب: جب ایک عورت کے ساتھ دو مرد نکاح کر لیں اور یہ پتا نہ چل سکے کہ اُن میں سے پہلے کس نے نکاح کیا تھا؟

10638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَنْكَحَ رَجُلَانِ امْرَاَةً لَا يُدْرَى اَيُّهُمَا اَنْكَحَ اَوَّلُ، فَنِكَاحُهَا مَرْدُوْدٌ، ثُمَّ تَنْكِحُ اَيُّهُمَا شَائَتْ

10638 ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب دو آدمی ایک عورت کے ساتھ شادی کر لیں اور یہ پتا نہ چل سکے کہ کس کا نکاح پہلے ہوا تھا' تو اُس عورت کا نکاح مردود ہوگا' پھر وہ عورت اُن دونوں میں سے جس سے چاہے گی' شادی کر لے گی۔

10639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: وَسُئِلَ عَنْ وَلِيَّيْنِ اَنْكَحَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَجُلًا لَا يُدْرَى اَيُّهُمَا اَنْكَحَ قَبْلُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيْ هٰذَا بِشَيْءٍ غَيْرَ اَنَّ قَتَادَةَ قَالَ فِيْ عَبْدَيْنِ اشْتَرَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ مِنْ سَيِّدِهِ لَا يُدْرَى اَيُّهُمَا اشْتَرَى صَاحِبَهُ قَبْلُ قَالَ: اِذَا لَمْ يُعْلَمْ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمْ، وَلَوْ عُلِمَ اَيُّهُمَا اشْتَرَى قَبْلُ جَازَ الْبَيْعُ كَاَنَّهُ قَاسَهَا بِهِمَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: يُجْبَرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى تَطْلِيْقَةٍ حَتّٰى تَحِلَّ لِمَنْ يَتَزَوَّجُهَا "

✵✵ معمر سے ایسے دو ولیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' کہ جن میں سے ہر ایک عورت کی' شادی ایک شخص کے ساتھ کر دیتا ہے' اور یہ پتا نہیں چلتا کہ اُن میں سے کس کی شادی پہلے ہوئی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی ہے' تاہم قتادہ ایسے دو غلاموں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے ہر ایک اپنے آقا کی طرف سے دوسرے کو خرید لیتا ہے اور یہ پتا نہیں چلتا کہ اُن میں سے کس نے پہلے خریدا تھا؟ تو قتادہ فرماتے ہیں: جب یہ پتا نہیں چلے گا کہ

اُن کے درمیان سودا کالعدم تصور ہوگا' اور اگر یہ پتا چل جائے کہ کس نے پہلے خریدا تھا' تو اُن کا سودا درست ہوگا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) گویا کہ معمر نے اس صورتِ حال میں اُس مسئلہ کو قیاس کیا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُن دونوں میں سے ہر ایک کو عورت کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا' تا کہ جو شخص اُس عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے' وہ عورت اُس کے لیے حلال ہو جائے (اور کوئی شبہ باقی نہ رہے)۔

10640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ لِلْوَلِيَّيْنِ: زَوِّجَانِي، فَزَوَّجَهَا أَحَدُهُمَا بِغَيْرِ أَمْرِ الْآخَرِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يُجَوِّزَاهَا جَمِيعًا، وَإِذَا قَالَتْ لِهٰذَا: زَوِّجْنِي، وَلِهٰذَا زَوِّجْنِي، فَعُلِمَ أَيُّهُمَا أَوَّلُ، جَازَ نِكَاحُهُ، فَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ خُيِّرَ الزَّوْجَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى تَطْلِيقَةٍ، فَإِنْ أَبَيَا فَرَّقَ السُّلْطَانُ، فَفُرْقَةُ السُّلْطَانِ فُرْقَةٌ، وَلَا مَهْرَ لَهَا، ثُمَّ تُنْكِحُهَا أَيُّهُمَا شَاءَتْ، وَقَالَ فِي الْعَبْدَيْنِ يَشْتَرِي أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ لَا يُدْرَى أَيُّهُمَا الْأَوَّلُ قَالَ: مَرْدُودٌ

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب عورت دو ولیوں سے یہ کہے: تم دونوں میری شادی کر دو! اور پھر اُن میں سے کوئی ایک دوسرے کی اجازت لیے بغیر شادی کر دے' تو اس کا کوئی حکم نہیں ہوگا' جب تک وہ دونوں ولی اسے برقرار نہیں کر دیتے' اور جب عورت ایک ولی سے یہ کہے: میری شادی کر دو! اور دوسرے سے بھی یہ کہے: تم میری شادی کر دو! تو جس کے بارے میں یہ پتا چل جائے گا کہ اس نے پہلے نکاح کروایا ہے' اُس کا کروایا ہوا نکاح درست ہوگا' اور اگر یہ پتا نہ چل سکے تو اُن دونوں میں سے ہر ایک شوہر کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ طلاق دیدے' اگر وہ دونوں انکار کر دیں' تو حاکمِ وقت جدائی کروا دے گا اور حاکمِ وقت کی کروائی ہوئی جدائی' علیحدگی تصور ہوگی' ایسی صورت میں عورت کو مہر نہیں ملے گا' پھر عورت اُن میں سے جس کے ساتھ چاہے گی' شادی کر لے۔

دو ایسے غلام جن میں سے کوئی ایک دوسرے کو خرید لیتا ہے اور یہ پتا نہیں چلتا کہ کس نے پہلے خریدا ہے' اس کے بارے میں اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ سودا کالعدم تصور ہوگا۔

بَابُ نِكَاحِ الْبِكْرِ

باب: کنواری لڑکی کا نکاح

10641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ كَمْ يَمْكُثُ عِنْدَ الْبِكْرِ لَا يَقْسِمُ لِلْأُخْرَى؟ قَالَ: مَا تَرَوْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لِلْبِكْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلثَّيِّبِ يَوْمَانِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو وہ کنواری بیوی کے ہاں کتنا عرصہ ٹھہرے گا کہ اس دوران دوسری بیوی کو تقسیم میں شامل نہ کرے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگوں کی

کیا رائے ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: کنواری بیوی کے پاس تین دن ٹھہرا جائے گا اور ثیبہ کے پاس دو دن ٹھہرا جائے گا۔

10642 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَبْعٌ لِلْبِكْرِ، وَثَلَاثٌ لِلثَّيِّبِ

✽✽ ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنواری بیوی کے پاس سات دن ٹھہرا جائے گا اور ثیبہ کے پاس تین دن ٹھہرا جائے گا۔

10643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَخَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا، وَعِنْدَ الثَّيِّبِ ثَلَاثًا، وَلَوْ شِئْتَ قُلْتُ: رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سنت یہ ہے کہ آدمی کنواری بیوی کے پاس سات دن ٹھہرے گا اور ثیبہ کے پاس تین دن ٹھہرے گا' اگر تم چاہو تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے۔

10644 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَبِيبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: يُخْبِرُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرَتْهُ: اَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ، اَخْبَرَتْهُمْ اَنَّهَا ابْنَةُ اَبِیْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: فَكَذَّبُوْهَا، وَيَقُوْلُونَ: مَا اَكْذَبَ الْغَرَائِبَ، حَتّٰى اَنْشَاَ نَاسٌ مِنْهُمْ اِلَى الْحَجِّ فَقَالُوْا: اَتَكْتُبِينَ اِلٰى اَهْلِكِ؟ فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ، فَرَجَعُوا اِلَى الْمَدِينَةِ يُصَدِّقُونَهَا، فَازْدَادَتْ عَلَيْهِمْ كَرَامَةً قَالَتْ: فَلَمَّا وَضَعْتُ زَيْنَبَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنِیْ، فَقُلْتُ: مَا مِثْلِیْ تُنْكَحُ، اَمَّا اَنَا فَلَا وَلَدَ فِیَّ، وَاَنَا غَيُورٌ ذَاتُ عِيَالٍ قَالَ: اَنَا اَكْبَرُ مِنْكِ، وَاَمَّا الْغَيْرَةُ فَيُذْهِبُهَا اللّٰهُ، وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَتَزَوَّجَهَا فَجَعَلَ يَاْتِيهَا، فَيَقُوْلُ: اَيْنَ زُنَابُ، حَتّٰى جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاخْتَلَجَهَا قَالَ: هٰذِهِ تَمْنَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ تُرْضِعُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيْنَ زُنَابُ؟، فَقَالَتْ قَرِيبَةُ ابْنَةِ اَبِیْ اُمَيَّةَ وَوَافَقَهَا عِنْدَهَا: اَخَذَهَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا آتِيكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَتْ: فَقُمْتُ فَوَضَعْتُ ثِفَالِی، وَاَخْرَجْتُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ فِیْ جَرَّتِیْ، وَاَخْرَجْتُ شَحْمًا فَعَصَدْتُ لَهُ قَالَتْ: فَبَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَصْبَحَ، فَقَالَ حِينَ اَصْبَحَ: اِنَّ بِكِ عَلٰى اَهْلِكَ كَرَامَةً، فَاِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ، وَاِنْ اُسَبِّعْ اُسَبِّعْ لِنِسَائِیْ

✽✽ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں بتایا کہ جب وہ مدینہ منورہ آئیں اور اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ وہ ابواُمیہ بن مغیرہ کی صاحبزادی ہیں' تو لوگوں نے اُن کی بات کو تسلیم نہیں کیا'

لوگوں کا یہ کہنا تھا: یہ بڑی حیران کن بات ہے! یہاں تک کہ اُن میں سے کچھ لوگوں نے حج کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے کہا: کیا تم اہلِ خانہ کو کوئی خط لکھ کے بھیجو گی؟ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُن لوگوں کے ساتھ خط بھجوایا' جب وہ لوگ واپس آئے' تو انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان کی تصدیق کی' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی کرامت (اور بزرگی) میں اضافہ ہوگیا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں نے زینب کو جنم دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے مجھے شادی کا پیغام دیا' میں نے کہا: میرے جیسی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا' کیونکہ اب مجھ سے بچہ تو ہو نہیں سکتا' اور میرا مزاج بھی تیز ہے اور میں بال بچوں والی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے عمر سے زیادہ ہو' جہاں تک مزاج کی تیزی کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ختم کر دے گا اور جہاں تک بال بچوں کا تعلق ہے' تو وہ اللہ اور اُس کے رسول کی ذمہ داری ہوں گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ شادی کر لی' آپ اُن کے ہاں تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: زناب کہاں ہے؟ یہاں تک کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا پر ناراضگی کا اظہار کیا اور یہ کہا: یہ اللہ کے رسول کو انکار کر رہی ہیں؟ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں دودھ پلایا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: زناب کہاں ہے؟ تو ابواُمیہ کی صاحبزادی قریبہ نے کہا: اور اُنہوں نے اُن کی موافقت کی۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں پکڑ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رات کے وقت تمہارے ہاں آؤں گا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُٹھی' میں نے چکی کا پتھر لیا' میں نے کچھ جو کے دانے نکالے جو میرے مٹکے میں موجود تھے' کچھ چربی لی اور اُس پر نچوڑ دی۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں بسر کی' صبح کے وقت آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک معزز ہو! اگر تم چاہو' تو میں سات دن تمہارے ساتھ رہتا ہوں' لیکن پھر اس صورت میں' میں اپنی دیگر تمام بیویوں کے ساتھ بھی سات' سات دن رہوں گا۔

10645 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ فَبَنٰى بِهَا قَالَ: لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ، فَاِنْ اُسَبِّعْ اُسَبِّعْ لِنِسَائِىْ، وَاِلَّا فَثَلَاثٌ ثُمَّ اَدُوْرُ

✱✱ عبدالملک بن ابوبکر بن حارث بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اور اُن کی رخصتی کروائی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک کم حیثیت کی مالک نہیں ہو' لیکن اگر میں نے تمہارے ساتھ سات دن گزارے' تو دوسری بیویوں کے پاس بھی سات دن رہوں گا' ورنہ تین دن تمہارے پاس رہتا ہوں' پھر ایک' ایک دن سب کے پاس رہوں گا۔

10646 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَكَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ ثَلَاثًا حِيْنَ بَنٰى بِهَا، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ، فَاِنْ اُسَبِّعْ لَكِ اُسَبِّعْ لِنِسَائِىْ

✱✱ عبدالملک بن ابوبکر بن حارث بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ اُم

سلمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کروائی تو آپ ﷺ تین دن اُن کے ہاں ٹھہرے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک کم حیثیت کی مالک نہیں ہو لیکن اگر میں تمہارے پاس سات دن رہا تو باقی بیویوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

10647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ثَلَاثٌ لِلْبِكْرِ، وَلَيْلَتَانِ لِلثَّيِّبِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: کنواری کے لیے تین دن اور ثیبہ کے لیے دو دن ہوں گے اور کنواری کے لیے تین راتیں اور ثیبہ کے لیے دو راتیں ہوں گی۔

10648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

10649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: يَمْكُثُ عِنْدَ الْبِكْرِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُقِيمُ عِنْدَ الثَّيِّبِ يَوْمَيْنِ ثُمَّ يُقْسِمُ

٭٭ حسن بصری اور سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: شوہر کنواری کے پاس تین دن رہے گا، پھر وہ ثیبہ کے پاس دو دن رہے گا اور پھر وہ تقسیم شروع کرے گا۔

10650 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْبِكْرِ ثَلَاثٌ قَالَ: وَقَالَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کنواری کے پاس تین دن رہا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن اسحاق نے بھی یہی بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ عَلٰى اَنَّ لَكِ يَوْمًا وَلِفُلَانَةَ يَوْمَيْنِ

باب: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرے کہ تمہیں ایک دن ملے گا اور فلاں کو (یعنی دوسری بیوی کو) دو دن ملیں گے

10651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَخْطُبُ الْمَرْاَةَ، وَعِنْدَهُ امْرَاَةٌ فَيَخْطُبُهَا عَلٰى اَنَّ لَكِ يَوْمًا، وَلِفُلَانَةَ يَوْمَيْنِ عِنْدَ الْخِطْبَةِ قَبْلَ النِّكَاحِ قَالَ: جَائِزٌ ذٰلِكَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَبَعْدَ اَنِ اصْطَلَحَا عَلٰى ذٰلِكَ، قُلْتُ: اَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ (وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا) (النساء: 128) قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَصَنَعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ نِسَائِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ. قُلْتُ: مَا (وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ) (النساء: 128) قَالَ: فِي النَّفَقَةِ زَعَمُوا اَنَّ تِلْكَ الْمَرْاَةَ سَوْدَةُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کو شادی کا پیغام دیتا ہے جبکہ اُس شخص کی پہلے سے بھی بیوی موجود ہے وہ اس شرط پر اُس عورت کو شادی کا پیغام دیتا ہے کہ تمہیں ایک دن ملے گا اور فلاں کو (یعنی میری پہلی بیوی کو) دو دن ملیں گے وہ یہ بات نکاح سے پہلے شادی کے پیغام کے وقت ہی بیان کر دیتا ہے تو عطاء نے کہا: نکاح سے پہلے ایسا کرنا جائز ہوگا اور نکاح کے بعد بھی یہ جائز ہوگا اگر وہ دونوں اس بات پر متفق ہوں۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اسی طرح کی صورتِ حال کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''اگر عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے لاتعلقی کا اندیشہ ہو''۔

اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی زوجۂ محترمہ کے ساتھ ایسا کیا تھا؟

اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تو پھر اس آیت کا کیا حکم ہوگا؟

''اور جن لوگوں کے دلوں میں کنجوسی آ گئی''۔

اُنہوں نے جواب دیا: یہ خرچ کے بارے میں ہے۔

لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: وہ خاتون سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں (جن کی باری کا مخصوص دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا گیا تھا)۔

10652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

٭٭ قتادہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، كَانَ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ قَدْ خَلَا مِنْ سِنِّهَا، فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا شَابَّةً، وَآثَرَ الْبِكْرَ عَلَيْهَا، فَاَبَتِ امْرَاَتُهُ الْاُولٰى اَنْ تَقِرَّ عَلٰى ذٰلِكَ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً حَتّٰى اِذَا بَقِيَ مِنْ اَجَلِهَا يَسِيرٌ قَالَ: اِنْ شِئْتِ رَاجَعْتُكِ، وَصَبَرْتِ عَلَى الْاَثَرَةِ، وَاِنْ شِئْتِ تَرَكْتُكِ حَتّٰى يَخْلُوَ اَجَلُكِ، فَقَالَتْ: بَلْ رَاجِعْنِي وَاَصْبِرُ عَلَى الْاَثَرَةِ، فَرَاجَعَهَا، وَآثَرَ عَلَيْهَا فَلَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْاَثَرَةِ، فَطَلَّقَهَا اُخْرٰى، وَآثَرَ عَلَيْهَا الشَّابَّةَ قَالَ: " فَذٰلِكَ الصُّلْحُ الَّذِي بَلَغَنَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ (وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا) (النساء: 128). "

٭٭ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کی عمر زیادہ ہو گئی تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان خاتون کے ساتھ شادی کر لی اُنہوں نے کنواری لڑکی کو اُن پر ترجیح دینا شروع کر دی تو اُن کی پہلی بیوی نے اُن کی اس حرکت پر اعتراض کیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو ایک طلاق دیدی یہاں تک کہ جب اُس کی عدت ختم ہونے میں تھوڑے دن باقی رہ گئے تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تم سے رجوع کر لیتا ہوں لیکن پھر تمہیں ترجیحی سلوک پر صبر کرنا ہوگا اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسے ہی رہنے دیتا ہوں تاکہ تمہاری عدت گزر جائے۔ تو اُس عورت نے کہا: آپ میرے ساتھ رجوع کر لیں میں ترجیحی سلوک پر صبر سے کام لوں گی۔ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اُس سے

رجوع کرلیا' پھر اُنہوں نے اُس کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا تو وہ پھر اس ترجیحی سلوک پر صبر نہیں کرسکی' حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اُسے دوسری طلاق دیدی اور نوجوان بیوی کو اُس پر ترجیح دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ وہ صلح ہے جس کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی:

''اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے ناچاقی کا اندیشہ ہو''۔

10654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ عَبِیْدَةَ، مِثْلَ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ، وَزَادَ فِیْهِ: فَاِنْ اَضَرَّ بِهَا فِی الثَّالِثَةِ فَاِنَّ لَهَا اَنْ یُوَفِّیَهَا حَقَّهَا اَوْ یُطَلِّقَهَا

٭٭ ابن سیرین نے عبیدہ کے حوالے سے زہری کی روایت کی مانند نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر وہ تیسری میں اُسے ضرر پہنچاتا ہے' تو اُس عورت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ یا تو وہ اُس کے حق کو ادا کرے' یا پھر طلاق دیدے''۔

10655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ: اَنْ سَوْدَةَ وَهَبَتْ یَوْمَهَا لِعَائِشَةَ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مخصوص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کردیا تھا۔

10656 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِرَاقَ سَوْدَةَ، فَدَعَا اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ لِیُشْهِدَهُمَا عَلٰی طَلَاقِهَا، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا بِیْ رَغْبَةٌ فِی الدُّنْیَا اِلَّا لِاُحْشَرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ اَزْوَاجِكَ، فَیَکُوْنُ لِیْ مِنَ الثَّوَابِ مَا لَهُنَّ

٭٭ عبدالرحمٰن بن سابط بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے علیحدگی کا ارادہ کیا' آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا' تاکہ اُن کو اس طلاق پر گواہ بنالیں' تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی دنیاوی فائدہ میں رغبت نہیں ہے' لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ میرا حشر قیامت کے دن آپ کی ازواج میں ہو اور مجھے بھی وہ ثواب ملے' جو اُنہیں ملے گا۔

بَابُ کَیْفَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطَلِّقُ؟

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح طلاق دیتے تھے؟

10657 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ، عَنِ الْهَیْثَمِ اَوْ اَبِی الْهَیْثَمِ شَكَّ اَبُوْ بَکْرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ سَوْدَةَ تَطْلِیْقَةً، فَجَلَسَتْ لَهُ فِیْ طَرِیْقِهٖ، فَلَمَّا مَرَّ سَاَلَتْهُ الرَّجْعَةَ، وَاَنْ تَهَبَ قَسْمَهَا

مِنْهُ لِأَيِّ أَزْوَاجِهِ شَاءَ، رَجَاءَ أَنْ تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَوْجَتَهُ، فَرَاجَعَهَا وَقَبِلَ ذٰلِكَ

✵✵ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ہیثم یا شاید ابوہیثم یہ شک امام عبدالرزاق کو ہے' کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے سیدہ سودہ ؓ کو ایک طلاق دیدی' تو وہ نبی اکرم ﷺ کے راستہ میں بیٹھ گئیں' جب نبی اکرم ﷺ وہاں سے گزرے' تو سیدہ سودہ ؓ نے آپ سے رجوع کرنے کی درخواست کی اور یہ کہا: وہ اپنی باری کا مخصوص دن اُس خاتون کو ہبہ کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے جسے چاہیں (اُس کے لیے مقرر کردیں)' اُن کی یہ خواہش ہے کہ اُن کا حشر قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی زوجہ کے طور پر ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے رجوع کر لیا اور اُن کی اس بات کو قبول کرلیا۔

10658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ فِرَاقَ سَوْدَةَ فَكَلَّمَتْهُ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا بِي حِرْصُ الْأَزْوَاجِ، وَلٰكِنْ أُحِبُّ أَنْ يَبْعَثَنِي اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَوْجًا لَكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ سودہ ؓ سے علیحدگی کا ارادہ کیا' تو سیدہ سودہ ؓ نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کی' اُنہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے شادی شدہ ہونے کا لالچ نہیں ہے' لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھے آپ کی اہلیہ کے طور پر زندہ کرے۔

10659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَيَشْتَرِطَ أَنَّ لَكِ يَوْمًا وَلِفُلَانَةَ يَوْمَيْنِ يَقُولُ: إِنَّمَا الصُّلْحُ بَعْدَ الدُّخُولِ، وَلَيْسَ الصُّلْحُ قَبْلَ الدُّخُولِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص کسی عورت کو شادی کا پیغام دے' تو یہ شرط عائد کرے کہ تمہیں ایک دن ملے گا اور فلاں کو (یعنی میری دوسری بیوی کو) دو دن ملیں گے۔

زہری فرماتے ہیں: یہ رخصتی کے بعد طے کیا جاتا ہے' رخصتی سے پہلے اس طرح طے نہیں کیا جاتا۔

10660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ عَلَيْهَا أَنَّهُ يُؤْثِرُ عَلَيْهَا امْرَأَةً لَهُ، ثُمَّ بَدَا لَهُ بَعْدُ، فَقَالَ: لَهَا ذٰلِكَ، لَيْسَ شَرْطُهُمْ بِشَيْءٍ، وَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدَةَ: (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء: 128)

✵✵ معمر نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو اُس پر ترجیح دے گا' پھر بعد میں اُسے مناسب لگتا ہے (کہ وہ ترجیح نہ دے) تو اُنہوں نے فرمایا: اُس عورت کو اس بات کا حق حاصل ہوگا' اُن لوگوں کی عائد کردہ شرط اس بارے میں کوئی حیثیت نہیں رکھے گی' اُنہوں نے عبیدہ کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جس عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے لاتعلقی کا اندیشہ ہو"۔

10661 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ عَلٰى اَنَّ لَكِ يَوْمًا وَلِفُلَانَةَ يَوْمَيْنِ قَالَ: الشَّرْطُ بَاطِلٌ، لَهَا السُّنَّةُ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

❊❊ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے کہ تمہیں ایک دن ملے گا اور فلاں کو (یعنی میری دوسری بیوی کو) دو دن ملیں گے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ شرط باطل شمار ہوگی' عورت کو سنت کے مطابق حصہ ملے گا' یہ بات کئی حوالوں سے منقول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي مَرَضِهِ

باب: جو شخص اپنی بیماری کے دوران شادی کرے

10662 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا حَدَثًا لَا يَجُوزُ نِكَاحُهُ، فَاِنْ صَحَّ بَيْنَ ذٰلِكَ جَازَ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو بیماری کے دوران شادی کرتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: میرے خیال میں تو یہ ایسا واقعہ ہے کہ اُس کا نکاح درست نہیں ہوگا' لیکن اگر وہ اس دوران تندرست ہو گیا' تو پھر جائز ہوگا۔

10663 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي رَجُلٍ نَكَحَ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: لَيْسَ لَهُ اَنْ يُدْخِلَ الْاَضْرَارَ عَلٰى اَهْلِ الْمِيرَاثِ، وَلَا نَرٰى اَنْ تَرِثَهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ ضِرَارًا

❊❊ زہری ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو بیماری کے دوران نکاح کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ وراثت کے حصہ داروں کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے اور ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کوئی شخص ایسا کر لیتا ہے' تو وہ عورت دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے اُس شخص کی وارث بنے گی۔

10664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ كَانَ تَزَوَّجَهَا مِنْ حَاجَةٍ بِهِ اِلَيْهَا فِي خِدْمَةٍ اَوْ قِيَامٍ، فَاِنَّهَا تَرِثُهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي لَيْلٰى: صَدَاقُهَا وَمِيرَاثُهَا فِي الثُّلُثِ

❊❊ قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اُس عورت کے ساتھ اپنی کسی ذاتی ضرورت کی وجہ سے شادی کرتا ہے کہ وہ عورت اُس کی خدمت کرے گی' یا دیکھ بھال کرے گی' تو پھر وہ عورت اُس کی وارث بنے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: ربیعہ بن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: اُس عورت کو ایک تہائی مال میں سے مہر اور وراثت کا حصہ ملے گا۔

10665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَتَزَوَّجُ فِي مَرَضِهِ، وَلَا يُحْسَبُ مِنَ الثُّلُثِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیماری کے دوران شادی کرتا ہے تو وہ ایک تہائی مال میں شمار نہیں کی جائے گی۔

10666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: نِكَاحُهُ جَائِزٌ عَلَى مَهْرِ مِثْلِهَا

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو بیماری کے دوران شادی کر لیتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اُس کا نکاح درست ہوگا اور اس صورت میں مہرِ مثل کی ادائیگی لازم ہوگی۔

10667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ فِي رَجُلٍ كَانَ مَرِيضًا فَاَعْتَقَ جَارِيَةً لَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَاَصْدَقَهَا، ثُمَّ مَاتَ قَالَ: يَجُوزُ عِتْقُهَا فِي الثُّلُثِ، وَمَهْرُهَا مِنْ رَاْسِ الْمَالِ

✵✵ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو بیمار ہوتا ہے اور اپنی کنیز کو آزاد کر دیتا ہے پھر وہ اُس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کو مہر بھی دیتا ہے پھر انتقال کر جاتا ہے تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اُس کنیز کی آزادی ایک تہائی مال میں سے درست ہوگی اور اُس کا مہر اصل مال میں سے دیا جائے گا۔

10668 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ مَرِيضًا ثُمَّ يَمُوتُ فِي مَرَضِهِ قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا حَدَثًا، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ صَحَّ بَيْنَ ذٰلِكَ فَمَا اَخَذَتْ فَهُوَ جَائِزٌ، فَاِنْ كَانَ مَرِيضًا يُعَادُ مِنْهُ، ثُمَّ مَاتَ، فَلَا يَجُوزُ نِكَاحُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص بیماری کے دوران شادی کرتا ہے اور پھر اُسی بیماری کے دوران انتقال کر جاتا ہے تو عطاء نے کہا: میرے خیال میں تو یہ حدث ہے عطاء کہتے ہیں: اگر وہ اس دوران ٹھیک ہو جاتا ہے تو عورت نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ جائز ہوگا اگر وہ شخص ایسا مریض ہو جس سے مایوس ہوا جا چکا ہو اور پھر وہ انتقال بھی کر جائے تو اُس کا نکاح درست نہیں ہوگا۔

10669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ تَزَوَّجَ ابْنَةَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مَرِيضٌ، لِتُشْرِكَ نِسَائَهُ فِي الْمِيرَاثِ، وَكَانَتْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن ابو ربیعہ نے حفص بن مغیرہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی عبداللہ بیمار تھے اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ اُس خاتون کو اپنی بیویوں کی وراثت میں شراکت دار بنا دیں اور اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان (نسبی حوالے سے) رشتہ داری بھی تھی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ ابْنَهُ وَالصَّدَاقُ عَلَى الْاَبِ

باب: آدمی جب بیمار ہو اُس وقت اپنے بیٹے کی شادی کر دے اور مہر کی ادائیگی باپ کے ذمہ لازم ہو

10670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَأَلْتُهُ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ مَرِيضًا، فَقَالَ لِامْرَأَةٍ: تَزَوَّجِي ابْنِي هٰذَا، وَصَدَاقُكِ عَلَيَّ أَلْفُ دِرْهَمٍ، وَصَدَاقُ مِثْلِهَا خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ قَالَ: وَهُوَ جَائِزٌ لَهَا عَلَيْهِ، وَيَأْخُذُ الْوَرَثَةُ مِنَ ابْنِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ كَفِيلٌ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَأْمُرْهُ ابْنُهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ قَالَ: وَإِنْ هُوَ عَلَيْهِ، أَمَرَهُ أَوْ لَمْ يَأْمُرْهُ

✵✵ امام عبدالرزاق' سفیان ثوری کے بارے میں بیان کرتے ہیں' میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو بیمار ہوتا ہے' وہ اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم میرے بیٹے کی شادی کر دو' اسکا مہر میرے ذمہ ہوگا' جو ایک ہزار درہم ہو گا' جبکہ اُس عورت کا مہر مثل پانچ سو درہم ہو۔ پھر اُس باپ کا اُسی بیماری کے دوران انتقال ہو جائے' تو سفیان ثوری نے کہا کہ اُس عورت کو اُس مہر کی ادائیگی درست ہوگی اور ورثاء اُس مرحوم کے بیٹے سے اس رقم کو وصول کر لیں گے کیونکہ وہ ضامن ہے۔ میں نے کہا: اگر اُس کے بیٹے کو اُسے یہ ہدایت نہ کی ہو کہ وہ اُس کی شادی کروا دے۔ تو اُنہوں نے کہا: اس کی ادائیگی اُس کے بیٹے پر ہی ہوگی' خواہ اُس نے شادی کے لیے کہا ہو' یا نہ ہو۔

10671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ فِي مَرَضِهِ قَالَ: إِنْ كَانَ مَرَضًا يُعَادُ مِنْهُ، ثُمَّ يَمُوتُ مِنْهُ، فَلَا يَجُوزُ، وَإِنْ كَانَ يَمْرَضُ، ثُمَّ يَصِحُّ بَيْنَ ذٰلِكَ، فَمَا أَخَذَتْ فَهُوَ جَائِزٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیماری کے دوران شادی کر لیتا ہے' اُنہوں نے فرمایا: اگر تو وہ ایسا بیمار ہے' جس کے تندرست ہونے کا امکان نہ ہو اور پھر اُس کی بیماری کے دوران اُس کا انتقال ہو جائے' تو یہ درست نہیں ہوگا' لیکن وہ بیمار ہوا' پھر وہ اُسی دوران درست ہو گیا' تو اُس عورت نے جو وصول کیا ہے وہ درست ہوگا۔

10672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ: أَرَادَ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ فِي مَرَضِهِ أَنْ تَخْرُجَ امْرَأَتُهُ مِنْ مِيرَاثِهَا فَأَبَتْ، فَنَكَحَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ نِسْوَةٍ، وَأَصْدَقَهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ، أَلْفَ دِينَارٍ، كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ، فَأَجَازَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، وَأَشْرَكَهُنَّ فِي الثُّمُنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ اُنہوں نے عکرمہ بن خالد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اُم حکم کے صاحبزادے نے اپنی بیماری کے دوران یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنی وراثت سے نکال دیں' تو اُس خاتون نے انکار کیا' تو اُن صاحب نے مزید تین شادیاں کر لیں اور اُن بیویوں کو ایک' ایک ہزار دینار مہر بھی دیا' اُن میں سے ہر ایک کو اتنا مہر دیا تو

عبدالملک بن مروان نے اسے درست قرار دیا اور آٹھویں حصہ میں اُن دیگر بیویوں کو اُس خاتون کا حصہ دار قرار دیا۔

بَابُ مَا رُدَّ مِنَ النِّکَاحِ

باب: کون سے (یعنی کون سی صورت میں) نکاح کو مسترد کر دیا جائے گا؟

10673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ فِي نِكَاحٍ، وَلَا بَيْعٍ مَجْذُوْمَةٌ، وَلَا مَجْنُوْنَةٌ، وَلَا بَرْصَاءُ، وَلَا عَفْلَاءُ قَالَ: قُلْتُ: فَوَاقَعَهَا وَبِهَا بَعْضُ الْاَرْبَعِ، وَقَدْ عَلِمَ الْوَلِيُّ، ثُمَّ كَتَمَهُ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ غَرِمَ صَدَاقَهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا اِلَّا شَيْئًا مِنْهُ يَسِيْرًا قَالَ: قُلْتُ: فَاَنْكَحَهَا غَيْرُ وَلِيٍّ قَالَ: يُرَدُّ اِلٰى صَدَاقِ مِثْلِهَا "

** عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نکاح میں اور فروخت کرنے میں کسی جذام زدہ' پاگل' برص کی مریض اور عفلاء عورت کو (فروخت کرنا یا نکاح کرنا) جائز نہیں ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر عورت میں ان میں سے کوئی عیب ہو اور مرد اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لے اور عورت کے ولی کو اس کا پتا بھی ہو اور پھر اُس نے اس عیب کو چھپایا ہو' تو عطاء نے کہا کہ میرے خیال میں ایسی صورت میں مرد' عورت کو اُس کا مہر ادا کرے گا' کیونکہ اُس نے اُس کے ساتھ صحبت کر لی ہے' البتہ اُس مہر میں کمی کر دے گا۔

میں نے دریافت کیا: اگر ولی کے علاوہ کسی اور نے اُس عورت کا نکاح کروایا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس صورت میں عورت کو مہرِ مثل دیا جائے گا۔

10674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: " اَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ فِيْ نِكَاحٍ وَلَا بَيْعٍ، اِلَّا اَنْ يُسَمَّيْنَ، فَاِنْ سُمِّيْنَ فَهِيَ مِنْهُ: الْمَجْنُوْنَةُ، وَالْمَجْذُوْمَةُ، وَالْبَرْصَاءُ، وَالْعَفْلَاءُ، فَاِنْ مَسَّهَا جَازَ، وَاِنْ غَرَّ."

** ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: چار طرح کی خواتین کو نکاح میں دینا' یا اُنہیں فروخت کرنا جائز نہیں ہے ماسوائے اس صورت کے' کہ اُن کے عیب کو بیان کر دیا جائے' اگر عیب کو بیان کر دیا جائے' تو پھر ٹھیک ہے: پاگل عورت' جذام زدہ عورت' برص کی مریض عورت اور عفلاء' اگر شوہر عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو یہ جائز ہوگا' خواہ اُس کے ساتھ دھوکا ہوا ہو۔

10675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ مِثْلَهُ.

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10677 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يُرَدُّ مِنَ الْقَرْنِ،

وَالْجُذَامِ، وَالْجُنُونِ، وَالْبَرَصِ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَعَلَيْهِ الْمَهْرُ، إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُطَلِّقْهَا، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

❀ امام شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: قرن جذام پاگل پن برص کی وجہ سے (نکاح کو) کالعدم قرار دیا جائے گا' اگر مرد ایسی عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر اگر وہ چاہے گا تو اُسے طلاق دیدے گا اور اگر چاہے گا' تو اُسے طلاق نہیں دیدے گا' اگر وہ چاہے گا' تو اُسے اپنے پاس روکے گا اور اگر اُس کی رخصتی نہیں کروائی تھی' تو پھر اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

10678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

10679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: " أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ، وَبِهَا جُنُونٌ، أَوْ جُذَامٌ، أَوْ بَرَصٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: مَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَى ذَلِكَ، فَلَهَا مَهْرُهَا "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: بِمَسِيسِهِ إِيَّاهَا، وَعَلَى الْوَلِيِّ الصَّدَاقُ بِمَا دَلَّسَ بِمَا غَرَّهُ

❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عورت شادی کرے اور اُس عورت کو جنون یا جذام یا برص لاحق ہو' ابن جریج کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ میرے استاد نے ان میں سے کون سے الفاظ کا ذکر پہلے کیا تھا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں:) پھر وہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کرلے اور اُس عیب پر مطلع ہو' تو اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہو' اور عورت کے ولی پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی' کیونکہ اُس نے فریب کیا تھا اور دھوکا دیا تھا۔

10680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا دَلَّسَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ فَدَخَلَ بِهَا، فَلَهَا عَلَيْهِ مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، وَيَأْخُذُهُ زَوْجُهَا مِنْ مَالِ الَّذِي دَلَّسَ لَهُ، فَإِنْ عَلِمَ بِذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَازَ نِكَاحُهُ

❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ عورت کے معاملہ میں دھوکا کرے اور مرد عورت کی رخصتی کروا لے (اور اُس کے ساتھ صحبت کر لے) تو مرد پر عورت کو مہر ادا کرنا لازم ہوگا کیونکہ اُس نے اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرلیا ہے اور اُس عورت کا شوہر اُس شخص کے مال میں سے وہ رقم وصول کرے گا' جس نے اُس کے ساتھ دھوکا کیا تھا اور اگر مرد کو رخصتی سے پہلے اس کا علم ہو جاتا ہے' تو اس کا نکاح جائز ہوگا۔

10681 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنَّ كَانَ الْوَلِيُّ عَلِمَ غُرِّمَ، وَإِلَّا

اسْتُحْلِفَ بِاللّٰهِ مَا عَلِمَ، ثُمَّ هُوَ عَلَى الزَّوْجِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّهُ اِنْ لَمْ يَبْنِ بِهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ، وَاِنْ شَاءَ فَارَقَهَا، وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا، وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاِذَا كَانَ شَيْءٌ يُشْبِهُ هٰذِهِ الْاَدْوَاءَ فَهُوَ مِثْلُهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: اگر ولی کو اس بات کا علم ہو (کہ عورت میں یہ عیب ہے) تو وہ تاوان کا پابند کیا جائے گا' ورنہ اُس سے اللہ کے نام پر حلف لیا جائے گا کہ اُسے اس کا علم نہیں تھا اور پھر وہ (یعنی مہر کی ادائیگی) شوہر پر لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر مرد نے رخصتی نہیں کروائی تھی تو اُسے اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے تو عورت سے علیحدگی کرلے اور اگر چاہے تو اُسے روک لے۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر کوئی اور بیماری ان بیماریوں کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو' تو اُس کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

10682 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تُرَدُّ فِي النِّكَاحِ الرَّتْقَاءُ، وَالرَّتْقَاءُ: هِيَ الَّتِي لَا يَقْدِرُ الرَّجُلُ عَلَيْهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نکاح میں ''رتقاء'' کو مسترد کیا جائے گا۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) رتقاء ایسی عورت کو کہتے ہیں (جس میں کوئی ایسی بیماری ہو) جس کی وجہ سے مرد' عورت کے ساتھ صحبت نہ کرسکے۔

10683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ، اَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ، عَامِلَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَرَهُ قَالَ: انْتَهَى اِلَيْنَا رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ قَدْ تَزَوَّجَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ بِهَا وَجَدَهَا مُرْتَتِقَةً، مُتَلَاقِيَةَ الْعَظْمَيْنِ، لَا يَقْوَى عَلَيْهَا الرَّجُلُ، وَلَيْسَ لَهَا اِلَّا مُهْرَاقُ الْمَاءِ، فَكَتَبْتُ فِيهَا اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ فِيهَا اِلَيَّ: اَنِ اسْتَحْلِفِ الْوَلِيَّ مَا عَلِمَ، فَاِنْ حَلَفَ فَاَجِزِ النِّكَاحَ، فَمَا اَظُنُّ رَجُلًا رَضِيَ بِمُصَاهَرَةِ قَوْمٍ اِلَّا سَيَرْضَى بِاَمَانَتِهِمْ، وَاِنْ لَمْ يَحْلِفْ فَاحْمِلْ عَلَيْهِ الصَّدَاقَ

٭٭ عدی بن عدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے گورنر نے اُنہیں بتایا کہ ہمارے سامنے ایک ایسا مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی' جب مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے لگا تو پتا چلا کہ اُس عورت کی شرمگاہ بند ہے اور اُس کی ہڈیاں ملی ہوئی ہیں' مرد اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرسکتا' اُس کی شرمگاہ میں صرف پانی کے بہنے جتنی جگہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو اُنہوں نے اس بارے میں مجھے لکھا کہ تم (عورت کے) ولی سے حلف لو کہ اُسے اس بات کا علم نہیں تھا' اگر وہ حلف اُٹھالے تو تم نکاح کو برقرار رکھو' کیونکہ میرے خیال میں جو شخص کسی قوم کے ساتھ سسرالی رشتہ قائم کرنے پر راضی ہوتا ہے' وہ اُن کی امانت سے بھی راضی ہوگا' اگر وہ ولی حلف نہیں اُٹھاتا' تو مہر کی ادائیگی اُس کے ذمہ لازم کردو۔

10684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: رُفِعَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ امْرَاَةٌ وَلِيَ بِهَا شَيْءٌ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا اَرَى لَهُ اِلَّا اَمَانَةَ اَصْهَارِهِ

٭٭ سفیان ثوری نے عمرو بن میمون بن مہران کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس میں کوئی عیب تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے خیال میں وہ شخص اپنے سسرالی لوگوں کی امانت کا یقین رکھتا ہوگا۔

10085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رُفِعَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: خَاصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا لِي: اِنَّا نُزَوِّجُكَ بِاَحْسَنِ النَّاسِ، فَجَاءُوْنِيْ بِامْرَاَةٍ عَمْشَاءَ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ دَلَّسَ عَلَيْكَ عَيْبًا لَمْ يَجُزْ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا اور بولا: ان لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ ہم تمہاری شادی سب سے خوبصورت عورت کے ساتھ کریں گے' اور پھر ان لوگوں نے میری شادی ایک ایسی عورت کے ساتھ کردی جو کمزور نظر والی ہے' تو قاضی شریح نے کہا: اگر انہوں نے عیب کے حوالے سے تمہارے ساتھ دھوکا کیا ہے' تو پھر یہ نکاح درست نہیں ہوگا۔

10686 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَجُوْزُ الْغُرُوْرُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دھوکا جائز نہیں ہے۔

10687 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا تُرَدُّ الْحُرَّةُ مِنْ عَيْبٍ كَمَا تُرَدُّ الْاَمَةُ، هُوَ رَجُلٌ ابْتُلِيَ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: آزاد عورت کو عیب کی وجہ سے اُس طرح مسترد نہیں کیا جاسکتا' جس طرح کسی کنیز کو مسترد کیا جاتا ہے' وہ شخص (یعنی عورت کا شوہر) آزمائش میں مبتلا کردیا گیا۔

10688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَالْحَسَنَ، قَالَا: لَا عُهْدَةَ فِي النِّسَاءِ اِذَا بَنَى بِهَا زَوْجُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ صَدَاقُهَا قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ قَوْلِهِمَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز اور حسن بصری کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب شوہر عورت کی رخصتی کروالے تو اس بارے میں عورت پر کوئی الزام عائد نہیں کیا جائے گا اور عورت کا مہر ادا کرنا مرد پر لازم ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ان دونوں حضرات کے قول کی مانند منقول ہے۔

10680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ اِلَيْهِ ابْنَةً لَهُ، وَكَانَتْ قَدْ اَحْدَثَتْ لَهُ، فَجَاءَ اِلٰى عُمَرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَا رَاَيْتَ مِنْهَا؟ قَالَ: مَا

رَأَيْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ: فَزَوِّجْهَا وَلَا تُخْبِرْ

** قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اُن کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام بھیجا' اُس لڑکی کو پہلے کوئی عارضہ لاحق ہو چکا تھا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اب تم اُس لڑکی کو کیسا سمجھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: میں نے تو اُسے بھلائی والی ہی سمجھتا ہوں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تم شادی کر دو اور (اُس عارضہ کے بارے میں اُس کے ہونے والے شوہر کو) نہ بتانا۔

10690 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي وَأَدْتُ ابْنَةً لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَدْرَكْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَاسْتَخْرَجْتُهَا، ثُمَّ إِنَّهَا أَدْرَكَتِ الْإِسْلَامَ مَعَنَا فَحَسُنَ إِسْلَامُهَا، وَإِنَّهَا أَصَابَتْ حَدًّا مِنْ حُدُودِ الْإِسْلَامِ، فَلَمْ نَفْجَأْهَا إِلَّا وَقَدْ أَخَذَتِ السِّكِّينَ تَذْبَحُ نَفْسَهَا، فَاسْتَنْقَذْتُهَا، وَقَدْ خَرَجَتْ نَفْسُهَا فَدَاوَيْتُهَا حَتَّى بَرَأَ كَلْمُهَا، فَأَقْبَلَتْ إِقْبَالًا حَسَنًا، وَإِنَّهَا خُطِبَتْ إِلَيَّ فَأَذْكُرُ مَا كَانَ مِنْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: هَاهِ. لَئِنْ فَعَلْتَ لَأُعَاقِبَنَّكَ عُقُوبَةً، قَالَ أَبُو فَرْوَةَ: يَسْمَعُ بِهَا أَهْلُ الْوَبَرِ، وَأَهْلُ الْوَدَمِ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ، يَتَحَدَّثُ بِهَا أَهْلُ الْأَمْصَارِ، أَنْكِحْهَا نِكَاحَ الْعَفِيفَةِ الْمُسْلِمَةِ"

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین! میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنی ایک بیٹی کو زندہ گاڑ دیا' پھر اُس کے مرنے سے پہلے اُس تک پہنچ گیا اور میں نے اُسے باہر نکال لیا' پھر اُس لڑکی نے اسلام کا زمانہ ہمارے ساتھ پایا اور اچھے طریقہ سے اسلام قبول کیا' پھر اُس نے قابلِ حد جرم کا ارتکاب کیا اور اُس نے چھری لے کر اپنے آپ کو ذبح کرنے کی کوشش کی' میں نے پھر اُسے بچا لیا' اُس کی جان نکل جانی تھی' لیکن میں اُس کا علاج کرتا رہا یہاں تک کہ اُس کا زخم ٹھیک ہو گیا' تو وہ نئے سرے سے اچھی عورت بن گئی' اب اُس کے لیے شادی کا پیغام مجھے دیا گیا ہے' تو کیا میں اُس کی یہ باتیں (اُس کے ہونے والے شوہر کے سامنے) ذکر کروں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے ایسا کیا' تو میں تمہیں سزا دوں گا۔ (یہاں ابوفروہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) وبر اور ودم والے لوگ اس کے بارے میں سنیں گے۔ اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تم یہ اس لیے ذکر کرنا چاہتے ہو' تاکہ مختلف علاقوں کے لوگ اس بارے میں بات چیت کرتے رہیں' تم اُس لڑکی کا نکاح ایک پاکدامن مسلمان عورت کے طور پر کرو۔

10691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَتْ قَدْ زَنَتْ أَوْ سَرَقَتْ، وَلَمْ يَعْلَمْ حَتَّى نَكَحَهَا، ثُمَّ أُخْبِرَ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا قَالَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت زنا کر لیتی ہے' یا چوری کر لیتی ہے اور مرد کو اس کا علم نہیں ہو پاتا' وہ اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' پھر اُس مرد کو اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے یہ بات بتائی جاتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: عورت کے لیے کچھ نہیں ہو گا۔

10692 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: هِيَ امْرَاَتُهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ لَا يُفَارِقُهَا، وَلَا تُفَارِقُهُ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: ہر حالت میں وہ عورت اُس شخص کی بیوی رہے گی' وہ مرد اُس عورت سے علیحدگی اختیار نہیں کرے گا اور عورت اُس سے علیحدگی اختیار نہیں کرے گی۔

10693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الَّتِي بَغَتْ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا قَالَ: النِّكَاحُ كَمَا هُوَ، وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: يُرَدُّ الصَّدَاقُ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

✽✽ سلیمان شیبانی' امام شعبی کا قول ایسی عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو اپنی رخصتی ہونے سے پہلے زنا کا ارتکاب کرلیتی ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: نکاح تو برقرار رہے گا' جبکہ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مہر کو لوٹا دیا جائے گا اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

10694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَحْدَثَتْ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَارَقَهَا، وَلَا شَيْءَ لَهَا

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد کے رخصت کروانے سے پہلے عورت زنا کا ارتکاب کرلیتی ہے تو مرد اُس سے علیحدگی اختیار کرلے گا اور عورت کو (مہر کے طور پر) کچھ نہیں ملے گا۔

10695 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: فَجَرَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ عَلِيٍّ، وَقَدْ زُوِّجَتْ، وَلَمْ يُدْخَلْ بِهَا قَالَ: فَاُتِيَ بِهَا اِلٰى عَلِيٍّ فَجَلَدَهَا مِائَةً، وَنَفَاهَا سَنَةً اِلٰى نَهَرِ كَرْبَلَاءَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا بِنِكَاحِهَا الْاَوَّلِ "

✽✽ علاء بن جابر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا' اُس کی شادی ہو چکی تھی' لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی' اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اُسے نہرِ کربلا کی طرف ایک سال کے لیے جلاوطن کرلیا' پھر وہ عورت واپس آئی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے نکاح کی بنیاد پر اُسے پہلے شوہر کی طرف واپس کردیا۔

10696 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشٍ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ قَدْ زَنٰى بِامْرَاَةٍ، وَقَدْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: اَزَنَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَمْ اُحْصَنْ قَالَ: فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ مِائَةً، وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ، وَاَعْطَاهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ

✽✽ حنش بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا' جس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور اُس نے ایک عورت کے ساتھ شادی بھی کرلی ہوئی تھی لیکن ابھی رخصتی نہیں کروائی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن میں محصن نہیں ہوں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں

حکم دیا تو اُسے ایک سوکوڑے لگائے گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور اُس عورت کو نصف مہر دلوایا۔

10697 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جُلِدَ حَدَّ الزِّنَا فَتَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يُعْلِمْهَا ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا، وَتُفَارِقُهُ اِنْ شَائَتْ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَتُفَارِقُهُ اِنْ شَائَتْ قَالَ: وَاِنْ كَانَتْ هِيَ الْمَحْدُودَةَ فَدَخَلَ بِهَا، وَلَمْ يَعْلَمْ فَلَهَا صَدَاقُهَا، وَيُغَرَّمُ الَّذِي دَلَّسَهَا لَهُ، وَاِنْ كَانَ الْوَلِيُّ لَمْ يَعْلَمْ بِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا خُيِّرَ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس پر حدِ زنا جاری ہو چکی ہو اور پھر وہ کسی عورت کے ساتھ شادی کرلے اور عورت کو اس کے بارے میں نہ بتائے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اُس عورت کی رُخصتی کروالیتا ہے' تو اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گی اور پھر اگر وہ عورت چاہے' تو اُس شخص سے علیحدگی اختیار کرلے' اور اگر اُس مرد نے اُس عورت کی رُخصتی نہیں کروائی' تو عورت کو نصف مہر ملے گا' اگر وہ چاہے گی' تو اُس سے علیحدگی اختیار کرلے گی۔

وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر عورت پر حد جاری ہوئی ہو اور مرد اُس کے ساتھ صحبت کرلے اور اُسے اس بات کا علم نہ ہو' تو عورت کو اُس کا مہر ملے گا اور جس شخص نے مرد کے ساتھ دھوکا کیا تھا' اُسے جرمانہ کا پابند کیا جائے گا' اگر عورت کے ولی کو اس بات کا علم نہیں تھا' تو اُس پر کوئی جرمانہ لازم نہیں ہوگا' اگر مرد نے عورت کی رُخصتی نہیں کروائی' تو اُسے اختیار ہوگا (اگر وہ علیحدگی اختیار کرلیتا ہے) تو عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گا۔

10698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: النِّكَاحُ ثَابِتٌ كَمَا هُوَ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: (اس صورتِ حال میں) نکاح ثابت ہوگا' جس طرح وہ ہے۔

10699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَا: اِذَا جُلِدَ الرَّجُلُ حَدًّا فِي الزِّنَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اُونِسَ مِنْهُ تَوْبَةٌ، فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ يُرَدُّ مِنَ النِّكَاحِ مَا يُرَدُّ مِنَ الرِّقَابِ

✵✵ سعید بن مسیّب اور طاؤس بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کو زنا میں حد کے طور پر کوڑے لگا دیئے جائیں' پھر اگر وہ شادی کرے اور یہ بات واضح ہو کہ وہ توبہ کر چکا ہے' تو اُن دونوں کا نکاح برقرار رہے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض حضرات کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے: جس عیب کی وجہ سے غلام یا کنیز کو واپس کیا جاسکتا ہے' اُس عیب کی وجہ سے نکاح کو بھی کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔

10700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَحْدُثُ بِهِ بَلَاءٌ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَرْاَةِ، لَا يُرَدُّ الرَّجُلُ، وَلَا تُرَدُّ الْمَرْاَةُ." وَذَكَرَهُ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے کوئی آزمائش (یعنی بیماری) لاحق ہو جاتی ہے' تو اُن

میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی اور مرد کی مثال عورت کی طرح ہوگی' نہ تو مرد کو لوٹایا جا سکتا ہے' نہ عورت کو لوٹایا جا سکتا ہے۔

حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی بات ذکر کی ہے۔

10701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَالرَّجُلُ إِنْ كَانَ بِهِ بَعْضُ الْأَرْبَعِ: جُذَامٌ، أَوْ جُنُونٌ، أَوْ بَرَصٌ، أَوْ عَفَلٌ قَالَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ، هُوَ أَحَقُّ بِهَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد میں ان چار میں سے کوئی ایک بیمار ہو' یعنی جذام ہو' یا جنون ہو' یا برص ہو' یا عفل ہو' تو عطاء فرماتے ہیں: ایسی صورت میں عورت کو کوئی حق حاصل نہیں ہوگا' مرد عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

10702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ بِهِ بَرَصٌ، أَوْ جُذَامٌ، أَوْ جُنُونٌ، أَوْ شِبْهُ ذَلِكَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ تَعْلَمْ مَا بِهِ حَتَّى بَنَى بِهَا؟ قَالَ: تُخَيَّرُ، وَلَهَا صَدَاقُهَا، وَإِنْ عَلِمَتْ قَبْلَ الْبِنَاءِ، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا شَيْءَ لَهَا، وَهُوَ أَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ إِلَى مَعْمَرٍ

✽✽ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے برص' یا جذام' یا جنون یا اس جیسی کوئی اور بیماری لاحق ہو اور وہ کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور عورت کو معلوم نہ ہو کہ اُسے کیا بیماری ہے؟ یہاں تک کہ وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لے' تو عطاء فرماتے ہیں: عورت کو اختیار دیا جائے گا (کہ وہ چاہے تو نکاح ختم کر سکتی ہے) البتہ عورت کو اُس کا مہر ملے گا' اگر عورت کو رخصتی سے پہلے اس کا علم ہو گیا تھا' تو اُس کو نصف مہر ملے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: اس صورتِ حال میں اُسے کچھ نہیں ملے گا۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) یہ قول معمر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

10703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ امْرَأَةً فِي إِمَارَةِ ابْنِ عَلْقَمَةَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ حَتَّى إِذَا مَضَتْ لَهُ أُخْبِرَ أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ زَنَتْ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا، فَكَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فِيهَا: مَاذَا تَرَى لَهَا؟ فَكَتَبَ: عَلَيْهَا لَعْنَةُ اللّٰهِ خُذْ لَهُ مَالَهُ، وَأَقِمْ عَلَيْهَا حُدُودَ اللّٰهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ابن علقمہ کی حکومت کے زمانہ میں ایک عورت کے ساتھ ایک شخص نے شادی کی' جب اُس عورت کی رخصتی ہو گئی' تو مرد کو یہ پتا چلا کہ وہ عورت نکاح سے پہلے زنا کر چکی ہے' تو اُس نے عبدالملک کو اس بارے میں خط لکھا کہ آپ کی اس عورت کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو عبدالملک نے جواب میں لکھا: عورت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو! تو مرد کا مال (مہر میں ادا کی ہوئی رقم) وصول کر لو اور عورت پر اللہ کی حد کو جاری کرو۔

10704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: بُصْرَةُ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً بِكْرًا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا، فَاِذَا هِيَ حُبْلٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ، فَاِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدْهَا.

✵✵ سعید بن مسیّب نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص بصرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کی' جب میں نے اُس کے ساتھ صحبت کی' تو پتا چلا کہ وہ حاملہ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرد نے اُس عورت کے ساتھ جو وظیفۂ زوجیت ادا کیا ہے' اُس کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا اور (اُس کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ) تمہارا غلام ہوگا اور جب وہ عورت بچہ کو جنم دیدے گی' تو تم اُسے کوڑے لگوانا۔

10705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔

10706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَاقَعَهَا وَبِهَا بَعْضُ الْاَرْبَعِ وَلَمْ يَعْلَمْ، كَيْفَ بِوَلِيِّهَا وَقَدْ عَلِمَ، ثُمَّ كَتَمَهَا؟ قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا قَدْ غُرِّمَ صَدَاقَهَا اِلَّا شَيْئًا مِنْهُ بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، وَمَا هٰذَا اِلَّا رَاْيٌ اَرَاهُ " قَالَ: وَلَهَا صَدَاقُهَا وَافِيًا، قُلْتُ: فَاَنْكَحَهَا غَيْرُ وَلِيٍّ قَالَ: تُرَدُّ اِلٰى صَدَاقِهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مرد' عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور عورت میں چار میں سے کوئی ایک بیماری ہوتی ہے اور مرد کو اس کا پتا نہیں چلتا' تو اُس عورت کے ولی کا کیا حکم ہو' گا جسے اُسے عیب کا پتا تھا اور پھر اُس نے اسے چھپا لیا؟ تو عطاء نے کہا: میرے خیال میں وہ اُس عورت کے مہر کی کچھ رقم کو تاوان کے طور پر ادا کرے گا' البتہ کچھ رقم جرمانہ میں شامل نہیں ہوگی' کیونکہ مرد نے عورت کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کر لیا ہے اور یہ صرف میری ذاتی رائے ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مکمل مہر ملے گا' میں نے دریافت کیا: اگر ولی کی بجائے کسی اور نے اُس کا نکاح کیا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اِس کو اُس عورت کے مہر کی طرف لوٹایا جائے گا' اُس چیز کی وجہ سے جو مرد نے عورت کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیا ہے۔

10707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ بِمَنْزِلَةِ الْمَرْاَةِ فِي ذٰلِكَ اِنْ كَانَ بِهِ بَعْضُ الْاَرْبَعِ قَالَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ هُوَ اَحَقُّ بِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں مرد کا حکم عورت کی مانند ہوگا اگر اُس میں چار میں سے کوئی عیب ہو' تو عطاء فرماتے ہیں: عورت کو اس صورتِ حال میں کوئی حق حاصل نہیں ہوگا' مرد عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

10708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا كَانَ بِالرَّجُلِ مِنَ الْحَدَثِ مِمَّا لَا يَخُصُّهُ بَلَاؤُهُ، فَهِيَ بِالْخِيَارِ فِيهِ اِذَا عَلِمَتْ، اِنْ شَائَتْ اَقَامَتْ مَعَهُ، وَاِنْ شَائَتْ فَارَقَتْهُ، وَمَا كَانَ فِيهِ مِمَّا يَخُصُّهُ فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ سعید بن مسیب کہتے ہیں: جب مرد میں کوئی ایسی بیماری ہو جو خاص نہ ہو تو عورت کو اس صورتِ حال میں اختیار ہوگا جب اُسے اس کا علم ہوگا' اگر وہ چاہے گا تو مرد کے ساتھ رہے گی' اگر چاہے گی تو اُس کے ساتھ علیحدگی اختیار کرلے گی' اور اگر مرد میں کوئی ایسی بیماری ہو جو خاص ہو تو اُس کا نکاح جائز ہوگا۔

10709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ صَنْعَاءَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَلَمْ يَجْمَعْهَا حَتّٰى جُذِمَ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنْ فَارِقْهَا، وَلَكَ صَدَاقُهَا، فَاَبٰى، فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اَنْ فَرِّقْ بَيْنَهُمَا، اسْمُ الرَّجُلِ عَوْسَجَةُ بْنُ اَنَسِ بْنِ دَاوُدَ مِنَ الْاَبْنَاءِ، وَاسْمُ الْمَرْاَةِ اُمُّ عَمْرٍو بِنْتِ بَرْسَا بْنِ سَعْدٍ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ صنعاء سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے ساتھ ایک شخص نے شادی کی' ابھی اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی کہ مرد کو جذام ہوگیا' اُس عورت نے مرد کو پیغام بھیجا کہ تم مجھ سے علیحدگی اختیار کرلو اور اپنا مہر واپس لے لو۔ مرد نے یہ بات تسلیم نہیں کی تو محمد بن یوسف نے اس بارے میں عبدالملک کو خط لکھا تو عبدالملک نے جوابی خط میں لکھا کہ تم اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دو' اُس مرد کا نام عوسجہ بن انس بن داؤد تھا اور عورت کا نام اُم عمرو بنت برسا بن سعد تھا۔

10710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، قَضٰى فِي امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ، ثُمَّ جُذِمَ قَبْلَ الْبِنَاءِ بِهَا: فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَرَدَّ اِلَيْهِ الصَّدَاقَ . قَالَ ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: مَا اَرٰى اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَهُوَ اَحْوَجُ مَا كَانَ اِلَيْهَا

✸✸ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے ایک عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا جس کے ساتھ ایک مرد نے شادی کی اور پھر عورت کی رخصتی ہونے سے پہلے ہی مرد کو جذام ہوگیا' تو عبدالملک نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی اور مرد کا دیا ہوا مہر اُسے واپس کردیا۔

ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے خیال میں اُن دونوں کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی' کیونکہ اب تو اُس مرد کو اُس عورت کی زیادہ ضرورت ہے۔

10711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِنْ عَرَضَ لَهُ ذٰلِكَ بَعْدَمَا تَزَوَّجَهَا، فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

✸✸ حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد کے عورت کے ساتھ شادی کرنے کے بعد مرد کو یہ عارضہ لاحق ہوتا

ہے تو اُن دونوں کا نکاح برقرار رہے گا' اگرچہ مرد نے اس سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَتُرْسِلُ اِلَيْهِ بِغَيْرِهَا

باب: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور رخصتی کسی دوسری عورت کی کروادی جائے

10712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَضَى فِيْ رَجُلٍ خَطَبَ امْرَاَةً اِلٰى اَبِيْهَا، وَلَهَا اُمٌّ عَرَبِيَّةٌ فَاَمْلَكَهُ، وَلَهَا اُخْتٌ مِنْ اَبِيْهَا مِنْ اَعْجَمِيَّةٍ، فَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ ابْنَةُ الْاَعْجَمِيَّةِ فَجَامَعَهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ اسْتَنْكَرَهَا، فَقَضَى: اَنَّ الصَّدَاقَ لِلَّتِيْ دَخَلَ بِهَا، وَجَعَلَ لَهُ ابْنَةَ الْعَرَبِيَّةِ، وَجَعَلَ عَلٰى اَبِيْهَا صَدَاقَهَا، وَقَالَ: لَا يَدْخُلُ بِهَا حَتّٰى يَخْلُوَ اَجَلُ اُخْتِهَا.

✵✵ عطاء خراسانی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے ایک عورت کے باپ کو شادی کا پیغام دیا' اُس عورت کی ماں ایک عرب عورت تھی' تو لڑکی کے باپ نے یہ رشتہ طے کر دیا' اُس لڑکی کی ایک سوتیلی بہن تھی جس کی ماں عجمی تھی تو عجمی عورت کی بیٹی کی رخصتی کروادی گئی' مرد نے اُس عجمی عورت کی بیٹی کے ساتھ صحبت کر لی' جب اگلے دن صبح اُسے محسوس ہوا (کہ یہ کسی عرب عورت کی بیٹی نہیں ہے تو اُس نے مقدمہ دائر کر دیا) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فتویٰ دیا کہ مرد نے جس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے اُس عورت کو مہر ملے گا اور مرد کے ہاں عربی عورت کی بیٹی کی رخصتی کروائی جائے گی اور اُس کا مہر لڑکی کے باپ کے ذمہ لازم ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اُس عربی عورت کی بیٹی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے گا جب تک اُس کی بہن کی عدت نہیں گزر جاتی۔

10713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُرَّةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَضَى بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْ مِثْلِهَا

✵✵ محمد بن مرہ بیان کرتے ہیں: اس طرح کی صورتِ حال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند فیصلہ دیا ہے۔

10714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْوَضِيْءِ، وَكَانَ صَاحِبًا لِعَلِيٍّ قَالَ: قَضَى عَلِيٌّ فِيْ رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ فَاَرْسَلَ بِاُخْتِهَا، فَاَهْدَاهَا اِلٰى زَوْجِهَا، فَقَضَى عَلِيٌّ لِلَّتِيْ بَنَى بِهَا مَا فِيْ بَيْتِهَا، وَعَلٰى اَبِيْهَا اَنْ يُجَهِّزَ الْاُخْرٰى مِنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ يُرْسِلَ بِهَا اِلٰى زَوْجِهَا

✵✵ ابووضی' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا جس نے اپنی ایک بیٹی کی شادی کسی شخص کے ساتھ کی اور رخصتی میں اُس کی بہن کو بھجوا دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ جس عورت کی رخصتی ہوگئی ہے' گھر میں موجود تمام سامان اُس عورت کی ملکیت شمار ہوگا اور لڑکی کے باپ پر یہ بات لازم ہوگی

کہ وہ دوسری بیٹی کا سامان اپنی طرف سے تیار کروائے اور پھر اُسے اُس کے شوہر کے پاس بھیجے۔

10715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِى سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ، اَنَّ رَجُلًا كُنَّ لَهُ خَمْسُ بَنَاتٍ فَزَوَّجَ اِحْدَاهُنَّ رَجُلًا، فَزُفَّتْ اِلَيْهِ اُخْتُهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَعَلَى اَبِيهَا صَدَاقُ هَذِهِ لِزَوْجِهَا، وَعَلَيْهِ اَنْ يَزُفَّهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ اَتَاهَا مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ

✵✵ صالح بن سلیمان' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں (کہ اُن کے زمانہ میں) ایک شخص کی پانچ بیٹیاں تھیں' اُس نے اُن میں سے ایک بیٹی کی شادی کر دی اور رخصتی اُس لڑکی کی بہن کی کروا دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کو (جس کی رخصتی ہو چکی ہے) مہر ملے گا کیونکہ مرد نے اُس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے اور عورت کے باپ پر اُس لڑکی کے مہر کی ادائیگی لازم ہوگی جو وہ اُس کے شوہر کو ادا کرے گا اور عورت کے باپ پر یہ بات بھی لازم ہوگی کہ وہ اصل لڑکی کی رخصتی کروائے' اگر مرد نے جانتے بوجھتے ہوئے بھی دوسری لڑکی کے ساتھ صحبت کی ہوگی تو اُس پر حد جاری ہوگی۔

10716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " كَانَ يَقُولُ فِي اَشْبَاهِ هَذَا: يُجْلَدُ الْاَبُ مِائَةً، يُنَكَّلُ

✵✵ زہری اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ لڑکی کے باپ کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اُسے سزا دی جائے گی۔

10717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لِلَّتِي بَنَى بِهَا صَدَاقُهَا عَلَى زَوْجِهَا، وَهُوَ لِزَوْجِهَا عَلَى اَبِيهَا، وَالْاُولَى امْرَاَتُهُ، وَلَا يَقْرَبُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي وَطِءَ اِذَا لَمْ يَعْلَمْ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جس لڑکی کی رخصتی ہوگئی تھی اُس کو مہر کی ادائیگی اُس کے شوہر پر لازم ہوگی اور وہ رقم لڑکی کا شوہر لڑکی کے باپ سے حاصل کرے گا' پہلی والی لڑکی ہی اُس کی بیوی شمار ہوگی لیکن وہ اُس بیوی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکے گا جب تک اُس لڑکی کی عدت نہیں گزر جاتی جس کے ساتھ اُس نے صحبت کی تھی' اگر اُسے اس کا علم تھا۔

بَابُ نِكَاحِ الْخَصِيِّ

باب: خصی شخص کا نکاح کرنا

10718 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَصِيٍّ تَزَوَّجَ امْرَاَةً حُرَّةً قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَتَزَوَّجَ الْخَصِيُّ اِذَا رَضِيَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے ایسے خصی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو آزاد عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر عورت راضی ہو تو خصی شخص شادی کر لے۔

10719 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يَحِلُّ لِلْخَصِيِّ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مُسْلِمَةً عَفِيفَةً

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خصی شخص کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ کسی مسلمان پاکدامن عورت کے ساتھ شادی کرے۔

بَابُ اَجَلِ الْعِنِّينِ

باب: عنین شخص کو دی جانے والی مہلت

10720 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ النِّسَاءَ اَنْ يُؤَجَّلَ سَنَةً، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّهُ يُؤَجَّلُ سَنَةً مِنْ يَوْمِ تَرْفَعُ اَمْرَهَا

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے جو عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرسکتا کہ اُسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُسے اُس ایک سال کی مہلت اُس دن سے دی جائے گی جس دن عورت نے اپنا مقدمہ پیش کیا تھا۔

10721 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ: جَعَلَ لِلْعِنِّينِ اَجَلَ سَنَةٍ، وَاَعْطَاهَا صَدَاقَهَا وَافِيًا

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عنین شخص کے لیے ایک سال کی مہلت مقرر کی ہے اور وہ شخص عورت کو اُس کا مہر پورا ادا کرے گا۔

10722 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ: قَضَيَا بِاَنَّهَا تَنْتَظِرُ بِهِ سَنَةً، ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ السَّنَةِ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ، وَهُوَ اَحَقُّ بِاَمْرِهَا فِيْ عِدَّتِهَا

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ عورت ایک سال تک اُس کا انتظار کرے گی' ایک سال گزرنے کے بعد وہ ایک طلاق یافتہ عورت کی طرح کی عدت گزارے گی اور اس عدت کے دوران وہ اپنے معاملہ کی زیادہ حقدار ہوگی (یعنی اس عدت کے دوران اُس کا شوہر اُس سے رجوع نہیں کرسکتا)۔

10723 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، وَحُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا وَاِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنین کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی' اگر وہ عورت کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے تو ٹھیک ہے' ورنہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

10724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: رُفِعَ اِلَيْهِ عِنِّينٌ فَاَجَّلَهُ سَنَةً

✻✻ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن کے سامنے ایک عنین شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا تو اُنہوں نے اُسے ایک سال کی مہلت دی۔

10725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً، فَاِنْ اَصَابَهَا، وَاِلَّا فَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنین شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی' اگر وہ عورت کے ساتھ صحبت کرنے پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ہے' ورنہ عورت اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہو گی۔

10726 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الَّذِی لَا يَاْتِي النِّسَاءَ قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ حِينَ اَغْلَقَ عَلَيْهَا الْبَابَ، وَتَنْتَظِرُ هِيَ بِهِ مِنْ يَوْمِ تُخَاصِمُهُ سَنَةً، فَاَمَّا قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ عَفْوٌ عَفَتْ عَنْهُ. وَقَالَ ذٰلِكَ عُمَرُ: فَاِذَا مَضَتْ سَنَةٌ اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ بَعْدَ السَّنَةِ وَكَانَتْ تَطْلِيقَةً، فَاِنْ لَمْ يُطَلِّقْهَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ اَمْلَكَ بِاَمْرِهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو عورت کے ساتھ صحبت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا' تو اُنہوں نے جواب دیا: جب مرد عورت کے ساتھ دروازہ بند کر لے گا تو عورت کے لیے مہر لازم ہو جائے گا اور جس دن عورت نے اپنا مقدمہ پیش کیا تھا اُس دن سے وہ ایک سال تک اُس کا انتظار کرے گی (کہ اس دوران وہ ٹھیک ہو جائے) اس سے پہلے کی جو مدت ہے' وہ عورت کی طرف سے معافی شمار ہو گی۔

اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یا عمر بن عبدالعزیز نے) یہ بات کہی ہے کہ جب ایک سال گزر جائے گا تو عورت ایک سال گزرنے کے بعد طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہو گی' اگر چہ مرد نے عورت کو طلاق نہ دی ہو اور وہ عورت اس عدت کے دوران اپنے معاملہ کی زیادہ مالک ہو گی (یعنی اس دوران مرد اُس سے رجوع نہیں کر سکتا)۔

10727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا وَاِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا

✻✻ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عنین شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی' اگر وہ عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے' ورنہ اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور عورت کو پورا مہر ملے گا۔

10728 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ لَا يُصِيبُهَا، وَقَالَ هُوَ: بَلٰى قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَرْوِي عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ: تُدْعَى نِسَاءٌ فَيَكُنَّ حَتّٰى يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا

قَرِيبًا مِنْهُنَّ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِنَّ

✵✵ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ثیبہ ہو اور پھر کوئی مرد اُس کے ساتھ شادی کرلے' عورت کا یہ کہنا ہو کہ مرد اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرسکا' جبکہ مرد یہ کہے کہ اُس نے صحبت کی ہے' تو معمر نے بتایا کہ قتادہ نے بعض اہلِ علم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ کچھ خواتین کو بلوایا جائے گا' وہ چھپ جائیں گی اور اُن کے قریب مرد عورت کے ساتھ صحبت کرے گا' تو عورتوں سے یہ بات مخفی نہیں رکھے گی (کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کرسکا ہے یا نہیں کرسکا)۔

10729 - اقوالِ تابعین: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُولُ: يُعْلَمُ ذٰلِكَ إِذَا جَامَعَهَا فَلْيُبْرِزْهُ لَهُمْ فِي ثَوْبٍ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِي الْمَنِيَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس بات کا پتا یوں بھی چل سکتا ہے کہ جب مرد عورت کے ساتھ صحبت کرے تو اُن کے سامنے ایک کپڑے میں اُسے پیش کردے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ منی کو دکھادے۔

10730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعِنِّينِ قَالَ: إِنْ كَانَتِ امْرَاَةٌ ثَيِّبًا فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ وَيُسْتَحْلَفُ، وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا نَظَرَ إِلَيْهَا النِّسَاءُ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهٰذَا أَحْسَنُ الْأَقَاوِيلِ فِيهِ، وَبِهِ نَأْخُذُ

✵✵ سفیان ثوری عنین شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اگر اُس کی عورت ثیبہ ہو تو اس بارے میں مرد کے قول کا اعتبار کیا جائے گا اور اُس سے حلف لے لیا جائے گا اور اگر وہ کنواری ہو تو عورتیں اُس کا جائزہ لیں گی۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: اس بارے میں کہا جانے والا یہ سب سے بہترین قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَنْكِحُ الرَّجُلَ وَهِيَ تَعْلَمُ أَنَّهُ عِنِّينٌ

باب: جب کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ نکاح کرلے اور اُسے یہ پتا ہو کہ یہ مرد عنین ہے

10731 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَقْدَمَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى رَجُلٍ وَهِيَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَأْتِي النِّسَاءَ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهَا كَلَامُهُ، وَلَا خُصُومَتُهُ، هُوَ أَحَقُّ بِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ شادی کرلیتی ہے اور عورت کو یہ پتا ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ صحبت نہیں کرسکتا' تو عطاء نے کہا کہ ایسی صورت میں عورت کو اُس کے ساتھ بات کرنے کا' یا اُس کے خلاف مقدمہ کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا' مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

بَابُ الَّذِی یُصِیبُ امْرَاَتَهُ ثُمَّ یَنْقَطِعُ

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کر لے اور پھر اُس کے بعد وہ اس کے قابل نہ رہے

10732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ یُوَسْوَسُ، وَقَدْ کَانَ یُصِیبُ امْرَاَتَهُ قَالَ: لَا حَقَّ لَهَا، وَلَا کَلَامَ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ہے جو وسوسہ کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر چکا ہوتا ہے (یعنی وہ ایک مرتبہ صحبت کر لیتا ہے اور بعد میں اس کے قابل نہیں رہتا) تو عطاء نے جواب دیا: اس صورت میں عورت کو حق حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی کلام کر سکے گی۔

10733 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ لِی عَمْرُو بْنُ دِینَارٍ سَمِعْنَا: اَنَّهُ اِذَا اَصَابَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فَلَا کَلَامَ لَهَا " قَالَ: قُلْتُ: اَثَبْتٌ؟ قَالَ: لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُهُ

✳✳ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جب مرد عورت کے ساتھ ایک مرتبہ صحبت کر لے تو اب عورت کو کلام کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: کیا کسی مستند شخص سے یہ بات سنی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: ہم تو مسلسل یہ بات سنتے آ رہے ہیں (یعنی کئی لوگوں کا یہی قول ہے)۔

10734 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَکَحَ الْمَرْاَةَ فَتَصْحَبُهُ حِینًا یُصِیبُهَا، ثُمَّ یَکْبُرُ حَتّٰی لَا یَاْتِیَ النِّسَاءَ، ثُمَّ تُخَاصِمُهُ قَالَ: لَا کَلَامَ لَهَا، وَلَا حَقَّ، وَلَا نِعْمَةَ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے' پھر وہ عورت کچھ عرصہ اُس کے ساتھ رہتی ہے' اس دوران وہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کرتا رہتا ہے' پھر مرد کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت کے قابل نہیں رہتا' تو وہ عورت اُس کے خلاف مقدمہ کر دیتی ہے' عطاء نے جواب دیا: اس صورت میں عورت کو کلام کرنے کا حق نہیں ہوگا' اُسے کوئی حق حاصل نہیں ہوگا' کوئی نعمت حاصل نہیں ہوگی اور وہ مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

10735 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ الْهَمْدَانِیِّ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ، فَقَالَتْ: یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، هَلْ لَکَ فِی امْرَاَةٍ لَا اَیِّمَ وَلَا ذَاتَ بَعْلٍ؟ قَالَ: فَعَرَفَ عَلِیٌّ مَا تَعْنِی، فَقَالَ: مَنْ صَاحِبُهَا؟ قَالُوْا: فُلَانٌ، وَهُوَ سَیِّدُ قَوْمِهِ قَالَ: فَجَاءَ شَیْخٌ قَدِ اجْتَنَحَ یَدِبُّ، فَقَالَ: اَنْتَ صَاحِبُ هَذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَدْ تَرَی مَا عَلَیْنَا قَالَ: هَلْ مَعَ ذٰلِکَ شَیْءٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَلَا بِالسَّحَرِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: هَلَکْتَ وَاَهْلَکْتَ قَالَتْ: مَا تَاْمُرُنِی اَصْلَحَکَ اللّٰهُ قَالَ: بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالصَّبْرِ، مَا اُفَرِّقُ بَیْنَکُمَا.

٭٭ ہانی بن ہانی ہمدانی بیان کرتے ہیں: ایک عورت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اے امیرالمؤمنین! کیا آپ کو ایسی عورت میں دلچسپی ہے جو نہ تو بیوہ ہے اور نہ ہی شوہر والی ہے؟ راوی کہتے ہیں: تو اُس کی جو مراد تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُس کا اندازہ ہو گیا' اُنہوں نے دریافت کیا: اس عورت کا شوہر کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں شخص ہے! وہ شخص اپنی قوم کا سردار تھا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک بوڑھا شخص آیا جو گھسٹ کر آ رہا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم اس کے شوہر ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! ہم پر جو آئی ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ اور کوئی عیب بھی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کوئی جادو ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت ہلاکت کا شکار ہو گئی اور تم نے ہلاکت کا شکار کر دیا۔ اُس عورت نے کہا: آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور صبر کرنے کی (تلقین کرتا ہوں)' میں تم دونوں کے درمیان علیحدگی نہیں کرواؤں گا۔

10736 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10737 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَسْلَمَ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجَهَا لَا يُصِيبُهَا، فَاَرْسَلَ اِلٰى زَوْجِهَا فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: كَبِرْتُ وَذَهَبَتْ قُوَّتِي، فَقَالَ لَهُ: فِي كَمْ تُصِيبُهَا؟ قَالَ: فِي كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: اذْهَبِي فَاِنَّ فِيهِ مَا يَكْفِي الْمَرْاَةَ

٭٭ اسلم بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہیں کر سکا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے شوہر سے بلوایا اور اُس سے دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا: میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں اور میری قوت ختم ہو گئی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم اُس سے کتنی مرتبہ صحبت کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: ایک طہر میں ایک مرتبہ! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عورت سے) فرمایا: تم جاؤ! کیونکہ اس مرد میں اتنی صلاحیت ہے جو ایک عورت کے لیے کفایت کرے۔

بَابُ مَا يُشْتَرَطُ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ الْحِبَاءِ

باب: (شادی کے وقت) مرد پر کسی عطیہ کی ادائیگی کی شرط عائد کیے جانا

10738 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْ وَلِيٍّ زَوَّجَ امْرَاَةً وَشَرَطَ لِنَفْسِهِ عَلَى الزَّوْجِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: هُوَ لِمَنْ يَفْعَلُ بِهِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "وَرُبَّمَا كَانَ مَعْمَرٌ يَقُولُ: هٰكَذَا، وَرُبَّمَا قَالَ: مَنْ يَفْعَلُ بِهِ"

✸✸ ایوب بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے ایسے ولی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی عورت کی شادی کرواتا ہے اور اپنی ذات کے لیے مرد پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ وہ اُسے اتنا اتنا عطیہ دے گا' عکرمہ نے کہا: یہ اُس کے لیے ہوگا جو ایسا کرے گا۔
امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: بعض اوقات معمر نے یہ بات بیان کی ہے اور بعض اوقات اُنہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کون ایسا کرے گا؟

10739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ، اَوْ حِبَاءٍ، اَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ، فَهُوَ لِمَنْ اُعْطِيَهُ، وَاَحَقُّ مَا يُكْرَمُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ وَاُخْتُهُ.

✸✸ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بھی عورت کا نکاح کسی مہر یا عطیہ یا وعدہ کی بنیاد پر کیا جائے' جو نکاح کی عصمت سے پہلے ہو' تو وہ اُس عورت کو ملے گا اور جو نکاح کی عصمت (یعنی ایجاب وقبول) کے بعد ہو' تو یہ اُس شخص کو ملے گا جسے یہ دیا گیا ہے اور آدمی کی جس حوالے سے عزت افزائی کی جاتی ہے اُس میں سب سے زیادہ حقدار وہ اپنی بیٹی یا اپنی بہن کے حوالے سے ہونے والی اس عزت افزائی کا ہے۔

10740 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: سَمِعْتُ الْمُثَنّٰى يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ عَمْرٌو: وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے منقول ہے' جبکہ عمرو نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

10741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيَّ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10742 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اشْتُرِطَ فِيْ نِكَاحِ الْمَرْاَةِ فَهُوَ مِنْ صَدَاقِهَا. وَقَضٰى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ جُمَحٍ

✸✸ عطاء بیان کرتے ہیں: عورت کے نکاح میں جو بھی شرط عائد کی جاتی ہے وہ عورت کے مہر کا حصہ شمار ہوگی۔ عمر بن

حدیث: 10739 : سنن ابی داود - کتاب النکاح' باب فی الرجل یدخل بامراته قبل ان ینقدها شیئا - حدیث: 1831' السنن للنسائی - کتاب النکاح' التزویج علی نواة من ذهب - حدیث: 3318' السنن الکبری للنسائی - کتاب النکاح' التزویج علی نواة من ذهب - حدیث: 5355' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصداق' باب الشرط فی المهر - حدیث: 13491

عبدالعزیز نے بنوجمح سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے بارے میں اس بات کا فیصلہ دیا تھا۔

10743 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ حِرْمَ الْمَرْاَةِ مِنْ مَهْرٍ اَوْ عَطِيَّةٍ فَهُوَ لَهُ، وَاَحَقُّ مَا اُكْرِمَ بِهِ الْمَرْءُ ابْنَتُهُ وَاُخْتُهُ

✵✵ مکحول روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس مہر یا عطیہ کے عوض میں تم عورت کی قابلِ احترام جگہ کو حلال قرار دیتے ہو تو وہ اُس کی ملکیت شمار ہوگا اور آدمی کی جس چیز کی وجہ سے عزت افزائی کی جاتی ہے اُس میں سب سے زیادہ حقدار اُس کی بیٹی اور اُس کی بہن ہے۔

10744 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِيْ وَلِيٍّ زَوَّجَ امْرَاَةً وَاشْتَرَطَ عَلٰى زَوْجِهَا شَيْئًا لِنَفْسِهِ، فَقَضَى عُمَرُ: اَنَّهُ مِنْ صَدَاقِهَا

✵✵ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ولی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جس نے ایک عورت کی شادی کی تھی اور اُس کے شوہر پر اپنی ذات کے لیے کچھ ادائیگی کی شرط مقرر کی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ چیز اُس عورت کا مہر شمار ہوگی۔

10745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ، اَوْ حِبَاءٍ، اَوْ عِدَةٍ اِذَا كَانَتْ عُقْدَةُ النِّكَاحِ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا قَالَ: وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ حِبَاءٍ فَهُوَ لِمَنْ اُعْطِيَهُ، فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَهَا نِصْفُ مَا اَوْجَبَ عَلَيْهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ مِنْ صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ

✵✵ ایوب اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے کہ جس بھی عورت کا نکاح کسی مہر یا عطیہ یا وعدہ یا ادائیگی کے وعدہ کی شرط پر کیا گیا ہو' تو جب نکاح کا معاہدہ اس شرط پر ہوا ہو تو وہ اُس عورت کو ملے گا اور اُس کے مہر کا حصہ شمار ہوگا اور جو عطیہ اس کے بعد ہوگا تو یہ عطیہ اُس شخص کو ملے گا جسے وہ دیا گیا ہے' اگر مرد عورت کو طلاق دیدیتا ہے تو عورت کو اُس چیز کا نصف ملے گا جو نکاح کے معاہدہ کے وقت مہر یا عطیہ کے طور پر مرد نے اُس پر لازم قرار دیا تھا۔

10746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ فَاشْتُرِطَ عَلٰى زَوْجِهَا اَنَّ لِاَخِيهَا مِنَ الْكَرَامَةِ كَذَا، وَلِاُمِّهَا وَلِاَبِيهَا قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ صَدَاقِهَا، فَاِنْ تَكَلَّمَتْ فِيْهِ فَهِيَ اَحَقُّ بِهِ، وَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَهَا نِصْفُ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَاِنْ حَابَاهُمْ بِشَيْءٍ سِوَى صَدَاقِهَا فَلَيْسَ هُوَ لَهُمْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس بھی عورت کا نکاح ہوتا ہے اور اُس کے شوہر پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ عورت کے بھائی کو عزت افزائی کے طور پر کچھ دے گا' یا اُس کے ماں باپ کو دے گا' تو عطاء فرماتے ہیں: یہ چیز عورت کا مہر شمار ہوگی' اگر وہ اس کے بارے میں کلام کرتی ہے (یعنی مطالبہ کرتی ہے) تو وہ اس کی زیادہ حقدار شمار ہوگی' اگر مرد اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو اُس عورت کو ساری چیزوں کا نصف حصہ ملے گا اور اگر مرد عورت کے مہر کے علاوہ اُن لوگوں کو عطیہ کے طور

پر کوئی چیز دیتا ہے تو پھر (طلاق کی صورت میں) وہ چیز اُن لوگوں کے پاس نہیں رہے گی۔

10747 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ، كَانَ يَقُوْلُ: مَا اشْتَرَطُوا مِنْ كَرَامَةٍ فِي الصَّدَاقِ لَهُمْ فَهِيَ مِنْ صَدَاقِهَا، وَهِيَ اَحَقُّ بِهِ اِنْ تَكَلَّمَتْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُن لوگوں نے مہر میں عزت افزائی کے طور پر جو شرط مقرر کی ہو تو وہ چیز عورت کے مہر کا حصہ شمار ہوگی اور اگر وہ اُس کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ اس کی زیادہ حقدار ہوگی۔

بَابُ الْجِلْوَةِ

باب: جلوہ (یعنی کسی بھی قسم کی ادائیگی کے وعدہ) کا حکم

10748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْجِلْوَةِ قَالَ: لَيْسَتْ بِشَيْءٍ حَتّٰى تُقْبَضَ

✵✵ سفیان ثوری' ادائیگی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت تک کوئی چیز شمار نہیں ہوگی جب تک قبضہ میں نہیں لی جاتی۔

10749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ سُئِلَ، عَنِ الْجِلْوَةِ، اِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: اِنَّ كَانَ نَحَلَهَا، وَاَشْهَدَ لَهَا، فَذٰلِكَ لَهَا جَائِزٌ فِي مَالِهِ، وَاِنْ كَانَ سَمِعَ بِاَمْرٍ فَلَا شَيْءَ لَهَا، وَقَضٰى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَا يَرَاهَا شَيْئًا

✵✵ ابن جریج نے ابن شہاب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے جلوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جب مرد کا انتقال ہو جاتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو مرد نے عورت کو عطیہ کرتے ہوئے اس بات پر گواہ بھی بنا لیا تھا تو مرد کے مال میں سے عورت کو اس کی ادائیگی جائز ہوگی اور اگر اُس نے کسی بات کے بارے میں سنا تھا تو عورت کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

عبدالملک نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا جبکہ عمر بن عبدالعزیز جلوہ کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

باب: کون سی خواتین کو نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے؟

10750 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَدَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى اللَّيْلِ، وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا تُسَافِرِ امْرَاَةٌ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَلَا تُقْدَمَنَّ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگا کر لوگوں کو وعظ و

نصیحت کی اور پھر ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص رات ہونے تک (یعنی سورج غروب ہونے تک) عصر کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہ کرے اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا نہ کرے اور عورت صرف اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ تین دن کی مسافت تک کا سفر کرے اور عورت اپنی پھوپھی پر اور اپنی خالہ پر آگے نہ آئے (یعنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی نہ کی جائے)۔

10751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى، قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يُنْهَى عَنْ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا وَعَمَّتِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا قَالَ: لَا ذٰلِكَ مِثْلُ الْوِلَادَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عورت اور اُس کی رضاعی خالہ یا رضاعی پھوپھی کو نکاح میں جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: کیا اُن دونوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بھی ولادت کی مانند ہے (یعنی نسبی رشتہ کی مانند ہے)۔

10753 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلَى عَمَّتِهَا اَوْ عَلَى خَالَتِهَا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اُس کی خالہ یا پھوپھی سے نکاح کیا جائے (یعنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی کی جائے)۔

10754 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا، اَوِ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا. قَالَ عَمْرٌو: فَاَمَّا بِنْتُ الْعَمِّ فَلَمْ اَسْمَعْ بِهَا

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (کہ نکاح میں) عورت اور اُس کی خالہ کو یا عورت اور اُس کی پھوپھی کو جمع کر لیا جائے۔

عمرو بیان کرتے ہیں: جہاں تک چچازاد کا تعلق ہے تو میں نے اُس کے بارے میں کوئی روایت نہیں سنی۔

10755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

حديث:10753 : سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب الحال التي يجوز للرجل ان يخطب فيها - حديث:2150' السنن للنسائي - كتاب النكاح' الجمع بين المراة وعمتها - حديث:3255' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' تحريم الجمع بين المراة وعمتها - حديث:5272' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:6974' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:354' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب النكاح وما يشاكله' باب بيان ابطال نكاح الرجل المراة وعنده عمتها وخالتها - حديث:3333

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی پر' یا اُس کی خالہ پر نکاح کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی کی جائے)۔

10756 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَالْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (کہ نکاح میں) عورت اور اُس کی پھوپھی کو یا عورت اور اُس کی خالہ کو جمع کیا جائے۔

10757 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ كَانَ يَنْهَى اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا." قُلْتُ: قَطُّ؟ قَالَ: اَوْ عَمَّةِ اَبِيْهَا، اَوْ خَالَةِ اَبِيْهَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ (نکاح میں) عورت اور اُس کی پھوپھی کو جمع کرلیا جائے۔ میں نے دریافت کیا: صرف؟ اُنہوں نے جواب دیا: یا اپنے باپ کی پھوپھی کو یا اپنے باپ کی خالہ کو جمع کیا جائے۔

10758 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى ابْنَةِ اَخِيْهَا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے ساتھ اُس کی بھانجی پر نکاح نہ کیا جائے اور کسی عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی پر نکاح نہ کیا جائے اور کسی عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی پر نکاح نہ کیا جائے اور کسی عورت کے ساتھ اُس کی خالہ پر نکاح نہ کیا جائے اور کسی عورت کے ساتھ اُس کی بھتیجی پر نکاح نہ کیا جائے۔

10759 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِىِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

✵✵ امام شعبی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی پر یا اُس کی خالہ پر نکاح کیا جائے۔

10760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَرِهَ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ

✵✵ عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے (بیوی کی) رضاعی

پھوپھی اور خالہ کے ساتھ نکاح کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔

10761 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَعَمَّتِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ مِثْلُ الْوِلَادَةِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص کسی عورت اور اُس کی رضاعی پھوپھی کو نکاح میں جمع کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ ولادت کی مانند ہے۔

10762 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: وَاَكْرَهُ عَمَّتَكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَخَالَتَكَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تمہاری رضاعی پھوپھی کو اور تمہاری رضاعی خالہ کو بھی مکروہ قرار دوں گا۔

10763 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْمَعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ بِنْتِ عَمَّتِهَا؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا عورت اور اُس کی پھوپھی زاد بہن کو نکاح میں جمع کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ ابْنَتَيِ الْعَمِّ

٭٭ ابن ابونجیح نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے۔

10765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي ابْنَتَيِ الْعَمِّ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا قَالَ: مَا هُوَ بِحَرَامٍ اِنْ فَعَلَهُ، وَلٰكِنَّهُ مِنْ اَجْلِ الْقَطِيعَةِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کے بارے میں اُنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر آدمی ایسا کر لیتا ہے تو یہ حرام نہیں ہے، لیکن قطع رحمی کی وجہ سے اسے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

10766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا، فَاِنَّهُنَّ اِذَا فَعَلْنَ ذٰلِكَ قَطَّعْنَ اَرْحَامَهُنَّ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اُس کی خالہ پر یا اُس کی پھوپھی پر نکاح کر لیا جائے، کیونکہ جب وہ عورتیں ایسا کریں گی تو وہ آپس کی رشتہ داری کے حقوق کو پامال کر دیں گی۔

10767 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْفَاْفَاْ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى ذَاتِ قَرَابَتِهَا كَرَاهِيَةَ الْقَطِيعَةِ

✵✵ اسحاق بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اُس کی رشتہ دار خاتون کے ہوتے ہوئے نکاح کرلیا جائے کیونکہ اس میں رشتہ داری کے حقوق کی پامالی کا اندیشہ ہے۔

10768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ، لَوْ كَانَتْ اِحْدَاهُمَا رَجُلًا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُهَا، قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا اَنْ يَكُوْنَ مِنَ النَّسَبِ، وَلَا يَكُوْنُ بِمَنْزِلَةِ امْرَاَةٍ وَابْنَةِ زَوْجِهَا يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا اِنْ شَاءَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ وہ دو ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرے کہ اگر اُن میں سے کوئی ایک مرد ہوتا' تو اُس کے لیے دوسری کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہ ہوتا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یوں ہوگی کہ اگر یہ نسبی اعتبار سے ہو'اس میں ایک عورت اور اُس کے شوہر کی بیٹی شامل نہیں ہوں گے کیونکہ اگر وہ مرد چاہے تو اُن دونوں کو نکاح میں جمع کرسکتا ہے۔

10769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: سَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ: هَلْ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوْ عَلٰى عَمَّتِهَا؟ قَالَ: لَا، قَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، قُلْتُ لَهُ: اِنَّهُ قَدْ دَخَلَ، وَاَعْوَلَتْ لَهُ، اَفَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي قَالَ: فَسَاَلْتُ مُجَاهِدًا، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ قَوْلِ الْقَاسِمِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ، فَسَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، فَقَالَ: لَا يَنْكِحُهَا، فَقُلْتُ: اِنَّهَا قَدْ اَعْوَلَتْ قَالَ: وَاَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

✵✵ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد سے دریافت کیا: کیا کسی عورت کے ساتھ اُس کی خالہ پر یا اُس کی پھوپھی پر نکاح کیا جاسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: تو کیا اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروائی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! راوی کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی قاسم کے جواب کی مانند جواب دیا' میں نے عمرو بن شعیب سے دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: مرد اُس عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرے گا' میں نے دریافت کیا: تو اُنہوں نے کہا: ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی عورت سے' اُس کی پھوپھی پر یا اُس کی خالہ پر نکاح کیا جائے۔

10770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ حَسَنَ بْنَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ نَكَحَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَابْنَةَ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَجَمَعَ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ، وَاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: هُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْهُمَا. عَبْدِ الرَّزَّاقِ،

✵✵ حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: حسن بن علی نے ایک ہی رات میں محمد بن علی کی صاحبزادی کے ساتھ اور عمر بن علی کی

صاحبزادی کے ساتھ نکاح کرلیا تو اُنہوں نے نکاح میں دو چچازاد بہنوں کو جمع کرلیا' محمد بن علی نے اس کے بارے میں یہ فرمایا تھا: یہ (یعنی اُن دونوں خواتین کے شوہر) ہمارے نزدیک ان دونوں خواتین سے زیادہ محبوب ہیں۔

10771 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مِثْلَهُ قَالَ: فَاَصْبَحَ نِسَاؤُهُمْ لَا يَدْرِينَ اِلَى اَيِّهِمَا يَذْهَبْنَ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ اگلی صبح خواتین کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اُن دونوں دُلہنوں میں سے کس کے گھر جائیں!

بَابُ هَلْ يَنْكِحُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَقَدْ اَصَابَ اَبُوْهُ اُمَّهَا

باب: کیا کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے جس کی ماں کے ساتھ مرد کا باپ صحبت کرچکا ہو؟

10772 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَةً فَتَنْكِحُ رَجُلًا فَتَلِدُ لَهُ جَارِيَةً، وَقَدْ كَانَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ ابْنٌ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَ ابْنَهُ ابْنَةَ امْرَاَتِهِ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ تَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ

❊❊ ابن ابونجیح نے عطاء کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی عورت کو طلاق دے دیتا ہے' پھر وہ عورت کسی اور شخص کے ساتھ شادی کرلیتی ہے اور اُس دوسرے شخص کی بیٹی کو جنم دیتی ہے' اُس عورت کے پہلے شوہر کا ایک بیٹا بھی ہوتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پہلے شوہر کا بیٹا اُس عورت کی دوسرے شوہر سے پیدا ہونے والی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلے جس کے ساتھ اُس عورت نے بعد میں شادی کی تھی۔

10773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، اَنَّهُمَا قَالَا: لَا بَاْسَ بِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

❊❊ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10774 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ ابْنَةَ امْرَاَةٍ، قَدْ كَانَ اَبُوْهُ وَطِئَهَا: فَمَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ قَبْلَ اَنْ يَطَاَهَا اَبُوْهُ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَهَا، وَمَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ بَعْدَ اَنْ وَطِئَهَا اَبُوْهُ فَلَا يَتَزَوَّجْ شَيْئًا مِنْ وَلَدِهَا

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی کسی ایسی عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کرے جس عورت کے ساتھ آدمی کا باپ صحبت کرچکا ہو' لیکن آدمی کے باپ کے اُس

عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُس کی جو اولاد تھی اُس کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن آدمی کے باپ کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اُس عورت نے جن بچوں کو جنم دیا (جو کسی دوسرے شوہر سے ہوں) تو اُس کی اُس اولاد میں سے کسی کے ساتھ آدمی شادی نہیں کرسکتا۔

10775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ: اَعَلِمْتَ اَحَدًا یَکْرَهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ يَكْرَهُهُ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ اَعْلَمْ اَحَدًا يَكْرَهُهُ اِلَّا مَا ذُكِرَ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابونجیح سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسے شخص کا علم ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجاہد اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہو' البتہ طاؤس اور مجاہد کے بارے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے (کہ اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے)۔

بَابُ التَّحْلِيلِ

باب: حلالہ کرنا

10776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ تَحْلِيلِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا، فَقَالَ: ذٰلِكَ السِّفَاحُ

❋❋ زہری نے عبدالملک بن مغیرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عورت کے اُس کے سابقہ شوہر کے لیے حلال قرار دینے (یعنی حلالہ کروانے) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ زنا ہے۔

10777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا اُوتٰى بِمُحَلِّلٍ وَلَا بِمُحَلَّلَةٍ اِلَّا رَجَمْتُهُمَا

❋❋ قبیصہ بن جابر اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جس بھی حلالہ کرنے والے مرد یا عورت کو لایا گیا تو میں اُن دونوں کو سنگسار کروادوں گا۔

10778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ ابْنَةَ عَمٍّ لَهُ، ثُمَّ رَغِبَ فِيهَا، وَنَدِمَ فَاَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ يُحِلُّهَا لَهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كِلَاهُمَا زَانٍ، وَاِنْ مَكَثَا كَذَا وَكَذَا، وَذَكَرَ عِشْرِينَ سَنَةً، اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يُحِلَّهَا لَهُ

❋❋ عبداللہ بن شریک عامری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے اپنی چچازاد (بیوی) کو طلاق دے دی' پھر وہ اُس عورت کے ساتھ دوبارہ شادی کرنا چاہتا ہے' وہ ندامت کا شکار رہا ہے' اب وہ یہ چاہتا ہے کہ کوئی اور شخص اُس عورت کے ساتھ شادی کر کے اُس عورت کو اُس کے لیے حلال کر دے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (حلالہ کے طور پر نکاح کرنے والے) دونوں میاں بیوی زانی ہوں گے' اگرچہ وہ

دونوں اتنا عرصہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں' اُنہوں نے بیس سال کا ذکر کیا' یا اس کی مانند کسی مدت کا ذکر کیا' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو یہ بات جانتا ہے کہ مرد یہ چاہتا ہے کہ اُس عورت کو پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے۔

10779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا؟ قَالَ: اِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَاَنْدَمَهُ، وَاَطَاعَ الشَّيْطَانَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِلُّهَا لَهُ؟ قَالَ: مَنْ يُخَادِعِ اللّٰهَ يَخْدَعْهُ

❊❊ مالک بن حویرث' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا' وہ بولا: میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ندامت کا شکار کر دیا' اُس نے شیطان کی پیروی کی تو شیطان نے اُس کے لیے کوئی گنجائش نہیں رکھی' اُس شخص نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو اُس عورت کو اُس شخص کے لیے حلال کروا دیتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے دھوکا کو لوٹا دیتا ہے۔

10780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُحَلِّلُ عَامِدًا، هَلْ عَلَيْهِ عُقُوبَةٌ؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُهُ، وَاِنِّي لَاَرَى اَنْ يُعَاقَبَ قَالَ: وَكُلٌّ اَنْ يُمَالُوا عَلٰى ذٰلِكَ مُسِيئُونَ وَاِنْ اَعْظَمُوا الصَّدَاقَ "

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جان بوجھ کر حلالہ کروانے والے شخص کا حکم کیا ہے؟ کیا اُسے سزا دی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اس کا علم نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اُسے سزا دی جانے چاہیے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا: اس میں شامل ہونے والے سب لوگ برابر کے مجرم شمار ہوں گے' اگرچہ اُن لوگوں نے زیادہ مہر ہی مقرر کیا ہو۔

10781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ نَوَى النَّاكِحُ، اَوِ الْمُنْكِحُ، اَوِ الْمَرْاَةُ، اَوْ اَحَدٌ مِنْهُمُ التَّحْلِيلَ فَلَا يَصْلُحُ

❊❊ قتادہ فرماتے ہیں: اگر نکاح کرنے والا شخص یا نکاح کروانے والا شخص یا عورت یا اُن میں سے کوئی ایک حلالہ کروانے کی نیت رکھتا ہو' تو یہ درست نہیں ہوگا۔

10782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِالتَّحْلِيلِ بَاْسًا، اِذَا لَمْ يَعْلَمْ اَحَدُ الزَّوْجَيْنِ

❊❊ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ حلالہ کروانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ میاں بیوی میں سے کسی کو اس کا علم نہ ہو۔

10783 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ طَلَّقَهَا الْمُحَلِّلُ فَلَا تَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ، يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اِذَا كَانَ نِكَاحُهُ عَلٰى وَجْهِ التَّحَلُّلِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: اگر حلالہ کرنے والا شخص عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی' اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی جبکہ اُس مرد کا نکاح حلالہ کروانے کے طور پر ہوا ہو۔

10784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ نَكَحَ امْرَاَةً مُحَلِّلًا عَامِدًا، ثُمَّ رَغِبَ فِيهَا، فَاَمْسَكَهَا. قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے حلالہ کروانا چاہتا ہے اور پھر وہ اُس عورت میں دلچسپی کرتا ہے اور اپنے ساتھ رکھ لیتا ہے' تو عطاء نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُولُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لِيُحِلَّهَا، وَلَا يُعْلِمُهَا، فَقَالَ الْحَسَنُ: اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَكُنْ مِسْمَارَ نَارٍ فِي حُدُودِ اللّٰهِ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک ایسا شخص جو کسی عورت کے ساتھ حلالہ کے طور پر نکاح کرتا ہے اور وہ عورت کو اس بارے میں نہیں بتاتا' تو حسن بصری بیان کرتے ہیں: تم اللہ سے ڈرو! اور اللہ کی حدود کے بارے میں تم آگ کو ہوا دینے والے نہ ہو جاؤ۔

10786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَرْسَلَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَجُلٍ فَزَوَّجَتْهُ نَفْسَهَا لِيُحِلَّهَا لِزَوْجِهَا، فَاَمَرَهُ عُمَرُ: اَنْ يُقِيمَ عَلَيْهَا وَلَا يُطَلِّقَهَا، وَاَوْعَدَهُ بِعَاقِبَةٍ اِنْ طَلَّقَهَا قَالَ: وَكَانَ مِسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ، كَانَتْ لَهُ رُقْعَتَانِ يَجْمَعُ اِحْدَاهُمَا عَلٰى فَرْجِهِ، وَالْاُخْرٰى عَلٰى دُبُرِهِ، وَكَانَ يُدْعٰى ذَا الرُّقْعَتَيْنِ."

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے ایک شخص کو پیغام بھیجا اور اپنی شادی اُس شخص کے ساتھ کروادی تاکہ وہ شخص اُس عورت کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کروادے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس عورت کو اپنے پاس رکھے اور اُسے طلاق نہ دے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ڈرایا کہ اگر اُس نے اُس عورت کو طلاق دی تو وہ اُسے سزا دیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایک غریب آدمی تھا جس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی' اُس کے پاس کپڑوں کے دو چیتھڑے تھے جن میں سے ایک کو اپنی شرمگاہ پر رکھتا تھا اور دوسرے کو اپنی پیٹھ پر رکھتا تھا اور اُسے دو چیتھڑوں والا کہا جاتا تھا۔

10787 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین سے منقول ہے۔

10788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: طَلَّقَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ امْرَاَةً فَبَتَّهَا وَمَرَّ بِشَيْخٍ، وَابْنٍ لَهُ مِنَ الْاَعْرَابِ بِالسُّوقِ قَدِمَا لِتِجَارَةٍ لَهُمَا، فَقَالَ لِلْفَتٰى: هَلْ فِيكَ خَيْرٌ؟ ثُمَّ مَضٰى عَنْهُ، ثُمَّ كَرَّ عَلَيْهِ وَكَلَّمَهُ قَالَ: نَعَمْ، فَاَرِنِي يَدَكَ، فَانْطَلَقَ بِهِ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، وَاَمَرَهُ بِنِكَاحِهَا فَبَاتَ مَعَهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ

اسْتَأْذَنَ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ، وَإِذَا هُوَ قَدْ وَالَاهَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَئِنْ هُوَ طَلَّقَنِي لَا أَنْكِحُكَ أَبَدًا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: لَوْ نَكَحْتَهَا لَفَعَلْتُ بِكَ، فَتَوَاعَدَهُ فَدَعَا زَوْجَهَا، فَقَالَ: الْزَمْهَا

قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ غَيْرُ مُجَاهِدٍ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فَبَتَّهَا، وَكَانَ مِسْكِينٌ بِالْمَدِينَةِ، أُرَاهُ مِنَ الْأَعْرَابِ، يُقَالُ لَهُ: ذُو النِّمِرَتَيْنِ، فَجَاءَتْهُ عَجُوزٌ، فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ فِي نِكَاحٍ، وَصَدَاقٍ، وَشُهُودٍ، وَتَبِيتُ مَعَهَا، ثُمَّ تُصْبِحُ فَتُفَارِقُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ ذٰلِكَ فَبَاتَ مَعَهَا، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ كَسَتْهُ حُلَّةً، وَقَالَتْ: إِنِّي مُقِيمَةٌ لَكَ، وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تُطَلِّقَنِي، فَذَهَبَ إِلٰى عُمَرَ، فَدَعَا عُمَرُ الْعَجُوزَ، فَضَرَبَهَا ضَرْبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ قَامَتْ لِي بَيِّنَةٌ، وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَاكَ يَا ذَا النِّمِرَتَيْنِ، الْزَمِ امْرَاَتَكَ، فَإِنْ رَابَكَ رَجُلٌ فَأْتِنِي

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے کہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور طلاقِ بتہ دے دی' اُس کا گزر ایک بوڑھے آدمی کے پاس سے ہوا جس کے ساتھ اُس کا بیٹا بھی تھا اور وہ دونوں دیہاتی تھے' وہ بازار میں موجود تھے اور تجارت کے سلسلہ میں وہاں آئے تھے' اُس نے نوجوان سے کہا: کیا تم بھلائی میں دلچسپی رکھتے ہو؟ پھر وہ اُس نوجوان کو ایک طرف لے گیا اور اُس کے ساتھ بات چیت کی' اُس نوجوان نے کہا: ٹھیک ہے! تم اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ' پھر وہ اُس نوجوان کو اپنے ساتھ لے گیا اور اُسے ساری صورتِ حال بتائی اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ عورت کے ساتھ نکاح کر کے اُس کے ساتھ رات گزارے' اگلے دن صبح اُس قریشی شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی' اُس قریشی نوجوان نے اُسے اجازت دی تو وہ نوجوان عورت کا والی بن چکا تھا' اُس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اس نے مجھے طلاق دے بھی دی' تو میں تمہارے ساتھ کبھی نکاح نہیں کروں گی۔ یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے بلایا اور فرمایا: اب اگر تم نے اس عورت کے ساتھ نکاح کیا تو میں تمہیں یہ سزا دوں گا اور یہ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ڈرایا دھمکایا اور پھر اُس کے شوہر کو بلوایا اور فرمایا: تم اس عورت کے ساتھ رہنا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور طلاقِ بتہ دے دی' مدینہ منورہ میں ایک غریب آدمی رہا کرتا تھا جو دیہاتی تھا' اُسے ذوالنمرتین' دو چھوٹی چادروں والا کہا جاتا تھا' ایک بڑی عمر کی عورت اُس کے پاس آئی اور بولی: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ نکاح کر لو' مہر ہو اور گواہ ہوں اور پھر تم عورت کے ساتھ رات بسر کرو اور صبح تم اُس سے علیحدگی اختیار کر لینا۔ اُس نے کہا: ٹھیک ہے! تو اُس رات وہ اُس عورت کے ساتھ ٹھہرا' صبح اُس عورت نے اُسے پہننے کے لیے عمدہ لباس دیا اور یہ کہا کہ اب میں تمہارے ساتھ رہوں گی اگر (میرا سابقہ شوہر) تم سے یہ مطالبہ کرے کہ تم مجھے طلاق دو (تو تم نہ دینا) پھر وہ نوجوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس بوڑھی عورت کو بلوا کر اُس کی شدید پٹائی کروائی اور بولے: اللہ کی قسم! اگر میرے سامنے ثبوت پیش ہو جاتا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اے دو چھوٹی چادروں والے! ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے تمہیں یہ لباس فراہم کیا ہے' اب تم اپنی بیوی کے ساتھ رہنا اور اگر کوئی شخص تمہیں ڈرانے دھمکانے کی کوشش کرے' تو

میرے پاس آ جانا۔

10789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ اِذَا لَمْ يَاْمُرْ بِهِ الزَّوْجُ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اور جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب (عورت کے سابقہ) شوہر نے اس بات کی ہدایت نہ کی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10790 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ، وَآكِلَ الرِّبَا، وَالشَّاهِدَ، وَالْكَاتِبَ، وَالْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُتَوَشِّمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کروانے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے' اُس پر اور سود کھانے والے پر اور اُس کے گواہ پر اور اُسے نوٹ کرنے والے پر اور مصنوعی بال لگانے والی عورت پر اور مصنوعی بال لگوانے والی عورت پر اور جسم گودنے والی عورت پر اور جسم گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

10791 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَكَاتِبَهُ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ لِلْحُسْنِ، وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ، وَالْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ.

✵✵ حارث نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے شخص' اُسے کھلانے والے شخص' اُس کے دونوں گواہوں' اُسے نوٹ کرنے والے پر' جسم گودنے والی عورت پر اور جسم گدوانے والی عورت پر جو خوبصورتی کے لیے ایسا کرتی ہیں اور زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے شخص پر اور حلالہ کرنے والے شخص پر اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہو' اُس پر لعنت کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

19792 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحُبْحَابِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

10793 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: آكِلُ الرِّبَا، وَمُوكِلُهُ، وَشَاهِدُهُ، وَكَاتِبُهُ اِذَا عَلِمُوا بِهِ، وَالْوَاصِلَةُ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَلَاوِي الصَّدَقَةِ، وَالْمُتَعَدِّي فِيهَا، وَالْمُرْتَدُّ عَلٰى عَقِبَيْهِ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ، وَالْمُحِلُّ، وَالْمُحَلَّلُ لَهُ مَلْعُونُونَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کھانے والا شخص' اُسے کھلانے والا شخص' اُس کا گواہ' اُسے نوٹ

کرنے والا شخص جب اُنہیں اس بات کا علم ہو اور مصنوعی بال لگانے والا شخص اور مصنوعی بال لگوانے والا شخص اور صدقہ دینے میں ٹال مٹول کرنے والا شخص اور صدقہ لیتے ہوئے زیادتی کرنے والا شخص اور ہجرت کرنے کے بعد کسی دیہاتی شخص کا اُلٹے قدموں واپس چلے جانا اور حلالہ کرنے والا شخص اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا وہ شخص' ان سب کو قیامت کے دن تک کے لیے حضرت محمد ﷺ کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ تَحْلِيلِ الْاَمَةِ

باب: کنیز کو حلال کروانا

10794 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْعَبْدِ يَبُتُّ الْاَمَةَ يُحِلُّهَا لَهُ اَنْ يَطَاَهَا سَيِّدُهَا

✵ عطاء' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک غلام' کنیز (بیوی) کو طلاقِ بتہ دے دیتا ہے تو اگر اُس کنیز کا آقا اُس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ اُس کنیز کو اُس کے اُس (غلام یعنی سابقہ شوہر) کے لیے حلال کر دے گا۔

10795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، يُطَلِّقُ الْعَبْدُ الْاَمَةَ فَيَبُتُّهَا، اَيَحِلُّ لَهُ اَنْ يُصِيبَهَا سَيِّدُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِكَ التَّحْلِيلَ قَالَ: لَا، قَدْ نُهِيَ عَنِ التَّحْلِيلِ

✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک غلام' کنیز (بیوی) کو طلاق دے دیتا ہے اور اُسے طلاقِ بتہ دے دیتا ہے تو اگر اُس کنیز کا آقا اُس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ کنیز اُس شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر اُس آقا کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعہ اُس کنیز کو اُس کے شوہر کے لیے حلال کر دے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! کیونکہ حلالہ کروانے سے منع کیا گیا ہے۔

10796 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ: تَحِلُّ الْاَمَةُ لِزَوْجِهَا اَنْ يُصِيبَهَا سَيِّدُهَا، اِذَا كَانَ لَا يُرِيْدُ التَّحْلِيلَ

✵ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: اگر کنیز کا آقا اُس کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ کنیز اُس کے (سابقہ) شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی جبکہ آقا کا مقصد حلالہ کروانا نہ ہو۔

10797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: عَنِ امْرَاَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَوَطِئَهَا سَيِّدُهَا قَالَ: اِذَا لَمْ يَنْوِ اِحْلَالًا فَلَا بَاْسَ بِهِ اَنْ يُرَاجِعَهَا زَوْجُهَا، وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلُ ذٰلِكَ

✵ قتادہ ایسی عورت کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس کا شوہر اُسے طلاق دے دیتا ہے اور پھر اُس عورت کا مالک اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر تو اُس کے مالک کی نیت یہ نہیں تھی کہ وہ اُسے حلال کروا دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر اُس کا سابقہ شوہر اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لیتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مجھ تک یہی روایت پہنچی ہے۔

10798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ إِلَّا مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ

٭٭ مسروق بیان کرتے ہیں: وہ حلال اُسی طریقہ کے ساتھ ہوگی جس طریقہ سے حرام ہوئی ہے۔

10799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ إِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا سَيِّدُهَا؟ قَالَ: لَيْسَ بِزَوْجٍ

٭٭ اسماعیل بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کنیز کا آقا اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے‘ تو اُنہوں نے کہا: وہ شوہر نہیں ہوتا۔

10800 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي السَّيِّدِ يُحِلُّ الْأَمَةَ لِزَوْجِهَا قَالَ: لَا يُحِلُّهَا إِلَّا زَوْجٌ

٭٭ امام شعبی‘ آقا کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو کسی کنیز کو اُس کے سابقہ شوہر کے لیے حلال کرواتا ہے‘ امام شعبی فرماتے ہیں: اُس کنیز کو صرف شوہر ہی حلال کرواسکتا ہے۔

10801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُحِلُّهَا إِلَّا زَوْجٌ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: اُسے صرف شوہر ہی حلال کرواسکتا ہے۔

10802 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ عَامِرٍ، وَمَسْرُوقٍ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يُحِلُّهَا لِزَوْجِهَا وَطْءُ سَيِّدِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

٭٭ امام شعبی‘ مسروق اور ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اُس کے کنیز کے سابقہ شوہر کے لیے‘ اُس کنیز کے آقا کا صحبت کرنا حلال نہیں کروائے گا جب تک وہ کنیز کسی دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح نہیں کرتی۔

10803 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْغَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ شَاهِدٌ، عَنِ الْأَمَةِ هَلْ يُحِلُّهَا سَيِّدُهَا لِزَوْجِهَا إِذَا كَانَ لَا يُرِيدُ التَّحْلِيلَ؟ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: فَكَرِهَ عَلِيٌّ قَوْلَهُمَا، وَقَامَ غَضْبَانَ

٭٭ ابورافع بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا جبکہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے‘ اُن سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس کنیز کا آقا اُس کنیز کو اُس کے سابقہ شوہر کے لیے حلال کرواسکتا ہے جبکہ آقا کی نیت حلال کروانا نہ ہو؟ تو اُن دونوں حضرات نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں حضرات کو قول کو ناپسندیدہ قرار دیا اور غصہ کے عالم میں اُٹھ کھڑے ہوئے۔

بَابُ: (مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ) (النساء: 22)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''جن کے ساتھ تمہارے آباؤاجداد نے نکاح کیا ہو''

10804 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَشْعَثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ، فَقُلْتُ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيهِ فَاَمَرَنِي اَنْ اَقْتُلَهُ

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری ملاقات اپنے چچا کے ساتھ ہوئی' اُن کے پاس جھنڈا تھا' میں نے دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں اُسے قتل کر دوں۔

10805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ لَا يَرَاهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا، اَتَحِلُّ لِابْنِهِ؟ قَالَ: لَا، هِيَ مُرْسَلَةٌ فِي الْقُرْآنِ، قُلْتُ: (اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ) (النساء: 22) قَالَ: كَانَ الْاَبْنَاءُ يَنْكِحُونَ نِسَاءَ آبَائِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے' اُس نے اُس عورت کو دیکھا بھی نہیں اور پھر اُس عورت کو طلاق دے دی تو کیا وہ عورت اُس شخص کے بیٹے کے لیے حلال ہو گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! قرآن میں اُس عورت کا ذکر مطلق طور پر کیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: ''ماسوائے اُس کے جو پہلے گزر چکا ہے'' اس سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد وہ بیٹے ہیں جنھوں نے زمانۂ جاہلیت میں اپنے باپ دادا کی بیویوں سے نکاح کیا تھا۔

10806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَحِلُّ لِابْنِهِ، وَلَا لِاَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا قَوْلُهُ (اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ) (النساء: 22) قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَنْكِحُ امْرَاَةَ اَبِيهِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت نہ تو اُس شخص کے بیٹے کے لیے حلال ہو گی اور نہ ہی اُس کے باپ کے لیے حلال ہو گی' میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہو گی:

''ماسوائے اس کے جو پہلے گزر چکا ہے''۔

اُنہوں نے جواب دیا: زمانۂ جاہلیت میں کوئی شخص اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا (تو اس سے وہ شخص مراد ہے)۔

10807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا تَزَوَّجَ

الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ، وَلَمْ يَبْنِ بِهَا؟ قَالَ: لَا تَحِلُّ لِاَبِيْهِ، وَلَا لِابْنِهِ

* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور وہ اُس کی رخصتی نہ کروائے تو وہ عورت نہ تو اُس شخص کے باپ کے لیے حلال ہوگی اور نہ اُس کے بیٹے کے لیے حلال ہوگی۔

10808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَاَ (وَاُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي اَرْضَعْنَكُمْ) (النساء: 23) حَتّٰى بَلَغَ (وَاَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ) (النساء: 23)، وَقَرَاَ (وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 22)، فَقَالَ: هٰذَا الصِّهْرُ

* عمیر' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نسب کے حوالے سے سات رشتے حرام ہوتے ہیں اور سسرالی حوالے سے سات رشتے حرام ہوتے ہیں' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے''۔ اُنہوں نے اس آیت کو یہاں تک تلاوت کیا: ''اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کر لو''۔

پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تمہارا اُن کے ساتھ نکاح کرنا (حرام ہے)' جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سسرالی تعلق ہوگا۔

10889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: " حَرَّمَ اللّٰهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ امْرَاَةً، وَاَنَا اَكْرَهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ: الْاَمَةَ وَاُخْتَهَا، وَالْاُخْتَيْنِ تَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَالْاَمَةَ اِذَا وَطِئَهَا اَبُوكَ، وَالْاَمَةَ اِذَا وَطِئَهَا ابْنُكَ، وَالْاَمَةَ اِذَا دُبِّرَتْ، وَالْاَمَةَ فِي عِدَّةِ غَيْرِكَ، وَالْاَمَةَ لَهَا زَوْجٌ، وَاَمَتَكَ مُشْرِكَةً، وَعَمَّتَكَ وَخَالَتَكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ " عَبْدُ الرَّزَّاقِ

* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے بارہ قسم کی عورتوں کو حرام قرار دیا ہے اور میں بارہ قسم کی عورتوں کو مکروہ قرار دیتا ہوں: کنیز اور اُس کی بہن کو' یعنی تمہارا دو بہنوں کو جمع کرنا' ایسی کنیز جس کے ساتھ تمہارے باپ نے صحبت کی ہوئی ہو' ایسی کنیز جس کے ساتھ تمہارے بیٹے نے صحبت کی ہوئی ہو' ایسی کنیز جسے مدبر کر دیا گیا ہو' ایسی کنیز جو کسی اور کی عدت گزار رہی ہو' ایسی کنیز جس کا شوہر موجود ہو اور تمہاری ایسی کنیز جو مشرک ہو اور تمہاری رضاعی پھوپھی اور رضاعی خالہ (میں ان کو بھی حرام قرار دیتا ہوں)۔

10810 - اقوالِ تابعین: قَالَ: كَانَتِ الْعَرَبُ يُحَرِّمُونَ الْاَنْسَابَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهَا، وَذَوَاتِ الْمَحَارِمِ اِلَّا الْاُخْتَيْنِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَامْرَاَةَ الْاَبِ، فَاِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ، وَيَنْكِحُونَ امْرَاَةَ الْاَبِ

✵✵ راوی بیان کرتے ہیں: عرب زمانۂ جاہلیت میں بھی نسبی اعتبار سے تعلق رکھنے والے تمام رشتوں کو حرام قرار دیتے تھے' وہ تمام محرم رشتہ دار خواتین کو حرام قرار دیتے تھے' صرف دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کو جائز سمجھتے تھے' یا باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرنے کو درست سمجھتے تھے' وہ لوگ نکاح میں دو بہنوں کو اکٹھا کر لیتے تھے اور باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کر لیتے تھے۔

بَابُ (اُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ) (النساء: 23)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور تمہاری بیویوں کی مائیں''

10811 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي شَمْخِ بْنِ فَزَارَةَ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، ثُمَّ رَاَى اُمَّهَا فَاَعْجَبَتْهُ، فَاسْتَفْتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُفَارِقَهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجَ اُمَّهَا، فَتَزَوَّجَهَا وَوَلَدَتْ لَهُ اَوْلَادًا، ثُمَّ اَتَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْمَدِينَةَ، فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاُخْبِرَ اَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى الْكُوفَةِ قَالَ لِلرَّجُلِ: اِنَّهَا عَلَيْكَ حَرَامٌ، اِنَّهَا لَا تَنْبَغِي لَكَ فَفَارِقْهَا

✵✵ ابوعمرو شیبانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ بنو شمخ بن فزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی' پھر اُس نے اُس عورت کی ماں کو دیکھا تو اُس کی ماں اُسے پسند آ گئی' اُس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ اُس عورت سے علیحدگی اختیار کر کے اُس کی ماں کے ساتھ شادی کر لے۔ اُس شخص نے اُس کی ماں کے ساتھ شادی کر لی' اُس کی بہت سی اولاد ہوئی' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے اور اُنہوں نے اس مسئلہ کی تحقیق کی تو اُنہیں یہ بتایا گیا کہ وہ عورت اُس شخص کے لیے حلال نہیں ہو گی' جب وہ کوفہ واپس گئے تو اُنہوں نے اُس شخص سے فرمایا: وہ عورت تمہارے لیے حرام ہے' وہ تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی تو تم اُس سے علیحدگی اختیار کرو۔

10812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ: "اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَخَّصَ فِيهَا، فَاَتَى الْمَدِينَةَ فَاُخْبِرَ بِخِلَافِ قَوْلِهِ، فَرَجَعَ عَنْهُ، فَقَالَ: اَحْسَبُ عُمَرَ هُوَ رَدَّهُ عَنْهُ

✵✵ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے اس بات کی اجازت دی' پھر وہ مدینہ منورہ آئے تو اُنہیں اُن کے فتویٰ کے برخلاف کے بارے میں بتایا گیا تو اُنہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو رجوع کروایا تھا۔

10813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْهَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَقَالَ: هِيَ مِمَّا حُرِّمَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْهَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ، فَقَالَ: هِيَ مُبْهَمَةٌ فَدَعُوهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُن عورتوں میں شامل ہے جنہیں حرام قرار دیا گیا ہے۔ راوی

بیان کرتے ہیں: مسروق بن اجدع سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس کا حکم مبہم ہے تو تم اُسے چھوڑ دو۔

10814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَرِهَهَا

* * طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اُسے حرام قرار دیا ہے۔

10815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ مِثْلُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

* * معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اسے حرام قرار دیتے ہیں' معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری کے حوالے سے بھی مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُن کی رائے بھی زہری کی رائے کے مطابق ہے۔

10816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ هِيَ مُرْسَلَةٌ، قُلْتُ: اَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَاُهَا: وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ قَالَ: لَا نترا

* * عطاء بیان کرتے ہیں: وہ عورت اُس شخص کے لیے حلال نہیں ہوگی کیونکہ اُس کا ذکر مطلق طور پر ہوا ہے' میں نے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے:

''اور تمہاری اُن بیویوں کی مائیں' جن کے ساتھ تم صحبت کر چکے ہو''۔

اُنہوں نے جواب دیا: لَا نترا (یہاں متن میں مذکور لفظ بے معنی ہے' شاید ناسخ سے غلطی ہوئی ہے)۔

10817 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لَهُ: (وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ) (النساء: 23)، اُرِيْدَ بِهِمَا جَمِيْعًا الدُّخُولُ

* * عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: مجاہد نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری زیرِ پرورش ہوتی ہیں''۔

تو مجاہد نے کہا کہ ان دونوں کے بارے میں مراد یہ ہے کہ اُن کے ساتھ صحبت کرنا۔

10818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا: يَنْكِحُ اُمَّهَا اِنْ شَاءَ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور پھر اُس مرد کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ مرد اگر چاہے تو اُس عورت کی ماں کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

10819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُوَيْمِرٍ الْاَجْدَعِ مِنْ بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَنْكَحَهُ امْرَاَةً بِالطَّائِفِ قَالَ: فَلَمْ اَجْمَعْهَا حَتّٰى تُوُفِّيَ عَمِّي عَنْ اُمِّهَا،

وَاُمُّهَا ذَاتُ مَالٍ كَثِيرٍ، فَقَالَ اَبِي: هَلْ لَكَ فِيْ اُمِّهَا؟ قَالَ: فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: انْكِحْ اُمَّهَا قَالَ: فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَا تَنْكِحْهَا، فَاَخْبَرْتُ اَبِيْ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَكَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ، وَاَخْبَرَهُ فِيْ كِتَابِهِ بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ: اِنِّي لَا اُحِلُّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَلَا اُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ، وَاَنْتَ وَذَاكَ، وَالنِّسَاءُ كَثِيْرٌ، فَلَمْ يَنْهَنِيْ، وَلَمْ يَاْذَنِّيْ، فَانْصَرَفَ اَبِيْ عَنْ اُمِّهَا فَلَمْ يُنْكِحْنِيهَا

٭٭ مسلم بن عویمر اجدع' جن کا تعلق بکر بن کنانہ سے ہے'وہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے اُن کی شادی طائف میں رہنے والی ایک عورت کے ساتھ کروادی' راوی کہتے ہیں: ابھی اُس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ اُس عورت کی ماں کا شوہر جو میرا چچا تھا' اُس کا انتقال ہوگیا' اُس کی ماں کے پاس بہت سا مال موجود تھا' میرے والد نے دریافت کیا: کیا تم اُس عورت کی ماں میں دلچسپی رکھتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا' اُنہیں پوری صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس کی ماں کے ساتھ شادی کرلو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس کی ماں کے ساتھ شادی نہ کرنا' میں نے اپنے باپ کو حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے جواب کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور اُنہوں نے اپنے خط میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے جواب کے بارے میں بھی اُنہیں آگاہ کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے میں اُسے حلال قرار نہیں کردے سکتا اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے میں اُسے حرام قرار نہیں دے سکتا' تم اس کا معاملہ رہنے دو اور بھی بہت سی عورتیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے مجھے اس سے منع بھی نہیں کیا اور مجھے اس کی اجازت بھی نہیں دی' تو میرے والد نے اُس عورت کی ماں کے رشتہ کو ترک کردیا اور اُنہوں نے میری شادی اُس کے ساتھ نہیں کی۔

10820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَابْنَتَهَا فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا، وَلَا صَدَاقَ لَهُمَا اِذَا لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، وَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا اِنْ شَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَاِنْ نَكَحَ الْاُمَّ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا نَكَحَ الْبِنْتَ اِنْ شَاءَ، وَاِنْ نَكَحَ الِابْنَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا لَمْ يَنْكِحِ الْاُمَّ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی عورت اور اُس کی بیٹی کے ساتھ ایک ہی عقدِ نکاح میں شادی کرلیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس شخص اور اُن دونوں عورتوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اُن دونوں عورتوں کو کوئی مہر نہیں ملے گا جبکہ مرد نے اُن میں سے کسی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو' اگر وہ مرد چاہے تو بعد میں اُس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' لیکن اگر اُس نے ماں کے ساتھ نکاح کرلیا اور اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو پھر اگر وہ چاہے تو بیٹی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے' لیکن اگر اُس نے بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو پھر وہ ماں کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔

10821 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

اَبِیْہِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَیُّمَا رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَۃً فَدَخَلَ بِہَا اَوْ لَمْ یَدْخُلْ بِہَا لَا تَحِلُّ لَہٗ اُمُّہَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اور اُس کے ساتھ صحبت کرے یا نہ کرے اُس شخص کے لیے اُس عورت کی ماں حلال نہیں ہو گی۔

بَابُ: (وَرَبَائِبُکُمْ) (النساء: 23)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں''

10822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِی فِی حُجُورِکُمْ) (النساء: 23)، مَا الدُّخُولُ بِہِنَّ؟ قَالَ: اَنْ تُہْدَی اِلَیْہِ، فَیَکْشِفُ، وَیَجْلِسُ بَیْنَ رِجْلَیْہَا، قُلْتُ: اِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ بِہَا فِیْ بَیْتِ اَہْلِہَا؟ قَالَ: حَسْبُہٗ، قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ عَلَیْہِ بَنَاتِہَا، قُلْتُ لَہٗ: نَعَمْ، وَلَمْ یَکْشِفْ قَالَ: لَا تُحَرَّمُ عَلَیْہِ الرَّبِیبَۃُ اِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ بِاُمِّہَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری زیر پرورش ہوتی ہیں'' ان کے ہاں جانے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ اُس لڑکی کی شادی اُس شخص کے ساتھ کر دی جائے اور وہ اُس کا پردہ ہٹا کر اُس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جائے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ لڑکی کے گھر والوں کے گھر میں اُس لڑکی کے ساتھ ایسا کرے گا؟ اُنہوں نے کہا: اُس کے لیے یہ کافی ہے۔

10823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّہْرِیِّ فِیْ رَجُلٍ یَلْمَسُ اَوْ یُقَبِّلُ اَوْ یُبَاشِرُ قَالَ: یُکْرَہُ اُمُّہَا وَابْنَتُہَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے (جو کسی عورت کو) چھو لیتا ہے یا اُس کا بوسہ لے لیتا ہے یا اُس کے ساتھ مباشرت کر لیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس عورت کی ماں اور اُس کی بیٹی مرد کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

10824 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ قَالَ: الدُّخُولُ الْجِمَاعُ نَفْسُہٗ

✵✵ ابن جریج نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: دخول سے مراد صحبت کرنا ہے۔

10825 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَمَرْتُ اِنْسَانًا یَسْاَلُ عَطَاءً عَنْہَا حَیْثُ لَا اَسْمَعُ، اِنْ اُہْدِیَتْ اِلَیْہِ اُمُّ الرَّبِیبَۃِ، فَغَلَّقَ عَلَیْہَا، وَلَمْ یَکُنْ مَسَّہَا، اَیُحَرِّمُ ذٰلِکَ الرَّبِیبَۃَ اِذَا قَالَتْ لَمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کرے، میں وہاں موجود تھا، جہاں میں سن نہیں سکتا تھا کہ اگر ایک شخص کے ہاں، زیر پرورش لڑکی کی ماں کی رخصتی کروا دی جاتی ہے

اور وہ دروازہ بند کر لیتا ہے لیکن اُس عورت کو چھوتا نہیں ہے' تو کیا وہ زیر پرورش لڑکی اُس مرد کے لیے حرام ہو جائے گی؟ جبکہ عورت (یعنی اس کی ماں) کا بھی یہ کہنا ہو کہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی ہے' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (حرام ہو جائے گی۔)

10826 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الدُّخُولُ، وَالتَّغَشِّي، وَالْإِفْضَاءُ، وَالْمُبَاشَرَةُ، وَالرَّفَثُ، وَاللَّمْسُ، هٰذَا الْجِمَاعُ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يُكَنِّي بِمَا شَاءَ عَمَّا شَاءَ

٭٭ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دخول' ڈھانپ لینے' بڑھ جانے' مباشرت کرنے' رفث اور لمس سے مراد صحبت کرنا ہے' البتہ اللہ تعالیٰ زندہ (یا حیا والا) ہے اور کرم کرنے والا ہے' اُس نے جس چیز کے بارے میں چاہا' اشارہ کنایہ میں ذکر کر دیا۔

10827 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: يَرْوُونَ عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، يَقُولُونَ: اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَقَبَّلَهَا عَنْ شَهْوَةٍ، حُرِمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا، وَحُرِّمَتْ اُمُّهَا. قَالَ: وَيَقُولُونَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: "وَالْاَمَةُ وَابْنَتُهَا بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ، اِذَا قَبَّلَهَا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا، قُلْتُ: فَالرَّبِيبَةُ؟ قَالَ: لَا

٭٭ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لے اور شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ لے' تو اُس عورت کی بیٹی اُس کے لیے حرام ہو جاتی ہے اور اُس عورت کی ماں اُس کے لیے حرام ہو جاتی ہے' ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' کنیز اور اُس کی بیٹی بھی اسی حکم میں ہوں گی کہ جب مرد نے کنیز کا بوسہ لے لیا' تو اُس کی بیٹی اُس کے لیے حرام ہو جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: زیر پرورش لڑکی کا بھی یہی حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

10828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الدُّخُولُ، وَاللَّمْسُ، وَالْمَسِيسُ الْجِمَاعُ، وَالرَّفَثُ فِي الصِّيَامِ الْجِمَاعُ، وَالرَّفَثُ فِي الْحَجِّ الْإِغْرَاءُ بِهِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الدُّخُولُ الْجِمَاعُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: دخول' چھو لینا' مسیس سے مراد صحبت کرنا ہے' روزوں کے دوران رفث سے مراد صحبت کرنا ہے' جبکہ حج کے دوران رفث سے مراد ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار فرماتے ہیں: دخول سے مراد صحبت کرنا ہے۔

10829 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَ الرَّبِيبَةَ، اِذَا لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِالْاُمِّ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر آدمی اپنی زیر پرورش لڑکی کے ساتھ نکاح کر لے جبکہ اُس نے اُس کی ماں کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

10830 - حدیث نبوی: عَمَّنْ سَمِعَ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاِنَّهُ يَنْكِحُ ابْنَتَهَا اِنْ شَاءَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اور اُس کی رخصتی نہ کروائے تو وہ اگر چاہے تو اُس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے۔

10831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا نَظَرَ الرَّجُلُ فِيْ فَرْجِ امْرَاَةٍ مِنْ شَهْوَةٍ لَا تَحِلُّ لِابْنِهِ وَلَا لِاَبِيْهِ

✽✽ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی شخص کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھ لے تو اب وہ عورت اُس کے بیٹے یا باپ کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

10832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ مِنْ شَهْوَةٍ، اَوْ مَسَّهَا، اَوْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَبِيْهِ، وَلَا لِابْنِهِ

✽✽ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے، جب مرد شہوت کے ساتھ عورت کو بوسہ دے دے یا اُسے چھو لے یا اُس کی شرم گاہ کی طرف دیکھ لے تو وہ عورت اُس مرد کے باپ یا اُس کے بیٹے کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

10833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: الرَّبِيْبَةُ وَالْاُمُّ سَوَاءٌ، لَا بَاْسَ بِهِمَا اِذَا لَمْ يَدْخُلْ بِالْمَرْاَةِ

✽✽ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زیرِ پرورش لڑکی اور ماں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں، ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہوگا، جبکہ آدمی نے عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو۔

10834 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ - قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: رَاَيْتُ فِيْ كِتَابِ غَيْرِي ابْنِ عُبَيْدٍ - قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ قَالَ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَاَةٌ قَدْ وَلَدَتْ لِيْ فَتُوُفِّيَتْ، فَوَجَدْتُ عَلَيْهَا، فَلَقِيتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟، فَقُلْتُ: تُوُفِّيَتِ الْمَرْاَةُ، فَقَالَ: اَلَهَا ابْنَةٌ؟، قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: كَانَتْ فِيْ حِجْرِكَ؟، قُلْتُ: لَا، هِيَ فِي الطَّائِفِ قَالَ: فَانْكِحْهَا قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ قَوْلُهُ (وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ) (النساء: 23)؟ قَالَ: اِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِيْ حِجْرِكَ، وَاِنَّمَا ذٰلِكَ اِذَا كَانَتْ فِيْ حِجْرِكَ

✽✽ مالک بن اوس بن حدثان نصری بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس نے میرے بچہ کو جنم دیا، پھر اُس کا انتقال ہو گیا، مجھے اس پر بڑا افسوس تھا، میری ملاقات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی، اُنہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا

ہوا ہے؟ میں نے کہا: میری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُس کی کوئی بیٹی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے جواب دیا: کیا وہ تمہاری زیرِ پرورش ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ طائف میں رہتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ شادی کر لو! میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگی:

''تمہاری وہ سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری زیرِ پرورش ہوں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری زیرِ پرورش تو نہیں ہے یہ حکم تو اُس وقت ہوتا جب وہ تمہاری زیرِ پرورش ہوتی۔

10835 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ سَوَائَةَ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ اَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَوْ جَدَّهُ كَانَ نَكَحَ امْرَاَةً ذَاتَ وَلَدٍ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ نَكَحَ امْرَاَةً شَابَّةً، فَقَالَ لَهُ اَحَدُ بَنِي الْاُولَى: قَدْ نَكَحْتَ عَلَى اُمِّنَا، وَكَبِرْتَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهَا بِامْرَاَةٍ شَابَّةٍ فَطَلِّقْهَا قَالَ: لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُنْكِحَنِي ابْنَتَكَ. فَطَلَّقَهَا وَاَنْكَحَهُ ابْنَتَهُ، وَلَمْ تَكُنْ فِي حِجْرِهِ هِيَ وَلَا اَبُوهَا - ابْنُ الْعَجُوزِ الْمُطَلَّقَةِ - قَالَ: فَجِئْتُ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ، فَقُلْتُ: اسْتَفْتِ لِي عُمَرَ، فَقَالَ: لَتَحُجَّنَّ مَعِي، فَاَدْخَلَنِي عَلَيْهِ بِمِنًى قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، فَاذْهَبْ فَاسْاَلْ فُلَانًا، ثُمَّ تَعَالَ فَاَخْبِرْنِي قَالَ: وَلَا اُرَاهُ قَالَ اِلَّا عَلِيًّا قَالَ: فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ قَالَ: فَجَمَعَهُمَا.

✻✻ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: سواءَ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب عبیداللہ بن معبد نے اُنہیں بتایا کہ اُن کے والد یا اُن کے دادا نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی جس کے دوسرے شوہر سے بھی بچے تھے پھر اُنہوں نے ایک جوان عورت کے ساتھ شادی کر لی تو پہلی خاتون کے بچوں میں سے ایک شخص نے اُن سے کہا: آپ نے ہماری ماں پر دوسری شادی کر لی ہے! حالانکہ آپ کی عمر بھی زیادہ ہو چکی ہوئی ہے اور آپ کو جوان عورت کے ساتھ شادی کرنے کی ضرورت نہیں تھی تو آپ ہماری ماں کو طلاق دے دیں! اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں طلاق اُس وقت دوں گا جب تم اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کروا دو گے۔ پھر اُنہوں نے اُس خاتون کو طلاق دے دی اور اُن کی شادی دوسرے شخص کی بیٹی کے ساتھ ہو گئی حالانکہ وہ لڑکی یا اُس کا باپ اُن کے زیرِ پرورش نہیں تھے یعنی طلاق یافتہ بوڑھی خاتون کا بیٹا (یا اُس کی بیٹی اُن کے زیرِ پرورش نہیں تھے)۔ راوی کہتے ہیں: میں سفیان بن عبداللہ ثقفی کے پاس آیا میں نے کہا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میرے لیے مسئلہ دریافت کرو! تو اُنہوں نے کہا: تم میرے پاس حج کے لیے جاؤ! پھر منیٰ میں وہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے میں نے اُنہیں پورا واقعہ بیان کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے! تم جاؤ اور فلاں سے پوچھ لو پھر آ کر مجھے آ کر اس بارے میں بتانا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے! تو راوی بیان کرتے ہیں: اُن صاحب نے اُن دونوں کو جمع کر لیا (یعنی اُن دونوں خواتین کے ساتھ اُن کی شادی ہوئی)۔

10836 - اقوالِ تابعین: سَاَلْتُ مَعْمَرًا: هَلْ يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ امْرَاَةَ رَبِيبِهِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا، قُلْتُ: فَابْنَةَ

رَبِيبِهِ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ

٭٭ (امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) میں نے معمر سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اپنے سوتیلے بیٹے کی بیوی کے ساتھ شادی کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اپنے سوتیلے بیٹے کی بیٹی کے ساتھ؟ اُنہوں نے کہا: وہ اُس کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

بَابُ: (وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمْ) (النساء: 23)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں''

10837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمْ) (النساء: 23)، الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ لَا يَرَاهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا، اَتَحِلُّ لِاَبِيهِ؟ قَالَ: هِيَ مُرْسَلَةٌ (وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ) (النساء: 23) قَالَ: نَرَى وَنَتَحَدَّثُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَكَحَ امْرَاَةَ زَيْدٍ، قَالَ الْمُشْرِكُونَ بِمَكَّةَ فِي ذٰلِكَ، فَاُنْزِلَتْ (وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ) (النساء: 23)، وَاُنْزِلَتْ: (وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَائَكُمْ اَبْنَائَكُمْ) (الأحزاب: 4)، وَنَزَلَتْ (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ) (الأحزاب: 40)

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں'' تو آدمی کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے جسے اُس نے دیکھا بھی نہیں (یعنی رخصتی سے پہلے ہی) اُسے طلاق دے دیتا ہے' تو کیا وہ عورت اُس کے باپ کے لیے حلال ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کا حکم مطلق طور پر منقول ہوا ہے (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں''۔

اُنہوں نے بتایا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہم یہ بات چیت بھی کرتے رہے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ حکم نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نازل ہوا تھا' جب آپ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے ساتھ نکاح کر لیا تھا' تو مکہ میں موجود مشرکین نے اس بارے میں بات کی تھی' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں''۔

اور یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''اور اُس نے تمہارا' اُنہیں منہ بولا بیٹا قرار دینے کو یہ نہیں بنایا''۔

اور یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''محمد' تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں''۔

بَابُ مَا يُحَرِّمُ الْاَمَةَ وَالْحُرَّةَ

باب: کون سی چیز کنیز کو اور آزاد عورت کو حرام کر دے گی؟

10838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ اَمَتَهُ اَوْ لَمَسَهَا، هَلْ يَطَاُ اُمَّهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا تَحِلُّ لِاَبِيهِ، وَلَا لِابْنِهِ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی کنیز کا بوسہ لے لیتا ہے' یا اُسے چھو لیتا ہے' تو کیا وہ اُس کنیز کی ماں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ کنیز اُس کے باپ' یا اُس کے بیٹے کے لیے بھی حلال نہیں ہو گی۔

10839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: جَرَّدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَارِيَةً فَنَظَرَ اِلَيْهَا، ثُمَّ سَاَلَهُ بَعْضُ بَنِيهِ اَنْ يَهَبَهَا لَهُ، فَقَالَ: اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَكَ

✻✻ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز کے کپڑے اُتارے اور اُس کی طرف دیکھ لیا' پھر اُن کے ایک بیٹے نے اُن سے یہ درخواست کی کہ وہ اُس کنیز کو اُسے ہبہ کر دیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔

10840 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ عُمَرَ جَرَّدَ جَارِيَةً فَنَظَرَ اِلَيْهَا، ثُمَّ نَهَى بَعْضَ وَلَدِهِ اَنْ يَقْرَبَهَا

✻✻ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز کو برہنہ کر کے اُسے دیکھ لیا اور پھر اُنہوں نے اپنے بچوں میں سے ایک کو اُس کنیز کے پاس جانے سے منع کر دیا۔

10841 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَكَانَ بَدْرِيًّا نَهَاهُمَا عَنْ جَارِيَةٍ لَهُ اَنْ يَقْرَبَاهَا، وَقَالَا: مَا عَلِمْنَاهُ كَانَ مِنْهُ اِلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَكُونَ اطَّلَعَ مِنْهَا مَطْلَعَةً كَرِهَ اَنْ نَطَّلِعَهُ

✻✻ عبداللہ اور عبدالرحمٰن' جو عامر بن ربیعہ کے صاحبزادے ہیں' وہ دونوں بیان کرتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' اُنہوں نے اُن دونوں کو ایک کنیز کے قریب جانے سے منع کر دیا تھا' وہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے ساتھ جنسی تعلق قائم نہیں کیا تھا لیکن اُنہوں نے اُسے برہنہ ہونے کے عالم میں دیکھ لیا تھا' تو اُنہوں نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ ہم اُس کنیز کو برہنہ ہونے کے عالم میں دیکھیں۔

10842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَوْصَى

مَسْرُوْقٌ بَنِيهِ، فَقَالَ: مَنِ اشْتَرَى هَذِهِ الْجَارِيَةَ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْهَا، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنِّي إِلَيْهَا مَا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقْرَبَهَا، ذَكَرَ اللَّمْسَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ

✳✳ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مسروق نے اپنے بچوں کو یہ ہدایت کی اور کہا کہ تم میں سے جو شخص اس کنیز کو خرید لے تو وہ اس کے ساتھ صحبت نہ کرے کیونکہ میرا اُس کے ساتھ وہ تعلق ہوا ہے کہ اب تم میں سے کسی کا اس کے ساتھ صحبت کرنا ٹھیک نہیں ہے' اُنہوں نے چھونے یا اس کی مانند کسی چیز کا ذکر کیا تھا۔

10843 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّهُ قَالَ لِبَنِيهِ فِي أَمَةٍ لَهُ: إِنِّي قَعَدْتُ مِنْهَا مَقْعَدًا، أَوْ نَظَرْتُ مِنْهَا مَنْظَرًا، لَا أُحِبُّ أَنْ تَقْعُدُوا مَقْعَدِي، وَلَا تَنْظُرُوا مَنْظَرِي

✳✳ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مسروق نے اپنی ایک کنیز کے بارے میں اپنے بچوں سے یہ کہا کہ میں اس کے ساتھ اس طرح بیٹھا تھا' یا میں نے اس کا ایسا منظر دیکھا تھا کہ اب مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم لوگ میرے بیٹھنے کی جگہ بیٹھو' یا دیکھے ہوئے منظر کو دیکھو۔

10844 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ مَسْرُوقًا أَمَرَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُصِبْ مِنْهَا إِلَّا مَا يُحَرِّمُهَا عَلَى وَلَدِي، مِنَ اللَّمْسِ وَالنَّظَرِ

✳✳ ابن ابولیلیٰ نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ مسروق نے اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اُس کنیز کو فروخت کر دیں' اُنہوں نے یہ فرمایا: میں نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی لیکن وہ کام کیا ہے جس کی وجہ سے یہ میرے بچوں کے لیے حرام ہو جائے' وہ کام چھونے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

10845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُحَرِّمُ الْوَالِدَ عَلَى وَلَدِهِ وَالْوَلَدَ عَلَى وَالِدِهِ، أَنْ يُقَبِّلَ الْجَارِيَةَ، أَوْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَرْجِهَا، أَوْ يُبَاشِرَهَا، أَوْ يَضَعَ فَرْجَهُ عَلَى فَرْجِهَا

✳✳ مجاہد بیان کرتے ہیں: والد' اولاد کے لیے اور اولاد' والد کے لیے حرام قرار دیتے ہیں' جب اُن میں سے کسی نے کنیز کا بوسہ لیا ہو' یا اپنا ہاتھ کنیز کی شرمگاہ پر رکھ دیا ہو' یا اُس کے ساتھ مباشرت کر لی ہو' یا اپنی شرمگاہ اُس کی شرمگاہ پر رکھ دی ہو۔

10846 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا يُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ إِلَّا الْوَطْءُ

✳✳ حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: صرف صحبت کرنا اُس کنیز کو اُس شخص کے لیے حرام قرار دے گا۔

10847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَأَكْرَهُ الْأَمَةَ وَطِئَهَا أَبُوكَ، وَالْأَمَةَ وَطِئَهَا ابْنُكَ

✳✳ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں ایسی کنیز کو حرام قرار دوں گا جس کے ساتھ تمہارے باپ نے صحبت کی ہو اور اُس کنیز کو بھی حرام قرار دوں گا' جس کے ساتھ تمہارے بیٹے نے صحبت کی ہو۔

10848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا نَظَرَ الرَّجُلُ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَةٍ مِنْ شَهْوَةٍ، لَمْ تَحِلَّ لِابْنِهٖ، وَلَا لِاَبِيهِ

⁂ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی آدمی کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھ لے تو وہ عورت اُس آدمی کے بیٹے کے لیے یا اُس کے باپ کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

10849 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ، فَقُلْتُ: رَجُلٌ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَقَالَ ابْنُهُ: اِنِّي قَدْ اَصَبْتُهَا حَرَامًا، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ لَمْ يُصَدِّقْهُ

⁂ (معمر بیان کرتے ہیں:) میں نے سفیان ثوری سے دریافت کیا' میں نے کہا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس شخص کا بیٹا یہ کہتا ہے کہ میں اس عورت کے ساتھ حرام طور پر صحبت کر چکا ہوں' تو سفیان ثوری نے کہا: اگر وہ شخص چاہے تو اس بارے میں اُس عورت کی بات کی تصدیق نہ کرے۔

10850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ مِنْ شَهْوَةٍ، اَوْ مَسَّ، اَوْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِهَا لَا تَحِلُّ لِاَبِيهِ، وَلَا لِابْنِهٖ

⁂ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی عورت کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے' چھو لے' یا اُس کی شرمگاہ کی طرف دیکھ لے تو وہ عورت اُس شخص کے باپ یا بیٹے کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

بَابُ (الَّذِي بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) (البقرة: 237)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''جس کے اختیار میں نکاح کا معاہدہ کرنا ہے''

10851 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (اَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) (البقرة: 237) قَالَ: الْوَلِيُّ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اَقْرَبُهُمَا اِلَى التَّقْوٰى الَّذِي يَعْفُو

⁂ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''یا وہ شخص معاف کر دے جس کے اختیار میں نکاح کا معاہدہ کرنا ہے'' تو عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد ولی ہے' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اُن دونوں میں تقویٰ کے زیادہ قریب وہ ہوگا جو معاف کر دے۔

10852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ رَضِيَ بِالْعَفْوِ وَاَمَرَ بِهٖ، فَاِنْ عَفَتْ فَذٰلِكَ، وَاِنْ عَفَا وَلِيُّهَا الَّذِي بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَرَضِيَتْ جَازَ وَاِنْ اَبَتْ

⁂ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے پر راضی ہے اور اُس نے اس کا حکم بھی دیا' اگر وہ عورت معاف کر دیتی ہے تو ایسا ہو جائے گا اور اگر اُس کا ولی معاف کر دیتا ہے جس کے ہاتھ میں نکاح کرنے کا اختیار ہے اور وہ عورت اس سے راضی ہو جاتی ہے تو یہ جائز ہوگا' اگرچہ وہ انکار کر دے۔

10853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: الَّذِى بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الْوَلِيُّ قَالَ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ، وَعِكْرِمَةُ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس کے ہاتھ میں نکاح کرنے کا اختیار ہوتا ہے' اس سے مراد ولی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور عکرمہ نے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

10854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " الَّذِى بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الْاَبُ، وَقَوْلُهُ: (اِلَّا اَنْ يَّعْفُوْنَ) (البقرة: 237) هِيَ الْمَرْاَةُ "

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: جس کے ہاتھ میں نکاح کرنے کا اختیار ہے' اس سے مراد باپ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''ماسوائے اس کے' کہ وہ معاف کر دیں''۔

اس سے مراد عورت ہے۔

10855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ، (اِلَّا اَنْ يَّعْفُوْنَ) (البقرة: 237) قَالَ: " هِيَ الثَّيِّبُ، (اَوْ يَعْفُوَ الَّذِى بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) (البقرة: 237) قَالَ: وَلِيُّ الْبِكْرِ

✱✱ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اس کے' کہ وہ معاف کر دے''۔

ابن شہاب کہتے ہیں: اس سے مراد ثیبہ عورت ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یا وہ شخص معاف کرے' جسے نکاح کرنے کا اختیار ہے''۔

ابن شہاب کہتے ہیں: اس سے مراد کنواری لڑکی کا ولی ہے۔

10858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: الَّذِى بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الْوَلِيُّ

✱✱ علقمہ بیان کرتے ہیں: جس کے ہاتھ میں نکاح کروانے کا اختیار ہے' اس سے مراد ولی ہے۔

10857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ، وَقَالَهُ مُجَاهِدٌ

✱✱ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے' مجاہد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ

** مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے۔

10859 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ

** ابن سیرین نے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس سے مراد شوہر ہے۔

10860 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ

** قتادہ نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد شوہر ہے۔

10861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَیِّبِ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ، فَعَفْوُهُ اِتْمَامُ الصَّدَاقِ، وَعَفْوُهَا اَنْ تَضَعَ شِطْرَهُ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ سعید بن مسیّب نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد شوہر ہے اور اُس کے معاف کرنے سے مراد مکمل مہر ادا کرنا ہے اور عورت کے معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نصف مہر کو معاف کر دے۔

10862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ "تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَبْنِیَ بِهَا، فَاَكْمَلَ لَهَا الصَّدَاقَ، وَتَاَوَّلَ (الَّذِی بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) (البقرة: 237) یَعْنِی الزَّوْجَ"، قَالَ مَعْمَرٌ: (اِلَّا اَنْ یَعْفُوْنَ) (البقرة: 237): یَعْنِی النِّسَاءَ فِیْ قَوْلِ كُلِّهِمْ، مَنْ قَالَ: "هُوَ الزَّوْجُ، وَمَنْ قَالَ: هُوَ الْوَلِیُّ، وَیَقُوْلُوْنَ: یَعْفُوْنَ فَیَتْرُكْنَ الصَّدَاقَ"

** صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: نافع بن جبیر نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' پھر اُس عورت کی رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی تو اُنہوں نے اُسے عورت کو مکمل مہر ادا کیا' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کیا:

''وہ شخص جس کے اختیار میں نکاح کا معاہدہ کرنا ہے''۔

اس سے مراد شوہر ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ''ماسوائے اس صورت کے کہ وہ معاف کر دے'' اس سے مراد وہ خواتین ہیں' تمام مفسرین کے نزدیک یہی مراد ہے۔ اُن کے نزدیک بھی جو یہ کہتے ہیں کہ دوسرے فریق سے مراد شوہر ہے اور اُن کے نزدیک بھی جو یہ کہتے ہیں کہ دوسرے فریق سے مراد ولی ہے۔ یہ سب حضرات یہ کہتے ہیں کہ اُن خواتین کے معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ مہر کو ترک کر دیں۔

بَابُ وُجُوبِ الصَّدَاقِ

باب: مہر کا واجب ہونا

10863 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ، اَنَّ عُمَرَ،

وَعَلِيًّا قَالَا: إِذَا أُرْخِيَتِ السُّتُورُ، وَغُلِّقَتِ الْأَبْوَابُ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ، قَالَ الْحَسَنُ: وَلَهَا الْمَهْرُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ

✵✵ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب پردہ گرا دیا جائے اور دروازہ بند کر دیا جائے تو مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو مہر ملے گا اور اُس پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

10864 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا إِذَا أُهْدِيَتْ إِلَيْهِ فَغَلَّقَ عَلَيْهَا، وَجَبَ الصَّدَاقُ، وَإِنْ لَمْ يَمَسَّهَا، وَإِنْ أَصْبَحَتْ عَذْرَاءَ، وَإِنْ كَانَتْ حَائِضًا كَذَٰلِكَ السُّنَّةُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب عورت کی رخصتی ہو جائے اور مرد اُس کے ساتھ دروازہ بند کر لے تو مہر واجب ہو جاتا ہے' اگرچہ مرد نے عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو' اگرچہ اگلی صبح عورت کنواری ہی ہو' اگرچہ اُس وقت عورت کو حیض آیا ہوا ہو' سنت یہی ہے۔

10865 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "إِذَا أُغْلِقَتِ الْأَبْوَابُ، وَجَبَ الصَّدَاقُ، وَالْعِدَّةُ، وَالْمِيرَاثُ، وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا مَا لَمْ يَبُتَّ طَلَاقَهَا، وَإِنْ قَالَ: لَمْ أُصِبْهَا، وَقَالَتْ هِيَ أَيْضًا كَذَٰلِكَ، لَا يُصَدَّقَانِ"

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب دروازے بند کر لیے جائیں تو مہر اور عدت اور وراثت لازم ہو جاتے ہیں' اور مرد' عورت کے ساتھ اُس وقت تک رجوع کر سکتا ہے جب تک وہ اُسے طلاق بتہ نہیں دیتا اور اگرچہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی اور عورت بھی اسی طرح کہتی ہو' تو بھی ان دونوں کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

10866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا بَعْدَ يَوْمَيْنِ، فَسُئِلَتِ الْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ: لَمْ يَمْسَسْنِي، وَسُئِلَ الرَّجُلُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَٰلِكَ، فَقَالَ: إِذَا دَخَلَ بِهَا وَأَرْخَى عَلَيْهَا الْأَسْتَارَ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ. ثُمَّ أَخْبَرَنِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ الْحَكَمِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً غَرِيبَةً فَدَخَلَ بِهَا، فَإِذَا هِيَ خَضْرَاءُ، فَلَمْ يَكْشِفْهَا كَمَا قَالَ، وَاسْتَحْيَى أَنْ يَخْرُجَ مَكَانَهُ، فَقَالَ عِنْدَهَا مُخْلِيًا بِهَا، ثُمَّ أَتَى مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَطَلَّقَهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَقَالَ: لَمْ أَكْشِفْهَا، وَهِيَ تَرُدُّ ذَٰلِكَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ ذَٰلِكَ إِلَى مَرْوَانَ، فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، رَجُلٌ صَالِحٌ كَانَ مِنْ شَأْنِهِ كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ عَدْلٌ، هَلْ عَلَيْهِ إِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ؟ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ الْمَرْأَةَ الْآنَ حَمَلَتْ؟ فَقَالَ: هُوَ مِنْهُ أَكُنْتَ مُقِيمًا عَلَيْهِ الْحَدَّ؟ "، قَالَ مَرْوَانُ: لَا، فَقَالَ زَيْدٌ: بَلْ لَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا، فَقَضَى مَرْوَانُ بِذَٰلِكَ

✵✵ ابن شہاب ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور اُس کی رخصتی

کروالیتا ہے اور پھر دو دن کے بعد اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے' عورت سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ صحبت نہیں کی' مرد سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ بھی اس کی مانند جواب دیتا ہے' تو زہری نے یہ فرمایا ہے کہ جب مرد عورت کو اندر لے گیا اور اُس نے پردہ گرا دیا تو مہر کی ادائیگی لازم ہو جائے گی اور عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

پھر اُنہوں نے مجھے بتایا کہ سلیمان بن یسار نے یہ بات بیان کی ہے کہ حارث بن حکم نے ایک اجنبی عورت کے ساتھ شادی کی اور اُسے اپنے گھر لے آئے' اُنہوں نے اُس کے کپڑے نہیں اُتارے اور اُنہیں اس بات سے بھی شرم آئی کہ وہ اُس کمرے سے باہر نکل جائیں' تو وہ تنہا اُس عورت کے ساتھ اُس کمرے میں رہے' پھر وہ مروان کے پاس آئے جس نے اُنہیں پیغام بھیج کر بلوایا تھا' وہ باہر آئے اُنہوں نے اُس عورت کو طلاق دی اور اُس عورت کو نصف مہر کی ادائیگی کر دی' اُنہوں نے یہ کہا کہ میں نے اس کا کپڑا نہیں ہٹایا تھا' جبکہ عورت نے اُن کی اس بات کو مسترد کر دیا' یہ مقدمہ مروان کے سامنے پیش ہوا' مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور اُن سے کہا: اے ابوسعید! یہ ایک آدمی ہے جس کا معاملہ یہ ہے اور یہ ہے' اور یہ ایک عادل آدمی ہے' تو کیا اس پر صرف نصف مہر کی ادائیگی لازم ہونی چاہیے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر عورت حاملہ ہو' تو یہ حمل اسی آدمی کا قرار دیا جائے گا' یا تم اس آدمی پر حد جاری کرو گے؟ مروان نے کہا: جی نہیں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس لیے اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔ تو مروان نے اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

10867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ نَدِمَ فِي قَضَائِهِ فِي بِنْتِ اَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ عَمْرٌو: وَيَقُولُونَ: اِنْ اُهْدِيَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَ: لَمْ اَمَسَّهَا، اِنِ اعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَلَهَا الصَّدَاقُ وَافِيًا

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: سلیمان بن یسار نے اُنہیں بتایا کہ عبدالملک بن مروان' ابوزہیر کی صاحبزادی کے بارے میں اپنے فیصلہ کے بارے میں ندامت کا شکار رہا تھا' عمرو بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُس لڑکی کی رخصتی ہوگئی' تو اُس کے شوہر نے کہا: میں نے تو اسے چھوا بھی نہیں ہے' تو عبدالملک نے یہ فیصلہ دیا تھا' اگر عورت اس کا اعتراف کر لیتی ہے تو اُسے مکمل مہر ملے گا۔

10868 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِذَا اُرْخِيَتِ السُّتُورُ، وَغُلِّقَتِ الْاَبْوَابُ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب پردہ گرا دیا جائے اور دروازے بند کر دیئے جائیں' تو مہر واجب ہو جاتا ہے۔

10869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ اِذَا اُرْخِيَتْ عَلَيْهِ السُّتُورُ، وَغُلِّقَتِ الْاَبْوَابُ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس نے شادی کی تھی (فیصلہ یہ تھا:) کہ جب پردے گرا دیئے جائیں اور دروازے بند کر دیئے جائیں تو مہر لازم ہو جاتا ہے۔

10870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ اِذَا اُرْخِيَتْ عَلَيْهِ السُّتُورُ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ،

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جس نے شادی کی تھی کہ جب پردے گرا دیئے جائیں تو مہر کی ادائیگی اُس پر لازم ہو جائے گی۔

10871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

10872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا اُرْخِيَ السِّتْرُ، وَاُغْلِقَ الْبَابُ، وَجَبَ الصَّدَاقُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پردہ گرا دیا جائے اور دروازہ بند کر دیا جائے تو مہر لازم ہو جاتا ہے۔

10873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَا ذَنْبُهُنَّ اِنْ جَاءَ الْعَجْزُ مِنْ قِبَلِكُمْ؟ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَالْعِدَّةُ كَامِلَةً

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان عورتوں کا کیا قصور ہے جبکہ عاجز ہونا تمہاری طرف سے ہے' عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اُس پر مکمل عدت لازم ہوگی۔

10874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي رَجُلٍ اخْتَلَى بِامْرَاَةٍ وَلَمْ يُخَالِطْهَا، فَالصَّدَاقُ كَامِلًا يَقُولُ: اِذَا خَلَا بِهَا وَلَمْ يُغْلِقْ بَابًا، وَلَا اَرْخَى سِتْرًا

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو ایک عورت کے ساتھ خلوت میں چلا گیا تھا لیکن اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکمل مہر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص تنہائی میں چلا گیا تھا اُس نے دروازہ بند نہیں کیا تھا اور پردہ بھی نہیں گرایا تھا۔

10875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفَى يَقُولُ: قَضَى الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ اَنَّهُ مَنْ اَغْلَقَ بَابًا، وَاَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ

٭٭ زرارہ بن اوفی بیان کرتے ہیں: ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب مرد دروازہ بند کر دے اور

پردہ گرادے تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

10876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَضَى عَبْدُ الْمَلِكِ فِي بِنْتِ اَبِي زُهَيْرٍ بِنِصْفِ الصَّدَاقِ، فَقَالَ: لَقَدْ عَابَ النَّاسُ قَضَائَهُ بِذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عبدالملک نے ابوزہیر کی صاحبزادی کے بارے میں نصف مہر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' تو عطاء نے جواب دیا: اُس کے اس فیصلہ کے وقت لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔

سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: عدت اور وراثت کی ادائیگی بھی لازم ہو جاتی ہے۔

10877 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا قَالَا: اِذَا خَلَا بِهَا فَغَلَّقَ عَلَيْهَا، اَوْ اَرْخَى الْاَسْتَارَ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ، وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُمَرَ: وَالْعِدَّةُ، وَالْمِيرَاثُ

✵✵ قبیصہ بن جابر اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جس بھی حلالہ کرنے والے مرد یا عورت کو لایا گیا تو میں اُن دونوں کو سنگسار کروا دوں گا۔

10870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ، قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ: فَخَلَا بِهَا فِي فَضَاءٍ؟ قَالَ: حَسْبُهُ قَدْ وَجَبَ، قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: "اِنْ خَلَا بِهَا فِي بَيْتِهِ، اَوْ فِي بَيْتِ اَهْلِهَا، فَاَغْلَقَ عَلَيْهَا، اَوْ اَرْخَى سِتْرًا، فَحَسْبُهُ ذٰلِكَ سَوَاءٌ، فَاِنْ كَانَتْ عَذْرَاءَ فَلَا يُنْظَرُ اِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا، وَاِنْ كَانَتْ حَائِضًا، وَاِنْ قَالَا جَمِيعًا، هُوَ وَامْرَاَتُهُ، قَدْ اَصَابَهَا كَانَ عَلٰى مَا قَالَا، وَاِنْ قَالَا جَمِيعًا لَمْ يُصِبْهَا كَانَ عَلٰى مَا قَالَا، وَكَانَ لَهَا شِطْرُ الصَّدَاقِ، وَقَالُوْا: تَكْذِبُ فِي الْعِدَّةِ خَشْيَةَ اَنْ تُرِيْدَ غَيْرَهُ، وَاِنْ قَالَتْ اَصَابَهَا، وَاَنْكَرَ، صُدِّقَتْ، وَكُذِّبَ، وَلٰكِنْ تَحْلِفُ لَهُ اِنْ شَاءَ، وَاِنْ قَالَتْ لَمْ يُصِبْهَا، وَقَالَ: بَلْ اَصَبْتُهَا فَاِنَّهَا عَسَى اَنْ تَكُونَ هَوِيَتْ آخَرَ فَاَرَادَتْهُ حِيْنَئِذٍ، وَلَا تَعْتَدُّ، فَقَدْ قَضَى شُرَيْحٌ فِيهَا: تَصَدَّقُ عَلٰى نَفْسِهَا فِي صَدَاقِهَا لَهَا شِطْرُهُ، وَتَعْتَدُّ لِغَيْرِهِ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالکریم سے دریافت کیا: اگر مرد کھلی جگہ پر اُس عورت کو لے کر الگ ہو جاتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے لیے یہ بھی کافی ہے' مہر واجب ہو جائے گا۔

عبدالکریم بیان کرتے ہیں: اگر مرد اپنے گھر میں عورت کے ساتھ خلوت میں ہو جاتا ہے' یا اپنی بیوی کے گھر میں خلوت میں چلا جاتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے یا پردہ گرا دیتا ہے تو ان تمام صورتوں میں یہ چیز کافی ہوگی' اگرچہ وہ عورت کنواری ہی ہو (یعنی اُس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو) لیکن پھر بھی اس حوالے سے اُس کا جائزہ نہیں لیا جائے گا' خواہ عورت اُس وقت حیض کی حالت

میں ہو اگرچہ وہ دونوں یعنی وہ شخص اور اُس کی بیوی دونوں یہ کہہ رہے ہوں کہ مرد نے عورت کے ساتھ صحبت کی ہے' تو اُن دونوں کے قول کے مطابق حکم ہوگا اور اگر وہ دونوں یہ کہیں کہ مرد نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی ہے تو اُن دونوں کے قول کے مطابق فیصلہ ہوگا اور ایسی صورت میں عورت کو نصف مہر ملے گا۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ عورت اپنی عدت کے بارے میں بھی تو غلط بیانی کر سکتی ہے جبکہ اُسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ کسی اور کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو' اگر وہ یہ کہتی ہے کہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے اور مرد انکار کر دیتا ہے تو عورت کے بیان کی تصدیق کی جائے گی اور مرد کو جھوٹا قرار دیا جائے گا' البتہ اگر وہ مرد چاہے تو وہ عورت اُس کے سامنے حلف اُٹھالے گی' اگر عورت یہ کہتی ہے کہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی' اور مرد یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے' تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت کسی اور کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو اور وہ اس لیے اس کا انکار کر رہی ہو تا کہ اُسے عدت نہ گزارنی پڑے۔ تو قاضی شریح نے اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ اپنے مہر کے بارے میں اپنی ذات کی تصدیق کرے گی' اُسے نصف مہر مل جائے گا اور عدت کے بارے میں دوسرے کے بیان کی تصدیق کرے گی اور وہ طلاق یافتہ عورت کی سی عدت گزارے گی۔

10879 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ سَاَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ، فَتَمْكُثُ عِنْدَهُ السَّنَةَ وَالْاَشْهُرَ، يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ كَامِلَةً

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور وہ عورت اُس شخص کے ہاں ایک سال تک یا ایک ماہ تک رہتی ہے' وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا لیکن جسمانی تعلق قائم رکھتا ہے' پھر وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے' تو عروہ نے جواب دیا: اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اُس پر مکمل عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

10880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَجِبُ الصَّدَاقُ وَافِيًا حَتّٰى يُجَامِعَهَا، وَاِنْ اَغْلَقَ عَلَيْهَا، قُلْتُ: وَاِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ وَجَبَتِ الْعِدَّةُ؟ قَالَ: وَيَقُوْلُ اَحَدٌ غَيْرَ ذٰلِكَ؟

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مکمل مہر کی ادائیگی اُس وقت تک واجب نہیں ہوگی جب تک مرد عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا' خواہ اُس نے عورت کو اندر لے جا کر دروازہ بند کر دیا ہو۔ میں نے دریافت کیا: پھر تو جب مہر واجب ہوگا' تو عدت بھی اُسی وقت ہی واجب ہوگی؟ اُنہوں نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی وہ کچھ کہتا ہے؟

10881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُس عورت کو نصف مہر ملے گا۔

10882 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا

يَجِبُ الصَّدَاقُ حَتّٰى يُجَامِعَهَا، لَهَا نِصْفُهُ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مہر اُس وقت تک واجب نہیں ہوگا جب تک مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔ (مذکورہ بالا صورت میں) عورت کو نصف مہر ملے گا۔

10883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَهَا النِّصْفُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کو نصف مہر ملے گا۔

10884 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عُمَرَ، وَعَنْ حَيَّانَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا أُرْخِيَتِ السُّتُورُ، وَأُغْلِقَ الْبَابُ فَقَدْ تَمَّ الصَّدَاقُ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پردے گرا دیئے جائیں اور دروازہ بند کر دیا جائے تو مکمل مہر کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

10885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، أَنَّهُ شَهِدَ شُرَيْحًا، وَرُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ دَخَلَ بِامْرَأَةٍ، فَقَالَ: لَمْ أُصِبْهَا، وَقَالَتْ: صَدَقَ، فَقَضَى لَهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ، فَعَابَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: نُصِيبُ بَيْنَهُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ شُرَيْحٍ: تُصَدَّقُ بِإِقْرَارِهَا عَلٰى نَفْسِهَا فِي الصَّدَاقِ، وَلَهَا نِصْفُهُ، وَالْعِدَّةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْهَا

✵✵ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: وہ قاضی شریح کے پاس موجود تھے' جب اُن کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا' جو ایک عورت کو لے کر (کمرہ میں) چلا جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی اور عورت یہ کہتی ہے: یہ سچ کہہ رہا ہے' تو قاضی شریح نے عورت کو نصف مہر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔ لوگوں نے اس حوالے سے اُن پر اعتراض کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے ان دونوں کے بارے میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قاضی شریح بیان کرتے ہیں کہ عورت کے مہر کے بارے میں اپنی ذات کے حوالے سے اقرار میں تصدیق کی جائے گی' تو اُس عورت کو نصف مہر مل جائے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

10886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ دَخَلَ بِهَا رَجُلٌ فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ زَمَانًا، فَلَمْ يَسْتَطِعْهَا: فَقَضَى لَهَا بِالنِّصْفِ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ

✵✵ قاضی شریح ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جس کو مرد اندر لے کر چلا جاتا ہے اور وہ عورت اُس شخص کے ہاں ایک طویل عرصہ تک رہتی ہے لیکن مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر پاتا' تو قاضی شریح نے عورت کو نصف مہر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور اُس پر عدت کو لازم قرار دیا۔

10887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ عَمْرُو بْنُ نَافِعٍ إِلَى شُرَيْحٍ يُخَاصِمُ امْرَأَةً لَهُ طَلَّقَهَا فَادَّعَتْ أَنَّهُ دَخَلَ بِهَا، وَأَنْكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ، فَأَمَرَهُ

يَمِينًا فَحَلَفَ بِاللّٰهِ مَا دَخَلَ بِهَا قَطُّ، فَقَالَ: اَعْطِهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ

❊❊ امام عامر شعبی بیان کرتے ہیں: عمرو بن نافع' قاضی شریح کے پاس آئے' وہ اپنی بیوی کے بارے میں مقدمہ اُن کے سامنے لے کے لائے تھے جسے اُنہوں نے طلاق دے دی تھی اور عورت نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کر چکے ہیں' جبکہ اُنہوں نے انکار کیا تھا کہ اُنہوں نے ایسا نہیں کیا' تو قاضی شریح نے اُنہیں قسم اُٹھانے کا حکم دیا' اُنہوں نے اللہ کے نام کی قسم اُٹھالی کہ اُنہوں نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی' تو قاضی شریح نے کہا: تم اُس عورت کو نصف مہر ادا کر دو۔

10888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَسَاقَ اِلَيْهَا الصَّدَاقَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَاَصَابَ الْمَتَاعَ حَرِيقٌ قَالَ: هِيَ ضَامِنَةٌ، تَرُدُّ عَلَيْهِ نِصْفَ مَا اَعْطَاهَا

❊❊ معمر نے قتادہ کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کی رخصتی سے پہلے اُسے مہر دے دیتا ہے' پھر اُس کی رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے اور اُس کے دیئے ہوئے مہر کو آگ لگ جاتی ہے' تو قتادہ نے جواب دیا کہ وہ عورت اُس کی ضامن ہوگی اور مرد نے اُسے جو کچھ دیا تھا اُس کا نصف مرد کو واپس کرے گی۔

بَابُ الَّذِي يَتَزَوَّجُ فَلَا يَدْخُلُ وَلَا يَفْرِضُ حَتّٰى يَمُوْتَ

باب: جو شخص شادی کرتا ہے اور وہ رخصتی بھی نہیں کرواتا اور مہر کا تعین بھی نہیں کرتا اور پھر اُس کا انتقال ہو جاتا ہے

10889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَنْكَحَ ابْنَهُ وَاقِدًا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ اَوْ يَفْرِضَ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا ابْنُ عُمَرَ صَدَاقًا، فَاَبَتْ اُمُّهَا اِلَّا اَنْ تُخَاصِمَ، فَجَائَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: اِنَّ اُمَّهَا قَدْ اَبَتْ اِلَّا اَنْ تُخَاصِمَكَ، وَالْقَوْلُ كَمَا تَقُوْلُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَدَعُوا حَقًّا اِنْ كَانَ لَكُمْ، فَخَاصَمَتْهُ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا زَيْدٌ صَدَاقًا، وَجَعَلَ لَهَا الْمِيْرَاثَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے صاحبزادے واقد کا نکاح کروایا تو وہ صاحبزادے رخصتی کروانے سے پہلے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے انتقال کر گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کی اہلیہ کے لیے مہر مقرر نہیں کیا' اُس لڑکی کی ماں نے مقدمہ پر اصرار کیا تو عبدالرحمٰن بن یزید اُن کے پاس آئے اور بولے: لڑکی کی ماں انکار کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ وہ آپ سے اس بارے میں جھگڑا کرے گی اور اس بارے میں بات اُس کی ہی مانی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اگر آپ کا کوئی حق ہو تو آپ اُسے چھوڑ دیں۔ اُس عورت نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے اُن کے خلاف مقدمہ پیش کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کے لیے مہر کو مقرر نہیں کیا' اُنہوں نے اُس

لڑکی کو وراثت میں حصہ دیا اور اُس پر عدت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

10890 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

10891 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ، وَذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَنْكَحَ ابْنَةَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✵✵ نافع کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ شادی عبیداللہ بن عمر کی صاحبزادی کے ساتھ کروائی تھی۔

10892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: حَسْبُهَا الْمِيْرَاثُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: اُس عورت کے لیے وراثت کا حصہ کافی ہوگا، اُسے عورت کو مہر نہیں ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

10893 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَجَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ لَهَا الْمِيْرَاثَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا يَجْعَلُ لَهَا صَدَاقًا

✵✵ عبد خیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ایسی عورت کے لیے وراثت کا حصہ مقرر کیا ہے اور اُس پر عدت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے، اُنہوں نے ایسی عورت کے لیے مہر مقرر نہیں کیا۔

10894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَجْعَلُ لَهَا الْمِيْرَاثَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا يَجْعَلُ لَهَا صَدَاقًا، قَالَ الْحَكَمُ: "وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: لَا تُصَدَّقُ الْاَعْرَابُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے لیے وراثت کا حصہ مقرر کیا ہے اور اُس پر عدت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے، اُنہوں نے اُس کے لیے مہر کو تسلیم نہیں کیا۔

حکم بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب بیان میں دیہاتیوں کے قول کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

10895 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: حَسْبُهَا الْمِيْرَاثُ، لَا صَدَاقَ لَهَا

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَلَيْهَا الْعِدَّةُ، قَالَ عَمْرٌو: فَسَمِعْتُ عَطَاءً وَاَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلَانِ ذٰلِكَ "

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایسی عورت کو صرف وراثت میں حصہ ملے گا' اُسے مہر نہیں ملے گا۔

عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور ابوشعثاء کو بھی یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔

10896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا صَدَاقَ لَهَا حَتّٰى سَمِعَ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكَفَّ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ فِيهَا شَيْئًا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا لیکن جب اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سن لی' تو وہ یہ کہنے سے رُک گئے اور اُنہوں نے اس بارے میں کوئی رائے پیش نہیں کی۔

10897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْاَلُ عَنِ الْمَرْاَةِ يَمُوْتُ زَوْجُهَا وَقَدْ فَرَضَ لَهَا صَدَاقًا قَالَ: لَهَا صَدَاقُهَا، وَلَهَا الْمِيرَاثُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا' اُن سے ایک خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کا شوہر فوت ہو جاتا ہے اور اُس نے اُس خاتون کے لیے مہر متعین کر دیا تھا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا اور اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا۔

10898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ فَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا حَتّٰى مَاتَ فَفَرَضَ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي اَقُوْلُ فِيهَا بِرَاْيِي، فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنِّي، اَرَى لَهَا صَدَاقَ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهَا، وَلَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: اَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ ابْنَةِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِي رُؤَاسٍ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ رُؤَاسِ بْنِ

حديث:10898 : سنن ابي داود - كتاب النكاح' باب فيمن تزوج ولم يسم صداقا حتى مات - حديث:1820' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الرجل يتزوج ولا يفرض لها فيموت على ذلك - حديث:1887' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب الرجل يتزوج المراة فيموت قبل ان يفرض لها - حديث:2214' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب النكاح' اما حديث سالم - حديث:2668' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر وصف الحكم في المتوفى عنها زوجها حيث لم يفرض لها' حديث:4160' السنن للترمذي - ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' ابواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الرجل يتزوج المراة فيموت عنها قبل ان' حديث:1100' السنن للنسائي - كتاب النكاح' اباحة التزوج بغير صداق - حديث:3319' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب النكاح' في الرجل يتزوج المراة فيموت عنها - حديث:13117' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - معقل بن سنان الاشجعي' حديث:1163' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' اباحة التزوج بغير صداق - حديث:5361

صَعْصَعَةَ، وَبِهٖ يَأْخُذُ سُفْيَانُ "

✸✸ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا' اُس نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو شادی کرتا ہے اور عورت کے لیے کسی مہر کا تعین نہیں کرتا اور وہ عورت کے ساتھ صحبت بھی نہیں کر پاتا یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیتے ہوئے یہ کہا کہ میں اس بارے میں اپنی رائے بیان کرنے لگا ہوں' اگر یہ درست ہوئی تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور اگر یہ غلط ہوئی تو میری طرف سے ہوگی' میرے خیال میں اُس عورت کو اُس جیسی دیگر عورتوں جیسا مہر ملنا چاہیے جس میں کوئی کمی اور کوتاہی نہ ہو' اُس عورت پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی اور اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا۔ اس پر حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس صورتِ حال میں وہی فیصلہ دیا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واشق کی صاحبزادی بروع کے بارے میں دیا تھا جو بنو عامر بن رواس سے تعلق رکھنے والے خاندان بنو رواس کی عورت تھی۔

سفیان نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

10899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلَ عَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: سَلِ النَّاسَ فَاِنَّ النَّاسَ كَثِيْرٌ، اَوْ كَمَا قَالَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ لَوْ عَلِمَ حَوْلًا لَا اَجِدُ غَيْرَكَ مَا تَرَكْتُكَ قَالَ: فَرَدَّهٗ شَهْرًا، فَقَامَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ مَا كَانَ مِنْ صَوَابٍ فَمِنْكَ، وَمَا كَانَ مِنْ خَطَاٍ فَمِنِّيْ، ثُمَّ قَالَ: اَرٰى لَهَا صَدَاقَ اِحْدٰى نِسَائِهَا، وَالْمِيْرَاثُ مَعَ ذٰلِكَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ الْاَسْلَمِيَّةِ كَانَتْ تَحْتَ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: هَلْ سَمِعَ هٰذَا مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَتٰى بِنَفَرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَشَهِدُوْا بِذٰلِكَ، قَالَ: فَمَا رُئِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَرِحَ بِشَيْءٍ مَا فَرِحَ بِذٰلِكَ حِيْنَ وَافَقَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✸✸ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کا شوہر فوت ہو جاتا ہے' اُس کے شوہر نے اُس کی رخصتی بھی نہیں کروائی تھی اور اُس کے لیے مہر کا تعین بھی نہیں کیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں سے دریافت کرو' بہت سے لوگ ہیں۔ تو اُس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کے علاوہ اور کسی کو نہیں پاؤں گا' اس لیے میں آپ کو نہیں ترک کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک ماہ تک اُسے کوئی جواب نہیں دیا' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُٹھے' اُنہوں نے وضو کیا' پھر اُنہوں نے دو رکعت نماز ادا کی' پھر اُنہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ درست ہوا تو تیری طرف سے ہوگا اور جو غلطی ہوگی وہ میری طرف سے ہوگی' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی عورت کو اُس جیسی کسی عورت کے مہر جتنا مہر ملنا چاہیے اور اس کے ساتھ اُسے وراثت میں حصہ بھی ملنا چاہیے اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہونی چاہیے۔ اس پر اشجع قبیلہ کا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: میں اس

بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ نے اس مسئلہ کے بارے میں وہی فیصلہ دیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے بروع بنت واشق اسلمیہ کے بارے میں دیا تھا جو ہلال بن امیہ کی اہلیہ تھیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھ کسی اور نے بھی یہ جواب سنا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو لے آئے تو انہوں نے بھی اس بات کی گواہی دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا گیا' جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے تھے کہ ان کا فیصلہ نبی اکرم ﷺ کے دیئے ہوئے فیصلہ کے مطابق تھا۔

10900 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ يَقُوْلَانِ فِيْهَا عَلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ ایسے عورت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

10901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا صَدَاقَ لَهَا، حَتّٰى سَمِعَ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: فَكَفَّ عَنْهَا، فَلَمْ يَقُلْ فِيْهَا شَيْئًا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا' لیکن جب انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنی' تو وہ اس مسئلہ کا جواب دینے سے رک گئے اور انہوں نے اس بارے میں کوئی رائے نہیں دی۔

بَابُ مَتٰى يَحِلُّ الصَّدَاقُ؟ وَالَّذِىْ تَجْحَدُ امْرَاَتُهُ صَدَاقَهَا

باب: مہر کب حلال ہو جاتا ہے؟ اور اس شخص کا حکم جس کی بیوی مہر کا انکار کر دیتی ہے

10902 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الصَّدَاقُ لَهَا حَالٌّ كُلُّهُ اِذَا سَاَلَتْهُ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ اِلَّا اَنْ يُوَقِّتَ وَقْتًا

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مہر ہر صورت میں عورت کو ملے گا' خواہ عورت اس کو جلدی دینے کا مطالبہ کرے یا کچھ عرصہ کے بعد دینے کا مطالبہ کرے' تاہم مرد اس کا وقت متعین کر دے گا۔

10903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الصَّدَاقُ حَالٌّ، فَمَتٰى شَائَتْ اَخَذَتْهُ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ: حَتّٰى يُطَلِّقَ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: مہر لازم ہوگا' جب عورت چاہے گی اسے حاصل کر لے گی۔

ابن سیرین نے قاضی شریح کے حوالے سے نقل کیا ہے: یہاں تک کہ وہ اسے طلاق دیدے۔

10904 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تُلْزِمُ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا بِصَدَاقِهَا مَا لَمْ

يَدْخُلْ بِهَا، فَإِذَا دَخَلَ بِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: عورت اپنے مہر کے لیے اپنے شوہر سے رجوع کرے گی' جب تک مرد اُس کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا' جب مرد اُس کے ساتھ صحبت کر لے گا' تو اب اُس عورت کو کوئی چیز نہیں ملے گی۔

10905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تَزَوَّجَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَجَائَتْ إِلَى شُرَيْحٍ تُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَهُ بِصَدَاقِهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: أَحَلَّ اللَّهُ مَثْنَى، وَثُلَاثَ، وَرُبَاعَ، فَإِنْ طَلَّقَكِ أَخَذْنَاهُ لَكِ بِصَدَاقِكِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسری شادی کر لی' تو اُس کی بیوی قاضی شریح کے پاس آئی' وہ اپنے شوہر سے اپنا مہر لینا چاہتی تھی' تو قاضی شریح نے کہا: اللہ تعالیٰ نے دو یا تین یا چار شادیاں کرنے کو حلال قرار دیا ہے' اگر شوہر تمہیں طلاق دیتا ہے' تو ہم اُس سے مہر لے کر تمہیں دیں گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَيَقُولُ: قَدْ أَوْفَيْتُكِ هَدِيَّتَكِ

باب: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کی رخصتی نہیں کرواتا اور یہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے تمہارا ہدیہ تمہیں مکمل دے دیا ہے

10906 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: "فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى صَدَاقٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ يَدْخُلُ بِهَا، فَيَقُولُ: قَدْ أَوْفَيْتُكِ، وَتَقُولُ هِيَ: لَا، فَالْقَوْلُ قَوْلُهَا، وَلَيْسَ دُخُولُهُ بِالَّذِي يُوجِبُ لَهَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِبَيِّنَةٍ عَلَى الْوَفَاءِ."

✵✵ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی متعین مہر کی شرط پر کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' پھر وہ اُس کی رخصتی کروالیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں مکمل ادائیگی کر دی ہے' اور وہ عورت کہتی ہے: جی نہیں! تو اس بارے میں عورت کے قول کا اعتبار ہوگا اور اُس پر رخصتی کروانا عورت کے لیے کسی چیز کو لازم نہیں قرار دے گا' البتہ اگر مرد یہ ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ اُس نے مکمل ادائیگی کر دی ہے تو حکم مختلف ہوگا۔

10907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ مِثْلَهُ،

✵✵ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

10908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ . قَالَ سُفْيَانُ: إِذَا لَمْ يُقِمْ بَيِّنَةً فَيَمِينُهَا، وَتَأْخُذُ مَهْرَهَا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ عَلَى مَهْرٍ مُسَمًّى، فَهُوَ عَلَيْهِ حَالٌّ كُلُّهُ، وَلَهَا أَنْ تَأْبَى حَتَّى يُوَفِّيَهَا مَهْرَهَا

✵✵ عطاء بن سائب نے سعید بن جبیر کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اگر مرد ثبوت پیش نہیں کر پاتا' تو عورت کی قسم کا اعتبار ہوگا اور عورت اپنا مہر وصول کرلے گی' جب کوئی شخص کسی متعین مہر پر کسی عورت سے شادی کرتا ہے' تو اُس کی ادائیگی ہر صورت میں اُس پر لازم ہوگی اور عورت کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ مکمل مہر کی ادائیگی پر اصرار کرے۔

بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ يَخْتَلِفَانِ فِي الصَّدَاقِ

باب: جب ایک مرد اور عورت کے درمیان مہر کے بارے میں اختلاف ہو جائے

10909 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ، فَتَقُوْلُ: تَزَوَّجَنِيْ بِاَلْفٍ، وَيَقُوْلُ هُوَ: تَزَوَّجْتُهَا بِخَمْسِمِائَةٍ، قَالَ حَمَّادٌ: لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا ادَّعَتْ، وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى: الْقَوْلُ قَوْلُ الرَّجُلِ اِلَّا اَنْ تُقِيمَ بَيِّنَةً، وَالنِّكَاحُ فِيْ قَوْلِهِمَا لَا يُرَدُّ

✵✵ حماد اور ابن ابولیلیٰ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور عورت یہ کہتا ہے کہ اس نے میرے ساتھ ایک ہزار کے عوض میں شادی کی ہے' اور مرد یہ کہتا ہے کہ میں نے پانچ سو کی شرط پر اس کے ساتھ شادی کی ہے' تو حماد کہتے ہیں: عورت کو مہر مثل ملے گا' جو مہر مثل اور اُس عورت کے دعویٰ کے درمیان ہوگا۔ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں مرد کے قول کا اعتبار کیا جائے گا' البتہ اگر عورت ثبوت پیش کر دیتی ہے تو حکم مختلف ہوگا' تاہم ان دونوں حضرات کا یہ قول ہے کہ ایسی صورت میں نکاح کالعدم قرار نہیں دیا جائے گا۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب: طلاق کے بارے میں روایات

بَابُ الْمُبَارَاَةِ

باب: مبارات کا حکم

10910 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجُوْزُ مُبَارَاَةُ الْاَبِ عَلَى الْبِكْرِ وَاِنْ كَرِهَتْ، وَلَا تَجُوْزُ عَلَى الثَّيِّبِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: باپ کا کنواری بیٹی کے خلاف مبارات جائز ہے اگرچہ بیٹی کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ثیبہ کے خلاف جائز نہیں ہے۔

10911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: " وَيُطَلِّقُ الرَّجُلُ عَلَى ابْنِهِ صَغِيْرًا مَا لَمْ يَحْتَلِمْ، وَيَقُوْلُ: هُوَ مِثْلُ النِّكَاحِ "

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: آدمی اپنے نابالغ بیٹے کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے جب تک وہ بچہ بالغ نہ ہوا ہو۔ عطاء فرماتے ہیں: یہ نکاح کرنے کی مانند ہوگا۔

10912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَجُوْزُ مَا تَرَكَ الْوَالِدُ مِنْ صَدَاقِ ابْنَتِهِ بِكْرًا مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ، وَلَا يَجُوْزُ عَلَى الثَّيِّبِ، فَقُلْتُ: يُفَوِّضُ الرَّجُلُ فِيْ صَدَاقِ اُخْتِهِ بِكْرًا يَتِيْمَةً بِغَيْرِ اَمْرِهَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَيُقَارِبُ فِيْهِ؟ قَالَ: لَا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: والد اپنی کنواری بیٹی کے مہر میں سے جو حصہ ترک کر دیتا ہے جبکہ لڑکی کو طلاق نہ ہوئی ہو تو یہ (ترک کرنا) جائز ہے لیکن باپ کا ثیبہ کے مہر میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آدمی کو اُس کی کنواری نابالغ بہن کے مہر میں تفویض کیا جا سکتا ہے جو عورت کی اجازت کے بغیر ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا

نوٹ: یہاں مبارات سے مراد یہ ہے کہ لڑکی کا ولی لڑکی کے شوہر کو لڑکی کے مہر کے کچھ حصہ کی ادائیگی سے بری الذمہ قرار دیدے (یعنی کچھ مہر کو لڑکی کا ولی معاف کر دے)۔

وہ اُس میں کوئی کمی کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

10913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَجُوْزُ مُبَارَاَةُ الْاَبِ عَلَى الْبِكْرِ، وَلَا تَجُوْزُ عَلَى الثَّيِّبِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: باپ کا کنواری بیٹی کے بارے میں مبارات جائز ہے لیکن ثیبہ کے بارے میں مبارات جائز نہیں ہے۔

10914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: صُلْحُ الْاَبِ جَائِزٌ عَلٰى ابْنِهٖ صَغِيْرًا لَمْ يَبْلُغْ، وَعَلٰى ابْنَتِهٖ صَغِيْرَةً لَمْ تَبْلُغْ

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: باپ کا اپنے نابالغ بیٹے کے بارے میں صلح کرنا جائز ہے جب تک وہ بالغ نہیں ہوتا اور اپنی نابالغ بیٹی کے حوالے سے بھی جائز ہے جب تک وہ بالغ نہیں ہوتی۔

10915 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ فِيْ رَجُلٍ تَرَكَ مِنْ صَدَاقِ ابْنَتِهٖ لِزَوْجِهَا اَلْفًا، قَالَ ابْنُ شُرَيْحٍ: قَدْ اَجَزْنَا عَطِيَّتَكَ وَمَعْرُوْفَكَ، وَهِيَ اَحَقُّ بِثَمَنِ رَقَبَتِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِرَجُلٍ اَنْ يَقْصُرَ مَهْرَ اُخْتِهٖ اِلَّا بِعِلْمِهَا، اَوْ يَسْتَاْمِرَهَا.

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے پاس ایک آدمی کا مقدمہ پیش کیا گیا جس نے اپنی بیٹی کے مہر میں سے اُس کے شوہر کو ایک ہزار (درہم یا دینار) معاف کر دیئے تھے' تو ابن شریح نے کہا: ہم تمہارے عطیہ کو اور تمہاری بھلائی کو درست قرار دیتے ہیں لیکن وہ لڑکی اپنی ذات کی قیمت کی زیادہ حقدار ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی بہن کے مہر میں کوئی کمی کرے' البتہ اُس کے علم میں لا کر ایسا کرسکتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس سے مرضی معلوم کر کے ایسا کرسکتا ہے۔

10916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامٍ مِثْلَهٗ

٭٭ یہی روایت ہشام کے حوالے سے منقول ہے۔

10917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: لَا يَجُوْزُ عَلَى الثَّيِّبِ مَا صَالَحَ عَلَيْهِ الْاَبُ، وَلَا عَلَى الْبِكْرِ اَيْضًا قَالَ: الْمَهْرُ قَائِمٌ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: باپ جس چیز پر مصالحت کر لیتا ہے' ثیبہ کے خلاف ایسا درست نہیں ہے اور کنواری کے بارے میں بھی ایسا درست نہیں ہے۔ ابن سیرین فرماتے ہیں: مہر قائم شدہ ہوتا ہے۔

10918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ مُبَارَاَةُ الْاَبِ عَلَى الْبِكْرِ، وَلَا عَلَى الثَّيِّبِ لَا يُعْطِي مَالَهَا قَالَ: هٰذَا قَوْلُنَا

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: کنواری بیٹی کے لیے باپ کا مبارات کرنا جائز نہیں ہے اور ثیبہ کے لیے بھی جائز

نہیں ہے' وہ اُس لڑکی کا مال ادا نہیں کرے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ہمارا قول ہے۔

بَابُ وَجْهِ الطَّلَاقِ، وَهُوَ طَلَاقُ الْعِدَّةِ وَالسُّنَّةِ

باب: طلاق کا طریقہ اور یہ طلاقِ عدت اور طلاقِ سنت ہے

10919 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَجْهُ الطَّلَاقِ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا اَيَّانَ مَا طَلَّقَهَا، غَيْرَ اَنْ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ تَحِيضَ بِاَيَّامٍ فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهَا

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی عورت کے طہر کے دوران اُسے طلاق دے خواہ جب مرضی اُسے طلاق دیدے' البتہ اُسے اُس کی عدت سے پہلے کے حیض آنے سے پہلے طلاق نہ دے۔

10920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: وَجْهُ الطَّلَاقِ لِقُبُلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا، ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَخْلُوَ عِدَّتُهَا، فَاِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ رَاجَعَهَا

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس کے طہر کے دوران اُس کے ساتھ صحبت کیے بغیر طلاق دے اور پھر اُسے ایسے ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جائے' اگر وہ چاہے تو اُس کی عدت گزرنے سے پہلے رجوع کر سکتا ہے۔

10921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُطَلِّقَ امْرَاَتَهُ فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ حَيْضِهَا تَطْلِيْقَةً فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ، ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ طَلَّقَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ، وَكَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ، فَاِنْ هُوَ اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ تَطْهُرُ مِنْهَا تَطْلِيْقَةً فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ، فَاِنْ كَانَتْ قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ هِلَالٍ تَطْلِيْقَةً

✲✲ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو وہ اُسے اُس وقت طلاق دے جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جاتی ہے اور ایک طلاق دے اور اُس طہر کے دوران اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو' پھر وہ اُس عورت کو ایسے ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر جائے' جب وہ ایسا کرے گا تو وہ اُس طریقہ سے طلاق دے گا جس طرح اللہ نے اُسے حکم دیا ہے اور وہ بعد میں بھی اُس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے' لیکن جب مرد یہ ارادہ کرے کہ عورت کو تین طلاقیں دے گا تو پھر اُسے ہر حیض کے ختم ہونے پر جب وہ حیض سے پاک ہوتی ہے تو صحبت کیے بغیر عورت کو ایک طلاق دینی چاہیے' اگر وہ ایسی عورت ہے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہے تو پھر اُسے ہر پہلی کا چاند دیکھنے پر عورت کو ایک طلاق دینی چاہیے۔

10922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: طَلَاقُ الْعِدَّةِ اَنْ

يُطَلِّقَهَا اِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضَةِ بِغَيْرِ جِمَاعٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: كَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ: اِذَا طَهُرَتْ فَطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ تَمَسَّهَا، فَاِنْ بَدَا لَكَ اَنْ تُطَلِّقَهَا اُخْرٰى تَرَكْتَهَا حَتّٰى تَحِيضَ الْحَيْضَةَ الْاُخْرٰى، ثُمَّ طَلِّقْهَا اِذَا طَهُرَتِ الثَّانِيَةَ، فَاِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تُطَلِّقَهَا الثَّالِثَةَ تَرَكْتَهَا حَتّٰى تَحِيضَ، فَاِنْ طَهُرَتْ طَلِّقْهَا الثَّالِثَةَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ حَيْضَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ تَنْكِحُ اِنْ شَائَتْ

✳✳ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: طلاقِ عدت یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ عورت حیض سے فارغ ہو جائے اور اُس دوران اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: میں کیا کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب عورت پاک ہو جائے تو تم اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دو' پھر اگر تمہیں مناسب لگے تو تم اُسے دوسری طلاق دو اور پھر اُسے ایسے ہی رہنے دو یہاں تک کہ جب اُسے اگلا حیض آ جائے پھر اُسے طلاق دو' جب وہ دوسری مرتبہ پاک ہو' پھر اگر تم اُسے تیسری طلاق دینا چاہو تو اُسے ایسے ہی رہنے دو یہاں تک کہ اُسے حیض آ جائے' پھر جب وہ پاک ہو جائے تو پھر اُسے طلاق دو' پھر وہ عورت ایک حیض اور گزارے گی' پھر اگر وہ چاہے گی (تو کہیں اور) نکاح کر سکتی ہے۔

10923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: وَجْهُ الطَّلَاقِ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَاِذَا اسْتَبَانَ حَمْلُهَا

✳✳ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس کے طہر کے دوران اُس سے صحبت کیے بغیر طلاق دے اور جب اُس کا حمل واضح ہو چکا ہو۔

10924 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يُطَلِّقُهَا لِقُبُلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا، وَاِنْ اَحَبَّ تَرَكَهَا حَتّٰى تَخْلُوَ عِدَّتُهَا، وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً

✳✳ زہری اور قتادہ نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ آدمی کو عورت کو اُس کی عدت کے آغاز میں اُس کے طہر کے دوران طلاق دینی چاہیے' اگر آدمی چاہے تو عورت کو ایسے ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جائے اور اگر آدمی چاہے تو ہر طہر کے آغاز میں عورت کو ایک طلاق دے۔

10925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى طَلَاقًا مَا خَالَفَ وَجْهَ الطَّلَاقِ وَوَجْهَ الْعِدَّةِ، وَاَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

✳✳ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جو دی ہوئی طلاق' طلاق کے روایتی طریقہ سے ہٹ کے اور عدت کے مخصوص طریقہ سے ہٹ کے ہو تو وہ اُسے طلاق شمار نہیں کرتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: آدمی کو عورت کو ایک طلاق دینی چاہیے' پھر اُسے چھوڑ دینا چاہیے یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر جائے۔

10926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " كَانَ يَسْتَحِبُّونَ اَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً،

ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى يَخْلُوَ اَجَلُهَا، وَكَانُوا يَقُوْلُونَ (لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا) (الطلاق: 1)، لَعَلَّهُ اَنْ يُرَغِّبَ فِيْهَا "

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وہ عورت کو ایک طلاق دیں' پھر اُسے ایسے ہی رہنے دیں یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جائے۔ وہ لوگ یہ کہا کرتے تھے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''شاید اللہ تعالیٰ اُس کے بعد کوئی نئی صورتِ حال پیدا کر دے''۔

اس سے مراد یہ ہے: ہوسکتا ہے کہ آدمی بعد میں پھر اُس عورت میں دلچسپی لے۔

10927 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: فَطَلِّقُوهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ: طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ

✵✵ عبدالرحمٰن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم اُن عورتوں کو اُن کی عدت کے آغاز میں طلاق دو' اس سے مراد یہ ہے کہ اُن کے طہر کے عالم میں اُن کے ساتھ صحبت کیے بغیر طلاق دو۔

10928 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ "يَقْرَأُ: فَطَلِّقُوهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ "

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسے یوں تلاوت کیا کرتے تھے:

''تو تم اُن کو اُن کی عدت کے آغاز میں طلاق دو''۔

10929 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَ لِلسُّنَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سنت طریقہ کے مطابق طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو وہ اُس عورت کو اُس کے طہر کے دوران اُس کے ساتھ صحبت کیے بغیر طلاق دے۔

10930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ نَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " الطَّلَاقُ عَلٰى اَرْبَعَةِ مَنَازِلَ: مَنْزِلَانِ حَلَالٌ، وَمَنْزِلَانِ حَرَامٌ، فَاَمَّا الْحَرَامُ فَاَنْ يُطَلِّقَهَا حِينَ يُجَامِعُهَا لَا يَدْرِي اَيَشْتَمِلُ الرَّحِمُ عَلٰى شَيْءٍ اَمْ لَا؟ وَاَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ، وَاَمَّا الْحَلَالُ فَاَنْ يُطَلِّقَهَا لِاَقْرَائِهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَاَنْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلُهَا "

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طلاق دینے کے چار طریقے ہیں' اُن میں سے دو طریقے حلال ہیں اور دو طریقے حرام ہیں' جہاں تک حرام طریقے کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی جب عورت کے ساتھ صحبت کر لے تو اُسے طلاق دیدے' اُسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ عورت کے رحم میں کوئی چیز ہے یا نہیں ہے' یا یہ ہے کہ آدمی اُس عورت کے اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدے' جہاں تک حلال طریقے کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی عورت کے حیض کے گزرنے کے بعد طہر کے عالم میں صحبت کیے بغیر اُسے طلاق دے' یا پھر عورت کو اُس وقت طلاق دے جب عورت حاملہ ہو اور اُس کا حمل واضح ہو۔

10931 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: " قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ "

✻✻ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم اُن کی عدت کے آغاز میں اُنہیں طلاق دو''۔

بَابُ طَلَاقِ الْحَامِلِ

باب: حاملہ عورت کو طلاق دینا

10932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اِذَا اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا ثَلَاثًا، كَيْفَ؟ قَالَ: عَلٰى عِدَّةِ اَقْرَائِهَا

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: جب کوئی شخص حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کیا کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس کے حیض کی عدت کے حساب سے ہوگا۔

10933 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ طَلَاقِ الْحَامِلِ قَالَ: يُطَلِّقُ عِنْدَ الْاَهِلَّةِ

✻✻ امام شعبی' حاملہ عورت کی طلاق کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ پہلی کے چاند کے حساب سے اُسے طلاق دے گا۔

10934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تُزَادُ الْحَامِلُ عَلٰى تَطْلِيْقَةٍ حَتّٰى تَضَعَ، فَاِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ. قَالَ: وَقَالَهُ حَمَّادٌ،

✻✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت کو ایک سے زیادہ طلاق نہیں دی جانی چاہیے جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی' جب وہ بچہ کو جنم دیدے گی' تو وہ مرد سے لاتعلق ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

10936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا طُلِّقَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَذٰلِكَ حِيْنَ وَضَعَتْ اَجَلَهَا قَالَ: وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ) (البقرة: 231)، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: " وَاِنْ كَانَ سَقَطَ بَيْنَ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ قَالَ: وَاِنْ طَلَّقَهَا غَيْرَ حَامِلٍ، فَاِذَا طَهُرَتْ مِنْ آخِرِ الْحَيْضِ فَذٰلِكَ حِيْنَ بَلَغَتْ اَجَلَهَا، وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ) (الطلاق: 2)، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلْيُرَاجِعْهَا حِينَئِذٍ، أَوْ يُسَرِّحْهَا وَيُشْهِدُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقَصَصْتُهُ عَلَى ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ فَأَقَرَّ بِهِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی عورت کو حمل کے دوران طلاق ہو جائے اور پھر وہ بچہ کو جنم دیدے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب وہ بچہ کو جنم دے گی تو اُس کی عدت ختم ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدت ختم ہو جائے''۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اگر اس دوران وہ مردہ بچہ کو جنم دیتی ہے تو بھی یہی حکم ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اگر وہ غیر حاملہ عورت کو طلاق دیتا ہے اور وہ عورت جب آخری حیض سے پاک ہوتی ہے تو اُسی وقت اُس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب وہ اپنی انتہائی مدت تک پہنچ جائیں تو تم اُنہیں مناسب طریقہ سے روک لو یا پھر معروف طریقہ سے اُنہیں علیحدہ کر دو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تو اُس وقت وہ آدمی اُس سے رجوع کر سکتا ہے یا اُسے چھوڑ دے گا اور وہ اس بات پر گواہ بنا لے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے کے سامنے یہ روایت اُن کے والد کے حوالے سے بیان کی تو اُنہوں نے اسے درست قرار دیا۔

10937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عِقَالٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادٍ وَمُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ وَأَبَا مَالِكٍ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حُبْلَى فَقَالُوا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

✵✵ ولید بن عقال بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن شداد مصعب بن سعد اور ابومالک سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو ان حضرات نے جواب دیا: وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (طلاق یافتہ یا بیوہ) نہیں ہو جاتی۔

بَابُ تَعْتَدُّ إِذَا طَلَّقَهَا عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ

باب: جب مرد عورت کو ہر حیض کے بعد طلاق دیتا ہے تو عورت عدت کیسے گزارے گی؟

10938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ، وَقَالَ

الزُّهْرِيُّ فِيْ امْرَاَةٍ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً قَالُوْا: تَعْتَدُّ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَيْضَةً وَاحِدَةً.

✳✳ سعید بن مسیب اور زہری نے ایسی عورت کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جس کا شوہر اُسے ایک طہر کے آغاز میں ایک طلاق دے دیتا ہے' تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ عورت تیسری طلاق کے بعد ایک حیض کی عدت گزارے گی۔

10939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ.

✳✳ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

10940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: "قَالُوْا: تَعْتَدُّ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَيْضَةً وَاحِدَةً"

✳✳ قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے' زہری بیان کرتے ہیں: علماء یہ فرماتے ہیں کہ وہ تیسری طلاق کے بعد ایک حیض کی عدت گزارے گی۔

10941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنَ الطَّلَاقِ الْاَوَّلِ

✳✳ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: وہ پہلی طلاق سے ہی عدت گزارنا شروع کرے گی۔

10942 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَخِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو، قَالَا: تَعْتَدُّ مِنَ الطَّلَاقِ الْاٰخِرِ ثَلَاثَ حِيَضٍ

✳✳ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور خلاس بن عمرو بیان کرتے ہیں: وہ آخری طلاق کے بعد تین حیض کی عدت گزارے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُرَاجِعُهَا فِيْ عِدَّتِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا مِنْ اَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُّ

باب: جب کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دیدے اور پھر وہ اُس کی عدت کے دوران اُس عورت سے رجوع کر لے پھر وہ اُس عورت کو طلاق دیدے تو وہ عورت کون سے دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟

10943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَاحِدَةً ثُمَّ ارْتَجَعَهَا، فَلَمْ يُجَامِعْهَا حَتّٰى طَلَّقَهَا كَانَ يَرْوِي فِيهَا اخْتِلَافًا، كَانَ اَكْثَرَ مَا يَرْوِي اَنْ تَعْتَدَّ مِنَ الطَّلَاقِ الْاٰخِرِ حِيْنَ رَاجَعَهَا

✳✳ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیتا ہے' پھر وہ اُس سے رجوع کر لیتا ہے لیکن اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا اور اُسے پھر طلاق دے دیتا ہے' تو اُنہوں نے اس بارے میں اختلاف کا تذکرہ کیا ہے' تاہم زیادہ تر روایات یہ کہتی ہیں: جب مرد نے عورت سے رجوع کرنے کے بعد اُسے دوسری طلاق دی تھی تو وہ عورت اُس وقت سے عدت گزارنا شروع کرے گی۔

10944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: اِذَا رَاجَعَهَا اعْتَدَّتْ مِنَ الطَّلَاقِ الْاٰخَرِ.

✳✳ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مرد عورت سے رجوع کر لیتا ہے تو وہ دوسری طلاق سے عدت گزارنا شروع کرے گی۔

10945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ اَبِيْ قِلَابَةَ

✳✳ زہری کے حوالے سے ابوقلابہ کے قول کی مانند منقول ہے۔

10946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنْ هُوَ رَاجَعَهَا اسْتَقْبَلَتِ الْعِدَّةَ، دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

✳✳ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد اُس عورت سے رجوع کر لیتا ہے تو وہ عورت نئے سرے سے عدت گزارنا شروع کرے گی' خواہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو یا صحبت نہ کی ہو۔

10947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يُطَلِّقُهَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرٌو، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ: مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا، وَحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُمْ، وَطَاوُسٌ

✳✳ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی' جس دن مرد نے اُسے طلاق دی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو اور عبدالکریم نے بھی یہی بات بیان کی ہے' وہ اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی' جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی۔

حسن بن مسلم اور دیگر حضرات اور طاؤس نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10948 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ فَتَعْتَدُّ بَعْضَ عِدَّتِهَا، ثُمَّ يُرَاجِعُهَا فِيْ عِدَّتِهَا، وَطَلَّقَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا مِنْ اَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُّ قَالَ: تَعْتَدُّ بَاقِيَ عِدَّتِهَا، ثُمَّ تَلَا (ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوهُنَّ) (الاحزاب: 49) ". قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي النِّكَاحِ، وَهٰذَا ارْتِجَاعٌ "

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ عورت اپنی کچھ عدت گزار لیتی ہے' پھر وہ مرد اُس عورت کی عدت کے دوران اُس سے رجوع کر لیتا ہے' پھر وہ اُسے طلاق دے دیتا ہے' حالانکہ اُس مرد نے اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہیں کی' تو وہ عورت کون سے دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟ انہوں نے جواب دیا: وہ عورت اپنی عدت کے باقی دنوں کو شمار کرے گی' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''پھر تم اُن کو اُن کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دو''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ حکم نکاح کے بارے میں ہے اور اس سے مراد رجوع کرنا ہے۔

10949 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ تَطْلِيقَةً فَتَعْتَدُّ بَعْضَ عِدَّتِهَا، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا اُخْرَى، ثُمَّ تَعْتَدُّ اَيْضًا اَيَّامًا، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالُوْا: تَعْتَدُّ مِنَ الطَّلَاقِ الْاَوَّلِ اِذَا كَانَ لَمْ يُجَامِعْهَا بَيْنَ ذٰلِكَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ کہا ہے: جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیتا ہے وہ عورت اپنی عدت کا کچھ حصہ گزار لیتی ہے پھر وہ مرد اُسے دوسری طلاق دے دیتا ہے پھر وہ عدت کے کچھ دن گزار لیتی ہے پھر وہ مرد اُسے طلاق دے دیتا ہے تو لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ عورت پہلی طلاق سے عدت گزارنا شروع کرے گی جبکہ اس دوران مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

بَابُ طَلَاقِ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ

باب: حیض والی یا نفاس والی عورت کو طلاق دینا

10950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ نَافِعٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: "الطَّلَاقُ عَلٰى اَرْبَعَةِ وُجُوهٍ: وَجْهَانِ حَلَالٌ، وَوَجْهَانِ حَرَامٌ، فَاَمَّا الْحَلَالُ، فَاَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، اَوْ حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلُهَا، وَاَمَّا الْحَرَامُ، فَاَنْ يُطَلِّقَهَا حَائِضًا، اَوْ حِينَ يُجَامِعُهَا لَا يَدْرِي اَشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلٰى وَلَدٍ اَمْ لَا؟"

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: طلاق کی چار صورتیں ہیں اُن میں سے دو حلال ہیں اور دو حرام ہیں جہاں تک حلال صورت کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس کے طہر کے دوران اُس کے ساتھ صحبت کیے بغیر طلاق دے یا آدمی حاملہ بیوی کو طلاق دے جس کا حمل واضح ہو جہاں تک حرام طریقہ کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدے یا اُس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اُسے طلاق دیدے جبکہ یہ پتا بھی نہ چل سکے کہ کیا اُس کے رحم میں کوئی بچہ ہے یا نہیں ہے۔

10951 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَكْرَهُ اَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ حَائِضًا، كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا نُفَسَاءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کوئی مرد اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدے جس طرح اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیوی کو اُس کے نفاس کے دوران طلاق دیدے۔

10952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَاَلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا وَيَتْرُكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ، وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی وہ خاتون حیض کی حالت میں تھیں اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کرلیں اور اُسے ایسے ہی رہنے دیں' جب تک وہ خاتون پاک نہیں ہو جاتی' جب تک اُسے دوبارہ حیض نہیں آ جاتا اور پھر جب وہ پاک ہو جائے' تو پھر اگر وہ چاہیں تو اُسے روک لیں اور اگر چاہیں تو طلاق دیدے' یہ وہ عدت ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس طریقہ سے خواتین کو طلاق دی جانی چاہیے۔

10953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

10954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ، وَاَتٰى عُمَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتّٰى اِذَا طَهُرَتْ، ثُمَّ حَاضَتْ، ثُمَّ طَهُرَتْ، طَلَّقَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهِيَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ النِّسَاءُ لَهَا يَقُولُ: حِينَ تَطْهُرَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دے دی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کرلیں اور پھر اُس خاتون کو ایسے ہی رہنے دیں' جب وہ پاک ہو جائے اُس کے بعد پھر اُسے حیض آ جائے پھر جب وہ پاک ہو تو پھر اُسے طلاق دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس طرح عورتوں کو طلاق دی جانی چاہیے' یعنی جب وہ عورت پاک ہو (اُس وقت اُسے طلاق دی جانی چاہیے)۔

10955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الَّتِي طَلَّقَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِضًا، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حديث:10952 : صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب قول الله تعالى : يا ايها النبي اذا طلقتم النساء - حديث:4957' صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها - حديث:2753' موطا مالك - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الاقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض - حديث:1204' السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : وقت الطلاق للعدة التي امر الله عز وجل ان - حديث:3354' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' وقت الطلاق للعدة التي امر الله جل ثناؤه بها - حديث:5421' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الخلع والطلاق' باب ما جاء في طلاق السنة وطلاق البدعة - حديث:13932

وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يَتْرُكَهَا، حَتّٰى اِذَا حَاضَتْ، ثُمَّ طَهُرَتْ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا قَالَ: فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ النِّسَاءُ لَهَا

✽✽ ابن سیرین اور سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' وہ خاتون حیض کی حالت میں تھیں' اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کرلیں اور پھر اُسے ایسے ہی رہنے دیں یہاں تک کہ جب اُسے اگلی مرتبہ حیض آئے پھر جب وہ پاک ہو تو اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ خواتین کو اس طریقہ سے طلاق دی جانی چاہیے۔

10956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ اَبِي وَائِلٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَةً وَهِيَ حَائِضٌ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا اِذَا طَهُرَتْ

✽✽ شقیق ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' وہ خاتون حیض کی حالت میں تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ حکم دیا کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کرلیں' پھر جب وہ پاک ہوں تو پھر اُنہیں طلاق دیں۔

10957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَرْسَلْنَا اِلٰى نَافِعٍ وَهُوَ يَتَرَحَّلُ فِي دَارِ النَّدْوَةِ ذَاهِبًا اِلَى الْمَدِينَةِ، وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ عَطَاءٍ: اَمْ حُسِبَتْ تَطْلِيقَةُ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَاَتَهُ حَائِضًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے نافع کو پیغام بھیجا جو اُس وقت دارالندوہ میں مدینہ منورہ جانے کے لیے پابہ رکاب تھے' ہم لوگ اُس وقت عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' (نافع کو پیغام بھیج کر یہ دریافت کیا) کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اُس خاتون کے حیض کے دوران جو طلاق دی تھی' تو کیا وہ طلاق شمار ہوئی تھی؟ نافع نے جواب دیا: جی ہاں!

10958 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: اَحَسَبْتَ بِهَا؟ يَعْنِي التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي اِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ؟

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا آپ نے اُس طلاق کو شمار کیا تھا' یعنی وہ طلاق جو اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض کے دوران دی تھی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سی چیز میرے لیے رکاوٹ بن سکتی ہے' کیا میں عاجز تھا یا میں احمق تھا؟

10959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً

اَسْمَعُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الَّتِي طَلَّقَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا، حَتّٰى اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَاَلَهُ، فَقَالَ: كَمْ كُنْتَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاحِدَةً

✿✿ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں بیس سال تک یہ بات سنتا رہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی اہلیہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں طلاق دے دی تھی' وہ خاتون حیض کی حالت میں تھی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تین طلاقیں دی تھیں' یہاں تک کہ یونس بن جبیر نے یہ بات بیان کی: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اور کہا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی اہلیہ کو کتنی طلاقیں دی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک طلاق دی تھی۔

10960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، وَسَاَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَيْمَنَ مَوْلٰى عُرْوَةَ، كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُرَاجِعْهَا، فَرَدَّهَا وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا، فَقَالَ: اِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ، اَوْ لِيُمْسِكْ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' عبدالرحمٰن بن ایمن نے اُن سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی' وہ عورت اُس وقت حیض کے عالم میں تھی' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کی بات ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے چاہیے کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو واپس کروا دیا تھا اور اسے کوئی چیز شمار نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب وہ عورت پاک ہو جائے' تو اگر وہ چاہے تو اُسے طلاق دیدے اور اگر چاہے تو اپنے پاس رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی تھی:

''اے ایمان والو! جب تم عورتوں کو طلاق دو' تو تم اُن کی عدت میں' اُن کے عدت کے ابتدائی حصہ میں' طلاق دو''۔

10961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا. فَقَالَ: اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا، فَذَهَبَ عُمَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا، قَالَ: لَمْ اَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ

✿✿ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' جن

سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن عمر کو جانتے ہو؟ سائل نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس نے بھی اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دی تھی' حضرت عمر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کر لیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں سنا۔

10962 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ءَاُطَلِّقُهَا حَائِضًا؟ قَالَ: يَرُدُّهَا حَتّٰى اِذَا طَهُرَتْ طَلَّقَ اَوْ اَمْسَكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد' عورت کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُسے لوٹائے گا' یہاں تک کہ جب وہ عورت پاک ہو جائے گی' تو اُسے طلاق دے گا' یا اپنے پاس رکھے گا۔

10963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اَتُطَلَّقُ نُفَسَاءَ لَيْسَتْ حَائِضًا؟ فَقَالَ: اَمْرُهَا اَمْرُ الَّتِي تُطَلَّقُ حَائِضًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: کیا نفاس والی عورت جو حیض میں نہ ہو' اُسے طلاق دی جا سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس عورت کا بھی وہی حکم ہے جو اُس عورت کا ہے جسے حیض کے دوران طلاق دے دی جاتی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ اَوْ نُفَسَاءُ، اَهِيَ تَحْتَسِبُ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ؟

باب: جو شخص اپنی بیوی کو اُس کے حیض یا نفاس کے دوران تین طلاقیں دے دیتا ہے تو کیا وہ عورت اُس حیض کو (عدت کا حصہ) شمار کرے گی؟

10964 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا، فَسَاَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: عَصَيْتَ رَبَّكَ، وَبَانَتْ مِنْكَ، لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی' وہ عورت اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' مرد نے تین طلاقیں دی تھیں' اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی اور عورت تم سے لاتعلق ہوگئی' اب وہ تمہارے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ تمہاری بجائے کسی اور سے نکاح کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ) نہیں ہو جاتی۔

10965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ

امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ، اَتَعْتَدُّ بَعْدَ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ثَلَاثَ حِيَضٍ، وَلَا تَحْتَسِبُ بِهٰذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيْهَا؟ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي النَّاسُ عَلَيْهِ

✵✵ امام شعبی' قاضی شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں' وہ عورت اُس وقت حیض کی حالت میں تھی تو کیا وہ عورت اُس حیض کے بعد تین حیضوں کی عدت گزارے گی اور اس حیض کو شمار نہیں کرے گی جس حیض کے دوران مرد نے اُسے طلاق دی ہے؟ تو قاضی شریح نے جواب دیا: یہ وہ حکم ہے جس پر لوگ کاربند ہیں۔

10966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلٰى نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ: يَلْزَمُهُ الطَّلَاقُ، وَتَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ سِوَى تِلْكَ الْحَيْضَةِ

✵✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے کہ طلاق اُس پر لازم ہو جائے گی اور وہ عورت اُس حیض کے علاوہ تین حیض کی عدت گزارے گی۔

10967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْاَةُ حَائِضًا لَمْ تَعْتَدَّ بِذٰلِكَ، وَاسْتَقْبَلَتِ الْحَيْضَ بَعْدَهُ.

✵✵ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی عورت کو حیض کے دوران طلاق دے دی جائے تو وہ اُس حیض کو شمار نہیں کرے گی' وہ اُس کے بعد آنے والے حیض سے عدت کا آغاز کرے گی۔

10968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ

✵✵ زہری نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

10969 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُطَلِّقُهَا حَائِضًا؟ قَالَ: لَا تَعْتَدُّ بِهَا لِتَسْتَوْفِ ثَلَاثَ حِيَضٍ، قُلْتُ: فَطَلَّقَهَا سَاعَةَ حَاضَتْ؟ قَالَ: لَا تَعْتَدُّ بِهَا. قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: ارْدُدْهَا حَتّٰى اِذَا طَهُرَتْ فَطَلِّقْ، اَوْ اَمْسِكْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد عورت کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: عورت اُس حیض کو عدت کا حصہ شمار نہیں کرے گی' بلکہ وہ تین حیض مکمل عدت میں گزارے گی' میں نے دریافت کیا: عورت کو جس وقت حیض شروع ہوا اگر مرد اُسی وقت طلاق دے دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ عورت اُس حیض کو عدت کا حصہ شمار نہیں کرے گی' اُنہوں نے بتایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ فرمایا تھا: تم اُسے واپس کرو یہاں تک کہ جب وہ پاک ہو جائے تو پھر تم اُسے طلاق دو' یا اپنے ساتھ روک لو۔

10970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَإِنْ طَلَّقَهَا نُفَسَاءَ حِينَ وَلَدَتِ اعْتَدَّتْ سِوَى نِفَاسِهَا اَقْرَائَهَا مَا كَانَتْ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جب عورت نے بچہ کو جنم دیا تو اُس کے نفاس کے دوران اگر مرد اُسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ عورت اپنے نفاس کے علاوہ جو حیض ہے اُس میں عدت گزارے گی خواہ جتنے بھی دن ہوں۔

10971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: النُّفَسَاءُ مِثْلُ الْحَائِضِ، لَا تَعْتَدُّ بِنِفَاسِهَا فِي عِدَّتِهَا

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: نفاس والی خواتین کا حکم بھی حیض والی خواتین کی مانند ہے خاتون اپنے نفاس کے دنوں کو عدت کا حصہ شمار نہیں کرے گی۔

10972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: طَلَّقَ نُفَسَاءَ لَيْسَتْ حَائِضًا؟ قَالَ: بَلَى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: ایک شخص نفاس والی عورت کو طلاق دے دیتا ہے جو حیض کی حالت میں نہیں ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی نفاس حیض شمار نہیں ہوگا)۔

10973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ طَلَّقَهَا حَائِضًا فَالسُّنَّةُ اَنْ يُرَاجِعَهَا حَتّٰى إِذَا طَهُرَتْ طَلَّقَ اَوْ اَمْسَكَ ثُمَّ كَانَتْ حَائِضًا وَاحِدَةً، وَلَمْ تَحْتَسِبْ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج نے عبدالکریم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر مرد عورت کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو کیا سنت یہ ہے کہ مرد اُس کے ساتھ رجوع کرے یہاں تک کہ جب وہ عورت پاک ہو جائے تو اُسے طلاق دے یا اُسے روک لے پھر اُس کے بعد وہ ایک مرتبہ حیض والی ہو جائے تو کیا وہ اُس حیض کو شمار کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

10974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالُوْا: تَعْتَدُّ بِهِ مِنْ اَقْرَائِهَا، وَقَالَ مَطَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هُوَ قُرْءٌ مِنْ اَقْرَائِهَا

٭٭ عثمان بن مطر نے سعید بن ابوعروبہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران تین طلاقیں دے دیتا ہے تو اُنہوں نے جواب دیا: قتادہ نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے اور ابومعشر نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ علماء یہ فرماتے ہیں: وہ عورت اُس حیض کو اپنے (عدت کے) تین حیضوں کا حصہ شمار کرے گی۔

مطر نے حسن بصری کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ اُس کے حیض کا ایک حصہ ہے۔

بَابُ هَلْ يُطَلِّقُ الرَّجُلُ الْبِكْرَ حَائِضًا؟

باب: کیا مرد باکرہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے سکتا ہے؟

10975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ الْبِكْرَ حَائِضًا قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ لِاَنَّهُ لَا عِدَّةَ لَهَا

✱✱ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی باکرہ بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے' تو سفیان ثوری نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ایسی عورت کی کوئی عدت نہیں ہوتی ہے۔

بَابُ ارْتُجِعَتْ فَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى نَكَحَتْ

باب: جب کسی عورت سے رجوع کرلیا جائے اور اُس عورت کو اس بات کا پتا نہ ہو یہاں تک کہ وہ دوسرا نکاح کرلے

10976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَتَبَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ، ثُمَّ ارْتَجَعَهَا وَاَشْهَدَ، فَلَمْ تَاْتِهَا الرَّجْعَةُ حَتّٰى نَكَحَتْ وَاُصِيبَتْ؟ قَالَ: لَا شَيْءَ لِلْاَوَّلِ فِيمَا بَلَغَنَا، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ، قُلْتُ: فَوَجَدَهَا حِينَ نَكَحَتْ وَلَمْ تُصَبْ قَالَ: الْاَوَّلُ اَحَقُّ بِهَا. وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِثْلَ قَوْلِهِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد' عورت کو تحریری طور پر ایک طلاق بھجوا دیتا ہے' پھر وہ اُس عورت سے رجوع بھی کرلیتا ہے اور اس پر گواہ بھی بنالیتا ہے لیکن رجوع کرنے کی اطلاع عورت تک نہیں آتی یہاں تک کہ وہ دوسری شادی کرلیتی ہے اور اُس کے ساتھ صحبت بھی کرلی جاتی ہے' تو عطاء نے جواب دیا: ہم تک جو روایت پہنچی ہے اُس کے حساب سے تو اب پہلے والے شوہر کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ اگر مرد عورت کو ایسی حالت میں پاتا ہے کہ اُس نے نکاح کرلیا ہے لیکن ابھی اُس کے ساتھ صحبت نہیں ہوئی؟ تو عطاء نے جواب دیا: پہلا شوہر اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔ عبدالکریم نے بھی اُن کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

10977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ غَائِبٌ، ثُمَّ رَاجَعَهَا، وَهِيَ لَمْ تَشْعُرْ، فَلَمْ يَبْلُغْهَا الْكِتَابُ حَتّٰى نَكَحَتْ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اذْهَبْ، فَاِنْ وَجَدْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا زَوْجُهَا فَاَنْتَ اَحَقُّ بِهَا.

✱✱ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی' وہ شخص وہاں موجود نہیں تھا' پھر اُس نے اُس عورت کے ساتھ رجوع کرلیا لیکن عورت کو اس کا پتا نہیں چلا' عورت تک اُس کا خط نہیں آیا' یہاں تک کہ اُس عورت نے دوسری شادی کرلی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اُس کے پہلے شوہر) سے فرمایا: تم جاؤ! اگر تم عورت کو ایسی حالت میں

پاتے ہو کہ ابھی اُس کے دوسرے شوہر نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو پھر تم اُس عورت کے زیادہ حقدار ہو گے۔

10978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے۔

10979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: طَلَّقَ اَبُوْ كَنَفٍ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ امْرَاَتَهُ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ اَشْهَدَ عَلَى الرَّجْعَةِ فَلَمْ يُبْلِغْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ، فَجَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِلٰى اَمِيْرِ الْمِصْرِ: اِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ فَهِيَ امْرَاَتُهُ، وَاِلَّا فَهِيَ امْرَاَةُ الْاَوَّلِ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَقَالَ عَلِيٌّ: هِيَ لِلْاَوَّلِ، دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ابوکنف جن کا تعلق عبدالقیس قبیلہ سے تھا' اُنہوں نے اپنی بیوی کو ایک یا شاید دو طلاقیں دے دی' پھر اُنہوں نے رجوع کرنے پر بھی گواہ بنا لیے' لیکن عورت تک اس کی اطلاع نہیں پہنچی یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر گئی تو اُس نے دوسری شادی کر لی' وہ صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شہر کے گورنر کو خط لکھا کہ اگر دوسرے شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو وہ دوسرے شوہر کی بیوی شمار ہو گی' ورنہ وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہو گی۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسی صورتِ حال میں وہ پہلے شوہر کی ہی بیوی شمار ہو گی خواہ دوسرے شوہر نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو یا اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

10980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ اَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، وَخَرَجَ مُسَافِرًا، وَاَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، وَلَا عِلْمَ لَهَا بِذٰلِكَ حَتّٰى زُوِّجَتْ، فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ لَهُ: اِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ فَهِيَ امْرَاَتُهُ، وَاِلَّا فَهِيَ لِلْاَوَّلِ، فَقَدِمَ اَبُوْ كَنَفٍ الْكُوفَةَ فَوَجَدَهُ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فَقَالَ لِنِسْوَةٍ عِنْدَهَا: قُمْنَ مِنْ عِنْدِهَا، فَاِنَّ لِيْ اِلَيْهَا حَاجَةً، فَقُمْنَ، فَبَنٰى بِهَا مَكَانَهُ، وَكَانَتِ امْرَاَتَهُ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ابوکنف نامی صاحب نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی اور سفر پر روانہ ہو گئے' پھر اُنہوں نے اُس خاتون کی عدت گزرنے سے پہلے اُس سے رجوع کرنے پر گواہ قائم کر لیے لیکن عورت کو اس بات کا پتا نہیں چل سکا یہاں تک کہ اُس عورت کی دوسری شادی ہو گئی' تو ابوکنف' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اُس خاتون کے علاقہ کے گورنر) کو خط میں لکھا کہ اگر دوسرے شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو یہ دوسرے شوہر کی بیوی شمار ہو گی ورنہ وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہو گی۔ ابوکنف نامی صاحب کوفہ آئے تو اُنہوں نے ایسی صورتِ حال پائی کہ دوسرے شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی تو اُنہوں نے اُس عورت کے پاس موجود خواتین سے کہا: تم لوگ اس کے پاس سے اُٹھ

جاؤ کیونکہ مجھے اس سے اپنی حاجت پوری کرنی ہے۔ تو وہ خواتین وہاں سے اُٹھ گئیں' اُنہوں نے اُس جگہ پر اُس عورت کے ساتھ صحبت کی اور وہ اُن کی بیوی شمار ہوئی۔

10981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هِيَ امْرَاَةُ الْاٰخِرِ، دَخَلَ بِهَا الْاَوَّلُ اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

✵✵ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: وہ دوسرے شخص کی ہی بیوی شمار ہوگی' خواہ پہلے شخص نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو' یا اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

10982 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَيْسَ لِلْاَوَّلِ اِلَّا فَسْوَةُ الضَّبُعِ

✵✵ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: پہلے شوہر کو ایسی صورتِ حال میں' صرف گوہ کی خارج کی ہوئی ہوا ملے گی۔

بَابُ الْاَقْرَاءِ وَالْعِدَّةِ

باب: قروء اور عدت کا بیان

10983 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً اَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ قَالَ: تَحِلُّ لِزَوْجِهَا الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلُّ لَهَا الصَّلَاةُ.

✵✵ زہری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس عورت کے شوہر کے لیے اُس سے رجوع کرنا اُس وقت تک جائز ہوگا' جب تک وہ عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی اور اُس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا۔

10984 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✵✵ امام جعفر صادق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

10985 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: تَحِلُّ لِزَوْجِهَا الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلُّ لَهَا الصَّلَاةُ.

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس عورت کے شوہر کے لیے اُس عورت سے رجوع کرنا اُس وقت تک جائز ہوگا' جب تک وہ عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی اور اُس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا۔

10986 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

٭٭ قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

10987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَرْسَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلٰى اَبِيْ يَسْاَلُهُ عَنْهَا، فَقَالَ اَبِيْ: كَيْفَ يُفْتِيْ مُنَافِقٌ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: نُعِيذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَكُونَ مُنَافِقًا، وَنُعَوِّذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ نُسَمِّيَكَ مُنَافِقًا، وَنُعَوِّذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ يَكُونَ مِنْكَ كَائِنٌ فِي الْاِسْلَامِ، ثُمَّ تَمُوْتَ وَلَمْ تُبَيِّنْهُ قَالَ: فَاِنِّيْ اَرَى اَنَّهُ اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْ آخِرِ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ قَالَ: فَلَا اَعْلَمُ عُثْمَانَ اِلَّا اَخَذَ بِذٰلِكَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو پیغام بھیج کر اُن سے ایسی صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا' تو میرے والد نے کہا: کوئی منافق شخص کیسے فتویٰ دے سکتا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس بات سے آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتے ہیں کہ آپ منافق ہو جائیں اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم آپ کو منافق کا نام دیں اور ہم آپ کے لیے اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ اسلام کے دوران آپ کی طرف سے ایسی کوئی چیز آئے اور پھر آپ اُس پر انتقال کر جائیں اور آپ اُسے بیان نہ کریں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ مرد اُس عورت کا اُس وقت تک حقدار ہوگا' جب تک وہ تیسرے اور آخری حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی اور اُس عورت کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس قول کو اختیار کیا تھا۔

10988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةٌ وَزَوْجُهَا اِلٰى عُمَرَ، فَقَالَتْ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ فَانْقَطَعَ عَنِّي الدَّمُ مُنْذُ ثَلَاثِ حِيَضٍ، فَاَتَانِيْ وَقَدْ وَضَعْتُ مَائِيْ، وَرَدَدْتُ بَابِيْ، وَخَلَعْتُ ثِيَابِيْ، فَقَالَ: قَدْ رَاجَعْتُكِ، فَقَالَ عُمَرُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: مَا تَرَى فِيْهَا؟ قَالَ: اَرَى اَنَّهَا امْرَاَتُهُ مَا دُوْنَ اَنْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ قَالَ عُمَرُ: وَاَنَا اَرَى ذٰلِكَ.

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون اور اُس کا شوہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اُس عورت نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی اور پھر تین حیض گزرنے کے بعد میرا خون آنا بند ہو گیا' پھر یہ شخص میرے پاس آیا' میں اُس وقت اپنا پانی رکھ چکی تھی' دروازہ بند کر چکی تھی اور اپنے کپڑے اُتار چکی تھی' اس شخص نے کہا: میں تم سے رجوع کرتا ہوں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ عورت اُس شخص کی بیوی شمار ہوگی' جب تک اُس عورت کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا (یعنی وہ عورت غسل کر نہیں لیتی)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بھی یہی رائے ہے۔

10989 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ نَحْوَهُ.

وَقَالَ عُمَرُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنْتَ لِهٰذِهٖ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✷✷ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ اسی طرح کی صورتِ حال کے لیے ہیں!

10990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ: حَتّٰى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ

✷✷ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہے: جب تک اُس عورت کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا (اُس وقت تک اُس کا شوہر اُس سے رجوع کر سکتا ہے)۔

10991 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَلْاَقْرَاءُ الْحِيَضُ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْعِدَّةُ الطُّهْرُ اَمِ الْاَقْرَاءُ؟ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهَا لَا تَخْلُو حَتّٰى تَغْتَسِلَ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: قروء سے مراد حیض ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عدت کا حساب طہر سے ہوگا' یا قروء کے حساب سے ہوگا؟ تو اُنہوں نے کہا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' وہ عورت اُس وقت تک (عدت سے) فارغ نہیں ہوگی' جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی۔

10992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَلْاَقْرَاءُ الْحِيَضُ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: الْحِيَضُ، هُوَ اَحَقُّ حَتّٰى تَسْتَنْقِيَ بِالْمَاءِ، وَتَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ، قَالَ: "فَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: الطُّهُورُ فَاِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ"

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: قروء سے مراد حیض ہے اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ثابت ہے۔

عبدالکریم بیان کرتے ہیں: اس سے مراد حیض ہے' مرد اُس عورت کا اُس وقت تک زیادہ حقدار ہوگا' جب تک وہ عورت پانی کے ذریعہ طہارت حاصل نہیں کر لیتی اور اُس کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہو جاتا۔

اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا تعلق ہے' جو طہارت کے بارے میں ہے' تو اُنہوں نے یہ قول حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے (یعنی یہ قول کہ قروء سے مراد طہر ہوتا ہے)۔

10993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: "اَلْاَقْرَاءُ الْحِيَضُ، لَيْسَ بِالطُّهْرِ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1)، وَلَمْ يَقُلْ: لِقُرُوْئِهِنَّ"

✷✷ معمر نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قروء سے مراد حیض ہے' اُس سے مراد طہر نہیں ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم اُن کی عدت کے حساب سے اُنہیں طلاق دو''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم اُن کے قروء کے حساب سے طلاق دو۔

10994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "رَاجَعَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ حِينَ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا تُرِيْدُ الِاغْتِسَالَ، فَقَالَ لَهَا: قَدِ ارْتَجَعْتُكِ، فَقَالَتْ: كَلَّا، وَاخْتَصَمَتْ، وَاغْتَسَلَتْ، فَاخْتَصَمَا اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ"

❋❋ قتادہ اور ایوب نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت تک رجوع کرلیا' جب وہ عورت غسل کرنے کے لیے اپنے کپڑے اُتار چکی تھی' مرد نے اُس سے کہا: میں تم سے رجوع کرتا ہوں! عورت نے کہا: ہرگز نہیں! پھر وہ عورت زبانی طور پر اُس مرد کے ساتھ بات چیت کرتی رہی اور اس دوران اُس نے غسل بھی کرلیا' پھر وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے وہ عورت اُس مرد کی طرف لوٹا دی۔

10995 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَزَعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ خَاصَمَ امْرَاَتَهُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

❋❋ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے اپنی بیوی کے خلاف مقدمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تھا' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو اُس شخص کی طرف لوٹا دیا تھا۔

10996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَزَعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ خَاصَمَ امْرَاَتَهُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَكَانَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى دَخَلَتْ فِيْ مُغْتَسَلِهَا لِكَيْ تَطْهُرَ مِنْ آخِرِ الثَّلَاثِ حِيَضٍ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ حَتّٰى اَشْهَدَ عَلٰى مُرَاجَعَتِهَا فِي الْمُغْتَسَلِ وَاَسْمَعَهَا، فَقَضٰى بَيْنَهُمَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنْ يُصَبِّرَهَا بِاللّٰهِ مَا ارْتَجَعَهَا حَتّٰى اغْتَسَلَتْ فَاعْتَرَفَتْ اَنْ قَدْ رَاجَعَهَا قَبْلَ اَنْ تَسْتَنْقِيَ بِالْمَاءِ فَرَدَّهَا اِلَيْهِ. وَاَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ حَدَّثَ اَبُوْ مُوْسٰى قَضٰى بِذٰلِكَ، وَعِنْدَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَاسْتَشَارَهُ فَوَافَقَهُ، ثُمَّ كَتَبَ فِيْهَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا

❋❋ حسن بصری ایک شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جس کا اپنی بیوی کے ساتھ اختلاف ہوگیا اور اُس نے مقدمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' اُس مرد نے اُس عورت کو ایک طلاق دی اور اُس عورت کے ساتھ رجوع نہیں کیا (یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت کے تین حیض گزر گئے) پھر جب وہ عورت غسل خانہ میں داخل ہوئی تا کہ تیسرے حیض کے بعد طہارت حاصل کرے' تو وہ مرد آیا اور اُس نے اُس عورت کے غسل خانہ میں موجودگی کے دوران اُسے اطلاع دی کہ وہ اُس عورت سے رجوع کرتا ہے' اُس نے وہ آواز اُس تک پہنچا دی' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا اور اُنہوں نے اُس عورت سے اللہ کے نام کی قسم لے کر دریافت کیا کہ اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے مرد نے رجوع نہیں کیا تھا' تو اُس عورت نے یہ اعتراف کیا کہ مرد نے اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُس سے رجوع کرلیا تھا' تو حضرت

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو اُس مرد کی طرف واپس کروا دیا۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا' اُن کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موجود تھے' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا' تو اُنہوں نے اُن کی موافقت کی' پھر اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس بارے میں یہی رائے ظاہر کی۔

10998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ، ثُمَّ تُؤَخِّرَ اغْتِسَالَهَا حَتّٰى تَفُوتَهَا تِلْكَ الصَّلَاةُ، فَاِنْ فَعَلَتْ فَقَدْ بَانَتْ حِينَئِذٍ

✿✿ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ عورت طہر دیکھ لے' پھر اپنے غسل کو موخر کر لے' یہاں تک کہ ایک نماز کا وقت رخصت ہو جائے' اگر وہ ایسا کر لیتی ہے' تو وہ شوہر سے لاتعلق ہو جائے گی۔

10999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ فِي قَوْلِ مَنْ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، اَنَّهَا اِذَا اَرَادَتِ الطُّهْرَ فَلَمْ تَغْتَسِلْ هِيَ قَالُوْا: هُوَ اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي طَهُرَتْ لَهَا

✿✿ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے یہ کہا ہے: مرد عورت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے' جب تک وہ عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی' اس سے مراد یہ ہے: جب وہ عورت طہر کا ارادہ کر لے اور غسل نہ کرے' تو علماء یہ فرماتے ہیں: مرد اُس عورت کا اُس وقت تک حقدار ہوگا' جب تک اُس نماز کا وقت رخصت نہیں ہو جاتا ہے' جس نماز کے وقت کے دوران اُس عورت کو طہر آیا تھا (یعنی حیض ختم ہوا تھا)

11000 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ: لَا تَبِينُ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ

✿✿ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت اُس وقت تک بائنہ نہیں ہوگی' جب تک وہ تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی اور اُس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا۔

11001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يُرَاجِعُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ مَا كَانَتْ فِي الدَّمِ

✿✿ عمرو بن مسلم نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد اُس عورت کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے' جب تک اُس کا خون نکل رہا ہو۔

11002 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ اَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ: فَلَقِيتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، فَحَدَّثَنِي اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَاحِدَةً، اَوِ اثْنَتَيْنِ، فَرَاَتْ اَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا، فَرَدَدْتُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: فَشَنَّعَنِي اَهْلُ الْمَدِينَةِ فَقَالُوْا: هٰذَا

يَرُدُّ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَسَاَلْتُ عُلَمَاءَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلًا رَجُلًا، فَاَثْبَتُوا اِلَيَّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَاَبَا الدَّرْدَاءِ كَانُوا يَجْعَلُونَ لَهُ الرَّجْعَةَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ

❋❋ مکحول کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مدینہ منورہ آئے' وہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات سلیمان بن یسار سے ہوئی' تو اُنہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد عورت کو ایک طلاق دے' یا دو طلاقیں دے اور پھر وہ عورت تیسرے حیض کا پہلا قطرہ دیکھ لے' تو اب مرد کے لیے اُس عورت سے رجوع کرنے کے حق باقی نہیں رہتا۔ میں نے اُن کے قول کو مسترد کر دیا' تو اہلِ مدینہ نے اس بات پر مجھ پر اعتراض کیا اور یہ کہا: یہ شخص حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کو مسترد کر رہا ہے؟ پھر میں نے علماءِ مدینہ میں سے ایک ایک شخص سے اس بارے میں تحقیق کی' تو میرے سامنے یہ بات مستند طور پر ثابت ہوئی کہ حضرت عمر' حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہم مرد کو رجوع کرنے کا حق اُس وقت تک دیتے ہیں' جب تک عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی۔

11003 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اِذَا دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْ زَوْجِهَا وَحَلَّتْ لِلْاَزْوَاجِ. قَالَ: وَبِهِ كَانَ يَاْخُذُ الزُّهْرِيُّ

❋❋ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب طلاق یافتہ عورت کا تیسرا حیض شروع ہوتا ہے' تو وہ اپنے شوہر سے الگ ہو جاتی ہے اور دوسری شادی کے لیے حلال ہو جاتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام زہری نے اس کے مطابق فتویٰ ہے۔

11004 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ قَوْلِ زَيْدٍ قَالَ: اِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: الْقُرْءُ الطُّهْرُ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ.

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی وہی قول ہے' جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب عورت کا تیسرا حیض شروع ہو گا' تو وہ مرد سے لاتعلق ہو جائے گی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قروء سے مراد طہر ہے' اس سے مراد حیض نہیں ہے۔

11005 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ

❋❋ حارث بن ہشام نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق بیان کیا ہے۔

11006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ الْاَحْوَصُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً فَمَاتَ وَقَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ، فَكَتَبَ فِيهَا اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام احوص تھا' وہ اہلِ شام سے تعلق رکھتا تھا' اُس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور پھر اُس کا انتقال ہوگیا' وہ عورت اُس وقت تیسرا حیض شروع کر چکی تھی' اُس کا معاملہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو اُنہیں پتا نہیں چل سکا کہ وہ اس بارے میں کیا جواب دیں' اُنہوں نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ جب عورت کا تیسرا حیض شروع ہوا تو اب اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

11007 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: اِذَا غَسَلَتْ فَرْجَهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ

✵✵ معبد جہنی بیان کرتے ہیں: جب عورت تیسرے حیض کے بعد اپنی شرمگاہ کو دھو لے گی' تو مرد سے لاتعلق ہو جائے گی۔

11008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلٰى زَيْدٍ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فِيْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ الْاَحْوَصُ الشَّامِيُّ فَحَاضَتِ امْرَاَتُهُ الثَّالِثَةَ وَمَاتَ، فَقَالَ زَيْدٌ: لَا مِيْرَاثَ بَيْنَهُمَا

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کا نام احوص شامی تھا' اُس کی بیوی کو تیسرا حیض آیا' تو اُس شخص کا انتقال ہوگیا' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ان دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

بَابُ عِدَّةِ الَّتِي يُبَتُّ طَلَاقُهَا، وَاَيْنَ تَعْتَدُّ؟ وَهَلْ يَكْتُمُهَا الطَّلَاقُ اَمْ لَا؟

باب: ایسی عورت کی عدت کا بیان' جسے طلاقِ بتہ دے دی جاتی ہے اور وہ کہاں عدت گزارے گی اور کیا مرد اُس عورت سے طلاق کو چھپائے گا یا نہیں؟

11009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ وَلَا يُبِتُّهَا، اَيْنَ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا الَّذِي كَانَتْ فِيْهِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَذِنَ لَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ اَهْلِهَا؟ قَالَ: لَا، قَدْ شَرَكَهَا اِذًا فِي الْاِثْمِ، ثُمَّ تَلَا (وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ) (الطلاق: 1)، قُلْتُ: هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَعَمْرٌو، قُلْتُ: لَمْ تُنْسَخْ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص طلاق دیتا ہے اور طلاقِ بتہ نہیں دیتا' تو عورت کہاں طلاق گزارے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت گزارے گی' جہاں وہ موجود ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مرد عورت کو یہ اجازت دے دیتا ہے کہ وہ اپنے میکے میں عدت گزار لے؟

تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس صورت میں تو وہ اس گناہ میں عورت کے ساتھ شریک ہو جائے گا' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ نہ نکلیں' ماسوائے اس صورت کے' کہ جب وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

میں نے دریافت کیا: یہ آیت اس بارے میں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ منسوخ نہیں ہوئی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

11010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ الْوَاحِدَةَ، اَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ: لَا تَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا، قَالَ اَبُوْ عُرْوَةَ: تَخْرُجُ اِنْ شَائَتْ لِصِلَةِ رَحِمٍ، وَلَا تَبِيتُ اِلَّا فِي بَيْتِهَا

✱✱ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیتا ہے' تو وہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت نہیں گزارے گی۔ ابوعروہ کہتے ہیں: اگر وہ چاہے گی' تو صلہ رحمی کے لیے گھر سے نکل جائے گی' لیکن رات اپنے گھر میں ہی گزارے گی۔

11011 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً، اَوِ اثْنَتَيْنِ فَكَانَتْ لَا تَخْرُجُ اِلَّا بِاِذْنِهِ

✱✱ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو ایک یا دو طلاقیں دی تھیں' تو وہ خاتون حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اجازت کے بغیر باہر نہیں نکلتی تھی۔

11012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ اَنَّ شُرَيْحًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَكَتَمَهَا الطَّلَاقَ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

✱✱ محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اُس سے طلاق کو چھپائے رکھا' یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر گئی۔

11013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَوْ غَيْرِهِ: اَنَّ شُرَيْحًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، وَكَتَمَهَا الطَّلَاقَ حَتّٰى قَضَتِ الْعِدَّةَ، ثُمَّ اَعْلَمَهَا، فَخَرَجَتْ مَكَانَهَا، وَقَالَ لَهَا: قَدْ مَضَتْ عِدَّتُكِ، وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّكِ لَا تُقِرِّينَ الطَّلَاقَ، فَلِذٰلِكَ لَمْ اُخْبِرْكِ

✱✱ ابن سیرین اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی' پھر اُنہوں نے اُس عورت سے طلاق کو چھپائے رکھا' یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر گئی' تو اُنہوں نے اُس عورت کو بتایا تو وہ عورت اُن کے گھر سے نکل گئی' اُنہوں نے اُس عورت کو بتایا کہ تمہاری عدت گزر چکی ہے' مجھے یہ پتا تھا کہ تم طلاق کو تسلیم نہیں کرو گی' اسی لیے میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا۔

11014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ اسْمَ امْرَاَةِ شُرَيْحٍ الَّتِي كَتَمَهَا

الطَّلَاقِ كَبْشَةُ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: قاضی شریح نے اپنی جس بیوی سے طلاق کو چھپایا تھا' اُس خاتون کا نام کبشہ تھا۔

11015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ الزُّبَيْرَ طَلَّقَ بِنْتَ عُثْمَانَ فَمَكَثَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَرَكْتَهَا لَا اَيِّمَةً، وَلَا ذَاتَ بَعْلٍ، فَقَالَ: هَيْهَاتَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عمر نامی راوی نے مجھے یہ بتایا: زبیر نے عثمان کی صاحبزادی کو طلاق دے دی' پھر جتنا اللہ کو منظور تھا' اُتنا وقت گزر گیا' تو زبیر سے کہا گیا کہ آپ نے اُس خاتون کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ وہ نہ تو طلاق یافتہ ہے اور نہ ہی شوہر والی ہے' تو زبیر نے کہا: وہ کیسے؟ اُس کی تو عدت گزر چکی ہے۔

جب اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس نے بہت بُرا کیا ہے۔

11016 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَلَمْ يُشْهِدْ، وَلَمْ يُعْلِمْهَا فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا اَعْلَمَهَا قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ اَعْلَمَهَا، فَاِنْ مَاتَ فِي الْعِدَّةِ وَرِثَتْهُ، وَاِنْ مَاتَتْ لَمْ يَرِثْهَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ کسی کو گواہ بھی نہیں بناتا اور عورت کو اس کی اطلاع بھی نہیں دیتا' جب اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے' تو وہ اُس عورت کو اس کی اطلاع دیتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: جس دن مرد نے عورت کو اس کی اطلاع دی ہے' عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی' اگر وہ مرد اس عدت کے دوران انتقال کر جاتا ہے' تو عورت اُس کی وارث بنے گی' لیکن اگر عورت انتقال کر جاتی ہے' تو مرد اُس کا وارث نہیں بنے گا۔

بَابُ (اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ) (النساء : 19)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ بُرائی کا ارتکاب کریں''

11017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ) (النساء : 19) الزِّنَا فِيمَا نَرَى وَنَعْلَمُ، قُلْتُ: فَقَوْلُهُ: (اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ) (النساء : 19) فَيَخْرُجْنَ لِلرَّجْمِ فَتُرْجَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَذٰلِكَ يَرَى عَمْرٌو، وَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ "

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

تو عطاء نے فرمایا: ہمارے نزدیک تو اس سے مراد زنا کرنا ہے' میں نے دریافت کیا: تو اس فرمان سے کیا مراد ہوگا:

''ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

تو کیا وہ باہر نکلیں گی' تاکہ اُنہیں سنگسار کر دیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

عمرو بھی اسی بات کے قائل تھے' مجاہد نے بھی اس بارے میں عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

11018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ (اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ) (النساء: 19) قَالَ: الزِّنَا، وَقَالَ غَيْرُهُ: الْفَاحِشَةُ: الْخُرُوجُ الْمَعْصِيَةُ

✽ ✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

امام شعبی فرماتے ہیں: اس سے مراد زنا کرنا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہاں فاحشہ سے مراد معصیت کے لیے باہر نکلنا ہے۔

11019 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: خُرُوجُهَا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کا عدت پوری ہونے سے پہلے اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکلنا واضح بُرائی ہے۔

11020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، فِيْ قَوْلِهٖ (اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ) (النساء: 19) قَالَ: كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ، وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا اَتَتْ بِالْفَاحِشَةِ اُخْرِجَتْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: الْفَاحِشَةُ النُّشُوْزُ فِيْ حَرْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اِلَّا اَنْ يَفْحُشْنَ

✽ ✽ عطاء خراسانی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

عطاء بیان کرتے ہیں: یہ حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' جب کوئی عورت کسی بُرائی کا ارتکاب کرتی تھی' تو اُسے باہر نکال دیا جاتا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت کے مطابق یہاں ''فاحشہ'' سے مراد شوہر کی نافرمانی کرنا ہے۔

11021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا بَذَتْ بِلِسَانِهَا فَهُوَ الْفَاحِشَةُ، لَهٗ اَنْ يُّخْرِجَهَا

✽ ✽ ابراہیم تیمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت زبان درازی کرے' تو یہ فاحشہ شمار ہوگا اور مرد کو یہ حق حاصل ہوگا کہ عورت کو گھر سے باہر نکال دے۔

11022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ) (النساء: 19) قَالَ: هُوَ اَنْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهِ

✵✵ محمد بن ابراہیم تیمی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد عورت کا اپنے مرد کے سامنے بدزبانی کا مظاہرہ کرنا ہے۔

بَابُ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَبُتَّهَا

باب: مرد کا عورت کے پاس جانے سے پہلے اجازت لینا' جبکہ مرد نے اُسے طلاقِ بتہ نہ دی ہو

11023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً، فَكَانَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّمُرَّ

✵✵ عبداللہ بن عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دے دی' تو وہ اُس کے پاس جانے سے پہلے اجازت دیتے تھے' جب وہ اُس کے پاس سے گزرتے تھے۔

11024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ، وَهِيَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ طَرِيْقُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حُجْرَتِهَا، وَكَانَ يَاْبٰى اَنْ يَّسْلُكَ تِلْكَ الطَّرِيْقَ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ مِنْ دُبُرِ الدَّارِ، كَرَاهَةَ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهِمْ بِغَيْرِ اِذْنٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہتی تھی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا راستہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں سے ہو کر گزرتا تھا' لیکن وہ اُس راستہ سے نہیں گزرتے تھے' بلکہ گھر کے پیچھے والے حصہ سے گھوم کر آیا کرتے تھے' وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اُن لوگوں کے ہاں اجازت لیے بغیر داخل ہوں۔

11025 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً، فَكَانَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّمُرَّ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دے دی' تو وہ جب اُس خاتون کے پاس سے گزرتے تھے' تو پہلے اُس سے اجازت لیتے تھے۔

11026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهِ: (مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ) (الطلاق: 6) قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ اِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ فَلْتَسْكُنْ فِيْ نَاحِيَةٍ

✵✵ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جہاں تم اپنی گنجائش کے مطابق رہائش اختیار کرو''۔

قتادہ فرماتے ہیں: جب مرد کے پاس ایک ہی گھر ہو' تو وہ عورت اُس کے ایک گوشہ میں رہائش پذیر رہے گی۔

11027 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ فَلَا يُبِتُّهَا، اَيَسْتَاْذِنُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ يَسْتَاْنِسُ، وَتَحْذَرُ هِيَ وَتَشَوَّفُ لَهُ، فَاِنْ كَانَ لَهُ بَيْتَانِ فَيَجْعَلُهَا فِي اَحَدِهِمَا، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ فَلْيَجْعَلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا سِتْرًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور طلاقِ بتہ نہیں دیتا' تو کیا وہ اُس کے پاس جانے سے پہلے اجازت لے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن وہ اُس سے اُنسیت قائم کرنے کی کوشش کرے گا اور عورت بھی اُس کے لیے آراستہ و پیراستہ رہے گی' اگر مرد کے پاس دو گھر ہوں' تو وہ عورت ایک گھر میں رہے گی اور اگر مرد کے پاس ایک ہی گھر ہو' تو وہ اپنے اور اُس عورت کے درمیان پردہ حائل کر لے گا۔

11028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُشْعِرُهَا بِالتَّنَحْنُحِ، وَيُسَلِّمُ، وَلَا يَسْتَاْذِنُ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد کھنکھار کر اُسے اطلاع دے گا اور اُسے سلام کرے گا' البتہ باقاعدہ اجازت نہیں مانگے گا۔

11029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ تَطْلِيقَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ فَلْيَسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا سِتْرًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیدے' تو اُس کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا' اگر مرد کے پاس ایک ہی گھر ہو' تو وہ اپنے اور اُس عورت کے درمیان پردہ حائل کرے گا۔

بَابُ مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ يُرَاجِعَهَا

باب: مرد کے لیے عورت سے رجوع کرنے سے پہلے اُس کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟

11030 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ يُطَلِّقُهَا فَلَا يُبِتُّهَا؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا شَيْءٌ مَا لَمْ يُرَاجِعْهَا. وَعَمْرٌو

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد' عورت کو طلاق دے دیتا ہے' لیکن طلاقِ بتہ نہیں

ہوتا تو اُس کے لیے اُس عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ عطاء نے جواب دیا: مرد کے لیے اُس عورت کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں ہے جب تک وہ اُس عورت سے رجوع نہیں کر لیتا۔

عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَرَاهَا وَاضِعَةً جِلْبَابَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ، قُلْتُ: فَفُضُلًا؟ قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَلَا حَاسِرَةً، قَالَ عَمْرٌو: وَلَا يُقَبِّلُهَا، وَلَا يَمَسُّهَا بِيَدِهِ "

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ عورت کو ایسی حالت میں دیکھ سکتا ہے کہ جب عورت نے اپنی بڑی چادر اُتاری ہوئی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: جبکہ عورت نے اضافی کپڑے اُتارے ہوئے ہوں؟ تو عبدالکریم کہتے ہیں: وہ عورت اضافی کپڑے نہیں اتارے گی۔ عمرو کہتے ہیں: مرد نہ اُس کا بوسہ لے سکتا ہے اور نہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ اُسے چھو سکتا ہے۔

11032 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلْتَزَيَّنْ لَهُ، وَلْتَشَوَّفْ لَهُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ اُس عورت کے ساتھ بات چیت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور عورت اُس کے لیے آراستہ و پیراستہ ہوگی (تاکہ مرد اُس سے رجوع کر لے)۔

11033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لِتَشَوَّفْ اِلٰى زَوْجِهَا

✲✲ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت اپنے شوہر کے لیے تیار ہوگی۔

11034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الَّتِي لَمْ يَبُتَّ طَلَاقَهَا قَالَ: تَشَوَّفُ لِزَوْجِهَا، وَتَتَزَيَّنُ لَهُ، وَلَا يَرَى شَعْرَهَا، وَلَا مُحَرَّمًا

✲✲ ابراہیم نخعی ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے اُس کے شوہر نے طلاقِ بتّہ نہ دی ہو وہ فرماتے ہیں: عورت اپنے شوہر کے لیے آراستہ ہوگی اور زیب و زینت اختیار کرے گی البتہ مرد عورت کے بال نہیں دیکھے گا اور قابل پردہ جگہ نہیں دیکھے گا۔

11035 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ طَلَاقًا، اَوِ اثْنَتَيْنِ لَمْ يُقَبِّلْهَا، وَلَمْ يَرَهَا حَاسِرَةً، وَلَا تَنْكَشِفُ لَهُ، وَلٰكِنْ تَشَوَّفُ لَهُ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیدے تو وہ اُس کا بوسہ نہیں لے سکتا اور اسے اضافی کپڑوں کے بغیر نہیں دیکھ سکتا' وہ عورت اُس کے سامنے بے پردہ نہیں ہوگی' لیکن اُس کے لیے زیب و زینت اختیار کرے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكْتُمُ امْرَاَتَهُ رَجْعَتَهَا

باب: جب مرد اپنی بیوی سے اُس سے رجوع کو چھپا لے

11036 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُرَاجِعُ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ مَعَهَا بِبَلَدِهَا فَيَكْتُمُهَا رَجْعَتَهَا حَتّٰى تَخْلُوَ عِدَّتُهَا؟ قَالَ: اِنْ نَكَحَتْ اُوجِعَ هُوَ وَالشَّاهِدَانِ بِمَا كَتَمُوهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کر لیتا ہے اور وہ عورت کے ساتھ ایک ہی شہر میں رہتا ہے اور وہ اس رجوع کو عورت سے چھپا لیتا ہے یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر جاتی ہے تو عطاء نے کہا: اگر وہ عورت آگے نکاح کر لیتی ہے تو اُس مرد کو اور اُس کے ساتھ کے دونوں گواہوں کو اُن کے اس بات کو چھپانے کی وجہ سے سزا دی جائے گی۔

11037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ زَوْجَهَا وَالشَّاهِدَيْنِ فِي اَنْ كَتَمُوهَا، اِمَّا قَالَ: "الطَّلَاقُ، وَاِمَّا قَالَ: الرَّجْعَةُ"

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے شوہر کو اور دونوں گواہوں کو اس بات پر سزا دلوائی تھی کہ اُنہوں نے اس بات کو چھپا لیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) طلاق کو چھپایا تھا' یا شاید رجوع کرنے کو چھپایا تھا۔

11038 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَضَى عَلِيٌّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، وَاَعْلَمَهَا الطَّلَاقَ، ثُمَّ رَاجَعَ وَاَشْهَدَ، وَاَمَرَ الشَّاهِدَيْنِ اَنْ يَكْتُمَاهَا الرَّجْعَةَ حَتّٰى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَجَازَ عَلَى الشَّاهِدَيْنِ، وَكَذَّبَهُمَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور عورت کو طلاق کے بارے میں اطلاع بھی دے دی پھر اُس نے رجوع کر لیا اور اس پر گواہ بھی بنا لیے لیکن اُس نے دونوں گواہوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ رجوع کرنے کے فیصلہ کو عورت سے چھپا کے رکھیں جب تک عورت کی عدت نہیں گزر جاتی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں گواہوں کی گواہی تسلیم نہیں کی تھی اور اُن دونوں کو جھوٹا قرار دیا تھا۔

11039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ اَخْبَرَهُ قَالَ: تَمَارَيْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْقُرَّاءِ الْاَوَّلِينَ فِي الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا، ثُمَّ يَرْتَجِعُهَا فَيَكْتُمُهَا رَجْعَتَهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا قَالَ: فَقُلْتُ: لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ قَالَ: فَسَاَلْنَا شُرَيْحًا فَقَالَ: لَيْسَ لِلْاَوَّلِ اِلَّا فَسْوَةُ الضَّبُعِ قَالَ: فَاِنْ طَلَّقَهَا فَمَكَثَتْ سَنَةً، اَوْ اَكْثَرَ تَسْتَنْفِقُ مِنْ مَالِهِ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا لَا يَاْتِيهَا طَلَاقٌ، وَالنَّفَقَةُ فِي مَالِهِ مَا سِوَى الْعِدَّةِ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ میرا اور پہلے زمانہ کے قاریوں میں سے ایک شخص کا آپس میں اختلاف ہو گیا جو ایسی عورت کے بارے میں تھا جس کا شوہر اُسے طلاق دیتا ہے اور پھر اُس سے رجوع کر لیتا ہے اور پھر اس بات کو چھپا لیتا ہے یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر جاتی ہے۔ ابوشعثاء کہتے ہیں: میرا یہ کہنا تھا کہ مرد کے لیے اب کوئی اختیار نہیں ہوگا' ہم نے قاضی شریح سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: پہلے شوہر کے لیے اب صرف گوہ کی خارج کی ہوئی ہوا ہوگی۔ اُنہوں نے کہا: اگر مرد عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور عورت ایک سال تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک اس طرح وقت گزارتی ہے کہ وہ مرد کے مال میں سے خرچ حاصل کرتی رہتی ہے' یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر جاتی ہے تو عورت کے پاس طلاق نہیں آئے گی اور مرد کے مال میں سے اُس کا خرچ عدت کے علاوہ میں ہوگا۔

11040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً وَلَمْ يُشْهِدْ، وَلَمْ يُعْلِمْهَا، لَمْ نَرُدَّ عَلٰى هٰذَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دیتا ہے لیکن اس پر گواہ نہیں بناتا اور عورت کو اس کی اطلاع بھی نہیں دیتا' (تو اُنہوں نے جواب دیا:) اس بنیاد پر ہم اُسے نہیں لوٹائیں گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ وَهِيَ بِاَرْضٍ اُخْرٰى مِنْ اَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُّ؟

باب: جو شخص عورت کو طلاق دیدے اور عورت کسی دوسرے علاقہ میں موجود ہو تو وہ کون سے دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟

11041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ غَائِبٌ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا، اَوْ مَاتَ عَنْهَا.

** عبداللہ بن عمر نامی راوی' نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور وہ مرد کسی اور شہر میں موجود ہو' تو نافع کہتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی' یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔

11042 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

11043 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا اَوْ مَاتَ عَنْهَا

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی' یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔

11044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّهَا تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ طُلِّقَتْ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن اُسے طلاق دی گئی تھی۔

11045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَابْنِ سِيْرِيْنَ وَاَبِىْ قِلَابَةَ قَالُوْا: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا اَوْ مَاتَ عَنْهَا. ذَكَرَهُ اَيُّوْبُ عَنْ جَمِيْعِهِمْ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر' مجاہد' سلیمان بن یسار' ابن سیرین اور ابوقلابہ' یہ حضرات فرماتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔ ایوب نے ان تمام حضرات کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے۔

11046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ مَاتَ اَوْ طَلَّقَهَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد کا انتقال ہوا' یا جس دن اُس نے طلاق دی۔

11047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا اَوْ مَاتَ عَنْهَا

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: طاؤس فرماتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی' یا جس دن مرد کا انتقال ہوا۔

11048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، اَنَّ دَاوُدَ بْنَ اَبِىْ هِنْدٍ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ فَمِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا، اَوْ مَاتَ عَنْهَا

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جب ثبوت قائم ہو جائیں تو جس دن میں مرد نے عورت کو طلاق دی تھی' یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا (عورت اُس دن سے عدت کو شمار کرے گی)۔

11049 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا، اَوْ مَاتَ عَنْهَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت کو شمار کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔

11050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْهَا فَقَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا اَوْ مَاتَ عَنْهَا

٭٭ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔

11051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يَاْتِيهَا الْخَبَرُ

** امام شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت اُس دن سے عدت شمار کرنا شروع کرے گی جب اُس کے پاس اطلاع آئے گی۔

11052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يَاْتِيهَا الْخَبَرُ

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت شمار کرنا شروع کرے گی جس دن اُس کے پاس اطلاع آئی تھی۔

11053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يَاْتِيهَا الْخَبَرُ، وَلَهَا النَّفَقَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ "

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن اُس کے پاس اطلاع آئی تھی اور عورت کو خرچ ملے گا۔ معمر کہتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، وَسُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا اَكَلَتْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ مِنْ مَالِهِ اُخِذَ مِنْهَا، اِلَّا قَدْرَ مِيرَاثِهَا

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ حَمَّادٌ، وَمَنْصُوْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ لَهَا مَا حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلَى سُفْيَانَ

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: مرد کے انتقال کے بعد مرد کے مال میں سے عورت نے جتنا کچھ خرچ کیا تھا وہ عورت سے وصول کیا جائے گا' البتہ اُس کی وراثت کے حصہ کا حکم مختلف ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عورت نے جو کچھ ذاتی استعمال میں خرچ کیا تھا وہ اُس کا حصہ شمار ہوگا۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) امام شعبی کا قول سفیان ثوری کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

11055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو، وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: النَّفَقَةُ فِي مَالِهِ مَا سِوَى الْعِدَّةِ

** ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: (عورت کا) خرچ مرد کے مال میں سے منہا کیا جائے گا جو عدت کے علاوہ ہو۔

11056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: فِي الَّتِي تُطَلَّقُ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَاْتِيهَا الْخَبَرُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، هَلْ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ؟ وَهَلْ يَتَوَارَثَانِ فِي قَوْلِ مَنْ يَقُوْلُ: عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ يَاْتِيهَا الْخَبَرُ؟ قَالَ: لَا يَتَوَارَثَانِ، وَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا فِي قَوْلِ الْفَرِيقَيْنِ. كِلَاهُمَا قَالَهُ قَتَادَةُ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيمَا اَحْسَبُ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ

٭٭ معمر ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے ایک یا دو طلاقیں دے دی جاتی ہیں' پھر اُس عورت تک اس کی اطلاع نہیں آتی یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر چکی ہوتی ہے' تو کیا اُس کے شوہر کو اُس کے ساتھ رجوع کرنے کا حق ہوگا اور کیا وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے؟

تو جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ جس دن عورت کو اطلاع ملی تھی اُس کی عدت کا آغاز اُس دن سے ہوگا' وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے' البتہ دونوں فریقوں کے قول کے نزدیک مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

یہ دونوں باتیں قتادہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں' حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ فِي رَجُلٍ غَابَ عَنِ امْرَاَتِهِ، فَقَالَ: طَلَّقْتُكِ مُنْذُ سَنَةٍ، فَقَالَتْ: قَدْ حِضْتُ ثَلَاثَ حِيَضٍ قَالَ: تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ اَخْبَرَهَا، وَلَا يَتَوَارَثَانِ، وَقَدْ مَضَى الطَّلَاقُ

٭٭ معمر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے دور (کسی شہر میں رہتا ہو) اور وہ یہ کہے کہ میں نے تو ایک سال پہلے تمہیں طلاق دے دی تھی' اور عورت کہے: مجھے اس دوران تین مرتبہ حیض بھی آ چکا ہے' تو معمر فرماتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت کا آغاز کرے گی' جس دن مرد نے اُسے اطلاع دی تھی اور وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے' کیونکہ طلاق ہو چکی ہوئی ہے۔

11058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ: (مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ) (البقرة: 228)؟ قَالَ: الْوَلَدُ لَا تَكْتُمُهُ لِيَرْغَبَ فِيهَا، وَمَا اَدْرِي لَعَلَّ الْحَيْضَةَ مَعَهُ، فَاَمَرْتُ اِنْسَانًا فَسَاَلَهُ وَاَنَا اَسْمَعُ: اَيَحِقُّ عَلَيْهَا اَنْ تُخْبِرَهُ بِحَمْلِهَا وَلَمْ يَسْاَلْهَا عَنْهُ لِيَرْغَبَ؟ قَالَ: تُظْهِرُهُ وَتُخْبِرُ اَهْلَهَا فَسَوْفَ يَبْلُغُهُ قَالَ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْ يُؤَدِّيَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے رحم میں پیدا کی ہے''۔

تو عطاء فرماتے ہیں: عورت بچہ کو مرد سے نہیں چھپائے گی' تاکہ مرد اس میں رغبت رکھے اور مجھے نہیں معلوم کہ شاید اُس کے ساتھ حیض ہو سکتا ہو۔ میں نے ایک انسان کو ہدایت کی' اُس نے اُن سے دریافت کیا' میں یہ بات سن رہا تھا کہ کیا عورت پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مرد کو اپنے حمل کے بارے میں بتائے؟ اور مرد سے اس کے بارے میں کچھ نہ مانگے تاکہ وہ رغبت رکھے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُس کو ظاہر کرے گی اور اپنے شوہر کو اس کی اطلاع دے گی' تاکہ وہ اُس کے پاس پہنچ جائے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ جب عورت کی عدت گزر جائے تو وہ عورت اُسے ادا کر

دے۔

11059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: (لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ) (البقرة: 228): " الْمَرْاَةُ الْمُطَلَّقَةُ لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَقُوْلَ: اَنَا حُبْلٰى وَلَيْسَتْ حُبْلٰى، وَلَا لَسْتُ حُبْلٰى وَهِيَ حُبْلٰى، وَلَا اَنَا حَائِضٌ وَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ، وَلَا لَسْتُ بِحَائِضٍ وَهِيَ حَائِضٌ "

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عورتوں کے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ اُس چیز کو چھپالیں' جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے رحم میں پیدا کی ہے''۔

(مجاہد فرماتے ہیں:) طلاق یافتہ عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں حاملہ ہوں! حالانکہ وہ حاملہ نہ ہو' یا وہ یہ کہے کہ میں حاملہ نہیں ہوں! حالانکہ وہ حاملہ ہو' یا وہ یہ کہے کہ میں حیض کی حالت میں ہوں! حالانکہ وہ حیض کی حالت میں نہ ہو' یا وہ یہ کہے کہ میں حیض کی حالت میں نہیں ہوں! اور وہ اُس وقت حیض کی حالت میں ہو۔

11060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَكْتُمُ حَمْلَهَا حَتّٰى تَجْعَلَهُ لِرَجُلٍ آخَرَ فَنَهَاهُنَّ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: (وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ) (البقرة: 228) فِيْ ذٰلِكَ "، قَالَ قَتَادَةُ: اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ

✿✿ قتادہ بیان کرتے ہیں: عورت کا اپنے حمل کو چھپالینا' یہاں تک کہ اُس حمل کو دوسرے شخص کی طرف منسوب کرنا' اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اس چیز سے منع کیا ہے اور یہ فرمایا ہے:

''اُن کے شوہر اُنہیں واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں''۔

یہ اسی بارے میں ہے۔

قتادہ فرماتے ہیں: یعنی اُن کے شوہر اُن کی عدت کے دوران اُن سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

باب: کنواری (یعنی رخصتی سے پہلے) عورت کو طلاق دینا

11061 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ " فِي الْبِكْرِ اِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ."

✿✿ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (وہ یہ فرماتے ہیں:) جب کنواری لڑکی کو (یعنی لڑکی کو رخصتی سے پہلے) اُس کا شوہر طلاق دیدے' تو وہ لڑکی اُس شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہوجاتی)۔

11062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

11063 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: مَا اَرَى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا قَدْ حَرِجَ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے‘ تو اُنہوں نے فرمایا: میرے خیال میں جو شخص ایسا کرتا ہے‘ وہ حرج کا شکار ہوتا ہے (یا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے)۔

11064 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الَّتِي تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. وَاَمَّا الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَهُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا كَانَ يَرَاهَا بِمَنْزِلَةِ الَّتِي قَدْ دَخَلَ بِهَا

٭٭ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دی جاتی ہیں‘ کہ وہ عورت اُس شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہو جاتی‘ جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب مرد عورت کی رخصتی سے پہلے اُسے تین طلاقیں دیدے‘ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسی عورت کو اُس عورت کی طرح شمار کرتے ہیں‘ جس کی رخصتی ہو چکی ہو۔

11065 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ سُفْيَانُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا اِلٰى مَجْلِسِهِ، فَمَرَّ بِنَا فَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا حَتّٰى انْتَهَى اِلٰى مَجْلِسِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَسَاَلْنَاهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَيُوجِعُهُ ضَرْبًا

٭٭ ابن عیینہ نے سفیان نامی ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے‘ وہ ہمارے پاس اپنی محفل میں تشریف لائے‘ وہ ہمارے پاس سے گزر گئے‘ لیکن اُنہوں نے ہمیں سلام نہیں کیا‘ یہاں تک کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ تک پہنچ گئے‘ پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: السلام علیکم! ہم نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا‘ جو لڑکی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے‘ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی اور مرد کو سزا دلوائی تھی۔

11066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهُ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو (رخصتی سے پہلے) تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہوجاتی)۔

11067 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا، فَقَالَتْ اُمُّ الْحَسَنِ: وَمَا بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَقَالَ: صَدَقْتِ، وَمَا بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَاَفْتَى الْحَسَنُ بِذٰلِكَ زَمَانًا ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: وَاحِدَةٌ تُبِينُهَا، وَيَخْطُبُهَا، فَقَالَ بِهِ حَيَاتَهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو لڑکی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو اُم حسن نے جواب دیا: تین کے بعد کیا رہ جاتا ہے! تو حسن بصری نے کہا: تم ٹھیک کہہ رہی ہو! تین کے بعد کیا رہ جاتا ہے۔ تو حسن بصری ایک زمانہ تک یہی فتویٰ دیتے رہے' پھر اُنہوں نے رجوع کرلیا اور بولے: ایک طلاق کے ذریعہ عورت بائنہ ہوجائے گی' پھر بعد میں مرد اگر چاہے' تو اُسے شادی کا پیغام دے سکتا ہے' پھر وہ زندگی بھر یہی فتویٰ دیتے رہے۔

11068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَدْخُلْ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَاِنْ قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْاُولٰى وَلَيْسَتِ الثِّنْتَانِ بِشَيْءٍ، وَيَخْطُبُهَا اِنْ شَاءَ"، قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ الَّذِي نَاْخُذُ بِهِ.

٭٭ حسن بصری اور ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو تین طلاقیں دیدے اور عورت کی ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو' تو عورت اُس سے بائنہ ہوجائے گی (اور اُس کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی) جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (طلاق یافتہ یا بیوہ نہیں ہوجاتی) لیکن اگر مرد نے یہ کہا ہو: تمہیں طلاق ہے' تمہیں طلاق ہے' تمہیں طلاق ہے' تو پہلی طلاق کے ذریعہ عورت بائنہ ہوجائے گی اور دوسری دو طلاقوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' ایسی صورت میں اگر مرد چاہے تو عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

11069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ "

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

11070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَابِرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: "عُقْدَةٌ كَانَتْ فِي يَدِهِ اَرْسَلَهَا جَمِيعًا اِذَا كَانَتْ تَتْرَى فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ، اِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، فَاِنَّهَا تَبِينُ بِالْاُولٰى، وَلَيْسَتِ الثِّنْتَانِ بِشَيْءٍ"

٭٭ امام شعبی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو عورت کی رخصتی کروانے والے سے اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ گرہ تھی' جو مرد کے ہاتھ میں تھی' جسے اُس نے پوری کو کھول دیا ہے' اگر تو یہ الگ' الگ دی گئی ہوں' تو پھر ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' جب مرد نے یہ کہا ہو:

تمہیں طلاق ہے تمہیں طلاق ہے تمہیں طلاق ہے تو ایسی صورتِ حال میں پہلی طلاق کے ذریعہ عورت بائنہ ہو جائے گی اور باقی دو کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

11071 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

٭٭ محمد بن ایاس بن بکیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے ایسی لڑکی کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس کی رخصتی نہیں ہوئی ہوتی) اور اُس کا شوہر اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو ان تمام حضرات نے یہ جواب دیا: وہ لڑکی اُس کے لیے دوبارہ اُس وقت تک جائز نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (طلاق یافتہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی)۔

11072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ، وَعِنْدَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِحْدَى الْمُعْضَلَاتِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاحِدَةٌ تُبِينُهَا، وَثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: زَيَّنْتَهَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَوْ قَالَ: نَوَّرْتَهَا، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا. يَعْنِي: أَصَابَ

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنی بیوی کی رخصتی سے پہلے ہی اُسے تین طلاقیں دے دیں' وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس مسئلہ کو دریافت کرنے کے لیے آیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ مشکل مسائل میں سے ایک ہے! تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق عورت کو بائنہ کر دے گی اور تین طلاقیں اُسے حرام کر دیں گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ نے اسے (یعنی مسئلہ کو) مزین کر دیا ہے' یا روشن کر دیا ہے' یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ بیان کیا' یعنی آپ نے ٹھیک فتویٰ دیا ہے۔

11073 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

٭٭ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس وقت تک جائز نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

11074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: إِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ

اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَنْتَ قَاصٌّ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

✵✵ نعمان بن ابوعیاش بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء بن یسار سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو بیوی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو عطاء نے کہا: ایسی بیوی کو ایک طلاق دی جاتی ہے' اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم صرف ایک واعظ ہو! ایک طلاق اُس عورت کو بائنہ کر دے گی اور تین طلاقیں اُسے حرام کر دیں گی' جب تک وہ دوسری شادی نہیں کرتی۔

11075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: وہ عورت مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہو گی' جب تک وہ دوسری شادی کرنے (کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

11076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "اِذَا طُلِّقَتِ امْرَاَةٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ تُجْمَعْ فَاِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ، بَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: جب کسی عورت کو تین طلاقیں دے دی جائیں اور اُس کی ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو' تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہو گی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

11077 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَجْمَعْ كُنَّ ثَلَاثًا قَالَ: فَاَخْبَرْتُ ذٰلِكَ طَاوُسًا قَالَ: فَاَشْهَدُ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُنَّ اِلَّا وَاحِدَةً

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے اور ابھی عورت کی رخصتی نہ ہوئی ہو' تو یہ طلاقیں ہی شمار ہوں گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کو اس بارے میں بتایا' تو اُنہوں نے گواہی دے کر یہ بات کہی: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان طلاقوں کو ایک ہی شمار کرتے تھے۔

11078 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: دَخَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَلَى الزُّهْرِيِّ بِمَكَّةَ وَاَنَا مَعَهُ فَسَاَلُوهُ عَنِ الْبِكْرِ تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، قَالَ فَخَرَجَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَاَنَا مَعَهُ فَاَتٰى طَاوُسًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَسَاَلَهُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا فَاَخْبَرَهُ، وَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَاَيْتُ طَاوُسًا رَفَعَ يَدَيْهِ تَعَجُّبًا مِنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْعَلُهَا اِلَّا وَاحِدَةً

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: حکم بن عتیبہ مکہ میں زہری کے پاس گئے' میں اُن کے ساتھ تھا' اُنہوں نے زہری سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: جسے رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دی جاتی ہیں' تو زہری نے جواب دیا: حضرت عبداللہ

بن عباس' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے ایسی صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو ان سب حضرات نے یہ کہا تھا: وہ عورت اُس شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔ حکم بن عتیبہ وہاں سے نکلے' میں اُن کے ساتھ تھا' وہ طاؤس کے پاس آئے' طاؤس اُس وقت مسجد میں موجود تھے (یعنی نماز پڑھ رہے تھے)' تو حکم بن عتیبہ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے اس مسئلہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے بارے میں دریافت کیا' طاؤس نے اُنہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے بارے میں بتایا' تو حکم بن عتیبہ نے اُنہیں زہری کے بیان کے بارے میں بتایا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے طاؤس کو دیکھا کہ اُنہوں نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کیے اور بولے: اللہ کی قسم! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو اسے ایک ہی طلاق شمار کرتے تھے۔

11079 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: الثَّلَاثُ وَالْوَاحِدَةُ فِي الَّتِي لَمْ يُدْخَلْ بِهَا سَوَاءٌ

✻✻ ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس عورت کی رخصتی نہ ہوئی ہو' اُس کے بارے میں تین اور ایک (طلاقیں) برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

11080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَاَبِي الشَّعْثَاءِ قَالُوا: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، قَالَ عَمْرٌو: وَاِنْ جَمَعَهُنَّ فَهِيَ وَاحِدَةٌ

✻✻ طاؤس' عطاء اور ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جب مرد لڑکی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دیدے' تو وہ ایک شمار ہو گی۔ عمرو بیان کرتے ہیں: اگر مرد نے تینوں طلاقیں ایک ساتھ دی ہوں' تو بھی وہ ایک ہی شمار ہوگی۔

11081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ بِكْرًا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: "اِنْ كَانَ جَمَعَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَاِنْ كَانَ فَرَّقَهَا فَقَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْاُولٰى، وَلَيْسَتِ الثِّنْتَانِ بِشَيْءٍ" قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي، فَقَالَ: سَوَاءٌ، هِيَ وَاحِدَةٌ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی بیوی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو اُس نے ایک ساتھ (یعنی ایک ہی لفظ کے ساتھ) یہ طلاقیں دی ہیں تو پھر وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ) نہیں ہو جاتی' لیکن اگر مرد نے طلاق کے لفظ الگ' الگ استعمال کیے ہوں' یعنی یہ کہا ہو کہ تمہیں طلاق ہے' تمہیں طلاق ہے' تمہیں طلاق ہے' تو وہ عورت پہلی طلاق کے ذریعہ بائنہ ہو جائے گی اور باقی دو کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ (طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں:) میں نے اپنے والد کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو اُنہوں نے فرمایا: دونوں صورتیں برابر ہیں' ہر

حالت میں یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

11082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا جَمِيعًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: "لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَاِنْ قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْاُولٰى وَيَخْطُبُهَا."

✻✻ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو لڑکی کو اُس کی رخصتی سے پہلے تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ لڑکی اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی' لیکن اگر مرد نے یہ کہا تھا: تمہیں طلاق ہے' تمہیں طلاق ہے' تمہیں طلاق ہے' تو وہ لڑکی پہلی طلاق کے ذریعہ بائنہ ہو جائے گی اور پھر وہ مرد اُس لڑکی کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

11083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

11084 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا: اِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَاِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْاُولٰى، وَلَمْ تَكُنِ الْاُخْرَيَيْنِ شَيْئًا.

✻✻ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جب مرد لڑکی کو ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں ایک ساتھ دیدے' تو وہ لڑکی مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی' لیکن اگر وہ الگ' الگ دیتا ہے' تو پہلی طلاق کے ذریعہ لڑکی بائنہ ہو جائے گی اور باقی دو کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

11085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهُ.

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حکم سے منقول ہے۔

11086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، مِثْلَ قَوْلِهِمْ

✻✻ حماد کے حوالے سے بھی ان حضرات کے قول کی مانند منقول ہے۔

بَابُ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا الرَّجُلُ ثُمَّ يُرَاجِعُهَا، وَهِيَ تَحْسَبُ اَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً

باب: جب لڑکی کو مرد طلاق دیدے اور پھر اُس سے رجوع کر لے اور وہ عورت یہ سمجھ رہی ہو کہ مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے

11087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الَّتِي لَمْ يَدْخُلْ

بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُرَاجِعُهَا، وَهِيَ تَرَى اَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً وَيُصِيبُهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا مَهْرٌ وَنِصْفٌ

✲✲ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اُس لڑکی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے جس کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی اور پھر وہ اُس لڑکی سے رجوع کر لیتا ہے اور لڑکی یہ سمجھتی ہے کہ مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور پھر مرد اُس لڑکی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اُس لڑکی کو پورا مہر اور نصف مہر ملے گا۔

11088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا، وَلَهَا اَيْضًا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

✲✲ حماد بیان کرتے ہیں: ایسی لڑکی کو مکمل مہر ملے گا اور اُسے نصف مہر بھی ملے گا اور اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

11089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَهَا مَهْرٌ تَامٌّ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

✲✲ امام شعبی فرماتے ہیں: ایسی لڑکی کو مکمل مہر ملے گا اور اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

11090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَهَا الْمَهْرُ تَامًّا بِدُخُولِهِ عَلَيْهَا

✲✲ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: مرد کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کی وجہ سے اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔

بَابُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ

باب: طلاق دو مرتبہ دی جاتی ہے (جس میں رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے)

11091 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَسْمَعُ اللّٰهَ يَقُولُ: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) (البقرة: 229)، فَاَيْنَ الثَّالِثَةُ؟ قَالَ: التَّسْرِيحُ بِاِحْسَانٍ

✲✲ ابورزین بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے تو اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''طلاق دو مرتبہ ہوتی ہے''۔

تو تیسری طلاق کہاں گئی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان کے ذریعہ الگ کر دینا (تیسری طلاق شمار ہوگا)۔

11092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ قَالَ: " كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ مَا شَاءَ لَا تَكُونُ عَلَيْهَا عِدَّةٌ، فَتُزَوَّجُ مِنْ مَكَانِهَا اِنْ شَائَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَاَنَا اَخْشَى اَنْ تَزَوَّجَ فَيَكُونَ الْوَلَدُ لِغَيْرِى، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) (البقرة: 229) فَنَسَخَتْ هٰذِهٖ كُلَّ طَلَاقٍ فِى الْقُرْآنِ "

٭٭ سفیان ثوری نے بعض فقہاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: زمانۂ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جتنی چاہتا تھا طلاق دے دیتا تھا اور عورت پر عدت لازم نہیں ہوتی تھی' اگر وہ عورت چاہتی تھی' تو اُسی جگہ دوسری شادی بھی کر سکتی تھی' ایک مرتبہ اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ شادی کر لے گی اور میرا بچہ دوسرے کی طرف منسوب ہو جائے گا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''طلاق دو مرتبہ ہوتی ہے''۔

تو اس حکم نے قرآن میں مذکور طلاق سے متعلق ہر حکم کو منسوخ کر دیا۔

11093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " لَمْ يَكُنْ لِلطَّلَاقِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَقْتٌ مَتٰى شَاءَ رَاجَعَهَا فِى الْعِدَّةِ فَهِىَ امْرَاَتُهُ، حَتّٰى سَنَّ اللّٰهُ الطَّلَاقَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ) (البقرة: 229) الثَّالِثَةُ "

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں طلاق کے لیے کوئی متعین وقت نہیں تھا (کہ عدت کب تک ہو گی؟) مرد جب چاہتا تھا عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران رجوع کر لیتا تھا' وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کے لیے تین کی حد مقرر کی اور ارشاد فرمایا:

''طلاق دو مرتبہ دی جا سکتی ہے' تو معروف طریقہ سے روکنا ہو گا' یا احسان کے ذریعہ الگ کرنا ہو گا''۔

(قتادہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد تیسری طلاق ہے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ يَحْسَبُونَ اَنْ يَكُونَ الْحَيْضُ قَدْ اَدْبَرَ عَنْهَا

باب: جب کسی عورت کے بارے میں لوگ یہ سمجھیں کہ اُس کا حیض ختم ہو چکا ہے

11094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْاَةُ تُطَلَّقُ وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّ الْحَيْضَ قَدْ اَدْبَرَ عَنْهَا، وَلَمْ يَتَبَيَّنْ ذٰلِكَ لَهُمْ، كَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِذَا يَئِسَتْ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ، قُلْتُ: مَا تَنْتَظِرُ بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِذَا يَئِسَتِ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کو طلاق دے دی جاتی ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اب اس عورت کو حیض نہیں آتا' لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں ہو پاتی تو وہ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا:

جس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب وہ لوگ حیض سے مایوس ہو چکی ہو تو وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی' میں نے دریافت کیا: وہ اس دوران کس چیز کا انتظار کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب عورت مایوس ہو چکی ہو تو وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی۔

11095 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ قَعَدَتْ، فَلْتَجْلِسْ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ حَمْلُهَا، فَاِنْ لَمْ يَسْتَبِنْ حَمْلُهَا فِي التِّسْعَةِ اَشْهُرٍ فَلْتَعْتَدَّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ بَعْدَ التِّسْعَةِ الَّتِي قَعَدَتْ مِنَ الْمَحِيضِ

✸✸ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور اُس عورت کو ایک یا دو مرتبہ حیض آ جائے اور پھر وہ بیٹھی رہے (یعنی اُسے حیض آنا بند ہو جائے) تو وہ عورت نو ماہ تک بیٹھی رہے گی' یہاں تک کہ اُس کا حمل واضح ہو جائے' اگر اُس کا حمل نو ماہ میں بھی واضح نہیں ہوتا' تو پھر اُن نو ماہ کے بعد جن میں وہ حیض کے بغیر بیٹھی رہی تھی' وہ تین ماہ عدت کے طور پر گزارے گی۔

11096 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا حَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ، ثُمَّ قَدْ خَلَتْ

✸✸ یحییٰ بن سعید' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی عورت کو ایک یا دو مرتبہ حیض آ جائے اور پھر اُسے حیض آنا بند ہو جائے' تو وہ عورت نو ماہ تک عدت گزارے گی' پھر وہ خالی ہو گی۔

11097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا مِنْ كِبَرٍ اَوِ ارْتِيَابٍ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ حَتّٰى تَرْتَابَ، فَاِنْ كَانَتْ شَابَّةً اعْتَدَّتْ قَدْرَ الْحَمْلِ فَاِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَاَجَلُهَا اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، وَاِنْ لَمْ يَسْتَبِنْ اَكْمَلَتْ سَنَةً

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: جب عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے' یا اس حوالے سے کسی اور شک کی وجہ سے عورت کو حیض آنا بند ہو جائے' تو وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی' جب تک اُسے شک رہتا ہے۔ اگر وہ نوجوان ہو گی' تو وہ حمل کی مدت جتنی عدت گزارے گی' اگر اُس کا حمل واضح ہو جاتا ہے' تو اُس کی عدت اُس وقت ختم ہو گی' جب وہ بچہ کو جنم دے گی اور اگر واضح نہیں ہوتا' تو وہ ایک سال پورا کرے گی۔

11098 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا طُلِّقَتْ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّ الْحَيْضَةَ قَدْ اَدْبَرَتْ عَنْهَا، وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهَا ذٰلِكَ اَنَّهَا تَنْتَظِرُ سَنَةً، فَاِنْ لَمْ تَحِضْ فِيْهَا اعْتَدَّتْ بَعْدَ السَّنَةِ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنْ حَاضَتْ فِي الثَّلَاثَةِ اَشْهُرٍ اعْتَدَّتْ بِالْحَيْضِ، وَاِنْ حَاضَتْ فَلَمْ يَتِمَّ حَيْضُهَا بَعْدَ مَا اعْتَدَّتْ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْاَشْهُرِ الَّتِي بَعْدَ السَّنَةِ، فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهَا

حَتّٰی تَعْلَمَ اَیَتِمُّ حَیْضُهَا اَمْ لَا

✵✵ عبدالکریم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی عورت کو طلاق دی جائے اور لوگ یہ سمجھیں کہ اب اُسے حیض آنا بند ہو چکا ہے اور اُس کا حمل بھی واضح نہ ہوا ہو تو وہ ایک سال تک انتظار کرے گی اگر اس دوران اُسے حیض نہیں آتا' تو وہ ایک سال گزرنے کے بعد تین ماہ عدت کے طور پر گزارے گی' اگر اُسے اُن تین ماہ کے دوران حیض آ جاتا ہے' تو پھر وہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی' لیکن اگر اُسے حیض آ جاتا ہے اور اُس کا حیض مکمل نہیں ہوتا اور یہ ایک سال گزرنے کے بعد کے تین ماہ کی عدت گزارنے کے بعد ہوتا ہے' تو پھر تم اُس کے بارے میں جلد بازی سے فیصلہ نہیں دو گے' جب تک وہ عورت یہ نہیں جان لیتی کہ کیا اُس کا حیض مکمل ہوا ہے' یا نہیں ہوا۔

11099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ تَطْلِیْقَةً، اَوِ اثْنَتَیْنِ، فَحَاضَتْ حَیْضَةً اَوْ حَیْضَتَیْنِ، ثُمَّ یَئِسَتْ مِنَ الْمَحِیضِ فَلْتَسْتَاْنِفْ عِدَّةَ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ، فَاِنْ هِیَ حَاضَتْ بَعْدُ فَلْتَعْتَدَّ بِمَا حَاضَتْ، وَقَدِ انْهَدَمَتْ عِدَّةُ الشُّهُورِ، وَهُمَا یَتَوَارَثَانِ مَا كَانَتْ فِیْ عِدَّتِهَا، اِنْ كَانَ یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ قَالَ: وَاِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْاَةُ وَقَدْ یَئِسَتْ مِنَ الْمَحِیضِ فَلْتَعْتَدَّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنْ هِیَ اعْتَدَّتْ شَهْرًا اَوْ شَهْرَیْنِ، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَاضَتْ فَلْتَسْتَاْنِفْ عِدَّةَ الْحَیْضِ، فَاِنِ ارْتَفَعَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَیَئِسَتْ مِنَ الْمَحِیضِ فَلْتَسْتَاْنِفْ عِدَّةَ الْاَشْهُرِ، وَلَا تَعْتَدَّ بِشَیْءٍ مِمَّا مَضٰی مِنْ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَشْهُرِ وَالْحَیْضِ

✵✵ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی مرد کسی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیدے اور اُس عورت کو ایک یا دو مرتبہ حیض آ جائے اور پھر وہ حیض سے مایوس ہو جائے' تو وہ نئے سرے سے تین ماہ کی عدت گزارنا شروع کرے گی' اگر اُسے بعد میں پھر حیض آ جاتا ہے' تو پھر وہ اُس حیض کے حساب سے عدت شمار کرے گی کیونکہ اب مہینوں کے حساب سے گزاری ہوئی عدت کالعدم قرار دے دی جائے گی اور جب تک وہ عورت عدت گزار رہی ہے' اُس وقت تک دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' اگر مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہو۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: جب عورت کو طلاق دے دی جائے اور وہ حیض سے مایوس ہو چکی ہو' تو اُسے تین ماہ تک عدت گزارنی چاہیے' اگر اُس نے ایک یا دو ماہ یا اس سے زیادہ عدت گزاری ہو اور پھر اُسے حیض آ جائے' تو وہ نئے سرے سے حیض کے حساب سے عدت گزارنا شروع کرے گی' اگر اُس کے بعد پھر حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور وہ حیض سے مایوس ہو جاتی ہے' تو پھر وہ نئے سرے سے مہینوں کے حساب سے عدت گزارنا شروع کرے گی' اس سے پہلے مہینوں کے حساب سے اور حیض کے حساب سے جو عدت گزر گئی ہے' اُسے وہ کچھ بھی شمار نہیں کرے گی۔

بَابُ تَعْتَدُّ اَقْرَائَهَا مَا كَانَتْ

باب: عورت اپنے حیض کو شمار کرے گی' خواہ وہ جتنا بھی ہو

11100 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهُ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ

طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ وَهُوَ يَوْمَ طَلَّقَهَا صَحِيحٌ، فَمَكَثَتْ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ لَا تَحِيضُ يَمْنَعُهَا الرَّضَاعُ الْحَيْضَةَ، ثُمَّ مَرِضَ حَبَّانُ بَعْدَ اَنْ طَلَّقَهَا بِاَشْهُرٍ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّ امْرَاَتَكَ تَرِثُكَ اِنْ مِتَّ، فَقَالَ لَهُمْ: احْمِلُونِي اِلَى عُثْمَانَ فَحَمَلُوهُ فَذَكَرَ شَاْنَ امْرَاَتِهِ وَعِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَانُ: مَا تَرَيَانِ؟ قَالَا: نَرَى اَنَّهَا تَرِثُهُ اِنْ مَاتَ، وَاَنَّهُ يَرِثُهَا اِنْ مَاتَتْ، فَاِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقَوَاعِدِ اللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ، وَلَيْسَتْ مِنَ الْاَبْكَارِ اللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ، فَهِيَ عِنْدَهُ عَلَى عِدَّةِ حَيْضَتِهَا قَلَّتْ اَوْ كَثُرَتْ، فَرَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ فَاَخَذَ ابْنَتَهُ مِنِ امْرَاَتِهِ، فَلَمَّا فَقَدَتِ الرَّضَاعَ حَاضَتْ حَيْضَةً، ثُمَّ اُخْرَى فِي الْهِلَالِ، ثُمَّ تُوُفِّيَ حَبَّانُ قَبْلَ اَنْ تَحِيضَ الثَّالِثَةَ فَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَوَرِثَتْهُ.

✵ زہری بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام "حبان بن منقذ" تھا' اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' وہ خاتون بچہ کو دودھ پلا رہی تھیں اور وہ صاحب جنہوں نے طلاق دی تھی' وہ اُس وقت بالکل ٹھیک تھے' اُس کے بعد اُس خاتون کو سات ماہ تک حیض نہیں آیا' بچہ کو دودھ پلانے کی وجہ سے اُس کا حیض رُک چکا تھا۔ حبان بن منقذ کے اُس خاتون کو طلاق دینے کے کئی مہینے بعد حبان بیمار ہو گئے تو اُن سے کہا گیا: اگر آپ کا انتقال ہو گیا تو آپ کی بیوی آپ کی وارث بنے گی۔ اُنہوں نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مجھے اُٹھا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ۔ لوگ اُنہیں اُٹھا کر لے گئے' اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی بیوی کا معاملہ ذکر کیا' اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں صاحبان سے دریافت کیا: آپ دونوں کی کیا رائے ہے؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ شخص مر گیا تو وہ عورت اس کی وارث بنے گی اور اگر عورت فوت ہو گئی' تو یہ اُس کا وارث بنے گا' کیونکہ وہ ایسی عورت نہیں ہے' جو حیض سے مایوس ہو کر بیٹھ چکی ہو اور وہ ایسی کنواری بھی نہیں ہے' جسے ابھی حیض ہی نہ آیا ہو' تو وہ عورت اس کی بیوی اُس وقت تک رہے گی' جب تک حیض کے حساب سے عدت نہیں گزر جاتی' خواہ تھوڑا وقت گزرے یا زیادہ گزرے۔ تو اُن صاحب نے اپنی بیوی سے رجوع کیا اور اُس بیوی سے ہونے والی بچی کو حاصل کر لیا' جب دودھ پلانے کا عرصہ گزر گیا' تو اُس خاتون کو حیض آیا' پھر ایک ہی مہینہ میں دوسری مرتبہ حیض آ گیا' پھر اُس عورت کو تیسری مرتبہ حیض آنے سے پہلے حبان کا انتقال ہو گیا' تو اُس خاتون نے بیوہ کے طور پر عدت گزاری اور اُن صاحب کی وارث بھی بنی۔

11101 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُهُ فِي شَاْنِ حَبَّانَ

✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے بھی' حبان کے بارے میں روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

11102 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَاَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ: كَانَ عِنْدَ جَدِّي امْرَاَتَانِ: هَاشِمِيَّةٌ، وَاَنْصَارِيَّةٌ، فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى رَاْسِ

الْحَوْلِ وَكَانَتْ تُرْضِعُ، فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: اِنَّ لِيْ مِيرَاثًا، وَاِنِّي لَمْ اَحِضْ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُثْمَانَ، فَقَالَ: هٰذَا اَمْرٌ لَيْسَ لِيْ بِهِ عِلْمٌ، ارْفَعُوهُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَرَاٰى عَلِيٌّ اَنْ يُحَلِّفَهَا عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنْ حَلَفَتْ اَنَّهَا لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حِيَضٍ، وَرِثَتْ فَحَلَفَتْ. فَقَالَ عُثْمَانُ لِلْهَاشِمِيَّةِ كَاَنَّهُ يَعْتَذِرُ اِلَيْهَا: هٰذَا قَضَاءُ ابْنِ عَمِّكِ، يَعْنِيْ عَلِيًّا

✵✵ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: میرے دادا کی دو بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک کا تعلق بنو ہاشم سے تھا اور ایک انصاری خاتون تھی' اُنہوں نے انصاری خاتون کو طلاق دے دی اور پھر ایک سال گزرنے کے بعد انتقال کر گئے' وہ خاتون بچہ کو دودھ پلا رہی تھی' جب اُن صاحب کا انتقال ہوا تو اُس خاتون نے کہا: مجھے بھی وراثت میں حصہ ملے گا کیونکہ مجھے ابھی تک حیض نہیں آیا۔ یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ بولے: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے' تم یہ معاملہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کرو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ رائے پیش کی کہ اُس عورت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف لیا جائے' اگر وہ حلف اُٹھا لیتی ہے کہ اُسے ابھی تین مرتبہ حیض نہیں آیا تو وہ وارث بن جائے گی۔ تو اُس خاتون نے حلف اُٹھا لیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والی خاتون سے فرمایا' اُنہوں نے اُس کے سامنے عذر پیش کیا کہ یہ آپ کے چچازاد کا دیا ہوا فیصلہ ہے' یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دیا ہوا فیصلہ ہے۔

11103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ حَبَّانَ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ، وَهِيَ تُرْضِعُ، وَعِنْدَ حَبَّانَ يَوْمَئِذٍ بِنْتُ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، فَعَاشَ حَتّٰى حَلَّتْ فِيْمَا يَرٰى، ثُمَّ تُوُفِّيَ حَبَّانُ، فَقَالَتْ اُخْتُ الْخَزْرَجِ: اِنَّ لِيْ فِيْ مَالِهِ مِيْرَاثًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: مَا اَدْرِيْ مَا هٰذَا، فَاَشَارَ عَلَيْهِ اَنْ يَسْتَحْلِفَهَا عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَلٰى مَا قَالَتْ، وَكَاَنَّهَا قَالَتْ: اِنِّيْ لَمْ اَحِضْ بَعْدَ وَفَاتِهِ اِلَّا عَلٰى رَاْسِ السَّنَةِ، فَاسْتُحْلِفَتْ ثُمَّ وَرِثَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حبان بن منقذ نے بنوخزرج سے تعلق رکھنے والی اپنی بیوی کو طلاق دے دی جو بچہ کو دودھ پلا رہی تھی' اُس وقت حبان کی ایک بیوی عیاش بن ابوربیعہ بن حارث کی صاحبزادی بھی تھی' حبان زندہ رہے' یہاں تک کہ اُن کی رائے کے مطابق وہ عورت عدت گزار چکی تھی' پھر حبان کا انتقال ہو گیا تو جس خاتون کا تعلق خزرج قبیلہ سے تھا' اُس نے کہا کہ ان کے مال میں سے مجھے بھی وراثت میں حصہ ملے گا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو وہ بولے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا صورتِ حال ہے! تو اُن کو یہ بتایا گیا کہ وہ اُس خاتون سے منبر کے پاس اس بارے میں حلف لیں جو وہ بیان کر رہی ہے' تو اُس خاتون نے یہ کہا: اُن کے انتقال کے بعد ایک سال گزرنے تک مجھے حیض نہیں آیا' اُس خاتون سے حلف لیا گیا اور پھر اُسے وارث قرار دے دیا گیا۔

11104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَحَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ

طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ مَاتَتْ، فَجَاءَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيرَاثَهَا، فَوَرِثَهُ مِنْهَا.

❊❊ منصور اور حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں' پھر اُس عورت کو سولہ یا شاید سترہ ماہ تک حیض نہیں آیا' پھر اُس خاتون کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وراثت کو تمہارے لیے روک کے رکھا ہوا تھا' تو علقمہ اُس عورت کے وارث بنے تھے۔

11105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

11106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ، فَاِنْ بَتَّ طَلَاقَهَا فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

❊❊ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی مرد اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر اُس کے بعد اُس عورت کو حیض نہ آ رہا ہو' جتنی عدت ہوتی ہے تو اگر تو مرد نے عورت کو طلاقِ بتہ دی تھی' تو پھر اُن دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

بَابُ طَلَاقِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ

باب: ایسی (کمسن) عورت کو طلاق دینا' جسے حیض نہ آیا ہو

11107 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ لَمْ تَحِضْ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنْ اَدْرَكَهَا الْحَيْضُ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ اَخَذَتْ بِالْحَيْضِ، وَاِنِ انْقَضَتِ الثَّالِثَةُ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَلَا تَاْخُذُ بِالْحَيْضِ اِنْ حَاضَتْ بَعْدُ.

❊❊ جابر نے امام شعبی کا بیان ایسے مرد کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ایسی لڑکی کو طلاق دیتا ہے جسے ابھی حیض ہی نہیں آیا' تو امام شعبی فرماتے ہیں: وہ تین ماہ کی عدت گزارے گی' اگر ان تین ماہ کے گزرنے سے پہلے اُسے حیض آ جاتا ہے تو وہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی' لیکن اگر تین ماہ گزر جاتے ہیں تو پھر اُس کی عدت مکمل ہو گئی' اگر اس کے بعد اُسے حیض آتا ہے تو وہ حیض کے مطابق عدت نہیں گزارے گی۔

11108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

11109 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي امْرَاَةٍ بِكْرٍ طُلِّقَتْ لَمْ تَكُنْ حَاضَتْ،

فَاعْتَدَّتْ شَهْرًا، اَوْ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ.

✵✵ زہری نے ایسی کمسن لڑکی کے بارے میں یہ کہا ہے: جسے طلاق دے دی گئی ہو اور ابھی اُسے حیض نہ آیا ہو کہ وہ ایک ماہ تک یا دو ماہ تک عدت گزارے اور پھر اُسے حیض آ جائے تو زہری فرماتے ہیں: وہ تین حیض کی عدت گزارے گی۔

11110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قتادہ سے منقول ہے۔

11111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الْبِكْرِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ، وَالَّتِي قَعَدَتْ مِنَ الْحَيْضِ: طَلَاقُهَا كُلَّ هِلَالٍ تَطْلِيقَةٌ.

✵✵ زہری ایسی لڑکی کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے ابھی حیض نہیں آیا اور وہ خاتون جسے حیض آنا بند ہو چکا ہے اُس کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ہر پہلی کا چاند اُس عورت کے لیے ایک طلاق شمار ہوگا۔

11112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✵✵ عطاء کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

11113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ اعْتَدَّتْ حَيْضَةً وَاحِدَةً ثُمَّ جَلَسَتْ، فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ، وَلَا تَعْتَدُّ بِالْحَيْضَةِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "وَاَقُوْلُ اَنَا: اِنِ ارْتَابَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ بِقَوْلِ عُمَرَ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ"

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ ایک حیض عدت گزارتی ہے اور پھر بیٹھ جاتی ہے (یعنی اُسے حیض آنا بند ہو جاتا ہے) تو وہ عورت تین ماہ تک عدت گزارے گی' وہ حیض کے حساب سے عدت نہیں گزارے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اگر حیض کے بعد وہ شک کا شکار ہو جاتی ہے تو اس بارے میں میری رائے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہوگی۔

بَابُ الَّتِي تَحِيضُ وَحَيْضَتُهَا مُخْتَلِفَةٌ

باب: جس عورت کو حیض آ جاتا ہے اور اُس کا حیض مختلف ہوتا ہے (یعنی اُس کا متعین وقت نہیں ہوتا' کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے)

11114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَعْتَدُّ اَقْرَائَهَا مَا كَانَتْ تَقَارَبَتْ اَوْ تَبَاعَدَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: عورت اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی خواہ وہ (حیض) ایک دوسرے کے جتنا قریب ہو اور خواہ ایک دوسرے سے جتنا دور ہو۔

11115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَتْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا عَلٰى حَيْضَتِهَا تَقَارَبَتْ اَوْ تَبَاعَدَتْ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت کو حیض آتا ہو تو اُس کی عدت اُس کی حیض کے حساب سے ہوگی خواہ وہ جلدی آجاتا ہو یا دیر سے آتا ہو۔

11116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ قَالَ: تَعْتَدُّ اَقْرَائَهَا مَا كَانَتْ

❊❊ ابن جریج نے عبدالکریم اور دیگر علماء کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ عورت اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی خواہ وہ جب بھی آئے۔

11117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَعْتَدُّ اَقْرَائَهَا مَا كَانَتْ تَقَارَبَتْ اَوْ تَبَاعَدَتْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی خواہ وہ جلدی آئے یا تاخیر سے آئے۔

11118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: عِدَّتُهَا الْحَيْضُ وَاِنْ لَمْ تَحِضْ فِي سَنَةٍ اِلَّا مَرَّةً

❊❊ عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت کی عدت حیض کے حساب سے ہوگی اگرچہ اُسے سال میں صرف ایک مرتبہ حیض آتا ہو۔

11119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي امْرَاَةٍ تَحِيضُ حَيْضًا مُخْتَلِفًا تَحِيضُ فِي ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ مَرَّةً، وَفِي اَرْبَعَةٍ مَرَّةً، وَفِي شَهْرَيْنِ مَرَّةً: عِدَّتُهَا عَلٰى حَيْضِهَا اِذَا كَانَتْ تَحِيضُ

❊❊ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے: جسے حیض آتا ہے لیکن اُس کے حیض کا متعین وقت نہیں ہوتا' کبھی تین ماہ میں ایک مرتبہ آجاتا ہے' کبھی چار ماہ میں ایک مرتبہ آتا ہے' کبھی دو ماہ میں ایک مرتبہ آتا ہے' تو ایسی عورت کی عدت اُس کے حیض کے حساب سے ہوگی' اُسے جب بھی حیض آئے گا (اُسی حساب سے عدت شمار ہوگی)۔

11120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَحِيضُ حَيْضًا مُخْتَلِفًا قَالَ: اِذَا كَانَتْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا الْحَيْضُ، وَاِنْ لَمْ تَحِضْ فِي سَنَةٍ اِلَّا مَرَّةً

❊❊ امام شعبی ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے حیض آتا ہے جس کے حیض میں اختلاف ہوتا ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: جب اُس عورت کو حیض آئے گا تو اُس کی عدت حیض کے حساب سے ہوگا اگرچہ اُسے سال میں صرف ایک مرتبہ

حیض آ تا ہو۔

11121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَحِيضُ حَيْضًا مُخْتَلِفًا اَجْزَاَ عَنْهَا اَنْ تَعْتَدَّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ مِنْ اَجْلِ الْمَرَاضِعِ لَا تَكَادُ تَحِيضُ

✽✽ عمرو بن دینار نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی عورت کو حیض آتا ہو' لیکن اُس (کے آنے کے وقت) میں اختلاف ہو' تو اُس عورت کے لیے یہ بھی کافی ہوگا کہ وہ تین ماہ عدت گزار لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ کہنا ہے: دودھ پلانے کی وجہ سے بعض اوقات عورتوں کو حیض نہیں آتا۔

11122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ

✽✽ عمرو بن دینار نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت تین ماہ عدت گزارے گی۔

11123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا كَانَتْ تَحِيضُ حَيْضًا مُخْتَلِفًا فَاِنَّهَا رِيبَةٌ عِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

✽✽ عکرمہ فرماتے ہیں: جب عورت کو حیض اختلاف کے ساتھ آتا ہو (یعنی اُس کا کوئی متعین وقت نہ ہو) تو ایسی عورت شک کا شکار شمار ہوگی اور اُس کی عدت تین مہینے ہوگی۔

11124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي الْاَشْهُرِ مَرَّةً فَعِدَّتُهَا سَنَةٌ

✽✽ زہری نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی عورت کو کئی مہینوں بعد ایک مرتبہ حیض آتا ہو تو اُس کی عدت ایک سال ہوگی۔

11125 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَتْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا عَلٰى حَيْضَتِهَا تَقَارَبَتْ اَوْ تَبَاعَدَتْ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت کو حیض آتا ہو تو اُس کی عدت حیض کے حساب سے ہی شمار ہوگی' خواہ وہ مختصر وقفہ کے بعد آتا ہو' یا زیادہ وقفہ کے بعد آتا ہو۔

11126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْهَا: تَعْتَدُّ اَقْرَائَهَا مَا كَانَتْ

✽✽ ابوشعثاء ایسی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی' خواہ وہ جب بھی آئے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: مستحاضہ عورت کی عدت

11127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَةُ عَلَى اَقْرَائِهَا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

٭٭ زہری فرماتے ہیں: مستحاضہ عورت اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهَا

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مستحاضہ عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام کے حساب سے عدت گزارے گی جب اُسے پہلے حیض آیا کرتا تھا۔

11129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَةُ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مستحاضہ عورت تین ماہ تک عدت گزارے گی۔

11130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحِيضُ فَيَكْثُرُ دَمُهَا حَتّٰى لَا تَدْرِي كَيْفَ حَيْضَتُهَا؟ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ، وَيَقُولُ هِيَ الرِّيبَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ (اِنِ ارْتَبْتُمْ) (الطلاق: 4): قَضَى بِذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

٭٭ عکرمہ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے حیض آتا ہے اور اتنا زیادہ خون نکلتا ہے کہ اُسے یہ پتا نہیں چل پاتا کہ اُس کا حیض کب ہوتا ہے؟ تو عکرمہ نے جواب دیا: وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی' وہ فرماتے ہیں: یہ شک کا شکار عورت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''اگر تم شک میں مبتلا ہو جاؤ''۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا يُحِلُّهَا لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ

باب: کیا چیز عورت کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کرتی ہے؟

11131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ، فَبَتَّ طَلَاقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: آخِرُ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا

رَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ اَنْ تَرْجِعِي اِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَتْ: وَاَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ عِنْدَ بَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي اَبَا بَكْرٍ، وَيَقُولُ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' اُنہوں نے اُسے طلاقِ بتہ دے دی' اُس خاتون نے اُن کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی' پھر وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ پہلے رفاعہ کی اہلیہ تھی' اُنہوں نے اُسے طلاق دے دی۔ ابن جریج نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُنہوں نے اُسے تین طلاقیں دے دیں' جبکہ معمر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تین میں سے آخری طلاق دے دی' اُس کے بعد اُس خاتون نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کی تو اللہ کی قسم! یارسول اللہ! اُن کا ساتھ میرے

حديث:11131 : صحيح البخاري - كتاب الشهادات' باب شهادة المختبي - حديث:2517' صحيح مسلم - كتاب النكاح' باب لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها حتى تنكح زوجا غيره - حديث:2665' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب النكاح وما يشاكله' بيان حظر نكاح المطلقة ثلاثا على المطلق - حديث:3503' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر الزجر عن تزويج المطلقة البائنة بعد تزويجها زوجا آخر الزوج' حديث:4180' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر الزجر عن تزويج المطلقة البائنة بعد تزويجها زوجا آخر الزوج' حديث:4180' موطا مالك - كتاب النكاح' باب نكاح المحلل وما اشبهه - حديث:1107' سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب ما يحل المراة لزوجها الذي طلقها فبت طلاقها - حديث:2234' سنن ابي داود - كتاب الطلاق' ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب المبتوتة لا يرجع اليها زوجها حتى تنكح زوجا غيره' حديث:1978' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الرجل يطلق امراته ثلاثا فتزوج فيطلقها قبل ان يدخل بها - حديث:1928' السنن للترمذي - ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' ابواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فيمن يطلق امراته ثلاثا فيتزوجها آخر فيطلقها قبل' حديث:1073' السنن للنسائي - كتاب النكاح' النكاح الذي تحل به المطلقة ثلاثا لمطلقها - حديث:3248' سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الايلاء - باب المراة تطلق ثلاثا فتزوجت غيره فيطلقها قبل ان يمسها هل' حديث:1859' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب النكاح' في الرجل يطلق امراته ثلاثا فتزوج زوجا - حديث:12944' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' النكاح الذي يحل المطلقة ثلاثا لمطلقها - حديث:5377' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع ابواب العيب في المنكوحة - باب الزوجان يحتلفان في الاصابة' حديث:13378' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:23530' مسند الشافعي - ومن كتاب الطلاق' حديث:870' مسند الطيالسي - احاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة - عروة بن الزبير عن عائشة' حديث:1526' مسند الحميدي - احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:223' مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن عروة بن الزبير' حديث:623' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث:4307' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مطلب - حديث:8807

لیے چادر کے اس پلّو کی مانند ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' آپ نے اُس سے فرمایا: شاید تم دوبارہ رفاعہ سے شادی کرنا چاہتی ہو' ایسا اُس وقت تک نہیں ہوسکتا' جب تک تم اُس (یعنی عبدالرحمٰن بن زبیر) کا شہد نہیں چکھ لیتی ہو اور وہ تمہارا شہد نہیں چکھ لیتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' جبکہ خالد بن سعید بن العاص حجرہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے' اُنہیں ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی' تو خالد نے باہر سے ہی بلند آواز سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا اور کہا: اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں ہیں؟ جو نبی اکرم ﷺ کے سامنے اِس طرح کی باتیں کررہی ہے۔

11132 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتِ ابْنَةُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى رَبِيعَةَ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عُمَرُ بَعْدَهُ فَحُدِّثَ اَنَّهَا عَاقِرٌ لَا تَلِدُ، فَطَلَّقَهَا عُمَرُ قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا، فَمَكَثَتْ حَيَاةَ عُمَرَ وَبَعْضَ خِلَافَةِ عُثْمَانَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى رَبِيعَةَ، وَهُوَ مَرِيضٌ لِتَشْرَكَ نِسَائَهُ فِى الْمِيرَاثِ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَرَابَةٌ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حفص بن مغیرہ کی صاحبزادی عبداللہ بن ابوربیعہ کی اہلیہ تھی' اُن صاحب نے اُس خاتون کو ایک طلاق دے دی' اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کرلی' اُنہیں یہ بتایا گیا کہ وہ خاتون بانجھ ہے' وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے ہی اُسے طلاق دے دی' تو وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے کچھ عرصہ تک یوں ہی رہی' پھر عبداللہ بن ابوربیعہ نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کرلی۔ وہ صاحب اُس وقت بیمار تھے' اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ وراثت میں اُن کی دیگر بیویوں کے ساتھ حصہ دار بن جائے' اس کی وجہ یہ تھی کہ اُن صاحب اور اُس خاتون کے درمیان رشتہ داری بھی تھی۔

11133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فَقَعَدَتْ ثُمَّ جَائَتْهُ بَعْدُ، فَاَخْبَرَتْهُ اَنْ قَدْ مَسَّهَا، فَمَنَعَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اِنَّمَا بِهَا لِيُحِلَّهَا لِرِفَاعَةَ فَلَا يَتِمُّ لَهُ نِكَاحُهُ مَرَّةً اُخْرَى، ثُمَّ اَتَتْ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ فِىْ خِلَافَتِهِمَا فَمَنَعَاهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ خاتون یوں ہی رہی' اُس کے بعد وہ اُن کے پاس آئی اور اُنہیں اس بارے میں بتایا کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کر چکے ہیں' تو اُنہوں نے اُسے اس بات سے منع کردیا کہ وہ اپنے پہلے شوہر کی طرف واپس جائے' پھر اُنہوں نے یہ کہا: اے اللہ! اگر تو اس عورت کی وہ صورتِ حال ہوگئی ہے جو اسے رفاعہ کے لیے حلال کردے تو پھر اُس کا نکاح دوسری مرتبہ مکمل نہ ہو' پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کے عہد خلافت میں آئی لیکن ان دونوں حضرات نے اُسے منع کردیا۔

11134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي طَلَّقَ رِفَاعَةُ الْقُرَظِيُّ اسْمُهَا تَمِيمَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدٍ وَهِيَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ

✵✵ عطاء خراسانی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ خاتون جسے رفاعہ قرظی نے طلاق دی تھی' اُس خاتون کا نام تمیمہ بنت وہب بن عبد تھا اور اُس کا تعلق بنو نضیر سے تھا۔

11135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثُمَّ نَكَحَتْ رَجُلًا فَأَرْخَى السِّتْرَ، وَكَشَفَ الْخِمَارَ، وَأَغْلَقَ الْبَابَ هَلْ تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ

✵✵ سلیمان بن رزین' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا' آپ اُس وقت منبر پر موجود تھے' آپ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کسی عورت کو طلاق دے دیتا ہے' وہ عورت کسی اور شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور دوسرا شوہر پردہ گرا دیتا ہے اور چادر ہٹا دیتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے تو کیا وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ عورت شہد نہیں چکھتی ہے (اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی)۔

11136 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا، حَتّٰى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الَّذِي تَزَوَّجَهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جی نہیں! جب تک وہ عورت اُس شخص کا شہد نہیں چکھتی جس کے ساتھ اُس نے شادی کی ہے۔

11137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا وَسُئِلَ عَنْهَا فَأَخْرَجَ ذِرَاعًا لَهُ شَعْرَاءَ، فَقَالَ: لَا، حَتّٰى يَهُزَّهَا بِهِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے کلائی کو نکالا جس پر بال لگے ہوئے تھے اور یہ فرمایا: جی نہیں! جب تک مرد اُسے ہلاتا نہیں ہے۔

11138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ نَكَحَهَا رَجُلٌ بَعْدَهُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ فَيَفْعَلُ ذٰلِكَ وَعُمَرُ حَيٌّ إِذَنْ لَرَجَمَهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے اور کوئی اور شخص بعد میں اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لے' پھر وہ شخص اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے تو اُس عورت کا پہلا شوہر اُس عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسا ہوتا' تو وہ اُس عورت کو سنگسار کروا دیتے۔

11139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ اِنَّمَا كَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ حَفْصٍ وَاحِدَةً ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا عُمَرُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا عُمَرُ، فَنَكَحَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ

✵✵ حارث بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوربیعہ نے حفص کی صاحبزادی کو ایک طلاق دی' پھر اُس خاتون کو یوں ہی رہنے دیا یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر گئی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ نکاح کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو طلاق دے دی تو عبداللہ بن ابوربیعہ نے پھر اُس خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا۔

11140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ "اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ طَلَّقَ ابْنَةَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ فَنَكَحَهَا عُمَرُ فَوَضَعَ خِمَارَهُ، وَقِيلَ لَهُ: لَا وَلَدَ لَهُ فِيهَا، فَوَضَعَ خِمَارَهَا قَطُّ، فَطَلَّقَهَا فَعَادَ ابْنُ اَبِي رَبِيعَةَ فَنَكَحَهَا"

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوربیعہ نے حفص بن مغیرہ کی صاحبزادی کو ایک یا شاید دو طلاقیں دیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی چادر کو اُتار دیا تو اُن سے کہا گیا: اس خاتون کے ہاں بچہ نہیں ہو سکتا' اُنہوں نے صرف چادر کو اُتارا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو طلاق دے دی' تو ابوربیعہ کے صاحبزادے نے دوبارہ اُس خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا۔

11141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: طَلَّقَ ابْنُ اَبِي رَبِيعَةَ ابْنَةَ حَفْصٍ وَاحِدَةً

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ابوربیعہ کے صاحبزادے نے حفص کی صاحبزادی کو ایک طلاق دی تھی۔

بَابُ هَلْ يُحِلُّهَا لَهُ عَبْدُهُ؟

باب: کیا عورت کا غلام اُس عورت کو اُس کے شوہر کے لیے حلال کروا دیتا ہے؟

11142 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ بَتَّهَا زَوْجُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدٌ لَهُ فَاَصَابَهَا، اَيَحِلُّ ذٰلِكَ لِزَوْجِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: نِكَاحُ الْعَبْدِ الْحُرَّةَ اِحْصَانٌ هُوَ لَهَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلِمَ؟ قَالَ: "اِنَّ الرَّجْمَ لَيْسَ كَغَيْرِهِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: "(فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230)، فَهُوَ نِكَاحٌ وَلَيْسَ نِكَاحُ الْعَبْدِ بِاِحْصَانٍ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت کا

شوہر اُسے طلاقِ بتہ دے دیتا ہے اور پھر مرد کا غلام اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو کیا وہ اُس عورت کو اُس کے شوہر کے لیے حلال کر دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کسی غلام کا کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا' کیا عورت کو محصنہ کر دیتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: سنگسار کرنے کا حکم دوسرے احکام کی طرح نہیں ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہو گی' جب تک کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح نہیں کر لیتی''۔

تو یہاں نکاح ہو گیا ہے' لیکن غلام کے ساتھ نکاح کرنا محصن نہیں کرتا۔

11143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يَنْكِحُ الْمُطَلَّقَةَ قَالَ: تَرْجِعُ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ اِذَا طَلَّقَهَا الْعَبْدُ

٭٭ امام شعبی ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو طلاق یافتہ عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر غلام اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے' تو وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ شادی کر سکتی ہے۔

11144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اِذَا طَلَّقَهَا الْعَبْدُ رَجَعَتْ اِلٰى زَوْجِهَا، هٰذَا مَا لَا شَكَّ فِيْهِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: جب غلام عورت کو طلاق دیدے تو وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس جا سکتی ہے' یہ ایک ایسا حکم ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

بَابُ هَلْ يُحِلُّهَا لَهُ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ

باب: جو لڑکا ابھی بالغ نہ ہوا ہو' کیا وہ عورت کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے گا؟

11145 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الَّتِي يُبِتُّهَا زَوْجُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغْ اَنْ ... اَوْ يُهْرِيقُ، يُحِلُّهَا ذٰلِكَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ؟ قَالَ: نَعَمْ فِيمَا نَرٰى.

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس عورت کو اُس کا شوہر طلاقِ بتہ دے دیتا ہے اور پھر کوئی لڑکا اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوا ہوتا' (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو کیا وہ اُس کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے گا؟ تو اُنہوں نے کہا: ہماری تو یہی رائے ہے (کہ وہ اس عورت کو حلال کر دے گا)۔

11146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ امام شعبی کے حوالے سے بھی عطاء کے قول کی مانند منقول ہے۔

11147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُحِلُّهَا، لَيْسَ بِزَوْجٍ، وَقَوْلُ عَطَاءٍ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: وہ لڑکا اُس عورت کو حلال نہیں کرے گا' کیونکہ وہ اُس کا شوہر نہیں ہے۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) البتہ عطاء کا قول علماء کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

11148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيْ هٰذَا بِشَيْءٍ، وَلٰكِنَّ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: لَوْ زَنَتِ امْرَاَةٌ بِغُلَامٍ لَمْ يَبْلُغْ، وَقَدْ قَارَبَ، وَاَطَاقَ ذٰلِكَ رُجِمَ

٭٭ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی ہے' لیکن زہری کا یہ کہنا ہے: اگر کوئی عورت کسی لڑکے کے ساتھ زنا کر لیتی ہے' جو لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا لیکن قریب البلوغ ہے اور وہ صحبت بھی کر سکتا ہے تو اُس عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔

بَابٌ: اَلنِّكَاحُ جَدِيْدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيْدٌ

باب: نکاح کا نئے سرے سے ہونا اور طلاق کا نئے سرے سے ہونا

11149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ، وَغَيْرِهِمَا، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيْقَةً، اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوْتُ عَنْهَا، اَوْ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ فَاِنَّهَا عِنْدَهُ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا

٭٭ زہری نے سعید بن مسیّب اور عبیداللہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو اُس کا شوہر ایک یا دو طلاقیں دینے کے بعد چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے اور وہ دوسرا شخص فوت ہو جائے یا اُس عورت کو طلاق دیدے اور پھر اُس عورت کا پہلا شوہر اُس کے ساتھ نکاح کر لے' تو وہ عورت اُس شخص کے ساتھ اُتنی طلاقوں کے ہمراہ رہے گی' جتنی باقی رہ گئی تھیں۔

11151 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعُبَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، كُلُّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيْقَةً، اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوْتُ عَنْهَا، اَوْ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ، فَاِنَّهَا عِنْدَهُ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا. عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب' حمید بن عبدالرحمٰن' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور سلیمان بن

یسار کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' یہ سب حضرات فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس عورت کو اُس کا شوہر ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے' پھر دوسرا شخص فوت ہو جائے یا اُسے طلاق دیدے اور پہلا شخص اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لے' تو وہ عورت باقی رہ جانے والی طلاقوں کے ہمراہ اُس شخص کے ساتھ رہے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

11152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَاَلْتُ عُمَرَ عَنْ شَيْءٍ سُئِلْتُ عَنْهُ بِالْبَحْرَيْنِ، وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً، اَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ، ثُمَّ تَرَكَهَا زَوْجُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ رَاجَعَهَا الْاَوَّلُ، فَقَالَ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ

✵✵ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' جس کے بارے میں مجھ سے ''بحرین'' میں سوال کیا گیا تھا' (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ (بحرین میں) رہے تھے۔ وہ سوال ایک ایسے شخص کے بارے میں تھا' جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیدیں' پھر اُس عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لی' پھر دوسرے شوہر نے اُس عورت کو چھوڑ دیا' پھر وہ عورت واپس پہلے شخص کے پاس آ گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں اُن کی بنیاد پر وہ عورت (پہلے شوہر کے پاس واپس آئے گی)۔

11153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ بِالْبَحْرَيْنِ مَعَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً، اَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَرَكَهَا حَتّٰى عِدَّتِهَا فَنَكَحَهَا رَجُلٌ آخَرُ فَطَلَّقَهَا اَوْ مَاتَ عَنْهَا، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ غَيْرِي، وَسَقَطَ عَلَيَّ مِنْ كِتَابِي، ثُمَّ نَكَحَهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ وَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ، فَاسْتَفْتَى اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَفْتَاهُ اَنْ قَدْ حَلَّتْ مِنْهُ، فَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: بِمَاذَا اَفْتَيْتَهُ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: اَصَبْتَ، وَقَالَ عَلِيٌّ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَوْلَ عُمَرَ اَيْضًا

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ''بحرین'' میں حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' عبدالقیس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ اُس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں' پھر اُس نے اُس عورت کو چھوڑ دیا' یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر گئی' تو اُس عورت کے ساتھ ایک اور شخص نے شادی کر لی' پھر دوسرے شخص نے بھی اُسے طلاق دے دی' یا انتقال کر گیا' تو ابوسعید نامی راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے دوسرے کی تحریر

میں یہ بات پائی ہے' میری تحریر میں سے یہ حصہ ساقط تھا کہ پہلے شوہر نے پھر اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا اور اُسے دو طلاقیں دے دیں' پھر اُس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ فتویٰ دیا کہ عورت پہلے اُس سے حلال ہو گئی تھی اور پھر اُس پر حرام ہو گئی' پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں اس پوری صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اُسے کیا جواب دیا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ٹھیک فتویٰ دیا ہے۔

حضرت علی اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما بھی اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

11154 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مَزْيَدَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هِيَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ

✴✴ مزیدہ بن جابر اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں وہ عورت اُسی کے مطابق (اپنے شوہر کے پاس آئے گی)۔

11155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ، اَنَّ الْحَكَمَ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: هِيَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ

✴✴ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں' اُن کی بنیاد پر وہ عورت (اپنے پہلے شوہر کے پاس آئے گی)۔

11156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ قَالَ: هِيَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ نِكَاحٌ جَدِيْدٌ، وَطَلَاقٌ. قَالَ قَتَادَةُ: قَالَ شُرَيْحٌ: نِكَاحٌ جَدِيْدٌ، وَطَلَاقٌ جَدِيْدٌ

✴✴ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں' اُن کی بنیاد پر ہی نیا نکاح ہوگا اور طلاق کا حکم ہوگا۔

قتادہ کہتے ہیں: قاضی شریح بیان کرتے ہیں: نکاح ازسرِنو ہوا تو طلاق کا حساب بھی ازسرِنو ہوگا۔

11157 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَزَعَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، وَشُرَيْحٍ، قَالَ عِمْرَانُ: هِيَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِكَاحٌ جَدِيْدٌ، وَطَلَاقٌ جَدِيْدٌ، فَقَضٰى زِيَادٌ لِعِمْرَانَ، وَهُوَ اَمِيْرٌ بِالْبَصْرَةِ يَوْمَئِذٍ

✴✴ ابو قزعہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ عورت باقی رہ جانے والی طلاقوں کی بنیاد پر (اپنے شوہر کے پاس آئے گی) جبکہ قاضی شریح کہتے ہیں: نکاح نئے سرے سے ہوا ہے' تو طلاق بھی نئے سرے سے ہوگی۔ تو زیاد نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے مطابق فیصلہ دیا' وہ اُن دنوں بصرہ کا گورنر تھا۔

11158 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قَالَ عِمْرَانُ: هِيَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں' وہ عورت اُن کی بنیاد پر (پہلے شوہر کے پاس آئے گی)۔

معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح سے یہی بات نقل کی ہے۔

11159 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مِقْسَمٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ نُبَيْهَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهَا اَنَّهَا عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ

✵✵ نبیہ بن وہب' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ باقی رہ جانے والی طلاقوں کے حساب سے (اپنے شوہر کے پاس آئے گی)۔

11160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ عورت طلاق میں سے باقی رہ جانے والی (طلاق کے اختیار کے ساتھ پہلے شوہر کے پاس آئے گی)۔

11161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَحَا نِكَاحُ الَّذِي نَكَحَهَا الطَّلَاقَ، فَالنِّكَاحُ جَدِيْدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيْدٌ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جس مرد نے اُس عورت کے ساتھ نکاح کیا ہے' اُس کا نکاح طلاق کو مٹا دے گا' نکاح نئے سرے سے ہوگا تو طلاق بھی نئے سرے سے ہوگی۔

11162 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نِكَاحٌ جَدِيْدٌ، وَطَلَاقٌ جَدِيْدٌ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نکاح نئے سرے سے ہوگا تو طلاق بھی نئے سرے سے ہوگی۔

11163 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَشُرَيْحٌ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح نے عطاء کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہوا ہے۔

11164 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: النِّكَاحُ جَدِيْدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيْدٌ

✵✵ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نکاح نئے سرے سے ہوا ہے تو طلاق بھی نئے

سرے سے ہوگی۔

11165 - آ ثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: تُمْحَا ثَلَاثٌ، وَلَا تُمْحَا اثْنَتَانِ

✵✵ حسن بن مسلم نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تین تو کالعدم قرار دی جائیں گی' اور دو کالعدم نہیں ہوں گی۔

11166 - آ ثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ فِيْهَا: اَلنِّكَاحُ جَدِيدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيدٌ

✵✵ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ایسی عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ نکاح نئے سرے سے ہوا ہے تو طلاق کا حساب بھی نئے سرے سے ہوگا۔

11167 - آ ثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَا يَهْدِمُ النِّكَاحُ الطَّلَاقَ. وَقَالَهُ شُرَيْحٌ،

✵✵ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ نکاح' طلاق کو کالعدم قرار نہیں دیتا' یہی بات قاضی شریح نے بیان کی ہے۔

11168 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں بھی اس کی مانند منقول ہے۔

11169 - آ ثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَشُرَيْحٍ، قَالَا: نِكَاحٌ جَدِيدٌ، وَطَلَاقٌ جَدِيدٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور قاضی شریح فرماتے ہیں: نکاح نئے سرے سے ہوگا تو طلاق بھی نئے سرے سے ہوگی۔

11170 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، قَالَا فِی الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا: اِنْ لَمْ يُصِبْهَا الْاٰخَرُ فَهِيَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَهُ النَّخَعِيُّ، وَلَمْ اَسْمَعْ فِيْهِ اخْتِلَافًا

✵✵ سفیان ثوری اور معمر نے دونوں فریقوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اگر دوسرے شوہر نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی' تو عورت باقی رہ جانے والی طلاق کی بنیاد پر (پہلے شوہر کے پاس آئے گی)۔

معمر کہتے ہیں: ابراہیم نخعی نے بھی یہی بات بیان کی ہے' میں نے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں سنا۔

بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ

باب: بتہ اور خلیہ (کے الفاظ استعمال کرنے کا حکم)

11171 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْبَتَّةُ؟ قَالَ: يُدَيَّنُ، فَإِنْ أَرَادَ ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ أَرَادَ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بتہ (کا لفظ طلاق میں استعمال کرنے کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: آدمی کی نیت کا حساب ہوگا' اگر اُس نے تین کا ارادہ کیا تھا تو تین شمار ہوں گی اور اگر ایک کا ارادہ کیا تھا تو ایک شمار ہوگی۔

11172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْبَتَّةِ: وَاحِدَةٌ وَمَا نَوَى

✽✽ عبدالکریم نے سعید بن جبیر کا بیان لفظ بتہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ایک شمار ہوگی یا جو اُس نے نیت کی تھی (وہ شمار ہوگا)۔

11173 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّوْأَمَةَ بِنْتَ أُمَيَّةَ طُلِّقَتِ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاحِدَةً

✽✽ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: توامہ بنت اُمیہ کو طلاقِ بتہ دے دی گئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُسے ایک طلاق قرار دیا۔

11174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَقَالَ: الْوَاحِدَةُ تَبُتُّ، رَاجِعْهَا

✽✽ محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دیتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: ایک طلاق الگ کر دیتی ہے' تم اُس سے رجوع کر لو۔

11175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ حَنْطَبٍ جَاءَ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ لِامْرَأَتِي: أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ، قَالَ عُمَرُ: وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: الْقَدَرُ قَالَ: فَتَلَا عُمَرُ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1)، وَتَلَا (وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ) (النساء: 66) هَذِهِ الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: الْوَاحِدَةُ تَبُتُّ، ارْجِعِ امْرَأَتَكَ، هِيَ وَاحِدَةٌ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: محمد بن عباد بن جعفر نے اُنہیں بتایا کہ مطلب بن حنطب' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس

آئے اور بولے: میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم بتہ طلاق یافتہ ہو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کہا؟ اُنہوں نے کہا: تقدیر میں لکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم اُن کی عدت کے حساب سے اُنہیں طلاق دو''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر وہ لوگ وہ کام کریں جن کی اُنہیں تلقین کی گئی تھی تو یہ اُن کے لیے زیادہ بہتر ہے''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک طلاق بھی الگ کر دیتی ہے' تم اپنی بیوی سے رجوع کر لو' یہ ایک طلاق شمار ہوئی ہے۔

11176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَتَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا . قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: هِيَ ثَلَاثٌ، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِيَّتُهُ اِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَاِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ." قَالَ سُفْيَانُ: وَيُسْتَحْلَفُ مَعَ التَّدْيِينِ

✴✴ ابراہیم نخعی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: لفظ خلیہ' بریہ' بتہ' بائنہ (استعمال کرنے کی صورت میں) ایک طلاق شمار ہوگی اور (عورت کی عدت کے دوران) مرد عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

قاضی شریح کہتے ہیں: آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا' اگر اُس نے تین کی نیت کی ہوگی تو تین شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی ہوگی تو ایک شمار ہوگی۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: آدمی کی نیت کا اعتبار کرتے ہوئے اُس سے حلف لیا جائے گا۔

11177 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي التَّدْيِينِ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعَ التَّدْيِينِ يَمِينٌ

✴✴ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی کی نیت کا حساب لگایا جائے تو پھر اُس نیت میں' قسم کو ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

11178 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْبَتَّةِ: هِيَ ثَلَاثٌ

✴✴ سالم بن عبداللہ بن عمر' لفظ بتہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔

11179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ فِي اِمَارَةِ عُثْمَانَ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا

✴✴ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے اپنی اہلیہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں طلاقِ بتہ دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: زہری انہیں تین طلاقیں قرار دیتے ہیں۔

11180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ فَهِيَ بَائِنَةٌ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دیدے تو وہ عورت اُس سے بائنہ ہو جائے گی اور یہ تین طلاقوں کے حکم میں ہوگا۔

11181 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ ابْنُ اَخِي الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعَةَ اِلَى عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ اَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: لَعَلَّكَ اَتَيْتَنَا زَائِرًا مَعَ امْرَاَتِكَ قَالَ: وَاَيْنَ امْرَاَتِي؟ قَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ بَيْضَاءَ - يَعْنِي امْرَاَتَهُ - قَالَ: فَهِيَ اِذًا طَالِقٌ الْبَتَّةَ قَالَ: وَاِذَا هِيَ عِنْدَهَا قَالَ: فَسَاَلَ فَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، ثُمَّ سَاَلَ فَشَهِدَ رَجُلٌ مِنْ طَيِّءٍ يُقَالُ لَهُ رِيَاشُ بْنُ عَدِيٍّ اَنَّ عَلِيًّا جَعَلَهَا ثَلَاثَةً، فَقَالَ عُرْوَةُ: اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الِاخْتِلَافُ، فَاَرْسَلَ اِلَى شُرَيْحٍ، فَسَاَلَهُ، وَقَدْ كَانَ عُزِلَ عَنِ الْقَضَاءِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: الطَّلَاقُ سُنَّةٌ، وَالْبَتَّةُ بِدْعَةٌ فَنَقِفُ عِنْدَ بِدْعَتِهِ فَنَنْظُرُ مَا اَرَادَ بِهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میرا بھتیجا حارث بن ربیعہ عروہ بن مغیرہ بن شعبہ کے پاس آیا جو اُس وقت کوفہ کے گورنر تھے عروہ نے کہا: شاید تم اپنی بیوی کے ساتھ ہم سے ملنے کے لیے آئے ہو! اُس نے کہا: میری بیوی کہاں سے آ گئی! اُنہوں نے کہا: میں تو عورت کو بیضاء (گوری کے پاس یعنی عروہ کی اپنی بیوی کے پاس) چھوڑ کے آیا ہوں تو حارث نے کہا: اس صورت میں اُس عورت کو طلاقِ بتہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُس وقت وہ عورت واقعی عروہ کی بیوی کے پاس موجود تھی۔ اُنہوں نے اس بارے میں تحقیق کی اور عبداللہ بن شداد نے اس بات کی گواہی دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس طلاق کو ایک طلاق قرار دیا ہے اس صورت میں مرد عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے پھر اُنہوں نے اس بارے میں تحقیق کی تو طے قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ریاش بن عدی نے یہ بات بتائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے تین طلاقیں قرار دیا ہے۔ اس پر عروہ بن مغیرہ نے کہا: اس بارے میں تو اختلاف پایا جاتا ہے پھر اُنہوں نے قاضی شریح کو پیغام دے کر اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا اُن صاحب کو قضاء کے عہدے سے معزول کیا جا چکا تھا تو قاضی شریح نے کہا: طلاق سنت ہے اور بتہ بدعت ہے تو جب آدمی بدعت کا ارتکاب کرے تو ہم ٹھہر کے اس بات کا جائزہ لیں گے کہ مرد نے اس سے کیا مراد لیا تھا۔

11182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ شُرَيْحًا دَعَاهُ بَعْضُ اُمَرَائِهِمْ فَسَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ، فَاسْتَعْفَاهُ، فَاَبَى اَنْ يُعْفِيَهُ، فَقَالَ: اَمَّا الطَّلَاقُ فَسُنَّةٌ، وَاَمَّا الْبَتَّةُ فَبِدْعَةٌ، وَاَمَّا السُّنَّةُ فِي الطَّلَاقِ فَامْضُوهُ، وَاَمَّا الْبِدْعَةُ الْبَتَّةُ فَقَلِّدُوهَا اِيَّاهُ يَنْوِي فِيهَا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کو ایک گورنر کو بلایا اور اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی

بیوی کو یہ کہتا ہے: تمہیں طلاقِ بتّہ ہے! تو قاضی شریح نے اس سے بچنا چاہا لیکن گورنر نے اُنہیں معاف رکھنے سے انکار کر دیا' تو قاضی شریح نے کہا: جہاں تک طلاق کا لفظ استعمال کرنے کا تعلق ہے تو یہ سنت ہے' جہاں تک لفظ بتّہ کا تعلق ہے تو یہ بدعت ہے' تو طلاق میں جو سنت ہے اُسے تم جاری رکھو اور جہاں تک بتّہ کے بدعت ہونے کا تعلق ہے تو اس لفظ کو اُس آدمی کے گلے میں ڈال دو اُس نے اس کے بارے میں جو بھی نیت کی ہوگی (اُس کے مطابق فیصلہ ہوگا)۔

11183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْبَتَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَائِنَةِ، وَالْخَلِيَّةِ، وَخَلَوْتِ مِنِّي قَالَ: يُدَيَّنُ فِيهَا

✵✵ عبدالکریم نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے کہ لفظ بتّہ' بریہ' بائنہ یا خلیہ یا تم مجھ سے خالی ہو جاؤ' کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس میں مرد کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

11184 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ: كَانَ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا ثَلَاثًا

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ لفظ خلیہ اور لفظ بریہ کے استعمال کو تین طلاقیں شمار کرتے تھے۔

11185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: " لَوْ كَانَ الطَّلَاقُ أَلْفًا، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ لَذَهَبْنَ كُلُّهُنَّ لَقَدْ رَمَى الْغَايَةَ الْقُصْوَى "

✵✵ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اگر ایک ہزار طلاقیں ہوتیں' اور پھر تم یہ کہتے کہ تمہیں طلاقِ بتّہ ہو! تو وہ ساری طلاقیں اس میں آ جاتی تھیں کیونکہ آدمی نے آخری حد کا لفظ استعمال کیا ہے۔

11186 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الْبَتَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: هِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ. وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ،

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ لفظ بتّہ' لفظ بریہ اور لفظ بائنہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اس سے تین طلاقیں مراد ہوتی ہیں۔ قتادہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

11187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُهَا بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا

✵✵ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ انہیں تین طلاقیں قرار دیتے ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11188 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي خَلِيَّةٍ، وَخَلَوْتِ، قَالَا: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَزَوْجُهَا أَمْلَكُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا

✷✷ زہری اور قتادہ لفظ خلیہ اور تم خالی ہوگئی کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اس سے ایک طلاق مراد ہوتی ہے اور شوہر عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل رکھتا ہے۔ معمر کہتے ہیں: حسن نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: " كَانَ اَصْحَابُنَا يَقُوْلُوْنَ: الْبَتَّةُ، وَالْخَلِيَّةُ، وَالْبَرِيَّةُ، وَالْحَرَامُ نِيَّتُهُ، اِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَاِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا، وَاِنْ شَاءَ خَطَبَهَا "

✷✷ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: لفظ بتہ خلیہ بریہ حرام میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا' اگر اُس نے تین طلاقوں کی نیت کی تھی تو تین شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی تھی تو ایک شمار ہوگی اور اس صورت میں آدمی اپنی ذات کا زیادہ مالک ہوگا' بعد میں اگر آدمی چاہے تو اُس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

11190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُ الرَّجُلِ: اَنْتِ خَلِيَّةٌ، وَخَلَوْتِ مِنِّي قَالَ: سَوَاءٌ، قُلْتُ: اَنْتِ بَرِيَّةٌ، وَبِنْتِ مِنِّي قَالَ: سَوَاءٌ، قُلْتُ: اَنْتِ بَائِنَةٌ، اَوْ قَدْ بِنْتِ مِنِّي قَالَ: سَوَاءٌ، اَمَّا قَوْلُهُ اَنْتِ خَلِيَّةٌ، وَاَنْتِ سَرَاحٌ، اَوِ اعْتَدِّي، اَوْ اَنْتِ طَالِقٌ، فَسُنَّةٌ لَا يُدَيَّنُ فِي ذٰلِكَ، وَهُوَ طَلَاقٌ، وَاَمَّا قَوْلُهُ: اَنْتِ بَرِيَّةٌ، اَوْ اَنْتِ بَائِنَةٌ، فَذٰلِكَ مَا اَحْدَثُوا فَيُدَيَّنَانِ اِنْ اَرَادَ الطَّلَاقَ فَهُوَ طَلَاقٌ، وَاِلَّا فَلَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ، اَوْ اَنْتِ خَلِيَّةٌ، اَوْ اَنْتِ بَرِيَّةٌ، اَوْ اَنْتِ بَائِنَةٌ، اَوْ اَنْتِ سَرَاحٌ، ثُمَّ قَالَ: اَرَدْتُ ثَلَاثًا، وَنَدِمَ، فَاَحَبَّ اَهْلَهُ؟ قَالَ: لَا يُدَيَّنُ، قُلْتُ: وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ فِيْهِ الطَّلَاقُ؟ قَالَ: حَسْبُهُ قَدْ بَيَّنَ قَدْ فَارَقَتْهُ، وَهُوَ طَلَاقٌ "، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ مَا خَرَجَ مِنْ فِيْهِ اَنْتِ بَرِيَّةٌ، اَوْ خَلِيَّةٌ، اَوْ بَائِنَةٌ، اَوْ بِنْتِ مِنِّي، اَوْ بَرِئْتِ مِنِّي قَالَ: " وَيُدَيَّنُ، قُلْتُ: اِنْ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: قَدْ بِنْتِ مِنِّي، اَوْ بَرِئْتِ مِنِّي ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ "

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کا یہ کہنا کہ تم خلیہ ہو' یا تم مجھ سے خالی ہوگئی' تو اُنہوں نے جواب دیا: دونوں کا حکم برابر ہے! میں نے دریافت کیا: تم بریہ ہو' یا تم مجھ سے بائنہ ہوگئی؟ اُنہوں نے کہا: اس کا حکم بھی برابر ہے! میں نے کہا: اگر یہ کہے کہ تم بائنہ ہوگئی! یا تم مجھ سے بائنہ ہوگئی! تو اُنہوں نے کہا: اس کا حکم بھی برابر ہے' جہاں تک آدمی کے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ تم خلیہ ہو' یا تم الگ ہوگئی ہے' یا تم شمار ہو' یا تم طلاق یافتہ ہو' تو یہ الفاظ سنت ہیں' ان کے بارے میں آدمی کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا' یہ طلاق شمار ہوں گے لیکن آدمی کا یہ کہنا ہے کہ تم بریہ ہو' یا تم بائنہ ہو تو یہ وہ الفاظ ہیں جو لوگوں نے بعد میں ایجاد کیے ہیں' اس بارے میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا' اگر اُس نے طلاق کی نیت کی ہوگی تو طلاق شمار ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آدمی یہ کہہ دیتا ہے کہ تم طلاق یافتہ ہو' یا تم خلیہ ہو' یا تم بریہ ہو' یا تم بائنہ ہو' یا تم الگ ہو اور پھر آدمی یہ کہتا ہے کہ اس کے ذریعہ تین طلاقیں مراد لی تھیں' پھر وہ ندامت کا شکار ہوتا ہے تو کیا وہ اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں نیت کا اعتبار نہیں ہوگا۔ میں نے کہا: اُس کے منہ سے لفظ طلاق نہیں نکلا تھا' اُنہوں نے کہا: آدمی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اُس نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ اُس نے عورت کو مرد سے الگ کر دیا ہے

اور یہ چیز طلاق ہوتی ہے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی جب آدمی کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہوں: تم بریہ ہو یا خلیہ ہو یا بائنہ ہو یا مجھ سے بائنہ ہوگئی یا مجھ سے لاتعلق ہوگئی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ میں نے کہا: اگر آدمی نے اپنے اس قول کہ تم مجھ سے بائنہ ہوگئی یا تم مجھ سے بری ہوگئی اس کے ذریعہ تین طلاقیں مراد لی ہوں تو عمرو بن دینار نے کہا: اس سے ایک ہی طلاق مراد ہوگی۔

11191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ، عَنْ خَنْسَاءَ مُزَيْنَةَ اَنَّ زَوْجَهَا غَضِبَ، فَقَالَ: اِنْ نَزَلْتِ مِنْ هٰذَا السَّرِيرِ فَاَنْتِ خَلِيَّةٌ، فَوَثَبَتْ عَنِ السَّرِيرِ، فَنَزَلَتْ فَاَتٰى زَوْجُهَا مَرْوَانَ، وَهُوَ اَمِيرٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَاهُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: اَتُرِيدُونَ اَنْ تَجْعَلُوهَا بِي؟ كَلَّا وَرَبِّ الْعَالَمِينَ، مَاذَا اَرَدْتَ اَوَاحِدَةً اَمِ الْبَتَّةَ؟ فَقَالَ الْمُزَنِيُّ: لَا اَدْرِي اِلَّا اَنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي اَنِّي اَرَدْتُ الْبَتَّةَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: هِيَ الْبَتَّةُ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

✵✵ ابن سمعان بیان کرتے ہیں: مسور بن رفاعہ قرظی نے خنساء مزینہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ اُن کے شوہر غصہ میں آئے اور بولے کہ اگر تم اس پلنگ سے نیچے اُتریں تو تم خلیہ ہو! تو وہ پلنگ سے اُچھل کر نیچے آ گئیں اُن کے شوہر مروان کے پاس گئے وہ اُن دنوں مدینہ منورہ کا امیر تھا اُنہوں نے مروان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو مروان نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ اس مسئلہ کو میرے گلے میں ڈال دو! ہرگز نہیں! تمام جہانوں کے پروردگار کی قسم ہے! تم نے اس کے ذریعہ کیا مراد لی تھی کیا ایک طلاق مراد لی تھی یا طلاقِ بتہ مراد لی تھی؟ تو مزینہ شخص نے کہا: مجھے نہیں معلوم لیکن میرے ذہن میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں نے طلاقِ بتہ مراد لی تھی۔ مروان نے کہا: پھر اس سے بتہ شمار ہوگی اُنہوں نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

11192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ اَيْضًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اِنْ كُنْتُ ضَرَبْتُكِ قَطُّ اِلَّا ضَرْبَةً وَاحِدَةً بِمِجْدَحٍ فَاَنْتِ خَلِيَّةٌ، ثُمَّ اِنَّهُ ضَرَبَهَا مَرَّةً اُخْرَى بِمِسْوَاكٍ، فَاسْتَفْتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَاذَا وَقَعَ فِي نَفْسِكَ؟ قَالَ: " وَقَعَ فِي نَفْسِي اَنِّي اَرَدْتُ الْبَتَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ بَانَتْ مِنْكَ

✵✵ مسور بن رفاعہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے اپنی بیوی سے کہا: اگر میں نے ایک ضرب کے علاوہ تمہیں اور کبھی مجدح کے ذریعے مارا ہو تو تم خلیہ ہو! پھر اُنہوں نے ایک مرتبہ اُس عورت کو مسواک کے ذریعہ مارا پھر اُنہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا جو اُن دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہارے ذہن میں کیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میرے ذہن میں تو یہ تھا کہ میں نے طلاقِ بتہ مراد لی ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ عورت تم سے الگ ہوگئی ہے۔

11193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ اَوْ عَنَى فَهُوَ كَمَا عَنَى مِمَّا يُشْبِهُ الطَّلَاقَ

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص طلاق دے یا طلاق کا مفہوم مراد لے تو اس سے وہی حکم ثابت ہو گا جو اُس نے مراد لیا تھا جبکہ وہ لفظ طلاق کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔

11194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كُلُّ حَدِيْثٍ يُشْبِهُ الطَّلَاقَ اِذَا نَوَى صَاحِبُهُ طَلَاقًا فَهُوَ طَلَاقٌ اِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ، وَاِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَاِنْ لَمْ يَنْوِ شَيْئًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

٭٭ امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہر وہ لفظ جو طلاق کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو' جب اُسے استعمال کرنے والا شخص طلاق کی نیت کرے گا تو طلاق شمار ہوگی' اگر اُس نے ایک کی نیت کی ہوگی تو ایک شمار ہوگی' اگر تین کی نیت کی ہوگی تو تین شمار ہوں گی اور اگر کوئی بھی نیت نہیں کی تھی' تو پھر کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

11195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اذْهَبِيْ فَاَنْتِ لَا تَحِلِّيْنَ حَتّٰى تَنْكِحِيْ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ: قَدْ بَيَّنَ، قُلْتُ: وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ فِيْهِ الطَّلَاقُ؟ قَالَ: حَسْبُهُ قَدْ بَيَّنَ، قَدْ فَارَقْتُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تم چلی جاؤ! تم اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ شادی نہیں کرتیں! تو عطاء نے کہا: آدمی نے یہ بات بیان کردی ہے (کہ اُس نے بیوی کو الگ کر دیا ہے)۔ میں نے کہا: لیکن اُس نے اپنے منہ سے لفظ طلاق تو نہیں نکالا' اُنہوں نے جواب دیا: آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ اُس نے یہ بیان کر دیا ہے (یا بائنہ کا مفہوم مراد لیا ہے) اور عورت اُس سے جدا ہوگئی ہے۔

11196 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُجَيْرٍ عَنْ

حديث: 11196: صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' باب الرجعة - ذكر الخبر الدال على ان طلاق المرء امراته ما لم يصرح' حديث:4336' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطلاق' حديث:2739' سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب في طلاق البتة - حديث:2239' سنن ابى داود - كتاب الطلاق' ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب في البتة' حديث:1900' سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب طلاق البتة - حديث:2047' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الطلاق' ما قالوا : في الرجل يطلق امراته البتة - حديث:14586' الآحاد والمثاني لابن ابى عاصم - ومن ذكر يزيد بن ركانة بن عبد بن يزيد بن هاشم' حديث:416' سنن الدارقطني - كتاب الطلاق والخلع والايلاء وغيره' حديث:3487' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الخلع والطلاق' جماع ابواب ما يقع به الطلاق من الكلام ولا يقع الا - باب ما جاء في كنايات الطلاق التي لا يقع الطلاق بها' حديث:14013' مسند الطيالسي - وركانة بن عبد يزيد' حديث:1269' مسند ابى يعلى الموصلي - يزيد بن ركانة' حديث:1502' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه ربيعة' ركانة بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف - حديث:4475

رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَاَتِي سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ، فَاسْتَحْلَفَنِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَا اَرَدْتَّ، فَحَلَفْتُ اَنِّي اَرَدْتُّ وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا عَلَىَّ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ طَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ، وَذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدِيْثَ اَبِيْ رُكَانَةَ اَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا

✵✵ حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ بتہ دے دی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ مجھ سے حلف لیا کہ میں نے کیا مراد لیا تھا؟ تو میں نے یہ حلف اُٹھایا کہ میں نے ایک طلاق مراد لی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو واپس کر دیا تھا جبکہ دو طلاقوں کا حق (حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے پاس باقی رہ گیا تھا)۔ پھر حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اُس خاتون کو دوسری طلاق دی اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اُسے تیسری طلاق دی۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت نقل کی ہے: جس میں یہ الفاظ ہیں: اُنہوں نے اُس خاتون کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔

11197 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ مِنِّي بَرِيَّةٌ: اِنَّهَا وَاحِدَةٌ

✵✵ حسن بن مسلم نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم مجھ سے بریہ ہو' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11198 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ حُرَّةٌ

باب: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: تم آزاد ہو!

11199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ: لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ حُرَّةٌ قَالَ: اِنْ نَوٰى طَلَاقًا فَهُوَ طَلَاقٌ

✵✵ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم آزاد ہو! قتادہ فرماتے ہیں: اگر اُس نے طلاق کی نیت کی تھی' تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

11200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ عَفِيفَةٌ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

✵✵ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے کہتا ہے: تم عفیفہ ہو! تو حسن بصری فرماتے ہیں: اس سے ایک طلاق مراد ہوگی۔

بَابُ قَوْلِهِ: اعْتَدِّي

باب: آدمی کا یہ کہنا: تم گنتی کرو! (یا عدت شمار کرو)

11201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ اعْتَدِّي فَهُوَ طَلَاقٌ

✱✱ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: تم عدت شمار کرو! تو یہ طلاق مراد ہوگی۔

11202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: " إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ اعْتَدِّي، فَإِنْ نَوَى اثْنَتَيْنِ فَاثْنَتَيْنِ، وَإِلَّا فَهِيَ وَاحِدَةٌ. " قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ قَتَادَةُ يَجْعَلُهَا اثْنَتَيْنِ "

✱✱ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے کہ تم طلاق یافتہ ہو' تم عدت شمار کرو! تو اگر تو آدمی نے دو طلاقوں کی نیت کی ہوگی تو دو طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی ہوگی تو ایک شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس جملہ کو دو طلاقیں قرار دیا ہے۔

11203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ سَرَّحْتُكِ بِإِحْسَانٍ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ بِاللَّهِ مَا أَرَادَ إِلَّا التَّطْلِيقَتَيْنِ اللَّتَيْنِ طَلَّقَهَا، فَإِنْ حَلَفَ حَمَلَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَحَمَّلَ

✱✱ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیتا ہے' پھر یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں احسان کے ساتھ الگ کر دیا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اُس آدمی سے اللہ کے نام پر حلف لیا جائے گا کہ اُس نے صرف دو طلاقیں ہی مراد لی تھیں جو اُس نے دی تھیں' اگر وہ حلف اُٹھا لیتا ہے تو اُس پر وہ وزن ڈالا جائے گا جو اُس نے خود اپنے اوپر لازم کیا ہے (یعنی اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا)۔

11204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اعْتَدِّي، اعْتَدِّي، اعْتَدِّي: هِيَ ثَلَاثٌ إِلَّا أَنْ يَقُولَ كُنْتُ أُقِيمُهَا الْأَوَّلَ فَهُوَ عَلَى مَا قَالَ

✱✱ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ تم عدت شمار کرو! تم عدت شمار کرو! تم عدت شمار کرو! تو قتادہ کہتے ہیں: یہ تین طلاقیں مراد ہوں گی! البتہ اگر مرد یہ کہتا ہے کہ میں پہلے والی طلاق کو برقرار کر رہا تھا (یعنی باقی کے دو الفاظ تاکید کے طور پر تھے) تو اس میں آدمی کے قول کا اعتبار ہوگا۔

11205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: " إِذَا قَالَ: اعْتَدِّي فَهِيَ وَاحِدَةٌ "

✱✱ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے کہ تم عدت شمار کرو! تو اس سے ایک طلاق مراد ہو گی۔

11206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ: اعْتَدِّي، وَهُوَ يَنْوِي ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

* * جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے آدمی کے اس لفظ کے بارے میں دریافت کیا: تم عدت شمار کرو! جبکہ آدمی کی نیت تین طلاقوں کی ہو تو امام شعبی نے فرمایا: اس سے ایک طلاق مراد ہو گی۔

11207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِي ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اگر آدمی عورت کو ایک طلاق دے اور اُس کی نیت تین طلاقوں کی ہو تو وہ ایک طلاق شمار ہو گی۔

11208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِي ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: اگر آدمی عورت کو ایک طلاق دے اور وہ تین طلاقوں کی نیت کرے تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہو گی۔

بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ

باب: حرج والی طلاق (کے الفاظ استعمال کرنا)

11209 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي قَوْلِهِ اَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقُ الْحَرَجِ: هِيَ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُهُ "

* * معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ آدمی اگر یہ کہے کہ تمہیں طلاق ہے! جو حرج والی طلاق ہو تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اس سے تین طلاقیں مراد ہوں گی اور وہ عورت اپنے شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک دوسری شادی نہیں کرتی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں۔

11210 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " كَانَ مَرَّةً يَقُوْلُ: هِيَ ثَلَاثٌ، وَمَرَّةً يَقُوْلُ: هُوَ مَا نَوٰى "

* * معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا: اس سے تین طلاقیں مراد ہوں گی، اور ایک مرتبہ یہ کہا: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہو گا۔

11211 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةَ قَالَ: كَانَتْ

اُخْتٌ لِيْ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً، ثُمَّ قَالَ لَهَا: اَنْتِ عَلَيَّ حَرَجٌ، فَكَتَبَ فِيْهَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: قَدْ بَانَتْ مِنْهُ، وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ اَهْوَنُ عَلَيْهِ مِنْ نَعْلِهِ

✽✽ نعیم بن دجاجہ بیان کرتے ہیں: میری بہن ایک شخص کی بیوی تھی' اُس شخص نے اُسے ایک طلاق دیدی' پھر اُس نے اُس خاتون سے کہا کہ تم مجھ پر حرج ہو! نعیم نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت اُس سے بائنہ ہوگئی ہے۔

نعیم اُس آدمی کے بارے میں یہ سمجھتے تھے کہ وہ اُن کے جوتے سے بھی گیا گزرا ہے۔

11212 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: اَنْتِ حَرَجٌ، فَسَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَا هِيَ بِاَهْوَنِهِنَّ عَلَيَّ

✽✽ منہال بن عمرو نے نعیم بن دجاجہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو دو طلاقیں دے دیں' پھر اُس سے کہا: تم حرج ہو! اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ میرے لیے سب سے زیادہ ہلکی نہیں ہے۔

بَابُ اذْهَبِيْ فَانْكِحِيْ

باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا کہ) تم جاؤ اور نکاح کرلو

11213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهِ: اذْهَبِيْ فَتَزَوَّجِيْ فَهِيَ وَاحِدَةٌ"، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ عَنْهُ، وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُمَا قَالَا: وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تم جاؤ اور شادی کرلو! تو اس سے ایک طلاق مراد ہو گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ اور حسن بصری کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس سے ایک طلاق مراد ہوگی اور آدمی عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

11214 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: "اِذَا قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اذْهَبِيْ فَانْكِحِيْ لَيْسَ بِشَيْءٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَوٰى طَلَاقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا"

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تم جاؤ اور نکاح کرلو! تو یہ کوئی بھی چیز شمار نہیں ہوتی' البتہ اگر آدمی نے طلاق کی نیت کی ہوئی ہو تو ایک طلاق شمار ہوگی اور آدمی عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

11215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَوْ قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهِ:

قُومِي اذْهَبِيْ وَنَحْوَ هٰذَا، وَهُوَ يُرِيْدُ الطَّلَاقَ كَانَ طَلَاقًا "

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تم اُٹھو اور چلی جاؤ! یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ استعمال کرے اور اُس کا طلاق دینے کا ارادہ ہو تو یہ چیز طلاق شمار ہوگی۔

11216 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ: انْكِحِي قَالَ: اِنْ كُنْتَ اَرَدْتَ طَلَاقًا فَهُوَ طَلَاقٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم نکاح کرلو! اُس کے بارے میں اُنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تو تم نے طلاق کا ارادہ کیا تھا تو یہ طلاق شمار ہوگی۔

11217 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ: اذْهَبِي، وَالْحَقِي، وَاخْرُجِي، وَنَحْوَ هٰذَا قَالَ: نِيَّتُهُ اِنْ نَوَى طَلَاقًا فَثَلَاثٌ، وَاِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَاِنْ لَمْ يَنْوِ شَيْئًا فَلَا شَيْءَ، وَلَا يَكُنْ ثِنْتَيْنِ

٭٭ سفیان ثوری آدمی کے ان کلمات کے بارے میں کہتے ہیں: ''تم چلی جاؤ' تم جاملو' تم نکل جاؤ'' یا اس کی مانند اور کلمات' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا' اگر اُس نے تین کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی تھی تو ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی' اگر کوئی بھی نیت نہیں کی تھی تو کچھ بھی شمار نہیں ہوگا' لیکن ان (کلمات کے ذریعے) دو طلاقیں شمار نہیں ہوں گی۔

11218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ: الْحَقِي بِاَهْلِكِ قَالَ: نَوَى

٭٭ حسن بصری آدمی کے ان کلمات کے بارے میں ''تم اپنے میکے والوں سے جاملو'' یہ کہتے ہیں: (اِس صورت میں) آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

11219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ طَلَاقًا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے علم کے مطابق یہ طلاق نہیں ہوگی۔

بَابُ لَسْتِ لِيْ بِامْرَاَةٍ

باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا:) تم میری بیوی نہیں ہو

11220 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ: اذْهَبِيْ فَاِنَّكِ لَا تَحِلِّيْنَ لِيْ حَتّٰى تَنْكِحِي زَوْجًا غَيْرِي قَالَ: قَدْ بَيَّنَ، حَسْبُهُ قَدْ فَارَقَتْهُ

٭٭ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم چلی جاؤ کیونکہ تم میرے لیے حلال نہیں ہو جب تک تم میرے علاوہ کسی دوسرے سے شادی نہیں کرتی۔ تو عطاء نے کہا: اُس نے بیان کر دیا ہے (یا اُس نے عورت کو بائنہ

کر دیا ہے) اُس کے لیے اتنا ہی کافی ہے وہ عورت اُس سے جدا ہو جائے گی۔

11221 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَسْتِ لِي بِامْرَاَةٍ قَالَ: هِيَ كِذْبَةٌ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَوَى طَلَاقًا

✻✻ ابراہیم نخعی آدمی کے ان کلمات کے بارے میں کہ تم میری بیوی نہیں ہو! یہ فرماتے ہیں: یہ جھوٹ ہے البتہ اگر آدمی نے طلاق کی نیت کی ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

11222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: هِيَ كِذْبَةٌ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ فِيهَا

✻✻ جابر نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ ہے اس بارے میں اُن کی رائے بھی ابراہیم نخعی کے فتویٰ کے مطابق ہے۔

11223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا قَالَ: لَسْتِ لِي بِامْرَاَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، اِنْ اَرَادَ بِذٰلِكَ طَلَاقًا"، قَالَ قَتَادَةُ: وَسَاَلْتُ عَنْهَا ابْنَ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: مَا سَمِعْتَ فِيهَا، فَقُلْتُ: بَلَغَنِي اَنَّ يُوسُفَ بْنَ الْحَكَمِ جَعَلَهَا وَاحِدَةً، فَقَالَ: مَا اَبْعَدَ. قَالَ: فَاَمَّا رَجُلٌ لَوْ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: لَسْتِ لِي بِامْرَاَةٍ مَا تُطِيعِينَ لِي اَمْرًا، وَهُوَ لَا يُرِيدُ الطَّلَاقَ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا

✻✻ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب مرد یہ کہے: تم میری بیوی نہیں ہو! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اگر اُس نے اسکے ذریعہ طلاق مراد لی ہو۔ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواباً دریافت کیا: تم نے اس بارے میں کیا سن رکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یوسف بن حکم نے اسے ایک طلاق قرار دیا ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: یہ کوئی بعید بھی نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے کہا: جہاں تک اُس آدمی کا تعلق ہے اگر اُس نے اپنی بیوی سے یہ کہا ہے کہ تم میری بیوی نہیں ہو! تو اس سے مراد یہ ہے کہ تم میرے کسی حکم کی فرمانبرداری نہیں کرتی اور آدمی کی نیت طلاق کی نہ ہو تو پھر یہ کوئی بھی چیز شمار نہیں ہوگی۔

11224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: لَسْتِ لِي بِامْرَاَةٍ، فَقَالَ الْحَكَمُ: اِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَقَالَ حَمَّادٌ: اِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

✻✻ شعبہ فرماتے ہیں: میں نے حکم اور حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے کہ تم میری بیوی نہیں ہو! تو حکم نے کہا: اگر اُس نے طلاق کی نیت کی تھی تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی حماد کہتے ہیں: اگر اُس نے طلاق کی نیت کی تھی تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور آدمی عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

11225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: لَيْسَ اِلَيَّ مِنْ

اَمْرِكِ شَيْءٌ؟ قَالَ: اُدَيِّنُهُ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ اَرْسَلْتُكِ لَسْتِ لِيْ بِامْرَاَةٍ، وَهٰذَا النَّحْوُ قَالَ: دَيِّنْهُ قَالَ: اَمَّا مَا بَيَّنَ لَكَ فَاحْمِلْهُ عَلَيْهِ، وَاَمَّا مَا لَيْسَ عَلَيْكَ فَدَيِّنْهُ اِيَّاهُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تمہارے معاملہ میں سے میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے! تو عطاء نے کہا: اس بارے میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ میں نے کہا: اگر آدمی یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں چھوڑ دیا' تم میری بیوی نہیں ہو' یا اس کی مانند کوئی اور کلمات کہتا ہے' تو عطاء نے کہا: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہو گا' وہ تمہارے سامنے جو چیز بیان کرے گا تم اُس کے ذمہ وہی لازم کر دو گے' جو چیز تمہارے ذمہ لازم نہیں ہے تم اُس کے بارے میں اُس آدمی کی نیت کا اعتبار کرو گے۔

11226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا نِيَّةَ لَهُ فِيمَا ظَهَرَ اِنَّمَا النِّيَّةُ فِيمَا غَابَ عَنَّا

✲✲ ابن شبرمہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو چیز ظاہر ہو اُس میں آدمی کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا' نیت کا اعتبار اُس لفظ میں ہوتا ہے جس کا مفہوم ہمارے سامنے واضح نہ ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ نَكَحْتَ، فَيَقُوْلُ: لَا

باب: جب کسی آدمی سے دریافت کیا جائے: تم نے شادی کر لی ہے؟ اور وہ جواب دے: جی نہیں!

11227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: فِيْ رَجُلٍ قِيْلَ لَهُ: اَنَكَحْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ، وَالشَّعْبِيُّ: هِيَ كِذْبَةٌ

✲✲ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: جی نہیں! تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی اور امام شعبی نے یہ بات کہی ہے کہ یہ جھوٹ ہے (یعنی اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی)۔

11228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ كِذْبَةٌ

✲✲ ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ ہے۔

11229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ كِذْبَةٌ

✲✲ معمر نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُسْاَلُ عَنِ الطَّلَاقِ فَيُقِرُّ بِهِ

باب: جب کسی آدمی سے طلاق کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اس کا اقرار کر لے

11230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قِيْلَ لَهُ: اَطَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ عَامَ الْاَوَّلِ؟ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ: اَمَّا فِي الْقَضَاءِ فَيَلْزَمُهُ، وَاَمَّا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَكِذْبَةٌ، هٰذَا الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ. قَالَ: وَسُئِلَ عَنْهَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: هِيَ كِذْبَةٌ

** سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس سے دریافت کیا جائے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو گزشتہ سال طلاق دے دی تھی؟ اور وہ کہے: جی ہاں! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: جہاں تک قضاء کا تعلق ہے تو وہ اُس پر لازم ہو جائے گی لیکن جہاں تک اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کا تعلق ہے تو یہ بات جھوٹ شمار ہوگی۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ غلط بیانی ہے (اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی)۔

11231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: يَلْزَمُهُ الطَّلَاقُ

** سفیان ثوری نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اُس پر طلاق لازم ہو جائے گی (یعنی واقع شمار ہوگی)۔

بَابُ حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ

باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا:) تمہاری رسی تمہارے کندھے پر ہے

11232 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَاَتِهِ زَمَنَ عُمَرَ: حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ، حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ، حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ، فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَقَالَ: اَرَدْتُّ الطَّلَاقَ ثَلَاثًا، فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِ

** مجاہد فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنی بیوی سے یہ کہا: تمہاری رسی تمہارے کندھے پر ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اُس سے حلف لیا تو اُس نے کہا: میں نے تین طلاقیں مراد لی تھیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں واقع قرار دیا۔

11233 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ اَنَّ عُمَرَ اَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُحَلِّفَهُ مَا نَوٰى

** عبدالملک بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اُس شخص سے حلف لیں کہ اُس کی کیا نیت تھی؟

11234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا قَالَ: حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَمَا نَوٰى، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

** معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد یہ کہے: تمہاری رسی تمہارے کندھے پر ہے، تو اس سے ایک طلاق مراد

ہوگی جو اُس آدمی نے نیت کی ہے اور وہ عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: قَدْ وَهَبْتُكِ لِاَهْلِكِ

باب: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: میں نے تمہیں تمہارے گھر والوں کو ہبہ کیا!

11235 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ فِي الْمَوْهُوبَةِ قَالَ: اِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

* * یحییٰ بن جزار نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ہبہ شدہ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اگر وہ لوگ اُسے قبول کر لیتے ہیں تو ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ لوگ اسے قبول نہیں کرتے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

11236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ

* * ابراہیم نخعی نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

11237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ (یعنی عورت کے گھر والے) اُسے قبول کر لیتے ہیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اُسے قبول نہیں کرتے تو یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

11238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ

* * ابراہیم بن نخعی کے حوالے سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند منقول ہے۔

11239 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَاِنْ رَدُّوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ اُس کو قبول کر لیتے ہیں تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اُسے واپس کر دیتے ہیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اگر وہ اسے قبول نہیں کرتے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

11240 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ

* * عبدالکریم کے حوالے سے عطاء کے بارے میں اس کی مانند منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی۔

11241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

اِنْ قَبِلُوهَا، وَاِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

✵✵ مسروق نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خواہ وہ لوگ اسے قبول کریں یا وہ لوگ اسے قبول نہ کریں' یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

11242 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ

✵✵ مسروق نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر وہ لوگ اسے قبول کرلیں تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہو گی۔

11243 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: اِنْ قَبِلُوهَا فَثَلَاثٌ، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَاِنْ رَدُّوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

✵✵ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ اُسے قبول کرلیں تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی اور ایسی صورت میں وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی نہیں کرلیتی' اگر وہ لوگ اُسے واپس کردیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

11244 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَمْلَكُ، وَاِنْ رَدُّوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ اسے قبول کرلیں' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو اختیار ہوگا (کہ وہ عورت سے رجوع کرلے) اگر وہ لوگ اُسے واپس کردیں' تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

11245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ امْرَاَتَهُ لِاَهْلِهَا فَطَلَّقُوهَا ثَلَاثًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ

✵✵ عبداللہ بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص اپنی بیوی کو اُس کے گھر والوں کو ہبہ کردے اور وہ لوگ اُسے تین طلاقیں دے دیں' تو وہ عورت اُس مرد سے لاتعلق ہوجائے گی۔

11246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ

✵✵ عبدالکریم جزری نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی۔

بَابُ خَلَّيْتُ سَبِيلَكِ وَالْحَقِي بِاَهْلِكِ

باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا:) میں نے تمہارا راستہ چھوڑ دیا' تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ

11247 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا قَالَ: قَدْ خَلَّيْتُ سَبِيلَكِ، وَلَا سَبِيلَ لِيْ عَلَيْكِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَمَا نَوَى"

* * قتادہ فرماتے ہیں: جب آدمی یہ کہے: میں نے تمہارا راستہ چھوڑ دیا' میرا تم پر کوئی اختیار نہیں رہا۔ تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی' یا وہ شمار ہوگا' جو اُس نے نیت کی تھی۔

11248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَاَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: اَلْحَقِي بِاَهْلِكِ، وَهُوَ يُرِيْدُ الطَّلَاقَ قَالَ: وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

* * مالک بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی سے کہتا ہے: تم اپنے گھر والوں سے جا ملو اور اُس کی مراد طلاق دینا ہو' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

بَابُ يَقُوْلُ لِنِسَائِهِ: اقْتَسِمْنَ تَطْلِيْقَةً

باب: جو شخص اپنی بیویوں سے یہ کہے: تم لوگ طلاق کو تقسیم کر لو!

11249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ: اقْتَسِمْنَ تَطْلِيْقَةً، اَوِ اثْنَتَيْنِ، اَوْ ثَلَاثًا، اَوْ اَرْبَعًا فَقَدْ طَلَّقَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَطْلِيْقَةً تَطْلِيْقَةً، حَتّٰى يَقُوْلَ: خَمْسَةً اَوْ سِتَّةً اَوْ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيَةً، فَاَيَّ ذٰلِكَ قَالَ طَلَّقَهُنَّ تَطْلِيْقَتَيْنِ تَطْلِيْقَتَيْنِ، حَتّٰى يَقُوْلَ: اقْتَسِمْنَ بَيْنَكُنَّ تِسْعًا، اَوْ فَوْقَ ذٰلِكَ، فَاِذَا قَالَ كَذٰلِكَ طَلَّقَهُنَّ كُلَّهُنَّ"

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ یہ کہے: تم ایک طلاق کو یا دو طلاقوں کو یا تین طلاقوں کو' یا چار طلاقوں کو آپس میں تقسیم کر لو' تو اُس نے اُن میں سے ہر ایک کو گویا ایک' ایک طلاق دے دی اور جب وہ یہ کہے: تم پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ طلاقوں کو آپس میں تقسیم کر لو' تو اُس نے اُن کو دو' دو طلاقیں دے دی یہاں تک کہ جب وہ یہ کہے: تم نو طلاقوں' یا اس سے زیادہ طلاقوں کو اپنے درمیان تقسیم کر لو' تو جب وہ یہ کلمات کہے گا: تو گویا اُس نے اُن سب بیویوں کو سب طلاقیں دے دیں۔

بَابُ يُطَلِّقُ بَعْضَ تَطْلِيْقَةٍ

باب: آدمی کا ''کچھ طلاق'' دینا

11250 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ بَعْضَ

تَطْلِيقَةٍ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ كُسُورٌ، هِيَ تَطْلِيقَةٌ تَامَّةٌ، وَقَالَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

✲✲ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص "کچھ طلاق" دے تو امام شعبی فرماتے ہیں: طلاق کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے وہ مکمل طلاق شمار ہوگی۔ عمر بن عبدالعزیز نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثُلُثَ تَطْلِيقَةٍ، أَوْ رُبُعَ تَطْلِيقَةٍ، أَوْ خُمُسَ تَطْلِيقَةٍ، أَوْ سُدُسَ تَطْلِيقَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ"

✲✲ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہے: تمہیں ایک تہائی طلاق ہے یا ایک چوتھائی طلاق ہے یا طلاق کا پانچواں حصہ ہے یا طلاق کا چھٹا حصہ ہے تو اس سے ایک طلاق مراد ہوگی۔

11252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ: إِصْبَعُكِ طَالِقٌ فَهِيَ طَالِقٌ، قَدْ وَقَعَ الطَّلَاقُ عَلَيْهَا"

✲✲ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد یہ کہے: تمہاری انگلی کو طلاق ہے تو عورت کو طلاق ہو جائے گی اس صورت میں عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

11253 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا قَالَ: إِصْبَعُكِ، أَوْ شَعْرُكِ، أَوْ شَيْءٌ مِنْكِ طَالِقٌ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ

✲✲ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب مرد یہ کہے کہ تمہاری انگلی کو طلاق ہے یا تمہارے بال کو طلاق ہے یا تمہارے جسم کے کسی اور حصہ کو طلاق ہے تو یہ طلاق شمار ہوگی۔

بَابُ أَنْتِ طَالِقٌ مِلْءَ بَيْتٍ

باب: (مرد کا یہ کہنا:) تمہیں گھر کو بھرنے جتنی طلاق ہے!

11254 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ مِلْءَ بَيْتٍ قَالَ: فَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَتَادَةُ

✲✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تمہیں ایسی طلاق ہے جو گھر کو بھر دے! تو قتادہ نے ایسے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

11255 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ أَوْ مَا نَوَى

✲✲ سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی یا آدمی کی نیت کے مطابق شمار ہوگی۔

بَابُ يُطَلِّقُ عِنْدَ رَجُلَيْنِ

باب: آدمی کا دو آدمیوں کے پاس طلاق دینا

11256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدَةً، وَعِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدَةً قَالَ: لَيْسَتَا بِشَيْءٍ إِنَّمَا شَهِدَ كُلُّ رَجُلٍ عَلَى وَاحِدَةٍ

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ایک آدمی کے پاس ایک طلاق دیتا ہے اور دوسرے آدمی کے پاس ایک طلاق دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ دونوں کوئی چیز نہیں ہوں گی' اُن میں سے ہر ایک شخص ایک طلاق کے بارے میں ہی گواہی دے گا۔

11257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ عِنْدَ رَجُلَيْنِ، فَيَشْهَدُ اَحَدُهُمَا بِتَطْلِيقَةٍ، وَيَشْهَدُ الْاٰخَرُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ، كَانَ يَرَاهُ خِلَافًا

✳ ✳ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو دو آدمیوں کی موجودگی میں طلاق دیتا ہے اور اُن میں سے ایک کو ایک طلاق کا گواہ بناتا ہے اور دوسرے کو دو طلاقوں کا گواہ بناتا ہے' تو اُنہوں نے اس کے بارے میں اختلاف پایا ہے۔

11258 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَوْ شَهِدَ رَجُلٌ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، وَرَجُلٌ بِخَمْسِمِائَةٍ اُخِذَ بِالْاَقَلِّ

✳ ✳ قاضی شریح فرماتے ہیں: اگر کوئی ایک شخص ایک ہزار درہم کے بارے میں گواہی دے اور دوسرا شخص پانچ سو درہم کے بارے میں گواہی دے تو کم مقدار والے کے قول کو اختیار کیا جائے گا۔

11259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا شَهِدَ رَجُلٌ بِتَطْلِيقَةٍ، وَآخَرُ بِثَلَاثٍ كَانَتْ وَاحِدَةً، وَيُسْتَحْلَفُ الرَّجُلُ

✳ ✳ قتادہ فرماتے ہیں: جب ایک شخص ایک طلاق کے بارے میں گواہی دے اور دوسرا شخص تین طلاقوں کے بارے میں گواہی دے تو ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد سے حلف لیا جائے گا۔

بَابُ يُقِرُّ عِنْدَ نَفَرٍ شَتّٰى بِالطَّلَاقِ

باب: جو شخص متفرق لوگوں کے سامنے طلاق کا اقرار کرے

11260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَ آخَرَ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَ آخَرَ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَا: نِيَّتُهُ فِيْ ذٰلِكَ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی اور عبداللہ بن معقل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے' پھر ایک شخص اُس سے ملتا ہے اور دریافت کرتا ہے: کیا تم نے طلاق دے دی؟ وہ جواب دیتا ہے: جی ہاں! پھر دوسرا شخص ملتا ہے اور دریافت کرتا ہے: کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دیتا ہے: جی ہاں! پھر ایک اور شخص ملتا ہے اور دریافت کرتا ہے: کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دیتا ہے: جی ہاں! تو ان دونوں حضرات نے (یعنی امام شعبی اور عبداللہ بن معقل) نے یہ جواب دیا کہ اس بارے میں اُس کی نیت کا اعتبار ہو گا۔

11261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: ذٰلِكَ بِهِ اَوْ ذٰلِكَ مَا نَوٰى

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر ایک شخص اُس سے ملے اور دریافت کرے: کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ وہ جواب دے: جی ہاں! پھر ایک اور شخص اُس سے ملے (اور اس بارے میں دریافت کرے) تو وہ یہ کہے: جی ہاں! پھر ایک اور شخص اُس سے ملے (اور اس بارے میں دریافت کرے) تو وہ شخص کہے: جی ہاں! پھر ایک اور شخص اُس سے ملے (اور اس بارے میں دریافت کرتے) تو وہ شخص کہے: جی ہاں! تو حسن بصری بیان کرتے ہیں: اس طرح کی صورتِ حال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کی گئی' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس آدمی کے حوالے ہوگا' یا اس میں اُس آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ طَالِقٌ وَاحِدَةً كَالْفٍ

باب: (مرد کا عورت سے یہ کہنا: تمہیں) ایک طلاق ہے' جو ایک ہزار کی مانند ہو!

11262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اَنْتِ طَالِقٌ وَاحِدَةً كَالْفٍ، فَقَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَاَمَّا اَصْحَابُنَا فَلَا يَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ، يَقُوْلُوْنَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهِ"

✵✵ اعمش ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: تمہیں ایک طلاق ہے جو ایک ہزار کی مانند ہو! اعمش کہتے ہیں: وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ بات نہیں کہتے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يُطَلِّقَانِ وَيُعْتِقَانِ بِغَيْرِ نِيَّةٍ

باب: دو آدمی جب کسی نیت کے بغیر طلاق دے دیں اور غلام آزاد کر دیں

11263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلَيْنِ طَلَّقَا اَوْ اَعْتَقَا فِيْ اَمْرٍ يَخْتَلِفَانِ فِيهِ، وَلَمْ تَقُمْ بَيِّنَةٌ قَالَ: يُدَيَّنَانِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی ایک شرط پر طلاق دیتے ہیں یا غلام آزاد کر دیتے ہیں اور اُس شرط کے بارے میں اُن کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے اور کوئی ثبوت بھی پیش نہیں ہو پاتا' تو عطاء نے کہا: اس بارے میں اُن کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

11264 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلَيْنِ يَحْلِفَانِ بِالطَّلَاقِ، وَالْعَتَاقَةِ عَلٰى اَمْرٍ يَخْتَلِفَانِ فِيهِ، وَلَمْ تَقُمْ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ عَلٰى قَوْلِهِ قَالَ: يُدَيَّنَانِ، وَيُحَمَّلَانِ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَحَمَّلَا.

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی طلاق کے لیے یا غلام آزاد کرنے کے لیے حلف اُٹھا لیں جو کسی ایسی شرط کے ساتھ مشروط ہو جس میں اُن کے درمیان اختلاف ہو جائے اور اُن میں سے کوئی ایک بھی اپنے مؤقف کی تائید میں ثبوت پیش نہ کر سکے' تو زہری کہتے ہیں: اُن دونوں کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اُنہوں نے جو وزن اُٹھایا ہے وہ اُن پر لاد دیا جائے گا۔

11265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

❋❋ حسن بصری نے بھی زہری کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ لَهُ حَقٌّ عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الْمَطْلُوبُ: قَدْ قَضَيْتُ، وَاِلَّا فَامْرَاَتُهُ طَالِقٌ، قَالَ الطَّالِبُ: امْرَاَتُهُ طَالِقٌ اِنْ كُنْتَ قَضَيْتَنِيْ قَالَ: عَلَى الْمَطْلُوبِ الْبَيِّنَةُ اَنَّهُ قَضَاهُ، فَاِنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ طُلِّقَتِ امْرَاَةُ الطَّالِبِ، وَاِنْ لَمْ يَاْتِ بِبَيِّنَةٍ حَلَفَ الطَّالِبُ بِاللّٰهِ مَا قَضَانِيْ، ثُمَّ طُلِّقَتِ امْرَاَةُ الْمَطْلُوبِ

❋❋ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا دوسرے آدمی کے ذمہ حق ہے اور مطلوب یہ کہتا ہے کہ میں ادائیگی کر چکا ہوں ورنہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے اور طلبگار شخص یہ کہتا ہے کہ اگر تم نے مجھے ادائیگی کر دی ہو تو اُس کی بیوی کو طلاق ہے۔ تو قتادہ فرماتے ہیں: مطلوب شخص پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا کہ اُس نے ادائیگی کر دی ہے' اگر وہ ثبوت پیش کر دیتا ہے تو طلبگار کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور اگر وہ ثبوت نہیں پیش کرتا' تو طلبگار شخص اللہ کے نام کا حلف اُٹھائے گا کہ اس نے مجھے ادائیگی نہیں کی اور پھر مطلوب کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

11267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُدَيَّنَانِ، وَلَا تُطَلَّقُ امْرَاَةُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، وَبِهِ نَاْخُذُ

❋❋ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اُن دونوں کے بیان کا اعتبار کیا جائے گا اور اُن میں سے کسی کی بیوی کو بھی طلاق

نہیں ہوگی۔ (امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

11268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلَيْنِ يَحْلِفَانِ عَلَى الطَّائِرِ بِالطَّلَاقِ اَنَّهُ كَذَا، وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اِنَّهُ كَذَا قَالَ: ذٰلِكَ اِلَيْهِمَا يُدَيَّنَانِ

✱✱ سفیان ثوری دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی پرندے کے بارے میں طلاق کی قسم اُٹھا لیتے ہیں کہ وہ ایسا ہوگا' جبکہ دوسرا شخص کہتا ہے کہ وہ ایسا ہے! تو اُنہوں نے کہا: اس کا معاملہ اُن دونوں کے سپرد ہوگا اور اُن دونوں کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

11269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ اِنْ تَكَلَّمَ الْقَاضِي فِيْ رَجُلٍ فَمَكَثَ حِيْنًا ثُمَّ سُئِلَ، فَقَالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ، وَاَنْكَرَ الْقَاضِي قَالَ: يُدَيَّنُ

✱✱ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی طلاق کی قسم اُٹھا لیتا ہے اس شرط پر کہ اگر قاضی نے ایک شخص کے بارے میں کلام کیا' پھر وہ کچھ دیر ٹھہرتا ہے پھر اُس کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اس کے ساتھ کلام کر لیا ہے اور قاضی انکار کر دیتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

11270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ لَمْ اَكُنْ قَدْ اَعْطَيْتُكِ كَذَا وَكَذَا، وَلَا بَيِّنَةَ لَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ الرَّجُلُ اِنَّهُ لَصَادِقٌ، وَتُرَدُّ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: تُسْتَحْلَفُ الْمَرْاَةُ اِنَّهُ لَكَاذِبٌ، ثُمَّ تُطَلَّقُ

✱✱ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر میں نے تمہیں فلاں فلاں چیز نہ دی ہو تو تمہیں طلاق ہو! اور اس بات کا اُس آدمی کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہوتا' تو حسن بصری فرماتے ہیں: اس بارے میں آدمی سے حلف لیا جائے گا کہ وہ سچا ہے اور اُس کی بیوی اُسے لوٹا دی جائے گی۔

معمر فرماتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: عورت سے یہ حلف لیا جائے گا کہ یہ مرد جھوٹا ہے اور پھر اُس عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

11271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "اِذَا اخْتَلَفَ الرَّجُلُ وَامْرَاَتُهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَرَدْتُّ كَذَا، وَقَالَتْ هِيَ: بَلْ هُوَ كَذَا اسْتُحْلِفَ الرَّجُلُ"

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: جب آدمی اور عورت کے درمیان اختلاف ہو جائے اور مرد یہ کہے کہ میں نے فلاں ارادہ کیا تھا اور عورت یہ کہے کہ بلکہ اس کا ارادہ یہ تھا' تو پھر آدمی سے حلف لیا جائے گا۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَحْلِفُ بِالْعِتْقِ اَلَّا تَتَزَوَّجَ

باب: جو عورت یہ حلف اُٹھا لیتی ہے کہ اگر اُس نے شادی نہ کی تو اُس کا غلام آزاد ہوگا

11272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ حَلَفَتْ بِعِتْقِ رَقِيْقِهَا اَلَّا تَتَزَوَّجَ اَبَدًا،

ثُمَّ اَرَادَتِ النِّكَاحَ بَعْدُ، فَقَالَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ: يَقُوْلَانِ: تَبِيْعُهُنَّ ثُمَّ تَتَزَوَّجُ قَالَ: وَبَلَغَنِيْ مِثْلُ ذٰلِكَ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَسَالِمٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ عَنْهَا، فَقَالَا: تَبِيْعُهُمْ وَتَزَوَّجُ قَالَ: مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ وَغَيْرَهُ مِنْ عُلَمَاءِ الْكُوفَةِ فَقَالُوْا: اِنْ بَاعَتْهُنَّ ثُمَّ تَزَوَّجَتْ عَتَقُوْا مِنْهَا، وَرَدَّتِ الثَّمَنَ

✻✻ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے غلام کی آزادی کا حلف اُٹھالیتی ہے کہ وہ کبھی شادی نہیں کرے گی' پھر وہ بعد میں نکاح کر لیتی ہے' تو حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: وہ پہلے غلاموں کو فروخت کر دے اور پھر شادی کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی کی مانند روایت قاسم' سالم اور عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: قاسم اور سالم سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: وہ اُن کو فروخت کر کے پھر شادی کر لے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ اور دیگر علماءِ کوفہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُن حضرات نے جواب دیا: اگر وہ عورت اُنہیں فروخت کرنے کے بعد شادی کرتی ہے تو وہ غلام اُس عورت کی طرف سے آزاد شمار ہوں گے اور وہ عورت اُن کی قیمت واپس کرے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ فِيْ فِعْلِ شَيْءٍ وَيُقَدِّمُ الطَّلَاقَ

باب: جو شخص کسی ایسے فعل کے بارے میں طلاق کی قسم اُٹھالیتا ہے اور طلاق پہلے دے دیتا ہے

11273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ: امْرَاَتُهُ طَالِقٌ، وَعَبْدُهُ حُرٌّ اِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، يُقَدِّمُ الطَّلَاقَ وَالْعَتَاقَ، قَالَا: "اِذَا فَعَلَ الَّذِي قَالَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ طَلَاقٌ، وَلَا عَتَاقَةٌ، يَقُوْلَانِ: اِذَا بَرَّ."

✻✻ حسن بصری اور سعید بن مسیّب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر اُس نے فلاں اور فلاں کام نہیں کیا تو اُس کی بیوی کو طلاق ہوگی اور اُس کا غلام آزاد شمار ہوگا' وہ طلاق اور عتاق کو پہلے ذکر کرتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب وہ کام کر لے گا تو اب اُس پر طلاق یا غلام آزاد کرنا واقع نہیں ہوگا' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جبکہ وہ بعد میں قسم کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔

11274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

✻✻ اسی کی مانند روایت زہری سے منقول ہے۔

11275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدٍ وَالْحَسَنِ، قُلْتُ لَهُ: فَاِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ حِينَ بَدَاَ بِالطَّلَاقِ قَالَ: لَا، بَلْ هُوَ اَحَقُّ بِشَرْطِهِ

✻✻ عطاء کے حوالے سے بھی سعید اور حسن بصری کے قول کی مانند منقول ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: لوگ تو یہ

کہتے ہیں کہ جب وہ طلاق کا ذکر پہلے کرے گا تو ایک طلاق شمار ہوگی' تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اپنی شرط کا زیادہ حقدار ہوگا۔

11276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّبَيْدِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ بَدَاَ بِالطَّلَاقِ، فَقَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ فَعَلْتِ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ بَرَّ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ. وَبِهِ يَاْخُذُ سُفْيَانُ

✿ سعید بن عبدالرحمٰن زبیدی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو طلاق کا ذکر پہلے کر لیتا ہے اور یہ کہتا ہے: اگر تم نے یہ یہ کام کیا تو تمہیں طلاق ہے' پھر وہ قسم کے الفاظ استعمال کرتا ہے' تو اُنہوں نے کہا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11277 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اِذَا بَدَاَ بِالطَّلَاقِ وَقَعَ عَلَيْهِ، وَاِنْ بَرَّ

✿ ابراہیم نخعی' قاضی شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی طلاق کا ذکر پہلے کرے گا تو یہ اُس پر واقع ہو جائے گی' اگرچہ وہ قسم پوری کرے۔

11278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَقَالَتْ لَهُ: اَلَكَ امْرَاَةٌ؟ فَقَالَ: كُلُّ امْرَاَةٍ فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا غَيْرَكِ، فَاَفْتَاهُ اِبْرَاهِيمُ بِقَوْلِ شُرَيْحٍ اَوْجَبَ عَلَيْهِ الطَّلَاقَ حِينَ بَدَاَ بِهِ "

✿ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور وہ عورت اُس سے یہ کہتی ہے کہ کیا تمہاری بیوی ہے؟ تو وہ شخص یہ کہتا ہے: تمہارے علاوہ میری جو بھی بیوی ہو اُسے تین طلاقیں ہیں! تو ابراہیم نخعی نے اس بارے میں قاضی شریح کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے کہ ایسے شخص پر طلاق لازم ہو جائے گی' جب اُس نے طلاق کا ذکر پہلے کیا ہو۔

11279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَاَتِهِ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا، وَاِنْ ضَرَبْتُ لَهُ اَجَلًا مُسَمًّى قَالَ: لَا يَصْنَعُهُ، وَاِنْ مَسَّهَا

✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر میں نے یہ یہ کام کیا تو تمہیں طلاق ہے! اور اگر میں نے اُس کے لیے کوئی متعین مدت مقرر کی' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ آدمی وہ کام نہیں کرے گا اگرچہ اُس نے اُسے چھو لیا ہو۔

بَابُ الْحَلِفِ بِالطَّلَاقِ

باب: طلاق کا حلف اُٹھانا

11280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ حَلَفَ لَا يَاْكُلُ لَبَنًا،

فَاَكَلَ زُبْدًا قَالَ: قَدْ حَنِثَ، لِاَنَّ الزُّبْدَ مِنَ اللَّبَنِ، وَاِنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَاْكُلَ زُبْدًا فَاَكَلَ لَبَنًا فَلَمْ يَحْنَثْ، وَاِنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَاْكُلَ لَحْمًا، فَاَكَلَ شَحْمًا حَنِثَ، وَاِنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَاْكُلَ شَحْمًا فَاَكَلَ لَحْمًا لَمْ يَحْنَثْ

✵✵ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو یہ حلف اُٹھاتا ہے کہ وہ دودھ نہیں پیئے گا اور پھر وہ مکھن کھالیتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ حانث ہو جائے گا کیونکہ مکھن بھی دودھ سے بنایا جاتا ہے اگر وہ یہ قسم اُٹھالیتا ہے کہ وہ مکھن نہیں کھائے گا اور پھر وہ دودھ پی لیتا ہے تو وہ حانث نہیں ہوگا' اگر وہ حلف اُٹھالیتا ہے کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا اور پھر وہ چربی کھا لیتا ہے تو وہ حانث ہو جائے گا' لیکن اگر وہ یہ حلف اُٹھاتا ہے کہ وہ چربی نہیں کھائے گا اور پھر گوشت کھالیتا ہے تو حانث نہیں ہوگا۔

11281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ لِلرَّجُلِ بِالطَّلَاقِ اَنْ يُؤَدِّيَ اِلَيْهِ حَقَّهُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا لِاَجَلٍ قَدْ سَمَّاهُ، اِلَّا اَنْ تُؤَخِّرَ لِي، فَيُؤَخِّرُهُ فَيَقُولُ: اَنَا عَلٰى يَمِينٍ قَالَ: " اَمَّا ابْنُ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: قَدْ خَرَجَ مِنْ يَمِينِهِ اِلَّا اَنْ يُجَدِّدَ يَمِينًا، وَاَمَّا اَنَا فَاَقُولُ هُوَ عَلٰى يَمِينِهِ كَمَا قَالَ "

✵✵ معمر نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو دوسرے آدمی کے لیے طلاق کا حلف اُٹھالیتا ہے کہ اُس نے اتنے' اتنے عرصہ تک اُس کا حق اُسے ادا کر دیا (تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی بیوی کو طلاق ہو) اور وہ اُس مدت کا تعین بھی کر دیتا ہے' البتہ یہ کہ تم اگر مجھے مزید مہلت دے دو' تو حکم مختلف ہے اور دوسرا آدمی اُسے مہلت دے دیتا ہے' وہ شخص یہ کہتا ہے: میں اپنی قسم پر قائم ہوں! معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے یہ کہا ہے کہ وہ اپنی قسم سے نکل جائے گا' البتہ اگر وہ نئے سرے سے قسم اُٹھائے تو حکم مختلف ہے' لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنی قسم پر برقرار رہے گا' جس طرح اُس نے کہا تھا۔

11282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ لَا يَاْكُلُ لَحْمًا فَاَكَلَ سَمَكًا قَالَ: اَمَّا الْقَضَاءُ فَيَقَعُ عَلَيْهِ، وَالنِّيَّةُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اس بات پر طلاق کا حلف اُٹھالیتا ہے کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا اور پھر وہ مچھلی کھالیتا ہے' تو سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: قاضی کا فیصلہ یہ ہوگا کہ وہ طلاق اُس پر واقع ہوگئی ہے' البتہ نیت کے حوالے سے معاملہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوگا۔

11283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَتَنٍ لَهُ، وَكَانَ مِنْهُ فِي اللَّحْمِ شَيْءٌ، فَقَرَّبَ اِلَيْهِ سَمَكًا، فَقَالَ: هٰذَا اللَّحْمُ

✵✵ سفیان ثوری' ابن ابولیلیٰ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اپنے داماد کے ہاں گئے' اُنہوں نے گوشت کے بارے میں کوئی قسم اُٹھائی ہوئی تھی تو اُن کے داماد نے اُن کے سامنے مچھلی پیش کی تو ابن ابولیلیٰ نے کہا: یہ بھی گوشت ہے۔

11284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي امْرَاَةٍ حَلَفَ زَوْجُهَا اَنْ لَا تُكَلِّمَ فُلَانَةَ بِطَلَاقِهَا فَلَقِيَتْهَا، فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا فُلَانَةُ قَالَ: قَدْ كَلَّمَتْهَا

✵✵ سفیان ثوری ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا شوہر یہ قسم اُٹھالیتا ہے کہ اگر اُس نے فلاں عورت

کے ساتھ بات کی تو اُس کو طلاق ہے! پھر اُس عورت کی ملاقات اُس دوسری عورت سے ہوتی ہے اور وہ عورت یہ دریافت کرتی ہے کہ یہ کون ہے؟ تو وہ جواب دیتی ہے: میں فلاں ہوں! تو سفیان ثوری نے کہا: اُس پہلی عورت نے دوسری عورت کے ساتھ کلام کرلیا۔

11285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ حَلَفَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْ لَا يَشْرَبَ لِقَوْمٍ لَبَنًا، فَاصْطَنَعَ مِنْهُ قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ قَالَ: وَاِنْ حَلَفَ لَا يَاْكُلُ لَهُمْ طَعَامًا فَشَرِبَ لَبَنًا وَسَوِيقًا قَالَ: فَقَالَ: اللَّبَنُ لَيْسَ بِطَعَامٍ، وَالطَّعَامُ سَوِيقٌ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کے لیے اس بات کا حلف اُٹھالیتا ہے کہ وہ لوگوں کو دودھ نہیں پلائے گا' پھر وہ دودھ کے ذریعے کوئی چیز بنالیتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: عورت پر طلاق واقع ہوجائے گی۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ یہ قسم اُٹھائے کہ وہ اُن لوگوں کا کھانا نہیں کھائے گا اور پھر وہ دودھ یا ستو پی لے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: دودھ کھانا نہیں ہے' لیکن ستو کھانا شمار ہوتا ہے۔

11286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ لَا يَلْبَسُ هٰذَا الثَّوْبَ غَيْرُكَ، فَدَفَعَهٗ اِلَى الْخَيَّاطِ فَسُرِقَ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَعْلَمْ اَنَّهٗ لُبِسَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی طلاق کی قسم اس بات پر اُٹھالیتا ہے کہ تمہارے علاوہ اس کپڑے کو کوئی نہیں پہنے گا' پھر وہ کپڑے کو درزی کو دے دیتا ہے تو وہاں سے وہ کپڑا چوری ہوجاتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' جب تک اُسے علم نہیں ہوتا کہ اُس کپڑے کو پہن لیا گیا ہے۔

11287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ اَنْ لَا يُكَلِّمَهَا شَهْرًا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلًا اَنْ تَفْعَلِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَ: لَيْسَ بِكَلَامٍ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی طلاق کا حلف اس بات پر اُٹھالیتا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اُس کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' پھر وہ اپنے پیغام رساں کو اُس کے پاس بھیجتا ہے کہ تم یہ' یہ کام کرو' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ چیز کلام کرنا شمار نہیں ہوگی۔

11288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ اَنْ لَا يُكَلِّمَهَا شَهْرًا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلًا يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا فِيْ شَهْرٍ اَوْ شَهْرَيْنِ، فَبَدَا لَهٗ اَنْ يَفْعَلَهٗ فِيْ شَهْرٍ قَالَ: يَفْعَلُهٗ اِنْ شَاءَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق کا حلف اس بات پر اُٹھالیتا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اُس کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' پھر وہ اپنے قاصد کو اُس عورت کے پاس بھیجتا ہے کہ وہ عورت ایک مہینہ میں یا دو مہینہ میں یہ یہ کام کرلے' پھر اُسے مناسب لگتا ہے کہ وہ ایک مہینہ میں یہ کام کرلے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر وہ چاہے تو وہ کام کرسکتا ہے۔

11289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ اَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ صَنْعَاءَ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهَا مِنْ مَكَّةَ، فَجَائَتْهُ قَالَ: اِنْ كَانَ نَوَى اَنْ يُخْرِجَهَا هُوَ بِنَفْسِهِ، فَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا طَلَاقٌ، وَاِنْ كَانَ نَوَى اَنْ يُخْرِجَهَا كَذَا، وَلَمْ يَنْوِ نَفْسَهُ فَرَسُولُهُ مِثْلُ نَفْسِهِ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حلف اس بات پر اُٹھالیتا ہے کہ وہ اُسے صنعاء سے باہر نہیں لے جائے گا' پھر وہ مکہ سے پیغام بھیجتا ہے (اور بلواتا ہے) تو وہ عورت اُس کے پاس آ جاتی ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر تو اُس شخص نے یہ نیت کی تھی کہ وہ بذاتِ خود نہیں لے کر جائے گا تو عورت پر طلاق نہیں ہوگی اور اگر اُس نے یہ نیت کی تھی کہ وہ عورت کو اس طرح نہیں نکالے گا اور اُس نے اپنی ذات کی نیت نہیں کی تھی' تو اس صورت میں اُس کا قاصد بھی اُس کی ذات کی مانند شمار ہوگا۔

11290 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ اَنْ لَا تَدْخُلَ دَارَ فُلَانٍ، فَحُمِلَتْ حَمْلًا حَتّٰى اُدْخِلَتِ الدَّارَ قَالَ: لَيْسَ بِطَلَاقٍ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق کی قسم اس بات پر اُٹھالیتا ہے کہ وہ فلاں کے گھر میں داخل نہیں ہوگی' پھر اُس عورت کو لاد کر اُس گھر کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔

11291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ اَنْ يُخَاصِمَ اُخْتَهُ، فَاَرْسَلَتْ زَوْجَهَا، فَخَاصَمَهُ قَالَ: قَدْ حَنِثَ اِذَا مَاتَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا ذٰلِكَ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حلف اس بات پر اُٹھالیتا ہے کہ وہ اپنی بہن کے ساتھ جھگڑا کرے گا' پھر وہ اُس کے شوہر کو پیغام بھجواتا ہے اور اُس کے ساتھ جھگڑا کر لیتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر اُن دونوں میں سے کوئی ایک انتقال کر چکا ہو' تو وہ شخص حانث ہو جائے گا۔

11292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ اَنْ لَا يَاْكُلَ طَعَامَ فُلَانٍ، فَاشْتُرِيَ لَهُ مِنْهُ، اَوْ اَهْدَى لَهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ، فَاَكَلَ مِنْهُ الْحَالِفُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ لِاَنَّهُ قَدْ خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُوَقِّتَ طَعَامًا بِعَيْنِهِ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اس بات پر اپنی بیوی کو طلاق ہونے کا حلف اُٹھالیتا ہے کہ وہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا' پھر اُس شخص کے لیے اُس دوسرے آدمی سے وہ کھانا خرید لیا جاتا ہے' یا کوئی دوسرا شخص وہی کھانا اُسے تحفہ کے طور پر دے دیتا ہے اور حلف اُٹھانے والا شخص اُس میں سے کچھ کھالیتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' کیونکہ اب یہ کھانا دوسرے شخص کی ملکیت سے نکل چکا ہے' البتہ اگر اُس نے ''بعینہٖ'' کھانے کا تعین کیا تھا (تو حکم مختلف ہوگا)۔

11293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ لِرَجُلٍ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ اَنْ يُؤَدِّيَ اِلَيْهِ حَقَّهُ يَوْمَ الْهِلَالِ، فَاِنْ اَدَّى اِلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ حَنِثَ، فَذَكَرْتُهُ لِمَعْمَرٍ، فَقَالَ: مَا يُعْجِبُنِي مَا قَالَ، اِذَا كَانَ نَوَى اَنْ يُؤَدِّيَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْهِلَالِ لَمْ يَحْنَثْ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے لیے یہ حلف اُٹھاتا ہے کہ وہ پہلی کے چاند کے دن اُس کا حق اُسے ادا کر دے گا' ورنہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے' تو اگر تو وہ اس سے پہلے اُس کا حق ادا کر دیتا ہے تو وہ حانث ہو جائے گا۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) میں نے معمر سے اس بات کا ذکر کیا' تو وہ بولے: اُس نے جو کہا ہے' وہ مجھے اچھا نہیں لگا' جب اُس نے یہ نیت کی ہو کہ وہ پہلی کا چاند آنے سے پہلے اُس کو ادا کر دے گا' تو وہ حانث نہیں ہو گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ وَلَهُ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ لَا يَدْرِي بِاَيَّتِهِنَّ حَلَفَ

باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق ہونے کا حلف اُٹھالے اور اُس شخص کی چار بیویاں ہوں اور یہ پتا نہ چلے کہ اُس نے ان میں سے کس کے بارے میں حلف اُٹھایا تھا؟

11294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ لَهُ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَحَلَفَ بِطَلَاقِ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ، وَلَمْ يَكُنْ سَمَّى، وَلَمْ يَنْوِ اَيَّتَهُنَّ قَالَ: يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى اَيَّتِهِنَّ شَاءَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن میں سے کسی کو طلاق ہونے کا حلف اُٹھالے اور وہ اُس کا نام نہ لے اور وہ نیت بھی نہ کرے کہ ان میں سے کون سی مراد ہے' تو حماد کہتے ہیں: وہ اپنا ہاتھ ان میں سے جس پر چاہے گا' رکھ دے گا۔

عمرو نے بھی حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

11295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يُطَلِّقُهُنَّ جَمِيعًا.

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن سب عورتوں کو طلاق دیدے گا۔

11296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے جابر کے حوالے سے امام شعبی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

11297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَسَرَقَتْ اِحْدَاهُنَّ، فَطَلَّقَتْ ثَلَاثًا، فَجَحَدْنَ كُلُّهُنَّ اَنَّهُنَّ لَمْ يَسْرِقْنَ، وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا اِحْدَاهُنَّ، وَلَا يَدْرِي اَيَّتَهُنَّ هِيَ قَالَ: يُجْبَرُ اَنْ يُطَلِّقَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَطْلِيقَةً، حَتّٰى يَحِلَّ لَهُنَّ التَّزَوُّجُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی چار بیویاں ہوں' اُن میں سے

کوئی ایک چوری کر لے پھر تین کو طلاق ہو جائے اور وہ سب عورتیں اس بات کا انکار کر دیں کہ انہوں نے چوری نہیں کی اور وہ شخص یہ جانتا ہو کہ اُن میں سے کسی ایک نے چوری کی ہے لیکن اُسے یہ پتا نہیں کہ ان میں سے کس نے چوری کی ہے تو قتادہ کہتے ہیں: اُسے اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اُن میں سے ہر ایک کو ایک طلاق دیدے یہاں تک کہ اُن کے لیے شادی کرنا جائز ہو جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ فَيَخْرُجُ عَلٰى لِسَانِهٖ غَيْرُ مَا اَرَادَ

باب: جب کوئی شخص کسی چیز پر حلف اُٹھائے اور اُس کی زبان سے اُس کے علاوہ نکل جائے جو اُس کا ارادہ تھا

11298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "اِنْ حَلَفَ رَجُلٌ عَلٰى امْرَاَتِهٖ لَا تَخْرُجُ، فَخَرَجَتِ امْرَاَةٌ اُخْرٰى، فَقِيْلَ لَهٗ: هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَحَسِبَهَا الْاُخْرٰى فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ"، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَيْسَ عَلٰى وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ طَلَاقٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں کوئی حلف اُٹھائے کہ وہ نہیں نکلے گی اور اُس کی دوسری بیوی نکل جائے اور اُس سے کہا جائے کہ یہ تمہاری بیوی ہے! اور وہ اُسے دوسری بیوی سمجھتے ہوئے اُسے تین طلاقیں دیدے تو عطاء کہتے ہیں: یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

طاؤس کے صاحبزادے نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: ان میں سے کسی کو بھی طلاق نہیں ہوگی۔

11299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَكَمِ فِيْ رَجُلٍ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ فَيَخْرُجُ عَلٰى لِسَانِهٖ غَيْرُ مَا يُرِيْدُ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: نِيَّتُهٗ، وَقَالَ الْحَكَمُ: يُؤْخَذُ بِمَا تَكَلَّمَ

✵✵ امام شعبی اور حکم ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی چیز کے بارے میں حلف اُٹھا لیتا ہے اور اُس کی زبان سے اُس کے علاوہ نکل جاتا ہے جو اُس کا ارادہ تھا' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس بارے میں اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا' جبکہ حکم فرماتے ہیں: اُس نے جو زبان کے ذریعہ ادائیگی کی ہے ہم اُس کے مطابق اُس کی گرفت کریں گے۔

11300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: نِيَّتُهٗ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس شخص کی نیت کا اعتبار ہو گا۔

11301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ، اَوْ يَمِيْنًا غَيْرَ الطَّلَاقِ عَلٰى اَمْرٍ، وَالْاَمْرُ عَلٰى غَيْرِ مَا طَلَّقَ عَلَيْهِ وَحَلَفَ، وَهُوَ يَحْسَبُ حِيْنَ طَلَّقَ اَوْ حَلَفَ اَنَّهٗ كَذٰلِكَ قَالَ: مَا اَرٰى عَلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: اِنَّ اَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُجِيْزُوْنَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو طلاق کے بارے میں حلف اُٹھا لیتا ہے' یا طلاق کے علاوہ کسی اور چیز کے بارے میں قسم اُٹھا لیتا ہے' جو کسی ایک معاملہ کے بارے میں ہوتی ہے اور معاملہ اُس کے برخلاف ہوتا ہے' جس پر اُس نے طلاق دی تھی' یا حلف اُٹھایا تھا' اور وہ شخص طلاق دیتے وقت یا حلف اُٹھاتے وقت یہ سمجھتا ہے کہ یہ معاملہ اُس طرح تھا' تو عطاء کہتے ہیں: میرے خیال میں ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے ایسی صورتِ حال میں طلاق کو واقع قرار دیا ہے۔

11302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ امْرَاَتَانِ يُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا، وَهُوَ يَرَى اَنَّهَا الْاُخْرَى قَالَ: يُؤْخَذُ بِالَّذِي اَشَارَ اِلَيْهَا، وَاَمَّا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَتُؤْخَذُ نِيَّتُهُ الَّتِي نَوَى

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی دو بیویاں ہیں' وہ اُن میں سے ایک کو طلاق دینا چاہتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ دوسری والی ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس کو پکڑا جائے گا جس کی طرف سے اُس نے اشارہ کیا تھا' لیکن جہاں تک اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کا تعلق ہے' تو اس بارے میں اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا جو نیت اُس نے کی تھی۔

11303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ لَهُ امْرَاَتَانِ نَهَى اِحْدَاهُمَا عَنِ الْخُرُوجِ، فَخَرَجَتِ الَّتِي لَمْ تُنْهَ فَظَنَّ اَنَّهَا الَّتِي نَهَى، فَلَمَّا رَآهَا قَالَ: فُلَانَةُ، اَخَرَجْتِ؟ اَنْتِ طَالِقٌ، فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: تُطَلَّقَانِ جَمِيعًا، قَالَ هُشَيْمٌ: وَاَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: تُطَلَّقُ الَّتِي اَرَادَ

✵✵ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی دو بیویاں ہیں اور وہ اُن میں سے ایک کو باہر نکلنے سے روک دیتا ہے' پھر وہ باہر نکلتی ہے' جسے منع نہیں کیا گیا تھا اور وہ شخص یہ سمجھتا ہے: یہ وہ والی عورت ہے' جسے اُس نے منع کیا تھا' جب وہ اُسے دیکھتا ہے' تو یہ کہتا ہے: اے فلاں عورت! کیا تم باہر نکلی ہو؟ تمہیں طلاق ہے' تو ابراہیم نخعی کہتے ہیں: دونوں عورتوں کو طلاق ہو جائے گی۔

یونس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اُس عورت کو طلاق ہوگی' جس کا اُس نے ارادہ کیا تھا۔

11304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اِنْ خَرَجْتِ لَاُطَلِّقَنَّكِ، وَلَهُ امْرَاَتَانِ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ امْرَاَتُهُ الْاُخْرَى، فَاسْتَعَارَتْ ثِيَابَ الَّتِي وُعِدَتِ الطَّلَاقَ فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ خَرَجَتْ، فَرَآهَا فَطَلَّقَهَا وَحَسِبَهَا الَّتِي نَهَاهَا عَنِ الْخُرُوجِ، فَقَالَ: تُطَلَّقُ الَّتِي نَوَى. قَالَ مَعْمَرٌ: " قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: تُطَلَّقَانِ مَعًا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے کہ اگر باہر نکلی تو میں

تمہیں ضرور طلاق دے دوں گا' اُس شخص کی دو بیویاں تھیں' اُس کی دوسری بیوی اُس کی یہ بات سن لیتی ہے اور وہ اُس عورت کے کپڑے عاریت کے طور پر لے لیتی ہے جس کے ساتھ طلاق کا وعدہ کیا گیا ہے' پھر وہ اُن کپڑوں کو پہن لیتی ہے' پھر وہ باہر نکلتی ہے' وہ شخص اُسے دیکھ کر اُسے طلاق دے دیتا ہے' وہ اُسے وہ والی عورت سمجھتا ہے جسے اُس نے منع کیا تھا۔ تو زہری کہتے ہیں: جس کی نیت اُس نے کی تھی' اُسے طلاق ہو جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: دونوں بیویوں کو ایک ساتھ طلاق ہو جائے گی۔

بَابُ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلَاقِ

باب: طلاق میں استثناء پیدا کرنا

11305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ اَنْ لَا يُكَلِّمَ فُلَانًا شَهْرًا، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِلَّا اَنْ يَبْدُوَ لِي قَالَ: اِنِ اتَّصَلَ الْكَلَامُ فَلَهُ الِاسْتِثْنَاءُ ، وَاِنْ قَطَعَهُ وَسَكَتَ ثُمَّ اسْتَثْنٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق ہونے کا حلف اُٹھا لیتا ہے کہ وہ فلاں کے ساتھ ایک مہینہ تک کلام نہیں کرے گا' اُس کے بعد یہ کہتا ہے: البتہ اگر مجھے مناسب لگا' تو حکم مختلف ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر تو اُس کا کلام متصل تھا' تو اُسے استثناء کا حق حاصل ہوگا اور اگر کلام منقطع ہو گیا تھا اور وہ شخص خاموش ہو گیا اور اُس کے بعد اُس نے استثناء کیا' تو اُسے استثناء کا حق نہیں ہوگا۔

11306 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

٭٭ سماک بن حرب' عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا' پھر آپ خاموش رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا!

11307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ لِرَجُلٍ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ اَنْ يُؤَدِّيَ اِلَيْهِ حَقَّهُ اِلٰى اَجَلٍ وَقْتِهِ، فَقَالَ الْمَحْلُوفُ لَهُ: اِلَّا اَنْ اُنْظِرَكَ، فَسَكَتَ الْحَالِفُ قَالَ: لَيْسَ اسْتِثْنَاؤُهُ بِشَيْءٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَثْنِيَ الْحَالِفُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے لیے اپنی بیوی کو طلاق کی قسم اُٹھا لیتا ہے کہ وہ اُس کا حق اُسے ایک متعین مدت تک دیدے گا' تو جس شخص کے لیے حلف اُٹھایا گیا تھا وہ یہ کہتا ہے: ماسوائے اس صورت کے کہ میں تمہیں مہلت دے دوں' تو حلف اُٹھانے والا شخص خاموش ہو جاتا ہے' سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس (دوسرے شخص) کا استثناء کچھ بھی شمار نہیں ہوگا' اگر حلف اُٹھانے والے نے خود استثناء کیا ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

بَابُ الطَّلَاقِ اِلٰی اَجَلٍ

باب: کسی متعین مدت تک کے لیے طلاق دے دینا

11308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اَنْتِ طَالِقٌ اِذَا وَلَدْتِ، اَيُصِيبُهَا بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَا تُطَلَّقُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْاَجَلُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے' جب تم نے بچہ کو جنم دیا' تو تمہیں طلاق ہے! (ابن جریج کہتے ہیں: عطاء سے یہ سوال کیا گیا:) کیا وہ اس دوران میں اُس عورت کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اُس عورت کو اُس وقت تک طلاق نہیں ہوگی' جب تک متعین مدت نہیں آجاتی۔

11309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ امْرَاَتُهُ طَالِقٌ اِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ يَمُوْتُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَ قَالَ: يَتَوَارَثَانِ، قَالَ سُفْيَانُ: اِنَّمَا وَقَعَ الْحِنْثُ بَعْدَ الْمَوْتِ

✲✲ حکم بن عتیبہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے کہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے' اگر اُس نے یہ یہ کام نہیں کیا' پھر اُن دونوں میں سے کوئی ایک وہ کام کرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے' تو حکم بن عتیبہ کہتے ہیں: وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: یہاں پر حانث ہونا' موت کے بعد واقع ہوا ہے۔

11310 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِيْ رَجُلٍ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ لَمْ اَنْكِحْ عَلَيْكِ قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَنْكِحْ عَلَيْهَا حَتّٰى يَمُوْتَ، اَوْ تَمُوْتَ تَوَارَثَا قَالَ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَبَرَّ يَمِينَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تمہیں طلاق ہے اگر میں نے تم پر دوسرا نکاح نہ کیا۔ تو عطاء کہتے ہیں: اگر اُس نے اُس پر نکاح نہ کیا' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوگیا' یا عورت کا انتقال ہوگیا' تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

عطاء کہتے ہیں: تاہم مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ وہ اس سے پہلے اپنی قسم سے برأت کا اظہار کردے۔

11311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَلَا يَقْرَبُ امْرَاَتَهُ حَتّٰى يَفْعَلَ الَّذِي قَالَ، فَاِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَ فَلَا مِيْرَاثَ بَيْنَهُمَا

❋❋ سعید بن مسیّب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو طلاق دے دیتا ہے کہ اگر اُس نے فلاں فلاں کام نہ کیا (تو اُسے طلاق ہے) تو سعید بن مسیّب کہتے ہیں: وہ اپنی بیوی کے پاس اُس وقت تک نہیں جائے گا' جب تک وہ کام نہیں کر لیتا' جو اُس نے بیان کیا تھا' اگر اُس کا اِس سے پہلے انتقال ہو جاتا ہے' تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

11312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، كَانَ يَقُوْلُ: لَهُ اَنْ يَطَاَهَا، فَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يَفْعَلْ فَلَا مِيْرَاثَ بَيْنَهُمَا

❋❋ حسن بصری بیان کرتے ہیں: اُس شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کا حق حاصل ہوگا' لیکن اگر وہ انتقال کر جاتا ہے اور اُس نے وہ کام نہیں کیا' تو میاں بیوی کے درمیان وراثت کے اَحکام جاری نہیں ہوں گے۔

11313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: اِنْ مَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَ الَّذِى قَالَ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ

❋❋ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اُس عورت کی عدت یہ کام کرنے سے پہلے گزر چکی ہو' تو وہ عورت اُس سے بائنہ ہو جائے گی۔

11314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَهُ اَنْ يَطَاَهَا حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَوَّلُ مِنْهُمَا

❋❋ ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مرد کو اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کا حق حاصل ہوگا' جب تک اُن دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال نہیں ہو جاتا۔

11315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "اِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ اِذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا، الْاَمْرُ لَا يَدْرِى اَيَكُونَ اَمْ لَا، فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ حَتّٰى يَكُونَ ذٰلِكَ، وَلَهُ اَنْ يَطَاَهَا فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَاِنْ مَاتَ قَبْلَ مَا اَجَّلَ تَوَارَثَا"

❋❋ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد یہ کہے کہ تمہیں طلاق ہے جبکہ یہ اور وہ کام ہو جائے۔ اور وہ ایسا کام ہو کہ جس کے بارے میں پتا نہ چل سکے کہ وہ کام ہو چکا ہے یا نہیں ہوا؟ تو حسن بصری فرماتے ہیں: طلاق اُس وقت تک نہیں ہوگی جب تک وہ کام ہو نہیں جاتا اور مرد کو اس دوران عورت کے ساتھ صحبت کرنے کا حق حاصل ہوگا' اگر مرد اس سے پہلے انتقال کر جاتا ہے جو مدت اُس نے مقرر کی تھی' تو دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

11316 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِامْرَاَتِهِ: اَنْتِ طَالِقٌ اِلٰى سَنَةٍ، فَاِنَّهَا طَالِقٌ سَاعَةَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ." ذَكَرَهُ قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ

❋❋ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تمہیں ایک سال تک طلاق ہے! تو وہ عورت اُسی وقت میں طلاق یافتہ ہو جائے گی' جب اُس شخص نے یہ بات کہی تھی۔

حسن بصری اور سعید بن میّب کے حوالے سے قتادہ نے یہی بات ذکر کی ہے۔

11317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: "إِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ اِلٰى سَنَةٍ، فَهِيَ طَالِقٌ حِينَ يَقُولُ ذٰلِكَ." قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ اَيْضًا يَقُولُ ذٰلِكَ

** سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: جب مرد یہ کہے: تمہیں ایک سال تک طلاق ہے! تو عورت کو اُسی وقت طلاق ہو جائے گی جب مرد نے یہ بات کہی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

11318 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَتْ بِطَلَاقٍ حَتّٰى يَاْتِيَ الْاَجَلُ، وَيَتَوَارَثَانِ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ.

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق اُس وقت تک نہیں ہوگی جب تک متعینہ مدت نہیں آ جاتی اور اس دوران میں وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

11319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النَّخَعِيِّ، وَالشَّعْبِيِّ، مِثْلَ ذٰلِكَ

** ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

11320 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ اِلٰى اَجَلٍ قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ حِينَئِذٍ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَاَمَّا اَصْحَابُنَا، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فَقَالُوا: لَا يَقَعُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَجِيءَ الْاَجَلُ، وَبِهِ يَاْخُذُ سُفْيَانُ"، وَقَالَ مَعْمَرٌ مِثْلَ ذٰلِكَ، عَنِ النَّخَعِيِّ، وَالشَّعْبِيِّ

** سعید بن میّب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو کسی متعین مدت تک کے لیے طلاق دے دیتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ طلاق اُسی وقت اُس عورت پر واقع ہو جائے گی۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: علماء فرماتے ہیں: ایسی عورت پر طلاق اُس وقت تک واقع نہیں ہوگی' جب تک وہ متعینہ مدت نہیں آ جاتی۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' معمر نے اس کی مانند روایت ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

11321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اِذَا حِضْتِ حَيْضَةً فَاَنْتِ طَالِقٌ، اَوْ قَالَ: مَتٰى حِضْتِ فَاَنْتِ طَالِقٌ قَالَ: "اَمَّا الَّتِي قَالَ: اِذَا حِضْتِ فَاَنْتِ طَالِقٌ، فَاِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ طُلِّقَتْ، وَاَمَّا الَّتِي قَالَ: مَتٰى حِضْتِ حَيْضَةً، فَحَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْ آخِرِ حَيْضَتِهَا، لِاَنَّهَا لَا يُرَاجِعُهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ"

** سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: جب تمہیں حیض آئے تو تم طلاق یافتہ ہو' یا جب تم حیض والی ہوئیں تو تمہیں طلاق ہے! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: جس شخص نے یہ کہا: جب تمہیں حیض آیا تو تم

طلاق یافتہ ہوا! تو جیسے ہی وہ عورت خون میں داخل ہوگی (یعنی اُسے پہلی مرتبہ خون نکلے گا) اُسے طلاق ہو جائے گی' لیکن جس عورت کو مرد نے یہ کہا تھا کہ جب تمہیں حیض آیا' تو جب تک وہ عورت حیض کے آخر میں غسل نہیں کر لیتی' اُس وقت تک (طلاق نہیں ہوگی) کیونکہ مرد اُس وقت تک اُس کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے جب تک وہ عورت غسل نہیں کر لیتی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ اَنْ لَا يُحْدِثَ فِي الْاِسْلَامِ

باب: جو شخص یہ حلف اُٹھائے کہ وہ اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا نہیں کرے گا

11322 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّهُ خُوصِمَ اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ اِنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فِي الْاِسْلَامِ، فَاكْتَرَى بَغْلًا اِلَى حَمَّامِ اَعْيَنَ، فَتَعَدَّى بِهِ اِلَى اَصْبَهَانَ، فَبَاعَ الْبَغْلَ، وَاشْتَرَى بِهِ خَمْرًا فَشَرِبَهَا، قَالَ شُرَيْحٌ: اِنْ شِئْتُمْ شَهِدْتُّمْ اَنَّهُ طَلَّقَهَا قَالَ: فَجَعَلُوا يُرَدِّدُوْنَ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، وَيُرَدِّدُ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَرَهُ حَدَثًا

٭٭ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں نقل کیا ہے: اُن کے سامنے ایک شخص کے بارے میں مقدمہ پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو اس شرط پر طلاق دے تھی کہ اگر اُس نے اسلام میں کوئی نیا کام کیا اور پھر اُس نے حمام اعین تک خچر کو کرائے پر لیا اور پھر اُسے اصبہان تک لے گیا' پھر اُس نے خچر کو فروخت کر دیا اور اُس کی قیمت کے ذریعہ شراب خرید کر وہ پی لی' تو قاضی شریح کہتے ہیں: اگر تم چاہو تو تم یہ گواہی دے دو کہ اُس نے اُس عورت کو طلاق دے دی ہے' لیکن وہ لوگ اُن کے سامنے یہ واقعہ بیان کرتے رہے اور قاضی شریح اُن کے سامنے یہی بات کہتے رہے' اُنہوں نے اسے اِسلام میں کوئی نئی چیز قرار نہیں دیا۔

بَابُ الْحِينِ وَالزَّمَانِ

باب: (طلاق دیتے ہوئے) لفظ ''حین'' یا ''زمان'' استعمال کرنا

11323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: اَلزَّمَانُ شَهْرَانِ اَوْ ثَلَاثٌ اِلَى اَنْ يُوَقِّتَ وَقْتًا

٭٭ ابو حفص بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: زمان سے مراد دو مہینے یا تین مہینے ہوتے ہیں' اس سے لے کر وہ متعین وقت ہوگا' جو وہ آدمی مقرر کرے۔

11324 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَلزَّمَانُ سَنَتَانِ، وَالْحِيْنُ سِتَّةُ اَشْهُرٍ

٭٭ سعید بن میسّب کہتے ہیں: ''زمان'' سے مراد دو سال اور ''حین'' سے مراد چھ ماہ ہوتے ہیں۔

11325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ: اَلْحِيْنُ سِتَّةُ اَشْهُرٍ. فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَسْفَرَهَا عِكْرِمَةُ

٭٭ عبدالرحمٰن بن اصبہانی بیان کرتے ہیں: عکرمہ فرماتے ہیں: ''حین'' سے مراد چھ ماہ ہوتے ہیں۔
سعید بن مسیّب کہتے ہیں: عکرمہ نے اسے خوب روشن کیا ہے۔

بَابُ طَلَاقِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

باب: لفظ ''انشاء اللہ'' کے ساتھ طلاق دینا

11326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ، وَحَمَّادٌ: لَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: انشاء اللہ تعالیٰ! تمہیں طلاق ہے! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: طاؤس اور حماد یہ کہتے ہیں: ایسی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

11327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: اِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَاَتُهُ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَحَنِثَ، لَمْ تُطَلَّقِ امْرَاَتُهُ حِينَ اسْتَثْنَى . وَبِهٖ كَانَ اَبُوْ حَنِيفَةَ يَاْخُذُ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ، وَبِهٖ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ "

٭٭ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص حلف اُٹھاتے ہوئے یہ کہے کہ اگر اُس نے فلاں' فلاں کام نہ کیا' تو انشاء اللہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے اور پھر وہ شخص حانث ہو جائے' تو اُس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی' کیونکہ اُس نے استثناء کرلیا ہے (یعنی لفظ انشاء اللہ استعمال کرلیا ہے)۔

امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور لوگوں نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور امام عبدالرزاق نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایسی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

11329 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ اسْتِثْنَاؤُهُ بِشَيْءٍ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: اُس شخص کا استثناء کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

11330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ، وَقَدْ شَاءَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ حِينَ اَحَلَّ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب اسے حلال قرار دیا تھا تو اُس نے طلاق کو چاہا تھا۔

11331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ

مَكْحُولًا يُحَدِّثُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ عَتَاقٍ، وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ، فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ: هُوَ حُرٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَهُوَ حُرٌّ، وَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ، وَاِذَا قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَهُ اسْتِثْنَاؤُهُ وَلَا طَلَاقَ عَلَيْهِ"

❋❋ حمید بن مالک بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مکحول کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جو اُس کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ آزاد ہے! تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا اور اُس شخص کو استثناء کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا اور جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہے! تو اُس شخص کو استثناء کا حق حاصل ہوگا اُس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

11332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "اِنْ قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا غَيْرَ حِنْثٍ"

❋❋ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہے: اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہے! تو پھر اگر مرد چاہے تو اسے کالعدم قرار دے سکتا ہے' وہ حانث نہیں ہوگا۔

11333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَهُ ثِنْيَاهُ، مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ"

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص قسم اُٹھاتے ہوئے یہ کہے: ان شاء اللہ! تو اُسے استثناء کا حق حاصل ہوگا' جب تک وہ اُس محفل سے اُٹھ نہیں جاتا۔

بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا

باب: تین طلاقیں دینے والے شخص (کا حکم)

11334 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ، اَبُو رُكَانَةَ، وَاِخْوَتُهُ اُمَّ رُكَانَةَ، وَنَكَحَ امْرَاَةً مِنْ مُزَيْنَةَ، فَجَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ: مَا يُغْنِي عَنِّي اِلَّا كَمَا يُغْنِي هٰذِهِ الشَّعْرَةُ، لِشَعْرَةٍ اَخَذَتْهَا مِنْ رَاْسِهَا، فَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَاَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيَّةٌ فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَاِخْوَتِهِ، وَقَالَ لِجُلَسَائِهِ: اَتَرَوْنَ

حدیث: 11331 : سنن الدارقطني - كتاب الطلاق والخلع والايلاء وغيره' حديث: 3490' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الخلع والطلاق' جماع ابواب ما يقع به الطلاق من الكلام ولا يقع الا - باب الاستثناء في الطلاق' حديث: 14123

فُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفُلَانًا مِنْهُ كَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ يَزِيدَ: طَلِّقْهَا، فَفَعَلَ، فَقَالَ: رَاجِعِ امْرَاَتَكَ اُمَّ رُكَانَةَ، فَقَالَ: اِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ، رَاجِعْهَا، وَتَلَا بِآيَةِ النِّسَاءِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي حَنْطَبٍ اَنَّ بَعْضَ الرُّكَانِيَّاتِ تُسَمَّى الْمُزَنِيَّةَ سُهَيْمَةَ بَنْتَ عُوَيْمِرٍ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبد یزید رضی اللہ عنہ نے جو رکانہ اور اُن کے بھائیوں کے والد تھے' رکانہ کی والدہ کو طلاق دے دی اور مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا' وہ خاتون (یعنی اُن کی دوسری بیوی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی: اُن صاحب کا ساتھ' میرے لیے اِس طرح ہے جس طرح ان بالوں کا ہے' اُنہوں نے اپنے سر کے کچھ بال پکڑ کر یہ بات کہی' تو آپ میرے اور اُن کے درمیان علیحدگی کروا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا' آپ نے رکانہ اور اُن کے بھائیوں کو بلوایا اور حاضرین سے دریافت کیا: کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ یہ بھی عبد یزید کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اور یہ بھی عبد یزید کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یزید سے فرمایا: تم اس عورت کو طلاق دے دو! اُنہوں نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بیوی رکانہ کی والدہ سے رجوع کر لو! اُن صاحب نے کہا: یارسول اللہ! میں نے تو اُسے تین طلاقیں دے دی ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے علم ہے' تم اُس سے رجوع کر لو۔ پھر آپ نے خواتین کے حقوق سے متعلق آیت تلاوت کی۔

ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی اُن کی دوسری بیوی کا نام سہمہ بنت عویمر تھا۔

11335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ: اِنِّي قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ، وَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1) الْآيَةَ قَالَ: فَارْتَجَعَهَا

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں تین طلاقیں دے دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے اُس عورت سے رجوع کر لینا چاہیے! اُن صاحب نے عرض کی: میں نے تو اُسے تین طلاقیں دے دی ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پتا ہے! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو' تو تم اُن کی عدت کے حساب سے اُنہیں طلاق دو''۔

راوی کہتے ہیں: تو اُس شخص نے اُس عورت سے رجوع کر لیا۔

11336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِىْ بَكْرٍ، وَسِنِيْنَ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ النَّاسَ اسْتَعْجَلُوا اَمْرًا كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ، فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ. فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اس معاملے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں' جس میں اُن کے لیے مہلت ہے۔ تو اگر ہم اس کو اُن پر لاگو قرار دیں (یعنی تین کو تین ہی قرار دیں' تو مناسب ہوگا)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن (طلاقوں) کو اُن پر لاگو قرار دیا۔

11337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: تَعْلَمُ اَنَّهَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِىْ بَكْرٍ، وَثَلَاثًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی تین سالوں میں تین طلاقیں ایک قرار دی جاتی تھیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

11338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَهُ مَوْلَاهُ اَبُو الصَّهْبَاءِ، فَسَاَلَهُ اَبُو الصَّهْبَاءِ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا جَمِيْعَهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كَانُوا يَجْعَلُوْنَهَا وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِىْ بَكْرٍ، وَوِلَايَةِ عُمَرَ اِلَّا اَقَلَّهَا، حَتّٰى خَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ، فَقَالَ: قَدْ اَكْثَرْتُمْ فِىْ هٰذَا الطَّلَاقِ، فَمَنْ قَالَ شَيْئًا فَهُوَ عَلٰى مَا تَكَلَّمَ بِهٖ "

✱✱ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' اُن کے ساتھ اُن کا غلام ابوصہباء بھی تھا' ابوصہباء نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

حدیث:11336 : صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب طلاق الثلاث - حديث:2767' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الطلاق' باب الخبر المبين ان طلاق الثلاث كانت ترد على عهد رسول - حديث:3672' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطلاق' حديث:2725' سنن الدارقطني - كتاب الطلاق والخلع والايلاء وغيره' حديث:3531' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الخلع والطلاق' باب من جعل الثلاث واحدة وما ورد في خلاف ذلك - حديث:13988' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث:10713

خلافت کے زیادہ تر زمانہ میں لوگ انہیں (تین طلاقوں کو) ایک قرار دیتے تھے' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ طلاقیں بہت زیادہ دینے لگ گئے ہو' اب جو شخص اس بارے میں جو کلام کرے گا' تو اُس کے کلام کے مطابق اس کا حکم نافذ ہوگا۔

11339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: طَلَّقَ جَدِّى امْرَاَةً لَهُ اَلْفَ تَطْلِيقَةٍ، فَانْطَلَقَ اَبِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اتَّقَى اللّٰهَ جَدُّكَ، اَمَّا ثَلَاثٌ فَلَهُ، وَاَمَّا تِسْعُ مِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَعُدْوَانٌ وَظُلْمٌ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَذَّبَهُ، وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ

✽✽ داؤد بن عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میرے دادا نے اپنی اہلیہ کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں تو میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارا دادا اللہ سے ڈرا نہیں؟ جہاں تک تین کا تعلق ہے تو وہ ہو جائیں گی اور جہاں تک نوسوستانوے طلاقوں کا تعلق ہے تو یہ زیادتی اور ظلم ہے' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو (اِس حرکت پر) اُس کی مغفرت کردے گا۔

11340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ رَجُلًا لَعَّابًا بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: اَطَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: كَمْ؟ قَالَ: اَلْفًا قَالَ: فَرُفِعَ اِلٰى عُمَرَ قَالَ: فَطَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ؟ قَالَ: اِنَّمَا كُنْتُ اَلْعَبُ، فَعَلَاهُ بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: اِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةٌ

✽✽ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ ملاقات ہوئی جو مدینہ منورہ میں رہتا تھا اور بڑا خوش مزاج تھا' اُس نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کتنی دی ہیں؟ اُس نے جواب دیا: ایک ہزار! راوی بیان کرتے ہیں: یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں تو مذاق کررہا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دُرّہ بلند کیا اور بولے: اُن میں سے تین تمہارے لیے کافی ہیں! (یعنی تین طلاقیں ہوگئی ہیں)

11341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اِنِّى طَلَّقْتُ امْرَاَتِى عَدَدَ الْعَرْفَجِ قَالَ: تَاْخُذُ مِنَ الْعَرْفَجِ ثَلَاثًا، وَتَدَعُ سَائِرَهُ. قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَاَخْبَرَنِىْ اَبُو الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مِثْلَ ذٰلِكَ

✽✽ شریک بن ابونمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو عرفج (نامی درختوں) کی تعداد جتنی طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عرفج میں سے تین حاصل کرلو اور باقی سب کو چھوڑ دو (یعنی تین طلاقیں ہوگئیں)۔

ابراہیم بن محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسی کی مانند روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔

11342 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِي عَدَدَ النُّجُوْمِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ نِسَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ كَلِمَةً لَا اَحْفَظُهَا قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِي ثَمَانِيًا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: فَيُرِيْدُ هٰؤُلَاءِ اَنْ تَبِيْنَ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ، فَمَنْ طَلَّقَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ فَقَدْ بَيَّنَ، وَمَنْ لَبَّسَ جَعَلْنَا بِهٖ لُبْسَهٗ، وَاللّٰهِ لَا تُلَبِّسُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ثُمَّ نَحْمِلُهٗ عَنْكُمْ، نَعَمْ هُوَ كَمَا يَقُوْلُ، قَالَ: وَنَرٰى اَنَّ قَوْلَ ابْنِ سِيْرِيْنَ كَلِمَةً لَا اَحْفَظُهَا، اَنَّهٗ قَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَهٗ نِسَاءُ اَهْلِ الْاَرْضِ، ثُمَّ قَالَ هٰذَا ذَهَبْنَ كُلُّهُنَّ

✵✵ ابن سیرین نے علقمہ بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد جتنی طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمام روئے زمین کی خواتین کے بارے میں کلمہ ارشاد فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا اور اُس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اُس عورت کو تم سے جدا کر دیں! اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے طلاق کا حکم واضح کر دیا ہے' تو جو شخص اُس طرح طلاق دے گا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُسے حکم دیا ہے تو وہ واضح طور پر طلاق دیدے گا اور جو شخص اس میں اُلٹ پھیر کرے گا' تو ہم اُس کا اُلٹ پھیر اُس پر عائد کر دے گا' اللہ کی قسم! یہ نہیں ہوسکتا کہ تم اپنی ذات کے حوالے سے اُلٹ پھیر لازم کرو اور پھر تمہاری جگہ ہم اُس کا بوجھ اُٹھائیں' جی ہاں! آدمی نے جس طرح کہا ہے' اُسی طرح شمار ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ابن سیرین نے یہاں ایک بات کہی تھی' جو جملہ مجھے یاد نہیں رہا' اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر اُس شخص کے پاس تمام روئے زمین کی خواتین ہوتیں (یعنی روئے زمین کی تمام خواتین اُس کی بیویاں ہوتیں) اور پھر وہ یہ کلمات استعمال کرتا (کہ ستاروں کی تعداد جتنی طلاقیں دیتا ہوں) تو وہ سب بیویاں اُس شخص سے لاتعلق ہو جاتیں۔

11343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِي تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، وَاِنِّي سَاَلْتُ فَقِيْلَ لِي: قَدْ بَانَتْ مِنِّي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَقَدْ اَحَبُّوْا اَنْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا قَالَ: فَمَا تَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَظَنَّ اَنَّهٗ سَيُرَخِّصُ لَهٗ، فَقَالَ: ثَلَاثٌ تُبِيْنُهَا مِنْكَ، وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ

✵✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں' میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ عورت مجھ سے بائنہ ہوگئی ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ تمہارے اور اُس عورت کے درمیان جدائی ڈال دیں! اُس شخص نے کہا: آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! وہ یہ سمجھا کہ شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُس کے لیے کوئی رخصت بیان کریں گے! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں نے اُس عورت کو تم سے الگ کر دیا ہے

اور باقی ساری سرکشی ہیں۔

11344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا طُلِّقَتْ، وَعَصَى رَبَّهُ

✸✸ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے' اُس عورت کو طلاق ہو جاتی ہے اور وہ شخص اپنے پروردگار کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

11345 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَيْزَارِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا ظَفِرَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا اَوْجَعَ رَاْسَهُ بِالدِّرَّةِ

✸✸ عبیداللہ بن عیزار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی ایسے شخص کو پکڑتے تھے جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوتی تھیں تو وہ اُس کے سر پر دُرّہ مارا کرتے تھے۔

11346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ: لَوِ اتَّقَيْتَ اللّٰهَ جَعَلَ لَكَ مَخْرَجًا، وَلَا يَزِيْدُهُ عَلٰى ذٰلِكَ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جاتا' جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوئی ہوتی تھیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے' تو وہ تمہارے لیے کوئی گنجائش رکھتا' وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہتے تھے۔

11347 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ قَالَ: اِنَّمَا يَكْفِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ رَاْسُ الْجَوْزَاءِ

✸✸ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد جتنی طلاقیں دے دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس شخص کے لیے اس میں سے جوزاء (نامی ستارے) کے سر جتنی کافی ہوں گی۔

11348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَطَاءٍ بَعْدَ وَفَاتِهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ مِئَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، وَيَدَعُ سَبْعًا وَتِسْعِينَ

✸✸ عبدالحمید بن رافع نے عطاء کی وفات کے بعد اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دے دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اُن میں سے تین کو حاصل کرلے اور باقی ستانوے کو چھوڑ دے۔

11349 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ كَثِيرٍ، وَالْاَعْرَجُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

11350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: طَلَّقْتُ امْرَاَتِي اَلْفًا، فَقَالَ: تَاْخُذُ ثَلَاثًا، وَتَدَعُ تِسْعَ مِائَةٍ وَسَبْعَةً وَتِسْعِينَ.

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم تین کو حاصل کرلو اور نوسو ستانوے کو چھوڑ دو۔

11351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

11352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ امْرَاَتِي ثَلَاثًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "يَا اَبَا عَبَّاسٍ يُطَلِّقُ اَحَدُكُمْ فَيَسْتَحْمِقُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ عَصَيْتَ رَبَّكَ، وَفَارَقْتَ امْرَاَتَكَ." وَذَكَرَهُ مُجَاهِدٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ مجاہد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابوعباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کوئی شخص طلاق دیتا ہے اور حماقت کا مظاہرہ کرتا ہے اور پھر آ کر کہتا ہے: اے ابوعباس! (پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس شخص سے فرمایا:) تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے اور اپنی بیوی کو الگ کر دیا ہے۔

مجاہد نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے نقل کیا ہے۔

11353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ فَقَالَ: طَلَّقْتُ امْرَاَتِي اَلْفًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ، وَبَقِيَّتُهَا عَلَيْكَ وِزْرًا. اتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تین طلاقوں نے اُس عورت کو تم پر حرام کر دیا ہے اور باقی طلاقیں تم پر بوجھ ہیں' تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ مذاق کیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثَلَاثًا مُفْتَرِقَةً

باب: جو شخص تین طلاقیں متفرق طور پر دیتا ہے

11354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ:

اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ قَالَ: اِنَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اُفَهِّمَهَا، قَالَا: يُدَيَّنُ

٭٭ حسن بصری اور قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! اور پھر وہ یہ کہتا ہے کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنی بیوی کو یہ بات سمجھا دوں تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ اُس آدمی کے بیان کا اعتبار ہوگا۔

11355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ اُرِدْ اِلَّا وَاحِدَةً، وَاِنَّمَا رَدَدْتُّ عَلَيْهَا لِاُسْمِعَهَا قَالَ: " اَمَّا فِي النِّيَّةِ فَوَاحِدَةٌ، وَاَمَّا فِي الْقَضَاءِ فَيَلْزَمُهُ، وَسَوَاءٌ اِنْ قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، فَهُوَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ "

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو کہتا ہے: تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! اور پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کے ذریعہ صرف ایک طلاق مراد لی تھی' میں نے اپنی بات کو اس لیے دُہرایا تھا تا کہ اُس تک بات پہنچادوں' تو سفیان ثوری نے کہا: جہاں تک نیت کی بات ہے تو اُس میں ایک طلاق شمار ہوگی اور جہاں تک قاضی کے فیصلہ کا تعلق ہے تو یہ طلاقیں اُس بندہ پر لازم ہو جائیں گی' اس بارے میں یہ بات برابر ہے کہ اُس نے کہا ہو: تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! تو یہ اُس کے حکم میں ہوگا۔

بَابُ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا

باب: (آدمی کا عورت سے یہ کہنا:) تمہیں تین طلاقیں ہیں

11356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا اِلَّا ثَلَاثًا قَالَ: " قَدْ طُلِّقَتْ مِنْهُ ثَلَاثًا، وَاِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا اِلَّا اثْنَتَيْنِ فَهِيَ طَالِقٌ وَاحِدَةٌ، وَاِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا اِلَّا وَاحِدَةً فَهِيَ طَالِقٌ اثْنَتَيْنِ "

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو کہتا ہے: تمہیں تین طلاقیں ہیں' ماسوائے تین کے! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس آدمی کی طرف سے عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں گی! لیکن جب وہ یہ کہتا ہے: تمہیں دو کی بجائے تین طلاقیں ہیں! تو اُس عورت کو ایک طلاق ہوگی' اور جب وہ یہ کہتا ہے: ایک کے علاوہ تین طلاقیں ہیں' تو اُس عورت کو دو طلاقیں ہو جائیں گے۔

بَابُ الْحَرَامِ

باب: (آدمی کا یہ کہنا: تم مجھ پر) حرام ہو!

11357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ قَالَ: يَمِيْنٌ. ثُمَّ تَلَا (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ) (التحریم: 1) الْاٰيَةَ، قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ اَرَادَ الطَّلَاقَ قَدْ عَلِمَ مَكَانَ

الطَّلَاقِ قَالَ: "وَإِنْ قَالَ: اَنْتِ عَلَيَّ كَالدَّمِ اَوْ كَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ فَهُوَ كَقَوْلِهِ هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تم مجھ پر حرام ہو! تو عطاء نے کہا: یہ قسم ہے! پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! تم اُس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو''۔

میں نے دریافت کیا: اگر اُس آدمی نے طلاق مراد لی ہو اور وہ طلاق کے حکم سے واقف بھی ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: اگر وہ یہ شخص کہتا ہے کہ تم میرے لیے خون کی طرح' یا خنزیر کے گوشت کی طرح ہو' تو اس کا حکم بھی اُس کے یہ کہنے کی مانند ہوگا: تم مجھ پر حرام ہو!

11358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِنْ قَالَ: هِيَ عَلَيَّ كَالدَّمِ، اَوْ كَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ، فَهِيَ كَقَوْلِهِ: هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ"

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد یہ کہتا ہے: وہ عورت مجھ پر خون کی طرح' یا خنزیر کے گوشت کی طرح ہے' تو یہ اُس کے ان کلمات کی مانند ہوگا: وہ مجھ پر حرام ہے!

11359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: هِيَ يَمِينٌ

✵✵ داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ قسم شمار ہوگا۔

11360 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، وَاَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: هِيَ يَمِينٌ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگا۔

11361 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: هِيَ يَمِينٌ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگا۔

11362 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: هِيَ يَمِينٌ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگا۔

11363 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هِيَ يَمِينٌ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21)"

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے یعلیٰ بن حکیم کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ قسم شمار ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے''۔

11364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا، يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ: هِيَ يَمِينٌ، وَقَالَ: " (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21) "

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مکحول کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے قسم مراد ہوگی۔ اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے''۔

11365 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ بِيَمِينٍ مَعَ التَّحْرِيمِ، فَعَاتَبَهُ اللَّهُ فِي التَّحْرِيمِ، وَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَمَّا قَتَادَةُ، فَقَالَ: حَرَّمَهَا فَكَانَتْ يَمِينًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دینے کے ہمراہ قسم کا حلف اُٹھایا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دینے کے حوالے سے آپ پر عتاب کیا اور اس کے لیے قسم کا کفارہ مقرر کیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ کہتے ہیں: جب مرد عورت کو حرام قرار دے' تو یہ قسم شمار ہوگا۔

11366 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: هِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا

وَأَمَّا الثَّوْرِيُّ، فَذَكَرَهُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنْ كَانَ نَوَى طَلَاقًا، وَإِلَّا فَهِيَ يَمِينٌ

٭٭ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگا اور آدمی اُس کا کفارہ ادا کرے گا۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر آدمی کی طلاق کی نیت کی ہوگی' تو طلاق شمار ہوگی ورنہ یہ قسم شمار ہوگی۔

11367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنْ أَرَادَ الطَّلَاقَ فَهُوَ طَلَاقٌ، وَإِنْ لَمْ يُرِدِ الطَّلَاقَ فَهِيَ يَمِينٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر آدمی نے طلاق مراد لی ہو' تو یہ طلاق شمار ہوگی اور اگر اُس نے طلاق مراد نہیں لی تھی' تو یہ قسم شمار ہوگی۔

11368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر آدمی نے طلاق کی نیت کی تھی تو یہ ایک طلاق شمار

ہوگی۔

11369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِنْ كَانَ نَوَى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ

✱✱ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر آدمی نے ایک طلاق کی نیت کی تھی تو ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر اُس نے تین طلاقوں کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

11370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: " كَانَ اَصْحَابُنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْحَرَامِ: نِيَّتُهُ . اِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَاِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا، وَاِنْ شَاءَ خَطَبَهَا فِي الْحَرَامِ "

✱✱ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب لفظ حرام ہو کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا' اگر اُس نے تین طلاقوں کی نیت کی تھی' تو تین طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی تھی' تو ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی' اور عورت کو اپنی ذات کے بارے میں حق حاصل ہوگا' حرام قرار دینے کی صورت میں اگر آدمی چاہے' تو بعد میں اُس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

11371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا نَوَى، وَلَا يَكُوْنُ اَقَلَّ مِنْ وَاحِدَةٍ

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: آدمی نے جو نیت کی ہے اُس کے مطابق حکم ہوگا' لیکن اس میں ایک سے کم طلاق نہیں ہو گی۔

11372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: هِيَ ثَلَاثٌ

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے تین طلاقیں مراد ہوں گی۔

11373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ، وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنْ نَوَى ثَلَاثًا طَلَاقًا فَهُوَ طَلَاقٌ، وَاِلَّا فَهِيَ يَمِيْنٌ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر اُس نے تین طلاقوں کی نیت کی تھی تو یہ طلاق شمار ہوگی ورنہ قسم شمار ہوگی۔

11374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: " اِنْ قَالَ: كُلُّ حَلَالٍ عَلَيَّ حَرَامٌ فَهِيَ يَمِيْنٌ ، وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ "

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر آدمی نے یہ کہا: ہر حلال چیز مجھ پر حرام ہے! تو یہ قسم شمار ہوگی۔ قتادہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ مَسْرُوْقًا قَالَ: مَا اُبَالِيْ اَحَرَّمْتُهَا، اَوْ حَرَّمْتُ جَفْنَةَ ثَرِيْدٍ

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: مسروق فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ کیا میں نے بیوی کو حرام قرار دیا ہے یا میں نے ثرید کے پیالے کو حرام قرار دیا ہے۔

11376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّهُ قَالَ: مَا اُبَالِي اَحَرَّمْتُهَا، اَوْ حَرَّمْتُ مَاءَ النَّهَرِ

** ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے بیوی کو حرام قرار دیا ہے یا میں نے نہر کے پانی کو حرام قرار دیا ہے۔

11377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: مَا اُبَالِي اَحَرَّمْتُهَا، اَوْ حَرَّمْتُ قِرَانًا

** ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے بیوی کو حرام قرار دیا ہے' یا میں نے قران کو حرام قرار دیا ہے۔

11378 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "اِنْ قَالَ: اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ، فَهِيَ اَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ نَعْلِي

** صالح بن مسلم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہتا ہے: تم مجھ پر حرام ہو! تو یہ کلمات میرے نزدیک میرے جوتے سے زیادہ بے حیثیت ہیں۔

11379 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عَلِيًّا، قَالَ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ: اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ: حُرِّمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

** قتادہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کا یہ کہنا: تم مجھ پر حرام ہو! اس صورت میں عورت یوں حرام ہو جاتی ہے' جب تک وہ دوسری شادی کر کے (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہوتی' اُس وقت تک پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی)۔

11380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ قَالَ: هِيَ ثَلَاثٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: اُنہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: تم مجھ پر حرام ہے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

11381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَبِیْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ: اَنَّ عَدِيَّ بْنَ قَيْسٍ، اَحَدَ بَنِیْ كِلَابٍ، جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ حَرَامًا، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ: وَالَّذِي

نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ مَسِسْتَهَا قَبْلَ اَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَكَ لَاَرْجُمَنَّكَ

✵✵ ابوحسان اعرج بیان کرتے ہیں: عدی بن قیس جن کا تعلق بنوکلاب سے تھا' اُنہوں نے اپنی بیوی کو اپنے لیے حرام قرار دے دیا' تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم نے اُس عورت کے دوسری شادی کرنے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کی' تو میں تمہیں سنگسار کروادوں گا۔

11382 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، وَالْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ، يَقُوْلَانِ: هِيَ ثَلَاثٌ

✵✵ حسن بصری اور حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

11383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ: "اَنَّ عَلِيًّا، وَزَيْدًا فَرَّقَا بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ قَالَ: هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ"، وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما نے ایسے مرد اور بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی' جس میں مرد نے یہ کہا تھا: یہ عورت مجھ پر حرام ہے!

حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11384 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِمَا قَالَ عَلِيٌّ فِي الْحَرَامِ قَالَ: لَا آمُرُكَ اَنْ تُقَدِّمَ، وَلَا آمُرُكَ اَنْ تُؤَخِّرَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں اس بارے میں تم لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حرام قرار دینے کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ وہ یہ فرماتے ہیں: میں تمہیں یہ ہدایت نہیں کرتا کہ تم آگے کرو؛ اور میں تمہیں یہ ہدایت بھی نہیں کرتا کہ تم پیچھے کرو۔

11385 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْحَرَامِ قَالَ: عِتْقُ رَقَبَةٍ، اَوْ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، اَوْ اِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

✵✵ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حرام قرار دینے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس صورت میں غلام آزاد کرنا ہوگا' یا دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے' یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

11386 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَمِيْنٌ مُغَلَّظَةٌ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا تھا: یہ ایک مضبوط قسم ہے۔

11387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَصِيْفٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ

قِلَابَةَ، وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبٍ قَالُوا: "هُوَ بِمَنْزِلَةِ الظِّهَارِ، إِذَا قَالَ: هِيَ رضی اللہ عنہ عَلَيَّ حَرَامٌ عِتْقُ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا."

✱✱ وہب بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: یہ کلمات ''ظہار'' کی مانند ہوں گے جب مرد یہ کہتا ہے: یہ عورت مجھ پر حرام ہے! تو ایسی صورت میں (کفارہ کے طور پر) غلام آزاد کرنا ہوگا' یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے' یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

11388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارٍ، عَنْ وَهْبٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ وہب سے منقول ہے۔

11389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ: امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ كَأُمِّهِ قَالَ: هِيَ ظِهَارٌ

✱✱ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے کہ اُس کی عورت اُس پر اُس کی ماں کی طرح حرام ہے! تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ ظہار شمار ہوگا۔

11390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَقُولُ فِي الْحَرَامِ: "عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ: إِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ عَلَى مَا نَوَى، وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَإِنْ نَوَى يَمِينًا فَهِيَ يَمِينٌ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ شَيْئًا فَهِيَ كَذْبَةٌ فَلَيْسَ فِيهِ كَفَّارَةٌ"

✱✱ سفیان ثوری حرام قرار دینے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں: اگر آدمی نے طلاق دینے کی نیت کی تھی' تو جو اُس نے نیت کی تھی اُس کے مطابق حکم ہوگا' اگر اُس نے تین طلاقوں کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں مراد ہوں گی' اگر اُس نے ایک طلاق کی نیت کی تھی تو ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی' اگر اُس شخص نے قسم کی نیت کی تھی تو وہ قسم شمار ہوگی اور اگر اُس نے کچھ بھی نیت نہیں کی تھی تو یہ جھوٹ شمار ہوگا اس میں کوئی بھی کفارہ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

11391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رُفِعَ إِلَى عُمَرَ رَجُلٌ فَارَقَ امْرَأَتَهُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَرُدَّهَا عَلَيْهِ أَبَدًا

✱✱ حبیب بن ابوثابت نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے کر علیحدگی اختیار کی اور پھر یہ کہا: تم مجھ پر حرام ہو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس عورت کو اس شخص کی طرف کبھی نہیں لوٹاؤں گا۔

بَابُ النِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ

باب: طلاق میں بھول کا شکار ہوجانا

11392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ، أَوْ غَيْرِهِ

عَلٰى اَمْرٍ اَنْ لَا يَفْعَلَهُ فَفَعَلَهُ نَاسِيًا قَالَ: مَا اَرٰى عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ. وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَمْرٌو

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص طلاق کی یا کسی اور معاملہ کی قسم اُٹھاتا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اور پھر وہ بھول کر ایسا کر لیتا ہے' تو عطاء نے کہا: میرے خیال میں اُس پر کوئی چیز لاگو نہیں ہوگی۔

عمرو نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: اِنَّ اَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانُوا يُلْزِمُونَهُ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ایسی صورت میں اُس شخص پر طلاق کو لازم قرار دیتے ہیں۔

11394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ عَلٰى اَمْرٍ ثُمَّ يَنْسَى، كَانَ: لَا يَرَاهُ شَيْئًا، وَالطَّلَاقُ كَذٰلِكَ

✵✵ معمر نے ابن ابونجیح کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی معاملہ کے ساتھ غلام آزاد کرنے کو مشروط کرتا ہے اور پھر بھول جاتا ہے' تو ابن ابونجیح کے نزدیک ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' اس بارے میں طلاق کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

11395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ، فَسَاَلْتُ لَهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدًا، فَكِلَاهُمَا اَعْتَقَهَا، ثُمَّ سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ دَبَّرَهَا

✵✵ ابن خثیم بیان کرتے ہیں: میں نے ایسے شخص کے بارے میں سعید بن جبیر اور مجاہد سے دریافت کیا تو ان دونوں صاحبان نے اُسے آزاد قرار دیا' پھر میں نے عطاء بن ابی رباح سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر آدمی چاہے' تو ایسے غلام کو مدبر کر دے۔

11396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي النِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقَةِ، قَالَا: هُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: " وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے اس طلاق یا غلام آزاد کرنے میں بھول کا شکار ہونے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ چیز اُس شخص پر لازم ہو جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ قَالَ: نَسِيَ رَجُلٌ فَقَالَ امْرَاَتُهُ طَالِقٌ اِنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ بَعْدُ دِينَارًا كَانَ فِي بَيْتِهِ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

✵✵ سعید بن عبدالرحمٰن جحشی بیان کرتے ہیں: ایک شخص بھول گیا اور اُس نے یہ کہا کہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے اگر اُس کے گھر میں ایک دینار یا ایک درہم بھی موجود ہوا۔ اُس کے بعد اُسے یاد آیا کہ گھر میں ایک دینار موجود ہے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

11398 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَاهُ شَيْئًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حِنْثٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے اس کو کوئی بھی چیز نہیں سمجھا' وہ یہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ''حنث'' لازم نہیں ہوگا۔

11399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ كَانَ عِنْدَهُ دِينَارَانِ فَحَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهِ لَقَدْ ذَهَبَا، فَوَجَدَ اَحَدَهُمَا قَالَ: " لَمْ تُطَلَّقِ امْرَاَتُهُ لِاَنَّهُمَا لَمْ يَذْهَبَا، فَاِنْ قَالَ: هِيَ طَالِقٌ اِنْ لَمْ يَكُونَا قَدْ ذَهَبَا، فَوَجَدَ اَحَدَهُمَا، فَقَدْ ذَهَبَتِ امْرَاَتُهُ "

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے پاس دو دینار موجود ہوں اور وہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی قسم اُٹھالے کہ وہ دونوں دینار اُس کے پاس نہیں رہے ہیں اور پھر اُسے اُن دونوں میں سے کوئی ایک مل جائے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی کیونکہ وہ دونوں دینار رخصت نہیں ہوئے ہیں (ایک رخصت ہوا ہے) لیکن اگر وہ یہ کہتا ہے کہ عورت کو طلاق ہو اگر وہ دونوں رخصت نہ ہوئے ہوں' تو پھر وہ اُن میں سے ایک کو پالے تو ایسی صورت میں اُس کی بیوی رخصت ہو جائے گی۔

بَابُ طَلَاقِ الْكُرْهِ

باب: زبردستی کی طلاق

11400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَضْطَرُّهُ الْاَمِيرُ اِلَى الطَّلَاقِ فِي اَمْرٍ هُوَ لَهُ ظَالِمٌ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ بَاْسٌ اَنْ يَحْلِفَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے حاکمِ وقت طلاق دینے پر مجبور کر دیتا ہے اور ایسی صورت میں وہ حاکم اُس شخص پر ظلم کر رہا ہوتا ہے' تو عطاء نے کہا: ایسے شخص پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر وہ حلف اُٹھالیتا ہے۔

11401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْحَلِفُ بِالطَّلَاقِ بَاطِلٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ، قُلْتُ: أَكَانَ يَرَاهُ يَمِينًا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ یہ فرماتے ہیں: طلاق کے بارے

میں حلف اُٹھانا باطل ہوتا ہے' اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ اسے قسم سمجھتے تھے؟ تو طاؤس کے صاحبزادے نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

11402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَجُوْزُ طَلَاقُ الْكُرْهِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زبردستی کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی۔

11403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءَ قَالَ: لَيْسَ طَلَاقُ الْكُرْهِ شَيْئًا.

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: زبردستی دلوائی ہوئی طلاق کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

11404 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے عطاء اور طاؤس سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

11405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ طَلَّقُوْا، وَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو طلاق دے (یا دِلوا) دیتے ہیں۔ اُنہوں نے اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا۔

11406 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا يَجُوْزُ طَلَاقُ الْكُرْهِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: زبردستی کی دلوائی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی۔

11407 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَرَهُ شَيْئًا

✵✵ اسماعیل بن ابواُمیہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتے تھے۔

11408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمْ يَرَ طَلَاقَ الْكُرْهَ شَيْئًا

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ زبردستی دلوائی ہوئی طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

11409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ: لَمْ يَرَهُ شَيْئًا

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتے تھے۔

11410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ ثَابِتًا، اَخْبَرَهُ: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدٍ تُوُفِّيَ

وَتَـرَكَ اُمَّهَاتِ اَوْلَادِهٖ قَالَ: فَخَطَبْتُ اِحْدَاهُنَّ اِلٰى اُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَاَنْكَحَنِيْ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بَعَثَ اِلَيَّ، فَاحْتَمَلْتُ اِلَيْهِ، فَاِذَا حَدِيْدٌ وَسِيَاطٌ، فَقَالَ: طَلِّقْهَا وَاِلَّا ضَرَبْتُكَ بِهٰذِهِ السِّيَاطِ، وَاِلَّا اَوْثَقْتُكَ بِهٰذَا الْحَدِيْدِ قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، اَوْ قَالَ: بَتَتُّهَا، فَسَاَلْتُ كُلَّ فَقِيْهٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا: لَيْسَ بِشَيْءٍ، فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: ايْتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَاجْتَمَعْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ، عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِمَا فَرَدَّاهَا عَلَيَّ

✵✵ عبیداللہ بن عمر نے یہ بات نقل کی ہے: ثابت نے انہیں یہ بات بتائی ہے: عبدالرحمٰن بن زید کا انتقال ہو گیا' اُنہوں نے کچھ اُم ولد پسماندگان میں چھوڑیں' راوی کہتے ہیں: میں نے اُن میں سے ایک کے لیے شادی کا پیغام اُسید بن عبدالرحمٰن کو دیا جو عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے عمر میں چھوٹے تھے' تو اُنہوں نے میرا نکاح کروا دیا' جب عبداللہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے مجھے پیغام دے کر بلوایا' جب میں اُن کے پاس گیا تو اُن کے پاس لوہا اور کوڑے موجود تھے' اُنہوں نے کہا: تم اسے طلاق دو ورنہ میں ان کوڑوں کے ذریعہ تمہاری پٹائی کروں گا اور اس لوہے کے ذریعہ تمہیں باندھ دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو میں نے اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے اُسے طلاقِ بتہ دے دی' پھر میں نے مدینہ منورہ میں موجود فقہ کے ہر عالم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُن سب نے یہی جواب دیا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم ابن زبیر کے پاس جاؤ! راوی کہتے ہیں: پھر ایک مرتبہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ میں اکٹھے ہوئے' میں نے اُن دونوں صاحبان کے سامنے یہ صورتِ حال ذکر کی تو ان دونوں صاحبان نے یہ بات کہی کہ وہ عورت میری بیوی شمار ہوگی (یعنی طلاق واقع نہیں ہوئی)۔

11411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهُ: اَنَّهُ نَكَحَ سُرِّيَّةً لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: فَلَقِيَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ فَوَطِئَ عَلٰى رِجْلِيْ قَالَ: وَكَانَ ثَابِتٌ اَعْرَجَ قَالَ: فَكَادَ يَكْسِرُ رِجْلِيْ قَالَ: فَلَا اَهْبِطُ عَنْكَ حَتّٰى تُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ: فَطَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، وَلَمْ اَجْمَعْهَا قَالَ: فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَنَهَانِيْ عَنْهَا اَنْ اَخْطِبَهَا، فَسَاَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: انْكِحْهَا اِنْ شِئْتَ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: قَدْ ظَنَنْتُ لَيَاْمُرَنَّكَ بِذٰلِكَ، ثُمَّ اَخْبَرْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنِّيْ لَمْ اَجْمَعْهَا، فَقَالَ: انْكِحْهَا اِنْ شِئْتَ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کے غلام نے انہیں یہ بتایا کہ اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن زید کی کنیز کے ساتھ نکاح کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: تو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن زید کی مجھ سے ملاقات ہوئی' اُنہوں نے میرے پاؤں پر وزن ڈالا۔ راوی کہتے ہیں: ثابت نامی راوی (جنہوں نے عبدالرحمٰن بن زید کی کنیز کے ساتھ شادی کی تھی) وہ لنگڑے تھے' ثابت کہتے ہیں: قریب تھا کہ وہ میری ٹانگ توڑ دیتے کہ اُنہوں نے یہ کہا: میں تم پر سے پاؤں اُس وقت تک نہیں اُٹھاؤں گا

جب تک تم اُس کنیز کو تین طلاقیں نہیں دیتے۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیں لیکن میں نے ایک ساتھ طلاقیں نہیں دیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا کہ میں اُس کنیز کو نکاح کا پیغام دوں! میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُس عورت کے ساتھ نکاح کرلو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ بات ذکر کی تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ تھا کہ وہ تمہیں اسی بات کا حکم دیں گے' پھر میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میں نے اُس عورت کو ایک ہی لفظ کے ساتھ اکٹھی طلاقیں نہیں دی تھیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُس عورت کے ساتھ نکاح کرلو۔

11412 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْاَعْرَجِ: اَنَّهُ حُبِسَ حَتّٰى طَلَّقَ، فَسَاَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

✵✵ ثابت اعرج بیان کرتے ہیں: اُنہیں محبوس کر دیا گیا یہاں تک کہ اُنہوں نے طلاق دے دی' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

11413 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْاَعْرَجِ، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً، اَحْسَبُهُ قَالَ: اُمَّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: فَاَخَذَنِي بَنُوهُ فَرَبَطُونِي حَتّٰى كَادُوا يَدُقُّوا رِجْلِي، وَقَالُوا: لَا نُخَلِّيكَ اَبَدًا حَتّٰى تُطَلِّقَهَا قَالَ: فَطَلَّقْتُهَا، فَاَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَيْسَ طَلَاقُكَ بِشَيْءٍ

✵✵ ثابت اعرج بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات بیان کی تھی کہ وہ عورت عبدالرحمٰن بن زید کی اُم ولد تھی' راوی کہتے ہیں: عبدالرحمٰن کے بچوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے باندھ دیا' یہاں تک کہ وہ میری ٹانگ توڑنے لگے تھے' اُنہوں نے کہا: ہم تمہیں اُس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک تم عورت کو طلاق نہیں دیتے۔ تو میں نے اُس عورت کو طلاق دے دی' پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُن سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تمہاری دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

11414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى طَلَاقَ الْكُرْهِ شَيْئًا، اَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ، وَاَمَّا الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنَا، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَمَّنْ، سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: الطَّلَاقُ كُلُّهُ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ زبردستی دلوائی ہوئی طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ہر قسم کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے' ماسوائے اُس شخص کے جس کا ذہنی توازن درست نہ ہو۔

11415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ: كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ

٭٭ عابس بن ربیعہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر قسم کی طلاق واقع ہو جاتی ہے' سوائے پاگل کی دی ہوئی طلاق کے۔

11416 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُجُوِّزَ عَنْ هَذِهِ الْاُمَّةِ عَنِ الْخَطَأِ، وَالنِّسْيَانِ، وَمَا اُكْرِهُوا عَلَيْهِ

٭٭ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس اُمت سے خطاء اور نسیان اور جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو' کو معاف کر دیا گیا ہے۔

11417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْوِيهِ: " ثَلَاثٌ قَالَ: لَا يَهْلَكُ عَلَيْهِنَّ ابْنُ آدَمَ: الْخَطَأُ، وَالنِّسْيَانُ، وَمَا اُكْرِهَ عَلَيْهِ "

٭٭ قتادہ یہ روایت کرتے ہیں: تین چیزیں ہیں' جن پر ابن آدم ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا: خطاء' نسیان اور جس پر اُسے مجبور کر دیا گیا ہو (یعنی زبردستی کی گئی ہو)۔

11418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: بَلَغَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَنَّ الْحَسَنَ، كَانَ يَقُوْلُ: لَيْسَ طَلَاقُ الْكُرْهِ بِشَيْءٍ، فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ: اِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الشِّرْكِ كَانُوا يُكْرِهُونَ الرَّجُلَ عَلَى الْكُفْرِ وَالطَّلَاقِ، فَذٰلِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ، فَاَمَّا مَا صَنَعَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ بَيْنَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سعید بن جبیر کو اس بات کی اطلاع ملی کہ حسن بصری یہ کہتے ہیں: زبردستی دلوائی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ تو سعید بن جبیر نے کہا: اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! مشرکین ایک آدمی کو کفر یا طلاق پر مجبور کرتے تھے' تو وہ کچھ بھی شمار نہیں ہوتا تھا لیکن جب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسا کریں تو طلاق شمار ہوگی۔

11419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: طَلَاقُ الْكُرْهِ جَائِزٌ، اِنَّمَا افْتَدَى بِهِ نَفْسَهُ

٭٭ امام شعبی اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: زبردستی دلوائی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ آدمی نے اپنی جان کے فدیہ کے طور پر یہ دی ہے۔

11420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: طَلَاقُ الْكُرْهِ جَائِزٌ

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: زبردستی دلوائی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

11421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَاقُ الْكُرْهِ جَائِزٌ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زبردستی دلوائی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

11422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنْ اَكْرَهَهُ اللُّصُوصُ فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ، وَاِنْ اَكْرَهَهُ السُّلْطَانُ فَهُوَ جَائِزٌ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: "يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ اللِّصَّ يُقْدِمُ عَلٰى قَتْلِهِ، وَاِنَّ السُّلْطَانَ لَا يَقْتُلُهُ"

✲✲ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر چوروں نے آدمی کو مجبور کیا ہو تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی لیکن اگر حاکمِ وقت نے آدمی کو مجبور کیا ہو تو یہ درست ہوگی۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: علماء فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکو آدمی کو اس صورت میں قتل بھی کر سکتا ہے جبکہ حاکمِ وقت اُسے قتل نہیں کروائے گا۔

11423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اَلْقَيْدُ كُرْهٌ، وَالْوَعِيدُ كُرْهٌ، وَالسِّجْنُ كُرْهٌ

✲✲ عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: (بیڑیوں میں) باندھ دینا زبردستی ہے وعید سنانا زبردستی ہے جیل میں ڈال دینا زبردستی ہے۔

11424 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَيْسَ الرَّجُلُ اَمِيْنًا عَلٰى نَفْسِهِ اِذَا اَجَعْتَهُ، اَوْ اَوْثَقْتَهُ، اَوْ ضَرَبْتَهُ

✲✲ علی بن حنظلہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو تکلیف پہنچاؤ یا اُسے باندھ دو یا اُس کی پٹائی کرو تو آدمی اپنی ذات کا امین نہیں رہتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ فِي الْمَنَامِ اَوْ يَحْتَلِمُ بِاُمِّ رَجُلٍ

باب: آدمی کا خواب میں طلاق دینا یا آدمی کو کسی دوسرے شخص کی ماں کے ساتھ احتلام ہو جانا (یعنی وہ خواب میں ایسا دیکھے)

11425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ اَوْ يَعْتِقُ فِي الْمَنَامِ، قَالَا: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ

✲✲ ابراہیم نخعی اور امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نیند کے دوران طلاق دے دیتا ہے یا غلام آزاد کر دیتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

معمر نے زہری کے حوالے سے اور ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

11426 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ اِلَيْهِ، فَقَالَ: زَعَمَ هٰذَا اَنَّهُ احْتَلَمَ بِاُمِّيْ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَاَقِمْهُ فِي الشَّمْسِ فَاضْرِبْ ظِلَّهُ

٭٭ سلیمان شیبانی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ اس کو میری ماں کے ساتھ احتلام ہوا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ! اسے دھوپ میں کھڑا کرواور اس کے سائے کی پٹائی کرو۔

11427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ، اَنَّ عَلِیًّا قَالَ: اَلْقَلَمُ مَرْفُوعٌ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، قَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

٭٭ اعمش نے ابوظبیان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سوئے ہوئے شخص سے قلم اُٹھالیا گیا ہے جب تک وہ بیدار نہیں ہوجاتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ فِيْ نَفْسِهِ

باب: جو شخص دل میں طلاق دیدے

11428 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ طَلَاقُهُ وَعِتْقُهُ فِيْ نَفْسِهِ شَيْئًا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: دل میں آدمی کی دی ہوئی طلاق یا غلام آزاد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

11429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ فِيْ نَفْسِهِ فَانْتُزِعَتْ مِنْهُ، فَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: لَقَدْ طَلَّقَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے دی' اُس کی بیوی کو اُس سے الگ کر دیا گیا تو ابوشعثاء نے کہا: اُس شخص نے طلاق دے دی ہے۔

11430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَذْكُرُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنَةَ عَمٍّ لَهُ، وَاَنَّ الشَّيْطَانَ يُوَسْوِسُ اِلَيْهِ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ لَهُ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ بَاْسٌ حَتّٰى تَكَلَّمَ بِهِ، اَوْ تُشْهِدَ عَلَيْهِ

٭٭ عبدالملک بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو سعید بن جبیر کے سامنے اپنی چچازاد کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے سنا کہ شیطان نے آدمی کو یہ وسوسہ ڈالا کہ اُس نے اُس عورت کو طلاق دے دی ہے' تو سعید بن جبیر نے اُس شخص سے کہا: اس حوالے سے تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا' جب تک تم طلاق کے کلمات منہ سے ادا نہیں کرتے' یا اس (طلاق دینے) پر گواہ نہیں بنالیتے۔

11431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِيْ نَفْسِهِ، فَلَيْسَ طَلَاقُهُ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ

٭٭ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو دل میں طلاق دیدے' تو اُس کی دی ہوئی طلاق کی کوئی

حیثیت نہیں ہوتی۔

11432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، سَاَلَ رَجُلٌ الْحَسَنَ، فَقَالَ: طَلَّقْتُ امْرَاَتِي فِيْ نَفْسِي، فَقَالَ: اَخَرَجَ مِنْ فِيكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ: وَسَاَلَ قَتَادَةَ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ قَالَ: فَسَاَلَ ابْنُ سِيْرِينَ، فَقَالَ: اَوَ لَيْسَ قَدْ عَلِمَ اللّٰهُ الَّذِي فِيْ نَفْسِكَ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَلَا اَقُوْلُ فِيهَا شَيْئًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حسن بصری سے دریافت کیا' اُس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے دی' تو حسن بصری نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے منہ سے کوئی بات نکالی تھی؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حسن بصری نے کہا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے قتادہ سے دریافت کیا تو قتادہ نے بھی اُسے حسن بصری کے قول کی مانند جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں: اُس نے ابن سیرین سے دریافت کیا' ابن سیرین نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ اُس چیز کا علم نہیں رکھتا جو تمہارے دل میں ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو ابن سیرین نے کہا: میں اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكْتُبُ اِلٰى امْرَاَتِهٖ بِطَلَاقِهَا

باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر بھیج دے

11433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَتَبَ اِلَيْهَا بِطَلَاقِهَا فَقَدْ وَقَعَ الطَّلَاقُ عَلَيْهَا، فَاِنْ جَحَدَهَا اسْتُحْلِفَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر بھیج دے' تو وہ طلاق اُس عورت پر واقع ہو جائے گی' اگر مرد اس بات کا انکار کرتا ہے' تو اُس سے حلف لیا جائے گا۔

11434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ بِالطَّلَاقِ، وَلَا يَلْفِظُ بِهٖ، وَلَا يَرَاهُ كَامِلًا قَالَ: هُوَ جَائِزٌ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو طلاق لکھ دیتا ہے' وہ منہ کے ذریعہ اس کے الفاظ استعمال نہیں کرتا اور وہ اسے مکمل نہیں سمجھتا' تو ابراہیم نخعی نے کہا: یہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

11435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: الْكِتَابُ كَلَامٌ، (فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا) (مریم: 11) قَالَ: كَتَبَ اِلَيْهِمْ

✵✵ ابن ابولیلیٰ نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: تحریر کرنا' کلام کرنے کی مانند ہے (اُنہوں نے اس کی تائید میں یہ آیت دلیل کے طور پر پیش کی: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو اُس نے اُن کی طرف یہ وحی کی کہ تم صبح و شام تسبیح بیان کرو''۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اُنہوں نے اُن لوگوں کی طرف تحریری طور پر لکھ کر بھیجا تھا۔

11436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا كَتَبَهُ فَقَدْ وَجَبَ، وَاِنْ لَمْ يَلْفِظْ شَيْئًا

✽✽ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی اُسے (یعنی طلاق کو) تحریر کر دے تو وہ لازم ہو جاتی ہے اگرچہ اُس نے منہ کے ذریعہ الفاظ ادا نہ کیے ہوں۔

11437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا كَتَبَ اِلَيْهَا بِطَلَاقِهَا، وَلَمْ يَلْفِظْ بِهِ، ثُمَّ مَحَاهُ قَبْلَ اَنْ يُبَلِّغَهَا فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ مَا لَمْ يُبَلِّغْهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب آدمی عورت کو لکھ کر طلاق دیدے اور اُس نے منہ کے ذریعہ الفاظ استعمال نہ کیے ہوں اور پھر عورت تک پہنچنے سے پہلے اُس تحریر کو مٹا دے تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی جب تک وہ تحریر اُس عورت تک نہیں پہنچتی۔

معمر نے یہ بات نقل کی ہے: حسن بصری نے بھی امام شعبی کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَتَبَهُ وَلَمْ يَلْفِظْ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ: بَلِّغْ يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانَةَ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ، وَاِنْ مَحَاهُ قَبْلَ اَنْ يَدْفَعَهُ فَلَيْسَ بِشَیْءٍ"

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اُس کو تحریر کر لے اور منہ کے ذریعہ الفاظ استعمال نہ کرے اور پھر وہ تحریر ایک شخص کے سپرد کر دے اور یہ کہے کہ اے فلاں! تم اس تحریر کو فلاں عورت تک پہنچا دو! تو اُس شخص پر یہ طلاق لازم ہو جائے گی اگرچہ اُس نے دوسرے شخص کو سپرد کرنے سے پہلے اُس تحریر کو مٹا دیا تو پھر یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

11439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: "اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى امْرَاَتِهِ بِطَلَاقِهَا فَلْيَكْتُبْ اِلَيْهَا: اِذَا جَائَكِ كِتَابِیْ هٰذَا ثُمَّ طَهُرْتِ مِنْ حَيْضَتِكِ فَاعْتَدِّیْ

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق تحریری طور پر دینے کا ارادہ کرے تو اُسے تحریری طور پر لکھ کر اُس عورت کو بھجوانا چاہیے کہ جب تمہارے پاس میرا یہ مکتوب آئے اور پھر تم اپنے حیض سے پاک ہو چکی ہو تو تم عدت گزارنا شروع کر دینا۔

11440 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ خَطَّ طَلَاقَ امْرَاَتِهِ عَلٰى وِسَادَةٍ، فَقَالَ: هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ

✽✽ علی بن حکم بنانی بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق دینے کے الفاظ تکیہ پر تحریر کرتا ہے تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْحَدُ امْرَاَتَهُ الطَّلَاقَ، هَلْ يُسْتَحْلَفُ؟

باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا انکار کرتا ہے' تو کیا اُس سے حلف لیا جائے گا؟

11441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ يَجْحَدُهَا الطَّلَاقَ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ، وَتُرَدُّ عَلَيْهِ اِلَيْهِ

✴✴ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر وہ اپنی بیوی کی اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اُس نے طلاق دی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اُس شخص سے حلف لیا جائے گا اور اس بنیاد پر وہ عورت اسے واپس کر دی جائے گی۔

11442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ ثُمَّ يَكُونُ الْاِثْمُ عَلَيْهِ. قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يُسْتَحْلَفُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

✴✴ حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی سے حلف لیا جائے گا اور پھر اُس کا گناہ اُس پر ہوگا۔

قتادہ فرماتے ہیں: آدمی سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان حلف لیا جائے گا۔

11443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ وَغَيْرِهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: تَفِرُّ مِنْهُ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَتَفْتَدِي مِنْهُ بِكُلِّ مَا اسْتَطَاعَتْ

✴✴ ایوب نے ابن سیرین اور دیگر حضرات کے حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ عورت جہاں تک ہو سکے گا اُس سے الگ ہو جائے گی اور جہاں تک اُس کی استطاعت ہوگی اُس کو فدیہ ادا کر دے گی۔

11444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اِذَا جَحَدَهَا الطَّلَاقَ، فَهُمَا زَانِيَانِ مَا اجْتَمَعَا

✴✴ جابر بن زید بیان کرتے ہیں: جب آدمی طلاق دینے کے بارے میں عورت کی بات کا انکار کر دے تو جب تک وہ دونوں اکٹھے رہیں گے' وہ دونوں زنا کرنے والے شمار ہوں گے۔

11445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَا: تَفِرُّ مِنْهُ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَلَا تَطَيَّبُ، وَلَا تَشَوَّفُ، وَتَفِرُّ مِنْهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَتَعْصِي اَمْرَهُ فَلَا يُصِيبُهَا اِلَّا وَهِيَ كَارِهَةٌ

✴✴ معمر نے سفیان ثوری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ عورت جہاں تک ہو سکے گا اُس سے بچے گی' وہ خوشبو نہیں لگائے گی' اُس کے لیے آراستہ نہیں ہوگی اور اُس سے بچ کے رہے گی۔

معمر کہتے ہیں: ایسی عورت اُس شخص کے حکم کی نافرمانی کرے گی اور وہ مرد صرف اُسی صورت میں اُس کے ساتھ صحبت کر سکے گا جبکہ عورت کو اس پر مجبور کیا گیا ہو۔

11446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا ادَّعَتْ عَلَيْهِ الطَّلَاقَ وَجَحَدَهَا، ثُمَّ اَقَامَ مَعَهَا حَتّٰى يَمُوْتَ فَاِنَّهَا لَا تَرِثُهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب عورت مرد کے خلاف طلاق کا دعویٰ کر دے اور مرد اس کا انکار کر دے اور پھر وہ اُس عورت کے ساتھ مقیم رہے یہاں تک کہ مرد کا انتقال ہو جائے تو عورت اُس عورت کی وارث نہیں بنے گی۔

11447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: وَتُسْاَلُ عِنْدَ مَوْتِهٖ، فَاِنْ مَضَتْ عَلٰى قَوْلِهَا لَمْ تَرِثْهُ، وَاِنْ اَدْخَلَتْ شَيْئًا اسْتُحْلِفَتْ وَوَرِثَتْ، وَهُوَ اَحَبُّ اِلٰى مَعْمَرٍ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کے علاوہ لوگوں کو سنا کہ اُس شخص کے مرنے کے قریب عورت سے دریافت کیا جائے گا اگر وہ اپنی بات پر قائم رہتی ہے تو عورت اُس کی وارث نہیں بنے گی اور اگر وہ کوئی چیز داخل کر دیتی ہے' تو اُس سے حلف لیا جائے گا اور وہ وارث بن جائے گی۔

یہ قول معمر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: نکاح سے پہلے طلاق دے دینا

11448 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا طَلَاقَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ الْمِلْكِ، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ حَلَفَ بِطَلَاقٍ مَا لَمْ يَنْكِحْ فَلَا شَيْءَ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الطَّلَاقُ بَعْدَ النِّكَاحِ، وَكَذٰلِكَ الْعَتَاقَةُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طلاق صرف نکاح کے بعد ہی دی جا سکتی ہے اور غلام کو ملکیت کے بعد ہی آزاد کیا جا سکتا ہے۔

عطاء فرماتے ہیں: اگر آدمی طلاق کا حلف اُٹھا لے جبکہ اُس نے نکاح نہ کیا ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: طلاق' نکاح کے بعد ہوتی ہے اور غلام آزاد کرنے کا حکم بھی اسی طرح ہے (کہ وہ ملکیت کے بعد ہوتا ہے)۔

11449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلَهُ مَرْوَانُ، عَنْ نَسِيْبٍ لَهُ وَقَّتَ امْرَاَةً، اِنْ تَزَوَّجَهَا فَهِيَ طَالِقٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا طَلَاقَ حَتّٰى تَنْكِحَ، وَلَا عِتْقَ حَتّٰى تَمْلِكَ

٭٭ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: مروان نے اُن سے اپنے بھانجے کے بارے میں دریافت کیا جس نے ایک عورت کو متعین کیا کہ اگر اُس نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی تو اُس عورت کو

طلاق ہوگی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق اُس وقت تک نہیں ہوتی' جب تک نکاح نہ ہو اور غلام اُس وقت تک آزاد نہیں کیا جاسکتا جب تک آدمی اُس کا مالک نہ بن جائے۔

11450 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ، وَلَا وِصَالَ، وَلَا يُتْمَ بَعْدَ الْحُلُمِ، وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ. فَقَالَ لَهُ الثَّوْرِيُّ: يَا اَبَا عُرْوَةَ اِنَّمَا هُوَ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفٌ، فَاَبَى عَلَيْهِ مَعْمَرٌ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

✵✵ نزال بن سبرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دودھ چھڑوا لینے کے بعد رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا اور وصال نہیں ہوتا اور بالغ ہو جانے کے بعد یتیمی نہیں ہوتی اور چپ کا روزہ رکھنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نکاح سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی۔

اس پر سفیان ثوری نے معمر سے کہا: اے ابوعروہ! یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے' تو معمر نے اس کا انکار کیا اور اصرار کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

11451 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ، وَلَا يُتْمَ بَعْدَ الْحُلُمِ، وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

✵✵ نزال بن سبرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں رہتی اور چپ کا روزہ رکھنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نکاح سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی۔

11452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوسکتی۔

11453 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَاِنْ سَمَّى

✵✵ حصین بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی' اگرچہ آدمی نے متعین کر دیا ہو۔

11454 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا قَالَ: قُلْتُ: اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ کہا کہ اگر میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کرلوں تو اُسے طلاق ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

11455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ

جَبَلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا يُمْلَكُ

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اُس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

11456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ، وَلَا عَتَاقَةَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ

✵✵ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس کے تم مالک نہیں ہو اُس کے بارے میں طلاق نہیں ہوتی اور جس کے تم مالک نہیں ہو اُس کے بارے میں غلام آزاد کرنے کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔

11457 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَمَّنْ سَمِعَ طَاوُسًا: يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا طَلَاقَ لِمَنْ لَمْ يَنْكِحْ، وَلَا عَتَاقَ لِمَنْ لَمْ يَمْلِكْ

✵✵ طاؤس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے نکاح نہیں کیا اُس کی دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور جو شخص مالک نہ ہو اُس کے غلام آزاد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

11458 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَمِّ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ الْمِلْكِ

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور غلام آزاد کرنا ملکیت کے بعد ہی ہوتا ہے۔

11459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اِذْ جَائَهُ رَسُوْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ قَالَ امْرَاَتِي طَالِقٌ، وَكُلُّ امْرَاَةٍ اَنْكِحُهَا فَهِيَ طَالِقٌ؟ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اِنْ كَانَ حَنِثَ، فَامْرَاَتُهُ طَالِقٌ، فَاَمَّا مَا لَمْ يَنْكِحْ فَلَا طَلَاقَ حَتّٰى يَنْكِحَ

✵✵ عبدالحمید بن جبیر بیان کرتے ہیں: وہ سعید بن مسیّب کے پاس موجود تھے اسی دوران عمر بن عبدالعزیز کا قاصد اُن کے پاس آیا اور بولا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو یہ کہتا ہے: میری بیوی کو طلاق ہے اور میں جس بھی عورت کے ساتھ نکاح کروں گا تو اُسے طلاق ہوگی! تو سعید بن مسیّب نے کہا: اگر تو وہ حانث ہوگیا تو اُس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی البتہ جب اُس نے نکاح ہی نہیں کیا تو جب تک وہ نکاح نہیں کرتا اُس وقت تک طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

11460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، اَنَّهُ سَاَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ طَلَاقِ الرَّجُلِ مَا لَمْ يَنْكِحْ فَقَالُوْا: لَا طَلَاقَ قَبْلَ اَنْ يَنْكِحَ اِلَّا اِنْ سَمَّاهَا، وَاِنْ لَمْ يُسَمِّهَا

** عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیّب' سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح سے آدمی کے نکاح کیے بغیر طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا تو ان حضرات نے جواب دیا: نکاح کرنے سے پہلے طلاق نہیں ہوتی' آدمی نے عورت کا نام متعین طور پر لے لیا ہو' خواہ نام متعین طور پر نہ لیا ہو۔

11461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، فَكُلُّهُمْ قَالُوْا: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

** عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیّب' سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا تو اُن سب حضرات نے جواب دیا: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

11462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يَذْكُرُ اَنَّهُ سَاَلَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَشْيَاخِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَسَمَّاهُمْ فَلَا اَحْفَظُ مِنْهُمْ اَحَدًا غَيْرَ اَنِّي اَرَى مِنْهُمُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَاَبَا سَلَمَةَ، وَكُلُّهُمْ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

** عمرو بن شعیب یہ ذکر کرتے ہیں کہ اُنہوں نے مدینہ منورہ کے کئی مشائخ سے یہ سوال کیا' اُنہوں نے ان مشائخ کا نام ذکر کیا تھا لیکن ابن جریج کہتے ہیں: مجھے اُن کا نام یاد نہیں رہا' البتہ میرا خیال ہے اُن میں سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ اور دیگر تمام مشائخ کا ذکر تھا کہ وہ یہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

11463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَارَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: لَا طَلَاقَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ الْمِلْكِ

** سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: طلاق صرف نکاح کے بعد ہی ہوسکتی ہے اور غلام آزاد کرنا' ملکیت کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔

11464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ الْمِلْكِ. زَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ: فَمَنْ طَلَّقَ مَا لَمْ يَنْكِحْ، اَوْ اَعْتَقَ مَا لَمْ يَمْلِكْ فَقَوْلُهُ ذٰلِكَ بَاطِلٌ

** ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور غلام آزاد کرنا ملکیت کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔

ابن جریج نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص طلاق دے جبکہ اُس نے نکاح نہ کیا ہو' یا غلام آزاد کرے جبکہ وہ غلام اس کی ملکیت نہ ہو' تو اُس کی کہی ہوئی بات باطل (کالعدم) قرار دی جائے گی۔

11465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ قَبْلَ الْمِلْكِ

** حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے غلام آزاد کرنا نہیں ہوتا۔

11466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

11467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

** معمر بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

11468 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اِنْ طَلَّقَ مَا لَمْ يَنْكِحْ فَهُوَ جَائِزٌ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "اَخْطَاَ فِيْ هٰذَا، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: (اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ) (الأحزاب: 49)، وَلَمْ يَقُلْ: اِذَا طَلَّقْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ نَكَحْتُمُوْهُنَّ"

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: آدمی اگر اُس عورت کو طلاق دیدے، جبکہ اُس نے نکاح نہ کیا ہو تو یہ جائز ہوگا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اُنہوں نے یہ مسئلہ بیان کرنے میں غلطی کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم مؤمن عورتوں کے ساتھ نکاح کرلو اور پھر اُن کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُنہیں طلاق دے دو''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں فرمایا کہ جب تم مؤمن عورتوں کو طلاق دے دو اور پھر تم اُن کے ساتھ نکاح کرلو۔

11469 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ اِلٰى عَامِلِهٖ بِصَنْعَاءَ: اَنْ يَسْاَلَ مَنْ قِبَلَهٗ عَنِ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ قَالَ: فَسُئِلَ ابْنُ طَاوُسٍ فَحَدَّثَهُمْ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

قَالَ: وَسُئِلَ اَبُو الْمِقْدَامِ، وَسِمَاكٌ، فَحَدَّثَ اَبُو الْمِقْدَامِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، وَسِمَاكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُمَا قَالَا: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ. قَالَ: وَقَالَ سِمَاكٌ: اِنَّمَا النِّكَاحُ عُقْدَةٌ تُعْقَدُ، وَالطَّلَاقُ يَحِلُّهَا، فَكَيْفَ تُحَلُّ عُقْدَةٌ قَبْلَ اَنْ تُعْقَدَ؟، فَكَتَبَ بِقَوْلِهٖ، فَاَعْجَبَهُمْ، وَكَتَبَ اَنْ يَبْعَثَ قَاضِيًا عَلَى الْيَمَنِ

** معمر بیان کرتے ہیں: ولید بن یزید نے صنعاء میں اپنے سرکاری اہلکار کو یہ خط لکھا کہ وہ اُس وقت موجود لوگوں سے اس بارے میں دریافت کریں کہ نکاح سے پہلے طلاق دینے کا کیا حکم ہے؟ تو اس نے طاؤس کے صاحبزادے سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بتایا کہ اُن کے والد فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابومقدام اور سماک سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو ابومقدام نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے جبکہ سماک نے وہب بن منبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نکاح سے پہلے طلاق درست نہیں ہوتی۔

سماک نے یہ بات بیان کی کہ نکاح ایک گرہ ہے جسے لگایا جاتا ہے اور طلاق اُسے کھول دیتی ہے تو گرہ لگائے جانے سے پہلے اُسے کیسے کھولا جا سکتا ہے۔ (تو صنعاء کے گورنر نے) یہ قول لکھ کر بھجوایا تو لوگوں کو یہ بات پسند آئی تو ولید بن یزید نے یہ خط لکھا کہ اُنہیں (یعنی سماک کو) یمن کا قاضی بنایا جائے۔

11470 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيَّ، عَنِ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ، فَقَالَا: سَمَّى الْاَسْوَدُ امْرَاَةً، فَوَقَّتَ اِنْ تَزَوَّجَهَا فَهِيَ طَالِقٌ، فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: قَدْ بَانَتْ مِنْكَ، فَاخْطُبْهَا اِلٰى نَفْسِهَا

✵✵ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور امام شعبی سے نکاح سے پہلے طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اسود نے ایک عورت کا نام لیا اور اُسے متعین کیا کہ اگر اُس نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی تو اُس عورت کو طلاق دی ہوگی' پھر اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت تم سے بائنہ ہوگئی ہے اب تم اُسے شادی کا پیغام دے دو۔

11471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا وَقَّتَ امْرَاَةً اَوْ قَبِيلَةً جَازَ، وَاِذَا عَمَّ كُلَّ امْرَاَةٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی' عورت یا کسی قبیلہ کا نام متعین کر دے' تو یہ درست ہوگا لیکن جب وہ عمومی طور پر ہر عورت کا ذکر کرے' تو یہ کوئی حیثیت نہیں رکھے گا۔

11472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا وَقَّتَ امْرَاَةً اَوْ قَبِيلَةً جَازَ، وَاِذَا عَمَّ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَهُ اِبْرَاهِيمُ،

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب آدمی کسی متعین عورت یا قبیلہ کا ذکر کر دے تو یہ درست ہے لیکن جب وہ عمومی طور پر ذکر کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' ابراہیم نخعی نے یہ بات ذکر کی ہے۔

11473 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَاِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ

✵✵ امام شعبی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے قول کی مانند منقول ہے۔

11474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَاسِينَ، عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: كُلُّ امْرَاَةٍ اَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَهُوَ كَمَا قُلْتَ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ اُس نے یہ کہا تھا' ہر وہ عورت جس کے ساتھ میں شادی کروں تو اُسے تین طلاقیں ہیں' تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: وہ اسی طرح ہو جائے گا جس طرح تم نے کہا ہے۔

11475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ: كُلُّ امْرَاَةٍ اَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ، وَكُلُّ اَمَةٍ اَشْتَرِيهَا فَهِيَ حُرَّةٌ قَالَ: هُوَ كَمَا قَالَ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ: اَوَ لَيْسَ قَدْ جَاءَ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهُ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا بَعْدَ الْمِلْكِ؟ قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ امْرَاَةُ فُلَانٍ طَالِقٌ، وَعَبْدُ فُلَانٍ حُرٌّ "

✻✻ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو یہ کہتا ہے: میں نے جس بھی عورت کے ساتھ شادی کی تو اُسے طلاق ہے اور میں نے جس بھی کنیز کو خریدا تو وہ آزاد شمار ہوگی' زہری کہتے ہیں: وہی حکم ثابت ہوگا جو اُس نے بیان کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: کیا بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات منقول نہیں ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے غلام آزاد کرنا نہیں ہوتا۔ تو زہری نے جواب دیا: آدمی کے اس قول کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں کی عورت کو طلاق ہے' یا فلاں کے غلام آزاد ہیں۔

بَابُ كَيْفَ الظِّهَارِ؟

باب: ظہار کیسے ہوگا؟

11476 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الظِّهَارُ هُوَ اَنْ يَقُوْلَ: هِيَ عَلَيَّ كَاُمِّي؟ قَالَ: " نَعَمْ، هُوَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (المجادلة: 3) "

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ظہار یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: یہ عورت میرے لیے میری ماں کی طرح ہے! اُنہوں نے جواب دیا: یہ وہی چیز ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے:

''وہ لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ ظہار کر لیتے ہیں''۔

11477 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوا) (المجادلة: 3) قَالَ: جَعَلَهَا عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ، ثُمَّ يَعُوْدُ فَيُظَاهِرَ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ

✻✻ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''پھر اُنہوں نے جو کہا ہے وہ اُسے پلٹنا چاہتے ہوں''۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو اپنے لیے اپنی ماں کی پشت کی مانند قرار دے اور پھر وہ واپس آ کر دوبارہ ظہار کرے' تو ایسی صورت میں غلام آزاد کرنا ہوگا۔

11478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي قَوْلِهِ: (ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوا) (المجادلة: 3) قَالَ: الْوَاطِئُ اِذَا تَكَلَّمَ بِالظِّهَارِ الْمُنْكَرِ وَالزُّوْرِ فَحَنِثَ، فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''پھر اُنہوں نے جو کہا ہے وہ اُسے پلٹنا چاہتے ہوں''۔

تو طاؤس فرماتے ہیں: جب صحبت کرنے والا شخص ظہار کے بارے میں کلام کرے جو منکر اور جھوٹ ہوتا ہے اور پھر وہ حانث ہو جائے تو اُس پر کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

11479 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ طَلَاقُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ الظِّهَارُ، وَظَاهَرَ رَجُلٌ فِي الْاِسْلَامِ، وَهُوَ يُرِيْدُ الطَّلَاقَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے رواج میں طلاق کی ایک صورت ظہار تھی' اسلام میں بھی ایک شخص نے ظہار کیا' وہ طلاق دینے کا ارادہ رکھتا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کفارہ دینے کا حکم نازل کیا۔

بَابُ التَّظَاهُرِ بِذَاتِ مَحْرَمٍ

باب: کسی محرم رشتہ دار عورت کے ساتھ (بیوی کو تشبیہ دے کر) ظہار کرنا

11480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ بِذَاتِ مَحْرَمٍ ذَاتِ رَحِمٍ، اَوْ اُخْتٍ مِنْ رَضَاعَةٍ كُلِّ ذٰلِكَ كَاُمِّهِ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى يُكَفِّرَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتہ دار عورت کا نام لے کر ظہار کرے' یا اپنی رضاعی بہن کی طرف منسوب کر کے ظہار کرے' جبکہ وہ رشتہ دار عورت اُس کے لیے ماں کی طرح (محرم ہو) تو اُس آدمی کی بیوی اُس کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ آدمی کفارہ ادا نہیں کرتا۔

11481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ فَجَعَلَ امْرَاَتَهُ كَامْرَاَةٍ لَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا فَنَرٰى اَنْ يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جو شخص ظہار کرتے ہوئے اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت کی مانند قرار دے جس عورت کے ساتھ نکاح کرنا اُس کے لیے حلال نہیں ہے' تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شخص ظہار کا کفارہ ادا کرے گا۔

11482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ بِذَاتِ مَحْرَمٍ فَهُوَ ظِهَارٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتہ دار عورت کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرے تو یہ ظہار شمار ہوگا۔

11483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ بِذَاتِ مَحْرَمٍ اُخْتٍ، اَوْ خَالَةٍ اَوْ عَمَّةٍ، فَهُوَ ظِهَارٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتہ دار عورت کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرے خواہ وہ بہن ہو یا خالہ ہو یا پھوپھی ہو تو یہ ظہار شمار ہوگا۔

11484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ مِنْ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ فَهُوَ ظِهَارٌ، ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی بھی محرم رشتہ دار عورت کا نام لے کر ظہار کرے تو یہ ظہار شمار ہوگا۔ راوی نے یہ بات ابواسحاق اور محمد بن سالم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

11485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ بِذَاتِ مَحْرَمٍ، فَهُوَ ظِهَارٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرے تو یہ ظہار شمار ہوگا۔

11486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ بِنْتِ خَالِهِ قَالَ: لَيْسَ بِظِهَارٍ، اِنَّمَا الظِّهَارُ مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی خالہ زاد بہن کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرتا ہے' تو عطاء نے کہا: یہ ظہار شمار نہیں ہوتا' ظہار صرف محرم عورتوں کے ساتھ تشبیہ دے کر ہوتا ہے۔

11487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَالَ رَجُلٌ: اِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَامْرَاَتُهُ عَلَيْهِ كَاُمِّهِ، ثُمَّ فَعَلَهُ قَالَ: ذٰلِكَ التَّظَاهُرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں نے یہ یہ کام کیا تو اُس کی بیوی اُس کے لیے اُس کی ماں کی مانند ہوگی' اور پھر وہ شخص وہ کام کر لیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: یہ ظہار کرنا شمار ہوگا۔

11488 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ حَنِثَ فَعَلَيْهِ الظِّهَارُ، وَاِنْ لَمْ يَحْنَثْ فَلَا شَيْءَ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر وہ شخص حانث ہو جاتا ہے تو اُس پر ظہار لازم ہو جائے گا اور اگر وہ حانث نہیں ہوتا تو کوئی بھی چیز لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ الظِّهَارِ بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب: کھانے یا پینے (کی چیز کے ساتھ تشبیہ دے کر) ظہار کرنا

11489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ ظَاهَرَ بِغَيْرِ النِّسَاءِ، بِطَعَامٍ اَوْ شَرَابٍ اَوْ عَمَلٍ مَا كَانَ، فَاِنْ فَعَلَهُ كَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد عورتوں کی بجائے کسی اور چیز کے ساتھ تشبیہ

دے کر' جیسے کھانے یا پینے کی چیز کے ساتھ یا کسی اور عمل کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرتا ہے اور بعد میں آدمی وہ کام کر لیتا ہے' تو کیا وہ اپنی قسم کا کفارہ دے گا؟ (یہاں عطاء کا جواب متن میں مذکور نہیں ہے یا متن کے الفاظ میں کمی وبیشی ہے)۔

11490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ طَعَامًا اَنْ يَّاْكُلَهُ ثُمَّ اَكَلَهُ كَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: جب کوئی آدمی اپنے اوپر کوئی کھانا کھانا حرام کر لے اور پھر اُسے کھالے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے گا۔

11491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ طَعَامًا اَنْ يَّاْكُلَهُ، ثُمَّ اَكَلَهُ كَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے اوپر کسی چیز کو کھانا حرام قرار دیدے اور پھر وہ اُس کو کھالے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے گا۔

11492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: مَنْ حَرَّمَ طَعَامًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ، وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ مَعَ التَّحْرِيمِ

✵✵ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو شخص کھانے کی کسی چیز کو حرام قرار دے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی' ایسے شخص پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا' اُنہوں نے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ نے چیز کو حرام قرار دینے کے ہمراہ حلف اُٹھایا تھا۔

بَابُ (مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا) (المجادلة: 3)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھولیں''

11493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا) (المجادلة: 3) قَالَ: الْوِقَاعُ نَفْسُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دونوں کو چھولیں''۔

تو عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔

11494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ: الْوُقُوعُ نَفْسُهُ

✵✵ عمرو اور عبدالکریم نے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے کہ اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔

11495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْوِقَاعُ نَفْسُهُ

✵✵ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔

بَابُ مَا يَرَى الْمُتَظَاهِرُ مِنَ امْرَاَتِهِ

باب: ظہار کرنے والا شخص اپنی بیوی کے جسم کو کس حد تک دیکھ سکتا ہے؟

11496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا يَحِلُّ لِلْمُظَاهِرِ مِنَ امْرَاَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ؟ قَالَ: يُقَبِّلُ، وَيُبَاشِرُ، اِنَّمَا ذَكَرَ اَنْ يَتَمَاسَّا، قُلْتُ: اَفَيَقْضِي حَاجَتَهُ دُوْنَ فَرْجِهَا؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ يَضُرُّهُ اِلَّا الْوِقَاعُ نَفْسُهُ، قُلْتُ: اَلَا تُنْزِلُهَا بِمَنْزِلَةِ الَّتِي تُطَلَّقُ مَا لَمْ تُرَاجِعْ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: ظہار کرنے والے شخص کے لیے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی عورت کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ عطاء نے جواب دیا: وہ اُس کا بوسہ لے سکتا ہے' اُس کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے۔ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھو سکتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ عورت کی شرمگاہ کے علاوہ اپنی حاجت کو پورا کرسکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: میرے خیال میں یہ چیز آدمی کو نقصان نہیں پہنچائے گی' البتہ صحبت کرنے کا حکم مختلف ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اُس عورت کو اُس عورت کی مانند قرار نہیں دیں گے جسے طلاق دیدی گئی ہو اور اُس سے رجوع نہ کیا جاسکتا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

11497 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنَ امْرَاَتِهِ هَلْ يَرَى مِنْ شَعْرِهَا؟ اَوْ تَنْكَشِفُ عِنْدَهُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، اِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْوِقَاعِ حَتّٰى يُكَفِّرَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے' کیا وہ شخص اُس عورت کے بال دیکھ سکتا ہے؟ یا کفارہ ادا کرنے سے پہلے وہ عورت اُس شخص کی موجودگی میں بے پردہ ہوسکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ کفارہ کی ادائیگی سے پہلے صحبت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

11498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يُبَاشِرَ الْمُظَاهِرُ وَيُقَبِّلَ

✵✵ ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ظہار کرنے والا شخص مباشرت کرلے یا بوسہ دے۔

بَابُ التَّكْفِيرِ قَبْلَ اَنْ يَتَمَاسَّا

باب: صحبت کرنے سے پہلے کفارہ ادا کیا جائے گا

11499 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْعِتْقُ، وَالطَّعَامُ، وَالصِّيَامُ فِي

الظِّهَارِ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَتَمَاسَّا

✸✸ عطاء بیان کرتے ہیں: ظہار (کے کفارہ) میں غلام آزاد کرنا' یا کھانا کھلانا' یا روزہ رکھنے کا کفارہ' ان میں سے ہر ایک کام صحبت کرنے سے پہلے ہوگا (یعنی کفارہ پہلے ادا کیا جائے گا)۔

11500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْعِتْقُ فِي الظِّهَارِ، وَالطَّعَامُ، وَالصِّيَامُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَتَمَاسَّا

✸✸ زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: ظہار کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا' یا کھانا کھلانا' یا روزہ رکھنا' صحبت کرنے سے پہلے ہوگا۔

بَابُ الْمُظَاهِرِ يَصُومُ ثُمَّ يُوسِرُ لِلْعِتْقِ

باب: ظہار کرنے والا شخص (کفارہ کے طور پر) روزہ رکھ رہا ہو اور پھر وہ غلام آزاد کرنے کے قابل ہو جائے

11501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ صَامَ حَتّٰى تَبْقَى سَاعَةٌ مِنَ الشَّهْرَيْنِ، ثُمَّ اَيْسَرَ لِلْعِتْقِ اَعْتَقَ عِلْمًا غَيْرَ رَاْيٍ

✸✸ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو اور یہاں تک کہ دو ماہ گزرنے میں کچھ ہی عرصہ باقی رہ جائے اور پھر آدمی غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے تو وہ غلام آزاد کرے گا (روزوں کا کفارہ قبول نہیں ہوگا) یہ بات علمی طور پر ثابت ہے' رائے سے ثابت نہیں ہے۔

11502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: اِذَا اَيْسَرَ لِعِتْقِ رَقَبَةٍ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ اَعْتَقَ

✸✸ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب آدمی غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے' اس سے پہلے کہ وہ اپنے روزے مکمل کرے تو پھر وہ غلام آزاد کرے گا (یعنی روزوں کا کفارہ مقبول نہیں ہوگا)۔

11503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا اَيْسَرَ لِلْعِتْقِ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ اَعْتَقَ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے روزے مکمل کرنے سے پہلے غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے تو وہ غلام آزاد کرے گا۔

11504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُظَاهِرِ يَصُومُ ثُمَّ يُوسِرُ لِلْعِتْقِ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ: يَنْهَدِمُ الصِّيَامُ مَتٰى مَا اَيْسَرَ

✽✽ حسن بصری نے ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو (کفارہ کی ادائیگی کے طور پر) روزے رکھ رہا ہو اور پھر وہ اپنے روزے مکمل کرنے سے پہلے غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے' تو حسن بصری بیان کرتے ہیں: سابقہ روزے کالعدم قرار دیئے جائیں گے' جب آدمی (غلام آزاد کرنے پر) قادر ہو جائے گا۔

11505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: إِذَا صَامَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ثُمَّ وَجَدَ الْكَفَّارَةَ أَطْعَمَ

✽✽ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی قسم کے کفارہ میں روزہ رکھے اور پھر وہ (کھانا کھلانے) کے کفارہ کی گنجائش پالے' تو وہ کھانا کھلائے گا۔

11506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: إِذَا صَامَ شَهْرًا ثُمَّ أَيْسَرَ لِرَقَبَةٍ، فَإِنْ شَاءَ مَضَى فِي صَوْمِهِ، وَإِنْ شَاءَ أَعْتَقَ رَقَبَةً

✽✽ زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی ایک ماہ تک روزہ رکھے اور پھر وہ غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے' تو اگر وہ چاہے' تو اپنے روزے کو جاری رکھے اور اگر چاہے تو غلام آزاد کر دے۔

11507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَحَمَّادٍ، قَالَا: إِذَا صَامَ شَهْرًا ثُمَّ أَيْسَرَ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ الصِّيَامَ لِلْعِتْقِ أَعْتَقَ قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: لَوْ صُمْتُ ثَمَانِيَةً وَخَمْسِينَ يَوْمًا ثُمَّ قَدَرْتُ لَأَعْتَقْتُ

✽✽ حکم اور حماد بیان کرتے ہیں: جب آدمی ایک ماہ روزے رکھ لے اور پھر وہ روزے مکمل کرنے سے پہلے غلام آزاد کرنے کے قابل ہو جائے' تو وہ غلام آزاد کرے گا۔

حکم بیان کرتے ہیں: اگر میں نے اٹھاون روزے رکھ لیے ہوں اور پھر میں (غلام آزاد کرنے پر) قادر ہو جاؤں تو میں غلام آزاد کروں گا۔

11508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَوْ غَيْرِهِ فِي الْمُظَاهِرِ يَصُومُ ثُمَّ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ: يُهْدَمُ الصَّوْمُ قَالَ: وَإِنْ أَطْعَمَ بَعْضَ الْمَسَاكِينِ، ثُمَّ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَلَا يَنْهَدِمُ، وَلَكِنْ لِيُطْعِمْ مَا بَقِيَ

✽✽ حسن بصری اور دیگر حضرات نے ظہار کرنے والے شخص کے (کفارہ کے طور پر) روزہ رکھنے کے بیان میں یہ بیان کیا ہے کہ اگر وہ اپنے روزے مکمل کرنے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو سابقہ روزے کالعدم قرار دیئے جائیں گے اور اگر وہ کچھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو وہ کھلایا ہوا کھانا کالعدم قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ وہ باقی رہ جانے والے کھانے کو کھلا دے گا۔

بَابُ يَصُومُ فِي الظِّهَارِ شَهْرًا ثُمَّ يَمْرَضُ

باب: جو شخص ظہار کے (کفارہ میں) ایک ماہ کے روزے رکھ لے اور پھر وہ بیمار ہو جائے

11509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَصُومُ شَهْرًا فِي الظِّهَارِ ثُمَّ يَمْرَضُ فَيُفْطِرُ قَالَ: فَلْيَسْتَأْنِفْ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: فَأَفْطَرَ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ، ثُمَّ بَدَتِ الشَّمْسُ قَالَ: يُبْدِلُ يَوْمًا مَكَانَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ظہار (کے کفارہ) میں ایک ماہ روزے رکھتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے اور روزے رکھنا ترک کر دیتا ہے' تو زہری نے بیان کیا: وہ ازسرنو روزے رکھے گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اگر وہ ابر آلود دن میں (افطاری کا وقت ہونے سے پہلے ہی) روزہ ختم کر دیتا ہے اور پھر سورج سامنے آ جاتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) زہری نے جواب دیا: وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے گا۔

11510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَسَأَلْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ، فَقَالَ: كُنَّا نَرَى أَنَّهُ مِثْلُ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى كَتَبْنَا فِيهِ إِلَى إِخْوَانِنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، فَكَتَبُوا إِلَيْنَا أَنَّهُ يَسْتَقْبِلُ، قَالَ مَعْمَرٌ: " وَكَانَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ يَقُولُ: يَسْتَأْنِفُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی مثال رمضان کے مہینہ کی مانند ہوگی یہاں تک کہ ہم نے کوفہ سے تعلق رکھنے والے اپنے بھائیوں کی طرف اس بارے میں خط بھی لکھ دیا' تو انہوں نے ہمیں جوابی خط میں لکھا کہ ایسا شخص ازسرنو روزے رکھنے شروع کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایسا شخص ازسرنو روزے رکھنے شروع کرے گا۔

11511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَسْتَأْنِفُ صِيَامَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایسا شخص ازسرنو روزے رکھنے شروع کرے گا۔

11512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يَسْتَأْنِفُ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: وہ ازسرنو روزے رکھے گا۔

11513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يَقْضِي، وَلَا يَسْتَأْنِفُ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: وہ (ایک دن کی) قضاء کرلے گا اور ازسرنو روزے نہیں رکھے گا۔

11514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مُتَتَابِعَيْنِ

كَمَا قَالَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: فَإِنْ اَفْطَرَ بَيْنَهُمَا اسْتَاْنَفَ، وَبِهٖ يَاْخُذُ سُفْيَانُ

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: یہ روزے لگا تار رکھے جائیں گے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ سعید یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص درمیان میں کوئی ایک روزہ ترک کر دیتا ہے تو وہ ازسرنو روزے رکھے گا۔

سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُلُّ صَوْمٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ مُتَتَابِعٌ اِلَّا قَضَاءَ رَمَضَانَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: قرآن میں جس بھی روزہ کا ذکر ہے اُسے لگا تار رکھا جائے گا' البتہ رمضان کی قضاء کا حکم مختلف ہے۔

11516 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ: كَانَا يُرَخِّصَانِ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ لَهُ عُذْرٌ، وَيَقُوْلَانِ: يَقْضِي

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے اس بارے میں رخصت دی ہے کہ جب آدمی کو کوئی عذر لاحق ہو تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (درمیان میں چھوڑے جانے والے روزہ کی) وہ قضاء کرے گا۔

11517 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا مَرِضَ فَاَفْطَرَ قَضَى، وَلَمْ يَسْتَاْنِفْ

✵✵ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی بیمار ہو جائے اور روزہ ترک کر دے تو وہ قضاء کر لے گا' ازسرنو روزے نہیں رکھے گا۔

11518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الرَّجُلِ يَصُوْمُ الشَّهْرَيْنِ الْمُتَتَابِعَيْنِ ثُمَّ يَمْرَضُ قَالَ: يُتِمُّ عَلٰى مَا مَضَى، وَلَا يَسْتَاْنِفُ، قِيْلَ لِمَعْمَرٍ: جَعَلَ بَيْنَهُمَا شَهْرَ رَمَضَانَ، اَوْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: يَدْخُلُ فِيْ قَوْلِ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ

✵✵ ابن ابونجیح' مجاہد کا یہ بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے' تو مجاہد کہتے ہیں: وہ' جتنے روزے گزر چکے تھے اُن کو مکمل کرے گا اور ازسرنو روزے نہیں رکھے گا۔

معمر سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ اگر ان روزوں کے درمیان میں رمضان کا مہینہ آ جاتا ہے' یا قربانی کا دن آ جاتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اِن لوگوں اور اُن لوگوں کے قول کے مطابق وہ اس میں داخل ہو گا۔

11519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنَّ جَعَلَ بَيْنَهُمَا شَهْرَ رَمَضَانَ، اَوْ يَوْمَ النَّحْرِ لَمْ يُوَالِ حِيْنَئِذٍ يَقُوْلُ: يَسْتَاْنِفُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر اُن روزوں کے درمیان میں رمضان کا مہینہ یا قربانی کا دن آ جاتا ہے تو پھر وہ مسلسل

نہیں رہے گا' عطاء کہتے ہیں: وہ شخص ازسرنو روزے رکھے گا۔

11520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا مَرِضَ اَتَمَّ عَلٰى مَا مَضٰى، وَلَا يَسْتَأْنِفُ

ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی بیمار ہو جائے تو جتنے روزے گزر چکے تھے وہ اُنہیں مکمل کرلے گا' وہ ازسرنو روزے نہیں رکھے گا۔

11521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا صَامَ الْمُظَاهِرُ فِيْ غُرَّةِ الْهِلَالِ صَامَ شَهْرَيْنِ، اِنْ كَانَا سِتِّيْنَ يَوْمًا، اَوْ تِسْعَةً وَخَمْسِيْنَ يَوْمًا، اَوْ ثَمَانِيَةً وَخَمْسِيْنَ يَوْمًا، فَاِذَا لَمْ يَصُمْ فِيْ غُرَّةِ الْهِلَالِ عَدَّ سِتِّيْنَ يَوْمًا

زہری بیان کرتے ہیں: جب ظہار کرنے والا شخص پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرے تو وہ مسلسل دو ماہ روزے رکھے گا خواہ وہ ساٹھ دن بنیں یا انسٹھ دن بنیں یا اٹھاون دن بنیں' لیکن جب اُس نے پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزے رکھنے شروع نہیں کیے تھے تو پھر وہ ساٹھ دن کی تعداد پوری کرے گا۔

بَابُ الْمُوَاقَعَةِ لِلتَّكْفِيرِ

باب: کفارہ ادا کرنے والے شخص کا بیوی کے ساتھ صحبت کر لینا

11522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيْلَ لِعَطَاءٍ وَاَنَا اَسْمَعُ: رَجُلٌ تَظَاهَرَ مِنَ امْرَاَتِهِ فَلَمْ يُكَفِّرْ حَتّٰى اَصَابَهَا قَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَ، يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، ثُمَّ لِيَعْتَزِلْهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ، قُلْتُ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ حَدٍّ اَوْ شَيْءٍ؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا اور پھر اُس نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی' تو عطاء فرماتے ہیں: اُس نے جو کچھ کیا وہ بُرا ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا اور کفارہ ادا کرنے تک اپنی بیوی سے الگ رہے گا۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا ایسے شخص پر کوئی حد یا کوئی اور سزا لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے!

11523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایسی صورت میں ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11524 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا:

كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَيَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ

✵✵ امام شعبی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: (ایسی صورتِ حال میں) ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور وہ شخص اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے گا۔

11525 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِنِ امْرَاَتِهِ فَاَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ حَجْلَيْهَا، اَوْ قَالَ سَاقَيْهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرلیا اور پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی کرلی' اُس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: تم نے آخرایسا کیوں کیا؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! میں نے چاند کی روشنی میں اُس کی پنڈلیاں دیکھیں (تو مجھے خود پر قابو نہیں رہا)' نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: تم اُس عورت سے الگ رہو جب تک تم وہ کام نہیں کر لیتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

11526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ سے منقول ہے۔

11527 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ رَجُلًا تَظَاهَرَ مِنَ امْرَاَتِهِ فَاَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّارَةٍ وَاحِدَةٍ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا اور پھر کفارہ کی ادائیگی سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کرلی تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو ایک ہی کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

11526 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ: اَنَّهُ جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَسَمِنَتْ وَتَرَبَّعَتْ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فِي النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَاَنَّهُ يُعَظِّمُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَسْتَطِيعُ اَنْ تَعْتِقَ رَقَبَةً؟، فَقَالَ: لَا قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لَا قَالَ: اَفَتَسْتَطِيعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فَرْوَةُ بْنَ عَمْرٍو اَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعِرْقَ، وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا فَلْيُطْعِمْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا "، فَقَالَ: اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّي؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنِّي قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ بِهِ اِلٰى اَهْلِكَ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت سلمان بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے اپنی بیوی کو اپنے لیے اپنی ماں کی پشت کی مانند قرار دیا (یعنی اُس عورت کے ساتھ ظہار کرلیا) یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ آ گیا تو وہ عورت موٹی تازی ہوگئی' تو رمضان کے مہینہ کے درمیان میں ہی اُنہوں نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرلی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہیں اپنا یہ جرم بہت بڑا لگ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو بن فروہ! تم اسے کھجوروں کے ٹوکرا دے دو۔ راوی کہتے ہیں: وہ ایک ایسا ٹوکرا تھا جس کے اندر پندرہ صاع یا شاید سولہ صاع کھجوریں آتی تھیں تاکہ ان کھجوروں کو ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے۔ تو اُن صاحب نے عرض کی: کیا اپنے سے زیادہ غریب شخص کو صدقہ کروں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہم سے زیادہ اس کا ضرورت منداور کوئی نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' آپ نے فرمایا: تم اسے اپنے گھر لے جاؤ۔

11529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تُطْعِمُهُمْ جَمِيعًا، لَا يَنْبَغِي اَنْ تُفَرِّقَهُمْ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: تم اُن سب کو کھلا دو' یہ مناسب نہیں ہے کہ تم اُنہیں الگ' الگ کرو۔

11530 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

11531 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: كَفَّارَتَانِ، وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ

٭٭ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: دو کفارے لازم ہوں گے۔ قتادہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ الْمُظَاهِرِ يَمُوتُ اَحَدُهُمَا قَبْلَ التَّكْفِيرِ

باب: جب آدمی نے ظہار کیا ہو اور میاں بیوی میں سے کوئی ایک کفارہ کی ادائیگی سے پہلے انتقال کر جائے

11532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ ظَاهَرَ مِنَ امْرَاَتِهِ ثُمَّ مَاتَ، اَوْ مَاتَتْ وَلَمْ يُكَفِّرْ؟ قَالَ: هِيَ امْرَاَتُهُ، يَتَوَارَثَانِ، وَلَا تُكَفِّرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے' پھر اُس شخص کا یا اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس مرد نے ابھی کفارہ ادا نہیں کیا تھا' تو عطاء نے جواب دیا: وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی' وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' البتہ وہ کفارہ ادا نہیں کرے گا۔

11533 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ وَغَیْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فِیْ الْمُظَاهِرِ یَمُوْتُ اَحَدُهُمَا قَالَ: یَرِثُهَا، وَلَا کَفَّارَةَ عَلَیْهِ

✵✵ حسن بصری' ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب میاں بیوی میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے تو مرد عورت کا وارث بنے گا اور اب اُس مرد پر کفارہ کی ادائیگی لازم نہیں رہے گی۔

11534 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: یَرِثُهَا وَلَیْسَ عَلَیْهِ کَفَّارَةٌ، وَحِسَابُهٗ عَلٰی رَبِّهٖ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مرد عورت کا وارث بنے گا لیکن اُس پر کفارہ کی ادائیگی لازم نہیں رہے گی اور اُس کا حساب اُس کے پروردگار کے ذمہ ہوگا۔

11535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: یُکَفِّرُ ثُمَّ یَرِثُهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ شخص کفارہ ادا کرے گا اور پھر اُس عورت کا وارث بنے گا۔

11536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَثِیْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَکَمِ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: یُکَفِّرُ، وَیَرِثُهَا، قَالَ الْحَکَمُ، وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ: یَتَوَارَثَانِ، وَلَیْسَ عَلَیْهِ کَفَّارَةٌ

✵✵ حکم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ شخص کفارہ ادا کرے گا اور اُس عورت کا وارث بنے گا۔

حکم بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور اُس شخص پر کفارہ کی ادائیگی لازم نہیں رہے گی۔

بَابُ الْمُظَاهِرِ یُطَلِّقُ قَبْلَ اَنْ یُکَفِّرَ

باب: ظہار کرنے والا شخص اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے (عورت کو) طلاق دیدے (تو کیا حکم ہوگا؟)

11537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ، ثُمَّ لَمْ یُکَفِّرْ حَتّٰی طَلَّقَهَا، فَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ فَجُوْمِعَتْ، ثُمَّ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، اَوْ مَاتَ عَنْهَا، فَرَاجَعَهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ قَالَ: فَلَا یَمَسُّهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرتا ہے' پھر وہ کفارہ ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور اُس کی عدت بھی گزر جاتی ہے' پھر وہ عورت دوسری شادی کر لیتی ہے اور اُس کے ساتھ صحبت بھی ہو جاتی ہے' پھر اُس کا دوسرا شوہر اُسے طلاق دے دیتا ہے یا اُسے چھوڑ کر مر جاتا ہے اور اُس عورت کا پہلا شوہر دوبارہ اُس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا کہ وہ اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے

گا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا۔

11538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ، ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَمَاتَ عَنْهَا، اَوْ طَلَّقَهَا فَاَرَادَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ نِكَاحَهَا قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ

* زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرتا ہے اور پھر اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے پھر وہ عورت دوسری شادی کرتا ہے اور دوسرا شوہر انتقال کر جاتا ہے یا اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو پہلا شوہر دوبارہ اُس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس شخص پر ظہار کے کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

11539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمُظَاهِرِ يُطَلِّقُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ ثُمَّ يُرَاجِعُ قَالَ: لَا يُجَامِعُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ

* سفیان ثوری ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو کفارہ ادا کرنے سے پہلے طلاق دے دیتا ہے اور پھر رجوع کر لیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: وہ اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا۔

11540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُجَامِعُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ

* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا۔

11541 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ، ثُمَّ طَلَّقَهَا، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ فَمَاتَ عَنْهَا اَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ رَاجَعَهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ. قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ اَيْضًا يَرْوِي مِثْلَ قَوْلِهِ هٰذَا، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ فَذَكَرَ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ

* قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرے اور پھر اُسے طلاق دیدے اور پھر اُسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جائے پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے اور پھر اُس دوسرے شخص کا انتقال ہو جائے یا وہ اُس عورت کو طلاق دیدے اور پھر پہلا شخص اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لے (یعنی دوبارہ شادی کر لے) تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس شخص پر ظہار کے کفارہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

قتادہ نے اس بارے میں حسن بصری کا قول بھی اس کی مانند نقل کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مطر وراق نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُس شخص پر ظہار کے کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَفْعَلُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً، وَتَنْقَضِي الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَعْمَلُ مَا حَلَفَ

باب: جو شخص یہ قسم اُٹھاتا ہے کہ اگر اُس نے یہ کام کیا تو اُس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوں!

اور پھر وہ عورت کو ایک طلاق دیتا ہے اور پھر اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے' اُس کے بعد وہ کام کر لیتا ہے جس کے بارے میں اُس نے یہ کام اُٹھائی تھی

11542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ عَلَى امْرَاَتِهِ ثَلَاثًا اَنْ لَا تَدْخُلَ دَارَ فُلَانٍ، ثُمَّ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا نَكَحَهَا، ثُمَّ دَخَلَتِ الدَّارَ الَّتِي حَلَفَ اَنْ لَا تَدْخُلَهَا، فَلَمْ يَرَهُ الْحَسَنُ شَيْئًا اِذَا كَانَ ذٰلِكَ، عَنْ فُرْقَةٍ وَنِكَاحٍ يَقُولُ: قَدِ انْهَدَمَ قَوْلُهُ بِالْفُرْقَةِ، وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهٰذَا

✵✵ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ قسم اُٹھاتا ہے کہ اگر اُس کی بیوی' فلاں کے گھر میں داخل ہوئی تو اُس کی بیوی کو تین طلاقیں ہیں' پھر وہ اُس عورت کو ایک طلاق دے دیتا ہے یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے' پھر ایک اور شخص اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' پھر وہ عورت اُس گھر میں داخل ہوتی ہے جس کے بارے میں اُس کے شوہر نے قسم اُٹھائی تھی کہ وہ اُس میں داخل نہیں ہوگی' تو حسن بصری کے نزدیک ایسی صورتِ حال میں کوئی بھی چیز لاگو نہیں ہوگی' جبکہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو چکی ہو اور پھر نکاح ہوا ہو۔ وہ یہ کہتے ہیں: علیحدگی کی وجہ سے اُس کا سابقہ قول کالعدم ہو چکا ہے۔ قتادہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّهُ كَانَ يُوجِبُ اَشْبَاهَ هٰذَا

✵✵ زہری نے ایسی صورتِ حال میں طلاق کو لازم قرار دیا ہے۔

11544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اِنْ خَرَجْتِ مِنْ دَارِي هٰذِهِ فَاَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، ثُمَّ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَرَجَتْ قَالَ: لَا اَرَى اَنْ يَخْطُبَهَا، وَلَا يَنْكِحُهَا، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

✵✵ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ اگر تم میرے اس گھر سے باہر گئیں تو تمہیں تین طلاقیں ہیں' پھر وہ اُس عورت کو ایک طلاق دے دیتا ہے' یہاں تک کہ جب اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے تو وہ گھر سے باہر چلی جاتی ہے' تو زہری کہتے ہیں: میرے نزدیک اب وہ شخص اُس عورت کو شادی کا پیغام نہیں دے سکتا اور اُس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا' جب تک وہ عورت شادی کرنے (کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

11545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ اَنْ لَا تَدْخُلَ دَارًا، ثُمَّ طَلَّقَ

امْرَاَتَهُ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى مَضَتِ الْعِدَّةُ، ثُمَّ دَخَلَتِ الدَّارَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا قَالَ: لَا بَاْسَ، وَقَعَ الْحِنْثُ، وَلَيْسَتْ لَهُ بِامْرَاَةٍ وَاِنْ دَخَلَتِ الدَّارَ بَعْدَمَا يَتَزَوَّجُهَا، اِذَا كَانَتْ قَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِالتَّطْلِيْقَةِ الْاُوْلٰى، فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ اَيْضًا

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو طلاق کی قسم اُٹھالیتا ہے' اس بات پر کہ وہ عورت ایک گھر میں داخل نہیں ہوگی' پھر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے' پھر وہ عورت کو ایسے ہی رہنے دیتا ہے یہاں تک کہ عدت گزر جاتی ہے' پھر وہ عورت اُس گھر میں داخل ہو جاتی ہے' پھر وہ شخص اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اس میں حرج نہیں ہے کیونکہ جس وقت طلاق سے متعلقہ ''حنث'' واقع ہوا تھا' اُس وقت وہ عورت اُس کی بیوی ہی نہیں تھی اور اگر وہ عورت اُس شخص کے اُس عورت کے ساتھ شادی کرنے کے بعد داخل ہوتی ہے' جبکہ وہ اس سے پہلے ایک طلاق کے ذریعہ مرد سے بائنہ ہو چکی ہو تو بھی مرد پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

11546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اِنْ فَعَلْتِ كَذَا، وَكَذَا فَهِيَ طَالِقٌ وَاحِدَةٌ، اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ لَمْ تَفْعَلْ ذٰلِكَ حَتّٰى طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ فَفَعَلَتِ الَّذِي قَالَ قَالَ: لَا يَقَعُ عَلَيْهِ حِنْثٌ، لِاَنَّ الثَّلَاثَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا

✵✵ حسن بصری اور سعید بن مسیّب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر تم نے ایسا اور ایسا کیا تو اُسے ایک طلاق ہے' یا دو طلاقیں ہیں' اور پھر وہ عورت ایسا نہیں کرتی' یہاں تک کہ وہ مرد اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیتا ہے' پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے' وہ دوسرا شخص اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر اُسے طلاق دے دیتا ہے' پہلا شوہر پھر اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو وہ عورت وہ کام کرتی ہے جو اُس مرد نے کہا تھا' تو حسن بصری اور سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ اُس شخص پر حنث لاگو نہیں ہوگا کیونکہ تین طلاقوں نے اس سے پہلے کے معاملات کو کالعدم کر دیا تھا۔

بَابُ الظِّهَارِ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: نکاح سے پہلے ظہار کر لینا

11547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَةٍ قَبْلَ اَنْ يَنْكِحَهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا قَالَ: يُكَفِّرُ قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے ہی ظہار کر لیتا ہے اور پھر اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے کفارہ ادا کرے گا۔

11548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَةٍ لَمْ يَنْكِحْهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ

** عبدالکریم جزری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو ایک عورت کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے جس کے ساتھ اُس نے نکاح نہیں کیا اور بعد میں اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو سعید بن مسیّب نے فرمایا: اُس پر ظہار کا کفارہ لازم ہوگا۔

11549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ

** ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اُس شخص پر ظہار کا کفارہ لازم ہوگا۔

11550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ امْرَاَةً عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ اِنْ تَزَوَّجَهَا، فَسَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اِنْ تَزَوَّجَهَا فَلَا يَقْرَبْهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ

** سعید بن عمرو بن سلیم زرقی نے قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو اپنے لیے اپنی ماں کی پشت کی مانند قرار دے دیا کہ اگر اُس نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی (تو وہ عورت اُس کے لیے اُس کی ماں کی پشت کی مانند ہوگی) پھر اُس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر اُس شخص نے اُس عورت کے ساتھ شادی کر لی' تو وہ اُس عورت کے قریب اُس وقت تک نہیں جائے گا جب تک کفارہ ادا نہیں کرتا۔

11551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الظِّهَارِ قَبْلَ النِّكَاحِ قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهِ الظِّهَارُ

** سفیان ثوری نے نکاح سے پہلے ظہار کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اُس پر ظہار کا حکم لاگو ہو جائے گا۔

11552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِنْ ظَاهَرَ قَبْلَ اَنْ يَنْكِحَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ اِلَّا اَنْ يَنْكِحَ

** حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد نکاح کرنے سے پہلے ظہار کر لیتا ہے تو کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' جب وہ نکاح کرے گا اُس وقت لازم ہوگی۔

11553 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى الظِّهَارَ قَبْلَ النِّكَاحِ شَيْئًا، وَلَا الطَّلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ شَيْئًا

** عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ نکاح سے پہلے ظہار کو کچھ بھی نہیں سمجھتے اور نکاح سے پہلے طلاق کو بھی کچھ نہیں سمجھتے۔

بَابُ الْمُظَاهِرِ مِرَارًا

باب: کئی مرتبہ ظہار کرنے والے شخص کا حکم

11554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ مِرَارًا، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر مرد اپنی بیوی کے ساتھ کئی مرتبہ ظہار کر لیتا ہے تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔

11555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، يَقُوْلَانِ: اِذَا ظَاهَرَ فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِرَارًا، فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ ظَاهَرَ فِيْ مَجَالِسَ شَتّٰى فَكَفَّارَاتٌ شَتّٰى، وَالْاَيْمَانُ كَذٰلِكَ

❊❊ معمر نے قتادہ اور عمرو بن دینار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ایک ہی محفل میں کئی مرتبہ ظہار کر لے تو اُس پر ایک کفارہ لازم ہوگا اور اگر وہ مختلف محافل میں مختلف مرتبہ ظہار کرے تو اُس پر مختلف کفارے لازم ہوں گے۔ قسم (کا کفارہ لازم ہونے) کا بھی یہی حکم ہے۔

11556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا ظَاهَرَ مِرَارًا، وَاِنْ كَانَ فِيْ مَجَالِسَ شَتّٰى فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مَا لَمْ يُكَفِّرْ، وَالْاَيْمَانُ كَذٰلِكَ.

❊❊ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص زیادہ مرتبہ ظہار کرتا ہے تو اگرچہ محافل مختلف ہوں پھر بھی کفارہ ایک ہی لازم ہوگا' جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا (اُس سے پہلے کیے گئے کئی مرتبہ کے ظہار کا کفارہ ایک ہی ہوگا)۔ قسم کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

11557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، وَالْحَسَنَ يَقُوْلَانِ: فِي الْاَيْمَانِ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَبْلُغْنِيْ مَا قَالَا فِي الظِّهَارِ

❊❊ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بھی اس بارے میں حسن بصری کی مانند رائے رکھتے ہیں۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بتایا جس نے عکرمہ اور حسن بصری کو قسم کے بارے میں بھی اس کی مانند فتویٰ دیتے ہوئے سنا ہے لیکن مجھ تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ ظہار کے بارے میں ان دونوں حضرات نے کیا فرمایا ہے۔

11558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الَّذِيْ يُظَاهِرُ مِرَارًا، قَالَا: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ كَانَ فِيْ مَجَالِسَ شَتّٰى فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مَا لَمْ يُكَفِّرْ

❊❊ طاؤس اور امام شعبی اُس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو کئی مرتبہ ظہار کر لیتا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس میں ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اگرچہ محافل مختلف ہوں پھر بھی جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا اُس وقت تک ایک ہی کفارہ

لازم ہوگا۔

11559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَوْ ظَاهَرَ خَمْسِينَ مَرَّةً، فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

✵✵ طاؤس اور امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص پچاس مرتبہ ظہار کر لیتا ہے تو اُس پر صرف ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

11560 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا ظَاهَرَ مِرَارًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ ظَاهَرَ فِي مَقَاعِدَ شَتّٰى فَكَفَّارَاتٌ شَتّٰى، وَالْاَيْمَانُ كَذٰلِكَ

✵✵ خلاس بن عمرو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد ایک محفل میں ایک مرتبہ ظہار کرتا ہے تو ایک کفارہ لازم ہوگا اور اگر مختلف مجالس میں زیادہ مرتبہ ظہار کرتا ہے تو مختلف کفارے لازم ہوں گے قسم کا بھی یہی حکم ہے۔

11561 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ عَلِيٌّ: اِذَا ظَاهَرَ رَجُلٌ مِنِ امْرَاَتِهِ فِي مَجَالِسَ شَتّٰى، فَعَلَيْهِ كَفَّارَاتٌ شَتّٰى، وَاِنْ ظَاهَرَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِرَارًا فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَالْاَيْمَانُ كَذٰلِكَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص مختلف محافل میں مختلف مرتبہ کسی عورت کے ساتھ ظہار کرے تو اُس پر مختلف کفارے لازم ہوں گے اور اگر وہ ایک ہی محفل میں کئی مرتبہ ظہار کرے تو اُس پر ایک مرتبہ کفارہ لازم ہوگا قسم کا بھی یہی حکم ہے۔

11562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "وَلَكِنَّا نَقُولُ: اِذَا اَرَادَ الْاَوَّلَ فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يُغَلِّظَ فَلِكُلِّ يَمِينٍ كَفَّارَةٌ، وَالْاَيْمَانُ كَذٰلِكَ"

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جب اُس نے پہلا ارادہ کیا تو ایک کفارہ لازم ہوگا اور اگر وہ یہ ارادہ رکھتا ہے تاکہ اسے پختہ کردے تو ہر قسم پر ایک کفارہ لازم ہوگا اور قسم کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

بَابُ الْمُظَاهِرِ مِنْ نِسَائِهِ فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

باب: ایک ہی جملہ کے ذریعہ تمام بیویوں سے ظہار کرنے والے شخص کا حکم

11563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ ظَاهَرَ مِنْ نِسَائِهِ، فَقَالَ: اَنْتُنَّ عَلَيْهِ كَاُمِّهِ قَالَ: "كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، فَاِنْ قَالَ: فُلَانَةُ عَلَيْهِ كَاُمِّهِ، وَفُلَانَةُ عَلَيْهِ كَاُمِّهِ لِاُخْرَى فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ"، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "وَاَقُولُ اَنَا: خُذُوا التَّظَاهُرَ بِالْاَيْمَانِ."

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی تمام بیویوں

کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تم سب اُس کے لیے اُس کی ماں کی مانند ہو! تو عطاء نے جواب دیا: اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا لیکن اگر وہ یہ کہتا ہے کہ فلاں عورت اُس کے لیے اُس کی ماں کی مانند ہے اور فلاں عورت اُس کے لیے اُس کی ماں کی مانند ہے یعنی وہ دوسری بیوی کا تذکرہ الگ جملہ میں کرتا ہے تو اب اُس پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ تم لوگ ظہار کرنے کو بھی قسم اُٹھانے کی طرح رکھو (یعنی اُس کا حکم بھی اُس کی مانند ہوگا)۔

11564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ،

* * ہشام بن حسان نے حسن بصری کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

11565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الظِّهَارِ

* * عطاء کے حوالے سے یہی بات بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

11566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَهُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ: اَنْتُنَّ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ، فَقَالَ عُمَرُ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

* * عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اُس شخص کی تین بیویاں تھیں' اُس نے یہ کہا: تم سب اُس کے لیے اُس کی ماں کی پشت کی مانند ہو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کفارہ لازم ہوگا۔

11567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ ثَلَاثِ نِسْوَةٍ زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

* * عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے اپنی تین بیویوں کے ساتھ ظہار کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کفارہ لازم ہوگا۔

11568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا ظَاهَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ. قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: عَنْ كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ كَفَّارَةٌ اِذَا ظَاهَرَ مِنْ نِسَائِهِ

* * طاؤس بیان کرتے ہیں: جب آدمی چار بیویوں کے ساتھ ظہار کر لے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

حکم بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی تمام بیویوں کے ساتھ ظہار کر لے تو اُن میں سے ہر بیوی کی طرف سے ایک کفارہ لازم ہوگا۔

11569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا ظَاهَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَاَرْبَعُ كَفَّارَاتٍ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: جب آدمی چار بیویوں کے ساتھ ظہار کرلے تو چار کفارے لازم ہوں گے۔

11570 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا ظَاهَرَ مِنْ نِسَائِهِ فَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ كَفَّارَةٌ، وَقَالَ غَيْرُ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ تُجْزِيهِ لَهُنَّ

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی تمام بیویوں کے ساتھ ظہار کرلے تو ہر ایک بیوی کے لیے ایک کفارہ لازم ہوگا۔ قتادہ کے علاوہ دیگر راویوں نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ایک کفارہ اُن تمام بیویوں کے لیے کفایت کرجائے گا۔

بَابُ الْمُظَاهِرِ تَمْضِي لَهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

باب: جب ظہار کرنے والے شخص کو چار ماہ گزر جائیں

11571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُظَاهِرِ تَمْضِي لَهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَالَ: "لَيْسَ ذٰلِكَ بِاِيلَاءٍ، قِيْلَ لَهُ (ذٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ) (المجادلة: 3) عُقُوبَةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الْاِيلَاءِ عَلٰى نَاحِيَةٍ قَالَ: وَقَالَ لِيْ فِي الظِّهَارِ مَا قَالَ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا "

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب ظہار کرنے والے شخص کو چار ماہ گزر جاتے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔ اُن سے کہا گیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں تمہیں نصیحت کی گئی ہے''۔

تو کیا یہ عقوبت ہے؟ پھر ایلاء کے بارے میں ایک اور مقام پر اُس نے ارشاد فرمایا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: تو اُنہوں نے ظہار کے بارے میں وہی بات بیان کی جو وہ پہلے بیان کرچکے تھے اور اُنہوں نے ان دونوں (یعنی ظہار اور ایلاء) کے درمیان فرق کیا۔

11572 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ اِيلَاءٌ فِيْ تَظَاهُرٍ، وَلَا تَظَاهُرٌ فِيْ اِيلَاءٍ

✽✽ ابراہیم بن ابوبکر نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوتا اور ظہار ایلاء میں داخل نہیں ہوتا۔

11573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُظَاهِرِ تَمْضِي لَهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِاِيلَاءٍ، مَتٰى كَفَّرَ فَهِيَ امْرَاَتُهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ بِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَيْسَ لَهُ وَقْتٌ

✽✽ زہری نے ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جسے چار ماہ گزر چکے ہوں تو زہری کہتے ہیں: یہ چیز

ایلاء شمار نہیں ہوگی' آدمی جب بھی کفارہ ادا کرے گا تو اُس کی بیوی' اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی اس کے بارے میں وہی بات بیان کی ہے جو زہری کا قول ہے' یعنی ایسے آدمی کے لیے کسی وقت کا تعین نہیں کیا گیا۔

11574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ قَالَ: لَا يَكُونُ إِيلَاءٌ ظِهَارًا، وَلَا ظِهَارٌ إِيلَاءً

❋❋ داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے: اُس کی بیوی اُس کے لیے اُس کی ماں کی پشت کی مانند ہے! تو امام شعبی نے جواب دیا: ایلاء ظہار نہیں ہوگا اور ظہار' ایلاء نہیں ہوگا۔

11575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ لِلظِّهَارِ وَقْتٌ، مَتَى كَفَّرَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ

❋❋ ابومعشر نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: ظہار کے لیے کسی وقت کا تعین نہیں ہے' آدمی جب بھی کفارہ ادا کرے گا تو عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

11576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ: فِي رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى يَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيلَاءٌ

❋❋ جابر بن زید نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ چار ماہ گزر جاتے ہیں' تو یہ چیز ایلاء شمار ہوگی۔

11577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هُوَ إِيلَاءٌ

وَأَمَّا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ فَذَكَرَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُمَا قَالَا: لَيْسَ لِلظِّهَارِ وَقْتٌ، مَتَى كَفَّرَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار ہوگی۔

عثمان بن مطر نے یہ بات ذکر کی ہے کہ قتادہ نے حسن بصری اور سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ظہار کے لیے کسی وقت کا تعین نہیں ہے' آدمی جب بھی کفارہ ادا کرے گا تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

11578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ طَلَاقُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الظِّهَارُ، وَالْإِيلَاءُ، فَجَعَلَ اللّٰهُ فِي الظِّهَارِ مَا سَمِعْتُمْ، وَجَعَلَ فِي الْإِيلَاءِ مَا سَمِعْتُمْ

❋❋ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کے درمیان طلاق کی ایک قسم ظہار کرنا اور ایلاء کرنا بھی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے ظہار کے بارے میں وہ حکم دیا' جسے تم سن چکے ہو اور ایلاء کے بارے میں وہ حکم دیا جسے تم سن چکے ہو۔

بَابُ هَلْ يُكَفِّرُ الْمُظَاهِرُ إِذَا بَرَّ

باب: جب ظہار کرنے والا شخص قسم پوری کرے گا تو کیا وہ کفارہ دے گا؟

11579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: إِذَا بَرَّ الْمُظَاهِرُ لَمْ يُكَفِّرْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب ظہار کرنے والا شخص قسم پوری کرے گا تو وہ کفارہ ادا نہیں کرے گا۔

11580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا بَرَّ الْمُظَاهِرُ لَمْ يُكَفِّرْ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب ظہار کرنے والا شخص قسم پوری کرے گا تو وہ کفارا ادا نہیں کرے گا۔

11581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: الْمُظَاهِرُ يُكَفِّرُ وَاِنْ بَرَّ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ظہار کرنے والا شخص کفارہ ادا کرے گا اگرچہ وہ قسم پوری کرے۔

11582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُكَفِّرُ الْمُظَاهِرُ وَاِنْ بَرَّ، قَدْ قَالَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ظہار کرنے والا شخص کفارہ ادا کرے گا اگرچہ وہ قسم پوری کرے' کیونکہ اُس نے ایک قابلِ انکار اور جھوٹی بات کہی ہے۔

بَابُ الْمُظَاهِرِ مِنَ الْاَمَةِ

باب: کنیز سے ظہار کرنے والے شخص کا حکم

11583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ اَمَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا قَالَ: يُكَفِّرُ كَفَّارَةَ الْحُرَّةِ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَطَاَهَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُس سے ظہار کر لیتا ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: وہ آزاد عورت کا سا کفارہ ادا کرے گا' اگر وہ اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

11584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ طَاوُسٍ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے طاؤس کے صاحبزادے کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

11585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ اَمَتِهِ ثُمَّ اَرَادَ نِكَاحَهَا

قَالَ: اِنْ شَاءَ اَعْتَقَهَا، وَجَعَلَ عِتْقَهَا كَفَّارَةَ يَمِينِه، وَلٰكِنْ لِيُقَدِّمَ اِلَيْهَا شَيْئًا

٭٭ زہری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے اور پھر اُس سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے تو اُسے آزاد کر دے اور اُس کی آزادی کو اپنی قسم کا کفارہ قرار دیدے لیکن اُسے اس سے پہلے عورت کو کچھ دینا چاہیے۔

11586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ مِنْ اَمَتِه فَهُوَ ظِهَارٌ فَلْيُكَفِّرْ، قَالَ حَمَّادٌ، وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَصَابَهَا، اِذَا كَانَتْ فِيْ مِلْكِه فَلَا يُصِيبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرتا ہے' تو یہ ظہار شمار ہوگا اور آدمی کو اُس کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔

حماد بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر آدمی نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی' تو جب تک وہ کنیز آدمی کی ملکیت ہے' وہ اُس کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا' جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کر دیتا۔

11587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ لَا يُصِيبُهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب آدمی نے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہوئی ہو تو اُس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

11588 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَفَّارَةُ الْاَمَةِ وَالْحُرَّةِ كَفَّارَةٌ تَامَّةٌ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: کنیز اور آزاد عورت کا کفارہ ایک مکمل کفارہ ہے۔

11589 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: هُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

٭٭ جعفر بن برقان نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ (یعنی کنیزیں بھی) خواتین ہی ہوتی ہیں۔

11590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يُكَفِّرُ مِثْلَ كَفَّارَةِ الْحُرَّةِ وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: آدمی آزاد عورت کے کفارہ کی مانند کفارہ ادا کرے گا۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ ظَاهَرَ مِنْ اَمَتِه قَالَ: اَمَّا اَنَا فَكُنْتَ مُكَفِّرًا شِطْرَ كَفَّارَةِ الْحُرَّةِ، كَمَا عِدَّتُهَا شِطْرُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو آزاد عورت کے کفارہ کے نصف کے برابر کفارہ ادا کروں گا جس طرح میں اُس کنیز کی عدت کو آزاد عورت کی عدت کا نصف قرار دیتا ہوں۔

11592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٌ ظَاهَرَ مِنْ سُرِّيَّتِهِ: كَانَ لَا يَرَاهُ ظِهَارًا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (الَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (المجادلة: 3)

✲✲ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے' امام شعبی اسے ظہار قرار نہیں دیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ اپنی عورتوں (یعنی بیویوں) کے ساتھ ظہار کرتے ہیں''۔

بَابُ تَظَاهُرِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا ظہار کرنا

11593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ امْرَاَةٍ قَالَتْ: لِزَوْجِهَا هُوَ عَلَيْهَا كَاَبِيْهَا قَالَ: قَدْ قَالَتْ: مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا: فَنَرٰى اَنْ تُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، اَوْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، اَوْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، وَلَا يَحُوْلُ قَوْلُهَا هٰذَا بَيْنَ زَوْجِهَا وَبَيْنَهَا اَنْ يَطَاَهَا

✲✲ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے شوہر سے یہ کہتی ہے کہ وہ اُس کے لیے اُس کے باپ کی مانند ہے' تو زہری کہتے ہیں: اُس عورت نے قابلِ انکار اور جھوٹی بات کہی ہے' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کفارہ کے طور پر غلام آزاد کرے گی' یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے گی' یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گی' البتہ اُس کا یہ کہنا اُس کے شوہر کے اُس کے ساتھ صحبت کرنے میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

11594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ: لَا يَرٰى ظِهَارَهَا مِنْ زَوْجِهَا ظِهَارًا

✲✲ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حسن بصری عورت کے' شوہر کے ساتھ ظہار کرنے کو کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے۔

11595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، تَظَاهُرُهَا قَالَتْ: هُوَ عَلَيْهَا كَاَبِيْهَا قَالَ: يَمِيْنٌ لَيْسَ هِيَ بِظِهَارٍ، حَرَّمَتْ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَهَا

✲✲ ابن جریج عورت کے ظہار کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر عورت یہ کہہ دیتی ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے لیے اُس کے باپ کی مانند ہے! تو ابن جریج کہتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگی' یہ ظہار شمار نہیں ہوگا' کیونکہ اُس عورت نے اُس چیز کو حرام قرار دیا ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے حلال قرار دیا ہے۔

بَابُ ظِهَارِهَا قَبْلَ نِكَاحِهَا

باب: عورت کا نکاح کرنے سے پہلے ظہار کرنا

11596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ، ظَاهَرَتْ مِنَ الْمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنْ تَزَوَّجَتْهُ فَاسْتَفْتَى لَهَا فُقَهَاءَ كَثِيرَةً، فَأَمَرُوهَا أَنْ تُكَفِّرَ فَأَعْتَقَتْ غُلَامًا لَهَا ثَمَنُ أَلْفَيْنِ.

✱✱ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: عائشہ بنت طلحہ نے مصعب بن زبیر کے ساتھ ظہار کرلیا کہ اگر مصعب نے اُن کے ساتھ شادی کی (تو وہ اُن کے لیے اُن کے باپ کی جگہ ہوں گے) پھر مصعب نے اُس خاتون کے بارے میں بہت سے فقہاء سے دریافت کیا' تو اُن فقہاء نے یہی حکم دیا کہ وہ خاتون کفارہ ادا کریں گی' تو اُس خاتون نے غلام کو آزاد کیا جس کی قیمت دو ہزار تھی۔

11597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَأَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، نَحْوًا مِنْ هٰذَا

✱✱ سلیمان شیبانی نے امام شعبی اور اشعث نے ابن سیرین کے حوالے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

11598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ خَطَبَهَا، فَقَالَتْ: هُوَ عَلَيَّ كَأَبِي، فَلَمَّا كَانَ عَلَى الْعِرَاقِ خَطَبَهَا، فَقَالَتْ: احْجُبُوا هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ عَنِّي، فَإِنَّهُ عَلَيَّ كَأَبِي، فَاسْتَفْتَتْ بِالْمَدِينَةِ فَأُفْتِيَتْ أَنْ تُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهَا وَتَنْكِحَهُ "

✱✱ عبدالکریم جو عائشہ بنت طلحہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: مصعب بن زبیر نے اُس خاتون کو شادی کا پیغام دیا تو اُس خاتون نے کہا: وہ میرے لیے میرے باپ کی مانند ہے! جب مصعب بن زبیر عراق کے گورنر بنے تو اُنہوں نے پھر اُس خاتون کو شادی کا پیغام دیا تو اُس خاتون نے کہا: اس دیہاتی کو مجھ سے دور ہی رکھو کیونکہ یہ میرے لیے میرے باپ کی مانند ہے۔ پھر اُس خاتون نے مدینہ منورہ میں لوگوں سے مسئلہ دریافت کیا تو اُسے یہ بتایا گیا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے کر اُن صاحب کے ساتھ شادی کرسکتی ہے۔

11599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: قَالَتِ ابْنَةُ طَلْحَةَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: فَاطِمَةَ لِمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنْ نَكَحْتُهُ فَهُوَ عَلَيْهَا كَأَبِيهَا، ثُمَّ نَكَحَتْهُ، فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالُوا: تُكَفِّرُ. قَالَ مَعْمَرٌ: " وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِمَّنْ قَبْلَنَا يَرَاهُ شَيْئًا مِنْهُمُ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ قَالَا: لَيْسَ بِظِهَارٍ

✱✱ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلحہ کی صاحبزادی نے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُن کا نام فاطمہ تھا' اُنہوں نے مصعب بن زبیر کے بارے میں یہ کہا کہ اگر اُس خاتون نے اُن صاحب کے ساتھ شادی کی تو وہ صاحب اُس کے

لیے اُس خاتون کے باپ کی مانند ہوں گے' پھر اُس خاتون نے اُن صاحب کے ساتھ شادی کر بھی لی' اُن صاحب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُن شاگردوں نے جواب دیا: وہ خاتون کفارہ ادا کرے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہمارے طرف کے لوگوں میں سے' میں نے کسی کو نہیں سنا کہ وہ اس کو کچھ سمجھتا ہو' ان میں حسن بصری اور قتادہ بھی شامل ہیں' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ (یعنی عورت کا ظہار کرنا شرعی طور پر) ظہار نہیں ہوتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُظَاهِرُ ثُمَّ يَأْبَى اَنْ يُكَفِّرَ

باب: آدمی ظہار کرے اور پھر کفارہ ادا کرنے سے انکار کر دے

11600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: "اِنْ قَالَ الْمُظَاهِرُ: لَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا، لَمْ يُتْرَكْ حَتّٰى يُطَلِّقَ اَوْ يُرَاجِعَ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر ظہار کرنے والا شخص یہ کہتا ہے: مجھے اس عورت کی کوئی ضرورت نہیں ہے' تو اُس ظہار کرنے والے کو اُس وقت تک نہیں چھوڑا جائے گا جب تک وہ طلاق نہیں دے دیتا' یا رجوع نہیں کر لیتا۔

بَابُ يُظَاهِرُ اِلٰى وَقْتٍ

باب: ایک متعین وقت کے لیے ظہار کرنا

11601 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِيْ، عَنْ عَطَاءٍ، اَوْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا سَاعَةً فَهُوَ لَازِمٌ لَهُ، وَقَالَهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلَى: وَقَالَ غَيْرُهُ: اِذَا ظَاهَرَ سَاعَةً فَمَضَتِ السَّاعَةُ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا، وَهُوَ قَوْلُنَا

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: عطاء یا شاید ابراہیم نخعی کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ایک گھڑی کے لیے عورت کے ساتھ ظہار کرے تو یہ ظہار اُس پر لازم ہو جائے گا۔ ابن ابولیلیٰ نے بھی یہی بات بیان کی ہے' البتہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص گھڑی بھر کے لیے ظہار کرے اور وہ گھڑی گزر جائے تو پھر کوئی چیز باقی نہیں رہے گی اور ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ الْاِيْلَاءِ

باب: ایلاء (کے احکام)

11602 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْاِيْلَاءِ، فَقَالَ:

اَنْ يَحْلِفَ بِاللّٰهِ لَا يُجَامِعُهَا، اَوْ لَيَغِيظَنَّهَا، اَوْ لَيَسُوئَنَّهَا، اَوْ لَيَحْرِمَنَّهَا، اَوْ لَا يَجْتَمِعُ رَاْسُهُ وَرَاْسُهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَاَمَّا اِذَا قَالَ: لَا اَقْرَبُكِ، وَلَا اَمَسُّكِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَكُونَ يَمِينًا"

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایلاء کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اللہ کے نام کی قسم اُٹھائے کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' یا اُس پر غیظ و غضب کا اظہار کرے گا' یا اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرے گا' یا اُس سے محروم کرے گا' یا اُس مرد کا سر اُس عورت کے ساتھ اکٹھا نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی نے یہ کہا ہو کہ میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا' یا میں تمہیں چھوؤں گا نہیں' تو یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی' جب تک آدمی ساتھ قسم نہیں اُٹھاتا۔

11603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْاِيلَاءُ اَنْ يَحْلِفَ بِاللّٰهِ عَلَى الْجِمَاعِ نَفْسِهِ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ، اِنْ ضَرَبَ اَجَلًا اَوْ لَمْ يَضْرِبْ، اِذَا كَانَ الَّذِي يَحْلِفُ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَاَكْثَرُ، قَالَ عَطَاءٌ: فَاَمَّا اَنْ يَقُولَ لَا اَمَسُّكِ، وَلَا يَحْلِفُ، اَوْ تَقُولَ قَوْلًا عَظِيمًا ثُمَّ يَهْجُرُهَا فَلَيْسَ بِاِيلَاءٍ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایلاء یہ ہے کہ آدمی اللہ کے نام کی قسم اُٹھائے کہ وہ چار ماہ سے زیادہ عرصہ تک صحبت نہیں کرے گا' خواہ وہ اس کی مدت بیان کرے' یا بیان نہ کرے' جبکہ اُس نے جو قسم اُٹھائی ہو' وہ چار ماہ کے بارے میں ہو' یا اس سے زیادہ کے بارے میں ہو۔

عطاء بیان کرتے ہیں: اگر آدمی یہ کہتا ہے: میں تمہیں چھوؤں گا نہیں' لیکن وہ قسم نہیں اُٹھاتا' یا کوئی اور بُری بات کہہ دیتا ہے' پھر عورت سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے' تو یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا۔

11604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ: مَا فَعَلَتْ تَهَلُّلُ؟ - يَعْنِي امْرَاَتَهُ - عَهْدِي بِهَا لَسِنَةً قَالَ: اَجَلْ، وَاللّٰهِ لَقَدْ خَرَجْتُ وَمَا اُكَلِّمُهَا قَالَ: فَعَجِّلِ الْمَسِيرَ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، فَاِنْ مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ، وَاَنْتَ خَاطِبٌ

✵✵ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت کیا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ جب میں آخری مرتبہ اسے ملا تھا' اس وقت وہ کچھ زبان دراز تھی' اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! جب میں نکلا تھا' تو میں نے اُس کے ساتھ کوئی بات چیت بھی نہیں کی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار ماہ گزرنے سے پہلے تم اُس کے پاس چلے جاؤ! کیونکہ اگر چار ماہ گزر گئے' تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی اور تمہیں نئے سرے سے رشتہ بھیجنا ہوگا۔

11605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا فَعَلَتْ تَهَلُّلُ؟ يَعْنِي امْرَاَتَهُ قَالَ: عَهْدِي بِهَا لَسِنَةً قَالَ: اَجَلْ، وَاللّٰهِ لَقَدْ خَرَجْتُ وَمَا اُكَلِّمُهَا قَالَ: فَعَجِّلْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، فَاِنْ مَضَتْ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ

٭٭ یزید بن اصم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے یزید کی اہلیہ کے بارے میں دریافت کیا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ جب میں آخری مرتبہ اسے ملا تھا' اس وقت وہ کچھ زبان دراز تھی' تو یزید نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! جب میں نکلا تھا' تو میں نے اُس کے ساتھ بات چیت نہیں کی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم چار ماہ گزرنے سے پہلے ہی اُس کے پاس چلے جاؤ' کیونکہ اگر چار ماہ گزر گئے' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الْإِيلَاءُ اَنْ يَحْلِفَ اَنْ لَا يَمَسَّهَا اَبَدًا اَوْ اَقَلَّ، اِذَا كَانَ الَّذِي يَحْلِفُ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایلاء یہ ہے کہ آدمی یہ قسم اُٹھائے کہ وہ بیوی کو کبھی بھی نہیں چھوئے گا (یعنی اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا) جبکہ اُس نے جو حلف اُٹھایا ہوا ہو' وہ چار ماہ سے زیادہ کے بارے میں ہو۔

11607 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا حَلَفَ بِاللّٰهِ لَا يَقْرَبُهَا، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهُوَ اِيلَاءٌ، ضَرَبَ اَجَلًا اَوْ لَمْ يَضْرِبْ، فَاِنْ قَالَ: لَا اَقْرَبُكِ، لَا اَمَسُّكِ، وَهَجَرَهَا، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِاِيلَاءٍ"

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی اللہ کے نام پر حلف اُٹھالے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا' اور پھر عورت کو یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ چار ماہ گزر جائیں' تو یہ چیز ایلاء شمار ہوگی' خواہ اُس نے یہ مدت مقرر کی ہو' یا مقرر نہ کی ہو' لیکن اگر اُس نے یہ کہا ہو: میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا' تمہیں نہیں چھوؤں گا اور پھر اُس سے لاتعلقی اختیار کیے رکھی' تو یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔

11608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْإِيلَاءُ هُوَ اَنْ يَحْلِفَ اَنْ لَا يَاْتِيَهَا اَبَدًا.

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن جبیر کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایلاء یہ ہے کہ آدمی یہ حلف اُٹھائے کہ وہ عورت کے ساتھ کبھی صحبت نہیں کرے گا۔

11609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَنَّ اَبَا يَحْيَى، مَوْلَى مُعَاذٍ اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

11610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنَّ يَعْقُوبَ اَخْبَرَنِي عَنْكَ اَنَّكَ سَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِنْ سَمَّى اَجَلًا فَلَهُ الْاَجَلُ لَيْسَ بِاِيلَاءٍ، وَاِنْ لَمْ يُسَمِّهِ فَهُوَ اِيلَاءٌ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِيلَاءِ شَيْئًا، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ تَقُولُ اَنْتَ؟ قَالَ: اِنْ سَمَّى اَجَلًا وَاِنْ لَمْ يُسَمِّ، فَاِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ كَمَا

قَالَ اللّٰهُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یعقوب نے آپ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر آدمی کسی مدت کا تعین کر دیتا ہے' تو آدمی اُس مدت تک کا حق حاصل ہوگا' یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی' لیکن اگر وہ مدت کا تعین نہیں کرتا' تو یہ ایلاء شمار ہوگا۔ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایلاء کے بارے میں کوئی بات نہیں سنی ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس صورت میں آپ کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر آدمی مدت کا تعین کرے' یا نہ کرے' جب چار ماہ گزر جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

بَابُ مَا حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَهُوَ اِيلَاءٌ

باب: جو چیز آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان رکاوٹ بن جائے' وہ ایلاء شمار ہوگی

11611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَصِيفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "كُلُّ يَمِينٍ حَالَتْ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَهُوَ اِيلَاءٌ، اِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَغِيظَنَّكِ، وَاللّٰهِ لَاَسُوئَنَّكِ، وَاللّٰهِ لَا اَقْرَبُكِ، وَاَشْبَاهُ هٰذَا"

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہر وہ قسم جو آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان رکاوٹ بن جائے' وہ ایلاء شمار ہوگی' جب آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں تم پر غصہ کا اظہار کروں گا' اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ بُرائی کروں گا' اللہ کی قسم! میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا' یا اس کی مانند اور کلمات ادا کرے! (تو یہ ایلاء شمار ہوگا)۔

11612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "وَلٰكِنَّا نَقُولُ: اِذَا اَرَادَ الْاَوَّلَ فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يُغَلِّظَ فَلِكُلِّ يَمِينٍ كَفَّارَةٌ"

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: تاہم ہم یہ کہتے ہیں کہ جب آدمی نے صرف پہلا مفہوم مراد لیا ہو' تو اس کا ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور اگر اُس کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس میں تاکید پیدا کر دے' تو ہر قسم کا ایک کفارہ ہوگا۔

11613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يُكَلِّمَ امْرَاَتَهٗ، فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْاِيلَاءُ فِي الْجِمَاعِ، وَاَنَا اَخْشَى اَنْ يَكُونَ هٰذَا اِيلَاءً

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں منصور نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ قسم اُٹھاتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: ایلاء کرنا صحبت کرنے کے حوالے سے ہوتا ہے' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ چیز بھی ایلاء شمار ہو۔

11614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا حَلَفَ بِاللّٰهِ لَيَغِيظَنَّهَا، اَوْ لَيَسُوئَنَّهَا، اَوْ لَيُحَرِّمَنَّهَا، اَوْ لَا يَجْتَمِعُ رَاْسُهٗ وَرَاْسُهَا فَهُوَ اِيلَاءٌ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب آدمی اللہ کے نام کی قسم اُٹھالے کہ وہ عورت پر غیظ وغضب کا اظہار کرے گا' یا اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرے گا' یا اُسے محروم رکھے گا' یا اُس مرد کا سر اُس عورت کے ساتھ اکٹھا نہیں ہوگا' تو یہ چیز ایلاء شمار ہوگی۔

11615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَيْسَ بِإِيلَاءٍ قَدْ غَاظَهَا حِينَ لَمْ يَقْرَبْهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی' کہ جب آدمی بیوی پر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے' اُس کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

11616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يُكَلِّمَ امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْاِيلَاءُ فِي الْجِمَاعِ، وَاَنَا اَخْشَى اَنْ يَكُونَ هٰذَا اِيلَاءً

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو یہ قسم اُٹھالیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایلاء کرنا صحبت کرنے کے حوالے سے ہوتا ہے' البتہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ چیز بھی ایلاء ہوسکتی ہے۔

11617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: "اِنْ قَالَ: اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ، اَنْتِ عَلَيَّ كَاُمِّي، اَوْ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ قَرِبْتُكِ، فَهُوَ اِيلَاءٌ، وَكُلُّ يَمِينٍ حَلَفَ بِهَا لَا يَقْرَبُهَا فَهُوَ اِيلَاءٌ، اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، وَاِنْ قَرِبَهَا قَبْلَهَا فَهُوَ عَلٰى مَا قَالَ "

✵✵ قتادہ نے ابوشعثاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد نے یہ کہا ہو: تم مجھ پر حرام ہو! یا تم میرے لیے میری ماں کی طرح ہو! یا تم طلاق یافتہ ہو! اگر میں تمہارے قریب آجاؤں! (تو یہ تمام کلمات) ایلاء شمار ہوں گے اور ہر وہ قسم جسے اُٹھا کر آدمی یہ کہے کہ وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا' تو یہ چیز ایلاء شمار ہوگی' جب چار ماہ گزر جائیں' لیکن اس سے پہلے مرد عورت کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' تو پھر مرد کی کہی ہوئی بات کے مطابق حکم ہوگا (یعنی اُسے قسم کا کفارہ دینا ہوگا)۔

11618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ لِاَجَلٍ سَمَّاهُ دُوْنَ الْاَرْبَعَةِ فَلَيْسَ بِاِيلَاءٍ.

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ قسم اُٹھالیتا ہے کہ وہ کسی متعین مدت تک عورت کے قریب نہیں جائے گا' اور وہ اُس مدت کا تعین بھی کر دیتا ہے اور یہ چار ماہ سے کم ہو' تو یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔

11619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

11620 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَاَتَهُ شَهْرًا فَمَكَثَ عَنْهَا خَمْسَةَ اَشْهُرٍ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِاِيلَاءٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ حلف اُٹھالیتا ہے کہ وہ ایک

ماہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا اور پھر وہ پانچ ماہ تک عورت کے قریب نہیں جاتا' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔

11621 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ: فِي رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، ثُمَّ تَرَكَهَا ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِاِيلَاءٍ.

✽✽ سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے طاوس کا بیان نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے: جو یہ قسم اُٹھالیتا ہے کہ وہ تین ماہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا' پھر وہ تین ماہ عورت کے قریب نہیں جاتا' تو طاوس نے جواب دیا: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔

11622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ.

✽✽ اسی کی مانند روایت سعید بن جبیر کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

11623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن جبیر سے منقول ہے۔

11624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ بِاِيلَاءٍ. ذَكَرَهُ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ

✽✽ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔ راوی نے یہ بات عامر احول کے حوالے سے نقل کی ہے۔

11625 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَاَتَهُ عَشَرَةَ اَيَّامٍ فَتَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَغَيْرِهِ، اَنَّهُ قَالَ: هُوَ بَابُ اِيلَاءٍ

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاۃ کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ حلف اُٹھالیتا ہے کہ وہ دس دن تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا' پھر وہ چار ماہ تک عورت کے قریب نہیں جاتا' تو حجاج نے بتایا کہ حکم نے ابراہیم نخعی اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ چیز ایلاء کا حصہ شمار ہوگی۔

11626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ قَالَ: هُوَ اِيلَاءٌ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار ہوگی۔

11627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَاَتَهُ شَهْرًا فَمَكَثَ عَنْهَا خَمْسَةَ اَشْهُرٍ قَالَ: ذٰلِكَ اِيلَاءٌ سَمَّى اَجَلًا اَوْ لَمْ يُسَمِّهِ، فَاِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهِيَ وَاحِدَةٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ حلف اُٹھالیتا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا' پھر وہ پانچ ماہ تک اُس کے قریب نہیں جاتا' تو عطاء نے جواب دیا: یہ چیز ایلاء شمار ہوگی' خواہ اُس نے مدت کا نام لیا ہو' یا نہ لیا ہو' جب چار ماہ گزر جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ایک طلاق شمار ہوگی۔

11628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ: آلَى مِنَ امْرَاَتِهِ عَشَرَةَ اَيَّامٍ، فَسَاَلَ عَنْهَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: اِنْ مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهُوَ اِيْلَاءٌ

** وبرہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ دس دن کے لیے ایلاء کر لیا' اُس نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جب چار ماہ گزریں گے' تو یہ ایلاء شمار ہوگا۔

11629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَيْسَ بِاِيْلَاءٍ"

** سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی یہ حلف اُٹھالے کہ وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا اور پھر انشاءاللہ کہہ دے' تو یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا۔

11630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَاَتَهُ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ اِلَّا مَرَّةً فَجَامَعَهَا بَعْدَ اَشْهُرٍ، وَقَدْرُ مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وُقُوْعِهِ عَلَيْهَا، وَبَيْنَ تَمَامِ السَّنَةِ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ: وَقَعَ عَلَيْهِ الْاِيْلَاءُ حِيْنَ يُجَامِعُهَا، فَاِنْ كَانَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَمَامِ السَّنَةِ اِلَّا اَقَلُّ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ الْاِيْلَاءُ اَلَا اِنَّ الْاِيْلَاءَ اِنَّمَا يَقَعُ حِيْنَ يُجَامِعُهَا

** سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ حلف اُٹھالیتا ہے کہ وہ اس سال اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا' صرف ایک بار ایسا کرے گا' پھر وہ کچھ مہینے گزرنے کے بعد عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور عورت کے اُس کے ساتھ صحبت کرنے اور اُس کے یہ کلام کرنے کے درمیان اور سال پورا ہونے کے درمیان چار ماہ سے زیادہ کا وقفہ ہوتا ہے' تو ایسے شخص پر ایلاء واقع ہو جائے گا' جب وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرلے گا' لیکن اگر اُس کے اور سال پورا کرنے کے درمیان چار ماہ سے کم کا عرصہ ہو' تو اُس پر ایلاء واقع نہیں ہوگا' ایلاء اُس وقت واقع ہوگا' جب وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرے گا۔

بَابُ حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا وَهِيَ تُرْضِعُ

باب: جو شخص قسم اُٹھالیتا ہے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا جبکہ عورت اُس وقت (بچہ کو) دودھ پلاتی ہو

11631 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ

قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: حَلَفْتُ اَنْ لَا اَمَسَّ امْرَاَتِي سَنَتَيْنِ، فَاَمَرَهُ بِاعْتِزَالِهَا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا تُرْضِعُ، فَخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے اُنہیں بتایا کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے یہ قسم اُٹھائی ہے کہ میں دو سال تک اپنی بیوی کو چھوؤں گا بھی نہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو عورت سے علیحدہ ہونے کا حکم دیا۔ اُس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عورت بچہ کو دودھ پلاتی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کا رشتہ برقرار رہنے دیا۔

11632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ: حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَاَتَهُ حَتّٰى تَفْطِمَ ابْنَهُ قَعْنَبًا قَالَ: فَمَرَّ بِالْقَوْمِ فَقَالُوْا: مَا اَحْسَنَ مَا غُذِّيَ بِهٖ قَعْنَبُ، فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهُ كَانَ آلٰى مِنْهَا حَتّٰى تَفْطِمَهُ، فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا نَرَى امْرَاَتَكَ اِلَّا قَدْ بَانَتْ مِنْكَ، فَاَتٰى عَلِيًّا فَسَاَلَهُ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ آلَيْتَ فِيْ غَضَبِكَ فَقَدْ بَانَتْ مِنْكَ امْرَاَتُكَ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهِيَ امْرَاَتُكَ

❋❋ سماک بن حرب نے ابوعطیہ ہجیمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے یہ قسم اُٹھائی کہ وہ اُس وقت تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائیں گے جب تک وہ بچہ کا دودھ نہیں چھڑا دیتی' راوی بیان کرتے ہیں: اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو یہ بات کہہ رہے تھے کہ قعنب کو جو غذا دی جا رہی ہے' وہ کتنی اچھی ہے۔ ابوعطیہ نے اُن لوگوں کو بتایا: اُنہوں نے تو اُس خاتون کے ساتھ اُس وقت تک ایلاء کر لیا ہے' جب تک وہ بچہ کا دودھ نہیں چھڑاتی۔ تو حاضرین نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تمہاری بیوی تم سے بائنہ ہو جائے گی۔ پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو تم نے غصہ کے عالم میں ایلاء کیا تھا' تو تمہاری بیوی تم سے بائنہ ہو گئی ہے اور اگر اس کے علاوہ تھا' تو پھر وہ تمہاری بیوی ہے۔

11633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتِ امْرَاَتُهُ تُرْضِعُ فَحَلَفَ بِالطَّلَاقِ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى تَفْطِمَ قَالَ: اِنْ قَرِبَهَا قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَقَدْ وَقَعَ الطَّلَاقُ، وَاِنْ تَرَكَهَا حَتّٰى تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهُوَ اِيْلَاءٌ

❋❋ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کی بیوی بچہ کو دودھ پلاتی ہو اور وہ اس بات پر طلاق کی قسم اُٹھا لے کہ وہ اُس عورت کے قریب اُس وقت تک نہیں جائے گا' جب تک وہ بچہ کا دودھ نہیں چھڑاتی' تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اگر وہ چار ماہ گزرنے سے پہلے عورت کے قریب چلا جاتا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر وہ عورت کو یوں ہی رہنے دیتا ہے' یہاں تک کہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو ایلاء کا حکم ثابت ہو جائے گا۔

11634 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ

تُرْضِعُ قَالَ: لَيْسَ بِإِيلَاءٍ إِنَّمَا أَرَادَ الْإِصْلَاحَ بِهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ قسم اُٹھاتا ہے کہ جب تک اُس کی بیوی بچہ کو دودھ پلا رہی ہے وہ اُس کے قریب نہیں جائے گا' تو قتادہ نے جواب دیا: یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا کیونکہ اُس نے بچہ کی بہتری کا ارادہ کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا أَنْ لَا يَقْرَبَهَا هَلْ يَكُونُ إِيلَاءٌ

باب: جو شخص تین طلاقوں کی قسم اُٹھالے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا تو کیا یہ چیز ایلاء شمار ہوگی؟

11635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ ثَلَاثًا أَنْ لَا يَقْرَبَهَا سَنَةً قَالَ: فَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: إِذَا مَضَتِ الْأَشْهُرُ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِيلَاءٌ، قَدْ هَدَمَهُ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ. قَالَ: قُلْتُ: أَدِّهِ، قَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ: إِذَا مَضَتِ الْأَشْهُرُ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِيلَاءٌ، وَلَكِنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى تَمْضِيَ السَّنَةُ، فَإِنْ مَسَّهَا حَنِثَ فِي يَمِينِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَدْ وَقَعَ الْإِيلَاءُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں ہونے کی قسم اُٹھالیتا ہے کہ وہ سال بھر تک اُس عورت کے قریب نہیں جائے گا' تو قتادہ نے جواب دیا: حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب مہینے گزر جائیں گے' تو عورت اُس شخص سے بائنہ ہو جائے گی' اگر وہ بعد میں اُس عورت کے ساتھ پھر شادی کر لیتا ہے تو اب ایلاء کا حکم باقی نہیں رہے گا' کیونکہ طلاق اور نکاح نے اُسے کالعدم قرار دے دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ اسے ادا کریں؟ تو ابوشعثاء نے کہا: جب مہینے گزر جائیں گے' تو عورت اُس سے بائنہ ہو جائے گی' اگر وہ مرد اُس کے بعد اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو اب اُس پر ایلاء کا لاگو نہیں ہوگا' تاہم وہ ایک سال گزرنے تک اُس عورت کے قریب نہیں جائے گا' اگر وہ اُس عورت کے ساتھ (ایک سال گزرنے سے پہلے) صحبت کر لیتا ہے' تو وہ قسم میں حانث ہو جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ اُس کے بعد اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو ایلاء کا حکم واقع ہوگا۔

11636 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا مَضَتِ الْأَشْهُرُ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ مُولٍ أَيْضًا، وَإِنْ لَمْ يَمَسَّهَا حَتَّى تَمْضِيَ الْأَشْهُرُ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ، وَإِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ مُولٍ أَيْضًا، وَإِنْ لَمْ يَمَسَّهَا حَتَّى تَمْضِيَ الْأَشْهُرُ بَانَتْ مِنْهُ أَيْضًا

✵✵ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مہینے گزر جائیں گے' تو عورت اُس سے بائنہ ہو جائے گی' اگر وہ مرد اُس کے بعد بھی اُس عورت کے ساتھ دوبارہ شادی کر لیتا ہے' تو بھی وہ ایلاء کرنے والا شمار ہوگا اور اگر وہ دوبارہ چند ماہ گزرنے تک اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا' تو وہ عورت پھر اُس سے بائنہ ہو جائے گا' اگر وہ اس کے بعد پھر اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو وہ پھر بھی ایلاء کرنے والا شمار ہوگا' اگر وہ چار ماہ گزرنے تک پھر اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا' تو وہ عورت پھر بائنہ ہو جائے گی۔

11637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ مَسَسْتُكِ خَمْسَةَ اَشْهُرٍ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِاِيْلَاءٍ، لَيْسَ الطَّلَاقُ بِيَمِينٍ فَيَكُوْنُ اِيلَاءً

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر میں نے پانچ ماہ سے پہلے تمہارے ساتھ صحبت کر لی' تو تمہیں طلاق ہے! تو عطاء فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی' کیونکہ اس طلاق میں ساتھ قسم نہیں اُٹھائی گئی' ورنہ یہ ایلاء ہوتی۔

بَابُ انْقِضَاءِ الْاَرْبَعَةِ

باب: چار ماہ کا گزر جانا

11638 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَسْاَلُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْاِيلَاءِ فَمَرَرْتُ بِهٖ، فَقَالَ: مَا قَالَ لَكَ؟ فَحَدَّثْتُهُ بِهٖ قَالَ: اَفَلَا اُخْبِرُكَ مَا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُوْلَانِ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: كَانَا يَقُوْلَانِ: اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ

✵✵ معمر نے عطاء خراسانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے مجھے سنا کہ میں سعید بن مسیّب سے ایلاء کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں' بعد میں' میں اُن کے پاس سے گزرا تو وہ بولے: اُنہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ میں نے اُنہیں اُس جواب کے بارے میں بتایا' تو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا: کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو حضرت عثمان بن عفان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے (یعنی اُن دونوں حضرات کی جو رائے ہے) میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے بتایا: یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی اور اب عورت اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہوگی (یعنی مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا) اور عورت طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔

11639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: آلَى النُّعْمَانُ مِنِ امْرَاَتِهٖ، وَكَانَ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَضَرَبَ فَخِذَهٗ، فَقَالَ: اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَاعْتَرِفْ بِتَطْلِيْقَةٍ

٭٭ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نعمان نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ایلاء کرلیا' وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن کے زانوں پر ہاتھ مار کر یہ کہا: جب چار ماہ گزر جائیں گے' تو یہ ایک طلاق کا اعتراف کرلے گا۔

11640 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ الْاَصَمِّ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ: انْقِضَاءُ الْاَرْبَعَةِ عَزِیمَةُ الطَّلَاقِ، وَالْفَیْءُ: الْجِمَاعُ "

٭٭ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: چار ماہ گزرنا طلاق کو پختہ کرنا ہے' اور فے سے مراد صحبت کرنا ہے۔

11641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِیًّا، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالُوْا: اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِیَ تَطْلِیقَةٌ، وَهِیَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا. قَالَ قَتَادَةُ: قَالَ عَلِیٌّ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ: تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ.

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت کو اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق حاصل ہوگا (یعنی مرد اُس سے رجوع نہیں کرسکے گا)۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: وہ عورت' طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔

11642 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

11643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: " اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ یَقْرَاُ: لِلَّذِیْنَ یُقْسِمُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَاِنْ عَزَمُوا السَّرَاحَ "

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ پڑھا کرتے تھے:

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو قسم دیتے ہیں' اگر وہ علیحدگی کا ارادہ کرلیں''۔

11644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِیَ وَاحِدَةٌ، وَهِیَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت کو اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق حاصل ہوگا۔

11645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِیًّا، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَا: اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ

اَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا، وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی اور وہ طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔

11646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ: تَعْتَدُّ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ. قَالَ قَتَادَةُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تُطَوِّلُوا عَلَيْهَا إِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ لَهَا اَنْ تَنْكِحَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چار ماہ کے بعد وہ عورت طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔ قتادہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو اُس عورت کے ساتھ زیادتی نہ کرو کیونکہ اُس عورت کو یہ حاصل ہے کہ وہ نکاح کر لے۔

11647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ، كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا مَضَتِ الْاَشْهُرُ الْاَرْبَعَةُ فَهِيَ اَمْلَكُ بِاَمْرِهَا، وَلَا تَعْتَدُّ بَعْدَهَا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو عورت اپنے معاملہ کی زیادہ مالک ہوگی اور وہ اُس کے بعد عدت نہیں گزارے گی۔

11648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا مَضَتِ الْاَشْهُرُ الْاَرْبَعَةُ، وَلَمْ يَفِيءْ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا، وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ، وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا وِرَاثَةٌ، وَلَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ إِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا، وَإِنَّهُ لَيَجِبُ اَنْ يُؤْخَذَ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْاَرْبَعَةِ فَيَفِيءُ، اَوْ يُطَلِّقُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهِيَ وَاحِدَةٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب چار ماہ گزر جائیں اور مرد اس دوران صحبت نہ کرے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی اور وہ طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے اُس عورت کو خرچ نہیں ملے گا البتہ وہ حاملہ ہو تو حکم مختلف ہے تاہم یہ بات ضروری ہے کہ جب چار ماہ گزرنے والے ہوں تو آدمی کو اس بات کی تاکید کی جائے کہ وہ یا تو صحبت کر لے یا طلاق دیدے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: إِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ، وَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا

٭٭ عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی۔

11650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ اَبِي عَاصِمٍ يُحَدِّثُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يُوسُفَ: اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ ثَقِيفٍ آلَى مِنْهَا زَوْجُهَا، فَعَدَّدَ رِجَالًا سَاَلَهُمْ، عَنْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عِكْرِمَةَ

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَكُلُّهُمْ قَالَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ

✵✵ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: محمد بن یوسف نے اُنہیں یہ ہدایت کی' وہ ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں' جس کے شوہر نے اُس کے ساتھ ایلاء کرلیا ہے۔ محمد بن یوسف نے متعدد افراد کے نام دیئے کہ اُن سے یہ مسئلہ دریافت کریں' اُن میں ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بھی تھے' تو ان تمام حضرات نے یہی جواب دیا کہ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہو گی۔

11651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ قَالَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا. وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَأْخُذُ بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے' تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہو گی۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہو گی اور مرد عورت کے بارے میں (رجوع کا) مالک ہو گا۔ زہری نے اس بارے میں ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: إِذَا مَضَتِ الْأَشْهُرُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: جب مہینے گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہو گی اور مرد کو عورت پر (رجوع کا) حق حاصل ہو گا۔

11653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيَضَاتٍ.

✵✵ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہو گی' البتہ جب تک عورت کو تین حیض نہیں آتے اُس وقت تک مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

11654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مکحول سے منقول ہے۔

11655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يُوقَفُ الْمُولِي عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ، فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ، وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: چار ماہ گزرنے کے بعد ایلاء کرنے والے شخص پر معاملہ موقوف ہو گا' یا تو وہ صحبت کر لے یا طلاق دیدے۔

11656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّهُ يُحْبَسُ حَتَّى يَفِيءَ أَوْ يُطَلِّقَ، قَالَ مَرْوَانُ: وَلَوْ وُلِّيتُ هٰذَا لَقَضَيْتُ فِيهِ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ

✵✵ مروان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو مرد کو قید کر دیا جائے گا جب تک وہ صحبت نہیں کرتا' یا طلاق نہیں دیتا۔ مروان بیان کرتے ہیں: اگر مجھے حکمران بنایا گیا تو میں اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ دوں گا۔

11657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ: إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّهُ يُوقَفُ حَتَّى يَفِيءَ أَوْ يُطَلِّقَ

✵✵ عمرو بن سلمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: (وہ یہ فرماتے ہیں:) جب چار ماہ گزر جائیں گے تو معاملہ موقوف ہوگا جب تک مرد صحبت نہیں کرتا' یا طلاق نہیں دیتا۔

11658 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ، وَعَائِشَةَ، قَالَا: يُوقَفُ الْمُولِيْ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ، فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ، وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: ایلاء کرنے والے شخص پر' چار ماہ گزرنے کے بعد' معاملہ موقوف ہوگا' وہ یا تو صحبت کرلے گا' یا طلاق دیدے گا۔

11659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ رَجُلًا آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ بَعْدَ عِشْرِينَ شَهْرًا: أَمَا آنَ لَكَ أَنْ تَفِيءَ

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرلیا' تو بیس ماہ گزرنے کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے فرمایا: کیا ابھی تمہارے پاس وہ وقت نہیں آیا کہ تم رجوع کرلو!

11660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: "أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يُولِيْ مِنِ امْرَأَتِهِ سَنَةً فَيَأْتِي عَائِشَةَ فَتَقْرَأُ عَلَيْهِ: (لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (البقرة: 226) الْآيَةَ، وَتَأْمُرُهُ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ، وَأَنْ يَفِيءَ"

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک سال کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرلیا' پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ ایلاء کرلیتے ہیں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس شخص کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی ہدایت کی اور رجوع کرنے کی ہدایت کی۔

11661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يُوقَفُ الْمُولِيْ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ، فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ.

٭٭ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے شخص پر معاملہ موقوف ہوگا، یا تو وہ رجوع کرلے گا یا طلاق دیدے گا۔

11662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

11663 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: يُوقَفُ الْمُولِي عِنْدَ انْقِضَاءِ الْاَرْبَعَةِ، فَاِمَّا اَنْ يَفِيءَ، وَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے پر معاملہ موقوف ہوگا، وہ یا تو رجوع کرلے گا یا طلاق دیدے گا۔

11664 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: يُوقَفُ الْمُولِي عِنْدَ انْقِضَاءِ الْاَرْبَعَةِ، فَاِمَّا اَنْ يَفِيءَ، وَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقَ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے پر معاملہ موقوف ہوگا، یا تو وہ رجوع کرلے گا یا طلاق دیدے گا۔

11665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَمَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ مَرْوَانَ: وَقَّفَ رَجُلًا آلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: مروان نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرنے والے ایک شخص کو چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی معاملہ اُس پر موقوف قرار دیا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْهَلُ الْاِيلَاءَ حَتّٰى يُصِيبَ امْرَاَتَهٗ اَوْ لَا يُصِيبَ

باب: جو شخص ایلاء سے ناواقف ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے یا صحبت نہ کرے

11666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ يَحْيٰى، لِعَطَاءٍ: اِنْ جَهِلَ اِنْسَانٌ اَجَلَ الْاِيلَاءِ حَتّٰى تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَالَ: وَاِنْ جَهِلَ فَاِنَّ اَجَلَ ذٰلِكَ كَمَا فَرَضَ اللّٰهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام بن یحییٰ نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص ایلاء کی آخری حد سے ناواقف ہو یہاں تک کہ چار ماہ گزر جائیں، تو عطاء نے جواب دیا: اگرچہ وہ اس سے ناواقف ہو پھر بھی آخری مدت کے مطابق فیصلہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے لازم قرار دیا ہے۔

11667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، اَوْ اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَمُغِيْرَةَ،

وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ آلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ فَمَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا، ثُمَّ جَامَعَهَا بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ، وَهُوَ لَا يَذْكُرُ يَمِيْنَهٗ، فَاَتٰى عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَاَتَوُا ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلُوْهُ، فَقَالَ: قَدْ بَانَتْ مِنْكَ فَاخْطُبْهَا اِلٰى نَفْسِهَا، فَخَطَبَهَا اِلٰى نَفْسِهَا وَاَصْدَقَهَا رَطْلًا مِنْ فِضَّةٍ

✱✱ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام عبداللہ بن انیس تھا' اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرلیا' پھر اُس شخص کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے چار ماہ گزر گئے' چار ماہ گزرنے کے بعد اُس شخص نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرلی' اُس شخص کو اپنی قسم یاد نہیں رہی تھی' پھر وہ علقمہ بن قیس کے پاس آیا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی' پھر یہ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: عورت تم سے بائنہ ہو چکی ہے' اب تم اُسے دوبارہ نئے سرے سے شادی کے لیے پیغام دو گے۔ اُس نے اُس عورت کو نئے سرے سے شادی کے لیے پیغام دیا اور چاندی کا ایک رطل اُسے مہر کے طور پر دیا۔

11668 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَتَبْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْمُجَالِدِ، فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ النَّخَعِ كَانَ غَائِبًا، فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ: اِنِّيْ خَرَجْتُ وَاَنَا غَضْبَانُ عَلَى امْرَاَتِيْ، وَقَدِمْتُ وَاَنَا رَاضٍ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، وَكُنْتُ حَلَفْتُ اَنْ لَا اَقْرَبَهَا، فَذَهَبَ الْاَشْهُرُ، فَقَالَ لَهٗ اَصْحَابُهٗ: هٰذَا الْاِيْلَاءُ، اذْهَبْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاسْاَلْهُ، فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَقَعْتَ عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَنَا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَدْ بَانَتْ مِنْكَ بِتَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٍ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ، اذْهَبْ اَخْبِرْهَا بِذٰلِكَ، ثُمَّ اخْطُبْهَا اِنْ شَائَتْ، فَاَتَاهَا، فَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، فَقَالَتْ: فَاِنِّيْ اَرْجِعُ اِلٰى زَوْجِيْ

✱✱ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: نخع سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا' اُس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: جب میں یہاں سے گیا تھا تو میں اپنی بیوی پہ غصہ تھا اور جب میں آیا ہوں تو میں اُس سے راضی ہوں' میں نے اُس کے ساتھ صحبت کرلی جبکہ پہلے میں نے قسم اُٹھائی تھی کہ میں اُس کے قریب نہیں جاؤں گا اور درمیان میں کئی ماہ گزر گئے۔ اُس شخص کے ساتھیوں نے اُس سے کہا: یہ تو ایلاء ہو گیا ہے' تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُن سے اس بارے میں دریافت کرو۔ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرلی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے لاعلمی میں ایسا کرلیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت ایک بائنہ طلاق کے ذریعہ تم سے جدا ہو چکی ہے اور اب تمہیں اُس کے ساتھ رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہے' البتہ اگر وہ عورت چاہے (تو دوبارہ تمہارے ساتھ نکاح کر سکتی ہے) تم جاؤ اور عورت کو اس بارے میں بتاؤ' پھر اگر وہ عورت چاہے تو تم اُسے دوبارہ شادی کا پیغام دو۔ وہ شخص اُس عورت کے پاس آیا اور اُس نے عورت کو صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو اُس عورت نے کہا: میں اپنے شوہر کی طرف رجوع کرتی ہوں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُؤْلِي وَلَمْ يَدْخُلْ

باب: جو شخص ایلاء کر لے اور صحبت نہ کرے

11669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ آلَى مِنِ امْرَاَتِهِ وَلَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِإِيلَاءٍ، وَإِنْ مَكَثَا اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ، وَاِنْ كَانَ قَادِرًا عَلٰى جِمَاعِهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لیتا ہے لیکن اُس نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی' تو عطاء فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی اگر چہ وہ دونوں میاں بیوی چار ماہ سے زیادہ عرصہ تک ایسے ہی رہیں' بشرطیکہ وہ شخص عورت کے ساتھ صحبت کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔

11670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَعَاسَرَهُ اَهْلُهَا فَحَلَفَ اَنْ لَا يَبْنِيَ بِهَا سَنَةً، فَقَالَ: لَا نَرَى هٰذَا - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ - مِثْلَ الْمُولِيْ اِنَّمَا الْاِيلَاءُ بَعْدَ الدُّخُولِ اِنَّمَا يَاْمُرُهُ الْاِمَامُ بِالرَّجْعَةِ بِالتَّكْفِيرِ عَنْ يَمِينِهِ، وَتَعْجِيلِ الْبِنَاءِ بِاَهْلِهِ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے پھر عورت کے گھر والے رخصتی پر رضامند نہیں ہوتے تو وہ شخص یہ قسم اُٹھالیتا ہے کہ وہ ایک سال تک رخصتی نہیں کروائے گا' تو زہری نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے! لیکن ہم ایسے شخص کو ایلاء کرنے والا قرار نہیں دیں گے کیونکہ ایلاء کرنا (بیوی کے ساتھ) صحبت کر لینے کے بعد ہوتا ہے' حاکمِ وقت اُس شخص کو یہ ہدایت کرے گا کہ وہ رجوع کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور اپنی بیوی کی جلدی رخصتی کروالے۔

11671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ: (لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (البقرة: 226) قَالَ: لَيْسَتْ بِشَيْءٍ، يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ قَبْلَ الدُّخُولِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں) دریافت کیا:

"وہ لوگ جو اپنی بیویوں کے ساتھ ایلاء کرتے ہیں"۔

تو سعید نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے' علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ دخول سے پہلے ہوگا۔

11672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِي الْجَهْمِ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَمَكْحُولًا: كَانَا يَدْفَعَانِ عِنْدَ الْاِيلَاءِ قَبْلَ الدُّخُولِ.

✵✵ ابوجہم بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور مکحول نے صحبت کرنے سے پہلے ایلاء کو مسترد کیا ہے۔

11673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الْفَيْءُ الْجِمَاعُ

باب: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے

11674 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ الْاَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " الْفَيْءُ: الْجِمَاعُ

یزید بن یزید اصم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے۔

11675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ رَجُلًا آلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ، فَوَلَدَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، فَاَرَادَ بِفَيْئَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ اَجَلِ الدَّمِ حَتّٰى مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، فَسَاَلَ عَنْهَا عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ، وَالْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، فَقَالَا: اَلَيْسَ قَدْ رَاجَعْتَهَا فِيْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَهِيَ امْرَاَتُكَ

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرلیا' اُس عورت نے چار ماہ گزرنے سے پہلے بچہ کو جنم دے دیا' پھر اُس شخص نے رجوع کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ خون کی وجہ سے صحبت نہیں کرسکا یہاں تک کہ چار ماہ گزر گئے' اُس نے اس بارے میں علقمہ بن قیس اور اصم بن یزید سے دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: کیا تم نے اُس عورت کے ساتھ دل میں رجوع نہیں کرلیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو ان حضرات نے کہا: وہ تمہاری بیوی شمار ہوگی۔

11676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَمَسْرُوْقٍ فِيْ رَجُلٍ آلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ فَاَرَادَ اَنْ يَفِيْءَ فَخَشِيَ اَنْ لَا تَطْهُرَ حَتّٰى تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَاَفْتَوْهُ: اَنْ يَفِيْءَ بِلِسَانِهٖ

ابراہیم نخعی نے علقمہ اور مسروق کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لیتا ہے' وہ عورت حاملہ ہوتی ہے' وہ بچہ کو جنم دیتی ہے' پھر وہ شخص اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہے لیکن اُسے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اُس عورت کے پاک ہونے سے پہلے چار ماہ گزر جائیں گے' تو ان حضرات نے یہ فتویٰ دیا کہ ایسا شخص زبانی طور پر رجوع کرلے گا۔

11677 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا كَانَ لَهٗ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ اَوْ كِبَرٍ اَوْ سِجْنٍ، اَجْزَاَهٗ اَنْ يَفِيْءَ بِلِسَانِهٖ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب مرد کو بیماری یا عمر رسیدگی یا قید ہونے کے حوالے سے کوئی عذر لاحق ہو تو اُس کے لیے یہ چیز کفایت کر جائے گی کہ وہ اپنی زبان کے ذریعہ رجوع کرلے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو بھی حسن بصری کے قول کی مانند کہتے ہوئے سنا ہے۔

11678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: "الْفَيْءُ: الْجِمَاعُ، لَا عُذْرَ لَهُ اِلَّا اَنْ يُجَامِعَ، وَاِنْ كَانَ فِيْ سِجْنٍ اَوْ سَفَرٍ." سَعِيدٌ الْقَائِلُ

** قتادہ نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے جبکہ مرد کو کوئی عذر لاحق نہ ہو اگرچہ مرد قید میں ہو یا سفر میں ہو اس جملہ کے قائل سعید ہیں۔

11679 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: "الْفَيْءُ: الْجِمَاعُ

** سعید بن جبیر فرماتے ہیں: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے۔

11680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "الْفَيْءُ: الْجِمَاعُ لَيْسَ دُوْنَهُ شَيْءٌ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ، اَوْ جَهَالَةٍ"، ثُمَّ قَالَ: بَعْدَ اِذَا اَشْهَدَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا فَحَسْبُهُ قَدْ فَاءَ، وَقَوْلُهُ الْاَوَّلُ اَعْجَبُ اِلَيَّ

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے البتہ عذر یا جہالت کا حکم مختلف ہوگا۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: جب وہ شخص گواہ بنا لے اور اس عورت کے پاس چلا جائے تو اس کے لیے رجوع کرنے کے لیے یہی بات کافی ہوگی تاہم پہلا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

11681 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اِذَا فَاءَ فِيْ نَفْسِهِ فَهُوَ يُجْزِئُهُ هِيَ امْرَاَتُهُ

** ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص دل میں رجوع کر لے تو یہ اس کے لیے کفایت کر جائے گا اور وہ عورت اس کی بیماری شمار ہوگی۔

11682 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: لَا يُجْزِيهِ ذٰلِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ بِلِسَانِهِ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: اس شخص کے لیے کوئی بھی چیز کفایت نہیں کرے گی جب تک وہ اپنی زبان کے ذریعہ کلام کر کے (رجوع کے کلمات نہیں کہتا)۔

بَابُ يُؤْلِي مِنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ

باب: جو شخص عورت کے ساتھ ایلاء کر لے اور وہ عورت حاملہ ہو

11683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ آلٰى مِنَ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَوَضَعَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، وَلَمْ يَفِءْ قَالَ: لِيَسْتَكْمِلْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنْ فَاءَ قَبْلَ الْاَرْبَعَةِ فَهِيَ امْرَاَتُهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَقُوْلُ اَنَا قَوْلَ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ يَاْتِي عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی حاملہ بیوی سے ایلاء کر لیتا ہے اور وہ ایک بچہ کو جنم دیتی ہے اور وہ شخص رجوع نہیں کرتا' تو قتادہ نے فرمایا ہے: وہ چار ماہ کی مدت مکمل کرے گا' اگر وہ چار ماہ گزرنے سے عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو وہ اُس کی بیوی شمار ہو گی۔

معمر کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہے: علقمہ بن قیس کا قول اس پر صادق آتا ہے۔

11684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَقُوْلُ اِنْ آلٰى مِنْهَا فَوَضَعَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَلَمْ يَفِيءْ فَلْيَسْتَكْمِلْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنْ مَضَتْ فَوَضَعَتْ بَعْدَهَا بِلَيْلَةٍ، اَوْ بِمَا كَانَ فَقَدْ حَلَّتْ، وَاِنْ مَاتَ عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ، وَكَانَ آلٰى مِنْهَا وَلَمْ يَفِءْ فَاَجَلُهَا اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اگر مرد عورت کے ساتھ ایلاء کرتا ہے اور عورت چار ماہ گزرنے سے پہلے بچہ کو جنم دے دیتی ہے اور مرد رجوع نہیں کرتا' تو اُسے چار ماہ مکمل کرنے چاہیے اور اگر چار ماہ گزر گئے اور اُس کے ایک دن بعد بچہ کو جنم دیا' یا اس سے زیادہ عرصہ کے بعد بھی دیا' تو وہ عورت حلال ہو جائے گی' اگر اُس عورت کے حاملہ ہونے کے دوران مرد کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس نے عورت سے ایلاء بھی کیا ہوا ہو اور رجوع بھی نہ کیا ہوا ہو' تو عورت کی عدت اُس وقت ختم ہو جائے گی' جب وہ بچہ کو جنم دے گی۔

11685 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُؤْلِي مِنِ امْرَاَتِهِ ثُمَّ يَمُوْتُ اَحَدُهُمَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ: يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ تَمْضِ الْاَرْبَعَةُ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لیتا ہے اور پھر اُن دونوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے اور وہ عورت اُس وقت حاملہ ہوتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تک چار ماہ نہیں گزرتے' وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

11686 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ آلٰى مِنِ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَامِلٌ، ثُمَّ تُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، وَهِيَ حَامِلٌ، قَالَا: تَرِثُهُ وَاَجَلُهَا اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرتا ہے اور وہ عورت اُس وقت حاملہ ہوتی ہے' پھر اُس شخص کا چار ماہ گزرنے سے پہلے انتقال ہو جاتا ہے اور وہ عورت حاملہ ہی ہوتی ہے' تو ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ عورت اُس شخص کی وارث بنے گی اور اُس کی عدت اُس وقت ختم ہو گی' جب وہ بچہ کو جنم دے۔

بَابُ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَرْجِعُ

باب: مرد کا طلاق دینا اور پھر رجوع کرنا

11687 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ فَحَاضَتْ حَيْضَةً، اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ

يَرْتَجِعُهَا، ثُمَّ آلٰى اسْتَقْبَلَتِ الْإِيلَاءَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ يُؤْلِي

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد طلاق دے اور عورت کو ایک یا دو مرتبہ حیض آ جائے اور مرد اُس سے رجوع کر لے اور پھر وہ ایلاء کرے' تو جس دن اُس نے ایلاء کیا ہے' اُس دن ایلاء کے چار ماہ نئے سرے سے شروع ہوں گے۔

11688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ آلٰى رَجُلٌ مِنِ امْرَاَتِهِ فَمَضٰى شَهْرَانِ، ثُمَّ آلٰى وَلَمْ يَكُنْ فَاءَ فِي ذٰلِكَ، فَلْتَسْتَقْبِلْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ مِنَ الْإِيلَاءِ الْآخِرِ، وَلٰكِنْ إِنْ فَاءَ، ثُمَّ آلٰى أُخْرٰى اسْتَقْبَلَتِ الْعِدَّةَ مِنَ الْإِيلَاءِ الْآخِرِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لے اور دو ماہ گزر جائیں پھر وہ ایلاء کر لے' لیکن اگر اُس نے اس دوران رجوع نہیں کیا تھا' تو وہ دوسرے ایلاء کے لیے نئے سرے سے چار ماہ کا آغاز کرے گی' لیکن اگر اُس نے رجوع کر لیا تھا اور پھر دوسری مرتبہ ایلاء کیا' تو وہ عورت دوسرے ایلاء کے لیے نئے سرے سے شروع کرے گی۔

11689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ آلٰى مِنِ امْرَاَتِهِ فَمَضٰى شَهْرَانِ لَمْ يَقْرَبْهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ثَانِيَةً، ثُمَّ رَاجَعَهَا قَالَ: يَسْتَأْنِفُ الْإِيلَاءَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے ایلاء کرتا ہے' پھر دو ماہ گزر جاتے ہیں وہ اُس عورت کے قریب نہیں جاتا' پھر وہ اُس عورت کو دوسری طلاق دے دیتا ہے' پھر وہ اُس سے رجوع کر لیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ نئے سرے سے ایلاء کے چار ماہ کا آغاز کرے گا۔

بَابُ آلٰى ثُمَّ طَلَّقَ

باب: جو شخص ایلاء کرے اور پھر طلاق دیدے

11690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: إِنْ آلٰى رَجُلٌ ثُمَّ لَمْ تَمْضِ الْأَرْبَعَةُ حَتّٰى طَلَّقَ وَلَمْ يَفِءْ، فَإِنَّهَا تَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا قَالَ: ذٰلِكَ حِينَ عَزَمَ الطَّلَاقَ، وَلَيْسَ الْإِيلَاءُ حِينَئِذٍ بِشَيْءٍ، هِيَ امْرَاَتُهُ مَا لَمْ تَنْقَضِ عِدَّتُهَا، وَأَقُولُ أَنَا: إِنْ طَلَّقَهَا فَمَضَتْ حَيْضَةٌ، ثُمَّ ارْتَجَعَ، ثُمَّ آلٰى مِنْهَا فَلَمْ يُجَامِعْهَا اعْتَدَّتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ يُؤْلِي مِثْلَ الطَّلَاقِ، وَإِنْ لَمْ يُرَاجِعْ حَتّٰى يُؤْلِيَ لَمْ تَعْتَدَّ إِلَّا لِلطَّلَاقِ كَمَا لَوْ طَلَّقَهَا فَلَمْ يَرْتَجِعْهَا لَمْ تَعْتَدَّ إِلَّا لِلْأَوَّلِ لِلتَّطْلِيقَةِ، لِأَنَّهَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الْأُولٰى قَبْلَ عِدَّةِ الطَّلَاقِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص ایلاء کرتا ہے اور ابھی چار ماہ نہیں گزرے ہوتے کہ وہ طلاق دے دیتا ہے' وہ رجوع نہیں کرتا' تو وہ عورت اُس دن سے طلاق یافتہ کی عدت نئے سرے سے گزارنی شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اُس وقت ہوگا' جب اُس نے طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اس صورت میں ایلاء کی کوئی

حیثیت نہیں رہے گی' وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی' جب تک اُس کی عدت پوری نہیں ہوتی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مرد نے اُسے طلاق دے دی اور اُس کا ایک حیض آ گیا' پھر مرد نے رجوع کرلیا' پھر مرد نے اُس سے ایلاء کرلیا اور اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی' یہاں تک کہ اُس کے ایلاء کرنے کے بعد چار ماہ گزر گئے' تو اگر تو اُس نے رجوع نہیں کیا' یہاں تک کہ ایلاء کرلیا' تو وہ عورت صرف طلاق کو شمار کرے گی' جس طرح اگر اُس نے عورت کو طلاق دی ہوئی ہوتی اور رجوع نہ کیا ہوتا' اور وہ عورت صرف پہلی طلاق کے حوالے سے ہی عدت گزارے گی' کیونکہ اب اُس کی پہلی عدت' طلاق کی عدت سے پہلے گزر چکی ہے' تو یہ ایک طلاق واقع ہوگی۔

11691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَهْدِمُ الطَّلَاقُ الْإِيلَاءَ، وَلَا يَهْدِمُ الْإِيلَاءُ الطَّلَاقَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: طلاق' ایلاء کو کالعدم کر دیتی ہے لیکن ایلاء' طلاق کو کالعدم نہیں کرتا ہے۔

11692 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا يَهْدِمُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کو کالعدم نہیں کرتا ہے۔

11693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنْ آلٰى، ثُمَّ طَلَّقَ، فَاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ عِدَّةُ الطَّلَاقِ فَهُمَا تَطْلِيْقَتَانِ، وَاِنْ مَضَتْ عِدَّةُ الطَّلَاقِ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ تَطْلِيقَةً فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر مرد ایلاء کرلے' پھر طلاق دیدے تو اگر طلاق کی عدت گزرنے سے پہلے ہی چار ماہ گزر جائیں تو یہ دو طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر چار ماہ گزرنے سے پہلے طلاق کی عدت پوری ہو جائے تو یہ ایک ہی طلاق شمار ہو گی۔

11694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِنْ آلٰى ثُمَّ طَلَّقَ نَقَضَ الطَّلَاقُ الْاِيلَاءَ، وَاِنْ طَلَّقَ ثُمَّ آلٰى فَالْاِيلَاءُ ثَابِتٌ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: اگر مرد ایلاء کرتا ہے اور پھر طلاق دیتا ہے' تو طلاق' ایلاء کو توڑ دیتی ہے لیکن اگر مرد طلاق دے اور پھر ایلاء کرے تو ایلاء برقرار رہتا ہے۔

11695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنْ طَلَّقَ ثُمَّ آلٰى، اَوْ آلٰى ثُمَّ طَلَّقَ وَقَعَا جَمِيْعًا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: اگر مرد طلاق دیدے اور پھر ایلاء کرلے' یا ایلاء کرلے اور پھر طلاق دیدے تو یہ دونوں واقع ہو جاتے ہیں۔

11696 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ رَجُلٌ، ثُمَّ آلٰى،

وَآلَى، ثُمَّ طَلَّقَ هَدَمَ الطَّلَاقُ، وَلَيْسَ الْإِيلَاءَ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنَّ عَلَيْهِ إِنْ جَامَعَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَفَّارَةً

قَالَ حَمَّادٌ: وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَقُولُ: هُمَا فَرَسَا رِهَانٍ، إِنْ مَضَتْ عِدَّةُ الطَّلَاقِ ثَلَاثَ حِيَضٍ قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ الْإِيلَاءُ، فَلَيْسَ الْإِيلَاءُ بِشَيْءٍ، لِأَنَّ الْإِيلَاءَ وَقَعَ وَلَيْسَتْ لَهُ بِامْرَأَةٍ، وَإِنْ مَضَى أَجَلُ الْإِيلَاءِ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ الْعِدَّةُ وَقَعَا جَمِيعًا، وَلَيْسَ الْإِيلَاءُ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بَعْدُ فَيَكُونُ الْإِيلَاءُ كَمَا هُوَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد طلاق دیدے اور پھر ایلاء کر لے' یا ایلاء کر لے اور پھر طلاق دیدے تو طلاق کالعدم کر دیتی ہے اور ایلاء کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی' البتہ اگر مرد اُس کے بعد عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اُس پر کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

حماد بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: یہ دونوں مقابلے کے گھوڑے ہیں' اگر ایلاء کی مدت گزرنے سے پہلے طلاق کی عدت یعنی تین حیض گزر جاتے ہیں' تو ایلاء کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' کیونکہ جب ایلاء واقع ہوا تو عورت اس کی بیوی بھی نہیں تھی' لیکن اگر عدت پوری ہونے سے پہلے ایلاء کی مدت پوری ہو جاتی ہے تو پھر یہ دونوں واقع ہو جائیں گے اور ایلاء کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی ماسوا اس صورت کے اگر وہ مرد بعد میں اس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو وہ ایلاء اپنی سابقہ صورت میں واپس آ جائے گا۔

11697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنْ آلَى ثُمَّ طَلَّقَ فَهُمَا فَرَسَا رِهَانٍ، قَالَ: وَأَقُولُ: إِنْ مَضَتْ عِدَّةُ الْإِيلَاءِ قَبْلَ عِدَّةِ الطَّلَاقِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الْإِيلَاءِ، وَهِيَ امْرَأَتُهُ فَتَعْتَدُّ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ التَّطْلِيقَةِ كَمَا لَوْ طَلَّقَهَا، وَلَمْ يَرْتَجِعْهَا لَمْ تَعْتَدَّ إِلَّا لِتَطْلِيقَتِهَا الْأُولَى، وَإِنِ انْقَضَتْ عِدَّةُ التَّطْلِيقَةِ قَبْلَ عِدَّةِ الْإِيلَاءِ فَلَيْسَ الْإِيلَاءُ بِتَطْلِيقَةٍ وَقَعَ الْإِيلَاءُ، وَلَيْسَتْ لَهُ بِامْرَأَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مرد ایلاء کر لے اور پھر طلاق دیدے' تو یہ دونوں مقابلہ کے گھوڑے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اگر طلاق کی عدت سے پہلے ایلاء کی عدت گزر جائے' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی' کیونکہ اب ایلاء کی عدت گزر چکی ہے اور وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی' اب وہ طلاق کے حوالے سے اپنی بقیہ عدت کو گزارے گی' جس طرح اگر مرد نے اُسے طلاق دی ہوتی اور اُس سے رجوع نہ کیا ہوتا' تو اُس نے صرف پہلی طلاق کی عدت ہی گزارنی تھی' لیکن اگر طلاق کی عدت ایلاء کی عدت سے پہلے گزر جاتی ہے' تو پھر ایلاء واقع نہیں ہوگا' کیونکہ جب ایلاء واقع ہوا تھا' تو اُس وقت وہ عورت اُس کی بیوی ہی نہیں تھی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُؤْلِي قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَ أَوْ يَدْخُلَ

باب: جو شخص نکاح کرنے سے پہلے' یا رخصتی کروانے سے پہلے ایلاء کر لے

11698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ يُؤْلِي مِنِ امْرَأَتِهِ، وَلَمْ

يُجَامِعُهَا قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِإِيلَاءٍ، وَإِنْ مَضَى اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ قَالَ: فَقُلْتُ: وَإِنْ كَانَ قَادِرًا عَلٰى جِمَاعِهَا؟ قَالَ: وَلَوْ، وَلَوْ، فَإِنَّمَا ذٰلِكَ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلٰى اَنْ يَمَسَّهَا

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی سے ایلاء کر لیتا ہے' لیکن اُس نے اُس عورت سے صحبت نہیں کی ہوتی' تو عطاء فرماتے ہیں: یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا اگرچہ چار ماہ سے زیادہ دن گزر جائیں۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر وہ اُس عورت سے صحبت کرنے پر قادر بھی رکھتا ہو؟ اُنہوں نے کہا: اگرچہ وہ اس کی قدرت بھی رکھتا ہو' کیونکہ یہ اُسی وقت ہوگا' جب وہ اُس عورت سے صحبت کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔

11699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَقَتَادَةَ يُكَفِّرُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص کفارہ دے گا' اگرچہ اُس نے عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو۔

11700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنَّمَا الْإِيلَاءُ بَعْدَ الدُّخُولِ، وَلٰكِنْ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: ایلاء صحبت کرنے کے بعد ہوتا ہے' البتہ وہ شخص اپنی قسم کا کفارہ دے گا۔

11701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ مَرَّتْ بِهِ امْرَاَةٌ فَآلٰى اَنْ لَا يَقْرَبَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا بَعْدُ فَتَرَكَهَا حَتّٰى مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَالَ: "لَيْسَ بِإِيلَاءٍ، وَلٰكِنْ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ بِإِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ، لِاَنَّ الْإِيلَاءَ وَقَعَ، وَلَيْسَتْ لَهُ بِامْرَاَةٍ، وَإِنْ قَالَ: إِنْ تَزَوَّجْتُهَا فَوَاللّٰهِ لَا اَقْرَبُهَا، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَقَعَ الْإِيلَاءُ"

✲✲ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے پاس سے ایک عورت گزرتی ہے' تو وہ یہ ایلاء کر لیتا ہے کہ اُس عورت کے قریب نہیں جائے گا' پھر وہ اُس عورت کے ساتھ بعد میں شادی بھی کر لیتا ہے' پھر اُس عورت کو یوں ہی رہنے دیتا ہے' یہاں تک کہ چار ماہ گزر جاتے ہیں' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا' بلکہ وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلا کے اپنی قسم کا کفارہ دیدے گا' کیونکہ ایلاء ایسی صورت میں واقع ہوا' جب وہ عورت اُس کی بیوی ہی نہیں تھی' لیکن اگر مرد نے یہ کہا ہو کہ اگر میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کی' تو اللہ کی قسم! میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا' پھر اگر وہ اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو ایلاء واقع ہو جائے گا۔

11702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمَكْحُولٍ، قَالَا: يَقَعُ عَلَيْهِ الْإِيلَاءُ وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (البقرة: 226)

✲✲ حسن اور مکحول' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر ایلاء واقع ہو جائے گا' اگرچہ اُس نے رخصتی نہ کروائی ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اُن لوگوں کے لیے' جو اپنی بیویوں کے ساتھ ایلاء کرتے ہیں''

بَابُ الرَّجُلِ يُؤْلِي مِنْ بَعْضِ نِسَائِهِ

باب: جو شخص اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ (یا بعض کے ساتھ) ایلاء کر لیتا ہے

11703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنْ آلٰى مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ، اِنْ وَقَعَ عَلٰى بَعْضِهِنَّ دُوْنَ بَعْضٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حِنْثٌ فِيمَا وَقَعَ، وَوَقَعَ الْاِيلَاءُ عَلٰى مَنْ بَقِيَ، فَاِذَا اَوْقَعَهُنَّ جَمِيْعًا وَقَعَ الْحِنْثُ عِنْدَ آخِرِهِنَّ، وَاِنْ تَرَكَهُنَّ جَمِيْعًا وَقَعَ الْاِيلَاءُ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی چار بیویوں کے ساتھ ایلاء کر لیتا ہے' تو اگر وہ ایلاء اُن میں سے کچھ پر واقع ہوتا ہے اور کچھ پر واقع نہیں ہوتا' تو ایسے شخص پر حانث ہونا واقع نہیں ہوگا اور باقی رہ جانے والیوں پر ایلاء واقع ہو جائے گا' لیکن اگر وہ ایلاء اُن سب پر واقع کرتا ہے' تو آخری عورت پر بھی حنث واقع ہو جائے گا اور اگر اُن سب کو ترک کر دیتا ہے' تو ایلاء واقع ہو جائے گا۔

11704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَقْرَبَهُمَا فَوَقَعَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا قَالَ: "لَا يَقَعُ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ، وَعَلَيْهِ الْاِيلَاءُ فِيهِمَا جَمِيْعًا، وَاِنْ حَلَفَ اَنْ لَا يُجَامِعَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا فَوَقَعَ عَلٰى اِحْدَاهِمَا فَقَدْ حَنِثَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي الْاُخْرَى اِيلَاءٌ، وَلَا كَفَّارَةٌ، وَاِنْ تَرَكَهُمَا جَمِيْعًا حَتّٰى يَمْضِيَ الْاَجَلُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ فِي الَّتِي وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَا اِيلَاءٌ، وَيَقَعُ الْاِيلَاءُ عَلَى الْبَاقِيَةِ، وَاِنْ لَمْ يَقَعْ عَلٰى وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَقَعَ الْاِيلَاءُ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا"

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ یہ حلف اُٹھا لے کہ وہ ان دونوں کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' اور پھر وہ ان میں سے ایک کے ساتھ صحبت کر لے' تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر کفارہ لازم نہیں ہوگا اور اُس پر اُن دونوں بیویوں کے بارے میں ایلاء لازم ہو جائے گا' اگر اُس نے یہ حلف اُٹھایا تھا کہ وہ اُن دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا اور پھر وہ اُن دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو وہ حانث ہو جائے گا اور دوسری عورت میں اُس پر ایلاء یا کفارہ لازم نہیں ہوگا' اور اگر وہ اُن دونوں کو یوں ہی رہنے دیتا ہے' یہاں تک کہ مخصوص مدت گزر جاتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر اُس عورت کے بارے میں کفارہ لازم نہیں ہوگا' جس کے ساتھ اس نے صحبت کی تھی' اور نہ ہی ایلاء لازم ہوگا' لیکن دوسری عورت کے بارے میں ایلاء لازم ہو جائے گا' اگرچہ اُس نے اُن دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی صحبت نہ کی ہو' تو پھر اُن دونوں عورتوں پر ایک ساتھ ایلاء لازم ہوگا۔

بَابُ يُؤْلِي مَرِيضًا ثُمَّ يَصِحُّ فَلَا يُجَامِعُ

باب: جو شخص بیمار ہونے کے عالم میں ایلاء کرے' پھر وہ تندرست ہو جائے اور صحبت نہ کرے

11705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ آلٰى وَهُوَ مَرِيضٌ، ثُمَّ صَحَّ فَمَكَثَ الْاَرْبَعَةَ

الْاَشْهُرِ، وَهُوَ صَحِيحٌ، ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ فِي الْعِدَّةِ: فَهُمَا يَتَوَارَثَانِ، لِاَنَّهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُطَلِّقُ مَرِيضًا، وَاِنْ آلَى وَهُوَ صَحِيحٌ، ثُمَّ مَرِضَ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتّٰى مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ ثُمَّ مَاتَ فِي الْعِدَّةِ فَلَا يَتَوَارَثَانِ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بیماری کے دوران ایلاء کرتا ہے' پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے' پھر چار ماہ گزر جاتے ہیں وہ تندرست ہوتا ہے اور اس گنتی کے دوران چار ماہ کے بعد اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: یہ دونوں میاں بیوی وارث بنیں گے' کیونکہ اُس شخص کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوگی' جو بیماری کے عالم میں طلاق دیتا ہے' لیکن اگر کسی شخص نے تندرستی کے عالم میں ایلاء کیا تھا' پھر وہ بیمار ہو گیا اور مسلسل بیمار رہا' یہاں تک کہ چار ماہ گزر گئے اور پھر اسی گنتی کے دوران اُس کا انتقال ہو گیا' تو وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

بَابُ يُؤْلِي وَيَدَّعِي اَنَّهُ قَدْ اَصَابَهَا

باب: جو شخص ایلاء کرلے اور پھر یہ دعویٰ کرے کہ اُس نے عورت کے ساتھ صحبت کرلی ہے

11706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ آلَى مِنِ امْرَاَتِهِ ثُمَّ مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَسُئِلَ، فَقَالَ: قَدْ اَصَبْتُهَا قَالَ: اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ فَادَّعَى اَنَّهُ قَدْ كَانَ جَامَعَهَا فِي الْاَرْبَعَةِ لَمْ يُصَدَّقْ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرتا ہے' پھر چار ماہ گزر جاتے ہیں' اُس سے اس بارے میں دریافت کیا جاتا ہے' تو وہ جواب دیتا ہے: میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت کرلی ہے! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں اور پھر اُس نے دعویٰ کیا ہو کہ اُس نے چار ماہ گزرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کرلی تھی' تو اُس کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اس بارے میں اُس کا قول معتبر ہوگا۔

بَابُ اِذَا فَاءَ فَلَا كَفَّارَةَ

باب: جب کوئی شخص صحبت کرلے تو کفارہ لازم نہیں ہوتا

11707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ اِذَا فَاءَ فَلَيْسَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ قَالَ: وَكَانَ اِبْرَاهِيمُ يَسْتَحِبُّ الْكَفَّارَةَ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: علماء یہ فرماتے ہیں: جب مرد صحبت کرلے' تو اُس پر کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی (ایسے شخص کے لیے) کفارہ کی ادائیگی کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

11708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا فَاءَ فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: (فَاِنْ فَاءُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيمٌ) "

٭٭ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد صحبت کرلے' تو اُس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا' وہ یہ کہتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"اگر وہ رجوع کرلیں تو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ يَمُوْتُ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا اَوْ تَمُوْتُ فِي الْعِدَّةِ

باب: جس طلاق یافتہ عورت کا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت ابھی عدت گزار رہی ہو

یا اُس عدت کے دوران وہ عورت انتقال کر جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

11709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَاحِدَةً، اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ تُوُفِّيَ عَنْهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا، اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ يَوْمِ يَمُوْتُ وَوَرِثَتْهُ

✴✴ زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر اُس کی عدت پوری ہونے سے پہلے مرد کا انتقال ہو جائے تو وہ عورت مرد کے انتقال کے دن سے بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارنا شروع کرے گی اور وہ عورت اُس مرحوم کی وارث بنے گی۔

11710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَلَّقَهَا غَيْرَ حَامِلٍ، ثُمَّ تُوُفِّيَ عَنْهَا، فَاِنَّهَا تَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ يَوْمِ يَمُوْتُ

✴✴ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر مرد نے عورت کو طلاق دیدی اور وہ عورت حاملہ نہ ہو اور پھر مرد کا انتقال ہو جائے تو وہ عورت نئے سرے سے بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارنی شروع کرے گی جو اُس دن سے شروع ہوگی جس دن اُس مرد کا انتقال ہوا تھا۔

11711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ ثُمَّ يَمُوْتُ، عَنْهَا وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا قَالَ: تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا اِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَتَرِثُهُ

✴✴ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر فوت ہو جاتا ہے اور وہ عورت ابھی عدت گزار رہی ہوتی ہے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر مرد رجوع کرنے کا حق رکھتا تھا تو وہ عورت چار ماہ دس دن کی عدت گزارے گی اور اُس شخص کی وارث بھی بنے گی۔

11712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنْ طَلَّقَهَا حَامِلًا، ثُمَّ تُوُفِّيَ عَنْهَا فَآخِرُ الْاَجَلَيْنِ، اَوْ مَاتَ عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَآخِرُ الْاَجَلَيْنِ، قِيْلَ لَهُ: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4)؟ قَالَ: ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ

✴✴ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر مرد حاملہ بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر اُس کا انتقال ہو جاتا ہے تو جو مدت بعد میں پوری ہوگی (عورت وہ والی عدت گزارے گی) یا اگر شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے اور عورت حاملہ ہو تو اس صورت میں جو مدت بعد میں پوری ہوگی (عورت وہ والی عدت گزارے گی)۔ اُن سے کہا گیا: (ارشادِ باری

تعالیٰ ہے:)

''اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام یہ ہے کہ وہ حمل کو جنم دے دیں''۔

تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حکم طلاق کے بارے میں ہے۔

11713 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَلَّقَهَا حُبْلٰى فَاِذَا وَضَعَتْ حِينَ تَضَعُ فَلْتَنْكِحْ اِنْ شَائَتْ وَهِيَ فِيْ دَمِهَا لَمْ تَطْهُرْ

✱✱ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد نے حاملہ عورت کو طلاق دی ہوئی ہو تو وہ جیسے ہی بچہ کو جنم دے گی تو وہ نکاح کر سکتی ہے اگر وہ چاہے! خواہ اُس کا (نفاس کا) خون جاری ہو اور وہ ابھی پاک نہ ہوئی ہو۔

11714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: "مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِيْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4) نَزَلَتْ بَعْدَ الْاٰيَةِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: (وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ) (البقرة: 234) الْاٰيَةَ، قَالَ: وَبَلَغَهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هِيَ آخِرُ الْاَجَلَيْنِ، فَقَالَ ذٰلِكَ

✱✱ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص چاہے میں اُس کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں کہ چھوٹی والی سورۂ نساء میں موجود یہ آیت:

''اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام وہ وقت ہے جب وہ اپنے حمل کو جنم دے دیں''۔

یہ اس آیت کے بعد نازل ہوئی تھی جو سورۂ بقرہ میں ہے:

''تم میں سے جو لوگ مر جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ کر جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو روکے رکھیں گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو مدت بعد میں پوری ہو گی وہ عورت اُس کے مطابق عدت گزارے گی تو راوی بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں (راوی سے مراد شاید مسروق ہیں)۔

11715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: "نَزَلَتْ آيَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4)، بَعْدَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: (وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ) (البقرة: 234) "

✱✱ ابو عطیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ چھوٹی والی سورۂ نساء کی یہ آیت:

''اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام یہ ہے کہ وہ اپنے حمل کو جنم دے دیں''۔

یہ سورۂ بقرہ میں موجود اِس آیت کے بعد نازل ہوئی تھی:

''اور تم میں سے جو لوگ انتقال کر جائیں اور بیویاں چھوڑ کر جائیں تو وہ بیویاں اپنے آپ کو روک کے رکھیں گی''۔

11716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: نَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ) (الطلاق: 1) بَعْدَ الطُّوْلَى الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ "

❊❊ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھوٹی والی سورۂ نساء کی یہ آیت:

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو''۔

یہ لمبی والی اُس آیت کے بعد نازل ہوئی تھی' جو سورۂ بقرہ میں ہے۔

11717 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ امْرَاَةً جَائَتْ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَتْ لَهُ: اِنِّي وَضَعْتُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِي قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْتِ لِآخِرِ الْاَجَلَيْنِ، فَمَرَّتْ بِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ لَهَا: مِنْ اَيْنَ جِئْتِ؟ فَذَكَرَتْ لَهُ؟ وَاَخْبَرَتْهُ بِمَا قَالَ عُمَرُ، فَقَالَ: اذْهَبِيْ اِلٰى عُمَرَ وَقُوْلِيْ لَهُ: اِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: قَدْ حَلَلْتُ، فَاِنِ الْتَمَسْتِينِيْ فَاِنِّي هَاهُنَا، فَذَهَبَتْ اِلٰى عُمَرَ، فَاَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: اذْعِيهِ، فَجَائَتْهُ فَوَجَدَتْهُ يُصَلِّي فَلَمْ يَعْجَلْ عَنْ صَلَاتِهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ مَعَهَا اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا تَقُوْلُ هٰذِهِ؟ فَقَالَ اُبَيٌّ: اَنَا قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4) فَالْحَامِلُ الْمُتَوَفّٰى، عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْمَرْاَةِ: اسْمَعِي مَا تَسْمَعِينَ

❊❊ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُن کی خدمت میں عرض کی: میں نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد عدت گزرنے سے پہلے ہی بچہ کو جنم دے دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مدت بعد میں پوری ہوگی' تم نے وہ عدت گزارنی ہے۔ اُس عورت کا گزر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوا' حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آ رہی ہو؟ اُس عورت نے اُنہیں اس بارے میں بتایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کے بارے میں بھی بتایا' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُن سے یہ کہو کہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: تمہاری عدت ختم ہو چکی ہے پھر اگر تمہیں میری تلاش ہو تو میں یہی موجود ہے (یعنی اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بلائیں تو مجھے یہاں آ کر بتا دینا)۔ وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُسے بلا کے لاؤ! وہ عورت حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو اُنہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا' اُنہوں نے اطمینان سے اپنی نماز مکمل کی پھر وہ اُس عورت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام یہ ہے کہ وہ حمل کو جنم دے دیں''۔

تو ایسی حاملہ عورت جو بیوہ بھی ہوگئی ہو' تو کیا وہ جب بچہ کو جنم دے گی (تو اُس کی عدت پوری ہو جائے گی؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون سے فرمایا: تم نے جو بات سنی ہے' اُسے سن لو (یعنی اُس

پر عمل کرو)۔

11718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا قَالَ: وَقَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَاكَ يَقُوْلُ: لَوْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَهُوَ عَلٰى سَرِيرِهٖ لَمْ يُدْفَنْ لَحَلَّتْ

✵✵ سالم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت بچہ کو جنم دیدے گی تو اُس کی عدت پوری ہو جائے گی وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے آپ کے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر وہ عورت بچہ کو اُس وقت جنم دے جبکہ شوہر کی میت (جنازہ کے) تختے پر پڑی ہوئی ہو اُسے ابھی دفن نہ کیا گیا ہو تو بھی اُس عورت کی عدت ختم ہو جائے گی۔

11719 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا حَلَّ اَجَلُهَا، قَالَ: فَحَدَّثَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: لَوْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَهُوَ عَلٰى سَرِيرِهٖ لَمْ يُدْفَنْ لَحَلَّتْ لِلْاَزْوَاجِ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب اُس عورت کے ہاں بچہ کی پیدائش ہو جائے تو اُس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُنہیں بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت اُس وقت بچہ کو جنم دے جب مرد کی میت تختے پر موجود ہو اُسے ابھی دفن نہ کیا گیا ہو تو وہ عورت شادی کے لیے حلال ہو جائے گی۔

11720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَنْكِحُ اِنْ شَائَتْ فِيْ دَمِهَا، وَقَالَ غَيْرُهُ: سَاعَةَ تَضَعُ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ عورت چاہے تو وہ اپنے (نفاس کے) خون کے دوران نکاح کر سکتی ہے جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اُسی گھڑی میں نکاح کر سکتی ہے جب اُس نے بچہ کو جنم دیا تھا۔

11721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، فَقَالَتْ: طَيِّبْ نَفْسِي، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا، وَجَاءَ فَقَالَ: خَدَعَتْنِيْ خَدَعَهَا اللّٰهُ، فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَبَقَ الْكِتَابُ، اخْطُبْهَا اِلٰى نَفْسِهَا

✵✵ میمون بن مہران نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اُن کی اہلیہ اُم کلثوم بنت عقبہ تھی اُس خاتون نے کہا: آپ مجھے خوش کر دیجئے! تو اُنہوں نے اُسے ایک طلاق دیدی پھر اُس خاتون نے حمل کو جنم دیا تو زبیر آئے اور بولے: اُس عورت نے مجھے دھوکا دیا' اللہ تعالیٰ اُسے رسوائی کا شکار کرے۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتاب کا حکم پہلے آ چکا ہے اب تم اُس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتے ہو۔

11722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَرْسَلَ مَرْوَانُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ اِلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَسْاَلُهَا عَمَّا اَفْتَاهَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ لَهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ مِنْ وَفَاتِهِ، فَلَقِيَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ حِيْنَ تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، وَقَدِ اكْتَحَلَتْ، فَقَالَ: لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ النِّكَاحَ اِنَّهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ مِنْ وَفَاةِ زَوْجِكِ قَالَ: فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا قَالَ اَبُو السَّنَابِلِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَلَلْتِ حِيْنَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ

* * عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مروان نے عبداللہ بن عتبہ کو سیدہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ اُن سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کیا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں حکم بیان کیا تھا' تو اُس خاتون نے اُنہیں بتایا کہ وہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' حجۃ الوداع کے موقع پر اُن کا انتقال ہو گیا' اُن صاحب کو غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا' اُس خاتون نے اُن صاحب کے انتقال کے چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے بچہ کو جنم دے دیا' پھر ابوسنابل کی اُن سے ملاقات ہوئی' جب وہ عورت نفاس میں آ چکی تھی' اُنہوں نے سرمہ لگایا ہوا تھا' تو ابوسنابل نے کہا: شاید تم شادی کرنا چاہتی ہو؟ ابھی

حدیث: 11722 : صحيح البخاري - كتاب المغازي' باب فضل من شهد بدرا - حديث: 3789' صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها - حديث: 2806' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الطلاق' بيان الاباحة للحامل المتوفى عنها زوجها ان تتزوج حين تضع حملها - حديث: 3755' صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' باب العدة - ذكر الاخبار بان انقضاء عدة الحامل وضعها حملها' حديث: 4356' سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب في عدة الحامل المتوفى عنها زوجها والمطلقة - حديث: 2245' سنن ابي داود - كتاب الطلاق' ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب في عدة الحامل' حديث: 1975' سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت حلت للازواج - حديث: 2024' السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : عدة الحامل المتوفى عنها زوجها - حديث: 3471' سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في عدة الحامل المتوفى عنها زوجها - حديث: 1437' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب النكاح' في المراة يتوفى عنها زوجها فتضع بعد وفاته بيسير - حديث: 13095' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب النكاح' في المراة يتوفى عنها زوجها فتضع بعد وفاته بيسير - حديث: 13109' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' ما استثنى من عدة المطلقات - حديث: 5538' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب العدد' جماع ابواب عدة المدخول بها - باب عدة الحامل من الوفاة' حديث: 14415' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 4133' مسند الشافعي - ومن كتاب الرسالة الا ما كان معادا' حديث: 1127' مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن رجال اهل البصرة مثل بريدة وسفينة ومسة الازدية' حديث: 1688' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 6820' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 1946' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' الزيادات في حديث ام سلمة - الاعرج عن ابي سلمة عن زينب بنت ابي سلمة عن ام' حديث: 19808

تو تمہارے شوہر کے انتقال کو چار ماہ دس دن نہیں ہوئے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کے سامنے ابوسنابل کی کہی ہوئی بات ذکر کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا: جب تم نے بچہ کو جنم دیا تھا' تو تمہاری عدت ختم ہوگئی۔

11723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ عَنِ امْرَاَتِهِ فَوَضَعَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ لَهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَعْتَدُّ آخِرَ الْاَجَلَيْنِ، فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَقُلْتُ: اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا؟ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِي، يَعْنِي اَبَا سَلَمَةَ، فَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ، وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، وَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ يَسْاَلُونَهَا، فَاَخْبَرَتْ اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاتِهِ بِلَيَالٍ، فَلَقِيَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ حِينَ تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، وَقَدِ اكْتَحَلَتْ وَلَبِسَتْ، فَقَالَ: لَعَلَّكِ تَرَيْنَ اَنْ قَدْ حَلَلْتِ، اِنَّكِ لَا تَحِلِّينَ حَتّٰى تَمْضِيَ لَكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ مِنْ وَفَاةِ زَوْجِكِ، فَلَمَّا اَمْسَتْ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهُ شَاْنَهَا، وَمَا قَالَ لَهَا اَبُو السَّنَابِلِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَضَعْتِ حَمْلَكِ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُكِ قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: كَذَبَ اَبُو السَّنَابِلِ.

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس کی بیوی چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے بچہ کو جنم دے دیتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت اُس عدت کو گزارے گی' جو بعد میں ختم ہوگی۔ تو ابوسلمہ نے کہا: جب عورت بچہ کو جنم دے گی' تو اُس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں (یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حجرہ میں موجود تھیں اور یہ لوگ مسجد میں موجود تھے' ان لوگوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: سبیعہ بنت حارث کے شوہر کا انتقال ہو گیا' اُس نے اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد بچہ کو جنم دیا' ابوسنابل کی اُس خاتون سے اُس وقت ملاقات ہوئی جب وہ نفاس کا شکار ہو چکی تھیں' اُنہوں نے سرمہ لگایا ہوا تھا اور لباس پہنا ہوا تھا' تو ابوسنابل نے کہا: شاید تم یہ سمجھتی ہے کہ تمہاری عدت ختم ہوگئی ہے؟ تمہاری عدت اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی' جب تک تمہارے شوہر کے انتقال کو چار ماہ دس دن نہیں گزر جاتے۔ شام کے وقت وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی صورتِ حال آپ کے سامنے ذکر کی اور ابوسنابل نے جو اُس سے کہا تھا' وہ بھی بیان کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا: جب تم نے بچہ کو جنم دے دیا' تو تمہاری عدت پوری ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے یہ بھی فرمایا تھا: ابوسنابل نے غلط کہا ہے۔

11724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ ابْنَ

عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَلَمَةَ: اَرْسَلُوا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اور ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔

11725 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَائَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: تُوُفِّيَ زَوْجِي، وَهِيَ حَامِلٌ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا وَضَعَتْ لِاَدْنٰى مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ مَاتَ عَنْهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنْتِ لِآخِرِ الْاَجَلَيْنِ، فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَقُلْتُ: اِنَّ عِنْدِي عِلْمًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَلَيَّ الْمَرْاَةُ، فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ فَاَخْبَرَتْهُ بِاَدْنٰى مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سُبَيْعَةُ ارْبَعِي بِنَفْسِكِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْمَرْاَةِ: اسْمَعِي مَا تَسْمَعِينَ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے' اسی دوران ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ عورت اُس وقت حاملہ تھی' پھر اُس عورت نے یہ بات ذکر کی کہ اُس خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے چار ماہ گزرنے سے پہلے ہی بچہ کو جنم دے دیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم وہ عدت گزارو گی جو بعد میں پوری ہو گی۔ تو ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اس بارے میں میرے پاس علم موجود ہے! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس خاتون کو واپس بلواؤ! پھر ابوسلمہ نے بتایا کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ سبیعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اُنہوں نے عرض کی: اُن کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اُنہوں نے بچہ کو جنم دے دیا' اُنہوں نے یہ بتایا کہ اُنہوں نے اپنے شوہر کے انتقال کے چار ماہ گزرنے سے پہلے ہی بچہ کو جنم دے دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سبیعہ! تم اپنی تیاری کر لو! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس کے ساتھ گواہی دیتا ہوں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خاتون سے فرمایا: تم نے جو سنا ہے' اُسے غور سے سن لو۔

11726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ سُبَيْعَةَ وَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے: سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد پندرہ دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

11727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَوْ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ لِسَبْعِ لَيَالٍ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا

٭٭ ابوزبیر نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے سات دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

11728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ لِسَبْعِ لَيَالٍ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے سات دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

11729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ: اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْكِحَ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے پینتالیس دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ شادی کر لیں۔

11730 - حدیث نبوی: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ سُبَيْعَةَ سَاَلَتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا وَضَعَتْ بِخَمْسَ عَشْرَةَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں: سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس وقت دریافت کیا تھا جب اُنہوں نے پندرہ دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

11731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ وَامْرَاَتُهُ حَامِلٌ، فَاَجَلُهَا اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، وَذَكَرَ اَنَّ سُبَيْعَةَ وَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ، اَوْ قَالَ: لِسَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْكِحَ"

٭٭ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد کا انتقال ہو جائے اور اُس کی بیوی حاملہ ہو تو اُس کی عدت اُس وقت پوری ہو گی جب وہ بچہ کو جنم دیدے گی' اُنہوں نے یہ بات ذکر کی کہ سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے بیس دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سترہ دن بعد جنم دیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ شادی کر لے۔

11732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: "يَقُولُ بَعْضُهُمْ: مَكَثَتْ سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: اَرْبَعِينَ لَيْلَةً"

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اُس خاتون نے سترہ دن بعد جنم دیا تھا' جبکہ بعض نے یہ کہا ہے: چالیس دن بعد جنم دیا تھا۔

11733 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ

وَغَيْرُهُمَا، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ وَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ

✵✵ اسماعیل بن محمد اور یعقوب بن عتبہ اور دیگر حضرات نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: سبیعہ نے اپنے شوہر کے انتقال کے پندرہ دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

11734 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: اِنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَلَمْ تَمْكُثْ اِلَّا لَيَالِيَ حَتّٰى وَضَعَتْ فَلَمَّا نَفَسَتْ خُطِبَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّكَاحِ حِيْنَ وَضَعَتْ، فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سبیعہ اسلمیہ کے شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ خاتون حاملہ تھیں' اُنہوں نے کچھ دن بعد بچہ کو جنم دے دیا' جب اُنہیں نفاس آیا تو اُنہیں شادی کا پیغام دیا گیا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کرنے کی اجازت مانگی جب وہ بچہ کو جنم دے چکی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت دی تو اُس خاتون نے شادی کر لی۔

11735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَوْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرِهِ لَمْ يُدْفَنْ لَحَلَّتْ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اگر عورت حمل کو جنم دیدے اور مرد کی میت تختے پر موجود ہو' اُسے ابھی دفن نہ کیا گیا ہو' تو عورت کی عدت ختم ہو جائے گی۔

11736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ مُضْغَةً، اَوْ عَلَقَةً؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: اِذَا اَسْقَطَتِ الْمَرْاَةُ سِقْطًا بَيِّنًا، فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا، وَاِذَا اَسْقَطَتِ الْاَمَةُ سِقْطًا بَيِّنًا فَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَبِيْعَهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: اگر (عورت نے جس بچہ کو جنم دیا ہے) وہ صرف گوشت کا لوتھڑا ہو' یا جما ہوا خون ہو' تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسی صورت میں بھی اُس کی عدت ختم ہو جائے گی)۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی زہری کی مانند فتویٰ دیا ہے۔ زہری بیان کرتے ہیں: اگر عورت نامکمل بچہ کو جنم دیتی ہے' تو بھی اُس کی عدت پوری ہو جائے گی اور جب کوئی کنیز نامکمل بچہ کو جنم دے' تو اب اُس کے آقا کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اُس کنیز کو فروخت کرے (کیونکہ اب وہ اس کی اُم ولد بن چکی ہے)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فَلَا يَفْرِضُ صَدَاقًا حَتّٰى يَمُوْتَ

باب: جو شخص شادی کرلے اور مہر مقرر نہ کرے' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جائے

11737 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي

طَالِبٍ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، كَانَ يَجْعَلُ لَهَا الْمِيرَاثَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا يَجْعَلُ لَهَا صَدَاقًا

٭٭ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص عورت کے ساتھ شادی کرے اور پھر انتقال کر جائے' جبکہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اور اُس کا مہر مقرر نہ کیا ہو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے لیے وراثت میں حصہ مقرر کیا ہے اور اُس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی' البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے لیے مہر کا حکم نہیں دیا۔

11738 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ لَهَا الْمِيرَاثَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا يَجْعَلُ لَهَا صَدَاقًا

٭٭ عبد خیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایسی عورت کے لیے وراثت میں حصہ تو قرار دیتے ہیں اور اُس پر عدت کی ادائیگی کو بھی لازم قرار دیتے ہیں' لیکن وہ اُسے مہر نہیں دیتے۔

11739 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ اَنْكَحَ ابْنَهُ وَاقِدًا، فَتُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا ابْنُ عُمَرَ صَدَاقًا، فَاَبَتْ اُمُّهَا اِلَّا اَنْ تُخَاصِمَهُ، فَجَائَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اِنَّ اُمَّهَا قَدْ اَبَتْ اِلَّا اَنْ تُخَاصِمَكَ، وَالْقَوْلُ كَمَا تَقُوْلُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَدَّعُوا حَقًّا اِنْ كَانَ لَكُمْ، فَخَاصَمَهُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا زَيْدٌ صَدَاقًا، وَجَعَلَ لَهَا الْمِيرَاثَ"

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اپنے صاحبزادے واقد کا نکاح کروایا' اُن صاحب کا رخصتی سے پہلے ہی انتقال ہوگیا' اُنہوں نے اپنی بیوی کے لیے مہر مقرر نہیں کیا تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اُس عورت کو مہر کی ادائیگی نہیں کی' لڑکی کی ماں نے اس بات کا انکار کیا اور اس بارے میں اُن کے خلاف مقدمہ کیا' تو عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب اُن کے پاس آئے اور بولے: اس لڑکی کی ماں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' وہ آپ سے جھگڑا کرنا چاہتی ہے' تو آپ اس بارے میں جو کہیں گے' وہی بات مانی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اگر تمہارا کوئی حق ہو تو تمہیں اُس کا دعویٰ کرنا پڑے۔ پھر اُن حضرات نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کے لیے مہر کا حق تسلیم نہیں کیا' البتہ اُسے وراثت میں حصہ دلوایا۔

11740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ، وَلَا يَمَسُّهَا، وَلَا يَفْرِضُ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى يَمُوْتَ: قَالَ: حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا، فَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَضَ لَهَا صَدَاقًا، فَلَهَا صَدَاقٌ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا

ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا اور اُس کے لیے مہر بھی مقرر نہیں کرتا' یہاں تک کہ اُس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس عورت کے لیے وراثت کا حصہ کافی ہے' اُس عورت کو مہر نہیں ملے گا' لیکن اگر مرد نے اُس عورت کے لیے مہر مقرر کر دیا تھا تو اُس عورت کو مہر بھی ملے گا اور وراثت میں حصہ بھی ملے گا۔

11741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا صَدَاقَ لَهَا، حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ

* زہری بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا' اُس کے لیے وراثت کا حصہ کافی ہے۔

11742 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا صَدَاقَ لَهَا اِذَا مَاتَ، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، حَتّٰى سَمِعَ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكَفَّ عَنْهَا، فَلَمْ يَقُلْ فِيْهَا شَيْئًا

* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مرد کا انتقال ہو جائے تو ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا' جبکہ مرد نے اُس کے لیے مہر کا تعین نہیں کیا تھا اور اُس کی رخصتی بھی نہیں کروائی تھی' لیکن طاؤس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنی' تو وہ یہ بیان کرنے سے رُک گئے اور اُنہوں نے اس بارے میں کوئی رائے پیش نہیں کی۔

11743 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ قَتَادَةَ اَيْضًا اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلَهُ، عَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: سَلِ النَّاسَ، فَاِنَّ النَّاسَ كَثِيْرٌ، اَوْ كَمَا قَالَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ لَوْ مَكَثْتُ حَوْلًا مَا سَاَلْتُ غَيْرَكَ قَالَ: فَرَدَّدَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ شَهْرًا، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ مَا كَانَ مِنْ صَوَابٍ فَمِنْكَ، وَمَا كَانَ مِنْ خَطَاٍ فَمِنِّي، ثُمَّ قَالَ: اَرَى لَهَا صَدَاقَ اِحْدَى نِسَائِهَا، وَلَهَا الْمِيْرَاثُ مَعَ ذٰلِكَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ، فَقَالَ. اَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعٍ بِنْتِ وَاشِقٍ، كَانَتْ تَحْتَ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: هَلْ سَمِعَ هٰذَا مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَتٰى بِنَفَرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَشَهِدُوْا بِذٰلِكَ قَالَ: فَمَا رَاَوُا ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَرِحَ بِشَيْءٍ مَا فَرِحَ بِذٰلِكَ حِيْنَ وَافَقَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* عاصم نے امام شعبی اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا' جس کے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے' اُس کے شوہر نے عورت کی رخصتی بھی نہیں کروائی تھی اور اُس کے لیے مہر بھی مقرر نہیں کیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے فرمایا: تم اس بارے میں لوگوں سے دریافت کرو' کیونکہ بہت سے لوگ موجود ہیں' یا اس کی مانند اُنہوں نے کوئی اور کلمات ارشاد فرمائے' تو اُس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں ایک سال تک بھی ٹھہرا رہوں' تو آپ کے علاوہ کسی اور سے دریافت نہیں کروں گا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ماہ تک اُسے لوٹاتے رہے (یعنی اس دوران اُنہوں نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا اور مسئلہ میں غور و فکر کرتے

رہے) پھر وہ اُٹھے اور اُنہوں نے وضو کیا اور دو رکعت ادا کی' پھر یہ بات کہی: اے اللہ! اگر تو یہ جواب درست ہوا تو تیری طرف سے ہوگا اور اس میں جو غلطی ہوئی' تو وہ میری طرف سے ہوگی' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس لڑکی کو اُس جیسی دیگر خواتین کی طرح کا مہر ملے گا (یعنی مہرِ مثل ملے گا) اور اس کے ہمراہ اُس عورت کو وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی۔ اس پر اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس صورتِ حال میں وہی فتویٰ دیا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا کے بارے میں دیا تھا' جو ہلال بن اُمیہ کی اہلیہ تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے علاوہ کسی اور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فتویٰ سنا ہے؟ تو اُس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ اپنے قوم کے کچھ لوگوں کو لے کر آیا اور اُن سب نے اس بارے میں گواہی دی' راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی' کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا گیا جتنے خوش اس بات پر ہوئے تھے' جب اُن کا جواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق تھا۔

11744 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانِ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ: لَا تُصَدَّقُ الْاَعْرَابُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✲✲ حکم بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تھی' تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دیہاتیوں کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

11745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَسُئِلَ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ: فَرَدَّدَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: "فَاِنِّيْ اَقُوْلُ فِيْهَا بِرَاْيِيْ، فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنِّيْ، اَرٰى لَهَا صَدَاقَ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيْرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: اَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ رُؤَاسٍ، وَبَنُوْ رُؤَاسٍ حَيٌّ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ"

✲✲ ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' وہ اُس عورت کا مہر مقرر نہیں کرتا اور اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہیں کرتا' یہاں تک کہ اُس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کو لوٹاتے رہے' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں اس بارے میں اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دوں گا' اگر وہ درست ہوا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اگر غلطی ہوئی' تو میری طرف سے ہوگی' میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس لڑکی کو اُس جیسی دیگر عورتوں کا سا مہر ملے گا' جس میں کوئی کمی اور کوئی کوتاہی نہیں ہوگی اور اُس عورت پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا۔ اس پر حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ

کھڑے ہوئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس عورت کے بارے میں وہی فیصلہ دیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے بروع بنت واشق کے بارے میں دیا تھا' جو بنورواس سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: بنورواس' بنوعامر بن صعصعہ کا ایک قبیلہ تھا۔

11746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ فِيهَا عَلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے اس صورتِ حال کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ الْفِدَاءِ

باب: فدیہ (کا حکم)

11747 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ طَلَاقٍ كَانَ نِكَاحُهُ مُسْتَقِيمًا، إِذَا تَفَرَّقَا فِي ذٰلِكَ النِّكَاحِ، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِالطَّلَاقِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ الْمُبَارَاَةُ وَالْفِدَاءُ . إِلَّا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر وہ طلاق جو درست نکاح کے بعد ہو' تو جب اُس نکاح میں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے' تو اگرچہ مرد نے طلاق کے کلمات ادا نہ کیے ہوں' تو ایک طلاق شمار ہوگی' خواہ وہ علیحدگی مبارات کے نتیجہ میں ہو' یا فدیہ کی ادائیگی کی صورت میں ہو' البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ رائے نہیں ہے۔

11746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " كُلُّ فُرْقَةٍ فِي نِكَاحٍ كَانَ عَلٰى وَجْهِ النِّكَاحِ تَطْلِيقَةٌ كَهَيْئَةِ الْفِدَاءِ، وَالْاَمَةُ تَعْتِقُ، وَالَّتِي تَخْتَارُ نَفْسَهَا، وَالَّتِي تَفْقِدُ زَوْجَهَا فَيَجِيءُ زَوْجُهَا فَيَخْتَارُ امْرَاَتَهُ فَيُرَاجِعُهَا الْاٰخَرُ، وَالَّتِي تَكُونَ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَيُسْلِمُ فَيَنْكِحُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: فَهِيَ وَاحِدَةٌ فِي اَشْبَاهِ هٰذَا "

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: درست طور پر ہونے والے نکاح میں ہر علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی' جیسے فدیہ (دے کر طلاق حاصل کرنے کی صورت ہے) اور کنیز آزاد شمار ہوگی' جیسے وہ اپنی ذات کو اختیار کر لے' یا وہ عورت ہے جس کا شوہر مفقود ہو گیا تھا اور پھر اُس کا شوہر آ جائے اور وہ اپنی بیوی کو اختیار کر لے اور دوسرا اُس سے رجوع کر لے' یا کوئی عورت عیسائی شخص کی بیوی اور پھر وہ عیسائی مسلمان ہو جائے اور اُس کے بعد اُس عورت سے نکاح کر لے' تو قتادہ فرماتے ہیں: ان تمام صورتوں میں (ہونے والی علیحدگی) ایک طلاق شمار ہوگی۔

11749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: جَعَلَ الْفِدَاءَ تَطْلِيقَةً، فَإِنْ اُتْبِعَ الطَّلَاقُ حِينَ تَفْتَدِي مِنْهُ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ لَزِمَهَا

✵ ✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے (عورت کی طرف سے) فدیہ کی ادائیگی کو ایک طلاق شمار کیا ہے اور جب عورت مرد کو فدیہ ادا کر دے اور اس کے ساتھ ہی اُسی محفل میں اسے طلاق دے دی جائے' تو وہ واقع ہو جائے گی۔

11750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْفِدَاءُ تَطْلِيْقَةٌ

✵ ✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: فدیہ ایک طلاق شمار ہوگا۔

11751 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ قَالَ: الْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ

✵ ✵ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: خلع ایک طلاق شمار ہوگا۔

11752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ، وَالْخُلْعُ مَا دُوْنَ عِقَاصِ الرَّاْسِ، وَاِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَفْتَدِی بِبَعْضِ مَالِهَا

✵ ✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: خلع ایک بائنہ طلاق شمار ہوگا اور خلع سر کے جوڑے سے کم ہے' اور عورت اپنے مال کے کچھ حصہ کو فدیہ کے طور پر ادا کرے۔

11753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا يَرَی طَلَاقًا بَائِنًا اِلَّا فِیْ خُلْعٍ اَوْ اِيْلَاءٍ

✵ ✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف خلع یا ایلاء کی صورت میں طلاقِ بائنہ کے قائل تھے۔

11754 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالُوْا: اِذَا قَبِلَ الرَّجُلُ الْمَالَ، وَاِنْ لَمْ يُطَلِّقْ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ

✵ ✵ قتادہ نے حسن بصری اور سعید بن میّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب مرد مال قبول کر لے تو اگرچہ وہ طلاق (لفظی طور پر) نہ بھی دے' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11755 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحُصَيْنِ الْحَارِثِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِذَا اَخَذَ لِلطَّلَاقِ ثَمَنًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

✵ ✵ حصین حارثی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد طلاق کی قیمت وصول کر لے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اشْتَرَی الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ طَلَاقًا فَهُوَ خُلْعٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ: لَيْسَ بِخُلْعٍ

✵ ✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے طلاق کا معاوضہ وصول کر لے تو یہ خلع شمار ہوگا۔ قتادہ کہتے

ہیں: یہ خلع شمار نہیں ہوگا۔

11757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ ابْنِ اَبِي عَاصِمٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَكَانَ اَصْدَقَهَا حَدِيقَةً وَكَانَ غَيُورًا، فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ يَدَهَا، فَجَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَكَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: اَنَا اَرُدُّ اِلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَ: اَوَ تَفْعَلِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَدَعَا زَوْجَهَا، فَقَالَ: اِنَّهَا تَرُدُّ عَلَيْكَ حَدِيقَتَكَ قَالَ: اَوَ ذٰلِكَ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبَا، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ نَكَحَتْ بَعْدَهُ رِفَاعَةَ الْعَابِدِيَّ، فَضَرَبَهَا، فَجَائَتْ عُثْمَانَ، فَقَالَتْ: اَنَا اَرُدُّ اِلَيْهِ صَدَاقَهُ، فَدَعَاهُ عُثْمَانُ، فَقَبِلَ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اذْهَبِي، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "وَاَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَ خَبَرِ دَاوُدَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: شَجَّهَا."

✱ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اُسے ایک باغ مہر کے طور پر دیا تھا' وہ صاحب مزاج کے تیز تھے' اُنہوں نے اُس خاتون کی پٹائی کر کے اُس کا ہاتھ توڑ دیا' وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے شکایت کی' اُس نے عرض کی: میں ان کا باغ انہیں واپس کر دیتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کے لیے تیار ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے شوہر کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا باغ تمہیں واپس کر دے گی! اُنہوں نے عرض کی: کیا وہ مجھے مل جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو اُن صاحب نے کہا: یا رسول اللہ! میں اسے قبول کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں چلے جاؤ! یہ ایک طلاق ہوگئی ہے۔ پھر اُس کے بعد اُس خاتون نے رفاعہ عابدی سے شادی کی اُنہوں نے اُس کی پٹائی کی تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میں ان کا مہر انہیں واپس کر دیتی ہوں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن صاحب کو بلایا تو اُنہوں نے اس پیشکش کو قبول کرلیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ! یہ ایک طلاق ہوگئی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں: اُس خاتون کے شوہر نے اُنہیں زخمی کر دیا تھا۔

11758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے۔

11759 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا اَعْتِبُ عَلٰى ثَابِتٍ دِينًا، وَلَا خُلُقًا، وَلَكِنْ

حديث:11759 : صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب الخلع وكيف الطلاق فيه - حديث:4974' سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب المختلعة تاخذ ما اعطاها - حديث:2052' السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : ما جاء في الخلع - حديث:3427' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' الخلع - حديث:5494' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث:11626

اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَرُدِّينَ اِلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا، فَاَخَذَ حَدِيْقَتَهُ، وَفَارَقَهَا، وَهِيَ جَمِيلَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّهَا قَالَتْ يَوْمَئِذٍ: اَكْرَهُ اَنْ اَعْصِيَ رَبِّي قَالَ: وَبَلَغَنِي اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِيْ مِنَ الْجَمَالِ مَا تَرَى، وَثَابِتٌ رَجُلٌ دَمِيمٌ "

✱ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں ثابت کے دین یا اُن کے اخلاق کے حوالے سے اُن پر کوئی الزام عائد نہیں کرتی' لیکن اسلام قبول کر لینے کے بعد ناشکری کرنا' مجھے اچھا نہیں لگتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اُس کا باغ اُسے لوٹانے کے لیے تیار ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا' اُنہوں نے اپنا باغ واپس لے لیا اور اُس عورت سے علیحدگی اختیار کر لی' وہ خاتون جمیلہ بنت عبداللہ بن اُبی بن سلول تھیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: اُس دن اُس خاتون نے یہ کہا تھا: میں اس بات کو ناپسند کرتی ہوں کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں۔ راوی کہتے ہیں: مجھ تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ اُس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عرض کی تھی: میں جتنی خوبصورت ہوں' وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' جبکہ ثابت ایک بدصورت شخص ہیں۔

11760 - آثارِ صحابہ: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جُمْهَانَ: اَنَّ اُمَّ بَكْرٍ الْاَسْلَمِيَّةَ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَسِيدٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ، ثُمَّ نَدِمَتْ وَنَدِمَ، فَجَاءَ عُثْمَانَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ، اِلَّا اَنْ تَكُونَ سَمَّيْتَ شَيْئًا فَهُوَ عَلٰى مَا سَمَّيْتَ فَرَاجَعَهَا

✱ عروہ بن زبیر نے جمہان کا ایک بیان نقل کیا ہے: اُم بکر اسلمیہ' حضرت عبداللہ بن اُسید رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' اُس خاتون نے اُن سے خلع لے لیا' پھر وہ خاتون ندامت کا شکار ہوئیں' وہ صاحب بھی ندامت کا شکار ہوئے' وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی' البتہ اگر تم نے (طلاق کو) متعین کر دیا ہو تو جو تم نے تعین کیا تھا' اُس کے مطابق طلاق شمار ہوگی' تو اُن صاحب نے اُس خاتون سے رجوع کر لیا تھا۔

11761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ جَعَلَ الْفِدَاءَ طَلَاقًا قَالَ: اِنْ اَرَادَ شَيْئًا مِنَ الطَّلَاقِ فَهُوَ مَعَ الْفِدَاءِ

✱ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فدیہ کی ادائیگی کو ایک طلاق قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرد بھی طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ فدیہ کے ساتھ (دوسری یا تیسری طلاق شمار ہوگی)۔

11762 - حدیث نبوی: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَتْهُ اَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ حَدَّثَتْهَا اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بَلَغَ مِنْهَا ضَرْبًا لَا يَدْرِي مَا هُوَ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَلَسِ، فَذَكَرَتْ لَهُ الَّذِي بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خُذْ مِنْهَا، فَقَالَتْ: اَمَا اِنَّ الَّذِی اَعْطَانِیْ عِنْدِی کَمَا هُوَ قَالَ: فَخُذْ مِنْهَا، فَاَخَذَ مِنْهَا، فَقَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَعَدَتْ عِنْدَ اَهْلِهَا

✻ ✻ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: حبیبہ بنت سہل نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے: ثابت بن قیس بن شماس نے اُن کی پٹائی کی' تو وہ اندھیرے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی صورتِ حال کو ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یعنی ثابت سے فرمایا:) تم اس سے وصول کرلو! اُس خاتون نے کہا: انہوں نے مجھے (مہر کے طور پر) جو کچھ دیا تھا' وہ اُسی طرح میرے پاس موجود ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس سے وہ لے لو! تو اُنہوں نے اُس خاتون سے وہ لے لیا۔ عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: تو وہ خاتون اپنے میکے میں جا کر بیٹھ گئی تھیں۔

11763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ مَیْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ فِیْ حَرْفِ اُبَیٍّ: اَنَّ الْفِدَاءَ تَطْلِیْقَةٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَیُّوْبَ، فَاَتَیْنَا رَجُلًا عِنْدَهُ مُصْحَفٌ قَدِیْمٌ لِاُبَیٍّ خَرَجَ مِنْ ثِقَةٍ، فَقَرَاْنَا فِیْهِ، فَاِذَا فِیْهِ: اِلَّا اَنْ یَظُنَّا اَلَّا یُقِیمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ لَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ

✻ ✻ میمون بن مہران نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فدیہ کی وصولی ایک طلاق شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ ایوب سے کیا' تو اُنہوں نے بتایا: ہم ایک شخص کے پاس آئے' جس کے پاس حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود قرآن کا ایک نسخہ تھا' جو ایک ثقہ راوی کے حوالے سے ملا تھا' ہم نے اُس میں پڑھا تو اُس میں یہ تحریر تھا: ماسوائے اس صورت کے کہ وہ دونوں گمان کریں کہ اب وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے' تو اُن دونوں پر اس حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو وہ عورت اُس مرد کو فدیہ دے دیتی ہے' پھر اُس کے بعد وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ اُس کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کر لیتی (اور پھر اُسے طلاق نہیں ہو جاتی' یا وہ بیوہ نہیں ہو جاتی)۔

11764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: رَاَیْتُ امْرَاَةً تُخَاصِمُ زَوْجَهَا اِلٰی شُرَیْحٍ، فَقَالَتْ لَهٗ: طَلِّقْنِیْ، وَلَکَ مَا عَلَیْکَ فَطَلَّقَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰی تُمِرَّهُنَّ، فَفَعَلَ، قَالَ جُلَسَاءُ شُرَیْحٍ: ذَهَبَتْ مِنْکَ امْرَاَتُکَ، وَلَا نَرٰی مَالَکَ اِلَّا قَدْ ذَهَبَ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: لَوْ کَانَ الْاِسْلَامُ کَمَا تَقُوْلُوْنَ لَکَانَ اَضْیَقَ مِنْ حَرْفِ السَّیْفِ

✻ ✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کو دیکھا' جو قاضی شریح کے سامنے اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ پیش کر رہی تھی' اُس خاتون نے اُس شوہر سے کہا: تم مجھے طلاق دے دو! تمہیں وہ کچھ مل جائے گا جس کی ادائیگی تم پر لازم تھی (یعنی تم نے جو مہر کی رقم ادا کی ہے' وہ تمہیں مل جائے گی) تو اُس مرد نے اُس عورت کو طلاق دے دی' اُس خاتون نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! جب تک تم انہیں جاری نہیں رکھتے! اُس مرد نے ایسا بھی کر لیا' تو قاضی شریح کے ساتھیوں نے کہا: تمہاری بیوی تم سے

رخصت ہوگئی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تمہارا مال بھی رخصت ہوگیا ہے۔تو قاضی شریح نے کہا: اگر اسلام اُتنا سخت ہوتا' جتنا تم کہہ رہے ہوتو یہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہونا تھا۔

11765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ اَنَّ طَاوُسًا قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ سَاَلَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ: اِنِّي اُسْتَعْمَلُ هَا هُنَا - وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى الْيَمَنِ عَلَى السِّعَايَاتِ - فَعَلِّمْنِي الطَّلَاقَ، فَاِنَّ عَامَّةَ تَطْلِيقِهِمُ الْفِدَاءُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِوَاحِدَةٍ، وَكَانَ يُجِيزُهُ يُفَرِّقُ بِهِ قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا هُوَ الْفِدَاءُ، وَلٰكِنَّ النَّاسَ اَخْطَئُوا اسْمَهُ، فَقَالَ لِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: قَالَ طَاوُسٌ: فَرَادَدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَيْسَ الْفِدَاءُ بِتَطْلِيقٍ قَالَ: وَكُنْتُ اَسْمَعُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتْلُو فِيْ ذٰلِكَ: (وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ) (البقرة: **228**)، ثُمَّ يَقُوْلُ: (لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ) ثُمَّ ذَكَرَ الطَّلَاقَ بَعْدَ الْفِدَاءِ قَالَ: "وَكَانَ يَقُوْلُ ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ قَبْلَ الْفِدَاءِ وَبَعْدَهُ، وَذَكَرَ اللّٰهُ الْفِدَاءَ بَيْنَ ذٰلِكَ فَلَا اَسْمَعُهُ ذَكَرَ فِي الْفِدَاءِ طَلَاقًا قَالَ: وَكَانَ لَا يَرَاهُ تَطْلِيقَةً"

* * حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: طاؤس نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' اسی دوران حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابراہیم نے اُن سے دریافت کیا' اُنہوں نے کہا کہ مجھے فلاں جگہ کا عامل مقرر کیا گیا ہے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں یمن کا گورنر مقرر کیا تھا کہ وہ وہاں سے وصولیاں کریں گے (تو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا:) آپ مجھے طلاق کے احکام کے بارے میں بتائیے کیونکہ وہاں یہ رواج ہے کہ زیادہ تر فدیہ لے کر طلاق دی جاتی ہے۔تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ ایک طلاق شمار نہیں ہوتی' البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس چیز کو درست قرار دیتے تھے کہ اس طرح میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے۔

راوی کہتے ہیں: وہ یہ فرماتے تھے: یہ فدیہ ہے لیکن لوگوں نے اس کے نام میں غلطی کی ہے۔اس پر حسن بن مسلم نے مجھ سے کہا: طاؤس بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بار بار اس بارے میں دریافت کرتا رہا' تو وہ یہی فرماتے رہے کہ فدیہ کی ادائیگی طلاق شمار نہیں ہوتی۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے:

''اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین قروء تک روکے رکھیں''۔

پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اُن دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اُس بارے میں جو وہ عورت فدیہ دے دیتی ہے''۔

پھر اُنہوں نے فدیہ کے بعد طلاق کا ذکر کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے پہلے اور فدیہ کے بعد طلاق کا ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا ذکر ان دونوں کے درمیان کیا ہے' تو میں نے اُسے فدیہ کے بارے میں یہ ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا کہ اُس نے فدیہ کو

طلاق قرار دیا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسے طلاق نہیں سمجھتے تھے۔

11766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: كَانَ اَبِي لَا يَرَى الْفِدَاءَ طَلَاقًا، وَيُجِيزُهُ بَيْنَهُمَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے بتایا کہ میرے والد فدیہ (کی ادائیگی یا وصولی) کو طلاق شمار نہیں کرتے تھے' البتہ وہ فدیہ کو میاں بیوی کے درمیان جائز قرار دیتے تھے۔

11767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَوْلَا اَنَّهُ عِلْمٌ لَا يَحِلُّ لِي كِتْمَانُهُ - يَعْنِي الْفِدَاءَ - مَا حَدَّثْتُهُ اَحَدًا قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى الْفِدَاءَ طَلَاقًا حَتّٰى يُطَلِّقَ، ثُمَّ يَقُولُ: اَلَا تَرَى اَنَّهُ ذَكَرَ الطَّلَاقَ مِنْ قَبْلِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْفِدَاءَ، فَلَمْ يَجْعَلْهُ طَلَاقًا، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: "(فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230)، وَلَمْ يَجْعَلِ الْفِدَاءَ بَيْنَهُمَا طَلَاقًا"

✻✻ ایوب نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اس بارے میں کوئی علم ہوتا تو میرے لیے اُسے یوں چھپانا جائز نہ ہوتا کہ میں اُسے کسی کو بھی بیان نہ کرتا' یعنی فدیہ کے بارے میں اگر کوئی علم ہوتا۔ طاؤس نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فدیہ (کی ادائیگی یا وصولی) کو طلاق شمار نہیں کرتے تھے' وہ یہ کہتے تھے کہ جب تک مرد باقاعدہ طلاق نہیں دیتا (اُس وقت تک طلاق نہیں ہوتی)۔ وہ یہ بھی فرماتے تھے کہ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے پہلے بھی طلاق کا ذکر کیا اور پھر اُس کے بعد فدیہ کا ذکر کیا' لیکن اُس نے فدیہ کو طلاق قرار نہیں دیا اور پھر دوسری مرتبہ میں یہ فرمایا:

''اگر مرد اُسے طلاق دے دیتا ہے' تو وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس کے بعد اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ کسی اور کے ساتھ شادی کرنے (کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)''۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں طلاقوں کے درمیان فدیہ کو طلاق کے طور پر ذکر نہیں کیا۔

11768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَا اَجَازَهُ الْمَالُ فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ قَالَ: وَلَا اَرَاهُ اَخْبَرَنِيهِ اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: فَقَالَتْ: اِنْ طَلَّقْتَنِي ثَلَاثًا فَمَالُكَ عَلَيْكَ رَدٌّ، وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ بِطَلَاقٍ ثَلَاثًا، فَفَعَلَ "، فَقَالَ: وَاحِدَةٌ فَاَدْخَلَهَا فِيهَا، وَقَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ: وَاَقُولُ: اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ اَخَذَهُ مِنْهَا فَهُوَ فِدَاءٌ

✻✻ عکرمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جس چیز کو مال واقع قرار دے' وہ طلاق شمار نہیں ہوتی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہی یہ بات مجھے بیان کی ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: اگر عورت یہ کہتی ہے کہ اگر تم نے مجھے تین طلاقیں دے دیں' تو تمہارا مال تمہیں واپس مل جائے گا اور یہ اُس وقت تک نہیں ملے گی' جب تک تم تین طلاقوں کے بارے میں کلام نہیں کرتے' اور وہ مرد ایسا کر لیتا ہے' تو عمرو نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی' اُنہوں نے اسے اُس میں شامل قرار دیا' جبکہ عکرمہ فرماتے ہیں:

میں یہ کہتا ہوں: ہر وہ چیز جسے مرد عورت سے وصول کر لیتا ہے وہ فدیہ شمار ہوگی۔

11769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: كُلُّ فُرْقَةٍ كَانَتْ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ، وَكُلُّ فُرْقَةٍ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ

✵✵ حماد بیان کرتے ہیں: ہر وہ علیحدگی جو مرد کی طرف سے ہو وہ طلاق شمار ہوگی اور ہر وہ علیحدگی جو عورت کی طرف سے ہو وہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگی۔

11770 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَحْسَبُهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ اَجَازَهُ الْمَالُ فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ، يَعْنِي: الْخُلْعَ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر وہ چیز جسے مال جائز قرار دے وہ طلاق شمار نہیں ہوتی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد خلع تھی۔

11771 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَاَلَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ ثُمَّ اَيَنْكِحُهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ فِي اَوَّلِ الْآيَةِ وَآخِرِهَا، وَالْخُلْعُ بَيْنَ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن سعد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیتا ہے اور پھر وہ عورت اُس سے خلع حاصل کر لیتی ہے' تو کیا وہ مرد اُس عورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیت کے آغاز میں اور اختتام پر طلاق کا ذکر کیا ہے اور خلع کا ذکر ان کے درمیان کیا ہے' اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الطَّلَاقِ بَعْدَ الْفِدَاءِ

باب: (مرد کا) فدیہ (کی وصولی) کے بعد طلاق دینا

11772 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ بَعْدَ الْفِدَاءِ قَالَ: لَا يُحْسَبُ شَيْئًا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَةً لَا يَمْلِكُ مِنْهَا شَيْئًا، فَرَدَّهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، فَقَالَ عَطَاءٌ: اتَّفَقَ عَلٰى ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي رَجُلٍ اخْتَلَعَ امْرَاَتَهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا بَعْدَ الْخُلْعِ، فَاتَّفَقَا عَلٰى اَنَّهُ مَا طَلَّقَ بَعْدَ الْخُلْعِ، فَلَا يُحْسَبُ شَيْئًا، قَالَا: مَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، اِنَّمَا طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو فدیہ وصول کر لینے کے بعد طلاق دیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا کیونکہ اُس نے اپنی بیوی کو ایسی طلاق دے دی ہے کہ اب وہ طلاق کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ سلیمان بن موسیٰ نے اُن سے دوبارہ اس بارے میں سوال کیا' تو عطاء نے کہا: اس مسئلہ کے بارے

میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کی رائے متفق ہے کہ جس شخص سے اُس کی بیوی خلع لے لیتی ہے اور پھر وہ شخص خلع کے بعد اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے' تو ان دونوں حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خلع کے بعد وہ عورت کو طلاق نہیں دے سکتا' اس لیے وہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگی' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ شخص اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا' کیونکہ اُس نے ایسی طلاق دی ہے' جس کا وہ مالک ہی نہیں ہے (یعنی جس کا اُسے اختیار ہی نہیں ہے)۔

11773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَزَعَمَ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ الْفِدَاءِ فِي عِدَّةٍ جَازَ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرد فدیہ وصول کرنے کے بعد عدت کے دوران طلاق دے دیتا ہے' تو یہ درست ہوگی۔

11774 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَعَنْ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا فِي الْمُفْتَدِيَةِ: اِنْ طَلَّقَهَا حِينَ يَفْتَدِي بِهَا، فَاَتْبَعَهَا فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ لَزِمَهَا الطَّلَاقُ مَعَ الْفِدَاءِ، وَاِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَمَا مَا يَفْتَرِقَانِ فَلَا يَلْزَمُهَا

* * ابوسلمہ اور حسن بصری فدیہ دینے والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر مرد اُس عورت کو اُس وقت طلاق دیتا ہے' جب وہ اُس سے فدیہ وصول کر لیتا ہے' تو اُس فدیہ کی وصولی کے بعد اُسی محفل میں عورت کو طلاق دے دیتا ہے' تو فدیہ کے ہمراہ عورت پر طلاق بھی لازم ہو جائے گا' لیکن اگر وہ اُن دونوں میاں بیوی کے علیحدہ ہونے کے بعد اُس عورت کو طلاق دیتا ہے' تو وہ طلاق اُس عورت پر واقع نہیں ہوگی۔

11775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اِنْ طُلِّقَتْ فِي الْعِدَّةِ بَعْدَ الْفِدَاءِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

* * ابوسلمہ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اگر عورت کو فدیہ کی ادائیگی کے بعد اُس کی عدت کے دوران طلاق دے دی جائے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

11776 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، اَنَّ الْحَسَنَ قَالَ: لَيْسَ طَلَاقُهُ فِي الْعِدَّةِ بَعْدَ الْخُلْعِ بِشَيْءٍ. قَالَ قَتَادَةُ: قَدْ كَانَ الْحَسَنُ مَرَّةً يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: عدت کے دوران مرد کی دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' جو خلع کے بعد دی گئی ہو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حسن بصری نے اس سے مختلف حکم بیان کیا تھا۔

11777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَيْسَ الطَّلَاقُ بَعْدَ الْفِدَاءِ بِشَيْءٍ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: فدیہ کی وصولی کے بعد دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

11778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ الْفِدَاءِ فِي عِدَّةٍ جَازَ، فَطَلَاقُهُ جَائِزٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مرد عورت کو فدیہ وصول کرنے کے بعد اُس کی عدت کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو یہ جائز ہے اور اُس کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی۔

11779 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنْ طَلَّقَ بَعْدَ الْفِدَاءِ فِي الْعِدَّةِ فَطَلَاقُهُ جَائِزٌ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: اگر مرد عدت کے دوران فدیہ وصول کرنے کے بعد طلاق دے دیتا ہے تو اُس کی دی ہوئی طلاق جائز ہوگی۔

11780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالنَّخَعِيِّ، قَالَا: طَلَاقُهُ فِي الْعِدَّةِ جَائِزٌ

٭٭ قتادہ نے سعید بن مسیّب اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: عدت کے دوران مرد کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی۔

11781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمَنْصُوْرٍ، وَالْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي طَلَاقِ الْمُفْتَدِيَةِ فِي الْعِدَّةِ؟ قَالَا: مَا تَبِعَهَا مِنَ الطَّلَاقِ فِي الْعِدَّةِ لَزِمَهَا

٭٭ امام شعبی اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: فدیہ دینے والی عورت کی عدت کے دوران اُسے دی گئی طلاق کے بارے میں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اُس کی عدت کے دوران جو طلاق اُس تک جائے گی وہ اُس پر واقع ہو جائے گی۔

11782 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ الْيَحْصَبِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُخْتَلِعَةُ فِي الطَّلَاقِ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ. فَذَكَرْنَاهُ لِلثَّوْرِيِّ، فَقَالَ: سَاَلْنَا عَنْهُ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ اَصْلًا

٭٭ علی بن طلحہ ہاشمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خلع حاصل کرنے والی عورت طلاق یافتہ شمار ہوگی جب تک اُس کی عدت جاری رہتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس روایت کا تذکرہ سفیان ثوری سے کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے اس کے بارے میں تحقیق کی لیکن ہمیں اس روایت کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

11783 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: لَوْ اَنَّ امْرَاَةً اعْتَدَّتْ وَمَاءُ الرَّجُلِ فِيْ رَحِمِهَا، فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ مِنْهُ، وَلَا تَعْتَدُّ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَنْكِحُهَا وَلَا يَنْكِحُهَا غَيْرُهُ، وَيَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ فِي الْعِدَّةِ

* ابراہیم نخعی نے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی عدت گزار رہی ہو اور مرد کا نطفہ اُس کے رحم میں موجود ہو' تو وہ عورت صرف اُسی شخص سے عدت گزارے گی' کسی دوسرے سے عدت نہیں گزارے گی اور صرف وہی مرد اُس کے ساتھ نکاح کرے گا' کوئی دوسرا اُس کے ساتھ نکاح نہیں کرے گا اور عدت کے دوران اُس عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

11784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَجْرِي الطَّلَاقُ عَلَى الْمُخْتَلِعَةِ، مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا فَقَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَذْكُرُهُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خلع کرنے والی عورت پر طلاق لاگو ہو جائے گی' جب تک اُس کی عدت باقی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے معمر کو یہ روایت سنائی تو اُنہوں نے کہا: میں نے یحییٰ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ الْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُؤْلٰى عَلَيْهَا يَتَزَوَّجُهَا فِي الْعِدَّةِ

باب: خلع حاصل کرنے والی عورت یا جس کے ساتھ ایلاء کیا گیا ہو ایسی عورت کے ساتھ عدت کے دوران آدمی کا شادی کر لینا

11785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ افْتَدَتْ مِنْهُ ثُمَّ طَلَّقَ فِي الْعِدَّةِ لَمْ يَلْزَمْهَا، فَاِنْ نَكَحَهَا فِيْ عِدَّتِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، وَلَمْ يَمَسَّهَا، وَقَدْ فَرَضَ لَهَا صَدَاقًا، فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ بَاقِيَ عِدَّتِهَا، وَلَهَا نِصْفُ صَدَاقِهَا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر عورت مرد کو فدیہ دے دیتی ہے اور پھر مرد' عورت کی عدت کے دوران اُسے طلاق دے دیتا ہے' تو وہ طلاق عورت پر واقع نہیں ہو گی اور اگر وہ مرد اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور پھر اُس عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے' جبکہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اور اُس مرد نے اُس عورت کے لیے مہر بھی مقرر کر دیا ہو' تو وہ عورت اپنی باقی رہ جانی والی عدت گزارے گی اور اُسے نصف مہر ملے گا۔

11786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنْ طَلَّقَ فِي الْعِدَّةِ لَمْ

يَلْزَمُهَا الطَّلَاقُ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا، وَالْعِدَّةُ مِنَ الْعِدَّةِ الْاُولٰى

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر مرد عدت کے دوران طلاق دے دیتا ہے' تو عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی' اگر مرد اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور پھر اُس کی رخصتی سے پہلے ہی عورت کو طلاق دے دیتا ہے' تو عورت کو نصف مہر ملے گا اور اُسے اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق حاصل ہوگا اور اُس کی عدت پہلی عدت ہی ہوگی۔

11787 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ تَفْتَدِي مِنْهُ امْرَاَتُهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا فِي عِدَّتِهَا، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا: فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا. قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، يَقُولُونَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَتُكْمِلُ لَهَا بَقِيَّةَ الْعِدَّةِ

✵✵ امام عبدالرزاق نے معمر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس سے اُس کی بیوی نے خلع حاصل کیا ہوتا ہے اور پھر وہ مرد اُس عورت سے اُس کی عدت کے دوران شادی کر لیتا ہے' پھر وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے' تو ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا اور وہ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی۔

اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری' قتادہ اور زہری یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا اور وہ عورت اپنی بقیہ عدت مکمل کرے گی۔

11788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ، ثُمَّ يُؤْلِي عَنْهَا، فَتَمْضِي اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَلَمْ يَرْتَجِعْهَا، ثُمَّ خَطَبَهَا فَنَكَحَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَتَقْضِي بَقِيَّةَ الْعِدَّةِ، فَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَحِضِ اسْتَقْبَلَتِ الْعِدَّةَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ: قَالَ: وَبَلَغَنِي اَنَّ النَّخَعِيَّ كَانَ يَقُولُ: يَتِمُّ لَهَا الصَّدَاقُ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے پھر اُس سے ایلاء کر لیتا ہے' پھر چار ماہ گزر جاتے ہیں' وہ اُس عورت سے رجوع نہیں کرتا' پھر وہ اُسے شادی کا پیغام دے کر اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' پھر اُس کی رخصتی کروانے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس عورت کو نصف مہر ملے گا اور وہ باقی کی عدت گزارے گی' اگر اُسے حیض نہیں آیا تھا' تو وہ نئے سرے سے عدت گزارے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا۔

11789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَذَكَرَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "اِذَا تَزَوَّجَ الْمُخْتَلِعَةَ وَالْمُؤْلٰى عَلَيْهَا، وَكُلُّ تَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٌ اِذَا تَزَوَّجَهَا

فِي الْعِدَّةِ فَطَلَّقَ وَاحِدَةً قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا، وَهِيَ امْرَاَتُهُ يَقُوْلَانِ: لَا تَبِينُ مِنْهُ، وَتَسْتَاْنِفُ الْعِدَّةَ لِهٰذِهِ التَّطْلِيْقَةِ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا، وَانْهَدَمَتِ الْعِدَّةُ الْاُوْلٰى بِتَزَوُّجِهٖ اِيَّاهَا، فَاِنْ طَلَّقَهَا ثِنْتَيْنِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ مَعَ الْخُلْعِ، وَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا، وَتَسْتَاْنِفُ الْعِدَّةَ. وَبِهٖ يَاْخُذُ سُفْيَانُ قَالَ: وَفِيْ قَوْلِهِمَا: لَا يَتَزَوَّجُهَا اِلَّا بِخِطْبَةٍ

* * ابراہیم نخعی اور حسن بصری کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے' تاہم امام شعبی یہ فرماتے ہیں: جب مرد خلع حاصل کرنے والی عورت' یا جس کے ساتھ ایلاء کیا تھا' اُس عورت کے ساتھ شادی کر لے' تو ہر طلاق بائنہ ہوگی' جب مرد عدت کے دوران اُس کے دوران شادی کر لے اور پھر عورت کی رُخصتی سے پہلے اُسے طلاق دیدے' تو ایسی صورت میں عورت کو مکمل مہر ملے گا اور وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ عورت اُس سے بائنہ نہیں ہوگی اور وہ نئے سرے سے عدت گزارے گی' جو اس طلاق کے حوالے سے ہوگی' جو اُس دن سے ہوگی' جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی اور مرد کے اُس عورت کے ساتھ شادی کرنے کی وجہ سے پہلی عدت کالعدم ہو جائے گی' لیکن اگر مرد نے اُس عورت کو دو طلاقیں دی ہوئی تھیں' تو وہ عورت تین طلاقوں کے ساتھ اُس سے بائنہ ہو جائے گی' جو خلع کے ہمراہ ہے اور ایسی صورت میں عورت کو مکمل مہر ملے گا اور وہ نئے سرے سے عدت گزارے گی۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اُن دونوں حضرات کے قول کے مطابق اب وہ شخص صرف شادی کا پیغام دے کر ہی اُس عورت کے ساتھ شادی کر سکے گا۔

11790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: فِيْ رَجُلٍ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ، ثُمَّ فَعَلَ الَّذِيْ حَلَفَ عَلَيْهِ فِي الْعِدَّةِ؟ قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، لَا يَقَعُ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْحَسَنِ

* * سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق ہونے پر کوئی قسم اُٹھا لیتا ہے' پھر وہ کام کر لیتا ہے' جس پر اُس نے قسم اُٹھائی تھی اور وہ عدت کے دوران کرتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے قول کے مطابق اُس پر یہ طلاق واقع ہو جائے گی' جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن بصری کے قول کے مطابق اُس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

11791 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ كَانَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فِيْ غَرِيمٍ قَدِ اخْتَلَعَتْ نَفْسَهَا مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يَاْثَمَ، فَاَثِمَ فِي الْاَجَلِ قَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ غَرِيمُهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ بَدَا لَهُ نِكَاحُهَا، فَجَاءَ عَطَاءً فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَنْكِحْهَا

* * عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں' جس نے کسی قرض خواہ کے معاملہ کے بارے میں گناہ گار ہونے سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور وہ عورت اس سے پہلے اُس سے خلع حاصل کر چکی تھی اور پھر وہ شخص متعین مدت میں

گناہگار ہو گیا' اس سے پہلے کہ اُس کا قرض خواہ تقاضا کرتا۔ پھر اُس شخص کو یہ مناسب لگا کہ وہ اُس عورت کے ساتھ شادی کر لے' وہ عطاء کے پاس آیا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو عطاء نے کہا: تم اُس عورت کے ساتھ شادی کر لو۔

بَابُ يُرَاجِعُهَا فِيْ عِدَّتِهَا

باب: مرد کا عورت کی عدت کے دوران اُس سے رجوع کر لینا

11792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَنْكِحَهَا فِيْ عِدَّتِهَا فَبِصَدَاقٍ جَدِيْدٍ، وَخُطْبَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ

✵ ✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر مرد کو یہ مناسب لگے کہ وہ عورت کی عدت کے دوران اُس سے نکاح کر لے تو وہ نئے سرے سے مہر کے ساتھ اور نئے سرے سے شادی کے پیغام کے ساتھ اُس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

11793 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَتَوَارَثَانِ فِي الْعِدَّةِ، وَلَا يَمْلِكُ اَنْ يَرُدَّهَا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ فَاِنْ فَعَلَتْ فَبِخِطْبَةٍ وَصَدَاقٍ

✵ ✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عدت کے دوران میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق نہیں ہو گا' البتہ اگر عورت چاہے گی تو حکم مختلف ہو گا' عورت شادی کے پیغام اور مہر کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے (یعنی نئے سرے سے شادی کرنی ہو گی)۔

11794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِنْ شَاءَ زَوْجُهَا وَشَائَتْ نَكَحَهَا فِيْ عِدَّتِهَا مَا لَمْ يَبُتَّ طَلَاقَهَا بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ

✵ ✵ معمر نے حسن بصری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر عورت کا شوہر چاہے اور عورت بھی چاہے تو وہ عورت کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے جبکہ اُس نے عورت کو طلاقِ بتہ نہ دی ہو اور یہ نکاح نئے مہر کے ساتھ ہو گا۔

11795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُرَاجِعُهَا اِلَّا بِخِطْبَةٍ، قَالَ قَتَادَةُ: وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا عِنْدَ وَلِيٍّ

✵ ✵ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد عورت کے ساتھ صرف شادی کے پیغام کے ذریعہ (یعنی نئے سرے سے شادی کر کے) رجوع کر سکتا ہے' قتادہ فرماتے ہیں: ایسا صرف اُس وقت ہو سکتا ہے جب (عورت کا) ولی بھی موجود ہو۔

11796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِنْ مَاتَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فِي الْعِدَّةِ لَمْ يَتَوَارَثَا

✵ ✵ حسن اور قتادہ فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں میں سے کوئی ایک عدت کے دوران انتقال کر جائے تو وہ دونوں ایک

دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

11797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: إِنْ شَاءَ أَنْ يُرَاجِعَهَا، فَلْيَرُدَّ عَلَيْهَا مَا أَخَذَ مِنْهَا فِي الْعِدَّةِ، وَلْيُشْهِدْ عَلَى رَجْعَتِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اگر مرد چاہے تو عورت کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے اور اُس نے عورت سے جو کچھ وصول کیا تھا' وہ عدت کے دوران عورت کو واپس کر سکتا ہے اور اس رجوع پر اُسے گواہ بنا لینے چاہییے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ الْفِدَاءِ بِالشَّرْطِ

باب: مشروط فدیہ کا حکم

11798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: إِنْ تَرَكْتِ لِي مَا عَلَيَّ فَأَنْتِ طَالِقٌ، فَهُمَا تَطْلِيقَتَانِ." وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ: الْفِدْيَةُ تَطْلِيقَةٌ، فَإِنْ زَادَ شَيْئًا، فَهُوَ مَعَ الْفِدَاءِ

✵✵ قتادہ اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: میرے ذمہ جو ادائیگی ہے اگر تم اُسے چھوڑ دو تو تمہیں طلاق دے! تو یہ دو طلاقیں شمار ہوں گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: فدیہ ایک طلاق شمار ہوتا ہے' مرد اس میں جو اضافہ کرے گا وہ فدیہ کے ساتھ شمار ہوگا۔

11799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ إِنْ تَرَكْتِ لِي كَذَا وَكَذَا، فَأَنْتِ طَالِقٌ، فَإِنْ تَرَكَتْهُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ

✵✵ معمر نے بعض علماء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد یہ کہے کہ جو کچھ میرے ذمہ تھا' اگر تم اُسے چھوڑ دیتی ہو تو تمہیں طلاق ہے! تو اگر عورت اُسے چھوڑ دیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11800 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: إِنْ تَرَكْتِ لِي مَا عَلَى ظَهْرِي، فَأَنْتِ طَالِقٌ قَالَ: هُوَ خُلْعٌ، تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میری پشت پر جو بوجھ ہے (یعنی جو ادائیگی میرے ذمہ لازم ہے) اگر تم وہ چھوڑ دیتی ہو تو تمہیں طلاق ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ خلع اور ایک بائنہ طلاق شمار ہوگا۔

11801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي امْرَأَةٍ قَالَتْ لِزَوْجِهَا: اشْتَرِي مِنْكَ تَطْلِيقَةً بِمِئَةِ دِرْهَمٍ، فَفَعَلَ ذَلِكَ قَالَ: مَا أَرَاهُ فِدَاءً هِيَ تَطْلِيقَةٌ. وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا

* معمر نے قتادہ کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا: میں ایک سو درہم کے عوض میں تم سے طلاق خریدنا چاہتی ہو تو شوہر ایسا کر لیتا ہے تو قاضی شریح نے کہا: میں اسے فدیہ نہیں سمجھتا' یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا حق مرد کو حاصل ہوگا۔

11802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْهَا، فَقَالَ: اَرَاهَا خُلْعًا

* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اس بارے میں دریافت کیا وہ بولے: میرے خیال میں یہ خلع ہے۔

11803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ: وَاَصْحَابُنَا قَالُوا فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: اَشْتَرِي مِنْكَ تَطْلِيقَةً بِدِينَارٍ قَالَ: هُوَ خُلْعٌ، وَاِنِ اشْتَرَطَ الرَّجْعَةَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ لَيْسَ شَرْطُهُ بِشَيْءٍ

* سفیان ثوری نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہمارے اصحاب نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جس کی بیوی اُس سے یہ کہتی ہے: میں ایک دینار کے عوض سے تم سے طلاق خرید لیتی ہوں! تو وہ فرماتے ہیں: یہ خلع ہے' اور اگر مرد رجوع کرنے کی شرط عائد کرتا ہے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' یعنی اُس کی عائد کی ہوئی شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

11804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَانَتِ امْرَاَتُهُ تَسْاَلُهُ اَلْفَ دِرْهَمٍ، فَقَالَتْ: طَلِّقْنِي وَاحِدَةً، وَاَنَا اُنْظِرُكَ بِالْاَلْفِ سَنَتَيْنِ، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ اَخَّرَتْ عَنْهُ قَالَ: لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ لَيْسَتْ هَذِهِ بِفِدْيَةٍ، لِاَنَّهُ لَمْ يَاْخُذْ شَيْئًا

* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی بیوی اُس سے ایک ہزار درہم مانگتی ہے' وہ عورت کہتی ہے: تم مجھے ایک طلاق دے دو' میں تمہیں ایک ہزار درہموں کے بارے میں' دو سال کی مہلت دے دوں گا' تو مرد اُسے ایک طلاق دے دیتا ہے اور پھر وہ عورت اُسے مؤخر کر دیتی ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا' یہ چیز فدیہ شمار نہیں ہوگی' کیونکہ مرد نے کچھ بھی وصول نہیں کیا۔

11805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَسَاَلْتُهُ عَنِ امْرَاَةٍ قَالَتْ: اِنْ جَعَلْتَ اَمْرِي بِيَدِي فَلَكَ مَا عَلَيْكَ صَدَاقِي كُلُّهُ قَالَ: فَاَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَتْ: فَاَنَا طَالِقَةٌ ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ

* (امام عبدالرزاق) سفیان ثوری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا' جو یہ کہتی ہے: اگر تم میرا معاملہ میرے اختیار میں دے دو' تو تم نے مجھے جو مہر دینا ہے' وہ سارا تمہارا ہو جائے گا' تو مرد یہ کہتا ہے: تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے! تو عورت کہتی ہے: میں تین طلاقیں دیتی ہوں۔ تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ ایک بائنہ طلاق ہوگی۔

11806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: بِعْنِي ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ اَبَى قَالَ: "لَهُ ثَلَاثَةُ آلَافٍ، وَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَاِنْ قَالَتْ لَهُ: اُعْطِيكَ اَلْفَ دِرْهَمٍ عَلَى اَنْ تُطَلِّقَنِي ثَلَاثًا، فَاِنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا كَانَ لَهُ الْاَلْفُ دِرْهَمٍ، وَاِنْ طَلَّقَ وَاحِدَةً، اَوِ اثْنَتَيْنِ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ، وَهُوَ

اَحَقُّ بِهَا

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی بیوی اُس سے یہ کہتی ہے: تم ایک ہزار درہم کے عوض میں تین طلاقیں مجھے فروخت کردو! تو وہ شخص اُسے ایک طلاق دے دیتا ہے' پھر انکار کردیتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس مرد کو تین ہزار درہم ملیں گے اور یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی' اگر عورت مرد سے یہ کہتی ہے: میں تمہیں ایک ہزار درہم دیتی ہوں' اس شرط پر کہ تم مجھے تین طلاقیں دے دو' تو اگر مرد نے اُسے تین طلاقیں دیں' تو پھر اُسے ایک ہزار درہم ملیں گے' اگر وہ ایک یا دو طلاقیں دیتا ہے' تو اُسے کچھ بھی نہیں ملے گا' البتہ مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

11807 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اِنْ اَعْطَيْتِنِي مَا لِيْ فَاَنْتِ طَالِقٌ، فَفَعَلَتْ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، تَطْلِيْقَةُ الْفِدَاءِ. وَقَالَهُ عَمْرٌو

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر تم میرا مال مجھے دے دیتی ہو' تو تمہیں طلاق ہے! تو وہ عورت ایسا ہی کرتی ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی' جو فدیہ کی طلاق ہوگی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11808 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَتْ: اُعْطِيكَ مَالَكَ، وَاَمْرِي بِيَدِي قَالَ: فَاَمْرُكِ بِيَدِكِ، اَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا هُوَ فِدَاءٌ، وَلَيْسَ بِتَمْلِيكٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت یہ کہتی ہے: میں تمہارا مال تمہیں دے دیتی ہوں' میرا معاملہ میرے اختیار میں دے دو! تو مرد یہ کہتا ہے: تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے! تو عطاء نے کہا: جی نہیں! یہ تو فدیہ ہے' یہ تملیک نہیں ہے۔

11809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: " اِنْ اَخَذَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَاحِدًا عَلٰى اَنَّ اَمْرَهَا بِيَدِهَا، فَاِنَّمَا هُوَ الْفِدَاءُ، قُلْتُ: لَا تُطَلِّقُ نَفْسَهَا قَالَ: لَا"

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مرد عورت سے ایک درہم لے لیتا ہے اس شرط پر کہ عورت کا معاملہ عورت کے اختیار میں ہوگا' تو یہ چیز فدیہ شمار ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا عورت خود کو طلاق نہیں دے سکتی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ الْخُلْعِ دُوْنَ السُّلْطَانِ

باب: حاکمِ وقت کے علاوہ کسی کا خلع کروانا

11810 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رُفِعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِاَلْفِ

دِرْهَمٍ فَاَجَازَ ذٰلِكَ

* * خیثمہ بن عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن شہاب خولانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس نے اپنے شوہر سے ایک ہزار درہم کے عوض میں خلع حاصل کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درست قرار دیا۔

11811 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ: اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي، ثُمَّ نَدِمْتُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَجَازَهُ

* * عبداللہ بن محمد بن عقیل نے سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا' پھر مجھے ندامت ہوئی' میرا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا' تو اُنہوں نے اسے برقرار قرار دیا (یعنی خلع ہو گیا ہے)۔

11812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ الرُّبَيِّعَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَجَازَهُ

* * نافع بیان کرتے ہیں: ربیع نامی خاتون نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس کا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو اُنہوں نے اسے درست قرار دیا۔

11813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ الْخُلْعَ دُوْنَ السُّلْطَانِ

* * امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایسے خلع کو درست قرار دیتے ہیں' جو حاکمِ وقت کے سامنے ہو۔

11814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَكُوْنُ الْخُلْعُ اِلَّا عِنْدَ السُّلْطَانِ

* * قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: خلع صرف حاکمِ وقت کے سامنے ہوسکتا ہے۔

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الْفِدَاءِ

باب: فدیہ میں کون سی چیز دینا جائز ہے؟

11815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَاْخُذَ مِنِ امْرَاَتِهٖ شَيْئًا مِنَ الْفِدْيَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهَا، قِيْلَ لَهُ: وَكَيْفَ يَكُوْنُ النُّشُوْزُ؟ قَالَ: " النُّشُوْزُ: اَنْ تُظْهِرَ لَهُ الْبَغْضَاءَ، وَتُسِيءَ عِشْرَتَهُ، وَتُظْهِرَ لَهُ الْكَرَاهِيَةَ، وَتَعْصِيَ اَمْرَهُ "

* * معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ فدیہ میں عورت سے کچھ بھی وصول

کرے جب تک زیادتی عورت کی طرف سے نہ ہو۔ اُن سے دریافت کیا گیا: یہ زیادتی کیسے ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: زیادتی یہ ہوگی کہ عورت مرد پر ناپسندیدگی کا اظہار کرے اور اُس کے ساتھ بُرا سلوک اختیار کرے اور اُس کے سامنے یہ ظاہر کرے کہ وہ اُسے ناپسند کرتی ہے اور اُس کے حکم کی نافرمانی کرے۔

11816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ: اِذَا كَانَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهَا حَلَّ لَهُ فِدَاؤُهَا

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے وہ فرماتے ہیں: اگر نافرمانی عورت کی طرف سے ہو تو مرد کے لیے اُس سے فدیہ لینا جائز ہے۔

11817 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا، وَلَا يَقُوْلُ قَوْلَ الَّذِينَ يَقُوْلُوْنَ: لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهَا فِدْيَةً حَتّٰى تَقُوْلَ: لَا اُقِيمُ حُدُودَ اللّٰهِ، وَلَا اَغْتَسِلُ مِنْ جَنَابَةٍ"

✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ عورت سے اُس سے زیادہ وصول کرے جتنا اُس نے (عورت کو مہر کے طور پر) ادا کیا تھا۔ (طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں:) طاؤس اُن لوگوں کے قول کے قائل نہیں تھے جو یہ کہتے ہیں کہ مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ عورت سے فدیہ کے طور پر کچھ بھی وصول کرے جب تک وہ عورت یہ نہیں کہتی کہ میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو برقرار نہیں رکھ سکتی اور غسلِ جنابت نہیں کروں گی (یعنی تمہارے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا نہیں کروں گی)۔

11818 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "يَقُوْلُ مَا قَالَ اللّٰهُ: ﴿اِلَّآ اَنْ يَخَافَا اَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ﴾ (البقرة: 229) قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَقُوْلُ بِقَوْلِ السُّفَهَاءِ: لَا يَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَقُوْلَ: لَا اَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ: ﴿اِلَّآ اَنْ يَخَافَا اَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ﴾ (البقرة: 229) فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ مِنَ الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ"

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''ماسوائے اس صورت کے کہ اُن دونوں کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے''۔

تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ اس بارے میں بیوقوف لوگوں کے مؤقف کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے تھے کہ مرد کے لیے یہ بات اُس وقت تک جائز نہیں ہوگی جب تک عورت یہ نہیں کہتی کہ میں تم سے ہونے والی جنابت کا غسل نہیں کروں گا (یعنی تمہارے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا نہیں کروں گی) بلکہ وہ یہ کہتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''ماسوائے اس صورت کے کہ اُن دونوں کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو برقرار نہیں رکھ سکیں گے''۔

اس سے مراد وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی میں سے ہر ایک پر دوسرے کے بارے میں لازم قرار دی ہے جس کا

تعلق معاشرت اور ساتھ رہنے کے حوالے سے ہے۔

11819 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ دَعَتْهُ عِنْدَ غَضَبٍ أَوْ غَيْرِهِ فَفَعَلَ، وَكَانَتْ لَهُ مِطْوَاعًا فَلْتَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَمَا لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ الثَّالِثَةُ فَتَذْهَبَ

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر عورت مرد کو غصہ کے وقت' یا غصہ کے علاوہ میں یہ دعوت دیتی ہے اور مرد ایسا کر لیتا ہے' جبکہ عورت مرد کی فرمانبردار بھی ہو' تو عورت کو مرد کی طرف رجوع کر لینا چاہیے اور اُسے حق حاصل نہیں ہوگا' البتہ اگر تیسری طلاق بھی ہوگئی ہو' تو عورت رخصت ہو جائے گی۔

11820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ لَهُ عَاصِيَةً مُسِيئَةً فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَدَعَاهَا إِلَى الْخُلْعِ أَيَحِلُّ؟ قَالَ: لَا، إِمَّا أَنْ يَرْضَى فَيُمْسِكَ، أَوْ يُسَرِّحَ، وَلَيْسَ لَهُ هُوَ أَنْ يُسِيءَ إِلَيْهَا لِتَفْتَدِيَ

✻✻ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت' مرد کی نافرمان ہو اور اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرتی ہو اُن معاملات میں جو مرد اور عورت کے درمیان تعلق ہے اور پھر مرد' عورت کو خلع کی طرف دعوت دیتا ہو' تو کیا یہ بات جائز ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مرد کی مرضی ہے' وہ چاہے تو اُسے روک کے رکھے' یا اُسے الگ کر دے' مرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرے' تاکہ عورت فدیہ دینے پر مجبور ہو جائے۔

11821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: إِنْ كَانَ لَهُ صَالِحًا، وَكَانَتْ لَهُ مُطِيعَةً حَسَنَةَ الصُّحْبَةِ، فَدَعَتْهُ عِنْدَ غَضَبٍ إِلَى فِدَائِهَا فَفَعَلَ، فَمَا أَرَى أَنْ يَأْخُذَ مَالَهَا

✻✻ ابن جریج نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو اور عورت مرد کی فرمانبردار ہو' اچھے طریقے سے اُس کے ساتھ رہتی ہو اور پھر غصہ کے وقت وہ مرد کو فدیہ کی دعوت دیدے اور مرد ایسا کر لے' تو میرے خیال میں مرد کو عورت کا مال نہیں لینا چاہیے۔

11822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: "إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهَا مُسِيئًا، يَعْضِلُهَا فَلَا يَجُوزُ، وَإِنْ دَعَتْهُ، فَأَقُولُ: أَمَّا مَا أَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفِدَاءِ"

✻✻ ابن جریج نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو فرماتے ہیں: البتہ مرد اگر عورت کے ساتھ بُرا سلوک کرتا ہو اور اُسے تنگ کرتا ہو' تو یہ بات جائز نہیں ہے (کہ وہ عورت سے فدیہ لے) اگرچہ عورت نے اُسے اس کی دعوت بھی دی ہو۔ میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم ﷺ نے فدیہ کی ادائیگی کو درست قرار دیا ہے۔

11823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: كَانَ أَبُو قِلَابَةَ يَرَى أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا فَجَرَتْ فَاطَّلَعَ زَوْجُهَا عَلَى ذَلِكَ فَلْيَضْرِبْهَا حَتَّى تَفْتَدِيَ مِنْهُ

٭٭ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوقلابہ اس بات کے قائل تھے کہ جب عورت نافرمانی کرتی ہو (یا گناہ کا ارتکاب کرے) اور مرد اس پر مطلع ہو جائے تو مرد عورت کی پٹائی کرے یہاں تک کہ عورت اُسے فدیہ دینے پر مجبور ہو جائے۔

11824 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: "يُحِلُّ خُلْعَ الْمَرْأَةِ ثَلَاثٌ: إِذَا أَفْسَدَتْ عَلَيْكَ ذَاتَ يَدِكَ، أَوْ دَعَوْتَهَا لِتَسْكُنَ إِلَيْهَا فَأَبَتْ عَلَيْكَ، أَوْ خَرَجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِكَ"

٭٭ علی بن وہب نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: عورت کے خلع کو تین چیزیں حلال کر دیتی ہیں اگر تو وہ تمہارے مال کو خراب کرنے لگے یا تم اُسے اپنے قریب بلاؤ تو وہ تمہارے پاس آنے سے انکار کر دے یا وہ تمہاری اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے۔

11825 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، - أَوْ غَيْرِهِ شَكَّ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ الْأَمْرُ مِنْ قِبَلِهَا حَلَّ لَهُ مَا أَخَذَ مِنْهَا فَإِنْ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ مَا أَخَذَ مِنْهَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو مرد کے لیے یہ بات جائز ہو گی کہ وہ عورت سے (فدیہ) وصول کر لے لیکن اگر زیادتی مرد کی طرف سے ہو تو اُس کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ عورت سے (فدیہ) وصول کرے۔

11826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَرِهَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا حَلَّ لَهُ مَا أَخَذَ مِنْهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب عورت شوہر کو ناپسند کرتی ہو تو مرد کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اُس سے (فدیہ) وصول کر لے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تُنْزِلُ صَدَاقَهَا ثُمَّ تَتَزَوَّجُ

باب: جب کوئی عورت اپنا کچھ مہر (معاف کر دے) اور پھر وہ شادی کر لے

11827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ أَرَادَ طَلَاقَ امْرَأَتِهِ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنْ بَعْضِ صَدَاقِهَا، فَفَعَلَتْ طَيِّبَةً نَفْسُهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: "وَلِمَ؟ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ) (النساء: 4)، فَتَلَا: (وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ) (النساء: 20) "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی عورت کو طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی بیوی اپنے مہر کا کچھ حصہ اُسے ہبہ کر دیتی ہے وہ عورت اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرتی ہے لیکن پھر مرد اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے میں نے اُن سے دریافت کیا: وہ کیوں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر وہ اُس (مہر) میں سے کوئی چیز اپنی خوشی سے تمہیں دیدے''۔

تو اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ کرتے ہو''۔

11828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ آلِ اَبِیْ مُعَيْطٍ اَعْطَتْهُ امْرَاَتُهُ اَلْفَ دِينَارٍ، وَكَانَ لَهَا عَلَيْهِ صَدَاقٌ، ثُمَّ لَبِثَ شَهْرًا، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ، وَاَنَا حَاضِرٌ، فَقَالَ الْمُطَلِّقُ: اَعْطَتْنِيهِ طَيِّبَةً بِهِ نَفْسًا، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: (فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ نَفْسًا) (النساء: 4) الْاٰيَةَ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: " فَاَيْنَ الْاٰيَةُ الَّتِی بَعْدَهَا (وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ) (النساء: 20)؟ ارْدُدْ اِلَيْهَا اَلْفَهَا "، فَقَضٰى بِهِ لَهَا عَلَيْهِ، وَاَنَا حَاضِرٌ. فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اُخْبِرْتُ اَنَّهَا عَائِشَةُ "

✻ ✻ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ابومعیط کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اُس کی بیوی نے ایک ہزار دینار دے دیئے' یہ اُس مرد کے ذمہ اُس عورت کا مہر تھا' پھر ایک ماہ گزر گیا' پھر اُس شخص نے اُس عورت کو طلاق دے دی تو وہ عورت اپنا مقدمہ لے کر عبدالملک کے پاس آئی' میں اُس وقت وہاں موجود تھا' طلاق دینے والے شخص نے یہ کہا کہ اس نے اپنی خوشی کے ساتھ مجھے وہ رقم دی تھی' جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اگر وہ اپنی خوشی کے ساتھ تمہیں کچھ دے دیتی ہے''۔

تو عبدالملک نے کہا: اس کے بعد والی آیت کہاں جائے گی:

''اگر تم ایک بیوی کے ساتھ' دوسری بیوی لانا چاہتے ہو''۔

تم اس کا ایک ہزار اسے واپس کرو! تو عبدالملک نے اُس مرد کے خلاف اُس عورت کے حق میں فیصلہ دیا' میں اُس وقت وہاں موجود تھا۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ اُس خاتون کا نام عائشہ تھا۔

11829 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، وَاَنَا حَاضِرٌ فِیْ رَجُلٍ تَرَكَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ صَدَاقَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا، فَقَالَ قَائِلٌ عِنْدَهُ: قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا) (النساء:4)، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: " اَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ: (وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ) (النساء: 20)؟ "، فَتَلَاهَا قَالَ: فَرَدَّ اِلَيْهَا مَالَهَا، قَالَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنْ كَانَ حِينَ اسْتَوْهَبَهَا يُرِيدُ الطَّلَاقَ، وَاعْتَرَفَ بِذٰلِكَ فَاِنَّهُ يَرُدُّ اِلَيْهَا صَدَاقَهَا "

✻ ✻ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا گیا' میں اُس وقت میں وہاں موجود تھا' یہ مقدمہ ایک شخص کے بارے میں تھا' جس کی بیوی نے اُسے مہر معاف کر دیا تھا اور پھر بھی اُس مرد نے اُس عورت کو طلاق دے دی' تو اُس مرد نے اُس موقع پر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو ارشاد فرمایا ہے:

''اگر وہ عورتیں اپنی خوشی سے اُس میں سے کچھ چیز تمہیں دے دیتی ہیں تو تم اُسے خوش ہو کر حاصل کر لو''۔

تو عبدالملک نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ کرتے ہو''۔

اُنہوں نے اس آیت کو مکمل تلاوت کیا' راوی کہتے ہیں: تو پھر اُس مرد نے اُس عورت کا مال اُسے واپس کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: بعض حضرات نے یہ کہا ہے: جب مرد اُس عورت کو ہبہ کرنے کے لیے کہتا ہے اور وہ طلاق کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس کا اعتراف بھی کر لیتا ہے' تو وہ عورت کا مہر اُسے واپس کر دے گا۔

11830 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَاَةٍ تَرَكَتْ لِزَوْجِهَا شَيْئًا بِطِيبِ نَفْسِهَا، ثُمَّ مَكَثَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ: هُوَ جَائِزٌ لِلزَّوْجِ، وَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَرْجِعَ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے' جو اپنے شوہر سے اپنی خوشی سے کچھ مہر معاف کر دیتی ہے' پھر وہ دونوں ایسے ہی رہتے ہیں' پھر اُس کے بعد مرد اُسے طلاق دے دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: مرد کے لیے یہ بات جائز ہے اور عورت کو (مہر) واپس لینے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

11831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: تُسْتَحْلَفُ بِاَنَّهُ مَا تَرَكَتْهُ بِطِيبِ نَفْسِهَا، ثُمَّ يَرُدُّ اِلَيْهَا مَا تَرَكَتْ لَهُ

✽✽ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: اس عورت سے حلف لیا جائے گا کہ میں نے اپنی ذاتی خوشی سے اسے ترک نہیں کیا تھا' اور پھر وہ مرد اس چیز کو عورت کو واپس کر دے گا جو عورت نے اس کے لیے چھوڑ دی تھی۔

11832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَمَّنْ، سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ: (فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا) (النساء: 4) قَالَ: حَتَّى الْمَمَاتِ

✽✽ ابن عیینہ نے ایک شخص کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر وہ (خواتین) اپنی خوشی سے (مہر) معاف کر دیں''۔

مجاہد فرماتے ہیں: یہ مرتے دم تک کے لئے ہے۔

11833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: رَاَيْتُ شُرَيْحًا وَجَائَتْهُ امْرَاَةٌ تُخَاصِمُ مَعَ زَوْجِهَا فَادَّعَى اَنَّهَا اَبْرَاَتْهُ مِنْ صَدَاقِهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لِلْبَيِّنَةِ، هَلْ رَاَيْتُمُ الْوَرِقَ؟ قَالُوْا: لَا، فَلَمْ يُجِزْهُ

✽✽ ابوجعفر بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو دیکھا کہ ایک عورت اُن کے پاس آئی' جو اپنے شوہر کے ساتھ ایک معاملہ میں جھگڑا کر رہی تھی' شوہر کا یہ دعویٰ تھا کہ اُس نے عورت کا مہر اُس سے معاف کروالیا تھا' تو قاضی شریح نے ثبوت کے لیے دریافت کیا' تو قاضی شریح نے گواہوں سے دریافت کیا: کیا تم نے چاندی (یعنی درہم کی رقم) دیکھی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی شریح نے اسے درست قرار نہیں دیا۔

بَابُ يُضَارُّهَا حَتّٰى تَخْتَلِعَ مِنْهُ

باب: جو شخص عورت کو تنگ کرتا ہے' تا کہ عورت اُس سے خلع حاصل کر لے

11834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اخْتَلَعَ امْرَاَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْخُلْعُ، وَشَرَطَ اَنَّكِ اِنْ خَاصَمْتِنِيْ فَاَنْتِ امْرَاَتِي قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ اَمْلَكُ بِاَمْرِهَا، وَمَالُهَا عَلَيْهَا رَدٌّ، قُلْتُ: فَاَيْنَ شَرْطُهُ؟ قَالَ: شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهِ قَالَ: وَقَدْ طَلَّقَ، الْخُلْعُ: طَلَاقٌ "، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ قَالَ: قَدْ قَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِذٰلِكَ، وَمَا اَرَاهُ اِلَّا نِعْمَ مَا قَضٰى بِهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کی بیوی اُس سے خلع حاصل کرنا چاہتی ہے' لیکن وہ اُسے خلع نہیں دیتا' وہ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ اگر تم نے مجھ سے جھگڑا کیا' تو تم میری بیوی ہوگی! تو عطاء نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنے معاملہ کی مالک ہوگی اور اُس عورت کا مال اُسے واپس کر دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: تو پھر یہ شرط کہاں جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: آدمی کی شرط سے پہلے' اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط ہوگی' وہ شخص طلاق دے چکا ہے اور خلع' طلاق ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شخص نے یہ بات بتائی ہے: عمر بن عبدالعزیز نے بھی اس بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس بارے میں بہترین فیصلہ ہے۔

11835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا افْتَدَتِ امْرَاَةٌ مِنْ زَوْجِهَا، وَاَخْرَجَتِ الْبَيِّنَةَ اَنَّ النُّشُوْزَ كَانَ مِنْ قِبَلِهِ، وَاَنَّهُ كَانَ يَضُرُّهَا، وَيُضَارُّهَا رَدَّ اِلَيْهَا مَالَهَا، وَقَدْ جَازَ بَيْنَهُمَا الطَّلَاقُ وَهِيَ اَمْلَكُ بِاَمْرِهَا

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت مرد کو فدیہ ادا کر دے اور ثبوت پیش کر دے کہ زیادتی مرد کی طرف سے تھی' مرد اُسے تنگ کرتا تھا اور اُسے تکلیف پہنچاتا تھا' تو مرد اُس عورت کا مال اُسے واپس کر دے گا اور اُن دونوں کے درمیان طلاق درست ہوگی اور عورت اپنے معاملہ کی حقدار ہوگی (یعنی مرد کو رجوع کا حق نہیں ہوگا)۔

11836 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ كَانَتْ خَاصَمَتْهُ فِي الْعِدَّةِ، فَاَخْرَجَتِ الْبَيِّنَةَ اَنَّهُ كَانَ يَضُرُّهَا، وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا حَتّٰى افْتَدَتْ مِنْهُ، رَدَّ اِلَيْهَا مَالَهَا، وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا، وَاِنْ كَانَتِ الْعِدَّةُ قَدْ مَضَتْ رَدَّ اِلَيْهَا مَالَهَا، وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر عورت عدت کے دوران مرد کے خلاف مقدمہ کر دیتی ہے اور ثبوت پیش کرتی ہے کہ مرد اُسے ضرر پہنچاتا تھا' اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرتا تھا' یہاں تک کہ اُس عورت کو فدیہ دینا پڑا' تو (قتادہ فرماتے ہیں:) مرد عورت کا مال اُسے واپس کرے گا' البتہ مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا' لیکن اگر عدت گزر چکی ہو تو مرد عورت کا مال اُسے

واپس کرے گا اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی۔

11837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِنْ اَخَذَ فِدَائَهَا، وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُهَا، اَرْجَعَ اِلَيْهَا مَالَهَا، وَرَجَعَتْ اِلَيْهِ، وَلَمْ يَذْهَبْ بِنَفْسِهَا وَمَالِهَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مرد نے عورت سے فدیہ وصول کر لیا تو مرد کے لیے اسے لینا جائز نہیں ہوگا' وہ عورت کا مال اُسے واپس کر دے گا' عورت اُس سے رجوع کرے گی (یعنی اپنا مال واپس لے لی گی) مرد اُس کی ذات یا اُس کے مال کو نہیں لے جائے گا۔

بَابُ الْمُفْتَدِيَةِ بِزِيَادَةٍ عَلٰى صَدَاقِهَا

باب: اپنے مہر سے زیادہ فدیہ ادا کرنے والی عورت کا حکم

11838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهَا اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا

٭٭ معمر اور ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات ہمیں بتائی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: مرد کے لیے اُس سے زیادہ (فدیہ کے طور پر) وصول کرنا جائز نہیں ہے' جو اُس نے (مہر کے طور پر) عورت کو دیا تھا۔

11839 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهَا اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا

٭٭ عمرو بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اُس نے عورت کو (مہر کے طور پر) جو دیا تھا' اُس سے زیادہ اُس سے (فدیہ کے طور پر) وصول کرے۔

11840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: افْتَدَتِ امْرَاَةٌ مِنْ زَوْجِهَا بِزِيَادَةٍ عَلٰى صَدَاقِهَا قَالَ: لَا، الزِّيَادَةُ رَدٌّ اِلَيْهَا، وَاِنْ قَدْ حَلَّ لَهُ فِدَاؤُهَا وَاَعْطَتْهُ طَيِّبَةَ النَّفْسِ بِهِ، وَالْمُبَارَاَةُ مِثْلُ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت اپنے شوہر کو اپنے مہر سے زیادہ فدیہ کے طور پر دے دیتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ درست نہیں ہے' اضافی رقم عورت کو واپس کر دی جائے گی' اگرچہ مرد کے لیے فدیہ لینا حلال ہے اور عورت نے اپنی خوشی کے ساتھ وہ دیا ہے' مبارات کا بھی حکم اس کی مانند ہوگا۔

11841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا نَرَى لِلرَّجُلِ وَلَوْ صَلُحَ لَهُ خُلْعُ امْرَاَتِهِ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهَا اَكْثَرَ مِنْ مَهْرِهَا

٭٭ حسن بن مسلم نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ہم مرد کے لیے اس بات کو

درست نہیں سمجھتے کہ وہ عورت کے مہر سے زیادہ رقم عورت سے وصول کرے خواہ اس رقم پر عورت کے خلع کے بارے میں صلح ہو چکی ہو۔

11842 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ، اَتَتِ امْرَاَةٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنِّي اُبْغِضُ زَوْجِي، وَاُحِبُّ فِرَاقَهُ قَالَ: فَتَرُدِّينَ اِلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ الَّتِي اَصْدَقَكِ؟، وَكَانَ اَصْدَقَهَا حَدِيْقَةً قَالَتْ: نَعَمْ، وَزِيَادَةً مِنْ مَالِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا زِيَادَةٌ مِنْ مَالِكِ فَلَا، وَلٰكِنِ الْحَدِيْقَةَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقَضَى بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ، فَاُخْبِرَ بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ قَبِلْتُ قَضَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: میں اپنے شوہر کو ناپسند کرتی ہوں اور اُس سے علیحدگی اختیار کرنا چاہتی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اُس مرد کا باغ اُسے واپس کر دو گی؟ جو اُس نے تمہیں مہر کے طور پر دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس مرد نے اُس عورت کو ایک باغ مہر کے طور پر دیا تھا۔ اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! بلکہ میں اپنے مال میں سے مزید ادائیگی بھی کر دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے مال میں سے مزید ادائیگی کا تعلق ہے' تو وہ تو نہیں ہوگی' لیکن باغ ادا کرنا ہوگا! اُس عورت نے کہا: ٹھیک ہے! تو نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں مرد کے خلاف فیصلہ دیا' اُسے نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے بارے میں بتایا گیا' تو اُس نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کو قبول کرتا ہوں۔

11843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ: اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ كَانَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلُوْلٍ، وَكَانَ اَصْدَقَهَا حَدِيْقَةً فَكَرِهَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ الَّتِي اَعْطَاكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخَذَهَا، وَخَلَّى سَبِيلَهَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: قَدْ قَبِلْتُ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ." سَمِعَهُ اَبُو الزُّبَيْرِ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ عبداللہ بن سلول کی صاحبزادی تھیں' حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ایک باغ مہر کے طور پر دیا تھا' وہ خاتون اُن صاحب کو پسند نہیں کرتی تھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس نے جو باغ تمہیں دیا تھا' کیا تم وہ واپس کر دو گی؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حاصل کر لیا اور اُس عورت کو چھوڑ دیا۔ جب اس بات کی اطلاع حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے کہا: میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کو قبول کرتا ہوں۔

ابوزبیر نے یہ روایت کئی حوالوں سے نقل کی ہے۔

11844 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: لَا يَاْخُذُ مِنْهَا فَوْقَ مَا اَعْطَاهَا.

* * حکم بن عتیبہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرد عورت سے اُس سے زیادہ وصول نہیں کرے گا' جو اُس نے عورت کو (مہر کے طور پر) ادا کیا تھا۔

11845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

11846 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ يَاْخُذَ مِنهَا كُلَّ مَا اَعْطَاهَا حَتّٰى يَدَعَ لَهَا مَا يُعَيِّشُهَا

* * سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مرد عورت سے وہ سب چیزیں وصول کرلے' جو اُس نے عورت کو دی تھیں' یہاں تک کہ وہ عورت کو ایسی حالت میں چھوڑے کہ اُس کے پاس ضروریات کا سامان ہی نہ ہو۔

11847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: لَا يَاْخُذُ كُلَّ مَا اَعْطَاهَا

* * عبدالکریم جزری نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد نے عورت کو جو کچھ دیا تھا' وہ سب کچھ وہ نہیں لے گا۔

11848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا يَاْخُذُ مِنهَا اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا

* * معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد عورت سے اُس سے زیادہ وصول نہیں کرے گا' جو اُس نے عورت کو دیا تھا۔

11849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَكْرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنهَا كُلَّ مَا اَعْطَاهَا

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتا ہوں کہ مرد عورت سے' ہر وہ چیز لے' جو اُس نے عورت کو دی تھی۔

11850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ: اَنَّ الرُّبَيِّعَ ابْنَةَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ، اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: كَانَ لِي زَوْجٌ يُقِلُّ الْخَيْرَ عَلَيَّ اِذَا حَضَرَ، وَيَسْحَرُنِي اِذَا غَابَ قَالَتْ: فَكَانَتْ مِنِّي زَلَّةٌ يَوْمًا، فَقُلْتُ لَهُ: اَخْتَلِعُ مِنْكَ بِكُلِّ شَيْءٍ اَمْلِكُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَفَعَلْتُ، فَخَاصَمَ عَمِّي مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ اِلَى عُثْمَانَ فَاَجَازَ الْخُلْعَ " قَالَتْ: وَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ عِقَاصَ رَاْسِي فَمَا دُوْنَهُ، اَوْ قَالَتْ: دُوْنَ عِقَاصِ الرَّاْسِ

* * عبداللہ بن محمد بن عقیل بن علی بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: ربیع بنت معوذ بن عفراء نے اُنہیں یہ بات بتائی' وہ

خاتون بیان کرتی ہیں: میرے شوہر جب گھر میں موجود ہوتے تھے تو میرے ساتھ بھلائی کم کرتے تھے اور جب غیر موجود ہوتے تھے تو مجھے محروم رکھتے تھے ایک دن اسی طرح ناراضگی کے دوران میں نے اُن سے یہ کہہ دیا کہ میں ہر اُس چیز کے ذریعہ آپ سے خلع حاصل کرنا چاہتی ہوں جس کی میں مالک ہوں اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! میں نے کہا: پھر میں ایسا ہی کرتی ہوں۔ پھر میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو درست قرار دیا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میرے شوہر کو یہ ہدایت کی کہ وہ میرے سر کے بالوں کے جوڑے یا اس سے کم کسی چیز کو حاصل کرلیں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

11851 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ كَثِيرٍ، مَوْلَى سَمُرَةَ قَالَ: اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ امْرَاَةً نَاشِزًا فَوَعَظَهَا فَلَمْ تَقْبَلْ بِخَيْرٍ، فَحَبَسَهَا فِي بَيْتٍ كَثِيرِ الزِّبْلِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، ثُمَّ اَخْرَجَهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَاَيْتِ؟، فَقَالَتْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ رَاحَةً اِلَّا هٰذِهِ الثَّلَاثَ، فَقَالَ عُمَرُ: اخْلَعْهَا وَيْحَكَ وَلَوْ مِنْ قُرْطِهَا

✵✵ کثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک (شوہر کو) ناپسند کرنے والی عورت کو وعظ و نصیحت کی' لیکن اُس نے بھلائی کی بات کو قبول نہیں کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے تین دن کے لیے ایک ایسے کمرے میں بند کروادیا جس میں حشرات الارض بہت زیادہ تھے' پھر اُسے وہاں سے نکلوایا اور دریافت کیا: اب تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! اللہ کی قسم! مجھے صرف ان تین دنوں میں راحت محسوس ہوئی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اُس کے شوہر سے) فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے خلع دے دو' خواہ اس کی بالیوں کے عوض میں دو۔

11852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ مَوْلَاةً لِابْنِ عُمَرَ اخْتَلَعَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ دِرْعِهَا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک کنیز نے اپنے لباس کے علاوہ ہر چیز کے عوض میں خلع حاصل کرلیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس پر اعتراض نہیں کیا تھا۔

11853 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَتْهُ مَوْلَاةٌ لِامْرَاَتِهِ اخْتَلَعَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ لَهَا، وَكُلِّ ثَوْبٍ عَلَيْهَا حَتّٰى نَفْسِهَا، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ کی کنیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئی' اُس نے اپنی ہر چیز کے عوض میں خلع حاصل کرلیا تھا' یہاں تک کہ اپنے جسم پر موجود ہر کپڑے کے عوض میں خلع حاصل کرلیا تھا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی اس بات پر انکار نہیں کیا۔

11854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: يَاْخُذُ مِنْهَا حَتّٰى قُرْطِهَا

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

ہے: مرد عورت سے کچھ بھی وصول کرسکتا ہے یہاں تک کہ اُس کی بالیاں بھی وصول کرسکتا ہے۔

11855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْخُلْعُ مَا دُوْنَ عِقَاصِ الرَّأْسِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سر کے بالوں کے پراندے سے کم کی چیز پر بھی خلع ہوسکتا ہے۔

11856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْخُلْعُ مَا دُوْنَ عِقَاصِ الرَّأْسِ، وَاِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَفْتَدِي بِبَعْضِ مَالِهَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: سر کے پراندے سے کم چیز پر بھی خلع حاصل ہوسکتا ہے اور عورت اپنے کچھ مال کو فدیہ کے طور پر دے گی۔

11857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لِيَاْخُذْ مِنْهَا حَتّٰى عِطَا فَيْهَا

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: مرد اُس سے کچھ بھی لے سکتا ہے یہاں تک کہ اُس کی دو چادریں بھی لے سکتا ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ

باب: خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت کا حکم

11858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اخْتَلَعَتِ امْرَاَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ مِنْ زَوْجِهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کی عدت ایک حیض مقرر کی تھی۔

11859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ زَوَّجَ ابْنَةَ اَخِيهِ رَجُلًا كَانَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، فَرَفَعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَجَازَهُ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے اپنی بھتیجی کی شادی ایک شخص کے ساتھ کی جو شراب پیا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو اُنہوں نے اسے درست قرار دیا (یعنی علیحدگی کا فیصلہ دیا) اور اُس عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایک حیض عدت گزارے۔

11860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ

٭٭ محمد بن حنفیہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت طلاق

یافتہ عورت کی مانند ہوگی۔

11861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَ: ثَلَاثُ حَيْضَاتٍ . قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَهُ الْحَسَنُ، وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

* * زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: تین حیض ہوگی۔ معمر کہتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات کی ہے اور لوگوں کا بھی اسی پر عمل ہے۔

11862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ

* * یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت تین حیض ہوگی۔

بَابُ نَفَقَةِ الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ

باب: خلع حاصل کرنے والی حاملہ عورت کے خرچ کا حکم

11863 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: نَفَقَةُ الْمُفْتَدِيَةِ الْحُبْلٰى عَلٰى زَوْجِهَا قَالَ: قَالَهُ ابْنُ شِهَابٍ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اِنْ كَانَ عَلِمَ بِحَبَلِهَا، اَوْ لَمْ يَعْلَمْ، فَالنَّفَقَةُ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ اشْتَرَطَ اَنَّ نَفَقَتَكِ لَيْسَتْ عَلَيَّ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: "يُنْفِقُ عَلَيْهَا اِنَّمَا يُنْفِقُ عَلٰى وَلَدِهِ

* * ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: فدیہ دینے والی حاملہ عورت کا خرچ اُس کے شوہر کے ذمہ ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے بھی یہی بات بیان کی ہے' ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر مرد کو عورت کے حاملہ ہونے کا علم ہو' یا اُسے علم نہ ہو' خرچ کی ادائیگی مرد کے ذمہ ہوگی' البتہ اگر مرد یہ شرط عائد کر دیتا ہے کہ تمہارا خرچ میرے ذمہ نہیں ہوگا (تو حکم مختلف ہوگا)۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مرد عورت پر جو خرچ کرے گا' وہ اصل میں اپنی اولاد پر خرچ کرے گا۔

11864 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَهَا النَّفَقَةُ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

11865 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ نَفَقَةِ الْمُفْتَدِيَةِ الْحُبْلٰى قَالَ: لَهَا السُّكْنٰى، وَلَهَا النَّفَقَةُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ اَنْ لَا نَفَقَةَ لَكِ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: يَجُوْزُ شَرْطُهُ فِي النَّفَقَةِ، وَلَا يَجُوْزُ فِي السُّكْنٰى

* * حماد نے ابراہیم نخعی کا بیان ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو خلع حاصل کرتی ہے اور حاملہ بھی ہوتی ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُسے رہائش کا حق بھی ملے گا اور خرچ بھی ملے گا' البتہ اگر مرد یہ شرط عائد کر دیتا ہے کہ تمہیں خرچ نہیں ملے

گا (تو حکم مختلف ہوگا)۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مرد خرچ کے بارے میں تو شرط عائد کرسکتا ہے لیکن رہائش کے بارے میں شرط عائد نہیں کر سکتا۔

11866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ قَالَ: لَهَا النَّفَقَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ، يَقُولُ فِيهَا عَلَى قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَيَقُولُ: لَهَا الْمُتْعَةُ اَيْضًا

* * سعید بن مسیّب خلع حاصل کرنے والی حاملہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُسے خرچ ملے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری ایسی عورت کے بارے میں سعید بن مسیّب کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: اُسے ساز و سامان بھی ملے گا۔

11867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْاَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَهَا النَّفَقَةُ

* * امام شعبی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

11868 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ شُرَيْحًا، وَاَبَا الْعَالِيَةِ، وَخِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو قَالُوْا: لَهَا النَّفَقَةُ قَالَ: وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْحَسَنُ: لَا نَفَقَةَ لَهَا

* * سعید نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح' ابوالعالیہ اور خلاس بن عمرو یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

جابر بن عبداللہ اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔

11869 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ اِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ فَالنَّفَقَةُ لَهَا

* * ابراہیم نخعی خلع حاصل کرنے والی حاملہ عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر مرد نے شرط عائد نہ کی ہو' تو ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

بَابُ (وَاهْجُرُوهُنَّ) (النساء: 34)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''تم اُن سے لاتعلقی اختیار کرو''

11870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: قُلْتُ: اَسَمِعْتَ اَبَاكَ وَقَّتَ فِي الْهِجْرَةِ شَيْئًا قَالَ: لَا

* * ابن جریج' طاؤس کے صاحبزادے کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ نے

اپنے والد کو اس لاتعلقی کے بارے میں کسی مدت کو متعین کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

11871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: وَاِيَّاكَ وَطُولَ الْهِجْرَةِ، فَاِنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي اِيلَاءٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سعید بن العاص سے فرمایا: تم طویل لاتعلقی اختیار کرنے سے بچنا' کیونکہ تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایلاء کے بارے میں چار ماہ کی مدت مقرر کی ہے۔

11872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ: مَا فَعَلَتْ تَهَلُّلُ؟ عَهْدِي بِهَا لَسِنَةً قَالَ: اَجَلْ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَرَجْتُ وَمَا اُكَلِّمُهَا قَالَ: فَعَجِّلِ الْمَسِيرَ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ، فَاِنْ مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ، وَاَنْتَ خَاطِبٌ

✵✵ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت کیا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے' جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تو وہ کچھ زبان دراز تھی' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! جب میں نکلا تھا تو میں نے اُس عورت کے ساتھ بات بھی نہیں کی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار ماہ گزرنے سے پہلے ہی اُس کے پاس چلے جانا' کیونکہ اگر چار ماہ گزر گئے' تو یہ ایک بائنہ طلاق ہو جائے گی اور پھر تمہیں نئے سرے سے رشتہ کا پیغام دینا ہوگا۔

11873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ: مَا فَعَلَتْ تَهَلُّلُ؟ عَهْدِي بِهَا لَسَيِّئَةُ الْخُلُقِ قَالَ: اَجَلْ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَرَجْتُ وَمَا اُكَلِّمُهَا قَالَ: فَادْرِكْهَا قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

✵✵ یزید بن اصم نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے' جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی' تو وہ کچھ زبان دراز تھی' اُس کا اخلاق بہت بُرا تھا تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! جب میں نکلا تھا تو میں نے اُس کے ساتھ کوئی بات چیت بھی نہیں کی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار ماہ گزرنے سے پہلے تم اُس کے پاس چلے جانا۔

11874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَاهْجُرُوهُنَّ) (النساء: 34) قَالَ: يَهْجُرُهَا بِلِسَانِهِ وَيُغْلِظُ لَهَا فِي الْقَوْلِ، وَلَا يَدَعُ جِمَاعَهَا

✵✵ ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اُن سے لاتعلقی اختیار کرو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی زبانی طور پر اُس سے لاتعلقی اختیار کرے گا اور اُس سے سختی کے ساتھ بات کرے گا' البتہ اُس کے ساتھ صحبت کرنے کو ترک نہیں کرے گا۔

11875 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِنَّمَا الْهِجْرَانُ بِالنُّطْقِ اَنْ يُغْلِظَ لَهَا، وَلَيْسَ بِالْجِمَاعِ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: یہ لاتعلقی زبانی اعتبار سے ہوگی کہ آدمی اُس سے سختی سے بات کرے گا' اس سے مراد صحبت کرنا نہیں ہے (یعنی صحبت کے حوالے سے لاتعلقی اختیار کرنا نہیں ہے)۔

بَابُ (وَاضْرِبُوْهُنَّ) (النساء: 34)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) "تم اُن کی پٹائی کرو"

11876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ (وَاضْرِبُوْهُنَّ) (النساء: 34) قَالَ: يَضْرِبُ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ

* * قتادہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تم اُن کی پٹائی کرو"۔

قتادہ فرماتے ہیں: آدمی ایسی پٹائی کرے گا' جو زیادہ تکلیف دینے والی نہ ہو۔

11877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ فِي قَوْلِهِ (وَاضْرِبُوْهُنَّ) (النساء: 34) قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ ضَرْبٌ غَيْرُ مُبَرِّحٍ

* * طاؤس کے صاحبزادے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) "تم اُن کی پٹائی کرو"۔

وہ یہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ یہ ایسی پٹائی ہوگی' جو زیادہ تکلیف دِہ نہ ہو۔

11878 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ اَصْحَابُنَا: "يَبْدَاُ فَيَعِظُهَا فَاِنْ قَبِلَتْ، وَاِلَّا هَجَرَهَا بِلِسَانِهِ، وَاَغْلَظَ لَهَا فِي ذٰلِكَ، فَاِنْ قَبِلَتْ وَاِلَّا ضَرَبَهَا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، (فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ) (النساء: 34) اَتَتِ الْفِرَاشَ وَهِيَ تَبْغَضُكَ (فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا) (النساء: 34) "

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی شروع میں اُسے وعظ و نصیحت کرے گا' اگر وہ قبول کر لے گی' تو ٹھیک ہے' ورنہ زبانی طور پر اُس سے لاتعلقی اختیار کرے گا اور اُس کے ساتھ سختی سے بات کرے گا' اگر وہ اس بات کو قبول کر لیتی ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ پھر وہ آدمی اُس کی پٹائی کرے گا' جو زیادہ تکلیف دِہ نہ ہو۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اگر وہ تمہاری اطاعت کریں"۔

اس سے مراد یہ ہے: جب وہ بستر پر آئے اور وہ تمہیں ناپسند کرتی ہو۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو تم اُن کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو''۔

11879 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: الْعِلَلُ

* * مجاہد اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد علّتیں (تلاش کرنا) ہے۔

بَابُ الْحَكَمَيْنِ

باب: (دونوں طرف کے) دو ثالثوں کا حکم

11880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: اَيُفَرِّقَانِ الْحَكَمَانِ؟ قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ يَجْعَلَ الزَّوْجَانِ ذٰلِكَ بِاَيْدِيهِمَا

* * ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا دونوں طرف کے ثالث علیحدگی کروا سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر میاں بیوی اُن کو اس کا حق دے دیں' تو ایسا ہو سکتا ہے۔

11881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَحْكُمَانِ فِي الِاجْتِمَاعِ، وَلَا يَحْكُمَانِ فِي الْفُرْقَةِ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: وہ دونوں اکٹھے ہونے کے بارے میں تو فیصلہ دے سکتے ہیں' لیکن علیحدگی کے بارے میں فیصلہ نہیں دے سکتے۔

11882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اِنْ شَاءَ الْحَكَمَانِ اَنْ يُفَرِّقَا فَرَّقَا، وَاِنْ شَاءَا اَنْ يَجْمَعَا جَمَعَا

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اگر دونوں ثالث کروانا چاہیں' تو وہ علیحدہ کروا سکتے ہیں اور اگر اکٹھے کروانا چاہیں' تو اکٹھے کروا سکتے ہیں۔

11883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَجَائَتْهُ امْرَاَةٌ وَزَوْجُهَا مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَاَخْرَجَ هٰؤُلَاءِ حَكَمًا مِنَ النَّاسِ، وَهٰؤُلَاءِ حَكَمًا، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَكَمَيْنِ: اَتَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا؟ اِنْ رَاَيْتُمَا اَنْ تُفَرِّقَا فَرَّقْتُمَا، وَاِنْ رَاَيْتُمَا اَنْ تَجْمَعَا جَمَعْتُمَا، فَقَالَ الزَّوْجُ: اَمَّا الْفُرْقَةُ فَلَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: كَذَبْتَ، وَاللّٰهِ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى تَرْضَى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَكَ وَعَلَيْكَ، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: رَضِيتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِي وَعَلَيَّ

* * عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ایک خاتون اور اُس کا شوہر اُن کے پاس آئے' اُن دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' ایک فریق نے ایک شخص کو ثالث کے طور پر پیش کر دیا' دوسرے فریق نے دوسرے ثالث کو پیش کر دیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ثالثوں سے فرمایا: کیا تم دونوں یہ بات جانتے ہو کہ تم

پر کیا لازم ہے؟ اگر تم یہ دیکھتے ہو کہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروانی ہے' تو تم علیحدگی کروا دینا اور اگر تم یہ مناسب سمجھو کہ ان کو اکٹھے رکھنا ہے' تو اکٹھے کر دینا۔ اس پر شوہر نے کہا: جہاں تک علیحدگی کا تعلق ہے اُس کا اختیار نہیں ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو! اللہ کی قسم! تمہیں اس بات پر آنا ہو گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اُس فیصلہ پر راضی ہو' خواہ تمہارے حق میں ہو' خواہ تمہارے خلاف ہو۔ تو اُس عورت نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے فیصلہ پر راضی ہوں' خواہ وہ میرے حق میں ہو خواہ میرے خلاف ہو۔

11884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِنْ شَاءَ الْحَكَمَانِ فَرَّقَا، وَإِنْ شَاءَا جَمَعَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر دونوں ثالث چاہیں' تو علیحدگی کروا دیں اور اگر وہ دونوں چاہیں' تو اکٹھے رکھیں۔

11885 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَكَمَيْنِ، فَقِيلَ لَنَا: إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمَعْتُمَا، وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا فَرَّقْتُمَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي أَنَّ الَّذِي بَعَثَهُمَا عُثْمَانُ "

٭٭ عکرمہ بن خالد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دو ثالثوں کے طور پر بھیجا گیا' تو ہم سے یہ کہا گیا کہ اگر آپ دونوں مناسب سمجھیں کہ یہ دونوں اکٹھے رہیں' تو ان دونوں کو جمع کر دیں اور اگر آپ مناسب سمجھیں کہ علیحدگی کروا دیں' تو پھر آپ علیحدگی کروا دیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں صاحبان کو (ثالث کے طور پر) بھجوایا تھا۔

11886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: إِنْ شَاءَ الْحَكَمَانِ أَنْ يُفَرِّقَا فَرَّقَا، وَإِنْ شَاءَا أَنْ يَجْمَعَا جَمَعَا

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر ابوسلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر دونوں ثالث علیحدگی کروانا چاہیں' تو علیحدگی کروا دیں اور اگر اکٹھا کرنا چاہیں' تو اکٹھا کروا دیں۔

11887 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَتْ: تَصْبِرُ لِي وَأُنْفِقُ عَلَيْكَ، فَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ: أَيْنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ؟ فَيَسْكُتُ عَنْهَا، حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا وَهُوَ بَرِمٌ قَالَتْ: أَيْنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ؟ قَالَ: عَنْ يَسَارِكِ فِي النَّارِ إِذَا دَخَلْتِ، فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، فَجَاءَتْ عُثْمَانَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَأُفَرِّقَنَّ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا كُنْتُ لِأُفَرِّقَ بَيْنَ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، فَأَتَيَا فَوَجَدَاهُمَا قَدْ أَغْلَقَا عَلَيْهِمَا أَبْوَابَهُمَا وَأَصْلَحَا أَمْرَهُمَا فَرَجَعَا

✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جنابِ عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کے ساتھ شادی کر لی تو اُس خاتون نے کہا: آپ مجھ پر صبر کریں! میں آپ کو خرچ فراہم کرتی رہوں گی۔ ایک مرتبہ وہ صاحب اپنی اہلیہ کے پاس آئے تو اُس خاتون نے دریافت کیا: عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ (آخرت میں) کہاں ہوں گے؟ تو وہ صاحب خاموش رہے ایک دن وہ صاحب گھر آئے تو اُن کا مزاج ٹھیک نہیں تھا' اُس عورت نے دریافت کیا: عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کہاں ہوں گے؟ تو اُن صاحب نے جواب دیا: جہنم میں تمہارے بائیں طرف ہوں گے' جب تم بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ گی۔ اُس خاتون نے چادر اوڑھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئی اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہنس پڑے' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کو (ان دونوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے) بھیجا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ان کے درمیان علیحدگی ضرور کروا دوں گا! تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بنوعبد مناف سے تعلق رکھنے والے دو بوڑھے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کرواؤں گا۔ جب یہ دونوں حضرات اُن کے گھر آئے' تو ان دونوں حضرات نے اُنہیں پایا کہ اُن دونوں میاں بیوی نے دروازہ بند کر دیا ہوا تھا اور آپس میں صلح کر لی ہوئی تھی' تو یہ دونوں صاحبان واپس آ گئے۔

11888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الْحَكَمَيْنِ، فَغَضِبَ، وَقَالَ: مَا وُلِدْتُ اِذَا ذَاكَ قَالَ: فَقُلْتُ: اِنَّمَا اَعْنِيْ حَكَمَيْ شِقَاقٍ قَالَ: وَاِذَا كَانَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهٖ تَدَارُءٌ وَّا بَعَثُوا حَكَمَيْنِ فَاَقْبَلَا عَلَى الَّذِي جَاءَ التَّدَارُؤُ مِنْ قِبَلِهٖ فَوَعَظَاهُ، فَاِنْ اَطَاعَهُمَا، وَاِلَّا اَقْبَلَا عَلَى الْاٰخَرِ، فَاِنْ سَمِعَ مِنْهُمَا وَاَقْبَلَ لِلَّذِي يُرِيْدَانِ، وَاِلَّا مَا حَكَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ

✵ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دونوں طرف کے ثالثوں کے بارے میں دریافت کیا تو وہ غصہ میں آ گئے اور بولے: جب یہ واقعہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اختلاف میں ثالثوں کا واقعہ) پیش آیا تھا' اُس وقت میری پیدائش ہی نہیں ہوئی تھی' میں نے کہا: جناب میری مراد وہ دو ثالث ہیں' جو میاں بیوی کی علیحدگی میں صورت میں بنتے ہیں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: جب آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان اختلافات ہو جائے اور وہ دونوں اپنی طرف سے ثالث مقرر کریں' تو وہ دونوں ثالث آئیں گے اور اس بات کا جائزہ لیں گے کہ کس کی طرف سے زیادتی ہو رہی ہے' پھر وہ اُس فریق کو وعظ و نصیحت کریں گے' اگر وہ فریق اُن دونوں ثالثوں کی بات مان لیتا ہے' تو ٹھیک ہے! ورنہ پھر وہ دوسرے فریق کے پاس جائیں گے' اگر وہ دونوں سے کچھ سن لیتے ہیں اور اُس کی طرف آتے ہیں' جو وہ دونوں چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے! ورنہ دونوں ثالث اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ دیں گے' وہ درست ہوگا۔

11889 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "(اِنْ يُرِيْدَا اِصْلَاحًا) (النساء: 35) الْحَكَمَيْنِ، (يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا) (النساء: 35) بَيْنَ الْحَكَمَيْنِ"

* * ابوہاشم نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر وہ دونوں صلح کروانا چاہیں''۔

اس سے مراد دونوں ثالث ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے درمیان موافقت پیدا کردے گا''۔

اس سے مراد دونوں ثالثوں کے درمیان ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الْمُخْتَلِعَةِ وَالَّتِي تَسْأَلُ الطَّلَاقَ

باب: خلع حاصل کرنے والی عورت' یا طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

11890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى الْحَسَنِ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَعِيدٍ لَا وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ زَوْجِي، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، فَهَلْ تَأْمُرُنِي أَنْ أَخْتَلِعَ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ قَالَ: فَضَرَبَتْ رَأْسَهَا بِيَدِهَا، فَقَالَتْ: إِذًا أَصْبِرُ عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالَى، فَقَالَ الْحَسَنُ: يَرْحَمُهَا اللّٰهُ مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ تَفْعَلَ

* * معمر بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حسن بصری کے پاس آئی اور بولی: اے ابوسعید! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی ایسی چیز پیدا نہیں کی' جو میرے نزدیک میرے شوہر سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اور اُسے یہ لگتا ہے کہ روئے زمین پر مجھے اُس سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے' تو کیا آپ مجھے یہ ہدایت کریں گے کہ میں اُس سے خلع حاصل کرلوں؟ تو حسن بصری نے جواب دیا: ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے' خلع حاصل کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس خاتون نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر مارا اور بولی: اس صورت میں' میں اللہ تعالیٰ کی برکت پر صبر سے کام لوں گی۔ تو حسن بصری نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم کرے! میرے خیال میں یہ ایسا نہیں کرسکے گی (یا میرا یہ خیال نہیں تھا کہ یہ ایسا کرے گی)۔

11891 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَشْعَثِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُخْتَلِعَاتُ وَالْمُنْتَزِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

* * اشعث نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خلع حاصل کرنے والی اور علیحدگی کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں''۔

حدیث: 11891 : مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث 9174' مسند ابی يعلی الموصلی - الحسن' حديث 6105' السنن الكبری للبيهقی - كتاب الخلع والطلاق' باب ما يكره للمراة من مسالتها طلاق زوجها - حديث 13894

11892 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ لَمْ تَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ - اَوْ قَالَ: - حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهَا اَنْ تَجِدَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ"

✸✸ ابوقلابہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو عورت کسی وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ اُس عورت کے لیے اس بات کو حرام کر دے گا کہ وہ جنت کی خوشبو ہی پائے''۔

11893 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

✸✸ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو عورت کسی حرج کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے' تو اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی''۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تُمَلَّكُ اَمْرَهَا فَرَدَّتْهُ، هَلْ تُسْتَحْلَفُ؟

باب: جب کوئی عورت اپنے معاملہ کی مالک بنائی جائے اور پھر وہ اُسے مسترد کر دے' تو کیا اُس سے حلف لیا جائے گا؟

11894 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا قَالَ: اِنْ رَدَّتْ اَمْرَهَا اِلَيْهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، فَاِنْ قَبِلَتْ اَمْرَهَا فَهُوَ عَلَى مَا قَضَتْ

✸✸ سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے' تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اُس معاملہ کو مرد کی طرف واپس کر دیتی ہے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی اور اگر وہ اپنے

حدیث 11892 : سنن ابی داود - کتاب الطلاق' ابواب تفریع ابواب الطلاق - باب فی الخلع' حدیث 1912' سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب كراهية الخلع للمراة - حديث:2051' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الطلاق' ما كره من الكراهية للنساء ان يطلبن الخلع - حديث 15686' سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب النهي عن ان تسال المراة زوجها طلاقها - حديث:2237' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطلاق' حديث:2741' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر تحريم الله جل وعلا الجنة على السائلة طلاقها زوجها من' حديث:4245' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الخلع والطلاق' باب ما يكره للمراة من مسالتها طلاق زوجها - حديث 13893' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' ومن حديث ثوبان - حديث 21814' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:5573

معاملہ کو قبول کر لیتی ہے تو عورت جو فیصلہ دے گی اُس کے مطابق حکم ہوگا۔

11895 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: اَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، كَانَتْ عِنْدَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ، فَسَاَلَتْهُ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: اَنْ يُمَلِّكَهَا اَمْرَهَا، فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاَبَتْ فُرَاقَهُ فَرَدَّتْهُ عَائِشَةُ عَلَى الْمُنْذِرِ فَلَمْ يَحْسِبْ شَيْئًا

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بتایا: حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر جناب منذر بن زبیر کی اہلیہ تھیں ان دونوں کے درمیان کچھ ناراضگی ہوئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر بن زبیر سے یہ کہا: وہ خاتون کا معاملہ اُس کے اختیار میں دے دیں! پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی پیشکش حفصہ نامی خاتون کو کر دی تو اُنہوں نے علیحدگی اختیار کرنے سے انکار کر دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ اختیار منذر کو واپس کر دیا اور اُنہوں نے اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا۔

11896 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، يُخْبِرُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَتْ حَيَّةُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ وَقُرَيْبَةُ بِنْتِ اَبِي اُمَيَّةَ فَاَغَارَهُمَا، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: مَا اَنْكَحَنَا اِلَّا عَائِشَةَ، وَلٰكِنَّ الزَّوْجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَمَا يَقْهَرُنَا اِلَّا بِعَائِشَةَ، فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ اَخَاهَا اَنْ يَجْعَلَ اَمْرَ قُرَيْبَةَ اِلٰى قُرَيْبَةَ، فَفَعَلَ، فَبَعَثَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لِاُخْتِهَا: اَمَّا عَائِشَةُ فَقَدْ قَضَتْ مُدَّتَهَا، وَاَمَّا اَنْتِ فَاَحْدِثِي مِنْ اَمْرِكِ مَا شِئْتِ، فَقَالَتْ: فَاِنِّي اَرُدُّ اَمْرِي عَلٰى زَوْجِي، فَلَمْ يُحْسَبْ شَيْئًا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَذَكَرَ الْقَاسِمُ اَنَّهُ يُرْوٰى رَدَّهَا اِلٰى زَوْجِهَا وَاحِدَةً عَنْ عَلِيٍّ "

✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حیہ نامی خاتون اور قریبہ بنت ابواُمیہ یہ دونوں عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی بیویاں تھیں اُنہوں نے ان دونوں پر غصہ کا اظہار کیا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہمارے ساتھ یہ رشتہ عائشہ نے کروایا تھا لیکن شوہر عبدالرحمٰن ہے اور وہ صرف عائشہ کی وجہ سے ہم پر غصہ کرتا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی سے یہ کہا کہ وہ قریبہ نامی اہلیہ کو علیحدگی کا اختیار دے دیں تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ پیغام سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھجوایا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن (یعنی قریبہ) سے کہا: عائشہ نے تو اپنا فرض پورا کر دیا ہے! اب تم اپنے معاملہ کے بارے میں جو چاہو کر لو۔ تو اُس خاتون نے کہا: میں اپنے اختیار کو اپنے شوہر کو واپس کرتی ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) تو اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا گیا۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: قاسم نے یہ بات ذکر کی ہے: یہ بات روایت کی گئی ہے: عورت کا اپنے اختیار کو شوہر کو واپس کر دینا ایک طلاق شمار ہوگا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

11897 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا فَتَرُدُّهُ اِلَيْهِ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

✵ زہری بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ عورت وہ اختیار اُسے واپس کر دیتی ہے تو زہری فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگا (یعنی اس طرح طلاق نہیں ہوگی)۔

11898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنَّ طَلَّقَتْ نَفْسَهَا فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِنْ وَاحِدَةٌ فَوَاحِدَةٌ وَإِنْ ثِنْتَانِ فَثِنْتَانِ، وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: اگر عورت خود کو طلاق دے دیتی ہے تو قاضی کے مطابق وہ فیصلہ ہوگا' جو عورت نے کیا ہے کہ اگر اُس نے ایک کا فیصلہ کیا تھا' تو ایک شمار ہوگی' اگر دو کا کہا تھا' تو دو ہوں گی اور اگر تین کا کہا تھا' تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

11899 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ رَجُلَيْنِ جَعَلَا أَمْرَ نِسَائِهِمَا بِأَيْدِيهِمَا فَرَدَّتَا الْأَمْرَ إِلَيْهِمَا فَلَمْ يَعُدَّ النَّاسُ ذٰلِكَ شَيْئًا

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے اپنی بیویوں کو اُن کے معاملہ کا اختیار دے دیا' تو اُن دونوں نے اپنے شوہر کو اپنے معاملہ کا اختیار واپس کر دیا' تو لوگوں نے اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا۔

11900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا زَوَّجَتْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَوِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ابْنَ أَخِيهَا قُرَيْبَةَ ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ فَكَانَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ: أَهْلُهَا وَاللّٰهِ مَا زَوَّجَنَا إِلَّا عَائِشَةُ، فَبَلَغَهَا، وَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: أَمْرُهَا بِيَدِهَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْهِ أَحَدًا، فَقَالَ الْقَاسِمُ: فَلَمْ يَعُدَّ النَّاسُ ذٰلِكَ شَيْئًا

✵✵ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر' یا عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے صاحبزادے' یعنی اپنے بھتیجے کی شادی ابواُمیہ کی صاحبزادی قریبہ کے ساتھ کر دی' ان دونوں میاں بیوی کے درمیان کچھ اختلافات ہوئے' تو لڑکی کے گھر والوں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ہاں شادی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کروائی ہے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی' تو لوگوں نے اُس خاتون کے شوہر کو بھی اس بارے میں بتایا' تو اُن صاحب نے کہا: اُس عورت کا معاملہ اُس کے اختیار میں ہے! تو اُس خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! میں اُنہیں چھوڑ کر کسی اور کو اختیار نہیں کروں گی' قاسم بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے اسے کچھ بھی (طلاق) شمار نہیں کیا۔

11901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مَلَكَتْ أَمْرَهَا فَرَدَّتْهُ إِلَى زَوْجِهَا قَالَ: لَيْسَتْ بِشَيْءٍ فَإِنْ طَلَّقَتْ نَفْسَهَا فَهُوَ عَلَى ذٰلِكَ إِنْ وَاحِدَةٌ فَوَاحِدَةٌ، وَإِنْ ثِنْتَانِ فَثِنْتَانِ، وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک خاتون اپنے معاملہ کی مالک بن جاتی ہے' پھر وہ اس اختیار کو اپنے شوہر کو واپس کر دیتی ہے' تو عطاء نے جواب دیا: یہ کوئی بھی چیز شمار نہیں ہوگا' لیکن اگر وہ خود کو طلاق دے دیتی ہے' تو یہ اُس کے مطابق شمار ہوگا' اگر اُس نے ایک طلاق دی تھی' تو ایک طلاق شمار ہوگی' اگر دو دی تھیں' تو دو شمار ہوں گی' اگر تین دی تھیں' تو تین شمار ہوں گی۔

11902 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَيُّوبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِي الْحَلَالِ الْعَتَكِيِّ، اَنَّهُ وَفَدَ عَلٰى عُثْمَانَ فَسَاَلَهُ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْهَا رَجُلٌ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِهَا، فَقَالَ: هُوَ بِيَدِهَا

✵✵ ابوحلال عتکی بیان کرتے ہیں: وہ ایک وفد کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا' جن میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے معاملہ کو اُس کے اختیار میں دے دیتا ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ عورت کے اختیار میں چلا جائے گا۔

11903 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا، فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ، اِنْ وَاحِدَةٌ فَوَاحِدَةٌ، وَاِنْ ثِنْتَانِ فَثِنْتَانِ، وَاِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ. قَالَ قَتَادَةُ: فَاِنْ رَدَّتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

✵✵ زہری اور قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب آدمی اپنے بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنادے' تو اس صورت میں عورت جو فیصلہ کرے گی' وہی حکم شمار ہوگا' اگر وہ ایک طلاق دے گی' تو ایک شمار ہو گی' اگر دو دیں گی' تو دو شمار ہوں گی' اگر تین دیں گی' تو تین شمار ہوں گی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار واپس کر دیتی ہے' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

11904 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي رَجُلٍ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ قَالَ: اِنْ رَدَّتْ اَمْرَهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَاِنْ قَبِلَتْ اَمْرَهَا فَهُوَ عَلٰى مَا قَضَتْ

✵✵ سعید بن مسیّب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو (اُس کے معاملہ کا) مالک بنا دیتا ہے' تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر عورت اس اختیار کو واپس کر دیتی ہے' تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا اور اگر وہ اپنے معاملہ کو قبول کر لیتی ہے' تو جو وہ فیصلہ دے گی' وہی حکم ہوگا۔

11905 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا، فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ، فَاِنْ نَاكَرَهَا اسْتُحْلِفَ، وَكَانَ يَقُولُ: اِنْ رَدَّتْهُ عَلَيْهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

✵✵ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے' تو عورت جو فیصلہ کرے گی' وہی حکم شمار ہوگا اور اگر اس کا انکار کیا جاتا ہے' تو اُس سے حلف لیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت مرد کو یہ اختیار واپس کر دیتی ہے' تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

11906 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

11907 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ جُعِلَ اَمْرُهَا بِيَدِهَا، اَوْ بِيَدِ وَلِيِّهَا، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ.

✷✷ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے حارث بن عبداللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جس بھی عورت کو اُس کے معاملہ کا اختیار دیا جائے' یا اُس عورت کے ولی کو اختیار دیا جائے اور پھر وہ عورت خود کو تین طلاقیں دیدے' تو وہ مرد سے لاتعلق ہو جائے گی۔

11908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، قَضَى بِذٰلِكَ

✷✷ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

11909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَسَاَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: مَهْرٌ قَالَ: مَهْرٌ اَحْمَقُ، عَمَدْتَ اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي يَدِكَ فَجَعَلْتَهُ فِي يَدِهَا، فَقَدْ بَانَتْ مِنْكَ

✷✷ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اُس کے اختیار میں دے دیا' تو اُس عورت نے خود کو تین طلاقیں دے دیں' اُس شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم نام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: مہر! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ایک احمق آدمی ہو! اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا اختیار تمہیں دیا تھا' تم اُس کی طرف بڑھے اور تم نے وہ اختیار عورت کے ہاتھ میں دے دیا' اب وہ عورت تم سے بائنہ ہوگئی ہے۔

11910 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا جَعَلَ اَمْرَهَا بِيَدِهَا، فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ هِيَ وَغَيْرُهَا سَوَاءٌ

✷✷ حکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت کے معاملہ کا اختیار اُسے دیدے' تو اس بارے میں عورت جو حکم کرے گی' وہی حکم شمار ہوگا' اس بارے میں وہ اور اُس کے علاوہ لوگ برابر شمار ہوں گے۔

11911 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَلَّكَ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ: طُلِّقَتْ، وَرَغِمَ اَنْفُهُ

✷✷ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ عورت خود کو تین طلاقیں دے دیتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس عورت کو طلاق ہوگئی اور اُس مرد کی ناک خاک آلود ہو!

11912 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَنْ مَلَّكَ امْرَاَتَهُ، طُلِّقَتْ،

وَعَصَى رَبَّهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِى مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو مالک بنا دیتا ہے' اُس عورت کو طلاق ہو جاتی ہے اور وہ شخص اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

11913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَقُلْتُ لَهُ: فَكَيْفَ كَانَ اَبُوكَ يَقُوْلُ فِىْ رَجُلٍ مَلَّكَ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا؟ اَتَمْلِكُ اَنْ تُطَلِّقَ نَفْسَهَا؟ قَالَ: لَا، كَانَ يَقُوْلُ: لَيْسَ اِلَى النِّسَاءِ طَلَاقٌ

✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے مجھے بتایا' تو میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ کے والد ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں' جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے' تو کیا وہ عورت اس بات کی مالک بن جاتی ہے کہ وہ خود کو طلاق دیدے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ یہ فرماتے تھے کہ عورتوں کو طلاق کا اختیار نہیں ہوتا۔

11914 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِى اِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، اَوِ الْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كَانَ بَيْنِى وَبَيْنَ امْرَاَتِى بَعْضُ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ: لَوْ اَنَّ الَّذِىْ بِيَدِكَ مِنْ اَمْرِى بِيَدِى، لَعَلِمْتَ كَيْفَ اَصْنَعُ، فَقَالَ: اِنَّ الَّذِىْ بِيَدِى مِنْ اَمْرِكِ بِيَدِكِ قَالَتْ: فَاَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَقَالَ: اَرَاهَا وَاحِدَةً، وَاَنْتَ اَحَقُّ بِالرَّجْعَةِ، وَسَاَلْقَى اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ، فَلَقِيَهُ فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قَالَ: فَقَالَ: فَعَلَ اللّٰهُ بِالرِّجَالِ، وَفَعَلَ اللّٰهُ بِالرِّجَالِ، يَعْمِدُوْنَ اِلٰى مَا فِىْ اَيْدِيهِمْ فَيَجْعَلُوْنَهُ فِىْ اَيْدِى النِّسَاءِ، بِفِيْهَا التُّرَابُ، مَاذَا قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاهَا وَاحِدَةً، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ: وَاَنَا اَرَى ذٰلِكَ، وَلَوْ رَاَيْتَ غَيْرَ ذٰلِكَ لَرَاَيْتُ اَنَّكَ لَمْ تُصِبْ، قَالَ مَنْصُوْرٌ: فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ، فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: خَطَّاَ اللّٰهُ نَوْءَهَا لَوْ كَانَتْ قَالَتْ: طَلَّقْتُ نَفْسِى. فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: هُمَا سَوَاءٌ "

✸ علقمہ یا اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میرے اور میری بیوی کے درمیان کچھ اختلافات ہو گئے' جس طرح لوگوں کے درمیان ہوتے ہیں' تو میری بیوی نے کہا: میرے معاملہ میں جو اختیار تمہارے پاس ہے' اگر وہ میرے پاس ہوتا' تو پھر تمہیں پتا چلتا کہ میں کیا کرتی ہوں؟ تو شوہر نے کہا: تمہارے معاملہ کا جو اختیار میرے پاس ہے' وہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ تو اُس عورت نے کہا: پھر تمہیں تین طلاقیں ہیں! اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: میرے خیال میں ایک طلاق ہوئی ہے اور تمہیں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے' تاہم میری ملاقات امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوگی (میں اُن سے اس بارے میں مزید دریافت کروں گا)۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور اُنہوں نے اُن کو پورا واقعہ سنایا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے مردوں کے ساتھ بُرا سلوک کرے! اللہ تعالیٰ ایسے مردوں کے ساتھ بُرا سلوک کرے! کہ جو کچھ اُن کے اختیار میں ہے وہ اُس کی طرف جاتے ہیں اور اُسے عورتوں کے اختیار میں دے دیتے ہیں ایسی عورت کے منہ میں خاک ہو! آپ نے اس بارے میں کیا جواب دیا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے جواب دیا کہ میرے خیال میں یہ ایک طلاق ہوئی ہے اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے اور اگر آپ نے اس کے علاوہ کوئی اور جواب دیا ہوتا' تو میرے خیال میں وہ درست نہ ہوتا۔

منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو یہ فرماتے ہیں: اگر وہ عورت یہ کہہ دیتی ہے: میں نے خود کو طلاق دی! تو اللہ تعالیٰ اُس کے مقصد کو خراب کرے! تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس بارے میں دونوں برابر ہیں۔

11915 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا، فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْهَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَا تَرٰى فِيْهَا؟ فَقَالَ: اَرَاهَا وَاحِدَةً، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ

* * مسروق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار عورت کے ہاتھ میں دے دیا' تو اُس عورت نے خود کو طلاق دے دی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میرے خیال میں ایک طلاق ہوگئی ہے' البتہ مرد کو عورت سے رجوع کا حق حاصل ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے۔

11916 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِهَا فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ مَا جَعَلْتُ اَمْرَكِ بِيَدِكِ اِلَّا فِيْ وَاحِدَةٍ، فَتَرَافَعَا اِلٰى عُمَرَ، فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا جَعَلْتُ اَمْرَهَا بِيَدِهَا اِلَّا فِيْ وَاحِدَةٍ، فَحَلَفَ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ "

* * عبدالکریم ابواُمیہ بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار عورت کے ہاتھ میں دے دیا' تو اُس عورت نے خود کو تین طلاقیں دے دیں' اُس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تمہارے معاملہ کا اختیار تمہیں صرف ایک طلاق کے بارے میں دیا تھا' ان دونوں نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرد سے اُس اللہ کے نام کا حلف لیا' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کہ وہ یہ کہے: میں نے عورت کے اختیار میں صرف ایک طلاق کا اختیار دیا تھا۔

اُس مرد نے یہ حلف اُٹھالیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو اُس مرد کے ساتھ واپس بھجوادیا۔

11917 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ فِيْ رَجُلٍ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

✵✵ قاسم بن محمد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کے اختیار میں اُس کا معاملہ دے دیتا ہے اور وہ عورت خود کو تین طلاقیں دے دیتی ہے' تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11918 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ مُجَاهِدًا، اَخْبَرَهُ: اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَمَّا مَلَّكْتُ امْرَاَتِيْ اَمْرَهَا طَلَّقَتْنِيْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: خَطَّاَ اللّٰهُ نَوْءَ هَا، اِنَّمَا الطَّلَاقُ لَكَ عَلَيْهَا، وَلَيْسَ لَهَا عَلَيْكَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: جب میں نے اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنایا' تو اُس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس عورت کے مقصد کو پورا نہ کرے! طلاق کا حق تمہیں اُس پر حاصل ہے' اُسے تم پر حاصل نہیں ہے۔

11919 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَاَةً مَلَّكَهَا زَوْجُهَا اَمْرَهَا، فَقَالَتْ: اَنْتَ الطَّلَاقُ، وَاَنْتَ الطَّلَاقُ، وَاَنْتَ الطَّلَاقُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَطَّاَ اللّٰهُ نَوْءَ هَا، وَاِنَّمَا الطَّلَاقُ لَكَ عَلَيْهَا، لَيْسَ لَهَا عَلَيْكَ

✵✵ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ ایک عورت کے شوہر نے اُس کے معاملہ کا اختیار اُس عورت کو دے دیا' تو اُس عورت نے کہا: تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کے مقصد پورا نہ کرے! طلاق کا حق تمہیں اُس عورت کے خلاف حاصل ہے' اُس عورت کو تم پر حاصل نہیں ہے۔

11920 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " خَطَّاَ اللّٰهُ نَوْءَ هَا، اَلَا قَالَتْ: اَنَا طَالِقٌ، اَنَا طَالِقٌ "

✵✵ عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ اُس عورت کے مقصد کو پورا نہ کرے' اُس نے یہ کیوں نہیں کہا: مجھے طلاق ہے! مجھے طلاق ہے!

11921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " اِذَا قَالَتْ لِزَوْجِهَا: اَنْتَ طَالِقٌ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، هُمَا سَوَاءٌ قَالَتْ: اَنَا طَالِقٌ، اَوْ اَنْتَ طَالِقٌ.

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب عورت شوہر سے یہ کہے: تمہیں طلاق ہے! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور اس بارے میں دونوں کا حکم برابر ہوگا' اگر وہ عورت یہ کہے کہ مجھے طلاق ہے! یا تمہیں طلاق ہے!

11922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✷ ✷ اسی کی مانند روایت عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ يُمَلِّكُهَا فَتَقُولُ قَدْ قَبِلْتُ

باب: جب مرد عورت کو (طلاق کا) مالک بنائے اور عورت یہ کہے: میں نے قبول کیا!

11923 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ، سَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ مَلَّكَ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، فَهُوَ اَمْلَكُ بِهَا

✷ ✷ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابوشعثاء کو سنا: کسی نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے' اور عورت جواب دیتی ہے: میں نے قبول کیا! تو ابوشعثاء نے جواب دیا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' مرد عورت کا مالک ہے (یا طلاق کا مالک ہے)۔

11924 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: " قَوْلُهَا: قَدْ قَبِلْتُ، لَيْسَ بِشَيْءٍ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَابْنُ شِهَابٍ، كَمَا اُخْبِرْتُ يَقُوْلَانِ: قَدْ قَبِلْتُ، لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلِي

✷ ✷ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عورت کا یہ کہنا: میں نے قبول کیا! اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز اور ابن شہاب یہ دونوں حضرات میری اطلاع کے مطابق یہی کہتے ہیں: عورت کا یہ کہنا: میں نے قبول کیا! اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) اس بارے میں میری رائے بھی یہی ہے۔

11925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ فَتَقُوْلُ: قَدْ قَبِلْتُ ذٰلِكَ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

✷ ✷ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو مالک بنا دیتا ہے اور وہ عورت کہتی ہے: میں نے اسے قبول کیا! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: ان کلمات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

11926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " اِنْ مَلَّكَهَا، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَمْلَكُ بِهَا اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ بَعْدَ ذٰلِكَ: فَاَمْرُكِ بِيَدِكِ، فَتَقُوْلُ: قَدْ قَبِلْتُ، فَيَكُوْنُ كَمَا مَلَّكَهَا فَتَقُوْلُ: قَدْ قَبِلْتُ وَاحِدَةً، قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ تَقُلْ شَيْئًا، وَقَامَتْ تَنْقِلُ مَتَاعَهَا، وَخَرَجَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ "

✷ ✷ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کو مالک بنا دے اور عورت یہ کہے: میں نے قبول کیا! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی' البتہ مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا' البتہ اگر وہ اُس کے بعد یہ کہہ دے: تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے! اور عورت یہ کہے: میں نے قبول کیا! تو اسی طرح ہوگا' جس طرح مرد نے اُسے مالک بنایا اور عورت یہ کہے: میں نے ایک کو قبول کیا۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگر عورت کچھ نہیں کہتی اور اُٹھ کر اپنا ساز و سامان منتقل کرنے لگتی

ہے اور نکل کر اپنے میکے چلی جاتی ہے؟ تو (انہوں نے جواب دیا) اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

11927 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَرَجُلٌ قَالَ: اَمْرُكِ بِيَدِكِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَبِلَتْ قَالَ: وَاحِدَةٌ. وَقَالَ عَمْرٌو: "لَيْسَ بِشَيْءٍ قَوْلُهَا: قَدْ قَبِلْتُ"

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: مرد یہ کہتا ہے: تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے' وہ تین مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے اور عورت اسے قبول کر لیتی ہے' تو عطاء نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہو گی۔

عمرو بیان کرتے ہیں: عورت کا یہ کہنا: میں نے قبول کیا! اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

11928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "اِنْ خَيَّرَهَا، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ نَفْسِي، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا"

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کو اختیار دیتا ہے اور عورت یہ کہتی ہے: میں نے اپنے آپ کو قبول کیا! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

بَابُ الْخِيَارِ وَالتَّمْلِيكِ مَا كَانَا فِي مَجْلِسِهِمَا

باب: اختیار اور تملیک اُس وقت تک رہیں گے جب تک وہ دونوں (میاں بیوی) ایک ہی نشست میں موجود ہیں

11929 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا مَلَّكَهَا اَمْرَهَا فَتَفَرَّقَا قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَ شَيْئًا فَلَا اَمْرَ لَهَا

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جب مرد عورت کے اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے اور عورت کے کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں' تو عورت کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔

11930 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فَلَمْ تَخْتَرْ فِي مَجْلِسِهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی کو اختیار دیدے اور عورت اُسی نشست میں اُس کو اختیار نہ کرے' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔

11931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ مِثْلَهُ

✵✵ عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

11932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا مَلَّكَهَا اَمْرَهَا فَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا حَتّٰى يَفْتَرِقَا مِنْ مَجْلِسِهِمَا، فَلَا قَوْلَ لَهَا، وَلَيْسَ بِيَدِهَا شَيْءٌ اِنِ ارْتَدَّهُ هُوَ قَبْلَ اَنْ تَقُوْلَ شَيْئًا حَتّٰى تَقُوْمَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، فَلَا خِيَارَ لَهَا

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد عورت کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے اور عورت اس بارے میں کچھ بھی نہ کہے یہاں تک کہ وہ دونوں اس نشست سے اُٹھ جائیں تو پھر عورت کے قول کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی اور اُس کے پاس کوئی اختیار نہیں رہے گا اور اگر عورت کے کچھ کہنے سے پہلے مرد اُٹھ کر چلا جاتا ہے اور اُس محفل سے اُٹھ جاتا ہے تو پھر بھی عورت کے پاس اختیار نہیں رہے گا۔

11933 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ، كَانَ يَقُوْلُ: "إِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا، فَاِنْ تَفَرَّقَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ قَبْلَ اَنْ تَقُوْلَ شَيْئًا: فَلَا شَيْءَ لَهَا، فَاِنِ ارْتَدَّ اَمْرَهُ قَبْلَ اَنْ تَقُوْلَ شَيْئًا، فَلَا شَيْءَ لَهَا"

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: ابوشعثاء فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے تو اگر تو وہ عورت کے کچھ کہنے سے پہلے اُس نشست سے دونوں اُٹھ جائیں تو پھر عورت کے پاس کوئی اختیار نہیں رہے گا اور اگر عورت کے کچھ کہنے سے پہلے مرد اپنے دیئے ہوئے اختیار کو واپس لے لیتا ہے تو پھر بھی عورت کو کوئی حق نہیں رہے گا۔

11934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: "إِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَتْ: فِيْ مَجْلِسِهَا، فَاِنْ تَفَرَّقَا، وَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا فَلَا اَمْرَ لَهَا ." قَالَ عَمْرٌو: قَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: كَيْفَ يَمْشِي فِي النَّاسِ وَاَمْرُ امْرَاَتِهِ بِيَدِ غَيْرِهِ؟

✻✻ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو مالک بنا دے تو اس بارے میں عورت کے قول کا اعتبار اُس وقت تک ہوگا جب تک وہ عورت اُس نشست میں موجود ہے اگر وہ دونوں میاں بیوی وہاں سے اُٹھ جاتے ہیں اور عورت اس بارے میں کچھ بھی نہیں کہتی تو پھر عورت کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔

عمرو بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: ایسا شخص آدمیوں کے درمیان کیسے چل سکتا ہے؟ جبکہ اُس کی بیوی کے معاملہ کا اختیار کسی دوسرے کے ہاتھ میں ہو۔

11935 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنْ خَيَّرَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ فَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا حَتّٰى تَقُوْمَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

✻✻ ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کو اختیار دیدے اور عورت کچھ نہ کہے یہاں تک کہ وہاں سے اُٹھ جائے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

11936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا ثُمَّ يَرْتَدُّهُ قَبْلَ اَنْ تَقُومَ قَالَ: لَيْسَ لَهُ اَنْ يَرْجِعَ فِيمَا خَرَجَ مِنْهُ

✻ ✻ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور پھر عورت کے اُٹھنے سے پہلے ہی اسے واپس لے لیتا ہے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اُس نے جو اختیار دیا ہے اب وہ اسے واپس نہیں لے سکتا۔

11937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا

✻ ✻ محمد بن سالم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت جب تک اُس نشست میں موجود ہے اُس وقت تک اُسے اختیار حاصل ہوگا۔

11938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، كَانَا يَقُولَانِ: اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، اَوْ مَلَّكَهَا، وَافْتَرَقَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، وَلَمْ يَحْلِفْ شَيْئًا، فَاَمْرُهَا اِلٰى زَوْجِهَا

✻ ✻ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی کو اختیار دیدے یا اُسے (طلاق کا) مالک بنا دے اور پھر وہ دونوں میاں بیوی اُس نشست سے اُٹھ جائیں اور مرد نے کسی چیز کے بارے میں حلف نہ اُٹھایا ہوا ہو تو عورت کے معاملہ کا اختیار اُس کے شوہر کی طرف چلا جائے گا۔

11939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا، وَذَكَرَ غَيْرُهُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ مَا كَانَتْ فِي مَجْلِسِهَا، فَاِنْ لَمْ تَخْتَرْ فِي مَجْلِسِهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

✻ ✻ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب عورت خاموش رہے تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی جبکہ دیگر حضرات نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: عورت کو یہ اختیار اُس وقت تک رہے گا جب تک وہ اُس نشست میں موجود ہے اگر وہ اُس نشست میں (طلاق کو) اختیار نہیں کرتی تو پھر اُسے کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

11940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي امْرَاَةٍ يُخَيِّرُهَا زَوْجُهَا فَلَا تَقُولُ شَيْئًا، حَتّٰى يَفْتَرِقَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ قَالَ: لَا خِيَارَ لَهَا اِلَّا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ

✻ ✻ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جسے اُس کا شوہر اختیار دیتا ہے اور وہ کچھ بھی نہیں کہتی یہاں تک کہ وہ دونوں میاں بیوی سے اُس نشست سے اُٹھ جاتے ہیں تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس عورت کے پاس اختیار صرف اُس نشست تک باقی رہے گا۔

11941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَخْتَارُ مَا لَمْ تَتَحَوَّلْ مِنْ مَقْعَدِهَا، فَاِنْ تَحَوَّلَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا

٭٭ سعید نے ابو معشر کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت یہ اختیار اُس وقت تک استعمال کرسکتی ہے جب تک وہ اپنی نشست سے اُٹھ نہیں جاتی' جب وہ اُٹھ جائے گی' تو پھر اُس کے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

11942 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هُوَ بِيَدِهَا حَتّٰى تَتَكَلَّمَ

٭٭ حکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اختیار عورت کے پاس اُس وقت تک رہے گا' جب تک وہ کلام نہیں کرتی۔

11943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اَمْرُهَا بِيَدِهَا حَتّٰى تَقْضِيَ، قَالَ قَتَادَةُ: فَاِنْ اَصَابَهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَ

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: عورت کا اختیار اُس کے پاس اُس وقت تک رہے گا' جب تک وہ فیصلہ نہیں کرتی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر عورت کے فیصلہ سنانے سے پہلے اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے (تو عورت کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا)۔

11944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَمْرُهَا بِيَدِهَا فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، وَفِيْ غَيْرِهٖ حَتّٰى تَقْضِيَ فِيْهِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: عورت کا اختیار اُس نشست میں اُس کے پاس باقی رہے گا اور اُس نشست کے بعد بھی باقی رہے گا' جب تک عورت اس بارے میں فیصلہ نہیں دیتی۔

بَابٌ: يُمَلِّكُ امْرَاَتَهٗ غَيْرَهَا

باب: جو شخص اپنی بیوی (کو طلاق دینے) کا مالک' بیوی کی بجائے کسی اور کو بنائے

11945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهٖ بِيَدِ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا؟ قَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ وَّلَا رَجْعَةَ لَهٗ عَلَيْهَا. وَقَالَ عَلِيٌّ: مَنْ كَانَتْ بِيَدِهٖ عُقْدَةٌ فَجَعَلَهَا بِيَدِ غَيْرِهٖ فَهِيَ كَمَا جَرَتْ عَلٰى لِسَانِهٖ

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کے معاملہ (یعنی اُسے طلاق دینے) کا اختیار کسی اور شخص کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور وہ دوسرا شخص اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیتا ہے (تو امام شعبی نے جواب دیا:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ایک طلاق واقع ہو گی اور مرد کو عورت سے رجوع

کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا' جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس کوئی اختیار ہو اور وہ اُس اختیار کو کسی دوسرے شخص کو دیدے' تو اس کا حکم اُسی طرح ہوگا' جس طرح اُس دوسرے شخص کی زبان پر جاری ہوا۔

11946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَبِيعَةَ قَالَ: اِذَا جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِ وَلِيِّهَا فَطَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حارث بن عبداللہ بن ابوربیعہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار اُس عورت کے ولی کے ہاتھ میں دیدے اور ولی تین طلاقیں دیدے' تو وہ عورت اُس شخص سے بائنہ ہو جائے گی۔

11947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: اَنَّ عَائِشَةَ، " زَوَّجَتِ الْمُنْذِرَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، وَلَيْسَ بِشَاهِدٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: اَىْ عِبَادَ اللّٰهِ اَيُفْتَاتُ فِىْ بَنَاتِىْ، فَاَمَرَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ اَنْ يَجْعَلَ الْاَمْرَ بِيَدِهٖ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ الْاَمْرَ شَيْئًا "

٭٭ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر کی شادی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی صاحبزادی کے پاس کروادی' عبدالرحمٰن بن ابوبکر اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے' جب عبدالرحمٰن وہاں آئے' تو وہ بولے: اے اللہ کے بندو! کیا میری بیٹیوں کے بارے میں مجھے نظر انداز کیا جائے گا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر کو یہ ہدایت کی' وہ (اپنی اہلیہ کو طلاق دینے کے اختیار) کا معاملہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں دیدیں' تو عبدالرحمٰن نے یہ حق واپس کر دیا اور اُنہوں نے اسے کچھ بھی (طلاق) شمار نہیں کیا۔

11948 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُمَلِّكُهُ هِىَ آخَرَ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: مَلَّكَتْ عَائِشَةُ حَفْصَةَ حِينَ مَلَّكَهَا الْمُنْذِرُ اَمْرَهَا؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا عَرَضَتْ عَلَيْهَا لَتُطَلِّقَهَا اَمْ لَا وَلَمْ تُمَلِّكْهَا اَمْرَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ عورت یہ اختیار کسی دوسرے کو منتقل کر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: جب منذر نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا اختیار سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا تھا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا مالک حفصہ کو بنا دیا تھا' تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاتون کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ اُسے طلاق دیدیں یا نہ دیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاتون کو اُس کے معاملہ کا مالک نہیں بنایا تھا۔

11949 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: وَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ كَانَ اَبُوكَ يَقُولُ: فِىْ رَجُلٍ مَلَّكَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا، اَيَمْلِكُ الرَّجُلُ اَنْ يُطَلِّقَهَا؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ کے والد اس بارے میں کیا کہتے ہیں' جب کوئی شخص اپنی بیوی کے معاملہ کا مالک کسی اور شخص کو بنا دیتا ہے' تو کیا وہ شخص اس بات کا

مالک بن جائے گا کہ اُس عورت کو طلاق دیدے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

11950 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: اذْهَبْ فَطَلِّقِ امْرَأَتِي ثَلَاثًا فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ الْوَاحِدَةَ مِنَ الثَّلَاثِ، وَإِنْ قَالَ: طَلِّقْ وَاحِدَةً، فَطَلَّقَ ثَلَاثًا فَهُوَ خِلَافٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ"

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: تم جاؤ اور میری بیوی کو تین طلاقیں دے دو! اور دوسرا شخص اُس عورت کو ایک طلاق دے تو یہ جائز ہوگا' کیونکہ ایک طلاق بھی اُن تین طلاقوں کا حصہ ہے' لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے: تم ایک طلاق دے دو! اور وہ شخص تین طلاقیں دیدے' تو اس بارے میں اختلاف پایا گیا' اس لیے یہ کوئی چیز شمار نہیں ہو گی۔

11951 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: إِذَا قَالَ: طَلِّقْهَا ثَلَاثًا فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: جب مرد یہ کہے: تم اُسے تین طلاقیں دیدو اور وہ شخص اُس عورت کو ایک طلاق دے' تو معمر فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11952 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ مَلَّكَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَا: فَهُوَ فِي يَدِهِ حَتّٰى يَقْضِيَ فِيهِ

✱✱ زہری نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا مالک ایک اور شخص کو بنا دیتا ہے' تو زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اس بارے میں دوسرے شخص کو اختیار حاصل ہوگا' جب تک وہ اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیتا۔

11953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِآخَرَ: أَمْرُ امْرَأَتِي بِيَدِكَ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَّا أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ الرَّجُلُ"

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے: میری بیوی کا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے' تو اب اُس شخص کو اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا' البتہ اگر دوسرا شخص اسے حق واپس کر دیتا ہے' تو حکم مختلف ہوگا۔

بَابٌ: الْمُمَلَّكَةُ إِلٰى أَجَلٍ

باب: جس عورت کو کسی متعین مدت کے لیے (خود کو طلاق دینے کا) مالک بنایا گیا ہو

11954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَمْرُكِ بِيَدِكِ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ. قُلْتُ: فَأَرْسَلَ رَجُلًا أَنَّ أَمْرَهَا بِيَدِهَا يَوْمًا أَوْ سَاعَةً. قَالَ: مَا أَدْرِي هٰذَا

مَا اَظُنُّ هٰذا شَيْئًا . وَاَقُوْلُ اَنَا قَدْ اَرْسَلَتْ عَائِشَةَ بِتَمْلِيكِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَرِيبَةً اِلَيْهِمْ وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَ هٰذَا يَقُوْلُ هُوَ بِيَدِهَا "

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: ایک یا دو دن بعد تک کے لیے تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے' تو عطاء نے جواب دیا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر ایک شخص کسی کو بھیجتا ہے کہ اس کی بیوی کا معاملہ اُس کی بیوی کے اختیار میں ایک دن تک یا ایک گھڑی تک رہے گا' تو عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! البتہ میں اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتا' البتہ میں یہ کہتا ہوں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمٰن کو مالک بنانے کا پیغام اُن لوگوں کو بھجوایا تھا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) اس سے پہلے میں اُنہیں یہ کہتے ہوئے سن چکا تھا: وہ اختیار اُس عورت کے پاس رہے گا۔

11955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اَمْرُكِ بِيَدِكِ بَعْدَ يَوْمَيْنِ قَالَ: اَمْرُهَا بِيَدِهَا حَتّٰى تَقُوْلَ ذٰلِكَ

✵ ✵ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: دو دن تک تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس عورت کا معاملہ اُس کے اختیار میں رہے گا' جب تک وہ اس بارے میں کچھ کہتی نہیں ہے۔

11956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا اِلٰى اَجَلٍ قَالَ: هُوَ بِيَدِهَا مَا لَمْ يُصِبْهَا

✵ ✵ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک کسی متعین مدت تک بناتا ہے' تو حسن بصری بیان کرتے ہیں: یہ اختیار اُس عورت کے پاس اُس وقت تک رہے گا' جب تک وہ مرد عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔

11957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اَمْرُكِ بِيَدِكِ اِلٰى آخِرِ عَشَرَةِ اَيَّامٍ قَالَ: هُوَ بِيَدِهَا اِلَّا اَنْ يَطَاَهَا وَهُوَ عَلٰى مَا قَالَتْ

✵ ✵ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: دس دن تک تمہارے معاملہ کا اختیار تمہارے پاس رہے گا' تو قتادہ فرماتے ہیں: یہ اختیار اُس عورت کے پاس رہے گا' البتہ اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو حکم مختلف ہوگا' ورنہ یہ عورت کے بیان کے مطابق ہوگا۔

11958 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا اِلٰى اَجَلٍ قَالَ: " هُوَ اِلَى الْاَجَلِ. وَمِثْلُهُ اِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ: اَنْتَ حُرٌّ اِلٰى سَنَةٍ فَهُوَ اِلَى الْاَجَلِ." هٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيمَ، وَغَيْرِهِ

✵ ✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک کسی متعین مدت تک بنا دیتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ اُس متعین مدت تک کے لیے شمار ہوگا اور اسی کی مانند یہ حکم بھی ہوگا کہ جب وہ اپنے غلام سے یہ کہتا ہے:

تم ایک سال تک آزاد ہو گے تو یہ اُس متعین مدت تک کے لیے ہوگا۔

ابراہیم نخعی اور دیگر حضرات بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بَابٌ: مَلَّكَهَا نَفَرًا شَتَّى

باب: اگر وہ شخص (عورت کو طلاق دینے) کا اختیار مختلف لوگوں کو دے دیتا ہے

11959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِ رَجُلَيْنِ فَطَلَّقَ اَحَدُهُمَا وَرَدَّ الْاٰخَرُ قَالَ: هِيَ طَالِقٌ

✵ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار دو آدمیوں کو دے دیتا ہے تو اُن دونوں میں سے ایک طلاق دے دیتا ہے اور دوسرا مسترد کر دیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

11960 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِ رَجُلَيْنِ فَطَلَّقَ اَحَدُهُمَا ثَلَاثًا وَرَدَّ الْاٰخَرُ قَالَ: هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا

✵ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار دو آدمیوں کو دے دیتا ہے تو دو میں سے ایک تین طلاقیں دے دیتا ہے اور دوسرا اس کو مسترد کر دیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس عورتوں کو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

11961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ اِلٰى قَوْمٍ شَتّٰى فَطَلَّقَ بَعْضُهُمْ قَالَ: لَيْسَ لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُطَلِّقَ دُوْنَ الْاٰخَرِ

✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار متفرق لوگوں کو دے دیتا ہے اور اُن میں سے کوئی ایک طلاق دے دیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُن میں سے کسی ایک شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ باقیوں کو چھوڑ کر صرف وہ طلاق دیدے۔

بَابٌ: الْمُمَلَّكَةُ يَمُوْتُ اَحَدُهُمَا

باب: جب عورت کو طلاق کا مالک بنایا گیا ہو اور پھر میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے

11962 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ فِي يَدَيْهَا قَالَ: اِنْ مَاتَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَ شَيْئًا لَمْ يَرِثْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، وَاِنْ جَعَلَ اَمْرَهَا بِيَدِ غَيْرِهَا، فَمَاتَ الَّذِيْ جَعَلَ اَمْرَهَا بِيَدِهِ قَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ شَيْئًا، فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَاِنْ مَاتَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ شَيْئًا، لَمْ يَتَوَارَثَا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: اِنْ مَاتَ الَّذِيْ جَعَلَ اَمْرَهَا بِيَدِهِ قَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ شَيْئًا فَلَيْسَ

بِشَیْءٍ. وَهُوَ اَعْجَبُ اِلَیَّ مِنْ قَوْلِ قَتَادَةَ

✷✷ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار عورت کو دے دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال عورت کے کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہو جاتا ہے' تو دونوں میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنے گا' اور اگر مرد عورت کے معاملہ کا اختیار کسی دوسرے شخص کو دیتا ہے اور جس دوسرے شخص نے اُس نے اختیار دیا تھا' اُس دوسرے شخص کے کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اُس دوسرے شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' تو اب وہ عورت اپنے شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک دوسری جگہ شادی کر کے (طلاق یافتہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی) اور اگر دوسرے شخص کے کوئی فیصلہ کرنے سے میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے' تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مرد نے جس دوسرے شخص کو اختیار دیا تھا' اگر اُس کے کوئی فیصلہ کرنے سے اُس دوسرے شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

(معمر کہتے ہیں:) میرے نزدیک یہ رائے قتادہ کے قول کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہے۔

11963 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَمْرًا، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ اِلٰی یَدِ رَجُلٍ فَمَاتَ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ یَقْضِیَ شَیْئًا قَالَ: اِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَرَاجَعَهَا

✷✷ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار کسی دوسرے شخص کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور پھر اُس دوسرے شخص کا کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو جاتا ہے' تو عمرو فرماتے ہیں: اگر وہ عورت چاہے' تو اُس عورت کو ایک طلاق دے کر پھر اُس سے رجوع کر لے۔

بَابٌ: الرَّجُلُ یَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ اِنْ فَعَلْتِ کَذَا وَکَذَا فَاَمْرُكِ بِیَدِكِ

باب: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم نے یہ یا وہ کام کیا تو تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا

11964 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهِ: اِنْ فَعَلْتِ کَذَا وَکَذَا فَاَمْرُكِ بِیَدِكِ" قَالَ: فَاِنْ فَعَلَتْهُ فَاَمْرُهَا بِیَدِهَا

✷✷ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم نے یہ' یا یہ کام کیا' تو تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہوگا! تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ عورت وہ کام کر لیتی ہے' تو اُس کا معاملہ اُس کے اختیار میں ہوگا۔

11965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِیْ رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَةً وَشَرَطَ عَلَیْهَا اَنَّكِ اِنْ فَعَلْتِ کَذَا وَکَذَا فَاَمْرُهَا بِیَدِهَا قَالَ: کُلُّ شَرْطٍ قَبْلَ النِّکَاحِ فَلَیْسَ بِشَیْءٍ، وَکُلُّ شَرْطٍ بَعْدَ النِّکَاحِ فَهُوَ عَلَیْهِ

✻ ✻ معمر نے قتادہ کا یہ بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور یہ شرط عائد کرتا ہے کہ اگر تم نے یہ/یہ کام کیا تو تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہوگا! تو قتادہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے کی عائد کردہ ہر شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی اور نکاح کے بعد لازم ہونے والی ہر شرط کی ادائیگی مرد پر لازم ہوگی۔

11966 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، اَرَاَيْتَ اِنْ اَسَاءَ صُحْبَتَهَا، وَلَمْ يَعْدِلْ عَلَيْهَا فِي الْقَسَمِ وَكَانَ بِاَرْضٍ فَتَرَكَ النَّفَقَةَ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: اِنْ عُدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ فَاَمْرُهَا بِيَدِهَا. قَالَ: "لَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ، وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَ هٰذَا يَقُوْلُ: هُوَ بِيَدِهَا"

✻ ✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مرد عورت کے ساتھ بُرا سلوک کرتا ہے اور وقت کی تقسیم میں اُس کے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیتا' یا مرد کسی اور جگہ رہتا ہے اور عورت کو خرچ دینا بند کر دیتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ اگر میں نے دوبارہ ایسا کیا' تو عورت کا معاملہ اُس کے اختیار میں ہوگا۔ تو عطاء نے جواب دیا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: اس سے پہلے میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا تھا: اس صورت میں اختیار عورت کے ہاتھ میں ہوگا۔

بَابٌ: التَّمْلِيكُ وَالْخِيَارُ سَوَاءٌ

باب: مالک بنانا اور اختیار دینا' برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

11967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: التَّمْلِيكُ وَالْخِيَارُ سَوَاءٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَيُّوْبَ، فَقَالَ: مَا اَرَاهُمَا اِلَّا سَوَاءً

✻ ✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مالک بنانا اور اختیار دینا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ایوب سے کیا تو اُنہوں نے کہا: میرے خیال میں یہ دونوں برابر کی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔

11968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: التَّمْلِيكُ وَالْخِيَارُ سَوَاءٌ

✻ ✻ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مالک بنانا اور اختیار دینا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

11969 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنَ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: التَّمْلِيكُ وَالْخِيَارُ سَوَاءٌ۔

✻ ✻ داؤد بن ابوہند نے امام شعبی کے حوالے سے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: مالک بنانا اور اختیار دینا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

11970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَ ذٰلِكَ.

✵✵ ابن ابولیلیٰ نے امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

11971 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: هُوَ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ، وَعُمَرَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَوَاءٌ

✵✵ ابن ابولیلیٰ نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کے قول کے مطابق یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بَابٌ: الْخِيَارُ

باب: اختیار دینا

11972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فَاخْتَارَتْهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، فَاِنِ اخْتَارَتِ الطَّلَاقَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا. وَبَلَغَنَا، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ قَوْلِ عَطَاءٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی کو اختیار دیدے اور عورت اُسے اختیار کر لے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، لیکن عورت طلاق کو اختیار کر لے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت کے بارے میں حق حاصل ہوگا (یعنی وہ اُس سے رجوع کر سکتا ہے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: اُن کی رائے بھی عطاء کے قول کی مانند ہے۔

11973 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

✵✵ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، لیکن اگر عورت اپنے آپ کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

11974 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِذَا خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْهُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَمْلَكُ بِهَا، وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا. وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد عورت کو اختیار دیدے اور عورت شوہر کو اختیار کر لے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا، لیکن عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے تو یہ ایک طلاق

شمار ہوگی اور عورت اپنے معاملہ کی زیادہ حقدار ہوگی (یعنی مرد اُس سے رجوع نہیں کر سکے گا)۔

قتادہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَاَتَهُ قَالَ: اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ. قَالَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ

✵ ✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کو اختیار دے دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی جس میں مرد اُس عورت سے رجوع کر سکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

11976 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَاَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

✵ ✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے خارجہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب مرد عورت کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے اور عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

11977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا . وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ ." وَقَالَ عُمَرُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا بَاْسَ، وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا

✵ ✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک بائنہ طلاق ہوگی اور اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق ہوگی جس میں مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔
حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی) لیکن اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

11978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنْ خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا

✳ ✳ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو اختیار دیتا ہے اور عورت شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

11979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنْ خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ. يَرْفَعُهُ الْحَسَنُ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. وَكَانَ الْحَسَنُ يُفْتِيْ بِهِ وَيَقُوْلُ: هُوَ اَمْلَكُ بِهَا، وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ. يَرْفَعُهُ الْحَسَنُ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. وَكَانَ الْحَسَنُ يُفْتِيْ بِهِ حَتّٰى مَاتَ

✳ ✳ حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر مرد عورت کو اختیار دیتا ہے اور عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔ حسن بصری نے یہ روایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ حسن بصری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس بارے میں مرد عورت کا مالک ہوگا (یعنی اُس سے رجوع کر سکے گا) لیکن اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔ حسن بصری نے یہ قول بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور حسن بصری مرتے دم تک اس کے مطابق فتویٰ دیتے رہے۔

11989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: خَيِّرِ امْرَاَتَكَ، وَلَكَ بَعِيرٌ فَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا، ثُمَّ قَالَ: خَيِّرْهَا وَلَكَ بَعِيرٌ فَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا، ثُمَّ قَالَ: خَيِّرْهَا اَيْضًا وَلَكَ بَعِيرٌ فَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ سَاَلَهُ اَنْ يُخَيِّرَ امْرَاَتَهُ: قَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ، ثُمَّ اَتَى عَلِيًّا فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا فَارْجُمَكَ

✳ ✳ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے یہ کہا: تم اپنی بیوی کو اختیار دے دو! تمہیں اس کے بدلے میں ایک اونٹ ملے گا۔ اُس شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دے دیا' تو اُس عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا' پھر دوسرے شخص نے کہا: تم اُسے عورت کو اختیار دے دو! تمہیں اس کے بدلے میں ایک اونٹ ملے گا۔ اُس شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا' تو اُس عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا۔ پھر دوسرے شخص نے کہا: تم اُس عورت کو پھر اختیار دے دو! تمہیں ایک اونٹ ملے گا۔ اُس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا' تو اُس عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا' تو وہ شخص جس نے اُسے اپنی بیوی کو اختیار دینے کا کہا تھا' اُس نے کہا: یہ عورت تمہارے لیے حرام ہوگئی ہے' پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس عورت کے قریب نہ جانا! ورنہ میں تمہیں سنگسار کروادوں گا۔

11981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُخَوَّلٌ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَاَتَهُ: اِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ، وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ. قَالَ مُخَوَّلٌ: فَاِنَّهُ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ بِغَيْرِ هٰذَا. فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَجَدُوهُ فِي الصُّحُفِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَهٰذَا الْقَوْلُ اَعْدَلُ الْاَقَاوِيلِ عِنْدِي وَاَحَبُّهَا اِلَيَّ

✵✵ امام باقر بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کو اختیار دے دیتا ہے (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اگر عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو کچھ بھی لازم نہیں ہوگا اور اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی۔

مخول نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے برعکس روایت بھی منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے اُنہوں نے تحریروں میں پایا ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ سب سے مناسب رائے ہے اور سب سے پسندیدہ رائے ہے۔

11982 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَا اُبَالِي اَنْ اُخَيِّرَ امْرَاَتِي مِائَةَ مَرَّةٍ كُلَّ ذٰلِكَ تَخْتَارُنِي.

✵✵ امام شعبی نے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کو ایک سو مرتبہ اختیار دے دوں اور وہ ہر مرتبہ مجھے اختیار کر لے۔

11983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مسروق سے منقول ہے۔

11984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا خَيَّرَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَلَمْ يُخَيِّرْهُنَّ فِي الطَّلَاقِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا' تو ہم نے اللہ اور اُس

حدیث 11984 : صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب بيان ان تخيير امراته لا يكون طلاقا الا بالنية - حديث:2777' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الطلاق' باب الخبر المبين ان الرجل اذا قال لامراته : اختاري - حديث:3694' سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب في الخيار - حديث:2236' سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب الرجل يجعل امر امراته بيدها - حديث:1568' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع ابواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما وجب عليه من تخيير النساء' حديث:12399' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24835

کے رسول کو اختیار کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے طلاق شمار نہیں کیا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں طلاق کے بارے میں اختیار نہیں دیا تھا۔

11985 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، اَفَكَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا

✴ ✴ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ ﷺ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تھا تو کیا یہ چیز طلاق شمار ہوئی تھی؟

11986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَاخْتَرْنَهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا . قَالَ: فَكَانَ مَكْحُولٌ يَقُوْلُ: اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فَاخْتَارَتْهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

✴ ✴ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تھا' تو آپ کی ازواج نے نبی اکرم ﷺ کو اختیار کر لیا تھا' تو یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوئی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مکحول یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی کو اختیار دیدے اور عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی (یعنی یہ طلاق شمار نہیں ہوگی) لیکن اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

11987 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَاَتَهُ فَتَخْتَارُ الطَّلَاقَ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَاَكْرَهُ اَنْ يُخَيِّرَهَا

✴ ✴ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دیتا ہے اور عورت طلاق کو اختیار کر لیتی ہے' تو حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مرد عورت کو اس بارے میں اختیار دے۔

11988 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ رَجُلٍ مَلَّكَ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

✴ ✴ قاسم بن محمد' حضرت زید بن ثابت ﷺ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ عورت خود کو تین طلاقیں دے دیتی ہے' تو حضرت زید ﷺ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

بَابٌ: يُخَيِّرُهَا ثَلَاثًا

باب: جب آدمی عورت کو تین طلاقوں کا اختیار دیدے

11989 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: اخْتَارِي، فَسَكَتَتْ، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي، فَسَكَتَتْ، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةَ: اخْتَارِي، فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، قَالَ: هِيَ ثَلَاثٌ

✵✵ مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم اختیار کرلو! وہ عورت خاموش رہتی ہے' مرد پھر یہ کہتا ہے: تم اختیار کرلو! وہ عورت خاموش رہتی ہے' مرد تیسری مرتبہ اُسے یہ کہتا ہے: تم اختیار کرلو! تو عورت کہتی ہے: میں نے اپنے آپ کو اختیار کرلیا! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

11990 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِنْ خَيَّرَهَا ثَلَاثًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ، وَاِنْ خَيَّرَهَا وَاحِدَةً فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر مرد عورت کو تین مرتبہ اختیار دیتا ہے اور عورت اپنے آپ کو اختیار کر لیتی ہے' تو عورت اُس سے بائنہ ہو جائے گی' لیکن اگر مرد عورت کو ایک مرتبہ اختیار دیتا ہے اور عورت اپنی ذات کے لیے تین طلاقیں اختیار کرتی ہے' تو یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

11991 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ قَالَ: اخْتَارِي، ثُمَّ اخْتَارِي، ثُمَّ اخْتَارِي، فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، قَالَ: فَاِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ . قَالَ: " وَلَكِنْ لَوْ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي . كُلُّ ذٰلِكَ فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ كُنَّ ثَلَاثًا ." قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَقُلْتُ: اَنْتِ طَالِقٌ، وَاَنَا طَالِقٌ. قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد یہ کہتا ہے: تم اختیار کرلو! پھر اختیار کرلو! پھر اختیار کرلو! اور عورت یہ کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا' پھر اپنی ذات کو اختیار کرلیا' پھر اپنی ذات کو اختیار کرلیا' تو عطاء نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔ اُنہوں نے یہ فرمایا کہ اگر مرد یہ کہتا ہے: تم اختیار کرلو! اور وہ عورت کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا! پھر مرد کہتا ہے: تم اختیار کرلو! اور عورت کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا! پھر مرد کہتا ہے: تم اختیار کرلو! اور عورت کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا! تو اگر یہ تمام مکالمہ ایک ہی نشست کے دوران ہوا ہو' تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں یہ کہتا ہوں: تمہیں طلاق ہے اور مجھے طلاق ہے! تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

11992 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي فَقَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُ"

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم اختیار کرلو! اور عورت جواب دیتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا! پھر مرد یہ کہتا ہے: تم اختیار کرلو! اور عورت جواب دیتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا! پھر مرد یہ کہتا ہے: تم اختیار کرلو! اور عورت یہ کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا! تو عورت مرد سے جدا ہو جائے گی۔

11993 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: خَيَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ امْرَأَتَهُ فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَسَأَلَ مُحَمَّدٌ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ: فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا. فَحَدَّثْتُ أَيُّوبَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِي نَحْوُ هَذَا، عَنْ زَيْدٍ وَسَمِعْتُ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يُحَدِّثُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَ قَوْلِ أَيُّوبَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: محمد بن ابوعتیق نے اپنی اہلیہ کو اختیار دیا' تو اُس خاتون نے خود کو تین طلاقیں دے دیں' محمد بن ابوعتیق نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے اسے ایک طلاق قرار دیا اور مرد کے لیے عورت سے رجوع کے حق کو برقرار رکھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو یہ روایت بیان کی' تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھ تک اس کی مانند روایت حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں پہنچی ہے۔ میں نے ایک محفل میں اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک اور شخص کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے' جس طرح ایوب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے۔

11994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ: إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثًا، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ، وَإِنْ خَيَّرَهَا وَاحِدَةً فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَيَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو اپنی بیوی کو تین طلاقوں کا اختیار دے دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے' تو اُسے تین طلاقیں ہو جائیں گی اور اگر وہ اپنی شوہر کو اختیار کر لیتی ہے' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' اگر مرد عورت کو ایک کے بارے میں اختیار دیتا ہے اور عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے' تو یہ ایک طلاق ہوگی اور عورت کو اپنی ذات کے بارے میں حق حاصل ہوگا (یعنی مرد اُس سے رجوع نہیں کر سکے گا) لیکن

اگر وہ چاہے تو عورت کو شادی کا پیغام دے کر اُس سے دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔

11995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ، عَنْ رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَاَتَهُ فَسَكَتَتْ، ثُمَّ خَيَّرَهَا الثَّانِيَةَ فَسَكَتَتْ، ثُمَّ خَيَّرَهَا الثَّالِثَةَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

✽ ✽ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی بیوی کو اختیار دیتا ہے اور وہ عورت خاموش رہتی ہے' پھر وہ اُس عورت کو دوسری مرتبہ اختیار دیتا ہے' تو وہ عورت خاموش رہتی ہے' پھر وہ تیسری مرتبہ اُس عورت کو اختیار دیتا ہے' تو وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے' امام شعبی نے جواب دیا: وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہو گی' جب تک دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

11996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَاَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَمْلَكُ بِهَا

✽ ✽ خارجہ بن زید اور ابان بن عثمان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے اور وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے' تو یہ ایک طلاق شمار ہو گی اور مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

11997 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي رَجُلٍ جَعَلَ اَمْرَ امْرَاَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

✽ ✽ قاسم بن محمد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کے معاملہ کو اُس عورت کے اختیار میں دے دیتا ہے اور وہ عورت خود کو تین طلاق دے دیتی ہے' تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہو گی۔

بَابٌ: اخْتَارِي اِنْ شِئْتِ

باب: (مرد کا یہ کہنا:) اگر تم چاہو' تو اختیار کر لو!

11998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "اِنْ قَالَ: اخْتَارِي اِنْ شِئْتِ فَشَاءَتْ اَنْ تَخْتَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ، فَاِنْ لَمْ تَقُلْ شَيْئًا حَتّٰى تَفَرَّقَا مِنْ مَجْلِسِهِمَا ذٰلِكَ فَلَا خِيَرَةَ لَهَا اِذَا تَفَرَّقَا "

✽ ✽ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر مرد یہ کہے: اگر تم چاہو تو اختیار کر لو! اور عورت اختیار کرنا چاہے' تو اُسے اختیار حاصل ہو گا' لیکن عورت کچھ نہیں کہتی' یہاں تک کہ وہ دونوں اس نشست سے اُٹھ جاتے ہیں' تو پھر عورت کے پاس اُن دونوں کے جدا

ہونے کے بعد کوئی اختیار باقی نہیں رہے گا۔

11999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِنْ قَالَ: اخْتَارِي اِنْ شِئْتِ فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا"

✸ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہتا ہے: اگر تم چاہو تو اختیار کر لو! اور عورت یہ کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی' اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ مالک ہوگی (یعنی مرد کو اُس سے رجوع کا حق حاصل نہیں ہوگا)۔

12000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ اَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "اِنْ قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شِئْتِ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْخِيَارِ مَا دَامَا فِي الْمَجْلِسِ"

✸ اشعث نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہتا ہے: اگر تم چاہو تو تمہیں طلاق ہے! تو یہ اختیار دینے کے حکم میں ہوگا' جب تک وہ دونوں ایک ہی نشست میں موجود ہیں۔

بَابٌ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شِئْتِ

باب: (مرد کا یہ کہنا:) تم کو طلاق ہے' اگر تم چاہو!

12001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، قَالَ: "اِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شِئْتِ ، فَالْخِيَارُ لَهَا مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا ، فَاِنْ لَمْ تَقْضِ شَيْئًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَلَا مَشِيئَةَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَاِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ مَتٰى شِئْتِ ، وَاِذَا شِئْتِ ، فَمَتٰى شَاءَتْ ، وَاِذَا شَاءَتْ ، تَطْلِيقَةً ، لَيْسَ لَهَا فَوْقَ ذٰلِكَ ، وَاِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ كُلَّمَا شِئْتِ ، فَهِيَ كُلَّمَا شَاءَتْ طَالِقٌ ، حَتّٰى تَبِينَ بِثَلَاثٍ ، وَهُوَ لَهَا وَاِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا ، وَاِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ كَمْ شِئْتِ ، فَهِيَ طَالِقٌ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَا شَاءَتْ ، اِنْ شَاءَتْ ثَلَاثًا وَاِنْ شَاءَتْ وَاحِدَةً ، وَاِنْ قَامَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ قَبْلَ اَنْ تَقُوْلَ شَيْئًا فَلَا مَشِيئَةَ لَهَا"

✸ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر مرد یہ کہے: اگر تم چاہو' تو تمہیں طلاق ہے! تو اس بارے میں عورت کو اختیار ہو گا' جب تک وہ اس نشست میں موجود ہے' اگر وہ اُس نشست میں اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیتی' تو اُس کے بعد اُس عورت کے پاس اختیار نہیں رہے گا' جب مرد یہ کہے: تمہیں طلاق ہے' تب تم چاہو یا جب تم چاہو! تو تب وہ عورت چاہے' یا جب وہ عورت چاہے' تو اُسے ایک طلاق ہوگی' اس سے زیادہ نہیں ہوگی' لیکن اگر مرد یہ کہے: تم جب کبھی بھی چاہو تو تمہیں طلاق ہے! تو عورت جب کبھی بھی چاہے گی' اُسے طلاق ہو جائے گی یہاں تک کہ تین طلاقوں کے ذریعہ وہ عورت بائنہ ہو جائے گی' عورت کے پاس یہ اختیار باقی رہے گا' اگرچہ مرد اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لے' جب مرد یہ کہے: تمہیں طلاق ہے' جتنی تم چاہو! تو اُس نشست کے دوران عورت جتنی چاہیں گی' اُسے اُتنی طلاقیں ہو جائیں گی' اگر وہ تین چاہے گی' تو تین ہو جائیں گی' اگر ایک چاہے گی' تو ایک ہو

جائے گی' اگر عورت کچھ کہنے سے پہلے اُس نشست سے اُٹھ کھڑی ہوئی' تو پھر اُس کا اختیار باقی نہیں رہے گا۔

12002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: " إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتِ، فَإِنْ قَالَتْ: قَدْ شِئْتُ فَهِيَ طَالِقٌ "

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم چاہو' تو تمہیں طلاق ہے! اور عورت یہ کہہ دے: میں نے چاہ لیا! تو اُسے طلاق ہو جائے گی۔

12003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " إِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتِ، فَشَاءَتْ، فَهِيَ طَالِقٌ "

✸✸ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہے: اگر تم چاہو' تو تمہیں طلاق ہے! اور عورت چاہ لے' تو اُسے طلاق ہو جائے گی۔

12004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتِ قَالَ: إِنْ قَالَتْ: قَدْ شِئْتُ، طُلِّقَتْ وَاحِدَةً، وَإِنْ قَالَتْ: لَمْ أَشَأْ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ "

✸✸ قتادہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم چاہو' تو تمہیں طلاق ہے! اور اگر عورت یہ کہہ دے کہ میں نے چاہ لیا! تو اُسے ایک طلاق ہو جائے گی' اور اگر وہ عورت یہ کہہ دے: میں نے نہیں چاہا! تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔

12005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ: إِنْ شِئْتِ طَلَّقْتُكِ، فَقَالَتْ: قَدْ شِئْتُ، فَقَالَ الزَّوْجُ: لَا أَفْعَلُ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ "

✸✸ قتادہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں طلاق دے دوں! اور عورت یہ کہے: میں نے چاہ لیا' اور شوہر کہے: میں ایسا نہیں کروں گا! تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔

بَابٌ: يُخَيِّرُهَا وَهُوَ مَرِيضٌ

باب: جب آدمی بیمار ہو اور اس دوران عورت کو (علیحدگی کا) اختیار دیدے

12006 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، أَوِ اخْتَلَعَتْ، أَوْ سَأَلَتْهُ الطَّلَاقَ، فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا، لِأَنَّ ذٰلِكَ جَاءَ مِنْ قِبَلِهَا

✸✸ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی کو (علیحدگی کا) اختیار دیدے اور آدمی اُس وقت مریض ہو اور عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے' یا (آدمی کی بیماری کے دوران) عورت خلع حاصل کر لے' یا عورت مرد سے طلاق کا مطالبہ کر دے' تو اب ان دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے' کیونکہ یہ چیز عورت کی طرف سے پائی جا رہی ہے۔

بَابٌ: الْمُطَلَّقَةُ الْحَامِلُ فِيْ بَطْنِهَا تَوْاَمَانِ

باب: جب طلاق یافتہ حاملہ عورت کے پیٹ میں جڑواں بچے موجود ہوں

12007 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَلَّقَهَا وَفِيْ بَطْنِهَا تَوْاَمَانِ، فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى وَضَعَتْ وَاحِدًا، وَفِيْ بَطْنِهَا الْاٰخَرُ، فَاِنَّهَا امْرَاَتُهُ مَا لَمْ تَضَعْ حَمْلَهَا كُلَّهُ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کو طلاق دیدے اور عورت کے پیٹ میں جڑواں بچے ہوں' تو مرد اُس عورت کے ساتھ رجوع نہ کرے' یہاں تک کہ جب وہ ایک بچے کو جنم دیدے اور دوسرا ابھی اُس کے پیٹ میں موجود ہو (اور آدمی اُس وقت اُس سے رجوع کرلے) تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی' جب تک وہ پورے حمل کو جنم نہیں دیتی۔

12008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ طَلَّقَهَا وَفِيْ بَطْنِهَا تَوْاَمَانِ، فَوَضَعَتْ اَحَدَهُمَا، رَاجَعَهَا زَوْجُهَا مَا لَمْ تَضَعِ الْاٰخَرَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر عورت کو طلاق دیدے اور اُس کے پیٹ میں جڑواں بچے موجود ہوں اور پھر عورت اُن میں سے ایک بچہ کو جنم دیدے' تو جب تک وہ دوسرے بچہ کو جنم نہیں دیتی' اُس عورت کا شوہر اُس سے رجوع کرسکتا ہے۔

12009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا كُلَّهُ اِذَا لَمْ يَبُتَّ طَلَاقَهَا

❋❋ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد اُس عورت سے اُس وقت تک رجوع کرسکتا ہے' جب تک وہ پورے حمل کو جنم نہیں دیتی' جبکہ مرد نے طلاقِ بتّہ نہ دی ہوئی ہو۔

12010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا مَا لَمْ تَضَعْ حَمْلَهَا كُلَّهُ، اِذَا كَانَ فِيْ بَطْنِهَا اثْنَانِ

❋❋ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حاصل اُس وقت تک حاصل رہے گا' جب تک عورت پورے حمل کو جنم نہیں دیتی' جبکہ عورت کے پیٹ میں جڑواں بچے ہوں۔

12011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ الْاٰخَرَ، اِذَا كَانَ لَمْ يَبُتَّ طَلَاقَهَا

❋❋ محمد بن سالم نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا' جب تک عورت دوسرے بچہ کو جنم نہیں دیتی' جبکہ مرد نے اُسے طلاقِ بتّہ نہ دی ہوئی ہو۔

12012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ

يَسَارٍ قَالُوْا: لَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ الْاٰخَرَ مِنْهُمَا، اِذَا كَانَ لَمْ يَبُتَّ طَلَاقَهَا . قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ عِكْرِمَةُ: اِذَا وَضَعَتْ وَاحِدًا فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا "

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیب' حسن بصری اور سلیمان بن یسار کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد کو اُس عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل رہے گا' جب تک کہ وہ عورت دوسرے بچہ کو بھی جنم نہیں دے دیتی' بشرطیکہ مرد نے عورت کو طلاقِ بتہ نہ دی ہوئی ہو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: عکرمہ فرماتے ہیں: جب عورت ایک بچہ کو جنم دے گی' تو اُس کی عدت پوری ہو جائے گی (اس لیے ایسی صورتِ حال میں مرد کو رجوع کا حق باقی نہیں رہے گا)۔

بَابٌ: اِذَا ارْتَابَتْ فِي الْحَمْلِ

باب: جب عورت کو حمل کے بارے میں شک ہو!

12013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مُطَلَّقَةٍ، اَوْ مُتَوَفّٰى عَنْهَا، تَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا كَالْحَشَّةِ، لَا تَدْرِي اَفِيْ بَطْنِهَا وَلَدٌ اَمْ لَا، وَهِيَ تَجِدُ كَالْحَرَكَةِ، تَشُكُّ قَالَ: فَلَا تُعَجِّلْ بِنِكَاحٍ حَتّٰى تَسْتَبِيْنَ اَنَّهُ لَيْسَ فِيْ بَطْنِهَا وَلَدٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جس بھی طلاق یافتہ یا بیوہ عورت کو اپنے پیٹ میں تبدیلی سی محسوس ہو' لیکن اُسے یہ پتا نہ چلے کہ کیا اُس کے پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں ہے' لیکن اُسے حرکت سی محسوس ہوتی ہو اور اُسے شک ہو' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت اُس وقت تک آگے نکاح نہیں کرے گی' جب تک اُس کے سامنے یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ اُس کے پیٹ میں کوئی بچہ نہیں ہے۔

12014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسُئِلَ عَنْهَا؟ فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيْهَا بِشَيْءٍ غَيْرَ، اَنَّ عُمَرَ: جَعَلَ لِلَّتِيْ تَرْتَابُ اَنْ تَنْتَظِرَ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ، ثُمَّ تَعْتَدَّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ

✵✵ معمر سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے ایسی عورت کے بارے میں کچھ بھی نہیں سنا ہے' البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شک والی عورت کے بارے میں یہ بات مقرر کی ہے کہ وہ نو ماہ تک انتظار کرے گی' اُس کے بعد وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی۔

بَابٌ: عِدَّةُ الْحُبْلٰى وَنَفَقَتُهَا

باب: حاملہ عورت کی عدت اور اُس کے خرچ کا حکم

12015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَتِ الْمَبْتُوتَةُ الْحُبْلٰى مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ، اِلَّا اَنَّهُ يُنْفِقُ عَلَيْهَا مِنْ اَجْلِ وَلَدِهِ، فَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ حُبْلٰى فَلَا نَفَقَةَ لَهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جس حاملہ عورت کو طلاقِ بتہ دے دی گئی ہو' اُسے کچھ بھی نہیں ملے گا' البتہ

آدمی اپنے بچہ کی وجہ سے اُسے خرچ فراہم کرے گا' لیکن اگر عورت حاملہ نہ ہو تو پھر اُسے کوئی خرچ نہیں ملے گا۔

12016 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَبْتُوتَةِ الْحُبْلٰى قَالَ: لَهَا النَّفَقَةُ حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا

✱✱ معمر نے زہری کے حوالے سے طلاقِ بتہ یافتہ حاملہ عورت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی' اُس وقت تک اُسے خرچ ملے گا۔

12017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَهَا النَّفَقَةُ حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا، وَلَا يَتَوَارَثَانِ

✱✱ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت کو بچہ کو جنم دینے تک خرچ ملے گا' لیکن میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

12018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا نَفَقَةَ لِلْمَبْتُوتَةِ اِلَّا اَنْ تَكُونَ حَامِلًا

✱✱ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاقِ بتہ یافتہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا' البتہ اگر وہ حاملہ ہو' تو حکم مختلف ہے۔

12019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ، هَلْ يَرِثُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ؟ وَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ فَقَالَ: لَا يَرِثُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، وَلَا نَفَقَةَ لَهَا اِلَّا اَنْ تَكُونَ حُبْلٰى

✱✱ ابن جریج نے ہشام بن عروہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دیتا ہے' تو کیا اُن دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث بنے گا اور کیا ایسی عورت کو خرچ ملے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُن میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنے گا اور ایسی عورت کو خرچ بھی نہیں ملے گا' البتہ اگر وہ حاملہ ہو' تو حکم مختلف ہے۔

12020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى فِي الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ قَالَ: لَهَا النَّفَقَةُ وَلَا سُكْنٰى قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ: لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى

✱✱ سفیان ثوری نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے حاملہ طلاق یافتہ عورت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایسی عورت کو خرچ ملے گا' لیکن رہائش نہیں ملے گی۔

حماد بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ اور رہائش دونوں ملیں گے۔

12021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ، وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِي، وَاَمَرَ وَكِيلًا لَهُ اَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ، فَاسْتَقَلَّتْهَا، فَانْطَلَقَتْ اِلٰى اِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ، فَرَدَّتْهَا، وَزَعَمَ اَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ ثُمَّ قَالَ لَهَا: انْتَقِلِي اِلٰى اُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ: " اِلَّا اَنَّ اُمَّ مَكْتُومٍ امْرَاَةٌ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا، وَلٰكِنِ انْتَقِلِي اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاِنَّهُ اَعْمَى ، فَانْتَقَلَتْ عِنْدَهُ، حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ خَطَبَهَا اَبُو جَهْمٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَاْمِرُهُ فِيهِمَا، فَقَالَ: اَمَّا اَبُو جَهْمٍ فَاَخَافُ عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ بِالْعَصَا، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ اَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی: عبدالرحمٰن بن عاصم بن ثابت نے مجھے یہ بات بتائی: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ بات بتائی: وہ بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیوی تھیں' اُن صاحب نے اُس خاتون کو تین طلاقیں دے دیں اور کسی جنگ میں حصہ لینے کے لیے چلے گئے' اُنہوں نے کسی شخص کو اپنا وکیل مقرر کیا کہ وہ اُس خاتون کو کچھ خرچ فراہم کر دیں' اُس خاتون نے اُس خرچ کو کم تصور کیا' وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے' تو وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے پاس موجود تھیں' اُن زوجہ محترمہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہے! جسے فلاں شخص نے طلاق دے دی ہے اور اسے کچھ خرچ بھی بھیجا ہے' جسے اس نے واپس کر دیا ہے' اس کے شوہر کا یہ کہنا ہے کہ وہ یہ خرچ بھی خواہ مخواہ دے رہا ہے (اُس پر اس کی ادائیگی لازم نہیں ہے)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس نے ٹھیک کہا ہے! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون سے فرمایا: تم اُم مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ اور وہاں عدت گزارو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُم مکتوم تو ایک ایسی عورت ہے' جن کے مہمان بہت زیادہ آتے ہیں' تم ایسا کرو کہ عبداللہ بن اُم مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ' کیونکہ وہ نابینا ہیں۔ تو وہ خاتون اُن کے ہاں منتقل ہو گئیں' یہاں تک کہ جب اُس خاتون کی عدت گزر گئی' تو ابوجہم اور معاویہ بن ابوسفیان نے اُس خاتون کو شادی کا پیغام دیا' وہ خاتون ان دونوں کے بارے میں مشورہ لینے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے' تو مجھے اُس کے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ تمہاری پٹائی کیا کرے گا اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے' تو وہ ایک کنگال شخص ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس خاتون نے بعد میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی۔

12022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ اَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثَ

تَطْلِيقَاتٍ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا، فَأَمَرَهَا، زَعَمَتْ أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى، فَأَبَى مَرْوَانُ إِلَّا أَنْ يُتَّهَمَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا.

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی: وہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کی اہلیہ تھیں' اُن صاحب نے اُس خاتون کو آخری' تیسری طلاق دے دی' اُس خاتون کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے گھر سے منتقل ہونے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ ابن اُم مکتوم کے ہاں منتقل ہو جائے' جو نابینا ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے اس بات سے انکار کر دیا کہ طلاق یافتہ عورت کے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے بارے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر تہمت عائد کی جائے۔

12023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ

* * ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی اس بات کا انکار کیا۔

12024 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، خَرَجَ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ قَدْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا، وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ، وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ، بِنَفَقَةٍ، فَاسْتَقَلَّتْهَا، فَقَالَا لَهَا: وَاللّٰهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَمْرَهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَفَقَةَ لَكِ وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: أَيْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانَ أَعْمَى، تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا، فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَحَدَّثَتْهُ، فَأَتَى مَرْوَانَ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَمْ أَسْمَعْ بِهٰذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ، سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ: بَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا) (الطلاق: 1) قَالَتْ: هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ، فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ، فَكَيْفَ تَقُولُونَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا، فَعَلَى مَا تَحْبِسُونَهَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَوَّلًا ثُمَّ حَدَّثَنَا. بِهٰذَا الْآخِرِ بَعْدُ

* * عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن چلے

گئے' اُنہوں نے اپنی اہلیہ فاطمہ بنت قیس کو ایک طلاق بھجوادی' جو اُس خاتون کی طلاقوں میں سے باقی رہ گئی تھی' ابوعمرو بن حفص نے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابوربیعہ کو اُس خاتون کو خرچ فراہم کرنے کی ہدایت کی' اُس خاتون نے اُس خرچ کو کم قرار دیا' تو ان دونوں صاحبان نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خرچ ملنے کا حق تو نہیں ہے' یہ تو اُس وقت ہوسکتا ہے جب تم حاملہ ہو۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے معاملہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا۔ اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے بارے میں اجازت مانگی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو اجازت دے دی' اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کہاں جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن اُم مکتوم کے ہاں چلی جاؤ' کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہے' تم اُس کی موجودگی میں چادر وغیرہ اُتار سکو گی' وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ جب اُس عورت کی عدت گزر گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی شادی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ کردی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مروان نامی گورنر نے قبیصہ بن ذویب کو اُس خاتون کے پاس بھیجا' تاکہ اُن سے اس بارے میں دریافت کرے' تو اُس خاتون نے قبیصہ کو یہ حدیث سنائی' وہ مروان کے پاس آئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو مروان نے کہا: مجھے تو اس روایت کا پتا صرف ایک خاتون کے حوالے سے ہی چل رہا ہے' تو ہم اُس احتیاط کو اختیار کریں گے' جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے۔

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مروان کے اس بیان کے بارے میں پتا چلا' تو اُنہوں نے فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان قرآن فیصلہ دے گا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ باہر نہیں نکلیں گے' ماسوائے اس صورت کے کہ جب وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں' یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرتا ہے' وہ اپنے اوپر ظلم کرتا ہے' وہ یہ بات نہیں جانتیں کہ شاید اللہ تعالیٰ بعد میں اس معاملہ میں کوئی نیا حکم دیدے''۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ حکم اُس عورت کے لیے ہے' جس میں رجوع کی گنجائش ہو' لیکن تین طلاقوں کے بعد کون سا نیا حکم آسکتا ہے؟ اور پھر تم کیسے کہو گے کہ اُس عورت کو خرچ نہیں ملے گا' جبکہ وہ حاملہ نہ ہو۔ (جب تم اُسے خرچ ہی فراہم نہیں کرو گے) تو کس بات پر اُسے گھر رُکنے پر مجبور کرو گے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے پہلے ہمیں یہ حدیث سنائی اور اس کے بعد یہ دوسری حدیث سنائی۔

12025 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِىْ اِمْرَةِ مَرْوَانَ ، ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، وَاُمُّهَا ابْنَةُ قَيْسٍ ، فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ ، فَاَمَرَتْهَا بِالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ مَرْوَانُ ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى مَسْكَنِهَا ، فَسَاَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الِانْتِقَالِ ، قَبْلَ

اَنْ تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا؟ فَاَرْسَلَتْ تُخْبِرُهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَفْتَتْهَا بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْتَاهَا بِالْخُرُوْجِ - اَوْ قَالَ: بِالِانْتِقَالِ -" حِيْنَ طَلَّقَهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ اِلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّرَ عَلِيًّا عَلٰى بَعْضِ الْيَمَنِ، فَخَرَجَ مَعَهُ زَوْجُهَا، وَبَعَثَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا، وَاَمَرَ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، وَالْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَنْ يُنْفِقَا عَلَيْهَا، فَقَالَا: وَاللّٰهِ، مَا لَهَا نَفَقَةٌ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا قَالَتْ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَكِ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنِيْ حَامِلًا وَاسْتَاْذَنْتُهُ فِي الِانْتِقَالِ، فَاَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: اَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عِنْدَ ابْنِ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ اَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يُبْصِرُهَا، فَلَمْ تَزَلْ هُنَالِكَ حَتّٰى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَاَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، فَرَجَعَ قَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ اِلٰى مَرْوَانَ، فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَمْ اَسْمَعْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا مِنِ امْرَاَةٍ، فَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِيْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ بَلَغَهَا ذٰلِكَ: بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1) حَتّٰى (لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا) (الطلاق: 1) فَاَيُّ اَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ وَاِنَّمَا هِيَ مُرَاجَعَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ، فَكَيْفَ تَقُوْلُوْنَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا اِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا، فَكَيْفَ تُحْبَسُ امْرَاَةٌ بِغَيْرِ نَفَقَةٍ؟

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دے دی' وہ ایک نوجوان شخص تھے' یہ مروان کے گورنری کے زمانہ کی بات ہے' اُنہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو طلاق دی تھی' اُس خاتون کی والدہ قیس کی صاحبزادی تھیں' اُن صاحب نے اُس خاتون کو طلاقِ بتہ دے دی تھی' اُس خاتون کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے اُس خاتون کو پیغام بھجوایا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے شوہر عبداللہ بن عمرو کے گھر سے منتقل ہو جائے' جب مروان کو اس بارے میں اطلاع ملی' تو اُس نے اُس خاتون کو پیغام بھجوا کر اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے گھر واپس چلی جائے' پھر اُس نے اُس خاتون سے دریافت کیا کہ وہ اپنے گھر سے عدت گزرنے سے پہلے کیوں منتقل ہوئی تھی؟ تو اُس خاتون نے جوابی پیغام بھجوا کر اُسے بتایا کہ سیدہ فاطمہ بنت قیس نے اُسے یہ مسئلہ بتایا تھا اور اُسے یہ اطلاع دی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر سے نکلنے کا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) منتقل ہونے کا حکم دیا تھا' جب ابوعمرو بن حفص مخزومی نے اُنہیں (سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا کو) طلاق دے دی تھی۔ تو مروان نے قبیصہ بن ذویب کو سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ اُن سے اس بارے میں دریافت کرے' تو سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ بتایا:

وہ ابوعمرو بن حفص مخزومی کی اہلیہ تھیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کے کسی حصہ کا امیر مقرر کیا تو اُن کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے گئے' اُن کے شوہر نے اُنہیں ایک باقی رہ جانے والی طلاق بھی بھجوادی اور عیاش

بن ابوربیعہ اور حارث بن ہشام کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کو خرچ فراہم کر دیں' تو ان دونوں صاحبان نے کہا: اللہ کی قسم! ایسی عورت کو خرچ اُسی وقت ملے گا' جب وہ حاملہ ہو۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس صورتِ حال کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا' صرف اُس وقت ملے گا' جب تم حاملہ ہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منتقل ہونے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو اجازت دے دی۔ اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کہاں منتقل ہو جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابن مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ' کیونکہ وہ نابینا شخص ہے' تم اُس کی موجودگی میں اپنی چادر اُتار بھی دوگی' تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ اُس کے بعد وہ خاتون اُن صاحب کے ہاں رہیں' یہاں تک کہ اُن کی عدت گزر گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کی شادی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ کروادی۔

قبیصہ بن ذویب واپس مروان کے پاس آئے اور اُنہیں اس روایت کے بارے میں بتایا' تو مروان نے کہا: میں نے یہ روایت صرف ایک خاتون کے حوالے سے سنی ہے' تو ہم اُس احتیاط کو اختیار کریں گے' جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے۔ جب سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں اطلاع ملی' تو اُنہوں نے فرمایا: میرے اور تمہارے اللہ کی کتاب فیصلہ دے گی' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اُن عورتوں کو اُن کی عدت کے حساب سے طلاق دو"۔ یہاں تک کہ یہ فرمایا ہے: "تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ بعد میں اس بارے میں کوئی نیا فیصلہ دیدے"۔

تو تین طلاقوں کے بعد کون سی نئی چیز ہو سکتی ہے؟ اس سے مراد تو آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنا ہے' تو تم یہ کیسے کہو گے کہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا؟ جبکہ وہ حاملہ نہ ہو اور تم خرچ کے بغیر عورت کو کیسے روکے رکھو گے؟

12026 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، وَكَانَتْ عِنْدَ اَبِيْ حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو - اَوْ عِنْدَ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ - فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفَقَةِ وَالسُّكْنَى، فَقَالَتْ: قَالَ لِي: اسْمَعِي مِنِّي يَا بِنْتَ آلِ قَيْسٍ وَاَشَارَ بِيَدِهِ، فَمَدَّهَا عَلٰى بَعْضِ وَجْهِهِ، كَاَنَّهُ يَسْتَتِرُ مِنْهَا، وَكَاَنَّهُ يَقُوْلُ لَهَا: "اسْكُتِيْ اِنَّمَا النَّفَقَةُ لِلْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا اِذَا كَانَتْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ، فَاِذَا لَمْ تَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَلَا سُكْنَى، اذْهَبِيْ اِلٰى فُلَانَةٍ - اَوْ قَالَ: اُمِّ شَرِيْكٍ - فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا" ثُمَّ قَالَ: "لَا، تِلْكَ امْرَاَةٌ يُجْتَمَعُ اِلَيْهَا، - اَوْ قَالَ: يُتَحَدَّثُ عِنْدَهَا -. اعْتَدِّي فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ"

✱✱ امام شعبی بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا: حضرت ابوعمرو بن حفص (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' وہ خرچ اور رہائش کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے آلِ قیس کے خاندان کی صاحبزادی! تم میری بات سنو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کیا اور پھر اُسے اپنے چہرے کے کچھ حصہ تک کھینچ لیا' گویا کہ آپ اُس سے

پردہ کرنا چاہ رہے تھے' گویا کہ آپ اُس خاتون سے یہ فرمانا چاہ رہے تھے کہ تم خاموش ہو جاؤ! خرچ اُس عورت کو ملتا ہے' جس سے رجوع کرنے کا اختیار شوہر کے پاس باقی ہو' لیکن شوہر کے پاس اُس عورت سے رجوع کرنے کا اختیار باقی نہ رہے' تو ایسی عورت کو نہ تو خرچ ملے گا اور نہ رہائش ملے گی' تم فلاں خاتون کے گھر چلی جاؤ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُم شریک کے ہاں چلی جاؤ اور اُس کے ہاں عدت گزارو۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تو ایک ایسی خاتون ہے' جس کے ہاں زیادہ لوگ آتے ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کے ہاں بات چیت کی جاتی ہے (یعنی وہاں لوگ زیادہ آتے ہیں) تم ابن اُم مکتوم کے ہاں عدت گزارو۔

12027 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنَى. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى

✱ امام شعبی نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہوئی' میں نے آپ سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں خرچ اور رہائش نہیں ملے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اس روایت کا تذکرہ کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے حکم کو ترک نہیں کریں گے' ایسی خاتون کو خرچ اور رہائش ملے گی۔

بَابٌ: الْكَفِيلُ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے خرچ میں کفیل ہونا

12028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَأَلْنَاهُ، عَنِ الْمَرْأَةِ تَدَّعِي حَبَلًا قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يُرْسِلُ إِلَيْهَا نِسَاءً "فَيَنْظُرْنَ إِلَيْهَا فَإِنْ عَرَفْنَ ذَلِكَ وَصَدَّقْنَهَا، أَعْطَاهَا النَّفَقَةَ، وَأَخَذَ مِنْهَا كَفِيلًا"

✱ سفیان ثوری سے ہم نے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو حاملہ ہونے کی دعویدار ہوتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ابن ابولیلیٰ ایسی عورت کی طرف خواتین کو بھیجتے تھے' وہ اُس عورت کا جائزہ لیتی تھیں' اگر اُنہیں حمل کا اندازہ ہو جاتا تھا اور وہ عورت کے بیان کی تصدیق کرتی تھیں' تو ابن ابولیلیٰ ایسی عورت کو خرچ دلوایا کرتے تھے اور اُس سے کفیل (یعنی ضمانتی) لے لیتے تھے۔

12029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: تَعْتَدُّ الْمَبْتُوتَةُ حَيْثُ شَاءَتْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طلاقِ بتہ یافتہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

12030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي الْمَبْتُوتَةِ: لَا نَفَقَةَ لَهَا وَلَا سُكْنَى

✵✵ ابراہیم بن محمد نے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: طلاقِ بتہ یافتہ عورت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُسے نہ تو خرچ ملے گا اور نہ ہی رہائش ملے گی۔

12031 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: تَعْتَدُّ الْمَبْتُوتَةُ حَيْثُ شَاءَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے یہ بتایا: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: طلاقِ بتہ یافتہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

12032 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: طُلِّقَتْ خَالَتِي فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا، فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَلٰى جُدِّي نَخْلَكِ، فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تُصَدِّقِينَ، اَوْ تَفْعَلِينَ مَعْرُوفًا

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری خالہ کو طلاق ہوگئی تو اُس خاتون نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کریں' ایک شخص نے اُسے گھر سے باہر نکلنے پر ڈانٹا' وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرو! کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تم اُسے (آگے چل کے) صدقہ کرو یا نیکی کے کسی اور کام میں استعمال کرو۔

12033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ، يَقُولَانِ: تَعْتَدُّ الْمَبْتُوتَةُ كَيْفَ شَاءَتْ اَيْ حَيْثُ شَاءَتْ

✵✵ حسن بصری اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: طلاقِ بتہ یافتہ عورت جیسے چاہے گی' ویسے عدت گزارے گی۔

12034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ تَحُجُّ فِي عِدَّتِهَا

✵✵ یونس نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاق یافتہ عورت اپنی عدت کے دوران حج کر سکتی ہے۔

12035 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، قَالَا: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَالْمَبْتُوتَةُ تَحُجَّانِ، وَتَعْتَمِرَانِ، وَتَنْتَقِلَانِ، وَتَبِيتَانِ

✵✵ عمرو بن دینار نے طاؤس اور عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ اور طلاقِ بتہ یافتہ عورتیں حج کر سکتی ہیں' عمرہ کر سکتی

ہیں (اپنے گھر سے کسی اور جگہ) منتقل ہو سکتی ہیں (اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ) رات بسر کر سکتی ہیں۔

12036 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا كَانَتْ تَنْهَى الْمُطَلَّقَةَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

✵✵ ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ طلاق یافتہ عورت کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ اپنی عدت گزرنے سے پہلے اپنے گھر سے باہر نکلے۔

12037 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: ذَاكَرْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ قَالَ: فَتَنَتْ فَاطِمَةُ النَّاسَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران نے مجھے یہ بتایا ہے: میں نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں سعید بن مسیّب کے ساتھ مذاکرہ کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے۔

12038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، اَتَخْرُجُ الْمُطَلَّقَةُ الثَّلَاثَ مِنْ بَيْتِهَا؟ فَقَالَ: لَا. فَقُلْتُ: فَاَيْنَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: تِلْكَ امْرَاَةٌ فَتَنَتِ النَّاسَ كَانَتْ لَسِنَةً عَلٰى اَحْمَائِهَا

✵✵ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا: کیا تین طلاقیں یافتہ عورت اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: پھر سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کہاں جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایک ایسی خاتون ہیں، جنہوں نے لوگوں کو آزمائش کا شکار کر دیا تھا' وہ اپنے سسرالی عزیزوں کے خلاف زبان چلایا کرتی تھیں۔

12030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَنْتَقِلُ الْمَبْتُوْتَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتّٰى يَخْلُوَ اَجَلُهَا

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاقِ بتّہ یافتہ عورت اپنی عدت پوری ہونے سے پہلے اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہیں ہو گی۔

12040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَاَبَتْ اَنْ تَجْلِسَ فِيْ بَيْتِهَا، فَاَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: هِيَ تُرِيْدُ اَنْ تَخْرُجَ اِلٰى اَهْلِهَا، فَقَالَ: احْبِسْهَا، وَلَا تَدَعْهَا. قَالَ: اِنَّهَا تَاْبٰى عَلَيَّ قَالَ: فَقَيِّدْهَا. فَقَالَ: اِنَّ لَهَا اِخْوَةً غَلِيْظَةً رِقَابُهُمْ قَالَ: فَاسْتَاْدِ عَلَيْهِمُ الْاَمِيْرَ

✵✵ ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں' تو اُس کی بیوی نے

اپنے گھر میں رہنے سے انکار کر دیا' وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ وہ خاتون یہ چاہتی ہے کہ اپنے میکے منتقل ہو جائے! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس عورت کو روک کے رکھو اور تم اُسے نہ چھوڑو! اُس شخص نے کہا کہ وہ میری بات نہیں مانتی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُسے قید کر دو! اُس شخص نے کہا: اُس عورت کے بھائی بڑے تگڑے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم گورنر سے اُن کے خلاف مدد حاصل کرو۔

12041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ: لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ تین طلاقیں یافتہ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ اور رہائش ملے گی۔

12042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهِ عَزَلَهَا عَنْ مَنْزِلِهِ، حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، ثُمَّ تَتَحَوَّلُ بَعْدُ

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ اپنی بیویوں میں سے کسی خاتون کو طلاق دیتے تھے' تو اُس خاتون کو اپنے گھر سے الگ کر دیتے تھے' یہاں تک کہ جب اُس خاتون کی عدت گزر جاتی تھی' تو اُس کے بعد وہ عورت منتقل ہوتی تھی۔

12043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ؟ قَالَ: لَا يَرِثُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ، وَلَا نَفَقَةَ لَهَا اِلَّا اَنْ تَكُونَ حُبْلٰى، اَوْ يُطَلِّقَ مُضَارًّا فِي مَرَضِهِ، فَيَمُوتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنے والد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دیتا ہے اور وہ شخص بیمار ہوتا ہے' تو عروہ نے جواب دیا: اُن دونوں میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنے گا اور ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا' البتہ اگر وہ حاملہ ہو' تو حکم مختلف ہے' تاہم اگر مرد اپنی بیماری کے دوران عورت کو نقصان پہنچانے کے لیے طلاق دیتا ہے اور پھر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے اور عورت ابھی عدت گزار رہی ہوتی ہے (تو حکم مختلف ہوگا' یعنی ایسی صورت میں عورت مرد کی وارث بنے گی)۔

12044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَاجَّةٌ قَالَ: تَعْتَدُّ فِي سَفَرِهَا

٭٭ معمر نے زہری کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ عورت حج کے لیے جانا چاہتی ہے (یا حج کے لیے جا رہی ہوتی ہے) تو زہری فرماتے ہیں: وہ اپنے سفر کے دوران عدت گزار لے گی۔

بَابٌ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُخْتَلِعَةُ؟ وَهَلْ تَنْقَضِي الْعِدَّةُ مِنَ السَّقْطِ؟

خلع حاصل کرنے والی عورت عدت کہاں گزارے گی؟

نیز کیا مردہ بچے کی پیدائش پر عدت پوری ہو جائے گی

12045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَعْتَدُّ الْمُخْتَلِعَةُ حَيْثُ شَاءَ تْ

✱ ✱ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خلع یافتہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

12046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا، وَكُلُّ مُطَلَّقَةٍ، وَالْمُلَاعَنَةُ

✱ ✱ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت اپنے گھر میں عدت گزارے گی' ہر طلاق یافتہ عورت اور ہر لعان کرنے والی عورت (کا بھی یہی حکم ہے)۔

12047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: فِي الْمَرْاَةِ تَعْتَدُّ مِنْ وَفَاةٍ، اَوْ طَلَاقٍ، فَتُسْقِطُ؟ قَالَ: قَدْ خَلَا اَجَلُهَا قَالَ: وَاِنْ كَانَ مُضْغَةً، اَوْ عَلَقَةً قَالَ: نَعَمْ. قَالَهُ مَعْمَرٌ، وَقَالَهُ قَتَادَةُ "

✱ ✱ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنے شوہر کے انتقال کے بعد یا طلاق ملنے کے بعد عدت گزار رہی ہوتی ہے' تو وہ نامکمل بچہ کو جنم دیتی ہے' زہری نے جواب دیا: اُس کی عدت پوری ہو جائے گی' اگرچہ اُس نے جس بچہ کو جنم دیا ہے وہ صرف گوشت کا ٹکڑا ہو' یا لوتھڑا ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا:

معمر نے بھی یہی نقل کیا ہے اور قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

12048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِذَا اَسْقَطَتِ الْمَرْاَةُ سَقْطًا بَيِّنًا فَلَا سَبِيلَ اِلَى بَيْعِهَا

✱ ✱ زہری فرماتے ہیں: جب عورت نامکمل بچہ کو جنم دے (اور وہ عورت کنیز ہو) تو اُسے فروخت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی۔

بَابٌ: عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کی عدت کا بیان

12049 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهَا زَوْجُهَا، وَاِنْ كَانَتْ مُرْضِعًا اَوْ فَطِيمًا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَهُ

✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی' اگرچہ اُس کے شوہر نے اُس کے ساتھ صحبت بھی نہ کی ہو' خواہ وہ عورت دودھ پلانے والی ہو' یا دودھ چھڑانے والی ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی اسی کی مانند بیان کیا ہے۔

بَابٌ: اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کہاں عدت گزارے گی؟

12050 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَضُرُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا اَيْنَ اعْتَدَّتْ

✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت جہاں بھی عدت گزارے' اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

12051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ: تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَمْ يَقُلْ تَعْتَدُّ فِيْ بَيْتِهَا، تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ .

✵ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ایسی عورت چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی' لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: وہ اپنے گھر میں عدت گزارے گی' اس لیے وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

12052 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

12053 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ عَائِشَةَ: حَجَّتْ - اَوِ اعْتَمَرَتْ - بِاُخْتِهَا بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ عِدَّتِهَا، وَقُتِلَ عَنْهَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا اُمُّ كُلْثُومٍ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں' اُنہیں اُن کی عدت کے دوران اپنے ساتھ حج کرنے کے لیے' یا شاید عمرہ کرنے کے لیے لے کر گئی تھیں' اُن کے شوہر حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔

12054 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَرَجَتْ عَائِشَةُ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُومٍ حِيْنَ قُتِلَ عَنْهَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةٍ. قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُفْتِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا بِالْخُرُوجِ فِيْ عِدَّتِهَا

✵ ابن جریج نے ایک اور سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: اُس خاتون کا نام اُم کلثوم تھا۔

12055 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَجَّتْ عَائِشَةُ بِأُخْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا فَكَانَتِ الْفِتْنَةُ وَخَوْفُهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: اَبَى النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو اُس کی عدت کے دوران اپنے ساتھ لے کر حج کے لیے چلی گئی تھیں کیونکہ اُس خاتون کو آزمائش کا شکار ہونے کا اندیشہ تھا۔

عبیداللہ بن عمر نے یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے قاسم بن محمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: لوگوں نے اس حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر اعتراض بھی کیا تھا۔

12056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يُرَحِّلُهُنَّ يَقُوْلُ: يُنَقِّلُهُنَّ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسی خواتین کو سفر پر لے جایا کرتے تھے وہ یہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ (ایسی خواتین کو اُن کے گھر سے) منتقل کروادیتے تھے۔

12057 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ عَلِيًّا انْتَقَلَ ابْنَتَهُ اُمُّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا، وَقُتِلَ عَنْهَا عُمَرُ

✵✵ ایوب یا شاید دیگر راوی نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی اُم کلثوم کو اُس کی عدت کے دوران (اُس کے گھر سے دوسرے گھر میں) منتقل کروادیا تھا' اُس خاتون کے شوہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔

12058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ خَرَجَ بِامْرَاَتِهِ فِيْ بَادِيَةٍ فَمَاتَ قَالَ: تَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِهَا فَتَعْتَدُّ فِيْهِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ حِيْنَ خَرَجَ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى طَلَاقِهَا فَتَعْتَدُّ فِيْ بَادِيَتِهَا

✵✵ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: جو اپنی بیوی کے ساتھ ویرانہ میں مقیم ہو جاتا ہے اور پھر انتقال کر جاتا ہے' تو زہری نے جواب دیا: وہ عورت اپنے گھر واپس چلی جائے گی اور وہاں عدت گزارے گی' البتہ جب وہ نکلا تھا اور اُس نے طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا' تو پھر وہ عورت اُس ویرانے میں ہی عدت گزارے گی۔

12059 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا حَيْثُ شَاءَتْ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بیوہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

12060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ

قَالَا: اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا تَحُجُّ، وَتَعْتَمِرُ، وَتَنْتَقِلُ، وَتَبِيتُ

✵✵ عمرو بن دینار نے طاؤس اور عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: بیوہ عورت حج کے لیے یا عمرہ کے لیے جاسکتی ہے' وہ (اپنے گھر سے کسی دوسرے گھر میں) منتقل ہوسکتی ہے اور (کسی دوسرے گھر میں) رات بسر کرسکتی ہے۔

12061 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: "لَا يَصْلُحُ اَنْ تَبِيتَ لَيْلَةً وَاحِدَةً اِذَا كَانَتْ فِي عِدَّةِ وَفَاةٍ، اَوْ طَلَاقٍ يَقُوْلُ: اِلَّا فِي بَيْتِهَا"

✵✵ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب عورت بیوگی کی یا طلاق کی عدت گزار رہی ہو' تو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایک رات بھی (کسی اور گھر میں) رہے' اُسے اپنے گھر میں ہی رہنا چاہیے۔

12062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا تَخْرُجُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا فِي عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت اپنے شوہر کے گھر سے نہیں نکلے گی (یعنی کسی اور جگہ منتقل نہیں ہوگی)۔

12063 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَخْرُجُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: بیوہ عورت اپنے شوہر کے گھر سے نہیں نکلے گی۔

12064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ تَعْتَدُّ مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا، فَكَانَتْ تَأْتِيهِمْ بِالنَّارِ فَتُحَدِّثُ عِنْدَهُمْ، فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَى بَيْتِهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی اپنے شوہر کے انتقال کے بعد عدت گزار رہی تھیں' تو وہ خاتون آگ لینے کے لیے اپنے میکے آیا کرتی تھیں' وہاں بات چیت کیا کرتی تھیں لیکن جب رات کا وقت ہوتا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُسے یہ ہدایت کرتے تھے' تو وہ اپنے گھر واپس چلی جاتی تھیں۔

12065 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لَمْ يَاْذَنْ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تَبِيتَ عِنْدَ اَبِيهَا اِلَّا لَيْلَةً وَاحِدَةً وَهُوَ فِي الْمَوْتِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیوہ عورت کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے باپ کے گھر

میں رات گزارے البتہ ایک رات کا حکم مختلف ہے جبکہ اُس کے باپ کا انتقال ہوا ہو (یا انتقال ہونے والا ہو)۔

12066 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يُحَدِّثُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَرْخَصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَنْ تَبِيتَ عِنْدَ أَبِيهَا وَهُوَ وَجِعٌ، لَيْلَةً وَاحِدَةً . قَالَ يَحْيَى: فَنَحْنُ عَلَى أَنْ تَظَلَّ يَوْمَهَا أَجْمَعَ حَتَّى اللَّيْلِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَاءَتْ، وَتَنْقَلِبَ وَذَكَرَ نِسَاءً فَعَلْنَ ذَلِكَ بِالنَّهَارِ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ

✵ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک بیوہ عورت کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ اپنے باپ کے گھر میں رات کے وقت ٹھہر جائے' اُس کا باپ بیمار تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کے لیے یہ اجازت دی تھی۔

یحییٰ بیان کرتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں: وہ عورت سارا دن (اپنے گھر کی بجائے کسی اور گھر میں) گزار سکتی ہے لیکن رات کے وقت وہ اپنے گھر چلی جائے گی۔ پھر اُنہوں نے کچھ ایسی خواتین کا ذکر کیا' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور دیگر زمانوں میں' دن کے وقت ایسا کر لیا کرتی تھیں (یعنی دن کے وقت کہیں اور چلی جایا کرتی تھیں)۔

12067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مُتَوَفًّى عَنْهَا زَوْجُهَا زَارَتْ أَهْلَهَا فِي عِدَّتِهَا وَضَرَبَهَا الطَّلْقُ، فَأَتَوْا عُثْمَانَ فَسَأَلُوهُ؟ فَقَالَ: احْمِلُوهَا إِلَى بَيْتِهَا وَهِيَ تُطْلَقُ

✵ یوسف بن ماہک نے اپنی والدہ مسیکہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون کے شوہر کا انتقال ہو گیا' وہ اپنی عدت کے دوران اپنے میکے والوں کے پاس ملنے کے لیے گئی' طلق نے اُس کی پٹائی کی تو وہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو اس کے گھر چھوڑ آؤ!

12068 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ نِسَاءٌ مِنْ هَمْدَانَ نُعِيَ إِلَيْهِنَّ أَزْوَاجُهُنَّ، فَقُلْنَ: إِنَّا نَسْتَوْحِشُ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تَجْتَمِعْنَ بِالنَّهَارِ، ثُمَّ تَرْجِعُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَى بَيْتِهَا بِاللَّيْلِ

✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہمدان سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا: ان خواتین کو اُن کے شوہروں کے انتقال کی اطلاع ملی تھی' اُن خواتین نے کہا کہ ہمیں (اکیلے گھر میں) وحشت محسوس ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دن کے وقت اکٹھی ہو جایا کرو اور پھر رات کے وقت' ہر ایک اپنے گھر واپس چلی جایا کرے۔

12069 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: تُوُفِّيَ عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ فِي طَاعُونٍ كَانَ بِالْكُوفَةِ

✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُن

خواتین کے شوہر کوفہ میں پھیلنے والی طاعون کی وباء میں انتقال کر گئے تھے۔

12070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِيْ وَجِعٌ قَالَتْ: كُونِيْ اَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فِيْ بَيْتِكِ

✵✵ ابراہیم نخعی نے اسلم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک خاتون نے جو بیوہ ہوئی تھیں اُس نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا اور بتایا کہ میرے والد بہت بیمار ہیں تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دن کے دونوں کناروں میں سے کسی ایک میں تم اپنے گھر میں ہو (یعنی شام کے وقت گھر واپس چلی جانا اور اگلے دن دن چڑھنے کے بعد پھر وہاں چلی جانا)۔

12071 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعُثْمَانُ، يُرْجِعَانِهِنَّ حَوَاجَّ وَمُعْتَمِرَاتٍ مِنَ الْجُحْفَةِ وَذِي الْحُلَيْفَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حمید اعرج نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرہ کے لیے جانے والی خواتین کو جحفہ اور ذوالحلیفہ سے واپس کروا دیا تھا۔

12072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: رَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِسَاءً حَاجَّاتٍ - اَوْ مُعْتَمِرَاتٍ - تُوُفِّيَ اَزْوَاجُهُنَّ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج یا شاید عمرہ کرنے کے لیے آنے والی خواتین کو واپس کروا دیا تھا جن کے شوہر کوفہ میں انتقال کر گئے تھے۔

12073 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي، وَكَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ فُرَيْعَةَ، حَدَّثَتْهَا اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ اَبَاقٍ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ - وَهُوَ جَبَلٌ - اَدْرَكَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَ: فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَتْ لَهُ اَنَّ زَوْجَهَا قُتِلَ، وَاَنَّهُ تَرَكَهَا فِيْ مَسْكَنٍ لَيْسَ لَهُ، وَاسْتَاْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ، فَاَذِنَ لَهَا، فَانْطَلَقَتْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بِبَابِ الْحُجْرَةِ اَمَرَ بِهَا فَرُدَّتْ وَاَمَرَهَا اَنْ تُعِيدَ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا، فَفَعَلَتْ، فَاَمَرَهَا اَنْ لَا تَخْرُجَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ "

✵✵ زہری نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میری پھوپھی نے مجھے یہ بات بتائی وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاتون کو یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا کے شوہر اپنے کچھ مفرور غلاموں کی تلاش میں گئے یہاں تک کہ قدوم جو ایک پہاڑ ہے اُس کے پاس اُنہوں نے غلاموں کو پایا اُن غلاموں نے اُن صاحب کو قتل کر دیا سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اُن کے شوہر کو قتل کر دیا گیا ہے اُن کے شوہر نے اُنہیں ایک ایسے گھر میں چھوڑا ہے جو

اُن کی ملکیت نہیں ہے تو اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے اُس گھر سے منتقل ہونے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے منتقل ہونے کی اجازت دیدی' وہ خاتون وہاں سے اُٹھ کر روانہ ہوئی یہاں تک کہ جب وہ حجرہ کے دروازہ کے پاس پہنچی' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُس خاتون کو واپس بلوا کر لایا گیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو ہدایت کی کہ وہ اپنی بات دوبارہ بیان کرے' اُس خاتون نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ جب تک اُس کی عدت پوری نہیں ہو جاتی' اُس وقت تک وہ اپنے گھر سے نہ نکلے (یعنی کسی اور جگہ منتقل نہ ہو)۔

12074 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ، عَنْ فُرَيْعَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ، اَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَتْ فُرَيْعَةُ: فَذُكِرْتُ لَهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَهَا اَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ

✵ معمر نے سعد بن اسحاق کے حوالے سے اُن کی پھوپھی زینب بنت کعب کے حوالے سے سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور اُن سے اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے واقعہ کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر اس بارے میں مجھ سے دریافت کیا تھا' میں نے اس بارے میں اُنہیں بتایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ جب تک اُس کی عدت ختم نہیں ہو جاتی' اُس وقت تک وہ اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہ ہو۔

12075 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ، اَنَّ زَوْجَهَا قُتِلَ بِالْقَدُوْمِ قَالَتْ: فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنَّ لَهَا اَهْلًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ، فَلَمَّا اَدْبَرَتْ رَدَّهَا فَقَالَ: امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حديث:12075 : موطا مالك - كتاب الطلاق' باب مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل - حديث:1242' سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب خروج المتوفى عنها زوجها - حديث:2252' سنن ابي داود - كتاب الطلاق' ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب في المتوفى عنها تنتقل' حديث:1970' سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب اين تعتد المتوفى عنها زوجها - حديث:2027' السنن للنسائي - كتاب الطلاق' عدة المتوفى عنها زوجها من يوم ياتيها الخبر - حديث:3492' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطلاق' حديث:2763' صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' باب العدة - ذكر وصف عدة المتوفى عنها زوجها' حديث:4354' سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب المتوفى عنها زوجها اين تعتد - حديث:1302' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الطلاق' في المتوفى عنها - حديث:15289' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' عدة المتوفى عنها زوجها من يوم ياتيها الخبر - حديث:5559' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب العدد' جماع ابواب عدة المدخول بها - باب سكنى المتوفى عنها زوجها' حديث:14443' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث فريعة بنت مالك' حديث:26506' مسند الشافعي - ومن كتاب الرسالة الا ما كان معادا' حديث:1118' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' فريعة بنت مالك بن سنان الخدرية - حديث:20900

✺ ✺ سعد بن اسحاق نے سیدہ فریعہ بنت مالک کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے شوہر کو قدوم کے مقام پر قتل کر دیا گیا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ اُن کا میکہ تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ وہاں سے منتقل ہو جائے' جب وہ خاتون واپس گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے واپس بلوایا اور پھر فرمایا: جب تک عدت یعنی چار ماہ دس دن پورے نہیں ہو جاتے تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔

12076 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ فُرَيْعَةَ ابْنَةَ مَالِكٍ - اُخْتَ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - اَخْبَرَتْهَا، اَنَّ زَوْجًا لَهَا خَرَجَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةِ اَمْيَالٍ عِنْدَ طَرَفِ جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: الْقَدُومُ تَعَادَى عَلَيْهِ اللُّصُوصُ فَقَتَلُوهُ، وَكَانَتْ فُرَيْعَةُ فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فِیْ مَسْكَنٍ لَمْ يَكُنْ لِبَعْلِهَا، اِنَّمَا كَانَ سُكْنَى، فَجَاءَ هَا اِخْوَتُهَا، فِيهِمْ اَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالُوْا: لَيْسَ بِاَيْدِيْنَا سَعَةٌ فَنُعْطِيَكِ وَتُمْسِكِ، وَلَا يُصْلِحُنَا اِلَّا اَنْ نَكُونَ جَمِيعًا، وَنَخْشَى عَلَيْكِ الْوَحْشَةَ، فَاسْاَلِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْ فَقَصَّتْ عَلَيْهِ مَا قَالَ اِخْوَتُهَا، وَالْوَحْشَةَ، وَاسْتَاْذَنَتْهُ فِیْ اَنْ تَعْتَدَّ عِنْدَهُمْ، فَقَالَ: افْعَلِي اِنْ شِئْتِ، فَاَدْبَرَتْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ فِی الْحُجْرَةِ قَالَ: تَعَالِي، عُوْدِی لِمَا قُلْتِ، فَقَالَتْ: فَقَالَ: امْكُثِي فِیْ مَسْكَنِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ، ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ بَعَثَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ مِنْ قَوْمِهِ تَسْاَلُهُ عَنْ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فَتَعْتَدَّ فِیْ غَيْرِهِ، فَقَالَ: افْعَلِي ثُمَّ قَالَ لِمَنْ حَوْلِهِ: هَلْ مَضَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ مِنْ صَاحِبِيَّ فِیْ مِثْلِ هٰذَا شَیْءٌ؟ فَقَالُوْا: اِنَّ فُرَيْعَةَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، فَاَخْبَرَتْهُ، فَانْتَهَى اِلٰى قَوْلِهَا، وَاَمَرَ الْمَرْاَةَ اَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا . اَخْبَرَتْ اَنَّ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ اَرْسَلَتْ اِلٰى عُثْمَانَ اُمُّ اَيُّوْبَ بِنْتُ مَيْمُوْنِ بْنِ عَامِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، وَاَنَّ زَوْجَهَا عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

✺ ✺ سعد بن اسحاق نے اپنی پھوپھی سیدہ زینب بنت کعب بن عجرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ فریعہ نے اُنہیں یہ بتایا کہ اُن کے شوہر نکلے یہاں تک کہ جب وہ مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر موجود ایک پہاڑ جس کا نام قدوم تھا' اُس کے پاس پہنچے تو چوروں نے اُن پر حملہ کر کے اُنہیں قتل کر دیا۔ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا بنو حارث بن خزرج کے محلّہ میں ایک ایسے گھر میں رہتی تھیں جو اُن کے شوہر کی ملکیت نہیں تھا' وہاں اُنہوں نے صرف عارضی طور پر رہائش رکھی ہوئی تھی' سیدہ فریعہ کے بھائی جن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' اُن کے پاس آئے اور بولے: ہمارے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ہم تمہیں اتنا خرچ فراہم کر دیں کہ تم اُسے لے کر یہاں پر رہو' تو ہمارے لیے مناسب یہی ہے کہ ہم سب اکٹھے رہیں کیونکہ ہمیں تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے کہ تم اکیلی ہو گی' تم نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کر لو۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کے سامنے اپنے بھائیوں کے بیان اور اپنی تنہائی کا ذکر کیا اور آپ سے یہ اجازت لی کہ وہ اپنے بھائیوں کے ہاں عدت گزاریں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کر لو۔

وہ خاتون واپس گئیں' جب وہ خاتون حجرہ کے دروازہ پر پہنچیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِدھر آؤ! تم نے جو بات بیان کی تھی اُسے دوبارہ بیان کرو! اس خاتون نے دوبارہ بات بیان کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی رہائش گاہ پر اُس وقت تک ٹھہری رہو' جب تک تمہاری عدت پوری نہیں ہو جاتی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے عہد خلافت میں) اُن کی قوم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے اُنہیں پیغام بھیجا اور اُن سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے منتقل ہو کر (اپنے میکے میں) عدت گزاریں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کر لو! پھر اُنہوں نے اپنے پاس موجود لوگوں سے دریافت کیا: کیا اس سے پہلے نبی اکرم ﷺ یا میرے دو پیشرو حضرات اس بارے میں کوئی فیصلہ دے چکے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں بتایا اور اپنا پورا واقعہ سنایا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے گھر سے نہ نکلے۔

سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: وہ خاتون جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا تھا وہ اُم ایوب بن میمون بن عامر حضرمی تھیں اور اُس خاتون کے شوہر حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عمران تھے۔

12077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: اسْتُشْهِدَ رِجَالٌ يَوْمَ اُحُدٍ عَنْ نِسَائِهِمْ، وَكُنَّ مُتَجَاوِرَاتٍ فِي دَارِهِ، فَجِئْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ: اِنَّا نَسْتَوْحِشُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاللَّيْلِ، فَنَبِيتُ عِنْدَ اِحْدَانَا، حَتّٰى اِذَا اَصْبَحْنَا تَبَدَّدْنَا اِلٰى بُيُوتِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَدَّثْنَ عِنْدَ اِحْدَاكُنَّ مَا بَدَا لَكُنَّ، حَتّٰى اِذَا اَرَدْتُنَّ النَّوْمَ فَلْتَاْتِ كُلُّ امْرَاَةٍ اِلٰى بَيْتِهَا

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد میں کچھ حضرات شہید ہو گئے' اُن کی بیویاں اپنے محلّہ میں رہتی تھیں' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں رات کے وقت ڈر لگتا ہے تو کیا ہم مل کر کسی ایک گھر میں رات گزار لیا کریں' یہاں تک کہ جب صبح ہو تو ہم اپنے گھر واپس چلی جایا کریں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تمہیں مناسب لگے تم کسی ایک کے ہاں اکٹھی ہو کر بات چیت کرتی رہا کرو' یہاں تک کہ جب تمہارا سونے کا ارادہ ہو' تو ہر عورت اپنے گھر چلی جایا کرے۔

12078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا تَخْرُجُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا اِلَّا اَنْ يَنْتَوِيَ اَهْلُهَا مَنْزِلًا فَتَنْتَوِيَ مَعَهُمْ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت اپنے گھر سے منتقل نہیں ہو گی' البتہ اگر اُس کے میکے والے اُسے منتقل کروانا چاہتے ہوں' تو وہ اُن کے ساتھ منتقل ہو جائے گی۔

12079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا اَتَنْتَقِلُ؟ فَقَالَ: لَا تَنْتَقِلُ اِلَّا اَنْ يَنْتَوِيَ اَهْلُهَا مَنْزِلًا فَتَنْتَوِيَ مَعَهُمْ

✷✷ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے بیوہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ منتقل ہو گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ منتقل نہیں ہو گی' البتہ اگر اُس کے اہلِ خانہ اُسے منتقل کروانا چاہتے ہوں' تو وہ اُن کے ساتھ منتقل ہو جائے گی۔

12080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: اَخَذَ الْمُرَخِّصُونَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِقَوْلِ عَائِشَةَ، وَاَخَذَ اَهْلُ الْعَزْمِ وَالْوَرَعِ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

✷✷ زہری بیان کرتے ہیں: بیوہ عورت کے بارے میں رخصت دینے والے حضرات نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو اختیار کیا ہے اور اس بارے میں شدت اور احتیاط کرنے والے حضرات نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کیا ہے۔

بَابٌ: النَّفَقَةُ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کے خرچ کا حکم

12081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا نَفَقَةَ لِلْمُتَوَفَّى الْحَامِلِ اِلَّا مِنْ مَالِ نَفْسِهَا

✷✷ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: حاملہ بیوہ کو خرچ نہیں ملے گا وہ اپنے مال سے ہی اپنے اخراجات پورے کرے گی۔

12082 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا نَفَقَةَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا الْحَامِلِ، وَجَبَتِ الْمَوَارِيثُ

✷✷ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: حاملہ بیوہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا کیونکہ وراثت لازم ہو چکی ہو گی (یعنی اُسے وراثت میں حصہ مل چکا ہو گا)۔

12083 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا

✷✷ عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔

12084 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ مُوْسَى بْنَ بَاذَانَ تُوُفِّيَ، وَامْرَاَةٌ لَهُ حُبْلَى، فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّفَقَةِ عَلَيْهَا، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا. فَاَتَى ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اَنْفِقُوْا عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا لَهَا، اِنْ شِئْتُمْ . فَحَدَّثَنَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُسَيِّبِ، اَوْ قَالَ ابْنَ السَّائِبِ - اَنَا اَشُكُّ - الْعَائِذِيَّ لَقَاهُ لَا نَفَقَةَ لَهَا قَالَ: لَا تُنْفِقُوْا عَلَيْهَا اِنْ شِئْتُمْ

✷✷ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن باذان کا انتقال ہو گیا' اُن کی اہلیہ حاملہ تھیں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سے اُس خاتون کو خرچ فراہم کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسی خاتون کو خرچ نہیں ملے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اُس عورت کو خرچ فراہم کرو! پھر اُنہوں نے اُس عورت کے گھر والوں سے کہا: اگر تم چاہو (تو تم خرچ فراہم کرو)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ عبداللہ بن مسیب یا شاید عبداللہ بن سائب عائذی کی اُن سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے بتایا کہ ایسی خاتون کو خرچ نہیں ملتا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے خرچ نہ دو۔

12085 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَيْسَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بیوہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا' اُس کے لیے وراثت (میں ملنے والا حصہ) کافی ہے۔

12086 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَيْسَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ.

✽✽ ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا' اُس کے لیے وراثت (میں ملنے والا حصہ) کافی ہے۔

12087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

12088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا الْحَامِلِ قَالَ: لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ

✽✽ قتادہ نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے حاملہ بیوہ عورت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔

12089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعِكْرِمَةَ، قَالَا: فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى

✽✽ حسن بصری اور عکرمہ فرماتے ہیں کہ بیوہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا اور رہائش نہیں ملے گی۔

12090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: اَرْسَلَ ابْنُ سِيرِينَ اِلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى، يَسْاَلُهُ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ، وَذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ الَّتِي اخْتَلَفُوا فِيهَا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَعْلَى نَفَقَةً "

✳ ✳ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے عبدالملک بن یعلیٰ کی طرف پیغام بھیج کر اُن سے ایسی بیوہ عورت کے بارے میں دریافت کیا جو حاملہ بھی ہو' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی عدت کے اختتام کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' تو عبدالملک بن یعلیٰ نے ایسی خاتون کے لیے خرچ مقرر نہیں کیا۔

12091 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ: لَهَا النَّفَقَةُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا، وَلَوْ كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا جَعَلْتُهُ مِنْ نَصِيبِ ذِي بَطْنِهَا

✳ ✳ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے بیوہ حاملہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ قبیصہ بن ذویب سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا' اگر میں نے ضرور ایسا کرنا ہو تو میں اُسے اُس کے میکے والوں کی طرف سے حصہ دلوادوں گا۔

12092 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ عَلٰى مَنْ نَفَقَتُهَا قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى: نَفَقَتَهَا إِنْ كَانَتْ حَامِلًا أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ فِيمَا تَرَكَ زَوْجُهَا، فَأَبَى الْأَئِمَّةُ ذٰلِكَ، وَقَضَوْا بِأَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے بیوہ حاملہ کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اُس کا خرچ کس کے ذمہ ہوگا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں کہ اگر عورت حاملہ ہو یا نہ ہو' اُس کا خرچ اُس کے شوہر کے ترکہ میں سے دیا جائے گا' لیکن ائمہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' اُنہوں نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔

12093 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، كَانَا يَقُولَانِ: النَّفَقَةُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ لِلْحَامِلِ

✳ ✳ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: حاملہ عورت کا خرچ (میت کے) پورے مال میں سے دیا جائے گا۔

12094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: النَّفَقَةُ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ، وَالرَّضَاعُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

✳ ✳ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: حاملہ بیوہ کو خرچ پورے مال میں سے دیا جائے گا اور رضاعت (کا معاملہ) پورے مال میں سے دیا جائے گا۔

12095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ:

اِنْ كَانَ الْمَالُ ذَا مِزٍّ فَهُوَ مِنْ نَصِيبِهِ - يَعْنِي الرَّضَاعَ -

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں کہ اگر مال زیادہ ہو تو یہ اُس کے حصہ میں سے ہوگا' یعنی رضاعت (کا خرچ) اس میں سے ہوگا۔

12096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنْ كَانَ نَصِيبُهُ تَمَامَ رَضَاعِهِ فَهُوَ مِنْ نَصِيبِهِ، وَاِلَّا فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اُس کا حصہ رضاعت کا مکمل معاوضہ ہو' تو یہ اُس کے حصہ میں سے ہو گا' ورنہ یہ پورے مال میں سے ہوگا۔

12097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: الرَّضَاعُ مِنْ نَصِيبِهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رضاعت اُس کے حصہ میں سے ہوگی۔

12098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَاَلْنَاهُ عَنِ الْمَرْاَةِ تَدَّعِي حَمْلًا قَالَ: كَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى يُرْسِلُ اِلَيْهَا نِسَاءً فَيَنْظُرْنَ اِلَيْهَا، فَاِنْ عَرَفْنَ ذٰلِكَ وَصَدَّقْنَهَا اَعْطَاهَا النَّفَقَةَ، وَاَخَذَ مِنْهَا كَفِيلًا

✵✵ سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ہم نے اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو حاملہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ابن ابولیلیٰ ایسی عورت کی طرف خواتین کو بھجواتے تھے' وہ اُس کا جائزہ لیتی تھیں' اگر اُنہیں حمل کے آثار محسوس ہوتے تھے اور اُس عورت کے دعویٰ کی تصدیق کر دیتی تھیں تو ابن ابولیلیٰ ایسی عورت کو خرچ دیا کرتے تھے اور وہ اُس عورت سے کفیل (ضمانتی) لے لیتے تھے۔

بَابٌ: السُّكْنَى لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کی رہائش کا حکم

12009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْمَرْاَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِي كِرَاءٍ، مَنْ يُعْطِي الْكِرَاءَ؟ قَالَ: زَوْجُهَا فَاِنْ لَمْ، فَالْاَمِيرُ

✵✵ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب سے بیوہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کرائے کے گھر میں رہتی ہے' کہ اُس کا کرایہ کون ادا کرے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس عورت کا شوہر (یعنی شوہر کے ترکہ میں سے ادا کیا جائے گا) اگر نہ ہو تو حاکم وقت ادا کرے گا۔

12100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي امْرَاَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِي كِرَاءٍ قَالَ: هُوَ فِي مَالِ زَوْجِهَا اِنَّمَا تُحْبَسُ فِي حَقِّهِ عَلَيْهَا

❊ ❊ زہری ایسی خاتون کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جس کا شوہر انتقال کر جاتا ہے اور وہ عورت کرائے کے گھر میں رہتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اُس کا کرایہ (یعنی عدت کے دوران کا کرایہ) اُس کے شوہر کے مال میں سے ادا کیا جائے گا اور اُس عورت کو اُس گھر میں اسی لیے روکا گیا ہے' کیونکہ مرد کا اُس عورت پر حق ہے۔

12101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: " كَانَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى حَوْلًا فَنَسَخَهَا: (وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ اَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا) (البقرة: 234) وَنَسَخَهَا: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4) فَاِذَا كَانَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا، انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَاِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا تَرَبَّصَتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا "

❊ ❊ سفیان ثوری نے بعض فقہاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: پہلے بیوہ عورت کو خرچ اور رہائش ایک سال تک ملتے تھے' تو اس آیت نے اُس کے حکم کو منسوخ کر دیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم میں سے جو لوگ فوت ہو جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ کر جاتے ہیں' تو وہ عورتیں چار ماہ دس دن تک خود کو روکے رکھیں گے''۔

پھر اس آیت کو درج ذیل آیت نے منسوخ کر دیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور حمل والی عورتوں کی عدت کا اختتام اُس وقت ہوگا' جب وہ حمل کو جنم دے دیں''۔

تو جب عورت حاملہ ہو' تو وہ جیسے ہی حمل کو جنم دے گی اُس کی عدت مکمل ہو جائے گی اور اگر وہ حاملہ نہ ہو' تو وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی۔

12102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَاْكُلُ نَصِيبَهَا مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، وَلَا تَعْلَمُ بِوَفَاتِهِ قَالَ: مَا اَكَلَتْ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَهُوَ عَلَيْهَا يُؤْخَذُ مِنْ نَصِيبِهَا.

❊ ❊ سلیمان شیبانی اور اسماعیل نے امام شعبی کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اپنے شوہر کے مال میں سے اپنا حصہ کھاتی رہتی ہے اور اُسے اپنے شوہر کے انتقال کا علم نہیں ہوتا' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد جو کچھ کھایا ہے اُس کی ادائیگی اُس عورت پر لازم ہوگی' وہ (وراثت میں) اُس عورت کے حصہ میں سے وصول کر لیا جائے گا۔

12103 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

❊ ❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

12104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ لَهَا بِمَا حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ. " وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ: اَحَبُّ اِلَى سُفْيَانَ "

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: وہ مال اُس عورت کی ملکیت شمار ہوگا' کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو اُس مرد کے لیے روک کے رکھا ہوا تھا۔

امام شعبی کا قول سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابٌ: الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا سَوَاءٌ

باب: طلاق یافتہ اور بیوہ عورت (سوگ کرنے کے حوالے سے) برابر کی حیثیت رکھتی ہیں

12105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تُحِدُّ الْمَبْتُوتَةُ، كَمَا تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا، فَلَا تَمَسُّ طِيبًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ

✵✵ زہری اور عطاء خراسانی نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاقِ بتہ یافتہ عورت بھی اُسی طرح سوگ کرے گی جس طرح بیوہ عورت سوگ کرتی ہے' وہ خوشبو نہیں لگائے گی' رنگے ہوئے کپڑے نہیں پہنے گی' سرمہ نہیں لگائے گی' زیور نہیں پہنے گی' خضاب نہیں لگائے گی اور معصفر نہیں پہنے گی۔

12106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا حَالُهُمَا وَاحِدٌ فِي الزِّينَةِ

✵✵ عبدالعزیز بن مسیّب بیان کرتے ہیں: طلاق یافتہ اور بیوہ عورتیں یہ دونوں زینت کے حوالے سے یکساں حیثیت رکھتی ہیں۔

12107 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ الزِّينَةُ لِلَّتِي لَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا مِنَ الْمُطَلَّقَاتِ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایسی عورت کے لیے زیب وزینت کو مکروہ قرار دیا ہے' جو طلاق یافتہ ہو اور مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق باقی نہ رہا ہو۔

12108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا تُحْدِثُ حُلِيًّا، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهَا لَمْ تَنْزِعْهُ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا، وَتَمْتَشِطُ بِالْحِنَّاءِ، وَالْكَتَمِ، وَتَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ الَّذِي يُنَشُّ بِالرَّيْحَانِ، وَكُرِهَ الَّذِي فِيهِ الْأَفْوَاهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: ایسی عورت زیور نہیں پہنے گی اور اگر پہلے سے اُس کے جسم پر موجود ہو' تو اُسے اُتارے گی نہیں' وہ خوشبو نہیں لگائے گی' مہندی نہیں لگائے گی' کتم نہیں لگائے گی اور ایسا تیل استعمال کرے گی' جسے ریحان سے نچوڑا گیا ہو اور ایسے تیل کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' جس میں خوشبو پائی جاتی ہے۔

12109 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا تُحِدُّ الْمَبْتُوتَةُ، تَلْبَسُ مَا شَاءَتْ، وَتَدَّهِنُ مَا شَاءَتْ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: طلاقِ بتہ یافتہ عورت سوگ نہیں کرے گی وہ جو چاہے لباس پہن سکتی ہے اور جو چاہے تیل لگا سکتی ہے۔

12110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَلْتَزَيَّنُ الْمَبْتُوتَةُ، تُنْفِقُ نَفْسَهَا، وَغَيْرُ الْمَبْتُوتَةِ لِبَعْلِهَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاقِ بتہ یافتہ عورت زیب و زینت اختیار کرے گی وہ اپنے اوپر خرچ بھی کر سکتی ہے جبکہ جس عورت کو طلاقِ بتہ نہ ہوئی ہو وہ اپنے شوہر کے لیے زیب و زینت اختیار کر سکتی ہے۔

بَابٌ: مَا تَتَّقِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کن چیزوں سے بچ کے رہے گی؟

12111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَأْمُرُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِاعْتِزَالِ الطِّيبِ قَالَ عَطَاءٌ: نُهِيَتْ عَنِ الطِّيبِ وَالزِّينَةِ، فَإِيَّاهَا وَكُلَّ لُبْسَةٍ إِذَا رُئِيَتْ عَلَيْهَا، قِيلَ: تَزَيَّنَتْ، وَلَا تَلْبَسُ صِبَاغًا، وَلَا حُلِيًّا، وَزَعَمَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اعْتِزَالُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطِّيبَ وَالزِّينَةَ "

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیوہ عورت کو خوشبو سے الگ رہنے کا حکم دیتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو خوشبو لگانے سے اور زیب و زینت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے تو ایسی عورت کو ہر اُس قسم کے لباس سے بچ کے رہنا ہوگا جو اُس نے پہنا ہو تو یہ کہا جائے: اس نے زیب و زینت اختیار کی ہوئی ہے ایسی عورت رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی زیور نہیں پہنے گی۔

عطاء کا یہ بھی کہنا ہے کہ اُنہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ بیوہ خوشبو اور زیب و زینت کے بچ کے رہے گی۔

12112 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: تُنْهَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا عَنِ الطِّيبِ وَالزِّينَةِ، وَلَا تَكْتَحِلُ بِإِثْمِدٍ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ زِينَةٌ، وَأَنَّ فِيهِ مِسْكًا، وَلَا بِحُضُضٍ، فَإِنَّ فِيهِ زَعَمُوا وَرْسًا، وَلَكِنْ بِصَبْرٍ إِنْ شَاءَتْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: بیوہ عورت کو خوشبو لگانے اور زیب و زینت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ اثمد سرمہ نہیں لگائے گی کیونکہ یہ بھی زیب و زینت میں شمار ہوتا ہے اور اس میں مشک پائی جاتی ہے اور وہ حضض (مخصوص دوائی) بھی نہیں لگائے گی کیونکہ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اس میں ورس پایا جاتا ہے البتہ اگر وہ چاہے تو صبر

(نامی بوٹی) کا سرمہ لگا سکتی ہے۔

12113 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِاعْتِزَالِ الطِّيبِ وَالزِّينَةِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى الْفِضَّةَ مِنَ الْحُلِيِّ الَّذِى يُكْرَهُ

** عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیوہ عورت کو خوشبو اور زیب و زینت سے بچ کے رہنے کی ہدایت کرتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے چاندی کو اُس زیور میں شامل نہیں کیا' جسے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

12114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ حُلِيًّا، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَطَيَّبُ

** حسن بن مسلم نے سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت زیور نہیں پہنے گی' وہ خضاب نہیں لگائے گی اور وہ خوشبو نہیں لگائے گی۔

12115 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا عَنْ بَيْتِهَا، وَلَا تَطَيَّبُ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ تَجَلْبَبُ بِهِ.

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیوہ عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات بسر نہیں کرے گی' وہ خوشبو نہیں لگائے گی' وہ خضاب نہیں لگائے گی' وہ سرمہ نہیں لگائے گی' وہ خوشبو کو چھوئے گی نہیں' وہ رنگے ہوئے کپڑے کو نہیں پہنے گی' البتہ عصب (پٹی) کا حکم مختلف ہے' وہ اُسے چادر کے طور پر اوڑھ سکتی ہے۔

12116 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَابْنِ اَبِىْ لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

12117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: يُكْرَهُ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا الْعَصَبُ، وَالسَّوَادُ، وَلَا تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ، وَلَا تَلْبَسُ حُلِيًّا، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا

** معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت کے لیے عصب اور سیاہ کپڑے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' وہ عورت رنگے ہوئے کپڑے کو بھی نہیں پہنے گی' زیور بھی نہیں پہنے گی اور خوشبو بھی نہیں لگائے گی۔

12118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى الْمِقْدَامِ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا لَا تَحُجُّ، وَلَا تَعْتَمِرُ، وَلَا تَلْبَسُ مُجَسَّدًا، وَلَا تَكْتَحِلُ

** ابومقدام بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: بیوہ عورت (عدت کے دوران) حج کے لیے نہیں جائے

گی' عمرہ کے لیے نہیں جائے گی' وہ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی اور سرمہ نہیں لگائے گی۔

12119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِنْ كَانَ عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا حُلِيٌّ مِنْ فِضَّةٍ حِينَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا، فَلَا تَنْزِعُهُ إِنْ شَاءَتْ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا حِينَ مَاتَ، فَلَا تَلْبَسُهُ هِيَ حِينَئِذٍ تُرِيدُ الزِّينَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ الذَّهَبَ كُلَّهُ، وَيَقُولُ: هُوَ زِينَةٌ وَيَكْرَهُهُ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَلِغَيْرِهَا

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب بیوہ عورت کے شوہر کا انتقال ہوا تھا' اگر اُس وقت اُس نے چاندی کا کوئی زیور پہنا ہوا تھا' تو اگر وہ چاہے تو اُسے نہیں اُتارے گی' لیکن اگر شوہر کے انتقال کے وقت کوئی زیور نہیں پہنا ہوا تھا' تو پھر وہ اُس زیور کو نہیں پہنے گی' کیونکہ اس طرح تو وہ زینت کا ارادہ کرنے والی شمار ہوگی اور عطاء نے ہر قسم کے سونے کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ زینت ہے اور اُنہوں نے بیوہ عورت کے لیے اور بیوہ کے علاوہ عورت کے لیے (یعنی طلاق یافتہ عورت کے لیے بھی) اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

12120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، - قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَرَأَيْتُ فِي كِتَابٍ غَيْرِي ابْنَ الْمُسَيِّبِ مَكَانَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَلَا تَمَسُّ طِيبًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ

✲✲ زہری اور عطاء خراسانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک روایت میں یہ منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بجائے سعید بن میسّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت خوشبو نہیں لگائے گی' وہ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی' وہ سرمہ نہیں لگائے گی' وہ زیور نہیں پہنے گی' وہ خضاب نہیں لگائے گی اور وہ معصفر نہیں پہنے گی۔

12121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَمْتَشِطُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَتَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ الَّذِي يُنَشُّ بِالرَّيْحَانِ، وَيُكْرَهُ الدُّهْنُ الَّذِي فِيهِ الْأَفْوَاهُ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: وہ مہندی اور کتم لگا سکتی ہے اور ایسا تیل لگا سکتی ہے' جس میں ریحان کو چھڑکا گیا ہو' البتہ اُس کے لیے ایسے تیل کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' جس میں سے خوشبو پھوٹتی ہو اور وہ عورت خوشبو بھی نہیں لگائے گی۔

12122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ أَصَابَهَا ضَرُورَةٌ إِلَى الْإِثْمِدِ وَإِلَى غَيْرِهِ مِنَ الطِّيبِ فَلْتَكْتَحِلْ بِهِ، وَلْتُدَاوِ بِهِ. قَالَ: وَتَمْتَشِطُ بِحِنَّاءٍ وَكَتَمٍ، وَتَدَّهِنُ بِزَيْتٍ نَيِّءٍ، وَفِي هَذِهِ الْأَدْهَانِ الْفَارِسِيَّةِ، وَأَمَّا كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ أَفْوَاهٌ فَلَا وَلَا تَمَسُّ بِيَدِهَا طِيبًا

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر ایسی عورت کو اثمد یا اس کے علاوہ کوئی اور خوشبو والا سرمہ لگانے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے' تو وہ خوشبو کے طور پر یا دواء کے طور پر اُسے استعمال کر لے گی۔

عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت مہندی اور کتم لگا سکتی ہے اور زیتون کا کچا تیل لگا سکتی ہے اور وہ ایرانی تیل اُن کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جس بھی تیل میں خوشبو ہوتی ہو' اُسے وہ نہیں لگائے گی اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ خوشبو کو بھی نہیں چھوئے گی۔

12123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ مُطِيعٍ، فِیْ اِحْدَادِهَا كَانَتْ تَصْنَعُ عَلٰى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: عائشہ بنت مطیع نے اپنے سوگ کے دوران اسی طرح کیا تھا' اُنہوں نے عاصم بن عمر کا سوگ کیا تھا۔

12124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَلْكُسْتُ وَالْاَظْفَارُ لَيْسَتْ بِطِيبٍ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: کست اور اظفار' یہ خوشبو نہیں ہیں۔

12125 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَيْدٍ، اشْتَكَتْ عَيْنَهَا وَهِیَ حَادَّةٌ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ، فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا تَرْمَصَانِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی' وہ اُس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا سوگ کر رہی تھیں' تو اُنہوں نے سرمہ نہیں لگایا' یہاں تک کہ اُن کی آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہوگیا۔

12126 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَيْدٍ، اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا وَهِیَ حَادَّةٌ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ، حَتّٰى اشْتَدَّ وَجَعُ عَيْنَيْهَا، فَلَمْ تَكْتَحِلْ بِالْاِثْمِدِ، كَانَتْ تَلُكُّ عَيْنَهَا بِالصَّبْرِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: صفیہ بنت ابوعبید کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی' وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا سوگ کر رہی تھیں یہاں تک کہ جب اُن کی آنکھوں میں درد شدید ہوگیا' تو بھی اُنہوں نے اثمد نامی سرمہ نہیں لگایا' وہ اپنی آنکھوں پر صبر (نامی بوٹی) لگا لیتی تھیں۔

12127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَيْدٍ، لَمَّا مَاتَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا فَكَانَتْ تَكْتَحِلُ بِالصَّبْرِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: صفیہ بنت ابوعبید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انتقال پر (سوگ کرتے ہوئے) جب اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی تو وہ صبر (نامی بوٹی) کو سرمہ کے طور پر لگاتی تھیں۔

12128 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: " اُمِرْنَا اَنْ لَا نَلْبَسَ فِی الْاِحْدَادِ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ اِلَّا الْعَصَبَ، وَاُمِرْنَا اَنْ لَا نُحِدَّ عَلٰى هَالِكٍ - اَوْ قَالَتْ: عَلٰى مَيِّتٍ - فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا الزَّوْجَ، وَاُمِرْنَا اَنْ لَا نَمَسَّ طِيبًا اِلَّا اَدْنَى الطُّهْرِ: اَلْكُسْتُ وَالْاَظْفَارُ "

٭٭ ابن سیرین نے سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم خواتین کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ہم سوگ کے دوران رنگین کپڑے نہ پہنیں' البتہ عصب کا حکم مختلف ہے اور ہمیں یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ہم کسی بھی مرنے والے پر سوگ تین دن سے زیادہ نہ کریں البتہ شوہر کا حکم مختلف ہے اور ہمیں یہ بھی ہدایت کی گئی تھی کہ ہم خوشبو استعمال نہ کریں البتہ حیض کے اختتام پر تھوڑی سی

کست یا اظفار استعمال کرسکتی ہیں۔

12129 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا: لَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، وَلَا تَطَيَّبُ إِلَّا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ عِنْدَ طُهْرِهَا

❋❋ اُم ہذیل نے سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت رنگین کپڑا نہیں پہنے گی، وہ خوشبو نہیں لگائے گی، البتہ وہ حیض سے پاک ہونے پر معمولی سی کست یا اظفار لگاسکتی ہے۔

12130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سُفْيَانَ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ حَاجَةٌ، غَيْرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَ: وَقَالَتْ زَيْنَبُ: وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي حَاجَةٌ بِالطِّيبِ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ

حديث:12130 : صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب احداد المراة على غير زوجها - حديث:1233'صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة - حديث:2808' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الطلاق' باب الاباحة للمراة ان تحد على زوجها اربعة اشهر وعشرا - حديث:3760'صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' فصل في احداد المعتدة - ذكر وصف الاحداد الذي تستعمل المراة على زوجها' حديث:4366'موطا مالك - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الاحداد - حديث:1257' سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب في احداد المراة على الزوج - حديث:2250' سنن ابي داود - كتاب الطلاق' ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب احداد المتوفى عنها زوجها' حديث:1967' السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : عدة المتوفى عنها زوجها - حديث:3461' سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الايلاء - باب ما تجتنبه المتوفى عنها زوجها في عدتها' حديث:1978' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' عدة المتوفى عنها زوجها - حديث:5527' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب العدد' جماع ابواب عدة المدخول بها - باب الاحداد' حديث:14463' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب العدد' باب الاحداد - حديث:4896' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث زينب بنت جحش رضي الله عنها' حديث:26194' مسند الشافعي - ومن كتاب العدد الا ما كان منه معادا' حديث:1337' مسند الطيالسي - احاديث النساء' ما روت ام حبيبة بنت ابي سفيان عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:1682' مسند الحميدي - احاديث ام حبيبة بنت ابي سفيان زوج النبي صلى الله عليه' حديث:301' مسند ابن الجعد - حميد بن نافع' حديث:1268' مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1839' مسند ابي يعلى الموصلي - حديث زينب بنت جحش' حديث:6996' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ما اسندت ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم - حميد بن نافع' حديث:19322

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ اَبِىْ اُمَيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ ابْنَتِىْ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا، اَفَاُكَحِّلُهَا؟ قَالَ: لَا، مَرَّتَيْنِ - اَوْ ثَلَاثًا - كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: لَا ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا هِىَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَرْمِىْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ. قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِىْ الْبَعْرَةَ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ؟ قَالَتْ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا تُوُفِّيَ زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا. قِيلَ لِمَالِكٍ: وَمَا الْحِفْشُ؟ قَالَ: الْخُصُّ. وَلَبِسَتْ مِنْ شَرِّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا، وَلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ " فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ، فَقَلَّ: مَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ قَالَ: ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى الْبَعْرَةَ فَتَرْمِىْ بِهَا، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا شَاءَ تْ مِنَ الطِّيبِ

✵✵ حمید بن نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں تین روایات سنائی ہیں:

ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سیدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے ہاں گئیں' یہ اُس وقت کی بات ہے' جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا' تو سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں زرد رنگ اور خلوق یا کوئی اور خوشبو ملی ہوئی تھی' ایک کنیز نے اُس میں تیل ملایا' تو سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اُسے اپنے رخساروں پر لگالیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ شوہر کا حکم مختلف ہے' اُس کا سوگ چار ماہ دس دن ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی' یہ اُس موقع کی بات ہے' جب اُن کے بھائی کا انتقال ہوا تھا' تو اُنہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اُسے لگالیا' پھر یہ بتایا کہ اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی' صرف یہ بات ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی''۔

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ (اور اپنی والدہ) سیدہ اُم سلمہ بنت ابواُمیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیٹی کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے' میری بیٹی کی آنکھوں میں تکلیف ہے' تو کیا میں اُسے سرمہ لگا دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! یہ مکالمہ دو یا شاید تین مرتبہ ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے: جی نہیں! پھر نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں' پہلے (زمانۂ جاہلیت میں) کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھی۔

حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: ایک سال کے بعد مینگنی پھینکنے کا مطلب کیا ہے؟ تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: زمانۂ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر انتقال کر جاتا تھا تو وہ ایک گندی سی کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی تھی۔ امام مالک سے دریافت کیا گیا: حفش سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: چھپر کی بنی ہوئی کوٹھڑی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ عورت انتہائی خراب کپڑے پہنتی تھی' وہ خوشبو نہیں لگاتی تھی اور کوئی چیز استعمال نہیں کرتی تھی یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا تھا' پھر کسی جانور کو جیسے گدھے کو یا بکری کو لایا جاتا تھا' یا پرندے کو لایا جاتا تھا تو وہ اُس پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: یہاں روایت کے لفظ کا مطلب کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) ایسی عورت جس بھی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی اکثر اوقات وہ جانور مر جاتا تھا' پھر وہ عورت باہر نکلتی تھی اور اُسے ایک مینگنی دی جاتی تھی' وہ اُسے پھینکتی تھی' اُس کے بعد وہ جیسے چاہے خوشبو وغیرہ استعمال کر سکتی تھی۔

12131 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَوْ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

✸✸ صفیہ بنت ابوعبید' سیدہ عائشہ یا شاید سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ شوہر کا حکم مختلف ہے۔

12132 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى هَالِكٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

✸✸ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ شوہر پر سوگ کرنے کا حکم مختلف ہے۔

12133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تُحِدُّ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا، فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَنْهُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ یہ فرماتے ہیں: کوئی بھی عورت اپنے شوہر کے علاوہ اور کسی پر بھی تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کرے گی' اپنے شوہر کا سوگ وہ اُس وقت تک کرے گی جب تک اُس کی عدت نہیں گزر جاتی۔

12134 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْجَرَّاحِ، مَوْلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اَوْ قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

وَرَسُوْلِهٖ - تُحِدُّ عَلٰى هَالِكٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا، فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا "

✵✵ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے بات یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ اُس کا' شوہر پر سوگ کرنے کا حکم مختلف ہے' وہ شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی''۔

12135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ مُتَوَفًّى عَنْهَا سَاَلَتْ عُرْوَةَ، فَقَالَتْ: لَيْسَ لَهَا اِلَّا خِمَارٌ بِبَقَّمٍ اَفَاَلْبَسُهُ؟ قَالَ: لَا. قَالَتْ: لَيْسَ لِي غَيْرُهُ. قَالَ: اصْبُغِيهِ بِسَوَادٍ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک بیوہ عورت نے عروہ سے سوال کیا' اُس نے کہا کہ اُس کے پاس صرف ایک ایسی چادر ہے جو بقم سے رنگی ہوئی ہے' تو کیا میں اُسے پہن لوں؟ عروہ نے جواب دیا: جی نہیں! اُس عورت نے کہا: میرے پاس اُس کے علاوہ اور کوئی چادر نہیں ہے' تو عروہ نے کہا: تم اُس پر سیاہ رنگ کروالو۔

12136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، سُئِلَتْ عَنِ الْاِثْمِدِ لِلْمُتَوَفًّى عَنْهَا؟ فَقَالُوْا: اِنَّهَا تَعَوَّدَتْهُ، وَاِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا، فَقَالَتْ: لَا، وَاِنْ فُقِئَتْ عَيْنَاهَا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیوہ عورت کے اثمد (نامی سرمہ) لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' لوگوں نے بتایا کہ وہ عورت عدت گزار رہی ہے اور اُس کی آنکھوں میں تکلیف ہے' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! اگرچہ اُس کی آنکھیں پھوٹ جائیں (وہ پھر بھی نہیں لگا سکتی)۔

12137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا اِلَى الْاِثْمِدِ ضَرُورَةٌ، اَوْ اِلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الطِّيبِ فَلْتَكْتَحِلْ وَلْتَدَاوِ بِهٖ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر عورت کو اثمد یا اس کے علاوہ کوئی اور خوشبو لگانے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو وہ (اثمد کو) سرمہ کے طور پر (یا کسی اور خوشبو کو) دواء کے طور پر استعمال کر سکتی ہے۔

12138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا تَكْتَحِلُ الْمُتَوَفًّى عَنْهَا اِلَّا اَنْ تَشْتَكِيَ عَيْنَيْهَا فَتُعَاهَدَ بِدَوَاءٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: بیوہ عورت سرمہ نہیں لگائے گی' البتہ اگر اُس کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو وہ دواء کے طور پر اُسے لگا سکتی ہے۔

12139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَاَلَتْهُ مُتَوَفًّى عَنْهَا فَقَالَتْ: اُمِّي عَطَّارَةٌ اَبِيعُ الطِّيبَ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ عَلَيْكِ، فَلَمَّا وَلَّتْ قَالَ: اِنَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ لَيُكْرَهُ لَهَا اَنْ تُعَالِجَ الطِّيبَ

٭٭ لیث بن ابوسلیم نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک بیوہ عورت نے اُن سے دریافت کیا: میری والدہ عطر کا کام کرتی ہیں' تو کیا میں خوشبو فروخت کرسکتی ہوں؟ مجاہد نے جواب دیا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔ جب وہ مڑ کر جانے لگی تو مجاہد نے کہا: عورت کے ھلیے خوشبو استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

12140 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَاتَ وَفِيْ بَيْتِهَا اَفْرِشَةٌ؟ قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ تَنْتَزِعَهَا . قُلْتُ: تَجْعَلُ مَرْكَبًا فِي الْمَوْسِمِ بِزِيْنَةٍ هِيَ فِيْهِ مُتَزَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَيُقَالُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَيُقَالُ: فُلَانَةُ قَدْ تَزَيَّنَتْ حِيْنَئِذٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے اور عورت کے گھر میں بچھونے موجود ہوتے ہیں' تو عطاء نے جواب دیا: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ عورت اُنہیں اُتار دے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ عورت اسے زینت کے موقع پر بیٹھنے کے لیے استعمال کرتی ہے تو وہ کیا زینت کرنے والی شمار ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے کہا: پھر تو دریافت کیا جائے گا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو جواب دیا جائے گا: فلاں عورت ہے جس نے اُس موقع پر زینت کی تھی۔

12141 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا تُزَيِّنُ الْجَارِيَةَ، مِنْ جَوَارِيهَا تُرْسِلُهَا فِي الْحَاجَةِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنَّمَا نُهِيَتْ عَنِ الزِّيْنَةِ . وَسَاَلْتُهُ عَنِ السَّابِرِيِّ؟ قَالَ: يَشِفُّ، فَكَرِهَهُ لِلنِّسَاءِ كُلِّهِنَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بیوہ عورت اپنی لڑکیوں (یا کنیزوں) میں سے کسی کو آراستہ کرکے اُسے کسی کام کے سلسلہ میں بھیج سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اُس عورت کو خود زینت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ میں نے اُن سے سابری (مخصوص قسم کے باریک کپڑے) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس سے جسم ظاہر ہوتا ہے' اُنہوں نے اسے ہر قسم کی خواتین کے لیے مکروہ قرار دیا۔

12142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِسْهَرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَ كُمُ الْقَبَاطِيَّ، فَاِنَّهُ اِنْ لَا يَشِفُّ يَصِفُ

٭٭ سلیمان بن مسہر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی عورتوں کو قباطی (نامی مخصوص قسم کا کپڑا) نہ پہنایا کرو' کیونکہ اس سے جسم ظاہر ہوتا ہے۔

12143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَا يَشِفُّ السَّابِرِيُّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، وَتَلْبَسُ مِنْ حِسَانِ ثِيَابِ الْبَيَاضِ، قُلْنَا لَهُ: الْمَرْوِيُّ وَالْهَرَوِيُّ؟ قَالَ: فَزِيْنَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سابری کپڑے میں جسم ظاہر نہیں ہوتا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایسی عورت کو عمدہ سفید لباس پہننا چاہیے۔ ہم نے اُن سے دریافت کیا: مروی اور ہروی کپڑے

کے بارے میں کیا رائے ہے؟ (یعنی جو مروے سے بن کر آتا ہے یا ہرات سے بن کر آتا ہے) اُنہوں نے جواب دیا: یہ زینت شمار ہوتا ہے۔

12144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: لِعَطَاءٍ: شَعْرُهَا؟ قَالَ: لَا يَصْبُرُهَا مَا لَمْ تَلْبَسْ ثِيَابَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اُس کے بالوں کا کیا حکم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب تک وہ (رنگین کپڑے) نہیں پہنتی اس وقت تک وہ بال نہیں سنوارے گی۔

12145 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْفِضَّةُ يَمُوْتُ زَوْجُهَا وَهِيَ عَلَيْهَا الزِّينَةُ هِيَ مَا لَمْ تُحْدِثْهَا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَتُوُفِّيَ عَنْهَا، وَعَلَيْهَا خَلْخَالًا فِضَّةٍ، وَدُمْلُوجَانِ، وَقُلْبَانِ، وَقِلَادَةٌ، وَخَوَاتِمُ، كُلُّ ذٰلِكَ فِضَّةٌ قَالَ: لَا تَنْتَزِعُهُ اِنْ شَاءَتْ، لَيْسَ ذٰلِكَ بِزِينَةٍ، قُلْتُ: اللُّؤْلُؤُ؟ قَالَ: زِينَةٌ. قُلْتُ: فَاِنْ كَانَ فِي خَوَاتِيمِ الْفِضَّةِ فُصُوصٌ فَيْرُوزِيَّةٌ، اَوْ يَاقُوتٌ؟ قَالَ: فَلَا تَنْزِعُهُ اِنْ شَاءَتْ، وَاِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ذَهَبٌ فَلْتَنْزِعُهُ اِنْ شَاءَتْ اِلَّا اَنْ يَكُونَ خَاتَمًا يَسِيرًا، وَهُوَ يَكْرَهُ الذَّهَبَ لَهَا وَلِغَيْرِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب عورت کے شوہر کا انتقال ہوتا ہے تو اُس نے چاندی کی کوئی پہنی ہوئی ہوتی ہے جو زینت کے طور پر پہنی ہوئی ہوتی ہے وہ عورت اُسے بعد میں نہیں پہنتی تو عطاء نے جواب دیا: یہ درست نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: جب اُس کے شوہر کا انتقال ہوا تھا اُس وقت اُس نے چاندی کی پازیب یا بالی یا کڑے یا ہار یا انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں یہ سب چاندی کی تھیں تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ چاہے گی تو اُسے نہیں اُتارے گی یہ چیز زینت شمار نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: موتی؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ زینت شمار ہوتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اگر چاندی کی انگوٹھی میں فیروزہ یا یاقوت نگینہ کے طور پر لگا ہوا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر عورت چاہے گی تو اُسے نہیں اتارے گی لیکن اگر ان میں سے کسی بھی زیور میں سونا لگا ہوا ہو تو عورت اُسے اُتار دے گی البتہ اگر انگوٹھی میں معمولی سا لگا ہوا ہو تو اُس کا حکم مختلف ہے۔ اُنہوں نے عورت کے لیے سونے کو اور دوسری عورتوں کے لیے بھی سونے کو مکروہ قرار دیا۔

12146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: خَلْخَالًا الذَّهَبِ تَحْتَ الثِّيَابِ؟ قَالَ: زِينَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: سونے کی پازیب جو کپڑوں کے نیچے ہوتی ہے (اُس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ زینت شمار ہوتی ہے۔

12147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْخُرْصُ؟ قَالَ: لَا تَنْزِعُهُ، فَاِنْ كَانَ لَيْسَ عَلَيْهَا مِنْ هٰذَا شَيْءٌ حِينَ مَاتَ، فَلَا تَلْبَسُ ذٰلِكَ، لِاَنَّهَا تُرِيدُ الزِّينَةَ حِينَئِذٍ قَالَ: قُلْتُ: قِلَادَةٌ اَوْ خِمَارَةٌ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَكُونَ الشَّيْءَ الْيَسِيرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بالی کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عورت اُسے نہیں اُتارے گی لیکن اگر ان زیورات میں سے کوئی بھی زیور اُس نے مرد کے انتقال کے وقت نہیں پہنا ہوا تھا تو پھر وہ بعد میں اُنہیں نہیں پہنے گی' کیونکہ اس صورت میں وہ زینت اختیار کرنے والی شمار ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: ہار اور جھومر کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تھوڑی سی چیز ہو' تو حکم مختلف ہے۔

12148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: وَإِنْ تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ جَارِيَةٌ قَدْ بَلَغَتِ الرِّجَالَ، وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَحِضْ، فَعَلَيْهَا مَا عَلَى الَّتِي قَدْ حَاضَتْ مِنَ الْمُوَاعَدَةِ، وَالزِّينَةِ، وَالطِّيبِ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً صَغِيرَةً لَمْ تَبْلُغْ، فَلَا يَضِيرُ أَهْلَهَا أَنْ يُزَيِّنُوهَا، أَوْ يُطَيِّبُوهَا، إِنْ شَاءُوا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر شوہر کے انتقال کے وقت بیوی ایسی لڑکی تھی' جو بڑی لگتی ہے' اگرچہ اُسے حیض آنا شروع نہیں ہوا تھا' تو اُس پر بھی وہی چیزیں لازم ہوں گی' جو حیض والی عورت پر لازم ہوتی ہیں' وہ زیب و زینت اختیار نہیں کرے گی' خوشبو نہیں لگائے گی' لیکن اگر وہ کمسن بچی تھی' جو ابھی بالغ نہیں ہوئی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر اُس کے گھر والے اُسے آراستہ کردیتے ہیں' وہ چاہیں تو ایسا کرسکتے ہیں۔

12149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: أُمُّ الْوَلَدِ تَخْرُجُ، وَتَطَيَّبُ، وَتَخْتَضِبُ، لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا، إِذَا مَاتَ سَيِّدُهَا

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُم ولد کا آقا جب انتقال کرجائے' تو وہ گھر سے باہر بھی نکل سکتی ہے' خوشبو بھی لگا سکتی ہے' خضاب بھی لگا سکتی ہے' اُس کی حیثیت بیوہ عورت کی مانند نہیں ہوتی ہے۔

بَابٌ يُعَرِّضُ الْخَاطِبُ فِي الْعِدَّةِ

باب: رشتہ دینے والے کا' عدت کے دوران' اشارے کنایہ میں (نکاح کا پیغام دینا)

12150 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَقُولُ الْخَاطِبُ؟ قَالَ: "يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ بِشَيْءٍ، إِنَّ لِي حَاجَةً، وَأَبْشِرِي، فَأَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ، وَتَقُولُ هِيَ: قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ: وَلَا تَعِدُ شَيْئًا، وَلَا تَقُولُ لَعَلَّ ذٰلِكَ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نکاح کا پیغام دینے والا شخص کیسے کہے گا: اُنہوں نے جواب دیا: وہ اشارہ کنایہ میں ذکر کرے گا' واضح طور پر ذکر نہیں کرے گا' یعنی یہ کہے گا: مجھے ضرورت ہے! تمہارے لیے خوشخبری ہے! تم الحمدللہ اچھی ہو! اور عورت یہ کہے گی: تم نے جو کہا' وہ میں نے سن لیا' تم دوبارہ نہ دُہرانا' البتہ عورت یہ نہیں کہے گی: شاید ایسا ہو!

12151 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: "إِنَّ

خَيْرَ مَا تَقُوْلُ اِذَا ذَكَرْتَ وَخَطَبْتَ اَنْ تَقُوْلَ: اِنَّهَا ذَاتُ شَرَفٍ، وَاِنَّهَا ذَاتُ مِيسَمٍ وَجَمَالٍ "

٭٭ ابن میسرہ نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: طاؤس سے اُن سے کہا: جب تم (کسی عورت کے سامنے) شادی کا پیغام دینے لگو' یا ذکر کرنے لگو' تو تم یہ کہو: وہ عورت شرف والی ہے! وہ حسن و جمال والی ہے!

12152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "يُعَرِّضُ لَهَا فِيْ خِطْبَتِهَا فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ، وَاِنَّ النِّسَاءَ لَمِنْ حَاجَتِي، وَاِنَّكِ لَاِلٰى خَيْرٍ اَنْ شَاءَ اللّٰهُ "

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: آدمی شادی کا پیغام دیتے ہوئے اشارہ کنایہ میں ذکر کرے گا اور یہ کہے گا: اللہ کی قسم! تم بہت خوبصورت ہو! اور یا یہ کہے گا: مجھے شادی کی ضرورت ہے! یا یہ کہے گا: اگر اللہ نے چاہا' تو تم بھلائی کی طرف جاؤ گی۔

12153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي: (اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا) (البقرة: 235) قَالَ: "يَقُوْلُ: اِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَاِنَّكِ لَاِلٰى خَيْرٍ، وَاِنَّ النِّسَاءَ لَمِنْ حَاجَتِيْ "

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اس صورت کے' کہ تم مناسب بات کہو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی یہ کہے گا: تم خوبصورت ہو! تم بھلائی کی طرف جاؤ گی! اور مجھے خواتین کی ضرورت ہے!

12154 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "يَقُوْلُ: اِنِّي لَاُرِيْدُ التَّزْوِيجَ "

٭٭ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی یہ کہے گا: میں شادی کرنا چاہتا ہوں!

12155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "يَقُوْلُ: اِنِّي لَاُرِيْدُ التَّزْوِيجَ "

٭٭ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی یہ کہے گا: میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔

12156 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "يَقُوْلُ: اِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ، اِنَّكِ لَحَسْنَاءُ، اِنَّكِ لَنَافِقَةٌ، اِنَّكِ لَاِلٰى خَيْرٍ، وَنَحْوُ هٰذَا.

٭٭ لیث نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کہے گا: تم خوبصورت ہو! تم حسین ہو! تم برکت والی ہو! تم بھلائی کی طرف جانے والی ہو! یا اس کی مانند کلمات کہے گا۔

12157 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

✵✵ ابن جریج نے مجاہد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

12158 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "يُعَرِّضُ لَهَا: إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ، وَإِنَّ النِّسَاءَ لَمِنْ حَاجَتِي"

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی اشارہ کنایہ میں اُس سے ذکر کرے گا: میں تم میں دلچسپی رکھتا ہوں! یا تم خوبصورت ہو! یا مجھے خواتین (کے ساتھ) کی ضرورت ہے۔

12159 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: (إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا) (البقرة: 235) قَالَ: "يَقُولُ: إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنِّي لَأَرْجُو إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ نَجْتَمِعَ"

✵✵ سفیان ثوری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اس صورت کے' کہ تم مناسب سی بات کہو''۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: آدمی یہ کہے گا: میں تم میں دلچسپی رکھتا ہوں! یا مجھے یہ اُمید ہے کہ اگر اللہ نے چاہا' تو ہم اکٹھے ہو جائیں گے۔

بَابُ مُوَاعَدَةُ الْخَاطِبِ فِي الْعِدَّةِ

باب: (عورت کی) عدت کے دوران شادی کا پیغام دینے والے شخص کا وعدہ کرنا

12160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنْ يُوَاعِدَ الرَّجُلُ وَلِيَّ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ عِلْمِهَا

✵✵ ابن جریج نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آدمی کو عورت کے علم میں لائے' بغیر عورت کے ولی کے ساتھ طے کر لینا چاہیے (کہ وہ اُس عورت کے ساتھ شادی کرے گا)۔

12161 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ لَوْ وَاثَقَتْ، وَعَاقَدَتْ، وَوَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا لِتَنْكِحَهُ، ثُمَّ تَمَّتْ لَهُ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: خَيْرٌ لَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت اپنی عدت کے دوران آدمی کے ساتھ میثاق کر لیتی ہے' یا عقد کر لیتی ہے' یا وعدہ کر لیتی ہے کہ وہ اُس آدمی کے ساتھ نکاح کرے گی اور پھر وہ بعد میں اس وعدے کو پورا بھی کرتی ہے' تو کیا اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی کے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ عورت سے علیحدگی اختیار کرلے۔

12162 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَبْتُوتَةُ تُعَاهِدُ الرَّجُلَ وَتُوَافِقُهُ فِي عِدَّتِهَا؟ قَالَ: وَلَمْ تُعَاهِدُ قَالَ: تَقُولُ لَمْ اَعِدُوكَ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: طلاقِ بتہ یافتہ عورت اپنی عدت کے دوران کسی مرد کے ساتھ (شادی کرنے کا) عہد کرتی ہے' یا اُس کی موافقت کرتی ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: وہ عورت عہد نہیں کرے گی' اُنہوں نے یہ فرمایا: وہ عورت یہ کہے گی کہ میں تمہارے ساتھ وعدہ نہیں کرتی۔

12163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْمَبْتُوتَةِ قَالَ: تُوَاعِدُ فِي عِدَّتِهَا غَيْرَ عَهْدٍ؟ قَالَ: ذٰلِكَ مَكْرُوهٌ

✵✵ معمر نے طلاقِ بتہ یافتہ عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اُس کا عدت کے دوران عہد کے بغیر معاہدہ کرنا مکروہ ہے۔

12164 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: الْمَبْتُوتَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي الْمُوَاعَدَةِ سَوَاءٌ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: طلاقِ بتہ یافتہ عورت یا بیوہ عورت (عدت کے دوران آگے شادی کرنے کا) وعدہ کرنے میں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

12165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) (البقرة: 235) قَالَ: هُوَ الَّذِي يَاْخُذُ عَلَيْهَا عَهْدًا اَوْ مِيثَاقًا اَنْ تَحْبِسَ نَفْسَهَا، وَلَا تَنْكِحَ غَيْرَهُ

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اُن کے ساتھ پوشیدہ طور پر وعدہ نہ کرو''۔

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آدمی عورت کے ساتھ عہد یا میثاق کرے کہ وہ عورت اپنے آپ کو اُس کے لیے روک کے رکھے گی اور اُس کے علاوہ کسی اور کے ساتھ شادی نہیں کرے گی۔

12166 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) (البقرة: 235) قَالَ: "يَقُولُ: اِنَّكِ لَمِنْ حَاجَتِي "

✵✵ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اُن کے ساتھ پوشیدہ طور پر وعدہ نہ کرو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی کو یہ کہنا چاہیے کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔

12167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ: (لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) (البقرة: 235) قَالَ: لَا يُقَاصُّهَا عَلَى كَذَا وَكَذَا عَلَى اَنْ لَا تَتَزَوَّجَ غَيْرَهُ. قَالَ الشَّعْبِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: هُوَ الزِّنَا

✷✷ سعید بن جبیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اُن کے ساتھ پوشیدہ طور پر وعدہ نہ کرو''۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: وہ مرد اسے کے ساتھ یہ بات نہیں کرے گا' اس شرط پر کہ وہ عورت اُس کے علاوہ کسی اور سے شادی نہ کرے۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (یہاں آیت میں ''خفیہ وعدہ'' سے مراد) زنا کرنا ہے۔

12168 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ: (لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) قَالَ: هُوَ الْفَاحِشَةُ

✷✷ حسن بصری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اُن کے ساتھ خفیہ وعدہ نہ کرو''۔

حسن بصری کہتے ہیں: اس سے مراد زنا کرنا ہے۔

12169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: هُوَ الزِّنَا

✷✷ ابومجلز بیان کرتے ہیں: اس سے مراد زنا کرنا ہے۔

12170 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ كَانَ "يَكْرَهُ اَنْ يَقُولَ: لَا تَسْبِقِينِي نَفْسَكِ"

✷✷ لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی عورت کی عدت کے دوران (اُس سے) یہ کہے: تم خود کو مجھ سے آگے نہ لے جانا!

12171 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ فِي قَوْلِهِ: (اَوْ اَكْنَنْتُمْ) (البقرة: 235) ثُمَّ قَالَ: اَسْرَرْتُمْ

✷✷ ضحاک بن مزاحم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یا جسے تم چھپاتے ہو''۔

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: جسے تم پوشیدہ رکھتے ہو۔

بَابٌ: (حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ) (البقرة: 235)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''یہاں تک کہ اُس کی مدت پوری ہو جائے''

بَابٌ: (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ) (البقرة: 233)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں''

12172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ) (البقرة: 235) قَالَ: حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ

** لیث نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یہاں تک کہ لازمی چیز آخری حد تک پہنچ جائے''۔

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اُس کی عدت گزر جائے۔

12173 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ) (البقرة: 233)؟ قَالَ: اِذَا اَرَادَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تُقْصِرَ عَنْ حَوْلَيْنِ كَانَ حَقًّا عَلٰى اُمِّهٖ اَنْ تُبَلِّغَهٗ، وَلَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ، وَهِيَ الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا، وَيُرْوٰى اَنَّهَا بَيْنَ النَّاسِ بَعْدَ اَنِ اخْتَلَفُوْا فِيْ وَقْتِ الرَّضَاعَةِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: اگر کوئی عورت دو سال سے کم عرصہ تک دودھ پلاتی ہے' تو بچہ کی ماں پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اُس مدت تک اُسے پورا کروائے' لیکن اس سے زیادہ نہیں کروا سکتی' اگر وہ عورت چاہے گی تو ایسا کر سکے گی' جبکہ وہ طلاق یافتہ یا بیوہ ہو۔

یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: رضاعت کے وقت کے بارے میں' بعد میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا۔

12174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَرَادَ وَاَرَادَتِ الْوَالِدَةُ اَنْ يَفْصِلَا وَلَدَهُمَا قَبْلَ الْحَوْلَيْنِ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا بَاْسَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: جب مرد اور بچہ کی ماں یہ ارادہ کریں کہ وہ دو سال سے پہلے بچہ کا دودھ چھڑوا دیں تو یہ اُن کی باہمی رضامندی اور مشورہ کے ساتھ ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12175 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ) (البقرة: 233) قَالَ: يَتَشَاوَرَانِ فِيمَا دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ، لَيْسَ لَهَا اَنْ تَفْطِمَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَلَيْسَ لَهٗ

اَنْ يَفْطِمَ اِلَّا بِاِذْنِهَا

✵✵ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر وہ دونوں باہمی رضامندی اور مشورہ کے ساتھ دودھ چھڑانے کا ارادہ کرلیں''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ دونوں میاں بیوی دو سال سے کم عرصہ کے بارے میں مشورہ کریں گے' عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر بچہ کا دودھ چھڑائے اور مرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ عورت کی اجازت کے بغیر بچہ کا دودھ چھڑائے۔

بَابٌ: (لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا) (البقرة: 233)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''ماں کو اُس کی اولاد کے حوالے سے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا''

12176 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ) (البقرة: 233)؟ قَالَ: لَا تَدَعُهُ عَلَيْهِ مَضَارَّةً، وَلَا يَمْنَعُهَا اِيَّاهُ بِالَّذِي يَجِدُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماں کو اُس کی اولاد کے حوالے سے اور باپ کو اُس کے بچوں کے حوالے سے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: نہ تو عورت محض مرد کو نقصان پہنچانے کے لیے اسے ترک کرے گی اور نہ ہی مرد عورت کو ضرر پہنچانے کے لیے عورت کو اس سے منع کرے گا۔

12177 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا) (البقرة: 233) فَتَرْمِي بِهِ عَلَى اَبِيهِ ضِرَارًا (وَلَا مَوْلُودٍ لَهُ بِوَلَدِهِ) (البقرة: 233) يَقُولُ: وَلَا الْوَالِدُ، فَيَنْتَزِعُهُ مِنْهَا ضِرَارًا، اِذَا رَضِيَتْ مِنْ اَجْرِ الرَّضَاعِ بِمَا تَرْضَى بِهِ غَيْرُهَا، فَهِيَ اَحَقُّ بِهِ اِذَا رَضِيَتْ بِذٰلِكَ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماں کو اُس کی اولاد کے حوالے سے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا''۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور نہ ہی باپ کو اُس کی اولاد کے حوالے سے پہنچایا جائے گا''۔

قتادہ فرماتے ہیں: نہ ہی والد کو' یعنی والد اُس عورت سے نقصان پہنچانے کے طور پر بچہ کو الگ کروا دے' جبکہ وہ عورت رضاعت کے اُس معاوضہ پر راضی ہو' جس پر دوسری عورت راضی ہوتی ہے' تو ایسی صورت میں ماں بچہ کو دودھ پلانے کی زیادہ حقدار ہوگی' جب وہ اس معاوضہ پر راضی ہو۔

12178 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَالَ: (لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا) (البقرة: 233) قَالَ:

فَتَرْمِي بِوَلَدِهَا وَلَا تُرْضِعُهُ، (وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ) (البقرة: 233) قَالَ: "يَقُولُ: وَلَا الْوَالِدُ فَيَنْتَزِعُهُ مِنْهَا "، (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ) (البقرة: 233) يَقُولُ: وَعَلَى وَارِثِ الصَّبِيِّ مِثْلُ مَا عَلَى الْوَالِدِ، لَا يَنْتَزِعُهُ مِنْهَا، وَعَلَيْهِ بَقِيَّةُ الرَّضَاعِ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماں کو اُس کی اولاد کے حوالے سے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا''۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: یعنی وہ عورت بچہ کو چھوڑ دے اور اُسے دودھ نہ پلائے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور نہ ہی بچہ کے باپ کو''۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ باپ اُس بچہ کو ماں سے الگ نہیں کرے گا۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور وارث پر بھی اس کی مانند لازم ہے''۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: بچہ کے وارث پر وہی چیز لازم ہے جو اُس کے والد پر لازم ہوگی یعنی وہ اُس بچہ کو اُس کی ماں سے الگ نہیں کرے گا اور اُس پر رضاعت کی تکمیل لازم ہوگی۔

بَابٌ: الرَّضَاعُ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَيْهِ

باب: رضاعت کا حکم اور کس کو اس پر مجبور کیا جائے گا (کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کرے)؟

12179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ) (البقرة: 233)؟ قَالَ: وَارِثُ الْمَوْلُودِ مِثْلُ مَا ذُكِرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور وارث پر اس کی مانند لازم ہے''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد پیدا ہونے والے بچہ کا وارث شخص ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو پہلے ذکر کیا گیا۔

12180 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُحْبَسُ وَارِثُ الْمَوْلُودِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْمَوْلُودِ مَالٌ بِأَجْرِ مُرْضِعَةٍ؟ وَإِنْ كَرِهَ الْوَارِثُ؟ قَالَ: أَفَتَدَعُهُ يَمُوتُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نومولود بچہ کے وارث کو محبوس کر دیا جائے گا' اگر مولود کا اپنا مال نہ ہو جس کے ذریعہ دودھ پلانے والی عورت کو معاوضہ دیا جاسکے' خواہ وارث کو یہ بات ناپسند ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: تو کیا تم اُسے مرنے کے لیے چھوڑ دو گے!

12181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ،

اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَقَفَ بَنِیْ عَمِّ مَنْفُوسِ ابْنِ عَمِّ كَلَالَةٍ، بِالنَّفَقَةِ عَلَيْهِ مِثْلَ الْعَاقِلَةِ. فَقَالُوْا: لَا مَالَ لَهُ. قَالَ: فَوَقَفَهُمْ بِالنَّفَقَةِ عَلَيْهِ كَهَيْئَةِ الْعَقْلِ

✱✱ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک بچہ کے چچازاد بھائیوں کو بچہ کا خرچ فراہم کرنے کا پابند کیا تھا' جس طرح خاندان پر پابندی لازم ہوتی ہے۔ اُن چچازاد بھائیوں نے کہا: اس بچہ کا تو کوئی مال ہی نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں پر خرچ کی فراہمی لازم قرار دی' جس طرح دیت کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

12182 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُمَرَ جَبَرَ رَجُلًا عَلٰی رَضَاعِ ابْنِ اَخِيهِ

✱✱ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اپنے بھتیجے کی رضاعت (کا معاوضہ دینے) پر مجبور کیا تھا۔

12183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ فِيْ قَوْلِهِ: (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ) (البقرة: 233) قَالَ: هُوَ عَلٰی وَارِثِ الصَّبِيِّ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلصَّبِيِّ مَالٌ

✱✱ معمر نے قتادہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور وارث پر اس کی مانند لازم ہے''۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد بچہ کا وارث ہے' جب بچہ کے پاس مال موجود نہ ہو (تو اُس کا وارث اُس کی رضاعت کا معاوضہ ادا کرے گا)۔

12184 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: اَغْرَمَ ثَلَاثَةً كُلُّهُمْ يَرِثُ الصَّبِيَّ اَجْرَ رَضَاعِهِ

✱✱ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو بچہ کی رضاعت کا معاوضہ ادا کرنے کا پابند کیا تھا' وہ سب اُس بچہ کے وارث بنتے تھے۔

12185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ، جَعَلَ نَفَقَةَ صَبِيٍّ مِنْ مَالِهِ، وَقَالَ لِوَارِثِهِ: "اَمَا اَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اَخَذْنَاكَ بِنَفَقَتِهِ، اَلَا تَرٰی اَنَّهُ يَقُوْلُ: (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ) (البقرة: 233)"

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عتبہ نے ایک بچہ کا خرچ اُس بچہ کے مال میں سے قرار دیا تھا اور اُس کے وارث سے یہ فرمایا تھا: اگر اس بچہ کا مال نہ ہوتا تو اس کا خرچ ہم تم سے وصول کرتے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"وارث پر اس کی مانند لازم ہے"۔

12186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَجْرُ رَضَاعِ الْمَوْلُودِ قَدْ مَاتَ اَبُوهُ فِيْ حَظِّ الْمَوْلُودِ مِنَ الْمَالِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: قَبْلَ انْقِضَاءِ الْحَوْلَيْنِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: نومولود بچہ جس کا والد فوت ہو چکا ہو اُس کی رضاعت کا معاوضہ اُس بچہ کے مال میں سے وصول کیا جائے گا جو اُس بچہ کے حصہ میں آیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ دو سال گزرنے سے پہلے ہوگا۔

12187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسَمِعْتَ فِيهَا بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ؟ (رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ) (البقرة: 233) قَالَ: لَا، وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ (فَآتُوهُنَّ اُجُورَهُنَّ) (الطلاق: 6): (رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ) (البقرة: 233)

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کو اس بارے میں کسی متعین چیز کا معلوم ہے؟ (جس کا ذکر اس آیت میں ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اُن کا رزق اور اُن کا لباس"۔

اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

ابن کثیر بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تم اُنہیں اُن کا معاوضہ دو"۔

(ابن کثیر کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اُن کا رزق اور اُن کا لباس"۔

12188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوا اَوْلَادَكُمْ) (البقرة: 233)؟ قَالَ: "اُمُّهُ، وَغَيْرُهَا (اِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ) (البقرة: 233) اَعْطَيْتُمْ".

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اور اگر تم یہ ارادہ کرو کہ تم اپنی اولاد کو دودھ پلواؤ"۔

عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد بچہ کی ماں ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور عورت ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جو تم نے دینا ہے جب وہ تم سپرد کر دو"۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم عطا کر دو۔

12189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا قَامَ اَجْرُهُ فَاُمُّهُ اَحَقُّ بِهِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَاِنْ اَبَتْ اُمُّهُ اسْتُؤْجِرَ لَهُ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَلَمْ يَجِدُوا اَحَدًا يُرْضِعُهُ. فَاِنَّ جُوَيْبِرًا اَخْبَرَنِيْ،

عَنِ الضَّحَّاكِ، أَنَّهُ قَالَ: تُجْبَرُ أُمُّهُ عَلَى أَنْ تُرْضِعَهُ، فَإِنْ وَجَدُوا مَنْ يُرْضِعُهُ لَمْ تُجْبَرِ الْأُمُّ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب اجر طے ہوگا تو بچہ کی ماں اُس کی زیادہ حقدار ہوگی۔ سفیان بیان کرتے ہیں: اگر بچہ کی ماں انکار کر دیتی ہے تو بچہ کے لیے معاوضہ پر کوئی عورت حاصل کی جائے گی اگر بچہ کے پاس مال نہیں ہوتا اور اُنہیں کوئی ایسی عورت نہیں ملتی جو اُسے دودھ پلائے تو جویبر نے ضحاک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں بچہ کی ماں کو اس پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اُس بچہ کو دودھ پلائے لیکن اگر اُن لوگوں کو وہ عورت مل جاتی ہے جو بچہ کو دودھ پلا سکے تو پھر بچہ کی ماں کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔

12190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ امْرَأَتَهُ تُرْضِعُ، وَلَيْسَ لَهَا مَالٌ، وَتَأْبَى أُمُّهُ أَنْ تُرْضِعَهُ قَالَ: لَا تُجْبَرُ عَلَى رَضَاعِهِ وَهُوَ عَلَى الْعَصَبَةِ. قَالَ: وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَعَلَى أُمِّهِ بِقَدْرِ مِيرَاثِهَا مِنْهُ

٭٭ سفیان ثوری کے بارے میں امام عبدالرزاق نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو انتقال کر جاتا ہے اور اپنی بیوی کو دودھ پلاتا ہوا چھوڑ کر مرتا ہے اُس عورت کے پاس مال نہیں ہوتا پھر بچہ کی ماں اس بات سے انکار کر دیتی ہے کہ وہ بچہ کو دودھ پلائے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ایسی صورت میں بچہ کو دودھ پلانے پر اُس عورت کو مجبور نہیں کیا جائے گا اور بچہ اُس کے عصبہ رشتہ داروں کے سپرد ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ محبوب یہ بات ہے کہ بچہ کا خرچ اُس کے مرد اور خواتین رشتہ داروں پر ہو اور اُس کی ماں پر بھی وراثت میں اُس کے حصہ کے مطابق ہو۔

بَابٌ: طَلَاقُ الْمَرِيضِ

باب: بیمار شخص کا طلاق دینا

12191 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَرَّثَ امْرَأَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، وَكَانَ طَلَّقَهَا مَرِيضًا

٭٭ زہری نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو اُن کی عدت گزر جانے کے بعد بھی وارث قرار دیا تھا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو اپنی بیماری کے دوران طلاق دے دی تھی۔

12192 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ فَيَبُتُّهَا، ثُمَّ يَمُوتُ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ابْنَةَ الْاَصْبَغِ الْكَلْبِيِّ فَبَتَّهَا، ثُمَّ مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَاَمَّا اَنَا فَلَا اَرَى اَنْ تَرِثَ الْمَبْتُوتَةُ. قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَهِيَ الَّتِي تَزْعُمُ اَنَّهُ طَلَّقَهَا مَرِيضًا

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور بتہ طلاق دے دیتا ہے' پھر وہ شخص انتقال کر جاتا ہے اور وہ عورت ابھی عدت گزار رہی ہوتی ہے' تو ابن زبیر نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) جو اصبغ کلبی کی صاحبزادی تھیں' اُنہیں طلاقِ بتہ دیدی' پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا اور وہ خاتون ابھی عدت گزار رہی تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو وارث قرار دیا۔

ابن زبیر بیان کرتے ہیں: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میرے خیال میں طلاقِ بتہ یافتہ عورت وارث نہیں بنتی ہے۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اُس خاتون کا یہ کہنا تھا کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنی بیماری کے دوران طلاق دی تھی (جس بیماری میں بعد میں اُن کا انتقال ہوا)۔

12193 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ، وَسَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فِىْ وَجَعٍ، كَيْفَ تَعْتَدُّ اِنْ مَاتَ؟ وَهَلْ تَرِثُهُ؟ قَالَ: قَضٰى عُثْمَانُ فِىْ امْرَاَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا تَعْتَدُّ، وَتَرِثُهُ، وَاِنَّهُ وَرِثَهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا، وَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ طَاوَلَهُ وَجَعُهُ. " اسْمُ ابْنَةِ الْاَصْبَغِ: تُمَاضَرُ بِنْتُ الْاَصْبَغِ بْنِ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ وَهِىَ اُمُّ اَبِىْ سَلَمَةَ "

✵✵ ابن شہاب کے بارے میں ابن جریج نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیماری کے دوران اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو اگر اُس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ عورت کون سی عدت گزارے گی (مطلقہ کے طور پر یا بیوہ کے طور پر؟) اور کیا وہ عورت اُس شخص کی وارث بنے گی؟ تو ابن شہاب نے جواب دیا: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ عورت اُن کی عدت بھی گزارے گی اور وہ اُن کی وارث بھی بنے گی' اور اُنہوں نے اُس خاتون کی عدت گزرنے کے بعد وارث قرار دیا تھا' اسی کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی بیماری طویل ہوگئی تھی۔

اصبغ کی صاحبزادی (جو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں) اُن کا نام تماضر بنت اصبغ بن زیاد بن حصین تھا' یہ ابوسلمہ کی والدہ تھیں۔

12194 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ مَرِيضًا، ثُمَّ مَاتَ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیماری کے دوران اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی' پھر اُن کا انتقال ہوگیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو وارث قرار دیا۔

12195 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُثْمَانَ، وَرَّثَ امْرَاَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، وَكَانَ طَلَّقَهَا مَرِيضًا

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو اُس کی عدت گزرنے کے بعد بھی وارث قرار دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو بیماری کے دوران طلاق دی تھی۔

12196 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ، اَخْبَرَهُ، "اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُكَمِّلٍ كَانَ عِنْدَهُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ، اِحْدَاهُنَّ ابْنَةُ قَارِظٍ قَالَ: فَاَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، اَنَّهَا جُوَيْرِيَّةُ - وَكَانَ ذَا مَالٍ كَثِيْرٍ -، خَرَجَ تَاجِرًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اَخَذَهُ الْفَالِجُ، فَرَكِبَ اِلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، فِيْهِمْ نَافِعُ بْنُ طَرِيْفٍ، وَاَنَّهُ طَلَّقَ اثْنَتَيْنِ مِنْهُمْ، ثُمَّ مَكَثَ بَعْدَ طَلَاقِهِ اِيَّاهُمَا سَنَتَيْنِ، وَاَنَّهُمَا وَرِثَاهُ، وَمَاتَ فِىْ عَهْدِ عُثْمَانَ، وَهُوَ - اَظُنُّ وَرَّثَهُمَا -، وَلَا اَظُنُّهُمَا نُكِحَتَا"

٭٭ عبدالرحمٰن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مکمل نے اُنہیں بتایا کہ اُن کی تین بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک قارظ کی صاحبزادی تھی' عثمان بن ابوسلیمان نامی راوی کا یہ کہنا ہے کہ اُس خاتون کا نام جویریہ تھا اور وہ صاحب بڑے مالدار تھے' وہ تجارت کے لیے نکلے' راستہ میں کسی جگہ اُن پر فالج کا حملہ ہوا' قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ سوار ہو کر اُن کے پاس گئے' اُن لوگوں میں نافع بن طریف بھی تھے' اُن صاحب نے اپنی بیویوں میں سے دو کو طلاق دے دی ہوئی تھی اور پھر اُن دونوں خواتین کو طلاق دینے کے بعد دو سال گزر چکے ہوئے تھے' تو وہ دونوں خواتین اُن کی وارث بنی تھیں' اُن صاحب کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا تھا اور میرا خیال ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں خواتین کو وارث قرار دیا تھا اور میرا خیال ہے کہ اُن دونوں کا نکاح نہیں ہوا تھا۔

12197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مُكَمِّلٍ وَرَّثَهَا عُثْمَانُ بَعْدَ مَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا "

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ابن مکمل کی بیوی کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کی عدت گزرنے کے بعد بھی وارث قرار دیا تھا۔

12198 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ، لَمَّا اُمِرَ بِيَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ يُقْتَلَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَوَرِثَتْهُ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب یزید بن عبداللہ کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ اُنہیں قتل کر دیا جائے' تو اُنہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو وہ خاتون اُن کی وارث بنی تھی۔

12199 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ الْبَتَّةَ مَرِيْضًا، ثُمَّ يَمُوْتُ مِنْ وَجَعِهِ ذٰلِكَ قَالَ: تَرِثُهُ، وَاِنِ انْقَضَتِ الْعِدَّةُ اِذَا مَاتَ فِىْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ، وَلَمْ تُنْكَحْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص بیماری کے عالم میں طلاقِ بتہ دے دیتا ہے اور پھر اُسی بیماری کے دوران اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ عورت اُس کی وارث بنے گی خواہ اُس عورت کی

عدت گزر چکی ہو بشرطیکہ اُس آدمی کا انتقال اُسی بیماری کے دوران ہوا ہو اور عورت نے آگے دوسری شادی نہ کر لی ہو۔

12200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ : تَرِثُهُ ، وَاِنِ انْقَضَتِ الْعِدَّةُ اِذَا مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ.

وَقَالَ الْحَسَنُ : يَتَوَارَثَانِ ، اِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ. وَقَالَ غَيْرُ الْحَسَنِ : تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا "

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ عورت اُس شخص کی وارث بنے گی اگرچہ اُس کی عدت گزر چکی ہو بشرطیکہ اُس آدمی کا انتقال اُسی بیماری کے دوران ہوا ہو۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر اُس آدمی کا انتقال اُسی بیماری کے درمیان ہوا ہو تو وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔ جبکہ حسن بصری کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: وہ عورت تو اُس کی وارث بنے گی لیکن وہ مرد اُس کا وارث نہیں بنے گا۔

12201 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : اِذَا طَلَّقَهَا مَرِيضًا وَرِثَتْهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ ، وَلَا يَرِثُهَا

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اپنی بیوی کو بیماری کے دوران طلاق دیدے تو وہ عورت اُس کی وارث بنے گی جب تک وہ عدت گزار رہی ہے' لیکن وہ مرد اُس عورت کا وارث نہیں بنے گا۔

12202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ : اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ : يَتَوَارَثَانِ اِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ : وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ : تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی کا اُسی بیماری کے دوران انتقال ہو جاتا ہے تو دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ عورت تو اُس کی وارث بنے گی لیکن وہ مرد اُس عورت کا وارث نہیں بنے گا۔

12203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ : اِذَا طَلَّقَهَا فَبَتَّهَا مَرِيضًا فَانْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مرد عورت کو طلاق دے اور طلاقِ بتہ دیدے اور بیماری کے دوران ایسا کرے اور پھر عورت کی عدت گزر جائے تو اب اُن دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

12204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، وَغَيْرِهِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : اِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

✵✵ ایوب اور دیگر حضرات نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عدت گزر جائے تو اُن دونوں کے درمیان

وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

12205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: اِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيْرَاثَ بَيْنَهُمَا

** قتادہ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح فرماتے ہیں: جب عدت گزر جائے تو دونوں کے درمیان وارثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

12206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طَلَّقَهَا فَبَتَّهَا مَرِيضًا، ثُمَّ اسْتَصَحَّ فِيْ عِدَّتِهَا، ثُمَّ مَرِضَ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا قَالَ: لَا مِيْرَاثَ لَهَا، وَلَا يَمْلِكُ مِنْهَا فِيْ عِدَّتِهَا ارْتِجَاعًا، وَلَا يَرِثُهَا اِنْ مَاتَتْ فِيمَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ بَتُّهُ اِيَّاهَا، وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهَا فِيْ مِيْرَاثِهَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد بیماری کے دوران عورت کو طلاقِ بتہ دے دیتا ہے اور پھر اُس عورت کی عدت کے دوران ہی مرد تندرست ہو جاتا ہے' پھر بیمار ہوتا ہے اور عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے ہی انتقال کر جاتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اُس عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا اور نہ ہی وہ عورت کی عدت کے دوران اُس عورت سے رجوع رکھنے کا حق رکھے گا اور اگر عورت کا انتقال ہو جاتا ہے' تو وہ مرد عورت کا وارث بھی نہیں بنے گا۔

12207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَاِنَّهَا تَكُوْنُ عَلٰى اَقْصَى الْعِدَّتَيْنِ، اِنْ كَانَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا اَكْثَرَ مِنْ حَيْضِهَا اَحَدَّتْ بِالْاَرْبَعَةِ وَالْعَشْرِ ، وَاِنْ كَانَ الْحَيْضُ اَكْثَرَ اَحَدَّتْ بِالْحَيْضِ

** سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب مرد بیماری کے دوران اپنی بیوی کو طلاق دے دے (اور پھر انتقال کر جائے) تو عورت وہ عدت گزارے گی' جو بعد میں پوری ہو۔ اگر چار ماہ دس دن کی عدت اس کی حیض والی عدت سے زیادہ ہو تو وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے گی' اگر حیض والی عدت زیادہ ہو تو وہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی۔

12208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ اَبِيْ سَهْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

** ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: ایسی عورت چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی۔

12209 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ صَحَّ فَطَلَّقَهَا الثَّالِثَةَ قَالَ: لَا تَرِثُهُ لِاَنَّهُ اِنَّمَا اَبَانَهَا وَهُوَ صَحِيحٌ، وَاِنْ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ وَهُوَ صَحِيحٌ، ثُمَّ مَرِضَ فَبَتَّهَا وَرِثَتْهُ

** امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کا یہ بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کو بیماری کے دوران

دو طلاقیں دے دیتا ہے' پھر اُس عورت کو دو مرتبہ حیض آ جاتا ہے' پھر وہ شخص تندرست ہوتا ہے اور اُس عورت کو تیسری طلاق دے دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ عورت اُس شخص کی وارث نہیں بنے گی کیونکہ جب اُس شخص نے اُس عورت کو بائنہ طلاق دی تو اُس وقت وہ تندرست تھا' لیکن اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو تندرست ہونے کے عالم میں دو طلاقیں دی ہوں اور پھر بیمار ہونے کے عالم میں طلاقِ بتہ دیدے تو وہ عورت اُس کی وارث بنے گی۔

12210 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ طَلَّقْتُ امْرَاَتِي مُنْذُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَلَهَا عَلَيَّ اَلْفُ دِرْهَمٍ قَالَتْ: صَدَقْتَ اِنْ كَانَ مَا اَقَرَّ لَهَا بِهِ اَكْثَرَ مِنْ مِيْرَاثِهَا، لَمْ تَزِدْ عَلَى الْمِيْرَاثِ، وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنَ الْمِيْرَاثِ لَمْ تَزِدْ عَلَيْهِ، لِاَنَّهَا رَضِيتْ بِهِ

✱✱ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا موت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے: میں نے تو اپنی بیوی کو دس سال پہلے طلاق دے دی ہوئی تھی اور میں نے اُس کے ایک ہزار درہم بھی دینے ہیں' اور عورت کہتی ہے: تم ٹھیک کہہ رہے ہو! تو مرد نے اُس عورت کے لیے جس ادائیگی کا اعتراف کیا ہے' اگر تو وہ اُس عورت کے وراثت کے حصہ سے زیادہ ہو تو پھر اُس عورت کو وراثت کے حصہ سے زیادہ ادائیگی نہیں کی جائے گی' لیکن اگر وہ وراثت کے حصہ سے کم ہو تو اُس عورت کو اس سے زائد ادائیگی نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ عورت اس پر اب خود راضی ہوئی ہے۔

بَابٌ: تُخْلَعُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ اَوْ تَقُوْلُ: لَا صَدَاقَ لَهَا

باب: جو عورت شوہر کی بیماری کے دوران اُس سے خلع لے لیتی ہے' یا عورت یہ کہتی ہے کہ اُس کو مہر نہیں ملا (یعنی اپنے شوہر کے انتقال کے بعد ایسا کہتی ہے)

12211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْاَةُ اَوْ خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، اَوْ سَاَلَتْهُ الطَّلَاقَ فِي مَرَضِهِ فَلَا مِيْرَاثَ لَهَا لِاَنَّهُ جَاءَ مِنْ قِبَلِهَا

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب عورت آدمی کی بیماری کے دوران اُس سے خلع حاصل کر لے' یا مرد نے اُسے اختیار دیا ہو اور وہ خود کو اختیار کر لے' یا طلاق کا مطالبہ کر دے تو ایسی صورت میں اُس عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا کیونکہ یہاں علیحدگی عورت کی طرف سے پائی جا رہی ہے۔

12212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِنِ اخْتَلَعَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا بِعَشَرَةِ آلَافٍ وَهِيَ مَرِيضَةٌ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ، جَعَلْنَا لَهُ قَدْرَ مِيْرَاثِهِ مِنْهَا، وَاِنْ كَانَ مِيْرَاثُهُ اَقَلَّ اَعْطَيْنَاهُ مِيْرَاثَهُ، وَاِنْ كَانَ مِيْرَاثُهُ اَكْثَرَ لَمْ يَزِدْ عَلَى الْعَشْرِ، لِاَنَّهُ رَضِيَ بِهَا، وَاِنْ صَحَّتْ جَازَ لَهُ

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر عورت اپنی بیماری کے دوران دس ہزار (درہم) کے عوض میں اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لیتی ہے اور پھر اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو ہم اُس مرد کو وراثت میں سے اُس کے حصہ کے مطابق ادائیگی کریں

گے اگر مرد کا وراثت کا حصہ اُس سے کم ہو تو ہم اُسے وراثت کا پورا حصہ دیں گے اور اگر وراثت کا حصہ اُس سے زیادہ ہو تو ہم دس ہزار سے زیادہ ادائیگی نہیں کریں گے کیونکہ مرد خود اس پر راضی ہوا ہے اگر وہ عورت تندرست ہوتی تو مرد کے لیے یہ بات جائز ہوتی۔

12213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي مَرَضِهَا: لَسْتُ اَطْلُبُ زَوْجِي صَدَاقًا ثُمَّ مَاتَتْ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: تُصَدَّقُ. وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ وَالْحَكَمُ: لَا تُصَدَّقُ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کی بیوی اپنی بیماری کے دوران اُس سے یہ کہتی ہے: میں اپنے شوہر سے مہر کا مطالبہ نہیں کروں گی! پھر اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو مہر دیا جائے گا جبکہ ابراہیم نخعی اور حکم بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو مہر نہیں دیا جائے گا۔

12214 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِذَا بَرَّاَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا مِنْ صَدَاقِهَا وَهِيَ مَرِيضَةٌ لَمْ يَجُزْ. اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْهُ

✵✵ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت اپنے شوہر کو بیماری کے دوران مہر سے بری الذمہ قرار دیدے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

محمد بن یحییٰ نے بھی اُن کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

بَابٌ: تَقُوْلُ: طَلَّقَنِي وَهُوَ مَرِيضٌ وَتَقُوْلُ الْوَرَثَةُ: صَحِيحٌ

باب: عورت یہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے اپنی بیماری کے دوران مجھے طلاق دے دی تھی اور ورثاء یہ کہتے ہیں: اُس نے تندرستی کے دوران دی تھی

12215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَمُوْتُ فَتَقُوْلُ: طَلَّقَنِي وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ اَهْلُهُ: بَلْ طَلَّقَكِ صَحِيحًا. عَلٰى مَنِ الْبَيِّنَةُ؟ قَالَ: "الْقَوْلُ قَوْلُهَا: اِلَّا اَنْ يَاْتُوا هُمْ بِالْبَيِّنَةِ اَنَّهُ طَلَّقَهَا وَهُوَ صَحِيحٌ"

✵✵ سفیان ثوری ایسی عورت کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں جس کا شوہر اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے اور پھر انتقال کر جاتا ہے تو عورت یہ کہتی ہے کہ مرد نے بیماری کے دوران مجھے طلاق دی تھی اور مرد کے اہلِ خانہ یہ کہتے ہیں کہ اُس نے تندرستی کے عالم میں تمہیں طلاق دے دی تو ثبوت فراہم کرنا کس پر لازم ہوگا؟ سفیان ثوری نے جواب دیا: اس بارے میں عورت کا قول معتبر ہوگا البتہ اگر مرد کے رشتہ دار اس بارے میں ثبوت پیش کر دیتے ہیں کہ مرد نے تندرستی کے دوران اُس عورت کو طلاق دے دی تھی (تو حکم مختلف ہوگا)۔

12216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

طَلَّقَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ نِسَاءَهُ وَقَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ، - قَالَ: فِي خِلَافَةِ عُمَرَ -. فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ، وَقَسَمْتَ مَالَكَ بَيْنَ بَنِيكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: " وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَى الشَّيْطَانَ فِيمَا يَسْرِقُ مِنَ السَّمْعِ سَمِعَ بِمَوْتِكَ، فَاَلْقَاهُ فِي نَفْسِكَ، فَلَعَلَّكَ اَنْ لَا تَمْكُثَ اِلَّا قَلِيلًا، وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ لَمْ تُرَاجِعْ نِسَاءَكَ، وَتَرْجِعْ فِي مَالِكَ، لَاُوَرِّثُهُنَّ مِنْكَ اِذَا مُتَّ، ثُمَّ لَآمُرَنَّ بِقَبْرِكَ فَلَيُرْجَمَنَّ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ اَبِي رُغَالٍ - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَبُوْ رُغَالٍ اَبُوْ ثَقِيفٍ قَالَ: فَرَاجَعَ نِسَاءَهُ وَرَاجَعَ مَالَهُ." قَالَ نَافِعٌ: فَمَا مَكَثَ اِلَّا سَبْعًا حَتّٰى مَاتَ

✵✵ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: غیلان بن سلمہ ثقفی نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی اور اپنا مال اپنے بچوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے' اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے اور اپنا مال اپنے بچوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے! اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیطان نے چوری چھپے یہ بات سن لی ہے کہ تم مرنے والے ہو' اور پھر آ کر یہ بات تمہارے دل میں ڈال دی ہے' تو اب تم تھوڑا سا ہی زندہ رہے گا' اللہ کی قسم! اگر تم نے اپنی بیویوں سے رجوع نہ کیا اور اپنا مال (اپنے بچوں سے) واپس نہ لیا تو میں اُن عورتوں کو تمہارے مرنے کے بعد تمہارا وارث قرار دوں گا اور پھر تمہاری قبر کے بارے میں ہدایت کروں گا تو اُس کو یوں سنگسار کیا جائے گا جس طرح ابورغال کی قبر کو سنگسار کیا گیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابورغال' ثقیف قبیلہ کا جدامجد تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُس شخص نے اپنی بیویوں سے رجوع کر لیا اور اپنا مال واپس لے لیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: اُس کے ایک ہفتہ بعد ہی اُن صاحب کا انتقال ہو گیا۔

بَابٌ: الْمَرِيضُ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ

باب: بیمار شخص کا باکرہ بیوی کو طلاق دینا

12217 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کی رخصتی سے پہلے ہی اُسے طلاق دے دیتا ہے اور وہ اُس وقت بیمار ہوتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا' البتہ اُسے وراثت میں حصہ نہیں ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم نہیں ہو گی۔

12218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّخَعِيِّ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا' ایسی عورت کو وراثت میں حصہ بھی نہیں ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم نہیں ہوگی۔

12219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلَى عَدِيٍّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ مَرِيضًا، وَلَمْ يَجْمَعْ وَقَدْ فَرَضَ الصَّدَاقَ فَاِنَّ لَهَا شَطْرَهُ . وَاِنَّمَا اَخَذَهَا مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عدی کو ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا تھا: جس نے بیماری کے دوران طلاق دے دی تھی اور اُس نے (اپنی بیوی کی رخصتی نہیں کروائی تھی) لیکن مہر مقرر کر دیا ہوا تھا (تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا:) کہ اُس عورت کو نصف مہر ملے گا۔ اُنہوں نے یہ مسئلہ سلیمان بن یسار سے حاصل کیا تھا۔

12220 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا مِيرَاثَ لِلَّتِي لَمْ يُدْخَلْ بِهَا اِذَا طَلَّقَهَا مَرِيضًا، وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ . قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ مِثْلُ ذٰلِكَ . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ وَبِهِ آخُذُ "

✵✵ ابن ابولیلیٰ نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا' جس کی رخصتی نہ ہوئی ہو اور شوہر نے اپنی بیماری کے دوران اُسے طلاق دے دی ہو' ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لوگوں کا بھی اسی پر عمل ہے اور میں اس کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

12221 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَهَا صَدَاقُهَا تَامًّا، وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ

✵✵ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا' اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی۔

12222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ لَهَا اِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ اِنْ مَاتَ مِنْ وَجْهِهِ ذٰلِكَ، مَا لَمْ تُنْكَحْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو صرف نصف مہر ملے گا اور اُسے وراثت میں بھی حصہ ملے گا اگر شوہر کا انتقال اسی صورت میں ہوا ہو' جبکہ اُس عورت نے آگے نکاح نہ کیا ہو۔

12223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَلَا

مِيرَاثَ لَهَا، وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا

قتادہ بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا اور ایسی عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا' اور اس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم نہیں ہوگی۔

بَابٌ: مُتْعَةُ الْمُطَلَّقَةِ

باب: طلاق یافتہ عورت کو دیئے جانے والے ساز وسامان کا حکم

12224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ، إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ قَبْلَ أَنْ يُدْخَلَ بِهَا، وَقَدْ فُرِضَ لَهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَا مُتْعَةَ لَهَا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز وسامان دیا جائے گا ماسوائے اُس عورت کے' جس کی رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی گئی ہو اور اُس کا مہر مقرر کیا گیا ہو' تو اُسے نصف مہر ملے گا' ساز وسامان نہیں ملے گا۔

12225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ قَبْلَ أَنْ يُدْخَلَ بِهَا، وَقَدْ فُرِضَ لَهَا، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، لَا مُتْعَةَ لَهَا.

نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز وسامان (کپڑے وغیرہ) دیئے جائیں گے' ماسوائے اُس عورت کے' جسے رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی گئی ہو اور اُس کا مہر مقرر کر دیا گیا ہو' تو اُسے صرف نصف مہر ملے گا' اُس کے ساتھ ساز وسامان نہیں ملے گا۔

12226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

معمر نے ایوب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

12227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مُتْعَةَ لَهَا

ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا' اُسے ساز وسامان نہیں ملے گا۔

12228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَا مُتْعَةَ لَهَا

قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا' اسے ساز وسامان نہیں ملے گا۔

12229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَقَدْ فَرَضَ لَهَا قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَا مُتْعَةَ

امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو طلاق دے

دیتا ہے' حالانکہ اُس نے اُس عورت کی رخصتی نہیں کروائی تھی' البتہ اُس نے اُس عورت کے لیے مہر مقرر کر دیا تھا' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا' اُسے ساز وسامان نہیں ملے گا۔

12230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِیْ حَنِیفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ فِی الَّذِیْ یُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا، وَقَدْ فَرَضَ لَهَا قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَا مُتْعَةَ لَهَا، فَاِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَفْرِضَ، فَلَهَا الْمُتْعَةُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا

✵✵ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے' اُس نے اُس کی رخصتی نہیں کروائی ہوتی' البتہ مہر مقرر کر دیا ہوتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا' اُسے ساز وسامان نہیں ملے گا' اگر مرد نے مہر مقرر کرنے سے پہلے عورت کو طلاق دے دی' تو ایسی عورت کو ساز وسامان ملے گا' اُسے مہر نہیں ملے گا۔

12231 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ لَمْ یَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ یَفْرِضْ لَهَا، فَلَهَا الْمُتْعَةُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا.

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد نے عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو' اور اُس کا مہر نہ مقرر کیا ہو' تو ایسی عورت کو ساز وسامان ملے گا' اُسے مہر نہیں ملے گا۔

12232 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ بِسْطَامَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ شُرَیْحٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: لَهَا النِّصْفُ

✵✵ حکم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا۔

12233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلَی، عَنْ اِبْرَاهِیمَ فِی الَّتِیْ قَدْ فُرِضَ لَهَا وَلَمْ یُدْخَلْ بِهَا قَالَ: لَیْسَ لَهَا اِلَّا النِّصْفُ

✵✵ ابن ابولیلیٰ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا مہر مقرر کیا گیا ہو' لیکن اُس کی رخصتی نہ ہوئی ہو' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو صرف نصف مہر ملے گا۔

12234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حُمَیْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ، اِلَّا الَّتِیْ طُلِّقَتْ قَبْلَ اَنْ یُدْخَلَ بِهَا، فَلَهَا النِّصْفُ، وَلَا مَتَاعَ لَهَا

✵✵ حمید اعرج نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر طلاق یافتہ کو ساز وسامان ملے گا' سوائے اُس عورت کے' جسے رخصتی سے پہلے طلاق دے دی گئی ہو' ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا' اُسے ساز وسامان نہیں ملے گا۔

12235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِیْ لَمْ

يُدْخَلْ بِهَا مُتْعَةٌ

** ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ طلاق یافتہ عورت جس کی رخصتی نہ ہوئی ہو اُسے ساز و سامان ملے گا۔

12236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ شُرَيْحًا: جَبَرَ رَجُلًا فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي لَمْ يَفْرِضْ لَهَا زَوْجُهَا عَلَى الْمَتَاعِ

** زید بن حارث بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے ایک آدمی کو مجبور کیا کہ وہ ایسی طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دے جس کے شوہر نے اُس کے لیے مہر مقرر نہیں کیا تھا۔

12237 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: تُجْبَرُ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَدَاقِ نِسَائِهَا

** سفیان ثوری نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو مہر مثل کا نصف دیا جائے گا۔

12238 - اقوالِ تابعین: مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ

** معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا۔

12239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: الْمُتْعَةُ لِلَّتِي قَدْ جُمِعَتْ، وَالَّتِي لَمْ تُجْمَعْ سَوَاءٌ. يَقُوْلُ: لَهُنَّ الْمُتْعَةُ

** ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ساز و سامان ایسی عورت کو دیا جاتا ہے جس کی رخصتی ہوگئی ہو اور جس کی رخصتی نہ ہوئی ہو اس بارے میں دونوں کا حکم برابر ہے وہ یہ فرماتے ہیں: خواتین کو ساز و سامان ملے گا۔

12240 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ. وَذَكَرَهُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ

** معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا' اُنہوں نے یہ بات ابوقلابہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

12241 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ

** معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان کیا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا۔

12242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لِرَجُلٍ طَلَّقَ مَتَّعَ فَلَمْ اَدْرِ مَا رَدَّ عَلَيْهِ قَالَ: فَسَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: لَا تَاْبَى اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ، لَا تَاْبَى اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

** ابن سیرین' قاضی شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا: جس نے طلاق دی تھی اور ساز و سامان دیا تھا' مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے اُسے کیا جواب دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے قاضی شریح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تم اس بات سے انکار نہ کرو' کہ تم پرہیزگاروں میں سے ہو جاؤ اور تم اس بات سے انکار نہ کرو کہ تم بھلائی کرنے

والوں میں سے ہو جاؤ۔

12243 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مُتْعَتَانِ اِحْدَاهُمَا يَقْضِي بِهَا السُّلْطَانُ، وَالْاُخْرَى حَقٌّ مِنَ الْمُتَّقِينَ، مَنْ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ وَيَدْخُلَ، فَاِنَّهُ يُؤْخَذُ بِالْمُتْعَةِ لِاَنَّهُ لَا صَدَاقَ عَلَيْهِ، وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَمَا يَدْخُلُ وَيَفْرِضُ، فَالْمُتْعَةُ حَقٌّ عَلَيْهِ.

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: دو قسم کا ساز و سامان ہوتا ہے اُن میں سے ایک کی ادائیگی حاکم وقت کرتا ہے اور دوسرے کی ادائیگی پرہیزگار لوگوں کا حق ہے جو شخص مہر مقرر کرنے سے پہلے اور رخصتی کرنے سے پہلے عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو اُس شخص سے ساز و سامان لیا جائے گا کیونکہ ایسے شخص پر مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی اور جو شخص رخصتی کروانے کے بعد اور مہر مقرر کرنے کے بعد طلاق دیتا ہے تو اُس پر بھی ساز و سامان دینا لازم ہے۔

12244 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

✸✸ ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

12245 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ مُتْعَةٌ حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ، فَاِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ مَتَّعَ مَكَانَهُ

✸✸ عمرو نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد رجوع کرنے کا حق رکھتا ہو تو اُس پر ساز و سامان دینا اُس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک عورت کی عدت نہیں گزر جاتی لیکن اگر وہ رجوع کا حق نہ رکھتا ہو تو پھر وہ اُسی وقت ساز و سامان دیدے گا۔

بَابٌ: مُتْعَةُ الْمُخْتَلِعَةِ

باب: خلع حاصل کرنے والی عورت کو ساز و سامان دینا

12246 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ امْرَاَةٍ افْتَلَتَتْ نَفْسَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَلَهَا الْمُتْعَةُ وَهُوَ فَعَلَ ذٰلِكَ. وَعَمْرٌو، قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ مَلَّكَهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا، اَوْ خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، اَوِ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ، اَوْ طَلَّقَهَا اَنْ لَا يَفْعَلُ شَيْئًا، ثُمَّ فَعَلَهُ اَوْ جَاءَهُ عَمْدًا فَاِنَّ لَهَا الْمُتْعَةَ

✸✸ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر وہ عورت جو اپنے آپ کو شوہر سے علیحدہ کروا لیتی ہے اُسے ساز و سامان ملے گا اور مرد ایسا کرے گا۔ عمرو کہتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر مرد عورت کو (طلاق دینے کا) مالک بنا دیتی ہے اور عورت خود کو طلاق دے دیتی ہے یا مرد عورت کو اختیار دیتا ہے اور عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے یا اُس سے خلع حاصل کر لیتی ہے یا مرد عورت کو اس بات پر طلاق دیتا ہے کہ وہ کچھ نہیں کرے گا اور پھر وہ ایسا کر لیتا ہے یا جان بوجھ کر اُس کے پاس آ جاتا ہے تو ایسی عورت کو ساز و سامان ملے گا۔

12247 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لِلْمُطَلَّقَةِ وَالْمُخْتَلِعَةِ الْمُتْعَةُ.

✻✻ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاق یافتہ عورت کو اور خلع حاصل کرنے والی عورت کو ساز وسامان دیا جائے گا۔

12248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ مِثْلَهُ

✻✻ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے حوالے سے ضحاک بن مزاحم کے بارے میں منقول ہے۔

12249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: لِلْمُخْتَلِعَةِ الْمَتَاعُ، وَلَا يُكْرَهُ الرَّجُلُ

✻✻ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورت کو ساز وسامان دیا جائے گا' البتہ آدمی کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

12250 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لِلْمُخْتَلِعَةِ مُتْعَةٌ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: خلع حاصل کرنے والی عورت کو ساز وسامان ملے گا۔

بَابٌ: وَقْتُ الْمُتْعَةِ

باب: ساز وسامان کی ادائیگی کا وقت

12251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "لَا أَعْلَمُ لِلْمُتْعَةِ وَقْتًا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ) (البقرة: 236) وَقَدْ مَتَّعَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ بِغُلَامٍ "

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھے ساز وسامان کے بارے میں کسی تعین کا علم نہیں ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال شخص پر اُس کی حیثیت کے مطابق لازم ہوگا''۔

عبیداللہ بن عدی نے ایک ''غلام'' ساز وسامان کے طور پر دیا تھا۔

12252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الْمُطَلِّقَ، كَانَ يُمَتِّعُ بِالْخَادِمِ وَالْحُلَّةِ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: طلاق دینے والا شخص (اپنی بیوی کو ساز وسامان کے طور پر) ایک خادم اور حلّہ دے گا۔

ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

12253 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ

✵✵ سعید بن جبیر نے سعد بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دی' تو اُسے ساز و سامان کے طور پر ایک خادم بھی دیا۔

12254 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَّعَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِ: فَثَمَنُهَا ثَمَانُونَ دِينَارًا

✵✵ سفیان ثوری اور ابن جریج نے سعد بن ابراہیم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک سیاہ فام کنیز دی تھی۔

ابن جریج نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس کی قیمت اسّی دینار تھی۔

12255 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَدْنَى مَا اَرَاهُ يُجْزِءُ مِنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا، اَوْ مَا اَشْبَهَهَا

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: خواتین کو ساز و سامان کے طور پر دی جانے والی چیزوں میں میرے نزدیک کم از کم تیس درہم' یا اس کے برابر کی کوئی چیز کفایت کرے گی۔

12256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " كَانَ يُمَتِّعُ بِالْخَادِمِ، اَوِ النَّفَقَةِ، وَالْكِسْوَةِ، وَمَتَّعَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِمَالٍ - اَحْسَبُهُ قَالَ: عَشَرَةِ آلَافٍ " - يَعْنِي دِرْهَمٍ -

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی خاتون کو خادم' یا خرچ' یا لباس فراہم کیا جائے گا (ایسی صورت حال میں) حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے دس ہزار درہم دیئے تھے۔

12257 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " مَتَّعَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ امْرَاَتَيْنِ بِعِشْرِينَ اَلْفٍ وَزِقَاقٍ مِنْ عَسَلٍ، فَقَالَتْ اِحْدَاهُمَا: فَاُرَاهَا جُعْفِيَّةً، مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ "

✵✵ حسن بن سعد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنی دو بیویوں کو بیس ہزار (درہم) اور شہد کے مشکیزے دیئے تھے' تو اُن میں سے ایک خاتون نے یہ کہا تھا' میرا خیال ہے یہ وہ خاتون تھی' جو جعفیہ تھیں' کہ جدا ہونے والے محبوب کی طرف سے یہ تھوڑا سا ساز و سامان ہے (یعنی یہ اُن کا بدل نہیں بن سکتا)۔

12258 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا مَتَّعَ بِخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

✵✵ جابر نامی راوی' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: قاضی شریح نے پانچ سو درہم ساز و سامان کے طور پر دلوائے تھے۔

12259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ: مَتَّعَ بِثَلَاثِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

✴✴ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اسود بن یزید نے ساز و سامان کے طور پر تین سو درہم دلوائے تھے۔

12260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ اَنَّ شُرَيْحًا مَتَّعَ بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَمَتَّعَ الْاَسْوَدُ بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَمَتَّعَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِعِشْرِينَ اَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَمَّا اُتِيَتْ بِهَا وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَتْ: مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ "

✴✴ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے پانچ سو درہم دلوائے تھے اور اسود نے تین سو درہم دلوائے تھے جبکہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بیس ہزار درہم ادا کیے تھے جب یہ چیزیں اُس خاتون کے پاس لائی گئیں (جنہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے طلاق دی تھی) اور اُس خاتون کے سامنے رکھی گئیں تو اُس نے جواب دیا: جدا ہونے والے محبوب کی طرف سے یہ تھوڑا سا ساز و سامان ہے (یعنی یہ ساز و سامان اُن کا بدل نہیں ہوسکتا)۔

12261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّي مُوسِعٌ فَاَخْبِرْنِي عَنْ قَدْرِي قَالَ: تُعْطِي كَذَا، وَتَكْسُو كَذَا. فَحَسَبْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَاهُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا "

✴✴ محمد بن عجلان نے ابان بن معاویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اُس نے کہا: میں خوشحال شخص ہوں تو آپ میری حیثیت کے بارے میں مجھے بتایئے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اتنا کچھ دے دو اور اس طرح کا لباس دے دو۔ جب ہم نے اُس کا حساب لگایا تو اُس کی قیمت تیس درہم بنتی تھی۔

12262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: مَتَّعَ اَبِي بِخَادِمٍ

✴✴ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ایک خادم سامان کے طور پر دیا تھا۔

12263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْمُتْعَةُ جِلْبَابٌ وَدِرْعٌ وَخِمَارٌ

✴✴ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سامان میں بڑی چادر، قمیص اور اوڑھنی ہوگی۔

بَابٌ: هَلْ لِلذِّمِّيَّةِ وَالْمَمْلُوكَةِ مُتْعَةٌ

باب: کیا ذمی عورت یا کنیز کو (طلاق ملنے پر) ساز و سامان دیا جائے گا؟

وَبَابُ الْمُوهَبَاتِ

باب: ہبہ کی ہوئی چیز کا حکم

12264 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: الْمَمْلُوكَةُ .... وَالنَّصْرَانِيَّةُ .... اِذَا طُلِّقَتْ

❊❊ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: کنیز' عیسائی عورت (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نقل نہیں ہو پائے) جب اُنہیں طلاق دی گئی ہو۔

12265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اتُّهِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَهَبَتِ امْرَاَةٌ لَهُ نَفْسَهَا فَلَمْ يَنْكِحْهَا، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ فَعَلَ يَسْتَنْكِحُهَا اَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بِغَيْرِ صَدَاقٍ؟ قَالَ: فِيمَا اِذَا خَلَصَ، وَاَقُوْلُ: اَفَلَيْسَ فِيْ نِكَاحِهَا مَا قَدْ عَلِمْتَ "

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کو کسی خاتون نے شادی کی پیشکش کی تھی؟ تو عطاء نے جواب دیا: ایک خاتون نے اپنا آپ نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کیا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ نے اُس کے ساتھ شادی نہیں کی تھی اور یہ حق صرف نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ اُس کے ساتھ نکاح کر لیتے تو کیا یہ مہر کے بغیر ہوتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس چیز میں جب وہ خالص ہو اور میں یہ کہتا ہوں کہ کیا اُس کے نکاح میں وہ چیز نہیں ہو گی' جس کو تم جانتے ہو۔

12266 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وَهَبَتْ مَيْمُوْنَةُ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊❊ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ذات نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کی تھی۔

12267 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْمٍ: وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے اپنا آپ نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کیا تھا۔

12268 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ خَوْلَةَ ابْنَةَ حَكِيمِ بْنِ الْاَوْقَصِ، مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ: كَانَتْ مِنَ اللَّائِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊❊ ہشام بن عروہ' عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنو سلیم سے تھا' یہ اُن خواتین میں شامل ہیں' جنہوں نے اپنا آپ نبی اکرم ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا۔

12269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّهُ قَبِلَهَا

❊❊ معمر نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے یہ روایت نہیں سنی: نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو (یعنی خولہ بنت حکیم کو) قبول کیا تھا۔

12270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الاحزاب: 50)"

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی ہبہ جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤمنوں کو چھوڑ کر' یہ صرف تمہارے لیے ہے''۔

12271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ الْهِبَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے بعد اور کسی کے لیے ہبہ جائز نہیں ہے۔

12272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَرَجُلَيْنِ مَعَهُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا: لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَزَوَّجَهَا عَلٰى سَوْطٍ لَحَلَّتْ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب اور اُن کے ہمراہ دو اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے بعد ہبہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے' اگر مرد عورت کے ساتھ کسی کوڑے کے مہر ہونے کی شرط پر شادی کر لیتا ہے' تو وہ عورت حلال ہو جائے گی (یعنی ایسا کرنا درست ہوگا)۔

12273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اِذْ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بُشِّرَ بِجَارِيَةٍ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: هَبْهَا لِيْ فَوَهَبَهَا لَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ اَصْدَقَهَا سَوْطًا لَحَلَّتْ لَهُ

٭٭ یزید بن عبیداللہ بن قسیط بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیّب کے پاس موجود تھا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے' تو حاضرین میں سے ایک شخص اُسے یہ کہتا ہے: تم اُسے مجھے ہبہ کر دو! تو وہ اُس لڑکی کو اُس شخص کو ہبہ کر دیتا ہے' تو سعید بن مسیّب نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے بعد اور کسی کے لیے (عورت کو) ہبہ کرنا جائز نہیں ہے' اگر وہ مرد ایک کوڑا' اُس لڑکی کو مہر کے طور پر دے دیتا ہے' تو وہ عورت اُس کے لیے جائز ہوگی۔

12274 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبَتْ نَفْسَهَا لَهُ قَالَ: فَصَمَتَ، ثُمَّ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، فَصَمَتَ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا قَائِمَةً مَلِيًّا - اَوْ قَالَ: هَوِيًّا - تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ وَهُوَ صَامِتٌ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ قَالَ: اَحْسَبُهُ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا قَالَ: لَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ شَيْئًا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ: فَذَهَبَ، ثُمَّ رَجَعَ،

فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا غَيْرَ ثَوْبِي هٰذَا اشْقُقْهُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي ثَوْبِكَ فَضْلٌ عَنْكَ، فَهَلْ تَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: مَاذَا؟ قَالَ: سُورَةَ كَذَا، وَكَذَا، وَسُورَةَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَقَدْ اَمْلَكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: فَرَاَيْتُهُ يَمْضِي وَهِيَ تَتْبَعُهُ

✺✺ ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے اپنا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' اُس خاتون نے دوبارہ اپنی پیشکش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُس خاتون کو دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی' اپنی پیشکش کے لیے تیار تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک صاحب کھڑے ہوئے' میرا خیال ہے کہ اُن کا تعلق انصار سے تھا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کو اس میں دلچسپی نہیں ہے' تو میرے ساتھ اس کی شادی کروا دیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (مہر میں دینے کے لیے) کچھ ہے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم! یارسول اللہ! (کچھ بھی نہیں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور کچھ تلاش کرو' خواہ سونے کی انگوٹھی ہی ہو! راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص گیا اور پھر واپس آیا اور بولا: اللہ کی قسم! مجھے اپنے اس کپڑے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ملا' اسے میں چیر کر اپنے اور اس کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کپڑا اتنا نہیں ہے جو تمہارے لیے اضافی ہو' کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ آتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا حصہ آتا ہے؟ اُس نے عرض کی: فلاں

حديث:12274 : صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب عرض المراة نفسها على الرجل الصالح - حديث:4831' صحيح مسلم - كتاب النكاح' باب الصداق - حديث:2632' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب النكاح وما يشاكله' بيان الخبر المبيح للرجل ان يتزوج على خاتم من حديد اذا - حديث:3373' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر البيان بأن جواز المهر للنساء يكون على اقل من عشرة' حديث:4155' موطا مالك - كتاب النكاح' باب ما جاء في الصداق والحباء - حديث:1096' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب ما يجوز ان يكون مهرا - حديث:2171' سنن ابي داود - كتاب النكاح' باب في التزويج على العمل يعمل - حديث:1819' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب صداق النساء - حديث:1885' السنن للنسائي - كتاب النكاح' ذكر امر رسول الله صلى الله عليه وسلم في النكاح وازواجه - حديث:3166' سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب تزويج الجارية الصغيرة - حديث:617' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' ذكر امر النبي صلى الله عليه وسلم وازواجه في النكاح - حديث:5163' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب النكاح' باب التزويج على سورة من القرآن - حديث:2756' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2062' سنن الدارقطني - كتاب النكاح' باب المهر - حديث:3154' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع ابواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما ابيح له من تزويج المراة من غير استئمارها واذا' حديث:12490' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابي مالك سهل بن سعد الساعدي - حديث:22255' مسند الشافعي - ومن كتاب الصداق والايلاء' حديث:1132' مسند ابي يعلى الموصلي - حديث سهل بن سعد الساعدي عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:7352' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما اسند سهل بن سعد - هشام بن سعد عن ابي حازم' حديث:5615

سورت آتی ہے فلاں آتی ہے' فلاں سورت اور فلاں سورت آتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے' اُس کے عوض میں' میں اس عورت کو تمہاری ملکیت میں دیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ شخص چلا گیا اور وہ عورت اُس کے پیچھے چلی گئی۔

12275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: اِذَا وَهَبَتِ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ بِبَیِّنَةٍ فَدَخَلَ بِهَا فَلَهَا مِثْلُ صَدَاقِ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهَا، فَاِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِهَا وَیَفْرِضَ فَلَهَا الْمُتْعَةُ

✽✽ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی عورت ثبوت کے ہمراہ (یا گواہوں کے ہمراہ) اپنا آپ کسی مرد کے لیے ہبہ کرتی ہے اور مرد اُس عورت کی رخصتی کروالیتا ہے' تو اُس عورت کو مہرِ مثل دیا جائے گا اور اگر مرد اُس عورت کی رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے اور اُس نے اُس کے لیے مہر مقرر بھی کیا تھا تو ایسی عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا۔

بَابٌ: طَلَاقُ الْمَعْتُوْهِ

باب: پاگل شخص کا طلاق دینا

12276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَمَّنْ سَمِعَ عَلِیًّا یَقُوْلُ: کُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ.

✽✽ ابواسحاق نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر دی ہوئی طلاق جائز ہوتی ہے' البتہ پاگل کی دی ہوئی طلاق کا حکم مختلف ہے۔

12277 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیعَةَ، عَنْ عَلِیٍّ مِثْلَهُ

✽✽ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے عامر بن ربیعہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

12278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا یَجُوْزُ لِلْاَحْمَقِ الْمَعْتُوْهِ الذَّاهِبِ الْعَقْلِ عِتْقٌ وَلَا طَلَاقٌ.

✽✽ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایسا احمق شخص جو پاگل ہو' جس کی عقل رخصت ہو چکی ہو' اُس کا غلام آزاد کرنا اور طلاق دینا واقع نہیں ہوتے ہیں۔

12279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ مِثْلَهُ

✽✽ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

12280 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا یَجُوْزُ لِاَحْمَقِ

فَاسِدٍ طَلَاقٌ وَّلَا عِتَاقٌ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: فاسد' احمق (یعنی پاگل شخص) کا طلاق دینا' یا غلام آزاد کرنا واقع نہیں ہوتے ہیں۔

12281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمَعْتُوْهِ وَلَا نِكَاحُهُ

❊❊ اسماعیل بن ابوخالد نے عامر کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پاگل شخص کی دی ہوئی طلاق یا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہوتے ہیں۔

بَابٌ: الْمَجْنُوْنُ وَالْمُوَسْوَسُ

باب: جنون کا شکار شخص یا وسوسہ کا شکار شخص کا حکم

12282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا كَانَ فِىْ اِفَاقَةِ الْمَجْنُوْنِ مِنْ طَلَاقٍ، اَوْ عَتَاقَةٍ، اَوْ قَذْفٍ فَهُوَ جَائِزٌ، وَمَا صَنَعَ وَهُوَ يُجَنُّ فَلَيْسَ بِشَىْءٍ

❊❊ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جنون کے شکار شخص کو جب افاقہ ہو' تو اُس کی دی ہوئی طلاق' یا غلام آزاد کرنا' یا کسی پر زنا کا الزام عائد کرنا' یہ درست شمار ہوں گے اور جنون لاحق ہونے کے دوران جو کچھ وہ کرتا ہے' اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

12283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ: اِذَا طَلَّقَ الْمَجْنُوْنُ فَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَنَّهُ كَانَ يَعْقِلُ جَازَ طَلَاقُهُ، وَاِلَّا اُحْلِفَ بِاللّٰهِ مَا كَانَ يَعْقِلُ، فَاِنْ حَلَفَ وَاِلَّا جَازَ طَلَاقُهُ، وَقَالَ فِى الْمَجْنُوْنِ الَّذِىْ يُسْتَنْكَرُ يَقْتُلُ رَجُلًا: يُحَلَّفُ بِاللّٰهِ مَا كَانَ يَعْقِلُ، فَاِنْ حَلَفَ غُرِّمَ الدِّيَةَ، وَاِلَّا قُتِلَ

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مجنون طلاق دیدے اور ثبوت کے ذریعہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ اُس وقت اُسے عقل تھی' تو اُس کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی' ورنہ اس بات پر اللہ کے نام کا حلف اُٹھایا جائے گا کہ اُسے اُس وقت عقل نہیں تھی' اگر وہ حلف اُٹھالیتا ہے تو ٹھیک ہے' ورنہ اُس کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی اور ایسا پاگل شخص جس کی حرکت قابلِ انکار ہوتی ہے' اگر وہ کسی شخص کو قتل کر دیتا ہے' تو اس بات پر اللہ کے نام کا حلف اُٹھایا جائے گا کہ اُس وقت اُسے عقل نہیں تھی' اگر وہ حلف اُٹھالیتا ہے' تو اُسے دیت کی ادائیگی کا پابند کیا جائے گا' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

12284 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَيُطَلِّقُ وَلِىُّ الْمُوَسْوَسِ وَلْيَنْتَظِرْهُ لَعَلَّهُ يَصِحُّ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: وسوسہ کا شکار ہونے والے شخص کا ولی طلاق دیدے گا اور وہ اس بات کا

انتظار کرے گا کہ شاید وہ ٹھیک ہو جائے۔

12285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي الْمَعْتُوهِ، وَالْمَجْنُونِ الَّذِي لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ: يُطَلِّقُ عَلَيْهِ وَلِيُّهُ

✱✱ معمر نے قتادہ کے حوالے سے پاگل اور مجنون کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کلام نہ کر سکتا ہو کہ اُس کا ولی اُس کی طرف سے طلاق دیدے گا۔

12286 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِذَا تَجَنَّبَ الْمُوَسْوَسُ بِامْرَأَتِهِ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَأْخُذُ بِذَلِكَ، نَرَى أَنَّهَا بَلِيَّةٌ وَقَعَتْ، فَإِنْ كَانَ يَخْشَى عَلَيْهَا عُزِلَتْ وَأُنْفِقَ عَلَيْهَا مِنْ مَالِهِ

✱✱ حبیب بن ابو ثابت نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی تحریر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات پائی ہے: جب وسوسہ کا شکار شخص اپنی عورت سے الگ رہتا ہو تو اُس کا ولی اُس کی طرف سے طلاق دیدے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک آزمائش ہے' جو واقع ہوئی ہے' اگر اُس عورت کی طرف سے اندیشہ ہو' تو وہ علیحدہ ہو جائے گی اور اُس وسوسہ کا شکار شخص کے مال میں سے اُس عورت کو خرچ فراہم کیا جائے گا۔

12287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يُطَلِّقُ عَنْهُ وَلِيُّهُ وَلْتَصْبِرْ

✱✱ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے شخص کی طرف سے اُس کا ولی طلاق نہیں دے گا اور عورت صبر سے کام لے گی۔

12288 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً مَجْنُونَةً أَصَابَتْ فَاحِشَةً عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَمُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيٍّ وَالصِّبْيَانُ يَقُولُونَ: مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ تُرْجَمُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَصَابَتْ فَاحِشَةً، فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا . فَقَالَ: رُدُّوهَا فَرَدُّوهَا فَقَامَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ: " أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ مَرْفُوعٌ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ - أَوْ قَالَ: يَحْتَلِمَ - " قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَمَا بَالُ هَذِهِ قَالَ: فَخَلَّى سَبِيلَهَا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک پاگل عورت نے زنا کر لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اُس عورت کا گزر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جبکہ اس کے اردگرد بچے یہ کہہ رہے تھے کہ بنوفلاں کی پاگل عورت کو سنگسار کر دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس نے زنا کیا ہے' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے واپس

لے جاؤ۔ لوگ اسے واپس لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے' سوئے ہوئے شخص سے' جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے' پاگل شخص سے جب تک وہ تندرست نہ ہو جائے اور بچے سے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں (ایسا ہی ہے)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

بَابٌ: طَلَاقُ السَّفِيهِ

باب: سفیہہ کا طلاق دینا

12289 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَفِيهٌ مَحْجُورٌ عَلَيْهِ قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُهُ، وَلَا نِكَاحُهُ، وَلَا يَجُوزُ بَيْعُهُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا سفیہہ شخص کے تصرف پر پابندی لگائی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایسے شخص کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوگی اور کیا ہوا نکاح درست نہیں ہوگا' البتہ اس کی خرید و فروخت درست ہوگی۔

12290 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ: "مَهْمَا اَقَلْتَ السُّفَهَاءَ فِي شَيْءٍ فَلَا تُقِلْهُمْ فِي ثَلَاثٍ: عِتْقٍ، وَنِكَاحٍ، وَطَلَاقٍ"

** عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کندی کو خط میں لکھا کہ تم سفیہہ لوگوں کے تصرف کو جن بھی چیزوں میں درست قرار دے دینا' تم تین چیزوں میں درست قرار نہ دینا: غلام آزاد کرنا' نکاح کرنا اور طلاق دینا۔

12291 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مَاذَا اَقَلْتَ السُّفَهَاءَ، فَلَا تُقِلْهُمْ بِالطَّلَاقِ وَالْعِتَاقَةِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ تم سفیہہ لوگوں کے تصرف کو جتنا بھی درست قرار دو' لیکن طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے میں اُسے درست قرار نہ دینا۔

بَابٌ: طَلَاقُ الْمُبَرْسَمِ

باب: برسام کے شکار شخص کا طلاق دینا

12292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ طَلَاقِ الْمُبَرْسَمِ

قَالَ: لَا يَجُوْزُ حَتّٰى يَعْقِلَ

✵✵ جابر نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے برسام زدہ شخص کے طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس وقت تک درست نہیں ہوگا' جب تک اُسے عقل نہیں آ جاتی۔

12293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: لَا يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمُبَرْسَمِ، وَلَا عَتَاقُهٗ اِلَّا اَنْ يُّشْهَدَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَعْقِلُ حِيْنَئِذٍ، وَاِلَّا حُلِّفَ فَاِنْ حَلَفَ وَاِلَّا جَازَ عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے' جبکہ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: برسام زدہ شخص کا طلاق دینا' یا اُس کا غلام آزاد کرنا درست نہیں ہوتا' البتہ اگر اُس کے خلاف گواہی دے دی جائے کہ اُس وقت اُسے عقل تھی (تو حکم مختلف ہوگا) ورنہ اُس سے حلف لیا جائے گا' اگر وہ حلف اُٹھالے' تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کے خلاف فیصلہ دیا جائے گا۔

بَابٌ: طَلَاقُ الْاَخْرَسِ

باب: گونگے شخص کا طلاق دینا

12294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْاَخْرَسِ الَّذِيْ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ: يُطَلِّقُ عَنْهُ وَلِيُّهٗ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے گونگے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کلام نہ کرسکتا ہو' قتادہ فرماتے ہیں: اُس کا ولی اُس کی طرف سے طلاق دیدے گا۔

12295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ طَلَاقِ الْاَخْرَسِ وَسَاَلْتُهٗ قَالَ: لَيْسَ لَهٗ طَلَاقٌ اِلَّا اَنْ يَّكْتُبَ؟. قَالَ: وَفِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْءٌ، وَاِنْ كَتَبَ قَالَ: وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَلَا ابْتِيَاعُهٗ

✵✵ سفیان ثوری نے گونگے شخص کے طلاق کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے شخص کی دی ہوئی طلاق نہیں ہوتی' البتہ اگر وہ لکھ کے دے' تو اُس کا کیا حکم ہوگا؟ اس کے بارے میں اُنہوں نے فرمایا: اس کے حوالے سے میرے ذہن میں اُلجھن پائی جاتی ہے' کہ اگر وہ لکھ کر بھی دیدے (تو کیا حکم ہوگا؟) البتہ سفیان ثوری نے یہ فرمایا: اُس کا کسی چیز کو فروخت کرنا یا کوئی چیز خریدنا جائز نہیں ہوگا۔

بَابٌ طَلَاقُ السَّكْرَانِ

باب: مدہوش شخص کا طلاق دینا

12296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "يَجُوْزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ، اِنَّهٗ لَيْسَ كَالْمَرِيْضِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ، اِنَّمَا اَتٰى مَا اَتٰى وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ يَقُوْلُ: مَا لَا يَصْلُحُ وَيَعْلَمُهٗ"

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے کیونکہ وہ ایسے بیمار کی مانند نہیں ہے' جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو' وہ ایک ایسا کام کر رہا ہے' جس کے بارے میں اُسے علم ہوتا ہے کہ وہ کیا کرنے لگا ہے اور اُسے یہ پتا ہوتا ہے کہ اُسے یہ کام نہیں کرنا چاہیے۔

12297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيْرِيْنَ سَمِعَهُمَا يَقُوْلَانِ: يَجُوْزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ، وَيُجْلَدُ جَلْدًا

٭٭ ایوب نے حسن بصری اور ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (نشہ میں) مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے اور اُسے کوڑے بھی لگائے جائیں گے۔

12298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَجُوْزُ طَلَاقُهُ، وَيُجْلَدُ جَلْدًا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے اور اُسے کوڑے بھی لگائے جائیں گے۔

12299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: يَجُوْزُ طَلَاقُهُ، وَعِتَاقُهُ، وَلَا يَجُوْزُ شِرَاؤُهُ، وَلَا بَيْعُهُ، وَلَا نِكَاحُهُ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے شخص کی دی ہوئی طلاق اور غلام آزاد کرنا درست ہوتے ہیں' البتہ اُس کا خرید و فروخت کرنا درست نہیں ہوتا ہے اور نکاح کرنا بھی درست نہیں ہوتا ہے۔

12300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: يَجُوْزُ الطَّلَاقُ لِلسَّكْرَانِ لِاَنَّهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَقَدْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا، وَلَا يَجُوْزُ هِبَتُهُ وَلَا صَدَقَتُهُ

٭٭ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: (نشہ میں) مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے کیونکہ اُس نے شراب پی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع کیا ہے' لیکن ایسے شخص کا ہبہ کرنا' یا صدقہ کرنا درست نہیں ہوتا۔

12301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَجَازَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِذْ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ طَلَاقَ السَّكْرَانِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيْمَنَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ رَمْلَةَ ابْنَةَ طَارِقٍ، فَاَجَازَهُ مُعَاوِيَةُ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کے گورنر تھے' تو اُنہوں نے نشہ میں مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق کو درست قرار دیا تھا۔

عبیداللہ بن ایمن نے بتایا: ایک شخص نے اپنی بیوی رملہ بنت طارق کو طلاق دے دی تھی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُسے درست قرار دیا تھا۔

12302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَاِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: يَجُوْزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَعِتْقُهُ

✻✻ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: نشہ میں مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق اور اُس کا غلام آزاد کرنا جائز ہوتے ہیں (یعنی واقع ہو جاتے ہیں)۔

12303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ

✻✻ ابراہیم بن محمد نے حرملہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے۔

12304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: طَلَاقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ

✻✻ ابن ابونجیح' مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے۔

12305 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا اَصَابَ السَّكْرَانُ فِىْ سُكْرِهِ اُقِيمَ عَلَيْهِ

✻✻ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص اپنی مدہوشی کے دوران جس چیز کا ارتکاب کرے گا' اُس پر اُس کی حد جاری کی جائے گی۔

12306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: لَيْسَ طَلَاقُ السَّكْرَانِ بِشَيْءٍ

✻✻ تیمی کے صاحبزادے نے لیث کے حوالے سے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

12307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ

✻✻ یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی (یعنی واقع نہیں ہوتی)۔

12308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمَعْتُوهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ

✻✻ زہری نے ابان بن عثمان بن عفان کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص اور پاگل شخص کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

12309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ

❋❋ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی۔

12310 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الدَّيَّالِ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ، فَاَمَّا نِكَاحُهُ فَاِنِّي لَا اَدْرِي لَعَلَّهُ لَا يَجُوزُ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: يَجُوزُ نِكَاحُهُ وَطَلَاقُهُ

❋❋ مسلم بن دیال نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے' جہاں تک اُس کے نکاح کرنے کا تعلق ہے' تو مجھے نہیں معلوم شاید یہ درست نہ ہوتا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ کہتے ہیں: ایسے شخص کا کیا ہوا نکاح' یا دی ہوئی طلاق درست ہوتے ہیں۔

بَابٌ: طَلَاقُ الصَّبِيِّ

باب: بچے کا طلاق دینا

12311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَجُوزُ طَلَاقُ الْغُلَامِ اِذَا بَلَغَ اَنْ يُصِيبَ النِّسَاءَ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: لڑکا جب اس عمر تک پہنچ جائے کہ وہ عورتوں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہو' تو اُس کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی۔

12312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الصَّبِيِّ قَالَا: لَا يَجُوزُ طَلَاقُهُ، وَلَا عَتَاقُهُ، وَلَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

❋❋ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اور زہری کے حوالے سے بچہ کے بارے میں نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اُس کی طلاق دینا اور اُس کا غلام آزاد کرنا درست نہیں ہوتا اور اُس پر اُس وقت تک حد جاری نہیں ہوگی' جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شخص نے یہ بات بتائی ہے: اُس نے حسن بصری کو بھی زہری کے قول کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

12313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ شَيْئًا حَتّٰى يَحْتَلِمَ

✵✵ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: بچہ کی دی ہوئی طلاق اُس وقت تک درست نہیں ہوتی' جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

12314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَ طَلَاقَ الصِّغَارِ شَيْئًا

✵✵ سفیان ثوری نے اعمش کے حوالے سے ابومعشر کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگ کمسن بچوں کی دی ہوئی طلاق کو کچھ بھی شمار نہیں کرتے ہیں۔

12315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى طَلَاقَ الصِّبْيَانِ شَيْئًا

✵✵ حکم نے یحییٰ بن جزار کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بچوں کو دی ہوئی طلاق کو کچھ بھی شمار نہیں کرتے تھے۔

12316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَجُوزُ عَلَى الْغُلَامِ طَلَاقٌ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

✵✵ ابراہیم بن محمد نے حسین بن عبداللہ کے حوالے سے' اُن کے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: بچہ کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی' جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

بَابٌ: الَّتِیْ لَا تَعْلَمُ مَهْلِكَ زَوْجِهَا

باب: ایسی عورت کا حکم' جسے اُس کے شوہر کے انتقال کے بارے میں پتا نہ ہو

12317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، قَضَيَا فِي الْمَفْقُودِ اَنَّ امْرَاَتَهُ تَتَرَبَّصُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ وَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ فَاِنَّ جَاءَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ خُيِّرَ بَيْنَ الصَّدَاقِ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ

✵✵ زہری نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے ایسے شخص کے بارے میں جو مفقود ہو چکا ہو' یہ فیصلہ دیا ہے کہ اُس کی بیوی چار ماہ تک انتظار کرے گی' اُس کے بعد چار ماہ دس دن تک (عدت گزارے گی) پھر وہ شادی کر لے گی' اگر اس کے بعد اُس کا پہلا شوہر آ گیا تو اُس کے شوہر نے اُس کی ادا کی ہوئی مہر کی رقم یا اُس کی بیوی کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔

12318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ: قَضَيَا فِي مِيْرَاثِ الْمَفْقُودِ يُقْسَمُ مِنْ يَوْمِ تَمْضِي الْاَرْبَعُ سَنَوَاتٍ عَلٰى امْرَاَتِهِ، وَتَسْتَقْبِلُ

عِدَّتَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

٭٭ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے اُنہیں بتایا: حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے مفقود شخص کی وراثت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اُس کی گمشدگی کو چار سال گزر جائیں گے تو اُس کی بیوی کو وراثت میں سے اُس کا حصہ دے دیا جائے گا اور وہ عورت چار ماہ دس دن مزید عدت گزارے گی۔

12319 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عُمَرَ، اَمَرَ مَوْلَى الْمُغَيَّبِ عَنْهَا اَنْ يُطَلِّقَهَا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غائب ہونے والے شخص کے ولی کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اُس کی بیوی کو طلاق دیدے۔

12320 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْفَقِيدِ الَّذِي فُقِدَ قَالَ: دَخَلْتُ الشِّعْبَ فَاسْتَهْوَتْنِي الْجِنُّ، فَمَكَثَتِ امْرَاَتِي اَرْبَعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ اَتَتْ عُمَرَ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَرَبَّصَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ مِنْ حِينِ رَفَعَتْ اَمْرَهَا اِلَيْهِ، ثُمَّ دَعَا وَلِيَّهُ فَطَلَّقَ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَتْ فَخَيَّرَنِي عُمَرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّدَاقِ الَّذِي اَصْدَقْتُ"

٭٭ یونس بن خباب نے مجاہد کے حوالے سے مفقود شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ (مفقود صاحب) بیان کرتے ہیں: میں گھاٹی کی داخل ہوا' تو جنوں نے مجھے پکڑ لیا' پھر میری بیوی چار سال تک ایسے ہی رہی' پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی' کہ جب اُس نے اپنا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تھا' تو اُس کے بعد چار سال انتظار کرے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس مفقود شخص کے ولی کو بلایا' تو اُس ولی نے طلاق دے دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی' کہ وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے۔ وہ مفقود شخص بیان کرتا ہے: اُس عورت کے شادی کرنے کے بعد میں آ گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ اختیار دیا کہ میں یا تو اُس عورت کو اختیار کرلوں' یا مہر کی وہ رقم لے لوں (جو میں نے اُس عورت کو ادا کی تھی)۔

12321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: فَقَدَتِ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا، فَمَكَثَتْ اَرْبَعَ سَنَوَاتٍ، ثُمَّ ذَكَرَتْ اَمْرَهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَرَبَّصَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ مِنْ حِينِ رَفَعَتْ اَمْرَهَا اِلَيْهِ، فَاِنْ جَاءَ زَوْجُهَا وَاِلَّا تَزَوَّجَتْ بَعْدَ السِّنِيْنَ الْاَرْبَعِ وَلَمْ تَسْمَعْ لَهُ بِذِكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى بَابِهٖ يَسْتَفْتِحُ اَوْ بَيْنَا هُوَ ذَاهِبٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَالَ: قِيلَ: اِنَّ امْرَاَتَكَ تَزَوَّجَتْ بَعْدَكَ. فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرَ خَبَرَ امْرَاَتِهٖ فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اعْذُرْنِي عَلٰى مَنْ غَصَبَنِي عَلٰى اَهْلِي، وَحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَفَزِعَ عُمَرُ لِذٰلِكَ وَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: اَنْتَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ: وَكَيْفَ؟ فَقَالَ: ذَهَبَتْ بِيَ الْجِنُّ فَكُنْتُ اَتِيهُ فِي الْاَرْضِ، فَجِئْتُ وَقَدْ تَزَوَّجَتِ امْرَاَتِي، زَعَمُوا اَنَّكَ اَمَرْتَهَا بِذٰلِكَ. قَالَ عُمَرُ:

اِنْ شِئْتَ رَدَدْنَا اِلَيْكَ امْرَاَتَكَ، وَاِنْ شِئْتَ زَوَّجْنَاكَ غَيْرَهَا . قَالَ: بَلٰى، زَوِّجْنِي غَيْرَهَا فَجَعَلَ عُمَرُ يَسْاَلُهُ عَنِ الْجِنِّ وَهُوَ يُخْبِرُهُ

✽✽ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنے شوہر کو مفقود پایا' چار سال گزر گئے پھر اُس نے اپنا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی کہ جب اُس نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تھا' تو اُس کے بعد وہ چار سال انتظار کرے' اگر اُس کا شوہر آ گیا' تو ٹھیک ہے! ورنہ چار سال گزرنے کے بعد وہ عورت شادی کر لے' اس دوران اُس عورت کو اپنے شوہر کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ملی' اُس کے بعد اُس کا شوہر آ گیا' وہ ابھی دروازہ پر کھڑا ہوا تھا' دروازہ کھولنے کے لیے کہہ رہا تھا' یا اپنے گھر میں جانے والا تھا کہ اُسے بتایا گیا کہ تمہاری بیوی نے تو شادی کر لی ہے! اُس نے اس بارے میں تحقیق کی تو اُسے اُس کی بیوی کی صورتِ حال کے بارے میں بتایا گیا' تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: آپ مجھے اُس شخص سے بدلہ دلوایئے' جس نے میری بیوی کو غصب کروا دیا اور میرے اور اُن لوگوں کے درمیان رکاوٹ بن گیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان ہو گئے' اُنہوں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے (جس نے یہ جرم کیا ہے؟) اُس شخص نے جواب دیا: امیر المؤمنین! آپ ہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: مجھے جنات پکڑ کر لے گئے تھے' میں اُن کی سرزمین پر چلا گیا' پھر جب میں آیا تو میری بیوی دوسری شادی کر چکی تھی' لوگوں نے بتایا کہ آپ نے اُس عورت کو اس بات کا حکم دیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو ہم تمہاری بیوی تمہیں واپس دلوا دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو اُس کی بجائے کسی اور عورت کے ساتھ تمہاری شادی کروا دیتے ہیں۔ اُس نے کہا: ٹھیک ہے! کسی اور عورت کے ساتھ میری شادی کروا دیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس سے جنات کے حالات کے بارے میں دریافت کرنے لگے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتانے لگا۔

12322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَرَجَ اِلٰى مَسْجِدِ قَوْمِهِ لِيَشْهَدَ الْعِشَاءَ فَاسْتُطِيرَ، فَجَاءَتِ امْرَاَتُهُ اِلٰى عُمَرَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَدَعَا قَوْمَهُ فَسَاَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَصَدَّقُوهَا، فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَرَبَّصَ اَرْبَعَةَ حِجَجٍ، ثُمَّ اَتَتْهُ بَعْدَ انْقِضَائِهِنَّ فَاَمَرَهَا فَتَزَوَّجَتْ، ثُمَّ قَدِمَ زَوْجُهَا فَصَاحَ بِعُمَرَ، فَقَالَ: امْرَاَتِيْ لَا طَلَّقْتُ وَلَا مِتُّ قَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوْا: الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِهِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَخَيَّرَهُ بَيْنَ امْرَاَتِهِ وَبَيْنَ الْمَهْرِ. وَسَاَلَهُ، فَقَالَ: ذَهَبَتْ بِيْ حَيٌّ مِنَ الْجِنِّ كُفَّارٌ فَكُنْتُ فِيهِمْ . قَالَ: فَمَا كَانَ طَعَامُكَ فِيهِمْ؟ قَالَ: مَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَالْفُولُ حَتّٰى غَزَاهُمْ حَيٌّ مُسْلِمُوْنَ فَهَزَمُوهُمْ، فَاَصَابُونِيْ فِي السَّبْيِ فَقَالُوْا: مَاذَا دِيْنُكَ؟ فَقُلْتُ: الْاِسْلَامُ. قَالُوْا: اَنْتَ عَلٰى دِيْنِنَا اِنْ شِئْتَ مَكَثْتَ عِنْدَنَا، وَاِنْ شِئْتَ رَدَدْنَا عَلٰى قَوْمِكَ، قُلْتُ: رُدُّوْنِيْ فَبَعَثُوا مَعِيْ نَفَرًا مِنْهُمْ، اَمَّا اللَّيْلُ فَيُحَدِّثُوْنِيْ وَاُحَدِّثُهُمْ، وَاَمَّا النَّهَارُ فَاِعْصَارُ الرِّيحِ اَتْبَعُهَا حَتّٰى رُدِدْتُ عَلَيْكُمْ.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَّا اَبُوْ قَزَعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ عُمَرَ سَاَلَهُ اَيْنَ كُنْتَ؟ فَقَالَ: ذَهَبَ بِيْ جِنٌّ كُفَّارٌ فَلَمْ يَزَلْ

يَـدُورُونَ بِـيَ الْاَرْضَ حَتّٰـى وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فِيهِمْ مُسْلِمُونَ، فَاَخَذُونِيْ فَرَدُّونِيْ قَالَ: مَاذَا يُشَارِكُونَا فِيهِ مِنْ طَـعَـامِنَا؟ قَالَ: فِيمَا لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْهَا وَفِيمَا سَقَطَ. قَـالَ عُمَرُ: اِنِ اسْتَطَعْتُ، لَا يَسْقُطُ مِنِّي شَيْءٌ

✺ ✺ داؤد بن ابوہند نے ایک شخص کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے نکلا تاکہ عشاء کی نماز میں شریک ہو تو اس دوران وہ غائب ہو گیا' اُس کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُن کے سامنے یہ صورتِ حال ذکر کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی قوم کے افراد کو بلایا اور اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن لوگوں نے عورت کے بیان کی تصدیق کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ چار سال انتظار کرے' وہ چار سال گزرنے کے بعد دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی تو اُس نے شادی کر لی' پھر اُس کا پہلا شوہر بھی آ گیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلند آواز میں پکار کر کہا: میری بیوی کو نہ تو میں نے طلاق دی اور نہ ہی میرا انتقال ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جس کا فلاں' فلاں معاملہ ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے اس کی بیوی اور مہر کے درمیان اختیار دے دو۔ پھر اُنہوں نے اُس سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُس نے بتایا کہ مجھے جنات کا ایک قبیلہ لے گیا تھا' وہ کافر تھے' میں اُن کے درمیان رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اُن کے درمیان تم کھاتے کیا تھے؟ اُس نے جواب دیا: وہ کھانا جس پر (کھاتے ہوئے انسان) اللہ کا نام ذکر نہیں کرتے ہیں' زمین پر گرا ہوا کھانا' یہاں تک کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے اُن کے ساتھ لڑائی کر کے اُنہیں پسپا کر دیا اور اُن لوگوں نے مجھے بھی قیدیوں میں پکڑ لیا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا دین کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: اسلام! تو اُن لوگوں نے کہا کہ تم تو ہمارے دین پر ہو! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ رہو اور اگر چاہو' تو ہم تمہاری قوم میں تمہیں واپس کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا: تم لوگ مجھے واپس بھجوا دو۔ تو اُنہوں نے میرے ساتھ کچھ لوگوں کو بھیجا' جو اُن میں سے ہی تھے' رات کے وقت میرے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے اور میں اُن کے ساتھ بات چیت کیا کرتا تھا اور دن کے وقت ہوا چلا کرتی تھی اور میں اُس کے پیچھے جاتا رہتا تھا' یہاں تک کہ میں آپ لوگوں کے پاس آ گیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: جہاں تک ابوقزعہ کا تعلق ہے: تو میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئے تھے؟ تو اُس نے کہا: مجھے کافر جنات لے گئے تھے' وہ مجھے لے کر پوری زمین پر گھومتے رہے' یہاں تک کہ میں ایک گھرانے میں پہنچا' وہ لوگ مسلمان تھے' اُنہوں نے مجھے پکڑا اور مجھے واپس کروا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اُن لوگوں کے درمیان ہمارے کھانے میں سے کیا چیز پائی؟ تو اُس نے کہا: وہ چیز جس پر اللہ کا نام نہ ذکر کیا گیا ہو اور جو نیچے گر گئی ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھ سے ہو سکا' تو اب مجھ سے کوئی چیز نیچے نہیں گرے گی۔

12323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَرْاَةِ تَفْقِدُ زَوْجَهَا وَلَا تَدْرِي مَا الَّذِي اَهْلَكَهُ اَنَّهَا تَرَبَّصُ اَرْبَعَ سِنِينَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا، ثُمَّ تَنْكِحُ اِنْ بَدَا لَهَا

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے' جس کا شوہر مفقود ہو جاتا ہے اور اُسے یہ پتا نہیں چل پاتا کہ وہ انتقال کر چکا ہے یا نہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ عورت چار سال تک انتظار کرے گی' پھر وہ بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارے گی' پھر اُس کے بعد اگر اُسے مناسب لگے گا' تو وہ دوسری شادی کر لے گی۔

12324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: تَتَرَبَّصُ امْرَاَةُ الْمَفْقُودِ اَرْبَعَ سِنِينَ

٭٭ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مفقود شخص کی بیوی چار سال تک انتظار کرے گی۔

12325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيدُ اِلَى الْحَجَّاجِ، اَنْ سَلْ مَنْ قِبَلَكَ عَنِ الْمَفْقُودِ اِذَا جَاءَ وَقَدْ تَزَوَّجَتِ امْرَاَتُهُ؟ فَسَاَلَ الْحَجَّاجُ اَبَا مَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، فَقَالَ اَبُو مَلِيحٍ: حَدَّثَتْنِي سُهَيْمَةُ بِنْتُ عُمَيْرٍ الشَّيْبَانِيَّةُ، اَنَّهَا فَقَدَتْ زَوْجَهَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَلَمْ تَدْرِ اَهَلَكَ اَمْ لَا، فَتَرَبَّصَتْ اَرْبَعَ سِنِينَ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ وَقَدْ تَزَوَّجَتْ قَالَتْ: فَرَكِبَ زَوْجَايَ اِلَى عُثْمَانَ فَوَجَدَاهُ مَحْصُورًا، فَسَاَلَاهُ وَذَكَرَا لَهُ اَمْرَهُمَا. فَقَالَ عُثْمَانُ: اَعَلَى هَذِهِ الْحَالِ؟ قَالَا: قَدْ وَقَعَ وَلَا بُدَّ. قَالَ عُثْمَانُ: فَخُيِّرَ الْاَوَّلُ بَيْنَ امْرَاَتِهِ وَبَيْنَ صَدَاقِهَا قَالَ: فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ قُتِلَ عُثْمَانُ. فَرَكِبَا بَعْدُ حَتَّى اَتَيَا عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ فَسَاَلَاهُ؟ فَقَالَ: اَعَلَى هَذِهِ الْحَالِ؟ قَالَا: قَدْ كَانَ مَا تَرَى، وَلَا بُدَّ مِنَ الْقَوْلِ فِيهِ. قَالَتْ: وَاَخْبَرَاهُ بِقَضَاءِ عُثْمَانَ فَقَالَ: مَا اَرَى لَهُمَا اِلَّا مَا قَالَ عُثْمَانُ. فَاخْتَارَ الْاَوَّلُ الصَّدَاقَ. قَالَتْ: فَاَعَنْتُ زَوْجِيَ الْاٰخَرَ بِاَلْفَيْنِ كَانَ الصَّدَاقُ اَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَرَدَّ اُمَّهَاتِ اَوْلَادٍ كُنَّ لَهُ تَزَوَّجْنَ بَعْدَهُ وَرَدَّ اَوْلَادَهُنَّ مَعَهُنَّ، عَلِمَ اَنَّهُ قَالَهُ

٭٭ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ولید نے حجاج کو خط لکھا کہ تم اپنی طرف کے لوگوں سے مفقود شخص کے بارے میں دریافت کرو کہ جب وہ آئے اور اُس کی بیوی شادی کر چکی ہو (تو اس کا حکم کیا ہو گا؟) حجاج نے اس بارے میں ابوملیح بن اسامہ سے دریافت کیا' تو ابوملیح نے جواب دیا: سہیمہ بنت عمیر شیبانیہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے ایک جنگ کے دوران اپنے شوہر کو مفقود پایا' اُنہیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ کیا وہ صاحب انتقال کر گئے ہیں یا نہیں؟ تو اُس خاتون نے چار سال انتظار کیا' پھر اُس نے شادی کر لی' پھر اُس کا پہلا شوہر آ گیا' جبکہ وہ خاتون شادی کر چکی تھی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میرے دونوں شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سوار ہو کر گئے تو اُنہوں نے پایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا جا چکا تھا' اُن دونوں نے حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا اور اُن کے سامنے پوری صورتِ حال ذکر کی' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ صورتِ حال ہے! اُن دونوں نے کہا: جناب! یہ ہو چکا ہے اور اس کا کوئی فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہلے شوہر کو اُس کی بیوی اور اُس کی ادا کی ہوئی مہر کی رقم کے درمیان اختیار دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' تو اُن کی شہادت کے بعد یہ دونوں حضرات سوار ہو کر کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے کہا: کیا یہ واقعہ ہوا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جو صورتِ حال ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' اس بارے میں کوئی فیصلہ دینا ضروری ہے' وہ خاتون بیان کرتی ہیں ان دونوں صاحبان نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے بارے میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں ان دونوں لوگوں کے لیے وہی حکم ہوگا' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ تو پہلے شوہر نے مہر کو اختیار کر لیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے دوسرے شوہر کی دو ہزار درہم کے ساتھ مدد کی' کیونکہ پہلے شوہر کو مہر کی ادا کی جانے والی رقم چار ہزار تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو اُس کی اُمہات اولاد بھی واپس کروا دی تھی' جنہوں نے اُس کے بعد شادی کر لی تھی اور اُن عورتوں کے ساتھ اُن کی اولاد کو بھی واپس کروا دیا تھا۔ اُنہیں یہ بات چل گئی تھی کہ اُنہوں نے یہ کہا ہے۔

12326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ تَرَبَّصَتْ سَنَةً، وَاِذَا فُقِدَ فِي غَيْرِ الصَّفِّ فَاَرْبَعُ سِنِيْنَ

✵✵ داؤد بن ابو ہند نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی جنگ کے دوران مفقود ہوا ہو' تو عورت ایک سال تک انتظار کرے گی اور جب جنگ کے علاوہ مفقود ہوا ہو' تو چار سال تک انتظار کرے گی۔

12327 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَتَرَبَّصُ اَرْبَعَ سَنَوَاتٍ مِنْ يَوْمِ تَكَلَّمُ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَلِيُّهُ لِتَاْخُذَ بِالْوُثْقَى وَلَا تَمْنَعُ زَوْجَهَا تِلْكَ التَّطْلِيْقَةَ اِنْ جَاءَ هَا فَاخْتَارَهَا وَكَانَتِ النِّيَّةُ اَنْ يُرَاجِعَهَا فَتَعْتَدَّ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا، فَاِنْ جَاءَ فَاخْتَارَهَا اخْتَارَتْ مِنَ الْاَوَّلِ، فَاِنِ اخْتَارَ صَدَاقَهَا غَرِمَتْهُ هِيَ مِنْ مَالِهَا، وَلَمْ تَعْتَدَّ مِنَ الْاٰخِرِ قَرَّتْ عِنْدَهُ كَمَا هِيَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت نے جس دن کلام کیا ہے' اُس دن کے بعد سے لے کر وہ چار سال تک انتظار کرے گی' پھر اُس مرد کا ولی اُس عورت کو طلاق دیدے گا' تاکہ وہ عورت رسّی کو تھام لے اور پھر یہ طلاق اُس کے شوہر کے لیے رکاوٹ نہیں بن سکے گی' اگر اُس عورت کا شوہر اُس کے پاس آتا ہے اور اُس عورت کو اختیار کر لیتا ہے اور نیت یہ ہو کہ وہ اُس سے رجوع کرے گا' تو ایسی عورت بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارے گی' اگر اُس کا شوہر آ جاتا ہے اور اُسے اختیار کر لیتا ہے' تو وہ عورت پہلے شوہر کے پاس چلی جائے گی اور اگر وہ اُس کے مہر کو اختیار کر لیتا ہے' تو وہ عورت تاوان کے طور پر اپنے مال میں سے اس کی ادائیگی کرے گی' البتہ وہ دوسرے شوہر سے اس کی عدت نہیں گزارے گی وہ اُس کے پاس اُسی طرح رہے گی جس طرح ہے۔

12328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "يُغَرَّمُ الزَّوْجُ الصَّدَاقَ قَالَ: اَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ: تُغَرَّمُهُ الْمَرْاَةُ وَهُوَ اَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ اِلَيْنَا"

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: شوہر مہر کی رقم کو تاوان کے طور پر ادا کرے گا۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) البتہ ہم یہ کہتے ہیں: عورت تاوان کی وہ رقم ادا کرے گی اور ہمارے نزدیک پسندیدہ قول یہی ہے۔

12329 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُ سِنِيْنَ مِنْ حِيْنِ تَرْفَعُ امْرَاَةُ الْمَفْقُوْدِ اَمْرَهَا اَنَّهُ يُقَسَّمُ مَالُهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت کے مفقود شخص کا مقدمہ پیش کرنے کے بعد چار سال گزر جائیں گے' تو پھر اُس مفقود شخص کا مال اُس کے ورثاء کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔

12330 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِيْ امْرَاَةِ الْمَفْقُوْدِ: هِيَ امْرَاَةٌ ابْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتّٰى يَاْتِيَهَا مَوْتٌ، اَوْ طَلَاقٌ

✵✵ محمد بن عبیداللہ عرزمی نے حکم بن عتیبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود شخص کی بیوی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ایک ایسی عورت ہے' جسے آزمائش کا شکار کیا گیا ہے' اُسے صبر سے کام لینا چاہیے' جب تک اُس کے پاس (اپنے شوہر کے) انتقال کی' یا (اُس کی طرف سے دی جانے والی) طلاق کی اطلاع نہیں آ جاتی۔

12331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تَتَرَبَّصُ حَتّٰى تَعْلَمَ اَحَيٌّ هُوَ، اَوْ مَيِّتٌ

✵✵ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے حکم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ عورت اُس وقت تک انتظار کرے گی جب تک اُسے پتا نہیں چل جاتا کہ اُس کا شوہر زندہ ہے' یا انتقال کر چکا ہے؟

12332 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هِيَ امْرَاَةٌ ابْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتّٰى يَاْتِيَهَا مَوْتٌ، اَوْ طَلَاقٌ

✵✵ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت آزمائش میں مبتلا ہوئی ہے تو اسے صبر سے کام لینا چاہیے' جب تک اس کے پاس (اپنے شوہر کے) انتقال (یا اس کے) طلاق دینے کی اطلاع نہیں آتی۔

12333 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَافَقَ عَلِيًّا عَلٰى اَنَّهَا تَنْتَظِرُهُ اَبَدًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے کہ ایسی عورت ہمیشہ اپنے شوہر کا انتظار کرے گی۔

12334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِی حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هِيَ امْرَاَةٌ ابْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتّٰى يَاْتِيَهَا مَوْتٌ، اَوْ طَلَاقٌ

٭٭ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ایک ایسی عورت ہے' جسے آزمائش کا شکار کیا گیا ہے' تو اُسے صبر سے کام لینا چاہیے' جب تک اُس کے پاس (اپنے شوہر کے) انتقال کی' یا (اُس کی طرف سے دی جانے والی) طلاق کی اطلاع نہیں آ جاتی۔

12335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَتَرَبَّصُ حَتّٰى تَعْلَمَ اَحَيٌّ هُوَ، اَوْ مَيِّتٌ

٭٭ سفیان ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت انتظار کرے گی' جب تک اُسے یہ پتا نہیں چل جاتا کہ کیا اُس کا شوہر زندہ ہے' یا انتقال کر چکا ہے؟

بَابٌ: يَجِيءُ الْاَوَّلُ وَقَدْ مَاتَتْ

باب: جب پہلا شوہر آئے اور عورت کا انتقال ہو چکا ہو

12336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ جَاءَ فَوَجَدَهَا قَدْ مَاتَتْ قَالَ: مِيرَاثُهَا قَطُّ. قَالَ عَطَاءٌ: هِيَ مِنْهُ، وَهُوَ مِنْهَا، اِذَا كَانَتْ نُكِحَتْ فِي حَيَاتِهِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد آئے اور پھر عورت کو پائے کہ اُس کا انتقال ہو چکا ہے تو اُس کی میراث کا کیا حکم ہوگا؟ عطاء فرماتے ہیں: وہ اُس کی بیوی شمار ہوگی اور وہ اُس کا شوہر شمار ہوگا' جبکہ عورت کے ساتھ اُس مرد کی زندگی میں نکاح کیا جا چکا ہو۔

12337 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: يَقُولُ: مَا قَالَ عُمَرُ: يُسْتَحْلَفُ بِاللّٰهِ اَيُّ ذٰلِكَ كَانَ مُخْتَارًا لَوْ وَجَدَهَا حَيَّةً، اِيَّاهَا اَوْ صَدَاقَهَا

٭٭ ابن جریج نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ایسے مرد سے اللہ کے نام پر حلف لیا جائے گا کہ اگر وہ اُس عورت کو زندہ پالیتا' اور اسے اختیار دیا جاتا' تو وہ عورت کو اختیار کرتا' یا پھر اُس کے مہر کو اختیار کرتا؟

12338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا جَاءَ الْمَفْقُودُ فَوَجَدَهَا قَدْ مَاتَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَمِيرَاثُهَا لِلْاَوَّلِ دُوْنَ الْاٰخَرِ، وَلَهَا مَهْرُهَا مِنَ الْاٰخَرِ بِمَا اسْتُحِلَّ مِنْهَا

٭٭ معمر نے حسن بصری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مفقود آئے اور اپنی بیوی کو پائے کہ اُس کے دوسرے شوہر کے ہاں انتقال ہو چکا ہے' تو اُس عورت کی وراثت دوسرے شوہر کی بجائے' پہلے شوہر کو ملے گی اور اُس عورت کو دوسرے شوہر کی طرف سے مہر ملے گا' کیونکہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیا تھا۔

بَابٌ: يَجِيءُ وَقَدْ مَاتَ آخَرُ

باب: جب پہلا شوہر آئے اور دوسرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہو

12339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ جَاءَ الْاَوَّلُ فَوَجَدَهَا قَدْ تَزَوَّجَتْ وَمَاتَ زَوْجُهَا الْاٰخَرُ اَلَيْسَ يَخْتَارُ اَيْضًا؟ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: فَمَاتَ الْاَوَّلُ وَعَلِمَ ذٰلِكَ اَيَاْخُذُ وَرَثَتُهُ مَهْرَهُ اِيَّاهَا ثُمَّ لَا تَرِثُهُ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر پہلا شوہر آتا ہے اور اپنی بیوی کو پاتا ہے کہ اُس نے بعد میں شادی کر لی تھی اور اُس کے دوسرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے تو کیا پھر بھی اُسے اس بارے میں اختیار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر پہلے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُسے اس بات کا پتا تھا تو کیا اُس کے ورثاء اُس کا دیا ہوا مہر اُس عورت سے وصول کریں گے اور پھر وہ عورت اُس کی وارث نہیں بنے گی؟ اُنہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم!

12340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: فِيْ امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَتَزَوَّجَتْ فَتُوُفِّيَ زَوْجُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ جَاءَ الْاَوَّلُ قَالَ: تَرُدُّ مِيْرَاثَهَا مِنَ الْاٰخَرِ اِلٰى اَهْلِ الْاٰخَرِ وَهِيَ امْرَاَةُ الْاَوَّلِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: تَرِثُ الْاٰخَرَ، فَاِنْ مَاتَ الْاَوَّلُ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ فَاِنَّهَا تَرِثُهُ اَيْضًا، وَتَعْتَدُّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا عِدَّتَيْنِ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسی عورت کے بارے میں ہے: جو اپنی شوہر کو مفقود پاتی ہے اور پھر دوسری شادی کر لیتی ہے' پھر اُس کے دوسرے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے' پھر پہلا شوہر آ جاتا ہے' تو حسن بصری فرماتے ہیں: دوسرے شوہر سے اُس کی وراثت لے کر' پہلے شوہر کے گھر والوں کو دی جائے گی کیونکہ وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہو گی۔

قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت دوسرے شخص کی وارث بنے گی' اگر پہلے شوہر کا اُس کے آنے سے پہلے انتقال ہو جاتا تو وہ عورت اُس کی بھی وارث بنتی اور پھر اُن دونوں کے حوالے سے دو عدتیں گزارتی۔

12341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ، ثُمَّ مَاتَ زَوْجُهَا الْاٰخَرُ، ثُمَّ جَاءَ الْاَوَّلُ قَالَ: تَرُدُّ مِيْرَاثَ الْاٰخَرِ، وَهِيَ امْرَاَةُ الْاَوَّلِ تَرِثُهُ وَيَرِثُهَا

✵✵ سفیان ثوری نے جابر نامی راوی کے حوالے سے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنے شوہر کو مفقود پاتی ہے' پھر شادی کر لیتی ہے' پھر اُس کے دوسرے شوہر کے انتقال ہو جاتا ہے' پھر پہلا شوہر بھی آ جاتا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا: وہ دوسرے شوہر کی وراثت واپس کر دے گی' وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہو گی' وہ اُس کی وارث بنے گی اور پہلا شوہر اُس کا وارث بنے گا۔

12342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: فِي امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَتَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا اَنَّهُ يَتَزَوَّجُهَا الْاٰخَرُ. قَالَ: نَعَمْ لَا يَسْوَى طَلَاقُهُ بَعْدَهُ بَعْرَةً

✱✱ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو عورت اپنے شوہر کو مفقود پاتی ہے اور پھر دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور پہلا شوہر اُسے تین طلاق دے دیتا ہے تو کیا دوسرا شوہر اُس عورت کے ساتھ شادی کر لے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ اُس کے بعد اُس کی دی ہوئی طلاق ایک مینگنی کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھے گی۔

12343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي الْمَفْقُودِ تَزَوَّجَتِ امْرَاَتُهُ وَهُوَ حَيٌّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ الْمَفْقُودُ وَامْرَاَتُهُ عِنْدَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ، فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتُحِلَّ مِنْهَا وَتَرِثُ الْاَوَّلَ، وَتَعْتَدُّ مِنْ هٰذَا الْاٰخَرِ عِدَّةَ الطَّلَاقِ، وَتَعْتَدُّ مِنَ الْاَوَّلِ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا." قَالَ قَتَادَةُ: وَتَكُونُ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ مِنَ الْاٰخَرِ تَطْلِيقَةً

✱✱ معمر نے حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے مفقود شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کی بیوی دوسری شادی کر لیتی ہے اور وہ شخص ابھی زندہ ہوتا ہے' پھر مفقود شخص کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس کی بیوی: دوسرے شوہر کے ہاں ہوتی ہے' تو اُس عورت کو دوسرے شوہر کی طرف سے مہر ملے گا' کیونکہ دوسرے شوہر نے اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیا تھا اور وہ عورت پہلے شوہر کی وارث بنے گی' پھر وہ دوسرے شوہر کی طرف سے طلاق کی عدت گزارے گی' پھر پہلے شوہر کی طرف سے بیوہ کی عدت گزارے گی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: دوسرے شوہر سے ہونے والی یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی۔

12344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ نُعِيَ اِلَى امْرَاَتِهِ، وَتَزَوَّجَتْ فَبَلَغَ الْاَوَّلَ فَطَلَّقَهَا قَالَ: حُرِّمَتْ عَلَى الْاٰخَرِ، وَتَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ، ثُمَّ تَبِينُ مِنْهُمَا جَمِيعًا، وَاِنْ كَانَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ بَعْدَ شَهْرٍ اعْتَدَّتْ شَهْرَيْنِ مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ تَبِينُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَالنَّفَقَةُ عَلَى الَّذِي تَعْتَدُّ مِنْ مَائِهِ، وَاِنْ كَانَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ بَعْدَ شَهْرٍ فَاِنَّهَا تَرُدُّ الَّذِي مِنْهُ الْحَمْلُ نَفَقَتَهُ، وَصَارَتِ النَّفَقَةُ عَلَى الَّذِي طَلَّقَهَا وَالْعِدَّةُ مِنْهُ بَقِيَّةُ شَهْرَيْنِ، فَاِذَا اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ بَرِئَتْ مِنَ الْاَوَّلِ، وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنْهُ، وَاعْتَدَّتْ مِنَ الْاٰخَرِ بَقِيَّةَ الْحَمْلِ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا فَعَلَ

✱✱ تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے انتقال کی اطلاع اُس کی بیوی کو دی جائے اور وہ عورت دوسری شادی کر لے' پھر پہلے شخص کو اس بات کی اطلاع ملے اور وہ اُس عورت کو طلاق دیدے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حرام ہو جائے گی' وہ تین حیض تک عدت گزارے گی' پھر وہ دونوں شوہروں کے لیے حرام ہو جائے گی' اگر وہ حاملہ تھی اور ایک ماہ کے بعد حمل کو جنم دے دیتی ہے' تو وہ مزید دو ماہ پہلے شوہر سے عدت گزارے گی' پھر اُن دونوں سے بائنہ ہو جائے گی اور اُس کا خرچ اُس شخص کے ذمہ ہوگا' جس کے نطفہ کے حوالے سے وہ عدت گزار رہی ہے' اگر وہ حاملہ ہو اور ایک مہینہ بعد بچہ کو جنم دیدے' تو پھر وہ

خرچ کے لیے اُس شخص کی طرف رجوع کرے گی' جس سے حمل ٹھہرا ہے اور اُس کا خرچ اُس شخص کے ذمہ ہوگا' جس نے اُسے طلاق دی ہے اور وہ بقیہ دو مہینہ اُس سے عدت گزارے گی' جب وہ دو ماہ تک عدت گزار لے گی' تو پہلے شوہر سے لاتعلق ہو جائے گی' جب اُس شوہر سے اُس کی عدت گزار جائے گی' تو وہ حمل کا بقیہ حصہ دوسرے شوہر سے عدت گزارے گی' پھر اگر اُس کا شوہر چاہے گا' تو اُس کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ شادی کر سکتا ہے۔

بَابٌ: الْمَرْاَةُ يَأْبَقُ زَوْجُهَا وَهُوَ عَبْدٌ

باب: جس عورت کا شوہر مفرور ہو' اور وہ ایک غلام ہو

12345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يَأْبَقُ وَلَهُ الْمَرْاَةُ قَالَ: هِيَ امْرَاَتُهُ حَتّٰى يَمُوْتَ. قَالَ: وَقَالَ خَالِدٌ: عَنِ الْحَسَنِ إِذَا اَبَقَ فَهِيَ فُرْقَةٌ وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلَيَّ "

✱✱ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مفرور ہو جاتا ہے اور اُس کی بیوی بھی ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس غلام کے مرنے تک وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: خالد نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: جب غلام مفرور ہو جائے تو یہ علیحدگی شمار ہوگی۔ (امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) شعبی کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابٌ الرَّجُلُ يَغِيبُ عَنِ امْرَاَتِهِ فَلَا يُنْفِقُ عَلَيْهَا

باب: جو شخص اپنی عورت کو چھوڑ کر چل جاتا ہے اور اُسے خرچ فراہم نہیں کرتا

12346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ: اَنِ ادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا نَاسًا قَدِ انْقَطَعُوا مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَخَلَوْا مِنْهَا، فَاِمَّا اَنْ يَرْجِعُوا اِلٰى نِسَائِهِمْ، وَاِمَّا اَنْ يَبْعَثُوا اِلَيْهِنَّ بِنَفَقَةٍ، وَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقُوا وَيَبْعَثُوا بِنَفَقَةِ مَا مَضٰى

✱✱ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو یہ خط لکھا تھا کہ تم فلاں اور فلاں کو بلاؤ! اُنہوں نے کچھ بارے میں بتایا' جو مدینہ منورہ سے لاتعلق ہو چکے تھے اور وہ چھوڑ کر چلے گئے تھے' پھر یا تو وہ لوگ اپنی بیویوں کے پاس واپس آ جائیں' یا پھر اُن بیویوں کو خرچ دیں' یا پھر طلاق بھجوا دیں اور گزرے ہوئے وقت کا خرچ بھی بھجوائیں۔

12347 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عُمَّالِهِ فِي الَّذِيْ يَغِيبُ عَنِ امْرَاَتِهِ فَلَا يَبْعَثُ بِنَفَقَةٍ، فَكَتَبَ اَنِ ادْعُهُمْ فَاْمُرْهُمْ اَنْ يُنْفِقُوْا اَوْ يُطَلِّقُوْا، فَاِنْ لَمْ يُطَلِّقُوْا خُذْهُمْ بِنَفَقَةِ مَا مَضٰى، وَمَا اسْتُقْبِلَ

✱✱ ایوب نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو اُس شخص کے بارے میں خط لکھا تھا

جو اپنی بیویوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور اُن کا خرچ بھی نہیں بھجواتے ہیں' اُنہوں نے خط میں لکھا تھا کہ تم اُن لوگوں کو بلواؤ اور اُنہیں یہ ہدایت کرو! کہ وہ یا تو خرچ دیا کریں' یا طلاق دے دیں' اگر وہ طلاق نہیں دیتے' تو تم گزشتہ زمانہ کا خرچ بھی اُن سے وصول کرواور آگے کا بھی۔

12348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا ادَّانَتْ فَهُوَ عَلَيْهِ، وَمَا اَكَلَتْ مِنْ مَالِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ

منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت (اپنے غیر موجود شوہر کے نام پر) قرض لیتی ہے تو اُس کی ادائیگی مرد کے ذمہ ہوگی اور اپنے مال میں سے اگر عورت کچھ کھا لیتی ہے' تو اس کی ادائیگی مرد کے ذمہ نہیں ہوگی۔

12349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: اِذَا ادَّانَتْ اُخِذَ بِهِ حَتّٰى يَقْضِيَ عَنْهَا، وَاِنْ لَمْ تَسْتَدِنْ فَلَا شَيْءَ لَهَا عَلَيْهِ اِذَا اَكَلَتْ مِنْ مَالِهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْهَا؟ قَالَ: اِذَا شَكَتْ اِلَى الْجِيرَانِ مِنْ يَوْمَئِذٍ يُؤْخَذُ بِالنَّفَقَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَيَقُوْلُ آخَرُونَ مِنْ يَوْمِ تَرْفَعُ اَمْرَهَا اِلَى السُّلْطَانِ

منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر عورت قرض لے لیتی ہے' تو اس کی وصولی اُس کے شوہر سے کی جائے گی' یہاں تک کہ وہ شوہر اُس کی طرف سے ادائیگی کرے گا' لیکن اگر عورت قرض نہیں لیتی ہے' تو پھر عورت کو کچھ دینا مرد کے لیے لازم نہیں ہوگا' اگر عورت نے اپنے مال میں سے کچھ کھالیا ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ اپنے پڑوسیوں کے سامنے اُسی دن شکایت کر دیتی ہے' تو پھر اُس کا خرچ وصول کیا جائے گا۔

معمر کہتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ حساب اُس دن سے شروع ہوگا' جس دن عورت اپنا مقدمہ حاکمِ وقت کے سامنے پیش کرتی ہے۔

12350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا ادَّانَتْ فَهُوَ عَلَيْهِ. قَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ: "وَنَحْنُ لَا نَقُوْلُ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَفْرِضَهُ السُّلْطَانُ"

امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: عورت جو قرض لیتی ہے اُس کی ادائیگی مرد کے ذمہ ہوگی۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ہم یہ بات نہیں کہتے' وہ یہ فرماتے ہیں: عورت کو کچھ بھی نہیں ملے گا' صرف وہ ملے گا' جو حاکمِ وقت اُس کے لیے مقرر کر دے۔

12351 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ شُرَيْحًا، فَقَالَتْ: اَنَّ زَوْجِي غَابَ، وَاِنِّي اسْتَدَنْتُ دِيْنَارًا، فَاَنْفَقْتُ عَلٰى نَفْسِي. قَالَ: اَنْ كَانَ اَمَرَكِ بِذٰلِكَ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَاقْضِي دَيْنَكِ

* اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک عورت قاضی شریح کے پاس آئی اور بولی: میرا شوہر غیر موجود ہے، میں نے ایک دینار قرض لیا ہے اور اُسے اپنے اوپر خرچ کر لیا ہے۔ قاضی صاحب نے کہا: کیا تمہارے شوہر نے تمہیں اس کی ہدایت کی تھی؟ اُس نے کہا: جی نہیں! قاضی صاحب نے کہا: تم اپنا قرض ادا کرو۔

12352 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ لِلْعَاصِيَةِ نَفَقَةٌ؟. يَقُوْلُ: اِذَا عَصَتْ زَوْجَهَا فَخَرَجَتْ بِغَيْرِ اِذْنِهِ

* سفیان ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: نافرمان عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرے گی اور اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل جائے گی (تو اُسے خرچ نہیں ملے گا)۔

12353 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا حُبِسَ الْمَرْاَةُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا

* سفیان ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب عورت کو اُس کے کسی اپنے جرم کی وجہ سے محبوس کر دیا جائے، تو پھر اُسے خرچ نہیں ملے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلٰى امْرَاَتِهِ

باب: جو شخص عورت کو خرچ فراہم کرنے کی گنجائش نہیں پاتا

12354 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْمَرْاَةِ لَا تَجِدُ عِنْدَ الرَّجُلِ مَا يُصْلِحُهَا مِنَ النَّفَقَةِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهَا اِلَّا مَا وَجَدَ، لَيْسَ لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا، جو مرد کے پاس وہ چیز نہیں پاتی، جس کے ذریعہ مرد اُس کا خرچ پورا کر سکے، تو اُنہوں نے جواب دیا: عورت کو صرف وہ چیز ملے گی، جس کی گنجائش مرد کے پاس ہو اور مرد پر یہ لازم نہیں ہو گا کہ وہ اُس عورت کو طلاق دے۔

12355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلٰى امْرَاَتِهِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: " يُسْتَاْنٰى لَهُ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَتَلَا: (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا) (الطلاق: 7) " قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی عورت کو خرچ فراہم نہیں کر پاتا، تو کیا اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مرد کو مہلت دی جائے گی، اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی، اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے آدمی کو صرف اُس چیز کا پابند کیا ہے' جو چیز اُس نے اُسے عطا کی ہے' تو وہ عنقریب تنگی کے بعد خوشحالی پیدا کر دے گا''۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے بھی زہری کے قول کی مانند قول مجھ تک پہنچا ہے۔

12356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدِ الرَّجُلُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ جُبِرَ عَلَى أَنْ يُفَارِقَهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ لَا نَأْخُذُ بِهَذَا الْقَوْلِ، هُوَ بَلَاءٌ ابْتُلِيَتْ بِهِ فَلْتَصْبِرْ

✵✵ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی کے پاس عورت کو خرچ فراہم کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی' تو آدمی کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اُس عورت سے علیحدگی اختیار کر لے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے' یہ ایک آزمائش ہے' جس میں اُس عورت کو مبتلا کیا گیا ہے' تو اُسے صبر سے کام لینا چاہیے۔

12357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: سَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ؟ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا. قَالَ: قُلْتُ: سُنَّةٌ. قَالَ: نَعَمْ، سُنَّةٌ

✵✵ سفیان بن عیینہ نے ابوزناد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو عورت کو خرچ فراہم نہیں کر پاتا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: کیا خوراک کی عدم دستیابی کی صورت میں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! خوراک کی عدم دستیابی کی صورت میں۔

12358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدْ مَا يُنْفِقُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

✵✵ معمر نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی کو وہ چیز نہیں ملتی' جسے وہ اپنی بیوی کو خرچ کے طور پر دے سکے تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی۔

12359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدِ الرَّجُلُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی کے پاس یہ گنجائش نہیں ہوتی کہ وہ اپنی بیوی کو خرچ فراہم کرے تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی۔

12360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تُحْبَسُ الْمَرْأَةُ عَلَى الْخَسْفِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت کو خوراک کی عدم دستیابی کی صورت میں محبوس نہیں کیا جائے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا

باب: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے

12361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَوْ رَاَى رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِهِ عَشَرَةً تَفْجُرُ بِهِمْ لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ

✵✵ سفیان ثوری نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ دس آدمیوں کو پائے کہ وہ عورت اُن سب کے ساتھ گناہ کر رہی ہو تو بھی وہ عورت مرد کے لیے (محض اس وجہ سے) حرام نہیں ہوگی۔

12362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: اِذَا فَجَرَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا

✵✵ ابن تیمی نے لیث کے حوالے سے عطاء اور مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت زنا کا ارتکاب کرے تو اگر مرد چاہے تو اُسے اپنے ساتھ رکھے۔

12363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: لَا يَقْرَبُهَا لِيُفَارِقُهَا

✵✵ تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد اُس عورت کے قریب نہ جائے تاکہ اُس سے علیحدگی اختیار کرلے۔

12364 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ وَجَدْتَ مَعَ امْرَاَتِكَ رَجُلًا؟ قَالَ: اَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ . ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَتَابَعَ الْقَوْمُ عَلٰى قَوْلِ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، ثُمَّ سَاَلَ سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ قَالَ: اَقُوْلُ: لَعَنَكَ اللّٰهُ فَاِنَّكَ خَبِيْثٌ، وَلَعَنَكِ اللّٰهُ فَاِنَّكِ خَبِيْثَةٌ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اَوَّلَ الثَّلَاثِ مَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَاَوَّلْتَ يَا ابْنَ بَيْضَاءَ

✵✵ زید بن اثیع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پاتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: میں تلوار کے ذریعے اس شخص کو قتل کر دوں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی اسی کی مانند جواب دیا۔ باقی لوگوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کی مانند جواب دیا۔ پھر آپ نے حضرت سہیل بین بیضاء رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں یہ کہوں گا: اے مرد! تم پر اللہ کی لعنت ہو کیونکہ تم خبیث ہو۔ اے عورت! تم پر اللہ کی لعنت ہو کیونکہ تم خبیث ہو۔ اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو (ہم) تینوں میں سے اس بات کو سب سے پہلے آگے بیان کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن بیضاء! تم نے صحیح طریقے پر عمل کیا ہے۔

12365 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ امْرَاَتِي ذَاتُ مِيسَمٍ، وَاِنَّهَا وَاللّٰهِ مَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلِّقْهَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ اَنِّي اُفَارِقُهَا ثَلَاثًا؟ قَالَ: فَاسْتَمْتِعْ بِاَهْلِكَ

✵✵ عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی بہت خوبصورت ہے وہ کسی چھونے والے کے ہاتھ کونہیں روکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کاش کہ میں اسے تین دن کے لئے بھی الگ کرسکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی بیوی سے نفع حاصل کرو۔

12366 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَوْلًى لِبَنِي هَاشِمٍ، اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ فَارِقْهَا. قَالَ: اِنَّهَا تُعْجِبُنِي. قَالَ: فَتَمَتَّعْ بِهَا

✵✵ عبدالکریم جزری نے بنو ہاشم کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: میری بیوی چھونے والے کے ہاتھ کو روکتی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس سے علیحدگی اختیار کرلو، اس نے عرض کی: وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ رہو۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ، وَيُقِرُّ بِاِصَابَتِهَا

باب: جو شخص عورت پر زنا کا الزام لگائے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے کا بھی اعتراف کرے

12367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلُ يَقْذِفُ، وَيُقِرُّ بِاَنْ قَدْ يُصِيبُهَا فِي الطُّهْرِ الَّذِي رَاَى عَلَيْهَا فِيهِ، مَا رَاَى وَقَبْلَ اَنْ يَرَى عَلَيْهَا مَا رَاَى قَالَ: فَيُلَاعِنُهَا وَالْوَلَدُ لَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ایک شخص (اپنی بیوی پر) زنا کا الزام لگاتا ہے اور اس بات کا اعتراف بھی کرلیتا ہے کہ اس نے اس عورت کے ساتھ اسی طہر کے دوران صحبت بھی کرلی، جس طہر کے دوران اس نے بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور بیوی کے یہ عمل کرنے سے پہلے بھی اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی تو عطاء نے جواب دیا: وہ مرد اس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور بچہ عورت کی طرف منسوب ہوگا۔

حديث:12366 : سنن ابي داود - كتاب النكاح' باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء - حديث:1766' السنن للنسائي - كتاب النكاح' تزويج الزانية - حديث:3194' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب النكاح' في الرجل يرى امراته تفجر او يبلغه ذلك يطؤها ام لا - حديث:12362' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' تحريم تزويج الزانية - حديث:5195' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع ابواب ما يحل من الحرائر - باب ما يستدل به على قصر الآية على ما نزلت فيه' حديث:12961' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب النكاح' نكاح المحدودين يعني الزناة - حديث:4367' مسند الشافعي - ومن كتاب عشرة النساء' حديث:1296' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4809

12368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَذَفَ امْرَاَتَهُ، لَاعَنَهَا اَقَرَّ اَنَّهُ اَصَابَهَا، اَوْ لَمْ يُقِرَّ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام عائد کر دے تو وہ اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا' خواہ اُس نے یہ اقرار کیا ہو کہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی' یا اس بات کا اقرار نہ کیا ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ

باب: جو شخص اپنے بچہ کی نفی کر دے (اُس کا حکم کیا ہے؟)

12369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ نَفَاهُ بَعْدَ مَا تَضَعُهُ؟ قَالَ: وَيُلَاعِنُهَا، وَالْوَلَدُ لَهَا، قُلْتُ: اَوَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّمَا ذٰلِكَ لِاَنَّ النَّاسَ فِي الْاِسْلَامِ ادَّعَوْا اَوْلَادًا وُلِدُوا عَلٰى فُرُشِ رِجَالٍ فَقَالُوْا: هُمْ لَنَا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ عورت کے بچہ کو جنم دینے کے بعد اگر مرد اُس کی نفی کر دیتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور بچہ کی نسبت عورت کی طرف ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے: بچہ فراش والے کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کچھ ایسے بچوں کے اپنی اولاد ہونے کا دعویٰ کیا تھا' جو دوسرے لوگوں کے فراش پر پیدا ہوئے تھے' لوگوں نے یہ کہا تھا کہ یہ ہماری اولاد ہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے بارے میں یہ فرمایا تھا: بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی' ملے گی۔

12370 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَنَفَاهُ بَعْدَمَا احْتَلَمَ قَالَ: "فَيُجْلَدُ وَهِيَ امْرَاَتُهُ اِنَّمَا ذٰلِكَ لِحِدْثَانِ مَا تَضَعُ وَاَقُوْلُ: اِذَا اَقَرَّ بِذٰلِكَ بِابْنِهَا وَلَا يُنْكِرُهُ فَلَا نِفَايَةَ لَهُ، وَاِنْ لَمْ تَضَعْ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آدمی بچہ کے بالغ ہونے کے بعد اُس کی نفی کرتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: اُس آدمی کو کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ عورت اُس کی بیوی رہے گی' یہ تو اُس وقت ہوگا' جب عورت نے بچہ کو جنم دیا ہو۔

(ابن جریج یا امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جب مرد بچہ کے اپنی اولاد ہونے کا اقرار کر لے اور اُس کا انکار نہ کرے' تو پھر اُس کے بعد اُسے بچہ کی نفی کرنے کا حق حاصل نہیں رہے گا' اگرچہ اُس وقت عورت نے بچہ کو جنم نہ دیا ہو۔

12371 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَلَدَتِ امْرَاَتُهُ وَلَدًا فَاَقَرَّ بِهِ، ثُمَّ نَفَاهُ بَعْدُ قَالَ: يُلْحَقُ بِهِ إِذَا أَقَرَّ بِهِ وَوُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَتِ الْمُلَاعَنَةُ الَّتِي كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ الْفَاحِشَةَ عَلَيْهَا. ثُمَّ ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ، حَدِيثَ الْفَزَارِيِّ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَلَدَتِ امْرَاَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ إِبِلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: أَفِيهَا أَوْرَقُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فِيهَا ذَوْدٌ وُرْقٌ. قَالَ: مِمَّا ذٰلِكَ تَرَى؟ قَالَ: مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزَعَهَا عِرْقٌ. قَالَ: وَهٰذَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ. وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ مِنَ الِانْتِفَاءِ مِنْهُ

✸✸ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی بیوی ایک بچہ کو جنم دیتی ہے وہ شخص اُس بچہ کے اپنی اولاد ہونے کا اقرار کر لیتا ہے اُس کے بعد اُس کی نفی کر دیتا ہے تو زہری نے جواب دیا: جب وہ آدمی اُس بچہ کا اقرار کر لیتا ہے تو وہ بچہ اُس سے منسوب کرے گا جبکہ وہ اُس کے فراش پر بھی پیدا ہوا ہو۔ زہری نے یہ بات بھی بیان کی: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں جس خاتون کے ساتھ لعان کیا گیا تھا اُس کے بارے میں اُس کے شوہر نے یہ کہا تھا: میں نے اس عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اُس کے بعد زہری نے فزاری کی نقل کردہ روایت ذکر کی کہ سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: میری بیوی نے ایک سیاہ فام بچہ کو جنم دیا ہے وہ شخص اشارے کنایہ میں اُس بچہ کی نفی کرنا چاہ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اُن کا رنگ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: سرخ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اُس میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں ایک اونٹ خاکستری بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُس نے کہا: مجھے نہیں معلوم! ہو سکتا ہے کہ کسی رگ نے اُسے کھینچ لیا ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تو سکتا ہے کہ اُسے (تمہارے بچہ کو) کسی رگ نے کھینچ لیا ہو''۔

(ابن شہاب کہتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو بچہ کی نفی کرنے کی اجازت نہیں دی۔

12372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الَّذِي يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ بَعْدَ أَنْ يُقِرَّ: إِذَا أَقَرَّ سَاعَةً فَهُوَ وَلَدُهُ، فَإِنْ أَنْكَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ قَذْفٌ مُسْتَقِلٌّ يُلَاعِنُ وَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهُ الَّذِي كَانَ أَقَرَّ بِهِ "

✸✸ سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے بچہ کا اقرار کرنے کے بعد اُس کی نفی کر دیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: وہ جس گھڑی میں اقرار کرے گا اُس وقت وہ بچہ اُس کا شمار ہو جائے گا اگر وہ اس کے بعد اس کا انکار کرتا ہے تو اس کو جھوٹا الزام قرار دیا جائے گا وہ لعان کرے گا تو بھی وہ بچہ اُس کے ساتھ منسوب ہوگا جس کے بارے میں اُس نے اقرار کر لیا تھا۔

12373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِذَا اَقَرَّ، ثُمَّ نَفَاهُ قَالَ: يَلْزَمُهُ الْوَلَدُ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلَاعِنُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ"

** ابومعشر نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اقرار کرلے اور پھر بچہ کی نفی کردے‘ تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق بچہ اُس سے منسوب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق وہ شخص (اپنی بیوی کے ساتھ) لعان کرے گا۔

12374 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اعْتَرَفَ بِوَلَدِهٖ سَاعَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ اَنْكَرَ بَعْدُ لَحِقَ بِهٖ

** مجالد نے امام شعبی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص ایک گھڑی کے لیے بھی اپنی اولاد ہونے کا اعتراف کرلے اور بعد میں اگر وہ انکار کرے‘ تو وہ بچہ اُسی سے منسوب ہوگا۔

12375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدِهٖ ثُمَّ يُنْكِرُ: يُلَاعِنُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ اِذَا اَقَرَّ بِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُنْكِرَ"

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے: قاضی شریح ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے بچہ کا اقرار کرتا ہے اور پھر انکار کردیتا ہے‘ تو ایسا شخص لعان کرے گا‘ اس بات کی اطلاع حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو اُنہوں نے قاضی شریح کو خط میں لکھا کہ جب وہ پلک جھپکنے کے وقت کے لیے بھی بچہ کا اقرار کرلے‘ تو اُس شخص کو انکار کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

12376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا اعْتَرَفَ الرَّجُلُ بِوَلَدِهٖ، ثُمَّ انْتَفٰى مِنْهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ يُلْحَقُ بِهٖ، وَاِنْ كَرِهَ. وَقَالَ عَامِرٌ: رَاَيْتُ شُرَيْحًا فَعَلَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ مِنْ كِنْدَةَ اَقَرَّ بِوَلَدِهٖ، ثُمَّ نَفَاهُ فَاَلْحَقَهٗ بِهٖ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ: لَوْ كَانَ هٰذَا هٰكَذَا لَاَوْشَكَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَنْتَفِيَ وَلَدَهٗ

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے بچہ کا اعتراف کرلے اور پھر اُس کی نفی کردے‘ تو اُس بات کا حق اُسے حاصل نہیں ہوگا اور وہ بچہ اُس سے منسوب ہوگا‘ اگرچہ وہ اس کو پسند نہ کرتا ہو۔

عامر شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو دیکھا کہ اُنہوں نے کندہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا‘ جس نے اپنے بچہ کا پہلے اقرار کیا تھا پھر اُس کی نفی کردی‘ تو قاضی شریح نے اُس بچہ کو اُس شخص سے منسوب کیا تھا‘ پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اگر اس طرح ہونے لگے‘ تو پھر تو ہر شخص اپنے بچہ کی نفی کرنا شروع کردے گا۔

12377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدِهٖ ثُمَّ يُنْكِرُهٗ قَالَ: يُلَاعِنُهَا وَيَصِيرُ الْوَلَدُ لَهَا مَا كَانَتْ اُمُّهٗ عِنْدَهٗ. ذَكَرَهٗ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَوْ اَقَرَّ بِوَلَدٍ سِتِّينَ سَنَةً، ثُمَّ قَذَفَهَا لَاعَنَهَا وَاَلْزَمَهَا الْوَلَدَ. وَقَالَهٗ عُثْمَانُ اَيْضًا

٭٭ عثمان بن سعید نے حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے بچہ کا اقرار کرتا ہے اور پھر اُس کا انکار کر دیتا ہے' تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرے گا اور بچہ اُس عورت کی طرف منسوب ہوگا' جب تک اُس کی ماں اُس کے ساتھ رہتی ہے۔

یہی روایت حماد نے بھی ابراہیم نخعی کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ساٹھ سال تک کسی بچہ کے بارے میں اقرار کرے اور پھر عورت پر زنا کا الزام لگا دے' تو وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور اُس بچہ کو اُس عورت کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

عثمان نے بھی یہی بات بیان کی ہے (اس سے مراد شاید عثمان بن سعید نامی راوی ہیں)۔

12378 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُلَاعِنُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَلْزَمُهُ الْوَلَدُ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے تحت مرد لعان کرے گا اور نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے تحت بچہ اُس مرد کی طرف منسوب ہوگا۔

بَابٌ: يُنْكِرُ حَمْلَهَا قَبْلَ اَنْ تَضَعَ

باب: جب مرد عورت کے' بچہ کو پیدا کرنے سے پہلے' اُس کے حمل کا انکار کر دے

12379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَوْ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ حَامِلًا فَقَالَ زَوْجُهَا: لَيْسَ هٰذَا الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا مِنِّيْ، لَمْ يُلَاعِنْ حَتّٰى تَضَعَ لِاَنَّهُ لَا يَدْرِي، اَفِيْ بَطْنِهَا وَلَدٌ اَمْ لَا؟ فَاِنْ رَمَاهَا بِالزِّنَا لَاعَنَ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور اُس کا شوہر یہ کہے کہ اس میں پیٹ میں موجود بچہ مجھ سے نہیں ہے' تو وہ لعان اُس وقت تک نہیں کرے گا' جب تک عورت بچہ کو جنم نہیں دیتی کیونکہ ابھی تو یہ پتا ہی نہیں چل سکتا کہ عورت کے پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں ہے' اور اگر مرد نے عورت پر زنا کا الزام عائد کیا ہو' تو وہ لعان کرے گا۔

بَابٌ: تَنْفِي الْمَرْاَةُ وَلَدَهَا عَنْ اَبِيْهِ

باب: جب عورت بچہ کے اُس کے باپ کی طرف نسبت کی نفی کر دے

12380 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ امْرَاَةً زَنَتْ فَقَالَتْ: اِنَّ وَلَدَهَا مِنْ غَيْرِ زَوْجِهَا، وَقَالَ الزَّوْجُ: بَلْ هُوَ لِي قَالَ: هُوَ لَهُ اِنِ اعْتَرَفَ بِهِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک عورت زنا کرتی ہے اور پھر یہ کہتی ہے کہ اُس کا بچہ اُس کے شوہر کی بجائے کسی اور کی اولاد ہے' جبکہ شوہر یہ کہتا ہے کہ یہ میری اولاد ہے' تو زہری نے جواب دیا: اگر مرد اس کا اعتراف کر لیتا ہے' تو وہ بچہ اُسی کا شمار ہوگا۔

12381 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُمُّ وَلَدِ مَيْسَرَةَ مَوْلَى ابْنِ زِيَادٍ تَزْعُمُ اَنَّ وَلَدَهَا لَيْسَ مِنْ مَيْسَرَةَ قَالَ: لَا، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: اَفَلَا يُدْعَى لَهُ الْقَافَةُ؟ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: "اِذَا قَالَتْهُ الْحُرَّةُ: كُذِّبَتْ وَضُرِبَتْ"

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ابن زیاد کے غلام میسرہ کی اُم ولد کا یہ کہنا ہے کہ اُس کا بچہ میسرہ کی اولاد نہیں ہے تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بچہ فراش والے کا ہوگا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اس پر عبید بن عمیر کے صاحبزادے نے اُن سے کہا: اس کے لیے کسی قیافہ شناس کو کیوں نہیں بلایا جاتا؟ تو عطاء نے یہی کہا کہ بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ جب آزاد عورت نے یہ بات کہی ہو تو اُسے جھوٹا قرار دیا جائے گا اور اُس کی پٹائی کی جائے گی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَقْذِفُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ

باب: جب مرد زنا کا الزام لگا کر (اپنی بیوی کو) طلاق دیدے

12382 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ قَذَفَ امْرَاَتَهُ يُلَاعِنُهَا، وَاِنْ بَتَّ طَلَاقَهَا ثُمَّ قَذَفَهَا جُلِدَ وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ. قَالَ قَتَادَةُ: وَاِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فِي الْوَاحِدَةِ جُلِدَ وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

✷✷ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے تو مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا' اگر مرد عورت کو طلاقِ بتہ دے دیتا ہے اور پھر اُس پر زنا کا الزام عائد کرتا ہے تو مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کا بچہ اُس کے ساتھ منسوب ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: جب ایک طلاق کی عدت گزر چکی ہو (اور مرد نے پھر الزام لگایا ہو) تو اُس کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کا بچہ اُسی کی طرف منسوب ہوگا۔

12383 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِيْ رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ بِالزِّنَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا فِيْهَا نِكَايَةً قَالَ: يُلَاعِنُهَا لِاَنَّهُ قَذَفَهَا وَهِيَ امْرَاَتُهُ وَقَالَ مَعْمَرٌ: عَنِ الزُّهْرِيِّ: يُجْلَدُ وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

✷✷ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے ایک شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا اور پھر سزا کے طور پر اسی دوران اُسی عورت کو طلاق دے دی تو ابن شہاب نے کہا: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا کیونکہ اُس نے جس وقت عورت پر الزام عائد کیا تھا اُس وقت وہ عورت اُس کی بیوی تھی۔

معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کا بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔

12384 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ قَذَفَهَا جُلِدَ وَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يُلَاعِنُ اِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

✵✵ عثمان بن سعید نے قتادہ کے حوالے سے جابر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد نے عورت کو ایک یا دو طلاقیں دے دی ہوں' پھر وہ عورت پر زنا کا الزام لگا دے تو مرد کو سنگسار کیا جائے گا' ایسے میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تک مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا اُس وقت تک وہ لعان کرے گا۔

12385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَذَفَهَا فَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى طَلَّقَهَا ثَلَاثًا حُدَّ وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت پر الزام عائد کر دے اور عورت کو اس کا پتا نہ ہو یہاں تک کہ مرد عورت کو تین طلاق دے دیں تو مرد پر حد جاری ہوگی اور اُس کا بچہ اُسی کی طرف منسوب ہوگا۔

12386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ تَقْذِفُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَالَ: يُجْلَدُ وَلَا مُلَاعَنَةَ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور پھر اُسے طلاق دے دیتا ہے اور عورت کو اس کا پتا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جاتی ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ان میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

12387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا قَذَفَ امْرَاَتَهُ وَلَيْسَتْ لَهُ رَجْعَةٌ، فَاِنَّهُ يُلَاعِنُ اِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ، فَاِذَا كَانَ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ضُرِبَ وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

✵✵ سفیان ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت پر زنا کا الزام لگا دے اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہ ہو تو مرد لعان کرے گا' اُس وقت تک جب تک اُسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو' لیکن جب اُسے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا تو مرد کی پٹائی کی جائے گی اور بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔

12388 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنْ قَذَفَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا وَلَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ لَاعَنَهَا، وَاِنْ قَذَفَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا وَبَتَّهَا لَمْ يُلَاعِنْهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر مرد عورت پر الزام لگائے

اور اُس سے پہلے وہ اُسے طلاق دے چکا ہو اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق بھی حاصل ہو تو مرد عورت کے ساتھ لعان کرے گا لیکن جب مرد نے عورت پر اُس وقت الزام لگایا جب وہ اُسے طلاقِ بتہ دے چکا تھا تو پھر وہ مرد اُس عورت سے لعان نہیں کرے گا۔

12389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ: لَا ضَرْبَ، وَلَا لِعَانَ قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: الضَّرْبُ. وَقَالَ جَابِرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: يُلَاعِنُ

✵✵ سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور پھر اُسے طلاق دے دیتا ہے' تو حماد فرماتے ہیں: نہ تو پٹائی ہوگی اور نہ لعان ہوگا۔ حکم کہتے ہیں: پٹائی ہوگی۔ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ مرد لعان کرے گا۔

12390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ يَزِيدَ الْعُكْلِيَّ، قَالَ لِلشَّعْبِيِّ: لَا يُلَاعِنُ اَمَا اِنِّي لَاَسْتَحْيِي اِذَا رَاَيْتُ الْحَقَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْهِ

✵✵ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: حارث بن یزید عکلی نے امام شعبی سے کہا: وہ لعان نہیں کرے گا' مجھے اس بات سے شرم نہیں آتی کہ جب میں حق بات دیکھوں تو اُس کی طرف رجوع کرلوں۔

12391 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا كَانَ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ضُرِبَ وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ، وَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل نہ ہو تو اُس کی پٹائی کی جائے گی' بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا اور میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

12392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: "اِنْ قَذَفَ رَجُلٌ، ثُمَّ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ: اَلْزِمْهُ مَا فَرَّ مِنْهُ قَالَ: يُلَاعِنُهَا"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا کہ اُس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر مرد الزام لگائے اور پھر تین طلاقیں دیدے تو حسن بصری فرماتے ہیں: تم وہ چیز اُس پر لازم کرو' جس سے وہ بھاگنا چاہ رہا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ مرد عورت کے ساتھ لعان کرے گا۔

12393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي الْمُخْتَلِعَةِ اِنْ قَذَفَهَا قَبْلَ اَنْ تَفْتَدِيَ مِنْهُ جُلِدَ، وَلَا مُلَاعَنَةَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے خلع حاصل کرنے والی عورت کے بارے میں یہ کہا ہے: اگر مرد عورت سے فدیہ حاصل کرنے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

بَابٌ: قَذَفَهَا قَبْلَ اَنْ تُهْدَى لَهُ

باب: اگر مرد عورت کی رخصتی ہونے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دے

12394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ تُهْدَى اِلَيْهِ قَالَ: يُلَاعِنُهَا

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرد اپنی بیوی پر رخصتی ہونے سے پہلے زنا کا الزام لگا دے تو وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا۔

12395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا قَذَفَ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ اِذَا لَاعَنَهَا

٭٭ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دے تو عورت کو نصف مہر ملے گا' جب وہ مرد اُس کے ساتھ لعان کرے گا۔

12396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: اِذَا قَذَفَ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، وَبِهَا حَمْلٌ فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَيُلَاعِنُهَا

٭٭ مطرف نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دے اور عورت حاملہ بھی ہو' تو عورت کو مکمل مہر ملے گا اور مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا۔

12397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَّادٍ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ تُهْدَى اِلَيْهِ، قَالَا: اِنْ كَانَتْ حَامِلًا لَاعَنَهَا، وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَهْرُهَا تَامًّا، وَالْوَلَدُ لَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَيُلَاعِنُهَا اِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں اور حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص اپنی بیوی کی رخصتی سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر تو وہ عورت حاملہ ہوگی' تو مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور عورت کو مکمل مہر ملے گا اور بچہ عورت کی طرف منسوب ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا اور اگر اُس کی رخصتی نہ ہوئی ہو' تو مرد عورت کے ساتھ لعان کرے گا۔

12398 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَقْذِفُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ تُهْدَى اِلَيْهِ قَالَ: يُلَاعِنُهَا وَالْوَلَدُ لَهُ. وَعَمْرٌو قَالَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد عورت کی رخصتی ہونے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔ عمرو نے بھی یہی

بات بیان کی ہے۔

بَابٌ: يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ وَهُوَ بِاَرْضٍ بَائِنَةٍ

باب: جب مرد اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے اور مرد اُس وقت دور کی سرزمین پر موجود ہو

12399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهُوَ بِاَرْضٍ بَائِنَةٍ، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاِنَّهُ يُجْلَدُ

❋❋ معمر نے خصیف کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگائے اور وہ دور کی سرزمین پر موجود ہو اور مرد نے ابھی اُس عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو تو اُس مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

12400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهُوَ بِاَرْضٍ بَائِنَةٍ قَالَ: اِذَا جَاءَ لَاعَنَ

❋❋ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور مرد دور کی سرزمین پر موجود ہو تو جب وہ آئے گا تو وہ لعان کرے گا۔

بَابٌ: قَوْلُهُ لَمْ اَجِدْكِ عَذْرَاءَ

باب: مرد کا (اپنی بیوی سے) یہ کہنا: میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا ہے!

12401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ: اِذَا قَالَ لِامْرَاَتِهِ لَمْ اَجِدْكِ عَذْرَاءَ، وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ مِنْ زَنًا، فَلَا يُجْلَدُ، لَمْ يَجْلِدْ عُمَرُ: زَعَمُوا اَنَّ الْعُذْرَةَ تُذْهِبُهَا الْوُضُوءُ وَاَشْبَاهُهُ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: اگر مرد اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا ہے! اور میں یہ نہیں کہتا کہ زنا کے نتیجہ میں ایسا ہوا ہے! تو مرد کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں کوڑے نہیں لگوائے تھے لوگوں کا یہ کہنا ہے: کنوارا پن بعض اوقات وضو کرنے سے یا اس جیسا کوئی اور کام کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔

12402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: لَمْ اَجِدْكِ عَذْرَاءَ قَالَ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، الْعُذْرَةُ تُذْهِبُهَا الْحَيْضَةُ وَالْوَثْبَةُ

❋❋ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا! تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی کیونکہ کنوارا پن (یعنی پردۂ بکارت) حیض کی وجہ سے یا کودنے کی وجہ سے بھی ختم ہو جاتا ہے۔

12403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِنَّ الْعُذْرَةَ يُذْهِبُهَا غَيْرُ

الْوَطْیء، وَلَا مُلَاعَنَةَ بَیْنَهُمَا

** معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنوارا پن (یعنی پردۂ بکارت) وطی کے علاوہ بھی ختم ہو جاتا ہے ایسے میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

12404 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّ الْعُذْرَةَ تُذْهِبُهَا الْحَیْضَةُ وَالْوَثْبَةُ

** معمر نے حکم بن ابان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سالم بن عبداللہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: حیض یا چھلانگ لگانے کی وجہ سے بھی کنوارا پن (یعنی پردۂ بکارت) رخصت ہو جاتا ہے۔

12405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سُلَیْمَانَ الشَّیْبَانِیِّ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ لَمْ اَجِدْكِ عَذْرَاءَ قَالَ: لَا یُضْرَبُ، اِلَّا اَنْ یَرْمِیَهَا بِالزِّنَا لِاَنَّ الْعُذْرَةَ تَذْهَبُ بِهَا الْحَیْضَةُ وَالسَّیْءُ

** سفیان ثوری نے سلیمان شیبانی کے حوالے سے امام شعبی کے بارے میں نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں کنوارا نہیں پایا' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس شخص کی پٹائی نہیں ہوگی' البتہ اگر وہ اُس عورت کو زنا کا الزام عائد کر دے' تو حکم مختلف ہوگا کیونکہ کنوارا پن (یعنی پردۂ بکارت) حیض کی وجہ سے یا کسی بیماری کی وجہ سے بھی ختم ہو جاتا ہے۔

12406 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِیْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَدْخُلُ بِالْمَرْاَةِ لَمْ یَجِدْهَا عَذْرَاءَ قَالَ: اِنَّ الْعُذْرَةَ تَذْهَبُ مِنَ النَّزْوَةِ وَالنَّفَسِ

** شعبہ نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور اُسے کنواری نہ پائے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کنوارا پن بعض اوقات کودنے کی وجہ سے' یا حیض کی وجہ سے بھی رخصت ہو جاتا ہے۔

بَابٌ: وَلَدٌ لَهٗ اثْنَانِ فَانْتَفٰی مِنْ اَحَدِهِمَا

باب: جس شخص کے ہاں دو بچے ہوں اور وہ اُن میں سے ایک کی نفی کر دے

12407 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِیْ رَجُلٍ وُلِدَ لَهُ اثْنَانِ فِیْ بَطْنٍ، فَانْتَفٰی مِنْ اَحَدِهِمَا، وَاَقَرَّ بِالْاٰخَرِ قَالَ: یَنْتَفِیْ مِنْ اَحَدِهِمَا جَمِیْعًا، اَوْ یَدَّعِیْهُمَا جَمِیْعًا. قَالَ سُفْیَانُ: وَتَفْسِیْرُهٗ عِنْدَنَا: اِنِ انْتَفٰی بِالْاَوَّلِ، وَاَقَرَّ بِالْاٰخِرِ، ضُرِبَ وَاُلْحِقَا بِهٖ جَمِیْعًا، وَاِنْ اَقَرَّ بِالْاَوَّلِ، وَانْتَفٰی عَنِ الْاٰخِرِ لَاعَنَ وَاُلْزِقَا بِهٖ جَمِیْعًا "

** سفیان ثوری نے جابر نامی راوی کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کے ہاں دو بچے ایک

ساتھ ہوں اور وہ اُن میں سے ایک کی نفی کر دے اور دوسرے کا اقرار کر لے تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُن میں سے ایک کی نفی دونوں کی نفی شمار ہوگی اور ایک کا دعویٰ دونوں کا دعویٰ شمار ہوگا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے: اگر وہ پہلے کی نفی کرتا ہے اور دوسرے کا اقرار کر لیتا ہے تو اُس کی پٹائی کی جائے گی اور دونوں بچوں کو اُس کی طرف منسوب کیا جائے گا' اگر وہ پہلے کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے کی نفی کرتا ہے تو پھر وہ لعان کر سکتا ہے اور اُن دونوں کو اُس کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

بَابٌ: يَقْذِفُهَا وَيَقُوْلُ: لَمْ اَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا

باب: جو مرد عورت پر الزام عائد کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے عورت کو زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا

12408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "اِنَّمَا كَانَتِ الْمُلَاعَنَةُ الَّتِيْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُ الْفَاحِشَةَ عَلَيْهَا"

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں جن میاں بیوی کے درمیان لعان ہوا تھا' اُس میں مرد نے یہ کہا تھا: میں نے اس عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

12409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: يَا زَانِيَةُ، وَيَقُوْلُ: لَمْ اَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، اَوْ عَنْ غَيْرِ حَمْلٍ قَالَ: لَا يُلَاعِنُهَا. قَالَ: وَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ: "لَا مُلَاعَنَةَ اِلَّا عَنْ حَمْلٍ، اَوْ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اے زنا کرنے والی عورت! یا وہ یہ کہتا ہے: میں نے اسے زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یا یہ (زنا کی وجہ سے) حاملہ نہیں ہوئی' تو عطاء نے فرمایا: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان نہیں کرے گا۔ ابن جریج کہتے ہیں: بعض فقہاء نے یہ کہا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان لعان صرف اُس وقت ہوگا' جب عورت حاملہ ہو جائے' یا مرد یہ کہے: میں نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

12410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا قَالَ لَهَا يَا زَانِيَةُ، لَاعَنَهَا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِذَا رُفِعَا اِلَى السُّلْطَانِ، رَاٰى ذٰلِكَ اَوْ لَمْ يَرَهُ، اَعْمٰى كَانَ اَوْ غَيْرَ اَعْمٰى. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6)"

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت سے یہ کہتا ہے: زنا کرنے والی عورت! تو وہ ہر صورت میں اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا' جب اُن دونوں کا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوگا' خواہ اُس نے عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو' خواہ وہ مرد نابینا ہو یا نابینا نہ ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں''۔

بَابٌ: قَذَفَهَا وَلَمْ يَتَرَافَعَا اِلَى السُّلْطَانِ

باب: جب مرد عورت پر الزام لگا دے اور وہ دونوں اپنا مقدمہ حاکمِ وقت کے سامنے پیش نہ کریں

12411 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فَلَمْ يَتَرَافَعَا فَهِيَ امْرَاَتُهُ

✵✵ سفیان ثوری نے اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور وہ دونوں اپنا مقدمہ پیش نہ کریں تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

12412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَرْفَعَهُ اِلَى السُّلْطَانِ قَالَ: اِنْ شَاءَ تْ لَمْ تَرْفَعْهُ اِلَى السُّلْطَانِ وَهِيَ امْرَاَتُهُ

✵✵ سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور پھر اپنا مقدمہ حاکمِ وقت کے سامنے پیش کرنے سے پہلے مرد کا انتقال ہو جائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ عورت چاہے تو اپنا مقدمہ حاکمِ وقت کے سامنے پیش نہ کرے وہ اُس کی بیوی ہی شمار ہوگی۔

12413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَرْفَعُهُ اِلَى السُّلْطَانِ لَا بُدَّ. قَالَ: وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ

✵✵ معمر نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس عورت کے لیے اپنا مقدمہ حاکمِ وقت کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ: يَقْذِفُهَا وَهِيَ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ

باب: جب مرد عورت پر الزام لگائے اور وہ عورت گونگی اور بہری ہو

وَبَابٌ: يَقْذِفُهَا ثُمَّ يَمُوتُ

باب: جب مرد عورت پر الزام لگائے اور پھر مرد کا انتقال ہو جائے

12414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ صَمَّاءَ بَكْمَاءَ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَيِّتَةِ، اَضْرِبُهُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: لَا اَضْرِبُهُ حَتّٰى تُعْرِبَ عَنْ نَفْسِهَا

✵✵ یحییٰ بن ایوب نے امام شعبی کے حوالے سے نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور وہ عورت گونگی اور بہری ہو تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس کی مثال مردہ کی مانند ہوگی۔ میں ایسے شخص کی پٹائی کروں گا جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: میں اُس شخص کی پٹائی اُس وقت تک نہیں کروں گا جب تک وہ عورت بولنے پر قادر نہ ہو۔

12415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَاتَ اَحَدُهُمَا وَلَمْ يَتَلَاعَنَا قَالَ: يَرِثُهُ الْاٰخَرُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اُن دونوں میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُن دونوں نے ابھی لعان نہیں کیا تھا' تو عطاء نے فرمایا کہ اُن میں سے ہر فرد دوسرے کا وارث بنے گا۔

12416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ يَمُوتُ اَحَدُهُمَا قَالَ: يَتَوَارَثَانِ وَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا.

** سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور پھر اُن دونوں میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' اُن کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

12417 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ مِثْلَهُ.

** معمر نے حماد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

12418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا، قَالَ: يَتَوَارَثَانِ وَلَا يُسْاَلُ الْبَاقِي عَنْ شَيْءٍ

** زہری کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور جو بچ جائے گا اُس سے کوئی تحقیق نہیں کی جائے گی۔

12419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُلَاعِنَهَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ وَرِثَتْ زَوْجَهَا وَرُجِمَتْ، وَاِنْ شَهِدَتْ وَرِثَتْ زَوْجَهَا، وَلَمْ تُرْجَمْ، وَاِنْ مَاتَتْ فَجَاءَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ يَشْهَدُوْنَ وَرِثَهَا، وَاِنْ شَهِدَ لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يَرِثْ، وَاِنِ اعْتَرَفَ الزَّوْجُ جُلِدَ وَوَرِثَ، وَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يَشْهَدْ وَلَمْ يَعْتَرِفْ لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يَرِثْ. قَالَ قَتَادَةُ: لَوْ سَكَتَ كَانَ بِمَنْزِلَتِهَا لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يَرِثْ

** معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگائے اور پھر اُس کے ساتھ لعان کرنے سے پہلے مرد کا انتقال ہو جائے تو اگر تو عورت اعتراف کر لے تو وہ اپنے شوہر کی وارث بنے گی اور اُسے سنگسار کر دیا جائے گا اور اگر وہ گواہی دیدے (کہ اُس نے یہ جرم نہیں کیا) تو وہ اپنے شوہر کی وارث بنے گی اور اُسے سنگسار نہیں کیا جائے گا' اگر عورت کا انتقال ہو جائے اور مرد چار گواہ پیش کر دے جو گواہی دے دیں تو مرد عورت کا وارث بنے گا' لیکن اگر مرد گواہی کے کلمات ادا کر دے تو اُسے سنگسار نہیں کیا جائے گا لیکن وہ وارث بھی نہیں بنے گا' اگر مرد اعتراف کر لے (کہ اُس نے جھوٹا الزام لگایا ہے) تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ وارث بنے گا' اگر مرد کا انتقال ہو جائے اور اُس نے گواہی نہ دی ہو اور اعتراف بھی نہ کیا ہو' تو نہ تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور نہ ہی وہ وارث ہوگا۔ قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ خاموش رہے تو وہ عورت کے حکم میں ہوگا' یعنی

اُسے نہ تو کوڑے لگائے جائیں گے اور نہ ہی وہ وارث ہوگا۔

12420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَ قَوْلِ الثَّوْرِيِّ . عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، يَتَوَارَثَانِ ، وَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا . قَالَ الْحَكَمُ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : يُلَاعِنُ بَعْدَ الْمَوْتِ . وَقَالَ الْحَكَمُ : يُجْلَدُ ، وَيَرِثُهَا ، اِذَا قَذَفَهَا ، ثُمَّ مَاتَتْ

✵✵ شعبہ نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے یہ بات نقل کی ہے: اُن کا قول بھی سفیان ثوری کے قول کی مانند ہے' جبکہ ابراہیم نخعی سے ایک روایت یہ منقول ہے: وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور اُن دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

حکم بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: موت کے بعد مرد لعان کرے گا' جبکہ حکم کہتے ہیں: اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ عورت کا وارث ہوگا' جب اُس نے عورت پر الزام لگایا تھا اور عورت کا انتقال ہو گیا ہو۔

بَابٌ : يَقْذِفُهَا بَعْدَ مَوْتِهَا

باب: جو شخص عورت کے انتقال کے بعد اُس پر زنا کا الزام لگائے

12421 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَيَّةٌ لَاعَنَهَا ، وَاِنْ قَذَفَهَا بَعْدَ مَا تَمُوتُ جُلِدَ الْحَدَّ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام لگائے اور وہ عورت زندہ ہو' تو مرد اُس کے ساتھ لعان کرے گا' لیکن اگر وہ عورت کے انتقال کے بعد اُس پر الزام لگائے' تو مرد پر حدِ قذف جاری ہوگی۔

بَابٌ : يَقْذِفُهَا قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا

باب: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے اُس پر الزام لگا دے

12422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَرَافَعَتْهُ اِلَى السُّلْطَانِ قَالَ : يُجْلَدُ ، وَلَا يُلَاعِنُهَا وَهِيَ امْرَاَتُهُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو عورت کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے ہی اُس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے اور پھر اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' وہ عورت اپنا معاملہ حاکمِ وقت کے سامنے پیش کرتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ایسے مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے' وہ اپنی بیوی کے ساتھ لعان نہیں کر سکتا' وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

12423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ : يُضْرَبُ لَهَا ، لِاَنَّ الْحَدَّ وَجَبَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا

✸✸ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: عورت کی وجہ سے مرد کی پٹائی کی جائے گی' کیونکہ عورت کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے ہی مرد پر حدِ قذف لازم ہو چکی تھی۔

بَابٌ: الَّذِیْ یُکَذِّبُ نَفْسَهُ قَبْلَ اَنْ یَفْرُغَ مِنَ اللِّعَانِ

باب: جب مرد لعان سے فارغ ہونے سے پہلے ہی اپنی بات کو جھوٹا قرار دیدے

12424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِنْ اَكْذَبَ نَفْسَهُ قَبْلَ اَنْ یَقْضِیَ تَلَاعُنَهَا كُلَّهُ، جُلِدَ وَرَاجَعَهَا

✸✸ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد لعان کی کارروائی پوری ہونے سے پہلے ہی اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے' تو مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ عورت سے رجوع کرلے گا۔

12425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: اِذَا اَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَمَا یَبْقَى مِنَ التَّلَاعُنِ شَیْءٌ ضُرِبَ وَهِیَ امْرَاَتُهُ

✸✸ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر لعان کی کارروائی میں سے کچھ بھی حصہ باقی رہ جانے سے پہلے ہی مرد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے' تو اُس کی پٹائی کی جائے گی اور وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

12426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَیْتَ اِنْ نَزَعَ الَّذِیْ یَقْذِفُ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ یُلَاعِنَهَا قَالَ: فَهِیَ امْرَاَتُهُ، وَیُجْلَدُ

✸✸ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' میں نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی پر الزام لگایا تھا' وہ اُس عورت کے ساتھ لعان کرنے سے پہلے ہی اگر اپنے مؤقف سے رجوع کرلیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی اور اُس مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

12427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَیْسٍ، عَنْ اَبِیْ حَنِیفَةَ قَالَ: اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ اَكْذَبَ نَفْسَهُ قَبْلَ اَنْ یُلَاعِنَهَا جُلِدَ ثَمَانِیْنَ وَاُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ وَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا، فَاِنْ قَذَفَهَا بَعْدَ مَا یُجْلَدُ یُكَذِّبُ نَفْسَهُ لَمْ یَكُنْ بَیْنَهُمَا مُلَاعَنَةٌ، وَلٰكِنَّهُ یُجْلَدُ كُلَّمَا قَذَفَهَا لِاَنَّهَا شَهَادَةٌ لَا تُقْبَلُ

✸✸ امام عبدالرزاق نے قیس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور پھر اُس عورت کے ساتھ لعان کرنے سے پہلے ہی اپنی بات کو غلط قرار دیدے' تو مرد کو اسّی کوڑے لگائے جائیں گے' بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا اور اُن دونوں میاں بیوی کا نکاح برقرار رہے گا' اگر مرد کو کوڑے لگائے جانے کے بعد مرد پھر عورت پر الزام عائد کر دیتا ہے' تو ایسی صورت میں وہ اپنے آپ کو جھٹلا رہا ہوگا' تو ایسی صورت میں اُن دونوں میاں بیوی کے دوران لعان نہیں ہوگا' البتہ وہ جب بھی عورت پر الزام لگائے گا' تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے

'کیونکہ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو قبول نہیں ہوتی۔

بَابٌ: يُكَذِّبُ نَفْسَهُ بَعْدَ اللِّعَانِ اَوْ قَبْلَهُ

باب: جو شخص لعان سے پہلے' یا اُس کے بعد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے

12428 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَدْ نَزَعَ وَاَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَمَا يُلاعِنُهَا قَالَ: لَا يُجْلَدُ. قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: قَدْ تَفَرَّقَا، قَدْ بَاءَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد عورت کے ساتھ لعان کرنے کے بعد الگ ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔ میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے کہا: کیونکہ اب وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ ہو چکے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کی لعنت مرد کی طرف آئے گی۔

12429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنْ اَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَمَا يُلاعِنُهَا جُلِدَ وَاُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُجْلَدُ وَلَا يُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کے ساتھ لعان کرنے کے بعد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے دیتا ہے' تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کا بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔

معمر نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے' البتہ اُس کا بچہ اُس کی طرف منسوب نہیں ہو گا۔

12430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنَ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: اِذَا تَابَ الْمُلَاعِنُ وَاعْتَرَفَ بَعْدَ الْمُلَاعَنَةِ، فَاِنَّهُ يُجْلَدُ وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ، وَتُطَلَّقُ امْرَاَتُهُ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً، وَيَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَّابِ، وَيَكُونُ ذٰلِكَ مَتٰى اَكْذَبَ نَفْسَهُ

✵✵ داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب لعان کرنے والا مرد توبہ کر لے اور لعان کرنے کے بعد اعتراف کر لے (کہ اُس نے جھوٹا الزام لگایا تھا) تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا اور اُس کی بیوی کو ایک بائنہ طلاق ہو جائے گی' اب وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنا رشتہ اُس عورت کی طرف بھیج سکتا ہے اور ایسا اُس وقت ہوگا' جب وہ اپنے آپ کو جھٹلا دے گا۔

12431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنَ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَهُ وَهُوَ يُسْاَلُ عَنِ الْمُلَاعِنِ اِذَا اعْتَرَفَ بَعْدَ مُلَاعَنَتِهِ اَنَّهُ: يُجْلَدُ، وَتُدْفَعُ اِلَيْهِ امْرَاَتُهُ

✵✵ داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے سعید بن مسیّب کو سنا جن سے

لعان کرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو لعان کرنے کے بعد اعتراف کر لیتا ہے (کہ اُس نے جھوٹا الزام لگایا تھا) تو سعید نے فرمایا: اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کی بیوی اُسے لوٹا دی جائے گی۔

12432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا اَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَ اَنْ يَقْضِيَ تَلَاعُنَهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا

٭٭ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد لعان کے مکمل ہو جانے کے بعد اپنے آپ کو جھٹلا دے تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

بَابٌ: لَا يَجْتَمِعُ الْمُتَلَاعِنَانِ اَبَدًا

باب: لعان کرنے والے میاں بیوی دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے

12433 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَجْتَمِعُ الْمُتَلَاعِنَانِ اَبَدًا

٭٭ سفیان ثوری اور معمر نے اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لعان کرنے والے میاں بیوی کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

12434 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ الْمُتَلَاعِنَانِ اَبَدًا

٭٭ عاصم بن ابونجود نے شقیق بن سلمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: لعان کرنے والے دونوں فریق کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

12435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ اَبَدًا. قَالَ: لَمْ اَرَهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَجْتَمِعُوا اَبَدًا. قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ نَكَحَتْ غَيْرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ عورت اُس آدمی کے لیے کبھی حلال نہیں ہو گی۔

اُنہوں نے فرمایا ہے: میں نے نہیں دیکھا کہ لوگوں نے کبھی اُنہیں اکٹھا کرنے کا ارادہ کیا ہو۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگرچہ وہ عورت کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں!

12436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ الْمُتَلَاعِنَانِ

٭٭ عاصم بن ابونجود نے زر بن حبیش کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: لعان کرنے والے دونوں فریق اکٹھے نہیں ہوں گے۔

12437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ اَبِیْ هَاشِمٍ، عَنِ النَّخَعِیِّ قَالَ: اِذَا اَکْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ وَلَا یَجْتَمِعَانِ

❋❋ ابوہاشم نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور بچہ اُس سے منسوب ہوگا اور وہ دونوں فریق اکٹھے نہیں ہوں گے۔

12438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: اِذَا اَکْذَبَ نَفْسَهُ فَلَا یَتَنَاکَحَانِ اَبَدًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ یَقُوْلُ: مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِیِّ

❋❋ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے تو بھی وہ دونوں مرد اور عورت کبھی نکاح نہیں کرسکیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا: جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُن کی رائے بھی زہری کے قول کی مانند ہے۔

12439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: اِذَا اَکْذَبَ نَفْسَهُ ضُرِبَ الْحَدَّ

❋❋ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنے آپ کو جھٹلا دے تو اُس پر حد جاری کی جائے گی۔

12440 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: مَتٰی اَکْذَبَ جُلِدَ، وَخَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ

❋❋ داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد جھٹلا دے تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے البتہ وہ دیگر لوگوں کے ساتھ عورت کو رشتہ بھیج سکتا ہے۔

12441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ: الْمُلَاعَنَةُ تَطْلِیْقَةٌ بَائِنَةٌ

❋❋ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: لعان ایک بائنہ طلاق شمار ہوتا ہے۔

12442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: اِذَا اَکْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَرُدَّتْ اِلَیْهِ

❋❋ داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنے آپ کو جھٹلا دے تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت اُسے واپس کردی جائے گی۔

12443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَیِّبِ یَقُوْلُ: اِذَا تَابَ الْمُلَاعِنُ وَاعْتَرَفَ بَعْدَ الْمُلَاعَنَةِ، فَاِنَّهُ یُجْلَدُ وَیُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ وَتُطَلَّقُ امْرَاَتُهُ تَطْلِیْقَةً بَائِنَةً، وَیَخْطُبُهَا مَعَ

الْخُطَّابِ وَيَكُونُ ذٰلِكَ مَتٰى اَكْذَبَ نَفْسَهُ

✵✵ داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب لعان کرنے والا مرد توبہ کر لے اور لعان کے بعد اعتراف کر لے (کہ اُس نے غلط الزام لگایا تھا) تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور بچہ اُس سے منسوب ہوگا اور اُس کی بیوی کو ایک بائنہ طلاق ہو جائے گی' اب وہ دیگر لوگوں کے ساتھ اُسے رشتہ بھیج سکتا ہے' اور ایسا اُس وقت ہو سکتا ہے' جب وہ اپنے آپ کو جھٹلا دے۔

12444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (الَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6) الْآيَةَ. قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: اِنِّي اَطَّلِعُ الْاٰنَ، تَفَخَّذَهَا رَجُلٌ فَنَظَرْتُ حَتّٰى اَدْمَنْتُ، فَاِنْ ذَهَبْتُ اَجْمَعُ الشُّهَدَاءَ، ثُمَّ اَجْمَعُهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، وَاِنْ حَدَّثْتُكُمْ بِمَا رَاَيْتُ ضَرَبْتُمْ ظَهْرِي ثَمَانِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ: اَلَا تَسْمَعُونَ اِلٰى مَا قَالَ سَيِّدُكُمْ؟ قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَا تَلُمْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ فِينَا اَحَدٌ اَشَدَّ غِيرَةً مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا تَزَوَّجَ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا بِكْرًا، وَلَا طَلَّقَ امْرَاَةً قَطُّ فَاسْتَطَاعَ اَحَدٌ مِنَّا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، اِلَّا الْبَيِّنَةَ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ. قَالَ: فَابْتُلِيَ ابْنُ عَمٍّ لَهُ، وَهُوَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ، فَجَاءَ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَدْرَكَ عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6) الْآيَةَ، اِلٰى (الصَّادِقِينَ) (النور: 6). فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِفُوهُ فَاِنَّهَا وَاجِبَةٌ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَتُبْ. قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، اِنِّي لَصَادِقٌ. ثُمَّ مَضٰى عَلَى الْخَامِسَةِ، ثُمَّ شَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِفُوهَا فَاِنَّهَا وَاجِبَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهَا: اِنْ كُنْتِ كَاذِبَةً فَتُوبِي، فَسَكَتَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: لَا اَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، ثُمَّ مَضَتْ عَلَى الْخَامِسَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا، وَجَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِفُلَانٍ، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَبَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ كَانَ لِي فِيهِ اَمْرٌ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں''۔

تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ابھی یہ دیکھا کہ ایک مرد میری بیوی کے قریب گیا' میں نے یہ دیکھا اور خود پر قابو پایا' اب میں کیا جا کر گواہ جمع کرتا' جتنی دیر میں میں گواہ جمع کرتا اُس شخص نے اپنی حاجت پوری کر لینی تھی' میں نے جو دیکھا ہے اگر میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں تو آپ میری پشت پر اسّی کوڑے لگائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صاحب سے فرمایا: کیا تم سن نہیں رہے ہو کہ تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ اسے ملامت نہ کریں! کیونکہ ہمارے درمیان اس سے زیادہ غصہ والا اور کوئی نہیں ہے' اللہ کی قسم! اس نے ہمیشہ کنواری لڑکی کے ساتھ ہی شادی کی ہے اور جب اس نے کسی عورت کو طلاق دی تو ہم میں سے کوئی اس عورت کے ساتھ شادی کر سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! ثبوت

پیش کرنا ہوں گے' جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن کے چچازاد کو اس آزمائش میں مبتلا کیا گیا' وہ صاحب ہلال بن اُمیہ تھے' وہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ پایا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''سچے''۔

جب اُنہوں نے چار مرتبہ یہ گواہی دے دی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے روک دو! کیونکہ یہ چیز واجب کر دے گی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: اگر تم جھوٹے ہو تو تم توبہ کر لو۔ اُس نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں سچا ہوں' پھر وہ پانچویں مرتبہ بھی ان کلمات کو ادا کر گئے' پھر اُس عورت نے چار مرتبہ اللہ کے نام پر گواہی دی کہ وہ صاحب جھوٹے ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو روک دو! کیونکہ یہ چیز واجب کر دے گی! پھر آپ نے اُس عورت سے فرمایا: اگر تم جھوٹی ہو تو تم توبہ کر لو! وہ عورت کچھ دیر خاموش رہی' پھر وہ بولی: میں اپنی قوم کو کبھی رسوا نہیں کروں گی' پھر اُس نے پانچویں مرتبہ بھی یہ کلمات ادا کر لیے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اِس' اِس طرح کے بچہ کو جنم دیا تو وہ فلاں کا ہوگا' تو (بعد میں) اُس عورت نے اُسی ناپسندیدہ شکل کے بچہ کو جنم دیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم نازل نہ کیا ہوا ہوتا' تو میں اس بارے میں اور حکم دیتا۔

12445 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ حِينَ تَلَاعَنَا، وَقَالَ: اِذَا وَضَعَتْ فَأْتُونِيْ بِهِ قَبْلَ اَنْ تُرْضِعَهُ وَقَالَ: اِنْ جَاءَتْ بِهِ اَسْوَدَ جَعْدًا قَطَطًا فَهُوَ لِلَّذِيْ رُمِيتْ بِهِ، وَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَحْمَرَ سَبْطًا، فَهُوَ مِنْ زَوْجِ الْمَرْاَةِ فَجَاءَتْ بِهِ اَسْوَدَ جَعْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَمْرَهُ لَيَسَ لَوْلَا مَا قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ

✵✵ ابراہیم بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان لعان کے بعد علیحدگی کروادی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ عورت بچہ کو جنم دے گی' تو اُس عورت کے اُس بچہ کو دودھ پلانے سے پہلے اُسے میرے پاس لے کر آنا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس نے سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والے بچہ کو جنم دیا' تو یہ اُس شخص کا ہوگا جس پر الزام عائد کیا گیا ہے اور اگر سرخ رنگ کے سیدھے بالوں والے بچہ کو جنم دیا' تو یہ عورت کے شوہر کا ہوگا۔ تو اُس عورت نے سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والے بچہ کو جنم دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم نہ دے دیا ہوتا' تو اس کا معاملہ مختلف ہوتا۔

12446 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُلَاعَنَةِ، وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهَا عَلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَخِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ شَاْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ اَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا حَاضِرٌ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ التَّفْرِيْقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَاَنْكَرَهُ فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِاُمِّهِ

✵✵ ابن شہاب نے لعان کرنے کے بارے میں اور اس کے طریقہ کے بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک اور شخص پاتا ہے' تو اگر وہ اُسے قتل کر دیتا ہے تو آپ لوگ اُسے قتل کر دیں گے تو ایسے شخص کو کیا کرنا چاہیے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے معاملہ میں وہ چیز نازل کی' جس کا ذکر قرآن میں لعان کرنے والوں کے حوالے سے ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ نازل کر دیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن دونوں میاں بیوی نے مسجد میں لعان کیا' میں بھی وہاں موجود تھا' جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو مرد نے کہا: یارسول اللہ! اگر میں اب بھی اس عورت کو اپنے پاس رکھتا ہوں' تو اس کا مطلب میں نے اس پر جھوٹا الزام عائد کیا ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسے کوئی ہدایت کرنے سے پہلے ہی اُس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں' جب وہ دونوں لعان کر کے فارغ ہوئے تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اُس نے عورت سے علیحدگی اختیار کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ علیحدگی ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان ہوگی۔ (راوی کہتے ہیں:) وہ عورت حاملہ تھی' تو اُس شخص نے اُس حمل کا انکار کیا تھا تو اُس عورت کے بچہ کو اُس کی ماں کی نسبت سے بلایا جاتا تھا۔

12447 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، لَعَلَّهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

حديث:12446 : صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله عز وجل : والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم' حديث:4475' صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' باب اللعان - ذكر اسم هذا الملاعن امراته اللذين ذكرناهما' حديث:4346' موطا مالك - كتاب الطلاق' باب ما جاء في اللعان - حديث:1183' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في اللعان - حديث:2199' سنن ابي داود - كتاب الطلاق' ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب في اللعان' حديث:1930' سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب اللعان - حديث:2062' السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب الرخصة في ذلك - حديث:3366' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الطلاق' باب الرجل ينفي حمل امراته ان يكون منه - حديث:3013' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن سهل بن سعد الساعدي' حديث:4490' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الفرائض' جماع ابواب الجد - باب ميراث ولد الملاعنة' حديث:11688' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابي مالك سهل بن سعد الساعدي - حديث:22254' مسند الشافعي - ومن كتاب الظهار واللعان' حديث:1164' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما اسند سهل بن سعد - باب' حديث:5542

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمَرَ قَضِيئًا اَقْصٰى كَاَنَّهٗ وَحْرَةٌ فَلَا اُرَاهَا اِلَّا صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا، وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ ذَا اَلْيَتَيْنِ، فَلَا اُرَاهُ اِلَّا صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى الْمَكْرُوْهِ مِنْ ذٰلِكَ

❋❋ زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اُس عورت نے سرخ رنگ کے بچہ کو جنم دیا جو چھپکلی کی مانند ہوتا ہے تو میرے خیال میں عورت نے سچ کیا ہے اور مرد نے اُس پر جھوٹا الزام عائد کیا ہے اور اگر اُس عورت نے سیاہ رنگ کے بھاری سرین والے بچہ کو جنم دیا تو میرے خیال میں مرد نے اُس عورت کے بارے میں سچ کہا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو اُس عورت نے ناپسندیدہ شکل وصورت والے بچہ کو جنم دیا۔

12448 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: "قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَدُهَا فَاَمَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَصَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهٗ، قَائِلٌ لَهٗ شَيْئًا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا"

❋❋ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ اُس عورت کا بچہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے لیکن آپ نے کچھ بھی ارشاد نہیں فرمایا۔

12449 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَلَاعَنَا: اَمَّا اَنْتُمَا فَقَدْ عَرَفْتُمَا اَنِّي لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب مرد اور عورت نے لعان کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تم دونوں کا معاملہ ہے تو تم دونوں یہ بات جانتے ہو کہ میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔

12450 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا كَانَ مِنْ شَاْنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْاَرْبَعَةِ

❋❋ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب لعان کرنے والوں کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں چار میں سے پہلا ہو جاؤں۔

12451 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لِيْ عَهْدٌ بِاَهْلِيْ مُذْ عَفَارِ النَّخْلِ قَالَ: وَعَفَارُهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُؤَبَّرُ، ثُمَّ تُعْفَرُ اَرْبَعِيْنَ لَا تُسْقٰى بَعْدَ الْاِبَارِ قَالَ: فَوَجَدْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِيْ قَالَ: وَكَانَ زَوْجُهَا مُصَفَّرًا حَمْشًا سَبْطَ الشَّعَرِ وَالَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ خَدْلٌ اِلَى السَّوَادِ جَعْدًا قَطَطًا مُسْتَهِمًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ، ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ يُشْبِهُ الَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ.

٭٭ قاسم بن محمد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: جب سے کھجوروں کی پیوند کاری کا وقت ہوا ہے تب سے میں نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کی۔ یہاں عفار سے مراد اُن کی پیوند کاری ہے اور پیوند کاری کے بعد چالیس دن تک اُس کو کنویں سے پانی نہیں دیا جاتا۔ اُس شخص کا کہنا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا۔ راوی کہتے ہیں: وہ شخص زرد رنگ کا مالک دُبلا پتلا سا آدمی تھا جس کے بال سیدھے تھے اور جس شخص پر الزام عائد کیا گیا تھا اُس کا رنگ سیاہی مائل تھا وہ گھنگھریالے بالوں کا مالک بھاری بھرکم شخص تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تُو واضح کر دے! پھر آپ نے میاں بیوی کے درمیان لعان کروایا تو اُس عورت نے اُس بچہ کو جنم دیا جو اُس شخص کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا جس پر الزام عائد کیا گیا۔

12452 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ. وَزَادَ الْقَاسِمُ، فَقَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هِيَ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا وَلٰكِنَّهَا تِلْكَ الْمَرْاَةُ كَانَتْ قَدْ اَعْلَنَتْ فِي الْاِسْلَامِ

٭٭ قاسم بن محمد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت منقول ہے' تاہم قاسم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: شداد بن الہاد کے صاحبزادے نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں نے کسی عورت کو ثبوت کے بغیر سنگسار کرنا ہوتا تو میں اسے سنگسار کروا دیتا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! یہ وہ عورت ہے جو اسلام کے آ جانے کے بعد اعلانیہ طور پر گناہ کیا کرتی تھی۔

12453 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَاَتِهِ، وَكَانَتْ حُبْلٰى، وَقَالَ زَوْجُهَا: مَا قَرِبْتُهَا مُنْذُ عَفَارِ النَّخْلِ، - وَعَفَارُ النَّخْلِ اَنَّهَا كَانَتْ لَا تُسْقٰى بَعْدَ الْاِبَارِ شَهْرَيْنِ -، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ قَالَ: وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ زَوْجَ الْمَرْاَةِ كَانَ حَمْشَ الذِّرَاعَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ، اَصْهَبَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِيْ رُمِيَتْ بِهِ اَسْوَدَ، فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ اَسْوَدَ اَحْلٰى جَعْدًا قَطَطًا عَبْلَ الذِّرَاعَيْنِ، خَدْلَ السَّاقَيْنِ. قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَهِيَ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ الْمَرْاَةُ كَانَتْ قَدْ اَعْلَنَتْ فِي الْاِسْلَامِ

٭٭ قاسم بن محمد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی اور اُس کی اہلیہ کے درمیان لعان کروایا تھا' وہ عورت حاملہ ہو گئی تھی' اُس کے شوہر نے یہ کہا تھا: میں تو کھجوروں کی پیوند کاری کے زمانہ سے اس کے قریب نہیں گیا' کھجوروں کی پیوند کاری یوں ہوتی ہے کہ اُس کے بعد دو ماہ تک اُسے پانی نہیں دیا جاتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اللہ! تُو معاملہ کو واضح کر دے۔ تو راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ عورت کا شوہر پتلی پنڈلیوں اور پتلی کلائیوں والا ایک شخص تھا جس کے بال سیدھے تھے اور جس شخص پر الزام عائد کیا گیا تھا وہ ایک سیاہ فام شخص تھا' تو عورت نے سیاہ رنگ کے بچہ کو جنم دیا جس کے بال گھنگھریالے تھے اور اُس کی کلائیاں اور پنڈلیاں موٹی تھیں۔

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: شداد بن الہاد کے صاحبزادے نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اگر میں نے ثبوت کے بغیر کسی کو سنگسار کروانا ہوتا تو اسے سنگسار کروا دیتا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! وہ عورت تو اسلام آنے کے بعد اعلانیہ طور پر گناہ کیا کرتی تھی۔

بَابٌ التَّفْرِيقُ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ وَلِمَنِ الصَّدَاقُ

باب: لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروا دینا اور مہر کی رقم کسے ملے گی؟

12454 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: كُنَّا بِالْكُوفَةِ نَخْتَلِفُ فِي الْمُلاعَنَةِ يَقُوْلُ بَعْضُنَا: لَا نُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا. قَالَ سَعِيدٌ: فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَوَىْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّ اَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ فَلَمْ يَعْتَرِفْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

قَالَ اَيُّوبُ: فَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَاقِي؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَهُوَ لَهَا بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَذٰلِكَ اَوْجَبُ لَهَا - اَوْ كَمَا قَالَ -

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم لوگ کوفہ میں موجود تھے' ہم لعان کرنے کے بارے میں بحث کر رہے تھے' بعض کا یہ کہنا تھا کہ ہم اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائیں گے' تو سعید بن جبیر نے بتایا کہ میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی' میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے دو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ کی قسم! تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے' تو کیا تم دونوں میں سے کوئی ایک توبہ کرے گا! لیکن اُن میں سے کسی نے بھی اعتراف نہیں کیا' اُن دونوں نے لعان کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ مرد نے کہا: یارسول اللہ! میرے مہر کا کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو تم سچے ہو تو یہ مہر اُس چیز کا معاوضہ بن جائے گا جو تم نے اُس عورت کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیا تھا اور اگر تم جھوٹے ہو تو پھر تو یہ عورت کے حق میں اور زیادہ لازم ہو جائے گا۔

12455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ، اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَالِي؟ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا

✱✱ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں دونوں میاں بیوی سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' تم دونوں میں کوئی ایک جھوٹا ہے' (اے مرد!) اب تمہارا اس عورت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے مال کا کیا ہوگا؟ (یعنی جو مہر کے طور پر میں نے رقم دی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا' اگر تم سچے ہو تو تم نے اس کے ساتھ جو وظیفۂ زوجیت ادا کیا تھا وہ مال اُس کا معاوضہ بن جائے گا اور اگر تم جھوٹے ہو تو پھر تو وہ اور بھی دور ہو جائے گا۔

بَابٌ كَيْفَ الْمُلَاعَنَةُ

باب: لعان کیسے ہوگا؟

12456 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ الْمُلَاعَنَةُ؟ قَالَ: "يَشْهَدُ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ شَهَادَةً، ثُمَّ لَيَشْهَدُ اَرْبَعًا اَنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ يَقُولُ: وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، وَهِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَتَقُولُ: وَعَلَيْهَا غَضَبُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ"

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لعان کیسے ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مرد چار مرتبہ اللہ کے نام پر یہ گواہی دے گا کہ وہ سچا ہے' پھر وہ یہ کہے گا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اُس پر اللہ کی لعنت ہو! عورت بھی اس کی مانند کہے گا اور یہ کہے گی: اور اُس پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر مرد سچا ہو!

12457 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، اَنَّهُ قَالَ: وَيُدْرَاُ عَنْهَا لِلْحَدِّ الْعَذَابُ، اَنْ يُلَاعِنَ كَمَا يُدْرَاُ عَنْهَا هِيَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ ابوشعثاء فرماتے ہیں: حد جاری ہونے کی وجہ سے عورت سے عذاب کو ہٹا لیا جائے گا کہ وہ لعان کرے' جس طرح عورت کو الگ کر دیا جائے گا۔ (یہاں اصل متن کے الفاظ کا مفہوم یہی ہے لیکن شاید متن کے الفاظ ٹھیک طور پر نقل نہیں ہوئے ہیں)

12458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: "اَخْبَرَنِي اَمِيرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اَنْ اُلَاعِنَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ فَلَاعَنْتُ بَيْنَهُمَا قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: كَمَا هُوَ فِي كِتَابِ

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے یہ بات بتائی: میں نے ایک مرتبہ ایک مرد اور اُس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا' جب میں نے اُن کے درمیان لعان کروالیا' راوی کہتے ہیں: تو میں نے دریافت کیا: تو آپ نے کیا کیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُسی طرح جس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

12459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَقُولُ: اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنِّي لَمِنَ الصَّادِقِينَ فِيمَا رَمَيْتُهَا مِنَ الزِّنَا يَبْدَاُ هُوَ، ثُمَّ هِيَ بَعْدُ

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مرد یہ کہے گا: میں اللہ کے نام کی گواہی دیتا ہے کہ میں سچا ہوں! اُس چیز کے بارے میں' جو میں نے اس عورت پر زنا کا الزام عائد کیا ہے۔ مرد پہلے لعان کرے گا' اُس کے بعد عورت لعان کرے گی۔

بَابٌ اللِّعَانُ اَعْظَمُ مِنَ الرَّجْمِ

باب: لعان' سنگسار کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے

وَبَابٌ مَنْ قَذَفَ الْمُلَاعِنَةَ

باب: جو شخص لعان کرنے والی عورت پر زنا کا الزام لگائے

12460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اللِّعَانُ اَعْظَمُ مِنَ الرَّجْمِ

* * بیان نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: لعان' سنگسار کرنے سے بڑا (عمل) ہے۔

12461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: وَجَبَتِ اللَّعْنَةُ وَالْغَضَبُ عَلٰى اَكْذَبِهِمَا

* * داؤد بن ابو ہند بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جو اُن میں سے جھوٹا ہو گا اُس پر لعنت اور غضب لازم ہو جائے گا۔

12462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنِ افْتَرَى عَلَيْهَا قَالَ: يُحَدُّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص ایسی عورت پر الزام لگا دے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس پر حد جاری ہوگی۔

12463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَ: مَنْ قَذَفَ الْمُلَاعِنَةَ جُلِدَ الْحَدَّ

* * معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص لعان کرنے والی عورت پر زنا کا الزام لگائے' اُس شخص پر حد جاری ہوگی۔

12464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، وَالشَّعْبِيِّ، أَنَّهُمَا قَالَا فِي الَّذِي يُلَاعِنُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يَقُولُ لَهَا بَعْدَ الْفُرْقَةِ لَيْسَ الْوَلَدُ مِنِّي؟ قَالَا: يُجْلَدُ. وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا فَقَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ.

٭٭ عبداللہ بن کثیر نے شعبہ کے حوالے سے مغیرہ اور امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ان دونوں حضرات نے اُس شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرتا ہے اور پھر علیحدگی کے بعد عورت سے یہ کہتا ہے: بچہ میری اولاد نہیں ہے! تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا ہے: اُس شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حکم اور حماد سے دریافت کیا تو اُن دونوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا۔

12465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، مِثْلَ حَدِيثِ شُعْبَةَ

٭٭ اسی کی مانند روایت ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے بارے میں منقول ہے۔

بَابٌ مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلَاعِنَةِ، وَالرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ أُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

باب: جو شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے پر الزام لگائے یا جو شخص اپنی رضاعی بہن کے ساتھ شادی کرلے (اُس کا حکم کیا ہے؟)

12466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلَاعِنَةِ جُلِدَ الْحَدَّ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جو شخص زنا کرنے والی عورت کے بیٹے پر الزام لگائے' اُس شخص پر حد جاری ہوگی۔

12467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلَاعِنَةِ جُلِدَ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی اور امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے پر الزام لگائے' اُسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

12468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يَتَزَوَّجُ أُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَعْلَمُ حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا، ثُمَّ يَقْذِفُهَا، ثُمَّ يَعْلَمُ ذٰلِكَ قَالَ: لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَيُجْلَدُ، وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی رضاعی بہن کے ساتھ لاعلمی میں

شادی کر لیتا ہے یہاں تک کہ اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے پھر وہ اُس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے پھر اُسے اس بات کا علم ہوتا ہے تو زہری نے فرمایا: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا' اُن کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی' مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے اور بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔

12469 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَلَمَّا مَاتَتْ اُعْلِمَ اَنَّهَا اُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: يُغَرَّمُ الصَّدَاقَ وَلَا يَرِثُهَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: يَرِثُهَا

✱✱ زہری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' جب اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے' تو اُس مرد کو پتا چلتا ہے کہ وہ عورت تو اُس کی رضاعی بہن تھی' تو زہری فرماتے ہیں: وہ مہر جرمانہ کے طور پر وصول ہو جائے گا اور وہ مرد اُس عورت کا وارث نہیں بنے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کا وارث بنے گا۔

بَابٌ مَنْ دُعِيَ لِلَّذِيْ انْتَفَى مِنْهُ

باب: جس شخص کو اُس (باپ) کی نسبت سے بلایا جائے' جس (باپ نے) اُس کی نفی کر دی تھی

12470 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "اِنْ قَالَ اِنْسَانٌ لِابْنِ الْمُلَاعِنَةِ: يَا ابْنَ فُلَانٍ لِلَّذِيْ انْتَفَى مِنْهُ عُزِّرَ وَلَمْ يُجْلَدْ"

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے سے یہ کہتا ہے: فلاں کے بیٹے! یعنی اُس شخص کی طرف منسوب کرتا ہے جس نے اُس بچہ کے اپنی اولاد ہونے کی نفی کر دی تھی' تو ایسے شخص کو سزا دی جائے گی' البتہ اُسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔

12471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "اِذَا قَالَ اِنْسَانٌ: يَا ابْنَ فُلَانٍ لِلرَّجُلِ لِلَّذِيْ انْتَفَى مِنْهُ قَالَ: لَا يَنْبَغِي اَنْ يُدْعَى لَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَيْهِ حَدًّا

✱✱ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: اے فلاں کے بیٹے! یعنی وہ اُس شخص کو اُس شخص کی طرف منسوب کر دے جس نے اُسے اپنی اولاد قرار دینے سے انکار کر دیا تھا' تو زہری فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اُس شخص کو یوں بلایا جائے' البتہ زہری نے ایسے شخص پر حد جاری ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

12472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "مَنْ قَالَ لِابْنِ الْمُلَاعِنَةِ: يَا ابْنَ فُلَانٍ الَّذِيْ انْتَفَى مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ"

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے سے یہ کہے: اے فلاں کے بیٹے! یعنی اُس شخص کی طرف منسوب کر دے جس نے اُس کی نفی کر دی تھی' تو ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

بَابٌ ادَّعَاهُ اَبُوهُ بَعْدَ مَا مَاتَ

باب: جس کا باپ اُس کے انتقال کے بعد اُس کے بارے میں دعویٰ کرے

وَبَابٌ لَاعَنَهَا وَهُوَ مَرِيضٌ

باب: جو شخص بیماری کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ لعان کر لے

12473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمُلَاعَنَةِ: إِذَا ادَّعَى الَّذِي لَاعَنَ اُمَّهُ بَعْدَ مَا يَمُوتُ فَلَا يَجُوزُ لِاَنَّهُ إِنَّمَا ادَّعَى مَالًا، وَإِنِ ادَّعَى وَهُوَ حَيٌّ ضُرِبَ وَلَحِقَ بِهِ

٭٭ سفیان ثوری لعان کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جب وہ شخص دعویٰ کر دے جس نے بچہ کی ماں کے ساتھ لعان کیا تھا اور بچہ کی ماں (یا بچہ کے) انتقال کے بعد وہ یہ دعویٰ کرے تو یہ بات درست نہیں ہوگی' کیونکہ اُس نے مال کا دعویٰ کیا ہے' اگر وہ اُس کی زندگی میں دعویٰ کرتا تو اُس کو اس کا حصہ مل جاتا اور یہ اُس کے ساتھ لاحق ہو جاتا۔

12474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا قَذَفَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ لَاعَنَهَا، ثُمَّ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ وَرِثَتْهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ لِاَنَّهُ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِ، وَإِنْ مَاتَتْ هِيَ لَمْ يَرِثْهَا

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور وہ شخص اُس وقت بیمار ہو تو وہ اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا' اگر وہ اُسی بیماری کے دوران انتقال کر جاتا ہے تو اگر اُس عورت کی عدت باقی ہو تو وہ اُس کی وارث بنے گی کیونکہ یہاں پر علیحدگی مرد کی طرف سے پائی جا رہی ہے' البتہ اگر عورت انتقال کر جاتی ہے تو مرد اُس کا وارث نہیں بنے گا۔

بَابٌ ادِّعَاءِ الْمَرْاَةِ الْوَلَدَ

باب: عورت کا بچہ کے بارے میں دعویٰ کرنا

وَبَابٌ مِيرَاثُ الْمُلَاعِنَةِ

باب: لعان کرنے والی عورت کی وراثت کا حکم

12475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يَجُوزُ دَعْوَى النِّسَاءِ فِي الْوَلَدِ اَنَّهَا وَلَدَتْهُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: بچہ کے بارے میں عورتوں کا دعویٰ درست نہیں ہوگا کہ اُس نے اُس بچہ کو جنم دیا ہے' البتہ اگر وہ ثبوت پیش کر دے تو حکم مختلف ہوگا۔

12476 حدیث نبوی: - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰـهِ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يَسْاَلُ عَنِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ مَنْ يَـرِثُهُ؟ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّهُ سَاَلَ فَاجْتَمَعُوا عَلٰى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى بِهِ لِلْاُمِّ، وَجَعَلَهَا بِمَنْزِلَةِ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ

✻✻ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ میں سے بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو خط لکھا اور اُس سے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس کا وارث کون ہوگا؟ تو اُس نے مجھے جوابی خط میں لکھا کہ اُس نے لوگوں سے دریافت کیا تو سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے بچہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ اُس کی ماں کو ملے گا اور اُس کی ماں اُس بچہ کے ماں اور باپ دونوں کی جگہ ہوگی۔

12477 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُـمَيْرٍ قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى اَخٍ لِي مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ لِمَنْ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْمُلَاعِنَةِ؟ قَالَ: قَضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّهِ هِيَ بِمَنْزِلَةِ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ قَالَ سُفْيَانُ: تَرِثُهُ اُمُّهُ، الْمَالُ كُلُّهُ

✻✻ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے بنوزریق سے تعلق رکھنے والے اپنے ایک بھائی کی طرف خط لکھا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کیا فیصلہ دیا تھا؟ تو اُس نے جواب میں لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ اُس کی ماں کو ملے گا اور اُس کی ماں کے لیے ماں اور باپ دونوں کی جگہ ہوگی۔ سفیان بیان کرتے ہیں: اُس کی ماں اُس کی وارث بنے گی' اُس کے پورے مال کی وارث بنے گی۔

12478 - آثارِ صحابہ: عَبْـدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "ابْنُ الْـمُلَاعِنَةِ يُـدْعٰـى لِاُمِّـهِ، وَمَنْ قَذَفَ لِاُمِّهِ يَقُوْلُ: يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ضُرِبَ الْحَدَّ، وَاُمُّهُ عَصَبَتُهُ يَرِثُهَا، وَتَرِثُهُ." قَالَ سُفْيَانُ: الْمَالُ كُلُّهُ

✻✻ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کو اُس کی ماں کے حوالے سے بلایا جائے گا اور جو شخص اُس کی ماں پر زنا کا الزام عائد کرتے ہوئے یہ کہے: اے زنا کرنے والی عورت کے بیٹے! تو اُس شخص پر حد جاری کی جائے گی' اُس کی ماں اُس کا عصبہ ہوگا' اُس کی ماں کا وہ وارث بنے گا اور اُس کی ماں اُس کی وارث بنے گی۔ سفیان کہتے ہیں: اُس کی ماں اُس کے پورے مال کی وارث بنے گی۔

12479 - آثارِ صحابہ: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مِيْرَاثُ وَلَدِ الْمُلَاعِنَةِ كُلُّهُ لِاُمِّهِ

✻✻ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لعان کرنے والی عورت کے بچہ کی پوری وراثت اُس کی ماں کو ملے گی۔

12480 - اقوالِ تابعین: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ عَصَبَتُهُ

اُمُّهُ هُمْ يَرِثُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ، وَيُضْرَبُ قَاذِفُ اُمِّهِ، وَلَا يَجْتَمِعُ اَبُوهُ وَاُمُّهُ

❋❋ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا عصبہ اُس کی ماں ہے۔ وہی لوگ اُس کے وارث ہوں گے اور اُس کی طرف سے دیت ادا کریں گے اور اُس کی ماں پر زنا کا الزام لگانے والے کی پٹائی کی جائے گی' اُس کا باپ اور ماں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

12481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَصَبَةُ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ عَصَبَةُ اُمِّهِ

❋❋ یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے عصبہ وہ لوگ ہوں گے جو اُس کی ماں کا عصبہ ہیں۔

12482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَا: عَصَبَةُ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ عَصَبَةُ اُمِّهِ

❋❋ امام شعبی نے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا عصبہ وہ لوگ ہوں گے جو اُس کی ماں کا عصبہ ہیں۔

12483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَنْ يَرِثُ وَلَدَ الْمُلَاعِنَةِ تَرَكَ اُمَّهُ وَحْدَهَا؟ قَالَ: لَهَا الثُّلُثُ، وَلِعَصَبَةِ اُمِّهِ مَا بَقِيَ. قُلْتُ: وَتَرَكَ ابْنَتَهُ؟ قَالَ: لَهَا الشَّطْرُ، وَلِعَصَبَةِ اُمِّهِ مَا بَقِيَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لعان کرنے والی عورت کے بچہ کا وارث کون ہوگا اگر وہ صرف پسماندگان میں اپنی ماں کو چھوڑ کر جاتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: اُس کی ماں کو ایک تہائی کو ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ اُس کی ماں کے عصبہ رشتہ داروں کو ملے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ بچہ اپنی بیٹی کو چھوڑ کر جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کی بیٹی کو نصف حصہ ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ ماں کے عصبہ رشتہ داروں کو ملے گا۔

12484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: جَرَتِ السُّنَّةُ فِي ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ اَنَّهُ يَرِثُهَا، وَتَرِثُ اُمُّهُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا

❋❋ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہی معمول جاری ہے کہ لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اپنی ماں کا وارث بنتا ہے اور اُس کی ماں اُس کی وارث بنتی ہے' اُس حصہ کے حساب سے جو اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کے لیے مقرر کیا ہے۔

12485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: تَرِثُ اُمُّهُ مِنْهُ الثُّلُثَ، وَمَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ. وَقَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَيْضًا

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس کی ماں اُس کی وراثت کے ایک تہائی حصہ کی مالک بنے گی اور جو باقی بچ جائے گا' وہ بیت المال میں جمع ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

12486 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّخَعِيُّ، وَالشَّعْبِيُّ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ فَبَعَثُوا إِلَى الْمَدِينَةِ رَسُولًا يَسْأَلُ عَنْ ذَلِكَ، فَرَجَعَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي لَاعَنَتْ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجَهَا، فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَتَزَوَّجَتْ فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا، ثُمَّ تُوُفِّيَ ابْنُهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ، فَوَرِثَتْ أُمُّهُ مِنْهُ السُّدُسَ، وَوَرِثَتْ إِخْوَتُهُ مِنْهُ الثُّلُثَ، وَكَانَ مَا بَقِيَ بَيْنَ إِخْوَتِهِ وَأُمِّهِ عَلَى قَدْرِ مَوَارِيثِهِمْ، صَارَ لِأُمِّهِ الثُّلُثُ وَلِإِخْوَتِهِ الثُّلُثَانِ.

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت کے بارے میں ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے درمیان اختلاف ہو گیا' ان حضرات نے ایک قاصد مدینہ منورہ بھیجا' تا کہ وہ اس بارے میں تحقیق کرے' وہ واپس آیا' تو اُس نے اُن لوگوں کو اہلِ مدینہ کے بارے میں یہ بتایا کہ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ لعان کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی' پھر اُس عورت نے شادی کرلی تھی' اُس کے ہاں اور بھی اولاد ہوئی' پھر اُس عورت کے اُس بیٹے کا انتقال ہوا' جس کی وجہ سے اُس نے لعان کیا تھا' تو اُس کی ماں' اُس کی وراثت کے چھٹے حصہ کی وارث بنی تھی اور اُس کی بہنیں ایک تہائی حصہ کی وارث بنی تھیں اور جو باقی بچا تھا' وہ اُس کی ماں اور بہنوں کے درمیان وراثت میں اُن کے حصہ کے حساب سے تقسیم ہو گیا تھا' اُس کی ماں کو ایک تہائی حصہ ملا تھا اور اُس کی بہنوں کو دو تہائی حصہ ملا تھا۔

12487 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

12488 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ بَعْضَهُمْ يَقُولُ: لِأُمِّهِ الثُّلُثُ، وَلِعَصَبَةِ أُمِّهِ مَا بَقِيَ " قَالَ: " وَأَرَى إِنْ كَانَ مَعَهَا إِخْوَةٌ فَلَهُمْ مَا بَقِيَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ. أُمٌّ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: أُخْبِرْتُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ.

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: اُس کی ماں کو ایک تہائی ملے گا اور اُس کی ماں کے عصبہ رشتہ داروں کو باقی حصہ ملے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں اس بات کا قائل ہوں کہ اگر اُس کی ماں کے ساتھ اُس کے بھائی بھی ہوں' تو باقی بچ جانے والا حصہ اُن لوگوں کو مل جائے گا' اگرچہ اُس کی ماں موجود نہ ہو۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ کے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس کا کوئی وارث نہ ہو' ماموں اُس کا وارث ہوتا ہے اور جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اللہ کے رسول اُس کے مولیٰ ہوتے ہیں''۔

12489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے منقول ہے۔

12490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: لِاُمِّهِ الثُّلُثُ، فَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَرَبِ فَالثُّلُثَانِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ، وَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَرَبِ فَالثُّلُثَانِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ، وَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْمَوَالِي فَلِمَوَالِي اُمِّهِ الثُّلُثُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہلِ مدینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُس کی ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا' اگر وہ عرب ہوگی' تو دو تہائی حصہ بیت المال میں جمع ہوگا' اگر موالی ہو' تو اُس کی ماں کے موالیوں کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔

بَابٌ وَلَدُ الزِّنَا

باب: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کا حکم

12491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَدُ الزِّنَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ حُرًّا قَالَ: مِيْرَاثُهُ مِيْرَاثُ الْمُلَاعِنَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا وہ بچہ جسے اُس کی ماں آزاد ہونے کے طور پر جنم دیتی ہے' تو عطاء نے فرمایا: اُس کی وراثت لعان کرنے والی عورت کی وراثت کی مانند ہوگی۔

12492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: مِيْرَاثُ وَلَدِ الزِّنَا مِيْرَاثُ وَلَدِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کی وراثت کا حکم وہی ہوگی' جو لعان کرنے والی عورت کے بچہ کی وراثت کا ہوتا ہے۔

12493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ اَوْلَادِ الزِّنَا لَا يَرِثُهُمْ مَنِ ادَّعَاهُمْ، وَيَتَوَارَثُوْنَ مِنْ قِبَلِ الْاُمَّهَاتِ لِاَنَّا لَا نَدْرِي لَعَلَّ اَبَاهُمْ لَيْسَ بِوَاحِدٍ، وَلَا نُصَدِّقُ اُمَّهَاتِهِمْ اِنْ قَالَتْ ذٰلِكَ فَاِنْ وَلَدَتْ غُلَامَيْنِ مِنْ زِنًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا وَرِثَ الْاٰخَرُ السُّدُسَ "

٭٭ زہری نے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو شخص اُن کے اپنی اولاد ہونے کا دعویدار ہو' وہ اُن کا وارث نہیں بنے گا' یہ لوگ ماؤں کی طرف سے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے کیونکہ ہمیں یہ پتا نہیں ہے کہ اُن کا باپ کوئی ایک ہے یا نہیں ہے' ہم اُن کی ماؤں کے بیان کی بھی تصدیق نہیں کریں گے' اگر وہ اس بات کو بیان کر دیتی ہیں' اگر عورت نے زنا کے نتیجہ میں دو لڑکوں کو جنم دیا ہو اور اُن میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' تو دوسرا چھٹے حصہ کا وارث بنے گا۔

12494 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِنْ تَرَكَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَاِخْوَتَهُ لِاُمِّهٖ وَاَخْوَالِهٖ فَاِنَّ الْمَالَ كُلَّهٗ لِابْنَتِهٖ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر ایسا آدمی اپنی ایک بیٹی اور ماں کی طرف سے بھائی اور ماموں چھوڑتا ہے تو اُس کا سارا مال اُس کی بیٹی کو ملے گا۔

بَابُ الْمُسْلِمِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ النَّصْرَانِيَّةَ

باب: جو شخص اپنی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے

12495 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ يَهُودِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً: قَالَ: عَلَيْهَا غَضَبُ اللّٰهِ هِيَ امْرَاَتُهٗ كَمَا هِيَ، لَا يُلَاعِنُهَا

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی یہودی یا عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو عطاء فرماتے ہیں: ایسی عورت پر اللہ کا غضب نازل ہوگا' لیکن وہ اُس کی بیوی ہی شمار ہوگی' وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان نہیں کرے گا۔

12496 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا

✽✽ سلیمان بن موسیٰ نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

12497 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَّادٍ، قَالَا: اِذَا قَذَفَ الْمُسْلِمُ امْرَاَةً نَصْرَانِيَّةً حَامِلًا فَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا

✽✽ معمر نے زہری اور حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب مسلمان (شوہر) عیسائی حاملہ بیوی پر زنا کا الزام لگا دے تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

12498 - حدیث نبوی:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَيَّاشٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: مِنْ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَّابَ بْنَ اَسِيدٍ اَنْ لَا لِعَانَ بَيْنَ اَرْبَعٍ وَبَيْنَ اَزْوَاجِهِنَّ الْيَهُودِيَّةِ، وَالنَّصْرَانِيَّةِ عِنْدَ الْمُسْلِمِ وَالْاَمَةِ عِنْدَ الْحُرِّ، وَالْحُرَّةِ عِنْدَ الْعَبْدِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِيْ ذٰلِكَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ مَا كَتَبَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ: "وَاِنْ قَالَ رَجُلٌ لِنِسْوَةٍ: قَدْ زَنَتْ اِحْدَاكُنَّ وَلَا يَدْرِي اَيَّتُهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ هِيَ فُلَانَةٌ، فَلَا حَدَّ وَلَا مُلَاعَنَةَ"

✽✽ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو جو تلقین کی تھی اُس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ چار قسم کے میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا' آدمی اور اُس کی یہودی بیوی یا اُس کی عیسائی بیوی' جبکہ مرد

مسلمان ہو یا کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو یا آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو (تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہو گا)۔

معمر بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے یہ روایت سن رکھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا۔

اگر مرد کچھ عورتوں سے یہ کہتا ہے: تم میں سے کسی ایک نے زنا کیا ہے اور مرد کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ اُن میں سے وہ کون سی ہے اور مرد یہ نہیں کہتا کہ وہ فلاں عورت ہے تو نہ تو حد جاری ہوگی اور نہ ہی وہ لعان کرے گا۔

12499 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُلَاعِنُ الْيَهُودِيَّةَ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ، اِنَّمَا يُلَاعِنُ الَّتِي اِذَا قَذَفَهَا ضُرِبَ

❊❊ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مرد یہودی یا عیسائی بیوی سے لعان نہیں کرے گا' وہ لعان اُس بیوی کے ساتھ کر سکتا ہے کہ اگر وہ اُس پر زنا کا الزام لگائے تو اُس کی پٹائی ہو۔

12500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَذَفَ الْحُرُّ امْرَاَتَهُ اَمَةً اُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدُ، وَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا، وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، تَكُونُ امْرَاَتُهُ عَلٰى حَالِهَا

❊❊ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آزاد شخص اپنی کنیز بیوی پر زنا کا الزام لگا دے تو بچہ اُس مرد سے ہی منسوب ہو گا اور اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہو گا' مرد پر حد بھی جاری نہیں ہو گی اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی بھی نہیں ہو گی' وہ عورت بدستور اُس کی بیوی شمار ہو گی۔

12501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: لَا لِعَانَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ وَالْمَمْلُوكَةِ

❊❊ لیث نے عطاء اور مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مسلمان (شوہر) اور یہودی' عیسائی یا کنیز (بیوی) کے درمیان لعان نہیں ہو گا۔

12502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ، سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: لَا يُلَاعِنُ الْيَهُودِيَّةَ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ، وَلَا الْمَمْلُوكَةَ، وَقِسْمَتُهَا وَقِسْمَةُ الْحُرَّةِ سَوَاءٌ، وَعِدَّتُهُمَا وَطَلَاقُهُمَا، - يَعْنِي الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ - وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ، وَلَا مِيرَاثٌ، وَتُنْكَحُ النَّصْرَانِيَّةُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ الْحُرَّةِ، وَلَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ

❊❊ سفیان ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان (مرد) یہودی یا عیسائی یا کنیز بیوی کے ساتھ لعان نہیں کرے گا' البتہ (وقت کی تقسیم میں) اُس بیوی کا حصہ اور آزاد عورت کا حصہ برابر ہو گا' ان دونوں کی عدت اور ان دونوں کی طلاق بھی ہو گی' یعنی یہودی اور عیسائی بیوی کی (اور مسلمان بیوی کی) البتہ ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہو گا' وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے' مسلمان آزاد بیوی کی موجودگی میں عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کیا جا

سکتا ہے لیکن عیسائی بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

12503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالُوْا: " فِي الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَحْتَ الْمُسْلِمِ يَقْذِفُهَا اِنَّهُ يُلَاعِنُهَا، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُمْ فِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الْاَمَةُ، وَكَانُوا يَقُوْلُوْنَ: لَيْسَ عَلٰى قَاذِفِهِنَّ حَدٌّ

✻ طاؤس، مجاہد، امام شعبی اور ابراہیم نخعی ایسی یہودی اور عیسائی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی مسلمان کی بیوی ہو اور مسلمان اُس پر زنا کا الزام لگا دے تو وہ مسلمان مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا' ان حضرات نے آزاد مسلمان کی کنیز بیوی کی صورت میں بھی یہی حکم بیان کیا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: البتہ ان خواتین پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

12504 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَ الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ وَالْمَمْلُوْكَةِ وَالْمُسْلِمِ

✻ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودی یا عیسائی یا کنیز بیوی اور مسلمان (شوہر) کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

12505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا قَذَفَ الْمُسْلِمُ امْرَاَتَهُ النَّصْرَانِيَّةَ لَاعَنَهَا

✻ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مسلمان اپنی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے تو وہ اُس کے ساتھ لعان کرے گا۔

12506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُلَاعِنُ فِي كُلِّ زَوْجٍ

✻ ثوری نے یونس کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد ہر قسم کی بیوی کی صورت میں لعان کرے گا۔

12507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: يُجْلَدُ قَاذِفُهَا، سَمَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْمُحْصَنَاتِ

✻ داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت پر زنا لگانے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کا ذکر پاکدامن عورتوں میں کیا ہے۔

12508 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: " اَرْبَعٌ لَا لِعَانَ بَيْنَهُنَّ، وَبَيْنَ اَزْوَاجِهِنَّ: الْيَهُوْدِيَّةُ، وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْحُرَّةُ عِنْدَ الْعَبْدِ، وَالْاَمَةُ عِنْدَ الْحُرِّ، وَالْاَمَةُ عِنْدَ الْعَبْدِ، وَالنَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَ النَّصْرَانِيِّ "

✻ عمرو بن شعیب نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: چار قسم کے میاں بیوی ایسے ہیں جن کے

درمیان لعان نہیں ہوگا: یہودی یا عیسائی عورت کسی مسلمان کی بیوی ہو' یا آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو' یا کوئی کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو' یا کوئی کنیز کسی غلام کی بیوی ہو' یا کوئی عیسائی عورت کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ النَّصْرَانِيَّةَ تَحْتَ الْمُسْلِمِ

باب: جو شخص کسی مسلمان کی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگائے (اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

12509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ النَّصْرَانِيَّةَ وَهِيَ عِنْدَ الْمُسْلِمِ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ

٭٭ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے اور وہ عورت کسی مسلمان شخص کی بیوی ہو تو ایسے شخص پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

12510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَذَفَ النَّصْرَانِيَّةَ تَحْتَ الْمُسْلِمِ جُلِدَ الْحَدَّ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص ایسی عورت پر زنا کا الزام لگائے جو کسی مسلمان کی بیوی ہو' تو اُس شخص کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے۔

12511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُوسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ جُلِدَ قَاذِفُهَا بِحُرْمَةِ الْإِسْلَامِ، وَإِلَّا فَلَا حَدَّ عَلَى قَاذِفِهَا

٭٭ موسیٰ نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اُس عورت کے مسلمان بچے ہوں' تو اسلام کی حرمت کی وجہ سے اُس پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے' ورنہ اُس پر زنا کا الزام لگانے والے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

12512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً لَهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَجَلَدَهُ عُمَرُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ سَوْطًا "

٭٭ ابواسحاق شیبانی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص نے ایک عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگایا جس کا بچہ مسلمان تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُس الزام لگانے والے شخص کو تیس سے زیادہ سوٹیاں لگوائیں۔

بَابُ قَذَفَ الرَّجُلُ النَّصْرَانِيَّةَ

باب: جو شخص کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے

12513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَذَفَ نَصْرَانِيًّا أَوْ نَصْرَانِيَّةً عُزِّرَ، وَلَمْ يُحَدَّ

✽✽ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی عیسائی مرد یا عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے' اُسے سزا دی جائے گی لیکن اُس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

12514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ: قَوْلُنَا لَا حَدَّ عَلٰی مَنِ افْتَرٰی عَلٰی امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَاِنْ كَانَ عَبْدٌ مُسْلِمٌ

✽✽ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: ہماری رائے یہ ہے کہ جو شخص اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی کسی بھی عورت پر الزام عائد کرے گا' اُس پر حد جاری نہیں ہوگی' اگرچہ الزام عائد کرنے والا مسلمان غلام ہی کیوں نہ ہو۔

12515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَی، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ: اسْتَقَامَ بِنَا وَنَحْنُ اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ سُلَيْمَانُ فِیْ خِلَافَتِهٖ، وَمَعَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ عُمَرُ: " كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا شَارِبَ الْخَمْرِ؟ " قَالَ: قُلْنَا نَحُدُّهٗ. قَالَ عُمَرُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا نَحُدُّ اِلَّا مَنْ قَذَفَ مُسْلِمًا

✽✽ سلیمان بن موسیٰ نے رجاء بن حیوہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے ہمیں ٹھہرا لیا' ہم اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ تھے' سلیمان بن عبدالملک نے اپنے عہدِ خلافت میں ایسا کیا تھا' اُس کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو دوسرے شخص کو کہتا ہے: اے شراب پینے والے! تو رجاء بیان کرتے ہیں: ہم نے جواب دیا: ہم اُس پر حد جاری کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! ہم حد صرف اُس شخص پر جاری کریں گے جو کسی مسلمان پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے گا۔

12516 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا حَدَّ عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ افْتَرٰی عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ نَصْرَانِیٌّ، اَوْ يَهُوْدِیٌّ، اَوْ مَجُوْسِیٌّ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی ایسے مسلمان پر حد جاری نہیں ہوگی جس نے مشرکین تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص پر جھوٹا الزام لگایا ہو' خواہ وہ عیسائی ہو یا یہودی ہو یا مجوسی ہو (جس پر الزام لگایا گیا ہو)۔

12517 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: افْتَرٰی عَلٰی رَجُلٍ مُسْلِمٍ الْاَبُ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ فَعُقُوْبَةٌ وَلَا خِلَافَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر کسی مسلمان شخص پر اُس کا مشرک باپ الزام لگا دیتا ہے تو اُس کو سزا دی جائے گی' اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

12518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ طَارِقٍ، وَمُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ، قَالَا: كُنَّا عِنْدَ الشَّعْبِیِّ، فَجَاءَهٗ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، وَنَصْرَانِیٌّ قَذَفَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، فَضُرِبَ النَّصْرَانِیُّ لِلْمُسْلِمِ ثَمَانِيْنَ. وَقَالَ

لِلنَّصْرَانِيِّ: مَا فِيكَ اَعْظَمُ مِنَ الْقَذْفِ، فَتَرَكَ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِ الْحَمِيدِ فَكَتَبَ فِيهِ، اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَذْكُرُ مَا صَنَعَ الشَّعْبِيُّ فَحَسَّنَ ذٰلِكَ عُمَرُ

✸✸ طارق اور مطرف بن طریف بیان کرتے ہیں: ہم لوگ امام شعبی کے پاس موجود تھے' ایک مسلمان اور ایک عیسائی اُن کے پاس آئے' اُن میں سے ایک نے دوسرے پر زنا کا الزام لگایا تھا' تو مسلمان پر الزام لگانے کی وجہ سے عیسائی شخص کو اسّی کوڑے لگائے گئے' پھر امام شعبی نے عیسائی سے کہا: تمہارے اندر جو خرابی پائی جاتی ہے وہ زنا کے الزام سے زیادہ بُری ہے' تو اُنہوں نے اسے ایسے ہی چھوڑ دیا' یہ معاملہ عبدالحمید کے سامنے پیش کیا گیا' اُس نے اس بارے میں حضرت عمر بن العزیز کو خط لکھا اور امام شعبی کے طرزِ عمل کا ذکر کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُسے عمدہ قرار دیا۔

12519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي نَصْرَانِيٍّ قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً: لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِذَا تَحَاكَمُوا اِلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ، كَمَا لَا يُضْرَبُ الْمُسْلِمُ لَهُمْ اِذَا قَذَفَهُمْ كَذٰلِكَ لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

✸✸ سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگاتا ہے کہ اُن میں سے کسی ایک کو دوسرے کی وجہ سے مارا نہیں جائے گا' جب وہ اپنا مقدمہ اہلِ اسلام کے سامنے پیش کریں گے (تو اُنہیں مارا نہیں جائے گا) جس طرح کسی مسلمان کو اُن پر الزام لگانے کی وجہ سے مارا نہیں جاتا جب مسلمان اُن پر الزام لگاتا ہے' تو اسی طرح اُن میں سے کسی ایک کو دوسرے کی وجہ سے مارا نہیں جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلُ يَطَاُ سُرِّيَّتَهُ، وَيَنْتَفِي مِنْ حَمْلِهَا

باب: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے اور پھر اُس کے حمل کی نفی کر دے

12520 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اَنْكَرَ الرَّجُلُ حَمْلَ سَرِيَّتِهِ دُعِيَ لَهُ الْقَافَةُ، فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْصَنَهَا فَهُوَ لَهُ، لَا يَجُوزُ عَلَيْهَا مَا قَالَ

✸✸ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے حمل کا انکار کر دے تو اُس کے لیے قیافہ شناس کو بلایا جائے گا' اگر قیافہ شناس عورت کو پاکدامن قرار دے دیتا ہے تو وہ بچہ اُس شخص کا شمار ہوگا اور مرد نے جو بیان کیا ہے' عورت کے خلاف اُس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

12521 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَطَاُ جَارِيَتَهُ فَلْيُحْصِنْهَا، فَاِنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَا يُقِرُّ بِاِصَابَةِ جَارِيَتِهِ اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهِ الْوَلَدَ

✸✸ نافع نے سیدہ صفیہ بنت ابوعبید کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے وہ اُسے محصنہ بنا دیتا ہے تو تم میں سے جو بھی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا اعتراف کرے گا' اُس کنیز کے بچہ کو اُس شخص کی طرف منسوب کر دیا جائے گا۔

12522 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: "قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَعْزِلُونَ فَإِذَا حَمَلَتِ الْجَارِيَةُ قَالَ: لَيْسَ مِنِّي، وَاللّٰهِ لَا اُوتَى بِرَجُلٍ مِنْكُمْ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهِ الْوَلَدَ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَعْزِلْ، وَمَنْ شَاءَ لَا يَعْزِلْ"

✵✵ سالم نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ عزل کرتے ہیں اور جب کنیز حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ آدمی یہ کہہ دیتا ہے: یہ میرا نطفہ نہیں ہے! اللہ کی قسم! تم میں سے جس بھی ایسے شخص کو لایا گیا جس نے ایسا کیا ہوگا' تو میں اُس بچہ کو اُس کے ساتھ لاحق کر دوں گا' تو جو شخص چاہے وہ عزل کرے اور جو شخص چاہے' وہ عزل نہ کرے۔

12523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ عُمَرَ، مَرَّ بِاَمَةٍ تَنْزِعُ عَلٰى اِبِلٍ تَسْقِي، فَقَالَ: لَعَلَّ سَيِّدَ هٰذِهِ، اَنْ يَكُونَ يَطَؤُهَا ثُمَّ يُنْكِرُ وَلَدَهَا، اَمَا اِنَّهُ لَوْ اَنْكَرَ اَلْزَمْتُهُ اِيَّاهُ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک کنیز کے پاس سے ہوا' جو اونٹ کے لیے پانی نکال کر اُسے پانی پلا رہی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید اس کنیز کا مالک اسکے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر اس کے بچہ کا انکار کرتا ہے' اگر اُس نے انکار کیا' تو میں اس بچہ کو اس (مالک) کے ساتھ منسوب کر دوں گا۔

12524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ وَلَائِدَكُمْ، فَاِنَّ اَحَدًا لَا يَطَاُ وَلِيدَةً فَتَلِدُ اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا.

✵✵ عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: اے لوگو! تم اپنی کنیزوں کو اپنے ساتھ روک کے رکھو! جو شخص بھی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہو اور وہ کنیز بچہ کو جنم دے' تو میں اُس کے بچہ کو اُس شخص کے ساتھ لاحق کر دوں گا۔

12525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

12526 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَنَّ عُمَرَ، قَضَى فِيْ وَلِيدَةِ رَجُلٍ اَتَتْهُ، فَذَكَرَتْ لَهُ اَنَّهُ كَانَ يُصِيبُهَا وَهِيَ خَادِمٌ لَهُ، تَخْتَلِفُ لِحَاجَتِهِ وَاَنَّهَا حَمَلَتْ فَشَكَّ فِيْ حَمْلِهَا فَاعْتَرَفَ بِاِصَابَتِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: "اَيُّهَا النَّاسُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يُصِيبُونَ وَلَائِدَهُمْ، ثُمَّ يَقُولُ اَحَدُهُمْ: اِذَا حَمِلَتْ لَيْسَ مِنِّي. فَاَيُّمَا رَجُلٌ اعْتَرَفَ بِاِصَابَةِ وَلِيدَتِهِ فَحَمَلَتْ فَاِنَّ وَلَدَهَا لَهُ، اَحْصَنَهَا اَوْ لَمْ يُحْصِنْهَا، وَاَنَّهَا اِنْ وَلَدَتْ حَبِيسٌ عَلَيْهِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُورَثُ وَلَا تُوهَبُ، وَاِنَّهُ يَسْتَمْتِعُ

بِهَا مَا كَانَ حَيًّا، فَإِنْ مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ لَا تُحْسَبُ فِيْ حِصَّةِ وَلَدِهَا وَلَا يُدْرِكُهَا دَيْنٌ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِوَلَدٍ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ وَالِدُهُ وَلَا يُتْرُكُ فِيْ مِلْكِهِ "

✸✸ عبدالعزیز بن عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ایک مکتوب میں یہ بات تحریر ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی کنیز کے بارے میں فیصلہ دیا تھا' وہ کنیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اُس کا آقا اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے' وہ کنیز اُس کی خدمت بھی کرتی ہے اور اُس کے کام کے سلسلہ میں باہر بھی آتی جاتی ہے' اب وہ حاملہ ہوگئی ہے' تو اُس کے آقا نے اُس کے حمل کے بارے میں شک کا اظہار کیا ہے' پھر اُس کے آقا نے اعتراف کیا کہ وہ اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ کنیزوں کے ساتھ صحبت کرتے ہیں اور پھر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اگر یہ حاملہ ہوگئی' تو وہ میرا نطفہ نہیں ہوگا' جو شخص بھی اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا اعتراف کرے اور وہ کنیز حاملہ ہو جائے' تو اُس کنیز کا بچہ اُس شخص کا شمار ہوگا' خواہ اُس نے اُس کنیز کو محصنہ کیا ہو' یا محصنہ نہ کیا ہو اور ایسی کنیز بچہ کو جنم دیدے گی اور اُس شخص کے لیے مخصوص ہو جائے گی' اُسے نہ تو فروخت کیا جائے گا' نہ وراثت میں تقسیم ہوگی' نہ ہبہ کیا جا سکے گا' اُس کا مالک جب تم زندہ رہے گا' اُس سے نفع حاصل کرتا رہے گا اور جب مالک انتقال کر جائے گا' تو وہ کنیز آزاد شمار ہوگی' اُسے اُس کی اولاد کے حصہ میں سے روکا نہیں جائے گا اور قرض اُس تک نہیں پہنچے گا (یعنی قرض کی ادائیگی میں اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"کسی بھی بچہ کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والد کا مالک بن جائے' یا اُس کے باپ کو اُس کی ملکیت میں چھوڑا نہیں جائے گا (بلکہ وہ خود بخود آزاد شمار ہوگا)"۔

12527 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: تَخْبَرَنِيْ أَبُوْ نَوْفَلٍ مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ - أَوْ عُمَرَ - أَصَابَ وَلِيدَةً لَهُ سَوْدَاءَ فَعَزَلَهَا، ثُمَّ بَاعَهَا فَانْطَلَقَ بِهَا سَيِّدُهَا حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيقِ أَرَادَهَا فَامْتَنَعَتْ مِنْهُ، فَإِذَا هُوَ بِرَاعِيْ غَنَمٍ فَدَعَاهُ فَرَاطَنَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ سَيِّدُهَا. قَالَتْ: إِنِّيْ حَمَلْتُ مِنْ سَيِّدِي الَّذِيْ كَانَ قَبْلَ هٰذَا، وَإِنَّ فِيْ دِيْنِيْ لَا يُصِيبُنِيْ رَجُلٌ فِيْ حَمْلٍ مِنْ آخَرَ فَكَتَبَ سَيِّدُهَا إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ - أَوْ عُمَرَ - فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، وَكَانَ مَجْلِسُهُمُ الْحَجَرَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " جَاءَنِيْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مَجْلِسِيْ هٰذَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَنَّ أَحَدَكُمْ لَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا تَنَجَّعَ الْمُتَنَجِّعُ وَلٰكِنَّهُ: (يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ) (الشورى: 49) فَاعْتَرِفْ بِوَلَدِكَ. فَكَتَبَ بِذٰلِكَ فِيْهَا "

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابونوفل مسلم بن عمرو نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُس نے عبداللہ بن عبید بن عمیر بن حارث کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سیاہ فام کنیز کے ساتھ صحبت کی اور اُس کے

ساتھ عزل کیا' پھر اُسے فروخت کر دیا' اُس کا نیا مالک اُسے لے کر جا رہا تھا' راستہ میں کسی جگہ اُس نے اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا چاہی' تو اُس کنیز نے اُسے ایسا نہیں کرنے دیا' وہاں بکریوں کا ایک چرواہا بھی تھا' اُس نے اُسے بلایا' تو اُس کنیز نے اُسے بتایا کہ یہ اُس کا آقا ہے' اُس کنیز نے یہ بھی بتایا کہ میں اس سے پہلے والے آقا سے حاملہ ہو چکی ہوں' اور میرے دین میں یہ بات شامل ہے کہ جب میں ایک شخص سے حاملہ ہوگئی ہوں' تو اب دوسرا شخص میرے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا۔ اُس کنیز کے آقا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا اور اُنہیں اس صورتِ حال کے بارے میں بتایا' تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ اگلے دن جب یہ سب حضرات حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس اس محفل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر آئے:

''کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ اختیار نہیں ہوگا کہ جب جب گھاس کا طلبگار' گھاس والی جگہ کا رُخ کرتا ہے (یعنی وہ اولاد کے حصول کے لیے عورت کے پاس جاتا ہے) بلکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) جسے چاہتا ہے' بیٹی دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹا دے دیتا ہے''۔

تو تم اپنی اولاد کا اعتراف کر لو' تو اُنہوں نے اس بارے میں خط لکھا۔

12528 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: ابْتَاعَ اَبُوْ بَكْرٍ جَارِيَةً اَعْجَمِيَّةً مِنْ رَجُلٍ قَدْ كَانَ اَصَابَهَا فَحَمَلَتْ لَهُ فَاَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَطَاَهَا فَحَامَلَتْ عَلَيْهِ، وَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ حَامِلًا فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهَا حَفِظَتْ فَحَفِظَ اللّٰهُ لَهَا، اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا انْتَجَعَ بِذٰلِكَ الْمُنْتَجَعِ فَلَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللّٰهِ قَالَ: فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَاحِبِهَا

❋❋ غیلان بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک عجمی کنیز ایک شخص سے خریدی' جس کے مالک نے اُس کنیز کے ساتھ صحبت کی ہوئی تھی اور وہ کنیز اُس سے حاملہ ہوگئی تھی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ کیا' تو اُس کنیز نے اُنہیں ایسا نہیں کرنے دیا اور اُنہیں بتایا کہ وہ حاملہ ہو چکی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ صورتِ حال پیش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس عورت نے حفاظت کی ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت کرے گا' جب گھاس کا طلبگار' گھاس والی جگہ کا رُخ کرتا ہے (یعنی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے) ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختیار نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کنیز کو اُس کے سابقہ مالک کی طرف واپس کروا دیا۔

12529 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيلَ لِعَطَاءٍ: اُمُّ وَلَدِ مَيْسَرَةَ مَوْلٰى ابْنِ بَاذَانَ تَزْعُمُ اَنَّ ابْنَهَا لَيْسَ مِنْ مَيْسَرَةَ قَالَ: لَا تُصَدَّقُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ: وَسَاَلَهُ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَاْنِ مَيْسَرَةَ، وَقَالَ: لَا تَدَعُنَّ لَهُ الْقَافَةَ؟ قَالَ: لَا، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: اِذَا قَالَتِ الْحُرَّةُ لِوَلَدِهَا مِنَ الرَّجُلِ كُذِّبَتْ وَضُرِبَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: ابن باذان کے غلام میسرہ کی اُم ولد یہ کہتی ہے کہ اُس کا بیٹا میسرہ کی اولاد نہیں ہے تو عطاء نے جواب دیا: اُس کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی' بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے اُن سے میسرہ کے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا اور یہ کہا: اُس کے لیے کسی قیافہ شناس کو کیوں نہ بلایا جائے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جب کوئی آزاد عورت اپنے بچہ کے بارے میں یہ کہے: یہ دوسرے شخص کی اولاد ہے' تو اُس کی بات کو جھوٹا قرار دیا جائے گا اور اُس کی پٹائی کی جائے گی۔

12530 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهٗ، تَدْخُلُ وَتَخْرُجُ، ثُمَّ حَمَلَتْ فَقَالَ لَيْسَ مِنِّي لَا يُلْحَقُ بِهٖ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرلے اور وہ کنیز باہر آتی جاتی ہو' پھر وہ کنیز حاملہ ہو جائے اور وہ شخص یہ کہے: اسکا نطفہ میری اولاد نہیں ہے' تو اُس کے بچہ کو اُس کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا۔

12531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهٗ يُطَيِّبُ نَفْسَهَا لِاَنَّهَا كَانَتْ جَارِيَةً لَهٗ، فَلَمَّا وَلَدَتْ لَهٗ انْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا وَضَرَبَهَا مِائَةً، ثُمَّ اَعْتَقَ الْغُلَامَ."

✵✵ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک کنیز کے ساتھ صحبت کرلی' کیونکہ وہ کمسن تھی اس لیے وہ اُنہیں اچھی لگی' جب اُس نے بچہ کو جنم دیا' تو اُنہوں نے اُس بچہ کے اپنی اولاد ہونے کی نفی کی اور اس کنیز کو ایک سو کوڑے لگوائے اور پھر لڑکے کو آزاد کروا دیا۔

12532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ مِثْلَهٗ. اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: كَانَتِ الْجَارِيَةُ فَارِسِيَّةً

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ خارجہ بن زید سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ لڑکی ایرانی تھی۔

12533 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: اَنْ يُنْكِرَ وَلَدَ الْاَمَةِ اِذَا كَانَ اعْتَرَفَ بِهٖ، وَاِنِ انْتَفٰى مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يَعْتَرِفَ بِهٖ لَمْ يُلْحَقْ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی کنیز کی اولاد کا انکار کر دیتا ہے جبکہ پہلے وہ اس کا اعتراف کر چکا ہو' تو اگر وہ اعتراف کرنے سے پہلے اُس کی نفی کر دیتا ہے' تو پھر اُس بچہ کو اُس کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا۔

12534 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهٗ، وَكَانَ يَعْزِلُهَا فَوَلَدَتْ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ایک کنیز کے ساتھ صحبت کی' وہ اُس عورت کے ساتھ عزل کرتے رہے' پھر اُس عورت نے بچہ کو جنم دیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس بچہ کی نفی کر دی۔

12535 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسُبُّ الْغُلَامَ، وَأُمَّهُ فَتَنَاوَلَهُ بِلِسَانِهِ قَالَ: إِنَّهُ لَابْنُكَ فَدَعَاهُ وَحَمَلَ أُمَّهُ عَلَى رَاحِلَةٍ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْتَفَى مِنْهُ

✵✵ عبدالکریم جزری نے زیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' وہ ایک لڑکے اور اُس کی ماں کو بُرا کہہ رہے تھے اور زبانی طور پر اُس کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے' وہ یہ کہہ رہے تھے: یہ تمہارا بیٹا ہے' اُنہوں نے اُسے بلایا اور اُس کی ماں کو ایک سواری پر سوار کروا دیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس بچہ کے اپنی اولاد ہونے کی نفی کی تھی۔

12536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ لَهُ، فَحَمَلَتْ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُلْحِقْ بِآلِ عُمَرَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ: فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَسَأَلَهَا، فَقَالَتْ: مِنْ رَاعِي الْإِبِلِ. قَالَ: فَاسْتَبْشَرَ

✵✵ ابن ابونجیح نے اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی ایک کنیز کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے' وہ کنیز حاملہ ہوگئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان ہوئے اور بولے: اے اللہ! عمر کی اولاد کے ساتھ ایسے لوگوں کو شامل نہ کرنا' جو اُن میں سے نہیں ہیں! راوی بیان کرتے ہیں: اُس کنیز نے ایک سیاہ فام لڑکے کو جنم دیا' اُنہوں نے اُس کنیز سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُس کنیز نے بتایا کہ یہ اونٹوں کے ایک چرواہے کی اولاد ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر بہت خوش ہوئے۔

12537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي أُمِّ الْوَلَدِ قَالَتْ: لَيْسَ وَلَدِي مِنْ سَيِّدِي قَالَ: لَا تُصَدَّقُ السَّيِّدُ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا ضَرْبٌ إِذَا اعْتَرَفَ بِهِ

✵✵ سفیان ثوری نے ایسی اُم ولد کے بارے میں یہ بیان کیا ہے: جو یہ کہتی ہے: میرا بچہ میرے آقا کی اولاد نہیں ہے! سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسی عورت کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور آقا اُس کے بچہ کا زیادہ حقدار ہوگا' البتہ اُس کنیز کی پٹائی نہیں کی جائے گی' جب وہ یہ اعتراف کر لے گی۔

بَابُ دُخُولُ الرَّجُلِ عَلَى امْرَأَةِ رَجُلٍ غَائِبٍ

باب: آدمی کا کسی ایسی عورت کے پاس جانا' جس کا شوہر موجود نہ ہو

12538 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ غَائِبٌ عَنِ

امْرَاتَهُ، وَلَمْ تَكُنِ اسْتَاذَنَتْهُ بِالْخُرُوجِ اَتَخْرُجُ فِي طَوَافٍ، اَوْ عِيَادَةِ مَرِيضٍ ذِي رَحِمٍ؟ قَالَ: لَا، اَبَى اِبَاءً شَدِيدًا فَقُلْتُ: اَبُوهَا يَمُوتُ؟ فَاَبَى اَنْ يُرَخِّصَ لَهَا فِي اَبِيهَا. قَالَ: وَاَقُولُ اِنَّهَا تَاْتِيهِ، وَذَا رَحِمٍ قَرِيبٍ، قَدْ تَرَكَ ابْنُ عُمَرَ الْجُمُعَةَ، وَانْطَلَقَ اِلٰى ذِي رَحِمٍ دُعِيَ اِلَيْهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو چھوڑ کر کہیں گیا ہوا ہوتا ہے اور اُس کی بیوی نے اُس سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں لی ہوتی' تو کیا وہ کسی کے ہاں جانے کے لیے یا کسی بیماری رشتہ دار کی عیادت کرنے کے لیے گھر سے نکل سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اور اُنہوں نے اس بات کا سختی سے انکار کیا' میں نے دریافت کیا: اگر اُس کے والد کا انتقال ہو جائے؟ تو اُنہوں نے اُس عورت کے والد کے بارے میں بھی اُس عورت کو رخصت دینے سے انکار کر دیا۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں ایسی صورت میں یہ کہتا ہوں: وہ اپنے والد کے انتقال پر' یا اپنے کسی اور قریبی محرم عزیز کے انتقال پر جائے گی' کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تو (اپنے ایک عزیز کے انتقال کی وجہ سے) جمعہ چھوڑ دیا تھا اور اُس عزیز کے ہاں چلے گئے تھے' جس کے انتقال کے بارے میں اُنہیں بتایا گیا تھا۔

12539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمِّهِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "لَا يَدْخُلُ عَلٰى امْرَاةٍ مُغَيَّبَةٍ اِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، اَلَا وَاِنْ قِيلَ: حَمُوهَا، اَلَا وَاِنَّ حَمُوهَا الْمَوْتُ"

✻✻ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے' جس کا شوہر موجود نہ ہو' البتہ اُس کے محرم عزیز کا حکم مختلف ہے' خبردار! اگر یہ کہا جائے گا کہ عورت کا سسرالی رشتہ دار' تو اُس کا سسرالی رشتہ دار موت ہوتا ہے۔

12540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهُوَ غَائِبٌ اِلَّا ذُو مَحْرَمٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: کوئی شخص ایسی عورت کے پاس نہ جائے' جبکہ اُس کا شوہر موجود نہ ہو' البتہ محرم عزیز کا حکم مختلف ہے۔

12541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَدْخُلُ رَجُلٌ عَلٰى مُغَيَّبَةٍ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ اَخًا لِي اَوِ ابْنَ عَمٍّ لِي خَارِجٌ غَازِيًا وَاَوْصَانِي بِاَهْلِهِ، فَاَدْخُلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ قَالَ: "ادْنُ كَذَا، ادْنُ دُونَكَ، وَقُمْ عَلَى الْبَابِ لَا تَدْخُلْ، فَقُلْ: اَلَكُمْ حَاجَةٌ؟ اَتُرِيدُونَ شَيْئًا؟"

✻✻ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ہاں نہ

جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو۔تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے: میرا ایک بھائی ہے یا میرا ایک چچازاد ہے جو جنگ میں حصہ لینے کے لیے گیا ہوا ہے اُس نے اپنی بیوی کا خیال رکھنے کی مجھے تلقین کی تھی تو کیا میں اُس کے گھر چلا جاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے دُرّہ مارا اور پھر فرمایا: تم اتنا قریب ہو جاؤ! لیکن اُس سے پرے رہو تم دروازہ پر کھڑے ہو اور اندر نہ جاؤ تم یہ کہو کہ کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ کیا تم لوگ کچھ چاہتے ہو؟

12542 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، اسْتَأْذَنَ عَلٰى عَلِيٍّ فَلَمْ يَجِدْهُ فَرَجَعَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ مَرَّةً اُخْرٰى فَوَجَدَهُ فَكَلَّمَ امْرَاَةَ عَلِيٍّ فِيْ حَاجَتِهٖ، فَقَالَ عَلِيٌّ: كَاَنَّ حَاجَتَكَ كَانَتْ اِلَى الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى اَنْ يُّدْخَلَ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ. فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ: اَجَلْ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى اَنْ يُّدْخَلَ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

✲✲ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی جب اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا تو وہ واپس چلے گئے پھر اُنہوں نے دوسری مرتبہ اجازت مانگی تو اُنہیں پالیا پھر اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے ساتھ اپنے کسی کام کے سلسلہ میں بات چیت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو خاتون کے ساتھ کام تھا اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایسی عورت کے پاس جایا جائے جس کا شوہر گھر موجود نہ ہو۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایسی خاتون کے پاس جایا جائے جس کا شوہر گھر میں موجود نہ ہو۔

12543 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِاُمِّ ابْنِهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ: اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ رَجُلٌ لَيْسَ بِذِيْ مَحْرَمٍ فَادْعِي اِنْسَانًا مِنْ اَهْلِكِ فَلْيَكُنْ عِنْدَكِ، فَاِنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ اِذَا خَلَوْا جَرَى الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا

✲✲ عرفجہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے ابوبردہ کی والدہ سے کہا: جب کوئی ایسا شخص تمہارے ہاں آئے جو ذی محرم نہ ہو تو تم اپنے بہن بھائیوں میں سے کسی ایسے شخص کو بلالو جو تمہارے پاس موجود رہے کیونکہ جب (غیر محرم) مرد اور عورت تنہائی میں اکٹھے ہوں تو شیطان اُن کے درمیان آ جاتا ہے۔

12544 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اَنْ يَخْلُوَ بِامْرَاَةٍ لَيْسَتْ ذَاتَ مَحْرَمٍ، اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہو جو اُس کی محرم نہ ہو البتہ اگر عورت کے ساتھ اُس کا کوئی محرم ہو تو حکم مختلف ہے''۔

12545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ: لَا

يَدْخُلُ ذُو مَحْرَمٍ لَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدَهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا ذُو مَحْرَمٍ لَهَا قَالَ: أَكَادُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ أَثَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عورت کا غیر محرم عزیز اُس کے پاس اُس وقت تک نہیں جائے گا' جب تک اُس عورت کے پاس اُس کے محرم رشتہ داروں میں سے کوئی شخص موجود نہ ہو۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا یقین ہے کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

12546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا عِنْدَهُ أَيَدْخُلُ بَعْدَهُ؟ قَالَ: لَا وَإِذَا حَضَرَ فَلْيَدْخُلْ عَلَيْهَا غَيْرُ ذِي مَحْرَمٍ إِلَّا أَنْ يَأْبَى، قُلْتُ: فَيَجْلِسُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ: نَعَمْ إِنَّمَا ذٰلِكَ إِلَّا يُوطِءَ عَلَى فِرَاشِهِ لِزِنْيَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص کسی عورت کے ہاں اُس وقت جا سکتا ہے جب اُس کا شوہر موجود ہو تو کیا وہ شوہر کے بعد بھی اُس کے ہاں جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب اُس کا شوہر موجود ہو گا' تو پھر وہ آدمی اُس کے پاس جائے گا' البتہ شوہر منع کر دے' تو حکم مختلف ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ آدمی اُس کے پلنگ پر بیٹھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایسا ہو سکتا ہے' البتہ وہ اُس کے بچھونے پر نہ بیٹھے۔

12547 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَأْتِي الْمُغِيبَةَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِهَا، وَيَتَحَدَّثَ عِنْدَهَا، كَمَثَلِ الَّذِي يَنْهَشُهُ أَسْوَدُ مِنَ الْأَسَاوِدِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی ایسی عورت کے پاس جاتا ہے' جس کا شوہر موجود نہ ہو' تاکہ اُس پر بچھونے پر بیٹھے اور اُس کے ساتھ بات چیت کرے' تو اُس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جسے شیر نوچ کر کھا لیتے ہیں۔

12548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ سَفَرٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَدْ نَزَلْتَ عَلَى فُلَانَةٍ، وَغَلَّقْتَ عَلَيْكَ بَابَهَا، لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ

✵✵ عمرو بن دینار نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص سفر سے آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: کیا تم نے فلاں عورت کے ہاں قیام کیا تھا اور تم نے دروازہ بند کر دیا تھا' کوئی بھی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے۔

بَابٌ: الْعَزْلُ عَنِ الْإِمَاءِ

باب: کنیز کے ساتھ عزل کرنا

12549 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

بْنُ اِبْرَاهِيمَ الذَّبَرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ، يَسْاَلُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَزْلِ النِّسَاءِ فَقَالَ: زَعَمَ اَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ لِي اَمَةً تَسْنُو عَلَيَّ - اَوْ تَنْضَحُ عَلَيَّ - وَاِنِّي اَعْزِلُهَا، وَلَا اَعْزِلُهَا اِلَّا خَشْيَةَ الْوَلَدِ، وَزَعَمَتْ يَهُودُ اَنَّهَا الْمَوْءُ وَدَةُ الصُّغْرَى . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَتْ يَهُودُ كَذَبَتْ يَهُودُ قَالَ: فَسَاَلْنَا اَبَا سَلَمَةَ اَسَمِعَهُ مِنَ اَبِي سَعِيدٍ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيهِ رَجُلٌ عَنْهُ

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے خواتین کے ساتھ عزل کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو ابوسلمہ نے جواب دیا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری ایک کنیز ہے' جو مجھ پر پانی چھڑکتی ہے' (یعنی اُسے انزال ہو جاتا ہے) لیکن میں اُس سے عزل کر لیتا ہوں اور میں صرف بچہ سے بچنے کے لیے اُس کے ساتھ عزل کرتا ہوں' جبکہ یہودیوں کا یہ کہنا ہے: یہ چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی غلط کہتے ہیں! یہودی غلط کہتے ہیں!

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے دریافت کیا: کہ کیا اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی زبانی خود یہ بات سنی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ایک شخص نے اُن کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

12550 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا تَكُونُ لَنَا الْاِمَاءُ فَنَعْزِلُ عَنْهُنَّ، وَزَعَمَتْ يَهُودُ اَنَّهَا الْمَوْءُ وَدَةُ الصُّغْرَى . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَتْ يَهُودُ كَذَبَتْ يَهُودُ وَكَذَبَتْ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَرُدَّهُ

❋❋ محمد بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری کنیزیں ہیں' جن سے ہم عزل کرتے ہیں' یہودیوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی غلط کہتے ہیں! یہودی غلط کہتے ہیں! وہ غلط کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ جس کو پیدا کرنا چاہے' آدمی اُسے لوٹا نہیں سکتا (یعنی روک نہیں سکتا)۔

حديث:12550 : سنن ابي داود - كتاب النكاح' باب ما جاء في العزل - حديث:1869' السنن الكبرى للنسائي - كتاب عشرة النساء' العزل وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك - حديث:8802' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب النكاح' من كره العزل ولم يرخص فيه - حديث:12622' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب النكاح' باب العزل - حديث:2793' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1640' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11291' مسند الحميدي - احاديث ابي سعيد الخدري رضي الله عنه' حديث:720' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:7825

12551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ لِي جَارِيَةً وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَضَى اللّٰهُ لِنَفْسٍ اَنْ تَخْرُجَ هِيَ كَائِنَةٌ.

✵✵ سالم بن ابوالجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میری ایک کنیز ہے' جس سے میں عزل کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس جان کے پیدا ہونے کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے' وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

12552 حدیث نبوی:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

12553 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَاَلَهُ رَجُلٌ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَهُ عَنْ عَزْلِ النِّسَاءِ، فَقَالَ: لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ، فَدَعَا ابْنُ عَبَّاسٍ جَارِيَةً لَهُ تَرْمِي فَقَالَ: اِنِّي لَاَصْنَعُهُ بِهَذِهِ - فَقَالَ عَطَاءٌ حِينَئِذٍ - فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ اِنَّهَا الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، تَكُونُ نُطْفَةً، ثُمَّ تَكُونُ عَلَقَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً، ثُمَّ تَكُونُ عَظْمًا، ثُمَّ يُكْسَى الْعَظْمُ قَالَ: وَقَالَ بِيَدِهِ وَجَمَعَ اَصَابِعَهُ فَمَدَّهَا فِي ال سَّمَاءِ وَقَالَ: الْعَزْلُ يَكُونُ قَبْلَ هٰذَا كُلِّهِ

✵✵ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے سوال کیا' وہ اُس وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اُس نے اُن سے خواتین سے عزل کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی کنیز کو بلوایا اور فرمایا: میں اس کنیز کے ساتھ بھی ایسا کر لیتا ہوں۔ عطاء بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے ایک صاحب نے مجھ سے کہا: کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سبحان اللہ! پہلے نطفہ ہوتا ہے' پھر خون کا لوتھڑا بن جاتا ہے' پھر گوشت بن جاتا ہے' پھر ہڈی بنتی ہے' پھر ہڈی پر (گوشت یا چمڑا) چڑھایا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے ایک' ایک کر کے انگلی کو بند کیا اور پھر اُسے آسمان کی طرف پھیلایا اور فرمایا: عزل ان سب سے پہلے ہوتا ہے (یعنی زندہ درگور کرنا' تو ان سب چیزوں کے بعد ہوتا ہے اور عزل ان سے پہلے ہوتا ہے)۔

12554 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ

الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ اَعْزِلُ عَنْهَا فَوَلَدَتْ لِي اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ

✵✵ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میری ایک کنیز تھی جس کے ساتھ میں عزل کیا کرتا تھا' پھر اُس نے میرے ہاں اُس بچہ کو جنم دیا' جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

12555 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَجَاءَهُ ابْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، عِنْدِي جَوَارٍ لَيْسَ نِسَائِيَ اللَّائِي اُكِنُّ اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهُنَّ وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبُنِي اَنْ تَحْمِلَ مِنِّي اَفَاَعْزِلُ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: اَفْتِهِ يَا حَجَّاجُ. قَالَ: فَقُلْتُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اِنَّمَا نَجْلِسُ اِلَيْكَ لِنَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ: اَفْتِهِ. قَالَ: قُلْتُ: هُوَ حَرْثُكَ اِنْ شِئْتَ سَقَيْتَ، وَاِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَ قَالَ: وَكُنْتُ اَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْ زَيْدٍ فَقَالَ: زَيْدٌ: صَدَقَ

✵✵ حجاج بن عمرو بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ابن فہد اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید! میری کچھ کنیزیں ہیں میری بیویاں مجھے اُن سے زیادہ محبوب نہیں ہیں' لیکن مجھے یہ پسند بھی نہیں ہے کہ وہ مجھ سے حاملہ ہو جائیں' تو کیا میں عزل کرلوں؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حجاج! تم اسے فتویٰ دو! میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! ہم تو خود آپ کے پاس سیکھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' لیکن اُنہوں نے یہی فرمایا: تم جواب دو! تو میں نے کہا: وہ تمہارا کھیت ہے' اگر تم چاہو' تو اسے سیراب کرو' اگر چاہو تو پیاسا رکھو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہی جواب حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زبانی پہلے سنا ہوا تھا' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے!

12556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَانَ يَعْزِلُ عَنْ اَمَةٍ لَهُ، ثُمَّ يُرِيهَا اِيَّاهُ مَخَافَةَ اَنْ تَجِيءَ بِشَيْءٍ

✵✵ منصور نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی کنیز کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے اور پھر اُس کا جائزہ بھی لیا کرتے تھے' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس کے ہاں بچہ نہ ہو جائے۔

12557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي سُرِّيَّةٌ لِعَلِيٍّ يُقَالُ لَهَا جُمَانَةُ اَوْ اُمُّ جُمَانَةَ قَالَتْ: كَانَ عَلِيٌّ يَعْزِلُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهُ: فَقَالَ: اُحْيِي شَيْئًا اَمَاتَهُ اللّٰهُ

✵✵ عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیز نے مجھے بتایا' اُس کنیز کا نام جمانہ یا اُم جمانہ تھا' وہ کنیز بیان کرتی ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے' ہم نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: میں کسی ایسی چیز کو زندہ کر سکتا ہوں؟ جسے اللہ تعالیٰ نے موت دے دی ہو۔

12558 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَلِيٍّ، عَنْ جَدَّتِهِ، اَنَّهَا كَانَتْ سُرِّيَّةً لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَكَانَ: يَعْزِلُ عَنْهَا

✵✵ ابوعلی نے اپنی دادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی کنیز تھیں' تو وہ اُس خاتون کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے۔

12559 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ سَعْدًا كَانَ: يَعْزِلُ عَنْ اُمِّ وَلَدِهِ

✵✵ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی اُم ولد کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے۔

12560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عَزْلِ الْاِمَاءِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَفْعَلُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن سے کنیز کے ساتھ عزل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ خود بھی ایسا کرتے ہیں۔

بَابٌ: تُسْتَاْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَاْمَرُ الْاَمَةُ

باب: عزل کے بارے میں آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی البتہ کنیز سے اجازت نہیں لی جائے گی

12561 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاَمْرِهَا يَقُولُ: هُوَ مِنْ حَقِّهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آزاد عورت کی مرضی کے بغیر اُس کے ساتھ عزل کیا جائے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ عورت کا حق ہے۔

12562 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُسْتَاْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ، وَلَا تُسْتَاْمَرُ الْاَمَةُ

✵✵ عبدالکریم نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: آزاد عورت سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی' البتہ کنیز سے اجازت نہیں لی جائے گی۔

12563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا يُعْزَلُ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاَمْرِهَا

✵✵ حمید اعرج نے سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: آزاد عورت کے ساتھ اُس کی مرضی کے بغیر عزل نہیں کیا جائے گا۔

12564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَعْزِلَ الرَّجُلُ عَنِ امْرَاَتِهِ اِذَا اسْتَاْمَرَهَا فَاَذِنَتْ لَهُ

٭٭ قتادہ نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ عزل کر لیتا ہے' جبکہ اُس نے بیوی سے اجازت لی ہو اور بیوی نے اُسے اجازت دے دی ہو۔

بَابُ الْعَزْلِ

باب: عزل کا بیان

12565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَابْنَ عَبَّاسٍ: كَانُوا يَعْزِلُونَ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت سعد بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم عزل کیا کرتے تھے۔

12566 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَذَكَرُوا لَهُ الْعَزْلَ فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ مجھے بتایا ہے: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: لوگوں نے اُن کے سامنے عزل کا ذکر کیا' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم یہ کیا کرتے تھے۔

12567 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ النَّخَعِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ: كَانَ لَا يَرَى بِالْعَزْلِ بَاْسًا

٭٭ ابراہیم بن مہاجر نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عزل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

12568 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: لَوْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ نَسَمَةٍ مِنْ صُلْبِ آدَمَ، ثُمَّ اَفْرَغَهُ عَلٰى صَفًا لَاَخْرَجَهُ مِنْ ذٰلِكَ الصَّفَا فَاعْزِلْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ

٭٭ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم میں سے جس جان سے عہد لیا ہے اُس کے بارے میں اگر تم پتھر کے اوپر بھی (اپنا نطفہ) انڈیل دو گے' تو اللہ تعالیٰ اُس پتھر میں سے بھی اُس جان کو پیدا کرے گا' اب تمہاری مرضی ہے تم عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

12569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ

النُّطْفَةَ الَّتِي قَضَى اللّٰهُ فِيهَا الْوَلَدَ لَوْ وُضِعَتْ عَلٰى صَخْرَةٍ لَخَرَجَ مِنْهَا الْوَلَدُ

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگ یہ کہتے ہیں: جس نطفہ کے پیدا ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دے دیا ہے اگر اُسے پتھر پر بھی ڈال دیا جائے تو اُس میں سے بھی بچہ نکل جائے گا۔

12570 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَاَلْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: اَوَجِلْكُمْ اَنْ تَسْاَلُوا قَالُوا: فَسَاَلْنَا نَحْنُ بِبَيْتِنَا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَتَلَا عَلَيْنَا: (وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ) (المؤمنون: 12) حَتّٰى (ثُمَّ اَنْشَاْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ) (المؤمنون: 14) فَقَالَ: كَيْفَ تَكُونُ مِنَ الْمَوْؤُدَةِ حَتّٰى تَمُرَّ عَلٰى هٰذَا الْخَلْقِ

✵✵ عبدالملک بن میسرہ نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم کچھ دیر بعد یہ سوال کرنا! لوگ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے گھر واپس چلے گئے' جب ہم واپس آئے تو اُنہوں نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے''۔ اُنہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ''یہاں تک کہ ہم اُسے دوبارہ پیدا کریں گے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس وقت زندہ درگور کی ہوئی (بچی) کا کیا عالم ہوگا' جب وہ اس تخلیق پر سے گزرے گی۔

12571 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ نَاسًا يَرَوْنَ اَنَّهَا الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرَى - يَعْنِي الْعَزْلَ - فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، تَكُونُ نُطْفَةً، ثُمَّ تَكُونُ عَلَقَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً، ثُمَّ تَكُونُ عِظَامًا، ثُمَّ تُكْسَى الْعِظَامُ لَحْمًا فَقَالَ بِيَدِهِ: فَجَمَعَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ مَدَّهَا فِي السَّمَاءِ، وَقَالَ: الْعَزْلُ قَبْلَ هٰذَا كُلِّهِ، كَيْفَ يَكُونُ مَوْءُودَةً، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَيَكُونُ الْعَزْلُ قَبْلَ هٰذَا كُلِّهِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ یعنی عزل کرنا چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سبحان اللہ! پہلے نطفہ ہوتا ہے' پھر وہ جما ہوا خون بنتا ہے' پھر وہ گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے' پھر ہڈیاں بنتی ہیں' پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے اپنی سب انگلیوں کو جمع کیا اور پھر اُسے آسمان کی طرف پھیلا کر یہ کہا: عزل تو ان سب کاموں سے پہلے ہوتا ہے تو یہ زندہ درگور کرنا کیسے ہوگا' پھر اُس میں روح بھی پھونکی جاتی ہے' تو عزل تو ان سب سے پہلے ہوتا ہے۔

12572 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: مَا كَانَ ابْنُ آدَمَ لِيَقْتُلَ نَفْسًا قَضَى اللّٰهُ بِخَلْقِهَا، هُوَ حَرْثُكَ اِنْ شِئْتَ سَقَيْتَ، وَاِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو پیدا کرنے کا فیصلہ کرلیا ہو' انسان اُسے قتل نہیں کرسکتا' وہ (عورت) تمہارا کھیت ہے' اگر تم چاہو تو (اُس کو) سیراب کرو' اگر چاہو' تو پیاسا رکھو۔

12573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ كَانَ يَعْزِلُ

٭٭ ابونضر نے عبدالرحمٰن بن افلح کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اُم ولد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتی ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

12574 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ كَانَ يَعْزِلُ

٭٭ ابوزناد نے خارجہ بن زید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

12575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اخْتَلَفَ فِيهِ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا حَرْثُكَ اِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهُ، وَاِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَهُ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کے بارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوگیا' اللہ کی قسم! وہ (عورت) تمہارا کھیت ہے' اگر تم چاہو' تو (اُس کو) سیراب کرو اور اگر چاہو تو پیاسا رکھو۔

12576 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: اَوَ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَلَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوا، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَقْضِ نَفْسًا اَنْ يَخْلُقَهَا اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

٭٭ عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ بھی کرو' تو کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس بھی جان کے پیدا کرنے کے بارے میں فیصلہ کرلیا ہے' وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

12577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ الْعَزْلَ ." قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ الزُّهْرِيَّ اِلَّا قَدْ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ ذٰلِكَ

٭٭ زہری نے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عزل کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق زہری نے یہ بات بھی بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسے مکروہ قرار دیتے

تھے۔

12578 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عِيَاضٍ قَالَ: وَاللّٰهِ، اِنِّي لَقَائِمٌ اُصَلِّي اِذْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يُشَدِّدُ فِي الْعَزْلِ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَرَاْيٌ هٰذَا مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ عروہ نے عیاض کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کی قسم! میں کھڑا نماز ادا کر رہا تھا' جب میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو عزل کے بارے میں شدت سے بات کرتے ہوئے سنا' پھر میں مڑ کر اُن کی طرف گیا اور دریافت کیا: کیا یہ آپ کی اپنی رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

12579 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ، عَنْ عَزْلِ النِّسَاءِ، فَقَالَ: ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ

❋❋ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خواتین کے ساتھ عزل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ پوشیدہ قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔

12580 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ فِي الْعَزْلِ: هُوَ الْمَوْؤُدَةُ الْخَفِيَّةُ

❋❋ ابوعمرو شیبانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے عزل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ پوشیدہ قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔

12581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِلِحْيَتِي حِينَ نَبَتَتْ فَقَالَ: اَسَعِيدُ، تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لَا، وَمَا ذَاكَ فِي نَفْسِي الْيَوْمَ . قَالَ: لَئِنْ كَانَ فِي صُلْبِكَ وَدِيعَةٌ فَسَتَخْرُجُ

❋❋ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میری داڑھی پکڑ لی' جب وہ اُگ گئی تھی' اُنہوں نے دریافت کیا: اے سعید! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اور اُن دنوں میرا اس کا ارادہ بھی نہیں تھا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہاری پشت میں کوئی (ودیعت کے طور پر) رکھی ہوئی چیز موجود ہے' تو وہ عنقریب نکل آئے گی۔

12582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَلَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَهُوَ شَابٌّ حِينَ خَرَجَ وَجْهُهُ قَالَ: فَقَالَ لِي: اَتَزَوَّجْتَ يَا خَلَّادُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَمَا ذَاكَ فِي نَفْسِي الْيَوْمَ. قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى ظَهْرِي ثُمَّ قَالَ: اِنْ كَانَ فِي ظَهْرِكَ وَدِيعَةٌ فَسَتَخْرُجُ

❋❋ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سعید بن جبیر کے پاس گئے' وہ اُن دنوں نوجوان تھے' یہ اُس وقت

کی بات ہے، جب اُن کی داڑھی نئی نئی نکلی تھی، اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: اے خلاد! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اور میرے ذہن میں اس بارے میں کوئی خیال بھی نہیں ہے، تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ میری پشت پر مارا اور بولے: اگر تمہاری پشت میں کوئی چیز رکھوائی گئی ہے، تو وہ عنقریب نکل آئے گی۔

12583 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ كَانَ يَعْزِلُ

❋❋ ابوزناد نے خارجہ بن زید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

بَابٌ: حَقُّ الْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا وَفِيْ كَمْ تَشْتَاقُ

باب: عورت کا شوہر پر کیا حق ہے اور وہ کتنے عرصہ میں مشتاق ہوگی؟

12584 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَزَعَةَ، اِيَّاىَ وَعَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ قُشَيْرٍ، عَنِ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَقُّ امْرَاَتِيْ عَلَيَّ؟ قَالَ: تُطْعِمُهَا اِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ - اَوْ لَا تَهْجُرْ -، وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوقزعہ نے مجھے بتایا کہ عطاء نے بنوقشیر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُس کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: میری بیوی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ جب تم کھاؤ تو اُسے بھی کھلاؤ اور جب تم لباس پہنو، تو اُسے بھی لباس پہننے کے لیے دو، تم اُس کے چہرے پر نہ مارو، تم اُسے قبیح قرار نہ دو اور تم اُس کے ساتھ لاتعلقی اختیار نہ کرو، البتہ گھر کی حد تک لاتعلقی اختیار کر سکتے ہو (یعنی صرف بول چال چھوڑ دو)۔

12585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَشْكُو زَوْجَهَا اَنَّهُ لَا يَاْتِيهَا قَالَ: لَهُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، وَلَهَا يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

❋❋ سفیان ثوری نے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے شوہر کی شکایت کرتی ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا، تو سفیان ثوری کہتے ہیں: تین دن کا حق مرد کے پاس ہوگا، اور ایک دن کا حق عورت کے پاس ہوگا۔

12586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى عُمَرَ، فَقَالَتْ: زَوْجِي خَيْرُ النَّاسِ يَقُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ اَحْسَنْتِ الثَّنَاءَ عَلٰى زَوْجِكِ. فَقَالَ كَعْبُ بْنُ سُورٍ لَقَدِ اشْتَكَتْ فَاَعْرَضَتِ الشَّكِيَّةَ. فَقَالَ عُمَرُ: اخْرُجْ مِمَّا قُلْتَ. قَالَ: اَرَى اَنْ تُنْزِلَهُ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ لَهُ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ لَهُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلَهَا يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

* امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر سب سے بہتر ہیں وہ رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں اور دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اپنے شوہر کی اچھی تعریف بیان کی ہے۔ اس پر کعب نامی ایک صاحب نے کہا: یہ شکایت کر رہی ہے اور اس نے اشارے کنایہ میں شکایت کی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جو کہتے ہو تم ظاہر کرو! تو انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اسے ایک ایسے شخص کی مانند قرار دیں، جس کی چار بیویاں ہوتی ہیں، تو اس کے شوہر کو تین دن کا حق حاصل ہوگا اور اس عورت کو ایک دن کا حق حاصل ہوگا۔

12587 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ عُمَرَ فَقَالَتْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، زَوْجِي خَيْرُ النَّاسِ يَصُومُ النَّهَارَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ، وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَكْرَهُ اَنْ اَشْكُوَهُ، وَهُوَ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. فَقَالَ كَعْبُ بْنُ سُوْرٍ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ شَكْوَى اَشَدَّ وَلَا عَدْوَى اَجْمَلَ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: تَزْعُمُ اَنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ زَوْجِهَا نَصِيبٌ. قَالَ: فَاِذَا فَهِمْتَ ذٰلِكَ فَاقْضِ بَيْنَهُمَا قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحَلَّ اللّٰهُ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَلَهَا مِنْ كُلِّ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ يَوْمٌ يُفْطِرُ، وَيُقِيمُ عِنْدَهَا، وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِ لَيَالٍ لَيْلَةٌ يَبِيتُ عِنْدَهَا

* امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اے امیر المؤمنین! میرے شوہر سب سے اچھے ہیں، وہ دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں، اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اُن کی شکایت کروں، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر رہے ہوتے ہیں، بہر حال آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو اور اُس کی رحمت نازل ہو! اس پر کعب نامی شخص نے کہا: میں نے آج کی طرح کا شکوہ کرنے کا انداز کبھی نہیں دیکھا! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ عورت کیا کہنا چاہ رہی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ کہہ رہی ہے کہ اس کا شوہر اسے وقت نہیں دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم یہ بات سمجھ گئے تو تم ان کے درمیان فیصلہ بھی دیدو۔ تو کعب نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے دو یا تین یا چار خواتین کو حلال قرار دیا ہے، تو ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک دن ہوگا، تو وہ شخص ہر چار دن میں سے ایک دن روزہ نہیں رکھے گا اور اس عورت کے پاس مقیم رہے گا اور ہر چار راتوں میں سے ایک رات اس عورت کے ساتھ گزارے گا۔

12588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى عُمَرَ، فَقَالَتْ: زَوْجِي يَقُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ. قَالَ: اَفَتَاْمُرِيْنِي اَنْ اَمْنَعَهُ قِيَامَ اللَّيْلِ وَصِيَامَ النَّهَارِ؟ فَانْطَلَقَتْ، ثُمَّ عَاوَدَتْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ لَهُ: مِثْلَ ذٰلِكَ وَرَدَّ عَلَيْهَا مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ، فَقَالَ لَهُ كَعْبُ بْنُ سُوْرٍ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: اِنَّ لَهَا حَقًّا. قَالَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ اَرْبَعًا فَاجْعَلْ لَهَا وَاحِدَةً مِنَ الْاَرْبَعِ لَهَا فِيْ كُلِّ اَرْبَعِ لَيَالٍ لَيْلَةً، وَفِيْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا قَالَ: فَدَعَا عُمَرُ زَوْجَهَا، وَاَمَرَهُ اَنْ يَبِيتَ مَعَهَا مِنْ كُلِّ اَرْبَعِ لَيَالٍ لَيْلَةً، وَيُفْطِرَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا

* قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرا شوہر رات بھر نفل پڑھتا رہتا ہے اور دن کے وقت روزہ رکھ لیتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم مجھے یہ کہنا چاہتی ہو کہ میں اُسے رات کو نفل پڑھنے سے اور دن کو

روزہ رکھنے سے منع کر دوں؟ وہ عورت چلی گئی۔ اُس کے بعد وہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہی بات کہی‘ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے جواب کی مانند اُسے جواب دیا‘ تو کعب نامی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! اس عورت کا بھی ایک حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس عورت کا حق کیا ہے؟ کعب نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مرد کے لیے چار بیویاں حلال قرار کر دی ہیں‘ تو آپ اس عورت کو اُن میں سے ایک قرار دیں‘ تو ہر چار راتوں میں سے ایک رات اس عورت کا حق ہوگا اور چار دنوں میں سے ایک دن اس کا حق ہوگا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے شوہر کو بلایا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ ہر چار راتوں میں سے ایک رات اُس عورت کے ساتھ گزارا کرے‘ اور ہر چار دنوں میں سے ایک دن روزہ نہ رکھا کرے۔

12589 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَ تْ عُمَرَ فَقَالَتْ: زَوْجِی رَجُلُ صِدْقٍ يَقُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ، وَلَا اَصْبِرُ عَلٰی ذٰلِكَ. قَالَ: فَدَعَاهُ، فَقَالَ: لَهَا مِنْ كُلِّ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ يَوْمٌ، وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِ لَيَالٍ لَيْلَةٌ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرا شوہر ایک سچا آدمی ہے (یعنی نیک آدمی ہے) وہ رات بھر نفل پڑھتا رہتا ہے اور دن کو نفلی روزہ رکھتا ہے‘ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے شوہر کو بلایا اور فرمایا: اس عورت کو ہر چار دنوں میں سے ایک دن ملے گا اور ہر چار راتوں میں سے ایک رات ملے گی۔

12590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: بَلَغَنِی، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَاءَ تْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجَهَا لَا يُصِيبُهَا فَاَرْسَلَ اِلٰی زَوْجِهَا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: قَدْ كَبِرْتُ، وَذَهَبَتْ قُوَّتِی. فَقَالَ عُمَرُ: اَتُصِيبُهَا فِیْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً؟ قَالَ: فِیْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فِیْ كَمْ؟ قَالَ: اُصِيبُهَا فِیْ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً، قَالَ عُمَرُ: اذْهَبِیْ فَاِنَّ فِیْ هٰذَا مَا يَكْفِی الْمَرْاَةَ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور بولی: اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے شوہر کو پیغام بھجوایا اور اُس سے اس بارے میں دریافت کیا‘ تو اُس کے شوہر نے جواب دیا: میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میری قوت رخصت ہوگئی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اس کے ساتھ صحبت کر سکتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: اس سے زیادہ جلدی کر سکتا ہوں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کتنے عرصہ میں؟ اُس نے کہا: میں ہر طہر میں ایک مرتبہ اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اُس خاتون سے) فرمایا: تم چلی جاؤ! کیونکہ اتنے میں ایک عورت کی کفایت ہو جاتی ہے۔

12591 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: دَخَلَتْ خَوْلَةُ ابْنَةُ حَكِيمٍ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَلٰی عَائِشَةَ وَهِیَ بَاذَّةُ الْهَيْئَةِ فَسَاَلَتْهَا، مَا شَاْنُكِ، فَقَالَتْ: زَوْجِی

يَقُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا، أَفَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَحْفَظُكُمْ لِحُدُودِهِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ: لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَحَلَّهُ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: خولہ بنت حکیم' جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں' اُن کا حلیہ خراب تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: میرے شوہر رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں اور دن کو نفلی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی (بعد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو آپ نے دریافت کیا: اے عثمان! ہم پر رہبانیت لازم قرار نہیں دی گئی ہے' کیا تمہارے لیے میرے طریقۂ کار میں نمونہ نہیں ہے' اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اُس کی حدود کی تم سب سے زیادہ حفاظت کرتا ہوں۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے بتایا: اُنہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی مجرد رہنے کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا' اگر آپ اُن کے لیے اسے حلال قرار دیتے' تو ہم خصی کروا لیتے۔

12592 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَبَتَّلَ فَلَيْسَ مِنَّا

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجرد رہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

12593 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ، أَنَّ عُمَرَ، وَهُوَ يَطُوفُ سَمِعَ امْرَأَةً، وَهِيَ تَقُولُ:

تَطَاوَلَ هٰذَا اللَّيْلُ وَاخْضَلَّ جَانِبُهُ ... وَأَرَّقَنِي إِذْ لَا خَلِيلَ أُلَاعِبُهُ

فَلَوْلَا حَذَارِ اللّٰهِ لَا شَيْءَ مِثْلُهُ ... لَزُعْزِعَ مِنْ هٰذَا السَّرِيرِ جَوَانِبُهُ

فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا لَكِ؟ قَالَتْ: أَغْرَبْتَ زَوْجِي مُنْذُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، وَقَدِ اشْتَقْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: أَرَدْتِ سُوءًا؟ قَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ قَالَ: فَامْلُكِي عَلٰى نَفْسِكِ فَإِنَّمَا هُوَ الْبَرِيدُ إِلَيْهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكِ عَنْ أَمْرٍ قَدْ أَهَمَّنِي فَافْرِجِيهِ عَنِّي، كَمْ تَشْتَاقُ الْمَرْأَةُ إِلٰى زَوْجِهَا؟ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَاسْتَحْيَتْ. فَقَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَأَشَارَتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِلَّا فَأَرْبَعَةً. فَكَتَبَ عُمَرُ أَلَّا تُحْبَسَ الْجُيُوشُ فَوْقَ أَرْبَعَةِ

اَشْهُرٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی' جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ طواف کرتے ہوئے ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

''یہ رات لمبی ہوگئی ہے' اس کا دوسرا کنارا دور ہے اور مجھے اس بات پر رونا آ رہا ہے کہ کوئی ایسا ساتھی ہی نہیں ہے جس کے ساتھ میں ہنسی مذاق کروں' اگر اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہوتا' تو اس پلنگ کے کنارے چیخ و پکار کرتے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: میرا شوہر چار مہینے سے گیا ہوا ہے اور مجھے اُس کی دوری گراں گزر رہی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے بُرائی کا ارادہ کیا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود پر قابو رکھو! اُس کو پیغام بھجواتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پیغام بھجوایا' پھر آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں تم سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے لگا ہوں' جو میرے لیے بہت اہم ہے' تو تم مجھے اس کے بارے میں وضاحت کرو' کوئی عورت اپنے شوہر سے کتنا عرصہ دور رہ سکتی ہے؟ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کو جھکا لیا' اُنہیں شرم آ گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا! تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اشارہ میں بتایا کہ تین ماہ یا زیادہ سے زیادہ چار ماہ! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا کہ کسی لشکر کے ہر فرد کو چار ماہ سے زیادہ نہ روکا جائے (یعنی وہ ہر چار ماہ میں ایک مرتبہ اپنے گھر سے ہو کر آئے)۔

12594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَمِعَ امْرَاَةً، وَهِيَ تَقُوْلُ:

تَطَاوَلَ هٰذَا اللَّيْلُ وَاسْوَدَّ جَانِبُهُ ... وَاَرَّقَنِيْ اِذْ لَا حَبِيْبَ اُلَاعِبُهُ

فَلَوْلَا الَّذِيْ فَوْقَ السَّمَاوَاتِ عَرْشُهُ ... لَزُعْزِعَ مِنْ هٰذَا السَّرِيْرِ جَوَانِبُهُ

فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَالَ: اَنْتِ الْقَائِلَةُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَتْ: اَجْهَزْتَ زَوْجِي فِيْ هَذِهِ الْبُعُوثِ. قَالَ: فَسَاَلَ عُمَرُ حَفْصَةَ كَمْ تَصْبِرُ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا؟ فَقَالَتْ: سِتَّةَ اَشْهُرٍ، فَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُقْفِلُ بُعُوثَهُ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

''یہ رات طویل ہوگئی ہے اور اس کا کنارا سیاہ ہوگیا ہے اور مجھے یہ چیز رُلا رہی ہے کہ کوئی محبوب نہیں ہے جس کے ساتھ میں ہنسی مذاق کروں' اگر وہ ذات نہ ہوتی جس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے تو اس پلنگ کے کنارے ہل رہے ہوتے''۔

اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُس خاتون کو پیغام بھیج کر بلوایا اور دریافت کیا: کیا تم نے فلاں' فلاں شعر کہے تھے؟ اُس عورت

نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُس نے جواب دیا: آپ نے میرے شوہر کو ایک جنگی مہم پر بھجوایا ہوا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کوئی عورت اپنے شوہر سے کتنا عرصہ دور رہ سکتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: چھ ماہ! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد اس بات کی پابندی لگائی کہ لشکر میں شریک ہونے والا ہر شخص چھ ماہ میں واپس آیا کرے۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: يَا اُخَيَّةُ

باب: جو شخص اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: اے بہن!

12595 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ: " مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: يَا اُخَيَّةُ، فَزَجَرَهُ وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَالْاَمَانَةِ فَقَالَ: قُلْتَ: وَالْاَمَانَةِ، قُلْتَ: وَالْاَمَانَةِ

✱ ابوتمیمہ ہجیمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنی بیوی کو کہہ رہا تھا: اے بہن! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ڈانٹا' پھر آپ کا گزر ایک اور شخص کے پاس سے ہوا جو کہہ رہا تھا: اے امانت! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہہ رہے تھے: امانت؟ تم کہہ رہے تھے: امانت!

بَابٌ: اَيُّ الْاَبَوَيْنِ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ

باب: ماں باپ میں سے بچہ کا حقدار کون ہوگا؟

12596 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ امْرَاَةً طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، وَاَرَادَ اَنْ يَنْتَزِعَ وَلَدَهَا مِنْهَا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حِينَ كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً، وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً، وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً، اَرَادَ اَبُوْهُ اَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَزَوَّجِي

✱ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون کے شوہر نے اُسے طلاق دے دی اور اُس کے بچہ کو اُس سے الگ کرنے کا ارادہ کیا' تو وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا پیٹ اس بچہ کے لیے ٹھکانہ رہا' میرا سینہ اس کے لیے سیرابی کا باعث رہا' میری گود اس کے لیے آرام کا باعث رہی اور اب اس کا باپ اسے مجھ سے الگ کرنا چاہتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بچہ کی زیادہ حقدار ہو جب تک تم (دوسری) شادی نہیں کرتی ہو۔

12597 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِابْنٍ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حِينَ

كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً، وَثَدْيِي سِقَاءً، وَحِجْرِي حِوَاءً، اَرَادَ اَبُوهُ اَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتِ اَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَزَوَّجِي

٭٭ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا پیٹ اس کے لیے رہائش گاہ ہے' میرا سینہ اس کے لیے سیرابی کا باعث تھی' میری گود اس کے لیے آرام کا باعث ہے اور اب اس کا باپ یہ ارادہ کیے ہوئے ہے کہ اسے مجھ سے جدا کر دے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی زیادہ حقدار ہو جب تک تم (دوسری) شادی نہیں کرتی ہو۔

12598 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، قَضَى عَلٰى عُمَرَ فِي ابْنِهِ اَنَّهُ مَعَ اُمِّهِ، وَقَالَ: اُمُّهُ اَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَتَزَوَّجْ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف اُن کے بیٹے کے بارے میں فیصلہ دیا تھا کہ وہ بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اُس کی ماں اس بچہ کی زیادہ حقدار ہوگی جب تک وہ (دوسری) شادی نہیں کرتی ہے۔

12599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْمَرْاَةُ اَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوَّجْ، فَاِذَا تَزَوَّجَتْ فَاِنَّ اَبَاهُ يَاْخُذُهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: عورت بچہ کی زیادہ حقدار ہوتی ہے جب تک وہ دوسری شادی نہیں کرتی' جب وہ دوسری شادی کر لے' تو اُس کا باپ اُسے حاصل کر لے گا۔

12600 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: خَاصَمَتِ امْرَاَةُ عُمَرَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَكَانَ طَلَّقَهَا فَقَالَ: هِيَ اَعْطَفُ، وَاَلْطَفُ، وَاَرْحَمُ، وَاَحْنَا، وَاَرْاَفُ، وَهِيَ اَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوَّجْ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو طلاق دے دی تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ زیادہ مہربان اور زیادہ لطف کرنے والی' زیادہ رحم کرنے والی' زیادہ نرمی کرنے والی' زیادہ آرام دینے والی ہے اور یہ اپنے بچہ کی زیادہ حقدار ہوگی جب تک یہ دوسری شادی نہیں کرتی ہے۔

12601 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ امْرَاَتَهُ الْاَنْصَارِيَّةَ اُمَّ ابْنِهِ عَاصِمٍ فَلَقِيَهَا تَحْمِلُهُ بِمَحْسَرٍ، وَلَقِيَهُ قَدْ فُطِمَ وَمَشَى، فَاَخَذَ بِيَدِهِ لِيَنْتَزِعَهُ مِنْهَا وَنَازَعَهَا اِيَّاهُ حَتّٰى اَوْجَعَ الْغُلَامَ وَبَكَى، وَقَالَ: اَنَا اَحَقُّ بِابْنِي مِنْكِ فَاخْتَصَمَا اِلٰى اَبِي بَكْرٍ فَقَضَى لَهَا بِهِ، وَقَالَ: " رِيحُهَا وَحَرُّهَا وَفُرُشُهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْكَ حَتّٰى يَشِبَّ وَيَخْتَارَ لِنَفْسِهِ - وَمَحْسَرٌ: سُوقٌ بَيْنَ قُبَا وَبَيْنَ الْحُدَيْبِيَةِ -، وَزَعَمَ لِي اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اِنَّمَا لَقِيَ جَدَّتَهُ الشَّمُوسَ تَحْمِلُهُ بِمَحْسَرٍ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک اہلیہ کو طلاق دے دی جو انصاری خاتون تھیں' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عاصم کی والدہ بھی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس خاتون سے سامنا ہوا' اُس خاتون نے بچہ کو اُٹھایا ہوا تھا اور اُس بچہ کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا اور وہ چلتا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ پکڑا تا کہ اُس بچہ کو اُس کی ماں سے جدا کر دیں' تو اُس خاتون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ کیا یہاں تک کہ بچہ کو تکلیف ہوئی تو وہ رونے لگا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارے مقابلہ میں اپنے بیٹے کا زیادہ حقدار ہوں۔ پھر وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ عورت کو ملنے کا فیصلہ دیا۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: اس عورت کی خوشبو اس کی گرمائش اور اس کا ساتھ' بچہ کے لیے تم سے زیادہ بہتر ہے جب تک بچہ بڑا نہیں ہو جاتا اور اپنے بارے میں خود کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔

محصر' قبہ اور حدیبیہ کے درمیان ایک بازار ہے' اہلِ مدینہ نے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات اُس بچے کی نانی سے ہوئی تھی' جس کا نام شموس تھا اور اُس نے محصر نامی جگہ پر اُس بچہ کو گود میں اُٹھایا ہوا تھا۔

12602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَبْصَرَ عُمَرُ عَاصِمًا ابْنَهُ مَعَ جَدَّتِهِ، اُمِّ اُمِّهِ فَكَاَنَّهُ جَاذَبَهَا اِيَّاهُ، فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُقْبِلًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هِيَ اَحَقُّ بِهِ قَالَ: فَمَا رَاجَعَهُ الْكَلَامَ

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عاصم کو اُس کی نانی کے ساتھ دیکھا' تو اُسے کھینچنے کی کوشش کی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دیکھا' تو وہ آئے اور اُنہوں نے فرمایا: یہ عورت اس کی زیادہ حقدار ہے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

12603 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ تَيِمٍ اَنَّ امْرَاَةَ عُمَرَ هَذِهِ ابْنَةُ عَاصِمِ بْنِ الْاَقْلَحِ، وَالْاَقْلَحُ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ مِنَ الْاَوْسِ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن تیم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ اہلیہ عاصم بن اقلح کی صاحبزادی تھیں اور اقلح کا تعلق بنو عمرو بن عوف بن اوس سے تھا۔

12604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: طَلَّقَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حُبْلَى، فَلَمْ يُطَلِّقْهَا بِشَيْءٍ حَامِلًا، وَلَا وَالِدًا، وَلَا مُرْضِعًا، وَلَا بَعْدَ ذٰلِكَ، وَلَا ابْنَهُ، حَتّٰى اَنْشَاَ النَّاسُ مَرَّةً فِي الْحَجِّ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَالْاَبُ فِي الرُّفْقَةِ: يَا فُلَانُ اَتَرَى ابْنَكَ فِي الرُّفْقَةِ اَتَعْرِفُهُ اِنْ رَاَيْتَهُ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ فَجَبَذَ بِخِطَامِهِ فَانْطَلَقَ فَلَمَّا قَدِمَا لِعُمَرَ احْتَجَزَتْ اُمُّهُ بِرِدَائِهَا، ثُمَّ ارْتَجَزَتْ فَقَالَتْ:

خَلُّوا اِلَيْكُمْ يَا عُبَيْدَ الرَّحْمٰنِ ۔۔۔ اَلْحَمْلُ حَوْلٌ وَالفِصَالُ حَوْلَانِ

فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَهَا فَقَالَ: خَلُّوا عَنْهَا فَقَصَّتْ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَخَيَّرَ الْفَتٰى فَاخْتَارَ اُمَّهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: اہلِ عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی' وہ عورت حاملہ تھی' اُس نے اُس کے بعد اُس عورت کو مزید طلاق نہیں دی' نہ اُس کے حمل کے دوران نہ بچہ کی پیدائش کے وقت' نہ اُس کے دودھ پلانے کے دوران' نہ اُس کے بعد' اُس نے اپنے بیٹے کو دیکھا بھی نہیں' یہاں تک کہ ایک مرتبہ لوگ حج پر روانہ ہوئے' تو حاضرین میں نے ایک صاحب نے کہا: اے فلاں! کیا تم نے اپنے بیٹے کو دیکھا ہے کہ وہ بھی اس قافلے میں شامل ہے! اگر تم اُسے دیکھو گے' تو اُسے پہچان لو گے' اُس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! تو پہلے شخص نے کہا: یہ تمہارا بیٹا ہے' تو اُس شخص نے اُس شخص کے اونٹ کو لگام کو کھینچا اور اُسے اپنے ساتھ لے گیا' پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو بچے کی ماں نے اپنی چادر کو اوڑھا اور رجز کے طور پر یہ اشعار پڑھے:

''اے رحمان کے بندے! تمہارے لیے راستہ خالی ہے' حمل ایک سال کا ہوتا ہے اور دودھ دو سال بعد چھڑوایا جاتا ہے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو قول سنا' تو فرمایا: اس عورت کو آنے دو! اُس عورت نے اپنا پورا واقعہ سنایا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس بچہ کو اختیار دیا' اُس بچہ نے اپنی ماں کو اختیار کر لیا' تو اُس کی ماں اُسے ساتھ لے گئی۔

12605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اخْتَصَمَ اَبٌ وَّاُمٌّ فِيْ ابْنٍ لَّهُمَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: فَخَيَّرَهٗ فَاخْتَارَ اُمَّهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ "

✵✵ عبداللہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: ایک بچہ کے باپ اور ماں نے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچہ کو اختیار دیا' تو بچہ نے اپنی ماں کو اختیار کر لیا' تو وہ عورت اُسے ساتھ لے گئی۔

12606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى عُمَرَ فِيْ صَبِيٍّ فَقَالَ: هُوَ مَعَ اُمِّهٖ حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهٗ فَيَخْتَارَ

✵✵ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بچہ کا مقدمہ پیش کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا' جب تک اسے بولنا نہیں آ جاتا' پھر یہ کسی ایک کو اختیار کر لے گا۔

12607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَضٰى عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ اَنَّهٗ مَعَ اُمِّهٖ حَتّٰى يَشِبَّ فَيَخْتَارَ

✵✵ عبداللہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دوران یہ فیصلہ دیا تھا کہ بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا' جب تک وہ بڑا نہیں ہو جاتا' پھر وہ (ان میں سے کسی ایک کو) اختیار کرے گا۔

12608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ: اخْتَصَمَ عَمٌّ، وَاُمٌّ اِلٰى عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: جَذْبُ اُمِّكَ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَصْبِ عَمِّكَ

❋ ابوولید بیان کرتے ہیں: ایک (بچہ کے) چچا اور ماں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ماں کی قحط سالی' تمہارے حق میں تمہارے چچا کی خوشحالی سے زیادہ بہتر ہے۔

12609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ: خَاصَمَتْ فِيْ اُمِّي عَمِّي مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اِلٰى عَلِيٍّ قَالَ: فَجَاءَ عَمِّي وَاُمِّي فَاَرْسَلُوْنِيْ اِلٰى عَلِيٍّ فَدَعَوْتُهُ فَجَاءَ فَقَصُّوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اُمُّكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ عَمُّكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ اُمِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: وَكَانُوا يَسْتَحِبُّوْنَ الثَّلَاثَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ. فَقَالَ لِي: اَنْتَ مَعَ اُمِّكَ وَاَخُوكَ هٰذَا اِذَا بَلَغَ مَا بَلَغْتَ خُيِّرَ كَمَا خُيِّرْتَ قَالَ: وَاَنَا غُلَامٌ

❋ عمارہ بن ربیعہ جرمی بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے اہلِ بصرہ سے تعلق رکھنے والے میرے چچا کے خلاف مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرے چچا اور میری والدہ آئے' اُنہوں نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' میں اُنہیں بلا کے لایا' وہ تشریف لائے' تو میرے چچا اور میری والدہ نے اُن کے سامنے صورتِ حال ذکر کی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری ماں تمہیں زیادہ اچھی لگتی ہے یا تمہارا چچا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میری ماں! میں نے تین مرتبہ یہ کہا۔ راوی کہتے ہیں: پہلے لوگ تین مرتبہ بات دُہرانے کو مستحب قرار دیتے تھے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی ماں کے ساتھ رہو گے اور تمہارا یہ بھائی جب اتنا بڑا ہو جائے گا' جتنے تم بڑے ہو' تو پھر اُسے بھی اختیار دیا جائے گا' جس طرح تمہیں دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن دِنوں لڑکا تھا۔

12610 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّهُ قَضَى اَنَّ الصَّبِيَّ مَعَ اُمِّهِ اِذَا كَانَتِ الدَّارُ وَاحِدَةً، وَيَكُوْنُ مَعَهُمْ فِي النَّفَقَةِ مَا يُصْلِحُهُمْ قَالَ: فَنَظَرُوا فَاِذَا غُنَيْمَاتٌ وَاَبْعِرَةٌ فَقَالَ: مَا فِيْ هٰذِهِ فَضْلٌ عَنْ هٰؤُلَاءِ

❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے یہ فیصلہ دیا تھا: بچہ ماں کے ساتھ رہے گا' جب تک گھر ایک ہی ہو اور اُس کا خرچہ اُن لوگوں کے ذمہ ہو گا' جو اُن کے حق میں بہتر ہو۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے اس بات کا جائزہ لیا تو وہاں کچھ بکریاں تھیں اور کچھ مینگنیاں تھیں۔ تو قاضی شریح نے کہا: اس میں تو ان کے لیے اضافی چیز نہیں ہو گی۔

12611 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ سُلَيْمٍ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: جَاءَتْ اُمٌّ وَاَبٌ يَخْتَصِمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنٍ لَهُمَا، فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّي، اِنَّ زَوْجِي يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ اَبِيْ عِنَبَةَ وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ، هٰذَا اَبُوكَ، وَهٰذِهِ اُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ، فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ

❋ سلیم ابومیمونہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک (بچہ کے) ماں

اور باپ اپنے بچہ کے بارے میں مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُس عورت نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میرا شوہر یہ چاہتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جائے حالانکہ اُس نے مجھے ابوعنبہ کے کنویں سے سیراب کیا اور مجھے نفع پہنچایا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! یہ تمہارے ابو ہیں اور یہ تمہاری امی ہیں' تم ان میں سے جس کا چاہو' ہاتھ پکڑلو۔ تو لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑلیا' تو اُس کی ماں اُسے ساتھ لے گئی۔

12612 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ، اَنَّ اَبَا مَيْمُونَةَ، سُلَيْمًا مَوْلًى مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلَ صِدْقٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ اَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا قَدْ اَغْنَاهَا، وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَتْ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، ثُمَّ رَطَنَتْ بِالْفَارِسِيَّةِ، زَوْجِي يُرِيدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي. فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ، فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي؟ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اَقُولُ هٰذَا، اِنِّي سَمِعْتُ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي، اِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ اَبِي عِنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ، فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ يُحَاقُّنِي عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ، يَا غُلَامُ، هٰذَا اَبُوكَ وَهٰذِهِ اُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ. فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ "

✵✵ ابومیمونہ سلیم جو اہلِ مدینہ کے غلام ہیں اور ایک سچے آدمی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک ایرانی عورت اُن کے پاس آئی' اُس کے ساتھ اُس کا بیٹا بھی تھا' اُس کے شوہر نے اُسے طلاق دے دی ہوئی تھی' اُس عورت نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! پھر اُس نے فارسی زبان میں کہا کہ میرا شوہر میرے بیٹے کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس کے حوالے سے قرعہ اندازی کرلو! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی زبان میں ہی اُسے جواب دیا' پھر اُس عورت کا شوہر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرے بچہ کے بارے میں کون میرا مقابلہ کرسکتا ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے! میں نے اپنی طرف سے یہ بات نہیں کہی ہے' میں نے ایک خاتون کو سنا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے' حالانکہ اس نے مجھے ابوعنبہ کے کنویں سے سیراب کیا ہے اور مجھے نفع بھی دیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرلو۔ تو اُس عورت کے شوہر نے کہا: یارسول اللہ! اس بچہ کے بارے میں کون میرے ساتھ مقابلہ کرسکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کرلو! اے لڑکے! یہ تمہارے ابو ہیں اور یہ تمہاری امی ہیں' تم ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑلو۔ تو لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑلیا اور اُس کی ماں اُسے ساتھ لے گئی۔

12613 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَجْلَحُ قَالَ: اِنِّي لَاَوَّلُ

خَلْقِ اللّٰهِ بِالْكُوفَةِ نَشَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، اَنَّ جَدَّةً وَاُمًّا اخْتَصَمَتَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَتِ الْجَدَّةُ:

اَبَا اُمَيَّةَ اَتَيْنَاكَ — وَاَنْتَ الْمَرْءُ نَاْتِيهِ

اَتَاكَ ابْنِي وَاُمَّاهُ — وَكِلْتَانَا نُفَدِّيهِ

غُلَامٌ هَالِكُ الْوَالِدْ — رَجَاءً اَنْ تُرَبِّيهِ

فَلَوْ كُنْتِ تَاَيَّمْتِ — لَمَا نَازَعْتُكِ فِيهِ

تَزَوَّجْتِ فَهَاتِيهِ — وَلَا يَذْهَبْ بِكِ التِّيهُ

اَلَا يَا اَيُّهَا الْقَاضِي — فَهٰذِي قِصَّتِي فِيهِ

فَقَالَتِ الْاُمُّ:

اَلَا يَا اَيُّهَا الْقَاضِي — لَقَدْ قَالَتْ لَكَ الْجَدَّةْ

حَدِيثًا فَاسْتَمِعْ مِنِّي — وَلَا يُنْظِرْكَ لِي رَدَّةْ

اُعَزِّي النَّفْسَ عَنِ ابْنِي — وَكَبْدِي حَمَلَتْ كَبْدَةْ

فَلَمَّا كَانَ فِي حِجْرِي — يَتِيمًا ضَائِعًا وَحْدَهْ

تَزَوَّجْتُ لِذِي الْخَيْرِ — لِمَنْ يَضْمَنُ لِي رِفْدَهْ

وَمَنْ يَبْذُلُ لَهُ الْوُدَّ — وَمَنْ يَكْفِينِي فَقْدَهْ

فَقَالَ شُرَيْحٌ: قُومَا عَنْكُمَا اِلَى الْعَشِيَّةِ، فَرَجَعَتَا اِلَيْهِ فَقَالَ:

قَدْ سَمِعَ الْقَاضِي الَّذِي قُلْتُمَا — فَقَضَى بَيْنَكُمَا ثُمَّ فَصَلْ

بِقَضَاءٍ بَارِزٍ بَيْنَكُمَا — وَعَلَى الْقَاضِي جَهْدٌ اِنْ عَدَلْ

قَالَ لِلْجَدَّةِ: بِينِي بِالصَّبِي — ابْنُكِ لُبُّكِ مِنْ ذَاتِ الْعِلَلْ

اِنَّهَا لَوْ رَضِيتْ كَانَ لَهَا — قَبْلَ دَعْوَاهَا الْبَدَلْ"

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اجلح نامی راوی نے مجھے بتایا: میں اللہ کی مخلوق میں پہلا شخص ہوں' جس نے کوفہ میں اس روایت کو نشر کیا' ایک مرتبہ (ایک بچہ کی) دادی اور اُس کی ماں اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئیں' تو دادی نے (اشعار میں یہ کہا):

''اے ابواُمیہ! ہم تمہارے پاس آئے ہیں اور تم ایک ایسے شخص ہو' جن کے پاس ہم آتے ہیں' تمہارے پاس میرا بیٹا اور اُس کی ماں آئے ہیں' ہم دونوں اس کا فدیہ دینا چاہتے ہیں' یہ ایک ایسا بچہ ہے' جس کا باپ انتقال کر چکا ہے اور یہ اس بات کا امیدوار ہے کہ اب تم اس کی تربیت کے لیے کوئی فیصلہ دو گے (پھر اُس نے بچہ کی ماں کو مخاطب کیا) اگر تم بیوہ ہوئی ہوتی' تو میں اس بچہ کے بارے میں تمہارے ساتھ مقدمہ بازی نہ کرتی لیکن تم نے شادی کر لی ہے' تو

اب تم جاؤ' اب تم اِسے نہیں لے کر جا سکتی ہو! اے قاضی! یہ پورا واقعہ ہے' جو اس بچہ کے بارے میں ہے''۔

اُس کے بعد اُس بچہ کی ماں نے یہ اشعار کہے:

''اے قاضی! دادی نے جو کچھ تمہارے سامنے کہا' وہ کہہ دیا' اب تم میری بات سنو! اور تم اُسے مسترد نہیں کر پاؤ گے' میں نے اپنا آپ اپنے بچہ کے لیے وقف کر دیا' یہ میرے وجود کا حصہ ہے' جب یہ میری گود میں تھا ایسی حالت میں کہ یہ یتیم تھا اور اس کا کوئی پُرسانِ حال نہیں تھا' یہ اکیلا تھا' تو میں نے ایک بھلائی والے شخص کے ساتھ شادی کر لی' جس نے مجھے اس بات کی ضمانت دی کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے گا' اور اگر یہ مجھ سے الگ ہو جائے گا' تو پھر اس کے ساتھ کون محبت کرے گا اور میری غیر موجودگی میں کون اس کی کفایت کرے گا؟''۔

قاضی شریح نے کہا: تم دونوں شام تک کے لیے چلی جاؤ! جب وہ شام کو دوبارہ واپس آئیں' تو قاضی شریح نے یہ اشعار کہے:

''قاضی نے وہ بات سن لی ہے' جو تم دونوں نے بیان کی ہے اور اُس نے تمہارے بارے میں فیصلہ بھی کر لیا ہے اور اُس نے تمہارے بارے میں ایک واضح فیصلہ کیا ہے اور قاضی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ انصاف کرنے کی بھرپور کوشش کرے' وہ دادی سے یہ کہتا ہے کہ تم بچہ سے جدا ہو جاؤ' تمہارا بیٹا علل والا ہے' اگر یہ عورت راضی ہوتی ہے تو یہ اسے مل جائے گا' اس سے پہلے کہ اس کا دعویٰ بدل جائے''۔

بَابُ وَلَدُ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتَبِ

باب: غلام اور مکاتب کے بچے (کا حکم کیا ہے؟)

12614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُسْاَلُ عَنْ وَلَدِ الْمُكَاتَبِ، وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ فَقَالَ: اُمُّهُ اَحَقُّ بِهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا حُرَّةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا' اُن سے مکاتب یا غلام کے اُس بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی آزاد عورت سے ہو' تو عطاء نے جواب دیا اُس کی ماں اُس کی زیادہ حقدار ہوگی کیونکہ وہ آزاد ہے۔

12615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي وَلَدِ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتَبِ فَقَالَ: اُمُّهُ اَحَقُّ بِهِ لِاَنَّهَا حُرَّةٌ

✵✵ سفیان ثوری غلام یا مکاتب کے بچہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اُس کی ماں اُس کی زیادہ حقدار ہوگی کیونکہ وہ آزاد ہے۔

بَابُ الْمُسْلِمُ لَهُ وَلَدٌ مِنْ نَصْرَانِيَّةٍ

باب: جب کسی مسلمان کا بچہ کسی عیسائی عورت سے ہو

12616 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ

الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ جَدَّهُ اَسْلَمَ، وَاَبَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ تُسْلِمَ، فَجَاءَ بِابْنٍ لَهُ صَغِيرٍ لَمْ يَبْلُغْ قَالَ: فَاَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبَ هَاهُنَا، وَالْاُمَّ هَاهُنَا، ثُمَّ خَيَّرَهُ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ اِلٰى اَبِيهِ

٭٭ عبدالحمید انصاری نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کے دادا نے اسلام قبول کر لیا 'تو اُن کی اہلیہ نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' اُن کے دادا اپنے کمسن بچہ کو لے آئے' جو ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس بچہ کے باپ کو ایک طرف بٹھایا اور ماں کو دوسری طرف بٹھایا' پھر اُس بچہ کو اختیار دیا اور دعا کی: اے اللہ! اسے ہدایت نصیب کر! تو وہ بچہ اپنے باپ کی طرف چلا گیا۔

بَابُ الْمُرْتَدِّينَ

باب: مرتد لوگوں (کا حکم کیا ہوگا؟)

12617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا ارْتَدَّ الْمُرْتَدُّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ. فَقَالَ الثَّوْرِيُّ: وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ سَوَاءٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے' تو اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس بارے میں مرد اور عورت کا حکم برابر ہے۔

12618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا ارْتَدَّتِ الْمَرْاَةُ وَلَهَا زَوْجٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فَلَا صَدَاقَ لَهَا، وَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا، فَاِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب عورت مرتد ہو جائے اور اُس کا شوہر بھی موجود ہے اور اُس کے شوہر نے اُس کی رخصتی نہ کروائی ہو' تو ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا' اُن کے درمیان رشتہ ختم ہو جائے گا' اگر مرد نے اُس کی رخصتی کروائی ہوئی ہو' تو اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔

12619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يُؤْسَرُ فَيَتَنَصَّرُ قَالَ: اِذَا عُلِمَ بِذٰلِكَ بَرِئَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهُ وَاعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

٭٭ اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو قید کر لیا جاتا ہے اور پھر وہ عیسائیت اختیار کر لیتا ہے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اُس کے بارے میں اس بات کا پتا چلے گا تو اُس کی بیوی اُس سے الگ ہو جائے گی اور وہ تین حیض تک عدت گزارے گی۔

12620 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْمُرْتَدِّ كَمْ تَعْتَدُّ امْرَاَتُهُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ قَالَ: قُلْتُ: قُتِلَ. قَالَ: فَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

٭٭ موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے مرتد شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس کی

بیوی کتنی عدت گزارے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: تین حیض! میں نے دریافت کیا: اگر اُسے قتل کر دیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: چار ماہ دس دن!

بَابٌ مَنْ فَرَّقَ الْإِسْلَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ

باب: جس شخص کے اور اُس کی بیوی کے درمیان اسلام علیحدگی کروا دے (اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

12621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَامَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاخُذَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا. ذَكَرَهُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَخْتَارُ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يُمْسِكُ الْاَرْبَعَ الْاُوَلَ

✱✱ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی دس بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُن میں سے چار کو اختیار کر لیں۔

اُنہوں نے یہ روایت سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی: جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایسا آدمی اُن میں سے کسی چار کو اختیار کر لے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن چار کو ساتھ رکھے گا' جن کے ساتھ پہلے شادی ہوئی تھی۔

12622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُمْسِكُ الْاَرْبَعَ الْاُوَلَ. وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

✱✱ ابن عمارہ نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ پہلی چار بیویوں کو روک کے رکھے گا۔

سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

12623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ تَحْتَهُ الْاُخْتَانِ، ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ؟ قَالَ: يُفَارِقُ الْاٰخِرَةَ، وَيُقِرُّ عَلَى الْاُوْلَى، وَلَا يُجَامِعُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُمَا فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَارَقَهُمَا جَمِيْعًا

✱✱ سفیان ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص کی دو بیویاں سگی بہنیں تھیں' اُن لوگوں نے اسلام قبول کیا' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ دوسری والی عورت سے علیحدگی کر لے گا اور پہلی والی بیوی کے ساتھ رہے گا' البتہ وہ پہلی والی عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے گا' جب تک دوسری بہن کی عدت نہیں گزر جاتی' اگر اُس نے اُن دونوں بہنوں کے ساتھ ایک ہی وقت میں نکاح کیا تھا' تو وہ اُن دونوں سے علیحدگی اختیار کر لے گا۔

12624 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَسَدِيِّ

قَالَ: اَسْلَمْتُ وَتَحْتِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا

٭٭ کلبی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت قیس بن حارث اسدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اسلام قبول کیا' تو میری آٹھ بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے (کسی بھی) چار کو اختیار کرلو۔

12625 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَرَّقَ الْإِسْلَامُ بَيْنَ اَرْبَعٍ، وَبَيْنَ اَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ حُمَيْنَةُ ابْنَةُ اَبِي طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الدَّارِ كَانَتْ عِنْدَ خَلَفِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عِيَاضِ بْنِ عُمَارَةَ الْخُزَاعِيِّ فَخُلِّفَ عَلَيْهَا الْاَسْوَدُ بْنُ خَلَفٍ، وَفَاخِتَةُ بِنْتُ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ فَخُلِّفَ عَلَيْهَا صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَاُمُّ عُبَيْدٍ بِنْتُ ضَمْرَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَزِيزٍ كَانَتْ عِنْدَ الْاَسْلَتِ فَخُلِّفَ عَلَيْهَا اَبُو قَيْسِ بْنِ الْاَسْلَتِ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَمُلَيْكَةُ بِنْتُ خَارِجَةَ بْنِ سِنَانِ بْنِ اَبِي حَارِثَةَ كَانَتْ عِنْدَ زَبَّانِ بْنِ سِنَانٍ فَخُلِّفَ عَلَيْهَا مَنْظُورُ بْنُ زَبَّانِ بْنِ سِنَانٍ وَجَاءَ الْإِسْلَامُ وَعِنْدَ الْقَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ جَدَلٍ الْاَسَدِيِّ ثَمَانُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلِّقْ وَاَمْسِكْ اَرْبَعًا وَطَلِّقْ اَرْبَعًا فَجَعَلَتْ هَذِهِ تَقُولُ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ وَالصُّحْبَةَ، وَتَقُولُ هَذِهِ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ وَالْقَرَابَةَ

قَالَ عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: "وَجَاءَ الْإِسْلَامُ وَعِنْدَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ سِتُّ نِسْوَةٍ: عَاتِكَةُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، وَآمِنَةُ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ، وَبَرْزَةُ بِنْتُ مَسْعُودِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ يَا لَيْلُ الثَّقَفِيِّ، وَابْنَةُ عَامِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جَعْفَرٍ مُلَاعِبِ الْاَسِنَّةِ، وَفَاخِتَةُ بِنْتُ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، وَاُمُّ وَهْبٍ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيِّ: فَطَلَّقَ اُمَّ وَهْبٍ بِنْتَ اَبِي اُمَيَّةَ، وَكَانَتْ عَجُوزًا، وَفَارَقَ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ اَبِيهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهِيَ فَاخِتَةُ بِنْتُ الْاَسْوَدِ، وَكَانَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ الْوَلِيدِ مِنْ آخِرِ مَنْ نَكَحَ، وَابْنَةُ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ اَمْسَكَ حَتَّى طَلَّقَ عَاتِكَةَ فِي اِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ نے یہ بات بیان کی ہے: اسلام نے چار بیویوں اور خواتین کے شوہروں کے بیٹوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ حمینہ بنت ابوطلحہ نامی خاتون خلف بن سعد کی اہلیہ تھیں' پھر اُس کے بعد خلف کے صاحبزادے اسود نے اُن کے ساتھ شادی کرلی' فاختہ بنت اسود نامی خاتون اُمیہ بن خلف کی اہلیہ تھیں' اُس کے بعد صفوان بن اُمیہ نے اُن کے ساتھ شادی کرلی' اُم عبید بنت ضمرہ نامی خاتون اسلت کی اہلیہ تھیں' اُن کے بعد ابوقیس بن اسلت نے اُن کے ساتھ شادی کرلی' جن کا تعلق انصار سے تھا' ملیکہ بنت خارجہ نامی خاتون زبان بن سنان کی اہلیہ تھیں' اُن کے بعد منظور بن زبان نے اُن کے ساتھ شادی کرلی۔

جب اسلام آیا' تو حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ کی آٹھ بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چار کو اپنے ساتھ رکھو اور چار کو طلاق دے دو! تو اُن کی کوئی بیوی یہ کہہ رہی تھی: میں آپ کو اللہ کے نام پر اپنے پرانے ساتھ کا واسطہ دے رہی ہوں! ایک یہ کہہ رہی تھی: میں آپ کو اللہ کا اور اپنی رشتہ داری کا واسطہ دیتی ہوں! (کہ آپ مجھے طلاق نہ دیں)۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب اسلام آیا تو حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کی چھ بیویاں تھیں: عاتکہ بنت ولید آمنہ بنت ابوسفیان برزہ بنت مسعود عامر بن مالک کی صاحبزادی فاختہ بنت اسود اُم وہب بنت ابواُمیہ تو حضرت صفوان بنت اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اُم وہب بنت ابواُمیہ کو طلاق دے دی تھی وہ ایک عمر رسیدہ خاتون تھیں اس کے علاوہ اُنہوں نے اپنی اُس بیوی سے علیحدگی اختیار کر لی تھی جو زمانۂ جاہلیت میں اُن کے والد کی بیوی رہی تھی اور اُس خاتون کا نام فاختہ بنت اسود تھا جبکہ عاتکہ بنت ولید وہ آخری خاتون تھیں جن کے ساتھ اُنہوں نے نکاح کیا تھا اور عامر بن مالک کی صاحبزادی اُن خواتین میں سے تھیں جنہیں اُنہوں نے اپنے ساتھ رکھا تھا پھر اُنہوں نے عاتکہ بنت ولید کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں طلاق دی تھی۔

12626 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: وَجَاءَ الْإِسْلَامُ وَعِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَشْرُ نِسْوَةٍ، وَعِنْدَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ تِسْعُ نِسْوَةٍ، وَعِنْدَ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ سِتُّ نِسْوَةٍ، قَالَ عَمْرٌو: هُنَّ سِتٌّ مِنْ جُمَحَ

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب اسلام آیا تو حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دس بیویاں تھیں اور حضرت صفوان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کی نو بیویاں تھیں اور حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی چھ بیویاں تھیں۔

عمرو بیان کرتے ہیں: وہ چھ جمح سے تعلق رکھتی تھیں۔

12627 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ اَبِي خِرَاشٍ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ، اَنَّهُ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ اُخْتَانِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ يَخْتَارَ اَيَّتَهُمَا شَاءَ وَيُطَلِّقَ الْاُخْرَى

** ابووہب جیشانی نے ابوخراج نے دیلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب اُنہوں نے اسلام قبول کیا تو دو بہنیں اُن کے نکاح میں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُن دونوں میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں اور دوسری کو طلاق دے دیں۔

12628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَالَ: يُمْسِكُ الْاُوَلَ الْاَرْبَعَ، وَيُخَلِّي سَبِيلَ الْاُخَرِ

** حکم نے ابراہیم نخعی کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اسلام قبول کرتا ہے تو اُس کی کئی بیویاں ہوتی ہیں (جو چار سے زیادہ ہوں) تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ پہلے والی چار کو اپنے ساتھ رکھے گا اور باقی کو چھوڑ دے گا۔

12629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اَسْلَمَ وَتَحْتَهُ اُخْتَانِ قَالَ: يُمْسِكُ الْاَوْلَى مِنْهُمَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَخْتَارُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ

** معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اسلام قبول کرے اور اُس کے عقد میں دو بہنیں ہوں تو وہ اُن میں سے اُس کو اپنے ساتھ رکھے گا جس کے ساتھ پہلے نکاح کیا تھا۔

معمر نے ایک اور شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ اُن میں سے جسے چاہے گا' اختیار کر لے گا۔

12630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ هِنْدٍ، اَنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ وَتَحْتَهُ اُخْتَانِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ: لَتُفَارِقَنَّ اِحْدَاهُمَا اَوْ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ

✵✵ معمر نے عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمرو بن ہند نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک شخص نے اسلام قبول کیا' اُس کے نکاح میں دو بہنیں تھیں' تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: یا تو تم اُن دونوں میں سے ایک سے علیحدگی اختیار کرلو' یا میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا۔

بَابٌ: مَتٰى اَدْرَكَ الْاِسْلَامَ مِنْ نِكَاحٍ اَوْ طَلَاقٍ

باب: جب اسلام نکاح' یا طلاق میں سے کسی معاملہ تک پہنچ جائے

12631 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: اَنَّهُ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِوَارِثِهِ عَلٰى نَحْوِ مَوَارِيثِهِمْ فِيهَا، وَمَا كَانَ مِنْ نِكَاحٍ اَوْ طَلَاقٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقَرَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا الرِّبَا فَمَا اَدْرَكَ الْاِسْلَامُ مِنْ رِبًا لَمْ يُقْبَضْ رُدَّ اِلَى الْبَائِعِ رَاْسُ مَالِهِ وَطُرِحَ الرِّبَا، وَذُكِرَ اَنَّ النَّاسَ كَلَّمُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيثِهِمْ وَكَانُوا يَتَوَارَثُونَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ لِيُرْجِعَهَا فَاَبٰى

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں وراثت کے جو احکام چل رہے تھے' وہ زمانۂ جاہلیت کی وراثت کے مطابق وارثوں کو ملے تھے اور جو زمانۂ جاہلیت میں نکاح اور طلاق کے رواج سے تھے' جب اسلام آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے برقرار رکھا' البتہ سود کا معاملہ مختلف ہے کہ جب اسلام آیا' تو اُس وقت جو سود تھا' جو قبضہ میں نہیں لیا گیا تھا' وہ فروخت کرنے والے کی طرف واپس کر دیا گیا' اصل مال واپس کر دیا گیا اور سود کو الگ کر لیا گیا۔ یہ بات ذکر کی گئی ہے: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے وراثت کے حصوں کے بارے میں دریافت کیا' وہ لوگ ایک دوسرے کے جس طرح سے وارث بنے تھے' وہ اُس میں تبدیلی چاہتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

12632 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، اَبَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ النَّاسَ عَلٰى مَا اَدْرَكَهُمْ عَلَيْهِ الْاِسْلَامُ مِنْ طَلَاقٍ اَوْ نِكَاحٍ اَوْ مِيرَاثٍ؟ قَالَ: مَا بَلَغَنَا اِلَّا ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اُس چیز پر برقرار رکھا تھا' جس نکاح' یا طلاق' یا وراثت کی تقسیم پر اسلام آیا تھا۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم تک تو یہی روایت پہنچی ہے۔

12633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ فَمَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

❊ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وراثت کی تقسیم ہو جائے' تو جو شخص اس کے بعد وراثت پر اسلام قبول کرے گا' تو اُس وراثت کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

12634 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَالٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَكُلُّ مَالٍ اَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ

❊ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جو بھی مال تقسیم ہوا وہ زمانۂ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق رہے گا' اور جس مال کو اسلام کا زمانہ مل جائے' تو وہ اسلام کی تقسیم کے مطابق ہوگا۔

12635 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ اَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ وَرِثَ مِنْهُ

❊ ابوقلابہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص وراثت کی تقسیم سے پہلے وراثت کے لیے اسلام قبول کرتا ہے' وہ اُس وراثت میں حصہ دار بنے گا۔

12636 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَمَا كَانَ مِنْ نِكَاحٍ فِي الشِّرْكِ اِلَّا اَنْ يُسْلِمَ عَلَيْهِ فَهُوَ عَلَيْهِ

❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: زمانۂ شرک میں جو نکاح ہوا تھا' اگر آدمی اسلام اُس پر قبول کر لیتا ہے' تو وہ اُس پر برقرار ہوگا۔

12637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَقَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا اَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ لَمْ يُقْسَمْ قُسِمَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ

❊ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زمانۂ جاہلیت کی وراثت کی تقسیم جو بھی تھی' اُسے برقرار رکھا تھا' لیکن جسے اسلام کا زمانہ مل گیا اور وہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی' تو اُسے اسلام کے احکام کے مطابق تقسیم کیا گیا۔

12638 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى اَنَّهُ: مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ اقْتُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَتِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا اَدْرَكَ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ

❊ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں جو وراثت کی تقسیم ہوئی تھی' وہ زمانۂ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق رہے گی' اور جسے اسلام کا زمانہ مل گیا' تو اب وہ اسلام کی تقسیم کے مطابق ہوگی۔

12639 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: وَلَقَدْ جَاءَ الْإِسْلَامُ وَنِسَاءٌ عِنْدَ رِجَالٍ فَمَا عَلِمْتُهُنَّ إِلَّا كُنَّ عِنْدَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ عَلَى نِكَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب اسلام آیا' تو جو خواتین جن لوگوں کی بیویاں تھیں' میرے علم کے مطابق وہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی وہ اُن کی بیویاں ہی رہی تھیں' جو زمانۂ جاہلیت کے کیے ہوئے نکاح کی بنیاد پر باقی رہا۔

12640 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ، ثُمَّ أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِحِينٍ فَلَمْ يُجَدِّدْ نِكَاحًا. وَذَكَرَ مَعْمَرٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ

* * جابر نے امام شعبی کا بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا' اُن کے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع اُس وقت مشرک ہی تھے' اُنہوں نے کچھ عرصہ بعد اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کا نکاح دوبارہ نہیں کروایا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

12641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَسْلَمَ النَّصْرَانِيَّانِ فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب دو عیسائی (میاں بیوی) اسلام قبول کر لیں' تو وہ اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے۔

12642 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ قَالَ: فَلَا حَقَّ لَهُ لِأَنَّ الْمَوَارِيثَ وَقَعَتْ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ، وَالْعَبِيدِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

* * مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی ایسی وراثت کے حصول کے لیے اسلام قبول کرتا ہے' جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوئی حق حاصل نہیں ہوگا' کیونکہ اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے وراثت کا حکم لازم ہو چکا ہے' غلام کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

12643 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، أَخْبَرَهُ، وَكَانَ تَزَوَّجَ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَدِيجَةَ قَالَ: فَجِيءَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِدِّ، فَحَلَّتْهُ زَيْنَبُ قَالَ عَمْرٌو: فَلَا أَظُنُّهُمَا إِلَّا أَقَرَّا عَلَى نِكَاحِهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حسن بن محمد بن علی نے اُنہیں بتایا: حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اُن صاحبزادی کے ساتھ شادی کی' جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد تھیں' وہ بیان کرتے ہیں: اُنہیں باندھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا' تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اُنہیں کھول دیا۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں میاں بیوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے: نبی اکرم ﷺ نے اُن کو زمانہ

جاہلیت میں کیے گئے نکاح پر برقرار رہا تھا۔

12644 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " اَسْلَمَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَوْجُهَا الْعَاصُ بْنُ الرَّبِيعِ - يَعْنِي: مُشْرِكًا -، ثُمَّ اَسْلَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَاَقَرَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِكَاحِهِمَا "

** عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا' جبکہ اُن کے شوہر ابو العاص بن ربیع مشرک ہی تھے' اُنہوں نے اُس کے بعد اسلام قبول کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو اُن کے سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔

12645 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي اَسْلَمْتُ مَعَهَا وَعُلِمَتْ بِاِسْلَامِي مَعَهَا: فَنَزَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَرَدَّهَا اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ

** عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک خاتون نے اسلام قبول کر لیا' پھر اُس کا پہلا شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے بتایا کہ میں نے اس عورت کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا اور میرا اِس کے ساتھ اسلام قبول کرنا' ایک معلوم شدہ چیز ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو اُس کے دوسرے شوہر سے علیحدہ کروا دیا تھا اور اُس کے پہلے شوہر کو واپس کروا دیا تھا۔

12646 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نِسَاءً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اَسْلَمْنَ بِاَرْضِهِنَّ غَيْرَ مُهَاجِرَاتٍ وَاَزْوَاجُهُنَّ - حِينَ اَسْلَمْنَ - كُفَّارٌ، مِنْهُنَّ عَاتِكَةُ ابْنَةُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ مِنَ الْاِسْلَامِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَبَعَثَ رَسُوْلًا اِلَيْهِ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرِ بْنِ وَهْبِ بْنِ خَلَفٍ بِرِدَاءٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَانًا لِصَفْوَانَ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَنْ يَقْدَمَ عَلَيْهِ، فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يُسْلِمَ اَسْلَمَ وَاِلَّا سَيَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهْرَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ نَادَاهُ عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَهْبُ بْنُ عُمَيْرٍ اَتَانِي بِرِدَائِكَ، يَزْعُمُ اَنَّكَ دَعَوْتَنِي اِلَى الْقُدُومِ عَلَيْكَ، اِنْ رَضِيتُ مِنِّي اَمْرًا قَبِلْتَهُ، وَاِلَّا سَيَّرْتَنِي شَهْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْزِلْ اَبَا وَهْبٍ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ حَتّٰى تُبَيِّنَ لِي . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، بَلْ لَكَ سَيْرُ اَرْبَعَةٍ. قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِبَلَ هَوَازِنَ بِجَيْشٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَفْوَانَ يَسْتَعِيرُهُ اَدَاةً وَسِلَاحًا عِنْدَهُ، فَقَالَ صَفْوَانُ: اَطَوْعًا اَوْ كَرْهًا؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، بَلْ طَوْعًا، فَاَعَارَهُ صَفْوَانُ الْاَدَاةَ وَالسِّلَاحَ الَّتِي عِنْدَهُ، وَسَارَ صَفْوَانُ وَهُوَ كَافِرٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَاَتُهُ مُسْلِمَةٌ، فَلَمْ يُفَرِّقْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ حَتّٰى اَسْلَمَ صَفْوَانُ، وَاسْتَقَرَّتِ امْرَاَتُهُ عِنْدَهُ بِذٰلِكَ النِّكَاحِ فَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ حَتّٰى قَدِمَتِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ، فَقَدِمَتْ بِهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ اِلَيْهِ فَرِحًا، وَمَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ حَتّٰى بَايَعَهُ، ثُمَّ لَمْ يَبْلُغْنَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ النِّكَاحِ، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ امْرَاَةً هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مُقِيْمٌ بِدَارِ الْكُفْرِ اِلَّا فَرَّقَ هِجْرَتَهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْكَافِرِ اِلَّا اَنْ يَقْدَمَ مُهَاجِرًا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، فَاِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ امْرَاَةً فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا اِذَا قَدِمَ عَلَيْهَا مُهَاجِرًا وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں کچھ ایسی خواتین تھیں' جنہوں نے اپنی سرزمین پر ہی اسلام قبول کیا' اُنہوں نے ہجرت نہیں کی اور جب اُن خواتین نے اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کے شوہر کفار تھے' اُن خواتین میں سے ایک عاتکہ بنت ولید بن مغیرہ ہیں' جو حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' اُس خاتون نے فتح مکہ کے دن مکہ میں اسلام قبول کیا تھا' جبکہ اُن کے شوہر صفوان بن اُمیہ اسلام سے بچ کے بھاگ گئے تھے' وہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے' پھر اُن کے چچازاد وہب بن عمیر نے اُن کی طرف ایک قاصد بھیجا اور اُس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی چادر بھیجی' جو صفوان کے لیے امان کی علامت کے طور پر تھی۔ (جب وہ آ گئے) تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اسلام کی دعوت دی تھی اور اُنہیں اپنے ہاں آنے کی ہدایت کی تھی کہ اگر وہ پسند کریں' تو اسلام قبول کر لیں' ورنہ نبی اکرم ﷺ اُنہیں دو ماہ تک رہنے کا موقع دیں گے' جب صفوان بن اُمیہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ کی چادر لے کر آئے' تو اُنہوں نے اپنے گھوڑے پر سوار رہتے ہوئے' تمام لوگوں کی موجودگی میں نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کیا اور بولے: اے حضرت محمد! یہ وہب بن عمیر میرے پاس آپ کی چادر لے کر آیا تھا' اس کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے مجھے یہ دعوت دی ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں' اگر آپ میرے معاملہ سے راضی ہوئے' تو آپ اسے قبول کر لیں گے' ورنہ مجھے دو ماہ تک رہنے کا موقع دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابووہب! نیچے اُتر آؤ! اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اُس وقت تک نیچے نہیں اُتروں گا' جب تک آپ میرے سامنے واضح نہیں کر دیتے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تمہیں چار ماہ کا موقع ملے گا۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ ہوازن کی طرف جنگ کرنے کے لیے ایک لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے' نبی اکرم ﷺ نے صفوان کو پیغام بھجوایا اور اُن سے اُن کے پاس موجود ساز و سامان اور ہتھیاروں کو عارضی طور پر لینے کا مطالبہ کیا' صفوان نے کہا: کیا اپنی مرضی چلے گی' یا زبردستی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اپنی مرضی ہوگی۔ تو صفوان نے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساز وسامان اور ہتھیار دے دیئے جو اُن کے پاس موجود تھے پھر صفوان بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے وہ اُس وقت کافر بھی تھے اُنہوں نے کافر رہتے ہوئے غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف میں شرکت کی' اُن کی اہلیہ مسلمان تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے اور اُن کی بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی تھی' یہاں تک کہ صفوان نے اسلام قبول کرلیا تو اُن کی اہلیہ سابقہ نکاح کی بنیاد پر ہی اُن کے ہاں رہیں۔

اسی طرح اُم حکیم بنت حارث بن ہشام نے فتح مکہ کے موقع پر' مکہ میں اسلام قبول کرلیا تھا' اُن کے شوہر عکرمہ بن ابوجہل اسلام سے بچ کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے' وہ یمن چلے گئے' پھر اُم حکیم بنت حارث سوار ہو کر یمن گئیں' اُنہوں نے اُنہیں اسلام کی دعوت دی' تو اُنہوں نے اسلام قبول کرلیا' وہ خاتون اُنہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھا' تو تیزی سے اُٹھ کر اُن کی طرف گئے' آپ نے اوپر چادر نہیں اوڑھی ہوئی تھی' آپ نے اُن کی بیعت لے لی۔ پھر ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی تھی' بلکہ وہ خاتون اُن صاحب کے ساتھ اُسی نکاح کی بنیاد پر رہی تھیں۔

البتہ ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ کسی خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی ہو اور اُن کے شوہر کافر ہونے کے طور پر دارالکفر میں ہی مقیم رہے ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ہجرت کی وجہ سے اُس خاتون اور اُس کے کافر شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی ہو' البتہ اُس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے اُن کے شوہر مہاجر ہو کر آجائیں' تو حکم مختلف ہے۔ اور ہم تک ایسی بھی کوئی روایت نہیں پہنچی کہ کسی خاتون کے اور اُس کے شوہر کے درمیان علیحدگی کروائی گئی ہو اور جب اُس کا شوہر اُس عورت کی عدت کے دوران ہجرت کر کے آگیا ہو' تو اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی گئی ہو۔

12647 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِىْ جَهْلٍ فَرَّ يَوْمَ الْفَتْحِ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ امْرَاَتُهُ فَرَدَّتْهُ فَاَسْلَمَ، وَكَانَتْ قَدْ اَسْلَمَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاَقَرَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِكَاحِهِمَا

✻✻ معمر نے عکرمہ بن خالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عکرمہ بن ابوجہل فتح مکہ کے موقع پر فرار ہو گئے تھے' اُن کی اہلیہ نے اُنہیں خط لکھا اور اُنہیں واپس بلوایا' تو عکرمہ نے بھی اسلام قبول کرلیا' اُن کی اہلیہ اس سے پہلے اسلام قبول کر چکی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں میاں بیوی کو اُن کے سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔

12648 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اَسْلَمَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ زَوْجِهَا اَبِى الْعَاصِ بِسَنَةٍ، ثُمَّ اَسْلَمَ فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ

✻✻ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے پہلے ایک سال پہلے اسلام قبول کرلیا تھا' پھر اُن کے

شوہر نے اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نئے نکاح کی بنیاد پر' اُس خاتون کو اُن کے شوہر کے ساتھ کیا تھا۔

12649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَسْلَمَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِجْرَةِ الْاُولٰى، وَزَوْجُهَا اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بِمَكَّةَ مُشْرِكٌ، ثُمَّ شَهِدَ اَبُو الْعَاصِ بَدْرًا مُشْرِكًا، فَاُسِرَ فَفَدَى، وَكَانَ مُوسِرًا، ثُمَّ شَهِدَ اُحُدًا اَيْضًا مُشْرِكًا، فَرَجَعَ عَنْ اُحُدٍ اِلٰى مَكَّةَ، ثُمَّ مَكَثَ بِمَكَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ تَاجِرًا فَاَسَرَهُ بِطَرِيقِ الشَّامِ نَفَرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَدَخَلَتْ زَيْنَبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا زَيْنَبُ؟ قَالَتْ: اَجَرْتُ اَبَا الْعَاصِ، فَقَالَ: قَدْ اَجَزْتُ جِوَارَكِ، ثُمَّ لَمْ يُجِزْ جِوَارَ امْرَاَةٍ بَعْدَهَا، ثُمَّ اَسْلَمَ فَكَانَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا، وَكَانَ عُمَرُ خَطَبَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فَقَالَتْ: اَبُو الْعَاصِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ قَدْ عَلِمْتَ، وَقَدْ كَانَ نِعْمَ الصِّهْرُ، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَنْتَظِرَهُ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ: وَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالرَّوْحَاءِ مَقْفِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَتْحِ، فَقَدِمَ عَلٰى جُمَانَةَ ابْنَةِ اَبِيْ طَالِبٍ مُشْرِكَةٍ، فَاَسْلَمَتْ فَجَلَسَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا، وَاَسْلَمَ مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، ثُمَّ قَدِمُوا عَلٰى نِسَائِهِمْ مُشْرِكَاتٍ فَاَسْلَمْنَ فَجَلَسُوا عَلٰى نِكَاحِهِمْ، وَكَانَتِ امْرَاَةُ مَخْرَمَةَ شَفَا ابْنَةَ عَوْفٍ اُخْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَامْرَاَةُ حَكِيمٍ زَيْنَبَ بِنْتَ الْعَوَّامِ، وَامْرَاَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ هِنْدَ ابْنَةَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عِنْدَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ مَعَ عَاتِكَةَ ابْنَةِ الْوَلِيدِ آمِنَةُ ابْنَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَاَسْلَمَتْ اَيْضًا مَعَ عَاتِكَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، ثُمَّ اَسْلَمَ صَفْوَانُ بَعْدَ مَا قَامَ عَلَيْهِمَا

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلی ہجرت میں اُنہوں نے بھی ہجرت کر لی' جبکہ اُن کے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ مکہ میں مشرک کے طور پر رہے' پھر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں مشرک کے طور پر شرکت کی' اُنہیں قید کر لیا گیا' اُنہوں نے فدیہ دیا' وہ ایک تنگدست شخص تھے' پھر اُنہوں نے غزوۂ اُحد میں بھی مشرک کے طور پر شرکت کی' وہ جب اُحد سے واپس مکہ گئے' تو جب تک اللہ کو منظور تھا' اُتنا عرصہ مکہ میں مقیم رہے' پھر تجارت کے سلسلہ میں وہ شام جا رہے تھے کہ شام کے راستہ میں ایک جگہ کچھ انصاریوں نے اُنہیں قید کر لیا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کیا: کیا مسلمان کا عام سا فرد بھی اُن کی طرف سے پناہ دے سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے زینب! کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے ابوالعاص کو (یعنی اپنے شوہر کو) پناہ دے دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری دی ہوئی پناہ کو برقرار رکھتا ہوں۔ (شاید راوی کے یہ الفاظ ہیں:) اُس کے بعد کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دی ہوئی پناہ کو برقرار نہیں رکھا' پھر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے

اسلام قبول کرلیا' تو وہ دونوں میاں بیوی اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہے' اس دوران نبی اکرم ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے لیے شادی کا پیغام دیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو اُن صاحبزادی نے عرض کی: یارسول اللہ! جناب ابوالعاص کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ بہترین داماد ہیں' اگر آپ مناسب سمجھیں' تو اُن کا انتظار کرلیں۔ تو نبی اکرم ﷺ اُس موقع پر خاموش ہو گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے "روحاء" کے مقام پر اسلام قبول کیا تھا' جب نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لیے آ رہے تھے' وہ صاحب" جمانہ بنت ابوطالب" کے پاس گئے' جو ایک مشرک خاتون تھی' تو اُس خاتون نے اسلام قبول کرلیا' تو یہ دونوں میاں بیوی اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہے۔

مخرمہ بن نوفل' ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن خزام نے" مرظہران" کے مقام پر اسلام قبول کیا' پھر یہ لوگ اپنی مشرک بیویوں کے پاس گئے' اُن خواتین نے بھی اسلام قبول کرلیا' تو یہ لوگ اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہے۔

مخرمہ کی اہلیہ شفاء بنت عوف تھیں' جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' جبکہ حکیم بن خزام کی اہلیہ زینب بنت عوام تھیں اور ابوسفیان کی اہلیہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ تھیں۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: صفوان بن اُمیہ کی بیویوں میں عاتکہ بنت ولید اور آمنہ بنت ابوسفیان تھیں' فتح مکہ کے فوراً بعد عاتکہ نے اسلام قبول کرلیا تھا' پھر صفوان نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا تو وہ اُن دونوں بیویوں کے ساتھ رہے گا۔

12650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقُوْلُ: يُخَيَّرُ زَوْجُهَا إِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَهُ، فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِلَّا فَرَّقَ الْإِسْلَامُ بَيْنَهُمَا. قَالَ: وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَهُ خَلَعَهَا مِنْهُ الْإِسْلَامُ كَمَا تُخْلَعُ الْأَمَةُ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا أُعْتِقَتْ قَبْلَهُ

✲✲ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب عورت شوہر سے پہلے اسلام قبول کرلے گی' تو اُس کے شوہر کو اختیار دیا جائے گا' اگر وہ اسلام قبول کرلیتا ہے' تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی' ورنہ اسلام ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ خط میں لکھا تھا: جب عورت مرد سے پہلے اسلام قبول کرلے تو اسلام اُس عورت کو مرد سے لاتعلق کردے گا' جس طرح کنیز اگر اپنے غلام شوہر سے پہلے آزاد کردی جائے' تو وہ اُس شوہر سے الگ ہو جاتی ہے۔

12651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: إِذَا أَسْلَمَ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَهُ ابْنُ شُبْرُمَةَ أَيْضًا

✲✲ تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری اور عمر بن عبدالعزیز کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اسلام قبول کرلے اور عورت ابھی عدت گزار رہی ہو' تو مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

12652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمُشْرِكِينَ الْمُعَاهِدِيْنَ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا مَتٰى مَا رُفِعَ اِلَى السُّلْطَانِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ." قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: كُلُّ فُرْقَةٍ طَلَاقٌ. قَالَ: وَقَالَ اَصْحَابُنَا: كُلُّ شَيْءٍ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِ فَهُوَ طَلَاقٌ، وَكُلُّ شَيْءٍ جَاءَ مِنْ قِبَلِهَا فَهُوَ فُرْقَةٌ وَلَيْسَ بِطَلَاقٍ

✵✵ سفیان ثوری نے دو ذمّی مشرک (میاں بیوی) کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جب اُن دونوں میں کوئی ایک اسلام قبول کر لے اور اُن کا مقدمہ حاکمِ وقت کے پاس پیش ہو تو حاکمِ وقت شوہر کو اسلام کی دعوت دے گا ورنہ اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے گی۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہر علیحدگی طلاق شمار ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ چیز جو شوہر کی طرف سے آئے وہ طلاق شمار ہوگی اور ہر وہ علیحدگی جو عورت کی طرف سے ہو وہ علیحدگی شمار ہوگی طلاق شمار نہیں ہو گی۔

بَابُ الْمُحَارِبَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

باب: اہلِ حرب سے تعلق رکھنے والے دونوں میاں بیوی میں سے کوئی ایک اگر اسلام قبول کر لے

12653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَا مُحَارِبَيْنِ فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا فَقَدِ انْقَطَعَ النِّكَاحُ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب اہلِ حرب سے (تعلق رکھنے والے دو میاں بیوی) میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو اُن کا نکاح منقطع ہو جائے گا۔

بَابُ النَّصْرَانِيَّيْنِ تُسْلِمُ الْمَرْاَةُ قَبْلَ الرَّجُلِ

باب: دو عیسائی میاں بیوی میں سے اگر عورت مرد سے پہلے اسلام قبول کر لے

12654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسْلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ: لَا يَعْلُو النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَةَ، يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو عیسائی عورت کسی عیسائی مرد کی بیوی ہو اور عورت اسلام قبول کر لے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عیسائی شخص مسلمان عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا اس لیے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

12655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: اَنْبَاَنِي ابْنُ الْمَرْاَةِ الَّتِي فَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ حِينَ عَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ فَاَبٰى فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

✵✵ سفیان ثوری نے سلیمان شیبانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون کے صاحبزادے نے مجھے بتایا کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے شوہر کے سامنے اسلام پیش کیا تھا' اُس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی۔

12656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نِسَاءُ اَهْلِ الْكِتَابِ لَنَا حِلٌّ، وَنِسَاؤُنَا عَلَيْهِمْ حَرَامٌ

✲✲ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اہلِ کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں اور ہماری عورتیں اُن کے لیے حرام ہیں۔

12657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ قَالَ: يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْاِسْلَامُ، فَاِنْ اَسْلَمَ فَهِيَ امْرَاَتُهُ، وَاِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب فرماتے ہیں: ایسے شخص کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا' اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے' تو وہ عورت اُس کی بیوی رہے گی' ورنہ اسلام اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا۔

12658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ، فَلَمْ تَنْقَضِ مُدَّتُهَا حَتّٰى اَسْلَمَ؟ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا، قُلْتُ: كَيْفَ وَقَدْ فَرَّقَ الْاِسْلَامُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَا اَدْرِی وَاللّٰهِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت اسلام قبول کر لیتی ہے اور اُس کا شوہر مشرک ہوتا ہے اور ابھی اُس کی عدت پوری نہیں ہوئی ہوتی کہ مرد بھی اسلام قبول کر لیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: مرد اُس عورت کا زیادہ حق رکھے گا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اسلام اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کرواچکا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم!

12659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ امْرَاَةٍ اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ، فَلَمْ تَنْقَضِ عِدَّتُهَا حَتّٰى اَسْلَمَ؟ قَالَ: يُقَرَّانِ عَلٰى نِكَاحِهِمَا، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَمْرُهُمَا قَدْ رُفِعَ اِلَى السُّلْطَانِ، فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

✲✲ معمر نے زہری کا قول ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اسلام قبول کر لیتی ہے اور اُس کا شوہر مشرک ہوتا ہے اور ابھی اُس عورت کی عدت نہیں گزری ہوتی کہ مرد اسلام قبول کر لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: وہ دونوں سابقہ نکاح پر برقرار رہیں گے' البتہ اُن کا معاملہ حاکمِ وقت کے سامنے پیش ہوا ہو' اور حاکمِ وقت نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

12660 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ

قَالَ: اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ فِي اَهْلِ الْحِيرَةِ، وَلَمْ يُسْلِمْ زَوْجُهَا، فَكَتَبَ فِيهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنْ خَيِّرُوهَا فَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ، وَاِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عِنْدَهُ

✻✻ ابن سیرین نے عبداللہ بن یزید خطمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہلِ حیرہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے اسلام قبول کرلیا' اُس کے شوہر نے اسلام قبول نہیں کیا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم اُس عورت کو اختیار دو' اگر وہ چاہے تو مرد سے علیحدگی اختیار کرلے اور اگر چاہے تو اُس کے ساتھ رہے۔

12661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ مِصْرِهَا

✻✻ مطرف نے امام شعبی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا جب تک اُس کا شوہر اُسے اُس کے شہر سے نہیں نکالتا ہے۔

12662 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا

✻✻ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا' جب تک وہ اُس کو اُس کے دارِ ہجرت سے نکالتا نہیں ہے۔

بَابٌ: لَا يُزَوِّجُ مُسْلِمٌ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

باب: کوئی مسلمان کسی یہودی یا عیسائی کی شادی نہیں کرواسکتا

12663 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تُنْكِحَ يَهُودِيًّا، وَلَا نَصْرَانِيًّا، وَلَا مَجُوسِيًّا، وَلَا رَجُلًا مِنْ غَيْرِ اَهْلِ دِينِكَ

✻✻ سفیان ثوری اور قتادہ فرماتے ہیں: تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم کسی یہودی یا عیسائی یا مجوسی یا اپنے دین کے علاوہ کسی اور دین سے تعلق رکھنے والی کسی بھی شخص کی شادی کرواؤ۔

12664 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْكِحُ النَّصْرَانِيَّةَ، وَاَنَّ النَّصْرَانِيَّ لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمَةَ، وَيَتَزَوَّجُ الْمُهَاجِرُ الْاَعْرَابِيَّةَ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الْاَعْرَابِيُّ الْمُهَاجِرَةَ لِيُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا

✻✻ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط میں لکھا تھا: مسلمان عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے' لیکن عیسائی مرد' مسلمان عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا' مہاجر شخص دیہاتی عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' لیکن دیہاتی مرد' مہاجر عورت کے ساتھ شادی نہیں کرسکتا کہ اُسے اُس کے دارِ ہجرت سے باہر لے جائے۔

12665 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نِسَاءُ اَهْلِ الْكِتَابِ لَنَا حِلٌّ، وَنِسَاؤُنَا عَلَيْهِمْ حَرَامٌ

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اہلِ کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں اور ہماری عورتیں اُن کے لیے حرام ہیں۔

بَابٌ: نِكَاحُ نِسَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا

12666 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِنِكَاحِ نِسَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَلَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمُوْنَ نِسَاءَ الْعَرَبِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اہلِ کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مسلمان عرب (کی عیسائی) عورتوں سے نکاح نہیں کریں گے۔

12667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ) (البقرة: 221) قَالَ: الْمُشْرِكَاتُ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم لوگ مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کرو''۔

تو قتادہ فرماتے ہیں: مشرک عورتیں وہ ہیں' جو اہلِ کتاب نہ ہوں۔

12668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ نَكَحَ يَهُوْدِيَّةً زَمَنَ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: طَلِّقْهَا، فَاِنَّهَا جَمْرَةٌ قَالَ: اَحَرَامٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَلَمْ يُطَلِّقْهَا حُذَيْفَةُ لِقَوْلِهِ: حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ طَلَّقَهَا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' ایک یہودی عورت کے ساتھ نکاح کرلیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے طلاق دے دو' کیونکہ یہ ایک انگارہ ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ حرام ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے پر اُس عورت کو طلاق نہیں دی لیکن بعد میں اُنہوں نے اُس عورت کو طلاق دے دی۔

12669 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَمَّنْ نَكَحَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَهْلِ الْكِتَابِ؟ فَقَالَ: حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے اُن صحابی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جنہوں نے اہلِ کتاب کے ساتھ شادی کی تھی' تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ (نے ایسا کیا تھا)۔

12670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، اَنَّ حُذَيْفَةَ، تَزَوَّجَ يَهُوْدِيَّةً، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: اَنْ يُفَارِقَهَا

** ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی عورت کے ساتھ شادی کر لی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ وہ اُس عورت سے علیحدگی اختیار کریں۔

12671 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْكِحُ النَّصْرَانِيَّةَ، وَاَنَّ النَّصْرَانِيَّ لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمَةَ، وَيَتَزَوَّجُ الْمُهَاجِرُ الْاَعْرَابِيَّةَ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الْاَعْرَابِيُّ الْمُهَاجِرَةَ لِيُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِيْ رَحِمٍ جَازَتْ هِبَتُهُ، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِيْ رَحِمٍ فَلَمْ يُثِبْهُ مِنْ هِبَتِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

** زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ مسلمان' عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے' لیکن عیسائی مرد' مسلمان عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا' مہاجر شخص' دیہاتی عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' لیکن دیہاتی مرد' مہاجر عورت کے ساتھ یوں شادی نہیں کرسکتا کہ اُسے اُس کی ہجرت کی جگہ سے نکال کر لے جائے اور جو شخص کسی ذی رحم رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' تو اُس کا ہبہ درست ہوگا اور جو شخص کسی رشتہ دار کے علاوہ کسی کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' تو اگر اُس نے اُس ہبہ کا معاوضہ وصول نہیں کیا' تو وہ اُس ہبہ کی ہوئی چیز کا زیادہ حقدار ہوگا۔

12672 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نِسْطَاسٍ، اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَكَحَ بِنْتَ عَظِيمِ يَهُوْدٍ قَالَ: فَعَزَمَ عَلَيْهِ عُمَرُ: اِلَّا مَا طَلَّقَهَا

** عامر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے ایک بڑے آدمی کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں تاکید کی کہ وہ اُس عورت کو طلاق دے دیں۔

12673 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ: اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ: تَزَوَّجَ يَهُوْدِيَّةً

** ابواسحاق نے ہبیرہ بن یریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی خاتون کے ساتھ شادی کرلی تھی۔

12674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَكَحَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِيْ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

** زہری بیان کرتے ہیں: میری قوم کے ایک فرد نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں' اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی تھی۔

12675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَيْسَ بِنِكَاحِهِنَّ بَاْسٌ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن (اہلِ کتاب) خواتین کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12676 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، وَنَكَحَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَكَتَبَ: "اَنْ فَارِقْهَا فَاِنَّكَ بِاَرْضِ الْمَجُوسِ، وَاِنِّي اَخْشَى اَنْ يَقُولَ الْجَاهِلُ: كَافِرَةٌ قَدْ تَزَوَّجَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَجْهَلُ الرُّخْصَةَ الَّتِي كَانَتْ مِنَ اللّٰهِ فَيَتَزَوَّجُوا نِسَاءَ الْمَجُوسِ فَفَارِقْهَا"

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' جو کوفہ میں موجود تھے اور اُنہوں نے ایک اہلِ کتاب عورت کے ساتھ شادی کر لی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: تم اُس سے علیحدگی اختیار کرو' کیونکہ تم مجوسیوں کی سرزمین پر رہتے ہو' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی ناواقف شخص یہ کہے گا: اللہ کے رسول کے صحابی نے کافر عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے' اور وہ ناواقف شخص اُس رخصت سے لاعلم ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہے اور پھر لوگ مجوسیوں کی عورتوں کے ساتھ شادی کرنے لگیں گے' اس لیے تم اُس عورت سے علیحدگی اختیار کرو۔

12677 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَسْاَلُ عَنْ نِكَاحِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ، فَقَالَ: تَزَوَّجُوهُنَّ زَمَانَ الْفَتْحِ بِالْكُوفَةِ مَعَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، وَنَحْنُ لَا نَكَادُ نَجِدُ الْمُسْلِمَاتِ كَثِيرًا، فَلَمَّا رَجَعْنَا طَلَّقْنَاهُنَّ. قَالَ: وَنِسَاؤُهُمْ لَنَا حِلٌّ، وَنِسَاؤُنَا عَلَيْهِمْ حَرَامٌ

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مسلمان شخص کے یہودی یا عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُن خواتین کے ساتھ شادی کرلو' یہ اُن دنوں کی بات ہے' جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ کی فتح میں شریک ہوئے تھے' ہمیں مسلمان خواتین مل گئیں' جب ہم واپس آئے' تو ہم نے اُنہیں طلاق دے دی' تو اُنہوں نے کہا: اُن کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں' لیکن ہماری عورتیں اُن کے لیے حرام ہیں۔

12678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تُنْكِحَ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا، وَلَا مَجُوسِيًّا

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: تمہارے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ تم کسی یہودی یا عیسائی یا مجوسی (کے ساتھ مسلمان خاتون کی) شادی کرواؤ۔

بَابٌ: الْمَجُوسِيُّ يَجْمَعُ بَيْنَ ذَوَاتِ الْاَرْحَامِ، ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ

باب: جس مجوسی شخص کی دو بیویاں محرم رشتہ دار ہوں اور پھر وہ لوگ اسلام قبول کرلیں (تو اُن کا حکم کیا ہوگا؟)

12679 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَابْنَتِهَا، ثُمَّ اَسْلَمَ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَعْتَزِلَهُمَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے مجوسی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس نے ماں' بیٹی کے ساتھ شادی کی ہوئی ہوتی ہے' اور پھر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ اُن دونوں سے علیحدگی اختیار کرے۔

12680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ فِي مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَابْنَتِهَا، ثُمَّ اَسْلَمُوا جَمِيعًا؟: اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا جَمِيعًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عدی بن عدی کو اُسی کے بارے میں خط لکھا تھا: جس نے ماں' بیٹی کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی اور پھر وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ (خط میں یہ لکھا تھا): وہ اُس شخص اور اُس کی دونوں بیویوں کے درمیان علیحدگی کروادیں۔

12681 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَابْنَتِهَا، ثُمَّ اَسْلَمُوا؟: يُفَارِقُهُمَا جَمِيعًا، وَلَا يَنْكِحُ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اَبَدًا

٭٭ معمر نے قتادہ کا بیان ایسے مجوسی شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ماں' بیٹی کے ساتھ شادی کیے ہوئے ہو اور پھر وہ لوگ اسلام قبول کرلیں' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن دونوں عورتوں سے علیحدگی اختیار کر لے گا اور وہ اُن دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی کبھی نکاح نہیں کر سکے گا۔

12682 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا كَانَ فِي الْحَلَالِ يَحْرُمُ فَهُوَ فِي الْحَرَامِ اَشَدُّ

٭٭ جابر جعفی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو چیز حلال کے بارے میں حرام ہو' تو حرام کے بارے میں تو وہ زیادہ شدید ہوگی۔

12683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَمَعَ بَيْنَ مَجُوسِيَّتَيْنِ اُخْتَيْنِ، ثُمَّ اَسْلَمُوا؟ قَالَ: يُفَرِّقُ فِي الْاِسْلَامِ الْاُخْتَيْنِ

٭٭ سفیان ثوری ایک ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے دو مجوسی بہنوں کے ساتھ شادی کی ہوئی ہو اور پھر وہ لوگ اسلام قبول کرلیں' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اسلام میں اُن دونوں بہنوں سے علیحدگی اختیار کر لی جائے گی۔

بَابٌ: الطَّلَاقُ فِي الشِّرْكِ

باب: زمانۂ شرک میں طلاق دینا

12684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِي الشِّرْكِ، وَبَتَّ طَلَاقَهَا مَا كَانَ، ثُمَّ اَسْلَمَا؟ قَالَ: مَا اَرَى اَنْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص نے زمانۂ شرک میں' اپنی بیوی کو طلاق دی تھی اور طلاقِ بتہ دے دی تھی' پھر وہ دونوں مسلمان ہو جاتے ہیں (تو اُن کا حکم کیا ہوگا؟) عطاء نے جواب دیا: میرے خیال میں وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی۔

12685 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَقَدْ طَلَّقَ رِجَالٌ نِسَاءً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ جَاءَ الْإِسْلَامُ فَمَا رَجَعْنَ إِلَى اَزْوَاجِهِنَّ

٭٭ ابن جریج نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگوں نے زمانۂ جاہلیت میں خواتین کو طلاق دے دی' پھر اسلام آیا تو وہ خواتین اپنے شوہر کی طرف واپس نہیں آئیں۔

12686 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّهُ كَانَ يُوجِبُ الطَّلَاقَ فِي الشِّرْكِ

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زمانۂ شرک میں دی ہوئی طلاق کو لازم قرار دیتے ہیں۔

12687 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي نَصْرَانِيَّةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا وَهُمَا نَصْرَانِيَّانِ، ثُمَّ اَسْلَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ، وَلَمْ تَنْكِحْ زَوْجًا غَيْرَهُ "

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی عیسائی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا شوہر اُسے طلاق دے دیتا ہے اور وہ دونوں اُس وقت عیسائی ہوتے ہیں' اُس کے بعد وہ دونوں میاں بیوی اسلام قبول کر لیتے ہیں اور اُس عورت نے ابھی دوسری شادی نہیں کی (اس کا جواب متن میں مذکور نہیں ہے)۔

12688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَمَّنْ طَلَّقَ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ اَسْلَمَ قَالَ: لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا قُوَّةً وَشِدَّةً

٭٭ سفیان ثوری نے فراس ہمدانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس نے زمانۂ شرک میں طلاق دے دی تھی' پھر اُس نے اسلام قبول کر لیا' تو امام شعبی نے جواب دیا: اسلام نے قوت اور شدت میں اضافہ ہی کیا ہے۔

12689 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَطْلِيقَتَيْنِ، وَفِي الْإِسْلَامِ تَطْلِيقَةً، فَقَالَ عُمَرُ: لَا آمُرُكَ، وَلَا اَنْهَاكَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: لٰكِنِّي آمُرُكَ لَيْسَ طَلَاقُكَ فِي الشِّرْكِ بِشَيْءٍ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ يَقُوْلُ: لَيْسَ طَلَاقُكَ فِي الشِّرْكِ بِشَيْءٍ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے زمانۂ جاہلیت میں اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دی تھیں اور اسلام میں ایک طلاق دے دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہ تو تمہیں ہدایت کروں گا اور نہ ہی تمہیں منع کروں گا۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں تمہیں یہ ہدایت کروں گا کہ تمہاری زمانۂ شرک میں دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: زمانۂ شرک میں تمہاری دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

بَابٌ: جَمْعُ اَرْبَعٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی چار خواتین کے ساتھ (بیک وقت) شادی کرنا

12690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: عَنْ جَمْعِ اَرْبَعٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

٭٭ سفیان ثوری اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی چار خواتین کے ساتھ بیک وقت شادی کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: الْمَرْاَةُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ كَهَيْئَةِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ، عِدَّتُهَا وَطَلَاقُهَا وَالْقِسْمَةُ لَهَا اِذْ كَانَتْ مَعَ الْمُسْلِمَةِ قَالَ: وَتُنْكَحُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ، وَمَنْ نَكَحَهَا فَقَدْ اَحْصَنَ، سُمِّينَ مُحْصَنَاتٍ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت' آزاد مسلمان عورت کی مانند ہوتی ہے' یعنی اُس کی عدت' اُس کی طلاق اور وقت کے حوالے سے اُس کی تقسیم کا وہی حکم ہوگا' جبکہ وہ مسلمان عورت کے ساتھ ہو۔ وہ یہ فرماتے ہیں: مسلمان بیوی کی موجودگی میں' ایسی عورت کے ساتھ نکاح کیا جا سکتا ہے اور جو شخص اُس عورت کے ساتھ نکاح کرے گا' وہ محصن ہو جائے گا' کیونکہ ان خواتین کو محصنات کا نام دیا گیا ہے۔

12692 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى: شَاْنُ الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ، كَشَاْنِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْإِحْصَانُ، وَالْقَسْمُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے مجھ سے کہا: یہودی اور عیسائی عورت کا معاملہ آزاد مسلمان عورت

کی مانند ہوتا ہے یعنی طلاق دینے عدت گزارنے اور محصنہ کرنے کے حوالے سے (مسلمان عورت جیسا ہوتا ہے) اور ان دونوں (یعنی یہودی اور عیسائی بیوی) اور آزاد مسلمان عورت کے درمیان وقت کی تقسیم ہوگی۔

12693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ عِدَّتُهَا وَطَلَاقُهَا وَقِسْمَتُهَا كَهَيْئَةِ الْمُسْلِمَةِ. قَالَ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✻✻ قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی بیوی کی عدت اُس کی طلاق اور اُس کی (وقت کی) تقسیم مسلمان بیوی کی مانند ہوگی۔

وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے زہری کو بھی اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

12694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجَمَ يَهُوْدِيًّا زَنَى بِيَهُوْدِيَّةٍ

✻✻ زہری نے مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو سنگسار کروا دیا تھا' جس نے ایک یہودی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔

12695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ: (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ) (المائدة: 5) قَالَ: اِذَا اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، وَاغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ

✻✻ مطرف نے امام شعبی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے' اُن میں سے محصنہ عورتیں''۔

امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ عورت اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور غسلِ جنابت کرے (تو وہ اُن میں شمار ہوگی)۔

12696 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تُنْكَحُ الْيَهُوْدِيَّةُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ

✻✻ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مسلمان بیوی کی موجودگی میں یہودی عورت کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے۔

بَابٌ: نِكَاحُ الْمَجُوْسِيِّ النَّصْرَانِيَّةَ

باب: مجوسی شخص کا عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرنا

12697 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَعَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لِلْمَجُوْسِيِّ نِكَاحٌ اَوْ بَيْعٌ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کسی مجوسی شخص کے ساتھ نکاح کرسکتی ہے' یا خرید و فروخت کرسکتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا۔

12698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ تَكُونَ النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَ الْمَجُوسِيِّ، وَكَرِهَ اَنْ تُبَاعَ نَصْرَانِيَّةٌ مِنْ مَجُوسِيٍّ

٭٭ سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کوئی عیسائی عورت' کسی مجوسی کی بیوی ہو۔ اُنہوں نے اس بات کو بھی مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی عیسائی عورت کو' کسی مجوسی کو فروخت کیا جائے۔

12699 - آ ثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: فِي الرَّجُلِ لَهُ الْاَمَةُ الْمُسْلِمَةُ، وَعَبْدٌ نَصْرَانِيٌّ يُزَوِّجُ الْعَبْدَ الْاَمَةَ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایسے شخص کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جس کی مسلمان کنیز ہو اور عیسائی غلام ہو' تو کیا وہ غلام اُس کنیز کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابٌ: النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ تُسْلِمُ قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا

باب: جب کوئی عیسائی عورت کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو

اور پھر مرد کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے

12700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسْلِمُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟ قَالَ: تُفَارِقُهُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا.

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی عیسائی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو عیسائی شخص کی بیوی ہوتی ہے اور پھر مرد کے اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لیتی ہے' تو زہری نے فرمایا: وہ عورت اُس سے علیحدگی اختیار کر لے گی اور اُس عورت کو مہر نہیں ملے گا۔

12701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قَالَ: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، لِاَنَّهَا دَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ

٭٭ سفیان ثوری نے حسن بصری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' سفیان ثوری اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا' کیونکہ اُس عورت نے اُس مرد کو اسلام کی طرف دعوت دی ہے۔

12702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تُفَارِقُهُ، وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ قَالَ قَتَادَةُ: وَكَذٰلِكَ الْاَمَةُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ عورت اُس مرد سے الگ ہو جائے گی اور اُسے نصف مہر ملے گا۔ قتادہ بیان

کرتے ہیں: اسی طرح جو کنیز کسی غلام کی بیوی ہو اور پھر غلام کے اُس کی رخصتی کروانے سے پہلے ہی اُس کنیز کو آزاد کر دیا جائے (تو اُس کا بھی یہی حکم ہوگا)۔

12703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لِاَنَّ الطَّلَاقَ الْاٰنَ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِ

✷✷ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور عورت کو نصف مہر ملے گا' کیونکہ اس صورت میں طلاق مرد کی طرف سے آئے گی۔

12704 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسْلِمُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا صَدَاقَ لَهَا

✷✷ عبدالکریم بصری نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کیا ہے: جو عیسائی عورت کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو اور مرد کے اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس کے بارے میں فرماتے ہیں: اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور عورت کو مہر نہیں ملے گا۔

بَابُ الْمُشْرِكَيْنِ يَفْتَرِقَانِ، ثُمَّ يَمُوتُ اَحَدُهُمَا فِي الْعِدَّةِ وَقَدْ اَسْلَمَ الْاٰخَرُ

باب: جب دو مشرک (میاں بیوی) ایک دوسرے الگ ہو جائیں اور پھر عدت کے دوران اُن دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے' جبکہ دوسرا اسلام قبول کر چکا ہو

12705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مُشْرِكٍ طَلَّقَ مُشْرِكَةً فَلَمْ تَعْتَدَّ حَتّٰى اَسْلَمَتْ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ، وَلَا مِيرَاثَ لَهَا. وَقَالَ فِي مُشْرِكٍ مَاتَ عَنْ مُشْرِكَةٍ فَاَسْلَمَتْ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا قَالَ: تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَتَحْتَسِبُ بِمَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا فِي الشِّرْكِ قَبْلَ اَنْ تُسْلِمَ

✷✷ سفیان ثوری نے ایسے مشرک شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو مشرک بیوی کو طلاق دے دیتا ہے' وہ عورت ابھی عدت نہیں گزار پاتی کہ اس سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: وہ تین حیض تک عدت گزارے گی اور اُسے وراثت میں حصہ نہیں ملے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی مشرک شخص اپنی مشرکہ بیوی کو چھوڑ کر انتقال کر جائے اور عورت اپنی عدت گزرنے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ عورت چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی اور زمانہ شرک میں اُسکی جو عدت گزر چکی ہو' جو اسلام قبول کرنے سے پہلے تھی' اُسے بھی وہ شمار کرے گی۔

12706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَقُوْلُ: اِنْ طَلَّقَ مُشْرِكٌ مُشْرِكَةً فَلَمْ يَبُتَّهَا، ثُمَّ اَسْلَمَتْ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُسْلِمَاتِ، وَاحْتَسَبَتْ بِمَا اعْتَدَّتْ فِي شِرْكِهَا، وَاِنْ بَتَّهَا فَكَذٰلِكَ اَيْضًا كَهَيْئَةِ الْاَمَةِ تُطَلَّقُ فَتَعْتَدُّ حَيْضَةً فَتُعْتَقُ، وَاِنْ لَمْ تُسْلِمْ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَحَسْبُهَا مَا اعْتَدَّتْ، وَعِدَّتُهَا

عِدَّتُهَا مَا كَانَتْ فِيْ شِرْكِهَا، وَطَلَاقُهُ طَلَاقُهُ مَا كَانَ فِيْ شِرْكِهِمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَسْلَمَا، وَاِنْ طَلَّقَهَا فَبَتَّهَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ، ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، ثُمَّ اَسْلَمَتِ اعْتَدَّتِ الْحَيْضَ لِمَا مَضٰى وَلَمْ تَعْتَدَّ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا مِنْ اَجْلِ الْبَتِّ، وَاِنْ اَسْلَمَتْ بَعْدَ الْبَتِّ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ، ثُمَّ مَاتَ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا، وَاِنْ طَلَّقَهَا وَلَمْ يَبُتَّهَا، ثُمَّ اَسْلَمَتْ، ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا فَاَسْلَمَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا مِنْ اَجْلِ الْاِسْلَامِ كَانَ بَعْدَ مَوْتِهِ كَمَا اِذَا طَلَّقَهَا فَلَمْ يَبُتَّهَا، ثُمَّ اَسْلَمَتْ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُسْلِمَةِ وَحَسَبَتْ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا فِيْ شِرْكِهَا فَقَدْ اَسْلَمَتْ وَهِيَ امْرَاَتُهُ، ثُمَّ لَمْ تَسْتَقْبِلْ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ

12706: ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اگر کوئی مشرک شخص اپنی مشرک بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور اُس نے اُس عورت کو طلاقِ بتہ نہیں دی' پھر وہ عورت اپنی عدت گزرنے سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے' تو وہ مسلمان عورت کی طرح عدت گزارے گی اور زمانہ شرک میں اُس نے جو عدت گزاری تھی اُس کو بھی شمار ہوگی۔ اگر مرد نے اُسے طلاقِ بتہ دی ہو' تو بھی یہی حکم ہوگا' اس کی مثال کنیز کی مانند ہوگی' جسے طلاق دی جاتی ہے اور وہ ایک حیض' عدت گزارتی ہے کہ اُسے آزاد کر دیا جاتا ہے' لیکن اگر وہ عورت اسلام قبول نہیں کرتی' یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جاتی ہے' تو اُس نے جو عدت گزار لی تھی' وہی اُس کے لیے کافی ہوگی اور اُس کی عدت صرف وہی ہوگی' جو اُس نے زمانہ شرک میں گزاری تھی اور اُس کی طلاق وہی ہوگی' جو دونوں میاں بیوی کے زمانہ شرک کے دوران مرد نے اُسے دی تھی' جبکہ بعد میں وہ دونوں اسلام قبول کر لیں' لیکن اگر مرد نے عورت کو طلاق دی اور طلاقِ بتہ دے دی' اور اُس وقت وہ دونوں میاں بیوی مشرک تھے' پھر مرد کا انتقال عورت کی عدت گزرنے سے پہلے ہو گیا' پھر عورت نے اسلام قبول کر لیا' تو عورت حیض کے حساب سے عدت گزارے گی' وہ بیوہ عورت کے طور پر عدت نہیں گزارے گی' کیونکہ اُسے طلاقِ بتہ دی جا چکی ہے اور اگر وہ طلاقِ بتہ دینے کے بعد اور مرد کے انتقال کرنے سے پہلے اسلام قبول کرتی ہے اور پھر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے' تو بھی یہی حکم ہوگا' اگر مرد نے عورت کو طلاق دیتے ہوئے طلاقِ بتہ نہیں دی' پھر عورت نے اسلام قبول کر لیا' پھر اُس کی عدت ختم ہونے سے پہلے ہی مرد کا انتقال ہو گیا اور عورت نے مرد کے انتقال کے بعد اسلام قبول کیا' تو وہ بیوہ عورت کے طور پر اسلام قبول کرے گی' کیونکہ اُس نے اسلام' مرد کے انتقال کے بعد قبول کیا ہے' یہ اُسی طرح ہوگا جس طرح مرد نے اُسے طلاق دی ہو اور طلاقِ بتہ نہ دی ہو اور پھر عورت عدت گزرنے سے پہلے اسلام قبول کر چکی ہو' تو وہ مسلمان عورت کے طور پر عدت گزارے گی اور اُس نے جو زمانہ شرک میں عدت گزاری تھی اُس کو بھی شمار کرے گی' جب وہ اسلام قبول کر لیتی ہے تو وہ اُس کی بیوی شمار ہوگی اور طلاق یافتہ کے طور پر نئے سرے سے عدت نہیں گزارے گی۔

بَابٌ: (وَآتُوْهُمْ مَا اَنْفَقُوْا) (الممتحنة. 10)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور تم اُنہیں اس کی مانند دو' جو اُنہوں نے خرچ کیا''

12707 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ امْرَاَةً

الْيَوْمَ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ جَاءَتْ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاَسْلَمَتْ اَيُعَاضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ فِي الْمُمْتَحَنَةِ: (وَآتُوهُمْ مثل مَا اَنْفَقُوْا)؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ الْعَهْدِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ آج اگر اہلِ شرک سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت مسلمانوں کی طرف آتی ہے اور اسلام قبول کر لیتی ہے' تو کیا اُسے اُس کے شوہر سے الگ کر دیا جائے گا' جو سورۂ ممتحنہ میں مذکور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بنیاد پر ہو: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم انہیں' اُس کی مانند دو' جو اُنہوں نے خرچ کیا''۔

اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ نبی اکرم ﷺ اور ذمیوں کے درمیان معاہدہ ہوا تھا' جس کی بنیاد پر یہ حکم دیا گیا۔

12708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ هٰذَا صُلْحًا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَدِ انْقَطَعَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَلَا يُعَاضُ زَوْجُهَا مِنْهَا بِشَيْءٍ

* * زہری بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ اور قریش کے درمیان حدیبیہ کے مقام پر صلح ہوئی تھی (جس کی بنیاد پر یہ حکم آیا تھا) لیکن فتح مکہ کے بعد یہ صورتِ حال ختم ہوگئی' اس لیے ایسی عورت کی طرف سے اُس کے شوہر کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔

12709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَدِ انْقَطَعَ ذٰلِكَ

* * معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ چیز منقطع ہو چکی ہے۔

12710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ قَوْلِهِ: (وَآتُوهُمْ مَا اَنْفَقُوْا) (الممتحنة: 10) قَالَ: كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ، وَلَا يُعْمَلُ بِهِ الْيَوْمَ"

* * امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کا بیان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم اُنہیں وہ دو' جو اُنہوں نے خرچ کیا ہے''۔

تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور اہلِ مکہ کے درمیان معاہدہ موجود تھا' لیکن آج اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

12711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ الْاٰنَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ قَالَ: نَعَمْ يُعَاضُ قَالَ: وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَايِقُ مَنْ جَاءَ مِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، اِنَّمَا كَانَ يَشْرُطُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يُضَايِقُهُنَّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آج اگر ذمیوں سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت آ جاتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُسے معاوضہ دیا جائے گا۔ اُنہوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے قریش کی آنے والی خواتین کو تنگی کا شکار نہیں کیا تھا۔ آپ ﷺ نے صرف ان پر شرائط عائد کی تھیں (یعنی ان سے قرآن کے حکم کے مطابق بیعت لی تھی)۔ آپ ﷺ نے انہیں تنگی کا شکار نہیں کیا تھا۔

اللہ رسول محمد

جہانگیری

المصنف

5

عبد الرزاق

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

المصنف
عبد الرزاق

تصنیف ______ الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

مترجم ______ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ______ ورڈز میکر

باہتمام ______ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ______ جون 2017ء

سرورق ______ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ______ روپے

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

هو القادر

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

بَابٌ: نَصَارَى الْعَرَبِ
عرب عیسائیوں کا حکم

12712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ نَصَارَى الْعَرَبِ اَهْلَ الْكِتَابِ، اِنَّمَا اَهْلُ الْكِتَابِ بَنُوْ اِسْرَائِيلَ الَّذِينَ جَاءَ تْهُمُ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيلُ، فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِيهِمْ مِنَ النَّاسِ فَلَيْسَ مِنْهُمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں ہیں' اہل کتاب' بنی اسرائیل تھے' جن کے پاس تورات اور انجیل آئی تھیں' البتہ جو لوگ ان میں داخل ہوئے' وہ ان کا حصہ شمار نہیں ہوں گے۔

12713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَكْرَهُ ذَبَائِحَ بَنِيْ تَغْلِبَ وَيَقُوْلُ: لَا يَتَمَسَّكُوْنَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ

✲✲ ابن سیرین نے' عبیدہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بنو تغلب کے ذبیحہ کو مکروہ سمجھتے تھے' اور یہ فرماتے تھے: ان لوگوں نے عیسائیت میں سے صرف شراب نوشی کو پکڑا ہوا ہے۔

12714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

12715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تَاْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى الْعَرَبِ؛ فَاِنَّهُمْ لَا يَتَمَسَّكُوْنَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ

✲✲ ابن سیرین نے عبیدہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم عرب کے عیسائیوں کا ذبیحہ نہ کھاؤ کیونکہ اُنہوں نے عیسائیت میں سے صرف شراب پینے کے حکم کو تھاما ہوا ہے۔

12716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، مَنِ انْتَحَلَ دِيْنًا فَهُوَ مِنْ اَهْلِهِ، وَتُنْكَحُ نِسَاؤُهُمْ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے! جو شخص خود کو کسی بھی دین کی طرف منسوب کرتا ہے' وہ اُن کا فرد شمار ہوگا' اُن (یعنی عرب کے عیسائیوں) کی عورتوں کے ساتھ نکاح کیا جا سکتا ہے۔

12717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: "لَا بَاْسَ، اَلَا تَسْمَعُ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ) (البقرة: 78) "

✲✲ معمر نے عطاء خراسانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے نہیں سنا ہے:

''اور اُن میں سے کچھ لوگ اُمّی ہیں' جو کتاب کا علم نہیں رکھتے ہیں''۔

12718 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " (مَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ) (المائدة: 51) "

❊❊ عاصم نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم میں سے جو شخص اُن کے ساتھ دوستی رکھے گا' وہ اُن کا حصہ شمار ہوگا''۔

12719 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأسَ بِذَبَائِحِهِمْ

❊❊ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَحَلَّ اللّٰهُ ذَبَائِحَهُمْ، وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

❊❊ ابوحصین نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔

12721 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ اِلٰى عُمَرَ، اَنَّ قِبَلَنَا نَاسًا يُدْعَوْنَ السَّامِرَةَ يَقْرَاُوْنَ التَّوْرَاةَ، وَيَسْبِتُوْنَ السَّبْتَ، وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْبَعْثِ، فَمَا تَرٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ ذَبَائِحِهِمْ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنَّهُمْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

❊❊ غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک اہلکار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں' جو خود کو سامری کہلاتے ہیں' وہ تورات پڑھتے ہیں' ہفتہ کے دن کا احترام کرتے ہیں' لیکن وہ دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں رکھتے' تو اے امیر المؤمنین! اُن کے ذبیحہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جوابی خط میں لکھا: یہ اہلِ کتاب کا ایک گروہ ہے۔

بَابٌ: لَا تُنْكَحُ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا

12722 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِىْ عِيَاضٍ: فِيْ نِكَاحِ الْمُشْرِكَاتِ فِيْ غَيْرِ عَهْدٍ اَنَّهٗ كَرِهَ نِسَاءَ هُمْ، وَرَخَّصَ فِيْ ذَبَائِحِهِمْ فِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ.

❊❊ حکم نے ابوعیاض کے حوالے سے ایسی مشرک عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں جو ذمّی نہ ہو' یہ بات نقل کی ہے: اُن خواتین کے ساتھ نکاح کرنے کو اُنہوں نے مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اہلِ حرب کی سرزمین پر اُن کے ذبیحہ کے

بارے میں اُنہوں نے اجازت دی ہے۔

12723 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَاَمَّا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ فَذَكَرَهُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِىْ عِيَاضٍ، عَنْ عَلِيٍّ

٭٭ حسن بن عمارہ نے یہی بات اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے۔

12724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنْ لَا تُنْكَحَ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِىْ عَهْدٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اہلِ کتاب کی کسی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا' ماسوائے اُس عورت کے' جو ذمّیہ ہو۔

بَابٌ: جَمْعٌ بَيْنَ ذَوَاتِ الْاَرْحَامِ فِىْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ

باب: ملکِ یمین میں دو سگی رشتہ دار خواتین کو جمع کرنا

12725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ اِلٰى جَنْبِهِ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنِ الْمَرْاَةِ، وَابْنَتِهَا بِمَا تَمْلُكُ الْيَمِيْنَ هَلْ يَطَؤُ اِحْدَيْهِمَا بَعْدَ الْاُخْرٰى؟ قَالَ: فَنَهَاهُ نَهْيًا وَدِدْتُ اَنَّهُ كَانَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ النَّهْيِ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ يُخْبِرَهُمَا جَمِيْعًا.

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایسی عورت اور اُس کی بیٹی کے بارے میں دریافت کیا جس کا وہ مالک بن گیا ہے' تو کیا وہ اُن میں سے کسی ایک کے بعد دوسری کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے اس طرح منع کیا کہ میری یہ خواہش تھی' وہ زیادہ سختی کے ساتھ اسے منع کرتے۔ اُنہوں نے یہ کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مرد اُن دونوں کو ایک ساتھ عبور کرے۔

12726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

٭٭ ابن شہاب نے عبیداللہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

12727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ: كَرِهَ الْاَمَةَ وَابْنَتَهَا فِىْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ملکِ یمین میں عورت اور اُس کی بیٹی (کو اکٹھے کرنے) سے منع کیا ہے۔

12728 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ

عُثْمَانَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: اَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ، وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ، فَاَمَّا اَنَا فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِكَ قَالَ: فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: لٰكِنِّيْ اَنْهَاكَ وَلَوْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ اِلَيَّ شَيْءٌ، ثُمَّ وَجَدْتُ اَحَدًا يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالًا. فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: " اُرَاهُ عَلِيًّا

⁂ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دو بہنوں کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُنہیں اکٹھا کیا جا سکتا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک آیت اُن دونوں کو حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت اُن دونوں کو حرام قرار دیتی ہے البتہ میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ میں ایسا کروں۔ وہ شخص اُن کے پاس سے اُٹھ کر گیا' اُس کی ملاقات ایک صحابی سے ہوئی' اُس نے اُن صحابی سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن صحابی نے جواب دیا: لیکن میں تو تمہیں اس سے منع کروں گا' اگر میرے پاس اختیار ہوتا اور پھر میں کسی شخص کو ایسا کرتے ہوئے پاتا تو میں اُسے سخت سزا دیتا۔ ابن شہاب کہتے ہیں: میرا خیال ہے' وہ دوسرے صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

12729 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ جَمْعِ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِيْنُ، فَقَالَ: حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ، وَاَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ اُخْرٰى

⁂ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن علی بن ابوطالب کو سنا' ایک شخص نے اُن سے ملکِ یمین میں دو بہنوں کو جمع کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایک آیت ان دونوں کو حرام قرار دیتی ہے اور دوسری آیت ان دونوں کو حلال قرار دیتی ہے۔

12730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اسْتَسَرَّ وَلِيدَةً لَهُ يُقَالُ لَهَا: لُؤْلُؤَةُ وَكَانَتْ لِوَلِيدَتِهِ ابْنَةٌ صَغِيرَةٌ قَالَ: فَلَمَّا تَرَعْرَعَتِ الْجَارِيَةُ نَزَعَ اُمَّهَا، وَنَفِسَ فِيهَا فَلَبِثَ كَذٰلِكَ حَتّٰى شَبَّتِ الْجَارِيَةُ، فَاَرَادَ اَنْ يَسْتَسِرَّهَا، فَكَلَّمَ عُثْمَانَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَتِهِ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِآمِرِكَ، وَلَا نَاهِيكَ عَنْ ذٰلِكَ، وَمَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ اَنَا، قَالَ نِيَارٌ حِينَئِذٍ: وَلَا اَنَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ مَا لَا تَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ فَبَاعَ الْجَارِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَلَمْ يَطَاْهَا قَالَ اَبُو الزِّنَادِ: فَحَدَّثَنِيْ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ اَفْتٰى بِهٰذَا سَوَاءً

⁂ ابوزناد نے عبداللہ بن نیار اسلمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے والد نے ایک کنیز کو حاصل کیا جس کا نام لؤلؤہ تھا' اُس کنیز کی ایک کمسن بیٹی تھی' جب وہ لڑکی کرنے لگی تو اُنہوں نے اُس کی ماں کو الگ کر دیا' اور لڑکی میں دلچسپی لی' اسی طرح معاملہ رہا یہاں تک کہ لڑکی بڑی ہوگئی تو اُنہوں نے اُس کو بھی کنیز کے طور پر ساتھ رکھنے کا ارادہ کیا' اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات کی' یہ اُن کے عہد خلافت کی بات ہے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہ تو تمہیں اس کا حکم دوں گا اور نہ ہی اس سے منع کروں گا' لیکن میں خود ایسا نہیں کروں گا۔ اُس موقع پر نیار نے کہا: جو کام آپ نہیں کریں گے' اللہ کی

قسم! میں بھی وہ کام نہیں کروں گا۔ پھر اُنہوں نے اُس کنیز کو چھ سو دینار کے عوض میں فروخت کر دیا اور اُس کنیز کے ساتھ صحبت نہیں کی۔

ابوزناد بیان کرتے ہیں: عامر شعبی نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بتایا ہے: اُنہوں نے اس بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

12731 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، يُخْبِرُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ، جَاءَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَهَا: اِنَّ لِیْ سُرِّيَّةً اَصَبْتُهَا، وَاِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ لَهَا ابْنَةٌ جَارِيَةٌ اَفَاَسْتَسِرُّ ابْنَتَهَا؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: اَحَرَّمَهَا اللّٰهُ؟ قَالَتْ: لَا، يَفْعَلُهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِیْ، وَلَا اَحَدٌ اَطَاعَنِیْ، قَالَ: اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهَا اِلَّا اَنْ تَقُوْلِیْ حَرَّمَهَا اللّٰهُ. قَالَتْ: لَا يَفْعَلُهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِیْ وَلَا اَحَدٌ اَطَاعَنِیْ. وَسَاَلَ اِنْسَانٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ. قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عَائِشَةَ، وَلٰكِنْ اَنْبَاَنِيْهِ مَنْ شِئْتُ مِنْ بَنِیْ تَيْمٍ

* * عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: معاذ بن عبیداللہ بن معمر، اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اُن سے کہا: میری ایک کنیز ہے، جس کے ساتھ میں نے صحبت کی، پھر اُس کنیز کی بیٹی بھی بڑی ہوگئی، تو کیا میں اُس کنیز کی بیٹی کے ساتھ بھی صحبت کرسکتا ہوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے اُسے حرام قرار دیا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! میرے اہلِ خانہ میں سے کوئی ایسا نہیں کرے گا، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ایسا کرے گا، جو میری اطاعت کرتا ہو۔ تو اُن صاحب نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اُسے اُس وقت تک ترک نہیں کروں گا، جب تک آپ یہ کہہ نہیں دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی بات کہی کہ میرے اہلِ خانہ میں سے بھی کوئی ایسا نہیں کرے گا اور کوئی ایسا شخص بھی ایسا نہیں کرے گا، جو میری اطاعت کرتا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے اس بارے میں دریافت کیا: تو اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی مانند جواب دیا، میں نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے، لیکن بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے۔

12732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ قَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْاَسْلَمِیُّ، اَنَّهُ اسْتَفْتٰی عُثْمَانَ فِیْ امْرَاَةٍ وَّاُخْتِهَا مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِيْنُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ، وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ، وَلَمْ اَكُنْ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ

* * قبیصہ بن ذویب اسلمی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک عورت اور اُس کی بہن کے بارے میں دریافت کیا، جو آدمی کی ملکیت میں آجاتی ہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آیت ان دونوں کو حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت ان دونوں کو حرام قرار دیتی ہے، میں خود ایسا نہیں کروں گا۔

12733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ

الْيَمِينُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَكْرَهُهُ اَيْضًا

✵✵ لیث بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ملکِ یمین میں دو بہنوں کو مکروہ قرار دیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری کو بھی اسے مکروہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔

12734 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَائِشَةَ قَالَ: قِنَّهُ اَمَةٌ لِي قَدْ كَبُرَتْ وَلَهَا ابْنَةٌ قَدْ بَلَغَتْ، وَكَانَ قَدْ اَصَابَ اُمَّهَا اَفَاَسْتَسْرِيهَا؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: اَحَرَامٌ هِيَ؟ قَالَتْ: اَنْهَاكَ عَنْهَا قَالَ: اَحَرَامٌ هِيَ؟ قَالَتْ: اَنْهَاكَ عَنْهَا، وَمَنْ اَطَاعَنِي

✵✵ ابن ابوملیکہ اور دیگر حضرات بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اُس کی کنیز عمر رسیدہ ہوگئی ہے اور اُس کنیز کی ایک بیٹی ہے، جو بالغ ہوچکی ہے، وہ شخص اُس لڑکی کی ماں کے ساتھ صحبت کر چکا ہے، تو کیا میں اُس لڑکی کو بھی کنیز بنا سکتا ہوں؟ (یعنی اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہوں؟) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں تمہیں اس سے منع کر رہی ہوں۔ اُس نے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تمہیں اور ہر اُس شخص کو اس سے منع کرتی ہوں، جو میری اطاعت کرتا ہو۔

12735 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ اَنَّهُمْ قَالُوْا: اِذَا زَوَّجَهَا فَلَا بَاْسَ بِاُخْتِهَا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَاِنْ كَانَ زَوَّجَهَا

✵✵ سفیان ثوری نے کئی فقہاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد ایک عورت کے ساتھ شادی کر لے، تو اُس کی بہن (کے ساتھ، بہن کے کنیز ہونے کے طور پر، صحبت کرنا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا ہے، اگرچہ آدمی شادی کر چکا ہو۔

12736 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَجْمَعَ اِنْسَانٌ بَيْنَ اُخْتَيْنِ وَالْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا، وَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تُحَرِّمُهُنَّ عَلَيْكَ قَرَابَةٌ بَيْنَهُنَّ اِنَّمَا تُحَرِّمُهُنَّ عَلَيْكَ الْقَرَابَةُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُنَّ وَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ: " (اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: 24) " ثُمَّ يَقُوْلُ: هِيَ مُرْسَلَةٌ. كُلُّ هٰذَا اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَفْتٰى مُعَاذَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ بِاَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ اُخْتَيْنِ اَوْ اُمٍّ وَابْنَتِهَا. قَالَ: مَنْ اَخْبَرَكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: عِكْرِمَةُ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ حَسِبْتُ قَالَ: ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ وَمَنْ شِئْتُ

✵✵ عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: عکرمہ نے اُنہیں بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی شخص دو بہنوں کو، یا عورت اور اُس کی بیٹی کو (کنیز ہونے کے طور پر صحبت کرنے میں) اکٹھا کر لے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: اُن کی آپس کی رشتہ داری کی وجہ سے وہ تمہارے لیے حرام نہیں ہیں، بلکہ تمہاری اور اُن کی رشتہ داری کی وجہ سے وہ تمہارے لیے حرام ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اُن چیزوں کے جوتمہاری ملکیت ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت مطلق طور پر ذکر ہوئی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو نے مجھے یہ بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے معاذ بن عبداللہ کو یہ فتویٰ دیا تھا کہ وہ اپنی دو کنیزوں کو جو سگی بہنیں ہوں، یا ماں اور بیٹیاں ہوں (اُنہیں صحبت کرنے میں) جمع کرسکتا ہے۔

12737 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو، اَيْضًا، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَعْجَبُ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ فِي الْاُخْتَيْنِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَاَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ: " (اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: 24) هِيَ مُرْسَلَةٌ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو ہی نے مجھے یہ بات بھی بتائی ہے: دو بہنوں کو جمع کرنے کے بارے میں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول پسند تھا، وہ یہ فرماتے ہیں: ایک آیت ان دونوں کو حرام قرار دیتی ہے، جبکہ دوسری آیت ان دونوں کو حلال قرار دیتی ہے (جو یہ ہے:) ''ماسوائے ان کے، جن کے تم مالک ہو''، یہ آیت مطلق ہے۔

12738 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ: لَا يُعْجِبُهُ رَاْىَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ جَمْعٍ بَيْنَهُمَا

✸✸ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوشعثاء کو سنا: ان دو (بہنوں) کو جمع کرنے کے بارے میں، انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے پسند نہیں تھی۔

12739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ: جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا

✸✸ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن صفوان نے ایک عورت اور اس کی بیٹی کو جمع کیا تھا۔

12740 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ اُخْتَيْنِ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا تَرَكَ هٰذِهِ لَا يَمَسُّهَا اَبَدًا فَلْيُصِبْ هٰذِهِ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: وہ (یعنی طاؤس) اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی دو بہنوں کو جمع کرے، لیکن وہ یہ بھی فرماتے تھے: جب وہ آدمی (ان دونوں بہنوں میں سے کسی) ایک کو یوں چھوڑ دے کہ اس کے ساتھ کبھی صحبت نہیں کرے گا، تو پھر وہ دوسری (عورت) کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے۔

12741 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ: اَيَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اَوْ يُصِيْبُ اَمَتَهُ، ثُمَّ يُصِيْبُ بَعْدَهَا اُمَّهَا اَوِ ابْنَتَهَا؟ قَالَ: لَا، وَكَرِهَ ذٰلِكَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا آدمی دو بہنوں کو (صحبت کرنے میں) جمع کرسکتا ہے؟ یا آدمی نے اگر اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہو، تو کیا وہ اس کے بعد اس کنیز کی ماں یا بیٹی کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے اسے مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا۔

12742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يَكْرَهُ الْاَمَةَ وَاُمَّهَا، قَالَ قَتَادَةُ: وَرَاجَعَ رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ جَمْعٍ بَيْنَ اُخْتَيْنِ فَقَالَ: قَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ لِيْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنِيْ، فَاُغْضِبَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهٗ: جَمَلُكَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کنیز اور اس کی ماں کو (صحبت کرنے میں) جمع کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' ایک شخص نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ نے وہ میرے لیے حلال قرار دی ہیں' جو میری ملکیت میں ہوں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے فرمایا: تمہارا اونٹ بھی' تو تمہاری ملکیت میں ہے۔

12743 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: يُكْرَهُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْحَرَائِرِ اِلَّا الْعَدَدَ

** ابن سیرین فرماتے ہیں: کنیزوں کے حوالے سے بھی ان چیزوں کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا گیا ہے' جو آزاد عورتوں کے بارے میں حرام قرار دی گئی ہیں' البتہ تعداد کا حکم مختلف ہے۔

12744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ، يَقُوْلُ فِي التَّوْرَاةِ: مَلْعُوْنٌ مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تورات میں یہ تحریر ہے: وہ شخص ملعون ہے جو کسی عورت اور اس کی بیٹی (یعنی دونوں کی) شرمگاہ کی طرف دیکھے۔

12745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: "اِنَّا نَجِدُهٗ مَكْتُوْبًا: مَنْ كَشَفَ عَنْ فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا فَهُوَ مَلْعُوْنٌ"

** عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اس میں یہ لکھا ہوا پایا ہے: جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی (دونوں کی) شرمگاہ سے پردہ ہٹائے' وہ ملعون ہے۔

12746 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ يَطَؤُهَا سَيِّدُهَا، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَطَاَ ابْنَتَهَا؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى يُخْرِجَهَا مِنْ مِلْكِهٖ

** میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کے ساتھ اس کا آقا صحبت کرتا ہے' پھر وہ آقا اس کنیز کی بیٹی کے ساتھ بھی صحبت کرنا چاہتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا' جب تک وہ اس کو اپنی ملکیت میں سے نکال نہیں دیتا۔

12747 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ قَالُوْا: اِذَا زَوَّجَهَا فَلَا بَاْسَ بِاُخْتِهَا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَاِنْ زَوَّجَهَا

٭٭ سفیان ثوری اپنے کئی اصحاب کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ حضرات فرماتے ہیں: جب آدمی اس (یعنی اپنی کنیز) کی شادی کروادے تو اس کی بہن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو مکروہ قرار دیتے تھے خواہ آدمی نے اس کی شادی کروادی ہو۔

12748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيمُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی (دونوں) کی شرمگاہ کی طرف دیکھے گا' قیامت کے دن 'اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

12749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ وَاصِلٍ، مَوْلٰى اَبِيْ عُيَيْنَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا، احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی (دونوں) کی شرمگاہ کی طرف دیکھے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے حجاب فرمائے گا۔

12750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ اَبِي الْاَخْضَرِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: "مَا حَرَّمَ اللّٰهُ شَيْئًا مِنَ الْحَرَائِرِ اِلَّا قَدْ حَرَّمَهُ مِنَ الْاِمَاءِ اَنْ يَجْمَعَهُنَّ رَجُلٌ، يَقُوْلُ يَزِيدُ: عَلٰى اَرْبَعٍ فِي السَّرَارِي"

٭٭ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے' جمع کرنے کے بارے میں' آزاد عورتوں کے حوالے سے' جو کچھ حرام قرار دیا ہے' کنیزوں کے حوالے سے بھی' وہ سب کچھ حرام قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: البتہ (ایک حکم مختلف ہے) کہ آدمی (ایک ہی وقت میں) چار سے زیادہ کنیزیں رکھ سکتا ہے۔

بَابٌ: هَلْ يَطَؤُ اَحَدٌ جَارِيَتَهُ مُشْرِكَةً

باب: کیا کوئی شخص اپنی مشرکہ کنیز کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟

12751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: وَاَكْرَهُ اَمَتَكَ مُشْرِكَةً

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تمہاری مشرکہ کنیز کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیتا ہوں۔

12752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً مُشْرِكَةً اَنْ يَطَاَهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ وَتَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً

٭٭ زہری فرماتے ہیں: جو آدمی کوئی مشرک کنیز خریدے' اس کے لیے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا' جب تک وہ کنیز غسل کر کے نماز ادا نہیں کرتی' اور اس کنیز کو اس شخص کے ہاں ایک مرتبہ حیض نہیں آجاتا۔

12753 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ

قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَصَابَ أَحَدُهُمُ الْجَارِيَةَ مِنَ الْفَيْءِ، فَأَرَادَ أَنْ يُصِيبَهَا أَمَرَهَا فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا، وَاغْتَسَلَتْ، ثُمَّ عَلَّمَهَا الْإِسْلَامَ، وَأَمَرَهَا بِالصَّلَاةِ وَاسْتَبْرَأَهَا بِحَيْضَةٍ، ثُمَّ أَصَابَهَا

✱✱ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں شرکت کرتے تھے' تو جب کسی شخص کے حصے میں مال غنیمت میں سے کوئی کنیز آتی' اور وہ شخص اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا' تو وہ شخص اس کنیز کو یہ ہدایت کرتا کہ وہ اپنے کپڑے دھوئے' غسل کرے' پھر وہ شخص اس کنیز کو اسلام کی تعلیم دیتا' اسے نماز پڑھنے کی ہدایت کرتا' اور ایک حیض کے ذریعے اس کا استبراء کرواتا' پھر اس کے ساتھ صحبت کرتا تھا۔

12754 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَأَلْتُ مُرَّةَ بْنَ شَرَاحِيلَ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ الْمَجُوسِيَّةُ أَيَطَؤُهَا؟ قَالُوا: لَا

✱✱ موسیٰ بن ابو عائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے مرہ بن شراحیل اور سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کی کوئی مجوسی کنیز ہوتی ہے' کیا وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

12755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُمَا عَنِ الرَّجُلِ لَهُ الْجَارِيَةُ الْمَجُوسِيَّةُ أَيَطَؤُهَا؟ فَقَالَا: لَا، هُمْ أَنْجَاسٌ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ.

✱✱ موسیٰ بن ابو عائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں حضرات سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کی کوئی مجوسی کنیز ہوتی ہے' کیا وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ (لوگ) اگر ایسا کرتے ہیں' تو وہ نجس ہیں۔

12756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ مِثْلَهُ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَحَدُهُمَا: لَا، وَقَالَ الْآخَرُ: هُمْ أَنْجَاسٌ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ موسیٰ بن ابو عائشہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں حضرات میں ایک نے یہ کہا: جی نہیں! جبکہ دوسرے نے یہ کہا: اگر وہ لوگ ایسا کرتے ہیں' تو وہ نجس ہیں۔

12757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: أَمَّا السُّنَّةُ فَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا حَتّٰى تُصَلِّيَ إِذَا اسْتَبْرَأَهَا، وَإِذَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَسْتَبْرِئْهَا، ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ وَلْيُصِبْهَا

✱✱ سفیان ثوری فرماتے ہیں: سنت اس بارے میں یہ ہے: آدمی ایسی کنیز کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہیں کرسکتا' جب تک اس کا استبراء کروانے کے بعد وہ عورت نماز ادا نہیں کر لیتی ہے' لیکن اگر کنیز کا تعلق اہل کتاب سے ہو' تو جب وہ استبراء کے بعد غسل کر لے' تو آدمی اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے۔

12758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي السُّنَّةِ تَسْتَحِدُّ، وَتَأْخُذُ مِنْ شَعَرِهَا وَأَظْفَارِهَا، وَتَغْتَسِلُ، وَتَغْسِلُ ثِيَابَهَا، وَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَتُصَلِّي، فَإِنْ أَبَتْ

لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا بَعْدَ اَنْ يَسْتَبْرِئَهَا

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ ایسی عورت زیر ناف بال صاف کرے گی' ناخن تراشے گی' غسل کرے گی' اپنے کپڑے دھولے گی' اس بات کی گواہی دے گی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور نماز ادا کرے گی' اگر وہ (ایسا کرنے سے) انکار کرتی ہے' تو آدمی کے اس کا استبراء کروالینے کے بعد' اس سے صحبت کرنے میں یہ چیز رکاوٹ نہیں بنے گی۔

12759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يَعْرِضُ عَلَيْهَا الْإِسْلَامَ فَإِنْ اَبَتْ فَلْيُصِبْهَا إِنْ شَاءَ إِذَا اسْتَبْرَاهَا، وَإِنْ كَانَتْ مَجُوسِيَّةً وَلٰكِنَّهُ يُكْرِهُهَا عَلَى الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: آدمی اس (کنیز) کے سامنے اسلام پیش کرے گا' اگر وہ انکار کردیتی ہے' تو آدمی اگر چاہے' تو اس کا استبراء کروالینے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے' خواہ وہ کنیز مجوسی ہو' تاہم آدمی اس کنیز کو غسل جنابت کرنے پر مجبور کرے گا۔

12760 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ الْمَجُوسِيَّةَ

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی مجوسی کنیز کے ساتھ صحبت کرلے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَزْنِي بِاُمِّ امْرَاَتِهِ، وَابْنَتِهَا، وَاُخْتِهَا

باب: آدمی کا اپنی بیوی کی ماں' یا بیٹی' یا بہن کے ساتھ زنا کرنا

12761 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُصِيبُ امْرَاَةً سِفَاحًا اَيَنْكِحُ ابْنَتَهَا؟ قَالَ: لَا، وَقَدِ اطَّلَعَ عَلٰى فَرْجِ اُمِّهَا، فَقَالَ اِنْسَانٌ: اَلَمْ يَكُنْ يُقَالُ: لَا يُحَرِّمُ حَرَامٌ حَلَالًا؟ قَالَ: ذٰلِكَ فِي الْاَمَةِ كَانَ يَبْغِي بِهَا، ثُمَّ يَبْتَاعُهَا - اَوْ يَبْغِي بِالْحُرَّةِ -، ثُمَّ يَنْكِحُهَا فَلَا يَحْرُمُ حِينَئِذٍ مَا كَانَ صَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے' تو کیا وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ وہ اس (بیٹی) کی ماں کی شرمگاہ کو دیکھ چکا ہے۔

تو ایک شخص نے کہا: کیا یہ بات نہیں کہی جاتی ہے: حرام' کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتا ہے' تو عطا نے فرمایا: یہ حکم کنیز کے بارے میں ہے' جس کے ساتھ آدمی زنا کرلیتا ہے' پھر وہ اس کنیز کو خرید لیتا ہے' یا یہ حکم ایسی آزاد عورت کے بارے میں ہے' جس کے ساتھ آدمی زنا کرتا ہے اور پھر اس عورت کے ساتھ شادی کرلیتا ہے' تو ایسی صورت میں وہ عورتیں اس کے لیے (اس زنا کی وجہ سے) حرام نہیں ہوں گی' جو اس نے کیا تھا۔

12762 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: اِنْ زَنٰى بِاُمِّ

امْرَاَتِهٖ اَوِ ابْنَتِهَا، حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيْعًا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر آدمی اپنی بیوی کی ماں یا اس (بیوی کی) بیٹی کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو وہ دونوں (یعنی اس کی بیوی اور اس کی ماں یا بیٹی) اس شخص کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

12763 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَا: اِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِاُمِّ امْرَاَتِهٖ اَوِ ابْنَةِ امْرَاَتِهٖ، حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيْعًا

❋❋ امام شعبی اور حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی اپنی بیوی کی ماں یا اس (بیوی کی) بیٹی کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو وہ دونوں ہی (یعنی اس کی بیوی اور اس کی ماں یا بیٹی) اس شخص کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

12764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الرَّجُلِ كَانَ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ؟: لَا يَنْكِحُ اُمَّهَا، وَلَا ابْنَتَهَا

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی عورت کے زنا کر لیتا ہے تو اب وہ اس عورت کی ماں یا بیٹی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا ہے۔

12765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، مَوْلٰى آلِ الْاَسْوَدِ، اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ: عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ الْمَرْاَةَ حَرَامًا، يَصْلُحُ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِابْنَتِهَا؟ فَقَالُوْا: لَا

❋❋ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب ابوسلمہ بن عبدالرحمان ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث اور عروہ بن زبیر سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا: جو کسی عورت کے ساتھ حرام طور پر صحبت کر لیتا ہے تو کیا اس کے لیے یہ درست ہوگا کہ وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لے؟ تو ان حضرات نے جواب دیا: جی نہیں!

12766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَابْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهٖ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ هَلْ تَحِلُّ لَهٗ ابْنَتُهَا؟ فَقَالَا: لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ.

❋❋ حارث بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو کیا اس عورت کی بیٹی اس شخص کے لیے (نکاح کے لیے) حلال ہوگی؟ تو ان دونوں صاحبان نے جواب دیا: حرام کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتا ہے۔

12767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ، اَتَاْثِرُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ حَدَّثَهٗ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ سَمِعَهٗ مِنْ اُنَاسٍ مِنَ

النَّاسِ

☸☸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا: کیا آپ (اس مسئلہ کے بارے میں) نبی اکرم ﷺ سے کوئی روایت نقل کرتے ہیں؟ تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ انہوں نے (اس بارے میں) نبی اکرم ﷺ سے کوئی روایت نقل کی ہو انہوں نے کچھ لوگوں کی زبانی یہ بات سنی ہوئی تھی۔

12768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ لِلشَّعْبِيِّ: وَاللّٰهِ مَا حَرَّمَ حَرَامٌ حَلَالًا قَطُّ، قَالَ لَهُ الشَّعْبِيُّ: بَلْ لَوْ اَخَذْتَ كُوزًا مِنْ خَمْرٍ فَسَكَبْتَهُ فِي جُبٍّ مِنْ مَاءٍ، لَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ حَرَامًا. قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

☸☸ قتادہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن یعمر نے امام شعبی سے کہا: اللہ کی قسم! کوئی حرام کسی بھی حلال چیز کو حرام نہیں کر سکتا' تو امام شعبی نے ان سے کہا: اگر آپ شراب کا ایک کوزہ لے کر اس کو پانی کے کنویں میں ڈال دیں' تو وہ پانی حرام ہو جائے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں حسن بصری کی رائے بھی' شعبی کے قول کی مانند تھی۔

12769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِي بِاُمِّ امْرَاَتِهِ قَالَ: تَخَطَّى بِحُرْمَةٍ اِلٰى حُرْمَةٍ، وَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ

☸☸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ ایک حرمت کو پھلانگ کر دوسری حرمت کی طرف چلا گیا' اس کی بیوی اس کے لیے حرام نہیں ہوگی۔

12770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فِيمَنْ زَنٰى بِذَاتِ مَحْرَمٍ؟ قَالَ: تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ: حَدُّ الزِّنَا

☸☸ قتادہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کر لے' اس کے بارے میں سعید بن مسیب یہ کہتے ہیں: یہ ہر صورت میں حرام ہوگا' (یا وہ عورت بہر صورت اس کی محرم رہے گی)۔

ابراہیم نخعی اور حسن بصری یہ کہتے ہیں: اس پر حد زنا جاری ہوگی۔

12771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ زَنٰى بِذَاتِ مَحْرَمٍ

☸☸ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس نے کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کیا ہو۔

12772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا اجْتَمَعَ حَلَالٌ وَحَرَامٌ اِلَّا غَلَبَ الْحَرَامُ عَلَى الْحَلَالِ. قَالَ سُفْيَانُ: وذٰلِكَ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِامْرَاَةٍ وَعِنْدَهُ ابْنَتُهَا اَوْ اُمُّهَا،

فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَارَقَهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی حلال اور حرام کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں' تو حرام' حلال پر غالب آ جائے گا۔

سفیان فرماتے ہیں: اس کی صورت یوں ہوگی: کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' حالانکہ اس عورت کی ماں' یا بیٹی اس شخص کے نکاح میں ہوں' تو اگر ایسی صورتحال ہو' تو مرد اپنی بیوی سے الگ ہو جائے گا۔

12773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا كَانَ فِي الْحَلَالِ حَرَامًا فَهُوَ فِي الْحَرَامِ حَرَامٌ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جو چیز حلال میں' حرام ہوگی' وہ حرام میں بھی حرام ہوگی۔

12774 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي الثِّقَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ، اَنَّهُ قَالَ: هِيَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ فِي الْحَلَالِ، فَكَيْفَ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ فِي الْحَرَامِ

٭٭ عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں: جب حلال صورت میں وہ عورت اس مرد کے لیے حرام ہو جاتی ہے' تو وہ حرام صورت میں اس پر کیوں حرام نہیں ہوگی؟

12775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَمَرَنِي اَبُو الشَّعْثَاءِ اَنْ اَسَالَ عِكْرِمَةَ، عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ رَاٰى لَهَا جَارِيَةً هَلْ يَصْلُحُ اَنْ يَطَاَ الْجَارِيَةَ؟ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: لَا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء نے مجھے یہ ہدایت کی: میں عکرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کروں' جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' پھر وہ اس عورت کی بیٹی کو دیکھتا ہے' کیا اس شخص کے لیے اس لڑکی کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہوگا؟ میں نے عکرمہ سے یہ سوال کیا' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

12776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي الَّذِي يَزْنِي بِاُمِّ امْرَاَتِهِ، قَدْ حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ دونوں عورتیں اس کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

12777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسُئِلَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ - يَعْنِي اُمَّ امْرَاَتِهِ - حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ فَبَاشَرَهَا قَالَ: لَمْ يَحْرُمْ إِذًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ صحبت کی ہو' (تو انہوں نے فرمایا:) وہ دونوں (خواتین) اس شخص کے لیے حرام ہو جائیں گی' بعد میں ان سے دریافت کیا گیا: اگر مرد نے اس عورت (یعنی بیوی کی ماں) کے ساتھ' اگر صرف مباشرت کی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اس صورت میں وہ (یعنی اس کی

بیوی) اس کے لیے حرام نہیں ہوگی۔

12778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيمَنْ زَنَى بِذَاتِ مَحْرَمٍ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ يَكُنْ اَحْصَنَ جُلِدَ مِائَةً، وَغُلِّظَ عَلَيْهِ فِي الْحَبْسِ وَالنَّفْيِ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کرلے اس کے بارے میں زہری فرماتے ہیں: اگر وہ محصن نہ ہو تو اس کو ایک سو کوڑے مارے جائیں گے اور اسے قید اور جلاوطنی کی سخت ترین سزا دی جائے گی۔

12779 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِاُمِّ الْمَرْاَةِ، ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا اَوْ يَفْجُرَ بِابْنَتِهَا، ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَتَزَوَّجَ اُمَّهَا قَالَ: لَا يُحَرِّمُ حَرَامٌ حَلَالًا ثُمَّ جِئْتُ عُرْوَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حارث بن عبدالرحمان کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی کسی عورت کی ماں کے ساتھ زنا کر لیتا ہے پھر وہ اس (زانیہ) کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے یا وہ کسی عورت کی بیٹی کے ساتھ زنا کر لیتا ہے اور پھر وہ اس (زانیہ) کی ماں کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: حرام کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتا ہے۔

پھر میں عروہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس بارے میں سعید بن مسیّب کے قول کی مانند جواب دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِاُخْتِ امْرَاَتِهٖ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کرنا

12780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ بَغَى بِاُخْتِ امْرَاَتِهٖ قَالَ: لَا يُفْسِدُهَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ فِي الزِّنَا عِدَّةٌ

✲✲ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کر لیتا ہے کہ یہ عمل اس کی بیوی کے ساتھ اس کے رشتے کو خراب نہیں کرے گا اور زنا میں عدت نہیں ہوتی ہے۔

12781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ زَنَى بِاُخْتِ امْرَاَتِهٖ: تَخَطَّى حُرْمَةً اِلَى حُرْمَةٍ، وَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ.

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کر لیتا ہے کہ اس نے ایک ساتھ دوسرے حرام کا بھی ارتکاب کیا البتہ اس کی بیوی اس کے لیے حرام نہیں ہوگی۔

12782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَبَلَغَنِيْ عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلُهُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عکرمہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

12783 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ: إِنِّي قَدْ أَصَبْتُهَا حَرَامًا فَلَا تَقْرَبْهَا. قَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمْ يُصَدِّقْهُ ابْنُهُ

٭٭ ثوری سے منقول ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے' تو اس شخص کا بیٹا اس کو یہ کہتا ہے: میں اس عورت کے ساتھ زنا کر چکا ہوں' اس لیے آپ اس کے قریب نہیں جا سکتے' ثوری نے کہا: ان شاء اللہ اس کے بیٹے نے اس کے ساتھ سچ نہیں بولا ہوگا۔

12784 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أُمِّ الْحَكَمِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي زَنَيْتُ بِامْرَأَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَابْنَتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا أَرَى ذٰلِكَ، وَلَا يَصْلُحُ ذٰلِكَ: أَنْ تَنْكِحَ امْرَأَةً تَطَّلِعُ مِنَ ابْنَتِهَا عَلٰى مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْهَا"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن عبدالرحمان کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک عورت اور اس کی بیٹی کے ساتھ زنا کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری نزدیک یہ درست نہیں' اور یہ ٹھیک بھی نہیں ہے کہ تم کسی ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرو' جس کی بیٹی کے ساتھ بھی' تم وہ عمل کر چکے ہو جو تم نے اس عورت کے ساتھ کیا ہے۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَزْنِي بِامْرَأَةٍ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: آدمی کا کسی عورت کے ساتھ زنا کر لینے کے بعد اس کے ساتھ شادی کر لینا

12785 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِالْمَرْأَةِ، ثُمَّ يُرِيدُ نِكَاحَهَا قَالَ: أَوَّلُ أَمْرِهَا سِفَاحٌ، وَآخِرُهُ نِكَاحٌ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے' اور پھر وہ اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کے معاملے کا آغاز زنا تھا' اور اس کا انجام نکاح ہے۔

12786 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ، أَوَّلُ أَمْرِهَا زِنًا حَرَامٌ، وَآخِرُهُ حَلَالٌ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کے معاملے کا آغاز زنا ہے' جو حرام ہے' اور اس کا انجام حلال ہے۔

12787 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِالْمَرْأَةِ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا إِذَا تَابَا فَإِنَّهُ يَنْكِحُهَا، أَوَّلُهُ سِفَاحٌ، وَآخِرُهُ نِكَاحٌ، أَوَّلُهُ حَرَامٌ، وَآخِرُهُ حَلَالٌ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کرے' اور پھر اس عورت کے ساتھ

نکاح کر لے بشرطیکہ وہ دونوں توبہ کر چکے ہوں' تو اس کا اس عورت کے ساتھ نکاح (درست) ہوگا' اس کا آغاز زنا ہے' لیکن اس کا انجام نکاح ہے' اس کا آغاز حرام ہے' لیکن اس کا انجام حلال ہے۔

12788 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

12789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ نَعَامَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي امْرَاَةٍ فَجَرَ بِهَا رَجُلٌ، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا؟ قَالَ: اَوَّلُهُ سِفَاحٌ، وَآخِرُهُ نِكَاحٌ، وَاَحَلَّهَا لَهُ مَالَهُ

٭٭ سعید بن جبیر ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ساتھ کوئی مرد زنا کر لیتا ہے' پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے' تو سعید فرماتے ہیں: اس کا آغاز زنا ہے' اور انجام نکاح ہے' انہوں نے اس عورت کو اس مرد کے لیے حلال قرار دیا۔

12790 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: الرَّجُلُ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ حَرَامًا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ: "اِذْ ذَاكَ خَيْرٌ - اَوْ قَالَ: ذَاكَ اَحْسَنُ -"

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ حرام طور پر صحبت کر لیتا ہے' پھر وہ اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ بہتر ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ اچھا ہے۔

12791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيدَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ حَرَامًا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ: الْاٰنَ حَسَنٌ، اَصَابَ الْحَلَالَ. قَالَ: وَقَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: اِنَّهُ يَقُولُ: اِنَّهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَهُوَ كَذَا

٭٭ عبید اللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ حرام طور پر' صحبت کر لینے کے بعد' اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اب اس نے اچھا کام کیا ہے' اس نے حلال کام کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اس میں کیا چیز ناپسندیدہ ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ یہ کہتا ہے: یہ ایسے اور ویسے ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ اسی طرح ہوگا۔

12792 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْهُمَا جَمِيعًا كَمَا يَقْبَلُهَا مِنْهُمَا مُتَفَرِّقَيْنِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق' اللہ تعالیٰ ان دونوں کی توبہ کو' ایک ساتھ اسی

طرح قبول فرمالے گا' جس طرح اُس نے اُن دونوں کی الگ' الگ توبہ کو قبول فرمالینا تھا۔

12793 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَبَّاعَ بْنَ ثَابِتٍ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: اِنَّ وهب بْنَ رَبَاحٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلِلْمَرْاَةِ ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِ مَوْهَبٍ وَّلِمَوْهَبٍ ابْنٌ مِنْ غَيْرِ امْرَاَتِهٖ، فَاَصَابَ ابْنُ وهب ابْنَةَ الْمَرْاَةِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَحَدَّ عُمَرُ ابْنَ مَوْهَبٍ، وَاَخَّرَ الْمَرْاَةَ حَتّٰى وَضَعَتْ، ثُمَّ حَدَّهَا وَحَرِصَ عَلٰى اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَاَبَى ابْنُ مَوْهَبٍ "

✵✵ سباع بن ثابت زہری بیان کرتے ہیں: وہب بن رباح نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی' اس خاتون کی ' دوسرے شوہر سے ایک بیٹی تھی' جبکہ وہب کا' دوسری بیوی سے ایک بیٹا تھا' وہب کے بیٹے نے اس عورت کی بیٹی کے ساتھ صحبت کرلی' یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہب کے بیٹے پر حد جاری کی' اور لڑکی کے معاملے کو اس وقت تک مؤخر کردیا' جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیدیتی' پھر انہوں نے اس لڑکی پر بھی حد جاری کی' ان کی یہ خواہش تھی کہ اب اس لڑکی کی شادی' اسی لڑکے کے ساتھ کروادی جائے' تو وہب کے بیٹے نے انکار کردیا۔

12794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْاَةِ، ثُمَّ يُرِيْدُ نِكَاحَهَا. قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کرلیتا ہے' پھر وہ اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12795 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: سُئِلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَجُلٍ زَنٰى بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ: مَا مِنْ تَوْبَةٍ اَفْضَلُ مِنْ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا خَرَجَا مِنْ سِفَاحٍ اِلٰى نِكَاحٍ

✵✵ عبیداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کرنے کے بعد' پھر اس سے شادی کرنا چاہتا ہو' تو انہوں نے فرمایا: اس سے افضل توبہ اور کوئی نہیں ہے' کہ وہ شخص اس عورت کے ساتھ نکاح کرلے' وہ دونوں زنا سے نکل کر' نکاح کی طرف آنا چاہتے ہیں۔

12796 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَذَكَرَ لَهٗ، اَنَّ ضَيْفًا لَّهُ افْتَضَّ اُخْتَهٗ اسْتَكْرَهَهَا عَلٰى نَفْسِهَا، فَسَاَلَهٗ فَاعْتَرَفَ بِذٰلِكَ، فَضَرَبَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَدَّ، وَنَفَاهُ سَنَةً اِلٰى فَدَكٍ، وَلَمْ يَضْرِبْهَا، وَلَمْ يَنْفِهَا لِاَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا، ثُمَّ زَوَّجَهَا اِيَّاهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَدْخَلَهٗ عَلَيْهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' اس کے ایک مہمان نے اس کی بہن کے ساتھ زنا بالجبر کرلیا ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس ملزم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اس کو ایک سال کے لیے فدک کی طرف جلاوطن کر

دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عورت پر حد جاری نہیں کی اور اس کو جلا وطن نہیں کیا' کیونکہ مرد نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی شادی اسی مرد کے ساتھ کروادی اور اس عورت کی رخصتی بھی کروادی۔

12797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ جَارِيَةٌ لِابْنِ عُمَرَ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَسَبَّهُ، فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا فَقَالَ: اَحَامِلٌ اَنْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: مِمَّنْ؟ قَالَتْ: مِنْ فُلَانٍ. قَالَ: الَّذِيْ سَبَبْتُهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَسَاَلَهُ ابْنُ عُمَرَ فَجَحَدَ، وَكَانَتْ لَهُ اِصْبَعٌ زَايِدَةٌ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ ذَا زَايِدَةٍ قَالَ: هُوَ اِذًا مِنِّيْ قَالَ: فَوَلَدَتْ غُلَامًا لَّهُ اِصْبَعٌ زَايِدَةٌ قَالَ: فَضَرَبَهُمَا ابْنُ عُمَرَ الْحَدَّ، وَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ، وَاَعْتَقَ الْغُلَامَ الَّذِيْ وَلَدَتْ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک کنیز تھی' ان کا ایک غلام ایک مرتبہ اس کنیز کے پاس آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو برا بھلا کہا' بعد میں ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو دیکھا' تو اس سے دریافت کیا: کیا تم حاملہ ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' انہوں نے دریافت کیا: کس سے؟ اس نے جواب دیا: فلاں سے' انہوں نے دریافت کیا: وہی جس کو میں برا بھلا کہا تھا' اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے دریافت کیا' تو اس نے انکار کر دیا' اس غلام کی ایک انگلی زائد تھی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر اس کنیز نے کسی ایسے بچے کو جنم دیدیا' جس کی ایک انگلی زائد ہوئی؟ غلام نے جواب دیا: اس صورت میں وہ میرا ہی نطفہ ہوگا' تو اس کنیز نے ایک ایسے بچے کو جنم دیا' جس کی ایک انگلی زائد تھی' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں (مرد و عورت) پر حد جاری کی' انہوں نے اس کنیز کی شادی' اس غلام کے ساتھ کردی اور اس کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا تھا اس کو آزاد کر دیا۔

12798 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا قَالَ: هُمَا زَانِيَانِ مَا اجْتَمَعَا قَالَ: فَقِيلَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَابَا؟ قَالَ: (وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ) (الشوری: 25). قَالَ: فَلَمْ يَزَلِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' پھر بعد میں وہ اسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ دونوں جب تک اکٹھے رہیں گے' زانی شمار ہوں گے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر وہ دونوں توبہ کر لیتے ہیں؟ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی وہ ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے' اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہ مسلسل اس آیت کو بار بار تلاوت کرتے رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

12799 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ: عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِامْرَاَةٍ، هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا؟ قَالَ: " (وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ) (الشوری: 25) " الْآيَةَ

✵✵ امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: علقمہ بن قیس سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو کیا اس کے لیے اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا درست ہوگا؟ انہوں نے جواب (میں آیت تلاوت کی:)

''وہی وہ ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے''

12800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِي بِالْمَرْاَةِ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا، فَقَالَ: سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: " (وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ) (الشوری: 25) "

✵✵ حکم بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' اور پھر اسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تھا' تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی تھی:

''وہی وہ ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے' اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے''۔

12801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا نَرٰى اِلَّا زَانِيَانِ مَا اجْتَمَعَا.

✵✵ امام شعبی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ زنا کرنے والے (مرد و عورت) کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں۔

12802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنَ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعَائِشَةَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے۔

12803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا لِاَنَّهُ يُحِبُّهَا

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ مرد اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا' کیونکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

12804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا فَجَرَ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ، وَاِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ فَجُلِدَتْ لِيَنْكِحُهَا اِنْ شَاءَ، فَاِذَا تَابَا حَلَّ لَهُ نِكَاحُهَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مرد کسی عورت کے ساتھ زنا کر لے' تو وہ کسی بھی

دوسرے شخص کے مقابلے میں اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا جب مرد نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اور عورت کو کوڑے مار دیے گئے تو اب اگر وہ چاہے تو اس عورت کے ساتھ شادی کر لے البتہ جب وہ دونوں توبہ کر لیں تو اُس مرد کے لیے اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہوگا۔

12805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ

❊❊ ابوشعثاء فرماتے ہیں: وہ مرد دوسرے کسی بھی شخص سے زیادہ اس عورت کا حقدار ہوگا۔

12806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا تَابَا حَلَّ نِكَاحُهُمَا قَالَ: فَقِيلَ لَهُ مَا تَوْبَتُهُمَا؟ قَالَ: اَنْ يَخْلُوَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِصَاحِبِهِ فَلَا يَهُمَّ بِهِ

❊❊ قتادہ فرماتے ہیں: جب وہ دونوں (مرد وعورت) توبہ کر لیں تو ان دونوں کا نکاح حلال ہوگا ان سے دریافت کیا گیا: ان دونوں کی توبہ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی میں ہو تو اس کا قصد نہ کرے۔

بَابٌ: الْمَرْاَةُ الزَّانِيَةُ هَلْ يَحِلُّ نِكَاحُهَا

باب: کیا زنا کرنے والی عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے؟

12807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا زَنَتِ الْمَرْاَةُ، ثُمَّ اُونِسَ مِنْهَا تَوْبَةٌ، حَلَّ نِكَاحُهَا

❊❊ زہری نے سعید بن مسیب کا جبکہ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی عورت زنا کر لے اور پھر اس کے توبہ کر لینے کا پتہ چل جائے تو اس سے نکاح کر لینا حلال ہوگا۔

12808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِذَا تَابَتْ فَعُلِمَتْ تَوْبَتُهَا حَلَّتْ لِمَنْ اَرَادَ نِكَاحَهَا

❊❊ ابن جریج فرماتے ہیں: جب وہ عورت توبہ کر لے اور اس کی توبہ کا پتہ چل جائے تو وہ عورت اس شخص کے لیے حلال ہو جائے گی جس نے اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا ہے۔

12809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً قَدْ حُدَّتْ فِي الزِّنَا، وَلَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَنْ تَتَزَوَّجَ رَجُلًا قَدْ حُدَّ فِي الزِّنَا، وَاِنَّمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (الزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً) (النور: 3) فِي هٰذَا"

❊❊ مکحول فرماتے ہیں: کسی مسلمان مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کرے جس پر زنا کی حد جاری ہو چکی ہو اور کسی بھی مسلمان عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے مرد کے ساتھ

شادی کرے، جس پر زنا کی حد جاری ہو چکی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے:

''زانی مرد صرف زانیہ عورت کے ساتھ ہی شادی کرے''

بَابٌ: الرَّجُلُ يَطَؤُ جَارِيَةً بَغِيًّا

باب: آدمی کا اپنی فاحشہ کنیز کے ساتھ صحبت کرنا

12810 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَوَّلَ النَّهَارِ فَوَجَدْتُهُ صَائِمًا، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فِىْ نَهَارِى ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ مُفْطِرًا، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَاَيْتُ جَارِيَةً لِىْ فَاَعْجَبَتْنِىْ فَاَصَبْتُهَا قَالَ: اَمَا اِنِّىْ اَزِيدُكَ اُخْرٰى، قَدْ كَانَتْ اَصَابَتْ فَاحِشَةً فَحَصَّنَّاهَا

✱✱ سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: میں دن کے ابتدائی حصے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، پھر میں اسی دن میں دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں پایا کہ وہ اپنا روزہ ختم کر چکے تھے، میں نے ان سے اِس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی کنیز کو دیکھا، وہ مجھے اچھی لگی، تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کر لی، میں تمہیں ایک اور بات بھی بتاتا ہوں، وہ ایک گناہ کا ارتکاب کر چکی تھی، تو ہم نے اس کو محفوظ کر دیا ہے۔

12811 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ فَجَرَتْ، فَقُلْتُ لَهُ: اَتَقَعُ عَلَيْهَا وَقَدْ فَجَرَتْ؟ فَقَالَ: اِنَّهَا لَا اُمَّ لَكَ مِلْكُ يَمِيْنِى

✱✱ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی، جو گناہ کا ارتکاب کر چکی تھی، میں نے ان سے اِس بارے میں بات کی: کیا آپ نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے، جو گناہ کا ارتکاب کر چکی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے، یہ میری زیرِ ملکیت ہے۔

12812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ قَالَ: وَطِءَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُمَّ سَلِيطٍ بَعْدَمَا اَنْكَرَ حَمْلَهَا

✱✱ ابومعبد بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ام سلیط کے حمل کا انکار کرنے کے بعد بھی، اُس سے صحبت کر لی تھی۔

12813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَىْ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَاهُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهُ قَدْ فَجَرَتْ

✱✱ محمد بن سعید بیان کرتے ہیں: ان کے والد سعید بن میسّب نے ایک ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی تھی، جو گناہ کا ارتکاب کر چکی تھی۔

12814 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَكْرَهُ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ

بَغِيًّا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ قرار دیتا ہوں کہ آدمی اپنی فاحشہ کنیز کے ساتھ صحبت کرے۔

12815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الزِّنَا مِنْ جَارِيَتِكَ، فَلَا تَقْرَبَنَّهَا، وَاِذَا رَاَيْتَ ذٰلِكَ مِنَ امْرَاَتِكَ فَلَا تَمَسَّهَا، اَوْ لَا تُمْسِكْهَا

✵✵ طاؤس اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب تم دیکھو کہ تمہاری کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا ہے تو تم اس کے قریب ہرگز نہ جاؤ اور جب تم دیکھو کہ تمہاری بیوی نے یہ کام کیا ہے تو تم اس کو نہ چھوؤ (یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم اس کو اپنی (زوجیت میں) نہ رکھو۔

بَابٌ: الْعَبْدُ يَنْكِحُ سَيِّدَتَهُ

باب: غلام کا اپنی مالکن کے ساتھ نکاح کر لینا

12816 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ: يَنْهَى عَنْ نِكَاحِ الْعَبْدِ سَيِّدَتَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء غلام کے اپنی مالکن کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کرتے تھے۔

12817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَنَحْنُ بِالْجَابِيَةِ نَكَحَتْ عَبْدَهَا فَانْتَهَرَهَا، وَهَمَّ اَنْ يَرْجُمَهَا وَقَالَ: لَا يَحِلُّ لَكِ مُسْلِمٌ بَعْدَهُ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی ہم لوگ اس وقت "جابیہ" کے مقام پر موجود تھے اس عورت نے اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر لیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بہت ڈانٹا انہوں نے اس کو سنگسار کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن پھر فرمایا: اس (غلام) کے بعد تمہارے لیے کوئی مسلمان حلال نہیں ہوگا۔

12818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَسَرَّتِ امْرَاَةٌ غُلَامًا لَهَا، فَذَكَرَتْ لِعُمَرَ فَسَاَلَهَا: مَا حَمَلَكِ عَلٰى هٰذَا؟ فَقَالَتْ: كُنْتُ اَرٰى اَنَّهُ يَحِلُّ لِي مَا يَحِلُّ لِلرِّجَالِ مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ، فَاسْتَشَارَ عُمَرُ فِيهَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: تَاَوَّلَتْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ تَاْوِيلِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا جَرَمَ وَاللّٰهِ، لَا اُحِلُّكِ لِحُرٍّ بَعْدَهُ اَبَدًا كَاَنَّهُ عَاقَبَهَا بِذٰلِكَ وَدَرَاَ الْحَدَّ عَنْهَا، وَاَمَرَ الْعَبْدَ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنے غلام کے ساتھ صحبت کر لی اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس عورت سے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس عورت نے جواب دیا: میں یہ سمجھی تھی یہ میرے لیے اسی طرح حلال ہوگا جس طرح کسی مرد کے لیے اس کی ملکِ یمین کی عورت (یعنی کنیز) حلال ہوتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس

عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے مشورہ لیا' تو ان حضرات نے کہا: اس عورت نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کا غلط مفہوم مراد لیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس عورت سے فرمایا:) یہ ضروری ہے کہ میں اس (غلام کے بعد) تمہیں کسی بھی آزاد شخص کے لیے حلال قرار نہ دوں' گویا وہ اس عورت کو سزا دینا چاہ رہے تھے' انہوں نے اس عورت پر حد جاری نہیں کی اور غلام کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس عورت کے قریب نہ جائے۔

12819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَتْ: اَتَدْرِى اَرَدْتَ عِتْقَ عَبْدِى وَاَتَزَوَّجُهُ فَهُوَ اَهْوَنُ عَلَىَّ مُؤْنَةً مِنْ غَيْرِهِ، فَقَالَ: اِيْتِىْ عُمَرَ فَسَلِيْهِ. فَسَاَلَتْ عُمَرَ فَضَرَبَهَا عُمَرُ - اَحْسَبُهُ قَالَ: حَتّٰى قَشَعَتْ، اَوْ قَالَ: فَاَقْشَعَتِ بِبَوْلِهَا -، ثُمَّ قَالَ: لَنْ يَزَالَ الْعَرَبُ بِخَيْرٍ مَا مُنِعَتْ نِسَاءَ هَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی' اور بولی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنے غلام کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کرلوں؟ تو اس میں مجھے کسی دوسرے کے ساتھ شادی کرنے کی بہ نسبت کم مئونت (مشکل) ہوگی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم "عمر" کے پاس جا کر اس سے (اس بارے میں) دریافت کرو!

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے (درہ) مارا' (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) یہاں تک کہ اس کا پیشاب خطا ہو گیا' اس کے بعد انہوں نے فرمایا: عرب اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے' جب تک ان کی خواتین کو (اس طرح کی غلطیوں سے) روکا جاتا رہے۔

12820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلَيْهِ فِى: الْعَبْدِ يَنْكِحُ سَيِّدَتَهُ، فَكَتَبَ: يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ، وَاَوْعَدَ فِيْهِ

✵✵ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسے غلام کے بارے میں خط لکھا' جو اپنی مالکن کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' انہوں نے لکھا: اس کو ایسا کرنے سے روک دیا جائے گا اور سخت سرزنش کی جائے گی۔

12821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ: حَضَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَاءَتْهُ، امْرَاَةٌ مِنَ الْعَرَبِ بِغُلَامٍ لَهَا رُوْمِىٍّ فَقَالَتْ: اِنِّى اسْتَسْرَرْتُهُ فَمَنَعَنِىْ بَنُوْ عَمِّىْ، وَاِنَّمَا اَنَا بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الْوَلِيْدَةُ فَيَطَؤُهَا فَانْهَ عَنِّىْ بَنِىْ عَمِّىْ. فَقَالَ لَهَا عُمَرُ: اَتَزَوَّجْتِ قَبْلَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ، لَوْلَا مَنْزِلَتُكِ مِنَ الْجَهَالَةِ لَرَجَمْتُكِ بِالْحِجَارَةِ، وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا بِهِ فَبِيْعُوْهُ اِلٰى مَنْ يَخْرُجُ بِهِ اِلٰى بَلَدٍ غَيْرِ بَلَدِهَا

✵✵ ابوبکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا' عربوں سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' اپنے رومی غلام کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس عورت نے عرض کی: میں نے اسے اپنا غلام بنایا ہے' میرے چچازاد اس سے مجھے منع کر رہے ہیں' حالانکہ میرا اس کے ساتھ وہی تعلق ہے' جو کسی مرد کا اپنی کنیز کے ساتھ ہوتا ہے کہ وہ مرد اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' تو آپ میرے چچازاد لوگوں کو میرے لئے رکاوٹ بننے

سے منع کریں۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے اس خاتون سے دریافت کیا: کیا تمہاری اس سے پہلے شادی ہو چکی ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تمہاری لاعلمی آڑے نہ آئی ہوتی، تو میں نے تمہیں پتھروں کے ذریعے سنگسار کروا دینا تھا، تم لوگ اس غلام کو لے جاؤ! اور اسے ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرو، جو اِسے اس عورت کے شہر سے کسی دوسرے شہر لے کر چلا جائے۔

بَابٌ: يُزَوِّجُ غُلَامَهُ أُخْتَهُ

باب: جو شخص اپنے غلام کی شادی اپنی بہن کے ساتھ کردے

وَبَابٌ: مَا تَرَى الْأَمَةُ مِنْ سَيِّدِهَا إِذَا زَوَّجَهَا عَبْدَهُ

باب: کنیز کا مالک جب اس کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کردے تو وہ کنیز اپنے آقا کے کتنے جسم کو دیکھ سکتی ہے؟

12822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أُخْتَهُ غُلَامًا لَهُ قَالَ: إِنْ كَانَ لَهَا وَلِيٌّ غَيْرُهُ فَأَجَازَ النِّكَاحَ وَإِلَّا فَلَا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی شخص اپنی بہن کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کردے، تو زہری فرماتے ہیں: اگر تو اس عورت کا اس شخص کے علاوہ کوئی اور بھی ولی ہے، اور اس نے نکاح کو برقرار رکھا ہے، تو ٹھیک ہے ورنہ یہ نکاح درست شمار نہیں ہوگا۔

12823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُنْكِحُ أَمَتَهُ غُلَامَهُ قَالَ: لَا يَنْبَغِي أَنْ تَرَى مِنْ سَيِّدِهَا شَيْئًا، وَلَا يَرَى مِنْهَا شَيْئًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کردیتا ہے، تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اب وہ کنیز اپنے آقا کے جسم کے کسی (قابل پردہ حصے) کو دیکھے اور نہ ہی وہ آقا اس کنیز کے (جسم کے قابل پردہ حصے کو) دیکھ سکے گا (یہی بات) کئی راویوں کے حوالے سے منقول ہے

12824 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي رَجُلٍ يُنْكِحُ أَمَتَهُ غُلَامَهُ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَوْرَتِهَا

٭٭ معمر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کردیتا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ اب وہ آقا اس کنیز کی شرم گاہ کی طرف دیکھے۔

بَابٌ: هَلْ يَرٰى غُلَامُ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا وَقَدَمَهَا

باب: کیا عورت کا غلام اس عورت کے سر اور پاؤں کو دیکھ سکتا ہے؟

12825 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ يَرٰى غُلَامُ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا وَقَدَمَهَا؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ غُلَامًا يَسِيْرًا، فَاَمَّا رَجُلٌ ذُو هَيْبَةٍ فَلَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا عورت کا غلام اس عورت کے سر اور پاؤں کو دیکھ سکتا ہے انہوں نے جواب دیا: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا' البتہ اگر کم سن غلام ہو' تو حکم مختلف ہوگا لیکن بڑی عمر کے مرد کے لئے یہ اجازت نہیں ہے۔

12826 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا تَضَعُ الْمَرْاَةُ خِمَارًا عِنْدَ غُلَامِ زَوْجِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: 'حضرت ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عورت اپنے شوہر کے غلام کی موجودگی میں (سر سے) چادر نہیں اتارے گی۔

12827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: لَا يَنْظُرُ الْمَمْلُوكُ اِلٰى شَعْرِ سَيِّدَتِهٖ قَالَ: فِیْ بَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمُ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

٭٭ لیث بن سعد نے طاؤس اور مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام اپنی مالکن کے بالوں کو نہیں دیکھ سکتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

''اور وہ غلام جن کے تم مالک ہو جو ابھی بالغ نہیں ہوئے''۔

12828 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ جَدَّتِهٖ قَالَتْ، اِنِّىْ لَجَالِسَةٌ عِنْدَ اَمَةَ ابْنَةِ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو اُخْتِ ذِى الْيَدَيْنِ، وَعِنْدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَرُعْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِلَّا غُلَامٌ لِاَمَةَ يُقَالُ لَهٗ: رُكَانَةُ قَدْ دَخَلَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ اَمَةُ: غُلَامٌ لِىْ، قَالَ: " اَخْرُجْ لَا اُمَّ لَكَ، فَاسْتَاْذِنْ وَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَدْخُلُ؟ " فَفَعَلَ الْغُلَامُ

٭٭ اسماعیل بن کثیر اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی بہن جو عبد بن عمرو کی صاحبزادی ہیں ان کی کنیز کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات ناگوار گزری کہ اس کنیز کا ایک غلام جس کا نام رکانہ تھا وہ اجازت لئے بغیر اندر آ گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ کنیز نے جواب دیا: یہ میرا غلام ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اسی غلام سے) فرمایا: تم نکل جاؤ! تمہاری ماں نہ رہے' اور پہلے اجازت مانگو اور یہ کہو: السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو اس غلام نے ایسا ہی کیا۔

بَابٌ: مَا يَرٰى مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ

باب: محرم رشتہ دار خواتین کے جسم کے کس حصے کو دیکھنا جائز ہے

12829 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ اِلٰى قُصَّةِ الْمَرْاَةِ مِنْ تَحْتِ الْخِمَارِ، اِذَا كَانَ ذَا مَحْرَمٍ، فَاَمَّا اَنْ تَسْلُخَ خِمَارَهَا عِنْدَهُ فَلَا

✽✽ زہری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی چادر کے نیچے عورت کے بالوں کے جوڑے کو دیکھ لے جبکہ وہ اس عورت کا محرم ہو، لیکن آدمی کی موجودگی میں (محرم) عورت کے چادر اتارنے کا جہاں تک تعلق ہے، تو یہ نہیں ہو سکتا۔

12830 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَسْلُخُ خِمَارَهَا عِنْدَ ذِي مَحْرَمٍ قَالَ: اَمَّا اَنْ يَرَى الشَّيْءَ مِنْ دُوْنِ الْخِمَارِ، فَلَا بَاْسَ، وَاَمَّا اَنْ تَسْلُخَ الْخِمَارَ فَلَا

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے: جو محرم شخص کی موجودگی میں (سر سے) چادر اتار دیتی ہے، تو زہری فرماتے ہیں: چادر کے اندر سے اس کے (سر کے) کسی حصے کو دیکھنے کا جہاں تک تعلق ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جہاں تک عورت کی چادر اتارنے کا تعلق ہے، تو ایسا نہیں کیا سکتا۔

12831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَا كَانَ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَرٰى عَوْرَةً مِنْ ذَاتِ مَحْرَمٍ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ تَسْلَخَ خِمَارَهَا عِنْدَهُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ بات یہ تھی کہ وہ کسی محرم خاتون کے جسم کے قابل پردہ حصے کو دیکھیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ عورت محرم عزیز کی موجودگی میں اپنی چادر اتارے۔

12832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَرٰى شَعْرَ ابْنَتِهِ. قَالَ لَيْثٌ: وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَكْرَهُ مِنْ كُلِّ ذِي ذَاتِ مَحْرَمٍ

✽✽ لیث نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ اپنی صاحبزادی کے بال دیکھیں لیث بیان کرتے ہیں: امام شعبی ہر محرم خاتون (کے بال دیکھنے کو) مکروہ سمجھتے تھے۔

12833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي يَعْلٰى قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ يَدُوْتَ اُمَّهَ - يَقُوْلُ يُمَشِّطُهَا -

✽✽ سالم نے ابویعلیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) امام محمد بن علی بن حنفیہ اپنی والدہ کے سر میں کنگھی کیا کرتے تھے۔

12834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ) (النور: 31) قَالَ: يَنْظُرُوا اِلٰى مَا فَوْقَ الذِّرَاعِ وَالرَّاْسِ وَالْاُذُنِ

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''یا ان کے بیٹے یا ان کے شوہروں کے بیٹے''۔
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے بیٹے عورت کے بازو، سر اور کان کو دیکھ سکتے ہیں۔

بَابُ اسْتِسْرَارِ الْعَبْدِ

باب: غلام کا کسی کو کنیز بنا لینا

12835 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ لَا اَعْلَمُ عَطَاءً " لَا يَرٰى بَأْسًا اَنْ يَسْتَسِرَّ الْعَبْدُ فِيْ مَالِهِ - اَوْ قَالَ: سَيِّدُهُ - بِاِذْنِهِ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے عطاء کے بارے میں یہ علم ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اگر کوئی غلام اپنے مال میں سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے آقا کے مال میں سے' اس کی اجازت کے تحت کسی کو اپنی کنیز بنا لے۔

12836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَرٰى لِمَمْلُوْكِهِ سَرَارِيَ لَا يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

٭٭ ایوب نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے غلاموں کی کنیزیں ملاحظہ کرتے تھے اور ان پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے۔

12837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ رَجُلٌ عَبْدًا لَهٗ سُرِّيَّةٌ فَاَعْتَقَهُمَا جَمِيعًا، فَلَا يَقْرَبُهَا اِلَّا بِنِكَاحٍ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی ایسے غلام کو آزاد کردے جس کی کوئی کنیز بھی ہو' تو وہ ان دونوں کو آزاد کرے پھر وہ غلام صرف نکاح ذریعے ہی اس عورت کے پاس جا سکے گا (جو پہلے اس کی کنیز تھی)۔

12838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَتَسَرَّرُ الْعَبْدُ مَا شَاءَ . وَيُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ

٭٭ قیس بن مسلم نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام جتنی چاہیں کنیزیں رکھ سکتا ہے۔
یونس نے حسن بصری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

12839 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، كَرِهَ اَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ

٭٭ ہشام نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ غلام کسی کو کنیز کے طور پر رکھے۔

12840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَرِهَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ، وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، قَالَ

الثَّوْرِيُّ، وَنَحْنُ عَلَيْهِ: لَا يَحِلُّ فَرْجُهَا لِرَجُلَيْنِ

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن سیرین اور حکم بن عتیبہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں ایسی عورت (یعنی کنیز) کی شرم گاہ دو آدمیوں کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

12841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: وَلِلْعَبْدِ اَنْ يَتْبَعَ ابْنَتَهِ اِذَا تَسَرَّى فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ.

* * سفیان ثوری فرماتے ہیں: غلام کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ جب اس کی بیٹی اس کے آقا کے مال میں کنیز کے طور پر آجائے تو وہ بیٹی کو اپنے ساتھ رکھے۔

12842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَرِهَهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

12843 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدًا كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ جَارِيَةٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَطَلَّقَهَا فَبَتَّهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّكَ لَا طَلَاقَ لَكَ فَارْجِعْهَا فَاَبَى، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هِيَ لَكَ، فَاسْتَحِلَّهَا بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ فَاَبَى

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابومعبد نے انہیں یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک غلام تھا اور اس کی ایک بیوی تھی جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیز تھی اس غلام نے اس کنیز کو طلاق بتہ دے دی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری دی ہوئی طلاقیں واقع نہیں ہوئی ہیں تم اس عورت سے رجوع کرلو اس غلام نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت تمہاری ہی رہے گی تم ملک یمین کے ذریعے اسے حلال کرلو تو اس نے یہ بات بھی نہیں مانی۔

12844 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ

* * عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غلام کسی عورت کو کنیز کے طور پر رکھ لے۔

12845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا، وَاَنَّهٗ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ سُرِّيَّتَانِ اَعْتَقَهُمَا جَمِيْعًا، وَقَالَ: لَا تَقْرَبْهُمَا اِلَّا بِنِكَاحٍ. وَاَخْبَرَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے انہوں نے اپنے غلام کو آزاد کیا جس کی دو کنیزیں بھی تھیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سب کو آزاد کر دیا انہوں نے فرمایا: اب تم نکاح کے ذریعے ہی ان دونوں کے قریب جاسکتے ہو۔

یہی بات ابن جریج نے نافع کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحِلُّ اَمَتَهُ لِلرَّجُلِ

باب: آدمی کا اپنی کنیز کو کسی کے لیے حلال کر دینا

12846 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ يَقُولُ: اِذَا اَحَلَّ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ لِلرَّجُلِ، فَعَتَقَهَا لَهُ، فَاِنْ حَمَلَتْ اُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص (اپنی) کنیز کو کسی دوسرے شخص کے لیے حلال قرار دیدے' تو اس دوسرے شخص کے لیے اس کنیز کو آزاد کر دے' اگر وہ کنیز حاملہ ہوتی ہے' تو اس کا بچہ اس کی طرف منسوب ہوگا۔

12847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَطَاَ فَرْجًا، اِلَّا فَرْجًا اِنْ شِئْتَ بِعْتَ، وَاِنْ شِئْتَ وَهَبْتَ، وَاِنْ شِئْتَ اَعْتَقْتَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تمہارے لیے صرف اسی شرمگاہ کے ساتھ صحبت کرنا' جائز ہے' جسے اگر تم چاہو' تو فروخت کر دو' اگر چاہو تو ہبہ کر دو' اور اگر چاہو تو آزاد کر دو۔

12848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّي كَانَتْ لَهَا جَارِيَةٌ، وَاِنَّهَا اَحَلَّتْهَا لِي اَطُوفُ عَلَيْهَا. فَقَالَ: "لَا تَحِلُّ لَكَ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ تَزَوَّجَهَا، وَاِمَا اَنْ تَشْتَرِيَهَا، اَوْ تَهَبَهَا لَكَ"

✵✵ سعید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' اور بولا: میری والدہ کی ایک کنیز ہے' انہوں نے میرے لیے یہ بات حلال قرار دی ہے کہ میں اس کنیز کے ساتھ صحبت کر سکتا ہوں' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کنیز تمہارے لیے تین میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہو سکتی ہے' وہ خاتون اس کنیز کے ساتھ تمہاری شادی کروا دے' یا تم اس کنیز کو خرید لو' یا وہ خاتون اس کنیز کو تمہیں ہبہ کر دے۔

12849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ الْجَارِيَةَ لِلرَّجُلِ، فَقَالَ: اِنْ وَطِئَهَا جُلِدَ مِائَةً اَحْصَنَ، اَوْ لَمْ يُحْصِنْ، فَاِنْ حَمَلَتْ لَمْ يُلْحَقْ بِهِ الْوَلَدُ وَلَمْ يَرِثْهُ، وَلَهُ اَنْ يَفْدِيَهُ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَمْنَعُوهُ

✵✵ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کسی شخص کے لیے حلال کر دیتا ہے' (زہری فرماتے ہیں:) اگر وہ دوسرا شخص اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اس کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے' خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو' اگر وہ کنیز (اس دوسرے شخص سے) حاملہ ہو جاتی ہے' تو بچے کو اس شخص سے لاحق نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ اس شخص کا وارث بنے گا' اسے یہ حق ہوگا کہ وہ اس کا فدیہ دے' لوگوں کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اس کو منع کریں۔

12850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: "كَانَ يُفْعَلُ: يُحِلُّ الرَّجُلُ وَلِيدَتَهُ لِغُلَامِهِ، وَابْنِهِ وَاَخِيهِ وَاَبِيهِ، وَالْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا، وَمَا اُحِبُّ اَنْ يُفْعَلَ ذٰلِكَ وَمَا بَلَغَنِي عَنْ ثَبْتٍ، وَقَدْ بَلَغَنِي

اَنَّ الرَّجُلَ يُرْسِلُ وَلِيدَتَهُ اِلٰى ضَيْفِهِ "

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اس طرح کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص اپنی کنیز کو اپنے غلام یا اپنے بیٹے یا بھائی یا باپ یا عورت اپنے شوہر کے لیے حلال کر دیتی ہے لیکن میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایسا کیا جائے اور کسی ثقہ حوالے سے مجھ تک اس بارے میں کوئی روایت بھی نہیں پہنچی ہے مجھ تک صرف یہ روایت پہنچی ہے کہ کوئی شخص اپنی کنیز کو اپنے مہمان کے پاس بھیج دیتا تھا۔

12851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَادَوَيْهِ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ قَالَ: هِىَ اَحَلُّ مِنَ الطَّعَامِ، فَاِنْ وَلَدَتْ فَوَلَدُهَا لِلَّذِىْ اُحِلَّتْ لَهُ وَهِىَ لِسَيِّدِهَا الْاَوَّلِ

✽✽ طاؤس فرماتے ہیں: وہ (کنیز) کھانے سے زیادہ حلال ہوتی ہے اگر وہ کنیز بچے کو جنم دیدے تو اس کا بچہ اس شخص کی طرف منسوب ہوگا جس کے لیے اس کو حلال قرار دیا گیا ہے البتہ وہ کنیز اپنے آقا ہی کی ملکیت رہے گی۔

12852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِذَا اَحَلَّتِ امْرَاَةُ الرَّجُلِ، اَوِ ابْنَتُهُ، اَوْ اُخْتُهُ لَهُ جَارِيَتَهَا فَلْيُصِبْهَا، وَهِىَ لَهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلْيَجْعَلْ بِهٖ بَيْنَ وَرِكَيْهَا

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی بیوی یا بیٹی یا بہن اپنی کنیز کو اس شخص کے لیے حلال قرار دیدے تو وہ شخص اس کنیز کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے اور وہ کنیز اپنی مالکن کی ہی ملکیت میں رہے گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس شخص کو اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لینی چاہیے۔

12853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اِنَّ طَاوُسًا لَّا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا؟ فَقَالَ: لَا تُعَارُ الْفُرُوْجُ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار سے کہا گیا: طاؤس اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: شرمگاہیں عاریت کے طور پر نہیں دی جا سکتی ہیں۔

12854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا قَالَ: هُوَ حَلَالٌ، فَاِنْ وَلَدَتْ فَوَلَدُهَا حُرٌّ، وَالْاَمَةُ لِامْرَاَتِهٖ، لَا يُغَرَّمُ زَوْجُهَا شَيْئًا

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے وہ فرماتے تھے: یہ حلال ہے اگر وہ کنیز کسی بچے کو جنم دیتی ہے تو اس کا بچہ آزاد شمار ہوگا جہاں تک آدمی کی بیوی کی کنیز کا تعلق ہے تو وہ آدمی (اپنی بیوی کو) کسی جرمانے کی ادائیگی نہیں کرے گا۔

12855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَاَلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ: امْرَاَتِىْ اَحَلَّتْ جَارِيَتَهَا لِابْنِهَا؟ قَالَ: فَهِىَ لَهُ

✽✽ ولید بن ہشام بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے (اس مسئلہ کے بارے میں) دریافت کیا کہ میری

بیوی نے اپنی کنیز کو اپنے بیٹے کے لیے حلال قرار دیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ کنیز اس (بیٹے) کی ہوگی۔

12856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اَحَلَّتْهَا لَهُ فَاَعْتَقَهَا لَهُ، وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

٭٭ معمر نے عمرو بن دینار' حسن بصری کا' جبکہ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ عورت اس کنیز کو اس شخص کے لیے حلال قرار دیتی ہے' اور اس کنیز کو اس شخص کے لیے آزاد کر دیتی ہے' تو بچے کی نسبت اس شخص کی طرف کی جائے گی (جس کے لیے کنیز کو حلال قرار دیا گیا ہے)

بَابٌ اِصَابَتُهُ وَلِيدَتَهُ عِنْدَ عَبْدِهِ

باب: آدمی کا اپنی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کرنا' جو اس کے غلام کی بیوی ہو

12857 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَصَابَ اَمَتَهُ عِنْدَ عَبْدِهِ قَالَ: يُنَكَّلُ وَلَا يُحَدُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے جو اس کے غلام کی بیوی ہو' تو عطاء نے فرمایا: ایسے شخص کو سزا دی جائے گی البتہ اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

12858 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، وَغَيْرَهُ، يُحَدِّثُ، اَنْ 000، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ اَقْرَرْتَ بِذٰلِكَ لَرَجَمْتُكَ. قَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ: لَمْ يَكُنْ لِيَرْجُمَهُ وَلٰكِنْ فَرَقَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم اس کا اقرار کر لیتے تو میں نے تمہیں سنگسار کروا دینا تھا۔

عطاء اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: اس کو سنگسار تو نہیں کیا جا سکتا' البتہ اس سے الگ کروا دیا جائے گا۔

12859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيفَ - قَالَ غَيْرُ اَيُّوبَ، وَهُوَ الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ - قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا فَعَلَ غُلَامُكَ الْمُوَلَّدُ؟ قَالَ: فَذٰلِكَ حِينَ دَعَاهُ عُمَرُ فَسَاَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: خَيْرًا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَدْ اَنْكَحْتُهُ. قَالَ: فَلَعَلَّكَ تُخَالِفُهُ اِلٰى امْرَاَتِهِ اِذَا غَابَ؟ فَقَالَ: لَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: لَوْ اَخْبَرْتَنِي اَنَّكَ تَفْعَلُ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا. قَالَ: وَبَلَغَنِي اَنَّ عَلِيًّا اَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ لَا يَعْتَرِفَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا' یہاں ایوب کے علاوہ دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ صاحب حضرت مغیرہ بن شعبہ تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تمہارے غلام کا کیا حال ہے؟ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوا کر ان سے تفتیش کی تھی' انہوں نے جواب دیا: امیر المؤمنین! وہ ٹھیک ہے' میں نے اس کی شادی کروا دی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: جب وہ موجود نہیں ہوتا تو شاید تم اس کی بیوی کے ساتھ (جو تمہاری کنیز ہے) صحبت کر لیتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! امیر المؤمنین! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر

تم مجھے یہ بتاتے کہ تم ایسا کرتے ہو تو میں نے تمہیں عبرتناک سزا دینی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارہ کیا تھا کہ وہ اس بات کا اعتراف نہ کریں۔

12860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ: اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَقَعَ عَلٰى وَلِيدَتِهِ، وَكَانَتْ عِنْدَ عَبْدِهٖ فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِائَةَ جَلْدَةٍ

٭٭ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک شخص نے اپنی ایک ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی جو اس کے غلام کی بیوی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے تھے۔

12861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ اَصَابَ اَمَتَهُ عِنْدَ عَبْدِهٖ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً

٭٭ زہری ایسے شخص' جو اپنی اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے' جو اس کے غلام کی بیوی ہو' اس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

12862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدٍ، يَسْاَلُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ اَنْكَحَ اَمَتَهُ عَبْدًا لَّهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ فَادَّعَى السَّيِّدُ بَعْضَ اَوْلَادِهَا، فَقَالَ: لَا دَعْوَى لَهُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبید کو عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا: جو اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے' وہ کنیز اس غلام کے بچوں کو جنم دیتی ہے' پھر اس کا آقا ان بچوں میں سے کسی کے بارے میں دعویٰ کر دیتا ہے (کہ یہ میری اولاد ہے) تو عطاء نے فرمایا: اس کو دعویٰ کا حق حاصل نہیں ہوگا' بچہ فراش والے کا شمار ہوگا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

12863 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ حَسْنَاءُ، كَانَ عُمَرُ يَعْرِفُ تِلْكَ الْجَارِيَةَ، فَاَنْكَحَهَا الرَّجُلُ غُلَامًا لَّهُ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَيْهَا، فَاَتَى الْعَبْدُ اِلٰى عُمَرَ، فَاَخْبَرَهُ ذٰلِكَ، فَغَيَّبَ عُمَرُ الْعَبْدَ وَاَرْسَلَ اِلٰى سَيِّدِهٖ، فَسَاَلَهُ مَا فَعَلَتْ فُلَانَةُ؟ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، عِنْدِى، وَقَدْ اَنْكَحْتُهَا غُلَامًا لِىْ. فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ تَقَعُ عَلَيْهَا؟ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مَنْ عِنْدَ عُمَرَ اَنْ قُلْ: لَا. فَقَالَ: لَا. فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ، لَوْ اَخْبَرْتَنِىْ اَنَّكَ تَفْعَلُ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا لِلنَّاسِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انہیں بتایا: ان کے قبیلے کے ایک شخص کی ایک کنیز تھی جو بہت خوبصورت تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کنیز سے واقف تھے اس شخص نے اس کنیز کی شادی اپنے غلام سے کر دی وہ شخص خود بھی اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا تھا اس کا غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

اس غلام کو چھپادیا اور اس کے آقا کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا: فلاں عورت (یعنی تمہاری کنیز) کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! وہ میرے پاس ہی ہے میں نے اس کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کردی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم اس کنیز کے ساتھ صحبت کرتے ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود افراد میں سے ایک صاحب نے اسے اشارہ کیا کہ تم یہ کہو: جی نہیں، تو اس نے کہہ دیا: جی نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم مجھے یہ بتاتے کہ تم ایسا کرتے ہو، تو میں تمہیں لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیتا۔

12864 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيْ امْرَاَةٍ وَّزَوْجِهَا لَهُمَا جَارِيَةٌ وَلَهَا زَوْجٌ، فَوَقَعَ زَوْجُ الْمَرْاَةِ عَلَى الْجَارِيَةِ قَالَ: اِنْ كَانَ لَمْ يُطَلِّقْهَا - اَوْ قَالَ: هُوَ ابْنِيْ فَلَهُ الْوَلَدُ -، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ كَانَ الْعَبْدُ قَدْ طَلَّقَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا السَّيِّدُ فِي الْعِدَّةِ دُعِيَ لَهُ الْقَافَةُ. فَاِنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، اَخْبَرَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَا الْقَافَةَ فِيْ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا وَلَدَ امْرَاَةٍ وَّقَعَا عَلَيْهَا فِيْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ. وَاِنْ كَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا السَّيِّدُ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، فَالْوَلَدُ لِسَيِّدِهَا، وَذَكَرَ النَّكَالَ

✵✵ زہری نے ایسی خاتون اور اس کے شوہر کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ ان دونوں کی ایک کنیز ہو جس کا شوہر بھی موجود ہو اور پھر عورت کا شوہر اس کنیز کے ساتھ صحبت کرلے تو اگر تو اس کنیز کا شوہر یہ کہتا دیتا ہے کہ اس نے اسے طلاق نہیں دی ہے یا یہ کہہ دیتا ہے کہ اس کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ میرا ہے تو وہ بچہ اس کنیز کے شوہر کو ملے گا، کیونکہ (اصول یہ ہے) بچہ فراش والے کو ملتا ہے، اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے یہ فیصلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، لیکن اگر اس غلام نے اس کنیز کو طلاق دے دی اور پھر اس کے بعد اس کی عدت کے دوران اس کنیز کے آقا نے اس کے ساتھ صحبت کی ہو، تو پھر قیافہ شناس کو بلایا جائے گا، کیونکہ عروہ بن زبیر نے یہ بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دو آدمیوں کے مقدمے میں قیافہ شناس کو بلایا تھا ان دونوں نے ایک عورت کے بچے کے بارے میں دعویٰ کیا تھا کہ ان دونوں نے ایک ہی طہر کے دوران اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہوئی تھی۔ (زہری بیان کرتے ہیں) اگر کنیز کے آقا نے اس کی عدت گزر جانے کے بعد اس کنیز کے ساتھ صحبت کی ہو، تو پھر بچہ اس کنیز کے آقا کو ملے گا اور پھر زہری نے اسے سزا دیے جانے کا ذکر کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ اَمَتَهُ، ثُمَّ يَعْتِقُهَا

باب: جب کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ کردے اور پھر اس کے کنیز کو آزاد کردے

12865 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ رَجُلٍ زَوَّجَ اَمَتَهُ عَبْدَهُ عَلٰى عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، ثُمَّ اَعْتَقَهُمَا جَمِيْعًا قَالَ: لَا يَاْخُذُ السَّيِّدُ مِنْ صَدَاقِهَا شَيْئًا، لِاَنَّهُ مَالُهُ، وَلَا يَكُوْنُ عَلٰى عَبْدِهٖ دَيْنٌ، وَلَا يَاْخُذُ مِنَ الْعَبْدِ شَيْئًا. قَالَ: وَلَا بَاْسَ اَنْ يُزَوِّجَ عَبْدَهُ اَمَتَهُ بِشَهَادَةِ الشُّهُوْدِ، وَلَا يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا، وَلٰكِنَّهُ لَوْ اَنْكَحَ جَارِيَتَهُ بِكْرًا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا كَانَ لِسَيِّدِهَا الصَّدَاقُ

✷✷ ابن جریج ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ دس درہم کے عوض میں کر دیتا ہے' اور پھر وہ ان دنوں کو آزاد کر دیتا ہے' تو ابن جریج فرماتے ہیں: آقا اس کنیز کے مہر میں سے کچھ بھی وصول نہیں کرے گا' کیونکہ وہ اس کا مال ہے' اور نہ ہی اس کے غلام پر قرض کی ادائیگی لازم ہوگی' اور نہ ہی وہ غلام سے کچھ وصول کرے گا۔

ابن جریج فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں کر دے اور اس کنیز کے لئے کوئی مہر مقرر نہ کرے لیکن اگر اس نے اپنی کنیز کی شادی ایسے عالم میں کی ہو کہ وہ کنواری ہو اور پھر وہ اس کنیز کو آزاد بھی کر دے' تو اب کنیز کے آقا کو مہر وصول کرنے کا حق ہوگا۔

12866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ اَمَةً، ثُمَّ اشْتَرَاهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: لَا يُعْطِي اَهْلَهَا مَهْرَهَا فَلِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا جَاءَ مِنْ قِبَلِهِمْ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالصَّدَاقُ لِلَّذِي بَاعَهَا

✷✷ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور پھر اس کی رخصتی کروانے سے پہلے اسے خرید لیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ اس کنیز کے سابقہ مالکان کو اس کنیز کا مہر نہیں دے گا' کیونکہ یہ چیز اب ان کی طرف سے آ گئی ہے' لیکن اگر اس نے اس کنیز کی رخصتی کروالی ہو' تو پھر مہر اس شخص کو ملے گا جس نے اسے فروخت کیا ہے۔

12867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَنْكَحَ اَمَتَهُ بِصَدَاقٍ مَعْلُومٍ مُؤَخَّرٍ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا سَيِّدُهَا قَالَ: الْمَهْرُ لِلسَّيِّدِ، لِاَنَّهُ وَقَعَ يَوْمَ وَقَعَ، وَهُوَ لَهُ

✷✷ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کی شادی کسی متعین مہر کے عوض میں کروا دیتا ہے' جس مہر کی ادائیگی بعد میں ہوئی تھی پھر اس کنیز کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ مہر اس کے آقا کو ملے گا' کیونکہ جس وقت اس کنیز کے شوہر نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی تھی اس وقت وہ کنیز اس کے آقا کی ملکیت تھی۔

12868 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَهَا سَيِّدُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا ." قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ قَالَ: الصَّدَاقُ لِلْمَوْلَى

✷✷ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اس کنیز کا آقا اسے آزاد کر دے اور یہ اس کنیز کی رخصتی سے پہلے ہو' تو ابن شبرمہ فرماتے ہیں: وہ مہر اس کنیز کے آقا کو ملے گا۔

بَابُ الْمَمْلُوكُ يَسْتَرِقُّ

باب: غلام کا کنیز رکھنا

وَبَابُ عِدَّةِ الْاَمَةِ

باب: کنیز کی عدت کا بیان

12869 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مَمْلُوكٍ مَاذُونٍ لَهُ فِي التِّجَارَةِ، كَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ اَمَةٌ،

فَاشْتَرَاهَا قَالَ: لَا يَفْسُدُ النِّكَاحُ لِاَنَّ الْمِلْكَ لِغَيْرِهِ، وَاِنْ شَاءَ الْعَبْدُ بَاعَهَا

٭٭ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے تجارت کرنے کی اجازت ملی ہوئی ہو اور اس کی ایک بیوی ہو جو کسی کی کنیز ہو اور پھر وہ غلام اسے خرید لے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اس کا نکاح فاسد نہیں ہوگا' کیونکہ ملکیت کسی دوسرے شخص کی ہے' البتہ وہ غلام اگر چاہے' تو اس کو فروخت کرسکتا ہے۔

12870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَةٌ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کی عدت ایک حیض ہوگی

12871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ

٭٭ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی' اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔

12872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: "يَنْكِحُ الْعَبْدُ ثِنْتَيْنِ، وَيُطَلِّقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ، وَتَعْتَدُّ الْاَمَةُ حَيْضَتَيْنِ، فَاِنْ لَّمْ تَحِضْ فَشَهْرَيْنِ - اَوْ قَالَ: فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ -"

٭٭ عبداللہ بن عتبہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: غلام دو عورتوں کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے' اور وہ دو طلاقیں دے سکتا ہے' اور کنیز دو حیض عدت گزارے گی اگر اسے حیض نہ آتا' تو دو ماہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ڈیڑھ ماہ (عدت گزارے گی)۔

12873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ ثِنْتَيْنِ، وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ

٭٭ سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن عتبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام دو شادیاں کرسکتا ہے' اور کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔

12874 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ ثَقِيفٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: لَوِ اسْتَطَعْتُ جَعَلْتُ عِدَّةَ الْاَمَةِ حَيْضَةً وَنِصْفًا. قَالَ قَتَادَةُ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: فَاجْعَلْهَا شَهْرًا وَنِصْفًا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَسَكَتَ

٭٭ عمرو بن دینار نے عمرو بن اوس کے حوالے سے ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا: اگر میں اس بات کی استطاعت رکھتا تو میں کنیز کی عدت ڈیڑھ حیض مقرر کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: ایک صاحب کھڑے ہوئے اور وہ بولے: اے امیر المومنین! آپ اسے ڈیڑھ ماہ

مقرر کر دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

12875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: جَعَلَ لَهَا عُمَرُ حَيْضَتَيْنِ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنیز کی عدت دو حیض مقرر کی ہے۔

12876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: عِدَّةُ الْاَمَةِ تُطَلَّقُ حَيْضَتَانِ. قَالَ: وَذَكَرَهُ قَتَادَةُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

✽✽ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کی عدت' جس کو طلاق دی گئی ہو' دو حیض ہوگی' راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

12877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عِدَّةُ الْاَمَةِ؟ قَالَ: حَيْضَتَانِ. قَالَ: ذَكَرُوا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَوِ اسْتَطَعْتُ لَجَعَلْتُهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کنیز کی عدت (کتنی ہوگی؟) انہوں نے جواب دیا: دو حیض' انہوں نے بتایا: علماء نے یہ بات ذکر کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اگر میں اس بات کی استطاعت رکھتا' تو میں اس کی اس عدت ڈیڑھ حیض مقرر کرتا۔

12878 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِدَّةِ الْاَمَةِ، فَقَالَ: حَيْضَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ

✽✽ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے کنیز کی عدت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: وہ دو حیض ہوگی' اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ ماہ ہوگی۔

12879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَكُوْنُ عَلَيْهَا نِصْفُ الْعَذَابِ، وَلَا يَكُوْنُ لَهَا نِصْفُ الرُّخْصَةِ

✽✽ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کو نصف سزا دی جائے گی لیکن اسے نصف رخصت حاصل نہیں ہوگی۔

12880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا اَرٰى عِدَّةَ الْاَمَةِ اِلَّا كَعِدَّةِ الْحُرَّةِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَضَتْ بِذٰلِكَ سُنَّةٌ، فَالسُّنَّةُ اَحَقُّ اَنْ تُتَّبَعَ

✽✽ ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ کنیز کی عدت بھی آزاد عورت کی عدت کی مانند ہوگی لیکن کیونکہ اس بارے میں سنت کا حکم پہلے سے آچکا ہے اس لئے سنت اس بات کی زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

بَابٌ عِدَّةُ الْاَمَةِ

باب: کنیز کی عدت

12881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَمَةٌ تَكُوْنُ عِنْدَ عَبْدٍ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ عُتِقَتْ بَعْدَمَا اعْتَدَّتْ حَيْضَةً، فَاخْتَارَتِ الْخُرُوجَ قَالَ: تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ، وَتَحْتَسِبُ بِمَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا اَمَةً. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ بُتَّتْ، وَاِنْ لَمْ تُبَتَّ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلَى: عَنْ اَشْيَاخِهِمْ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ

✹✹ جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک کنیز کسی غلام کے نکاح میں ہوتی ہے وہ غلام اسے ایک طلاق دے دیتا ہے پھر اس کنیز نے عدت کا ایک حیض گزارا ہوتا ہے کہ اس کے بعد اسے آزاد کر دیا جاتا ہے' اور پھر وہ علیحدگی کو اختیار کر لیتی ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ آزاد عورت کی عدت گزارے گی' اور اس نے کنیز کے طور پر عدت کا جو حصہ گزارا تھا وہ اسے بھی ساتھ شامل کر لے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) عمرو بن دینار نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر کنیز کو طلاق بتہ دی گئی ہو یا طلاق بتہ نہ دی گئی ہو (دونوں صورتوں میں یہی حکم ہے)۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت ابن ابولیلیٰ نے یہ بات اپنے مشائخ کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند ہے۔

12882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الْاَمَةِ يُطَلِّقُهَا الْعَبْدُ تَطْلِيْقَةً، فَتَحِيضُ حَيْضَةً، ثُمَّ تُعْتَقُ فَتَخْتَارُ الزَّوْجَ قَالَ: تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ، وَتَحْتَسِبُ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ زَوْجُهَا ارْتَجَعَهَا، فَاِنْ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ عُتِقَتْ فِي الْعِدَّةِ اعْتَدَّتْ اَيْضًا عِدَّةَ الْحُرَّةِ . قَالَ قَتَادَةُ: وَاِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا فِي الْعِدَّةِ، وَتَكُوْنُ عِنْدَهُ عَلٰى تَطْلِيْقَةٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا تَحِلُّ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"

✹✹ معمر نے زہری اور قتادہ کا بیان نقل کیا ہے' جو ایسی کنیز کے بارے میں جسے اس کا (شوہر جو) غلام ہے ایک طلاق دیتا ہے پھر اس کنیز کو ایک حیض آ جاتا ہے' پھر کنیز کو آزاد کر دیا جاتا ہے' اور وہ شوہر کو اختیار کر لیتی ہے' تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ آزاد عورت کی عدت کی مانند عدت گزارے گی' اور اس ایک حیض کو اس عدت میں شمار کرے گی' البتہ اگر اس کا شوہر رجوع کر لیتا ہے' تو معاملہ مختلف ہوگا اور اگر مرد نے عورت کو دو طلاقیں دی ہوں اور پھر عدت کے دوران وہ آزاد ہو جائے تو بھی وہ آزاد عورت کی مانند عدت گزارے گی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد چاہے گا' تو عدت کے دوران اسے رجوع کر لے گا اور پھر ایک طلاق کے ساتھ وہ اس شوہر کے ساتھ رہے گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ کنیز اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کر کے (طلاق یافتہ یا بیوہ نہیں

ہو جاتی)۔

12883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْاَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الرَّجُلِ، فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً، ثُمَّ يُدْرِكُهَا عَتَاقَةٌ فِي الْعِدَّةِ، قَالَا: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ، وَإِذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ فَاَدْرَكَهَا عَتَاقَةٌ فِي الْعِدَّةِ اعْتَدَّتْ حَيْضَتَيْنِ

✹✹ سفیان ثوری نے اسماعیل کے حوالے سے شعبی کا' جبکہ یونس کے حوالے سے حسن بصری کا قول ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی آدمی کی بیوی ہوتی ہے' اور وہ مرد اسے ایک طلاق دے دیتا ہے پھر عدت کے دوران ہی وہ کنیز آزاد ہو جاتی ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ عورت تین حیض تک عدت گزارے گی اگر مرد نے اسے دو طلاقیں دی ہوئی ہوں اور عدت کے دوران اسے آزادی نصیب ہو جائے تو وہ دو حیض عدت گزارے گی۔

بَابُ عِدَّةِ الْاَمَةِ صَغِيرَةً، اَوْ قَدْ قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيضِ

باب: نابالغ کنیز یا جس کنیز کو حیض آنا بند ہو چکا ہو' اس کی عدت کا حکم

12884 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَدَاوَلَ ثَلَاثَةٌ مِنَ التُّجَّارِ جَارِيَةً فَوَلَدَتْ، فَدَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ، فَاَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِاَحَدِهِمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: مَنِ ابْتَاعَ جَارِيَةً قَدْ بَلَغَتِ الْمَحِيضَ، فَلْيَتَرَبَّصْ بِهَا حَتّٰى تَحِيضَ، فَاِنْ كَانَتْ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ فَخَمْسَةً وَاَرْبَعِينَ يَوْمًا

✹✹ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ تین تاجروں نے یکے بعد دیگرے ایک کنیز کے ساتھ صحبت کر لی اس کنیز نے بچے کو جنم دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلوایا اور اس کنیز کے بچے کو ان تین تاجروں میں سے کسی ایک کے ساتھ لاحق کر دیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی ایسی کنیز خریدے جو حیض کی عمر تک پہنچ چکی ہو' تو پھر وہ شخص ایک حیض گزر جانے کا انتظار کرے اور اگر وہ حیض کی عمر تک نہ پہنچی ہو' تو ۴۵ دن انتظار کرے۔

12885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي عِدَّةِ الْاَمَةِ صَغِيرَةً، اَوْ قَاعِدًا؟ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: شَهْرٌ وَنِصْفٌ

✹✹ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے نابالغ یا حیض سے مایوس کنیز کی عدت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: عطاء فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: یہ ڈیڑھ ماہ ہو گی۔

12886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: خَمْسًا وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً

✹✹ عبدالملک بن ابوسلیمان نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ۴۵ دن ہو گی۔

12887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: عِدَّةُ الْاَمَةِ صَغِيرَةً، اَوْ

فَعِدَّتُ شَهْرٌ وَنِصْفٌ

❊❊ قتادہ نے سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نابالغ کنیز کی عدت یا جس کو حیض آنا (زیادہ عمر کی وجہ سے) بند ہو چکا ہو اس کی عدت ڈیڑھ ماہ ہے۔

12888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: عِدَّتُهَا شَهْرَانِ لِكُلِّ حَيْضَةٍ شَهْرٌ

❊❊ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی عدت دو ماہ ہوگی ہر حیض کی جگہ ایک مہینہ ہوگا۔

12889 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

❊❊ سفیان ثوری نے عبدالکریم بصری کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی عدت تین ماہ ہوگی۔

12890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

❊❊ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: تین ماہ ہوگی۔

12891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

❊❊ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: تین ماہ ہوگی۔

12892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

❊❊ سفیان ثوری نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: تین ماہ ہوگی۔

12893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: خَاصَمْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي أَمَةٍ لَمْ تَحِضْ، فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ." قَالَ مَعْمَرٌ: لَا أَعْلَمُهُ، إِلَّا قَالَ: جَعَلَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ

❊❊ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز سے ایسی کنیز کے بارے میں حکم دریافت کیا: جس کو ابھی حیض نہیں آیا تھا تو انہوں نے اس کی عدت تین ماہ قرار دی۔

معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ کہا تھا: وہ کنیز یہ تین ماہ اس آدمی کے پاس گزارے گی۔

12894 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: (ایسی کنیز کی عدت) تین ماہ ہوگی۔

بَابُ عِدَّةِ الْأَمَةِ تُبَاعُ

باب: اس کنیز کی عدت جسے فروخت کر دیا جائے

12895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عِدَّةُ الْأَمَةِ تُبَاعُ قَدْ حَاضَتْ؟ قَالَ:

حَيْضَةٌ. وَقَالَ عَمْرٌو: حَيْضَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسی کنیز جس کو فروخت کردیا جائے اور اسے حیض بھی آتا ہو اس کی عدت کیا ہوگی انہوں نے جواب دیا: ایک حیض۔

عمرو فرماتے ہیں: ایک حیض ہوگی

12896 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَدَاوَلَ ثَلَاثَةٌ مِنَ التُّجَّارِ جَارِيَةً، فَوَلَدَتْ، فَدَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقَافَةَ، فَاَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِاَحَدِهِمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: مَنِ ابْتَاعَ جَارِيَةً قَدْ بَلَغَتِ الْمَحِيضَ، فَلْيَتَرَبَّصْ بِهَا حَتّٰى تَحِيضَ، وَاِنْ كَانَتْ لَمْ تَحِضْ فَلْيَتَرَبَّصْ بِهَا خَمْسَةً وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: تین تاجروں نے یکے بعد دیگرے ایک کنیز کے ساتھ صحبت کی اس کنیز نے ایک بچہ کو جنم دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلوایا اور اس کنیز کے بچے کو ان تین افراد میں سے ایک کے ساتھ لاحق کردیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کوئی ایسی کنیز خریدے جو حیض کی عمر تک پہنچ چکی ہو' تو پھر اس شخص کو چاہیے کہ اس وقت تک اس کنیز سے صحبت کرنے سے رکا رہے' جب تک اسے ایک مرتبہ حیض نہیں آجاتا اور اگر وہ ایسی کنیز ہو جسے حیض نہ آتا ہو تو پھر وہ ۴۵ دن تک انتظار کرے۔

12897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: تُسْتَبْرَاُ الْاَمَةُ بِحَيْضَةٍ

✵✵ سفیان ثوری نے فراس' امام شعبی کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کا ایک حیض کے ذریعے استبراء کروایا جائے گا۔

12898 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اسْتَبْرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ بِحَيْضَةٍ

✵✵ اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک حیض کے ذریعے استبراء کیا۔

12899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ "يَجْعَلُ عِدَّةَ الْاَمَةِ تُبَاعُ حَيْضَةً

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جس کنیز کو فروخت کیا گیا ہو وہ اس کی عدت

12898-المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:26'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' صفية بنت حيي بن أخطب زوج النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:20061'مسند الحارث - كتاب النكاح' باب الاستبراء - حديث:494'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب العدد' جماع أبواب عدة المدخول بها - باب استبراء من ملك الأمة' حديث:14529

ایک حیض مقرر کرتے تھے۔

12900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ قَالَ: تَسْتَبْرَاُ بِحَيْضَةٍ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے فروخت کیا گیا ہو حضرت عبداللہ بن عمر حضرت فرماتے ہیں: ایک حیض کے ذریعہ اس کا استبراء کیا جائے گا۔

12901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ قَدْ حَاضَتْ قَالَ: تَسْتَبْرَاُ بِحَيْضَةٍ. قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِيْ، مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے فروخت کیا گیا ہو اور اسے حیض بھی آتا ہو تو قتادہ فرماتے ہیں: ایک حیض کے ذریعہ اس کا استبراء کیا جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے: اس نے حسن بصری کو بھی اس کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے۔

12902 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ وَقَدْ حَاضَتْ قَالَ: يَسْتَبْرِئُهَا الَّذِيْ بَاعَهَا، وَيَسْتَبْرِئُهَا الَّذِيْ ابْتَاعَهَا بِحَيْضَةٍ اُخْرَى. وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ اَيْضًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں' جسے فروخت کیا گیا ہو اور اسے حیض بھی آتا ہو' یہ بات بیان کی ہے کہ قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اسے فروخت کیا ہے وہ ایک حیض کے ذریعہ اس کا استبراء کرے گا اور جس شخص نے اسے خریدا ہے وہ دوسرے حیض کے ذریعہ اس کا استبراء کروائے گا۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

12903 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فِيْ بَعْضِ مَغَازِيهِ: لَا يَقَعَنَّ رَجُلٌ عَلٰى حَامِلٍ، وَلَا حَائِلٍ حَتّٰى تَحِيضَ

✵✵ عمرو بن مسلم نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے دوران ایک منادی کو بھیجا کہ وہ یہ اعلان کرے: کوئی بھی شخص کسی حاملہ (قیدی کنیز) کے ساتھ ہرگز صحبت نہ کرے اور نہ ہی غیر حاملہ کے ساتھ صحبت کرے جب تک اسے (یعنی غیر حاملہ کو ایک مرتبہ) حیض نہیں آجاتا۔

12904 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَصَابَ الْمُسْلِمُوْنَ نِسَاءً يَوْمَ اَوْطَاوُسَ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ لَا يَقَعُوا عَلٰى حَامِلٍ حَتّٰى تَضَعَ، وَلَا عَلٰى غَيْرِ حَامِلٍ حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: غزوہ اوطاس میں مسلمانوں کو کچھ خواتین ہاتھ آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ

12903-مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' ما قالوا في الرجل يشتري الجارية وهي حامل أو يصيبها - حديث: 13457

حکم دیا کہ وہ حاملہ عورت کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہ کریں جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی اور غیر حاملہ کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہ کریں جب تک اسے ایک مرتبہ حیض نہیں آجاتا۔

12905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْاَمَةِ تُشْتَرٰى وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: تُجْزِئُهَا تِلْكَ الْحَيْضَةُ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: لَا تُجْزِئُهَا حَتّٰى تَسْتَبْرَأَ بِحَيْضَةٍ اُخْرٰى

٭٭ عمرو بن عبید نے حسن بصری کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے خریدا گیا ہو اور اسے حیض آتا ہو تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ حیض ہی اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت تک درست نہیں ہوگا' جب تک دوسرے حیض کے ذریعے اس کا استبراء نہیں کروایا جاتا۔

بَابُ الْاَمَةُ الْعَذْرَاءُ تُبَاعُ

باب: جب کسی کنواری کنیز کو فروخت کیا جائے

12906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ عَذْرَاءَ لَمْ يَسْتَبْرِئْهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ اَيُّوْبُ: يَسْتَبْرِئُهَا قَبْلَ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کنواری کنیز ہو تو پھر اس کا استبراء نہیں کروایا جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب فرماتے ہیں: آدمی اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس کا استبراء کروالے گا۔

12907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ اَمَةٍ عَذْرَاءَ اشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنِ امْرَاَةٍ قَالَ: لَا يَسْتَبْرِئُهَا، وَاِنِ اشْتَرَاهَا مِنْ رَجُلٍ يَسْتَبْرِئُهَا

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کنواری ہو اور اسے کوئی شخص کسی عورت سے خرید لیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: مرد اس کنیز کا استبراء نہیں کروائے گا لیکن اگر اس نے اس کنیز کو کسی مرد سے خریدا ہو تو پھر وہ اس کنیز کا استبراء کروائے گا۔

12908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سُئِلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْاَمَةِ الْعَذْرَاءِ تُبَاعُ يُسْتَبْرَاُ رَحِمُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تُسْتَبْرَاُ. قِيلَ: فَمَا شَاْنُ الْحُرَّةِ اِذَا نَكَحَتْ لَمْ تُسْتَبْرَاْ؟ قَالَ: اِنَّ الْحُرَّةَ تُؤْمَنُ عَلٰى مَا لَمْ تُؤْمَنْ عَلَيْهِ الْاَمَةُ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حکم بن عتیبہ سے کنواری کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے فروخت کر دیا جاتا ہے کیا اس کے رحم کا استبراء کروایا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا استبراء کروایا جائے گا۔

ان سے کہا گیا: پھر آزاد عورت کا کیا معاملہ ہے کہ جب وہ نکاح کرتی ہے' تو اس کا استبراء نہیں کروایا جاتا؟ تو انہوں نے

فرمایا: آزاد عورت اس حوالے سے محفوظ ہوتی ہے جب کہ کنیز اس حوالے سے محفوظ نہیں ہوتی۔

12909 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْاَمَةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغْ قَالَ: تُسْتَبْرَأُ كَمَا تُسْتَبْرَأُ الْعَجُوْزُ إِذَا وُهِبَتْ، اَوْ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَيْهِ، اَوْ وَرِثَهَا اسْتَبْرَاَهَا، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي مِلْكِهِ، وَاسْتَخْلَصَهَا اسْتَبْرَاَهَا

٭٭ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو ابھی بالغ نہیں ہوئی تھی سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کا بھی اسی طرح استبراء کروایا جائے گا جس طرح عمر رسیدہ کنیز کا استبراء کروایا جائے گا' جب اسے ہبہ کیا جائے' یا صدقے کے طور پر وہ آدمی کو مل جائے یا آدمی وراثت میں اس کا مالک بن جائے تو اس کا استبراء کروائے گا اگر وہ پہلے اس کی ملک میں نہیں تھی اور پھر اس نے خالص طور پر اسے حاصل کر لیا ہو' تو اس کا استبراء کروائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى حَمْلٍ لَيْسَ مِنْهُ

باب: آدمی کا کسی ایسی حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا جس کا حمل اس سے نہ ہو

12910 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ مَرَّتْ بِهِ امْرَاَةٌ وَهِيَ مُجِحٌّ، فَقَالَ: لِمَنْ هٰذِهِ؟ فَقِيلَ لِفُلَانٍ. قَالَ: فَلَعَلَّهُ يَطَؤُهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِوَلَدِهَا اَيَرِثُهُ وَلَيْسَ بِابْنِهِ، اَمْ يَسْتَرِقُّهُ وَهُوَ يَغْذُوهُ فِي سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ

٭٭ حضرت سلیمان بن حبیب محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں ایک خاتون کے پاس سے گزرے جس کی حالت خراب لگ رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس کی ملکیت ہے؟ عرض کی گئی فلاں شخص کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: شاید وہ شخص اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے لوگوں نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص اس کنیز کے بچے کا کیا کرے گا؟ کیا وہ اس کا وارث بنے گا حالانکہ یہ اس کا بیٹا ہی نہیں ہے یا پھر اسے غلام بنالے گا جس کی سماعت اور بصارت کو وہ غذا فراہم کر رہا ہے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ اس کی قبر میں بھی جائے۔

12911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمَنِيُّ يَزِيدُ فِي الْوَلَدِ

٭٭ ابن ابونجیح نے حضرت مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: منی بچے (کی تخلیق میں) اضافہ کرتی ہے۔

12912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُجَامِعَ عَلٰى حَبَلٍ لَيْسَ مِنْهُ.

قَالَ: وَنَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

٭٭ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے حمل والی عورت کے ساتھ صحبت کرے' جو حمل اس سے نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ الرَّجُلُ يُنْكِحُ اَمَتَهُ كَانَ يُصِيبُهَا

باب: جب آدمی اپنی ایسی کنیز کا نکاح کروادے' جس کے ساتھ وہ صحبت کرتا رہا ہو

12913 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ اَنْكَحَ اَمَتَهُ قَدْ كَانَ يُصِيبُهَا قَالَ: عِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ بَعْدَمَا يُنْكِحُهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی ایسی کنیز کا نکاح کروادیتا ہے' جس کے ساتھ وہ صحبت کرتا رہا ہوتو عطاء فرماتے ہیں: اس کے اس کنیز کا نکاح کروانے کے بعد' اس کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔

12914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَيْضَتَانِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (اس کی عدت) دو حیض ہوگی۔

12915 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَسْتَبْرِئُهَا بِحَيْضَةٍ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض کے ذریعے اس کنیز کا استبراء کروائے گا۔

12916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَطَؤُ جَارِيَتَهُ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہوتو پھر اس کنیز کی عدت تین مہینے ہوگی۔

بَابٌ الرَّجُلُ يُنْكِحُ اَمَتَهُ كَانَ لَا يَمَسُّهَا

باب: آدمی کا اپنی ایسی کنیز کا نکاح کروادینا جس کے ساتھ وہ صحبت نہ کرتا رہا ہو

12917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، رَجُلٌ اَنْكَحَ اُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَامْرَاَةٌ اَنْكَحَتْ اَمَتَهَا؟ قَالَ: تَعْتَدُّ، قُلْتُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: كَانَتَا اَمَتَيْنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی رضاعی بہن کا نکاح کروادیتا ہے' اور ایک عورت اپنی کنیز کا نکاح کروادیتی ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ عدت بسر کرے گی' میں نے دریافت کیا: کس بنیاد پر؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ وہ دونوں کنیزیں ہیں۔

بَابٌ مَا يَنَالُ مِنْهَا الَّذِيْ يَشْتَرِيهَا

باب: آدمی جو کنیز خرید لیتا ہے اس سے کس حد تک تعلق قائم کرسکتا ہے؟

12918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ، فَيَسْتَبْرِئُهَا قَالَ: يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ فِيْ اسْتِبْرَائِهَا

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کوئی کنیز خریدے اور اس کا استبراء کروائے تو عکرمہ کہتے ہیں: اس کے استبراء کے دوران وہ شخص اس کنیز کا بوسہ لے سکتا ہے اور اس کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے۔

12919 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُصِيبُ مَا دُوْنَ الْفَرْجِ

٭٭ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ شخص اس کی شرم گاہ کے علاوہ جسمانی تعلق قائم کرسکتا ہے۔

12920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُصِيبُ مَا دُوْنَ الْفَرْجِ

٭٭ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ شخص اس کی شرم گاہ کے علاوہ جسمانی تعلق قائم کرسکتا ہے۔

12921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: لَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ

٭٭ ہشام بن حسان نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ نہ تو بوسہ لے سکتا ہے اور نہ ہی مباشرت کرسکتا ہے۔

12922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: لَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ. وَهُوَ قَوْلُ اَيُّوْبَ اَيْضًا

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ نہ بوسہ لے سکتا ہے اور نہ ہی مباشرت کرسکتا ہے، ایوب کا بھی یہی قول ہے۔

12923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: نَحْنُ نَقُوْلُ بِقَوْلِ ابْنِ سِيْرِيْنَ: لَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم ابن سیرین کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ نہ بوسہ لے سکتا ہے اور نہ ہی مباشرت کرسکتا ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْاَمَةِ كَانَ سَيِّدُهَا يَطَؤُهَا ثُمَّ عُتِقَتْ اَوْ تُوُفِّيَ عَنْهَا

باب: ایسی کنیز کی عدت کا بیان جس کا آقا اس کے ساتھ صحبت کرتا رہا ہو اور پھر اس کنیز کو آزاد کردیا گیا ہو یا اس کے آقا کا انتقال ہوگیا ہو

12924 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَطَؤُ اَمَتَهُ وَلَا تَلِدُ لَهُ، ثُمَّ يَمُوْتُ عَنْهَا قَالَ: تُسْتَبْرَاُ بِشَهْرَيْنِ وَخَمْسِ لَيَالٍ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے، جو اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا تھا لیکن اس کنیز نے اس کے بچے کو جنم نہیں دیا، پھر اس شخص کا انتقال ہوجاتا ہے، تو زہری فرماتے ہیں: دو ماہ اور پانچ دن اس کا استبراء کروایا جائے گا۔

12925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فِي الْاَمَةِ يُصِيبُهَا سَيِّدُهَا، وَلَمْ تَلِدْ لَهُ قَالَ: اِذَا كَانَ سَيِّدُهَا يَطَؤُهَا وَلَمْ تَلِدْ لَهُ، فَاَعْتَقَهَا فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ

✵✵ حکم بن عتیبہ نے ایسی کنیز کے بارے میں فرمایا ہے: جس کا آقا اس کے ساتھ صحبت کرتا تھا لیکن اس کنیز نے آقا کے بچے کو جنم نہیں دیا تو حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: اگر اس کا آقا اس کے ساتھ صحبت کرتا تھا' اور اس نے اس کے بچے کو جنم نہیں دیا تھا پھر آقا نے اسے آزاد کر دیا تو اب وہ کنیز تین ماہ تک عدت گزارے گی۔

بَابٌ عِدَّةُ الْمُدَبَّرَةِ

باب: مدبرہ کنیز کی عدت

12926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ دَبَّرَ جَارِيَةً كَانَ يَطَؤُهَا، ثُمَّ مَاتَ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ وَّعَمْرٌو قَالَهُ اَيْضًا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی ایسی کنیز کو مدبرہ کر دیتا ہے' جس کے ساتھ وہ صحبت کرتا تھا اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ کنیز تین حیض تک عدت گزارے گی۔

عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

12927 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: فِي الْمُعْتَقَةِ عَنْ دُبُرٍ اِذَا كَانَ سَيِّدُهَا يَطَؤُهَا، فَاِنْ لَمْ تَلِدْ لَهُ فَعِدَّتُهَا اِذَا مَاتَ عَنْهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مدبرہ کے طور پر آزاد ہونے والی کنیز' جس کے ساتھ اس کا آقا صحبت کیا کرتا تھا اور اس نے اپنے آقا کے بچے کو جنم نہیں دیا' اگر اس کا آقا فوت ہو جاتا ہے' تو اس کنیز کی عدت چار ماہ دس دن ہو گی۔

12928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: تَعْتَدُّ الْمُدَبَّرَةُ ثَلَاثَ حِيَضٍ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: مدبرہ کنیز کی عدت تین حیض ہو گی۔

بَابٌ عِدَّةُ السُّرِّيَّةِ اِذَا اُعْتِقَتْ اَوْ مَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا

باب: کنیز کی عدت جب اسے آزاد کر دیا جائے یا اس کے آقا کا انتقال ہو جائے

12929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ سُرِّيَّتَهُ حُبْلٰى قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ قَالَ: هِيَ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ. وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی حاملہ کنیز کو آزاد کر دیتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ کنیز تین حیض تک عدت گزارے گی وہ فرماتے ہیں: وہ ایک آزاد عورت ہو گی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی کہا ہے۔

12930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَعْتَدُّ حَيْضَةً

✽✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

12931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتِ السُّرِّيَّةُ، اَوْ مَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا، فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

✽✽ حبیب بن ابوثابت نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے جب کہ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے' یا اس کے آقا کا انتقال ہو جائے تو وہ تین حیض تک عدت گزارے گی۔

12932 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عِدَّةُ السُّرِّيَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ

✽✽ حکم بن عتیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کی عدت تین حیض ہوگی۔

12933 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَعْتَدُّ اُمُّ الْوَلَدِ اِذَا مَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

✽✽ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ام ولد عدت گزارے گی جب اس کے آقا کا انتقال ہو جائے گا اور وہ چار ماہ اور دس دن (عدت گزارے گی)۔

12934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

✽✽ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ چار ماہ اور دس دن عدت گزارے گی۔

12935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تَعْتَدُّ اُمُّ الْوَلَدِ اِذَا مَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

✽✽ حمید طویل نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: ام ولد کے آقا کا جب انتقال ہو جائے تو وہ چار ماہ اور دس دن تک عدت گزارے گی۔

12936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَعْتَدُّ حَيْضَةً

✽✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

12937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَنْعَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ: اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا، وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ام ولد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کا بچہ اسے آزاد کروادے گا اور وہ آزاد عورت کی مانند عدت گزارے گی۔

12938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَعْتَدُّ حَيْضَةً

٭٭ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

12939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، اَنَّ الشَّعْبِيَّ قَالَ: تَعْتَدُّ حَيْضَةً

٭٭ اسماعیل نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

12940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا حَيْضَةٌ

٭٭ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اس کنیز کو آزاد کردیا جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہوگی۔

12941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ اُمِّ وَلَدٍ زَوَّجَهَا سَيِّدُهَا، فَمَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا، فَاعْتَدَّتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى سَيِّدِهَا، فَمَاتَ عَنْهَا قَالَ: عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَوْ مَاتَ سَيِّدُهَا وَهِيَ فِيْ عِدَّةِ زَوْجِهَا اَجْزَاَهَا

٭٭ سفیان ثوری ایسی ام ولد کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا آقا اس کی شادی کروادیتا ہے اور پھر اس کنیز کے شوہر کا اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے انتقال ہوجاتا ہے پھر وہ کنیز عدت گزارتی ہے اور پھر اپنے آقا کے پاس واپس آجاتی ہے اور پھر اس کے آقا کا بھی انتقال ہوجاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر اس کے آقا کا انتقال اس وقت ہو جب وہ اپنے شوہر کی عدت گزار رہی ہو تو اس کے لئے یہ بھی کفایت کرجائے گا۔

12942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ اُمِّ وَلَدٍ زَوَّجَهَا سَيِّدُهَا، فَلَمْ يَبْنِ بِهَا زَوْجُهَا حَتّٰى مَاتَ سَيِّدُهَا، ثُمَّ فَارَقَهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟: " فَلَيْسَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ مِنَ السَّيِّدِ وَلَا مِنَ الزَّوْجِ

٭٭ سفیان ثوری ایسی ام ولد کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا آقا اس کی شادی کروادیتا ہے اور ابھی اس کے شوہر نے اس کی رخصتی نہیں کروائی تھی کہ اس کا آقا انتقال کرجاتا ہے پھر اس کا شوہر بھی اس کی رخصتی سے پہلے ہی اس سے علیحدگی اختیار کرلیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسی کنیز پر نہ تو آقا کے حوالے سے عدت لازم ہوگی اور نہ ہی شوہر کے حوالے سے عدت لازم ہوگی۔

12943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ سُرِّيَّتَهُ حُبْلٰى؟ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ قَالَ: هِيَ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ. قَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی حاملہ کنیز کو آزاد کردیتا ہے عطاء

فرماتے ہیں: وہ عورت تین حیض عدت گزارے گی وہ فرماتے ہیں: وہ ایک آزاد عورت شمار ہو گی عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

بَابُ طَلَاقِ الْحُرَّةِ

باب: آزاد عورت کی طلاق

12944 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَضٰى عُثْمَانُ فِيْ مُكَاتَبٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيقَتَيْنِ، وَهِيَ حُرَّةٌ؟: فَقَضٰى لَهٗ اَنْ لَا تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

✵✵ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں تھیں اور وہ عورت آزاد تھی' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا: اب وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

12945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ يُطَلِّقُ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ؟ قَالَ: " يَقُوْلُ نَاسٌ: الْعِدَّةُ وَالطَّلَاقُ لِلنِّسَاءِ. وَقَالَ نَاسٌ: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ مَا كَانُوْا وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ مَا كُنَّ." قُلْتُ: فَاَيُّ ذٰلِكَ اَعْجَبُ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: غلام (شوہر) آزاد (بیوی) کو کتنی طلاقیں دے سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: عدت اور طلاق کے احکام' خواتین کے حوالے سے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: طلاق کا حکم مردوں کی نسبت سے ہوتا ہے' اور عدت کا حکم خواتین کی حیثیت سے ہوتا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو آپ کے نزدیک کونسا موقف زیادہ پسندیدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ طلاق کا حکم مردوں کی نسبت سے ہو اور عدت کا حکم خواتین کی نسبت سے ہو۔

12946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَا: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ. ذَكَرَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ نُفَيْعٍ مُكَاتَبِ اُمِّ سَلَمَةَ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: طلاق کا حکم مردوں کے حوالے سے ہوگا اور عدت کا حکم خواتین کے حوالے سے ہوگا۔

ابوسلمہ نامی راوی نے یہ روایت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب غلام نفیع کے حوالے سے نقل کی ہے۔

12947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَا فِيْ مَمْلُوْكٍ كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ اسْمُهٗ نُفَيْعٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيقَتَيْنِ: لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ، وَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ حُرَّةً

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما ایسے مملوک غلام کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا اور اس کا نام نفیع تھا اس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دی تھیں (یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں:) اب وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس شخص کی بیوی ایک آزاد عورت تھی۔

12948 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: جَاءَ هَا غُلَامٌ لَهَا تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ، فَقَالَ لَهَا: طَلَّقْتُ امْرَاَتِي. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا تَقْرَبْهَا، وَانْطَلِقْ فَسَلْ فَسُئِلَ عُثْمَانُ فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا، ثُمَّ جَاءَ عَائِشَةَ فَحَدَّثَهَا. ثُمَّ انْطَلَقَ نَحْوَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا

٭٭ قبیصہ بن ذؤیب نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کا غلام ان کے پاس آیا جس کی بیوی ایک آزاد عورت تھی اس غلام نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے' تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اس کے قریب نہ جانا' اب تم جا کے اس بارے میں حکم دریافت کرو۔

اس بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کے قریب نہ جانا۔ پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی پھر وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے بھی یہ فرمایا: تم اس کے قریب نہ جانا۔

12949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ مُكَاتَبًا لِاُمِّ سَلَمَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُرَاجِعَهَا، فَاَمَرَهُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْتِيَ عُثْمَانَ، فَيَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ آخِذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَسَاَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيْعًا، فَقَالَا: حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ. اِلَّا اَنَّ الثَّوْرِيَّ قَالَ: لَقِيَهُمَا وَهُمَا مُتَخَاصِرَانِ

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ایک مکاتب غلام تھا جس کا نام نفیع تھا اس کی بیوی (ایک آزاد) عورت تھی اس شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں پھر اس نے اس عورت سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جائے اور ان سے اس بارے میں دریافت کرے تو اس کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات درج کے قریب ہوئی انہوں نے اس وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اس نے ان دنوں حضرات سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو ان دونوں حضرات نے تیزی سے یہ جواب دیا: وہ عورت تمہارے لئے حرام ہوگئی ہے جب تک وہ دوسری شادی کر کے (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی اس وقت تک حرام رہے گی)

راوی بیان کرتے ہیں: البتہ سفیان ثوری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کی ملاقات ان دونوں حضرات سے یوں ہوئی کہ وہ

دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تھے۔

12950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ مَا كَانُوا، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ مَا كُنَّ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: طلاق کا حکم مردوں کے حوالے سے ہوگا کہ ان کی جو حالت ہے اور عدت کا حکم خواتین کے حوالے سے ہوگا کہ ان کی جو حالت ہے۔

12951 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الطَّلَاقُ بِالرِّجَالِ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: طلاق کا حکم مردوں کے حوالے سے ہوگا اور عدت کا حکم خواتین کی حیثیت سے ہوگا۔

12952 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيَّ، أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، أَنَّ غُلَامًا لَّهَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَاسْتَفْتَتْ أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَسَأَلْتُ أَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن زیاد نے مجھے خط لکھا کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نافع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے ایک غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حرام رہے گی جب تک وہ عورت دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

عبدالرحمٰن نامی راوی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن زیاد سے یہ سوال کیا' تو انہوں نے بتایا: عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے نافع کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

12953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالْمَرْأَةِ

٭٭ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق اور عدت خاتون کی حیثیت کے حوالے سے ہوگی۔

12954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالْمَرْأَةِ

✻✻ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق اور عدت خاتون کی حیثیت کے حوالے سے ہوگی۔

12955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: السُّنَّةُ بِالْمَرْاَةِ - يَعْنِي الطَّلَاقَ - وَالْعِدَّةَ بِهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي، مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق عورت کے حوالے سے ہوگی' اور عدت بھی عورت کے حوالے سے ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو اس کی مانند ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

12956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالْمَرْاَةِ

✻✻ امام شعبی نے بارہ صحابہ کرام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرات فرماتے ہیں: طلاق اور عدت دونوں خاتون کی حیثیت کے اعتبار سے ہوں گی۔

12957 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَيُّهُمَا رُقَّ نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ

✻✻ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: (میاں بیوی میں سے) جو بھی غلام ہوگا' تو اس کے غلام ہونے کی وجہ سے طلاق میں کمی آ جائے گی' البتہ عدت کا حکم خاتون کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا۔

12958 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَيُّهُمَا رُقَّ نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ

✻✻ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: (میاں بیوی میں سے) جو بھی غلام ہوگا' تو اس کی غلامی وجہ سے طلاق میں کمی آ جائے گی' البتہ عدت کا حکم خواتین کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا۔

12959 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "اَيُّهُمَا رُقَّ: نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ، وَالْعِدَّةُ بِالْمَرْاَةِ" يَقُولُ: اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ، فَطَلَّقَهَا فَطَلَاقُهَا ثِنْتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ حُرَّةً تَحْتَ عَبْدٍ فَطَلَاقُهَا ثِنْتَانِ، وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ

✻✻ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: (میاں بیوی میں سے) جو بھی غلام ہوگا' تو اس کی غلامی کی وجہ سے طلاق میں کمی آ جائے گی' البتہ عدت کا حکم خاتون کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی کنیز' کسی آزاد شخص کی بیوی ہو اور اس کا شوہر اسے دو طلاقیں دیدے تو اس کنیز کو دو طلاقیں ہی دی جائیں گی' اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔ لیکن اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو' تو اسے دو طلاقیں ہی دی جائیں گی لیکن اس

کی عدت تین حیض ہوگی۔

بَابٌ طَلَاقُ الْعَبْدِ بِيَدِ سَيِّدِهِ

باب: غلام کی طلاق کا اختیار اس کے آقا کے پاس ہونا

12960 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَقُوْلُ: طَلَاقُ الْعَبْدِ بِيَدِ سَيِّدِهِ، اِنْ طَلَّقَ جَازَ، وَاِنْ فَرَّقَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ اِذَا كَانَا لَهُ جَمِيْعًا، وَاِذَا كَانَ الْعَبْدُ لَهُ وَالْاَمَةُ لِغَيْرِهٖ طَلَّقَ لِلسَّيِّدِ اِنْ شَاءَ

✽✽ جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کی طلاق کا اختیار اس کے آقا کے پاس ہوتا ہے اگر آقا طلاق دیدے گا' تو یہ درست ہوگی اگر آقا علیحدگی کروادے گا' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی جبکہ میاں بیوی دونوں آقا کی ملکیت ہوں لیکن جب غلام آقا کی ملکیت ہو اور کنیز (یعنی غلام کی بیوی) کسی اور کی ملکیت ہو' تو پھر وہ آقا کی اجازت سے اگر چاہے گا' تو طلاق دیدے گا۔

12961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ كَانَ يَقُوْلُ: لَا طَلَاقَ لِعَبْدٍ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھے کئی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ غلام صرف اپنے آقا کی اجازت کے تحت ہی طلاق دے سکتا ہے۔

12962 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدًا كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ جَارِيَةٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَطَلَّقَهَا فَبَتَّهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا طَلَاقَ لَكَ فَارْجِعْهَا فَاَبَى

✽✽ ابومعبد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک غلام تھا اس کی بیوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیز تھی اس غلام نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہیں طلاق کا حق نہیں ہے تم اس عورت سے رجوع کرو تو اس غلام نے یہ بات نہیں مانی۔

12963 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، اَنَّ الْعَبْدَ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَا تَرْجِعُ اِلَيْهَا، وَاِنْ ضُرِبَ رَاْسُكَ

✽✽ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (اسی نوعیت کا ایک مسئلہ) دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم اس عورت سے رجوع نہ کرو خواہ تمہارا سر اتار دیا جائے۔

12964 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ: سَيِّدُهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُفَرِّقُ

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو غلام اور کنیز اعتبار کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ان دونوں کا آقا ان دونوں کو جمع کرے گا اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرے گا (یعنی آقا کے پاس ہوگا)۔

12965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا طَلَاقَ لِعَبْدٍ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ، اِنْ طَلَّقَ اثْنَتَيْنِ لَمْ يُجِزْهُ سَيِّدُهُ اِنْ شَاءَ اَبُو الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

٭٭ عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کو طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے وہ صرف اپنے آقا کی اجازت کے تحت طلاق دے سکتا ہے اگر غلام دو طلاقیں دیدے تو اس کا آقا اگر چاہے تو انہیں واقع قرار نہ دے ابوشعثاء بھی یہی فرماتے ہیں۔

12966 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اِنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ فِیْ طَلَاقِ الْعَبْدِ: طَلَاقُهُ بِيَدِ سَيِّدِهِ. قَالَ سَعِيْدٌ: كَذَبَ جَابِرٌ، اِنَّمَا الطَّلَاقُ بِيَدِ الَّذِیْ يَطَؤُ الْمَرْاَةَ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: جابر بن زید غلام کی طلاق کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کی طلاق کا اختیار اس کے آقا کے پاس ہوگا' تو سعید بن جبیر نے کہا: جابر غلط کہتے ہیں' طلاق کا اختیار اسی شخص کے پاس ہوتا ہے' جو عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے۔

12967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِذَا اَنْكَحَ السَّيِّدُ عَبْدَهُ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: سَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ اَنْكَحَ عَبْدَهُ امْرَاَةً، هَلْ يَسَعُ لَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسِهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِذَا ابْتَاعَهُ وَقَدْ اَنْكَحَهُ غَيْرُهُ فَهُوَ اَمْلَكُ، اِنْ شَاءَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُمَا

٭٭ زہری نے سعید بن میسّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آقا اپنے غلام کی شادی کروادے تو اب آقا کو یہ حق نہیں ہوگا کہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ہم نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے غلام کی شادی کسی عورت کے ساتھ کردیتا ہے' تو کیا اس آقا کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اس عورت کو غلام کی رضامندی کے بغیر اس سے علیحدہ کروادے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ شخص اس غلام کو خریدے اور اس غلام کا نکاح دوسرے شخص نے کروایا ہوا ہو' تو وہ اس بات کا زیادہ مالک ہوگا کہ اگر وہ چاہے گا' تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادے گا اور اگر چاہے گا' تو ان کے حال پر رہنے دے گا۔

12968 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَذِنَ السَّيِّدُ لِعَبْدِهِ اَنْ يَتَزَوَّجَ، فَاِنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَتِهِ طَلَاقٌ اِلَّا اَنْ يُطَلِّقَهَا الْعَبْدُ، فَاَمَّا اَنْ يَاْخُذَ اَمَةَ غُلَامِهِ، اَوْ اَمَةَ وَلِيْدَتِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آقا اپنے غلام کو یہ اجازت دیدے کہ وہ شادی کر لے تو اب اس کی بیوی کو طلاق صرف غلام ہی دے سکے گا لیکن اگر وہ اپنے غلام کی کنیز کو یا اپنی کنیز کی کنیز کو حاصل کر لیتا ہے' تو پھر اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

12969 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبِی، عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ شُرَیْحٍ، اَنَّهُ کَانَ یُجِیزُ طَلَاقَ الْعَبْدِ، وَلَا یُجِیزُ نِکَاحَهُ. وَتَفْسِیرُهُ اَنَّهُ لَیْسَ لَهُ اَنْ یَنْکِحَ اِلَّا بِاِذْنِ سَیِّدِهٖ، فَاِذَا نَکَحَ فَالطَّلَاقُ بِیَدِ الْعَبْدِ

٭٭ میّب بن رافع نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام کی دی ہوئی طلاق کو درست قرار دیتے ہیں' البتہ اس کے کیے ہوئے نکاح کو درست قرار نہیں دیتے ہیں۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ غلام کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ خود نکاح کر لے وہ اپنے آقا کی اجازت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے' لیکن جب وہ نکاح کر لے گا' تو اب طلاق کا اختیار غلام کے پاس ہوگا۔

12970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: طَلَاقُ الْعَبْدِ جَائِزٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِی مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَنْکَحَهُ سَیِّدُهُ فَالطَّلَاقُ بِیَدِ الْعَبْدِ

٭٭ معمر فرماتے ہیں: غلام کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی معمر نے ایک شخص کے حوالے سے ابومعشر کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر غلام کا آقا اس کی شادی کروا دے تو اب طلاق کا اختیار غلام کے پاس ہوگا۔

12971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ رَجُلٍ کَانَ اَجِیرًا لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا نَکَحَ الْعَبْدُ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیهِ، فَنِکَاحُهُ حَرَامٌ، وَاِذَا نَکَحَ بِاِذْنِ مَوَالِیهِ، فَالطَّلَاقُ بِیَدَیْ مَنْ یَسْتَحِلُّ الْفَرْجَ

٭٭ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو اس کا کیا ہوا نکاح حرام ہوگا اور جب وہ اپنے آقا کی اجازت کے ساتھ نکاح کر لے تو اب طلاق دینے کا اختیار اس شخص کے پاس ہوگا جو شرم گاہ کو حلال کرتا ہے (یعنی غلام کے پاس ہی ہوگا)۔

بَابُ الرَّجُلُ یُزَوِّجُ عَبْدَهُ اَمَتَهُ فَیَنْتَزِعُهَا مِنْهُ

باب: جب کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ کر دے اور پھر اس کنیز کو اس غلام سے الگ کروا دے

12972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ عَبْدَهُ اَمَتَهُ، ثُمَّ جَعَلَ بِیَدِهٖ لِیُطَلِّقَهَا. فَقَالَ ابْنُ الْمُسَیِّبِ: بِئْسَ مَا صَنَعَ

✵✵ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ کر دی اور پھر طلاق دینے کا حق اپنے پاس رکھا تو اس کے بارے میں سعید بن مسیّب نے یہ فرمایا: اس نے جو کیا ہے وہ بہت برا ہے۔

12973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَنْكَحْتَ أَمَتَكَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَنْتَزِعَهَا مِنْ زَوْجِهَا

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم اپنی کنیز کی شادی کر دو تو اب تمہیں یہ حق نہیں ہوگا کہ تم اسے اس کے شوہر سے علیحدہ کرواؤ۔

12974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَنْتَزِعُ أَمَتِي مِنْ عَبْدِ قَوْمٍ آخَرِينَ أَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْضِهِ. قُلْتُ: أَبَى إِلَّا صَدَاقَهُ قَالَ: هُوَ لَهُ كُلُّهُ، فَإِنْ أَبَى فَانْتَزِعْهَا إِنْ شِئْتَ، وَمِنْ حُرٍّ إِنْ أَنْكَحْتَهَا إِيَّاهُ، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: لَا تَنْزِعْهَا مِنَ الْحُرِّ، وَإِنْ أَعْطَيْتَهُ الصَّدَاقَ، وَلَا تَسْتَخْدِمْهَا، وَلَا تَبِعْهَا، وَلَا تَنْتَزِعْهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں اپنی کنیز کو کسی اور کے غلام سے الگ کروا سکتا ہوں جس کے ساتھ میں نے اس کنیز کی شادی کی ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! تم اس (غلام) کو راضی کر لو میں نے کہا: اگر وہ مہر کے بغیر راضی نہیں ہوتا' تو انہوں نے فرمایا: اسے پورا مہر مل جائے گا اگر وہ انکار کر دیتا ہے' تو اگر تم چاہو تو اس کنیز کو علیحدہ کروا لو اور تم آزاد شخص سے بھی اسے علیحدہ کروا سکتے ہو جب تم نے اس کنیز کا نکاح اس آزاد شخص سے کیا ہو۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں) لیکن بعد میں عطاء نے اپنے اس موقف سے رجوع کر لیا اور انہوں نے یہ فرمایا: تم آزاد شخص سے اس کنیز کو علیحدہ نہیں کروا سکتے خواہ تم نے اسے مہر کی رقم دے دی ہو اور تم اس کنیز سے خدمت نہیں لے سکتے تم اسے فروخت نہیں کر سکتے تم اسے علیحدہ نہیں کروا سکتے۔

12975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيَنْتَزِعُهَا سَيِّدُهَا ضِرَارًا لِغَيْرِ حَاجَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنَّهُ يَأْثَمُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اس کنیز کا آقا کسی ضرورت کے بغیر محض نقصان پہنچانے کے لئے اس کو (اس کے شوہر سے) علیحدہ کروا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! لیکن وہ گناہ گار ہوگا۔

بَابُ نِكَاحُ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

باب: غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

12976 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، كَانَ أَجِيرًا لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَنِكَاحُهُ حَرَامٌ، وَإِذَا نَكَحَ بِإِذْنِ مَوَالِيهِ، فَالطَّلَاقُ بِيَدِ مَنْ يَسْتَحِلُّ الْفَرْجَ

٭٭ سفیان ثوری ایک شخص کے حوالے سے سالم بن عبداللہ کے ایک ملازم کے حوالے سے سالم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی غلام اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو اس کا نکاح حرام ہوگا اور جب وہ اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو طلاق کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جو شرم گاہ کو حلال کرتا ہے۔

12977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ، ثُمَّ طَلَّقَ وَلَمْ يَعْلَمْ سَيِّدُهُ قَالَ: لَا يَجُوْزُ نِكَاحُهُ، لَيْسَ ذٰلِكَ بِنِكَاحٍ، وَلَا طَلَاقُهُ بِطَلَاقٍ قَالَ عَطَاءٌ: وَلٰكِنَّهٗ قَدْ اَخْطَاَ السُّنَّةَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص (جو غلام ہو) وہ اگر اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے اور پھر طلاق بھی دیدے اس کے آقا کو پتہ بھی نہ ہو؟ تو عطاء نے فرمایا: اس کا نکاح درست نہیں ہوگا یہ چیز نکاح شمار ہی نہیں ہوگی، اور نہ ہی اس کی دی ہوئی طلاق، طلاق شمار ہوگی۔

عطاء فرماتے ہیں: تاہم اس نے سنت کے حکم کی خلاف ورزی کی۔

12978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا نِكَاحَ لِعَبْدٍ، اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ. وَذَكَرَهُ قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا نکاح صرف اس کے آقا کی اجازت کے ساتھ ہی ہوسکتا ہے قتادہ نے یہ بات حسن بصری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

12979 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا عَبْدٍ نَكَحَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ، فَهُوَ عَاهِرٌ

٭٭ عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے

12979 - الجامع للترمذي ' أبواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في نكاح العبد بغير إذن سيده' حديث: 1065'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في العبد يتزوج بغير إذن من سيده - حديث: 2202' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب النكاح' وأما حديث عيسى - حديث: 2719'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب في نكاح العبد بغير إذن سيده - حديث: 1792'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' من كره للعبد أن يتزوج بغير إذن سيده - حديث: 12870'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2279'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب ما على الأولياء وإنكاح الآباء البكر بغير إذنها ووجه - باب نكاح العبد بغير إذن مالكه' حديث: 12827'مسند أحمد بن حنبل - مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 13953'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى عنه عبد الله بن محمد بن عقيل' حديث: 1769'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث: 1949'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبيد - حديث: 4899

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے' تو وہ زنا کرنے والا شمار ہوگا''۔

12980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، ضَرَبَ غُلَامًا لَّهُ الْحَدَّ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اس غلام کو حد لگوائی تھی جس نے ان کی اجازت کے بغیر شادی کر لی تھی اور انہوں نے ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

12981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، وَجَدَ عَبْدًا لَّهُ نَكَحَ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاَبْطَلَ صَدَاقَهٗ، وَضَرَبَهٗ حَدًّا

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو پایا کہ اس نے ان کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا ہے' تو انہوں نے ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور اس کے مہر کو کالعدم قرار دیا اور اسے حد لگوائی۔

12982 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَرٰى نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ زِنًا، وَيَرٰى عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَعَلَى الَّتِيْ نَكَحَ اِذَا اَصَابَهَا اِذَا عَلِمَتْ اَنَّهٗ عَبْدٌ، وَيُعَاقَبُ الَّذِيْنَ اَنْكَحُوْهُ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے: غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا زنا شمار ہوگا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ایسے غلام پر حد جاری ہوگی' اور وہ عورت جس کے ساتھ اس غلام نے نکاح کیا ہے' اور اس کے ساتھ صحبت کی ہے اگر تو اس عورت کو یہ پتہ تھا کہ یہ غلام ہے تو اس عورت پر بھی حد جاری ہوگی' اور ان لوگوں کو سزا دی جائے گی جنہوں نے اس کا نکاح کروایا ہو۔

12983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ تَمَّامٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَمْلُوْكٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ قَالَ: هِيَ اَبَاحَتْ فَرْجَهَا

✻✻ سلمہ بن تمام نے ایک شخص کے حوالے سے مملوک (غلام) کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لیتا ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اس عورت کی شرمگاہ کو مباح کر دے گی۔

12984 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَزَوَّجَ غُلَامٌ لِاَبِيْ مُوْسٰى امْرَاَةً، فَسَاقَ اِلَيْهَا خَمْسَ قَلَائِصَ، فَخَاصَمَ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَبْطَلَ النِّكَاحَ، وَاَعْطَاهَا قَلُوْصَيْنِ، وَرَدَّ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى ثَلَاثًا

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی اور پانچ اونٹنیاں اسے (مہر کے طور پر) دیں انہوں نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو کالعدم قرار دیا اور دو اونٹنیاں اس خاتون کو دے دیں اور تین اونٹنیاں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیں۔

12985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ قَالَ: اِنْ شَاءَ السَّيِّدُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ شَاءَ اَقَرَّهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا.

✻✻ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لیتا ہے' تو حسن بصری فرماتے ہیں: اگر اس کا آقا چاہے گا' تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دے گا اور اگر وہ چاہے گا' تو ان دونوں کو ان کے نکاح پر برقرار رکھے گا۔

12986 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

✻✻ سفیان ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے حسن بصری کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الْعَبْدَيْنِ يَفْتَرِقَانِ بِطَلَاقٍ، ثُمَّ يُعْتَقَانِ

باب: جب دو غلاموں (یعنی غلام اور کنیز) کے درمیان طلاق کے ذریعے علیحدگی ہو جائے اور پھر ان دونوں کو آزاد کر دیا جائے

12987 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ بِاِذْنِ سَيِّدِهَا، فَبَتَّهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو اپنے آپ کی اجازت کے ساتھ طلاق دے دیتا ہے' اور اسے طلاق بتہ دے دیتا ہے' اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

12988 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ فِيْهَا: لَا تَحِلُّ لَهٗ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ، لَا تَحِلُّ اِلَّا مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ

✻✻ امام شعبی نے مسروق کا ایسی خاتون کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے: وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔ وہ حلال بھی اسی طرح ہوگی جس حوالے سے حرام ہوئی تھی۔

12989 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ، مَوْلٰى ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا اَيَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ عَمَّنْ؟ قَالَ: اَفْتٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ عمر بن معتب نے ابن نوفل کے غلام ابوالحسن کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے غلام

کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیتا ہے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے تو کیا وہ شخص اس عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ان سے پوچھا گیا اس کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم بیان کیا ہے۔

بَابٌ الْاَمَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

باب: جب کوئی کنیز کسی شخص کی بیوی ہو اور وہ شخص اسے طلاق دیدے اور بعد میں اسی کنیز کو خرید لے

12990 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ بتَّ اَمَةً، ثُمَّ ابْتَاعَهَا، وَلَمْ تَنكِحْ بَعْدَهُ اَحَدًا، اَتَحِلُّ لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُهُ. قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ كَانَ اَصَابَهَا حِيْنَ ابْتَاعَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، فَلْيَنْكِحْهَا قَبْلَ اَنْ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهَا فَلَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک کنیز کو (جو اس کی بیوی ہو) طلاق بتہ دے دیتا ہے پھر وہ اسی کنیز کو خرید لیتا ہے اور اس عورت نے اس کے بعد کوئی نکاح بھی نہ کیا ہو تو کیا وہ عورت اس شخص کے لئے حلال ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔

عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اس کنیز کو خریدنے کے بعد اس سے صحبت کرتا ہے اور پھر اسے آزاد کرتا ہے تو پھر وہ اس عورت کے ساتھ اس عورت کی دوسری شادی (اور اس کے بعد طلاق یا بیوہ ہونے کے بغیر) اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے لیکن اگر اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو پھر ایسا نہیں ہو سکتا۔

12991 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ جَارِيَةَ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ فَاَبَانَهَا، ثُمَّ قُضِيَ لَهُ: اَنْ اَعْتِقْ، فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: لَا تَحِلُّ لَكَ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کثیر بن صلت کی کنیز ایک غلام کی بیوی تھی اس غلام نے اسے طلاق بائنہ دے دی پھر کثیر سے یہ کہا گیا کہ تم اس غلام کو آزاد کر دو اس غلام نے اس کنیز کو خریدنے کا ارادہ کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت تمہارے لئے حلال نہیں ہے جب تک یہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

12992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْاَمَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا، اَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَهُ مَالِكٌ، وَقَالَهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ

٭٭ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا شوہر اسے طلاق بتہ دے دیتا ہے اور بعد میں اسے خرید لیتا ہے (تو حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) وہ عورت اس شخص کے لئے

اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہوجاتی)۔

امام مالک بھی اسی بات کے قائل ہیں سعید بن مسیّب اور سلیمان بن یسار بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

12993 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ كَثِيْرًا - مَوْلَى الصَّلْتِ - طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا، فَسَاَلَ عَنْهَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

* * زہری بیان کرتے ہیں: صلت کے غلام کثیر نے اپنی بیوی کو دوطلاقیں دے دیں پھر انہوں نے اس کو خرید لیا انہوں نے اس خاتون کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ عورت دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہوجاتی)۔

12994 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ قُسَيْطٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ فِي رَجُلٍ بَتَّ اَمَةً، ثُمَّ ابْتَاعَهَا، فَاَعْتَقَهَا، فَقَالَ زَيْدٌ: اِنْ اَصَابَهَا حِيْنَ ابْتَاعَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، فَلَا يَنْكِحُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اسْمُ الْعَبْدِ قِسْطَاسٌ غُلَامُ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ

* * اسماعیل بن امیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: (جو اپنی بیوی کو جو) کنیز ہو اسے طلاق بتہ دے دیتا ہے پھر وہ اسے خرید لیتا ہے اور اسے آزاد کر دیتا ہے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو اس نے اس کنیز کو خریدنے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کر لی تھی اور پھر اسے آزاد کیا تو اب وہ اس کنیز کے ساتھ اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر لیتی۔

ابن جریج کہتے ہیں: اس غلام کا نام قسطاس تھا اور وہ کثیر بن صلت کا غلام تھا۔

12995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، اَنَّ كَثِيْرًا، مَوْلَى الصَّلْتِ كَانَ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا، وَاَعْتَقَهَا، فَقَالَ زَيْدٌ: لَوْ كُنْتَ وَطِئْتَهَا بِالْمِلْكِ حَلَّتْ لَكَ، وَلٰكِنْ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

* * ابن قسیط بیان کرتے ہیں: کثیر جو حضرت صلت کا غلام تھا نے اپنی بیوی کو دوطلاقیں دے دیں پھر انہوں نے اس عورت کو خرید لیا اور اسے آزاد کر دیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو تم نے ملک یمین کے طور پر اس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی تو وہ تمہارے لئے حلال ہوگی لیکن ویسے وہ تمہارے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہوجاتی)۔

12996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الرَّجُلِ، فَيُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَيَتَسَرَّاهَا قَالَ: اَكْرَهُ ذٰلِكَ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایسی کنیز کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے جو کسی شخص کی بیوی ہو وہ شخص اس کنیز کو طلاق دیدے اس کے بعد وہ شخص اس کنیز کو خرید لے اور اسے اپنی کنیز بنا لے تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

12997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اَمَةٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ اِلَّا مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ

٭٭ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی شخص کی بیوی ہو وہ شخص اسے دو طلاقیں دیدے پھر وہ اس کنیز کو خرید لے تو مسروق نے فرمایا: وہ کنیز اس شخص کے لئے صرف اسی حوالے سے حلال ہوگی جس حوالے سے وہ اس کے لئے حرام ہوئی تھی۔

12998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ

٭٭ ابوضحیٰ نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ عورت اس شخص کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

12999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِیُّ، اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ سَيِّدَهَا وَقَعَ عَلَيْهَا؟ قَالَ: لَيْسَ بِزَوْجٍ

٭٭ سفیان ثوری نے اسماعیل کا یہ بیان نقل کیا ہے: امام شعبی سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کہ اگر اس کا مالک اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ (یعنی مالک) شوہر نہیں ہوتا۔

13000 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ عَبْدًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَبَتَّهَا، ثُمَّ اَرَادَ الْعَبْدُ اَنْ يَبْتَاعَهَا، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَبْتَاعَهَا اِنْ شَاءَ

٭٭ جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اہل یمن کے ایک غلام نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور طلاق بتہ دے دی پھر اس غلام نے اس کنیز کو خریدنے کا ارادہ کیا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے ان کے پاس آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے یہ ہدایت کی کہ اگر وہ چاہے' تو اس کنیز کو خرید سکتا ہے۔

13001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيٍّ فِیْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ، فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا، قِيلَ لَهُ قَالَ: قِيلَ لَهُ: اَيَاْتِيهَا؟ فَاَبٰى

٭٭ ابوصالح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کی بیوی کوئی کنیز ہو اور وہ اس عورت کو دو طلاقیں دیدے پھر وہ اس عورت کو خرید لے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا وہ شخص اس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا۔

بَابٌ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ الْعَبْدِ

باب: جو کنیز کسی غلام کی بیوی ہو اور وہ آزاد کر دی جائے

13002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتِ الْاَمَةُ عِنْدَ الْعَبْدِ خُيِّرَتْ، فَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَاِلَّا فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی کنیز کسی غلام کی بیوی ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے تو کنیز کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی' اور اگر اختیار نہیں کرتی ہے' تو پھر کچھ بھی نہیں ہوگا۔

13003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ

✽✽ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ کنیز اپنی ذات کو اختیار کر لے تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی معمر نے اسحاق بن راشد کے حوالے سے وہ عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی۔

13004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ فُرْقَةٌ وَلَيْسَ بِطَلَاقٍ.

وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ

✽✽ معمر نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے' تو یہ علیحدگی شمار ہوگی طلاق شمار نہیں ہوگی۔

سفیان ثوری نے یہ بات منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی اور حضرت لیث کے حوالے سے طاؤس سے بھی نقل کی ہے۔

13005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِنْ شَاءَتْ جَلَسَتْ عِنْدَهُ، وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ.

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے اپنے والد کا یہ قول بتایا ہے: اگر وہ کنیز چاہے گی تو اس شخص کے ساتھ رہے گی' اور اگر چاہے گی تو اس سے علیحدگی اختیار کر لے گی۔

13006 - حدیث نبوی: وَحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَرَاَيْتَ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ مَا يَسْاَلُونَكِ عِدَّةً وَاحِدَةً، اَيَبِيعُونَكِ فَاُعْتِقَكِ؟ قَالَتْ: حَتّٰى اَسْاَلَهُمْ فَذَهَبَتْ فَسَاَلَتْهُمْ فَقَالُوا: نَعَمْ، وَالْوَلَاءُ لَنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ، فَاشْتَرَتْهَا فَاَعْتَقَتْهَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ،

فَشَرْطُهُ ذٰلِكَ بَاطِلٌ، وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ، شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

✵✵ حضرت حسن بن مسلم اور دیگر حضرات نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ کتابت کی رقم کی ادائیگی کے لئے ان سے مدد حاصل کریں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ وہ لوگ تم سے جتنی رقم کا مطالبہ کر رہے ہیں میں اگر ایک ہی مرتبہ انہیں ادا کردوں تو کیا وہ تمہیں فروخت کر دیں گے تاکہ میں تمہیں آزاد کردوں اس خاتون نے کہا: میں پہلے اس بارے میں ان سے دریافت کر لیتی ہوں وہ خاتون گئی اور اس نے اپنے مالکان سے دریافت کیا: تو اس کے مالکان نے کہا: ٹھیک ہے' لیکن ولاء کا حق ہمارے پاس رہے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کنیز کو خرید کر اسے آزاد کردو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو خرید کر اسے آزاد کر دیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ ایسی شرائط طے کرتے ہیں جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہوتی جو شخص کوئی شرط مقرر کرے جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو' تو اس کی مقرر کردہ شرط کالعدم شمار ہوگی خواہ اس نے سو شرائط طے کی ہوئی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شرط (یعنی جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے) وہ زیادہ حق دار ہے' اور زیادہ مضبوط ہے۔

13007 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: لَمَّا

13006-صحيح البخاري - كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة - باب ذكر البيع والشراء على المنبر في المسجد' حديث: 446' صحيح مسلم - كتاب العتق' باب إنما الولاء لمن أعتق - حديث: 2840'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق والولاء ' باب ذكر الولاء وأن ولاء المعتق لمن أدى فيه الثمن - حديث: 3859' صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' ذكر البيان بأن الأمة المزوجة إذا أعتقت كان لها الخيار في - حديث: 4331'موطأ مالك - كتاب العتق والولاء ' باب مصير الولاء لمن أعتق - حديث: 1474'سنن الدارمي -ومن كتاب الطلاق' باب في تخيير الأمة تكون تحت العبد فتعتق - حديث: 2254'سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب في بيع المكاتب إذا فسخت الكتابة - حديث: 3446'سنن ابن ماجه - كتاب العتق' باب المكاتب - حديث: 2518'السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : خيار الأمة - حديث: 3412'السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب في أكل لحوم الخيل والبغال والحمير - حديث: 560'سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في خيار الأمة - حديث: 1200'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' إذا تحولت الصدقة - حديث: 2367'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب البيوع' باب البيع يشترط فيه شرط ليس منه - حديث: 3689'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3707'سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2509'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك - باب من اشترى مملوكا ليعتقه' حديث: 10157'مسند أحمد بن حنبل - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23995

سَامَتْ عَائِشَةُ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ: اَعْتِقُهَا فَقَالُوا وَتَشْتَرِطِينَ لَنَا وَلَاءَ هَا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: نَعَمْ، اشْتَرِطِيهِ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ، ثُمَّ قَامَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: مَا بَالُ الشَّرْطِ قَدْ وَقَعَ قَبْلَهُ حَقُّ اللّٰهِ، الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا سودا طے کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اسے آزاد کردوں گی تو اس کے مالکان نے کہا: آپ اس کی ولاء کی شرط ہمارے پاس رہنے دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے تم اس شرط کو رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایسی شرط کا کیا معاملہ ہے جس کے بارے میں اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کا حق آچکا ہو؟ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کے لئے ہوتا ہے۔

13008 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: جَاءَ تْ وَلِيدَةٌ لِبَنِيْ هِلَالٍ - يُقَالُ لَهَا بَرِيرَةُ - تَسْتَعِينُ عَائِشَةُ فِي كِتَابَتِهَا، فَسَامَتْ عَائِشَةُ بِهَا اَهْلَهَا فَقَالُوا: لَا نَبِيعُهَا اِلَّا وَلَنَا وَلَاؤُهَا، فَتَرَكْتُهَا، وَقَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَوْا اَنْ يَبِيعُوهَا اِلَّا وَلَهُمُ الْوَلَاءُ عَلَيْهَا. فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ، اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَابْتَاعَتْهَا عَائِشَةُ، وَاَعْتَقَتْهَا، فَخُيِّرَتْ بَرِيرَةُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، فَقَسَمَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً، فَاَهْدَتْ لِعَائِشَةَ نِصْفَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا ذَا الشَّاةَ الَّتِي اَعْطَيْتَ بَرِيرَةَ، فَنَظَرَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: قَدْ وَقَعَتْ مَوْقِعَهَا، هِيَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ، فَاَكَلَ مِنْهَا. وَقَالَ عُرْوَةُ: ابْتَاعَتْهَا مُكَاتَبَةً عَلٰى ثَمَانِ اَوَاقٍ لَمْ تَقْضِ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے عروہ بن زبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے بنو ہلال کی ایک کنیز جس کا نام بریرہ تھا وہ اپنی کتابت کی رقم کے سلسلے میں مدد حاصل کرنے کے لئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے مالکان کو ان کی رقم کی ادائیگی کے بارے میں کہا: تو ان لوگوں نے عرض کی کہ ہم صرف اس شرط پر اسے فروخت کریں گے کہ اس کی ولاء کا حق ہمارے پاس رہے گا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے چھوڑ دیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی کہ وہ لوگ صرف اس شرط پر اسے فروخت کرنا چاہتے ہیں کہ ولاء کا حق ان لوگوں کے پاس رہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیز تمہارے لئے رکاوٹ نہ بنے کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو خرید کر اسے آزاد کردیا۔

بریرہ نامی اس خاتون کو اختیار دیا گیا تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم میں ایک بکری اسے دے دی تو اس خاتون نے اس کا نصف حصہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے کے طور پر دے دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دریافت کیا: تمہارے

پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی نہیں! صرف وہ بکری ہے' جو آپ نے بریرہ کو دی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحے توجہ کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے مقام تک پہنچ چکی ہے' یہ اس کے لئے صدقہ تھی اور ہمارے لئے تحفہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کا گوشت کھالیا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو کتابت کے طور پر خریدا تھا اور اس کا معاوضہ آٹھ اوقیہ تھا اور اس خاتون نے اپنی کتابت کے معاوضے میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔

13009 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَهْدَتْ بَرِيرَةُ اِلٰى عَائِشَةَ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَتْ لَهُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَعَلَيْنَا هَدِيَّةٌ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ بریرہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز میں سے کچھ تحفے کے طور پر پیش کیا جو سیدہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

13010 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

13009-صحيح البخاري - كتاب الزكاة' باب إذا تحولت الصدقة - حديث:1435' صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب الحرة تحت العبد - حديث:4810' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ولبني هاشم وبني - حديث:1853' صحيح مسلم - كتاب العتق' باب إنما الولاء لمن أعتق - حديث:2842' صحيح مسلم - كتاب العتق' باب إنما الولاء لمن أعتق - حديث:2847'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق والولاء' باب ذكر الولاء وأن ولاء المعتق لمن أدى فيه الثمن - حديث:3858' صحيح ابن حبان - كتاب الهبة' ذكر العلة التي من أجلها قالت عائشة : هذا تصدق علي - حديث:5193'موطأ مالك - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الخيار - حديث:1174'سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب في تخيير الأمة تكون تحت العبد فتعتق - حديث:2255'سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب خيار الأمة إذا أعتقت - حديث:2072'السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : خيار الأمة - حديث:3411' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' خيار الأمة تعتق - حديث:5477'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الزكاة' باب الصدقة على بني هاشم - حديث:1921'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الهبات' جماع أبواب عطية الرجل ولده - باب كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأخذ صدقة' حديث:11258'السنن الصغير للبيهقي - كتاب النكاح' باب الأمة تعتق - حديث:1947'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2464'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - القاسم عن عائشة' حديث:1506'مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة ' حديث:3154'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:613'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث:11619

ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا لِبَنِيْ فُلَانٍ - نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ - يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، وَاللّٰهِ، لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْآنَ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالَ اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ كَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى زَوْجِهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَاْمُرُنِيْ بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا اَنَا شَفِيعٌ لَهُ. فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ اَبَدًا

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ بریرہ کے شوہر ایک غلام تھے وہ بنوفلاں کے غلام تھے انہوں نے انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کا ذکر کیا ان صاحب کا نام مغیث تھا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) اللہ کی قسم یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ وہ صاحب اس خاتون کے پیچھے مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتے ہوئے جارہے تھے اور رو رہے تھے۔

ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے کہا: وہ اپنے شوہر کے پاس واپس چلی جائیں تو اس خاتون نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اس بات حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف سفارش کررہا ہوں تو اس خاتون نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اس کی طرف کبھی واپس نہیں جاؤں گی۔

13011 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اعْتَدَّتْ بَرِيرَةُ ثَلَاثَ حِيَضٍ

✽ ✽ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ بریرہ نے تین حیض عدت گزاری تھی۔

13012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ عَبْدٌ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ - وَقَالَ غَيْرُ خَالِدٍ - يَتْبَعُهَا فِي السِّكَكِ تَسِيلُ عَيْنَاهُ

✽ ✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: وہ صاحب ایک غلام تھے ان کا نام مغیث تھا جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ اس خاتون کے پیچھے گلیوں میں چلتے ہوئے جارہے تھے اور ان کے آنسو جاری تھے۔

13013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تُخَيَّرُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ عِنْدَ عَبْدٍ.

13010-صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب خيار الأمة تحت العبد - حديث: 4980' صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب خيار الأمة تحت العبد - حديث: 4981' صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة - حديث: 4982'سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في خيار الأمة - حديث: 1197'المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' كتاب الطلاق - حديث: 722'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الطلاق' باب الأمة تعتق وزوجها حر , هل لها خيار أم لا - حديث: 2964'السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب العيب في المنكوحة - باب الأمة تعتق وزوجها عبد' حديث: 13346'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1792'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11643

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی خاتون کو (شوہر سے علیحدگی کا) اختیار نہیں دیا جائے گا یہ اختیار صرف اس وقت ہوگا' جب وہ کسی غلام کی بیوی ہو۔

13014 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابٌ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ الْعَبْدِ فَيُصِيْبُهَا وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ

باب: جب کوئی کنیز کسی غلام کی بیوی ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے اور پھر بھی وہ غلام اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے اور عورت کو یہ پتہ نہ ہو کہ اسے اختیار بھی ہے

13015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الْاَمَةِ تُعْتَقُ عِنْدَ الْعَبْدِ، ثُمَّ لَا تَخْتَارُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا زَوْجُهَا. قَالَا: لَا خِيَارَ لَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنِ اَبِيْ قِلَابَةَ، وَعَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو اور پھر وہ کنیز اپنے آپ کو اختیار نہ کرے یہاں تک کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اب اس کنیز کو اختیار باقی نہیں رہے گا۔

معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

13016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَصَابَهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے تو اب اس عورت کو اختیار نہیں رہے گا۔

13017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ - يُقَالُ لَهَا: زَبْرَاءُ - حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَبْدٍ، فَعُتِقَتْ. قَالَتْ: فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ حَفْصَةُ - زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِنِّيْ مُخْبِرَتُكِ بِخَبَرٍ، وَلَا اُحِبُّ اَنْ تَصْنَعِيْ شَيْئًا: اِنَّ اَمْرَكِ بِيَدِكِ حَتّٰى يَمَسَّكِ زَوْجُكِ، فَاِذَا مَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ. قَالَتْ: قُلْتُ: فَهُوَ الطَّلَاقُ، فَهُوَ الطَّلَاقُ، فَهُوَ الطَّلَاقُ.

وَاَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ زَبْرَاءَ

٭٭ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: بنوعدی بن کعب کی ایک کنیز جس کا نام زبراء تھا اس کنیز نے انہیں یہ بات بتائی ہے: وہ ایک غلام کی بیوی تھی اس کنیز کو آزاد کر دیا گیا وہ خاتون بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف یہ پیغام بھیجا کہ میں تمہیں ایک بات بتانے لگی ہوں میں اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ تم کچھ کرلو (وہ بات یہ ہے

کہ) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں اس وقت تک ہے جب تک تمہارا شوہر تمہارے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا ہے جب اس نے تمہارے ساتھ صحبت کر لی تو پھر تمہارے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: پھر تو یہ طلاق ہے پھر تو یہ طلاق ہے پھر تو یہ طلاق ہے۔

جہاں تک سفیان بن عیینہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے زبراء نامی خاتون سے یہ روایت نقل کی ہے۔

13018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا زَوْجُهَا، فَإِنْ اَقَرَّتْ لَهُ فَاَصَابَهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُفَارِقَهَا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ

❊❊ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی خاتون کو اس وقت تک اختیار رہے گا' جب تک اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا اگر وہ خاتون اپنے شوہر کے حق میں اقرار کر لیتی ہے اور اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اب اس کے شوہر کو اس سے علیحدگی کا اختیار نہیں رہے گا' البتہ اگر وہ چاہے گا' تو حکم مختلف ہوگا۔

13019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ يَعْلَمَ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ اِذَا عَلِمَتْ، فَاِنْ عَلِمَتْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، ثُمَّ اَصَابَهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر اس کا شوہر اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اس بات کا علم ہونے سے پہلے کہ اس عورت کو بھی کوئی اختیار ہے' تو اس عورت کو اس وقت تک اختیار رہے گا' جب تک اسے علم نہیں ہو جاتا جب اسے علم ہو جائے کہ اس کو اختیار حاصل ہے' اور پھر اس کے بعد اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے تو اب اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔

13020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا وَقَدْ عَرَفَتْ، فَلَيْسَ لَهَا الْخِيَارُ، وَاِنْ اَصَابَهَا وَلَمْ تَعْرِفْ فَاِنَّ لَهَا الْخِيَارَ اِذَا عَلِمَتْ، وَاِنْ اَصَابَهَا اَلْفَ مَرَّةٍ حَتّٰى يَشْهَدَ الْعُدُولُ عَلٰى اَنْ قَدْ عَلِمَتْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ عبداللہ بن عامر نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر اس کنیز کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے اور اس کنیز کو اس مسئلے کا پتہ ہو' تو اسے اس بات کا اختیار باقی نہیں رہے گا لیکن اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے اور اس کنیز کو اس بات کا پتہ نہیں تھا تو اس کنیز کو اس وقت تک اختیار رہے گا' جب تک اسے علم نہیں ہو جاتا' خواہ شوہر نے ایک ہزار مرتبہ اس کے ساتھ صحبت کر لی ہو' یہاں تک کہ عادل لوگ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اس خاتون کو اس بات کا علم تھا کہ اسے علیحدگی کا اختیار ہے۔

13021 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنْ اُعْتِقَتْ وَزَوْجُهَا مَمْلُوكٌ، فَبَادَرَ اِلَيْهَا فَاَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ اِذَا عَلِمَتْ، وَلَوْ

وَلَيْتَ لَضَرَبْتُهُ ضَرْبًا اُوْلِمُ مِنْهُ كَتِفَيْهِ

✽✽ ابونضر نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور اس کا شوہر غلام ہو اور پھر وہ غلام جلدی سے کنیز کے پاس جائے اور اس کے ساتھ صحبت کر لے اس سے پہلے کہ کنیز کو اس بات کا علم ہو کہ اس کے پاس اختیار ہے' تو بھی کنیز کے پاس اختیار باقی رہ جائے گا' جب تک اسے علم نہیں ہو جاتا اور اگر میرے پاس حکومتی اختیار ہو تو میں اس کے شوہر کی ایسی پٹائی کروں کہ اس کے کندھوں کے درمیان اسے تکلیف محسوس ہو۔

13022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا جَامَعَهَا بَعْدَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، فَلَا خِيَارَ لَهَا

✽✽ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب عورت کو علم ہونے کے بعد شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے تو پھر اس عورت کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔

13023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ - يَعْنِي وَزَوْجُهَا - وَهِيَ فِي مَجْلِسٍ، وَهِيَ تَعْلَمُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، فَلَمْ تَخْتَرْ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ حَتّٰى تَقُوْمَ فَلَا خِيَارَ لَهَا، وَاِنِ ادَّعَتْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ، اسْتُحْلِفَتْ ثُمَّ خُيِّرَتْ.

قَالَ سُفْيَانُ: " وَيَقُوْلُ نَاسٌ: اِنَّ لَهَا الْخِيَارَ اَبَدًا حَتّٰى يَقِفَهَا الْاِمَامُ فَيُخَيِّرَهَا " بَلَغَنِي هٰذَا عَنْهُ

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کنیز اور اس کا شوہر ایک ہی محفل میں موجود ہوں اور اس کنیز کو اس بات کا علم ہو کہ اسے اختیار مل چکا ہے' اور پھر وہ اس مجلس کے دوران اس اختیار کو حاصل نہ کرے یہاں تک کہ اٹھ جائے تو پھر اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا اور اگر کنیز یہ دعویٰ کرے کہ اسے اس بات کا علم نہیں تھا تو اس سے حلف لیا جائے گا اور پھر اسے اختیار دے دیا جائے گا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: بعض حضرات یہ فرماتے ہیں: اس کنیز کے پاس اختیار اس وقت تک رہے گا یہاں تک کہ حاکم وقت اسے اس بات کا اختیار دے گا۔ یہ روایت ان کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے۔

13024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنْ اُعْتِقَتْ عِنْدَ عَبْدٍ، فَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، اَوْ لَمْ تَخْتَرْ حَتّٰى عُتِقَ زَوْجُهَا، اَوْ حَتّٰى تَمُوْتَ اَوْ يَمُوْتَ تَوَارَثَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی تھی اور اسے یہ علم نہ ہو کہ اسے اختیار بھی ہے یا وہ خود کو اختیار نہیں کرتی یہاں تک کہ اس کے شوہر کو آزاد کر دیا جاتا ہے یا وہ کنیز مر جاتی ہے یا اس کا شوہر مر جاتا ہے' تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

بَابُ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ الْحُرِّ

باب: جب کوئی کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے

13025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ الْحُرِّ فَلَا خِيَارَ

* * معمر نے قتادہ کے حوالے سے اور حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ آزاد شخص کی بیوی ہو' تو پھر اس کو اختیار نہیں ملے گا۔

13026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَا: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَلَا خِيَارَ لَهَا، اَتَخْتَارُ وَهِيَ عِنْدَ مِثْلِهَا

* * معمر نے زہری اور ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو' تو اس کنیز کو اختیار نہیں ملے گا کیا وہ ایسی صورت میں اختیار پائے گی؟ جبکہ وہ ایک ایسے شخص کی بیوی ہے' جو اس کی مانند (آزاد ہے)۔

13027 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَلَا خِيَارَ لَهَا

* * نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ آزاد شخص کی بیوی ہو' تو اس کنیز کو اختیار نہیں ملے گا۔

13028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَلَهَا الْخِيَارُ

* * امام شعبی فرماتے ہیں: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو' تو اس کنیز کو اختیار ملے گا۔

13029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تُخَيَّرُ عِنْدَ حُرٍّ كَانَتْ اَوْ عِنْدَ عَبْدٍ

* * امام شعبی فرماتے ہیں: کنیز کو اختیار ملے گا خواہ وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو یا کسی غلام کی بیوی ہو۔

13030 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَلَهَا الْخِيَارُ

* * ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو' تو اسے اختیار نہیں ملے گا۔

13031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا

٭٭ عمرو بن دینار نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

13032 - آثارِ صحابہ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا

٭٭ ابراہیم نخعی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

13033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ فَلَهَا الْخِيَارُ، اِنْ شَاءَتْ جَلَسَتْ عِنْدَهُ، وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: نَحْوَهُ

٭٭ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے گا اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو تو اس کنیز کو اختیار ملے گا اگر وہ چاہے گی تو اپنے شوہر کے ساتھ رہے گی اور اگر چاہے گی تو اس سے علیحدگی اختیار کر لے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حسن بن مسلم نے بھی اس کی مانند رائے بیان کی ہے۔

13034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ فَلَهَا الْخِيَارُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو تو اس کنیز کو اختیار ملے گا۔

13035 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تُخَيَّرُ، وَاِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِيٍّ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنیز کو اختیار ملے گا خواہ وہ کسی قریشی شخص کی بیوی ہو۔

13036 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَمَةٍ عُتِقَتْ وَلَهَا زَوْجٌ: اِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَفْعَلِيهِ، وَلٰكِنِّي اَتَحَرَّجُ اَنْ اَكْتُمَكِيهِ، اِنَّ لَكِ الْخِيَارَ عَلٰى زَوْجِكِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز سے فرمایا: جسے آزاد کر دیا گیا تھا اور اس کا شوہر بھی موجود تھا کہ میں تمہارے سامنے ایک معاملہ ذکر کرنے لگا ہوں اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن اس بات میں حرج محسوس کرتا ہوں کہ اس بات کو تم سے چھپاؤں تمہیں اپنے شوہر کے حوالے سے اختیار حاصل ہے۔

13037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ، كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ اَنْكَحَتْ بَيْنَهُمَا، فَاَرَادَتْ عِتْقَ الْاَمَةِ، فَخَشِيَتْ اَنْ تُفَارِقَ زَوْجَهَا، فَبَدَاَتْ، فَاَعْتَقَتْ زَوْجَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَتْهَا. قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَتْ تَبْغَضُ زَوْجَهَا فَخَشِيَتْ اَنْ تَخْتَارَ فِرَاقَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا (جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ تھیں) ان کا ایک غلام

اورایک کنیز تھے اس خاتون نے ان دونوں کی شادی کروادی تھی پھرانہوں نے کنیز کوآزاد کرنے کاارادہ کیا' توانہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار نہ کرلے تواس خاتون نے پہلے اس کنیز کے شوہر کوآزاد کیا پھراس کنیز کوآزاد کیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: وہ کنیز اپنے شوہر کوناپسند کرتی تھی اسی لئے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ علیحدگی کواختیار نہ کرلے۔

بَابٌ الْاَمَةُ عِنْدَ الْعَبْدِ فَيُعْتَقُ قَبْلَ اَنْ تَخْتَارَ

باب: جب کوئی کنیز کسی غلام کی بیوی ہواور پھر کنیز کے کسی صورت حال کواختیار کرنے سے پہلے غلام کوبھی آزاد کردیا جائے

13038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي اَمَةٍ عُتِقَتْ عِنْدَ عَبْدٍ، فَعُتِقَ قَبْلَ اَنْ تَخْتَارَ شَيْئًا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا، فَقَالَ: لَهَا الْخِيَارُ

✲✲ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے آزاد کردیا جاتا ہے' اور وہ کسی غلام کی بیوی ہوتی ہے' اور پھراس کنیز کے کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے شوہر کوبھی آزاد کردیا جاتا ہے' اور وہ کنیز ابھی اپنی عدت گزار رہی ہوتی ہے' توزہری فرماتے ہیں: اس کنیز کواختیار ملے گا۔

بَابٌ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ عَبْدٍ قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا

باب: جو کنیز کسی غلام کی بیوی ہواوراس غلام کے اس کنیز کی رخصتی کروانے سے پہلے اس کنیز کوآزاد کردیا جائے

13039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي اَمَةٍ عَتَقَتْ تَحْتَ عَبْدٍ قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ قَالَ: فَهِيَ بِالْخِيَارِ، فَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ

✲✲ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی غلام کی بیوی ہوتی ہے' اور رخصتی سے پہلے اس کنیز کوآزاد کردیا جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اس کنیز کواختیار ہوگا اگر وہ رخصتی سے پہلے اپنی ذات کواختیار کرلیتی ہے' تواسے نصف مہر ملے گا۔

13040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ، اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَهُوَ اَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ اِلَيَّ

✲✲ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی کنیز کوکچھ نہیں ملے گا اگر وہ اپنی ذات کواختیار کرلیتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: دونوں اقوال میں سے یہ قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

13041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ الْاَمَةَ عَلٰى مَهْرٍ

مُسَمًّى، فَاَعْتَقَهَا مَوَالِيهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَاِنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ قَالَ: الصَّدَاقُ لِلْمَوَالِي

✽✽ مغیرہ نے ابراہیم کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی متعین مہر کے عوض میں کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور پھر اس کے رخصتی کروانے سے پہلے ہی کنیز کے آقا اسے آزاد کر دیتے ہیں۔

ابن شبرمہ یہ فرماتے ہیں: اس کا مہر اس کے آقاؤں کو ملے گا۔

بَابُ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ الْحُرِّ فَتُحْدِثُ حَدَثًا

باب: جو کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو اور پھر اسے آزاد کر دیا جائے اور پھر کوئی نئی چیز پیدا کرے

13042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي اَمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَعُتِقَتْ قَالَ: اِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا وَهِيَ لَا تَعْلَمُ اَنَّ لَهَا خِيَارًا، ثُمَّ اَحْدَثَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ حَدَثًا اَوْ هُمَا، فَاِنَّهُمَا يُجْلَدَانِ وَلَا يُرْجَمَانِ، وَاِنْ خُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْهُ، ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا، ثُمَّ اَحْدَثَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْوِقَاعِ رُجِمَا، وَاِنِ اخْتَارَتْهُ فَلَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا حَتّٰى يُحْدِثَا، فَاِنَّهُمَا يُجْلَدَانِ

✽✽ سفیان ثوری ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہے' اور اس کنیز کو آزاد کر دیا جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور کنیز کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اسے اختیار حاصل ہے' اور پھر اس کے بعد کوئی نئی چیز پیدا کرے تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور انہیں سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اگر عورت کو اختیار دے دیا گیا ہو اور اس نے شوہر کو اختیار کر لیا ہو اور پھر شوہر نے اس کے ساتھ صحبت بھی کر لی ہو اس کے بعد کوئی نئی چیز پیدا کرے تو ان دونوں کو سنگسار کیا جائے گا لیکن اگر کنیز نے شوہر کو اختیار کر لیا اور شوہر نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی یہاں تک کہ ان دونوں نے نئی چیز پیدا کی (یعنی زنا کا ارتکاب کیا) تو ان دونوں کو کوڑے لگائیں جائیں گے۔

بَابُ الْمُكَاتَبَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ الرَّجُلِ، وَالْمُدَبَّرَةُ، وَاُمُّ الْوَلَدِ

باب: جب کوئی مکاتبہ کنیز' کسی شخص کی بیوی ہو اور اس کنیز کو آزاد کر دیا جائے یا مدبرہ کنیز ہو یا ام ولد کنیز ہو

13043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْمُكَاتَبَةُ تُخَيَّرُ

✽✽ فراس نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتبہ کنیز کو اختیار دیا جائے گا۔

13044 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كَاتَبَهُمَا سَيِّدُهُمَا وَاَعْتَقَهُمَا، فَهِيَ امْرَاَتُهُ كَمَا هِيَ، لَا خِيَارَ لَهَا

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر ان دونوں (یعنی کنیز اور اس کے شوہر) کا آقا ان دونوں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے' اور ان دونوں کو آزاد کر دیتا ہے' تو وہ عورت اس شخص کی پہلے کی طرح بیوی رہے گی اس عورت کو کوئی

اختیار نہیں ہوگا۔

13045 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَكَاتَبَ الْعَبْدُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ وَحَدَّثَهَا، وَعُتِقَتْ قَالَ: هِيَ اَمْلَكُ بِاَمْرِهَا

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام اپنی بیوی کے حوالے سے کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور پھر اس کنیز کو آزاد کر دیا جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: وہ اس عورت کے معاملے کا زیادہ مالک ہوگا۔

13046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعَانَهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَلَا خِيَارَ لَهَا.

وَقَالَ فِرَاسٌ: عَنِ الشَّعْبِيِّ: تُخَيَّرُ، وَاِنْ اَعَانَهَا فِي كِتَابَتِهَا

✳✳ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اس کا شوہر اس کی کتابت کے معاوضے کی ادائیگی میں اس کنیز کی مدد کرتا ہے تو پھر اس کنیز کو اختیار باقی نہیں رہے گا۔

فراس نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت کو اختیار ملے گا خواہ اس کے شوہر نے اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی میں اس کی مدد ہی کیوں نہ کی ہو۔

13047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَيُقَالُ: اِنْ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَلَا خِيَارَ لَهَا، وَاِنْ تَزَوَّجَهَا قَبْلَ الْمُكَاتَبَةِ فَلَهَا الْخِيَارُ

✳✳ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: اگر مرد نے اس عورت کے ساتھ اس وقت شادی کی تھی جب وہ مکاتبہ کنیز تھی تو پھر اس کنیز کو اختیار نہیں رہے گا لیکن اگر اس کے مکاتبہ کنیز ہونے سے پہلے مرد نے اس کے ساتھ شادی کر لی تھی تو پھر اس عورت کو اختیار ملے گا۔

13048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " قَالَ اَصْحَابُنَا: اُمُّ الْوَلَدِ تُخَيَّرُ اِذَا مَاتَ سَيِّدُهَا، وَلَهَا زَوْجٌ وَالْمُدَبَّرَةُ وَالْمُكَاتَبَةُ، وَمِنَ الْحُرِّ اَيْضًا لَّهُنَّ الْخِيَارُ "

✳✳ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ فرماتے ہیں: ام ولد کنیز کا جب آقا انتقال کر جائے گا تو ام ولد کو یہ اختیار ہوگا جب کہ اس کا شوہر موجود ہو مدبرہ اور مکاتبہ کنیز کا بھی یہی حکم ہے اسی طرح اگر ان کا شوہر آزاد شخص ہو تو بھی انہیں اختیار حاصل ہوگا۔

13049 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمُكَاتَبِ وَامْرَاَتُهٗ مُكَاتَبَةٌ اِذَا اَدَّيَا مَا عَلَيْهِمَا، فَاِنَّ امْرَاَتَهٗ تُخَيَّرُ

✳✳ سفیان ثوری نے مکاتب غلام اور اس کی مکاتبہ بیوی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب وہ اپنے ذمہ لازم رقم کو ادا کر دیں گے تو پھر اس شخص کی بیوی کو اختیار دیا جائے گا۔

13050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ نَكَحَ مُكَاتَبَةً، فَعُتِقَتْ عِنْدَهُ قَالَ: لَا خِيَارَ لَهَا

٭٭ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی مکاتبہ کنیز کے ساتھ نکاح کرلیتا ہے' اورپھراس کے نکاح میں رہنے کے دوران اس عورت کوآزادکردیاجاتا ہے' توحسن بصری فرماتے ہیں: اس کنیزکواختیارنہیں ملے گا۔

13051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَا خِيَارَ لَهَا

٭٭ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی کنیزکواختیارنہیں ملے گا۔

13052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا خِيَارَ لَهَا

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی کنیزکواختیارنہیں ملے گا۔

13053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَاَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَا: لَهَا الْخِيَارُ

٭٭ امام شعبی اورابن سیرین' یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: ایسی کنیزکواختیارنہیں ملے گا۔

13054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ، وَاِنْ اَعَانَهَا فِي كِتَابَتِهَا

٭٭ جابر بن زید فرماتے ہیں: ایسی کنیزکواختیارملے گااگرچہ اس کے شوہرنے اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی میں اس کی مددکی ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ ابْتَاعَ امْرَاَتَهُ فَاَعْتَقَهَا

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی (جوکسی اورکی کنیزہو) کوخریدکراسے آزادکردے

13055 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ فِي الْاَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الرَّجُلِ: لَا بَاسَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا، فَيُعْتِقَهَا، ثُمَّ يَنْكِحَهَا

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کوایسی کنیزکے بارے میں یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے' جوکسی شخص کی بیوی ہو' تووہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اس کا شوہراسے خریدکراسے آزادکردے اورپھراس کے ساتھ نکاح کرلے۔

13056 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ، فَابْتَاعَهَا، فَاَعْتَقَهَا قَالَ: لَيْسَتْ بِامْرَاَةٍ، يَسْتَقْبِلُ نِكَاحًا جَدِيدًا، وَصَدَاقًا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ مَلَكَهَا، فَمَحَا الرِّقَّ وَالنِّكَاحَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کی بیوی ہے (جو کسی اور کی کنیز ہے) وہ شخص اسے خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: وہ اس کی بیوی نہیں رہے گی وہ شخص نئے سرے سے اس عورت کے ساتھ نکاح کرے گا اور اسے مہر دے گا' کیونکہ جب وہ اس کنیز کا مالک ہو گیا تو اس نے غلامی اور نکاح دونوں کو ختم کر دیا ہے۔

13057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ، فَاشْتَرَاهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا قَالَ: يَنْكِحُهَا نِكَاحًا جَدِيدًا، وَيُصْدِقُهَا، فَإِنَّ النِّكَاحَ الْاَوَّلَ قَدِ انْقَطَعَ

✲✲ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس کی بیوی (کسی اور کی کنیز ہوتی ہے) وہ شخص اس عورت کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اس عورت کے ساتھ نئے سرے سے نکاح کرے گا اور اسے مہر دے گا' کیونکہ پہلے والا نکاح کالعدم ہو چکا ہے۔

بَابُ الْعَبْدُ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ فَتَمْلِكُهُ اَوْ بَعْضَهُ

باب: جب کوئی غلام کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کر لے اور پھر وہ عورت اس غلام کی یا اس کے بعض حصے کی مالک بن جائے

13058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَاَةٍ تَزَوَّجَتْ عَبْدًا قَالَ: اِذَا مَلَكَتْ مِنْهُ شَيْئًا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ، وَاِنْ شَاءَتْ اُعْتِقَتْ وَتَزَوَّجَتْهُ، وَتَكُوْنُ تِلْكَ الْفُرْقَةُ تَطْلِيقَةً

✲✲ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی غلام کے ساتھ شادی کرتی ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اس غلام کے کسی حصے کی مالک بن جاتی ہے' تو اب وہ عورت اس شخص کے لئے حرام ہو جائے گی اب اگر وہ عورت چاہے گی تو اس غلام کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے گی' اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہو گی۔

13059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ: اَيُّ اَهْلِهَا اَعْلَمُ فَكُلُّهُمْ اَمَرَنِيْ بِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: امْرَاَةٌ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا، فَاشْتَرَتْهُ؟ فَقَالَ: اِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ اَعْتَقَتْهُ فَهُوَ عَلٰى نِكَاحِهَا، وَلَا صَدَاقَ وَلَا عِدَّةَ.

قَالَ مَعْمَرٌ، وَبَلَغَنِيْ عَنِ النَّخَعِيِّ مِثْلُ ذٰلِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا يُفَارِقُهُ

✲✲ معمر نے عطا بن سائب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مدینہ منورہ آیا میں نے دریافت کیا: یہاں کون سب سے بڑا عالم ہے' تو سب حضرات نے مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے پاس جانے کی ہدایت کی میں ان کے پاس گیا میں نے کہا: ایک خاتون ہے اس کا شوہر ایک غلام ہے وہ خاتون اس غلام کو خرید لیتی ہے' تو عبیداللہ بن عبداللہ نے فرمایا: اگر تو وہ عورت اس شخص کو اپنی غلامی میں رکھتی ہے' تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اور اگر وہ اس شخص کو آزاد کر دیتی ہے' تو ان کا نکاح برقرار رہے گا کوئی مہر نہیں دینا پڑے گا اور کوئی عدت نہیں ہو گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں ہوگی۔

13060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ اَنْ اَسْاَلَ عَنِ امْرَاَةٍ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا، فَوَرِثَتْهُ، فَسَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، فَقَالَ: اِنْ اَعْتَقَتْهُ حِيْنَئِذٍ فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا، وَاِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا

✵✵ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: عروہ نے مجھے بتایا کہ عبدالکریم بن ابومخارق نے مجھے خط لکھا کہ میں نے ایسی خاتون کے بارے میں حکم دریافت کرنا تھا جس کا شوہر غلام ہوتا ہے اور وہ خاتون وراثت میں اس شوہر کی مالک بن جاتی ہے میں نے اس بارے میں حضرت امام عامر شعبی سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ عورت اس شخص کو اسی وقت آزاد کر دیتی ہے تو وہ دونوں میاں بیوی اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے لیکن اگر وہ خاتون اسے اپنا غلام بنا لیتی ہے تو پھر ان دنوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

13061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً - اَوْ سُئِلَ - عَنْ رَجُلٍ اَنْكَحَ اُمَّ وَلَدِهٖ عَبْدَهٗ، فَتُوُفِّيَ السَّيِّدُ وَلَهٗ وَلَدٌ مِنْ اُمِّ وَلَدِهٖ تِلْكَ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ صَارَ لِوَلَدِهَا مِنَ الْعَبْدِ شَيْءٌ. قَالَ وَلَدُهَا - فِي قَوْلِ عَطَاءٍ: اِذَا مَلَكَتْ مِنْهُ شَيْءٌ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا' یا عطاء سے یہ سوال کیا گیا' جو ایسے شخص کے بارے میں تھا جو اپنی ام ولد کا نکاح اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے پھر اس آقا کا انتقال ہو جاتا ہے' اور اس آقا کی اس کی ام ولد میں سے اولاد بھی ہوتی تو عطاء نے فرمایا: ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی کیونکہ اب اس عورت کے بچوں کا غلام سے بھی تعلق ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: اس عورت کے بچے یعنی عطاء کے قول کے مطابق جب وہ عورت اس میں سے کسی حصے کی مالک بنے گی تو وہ اپنے شوہر کے لئے حرام ہو جائے گی۔

13062 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ ......، اِذَا اَنْكَحَ اُمَّ وَلَدِهٖ غُلَامَهٗ، ثُمَّ مَاتَ السَّيِّدُ كَانَ لَهَا الْخِيَارُ، فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ. قِيْلَ لِمَعْمَرٍ: فَاِنَّ لَهَا ابْنًا مِنْ سَيِّدِهَا، فَصَارَ زَوْجُهَا لِابْنِهَا ذٰلِكَ قَالَ: الْوَلَدُ لِاُمِّهٖ وَهُوَ عَبْدٌ، فَيَنْكِحُ اُمَّ وَلَدِ سَيِّدِهٖ. قَالَ: وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَاْخُذُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَحْتَاجَ، فَيَسْتَنْفِقَ بِالْمَعْرُوْفِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَهٗ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، نَحْوًا مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ حِيْنَ قَالَ: وَاِنْ كَانَتْ لِابْنِهٖ جَارِيَةٌ اَخَذَهَا فَوَطِئَهَا. قَالَ قَتَادَةُ: فَلَمْ يُعْجِبْنِيْ مَا قَالَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ...... کہ جب کوئی شخص اپنی ام ولد کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کروادے اور پھر آقا کا انتقال ہو جائے تو ام ولد کو اختیار ہوگا اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے' تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی

نہیں کروائی جائے گی معمر سے سوال کیا گیا اگر ام ولد کا اس کے آقا سے ایک بیٹا ہو تو اس ام ولد کے شوہر کا اس ام ولد کے بیٹے کے ساتھ تعلق ہوگا' تو انہوں نے فرمایا: بچے کا تعلق اس کی ماں سے ہوگا اور اس کا شوہر غلام شمار ہوگا جس نے اپنے آقا کی ام ولد کے ساتھ نکاح کیا تھا' وہ یہ فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ شخص اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ حاصل نہیں کرے گا' ماسوائے اس صورت کے' جس کا وہ محتاج ہو' تو وہ مناسب طریقے سے خرچ کرے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات قتادہ کے حوالے سے حسن بصری سے اس کی مانند نقل کی ہے' جو عطاء کا قول ہے' جو انہوں نے یہ کہا ہے: اگر اس کے بیٹے کی کوئی کنیز ہو تو وہ اسے حاصل کر کے اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے جو بات کہی ہے وہ مجھے پسند نہیں آئی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ فَيَشْتَرِی بَعْضَهَا

باب: جو شخص کسی کنیز کے ساتھ شادی کرے اور پھر اس کے کچھ حصے کو خرید لے

13063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ اَمَةً، فَاشْتَرٰى بَعْضَهَا قَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَسْتَخْلِصَهَا، وَاِنْ اَصَابَهَا فَحَمَلَتْ فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، وَتُقَوَّمُ لِشُرَكَائِهِ. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ: لَمْ تُقَمْ مِنْهُ اِلَّا قُرْبًا، وَتَكُوْنُ عَلٰى حَالِهَا

❁❁ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی کنیز کے ساتھ شادی کرتا ہے' اور پھر اس کے کچھ حصے کو خرید لیتا ہے' تو زہری بیان کرتے ہیں: وہ عورت اس شخص کے لئے حرام ہو جائے گی جب تک وہ اس عورت کو مکمل طور پر نہیں خرید لیتا اور اگر وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے' تو پھر وہ عورت اس شخص کی ام ولد شمار ہوگی' اور وہ اپنے شراکت داروں کو اس عورت کی قیمت ادا کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اس سے قیمت صرف قربت کی وصول کی جائے گی وہ عورت اپنی حالت پر برقرار رہے گی۔

13064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ: مَا هِيَ امْرَاَتُهُ، هِيَ جَارِيَتُهُ كَاَنَّهُ كَرِهَهَا

❁❁ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ خاتون اس شخص کی بیوی نہیں رہے گی وہ اس کی کنیز بن جائے گی' گویا کہ انہوں نے اس چیز کو مکروہ قرار دیا۔

13065 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الرَّجُلِ الْحُرِّ، فَيَرِثُ بَعْضَهَا، اَوِ الْحُرَّةُ فَيَتَزَوَّجُهَا الْعَبْدُ، فَتَرِثُ بَعْضَهُ قَالَ: اِذَا وَرِثَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ شَيْئًا، فَقَدْ فَسَدَ النِّكَاحُ

** حکم بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہوتی ہے' اور پھر وہ شخص اس کنیز کے کچھ حصے کا وارث بن جاتا ہے یا ایک آزاد عورت ہے' جس کے ساتھ کسی غلام نے شادی کر لی اور پھر وہ عورت اس غلام کے کچھ حصے کی وارث بن جاتی ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: جب ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے کسی حصے کا وارث بن جائے گا' تو ان کا نکاح فاسد ہو جائے گا۔

بَابُ الْحُرُّ تَحْتَهُ اَمَةٌ فَيَشْتَرِيهَا

باب: جب کسی آزاد شخص کی بیوی' کوئی کنیز ہو اور وہ شخص اس کنیز کو خرید لے

13066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحُرِّ تَكُوْنُ تَحْتَهُ الْاَمَةُ فَيَشْتَرِيهَا قَالَ: لَا، اَبْطَلَ الشِّرَى النِّكَاحَ، وَتَكُوْنُ عِنْدَهُ بِمِلْكِ الْيَمِينِ

** ابراہیم نخعی اور امام شعبی ایسے آزاد شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جس کی بیوی کنیز ہوتی ہے' اور پھر وہ اس عورت کو خرید لیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہوگا یہ خریدنا نکاح کو کالعدم کر دے گا اور وہ عورت اس شخص کے پاس کنیز کے طور پر رہے گی۔

بَابُ الْعَبْدُ يَغُرُّ الْحُرَّةَ

باب: غلام کا آزاد عورت کو دھوکہ دینا

13067 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ مَتَاعًا، فَتَزَوَّجَ بِهِ امْرَاَةً، فَقَالَ: يَاْخُذُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ، وَحَقُّهُمْ عَلَى الَّذِي غَرَّهُمْ

** ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں روایت کیا ہے' جو کچھ سامان عاریت کے طور پر لیتا ہے' اور پھر اس کے ذریعہ کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو ابن شہاب فرماتے ہیں: وہ شخص اپنا سامان لے گا اور ان کا حق ان لوگوں کے ذمہ ہوگا جنہوں نے انہیں دھوکہ دیا ہے۔

13068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِذَا نَكَحَتِ الْمَرْاَةُ رَجُلًا لَا تَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ حُرٌّ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ رِقٌّ، فَاِنَّهَا تُخَيَّرُ، فَاِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عِنْدَهُ، وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب کوئی عورت کسی آدمی کے ساتھ نکاح کر لے اور اسے یہی پتہ ہو کہ یہ ایک آزاد شخص ہے' لیکن وہ شخص بعد میں غلام ثابت ہو' تو عورت کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہے گی تو اس کے ساتھ رہے گی' اور اگر چاہے گی تو علیحدگی اختیار کر لے گی۔

13069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَقْدَمَتْ وَقَدْ طَعَنَ لَهَا فِي رِقِّهِ، فَلَا خِيَرَةَ لَهَا بَعْدُ. وَقَالَ عَمْرٌو: لَهَا الْخِيَارُ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ اسْتَيْقَنَتْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ عورت آتی ہے اور اس عورت پر طعن کیا جاتا ہے جو اس کے شوہر کی غلامی کے حوالے سے ہوتا ہے تو پھر اس کے بعد اس عورت کے پاس اختیار نہیں رہے گا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: اس عورت کے پاس اختیار رہے گا البتہ اگر اس عورت کو یقین ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

13070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ نَكَحَ حُرَّةً، غَرَّهَا بِنَفْسِهِ، وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى دَخَلَ بِهَا قَالَ: تُخَيَّرُ، فَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ، وَإِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عِنْدَهُ، وَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا بِغُرُورِهِ إِيَّاهَا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور اپنی ذات کے حوالے سے اس عورت کو دھوکہ دیتا ہے اس عورت کو پتہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ شخص اس عورت کی رخصتی کروالیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس عورت کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ عورت چاہے گی تو اس شخص سے علیحدگی اختیار کرے گی اور اگر چاہے گی تو اس کے ساتھ رہے گی اور اس عورت کو مہر مثل ملے گا جو اس چیز کے عوض میں ہوگا کہ جو اس شخص نے اس عورت کو دھوکہ دے کر اس سے تعلق قائم کیا تھا۔

13071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ غُلَامًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً غَرَّهَا بِنَفْسِهِ، وَسَاقَ اِلَيْهَا خَمْسَ قِلَاصٍ، فَخَاصَمُوهُ اِلٰى عُثْمَانَ، فَاَبْطَلَ النِّكَاحَ، وَاَعْطَاهَا قَلُوصَيْنِ، وَرَدَّ اِلٰى اَبِیْ مُوسَى ثَلَاثًا

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک غلام نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی اس غلام نے اپنی ذات کے حوالے سے عورت کو دھوکہ دیا اور اس عورت کو (مہر کے طور پر) پانچ اونٹنیاں دے دیں ان لوگوں نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو کالعدم قرار دیا انہوں نے دو اونٹنیاں اس عورت کو دے دیں اور تین اونٹنیاں (اونٹنیوں کے اصل مالک) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لوٹا دیں۔

13072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: عَبْدٌ تَزَوَّجَ حُرَّةً غَرَّهَا بِنَفْسِهِ، زَعَمَ اَنَّهُ حُرٌّ، وَسَاقَ اِلَيْهَا مَالًا لِسَيِّدِهِ قَالَ: مَا وَجَدَ مِنْ مَالِهِ بِعَيْنِهِ اَخَذَهُ، وَمَا اسْتَهْلَكَتْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهَا، فَاِنْ كَانَ الْمَالُ لِلْعَبْدِ فَهُوَ لَهَا . وَاَقُولُ اَنَا وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ: مَالِي وَمَالُ عَبْدِي سَوَاءٌ، يَاْخُذُهُ مِنْهَا، وَيَكُونُ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ نِسَائِهَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: ایک غلام کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اپنی ذات کے حوالے سے اس عورت کو دھوکہ دے دیتا ہے اور یہ بیان کرتا ہے کہ وہ تو آزاد شخص ہے اور پھر وہ غلام اس عورت کو اپنے آقا کا مال (مہر کے طور پر) دے دیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: اس کا آقا اپنا جو مال بعینہ پائے گا اسے حاصل کر لے گا اور جو مال ہلاک ہو جائے گا اس کی ادائیگی عورت پر لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ مال غلام ہی کی ملکیت ہو تو وہ مال عورت کے پاس ہی رہے گا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں اور عبیداللہ بن یزید یہ کہتے ہیں: میرا مال اور میرے غلام کا مال برابر کی حیثیت رکھتا ہے آقا وہ مال اس عورت سے وصول کرلے گا اور اس عورت کو اس کی مانند خواتین کی طرح کا مہر مثل ملے گا۔

13073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ اَبِیْ لَيْلَی، عَنْ فُقَهَائِهِمْ: لِسَيِّدِ الْعَبْدِ مَا اَصْدَقَهَا غُلَامُهُ، يَاْخُذُهُ مِنْهَا عَجِلَتْ قَبْلَ اَنْ تَعْلَمَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے اپنے فقہاء کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی کہ غلام کے آقا کو وہ مال ملے گا جو اس کے غلام نے مہر کے طور پر عورت کو دیا تھا وہ آقا اس عورت سے اس مال کو حاصل کرلے گا' کیونکہ اس عورت نے جان پہچان کے بغیر جلدی میں (غلام کے ساتھ شادی کی)۔

13074 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، اَوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، كَانَ غُلَامٌ لِاَبِیْ مُوسَی رَاعٍ فَغَرَّ حُرَّةً، فَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ اَبِیْ مُوسَی، وَاَصْدَقَهَا خَمْسَ ذَوْدٍ مِّنْ اِبِلِ اَبِیْ مُوسَی، فَاَعْطَاهَا عُثْمَانُ بَعِيرَيْنِ، وَرَدَّ اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَبْعِرَةٍ. وَكَانَتْ مَوْلَاةً لِاَبِیْ جَعْدَةَ، فَاَخْبَرَتْ اَنَّ غُلَامَ اَبِیْ مُوسَی اَفْلَحَ

٭٭ داؤد بن ابوہند نے عامر شعبی کے حوالے سے' یا شاید عبداللہ بن قیس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو چرواہا تھا اس نے ایک آزاد عورت کو دھوکہ دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر اس عورت کے ساتھ شادی کرلی اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے اونٹوں میں سے پانچ اونٹ اس عورت کو مہر کے طور پر دے دیے (یہ مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا) تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دو اونٹ دیے اور تین اونٹ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو واپس کردیئے' وہ عورت ابوجعدہ کی کنیز تھی اس عورت نے یہ بات بتائی کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے غلام کا نام افلح تھا۔

بَابُ نِكَاحُ الْحُرِّ الْاَمَةَ

باب: آزاد شخص کا کنیز کے ساتھ نکاح کرنا

13075 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِحُرٍّ اَنْ يَنْكِحَ اَمَةً الْيَوْمَ وَهُوَ يَجِدُ بِصَدَاقِهَا حُرَّةً.

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آزاد شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کنیز کے ساتھ نکاح کرے جب کہ وہ آزاد عورت کا مہر ادا کرنے کی گنجائش رکھتا ہو۔

13076 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ قَالَ: قُلْتُ: فَخَافَ الزِّنَا. قَالَ: مَا اَعْلَمُهُ يَحِلُّ لَهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگر اسے زنا کا اندیشہ ہو (تو وہ ایسا کرسکتا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: میرے علم کے مطابق یہ چیز اس کے لئے حلال ہے۔

13077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا خَشِيَ عَلٰى نَفْسِهِ الْعَنَتَ، فَلْيَنْكِحْهَا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر وہ کنیز کے ساتھ نکاح کرلے۔

13078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: اِذَا خَشِيَ اَنْ يَبْغِيَ بِهَا، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ زنا کا مرتکب ہوگا' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی کنیز کے ساتھ نکاح کرلے۔

13079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْحُرُّ الْاَمَةَ، اِلَّا اَنْ يَخْشَى عَلٰى نَفْسِهٖ. وَذَكَرَهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

٭٭ سفیان ثوری نے اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: آزاد شخص کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کرے گا' البتہ اگر اسے اپنی ذات کے حوالے سے' اندیشہ ہو' تو حکم مختلف ہوگا انہوں نے یہ بات ابراہیم نخعی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِحُرٍّ اَنْ يَنْكِحَ اَمَةً، وَهُوَ يَجِدُ طَوْلَ حُرَّةٍ.

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: آزاد شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کنیز کے ساتھ نکاح کرے' جبکہ اس کے پاس آزاد عورت کے ساتھ شادی کرنے کی گنجائش ہو۔

13081 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے طاؤس کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13082 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ وَجَدَ صَدَاقَ حُرَّةٍ، فَلَا يَنْكِحُ اَمَةً

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص آزاد عورت کو مہر دینے کی گنجائش پاتا ہو' وہ کنیز کے ساتھ شادی نہ کرے۔

13083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْحُرُّ الْاَمَةَ، اِلَّا اَنْ يَخْشَى عَلٰى نَفْسِهٖ، وَلَا يَجِدَ طَوْلَ الْحُرَّةَ

✽✽ عمرو بن عبید نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: آزاد شخص کنیز کے ساتھ شادی نہ کرے' البتہ اگر اسے اپنی ذات کے حوالے سے' اندیشہ ہو اور وہ آزاد عورت کا خرچ برداشت نہ کر سکتا ہو (تو وہ ایسا کر سکتا ہے)۔

13084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، كَانَا يَكْرَهَانِ نِكَاحَ الْاَمَةِ فِي هٰذَا الزَّمَانِ، قَالَا: اِنَّمَا رُخِّصَ فِي نِكَاحِهِنَّ حِينَ كَانَتِ الْحُرَّةُ يَشْتَدُّ الْمُؤْنَةُ فِيهِنَّ

✽✽ منصور نے حسن بصری اور ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس زمانے میں کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت اس وقت دی گئی تھی جب آزاد عورت کے اخراجات پورے کرنا مشکل ہوتا تھا۔

13085 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنِ النَّزَّالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ ثَلَاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ، وَحَرُمَ عَلَيْهِ الْإِمَاءُ

✽✽ نزال نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص تین سو درہم کا مالک ہو' تو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے' اور کنیز کے ساتھ شادی کرنا اس کے لئے حرام ہو جاتا ہے۔

13086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا، يَقُوْلُ فِي قَوْلِهٖ: (ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) (البقرة: 178) يَقُوْلُ: فِي نِكَاحِ الْإِمَاءِ يَقُوْلُ: لَا بَاسَ بِهٖ

✽✽ ابن سمعان بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجاہد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے''۔

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنا ہے۔ مجاہد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْاَمَةَ قَالَ: هُوَ مِمَّا وُسِّعَ بِهٖ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ، نِكَاحُ الْاَمَةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ، وَاِنْ كَانَ مُوسِرًا . وَبِهٖ يَاْخُذُ سُفْيَانُ يَقُوْلُ: لَا بَاسَ بِنِكَاحِ الْاَمَةِ "

ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا نُكِحَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ كَانَ لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ. ذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُهُ عَنْ نِكَاحِ الْاَمَةِ. فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِ عَلِيٍّ هٰذَا وَقَالَ: لَمْ اَرَ بِهٖ بَاْسًا

✽✽ سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو مجاہد فرماتے ہیں: یہ ان چیزوں میں سے ایک ہے' جس کی گنجائش اس امت کو دی گئی ہے' اور وہ چیز یہ ہے کہ کنیز کے ساتھ نکاح کیا جائے یا عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کیا جائے اگرچہ آدمی خوشحال ہی کیوں نہ ہو۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: کنیز کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کے بعد راوی نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے منقول روایت نقل کی ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے:
حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کیا جائے تو آزاد عورت کو دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا''۔

راوی کہتے ہیں: یہ انہوں نے اس وقت ارشاد فرمایا تھا جب میں نے ان سے کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تھا تو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت مجھے بیان کی تھی اور انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

بَابٌ نِكَاحُ الْاَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ
باب: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کرنا

13088 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ اِلَّا بِاَمْرِهَا، فَاِنِ اجْتَمَعَتَا تَحْتَهُ فَلِلْحُرَّةِ ثُلُثَا النَّفَقَةِ، وَلِلْاَمَةِ الثُّلُثُ

⁕ ⁕ امام ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بات کہی جاتی ہے: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح صرف آزاد بیوی کی اجازت کے ساتھ ہی کیا جا سکتا ہے اور اگر یہ دونوں قسم کی خواتین آدمی کی بیویاں ہوں تو پھر آزاد عورت کو خرچ کا دو تہائی حصہ ملے گا اور کنیز کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔

13089 - آثارِ صحابہ: اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، وَتُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ

⁕ ⁕ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے البتہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کیا جا سکتا ہے۔

13090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: اِذَا نُكِحَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ، كَانَ لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ

⁕ ⁕ عباد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جائے تو آزاد عورت کو دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا۔

13091 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ. قَالَ: وَلَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، فَاِنِ الْحُرَّةُ رَضِيَتْ كَانَ لَهَا مِنَ الْقَسَمِ الثُّلُثَانِ، وَلِلْاَمَةِ الثُّلُثُ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر آزاد عورت اس پر راضی ہو (تو کیا جاسکتا ہے) ایسی صورت میں تقسیم میں سے آزاد عورت کو دو تہائی حصہ ملے گا اور کنیز کو ایک تہائی حصّہ ملے گا۔

13092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: لَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، وَتُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ، وَيُقْسَمُ لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ، وَالنَّفَقَةُ كَذٰلِكَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری اور سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا' البتہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کیا سکتا ہے آزاد عورت کو تقسیم میں دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا' خرچ کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

13093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: اِنْ نَكَحَ الْحُرَّةَ عَلَى الْاَمَةِ، كَانَ لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ

٭٭ یونس نے حسن بصری کا اور داؤد نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو آزاد عورت کو دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا۔

13094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنْ نَكَحَ الْاَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ خُيِّرَتِ الْحُرَّةُ، فَاِنْ اَحَبَّتْ اَنْ تُقِرَّ عِنْدَهُ فَلَهَا مِثْلَ مَا لِلْاَمَةِ مِنْ قِسْمَةٍ وَّنَفَقَةٍ، وَاِنْ شَاءَ تْ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَمَةِ.

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو آزاد عورت کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہے گی تو اپنے شوہر کے ساتھ رہے گی' اور اس صورت میں وقت کی تقسیم اور خرچ میں' اسے کنیز کی مانند حصہ ملے گا اور اگر وہ چاہے گی تو اس شخص اور کنیز کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

13095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ تُنْكَحَ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ، وَلَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، فَاِنْ نَكَحَ اَمَةً عَلٰى حُرَّةٍ، فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَمَةِ، وَعُوقِبَ، وَاِنْ نَكَحَ حُرَّةً عَلٰى اَمَةٍ وَّقَدْ عَلِمَتْ اَنَّ تَحْتَهُ اَمَةً، فَلَهَا مِثْلَا مَا لِلْاَمَةِ مِنْ قِسْمَةٍ وَّنَفَقَةٍ، وَاِنْ نُكِحَتْ وَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ تَحْتَهُ اَمَةً، خُيِّرَتْ، فَاِنْ شَاءَ تْ فَارَقَتْهُ، وَاِنْ شَاءَ تْ قَرَّتْ عِنْدَهُ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جائے' البتہ آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا اگر کوئی شخص آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو اس شخص اور اس کی کنیز بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اس شخص کو سزا دی جائے گی لیکن اگر کوئی شخص کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' اور وہ آزاد عورت یہ بات جانتی ہے کہ پہلے ایک کنیز اس کی

بیوی ہے تو اس آزاد عورت کو وقت کی تقسیم اور خرچ کے حوالے سے کنیز سے دگنا حصہ ملے گا اور اگر کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرلیا جائے اور اس عورت کو یہ پتہ نہ چلے کہ اس شخص کی پہلی بیوی ایک کنیز ہے تو اس آزاد عورت کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گی تو شوہر سے علیحدگی اختیار کرلے گی اور اگر چاہے گی تو اس کے ساتھ رہے گی۔

13096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْحُرَّةِ تُنْكَحُ عَلَى الْاَمَةِ، اَنَّ السُّنَّةَ فِيهَا الَّتِي يَعْمَلُ الْحُرُّ بِهَا، اَنْ لَا يَنْكِحَ الْحُرُّ اَمَةً، وَهُوَ يَجِدُ طَوْلًا لِحُرَّةٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ طَوْلًا خُلِّيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِكَاحِ الْاَمَةِ، فَاِنْ نَكَحَ عَلَيْهَا حُرَّةً خُلِّيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ، اِذَا عَلِمَتِ الْحُرَّةُ اَنَّ تَحْتَهُ اَمَةً، فَاِنْ لَمْ تَعْلَمْ خُيِّرَتِ الْحُرَّةُ بَيْنَ فِرَاقِهِ وَالْمُكْثِ عِنْدَهُ عَلٰى مِثْلَىْ مَا لِلْاَمَةِ مِنْ قِسْمَةٍ وَّنَفَقَةٍ، وَاِنْ نَكَحَ عَلَيْهَا اَمَةً نُزِعَتْ وَعُوقِبَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب کسی آزاد عورت کے ساتھ پہلے سے کنیز بیوی کی موجودگی میں نکاح کرلیا جائے تو اس بارے میں سنت یہ ہے کہ جس پر آزاد شخص عمل کرتا ہے وہ یہ کہ آزاد شخص کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا جب کہ وہ آزاد عورت کے ساتھ شادی کرنے کی گنجائش رکھتا ہو لیکن اگر وہ آزاد عورت کے ساتھ شادی کرنے کی گنجائش نہ رکھتا ہو تو پھر اس کو کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت ہوگی اگر وہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرلیتا ہے تو اسے اس بات کی اجازت ہوگی جب کہ اس آزاد عورت کو یہ بات پتہ ہو کہ اس کی پہلی بیوی ایک کنیز ہے لیکن اگر آزاد عورت کو یہ بات پتہ نہ ہو تو پھر آزاد عورت کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اس شوہر سے علیحدگی اختیار کرے یا پھر شوہر کے ساتھ رہے اگر ساتھ رہے گی تو اسے وقت کی تقسیم اور خرچ میں سے کنیز سے دگنا حصہ ملے گا اور اگر کوئی شخص آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کرلیتا ہے تو اس کی علیحدگی کروادی جائے گی اور اسے سزا دی جائے گی۔

13097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَجْتَمِعُ الْاَمَةُ وَالْحُرَّةُ فِي النِّكَاحِ عِنْدَ الرَّجُلِ. قَالَ طَاوُسٌ: وَاَنْ تَصْبِرُوا، عَنْ نِكَاحِ الْاَمَةِ خَيْرٌ لَكُمْ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: کنیز اور آزاد عورت کسی شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں طاؤس فرماتے ہیں: (قرآن مجید کے حکم سے مراد یہ ہے:) اگر تم کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کے حوالے سے صبر سے کام لو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

13098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: اَمَّا نِكَاحُ الْاَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ فَهُوَ مِثْلُ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، اضْطُرَّ اِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْنَى عَنْهُ قَالَ: وَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَ الْعَبْدُ الْاَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ

❊❊ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے: جہاں تک آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کا تعلق ہے تو اس کی مثال خنزیر کے گوشت کی طرح ہے جب آدمی اسے استعمال کرنے پر مجبور ہوجائے اور پھر جب اس سے بے

نیاز ہو جائے (تو اسے استعمال نہیں کر سکتا) وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی غلام آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کر لے۔

13099 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ

٭٭ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

13100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ: مَا اَزْلَحَفَ نَاكِحُ الْاَمَةِ عَنِ الزِّنَا اِلَّا قَلِيلًا وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: کنیز کے ساتھ نکاح کرنے والا شخص زنا سے کم ہی بچ پاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

13101 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تُنْكَحَ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ

٭٭ عمرو بن عبید نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

13102 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نِكَاحُ الْحُرَّةِ عَلَى الْاَمَةِ طَلَاقُ الْاَمَةِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا کنیز کو طلاق دینا شمار ہوگا۔

13103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ، فَقَدْ اَعْتَقَ نِصْفَهُ. وَاِذَا نَكَحَ الْحُرُّ الْاَمَةَ، فَقَدْ اَرَقَّ نِصْفَهُ.

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب کوئی غلام کسی آزاد عورت کے

13099-سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا، باب نكاح الأمة على الحرة والحرة على الأمة - حديث: 714، السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب النكاح، جماع أبواب نكاح حرائر أهل الكتاب - باب لا تنكح أمة على حرة وتنكح الحرة على الأمة، حديث: 13093، معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب النكاح، باب نكاح إماء المسلمين - حديث: 4409، السنن الصغير للبيهقي - كتاب النكاح، باب نكاح الأمة المسلمة - حديث: 1906، مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح، من كره أن يتزوج الأمة على الحرة - حديث: 12090

ساتھ نکاح کرلے تو وہ اپنے نصف حصے کو آزاد کروالیتا ہے اور جب کوئی آزاد شخص کسی کنیز کے ساتھ نکاح کرلے تو وہ اپنے نصف حصے کو غلام بنوالیتا ہے۔

13104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ذَكَرَهُ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ ابن جریج نے یہی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ: لَا تَنْكِحْ اَمَةَ غَيْرِكَ، فَتُورِثَ بَنِيكَ حُزْنًا طَوِيلًا

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت لقمان حکیم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم کسی دوسرے کی کنیز کے ساتھ نکاح نہ کرو ورنہ تمہارے بچوں میں طویل غم آجائے گا۔

بَابُ نِكَاحِ الْحُرِّ الْاَمَةَ النَّصْرَانِيَّةَ

باب: آزاد شخص کا عیسائی کنیز کے ساتھ نکاح کرنا

13106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ فِي مَمْلُوكَةٍ نَصْرَانِيَّةٍ: "لَا يَنْبَغِي اَنْ يَتَزَوَّجَهَا الْمُسْلِمُ، اَلَمْ تَسْمَعِ اللّٰهَ يَقُولُ: (مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ) (النساء: 25)؟ "

٭٭ مجاہد عیسائی کنیز کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرے کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے:

''تمہاری مومن خواتین''۔

بَابُ عِتْقُهَا صَدَاقُهَا

باب: کنیز کی آزدی کو اس کا مہر مقرر کرنا

13107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

13107-صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب من جعل عتق الأمة صداقها - حديث: 4799' صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب الوليمة ولو بشاة - حديث: 4876' صحيح مسلم - كتاب النكاح' باب فضيلة إعتاقه أمته - حديث: 2640'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله بيان الخبر المبيح للرجل أن يتزوج على خاتم من حديد إذا - حديث: 3371' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر استعمال المصطفى صلى الله عليه وسلم الحيس عند تزويجه صفية' حديث: 4126'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في الأمة يجعل عتقها صداقها - حديث: 2211'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب في الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها - حديث: 1771'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها - حديث: 1954'السنن للنسائي - كتاب النكاح' التزويج على العتق - حديث: 3307'سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها - حديث: 867'مصنف ابن

اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، ثُمَّ جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

✲✲ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا تھا۔

13108 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ، وَجَعَلَ مَهْرَهَا عِتْقَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهَا صَفِيَّةُ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا تھا۔

البتہ یہاں عطاء نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نام ذکر نہیں کیا

13109 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَبْرَا صَفِيَّةَ بِحَيْضَةٍ

✲✲ اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض کے ذریعے سے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا استبراء کروایا تھا۔

13110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

✲✲ شعیب بن حبحاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا تھا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا تھا۔

13111 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ هَمْدَانَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الشَّعْبِيِّ مِنْ

(بقیه حدیث 13107) أبي شيبة - كتاب الرد على أبي حنيفة' مسألة جعل العتق صداقا - حديث: 35495'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' التزويج على العتق - حديث: 5345'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب النكاح' باب الرجل يعتق أمته على أن عتقها صداقها - حديث: 2761'سنن الدارقطني - كتاب النكاح' باب المهر - حديث: 3270'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما روى من أنه تزوج صفية وجعل عتقها صداقها' حديث: 12493'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب النكاح' باب إنكاح العبيد ونكاحهم - حديث: 4335' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 11748'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث: 2089'مسند عبد بن حميد - مسند أنس بن مالك' حديث: 1381'مسند الحارث - كتاب النكاح' باب الاستبراء - حديث: 494'مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة ' حديث: 3049'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 2135'المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه الحسين' حديث: 387'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' صفية بنت حيي بن أخطب زوج النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 20056

اَهْلِ خُرَاسَانَ، فَقَالَ: اِنَّ عِندَنَا رَجُلًا يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ اَمَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ . فَقَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِي مُوسَى، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَدَّبَ الْاَمَةَ، فَاَحْسَنَ اَدَّبَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا آمَنَ بِكِتَابِهِ، ثُمَّ آمَنَ بِكِتَابِنَا، فَلَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ، وَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ سَيِّدِهِ كَانَ لَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: خُذْهَا، اَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ ثَمَنٍ، اِنْ كَانَ لَيَرْتَحِلُ فِيمَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ"

❋❋ معمر نے ہمدان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: خراسان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص امام شعبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: ہمارے ہاں ایک شخص ہے' جو یہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کی مثال یوں ہے جیسے وہ اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہو گیا ہو تو امام عامر شعبی نے یہ بات بتائی: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابوبردہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی کنیز کی تربیت کرے اور اس کی اچھی طرح سے تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اسے دگنا اجر ملے گا۔

اور اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص اپنی کتاب پر ایمان لائے اور پھر ہماری کتاب پر بھی ایمان لے آئے تو اسے بھی دگنا اجر ملے گا۔

13111-صحيح البخاري - كتاب العلم' باب تعليم الرجل أمته وأهله - حديث:97' صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم إلى - حديث:245' مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان ثواب من آمن بمحمد صلى الله عليه وسلم من أهل - حديث:223' صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فرض الإيمان - ذكر إعطاء الله جل وعلا الأجر مرتين لمن أسلم من أهل' حديث:227' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب فضل من أعتق أمة ثم تزوجها - حديث:2213' السنن للنسائي - كتاب النكاح' عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها - حديث:3309' سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها - حديث:873' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأيمان والنذور والكفارات' في ثواب العتق - حديث:14192' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' ثواب من أعتق جاريته ثم تزوجها - حديث:5348' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب ما على الأولياء وإنكاح الآباء البكر بغير إذنها ووجه - باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوج بها' حديث:12836' السنن الصغير للبيهقي - كتاب النكاح' باب نكاح العبيد - حديث:1866' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري - حديث:19122' مسند الطيالسي - أبو بردة بن أبي موسى عن أبيه' حديث:498' مسند الحميدي - أحاديث أبي موسى الأشعري رضي الله عنه' حديث: 744' البحر الزخار مسند البزار - أول حديث أبي موسى' حديث:2577' مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أبي موسى الأشعري' حديث:7095' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1895' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد' حديث:113' الأدب المفرد للبخاري - باب إذا نصح العبد لسيده' حديث:205

اور کوئی غلام جب اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرے اور اپنے آقا کے حق کو بھی ادا کرے تو اسے بھی دگنا اجر ملے گا''۔

اس کے بعد امام عامر شعبی نے اس شخص سے یہ فرمایا: تم اس حدیث کو حاصل کر لو! یہ میں نے تمہیں کسی قیمت کے بغیر بیان کر دی ہے حالانکہ اس سے کم مضمون والی روایت کے خاطر مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

13112 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، فَاَحْسَنَ تَاْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا، فَاَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ

✵✵ امام شعبی نے ابو بردہ کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی کوئی کنیز ہو اور وہ اس کی اچھی طرح سے تربیت کرے اور اچھی طرح سے اسے تعلیم دے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اسے دگنا اجر ملے گا''۔

13113 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرُهُمْ مَرَّتَيْنِ: عَبْدٌ اَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ سَيِّدِهِ، وَرَجُلٌ اَعْتَقَ سُرِّيَّتَهُ، ثُمَّ نَكَحَهَا، وَمُسْلِمَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ"

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جنہیں دگنا اجر ملے گا ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرتا ہو ایک وہ شخص جو اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لے اور (تیسرا) اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا اسلام کو قبول کرنے والا شخص''۔

13114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ جَارِيَتَهُ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا، وَيَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا قَالَ: لَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ

✵✵ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے دگنا اجر ملے گا۔

13115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ اَنْ يُعْتِقَهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجَهَا، وَلَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

✵✵ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کریں' البتہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کنیز کی آزادی کو اس

مہر قرار دیا جائے۔

13116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ ذٰلِكَ حَسَنٌ

* * ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسا کرنا اچھا ہے۔

13117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَعْتِقَ الرَّجُلُ الْاَمَةَ، فَيَتَزَوَّجَهَا، وَيَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِىْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

* * یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو اس کی مانند ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

13118 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ مِلْكَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْتَقَهَا، وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَ كُلِّ اَسِيرٍ مِّنْ بَنِى الْمُصْطَلِقِ

* * زکریا نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا اور بنو مصطلق سے تعلق رکھنے والے ہر قیدی کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا تھا۔

13119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَفْخَرْنَ عَلَيَّ، وَيَقُلْنَ لَمْ يُزَوِّجْكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: اَوَلَمْ اُعْظِمْ صَدَاقَكِ، اَلَمْ اَعْتِقْ اَرْبَعِينَ مِنْ قَوْمِكِ

* * ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ کی ازواج میرے سامنے فخر کا اظہار کرتی ہیں اور وہ یہ کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول نے تمہارے ساتھ شادی نہیں کی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہارا مہر سب سے زیادہ نہیں رکھا ہے؟ کیا میں نے (تمہارے مہر میں) تمہاری قوم کے چالیس افراد کو آزاد نہیں کیا۔

13120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَا بَاْسَ عَلَيْهَا

* * معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس کی آزادی کو اس کا مہر بنا دے اور پھر اس کی رخصتی کروانے سے پہلے اس کنیز کو طلاق دے دی تو اب اس کنیز پر کوئی حرج نہیں ہو گا۔

13121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: يَقُوْلُ: اِنْ طَلَّقَهَا سَعَتْ لَهُ فِى نِصْفِ قِيمَتِهَا. وَهُوَ فِى قَوْلِ مَنْ قَالَ بِقَوْلِ عَطَاءٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص اس عورت کو طلاق دیدے تو پھر اس کنیز کی نصف قیمت کی رقم کی ادائیگی کے لئے اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

یہ حکم اس شخص کے موقف کے مطابق ہے جو عطاء بن ابی رباح کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہے۔

13122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا سَعَتْ لَهُ فِي نِصْفِ قِيمَتِهَا إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا. فِي قَوْلِ مَنْ قَالَ: عِتْقُهَا صَدَاقُهَا. وَفِي قَوْلِ مَنْ قَالَ: لَا يَكُوْنُ نِكَاحًا اَنْ يَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا سَعَتْ فِي قِيمَتِهَا

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور اس نے اس عورت کی آزادی کو اس کا مہر بنایا ہو تو پھر اس عورت کی نصف قیمت کی ادائیگی کے لئے اس عورت سے مزدوری کروائی جائے گی یہ حکم اس وقت ہوگا' جب آدمی نے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دی ہو۔

یہ حکم ان لوگوں کے موقف کے مطابق ہے جن کے نزدیک عورت کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر عورت کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جائے تو نکاح نہیں ہوتا' تو ان کے موقف کے مطابق اگر آدمی ایسی عورت کی رخصتی سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیتا ہے' تو اس عورت کی پوری قیمت کے حساب سے اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

13123 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْكَنُودِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ سُرِّيَّتَهُ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا، مِثْلُ الَّذِي اَهْدَى بَدَنَةً ثُمَّ رَكِبَهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو قربانی کا جانور بھیجتا ہے' اور پھر اس پر سوار ہو جاتا ہے۔

13124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الْاَمَةَ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ: يُمْهِرُهَا سِوَى عِتْقِهَا

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے' جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسے چاہیے کہ اس عورت کو اس کی آزادی کے علاوہ کچھ اور مہر کے طور پر دے۔

13125 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ، ثُمَّ نَكَحَهَا، فَلْيُسَمِّ شَيْئًا يَتَحَلَّلُهَا بِهِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو اسے کچھ رقم مہر کے طور پر دینی چاہیے اور اس (مہر کی رقم) کے ذریعے اس عورت کو حلال کرنا چاہیے۔

بَابُ الْوَلِيِّ وَالشُّهُودِ فِي الْمَمْلُوكِينَ

باب: غلاموں اور کنیزوں کے بارے میں ولی اور گواہوں کے احکام

13126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَضُرُّ الرَّجُلَ اَنْ لَا يَشْهَدَ عَلٰى نِكَاحِ غُلَامِهِ اَمَتَهُ، وَلَا عَلٰى تَفْرِيقٍ بَيْنَهُمَا

* * ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اپنے غلام اور کنیز کے نکاح کے بارے میں کسی کو گواہ بنالے اور اگر ان کے درمیان علیحدگی کے بارے میں گواہ بنائے تو بھی کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

13127 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عُمَيْرٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهَا مِنَ الَّذِي اَرَادَ اَنْ يُزَوِّجَهَا اِيَّاهُ، فَاَمَرَ غَيْرَهُ اَبْعَدَ مِنْهُ، فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ

قَالَ سُفْيَانُ: وَاُمُّ الْوَلَدِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ اِذَا اَعْتَقَهَا ثُمَّ اَرَادَ نِكَاحَهَا

* * عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس خاتون سے زیادہ قریبی رشتہ رکھتے تھے جو اس شخص کے مقابلے میں تھا جو اس خاتون کی شادی ان کے ساتھ کروا رہا تھا تو انہوں نے اس دوسرے شخص کو جوان سے زیادہ دور کا عزیز تھا' اسے یہ حکم دیا کہ وہ اس خاتون کی شادی ان کے ساتھ کروادے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ام ولد کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا' جب آقا اس کو آزاد کردے گا اور پھر اس عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کرے گا (تو یہی طریقہ اختیار کرے گا)۔

13128 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ امْرَاَةٍ لَهَا اَمَةٌ اَتُزَوِّجُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ لِيَاْمُرْ وَلِيَّهَا فَلْيُزَوِّجْهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: يَشْهَدُ الرَّجُلُ اِذَا اَنْكَحَ اَمَتَهُ عَبْدَهُ اَوْ غَيْرَهُ

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی کوئی کنیز ہوتی ہے' کیا وہ خاتون اس کنیز کی شادی کرواسکتی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ خاتون اپنے ولی کو کہے گی تو وہ اس کنیز کی شادی کروادے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ' یا کسی اور کے ساتھ کرے تو اس پر گواہ بنالینا چاہیے۔

بَابٌ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاَرْبَعَةٍ

باب: چار قسم کے افراد کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا

13129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاَرْبَعَةٍ: بِوَلِيٍّ، وَخَاطِبٍ،

وَشَاهِدَيْنِ "

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: چار قسم کے افراد کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا ولی، نکاح کا پیغام دینے والا اور دو گواہ۔

13130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فَرَّقَ بَيْنَ السِّفَاحِ وَالنِّكَاحِ الشُّهُوْدُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: گواہ' زنا اور نکاح کے درمیان فرق ہوتے ہیں۔

13131 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَعْلَمُوْا ذٰلِكَ كَفَى

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ اس بات کی اطلاع دیدیں تو یہ کافی ہوگا۔

بَابٌ كَمْ يَتَزَوَّجُ الْعَبْدُ

باب: غلام کتنی شادیاں کرسکتا ہے

13132 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ النَّاسَ: كَمْ يَنْكِحُ الْعَبْدُ؟ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنْ لَا يَزِيدَ عَلٰى اثْنَتَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: غلام کتنی شادیاں کرسکتا ہے' تو لوگوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ وہ دو سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتا۔

13133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ اثْنَتَيْنِ

٭٭ ابن جریج اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام دو شادیاں کرسکتا ہے۔

13134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ اثْنَتَيْنِ

٭٭ عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام دو شادیاں کرسکتا ہے۔

13135 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَاَلَ النَّاسَ: كَمْ يَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ يَنْكِحَ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اثْنَتَيْنِ، فَصَمَتَ عُمَرُ كَاَنَّهُ رَضِيَ بِذٰلِكَ وَاَحَبَّهُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ: قَالَ لَهُ عُمَرُ: وَافَقْتَ الَّذِي فِي نَفْسِي

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: غلام کے لئے کتنی شادیاں کرنا جائز ہے' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: دو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش رہے گویا کہ انہوں نے اس موقف

پر رضامندی کا اظہار کیا اور اسے پسند کیا

اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کی رائے اس کے مطابق ہے جو میرے ذہن میں تھا۔

13136 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ اثْنَتَيْنِ

* * معمر فرماتے ہیں: غلام دو شادیاں کرسکتا ہے۔

13137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ اَرْبَعًا

* * معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام چار شادیاں کرسکتا ہے۔

13138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَنْكِحُ الْعَبْدُ اَرْبَعًا بِإِذْنِ سَيِّدِهِ؟ فَكَاَنَّهُ لَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا غلام اپنے آقا کی اجازت کے ساتھ چار شادیاں کرسکتا ہے تو عطاء نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

13139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَتَزَوَّجُ الْعَبْدُ اثْنَتَيْنِ. قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يَتَزَوَّجُ اَرْبَعًا

* * ابن ابونجیح نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام دو شادیاں کرسکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجاہد یہ فرماتے ہیں: وہ چار شادیاں کرسکتا ہے۔

بَابُ الشِّغَارُ وَالصَّدَاقُ، وَهَلْ يَنْكِحُ الرَّجُلُ اَمَتَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ

باب: شغار اور مہر کا بیان کیا آدمی اپنی کنیز کی شادی مہر کے بغیر کرسکتا ہے؟

13140 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الشِّغَارُ فِي الْاِمَاءِ؟ قَالَ: لَا، لَهَا صَدَاقُهَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کنیزوں میں شغار ہوسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اسے اس کا مہر ملے گا۔

13141 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الشِّغَارُ فِي الْاِمَاءِ مِثْلُ الشِّغَارِ فِي الْحَرَائِرِ، فَاِذَا شَاغَرَهَا فَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا

* * سفیان ثوری فرماتے ہیں: کنیزوں کے بارے میں شغار کرنا آزاد عورتوں کے بارے میں شغار کرنے کی مانند ہے جب آدمی عورت کے ساتھ شغار کرے گا تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔

13142 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي

الرَّجُلِ يُنْكِحُ اَمَتَهٗ غُلَامَهٗ بِغَيْرِ مَهْرٍ قَالَ: لَا بَاسَ بِذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مہر کے بغیر اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُنْكِحَ الرَّجُلُ غُلَامَهٗ اَمَتَهٗ بِغَيْرِ صَدَاقٍ، وَيُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يُسَمِّيَ صَدَاقًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے انہوں نے یہ بات بتائی ہے: یہ بات مکروہ سمجھی جاتی ہے کہ آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ مہر کے بغیر کردے آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ کوئی مہر مقرر کرے۔

13144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: " قَالُوا فِي الْاَمَةِ يُنْكِحُهَا سَيِّدُهَا، وَيُصْدِقُهَا زَوْجُهَا، وَيُعْطِي بَعْضَ الصَّدَاقِ وَيَبْقَى بَعْضُهٗ، وَيُعْتِقُهَا سَيِّدُهَا . قَالُوا: لِسَيِّدِهَا مَا بَقِيَ مِنْ صَدَاقِهَا عَلٰى زَوْجِهَا كَمَا لَوْ آجَرَهَا رَجُلًا، فَكَانَتْ اِجَارَتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا كَانَتِ الْاِجَارَةُ لِسَيِّدِهَا "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگوں نے کنیز کے بارے میں یہ کہا ہے' جس کی شادی اس کا آقا کروا دیتا ہے' اور اس کا شوہر اس کا مہر مقرر کرتا ہے' اور مہر کا کچھ حصہ ادا کر دیتا ہے' اور کچھ باقی رہ جاتا ہے اس کے بعد کنیز کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے' تو لوگ یہ کہتے ہیں: شوہر کے ذمہ مہر کی جتنی رقم باقی تھی وہ اس کنیز کے آقا کو ملے گی یہ اسی طرح ہوگا جیسے اس شخص نے کسی کو مزدور رکھا ہوتا' تو اب اس کی مزدوری اس شخص کے ذمہ ہوتی اور پھر اگر وہ شخص اسے آزاد کر دیتا تو مزدوری اس کے آقا کو ملنی تھی۔

13145 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُنْكِحُ الرَّجُلُ اَمَتَهٗ عَبْدَهٗ اَوْ غُ[illegible] عِنْدَهٗ بِغَيْرِ مَهْرٍ؟ قَالَ: لَا، ثُمَّ سَاَلْتُهٗ بَعْدَ حِيْنٍ قَالَ: اَمَتِي اَنْكِحُهَا غُلَامِي بِغَيْرِ مَهْرٍ. قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ مہر کے بغیر کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے ان سے پھر یہی سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کسی مہر کے بغیر کی ہے' انہوں نے بتایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فرماتے ہیں: (کہ ایسا ہو سکتا ہے)۔

13146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا يَضُرُّ الرَّجُلَ اَنْ لَا يَشْهَدَ عَلٰى نِكَاحِ غُلَامِهٖ اَمَتَهٗ، وَلَا يَحِلُّ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: آدمی کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اپنے غلام کے' اپنی کنیز کے ساتھ

نکاح کے بارے میں کسی کو گواہ نہ بنائے' البتہ آدمی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادے۔

بَابٌ مُتْعَةُ الْاَمَةِ

باب: کنیز کو ساز و سامان دینا

13147 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِلْاَمَةِ مِنَ الْحُرِّ، اَوِ الْعَبْدِ مُتْعَةٌ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالْحُرَّةُ عِنْدَ الْعَبْدِ؟ قَالَ: وَلَا

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کنیز کو آزاد شوہر یا غلام شوہر کی طرف سے ساز و سامان ملے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آزاد بیوی کو غلام شوہر کی طرف سے (ساز و سامان ملے گا؟) انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

13148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَلَا مُتْعَةَ لَهَا

✳✳ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی خاتون کو ساز و سامان نہیں ملے گا۔

13149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ، وَلِلْاَمَةِ مِنَ الْعَبْدِ مُتْعَةٌ اِنْ طَلَّقَهَا

✳✳ معمر نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان ملے گا کنیز کو اس کے غلام شوہر کی طرف سے ساز و سامان ملے گا اگر وہ شوہر اسے طلاق دے دیتا ہے۔

13150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: " (وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ) (البقرة: 241) "

✳✳ ابن جریج نے عمرو بن دینار کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''طلاق یافتہ عورتوں کو ساز و سامان ملے گا''۔

بَابٌ نَفَقَةُ الْحُبْلَى الْمُطَلَّقَةِ

باب: طلاق یافتہ حاملہ عورت کا خرچ

13151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الْحُرَّةِ يُطَلِّقُهَا الْعَبْدُ حَامِلًا: النَّفَقَةُ عَلَى الْعَبْدِ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَجْرُ الرَّضَاعِ. قَالَ: وَهِيَ فِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الْاَمَةُ كَذٰلِكَ

✳✳ معمر نے زہری کے اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کسی آزاد عورت کا شوہر' جو غلام ہو' اسے طلاق دیدے اور وہ عورت حاملہ ہو تو اب اس کے خرچ کی ادائیگی غلام پر لازم ہوگی' البتہ غلام پر رضاعت کا معاوضہ دینا لازم نہیں ہوگا وہ فرماتے ہیں: جب کسی آزاد شخص کی بیوی کنیز ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔

13152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، الْحُبْلَى الْمُطَلَّقَةُ يُنْفِقُ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: طلاق یافتہ اور حاملہ عورت کو شوہر اس کا خرچ فراہم کرے گا' جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی۔

13153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي: اَنَّ الْحُرَّةَ يُطَلِّقُهَا الْعَبْدُ حَامِلًا، فَإِذَا وَضَعَتْ، فَلَا يُنْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا يَرِثُهَا، وَلَا يُنْفِقُ عَلَيْهَا حَامِلًا اِلَّا بِإِذْنِ سَيِّدِهِ، وَالْاَمَةُ كَذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: آزاد عورت جو حاملہ ہو اگر غلام شوہر اسے طلاق دیدے تو جب وہ عورت بچے کو جنم دے گی تو اس کا شوہر اس کے بچے کو خرچ فراہم نہیں کرے گا' کیونکہ وہ شخص اس عورت کا وارث نہیں بنے گا اور وہ اس عورت کو جو حاملہ ہو اپنے آقا کی اجازت کے تحت ہی خرچ دے سکتا ہے کنیز کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

بَابُ الْاَمَةُ تَغُرُّ الْحُرَّ بِنَفْسِهَا

باب: کنیز کا اپنی ذات کے حوالے سے آزاد شخص کو دھوکہ دینا

13154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَغَيْرِهِ فِي الْاَمَةِ تَاْتِي قَوْمًا، فَتُخْبِرُهُمْ اَنَّهَا حُرَّةٌ، فَيَنْكِحُهَا اَحَدُهُمْ، فَتَلِدُ لَهُمْ: اِنَّ اَبَاهُمْ يُفَادِي فِيهِمْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کچھ افراد کے پاس آتی ہے' اور انہیں یہ بتاتی ہے کہ وہ آزاد عورت ہے' اور پھر ان افراد میں سے کوئی ایک شخص' اُس کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے وہ کنیز اس کے بچوں کو جنم دیتی ہے (تو اس بارے میں حکم یہ ہے) کہ ان بچوں کا باپ ان بچوں کا فدیہ ادا کرے گا۔

13155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى، يَذْكُرُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضَى فِي مِثْلِ ذٰلِكَ عَلَى آبَائِهِمْ، كُلُّ وَلَدٍ لَهُ مِنَ الرَّقِيقِ فِي الشِّبْرِ وَالذِّرَعِ. قُلْتُ لَهُ: فَكَانَ اَوْلَادُهُ حِسَانًا. قَالَ: لَا يُكَلَّفُ مِثْلُهُمْ فِي الذِّرَعِ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ: " اعْقِلْ عَنِّي ثَلَاثًا: الْاِمَارَةُ شُورَى، وَفِي فِدَاءِ الْعَرَبِ مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَفِي ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدٌ وَكَتَمَ ابْنُ طَاوُسٍ الثَّالِثَةَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو سنا کہ انہوں نے یہ بات ذکر کی: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کی صورت حال میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ان بچوں کے باپ پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی وہ اپنے بچوں کی غلامی کے ہر حصے کا معاوضہ ادا کرے گا خواہ ایک بالشت ہو' ایک گرہ ہو میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اس کی اولاد عمدہ شمار ہوگی انہوں نے جواب دیا: ان جیسے لوگوں کو بالشت بھر کا پابند نہیں کیا جائے گا۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تین باتیں مجھ سے سیکھ لو! حکومت باہمی مشورے سے کی جاتی ہے عربوں کے فدیہ میں ہر غلام کی جگہ غلام دیا جائے گا اور کنیز کے بیٹے کے عوض میں غلام

دیا جائے گا۔

طاؤس کے صاحبزادے نے تیسری بات چھپالی تھی۔

13156 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الْاَمَةِ يَنْكِحُهَا الرَّجُلُ وَهُوَ يَرِى اَنَّهَا حُرَّةٌ، فَتَلِدُ اَوْلَادًا قَالَ: قَضٰى عُثْمَانُ فِي اَوْلَادِهَا مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَمَكَانَ كُلِّ جَارِيَةٍ جَارِيَتَانِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے ساتھ کوئی شخص نکاح کر لیتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ آزاد عورت ہے پھر وہ کنیز کچھ بچوں کو جنم دیتی ہے تو قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسی کنیز کی اولاد کے بارے میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہر غلام کے بدلے میں غلام ہوگا اور ہر کنیز کے بدلے میں دو کنیزیں ہوں گی۔

13158 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي فِدَاءِ سَبْيِ الْعَرَبِ سِتَّةَ فَرَائِضَ. وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي فِدَاءِ سَبْيِ الْعَرَبِ فِي كُلِّ رَاْسٍ اَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ.

قَالَ مَعْمَرٌ: "ثُمَّ تُرِكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فِي اَهْلِ عُمَانَ، فَقَالَ: هُمْ اَحْرَارٌ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ"

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرب قیدیوں کے فدیے کے بارے میں چھ حصے مقرر کیے ہیں جب کہ عمر بن عبدالعزیز نے عرب قیدیوں کے فدیے میں ہر ایک شخص کے عوض میں چار سو درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: پھر عمان کے رہنے والوں کے بارے میں اس چیز کو بعد میں ترک کر دیا گیا اور انہوں (یعنی عمر بن عبدالعزیز) نے فرمایا: یہ لوگ آزاد شمار ہوں گے خواہ تم انہیں جہاں بھی پاؤ۔

13159 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ غَاضِرَةَ الْعَنْبَرِيِّ، قَالَ: اَتَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي نِسَاءٍ تَبَايَعْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: فَاَمَرَ اَنْ يُقَوَّمَ اَوْلَادُهُنَّ عَلٰى آبَائِهِمْ، وَلَا يُسْتَرَقُّوا

٭٭ غاضرہ عنبری بیان کرتے ہیں: ہم کچھ خواتین کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں زمانہ جاہلیت میں فروخت کر دیا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت کی: اُن خواتین کی اولاد کی قیمت ان کے باپ دادا سے وصول کی جائے اور انہیں غلام نہ رکھا جائے۔

13160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَ اَبُو حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى عَرَبِيٍّ مِلْكٌ، وَلَسْنَا بِنَازِعِينَ مِنْ يَدِ اَحَدٍ شَيْئًا اَسْلَمَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّا نُقَوِّمُهُمُ الْمِلَّةَ

٭٭ ابوحصین نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کسی بھی عرب کو غلام نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ہی ہم کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والے شخص سے کوئی جھگڑا کریں گے تاہم ہم دین کے اعتبار سے ان کی حیثیت کا تعین کریں گے۔

13161 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى الْعَشَّاوِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ،

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: " قَضٰى فِي فِدَاءِ سَبْيِ الْعَرَبِ: فِي كُلِّ رَاْسٍ مِائَةٍ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ "

✵✵ یحییٰ عشاوی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرب قیدیوں کے فدیے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ہر شخص کا معاوضہ چار سو درہم ہوگا۔

13162 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْيِ الْعَرَبِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اَنَّ فِدَاءَ الرَّجُلِ ثَمَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْاُنْثٰى عَشَرَةً.

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَاَخْبَرَنِي الْمُجَالِدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ذٰلِكَ شُكِيَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ " فَجَعَلَ فِدَاءَ الرَّجُلِ اَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت میں عربوں کے قیدیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک آدمی کا فدیہ آٹھ اونٹ اور ایک خاتون کا فدیہ دس اونٹ ہوں گے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: مجالد نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب یہی معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے (ان کے عہد خلافت میں) پیش کیا گیا تو انہوں نے ایک شخص کا فدیہ چار سو درہم مقرر کیا۔

13163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مَكَانُ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَمَكَانُ كُلِّ جَارِيَةٍ جَارِيَةٌ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر غلام کی جگہ ایک غلام دیا جائے گا اور ہر کنیز کی جگہ ایک کنیز دی جائے گی۔

13164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ رَقِيقِ الْعَرَبِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فِي الرَّجُلِ يُسْبٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِثَمَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي وَلَدٍ اِنْ كَانَ لِاَمَةٍ بِوَصِيفَيْنِ وَصِيفَيْنِ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى، وَقَضٰى فِي سَبِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ بِعَشْرٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَقَضٰى فِي وَلَدِهَا مِنَ الْعَبْدِ بِوَصِيفَيْنِ يَفْدِيهِ مَوَالِيْ اُمِّهِ، وَهُمْ عَصَبَتُهَا لَهُمْ مِيرَاثُهَا وَمِيرَاثُهُ مَا لَمْ يُعْتَقْ اَبُوهُ، وَقَضٰى فِي سَبْيِ الْاِسْلَامِ بِسِتَّةٍ مِّنَ الْاِبِلِ فِي الرَّجُلِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالصَّبِيِّ، فَذَاكَ فِدَاءُ الْعَرَبِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب قیدیوں کے فدیے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: یہ ان لوگوں کے بارے میں تھا جو عرب تھے لیکن زمانہ جاہلیت میں انہیں قیدی بنالیا گیا تھا (وہ فیصلہ یہ تھا کہ ایک شخص کا فدیہ) آٹھ اونٹ ہوں گے اور وہ بچہ جو کسی کنیز کی اولاد ہو اُس کا فدیہ دو ملازمین ہوں گے ان میں سے ہر ایک مذکر یا مؤنث کا فدیہ دو ملازمین ہوں گے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ دس اونٹ ان کے عوض میں دیے جائیں گے اور کنیز کا وہ بچہ جو کسی غلام سے پیدا ہوا ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُس کا معاوضہ دو مزدور ہوں گے اور وہ اپنی ماں کے

موالیوں (سابقہ آقاؤں) کو فدیہ دے گا جو اس کے عصبہ ہوں گے ان لوگوں کو ہی اس عورت کی میراث ملے گی' اور اس بچے کی بھی میراث ملے گی جب تک اس بچے کا باپ آزاد نہیں ہو جاتا اور آپ نے اسلام کے زمانے میں قیدی ہونے والے (عربوں) کے بارے میں ایک شخص یا عورت یا بچے کا فدیہ چھ اونٹ مقرر کیا تھا یہ عربوں کا فدیہ تھا۔

13165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْاَمَةِ تَغُرُّ الْحُرَّ بِنَفْسِهَا قَالَ: عَلَى الْاَبِ قِيمَةُ الْوَلَدِ، وَلَوْ غَرَّهُ غَيْرُهَا كَانَتِ الْقِيمَةُ عَلَى الْاَبِ، وَيَتْبَعُ الَّذِي غَرَّهُ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: تُهْضَمُ الْقِيمَةُ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: يُقَوَّمُونَ حِينَ وُلِدُوا اِلَّا اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَقَوْلُنَا: يُقَوَّمُونَ حِينَ يَقْضِي الْقَاضِي فِيهِمْ

٭٭ سفیان ثوری' ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی آزاد شخص کو اپنی ذات کے حوالے سے دھوکہ دے دیتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: بچے کی قیمت کی ادائیگی بچے کے باپ پر لازم ہوگی خواہ اس شخص کو کنیز کی بجائے کسی اور نے دھوکہ دیا ہو تو قیمت کی ادائیگی باپ پر لازم ہوگی' اور وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا جس نے اسے دھوکہ دیا ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قیمت کو منہا کر لیا جائے گا۔

ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: جب بچے پیدا ہوں گے تو ان کی قیمت کا تعین کر لیا جائے گا' البتہ وہ آزاد شمار ہوں گے سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارا قول یہ ہے کہ ان کی قیمت کا تعین اس وقت کیا جائے گا' جب قاضی ان لوگوں کے بارے میں فیصلہ دے گا۔

13166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ، وَيُقَالُ: اِنَّهَا حُرَّةٌ؟ قَالَ: صَدَاقُهَا عَلَى الَّذِي غَرَّهُ. قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: اِذَا وَلَدَتْ، فَفِكَاكُ الْوَلِدِ عَلَى الْاَبِ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور اسے یہ بتایا گیا ہوتا ہے کہ یہ ایک آزاد عورت ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس کنیز کے مہر کی ادائیگی اس شخص پر لازم ہوگی جس نے آدمی کو دھوکہ دیا ہے

مغیرہ بیان کرتے ہیں: حماد نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حکم یہ فرماتے ہیں: جب وہ کنیز بچے کو جنم دے گی تو اب بچے کو چھڑوانا (یعنی فدیہ دے کر آزاد کروانا) باپ کے ذمہ ہوگا۔

13167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: نَكَحَ رَجُلٌ اَمَةً، فَوَلَدَتْ لَهُ، فَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ذٰلِكَ، فَكَتَبَ: اَنْ يُفَادِيَ اَوْلَادَهُ، وَذٰلِكَ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ كَرِهُوا

٭٭ ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لی اور اس کنیز نے اس کے بچے کو جنم دے دیا

تو انہوں نے اس بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا کہ وہ شخص اپنی اولاد کا فدیہ دے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حکم ہوگا خواہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اسے پسند کریں یا ناپسند کریں۔

بَابٌ الْاَمَةُ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ

باب: جب کسی کنیز کو فروخت کردیا جائے اور اس کا شوہر موجود ہو

13168 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنَّ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: کنیز کی فروخت' طلاق شمار ہوگی

13169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ. قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

✽✽ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جس کنیز کو فروخت کردیا جائے اس کا شوہر موجود ہو اس کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے: اسے فروخت کرنا اسے طلاق شمار ہوگا۔

13170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

✽✽ قتادہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کنیز کو فروخت کرنا اسے طلاق شمار ہوگا۔

13171 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا، فَاِنْ بِيعَ الْعَبْدُ لَمْ تُطَلَّقْ هِيَ حِينَئِذٍ

✽✽ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کنیز کو فروخت کرنا اسے طلاق شمار ہوگا اور اگر غلام کو فروخت کردیا جائے تو پھر اس صورت میں عورت کو طلاق شمار نہیں ہوگی۔

13172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا، وَاَيُّهُمَا بِيعَ فَهُوَ طَلَاقُهَا، فَاِذَا نَكَحَهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُفَرِّقَ

✽✽ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کنیز کی فروخت اس کی طلاق شمار ہوگی ان دونوں میاں بیوی میں سے جس کو بھی فروخت کیا جائے گا' تو یہ عورت کو طلاق شمار ہوگی' اور اگر آدمی نے خود اس کا نکاح کیا ہو تو پھر اسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ ان میں علیحدگی کروائے۔

13173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

✽✽ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی فروخت' اسے طلاق شمار ہوگی۔

13174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ زَوْجُهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا اَوْ يَمُوتَ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا شوہر اس کا شوہر رہے گا' جب تک وہ اس عورت کو طلاق نہیں دیتا' یا اس کے شوہر کا انتقال نہیں ہو جاتا۔

13175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اشْتَرٰى شُرَحْبِيلُ بْنُ السِّمْطِ جَارِيَةً، فَاَهْدَاهَا لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ - اَحْسَبُهُ قَالَ: فَدَعَاهَا عَلِيٌّ - فَقَالَتْ: اِنِّيْ مَشْغُولَةٌ. فَقَالَ: مَا شَغَلَكِ؟ قَالَتْ: اِنَّ لِيْ زَوْجًا. قَالَ: فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ شَيْءٍ مَشْغُولٍ، فَرُدَّهَا عَلَيْهِ

٭٭ معمر نے عاصم کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: شرحبیل بن سمط نے ایک کنیز خریدی اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحفے کے طور پر بھیج دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو بلوایا تو اس نے عرض کی: میں مشغول ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری کیا مشغولیت ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: میرا شوہر موجود ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ہمیں کسی ایسی چیز کی کوئی حاجت نہیں ہے' جو مشغول ہو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو واپس بھجوا دیا۔

13176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شَرَاحِيلَ بْنَ مُرَّةَ، بَعَثَ اِلٰى عَلِيٍّ بِجَارِيَةٍ، فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ: اَفَارِغَةٌ اَنْتِ، اَمْ مَشْغُولَةٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ مَشْغُولَةٌ - لَهَا زَوْجٌ - فَرَدَّهَا، فَاشْتَرٰى شَرَاحِيلُ بُضْعَهَا بِاَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَبِلَهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں' شراحیل بن مرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز بھجوائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم فارغ ہو یا مشغول ہو؟ اس کنیز نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ مشغول ہوں' اصل میں اس کنیز کا شوہر موجود تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو واپس کر دیا۔ تو شراحیل نے اس کنیز کو 1500 درہم میں فروخت کیا اور وہ رقم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھجوا دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ رقم قبول کر لی۔

13177 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، " قَالَ لِزَوْجِهَا: لَكَ كَذَا وَكَذَا وَطَلِّقْهَا ." قَالَ: لَا

٭٭ امام زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کنیز کے شوہر سے کہا تھا تمہیں اتنی اتنی رقم مل جائے گی تم اسے طلاق دے دو تو اس کے شوہر نے کہا: جی نہیں۔

13178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَهْدٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ جَارِيَةً مِنَ الْبَصْرَةِ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: فَاُخْبِرَ اَنَّ لَهَا زَوْجًا فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

٭٭ امام زہری بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عامر نے بصرہ سے ایک کنیز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تحفے کے طور پر بھجوائی انہیں بتایا گیا کہ اس کنیز کا شوہر موجود ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ کنیز واپس بھجوا دی۔

13179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ: كَانَا يَكْرَهَانِ الْاَمَةَ لَهَا زَوْجٌ، وَاِنْ

بِيعَتْ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات ایسی کنیز کو مکروہ قرار دیتے ہیں جس کا شوہر موجود ہو' خواہ اس کنیز کو فروخت کر دیا گیا ہو۔

13180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: سُئِلَ عَنْ جَارِيَةٍ سُبِيَتْ وَلَهَا زَوْجٌ، اَتَحِلُّ لِسَيِّدِهَا؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: " اَمَا تَرَوْنَ قَوْلَ الْفَرَزْدَقِ: وَذَاتُ خَلِيلٍ "

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ان سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے قیدی بنالیا جاتا ہے' اور اس کا شوہر موجود ہوتا ہے' تو کیا وہ کنیز اپنے آقا کے لئے جائز ہوگی؟ حسن بصری نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے فرزدق (نامی شاعر) کا یہ شعر نہیں سنا ہے:

''دوست والی''۔

بَابُ ظِهَارُ الْعَبْدِ مِنَ الْاَمَةِ

باب: غلام کا کنیز (بیوی) سے ظہار کرنا

13181 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فِي الْعَبْدِ يُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهِ اَمَةٍ قَالَ: لَوْ صَامَ شَهْرًا اَجْزَاَ عَنْهُ. قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ

٭٭ قتادہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی سے ظہار کر لیتا ہے' جو کنیز ہوتی ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ ایک بار روزے رکھ لے گا' تو یہ اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: وہ دو ماہ روزے رکھے گا

13182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَهُ سَيِّدُهُ، فَيُعْتِقُ رَقَبَةً.

٭٭ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ دو ماہ روزے رکھے گا' البتہ اگر اس کا آقا اسے اجازت دے تو وہ ایک غلام آزاد کر دے گا۔

13183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے

13184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ، وَاِنْ اَذِنُوْا لَهُ اَنْ يَعْتِقَ جَازَ، وَاَنْ يُطْعِمَ اِذَا ظَاهَرَ. قَالَ سُفْيَانُ: لَا يَجُوْزُ لِاَنَّ الْوَلَاءَ يَكُوْنُ لِغَيْرِهِ

٭٭ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ غلام دو ماہ روزے رکھے گا اور اگر اس کے مالکان اسے غلام آزاد کرنے کی اجازت دیں تو یہ بھی جائز ہوگا' یا پھر وہ کھانا کھلائے' یہ اس وقت ہوگا' جب اس نے ظہار کیا ہو۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ایسا درست نہیں ہوگا' کیونکہ اس صورت میں ولاء کا حق دوسرے کو ملے گا۔

13185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: "فِي تَكْفِيرِ الْعَبْدِ لَيْسَ عَلَى الْمَمْلُوكِ اِلَّا الصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ

* * لیث نے مجاہد کے حوالے سے غلام کے کفارہ دینے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: غلام پر صرف روزے رکھنے یا نماز ادا کرنے کا کفارہ لازم ہوگا۔

13186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: "فِي ظِهَارِ الْعَبْدِ شَهْرَيْنِ يَصُومُ شَهْرَيْنِ

* * معمر نے زہری کے حوالے سے غلام کے ظہار کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو ماہ کے روزے رکھے گا۔

13187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعَبْدِ يُظَاهِرُ، اَوْ يُؤْلِي، قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهِ

* * سفیان ثوری' ظہار کرنے والے غلام کے بارے میں' یا ایلاء کرنے والے غلام کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یہ اس غلام پر واقع ہو جائیں گے۔

بَابُ اِيلَاءُ الْعَبْدِ مِنَ الْاَمَةِ

باب: غلام کا کنیز (بیوی) سے ایلاء کرنا

13188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا اِيلَاءَ لَهُ دُوْنَ سَيِّدِهِ، وَهُوَ شَهْرَانِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِيلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ

* * ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا ایلاء درست نہیں ہوگا اور یہ دو ماہ کا ہو سکتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام کا ایلاء دو ماہ تک ہوگا۔

13189 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: اِيلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ

* * سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا ایلاء دو ماہ کا ہوگا۔

13190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِيلَاءُ الْعَبْدِ مِنَ الْاَمَةِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

* * معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا کنیز سے ایلاء چار ماہ کا ہوگا۔

بَابٌ ظِهَارُ الْحُرِّ مِنَ الْاَمَةِ

باب: آزاد شخص کا کنیز (بیوی) سے ظہار کرنا

13191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ اَمَةٍ قَالَ: شَطْرُ الصَّوْمِ، وَلَا ظِهَارَ لِعَبْدٍ دُوْنَ سَيِّدِهِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی سے جو کنیز ہو ظہار کر لیتا ہے تو عطاء فرماتے ہیں: وہ نصف روزے رکھے گا البتہ غلام آقا کی اجازت بغیر ظہار نہیں کر سکتا۔

13192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا ظَاهَرَ الْعَبْدُ، اَوْ آلٰى وَقَعَ عَلَيْهِ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب غلام ظہار کر لے گا یا ایلاء کر لے گا تو یہ اس پر واقع ہو جائیں گے۔

13193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِيلَاءُ الْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا آزاد بیوی سے ایلاء چار ماہ تک ہوگا۔

بَابٌ الْعَبْدُ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ

باب: غلام کا اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگانا جبکہ اس کی بیوی آزاد عورت ہو

13194 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي عَبْدٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ حُرَّةً قَالَ: لَا لِعَانَ بَيْنَهُمَا . قَالَ: لَوْ قَذَفَ حُرٌّ امْرَاَتَهُ؟ أمة؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. قَالَ: وَاِنْ قَذَفَ عَبْدٌ امْرَاَتَهُ اَمَةً، فَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا، لَيْسَ مَنْ قَذَفَ اَمَةً شَيْءٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو غلام اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے اور اس کی بیوی آزاد عورت ہو اس کے بارے میں عطاء فرماتے ہیں: ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آزاد شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے جو ایک کنیز ہو تو ایسے شخص پر بھی کچھ لازم نہیں ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: اگر غلام اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے جو کنیز ہو تو ان کے درمیان بھی لعان نہیں ہوگا کیونکہ جو شخص کنیز پر زنا کا الزام لگاتا ہے اس پر کچھ لازم نہیں ہوتا۔

13195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ اَمَةً قَالَ: لَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ، وَاِنْ قَذَفَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ، فَاِنَّهُ يُضْرَبُ لَهَا، وَلَا لِعَانَ، وَتَكُوْنُ امْرَاَتَهُ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو غلام اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے جو کنیز ہو تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور اگر غلام اپنی بیوی پر الزام لگا دے جو آزاد عورت ہو تو اس وجہ سے غلام کی پٹائی کی جائے گی لیکن لعان پھر بھی نہیں ہوگا اور وہ عورت اس کی بیوی رہے گی۔

13196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ حُرَّةً قَالَ: لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا، وَيُجْلَدُ الْحَدَّ، وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے' جو آزاد عورت (یعنی اپنی بیوی پر زنا کا) الزام لگا دیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا' البتہ غلام کو حد کے طور پر کوڑے لگائیں گے اور اس کا بچہ اس کی طرف ہی منسوب ہوگا۔

13197 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ: فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ امْرَأَةً حُرَّةً قَالَ: لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا

✵✵ عمرو بن شعیب نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے ایسے غلام کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے' جو آزاد عورت ہو' تو وہ فرماتے ہیں: ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكْشِفُ الْأَمَةَ حِينَ يَشْتَرِيهَا

باب: آدمی کا کنیز کو خریدتے وقت اس کا کپڑا اٹھانا

13198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْأَمَةَ، أَيَنْظُرُ إِلَى سَاقَيْهَا، وَقَدْ حَاضَتْ، أَوْ إِلَى بَطْنِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَطَاءٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا، وَيَنْظُرُ إِلَى بَطْنِهَا، وَيَنْظُرُ إِلَى سَاقَيْهَا، أَوْ يَأْمُرُ بِهِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: کوئی شخص کنیز خریدتا ہے' تو کیا اس کی پنڈلیاں دیکھ سکتا ہے یا اس کا پیٹ دیکھ سکتا ہے جبکہ وہ کنیز بالغ ہو چکی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسی کنیز کی چھاتیوں پر ہاتھ رکھ لیتے تھے وہ اس کے پیٹ کا جائزہ لیتے تھے اس کی پنڈلیاں دیکھتے تھے یا ایسا کرنے کا حکم دیتے تھے۔

13199 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو - أَوْ أَبُو الزُّبَيْرِ -، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: "أَنَّهُ وَجَدَ تُجَّارًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى أَمَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ بَعْضِ سَاقِهَا، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى بَطْنِهَا

✵✵ ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ کچھ تاجروں کو کسی کنیز کے پاس اکٹھا دیکھتے تھے تو اس کی پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیتے تھے اور اپنا ہاتھ اس کنیز کے پیٹ پر رکھ دیتے تھے۔

13200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ جَارِيَةً، فَرَاضَاهُمْ عَلَى ثَمَنٍ، وَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَجُزِهَا، وَيَنْظُرُ إِلَى سَاقَيْهَا وَقُبُلِهَا - يَعْنِي بَطْنَهَا -."

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ کسی کنیز کو خریدنے کا ارادہ کرتے تھے اور اس کے مالکان سے قیمت طے کرتے تھے تو وہ اپنا ہاتھ کنیز کی پشت پر رکھ دیتے تھے اور اس کی پنڈلیوں اور پیٹ کا جائزہ لیتے تھے۔

13201 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13202 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ: عَلٰى قَوْمٍ يَبْتَاعُوْنَ جَارِيَةً، فَلَمَّا رَاَوْهُ وَهُمْ يُقَلِّبُوْنَهَا، اَمْسَكُوا عَنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَ هُمُ ابْنُ عُمَرَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقِهَا، ثُمَّ دَفَعَ فِي صَدْرِهَا، وَقَالَ: اشْتَرُوا.

قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَضَعَ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا، ثُمَّ هَزَّهَا

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کسی کنیز کا سودا کر رہے تھے جب ان لوگوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اس سے پہلے وہ اس کنیز کو الٹ پلٹ رہے تھے لیکن پھر وہ ایسا کرنے سے رک گئے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کے پاس تشریف لائے انہوں نے کنیز کی پنڈلی سے کپڑا اٹھایا اور پھر اس کے سینے پر رکھ دیا اور فرمایا: تم لوگ اس کو خرید لو!

معمر بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ کنیز کی چھاتیوں پر رکھ کر انہیں ہلایا تھا۔

13203 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي السُّوقِ، فَاَبْصَرَ بِجَارِيَةٍ تُبَاعُ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقِهَا، وَصَكَّ فِي صَدْرِهَا، وَقَالَ: اشْتَرُوا. يُرِيهِمْ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✵✵ عمرو بن دینار نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار میں موجود تھا انہوں نے ایک کنیز کو فروخت ہوتے دیکھا تو اس کی پنڈلی سے کپڑا اٹھایا اور اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اسے خرید لو! وہ لوگوں کو یہ دکھانا چاہ رہے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَضَعَ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا، ثُمَّ هَزَّهَا

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ کنیز کی چھاتیوں پر رکھ کر انہیں ہلایا تھا۔

13205 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: "كَانَ يَكْشِفُ عَنْ ظَهْرِهَا، وَبَطْنِهَا، وَسَاقِهَا، وَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى عَجُزِهَا

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ کنیز کی پشت' پیٹ اور پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر دیکھتے تھے اور اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھتے تھے۔

13206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى كُلِّ شَيْءٍ فِيهَا، مَا عَدَا فَرْجَهَا

٭٭ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ کنیز کی شرم گاہ کے علاوہ اس کے جسم کے کسی بھی حصے کا جائزہ لے۔

13207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْاَمَةَ، فَاِنَّهُ يَنْظُرُ اِلٰى كُلِّهَا اِلَّا الْفَرْجَ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے کنیز خریدنی ہو' تو وہ اس کنیز کی شرم گاہ کے علاوہ اس کے پورے جسم کو دیکھ سکتا ہے۔

13208 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ عَمَّنْ، سَمِعَ عَلِيًّا، يُسْاَلُ عَنِ الْاَمَةِ تُبَاعُ اَيَنْظُرُ اِلٰى سَاقِهَا، وَعَجُزِهَا، وَاِلٰى بَطْنِهَا؟. قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، لَا حُرْمَةَ لَهَا، اِنَّمَا وَقَفَتْ لِنُسَاوِمَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جسے میں سچا قرار دیتا ہوں اس نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ جب کوئی کنیز فروخت ہو رہی ہو' تو کیا آدمی اس کی پنڈلی یا پشت یا پیٹ کو دیکھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کنیزوں کی حرمت نہیں ہوتی ہے وہ اسی لئے کھڑی ہوتی ہیں تاکہ ہم ان کا بھاؤ طے کریں۔

13209 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَمَةِ: تُبَاعُ مَا اُبَالِي اِيَّاهَا مَسَسْتُ، اَوِ الْحَائِطَ

٭٭ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس کنیز کو فروخت کیا جا رہا ہو' اس کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں اسے چھو لیتا ہوں یا دیوار کو چھو لیتا ہوں۔

بَابُ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

باب: ام ولد کو فروخت کرنا

13210 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْوَلِيدِ، اَنَّ

اَبَا اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَبِيعُ اُمَّهَاتُ الْاَوْلَادِ فِي اِمَارَتِهِ، وَعُمَرُ فِي نِصْفِ اِمَارَتِهِ، ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ قَالَ: كَيْفَ تُبَاعُ وَوَلَدُهَا حُرٌّ، فَحَرَّمَ بَيْعَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ عُثْمَانُ شَكُّوا - اَوْ رَكِبُوا - فِي ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ولید نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ابواسحاق ہمدانی نے انہیں یہ بتایا ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے عہد کے خلافت کے دوران ام ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت کے ابتدائی نصف حصے تک ایسا کرتے رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی کنیز کو کیسے فروخت کیا جا سکتا ہے جب کہ اس کا بچہ آزاد شمار ہوتا ہے' تو انہوں نے ام ولد کو فروخت کرنے کو حرام قرار دے دیا یہاں تک کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو لوگوں کو اس کے بارے میں شک ہو گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) لوگوں نے یہ کام کرنا شروع کر دیا۔

13211 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا نَبِيعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا حَيٌّ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم ام ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے درمیان زندہ تھے ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

13212 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: عَطَاءٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عَلِيًّا، كَتَبَ فِي عَهْدِهِ، وَاِنِّي تَرَكْتُ تِسْعَ عَشْرَةَ سُرِّيَّةً، فَاَيَّتُهُنَّ مَا كَانَتْ ذَاتَ وَلَدٍ قُوِّمَتْ بِحِصَّةِ وَلَدِهَا بِمِيرَاثِهِ مِنِّي، وَاَيَّتُهُنَّ مَا لَمْ تَكُنْ ذَاتَ وَلَدٍ فَهِيَ حُرَّةٌ. قَالَ: فَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ الْاَكْبَرَ: اَذٰلِكَ فِي عَهْدِ عَلِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو عہد لکھا تھا اس میں یہ تحریر کروایا تھا: میں 19 کنیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے جو بال بچے دار ہو تو اس کے بچے کی میری وراثت میں حصے کے حساب سے قیمت لگائی جائے اور ان میں سے جو بال بچے دار نہ ہو' تو وہ آزاد شمار ہوگی

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر سے اس بارے میں دریافت کیا: کیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں تحریر تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

13213 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَتَبَ عَلِيٌّ فِي وَصِيَّتِهِ: فَاِنْ حَدَثَ بِيْ حَدَثٌ فِي هٰذَا الْغَزْوِ، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ وَلَائِدِي اللَّاتِي اَطُوفُ عَلَيْهِنَّ تِسْعَ عَشْرَةَ وَلِيدَةً، مِنْهُنَّ اُمَّهَاتُ اَوْلَادٍ مَعَهُنَّ اَوْلَادُهُنَّ، وَمِنْهُنَّ حَبَالَى، وَمِنْهُنَّ مَنْ لَا وَلَدَ لَهُنَّ، فَقَضَيْتُ اِنْ حَدَثَ بِيْ حَدَثٌ فِي هٰذَا الْغَزْوِ، فَاِنَّ مَنْ كَانَتْ مِنْهُنَّ لَيْسَتْ بِحُبْلَى وَلَيْسَ لَهَا وَلَدٌ، فَهِيَ عَتِيقَةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَيْهَا سَبِيلٌ، وَمَنْ كَانَتْ مِنْهُنَّ حُبْلَى اَوْ لَهَا وَلَدٌ فَاِنَّهَا تُحْبَسُ عَلٰى وَلَدِهَا وَهِيَ مِنْ حَظِّهِ، فَاِنْ مَاتَ وَلَدُهَا وَهِيَ حَيَّةٌ، فَاِنَّهَا عَتِيقَةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ، هٰذَا مَا قَضَيْتُ فِي وَلَائِدِي التِّسْعَ عَشْرَةَ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. شَهِدَ هَيَّاجُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي

رَافِعٍ وَّكُتِبَ فِي جُمَادَى سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِينَ

✵✵ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں یہ تحریر کیا تھا: اگر اس جنگ کے دوران میرا انتقال ہو جائے تو (میری وصیت یہ ہے) امابعد: میری وہ کنیزیں جن کے ساتھ میں صحبت کرتا رہا ہوں وہ 19 ہیں ان میں سے کچھ ام ولد ہیں جن کے ساتھ ان کی اولاد موجود ہے ان میں سے کچھ حاملہ ہیں اور ان میں سے کچھ ایسی ہیں جن کی اولاد نہیں ہے تو میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ اگر اس جنگ کے دوران میرے ساتھ کچھ ہو گیا تو ان کنیزوں میں سے جو حاملہ نہیں ہیں اور ان کی کوئی اولاد بھی نہیں ہے تو وہ اللہ کی ذات کی رضا کے لئے آزاد شمار ہوں گی کسی کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا ان میں سے جو کنیزیں حاملہ ہوں یا جن کی اولاد ہو تو انہیں ان کی اولاد کے حساب سے روک لیا جائے گا اور وہ اس اولاد کے حصے میں سے شمار ہوں گی اگر ان کا بچہ انتقال کر جائے اور وہ زندہ ہوں تو وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد شمار ہوں گی یہ وہ فیصلہ ہے جو میں نے اپنی 19 کنیزوں کے بارے میں دیا ہے اور باقی مدداللہ تعالیٰ سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے ہیاج بن ابوسفیان اور عبیداللہ بن ابورافع اس کے گواہ ہیں اور اسے جمادی کے مہینے میں 37 ہجری میں تحریر کیا گیا ہے۔

13214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنَّا، وَتَرَكَ اُمَّ وَلَدٍ، فَاَرَادَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ اَنْ يَبِيعَهَا فِي دَيْنِهِ، فَاَتَيْنَا ابْنَ مَسْعُودٍ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي، فَانْتَظَرْنَاهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ، فَاجْعَلُوهَا فِي نَصِيبِ وَلَدِهَا. قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلَانِ قَدِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ، فَقَرَاَ اَحَدُهُمَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَحْسَنْتَ، مَنْ اَقْرَاَكَ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِي اَبُو حَكِيمٍ الْمُزَنِيُّ. فَاسْتَقْرَاَ الْاٰخَرَ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ، مَنْ اَقْرَاَكَ؟ فَقَالَ: اَقْرَاَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. قَالَ: فَبَكٰى عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى خَضَّبَ دُمُوعُهُ الْحَصَى، ثُمَّ قَالَ: اقْرَاْ كَمَا اَقْرَاَكَ عُمَرُ ثُمَّ دَوَّرَ دَارَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا لِلْاِسْلَامِ، يَدْخُلُ النَّاسُ فِيهِ وَلَا يَخْرُجُونَ. قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ اَسْلَمَ الْحِصْنُ، وَالنَّاسُ يَخْرُجُونَ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُونَ فِيهِ

✵✵ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس نے پسماندگان میں ایک ام ولد کو چھوڑا تو ولید بن عقبہ نے مرحوم کے قرض کی ادائیگی کے لئے اس کنیز کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا ہم ان کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے یہ مسئلہ ان کے سامنے ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم نے ضرور ایسا کرنا ہے تو تم اس کنیز کو اس کے بچے کے حصے میں شامل کر دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: دو آدمی ان کے پاس آئے جو قرآن کی کسی آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے ان میں سے ایک نے تلاوت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اچھی قرأت کی ہے تمہیں کس نے پڑھنا سکھایا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے حضرت ابوحکیم مزنی نے پڑھنا سکھایا ہے پھر انہوں نے دوسرے شخص سے تلاوت کے لئے کہا: (اس نے تلاوت

کی) انہوں نے فرمایا: تم نے بھی اچھی تلاوت کی ہے تمہیں کس نے پڑھنا سکھایا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تلاوت سکھائی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسو کنکریوں پر گرنے لگے پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: تم دونوں میں سے زیادہ بہتر قرأت اس شخص کی ہے' جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھنا سکھایا ہے پھر اس کے بعد انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے گھر کی طرف ارشارہ کیا پھر بولے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے ایسا قلعہ جس میں لوگ داخل ہوتے تھے اس میں سے نکلتے نہیں تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو وہ قلعہ کمزور ہو گیا لوگ اس میں سے نکل جاتے ہیں اور اس میں داخل نہیں ہوتے ہیں۔

13215 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، اَنَا وَرَجُلٌ نَسْاَلُهُ عَنْ اُمِّ الْوَلَدِ قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، وَقَدِ اكْتَنَفَهُ رَجُلَانِ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَاَلَهُ رَجُلٌ، عَنْ آيَةٍ مِّنَ الْقُرآنِ، فَقَالَ: مَنْ اَقْرَاَكَ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِي اَبُوْ حَكِيمٍ وَّاَبُوْ عَمْرَةَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: مَنْ اَقْرَاَكَ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَبَكٰى عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى بَلَّ الْحَصَى. قَالَ: اقْرَاْ كَمَا اَقْرَاَكَ عُمَرُ، اِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلْاِسْلَامِ حِصْنًا حَصِينًا . قَالَ: فَسَاَلْتُهُ عَنْ اُمِّ الْوَلَدِ؟ قَالَ: تُعْتَقُ مِنْ نَصِيبِ وَلَدِهَا

✵✵ حکم بن عتیبہ نے زید بن وہب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا ہم ان سے ام ولد کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے تو وہ مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے دو آدمی ان کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے تھے یہاں تک کہ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک شخص نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تمہیں کس نے پڑھنا سکھایا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے حضرت ابوحکیم اور حضرت ابوعمرہ نے پڑھنا سکھایا ہے انہوں نے دوسرے شخص سے دریافت کیا: تمہیں کس نے قرآن پڑھنا سکھایا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھنا سکھایا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ کنکریاں گیلی ہو گئیں انہوں نے ارشاد فرمایا: تم دونوں میں زیادہ بہتر طریقے سے تلاوت وہ شخص کرتا ہے' جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھنا سکھایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کا ایک مضبوط قلعہ تھے

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے ام ولد کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کو اس کے بچے کے حصے میں سے آزاد کر دیا جائے گا۔

13216 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تُعْتَقُ اُمُّ الْوَلَدِ حَتّٰى يُتَكَلَّمَ بِعِتْقِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ام

ولد کو اس وقت تک آزاد نہیں کیا جائے گا' جب تک اس کی آزادی کے بارے میں بات چیت نہیں کر لی جاتی

13217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ: " جَعَلَهَا فِي نَصِيبِ ابْنِهَا

✳ ✳ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کو اس کے بیٹے کے حصے میں شامل کیا ہے۔

13218 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، - اَظُنُّهُ -، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي اُمِّ الْوَلَدِ وَاللّٰهِ مَا هِيَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ بَعِيرِكَ اَوْ شَاتِكَ

✳ ✳ عمرو بن دینار نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے' جو ام ولد کے بارے میں ہے (وہ فرماتے ہیں:) اللہ کی قسم! اس کی حیثیت تمہارے اونٹ یا تمہاری بکری کی مانند ہے۔

13219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ مِنْهُ اَمَتُهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ، عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ

✳ ✳ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کی کنیز اس کے بچے کو جنم دیدے تو وہ کنیز اس شخص کی طرف سے مدبرہ کے طور پر (یعنی اس کے مرنے کے بعد) آزاد شمار ہوگی''۔

13220 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ، " اَقَامَ اُمَّ حُبَيٍّ - اُمَّ وَلَدٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ صُهَيْبٍ يُقَالُ لَهُ: خَالِدٌ - فِي مَالِ ابْنِهَا "

✳ ✳ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر نے محمد بن صہیب کی ام ولد ''ام حبی'' کو ٹھہرایا تھا انہوں نے اسے اس کے بیٹے کے مال میں شامل کیا تھا۔

13221 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيًّا خَالَفَ عُمَرَ: " فِي اُمِّ الْوَلَدِ اِنَّهَا لَا تُعْتَقُ اِذَا وَلَدَتْ لِسَيِّدِهَا

13219- المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع، وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث: 2133 'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في بيع أمهات الأولاد - حديث: 21134 'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في بيع أمهات الأولاد - حديث: 2531 'سنن ابن ماجه - كتاب العتق' باب أمهات الأولاد - حديث: 2512 'سنن الدارقطني - كتاب المكاتب' حديث: 3706 'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب عتق أمهات الأولاد ' باب : الرجل يطأ أمته بالملك فتلد له - حديث: 20248 'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - باب عتق أمهات الأولاد' حديث: 6334 'السنن الصغير للبيهقي - كتاب المكاتب' باب عتق أمهات الأولاد - حديث: 3494 'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2816 'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11315

٭٭ محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حکم بن عتیبہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے اختلاف کیا تھا کہ جب اس کا آقا فوت ہو جائے تو اسے آزاد نہیں کیا جا سکتا۔

13222 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ طَاؤسًا، اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ لِابْنَةٍ لَهُ لِاُمِّ وَلَدٍ: اُشْهِدُكُمْ اَنَّ هٰذِهِ حُرَّةٌ. قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّ طَاؤسًا قَالَ: وَهِيَ تَلْعَبُ عَلٰى بَطْنِهِ. فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ مُجَاهِدًا، فَقَالَ: وَاَنَا اَشْهِدُكُمْ اَنَّ هٰذَا حُرٌّ لِلْصَبَاحِ ابْنُهُ

٭٭ ابرہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس نے انہیں یہ بات بتائی: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ام ولد کے بارے میں اپنے صاحبزادے سے یہ فرمایا: میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ یہ آزاد شمار ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ طاؤس نے یہ بات بھی بیان کی تھی: وہ کنیز ان کے پیٹ کے ساتھ کھیلا کرتی تھی میں نے یہ بات مجاہد کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد شمار ہوگا انہوں نے اپنے بیٹے صباح کے بارے میں یہ بات کہی۔

13223 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لَقِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَمَعَ عُمَرَ ابْنَتُهُ زَيْنَبُ اُمُّ اَبِیْ سُرَاقَةَ، وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُهُ عُثْمَانُ، وَكِلَاهُمَا لِاُمِّ وَلَدٍ - زَيْنَبُ وَعُثْمَانُ - فَقَالَ عُمَرُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ كَيْفَ صَنَعْتَ فِي هٰذَا لِعُثْمَانَ؟ فَاَمَّا هٰذِهِ لِزَيْنَبَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّهَا حُرَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: مَاذَا تَقُوْلُ؟ فَاِنَّمَا ذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَاذَا تَقُوْلُ؟ كَالْمُنْتَهِرِ، فَسَكَتَ عُمَرُ

٭٭ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں جو ابوسراقہ کی والدہ ہیں جب کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے صاحبزادے حضرت عثمان تھے یہ دونوں ام ولد کی اولاد تھے یعنی زینب اور عثمان دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحمد! آپ نے اس بارے میں عثمان کے لئے کیا کیا ہے جہاں تک زینب کا تعلق ہے تو میں آپ کو اس بارے میں گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیا کہتے ہیں: یہ تو عبدالرحمٰن ہے آپ کیا کہتے ہیں: گویا کہ انہوں نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

13224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: اجْتَمَعَ رَاْيِیْ وَرَاْيُ عُمَرَ فِي اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اَنْ لَا يُبَعْنَ قَالَ: ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدَ اَنْ يُبَعْنَ، قَالَ عُبَيْدَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: فَرَاْيُكَ وَرَاْيُ عُمَرَ فِي الْجَمَاعَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ رَاْيِكَ وَحْدَكَ فِي الْفُرْقَةِ - اَوْ قَالَ: فِي الْفِتْنَةِ - قَالَ: فَضَحِكَ عَلِيٌّ

٭٭ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اُمّ ولد کے بارے میں میری

اورحضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک تھی کہ انہیں فروخت نہیں کیا جائے گا پھر اس کے بعد میری یہ رائے ہوئی کہ انہیں فروخت کر دینا چاہیے عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: جس چیز کے بارے میں آپ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک ہو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگی جس میں آپ کی رائے الگ ہو اور انفرادی ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آزمائش والی ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔

13225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ فِي أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ أَنْ لَا يَبِعْنَ، وَلَا يُوهَبْنَ، وَلَا يَرِثْنَ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا صَاحِبُهَا مَا كَانَ حَيًّا، فَإِذَا مَاتَ عُتِقَتْ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: نہ تو اسے فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی ہبہ کیا جائے اور نہ وہ وارث بنے گی ان کا مالک جب تک زندہ رہے گا ان سے نفع حاصل کرتا رہے گا' جب وہ مر جائے گا' تو ان کو آزاد کر دیا جائے گا۔

13226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ، أَعْتَقَ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، إِذَا مَاتَ سَادَاتُهُنَّ.

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کو ان کے آقاؤں کے انتقال کے بعد آزاد قرار دیا تھا۔

13227 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں زہری کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقِيَهُ نَفَرٌ، فَقَالَ: مَنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُمْ؟ قَالُوا: مِنَ الْعِرَاقِ قَالَ: فَمَنْ لَقِيتُمْ؟ قَالُوا: ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالُوا: فَأَحَلَّ لَنَا أَشْيَاءَ كَانَتْ تُحَرَّمُ عَلَيْنَا قَالَ: مَا أَحَلَّ لَكُمْ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ؟ قَالُوا: بَيْعُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ قَالَ: تَعْرِفُونَ أَبَا حَفْصٍ عُمَرَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ، أَوْ تُوهَبَ، أَوْ تُورَّثَ، وَقَالَ: يَسْتَمْتِعُ مِنْهَا صَاحِبُهَا مَا كَانَ حَيًّا، فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ

٭٭ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ کچھ لوگ ان سے ملے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: عراق سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تمہاری ملاقات کس سے ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے' ان لوگوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں کچھ ایسی چیزوں کے حلال ہونے کے بارے میں بتایا ہے' جنہیں ہم اپنے لئے حرام سمجھتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: انہوں نے تمہارے لئے کونسی ایسی چیزیں حلال قرار دی ہیں' جنہیں تم اپنے لئے

حرام سمجھتے تھے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: ام ولد کنیزوں کو فروخت کرنا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگ حضرت ابوحفص عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات جانتے ہو کہ انہوں نے (ان کنیزوں کو) فروخت کرنے یا ہبہ کرنے یا وراثت میں منتقل کرنے سے منع کیا ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے: ان کے مالکان جب تک زندہ رہیں گے ان سے نفع حاصل کرتے رہیں گے جب مالکان کا انتقال ہو جائے گا، تو ایسی کنیزیں آزاد شمار ہوں گی۔

13229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ اَذِنَ بِبَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لٰكِنَّ اَبَا حَفْصٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - اَتَعْرِفُوْنَهُ؟ لَمْ يَاْذَنْ بِبَيْعِهِنَّ وَاَعْتَقَهُنَّ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام ولد کنیزوں کو فروخت کرنے کی اجازت دے دی ہے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن امیر المومنین حضرت ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا تم واقف ہو؟ انہوں نے تو انہیں فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی انہوں نے ان کنیزوں کو آزاد قرار دیا ہے۔

13230 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ: اَعْتَقَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، اِذَا مَاتَ سَادَاتُهُنَّ

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کو اس وقت آزاد قرار دیا ہے جب ان کے آقا انتقال کر جائیں۔

13231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَعْتَقَ عُمَرُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اِذَا مَاتَ سَادَاتُهُنَّ، فَاَتَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ عَلِيًّا اَرَادَ سَيِّدُهَا اَنْ يَبِيعَهَا فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اذْهَبِيْ فَقَدْ اَعْتَقَكُنْ عُمَرُ

❊❊ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کو اس وقت آزاد قرار دیا ہے جب ان کے آقا انتقال کر جائیں ایسی خواتین میں سے ایک خاتون حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جس کا آقا اسے قرض کے حوالے سے فروخت کرنا چاہتا تھا جس کی ادائیگی اس کے آقا کے ذمہ تھی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چلی جاؤ! کیونکہ تم جیسی خواتین کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد قرار دیا ہے۔

13232 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ تُوُفِّيَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لَهُ، فَاَعْتَقَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَصَابَ غَنِيمَةً، فَاَعَاضَ اَهْلَهَا

❊❊ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس نے ایک ام ولد کنیز کو چھوڑا تو

نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز کو آزاد قرار دیا' پھر جب نبی اکرم ﷺ کو مال غنیمت حاصل ہوا تو آپ نے اس کنیز کے اہل خانہ (یعنی اس کے مالک کے اہل خانہ) کو معاوضہ ادا کیا۔

13233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَنْعَمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَعُمَرُ اَعْتَقَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَعْتَقَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کو آزاد قرار دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں آزاد قرار دیا ہے۔

13234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: ضُرِبَ عَلٰى صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ الْحِجَابُ، وَقَسَمَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَسَمَ لِنِسَائِهِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے لئے حجاب مقرر کیا گیا تھا اور نبی اکرم ﷺ ان دونوں خواتین کے لئے وقت کی تقسیم اسی طرح کرتے تھے جس طرح اپنی دیگر ازواج کے لئے وقت کی تقسیم کرتے تھے۔

13235 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَضٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْيَاءَ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَانَ عَامَّتُهَا عِدَةً قَالَ: - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: خَمْسُمِائَةِ اَلْفٍ -." فَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِي دَرَاهِمَ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَكَيْفَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَوْصٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا اَشُكُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ، فَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا تَرَكُوهُ اَنْ يَقْضِيَ "

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کچھ چیزوں کا فیصلہ نقل کیا ہے' جو آپ ﷺ کی وفات کے بعد نقل کیا تھا اور ان کی تعداد تقریباً (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: پانچ سو ہزار ہے) امام عبدالرزاق کہتے ہیں: اس سے مراد دراہم ہیں راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: یہ کیسے ہوگیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ دیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت بھی کردی تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی اگر ایسا نہ ہوا ہوتا' تو وہ لوگ اسے فیصلہ دینے میں اس کو ترک نہ کرتے۔

13236 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: عَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ اُمَّ اِبْرَاهِيمَ حُرَّةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی کہ (نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (یعنی سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) آزاد شمار ہوں گی۔

13237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ:

" اَلْاَمَةُ اِذَا اَسْلَمَتْ، وَعَفَّتْ، وَحَصَّنَتْ، فَاِنْ وَلَدَهَا يُعْتِقُهَا، وَاِنْ فَجَرَتْ، وَكَفَرَتْ - اَوْ قَالَ: زَنَتْ - رَقَّتْ "

✵✵ ابوعجفاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب کوئی کنیز اسلام قبول کرلے اور پاکدامنی اختیار کرے تو اس کا بچہ اسے آزاد کروادیتا ہے' لیکن اگر وہ گناہ کا ارتکاب کرے یا کفر کرے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زنا کا ارتکاب کرے تو وہ کنیز رہتی ہے۔

13238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اِيَاسٍ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي اُمِّ الْوَلَدِ، - يَعْنِي يَرٰى - قَالَ: فَاَرَانِي رَجْعَةَ الْكِتَابِ حِينَ جَاءَهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ، لَا تَرُدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَا تَسْتَرِقَّ

✵✵ ایوب نے ایاس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ام ولد کنیز کے بارے میں ایک خط لکھا راوی بیان کرتے ہیں: جب انہیں جوابی خط موصول ہوا تو وہ انہوں نے مجھے دکھایا عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط میں لکھا تھا: تم ان کنیزوں پر حد جاری کرو تم انہیں ان کے مالکان کے پاس واپس نہ کرنا اور انہیں کنیز نہ رکھنا۔

13239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ فِي: اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا زَنَتْ قَالَ: يَسْتَمْتِعُ بِهَا صَاحِبُهَا، وَلَا تُبَاعُ

✵✵ عبدالکریم جزری نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب ام ولد کنیز زنا کا ارتکاب کرے تو عطاء فرماتے ہیں: اس کا مالک اس سے نفع حاصل کرتا رہے گا لیکن اسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

13240 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اُمِّ الْوَلَدِ تَزْنِي اَيَبِيعُهَا سَيِّدُهَا؟ قَالَ: لَا يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَبِيعَهَا، وَلٰكِنَّ يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ، حَدُّ الْاَمَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب زہری سے ایسی ام ولد کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو زنا کا ارتکاب کرتی ہے' کیا اس کا مالک اسے فروخت کردے گا؟ انہوں نے جواب دیا: اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اسے فروخت کردے' البتہ ایسی کنیز پر حد جاری کی جائے گی جو کنیز کی حد ہوگی۔

13241 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُرِقُّهَا حَدَثٌ

✵✵ سفیان ثوری نے ابوحصین کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: کوئی بھی واقعہ (یا عمل) اسے کنیز نہیں رہنے دے گا (یعنی اس کی آزادی میں رکاوٹ نہیں بنے گا)۔

13242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اُمُّ وَلَدٍ لِاَبِي فَجَرَتْ قَالَ: فُجُورُهَا عَلٰى نَفْسِهَا، وَهِيَ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ

✵✵ جریر بن حازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سالم بن عبداللہ سے کہا: میرے والد کی ام ولد کنیز نے زنا کا ارتکاب

کیا ہے تو سالم نے کہا: اس کا گناہ اس کی ذات کے ذمہ ہوگا وہ آزاد عورت ہی شمار ہوگی۔

بَابٌ مَا يُعْتِقُهَا السَّقْطُ

باب: مردہ پیدا ہونے والا بچہ (ام ولد کنیز کو) آزاد کروائے گا

13243 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: الْاَمَةُ يُعْتِقُهَا وَلَدُهَا، وَاِنْ كَانَ سَقْطًا.

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: کنیز کا بچہ اسے آزاد کروا دے گا خواہ وہ نامکمل پیدا ہوا ہو (یا مردہ پیدا ہوا ہو)۔

13244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✽✽ ثوری نے اپنے والد حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: السَّقْطُ بَيِّنًا مُضْغَةً كَانَ اَوْ عَلَقَةً

✽✽ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مردہ پیدا ہونے والا ایسا بچہ جس کی پیدائش واضح ہو خواہ وہ لوتھڑے کی شکل میں ہو یا جمے ہوئے خون کی شکل میں ہو (وہ اپنی ماں کو آزاد کروا دے گا)

13246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ سَقْطًا بَيِّنًا

✽✽ ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ ایسا مردہ ہو جو واضح ہو۔

13247 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَسْقَطَتْ سَقْطًا بَيِّنًا، فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بَيِّنًا فَهِيَ اَمَةٌ

✽✽ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ عورت ایسے مردہ بچے کو جنم دے جو واضح ہو اور وہ عورت ام ولد ہو (تو وہ آزاد شمار ہوگی) لیکن اگر بچے کی تخلیق واضح نہ ہو تو وہ کنیز ہی رہے گی۔

13248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ قَارَبَ اشْتَرٰى جَارِيَةً بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ، قَدْ اَسْقَطَتْ لِرَجُلٍ سَقْطًا، فَسَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ قَالَ: وَكَانَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِبٍ صَدِيقًا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -، فَلَامَهُ لَوْمًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ لَاُنَزِّهُكَ، عَنْ هٰذَا - اَوْ عَنْ مِثْلِ هٰذَا - قَالَ: وَاَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ ضَرْبًا بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: " الْآنَ حِينَ اخْتَلَطَتْ لُحُومُكُمْ وَلُحُومُهُنَّ، وَدِمَاؤُكُمْ وَدِمَاؤُهُنَّ، تَبِيعُونَهُنَّ، تَاْكُلُونَ اَثْمَانَهُنَّ، قَاتَلَ اللّٰهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ - اَوْ قَالَ: حَرَّمُوا شُحُومَهَا - فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا، ارْدُدْهَا " قَالَ: فَرَدَدْتُهَا وَاَدْرَكْتُ مِنْ مَالِيْ ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَتَوٰى اَلْفٌ

٭٭ محمد بن عبداللہ ثقفی بیان کرتے ہیں: ان کے والد عبداللہ بن قارب نے ایک کنیز چار ہزار درہم کے عوض میں خریدی جس نے ایک شخص کے مردہ بچے کو جنم دیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے عبداللہ بن قارب کو بلوایا بیان کرتے ہیں: میرے والد عبداللہ بن قارب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں شدید ملامت کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے اس قسم کی حرکت کی توقع نہیں رکھتا تھا (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے اس کی مانند کچھ اور الفاظ استعمال کیے) وہ تو درے کے ساتھ ان کی پٹائی کرنے لگے تھے انہوں نے کہا: وہ وقت آ گیا ہے جب تمہارے گوشت اور ان کنیزوں کے گوشت تمہارے خون اور ان کے خون گھل مل گئے ہیں' کیا تم انہیں فروخت کرو گے اور ان کی قیمت کھاؤ گے؟ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے جب ان کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے چربی کو حرام قرار دیا تو وہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے لگے تم اس کنیز کو واپس کر دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے اسے واپس کر دیا اور میں نے اپنے مال میں سے تین ہزار درہم وصول کر لئے اور ایک ہزار درہم چھوڑ دیے۔

13249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَسْقَطَتِ الْاَمَةُ سَقْطًا بَيِّنًا، فَلَا سَبِيْلَ اِلٰى بَيْعِهَا

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کنیز ایسے مردہ بچے کو جنم دے جس کی تخلیق مکمل ہو' تو پھر اسے فروخت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

بَابٌ عِتْقِ وَلَدِ اُمِّ الْوَلِدِ

باب: ام ولد کنیز کے بچے کا آزاد ہونا

13250 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ تَلِدُ لَهُ الْاَمَةُ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا، فَتَلِدُ لَهُ اَوْلَادًا قَالَ: هُمْ مَمْلُوكُوْنَ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے بچے کو کنیز جنم دیتی ہے پھر وہ شخص اس کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو یہ کنیز اس کی اور اولاد کو بھی جنم دیتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: وہ سب لوگ غلام شمار ہوں گے۔

13251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ شِهَابٍ: هُمْ مَمْلُوكُوْنَ . وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، وَالْخُلَفَاءُ حُرًّا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھ سے کہا: وہ لوگ غلام شمار ہوں گے جب کہ عبدالملک بن مروان اور تمام خلفاء آزاد شمار ہوتے ہیں (حالانکہ وہ سب کنیزوں کی اولاد ہیں)۔

13252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ:

فِي الْاَمَةِ تَلِدُ لِسَيِّدِهَا، ثُمَّ يَنكِحُهَا، فَتَلِدُ قَالَ: لَا يُعْتَقُ وَلَدُهَا

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جب کوئی کنیز اپنے آقا کے بچے کو جنم دے اور پھر وہ آقا اس کنیز کے ساتھ شادی کر لے اور پھر وہ اور بچے کو جنم دے تو عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اس کی اولاد کو آزاد قرار نہیں دیا جائے گا۔

13253 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَوْحَ بْنَ زِنْبَاعٍ اسْتَسَرَّ وَلِيدَةً لَهُ، فَوَلَدَتْ، ثُمَّ اَنْكَحَهَا غُلَامًا لَهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ، فَجَاءَ عَبْدَ الْمَلِكِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اَوْلَادُهَا لَكَ حَيًّا وَمَيِّتًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: انہیں عمرو بن عبداللہ نے یہ بات بتائی کہ روح بن زنباع نے ایک کنیز کو رکھا اس کنیز نے ایک بچے کو جنم دیا' پھر روح نے اس کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دی تو اس کنیز نے اس غلام کے بچے کو بھی جنم دیا' پھر روح' عبدالملک کے پاس آیا اور اس کے سامنے یہ بات ذکر کی تو خلیفہ نے کہا: اس کنیز کی اولاد تمہاری اولاد شمار ہوگی تمہاری زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

13254 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عُتِقَ وَلَدُهَا، يُعْتِقُوْنَ بِعِتْقِهَا.

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کنیز کو آزاد قرار دیا جائے گا' تو اس کنیز کے آزاد ہونے کے ساتھ اس کی اولاد بھی آزاد ہو جائے گی۔

13255 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عُتِقَ وَلَدُهَا.

✵✵ سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہوگی۔

13257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ الْعَتْوَارِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّهُ قَالَ فِي اَوْلَادِ اُمِّ الْوَلَدِ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ام ولد کنیزوں کی اولاد کے بارے میں سعید بن میسّب کے قول کے مطابق رائے دی ہے۔

13258 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا اَنْكَحَهَا سَيِّدُهَا وَقَدْ

وَلَدَتْ لَهُ، فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ

✵✵ معمر نے حسن بصری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کنیز کا آقا اس کی شادی کروادے حالانکہ کنیز نے اس کے بچے کو جنم دیا ہو تو اب کنیز کی اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہوگی۔

13259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَغَيْرِهِ قَالَ: هُمْ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاِبْرَاهِيمُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا، وَالْمُدَبَّرَةُ، وَالْمُكَاتَبَةُ

✵✵ امام شعبی اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: وہ بچے اپنی ماں کی جگہ شمار ہوں گے سفیان ثوری اور ابراہیم نخعی نے بھی یہی بات کہی ہے اس بارے میں مدبرہ اور مکاتبہ کنیز کا حکم بھی یہی ہے۔

13260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي اَمَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ، فَوَلَدَتْ لَهُ، ثُمَّ ابْتَاعَهَا زَوْجُهَا قَالَ: لِيَبِعْهَا اِنْ شَاءَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ ابْتَاعَهَا، وَهِيَ حَامِلٌ، اَوْ وَلَدَتْ لَهُ بَعْدَ مَا ابْتَاعَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَهُ حَمَّادٌ: عَنِ النَّخَعِيِّ اَيْضًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے ساتھ کوئی شخص شادی کر لیتا ہے وہ کنیز اس کے بچوں کو جنم دیتی ہے پھر اس کنیز کا شوہر اس کنیز کو خرید لیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے تو اس کنیز کو فروخت کر دے البتہ جب اس نے اس کنیز کو خرید لیا اور اس وقت وہ کنیز حاملہ ہو یا اس کے اس کنیز کو خریدنے کے بعد وہ کنیز اس کے بچے کو جنم دے تو حکم مختلف ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی قول بیان کیا ہے۔

13261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: هِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ. قَالَ: وَقَوْلُ الْحَسَنِ اَحَبُّ اِلَيَّ

13269-صحيح البخاري - كتاب فرض الخمس' باب ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:2960' صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب ذكر أصهار النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:3544' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب فضائل فاطمة بنت النبي عليها الصلاة والسلام - حديث:4589' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب فضائل فاطمة بنت النبي عليها الصلاة والسلام - حديث:4590' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بأن هذا الفعل لو فعله على كان ذلك جائزا - حديث:7066' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بأن على بن أبي طالب رضى الله عنه لما - حديث:7067'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء - حديث:1785'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الغيرة - حديث:1995'الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر المسور بن مخرمة بن نوفل رضى الله عنه' حديث:579'مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث المسور بن مخرمة الزهري - حديث:18551'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:805'فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل - فضائل

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ کنیز ام ولد شمار ہوگی وہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

13262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هِيَ اَمَةٌ، حَتّٰى تُحْدِثَ عِنْدَهُ حَمْلًا

٭٭ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ کنیز ہی شمار ہوگی جب تک اس مالک کے ہاں وہ نئے سرے سے حاملہ نہیں ہوتی۔

بَابُ الْغَيْرَةِ

باب: غیرت (یعنی خواتین کے مزاج کی تیزی)

13263 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّهَا زَنَتْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّهَا غَيْرَانُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتُمْ لَاَحْلِفَنَّ لَكُمْ اَنَّ التَّاجِرَ فَاجِرٌ، وَاَنَّ الْغَيْرَانَ مَا يَدْرِي اَيْنَ اَعْلَى الْوَادِي مِنْ اَسْفَلِهِ

٭٭ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے اور یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! یہ غیرت (یعنی خواتین کی مزاج کی مخصوص تیزی کی وجہ سے ایسا کہہ رہی ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہارے سامنے اس بات پر حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں کہ تاجر گناہ گار ہوتے ہیں اور غیرت (یعنی خواتین کی مزاج کی مخصوص تیزی) میں یہ پتہ نہیں چلتا کہ وادی کے نیچے والے حصے میں ہیں یا اوپر والے حصے میں (یعنی اسے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہی ہے؟)۔

13264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ امْرَاَةً وَجَدَتْ زَوْجَهَا عَلٰى جَارِيَةٍ لَهَا، فَغَارَتْ، فَانْطَلَقَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّبَعَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهَا، فَقَالَتْ: اِنَّهَا زَنَتْ . فَقَالَ: كَذَبَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلٰكِنَّهَا كَانَ مِنْ اَمْرِهَا كَذَا وَكَذَا، وَاَخَذَتْ بِلِحْيَتِهِ، فَانْتَهَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلَتْهُ، فَقَالَ: مَا تَدْرِي الْاٰنَ اَعْلَى الْوَادِي مِنْ اَسْفَلِهِ

٭٭ ابن جریج نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نے اپنی شوہر کو اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرتے ہوئے پایا تو اسے غصہ آ گیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا شوہر بھی اس کے پیچھے آیا یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ گیا اس خاتون نے کہا: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اس کے شوہر نے کہا: یارسول اللہ! یہ غلط کہہ رہی ہے اصل صورت حال یہ ہے' تو اس خاتون نے اپنے شوہر کی داڑھی پکڑ لی' نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو ڈانٹا تو اس نے اس کی داڑھی کو چھوڑ دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں نہیں پتہ کہ تم اس وقت کیا کر رہی ہو

13265 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: اِنَّ زَوجَهَا وَقَعَ عَلٰى جَارِيَتِهَا، فَقَالَ: اِنْ تَكُوْنِيْ صَادِقَةً نَرْجُمْهُ، وَاِنْ تَكُوْنِيْ كَاذِبَةً نَجْلِدْكِ. فَقَالَتْ: يَا وَيْلَهَا غَيْرٰى نَغِرَةٌ قَالَ: وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَتْ

✵✵ حجیہ بن عدی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اس کے شوہر نے اس کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو تم سچ بول رہی ہو تو ہم اس شخص کو سنگسار کر دیں گے اور اگر تم جھوٹ بول رہی ہو تو ہم تمہیں کوڑے لگوائیں گے اس نے کہا: ہائے ستیاناس ہو یہ تو مزاج کی تیزی کی وجہ سے ہے

راوی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہوئی تو اس دوران وہ عورت چلی گئی۔

13266 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَلِيًّا، خَطَبَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ الْعَوْرَاءَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ، وَلَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ نَبِيِّ اللّٰهِ، وَابْنَةُ عَدُوِّ اللّٰهِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحبزادی کو شادی کا پیغام بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: علی بن ابوطالب نے ابوجہل کی بیٹی عوراء کو شادی کا پیغام بھیجا ہے اسے اس کا حق حاصل نہیں ہے کیونکہ اللہ کے نبی کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی (کسی شخص کے نکاح میں) اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں۔

13267 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ الْعَوْرَاءَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ اَنْ تَجْتَمِعَ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ، وَاِنَّمَا فَاطِمَةُ مِنِّيْ

✵✵ عمرو بن دینار نے حضرت امام باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحبزادی کو شادی کا پیغام بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: علی نے عوراء بنت ابوجہل کو شادی کا پیغام بھیجا ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی (کسی شخص کے نکاح میں) اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں، فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے۔

13268 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْاَلُهُ عَنِ ابْنَةِ اَبِيْ جَهْلٍ، وَخَطَبَهَا اِلٰى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ اَيِّ بَالِهَا تَسْاَلُنِيْ، اَعَنْ حَسَبِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اُرِيدُ اَنْ اَتَزَوَّجَهَا، اَتَكْرَهُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِنِّيْ، وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْزَنَ اَوْ تَغْضَبَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: فَلَنْ آتِيَ شَيْئًا

سَاءَ كَ"۔

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ابوجہل کی بیٹی کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے اس خاتون کے چچا حارث بن ہشام کو شادی کا پیغام دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس خاتون کے بارے میں کس حوالے سے دریافت کر رہے ہو؟ کیا اس کے حسب کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں! میں اس خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں' کیا آپ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے' میں اس چیز کو ناپسند کروں گا کہ وہ غمگین ہو یا اسے غصہ آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر میں وہ کام نہیں کروں گا جو آپ کو برا لگے۔

13269 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، خَطَبَ ابْنَةَ اَبِیْ جَهْلٍ، حَتّٰى وَعَدَ النِّكَاحَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ لِاَبِيهَا: يَزْعُمُ النَّاسُ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا اَبُو الْحَسَنِ قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ اَبِیْ جَهْلٍ حَتّٰى وُعِدَ النِّكَاحَ . فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِی صِهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِنِّی، وَاِنِّیْ اَخْشٰى اَنْ يَفْتِنُوهَا وَاللّٰهِ، لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ تَحْتَ رَجُلٍ قَالَ: فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذٰلِكَ النِّكَاحِ وَتَرَكَهُ

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحبزادی کو شادی کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ نکاح کا وعدہ کر لیا اس بات کی اطلاع سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو انہوں نے اپنے والد کی خدمت میں عرض کی: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کی وجہ سے غصے میں نہیں آتے ہیں یہ ابوالحسن انہوں نے ابوجہل کی بیٹی کو شادی کا پیغام دے دیا ہے یہاں تک کہ نکاح کا وعدہ بھی ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اس کی شان کے مطابق بیان کی پھر آپ نے حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کے دامادی تعریف کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ لوگ اسے آزمائش کا شکار کر دیں گے اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس نکاح کے حوالے سے خاموش ہو گئے اور انہوں نے اس ارادے کو ترک کر دیا۔

13270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا اَدْرِی اَرَفَعَهُ اَمْ لَا. قَالَ: مَا اَحَلَّ اللّٰهُ حَلَالًا اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ، وَالْغَيْرَةَ عَلَى النِّسَاءِ، فَمَنْ صَبَرَ مِنْهُنَّ كَانَ لَهَا مِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاهِدِ

٭٭ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم انہوں نے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یا ویسے نقل

کردیا ہے: اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال قرار دیا ہے ان میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے' اور اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد کو لازم قرار دیا ہے' اور خواتین پر غیرت کو مقرر کیا ہے' تو ان خواتین میں سے جو خاتون صبر سے کام لیتی ہیں اسے مجاہد شخص کا سا اجر ملتا ہے۔

13271 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ: اَعْطَى اَبُوْ بَكْرٍ عَلِيًّا جَارِيَةً، فَدَخَلَتْ اُمُّ اَيْمَنَ عَلٰى فَاطِمَةَ، فَرَاَتْ فِيهَا شَيْئًا كَرِهَتْهُ، فَقَالَتْ: مَا لَكِ؟ فَلَمْ تُخْبِرْهَا . فَقَالَتْ: " مَا لَكِ، فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ اَبُوكِ يَكْتُمُنِىْ شَيْئًا. فَقَالَتْ: جَارِيَةٌ اَعْطَوْهَا اَبَا حَسَنٍ، فَخَرَجَتْ اُمُّ اَيْمَنَ، فَنَادَتْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِى فِيهِ عَلِىٌّ بِاَعْلٰى صَوْتِهَا: اَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْفَظُ فِى اَهْلِهِ . فَقَالَ: مَا هٰذَا الصَّوْتُ؟ فَقَالُوا: اُمُّ اَيْمَنَ تَقُوْلُ: اَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحْفَظُ فِى اَهْلِهِ. فَقَالَ عَلِىٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: جَارِيَةٌ بُعِثَ بِهَا اِلَيْكَ. فَقَالَ عَلِىٌّ: الْجَارِيَةُ لِفَاطِمَةَ

✻✻ عمرو بن دینار نے حضرت امام باقر کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز دی اس دوران سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائیں تو انہیں ان کا مزاج خراب لگا سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اللہ کی قسم! تمہارے والد (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تو مجھ سے کوئی بات نہیں چھپاتے تھے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: لوگوں نے ابوالحسن کو ایک کنیز دی ہے سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا وہاں سے نکلیں اور اُس گھر کے دروازے پر آئیں جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے وہاں انہوں نے بلند آواز میں کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کا خیال نہیں رکھا جائے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے بتایا سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا ہیں اور وہ یہ کہہ رہی کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کا خیال نہیں رکھا جائے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کو ایک کنیز بھجوائی گئی ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کنیز فاطمہ کی ہوئی۔

13272 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْهُمْ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عُمَرَ يَشْكُو اِلَيْهِ مَا يَلْقَى مِنَ النِّسَاءِ، فَقَالَ عُمَرُ: " اِنَّا لَنَجِدُ ذٰلِكَ حَتّٰى اِنِّىْ لَاُرِيدُ الْحَاجَةَ، فَتَقُوْلُ: مَا تَذْهَبُ اِلَّا اِلٰى فَتَاةِ بَنِىْ فُلَانٍ تَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ ." فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اَمَا بَلَغَكَ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَكَا اِلَى اللّٰهِ دَرْءَ خُلُقِ سَارَةَ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الضِّلَعِ. فَالْبَسْهَا عَلٰى مَا كَانَ مِنْهَا مَا لَمْ تَرَ عَلَيْهَا خِرْبَةً فِىْ دِيْنِهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ حَشَا اللّٰهُ بَيْنَ اَضْلَاعِكَ عِلْمًا كَثِيرًا

✻✻ سفیان بن عیینہ نے اپنے بزرگ کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے مزاج کے تیزی کی شکایت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صورت حال تو ہم بھی پاتے ہیں بعض اوقات میں کسی کام کے سلسلے میں جانے لگتا ہوں تو میری بیوی کہتی ہے تم آج صرف اس لئے

جارہے ہوتا کہ بنوفلاں کی نوجوان لڑکیوں کو دیکھوتو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ سیّدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے مزاج کی تیزی ختم ہوجائے تو ان سے کہا گیا: اسے پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اس کی (یعنی خاتون کی) تمام تر زیادتی تم نظرانداز کرو جب تک اس کے دین میں کوئی خرابی نہ ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری پسلیوں کے درمیان بہت سا علم بھرا ہوا ہے۔

بَابُ الدَّعْوَةُ

باب: دعویٰ کرنا

13273 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُخْرِجْتُ مِنْ نِكَاحٍ، وَلَمْ اُخْرَجْ مِنْ سِفَاحٍ

✲✲ ابن جریج نے حضرت امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد (حضرت امام باقر) کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے آباؤ اجداد میں نکاح ہوتا رہا ہے کسی نے بھی زنا نہیں کیا"۔

13274 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يُلَيِّطُ اَوْلَادَ الشِّرْكِ بِآبَائِهِمْ

✲✲ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن یسار کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مشرکین کی اولاد کو ان کے باپ دادا کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

13275 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ غَاضِرَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: اَتَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي نِسَاءٍ تَبَايَعْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: فَاَمَرَ اَنْ يُقَامَ اَوْلَادُهُنَّ عَلَى آبَائِهِنَّ، وَلَا يُسْتَرَقُّوا تَبَايَعْنَ - يَعْنِي بِعْنَ -

✲✲ غاضرہ عنبری بیان کرتے ہیں: ہم کچھ خواتین کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں زمانہ جاہلیت میں فروخت کیا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ ان کی اولاد کو ان کے باپ دادا کے ساتھ قائم

13273-مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث: 31003، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح، جماع أبواب نكاح المشرك - باب نكاح أهل الشرك وطلاقهم، حديث: 13167، شعب الإيمان للبيهقي - فصل في شرف أصله وطهارة مولده صلى الله عليه وسلم، حديث: 1380، الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان، باب ذكر قول الله عز وجل وتقلبك في الساجدين - حديث: 946، الطبقات الكبرى لابن سعد - ذكر أمهات رسول الله عليه الصلاة والسلام، حديث: 126

کیا جائے اور اب کسی ایسی خاتون کو کنیز نہ بنایا جائے' جسے (زمانہ جاہلیت میں) فروخت کیا گیا تھا (اور وہ اصل میں آزاد عورت تھی)۔

بَابُ هَلْ يُحْصَنُ الرَّجُلُ وَلَمْ يَدْخُلْ

باب: کیا آدمی عورت کے ساتھ صحبت کیے بغیر محصن ہو جاتا ہے

13276 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْاِحْصَانُ اَنْ يُجَامِعَهَا، لَيْسَ دُوْنَ ذٰلِكَ اِحْصَانٌ، وَلَا يُرْجَمُ حَتّٰى يَشْهَدُوا لَرَاَيْنَاهُ يُغَيِّبُ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا. وَعَمْرٌو، وَابْنُ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: احصان یہ ہے کہ آدمی نے عورت کے ساتھ صحبت کی ہو اس کے بغیر احصان ثابت نہیں ہوتا اور کسی بھی شخص کو اس وقت تک سنگ سار نہیں کیا جا سکتا ہے جب تک گواہ یہ گواہی نہیں دیتے کہ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اس مرد کی شرم گاہ عورت کے وجود کے اندر چھپ گئی تھی۔

عمرو (بن دینار) اور طاؤس کے صاحبزادے نے بھی اس کی مانند بیان کیا ہے۔

13277 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِي الْبِكْرِ يَنْكِحُ، ثُمَّ يَزْنِيْ قَبْلَ اَنْ يَجْمَعَ مَعَ امْرَاَتِهِ قَالَ: الْجَلْدُ عَلَيْهِ، وَلَا رَجْمَ

✲✲ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ کنوارہ لڑکا جو نکاح کرتا ہے' اور پھر اپنی بیوی کی رخصتی سے پہلے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کو کوڑے لگائے جائیں گے اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

13278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ زَنٰى وَقَدْ اَحْصَنَ، وَلَمْ يَمَسَّ امْرَاَتَهُ قَالَ: لَا يُرْجَمُ، وَلٰكِنْ يُجْلَدُ مِئَةً

✲✲ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو زنا کا ارتکاب کرتا ہے وہ محصن (شادی شدہ) ہوتا ہے' لیکن اس نے ابھی اپنی بیوی کے ساتھ قربت نہیں کی ہوتی (یعنی ابھی اس کی بیوی کی رخصتی نہیں ہوئی ہوتی) تو ابن شہاب نے کہا: ایسے شخص کو سنگسار نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

13279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ، فَيَزْنِيْ قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا، قَالَا: لَيْسَ بِاِحْصَانٍ حَتّٰى يُجَامِعَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: "وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا خَالَفَ قَوْلَهُمَا قَالَ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ لَا يُرْجَمُ حَتّٰى يَشْهَدُوا لَرَاَيْنَاهُ يُغَيِّبُ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا

✲✲ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا: یہ چیز احصان

اس وقت تک شمار نہیں ہوگی جب تک وہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا۔

معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق کسی کی رائے بھی ان دونوں حضرات کے قول کے برخلاف نہیں ہے وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آدمی کو اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جائے گا' جب تک گواہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ ہم نے اسے دیکھا ہے کہ اس کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ میں چھپ گئی تھی۔

13280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يَكُوْنُ الْاِحْصَانُ اِلَّا بِالْجِمَاعِ، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ اَتٰى رَجُلٌ زَنٰى، فَقَالَ: اَدَخَلْتَ بِامْرَاَتِكَ؟ قَالَ: لَا، فَضَرَبَهُ

☆☆ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: احصان صرف صحبت کے ذریعے ثابت ہوتا ہے پھر انہوں نے یہ بات بتائی: سماک بن حرب نے حنش کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

ایک شخص ان کے پاس آیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی بیوی کی رخصتی کروالی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کروائی (یعنی اسے سنگسار نہیں کیا)۔

13281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشٍ قَالَ: اَتٰى عَلِيًّا رَجُلٌ قَدْ زَنٰى بِامْرَاَةٍ، وَقَدْ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ، وَلَمْ يَدْخُلْ، فَقَالَ: اَزَنَيْتَ؟، فَقَالَ: لَمْ اُحْصِنْ. قَالَ: فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ مِائَةً

☆☆ سماک بن حرب نے حنش کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا جس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کر لیا تھا اس سے پہلے وہ ایک عورت کے ساتھ شادی کر چکا تھا لیکن ابھی اس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں محصن نہیں ہوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں۔

13282 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَدْرٍ قَالَ: فَجَرَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّقَدْ تَزَوَّجَتْ، وَلَمْ يُدْخَلْ بِهَا فَاُتِيَ بِهَا عَلِيٌّ: فَجَلَدَهَا مِائَةً، وَنَفَاهَا سَنَةً اِلٰى نَهْرَيْ كَرْبَلَاءَ

☆☆ علاء بن بدر بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ایک خاتون نے زنا کا ارتکاب کیا اس خاتون کی شادی ہو چکی تھی لیکن ابھی اس کی رخصتی نہیں ہوئی تھی اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اسے ایک سال کے لئے کربلا کی طرف جلاوطن کر دیا۔

بَابُ نِكَاحِ الْاَمَةِ لَيْسَ بِاِحْصَانٍ

باب: کنیز کے ساتھ نکاح کرنا احصان شمار نہیں ہوگا

13283 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ نِكَاحُ الْاَمَةِ بِاِحْصَانٍ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کے ساتھ نکاح کرنا احصان شمار نہیں ہوگا۔

13284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالنَّخَعِيِّ، قَالَا: لَا تُحْصِنُ الْاَمَةُ الْحُرَّ

٭٭ قتادہ نے حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز آزاد شخص کو محصن نہیں کرتی ہے۔

13285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُحْصَنُ الْحُرُّ بِالْمَمْلُوكَةِ. وَقَالَهُ اِبْرَاهِيمُ

٭٭ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: آزاد شخص کنیز کے ذریعے محصن نہیں ہوگا۔

ابراہیم نخعی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

13286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْاَمَةُ تُحْصَنُ بِحُرٍّ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز آزاد شخص کو محصن کر دیتی ہے۔

13287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ زَنَى وَقَدْ اَحْصَنَ اَمَةً قَالَ: حَدٌّ فَحَدُّ الْمُحْصَنِ مِنَ الرَّجْمِ اِذَا كَانَ حُرًّا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھے ایسے شخص کے بارے میں بتایا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور وہ ایک کنیز کے ذریعے محصن ہو چکا تھا تو ابن شہاب نے بتایا: اس پر حد جاری ہوگی' اور محصن شخص جب آزاد ہو تو اس کو سنگسار کرنے کی سزا دی جائے گی۔

13288 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: "اَتُحْصِنُ الْاَمَةُ الْحُرَّ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَمَّنْ قَالَ: اَدْرَكْنَا اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ ذٰلِكَ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبدالملک بن مروان نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے دریافت کیا: کیا کنیز آزاد شخص کو محصن کر دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! عبدالملک نے دریافت کیا: اس کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو اس بات کا قائل پایا ہے۔

13289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ نِكَاحُ الْاَمَةِ بِاِحْصَانٍ

٭٭ عمرو بن دینار نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنیز کے ساتھ نکاح' احصان شمار نہیں ہوتا۔

بَابُ الْحُرَّةِ عِنْدَ الْعَبْدِ اَيُحْصِنُهَا

باب: جب کوئی آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو' تو کیا وہ غلام اس عورت کو محصنہ کر دے گا؟

13290 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ نِكَاحُ الْعَبْدِ الْحُرَّةَ بِاِحْصَانٍ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا (آزاد عورت کو) محصنہ نہیں کرے گا۔

13291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَا يُحْصِنُ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام آزاد عورت کو محصنہ نہیں کرتا ہے۔

13292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: يُحْصِنُ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ

✽✽ قتادہ نے سعید بن مسیّب اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام آزاد عورت کو محصنہ کر دیتا ہے۔

13293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالنَّخَعِيِّ فِي عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ اُعْتِقَ، فَزَنَى قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا، قَالَا: يُجْلَدُ وَلَا رَجْمَ عَلَيْهِ. وَقَالَ قَتَادَةُ: يُرْجَمُ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جاتا ہے' اور وہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا ہے: اسے کوڑے لگائیں جائیں گے اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا' جبکہ قتادہ یہ فرماتے ہیں: اسے سنگسار کیا جائے گا۔

13294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ تَنَاكَحَا، ثُمَّ عُتِقَا، ثُمَّ بَغَيَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا قَالَ: يُجْلَدَانِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: اِنْ اَصَابَهَا، ثُمَّ زَنَيَا رُجِمَ وَرُجِمَتْ

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے دو غلاموں (یعنی ایک غلام اور ایک کنیز) کے بارے میں نقل کیا ہے: جو آپس میں شادی کرتے ہیں پھر ان دونوں کو آزاد کر دیا جاتا ہے پھر مرد کے عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ دونوں زنا کا ارتکاب کر لیتے ہیں' تو زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کو سنگسار کیا جائے گا' جبکہ دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اگر مرد نے (بیوی کے ساتھ) صحبت کر لی ہو اور پھر وہ دونوں زنا کا ارتکاب کریں تو مرد کو بھی سنگسار کیا جائے گا اور عورت کو بھی سنگسار کیا جائے گا۔

بَابُ الْاِحْصَانِ بِالْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کے ذریعے احصان کا ثابت ہونا

13295 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: نِكَاحُ الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِحْصَانٌ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کسی عورت کے ساتھ نکاح' احصان کو ثابت کر دے گا۔

13296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تُحْصِنُ الْيَهُودِيَّةُ

وَالنَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودی یا عیسائی عورت مسلمان کو محصن کر دے گی۔

13297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: نِكَاحُ أَهْلِ الْكِتَابِ إِحْصَانٌ

٭٭ عمرو بن دینار نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل کتاب سے نکاح' احصان شمار ہوگا۔

13298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: هُوَ إِحْصَانٌ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: وہ احصان شمار ہوگا۔

13299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: هُوَ إِحْصَانٌ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: وہ احصان شمار ہوگا۔

13300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُحْصَنُ الْحُرُّ بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَقَالَهُ إِبْرَاهِيمُ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: آزاد شخص عیسائی عورت کے ذریعے محصن نہیں ہوگا ابراہیم نخعی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

13301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تُحْصِنُ الْمُسْلِمَ الْيَهُودِيَّةُ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ، وَهُوَ يُحْصِنُهُمَا

٭٭ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان شخص کو یہودی یا عیسائی عورت محصن نہیں کرے گی' البتہ وہ ان دونوں کو محصن کر دے گا۔

بَابُ الرَّجُلُ يُحْصِنُ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ يَزْنِي فِي الْإِسْلَامِ

باب: ایک شخص جو زمانہ شرک میں محصن ہو گیا اور پھر اسلام قبول کرنے کے بعد وہ زنا کا ارتکاب کرلے

13302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُحْصَنُ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ يَزْنِي فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: لَيْسَ بِإِحْصَانٍ حَتّٰى يُصِيبَهَا فِي الْإِسْلَامِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: يُرْجَمُ لِأَنَّهُ قَدْ أَحْصَنَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو زمانہ شرک میں محصن ہو گیا تھا اور پھر اسلام قبول کرنے کے بعد وہ زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: یہ چیز احصان شمار نہیں ہوگی جب تک وہ زمانہ اسلام میں محصن نہیں ہوتا۔

زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا' کیونکہ وہ محصن ہو چکا ہے۔

13303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: لَيْسَ اِحْصَانُهُ فِي الشِّرْكِ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَغْشَاهَا فِي الْإِسْلَامِ

✵✵ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے اور ابومعشر نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: زمانہ شرک میں اس شخص کا احصان شمار نہیں ہوگا' جب تک وہ زمانہ اسلام میں (اپنی بیوی کے ساتھ) صحبت نہیں کرتا۔

13304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَدَخَلَ بِامْرَاَتِهِ، ثُمَّ اَسْلَمَ، ثُمَّ زَنَى قَالَ: يُرْجَمُ لِاَنَّهُ قَدْ اَحْصَنَ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: يُرْجَمُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو زمانہ شرک میں شادی کر لیتا ہے اپنی بیوی کی رخصتی کروالیتا ہے پھر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے پھر زنا کا ارتکاب کرتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اسے سنگسار کیا جائے گا' کیونکہ وہ محصن ہو چکا ہے اگر اس کا تعلق اہل کتاب سے ہو' لیکن اگر اس کا تعلق اہل کتاب سے نہ ہو' تو پھر وہ محصن نہیں ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يَكُوْنُ النِّكَاحُ الْفَاسِدُ اِحْصَانًا

باب: کیا فاسد نکاح احصان کو ثابت کر دے گا؟

13305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا فَاِذَا هِيَ اُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: لَيْسَ بِاِحْصَانٍ. وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے نقل کیا ہے جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر اس کی رخصتی کروالیتا ہے' تو بعد میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ عورت تو اس کی رضاعی بہن ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: یہ چیز احصان شمار نہیں ہوگی۔

معمر نے یہی بات قتادہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

بَابُ الْبِكْرِ

باب: کنوارے کے احکام

13306 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْبِكْرُ يُجْلَدُ مِائَةً، وَيُنْفَى سَنَةً

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنوارے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے

جلاوطن کردیا جائے گا۔

13307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ فِی الْبِكْرِ يَزْنِیْ: يُجْلَدُ مِائَةً، وَيُغَرَّبُ سَنَةً

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی کنوارہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا جائے گا۔

13308 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اُوحِیَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: خُذُوا، خُذُوا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَالرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَنَفْیُ سَنَةٍ. قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يُفْتِی بِهِ

٭٭ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی طرف وحی کی گئی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اس حکم کو حاصل کرلو، تم اس حکم کو حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے ان خواتین کے لئے حکم بیان کردیا ہے شادی شدہ شخص جب شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے گا' تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا اور جب کوئی کنوارہ کسی کنواری کے ساتھ زنا کرے گا' تو انہیں ایک کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اس کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔

13309 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِی

13309-صحيح البخاری - كتاب الصلح' باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود - حديث:2570' صحيح البخاری - كتاب الشروط' باب الشروط التی لا تحل فی الحدود - حديث:2595' صحيح البخاری - كتاب الأيمان والنذور' باب : كيف كانت يمين النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:6270' صحيح البخاری - كتاب الحدود' باب الاعتراف بالزنا - حديث:6454' صحيح البخاری - كتاب الحدود' باب من أمر غير الإمام بإقامة الحد غائبا عنه - حديث:6460' صحيح البخاری - كتاب الحدود' باب إذا رمى امرأته أو امرأة غيره بالزنا - حديث:6465' صحيح البخاری - كتاب الحدود' باب : هل يأمر الإمام رجلا فيضرب الحد غائبا عنه - حديث:6481' صحيح البخاری - كتاب الأحكام' باب : هل يجوز للحاكم أن يبعث رجلا وحده للنظر فی - حديث:6791' صحيح البخاری - كتاب أخبار الآحاد' باب ما جاء فی إجازة خبر الواحد الصدوق فی الأذان والصلاة - حديث:6853' صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب من اعترف على نفسه بالزنى - حديث:3296'مستخرج أبی عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الدال على إسقاط جلد الزانية إذا رجمت - حديث:5072' صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' باب الزنى وحده - ذكر البيان بأن الإقرار بالزنى يوجب الرجم على من أقر به' حديث:4501'موطأ مالك - كتاب المدبر' باب ما جاء فی الرجم - حديث:1500'سنن الدارمی - ومن كتاب الحدود' باب الاعتراف بالزنا - حديث:2281'سنن أبی داؤد - كتاب الحدود'

هُرَيْرَةَ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَاَتِهِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِوَلِيدَةٍ وَّمِائَةِ شَاةٍ، ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَاَنَّ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ حَسِبْتُهُ قَالَ: فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: اَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ، فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي اَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ اُنَيْسٌ: قُمْ يَا اُنَيْسُ فَارْسِلِ امْرَاَةَ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا بیٹا فلاں شخص کے ہاں مزدور تھا اس نے اس شخص کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو میں نے اپنے بیٹے کے فدیہ کے طور پر ایک کنیز اور ایک سو بکریاں دے دیں پھر اہل علم نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا' البتہ اس شخص کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص نے عرض کی: آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جہاں تک بکریوں اور کنیز کا تعلق ہے' تو وہ تمہیں واپس مل جائیں گی جہاں تک تمہارے بیٹے کا تعلق ہے' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام انیس تھا اس سے یہ فرمایا: اے انیس! تم اٹھو تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کردو۔

13310 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاْذَنْ لِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَاَتِهِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيدَةٍ، ثُمَّ

(بقيه حديث13309)باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من - حديث:3876'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب حد الزنا - حديث:2545'السنن للنسائي - كتاب آداب القضاة' باب صون النساء عن مجلس الحكم - حديث:5339'السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب الحدود - حديث:503'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحدود' في البكر والثيب - حديث:28201'السنن الكبرى للنسائي - كتاب القضاء' توجيه الحاكم رجلا وحده للنظر في الحكم وإنفاذه - حديث:5789'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الحدود' باب حد البكر في الزنا - حديث:3108'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الحدود - باب ما يستدل به على شرائط الإحصان' حديث: 15746' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الحدود' حد الثيب الزاني - حديث:5288

سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ، فَاَخْبَرُوْنِی اِنَّمَا عَلٰی اِبْنِیْ جَلْدَ مِائَةٍ، وَتَغْرِیبَ عَامٍ، وَاَنَّ عَلٰی امْرَاَتِهِ الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: الْغَنَمُ وَالْوَلِیدَةُ رَدٌّ عَلَیْكَ، وَعَلٰی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِیبُ عَامٍ، وَاغْدُ یَا اُنَیْسُ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ لِامْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَیْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ

✵✵ ابن شہاب نے عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک دیہاتی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے اس کا مقابل فریق جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا اس نے کہا جی ہاں آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے لیکن مجھے اجازت دیجئے (کہ میں کچھ گزارشات پیش کرلوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو! اس نے عرض کی: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا لوگوں نے مجھے بتایا ہے میرے بیٹے کو سنگسار کردیا جائے گا' تو میں نے اپنے بیٹے کے فدیہ کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک کنیز دے دی پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دوں گا بکریاں اور کنیز تمہیں واپس مل جائیں گی تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا: اے انیس! تو اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرلیتی ہے' تو اسے سنگسار کروادینا۔

حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس گئے اس نے اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عورت کے بارے میں حکم کے تحت اس عورت کو سنگسار کردیا گیا۔

13311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ، اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلٰی جَارِیَةٍ بِكْرٍ، فَاَحْبَلَهَا، فَاعْتَرَفَتْ وَلَمْ یَكُنْ اَحْصَنَ: فَاَمَرَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَجُلِدَ مِائَةً، ثُمَّ نُفِیَ.

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ صحبت کرلی اور اسے حاملہ کردیا اس لڑکی نے اعتراف کرلیا لیکن مرد کیونکہ محصن نہیں تھا اس لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے ایک سو کوڑے لگائے گئے اور پھر جلاوطن کردیا گیا۔

13312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ مِثْلَهُ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

فِي الْبِكْرِ يَزْنِيْ بِالْبِكْرِ: يُجْلَدَانِ مِائَةً، وَيُنْفَيَانِ سَنَةً قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: لَا يُنْفَيَانِ اِلٰى قَرْيَةٍ وَّاحِدَةٍ، يُنْفَى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰى قَرْيَةٍ. وَقَالَ عَلِيٌّ: حَسْبُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ اَنْ يُنْفَيَا

٭٭ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی کنوارہ شخص کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرلے تو اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: ان دونوں کوایک ایک سوکوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا جائے گا۔

ابرہیم نخعی فرماتے ہیں: انہیں کسی قریبی علاقے کی طرف جلاوطن نہیں کیا جائے گا بلکہ ان دونوں میں سے ہر ایک کوایک ہی آبادی کی طرف جلاوطن کیا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ان دونوں کی آزمائش کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ انہیں جلاوطن کیا جائے۔

بَابُ هَلْ عَلَى الْمَمْلُوكِيْنَ نَفْيٌ اَوْ رَجْمٌ

باب: کیا غلاموں کوجلاوطن کرنے یا سنگسار کرنے کی سزادی جائے گی؟

13314 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَمْلُوكِيْنَ نَفْيٌ، وَلَا رَجْمٌ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ

٭٭ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلاموں کوجلاوطن کرنے یا سنگسار کرنے کی سزانہیں دی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن ابوسلیمان کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

13315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي اُمِّ الْوَلَدِ: اِذَا اَعْتَقَهَا سَيِّدُهَا اَوْ مَاتَ عَنْهَا، ثُمَّ زَنَتْ، فَاِنَّهَا تُجْلَدُ، وَلَا تُنْفَى. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: تُجْلَدُ وَتُنْفَى، وَلَا تُرْجَمُ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ ام ولد کنیز کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اس کا آقا اسے آزاد کردے یا اسے چھوڑ کر فوت ہوجائے اور اس کے بعد وہ عورت زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اسے جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے کوڑے بھی لگائے جائیں گے اور جلاوطن بھی کیا جائے گا، البتہ اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

13316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: حَدَّ مَمْلُوْكَةً لَهٗ فِي الزِّنَا، وَنَفَاهَا اِلٰى فَدَكَ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی ایک کنیز کوزنا کرنے کی وجہ

سے حد لگوائی تھی اور اسے فدک کی طرف جلاوطن کروادیا تھا۔

13317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: عَلَى الْعَبِيدِ وَالْإِمَاءِ الْجَلْدُ تَزَوَّجُوا، أَوْ لَمْ يَتَزَوَّجُوا. وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ: إِنَّ الْإِحْصَانَ يَكُونُ عَلَى غَيْرِ الْمُتَزَوِّجِ يَكُونُ عَلَى الْعِفَّةِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلاموں اور کنیزوں کو کوڑے لگائے جائیں گے خواہ انہوں نے شادی کی ہوئی ہو یا شادی نہ کی ہوئی ہو (یعنی انہیں سنگسار نہیں کیا جائے گا)

بَابُ النَّفْيِ

باب: جلاوطن کرنا

13318 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ إِنْ شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلَى بِكْرَيْنِ جُلِدَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مِائَةَ جَلْدَةً وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ)، وَغُرِّبَا سَنَةً غَيْرَ الْأَرْضِ الَّتِي كَانَا بِهَا، وَتَغْرِيبُهُمَا شَتَّى" وَقِيلَ: إِنَّ أَوَّلَ حَدٍّ أُقِيمَ فِي الْإِسْلَامِ لِرَجُلٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَ، فَشَهِدَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطَعَ، فَلَمَّا حُفَّ الرَّجُلَ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنَّمَا سُفِيَ فِيهِ الرَّمَادُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّهُ اشْتَدَّ عَلَيْكَ قَطْعُ هَذَا، فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، وَأَنْتُمْ أَعْوَانٌ لِلشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ. قَالُوا: فَأَرْسِلْهُ قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ، إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا أُتِيَ بِحَدٍّ لَمْ يَنْبَغِ لَهُ أَنْ يُعَطِّلَهُ

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ اور اس کے رسول نے یہ فیصلہ دیا ہے: اگر چار گواہ دو کنوارے (لڑکا اور لڑکی) کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک سو کوڑے اور اللہ کے دین کے معاملے میں نرمی تمہیں نہ پکڑ لے"

اور پھر ان دونوں کو ایک سال کے لئے کسی دوسرے علاقے کی طرف جلاوطن کر دیا جائے گا جو اس کے علاوہ ہو جہاں وہ رہتے ہیں اور ان دونوں کو الگ الگ علاقوں کی طرف جلاوطن کیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بیان کی گئی ہے کہ اسلام میں جو سب سے پہلی حد جاری کی گئی تھی، وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں تھی جسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا اس نے چوری کی تھی لوگوں نے اس کے خلاف گواہی دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جب اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا گیا تو وہ یوں غمگین تھا جیسے اس پر راکھ ڈال دی گئی ہو ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس شخص کا ہاتھ کاٹا جانا آپ پر بہت گراں گزرا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہ ہو جب کہ تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن گئے تھے لوگوں نے عرض: آپ نے اسے چھوڑ دینا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں چھوڑ دیا تھا؟ جب حاکم

وقت کے پاس کوئی حد کا مقدمہ آ جائے تو اب اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس کو معطل کرے۔

13319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: اِذَا نُفِیَ الزَّانِیَانِ نُفِیَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰی قَرْیَةٍ

✻✻ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب زنا کرنے والے مرد و عورت کو جلاوطن کیا جائے گا' تو ان میں سے ہر ایک کو ایک مخصوص بستی کی طرف جلاوطن کیا جائے گا۔

13320 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ اَبَا بَکْرِ بْنَ اُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ غُرِّبَ فِی الْخَمْرِ اِلٰی خَیْبَرَ، فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ قَالَ: فَتَنَصَّرَ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا اُغَرِّبُ مُسْلِمًا بَعْدَهُ اَبَدًا

وَعَنْ اِبْرَاهِیمَ، اَنَّ عَلِیًّا قَالَ: حَسْبُهُمْ مِنَ الْفِتْنَةِ اَنْ یُنْفَوْا

✻✻ عبداللہ بن عمر نامی بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن امیہ کو شراب نوشی کی وجہ سے خیبر کی طرف جلاوطن کر دیا گیا' تو وہ ہرقل سے جا کے مل گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے عیسائیت اختیار کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اب اس کے بعد میں کبھی کسی مسلمان کو جلاوطن نہیں کروں گا۔

ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: ان لوگوں کے آزمائش کا شکار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

13321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ وَسُئِلَ: اِلٰی کَمْ یُنْفَی الزَّانِی؟ قَالَ: نَفٰی عُمَرُ مِنَ الْمَدِینَةِ اِلَی الْبَصْرَةِ، وَمِنَ الْمَدِینَةِ اِلٰی خَیْبَرَ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو سنا ان سے دریافت کیا گیا: زنا کرنے والے شخص کو کتنے فاصلے تک جلاوطن کرنا چاہیے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مدینہ منورہ سے بصرہ کی طرف اور مدینہ منورہ سے خیبر کی طرف جلاوطن کیا تھا۔

13322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیثِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب کو یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے

13323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَلِیًّا: نَفٰی مِنَ الْکُوفَةِ اِلَی الْبَصْرَةِ

✻✻ سفیان ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کوفہ سے بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

13324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیثِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے

13325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَفْيٌ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الطَّائِفِ قَالَ: حَسْبُهُ ذٰلِكَ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مکہ سے طائف کی طرف جلاوطن کردیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کافی ہے۔

13326 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَفَى اِلٰى فَدَكَ

٭٭ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فدک کی طرف جلاوطن کردیا تھا۔

13327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي الْبِكْرِ: تَزْنِيْ بِالْبِكْرِ يُجْلَدَانِ مِائَةً وَيُنْفَيَانِ. قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: حَسْبُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ اَنْ يُنْفَيَا

٭٭ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی کنوارہ شخص کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرلے تو ان دونوں کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کردیا جائے گا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان دونوں کے آزمائش کا شکار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ انہیں جلاوطن کردیا جائے۔

13328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نَفَى اِلٰى فَدَكَ وَعُمَرُ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس طرح کی صورت حال میں مجرم کو) فدک کی طرف جلاوطن کیا تھا۔

بَابُ الرَّجْمِ، وَالْاِحْصَانِ

باب: سنگسار کرنے اور احصان کے احکام

13329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَاَنْزَلَ مَعَهُ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، وَاِنِّي خَائِفٌ اَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ فَيَقُولَ قَائِلٌ: وَاللّٰهِ، مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ، اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنَى اِذَا اَحْصَنَ، وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَمْلُ اَوِ الِاعْتِرَافُ "

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تو جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم کی گئی تھی ان میں سے ایک رجم کے حکم سے متعلق آیت تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد ہم نے بھی سنگسار کی سزا دی اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا' تو کوئی شخص یہ نہ کہہ دے: اللہ کی قسم! ہمیں اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملتا' تو ایسا شخص ایک ایسے فرض کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا خبردار سنگسار کرنے کی سزا لازم ہے اس شخص پر جو محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے' اور پھر ثبوت کے ذریعے یہ بات ثابت ہو جائے (یا اگر عورت ہو) تو وہ حاملہ ہو جائے یا (مجرم خود) اعتراف کر لے۔

13330 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ مُزَيْنَةَ، وَنَحْنُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَوَّلُ مَرْجُومٍ رَجَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَهُودِ زَنَى، رَجُلٌ مِنْهُمْ وَامْرَاَةٌ، فَتَشَاوَرَ عُلَمَاؤُهُمْ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعُوا اَمْرَهُمَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ بُعِثَ بِتَخْفِيفٍ، وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ الرَّجْمَ فُرِضَ فِي التَّوْرَاةِ، فَانْطَلِقُوا بِنَا نَسْاَلُ هٰذَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَمْرِ صَاحِبَيْنَا اللَّذَيْنِ زَنَيَا بَعْدَمَا اَحْصَنَا، فَاِنْ اَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَا وَاَخَذْنَا بِتَخْفِيفٍ، وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ حِينَ نَلْقَاهُ وَقُلْنَا: قَبِلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ اَنْبِيَائِكَ، وَاِنْ اَمَرَنَا بِالرَّجْمِ عَصَيْنَاهُ، فَقَدْ عَصَيْنَا اللّٰهَ فِيمَا كَتَبَ عَلَيْنَا، اَنَّ الرَّجْمَ فِي التَّوْرَاةِ، فَاَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي اَصْحَابِهِ فَقَالُوا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَاَةٍ زَنَيَا بَعْدَمَا اَحْصَنَا؟ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِمَا شَيْئًا، وَقَامَ مَعَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى اَتَوْا بَيْتَ مِدْرَاسِ الْيَهُودِ وَهُمْ يَتَدَارَسُونَ التَّوْرَاةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنَى اِذَا اَحْصَنَ؟ قَالُوا: يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ. قَالُوا: وَالتَّحْمِيمُ: اَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلٰى حِمَارٍ وَيُقَابَلُ اَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا. قَالَ: وَسَكَتَ حَبْرُهُمْ وَهُوَ فَتًى شَابٌّ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَظَّ فَقَالَ حَبْرُهُمْ: اللّٰهُمَّ اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا اَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ اَمْرَ اللّٰهِ؟ قَالُوا: زَنَى رَجُلٌ مِنَّا ذُو قَرَابَةٍ، مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا فَسَجَنَهُ، وَاَخَّرَ عَنْهُ الرَّجْمَ، ثُمَّ زَنَى بَعْدَهُ آخَرُ فِي اُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ، فَاَرَادَ الْمَلِكُ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ - اَوْ قَالَ: فَقَامَ قَوْمٌ دُونَهُ - فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ، لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتّٰى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ، فَتَرْجُمَهُ فَاَصْلَحُوا هٰذِهِ الْعُقُوبَةَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّي اَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ، فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "لَقَدْ رَاَيْتُهُمَا حِينَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمَا، فَلَمَّا جَاءَ رَاَيْتُهُ يُجَافِي بِيَدِهِ عَنْهَا؛ لِيَقِيَهَا الْحِجَارَةَ، فَبَلَغَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ اُنْزِلَتْ فِيهِ: (اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ اَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا) (المائدة: 44) وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ"

13330-سنن أبي داؤد - كتاب الأقضية' باب كيف يحلف الذمي ؟ - حديث: 3159'السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب' الشهادات' باب : كيف يحلف أهل الذمة والمستأمنون - حديث: 19271'مسند عبد الله بن المبارك 'حديث: 156

✵✵ سعید بن میتب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جس شخص کو سنگسار کروایا تھا اس کا تعلق یہودیوں سے تھا اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا یہودیوں میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا' تو ان دونوں کے معاملے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرنے سے پہلے ان کے علماء نے آپس میں مشورہ کیا' ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کہا: اس نبی کو تخفیف کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے' اور ہمیں یہ پتہ ہے کہ سنگسار کرنے کے حکم کو تورات میں لازم قرار دیا گیا ہے اس لئے تم لوگ ساتھ چلو! تا کہ ہم اس نبی سے ان دونوں افراد کے معاملے کے بارے میں دریافت کریں جنہوں نے محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا ہے اگر وہ نبی ہمیں سنگسار سے کم کی کوئی سزا کے بارے میں بتائیں گے تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور اس تخفیف کو اختیار کر لیں گے اور جب ہم اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس فیصلے کے ذریعے اپنی دلیل پیش کر دیں گے ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے تو اس بارے میں تیرے ایک نبی کے حکم کی پیروی کی تھی' اور اس نبی نے ہمیں سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تو ہم ان کی بات نہیں مانیں گے کیونکہ ہم نے اس بارے میں اللہ کی بات نہیں مانی جو اس نے ہم پر لازم قرار دیا ہے کہ سنگسار کرنے کی سزا تورات میں موجود ہے۔

وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے ان لوگوں نے عرض کی ہے: اے حضرت ابوالقاسم! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو کسی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' اور وہ دونوں مرد و عورت محصن ہوتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ مسلمان بھی کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ یہ لوگ یہودیوں کے مدرسے کے پاس آئے جہاں وہ لوگ تورات کا درس دیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! میں تم لوگوں کو اس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی تھی کہ جو شخص محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے اس کے بارے میں تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یہ کہ اس کا منہ کالا کیا جائے اور اسے تحمیم کیا جائے۔

علماء نے یہ بات بیان ہے کہ یہاں تحمیم سے مراد زنا کرنے والے افراد کو گدھے پر بٹھانا ہے' اور ان کو الٹا (پیچھے کی طرف منہ کر کے) بٹھا کر ان کا چکر لگوانا ہے

راوی بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا بڑا عالم جو ایک نوجوان تھا وہ خاموش رہا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا کہ وہ خاموش ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات دہرائی تو ان کے بڑے عالم نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ آپ نے ہمیں اس کا واسطہ دے دیا ہے' تو ہم تورات میں سنگسار کرنے کی سزا پاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے معاملے کے بارے میں پہلی مرتبہ رخصت کیوں اختیار کی تھی؟ ان لوگوں نے بتایا: ہم میں سے ایک معزز شخص نے زنا کا ارتکاب کیا' جو بادشاہ وقت کا قریبی عزیز تھا تو بادشاہ نے اسے قید کر دیا اور اسے سنگسار کرنے کی سزا نہیں دی اس کے بعد عام افراد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا' تو بادشاہ نے اسے سنگسار کرنے کا ارادہ کیا' تو لوگ اس کے لئے رکاوٹ بن گئے اور انہوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہمارے ساتھی کو اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جا سکتا جب تک تم اپنے رشتہ دار کو نہیں لے آتے' تو اس طرح

انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ یہ سزا جاری نہیں کی جائے گی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس چیز کے مطابق فیصلہ دیتا ہوں جو ''تورات'' میں مذکور ہے' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو میں نے ان دونوں کو یعنی مرد و خاتون کو دیکھا جب وہ آئے تو میں نے انہیں دیکھا کہ مرد اپنے ہاتھ کے ذریعے عورت کو بچانے کی کوشش کر رہا ہے تا کہ اسے پتھروں سے بچائے تو ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''بے شک ہم نے تورات کو نازل کیا ہے اس میں ہدایت اور نور ہے انبیاء نے اس کے مطابق فیصلے دیے ہیں اور ان لوگوں نے جنہوں نے یہودیوں میں سے اسلام قبول کیا ہے''

تو نبی اکرم ﷺ بھی ان (انبیاء کرام) میں سے ایک ہیں۔

13331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُتِيَ بِيَهُوْدِيَّيْنِ زَنَيَا، فَاَرْسَلَ اِلٰى قَارِئِهِمْ، فَجَاءَهُ بِالتَّوْرَاةِ فَسَاَلَهُ: اَتَجِدُوْنَ الرَّجْمَ فِي كِتَابِكُمْ؟ فَقَالُوا: لَا، وَلٰكِنْ يُجَبَّهَانِ وَيُحَمَّمَانِ قَالَ: فَقَالَ - اَوْ قِيلَ لَهُ -: اقْرَاْ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، فَجَعَلَ يَقْرَاُ مَا حَوْلَهَا . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اَخِّرْ كَفَّكَ، فَاَخَّرَ كَفَّهُ، فَاِذَا هُوَ بِآيَةِ الرَّجْمِ، فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمَا يُرْجَمَانِ، وَاِنَّهُ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

* * نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا جب دو یہودیوں کو آپ کے پاس لایا گیا جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا آپ ﷺ نے ان کے عالم کی طرف پیغام بھیجا وہ تورات لے کے آیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم لوگ اپنی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ ان دونوں کو منہ کالا کر کے گدھے پر چکر لگوایا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' یا اس شخص سے ویسے کہا گیا کہ تم اس کو پڑھنا شروع کرو تو اس نے سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کے اردگرد کے حصے کو پڑھ لیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے ہاتھ کو ہٹاؤ جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو وہاں سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت موجود تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں کو دیکھا جب انہیں سنگسار کیا جا رہا تھا تو مرد عورت کو پتھروں سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

13332 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ

الْيَهُوْدَ جَائُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ، وَامْرَاَةٍ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ؟ قَالُوا: نَضْرِبُهُمَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالُوا: لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمُ، فَاْتُوا بِالتَّوْرَاةِ، فَاقْرَاُوهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِى يَدْرُسُهَا كَفَّهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَاُ مَا فَوْقَ يَدِهِ، وَمَا وَرَاءَ هَا، وَلَا يَقْرَاُ آيَةَ الرَّجْمِ، فَنَزَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَالَ: هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ، فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ ." قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَرَاَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنُوْ عَلَيْهَا لِيَقِيَهَا الْحِجَارَةَ

❋❋ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ یہودی اپنے میں سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور عورت کوساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں (مردوعورت) نے زنا کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں سے دریافت کیا: تم میں سے جو شخص زنا کا مرتکب ہو تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس کی پٹائی کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس میں کوئی حکم نہیں پاتے' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو' تورات میں سنگسار کرنے کا حکم موجود ہے تم لوگ تورات لے آؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو' وہ تورات لے کر آئے تو ان کا وہ بڑا عالم جو تورات کا درس دیا کرتا تھا اس نے اپنا ہاتھ رجم کے حکم سے متعلق آیت پر رکھ دیا اور ہاتھ کے اوپر اور نیچے کی عبارت پڑھ دی لیکن اس میں سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت نہیں پڑھی

13332-صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب قول الله تعالى : يعرفونه كما يعرفون أبناء هم وإن فريقا - حديث:3456' صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى - حديث:3297'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الموجب رجم الزاني من أهل الكتاب إذا رفع أمره - حديث:5077' صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' باب الزنى وحده - ذكر العلة التي من أجلها رجم صلى الله عليه وسلم اليهوديين' حديث:4498'موطأ مالك - كتاب المدبر' باب ما جاء في الرجم - حديث:1495'سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب في الحكم بين أهل الكتاب إذا تحاكموا إلى حكام المسلمين - حديث:2285'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في رجم اليهوديين - حديث:3877'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب رجم اليهودي واليهودية - حديث:2552'السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب الحدود - حديث:506'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الرجم' إقامة الإمام الحد على أهل الكتاب إذا تحاكموا إليه - حديث:6984'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب ما يستدل به على شرائط الإحصان' حديث: 15749'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الحدود' باب ما جاء في حد الذميين - حديث:5346'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الحدود' باب ما يستدل به على شرائط الإحصان - حديث:2553'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4355'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وما روى نافع عن ابن عمر ' حديث:1954' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - نافع ' حديث:13183

تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت سے اس کا ہاتھ ہٹایا اور دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے یہ دیکھا تو بولے: یہ تو سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان دونوں (مرد و عورت) کو اس جگہ سنگسار کر دیا گیا' جہاں جنائز رکھے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ اس عورت کا ساتھی خود کو اس عورت کے اوپر کر رہا تھا تا کہ اسے پتھروں سے بچا سکے۔

13333 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ، وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ، وَامْرَاَةً

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور ایک خاتون کو سنگسار کروایا تھا۔

13334 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ الرَّابِعَةَ. فَقَالَ: ارْجُمُوْهُ قَالَ عَطَاءٌ: فَجَزَعَ فَفَرَّ، فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: فَرَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ: "فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ؟ فَلِذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا رَجَعَ بَعْدَ الْاَرْبَعِ اُقِيلَ وَلَمْ يُرْجَمْ، وَاِذَا اعْتَرَفَ عِنْدَ غَيْرِ الْاِمَامِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ شَيْئًا حَتّٰى يَعْتَرِفَ عِنْدَ الْاِمَامِ اَرْبَعًا"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے دوسری مرتبہ عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا اس نے تیسری مرتبہ عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا اس نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے سنگسار کر دو۔

عطاء بیان کرتے ہیں (جب اسے پتھر مارے گئے) تو وہ گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا' بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ بھاگ کھڑا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟

(راوی کہتے ہیں:) یہی وجہ ہے کہ علماء یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چار مرتبہ اعتراف کرنے کے بعد اعتراف سے رجوع

13334-صحیح ابن حبان - کتاب الحدود' باب الزنی وحدہ - ذکر الخبر الدال علی المقر بالزنی علی نفسه إذا رجع بعد' حدیث: 4503'سنن الدارمي - ومن کتاب الحدود' باب المعترف یرجع عن اعترافه - حدیث: 2282'سنن أبی داؤد - کتاب الحدود' باب رجم ماعز بن مالك - حدیث: 3858'سنن ابن ماجه - کتاب الحدود' باب الرجم - حدیث: 2550'مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الحدود' في الزاني کم مرة یرد- حدیث: 28200'السنن الکبری للنسائی - کتاب الرجم' إلی أین یحفر للرجل - حدیث: 6974'مسند أحمد بن حنبل- مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 9619'المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب من اسمه محمود - حدیث: 7965

کرلے تو اس کے رجوع کو قبول کیا جائے گا اور اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اگر اس نے حاکم وقت کے علاوہ کسی اور کے سامنے اعتراف کیا' تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا (یعنی اس کی بنیاد پر اسے سزا نہیں دی جاسکتی) جب تک وہ حاکم وقت کے سامنے چار مرتبہ اعتراف نہیں کر لیتا۔

13335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اعْتَرَفَ بِالزِّنَا، ثُمَّ اَنْكَرَ فَلَا يُحَدُّ، وَاِنِ اعْتَرَفَ مَرَّاتٍ

✱✱ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص زنا کا اعتراف کرلے پھر انکار کردے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی' خواہ اس نے کئی مرتبہ اعتراف کیا ہوا ہو۔

13336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلًا، مِنْ اَسْلَمَ، اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ اَنَّهُ زَنَى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ: فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، وَكَانَ قَدْ اُحْصِنَ. زَعَمُوْا اَنَّهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اجْتَنِبُوْا هٰذِهِ الْقَاذُوْرَةَ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا، فَمَنْ اَلَمَّ بِشَيْءٍ مِّنْهَا، فَلْيَسْتَتِرْ

✱✱ ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم تحت اسے سنگسار کردیا گیا کیونکہ وہ محصن تھا لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

یحییٰ بن سعید نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس گندگی سے منع کیا ہے' تو اس سے اجتناب کرو لیکن جب کوئی شخص اس کا مرتکب ہوجائے تو اسے پردہ پوشی کرنی چاہیے''۔

13337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: اَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ

طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا اُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَّ قَالَ: "فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ - اَوْ قَالَ: فَلَوْلَا تَرَكْتُمُوهُ -." قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: لَمَّا رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْلَمِيَّ، قَالَ: وَارُوا عَنِّي مِنْ عَوْرَاتِكُمْ مَا وَارَى اللّٰهُ مِنْهَا، وَمَنْ اَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا، فَلْيَسْتَتِرْ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے پھر اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم محصن ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا جب اسے پتھر لگنا شروع ہوئے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا لوگ اس کے پاس چلے گئے اور اسے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ مر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں بھلائی کے کلمات کہے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ وہ بھاگ کھڑا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے)۔

معمر نے ایوب کے حوالے سے حمید بن ہلال کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلمی شخص کو سنگسار کروایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ان پوشیدہ معاملات کو پردے میں رکھتا ہے تو تم بھی مجھ سے انہیں پردے میں رکھو اور جو شخص اسی طرح کے کسی جرم میں مبتلا ہو تو اسے پردہ اختیار کرنا چاہیے۔

13338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِمَاعِزٍ حِينَ اعْتَرَفَ بِالزِّنَا: اَقَبَّلْتَ، اَبَاشَرْتَ؟

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے زنا کا اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تم نے بوسہ لیا ہے؟ یا تم نے مباشرت کی ہے؟

13339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ ضُرِبَ مَاعِزٌ، وَطَوَّلَ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، حَتّٰى كَادَ النَّاسُ يَعْجِزُوا عَنْهَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ، فَرُجِمَ، فَلَمْ يُقْتَلْ، حَتّٰى رَمَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِلَحْيَيْ بَعِيرٍ، فَاَصَابَ رَاْسَهُ، فَقَتَلَهُ، فَقَالَ: فَاظَ حِينَ لِمَاعِزٍ نَفْسُتْ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى الظُّهْرَ، فَطَوَّلَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ كَمَا طَوَّلَهُمَا بِالْاَمْسِ، اَوْ اَدْنَى شَيْئًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: فَصَلُّوا عَلَى

صَاحِبُكُمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ

✵✵ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا گیا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ظہر کی پہلی دو رکعت طویل ادا کیں یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے کچھ لوگ پریشان ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے تو اسے سنگسار کر دیا گیا اور وہ اس وقت تک نہیں مرا جب تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اونٹ کی ہڈیاں نہیں ماریں جو اس کے سر پر لگیں اور جس کے نتیجے میں وہ مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ابتدائی دو رکعات طویل ادا کیں جس طرح گزشتہ دن دو رکعت طویل ادا کی تھیں یا اس سے کچھ کم طویل تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

13340 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ اَصَابَ حُرَّةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَاَقْبَلَ فِى الْخَامِسَةِ قَالَ: اَنِكْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِى ذٰلِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِى الْمُكْحُلَةِ، وَالرِّشَاءُ فِى الْبِئْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَدْرِى مَا الزِّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ. اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهِ حَلَالًا قَالَ: فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ: اُرِيدُ اَنْ تُطَهِّرَنِى. قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِى سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ، حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا، حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟ قَالَا: نَحْنُ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ. فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَنْ يَاْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيكُمَا آنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلِ الْمَيْتَةِ، وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَغَمَّسُ فِيهَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن صامت بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے خلاف یہ گواہی دی کہ اس نے ایک آزاد عورت کے ساتھ حرام طور پر صحبت کی ہے اس نے چار مرتبہ یہ گواہی دی ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منہ پھیرتے رہے پانچویں مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری شرم گاہ اس کی شرم گاہ میں یوں چھپ گئی تھی جس طرح سلائی سرمہ دانی میں یا ڈول کنویں میں چھپ جاتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں میں نے اس کے ساتھ حرام طور پر وہی تعلق قائم کیا ہے' جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر قائم کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم یہ

کہہ کر اب کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا بعد میں نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اس شخص کو دیکھو جس کا اللہ تعالیٰ نے پردہ رکھا تھا لیکن اس نے اس پردے کا خیال نہیں کیا یہاں تک کہ کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں صاحبان کو کچھ نہیں کہا کچھ دیر بعد نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا جس کے پاؤں اوپر کی طرف اٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہاں ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ ان دونوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے اس کا گوشت کون کھائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ابھی اپنے بھائی کی عزت پر کچھ دیر پہلے حملہ کیا تھا وہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ برا ہے اس ذات کی قسم ہے، جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ (یعنی ماعز) اس وقت جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔

13341 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَرَدَّهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَلَمَّا مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ حَالَ وَجَزِعَ، فَلَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ انہیں واپس کیا لیکن جب انہوں نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہیں سنگسار کر دیا گیا جب انہیں پتھر لگنا شروع ہوئے تو انہوں نے آہ و فریاد شروع کی جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا تھا۔

13342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى عُمَرَ، فَقَالَ: إِنَّ الْآخَرَ زَنَى قَالَ: فَتُبْ إِلَى اللّٰهِ، وَاسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ، عَنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّ النَّاسَ يُعَيِّرُونَ وَلَا يُغَيِّرُونَ، فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ." حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ. حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَأَتَاهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَأَتَاهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ: أَبِهِ جُنُونٌ، أَبِهِ رِيحٌ؟ فَقَالُوا: لَا. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اجْتَنِبُوا هٰذِهِ الْقَاذُورَةَ الَّتِي نَهَاكُمُ اللّٰهُ عَنْهَا، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَلْيَسْتَتِرْ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَزَّالٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

13342-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التوبة والإنابة، حديث: 7682، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة، جماع أبواب صفة السوط - باب ما جاء في الاستتار بستر الله عز وجل، حديث: 16364

وَسَلَّمَ قَالَ لِهَزَّالٍ: لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ. قَالَ وَهَزَّالٌ الَّذِي كَانَ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُخْبِرَهُ

❋❋ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے پردے کو برقرار رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کرتا ہے' اور لوگ جب معذرت کرلیں تو پھر انہیں عار نہیں دلائی جاتی لیکن وہ شخص باز نہیں آیا' یہاں تک کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سے وہی کہا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تھا لیکن وہ شخص باز نہیں آیا' یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا وہ پھر دوسری طرف سے آپ کے پاس آیا اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اہل خانہ کی طرف پیغام بھیج کر اس کے بارے میں ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا یہ پاگل ہے یا اسے کوئی بیماری ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: جی نہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کردیا گیا۔

یہاں سفیان بن عیینہ نے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اس گندگی سے اجتناب کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے' لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کردیتا ہے' تو اسے پردہ پوشی کرنی چاہیے۔

یحییٰ بن سعید نے نعیم بن عبداللہ بن ہزال کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہزال سے فرمایا: اگر تم اپنے کپڑے کے ذریعے پردہ کرلیتے' تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر تھا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ہزال رضی اللہ عنہ وہ شخص تھے جنہوں نے ان صاحب (یعنی اسلم قبیلے کے شخص کو) یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتائے۔

13343 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ قَصِيرٍ فِي اِزَارٍ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ قَالَ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِءٌ عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ، فَكَلَّمَهٗ وَمَا اَدْرِي مَا كَلَّمَهٗ، وَاَنَا بَعِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمُ. فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهٖ ثُمَّ قَالَ: رُدُّوهُ وَكَلَّمَهٗ وَاَنَا اَسْمَعُ غَيْرَ اَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمَ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوا بِهٖ، فَارْجُمُوْهُ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ: كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدِهِمْ لَهٗ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، يَمْنَحُ اِحْدَاهُنَّ مِنَ الْكُثْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ، وَاللّٰهِ، وَاللّٰهِ، لَا اَقْدِرُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ

❋❋ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو لایا گیا جو ایک چھوٹے قد کے آدمی تھے اور انہوں نے صرف تہہ بند باندھا ہوا تھا جسم کے اوپر کے حصے پر کوئی چادر نہیں تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم ﷺ ایک تکیہ کے ساتھ بائیں پہلو کے بل ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات چیت کی مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کیا کہا کیونکہ میں ان حضرات سے کچھ دور موجود تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات چیت کی جو میں سن رہا تھا' البتہ میرے اور ان کے درمیان کچھ اور لوگ بھی موجود تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو پھر نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلتے ہیں' تو ان میں سے کوئی ایک شخص پیچھے رہ جاتا ہے' جو نر جانور کی طرح آواز نکالتا ہے' اور پھر کوئی عورت اس کے فریب میں آجاتی ہے اللہ کی قسم! اگر میں اس طرح کے کسی بھی شخص پر قابو پالوں تو اسے سخت سزا دوں گا۔

13344 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاعِزٍ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ، ثُمَّ قَالَ: رُدُّوهُ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى اعْتَرَفَ اَرْبَعًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

٭٭ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا انہوں نے دو مرتبہ اعتراف کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے لے جاؤ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ! پھر انہوں نے اعتراف کیا یہاں تک کہ جب انہوں نے چار مرتبہ اعتراف کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو۔

13345 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَتْ عَلٰى نَفْسِهَا بِالزِّنَا، فَرَدَّهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَتْ لَهُ فِي الرَّابِعَةِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُرِيدُ اَنْ تَرُدَّنِيْ كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ؟ قَالَ: فَاَخَّرَهَا حَتّٰى وَضَعَتْ، ثُمَّ قَالَ: اَرْضِعِيهِ فَقَالَ رَجُلٌ اِلَيَّ رَضَاعُهُ، فَاَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ

٭٭ ایوب نے عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنے بارے میں زنا کرنے کا اعتراف کیا نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ اسے واپس کیا' چوتھی مرتبہ اس خاتون نے

13343-صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب من اعترف على نفسه بالزنى - حديث: 3289'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الموجب رجم المقر على نفسه بالزنا مرتين - حديث: 5054' صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' باب الزنى وحده - ذكر وصف ماعز بن مالك المرجوم في حياة رسول الله صلى' حديث: 4500'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' حديث: 8150'سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الاعتراف بالزنا - حديث: 2280'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب رجم ماعز بن مالك - حديث: 3860'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب من قال : لا يقام عليه الحد حتى يعترف أربع' حديث: 15809'مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث جابر بن سمرة السوائي - حديث: 20297'مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد 'الخدري' حديث: 1180'المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - إسرائيل بن يونس ' حديث: 1886

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ مجھے بھی اسی طرح واپس کردیں گے جس آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کردیا تھا

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے واپس بھجوادیا یہاں تک کہ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلاؤ ایک صاحب نے کہا: اس بچے کی رضاعت کی ذمہ داری میری ہے' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس خاتون کو سنگسار کردیا گیا۔

13346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُقَامُ حَدٌّ عَلٰى حَامِلٍ حَتّٰى تَضَعَ

✵✵ محمد بن سالم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: کسی بھی حاملہ عورت پر حد اس وقت تک جاری نہیں کی جائے گی جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دے دیتی۔

13347 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: اعْتَرَفَتِ امْرَاَةٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا، فَاَمَرَ بِهَا، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ رَجَمَهَا، ثُمَّ صَلّٰى

13345-صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب من اعترف على نفسه بالزنى - حديث: 3294'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' باب بيان الإباحة للإمام أن يصلي على الزانية المرجومة - حديث: 5067'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الرجم' تأخير الحد عن المرأة الحامل إذا هي زنت حتى تفطم ولدها - حديث: 7037'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب المرجوم يغسل ويصلى عليه ثم يدفن' حديث: 15773

13347-صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب من اعترف على نفسه بالزنى - حديث: 3295'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' باب بيان الإباحة للإمام أن يصلي على الزانية المرجومة - حديث: 5064' صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' ذكر الإخبار بأن الحدود تكون كفارات لأهلها - حديث: 4467'سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الحامل إذا اعترفت بالزنا - حديث: 2289'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من - حديث: 3873'السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على المرجوم - حديث: 1941'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحدود' من قال : إذا فجرت وهي حامل انتظر بها حتى تضع - حديث: 28226'الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - عمران بن حصين رضي الله عنه' حديث: 2028'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على المرجومة - حديث: 2060'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2772'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب الشهيد ومن يصلى عليه ويغسل - باب الصلاة على من قتلته الحدود' حديث: 6446'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الحدود' ما يستدل به على شرائط الإحصان - حديث: 5297'مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث: 19426'مسند الطيالسي - عمران بن حصين' حديث: 878' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه علي - حديث: 3877'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه علي' حديث: 534' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن' حديث: 15295

عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ بِاَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ

✵✵ ابوقلابہ نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کرنے کا اعتراف کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیے گئے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کروادیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار بھی کروادیا ہے' اوراب آپ اس کی نماز جنازہ بھی ادا کررہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس نے ایک ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر آدمیوں کے درمیان اس توبہ کو تقسیم کیا جائے تو وہ ان سب کے لئے کفایت کر جائے' کیا تم نے کسی کو اس سے زیادہ فضیلت والا پایا ہے کہ اس نے اپنی ذات اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کردی۔

13348 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا، وَقَالَتْ: اَنَا حُبْلَى. فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاَخْبِرْنِي فَفَعَلَ، فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا وَتُصَلِّي عَلَيْهَا؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ ابومہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اس نے عرض کی: میں حاملہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا جب یہ بچے کو جنم دیدے تو مجھے بتانا اس ولی نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے بارے میں ہدایت کی اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کردیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار کروایا ہے' اوراب آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کیا جائے توان سب کے لئے کافی ہوجائے کیا تم نے اس سے زیادہ فضیلت والا کسی کو پایا ہے کہ اس نے اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کردیا۔

13349 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَاَةً، فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: حَبِطَ عَمَلُ هٰذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هٰذِهِ كَفَّارَةٌ لِمَا عَمِلَتْ، وَتُحَاسَبُ اَنْتَ بَعْدُ بِمَا عَمِلْتَ. وَذَكَرَهُ اِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ

✵✵ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو سنگسار کروادیا تو ایک مسلمان نے کہا: اس عورت کا

عمل ضائع ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ اس نے جو عمل کیا تھا یہ اس کا کفارہ بن گیا ہے اور تم نے جو عمل کیا ہے اس کا تمہیں حساب دینا پڑے گا۔

یہ روایت ابراہیم نامی راوی نے ابن منکدر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13350 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ جُحَيْفَةَ، اَنَّ الشَّعْبِيَّ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيًّا اُتِيَ بِامْرَاَةٍ مِّنْ هَمْدَانَ حُبْلَى، يُقَالُ لَهَا شَرَاحَةُ: قَدْ زَنَتْ. فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ: لَعَلَّ الرَّجُلَ اسْتَكْرَهَكِ؟ قَالَتْ: لَا . قَالَ: فَلَعَلَّ الرَّجُلَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكِ، وَاَنْتِ رَاقِدَةٌ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَلَعَلَّ لَكِ زَوْجًا مِنْ عَدُوِّنَا هَؤُلَاءِ، وَاَنْتِ تَكْتُمِينَهُ؟ قَالَتْ: لَا . فَحَبَسَهَا حَتّٰى اِذَا وَضَعَتْ جَلَدَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ مِائَةَ جَلْدَةٍ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَمَرَ فَحُفِرَ لَهَا حُفَيْرَةً بِالسُّوقِ فَدَارَ النَّاسُ عَلَيْهَا - اَوْ قَالَ: بِهَا فَضَرَبَهُمْ بِالدِّرَّةِ -، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ هَكَذَا الرَّجْمُ، اِنَّكُمْ اِنْ تَفْعَلُوا هٰذَا يَفْتِكُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلٰكِنْ صُفُّوا كَصُفُوفِكُمْ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: " يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يَرْجُمُ الزَّانِيَ: الْاِمَامُ اِذَا كَانَ الِاعْتِرَافُ، وَاِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةُ شُهَدَاءَ عَلَى الزِّنَا . اَوَّلُ النَّاسِ يُرْجَمُ الشُّهُودُ بِشَهَادَتِهِمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ الْاِمَامُ، ثُمَّ النَّاسُ، ثُمَّ رَمَاهَا بِحَجَرٍ، وَكَبَّرَ " ثُمَّ اَمَرَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ فَقَالَ: ارْمُوْا ثُمَّ قَالَ: انْصَرِفُوا، وَكَذٰلِكَ صَفًّا صِفًا حَتّٰى قَتَلُوهَا

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ہمدان قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک حاملہ عورت کو لایا گیا جس کا نام شراحہ تھا اس عورت نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مرد نے تمہارے ساتھ زنا بالجبر کیا ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ جب مرد نے تمہارے ساتھ صحبت کی تھی اس وقت تم سو رہی ہو؟ اس نے عرض کی جی نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ہوسکتا ہے کہ تمہارے شوہر کا تعلق ہمارے دشمنوں سے ہو اور تم اسے چھپانا چاہ رہی ہو اس نے عرض کی: جی نہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید کروا دیا یہاں تک کہ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اسے سو کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کروا دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس خاتون کے لئے بازار میں گڑھا کھودا گیا لوگ اس کے اردگرد چکر لگانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے درے کے ذریعے انہیں مارا اور بولے سنگسار اس طرح نہیں کیا جاتا اگر تم لوگ ایسا کرو گے تو ایک دوسرے کو زخمی کر دو گے تم لوگ نماز کی صف بنانے کی طرح صف بناؤ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! زنا کرنے والے شخص کو لوگوں میں سب سے پہلے حاکم وقت پتھر مارے گا' اس وقت جب مجرم نے اعتراف کیا ہو اور جب چار گواہوں نے زنا کے بارے میں گواہی دی ہو' تو سب سے پہلے گواہ پتھر ماریں گے جنہوں نے اس شخص کے خلاف گواہی دی تھی پھر حاکم وقت مارے گا پھر عام لوگ ماریں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو پتھر مارا اور تکبیر کہی پھر انہوں نے پہلی صف والوں کو حکم دیا اور فرمایا: تم لوگ پتھر مارو پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ اسی طرح ایک' ایک صف کر کے لوگ آتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس خاتون کو مار دیا۔

13351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَفَرَ عَلِيٌّ لِشَرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ حِينَ رَجَمَهَا، وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُحْبَسَ حَتّٰى تَضَعَ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب شراحہ ہمدانیہ کو سنگسار کروایا تھا تو اس کے لئے گڑھا کھدوا دیا تھا اس سے پہلے انہوں نے اس خاتون کے بارے میں حکم دیا تھا کہ جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی اس وقت تک اسے قید رکھا جائے۔

13352 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُحْفَرُ لِلْمَرْجُومِ حَتّٰى يَغِيبَ بَعْضُهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس کو سنگسار کرنا ہو اس کے لئے گڑھا کھودا جائے گا یہاں تک کہ اس کا کچھ حصہ اس گڑھے میں چھپ جائے۔

13353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِشَرَاحَةَ فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَالَ: "الرَّجْمُ رَجْمَانِ رَجْمُ سِرٍّ، وَرَجْمُ عَلَانِيَةٍ، فَاَمَّا رَجْمُ الْعَلَانِيَةِ: فَالشُّهُوْدُ، ثُمَّ الْاِمَامُ، وَاَمَّا رَجْمُ السِّرِّ: فَالْاِعْتِرَافُ، فَالْاِمَامُ، ثُمَّ النَّاسُ"

قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَرْبٍ يَعْنِيْ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ هُذَيْلٍ، وَعِدَادُهُ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ رَجَمَ شَرَاحَةَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ مَاتَتْ هٰذِهِ عَلٰى شَرِّ حَالِهَا. فَضَرَبَنِيْ بِقَضِيبٍ - اَوْ بِسَوْطٍ - كَانَ فِي يَدِهٖ حَتّٰى اَوْجَعَنِي. فَقُلْتُ: قَدْ اَوْجَعْتَنِي. قَالَ: وَاِنْ اَوْجَعْتُكَ. قَالَ: فَقَالَ: اِنَّهَا لَنْ تُسْاَلَ عَنْ ذَنْبِهَا هٰذَا اَبَدًا كَالدَّيْنِ يُقْضٰى

قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ شَرَاحَةَ جَاءَ اَوْلِيَاؤُهَا فَقَالُوا: كَيْفَ نَصْنَعُ بِهَا؟ فَقَالَ: اصْنَعُوا بِهَا مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَوْتَاكُمْ - يَعْنِيْ مِنَ الْغُسْلِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا -

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس شراحہ نامی خاتون کو لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اسے کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کروا دیا' پھر ارشاد فرمایا: سنگسار کرنا دو قسم کا ہوتا ہے ایک سنگسار کرنا پوشیدہ ہوتا ہے' اور ایک سنگسار کرنا اعلانیہ ہوتا ہے' جو سنگسار اعلانیہ ہوتا ہے وہ گواہوں اور پھر امام سے شروع ہوتا ہے' اور جو سنگسار پوشیدہ ہوتا ہے وہ اعتراف پر مبنی ہوتا ہے اس میں پہلے امام پتھر مارتا ہے پھر لوگ مارتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص' جس کا شمار قریش میں ہوتا تھا' اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا جب انہوں نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروایا تھا میں نے کہا: اس خاتون کا انتقال تو بہت برے حال میں ہوا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے چھڑی کے ذریعے مارا' جو ان کے ہاتھ میں موجود تھی جس سے مجھے تکلیف محسوس ہوئی میں نے کہا: آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اور بھی تکلیف پہنچاؤں گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب اس عورت سے اس گناہ کے بارے میں کبھی حساب نہیں

لیا جائے گا یہ اُس قرض کی مانند ہے جسے ادا کر دیا گیا ہو۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروا دیا تو اس کے اولیاء آئے اور انہوں نے کہا: ہم اس کا کیا کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ وہ کچھ کرو جو تم اپنے مرحومین کے ساتھ کرتے ہو یعنی غسل دو اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

13354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَقَالَ: اَجْلِدُكِ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاَجْلِدُكِ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ قتادہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کوڑے لگوائے تھے اور جمعہ کے دن سنگسار کروایا تھا اور یہ فرمایا تھا میں اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت تمہیں کوڑے لگا رہا ہوں اور اللہ کے رسول کی سنت کے تحت تمہیں کوڑے لگا رہا ہوں۔

13355 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ هُذَيْلٍ، وَعِدَادُهُ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَنْ عَمِلَ سُوءًا فَاُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةٌ

✽✽ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص، جس کا شمار قریش میں ہوتا ہے کا یہ وہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کوئی برا عمل کرے اور اس پر حد جاری ہو جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جائے گی۔

13356 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الثَّيِّبِ: اَجْلِدُهَا بِالْقُرْآنِ، وَاَرْجُمُهَا بِالسُّنَّةِ. قَالَ: وَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

✽✽ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ثیبہ عورت (جو زنا کی مرتکب ہوتی ہے) کے بارے میں یہ فرمایا ہے: میں قرآن کے حکم کے مطابق اسے کوڑے لگواؤں گا اور سنت کے حکم کے تحت اسے سنگسار کروں گا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند بیان فرمایا ہے۔

13357 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَرْجُومِ جَلْدٌ، بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ رَجَمَ وَلَمْ يَجْلِدْ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کو سنگسار کیا جائے گا اسے کوڑے مارنے کی سزا نہیں دی جائے گی ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا تھا (اور اس مجرم کو) کوڑے نہیں مارے تھے۔

13358 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْجَلْدَ مَعَ الرَّجْمِ، وَيَقُولُ قَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْجَلْدَ

✻✻ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سنگسار کرنے کے ہمراہ کوڑے لگانے کا انکار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے (اس قسم کے مجرم کو) سنگسار کروایا تھا (کسی بھی حدیث میں) اس کو کوڑے لگوانے کا ذکر نہیں ہے۔

13359 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ تَرَبَّدَ لِذٰلِكَ وَجْهُهُ قَالَ: " فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَقِيَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ،

✻✻ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرہ پر پسینہ آ جاتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن آپ ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو آپ ﷺ کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے حکم حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے خواتین کے بارے میں حکم بیان کردیا ہے اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے گا' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر پتھروں کے ذریعے سنگسار کردیا جائے گا اور اگر کنوارہ کنواری کے ساتھ زنا کرے گا' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔

13360 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

13361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ أَوْ يُنْفَيَانِ، وَالثَّيِّبَانِ يُرْجَمَانِ وَلَا يُجْلَدَانِ، وَالشَّيْخَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ

✻✻ اعمش نے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: زنا کرنے والے کنوارے افراد کو سنگسار کیا جائے گا' یا جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ کو سنگسار کیا جائے گا اور انہیں کوڑے نہیں لگائے جائیں گے اور بڑی عمر کے لوگوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔

13362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ فِي الرَّجُلِ الثَّيِّبِ يَزْنِي، ثُمَّ يُجْلَدُ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ يَكْبُرُ، ثُمَّ يَعْلَمُ ذٰلِكَ قَالَ: يُرْجَمُ قَالَ: قَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ أَبُو حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا: جَلَدَ وَرَجَمَ

✻✻ سفیان ثوری نے شادی شدہ شخص کے زنا کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: پھر اسے کوڑے لگائے جائیں گے وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہیں پھر انہیں اس روایت کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا: انہیں صرف سنگسار کیا جائے گا۔

وہ بیان کرتے ہیں: ابوحصین نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی لگوائے تھے

اور سنگسار بھی کروایا تھا۔

13363 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ لِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: كَاَيِّنْ تَقْرَئُونَ سُورَةَ الْاَحْزَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اِمَّا ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ، وَاِمَّا اَرْبَعًا وَسَبْعِينَ. قَالَ: اَقَطُّ؟ اِنْ كَانَتْ لَتُقَارِبُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، اَوْ لَهِيَ اَطْوَلُ مِنْهَا، وَاِنْ كَانَتْ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. قَالَ: قُلْتُ: اَبَا الْمُنْذِرِ وَمَا آيَةُ الرَّجْمِ؟ قَالَ: اِذَا زَنَيَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ، فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبَلَغَنَا اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ اُصِيبُوا يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ فَذَهَبَتْ حُرُوفٌ مِنَ الْقُرْآنِ "

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم لوگ سورۃ احزاب میں کتنی آیات کی تلاوت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: 73 آیات کی یا شاید 74 آیات کی انہوں نے فرمایا: بس اتنی ہی؟ یہ سورت' سورت بقرہ جتنی تھی بلکہ اس سے کچھ لمبی تھی اور اس میں سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیات بھی موجود تھیں

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابومنذر! سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ جب بڑی عمر کا مرد اور عورت زنا کرلیں تو انہیں لازمی طور پر سنگسار کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ سزا ہے' اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے ان میں سے کئی لوگ مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کے موقع پر شہید ہوگئے تو قرآن کے کچھ حروف رخصت ہوگئے۔

13364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُنَادِيًا فَنَادَى اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُخْدَعُنَّ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ، فَاِنَّهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَرَاْنَاهَا، وَلَكِنَّهَا ذَهَبَتْ فِي قُرْآنٍ كَثِيرٍ ذَهَبَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَمَ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَدْ رَجَمَ، وَرَجَمْتُ بَعْدَهُمَا، وَاِنَّهُ سَيَجِيءُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يُكَذِّبُوْنَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيُكَذِّبُوْنَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا اُدْخِلُوهَا

✵✵ یوسف بن مہران بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم دیا اس نے اعلان کیا کہ اکٹھے ہو جائیں! پھر وہ منبر پر کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی تھی ہم نے اسے پڑھا تھا لیکن قرآن کا بہت سا حصہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ رخصت ہو گیا اور اس آیت کے حکم کے تحت نبی اکرم ﷺ نے سنگسار کروایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا ان دونوں کے بعد میں نے سنگسار کروایا عنقریب اس امت میں کچھ لوگ آئیں گے جو سنگسار کرنے کے حکم کا انکار کریں گے اور وہ اس بات کا بھی انکار کریں گے کہ سورج (قیامت سے پہلے) مغرب کی طرف سے طلوع ہو گا وہ شفاعت کا انکار کریں گے وہ حوض کوثر کا انکار کریں گے وہ دجال کا انکار کریں گے وہ قبر کے عذاب کا انکار کریں گے اور وہ اس بات کا انکار کریں گے کہ کچھ لوگوں کو جہنم میں داخل کیے جانے کے بعد انہیں اس میں سے نکال لیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهٗ، وَيَجِيءُ بِثَلَاثَةٍ يَشْهَدُوْنَ

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے اور تین گواہ لے آئے جو گواہی دے دیں

13365 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُصَيْنٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى عَلَى الْمَرْاَةِ رَجْمًا شَهِدَ عَلَيْهَا ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، وَزَوْجُهَا الرَّابِعُ بِالزِّنَا، وَيَقُوْلُ: يُلَاعِنُهَا. قَالَ: وَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: مَا اُرَاهَا اِلَّا تُرْجَمُ

✵✵ ابوشعثاء فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسی خاتون کو سنگسار کرنے کے قائل نہیں تھے۔ وہ خاتون جس کے خلاف تین آدمیوں نے گواہی دی ہو اور چوتھا گواہ اس خاتون کا شوہر ہو وہ یہ فرماتے تھے: وہ شخص اس عورت کے ساتھ لعان کر سکتا ہے۔

ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی عورت کو سنگسار کر دینا چاہیے۔

13366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِی امْرَاَةٍ شَهِدَ عَلَيْهَا اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا قَالَ: يُلَاعِنُهَا زَوْجُهَا، وَيُجْلَدُ الثَّلَاثَةُ. قَالَ: وَقَالَ الزُّهْرِیُّ: تُرْجَمُ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے خلاف چار آدمی زنا کے بارے میں گواہی دے دیتے ہیں اور ان چار میں سے ایک اس عورت کا شوہر ہوتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اس عورت کا شوہر اس کے ساتھ لعان کرے گا اور بقیہ تین افراد کو کوڑے لگائے جائیں گے

راوی بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: ایسی عورت کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

13367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِیِّ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: اِذَا كَانُوْا اَرْبَعَةً اَحَدُهُمُ الزَّوْجُ اَحْرَزُوا ظُهُوْرَهُمْ، وَاُقِيمَ الْحَدُّ. قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: يُضْرَبُوْنَ حَتّٰى يَجِیءَ مَعَهُمْ رَابِعٌ غَيْرُ الزَّوْجِ

✵✵ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب چار افراد ہوں اور ان میں سے ایک عورت کا شوہر ہو تو وہ لوگ اپنی پشت کو محفوظ کر لیں گے اور حد جاری کر دی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے لوگوں کی پٹائی کی جائے گی جب تک ان کے ساتھ چوتھا فرد وہ نہیں

آتا جو عورت کا شوہر نہ ہو۔

13368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ وَجَاءَ بِثَلَاثَةٍ يَشْهَدُوْنَ، قَالَا: يُجْلَدُوْنَ، وَلَا يُلَاعِنُهَا زَوْجُهَا

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے' اور تین لوگ لے آتا ہے' جو گواہی دے دیتے ہیں' تو یہ دونوں حضرات (یعنی زہری اور قتادہ) فرماتے ہیں: ان لوگوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اس عورت کا شوہر اس عورت کے ساتھ لعان نہیں کرے گا۔

13369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ، وَجَاءَ بِثَلَاثَةٍ يَشْهَدُوْنَ، فَجُلِدُوا الْحَدَّ، ثُمَّ جَاءَ بِرَجُلَيْنِ فَشَهِدَا قَالَ: يُجْلَدَانِ، وَيُحَدُّ مَعَهُمَا؛ لِاَنَّهُ اَعْقَبَ شَهَادَةً خَالَفَ الْحَقَّ بَعْدَمَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، كَاَنَّهُ يَعْنِيْ اَنَّ الزَّوْجَ قَدْ لَاعَنَ، ثُمَّ جَاءَ بِشُهَدَاءَ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے' اور تین آدمی لے آتا ہے' جو گواہی دے دیتے ہیں (تو زہری فرماتے ہیں:) ان لوگوں کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے اگر وہ دو آدمی لے کے آتا ہے جنہوں نے گواہی دی ہو' تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ان دونوں کے ساتھ اس شخص پر حد جاری ہوگی کیونکہ اس نے ایک ایسی گواہی دی ہے' جو حق کے برخلاف ہے' اور اس کے بعد ہے جب حدود واقع ہو جائیں شاید ان کی مراد یہ تھی کہ شوہر نے لعان کیا اور پھر گواہ پیش کیے۔

بَابُ الرَّجُلُ يَقْذِفُ الرَّجُلَ، وَيَجِيءُ بِثَلَاثَةٍ وَّامْرَاَتَيْنِ

باب: جب ایک شخص دوسرے شخص پر زنا کا الزام لگائے اور تین مردوں اور دو خواتین کو (گواہ کے طور پر پیش کردے)

13370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلَهُ وَبْرَةُ عَنْ ثَلَاثِ نَفَرٍ وَّامْرَاَتَيْنِ شَهِدُوا عَلٰى امْرَاَةٍ بِالزِّنَا، فَقَالَ: لَا، اِلَّا هٰكَذَا - وَاَشَارَ بِاَرْبَعِ اَصَابِعَ - يَقُوْلُ: اِلَّا الْاَرْبَعَةَ

✵✵ سالم نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وبرہ نے ان سے تین افراد اور دو خواتین کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے خلاف زنا کے حوالے سے گواہی دے دیتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں صرف یہ ہوگا انہوں نے اپنی چار انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا کہ چار مرد گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

13371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَوْ شَهِدَ سِتُّ نِسْوَةٍ عَلٰى زِنًا مَعَ رَجُلٍ قَالَ: لَا، اِلَّا ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَّامْرَاَتَانِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء دریافت کیا: اگرچہ خواتین ایک آدمی کے ساتھ کسی کے خلاف زنا کی

گواہی دے دیتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تین مرد اور دو خواتین ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

13372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ مَنْ يَرْضَى بِهِ كَانَّهُ ابْنُ طَاوُسٍ، فَاِنَّهُ يُجِيزُ شَهَادَةَ النِّسَاءِ مَعَهُنَّ الرِّجَالُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا الزِّنَا، مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ لَا يَنْبَغِي لَهُنَّ اَنْ يَنْظُرْنَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ: وَالرَّجُلُ يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْلَمَهُ

٭٭ ابن حجیر نے قابل اعتماد شخص کے حوالے سے شاید وہ طاؤس کے صاحبزادے ہیں ان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے خواتین کی گواہی کو درست قرار دیا ہے جبکہ وہ گواہی مردوں کے ساتھ ہو البتہ زنا کے بارے میں یہ گواہی درست نہیں ہوسکتی کیونکہ زنا کے بارے میں خواتین کو اس بات حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کے خلاف اس کی گواہی دیں وہ فرماتے ہیں: آدمی کے لئے مناسب یہ ہے کہ آدمی اس بات کا جائزہ لے تاکہ اسے اس بات کا علم ہو جائے۔

13373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ شَهِدَ سِتُّ نِسْوَةٍ وَرَجُلٌ بِالزِّنَا قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُنَّ فِي ذٰلِكَ. قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي حَدٍّ، وَلَا نِكَاحٍ، وَلَا طَلَاقٍ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے خلاف چھ خواتین اور ایک مرد زنا کی گواہی دے دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں: خواتین کی گواہی اس بارے میں درست نہیں ہوگی حد نکاح اور طلاق کے بارے میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہوتی ہے۔

13374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ، وَلَا شَهَادَةُ رَجُلٍ عَلٰى شَهَادَةِ رَجُلٍ، وَلَا تُكْفَلُ فِي حَدٍّ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: حدود میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہوتی ہے اور ایک شخص کی گواہی کے بارے میں دوسرے شخص کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور حد کے بارے میں کسی کو ضامن نہیں بنایا جاتا۔

13375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ

٭٭ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: حدود کے بارے میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہوتی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ، وَيَجِيءُ بِثَلَاثَةٍ

باب: جب کوئی شخص زنا کا الزام لگائے اور تین گواہ لے آئے

13376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ، ثُمَّ يَاْتِي بِثَلَاثَةٍ يَشْهَدُوْنَ قَالَ: يُجْلَدُوْنَ، وَيُجْلَدُ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِاَرْبَعَةٍ، فَاِنْ جَاءَ بِاَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا جَمِيعًا اُقِيمَ الْحَدُّ

٭٭ قتادہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو کسی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور پھر تین گواہ لے آتا ہے جو گواہی دے دیتے ہیں تو قتادہ فرماتے ہیں: ان سب کو (یعنی تینوں گواہوں کو) کوڑے لگائے جائیں گے اور اس شخص کو (جس نے

زنا کا الزام لگایا ہے) کوڑے لگائے جائیں گے شرط یہ ہے کہ وہ چار گواہ لے کر آئے اگر وہ چار گواہ لے آتا ہے اور وہ سب گواہی دے دیتے ہیں تو پھر حد قائم کر دی جائے گی۔

13377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُضْرَبُوْنَ حَتّٰى يَأْتِيَ بِرَابِعٍ

✵✵ بیان نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ان لوگوں کی پٹائی کی جائے گی جب تک وہ چوتھا گواہ نہیں لے کر آتے۔

13378 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَفَا امْرَأَةً لَهُ، وَجَاءَ بِثَلَاثَةٍ، فَجُلِدُوا الْحَدَّ، ثُمَّ جَاءَ بِرَجُلَيْنِ، فَشَهِدُوا قَالَ: يُجْلَدَانِ وَيُحَدُّ مَعَهُمَا؛ لِأَنَّهُ أَعْقَبَ بِشَهَادَةٍ تُخَالِفُ الْحَقَّ بَعْدَمَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، كَأَنَّهُ يَعْنِي أَنَّ الزَّوْجَ قَدْ لَاعَنَ، ثُمَّ جَاءَ بِرَجُلَيْنِ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی عورت پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور تین گواہ لے آتا ہے پھر ان لوگوں کو حد کے طور پر کوڑے لگا دیے جاتے ہیں پھر وہ دو اور گواہ لے آتا ہے اور وہ گواہی دے دیتے ہیں تو زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کو بھی کوڑے لگائے جائیں گے اور ان دونوں کے ہمراہ اس شخص پر بھی حد جاری کی جائے گی کیونکہ اس نے حدود جاری ہو جانے کے بعد ایسی گواہی پیش کی ہے جو حق کے برخلاف ہے گویا ان کی مراد یہ تھی: یہ اس طرح ہوگا جیسے شوہر نے لعان کیا اور پھر دو گواہ بھی لے آیا۔

بَابُ شَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ عَلٰى امْرَأَةٍ بِالزِّنَا وَاخْتِلَافِهِمْ فِي الْمَوْضِعِ

باب: چار گواہوں کا کسی عورت کے خلاف زنا کی گواہی دینا اور مقام کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہونا

13379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي أَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ عَلٰى امْرَأَةٍ بِالزِّنَا، فَإِذَا هِيَ عَذْرَاءُ، فَقَالَ: أَضْرِبُهَا، وَعَلَيْهَا خَاتَمُ رَبِّهَا فَتَرَكَهَا وَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ

✵✵ سفیان ثوری نے امام شعبی کے حوالے سے چار ایسے گواہوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے جو کسی عورت کے خلاف زنا کی گواہی دے دیتے ہیں اور وہ عورت کنواری ہوتی ہے تو امام شعبی نے فرمایا: میں اس عورت کی پٹائی کروں گا اس عورت پر اس کے مالک کی مہر ہے پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے حد کو پرے کر دیا۔

13380 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلٰى امْرَأَةٍ بِالزِّنَا، ثُمَّ اخْتَلَفُوا فِي الْمَوْضِعِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بِالْكُوفَةِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بِالْبَصْرَةِ. قَالَ: يُدْرَأُ عَنْهُمْ جَمِيعًا

✵✵ حکم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے چار ایسے گواہوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جنہوں نے ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دے دی اور پھر اس مقام کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہو گیا بعض نے کہا کہ اس نے زنا کوفہ

میں کیا تھا اور بعض نے کہا کہ بصرہ میں کیا تھا تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: ان سب لوگوں سے حد کو پرے کر دیا جائے گا۔

13381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ فِي امْرَاَةٍ شَهِدَ عَلَيْهَا اَرْبَعَةٌ عُدُولٌ بِالزِّنَا، وَاَتَى اَرْبَعَةٌ عُدُولٌ فَشَهِدُوا بِاللّٰهِ لَكَانَتْ عِنْدَنَا لَيْلَةَ شَهِدُوا هَؤُلَاءِ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا تَزْنِي، وَاِنَّ هَؤُلَاءِ لَكَذَبَةٌ اَثَمَةٌ وَكِلَا الْفَرِيقَيْنِ عُدُولٌ مَقْبُولَةٌ شَهَادَتُهُمْ. قَالَ: سَوَاءٌ عَدْلُهُمْ. قَالَ: يُحَدُّ الَّذِينَ قَفَوْهَا اِذَا سَمَّوْا لَيْلَةً وَاحِدَةً لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب کسی عورت کے خلاف چار عادل گواہ گواہی دے دیں اور پھر چار دوسرے عادل گواہ آئیں اور پھر اللہ کے نام کی گواہی دیں کہ یہ عورت فلاں رات میں ہمارے پاس تھی۔ حالانکہ دونوں فریق عادل ہیں جن کی گواہی قبول کی جاتی ہے اور ان کا عادل ہونا برابر ہے۔

تو ابن شہاب کہتے ہیں: ان لوگوں پر حد جاری کی جائے گی جنہوں نے اس پر الزام لگایا ہے جبکہ انہوں نے ایک ہی رات کا نام لیا ہو اور اس رات کے بارے میں اختلاف نہ ہو۔

بَابُ السِّحَاقَةِ

باب: عورتوں کا ہم جنس پرستی کرنا

13382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبَةَ، وَالْمَرْكُوبَةَ

٭٭ سعید بن ثابت نے حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہونے والی عورت اور جس پر سواری کی جائے اس پر لعنت کی ہے۔

13383 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: اَدْرَكْتُ عُلَمَاءَنَا يَقُولُونَ فِي الْمَرْاَةِ تَاْتِي الْمَرْاَةَ بِالرَّفْغَةِ وَاَشْبَاهِهَا، تُجْلَدَانِ مِائَةً مِائَةً، الْفَاعِلَةُ وَالْمَفْعُولَةُ بِهَا

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے علماء کو پایا ہے کہ وہ عورت کے دوسری عورت کے ساتھ جنسی نوعیت کے تعلقات کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ان دونوں عورتوں کو ایک ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے عمل کرنے والی کو بھی اور جس کے ساتھ وہ عمل کیا گیا ہے اس کو بھی۔

13384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَاْتِي الْمَرْاَةَ بِالرَّفْغَةِ قَالَ: تُجْلَدَانِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِائَةً

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی دوسری عورت کے ساتھ جنسی نوعیت کے تعلقات قائم کرتی ہے تو زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے ان دونوں میں سے ہر ایک کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلٰى نَفْسِهٖ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِ شَهَادَاتٍ

باب: جب کوئی شخص اپنے خلاف چار سے زیادہ مرتبہ گواہی دیدے

13385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ثَيِّبٌ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ ثَلَاثًا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ اَرْبَعًا اَوْ يُكَبِّرَ قَالَ: يُنَكَّلُ بِهِمَا. قَالَ: غَيْرُ حَدٍّ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ: ذَكَرَ اَمْرَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الَّتِي قَضٰى فِيهَا عَبْدُ الْمَلِكِ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَصْحَابِنَا، يُحَدِّثُ، عَنِ امْرَاَةٍ بِالْيَمَنِ اعْتَرَفَتْ عَلٰى نَفْسِهَا بِالزِّنَا، فَكَتَبَ فِيهَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فَكَتَبَ اَنِ احْبِسْهَا سَنَةً، ثُمَّ سَلْهَا بَعْدَ كُلِّ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ اَرْبَعَ مِرَارٍ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ اَوْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ اَوْ تِسْعَةِ شُهُوْرٍ، ثُمَّ نَكَلَتْ بَعْدَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَتُرِكَتْ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّ اعْتِرَافَهَا الْاَوَّلَ كَانَ عِنْدَهٗ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شادی شدہ شخص اپنے خلاف تین مرتبہ گواہی دے دیتا ہے پھر وہ چار مرتبہ مکمل ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا ہے یا تکبیر کہہ دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: دونوں مرتبہ میں اسے سزا دی جائے گی انہوں نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ ذکر کیا جس کے بارے میں عبدالملک نے فیصلہ دیا تھا ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بعض اصحاب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے زنا کرنے کا اعتراف کر لیا تو محمد بن یوسف نامی شخص نے اس عورت کے بارے میں خلیفہ عبدالملک کو خط لکھا تو خلیفہ نے لکھا کہ تم اس عورت کو ایک سال تک کے لئے قید رکھو پھر ہر تین مہینے کے بعد اس عورت سے دریافت کروا گر وہ چار مرتبہ اعتراف کر دے تو اسے سنگسار کر دینا اس عورت نے تین ماہ کے بعد یا چھ ماہ کے بعد یا نو ماہ کے بعد اعتراف کر لیا تو بارہ ماہ کے بعد اس نے انکار کر دیا تو اسے چھوڑ دیا گیا ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا پہلا اعتراف اس کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔

13386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ، ثُمَّ يُنْكِرُ قَالَ: لَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ اِذَا اَنْكَرَ بَعْدَ اعْتِرَافِهٖ، وَاِنِ اعْتَرَفَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اعتراف کرتا ہے' اور پھر انکار کر دیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی جب اس نے اعتراف کرنے کے بعد انکار کر دیا ہو' خواہ وہ چار مرتبہ اعتراف کر چکا ہو۔

13387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَوْ اَرْبَعًا، ثُمَّ نُكِّلَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ تَعْزِيرٌ وَلَا شَيْءٌ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے اپنے خلاف تین مرتبہ گواہی دی یا چار مرتبہ گواہی دی

پھر اس نے انکار کردیا' تو وہ فرماتے ہیں: اس پر سزا لازم نہیں ہوگی نہ ہی کوئی چیز لازم ہوگی۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

13388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ سَرَقَ وَاحِدَةً، ثُمَّ نَزَعَ قَالَ: حَسِبَهُ قُلْتُ: لِمَ لَا يَكُوْنُ مِثْلَ الزِّنَا حَتّٰى يَشْهَدَ مَرَّتَيْنِ عَلٰى نَفْسِهِ بِالسَّرِقَةِ قَالَ: لَيْسَ مِثْلَهُ. قِيلَ فِي ذٰلِكَ: وَلَمْ يُقَلْ فِي هٰذَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنے خلاف یہ گواہی دے دیتا ہے کہ اس نے ایک مرتبہ چوری کی ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کو پکڑ لیا جائے گا۔

میں نے دریافت کیا: یہ زنا کی مانند کیوں نہیں ہوگا؟ خواہ وہ اپنے خلاف دو مرتبہ چوری کرنے کی گواہی دیدے تو انہوں نے فرمایا: یہ اس کی مانند نہیں ہے اس بارے میں جو بات کہی گئی ہے وہ اس بارے میں نہیں کہی گئی ہے۔

13389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اعْتَرَفَ بَعْدَ عُقُوبَةٍ، فَلَا يُؤْخَذُ بِهِ فِي حَدٍّ وَلَا غَيْرِهِ

✽✽ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص سزا مل جانے کے بعد اعتراف کرے تو اس پر پکڑ نہیں کی جائے گی نہ حد میں اور نہ حد کے علاوہ کسی اور معاملے میں۔

بَابُ الْحُرِّ يَزْنِي بِالْاَمَةِ وَقَدْ اُحْصِنَ

باب: جب کوئی آزاد شخص جو محصن ہو اور وہ کسی اور کنیز کے ساتھ زنا کرلے

13390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا زَنٰى حُرٌّ بِاَمَةٍ رُجِمَ اِذَا كَانَ قَدْ اُحْصِنَ

✽✽ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی آزاد شخص کسی کنیز کے ساتھ زنا کرلے تو اسے سنگسار کیا جائے گا' جب کہ وہ محصن ہو

13391 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُرْجَمُ اِذَا زَنٰى بِكْرٌ اَوْ ثَيِّبٌ بِاَمَةٍ يُجْلَدَانِ مِائَةً، وَيُنْفَيَانِ سَنَةً. قَالَ: وَكَذٰلِكَ اِنْ زَنَتْ حُرَّةٌ بِعَبْدٍ. وَكَانَ يَقُوْلُ: قَبْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقَالَهُ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسے شخص کو سنگسار نہیں کیا جائے گا' جب کسی کنوارے یا شادی شدہ نے کنیز کے ساتھ زنا کیا ہو ان دونوں کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اسی طرح اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کے ساتھ زنا کرلیتی ہے' تو بھی یہی حکم ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اس سے پہلے ان کی رائے اور تھی یہاں تک کہ انہوں نے اس بارے میں حبیب بن ثابت کا موقف سنا تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دے دیا۔

13392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي الْحُرِّ يَزْنِي بِالْاَمَةِ عَلَيْهِ الرَّجْمُ اِنْ كَانَ قَدْ اُحْصَنَ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی آزاد شخص کنیز کے ساتھ زنا کرلے تو اسے سنگسار کیا جائے گا بشرطیکہ وہ آزاد شخص محصن ہو۔

بَابُ لَا حَدَّ عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ، وَوَقْتُ الْحُلُمِ

باب: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی جو بالغ نہ ہوا ہو نیز بالغ ہونے کے وقت کا بیان

13393 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: غُلَامٌ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، وَلَمْ يَبْلُغْ اَنْ يُنْزِلَ، ثُمَّ زَنٰى بَعْدَ ذٰلِكَ، اَيُرْجَمُ؟ قَالَ: مَا اَرٰى اَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يُنْزِلَ اِذَا اَصَابَهَا قُلْتُ: شَهِدَ رَجُلَانِ لَرَاَيْنَاهُ عَلٰى بَطْنِهَا يُرِيدَانِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: يُنَكَّلَانِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاَقُوْلُ اَنَا: لَا يُحَدَّانِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمَا لَمْ يَشْهَدَا عَلَى الزِّنَا، وَلٰكِنْ يُنَكَّلَانِ نَكَالًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک لڑکا کسی عورت کے ساتھ شادی کرلیتا ہے وہ ابھی اس عمر تک نہیں پہنچا کہ اسے انزال ہو پھر وہ زنا کا ارتکاب کرلیتا ہے تو کیا اسے سنگسار کردیا جائے گا انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک اسے اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جاسکتا جب تک اسے انزال نہیں ہوجاتا میں نے کہا: اگر دو آدمی یہ گواہی دے دیتے ہیں ہم نے لڑکے کو دیکھا ہے کہ وہ عورت کے پیٹ پر سوار تھا اور وہ دونوں اس کا ارادہ کرتے ہیں تو عطاء نے فرمایا: ان دونوں کو سزا دی جائے گی ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں ان دونوں پر حد جاری نہیں ہوگی کیونکہ ان دونوں نے زنا کے بارے میں گواہی نہیں دی ہے البتہ ان دونوں کو سزا دی جائے گی۔

13394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَّادٍ فِي جَارِيَةٍ بَنٰى بِهَا زَوْجُهَا، وَلَمْ تَكُنْ حَاضَتْ، ثُمَّ اَتَتِ الْفَاحِشَةَ، قَالَا: اِنْ كَانَ مِثْلُهَا تَحِيضُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْحَدُّ، وَاِلَّا فَلَا

✵✵ زہری اور حماد نے ایسی کنیز کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جس کا شوہر اس کی رخصتی کروالیتا ہے اور لڑکی کو ابھی حیض نہیں آیا ہوتا پھر وہ زنا کا ارتکاب کرلیتی تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر اس کی عمر کی عورتوں کو حیض آجاتا ہے تو اس عورت پر حد واجب ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔

13395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الصِّبْيَانِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِمْ حَدٌّ حَتّٰى يَحْتَلِمُوْا اَوْ تَحِيضَ الْجَوَارِي، وَمَنْ قَذَفَهُمْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ؛ لِاَنَّهُ لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِمُ الْحُدُوْدُ، فَلَا حَدَّ عَلٰى مَنْ قَفَاهُمْ، اِذَا قَفَاهُمْ خَاصَّةً لَا يَذْكُرُ آبَاءَهُمْ، وَلَا يَذْكُرُ اُمَّهَاتِهِمْ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے بچوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان پر حد جاری نہیں ہوگی جب تک وہ بالغ نہیں ہوجاتے یا لڑکی ہو تو اسے حیض نہیں آجاتا اور جو شخص ان پر زنا کا الزام لگائے گا اس پر بھی حد جاری نہیں ہوگی کیونکہ جب

ان پر حد جاری نہیں ہو رہی تو جوان پر الزام لگائے گا' اس پر بھی حد جاری نہیں ہوگی بشرطیکہ الزام لگانے والے نے بطور خاص ان پر الزام لگایا ہو اس نے ان کے آباؤ اجداد یا ماؤں کا ذکر نہ کیا ہو۔

13396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْحُلُمَ اَدْنَاهُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَاَقْصَاهُ ثَمَانِ عَشْرَةَ، فَإِذَا جَاءَ تِ الْحُدُوْدُ اُخِذَ بِاَقْصَاهَا

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں ہم نے یہ بات سن رکھی ہے: بالغ ہونے کی کم از کم عمر 14 سال ہے' اور زیادہ سے زیادہ ۱۸ سال ہے' تو جب حدود کا معاملہ آئے گا' تو اس میں دور کی مدت کو اختیار کیا جائے گا۔

13397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ قَالَ: ابْتَهَرَ ابْنُ اَبِى الصَّعْبَةِ بِامْرَاَةٍ فِى شِعْرِهِ، فَرُفِعَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ: انْظُرُوا اِلٰى مُؤْتَزَرِهِ، فَلَمْ يُنْبِتْ قَالَ: لَوْ كُنْتَ اَنْبَتَّ بِالشَّعْرِ لَجَلَدْتُكَ الْحَدَّ

✵✵ محمد بن حبان بیان کرتے ہیں: ابوصعبہ کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ جنسی نوعیت کا عمل کیا' یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس لڑکے کے زیرناف حصے کا جائزہ لو (جب جائزہ لیا گیا تو) تو اس کے زیرناف بال نہیں اُگے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارے زیرناف بال اُگے ہوئے ہوتے' تو میں تمہیں حد کے طور پر کوڑے لگواتا۔

13398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ عُثْمَانَ اُتِيَ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ فَقَالَ: انْظُرُوا اِلٰى مُؤْتَزَرِهِ فَنَظَرُوا، فَلَمْ يَجِدُوهُ اَنْبَتَ فَلَمْ يُقْطَعُ

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کو لایا گیا' جس نے چوری کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے زیریں حصے کا جائزہ لو! لوگوں نے اس کا جائزہ لیا تو ابھی اس کے زیرناف بال نہیں اگے تھے تو اس لڑکے کے ہاتھ نہیں کاٹے گئے۔

13399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اُتِيَ بِجَارِيَةٍ لَمْ تَحِضْ سَرَقَتْ فَلَمْ يَقْطَعْهَا

✵✵ ابوسلمہ نے حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک لڑکی کو لایا گیا جس کو ابھی حیض نہیں آیا تھا اس نے چوری کی تھی' تو اس کے ہاتھ نہیں کاٹے گئے۔

13400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِى الصَّغِيْرِ يُصِيْبُ، وَلَا يُنْزِلُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، وَلَا عَلَيْهَا حَتّٰى يَحْتَلِمَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے کم عمر لڑکے کے بارے میں فرماتے ہیں: جو صحبت کر لیتا ہے' لیکن اسے انزال نہیں ہوا ہوتا (یا وہ ابھی بالغ نہیں ہوا ہوتا) تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسے بچے پر حد جاری نہیں ہوگی' اور نہ ہی عورت پر حد جاری ہوگی جب تک

اس لڑکے کو احتلام نہیں ہوجاتا۔

بَابُ الصَّغِيْرِ يَزْنِيْ بِالْكَبِيرَةِ

باب: کم سن لڑکے کا بڑی عمر کی عورت کے ساتھ زنا کرنا

13401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، وَهُوَ صَغِيْرٌ اَوْ هُوَ كَبِيرٌ، وَهِيَ صَغِيْرَةٌ اُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُقَامُ عَلَيْهَا، وَاِنْ كَانَ صَغِيْرًا افْتَضَّ بِكْرًا حُدَّ، وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ فِي مَالِهِ لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر لڑکا عورت کے ساتھ صحبت کرلے اور وہ عورت بڑی عمر کی ہو اور لڑکا کم سن ہو یا لڑکا بڑا ہو اور لڑکی کم سن ہو تو بڑی عمر کے فرد پر حد جاری کی جائے گی چھوٹی عمر کے فرد پر حد جاری نہیں کی جائے گی اور لڑکا کم سن ہو اور وہ کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرلے تو اس پر حد جاری کی جائے گی اور اس کے مال میں سے اس پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی مہر کی ادائیگی اس کے خاندان پر لازم نہیں ہوگی۔

13402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْاَكْبَرَيْنِ اِذَا اَصَابَ صَغِيْرٌ كَبِيرَةً، اَوْ اَصَابَ كَبِيرٌ صَغِيْرَةً

✵✵ اسماعیل نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو عمر میں بڑا ہوگا اس پر حد جاری کی جائے گی خواہ کم سن لڑکا بڑی عمر کی عورت کے ساتھ زنا کرلے یا بڑی عمر کا شخص چھوٹی عمر کی لڑکی کے ساتھ (زنا کرلے)۔

13403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْكَبِيرِ، وَلَيْسَ عَلَى الصَّغِيْرِ حَدٌّ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: بڑی عمر کے فرد پر حد قائم کی جائے گی چھوٹی عمر کے (نابالغ) فرد پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

بَابُ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا

باب: جب کوئی شخص عورت کو طلاق دے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرلے

13404 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ شَهِيدَيْنِ وَهُوَ غَائِبٌ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَدِمَ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَتِهِ فَاَصَابَهَا، وَقَالَ: الشَّاهِدَانِ شَهِدْنَا لَقَدْ طَلَّقَهَا قَالَا: يُحَدُّ مِائَةً، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَاِذَا هُوَ جَحَدَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ، لَقَدْ شَهِدَ هٰذَانِ عَلَيَّ بِبَاطِلٍ، وَاِنِ اعْتَرَفَ اَنَّهُ قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا رُجِمَ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دو گواہوں کی موجودگی میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے وہ تین طلاقیں دیتا ہے اور اس وقت بیوی کے پاس موجود نہیں ہوتا پھر وہ اپنے شہر واپس آتا ہے اور اپنی

بیوی کے ساتھ قربت کر کے صحبت کر لیتا ہے' تو گواہ یہ کہتے ہیں: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس مرد نے اس عورت کو طلاق دے دی ہوئی ہے' تو زہری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو حد کے طور پر ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی' یہ اس وقت ہوگا' اگر مرد انکار کر دیتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! ان دونوں آدمیوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہی دی ہے' لیکن اگر وہ یہ اعتراف کر لے کہ اس نے واقعی اس عورت کو طلاق دے دی تھی' تو پھر اس شخص کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

13405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ: يُدْرَأُ عَنْهَا الْحَدُّ، وَيَكُوْنُ عَلَيْهَا الصَّدَاقُ

✽✽ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے' جو تین طلاقیں دے دیتا ہے پھر عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس عورت سے حد کو پرے کیا جائے گا اور عورت کو مہر ملے گا۔

13406 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، فَشَهِدَ عَلَيْهِ قَوْمٌ اَنَّهُ يُجَامِعُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ شَهِدْتُمْ اَنَّهُ زَانٍ

✽✽ عاصم نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں کچھ لوگوں نے اس کے خلاف گواہی دے دی کہ اس کے بعد (یعنی طلاق دینے کے بعد) اس مرد نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے' تو قاضی شریح نے کہا: اگر تم لوگ چاہو تو تم یہ گواہی دو کہ یہ شخص زانی ہے۔

13407 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَفْتَاهُ رَجُلٌ بِاَنْ يُرَاجِعَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ: يُنَكَّلُ الَّذِي اَفْتَاهُ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ، وَيُغَرَّمُ الصَّدَاقَ

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے' اور پھر ایک شخص اسے یہ فتویٰ دیتا ہے کہ وہ اس عورت سے رجوع کر سکتا ہے پھر وہ شخص اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: جس شخص نے اسے فتویٰ دیا تھا اسے سزا دی جائے گی اس شخص اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی' اور مہر کی رقم جرمانے کے طور پر ادا کی جائے گی۔

13408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَصَابَهَا، وَاَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ طَلَّقَهَا، فَشَهِدَ عَلَيْهِ بِطَلَاقِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَيْسَ عَلَيْهِ رَجْمٌ، وَلَا عُقُوبَةٌ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى بِذٰلِكَ.

✽✽ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے پھر وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اس نے اس عورت کو طلاق دی تھی حالانکہ اس عورت کو طلاق ہونے کے بارے میں اس شخص کے خلاف گواہی قائم ہو جاتی ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی

کروادی جائے گی' اور اس شخص کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

13409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ قَضٰى بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ اور دیگر حضرات نے مجھے یہ بات بتائی ہے: خلیفہ عبدالملک نے بھی اس کی مانند فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: رَاَيْتُكِ تَزْنِيْنَ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ عَلَيْكِ

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: میں نے تمہیں زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس سے پہلے کہ میں نے تمہاری رخصتی کروائی ہوتی

13410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِى الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: رَاَيْتُكِ تَزْنِيْنَ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ قَالَ: يُجْلَدُ، وَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: قَالَ الْحَسَنُ: وَزُرَارَةُ بْنُ اَوْفَى: يُلَاعِنُهَا، وَهُوَ قَوْلُ النَّاسِ، هٰكَذَا قَالَ ابْنُ اَبِىْ اَوْفَى

❊❊ قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میں نے تم سے شادی کرنے سے پہلے تمہیں زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے ان میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور زرارہ بن اوفیٰ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص اس عورت کے ساتھ لعان کرے گا کئی لوگ اس بات کے قائل ہیں حضرت ابن ابو اوفیٰ نے بھی اس کی مانند بیان کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ فَتُرْجَمُ اَيَرِثُهَا

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور پھر اس عورت کو سنگسار کر دیا جائے تو کیا وہ شخص اس عورت کا وارث بنے گا؟

13411 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِىْ رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ، فَاَقَامَ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةَ، فَرُجِمَتْ قَالَ: يَرِثُهَا

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے' اور پھر اس عورت کے خلاف ثبوت قائم ہو جاتے ہیں اور اسے سنگسار کر دیا جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ شخص اس عورت کا وارث بنے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُجْلَدُ، ثُمَّ يَمُوتُ اَوْ يَزْنِيْ فِي الشِّرْكِ

باب: جب کسی شخص کو کوڑے لگائے جائیں اور پھر وہ مرجائے یا کسی نے زمانہ شرک میں زنا کیا ہو

13412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا جُلِدَ الرَّجُلُ فِي حَدٍّ، ثُمَّ اُونِسَ مِنْهُ تَوْبَةً فَعَيَّرَ بِهِ اِنْسَانٌ نُكِّلَ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی شخص کو کسی حد میں کوڑے لگائے جائیں اور اس سے توبہ ظاہر ہو اور پھر کوئی انسان اسے (اُس زنا کے حوالے سے) عار دلائے تو اسے سزا دی جائے گی۔

13413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ فِي رَجُلٍ جُلِدَ فِي الزِّنَا، ثُمَّ تَابَ قَالَ: لَا حَدَّ عَلَى الَّذِي رَمَاهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک شخص کو زنا کی وجہ سے کوڑے لگائے گئے پھر اس نے توبہ کر لی ابن جریج کہتے ہیں: جو شخص اس پر زنا کا الزام لگائے گا' اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13414 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ عَلِيٌّ: مَنِ ابْتَاعَ بِالزِّنَا نُكِّلَ، وَاِنْ صَدَقَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص زنا کو خریدے گا' اسے سزا دی جائے گی اگرچہ وہ سچ کہہ رہا ہو۔

13415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ حَدًّا فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ اَسْلَمَ فَعَيَّرَهُ بِهِ رَجُلٌ فِي الْاِسْلَامِ نُكِّلَ، وَقَالَ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ: يُنَكَّلُ قَاذِفُهُمْ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کسی شخص نے زمانہ شرک میں قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہو پھر اس کے بعد وہ اسلام قبول کر لے پھر اس کے اسلام قبول کرنے کے بعد کوئی شخص اس جرم کے حوالے سے اسے عار دلائے تو ایسے شخص کو سزا دی جائے گی انہوں نے غلام کنیز، عیسائی مرد اور عیسائی عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: ان پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کو سزا دی جائے گی۔

بَابُ الْمُسْلِمِ يَزْنِيْ بِالنَّصْرَانِيَّةِ

باب: کسی مسلمان کا کسی عیسائی عورت کے ساتھ زنا کرنا

13416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ مُخَارِقٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، كَتَبَ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْاَلُهُ عَنْ مُسْلِمَيْنِ تَزَنْدَقَا، وَعَنْ مُسْلِمٍ زَنٰى بِنَصْرَانِيَّةٍ، وَعَنْ مُكَاتَبٍ تَرَكَ بَقِيَّةً مِنْ كِتَابَتِهِ، وَتَرَكَ وَلَدًا اَحْرَارًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ: اَمَّا اللَّذَيْنِ تَزَنْدَقَا، فَاِنْ تَابَا وَاِلَّا فَاضْرِبْ عُنُقَهُمَا، وَاَمَّا

الْمُسْلِمُ فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَادْفَعِ النَّصْرَانِيَّةَ اِلٰى اَهْلِ دِيْنِهَا، وَاَمَّا الْمُكَاتِبُ فَيُؤَدِّى بَقِيَّةَ كِتَابَتِهِ، وَمَا بَقِىَ فَلِوَلَدِهِ الْاَحْرَارُ

✵✵ قابوس بن مخارق نے محمد بن ابوبکر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر دوایسے مسلمانوں کے بارے میں دریافت کیا: جوزندیق ہو گئے تھے اور ایسے مسلمان کے بارے میں دریافت کیا: جس نے کسی عیسائی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا: جس کے ذمہ کتابت کی کچھ رقم کی ادائیگی باقی تھی اور وہ پسماندگان میں آزاد بچے چھوڑتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ جہاں تک ان دوافراد کا تعلق ہے جنہوں نے زندیقیت اختیار کی تو اگر تو وہ دونوں توبہ کر لیتے ہیں' تو ٹھیک ہے ورنہ تم ان کی گردنیں اُڑادو جہاں تک مسلمان کا تعلق ہے تم اس پر حد قائم کرو اور عیسائی عورت کو اس کے دین کے افراد کے حوالے کردو جہاں تک مکاتب غلام کا تعلق ہے' تو اس کی کتابت کی بقیہ رقم ادا کی جائے گی' پھر اس کے ورثے میں سے جو بچے گا وہ اس کے آزاد بچوں کو مل جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ وَلِيدَةَ امْرَاَتِهِ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرنا

13417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَّطِءَ جَارِيَةَ امْرَاَتِهِ، اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِىَ حُرَّةٌ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا، وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِىَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا

✵✵ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی تھی کہ اگر تو اس شخص نے کنیز کے ساتھ زبردستی کی ہو' تو وہ کنیز آزاد شمار ہوگی' اور اس مرد پر اس کنیز کی مانند (کنیز یا اس کی قیمت کی فراہمی) لازم ہوگی' اور اگر اس کنیز نے رضامندی کے ساتھ اس شخص کے ساتھ زنا کیا تھا' وہ کنیز مرد کو مل جائے گی' اور مرد پر یہ لازم ہوگا کہ اس کنیز کی مالکن کو اس جیسی کنیز لے کر دے۔

13418 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13419 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا عُتِقَتْ وَغُرِّمَ لَهَا مِثْلَهَا، وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ اَمْسَكَهَا هُوَ وَغُرِّمَ لَهَا مِثْلَهَا

✵✵ عامر بن مطر شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہو تو وہ کنیز آزاد شمار ہوگی' اور مرد اس جیسی کنیز کو جرمانے کے طور پر ادا کرے گا اور اگر عورت نے اپنی رضامندی سے اس کے ساتھ یہ کام

کیا تھا تو مرد اس کنیز کو رکھ لے گا اور اس کی مالکن کو اس جیسی نئی کنیز لے کر دے گا۔

13420 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، اَنَّ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَعُبَيْدٍ ابْنَيْ حُمْرَانَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ضَرَبَهُ دُوْنَ الْحَدِّ، وَلَمْ يَرْجُمْهُ

✽✽ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: معبد اور عبید یہ حمران کے صاحبزادے ہیں' انہوں نے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کی پٹائی کروائی تھی جو حد سے کم درجے کی تھی انہوں نے اس شخص کو سنگسار نہیں کروایا تھا۔

13421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَعُبَيْدٍ ابْنَيْ حُمْرَانَ بْنِ ذُهَلٍ، قَالَا: مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ بِرَجُلٍ فَقَالَ: اِنِّي زَنَيْتُ. فَقَالَ: اِذًا نَرْجُمُكَ اِنْ كُنْتَ اَحْصَنْتَ فَقَالَ: اِنَّمَا اَتٰى جَارِيَةَ امْرَاَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنْ كُنْتَ اسْتَكْرَهْتَهَا فَاَعْتِقْهَا، وَاَعْطِ امْرَاَتَكَ جَارِيَةً مَكَانَهَا. فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَكْرَهْتَهَا وَضَرَبْتَهَا قَالَ: فَلَمْ يَرْجُمْهُ، وَاَمَرَ بِهِ فَضُرِبَ دُوْنَ الْحَدِّ

✽✽ معبد اور عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے یہ کہا میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم شادی شدہ ہوئے تو ہم تمہیں سنگسار کروادیں گے اس شخص نے بتایا: اس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے اس عورت کے ساتھ زبردستی کی تھی' تو تم اسے آزاد کردو اور اپنی بیوی کو اس کی جگہ نئی کنیز لے کر دو اس شخص نے کہا: (یا شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:) اللہ کی قسم تم نے اسے مجبور کیا اور اس کی پٹائی کی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سنگسار نہیں کروایا اور اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کی حد سے کم درجہ کی پٹائی کی جائے۔

13422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُعَزَّرُ وَلَا حَدَّ

✽✽ نسیر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسے شخص کو سزا دی جائے گی لیکن حد جاری نہیں کی جائے گی۔

13423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَظُنُّهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا نَرٰى عَلَيْهِ حَدًّا، وَلَا عُقْرًا

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایسے شخص پر حد کی ادائیگی یا جرمانے کو درست نہیں سمجھتے۔

13424 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَوْ اُتِيتُ بِهِ لَرَجَمْتُهُ - يَعْنِي الَّذِي يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ -، اِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَا يَدْرِي مَا حَدَّثَ بَعْدَهُ "

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ایسا کوئی شخص میرے پاس لایا جائے تو میں اسے سنگسار کروادوں گا ان کی مراد وہ شخص تھا جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں پتہ کہ اس بارے میں کیا نیا حکم بعد میں آیا تھا؟

13425 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَوْ اُتِيتُ بِهِ الَّذِى يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ لَرَجَمْتُهُ وَهُوَ مُحْصَنٌ

✷✷ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر ایسا شخص میرے پاس لایا جائے جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہو اور وہ محصن ہو تو میں اسے سنگسار کروا دوں گا۔

13426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: مَا اُبَالِي اَعَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِي، وَقَعْتُ اَمْ عَلٰى جَارِيَةِ عَوْسَجَةَ - رَجُلٍ مِّنَ النَّخَعِ

✷✷ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہوں یا عوسجہ کی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہوں' انہوں نے نخع قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا نام لے کر یہ بات کہی۔

13427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا اُبَالِي اَعَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِي وَقَعْتُ اَمْ عَلٰى جَارِيَةٍ مِّنَ النَّخَعِ

✷✷ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہے یا نخع قبیلے کی کسی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہے۔

13428 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مُسَافِرًا وَبَعَثَتْ مَعَهُ امْرَاَتُهُ بِجَارِيَةٍ لَهَا لِتَخْدُمَهُ فَقَوَّمَهَا عَلٰى نَفْسِهِ، وَاَصَابَهَا فَرُفِعَ اَمْرُهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: بِعْتَ اِحْدَى يَدَيْكَ مِنَ الْاُخْرٰى فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَلَمْ يَرْجُمْهُ

✷✷ زہری نے قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص سفر پر نکلا اس کی بیوی نے اس کے ساتھ اپنی کنیز کو بھیج دیا تاکہ وہ اس شخص کی خدمت کرتی رہے' تو اس شخص نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لی یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کے ذریعے فروخت کر دیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے' انہوں نے اُسے سنگسار نہیں کروایا۔

13429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مِثْلَهُ. اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: مَرِضَ فَكَانَتْ تَطَّلِعُ مِنْهُ - يَعْنِي الْعَوْرَةَ -

✷✷ ابن شہاب نے قاسم بن محمد کے حوالے سے عبید بن عمیر کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص بیمار ہوا تھا تو وہ کنیز اس کے زیادہ قریب آ گئی تھی۔

13430 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: مَرَرْتُ بِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُحَدِّثُهُ فَدَعَانِي، فَقَالَ: "إِذَا سَمِعْنَا مُغَرَّبَةً أَحْبَبْنَا أَنْ نُسْمِعَكُمَا، وَإِذَا سَمِعْتُمَا أَحْبَبْنَا أَنْ تُحَدِّثَا بِهَا، ثُمَّ قَالَ: لِيَ سَلْهُ يُرِيدُ الرَّجُلَ الَّذِي عِنْدَهُ عَمَّا يُحَدِّثُ. فَقَالَ الرَّجُلُ: بَعَثَ عُثْمَانُ مُصَدِّقًا إِلَى بَنِي سَعْدِ بْنِ هُذَيْرٍ فَبَيْنَا هُوَ يُصَدِّقُ، إِذْ قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَمَعَهَا جَارِيَةٌ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: اصَّدَّقِي عَنْ مَوْلَاتِكِ - يَعْنِي الْجَارِيَةَ - فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: بَلِ اصَّدَّقْ عَنِ ابْنَتِكَ. فَقَالَ الْمُصَدِّقُ: وَمَا شَأْنُ هَذِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: كَانَتْ أُمُّ هَذِهِ الْجَارِيَةِ أَمَةً لِامْرَأَتِي هَذِهِ، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، فَوَلَدَتْ هَذِهِ الْجَارِيَةَ، فَقَالَ الْمُصَدِّقُ: لَأَرْفَعَنَّكَ حَتَّى أُبْلِغَكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: فَإِنْ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ قَضَى فِينَا، قَالَ الْمُصَدِّقُ: وَمَا قَضَى فِيكُمْ؟ قَالَ: رُفِعَ أَمْرُهُ إِلَى عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَلَمْ يَرْجُمْهُ فَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: فَسَأَلَ الْمُصَدِّقُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدَهُ كَمَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ"

✲✲ عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں: میرا گزر ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے پاس سے ہوا ان کے پاس ایک شخص موجود تھا جو ان کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا انہوں نے مجھے بلوایا اور فرمایا: جب ہم کوئی عجیب وغریب بات سنتے ہیں' تو ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم تمہیں بھی یہ بات سنائیں اور جو چیز ہمیں اچھی لگتی ہے جب تم لوگوں سے ملوں تو بیان کر دیا کروں پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اس شخص سے دریافت کرو انہوں نے اپنے پاس موجود شخص کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی کہ اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے' تو اس شخص نے بتایا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بنوسعد بن ہدیر کی طرف بھیجا وہ وہاں سے زکوٰۃ وصول کر رہا تھا اسی دوران ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: حالانکہ اس عورت کے ساتھ اس کی کنیز بھی موجود تھی اس نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تم نے اپنی کنیز کی طرف سے صدقہ فطر دے دیا ہے اس عورت نے کہا: نہیں میں نے تمہاری بیٹی کی طرف سے صدقہ فطر دے دیا ہے زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اس لڑکی کی ماں میری بیوی کی کنیز تھی میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی تو اس عورت نے اس لڑکی کو جنم دیا تو زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص نے کہا: میں تمہارا مقدمہ امیر المومنین کے سامنے پیش کروں گا اگر امیر المومنین نے اس بارے میں فیصلہ دے دیا تو ٹھیک ہے زکوٰۃ دینے والے شخص نے کہا: امیر المومنین! ہمارے بارے میں فیصلہ دے چکے ہیں' زکوٰۃ وصول کرنے والے نے دریافت کیا: انہوں نے تمہارے بارے میں کیا فیصلہ دیا؟ تو اس نے بتایا: اس کا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جو امیر المومنین تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اسے سنگسار نہیں کیا۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس نے یہ بات بیان کی تھی کہ اس نے زکوٰۃ وصول کرنے والے سے اس بارے میں تحقیق کی تو اس صورت حال کو اسی طرح پایا جس طرح اس شخص نے اسے بتایا تھا۔

13431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ زَنَى بِوَلِيدَةِ امْرَأَتِهِ قَالَ: يُجْلَدُ، وَلَا يُرْجَمُ

✲✲ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کر لیتا ہے'

تو زہری فرماتے ہیں: اسے کوڑے لگائے جائیں گے اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

13432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ زَنَى بِوَلِيدَةِ امْرَاَتِهِ رُجِمَ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کر لے اسے سنگسار کیا جائے گا۔

13433 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ، رَجُلٌ زَنَى بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَلَمْ يَرْجُمْهُ

٭٭ عبدالرحمٰن بیلمانی بیان کرتے ہیں: یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے انہوں نے اسے سنگسار نہیں کروایا

13434 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ قَالَ: ذُكِرَ لِعَلِيٍّ اَنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصِيْبَ الرَّجُلُ وَلِيدَةَ امْرَاَتِهِ. فَقَالَ: لَوْ اُتِينَا بِهِ لَثَلَغْنَا رَاْسَهُ بِالصَّخْرِ

٭٭ ابن جریج نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ ہمارے پاس لایا گیا تو ہم اس کا سر پتھر کے ذریعے کچل دیں گے۔

13435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الَّذِي يُصِيبُ وَلِيدَةَ امْرَاَتِهِ قَالَ: هُوَ الزِّنَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے بیان کیا ہے' جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے عطاء فرماتے ہیں: یہ زنا شمار ہوگا۔

13436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ رَجُلٍ وَّقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ، فَقَذَفَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا زَانِي. فَقَالَ: لَيْسَ عَلٰى قَاذِفِهِ حَدٌّ

٭٭ عمرو بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور پھر ایک شخص اس پر زنا کا الزام لگا لیتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اے زنا کرنے والے! تو عطاء نے فرمایا: اس پر زنا کا الزام لگانے والے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَقْذِفُ زَوْجَهَا بِاَمَتِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر پر' اپنی کنیز کے ساتھ زنا کرنے کا الزام لگانا

13437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجَهَا وَقَعَ عَلٰى جَارِيَتِهَا، فَقَالَ: اِنْ تَكُوْنِي صَادِقَةً نَرْجُمْهُ، وَاِنْ تَكُوْنِي كَاذِبَةً نَجْلِدْكِ ثَمَانِينَ، فَقَالَتْ: يَا وَيْلُهَا غَيْرَى نَغِرَةً قَالَ: وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَتْ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ الْبَقَرَةُ. قَالَ: عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ: الْقَرْنُ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ. قَالَ: الْعَرْجَاءُ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ

٭٭ حجیہ بن عدی بیان کرتے ہیں: ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے کہا: اس کے شوہر نے اس کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہی تو ہم اس شخص کو سنگسار کروا دیں گے اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو ہم تمہیں ۸۰ کوڑے لگوائیں گے اس عورت نے کہا: ستیاناس ہو یہ تو بڑی پریشانی کی بات ہے

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی (تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نماز ادا کرنے کے دوران) وہ عورت چلی گئی

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص آیا اور بولا: اے امیر المومنین ایک گائے (کتنے لوگوں کی طرف سے قربان کی جا سکتی ہے؟) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سات افراد کی طرف سے اس شخص نے عرض کی اگر وہ ٹوٹے ہوئے سینگ والی ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اس نے عرض کی اگر وہ لنگڑی ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم قربان گاہ تک اسے پہنچا دیتے ہو تو ٹھیک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم آنکھ اور کانوں کا اہتمام کے ساتھ جائزہ لے لیا کریں۔

13438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَتِ ابْنَةٌ لِخَارِجَةَ تَحْتَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ وَهَبَتْهَا لَهُ، فَجَلَدَهَا عُمَرُ حَدَّ الْفِرْيَةِ

٭٭ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خارجہ کی صاحبزادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اس خاتون نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد ایک اور شادی کر لی اس نے اپنی کنیز اپنے شوہر کو ہبہ کر دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو زنا کا الزام لگانے کے کوڑے لگوائے۔

13439 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَهِيَ أَنْصَارِيَّةٌ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ خَارِجَةَ بَعَثَتْ بِجَارِيَةٍ لَهَا مَعَ زَوْجٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: حَبِيبُ بْنُ إِسَافٍ إِلَى الشَّامِ، فَقَالَتْ: إِنَّهَا بِالشَّامِ أَنْفِقْ لَهَا، فَبِعْهَا مَا رَأَيْتَ، وَقَالَتْ: تَغْسِلُ ثِيَابَكَ، وَتَنْظُرُ رَحْلَكَ، وَتَخْدُمُكَ فَذَهَبَ، فَابْتَاعَهَا لِنَفْسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ حُبْلَى فَجَاءَتِ ابْنَةُ خَارِجَةَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ أَمَرَتْهُ بِبَيْعِهَا، فَهَمَّ عُمَرُ بِزَوْجِهَا يَرْجُمُهُ، حَتَّى كَلَّمَهَا قَوْمُهَا، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ آنِفًا أَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، فَأَقَرَّتْ بِذَلِكَ لِعُمَرَ فَضَرَبَهَا ثَمَانِينَ "

٭٭ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: ام کلثوم نے جو ایک انصاری خاتون ہیں انہوں نے یہ بتایا: حبیبہ بنت خارجہ نے اپنی کنیز کو اپنے انصاری شوہر کے ساتھ بھیجا جس کا نام حبیب بن اساف تھا انہوں نے اس کو شام کی طرف بھیجا تھا اس خاتون نے کہا کہ تم اس کنیز پر خرچ کرتے رہنا اور پھر جسے مناسب سمجھو اسے اس کنیز کو فروخت کر دینا اس خاتون نے یہ بھی کہا کہ یہ کنیز تمہارے کپڑے دھودے گی اور تمہارے پالان کی دیکھ بھال کرے گی اور تمہاری خدمت کرتی رہے گی وہ صاحب چلے گئے

انہوں نے اس کنیز کو خود خرید لیا پھر وہ کنیز کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ واپس آئے تو وہ کنیز حاملہ ہو چکی تھی' تو خارجہ کی صاحبزادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور انہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ انہوں نے ان صاحب کو اس کنیز کو فروخت کرنے کا کہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس خاتون کی قوم کے افراد نے اس خاتون کے ساتھ بات چیت کی تو اس خاتون نے کہا: اے اللہ میں ابھی اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے ان صاحب کو اس کنیز کو فروخت کرنے کا کہا تھا پھر اس نے اس بات کا اقرار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو ۸۰ کوڑے لگوائے۔

13440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ امْرَاَةً، جَاءَ تْ اِلٰى عُمَرَ، فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجَهَا زَنٰى بِوَلِيدَتِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ لِعُمَرَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ وَهَبَتْهَا لِي. فَقَالَ عُمَرُ: لَتَاْتِيَنَّ بِالْبَيِّنَةِ اَوْ لَاَرْضَخَنَّ رَاْسَكَ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ قَالَتْ: صَدَقَ، قَدْ كُنْتُ وَهَبْتُهَا لَهُ، وَلٰكِنْ حَمَلَتْنِي الْغَيْرَةُ. فَجَلَدَهَا عُمَرُ الْحَدَّ، وَخَلّٰى سَبِيلَهُ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اس کے شوہر نے اس کی کنیز کے ساتھ زنا کیا ہے اس خاتون کے شوہر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس عورت نے وہ کنیز مجھے ہبہ کر دی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو تم اس بارے میں کوئی ثبوت پیش کرو یا پھر میں تمہارا سر پتھر کے درمیان رکھ کر کچلوا دوں گا' جب اس عورت نے یہ بات دیکھی تو وہ بولی یہ سچ کہہ رہا ہے میں نے وہ کنیز اس کو ہبہ کے طور پر دی تھی لیکن میں نے اشتعال میں آ کر یہ الزام لگایا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت پر حد جاری کروائی اور اس شخص کو چھوڑ دیا۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَزْنِي بِعَبْدِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کے غلام کے ساتھ زنا کرنا

13441 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: اِنِّي لَمَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اِذْ جَاءَ هُ رَجُلٌ، فَقَالَ: عَبْدِي زَنٰى بِامْرَاَتِي وَهِيَ هٰذِهِ تَعْتَرِفُ قَالَ: اَبُوْ وَاقِدٍ: فَاَرْسَلَنِي اِلَيْهَا. فَقَالَ: سَلِ امْرَاَةَ هٰذَا عَمَّا قَالَ: قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابَهَا قَاعِدَةً عَلٰى فِنَائِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: اِنَّ زَوْجَكِ جَاءَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّكِ زَنَيْتِ بِعَبْدِهِ، فَاَرْسَلَنِي اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لِنَسْاَلَكِ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ اَبُوْ وَاقِدٍ: فَاِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِي، فَلَا بَاْسَ عَلَيْكِ فَصَمَتَتْ سَاعَةً، ثُمَّ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ افْرِخْ فَاهَا عَمَّا شِئْتَ الْيَوْمَ، - اَبُوْ وَاقِدٍ الْقَائِلُ - فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ، لَا اَجْمَعُ فَاحِشَةً وَكَذِبًا، ثُمَّ قَالَتْ: صَدَقَ، فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ

❋❋ ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میرے غلام نے میری بیوی کے ساتھ زنا کر لیا ہے' اور وہ عورت موجود ہے' جو اعتراف کرتی ہے حضرت

ابوواقد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس خاتون کے پاس بھیجا اور بولے: تم اس عورت سے اس بارے میں دریافت کرو راوی بیان کرتے ہیں: میں گیا تو وہاں میری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی جو کم سن تھی اس نے مناسب لباس پہنا ہوا تھا اور وہ اپنے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی میں نے اس سے کہا: تمہارا شوہر امیر المومنین کے پاس آیا تھا اور اس نے امیر المومنین کو یہ بتایا ہے: تم نے اس کے غلام کے ساتھ زنا کیا ہے' تو امیر المومنین نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں تم سے اس بارے میں دریافت کروں حضرت ابوواقد لیثی نے فرمایا: اگر تم نے ایسا نہیں کیا' تو تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر میں نے دعا کی اے اللہ! تو جو چاہتا ہے اس کے حوالے سے اس کے منہ کو کشادہ کردے (اس بات کے قائل حضرت ابوواقد لیثی ہیں) پھر اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی زنا اور جھوٹ کو اکٹھا نہیں کروں گی پھر اس عورت نے کہا: اس شخص نے سچ کہا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس عورت کو سنگسار کردیا گیا

13442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعَبْدِ يَزْنِي بِامْرَاَةِ سَيِّدِهٖ فَقَالَ: يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ

✵✵ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے آقا کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیتا ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس عورت پر حد قائم کی جائے گی۔

بَابُ الَّتِي تَضَعُ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

باب: جو عورت (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دیدے

13443 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ امْرَاَةٌ وَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَسَاَلَ عَنْهَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ يَقُوْلُ: (وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا) (الأحقاف: 15) وَقَالَ: (وَفِصَالُهٗ فِي عَامَيْنِ) (لقمان: 14) فَكَانَ الْحَمْلُ هَاهُنَا سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَتَرَكَهَا، ثُمَّ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهَا وَلَدَتْ آخِرَ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک خاتون کو پیش کیا گیا جس نے (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دے دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے یہ ملاحظہ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ میں ہوگا''

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اس کا دودھ چھڑوانا دو سال کے بعد ہوگا''

تو اب حمل کے چھ ماہ باقی رہ جاتے ہیں (یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو چھوڑ دیا

راوی بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس نے چھٹے مہینے کے آخری حصے میں بچے کو جنم دیا تھا۔

13444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي

حَرْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ امْرَاَةٌ وَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَرْجُمَهَا فَجَاءَتْ اُخْتُهَا اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: اِنَّ عُمَرَ يَرْجُمُ اُخْتِي، فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ لَهَا عُذْرًا لِمَا اَخْبَرْتَنِي بِهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّ لَهَا عُذْرًا، فَكَبَّرَتْ تَكْبِيرَةً سَمِعَهَا عُمَرُ مِنْ عِنْدِهِ، فَانْطَلَقَتْ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَتْ: اِنَّ عَلِيًّا زَعَمَ اَنَّ لِاُخْتِي عُذْرًا، فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ: مَا عُذْرُهَا؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ) (البقرة: 233) وَقَالَ: (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا) (الأحقاف: 15) فَالْحَمْلُ سِتَّةُ اَشْهُرٍ، وَالْفَصْلُ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ شَهْرًا. قَالَ: فَخَلّٰى عُمَرُ سَبِيْلَهَا قَالَ: ثُمَّ اِنَّهَا وَلَدَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

✵✵ ابوحرب بن اسود دیلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت کو پیش کیا گیا جس نے (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دے دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا ارادہ کیا' تو اس عورت کی بہن حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہیں بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری بہن کو سنگسار کرنا چاہتے ہیں' تو میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتی ہوں کہ اگر آپ کے علم میں اس عورت کے لئے کوئی عذر ہو تو آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لئے ایک عذر موجود ہے' تو اس عورت نے بلند آواز میں تکبیر کہی جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے سن لیا پھر وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور بولی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ میری بہن کے لئے ایک عذر موجود ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اس عورت کا عذر کیا ہو سکتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں گی''

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ میں ہوتا ہے''

تو اب حمل کے لئے چھ ماہ بچ جائیں گے اور دودھ چھڑانے کے 24 ماہ ہوں گے

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا

راوی بیان کرتے ہیں: اس عورت نے (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دے دیا تھا۔

13445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَجَامَعَهَا لَيْلَةَ تَزَوَّجَهَا فَوَضَعَتْ عِنْدَهُ وَلَدًا لَّهَا تَامًّا لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ اَتُرْجَمُ؟ فَذَكَرَ عَلِيًّا وَمَا قَالَ فِي ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور جس رات اس نے عورت کے ساتھ شادی کی تھی اسی رات اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر چھ ماہ مکمل گزرنے کے بعد وہ عورت اس شخص کے ہاں بچے کو جنم دے دیتی ہے' تو کیا اس عورت کو سنگسار کیا جائے گا' تو عطاء نے یہ بات ذکر کی کہ حضرت

علی رضی اللہ عنہ کا اس بارے میں یہ واقعہ ہے۔

13446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: رُفِعَتْ اِلٰى عُثْمَانَ امْرَاَةٌ وَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَقَالَ: اِنَّهَا رُفِعَتْ اِلَيَّ امْرَاَةٌ لَا اُرَاهُ اِلَّا قَالَ: وَقَدْ جَاءَ تْ بِشَرٍّ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِذَا اَتَمَّتِ الرَّضَاعَ كَانَ الْحَمْلُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قَالَ: وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: "(وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا) (الاحقاف: 15) فَاِذَا اَتَمَّتِ الرَّضَاعَ كَانَ الْحَمْلُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ"

✸✸ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ابوعبید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک خاتون کو پیش کیا گیا جس نے (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دیا تھا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے سامنے ایک ایسی عورت کو پیش کیا گیا ہے' جو انتہائی بری صورت حال لے کر آئی ہے (یا اس کی مانند انہوں نے کوئی اور کلمات استعمال کیے) اس نے چھ ماہ بعد بچے کو جنم دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: جب رضاعت مکمل ہو' تو حمل کے چھ ماہ بچتے ہیں

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا 30 ماہ میں ہوگا''۔

تو جب رضاعت کو مکمل کیا جائے تو حمل کے لئے چھ ماہ بچتے ہیں۔

13447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ قَائِدٍ، لِابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَهُ فَاُتِيَ عُثْمَانُ بِامْرَاَةٍ وَّضَعَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاَمَرَ عُثْمَانُ بِرَجْمِهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: "اِنْ خَاصَمَتْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَخَصَمَتْكُمْ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا) (الاحقاف: 15) فَالْحَمْلُ سِتَّةُ اَشْهُرٍ وَّالرَّضَاعُ سَنَتَانِ." قَالَ: فَدُرِءَ عَنْهَا،

✸✸ ابوضحیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے جانے والے شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خاتون کو لایا گیا جس نے چھ ماہ بعد بچے کو جنم دیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: اگر وہ خاتون' اللہ کی کتاب کی دلیل کی بنیاد پر' آپ کے سامنے موقف پیش کرے (تو آپ کیا کریں گے؟) وہ آپ کو یہ کہہ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا 30 ماہ میں ہوگا''

تو حمل اگر چھ ماہ کا ہوتا ہے' تو رضاعت کے دو سال ہو گئے

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس خاتون کو چھوڑ دیا گیا۔

13448 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَذَكَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ اَنَّ عُمَرَ، اُتِيَ

بِمِثْلِ الَّذِی اُتِیَ بِهٖ عُثْمَانُ، فَقَالَ عَلِیٌّ: فِیهَا نَحْوَ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

* * سفیان ثوری نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس طرح کی صورت حال پیش آئی تھی جس طرح کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آئی تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صورت حال میں وہی مؤقف پیش کیا تھا جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے موقع پر) پیش کیا تھا

13449 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عُثْمَانُ بْنُ اَبِی سُلَيْمَانَ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: "اِنِّی لَصَاحِبُ الْمَرْاَةِ الَّتِی اُتِیَ بِهَا عُمَرَ وَضَعَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَاَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِعُمَرَ: لِمَ تَظْلِمُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: " اقْرَاْ: (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا) (الأحقاف: 15) " وَقَالَ: (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ) (البقرة: 233) كَمِ الْحَوْلُ؟ قَالَ: سَنَةٌ. قَالَ: قُلْتُ: كَمِ السَّنَةُ؟ قَالَ: اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. قَالَ: قُلْتُ: فَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ شَهْرًا، حَوْلَانِ كَامِلَانِ وَيُؤَخِّرُ مِنَ الْحَمْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَيُقَدِّمُ فَاسْتَرَاحَ عُمَرُ اِلٰی قَوْلِی

* * نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: میں اس خاتون کے ساتھ تھا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس نے چھ ماہ کے بعد بچے کو جنم دیا تھا لوگوں نے اس کا انکار کیا' تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کیوں ظلم کرتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ یہ آیت پڑھیں:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑوانا 30 ماہ میں ہوگا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مائیں اپنی اولاد کو مکمل دوسال تک دودھ پلائیں''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: ایک حول کتنے کا ہوتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک سال کا' میں نے دریافت کیا: ایک سال کتنے کا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: بارہ مہینے کا' تو میں نے کہا: یوں یہ چوبیس مہینے' دو مکمل سال بنتے ہیں' تو اب اللہ تعالیٰ نے اس میں سے حمل کو جتنا مؤخر کرنا تھا اتنا مؤخر کردیا اور جتنا مقدم کرنا تھا اتنا مقدم کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میری بات سے اطمینان نصیب ہوا۔

13450 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اُمَيَّةَ، اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّیَ زَوْجُهَا فَعَرَّضَ لَهَا رَجُلٌ بِالْخِطْبَةِ حَتّٰی اِذَا خَلَتْ اِلٰی زَوْجِهَا فَمَكَثَتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّنِصْفَ شَهْرٍ، ثُمَّ وَضَعَتْ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: هُوَ مِنْكَ. فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا هُوَ مِنِّی، فَبَلَغَ شَاْنُهُمَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاَرْسَلَ اِلَی الْمَرْاَةِ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ: هُوَ وَاللّٰهِ وَلَدُهُ، فَسَاَلَ عَنِ الْمَرْاَةِ فَلَمْ يُخْبَرْ عَنْهَا اِلَّا خَيْرًا فَاُسْقِطَ فِی يَدَیْ عُمَرَ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی نِسَاءٍ

مِّنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَجَمَعَهُنَّ فَسَاَلَهُنَّ عَنْ شَاْنِهَا، وَاَخْبَرَهُنَّ خَبَرَهَا، فَقَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَكُنْتِ تَحِيضِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَتْ: اَنَا اُخْبِرُكَ خَبَرَ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ، حَمَلَتْ مِنْ زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، وَكَانَتْ تُهَرِيقُ عَلَيْهِ فُحْشَ وَلَدُهَا عَلَى الْاِهْرَاقَةِ حَتّٰى اِذَا تَزَوَّجَتْ وَاَصَابَهُ الْمَاءُ مِنْ زَوْجِهَا انْتَعَشَ وَتَحَرَّكَ وَانْقَطَعَ عَنْهُ الدَّمُ، فَهٰذَا حِينَ وَلَدَتْ لِتَمَامِ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ. فَقَالَتِ النِّسَاءُ: صَدَقَتْ هٰذَا شَاْنُهُ. فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: اِنِّي لَمْ اُفَرِّقْ بَيْنَكُمَا سَخْطَةً عَلَيْكُمَا، وَقَدْ سَاَلْتُ عَنْكُمَا فَلَمْ يَبْلُغْنِي اِلَّا خَيْرٌ، وَلٰكِنِّي اَرَدْتُ اَنْ تَحْتَاطَ النِّسَاءُ فَلَا يَعْجَلْنَ بِالنِّكَاحِ،

✵ عبداللہ بن ابوامیہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کا شوہر انتقال کر گیا ایک دوسرے شخص نے اسے اشارے کنائے میں شادی کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ جب وہ عورت اپنے شوہر کی عدت گزار کر فارغ ہوئی تو ساڑھے چار ماہ گزر چکے تھے پھر اس عورت نے بچے کو جنم دے دیا تو اس شخص نے کہا: یہ کیا ہے؟ اس عورت نے کہا: یہ تمہاری اولاد ہے اس شخص نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم یہ میری اولاد نہیں ہے ان دونوں کا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خاتون کو پیغام بھیج کر اس سے دریافت کیا، تو اس نے بتایا: اللہ کی قسم یہ اسی کی اولاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں تحقیق کی تو انہیں اس خاتون کے بارے میں صرف بھلائی کی بات بتائی گئی تو یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیچیدگی اختیار کر گیا پھر انہوں نے زمانہ جاہلیت کی کچھ خواتین کو پیغام بھیج کر انہیں اکٹھا کیا اور ان سے اس عورت کے معاملے کے بارے میں دریافت کیا: اور انہیں اس عورت کی پوری صورت حال سمجھائی تو ان خواتین میں سے ایک خاتون نے اس عورت سے کہا تمہیں حیض آتا ہے اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! اس عورت نے کہا: میں آپ کو اس عورت کی صورت حال بتاتی ہوں یہ اپنے پہلے شوہر سے حاملہ ہوئی تھی اور اپنے پہلے شوہر کے ساتھ رہتے ہوئے اس کا بچہ سوکھ گیا یہاں تک کہ جب اس نے دوسری شادی کی اور اسے دوسرے شوہر کی طرف سے پانی ملنا شروع ہوا تو اس کے بچے کے اندر حرکت پیدا ہوئی اور اس کا خون منقطع ہو گیا اور اب نو ماہ مکمل ہونے کے بعد اس نے بچے کو جنم دے دیا ہے، تو دیگر خواتین نے کہا: یہ عورت ٹھیک کہہ رہی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت اور اس کے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی اور فرمایا: میں تم دونوں سے کسی ناراضگی کی وجہ سے تمہارے درمیان علیحدگی نہیں کروا رہا میں نے تم دونوں کے بارے میں تحقیق کی تھی، تو مجھے صرف بھلائی ہی پتہ چلی ہے، لیکن اب میں یہ چاہتا ہوں کہ خواتین اس بارے میں محتاط رہیں اور وہ جلدی دوسرا نکاح نہ کریں۔

13451 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَزَادَ وَاَلْحَقَهُ بِالْاَوَّلِ

✵ سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن ابوامیہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے بچے کو اس کے پہلے شوہر سے لاحق کر دیا تھا۔

13452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَاِذَا هِيَ حُبْلٰى وَقَدْ دَخَلَ بِهَا

قَالَ: اِنْ جَاءَ تْ بِهٖ فِيْمَا لَا تَضَعُ لَهُ النِّسَاءُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی خاتون کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور وہ عورت حاملہ ہوتی ہے' اور اس عورت کی رخصتی بھی کروالیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اتنے عرصے میں بچے کو جنم دے دیتی ہے کہ جتنے عرصے میں خواتین بچے کو جنم نہیں دیتی ہیں' تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اور اس عورت کو مہر ملے گا۔

13453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ فَاعْتَدَّتْ ثَلَاثَ حِيَضٍ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَاسْتَبَانَ حَمْلَهَا مِنْ زَوْجِهَا الْاَوَّلِ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عَبْدُ الْمَلِكِ، وَاَعْطَى صَدَاقَهَا مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخِرِ بِمَا اَصَابَ مِنْهَا فَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاَوَّلِ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے وہ عورت تین حیض عدت گزار لیتی ہے پھر ایک اور شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے' تو اسی دوران اس کا پہلے شوہر سے حمل ظاہر جاتا ہے' تو عبدالملک بن مروان نے ایسی صورت حال میں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی اور اس عورت کو اس کے دوسرے شوہر سے مہر دلوایا تھا کیونکہ اس کے دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ صحبت کی تھی اور اس عورت کے بچے کو اس کے پہلے شوہر کے ساتھ لاحق کر دیا تھا اور اس عورت کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نئے سرے سے عدت گزارے۔

بَابُ الَّتِي تَضَعُ لِسَنَتَيْنِ

باب: جو عورت دو سال کے بعد بچے کو جنم دے

13454 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ اَشْيَاخٍ لَهُمْ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ رُفِعَتْ لَهُ امْرَاَةٌ قَدْ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا سَنَتَيْنِ فَجَاءَ وَهِيَ حُبْلٰى فَهَمَّ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ يَكُ لَكَ السَّبِيْلُ عَلَيْهَا فَلَيْسَ لَكَ السَّبِيْلُ عَلٰى مَا فِيْ بَطْنِهَا، فَتَرَكَهَا عُمَرُ حَتّٰى وَلَدَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَتْ ثَنَايَاهُ، فَعَرَفَ زَوْجُهَا شَبَهَهُ بِهٖ، قَالَ عُمَرُ: عَجَزَ النِّسَاءُ اَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ، لَوْلَا مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ

٭٭ ابوسفیان نے اپنے مشائخ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے سامنے ایک عورت کا مقدمہ پیش ہوا جس کا شوہر دو سال سے غیر موجود تھا جب وہ آیا تو اس کی بیوی حاملہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اس عورت کو سزا دینے کا تو حق ہے' لیکن اس عورت کے پیٹ میں جو موجود ہے اسے سزا دینے کا حق نہیں ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس خاتون نے بچے کو جنم دیا جس کے دانت نکلے ہوئے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کے ساتھ بچے کی مشابہت کا بھی ملاحظہ فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواتین اس بات سے عاجز ہیں کہ وہ معاذ جیسے شخص کو جنم دیں اگر آج معاذ نہ ہوتا' تو عمر نے ہلاکت کا شکار ہو جانا تھا۔

بَابُ الْاَمَةِ فِيهَا شُرَكَاءُ يُصِيبُهَا بَعْضُهُمْ

باب: جب کسی کنیز کے کئی مالک ہوں اور ان میں سے کوئی ایک اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے

13455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ وَّطِءَ جَارِيَةً لَهُ فِيهَا شِرْكٌ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً، وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ هِيَ وَوَلَدُهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ قَالَ: تُقَوَّمُ عَلَيْهِ وَلَا يُقَوَّمُ وَلَدُهَا لِاَنَّهُ وَلَدٌ لِاَبِيهِ وَهُوَ حُرٌّ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے جس میں دوسرے لوگ بھی حصہ دار ہوتے ہیں تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے پھر اس کنیز اور اس کے بچے کی قیمت کا تعین کر کے اس کی ادائیگی اس شخص پر لازم کی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کنیز کی قیمت کا تعین کیا جائے گا' اس کے بچے کی قیمت نہیں لگائی جائے گی کیونکہ وہ اپنے باپ کی اولاد ہے' اور وہ آزاد شمار ہوگا۔

13456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ وَرَجُلَانِ مَعَهُ مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ، عَنْ رَجُلٍ وَّطِءَ جَارِيَةً لَهُ فِيهَا شِرْكٌ فَقَالُوا: يُجْلَدُ مِائَةً، اِلَّا سَوْطًا، وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ هِيَ وَوَلَدُهَا

✵✵ معمر نے یحییٰ ابن ابوکثیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: سعید بن مسیّب سے سوال کیا گیا: ان کے ساتھ مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے دو اور صاحبان بھی موجود تھے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' جس میں دوسرے لوگ بھی حصہ دار ہوتے ہیں' تو ان حضرات نے فرمایا: ایسے شخص کو ایک کم' ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اس کنیز اور اس کے بچے کی قیمت کا تعین کر کے اس کی ادائیگی اس شخص پر لازم کی جائے گی۔

13457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ سَبْرَةَ، قَالَا: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَاَبُو الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: وَلْيُحَدُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْاَدْنَى، وَاِنْ كَانَ وَلَدَهَا فَلْيُدْعَ لَهُ الْقَافَةُ قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَهُ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَيْضًا

✵✵ ابوزناد نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: ان دونوں میں سے ہر ایک کو مختصر حد لگائی جائے گی' اور اگر وہ کنیز بچے کو جنم دیتی ہے تو قیافہ شناس کو بلایا جائے گا جو اس بات کا جائزہ لے گا (کہ وہ بچہ اسی کی اولاد ہے؟) یہ بات ابن جریج نے بیان کی ہے عکرمہ بن خالد بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

13458 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، عَنْ جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ شَطْرَيْنِ، فَاَصَابَاهَا كِلَاهُمَا فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ، بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ اِلَى عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ اَنْ سَلْ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اكْتُبُوا اِلَيْهِ وَاَبَى هُوَ

اَنْ يَكْتُبَ اَنْ تَدْعُوا الْقَافَةَ فَاَلْحِقُوهُ بِشَبَهِهَا، وَلْيُجْلَدْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَطْرَ الْعَذَابِ، فَاِنَّمَا دَرَاَ عَنْهُمَا الرَّجْمَ نَصِيبَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهَا، ثُمَّ لِيَبِعْ كُلٌّ شَطْرَ الْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يُلْحَقْ بِهِ مِنَ الَّذِي لُحِقَ بِهِ، وَلْيُقَارِبْهُ فِيهِ فَفَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ

✵✵ داؤد بن عاصم بیان کرتے ہیں: ایک کنیز دو آدمیوں کی ملکیت تھی ان دونوں نے اس کے ساتھ ایک طہر میں صحبت کر لی ان دونوں کے صحبت کرنے کے درمیان تین دن کا وقفہ تھا اس کے بعد اس کنیز نے ایک بچے کو جنم دیا تو خلیفہ عبدالملک بن مروان نے مدینہ منورہ میں اپنے گورنر کو خط لکھا کہ تم اس بارے میں سعید بن مسیّب سے دریافت کرو تو سعید بن مسیّب نے فرمایا: تم اسے خط لکھوانہوں نے خود خط لکھنے سے انکار کر دیا (اور یہ کہا کہ تم لوگ لکھو) تم کسی کیف شناس کو بلاؤ اور جس کے ساتھ وہ بچہ مشابہت رکھتا ہو اس کو اس کے ساتھ منسوب کر دو اور ان دونوں مردوں میں سے ہر ایک کو نصف سزا دی جائے اور ان سے سنگسار کرنے کی سزا کو پرے کر دیا جائے گا' کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک اس کنیز کا مالک ہے پھر اس کنیز کے بچے کے جس حصے کو اس کے باپ سے لاحق نہیں کیا گیا اس حصے کو وہ شخص خرید لے گا جس کے ساتھ بچے کو لاحق کیا گیا ہے' تو عبدالملک نے ایسا ہی کیا۔

13459 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَدَاوُدَ بْنِ اَبِي عَاصِمٍ، اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَتْ بِالشَّامِ فَتَرَكَتْ جَارِيَةً بَيْنَ زَوْجِهَا وَبَيْنَ شُرَكَاءٍ، فَاَصَابَهَا زَوْجُهَا، وَكَانَ لَهُ الرُّبُعُ، فَاُتِيَ فِي ذٰلِكَ ابْنُ بَحْدَلٍ قَاضٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ: ارْجُمُوهُ. ثُمَّ نَمَا ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ غَنْمٍ، فَقَالَ: اجْلِدُوهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعِ الْحَدِّ، وَلَمْ يَاْمُرْ بِرَجْمِهِ مِنْ اَجْلِ الَّذِي لَهُ فِيهَا

✵✵ داؤد بن عاصم بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کا شام میں انتقال ہو گیا اس نے ایک کنیز کو پسماندگان میں چھوڑا جو اس کے شوہر اور دیگر شراکت داروں کی مشترکہ ملکیت بنتی تھی اس عورت کے شوہر نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لی حالانکہ اس کے شوہر کا اس کنیز میں چوتھا حصہ تھا یہ مقدمہ شام کے قاضی ابن بحدل کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کو سنگسار کر دو پھر یہ معاملہ ابن غنم کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے تین چوتھائی حد کے کوڑے لگاؤ انہوں نے اسے سنگسار کرنے کا حکم نہیں دیا کیونکہ اس شخص کا بھی اس کنیز میں حصہ موجود تھا۔

13460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي جَارِيَةٍ تَدَاوَلَهَا تُجَّارٌ قَالَا: يُدْعَى الْقَافَةُ فَيُلْحِقُوا بِالشَّبَهِ، وَتَكُونُ اُمُّهُ اَمَةً وَيُنَكَّلُونَ عَنْ مِثْلِ هٰذَا

✵✵ زہری اور قتادہ نے ایک ایسی کنیز کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جس سے مختلف تاجر یکے بعد دیگرے صحبت کرتے ہیں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: قیافہ شناس کو بلایا جائے گا اور بچہ جس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو گا' اسے اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اور اس کی ماں کنیز ہی رہے گی' اور ان لوگوں کو اس طرح کی صورت حال کی وجہ سے سزا دی جائے گی۔

13461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ وَّطِئَ جَارِيَةً لَهُ فِيهَا شِرْكٌ قَالَ:

يُجْلَدُ مِائَةً، وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ هِيَ وَوَلَدُهَا، ثُمَّ يُغَرَّمُ لِصَاحِبِهِ الثَّمَنَ. وَاَمَّا ابْنُ شُبْرُمَةَ وَغَيْرُهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ فَيَقُوْلُونَ: تُقَوَّمُ عَلَيْهِ هِيَ، وَلَا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ وَلَدُهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے جس میں اس کے ہمراہ دوسرے بھی حصے دار ہوں تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اس کنیز اور اس کے بچے کی قیمت کا تعین کر کے اس کی ادائیگی اس شخص پر لازم کی جائے گی اور پھر وہ اس کی قیمت کو اپنے دوسرے حصے دار کو تاوان کے طور پر ادا کرے گا۔

قاضی ابن شبرمہ اور دیگر اہل کوفہ یہ فرماتے ہیں: صرف کنیز کی قیمت کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی کنیز کے بچے کی قیمت کی ادائیگی اس پر لازم نہیں ہوگی۔

13462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِى الْجَارِيَةِ تَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَتَلِدُ، عَنْ اَحَدِهِمَا قَالَ: " يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ بِجَهَالَتِهِ، وَيُضْمَنُ لِصَاحِبِهِ نَصِيبُهُ وَنِصْفُ ثَمَنِ وَلَدِهِ قَالَ: وَاِنْ كَانَتْ مَنْ اَخَوَيْنِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا اَحَدُهُمَا، فَوَلَدَتْ قَالَ: يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ، وَيُضْمَنُ لِاَخِيهِ قِيمَةُ نَصِيبِهِ مِنَ الْجَارِيَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ قِيمَةٌ فِى وَلَدِهَا لِاَنَّهُ يُعْتَقُ حِينَ يَمْلِكُهُ

✵✵ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے جو دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے اور ان میں سے کسی ایک کے بچے کو جنم دے دیتی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس شخص کی جہالت کی وجہ سے حد کو پرے کیا جائے گا اور وہ دوسرے ساتھی کو اس کے حصے کی قیمت تاوان کے طور پر ادا کرے گا اور اس بچے کی نصف قیمت بھی تاوان کے طور پر ادا کرے گا ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ کنیز دو بھائیوں کی ملکیت ہو اور ان میں سے ایک اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ کنیز بچے کو جنم دیدے تو صحبت کرنے والے شخص سے حد کو پرے کیا جائے گا اور وہ کنیز میں سے اپنے حصے کی قیمت اپنے بھائی کو تاوان کے طور پر دے گا اس پر اس کنیز کے بچے کی قیمت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ جب وہ اس کا مالک ہوگا تو وہ بچہ اس کی طرف سے آزاد شمار ہوگا۔

13463 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِى السَّرِيَّةِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شُرَكَاءِ قَالَ: هُوَ خَائِنٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

قَالَ سُفْيَانُ: " وَنَحْنُ نَقُوْلُ: لَا جَلْدَ وَلَا رَجْمَ وَلٰكِنْ تَعْزِيرٌ "

✵✵ ابوسریہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے جو اس کی اور دوسرے حصہ داروں کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ خیانت کرنے والا شمار ہوگا اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: اسے نہ تو کوڑے لگائے جائیں گے اور نہ ہی سنگسار کیا جائے گا البتہ سزا دی جائے

گی۔

13464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً أُحْصِنَ أَوْ لَمْ يُحْصَنْ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

13465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يَطَأُ فَرْجًا إِلَّا فَرْجًا، إِنْ شَاءَ بَاعَ، وَإِنْ شَاءَ وَهَبَ، وَإِنْ شَاءَ أَعْتَقَ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی شرم گاہ میں صحبت کرے' البتہ وہ ایسی شرم گاہ سے صحبت کر سکتا ہے' جسے اگر وہ چاہے' تو فروخت کر دے اگر چاہے' تو ہبہ کر دے اور اگر چاہے' تو آزاد کر دے۔

13466 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ فِيهَا شِرْكٌ، فَأَصَابَهَا: فَجَلَدَهُ عُمَرُ مِائَةَ سَوْطٍ إِلَّا سَوْطًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی جس میں دوسرا مالک بھی حصہ دار تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک کم' ایک سو کوڑے لگوائے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْجَارِيَةَ مِنَ الْغَنَائِمِ

باب: کسی شخص کا مالِ غنیمت میں سے' کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لینا

13467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي رَجُلٍ وَطِءَ جَارِيَةً مِنَ الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً إِلَّا سَوْطًا أُحْصِنَ أَوْ لَمْ يُحْصَنْ

٭٭ قتادہ نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت میں سے کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک کم ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

13468 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ غُلَامًا لِعُمَرَ اسْتَكْرَهَ وَلِيدَةً مِنَ الْخُمُسِ: فَضَرَبَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَضْرِبْهَا

٭٭ نافع نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا اس نے مالِ خمس میں سے ایک کنیز کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کی پٹائی کروائی تھی انہوں نے اس خاتون کی پٹائی نہیں کروائی تھی۔

13469 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ، أَنَّ رَجُلًا عَجَّلَ فَأَصَابَ وَلِيدَةً مِنَ الْخُمُسِ قَالَ: ظَنَنْتُ أَنَّهَا لِي. فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ لِي فِيهَا حَقًّا فَلَمْ يَجْلِدْهُ، وَلَمْ يَحُدَّهُ مِنْ أَجْلِ الَّذِي لَهُ فِيهَا

✽✽ ابن جریج نے اسماعیل کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے جلدی کرتے ہوئے خمس میں سے ایک کنیز کے ساتھ صحبت کر لی اس شخص کا یہ کہنا تھا کہ میں یہ سمجھا کہ شاید یہ میری ملکیت ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی اس میں حق ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سنگسار نہیں کیا اور نہ ہی اس پر حد جاری کی کیونکہ اس شخص کا بھی اس کنیز میں حق موجود تھا۔

13470 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ غُلَامًا لِعُمَرَ وَقَعَ عَلٰى وَلِيدَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ اسْتَكْرَهَهَا، فَاَصَابَهَا وَهُوَ اَمِيرٌ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّقِيقِ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ، وَنَفَاهُ، وَتَرَكَ الْجَارِيَةَ فَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا "

✽✽ ابن جریج نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے مال خمس میں سے ایک کنیز کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی وہ شخص غلاموں کا نگران تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حد کے طور پر کوڑے لگوائے اور اسے جلاوطن کروادیا انہوں نے کنیز کو چھوڑ دیا اسے کوڑے نہیں لگوائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

13471 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ: اَنَّهُ عَبْدٌ مِنْ رَقِيقِ الْاِمَارَةِ

✽✽ نافع نے سیدہ صفیہ بنت ابوعبید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام حکومتی غلاموں میں سے ایک تھا۔

بَابُ النَّفَرِ يَقَعُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ

باب: کچھ لوگوں کا' کسی عورت کے ساتھ' ایک ہی طہر کے دوران صحبت کر لینا

13472 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: " كَانَ عَلِيٌّ بِالْيَمَنِ فَاُتِيَ بِامْرَاَةٍ وَّطِئَهَا ثَلَاثَةٌ فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ، فَسَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ فَلَمْ يُقِرَّا، ثُمَّ سَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ فَلَمْ يُقِرَّا، ثُمَّ سَاَلَ اثْنَيْنِ: اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ حَتّٰى فَرَغَ فَسَاَلَ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ عَنْ وَاحِدٍ فَلَمْ يُقِرُّوا، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَلْزَمَ الْوَلَدَ الَّذِي خَرَجَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ، وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ "

✽✽ امام شعبی نے عبد خیر حضرمی کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے تو ان کے سامنے ایک خاتون کو پیش کیا گیا جس کے ساتھ تین آدمیوں نے ایک ہی طہر کے دوران صحبت کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں سے دریافت کیا: کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ بچہ اس تیسرے آدمی کا ہے؟ ان دونوں نے اعتراف نہیں کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ دوسے بھی یہی سوال کیے کہ کیا تم باقی دونوں میں سے کسی ایک کے حق میں دست بردار ہوتے ہو؟ یہاں تک جب وہ فارغ ہو گئے تو انہوں نے دو دو افراد سے ایک کے بارے میں دریافت کیا: لیکن انہوں نے اقرار نہیں کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور جس کے نام کا رقعہ نکلا تھا بچے کو اس کے ساتھ منسوب کر دیا اور اس پر دو تہائی دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا' جب یہ فیصلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے یہاں تک

کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔

13473 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَتَاهُ رَجُلَانِ وَقَعَا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ فَقَالَ: الْوَلَدُ لَكُمَا وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْكُمَا

٭٭ قابوس بن ظبیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: دو آدمی ان کے پاس آئے جنہوں نے ایک خاتون کے ساتھ ایک ہی طہر کے دوران صحبت کی تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچہ تم دونوں کا شمار ہوگا اور تم دونوں میں سے جو باقی بچے گا وہ بچہ اسے مل جائے گا۔

13474 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَقَعَانِ عَلَى الْمَرْاَةِ فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ تَلِدُ قَالَ: اِنِ ادَّعَاهُ الْاَوَّلُ اُلْحِقَ بِهِ، وَاِنِ ادَّعَاهُ الْاٰخَرُ اُلْحِقَ بِهِ، وَاِنْ شَكَّا فِيهِ فَهُوَ ابْنُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ

٭٭ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے' جو ایک ہی طہر کے دوران کسی خاتون کے ساتھ صحبت کر لیتے ہیں اور وہ خاتون بعد میں بچے کو جنم دیدیتی ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: پہلے صحبت کرنے والا شخص اگر بچے کا دعویٰ کر دیتا ہے' تو بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اگر دوسری بار صحبت کرنے والا شخص اس کا دعویٰ کرتا ہے' تو بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اور اگر ان دونوں کو اس بچے کے بارے میں شک ہوجاتا ہے' تو وہ بچہ ان دونوں کا بیٹا شمار ہوگا وہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے۔

13475 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا وَلَدًا: فَدَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ، وَاقْتَدَى فِي ذٰلِكَ بِبَصَرِ الْقَافَةِ وَاَلْحَقَهُ اَحَدَ الرَّجُلَيْنِ "

٭٭ زہری نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: دو آدمیوں نے ایک بچے کے بارے میں دعویٰ کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلایا اور انہوں نے اس بارے میں قیافہ شناس کے مشاہدے کی پیروی کی اور بچے کو ان دو میں سے ایک شخص کے ساتھ لاحق کر دیا۔

13476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَاَى عُمَرُ وَالْقَافَةُ جَمِيعًا شَبَهَهُ فِيهِمَا وَشَبَهَهُمَا فِيهِ، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ بَيْنَكُمَا تَرِثَانِهِ وَيَرِثُكُمَا. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: نَعَمْ هُوَ لِلْاٰخِرِ مِنْهُمَا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ قیافہ شناس دونوں یہ بات دیکھی کہ بچہ ان دونوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اور وہ دونوں بچے کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا تم دونوں اس کے وارث بنو گے اور یہ تم دونوں کا وارث بنے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سعید بن مسیب کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! یہ ان دونوں میں سے بعد والے کو ملے گا۔

13477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: لَمَّا دَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ فَرَاَوْا شَبَهَهُ فِيهِمَا وَرَاَى عُمَرُ مِثْلَ مَا رَاَتِ الْقَافَةُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الْكَلْبَةَ تُلْقَحُ، لِاَكْلُبٍ فَيَكُونُ كُلُّ جَرْوٍ لِاَبِيهِ مَا كُنْتُ اَرَى اَنَّ مَائَيْنِ يَجْتَمِعَانِ فِي وَلَدٍ وَّاحِدٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلایا اور اس نے دیکھا کہ اس بچے کی مشابہت ان دونوں کے ساتھ ہے' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مشاہدہ تھا جو قیافہ شناس کا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا علم ہے کہ کوئی کتیا مختلف کتوں کے ساتھ صحبت کرتی ہے' تو ہر پلا اپنے باپ سے منسوب ہوتا ہے پہلے میری یہ رائے نہیں تھی کہ دو آدمیوں کا مادہ ایک ہی بچے میں اکٹھا ہو سکتا ہے۔

13478 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ وَقَعَا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ فَحَمَلَتْ فَنَفَسَتْ غُلَامًا فَاَبْصَرَ الْقَافَةَ شَبَهَهُ فِيهِمَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: هٰذَا اَمْرٌ لَا اَقْضِي فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ لِلْغُلَامِ: اجْعَلْ نَفْسَكَ حَيْثُ شِئْتَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک خاتون کے ساتھ ایک طہر کے دوران صحبت کر لی وہ خاتون حاملہ ہو گئی اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو قیافہ شناس نے دیکھا کہ اس بچے کی مشابہت دونوں افراد کے ساتھ ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے' جس کے بارے میں' میں کوئی فیصلہ نہیں دوں گا پھر انہوں نے اس لڑکے سے فرمایا: تم جس کے ساتھ چاہو چلے جاؤ۔

13479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: " اخْتَصَمَ اِلَى الْاَشْعَرِيِّ فِي وَلَدٍ ادَّعَاهُ دِهْقَانُ وَرَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ، فَدَعَا الْقَافَةَ فَنَظَرُوا اِلَيْهِ فَقَالُوا لِلْعَرَبِيِّ اَنْتَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مَنْ هٰذَا الْعِلْجِ، اَوْ كَمَا قَالَ: وَلٰكِنَّ لَيْسَ بِابْنِكَ فَخَلِّ عَنْهُ، فَاِنَّهُ ابْنُهُ "

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا جو ایک بچے کے بارے میں تھا جس کا دعویٰ ایک دہقان نے کیا تھا اور ایک عرب شخص نے کیا تھا تو انہوں نے قیافہ شناس کو بلایا ان لوگوں نے بچے کا جائزہ لیا تو یہ کہا کہ یہ عرب شخص کی اولاد ہو' یہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ اسے دہقان کی اولاد قرار دیا جائے یا جس طرح بھی انہوں نے کہا (پھر انہوں نے عرب سے کہا:) لیکن یہ تمہارا بیٹا نہیں ہے' تو تم اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ اس (دہقان) کا بیٹا ہے۔

13480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ وَّقَعَ عَلَى اَمَتِهِ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا، فَقَالَ: يُدْعَى لِوَلَدِهَا الْقَافَةُ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَمَنْ بَعْدَهُ قَدْ اَخَذُوا بِنَظَرِ الْقَافَةِ فِي مِثْلِ هٰذَا "

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی کنیز کے ساتھ اس کے شوہر کی وفات کے عدت کے دوران صحبت کر لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس عورت کے بچے کے لئے قیافہ شناس کو بلایا جائے گا' کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد کے حکمران اس طرح کی صورت حال میں قیافہ شناس کی رائے کو اختیار کرتے تھے۔

بَابُ الْمَرْاَتَيْنِ تَدَّعِيَانِ

باب: دو عورتوں کا (کسی بچے کے بارے میں) دعویٰ کرنا

13481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: " بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ رَاقِدَتَانِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَبِيٌّ لَهَا وَذٰلِكَ اَوَّلُ مَا بُنِيَتِ الْبَصْرَةُ جَاءَ الذِّئْبُ فَخَطَفَ بِاَحَدِ الصَّبِيَّيْنِ، فَادَّعَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا الْبَاقِي مِنَ الصَّبِيَّيْنِ فَرُفِعَ اَمْرُهُمَا اِلٰى كَعْبِ بْنِ سُورٍ فَدَعَا اَرْبَعَةً مِنَ الْقَافَةِ، ثُمَّ دَعَا بِرَمْلٍ فَبَسَطَ، ثُمَّ دَعَا اَحَدَ الْفَرِيقَيْنِ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَمْشُوا فِي الرَّمْلِ، ثُمَّ مَشَى الْاٰخَرُوْنَ، ثُمَّ جَاءَ بِالصَّبِيِّ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّمْلِ، ثُمَّ فَرَّقَ الْقَافَةَ فَدَعَاهُمْ رَجُلًا رَجُلًا فَسَاَلَهُمْ فَجَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ يَنْسُبُهُ اِلٰى اَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ، فَيَقُوْلُ هٰذَا ابْنُ عَمِّهِ، وَهٰذَا كَذَا مِنْهُ حَتّٰى اتَّفَقُوْا عَلٰى ذٰلِكَ كُلُّهُمْ، ثُمَّ جَمَعَهُمْ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ مِنْهُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَشَهِدَ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا اَجِدُ لَكُمْ قَضَاءً غَيْرَ هٰذَا اِنِّيْ لَسْتُ بِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ "

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دو خواتین سوئی ہوئی تھیں ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا بچہ موجود تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب بصرہ شہر نیا' نیا تعمیر ہوا تھا ایک بھیڑیا آیا اور دو بچوں میں سے ایک کو اچک کر لے گیا تو ان دو بچوں میں سے جو بچہ باقی بچا تھا اس کے بارے میں دونوں میں سے ہر ایک خاتون نے دعویٰ کر دیا یہ مقدمہ کعب بن سور کے سامنے پیش کیا گیا انہوں نے چار قیافہ شناس بلائے ان قیافہ شناس افراد نے ریت منگوا کر اسے بچھایا اور دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کو اس ریت پر چلنے کو کہا' پھر بچے کو لا کر اُس کا پاؤں ریت پر رکھا گیا' اس کے بعد کعب بن سور چاروں قیافہ شناس افراد کو الگ الگ بلوا کر ان سے دریافت کیا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی رائے پیش کی۔ اور یہ کہا کہ یہ اس کا چچازاد ہے' اور یہ اس سے اس طرح کا تعلق رکھتا ہے۔ آخر کار وہ چاروں قیافہ شناس ایک بات پر متفق ہوئے تو انہوں نے انہیں جمع کیا اور بولے کیا تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ یہ بچہ ان لوگوں میں سے ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: جب چار مسلمان گواہی دے دیں تو میں تمہارے لئے اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں پاتا کیونکہ میں حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نہیں ہوں۔

13482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَتَيْنِ تَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ هُوَ لَهُمَا جَمِيعًا مِثْلَ الرِّجَالِ يَدَّعُوْنَ الْوَلَدَ "

٭٭ سفیان ثوری ایسی دو خواتین کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی بچے کے بارے میں دعویٰ کر دیتی ہیں' تو وہ فرماتے ہیں: ان کی مثال ان مردوں کی طرح ہو گی جو کسی بچے کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں۔

13483 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ نَائِمَتَانِ مَعَهُمَا وَلَدَاهُمَا عَدَا الذِّئْبُ عَلَيْهِمَا، فَاَخَذَ وَلَدَ اِحْدَاهُمَا فَاخْتَصَمَا اِلٰى دَاوُدَ فِي الْبَاقِي، فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى مِنْهُمَا فَخَرَجَتَا فَلَقِيَهُمَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ فَقَالَ: مَا قَضٰى بِهِ الْمَلِكُ بَيْنَكُمَا قَالَتْ: الصُّغْرٰى قَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى قَالَ سُلَيْمَانُ: هَاتُوا السِّكِّينَ نَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا قَالَتْ: الصُّغْرٰى هُوَ لِلْكُبْرٰى دَعْهُ لَهَا فَقَالَ سُلَيْمَانُ: هُوَ لَكِ خُذْيِهِ - يَعْنِي الصُّغْرٰى - حِيْنَ رَاَى رَحْمَتَهَا لَهٗ ." قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَمَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مِّنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا كُنَّا نَسَمِّيهِ اِلَّا الْمُدْيَةَ

✵✵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک مرتبہ دو خواتین سوئی ہوئی تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے بھیڑیے نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک خاتون کے بچے کو لے گیا انہوں نے اپنا مقدمہ باقی رہ جانے والے بچے کے بارے میں حضرت داؤد کی خدمت میں پیش کیا' تو حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا وہ دونوں خواتین وہاں سے نکلیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی ان سے ملاقات ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا: بادشاہ سلامت نے کیا فیصلہ دیا ہے چھوٹی والی خاتون نے کہا کہ انہوں نے بڑی عمر کی خاتون کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: تم چھری لے کے آؤ میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں تو چھوٹی عمر کی عورت نے کہا: جی نہیں! یہ بڑی عمر کی عورت کا بچہ ہے آپ اسے اس کے پاس ہی رہنے دیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: یہ تمہارا بچہ ہے تم اسے حاصل کر لو"۔

یعنی انہوں نے چھوٹی عمر کی عورت سے یہ کہا: یہ اس وقت ہوا' جب انہوں نے یہ ملاحظہ کیا کہ چھوٹی عورت بچے کے لئے رحم کے زیادہ جذبات رکھتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے (چھری کے لئے) لفظ "سکین" اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا کیونکہ ہم لوگ تو اسے "مدیہ" کہا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

باب: جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرے

13484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي الَّذِي يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ قَالَ: يُرْجَمُ اِنْ كَانَ مُحْصَنًا وَيُجْلَدُ، وَيُنْفَى اِنْ كَانَ بِكْرًا وَقَالَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

✵✵ ابن جریج ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا اگر وہ محصن ہو اور اگر کنوارہ ہو' تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کر دیا جائے گا۔

ابن عیینہ نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُرْجَمُ اِنْ كَانَ مُحْصَنًا، وَيُجْلَدُ اِنْ كَانَ بِكْرًا، وَيُغَلَّظُ عَلَيْهِ فِي الْحَبْسِ وَالنَّفْيِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ محصن ہو تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر کنوارہ ہو تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور قید کرنے اور جلاوطن کرنے کے حوالے سے اس پر سختی کی جائے گی۔

13486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُرْجَمُ اِنْ كَانَ مُحْصَنًا، وَاِنْ كَانَ بِكْرًا جُلِدَ مِائَةً

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ محصن ہو تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر کنوارہ ہو تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

13487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ حَدُّ الزِّنَا، اِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ، وَاِلَّا جُلِدَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے، جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے اس پر زنا کی حد جاری ہوگی یعنی اگر وہ محصن ہوگا، تو اسے سنگسار کر دیا جائے گا ورنہ اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

13488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، رَفَعَهُ اِلَى عَلِيٍّ اَنَّهُ رَجَمَ فِي اللُّوطِيَّةِ

✵✵ سفیان ثوری نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے قوم لوط کا سا عمل کرنے والے شخص کو سنگسار کروا دیا تھا۔

13489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: فِيهِ مِثْلُ حَدِّ الزَّانِي اِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ،

✵✵ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: اس کی سزا زنا کرنے والی کی حد کی مانند ہوگی یعنی اگر وہ محصن ہوگا، تو اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔

13490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَعَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، وَسَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔

13491 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثَانِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْبِكْرِ يُوجَدُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ: يُرْجَمُ

✵✵ مجاہد اور سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے کسی کنوارے شخص کے قوم لوط کا سا عمل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اسے سنگسار کر دیا جائے گا

13492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ - يَعْنِي الَّذِي يَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ وَّمَنْ اَتٰى بَهِيمَةً - فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِئَلَّا يُعَيَّرُ اَهْلُهَا بِهَا، وَمَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ

✽✽ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ایسا کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہے اسے قتل کر دو''۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ شخص تھا' جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے' یا جو کسی جانور کے ساتھ برا فعل کرتا ہے کہ تم اسے اور اس جانور کو قتل کر دو!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے: تاکہ اس جانور کے مالکان کو اس کے حوالے سے عار نہ دلائی جائے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:) اور جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ صحبت کر لے تو اسے بھی قتل کر دو۔

13493 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِينًا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الَّذِي يُحْزِنُكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ تَخَوَّفْتُ عَلٰى اُمَّتِي اَنْ يَعْمَلُوا بَعْدِي بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ

✽✽ عروہ بن زبیر نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں پریشان ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے' کہ وہ لوگ میرے بعد قوم لوط کا سا عمل کریں گے۔

13494 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ نَفَرٍ، فَلَعَنَ وَاحِدًا مِنْهُمْ ثَلَاثَ لَعَنَاتٍ، وَلَعَنَ سَائِرَهُمْ لَعْنَةً لَعْنَةً، فَقَالَ: مَلْعُونٌ، مَلْعُونٌ، مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، مَلْعُونٌ مَنْ سَبَّ شَيْئًا مِنْ وَالِدَيْهِ، مَلْعُونٌ مَنْ غَيَّرَ شَيْئًا مِنْ تُخُومِ الْاَرْضِ، مَلْعُونٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا، مَلْعُونٌ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، مَلْعُونٌ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيمَةٍ، مَلْعُونٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات قسم کے افراد پر لعنت کی ہے' اور ان میں سے ایک شخص پر تین لعنتیں کی ہیں' باقی سب پر ایک' ایک لعنت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص ملعون ہے وہ ملعون ہے وہ ملعون ہے' جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو برا کہتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو زمین کے نشانات میں تبدیلی کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو عورت اور اس کی بیٹی کو (صحبت کرنے میں) جمع کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو کسی قوم کا ان کی اجازت کے بغیر ولی بن جاتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے' اور وہ شخص ملعون ہے' جو غیر اللہ کے نام

پر جانور ذبح کرتا ہے۔

13495 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْبَهِيمَةَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے طور پر پہنچی ہے' جو اس کی مانند ہے' البتہ اس میں جانور کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ
باب: جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرے

13496 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ نَسِيًّا أَنْ يُنْزِلَ فِيهِ، وَلَكِنَّهُ قَبِيحٌ فَقَبِّحُوا مَا كَانَ قَبِيحًا "

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کوئی حکم نازل کرنا بھولا نہیں ہے' لیکن کیونکہ یہ ایک برا فعل ہے' تو جو برا ہو تم اسے برا ہی سمجھو۔

13497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

✽✽ ابورزین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے کہ ایسے شخص پر حد لازم نہیں ہوگی۔

13498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً أُحْصِنَ، أَوْ لَمْ يُحْصَنْ

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو جانوروں سے بدفعلی کرتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اسے ایک کوڑے لگائے جائیں گے' خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

13499 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ مُنَبِّهٍ، قَالَ إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ أَصَابَ بَهِيمَةً فَهُوَ مَلْعُونٌ عِنْدَ اللَّهِ

✽✽ عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: ابن منبہ نے یہ بات بتائی ہے: تورات میں یہ مذکور ہے: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ ملعون ہوتا ہے۔

13500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ مِنَ الْأَنْعَامِ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ فِيهَا سُنَّةً، وَلَكِنْ نَرَاهُ مِثْلَ الزَّانِي إِنْ كَانَ أُحْصِنَ أَوْ لَمْ يُحْصَنْ

٭٭ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص کسی بھی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اس کے بارے میں ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں سنت کا کوئی حکم نہیں سنا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص زنا کرنے والے کی مانند شمار ہوگا' خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

بَابُ مَنْ قُذِفَ بِبَهِيمَةٍ

باب: جس شخص پر جانور کے ساتھ بدفعلی کا الزام لگایا جائے

13501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قُذِفَ بِبَهِيمَةٍ، أَوْ وُجِدَ عَلَى بَهِيمَةٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

٭٭ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس پر جانور کے ساتھ بدفعلی کا الزام لگایا جاتا ہے' یا جو شخص جانور سے بدفعلی کرتے ہوئے پایا جاتا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا: اس پر حد لازم نہیں ہوگی۔

13502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَذَفَ رَجُلًا بِبَهِيمَةٍ جُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص کسی دوسرے شخص پر جانور کے ساتھ بدفعلی کا الزام لگائے اس پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی حد جاری ہوگی۔

بَابُ: (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ) (النور: 2)

باب: ''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں' تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''

13503 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ) (النور: 2) قَالَ: ذٰلِكَ فِي اَنْ تُضَيِّعُوا حُدُوْدَ اللّٰهِ، وَلَا تُقِيمُوهَا وَقَالَهُ مُجَاهِدٌ "

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں' تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''۔

عطاء فرماتے ہیں: یہ اس لئے کہ تم کہیں اللہ کی حدود کو ضائع نہ کر دو اور ان پر حد قائم ہی نہ کرو۔

مجاہد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

13504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ) (النور: 2) قَالَ: اَنْ لَا يُقَامَ الْحَدُّ. وَفِي قَوْلِهِ: (طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النور: 2) قَالَ: " الطَّائِفَةُ: رَجُلٌ فَمَا فَوْقَهُ

٭٭ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں' تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''۔

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حد کو قائم ہی نہ کیا جائے

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''مومنین کا ایک گروہ''۔

مجاہد کہتے ہیں: طائفہ سے مراد ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص ہیں۔

13505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النور: 2) قَالَ: وَاحِدٌ اِلَى اَلْفٍ. قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: اثْنَانِ فَصَاعِدًا

٭٭ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تو ان دونوں کی سزا میں مومنین کا ایک گروہ موجود ہو''۔

مجاہد کہتے ہیں: یہاں طائفہ سے مراد ایک سے لے کے ایک ہزار تک افراد ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اس سے مراد دو یا اس سے زیادہ افراد ہیں۔

13506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ فِى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ) (النور: 2) قَالَ: تَعْطِيلُ الْحُدُوْدِ

٭٭ معمر نے کلبی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں' تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''۔

کلبی فرماتے ہیں: اس سے مراد حدود کو معطل کرنا ہے۔

بَابُ ضَرْبِ الْحُدُوْدِ، وَهَلْ ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّوْطِ

باب: حدود میں پٹائی کرنا' کیا نبی اکرم ﷺ نے لاٹھی کے ذریعے کسی کو مارا ہے؟

13507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا، ضَرَبَ رَجُلًا فِى حَدٍّ قَاعِدًا

٭٭ جابر نامی راوی نے قاسم نامی راوی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حد میں بٹھا کر پیٹا تھا۔

13508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: جَلْدُ الزَّانِي اَشَدُّ مِنْ جَلْدِ الْفِرْيَةِ وَالْخَمْرِ قَالَ: وَجَلْدُ الْفِرْيَةِ وَالْخَمْرِ نَحْوٌ وَاحِدٌ، فَاَمَّا الْخَمْرُ، فَاِنَّمَا كَانُوا يَضْرِبُوْنَ بِالْاَيْدِى حَتّٰى جَعَلَهُ عُمَرُ الْحَدَّ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: زنا کرنے والے کو جو کوڑے لگائے جائیں گے وہ اس شخص سے زیادہ سخت ہوں گے جس کو زنا کا جھوٹا الزام لگانے یا شراب نوشی کی سزا دی جا رہی ہو اور زنا کا جھوٹا الزام لگانے یا شراب نوشی کے کوڑے ایک جیسے ہوں گے' جہاں تک شراب نوشی کا تعلق ہے' تو پہلے تو لوگ ہاتھوں کے ذریعے بھی پٹائی کرلیا کرتے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (کوڑوں کے ذریعے سزا کو) حد کے طور پر مقرر کیا۔

13509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الزِّنَا اَشَدُّ مِنْ حَدِّ الْقَذْفِ، وَالْقَذْفُ اَشَدُّ مِنَ الشُّرْبِ

✵✵ اسماعیل نامی راوی نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی حد کے مقابلے میں' زنا کی حد زیادہ سخت ہوگی' اور شراب نوشی کے مقابلے میں' زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا زیادہ سخت ہوگی۔

13510 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِي، اَنَّهُ اَخْبَرَنِيْ، اَنَّ اُمَّهُ اَمَرَتْ بِشَاةٍ فَسُلِخَتْ حِيْنَ جَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَكْرَةَ فَاَلْبَسَتْهَا اِيَّاهُ فَهَلْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَّا مِنْ جَلْدٍ شَدِيدٍ

✵✵ ابن عیینہ نے سعد بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اپنے والد کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بتاتا ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ بات بتائی تھی: ان کی والدہ نے ایک بکری کی کھال اتارنے کا حکم دیا یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرہ کو کوڑے لگوائے تھے' اس خاتون نے بکری کی وہ کھال' ان صاحب کو پہنا دی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ کوڑا بہت سخت تھا۔

13511 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَمَّا الْفِرْيَةُ فَيُجْلَدُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جہاں تک زنا کا جھوٹا الزام لگانے کا تعلق ہے' تو اس میں کوڑا مارتے ہوئے ہاتھ کو بلند نہیں کیا جائے گا۔

13512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُجْتَهَدُ فِي حَدِّ الزِّنَا، وَيُخَفَّفُ فِي الْفِرْيَةِ وَالشَّرَابِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: زنا کی حد جاری کرتے ہوئے زیادہ زور لگایا جائے گا' جبکہ زنا کا الزام لگانے یا شراب نوشی کی سزا میں ہاتھ ہلکا رکھا جائے گا۔

13513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُجْتَهَدُ فِي جَلْدِ الزِّنَا وَالْفِرْيَةِ، وَيُخَفَّفُ فِي الشَّرَابِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: زنا اور زنا کا الزام لگانے کے کوڑے لگاتے ہوئے زور لگایا جائے گا اور شراب نوشی کی سزا میں ہاتھ ہلکا رکھا جائے گا۔

13514 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: "بُعِثَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْهَمْدَانِيُّ يُقِيمُ الْحَدَّ عَلٰى اَيُّوبَ الْهَمْدَانِيِّ، وَعَلٰى صَفْوَانَ بْنِ صَفْوَانَ بِسَوْطٍ جَدِيدٍ لَمْ يُجْلَدْ بِهٖ قَطُّ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ حَتّٰى اِذَا رُئِيَ اِبْطُكَ فَحَسْبُكَ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلٰى ظَهْرِ صَفْوَانَ قَدْ حُدَّ، وَلَمْ يُبْضَعْ، وَنَظَرْتُ اِلٰى ظَهْرِ اَيُّوبَ وَقَدْ بُضِعَ بَعْضُهٗ قَالَ: وَرَاَيْتُ الْهَمْدَانِيَّ وَضَعَ اَرْدِيَتَهُمَا حِيْنَ جَلَدَهُمَا"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوملیکہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عبدالملک بن مروان ہمدانی کو بھیجا گیا تا کہ وہ ایوب ہمدانی پر حد قائم کریں اور صفوان بن صفوان پر حد جاری کریں وہ نئے کوڑے کے ذریعے ان کی پٹائی کریں جس کے ذریعے پہلے کسی کو کوڑے نہیں مارے گئے تھے انہوں نے کہا: تم اپنا ہاتھ بلند کرو یہاں تک کہ تمہاری بغلیں دکھائی دینے لگیں پھر تمہارے لئے کافی ہوگا

راوی کہتے ہیں: میں نے صفوان کی پشت کو دیکھا جس پر حد جاری ہوئی تھی اس کی جلد خراب نہیں ہوئی تھی پھر میں نے ایوب کی پشت کو دیکھا تو اس کا کچھ حصہ اکھڑ گیا تھا

راوی کہتے ہیں: میں نے ہمدانی کو دیکھا کہ انہوں نے جب ان دونوں کو کوڑے لگائے تھے تو ان کی چادریں رکھ دی تھیں (یعنی اوڑھا دی تھیں یا اتار دی تھیں)۔

13515 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ رَجُلًا، جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ، جَدِيدٍ عَلَيْهِ ثَمَرَتُهٗ، فَقَالَ: لَا، سَوْطٌ دُوْنَ هٰذَا . فَاُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُورِ الْعَجُزِ، فَقَالَ: لَا، سَوْطٌ فَوْقَ هٰذَا. فَاُتِيَ بِسَوْطٍ بَيْنَ السَّوْطَيْنِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَرْفَعُ اِلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا نُقِمْهُ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' تو آپ مجھ پر حد قائم کریں نبی اکرم ﷺ نے شاخ منگوائی (تو ایسی شاخ لائی گئی) جس پر پھل موجود تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں اس سے چھوٹی شاخ لے کر آؤ تو ایک شاخ لائی گئی جس کا کنارہ ٹوٹا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں اس سے بڑی شاخ لے کر آؤ تو پھر ایک درمیانی درجے کی شاخ لائی گئی نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس صاحب کو کوڑے لگائے گئے پھر نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ کے چہرہ پر غصے کے آثار نمایاں تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ظاہری اور باطنی فحش کام حرام قرار دیے ہیں' تم میں سے جو شخص ایسے کسی کام کا مرتکب ہو' تو اسے اللہ تعالیٰ کے پردے پر پردہ رکھنا چاہیے' اس نوعیت کا جو معاملہ ہمارے سامنے

پیش ہوگا' تو ہم اسے سزا دیں گے۔

13516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرَ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ، فَاَمَرَ بِسَوْطٍ فَجِيءَ بِسَوْطٍ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ: اُرِيدُ اَلْيَنَ مِنْ هٰذَا، فَاُتِيَ بِسَوْطٍ فِيهِ لِينٌ، فَقَالَ: اُرِيدُ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا قَالَ: فَاُتِيَ بِسَوْطٍ بَيْنَ السَّوْطَيْنِ فَقَالَ: اضْرِبْ بِهٖ، وَلَا يُرٰى اِبْطُكَ وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ

✵✵ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کولایا گیا جس پر حد جاری ہونی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ایک شاخ کولایا گیا وہ ایسی شاخ تھی جس میں سختی پائی جاتی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے ذرا نرم چاہتا ہوں تو پھر ایک ایسی شاخ لائی گئی جو زیادہ نرم تھی' تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے ذرا زیادہ سخت چاہتا ہوں راوی کہتے ہیں: پھر درمیانی درجہ کی شاخ لائی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ذریعے مارو اور تمہاری بغل دکھائی نہ دے اور تم ہر عضو کو اس کا حق دینا۔

13517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اَتٰى عَلِيًّا رَجُلٌ فِي حَدٍّ فَقَالَ: اضْرِبْ، وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ، وَاجْتَنِبْ وَجْهَهُ وَمَذَاكِيرَهُ

✵✵ عدی بن ثابت نے عکرمہ بن خالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد کے بارے میں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی پٹائی کرو اور ہر عضو کو اس کا حق دینا اور اس کے چہرے اور شرم گاہ سے اجتناب کرنا۔

13518 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُخْبِرٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اضْرِبْ وَدَعْ يَدَيْهِ يَتَّقِ بِهِمَا

✵✵ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جس نے شراب پی ہوئی تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی پٹائی کرو اور اس کے ہاتھوں کو چھوڑ دو تاکہ یہ اس کے ذریعے بچنے کی کوشش کرے۔

13519 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، اَتَاهُ رَجُلٌ بِابْنِ اَخِيهِ وَهُوَ سَكْرَانُ فَقَالَ: اِنِّيْ وَجَدْتُ هٰذَا سَكْرَانَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. فَقَالَ: تَرْتِرُوهُ وَمَزْمِزُوهُ وَاسْتَنْكِهُوهُ فَتَرْتَرُوهُ وَمَزْمَزُوهُ وَاسْتَنْكَهُوهُ، فَوَجَدُوا مِنْهُ رِيحَ شَرَابٍ فَاَمَرَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى السِّجْنِ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ اَمَرَ بِسَوْطٍ فَدُقَّتْ ثَمَرَتُهُ حَتّٰى آضَتْ لَهُ مِخْفَقَةٌ - يَعْنِيْ صَارَتْ - قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِلْجَلَّادِ: اضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَكَ، وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ قَالَ: فَضَرَبَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَاَوْجَعَهُ. - قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا مَاجِدٍ، مَا الْمُبَرِّحُ؟ قَالَ: ضَرْبُ الْاَمِرِّ. قَالَ: فَمَا قَوْلُهُ: ارْجِعْ يَدَكَ؟ قَالَ: لَا يَتَمَتّٰى قَالَ: - يَعْنِيْ يَتَمَطّٰى، وَلَا يُرٰى اِبْطُهُ - قَالَ: فَاَقَامَهُ فِي قَبَاءٍ وَّسَرَاوِيلَ - قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِئْسَ، لَعَمْرُ اللّٰهِ وَالِي الْيَتِيمِ، هٰذَا مَا

اَدَّبْتَ فَاَحْسَنْتَ الْاَدَبَ، وَلَا سَتَرْتَ الْخَرِبَةَ ." قَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنَّهُ لَابْنُ اَخِي، وَاِنِّي لَاَجِدُ لَهُ مِنَ اللَّوْعَةِ - يَعْنِي الشَّفَقَةَ - مَا اَجِدُ لِوَلَدِي، وَلٰكِنْ لَمْ آلُهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ، يُحِبُّ الْعَفْوَ، وَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِوَالٍ اَنْ يُؤْتٰى بِحَدٍّ اِلَّا اَقَامَهُ، ثُمَّ اَنْشَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَوَّلُ رَجُلٍ قُطِعَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ - اَوْ فِي الْاَنْصَارِ - اُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَاَنَّمَا اُسِفَّ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَادًا - يَعْنِي ذُرَّ عَلَيْهِ رَمَادٌ - فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذَا شَقَّ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَاَنْتُمْ اَعْوَانُ الشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ، وَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِوَالٍ اَنْ يُؤْتٰى بِحَدٍّ اِلَّا اَقَامَهُ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا) (النور: 22)

✵ ✵ ابو ماجد حنفی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص اپنے بھتیجے کو لے کر آیا جو نشے کی حالت میں تھا اس شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے اسے نشے کی حالت میں پایا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے جھنجوڑ و اور ہلاؤ اور ہوش میں لانے کی کوشش کرو لوگوں نے اسے جھنجوڑا ہلایا اور ہوش میں لانے کی کوشش کی' تو لوگوں کو اس میں سے شراب کی بو آئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے قید کر دیا گیا اگلے دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے قید سے باہر نکلوایا اور پھر شاخ کے بارے میں حکم دیا تو اس کا پھل اتار لیا گیا یہاں تک کہ وہ ہلکی ہوگئی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جلاد سے فرمایا: تم پٹائی کروا اپنے ہاتھ کو واپس لے جاؤ اور ہر عضو کو اس کا حق دو

راوی کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایسی پٹائی کروائی جو زیادہ سخت نہیں تھی لیکن اسے تکلیف محسوس ہوئی

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابو ماجد لفظ مبرہ سے کیا مراد ہے انہوں نے جواب دیا: زیادہ شدید ضرب

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اپنا ہاتھ واپس کرو اس سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنا ہاتھ زیادہ بلند نہ کرے یعنی اتنا نہ بلند کرے کہ اس کی بغلیں نظر آنے لگیں

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کھڑا کیا' تو اس نے قبا پہنی ہوئی تھی اور شلوار پہنی ہوئی تھی

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تم یتیم کے برے نگران ہو' نہ تم نے اس کی اچھی طرح سے تربیت کی ہے' اور نہ خرابی کی پردہ پوشی کی اس نے عرض کی اے ابوعبدالرحمٰن یہ میرا بھتیجا ہے مجھے اس کے لئے شفقت کے وہی جذبات محسوس ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کے لئے ہوتے ہیں لیکن میں نے اس کی پرواہ نہیں کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے کسی بھی حکمران کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے سامنے کوئی قابل حد مقدمہ آئے تو وہ اس حد کو قائم نہ کرے

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرنے لگے انہوں نے بتایا: اسلام میں سب سے پہلے جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا وہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جب اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر راکھ پھینک دی گئی ہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید یہ بات آپ پر گراں گزری ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کیوں گراں نہ گزرے؟ جب کہ تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن گئے ہو' بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے' اور وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے' لیکن کسی بھی حکمران کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے پاس کوئی قابل حد مقدمہ لایا جائے تو وہ حد کو قائم نہ کرے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''انہیں چاہیے کہ وہ معاف کریں اور وہ درگزر کریں''۔

13520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا، يَنْهَى عَنْ ضَرْبِ رَأْسِ رَجُلٍ قُذِفَ وَهُوَ يُضْرَبُ

✵✵ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں عامر شعبی کے پاس موجود تھا' جب ایک شخص پر حد قذف کے سلسلے میں حد جاری ہو رہی تھی' تو وہ اس بات سے منع کر رہے تھے کہ اس کے سر پر ضرب لگائی جائے۔

13521 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَخْتَارُ لِلْحُدُوْدِ رَجُلًا، وَاَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ الْحُدُوْدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، وَاَمِيرُ مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِزُ بْنُ حَارِثَةَ، ثُمَّ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَجْلِدَ فَلَا تَجْلِدْ حَتّٰى تَدُقَّ ثَمَرَةَ السَّوْطِ بَيْنَ حَجَرَيْنِ حَتّٰى تُلَيِّنَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبیداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حد کی سزا دینے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا ہوا تھا عبداللہ بن ابوملیکہ حدود کو جاری کیا کرتے تھے ان دنوں مکہ کے گورنر محرز بن حارثہ تھے پھر انہوں نے عبداللہ بن ابوملیکہ سے کہا: جب تم کوڑا مارنے لگو تو اس وقت تک نہ مارنا جب تک تم چھڑی سے پھل اتار نہیں لیتے' یہاں تک کہ اسے نرم نہیں کر لیتے۔

بَابُ وَضْعِ الرِّدَاءِ

باب: چادر اتار دینا (یا مجرم کے جسم پر چادر رکھنا)

13522 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا يَحِلُّ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ التَّجْرِيدُ، وَلَا مَدٌّ، وَلَا غَلٌّ، وَلَا صَفْدٌ

✵✵ ضحاک بن مزاحم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس امت میں مجرد رہنا' کھینچ کے رکھنا' خیانت اور بیڑیاں پہن کے رکھنا' حلال نہیں ہے۔

13523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اُتِيَ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ فَضَرَبَهُ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ لَهُ قَسْطَلَانِيٌّ قَاعِدًا "

قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے سامنے حد کا ایک مجرم لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کروائی اس کے جسم پر ایک چادر موجود تھی جو قسطلانی چادر تھی اور اسے

بٹھا کر (اس کی پٹائی کی گئی تھی)۔

13524 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: رَأَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، جَلَدَ رَجُلًا فِي حَدِّ فِرْيَةٍ، فَجَلَدَهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو دیکھا: انہوں نے جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے ایک شخص کو کوڑے لگوائے' تو اس شخص کی قمیص اس کے جسم پر ہی تھی۔

13525 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ ضَرَبَ رَجُلًا افْتَرٰى عَلٰى رَجُلٍ فِي قَمِيصٍ، وَلَمْ يَضْرِبْهُ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کی پٹائی کروائی جس نے ایک دوسرے شخص پر زنا کا الزام لگایا تھا تو جس شخص کی پٹائی ہوئی اس نے قمیص پہنی ہوئی تھی امام شعبی نے مسجد میں اس کی پٹائی نہیں کروائی تھی۔

13526 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ الْقَاذِفِ اَتُنْزَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ؟ قَالَ: لَا تُنْزَعُ عَنْهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فَرْوًا اَوْ مَحْشُوًّا

٭٭ مطرف نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حدقذف کی سزا بھگتنے والے شخص کے کپڑے اتار لئے جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: اس کے جسم سے کچھ نہیں اتارا جائے گا' البتہ اگر اس نے کوٹ یا چھال بھری ہوئی کوئی چیز پہنی ہو' تو وہ اتار لی جائے گی۔

13527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا يُوْضَعُ عَنِ الْقَاذِفِ، اِلَّا الرِّدَاءُ قَالَ الْحَكَمُ: وَاَخْبَرَنِيْ يَحْيَى الْجَزَّارُ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ

٭٭ حکم نامی راوی نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: حدقذف کے سزا یافتہ شخص کے کپڑے نہیں اتارے جائیں گے صرف اوپر والی چادر اتار لی جائے گی۔

حکم نے یحییٰ جزار کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' ابراہیم نخعی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُجْلَدُ الْقَاذِفُ وَالشَّارِبُ وَعَلَيْهِمَا ثِيَابُهُمَا وَيُنْزَعُ، عَنِ الزَّانِي ثِيَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي اِزَارِهِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدقذف اور شراب نوشی کے سزا یافتہ شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے تو ان کے کپڑے ان کے جسم پر رہیں گے' البتہ زنا کرنے والے شخص کو جب کوڑے لگائے جائیں گے تو اس کے کپڑے اتار لئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ صرف تہبند پہن کر رکھے گا۔

13529 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ:

حَضَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَجْلِدُ فِي الْحَدِّ، فَيَضَعُ الرِّدَاءَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ، وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ اِزَارٌ، وَرِدَاءٌ فَهُوَ وَاضِعُ الرِّدَاءَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ قَالَ: " فَاَمَا الْقَمِيصُ فَرُبَّمَا وُضِعَ عَنِ الرَّجُلِ، وَهُوَ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَرُبَّمَا اَرَادُوا اَنْ يَضَعُوهُ، عَنِ الرَّجُلِ فَيَنْهَاهُمْ قَالَ: فَاَمَّا الرِّدَاءُ فَهُوَ وَاضِعُهُ عَنْ هٰذَا وَهٰذَا " قَالَ: وَضَعَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ رِدَاءَ اَبِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِيْ حُبَيْشٍ وَّعَلَيْهِ قَمِيصٌ حِيْنَ حَدُّوهُ وَحَدَّهُ عَلٰى رُئُوسِ النَّاسِ

٭٭ عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا جب انہوں نے حد کے سلسلے میں کوڑے لگوائے تو انہوں نے قمیص جسم پر رہنے دی اور اوپر والی چادر اتار لی اگر کسی کے جسم پر تہبند یا چادر ہوتی تھی' تو وہ چادر کو ہر صورت میں رکھواتے تھے وہ فرماتے تھے: جہاں تک قمیص کا تعلق ہے' تو وہ بعض اوقات آدمی سے اتاری جاسکتی ہے' وہ یہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے اس سے منع نہیں کیا بعض اوقات وہ یہ ارادہ کرتے تھے کہ اس شخص کے جسم سے اتارلیں تو لوگوں کو منع کر دیتے تھے اور فرماتے تھے جہاں تک چادر کا تعلق ہے' تو وہ یہاں یہاں سے اتاری جاسکتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن محمد نے ابوحارث بن عبداللہ کی چادر اتر والی تھی ان کے جسم پر قمیص موجود تھی جب انہوں نے ان پر حد جاری کی تھی اور انہوں نے ان پر لوگوں کی موجودگی میں حد جاری کی تھی۔

بَابُ ضَرْبِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کی پٹائی

13530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: اُتِيَ عُمَرَ بِامْرَاَةٍ رَاعِيَةٍ زَنَتْ، فَقَالَ عُمَرُ: وَيْحَ الْمَرِيَّةِ اَذْهَبَتْ حُسْنَهَا اذْهَبَا فَاضْرِبَاهَا، وَلَا تَخْرِقَا جِلْدَهَا اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ اَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ سِتْرًا سَتَرَكُمْ بِهِ دُوْنَ فَوَاحِشِكُمْ فَلَا يَطَّلِعَنَّ سِتْرَ اللّٰهِ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ رَجُلًا صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا

٭٭ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جو بکریاں چراتی تھی اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زنا کے الزام کا ستیاناس ہو جس نے اس عورت کی خوبصورتی کو رخصت کر دیا ہے تم لوگ جاؤ اور اس کی پٹائی کرو اور اس کی جلد نہ پھاڑ دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چار گواہوں کی شرط پردہ پوشی کے لئے مقرر کی ہے تاکہ وہ تمہارے برے کاموں کے حوالے سے تمہاری پردہ پوشی کرے تو تم اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرو اگر وہ چاہے گا' تو اس شخص کو سچا یا جھوٹا شخص بنا دے گا۔

13531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا جَلَدَ جَارِيَةً فَجَرَتْ، وَتَحْتَ ثِيَابِهَا دِرْعُ حَدِيْدٍ اَلْبَسَهَا اِيَّاهُ اَهْلُهَا، وَنَفَاهَا اِلَى الْبَصْرَةِ "

٭٭ ابواسحاق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ایک کنیز کو کوڑے مارے جس نے

زنا کا ارتکاب کیا تھا تو اس عورت کے کپڑوں کے نیچے لوہے کی زرہ تھی جسے اس کے اہل خانہ نے اسے پہنا دیا تھا اور پھر انہوں نے اسے بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

13532 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تُضْرَبُ الْمَرْاَةُ جَالِسَةً، وَالرَّجُلُ قَائِمًا فِي الْحَدِّ

✻✻ حکم نے یحییٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت کو بٹھا کر اس کی پٹائی کی جائے گی' اور آدمی کو کھڑا کر کے اس کی پٹائی کی جائے گی' یعنی حد کی سزا میں ایسا ہوگا۔

13533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ رَجُلًا فِي الْحَدِّ قَاعِدًا

✻✻ قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حد کے ایک مجرم کو بٹھا کر اس کی پٹائی کروائی تھی۔

13534 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَرْاَةَ تُضْرَبُ قَاعِدَةً عَلَيْهَا ثِيَابُهَا فِي الْحَدِّ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حد جاری کرتے ہوئے عورت کو بٹھا کر اس کی پٹائی کی جائے گی' اور اس کے کپڑے اس کے جسم پر رہیں گے۔

13535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ: اَنَّ الْمَرْاَةَ تُضْرَبُ قَاعِدَةً

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے یہ سنا ہے کہ عورت کو بٹھا کر اس کی پٹائی کی جائے گی۔

13536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَاْمُرُ بِهَا، فَتُرْبَطُ رِجْلَاهَا وَسَاقَاهَا اِلٰى فَخِذَيْهَا، فَتُجْلَدُ كَذٰلِكَ جَالِسَةً عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: قاضی شریح خاتون کے بارے میں حکم دیتے تھے کہ اس کے پاؤں اور پنڈلیاں زانوں تک باندھ دی جاتی تھیں اور پھر اسی حالت میں بٹھا کر اسے کوڑے لگائے جاتے تھے اس کے کپڑے اس کے جسم پر ہوتے تھے۔

13537 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَمَتِهِ الَّتِي حُدَّتْ فِي الزِّنَا اَنَّهُ حَدَّهَا فِي الزِّنَا قَالَ لِلْجَالِدِ - وَاَشَارَ اِلَى الرِّجْلَيْنِ -: وَخَفِّفْ. قُلْتُ: فَاَيْنَ قَوْلُهُ: (وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ) (النور: 2) قَالَ: اَفَيَقْتُلُهَا؟

✻✻ ابن ابوملیکہ نے عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جس پر زنا کی حد جاری ہوئی تھی انہوں نے اس عورت کو زنا کی حد کے لئے کوڑے مارنے والے سے فرمایا: یعنی انہوں نے

اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کر کے کہا: تخفیف کرنا۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگا

''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں، تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''۔

انہوں نے فرمایا: کیا وہ اس کو قتل کر دے؟

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

باب: شراب نوشی کی حد

13538 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضَرَبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ضَرْبَتَيْنِ بِنَعْلِهِ اَوْ سَوْطِهِ، اَوْ مَا كَانَ فِي يَدِهِ وَهُمْ حِينَئِذٍ عِشْرُونَ رَجُلًا اَوْ قَرِيبُهُ

* * یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے آس پاس موجود افراد کو حکم دیا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنے جوتے یا چھڑی یا اپنے ہاتھ میں جو بھی چیز موجود تھی اس کے ذریعے اس شخص کو دو، دو ضربیں لگائیں ان حضرات کی تعداد اس وقت بیس یا اس کے قریب تھی۔

13539 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا فَاَمَرَ فَضَرَبُوا بِالْاَيْدِي، وَبِجَرِيدِ النَّخْلِ فَكُنْتُ فِيهِمْ

* * حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تو لوگوں نے اپنے ہاتھوں اور کھجور کی شاخوں کے ذریعے اس کی پٹائی کی میں ان افراد میں موجود تھا۔

13540 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ: كَمْ جَلَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ؟ قَالَ: "لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيهَا حَدًّا، كَانَ يَاْمُرُ مَنْ حَضَرَهُ يَضْرِبُونَ بِاَيْدِيهِمْ وَنِعَالِهِمْ حَتّٰى يَقُولَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعُوا، وَفَرَضَ فِيهَا اَبُو بَكْرٍ اَرْبَعِينَ سَوْطًا، وَفَرَضَ فِيهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ سَوْطًا"

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی کی سزا میں کتنے کوڑے لگوائے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں کوئی طے شدہ حد متعین نہیں کی تھی بلکہ آپ ﷺ نے آس پاس موجود افراد کو حکم دیا تھا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں، جوتوں کے ذریعے اس شخص کی پٹائی کی تھی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب بس کر دو

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس نے بارے میں بیس کوڑوں کی سزا مقرر کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ۸۰ کوڑوں کی سزا مقرر کی تھی۔

13541 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: كَانَ الَّذِي يَشْرَبُ الْخَمْرَ يَضْرِبُوْنَهُ بِاَيْدِيهِمْ وَنِعَالِهِمْ وَيَصُكُّونَهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِي بَكْرٍ وَّبَعْضِ اِمَارَةِ عُمَرَ، ثُمَّ خَشِيَ اَنْ يَغْتَالَ الرَّجُلُ فَجَعَلَهُ اَرْبَعِينَ سَوْطًا، فَلَمَّا رَآهُمْ لَا يَتَنَاهَوْنَ جَعَلَهُ سِتِّينَ، فَلَمَّا رَآهُمْ لَا يَتَنَاهَوْنَ جَعَلَهُ ثَمَانِينَ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا اَدْنَى الْحُدُوْدِ

✽✽ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: پہلے جب کوئی شخص شراب پیتا تھا تو لوگ اپنے ہاتھوں اور جوتوں کے ذریعے اس کی پٹائی کرتے تھے اور اسے مکے مارتے تھے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہوتا تھا' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی کچھ عرصے میں ہوتا تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگ اس بارے میں زیادہ بے باک نہ ہو جائیں تو انہوں نے اس کی سزا چالیس لاٹھیاں مقرر کی جب انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ لوگ باز نہیں آ رہے' تو انہوں نے یہ سزا ساٹھ کر دی جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ اب بھی باز نہیں آ رہے' تو انہوں نے یہ سزا 80 (کوڑے) مقرر کر دی پھر انہوں نے فرمایا: یہ حدود میں سے سب سے کم تر سزا ہے۔

13542 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، شَاوَرَ النَّاسَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ، وَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَرِبُوهَا وَاجْتَرَئُوا عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّ السَّكْرَانَ اِذَا سَكِرَ هَذَى، وَاِذَا هَذَى افْتَرَى، فَاجْعَلْهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ، فَجَعَلَهُ عُمَرُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا اور فرمایا: لوگ شراب پینے لگے ہیں اور اس بارے میں جرأت کرنے لگے ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: جب کوئی شخص مدہوش ہوگا' تو ہذیان بکے گا اور جب ہذیان بکے گا' تو کسی پر جھوٹا الزام بھی لگا سکتا ہے' تو آپ زنا کے جھوٹے الزام کی سزا اس کے لئے مقرر کر دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سزا زنا کے جھوٹے الزام کی سزا کی طرح اسی کوڑے (یا لاٹھیاں مقرر کر دی)۔

13543 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنْتُ لِاُقِيمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا، فَيَمُوتَ، فَاَجِدَ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسِنَّهُ

✽✽ عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بھی میں کسی شخص پر حد قائم کروں اور پھر اس کے نتیجے میں اس کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس حوالے سے افسوس نہیں ہوگا' البتہ شراب نوشی کرنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ سزا مقرر نہیں کی ہے۔

13544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: جَلَدَ عَلِيٌّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ اَرْبَعِينَ جَلْدَةً فِي الْخَمْرِ بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ

✸✸ عمرو بن دینار نے حضرت امام باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو شراب نوشی کی سزا میں چالیس لاٹھیاں لگوائی تھیں جس کے دونوں کنارے تھے

13545 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ عَلِيًّا، اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَجَلَدَهُ وَعُثْمَانُ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ اَرْبَعِينَ سَوْطًا، ثُمَّ قَالَ: اَمْسِكْ. فَقَالَ عَلِيٌّ: جَلَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ اَرْبَعِينَ، وَجَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ اَرْبَعِينَ، فَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ

✸✸ حصین بن منذر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو حکم دیا کہ اسے کوڑے لگائے جائیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی گنتی کرتے رہے یہاں تک کہ جب چالیس کوڑے ہوگئے تو انہوں نے کہا: رک جاؤ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی میں چالیس کوڑے لگوائے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس لگوائے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکمل کر کے 80 کر دیے ان میں سے ہر طریقہ سنت ہے۔

13546 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِيْ صَدِيقٍ النَّاجِي، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالنَّعْلَيْنِ اَرْبَعِينَ

✸✸ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا میں چالیس جوتے لگوائے تھے۔

13547 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی میں 80 (لاٹھیاں یا کوڑے) لگوائے تھے۔

13548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هَمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يَكْتُبَ فِي الْمُصْحَفِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ، وَوَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ایک صحیفے میں یہ تحریر کردیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی سزا میں 80 کوڑے لگوائے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے ذات عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

13549 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاقْتُلُوْهُ. فَقَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: قَدْ تُرِكَ ذٰلِكَ بَعْدُ. قَدْ اُتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ النُّعَیْمَانِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ، وَلَمْ یَزِدْهُ عَلٰی ذٰلِكَ

✽✽ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیئے تم اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ پیئے تو اسے کوڑے لگائے پھر اگر وہ پیئے تو اسے قتل کر دو

ابن منکدر نامی راوی کہتے ہیں: پھر یہ طریقہ ترک کر دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابن نعیمان نامی صاحب کو لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگوائے پھر اسے لایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگوائے پھر اسے لایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑ لگوائے پھر چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے ہی لگوائے اس سے زیادہ کوئی سزا نہیں دی۔

13550 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ ذَکْوَانَ، عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ شَارِبِ الْخَمْرِ: اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ

قَالَ الثَّوْرِیُّ: فَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ ابْنَ النُّعْمَانِ ضُرِبَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَّرُفِعَ الْقَتْلُ

✽✽ معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب وہ شراب پیئے تو تم اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ پیئے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ پیئے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اس کی گردن اڑا دو۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابن نعمان نامی شخص کی چار مرتبہ پٹائی ہی کی گئی تھی اور قتل کا حکم اٹھالیا گیا۔

13551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

13549-مسند أحمد بن حنبل - ' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7589'السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب الحد في الخمر' الحكم فيمن يتتابع في شرب الخمر - حديث: 5151'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' وأما حديث أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8185'سنن الدارمي - ومن كتاب الأشربة' باب العقوبة في شرب الخمر - حديث: 2078'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' بأب إذا تتابع في شرب الخمر - حديث: 3908'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من شرب الخمر مرارا - حديث: 2568'السنن للنسائي - كتاب الأشربة' ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر - حديث: 5591'السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب السرقة' كتاب الأشربة والحد فيها - باب من أقيم عليه الحد أربع مرات ثم عاد له' حديث: 16277'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الأشربة والحد فيها' باب من أقيم عليه حد أربع مرات ثم عاد له - حديث: 5470مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' ما أسند أبو هريرة - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن ' حديث: 2446'ناسخ الحديث ومنسوخه لابن شاهين - كتاب جامع' باب حكم من تتابع في شرب الخمر - حديث: 528

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاضْرِبُوْهُ، ثُمَّ اِنْ شَرِبَ الثَّانِيَةَ فَاضْرِبُوْهُ، ثُمَّ اِنْ شَرِبَ الثَّالِثَةَ فَاضْرِبُوْهُ، ثُمَّ اِنْ شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ: فَاُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَضَرَبَهُ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ فَضَرَبَهُ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَضَرَبَهُ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ فَضَرَبَهُ وَوَضَعَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَتْلَ

* * ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پیئے تم اس کی پٹائی کرو اور جو دوسری مرتبہ پیئے تو پھر اس کی پٹائی کرو پھر اگر وہ تیسری مرتبہ پیئے تو اس کی پٹائی کرو پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی نبی اکرم ﷺ نے اس کی پٹائی کروائی پھر اس کو دوسری مرتبہ لایا گیا تو پھر اس کی پٹائی کروائی پھر اسے تیسری مرتبہ لایا گیا تو پھر اس کی پٹائی کروائی پھر چوتھی مرتبہ لایا گیا تو پھر اس کی پٹائی کروائی تھی' اللہ تعالیٰ نے قتل کے حکم کو اٹھا لیا تھا۔

13552 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: اُتِيَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا، اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ، فَجَلَدَهُ فِي كُلِّ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يَشْرَبُ، وَمَا اَكْثَرَ مَا يُجْلَدُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنْهُ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

* * زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ابن نعیمان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس کئی مرتبہ لایا گیا چار سے زیادہ مرتبہ لایا گیا اور ہر مرتبہ آپ ﷺ نے اس کی پٹائی ہی کروائی نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود ایک صاحب نے دعا کی: اے اللہ! تو اس پر لعنت کر یہ کتنی شراب پیتا ہے' اور اسے کتنی مرتبہ کوڑے لگائے جا چکے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

13553 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ، قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَجَلَدَهُ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ يَجْلِدُهُ، لَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ

* * قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اسے کوڑے لگوائے پھر اسے دوسری مرتبہ لایا گیا پھر تیسری مرتبہ لایا گیا پھر چوتھی مرتبہ لایا گیا ہر مرتبہ آپ ﷺ نے اسے کوڑے ہی لگوائے' اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔

13554 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَرَبَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ . وَاَنَّ عُمَرَ: ضَرَبَ اَبَا مِحْجَنَ الثَّقَفِيَّ فِي الْخَمْرِ ثَمَانَ مَرَّاتٍ

* * قبیصہ بن ذؤیب نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے شراب پینے کی وجہ سے ایک شخص کی

چار مرتبہ پٹائی کروائی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابومحجن ثقفی کی شراب نوشی کی وجہ سے آٹھ مرتبہ پٹائی کروائی تھی (اسے قتل نہیں کروایا تھا)۔

13555 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ حِينَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ سَالَهُ، فَقَالَ: اِنَّ قَوْمِي يَصْنَعُونَ شَرَابًا مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْهَهُمْ عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَسَالَهُ، فَقَالَ: انْهَهُمْ عَنْهُ، ثُمَّ سَالَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُمْ عَنْهُ، فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَنْتَهِ فَاقْتُلْهُ

❊❊ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میری قوم کے لوگ ایک شراب بناتے ہیں جوار کے ذریعے بنائی جاتی ہے' اور اس کا نام مزر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ کرتی ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں اس سے منع کر دینا۔ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں منع کر دینا پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی اور کہا: میں نے انہیں منع کیا تھا لیکن وہ باز نہیں آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو باز نہیں آتا تم اسے قتل کر دینا۔

بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَمَضَانَ

باب: جو شخص رمضان میں شراب پیئے

13556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا، ضَرَبَ النَّجَاشِيَّ الْحَارِثِيَّ الشَّاعِرَ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَمَضَانَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ، ثُمَّ حَبَسَهُ، فَاَخْرَجَهُ الْغَدَ، فَضَرَبَهُ عِشْرِينَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اِنَّمَا

13555-صحيح مسلم - كتاب الأشربة' باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام - حديث: 3822'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' بيان الخبر الموجب على الموجه لقتال المشركين - حديث: 5271'سنن أبي داؤد - كتاب الأشربة' باب النهي عن المسكر - حديث: 3217'السنن للنسائي - كتاب الأشربة' تفسير البتع - حديث: 5530 لسنن الكبرى للنسائي - كتاب الأشربة' تفسير البتع والمزر - حديث: 4968'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الأشربة' باب ما يحرم من النبيذ - حديث: 4264'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة' كتاب الأشربة والحد فيها - باب ما جاء في تفسير الخمر الذي نزل تحريمها' حديث: 16148'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الأشربة والحد فيها' باب ما أسكر كثيره فقليله حرام - حديث: 5450'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأشربة' باب الأشربة - حديث: 2661'مسند الطيالسي - أبو بردة بن أبي موسى عن أبيه' حديث: 493'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف من اسمه أحمد - حديث: 2107'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث: 1044'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها - حديث: 5318

جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ لِجُرْاَتِكَ عَلَى اللّٰهِ، وَاِفْطَارِكَ فِي رَمَضَانَ

✲✲ عطاء نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نجاشی حارثی نامی شاعر کی' رمضان میں شراب پینے کی وجہ سے پٹائی کروائی انہوں نے اسے 80 کوڑے لگوائے پھر اسے قید کر دیا' پھر اگلے دن جب اسے باہر نکلوایا تو بیس کوڑے پھر اسے لگوائے اور پھر اسے فرمایا: میں نے یہ بیس کوڑے اس لئے لگائے ہیں کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کے خلاف جرأت کی ہے' اور رمضان میں روزہ ترک کیا ہے۔

13557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: اُتِيَ عُمَرَ بِشَيْخٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: لِلْمَنْخِرَيْنِ لِلْمَنْخِرَيْنِ، وَوِلْدَانُنَا صِيَامٌ قَالَ: فَضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ، ثُمَّ سَيَّرَهُ اِلَى الشَّامِ

✲✲ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھے شخص کو لایا گیا جس نے رمضان میں شراب پی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس نے یہ کام کیا ہے) جبکہ ہمارے بچوں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے 80 کوڑے لگوائے اور پھر اسے شام بھجوا دیا۔

بَابُ حَدِّ الْعَبْدِ يَشْرَبُ الْخَمْرَ

باب: جو غلام شراب پی لے' اس کی حد

13558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْعَبْدِ يَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ: يُضْرَبُ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ، وَقَدْ ضَرَبَ عُثْمَانُ غُلَامًا لَّهُ نِصْفَ الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ

✲✲ ابن شہاب زہری غلام کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر وہ شراب پیئے تو اسے آزاد شخص کی حد کی نصف حد لگائی جائے گی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو شراب نوشی کی وجہ سے نصف حد لگوائی تھی۔

13559 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: جَلَدُوا عَبِيدَهُمْ فِي الْخَمْرِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ

✲✲ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلاموں کو شراب نوشی کی وجہ سے آزاد شخص کی حد کی نصف حد لگائی تھی۔

بَابُ قَوْلِهِ: (وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا) (النور: 4)

باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم ان لوگوں کی گواہی کبھی قبول نہ کرنا''

13560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ اَجَازَا شَهَادَةَ الْقَاذِفِ بَعْدَمَا تَابَ

٭٭ عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: وہ اس وقت عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن محمد کے پاس موجود تھے جب ان دونوں حضرات نے توبہ کر لینے کے بعد حدقذف کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

13561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا) (النور: 4) قَالَ: اِذَا تَابَ الْقَاذِفُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرنا''

عطاء کہتے ہیں: حدقذف کا سزا یافتہ شخص جب توبہ کر لے تو اس کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔

13562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا تَابَ مِنْ فِرْيَتِهِ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی زنا کا جھوٹا الزام لگانے کے حوالے سے توبہ کر لے تو اس کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔

13563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا تَابَ الْقَاذِفُ قُبِلَتْ، وَتَوْبَتُهُ اَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حدقذف کا سزا یافتہ شخص توبہ کر لے تو اس کی گواہی کو قبول کیا جائے گا اور اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے۔

13564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: شَهِدَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ثَلَاثَةٌ بِالزِّنَا، وَنَكَلَ زِيَادٌ فَحَدَّ عُمَرُ الثَّلَاثَةَ، وَقَالَ لَهُمْ: تُوبُوا تُقْبَلْ شَهَادَتُكُمْ، فَتَابَ رَجُلَانِ، وَلَمْ يَتُبْ اَبُو بَكْرَةَ، فَكَانَ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ، وَاَبُو بَكْرَةَ اَخُو زِيَادٍ لِاُمِّهِ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ اَمْرِ زِيَادٍ مَا كَانَ حَلَفَ اَبُو بَكْرَةَ، اَنْ لَا يُكَلِّمَ زِيَادًا اَبَدًا، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: تین آدمیوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر زنا کا الزام لگایا اور زیاد نے اس سے معذرت کر لی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تین آدمیوں پر حد جاری کی اور فرمایا: تم لوگ توبہ کر لو' تمہاری گواہی کو قبول کیا جائے گا' تو دو آدمیوں نے توبہ کر لی' لیکن ابوبکرہ نے توبہ نہیں کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی گواہی کو قبول نہیں کیا' جبکہ ابوبکرہ' زیاد کے ماں کی طرف سے شریک بھائی تھے' تو جب زیاد سے متعلق معاملہ آیا' تو ابوبکرہ نے حلف اٹھایا کہ وہ زیاد کے ساتھ کبھی بھی کلام نہیں کریں گے' تو انہوں نے مرتے دم تک' اس کے ساتھ کبھی کلام نہیں کیا۔

13565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: شَهِدَ عَلَى الْمُغِيرَةِ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا، فَنَكَلَ زِيَادٌ، فَحَدَّ عُمَرُ الثَّلَاثَةَ، ثُمَّ سَاَلَهُمْ اَنْ يَتُوبُوا، فَتَابَ

اثْنَانِ فَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُمَا، وَاَبَى اَبُوْ بَكْرَةَ اَنْ يَتُوْبَ، فَكَانَتْ لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ، وَكَانَ قَدْ عَادَ مِثْلَ النَّصْلِ مِنَ الْعِبَادَةِ، حَتّٰى مَاتَ

✽✽ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: چار آدمیوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زنا کی گواہی دے دی زیاد نے ان سے علیحدگی اختیار کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باقی تین آدمیوں پر حد جاری کی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: وہ توبہ کرلیں تو دو آدمیوں نے توبہ کرلی اور ان دونوں کی گواہی قبول کرلی گئی' لیکن ابوبکرہ نے توبہ کرنے سے انکار کردیا' اس لئے اُن کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا گیا' وہ تیر کی طرح (دبلے پتلے اور کمزور ہوکر) عبادت گزار بن گئے' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

13566 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: شَهِدَ اَبُوْ بَكْرَةَ، وَنَافِعٌ، وَشِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُمْ نَظَرُوا اِلَيْهِ كَمَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْمِرْوَدِ فِي الْمُكْحُلَةِ. قَالَ: فَجَاءَ زِيَادٌ، فَقَالَ عُمَرُ: جَاءَ رَجُلٌ لَا يَشْهَدُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ: رَاَيْتُ مَجْلِسًا قَبِيحًا وَانْبِهَارًا. قَالَ: فَجَلَدَهُمْ عُمَرُ الْحَدَّ

✽✽ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: ابوبکرہ، نافع، شبل بن معبد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ گواہی دی' کہ ان تینوں حضرات نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو زنا کرتے ہوئے' اس طرح دیکھا ہے' جس طرح وہ سرمہ دانی کے اندر سلائی کو جاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: پھر زیاد آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا شخص آگیا' جو حق کے مطابق گواہی دے گا' تو زیاد نے کہا: میں نے قبیح مجلس دیکھی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تینوں افراد کو کوڑے لگوائے۔

13567 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: حِيْنَ شَهِدَ الثَّلَاثَةُ، اَوْدَى الْمُغِيْرَةُ الْاَرْبَعَةَ

✽✽ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کی گواہی ہوجانے کے بعد فرمایا: مغیرہ نے چوتھے کو معاوضہ دے دیا ہے۔

13568 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْوَضِيءِ قَالَ: "شَهِدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلٰى رَجُلٍ، وَامْرَاَةٍ بِالزِّنَا، وَقَالَ الرَّابِعُ: رَاَيْتُهُمَا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَاِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الزِّنَا، فَهُوَ ذٰلِكَ فَجَلَدَ عَلِيٌّ الثَّلَاثَةَ، وَعَزَّرَ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ"

✽✽ ابووضی بیان کرتے ہیں: تین آدمیوں نے ایک شخص اور ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی' چوتھے نے کہا: میں نے ان دونوں کو ایک کپڑے میں دیکھا تھا' اگر یہ زنا ہوتا ہے' تو ٹھیک ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو کوڑے لگوائے اور اس مرد اور اس عورت کو سزا دلوائی۔

13569 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ:

" اسْتَسَبَّ هِشَامُ بْنُ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عِنْدَ هِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، فَافْتَرٰى هِشَامُ بْنُ الْمِسْوَرِ عَلَى الْمِسْوَرِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، فَاَخَذَهُ هِشَامُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا اَقُوْلُ: حَضَرْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمَا، وَلٰكِنْ اَقُوْلُ: قَدْ كَانَ قَالَ: ثُمَّ حَضَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي آخِرِ زَمَانِهِ، وَهُوَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، وَمُرَّةُ بْنُ اَبِيْ مُرَّةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُرَّةَ، مَوْلَى الْكَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُرَّةَ ادَّعٰى شَهَادَةَ هِشَامِ بْنِ الْمِسْوَرِ، فَقَالَ مُرَّةُ: ذٰلِكَ رَجُلٌ لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ عَلَيَّ وَلَا عَلٰى مُسْلِمٍ، لِاَنَّهُ مَحْدُوْدٌ مَسْخُوطٌ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ذٰلِكَ اِلَيْكَ اَوْ اِلٰى اُمِّكَ؟ فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ، فَاُدْنِيَ مِنْهُ حَتّٰى نَالَتْهُ الْعَصَا، فَضَرَبَهُ بِهَا، حَتّٰى شَقَّهَا عَلٰى رَاْسِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَجُرَّ عَلٰى اسْتِهِ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى طَرَفِ السِّمَاطِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُرَّةَ الْمُدَّعِي شَهَادَةَ هِشَامٍ فَقَالَ: جَازَتْ شَهَادَةُ هِشَامٍ لَكَ مَعَ عَدْلٍ "

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمران بن موسیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ ہشام بن مسور بن مخرمہ اور مسور بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان' ہشام بن اسماعیل کی موجودگی میں تلخ کلامی ہوگئی' تو ہشام بن مسور نے مسور بن ابراہیم پر زنا کا الزام لگا دیا' ہشام بن اسماعیل نے ہشام بن مسور کو پکڑ لیا' عمران نے کہا: میں یہ نہیں کہتا کہ میں ان دونوں کے واقعہ کے وقت موجود تھا' بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک مرتبہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا' یہ مدینہ منورہ کی گورنری کے زمانے کے آخری دور کی بات ہے' اس وقت مرہ بن مرہ اور عبداللہ بن ابومرہ' جو کثیر بن صلت کے غلام ہیں' اُن دونوں کے درمیان تکرار ہوگئی' میں نے عبداللہ بن ابومرہ کو سنا: انہوں نے ہشام بن مسور کی گواہی کا دعویٰ کر دیا' تو مرہ نے کہا: وہ ایک ایسا شخص ہے' جس کی گواہی میرے خلاف' یا کسی بھی مسلمان کے خلاف درست نہیں ہوگی' کیونکہ اس کو حد کی سزا ملی ہوئی ہے' اور وہ سزا یافتہ ہے' تو عمر بن عبدالعزیز نے اس سے کہا: اس کا تعلق تم سے ہے' یا تمہاری ماں سے ہے' پھر عمر بن عبدالعزیز کے حکم کے تحت مرہ کو ان کے قریب کیا گیا' اتنا قریب کہ عمر بن عبدالعزیز کا عصا اس تک پہنچ سکتا تھا' تو عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عصا کے ذریعے اس کی پٹائی کی یہاں تک کہ اس کے سر اور ہاتھوں پر بھی مارا' پھر عمر بن عبدالعزیز کے حکم کے تحت اس کی پشت پر بھی پٹائی کی گئی' پھر عمر بن عبدالعزیز' عبداللہ بن ابومرہ کی طرف متوجہ ہوئے' جس نے ہشام کی گواہی کا دعویٰ کیا تھا اور انہوں نے فرمایا: تمہارے حق میں ہشام کی گواہی انصاف کے ساتھ درست ہوگی۔

13570 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، اَنَّهُ كَانَ بَيْنَ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَبَيْنَ اَبِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ خُصُومَةٌ قَالَ: فَافْتَرٰى اَبُو الْحَارِثِ عَلٰى عِيسَى عِنْدَ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَحَدَّ اَبُوْ بَكْرٍ اَبَا الْحَارِثِ وَاَنَا حَاضِرٌ قَالَ: ثُمَّ حَضَرْتُ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ وَحَضَرَهُ اَبُو الْحَارِثِ، فَاَمَرَ كَاتِبَهُ اَنْ يَكْتُبَ شَهَادَةَ اَبِي الْحَارِثِ عَلٰى قَضَائِهِ ذٰلِكَ، وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ عِمْرَانُ: " وَكَانَتْ فِرْيَةُ اَبِي الْحَارِثِ عَلٰى عِيسَى اَنَّ امْرَاَةً مِنْهُمْ جَعَلَهَا اَبُوهَا اِلٰى

عِيسَى مَالَهَا وَبُضْعَهَا، فَأَنْكَحَهَا عَمُّهَا عِيَاضَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَهِيَ ابْنَةُ أَخِي عِيَاضِ بْنِ نَوْفَلٍ، فَكَلَّمَ عِيسَى عُمَرَ فِي ذٰلِكَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا، ثُمَّ إِنَّ عِيسَى خَطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عِيسَى لِعُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَآخَرَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهَا فَسَكَتَتْ، فَنَكَحَهَا عِيسَى، فَلَمَّا اخْتَصَمَ أَبُو الْحَارِثِ وَعِيسَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ، قَالَ أَبُو الْحَارِثِ: وَهٰذَا أَنْتَ تَبُوكُ امْرَأَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، فَكَتَبَ أَبُو بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَكَتَبَ أَنِ احْدُدْ أَبَا الْحَارِثِ "

✵✵ عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: عیسیٰ بن طلحہ اور ابوحارث بن عبداللہ کے درمیان کچھ اختلاف چل رہا تھا' ابوحارث نے' ابوبکر بن محمد کی موجودگی میں' عیسیٰ بن طلحہ پر الزام لگایا' تو ابوبکر بن محمد نے ان پر حد جاری کروادی' میں اس وقت وہاں موجود تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے کچھ عرصے بعد' ایک مرتبہ میں ابوبکر بن محمد کے پاس موجود تھا' انہوں نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ سنانا تھا' وہاں ابوحارث بھی موجود تھے' ابوبکر بن محمد نے اپنے کاتب کو حکم دیا کہ وہ ابوحارث کی گواہی کو ان کے فیصلے بارے میں نوٹ کرلے اور ساتھ قریش کے کچھ اور افراد کا بھی نام لیا' تو عمران بن موسیٰ نے کہا: ابوحارث نے تو عیسیٰ پر زنا کا الزام لگایا تھا کہ ان کے خاندان کی ایک عورت نے اپنے باپ کو عیسیٰ کے پاس بھیجا' اپنے مال اور اپنے وجود کے حوالے سے' تو اس عورت کے چچا عیاض بن نوفل نے اس کی شادی کروادی' وہ عیاض بن نوفل کی بھتیجی تھی' اس بارے میں عیسیٰ بن طلحہ نے عمر بن عبدالعزیز سے بات چیت کی' تو عمر بن عبدالعزیز نے اس عورت کے نکاح کو کالعدم قرار دے دیا' پھر عیسیٰ بن طلحہ نے اس خاتون کو شادی کا پیغام بھیجا' تو اس خاتون نے ایسا کرلیا' عیسیٰ بن طلحہ نے اس بات کا تذکرہ عمر بن عبدالعزیز سے کیا' تو عمر بن عبدالعزیز نے ابن منکدر' اور ایک صاحب کو' اس خاتون کے پاس بھیجا' ان دونوں صاحبان نے اس خاتون کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو وہ خاتون خاموش رہی' تو عیسیٰ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کرلی' جب ابوحارث اور عیسیٰ کے درمیان ابوبکر بن محمد کی موجودگی میں بحث ہوئی' تو ابوحارث نے کہا: تم وہ شخص ہو کہ جس نے ایک مسلمان شخص کی بیوی کو ہتھیالیا ہے' ابوبکر بن محمد نے اس بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا' جو خلیفہ تھے' تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: تم ابوحارث پر حد جاری کرو۔

13571 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَنْ لَا تُقْبَلَ شَهَادَةُ ثَلَاثٍ، وَلَا اثْنَيْنِ، وَلَا وَاحِدٍ عَلَى الزِّنَا، وَيُجْلَدُونَ ثَمَانِينَ ثَمَانِينَ، وَلَا تُقْبَلُ لَهُمْ شَهَادَةٌ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ تَوْبَةٌ نَصُوحٌ وَإِصْلَاحٌ

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے یہ فیصلہ دیا ہے: زنا کے بارے میں' تین' یا دو' یا ایک گواہ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی (اگر اتنی تعداد میں گواہ ہوں) تو انہیں 80' 80 کوڑے لگائے جائیں گے اور ان کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی' جب تک مسلمانوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں ہوجاتی کہ انہوں نے خالص توبہ کرلی ہے' اور ٹھیک ہوگئے ہیں۔

13572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَغَيْرِهِ قَالَ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ اَبَدًا اِنَّمَا تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ. قَالَ: وَقَالَهُ شُرَيْحٌ اَيْضًا

✵✵ قتادہ نے حسن بصری اور دیگر حضرات کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد قذف کے سزایافتہ شخص کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی' کیونکہ اس کی توبہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کا معاملہ ہے۔

قاضی شریح نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

13573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ، تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حد قذف کے سزایافتہ شخص کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی' اس کی توبہ اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان کا معاملہ ہے' سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں

13574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " جَاءَهُ رَجُلٌ فَشَهِدَ عِنْدَهُ بِشَهَادَةٍ فَقَالَ: قُمْ قَدْ عَرَفْنَاكَ، وَكَانَ جُلِدَ حَدًّا فِي الْقَذْفِ "

✵✵ منصور' ابراہیم نخعی کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان کے سامنے گواہی دی تو انہوں نے فرمایا: تم اٹھ جاؤ! ہم تمہیں جانتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایسا شخص تھا' جس پر حد قذف جاری ہو چکی تھی۔

13575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اُجِيزُ شَهَادَةَ كُلِّ صَاحِبِ حَدٍّ اِلَّا الْقَاذِفَ، تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ہر قابل حد جرم کے مرتکب شخص کی گواہی کو صحیح قرار دے دوں' ماسوائے حد قذف کے سزایافتہ شخص کے' کیونکہ اس کی توبہ' اس کا اور اس کے پروردگار کے درمیان کا معاملہ ہے۔

13576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ، وَلَا تَقْبَلُونَ شَهَادَتَهُ - يَعْنِي الْقَاذِفَ - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ آخُذُ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی توبہ قبول کر لیتا ہے' لیکن تم اس کی گواہی کو قبول نہ کرو' ان کی مراد حد قذف کا سزایافتہ شخص تھا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں اس کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

13577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ قَالَ: شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَ قَاضِيًا بِخُرَاسَانَ وَلَمْ يَعْدِلُوا فَدَرَاَ الرَّجْمَ عَنِ الرَّجُلِ، وَتَرَكَ الشُّهُودَ، فَلَمْ

يَحُدُّهُمْ قَالَ : وَمَا اَحْسَبُهُ مِنْ حَدِيثٍ لِاَنَّ شَهَادَتَهُمْ لَمْ تَصِحَّ عِنْدَهُ حِينَ لَمْ يَعْدِلُوا

٭٭ علی بن حکم بنانی بیان کرتے ہیں: چار آدمیوں نے محمد بن زید کے سامنے ایک شخص کے خلاف زنا کی گواہی دے دی محمد بن زید اس وقت خرسان کے قاضی تھے' وہ گواہ عادل نہیں تھے' اس لئے قاضی صاحب نے اس شخص سے سنگسار کرنے کی سزا کو پرے کر دیا اور گواہوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا اور اُن پر بھی حد جاری نہیں کی۔

راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: کیونکہ ان لوگوں کی گواہی' اُن قاضی صاحب کے نزدیک درست نہیں تھی' کیونکہ وہ لوگ عادل نہیں تھے۔

بَابُ شَهِدُوا لَرَاَيْنَاهُ عَلٰى بَطْنِهَا

باب: جب گواہ یہ گواہی دیں کہ ہم نے اس مرد کو اس عورت کے پیٹ پر دیکھا ہے

13578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَهِدَ رَجُلَانِ لَرَاَيْنَاهُ عَلٰى بَطْنِهَا لَا يَزِيدَانِ عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ: يُنَكَّلَانِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: دو آدمی یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اس مرد کو عورت کے پیٹ پر دیکھا' وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے' تو عطاء نے جواب دیا: ان دونوں کو سزا دی جائے گی۔

13579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي قَوْمٍ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ لَرَاَيْنَاهُ عَلٰى بَطْنِهَا لَا يَزِيدُوْنَ. قَالَ: يُعَزَّرُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ، وَلَا يُعَزَّرُ الشُّهُوْدُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص اور عورت کے خلاف یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اس مرد کو اس عورت کے پیٹ پر دیکھا تھا' وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس مرد اور اس عورت کو سزا دی جائے گی' البتہ گواہوں کو سزا نہیں دی جائے گی۔

بَابُ اسْتِتَابَتِهِ عِنْدَ الْحَدِّ، وَحَسْمِ يَدِ الْمَقْطُوعِ

باب: حد کے وقت توبہ کروانا اور جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہو' اُس کے ہاتھ کو (خون روکنے کے لئے) داغ لگوانا

13580 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَضَرْتُ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، جَلَدَ اِنْسَانًا الْحَدَّ فِي فِرْيَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ذَكَرَ لَهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، اَنَّ مِنَ الْاَمْرِ اَنْ يُسْتَتَابَ عِنْدَ ذٰلِكَ. فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ لِلْمَجْلُوْدِ: تُبْ - فَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ -

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں عبدالعزیز بن عبداللہ کے پاس موجود تھا' انہوں نے زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے ایک شخص کو حد کے طور پر کوڑے لگوائے' جب وہ اس کام سے فارغ ہوئے' تو ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے ان کے سامنے یہ بات

ذکر کی کہ اس معاملے میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ایسے وقت میں اس آدمی سے توبہ کروائی جائے' تو عبدالعزیز بن عبداللہ نے جس شخص کوڑے لگائے تھے' اس سے یہ فرمایا: تم توبہ کرو!

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو میرا خیال ہے اس شخص نے یہ کہا تھا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

13581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بَعْضُ عُلَمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: اَنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّهُ يُسْتَتَابُ كُلُّ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، اَوْ زَنَى، اَوِ افْتَرَى، اَوْ شَرِبَ، اَوْ سَرَقَ، اَوْ حَرَبَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے بعض علماء مدینہ نے یہ بات بتائی ہے: ان حضرات کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے' یا زنا کرتا ہے' یا زنا کا الزام لگاتا ہے' یا شراب پیتا ہے' یا چوری کرتا ہے یا ڈاکہ ڈالتا ہے' تو اُن سب سے (اُن کو سزا دیتے وقت) توبہ کروائی جائے گی۔

13582 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: سُنَّةُ الْحَدِّ اَنْ يُسْتَتَابَ صَاحِبُهُ اِذَا فُرِغَ مِنْ جَلْدِهِ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: "اِنْ قَالَ: قَدْ تُبْتُ، وَهُوَ غَيْرُ رَضِيٍّ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُ

٭٭ سعید بن میّب فرماتے ہیں: حد کے بارے میں سنت یہ ہے: جس شخص کو حد کی سزا دی جا رہی ہو' اس سے توبہ کروائی جائے' جب اسے کوڑے لگا کر فارغ ہو جائیں' سعید بن میّب کہتے ہیں: اگر وہ شخص یہ کہے: میں توبہ کرتا ہوں اور وہ پسندیدہ شخصیت نہ ہو' تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

13583 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَمْلَةً فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَدْ سَرَقَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اِخَالُهُ يَسْرِقُ، اَسَرَقْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ، ثُمَّ احْسِمُوْهَا، ثُمَّ ائْتُوْنِيْ بِهٖ فَاَتَوْا بِهٖ، فَقَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ.

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا' جس نے ایک چادر کو چوری کیا تھا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس نے چوری کی ہوگی' کیا تم نے چوری کی ہے؟ اس عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر اس کے ہاتھ کو (خون روکنے کے لئے) داغ لگا دو' پھر اسے میرے پاس لے کے آنا پھر وہ لوگ اس شخص کو (سزا دینے کے بعد) نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اس نے عرض کی: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کی توبہ کو قبول فرما۔

13584 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

13585 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ رَجُلًا، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَحُسِمَ، وَقَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ. فَقَالَ: اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ السَّارِقَ اِذَا قُطِعَتْ يَدُهُ وَقَعَتْ فِي النَّارِ، فَاِنْ عَادَ تَبِعَهَا، وَاِنْ تَابَ اسْتَشْلَاهَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: يَقُولُ: اسْتَرْجَعَهَا

❊❊ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا' پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کے ہاتھ کو (خون روکنے کے لئے) داغ لگا دیا گیا۔ (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اس نے کہا: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے' تو اس کا ہاتھ آگ میں گر جاتا ہے' پھر جب آدمی دوبارہ چوری کرے' تو وہ خود بھی اس ہاتھ کے پیچھے آگ میں چلا جاتا ہے' اور اگر وہ توبہ کر لے تو اس ہاتھ کو پھر حاصل کر لیتا ہے۔

عبداللہ نامی راوی فرماتے ہیں: یعنی وہ شخص' اس ہاتھ کو واپس لیتا ہے۔

بَابُ الِاسْتِمْنَاءِ

باب: مشت زنی (کا حکم؟)

13586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ كَرِهَ الِاسْتِمْنَاءَ. قُلْتُ: اَفِيهِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُهُ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے مشت زنی کو مکروہ قرار دیا ہے' میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اس بارے میں کوئی روایت منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ایسی کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

13587 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْهُ قَالَ: ذٰلِكَ نَائِكُ نَفْسِهِ

❊❊ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ اپنے آپ کو بے وقوف بناتا ہے۔

13588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اِنِّي اَعْبَثُ بِذَكَرِي حَتّٰى اُنْزِلَ؟ قَالَ: اِنَّ نِكَاحَ الْاَمَةِ خَيْرٌ مِنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا،

❊❊ ابو یحییٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے کہا: میں اپنی شرم گاہ کے ساتھ کھیل رہا ہوتا ہوں' یہاں تک کہ مجھے انزال ہو جاتا ہے (یعنی میں مشت زنی کرتا ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کنیز کے ساتھ نکاح کر لینا' اس سے بہتر ہے' اور زنا کرنے سے' یہ زیادہ بہتر ہے۔

13589 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

13590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، لَقِيَ اَبَا يَحْيَى فَتَذَاكَرَا حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ يَحْيَى: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَعْبَثُ بِذَكَرِهِ حَتّٰى يُنْزِلَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ نِكَاحَ الْاَمَةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا، وَهٰذَا خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا

٭٭ مسلم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ ان کی ملاقات ابویحییٰ سے ہوئی اور وہ دونوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایات کے بارے میں مذاکرہ کرنے لگے' ابویحییٰ نے سعید بن جبیر سے کہا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا' جو اپنی شرم گاہ سے کھیل رہا ہوتا ہے' یہاں تک کہ اُسے انزال ہو جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کنیز کے ساتھ نکاح کر لینا' اس سے زیادہ بہتر ہے' اور زنا کرنے سے یہ زیادہ بہتر ہے۔

13591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: هُوَ مَاؤُكَ فَاَهْرِقْهُ

٭٭ جابر بن زید ابوشعثاء فرماتے ہیں: وہ تمہارا پانی ہے' تم اسے بہا دو۔

13592 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: وَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ يَعْرُكَ اَحَدُكُمْ زُبَّهُ حَتّٰى يُنْزِلَ مَاءً

٭٭ ابراہیم بن ابوبکر نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ صرف یوں ہے کہ کوئی شخص اپنے انگور کو دبا کر اس کا رس نکال دے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيهِ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

13593 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ مَنْ مَضٰى يَاْمُرُوْنَ شُبَّانَهُمْ بِالِاسْتِمْنَاءِ، وَالْمَرْاَةُ كَذٰلِكَ تُدْخِلُ شَيْئًا. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: مَا تُدْخِلُ شَيْئًا؟ قَالَ: "يُرِيدُ السُّقَّ يَقُوْلُ: تَسْتَغْنِيْ بِهِ عَنِ الزِّنَا"

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ اپنے نوجوانوں کو مشت زنی کرنے کی ہدایت کرتے تھے اور عورت بھی اسی طرح کوئی چیز داخل کر لیتی تھی۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: وہ کیا چیز داخل کرتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان کی مراد انگلی داخل کرنا تھی' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کے ذریعے وہ زنا سے محفوظ رہتی ہے۔

13594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اَرٰى بِالِاسْتِمْنَاءِ بَاْسًا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میں مشت زنی میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔

بَابُ زَنٰى، ثُمَّ عُتِقَ

باب: جو (غلام) زنا کرے اور پھر اسے آزاد کردیا جائے

13595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فِي اَمَةٍ زَنَتْ وَهِيَ مَمْلُوكَةٌ فَلَمْ يُقَمْ عَلَيْهَا الْحَدُّ حَتّٰى عُتِقَتْ قَالَ: يُقَامُ عَلَيْهَا حَدُّ الْاَمَةِ لِاَنَّهُ وَجَبَ عَلَيْهَا وَهِيَ مَمْلُوكَةٌ،

❊❊ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو کنیز زنا کرے اور وہ کسی کی ملکیت ہو اور ابھی اس پر حد قائم نہیں ہوئی تھی کہ اسے آزاد کردیا گیا' تو زہری فرماتے ہیں: اس پر کنیز کی حد ہی جاری ہوگی' کیونکہ حد جب اس پر واجب ہوئی تھی' تو اس وقت وہ کنیز تھی۔

13596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❊❊ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ زِنَا الْاَمَةِ

باب: کنیز کا زنا کرنا

13597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ، فَلْيَجْلِدْهَا، وَلَا يُعَيِّرْهَا، وَلَا يُفَنِّدْهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا، وَلَا يُعَيِّرْهَا، وَلَا يُفَنِّدْهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا، وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ

13597-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب بيع المدبر - حديث: 2140' صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى - حديث: 3301'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' باب ذكر الخبر المبين الموجب على سيد الأمة جلدها إذا زنت - حديث: 5092'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في الأمة تزني ولم تحصن - حديث: 3898'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الرد على أبي حنيفة' إقامة الحدود على ملك اليمين - حديث: 35410' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الرجم' إقامة الرجل الحد على وليدته إذا هي زنت - حديث: 7014'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الحدود' باب حد البكر في الزنا - حديث: 3112'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2909'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب ما جاء في حد المماليك' حديث: 15891' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف علي وعبد الله مما لم يسمع الربيع من' حديث: 1655'مسند الطيالسي - زيد بن خالد الجهني' حديث: 1416

٭٭ سعید مقبری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو وہ شخص اسے کوڑے لگائے' لیکن اسے عار نہ دلائے اور اسے ملامت نہ کرے' پھر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے کوڑے لگائے جائے' لیکن اسے عار نہ دلائے اور اسے ملامت نہ کرے' پھر وہ تیسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو آدمی کو چاہیے کہ اسے فروخت کردے' خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں فروخت کردے''۔

13598 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَا: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْاَمَةِ الَّتِي لَمْ تُحْصَنْ؟ فَقَالَ: اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ - الزُّهْرِيُّ يَشُكُّ - فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

٭٭ عبید اللہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو محصنہ نہیں ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو تم اسے کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو تم اسے کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو تم اسے کوڑے لگاؤ' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ میں یہ ارشاد فرمایا: پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو تم اسے فروخت کردو' خواہ ایک رسی کے عوض میں کرو''

(روایت کے الفاظ میں شک زہری نامی راوی کو ہے)۔

13599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتِ الثَّالِثَةَ، فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے' تو آدمی کو اسے حد کے کوڑے لگانے چاہییں البتہ اسے ملامت نہیں کرنی چاہیے' پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' اور اس کا زنا ثابت ہو جائے' تو آدمی کو اسے حد کے کوڑے لگانے چاہیں لیکن اسے ملامت نہیں کرنی چاہیے پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو آدمی کو اسے فروخت کردینا چاہیے' خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں کردے''۔

13600 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

❊❊ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ تیسری مرتبہ بھی زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے فروخت کردو' خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں فروخت کردو''۔

13601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ مَيْسَرَةَ الطُّهَوِيِّ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَحْدَثَتْ جَارِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يَجْلِدَهَا، فَوَجَدَهَا عَلِيٌّ قَدْ وَضَعَتْ، فَلَمْ يَجْلِدْهَا حَتّٰى تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، فَجَلَدَهَا خَمْسِينَ جَلْدَةً. فَقَالَ: اَحْسَنْتَ

❊❊ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ اسے کوڑے لگادیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پایا کہ اس نے (کچھ دن پہلے) بچے کو جنم دیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اس وقت تک کوڑے نہیں لگائے جب تک وہ نفاس سے پاک نہیں ہوگئی' اس کے بعد انہوں نے اسے پچاس کوڑے لگائے' تو (اُن کے اس طرزِ عمل کے بارے میں) نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

13602 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَتْ اَمَةً لَهَا .. الْحَدِيثَ.

❊❊ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حسن بن محمد نے انہیں بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کنیز کو کوڑے لگائے تھے۔

13603 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

❊❊ عمرو بن دینار نے' حسن بن محمد کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ جَاءَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ جَارِيَةً لِي زَنَتْ؟ فَقَالَ: اجْلِدْهَا خَمْسِينَ. قَالَ: لَيْسَ لَهَا زَوْجٌ. قَالَ: اِسْلَامُهَا اِحْصَانُهَا

❊❊ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: معقل بن مقرن مزنی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور بولے: میری کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے پچاس کوڑے لگاؤ! انہوں نے کہا: اس کنیز کا شوہر نہیں ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس کا اسلام ہی' اُس کا احصان ہے۔

13605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ: يُقِيمَانِ الْحُدُودَ عَلَى جَوَارِي قَوْمِهِمَا

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: علقمہ اور اسود نے اپنی قوم کی کنیزوں پر حدود جاری کی تھیں۔

13606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يَحُدَّ الْعَبْدُ وَالْاَمَةُ اَهْلُوهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ اِلَّا اَنْ يُرْفَعَ اَمْرُهُمَا اِلَى السُّلْطَانِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْتَاتَ عَلَى السُّلْطَانِ.

** معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سنت جاری ہوچکی ہے کہ غلام اور کنیز کے زنا کے ارتکاب پر اُن کے مالکان اُن پر حد جاری کریں گے البتہ اگر ان کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوجاتا ہے تو پھر کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ حاکم وقت کی خلاف ورزی کرے۔

13607 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

** ابن جریج نے زہری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: اَحْدَثَتْ وَلَائِدُ مِنْ رَقِيقِ الْاِمَارَةِ، فَاَمَرَ بِهِنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِتْيَانًا مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ فَجَلَدُوهُنَّ الْحَدَّ " قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ: وَكُنْتُ مِمَّنْ جَلَدَهُنَّ

** سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ نے یہ بات بیان کی ہے: سرکاری کنیزوں میں سے کچھ کنیزوں نے زنا کا ارتکاب کیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قریش کے کچھ نوجوانوں کو یہ ہدایت کی کہ انہیں کوڑے لگائیں تو انہوں نے ان کنیزوں پر حد جاری کی۔

عبداللہ بن عیاش کہتے ہیں: میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا' جنہوں نے اُن کنیزوں کو کوڑے لگائے تھے۔

13609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: اَحْدَثَتْ وَلَائِدُ لِلْاِمَارَةِ فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شَبَابًا مِنْ قُرَيْشٍ فَجَلَدُوهُنَّ الْحَدَّ. قَالَ: فَكُنْتُ مِمَّنْ جَلَدَهُنَّ

** عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: کچھ حکومتی کنیزوں نے زنا کا ارتکاب کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوانوں کو بھیجا' تو اُن نوجوانوں نے اُن کنیزوں کو کوڑے لگائے۔

راوی کہتے ہیں: میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا' جنہوں نے انہیں کوڑے لگائے تھے۔

13610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فِي الْاَمَةِ اِذَا كَانَتْ لَيْسَتْ بِذَاتِ زَوْجٍ، فَزَنَتْ جُلِدَتْ نِصْفَ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ يَجْلِدُهَا سَيِّدُهَا، فَاِنْ كَانَتْ مِنْ ذَوَاتِ الْاَزْوَاجِ رُفِعَ اَمْرُهَا اِلَى السُّلْطَانِ

** سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی کنیز شوہر والی نہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے تو اسے شادی شدہ عورت کی سزا کے نصف کے برابر کوڑے لگائے جائیں گے' اور اس کنیز کا آقا اسے کوڑے لگائے گا' لیکن اگر وہ شادی شدہ ہو' تو پھر اس کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

13611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَلَدَ وَلَائِدَ مِنَ الْخُمُسِ اَبْكَارًا فِي الزِّنَا

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خمس سے تعلق رکھنے والی کنواری کنیزوں کو زنا کے ارتکاب کی وجہ سے کوڑے لگوائے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

13612 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، عَنِ الْاَمَةِ كَمْ حَدُّهَا؟ فَقَالَ: اَلْقَتْ فَرْوَتَهَا وَرَاءَ الدَّارِ

✵✵ حارث بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن ابوربیعہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے کنیز کے بارے میں دریافت کیا: اس کی حد کتنی ہوگی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ اپنی پوستین گھر چھوڑ آئے گی۔

13613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ حَدِّ الْاَمَةِ فَقَالَ: اَلْقَتْ فَرْوَتَهَا وَرَاءَ الدَّارِ

✵✵ حارث بن عبداللہ بن ابوربیعہ نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے کنیز کی حد کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: وہ اپنی پوستین گھر چھوڑ آئے گی۔

13614 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَاَلَ عُمَرَ، عَنْ حَدِّ الْاَمَةِ فَقَالَ: اَلْقَتْ فَرْوَتَهَا وَرَاءَ الدَّارِ

✵✵ حارث بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کنیز کی حد کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: وہ اپنی پوستین گھر چھوڑ آئے گی۔

13615 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ لَا يَرَى عَلَى عَبْدٍ، وَلَا عَلَى اَهْلِ الذِّمَّةِ، الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى حَدًّا،

✵✵ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام اور ذمی یعنی یہودی یا عیسائی پر حد لازم ہونے کے قائل نہیں تھے۔

13616 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵✵ عمرو بن دینار نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا حَدَّ عَلٰى عَبْدٍ، وَلَا عَلٰى مُعَاهِدٍ

✽✽ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام پر حد جاری نہیں ہوگی' اور ذمی پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لَا يَرٰى عَلٰى عَبْدٍ حَدًّا، اِلَّا اَنْ تُحْصَنَ الْاَمَةُ بِنِكَاحٍ، فَيَكُوْنَ عَلَيْهَا شَطْرُ الْعَذَابِ، فَكَانَ ذٰلِكَ قَوْلَهُ

✽✽ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام پر حد جاری ہونے کے قائل نہیں تھے' البتہ اگر کوئی کنیز نکاح کے ذریعے محصنہ ہو چکی ہوتی' تو اسے نصف سزا دی جائے گی' اُن کا یہی موقف تھا۔

13619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْاَمَةِ حَدٌّ حَتّٰى تُحْصَنَ

✽✽ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز پر حد اس وقت تک جاری نہیں ہوگی' جب تک وہ محصنہ نہیں ہو جاتی۔

13620 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى عَلَى الْعَبْدِ حَدًّا، اِلَّا اَنْ تَنْكِحَ الْاَمَةَ حُرًّا فَيُحْصِنَهَا، فَيَجِبَ عَلَيْهِ مَهْرُهَا تُجْلَدُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام پر حد جاری ہونے کے قائل نہیں تھے' البتہ اگر کوئی کنیز کسی آزاد شخص کے ساتھ نکاح کر لے' اور وہ شخص اس کنیز کو محصنہ کر دے' اور اس کنیز کا مہر اس شخص پر واجب ہو جائے' تو ایسی کنیز کو (زنا کے ارتکاب کی صورت میں) کوڑے لگائے جائیں گے۔

13621 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَزَنٰى عَبْدٌ وَلَمْ يُحْصَنْ؟ قَالَ: يُجْلَدُ غَيْرَ حَدٍّ قَالَ: قُلْتُ: فَزَنَتْ هِىَ، وَلَمْ يُحْصِنْهَا حُرٌّ بِنِكَاحٍ؟ قَالَ: " كِتَابَ اللّٰهِ: (فَاِذَا اُحْصِنَّ) (النساء: 25)

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' وہ محصن نہیں ہوتا' تو عطاء نے جواب دیا: تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے' لیکن حد کے طور پر نہیں۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر کنیز زنا کا ارتکاب کر لیتی ہے' اور وہ کسی آزاد شخص کے ساتھ نکاح کے ذریعے محصنہ نہیں ہوتی؟ تو عطاء نے جواب دیا: اللہ کی کتاب میں یہ حکم موجود ہے:

''جب وہ محصنہ ہوں''۔

13622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْاَمَةِ تَزْنِىْ؟ قَالَ: تُجْلَدُ خَمْسِيْنَ، فَاِنْ عَفَا عَنْهَا سَيِّدُهَا فَهُوَ اَحَبُّ اِلَىَّ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَمَا اَحْسَنَهُ قُلْنَا لَهُ: وَتَاْخُذُ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے جو زنا کا ارتکاب کرتی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے لیکن اگر اس کا آقا اسے معاف کردے تو میرے نزدیک یہ زیادہ محبوب ہے

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: یہ کتنی اچھی رائے ہے۔

(امام عبدالرزاق کے شاگرد کہتے ہیں) ہم نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

13623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي فَضَالَةَ، اَنَّ صَالِحَ بْنَ كِرِيزٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ جَاءَ بِجَارِيَةٍ زَنَتْ اِلَى الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوبَ قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ، اِذْ جَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَجَلَسَ فَقَالَ: يَا صَالِحُ، مَا هٰذِهِ الْجَارِيَةُ مَعَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جَارِيَةٌ لِي بَغَتْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَى الْاِمَامِ لِيُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ. فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، رُدَّ جَارِيَتَكَ، وَاتَّقِ اللّٰهَ وَاسْتُرْ عَلَيْهَا. قَالَ: مَا اَنَا بِفَاعِلٍ حَتّٰى اَدْفَعَهَا. قَالَ لَهُ اَنَسٌ: لَا تَفْعَلْ، وَاَطِعْنِي قَالَ صَالِحٌ: فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى قُلْتُ لَهُ: اَرُدُّهَا عَلٰى اَنَّهُ مَا كَانَ عَلَيَّ فِيهَا مِنْ ذَنْبٍ، فَاَنْتَ ضَامِنٌ؟ قَالَ: فَقَالَ اَنَسٌ: نَعَمْ. قَالَ: فَرَدَّهَا

٭٭ حبیب بن ابوفضالہ بیان کرتے ہیں: صالح بن کریز نے انہیں یہ بات بتائی: وہ اپنی کنیز کو لے کر حکم بن ایوب کے پاس آئے جس کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف لے آئے اور تشریف فرما ہوئے' انہوں نے فرمایا: اے صالح! یہ تمہارے ساتھ کنیز کیوں ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: یہ کنیز' میری کنیز ہے' اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے حاکم وقت کے حوالے کردوں' تاکہ وہ اس پر حد جاری کرے' تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! تم اپنی کنیز کو واپس لے جاؤ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی پردہ پوشی کرو' تو انہوں نے کہا: میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک اسے (حاکم) کے سپرد نہیں کردیتا' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! تم میری بات مان لو' صالح کہتے ہیں: وہ مسلسل مجھے تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے ان سے کہا: میں اس شرط پر' اس کو واپس لے کر جاؤں گا کہ اس کے گناہ کا وبال میرے سر پر نہیں ہوگا' کیا آپ اس بات کے ضامن ہیں؟ راوی کہتے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں' تو وہ اس کنیز کو واپس لے گئے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ ذَاتِ الزَّوْجِ تُنْكَحُ

باب: جب کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ نکاح کرلیا جائے؟

13624 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ ذَاتُ زَوْجٍ انْطَلَقَتْ اِلٰى قَرْيَةٍ، فَنُكِحَتْ فَجُومِعَتْ قَالَ: "اِنِ اعْتَلَّتْ، فَقَالَتْ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ طَلَّقَهَا اَوْ مَاتَ، لَمْ تُرْجَمْ، وَاِنْ لَمْ تَعْتَلَّ رُجِمَتْ"، قُلْتُ: فَالصَّدَاقُ الَّذِي اَصْدَقَهَا الْاٰخَرُ قَالَ: هُوَ لِزَوْجِهَا دُوْنَ وَارِثِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت جو شوہر والی ہوتی ہے وہ ایک بستی میں چلی جاتی ہے وہاں اس کے ساتھ ایک اور نکاح ہوجاتا ہے اور صحبت بھی کر لی جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ خاتون علت بیان کرتی ہے اور کہتی ہے: مجھے یہ بتائی گئی تھی کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے یا میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے تو اس صورت میں اس عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ کوئی وجہ بیان نہیں کرتی تو اُسے سنگسار کر دیا جائے گا میں نے دریافت کیا: اس کے مہر کا کیا بنے گا؟ جو دوسرے شخص نے اس عورت کو مہر کے طور پر دیا تھا انہوں نے جواب دیا: وہ اس عورت کے شوہر کو ملے گا اس کے وارثوں کو نہیں ملے گا۔

13625 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَهُوَ لِوَرَثَتِهَا كُلِّهِمْ. قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَكُونُ لَهَا صَدَاقٌ، وَإِنَّمَا هِيَ زَانِيَةٌ جَاءَتْهُ طَائِعَةً؟ قَالَ: قَدْ اَصْدَقَهَا، وَاَخَذْتُ مِنْهُ بِمَا اَصَابَ مِنْهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: وہ مہر اس کے تمام وارثوں کو ملے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس کے مہر کا کیا بنے گا؟ وہ ہے تو زنا کرنے والی عورت لیکن اس کے پاس رضامندی سے آئی تھی تو عطاء نے جواب دیا: اس شخص نے اس عورت کو مہر دے دیا تھا اور اس عورت نے اس سے اس چیز کا معاوضہ لے لیا تھا جو اس مرد نے اس کے ساتھ صحبت کی تھی۔

13626 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ، اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَنَّ عَلِيًّا: رَجَمَ امْرَاَةً كَذٰلِكَ، كَانَتْ ذَاتَ زَوْجٍ فَجَاءَتْ اَرْضًا، فَتَزَوَّجَتْ، وَلَمْ تَعْتَلَّ اَنَّهُ جَاءَهَا مَوْتُ زَوْجِهَا، وَلَا طَلَاقُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض اہل کوفہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی صورت حال میں عورت کو سنگسار کروا دیا تھا وہ شادی شدہ عورت تھی وہ ایک اور جگہ پر گئی اور وہاں اس نے ایک اور شادی کر لی اس نے کوئی علت بیان نہیں کی کہ اس کے پاس اس کے شوہر کے انتقال کی اطلاع آئی تھی یا اس کے شوہر کے طلاق دینے کی اطلاع آئی تھی۔

13627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا تَزَوَّجَتْ وَلَهَا زَوْجٌ، فَاِنَّهَا تُجْلَدُ مِائَةً، وَتُرَدُّ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، وَلَهَا مَهْرُهَا مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی عورت شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسری شادی کر لے تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اُسے پہلے شوہر کی طرف واپس کر دیا جائے گا اور دوسرے شوہر کی طرف سے اسے مہر ملے گا۔

13628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: تُجْلَدُ مِائَةً وَلَا تُرْجَمُ، اِنَّهَا اَتَتْ ذٰلِكَ عَلَانِيَةً، وَجَهَرَتْ بِهِ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس نے یہ کام اعلانیہ اور نمایاں طور پر کیا ہے۔

13629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً بِاَرْضٍ، فَجَاءَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ كَانَ قَدْ طَلَّقَنِي، قَالَ: اِنْ لَمْ تُقِمِ الْبَيِّنَةَ جُلِدَتْ اَهْوَنَ الْحَدَّيْنِ، وَفُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، وَتُعَزَّرُ وَتُرَدُّ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، وَيُسْتَحْلَفُ بِاللّٰهِ مَا كَانَ طَلَّقَهَا، فَاِنْ لَمْ تَدَّعِي اَنَّهُ طَلَّقَهَا، وَلَمْ تَدْخُلْ عُذْرًا، فَاِنَّهَا تُرْجَمُ

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی سرزمین پر کسی عورت کے ساتھ شادی کرلیتا ہے پھر اس عورت کا پہلا شوہر آ جاتا ہے وہ عورت کہتی ہے: یہ مجھے طلاق دے چکا ہے تو زہری کہتے ہیں: اگر وہ عورت ثبوت پیش نہیں کر پاتی' تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے' جو آسان ترین حد کے ہوں گے' اور اس عورت اور اس کے دوسرے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اور دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ جو صحبت کی تھی' اس کی وجہ سے اس عورت کو مہر ملے گا' اس عورت کو سزا دینے کے بعد' اس کے پہلے شوہر کی طرف لوٹا دیا جائے گا' اور اس کے شوہر سے اللہ کے نام پر یہ حلف لیا جائے گا کہ اس نے اس عورت کو طلاق نہیں دی تھی' لیکن اگر وہ عورت یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ اس کے سابقہ شوہر نے اسے طلاق دے دی تھی اور وہ کوئی عذر بھی پیش نہیں کرتی' تو ایسی عورت کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

13630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَغُرُّ الرَّجُلَ، وَلَهَا زَوْجٌ؟ قَالَ: تُعَزَّرُ، وَلَا حَدَّ

❊❊ سفیان ثوری نے ایسی خاتون کے بارے میں یہ کہا ہے: جو کسی شخص کو دھوکہ دے دیتی ہے' اور اس کا پہلے شوہر موجود ہوتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: ایسی عورت کو سزا دی جائے گی' لیکن حد جاری نہیں ہوگی۔

13631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ تَزَوَّجَ الْخَامِسَةَ؟ قَالَ: يُجْلَدُ، فَاِنْ طَلَّقَ الرَّابِعَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ الْخَامِسَةَ قَبْلَ عِدَّةِ الَّتِي طَلَّقَ، جُلِدَ مِائَةً

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو پانچویں شادی کرلیتا ہے' زہری فرماتے ہیں: اسے کوڑے لگائے جائیں گے' اگر وہ اپنی چار بیویوں میں سے کسی ایک' یا دو کو طلاق دے دیتا ہے' اور پھر جس عورت کو اس نے طلاق دی تھی' اس کی عدت گزرنے سے پہلے پانچویں شادی کرلیتا ہے' تو ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

13632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ نَكَحَ الْخَامِسَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ: اِنْ كَانَ عَلِمَ ذٰلِكَ اَنَّ الْخَامِسَةَ لَا تَحِلُّ لَهُ رُجِمَ، وَاِنْ كَانَ جَاهِلًا جُلِدَ اَدْنَى الْحَدَّيْنِ، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، ثُمَّ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا، وَذَكَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي عِلْمِهَا وَجَهَالَتِهَا، اِنْ كَانَتْ اُحْصِنَتْ رُجِمَتْ، وَجُلِدَتْ مِائَةً، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اُحْصِنَتْ، وَلَمْ تَحِلَّ بِعِلْمٍ اَنَّ تَحْتَهُ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ، فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهَا، وَاِنْ وَلَدَتْ، فَلَيْسَ لَهَا وَلَا لِوَلَدِهَا مِنْهُ مِيرَاثٌ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو پانچویں شادی کرنے کے بعد عورت کی رخصتی بھی کروالیتا ہے' تو ابن شہاب کہتے ہیں: اگر اسے اس بات کا علم ہو کہ پانچویں شادی کرنا' اس کے لئے حلال

نہیں ہے تو اسے سنگسار کیا جائے گا' اور اگر وہ اس بات سے ناواقف ہو تو اسے کم تر حد والے کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت کو اس کا مہر ملے گا' کیونکہ مرد نے اس کے ساتھ صحبت کر لی ہے' پھر ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اور وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔

انہوں نے یہی صورت حال عورت کے بارے میں نقل کی ہے' جب اس کو علم ہو تو کیا حکم ہوگا اور جب وہ ناواقف ہو تو کیا حکم ہوگا؟ اگر وہ عورت محصنہ ہوگی' تو اسے سنگسار کر دیا جائے گا اور اگر محصنہ نہیں ہوگی' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر عورت کو یہ پتہ نہیں تھا کہ اس کے شوہر کی پہلے سے چار بیویاں ہیں' تو عورت کو سزا نہیں دی جائے گی' خواہ اس نے بچے کو جنم دے دیا ہو' البتہ اس عورت اور اس کے بچے کو شوہر کی طرف سے میراث نہیں ملے گی۔

13633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي الَّذِي يَنْكِحُ الْخَامِسَةَ مُتَعَمِّدًا، قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الرَّابِعَةِ مِنْ نِسَائِهِ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً، وَلَا يُنْفَى

* * ابن جریج نے حکم بن عتیبہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص جان بوجھ کر پانچویں شادی کر لیتا ہے' اور وہ اپنی بیویوں میں سے چوتھی بیوی کی عدت گزرنے سے پہلے ایسا کرتا ہے' تو ایسے شخص کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے' البتہ اسے جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

13634 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْخَامِسَةَ قَالَ: يُعَزَّرُ وَلَا حَدَّ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

* * سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو پانچویں شادی کر لیتا ہے' ایسے شخص کو سزا دی جائے گی' لیکن اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ الرَّجُلُ يُوجَدُ مَعَ الْمَرْاَةِ فِي ثَوْبٍ اَوْ بَيْتٍ

باب: جب کوئی شخص' کسی عورت کے ساتھ' کسی کپڑے میں' یا گھر میں پایا جائے

13635 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَجَدَ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ جَلَدَهُمَا مِائَةً، كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق نے اپنے والد (حضرت امام محمد باقر) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مجھے بتائی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب ایک مرد اور عورت' ایک کپڑے میں اکٹھے پائے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک سو کوڑے لگوائے تھے' انہوں نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو ایک سو کوڑے لگوائے تھے۔

13636 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا قَدْ اَغْلَقَ عَلَيْهِمَا، وَقَدْ اَرْخَى عَلَيْهِمَا الْاَسْتَارَ فَجَلَدَهُمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِائَةً، مِائَةً

✽✽ ابن جریج نے' ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک اور شخص کے ساتھ پایا' ان دونوں نے دروازہ بند کیا ہوا تھا اور پردہ گرایا ہوا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس مرد اور عورت کو ایک' ایک سو کوڑے لگوائے۔

13637 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِى الْوَضِيءِ قَالَ: شَهِدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلٰى رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ بِالزِّنَا، وَقَالَ الرَّابِعُ: رَاَيْتُهُمَا فِى ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَاِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الزِّنَا فَهُوَ ذَاكَ: فَجَلَدَ عَلِيٌّ الثَّلَاثَةَ، وَعَزَّرَ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ

✽✽ ابو وضی بیان کرتے ہیں: تین آدمیوں نے ایک مرد اور ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی اور چوتھے نے یہ کہا: میں نے ان دونوں کو ایک ہی کپڑے میں دیکھا ہے' اگر یہ زنا شمار ہوتا ہے' تو ایسا ہی ہوگا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین گواہوں کو کوڑے لگوائے اور اس مرد اور اس عورت کو سزا دی۔

13638 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، فَحَدَّثَ، اَنَّ رَجُلًا وُجِدَ فِى بَيْتِ رَجُلٍ بَعْدَ الْعَتَمَةِ مُلَفَّفًا فِى حَصِيرٍ: فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِائَةً

✽✽ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص شام ہو جانے کے بعد' دوسرے شخص کے گھر میں پایا گیا' جو چٹائی میں لپٹا ہوا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے۔

13639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اُتِىَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِرَجُلٍ وُجِدَ مَعَ امْرَاَةٍ فِى لِحَافٍ، فَضَرَبَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَرْبَعِينَ سَوْطًا، وَاَقَامَهُمَا لِلنَّاسِ، فَذَهَبَ اَهْلُ الْمَرْاَةِ وَاَهْلُ الرَّجُلِ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ لِابْنِ مَسْعُودٍ: مَا يَقُولُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ قَالَ: اَوَ رَاَيْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: نِعِمَّا مَا رَاَيْتَ. فَقَالُوا: اَتَيْنَاهُ نَسْتَاْدِيهِ، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُهُ

✽✽ قاسم بن عبدالرحمٰن نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس' ایک شخص کو لایا گیا' جو ایک اور عورت کے ساتھ لحاف میں پایا گیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو چالیس' چالیس کوڑے لگوائے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے ان دونوں کو کھڑا کر دیا' تو مرد کے رشتہ دار اور عورت کے رشتہ گئے اور انہوں نے جا کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ شکایت لگائی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ایسا کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کے قائل ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کا جو موقف ہے' وہ ٹھیک ہی ہوگا' اُن لوگوں نے کہا: ہم اِن کے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ اُن سے بدلہ دلوائیں اور یہ ہیں کہ اُن سے سوال کر رہے ہیں۔

بَابٌ اِعْفَاءُ الْحَدِّ

باب: حد کو معاف کر دینا

13640 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ وَالْقَتْلَ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ

❋❋ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے بندوں سے جہاں تک ہو سکے حدود اور قتل (کی سزا) کو پرے کرو۔

13641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

❋❋ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم سے جہاں تک ہو سکے حدود کو پرے کرنے کی کوشش کرو۔

بَابٌ لَا حَدَّ اِلَّا عَلٰى مَنْ عَلِمَهُ

باب: حد صرف اس شخص پر جاری ہو گی جو اُس سے واقف ہو

13642 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ عَمْرٍو يَزْعُمُ، اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ - كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَبْدُهُ بِالزِّنَا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ يَسْاَلَهُ: "هَلْ كَانَ يَعْلَمُ اَنَّهُ حَرَامٌ؟ فَاِنْ قَالَ: نَعَمْ، فَاَقِمْ عَلَيْهِ حَدَّ اللّٰهِ، وَاِنْ قَالَ: لَا، فَاَعْلِمْهُ اَنَّهُ حَرَامٌ، فَاِنْ عَادَ فَاحْدُدْهُ"

❋❋ عمرو بن دینار نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سرکاری اہل کار نے (یہاں معمر نامی راوی کہتے ہیں: دیگر راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے: وہ شخص حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے) انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ایک شخص کے غلام نے زنا کرنے کا اعتراف کر لیا ہے' تو انہوں نے ان کو خط لکھا اور ان سے دریافت کیا: کیا وہ غلام یہ جانتا تھا کہ ایسا کرنا حرام ہے؟ اگر وہ جواب دے: جی ہاں! تو تم اس پر اللہ کی حد جاری کرو اور اگر وہ جواب دے: جی نہیں' تو تم اسے بتاؤ کہ ایسا کرنا حرام ہے' اگر وہ دوبارہ یہ حرکت کرے' تو تم اس پر حد جاری کر دینا۔

13643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: ذَكَرُوا الزِّنَا بِالشَّامِ، فَقَالَ رَجُلٌ: زَنَيْتُ. قِيلَ: مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: اَوَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُ. فَكُتِبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ: اِنْ كَانَ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُ فَحُدُّوهُ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَعْلَمْ فَعَلِّمُوهُ، وَاِنْ عَادَ فَحُدُّوهُ

❋❋ عمرو بن دینار نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگوں نے شام میں زنا کا ذکر کیا' تو ایک شخص بولا: میں

نے زنا کیا ہے اس سے کہا گیا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام قرار دیا ہے؟ پھر اس نے کہا: مجھے تو یہ پتہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا' تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: اگر وہ شخص یہ بات جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے' تو تم اس پر حد جاری کرواور اگر وہ نہیں جانتا تھا' تو تم اسے بتادو! اگر وہ دوبارہ ایسا کرے' تو تم اس پر حد جاری کر دینا۔

13644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ، وَاَعْتَقَ مَنْ صَلَّى مِنْ رَقِيْقِهٖ وَصَامَ، وَكَانَتْ لَهٗ نُوبِيَّةٌ قَدْ صَلَّتْ وَصَامَتْ وَهِيَ اَعْجَمِيَّةٌ لَمْ تَفْقَهْ، فَلَمْ يُرَعْ اِلَّا حَبَلُهَا، وَكَانَتْ ثَيِّبًا، فَذَهَبَ اِلٰى عُمَرَ فَزِعًا فَحَدَّثَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: لَاَنْتَ الرَّجُلُ لَا يَاْتِيْ بِخَيْرٍ، فَاَفْزَعَهٗ ذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَسَاَلَهَا فَقَالَ: حَبِلْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ مِنْ مَرْغُوشٍ بِدِرْهَمَيْنِ، وَاِذَا هِيَ تَسْتَهِلُّ بِذٰلِكَ لَا تَكْتُمُهٗ، فَصَادَفَ عِنْدَهٗ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَقَالَ: اَشِيْرُوْا عَلَيَّ، وَكَانَ عُثْمَانُ جَالِسًا، فَاضْطَجَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا الْحَدُّ، فَقَالَ: اَشِرْ عَلَيَّ، يَا عُثْمَانُ. فَقَالَ: قَدْ اَشَارَ عَلَيْكَ اَخَوَاكَ. قَالَ: اَشِرْ عَلَيَّ اَنْتَ. قَالَ عُثْمَانُ: اُرَاهَا تَسْتَهِلُّ بِهٖ كَاَنَّهَا لَا تَعْلَمُهٗ، وَلَيْسَ الْحَدُّ اِلَّا عَلٰى مَنْ عَلِمَهٗ، فَاَمَرَ بِهَا فَجُلِدَتْ مِائَةً، ثُمَّ غَرَّبَهَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقْتَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا الْحَدُّ اِلَّا عَلٰى مَنْ عَلِمَ

✵✵ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' انہوں نے اپنے غلاموں میں سے نماز پڑھنے والے' اور روزہ رکھنے والے غلام کو آزاد کر دیا' ان کی ایک کنیز تھی' جو نوبیہ تھی (یعنی نوب نامی علاقے کی رہنے والی تھی) وہ بھی نماز پڑھتی تھی اور روزے رکھتی تھی' وہ عجمی تھی' اسے سمجھ بوجھ نہیں تھی' وہ حاملہ ہو گئی' ویسے وہ شادی شدہ تھی تو عبدالرحمٰن بن حاطب پریشانی کے عالم میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور انہیں یہ بات بتائی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم کیسے شخص ہو؟ جو بھلائی کی بات نہیں لے کر آئے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس حوالے سے ڈرایا' پھر انہوں نے اس خاتون کو پیغام بھیجا اور اس سے دریافت کیا: کہ کیا تم حاملہ ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! دو درہموں کے عوض میں مرغوش سے اس عورت نے بلند آواز میں یہ کلمات کہے' اور اسے چھپایا نہیں۔

اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ مجھے کوئی مشورہ دو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو بیٹھے ہوئے تھے' تو وہ ذرا لیٹ گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر حد لازم ہو گئی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: اے عثمان! تم مجھے کچھ مشورہ دو' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے دونوں بھائیوں نے آپ کو مشورہ دے تو دیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن تم نے مجھے مشورہ نہیں دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ جس طرح یہ اونچی آواز میں بول رہی ہے' تو اسے شاید اس کا پتہ ہی نہیں ہے' اور حد اس شخص پر جاری ہوتی ہے' جسے اس کے بارے میں علم ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس عورت کو سو کوڑے

لگائے گئے' پھر اسے جلاوطن کردیا گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میری جان ہے' تم نے ٹھیک کہا ہے' حد صرف اس شخص پر لازم ہوتی ہے' جس کو اس کا پتہ ہو۔

13645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامٌ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بِاَمَةٍ سَوْدَاءَ كَانَتْ لِحَاطِبٍ، فَقَالَ لِعُمَرَ: اِنَّ الْعَتَاقَةَ اَدْرَكَتْ هٰذِهِ، وَقَدْ اَصَابَتْ فَاحِشَةً، وَقَدْ اُحْصِنَتْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَنْتَ الرَّجُلُ، لَا يَاْتِي بِخَيْرٍ فَدَعَاهَا عُمَرُ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، مِنْ مَرْغُوشٍ بِدِرْهَمَيْنِ، وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْ مَرْغُوشٍ، وَهِيَ حِينَئِذٍ تَذْكُرُ ذٰلِكَ لَا تَرٰى بِهٖ بَاْسًا، فَقَالَ عُمَرُ: لِعَلِيٍّ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُثْمَانَ وَهُمْ عِنْدَهُ جُلُوسٌ: اَشِيرُوا عَلَيَّ، قَالَ عَلِيٌّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: نَرٰى اَنْ تَرْجُمَهَا، فَقَالَ عُمَرُ، لِعُثْمَانَ: اَشِرْ عَلَيَّ قَالَ: قَدْ اَشَارَ عَلَيْكَ اَخَوَاكَ قَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا اَشَرْتَ عَلَيَّ بِرَاْيِكَ قَالَ: فَاِنِّي لَا اَرَى الْحَدَّ اِلَّا عَلٰى مَنْ عَلِمَهُ، وَاَرَاهَا تَسْتَهِلُّ بِهٖ كَاَنَّهَا لَا تَرٰى بِهٖ بَاْسًا، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا الْحَدُّ اِلَّا عَلٰى مَنْ عَلِمَهُ فَضَرَبَهَا عُمَرُ مِائَةً، وَغَرَّبَهَا عَامًا

٭٭ ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یحییٰ بن عبدالرحمٰن' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سیاہ فام کنیز کو لے کر آئے' جو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آزاد ہونا اس کو بھی لاحق ہوا ہے' لیکن اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' اور یہ شادی شدہ بھی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم ایک ایسے شخص ہو' جو بھلائی لے کر نہیں آئے ہو' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو بلوایا اور اس سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! دو درہم کے عوض میں مرغوش سے' وہ خاتون اسی طرح اس کا تذکرہ کر رہی تھی' وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھ رہی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ان سے فرمایا: تم لوگ مجھے کچھ مشورہ دو! حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اسے سنگسار کروا دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: تم مجھے مشورہ دو! انہوں نے کہا: آپ کے دونوں بھائیوں نے آپ مشورہ دے تو دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنی رائے میرے سامنے بیان کرو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ حد اس شخص پر لازم ہوتی ہے جس کو اس کے بارے میں علم ہو اور یہ عورت جس طرح بلند آواز میں یہ کہہ رہی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ٹھیک کہا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' حد صرف اس شخص پر لازم ہوتی ہے' جو اس سے واقف ہو' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ایک سو کوڑے لگوائے' اور اسے ایک سال کے لئے جلاوطن کروا دیا۔

13646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ: وَلَا قَوَدَ، وَلَا قِصَاصَ، وَلَا جِرَاحَ، وَلَا قَتْلَ، وَلَا حَدَّ، وَلَا نَكَالَ، عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا لَهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَمَا عَلَيْهِ

٭٭ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تحریر میں یہ بات موجود تھی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا تھا: دیت قصاص زخم قتل حد اور سزا اُس شخص پر لاگو نہیں ہوں گے جو بالغ نہ ہوا ہو جب تک اُسے اِس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اسلام میں اس کے کیا حقوق ہیں؟ اور اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

13647 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: زَنَتْ مَوْلَاةٌ لَهُ يُقَالُ لَهَا: مَرْكُوشُ، فَجَاءَتْ تَسْتَهِلُّ بِالزِّنَا، فَسَأَلَ عَنْهَا عُمَرُ عَلِيًّا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، فَقَالَا: تُحَدُّ فَسَأَلَ عَنْهَا عُثْمَانَ، فَقَالَ: أُرَاهَا تَسْتَهِلُّ بِهِ كَأَنَّهَا لَا تَعْلَمُ، وَإِنَّمَا الْحَدُّ عَلَى مَنْ عَلِمَهُ فَوَافَقَ عُمَرُ فَضَرَبَهَا، وَلَمْ يَرْجُمْهَا

٭٭ یحییٰ بن حاطب نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کی ایک کنیز جس کا نام مرکوش تھا' وہ بلند آواز میں زنا کا اعتراف کرتی ہوئی آئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں' حضرت علی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: تو ان دونوں صاحبان نے فرمایا: اس پر حد جاری کی جائے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: جس طرح یہ اونچی آواز میں بات کر رہی ہے' اس کے بارے میری یہ رائے ہے کہ اس کو اس بات کا پتہ نہیں ہے' اور حد اس شخص پر لازم ہوتی ہے' جس کو اس کا پتہ ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس رائے سے اتفاق کیا اور اس کنیز کی پٹائی کروائی اور اسے سنگسار نہیں کروایا۔

13648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ حَرْقُوصٍ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجِي زَنَى بِجَارِيَتِي؟ فَقَالَ: صَدَقَتْ هِيَ، وَمَا لَهَا حِلٌّ لِي. قَالَ: اذْهَبْ وَلَا تَعُدْ، كَأَنَّهُ دَرَأَ عَنْهُ بِالْجَهَالَةِ

٭٭ ہیثم بن بدر نے حرقوص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر نے میری کنیز کے ساتھ زنا کر لیا ہے' اس کے شوہر نے کہا: یہ ٹھیک کہہ رہی ہے' وہ کنیز میرے لئے حلال نہیں تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا! گویا کہ انہوں نے اس کی ناواقفیت کی بنیاد پر اس سے حد کو پرے کر دیا۔

بَابُ الْحَدِّ فِي الضَّرُورَةِ

باب: مجبوری کی صورت میں حد کا حکم

13649 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رُفْقَةً، مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ نَزَلُوا الْحَرَّةَ، وَمَعَهُمُ امْرَأَةٌ قَدْ أَصَابَتْ فَاحِشَةً، فَارْتَحَلُوا وَتَرَكُوهَا، فَأُخْبِرَ عُمَرُ خَبَرَهَا فَسَأَلَهَا، فَقَالَتْ: كُنْتُ امْرَأَةً مِسْكِينَةً لَا يَعْطِفُ عَلَيَّ أَحَدٌ بِشَيْءٍ، فَمَا وَجَدْتُ إِلَّا نَفْسِي قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى رُفْقَتِهَا، فَرَدُّوهُمْ، وَسَأَلَهُمْ عَنْ حَاجَتِهَا، فَصَدَّقُوهَا فَجَلَدَهَا مِائَةً، وَأَعْطَاهَا، وَكَسَاهَا، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهَا مَعَهُمْ "

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ مدینہ منورہ کے قریب

پتھریلے میدان میں آ کر ٹھہرے' ان کے ساتھ ایک خاتون بھی تھی' اس نے زنا کا ارتکاب کیا' اس کے ساتھی وہاں سے روانہ ہو گئے اور اسے وہیں چھوڑ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک خاتون کی صورت حال کے بارے میں بتایا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے دریافت کیا: تو اس نے بتایا کہ میں ایک غریب عورت ہوں' مجھے کسی نے بھی کچھ نہیں دیا' تو میرے لئے (کچھ خوراک حاصل کرنے کے لئے) اپنی ذات کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھیوں کو پیغام بھیج کر انہیں واپس بلوایا اور ان سے عورت کی ضرورت کے بارے میں دریافت کیا: تو ان لوگوں نے اس عورت کی بیان کی تصدیق کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو ایک سو کوڑے لگائے پھر اسے مال ودولت دیا' پہننے کے لئے لباس دیا اور ان لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کو بھی اپنے ساتھ لے کر جائیں۔

13650 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ قَدِمَتْ فِي رَكْبٍ حَاجِّينَ، فَنَزَلُوا بِالْحَرَّةِ حَتّٰى اِذَا ارْتَحَلُوا ذَاهِبِينَ تَرَكُوهَا، وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ عُمَرَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْهُمْ قَدْ زَنَتْ وَهِيَ بِالْحَرَّةِ، فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلَيْهَا فَسَاَلَهَا، فَقَالَتْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ يَتِيمَةً لَيْسَ لِي شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ .... عَلَى الْمَوَالِي، فَلَا يُقْبِلُ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ، وَلَمْ اَجِدْ اِلَّا نَفْسِي، وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَبَعَثَ فِي اَثَرِ الرَّكْبِ، فَرَدَّهُمْ، فَسَاَلَهُمْ عَمَّا قَالَتْ، وَ...... فَصَدَّقُوهَا، فَجَلَدَهَا مِائَةً، ثُمَّ كَسَاهَا وَحَمَلَهَا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوا بِهَا.

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' کچھ حاجیوں کے ساتھ (مدینہ منورہ) آئی' ان لوگوں نے (مدینہ منورہ سے باہر) پتھریلی زمین پر پڑاؤ کیا' جب وہ لوگ روانہ ہونے لگے' تو اس خاتون کو وہیں چھوڑ گئے' ان آدمیوں میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ان میں سے ایک خاتون نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' اور وہ خاتون پتھریلی زمین پر موجود ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو بلوا کر اس سے دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: اے امیر المومنین! میں ایک یتیم لڑکی تھی' میرا دنیا میں اور کوئی نہیں ہے ان میں سے کسی نے بھی میری طرف توجہ نہیں دی' تو میرے پاس اپنی ذات کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا' وہ عورت ثیبہ تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھی سواروں کے پیچھے بندہ بھیج کر انہیں واپس بلوایا اور ان سے عورت کے بیان کے بارے میں دریافت کیا: تو ان لوگوں نے عورت کے بیان کی تصدیق کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو ایک سو کوڑے لگوائے' پھر اسے پہننے کے لئے لباس دیا اور سوری کے لئے جانور دیا اور پھر (اس کے ساتھیوں سے) فرمایا: اس عورت کو ساتھ لے جاؤ۔

13651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ نَحْوَ هٰذَا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَتَرَكُوهَا بِبَعْضِ الْحَرَّةِ حَتّٰى بَذَلَتْ نَفْسَهَا، فَرَدَّهَا عُمَرُ اِلَى الْيَمَنِ، وَقَالَ: لَا تَذْكُرُوا مَا فَعَلَتْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس کے ساتھیوں نے' اس

عورت کو پتھریلے میدان میں کسی جگہ چھوڑ دیا' تو اس عورت نے اپنے آپ کو فروخت کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو یمن واپس بھجوا دیا اور فرمایا: اس عورت نے جو کیا ہے' تم لوگ اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرنا۔

13652 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَقْبَلْتُ اَسُوقُ غَنَمًا، فَلَقِيَنِي رَجُلٌ فَحَفَنَ لِي حِفْنَةً مِنْ تَمْرٍ، ثُمَّ حَفَنَ لِي حِفْنَةً مِنْ تَمْرٍ، ثُمَّ حَفَنَ لِي حِفْنَةً مِنْ تَمْرٍ، ثُمَّ اَصَابَنِي، فَقَالَ عُمَرُ: قُلْتِ مَاذَا؟ فَاَعَادَتْ. فَقَالَ عُمَرُ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ: مَهْرٌ مَهْرٌ، وَيُشِيرُ بِيَدِهِ كُلَّمَا قَالَ، ثُمَّ تَرَكَهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: محمد بن حارث نے ابوسلمہ بن سفیان کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی: ایک خاتون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اے امیر المؤمنین! میں اپنی بکریوں کو لے کر جا رہی تھی' ایک شخص کی مجھ سے ملاقات ہوئی' اس نے مجھے کھجوروں کا ایک تھال دیا' پھر اس نے مجھے کھجوروں کا ایک تھال دیا' پھر اس نے مجھے کھجوروں کا ایک تھال دیا' پھر اس نے کھجوروں کا ایک تھال مجھے دیا' پھر اس نے میرے ساتھ صحبت کر لی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ اس نے اپنی بات دُہرائی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ مہر ہے' مہر ہے' انہوں نے ہر مرتبہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا اور پھر اس عورت کو چھوڑ دیا۔

13653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، اَنَّ امْرَاَةً اَصَابَهَا جُوعٌ، فَاَتَتْ رَاعِيًا، فَسَاَلَتْهُ الطَّعَامَ، فَاَبَى عَلَيْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهُ نَفْسَهَا قَالَتْ: فَحَثَا لِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ تَمْرٍ، وَذَكَرَتْ اَنَّهَا كَانَتْ جُهِدَتْ مِنَ الْجُوعِ، فَاَخْبَرَتْ عُمَرَ فَكَبَّرَ، وَقَالَ: مَهْرٌ مَهْرٌ مَهْرٌ، كُلُّ حِفْنَةٍ مَهْرٌ وَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ

✻✻ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کو بھوک لاحق ہوئی' وہ ایک چرواہے کے پاس آئی' اس چرواہے سے کھانے کے لئے کچھ مانگا' تو چرواہے نے اسے کچھ بھی دینے سے انکار کر دیا' جب تک وہ عورت اپنا آپ اس کے حوالے نہیں کرتی' وہ عورت بیان کرتی ہے: پھر اس نے تین لپ کھجوریں مجھے دیں' پھر اس عورت نے یہ بات ذکر کی کہ اسے شدید بھوک لاحق ہو چکی تھی (اس لئے اس کو اپنا آپ فروخت کرنا پڑا) اس عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی' تو انہوں نے تکبیر کہی اور بولے: یہ مہر ہے' یہ مہر ہے' یہ مہر ہے' ہر ایک مرتبہ کا دیا ہوا لپ مہر ہے' اور پھر انہوں نے اس عورت سے حد کو پرے کر دیا۔

13654 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اُتِيَ بِامْرَاَةٍ لَقِيَهَا رَاعٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ وَهِيَ عَطْشَى، فَاسْتَسْقَتْهُ، فَاَبَى اَنْ يَسْقِيَهَا اِلَّا اَنْ تَتْرُكَهُ فَيَقَعَ بِهَا، فَنَاشَدَتْهُ بِاللّٰهِ فَاَبَى، فَلَمَّا بَلَغَتْ جَهْدَهَا اَمْكَنَتْهُ، فَدَرَاَ عَنْهَا عُمَرُ الْحَدَّ بِالضَّرُورَةِ "

✻✻ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خاتون کو لایا گیا' جسے کوئی چرواہا کسی ویرانے میں ملا' وہ خاتون پیاسی تھی' اس خاتون نے اس چرواہے سے پانی مانگا' تو اس نے اس عورت

کو پانی دینے سے انکار کر دیا' بشرطیکہ وہ عورت اس کو خود پر قابو دے' اس عورت نے اس شخص کو اللہ کے نام کا واسطہ دیا' لیکن اس چرواہے نے نہیں مانا' جب اس عورت کو شدید مجبوری لاحق ہوئی' تو اس نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا' تو اس کی مجبوری کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے حد کو پرے کر دیا۔

بَابٌ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ تُسْتَكْرَهَانِ

باب: جب کسی کنواری' یا ثیبہ عورت کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی جائے

13655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْبِكْرُ تُسْتَكْرَهُ نَفْسُهَا؟ قَالَ: مِثْلُ صَدَاقِ اِحْدَى نِسَائِهَا. قَالَ: وَصَدَاقٌ .. اَنْ تَصِيحَ، اَوْ يُوجَدَ بِهَا اَثَرٌ، قُلْتُ: الثَّيِّبُ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهَا بِشَيْءٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُسے اس جیسی دیگر خواتین کا سا مہر ملے گا' انہوں نے فرمایا: اور مہر ملے گا' (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ ساقط ہیں) اس کی صورت یہ ہے کہ وہ چیخے' یا اس کا کوئی نشان پایا جائے' میں نے کہا: ثیبہ کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

13656 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنِ اسْتَكْرَهَ امْرَاَةً بِكْرًا، فَلَهَا صَدَاقُهَا وَعَلَيْهِ الْحَدُّ، وَلَا حَدَّ عَلَيْهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: وَآيَةُ الْبِكْرِ تُسْتَكْرَهَ اَنْ تَصِيحَ، وَقَالَا: الثَّيِّبُ فِي ذٰلِكَ مِثْلُ الْبِكْرِ

* * معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زبردستی زنا کر لے' تو اس عورت کو مہر ملے گا اور اس مرد پر حد جاری ہوگی' عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس کی مانند بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: کنواری ہونے کی نشانی یہ ہے کہ جب اس کے ساتھ زبردستی کی جائے' تو وہ چیخ مارے' ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس بارے میں ثیبہ عورت کا حکم بھی کنواری کی مانند ہوگا۔

13657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: اُنْبِئْتُ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ يَرْوِيهِ اَصْحَابُ هٰذَا، عَنْ هٰذَا، وَيَرْوِيهِ اَصْحَابُ هٰذَا عَنْ هٰذَا فِي الْبِكْرِ تُسْتَكْرَهُ نَفْسُهَا: اَنَّ لِلْبِكْرِ مِثْلَ صَدَاقِ اِحْدَى نِسَائِهَا، وَلِلثَّيِّبِ مِثْلَ صَدَاقِ مِثْلِهَا

* * عبدالکریم بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے: اُن کے اور اُن کے شاگردوں نے یہ بات بیان کی ہے: جب کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زبردستی کی جائے' تو کنواری لڑکی کو اس جیسی دیگر لڑکیوں کی مانند مہر ملے گا اور ثیبہ عورت کو اس جیسی عورت کے مہر' جیسا مہر ملے گا۔

13658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَخَلَ عَلٰى امْرَاَةٍ فَصَاحَتْ،

وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ، فَاَخَذَهَا وَهِيَ تَصِيحُ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا قَالَ: "اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَمْ يَعْلَمْ جُلِدَ اَدْنَى الْحَدَّيْنِ لِصِيَاحِ الْمَرْاَةِ، وَقَوْلِهَا: لَسْتُ امْرَاَتَكَ، وَغُرِّمَ صَدَاقَهَا، وَاِنْ كَانَ عَلِمَ، اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ الْاَكْبَرُ اِنْ كَانَ اَحْصَنَ "

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے پاس آتا ہے' اور وہ عورت چیختی ہے' اس عورت کے پاس ایک اور عورت موجود ہوتی ہے' وہ اس عورت کو پکڑ لیتی ہے' لیکن وہ عورت چیختی ہے' پھر مرد اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اگر مرد کو اس (کے قابل حد جرم ہونے) کا پتہ نہیں تھا' تو اس عورت کے چیخنے' اور اس عورت کے یہ کہنے کہ میں تمہاری بیوی نہیں ہوں' اس کی وجہ سے اس پر چھوٹی قسم کے حد کے کوڑے لگائے جائیں گے' اور اس شخص کو اس عورت کے مہر کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا' اگر اسے اس بات کا علم ہوگا' تو اس پر بڑی حد جاری ہوگی' اگر وہ محصن ہوگا۔

13659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ فِي بِكْرٍ افْتُضَّتْ كَصَدَاقِ نِسَائِهَا قَالَ: قَضَى بِذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ

✵✵ ابن شہاب نے کنواری لڑکی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جب اس کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی جائے تو اس کو اس جیسی دیگر خواتین کی طرح کا مہر ملے گا

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) خلیفہ عبدالملک نے اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

13660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّتِي تَقُولُ غُصِبَتْ نَفْسِي يُدْرَاُ عَنْهَا الْحَدُّ، وَاِنْ كَانَ حَمْلٌ

✵✵ سفیان ثوری ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتی ہے کہ میری ذات کو غصب کر لیا گیا تھا (یعنی میرے ساتھ زنا بالجبر ہوا تھا)' تو اس سے حد کو پرے کر دیا جائے گا' خواہ وہ حاملہ ہو۔

13661 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ، يَسْتَكْرِهُ الْجَارِيَةَ، فَقَالَ: اِذَا اُقِيمَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ

✵✵ امام شعبی کے بارے میں' جابر نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جب (مرد پر) حد قائم ہو جائے گی' تو مہر کی ادائیگی کالعدم ہو جائے گی۔

13662 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

✵✵ ابن شبرمہ نے' امام شعبی کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

13663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا اسْتَكْرَهَ امْرَاَةً، فَافْتَضَّهَا: فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَدَّ، وَاَغْرَمَهُ ثُلُثَ دِيَتِهَا "

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' ایک عورت کے ساتھ زبردستی کر کے ساتھ صحبت کر لی' تو حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس مرد پر حد جاری کی اور اسے اس عورت کی ایک تہائی دیت (جتنی رقم کا) جرمانہ کیا۔

13664 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ، اَنَّ امْرَاَةً مُتَعَبِّدَةً حَمَلَتْ، فَقَالَ عُمَرُ: اُرَاهَا قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ تُصَلِّي فَخَشَعَتْ فَسَجَدَتْ فَأَتَاهَا غَاوٍ مِّنَ الْغُوَاةِ فَتَحَشَّمَهَا، فَاَتَتْهُ فَحَدَّثَتْهُ بِذٰلِكَ سَوَاءً فَخَلّٰى سَبِيْلَهَا

✵✵ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ ایک عورت، جو نیک ہے وہ (شادی شدہ ہوئے بغیر) حاملہ ہوگئی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ رات کو نماز پڑھتی رہتی ہے اور خشوع و خضوع رکھتی ہے اور سجدے کرتی ہے اور پھر اس کے پاس کوئی ہوائی چیز آئی اس نے اسے خراب کر دیا، وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور اس نے اس بارے میں پوری صورت حال بتائی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

13665 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ، عَنِ امْرَاَةٍ اَنَّهَا حَامِلٌ، فَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُحْرَسَ حَتّٰى تَضَعَ، فَوَضَعَتْ مَاءً اَسْوَدَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَمَّةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ

✵✵ علی بن اقمر نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا خیال رکھا جائے، جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دے دیتی، تو اس نے سیاہ رنگ کے پانی کو جنم دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا ہے۔

13666 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا مُوسَى، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فِي امْرَاَةٍ اَتَاهَا رَجُلٌ وَهِيَ نَائِمَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّ رَجُلًا اَتَانِيْ، وَاَنَا نَائِمَةٌ، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ حَتّٰى قَذَفَ فِيَّ مِثْلَ شِهَابِ النَّارِ، فَكَتَبَ عُمَرُ: تِهَامِيَّةٌ تَنَوَّمَتْ قَدْ يَكُوْنُ مِثْلُ هٰذَا، وَاَمَرَ اَنْ يُدْرَاَ عَنْهَا الْحَدُّ

✵✵ عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے بارے میں خط لکھا: جس کے پاس ایک شخص آیا اور وہ عورت اس وقت سو رہی تھی، اس عورت کا یہ کہنا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا تھا، میں اس وقت سو رہی تھی، اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں ہے، لیکن مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس نے میرے اندر آگ کا انگارہ داخل کر دیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خط کے جواب میں لکھا: یہ تہامہ کی رہنے والی عورت ہے، جو سو رہی تھی، اس کے ساتھ اس طرح کی صورت حال پیش آ گئی ہوگی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس سے حد کو پرے کر دیا جائے۔

بَابُ الْاَمَةُ تُسْتَكْرَهُ

باب: کنیز کے ساتھ زبردستی کی جانا

13667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْاَمَةُ ثَيِّبًا فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهَا، وَاِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَالْعُشْرُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی ثیبہ کنیز کے ساتھ زبردستی کی جائے' تو اس کی قیمت کے دسویں حصے کا نصف (یعنی قیمت کا بیسواں حصہ) ادا کیا جائے گا' اور اگر وہ کنیز کنواری ہو' تو پھر دسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔

13668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَا: فِي الْاَمَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ: اِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَعُشْرُ ثَمَنِهَا، وَاِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهَا

٭٭ عبدالکریم نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کنیز کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

''اگر اس کے ساتھ زبردستی کرلی جائے' تو اگر تو وہ کنواری ہو' تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ ادا کیا جائے گا اور اگر وہ ثیبہ ہو' تو اس کی قیمت کے دسویں حصے کا نصف (یعنی بیسواں حصہ) ادا کیا جائے گا۔

13669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَاِبْرَاهِيمَ، قَالَا: اِذَا افْتَضَّ الْعَبْدُ الْاَمَةَ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ صَدَاقٌ قَالَ شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَلَيْهِ الصَّدَاقُ

٭٭ شعبہ نے حکم اور ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی غلام' کسی کنیز کے ساتھ زبردستی کرلے' تو غلام پر مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

منصور نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

13670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي مَنْزِلٍ وَّاحِدٍ، مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا جَارِيَةٌ، فَجَاءَ اَحَدُهُمَا فَدَعَا جَارِيَتَهُ، فَجَاءَتْ جَارِيَةُ صَاحِبِهِ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهَا جَارِيَتُهُ قَالَ: اَرٰى اَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ اَهْوَنُ الْحَدَّيْنِ، اُحْصِنَ اَوْ لَمْ يُحْصَنْ، حِيْنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَيُسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ، وَتُجْلَدُ الْجَارِيَةُ خَمْسِينَ جَلْدَةً، حِيْنَ قَرَّتْ لَهُ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو ایک ہی جگہ پر ٹھہرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک کنیز ہوتی ہے پھر ان میں سے ایک شخص آتا ہے' اور اپنی کنیز کو بلاتا ہے' تو اس کے ساتھی کی کنیز آجاتی ہے' وہ شخص اس کنیز کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' حالانکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کی اپنی کنیز ہے' تو زہری فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے شخص پر آسان والی حد جاری کی جائے گی' خواہ محصن ہو یا محصن نہ ہو' یہ اس وقت ہے' جب معاملہ اس کے سامنے واضح نہ ہو' اور اُس سے اِس بارے میں دریافت کیا جاچکا ہو' اور کنیز کو پچاس کوڑے لگائے جائیں گے' جب وہ اس بات کا اقرار کرلے گی۔

بَابُ الْمَرْاَةُ تَفْتَضُّ الْمَرْاَةَ بِاِصْبَعِهَا

باب: عورت کا کسی دوسری عورت کی شرم گاہ میں انگلی داخل کرنا

13671 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ اَبِي عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَمُغِيرَةَ،

عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ جَارِيَةً كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ، فَخَشِيَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَافْتَضَّتْهَا بِاِصْبَعِهَا، وَاَمْسَكَهَا نِسَاءٌ مَعَهَا فَرُفِعَتْ اِلَى عَلِيٍّ، فَاَمَرَ الْحَسَنَ اَنْ يَقْضِيَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: اَرَى اَنْ تُجْلَدَ الْحَدَّ لِقَذْفِهَا اِيَّاهَا، وَاَنْ تُغَرَّمَ الصَّدَاقَ بِافْتِضَاضِهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ: "كَانَ يُقَالُ: لَوْ عَلِمَتِ الْاِبِلُ طَحِينًا لَطَحَنَتْ

قَالَ: وَقَالَ مُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ الْحَسَنُ: عَلَيْهَا الصَّدَاقُ، وَعَلَى الْمُمْسِكَاتِ. لَمْ يَقُلْهُ غَيْرُ الْمُغِيرَةِ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی ایک کنیز تھی' اس شخص کی بیوی کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ شخص اس کنیز کے ساتھ شادی نہ کر لے' تو اس نے اپنی انگلی کے ذریعے اس کنیز کی شرم گاہ میں برا فعل کیا' اس عورت کی ساتھی عورتوں نے اس کنیز کو پکڑا ہوا تھا' یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا' تو انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ دیں تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس عورت پر حد جاری ہوگی' جو کوڑوں کی ہوگی' کیونکہ اس نے اس کنیز پر الزام لگایا ہے' اور اس عورت نے کیونکہ اس کی شرم گاہ میں انگلی داخل کی ہے' اس وجہ سے اسے جرمانہ بھی دینا ہوگا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے: اگر اونٹوں کو پیسنے کا پتہ چل جائے تو وہ یہی کام کریں۔

مغیرہ نامی راوی نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اس عورت پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی' اور جن عورتوں نے اس کنیز کو پکڑا ہوا تھا' ان پر بھی لازم ہوگی' یہ بات مغیرہ نامی راوی کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کی۔

13672 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ عِنْدَهُ يَتِيمَةٌ فَغَارَتِ امْرَاَتُهُ عَلَيْهَا فَدَعَتْ نِسْوَةً، فَاَمْسَكْنَهَا، فَافْتَضَّتْهَا بِاِصْبَعِهَا، وَقَالَتْ لِزَوْجِهَا: زَنَتْ، فَحَلَفَ لَيَرْفَعَنَّ شَاْنَهَا فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ: كَذَبَتْ، فَاَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ، فَرُفِعَ شَاْنُهَا اِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ لِلْحَسَنِ: قُلْ فِيهَا. فَقَالَ: بَلْ اَنْتَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَتَقُولَنَّ. قَالَ: تُجْلَدُ اَوَّلَ ذٰلِكَ بِمَا اقْتَرَفَ عَلَيْهَا، وَعَلَى النِّسْوَةِ مِثْلُ صَدَاقِ اِحْدَى نِسَائِهَا، سِوَى الْعَقْلِ بَيْنَهُنَّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ عَلِمَتِ الْاِبِلُ طَحِينًا لَطَحَنَتْ. قَالَ: وَمَا طَحَنَتِ الْاِبِلُ حِينَئِذٍ فَقَضَى بِذٰلِكَ عَلِيٌّ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(ان کے زمانے میں) ایک شخص کے پاس' ایک یتیم لڑکی رہتی تھی' اس شخص کی بیوی کو اس یتیم لڑکی پر بڑا غصہ تھا' اس نے کچھ عورتوں کو بلوایا' ان عورتوں نے اس لڑکی کو پکڑ لیا' تو اس عورت نے اپنی انگلی اس لڑکی کی شرم گاہ میں داخل کی (اور اس کے پردہ بکارت کو پھاڑ دیا) پھر اس عورت نے اپنے شوہر سے کہا: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو اس نے یہ حلف اُٹھایا کہ وہ اس عورت کے معاملے کو قاضی کے سامنے پیش کرے گا' اس لڑکی نے کہا: یہ جھوٹ بول رہی ہے' پھر اس نے اس شخص کو پوری کہانی سنائی' اس کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس کے بارے میں رائے دو! تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس بارے میں رائے دیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بھی اس بارے

میں کچھ کہو! تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عورت نے اس لڑکی پر جو الزام لگایا ہے' اس کی وجہ سے سب سے پہلے اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اس لڑکی کو مہر کی ادائیگی عورتوں پر لازم ہوگی' البتہ یہ ادائیگی ان سب خواتین کے درمیان تقسیم ہوگی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اونٹوں کو پیسنے کا پتہ چل جائے تو وہ یہی کام کریں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

13673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوِ افْتَضَّتْ جَارِيَةٌ جَارِيَةً بِاِصْبَعِهَا غَرِمَتْ صَدَاقَهَا كَصَدَاقِ امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَائِهَا. فَقَضٰى بِذٰلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی لڑکی کسی دوسری لڑکی کی شرم گاہ میں انگلی داخل کر کے اس کا پردہ بکارت ضائع کر دے' تو وہ دوسری لڑکی کا مہر تاوان کے طور پر ادا کرے گی' جو اس جیسی دیگر خواتین کا مہر ہوتا ہے۔

خلیفہ عبدالملک نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

بَابٌ لَا يَبْلُغُ بِالْحُدُوْدِ الْعُقُوْبَاتُ

باب: کوئی بھی سزا' حد تک نہیں پہنچے گی

13674 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، اَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَلَا يَبْلُغُ بِنَكَالٍ فَوْقَ عِشْرِيْنَ سَوْطًا

✵✵ یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: کوئی بھی سزا بیس کوڑوں سے زیادہ نہیں ہوگی۔

13675 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَهْبَانَ، سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ظُهُوْرُ الْمُسْلِمِينَ حِمًى لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اِلَّا اَنْ يُخْرِجَهَا حَدٌّ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطِهِ قَائِمًا بِنَفْسِهِ

✵✵ حبیب بن صہبان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مسلمانوں کی پشتیں چراہ گاہ (یعنی قابل احترام) ہیں' جو کسی بھی شخص کے لئے حلال نہیں ہیں' البتہ اگر حد انہیں (قابل احترام ہونے کی حدود) سے باہر نکال دے تو حکم مختلف ہوگا۔

راوی (حبیب بن صہبان) بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے' تو میں نے ان کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی تھی۔

13676 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَبْلُغُ الْعُقُوبَةُ بِالْحُدُوْدِ

✵✵ ابوبکر بن عبدالرحمٰن [illegible]

13677 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهٗ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عُقُوْبَةَ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی سزا' دس کوڑوں (یا لاٹھیوں) سے زیادہ نہیں ہوگی' البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے' کسی حد کا معاملہ ہو' تو حکم مختلف ہوگا''۔

13678 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: صَاحَتْ جَارِيَةٌ فِىْ بَيْتٍ بِدِمَشْقَ فَتَغَوَّثَتْ، فَاِذَا هِىَ قَدْ اَفْرَغَتِ الدَّمَ فِى الْبَيْتِ، وَقَدْ فَرَّ صَاحِبُ الْبَيْتِ ، فَكَتَبَ فِيْهَا الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِىْ خِلَافَتِهٖ، فَكَتَبَ: اَنْ قَدِ اتُّهِمَ بِنَفْسِهٖ، فَعَاقِبْهُ عُقُوْبَةً مُّؤْلِمَةً، وَلَا تَبْلُغْ حَدًّا وَّانْ انْفِهٖ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: دمشق میں ایک گھر میں' ایک لڑکی نے بلند آواز میں چیخ ماری اور مدد کے لئے پکارا' گھر میں اس کا خون پھیلا ہوا تھا اور گھر کا مالک فرار ہو چکا تھا' ضحاک بن عبدالرحمٰن نے اس لڑکی کے بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا' یہ اُن کے عہد خلافت کی بات ہے' تو عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا: اس گھر کے مالک پر الزام عائد ہوا ہے' تو تم اسے ایسی سزا دو' جو تکلیف دہ ہو' لیکن حد تک نہ پہنچتی ہو اور پھر تم اسے جلاوطن کر دینا۔

13679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا ضَرْبَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ اِلَّا فِىْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دس ضربوں سے زیادہ پٹائی نہیں ہوگی' البتہ اللہ تعالیٰ کی حدود کا معاملہ مختلف ہے''۔

بَابٌ لَا يَزْنِى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب: زنا کرنے والا شخص' زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا

13680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، مِرَارًا يَقُوْلُ: الْعَيْنُ تَزْنِىْ، وَالْفَمُ يَزْنِىْ، وَالْقَلْبُ يَزْنِىْ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَالرِّجْلُ تَزْنِىْ فَعَدَّدَهُنَّ كَذٰلِكَ، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهٗ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا يَزْنِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَشْرَبُ قَالَ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ: وَاِذِ اعْتَزَلَ خَطِيْئَتَهٗ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ حضرت ابوہریرہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ناک بھی زنا کرتی ہے منہ بھی زنا کرتا ہے دل بھی زنا کرتا ہے دونوں ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں پاؤں بھی زنا کرتے ہیں''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ تمام اعضاء شمار کروائے (پھر وہ بولے:) ''پھر شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کی تکذیب کر دیتی ہے''۔

عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شخص شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا''۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: ''اگر کوئی شخص اپنی غلطی سے الگ ہو جائے تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے''۔

13681 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَزْنِىْ، وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَسْرِقُ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَشْرَبُ . قَالَ: وَمَا اَعْلَمُهُ اِلَّا كَانَ يُخْبِرُهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا ہے چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا''

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی تھی۔

13682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

13682-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة - حديث: 111'مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي يخرج صاحبها من الإيمان عند فعلها والمعاصي التي - حديث: 29' صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فرض الإيمان - ذكر خبر ثان يصرح بإطلاق لفظة مرادها نفي الاسم عن الشيء ' حديث: 186'سنن الدارمي - ومن كتاب الأشربة' باب في التغليظ لمن شرب الخمر - حديث: 2079'سنن أبي داؤد - كتاب السنة' باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه - حديث: 4090'سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب النهي عن النهبة - حديث: 3934' السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' تعظيم السرقة - حديث: 4812'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' ما ذكر في الزنا وما جاء فيه - حديث: 13629'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأشربة' ذكر الأوعية التي خص النبي صلى الله عليه وسلم بالنهي عن - ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر وحد الخمر' حديث: 5024'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' جماع أبواب من تجوز شهادته , ومن لا تجوز من الأحرار - حديث: 19304' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - أحاديث للشافعي لم يذكرها في الكتاب' حديث: 6360' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث: 4834'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11416'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث: 907'شعب الإيمان للبيهقي - باب القول في زيادة الإيمان ونقصانه ' حديث: 34' الشريعة للآجري - باب ذكر ما دل على زيادة الإيمان ونقصانه' حديث: 222

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَغُلُّ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ اِلَيْهِ النَّاسُ فِيهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ زَالَ مِنْهُ الْاِيمَانُ قَالَ: يَقُوْلُ: الْاِيمَانُ كَالظِّلِّ.

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے' مومن نہیں رہتا' دھوکہ دینے والا دھوکہ دیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' لوٹنے والا لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا' جبکہ وہ سرِ عام لوگوں سے لوٹ رہا ہو''۔

معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب آدمی (ان میں سے) کسی کام کا ارتکاب کرتا ہے' تو اس سے ایمان ہٹ جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایمان سائے کی مانند ہوتا ہے۔

13683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ: لَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ: هٰذَا نَهْيٌ، يَقُوْلُ حِيْنَ هُوَ مُؤْمِنٌ لَا يَفْعَلَنَّ يَعْنِيْ لَا يَسْرِقُ، وَلَا يَزْنِيْ، وَيَغُلُّ "

✵✵ عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' جبکہ ابو ہارون نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا''

وہ (یعنی راوی) بیان کرتے ہیں: یہ ممانعت ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص مومن ہوگا' وہ ایسا ہرگز نہیں کرے گا' یعنی نہ تو وہ چوری کرے گا' اور نہ زنا کرے گا' اور نہ ہی دھوکہ دے گا۔

13684 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِيْ زَانٍ وَّهُوَ حِيْنَ يَزْنِيْ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْحُدُوْدَ - يَعْنِي الْخَمْرَ - حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَنْتَهِبُ اَحَدُكُمْ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ اِلَيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْيُنَهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِيَّاكُمْ، اِيَّاكُمْ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' محمد کی جان ہے' کوئی بھی شخص جب کوئی قیمتی

چیز لوگوں کے سامنے سرِ عام لوٹتا ہے تو وہ اُسے لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور کوئی بھی شخص دھوکہ دیتے ہوئے مومن نہیں رہتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ (ان گناہوں سے) بچ کے رہنا' تم لوگ بچ کے رہنا!

13685 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: لَا يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَزْنِیْ، فَاِذَا زَالَ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ لَيْسَ اِذَا تَابَ مِنْهُ، وَلٰكِنْ اِذَا ارْتَجَعَ عَنِ الْعَمَلِ قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّهُ ذَكَرَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے' مومن نہیں رہتا' جب وہ یہ کام ختم کردیتا ہے' تو ایمان اس کی واپس آجاتا ہے' یہ اس وقت نہیں ہوتا' جب وہ اس کام سے توبہ کرتا ہے' بلکہ جب وہ اس کام کو ختم کرتا ہے' اس وقت ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

13686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَرَاهُ قَالَ: لَا يَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور توبہ کی گنجائش اس کے بعد بھی موجود ہوتی ہے۔

13687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلٰى مَمْلُوْكِهِ الْبَاءَةَ وَيَقُوْلُ: مَنْ اَرَادَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ زَوَّجْتُهُ، فَاِنَّهُ لَا يَزْنِیْ زَانٍ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ، فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِ بَعْدُ رَدَّهُ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَمْنَعَهُ مَنَعَهُ

٭٭ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنے غلاموں کو پاکدامنی اختیار کرنے کا کہتے تھے اور فرماتے تھے: تم میں سے جو شخص شادی کرنا چاہتا ہے' میں اس کی شادی کروادوں گا' کیونکہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اسلام کا پٹہ اتار دیتا ہے پھر اگر وہ چاہے' تو اس کی طرف اس پٹے کو واپس کردیتا ہے' اور اگر چاہے' تو اُس کی طرف (اس پٹے کو) واپس نہیں کرتا ہے۔

13688 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، اَنَّ اَبَا صَالِحٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِی الزَّانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا''۔

بَابٌ زِنَا الْفَمِ

باب: منہ کا زنا

13689 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ قَبَّلَ اَمَةً؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: زَنٰى فُوهُ قَالَ: ابْتَاعَهَا بَعْدُ قَالَ: هِيَ لَهُ حَلَالٌ. قَالَ: فَمَا كَفَّارَةُ مَا مَضٰى قَالَ: يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ جو کسی کنیز کا بوسہ لے لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کے منہ نے زنا کیا ہے' اس شخص نے دریافت کیا: اگر بعد میں وہ اس کنیز کو خرید لے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کنیز اس شخص کے لئے حلال ہوگی' اس شخص نے دریافت کیا: اس نے جو پہلے کام کیا تھا اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کہ وہ توبہ کرے اور دوبارہ یہ حرکت نہ کرے۔

13690 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُحَرَّرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ، يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

13691 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَبَّلْتُ امْرَاَةً لَا تَحِلُّ لِي قَالَ: زَنٰى فُوكَ قَالَ: فَمَا عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

٭٭ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اس نے کہا: میں نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا تھا' جو میرے لئے حلال نہیں تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے منہ نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' اس نے دریافت کیا: مجھ پر کیا لازم ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

13692 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ فَقَالَ: قَبَّلْتُ جَارِيَةً قَالَ: زَنٰى فُوكَ

٭٭ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اس نے کہا: میں نے ایک لڑکی کا بوسہ لے لیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے منہ نے زنا کیا ہے۔

13693 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ، فَقَالَ: رَجُلٌ قَبَّلَ اَمَةً لِغَيْرِهِ قَالَ: زَنٰى فُوهُ قَالَ: يَشْتَرِيهَا فَيُصِيبُهَا قَالَ: اِنْ شَاءَ فَعَلَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَا[illegible]ـهُ. قَالَ: اَنْ لَا يَعُودَ

٭٭ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اس نے کہا: ایک شخص کسی دوسرے کی کنیز کا بوسہ لے لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس کے منہ نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' اس شخص نے دریافت کیا: وہ شخص اس کنیز کو خرید کر پھر اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر وہ چاہے' تو ایسا کر سکتا ہے۔

میمون بن مہران نے یہ بات نقل کی ہے: اس شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی دریافت کیا تھا: کہ ایسے شخص کی توبہ کیا ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ کہ وہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔

13694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَا شَيْءٌ فِي النَّاسِ اَكْثَرَ مِنَ الزِّنَا لَيْسَ لَهُ رِيحٌ يُوجَدُ، وَلَا يَظْهَرُ فَتَقُومُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ

٭٭ مسروق بیان کرتے ہیں: لوگوں میں سب سے زیادہ خرابی زنا کے حوالے سے پائی جائے گی' کیونکہ اس کی کوئی بُو تو ہوتی نہیں ہے' جو محسوس ہو جائے اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی ثبوت قائم ہو جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْاٰخَرَ، اَيُّهُمَا يُسْاَلُ الْبَيِّنَةَ

باب: جب کوئی شخص کسی دوسرے پر زنا کا الزام لگائے تو ان دونوں میں سے کس سے ثبوت کے بارے میں دریافت کیا جائے گا؟

13695 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنَّمَا الْبَيِّنَةُ عَلَى النَّافِي، وَاسْتَشَارَنِي عِيَاضٌ فِي عَاتِقٍ رُمِيَتْ قَالَ: فَاَرَادَ اَنْ يُرْسِلَ اِلَيْهَا لِيَكْشِفَهَا، فَنَهَيْتُهُ، فَاَرْسَلَ اِلَى اَبِي سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي سَلَمَةَ فَنَهَيَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ثبوت فراہم کرنا' نفی کرنے والے پر لازم ہوگا۔

عیاض نے ایک گردن کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا' جس پر الزام لگایا گیا تھا' تو انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس کنیز کی طرف کسی کو بھجوائیں' تاکہ اس کنیز کا جائزہ لیا جائے' تو میں نے انہیں اس بات سے منع کیا' پھر انہوں نے ابوسفیان بن عبداللہ اور ابوسلمہ کی طرف اس بارے میں پیغام بھیجا' تو انہوں نے بھی اُن صاحب کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

13696 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ، يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلًا فَلَمَّا رَفَعَهُ قَالَ: اِنَّ اُمَّهُ يَهُودِيَّةٌ اَوْ نَصْرَانِيَّةٌ قَالَ: يُسْاَلُ هٰذَا - يَعْنِي الْبَيِّنَةَ - اَنَّ اُمَّهُ حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ. قَالَ سُفْيَانُ فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ اَيُّهُمَا يُسْاَلُ الْبَيِّنَةَ يَقُولُ: لَسْتَ ابْنَ فُلَانٍ. قَالَ: يُسْاَلُ الْمُنْفَى الْبَيِّنَةَ، وَاَنَّهُ ابْنُ فُلَانٍ، فَاِنْ اَخْرَجَ ضُرِبَ الْقَاذِفُ، قَالَ سُفْيَانُ: "لَا يُسْتَحْلَفُ الْقَاذِفُ، وَلَا الْمَقْذُوفُ، وَكَذٰلِكَ الْقَذْفُ كُلُّهُ اِنْ قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلًا: لَيْسَتْ لَهُ بَيِّنَةٌ لَمْ يُحَلَّفْ وَاحِدًا مِنْهُمَا"

٭٭ امام عبدالرزاق بیان [illegible] شخص [illegible] بارے میں دریافت کیا گیا' جو

کسی دوسرے شخص پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے اور کہتا ہے: اِس کی ماں یہودی یا عیسائی ہے' تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جائے گا' یعنی اس بات کا ثبوت مانگا جائے گا کہ اس کی ماں ایک آزاد مسلمان عورت تھی۔

جو شخص کسی دوسرے شخص کی نفی کر دیتا ہے' اس کے بارے میں سفیان یہ کہتے ہیں: ان میں سے کس سے ثبوت مانگا جائے گا؟ وہ شخص یہ کہتا ہے کہ تم فلاں کے بیٹے نہیں ہو' تو سفیان کہتے ہیں: کہ جس شخص کی نفی کی گئی ہے اس سے ثبوت مانگا جائے گا کہ وہ فلاں کا بیٹا ہے' اگر وہ ثبوت پیش کر دیتا ہے' تو پھر الزام لگانے والے کی پٹائی کی جائے گی۔

سفیان فرماتے ہیں: زنا کا الزام لگانے والے شخص' یا جس پر زنا کا الزام لگا ہے' ان سے حلف نہیں لیا جائے گا' زنا کے الزام کی ہر صورت میں یہی حکم ہوگا' اگر کوئی شخص دوسرے پر الزام لگا لیتا ہے' اور اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوتا' تو بھی ان دونوں میں سے کسی سے حلف نہیں لیا جائے گا

13697 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَاَلَهُ عَنِ الْقَاذِفِ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: يُسْتَحْلَفُ. وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا يُسْتَحْلَفُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْتَحْلِفُهُ اِذَا لَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: فَاَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے یہ بات نقل کی ہے: ان سے زنا کا الزام لگانے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو زہری نے فرمایا: اُس سے حلف لیا جائے گا۔

حماد کہتے ہیں: اُس سے حلف نہیں لیا جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز ایسے شخص سے حلف لیا کرتے تھے' جب کوئی ثبوت موجود نہیں ہوتا تھا

(امام عبدالرزاق کے شاگرد کہتے ہیں:) ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کونسا موقف زیادہ محبوب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ اس شخص سے حلف لیا جائے۔

13698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقَوْمِ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ فُلَانًا لَّيْسَ بِابْنِ فُلَانٍ قَالَ: اِذَا اَثْبَتَ نَسَبَهُ، فَلَوْ جَاءَ بِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ يَشْهَدُوْنَ لَمْ يُخْرِجُوْهُ مِنْ نَسَبِهِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: لوگوں سے دریافت کیا جائے گا' وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ فلاں' فلاں کا بیٹا نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ اپنا نسب ثابت کر دے گا' تو پھر اگر وہ ربیعہ یا مضر جتنے افراد بھی لے آئیں' جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں' تو بھی یہ چیز اُس کے نسب سے باہر نہیں نکال سکے گی۔

بَابُ قَذْفِ الصَّغِيْرَيْنِ

باب: کم سن بچوں پر زنا کا الزام لگانا

13699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَذَفَ صَبِيًّا اَوْ صَبِيَّةً، فَلَا حَدَّ

عَلَيْهِ

✽✽ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی بچے یا بچی پر زنا کا الزام لگا دے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى قَاذِفِ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ حَدٌّ

✽✽ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے یا بچی پر زنا کا الزام لگانے والے پر حد جاری نہیں ہوگی۔

بَابُ التَّعْرِيضُ

باب: تعریض (کے طور پر' زنا کا الزام لگانا)

13701 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: التَّعْرِيضُ؟ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ حَدٌّ قَالَ هُوَ وَعُمَرُ: فِيهِ نَكَالٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يُسْتَحْلَفُ مَا اَرَادَ كَذَا وَكَذَا؟

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: تعریض (کے طور پر زنا کا الزام لگانے کا حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: ایسی صورت میں حد لازم نہیں ہوگی۔

انہوں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یا شاید عمر بن عبدالعزیز) نے یہ کہا ہے: ایسی صورت میں سزا دی جائے گی' میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اس شخص سے یہ حلف لیا جائے گا کہ اس نے یہ' یہ مفہوم مراد لیا تھا؟ (عطاء کا جواب متن میں مذکور نہیں ہے۔)

13702 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ رَجُلٌ لِاَخِيهِ اِنَّ ابْنَهُ لَيْسَ بِاَخِي. قَالَ: لَا يُحَدُّ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی شخص اپنے بھائی کے بارے میں یہ کہتا ہے: اس کا بیٹا میرا بھائی نہیں ہے' تو وہ فرماتے ہیں: اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

13703 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَحُدُّ فِي التَّعْرِيضِ بِالْفَاحِشَةِ

✽✽ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: تعریض کے طور پر زنا کا الزام لگانے کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حد جاری کرواتے تھے۔

13704 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي هِجَاءٍ، اَوْ عَرَّضَ لَهُ فِيهِ، فَاسْتَادَى عَلَيْهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ: لَمْ اَعْنِ هٰذِهِ اِنَّمَا اَرَدْتُ شَيْئًا آخَرَ. قَالَ الرَّجُلُ فَيُسَمِّيَ لَكَ مَنْ عَنَى. قَالَ عُمَرُ: " صَدَقَ، قَدْ اَقْرَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ بِالْقَبِيحِ - اَوْ قَالَ: بِالْاَمْرِ الْقَبِيحِ - فَوَرِّكْهُ عَلٰى مَنْ شِئْتَ، فَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدًا فَجَلَدَهُ الْحَدَّ ".

✽✽ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کی ہجو کرتے ہوئے اس کی عزت پر حملہ کیا' تو اس

شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بدلہ دلوانے کے لئے کہا: دوسرے شخص نے اس سے کہا: میں نے یہ مراد نہیں لیا تھا' میں دوسرا مفہوم مراد لے رہا تھا' تو اس شخص نے کہا: تو تم وہ بیان کردو کہ تم کیا مراد لے رہے تھے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سچ کہہ رہا ہے' تم نے اپنی ذات کے بارے میں قبیح بات کا اقرار کیا ہے' تو اب تم جس کو چاہو اسے متعین کردو' تو اس نے کسی کا ذکر نہیں کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حد کے طور پر کوڑے لگوائے۔

13705 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ صَفْوَانَ، وَاَيُّوبَ، اَنَّهُ حُدَّ فِي التَّعْرِيضِ، وَالَّذِي كَانَ يَحُدُّ فِي التَّعْرِيضِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِكْرِمَةَ بْنَ عَامِرِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ عَبْدِ الدَّارِ هَجَا وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدٍ فَتَعَرَّضَ لَهُ فِي هِجَائِهِ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ

❊❊ ابن ابوملیکہ نے سفیان اور ایوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: تعریض میں حد جاری کی جائے گی' جس نے تعریض کی صورت میں حد جاری کرنے کا حکم دیا ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں' انہوں نے عکرمہ بن عامر پر حد جاری کروائی تھی' جنہوں نے وہب بن زمعہ کی ہجو کرتے ہوئے' ان کی ہجو میں تعریض کی تھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

13706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: يَا ابْنَ الْعَبْدِ، اَوْ اَيُّهَا الْعَبْدُ قَالَ: اِنَّمَا عَنَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يُسْتَحْلَفُ بِاللّٰهِ مَا اَرَادَ اِلَّا ذٰلِكَ، وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ، وَاِنْ نَكَلَ، عَنْ ذٰلِكَ جُلِدَ

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے سے یہ کہتا ہے: اے غلام کے بیٹے! یا اے غلام! اور پھر وہ شخص کہتا ہے: میں نے مراد یہ لیا ہے کہ یہ اللہ کا بندہ ہے' تو اس شخص سے اللہ کے نام پر حلف لیا جائے گا کہ اس نے صرف یہی مراد لیا تھا (اگر وہ حلف اٹھالیتا ہے) تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی' اور اگر وہ انکار کردیتا ہے' تو پھر اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

13707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: يَا ابْنَ الْحَائِكِ، يَا ابْنَ الْخَيَّاطِ، يَا ابْنَ الْاِسْكَافِ، يُعَيِّرُهُ بِبَعْضِ الْاَعْمَالِ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ بِاللّٰهِ مَا اَرَادَ نَفْيَهُ، وَمَا عَنَى اِلَّا عَمَلَ اَبِيهِ، فَاِنْ حَلَفَ تُرِكَ، وَاِنْ نَكَلَ حُدَّ

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے جولاہے کے بیٹے! یا اے درزی کے بیٹے! یا اے اسکاف کے بیٹے! یعنی وہ کسی پیشے کے حوالے سے دوسرے کو عار دلاتا ہے' تو زہری نے فرمایا: اس شخص سے اللہ کے نام کا حلف لیا جائے گا کہ اس کی مراد (نسب کی) نفی کرنا نہیں ہے' اور اس نے صرف یہ مراد لیا ہے کہ اس کے باپ کا کام یہ تھا' اگر وہ حلف اٹھالیتا ہے' تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اور اگر وہ انکار کردیتا ہے' تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔

13708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي التَّعْرِيضِ عُقُوبَةٌ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: تعریض (کے طور پر زنا کا الزام لگانے کی صورت میں) سزا دی جائے گی۔

13709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ اَبِي كِرَانَةَ قَالَ: يُضْرَبُ الْحَدَّ اِلَّا اَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهُ لَقَبٌ

٭٭ سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے سے کہا: اے ابن ابوکرانہ! سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری کی جائے گی' البتہ اگر وہ ثبوت فراہم کردے کہ یہ (دوسرے شخص کے باپ کا لقب) ہے' تو حکم مختلف ہوگا۔

13710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اِنَّكَ الدَّعِيُّ، قَالَ: "لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، وَلَوْ قَالَ: ادَّعَاكَ سِتَّةٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَدٌّ"

٭٭ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم دعی (جس کے بارے میں ایک سے زیادہ لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ یہ میری اولاد ہے) ہو' تو امام شعبی نے فرمایا: ایسے شخص پر حد لازم نہیں ہوگی' اور اگر وہ یہ کہتا ہے: چھ آدمیوں نے تمہارا دعویٰ کیا تھا' تو بھی اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ الزِّنْجِيِّ قَالَ: يُضْرَبُ اِذَا نَقَلَ نَسَبًا اِلَى نَسَبٍ

٭٭ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے زنگی کی اولاد! تو سفیان کہتے ہیں: جب وہ اس کے نسب کو دوسرے نسب کی طرف منتقل کردے گا' تو ایسے شخص کی پٹائی کی جائے گی۔

13712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِآخَرَ: اِنِّي اَرَاكَ زَانِيًا عُزِّرَ، وَلَمْ يُحَدَّ، وَالتَّعْرِيضُ كُلُّهُ يُعَزَّرُ فِيهِ فِي قَوْلِ قَتَادَةَ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص دوسرے سے یہ کہے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم زانی ہو' تو ایسے شخص کو سزا دی جائے گی' البتہ اس پر حد جاری نہیں ہوگی' تعریض خواہ کسی بھی صورت میں ہو' اس میں سزا دی جائے گی' یہ قتادہ کا قول ہے۔

13713 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنَّمَا الْحَدُّ عَلَى مَنْ نَصَبَ الْحَدَّ نَصْبًا

٭٭ عبدالکریم جزری نے' سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حد اس شخص پر جاری کی جائے گی' جو حد کو نشانہ بنائے گا۔

13714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ الْجَزَّارِ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ مَا نَعْلَمُ الْحَدَّ إِلَّا فِي الْقَذْفِ الْبَيِّنِ، وَالنَّفْيِ الْبَيِّنِ

٭٭ قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے قصائی کے بچے! تو انہوں نے فرمایا: اس میں کچھ بھی نہیں ہوگا' میرے علم کے مطابق حد قذف اس وقت جاری ہوگی جب زنا کا واضح الزام لگایا جائے' یا (کسی کے نسب کی) واضح طور پر نفی کی جائے۔

13715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَسْعُودٍ قَالَ: "لَا حَدَّ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ نَفَى مِنْ أَبِيهِ، أَوْ قَذَفَ مُحْصَنَةً."

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت مسعود (شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مراد ہیں) کا یہ قول نقل کیا ہے: حد صرف دو صورتوں میں ہوسکتی ہے' ایک یہ کہ کوئی شخص دوسرے کے باپ کی نفی کردے' یا پھر یہ ہے کہ کسی پاک دامن پر زنا کا الزام لگادے۔

13716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

٭٭ قاسم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ زِيَادٌ: مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهُ، وَمَنْ صَرَّحَ صَرَّحْنَا لَهُ. قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يُعَزَّرُ فِي التَّعْرِيضِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: زیاد فرماتے ہیں: جو شخص تعریض کے طور پر کوئی بات کہے گا' تو ہم اس کے جواب میں تعریض استعمال کریں گے اور جو شخص صراحت کے ساتھ کوئی بات کرے گا' تو ہم اس پر صراحت کا حکم جاری کریں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: تعریض کی صورت میں سزا دی جائے گی (یعنی حد جاری نہیں ہوگی)

13718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهُ بِالسِّيَاطِ، وَكَانَ يَجْلِدُ فِي التَّعْرِيضِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات بتائی گئی ہے: عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے: جو شخص تعریض کے طور پر بات کرے گا' ہم اسے تعریض کی سزا دیں گے جو لاٹھیوں کے ذریعے ہوگی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) عمر بن عبدالعزیز' تعریض کی صورت میں کوڑے لگوایا کرتے تھے۔

13719 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ رَفِيعٍ يَقُولُ: كَانَ بَيْنَ أَبِي، وَبَيْنَ يَهُودِيٍّ مُدَافَعَةٌ فِي الْقَوْلِ فِي شُفْعَةٍ، فَقَالَ أَبِي لِلْيَهُودِيِّ: يَهُودِيٌّ ابْنُ يَهُودِيٍّ. فَقَالَ: أَجَلْ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَيَهُودِيٌّ ابْنُ يَهُودِيٍّ إِذْ لَا يَعْرِفُ رِجَالٌ كَثِيرٌ آبَاءَهُمْ، فَكَتَبَ عَامِلُ الْأَرْضِ إِلَى عُمَرَ

بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ عَامِلٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ بِذٰلِكَ فَكَتَبَ: اِنْ كَانَ الَّذِى قَالَ لَهُ ذٰلِكَ يُعْرَفُ اَبُوهُ، فَحَدَّ الْيَهُوْدِىَّ، فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ سَوْطًا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حفص بن عمر بن رفیع کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے والد اور ایک یہودی شخص کے درمیان شفعہ کے بارے میں کوئی مقدمہ چل رہا تھا' میرے والد نے یہودی سے کہا: یہ یہودی ہے' جو یہودی کا بیٹا ہے اس نے کہا: ٹھیک ہے' اللہ کی قسم! بے شک میں یہودی ہوں اور میں یہودی کا بیٹا ہوں' لیکن بہت سے لوگوں کو اپنے باپ دادا کا پتہ ہی نہیں ہوتا' وہاں کے حکمران نے عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا' جو اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے' تو عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا: اگر جس شخص کو اس نے یہ بات کہی ہے اس کا باپ معروف ہے' تو پھر تم یہودی پر حد جاری کرو' تو اس حاکم نے اسے 80 کوڑے لگائے۔

13720 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هِشَامٍ يَقُوْلُ: " قَالَ رَجُلٌ فِي اِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لِرَجُلٍ: اِنَّكَ لَتُسَرِّى عَلٰى جَارَاتِكَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا نَخَلَاتٍ كَانَ يَسْرِقُهُنَّ، فَحَدَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ "

✻✻ محمد بن ہشام بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں دوسرے شخص سے کہا: تم نے اپنی پڑوسنوں کو کنیز بنایا ہوا ہے' تو اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو کھجور کے درخت مراد لیے ہیں' جنہیں اس نے چوری کیا ہے' تو عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص کو حد لگائی تھی۔

13721 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ الْمُطَوَّقِ، فَكَتَبَ فِيهِ هِشَامٌ، اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَكَتَبَ: اِنْ لَمْ يَكُنْ اَبُوهُ مُطَوَّقًا فَاحْدُدْهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے سے کہا: اے مطوق (طوق والے) کے بیٹے!' تو ہشام نے اس بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: اگر اس کا باپ مطوق نہیں تھا' تو تم اس پر حد جاری کرو۔

13722 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ قِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ الْقَيْنِ، وَلَمْ يَكُنْ اَبُوهُ قَيْنًا قَالَ: نَهٰى، اَنْ يُجْلَدَ الْحَدَّ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس سے یہ کہا جاتا ہے: اے لوہار کی اولاد! اور اس شخص کا باپ لوہار نہیں ہوتا' تو ابن شہاب نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایسے شخص کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں۔

13723 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا مَوْلَىَّ، يَا دَعِيُّ قَالَ: يُجْلَدُ الْحَدَّ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس نے دوسرے شخص سے یہ

کہا: اے غلام! یا اے وہ شخص! جس کے بارے میں مختلف لوگوں نے دعویٰ کیا ہے (کہ یہ میری اولاد ہے) تو ابن شہاب نے کہا: ایسے شخص کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے۔

13724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: إِنَّمَا الْتُقِطَتْ أُمُّكَ لَقْطًا قَالَ: يُجْلَدُ حَدَّ الْفِرْيَةِ لِأَنَّهُ نَفَى امْرَأَةً مِنْ أَبِيهَا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے سے یہ کہتا ہے: تمہاری ماں کو اٹھایا گیا تھا' تو زہری نے فرمایا: ایسے شخص کو زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے کوڑے لگائے جائیں گے کیونکہ اس شخص نے اس کی ماں کے' اپنے باپ کی اولاد ہونے کی نفی کی ہے۔

13725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ: مَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ، وَلَا أَبِي بِزَانٍ، قَالَ عُمَرُ: مَاذَا تَرَوْنَ؟ قَالُوا: رَجُلٌ مَدَحَ نَفْسَهُ. قَالَ: بَلْ هُوَ، انْظُرُوا، فَإِنْ كَانَ بِالْآخَرِ بَأْسٌ فَقَدْ مَدَحَ نَفْسَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ، فَلِمَ قَالَهَا؟ فَوَاللَّهِ لَأَحُدَّنَّهُ فَحَدَّهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں' ایک شخص نے دوسرے سے یہ کہا تھا: میری ماں زانیہ نہیں ہے' اور نہ ہی میرا باپ زانی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو لوگوں نے کہا: اس شخص نے اپنی تعریف کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے' تم لوگ جائزہ لو! اگر تو دوسرے شخص کے اندر کوئی خرابی تھی تو پھر اس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہوگی' اور اگر دوسرے شخص میں کوئی خرابی نہیں تھی' تو پھر اس نے یہ بات کیوں کہی ہے؟ اللہ کی قسم! میں ایسے شخص پر حد جاری کروں گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر حد جاری کی۔

13726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَا: لَيْسَ الْحَدُّ إِلَّا فِي الْكَلِمَةِ الَّتِي لَيْسَ لَهَا مَصْرَفٌ، وَلَيْسَ لَهَا إِلَّا وَجْهٌ وَاحِدٌ

٭٭ اسحاق بن عبداللہ نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حد صرف ایسے کلمے میں جاری ہوتی ہے' جس کا کوئی مصرف نہ ہو (یعنی دوسرا مفہوم مراد لینے کی گنجائش نہ ہو) اور جس کا صرف ایک ہی مفہوم ہو۔

13727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا بَلَغَ فِي الْحُدُودِ لَعَلَّ وَعَسَى فَالْحَدُّ مُعَطَّلٌ

٭٭ ضحاک بن مزاحم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب حدود میں "شاید" اور "ہوسکتا ہے" یا اس جیسے الفاظ

شامل ہوجائیں، تو حد معطل ہوجائے گی۔

13728 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: "لَا حَدَّ فِي اَنْ يُقَالَ: يَا سَكْرَانُ، وَلَا يَا سَارِقُ، وَلَكِنْ جَلْدٌ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ایسی صورت میں حد نہیں ہوگی، جب یہ کہا جائے: اے نشے والے! اے چور! بلکہ (یہ کہنے والے کو سزا کے طور پر) کوڑے لگا دیے جائیں گے۔

بَابُ الْقَوْلِ سِوَى الْفِرْيَةِ

باب: زنا کے الزام کی بجائے کچھ اور کہنا

13729 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ لِآخَرَ حَتَّى يَقُوْلَ: اِنَّكَ لَتَصْنَعُ بِفُلَانٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہوئے یہ کہتا ہے: تم نے فلاں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ (عطاء کا جواب اصل متن میں مذکور نہیں ہے)۔

13730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ يَا لُوطِيٌّ، قَالَ: نِيَّتُهُ يُسْاَلُ مَاذَا اَرَادَ بِذٰلِكَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص کو "اے لوطی" کہہ دیتا ہے، تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس بارے میں اس آدمی کی نیت دریافت کی جائے گی، کہ اُس نے اِس سے کیا مراد لیا ہے؟

13731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ لَقَدْ جُلِدْتَ فِي الزِّنَا قَالَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ حَدَّ الْفِرْيَةِ قَالَ: "فَاِنْ قَالَ: جُلِدْتَ حَدًّا فِي الْخَمْرِ، نُكِّلَ نَكَالًا"

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے، ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے سے یہ کہتا ہے کہ تمہیں زنا کی وجہ سے کوڑے لگ چکے ہیں، تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے 80 کوڑوں کی حد لگے گی، اور اگر وہ شخص یہ کہتا ہے: تمہیں شراب نوشی کی حد جاری ہوچکی ہے، تو پھر کہنے والے شخص کو سزا دی جائے گی۔

13732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَقُوْلُ لِآخَرَ: يَا ابْنَ الْبَرْبَرِيَّةِ، يَا ابْنَ الْحَبَشِيَّةِ، وَاُمُّهُ عَرَبِيَّةٌ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ جَلْدٌ قَالَ: "فَاِنْ قَالَ: يَا ابْنَ فُلَانٍ لِغَيْرِ اَبِيْهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ضُرِبَ الْحَدَّ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے کو یہ کہتا ہے: اے بربری عورت کے بچے! اے حبشی عورت کے بچے! حالانکہ اس دوسرے شخص کی ماں عرب عورت ہوتی ہے، زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے، لیکن اگر کوئی شخص دوسرے کو یہ کہہ دے: اے فلاں کے بیٹے! اور وہ اس کے باپ کی بجائے، کسی اور کی طرف منسوب کرے، جس باپ کی طرف اس آدمی کی حقیقی نسبت ہے، تو یہ کلمات کہنے والے شخص پر حد جاری کی جائے گی۔

13733 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا لُوطِيُّ، قَالَا: لَا يُحَدُّ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی دوسرے شخص کو ''اے لوطی'' کہہ دیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13734 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: مَا أُمُّكَ فُلَانَةَ قَالَ: لَا يُحَدُّ حَتَّى يَنْفِيَهُ مِنْ أُمِّهِ هٰذِهِ كَذْبَةً

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے کو یہ کہتا ہے: تمہاری ماں فلاں عورت نہیں ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد اُس وقت تک جاری نہیں ہوگی' جب تک وہ (اس شخص کے) اس کی ماں کی (اولاد ہونے کی) نفی نہیں کرتا' ویسے یہ بات جھوٹ شمار ہوگی۔

13735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: لَسْتَ بِابْنِ فُلَانَةَ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

✵✵ امام شعبی' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے سے کہتا ہے: تم فلاں عورت کے بیٹے نہیں ہو' امام شعبی کہتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

13736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ: هُوَ زَانٍ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: أَرَى أَنْ يُضْرَبَ حَدًّا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو یہ کہتا ہے: فلاں شخص زانی ہے' اگر اُس نے ایسا' ایسا اور ایسا نہ کیا' اور پھر وہ دوسرا شخص ایسا نہیں کرتا' تو زہری فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس شخص پر حد جاری ہوگی۔

13737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ عَرَبِيٍّ: يَا نَبَطِيُّ، قَالَ: كُلُّنَا نَبَطِيٌّ لَيْسَ فِي هٰذَا حَدٌّ

✵✵ امام شعبی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی عرب شخص کو نبطی کہتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: ہم سب نبطی ہیں' ایسا کہنے کی صورت میں حد جاری نہیں ہوگی۔

13738 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: "لَا حَدَّ فِي أَنْ يُقَالَ: يَا سَكْرَانُ، وَلَا يَا سَارِقُ، وَلَكِنْ جَلْدٌ"

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کہنے پر حد جاری نہیں ہوگی: ''اے نشئی! اے چور!''، البتہ ایسا کہنے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

13739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ

قَالَ: اسْتَقَامَ بِنَا سُلَيْمَانُ فِي خِلَافَتِهِ، وَمَعَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: "كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا شَارِبَ الْخَمْرِ؟ " قَالَ: قُلْنَا: يُحَدُّ، قَالَ عُمَرُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا الْحَدُّ اِلَّا عَلٰى مَنْ قَذَفَ مُسْلِمًا

✵✵ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے اپنے عہد خلافت میں ہمیں بلوایا اس وقت ان کے پاس عمر بن عبدالعزیز بھی موجود تھے اس نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ لوگ کیا کہتے ہیں؟ جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے شراب پینے والے تو ہم نے کہا: ایسے شخص پر حد جاری ہوگی' تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: سبحان اللہ! حد صرف اس وقت جاری ہوتی ہے' جب کوئی شخص کسی مسلمان پر زنا کا الزام لگائے۔

13740 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا قَالَ: يَا سَارِقُ، يَا مُنَافِقُ، يَا كَافِرُ، يَا شَارِبَ الْخَمْرِ قَالَ: فِي هٰذَا كُلِّهٖ تَعْزِيرٌ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص (کسی دوسرے شخص کو) یہ کہے: ''اے چور! اے منافق! اے کافر! اے شرابی!''، تو وہ فرماتے ہیں: ان سب صورتوں میں (کہنے والے شخص کو) سزا دی جائے گی۔

13741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِآخَرَ: اِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ اَنَّكَ زَانٍ قَالَ: يُسْاَلُ فُلَانٌ عَنْ ذٰلِكَ، فَاِنْ اَقَرَّ، وَاِلَّا عُزِّرَ الَّذِي بَلَّغَهُ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے سے یہ کہے: فلاں کا یہ کہنا ہے کہ تم زانی ہو' تو قتادہ کہتے ہیں: اُس فلاں شخص سے اِس بارے میں دریافت کیا جائے گا' اگر وہ اقرار کر لیتا ہے' تو ٹھیک ہے' اور اگر وہ انکار کر دیتا ہے' تو جس شخص نے یہ بات اُس کی طرف منسوب کی ہے اُسے سزا دی جائے گی۔

13742 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ: اِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ: اِنَّكَ زَانٍ قَالَ: اِنْ جَاءَ بِبَيِّنَةٍ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ قَدْ قَالَهُ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهُ بِئْسَ مَا مَشٰى بِهٖ، وَاِنْ لَمْ يَاْتِ عَلٰى ذٰلِكَ بِبَيِّنَةٍ جُلِدَ الْمُبَلِّغُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، وَنَحْنُ مَعَ عَطَاءٍ، اِنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ يَرَوْنَ اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا، فَتَقَدَّمَ اَحَدُهُمْ اِلَى الْاِمَامِ يَقُوْلُوْنَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ خَصْمٍ، وَلَا يَجْعَلُوْنَهُ شَاهِدًا، وَاِنْ اَتَوْا مَرَّةً وَاحِدَةً جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ، فَوَافَقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "وَاَقُوْلُ: اَنَا وَشَاْنُ الْمُغِيرَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے سے یہ کہتا ہے: فلاں یہ کہتا ہے کہ تم زانی ہو' عطاء فرماتے ہیں: اگر تو وہ شخص اس بارے میں ثبوت فراہم کر دیتا ہے کہ دوسرے شخص نے واقعی یہ بات کہی تھی تو پھر تو ٹھیک ہے' پھر اس پر کوئی سزا لاگو نہیں ہوگی' ورنہ اس نے بہت بری بات کہی ہے' اگر وہ شخص ثبوت فراہم نہیں کرتا' تو پھر اس کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم عطاء کے ساتھ موجود تھے' کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ کہا: اہل کوفہ اس بات کے قائل ہیں کہ جب چار آدمی کسی شخص کے خلاف زنا کی گواہی دے دیں اور ان میں سے ایک آگے بڑھ کر امام کے پاس پہلے

چلا جائے تو وہ لوگ یہ کہتے ہیں: ایسا شخص مدمقابل فریق کی طرح ہوگا' وہ لوگ ایسے شخص کو گواہ تسلیم نہیں کرتے' اگر وہ (سب گواہ) ایک ہی مرتبہ آئے ہوں تو پھر ان کی گواہی درست ہوگی' تو عطاء نے اس حوالے سے ان کی موافقت کی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: مغیرہ کا معاملہ یہی ہے۔

13743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ - وَهُوَ اَمِيرُ مِصْرَ -، قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ تُجِيبَ يُقَالُ لَهُ قَنْبَرَةُ: يَا مُنَافِقُ قَالَ: فَاَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ عُمَرُ اِلَى عَمْرٍو: اِنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلَيْكَ جَلَدْتُكَ تِسْعِينَ، فَنَشَدَ النَّاسَ، فَاعْتَرَفَ عَمْرٌو حِينَ شَهِدَ عَلَيْهِ زَعَمُوْا اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَمْرٍو: اَكْذِبْ نَفْسَكَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَفَعَلَ، فَاَمْكَنَ عَمْرٌو قَنْبَرَةَ مِنْ نَفْسِهِ، فَعَفَا عَنْهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: جب وہ مصر کے گورنر تھے' تو انہوں نے قنبرہ نام کے ایک شخص کو یہ کہہ دیا: اے منافق! وہ شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اگر اس شخص نے تمہارے خلاف ثبوت فراہم کردیے تو میں تمہیں نوے کوڑے لگاؤں گا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیا' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اس بات کا اعتراف کرلیا' جب ان کے خلاف گواہی ثابت ہوگئی' تو لوگوں کا یہ کہنا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: تم منبر پر اپنے آپ کو جھوٹا قرار دو' تو انہوں نے ایسا ہی کیا' پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو قنبرہ نامی کے شخص کے حوالے کیا' تو اس شخص نے انہیں اللہ کے نام پر معاف کردیا۔

13744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ: "مَنْ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا مُخَنَّثُ، فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ"

❋❋ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: جو شخص دوسرے کو یہ کہے: اے ہیجڑے!، تو تم اسے بیس کوڑے لگاؤ۔

13745 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا يَهُودِيُّ، فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ

❋❋ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی انصاری کو یہ کہے: اے یہودی!، تو تم اسے بیس کوڑے لگاؤ''۔

13746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ، وَكَانَ سَلَمَةُ قَدْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: يَا لُوطِيُّ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَوْمِ لُوطٍ

❋❋ ابونضرہ' سنان بن سلمہ بن محبق کے بارے میں' بیان کرتے ہیں' (اُن کے والد) حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(ابونضرہ بیان کرتے ہیں:) ایک شخص نے دوسرے کو یہ کہہ دیا: اے لوطی!، یہ معاملہ سنان بن سلمہ کے سامنے پیش ہوا' تو انہوں نے فرمایا: تم اچھے آدمی ہوتے' اگر تمہارا تعلق قوم لوط (یعنی حضرت لوط علیہ السلام کے سچے پیروکاروں) میں ہوتا۔

13747 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَالَ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: زَنَيْتَ فِي الشِّرْكِ قَالَ: " يُضْرَبُ الْحَدَّ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِالْبَيِّنَةِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا قَذَفَهُ حِينَئِذٍ، وَاِنْ قَالَ: زَنَيْتَ وَاَنْتَ مَمْلُوكٌ ضُرِبَ الْحَدَّ، فَاِنْ قَالَ: زَنَيْتَ وَاَنْتَ صَبِيٌّ لَمْ يُضْرَبْ لِاَنَّ الصَّبِيَّ لَا يَزْنِي "

* * سفیان نے ایسے شخص کے بارے میں' یہ بات بیان کی ہے: جو دوسرے سے یہ کہتا ہے: تم نے زمانہ شرک میں زنا کا ارتکاب کیا تھا' تو سفیان فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری کی جائے گی' البتہ اگر وہ ثبوت فراہم کرتا ہے' تو معاملہ مختلف ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اب دوسرے شخص پر زنا کا الزام لگایا ہے' اور اگر کوئی شخص دوسرے کو یہ کہتا ہے: جب تم غلام تھے تو تم نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' تو ایسے شخص پر بھی حد جاری ہوگی' اور اگر وہ یہ کہتا ہے: جب تم بچے تھے' تو اس وقت تم نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' تو ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی' کیونکہ بچے سے زنا (کا ارتکاب) ثابت نہیں ہوتا۔

13748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَةٍ كَانَتْ اَمَةً، ثُمَّ عُتِقَتْ قَدْ زَنَيْتِ، وَاَنْتِ اَمَةٌ قَالَ: يُسْاَلُ الْبَيِّنَةَ عَنْ ذٰلِكَ، وَاِلَّا ضُرِبَ الْحَدَّ لِاَنَّهُ اِنَّمَا قَذَفَهَا وَهِيَ حُرَّةٌ

* * سفیان نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو کسی ایسی عورت کو' جو پہلے کنیز تھی اور بعد میں آزاد کر دی گئی' اُسے یہ کہتا ہے: تم نے اس وقت زنا کا ارتکاب کیا تھا جب تم کنیز تھیں' تو سفیان کہتے ہیں: ایسے شخص سے ثبوت مانگا جائے گا (اگر وہ ثبوت فراہم کر دیتا ہے' تو ٹھیک ہے) ورنہ اس پر حد جاری کی جائے گی' کیونکہ اس نے اس عورت پر زنا کا الزام اس وقت لگایا ہے' جب وہ آزاد عورت ہے۔

13749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِي الَّذِي يَقُولُ: زَنَيْتُ بِفُلَانَةٍ قَالَ: تُسْاَلُ، فَاِنْ اَنْكَرَتْ ضُرِبَ الْحَدَّ بِقَذْفِهِ اِيَّاهَا، ثُمَّ قِيلَ لَهُ اِنْ شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ اَقَمْنَا عَلَيْكَ الْحَدَّ، وَاِنْ لَمْ تَشْهَدْ لَمْ نُقِمْ عَلَيْكَ الْحَدَّ

* * سفیان نے ایسے شخص کے بارے میں یہ کہا ہے: جو یہ کہتا ہے: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا تھا' تو سفیان کہتے ہیں: اس عورت سے دریافت کیا جائے گا: اگر وہ انکار کر دیتی ہے' تو اس شخص پر حد جاری کی جائے گی کیونکہ اس نے اس عورت پر زنا کا الزام لگایا ہے پھر اس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ اگر تم اپنے خلاف چار مرتبہ اس بات کی گواہی دیتے ہو' تو ہم تم پر (زنا کی بھی) حد قائم کر دیں گے اور اگر تم گواہی نہیں دیتے' تو ہم تم پر حد قائم نہیں کریں گے۔

13750 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِامْرَاَةٍ كَانَتْ اَمَةً، ثُمَّ عُتِقَتْ: قَدْ زَنَيْتِ، وَاَنْتِ بَيِّعَةٌ، فَلَمْ يَاْتِ بِبَيِّنَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: يُجْلَدُ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَاْتِ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ قِيلَ لَهُ: فَكَانَتْ قَدْ زَنَتْ وَهِيَ اَمَةٌ قَالَ: فَلَا حَدَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت سے یہ کہتا ہے، جو پہلے کنیز تھی اور بعد میں آزاد کردی گئی، اسے یہ کہتا ہے: جب تم فروخت ہونے والی تھی اس وقت تم نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور پھر وہ شخص اس حوالے سے کوئی ثبوت پیش نہیں کرپاتا، تو عطاء نے فرمایا: ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے جب وہ یہ بات کہے گا اور اس بارے میں ثبوت فراہم نہیں کرسکے گا، ان سے کہا گیا: اگر اس عورت نے واقعی زنا کا ارتکاب کیا ہو جب وہ کنیز تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر کوئی حد جاری نہیں ہوگی۔

13751 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ: قَدْ زَنَيْتُ بِفُلَانَةٍ، وَسَمَّاهَا قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً اِنْ كَانَ بِكْرًا، وَيُنْفَى سَنَةً، وَيُرْجَمُ اِنْ كَانَ ثَيِّبًا، قُلْتُ: اَفَلَا يُحَدُّ بِمَا قَالَ؟ قَالَ: حَسْبُهُ حَدٌّ وَاحِدٌ، قُلْتُ: فَاِنَّهُمْ يَقُولُونَ: لَا تُحَدُّ هِيَ، وَلَا بُدَّ اِنْ صَدَّقْتَهُ عَلٰى نَفْسِهِ صَدَّقْتَهُ عَلَيْهَا. قَالَ: بَلْ اُصَدِّقُهُ عَلٰى نَفْسِهِ، وَلَا اُصَدِّقُهُ عَلَيْهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے کو چار مرتبہ یہ کہتا ہے: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور وہ شخص اس عورت کا نام بھی لے دیتا ہے، تو عطاء فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اگر وہ کنوارہ ہوگا اور ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا جائے گا اور اگر وہ شادی شادہ ہوا، تو اسے سنگسار کردیا جائے گا، میں نے دریافت کیا: اس نے جو کہا ہے، کیا اس بنیاد پر اس پر حد جاری نہیں ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس کے لئے ایک ہی حد کافی ہے، میں نے کہا: لوگ تو یہ کہتے ہیں: کہ اس عورت پر حد جاری نہیں ہوگی، یہ ضروری ہے کہ وہ عورت اس مرد کے بیان کی اور اپنے خلاف بات کی تصدیق کرے، تو عطاء نے کہا: میں اس شخص کی بات کی اس شخص کے خلاف تصدیق کروں گا، لیکن عورت کے خلاف اس شخص کی بات کی تصدیق نہیں کروں گا۔

13752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَاَةٍ قَذَفَتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا اَنَّهُ غَلَبَهَا عَلٰى نَفْسِهَا، وَالرَّجُلُ يُنْكِرُ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ: تُضْرَبُ حَدَّ الْفِرْيَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی مرد پر یہ الزام لگا دیتی ہے کہ اس مرد نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، اور مرد اس بات کا انکار کردیتا ہے، اور عورت کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہوتا، تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسی عورت پر زنا کا الزام لگانے کی حد جاری ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی یہی بات کہی ہے۔

13753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: قَدْ زَنَيْتُ بِكِ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ قَالَ: يُجْلَدُ الْحَدَّ

٭٭ زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے، جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میں نے تمہارے ساتھ شادی کرنے سے پہلے تمہارے ساتھ زنا کیا تھا، تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ایسے شخص کو حد کے طور پر کوڑے

لگائے جائیں گے۔

13754 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: زَنَيْتُ بِفُلَانَةٍ قَالَ: اِنِ اسْتَقَامَ عَلٰى قَوْلِهٖ اُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ الْفِرْيَةِ، وَحَدُّ الزِّنَا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو یہ کہتا ہے: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا تھا' تو زہری فرماتے ہیں: اگر ایسا شخص اپنی بات پر پختہ رہتا ہے' تو اس پر زنا کا الزام لگانے اور زنا کرنے دونوں کی حد جاری کی جائے گی۔

بَابُ الَّذِي يَقْذِفُ الْمَحْدُوْدَ، اَوْ يُعَيِّرُهُ

باب: جو شخص' کسی حد کے سزا یافتہ شخص پر' زنا کا الزام لگائے' یا اُسے عار دلائے

13755 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عَلَى الَّذِي يُشِيعُ الْفَاحِشَةَ نَكَالٌ، وَاِنْ صَدَقَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: جو شخص زنا سے متعلق بات کو پھیلاتا ہے' اُسے سزا دی جائے گی' خواہ وہ سچا ہی کیوں نہ ہو۔

13756 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الرَّجُلِ يُجْلَدُ الْحَدَّ، فَيَقُوْلُ لَهٗ رَجُلٌ: يَا زَانٍ قَالَ: يُسْتَحَبُّ الدَّرْاُ بِعُذْرٍ، وَمِنَّا مَنْ يَقُوْلُ: اِذَا اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ جُلِدَ مَنْ قَذَفَهٗ، وَمَنْ لَمْ يَجْلِدْهُ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى

٭٭ امام عبدالرزاق نے' سفیان کا یہ قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے حد کے طور پر کوڑے لگائے جاتے ہیں اور پھر کوئی شخص اسے یہ کہہ دیتا ہے: اے زانی!، تو سفیان فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ عذر کی وجہ سے' ایسے شخص سے حد کو پرے کیا جائے' لیکن ہم میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: جب کسی شخص پر حد قائم ہو چکی ہو' تو پھر جو شخص اس پر زنا کا الزام لگائے گا' اسے بھی کوڑے لگائے جائیں گے اور جن حضرات کے نزدیک اس شخص کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے' (اُن میں سے ایک) ابن ابو لیلیٰ ہیں۔

13757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْحَدَّ، ثُمَّ يُعَيِّرُهُ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ كَانَ قَدْ اُونِسَ مِنْهُ تَوْبَةٌ عُزِّرَ الَّذِي عَيَّرَهُ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کر لیتا ہے' اور پھر اس کے بعد کوئی دوسرا شخص اُسے اِس حوالے سے عار دلاتا ہے' تو سعید بن مسیّب یہ فرماتے ہیں: اگر اس (حد کے سزا یافتہ مجرم) سے توبہ ظاہر ہو چکی ہو' تو پھر جس شخص نے اسے عار دلائی ہے' اُسے سزا دی جائے گی۔

13758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا زَانٍ، وَلِامْرَاَةٍ يَا

زَانِيَةُ، وَقَدْ كَانَا حُدَّا قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَا: يُنَكَّلُ بِاَذَاهُمَا لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

✴✴ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے زانی! یا کسی عورت سے یہ کہتا ہے: اے زانیہ!، اوراس مرد اور عورت پر اس سے پہلے (زنا کی) حد جاری ہو چکی ہو' تو زہری فرماتے ہیں: کیونکہ اس نے ان دونوں مرد وعورت کو اذیت پہنچائی ہے' اور مسلمان کی حرمت کو پامال کیا ہے' اس لئے ایسے شخص کو سزا دی جائے گی' زہری نے یہ بات سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابٌ: لَا يُؤَجَّلُ فِي الْحُدُوْدِ

باب: حدود میں تاخیر نہیں کی جائے گی

13759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُؤَجَّلُ فِي الْحُدُوْدِ اِلَّا قَدْرَ مَا يُقَوِّمُ الْقَاضِي

✴✴ امام شعبی فرماتے ہیں: حدود میں تاخیر نہیں کی جائے گی' صرف اتنی کی جاسکتی ہے' جتنی دیر قاضی کے حد کو قائم کرنے میں لگتی ہے۔

13760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَيُّمَا رَجُلٍ شَهِدَ عَلٰى حَدٍّ، لَمْ يَكُنْ بِحَضْرَتِهِ، فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَنْ ضِغْنٍ

✴✴ ابوعون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی قابل حد جرم کے بارے میں گواہی دیدے' جو اس کی موجودگی میں نہیں ہوا تھا تو یہ چیز کینہ کی وجہ سے ہوگی۔

بَابٌ: لَا يُكْفَلُ فِي حَدٍّ

باب: حد میں کسی کو کفیل نہیں بنایا جاسکتا

13761 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ رَجُلٍ عَلٰى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ، وَلَا يُكْفَلُ فِي حَدٍّ

✴✴ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حد کے بارے میں کسی شخص کی گواہی پر کسی کی گواہی درست نہیں ہوگی' اور حد میں کسی کو کفیل نہیں بنایا جاسکتا۔

13762 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ، وَمَسْرُوْقٌ: لَا يُجِيْزَانِ شَهَادَةً عَلٰى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ، وَلَا يُكْفَلَانِ صَاحِبَ حَدٍّ

✴✴ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح اور مسروق' حد کے بارے میں گواہی پر گواہی کو درست قرار نہیں دیتے اور نہ ہی حد کے سزا یافتہ شخص کے بارے میں کسی کو کفیل تسلیم کرتے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَفْتَرِى عَلَى الْجَمَاعَةِ

باب: جب کوئی شخص ایک جماعت (یا ایک سے زیادہ افراد) پر زنا کا الزام لگا دے

13763 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا افْتَرٰى عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَحَدٌّ وَاحِدٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کئی لوگوں پر زنا کا الزام لگا دے تو ایسے شخص پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: عَنْ رَجُلٍ افْتَرٰى عَلٰى جَمَاعَةٍ قَالَ: حَدٌّ وَاحِدٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایک جماعت پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13765 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْكَرِيمِ: اَنَّهُ سَاَلَ طَاوُسًا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ دَخَلَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَقَذَفَهُمْ قَالَ: حَدٌّ وَاحِدٌ

٭٭ ابن جریج نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے طاؤس سے سوال کیا' وہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: ایک شخص ایک گھرانے والوں کے پاس جاتا ہے' اور اُن سب پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو طاؤس نے جواب دیا: اُس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا افْتَرٰى رَجُلٌ عَلٰى جَمَاعَةٍ فَحَدٌّ وَاحِدٌ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب ایک شخص ایک جماعت کے خلاف زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنْ قَذَفَهُمْ جَمِيعًا، فَحَدٌّ وَاحِدٌ، وَاِنْ جَائُوا مُجْتَمِعِينَ اَوْ مُفْتَرِقِينَ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص سب لوگوں پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی' خواہ وہ سب لوگ اکٹھے ہو کر آئیں' یا الگ' الگ آئیں۔

13768 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ فِى قَوْلٍ وَاحِدٍ: يَا فُلَانُ، اَنْتَ لَبَغِيَّةٌ. قَالَ: حَدٌّ وَاحِدٌ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: حَدَّانِ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَحَلَفَ عَلٰى اُمُوْرٍ شَتّٰى فِى قَوْلٍ وَّاحِدٍ فَحَنَثَ؟ قَالَ: كَفَّارَتَانِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص ایک ہی قول میں یہ کہتا ہے: اے فلاں! تم زانی

ہو تو عطاء کہتے ہیں: اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس پر دو حدیں جاری ہوں گی' میں نے عطاء سے کہا: اگر ایک شخص مختلف امور کے بارے میں' ایک ہی قول میں حلف اٹھالے اور پھر حانث ہوجائے (تو کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: اس کے دو کفارے ہوں گے۔

13769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا افْتَرٰى عَلٰى جَمَاعَةٍ سَمَّى كُلَّ إِنْسَانٍ بِاسْمِهٖ، حُدَّ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ حَدًّا

* * معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص ایک جماعت پر زنا کا الزام لگائے اور ان میں سے ہر شخص کا نام لے کر ایسا کرے' تو اُن لوگوں میں سے ہر ایک کی طرف سے' اُس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13770 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَقِيَ نَاسًا فُرَادٰى فَقَذَفَهُمْ؟ قَالَ: حَدٌّ وَاحِدٌ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے بتایا ہے: میں نے طاؤس سے دریافت کیا: ایک شخص لوگوں سے الگ' الگ ملتا ہے' اور اُن پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: اُس شخص پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13771 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: افْتَرٰى عَلٰى إِنْسَانٍ، ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا آخَرَ، فَافْتَرٰى عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّانِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' پھر وہ وہاں سے نکلتا ہے' اور ایک اور شخص اُسے ملتا ہے' تو وہ اس پر بھی زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو عطاء نے کہا: ایسے شخص پر دو حدیں جاری ہوں گی۔

13772 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اِنِ افْتَرٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ، ثُمَّ مَكَثَ، ثُمَّ افْتَرٰى عَلٰى آخَرَ، فَاِنَّمَا هُوَ حَدٌّ وَاحِدٌ مَا لَمْ يُحَدَّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے' یہ بات بتائی ہے' وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے پر زنا کا الزام لگا دے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک اور شخص پر زنا کا الزام لگا دے' تو جب تک اس پر ایک حد جاری نہیں ہوتی' تب تک (وہ جتنے بھی الزام لگائے گا) اُس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، وَجَابِرٍ، وَفِرَاسٍ، كُلِّهِمْ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا قَالَ: اِنْ فَرَّقَ ضُرِبَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ، وَاِنْ جَمَعَ فَحَدٌّ وَاحِدٌ.

* * سلیمان شیبانی' جابر اور فراس' ان سب حضرات نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے

جوکئی لوگوں پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اگر وہ الگ' الگ الزام لگاتا ہے' تو پھر اُن میں سے ہر ایک فرد کی طرف سے' اُس کی پٹائی کی جائے گی' اور اگر وہ اکٹھا الزام لگاتا ہے' تو اس پر ایک حد جاری ہوگی۔

13774 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ،

٭٭ سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کا وہی موقف نقل کیا ہے' جو امام شعبی کے قول کی مانند ہے۔

13775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

٭٭ حکم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے' امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13776 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَضَرَبَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى امْرَاَةً حُدُوْدًا فِي مَجَالِسَ ثَلَاثَةَ حُدُوْدٍ اَوْ اَرْبَعَةً

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے ایک عورت پر تین یا چار مختلف محافل میں الگ' الگ حدیں جاری کروائی تھیں۔

13777 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا جَائُوا جَمِيعًا فَحَدٌّ وَاحِدٌ، وَاِنْ جَاءُوْا مُتَفَرِّقِينَ حُدَّ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ لِحِدَةٍ

٭٭ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر وہ سب لوگ اکٹھے آجاتے ہیں (تو الزام لگانے والے پر) ایک ہی حد جاری ہوگی' اور اگر وہ لوگ الگ' الگ آتے ہیں' تو ان میں سے ہر ایک شخص کے حوالے سے' اس پر ایک حد جاری ہوگی۔

13778 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيهِ قَالَ: وَقَالَ عُرْوَةُ: وَالسَّارِقُ كَذٰلِكَ

٭٭ معمر اور ابن جریج نے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' اُن کے والد سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اِس مین یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: عروہ فرماتے ہیں: چور کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

بَابُ الْفِرْيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: زمانہ جاہلیت میں کسی پر زنا کا الزام لگانا

13779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَلَدَ الْحَدَّ رَجُلًا فِي اُمِّ رَجُلٍ هَلَكَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَذَفَهَا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو حد کے کوڑے لگوائے تھے' جس نے دوسرے شخص کی ماں پر زنا کا الزام لگایا تھا اور وہ عورت زمانہ جاہلیت میں فوت ہو چکی تھی۔

13780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ ذَاتِ الرَّايَةِ،

وَكَانَتْ اُمُّهُ هَلَكَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: "لَتَاْتِيَنَّ بِالْبَيِّنَةِ اَنَّهَا كَانَتْ ذَاتَ رَايَةٍ، وَاِلَّا جَلَدْتُكَ، فَلَمْ يَاْتِ بِبَيِّنَةٍ، فَجَلَدَهُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ لِلْبَغِيِّ: ذَاتُ الرَّايَةِ"

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے دوسرے کو یہ کہا: اے ذات الرایہ (جھنڈے والی یعنی جسم فروش عورت) کے بیٹے! حالانکہ دوسرے شخص کی ماں زمانہ جاہلیت میں فوت ہو چکی تھی' تو مروان نے اس سے کہا: یا تو تم ثبوت فراہم کرو گے کہ وہ عورت' ذات الرایہ (یعنی جھنڈے والی) تھی' یا پھر میں تمہیں کوڑے لگاؤں گا' اس شخص نے ثبوت فراہم نہیں کئے' تو مروان نے اسے کوڑے لگوائے تھے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جسم فروش عورت کو ذات الرایہ (جھنڈے والی) کہا جاتا تھا۔

13781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لَهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ جُلِدَ قَاذِفُهَا لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی (غیر مسلم) عورت کا بچہ' مسلمان ہو' تو اُس (عورت) پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایسا مسلمان کی حرمت کی وجہ سے ہوگا۔

13782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّمَنْ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ يَجْلِدُوْنَ مَنْ دَعَا اُمَّ رَجُلٍ زَانِيَةً، وَاِنْ كَانَتْ يَهُوْدِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ، حَتّٰى اُمِّرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمْ يَكُنْ سَمِعَ فِي ذٰلِكَ بِشَيْءٍ، فَاسْتَشَارَ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا نَرٰى اَنْ تَحُدَّ مُسْلِمًا فِي كَافِرٍ، فَتَرَكَ الْحَدَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد کے خلفاء ان لوگوں کو کوڑے لگواتے تھے جو کسی شخص کی ماں کو زانیہ کہہ دیتے تھے' خواہ وہ عورت یہودی یا عیسائی ہی کیوں نہ ہو' وہ لوگ مسلمان کی حرمت کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔

یہاں تک کہ جب عمر بن عبدالعزیز کو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا گیا' تو انہوں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی تھی' انہوں نے اس بارے میں مشورہ کیا' تو عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب نے اُن سے یہ فرمایا: ہم اس بات کو ٹھیک نہیں سمجھتے کہ آپ کسی کافر کی وجہ سے' کسی مسلمان پر حد جاری کریں' تو اس دن کے بعد سے ایسے شخص پر حد جاری کرنے کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

13783 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، اَنَّ مَخْرَمَةَ بْنَ نَوْفَلٍ، افْتَرٰى عَلٰى اُمِّ رَجُلٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: اَنَا صَنَعْتُ بِاُمِّكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا يَعُدْ لَهَا اَحَدٌ بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ یحییٰ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: مخرمہ بن نوفل نے ایک شخص کی ماں پر زنا کا الزام' زمانہ جاہلیت کے حوالے سے عائد کر دیا اور یہ کہا: میں نے زمانہ جاہلیت میں تمہاری ماں کے ساتھ زنا کیا تھا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو انہوں نے فرمایا: اس کے بعد کوئی شخص اِس بات کو نہ دہرائے (یا اِس قسم کی بات کو نہ دہرائے)۔

13784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً تَحْتَ مُسْلِمٍ قَالَ: يُنَكَّلُ، وَلَا يُحَدُّ، وَقَالَ: اِنِ افْتَرٰى عَلٰى مُشْرِكٍ، فَعُقُوبَةٌ، وَلَا حَدٌّ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی ایسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے جو کسی مسلمان کی بیوی ہو تو عطاء فرماتے ہیں: اس شخص کو سزا دی جائے گی البتہ اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی مشرک پر زنا کا جھوٹا الزام لگاتا ہے تو اسے سزا دی جائے گی البتہ اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ: اَنَّ رَجُلًا عَيَّرَ رَجُلًا بِفَاحِشَةٍ عَمِلَتْهَا اُمُّهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: لَا حَدَّ عَلَيْهِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص کو اُس زنا کی وجہ سے عار دلائی جو دوسرے شخص کی ماں نے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا یہ مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

بَابُ الْعَبْدِ يَفْتَرِى عَلَى الْحُرِّ

باب: غلام کا آزاد شخص پر زنا کا الزام لگانا

13786 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ افْتَرٰى عَبْدٌ عَلٰى حُرٍّ جُلِدَ اَرْبَعِينَ اَحْصَنَ بِنِكَاحِ حُرَّةٍ، اَوْ لَمْ يُحْصَنْ. قُلْتُ: فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، وَتَلَا: (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءِ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا) (النور: 4) وَلَا شَهَادَةَ لِعَبْدٍ"

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی غلام کسی آزاد شخص پر زنا کا الزام لگا دے تو اسے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کے ذریعے محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: لوگ تو یہ کہتے ہیں: ایسے غلام کو 80 کوڑے لگائے جائیں گے تو عطاء نے اس بات کا انکار کیا اور یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ پیش نہیں کر پاتے تو تم انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور تم ان کی گواہی کو کبھی قبول نہ کرنا''

(عطاء نے کہا:) غلام کی گواہی ویسے ہی قبول نہیں ہوتی۔

13787 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ رَجُلٍ انْطَلَقَ اِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ يَسْاَلُهُ عَنْ اَشْيَاءَ قَدْ سَمَّاهَا لِي، فَعَرَضَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلٰى قَبِيصَةَ الْكِتَابَ فِيهِ: الْعَبْدُ

يَفْتَرِى عَلَى الْحُرِّ، فَقَالَ قَبِيصَةُ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ

✵✵ ابن جریج نے' سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' ایک شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: وہ عبدالملک کے پاس آیا اور اس سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا' وہ چیزیں اس نے میرے سامنے بیان بھی کی تھیں' عبدالملک نے قبیصہ کے سامنے ایک تحریر پیش کی تھی' جس میں یہ مذکور تھا: اگر غلام آزاد شخص پر زنا کا الزام لگا دے' تو قبیصہ نے کہا ہے: اسے 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔

13788 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: اَنَّهُ ضَرَبَ عَبْدًا افْتَرٰى عَلٰى حُرٍّ اَرْبَعِينَ.

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق کو اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے آزاد شخص پر زنا کا الزام لگانے والے' غلام کو چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

13789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✵✵ سفیان ثوری نے' حضرت امام جعفر صادق کے حوالے سے' اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: حَدُّ الْعَبْدِ يَفْتَرِى عَلَى الْحُرِّ اَرْبَعُونَ

✵✵ عمر بن عطاء نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: آزاد شخص پر زنا کا الزام لگانے والے غلام کی سزا چالیس کوڑے ہیں۔

13791 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنِ افْتَرٰى عَبْدٌ عَلٰى حُرٍّ جُلِدَ اَرْبَعِينَ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی غلام اگر کسی آزاد شخص پر زنا کا الزام لگا دے' تو اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

13792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يُجْلَدُ اَرْبَعِينَ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَمَا رَاَيْتُ عَامَّتَهُمْ اِلَّا يَقُولُونَ ذٰلِكَ

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زیادہ تر لوگوں کو اسی بات کا قائل دیکھا ہے۔

13793 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: اَدْرَكْتُ

عُمَرَ، وَعُثْمَانَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْخُلَفَاءِ لَا يَضْرِبُونَ الْمَمْلُوكَ فِي الْقَذْفِ إِلَّا أَرْبَعِينَ

✵✵ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما اور اُن کے بعد کے خلفاء کا زمانہ پایا ہے' زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں' یہ حضرات غلام کو صرف چالیس کوڑے مارتے تھے۔

13794 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جَلَدَ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ ثَمَانِينَ قَالَ: أَبُو الزِّنَادِ، فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: أَدْرَكْتُ عُمَرَ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا: فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا ضَرَبَ فِي الْفِرْيَةِ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ

✵✵ امام مالک نے ابوزناد کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمر بن عبدالعزیز نے ایک غلام کو زنا کا الزام لگانے کی وجہ سے 80 کوڑے لگوائے۔

ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عامر سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اُن کے بعد کے دیگر خلفاء کا زمانہ پایا ہے' میں نے ان میں سے کسی کو بھی (غلام کو) زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے چالیس سے زیادہ کوڑے مارتے ہوئے نہیں دیکھا۔

13795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْعَبْدِ يَفْتَرِي عَلَى الْحُرِّ قَالَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے' ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو آزاد شخص پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' زہری کہتے ہیں: اسے 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ فِرْيَةِ الْحُرِّ عَلَى الْمَمْلُوكِ

باب: آزاد شخص کا غلام پر (زنا کا) الزام لگانا

13796 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ افْتَرٰى عَلٰى عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ: لَا حَدَّ، وَلَا نَكَالَ وَلَا شَيْءَ، وَإِنْ نَكَحَتِ الْأَمَةُ حُرًّا، فَكَذٰلِكَ لَيْسَ عَلٰى مَنْ قَذَفَ أَمَةً، أَوْ نَصْرَانِيَّةً تَحْتَ مُسْلِمٍ حُدَّ إِلَّا أَنْ يُعَاقِبَهُ السُّلْطَانُ إِلَّا أَنْ يَرٰى ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کسی غلام یا کنیز پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: نہ تو اس شخص پر حد جاری ہوگی' اور نہ کوئی سزا ہوگی' اور نہ ہی کچھ اور ہوگا' اگر کوئی کنیز کسی آزاد شخص کے ساتھ نکاح کر لیتی ہے' تو بھی ایسا ہی ہوگا' جس شخص نے اس کنیز پر الزام لگایا ہوگا' یا کسی مسلمان کی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہوگا' اس پر حد جاری نہیں ہوگی' البتہ اگر حاکم وقت مناسب سمجھے گا' تو اسے کوئی اور سزا دیدے گا۔

13797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ افْتَرٰى عَلٰى عَبْدٍ، أَوْ أَمَةٍ قَالَ: يُعَزَّرُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو غلام یا کنیز پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو

زہری فرماتے ہیں: اسے سزادی جائے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ وَهُوَ سَكْرَانُ

باب: جوشخص نشے کے عالم میں دوسرے پر زنا کا الزام لگادے

13798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَقْذِفُ رَجُلًا وَهُوَ سَكْرَانُ قَالَ: يُحَدُّ حَدَّ الْفِرْيَةِ، وَحَدَّ السُّكْرِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نشے کے عالم میں دوسرے پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو زہری نے فرمایا: ایسے شخص پر زنا الزام لگانے کی بھی حد جاری ہوگی اور نشے کی حد بھی جاری ہوگی۔

بَابُ الْفِرْيَةِ عَلٰى اُمِّ الْوَلَدِ

باب: ام ولد (کنیز) پر زنا کا الزام لگانا

13799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ اَمِيرًا مِنَ الْاُمَرَاءِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ اُمَّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ قَالَ: يُضْرَبُ الْحَدَّ صَاغِرًا

٭٭ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک گورنر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی شخص کی ام ولد کنیز پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسے شخص کو بے عزت کر کے حد لگائی جائے گی۔

13800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ قَاذِفِ اُمِّ الْوَلَدِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يُسْاَلُ عَنْهَا، فَاِنْ كَانَ لَا يُطْعَنُ عَلَيْهَا حُدَّ قَاذِفُهَا

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ام ولد پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس ام ولد کنیز کے بارے میں دریافت کیا جائے گا تو اگر تو وہ شخص اس کنیز کا مالک نہ ہو تو پھر اس پر الزام لگانے والے شخص پر حد جاری کی جائے گی۔

13801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: يُضْرَبُ قَاذِفُ اُمِّ الْوَلَدِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اِذَا نَفَى ابْنَ اُمِّ الْوَلَدِ مِنْ نَسَبِهِ، فَقَالَ: لَسْتَ لِاَبِيكَ ضُرِبَ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی اور امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ام ولد پر الزام لگانے والے شخص کی پٹائی کی جائے گی۔

سفیان ثوری اور دیگر حضرات نے امام شعبی سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی شخص ام ولد کے بیٹے کے اپنے نسب سے ہونے کی نفی کر دے تو اس کے بارے میں امام شعبی فرماتے ہیں: تمہارے باپ کی پٹائی نہیں کی جا سکتی۔

13802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ أُمِّ الْوَلَدِ: لَسْتَ بِابْنِ فُلَانٍ، فَاَخْرَجَهُ مِنْ نَسَبِهِ جُلِدَ الْحَدَّ، وَاِنْ كَانَتْ أُمُّهُ لَمْ تَمُتْ

امام شعبی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ام ولد کے بیٹے سے یہ کہے: تم فلاں کے بیٹے نہیں ہو اور وہ اسے اُس کے نسب سے نکال دے تو ایسے شخص پر حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے اگرچہ اس کی ماں کا انتقال نہ ہوا ہو۔

13803 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ شِهَابٍ: فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَزْنِي، وَسُئِلَ اَيَبِيعُهَا سَيِّدُهَا؟ قَالَ: لَا يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَبِيعَهَا وَلَكِنْ يُقَامُ عَلَيْهَا حَدُّ الْاَمَةِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھ سے کہا: جب کوئی ام ولد زنا کا ارتکاب کرے تو اس بارے میں ابن شہاب سے دریافت کیا گیا: کیا اس کا آقا اسے فروخت کر دے گا؟ تو ابن شہاب نے کہا: اس کے آقا کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ اس کو فروخت کرے بلکہ وہ اس ام ولد کنیز پر عام کنیز کی طرح حد جاری کروائے گا۔

13804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: "اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ، اَوْ نَصْرَانِيَّةٌ: لَسْتَ لِاَبِيكَ لَمْ يُضْرَبْ لِاَنَّ النَّفْيَ اِنَّمَا وَقَعَ عَلَى الْاُمِّ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: لَسْتَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَمْ يُضْرَبْ لِاَنَّ النَّفْيَ اِنَّمَا وَقَعَ عَلَى مُشْرِكٍ." وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ: يُضْرَبُ

سفیان ثوری نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے سے جس کی ماں ام ولد ہو یا کوئی عیسائی عورت ہو (اس سے) یہ کہے: تمہارا اپنے باپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے تو ایسے شخص کی پٹائی نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ نفی اس کی ماں پر واقعی ہو رہی ہے اور اگر کوئی شخص دوسرے سے یہ کہے: تمہارا تعلق بنو تمیم (یا تمیم نامی شخص کے بیٹوں) سے نہیں ہے تو ایسے شخص کی بھی پٹائی نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ نفی ایک مشرک پر واقع ہو رہی ہے۔

حکم بن عتیبہ کہتے ہیں: ایسے شخص کی پٹائی کی جائے گی۔

13805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَرَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ اَنْ يَضْرِبَ قَاذِفَ أُمِّ وَلَدٍ، فَلَمْ يُتَابِعْهُ عَلَى ذٰلِكَ اَحَدٌ

ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: عبیداللہ بن زیاد نے یہ ارادہ کیا کہ ام ولد پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کی پٹائی کریں تو کسی نے اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی۔

بَابُ الْاَبِ يَفْتَرِي عَلَى ابْنِهِ

باب: باپ کا اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگانا

13806 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ افْتَرَى الْاَبُ عَلَى ابْنِهِ، فَلَا يُحَدُّ

قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَافَوْا فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ، فَقَدْ وَجَبَ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر باپ اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگا دے تو باپ پر حد جاری نہیں ہوگی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ حد کے معاملے کو آپس میں معاف کر دیا کرو' مجھ تک حد سے متعلق جو معاملہ پہنچے گا' تو (اس کی سزا دینا) لازم ہو جائے گا''۔

13807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْحُدُوْدُ السُّلْطَانَ، فَلا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَعْفُوَ عَنْهَا.

❊❊ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب حد کے مقدمات حاکم کے وقت کے سامنے پیش ہو جائیں' تو اب کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے درگزر کرے۔

13808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❊❊ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعَطَاءً، يَقُوْلَانِ: لَيْسَ عَلَى الْاَبِ لِابْنِهِ حَدٌّ

❊❊ سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حسن بصری اور عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: بیٹے کی وجہ سے باپ پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُقَادُ وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ

❊❊ سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے' مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: باپ سے اس کے بیٹے کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔

13811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: دَفَعَ رَجُلًا اِلَى ابْنِهِ

❊❊ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کے حوالے کر دیا تھا (تاکہ بیٹا اُس سے بدلہ لے)۔

13812 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رُزَيْقٌ صَاحِبُ اَيْلَةَ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي رَجُلٍ افْتَرَى عَلَى ابْنِهِ، فَكَتَبَ: بِحَدِّ الْاَبِ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ ابْنُهُ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ''ایلہ'' کے حکمران رزیق نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو ایک شخص کے بارے میں ایک خط لکھا' جس نے اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگایا تھا' تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: باپ پر حد جاری کی جائے' البتہ اگر اس کا بیٹا اسے معاف کر دیتا ہے' تو معاملہ مختلف ہوگا۔

13813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رُزَيْقٌ قَالَ: قَذَفَ رَجُلٌ ابْنَهُ عِنْدِي،

فَأَرَدْتُ اَنْ اَحُدَّهُ، فَقَالَ: اِنْ اَنْتَ حَدَدْتَ اَبِیْ اعْتَرَفْتُ، فَمَا اَدْرِ كَيْفَ اَصْنَعُ؟ فَكَتَبْتُ فِيهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَكَتَبَ: اَنْ حُدَّهُ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ

✲✲ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: رزیق نے مجھے یہ بات بتائی: ایک شخص نے میرے سامنے اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگایا' میں نے اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا' تو وہ (لڑکا) بولا: اگر آپ میرے والد پر حد جاری کرنے لگے ہیں' تو میں (اس جرم کا) اعتراف کرتا ہوں' کیونکہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے اس کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط تحریر کیا' تو انہوں نے (جوابی خط میں) لکھا: اس (باپ) پر حد جاری کی جائے' البتہ اگر (اس کا بیٹا) اسے معاف کر دیتا ہے' (تو معاملہ مختلف ہوگا)۔

13814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ: فِي الْاَبِ يَفْتَرِي عَلٰى ابْنِهِ، اَمَّا الِابْنُ، فَلَا يُشَكُّ اَنَّهُ يُحَدُّ لِاَبِيهِ، وَاَمَّا الْاَبُ، فَاِنَّهُمْ يَسْتَحِبُّونَ الدَّرْاَ

✲✲ سفیان ثوری' باپ کے' اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگانے کے بارے میں' فرماتے ہیں: اگر بیٹا (الزام) لگائے' تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کے باپ کی وجہ سے' بیٹے پر حد جاری کی جائے گی' لیکن جہاں تک باپ کا تعلق ہے' تو علماء نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے کہ اُس سے حد کو پرے کر دیا جائے۔

13815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْمَرْاَةِ تَزْنِي، وَتَقْتُلُ وَلَدَهَا وَلَمْ تُحَصَّنْ قَالَ: يُدْرَاُ عَنْهَا الْحَدُّ

✲✲ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو عورت زنا کرنے کے بعد' اپنے بچے کو قتل کر دے اور وہ محصنہ بھی نہ ہو' اس سے حد کو پرے کیا جائے گا۔

13816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا عَفْوَ عَنِ الْحُدُوْدِ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهَا بَعْدَ اَنْ يَبْلُغَ الْاِمَامَ، فَاِنَّ اِقَامَتَهَا مِنَ السُّنَّةِ

✲✲ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''حد کا مقدمہ' جب حاکم وقت کے سامنے پیش ہو جائے' تو پھر اس کے بعد حد کو معاف کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے' کیونکہ ایسی صورت میں حد کو قائم کرنا سنت ہے''۔

13817 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي رُزَيْقٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: كَتَبَ اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ابْنَهُ اَنِ اجْلِدْهُ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ ابْنُهُ عَنْهُ قَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّهَا لِلْاَبِ خَاصَّةً، فَكَتَبْتُ اِلَيْهِ: فَقَالَ اَنَّهَا لِلنَّاسِ عَامَّةً

✲✲ رزیق بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ ایک شخص اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگاتا ہے' تو تم اس

کوکوڑے لگاؤ' البتہ اگر اس کا بیٹا اسے معاف کر دیتا ہے' تو معاملہ مختلف ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ حکم باپ کے لئے خاص ہے' میں نے انہیں خط لکھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حکم تمام لوگوں کے لئے ہے۔

بَابُ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ

باب: دو آدمیوں کا ایک بچے کے بارے میں دعویٰ کرنا

13818 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ لِاَخِيهِ سَعْدٍ: اَتَعْلَمُ اَنَّ وَلَدَ جَارِيَةِ زَمْعَةَ ابْنِي؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ رَاَى سَعْدٌ الْغُلَامَ فَعَرَفَهُ بِالشَّبَهِ، فَاعْتَنَقَهُ اِلَيْهِ قَالَ: ابْنُ اَخِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَجَاءَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: بَلْ هُوَ اَخِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ جَارِيَتِهِ، فَانْطَلَقَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ابْنُ اَخِي اُنْظُرْ اِلٰى شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ. فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: بَلْ هُوَ اَخِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ جَارِيَتِهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَوَاللّٰهِ مَا رَآهَا حَتّٰى مَاتَ.

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ زمعہ کی کنیز کا بیٹا میری اولاد ہے؟ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کو دیکھا' تو انہیں اس کی بھائی کے ساتھ مشابہت محسوس ہوئی انہوں نے اسے گلے لگالیا اور بولے:

13818-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب تفسير المشبهات - حديث: 1963' صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب الولد للفراش - حديث: 2723'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' باب إلحاق نسب الولد بمن يولد على فراشه - حديث: 3601'السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : فراش الأمة - حديث: 3451'السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب ما جاء في فدية الأذى - حديث: 472'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' فراش الأمة - حديث: 5517'سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك' في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 4024' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب اللعان' باب الولد للفراش بالوطء بملك اليمين - حديث: 14333' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلح' إقرار الوارث بوارث - حديث: 3768'مسند عبد الله بن المبارك - الكفارات والنذور' حديث: 219'مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الأصل العتيق' حديث: 845'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - عروة بن الزبير عن عائشة' حديث: 1533'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4303' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر الإخبار عن إيجاب إلحاق الولد من له الفراش إذا أمكن' حديث: 4166'موطأ مالك - كتاب الأقضية' باب القضاء بإلحاق الولد بأبيه - حديث: 1416'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب الولد للفراش - حديث: 2206'سنن أبي داؤد - كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق - باب الولد للفراش' حديث: 1948'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الولد للفراش - حديث: 2000'سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الإيلاء - باب الرجل يدعي ولدا من زنا' حديث: 1972

رب کعبہ کی قسم! یہ میرا بھتیجا ہے‘ عبد بن زمعہ اُن کے پاس آئے اور بولے: یہ میرا بھائی ہے‘ جو میرے باپ کے فراش پر اُس کی کنیز کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے‘ یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے‘ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے آپ اس کی عتبہ کے ساتھ مشابہت ملاحظہ فرمائیں‘ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے‘ جو میرے باپ کے فراش پر اُس کی کنیز سے پیدا ہوا ہے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بچہ فراش والے کو ملے گا“

(آپ ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:) ”اے سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرنا“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! اس لڑکے نے کبھی سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا‘ یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوگیا۔

13819 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

❊❊ ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13820 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ زَمْعَةَ: كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، وَكَانَ يَتَطَؤُهَا، وَكَانُوا يَتَّهِمُونَهَا، فَوَلَدَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ: اَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ، وَاَمَّا اَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لَيْسَ لَكِ بِاَخٍ

❊❊ مجاہد نے ابن زبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: زمعہ کی ایک کنیز تھی‘ جس کے ساتھ وہ صحبت کیا کرتے تھے‘ لوگوں نے اس کنیز پر الزام لگایا (کہ اس نے کسی کے ساتھ زنا کیا ہے) پھر اس کنیز نے بچے کو جنم دیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جہاں تک (تمہارے والد کی) وراثت کے حصے کا تعلق ہے‘ تو وہ اس بچے کو مل جائے گی‘ لیکن جہاں تک تمہارا تعلق ہے‘ تو اے سودہ! تم نے اس سے پردہ کرنا ہے‘ کیونکہ وہ (درحقیقت) تمہارا بھائی نہیں ہے۔

13821 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

❊❊ سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی“۔

13822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ فِي الْوَلَدِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَحَدِهِمَا، فَقَالَ: هُوَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ اِذَا وَضَعَتْ فِي سِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَاِنْ كَانَ دُونَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ يَوْمًا وَاحِدًا اَوْ يَوْمَيْنِ، هٰذَا فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْجَارِيَةَ مِنَ الرَّجُلِ

❊❊ سفیان‘ ایسے دو آدمیوں کے بارے میں‘ یہ فرماتے ہیں: جو کسی بچے کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں اور وہ بچہ اُن دونوں آدمیوں میں سے کسی ایک کے فراش پر پیدا ہوا ہوتا ہے‘ تو سفیان فرماتے ہیں: وہ بچہ اس کو ملے گا‘ جس کے ہاتھ میں ہے‘

جبکہ اس کی ماں نے اسے چھ ماہ کے اندر جنم دیا ہو' لیکن اگر اس کی ماں نے اسے چھ ماہ سے پہلے جنم دیا ہو' تو پھر وہ دوسرے شخص کو مل جائے گا' البتہ ایک دن' یا دو دن کا فرق ہو' تو معاملہ مختلف ہوگا' یہ اس صورت میں ہے' جب کوئی ایک شخص اپنی کنیز کو دوسرے سے خرید لیتا ہے (یا دوسرے کو فروخت کر دیتا ہے)۔

13823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي الْوَلَدِ يَدَّعِيهِ الرَّجُلَانِ يَرِثُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نَصِيبَ ذَكَرٍ تَامٍّ، وَهُمَا جَمِيعًا يَرِثَانِهِ السُّدُسَ، فَإِذَا مَاتَ اَحَدُهُمَا فَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا، وَمَنْ نَفَاهُ مِنْ اَحَدِهِمَا لَمْ يُضْرَبْ، حَتّٰى يَنْفِيَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا، فَإِذَا صَارَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا، فَإِنَّهُ يَرِثُ اِخْوَتَهُ مِنَ الْمَيِّتِ، وَلَا يَرِثُونَهُ حَجَبَهُ اَبُوهُ هٰذَا الْحَيُّ عَنْ اَنْ يَرِثَهُ الْإِخْوَةُ مِنَ الْمَيِّتِ وَيَرِثُهُمْ هُوَ، لِاَنَّهُ اَخُوهُمْ وَيَكُونُ مِيرَاثُهُ لِلْبَاقِي وَعَقْلُهُ عَلَيْهِ، فَإِذَا مَاتَ الْآخَرُ مِنَ الْاَبَوَيْنِ صَارَ عَقْلُهُ وَمِيرَاثُهُ لِإِخْوَتِهِ مِنَ الْاَبَوَيْنِ جَمِيعًا "

✲✲ سفیان نے ایسے بچے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جس کے بارے میں دو آدمی دعویٰ کر دیتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: وہ بچہ ان دونوں میں سے ہر ایک کی وراثت میں سے مکمل حصے کا وارث بنے گا' اور وہ دونوں اس بچے کی وارثت میں سے چھٹے حصے کے وارث بنیں گے' اگر ان دونوں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے' تو جو شخص باقی بچے گا' وہ بچہ اُسے مل جائے گا اور ان دونوں میں سے کوئی ایک اگر اس بچے کی نفی کر دیتا ہے' تو اس کی پٹائی نہیں کی جائے گی' البتہ اگر دونوں اس کی نفی کر دیتے ہیں' تو معاملہ مختلف ہوگا' اور وہ بچہ اس شخص کو ملے گا' جو ان دونوں میں سے باقی بچے گا' کیونکہ وہ میت کی طرف سے اپنے بہن بھائیوں کا وارث بنے گا' لیکن وہ بہن بھائی اس کے وارث نہیں بنیں گے' کیونکہ ان کا باپ اسے محجوب کر دے گا' اس حوالے سے کہ میت کی طرف سے' اس کے بہن بھائی وارث بنیں' البتہ وہ ان کا وارث بن جائے گا' کیونکہ وہ ان کا بھائی ہے' اور اس کی میراث باقی بچ جانے والے شخص کو ملے گی' اور اس کی دیت کی ادائیگی بھی اسی پر لازم ہوگی' اور اگر باپ ہونے کے دعویدار افراد میں سے دوسرا شخص فوت ہو جاتا ہے' تو اس کی دیت کی ادائیگی' اور اس کی وراثت اس کے باپ ہونے کے دعویدار دونوں افراد کی طرف سے شریک بہن بھائیوں کو ملے گی۔

13824 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَخِي عُتْبَةُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ اِلٰى شَبَهِهِ، قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا اَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَبَهِهِ، فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ. قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ

✲✲ ابن شہاب نے' عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کے بارے میں اپنا مقدمہ پیش کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھائی عتبہ بن ابو وقاص نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے' آپ اِس کی اُس کے ساتھ مشابہت ملاحظہ فرمالیں

'عبد بن زمعہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ ﷺ میرا بھائی ہے' جو میرے باپ کے فراش پر' اُس کی کنیز سے پیدا ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کی مشابہت کا جائزہ لیا' تو وہ عتبہ کے ساتھ واضح طور پر مشابہت رکھتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے عبد! یہ تمہیں ملے گا' کیونکہ بچہ فراش والے کو ملتا ہے' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے''

پھر آپ ﷺ نے (عبد بن زمعہ کی بہن اور اپنی زوجہ محترمہ سے) فرمایا: اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرنا''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو اس بچے نے سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہیں دیکھا۔

بَابُ التَّعدِّی فِی الْحُرُمَاتِ الْعِظَامِ

باب: بڑی حرمتوں کے بارے میں حد سے تجاوز کرنا

13825 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ وُجِدَ يَأْكُلُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، وَقَالَ: اَشْتَهِيهِ، اَوْ مَرَّتْ بِهِ بَدَنَةٌ فَنَحَرَهَا، وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا بَدَنَةٌ، اَوِ امْرَاَةٌ اَفْطَرَتْ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَتْ: اَنَا حَائِضٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا النِّسَاءُ فَإِذَا هِيَ غَيْرُ حَائِضٍ، اَوْ رَجُلٌ وَاقَعَ امْرَاَتَهُ فِي رَمَضَانَ، اَوْ اَصَابَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا، اَوْ قَتَلَ صَيْدًا فِي الْحَرَمِ مُتَعَمِّدًا، اَوْ شَرِبَ خَمْرًا، اَوْ تَرَكَ بَعْضَ الصَّلَاةِ فَذَكَرْتُهُنَّ لَهُ، فَقَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ نَسِيًّا لَوْ شَاءَ جَعَلَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا يُسَمِّيهِ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ بِشَيْءٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَنْ قَالَ: اِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَإِنْ عَاوَدَ ذٰلِكَ فَلْيُنَكَّلْ. وَذَكَرَ الرَّجُلَ الَّذِي قَبَّلَ الْمَرْاَةَ، وَاَقُولُ: الَّذِي اَصَابَ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص خنزیر کا گوشت کھاتے ہوئے پایا جاتا ہے' وہ بولتا ہے: مجھے اس کی خواہش محسوس ہو رہی تھی' یا کسی شخص کے پاس کے قربانی کا جانور گزرتا ہے' اور وہ اس کو قربان کر لیتا ہے' حالانکہ وہ یہ جانتا ہے کہ یہ قربانی کا جانور ہے' یا کوئی عورت رمضان کے مہینے میں روزہ ختم کر دیتی ہے' اور کہتی ہے: مجھے حیض آ گیا ہے خواتین اس کا جائزہ لیتی ہیں' تو پتہ چلتا ہے' اسے ابھی حیض نہیں آیا' کوئی شخص رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ (روزے کے دوران) صحبت کر لیتا ہے' یا کوئی شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' یا کوئی شخص حرم کی حدود میں جان بوجھ کر شکار کو قتل کر دیتا ہے' یا شراب پی لیتا ہے' یا کسی نماز کو ترک کر دیتا ہے' میں نے ان سب باتوں کا تذکرہ عطاء کے سامنے کیا (اور ان کا حکم دریافت کیا:)

تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کوئی چیز بھولتا نہیں ہے' اگر وہ چاہتا تو وہ اس بارے میں متعین طور پر کچھ نہ کچھ مقرر کر دیتا' لیکن میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

پھر انہوں نے اس موقف سے رجوع کر لیا اور یہ بات بیان کی: اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ایسا کرتا ہے' تو اسے کچھ سزا نہیں دی جائے گی لیکن اگر وہ بار بار ایسا کرتا ہے' تو پھر اسے سزا دی جائے گی' پھر انہوں نے اس شخص کا تذکرہ کیا' جس نے ایک عورت

کا بوسہ لیا تھا' میں یہ کہتا ہوں: اس سے مراد وہ شخص ہے' جس نے رمضان کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی تھی۔

13826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَكَلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ عُرِضَتْ عَلَيْهِ التَّوْبَةُ، فَاِنْ تَابَ، وَاِلَّا قُتِلَ

✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص خنزیر کا گوشت کھا لیتا ہے' تو اسے توبہ کی پیشکش کی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لیتا ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

13827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: اِذَا كَانَ فَاسِقًا مِنَ الْفُسَّاقِ نُكِّلَ نَكَالًا مُوجِعًا، وَيُكَفِّرُ اَيْضًا، وَاِنْ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ انْتِحَالَ دِينٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ عُرِضَتْ عَلَيْهِ التَّوْبَةُ

✵ معمر نے زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو رمضان کے مہینے میں روزہ نہیں رکھتا' وہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ کوئی فاسق ہوگا' تو اسے تکلیف دینے والی سزا دی جائے گی' اور اسے کفارہ ادا کرنے کا بھی کہا جائے گا' اگر وہ ایسا کرتا رہتا ہے' تو وہ گویا خود کو اسلام کی بجائے کسی اور دین کی طرف منسوب کرتا ہے' ایسے شخص کے سامنے توبہ پیش کی جائے گی۔

13828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي اَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ حَدٌّ، وَلَا يُعَزَّرُ

✵ سفیان ثوری' خنزیر کا گوشت کھانے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کام کی وجہ سے حد جاری نہیں ہوگی' اور نہ ہی کوئی سزا دی جائے گی۔

13829 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

13829-صحيح البخاری - كتاب مواقيت الصلاة' باب : الصلاة كفارة - حديث:512' صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب قوله تعالى : إن الحسنات يذهبن السيئات - حديث:5070' صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب ذكر الدليل على أن الحد الذى أصابه هذا السائل فأعلمه - حديث:312' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر البيان بأن الحد الذى أتى هذا السائل لم يكن بمعصية' حديث:1748'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في الرجل يصيب من المرأة دون الجماع - حديث:3896'سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في أن الصلاة كفارة - حديث:1394'السنن الكبرىٰ للنسائي - كتاب الصلاة' تكفير الصلاة - حديث:318'السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب من أصاب ذنبا دون الحد ثم تاب وجاء مستفتيا' حديث:15889'مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث:279'مسند ابن أبي شيبة - ما رواه عبد الله بن مسعود ' حديث:173' البحر الزخار مسند البزار - سماك بن حرب ' حديث:1363'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 5260'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:7417'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب' حديث:10288' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في الصلوات وما في أدائهن من الكفارات' حديث:2685

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَخَذْتُ امْرَاَةً فِي الْبُسْتَانِ، فَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ اَنِّي لَمْ اُجَامِعْهَا، قَبَّلْتُهَا وَلَزِمْتُهَا وَلَمْ اَفْعَلْ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَافْعَلْ بِيْ مَا شِئْتَ. قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا: فَذَهَبَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْ سَتَرَ عَلٰى نَفْسِهِ، فَاَتْبَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: رُدُّوهُ عَلَيَّ، فَرُدُّوهُ، فَقَرَاَ عَلَيْهِ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ) (هود: 114)، حَتّٰى بَلَغَ (لِلذَّاكِرِيْنَ) (هود: 114) قَالَ: فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَهُ وَحْدَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً؟ قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً

✵✵ علقمہ اوراسود نے‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے ایک باغ میں ایک عورت کو پکڑ لیا‘ اوراس کے ساتھ ہر کام کیا‘ البتہ میں نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی‘ میں نے اسے چوم لیا اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا‘ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا‘ اب آپ مجھے جو چاہیں سزا دیں!

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہیں کہا وہ شخص چلا گیا‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا تھا‘ کاش یہ خود بھی اپنے لئے پردہ رکھتا‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس واپس لے کر آؤ! اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”تم دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو“۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

”نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے“۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! کیا یہ صرف اس کے لئے مخصوص ہے یا سب لوگوں کے لئے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب لوگوں کے لئے ہے۔

13830 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، - اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَبَّلَ رَجُلٌ امْرَاَةً فَجَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ كَانَ يَسْاَلُهُ عَنْ كَفَّارَتِهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اَمُعْزِبَةٌ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا اَدْرِي يُقَالُ: جَاءَ الرَّجُلُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرَ لَهُ اَيْضًا، فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ، فَقَالَ: اَمُعْزِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَصَمَتَ عَنْهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ) (هود: 114) اِلٰى (لِلذَّاكِرِيْنَ) (هود: 114) "

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک خاتون کا بوسہ لے لیا‘ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوران کے سامنے یہ بات ذکر کی وہ شخص اس کے کفارے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ عورت دور کی تھی‘ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم‘ یہ بات بیا ن کی گئی ہے: کہ پھر وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوران کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے بھی اسے وہی جواب دیا: جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا‘ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ عورت دور کی تھی اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ جواب دینے سے خاموش رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے''۔

13831 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَاَةً وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَهُ لِحَاجَةٍ، فَاَذِنَ لَهُ، فَذَهَبَ فِي طَلَبِهَا، فَلَمْ يَجِدْهَا، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ يُرِيدُ اَنْ يُبَشِّرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَطَرِ، فَوَجَدَ الْمَرْاَةَ جَالِسَةً عَلٰى غَدِيرٍ فَدَفَعَ فِي صَدْرِهَا، فَجَلَسَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَصَارَ ذَكَرُهُ مِثْلَ الْهُدْبَةِ، فَقَامَ نَادِمًا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ) (هود: 114) "

✵✵ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے ایک خاتون کا ذکر کیا وہ صاحب اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر انہوں نے کسی کام کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت لی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی وہ صاحب اس خاتون کے پیچھے گئے انہیں وہ خاتون نہیں ملی وہ صاحب آرہے تھے ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو بارش کے بارے میں خوشخبری سنائیں گے تو اس دوران انہوں نے اس خاتون کو ایک کنویں کے کنارے بیٹھے ہوئے پایا انہوں نے اس خاتون کے سینے سے کپڑا اٹھایا اور اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گئے تو ان صاحب کی شرم گاہ چادر کے پلو کی طرح کی ہوگئی تو وہ ندامت کے عالم میں وہاں سے کھڑے ہوگئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی صورت حال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو اور چار رکعت نماز ادا کرو پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو''۔

13832 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَانَ حَدَّثَ امْرَاَةً بِالْاَمْسِ قَالَ: فَبَايَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ، - اَوْ قَالَ: بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ -، وَقَالَ: اَنْتَ صَاحِبُ الْحَدِيثِ بِالْاَمْسِ

✵✵ قیس بن حازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے کے لئے آیا اس نے گزشتہ شام کسی عورت کے ساتھ کوئی فعل کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انگلیوں کے پوروں کے ذریعے اس سے بیعت لی اور فرمایا: تم نے گزشتہ شام ایک غلط کام کیا ہے۔

بَابُ الْقَافَةِ

باب: قیافہ شناسی

13833 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ اَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " اَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلَجِيُّ لِزَيْدٍ، وَاُسَامَةَ؟ وَرَاَى اَقْدَامَهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

✲✲ ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش تھے اور خوشی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم نے سنا نہیں ہے؟ مجزز مدلجی نے زید اور اسامہ کے بارے میں کیا کہا ہے؟ اس نے اِن دونوں کے صرف پاؤں دیکھے' تو بولا: یہ باپ بیٹے کے پاؤں ہیں''۔

13834 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: " وَهُمَا فِي قَطِيفَةٍ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا، وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا، وَلَمْ يَذْكُرْ بَرِيقَ اَسَارِيرِ وَجْهِهِ

✲✲ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

''یہ دونوں اس وقت ایک چادر اوڑھ کر سوئے ہوئے تھے' جس نے ان کے سر کو بھی ڈھانپا ہوا تھا اور صرف اِن کے پاؤں نظر آ رہے تھے''

13833-صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب صفة النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:3383' صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب العمل بإلحاق القائف الولد - حديث:2725'مستخرج أبی عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' باب إلحاق نسب الولد بمن يولد على فراشه - حديث:3613' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدی - ذكر البيان بأن مجززا المدلجی كان قائفا' حديث:4164'سنن أبی داؤد - كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق - باب فی القافة' حديث:1944'سنن ابن ماجه - كتاب الأحكام' باب القافة - حديث:2346'السنن للنسائی - كتاب الطلاق' باب : القافة - حديث:3455'السنن الكبرٰی للنسائی - كتاب الطلاق' القافة - حديث:5521'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب القضاء والشهادات' باب الولد يدعيه الرجلان كيف الحكم فيه ؟ - حديث:4062'سنن الدارقطنی - كتاب فی الأقضية والأحكام وغير ذلك' فی المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث:4019'السنن الكبرٰی للبيهقی - كتاب الدعوی والبينات' باب القافة ودعوی الولد . - حديث:19772'معرفة السنن والآثار للبيهقی - كتاب الدعوی' القافة ودعوی الولد - حديث:6188'السنن الصغير للبيهقی - كتاب الدعوی والبينات' باب القافة - حديث:3404'مسند الطيالسی - أحاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - عروة بن الزبير عن عائشة' حديث:1551'مسند الحميدی - أحاديث عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:235'مسند أبی يعلى الموصلی - مسند عائشة' حديث:4306' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العين' من اسمه : عبيد الله - حديث:4721

اس میں راوی نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کے چمکنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

13835 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَظُنُّهُ مِنْ بَنِي كُرْزٍ، فَرَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَسُبُّ الْغُلَامَ، وَاُمَّهُ تَتَنَاوَلُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَابْنُكَ قَالَ: فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّحَمَلَ اُمَّهُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْتَفَى مِنْهُ

✵✵ عبدالکریم جزری نے زیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا' میرا خیال ہے' اس کا تعلق بنو کرز سے تھا (اور وہ کوئی قیافہ شناس تھا) اس نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کو دیکھا' کہ وہ لڑکے کو برا کہنے لگے' اس کی ماں نے ان کو برا کہنا شروع کر دیا' تو اس (قیافہ شناس) نے کہا: یہ آپ کا بیٹا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے اس لڑکے کو بلوایا اور اس کی ماں کو اُس کی سواری پر سوار کروایا۔

(راوی کہتے ہیں:) حالانکہ حضرت ابن عباس ؓ اس سے پہلے' اس لڑکے کے اپنی اولاد ہونے کی نفی کر چکے تھے (یعنی انہوں نے قیافہ شناس کی بات پر اعتماد کیا)

13836 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا، فَقَالَ: "اَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلَجِيُّ، وَرَاَى اُسَامَةَ وَزَيْدًا نَائِمَيْنِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ اَوْ فِي قَطِيفَةٍ قَدْ خَرَجَتْ اَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

✵✵ عروہ نے سیّدہ عائشہ ؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے تو بہت خوش تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے سنا نہیں ہے؟ مدلجی شخص نے کیا کہا ہے؟ اس نے اسامہ اور زید کو ایک کپڑے میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک چادر میں سوئے ہوئے دیکھا' اُن دونوں کے صرف پاؤں نظر آ رہے تھے' تو اُس نے کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

13837 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: رَاَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟، فَقَالَ: مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ نَسَبٍ بِنَجْرَانَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ عُمَرُ: بَلٰى. قَالَ الرَّجُلُ: لَا. قَالَ عُمَرُ: اُذَكِّرُ اللّٰهَ رَجُلًا كَانَ يَعْرِفُ لِهٰذَا الرَّجُلِ نَسَبًا بِنَجْرَانَ، اِلَّا اَخْبَرَنَاهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا اَعْرِفُهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَدَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، اِنَّا نَقُوفُ الْاٰثَارَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ایک شخص کو دیکھا' تو دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا: بنو فلاں سے' حضرت عمر ؓ نے دریافت کیا: کیا تمہارے آباؤ اجداد میں کسی کا تعلق نجران سے ہے؟ اس نے کہا: جی نہیں! حضرت عمر ؓ نے کہا: ہے' اس نے کہا: جی نہیں! حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جو نجران میں اس شخص کے نسب سے واقف ہو' تو ایک صاحب بولے: اے امیر المؤمنین! میں اسے

جانتا ہوں، جس عورت نے اسے جنم دیا ہے، اُس عورت کا تعلق اہل نجران سے ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے، ہم نشانیوں کے ذریعے قیافہ لگا لیتے ہیں۔

بَابُ اللَّقِيطِ

باب: لقیط کا حکم

13838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ اَنَّهُ جَاءَ اِلٰى اَهْلِهِ، وَقَدِ الْتَقَطُوا مَنْبُوذًا، فَذَهَبَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ فَذُكِرَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ: عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا، كَاَنَّهُ اتَّهَمَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا الْتَقَطُوهُ اِلَّا وَاَنَا غَائِبٌ، وَسَاَلَ عَنْهُ عُمَرُ، فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَوَلَاؤُهُ لَكَ، وَنَفَقَتُهُ عَلَيْنَا مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک شخص نے انہیں بتایا: وہ اپنی بیوی کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان لوگوں نے ایک بچے کو اٹھایا ہوا ہے، جو کہیں سے ملا تھا' اس بچے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا اور یہ صورت حال ان کے سامنے ذکر کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید کوئی ہیرا پھیری ہے، گویا کہ انہوں نے اس بچے کے بارے میں تہمت عائد کی' تو اُن صاحب نے کہا: اُن لوگوں نے اس وقت اسے اٹھایا ہے، جب میں وہاں موجود نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا: تو اس کی بھلائی کی تعریف بیان کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اس کی ولاء تمہیں ملے گی' اور اس کا خرچہ ہمارے ذمہ بیت المال سے ہوگا۔

13839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِي، عَنْ سُنَيْنٍ اَبِيْ جَمِيلَةَ

✵✵ ایک اور سند کے مطابق' یہ روایت زہری نے سنین ابو جمیلہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13840 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ جَمِيلَةَ، اَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوذًا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَاَتَاهُ فَاتَّهَمَهُ، فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ حُرٌّ، وَوَلَاؤُهُ لَكَ، وَنَفَقَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ابو جمیلہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں انہیں (یعنی ابو جمیلہ کو) ایک بچہ پڑا ہوا ملا' وہ اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر الزام عائد کر دیا (جب تحقیق کی گئی) تو اُن کے بارے میں اچھی تعریف بیان کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بچہ آزاد شمار ہوگا اور اس کی ولاء تمہیں ملے گی' اور اس کا خرچہ بیت المال میں سے ادا ہوگا۔

13841 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ تَمِيمٍ اَنَّهُ وَجَدَ لَقِيطًا، فَاَتٰى بِهِ اِلٰى عَلِيٍّ، فَاَلْحَقَهُ عَلِيٌّ عَلٰى مِئَةٍ

✵✵ ذہل بن اوس نے' تمیم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہیں ایک بچہ پکڑا ہوا ملا' وہ اُسے لے کر حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ایک سو کے عوض میں ان کے ساتھ لاحق کر دیا۔

13842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي اللَّقِيطِ، قَالَا: هُوَ حُرٌّ

٭٭ امام شعبی اور ابراہیم نخعی اس طرح ملنے والے بچے کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ آزاد شمار ہوگا۔

13843 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ عِنْدَ اللَّقِيطِ، ثُمَّ يُنْفِقُ عَلَيْهِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ مِنْ نَفَقَتِهِ شَيْءٌ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ احْتُسِبَ بِهِ عَلَيْهِ

٭٭ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے کوئی بچہ پڑا ہوا ملتا ہے' اور وہ شخص اس پر خرچ کرتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس نے اس بچے پر جو خرچ کیا ہے اس کا معاوضہ وصول نہیں کرے گا' بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے حوالے سے وہ ثواب کی امید رکھے گا۔

13844 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا الْتَقَطَ وَلَدَ زِنًا، فَاَرَادَ اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ وَهُوَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَلْيُشْهِدْ، وَاِنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَحْتَسِبَ عَلَيْهِ، فَلَا يُشْهِدْ. قَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَفْرِضَ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ

٭٭ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے' حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو کہیں پاتا ہے' اور پھر اس پر یہ سوچ کر خرچ کرتا ہے کہ یہ اس کا قرض ہوگا' جو اس بچے کے ذمہ واجب الادا ہوگا' تو اسے چاہیے کہ اس بارے میں گواہ بنالے اور اگر وہ یہ ارادہ رکھتا ہو کہ اس سے ثواب حاصل کرے گا' تو پھر اس پر گواہ نہ بنائے۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ایسے شخص کو کچھ بھی نہیں ملے گا' البتہ اگر حاکم وقت اس کے لئے کچھ مقرر کر دے تو معاملہ مختلف ہے۔

13845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ امْرَاَةً الْتَقَطَتْ صَبِيًّا، فَاَنْفَقَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَتْ شُرَيْحًا تَطْلُبُ نَفَقَتَهَا، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَكِ، وَوَلَاؤُهُ لَكِ. قَالَ سُفْيَانُ فِي مِيرَاثِ اللَّقِيطِ: عَنِ اَصْحَابِهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ

٭٭ حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ایک خاتون کو ایک بچہ پڑا ہوا ملا' اس خاتون نے اس پر خرچ کرنا شروع کر دیا' پھر وہ خاتون قاضی شریح کے پاس آئی اور اپنے خرچ کا مطالبہ کیا' تو قاضی شریح نے کہا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا' اس کی ولاء تمہیں مل جائے گی۔

سفیان نے اس ملنے والے بچے کی وراثت کے بارے میں' اپنے اصحاب کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ بیت المال میں جمع ہو جائے گی۔

13846 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنَّمَا وَلَدُ الزِّنَا الَّذِي

يُلْتَقَطُ اِمَّا حُرٌّ، وَاِمَّا عَبْدُ قَوْمٍ، فَلا يُسْتَرَقُّ حُرٌّ، وَلَا عَبْدُ قَوْمٍ آخَرِيْنَ، فَهُوَ يُنْكِرُ اَنْ يُسْتَرَقَّ . وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جو کہیں پڑا ہوا ملتا ہے یا تو وہ آزاد ہوگا' یا کسی قوم کا غلام ہوگا' تو آزاد شخص کو غلام نہیں بنایا جاسکتا' اور کسی دوسری قوم کے غلام کو اپنا غلام نہیں بنایا جاسکتا' گویا وہ اس طرح سے اِس بات کا انکار کر رہے تھے کہ ایسے بچے کو غلام بنایا جائے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

13847 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَلَدِ الزِّنَا يُلْتَقَطُ؟ قَالَ: هُوَ حُرٌّ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَعْتَقَهُمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي خِلَافَتِهِ بِاَرْضِنَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اس بچے کے بارے میں یہ کہا ہے' جسے کہیں سے اٹھایا جاتا ہے کہ وہ آزاد شمار ہوگا

ابن جریج کہتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں ہمارے علاقے میں اس طرح کے بچوں کو آزاد قرار دیا تھا۔

13848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ رَجُلًا الْتَقَطَ وَلَدَ زِنًا، فَقَالَ عُمَرُ: اسْتَرْضِعْهُ وَلَكَ وَلَاؤُهُ، وَرَضَاعُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

✵✵ عمرو بن دینار نے' ابن شہاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص کو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ملا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلاؤ' اس کی ولاء تمہیں ملے گی' اور اس کی رضاعت کا خرچ بیت المال سے ادا کیا جائے گا۔

بَابُ مِيرَاثِ اللَّقِيطِ
باب: لقیط کی وراثت کا حکم

13849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الَّذِي يَدَّعِي الْوَلَدَ مِنَ الْاَمَةِ، اَوِ الْحُرَّةِ لَا يُنَازِعُهُ فِيهِ اَحَدٌ، قَالَا: لَا يَرِثُهُ، اِنَّهُ كَانَ سِفَاحًا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے اور طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' اس شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی کنیز یا آزاد عورت کے کسی بچے کا دعویٰ کرتا ہے' اور اس بارے میں اس کے خلاف کوئی فریق نہیں ہوتا' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ شخص اس کا وارث نہیں بنے گا' کیونکہ یہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ہے۔

13850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَجُوْزُ دَعْوَاهُ وَلَدَ الزِّنَا فِي الْاِسْلَامِ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام میں اس شخص کا ولدالزنا کے بارے میں

دعویٰ درست نہیں ہوگا۔

13851 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَهَرَ بِامْرَاَةٍ حُرَّةٍ، اَوْ بِاَمَةِ قَوْمٍ، فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَّا يَرِثُ، وَلَا يُورَثُ

✵✵ ابن جریج نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص کسی آزاد عورت کے ساتھ یا کسی کنیز کے ساتھ زنا کرتا ہے تو اس کا پیدا ہونے والا بچہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ہوگا وہ بچہ نہ تو کسی کا وارث بنے گا اور نہ ہی کسی کو اس کا وارث بنایا جائے گا''۔

13852 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَهَرَ بِاَمَةِ قَوْمٍ، اَوْ زَنَى بِامْرَاَةٍ حُرَّةٍ، فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَّا يَرِثُ، وَلَا يُورَثُ

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی قوم کی کنیز کے ساتھ زنا کرے یا کسی آزاد عورت کے ساتھ زنا کرے تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ شمار ہوگا جو نہ وارث بنے گا اور ہی اس کا وارث (اس کے ناجائز باپ کو) بنایا جائے گا''۔

13853 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ طَاوُسٍ: كَيْفَ كَانَ اَبُوكَ يَقُولُ: فِي وَلَدِ الزِّنَا يَعْتِقُهُ سَيِّدُهُ، ثُمَّ يَسْتَلْحِقُهُ اَبُوهُ، وَيُخَلِّي مَوَالِيَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَبِيهِ؟ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: لَا يَرِثُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ایسے بچے کے بارے میں آپ کے والد کیا کہتے ہیں جسے اس کا آقا آزاد کر دیتا ہے اور پھر اس کا باپ اسے اپنے ساتھ لاحق کر لیتا ہے اور پھر اس کے اور اس کے باپ کے درمیان سے اس کے موالی ہٹ جاتے ہیں انہوں نے جواب دیا: وہ یہ فرماتے تھے: وہ (پھر بھی) وارث نہیں بنے گا۔

13854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ: عَنْ وَلَدِ الزِّنَا وَلَدَتْهُ اَمَةٌ، فَاَعْتَقَهُ سَادَةُ الْاُمِّ، ثُمَّ اِنَّ اَبَاهُ اسْتَلْحَقَهُ، وَعَرَفَ مَوَالِيهِ اَنَّهُ ابْنُهُ، ثُمَّ مَاتَ، اَيَرِثُهُ اَبُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے کوئی کنیز جنم دے دیتی ہے اور پھر اس بچے کی ماں کے آقا اُس بچے کو آزاد قرار دے دیتے ہیں تو اس بچے کا باپ اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے اس کے موالی جانتے ہیں کہ یہ اس کا بیٹا ہے پھر وہ بچہ انتقال کر جاتا ہے تو کیا اس کا باپ اس کا وارث بنے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

13855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوْ غَيْرِهٖ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

* * معمر نے اپنی سند کے حوالے سے حسن بصری سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13856 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ عَرَفَ مَوَالِيهِ اَنَّهُ ابْنُهُ فَخَاصَمُوهُ فِي مِيرَاثِهٖ قَالَ: يَرِثُهُ اَبُوهُ اِذَا عَرَفُوا اَنَّهُ ابْنُهُ، وَلَكِنْ اِنْ اَنْكَرُوا اَنَّهُ ابْنُهُ كَانَ مِيرَاثُهُ لَهُمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اس کے موالی پہچان لیتے ہیں کہ یہ اس کا بیٹا ہے اور وہ اس کی وراثت سے کے بارے میں اس سے جھگڑا کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اس کا باپ اس کا وارث بنے گا' جب وہ لوگ یہ بات جان لیں گے کہ یہ اُس کا بیٹا ہے' لیکن اگر وہ لوگ اِس بات کا انکار کر دیتے ہیں کہ یہ اُس کا بیٹا ہے' تو اب اس کی وراثت ان لوگوں کو ملے گی۔

13857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ سُفْيَانُ: فِي مِيرَاثِ اللَّقِيطِ عَنْ اَصْحَابِهٖ: اَنَّهُ قَالَ: فِي بَيْتِ الْمَالِ

* * سفیان نے ''لقیط'' کی وراثت کے بارے میں' اپنے اصحاب کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ بیت المال میں جمع ہو گی۔

بَابُ شَرِّ الثَّلَاثَةِ

باب: تین افراد میں' سب سے بُرا

13858 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَقُولُ: فِي مَعَادِ وَلَدِ الزِّنَا قَوْلًا شَدِيدًا

* * ابن جریج اور معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: اُن کے والد' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے انجام کے بارے میں' سخت کلمات فرمایا کرتے تھے۔

13859 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ لِوَالِدَيْهِ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا وَلَدُ زِنًا

* * حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''والدین کا نافرمان شخص' مستقل شراب پینے والا شخص' احسان جتانے والا شخص' اور زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

13860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَتْ اِذَا قِيلَ لَهَا: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ، عَابَتْ ذٰلِكَ، وَقَالَتْ: " مَا عَلَيْهِ مِنْ وِزْرِ اَبَوَيْهِ، قَالَ اللّٰهُ: (لَا تَزِرُ) (الأنعام: 164) وَازِرَةٌ وِزْرَ

اُخْرٰی "

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان سے یہ بات کہی گئی: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ تینوں افراد میں سے سب سے برا ہوتا ہے تو انہوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا: اس کے ماں باپ کا گناہ اُس پر نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

13861 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "مَا عَلَيْهِ مِنْ وِزْرِ اَبَوَيْهِ، قَالَ اللّٰهُ: (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى) (الأنعام: 164) "

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس بچے پر اس کے ماں باپ کا بوجھ نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بوجھ اٹھانے والا' کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

13862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلٰى وَلَدِ زِنًا، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ خَيْرُ الثَّلَاثَةِ

✵✵ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے' جنہوں نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ ادا کی' کسی نے اُن سے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو اُس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی' اور یہ کہا ہے: یہ تین افراد میں سے' سب سے برا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تین افراد میں سے' سب سے بہتر ہے۔

13863 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَازِمٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: هُوَ خَيْرُ الثَّلَاثَةِ لِلِابْنِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ فرماتے ہیں: یہ تین افراد میں زیادہ بہتر ہے' انہوں نے بچے کے بارے میں یہ بات کہی۔

13864 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: كَانَ اَبُو وَلَدِ زِنًا قَدْ عُرِفَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ اَنْ يَمُرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: هُوَ رَجُلُ سُوءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ خَيْرُ الثَّلَاثَةِ لِلْاَبِ، فَحَوَّلَهُ النَّاسُ فَقَالُوا: الْوَلَدُ هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے باپ کی شناخت ہوگئی' وہ اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرتا تھا' تو لوگ کہتے تھے: یہ برا آدمی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تین میں سب سے بہتر ہے' انہوں نے باپ کے بارے میں یہ کہا' تو لوگوں نے اس چیز کو الٹا کر کے یہ کہہ دیا: کہ بچہ تین میں سب سے برا ہوتا ہے۔

13865 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا تَجُوْزُ دَعْوَةٌ لِوَلَدِ الزِّنَا فِي الْإِسْلَامِ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام میں' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں دعویٰ کرنا درست نہیں ہے۔

13866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الرَّبَعِيُّ قَالَ: وَكَانَ عِنْدَنَا مِثْلُ وَهْبٍ عِنْدَكُمْ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ اِنَّهُ قَرَاَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: اَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلٰى سَبْعَةٍ، فَخَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَجَعَلَهَا اِلٰى خَمْسَةِ آبَاءٍ

✵✵ خالد ربعی بیان کرتے ہیں: بعض کتابوں میں یہ بات تحریر ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ' سات (دن) تک جنت میں داخل نہیں ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ اس امت سے تخفیف کرے گا' تو اسے اس کے پانچ آباء کے ساتھ ملا دے گا۔

13867 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ: لَاَنْ اَحْمِلَ عَلٰى نَعْلَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں' میں جوتوں اٹھاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کروں۔

بَابُ عَتَاقَةِ وَلَدِ الزِّنَا

باب: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کرنا

13868 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ: يَاْمُرُ بِعَتَاقَتِهِ، وَكَفَالَتِهِ - يَعْنِيْ وَلَدَ الزِّنَا -

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء ایسے بچے کو آزاد کرنے اور اس کی کفالت کرنے کا حکم دیتے تھے' ان کی مراد زنا کے نتیجے میں پیدا ہوانے والا بچہ ہے۔

13869 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ مُوسَى بْنِ مِينَاءَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اُمَّ صَالِحٍ بِنْتَ عَلْقَمَةَ بْنِ الْمُرْتَفِعِ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ عِتْقِ اَوْلَادِ الزِّنَا؟ فَقَالَتْ: اَعْتِقُوْهُمْ وَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِمْ.

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: زبیر بن موسیٰ نے انہیں یہ بات بتائی: ام صالح بنت علقمہ نے یہ بات بتائی: اس خاتون نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

13870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُوسَى، عَنْ اُمِّ

حَكِيمِ بِنْتِ طَارِقٍ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

13871 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، اَيْضًا، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: كَانَ يُوصِي بِاَوْلَادِ الزِّنَا خَيْرًا

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتے تھے۔

13872 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ يَعْتِقُ وَلَدَ الزِّنَا يَتَطَوَّعُ بِهِ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو نفلی طور پر آزاد کر دیتے تھے۔

13873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَعْتَقَ وَلَدَ الزِّنَا، وَاُمَّهُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے اور اس کی ماں کو آزاد کر دیتے تھے۔

13874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: اَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ وَلَدَ زِنًا وَاُمَّهُ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے اور اس کی ماں کو آزاد کر دیا تھا۔

13875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي اَوْلَادِ الزِّنَا: اَعْتِقُوهُمْ وَاَحْسِنُوا اِلَيْهِمْ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: تم انہیں آزاد کر دو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

13876 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ بَغِيًّا وَابْنَهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک فاحشہ (کنیز) اور اس کے بیٹے کو آزاد کر دیا تھا۔

13877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي وَلَدِ الزِّنَا قَالَ: لَا يَعْتِقُهُ، وَلَا يَشْتَرِيهِ، وَلَا يَاْكُلُ ثَمَنَهُ

٭٭ لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی اسے آزاد نہیں کرے گا اور اسے نہیں خریدا گا' اور اس کی قیمت نہیں کھائے گا۔

13878 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، اَنَّ رَجُلًا، حَدَّثَهُ، اَنَّ مَوْلَاةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا جَارِيَةً، وَاَنَّ تِلْكَ الْجَارِيَةَ وَلَدَتْ مِنَ الزِّنَا، فَسَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِتْقِ وَلَدِهَا ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكِ اَنْ تَصَدَّقِي بِصَدَقَةٍ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تُعْتِقِيهَا

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ کی ایک کنیز نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک کنیز دی' وہ کنیز زنا کے نتیجے میں پیدا ہوئی تھی' اس خاتون نے اس کے بچوں کو آزاد کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تم کوئی چیز صدقہ کر دو! تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اسے آزاد کرو۔

13879 - اقوالِ تابعین: قَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيرٍ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يُجِيزُ شَهَادَةَ وَلَدِ الزِّنَا

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی گواہی کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

13880 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّ نَافِعًا قَالَ: اَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ وَلَدَ زِنًا

٭٭ ابن جریج نے' عبدالکریم کے حوالے سے' نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کر دیا تھا۔

13881 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَكْرِمْهُ، وَاَحْسِنْ اِلَيْهِ - يَعْنِى وَلَدَ الزِّنَا -

٭٭ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی عزت افزائی کرو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو' یعنی انہوں نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں یہ فرمایا۔

13882 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي اَوْلَادِ الزِّنَا: اَعْتِقُوهُمْ، وَاَحْسِنُوا اِلَيْهِمْ

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: انہیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

بَابُ رَضَاعِ الْكَبِيرِ

باب: بڑی عمر کے بچے کی رضاعت

13883 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُسْاَلُ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: سَقَتْنِي امْرَاَةٌ مِنْ لَبَنِهَا بَعْدَ مَا كُنْتُ رَجُلًا كَبِيرًا اَاَنْكِحُهَا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: وَذٰلِكَ رَاْيُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتْ عَائِشَةُ: تَاْمُرُ بِذٰلِكَ بَنَاتِ اَخِيهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا: ایک شخص نے ان سے کہا: مجھے ایک عورت نے اپنا دودھ پلا دیا' حالانکہ میں اس وقت بڑی عمر کا شخص ہو چکا تھا' کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

(ابن جریج کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا یہ آپ کی اپنی رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

عطاء بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بھتیجیوں کو اس بات کی ہدایت کر دیتی تھیں (کہ وہ بڑی عمر کی بچے کو دودھ پلائیں اور اس سے رضاعت ثابت ہو جائے)۔

13884 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا، وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ، وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: فَمَكَثْتُ سَنَةً اَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا اُحَدِّثُ بِهِ رَهْبَةً لَهُ، ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ: لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ؟ فَقَالَ: حَدِّثْ بِهِ عَنِّي اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِي بِهِ

✵✵ قاسم بن محمد بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: سیدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (میرے شوہر) ابوحذیفہ کا غلام' سالم' ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا تھا' اب وہ بڑا ہو گیا ہے' اور اسے اُن چیزوں کی سمجھ آ رہی ہے' جو بڑے لوگوں کو سمجھ ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو! وہ تمہارے لئے حرام ہو جائے گا۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے تک ٹھہرا رہا' میں اس اندیشے کے تحت اس حدیث کو بیان نہیں کرتا تھا' پھر میری ملاقات قاسم بن محمد سے ہوئی' تو میں نے کہا: آپ نے مجھے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے' جو میں نے بعد میں کبھی بیان نہیں کی' انہوں نے فرمایا: وہ کون سی ہے؟ میں نے انہیں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے میرے حوالے سے بیان کرو کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا۔

13885 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ

بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا كَانَ يُدْعٰى لِأَبِي حُذَيْفَةَ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) (الأحزاب: 5) وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا فُضُلٌ، وَنَحْنُ فِي مَنْزِلٍ ضَيِّقٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِي سَالِمًا تَحْرُمِي عَلَيْهِ . قَالَ الزُّهْرِي: قَالَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَدْرِي لَعَلَّ هٰذِهِ كَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ خَاصَّةً . قَالَ الزُّهْرِي: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُفْتِي بِأَنَّهُ يَحْرُمُ الرَّضَاعُ بَعْدَ الْفِصَالِ حَتّٰى مَاتَتْ

❊❊ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: سالم کو ابوحذیفہ کی نسبت سے بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات نازل کی ہے:

''ان بچوں کو اُن کے حقیقی باپوں کے حوالے سے بلاؤ''

وہ پہلے میرے پاس آجایا کرتا تھا' اور میں نے اس وقت چادر وغیرہ نہیں لی ہوتی تھی' ہم ایک چھوٹے سے گھر میں رہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سالم کو دودھ پلا دو! وہ تمہارے لئے حرام ہو جائے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے یہ بات بیان کی ہے: ہمیں نہیں معلوم! شاید یہ رخصت خاص طور پر سالم کے لئے ہو۔

زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فتویٰ دیتی ہیں کہ دودھ چھڑانے کے بعد بھی رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مرتے دم تک اسی بات کی قائل رہی تھیں۔

13886 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ بَدْرِيًّا، وَكَانَ قَدْ تَبَنَّى سَالِمًا الَّذِي يُقَالُ لَهُ: سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَأَنْكَحَ أَبُو حُذَيْفَةَ سَالِمًا ، وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ ابْنُهُ ، ابْنَةَ أَخِيهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهِيَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِّنْ أَفْضَلِ أَيَامٰى قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ مَا أَنْزَلَ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) (الأحزاب: 5) الْآيَةَ. رَدَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْ أُولٰئِكَ إِلٰى أَبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ أَبُوهُ رَدَّ إِلٰى مَوَالِيهِ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَّهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُنَّا نَرٰى أَنَّ سَالِمًا وُلِدَ، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ، وَأَنَا فُضُلٌ، وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ فَمَاذَا تَرٰى؟ - قَالَ الزُّهْرِي: فَقَالَ لَهَا فِيمَا بَلَغَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -: أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَتَحْرُمُ بِلَبَنِهَا، وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَأَخَذَتْ

13885-صحيح البخاري - كتاب المغازي' باب شهود الملائكة بدرا - حديث:3797' صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع' ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه - حديث:4274' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب النكاح' حديث:2622' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في رضاعة الكبير - حديث:2224' سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب فيمن حرم به - حديث:1777' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب رضاع الكبير - حديث:1939' السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب النكاح' رضاع الكبير - حديث:5328

بِذٰلِكَ عَائِشَةُ، فِيمَنْ كَانَتْ تُرِيدُ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، فَكَانَتْ تَأْمُرُ اُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ اَبِي بَكْرٍ، وَبَنَاتَ اَخِيهَا يُرْضِعْنَ لَهَا مَنْ اَحَبَّتْ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، وَاَبَى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ قُلْنَ: وَاللّٰهِ مَا نَرَى الَّذِي اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ سَهْلَةَ اِلَّا رُخْصَةً فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَّحْدَهُ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کوغزوہ بدر میں شرک کا شرف حاصل ہے انہوں نے سالم کومنہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا' جسے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کہا جاتا ہے' یہ بالکل اسی طرح تھا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کومنہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا' حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہی سالم رضی اللہ عنہ کی شادی کروائی تھی' وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ اُن کا بیٹا ہے' انہوں نے اس کی شادی اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے کروائی تھی' جو ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں' اور اس وقت قریش سے تعلق رکھنے والی معزز ترین بیوہ (یا طلاق یافتہ) خاتون تھیں' جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

''تم ان بچوں کو اُن کے حقیقی باپوں کے حوالے سے بلاؤ''

تو اس طرح کے ہر ایک بچے کی نسبت اُس کے حقیقی باپ کی طرف کی جانے لگی اور اگر کسی بچے کے باپ کے بارے میں پتہ نہ چلا' تو اس کی نسبت اس کے آقا کی طرف کی جانے لگی۔

سیّدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا' جو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' اور ان کا تعلق بنو عامر بن لوی سے ہے' ایک دن وہ تشریف لائیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بچہ ہی سمجھتے تھے' یہ پہلے میرے پاس آجاتا تھا' جبکہ میں نے چادر وغیرہ نہیں لی ہوتی تھی' ہمارا صرف ایک ہی گھر ہے' تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

زہری بیان کرتے ہیں: ہم تک جو روایت پہنچی ہے' اس کے مطابق تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے یہ فرمایا: تم اسے پانچ گھونٹ دودھ پلا دو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' تو اس طرح وہ اس خاتون کے دودھ کے ذریعے حرام ہو گیا اور وہ خاتون اس بچے کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھتی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اِسی سے یہ حکم حاصل کیا کہ جس لڑکے کے بارے میں وہ یہ چاہتی تھیں کہ وہ ان کے ہاں آسکے' تو وہ سیّدہ اُمّ کلثوم بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو' یا اپنی بھتیجیوں کو یہ ہدایت کرتی تھیں کہ اسے دودھ پلا دیں۔

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج نے اس بات کا انکار کیا کہ اس نوعیت کی رضاعت کے ذریعے کوئی اُن کے ہاں آئے' اُن ازواج کا یہ کہنا تھا: اللہ کی قسم! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ''سہلہ بنت سہیل'' کو اس بات کی اجازت دی تھی' جو صرف ''سالم'' کے بارے میں تھی۔

13887 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ، وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ) (الأحزاب: 5) فَرُدُّوا اِلَى آبَائِهِمْ، وَمَنْ لَمْ يُعْرَفْ لَهُ اَبٌ، فَمَوْلًى وَاَخٌ فِي الدِّينِ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا يَاْوِي مَعِي، وَمَعَ اَبِي حُذَيْفَةَ وَيَرَانِي فُضُلًا، وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ مَا عَلِمْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ

✻✻ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا' جوایک انصاری خاتون کا غلام تھا' یہ بالکل اسی طرح تھا' جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا' زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص کسی کو منہ بولا بیٹا بنالیتا تھا' تو اس لڑکے کو اس آدمی کے بیٹے کے طور پر ہی بلایا جاتا تھا اور وہ لڑکا اس شخص کا وارث بنتا تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''تم ان بچوں کو اُن کے حقیقی باپوں کے حوالے سے بلاؤ' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ مطابق ہے اور اگر تمہیں ان کے حقیقی باپوں کے بارے میں علم نہ ہو' تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں''۔

تو اس طرح کے تمام بچوں کی نسبت' اُن کے حقیقی باپ کی طرف کی جانے لگی' جس کے باپ کے بارے میں پتہ نہیں تھا تو اسے دینی بھائی اور ساتھی قرار دیا گیا۔

ایک مرتبہ سیّدہ سہلہ رضی اللہ عنہا آئیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا ہی سمجھتے ہیں' وہ ہمارے ساتھ رہتا ہے اور حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی رہتا ہے اور وہ مجھے چادر کے بغیر بھی دیکھ لیتا ہے' اب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ حکم نازل کردیا ہے' جس سے آپ واقف ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پانچ مرتبہ دودھ پلاؤ۔

(راوی کہتے ہیں:) تو وہ ان کے رضاعی بیٹے کی مانند ہوگیا۔

13888 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ، مَوْلَى الْاَشْجَعِيِّ اَخْبَرَهُ، وَمُجَاهِدٌ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَاَلَ عَلِيًّا، فَقَالَ: اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً قَدْ سَقَتْنِي مِنْ لَبَنِهَا، وَاَنَا كَبِيرٌ تَدَاوَيْتُ، قَالَ عَلِيٌّ: لَا تَنْكِحْهَا وَنَهَاهُ عَنْهَا.

وَاَنَّهُ قَالَ عَنْ عَلِيٍّ اَيْضًا كَانَ يَقُولُ: سَقَتْهُ امْرَاَتُهُ مِنْ لَبَنِ سُرِّيَّتِهِ - اَوْ سُرِّيَّتِهِ - مِنْ لَبَنِ امْرَاَتِهِ لِتُحَرِّمَهَا عَلَيْهِ فَلَا يُحَرِّمُهَا ذٰلِكَ

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: انہوں نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسی خاتون کے ساتھ شادی کرلوں جس نے مجھے اپنا دودھ پلایا ہوا ہے' حالانکہ میں اس وقت بڑی عمر کا شخص تھا اور میں نے دوا کے طور پر وہ دودھ پیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس عورت کے ساتھ نکاح نہ کرنا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ایسا کرنے سے منع کردیا۔

ان کے والد نے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اس شخص کو اس کی بیوی نے اس کی کنیز کا دودھ پلایا تھا، یا اس کی کنیز نے اس کی بیوی کا دودھ پلایا تھا، تا کہ وہ عورت اس شخص کے لیے حرام ہو جائے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اس کے لئے حرام قرار نہیں دیا۔

13889 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ: "جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِیْ اَرْضَعَتْ سُرِّیَّتِیْ لِتُحَرِّمَهَا عَلَیَّ، فَاَمَرَ عُمَرُ بِالْمَرْاَةِ اَنْ تُجْلَدَ، وَاَنْ یَاْتِیَ سُرِّیَّتَهٗ بَعْدَ الرَّضَاعِ"

✲✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میری بیوی نے میری کنیز کو دودھ پلا دیا ہے، تا کہ وہ کنیز میرے لئے حرام ہو جائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس عورت کو کوڑے لگائے گئے اور وہ شخص اس رضاعت کے بعد بھی اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا تھا۔

13890 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ امْرَاَةً اَرْضَعَتْ جَارِیَةً لِزَوْجِهَا لِتُحَرِّمَهَا عَلَیْهِ، فَاَتٰی عُمَرُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَمَا رَجَعْتَ، فَاَوْجَعْتَ ظَهْرَ امْرَاَتِكَ وَوَاقَعْتَ جَارِیَتَكَ

✲✲ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک عورت نے اپنے شوہر کی کنیز کو دودھ پلا دیا، تا کہ وہ کنیز اس کے شوہر کے لئے حرام ہو جائے، وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یہ بات اُن کے سامنے ذکر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ جب تم واپس جاؤ، تو اپنی بیوی کی پٹائی کرنا اور اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لینا۔

13891 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَهٗ اَعْرَابِیٌّ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِیْ قَالَتْ: خَفِّفْ عَنِّیْ مِنْ لَبَنِیْ. فَقَالَ: اَخْشٰی اَنْ یُحَرِّمَكَ عَلَیَّ، فَقَالَتْ: لَا. فَخَفَّفَ عَنْهَا، وَلَمْ یُدْخِلْ بَطْنَهٗ، وَقَدْ وَجَدَ حَلَاوَتَهٗ فِیْ حَلْقِهٖ، فَقَالَتِ: اعْرِفْ فَقَدْ حَرُمْتُ عَلَیْكَ. فَقَالَ عُمَرُ: هِیَ امْرَاَتُكَ فَاضْرِبْهَا

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور بولا: میری بیوی نے یہ کہا: میرے دودھ کو کچھ کم کر دو! اس شخص نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح تم میرے لئے حرام ہو جاؤ گی، اس عورت نے کہا: نہیں ہوؤں گی، اس مرد نے اس کا دودھ کم کر دیا، لیکن وہ دودھ اس مرد کے پیٹ تک نہیں گیا، البتہ اس نے اپنے حلق میں اس کی حلاوت محسوس کی، تو اس عورت نے کہا: اب تم یہ بات جان لو کہ میں تمہارے لئے حرام ہو گئی ہوں (جب یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری بیوی ہے، تم اس کی پٹائی کرو۔

13892 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِیْ حَارِثَةَ كَانَتْ

لَـهُ وَلِيـدَةٌ يَطَؤُهَا، فَخَرَجَ يَوْمًا يُصَلِّي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرْضَعَتِ امْرَأَتُهُ وَلِيدَتَهُ، وَأَكْرَهَتْهَا، فَحُدِّثَ ذٰلِكَ عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَتَرْجِعَنَّ إِلٰى وَلِيدَتِكَ فَلْتَطَأَنَّهَا، وَلَتُوجِعَنَّ ظَهْرَ امْرَأَتِكَ وَاسْمُهُ عِيسَى بْنُ حَزْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: انصار میں سے' بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں' مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: اس کی ایک کنیز تھی: جس کے ساتھ وہ صحبت کیا کرتا تھا' ایک دن وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے گیا' تو اس شخص کی بیوی نے اس کی کنیز کو دودھ پلا دیا' اس نے زبردستی اس کنیز کے ساتھ ایسا کیا تھا' اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یعنی اس شخص سے فرمایا:) تم واپس جا کر اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرنا اور اپنی بیوی کی پٹائی کرنا' اس شخص کا نام عیسیٰ بن حزم بن عمرو بن زید بن حارثہ تھا۔

13893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَرْسَلْتُ إِلٰى عَطَاءٍ إِنْسَانًا فِي سَعُوطِ اللَّبَنِ الصَّغِيرِ وَكَحْلِهِ بِهِ أَيُحَرِّمُ؟ قَالَ: مَا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُحَرِّمُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کی طرف ایک شخص کو بھیجا' جس نے ان سے کمسنی میں ناک کے ذریعے دودھ چڑھانے' یا آنکھ میں دودھ ڈالنے کے بارے میں دریافت کیا: کیا اس طرح حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے ایسی کوئی روایت نہیں سنی کہ اس طرح حرمت ثابت ہو جاتی ہو۔

13894 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ سَعُوطٍ، أَوْ وَجُورٍ، أَوْ رَضَاعٍ يُرْضَعُ قَبْلَ الْحَوْلَيْنِ، فَهُوَ يُحَرِّمُ، وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ، فَلَا يُحَرِّمُ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلٰى هٰذَا

✵✵ سلیمان شیبانی نے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ناک کے ذریعے چڑھانا' یا منہ میں (دوا کی طرح) ٹپکانا' یا دودھ پینا' اگر یہ دو سال سے پہلے ہو' تو اس سے رضاعت اور حرمت ثابت ہو جائے گی' اور اگر دو سال کے بعد ہو' تو پھر یہ حرمت کو ثابت نہیں کرے گا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

13895 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنَّهَا كَانَتْ مَعِي امْرَأَتِي، فَحُصِرَ لَبَنُهَا فِي ثَدْيِهَا، فَجَعَلْتُ أَمَصُّهُ ثُمَّ أَمُجُّهُ، فَأَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ. قَالَ: فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، حَتّٰى انْتَهَى إِلٰى أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: مَا أَفْتَيْتَ هٰذَا، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي أَفْتَاهُ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَأَخَذَ بِيَدِ الرَّجُلِ: أَرَضِيعًا تَرٰى هٰذَا إِنَّمَا الرَّضَاعُ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا كَانَ هٰذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ "

✵✵ ابو عطیہ وادعی بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک مرتبہ میری بیوی

میرے ساتھ تھی اس کی چھاتی میں دودھ زیادہ ہوگیا' تو میں نے اسے چوسنا شروع کیا پھر میں نے اس کا گھونٹ نگل لیا' میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے' اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہ فرمایا: تمہاری بیوی تمہارے لئے حرام ہوگئی ہے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُن کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے' یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: تم نے اسے کیا فتویٰ دیا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا' جو انہوں نے اسے فتویٰ دیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کیا تمہیں یہ دودھ پیتا بچہ نظر آتا ہے؟ رضاعت وہ ہوتی ہے' جو گوشت اور خون کی نشوونما کرتی ہے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں' اُس وقت تک مسئلہ دریافت نہ کرنا' جب تک یہ بڑے عالم (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمہارے درمیان موجود ہیں۔

13896 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: وَاللّٰهِ لَا أُفْتِيكُمْ مَا كَانَ بِهَا

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا:) اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کو فتویٰ نہیں دوں گا' خواہ جو بھی مسئلہ ہو۔

بَابٌ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ

باب: دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی

13897 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِمَعْمَرٍ: "إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَى

✵✵ نزال نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں معمر سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا ہے: اُن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی روایت نہیں پہنچی ہے؟ تو معمر نے جواب دیا: جی ہاں!

13899 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِمَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمِينَ لِوَلَدٍ مَعَ يَمِينِ وَالِدٍ، وَلَا يَمِينَ لِزَوْجَةٍ مَعَ يَمِينِ زَوْجٍ، وَلَا يَمِينَ لِمَمْلُوكٍ مَعَ يَمِينِ مَالِكٍ، وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةٍ، وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عَتَاقَةَ قَبْلَ مِلْكٍ، وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ، وَلَا مُوَاصَلَةَ فِي الصِّيَامِ،

وَلَا يُتْمَ بَعْدَ حُلُمٍ، وَلَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ، وَلَا تَعَرُّبَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

✲✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''باپ کی قسم کے ہمراہ بیٹے کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی شوہر کی قسم کے ہمراہ بیوی کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی مالک کی قسم کے ہمراہ غلام کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی قطع رحمی کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی گناہ کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی نکاح سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی مالک ہونے سے پہلے آزاد نہیں کیا جاسکتا رات تک خاموشی اختیار کرنے (چپ کے روزے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے مسلسل (نفلی) روزے رکھنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے بالغ ہوجانے کے بعد یتیمی ثابت نہیں ہوتی دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار نہیں کی جاسکتی اور فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی''

13900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَوِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ، الْحَوْلَيْنِ

✲✲ زہری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد یعنی دوسال بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِصَالِ سَنَتَيْنِ

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد یعنی دوسال بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ

✲✲ عمرو بن دینار نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13903 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: رضاعت صرف وہ ہوتی ہے جو دوسال کے اندر ہو۔

13904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا اَعْلَمُ الرَّضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الصِّغَرِ

✲✲ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے علم کے مطابق رضاعت صرف وہ ہوتی ہے' جو کم سنی میں ہو۔

13905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا رَضَاعَ اِلَّا لِمَنْ اُرْضِعَ فِي الصِّغَرِ، وَلَا رَضَاعَةَ لِكَبِيرٍ

✲✲ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت صرف وہ معتبر ہوتی ہے' جو کم سنی میں دودھ پلایا گیا ہو' بڑی عمر کے بچے کو دودھ پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13906 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا نَعْلَمُ الرَّضَاعَ، اِلَّا مَا اُرْضِعَ فِي الصِّغَرِ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق' رضاعت صرف وہ ہے' جو کمسنی میں دودھ پلایا گیا ہو۔

13907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الْمَهْدِ

✲✲ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت صرف وہ ہوتی ہے' جو جھولے میں ہو (یعنی کمسنی میں ہو)۔

13908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالُوا: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ

✲✲ معمر نے' حسن بصری' زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13909 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: الرَّضَاعُ بَعْدَ الْفِطَامِ، مِثْلُ الْمَاءِ الْجَارِي يَشْرَبُهُ

✲✲ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت کی مثال یوں ہے کہ جیسے بہتے ہوئے پانی کو کوئی شخص پی لے (تو اس سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا)۔

بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الرَّضَاعِ

باب: تھوڑی سی رضاعت کا حکم

13910 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّهُ اسْتَفْتَى اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: لَا يُحَرِّمُ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ

✲✲ عروہ نے' حجاج بن حجاج اسلمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ

دریافت کیا‘ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حرمت صرف اس وقت ثابت ہوتی ہے‘ جب وہ (یعنی رضاعت) آنتوں کو کھول دے۔

13911 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: يُحَرِّمُ مِنْهَا مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرُ: لَمَّا بَلَغَهُ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ يَأْثِرُ عَنْ عَائِشَةَ فِي الرَّضَاعِ اَنَّهُ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ مِنْهَا دُوْنَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ قَالَ: " اللّٰهُ خَيْرٌ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ) (النساء: 23) وَلَمْ يَقُلْ رَضْعَةً وَلَا رَضْعَتَيْنِ "

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہو جاتی ہے‘ خواہ وہ کم ہو‘ یا زیادہ ہو۔

ابن عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: جب ان تک یہ روایت پہنچی کہ ابن زبیر کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے رضاعت کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے‘ کہ انہوں (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہے: سات مرتبہ دودھ پلانے سے کم کے ذریعے حرمت ثابت نہیں ہوتی‘ تو انہوں (یعنی عطاء) نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ‘ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ بہتر ہے‘ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور تمہارے رضاعی بھائی''

اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو مرتبہ کی رضاعت کا ذکر نہیں کیا۔

13912 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا يُحَرِّمُ دُوْنَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ

✽✽ زہری نے‘ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے: پانچ مرتبہ سے کم رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

13913 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ، ثُمَّ صِرْنَ اِلٰى خَمْسٍ

✽✽ عمرہ نے‘ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے: قرآن میں پہلے دس مرتبہ کی رضاعت کا حکم نازل ہوا تھا‘ پھر اس کا حکم پانچ کی طرف کر دیا گیا۔

13914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضَعَاتٌ مَعْلُوْمَاتٌ قَالَ: ثُمَّ تُرِكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ قَلِيْلُهُ، وَكَثِيْرُهُ يُحَرِّمُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے نے‘ اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج متعین رضاعت کی قائل تھیں‘ وہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد اس مؤقف کو ترک کر دیا گیا‘ (اب یہ فتویٰ ہے:) رضاعت تھوڑی ہو‘ یا زیادہ ہو‘ حرمت

کو ثابت کر دیتی ہے۔

13915 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَرْضَعْنَ الْكَبِيرَ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَكَانَ ذٰلِكَ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَلِسَائِرِ النَّاسِ لَا يَكُونُ اِلَّا مَا كَانَ فِي الصِّغَرِ

✻✻ معمر نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی ازواج (صرف سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس بات کی قائل تھیں' جیسا کہ سابقہ روایات میں یہ بات مذکور ہے) اس بات کی قائل تھیں: اگر کسی بڑے عمر کے بچے کو (ان کی کوئی بھانجی یا بھتیجی) دودھ پلا دے' تو وہ اُن کے ہاں آ سکتا ہے' لیکن یہ حکم نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے ساتھ خاص تھا' باقی لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ صرف وہی رضاعت معتبر ہوگی' جو بچپنے میں ہو۔

13916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّهُ لَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ دُونَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ صَارَ ذٰلِكَ اِلَى خَمْسٍ، فَقَالَ طَاوُسٌ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَحَدَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرٌ جَاءَ التَّحْرِيمُ، الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ

✻✻ عبدالکریم نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: اگر سات مرتبہ سے کم رضاعت ہو' تو اس کے ذریعے حرمت ثابت نہیں ہوتی' پھر یہ حکم پانچ کی طرف آ گیا' تو طاؤس نے جواب دیا: پہلے ایسا ہوتا تھا' لیکن اس کے بعد نیا حکم آ گیا ہے اور حرمت کا حکم آ گیا اور (وہ یہ ہے کہ) ایک ہی مرتبہ کی رضاعت حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔

13917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ

✻✻ عبدالکریم ابوامیہ نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک مرتبہ کی رضاعت بھی حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔

13918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ: تُحَرِّمُ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ. قُلْتُ: هِيَ الْمَصَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک مرتبہ کی رضاعت بھی حرمت ثابت کر دیتی ہے' میں نے دریافت کیا: خواہ وہ چسکی ہو' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

13919 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ سَاَلَهُ رَجُلٌ، اَتُحَرِّمُ رَضْعَةٌ اَوْ رَضْعَتَانِ؟ فَقَالَ: مَا نَعْلَمُ الْاُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ اِلَّا حَرَامًا، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَزْعُمُ اَنَّهُ لَا تُحَرِّمُ رَضْعَةٌ، وَلَا رَضْعَتَانِ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَضَاءُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا‘ ایک شخص نے ان سے سوال کیا: کیا ایک یا دو رضاعتیں حرمت کو ثابت کر دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں اس بات کا علم ہے کہ رضاعی بہن حرام ہوتی ہے‘ ایک شخص نے کہا: امیر المومنین! اس بات کے قائل ہیں‘ اس شخص کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے‘ کہ ایک یا دو رضاعتیں حرمت کو ثابت نہیں کرتی ہیں‘ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ‘ تمہارے فیصلے سے اور امیر المؤمنین کے فیصلے سے بہتر ہے۔

13920 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ

✻✻ عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13921 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: اَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ صَبِيٍّ شَرِبَ قَلِيلًا مِنْ لَبَنِ امْرَاَةٍ؟ فَقَالَ لِي عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ، تَقُولُ: لَا يُحَرِّمُ دُونَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ، اَوْ خَمْسٍ . قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، فَسَاَلْتُهُ قَالَ: لَا اَقُولُ قَوْلَ عَائِشَةَ، وَلَا اَقُولُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلَكِنْ لَوْ دَخَلَتْ بَطْنَهُ قَطْرَةٌ بَعْدَ اَنْ يَعْلَمَ اَنَّهَا دَخَلَتْ بَطْنَهُ حَرُمَ "

✻✻ ابراہیم بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا اور ان سے ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کا دودھ تھوڑا سا پی لیتا ہے‘ تو عروہ نے بتایا: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: سات یا پانچ مرتب سے کم کی رضاعت‘ حرمت کو ثابت نہیں کرتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں سعید بن میسّب کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے فرمایا: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق فتویٰ نہیں دیتا‘ اور نہ ہی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں‘ (بلکہ میں یہ کہتا ہوں:) اگر بچے کے پیٹ میں دودھ کا ایک قطرہ بھی چلا جائے‘ تو جب یہ پتہ چل گیا کہ قطرہ اس کے پیٹ کے اندر چلا گیا ہے‘ تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

13922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَالْمَصَّتَانِ. يَرْوِي ابْنُ الزُّبَيْرِ ذٰلِكَ، عَنْ عَائِشَةَ

✻✻ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: ایک چسکی یا دو چسکیاں حرمت ثابت نہیں کرتی ہیں‘ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ بات سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالُوا فِي الرَّضَاعِ: قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ سَوَاءٌ

✻✻ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ سب حضرات رضاعت

کے بارے میں یہ کہتے ہیں: اس بارے میں تھوڑی یا زیادہ مقدار برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

13924 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَا فِي الرَّضَاعِ: يُحَرِّمُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ. فَحَدَّثْتُ مَعْمَرًا، فَقَالَ: صَدَقَ

٭٭ لیث نے مجاہد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات رضاعت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کی تھوڑی یا زیادہ مقدار حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو سنائی تو انہوں نے کہا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

13925 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ حَدَّثَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَلَا الْمَصَّتَانِ

٭٭ عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: رضاعت کی ایک چسکی حرمت کو ثابت نہیں کرتی ہے اور نہ ہی دو چسکیاں (حرمت کو) ثابت کرتی ہیں۔

13926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ، اَنَّ امْرَاَةً طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً اُخْرَى، فَزَعَمَ اَنَّ امْرَاَتَهُ اَرْضَعَتْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا لَا تُحَرِّمُ الْمَلْجَةُ، وَلَا الْمَلْجَتَانِ

٭٭ عبداللہ بن حارث نے سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، پھر اس آدمی نے دوسری عورت کے ساتھ شادی کر لی، پھر اس شخص نے بتایا کہ اس کی بیوی نے اس کی دوسری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو گھونٹ حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں۔

13927 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَمَرَتْ اُمَّ كُلْثُومٍ، اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا،

13925-صحيح مسلم - كتاب الرضاع، باب في المصة والمصتين - حديث:2706، مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله، باب الخبر الدال على تحريم النكاح بأقل ما يقع عليه اسم - حديث:3569، صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع، ذكر خبر أوهم من لم يحكم صناعة الأخبار - حديث:4287، سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح، باب كم رضعة تحرم - حديث:2218، سنن أبي داؤد - كتاب النكاح، باب هل يحرم ما دون خمس رضعات - حديث:1779، سنن ابن ماجه - كتاب النكاح، باب لا تحرم المصة ولا المصتان - حديث:1937، السنن للنسائي - كتاب النكاح، القدر الذي يحرم من الرضاعة - حديث:3275، سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا، باب ما جاء في ابنة الأخ من الرضاعة - حديث:930، السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح، القدر الذي يحرم من الرضاع - حديث:5299، سنن الدارقطني - كتاب الرضاع، حديث:3816، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الرضاع، باب من قال : لا يحرم من الرضاع إلا خمس رضعات - حديث:14557، معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الرضاع، باب ما يحرم من الرضاع - حديث:4942

فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ مَرِضَتْ، فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ سَالِمٌ عَلَى عَائِشَةَ

✵✵ زہری نے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ اُمّ کلثوم بنت ابوبکر) کو یہ فرمایا: وہ سالم کو دودھ پلا دے' تو اس خاتون نے پانچ مرتبہ اس کو دودھ پلایا' پھر وہ خاتون بیمار ہوگئی (تو کیونکہ دس کی تعداد مکمل نہیں ہوئی تھی) اس لئے سالم' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نہیں جاسکتے تھے۔

13928 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْسَلَتْ بِهِ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ لِتُرْضِعَهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَلِجَ عَلَيْهَا إِذَا كَبِرَ، فَأَرْضَعَتْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَرِضَتْ، فَلَمْ يَكُنْ سَالِمٌ يَلِجُ عَلَيْهَا قَالَ: زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: " لَقَدْ كَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ رُدَّ ذٰلِكَ إِلَى خَمْسٍ، وَلَكِنْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا قُبِضَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: سالم بن عبداللہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی بہن اُمّ کلثوم بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے ہاں بھجوایا تاکہ وہ انہیں دس مرتبہ دودھ پلادیں' تاکہ جب وہ بڑے ہوجائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوسکیں' اس خاتون نے انہیں تین مرتبہ دودھ پلایا' پھر وہ خاتون بیمار ہوگئیں' تو اس وجہ سے سالم' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نہیں جاسکتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ حکم موجود تھا کہ دس مرتبہ کی رضاعت (حرمت کو ثابت کرے گی) پھر یہ حکم پانچ مرتبہ کی رضاعت کی طرف آگیا' اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) ساتھ اٹھالیا گیا۔

13929 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، يُحَدِّثُ، أَنَّ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ امْرَأَةَ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْسَلَتْ بِغُلَامٍ نَفِيسٍ لِبَعْضِ مَوَالِي عُمَرَ إِلَى أُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ: فَأَمَرَتْهَا أَنْ تُرْضِعَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ، فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَلِجُ عَلَيْهَا بَعْدَ أَنْ كَبِرَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأُخْبِرْتُ أَنَّ اسْمَهُ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى عُمَرَ. أَخْبَرَنِيهِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ابوعبید کی صاحبزادی' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے' ایک صاف ستھرے لڑکے کو جس کا تعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلاموں کے خاندان سے تھا' اسے اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا اور اس خاتون کو یہ ہدایت کی: وہ دس مرتبہ اِسے دودھ پلا دے' اس خاتون نے ایسا ہی کیا' تو وہ لڑکا بڑا ہوجانے کے بعد' بھی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوجایا کرتا تھا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: اس لڑکے کا نام' عاصم بن عبداللہ بن سعد تھا اور (سعد نامی شخص)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام تھا' یہ بات مجھے موسیٰ نے نافع کے حوالے سے بیان کی ہے۔

13930 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ عُمَرَ اُتِيَ بِغُلَامٍ، وَجَارِيَةٍ اَرَادُوا اَنْ يَتَنَاكَحُوا بَيْنَهُمَا، فَاُعْلِمُوْا اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْ اِحْدَاهُمَا قَالَ: فَكَيْفَ اَرْضَعَتِ الْاُخْرٰى؟ قَالَ: مَرَّتْ بِهٖ وَهُوَ يَبْكِي فَاَرْضَعَتْهُ، - اَوْ اَمَصَّتْهُ - فَعَلَاهُمَا بِالدِّرَةِ، ثُمَّ قَالَ: نَاكِحُوا بَيْنَهُمَا، فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ الْحَضَانَةُ

✵✵ ابن عجلان بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو لایا گیا' لوگوں کا یہ ارادہ تھا کہ وہ دونوں کی شادی کروادیں' لیکن پھر لوگوں کو یہ بات بتائی گئی کہ ان میں (لڑکی) نے دوسرے (لڑکے) کو دودھ پلایا ہوا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کو کیسے دودھ پلا دیا) تو اس شخص نے بتایا: یہ لڑکی اس آدمی کے پاس سے گزری' یہ لڑکا اُس وقت رو رہا تھا' تو اس لڑکی نے اس لڑکے کو دودھ پلا دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ اٹھایا اور بولے: اِن کے درمیان شادی کروادو' رضاعت' کمسنی میں ثابت ہوتی ہے۔

13931 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهٗ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: "اِنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ مِنْهَا الضِّرَارُ، وَالْعَفَافَةُ، وَالْمَلْجَةُ، وَالضِّرَارُ: اَنْ تُرْضِعَ الْوَلَدَيْنِ كَيْ يَحْرُمَ بَيْنَهُمَا، وَالْعَفَافَةُ: الشَّيْءُ الْيَسِيْرُ الَّذِي يَبْقٰى فِي الثَّدْيِ، وَالْمَلْجَةُ: اخْتِلَاسُ الْمَرْاَةِ وَلَدَ غَيْرِهَا فَتُلْقِمُهُ ثَدْيَهَا"

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے دریافت کیا: کونسی رضاعت حرمت کو ثابت کرتی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا: ضرار، عفافہ اور ملجہ' حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ضرار یہ ہے کہ کوئی عورت دو بچوں کو یہ خیال کر کے دودھ پلا دے کہ ان دونوں کے درمیان حرمت قائم ہو جائے' عفافہ یہ ہے کہ چھاتی میں تھوڑا سا دودھ بچا ہوا ہو' اور ملجہ یہ ہے کہ کوئی عورت کسی دوسرے کے بچے کو اُٹھا کر اس کے منہ میں اپنی چھاتی ڈال دے۔

بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: لبن الفحل کا حکم

13932 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ لَبَنُ الْاَبِ، وَكَانَ يُسَمِّيْهِ لَبَنَ الْفَحْلِ

✵✵ معمر اور ابن جریج نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: باپ کا دودھ حرمت ثابت نہیں کرتا ہے' وہ لوگ اسے "لبن الفحل" کا نام دیتے ہیں۔

13933 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "لَبَنُ الْفَحْلِ

اَيُحَرِّمُ؟ قَالَ: " نَعَمْ. قَالَ اللّٰهُ: (وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ) (النساء: 23) فَهِيَ اُخْتُكَ مِنْ اَبِيكَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا لبن الفحل حرمت کو ثابت کر دیتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور تمہاری رضاعی بہنیں''

(عطاء نے فرمایا:) وہ تمہاری بہن' تمہارے باپ کے حوالے سے ہوگی۔

13934 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ: يَرَى لَبَنَ الْفَحْلِ يُحَرِّمُ

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوشعثاء کو سنا: وہ اس بات کے قائل تھے کہ لبن الفحل حرمت کو ثابت کر دیتا ہے۔

13935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لَبَنَ الْفَحْلِ

✲✲ منصور نے' مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ لبن الفحل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

13936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنِ: اَنَّهُمَا كَرِهَا لَبَنَ الْفَحْلِ اَيْضًا

✲✲ قاسم بن محمد اور حسن بصری' یہ دونوں حضرات لبن الفحل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

13937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ اَفْلَحُ اَخُو اَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: اِنِّي عَمُّهَا، فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

13937-صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : إن تبدوا شيئا أو تخفوه فإن الله كان' حديث:4522' صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل - حديث:2696'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' بيان تحريم النكاح بالرضاع بلبن الفحل - حديث:3544' صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع' ذكر الإخبار بأن الرضاع للمرضعة يكون من الزوج كما هو من - حديث:4279'موطأ مالك - كتاب الرضاع' باب رضاعة الصغير - حديث:1268'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب ما يحرم من الرضاع - حديث:2216'سنن أبي داود - كتاب النكاح' باب في لبن الفحل - حديث:1774'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب لبن الفحل - حديث:1944'السنن للنسائي - كتاب النكاح' لبن الفحل - حديث:3283'سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب ما جاء في ابنة الأخ من الرضاعة - حديث:911'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' ما قالوا في الرضاع : يحرم منه ما يحرم من النسب - حديث:13044'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' لبن الفحل - حديث:5316' سنن الدارقطني - كتاب الرضاع' حديث:3832'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الرضاع' باب : يحرم من الرضاع ما يحرم من الولادة وأن لبن - حديث:14542'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الرضاع' باب الرضاع - حديث:4925

وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا اَذِنْتِ لِعَمِّكِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ: فَاْذَنِيْ لَهُ، فَاِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ. قَالَ: وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْاَةِ الَّتِي اَرْضَعَتْ عَائِشَةَ.

✲✲ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوالقعیس کے بھائی افلح آئے' انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آنے کی اجازت مانگی اور یہ کہا: میں آپ کا چچا ہوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا' مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی' وہ تمہارا چچا بنتا ہے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوالقعیس اس خاتون کے شوہر تھے' جس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

13938 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

✲✲ یہ ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

13939 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُه قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي هِشَامٌ: اِنَّمَا هُوَ اَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ قَالَ: فَهَلَّا اَذِنْتِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ اَوْ قَالَ: يَدُكِ

✲✲ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا: ایک مرتبہ میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے انہیں اجازت نہیں دی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: یہ صاحب ابوالقعیس تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے اجازت کیوں نہیں دی تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم مطلب یہی ہے)۔

13940 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيَّ الْحِجَابُ، فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَكَ حَتّٰى يَاْتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَاْذِنَهُ. قَالَ لَهَا: فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ قَالَتْ: اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ.

✲✲ ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد

میرے رضاعی چچا میرے ہاں آئے اور انہوں نے میرے گھر کے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے آتے اور میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہیں لے لیتی (بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارے چچا تمہارے ہاں آسکتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے' مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے اور وہ تمہارے ہاں آسکتا ہے۔

13941 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ . وَبِهِ يَأْخُذُ الثَّوْرِيُّ

* * عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

13942 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ رَجُلٍ، تَزَوَّجَ امْرَاَتَيْنِ، فَاَرْضَعَتِ الْوَاحِدَةُ جَارِيَةً، وَاَرْضَعَتِ الْاُخْرٰى غُلَامًا، هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ؟ فَقَالَ: لَا، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ لَا تَحِلُّ لَهُ

* * عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دو عورتوں کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو ان میں سے ایک عورت' ایک لڑکی کو دودھ پلا دیتی ہے اور دوسری بیوی ایک لڑکے کو دودھ پلا دیتی ہے' تو کیا وہ لڑکا' اُس لڑکی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ دودھ کا سبب ایک شخص ہے' اس لئے وہ لڑکی' اُس لڑکے کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

13943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِلَبَنِ الْفَحْلِ . قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

* * سالم بن عبداللہ' ابن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: لبن الفحل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن اسحاق نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

* * اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13945 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَوْلُهُ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، اِذَا شَرِبَتْ مَعَكَ جَارِيَةٌ لَبَنَ اُمِّكَ لَمْ تَحِلَّ لَكَ وَلَا لِاَحَدٍ مِّنْ اِخْوَانِكَ، وَاَمَّا اِذَا رَضَعَتْ لَبَنَ اُخْرٰى مَعَ جَارِيَةٍ فَهِيَ حَلَالٌ لِاَخِيْكَ، اِذَا لَمْ يَرْضِعْ اَخُوْكَ مِنْ اُمِّهَا

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ان کا یہ کہنا کہ رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارے ساتھ کوئی لڑکی' تمہاری ماں کا دودھ پی لے' تو اب وہ تمہارے لئے' یا تمہارے بہن بھائیوں میں سے کسی کے لئے جائز نہیں ہوگی' اور جب تم نے کسی عورت کا دودھ' اس کی بیٹی کے ساتھ پیا ہو' تو وہ لڑکی تمہارے بھائی کے لئے حلال ہوگی' بشرطیکہ تمہارے بھائی نے اس لڑکی کی ماں کا دودھ نہ پیا ہو۔

بَابٌ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

باب: رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

13946 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَحْسَنِ فَتَاةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: مَنْ هِيَ؟ قُلْتُ: ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ: اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ

٭٭ سعید بن مسیب' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا میں آپ کو قریش کی سب سے زیادہ خوبصورت دوشیزہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے' کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت کی ہے' جو نسب کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے۔

13947 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: هَلْ لَكَ فِي اُخْتِي ابْنَةِ اَبِيْ سُفْيَانَ؟ قَالَ: اَفْعَلُ مَاذَا؟ قُلْتُ: تَنْكِحُهَا . قَالَ: اُخْتُكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ . قَالَ: اَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَاُحِبُّ - اَوْ قَالَتْ: وَاَحَقُّ - مِنْ شِرْكَتِي فِي خَيْرٍ اُخْتِي. قَالَ: فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي. قَالَتْ: وَاللّٰهِ، لَقَدْ خُبِّرْتُ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ. قَالَ: بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ

٭٭ عروہ نے سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' میں نے عرض کی: کیا آپ میری بہن اور ابوسفیان کی صاحبزادی میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی: آپ اس کے ساتھ شادی کر لیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے بہن کے ساتھ؟ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں یہ بات پسند ہے؟ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! کیونکہ میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں' تو میں یہ چاہتی ہوں کہ اس بارے

میں جو بھلائی ہے اس میں میری بہن بھی میری حصہ دار بن جائے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔

سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کو شادی کا پیغام دینا چاہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ام سلمہ کی بیٹی کو؟ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ بھی ہوتی، تو بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کرو۔

13948 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، وَجَابِرِ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: عُرِضَتِ ابْنَةُ حَمْزَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا رشتہ پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

13949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے، جو حرمت ولادت سے ثابت ہوتی ہے۔

13950 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہے، جو حرمت نسب سے ثابت ہوتی ہے۔

13951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے، جو حرمت نسب سے ثابت ہوتی ہے۔

13952 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَاِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ

13952-صحيح البخاري - كتاب النكاح، باب ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع - حديث:4945، صحيح مسلم - كتاب الرضاع، باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة - حديث:2694، مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله، بيان تحريم النكاح بالرضاع بما تحرم به الولادة - حديث:3542، صحيح ابن حبان - كتاب الحج، باب الهدي - ذكر البيان بأن الرضاعة يحرم منها ما يحرم من الولادة سواء، حديث:4170، موطأ مالك - كتاب الرضاع، باب رضاعة الصغير - حديث:1268، سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح، باب ما يحرم من الرضاع - حديث:2215، سنن أبي داؤد - كتاب النكاح، باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب - حديث:1772

عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: رضاعت وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت ولادت سے ثابت ہوتی ہے۔

13953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اَمِنْ بَنِي فُلَانٍ اَنْتَ؟ قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنَّهُمْ اَرْضَعُوْنِيْ قَالَ: اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللَّبَنَ يُشْبِهُ عَلَيْهِ

✵✵ عمر بن حبیب بیان کرتے ہیں: مجھے ایک بزرگ نے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے دریافت کیا: کیا تم بنوفلاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن (اس خاندان کی خاتون نے) مجھے دودھ پلایا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: دودھ بھی' آدمی میں مشابہت پیدا کرتا ہے۔

13954 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت ولادت سے ثابت ہوتی ہے۔

13955 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنْكِحْ اُخْتِي ابْنَةَ اَبِي سُفْيَانَ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَمَا اَنَا لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَخَيْرُ مَنْ شَرَكَنِي فِي خَيْرٍ اُخْتِي قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ. قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ابْنَةُ اُمِّ سَلَمَةَ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، لَقَدْ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَاَخَوَاتِكُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: "وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةً لِاَبِي لَهَبٍ، كَانَ اَبُوْ لَهَبٍ اَعْتَقَهَا، فَاَرْضَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ رَآهُ بَعْضُ اَهْلِهِ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ - اَوْ قَالَ: وَجَدْتَ؟ - قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ اَوْ اَجِدْ بَعْدَكُمْ رَخَاءً اَوْ. قَالَ: رَاحَةً غَيْرَ اَنِّي سَقَيْتُ فِي هٰذِهِ مِنِّي لِعِتْقِي ثُوَيْبَةَ وَاَشَارَ اِلَى النَّقْرَةِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا"

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری بہن اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کرلیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں میں یہ چاہتی ہوں کہ اس بھلائی میں' میری بہن بھی حصہ دار بن جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حلال نہیں

ہے' سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم تو یہ بات چیت کر رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ام سلمہ کی بیٹی کے ساتھ؟ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی' تو بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی' کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے' مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے' تم اپنی بہنوں اور اپنی بیٹیوں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

عروہ بیان کرتے ہیں: ثویبہ نامی خاتون ابولہب کی کنیز تھی' ابولہب نے اس کنیز کو آزاد کر دیا تھا' تو اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا' جب ابولہب کا انتقال ہو گیا' تو اس کے اہل خانہ میں سے کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے دریافت کیا: تمہیں کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا؟ تو اس نے جواب دیا: تم سے جدا ہونے کے بعد' مجھے کبھی بھی کوئی آرام نصیب نہیں ہوا' البتہ میں نے جو ثویبہ کو آزاد کرتے ہوئے اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا تھا' اس انگلی کے ذریعے مجھے پانی نصیب ہو جاتا ہے (یہی ایک آرام ہے' یہاں روایت کے الفاظ کے بارے میں' راوی کو کچھ شک ہے' تاہم ان کا مطلب یہی ہے)۔

بَابُ مَذْهَبِ مَذَمَّةِ الرَّضَاعِ

باب: رضاعت کے معاوضے کی صورت

13956 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ؟ قَالَ: غُرَّةُ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَقٌّ فِي الصِّلَةِ

** حجاج اسلمی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز میری طرف سے رضاعت کا معاوضہ بن سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام یا کنیز کی پیشانی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اس کے بعد بھی رضاعی ماں کو صلہ رحمی کا حق حاصل رہے گا۔

13957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ، عَنِ امْرَاَةٍ مُرْضِعٍ بِلَبَنِ وَلَدِ الزِّنَا؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ وَالْمَجُوسِيَّةُ تُرْضِعُ الْمُسْلِمَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَقَدْ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ اَنْ يُرْضَخَ لِلْمُرْضِعِ عِنْدَ الْفِصَالِ بِشَيْءٍ

** منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا: جس کو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ دودھ اترتا ہے' کیا وہ دودھ پلا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کوئی یہودی' عیسائی' یا مجوسی عورت بھی مسلمان کو دودھ پلا سکتی ہے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ دودھ چھڑانے کا وقت آئے' تو دودھ پلانے والی ماں کو کوئی چیز عطیہ کے طور پر دی جائے۔

13958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاءَ تْ اُخْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدِيَّةُ اِلَيْهِ مَرْجِعَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا وَبَسَطَ لَهَا رِدَاءً لِاَنْ تَجْلِسَ عَلَيْهِ، فَاَعْظَمَتْ ذٰلِكَ فَعَزَمَ عَلَيْهَا، فَجَلَسَتْ فَذَرَفَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى بَلَّتْ لِحْيَتَهُ دُمُوعُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَتَبْكِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ لِرَحْمَتِهَا وَمَا دَخَلَ عَلَيْهَا لَوْ كَانَ لِاَحَدِكُمْ اُحُدٌ ذَهَبًا فَاَعْطَاهُ فِي حَقِّ رَضَاعِهِ مَا اَدَّى حَقَّهَا، اَمَّا حَقِّي الَّذِي آخُذُ مِنْكِ فَلَكِ، وَاَمَّا مَا لِلْمُسْلِمِينَ فَلَسْتُ بِآخِذٍ بِهِ، اِلَّا اَنْ يَطِيبُوا بِهِ نَفْسًا قَالَتْ: فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا اَدَّى اِلَيْهَا مَا اَخَذَ مِنْهَا

✽✽ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ جب حنین سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کی رضاعی بہن جن کا تعلق بنوسعد سے تھا وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کے لئے اپنی چادر بچھا دی تا کہ وہ اس پر بیٹھیں نبی اکرم ﷺ نے ان کا بڑا احترام کیا اور ان کا بڑا خیال رکھا جب وہ تشریف فرما ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسوؤں نے آپ ﷺ کی داڑھی شریف کو تر کر دیا حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ رو رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں اس خاتون سے تعلق اور ان کی صورت حال کی وجہ سے رو رہا ہوں اگر کسی شخص کے پاس اُحد جتنا سونا ہو اور وہ رضاعت کے معاوضے کے طور پر اسے ادا کر دے تو بھی وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتا (پھر نبی اکرم نے اس خاتون سے فرمایا:) جہاں تک میرے اس حق کا تعلق ہے جو میں نے آپ سے لیا وہ آپ کا ہوا اور جہاں تک مسلمانوں کے حق کا تعلق ہے تو میں اسے نہیں لوں گا ہاں البتہ اگر وہ اپنی مرضی سے (آپ کو دے دیں تو حکم مختلف ہے) وہ خاتون بیان کرتی ہیں: مسلمانوں میں سے جس کسی نے بھی اس خاتون سے کچھ حاصل کیا تھا وہ اس خاتون کو واپس کر دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكِحُ ابْنَةَ امْرَاَةٍ اَصَابَهَا اَبُوهُ

باب: آدمی کا کسی ایسی خاتون کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا جس خاتون کے ساتھ آدمی کا باپ صحبت کر چکا ہو

13959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَالْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، كَانُوا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ ابْنَةَ امْرَاَةٍ كَانَ اَبُوهُ قَدْ اَصَابَهَا

✽✽ معمر نے زہری قتادہ اور حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کہ کسی ایسی خاتون کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیں جس خاتون کے ساتھ آدمی کا باپ صحبت کر چکا ہو۔

13960 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَةً، فَنَكَحَتْ رَجُلًا فَوَلَدَتْ لَهُ جَارِيَةً، وَكَانَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ ابْنٌ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَ ابْنُهُ ابْنَةَ امْرَاَتِهِ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ تَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: ایک شخص ایک عورت کو طلاق دے دیتا ہے وہ عورت ایک اور شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور اس دوسرے شخص کی بیٹی کو جنم دیتی ہے اور اس عورت کے پہلے شوہر کا ایک بیٹا ہوتا ہے (جو اس کی کسی اور بیوی سے ہوتا ہے) تو عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اس آدمی کا بیٹا اس عورت کی اس بیٹی سے شادی کر لے جو اس کے دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی تھی۔

13961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ. وَذَكَرَ لَيْثٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ فَلَمْ يُعْجِبْنَا ذٰلِكَ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں لیکن ان کی یہ رائے ہمیں پسند نہیں ہے۔

13962 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ ابْنَةَ امْرَاَةٍ، قَدْ كَانَ اَبُوهُ وَطِئَهَا، فَمَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ قَبْلَ اَنْ يَطَاَهَا اَبُوهُ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَهَا، وَمَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ بَعْدَ اَنْ وَطِئَهَا اَبُوهُ فَلَا يَتَزَوَّجُ شَيْئًا مِنْ وَلَدِهَا.

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لے جس عورت کے ساتھ اس شخص کا باپ صحبت کر چکا ہو اس شخص کے باپ کے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کی جو اولاد تھی اس کے ساتھ نکاح کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس شخص کے باپ کے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اس عورت کی جو اولاد ہوئی ہے اس اولاد میں سے وہ شخص کسی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔

13963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ: لِابْنِ اَبِي نَجِيحٍ اَعَلِمْتَ اَحَدًا يَكْرَهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ يَكْرَهُهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا كَرِهَهُ اِلَّا مَا ذُكِرَ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابونجیح سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسے شخص کا علم ہے؟ جو اسے مکروہ سمجھتا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجاہد اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں سے ایسے کسی شخص کو نہیں پایا جو اس کو مکروہ سمجھتا ہو صرف وہ روایت مختلف ہے جو طاؤس اور مجاہد کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَاَةَ الرَّجُلِ وَابْنَتَهُ

باب: آدمی کا کسی شخص کی بیوی اور بیٹی کے ساتھ شادی کرنا

13964 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتَهُ اِذَا كَانَتِ ابْنَتُهُ مِنْ غَيْرِهَا

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص، کسی دوسرے شخص کی بیٹی اور اس کی بیوی کے ساتھ شادی کر لے بشرطیکہ اس شخص کی وہ بیٹی اُس کی کسی اور بیوی سے ہو۔

13965 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جَمَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ امْرَاَةِ عَلِيٍّ وَابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِهَا تَزَوَّجَهُمَا جَمِيعًا

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبداللہ بن جعفر نے نکاح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک اہلیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی جو کسی اور اہلیہ سے تھیں انہیں نکاح میں جمع کر لیا تھا انہوں نے ان دونوں خواتین کے ساتھ ایک ساتھ شادی کی تھی۔

13966 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَاَةَ رَجُلٍ وَابْنَتَهُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا مِنْ غَيْرِهَا قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَفَعَلَهُ بَعْضُ مَنْ يُشَارُ اِلَيْهِ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی شخص کی بیوی اور اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے بشرطیکہ وہ بیٹی اس کی کسی اور بیوی سے ہو تو سفیان ثوری نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے بعض ایسی شخصیات نے یہ عمل کیا ہے جن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے (یعنی جو نمایاں مذہبی حیثیت رکھتے ہیں)۔

بَابُ شَهَادَةِ امْرَاَةٍ عَلَى الرَّضَاعِ

باب: ایک عورت کا رضاعت کے بارے میں گواہی دینا

13967 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ، اَخْبَرَهُ - اَوْ سَمِعَهُ مِنْهُ، اِنْ لَمْ يَكُنْ خَصَّهُ بِهِ -، اَنَّهُ نَكَحَ اُمَّ يَحْيَى بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ: قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا. قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ: فَاَعْرَضَ عَنِّي، فَجِئْتُ اِلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا

٭٭ ابن ابوملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اُمِّ یحییٰ بنت اہاب کے ساتھ شادی کر لی ایک سیاہ فام عورت نے یہ بتایا کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات بیان کی

تو آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا' پھر میں دوسری مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس عورت نے یہ بات بیان کردی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس خاتون (یعنی اپنی اہلیہ کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔

13968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ اَيْضًا قَالَ: تَزَوَّجْتِ امْرَاَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ تِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ، فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا . قَالَ: فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَقُلْتُ: اِنَّهَا كَاذِبَةٌ . فَاَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ. قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ هٰذِهِ؟ دَعْهَا عَنْكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكَ قَدْ قِيلَ؟

✳✳ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی' ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے یہ بتایا: اس نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس خاتون کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا' میں نے یہ بات ذکر کی' تو میں نے عرض کی: یہ جھوٹ بول رہی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا' پھر میں دوسری طرف سے آیا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ جھوٹ بول رہی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب اس بیان کے بعد کیا ہوسکتا ہے؟ تم اس عورت کو (یعنی اپنی بیوی کو) چھوڑ دو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب یہ بات بیان ہوچکی ہے' تو اب کیا ہوسکتا ہے؟

13969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ، فَرَّقَ بَيْنَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ

✳✳ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے' ایک خاتون کی گواہی کی بنیاد پر' مختلف گھرانوں میں' علیحدگی کروادی تھی۔

13970 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: " جَاءَ تِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فِي اِمَارَةِ عُثْمَانَ اِلٰی اَهْلِ ثَلَاثَةِ اَبْيَاتٍ قَدْ تَنَاكَحُوا، فَقَالَتْ: اَنْتُمْ بَنِيَّ، وَبَنَاتِي فَفُرِّقَ بَيْنَهُمْ "

✳✳ ابن جریج نے' ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے تین مختلف گھرانوں کے بارے میں یہ بات بتائی کہ جن کی مختلف گھرانوں میں شادیاں ہوچکی تھی کہ (میں نے ان میاں بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے) اس عورت نے کہا: تم سب میرے بیٹے اور بیٹیاں ہو (تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت) ان

میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی گئی۔

13971 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ جَائِزَةٌ فِی الرَّضَاعِ اِذَا كَانَتْ مَرْضِيَّةً وَتُسْتَحْلَفُ مَعَ شَهَادَتِهَا قَالَ: وَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ، فَقَالَ: زَعَمَتْ فُلَانَةُ اَنَّهَا اَرْضَعَتْنِی وَامْرَاَتِی وَهِیَ كَاذِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْظُرُوا فَاِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَسَيُصِيبُهَا بَلَاءٌ قَالَ: فَلَمْ يَحُلِ الْحَوْلُ حَتّٰی بَرَصَ ثَدْيُهَا

✻✻ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی بھی درست ہوگی بشرطیکہ وہ پسندیدہ شخصیت کی مالک ہو اور اس کی گواہی کے ساتھ اُس سے حلف بھی لیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: فلاں خاتون کا یہ کہنا ہے کہ اس نے مجھے اور میری بیوی کو دودھ پلایا ہے وہ عورت جھوٹ بولتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس عورت کا جائزہ لیتے رہنا اگر وہ عورت جھوٹ بولتی ہے تو عنقریب اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ اس عورت کی چھاتیوں پر برص کے نشان نظر آ گئے۔

13972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ لَا يُنْظُرُ اِلَيْهِ اِلَّا هُنَّ، وَلَا تَجُوْزُ مِنْهُنَّ دُوْنَ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر ایسے معاملے میں خواتین کی گواہی قابل قبول ہوگی جس معاملے کا مشاہدہ صرف خواتین ہی کرسکتی ہیں اور خواتین کی گواہی میں سے بھی چار سے کم خواتین کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

13973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُنَّ، اِلَّا اَنْ يَكُنَّ اَرْبَعًا

✻✻ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین کی گواہی اگر وہ چار ہوں تو درست ہوگی۔

13974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْوَاحِدَةِ الْمَرْضِيَّةِ فِی الرَّضَاعِ وَالنِّفَاسِ.

✻✻ معمر نے زہری اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت اور نفاس کے بارے میں ایک پسندیدہ خاتون کی گواہی درست ہوگی۔

13975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِی الرَّضَاعِ.

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی درست ہوگی۔

13976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيهِ وَاِنْ كَانَتْ

سَوْدَاءَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: خواہ وہ سیاہ فام عورت ہو۔

13977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَتِ الْقُضَاةُ يُفَرِّقُوْنَ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي الرَّضَاعِ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: قاضی حضرات نے رضاعت کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی کی بنیاد پر (میاں بیوی کے درمیان) علیحدگی کروادی تھی۔

13978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِيْمَا لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ.

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جن چیزوں پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے ہیں' ان چیزوں میں خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

13979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

٭٭ سفیان ثوری نے اشعث کے حوالے سے' حسن بصری سے امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13980 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: امْرَاَتَيْنِ

٭٭ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے حکم کا یہ قول نقل کیا ہے: (کم از کم) دو عورتوں (کی گواہی درست ہوگی)۔

13981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ: لَمْ يَاْخُذْ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي رَضَاعٍ. قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يَاْخُذُ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي رَضَاعٍ "

٭٭ سفیان ثوری نے زید بن اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضاعت کے بارے میں' ایک عورت کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ بھی رضاعت کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

13982 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَهْلِ نَجْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْبَيْلَمَانِيِّ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَجُوْزُ فِي الرَّضَاعِ مِنَ الشُّهُوْدِ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ اَوِ امْرَاَةٌ

٭٭ ابن بیلمانی نے' اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: رضاعت کے بارے میں کتنے گواہوں کی گواہی درست ہوگی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد' یا ایک عورت کی۔

13983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ عَلٰى مَا لَا يَرَاهُ الرِّجَالُ، اَرْبَعٍ قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ قَالَ: اثْنَتَيْنِ

وَسَالْتُ حَمَّادًا فَقَالَ: وَاحِدَةٌ

٭٭ ابوبختری بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس چیز کو مرد نہیں دیکھ پاتے ہیں' اس کے بارے میں چار خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

شعبہ کہتے ہیں: میں نے حکم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ایسی صورت میں کم از کم) دو خواتین کی گواہی درست ہوگی۔
میں نے اس بارے میں حماد بن ابوسلیمان سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: ایک (خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی)۔

13984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَاحِدَةٌ

٭٭ ابن تیمی نے' یونس کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک (خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی)۔

13985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، وَيَحْيَى بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ شَهَادَةَ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ اِذَا كَانَتْ مَرْضِيَّةً، وَسُمِعَ ذٰلِكَ مِنْهَا قَبْلَ النِّكَاحِ جَازَتْ وَحْدَهَا فِي الرَّضَاعِ وَالِاسْتِهْلَالِ "

٭٭ ابوزناد اور یحییٰ بن ربیعہ فرماتے ہیں: ایک خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی' جبکہ وہ پسندیدہ شخصیت ہو (یعنی مشکوک کردار کی مالک نہ ہو) تو اگر اس سے نکاح سے پہلے بات سنی گئی ہو' تو پھر رضاعت' یا بچے کی پیدائش کے حوالے سے اس ایک عورت کی گواہی بھی درست ہوگی۔

13986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ شُرَيْحٍ، وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُمْ اَجَازُوا شَهَادَةَ امْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي الِاسْتِهْلَالِ

٭٭ عبداللہ بن نجیح نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ ، اور عبدالاعلیٰ نے قاضی شریح ، اور حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: پیدائش کے وقت' بچے کے بلند آواز میں رونے کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی کو' یہ حضرات درست قرار دیتے تھے۔

بَابٌ: نِعْمَ الْمُرْضِعُوْنَ

باب: دودھ پلانے کے حوالے سے کون لوگ بہتر ہیں؟

13987 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَنْبَسَةُ، مَوْلٰى طَلْحَةَ بْنِ دَاوُدَ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ دَاوُدَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْمُرْضِعُوْنَ اَهْلُ عُمَانَ

٭٭ طلحہ بن داؤد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دودھ پلانے کے حوالے سے' اہل عمان بہتر ہیں''

13988 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ نَوْفَلِ بْنِ اَنَسٍ، اَنَّ اُمَّهُ اَرْضَعَتْ اُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ: فَجَاءَتْ بِهَا اِلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ، فَقَالَتْ:

مِمَّنْ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ: مِنْ هُذَيْلٍ. قَالَتْ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ: اِنَّ خَيْرَ مَرَاضِعِ اَثْقَلْنَ رِقَابَ الْاِبِلِ نِسَاءَ هُذَيْلٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نوفل بن انس کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی: ان کی والدہ نے اُمّ سلمہ بنت حمزہ بن عبداللہ بن زبیر کو دودھ پلایا تھا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: وہ اس بچی کو لے کر سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں تو سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اے میری بیٹی! تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: ہذیل قبیلے سے' تو سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دودھ پلانے کے حوالے سے سب سے بہتر' اور اونٹوں کی گردنوں کے لئے سب سے زیادہ بوجھل' ہذیل قبیلے کی خواتین ہیں۔

13989 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ فِي الْاِيغَالِ، بَدَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى عَنْهُ فَقَالَ: لَوْ كَانَ ضَائِرًا ضَرَّ الرُّومَ وَفَارِسَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مناسب سمجھا کہ اس سے منع کر دیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ چیز نقصان دہ ہوتی' تو اہل روم اور اہل فارس کو بھی نقصان پہنچاتی۔

بَابُ الَّذِي يُوَرِّثُ الْمَالَ غَيْرَ اَهْلِهِ

باب: جو شخص مال کا وارث' غیر اہل شخص کو بنا دے

13990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَا امْرَاَتَهُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ لَمْ تَسْتَغْنِ عَنْ زَوْجِهَا، وَلَمْ تَشْكُرْ لَهُ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّتُمَا امْرَاَةٍ اَقْسَمَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا قَسَمَ حَقٍّ، فَلَمْ تُبِرَّهُ حُطَّتْ عَنْهَا سَبْعُونَ صَلَاةً قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ نَسَبًا لَيْسَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدِلْ وَزْنَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

✻✻ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور اس نے سعید بن میّب سے اپنی بیوی کی شکایت کی تو سعید بن میّب نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو عورت اپنے شوہر کی ضروریات پوری نہیں کرتی اور اس کی شکر گزار نہیں ہوتی' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

اس وقت سعید بن میّب کے پاس ایک صاحب موجود تھے' وہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی عورت کو اس کا شوہر کسی درست بات کے بارے میں قسم دے اور پھر وہ اس قسم کو پورا نہ کرے' تو اس کی ستر نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب کے پاس موجود ایک اور صاحب بولے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو عورت کسی قوم کے ساتھ' کسی اور کے نسب کو شامل کردے' جو اُن میں سے نہ ہو' تو قیامت کے دن' اُس عورت کا بدن چیونٹی جتنا بھی نہیں رہے گا''۔

13991 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ شُرَيْكِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِی يُوَرِّثُ الْمَالَ غَيْرَ اَهْلِهِ عَلَيْهَا نِصْفُ عَذَابِ الْاُمَّةِ

✻✻ حکم بن ثوبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مال کا وارث اس کے غیر اہل کو کردیتا ہے' اسے امت کے عذاب کا نصف عذاب ہوگا''۔

بَابُ شَبَهِ الْمَرْاَةِ بِالرَّجُلِ

باب: عورت کا مرد کی مشابہت اختیار کرنا

13992 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْهَى الْمَرْاَةَ ذَاتَ الزَّوْجِ اَنْ تَدَعَ سَاقَيْهَا لَا تَجْعَلَ فِيهَا شَيْئًا، وَاَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَا تَدَعِ الْمَرْاَةُ الْخِضَابَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الرَّجْلَةَ "

✻✻ اسماعیل بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شادی شدہ خوتین کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ پنڈلیاں خالی رکھیں' ان میں کچھ نہ پہنیں' وہ یہ فرمایا کرتی تھیں: عورت کو خضاب لگانا ترک نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ عورتیں مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں۔

13993 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَسْمَاءَ لَبِسَتْ اِلَّا مُعَصْفَرَةً حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ، وَاِنْ كَانَتْ لَتَلْبَسُ الدِّرْعَ يَقُومُ قَائِمًا مِنَ الْمُعَصْفَرِ

✻✻ ہشام بن عروہ نے فاطمہ بنت منذر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک انہوں نے ہمیشہ معصفر (زرد رنگ کا) لباس پہنا' وہ اگر کوئی قمیص بھی پہنتی تھیں' تو وہ بھی معصفر ہوتی تھی۔

13994 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَرَامُ بْنُ عُطْلَةَ، اَنَّ خَالَتَهُ، اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا رَاَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، مُخَضَّبَةً عَلَيْهَا ثِيَابٌ مُضَرَّجَةٌ قَالَ: وَرَاَيْتُ اَنَا صَفِيَّةَ بِنْتَ شَيْبَةَ مُخَضَّبَةً عَلَيْهَا ثِيَابٌ مُعَصْفَرَةٌ "

✻✻ حرام بن عطلہ نے اپنی خالہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا اور سرخ لباس پہنا ہوا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سیّدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے کہ انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا اور معصفر (زرد رنگ کا) لباس پہنا ہوا تھا۔

بَابُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا تذکرہ

13995 حدیث نبوی:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَعَائِشَةُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ، وَاُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ، وَحَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ، وَاُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ، وَجُوَيْرِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَمَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، وَصَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ تِسْعَةً بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَالْكِنْدِيَّةُ مِنْ بَنِي الْجَوْنِ، وَالْعَالِيَةُ بِنْتُ ظَبْيَانَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ كِلَابٍ، وَزَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي هِلَالٍ"

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي الزُّهْرِي، عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، لَمَّا دَخَلَتِ الْكِنْدِيَّةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمِ الْحَقِي بِاَهْلِكِ

❋ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج یہ ہیں:

سیّدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُمّ سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سیّدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا، سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں 9 ازواج مطہرات اکٹھی رہی ہیں۔

(ان کے علاوہ) سیّدہ کندیہ رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنو جون سے تھا اور سیّدہ عالیہ بنت ظبیان رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنو عامر بن کلاب سے تھا اور سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کا تعلق بنو ہلال سے تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کندیہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو انہوں نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں اور یہ) کہہ دیا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک عظیم پناہ مانگی ہے تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

13996 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَلَّقَ الْعَالِيَةَ بِنْتَ ظَبْيَانَ فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمٍّ لَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَحْرُمَ نِكَاحُهُنَّ عَلَى النَّاسِ، وَوَلَدَتْ لَهُ

❋ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالیہ بنت ظبیان کو طلاق دے دی تھی تو اس خاتون کے چچازاد نے اس کے ساتھ شادی کرلی تھی یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ ازواج مطہرات کو لوگوں کے لئے حرام قرار دیدیا گیا اس خاتون نے اُن صاحب کے بچے کو بھی جنم دیا تھا۔

13997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: " اَوَّلُ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَدِيجَةُ، ثُمَّ تَزَوَّجَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ، ثُمَّ نَكَحَ عَائِشَةَ بِمَكَّةَ، وَبَنَى بِهَا بِالْمَدِينَةِ، وَنَكَحَ بِالْمَدِينَةِ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ الْهِلَالِيَّةَ، ثُمَّ نَكَحَ اُمَّ سَلَمَةَ، ثُمَّ نَكَحَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَكَانَتْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ نَكَحَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَهِيَ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَكَحَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَهِيَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ خَيْبَرَ، ثُمَّ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، وَكَانَتِ امْرَاَةَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَتُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَدِيجَةُ اَيْضًا تُوُفِّيَتْ بِمَكَّةَ، وَنَكَحَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي كِلَابِ بْنِ رَبِيعَةَ يُقَالُ لَهَا: الْعَالِيَةُ بِنْتُ ظَبْيَانَ فَطَلَّقَهَا حِينَ اُدْخِلَتْ عَلَيْهِ، وَجُوَيْرِيَةُ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ، وَحَفْصَةُ، وَاُمُّ حَبِيبَةَ، وَامْرَاَةٌ مِنْ كَلْبٍ فَكَانَ جَمِيعُ مَا تَزَوَّجَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِنْهُنَّ الْكِنْدِيَّةَ "

✳✳ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: سب سے پہلی خاتون' جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے شادی کی' وہ سیّدہ خدیجہ ہیں اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' پھر آپ ﷺ مکہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا لیکن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی' پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں سیدہ زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا' پھر سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا' پھر سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا' جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مال فے کے طور پر عطا کی تھیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا' یہ وہ خاتون ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا' یہ وہ خاتون ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ خیبر کے موقع پر مال فے میں سے نبی اکرم ﷺ کو عطا کی تھیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا' یہ پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال نبی اکرم ﷺ کی زوجیت میں ہوا تھا' سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے بنو کلاب بن ربیعہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ بھی شادی کی تھی' جن کا نام عالیہ بنت ظبیان تھا' جب اس خاتون کی رخصتی ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے طلاق دے دی' اس کے علاوہ ایک خاتون سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا ہیں' جن کا تعلق خزاعہ قبیلے کی شاخ بنو مصطلق سے ہے' اس کے علاوہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں' سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں' اور کلب قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک اور خاتون ہیں' تو ان سب کی مجموعی تعداد چودہ بنتی ہے' ان میں سے ایک خاتون کندیہ ہیں۔

13998 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرٍو، قَالَا: اجْتَمَعْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَمَرَ اَنْ يَضْرِبَ عَلَى صَفِيَّةَ الْحِجَابَ، خَدِيجَةُ، وَعَائِشَةُ، وَاُمُّ سَلَمَةَ، وَحَفْصَةُ، وَاُمُّ حَبِيبَةَ، وَجُوَيْرِيَةُ الْمُصْطَلِقِيَّةُ، وَمَيْمُونَةُ، وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ مِّنْ بَنِي اَسَدٍ فِي بَنِي حَرْبٍ، وَسَوْدَةُ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَصَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ

✳✳ ابن جریج نے عطاء اور عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے: کئی خواتین نبی اکرم ﷺ کی زوجیت میں اکٹھی ہوئیں' نبی

اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے پردہ کیا جائے (اس کے علاوہ آپ کی دیگر ازواج یہ ہیں)

سیّدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُمّ سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا، سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنومصطلق سے ہے، سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنوحرب کی شاخ بنواسد سے ہے، سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنوعامر بن لوی سے ہے، اور سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

13999 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ كِنْدَةَ، فَجِيءَ بِهَا بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ مجالد نے ایک شخص کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے کندہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی تھی، لیکن وہ خاتون مدینہ منورہ اس وقت آئیں، جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔

14000 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، وَعَمْرٌو: اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَمَاتَ عَنْهُنَّ كُلِّهِنَّ " قَالَ: وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ امْرَاَتَيْنِ سِوَى التِّسْعِ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ كِلْتَاهُمَا جَمَعَ، كَانَتْ اِحْدَاهُمَا تُدْعٰى اُمَّ الْمَسَاكِينَ كَانَتْ خَيْرَ نِسَائِهِ لِلْمَسَاكِينَ، وَنَكَحَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي الْجُوْنِ، فَلَمَّا جَاءَتْهُ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ فَطَلَّقَهَا، وَنَكَحَ امْرَاَةً اُخْرٰى مِنْ كِنْدَةَ وَلَمْ يَجْمَعْهَا، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا، وَضَرَبَ زَوْجَهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللّٰهَ فِيَّ يَا عُمَرُ، فَاِنْ كُنْتُ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَاضْرِبْ عَلَيَّ الْحِجَابَ، وَاَعْطِنِي مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُنَّ قَالَ: اَمَّا هُنَالِكَ فَلَا قَالَتْ: فَدَعْنِي اُنْكِحُ قَالَ: لَا وَلَا نِعْمَةُ عَيْنٍ وَّلَا اُطِيعُ فِي ذٰلِكَ اَحَدًا

٭٭ ابن جریج نے ابن ابوملیکہ اور عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد، نبی اکرم ﷺ کے نکاح میں ۹ خواتین اکٹھی ہوئی تھیں اور ان سب کی زندگی میں، نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا (یا نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت، یہ سب حیات تھیں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: عثمان بن ابوسلیمان نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: ان ۹ خواتین کے علاوہ، دو اور خواتین بھی تھیں جن کا تعلق بنوعامر بن صعصعہ سے تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی بھی رخصتی کروائی تھی، ان میں سے ایک خاتون کو ''ام المساکین'' کہا جاتا تھا، جو مساکین کے حق میں، آپ کی ازواج میں سے سب سے بہتر تھیں، اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ نے بنو جون سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی تھی، جب آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس خاتون نے آپ ﷺ سے پناہ مانگی (وہ آپ کو پہچان نہیں پائی تھی) تو نبی اکرم ﷺ نے اسے طلاق دے دی، اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ نے ایک اور خاتون سے نکاح کیا تھا، جس کا تعلق کندہ سے تھا، لیکن اس کی رخصتی نہیں ہو سکی، نبی اکرم ﷺ کے وصال

کے بعداس خاتون نے دوسری شادی کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اوراس کے میاں کی علیحدگی کروادی اوراس کے شوہر کی پٹائی کروائی۔

اس خاتون نے کہا: اے عمر! تم میرے بارے میں اللہ سے ڈرو! اگر میں امہات المومنین میں سے ایک ہوں تو تم میرے لئے بھی پردے کے احکام جاری کرواؤ! اور مجھے بھی وہی کچھ (وظائف وغیرہ) دو جواُن کو دیتے ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کچھ تونہیں ہوگا' تواس خاتون نے کہا: پھر مجھے شادی کر لینے دو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بالکل بھی نہیں! میں اس بارے میں کسی کی بات نہیں مانوں گا۔

14001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ اَنْ يَنْكِحَ مَا شَاءَ . قُلْتُ: عَمَّنْ تَاْثِرُ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِي، حَسِبْتُ اَنِّي سَمِعْتُ عَبْدًا يَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرٌو سَمِعْتُ عَطَاءً مُنْذُ حِيْنٍ يَقُولُ: مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ اَنْ يَنْكِحَ مَا شَاءَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ بات حلال نہیں قرار نہیں دیدی گئی کہ آپ جتنی چاہیں' شادیاں کرسکتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ بات کس بنیاد پر نقل کی ہے؟

میں کہتا ہوں: میں مجھے نہیں معلوم کہ میں نے کسی بندے کو یہ بات کہتے ہوئے سنا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو نے مجھے بات بتائی ہے: میں نے عطاء کو ایک مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک آپ کے لئے یہ چیز حلال قرار نہیں دی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی چاہیں' شادیاں کرسکتے ہیں۔

14002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَعْلَمُهُ يَنْكِحُ النِّسَاءَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے' اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کتنی خواتین کے ساتھ) نکاح کرسکتے تھے

14003 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِينَ - اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ -، وَتَزَوَّجَ عَائِشَةَ قَرِيبًا مِنْ مَوْتِ خَدِيجَةَ، وَلَمْ يَتَزَوَّجْ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے تین سال پہلے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا اور سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی تھی' لیکن جب

تک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال نہیں ہوا' اُس وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور شادی نہیں کی۔

14004 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: "لَمَّا خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ خِرْنَ فَاخْتَرْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ اللّٰهُ: (لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ) (الأحزاب: 52) " الْآيَةَ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو اختیار دیا اور اُن ازواج نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اختیار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اس کے بعد' تمہارے لئے خواتین حلال نہیں ہیں''۔

14005 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَخْبَرَنِي قَالَ: "كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَّتَيْنِ: الْقِبْطِيَّةُ، وَرَيْحَانَةُ ابْنَةُ شَمْعُونَ"

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو کنیزیں تھیں' ایک (سیّدہ ماریہ) قبطیہ رضی اللہ عنہا اور دوسری ریحانہ بنت شمعون۔

14006 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

✵✵ عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

14006-صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء ' باب وإذ قالت الملائكة يا مريم إن الله اصطفاك وطهرك واصطفاك - حديث:3265' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها - حديث:4563'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة التحريم - حديث:3772' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء في فضل خديجة رضي الله عنها - حديث:31651'الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - خديجة بنت خويلد رضي الله عنه' حديث:2642'السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - مناقب مريم بنت عمران' حديث:8083'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب قسم الفيء والغنيمة' جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفيء غير الموجف - باب إعطاء الفيء على الديوان ومن يقع به البداية' حديث:12231'مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث:630'البحر الزخار مسند البزار - عبد الله بن جعفر ' حديث:437'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث:499'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم - مناقب خديجة رضي الله عنها' حديث:18924

''خواتین میں سب سے بہتر مریم ہیں اور خواتین میں سے سب سے بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں''۔

14007 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِی يَقُوْلُ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَاَيْتُ خَدِيجَةَ قَطُّ، وَمَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِنْ غَيْرَتِي عَلٰى خَدِيجَةَ، وَذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يَذْكُرُهَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور شادی نہیں کی تھی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا نہیں ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ پر مجھے کبھی اتنا زیادہ رشک نہیں آیا' جتنا رشک مجھے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت اُن کا ذکر کیا کرتے تھے۔

14008 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَنْكِحْ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال تک کوئی اور شادی نہیں کی۔

بَابُ وَلَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ امجاد

14009 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَدَتْ خَدِيجَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ، وَطَاهِرًا، وَفَاطِمَةَ وَزَيْنَبَ، وَاُمَّ كُلْثُومٍ، وَرُقَيَّةَ. قَالَ الزُّهْرِي: وَاِنَّ رِجَالًا مِنَ الْعُلَمَاءِ لَيَقُوْلُوْنَ: مَا نَعْلَمُ خَدِيجَةَ وَلَدَتْ لَهُ ذَكَرًا اِلَّا الْقَاسِمَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اولادِ امجاد پیدا ہوئی: سید قاسم رضی اللہ عنہ سید طاہر رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا۔

زہری بیان کرتے ہیں: بعض اہل علم کا یہ کہنا ہے: ہمارے علم کے مطابق سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں' صرف ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے' یعنی حضرت قاسم رضی اللہ عنہ۔

14010 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَدَتْ لَهُ الْقِبْطِيَّةُ اِبْرَاهِيمَ. قَالَ الزُّهْرِي: وَلَمْ تَلِدْ لَهُ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَائِهِ اِلَّا خَدِيجَةُ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ ماریہ قطبیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اولاد پیدا نہیں ہوئی۔

14011 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي غَيْرُ وَاحِدٍ: وَلَدَتْ لَهُ خَدِيجَةُ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ، وَالْقَاسِمَ، وَوَلَدَتْ لَهُ الْقِبْطِيَّةُ اِبْرَاهِيمَ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ كُبْرٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ اَصْغَرَهُنَّ وَاَحَبَّهُنَّ اِلَيْهِ، وَكَانَ تَرَكَهَا عِنْدَ اُمِّ هَانِءٍ، وَنَكَحَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فِي الْاِسْلَامِ، وَنَكَحَتْ زَيْنَبُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے کئی حضرات نے یہ بات بتائی ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں تھیں' اُن کے علاوہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے' سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے' حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سب سے بڑی تھیں اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی تھیں' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ محبوب تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن صاحبزادیوں کو سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں چھوڑ دیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی صاحبزادیوں کی شادی' زمانہ اسلام میں کی تھی' جبکہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت میں کروادی تھی۔

14012 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قَالَ: مَكَثَ الْقَاسِمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ لَيَالٍ، ثُمَّ مَاتَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سات دن زندہ رہے تھے' پھر اُن کا انتقال ہو گیا۔

14013 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُدْفِنُوهُ بِالْبَقِيعِ، فَاِنَّ لَهُ مُرْضِعًا تُتِمُّ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ

* * حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سولہ ماہ کی عمر میں ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس کو بقیع میں دفن کرو' جنت میں اِس کو دودھ پلانے والی ملے گی' جو اس کی رضاعت کو مکمل کرے گی''۔

14014 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلّٰى عَلَى ابْنِ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ، وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (کے ہاں پیدا ہونے والے اپنے صاحبزادے' حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ) کی نماز جنازہ پڑھائی تھی' وہ صاحبزادے اُس وقت سولہ ماہ کے تھے۔

بَابُ الطُّرُوْقِ

باب: (سفر سے واپسی پر) رات کے وقت' بیوی کے پاس جانا

14015 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اِس بات سے منع کیا ہے کہ (طویل غیر موجودگی کے بعد' وطن واپس آنے پر' آدمی شام ہوجانے کے بعد) اپنی بیوی کے پاس جائے (جبکہ پہلے سے کوئی اطلاع نہ دی ہوئی ہو)۔

14016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا جَاءَ الْجُرُفُ قَالَ: لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ، وَلَا تَغْتَرُّوهُنَّ، وَبَعَثَ رَاكِبًا اِلَى الْمَدِينَةِ يُخْبِرُهُمْ اَنَّ النَّاسَ يَدْخُلُونَ بِالْغَدَاةِ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ کسی جنگ سے واپس تشریف لاتے تھے تو ''جرف'' کے مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے: رات ہوجانے کے بعد اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤ اور اپنی بیویوں کو دھوکہ نہ دو! وہ ایک سوار مدینہ منورہ بھیج دیتے تھے' جو لوگوں کو یہ بتادیتا تھا کہ کل صبح ہم لوگ شہر میں داخل ہوجائیں گے۔

14017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَقْدِمَهُ مِنَ الشَّامِ اَسْلَمَ مَوْلَاهُ اِلَى اَهْلِ الْمَدِينَةِ يُؤْذِنُهُمْ: اِنَّا قَادِمُونَ عَلَيْكُمْ لِكَذَا وَكَذَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام سے واپس تشریف لائے' تو انہوں نے اپنے غلام اسلم کو اطلاع دینے کے لئے' پہلے ہی مدینہ بھجوادیا کہ ہم فلاں' فلاں وقت تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔

14018 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُعَرَّسِ، اَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ . قَالَ: فَتَعَجَّلَ رَجُلَانِ فَكِلَاهُمَا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُكُمْ اَنْ تَطْرُقُوا النِّسَاءَ

✵✵ عبدالرحمن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت پڑاؤ کیا' تو ایک منادی کو یہ حکم دیا کہ وہ یہ اعلان کرے: تم لوگ رات ہوجانے کے بعد اپنی بیویوں کے پاس نہ جانا۔

راوی بیان کرتے ہیں: دو آدمی جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چلے گئے' تو انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک اور شخص کو پایا' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا کہ رات کے وقت (پیشگی اطلاع کے بغیر) اپنی بیویوں کے پاس نہ جانا۔

14019 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ ابْنَ رَوَاحَةَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَفَلَ فَاَتَى بَيْتَهُ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ، فَاِذَا هُوَ بِالْمِصْبَاحِ فَارْتَابَ فَتَسَوَّرَ، فَاِذَا امْرَاَتُهُ عَلَى سَرِيرٍ

مُضْطَجِعَةً اِلٰی جَنْبِهَا فِيْمَا يُرٰی رَجُلًا ثَائِرَ شَعْرِ الرَّأْسِ فَهَمَّ اَنْ يَضْرِبَهُ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْوَرَعُ، فَغَمَزَ امْرَاَتَهُ فَاسْتَيْقَظَتْ، فَقَالَتْ: وَرَاءَ كَ وَرَاءَ كَ قَالَ: وَيْلَكِ مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ: هٰذِهِ اُخْتِي ظَلَّتْ عِنْدِي فَغَسَلَتْ رَاْسَهَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰی عَنْ طُرُوقِ النِّسَاءِ فَعَصَاهُ رَجُلَانِ طَرَقَا اَهْلَيْهِمَا فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَمْ اَنْهَكُمْ عَنْ طُرُوقِ النِّسَاءِ

✸✸ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: ابن رواحہ ایک جنگی مہم پر گئے ہوئے تھے' جب وہ واپس تشریف لائے اور اپنے گھر پہنچے تو انہوں نے تلوار گلے میں لٹکائی ہوئی تھی گھر میں چراغ جل ہورہا تھا' انہیں شک ہوا' تو وہ چھپ گئے' تو انہوں نے دیکھا کہ ان کی بیوی پلنگ پر لیٹی ہوئی ہے اور اس کے پہلو میں کوئی موجود ہے' جس کو دیکھنے سے لگتا ہے کہ وہ ایسا شخص ہے' جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں' انہوں نے پہلے تو ارادہ کیا کہ اس شخص کو قتل کردیں' پھر احتیاط کے پیش نظر وہ رُک گئے' انہوں نے اپنی بیوی کو ٹھوکہ دیا تو وہ بیدا ہوگئی' اس عورت نے کہا: تم پیچھے ہو جاؤ! پیچھے ہو جاؤ! حضرت ابن رواحہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' یہ کون ہے؟ اس عورت نے کہا: یہ میری بہن ہے' جو رات میرے ہاں ٹھہر گئی ہے' پھر اس خاتون نے اپنی بہن کا سر کا دھلوایا۔

جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات ہو جانے کے بعد اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔

دو آدمیوں نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اور وہ رات کے وقت اپنی بیویوں کے پاس چلے گئے' تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے رات کے وقت اپنی بیویوں کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا؟

بَابُ الْمُتْعَةِ

باب: متعہ کا بیان

14020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: كَانَتْ بِمَكَّةَ امْرَاَةٌ عِرَاقِيَّةٌ تَنَسَّكُ جَمِيلَةٌ لَهَا ابْنٌ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ اُمَيَّةَ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُكْثِرُ الدُّخُولَ عَلَيْهَا، قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَدْخُلُ عَلٰی هٰذِهِ الْمَرْاَةِ قَالَ: اِنَّا قَدْ نَكَحْنَاهَا ذٰلِكَ النِّكَاحَ لِلْمُتْعَةِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ سَعِيدًا، قَالَ لَهُ: هِيَ اَحَلُّ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ لِلْمُتْعَةِ

✸✸ عبداللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں: مکہ میں ایک عراقی خاتون رہتی تھی' جو بڑی عبادت گزار تھی اور اس کا ایک بیٹا تھا' جس کو ابوامیہ کہتے تھے' سعید بن جبیر اس خاتون کے پاس اکثر جایا کرتے تھے' میں نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا وجہ ہے؟ آپ اس خاتون کے ہاں اکثر جاتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس خاتون کے ساتھ نکاح متعہ کیا ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید نے اُن سے یہ کہا تھا: متعہ کر لینے کی وجہ سے' یہ عورت پانی پینے سے زیادہ حلال ہے (یعنی جس طرح پانی پینا حلال ہے' تو یہ بھی حلال ہے)

14021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَاَوَّلُ مَنْ سَمِعْتُ مِنْهُ الْمُتْعَةَ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى قَالَ: اَخْبَرَنِیْ، عَنْ يَعْلَى، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، اسْتَمْتَعَ بِامْرَاَةٍ بِالطَّائِفِ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَدَخَلْنَا عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ لَهُ بَعْضُنَا، فَقَالَ لَهُ: نَعَمْ. فَلَمْ يَقِرَّ فِي نَفْسِي حَتّٰى قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْيَاءَ، ثُمَّ ذَكَرُوا لَهُ الْمُتْعَةَ، فَقَالَ: نَعَمْ، اسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِیْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي آخِرِ خِلَافَةِ عُمَرَ، اسْتَمْتَعَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ بِامْرَاَةٍ سَمَّاهَا جَابِرٌ فَنَسِيْتُهَا، فَحَمَلَتِ الْمَرْاَةُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَدَعَاهَا فَسَاَلَهَا، فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: مَنْ اَشْهَدَ؟ قَالَ: عَطَاءٌ لَا اَدْرِی قَالَتْ: اُمِّی اُمَّ وَلِيَّهَا قَالَ: فَهَلَّا غَيْرُهُمَا قَالَ: خَشِيَ اَنْ يَكُوْنَ دَغَلًا الْاٰخَرُ

قَالَ عَطَاءٌ، وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رُخْصَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَحِمَ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَوْلَا نَهْيُهُ عَنْهَا مَا احْتَاجَ اِلَى الزِّنَا اِلَّا شَقِيٌّ قَالَ: كَاَنِّیْ وَاللّٰهِ اَسْمَعُ قَوْلَهُ: اِلَّا شَقِيٌّ - عَطَاءٌ الْقَائِلُ - قَالَ عَطَاءٌ: "فَهِيَ الَّتِي فِي سُوْرَةِ النِّسَاءِ: (فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ) (النساء: 24) اِلٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَجَلِ عَلٰى كَذَا وَكَذَا لَيْسَ يُتَشَاوَرُ قَالَ: بَدَا لَهُمَا اَنْ يَتَرَاضِيَا بَعْدَ الْاَجَلِ، وَاَنْ يَتَفَرَّقَا فَنَعَمْ، وَلَيْسَ بِنِكَاحٍ

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے پہلی مرتبہ متعہ کا ذکر سفیان بن یعلیٰ سے سنا تھا' جنہوں نے یعلیٰ کے حوالے سے یہ بات بتائی' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے طائف کی رہنے والی ایک خاتون سے متعہ کیا' تو میں نے اس بات پر اُن کا انکار کیا' پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' تو ہم میں سے کسی نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!۔

راوی کہتے ہیں: مجھے پھر بھی الجھن رہی' یہاں تک کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما تشریف لائے' تو ہم ان کے ہاں ان سے ملنے کے لئے گئے' حاضرین نے ان سے مختلف چیزوں کے بارے میں سوال کیے' پھر لوگوں نے ان کے سامنے متعہ کا ذکر کیا' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہم متعہ کرتے رہے ہیں' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری دور میں' عمرو بن حریث نے ایک خاتون کے ساتھ متعہ کیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کا نام ذکر کیا تھا' راوی کہتے ہیں: لیکن میں وہ نام بھول گیا ہوں' تو اس کے نتیجے میں وہ خاتون حاملہ ہوگئی' تو اس کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: گواہ کون تھا؟ عطاء کہتے ہیں: مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ اس خاتون کا جواب کیا تھا؟ کہ میری ماں گواہ تھی' یا ماں کا ولی گواہ تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن دونوں کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا؟ تو انہوں نے کہا: انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کسی اور خرابی کا باعث نہ بن جائے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے' متعہ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رخصت تھی' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم کیا تھا' اگر

اس کی ممانعت نہ ہوتی' تو پھر کوئی بدبخت ہی زنا پر مجبور ہوتا۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! گویا کہ میں اِس وقت بھی انہیں یہ کہتے ہوئے سن رہا ہوں: ''کوئی بدبخت'' اِس جملے کے قائل عطاء ہیں۔

عطاء بیان کرتے ہیں: تو یہ وہی چیز ہے' جس کا ذکر سورہ نساء میں ہے۔

''تو تم ان خواتین میں سے' جس سے متعہ کرلو''

یعنی اس سے مراد یہ ہے: یہ فلاں' فلاں مدت تک ہوگا اور اتنی' اتنی رقم کے عوض ہوگا' اس بارے میں مشورہ نہیں لیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: ان دونوں کے سامنے اگر مناسب ہوگا' تو وہ مخصوص مدت گزر جانے کے بعد اتنے عرصے پر راضی رہیں گے اور اگر چاہیں کہ علیحدہ ہوجائیں تو یہ بھی ٹھیک ہے' لیکن یہ چیز نکاح شمار نہیں ہوگی۔

14022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَرَاهَا الْاٰنَ حَلَالًا، وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ فَآتُوهُنَّ اُجُورَهُنَّ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِی حَرْفِ اِلٰى اَجَلٍ. قَالَ عَطَاءٌ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ شِئْتُ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَقَدْ كَانَ اَحَدُنَا يَسْتَمْتِعُ بِمِلْءِ الْقَدَحِ سُوَيْقًا. وَقَالَ صَفْوَانُ: هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُفْتِی بِالزِّنَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنِّیْ لَا اُفْتِی بِالزِّنَا اَفَنَسِیَ صَفْوَانُ اُمَّ اَرَاكَةَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ ابْنَهَا لَمِنْ ذٰلِكَ اَفَزِنًا هُوَ؟ قَالَ: وَاسْتَمْتَعَ بِهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ جُمَحٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا: وہ اُس وقت بھی اُس کو حلال سمجھتے تھے' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ یہ پڑھتے تھے:

''تم ان خواتین میں سے' جس سے متعہ کرو' جو مخصوص مدت تک ہو' تو تم اُن کا مہر انہیں دو''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہاں پہ لفظ ''مخصوص مدت تک'' ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے کوئی شخص پیالے بھر جو کے عوض میں بھی متعہ کرلیتا تھا۔

صفوان نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زنا کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں زنا کے بارے میں فتویٰ نہیں دیتا کیا صفوان ''اُمّ اراکہ'' کو بھول گئے ہیں؟ اس خاتون کا بچہ اسی طرح پیدا ہوا تھا' تو کیا وہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا تھا؟

راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کے ساتھ بنوجمح سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے متعہ کیا تھا۔

14023 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَالَ ابْنِ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَا: كُنَّا فِیْ غَزْوَةٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اسْتَمْتِعُوا

✵✵ عمرو بن دینار نے' حسن بن محمد بن علی کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ' جن کا تعلق اسلم قبیلے سے ہے اور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ روایت کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں تشریف لایا اور بولا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ متعہ کرلو۔

14024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "لَمْ يُرَعْ عُمَرُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اِلَّا اُمَّ اَرَاكَةَ، قَدْ خَرَجَتْ حُبْلٰى فَسَاَلَهَا عُمَرُ عَنْ حَمْلِهَا؟ فَقَالَتِ: اسْتَمْتَعَ بِیْ سَلَمَةُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، فَلَمَّا اَنْكَرَ صَفْوَانُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْضَ مَا يَقُوْلُ فِي ذٰلِكَ " قَالَ: فَسَلْ عَمَّكَ هَلِ اسْتَمْتَعَ

✵✵ عمرو بن دینار نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صرف ''ام اراکہ'' کی وجہ سے پریشانی ہوئی تھی کہ جب وہ حاملہ ہوگئیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حمل کے حوالے سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: سلمہ بن امیہ بن خلف نے میرے ساتھ متعہ کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب صفوان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے موقف کا انکار کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے چچا سے پوچھ لو! کیا انہوں نے متعہ کیا تھا؟

14025 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اسْتَمْتَعْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نُهِيَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَقَالَ جَابِرٌ: اِذَا انْقَضَى الْاَجَلُ، فَبَدَا لَهُمَا اَنْ يَتَعَاوَدَا فَلْيُمْهِرُهَا مَهْرًا آخَرَ قَالَ: وَسَاَلَهُ بَعْضُنَا كَمْ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: حَيْضَةً وَاحِدَةً كُنَّ يَعْتَدِدْنَهَا لِلْمُسْتَمْتِعِ مِنْهُنَّ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' متعہ کرتے رہے ہیں' یہاں تک کہ عمرو بن حریث کو اس سے منع کر دیا گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب متعین مدت گزر جائے گی اور مرد اور عورت کو مناسب لگے کہ وہ دوبارہ معاہدہ کرلیں تو مرد اُسے دوسری مرتبہ پھر مہر دے گا۔

راوی کہتے ہیں: کسی نے اُن سے دریافت کیا: اس عورت کی عدت کیا ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: ایک حیض' یہ عدت خواتین اُس شخص کے لئے گزارتی تھیں' جو اُن سے متعہ کرتا تھا۔

14026 - آثارِ صحابہ: وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: " اسْتَمْتَعَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ مَقْدِمَهُ مِنَ الطَّائِفِ عَلٰى ثَقِيفَ بِمَوْلَاةِ ابْنِ الْحَضْرِمِيِّ يُقَالُ لَهَا: مُعَانَةَ

قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ اَدْرَكَتْ مُعَانَةُ خِلَافَةَ مُعَاوِيَةَ حَيَّةً، فَكَانَ مُعَاوِيَةُ يُرْسِلُ اِلَيْهَا بِجَائِزَةٍ فِي كُلِّ عَامٍ حَتّٰى مَاتَتْ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ طائف تشریف لائے' تو وہاں انہوں نے ثقیف قبیلے میں ابن حضرمی کی کنیز کے ساتھ متعہ کرلیا' جس کا نام ''معانہ'' تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''معانہ'' نامی اس خاتون نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت اپنی زندگی میں پایا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' اس خاتون کا انتقال ہونے تک' ہر سال اُسے کچھ بھجوایا کرتے تھے۔

14027 - آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ صَفْوَانَ: يُفْتِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِالزِّنَا قَالَ: فَعَدَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رِجَالًا كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْمُتْعَةِ قَالَ: فَلَا اَذْكُرُ مِمَّنْ عَدَّدَ غَيْرَ مَعْبَدِ بْنِ اُمَيَّةَ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابن صفوان نے یہ کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو زنا کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو گنوایا' جو متعہ کیا کرتے تھے

راوی کہتے ہیں: انہوں نے جو لوگ ذکر کیے تھے' میں' اُن میں سے' صرف معبد بن امیہ کا ذکر کروں گا۔

14028 - آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيْقِ اَيَّامَ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى نُهِيَ النَّاسُ فِي شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ کھجور یا آٹے کی مٹھی بھر کے عوض میں متعہ کرلیا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے بھی ایسا ہوتا تھا' یہاں تک کہ عمرو بن حریث کے واقعہ کے بعد لوگوں کو اس سے منع کردیا گیا۔

14029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَدِمَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ مِّنَ الْكُوفَةِ فَاسْتَمْتَعَ بِمَوْلَاةٍ، فَاُتِيَ بِهَا عُمَرَ وَهِيَ حُبْلٰى فَسَاَلَهَا، فَقَالَتْ: اسْتَمْتَعَ بِيْ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ فَسَاَلَهُ، فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ اَمْرًا ظَاهِرًا " قَالَ: فَهَلَّا غَيْرَهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ نَهٰى عَنْهَا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ بِالْكُوفَةِ: " لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ رَاْيِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - اَوْ قَالَ: مِنْ رَاْيِ ابْنِ الْخَطَّابِ - لَاَمَرْتُ بِالْمُتْعَةِ، ثُمَّ مَا زَنَا اِلَّا شَقِيٌّ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عمرو بن حریث' کوفہ سے تشریف آئے اور انہوں نے ایک کنیز کے ساتھ متعہ کرلیا' اُس خاتون کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گا' وہ خاتون حاملہ تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' تو اس نے بتایا کہ عمرو بن حریث نے میرے ساتھ متعہ کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس بارے میں ساری بات آپ کے سامنے بیان کردی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس

کے علاوہ کچھ اور کیوں نہیں کیا؟

یہ وہ موقع تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ کرنے سے منع کر دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک قابل اعتماد شخص نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں یہ ارشاد فرمایا: اگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے پہلے نہ آچکی ہوتی (راوی کو شک ہے' شاید الفاظ کچھ مختلف ہیں' لیکن مفہوم یہی ہے) تو میں متعہ کرنے کے بارے میں حکم دیتا اور پھر زنا کا ارتکاب کوئی بد بخت ہی کرتا۔

14030 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، اَيَسْتَمْتِعُ الرَّجُلُ بِاَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ جَمِيعًا؟ وَهَلِ الِاسْتِمْتَاعُ اِحْصَانٌ؟ وَهَلْ يَحِلُّ اسْتِمْتَاعُ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا اِنْ كَانَ بَتَّهَا؟ فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيهِنَّ بِشَيْءٍ، وَمَا رَاجَعْتُ فِيهِنَّ اَصْحَابِي

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی چار سے زیادہ خواتین سے زیادہ کے ساتھ متعہ کر سکتا ہے؟ اور کیا متعہ کے ذریعے محصن ہونا ثابت ہو جاتا ہے؟ نیز اگر شوہر بیوی کو طلاق بتہ دیدے' تو کیا وہ عورت' اُس شوہر کے ساتھ متعہ کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اِس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے اور نہ ہی ان مسائل کے بارے میں' میں نے اپنے اصحاب کی طرف رجوع کیا ہے۔

14031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ حَوْشَبٍ اسْتَمْتَعَ بِجَارِيَةٍ بِكْرٍ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، فَحَمَلَتْ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَسَاَلَهَا؟ فَقَالَتِ: اسْتَمْتَعَ مِنْهَا عَمْرُو بْنُ حَوْشَبٍ فَسَاَلَهُ؟ فَاعْتَرَفَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ اَشْهَدْتَ؟ قَالَ: - لَا اَدْرِي اَقَالَ: اُمَّهَا، اَوْ اُخْتَهَا، اَوْ اَخَاهَا وَاُمَّهَا، فَقَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَعْمَلُونَ بِالْمُتْعَةِ وَلَا يُشْهِدُوْنَ عُدُولًا، وَلَمْ يُبَيِّنْهَا اِلَّا حَدَدْتُهُ. قَالَ: اَخْبَرَنِي هٰذَا الْقَوْلَ عَنْ عُمَرَ مَنْ كَانَ تَحْتَ مِنْبَرِهِ سَمِعَهُ حِينَ يَقُوْلُهُ قَالَ: فَتَلَقَّاهُ النَّاسُ مِنْهُ

* * محمد بن اسود بیان کرتے ہیں: عمرو بن حوشب نامی صاحب نے' بنو عامر لوی سے تعلق رکھنے والی' ایک لڑکی کے ساتھ متعہ کر لیا وہ حاملہ ہو گئی' اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا گیا' تو انہوں نے اُس خاتون سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا کہ عمرو بن حوشب نے اس خاتون سے متعہ کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن صاحب سے دریافت کیا' تو انہوں نے اعتراف کر لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے گواہ کسے بنایا تھا؟ راوی کہتے ہیں: مجھے صحیح معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اُس عورت کی ماں' یا بہن یا اُس کے بھائی' اور اُس کی ماں کا ذکر کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور بولے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ متعہ پر عمل کرتے ہیں اور کسی عادل شخص کو گواہ بھی نہیں بناتے ہیں؟ اب اِس طرح کی جو بھی صورت حال سامنے آئے گی' تو میں اُس پر حد جاری کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات اُس نے بتائی ہے کہ جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منبر کے نیچے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا تھا' راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اُن سے یہ حکم حاصل کرلیا (کہ متعہ ممنوع ہے)۔

14032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ حَسَنًا، وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَاهُ، عَنْ اَبِيهِمَا مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَبَلَغَهُ اَنَّهُ يُرَخِّصُ فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّكَ امْرُؤٌ تَائِهٌ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

✲✲ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حسن بن محمد اور عبداللہ بن محمد نے اُنہیں اپنے والد امام محمد بن علی رضی اللہ عنہ (یعنی محمد بن حنفیہ) کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہتے ہوئے سنا' اُنہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات پتہ چلی تھی کہ وہ متعہ کرنے کی رخصت دیتے ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا:

''تم ایک ناواقف شخص ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر اُس (یعنی متعہ) سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کردیا تھا''۔

14033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اَرْخَصَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ: مَا هٰذَا يَا اَبَا عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فُعِلَتْ مَعَ اِمَامِ الْمُتَّقِينَ. فَقَالَ ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ: اللّٰهُمَّ غُفْرًا، اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ رُخْصَةً كَالضَّرُورَةِ اِلَى الْمَيْتَةِ، وَالدَّمِ، وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ، ثُمَّ اَحْكَمَ اللّٰهُ تَعَالَى الدِّينَ بَعْدُ

✲✲ زہری نے خالد بن مہاجر بن خالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما متعہ کے بارے میں رخصت دیتے تھے' تو ابن ابوعمرہ انصاری نے اُن سے کہا: اے ابوعباس! یہ کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام پرہیزگاروں کے امام کی موجودگی میں کیا گیا ہے' تو ابن ابوعمرہ نے کہا: اے اللہ! تجھے مغفرت کا سوال ہے' متعہ ایک رخصت تھی' جس طرح آدمی مردار' یا خون' یا خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور ہوجاتا ہے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دین کو محکم کردیا تھا۔

14034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ -، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ

✲✲ زہری نے ربیع بن سبرہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کو حرام قرار دے دیا تھا۔

14035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

يُرَخِّصُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ: مَا اَظُنُّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ هٰذَا. قَالُوا: بَلٰى، وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَيَقُوْلُهُ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيَقُوْلَ هٰذَا فِي زَمَنِ عُمَرَ، وَاِنْ كَانَ عُمَرُ لَيُنَكِّلُكُمْ عَنْ مِثْلِ هٰذَا، وَمَا اَعْلَمُهُ اِلَّا السِّفَاحَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا گیا' کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہیکہ وہ یہ کہتے ہوں گے' لوگوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! وہ یہ بات کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تو نہیں کہتے تھے' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو اس طرح کی صورت حال میں لوگوں کو سزا دیتے تھے' میرے علم کے مطابق تو یہ زنا کرنے کے مترادف ہے۔

14036 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اِنِّيْ لَاَرٰى تَحْرِيْمَهَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ: فَقُلْتُ: اَيْنَ؟ قَالَ: " فَقَرَاَ عَلَيَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) (المؤمنون: 6) "

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کہاں سے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں' البتہ ان کی بیویوں' یا اُن کی زیرِ ملکیت کنیزوں کا حکم مختلف ہے''۔

14037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ، عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ: " فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) (المؤمنون: 6) "

✵✵ سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاسم بن محمد سے متعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''البتہ اُن کی بیویوں' یا اُن کی کنیزوں کا حکم مختلف ہے''۔

14038 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ تَزَوَّجَ مُوَلَّدَةً مِنْ مُوَلَّدَاتِ الْمَدِيْنَةِ بِشَهَادَةِ امْرَاَتَيْنِ اِحْدَاهُمَا خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ، وَكَانَتِ امْرَاَةً صَالِحَةً، فَلَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا الْوَلِيدَةُ قَدْ حَمَلَتْ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ خَوْلَةُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَامَ يَجُرُّ صَنِفَةَ رِدَائِهِ مِنَ الْغَضَبِ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ تَزَوَّجَ مُوَلَّدَةً مِنْ مُوَلَّدَاتِ الْمَدِيْنَةِ بِشَهَادَةِ امْرَاَتَيْنِ، وَاِنِّيْ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي هٰذَا لَرَجَمْتُ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

ربیعہ بن امیہ بن خلف نے دوخواتین کی گواہی کی بنیاد پر مدینہ منورہ کی ایک عورت سے شادی کر لی' گواہ بننے والی دوخواتین میں سے ایک خولہ بنت حکیم تھی' جو ایک نیک خاتون تھی' کچھ ہی عرصے کے بعد وہ لڑکی حاملہ ہوگئی' خولہ نامی خاتون نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو وہ غصے کے عالم میں اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے آئے اور کھڑے ہوئے' وہ منبر پر چڑھ گئے اور یہ فرمایا: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ ربیعہ بن امیہ نے مدینہ منورہ کی ایک عورت کے ساتھ دوخواتین کی گواہی کی بنیاد پر شادی کر لی ہے' اگر میں اس بارے میں پہلے حکم بیان کر چکا ہوتا' تو میں اسے سنگسار کروا دیتا۔

14039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " ازْدَادَتِ الْعُلَمَاءُ لَهَا مِفْتَاحًا حِيْنَ قَالَ الشَّاعِرُ:

يَا صَاحِ هَلْ لَكَ فِي فُتْيَا ابْنِ عَبَّاسٍ "

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب شاعر نے یہ کہا' تو علماء کے لئے کنجی میں اضافہ کر دیا:

''اے چیخنے والے! کیا تمہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فتویٰ میں کوئی دلچسپی ہے''۔

14040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: مَا حَلَّتِ الْمُتْعَةُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثًا فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، مَا حَلَّتْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

٭٭ معمر اور حسن یہ فرماتے ہیں: متعہ صرف ''عمرہ قضا'' کے موقع پر تین دن کے لئے حلال ہوا تھا' نہ یہ اُس سے پہلے کبھی حلال ہوا تھا' اور نہ اُس کے بعد کبھی حلال ہوا۔

14041 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِعُسْفَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ سُرَاقَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنَا تَعْلِيمَ قَوْمٍ كَاَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ، عُمْرَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟ قَالَ: بَلْ لِلْاَبَدِ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ اَمَرَنَا بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ، فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا: اَنْ قَدْ اَبَيْنَ اِلَّا اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ: فَافْعَلُوا قَالَ: فَخَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ، عَلَيَّ بُرْدٌ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ، فَدَخَلْنَا عَلٰى امْرَاَةٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلٰى بُرْدِ صَاحِبِيْ فَتَرَاهُ اَجْوَدَ مِنْ بُرْدِي، وَتَنْظُرُ اِلَيَّ فَتَرَانِيْ اَشَبَّ مِنْهُ، فَقَالَتْ: بُرْدٌ مَكَانَ بُرْدٍ وَّاخْتَارَتْنِي فَتَزَوَّجْتُهَا بِبُرْدِي، فَبِتُّ مَعَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: مَنْ كَانَ تَزَوَّجَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ فَلْيُعْطِهَا مَا سَمّٰى لَهَا، وَلَا يَسْتَرْجِعْ مِمَّا اَعْطَاهَا شَيْئًا، وَيُفَارِقْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَهَا عَلَيْكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

٭٭ ربیع بن سبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم عسفان کے مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں یوں تعلیم دیں جیسے ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں کیا ہمارے اس عمرے کا حکم اِسی سال کے لئے ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ کے لئے ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ مکہ مکرمہ آئے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا و مروہ کا چکر لگایا پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دے دی جب ہم آپ کے پاس واپس آئے تو ہم نے عرض کی: یہ صرف متعین مدت تک ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرو۔

راوی کہتے ہیں: میں اور میرا ایک ساتھی نکلے میرے جسم پر بھی ایک چادر تھی اور اس کے جسم پر بھی ایک چادر تھی ہم ایک خاتون کے پاس آئے ہم نے اسے اپنا آپ پیش کیا تو وہ خاتون کبھی میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھنے لگی جو اسے میری چادر سے زیادہ عمدہ لگ رہی تھی اور کبھی میری طرف دیکھنے لگی میں اس کو اپنے ساتھی سے زیادہ جوان لگ رہا تھا پھر اس عورت نے کہا: ایک چادر دوسری چادر کی جگہ کفایت کر جاتی ہے یوں اس نے مجھے اختیار کر لیا تو میں نے اپنی چادر کے عوض میں اس کے ساتھ شادی کر لی وہ رات میں اس خاتون کے ساتھ رہا اگلے دن میں مسجد میں آیا تو نبی اکرم ﷺ منبر پر یہ ارشاد فرما رہے تھے:

> ''جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ متعین مدت تک کے لئے شادی کی ہو اس نے اُس عورت کے لئے جو رقم متعین کی تھی وہ اُسے ادا کر دے اور جو کچھ وہ پہلے اس عورت کو دے چکا ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے اور اس عورت سے علیحدگی اختیار کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (یعنی متعہ کو) قیامت کے دن تک کے لئے تمہارے لئے حرام قرار دے دیا ہے''۔

14042 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ؟ فَقَالَ: هُوَ السِّفَاحُ

٭٭ اسماعیل بن امیہ نے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ زنا ہے۔

14043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مُغَوَّلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ مالک بن مغول نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: متعہ صرف تین دن کے لئے (حلال قرار دیا گیا تھا) یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دے دیا۔

14044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

نَسَخَهَا الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ

✵✵ سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق، عدت اور وراثت نے اِسے منسوخ کر دیا ہے۔

14045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: نَسَخَهَا الْمِيرَاثُ

✵✵ داؤد نے سعید بن میسّب کا یہ قول نقل کیا ہے: وراثت کے احکام نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔

14046 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا، يُحَدِّثُ مَعْمَرًا قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: نَسَخَ رَمَضَانُ كُلَّ صَوْمٍ، وَنَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ، وَنَسَخَ الْمُتْعَةَ الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ. قَالَ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الْحَجَّاجِ، يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَنَسَخَتِ الضَّحِيَّةُ كُلَّ ذَبْحٍ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو معمر کو یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اشعث اور حجاج بن ارطاۃ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان دونوں صاحبان نے ابواسحاق کو حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

"رمضان نے ہر قسم کے روزے (کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے، زکوٰۃ نے ہر قسم کے صدقے (کے لازم ہونے) کو منسوخ کر دیا ہے، طلاق، عدت اور وراثت نے متعہ کو منسوخ کر دیا ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"(بڑی عید کی) قربانی نے ہر قسم کے ذبح (یعنی قربانی کے لازم ہونے) کو منسوخ کر دیا ہے"۔

14047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ: يَنْهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

14048 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَطُولُ غُرْبَتُنَا فَقُلْنَا: اَلَا نَخْتَصِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟: فَنَهَانَا، ثُمَّ رَخَّصَ اَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ اِلَى اَجَلٍ بِالشَّيْءِ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

✵✵ اسماعیل نے قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لے رہے تھے، تو ہماری وطن سے دوری طویل ہوگئی، تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم خصی نہ ہوجائیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ اجازت دی کہ ہم کسی عورت کے ساتھ متعین مدت تک شادی

کر سکتے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر ایسا کرنے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے ہمیں منع کر دیا۔

بَابُ قُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی قوت کا تذکرہ

14049 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُعْطِيَ قُوَّةَ اَرْبَعِينَ اَوْ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِينَ فِي الْجِمَاعِ - اَنَا اَشُكُّ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کو چالیس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پینتالیس مردوں جتنی قوت عطا کی گئی تھی۔

14050 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اُعْطِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوَّةَ بُضْعٍ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِينَ رَجُلًا

✻✻ علی بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن میسّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کو پینتالیس سے زیادہ آدمیوں کی قوت عطا کی گئی تھی۔

14051 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُضْعَ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُقِيمُ عِنْدَ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمًا تَامًّا كَانَ يَاْتِي هٰذِهِ السَّاعَةَ وَهٰذِهِ السَّاعَةَ يَتَنَقَّلُ بَيْنَهُنَّ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اللَّيْلُ قَسَمَ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ لَيْلَتَهَا

✻✻ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو پینتالیس سے زیادہ آدمیوں کی قوت عطا کی گئی تھی آپ ﷺ کا یہ معمول شریف تھا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے ہاں پورا دن مقیم نہیں رہتے تھے بلکہ ایک گھڑی ایک خاتون کے پاس رہتے تھے دوسری گھڑی میں دوسری زوجہ محترمہ کے پاس رہتے تھے آپ ﷺ اُن کے ہاں منتقل ہوتے رہتے تھے لیکن جب رات ہو جاتی تھی تو آپ ہر زوجہ محترمہ کو تقسیم میں سے اس کا مخصوص حصہ دیتے تھے۔

14052 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُعْطِيتُ الْكَفِيتَ قِيلَ وَمَا الْكَفِيتُ؟ قَالَ: قُوَّةُ ثَلَاثِينَ رَجُلًا فِي الْبُضَاعِ وَكَانَ لَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَّكَانَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فِي لَيْلَةٍ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: سَاَلْتُ هَلْ كَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْخِصَ لَهُنَّ اَنْ يُصَلِّينَ عَلٰى ظُهُورِ الْبُيُوتِ؟ فَقِيلَ لِي: لَمْ يَكُنَّ يُصَلِّينَ اِلَّا بِالْاَرْضِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے کفیت دیا گیا ہے'' عرض کی گئی: کفیت سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے حوالے سے تیس آدمیوں جتنی قوت۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی 9 ازواج تھیں' (بعض اوقات) آپ ﷺ ایک ہی رات میں' اُن سب کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے سوال کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کی ازواج کو یہ رخصت دی گئی تھی کہ وہ گھروں کی چھتوں پر نماز ادا کرسکتی ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا: وہ خواتین صرف زمین پر ہی نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

14053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهِ يَقُولُ: وَيْحَكَ مَعْنَى وَيْلَكَ، وَالْوَيْلُ وَوَيْلَكَ مِثْلُ وَيْحَكَ مِثْلُ وَيْحَكَ

✻✻ معمر اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں ویحك کا مطلب ویلك ہے اور ویل اور ویلك کی مثال ویحك کی طرح ہے (یعنی تم برباد ہو جاؤ' یا تمہارا ستیاناس ہو)۔

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

کتاب: خرید وفروخت کے بارے میں روایات

14054 - اقوالِ تابعین: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الطُّوسِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النَّجَّارِ كِتَابَ الْبُيُوْعِ اِلٰى آخِرِهٖ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اِلٰى اَجَلٍ قَالَا: اِذَا اَفْلَسَ اَوْ مَاتَ حَلَّ دَيْنُهُ

✵✵ معمر نے حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو انتقال کر جاتا ہے' اور اس کے ذمہ قرضہ ہوتا ہے' جو مخصوص مدت تک ادا کرنا ہوتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے' یا انتقال کر جائے' تو اس کا قرض حلال ہو جاتا ہے۔

14055 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَا: اِذَا جَعَلُوا الدَّيْنَ فِي ثِقَةٍ فَهُوَ اِلٰى اَجَلِهٖ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح سے اور طاؤس کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب لوگ قرض کو کسی قابل اعتماد شخص کے ذمہ کر دیں' تو وہ مخصوص مدت تک ادا کرنا لازم ہوگا۔

14056 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ الدَّيْنَ، ثُمَّ يَقْتَسِمُ وَرَثَتُهُ مَالَهُ، ثُمَّ يُفْلِسُ بَعْضُهُمْ قَالَ: يُبْدَاُ بِالَّذِي وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَالُ مِنْهُمْ، وَيَتَحَوَّلُ الْوَرَثَةُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ،

✵✵ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے اور قرض چھوڑ جاتا ہے' پھر اس کے ورثاء اس کا مال تقسیم کر لیتے ہیں' پھر ان میں سے کوئی ایک مفلس ہو جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس سے آغاز کیا جائے گا جس کے پاس اُن میں سے مال پایا جائے گا اور ورثاء ایک دوسرے کی طرف منتقل ہوتے رہیں گے۔

14057 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء اور عمرو بن دینار کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ لَا سَلَفَ اِلَّا اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُومٍ

باب: بیع سلف صرف متعین مدت تک ہوتی ہے

14058 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ فَقَالَ: مَنْ سَلَّفَ فِي ثَمَرِهٖ فَهُوَ رِبًا، اِلَّا بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُومٍ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، تو لوگ بیع سلف کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے پھل میں بیع سلف کرے گا، تو یہ سود شمار ہوگا، البتہ اگر وہ متعین مقدار اور متعین مدت کے حساب سے ہو، تو حکم مختلف ہوگا۔

14059 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ، وَالثَّلَاثِ سِنِيْنَ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَلَّفَ بِثَمَرِهٖ فَبِكَيْلٍ مَعْلُومٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُومٍ

٭٭ ابومنہال نے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو دو سال کے لئے، یا تین سال کے لئے پھلوں میں بیع سلف کر لیتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پھل میں بیع سلف کرنی ہو، تو وہ متعین مقدار اور متعین مدت تک کی بنیاد پر کرے۔

14060 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُومٍ

٭٭ ابومنہال نے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے، تاہم ان کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: متعین مقدار اور متعین وزن کے ساتھ ہونا چاہیے۔

14061 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰی بَاْسًا اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ الْوَرِقَ فِي الشَّيْءِ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ

٭٭ نافع نے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کسی چیز کے بارے میں، چاندی کی بیع سلف کرلے، جو متعین مدت تک اور متعین مقدار کے حساب سے ہو۔

14062 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنَّ رَجُلًا قَدْ اَخَذَ مِنِّيْ دِيْنَارًا بِطَعَامٍ، وَيَاْتِيْنِيْ بِهٖ مِنَ الشَّامِ

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے، جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میری یہ خواہش ہے کہ کوئی شخص اناج کے عوض میں مجھ سے ایک دینار لے اور پھر اسے شام کے وقت

میرے پاس لے آئے۔

14063 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ قَتَادَةَ فَقَالَ: رَجُلٌ لِیْ عَلَیْهِ طَعَامٌ، لَمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ فَاشْتَرَاهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ: لَا اَدْرِی یَاْتِیْنِیْ بِهٖ مِنْ حَیْثُ شَاءَ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے قتادہ سے سوال کیا: اُس نے کہا: ایک شخص نے مجھے کچھ اناج دینا ہے اور وہ اناج اس کے پاس نہیں ہے' وہ اُس اناج کو بازار سے خریدے گا' انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم! وہ جہاں سے چاہے گا' اسے لے آئے گا۔

14064 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "اَشْهَدُ اَنَّ السَّلَفَ الْمَضْمُونَ اِلٰی اَجَلٍ قَدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ، وَاَذِنَ فِیْهِ فَلِمَ قَالَ اللّٰهُ: (اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی) (البقرة: 282) "

✸✸ ابوحسان اعرج نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بیع سلف میں متعین مدت تک رقم کی ادائیگی طے شدہ ہوگی' اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے' اس کے بارے میں اجازت دی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم متعین مدت تک کے لئے' آپس میں قرض کا لین دین کرو''۔

14065 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ اِبْرَاهِیْمَ یَقُوْلُ: "فِیْ رَجُلٍ سَلَّفَ فِیْ بُرٍّ حَدِیْثِ الْعَامِ فَمَطَلَهٗ فِی الْعَامِ الْاٰخَرِ قَالَ: یُعْطِیْهِ مِنْ حَدِیْثِ الْعَامِ الَّذِیْ مَطَلَهٗ اِلَیْهِ"

✸✸ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص سال کی نئی گندم کے بارے میں بیع سلف کرتا ہے اور پھر وہ اگلے سال تک اس میں ٹال مٹول کرتا ہے (یا اگلے سال تک کی مدت مقرر کرتا ہے) تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اگلے سال کی نئی گندم دوسرے فریق کو ادا کرے گا' جس تک اس نے ادائیگی کو مؤخر کیا ہے۔

14066 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ کَرِهَ اِلَی الْاَنْدَرِ، وَالْعَصِیْرِ، وَالْعَطَاءِ اَنْ یُسَلَّفَ اِلَیْهِ، وَلٰکِنْ یُسَمِّیْ شَهْرًا"

✸✸ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے بونے' یا نچوڑنے' یا (سالانہ) وظیفہ ملنے تک کے بارے میں بیع سلف کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' تاہم آدمی کسی متعین مہینے تک ایسا کرسکتا ہے۔

14067 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، کَرِهَ اَنْ یُسَلِّفَ اِلَّا اِلٰی شَهْرٍ مَعْلُوْمٍ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ بیع سلف کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں' البتہ اگر وہ کسی متعین مہینے تک کے لیے ہو' تو پھر حکم مختلف ہوگا۔

14068 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ سُئِلَ عَنْ سَلَفِ الْحِنْطَةِ، وَالْكَرَابِيسِ، وَالثِّيَابِ، فَقَالَ: ذَرْعٌ مَعْلُومٌ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَالْحِنْطَةُ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ

٭٭ رزین بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب سے گندم یا کھردرے کپڑے یا (عام استعمال کے) کپڑوں کے بارے میں بیع سلف کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر کپڑے کا حجم متعین ہو اور مدت متعین ہو' گندم کی مقدار متعین ہو اور مدت متعین ہو (تو یہ جائز ہوگا)۔

14069 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنَّمَا رُخِّصَ فِي التَّسْلِيفِ؛ لِاَنَّ الْاَسْعَارَ تَخْتَلِفُ لَا تَدْرِي اَيَكُوْنُ عَلَيْكَ اَمْ لَا؟

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیع سلف کرنے کے بارے میں اجازت دی گئی ہے' کیونکہ قیمتیں اوپر نیچے ہوتی رہتی ہیں' تو یہ پتہ نہیں چلے گا کہ کیا یہ آپ کے خلاف جائے گا یا نہیں؟

14070 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الرَّجُلِ، وَيَشْتَرِطَ عَلَيْهِ بِاَكْثَرَ، اَوْ بِاَقَلَّ مِنَ السِّعْرِ يَقُوْلُ: هُوَ لِيْ كَيْفَ مَا قَامَ مِنَ السِّعْرِ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی کسی سے کوئی چیز خریدے اور اس پر مارکیٹ کی قیمت سے زیادہ' یا کم کی ادائیگی طے کر دے' وہ یہ فرماتے تھے: جب مارکیٹ کی قیمت موجود ہے' تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

14071 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا سَلَّفْتَ سَلَفًا فَبَيِّنْهُ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَفِي مَكَانٍ مَعْلُومٍ، فَاِنْ سَمَّيْتَ الْاَجَلَ، وَلَمْ تُسَمِّ الْمَكَانَ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ حَتّٰى تُسَمِّيَ حَيْثُ يُوَفِّيكَ الطَّعَامَ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم بیع سلف کرو تو اس کی متعین مدت کو واضح کر دو اور متعین جگہ کو واضح کر دو اگر تم مدت کا تعین کر دیتے ہو اور جگہ کا تعین نہیں کرتے' تو یہ بیع مردود شمار ہوگی' جب تک تم اس بات کا تعین نہیں کر دیتے کہ وہ شخص تمہیں کہاں اناج ادا کرے گا؟

14072 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: السَّلَمُ كَمَا يَقُوْمُ مِنَ السِّعْرِ رِبًا، وَلٰكِنْ تُسَمِّيْ بِدَرَاهِمِكَ كَيْلًا مَعْلُوْمًا، وَاسْتَكْثِرْ بِهَا مَا اسْتَطَعْتَ

٭٭ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھاؤ ہوتا ہے' اس حساب سے سلم' سود ہوگی' لیکن اگر تم اپنے درہموں کے عوض میں' (اناج کے) ماپ کا تعین کر دیتے ہو' تو پھر تم اس کے عوض میں جتنا چاہو' زیادہ وصول کر سکتے ہو۔

14073 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُسَلِّفَ فِي الطَّعَامِ حَتّٰى يَنْزِلَ "

٭٭ عبدالکریم ابوامیہ بیان کرتے ہیں: ابن سیرین اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جب تک اناج (بازار میں اونٹوں سے) اُتر نہیں جاتا' اُس وقت تک اناج کے بارے میں بیع سلف کی جائے۔

14074 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ بِالتَّسْلِيفِ، إِذَا كَانَ كَيْلًا مَعْلُومًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

٭٭ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: بیع سلف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جب کہ ماپ متعین ہو اور مدت کا تعین ہو (کہ کب ادائیگی ہوگی؟)۔

14075 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ يَقُولُ: لَا يُسَلِّفُ إِلَّا مَنْ لَهُ حَرْثٌ، أَوْ نَخْلٌ

٭٭ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: بیع سلف صرف اس شخص کے ساتھ ہوسکتی ہے' جس کا کھیت ہو' یا کھجوروں کا باغ ہو۔

14076 - اقوالِ تابعین: قُلْتُ لِلثَّوْرِيِّ وَأَنَا بِمَكَّةَ: إِنِّي أُقِيمُ فِي هٰذِهِ الْأَرْضِ، وَأَحْتَاجُ إِلَى الْفَاكِهَةِ، وَأَسْتَلِفُ الدِّرْهَمَ فِي الرُّمَّانِ، وَالْقِثَّاءِ وَالْمَوزِ، وَأَشْبَاهِهِ، فَكَرِهَهُ وَقَالَ: لَا تَفْعَلْ فَإِنَّهُ مُتَفَاوِتٌ

٭٭ عبدالکریم کہتے ہیں: جب میں مکہ میں تھا' تو میں نے سفیان ثوری سے دریافت کیا: میں اِس جگہ پر مقیم ہوں یہاں مجھے پھل کی ضرورت پیش آجاتی ہے' تو کیا میں انار یا ککڑی یا کیلے یا اس جیسی کسی اور چیز کے بارے میں درہم کے عوض میں بیع سلف کرسکتا ہوں؟ تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ ان میں تفاوت پایا جاتا ہے۔

14077 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: أَرْسَلَنِي ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى الْخُزَاعِيِّ وَإِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ التَّسْلِيفِ، فَقَالَا: كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسَلِّفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ: قُلْتُ: لَهُمْ زَرْعٌ؟ قَالَا: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَأْخُذُ

٭٭ محمد بن ابومجالد بیان کرتے ہیں: ابن ابوبردہ اور عبداللہ بن شداد نے' مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور عبداللہ بن ابواوفی اسلمی کی طرف بھیجا' تاکہ میں ان دونوں حضرات سے بیع سلف کے بارے میں دریافت کروں' تو ان دونوں حضرات نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہمیں مال غنیمت حاصل ہوتا تھا' شام کے نبطی ہمارے پاس آتے تھے' تو ہم کسی متعین مدت تک کے لئے گندم یا جو یا کشمش میں' ان کے ساتھ بیع سلف کرلیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ان کے کھیت ہوتے تھے؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: ہم ان سے اس بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے' امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

14078 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَ

الدِّيَاسَ، وَالْعَطَاءَ، وَالرِّزْقَ، وَالْجَزَازَ، وَالْحَصَادَ، وَلَكِنْ لِيُسَمِّ شَهْرًا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " الْجَزَازُ: يَعْنِي جُدَادُ النَّخْلِ "

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فصل کاٹنے یا تنخواہ ملنے یا وصولی ہونے یا پھل اتارنے یا کٹائی ہونے پرُادائیگی کی شرط پر (سودا کرنے کو) مکروہ قرار دیتے تھے‘ وہ یہ فرماتے تھے: مہینے کا تعین کیا جائے گا۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: جزاز سے مراد کھجورا تارنا ہے۔

14079 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ، وَبِهٖ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے‘ امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ الرَّهْنِ وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ

باب: بیع سلف میں رہن میں اور کفیل کا حکم

14080 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَلِيُّ ابْنُ بَذِيمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ: ذٰلِكَ الرِّبْحُ الْمَضْمُونَ

٭٭ علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن جبیر کو سنا‘ جن سے بیع سلف میں رہن اور کفیل کے بارے میں دریافت کیا گیا‘ تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا‘ انہوں نے فرمایا: یہ ایسا فائدہ ہے‘ جس کے تاوان کی ادائیگی کی پابندی ہوتی ہے۔

14081 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَرِهَ الرَّهْنَ، وَالْكَفِيلَ فِي السَّلَفِ "

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے‘ حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیع سلف میں رہن اور کفیل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

14082 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَرِهَ الرَّهْنَ وَالْكَفِيلَ فِي السَّلَفِ "

٭٭ ابوعیاض نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے: وہ سلف میں رہن اور کفیل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

14083 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنِ التَّسْلِيفِ، جِرْبَانًا مَعْلُومًا اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا، فَقِيلَ لَهُ: اٰخُذُ رَهْنًا، فَقَالَ: ذٰلِكَ السَّكُّ الْمَضْمُونُ

٭٭ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا‘ جن سے اناج کی متعین مقدار کے بارے میں مخصوص مدت کی ادائیگی کی شرط پر‘ بیع سلف کے بارے میں دریافت کیا گیا‘ تو انہوں نے اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھا‘ اُن سے دریافت کیا گیا: کیا وہ شخص اُسے رہن کے طور پر رکھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہوتی ہے‘ جس کی

تاوان کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

14084 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَجِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يَقُوْلُ: "كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَقُوْلُونَ: مَنْ سَلَّفَ سَلَفًا، فَلَا يَأْخُذُ رَهْنًا، وَلَا صَبِيرًا"

٭٭ ہشام بن حجیر بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مسلمان یہ کہتے ہیں: جو شخص بیع سلف کرے گا' تو وہ نہ تو رہن کے طور پر حاصل کرے گا اور نہ ہی صبیر (ضمانت) کے طور پر حاصل کرے گا۔

14085 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ، اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِنْ كَانَ التَّسْلِيفُ لَيْسَ بِهٖ فِي الْاَصْلِ بَاْسٌ فَلَا بَاْسَ بِالرَّهْنِ، وَالْحَمِيلِ فِيهِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اگر صرف بیع سلف ہو' تو فی نفسہٖ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور رہن میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اس بارے میں ضامن بنانے میں بھی حرج نہیں ہے۔

14086 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بَاْسًا اَنْ يُسَلِّفَ وَيَاْخُذَ رَهْنًا اَوْ حَمِيلًا "

٭٭ منصور اور دیگر حضرات نے' ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی بیع سلف کر لے اور رہن یا ضامن حاصل کر لے۔

14087 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ،

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیع سلف میں' رہن یا کفیل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14088 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے اور اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14089 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِالرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بیع سلف میں رہن' یا کفیل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14090 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِالرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ بَاْسًا "

٭٭ مقسم نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیع سلف میں' رہن یا کفیل میں کوئی

حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14091 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَطْلُبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَقٍّ فَاَغْلَظَ لَهُ، فَقَالَ: فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَهُوْدِيٍّ لِلتَّسْلِيفِ مِنْهُ، فَاَبٰى اَنْ يُسَلِّفَهُ اِلَّا بِرَهْنٍ فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِدِرْعِهِ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَمِينٌ فِي الْاَرْضِ، اَمِينٌ فِي السَّمَاءِ

✲✲ معمر نے' زید بن اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے وصولی کا مطالبہ کیا (جو رقم اس نے نبی اکرم ﷺ سے لینی تھی) اور اس بارے میں سخت الفاظ استعمال کئے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی کو پیغام بھیجا کہ وہ آپ کو کچھ اُدھار دیدے' تو اس یہودی نے یہ شرط عائد کی کہ اگر آپ ﷺ کوئی چیز اس کے پاس رہن رکھوائیں گے تو وہ آپ کو رہن دے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے پاس اپنی زرہ بھجوادی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں زمین میں بھی امین ہوں اور آسمان میں بھی امین ہوں۔

14092 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا، مِنْ بَجِيلَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: وَسُئِلَ عَنِ الرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ فَقَالَ: هُوَ اَحَلُّ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ

✲✲ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے بجیلہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان سے بیع سلف میں' رہن یا کفیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ فرات کے پانی سے زیادہ حلال ہے۔

14093 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَنْهُ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ: وَمَنْ يَكْرَهُهُ؟ فَقُلْتُ: اَلَا اُحَدِّثُكَ؟ قَالَ: اَعَنِ الْاَحْيَاءِ، اَوْ عَنِ الْاَمْوَاتِ؟ قُلْتُ: بَلْ عَنِ الْاَحْيَاءِ قَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِي حَدِيثِكَ عَنِ الْاَحْيَاءِ

✲✲ ابن عون بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں امام شعبی سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: کون اسے مکروہ قرار دیتا ہے؟ میں نے کہا: کیا میں نے آپ کو اس بارے میں روایت نہیں بتائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا زندہ لوگوں کے بارے میں بتائی ہے؟ یا مرحومین کے بارے میں بتائی ہے؟ تو میں نے کہا: زندہ لوگوں کے بارے میں بتائی ہے' انہوں نے فرمایا: تم نے زندہ لوگوں کے بارے میں جو بات بتائی ہے' اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

14094 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ اَصْوُعًا مِنْ دَقِيقٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ"

✲✲ ابراہیم نخعی نے اسود بن یزید کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ صاع آٹا خریدا' اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھوادی۔

بَابُ السَّلَفِ فِي شَيْءٍ فَيَأْخُذُ بَعْضَهُ

باب: کسی چیز کے بارے میں بیع سلف کرنا اور پھر اس کا کچھ حصہ وصول کر لینا

14095 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، كَرِهَا اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي السِّلْعَةِ، وَيَأْخُذَ بَعْضَ سِلْعَتِهِ، وَبَعْضَ رَأْسِ مَالِهِ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد' اور منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سامان کے بارے میں بیع سلف کرے' اور پھر وہ اس سامان کا کچھ حصہ وصول کر لے' اور اصل مال کا بھی کچھ حصہ وصول کر لے۔

14096 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَعْضَ سَلَفِهِ دَرَاهِمَ وَبَعْضَهُ طَعَامًا "

❊❊ مطرف اور جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ بیع سلف میں کچھ درہم اور کچھ اناج وصول کر لیا جائے۔

14097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اِذَا اَسْلَفَ لِرَجُلٍ فِي طَعَامٍ اَنْ يَأْخُذَ بَعْضَهُ طَعَامًا، وَبَعْضَهُ دَرَاهِمَ قَالَ: فَاِنْ اَرَادَ الْاِحْسَانَ اِلَيْهِ فَلْيَبْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ، وَلْيَدَعْ لَهُ مَا بَقِيَ،

❊❊ سفیان ثوری نے' منصور کے حوالے سے اور اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی اناج کے بارے میں بیع سلف کرے' تو کچھ اناج وصول کر لے اور کچھ درہم وصول کر لے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی اس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے' تو کچھ درہم وصول کر لے' جو باقی رقم ہو اُسے ترک کر دے۔

14098 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ،

❊❊ قتادہ اور منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14099 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ سَوَاءً

❊❊ سفیان ثوری نے یونس کے حوالے سے' حسن بصری سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14100 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ وَاِبْرَاهِيمَ

❊❊ معمر نے قتادہ اور زہری کے حوالے سے' حسن بصری اور ابراہیم نخعی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

14101 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اِذَا سَلَّفَ الرَّجُلُ فِي طَعَامٍ اَنْ يَاْخُذَ بَعْضَهُ طَعَامًا، وَبَعْضَهُ دَرَاهِمَ، وَيَقُوْلُ: هُوَ الْمَعْرُوْفُ

✵✵ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جب کوئی شخص، کسی اناج کے بارے میں بیع سلف کرے، تو پھر کچھ اناج وصول کر لے اور کچھ درہم وصول کر لے، وہ یہ کہتے تھے: یہ بھلائی ہے۔

14102 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَاْخُذُ بَعْضَ رَاْسِ مَالِهِ، وَبَعْضَ سَلَفِهِ، فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذٰلِكَ الْمَعْرُوفُ

✵✵ سفیان بن عیینہ نے سلمہ بن موسیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو اصل مال کا کچھ حصہ وصول کر لیتا ہے اور جس کے بارے میں سلف کی تھی اس کا کچھ حصہ وصول کر لیتا ہے، تو سعید بن جبیر نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ بھلائی ہے۔

14103 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ هُوَ الْمَعْرُوفُ قَالَ: وَكَانَ الْحَكَمُ لَا يَرٰى بِهِ بَاْسًا

✵✵ حکم بن عتیبہ نے، محمد بن حنفیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ بھلائی ہے۔

راوی کہتے ہیں: حکم بن عتیبہ بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14104 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي السَّوْدَاءِ قَالَ: تَقَدَّمْتُ اَنَا وَاَخٌ لِي اِلٰى شُرَيْحٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اَسْلَمْنَا اِلَيْهِ سِلْمًا فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي كُلُّ الطَّعَامِ، فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَاْخُذُوا مِنْ بَعْضِ الطَّعَامِ، وَبَعْضِ رَاْسِ مَالِكُمْ، وَتُحْسِنُوا؟ قَالَ: قُلْنَا: نَسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَسَاَلْنَا شُرَيْحًا فَقَالَ: اِمَّا اَنْ تَاْخُذُوا الطَّعَامَ، وَاِمَّا اَنْ تَاْخُذُوا رَاْسَ مَالِكُمْ

✵✵ ابوسوداء بیان کرتے ہیں: میں اور میرا ایک بھائی قاضی شریح کے پاس آئے، میں نے اُن سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جس سے ہم سلف کے طور پر کوئی سودا کرتے ہیں، جب متعین مدت گزر جاتی ہے، تو وہ کہتا ہے: میرے پاس پورا اناج نہیں ہے، لیکن اگر تم چاہو، تو کچھ اناج وصول کر لو اور اپنی رقم کا کچھ حصہ نقد وصول کر لو، تم یہ اچھائی کرو، راوی کہتے ہیں: ہم نے جواب دیا: ہم اس بارے میں دریافت کریں گے، راوی کہتے ہیں: ہم نے اس بارے میں قاضی شریح سے دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: یا تو تم اناج وصول کر لو، یا تم اپنی اصل رقم وصول کر لو۔

14105 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✵✵ جابر نامی راوی نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ: الرَّجُلِ يُسَلِّفُ فِي الشَّيْءِ هَلْ يَأْخُذُ غَيْرَهُ؟

باب: جب کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں بیع سلف کرے تو کیا وہ اس چیز کے علاوہ کچھ اور وصول کر سکتا ہے؟

14106 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا سَلَّفْتَ فِي شَيْءٍ فَلَا تَاْخُذْ اِلَّا رَاْسَ مَالِكَ اَوِ الَّذِي سَلَّفْتَ فِيهِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کسی چیز کے بارے میں بیع سلف کرو' پھر تم اپنا اصل مال وصول کرو' یا وہ چیز وصول کرو' جو تم نے طے کی تھی۔

14107 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا سَلَّفْتَ سَلَفًا، فَلَا تَصْرِفْهُ فِي شَيْءٍ حَتّٰى تَقْبِضَهُ،

✵✵ سفیان ثوری نے یونس کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم بیع سلف کرو' تو جب تک تم وہ چیز قبضے میں نہیں لیتے' اس وقت تک کسی اور چیز کی طرف نہ پھیرو۔

14108 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✵✵ ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے' عبدالکریم کے حوالے سے' حسن بصری اور ابن سیرین کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14109 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا سَلَّفْتَ سَلَفًا، فَلَا تَصْرِفْهُ فِي شَيْءٍ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✵✵ سفیان ثوری نے حسن بن عطیہ عوفی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم (کسی مخصوص چیز کے بارے میں) بیع سلف کرو' تو جب تک وہ چیز تم اپنے قبضے نہیں لیتے' اُس وقت تک اسے کسی اور چیز میں تبدیل نہ کرو۔

14110 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنُ اَنَّهُمَا كَرِهَا اِذَا سَلَّفْتَ فِي وَزْنٍ اَنْ تَاْخُذَ كَيْلًا، اَوْ فِي كَيْلٍ اَنْ تَاْخُذَ وَزْنًا

وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ مِثْلَهُ

٭٭ ہشام بن حسان نے' محمد بن سیرین اور حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس بات کومکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب آپ متعین وزن کے بارے میں بیع سلف کرلیں' تو پھر اس کی جگہ ماپی ہوئی چیز وصول کرلیں' یا ماپی ہوئی چیز کے بارے میں بیع سلف کی ہو' تو اس کی جگہ وزن کے حساب سے چیز وصول کرلیں (ان دونوں حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے)۔

سفیان ثوری نے ہشام کے حوالے سے' حسن بصری اور محمد بن سیرین کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14111 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي اَصْنَافٍ، وَيَقُولُ: اِنْ كَانَ بُرًّا اَعْطَيْتَنِيْ عَشَرَةَ اَذْهَابٍ، وَاِنْ كَانَ شَعِيرًا اَعْطَيْتَنِيْ عِشْرِيْنَ، وَاِنْ كَانَ تَمْرًا اَعْطَيْتَنِيْ ثَلَاثِيْنَ

٭٭ سفیان ثوری نے' اسلم کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے بارے میں نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی مختلف چیزوں کے بارے میں بیع سلف کرے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ کہنا کہ اگر تم نے مجھے گندم دی' تو پھر تم نے مجھے دس دینے ہیں' اگر جو دیے تو بیس دینے ہیں اور اگر کھجور دی' تو تیس دینے ہیں۔

14112 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ، عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَاَلْنَا طَاوُسًا فَقُلْتُ: سَلَّفْتُ فِي شَيْءٍ اَصْرِفُهُ فِي غَيْرِهِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تَصْرِفَهُ فِي غَيْرِهِ بِالْقِيمَةِ، اِلَّا اَنْ تَقْبَلَهُ فَتَاْخُذَ بِالدَّنَانِيرِ مَا شِئْتَ وَبِهِ يَاْخُذُ اَبُوْ بَكْرٍ

٭٭ معمر نے عمرو بن سلیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے طاؤس سے سوال کیا' ہم نے کہا: میں مخصوص چیز کے بارے میں بیع سلف کرتا ہوں تو کیا میں' اس میں بیع صرف کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اس کی قیمت کے حساب سے' اس میں بیع صرف کرلو' البتہ اگر تم اس کو قبول کرتے ہو' تو دینار کے عوض میں جتنا چاہو وصول کرلو!

ابوبکر (یعنی امام عبدالرزاق) اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

14113 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ سَلَّفَ فِي حَالٍ دِقًّا فَلَمْ يَجِدْهَا عِنْدَ صَاحِبِهِ، اَيَاْخُذُ حِلًّا بِقِيمَتِهَا؟ فَكَرِهَهُ قَالَ: لَا يَاْخُذُ مِنْهُ غَيْرَ ذٰلِكَ

٭٭ عبدالملک بن میسرہ نے' طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو مصالحہ جات کے بارے میں بیع سلف کرتا ہے' لیکن دوسرے فریق کے پاس اس چیز کو نہیں پاتا' تو کیا وہ اس کی قیمت کے عوض میں دوسرے شخص سے حلے لے سکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا: وہ اس شخص سے اُس طے شدہ چیز کے علاوہ کچھ اور نہیں لے سکتا۔

14114 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا

الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ: اِذَا سَلَّفْتَ فِي شَيْءٍ فَلَا تَاْخُذْ اِلَّا الَّذِي سَلَّفْتَ فِيهِ اَوْ رَاْسَ مَالِكَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب تم کسی چیز کے بارے میں بیع سلف کرو تو پھر تم وہی چیز وصول کرو جس کے بارے میں تم نے سودا طے کیا تھا یا پھر اپنی اصل رقم وصول کرلو۔

14115 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، " اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ ذٰلِكَ الْكَلِمَةَ اَنْ يَقُوْلَ: اَسْلَمْتُ فِي كَذَا وَكَذَا يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاِسْلَامُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ "

٭٭ ابن عون نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے: میں فلاں اور فلاں چیز کے بارے میں اسلام کرتا ہوں (یا بیع سلم کرتا ہوں) وہ یہ فرماتے تھے: اسلام تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

بَابُ: السِّلْعَةُ يُسَلِّفُهَا فِي دِيْنَارٍ، هَلْ يَاْخُذُ غَيْرَ الدِّيْنَارِ؟

باب: جب کسی سامان کے بارے میں بیع سلف دینار کے حوالے سے کی جائے تو کیا دینار کے علاوہ کچھ اور وصول ہوسکتا ہے؟

14116 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا بِعْتَ شَيْئًا بِدِيْنَارٍ، فَحَلَّ الْاَجَلُ، فَخُذْ بِالدِّيْنَارِ مَا شِئْتَ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْعِ وَغَيْرِهِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم کوئی چیز دینار کے عوض میں فروخت کرو اور متعین مدت گزر جائے تو تم دینار کے عوض میں جو چیز چاہو حاصل کرلو خواہ وہ مخصوص قسم ہو یا اس کے علاوہ کچھ اور ہو۔

14117 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَابْنِ سِيْرِيْنَ فِي رَجُلٍ بَاعَ طَعَامًا بِدِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ، قَالَا: يَاْخُذُ طَعَامَهُ، اَوْ غَيْرَهُ اِذَا حَلَّ

٭٭ سفیان ثوری نے حماد اور ابن سیرین کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی مخصوص مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر دینار کے عوض میں کوئی اناج فروخت کرتا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب وہ متعین مدت گزر جائے گی تو وہ شخص اس اناج کو بھی حاصل کرسکتا ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور بھی حاصل کرسکتا ہے۔

14118 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي تَمِيمُ بْنُ حُوَيْصٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: اِذَا بِعْتَ بِدِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ، فَحَلَّ الْاَجَلُ فَخُذْ بِالدِّيْنَارِ مَا شِئْتَ، مِنْ ذٰلِكَ النَّوْعِ الَّذِي اَسْلَفْتَ فِيهِ، اَوْ غَيْرِهِ وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

٭٭ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جب تم کسی متعین مدت کی شرط پر دینار کی فروخت کرو اور پھر وہ مدت گزر جائے پھر تم دینار کے عوض میں جو چیز چاہو حاصل کرسکتے ہو خواہ اس کا تعلق اس مخصوص قسم سے ہو جس کے بارے میں تم نے بیع سلف کی تھی

یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

14119 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ بُزًّا اَيَاْخُذُ مَكَانَهُ بُرًّا؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✴✴ سفیان ثوری نے' جابر نامی کے حوالے سے' عطاء ابن ابی رباح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کپڑا فروخت کرتا ہے' تو کیا وہ اس کی جگہ گندم لے سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14120 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اَسْلَفْتَ فِي طَعَامٍ فَحَلَّ الْاَجَلُ، فَلَمْ تَجِدْ طَعَامًا، فَخُذْ مِنْهُ عَرَضًا بِاَنْقَصَ، وَلَا تَرْبَحْ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ

✴✴ عمرو بن دینار نے طاؤس کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کسی مخصوص اناج کے بارے میں بیع سلف کرو اور پھر متعین مدت گزر جائے' اور وہ اناج تمہیں دستیاب نہ ہو' تو تم اس کے عوض میں کم قیمت کا سامان وصول کر سکتے ہو' لیکن تم دو مرتبہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

14121 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ خَالَةٍ لِي، اَنَّهُ سَاَلَ مُجَاهِدًا قَالَ: قُلْتُ: بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ حَرِيْرًا بِدِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ، وَجَدْتُ مَعَهُ حَرِيْرًا آخُذُهُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: لَا تَاْخُذْهُ اِلَّا بِاَكْثَرَ مِمَّا بِعْتَهُ مِنْهُ،

قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ خَرَجَ مِنْ يَدِهِ اِلٰى غَيْرِهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ تَبْتَاعَهُ بِمَا شِئْتَ

✴✴ جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میرے خالہ زاد بھائی نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے مجاہد سے سوال کیا' وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں کسی شخص کو دینار کے عوض میں متعین مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر ریشم فروخت کر دیتا ہوں' جب وہ متعین مدت گزر جاتی ہے' تو میں اس کے پاس وہ ریشم موجود پاتا ہوں' تو کیا میں اُس سے وہ ریشم وصول کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: تم نے جتنی رقم کے عوض میں اُس کو فروخت کیا تھا' اُس سے زیادہ رقم کے عوض میں اس سے حاصل نہ کرنا۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: البتہ ایسا ہو کہ وہ چیز اس دوسرے شخص کے ہاتھ سے نکل کر تیسرے شخص کے پاس چلی گئی ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم جتنی رقم کے عوض میں چاہو' اس چیز کو خرید لو۔

14122 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا حَلَّتْ لَكَ ذَهَبٌ فِي سِلْعَةٍ، فَدَعَاكَ اِلٰى اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ بِهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِ السِّلْعَةِ الَّتِي كَانَتْ فِيْهَا الذَّهَبُ، فَافْعَلْ مَا لَمْ تَرْبَحْ رِبْحًا آخَرَ، فَاِنْ فَعَلْتَ فَلَا تَنْظِرْهُ، وَاِنْ اَقَلْتَهُ فِيْهَا فَلَا بَاْسَ

✴✴ معمر اور دیگر حضرات نے ابن طاؤس کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی سامان کے بارے

میں سونا وصول کرنا تمہارے لئے حلال ہو اور دوسرا فریق تمہیں یہ پیش کش کرے کہ تم اس سے اُس سونے کے عوض میں اس سامان کے علاوہ کچھ اور لے لو جس کے بارے میں سونے کی ادائیگی طے ہوئی تھی تو تم ایسا کر سکتے ہو جبکہ دوسری مرتبہ بھی فائدہ نہ ہو رہا ہو اگر تم ایسا کرتے ہو تو پھر تم اسے مہلت نہیں دو گے اور اگر تم نے اس کے بارے میں اس کے ساتھ اقالہ کر لیا تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14123 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّيْ بِعْتُ طَعَامًا بِذَهَبٍ فَحَلَّتِ الذَّهَبُ، فَجِئْتُ اَطْلُبُهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عِنْدِي، خُذْ مِنِّيْ طَعَامًا؟ فَقَالَ: كَرِهَهُ طَاوُسٌ اَنْ يَاْخُذَ طَعَامًا وَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: اِذَا حَلَّ دَيْنُكَ فَخُذْ مَا شِئْتَ

✳ ✳ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے اس بارے میں دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں سونے کے عوض میں کوئی اناج فروخت کر دیتا ہوں اور پھر سونے کی ادائیگی کا وقت آ جاتا ہے میں اس شخص کے پاس تقاضا کرنے کے لئے جاتا ہوں تو وہ شخص کہتا ہے: میرے پاس تو سونا ہے ہی نہیں تم مجھ سے اناج وصول کر لو تو عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: طاؤس نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی اناج وصول کر لے۔

ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جب تمہارے قرض کی مدت ختم ہو جائے تو تم جو چاہو وصول کر لو۔

14124 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اِذَا بِعْتَ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ، اَوْ يُوزَنُ بِدِيْنَارٍ، فَلَا تَاْخُذْ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ، اَوْ يُوزَنُ اِلَّا اَنْ يَصْرِفَكَ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَاِنْ بِعْتَ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ فَصَرَفَكَ اِلٰى شَيْءٍ مِمَّا يُوزَنُ فَخُذْهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ طَعَامًا

✳ ✳ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب تم دینار کے عوض میں کوئی ایسی چیز فروخت کرو جسے ماپا جاتا ہے یا جس کو وزن کیا جاتا ہے تو تم ماپی جانیوالی چیز یا وزن کی جانے والی کوئی چیز وصول نہ کرو البتہ اگر وہ بیع صرف کر لے تو حکم مختلف ہوگا اگر تم کسی ایسی چیز کے عوض میں فروخت کرتے ہو جسے ماپا جاتا ہے تو پھر وہ تمہیں پھیر کر ایسی چیز کی طرف لے جاتا ہے جسے وزن کیا جاتا ہے تو تم اسے وصول کر سکتے ہو بشرطیکہ وہ کوئی اناج ہو۔

14125 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا كَرِهَا اِذَا بِعْتَ طَعَامًا بِدِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ فَحَلَّ الْاَجَلُ اَنْ تَاْخُذَ بِهِ طَعَامًا قَبْلَ اَنْ تَقْبِضَ الذَّهَبَ "

✳ ✳ امام مالک نے ابوزناد کے حوالے سے سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب تم کسی متعین مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر دینار کے عوض میں کوئی اناج فروخت کرو اور پھر وہ مدت گزر جائے تو تم سونا قبضے میں لئے بغیر اُس کے بدلے میں اناج وصول کر لو۔

بَابُ الرَّجُلُ يَشْتَرِى السِّلْعَةَ فَيَقُوْلُ: اَقِلْنِيْ وَلَكَ كَذَا

باب: جب کوئی شخص کوئی سامان خرید لے پھر یہ کہے: تم یہ سودا ختم کر دو، تمہیں اتنی رقم ملے گی

14126 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلَانِ بَاعَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعِيرًا، فَقَالَ: اَقِلْنِيْ، وَلَكَ ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا قَالَ: حَتّٰى اَسْاَلَ شُرَيْحًا فَسَاَلَهُ فَلَا اَدْرِى مَا رَدَّ عَلَيْهِ، غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ: قَدْ قَبِلْتُ بَعِيرِى، وَقَبِلْتُ الثَّلَاثِيْنَ

✽✽ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' اُن کے پاس دو آدمی آئے' جن میں سے ایک نے دوسرے کو اونٹ فروخت کیا تھا' پھر اس نے کہا: تم سودا ختم کر دو' تمہیں تیس درہم مل جائیں گے' تو دوسرے نے کہا: میں پہلے اس بارے میں قاضی شریح سے دریافت کروں گا' جب اس نے قاضی شریح سے دریافت کیا' تو مجھے اندازہ نہیں تھا کہ انہوں نے اسے کیا جواب دیا؟ البتہ میں نے اس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنا اونٹ بھی قبول کیا اور میں نے تیس (درہم) بھی قبول کیے۔

14127 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ، فَنَدِمَ فِيهَا، فَقَالَ: اَقِلْنِيْ وَلَكَ كَذَا، وَكَذَا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا اور علی بن بذیمہ کے حوالے سے' سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو دوسرے شخص سے کوئی سامان خریدتا ہے' پھر وہ سونے کے بارے میں ندامت کا شکار ہوتا ہے اور یہ کہتا ہے: اگر تم یہ سودا کالعدم کر دو' تو تمہیں اتنا کچھ ملے گا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14128 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: اشْتَرٰى طَاوُسٌ غُلَامًا، فَلَمْ يَمْكُثْ عِنْدَهُ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى رَدَّهُ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَاَعْطَاهُمْ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَلَمْ يَقْبَلُوْهُ حَتّٰى اَعْطَاهُمُ الدَّنَانِيرَ

✽✽ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اور محمد بن مسلم کے حوالے سے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: طاؤس نے ایک غلام خریدا' کچھ ہی عرصے کے بعد' وہ غلام اس کے مالکان کو واپس کر دیا اور ساتھ دس دینار بھی انہیں دیدیے' کیونکہ انہوں نے دس دینار کے بغیر' اُسے (واپس) قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

14129 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ، اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً فَنَدِمَ فِيهَا، فَقَالَ: اَقِلْنِيْ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا فَكَرِهَهُ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص سے کوئی سامان

خریدتا ہے اور پھر اس سونے کے بارے میں ندامت کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم یہ سودا ختم کر دو تمہیں یہ یہ کچھ ملے گا' تو حماد نے اسے مکروہ قرار دے دیا۔

14130 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ فَكَرِهَهُ، قَالَ الْحَكَمُ: وَاَخْبَرَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ بَاعَ نَاقَةً، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ: خُذْهَا، وَلَكَ اَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، فَلَمْ يَاْخُذِ الْاَسْوَدُ الدَّرَاهِمَ وَكَرِهَهُ "

٭٭ عبداللہ بن کثیر نے' شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم بن عتیبہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

حکم بیان کرتے ہیں: مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے' اسود کے بارے میں یہ بات مجھے بیان کی ہے: انہوں نے ایک اونٹنی فروخت کی' جس شخص نے ان سے اونٹنی خریدی تھی' اس نے کہا: تم یہ وصول کر لو! تمہیں چالیس درہم بھی مل جائیں گے تو اسود نے وہ درہم وصول نہیں کئے' انہوں نے اسے مکروہ سمجھا۔

14131 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَرُدَّهَا، وَيَرُدَّ مَعَهَا شَيْئًا، هٰذَا فِي الَّذِي يَشْتَرِي السِّلْعَةَ، فَيَقُولُ: اَقِلْنِي وَلَكَ كَذَا وَكَذَا

٭٭ معمر اور سفیان ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' اسود کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی اس چیز کو بھی واپس کرے اور اس کے ساتھ کوئی چیز مزید واپس کرے' یہ اس صورت میں ہے' جب کوئی شخص سامان خریدتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم یہ سودا کالعدم کر دو' تمہیں یہ یہ کچھ ملے گا۔

14132 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا

قَالَ ابْنُ مُجَاهِدٍ: وَكَانَ عَطَاءٌ يَكْرَهُهُ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

مجاہد کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: عطاء اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

بَابُ: بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

باب: جانور کے عوض میں جانور فروخت کرنا

14133 حدیث نبوی:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

جانور کے بدلے جانور کو اُدھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

14134 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَاِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، يَكْرَهُ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

* * سفیان ثوری اور اسرائیل نے عبدالعزیز بن رفیع کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن حنفیہ کو جانور کے عوض مین جانور کو ادھار فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔

14135 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ بَعِيرًا بِغَنَمٍ اِلَى اَجَلٍ، فَقَالَ: تِلْكَ الرُّؤُوسِ لَا يَصْلُحُ شَيْءٌ مِنْهَا بِشَيْءٍ نَسِيئَةً

* * معمر نے ایک شخص کے حوالے سے' عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مخصوص مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر بکری کے عوض میں اونٹ فروخت کرتا ہے' انہوں نے فرمایا: یہ ایسی چیزیں ہیں' جن میں ادھار درست نہیں ہے۔

14136 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: "اِذَا اخْتَلَفَا فَلَا بَاْسَ بِهِ اِلَى اَجَلٍ يَقُوْلُ: الْغَنَمُ بِالْبَقَرِ، وَالْبَقَرُ بِالْاِبِلِ، وَاَشْبَاهُ هٰذَا"

* * معمر نے یہ بات نقل کی ہے: حسن بصری فرماتے ہیں: جب دونوں طرف مختلف قسم کے جانور موجود ہوں' تو پھر کسی متعین مدت تک سودا کرنے (یعنی ادھار کا سودا کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے' یعنی جب گائے کے عوض میں بکری ہو' یا اونٹ کے عوض میں گائے ہو' یا اس جیسی کوئی اور صورت ہو۔

14137 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَاَلْتُهُ عَنِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً؟ فَقَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْهُ فَقَالَ: لَا رِبًا فِي الْحَيَوَانِ، وَقَدْ نَهَى عَنِ الْمَضَامِينِ، وَالْمَلَاقِيحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ وَالْمَضَامِينُ: مَا فِي اَصْلَابِ الْاِبِلِ، وَالْمَلَاقِيحُ مَا فِي بُطُوْنِهَا، وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ: وَلَدُ وَلَدِ هٰذِهِ النَّاقَةِ،

14133-صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الربا - ذكر الزجر عن بيع الحيوان بالحيوان إلا يدا بيد' حديث: 5105'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النهي عن بيع الحيوان بالحيوان - حديث: 2520'سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في الحيوان بالحيوان نسيئة - حديث: 2929'سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب الحيوان بالحيوان نسيئة - حديث: 2267'السنن للنسائي - كتاب البيوع' بيع الحيوان بالحيوان نسيئة - حديث: 4566'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في العبد بالعبدين والبعير بالبعيرين - حديث: 20015'السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيوع' بيع الحيوان بالحيوان نسيئة - حديث: 6029'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب البيوع' باب استقراض الحيوان - حديث: 3755'سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2685'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الربا - باب ما جاء في النهي عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث: 9887'المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - حازم بن إبراهيم البجلي لم يخرج ' حديث: 2026

✲✲ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے جانور کے بدلے میں جانور کا ادھار سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سعید بن میسّب سے سوال کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا تھا: جانوروں میں سود نہیں ہوتا' انہوں نے مضامین، ملاقیح اور حبل الحبلہ سے منع کیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) مضامین سے مراد وہ جانور ہے' جو اونٹ کی پشت میں ہو اور ملاقیح سے مراد وہ جانور ہے' جو اونٹنی کی پشت میں ہو اور حبل الحبلہ سے مراد یہ ہے کہ یہ اونٹنی جس بچے کو جنم دے گی جو اس کی اولاد ہوگی (اس کا سودا کیا جائے)۔

14138 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✲✲ معمر اور سفیان بن عیینہ نے' سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14139 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا رِبَا اِلَّا فِي الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، اَوْ فِيمَا يُكَالُ، اَوْ يُوزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ

✲✲ امام مالک نے ابوزناد کے حوالے سے' سعید بن میسّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: سونے اور چاندی اور ماپی گئی چیز' یا وزن کی گئی چیز' جسے کھایا پیا جاتا ہے' ان میں سود ہوتا ہے (یعنی اضافی لین دین نہیں ہوسکتا)۔

14140 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَاَلَ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بَعِيرٍ بِبَعِيرَيْنِ نَظِرَةً، فَقَالَ: لَا وَكَرِهَهُ فَسَاَلَ اَبِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ

✲✲ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ کو ادھار فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا' انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے' کیونکہ بعض اوقات ایک اونٹ' دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔

14141 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ اشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَاَعْطَاهُ اَحَدَهُمَا، وَقَالَ: آتِيكَ غَدًا بِالْآخَرِ رَهْوًا

✲✲ مطرف بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے' اُن سے دو اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ خریدا' تو ان دو اونٹوں میں سے ایک اونٹ انہوں نے لے لیا اور بولے: دوسرا میں تمہیں کل لا دوں گا۔

14142 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَسْلَمِيُّ، وَمَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ

الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: "بَاعَ عَلِيٌّ جَمَلًا لَّهُ يُقَالُ: لَهُ عُصَيْفِيرٌ بِعِشْرِيْنَ جَمَلًا نَسِيئَةً"

٭٭ اسلمی اور مالک نے' صالح بن کیسان کے حوالے سے حسن بن محمد بن علی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک اونٹ فروخت کیا' جس کا نام عصیفیر تھا' انہوں نے وہ اونٹ' بیس اونٹوں کے عوض میں' ادھار فروخت کیا تھا۔

14143 - اقوالِ تابعین: قَالَ الْاَسْلَمِيُّ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَرِهَ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً"

٭٭ ابن ابوقسیط نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ کو ادھار فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

14144 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا، فَقَالَ: لَيْسَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَعْ لِي ظَهْرًا اِلٰى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ فَابْتَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ وَبِالْاَبْعِرَةِ اِلٰى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ

٭٭ ابن جریج نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ لشکر تیار کریں' انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس سواری کے جانور نہیں ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سواری کے جانور (ادھار) خرید لو! اس شرط پر کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا' زکوٰۃ وصول کر کے آئے گا (تو ہم ادائیگی کر دیں) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو اونٹوں' بلکہ زیادہ اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ خریدا' جو اس شرط پر تھا' جب زکوٰۃ وصول ہوگی (تو ادائیگی کی جائے گی)۔

14145 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَجَاءَهُ بِاِبِلٍ مِسَانٍ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلَكْتَ وَاَهْلَكْتَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ اَبِيعُ الْبَكْرَ بِالْبَكْرَيْنِ، وَالثَّلَاثَةَ بِالْبَعِيرِ الْمُسِنِّ يَدًا بِيَدٍ، وَعَلِمْتُ حَاجَتَكَ اِلَى الظَّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَاكَ اِذًا اَوْ فَلَا عَلَيْكَ اِذًا

٭٭ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کو بھیجا تو وہ اونٹ لے کر آ گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ کیا' تو فرمایا: تم ہلاکت کا شکار ہو گئے اور تم نے ہلاکت کا شکار کر دیا' تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے دو اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ فروخت کیا اور مسن کے عوض میں تین اونٹ فروخت کیے' یہ دست بدست لین دین تھا' کیونکہ مجھے اس بات کا پتہ تھا کہ آپ کو سواریوں کی ضرورت ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر ٹھیک ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھر تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔

14146 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ،

قَالَا: لَا بَأْسَ بِبَعِيرٍ بِبَعِيرَيْنِ، وَدِرْهَمٍ الدِّرْهَمُ نَسِيئَةٌ، قَالَا: فَإِنْ كَانَ اَحَدُ الْبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً فَهُوَ مَكْرُوهٌ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے جبکہ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ کو یا ایک درہم کے عوض ایک درہم کو ادھار فروخت کیا جائے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر دونوں طرف سے اونٹوں میں سے کسی ایک طرف کی ادائیگی بعد میں ہو تو یہ چیز مکروہ ہوگی۔

بَابُ: السَّلَفُ فِي الْحَيَوَانِ

باب: جانور میں بیع سلف کرنا

14147 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِرَجُلٍ سَلَّفَ فِي قِلَاصٍ لِاَجَلٍ فَنَهَاهُ

✽✽ معمر نے حماد اور دیگر حضرات کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے مخصوص مدت کی شرط پر اونٹنی کے بارے میں بیع سلف کی تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُسے اِس سے منع کر دیا۔

14148 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَرِهَ السَّلَفَ فِي الْحَيَوَانِ

✽✽ سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جانور میں بیع سلف کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

14149 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ خُلَيْدَةَ اِلَى عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ فِي قِلَاصٍ، كُلُّ قَلُوصٍ بِخَمْسِينَ، فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ جَاءَ يَتَقَاضَاهُ، فَاَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ يَسْتَنْظِرُهُ لَهُ، فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ رَاْسَ مَالِهِ

✽✽ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: زید بن خلیدہ نے عتریس بن عرقوب کو پانچ اونٹنیاں دیں (یا پانچ اونٹنیوں کے بارے میں ان کے ساتھ بیع سلم کی) جن میں سے ہر ایک اونٹنی پچاس کے عوض میں تھی جب متعین مدت ختم ہوئی اور وہ ان کے پاس تقاضا کرنے کے لئے آئے تو دوسرے صاحب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ وہ انہیں مزید مہلت دلوا دیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ انہیں اپنا اصل مال وصول کریں۔

14150 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقٍ مِثْلَهُ

✽✽ سفیان ثوری نے قیس کے حوالے سے طارق بن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14151 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، وَقَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنَّمَا كَرِهَهُ عَبْدُ اللّٰهِ لِاَنَّهُ شرطٌ مِنْ نِتَاجِ اَبِي فُلَانٍ، وَمِنْ فَحْلِ اَبِي فُلَانٍ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے اور قتادہ کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' کیونکہ یہ ایک ایسی شرط ہوگی کہ جب فلاں کے ہاں جانور بچے کو جنم دے گا' یا جب فلاں کے ہاں نر جانور پیدا ہوگا (تو ادائیگی کی جائے گی)۔

14152 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، اَنَّ عُمَرَ كَرِهَهُ قَالَ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يَكْرَهُهُ

٭٭ سفیان ثوری نے' عبدالرحمٰن بن قاسم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: قاضی شریح بھی اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

14153 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا يَقُولُ: سَلَّفَ شُرَيْحٌ فِي عَبْدَيْنِ صَحِيحَيْنِ فَصِيحَيْنِ مِنْ لُغَتِهِمَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ الرَّجُلُ بِالْعَبْدَيْنِ فَبَاعَهُمَا شُرَيْحٌ بِاَلْفٍ وَّاَرْبَعِ مِائَةٍ، فَاَخَذَ الْاَلْفَ وَرَدَّ الْاَرْبَعَ مِائَةٍ عَلٰى صَاحِبِ الْعَبْدَيْنِ

٭٭ سفیان ثوری نے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے مسروق کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قاضی شریح نے دو غلاموں کے بارے میں بیع سلف کی تھی' جو دونوں تندرست تھے اور ان کی زبان بڑی فصیح تھی۔ ان کی بیع ایک ہزار درہم کے عوض میں کی تھی' وہ شخص دو غلام لے آیا' پھر قاضی شریح نے وہ دونوں غلام ایک ہزار چار سو کے عوض میں فروخت کر دیئے' انہوں نے ایک ہزار اپنے پاس رکھ لئے اور چار سو غلاموں کے مالک کو دے دیئے۔

14154 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي الْحَيَوَانِ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ"

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کسی متعین مدت تک کے لئے' جانور کے بارے میں بیع سلف کر لے۔

14155 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي الْحَيَوَانِ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ،

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص متعین مدت تک کے لئے' کسی جانور میں بیع سلف کر لے۔

14156 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے' حسن بصری اور زہری کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14157 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْتَمِسُوا لَهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّ بَعِيرِهِ فَالْتَمَسُوا، فَلَمْ يَجِدُوا اِلَّا فَوْقَ سِنِّ بَعِيرِهِ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اَوْفَيْتَنِي اَوْفَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خَيْرَكُمْ خَيْرُكُمْ قَضَاءً

✽✽ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے کے لئے آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے ایسا اونٹ تلاش کرو' جو اس کے اونٹ کا ہم عمر ہو' لوگوں نے تلاش کیا' تو انہیں ایسا اونٹ ملا' جو اس کے اونٹ سے زیادہ عمر کا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی اُسے ادا کرنے کا حکم دیا) تو اس دیہاتی نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پوری ادائیگی کی ہے' اللہ تعالیٰ آپ کو پورا اجر عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جو زیادہ بہتر طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں''۔

14158 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَسْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا، فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَهُ بَكْرًا، فَقُلْتُ: لَمْ اَجِدْ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رِبَاعِيًّا فَقَالَ: اقْضِهِ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

✽✽ عطاء بن یسار نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے' جوان اونٹ اُدھار لیا' جب صدقے کے اونٹ آپ کی خدمت میں لائے گئے' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس شخص کو ایک جوان اونٹ ادا کردوں۔ میں نے عرض کی: مجھے صرف ایسا اونٹ مل رہا ہے' جو اس کے اونٹ سے زیادہ بہتر ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی اِسے ادا کر دو' کیونکہ لوگوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہوتا ہے' جو زیادہ بہتر طور پر ادائیگی کرے۔

14159 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَقْضِيَهُ

✽✽ معمر نے' زید بن اسلم کے حوالے سے' اُن کی سند کے ساتھ' اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ اُسے ادائیگی کر دیں''۔

14160 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ، فَقَالَ: كَرِهَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقُلْتُ: اَفَلَا تَنْهَى هَؤُلَاءِ عَنْهُ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ اِذَا ذَهَبْتَ تَنْشُرُ سِلْعَتَكَ عَلَى مَنْ لَا يُرِيدُهَا كَسَرَهَا

✽✽ سفیان بن عیینہ نے عمار دہنی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن جبیر سے جانور کی' بیع سلم کرنے کے بارے

میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

میں نے کہا: کیا آپ لوگوں کو اس سے منع نہیں کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تم جاؤ گے' تو تم اپنا سامان اُن لوگوں کے سامنے پھیلا دو گے' جو اسے توڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہوں گے۔

14161 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "اِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ اَنَّا لَا نَعْلَمُ اَبْوَابَ الرِّبَا، وَلَاَنْ اَكُوْنَ اَعْلَمُهَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِثْلُ مِصْرَ وَكُوَرِهَا، وَمِنَ الْاُمُوْرِ اُمُوْرٌ لَا يَكُنَّ يُخْفَيْنَ عَلٰى اَحَدٍ: هُوَ اَنْ يَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ نَسِيئًا، وَاَنْ يَبْتَاعَ الثَّمَرَةَ وَهِيَ مُعَصْفَرَةٌ لَمْ تَطِبْ، وَاَنْ يُسْلِمَ فِي سِنٍّ"

✻✻ عبدالرحمن بن عبداللہ نے' قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہمیں سود کی مختلف صورتوں کے بارے میں علم نہیں ہے' حالانکہ مجھے ان کے بارے میں علم ہونا' میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے کہ مجھے مصر اور اس کے آس پاس کا سارا علاقہ مل جائے' امور میں سے کچھ ایسے امور بھی ہوتے ہیں' جو کسی سے بھی مخفی نہیں ہوتے' جیسے چاندی کے عوض میں سونے کو اُدھا خرید لینا' یا آدمی کا ایسے پھل کو خرید لینا' جو زرد ہو' یا ابھی تیار نہ ہوا ہو' یا سن (جانور) کے بارے میں بیع سلم کرنا۔

بَابُ بَيْعِ الْحَيِّ بِالْمَيِّتِ

باب: مردہ کے عوض میں' زندہ کو فروخت کرنا

14162 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ الْحَيَّةِ - قَالَ زَيْدٌ: يَقُوْلُ: - نَظِرَةً اَوْ يَدًا بِيَدٍ"

✻✻ زید بن اسلم نے' سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ بکری کے عوض میں' گوشت کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

زید نامی راوی کہتے ہیں: خواہ یہ ادھار کے طور پر ہو' یا نقد لین دین ہو۔

14163 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُبَاعَ، حَيٌّ بِمَيِّتٍ يَعْنِي الشَّاةَ الْقَائِمَةَ بِالْمَذْبُوحِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا

✻✻ سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی زندہ چیز کو' مردہ کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

ان کی مراد یہ ہے: کسی زندہ بکری کو' ذبح شدہ بکری کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

14164 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يُبَاعَ، اللَّحْمُ بِالشَّاةِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بکری کے عوض گوشت کو فروخت کر دیا جائے۔

14165 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ جَزُورًا، عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ قُسِّمَتْ عَلٰى عَشَرَةِ اَجْزَاءٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَعْطُوْنِيْ جُزْءًا بِشَاةٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا يَصْلُحُ هٰذَا

✵✵ صالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک اونٹ کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا تو ایک صاحب بولے: ایک بکری کے عوض میں اس کا ایک حصہ مجھے دے دو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔

14166 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: نَحَرَ رَجُلٌ جَزُورًا فَاَخَذَ مِنْهَا رَجُلٌ عِشْرِيْنَ بِحَقَّةٍ مِّنْ نِتَاجِ نِتَاجٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ"

✵✵ اشعث بن ابوشعثاء نے عبید بن نضلہ خزاعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ایک اونٹ قربان کیا تو اس میں سے ایک شخص نے بیسواں حصہ اس شرط پر وصول کیا کہ اس کے ہاں جو جانور پیدا ہوگا' یہ اس کے عوض میں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سودا کالعدم کرنے کا حکم دیا۔

14167 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى عُضْوًا مِنْ جَزُوْرٍ بِرِجْلِ عُنَاقٍ، وَاشْتَرَطَ عَلٰى صَاحِبِهَا اَنْ يُرْضِعَهَا اُمَّهَا حَتّٰى تُفْطَمَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا يَصْلُحُ

✵✵ عبداللہ بن عصمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بکری کے بچے کے عوض میں' اونٹ کے گوشت کا کوئی عضو خرید لیتا ہے اور دوسرے فریق پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ وہ اس بکری کے بچے کو اس کی ماں سے دودھ پلاتا رہے گا' جب تک دودھ چھڑانے کی عمر نہیں آ جاتی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔

بَابُ: الْاَرْزَاقُ قَبْلَ اَنْ تُقْبَضَ

باب: قبضہ میں لینے سے پہلے' مختلف چیزوں کا حکم

14168 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِبَيْعِ الْقُطُوطِ اِذَا خَرَجَتْ بَاْسًا قَالَا: وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ لِمَنِ ابْتَاعَهَا اَنْ يَبِيْعَهَا حَتّٰى يَقْبِضَهَا

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک رسید (یا فائل جو کسی چیز کے بارے میں حصے کی ہو) کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا' جب وہ حرج سے نکل آئے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: تاہم جو شخص اسے خرید لیتا ہے' اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اسے اپنے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کر دے۔

14169 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِبَيْعِهَا اِذَا اُمِرَ بِهَا، وَكَرِهَ لِمَنِ اشْتَرَاهَا اَنْ يَبِيعَهَا حَتّٰى يَقْبِضَهَا "

✽✽ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اسے فروخت کر دیا جائے جبکہ اس بارے میں حکم دیا گیا ہو' البتہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جس شخص نے اسے خریدا ہے' وہ اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کر دے۔

14170 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ كَانَ يَشْتَرِي الْاَرْزَاقَ فِي عَهْدِ عُمَرَ مِنَ الْجَارِ فَنَهَاهُ عُمَرُ اَنْ يَبِيعَهَا حَتّٰى يَقْبِضَهَا

✽✽ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں اپنے پڑوسی سے مختلف چیزیں خرید لیتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس بات سے منع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو قبضہ میں لینے سے پہلے آگے فروخت کریں۔

14171 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُولَ: اَبِيعُكَ اِلٰى سَنَةٍ، فَاِنْ قَالَ: خَرَجَ لَكَ الْعَطَاءُ قَبْلَ سَنَةٍ، حَلَّ حَقِّي "

✽✽ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ میں یہ تمہیں ایک سال تک کی ادائیگی کی شرط پر فروخت کرتا ہوں' اگر وہ یہ کہے: اگر ایک سال سے پہلے تنخواہ مل گئی' تو میرا حق حلال ہو جائے گا۔

14172 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَقُولَ الْعَامِلُ لِصَاحِبِ الرِّزْقِ: اُعْطِيكَ جَرِيبَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ بِجَرِيبٍ مِّنْ بُرٍّ "

✽✽ سفیان ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ سرکاری اہل کار کسی اناج والے سے یہ کہیں: کہ میں تمہیں جو کے دو ڈھیر' گندم کے ایک ڈھیر کے عوض میں دوں گا۔

14173 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ قَالَ: سَاَلْتُ شُرَيْحًا عَنْ بَيْعِ الزِّيَادَةِ فِي الْعَطَاءِ بِالْعُرُوضِ، فَكَرِهَهُ، وَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا فِي الْحَيَوَانِ

✽✽ سفیان ثوری نے یحییٰ بن قیس کندی کے حوالے سے ان کی دادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح سے تنخواہ

ملنے پر اضافی ادائیگی کی شرط پر سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' جو زمین (یا سامان) کے بارے میں ہو' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' البتہ جانور کے بارے میں وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ: الطَّعَامُ مِثْلًا بِمِثْلٍ

باب: اناج کا برابر لین دین کرنا

14174 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الطَّعَامَ اَنْ يَبَاعَ شَيْءٌ مِنْهُ بِشَيْءٍ نَظِرَةً "

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اناج میں سے کسی بھی چیز کا' اسی کے عوض میں' ادھار کی شرط پر سودا کیا جائے۔

14175 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهُ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا بَاْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ، الْبُرُّ بِالتَّمْرِ، وَالزَّبِيبُ بِالشَّعِيرِ، وَكَرِهَهُ نَسِيئَةً

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب اناج کی اقسام مختلف ہوں' تو پھر دست بدست لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے' جیسے کھجور کے عوض میں گندم' یا جو کے عوض میں کشمش' البتہ انہوں نے ادھار ہونے کی صورت میں اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

14176 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَايِشَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ وَّاحِدٍ يُكَالُ، فَمِثْلٌ بِمِثْلٍ، فَاِذَا اخْتَلَفَ فَزِدْ، وَازْدَدْ يَدًا بِيَدٍ

✽✽ سفیان ثوری نے' موسیٰ بن ابو عائشہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بھی کوئی ایسی چیز ہو' جسے ماپا جا سکتا ہو' تو وہ برابر' برابر ہی لین دین ہوگا' اور جب دونوں طرف مختلف چیزیں ہوں' تو پھر اضافی ادائیگی ہو سکتی ہے اور یہ اضافی ادائیگی بھی دست بدست (یعنی نقد) ہوگی۔

14177 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: اَسْلِفْ مَا يُكَالُ فِيمَا يُوزَنُ وَلَا يُكَالُ، وَاَسْلِفْ مَا يُوزَنُ، وَلَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ، وَلَا يُوزَنُ

✽✽ معمر نے' حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی' اور ایک شخص کے حوالے سے حسن کے حوالے سے' ایک شخص سے یہ بات نقل کی ہے' سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: (یعنی حسن بصری اور ابراہیم نخعی اس بات کے قائل ہیں) کہ جن چیزوں کو ماپا جاتا ہے' ان کے عوض میں ایسی چیز کے بارے میں بیع سلف کر لو' جس کا وزن کیا جاتا ہے' اسے ماپا نہیں جاتا اور جن چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے' اور ماپا نہیں جاتا' ان کے بارے میں ایسی چیز کے عوض میں بیع سلف کر لو' جسے ماپا جاتا ہے' اس کا وزن نہیں کیا جاتا۔

14178 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِالْحِنْطَةِ بِالدَّقِيْقِ، وَالدَّقِيْقِ بِالْخُبْزِ "

* * سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ آٹے کے عوض میں گندم اور روٹی کے عوض میں آٹے کے لین دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14179 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يَصْلُحُ مُدُّ دَقِيْقٍ بِمُدِّ بُرٍّ اِلَّا وَزْنًا،

* * معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آٹے کا ایک مد گندم کے ایک مد کے عوض میں دینا درست نہیں ہے البتہ اگر وزن کے اعتبار سے لین دین ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

14180 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يُفْتِي بِقَوْلِ قَتَادَةَ وَبِهِ يَاْخُذُ

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو قتادہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے سنا ہے وہ اس کو اختیار کرتے تھے۔

14181 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَسَاَلْنَا مَعْمَرًا عَنِ الدَّقِيْقِ، مُدًّا بِمُدَّيْنِ، فَقَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ بِهِ بَاْسًا اِذَا اخْتَلَفَ

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم نے معمر سے آٹے کے بارے میں دریافت کیا جو دو مد کے عوض میں ایک مد ہو تو انہوں نے فرمایا: حسن بصری اور قتادہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ دونوں طرف چیز مختلف ہو۔

14182 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا عَنْ مُدِّ بُرٍّ بِمُدِّ دَقِيْقٍ، فَكَرِهَاهُ

* * عبداللہ نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم اور حماد سے آٹے کے ایک مد کے عوض میں گندم کے ایک مد کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14183 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَا بَاْسَ بِالدَّقِيْقِ بِالْخُبْزِ، وَالْبُرِّ بِالْخُبْزِ يَدًا بِيَدٍ قَالَ: اِنَّهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَيْلِ "

* * معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: روٹی کے عوض میں آٹے اور روٹی کے عوض میں گندم کے دست بدست لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اب یہ ماپنے کے حکم سے نکل جائے گا۔

14184 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَرِهَ السَّوِيْقَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، لِاَنَّ فِيْهِ فَضْلًا، قَالَ سُفْيَانُ: يُكْرَهُ نَسِيْئَةً الْحِنْطَةُ بِالدَّقِيْقِ، وَلَا يَرٰى بَاْسًا بِنَسِيْئَةِ الْخُبْزِ بِالدَّقِيْقِ

✻✻ سفیان ثوری نے' منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے گندم کے عوض میں ستو کے برابر' برابر لین دین کو مکروہ قرار دیا ہے' کیونکہ اس میں اضافی پہلو پایا جاتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: آٹے کے عوض میں گندم کا ادھار لین دین مکروہ ہے' البتہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جب آٹے کے عوض میں' روٹی کا لین دین ادھار ہو۔

14185 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ، مَوْلٰى اَبِيْ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الْبَيْضَاءُ قَالَ: فَنَهَانِيْ عَنْهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ: اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَنَهَى عَنْهُ

✻✻ عبداللہ بن یزید نے یہ بات نقل کی ہے: ابوعیاش زید نے انہیں یہ بتایا کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے جَو کے عوض میں سفید جَو کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: ان میں سے کون سا زیادہ ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سفید۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سے منع کر دیا اور یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تر کھجور کے عوض میں' خشک کھجور کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تر کھجور خشک ہو جائے' تو کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع کر دیا۔

14186 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ، عَنْ زَيْدٍ، مُوْلٰى عَيَّاشٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: اَيَنْقُصُ اِذَا يَبِسَ؟ قِيلَ: نَعَمْ، فَنَهَى عَنْهُ قَالَ: وَسُئِلَ سَعْدٌ عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ، فَحَدَّثَ هٰذَا

✻✻ زید نامی راوی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خشک کھجور کے عوض میں' تازہ کھجور کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے حاضرین سے دریافت کیا: جب یہ خشک ہو جائے' تو کیا کم ہو جاتی ہے؟ عرض کی گئی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا گیا تھا: سفید جو کے عوض میں چھلکے والے جو کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے یہ روایت بیان کی۔

14187 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، كُرِهَ قَفِيزٌ مِنْ رُطَبٍ بِقَفِيزٍ مِّنْ جَافٍّ

✻✻ سفیان ثوری نے' طارق کے حوالے سے' سعید بن مسیب سے یہ بات نقل کی ہے: یہ بات مکروہ ہے کہ تازہ کھجوروں

کا ایک قفیز (مخصوص پیمانہ) خشک کھجور کے قفیز کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

14188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَعْطَى آلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ عَلَفًا لِفَرَسِهِ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوهُ

✵✵ معمر نے سلیمان بن یسار کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبدالرحمٰن بن اسود کی آل نے گندم کا ایک صاع' جو کے دو صاع کے عوض میں دیا تھا' جو ان کے گھوڑے کا چارہ تھا' تو عبدالرحمٰن بن اسود نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اسے واپس کردیں۔

14189 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَرَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ تَمْرًا كَانَ عِنْدَ بِلَالٍ فَتَغَيَّرَ، فَخَرَجَ بِهِ بِلَالٌ اِلَى السُّوقِ فَبَاعَهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكَرَهُ، وَقَالَ: مَا هٰذَا يَا بِلَالُ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: اَرْبَيْتَ، اُرْدُدْ عَلَيْنَا تَمْرَنَا

✵✵ سفیان ثوری نے' ابراہیم نخعی کے بارے میں اور ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ کھجوریں تھیں وہ خراب ہونے لگیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں لے کر بازار گئے' تو انہیں ایک صاع کے عوض میں' دو صاع فروخت کردیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا انکار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! یہ کیا ہے' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے سود کا کام کیا ہے؟ ہماری کھجوریں ہمارے پاس واپس لے آؤ۔

14190 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ فَنِيَ عَلَفُ دَابَّتِهِ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ فَابْتَعْ بِهَا شَعِيرًا، وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهُ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن اسود کے جانور کا چارہ ختم ہوگیا' تو انہوں نے اپنے غلام سے کہا: تم اپنے گھر سے گندم لو اور اس کے عوض میں جو خرید لو' لیکن تم صرف اس کی مانند ہی وصول کرنا (یعنی اضافی وصولی نہ کرنا)۔

14191 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ تَمْرًا اَجْوَدَ مِنْ تَمْرِهِمْ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ هٰذَا؟ فَقَالُوا: اَبْدَلْنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَقَالَ: لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَّلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

✵✵ معمر نے' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایسی کھجوریں پائیں' جو ان کی عام کھجوروں سے زیادہ بہتر تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آئی ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے ایک صاع کے عوض میں' دو صاع تبدیل کروائی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک صاع کے عوض میں دو صاع کا لین دین نہیں ہوسکتا' اور ایک درہم کے عوض میں دو درہم کا لین دین نہیں ہوسکتا۔

14192 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي تَمْرَةٍ بِتَمْرَتَيْنِ: هُوَ مَكْرُوهٌ، لِاَنَّ اَصْلَهُ

کَیْلٌ

٭٭ سفیان ثوری، دو کھجوروں کے عوض میں ایک کھجور کے لین دین کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یہ مکروہ ہے کیونکہ اصل کے اعتبار سے یہ ماپی جانے والی چیز ہے۔

14193 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ: عَنْ اَبِی، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ يَبِيعُ الْاٰنِيَةَ مِنَ الْفِضَّةِ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا، فَقَالَ عُبَادَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَزْنٌ بِوَزْنٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ،

٭٭ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ چاندی والے برتن کو، چاندی سے زیادہ وزن کے عوض میں فروخت کر دیا کرتے تھے، تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر وزن کے ساتھ ہوگا، چاندی کے وزن میں چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا، گندم کے عوض میں گندم کا لین دین برابر، برابر ہوگا، جو کے عوض میں، جو کا لین دین برابر، برابر ہوگا کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین برابر، برابر ہوگا، نمک کے عوض میں نمک کا لین دین برابر، برابر ہوگا، تم لوگ چاندی کے عوض میں، سونے کو جیسے چاہو، نقد لین دین کر سکتے ہو، اور جو کے عوض میں، گندم کا جیسے تم چاہو، نقد لین دین کر سکتے ہو (یعنی اضافی ادائیگی کے ساتھ نقد لین دین کر سکتے ہو)''۔

14194 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ نَحْوَ هٰذَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُحَدِّثُونَ بِاَحَادِيثٍ قَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْمَعْهَا، فَقَالَ عُبَادَةُ: نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ مُعَاوِيَةَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین سے اس کی مانند نقل کیا ہے، اس بات کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی، تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو احادیث بیان کر دیتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں، لیکن ہم نے یہ روایات نہیں سنی ہیں، تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بات سنی ہے، وہ بیان کریں گے، خواہ معاویہ کو وہ کتنی ہی بری کیوں نہ لگے۔

14195 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اللَّحْمَ بِالْبُرِّ نَسِيئَةً

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے، اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ گندم کے

عوض میں گوشت کے ادھار لین دین کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

14196 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْنَا الثَّوْرِیَّ، فَقَالَ: هٰذَا اَحْسَنُ الْبُيُوعِ عِنْدَنَا

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم نے سفیان ثوری سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ہمارے نزدیک بہترین سودا ہے۔

بَابُ: الْبُزُّ بِالْبُزِّ
باب: کپڑے کے عوض میں' کپڑے کا لین دین

14197 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِالثَّوْبِ، بِالثَّوْبَيْنِ نَسِيئَةً اِذَا اخْتَلَفَا، وَيَكْرَهُهُ مِنْ شَيْءٍ وَّاحِدٍ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيْرَةَ: لَا بَاْسَ بِالنَّسَمَةِ بِالنَّسَمَتَيْنِ اِذَا اخْتَلَفَتَا

٭٭ معمر نے حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی' جبکہ سفیان ثوری کے حوالے سے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو کپڑوں کے عوض میں' ایک کپڑے کے ادھار لین دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ دونوں طرف کپڑا مختلف قسم کا ہو' لیکن جب ایک ہی قسم کا کپڑا ہو' تو پھر وہ اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

سفیان ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک جاندار کے عوض میں دو جانداروں کے لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

14198 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا

٭٭ سفیان ثوری نے جابر کے حوالے سے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14199 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ: عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قِبْطِيَّةٍ بِقِبْطِيَّتَيْنِ نَسِيئَةً، كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا، وَقَالَ: اِنَّمَا الرِّبَا فِيمَا يُكَالُ اَوْ يُوزَنُ

٭٭ معمر اور سفیان ثوری نے' امیہ کے حوالے سے' سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: دو قبطی کپڑوں کے عوض میں' ایک قبطی کپڑے کے ادھار لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: سود اُن چیزوں میں ہوتا ہے' جنہیں ماپا جائے' یا جن کا وزن کیا جائے۔

14200 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: يُمْنَعُ ثَوْبَيْنِ بِثَوْبٍ نَظِرَةً، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ طَاقٍ بِكَرْبَاسَتَيْنِ وَقَالَهٗ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے' حکم بن عتیبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک کپڑے کے عوض میں' دو کپڑوں کے

ادھار لین دین سے منع نہیں کیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: اس کی صورت یوں ہوئی کہ ان سے ایک قسم کے دو کپڑوں کے عوض میں ایک قسم کے ایک کپڑے کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا' ابن جریج نے یہ بات عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

14201 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ مِنَ الْعُرُوضِ مِمَّا لَا يُكَالُ، وَلَا يُوزَنُ، فَلَا بَأْسَ اَنْ يَبِيعَ طَاقًا بِكَرْبَاسَتَيْنِ، يُعَجِّلُ اِحْدَى الْبَيْعَتَيْنِ

٭٭ عمرو نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب سامان کی قسمیں مختلف ہوں' اور ایسا سامان ہو' جس کو نہ ماپا جاتا ہوں' اور نہ وزن کیا جاتا ہو' تو پھر دو کے عوض میں' ایک کو فروخت کیا جا سکتا ہے' جب کہ دو میں سے ایک کی ادائیگی جلدی ہو رہی ہو۔

14202 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اَعْيَانِي اَنْ اَدْرِي، مَا الْعُرُوضُ اِذَا بِيعَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ نَظِرَةً

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس بات کی سمجھ نے مجھے تھکا دیا ہے' سامان کیا حکم ہوگا؟ جب اُس میں سے کچھ کو' کچھ کے عوض میں' اُدھار فروخت کیا جائے۔

14203 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنِ الثَّوْبِ بِالْغَزْلِ نَسِيئَةً، كِلَاهُمَا مِنْ عُطُبٍ، فَقَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ وَلَا يَرٰى بَاْسًا بِغَزْلٍ مِّنْ عُطُبٍ بِثَوْبٍ مِّنْ كَرَابِيسَ نَسِيئَةً

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے سوت کے عوض میں کپڑے کے ادھار لین دین کے بارے میں سوال کیا' جبکہ وہ دونوں سوتی ہوں' تو انہوں نے فرمایا: حسن بصری اسے مکروہ قرار دیتے تھے البتہ وہ کھردرے کپڑے کے عوض میں' سوت کے' ادھار لین دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14204 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنِ السَّلَفِ فِي الْعُرُوضِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ وَسَاَلْتُهُ عَنِ السَّلَفِ فِي الْحَرِيرِ فَقَالَ: لَا اَدْرِي مَا الْحَرِيرُ؟

٭٭ ابن تیمی نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے طاؤس سے سامان میں' بیع سلف کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے ان سے ریشم میں' بیع سلف کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ ریشم کا حکم کیا ہوگا؟

بَابُ: الْحَدِيدُ بِالنُّحَاسِ

باب: تانبے کے عوض میں سونے کا لین دین

14205 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: لَا بَاْسَ بِالْحَدِيدِ بِالنُّحَاسِ نَسِيئَةً قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب اور جابر بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے: تانبے کے عوض میں لوہے کے ادھار لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

14206 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ فِی الْحَدِیدِ بِالنُّحَاسِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ یَدًا بِیَدٍ وَّهُوَ نَسِیئَةٌ مَکْرُوهٌ

٭٭ سفیان ثوری نے پیتل کے عوض میں لوہے کے لین دین کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب یہ دست بدست لین دین ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر ادھار ہو تو پھر یہ مکروہ ہے۔

14207 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: کُلُّ شَیْءٍ یُوزَنُ فَهُوَ مَجْرِیٌّ، مَجْرَی الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، وَکُلُّ شَیْءٍ یُکَالُ فَهُوَ یَجْرِی مَجْرَی الْبُرِّ، وَالشَّعِیرِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر وہ چیز جس کا وزن کیا جاتا ہو اس کا حکم سونے اور چاندی کی مانند ہوگا اور ہر وہ چیز جسے ماپا جاتا ہے تو اس کا حکم گندم اور جو کی مانند ہوگا۔

14208 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ کَثِیرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَکَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الْحَدِیدِ بِالنُّحَاسِ نَسِیئَةً، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ وَکَرِهَهُ حَمَّادٌ"

٭٭ عبداللہ بن کثیر نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم بن عتیبہ اور حماد بن ابوسلیمان سے تانبے کے عوض میں سونے کے ادھار لین دین کے بارے میں دریافت کیا تو حکم نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ حماد نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14209 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْفِلْسِ بِالْفِلْسَیْنِ

٭٭ معمر نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: دو سکوں کے عوض میں ایک سکے کے لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: النَّهْیُ عَنْ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یُسْتَوْفٰی

باب: اناج کو پوری طرح قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرنے کی ممانعت

14210 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

14210-صحیح البخاری - کتاب البیوع، باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرة - حدیث: 2043، صحیح مسلم - کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض - حدیث: 2887،مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب البیوع، بیان حظر بیع الطعام المشتری حتی یستوفی - حدیث: 4030، صحیح ابن حبان - کتاب البیوع، باب البیع المنهی عنه - ذکر خبر قد یوهم غیر المتبحر فی صناعة العلم أن خبر، حدیث: 5057،موطأ مالك - کتاب البیوع، باب العینة وما یشبهها - حدیث: 1327،سنن الدارمی - ومن کتاب البیوع، باب : فی النهی عن بیع الطعام قبل القبض - حدیث: 2515،سنن أبی داؤد - کتاب البیوع، أبواب الإجارة - باب فی بیع الطعام قبل أن یستوفی، حدیث: 3051،السنن للنسائی - کتاب البیوع،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا، فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ

* * طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''جو شخص کوئی اناج خریدے تو اسے قبضے میں لینے سے پہلے اُسے فروخت نہ کرے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر چیز کا حکم اناج کی مانند ہے۔

14211 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جب تک وہ اُسے پوری طرح وصول نہیں کر لیتا''۔

14212 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُحَدِّثُ بِهِ، عَنْ اَيُّوبَ

* * ایوب نے یوسف بن ماہک کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے تم اسے فروخت نہ کرو''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ابن سیرین اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کرتے تھے۔

14213 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَحَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، كَانَا يَبْتَاعَانِ التَّمْرَ وَيَجْعَلَانِهِ فِي غَرَائِرَ ثُمَّ يَبِيعَانِهِ بِذٰلِكَ الْكَيْلِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيعَاهُ حَتّٰى يَكِيلَاهُ لِمَنِ ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا

* * معمر نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

(بقیه حدیث 14210) بیع الطعام قبل أن یستوفی - حدیث: 4544 السنن المأثورة للشافعی - باب فی البیوع حدیث: 221 السنن الکبرى للنسائی - کتاب البیوع' بیع الطعام قبل أن یستوفی - حدیث: 6005 معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب البیوع' باب بیع الطعام قبل أن یستوفی - حدیث: 3514 مسند الشافعی - من الجزء الثانی من اختلاف الحدیث من الأصل العتیق' حدیث: 854 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1608 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - طاوس' حدیث: 10670

کھجوریں خریدتے تھے انہیں وہیں رکھتے تھے اور پھر انہیں ماپ کے حساب سے فروخت کر دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس طرح فروخت کرنے سے منع کیا' جب تک وہ ان کھجوروں کو خرید کر انہیں پوری طرح ماپ نہیں لیتے۔

14214 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، اَوْ غَيْرُهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَشْتَرِي بُيُوعًا فَمَا يَحِلُّ لِي مِنْهَا، وَمَا يَحْرُمُ عَلَيَّ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، اِذَا اشْتَرَيْتَ مِنْهَا بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✲✲ یحییٰ بن ابوکثیر نے' یوسف بن ماہک کے حوالے سے' عبداللہ بن اسود کے حوالے سے' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ چیزیں خریدتا ہوں' تو ان میں سے کون سی چیز میرے لئے حلال ہوگی اور کون سی چیز میرے لئے حرام ہوگی؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم کوئی چیز خریدو' تو اسے اُس وقت تک آگے فروخت نہ کرو' جب تک تم اسے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتے۔

14215 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَّاحِدٍ، وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ تَضْمَنْ

✲✲ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے سلف اور سودے' اور ایک ہی سودے میں دو شرطوں' اور جو چیز آپ کے پاس نہ ہو' اُسے فروخت کرنے' اور جس کے آپ ضامن نہ ہوں' اس کے منافع سے منع کیا ہے۔

14216 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: بِعْتُ مِنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَعَامًا، الطَّعَامُ مُعَجَّلٌ وَالنَّقْدُ مُؤَخَّرٌ، مِنْهُ مَا هُوَ عِنْدِي، وَمِنْهُ مَا لَيْسَ عِنْدِي، فَاَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ فَاَتَانِي رَسُولٌ مِنْ عِنْدِهِمَا: اَمَّا مَا كَانَ عِنْدَكَ فَاَخِّرْهُ، وَمَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ فَارْدُدْهُ

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے نافع بن جبیر کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے عمرو بن عثمان سے کچھ اناج کا سودا کیا جس میں اناج کو نقد ادا کرنا تھا' جبکہ اس کی قیمت بعد میں ادا کرنی تھی' کچھ اناج میرے پاس تھا اور کچھ اناج میرے پاس نہیں تھا' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا (اور اس بارے میں دریافت کیا) تو ان کا قاصد میرے پاس آیا اور بولا: جو چیز تمہارے پاس ہے' اس میں تو تم مؤخر کر سکتے ہو' لیکن جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے' اس کے سودے کو تم ختم کر دو۔

14217 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَرَجُلٌ يَنْظُرُ اِلَيَّ، وَاَنَا اَكْتَالُهُ، اَاَبِيعُهُ اِيَّاهُ بِكَيْلِهِ؟ قَالَ: لَا حَتّٰى يَكْتَالَهُ مِنْكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: میں ایک اناج خریدتا ہوں ایک شخص مجھے دیکھ رہا ہوتا ہے میں اسے ماپ بھی لیتا ہوں' تو کیا میں اس ماپ کے حساب سے' وہ اناج اسے فروخت کردوں؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! ایسا اُس وقت تک نہیں ہوسکتا' جب تک وہ خودتم سے لے کر اس کو ماپ نہیں لیتا۔

14218 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: عِنْدَ كُلِّ بَيْعَةٍ كَيْلُهُ

وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلَيْنِ يَتَبَايَعَانِ الطَّعَامَ يَكْتَالَانِهِ، ثُمَّ يَرْبَحُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ: لَا، حَتّٰى يَكْتَالَهُ كَيْلًا آخَرَ، يَكِيلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا نَصِيبَهُ ثُمَّ يَكِيلُ نَصِيبَهُ لِلَّذِي رَبِحَهُ

✵✵ مطرف نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر فروخت کے وقت چیز کو ماپا جائے گا

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

سفیان ثوری دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ماپ کر کسی اناج کے بارے میں سودا کرتے ہیں' پھر ان میں سے ایک کو دوسرے کے مقابلے میں فائدہ ہوجاتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے' جب تک دوسرا شخص بھی اُسے ماپ نہیں لیتا' اُن میں سے ہر ایک اپنے حصے کو ماپے گا اور پھر اس حصے کو ماپے گا' جس میں اسے فائدہ ہوا ہے۔

14219 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ التَّمْرَ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ قَالَ: لَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَصْرِمَهُ، قَالَ: وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے' ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے: جو کھجور کے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خرید لیتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: وہ آدمی اُسے اس وقت تک فروخت نہیں کرسکتا' جب تک اسے اتار نہیں لیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سلیمان بن یسار فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14220 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، كَرِهَ اِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ التَّمْرَةَ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ اَنْ يَبِيعَهُ حَتّٰى يَصْرِمَهُ

✵✵ زبیر بن خریت نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ جب آدمی کھجور کے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خرید لے' تو پھر اُسے اتارنے سے پہلے آگے فروخت کردے۔

14221 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، قَالَا: اِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ التَّمْرَةَ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ فَلَا

بَأْسَ اَنْ يَبِيعَهَا قَبْلَ اَنْ يَصْرِمَهَا

٭٭ قتادہ نے سلیمان بن یسار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کھجور کے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خرید لے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اسے اُتارنے سے پہلے اُسے آگے فروخت کر دے۔

14222 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ اَحَادِيثَ اَفَتَاْذَنُ لِي فَاَكْتُبُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَكَانَ اَوَّلُ مَا كَتَبَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ كِتَابًا: لَا يَجُوزُ شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَّاحِدٍ، وَبَيْعٌ وَسَلَفٌ جَمِيعًا، وَبَيْعُ مَا لَمْ يَضْمَنْ، وَمَنْ كَانَ مُكَاتَبًا عَلٰى مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَضَاهَا كُلَّهَا اِلَّا دِرْهَمًا فَهُوَ عَبْدٌ، اَوْ عَلٰى مِائَةِ اُوقِيَّةٍ فَقَضَاهَا كُلَّهَا اِلَّا اُوقِيَّةً فَهُوَ عَبْدٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء خرسانی نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کچھ احادیث سنتے ہیں' تو کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں انہیں نوٹ کرلیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سب سے پہلے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث نوٹ کی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب تھا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کی طرف لکھا تھا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''ایک ہی سودے میں دو شرطیں عائد کرنا جائز نہیں ہے' بیع اور سلف کو اکٹھا کرنا جائز نہیں ہے' جس چیز کے ضمان کا آدمی پابند نہ ہو' اس کو فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جو شخص ایک سو درہم کے عوض میں' کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' تو وہ پوری ادائیگی کرے گا' اگر اس کا ایک درہم بھی باقی بچتا ہے' تو وہ غلام ہی شمار ہوگا' اور جو ایک سو اوقیہ کے عوض میں معاہدہ کرتا ہے' تو وہ پوری رقم ادا کرے اور صرف ایک اوقیہ باقی رہ گیا ہو' تو وہ پھر بھی غلام ہی شمار ہوگا۔

بَابُ: الْمُوَاصَفَةُ فِي الْبَيْعِ

باب: سودے میں (چیز کی) صفت بیان کر دینا

14223 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْمُوَاصَفَةُ هُوَ الْمُوَاطَاةُ، وَبِهِ قَالَ: " كَانَ يَكْرَهُ الْمُوَاصَفَةَ، وَالْمُوَاصَفَةُ اَنْ يُوَاصِفَ الرَّجُلُ بِالسِّلْعَةِ لَيْسَ عِنْدَهُ، وَكَرِهَ اَيْضًا اَنْ تَاْتِيَ الرَّجُلَ بِالثَّوْبِ لَيْسَ لَكَ فَتَقُولَ: مِنْ حَاجَتِكَ هٰذَا؟ فَاِذَا قَالَ: نَعَمْ، اشْتَرَيْتَهُ لِتَبِيعَهُ مِنْهُ نَظِرَةً "

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: مواصفت سے مراد ساتھ دینا ہے' اس کے مطابق وہ فرماتے ہیں: ''مواصفت مکروہ ہے اور مواصفت یہ ہے کہ آدمی ایسے سامان کی صفت بیان کرے' جو اُس کے پاس نہ

ہو انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آپ ایک آدمی کے پاس ایسا کپڑا لے کر جائیں جو آپ کا نہ ہو اور پھر آپ یہ کہیں کہ تمہیں اس کی ضرورت ہے؟ اگر وہ کہے: جی ہاں! تو پھر آپ اس کپڑے کو خرید کر اُسے فروخت کر دیں۔

14224 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: ابْتَعْ بُزَّ كَذَا، وَكَذَا وَاَشْتَرِيهِ مِنْكَ فَكَرِهَهُ "

✵✵ سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے: تم فلاں فلاں کپڑا خرید لو تو وہ میں تم سے خرید لوں گا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14225 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْتِيَكَ الرَّجُلُ يُسَاوِمُكَ بِشَيْءٍ لَيْسَ عِنْدَكَ، فَتَقُوْلَ: ارْجِعْ اِلَيَّ غَدًا، وَاَنْتَ تَنْوِي اَنْ تَبْتَاعَهُ لَهُ "

✵✵ معمر نے قتادہ اور حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ ایک شخص آپ کے پاس آئے اور وہ آپ کے ساتھ کسی ایسی چیز کا نرخ طے کرے جو آپ کے پاس نہ ہو اور آپ یہ کہیں: تم کل دوبارہ میرے پاس آنا اور آپ کی نیت یہ ہو کہ آپ اگلے دن اس کے لیے وہ چیز خرید لیں گے۔

14226 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " لَا تُوَامِرْهُ، وَلَا تُوَاعِدْهُ، قُلْ: لَيْسَ عِنْدِي "

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نہ تو تم اسے پابند کرو اور نہ ہی تم اس سے وعدہ کرو تم یہ کہہ دو: میرے پاس یہ چیز نہیں ہے۔

14227 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ بُرْقَانَ، يَسْاَلُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: يَاْتِينِي الرَّجُلُ يَطْلُبُ عِنْدِي الْمَتَاعَ، فَلَا يَكُوْنُ عِنْدِي، فَاَبْعَثُ اِلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ عِنْدَهُ، فَيُرْسِلُ اِلَيَّ بِهِ فَاُرِيَهُ الرَّجُلَ، فَاَقُوْلُ: هٰذَا مِنْ حَاجَتِكَ؟ فَيَقُوْلَ: نَعَمْ، فَاَشْتَرِيَهُ مِنْ صَاحِبِهِ، فَاَبِيعَهُ مِنْهُ فَكَرِهَهُ " فَقَالَ جَعْفَرٌ: مَا كُنَّا نَرَاهُ اِلَّا مِنْ اَحْسَنِ الْبُيُوعِ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ مَكْرُوهٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے جعفر بن برقان کو زہری سے سوال کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا: میرے پاس ایک شخص آتا ہے اور مجھ سے کوئی سامان طلب کرتا ہے جو میرے پاس نہیں ہوتا تو میں ایک ایسے شخص کے پاس پیغام بھیجتا ہوں جس کے پاس وہ سامان ہوتا ہے وہ شخص اس سامان کو میرے پاس بھیج دیتا ہے میں وہ سامان خریدار کو دکھا دیتا ہوں پھر میں دریافت کرتا ہوں: کیا یہ آپ کی ضرورت کا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: جی ہاں! تو میں وہ سامان اس کے اصل مالک سے خرید لیتا ہوں تو کیا میں اس سامان کو اس خریدار کو فروخت کر سکتا ہوں؟ تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

جعفر بن برقان نامی راوی کہتے ہیں: ہم تو اِسے بہترین سودا سمجھتے تھے تو زہری نے کہا: یہ مکروہ ہے۔

14228 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَقَتَادَةَ، كَانَا يَكْرَهَانِ

الْمُوَاصَفَةَ كُلَّهَا عِنْدَهُ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے اناج اور دیگر چیزوں میں سے ہر ایک چیز کے بارے میں مواصفت کو مکروہ قرار دیا ہے۔

14229 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِذْ سَالَهُ نَخَّاسٌ فَقَالَ: يَاتِي الرَّجُلُ فِي بَعِيرٍ لَيْسَ لِي فَيُسَاوِمُنِي فَابِيعُهُ مِنْهُ، ثُمَّ اَبْتَاعُهُ بِنَقْدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَكْرَهُهُ، وَيَقُولُ: لَا تَبِعْ بَيْعًا حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: زید بن اسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، اسی دوران نخاس نے ان سے سوال کیا، وہ بولا: ایک شخص میرے پاس اونٹ لینے کے لیے آتا ہے، جو میرے پاس نہیں ہوتا اور وہ اس اونٹ کا سودا میرے ساتھ طے کرتا ہے، تو کیا میں اُسے وہ اونٹ فروخت کرسکتا ہوں؟ پھر میں اس سے نقد وصول کروں گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں!

ابن جریج نے بیان کرتے ہیں: ابن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا ہے: وہ اِسے مکروہ قرار دیتے ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: تم کوئی چیز اُس وقت تک فروخت نہ کرو، جب تک تم اسے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ، هَلْ يَبِيعُهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ؟

باب: جب کوئی شخص ایسی چیز خریدے جس کو نہ ماپا جاسکتا ہو اور نہ وزن کیا جاسکتا ہو، تو کیا وہ اسے قبضے میں لینے سے پہلے، آگے فروخت کرسکتا ہے؟

14230 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ، شَيْئًا لَّا يُكَالُ، وَلَا يُوزَنُ بِنَقْدٍ، ثُمَّ يَبِيعَهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ،

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایسی چیز کو نقد خریدا جائے جسے نہ ماپا جاتا ہے اور نہ وزن کیا جاتا ہے اور پھر اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کردیا جائے۔

14231 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیب سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14232 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ كَرِهَهُ

✵✵ حسن بصری نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

14233 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

✵✵ ابن شبرمہ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14234 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ اَسْلَفَ فِي سَبَائِبَ، اَيَبِيعُهَا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اِنَّمَا تِلْكَ وَرِقٌ بِوَرِقٍ، وَذَهَبٌ بِذَهَبٍ

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ان کے پاس ایک شخص آیا جس نے صبائب کے بارے میں بیع سلف کی تھی (اس نے دریافت کیا:) کیا وہ انہیں قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرسکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں۔ یہ چاندی کے عوض میں چاندی اور سونے کے عوض میں سونے (کے لین دین کی مانند ہے۔)

14235 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَا تَبِعْ بَيْعًا حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✵✵ ابوزبیر نے حضرت جابر کا یہ قول نقل کیا ہے: تم خریدی ہوئی کسی چیز کو اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک اسے قبضے میں نہیں لے لیتے۔

14236 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ، اَوْ يُوزَنُ فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب تم کوئی ایسی چیز خریدو جس کو ماپا جاتا ہو یا وزن کیا جاتا ہو' تو تم اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک اسے قبضے میں نہیں لے لیتے۔

بَابُ: الْبَيْعُ عَلَى الصِّفَةِ وَهِيَ غَائِبَةٌ

باب: غیر موجود کی صفت بیان کر کے اسے فروخت کرنا

14237 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا ابْتَاعَ رَجُلٌ مِنْكَ شَيْئًا عَلٰى صِفَةٍ فَلَمْ تُخَالِفْ مَا وَصَفْتَ لَهُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْبَيْعُ قَالَ اَيُّوبُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: هُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تم سے صفت کی بنیاد پر کوئی چیز خریدے اور وہ چیز اس کے برخلاف نہ ہو' جو صفت تم نے اس کے سامنے بیان کی تھی' تو سودا لازم ہو جائے گا۔

حسن بصری فرماتے ہیں: وہ شخص جب اسے دیکھے گا تو اسے اختیار ہوگا۔

14238 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنَّ هٰذَا بَاعَنِيْ مِثْلَ هٰذَا الثَّوْبِ بِكَذَا، وَكَذَا فَجَاءَنِيْ بِهِ وَاِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ اَشْتَرِهِ مِنْهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: وَهَلْ تَجِدُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِهِ مِنْهُ؟ فَاَجَازَهُ عَلَيْهِ

❋❋ ابن سیرین فرماتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' ان کے پاس دو آدمی آئے' ان میں سے ایک نے کہا: اس شخص نے مجھے اسے طرح کا کپڑا اتنے کے عوض میں فروخت کیا اور پھر میرے پاس دوسری قسم کا کپڑا لے آیا' جب کہ میں نے اس سے اس کی مانند کپڑا خریدا تھا۔ میں نے اس سے یہ کپڑا نہیں خریدا تھا۔ قاضی شریح نے فرمایا: کیا تمہیں کوئی ایسی چیز ملتی ہے جو اس سے زیادہ اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو؟ پھر قاضی نے اس پر سودے کو لازم قرار دیا۔

14239 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَرَّتْ غَنَمٌ عَلٰى رَجُلٍ فَقَالَ: لِمَنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: لِفُلَانٍ اشْتَرَاهَا مِنْ فُلَانٍ، فَاَتَاهُ فَقَالَ: بِعْنِيْ غَنَمَكَ الَّتِي اشْتَرَيْتَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ: نَعَمْ، فَبَاعَهَا مِنْهُ فَخَاصَمَهُ اِلٰى شُرَيْحٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ غَنَمًا سِمَانًا عِظَامًا، قَالَ الْاٰخَرُ: لَا اَدْرِيْ مَا يَقُوْلُ هٰذَا، وَلٰكِنَّهُ اشْتَرٰى مِنِّيْ غَنَمِي الَّتِي اشْتَرَيْتُ مِنْ فُلَانٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لَكَ غَنَمُ فُلَانٍ الَّتِي اشْتَرَيْتَ مِنْ فُلَانٍ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے پاس سے کچھ بکریاں گزریں' تو اس نے دریافت کیا: یہ کس کی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ فلاں کی ہیں' جنہیں اس نے فلاں سے خریدا ہے۔ وہ شخص اس کے پاس آیا اور بولا: تم مجھے اپنی وہ بکریاں فروخت کردو جو تم نے فلاں سے خریدی ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر اس نے اس کو وہ بکریاں فروخت کردیں۔ اس کے بعد وہ شخص مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آیا اور بولا: میں نے جو بکریاں دیکھی تھیں وہ موٹی تازی تھیں' دوسرے نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کن کی بات کررہا ہے؟ اس نے مجھ سے میری وہ بکریاں خریدی ہیں' جو میں نے فلاں سے خریدی تھیں۔ تو قاضی شریح نے کہا: فلاں کی بکریاں تمہاری ہوئیں' جو تم نے فلاں سے خریدی تھیں۔

14240 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا لَوْ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَبَايَعَا حَتّٰى نَنْظُرَ اَيُّهُمَا اَعْظَمُ جَدًّا فِي التِّجَارَةِ قَالَ: فَاشْتَرٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مِنْ عُثْمَانَ فَرَسًا مِنْ اَرْضٍ اُخْرٰى بِاَرْبَعِينَ اَلْفَ دِرْهَمٍ - اَوْ اَرْبَعَةِ آلَافٍ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ - اِنْ اَدْرَكَتْهَا الصَّفْقَةُ وَهِيَ سَالِمَةٌ ثُمَّ اَجَازَ قَلِيلًا، فَرَجَعَ فَقَالَ: اُزِيدُكَ سِتَّةَ آلَافٍ اِنْ وَجَدَهَا رَسُولِيْ سَالِمَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، فَوَجَدَهَا رَسُولُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ هَلَكَتْ، وَخَرَجَ مِنْهَا بِالشَّرْطِ الْاٰخِرِ، قَالَ رَجُلٌ لِلزُّهْرِيِّ: فَاِنْ لَمْ يَشْرُطْ؟ قَالَ: هِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ

❋❋ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب فرماتے ہیں: ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ کاش! حضرت عثمان غنی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما آپس میں کوئی سودا کریں تا کہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ دونوں میں سے کون

تجارت میں زیادہ مہارت رکھتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت عثمان سے ایک گھوڑا خریدا' جس کی قیمت چالیس ہزار یا شاید چار ہزار درہم یا اس کے آس پاس تھی اور وہ گھوڑا دوسری جگہ سے خریدا تھا۔ پھر انہوں نے یہ کہا: اگر وہ گھوڑا ٹھیک ہوا تو سودا طے شدہ شمار ہوگا' پھر وہ کچھ آگے گئے اور پھر واپس آ کر بولے: اگر میرے نمائندے نے اس گھوڑے کو صحیح وسالم پایا تو میں آپ کو مزید چھ ہزار دے دوں گا۔ حضرت عثمان نے کہا: ٹھیک ہے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن کے قاصد نے اس گھوڑے کو پایا کہ وہ ہلاک ہو چکا تھا' تو دوسری شرط کے ذریعے وہ اس سودے سے لاتعلق ہو گئے۔

ایک شخص نے زہری سے دریافت کیا: اگر انہوں نے شرط عائد نہ کی ہوتی تو زہری نے جواب دیا: وہ فروخت کرنے والے کے مال کا حصہ شمار ہوتا۔

14241 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ الْغَائِبَةَ اِذَا كَانَ عَرِفَهَا، اِنْ كَانَتِ الْيَوْمَ صَحِيحَةً فَهِيَ مِنِّي

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے' اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی غیر موجود جانور کو خرید لے جبکہ وہ اسے پہچانتا ہو بشرطیکہ آج کے دن میں اگر وہ جانور ٹھیک ہوا تو وہ میرا ہوگا۔

14242 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: كُلُّ صَفْقَةٍ وُصِفَتْ فَلَمْ يَكُنْ مِثْلَهَا، فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جس بھی سامان کی صفت بیان کر دی گئی ہو' اگر وہ سامان ویسا نہ نکلے تو لینے والا جب اسے دیکھے گا' تو اسے (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوگا۔

بَابُ: الْمُصِيبَةُ فِي الْبَيْعِ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ

باب: فروخت ہونے والی چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے' اُس میں کوئی مصیبت لاحق ہو جانا

14243 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " مَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا وَبَتَّ بِهِ فَاَرَادَ الْمُبْتَاعُ اَنْ يَقْبِضَهُ فَقَالَ الْبَائِعُ: لَا اُعْطِيكَهُ حَتّٰى تَقْضِيَنِي، فَهَلَكَ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ؛ لِاَنَّهُ ارْتَهَنَهُ، فَاِنْ قَالَ: خُذْ مَتَاعَكَ فَقَالَ: دَعْهُ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكَ مَنْ يَقْبِضُهُ فَهَلَكَ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ " قَالَ مَعْمَرٌ: فَاِنْ سَكَتَا جَمِيعًا فَاِنَّ حَمَّادًا، وَابْنَ شُبْرُمَةَ، وَغَيْرَهُ لَا يَرَوْنَهُ شَيْئًا حَتّٰى يَقْبِضَ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر اسے قبضے میں لینے کا ارادہ کرتا ہے' تو فروخت کرنے والا یہ کہتا ہے: میں تمہیں یہ اس وقت تک ادا نہیں کروں گا' جب تک تم مجھے پوری ادائیگی نہیں کر دیتے اور پھر وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے' تو یہ چیز فروخت کرنے والے کے مال میں سے' ہلاکت کا شکار ہوگی' کیونکہ یہ چیز اس نے رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی۔

اگر فروخت کرنے والا یہ کہتا ہے: تم اپنا سامان وصول کر لو اور خریدار یہ کہتا ہے: تم اسے اپنے پاس رکھو' میں تمہارے پاس وہ

آدمی بھجواؤں گا جو تم سے یہ وصول کرلے گا اور پھر وہ چیز ہلاکت کا شکار ہوجاتی ہے' تو پھر یہ چیز خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر وہ دونوں اس بارے میں خاموش رہتے ہیں' تو حماد اور ابن شریح اور دیگر حضرات اِسے کچھ بھی نہیں سمجھتے' جب تک خریدار اسے قبضے میں نہیں لیتا۔

14244 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' طاؤس کے قول کے مطابق نقل کیا ہے' جو سفیان ثوری سے منقول ہے۔

14245 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ يَبِيعُ الرَّجُلَ السِّلْعَةَ فَيَقُوْلُ: خُذْهَا، فَيَقُوْلُ الْمُبْتَاعُ: دَعْهَا عِنْدَكَ فَيَمُوتُ قَالَ: اِذَا عَرَضَهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَقْبَلْهَا فَهِيَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي، قَالَ سُفْيَانُ: " وَاَمَّا اَصْحَابُنَا فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، حَتّٰى يَقْبِضَهَا "

٭٭ سفیان ثوری نے ابن عون کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص کو کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم اسے وصول کرلو' تو خریدار اسے کہتا ہے: یہ تم اپنے پاس ہی رکھو' پھر اس کا انتقال ہوجاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب اس شخص نے خریدار کو اس کی پیش کش کی اور دوسرے شخص نے اسے قبول نہیں کیا' تو بھی یہ خریدار کا مال ہی شمار ہوگا۔

سفیان کہتے ہیں: جہاں تک ہمارے اصحاب کا تعلق ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا اُس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک خریدار اُسے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتا۔

14246 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَا: الضَّمَانُ عَلَى الْبَائِعِ حَتّٰى يَقْبِضَهُ الْمُبْتَاعُ

٭٭ اشعث نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تک خریدار چیز کو اپنے قبضے میں نہیں لیتا' اُس وقت تک (نقصان ہونے کی صورت میں) ضمان' فروخت کرنے والے کے ذمہ لازم ہوگا۔

14247 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَوَضَعَهَا عَلٰى يَدَىْ رَجُلٍ يَسْتَبْرِئُهَا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَحِيضَ فَهِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ

٭٭ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر وہ کسی شخص کے سپرد کردیتا ہے' تاکہ وہ اس کا استبراء کروالے اور پھر اس کنیز کو ایک حیض آنے سے پہلے اس کنیز کا انتقال ہوجاتا ہے' تو وہ کنیز' فروخت کرنے والے کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

14248 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي الْجَارِيَةِ يَضَعُهَا الْبَيِّعَانُ تَسْتَبْرِءُ فَهَلَكَتْ قَالَ: اِذَا لَمْ يَقْبِضْهَا الْمُبْتَاعُ فَهِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ، عَنْ اَصْحَابِنَا

٭٭ سفیان ثوری' ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے خرید و فروخت کرنے والے' ایسی حالت رکھ دیتے ہیں کہ

تا کہ اس کا استبراء ہو جائے اور پھر وہ ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر خریدار نے اسے اپنے قبضے میں نہیں لیا تھا' تو یہ فروخت کرنے والے کے مال کا حصہ شمار ہوگی انہوں نے ہمارے اصحاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

14249 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هِيَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ، مَا لَمْ يَتَبَيَّنْ حَمْلُهَا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی' جب تک اس کا حمل واضح نہیں ہوتا۔

14250 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: هِيَ مَنِ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ الضَّمَانُ، الْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ اس کے مال کا حصہ شمار ہوگی' جس کے بارے میں ضمان کی شرط عائد کی گئی تھی' خواہ وہ فروخت کرنے والا ہو' یا خریدار ہو۔

14251 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبًا، فَلَمْ يَقْبِضْهُ الْمُبْتَاعُ حَتّٰى خَلَفَهُ آخَرُ، فَقَوَّمَ الثَّوْبَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَقَوَّمَ الثَّوْبَ بِخَمْسَةٍ قَالَ: ثَمَنُهُ لِلْبَائِعِ، لِاَنَّ الْمُبْتَاعَ لَمْ يَكُنْ ضَمِنَهُ، فَلَا يَكُوْنُ لَهُ رِبْحُ مَا لَمْ يَضْمَنْ

٭٭ سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی کپڑا فروخت کرتا ہے اور خریدار اسے قبضے میں نہیں لیتا' یہاں تک کہ دوسرا شخص فروخت کرنے والے کے پاس آتا ہے اور وہ کپڑے کی قیمت دس درہم لگا دیتا ہے' حالانکہ پہلے شخص نے کپڑے کی قیمت پانچ درہم لگائی تھی' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کی قیمت' فروخت کرنے والے کو ملے گی' کیونکہ خریدار اس کا ضامن نہیں بنا ہے' تو جس چیز کا وہ ضامن نہیں بنا ہے' اس کا منافع اسے نہیں ملے گا۔

بَابُ: التَّوْلِيَةُ فِي الْبَيْعِ وَالْإِقَالَةِ

باب: بیع تولیہ اور اقالہ

14252 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ فِي الطَّعَامِ، وَغَيْرِهِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اناج اور دیگر چیزوں کے بارے میں تولیہ' بیع کی ایک قسم ہے۔

14253 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالتَّوْلِيَةِ، اِنَّمَا هُوَ مَعْرُوفٌ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: تولیہ میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ ایک مناسب کام ہے۔

14254 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، وَزَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيْرِيْنَ، وَعَنْ فِطْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالُوا: التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: وَالشِّرْكَةُ بَيْعٌ، وَلَا يُشَرَّكُ حَتّٰى يَقْبِضَ

٭٭ عامر شعبی، حسن بصری، ابن سیرین، حکم کے بارے میں یہ بات منقول ہے، یہ حضرات کہتے ہیں: تولیہ ایک قسم کی بیع ہے۔
سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: شرکت بھی بیع ہے اور شرکت اس وقت تک نہیں ہو سکتی، جب تک آدمی مال کو قبضے میں نہیں لے لیتا۔

14255 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالتَّوْلِيَةِ اِنَّمَا هُوَ مَعْرُوفٌ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: لَا، حَتّٰى يَقْبِضَ وَيُكَالَ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے، تولیہ میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک مناسب کام ہے۔

راوی کہتے ہیں: ابن سیرین فرماتے ہیں: جی نہیں! (یعنی ایسا اس وقت نہیں ہو سکتا) جب تک آدمی اسے قبضے نہیں لے لیتا اور اسے ماپ نہیں لیا جاتا۔

14256 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، كَرِهَا التَّوْلِيَةَ اِلَّا اَنْ يُكْتَالَ

٭٭ ابن تیمی نے، اپنے والد کے حوالے سے، حسن بصری اور محمد بن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے تولیہ کو مکروہ قرار دیا ہے، البتہ اگر اسے ماپ لیا گیا ہو، تو حکم مختلف ہے۔

14257 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّوْلِيَةُ، وَالْاِقَالَةُ، وَالشِّرْكَةُ سَوَاءٌ لَا بَاْسَ بِهِ

وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَبِيعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا مُسْتَفَاضًا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَيَسْتَوْفِيَهُ اِلَّا اَنْ يُشْرِكَ فِيْهِ اَوْ يُوَلِّيَهُ اَوْ يُقِيلَهُ

٭٭ معمر نے ربیعہ کے حوالے سے، سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تولیہ، اقالہ اور شرکہ، برابر کی حیثیت رکھتے ہیں، ان میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے، ایک حدیث نقل کی ہے: جو مدینہ منورہ میں مشہور ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی اناج خریدے، تو اُسے، اُس وقت تک، آگے فروخت نہ کرے، جب تک اُسے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتا اور پوری طرح ماپ نہیں لیتا، البتہ اگر اُس نے اس میں بیع شرکہ کی ہو، یا اس میں بیع تولیہ کی ہو، یا اقالہ کی ہو، تو حکم مختلف ہوگا''۔

14258 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ شَرِيْكَيْنِ ابْتَاعَا سِلْعَةً، ثُمَّ

اَخْرَجَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ بِشَقٍّ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ فِيْمَا لَا يُكَالُ، وَلَا يُوْزَنُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے دو شراکت داروں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کوئی سامان خریدتے ہیں اور پھر اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے کچھ فائدہ نکال لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ ایسی چیز ہو جس کو ماپا نہ جاتا ہو اور وزن نہ کیا جاتا ہو۔

14259 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: لَا بَأْسَ فِي شَرِيكَيْنِ بَيْنَهُمَا مَتَاعٌ، اَوْ عَرْضٌ لَا يُكَالُ، وَلَا يُوْزَنُ، لَا بَأْسَ بِاَنْ يَسْتَبْرِئَهُ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يَقْتَسِمَا

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اِس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب دو شراکت داروں کے درمیان زمین یا کوئی ایسا سامان ہو جسے نہ ماپا جاتا ہو اور نہ ہی وزن کیا جاتا ہو اس میں کوئی حرج نہیں اس کی تقسیم سے پہلے اُن میں سے کوئی ایک اس سے برائت کا اظہار کر دے۔

14260 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَجُلٍ لَهُ سَهْمٌ فِي غَنَمٍ، اَيَبِيعُهُ قَبْلَ اَنْ يُقَسَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: قَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقَسَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَغَانِمَ يَكُونُ فِيهَا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا يَدْرِي كَمْ سَهْمُهُ مِنَ الْمَغَانِمِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کا بکریوں میں ایک حصہ ہوتا ہے تو کیا وہ تقسیم سے پہلے اسے فروخت کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے تو مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُسے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے فرمایا: مالِ غنیمت میں سونا اور چاندی بھی ہوتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا مالِ غنیمت میں سے حصہ کتنا بنتا ہے؟ (اِس لئے اُس کا حکم مختلف ہوگا)

بَابُ: الْبَيِّعَانُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا

باب: خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا اختیار رہتا ہے) جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے

14261 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: ابْتَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ مِنْ اَعْرَابِيٍّ بَعِيرًا - اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْبَيْعِ: اخْتَرْ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ: عَمَّرَكَ اللّٰهُ مَنْ اَنْتَ؟ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَارَ بَعْدَ الْبَيْعِ

✽ ✽ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اعلانِ نبوت سے پہلے ایک دیہاتی سے ایک اونٹ یا کوئی اور چیز خریدی، سودا ہو جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اختیار کر سکتے ہو (یعنی تم سودا ختم کر سکتے ہو) اس دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کی جانب دیکھا اور بولا: اللہ تعالیٰ آپ کو آباد رکھے! آپ کون ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: جب اسلام آ گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے سودا ہو جانے کے بعد بھی (ختم کر دینے کے) اختیار کو برقرار رکھا۔

14262 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَيِّعَانُ بِالْخِيَارِ، مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، اَوْ يَكُنْ بَيْعُ خِيَارٍ

✽ ✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار رہتا ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے، یا پھر ویسے ہی اُس سودے میں اختیار (کی شرط ہو، تو حکم مختلف ہوگا)۔

14263 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

14264 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ، وَالتَّخْيِيْرُ عَنْ صَفْقَةٍ

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سودا باہمی رضامندی سے ہوتا ہے، اور اختیار، سامان کے بارے میں ہوتا ہے''

14265 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

✽ ✽ عبداللہ بن دینار نے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خرید و فروخت کرنے والے، دونوں افراد کے درمیان اس وقت تک سودا مکمل نہیں ہوگا، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے، البتہ اگر اختیار والا سودا ہو، تو حکم مختلف ہوگا''۔

14266 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا مَشٰى سَاعَةً قَلِيْلًا لِيَقْطَعَ الْبَيْعَ ثُمَّ يَرْجِعَ

✽ ✽ اسماعیل بن امیہ نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خرید لیتے تھے، تو وہ تھوڑا سا چل کر اس جگہ سے ہٹ جاتے تھے، تاکہ سودے کے بارے میں (دوسرے فریق کا) اختیار ختم ہو جائے، پھر وہ اس جگہ واپس آ جاتے تھے۔

14267 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ عَتَّابٍ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَهُ بِفَرَسٍ لَهُ، فَلَمَّا بَاعَهُ خَيَّرَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اخْتَرْ، فَخَيَّرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: هٰكَذَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ

❋❋ ابوعتاب نے ابوزرعہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ان کے ساتھ اُن کے گھوڑے کی قیمت طے کی' جب انہوں نے اسے فروخت کردیا تو انہوں نے دوسرے فریق کو تین مرتبہ اختیار دیا' وہ بولے: تم اختیار کرو! یوں ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو تین مرتبہ اختیار دیا پھر ابوزرعہ نے بتایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سودا اسی طرح باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔

14268 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَهْلِ الْبَقِيْعِ فَنَادٰی بِصَوْتِهٖ: يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ، لَا يَتَفَرَّقْ بَيِّعَانِ اِلَّا عَنْ رِضًى

❋❋ ایوب نے' ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بقیع کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں ارشاد فرمایا:

''اے اہل بقیع! خرید و فروخت کرنے والے دونوں افراد' باہمی رضامندی کے بعد ہی' ایک دوسرے سے جدا ہوں''۔

14269 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: شَهِدْتُهُ يُخْتَصَمُ اِلَيْهِ فِیْ رَجُلٍ اشْتَرٰی مِنْ رَجُلٍ بَيْعًا، فَقَالَ: اِنِّیْ لَمْ اَرْضَهُ، فَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ قَدْ رَضِيْتَهُ قَالَ: بَيِّنَتُكَ اَنَّكُمَا صَادَرْتُمَا عَنْ رِضًى بَعْدَ الْبَيْعِ اَوْ خِيَارٍ، اَوْ يَمِيْنُهُ بِاللّٰهِ مَا تَصَادَرْتُمَا عَنْ تَرَاضٍ بَعْدَ الْبَيْعِ وَلَا خِيَارٍ

❋❋ ابن سیرین نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں اُس وقت اُن کے پاس موجود تھا' جب ان کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا: ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ کوئی سودا طے کیا تھا' تو اس نے کہا: میں اس سے راضی ہوں اور دوسرے نے کہہ دیا: میں اس سے راضی ہوں' تو قاضی شریح نے فرمایا: تمہارے فراہم کردہ ثبوتوں سے تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تم لوگ سودا طے ہو جانے کے بعد باہمی رضامندی سے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تھے' یا پھر یہ ہے کہ تم اللہ کے نام کی قسم اٹھاؤ کہ تم لوگ سودا ہو جانے کے بعد' باہمی رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے تھے' اور اس سودے میں (سودا ختم کرنے کے) اختیار کی شرط بھی نہیں تھی۔

14270 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، يَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا التَّخْيِيْرُ اِلَّا بَعْدَ الْبَيْعِ

❋❋ سفیان بن عیینہ نے' سلیمان احول کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اللہ کے نام کا حلف اٹھایا کہ اختیار دینا' سودا ہو جانے کے بعد ہوتا ہے۔

14271 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:

الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

✵✵ امام شعبی نے' قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے) کا اختیار رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے۔

14272 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَرَى الْبَيْعَ جَائِزًا بِالْكَلَامِ اِذَا تَبَايَعَا، وَاِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا

✵✵ مغیرہ نے یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم نخعی کلام کے ذریعے سودا درست ہو جانے کے قائل تھے' جبکہ خرید و فروخت ہو چکی ہو' اگرچہ لوگ جسمانی طور پر' ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں۔

14273 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، يَرْفَعُهُ اِلٰى عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ بِمِنًى حِيْنَ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ: "اِنَّ النَّاسَ قَائِلُوْنَ غَدًا: مَاذَا قَالَ عُمَرُ؟ اَلَا وَاِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ صَفْقَةٍ، اَوْ خِيَارٍ، وَالْمُسْلِمُ عِنْدَ شَرْطِهِ

قَالَ سُفْيَانُ: وَالصَّفْقَةُ بِاللِّسَانِ

✵✵ حجاج نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو انہوں نے فرمایا: لوگ کل یہ پوچھیں گے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کہا تھا؟ خبردار! سودا یا تو ''صفقہ'' سے ہوتا ہے' یا اختیار کے ساتھ ہوتا ہے' اور مسلمان اپنی مقرر کردہ شرط کی پابندی کرتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ''صفقہ'' زبان کے ذریعے ہوتا ہے۔

14274 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ كِنَانَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ حِيْنَ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَهُمْ بِمِنًى: اسْمَعُوْا مَا اَقُوْلُ لَكُمْ، وَلَا تَقُوْلُوْا قَالَ عُمَرُ، وَقَالَ عُمَرُ، اَلْبَيْعُ عَنْ صَفْقَةٍ، اَوْ خِيَارٍ، وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ شَرْطُهُ

✵✵ محمد بن خالد بن زبیر نے' کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور لوگ اس وقت منیٰ میں موجود تھے' تو انہوں نے فرمایا: میں جو تمہیں کہنے لگا ہوں' وہ سنو! یہ نہ کہنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کہا تھا؟ تو عمر یہ کہتا ہے: سودا صفقہ سے (یعنی زبانی طور پر طے) ہوتا ہے' یا اختیار کے ساتھ ہوتا ہے' اور ہر مسلمان اپنی طے کردہ شرط کا پابند ہوتا ہے۔

بَابُ: الْاِشْتِرَاءُ عَلَى الرِّضَى، وَهَلْ يَكُوْنُ خِيَارٌ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ؟

باب: رضامندی کے ساتھ کوئی چیز خریدنا' نیز کیا تین دن سے زیادہ بھی اختیار ہو سکتا ہے؟

14275 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَى قَالَ: الْخِيَارُ لِكِلَيْهِمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا عَنْ رِضًى

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے ایک شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو رضا مندی کے ساتھ کوئی سامان خرید لیتا ہے طاؤس فرماتے ہیں: جب تک باہمی رضا مندی کے ساتھ وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اس وقت تک ان دونوں کے پاس اُس سودے کو ختم کرنے کا اختیار رہے گا۔

14276 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: "كُنْتُ اَبْتَاعُ اِنْ رَضِيتُ حَتّٰى ابْتَاعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُطِيعٍ بُخْتِيَّةً اِنْ رَضِيَهَا قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ يَرْضَى، ثُمَّ يَدَعُ، فَكَاَنَّمَا اَيْقَظَنِيْ، فَكَانَ يَبْتَاعُ ثُمَّ يَقُوْلُ: هَا اِنْ اَخَذْتَ"

✵✵ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر میں راضی ہوا تو میں خرید لوں گا' یہاں تک کہ میں عبداللہ بن مطیع سے ایک بختی اونٹ بھی خرید لوں گا' اگر وہ بھی اس سے راضی ہوئے' وہ فرماتے ہیں: ایک شخص راضی ہوتا ہے' پھر ترک کر دیتا ہے' گویا کہ انہوں نے مجھے بیدار کیا' جب وہ کوئی چیز خریدتے تھے' تو وہ فرماتے تھے: یہ تم لے لو۔

14277 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبًا، فَقَالَ: قَدْ اَخَذْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا، اَيَشْتَرِطُ اِنْ رَضِيتُهُ؟ قَالَ: اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ لِلرِّضٰى اَجَلًا فَالْبَيْعُ مَرْدُوْدٌ، اَيُّهُمَا شَاءَ رَدَّهُ

✵✵ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جو کوئی کپڑا فروخت کرتا ہے' اور یہ کہتا ہے: میں نے اسے اتنی رقم کے عوض کے میں حاصل کیا تھا' تو کیا وہ یہ شرط عائد کرے گا کہ اگر میں اس سے راضی ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ شخص رضا مندی کے لئے کسی متعین مدت کا تعین نہیں کرتا' تو پھر یہ سودا کالعدم شمار ہوگا' اُن دونوں میں سے جو چاہے گا' وہ اسے مسترد کر دے گا۔

14278 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِذَا بِعْتَ شَيْئًا عَلَى الرِّضَى، وَنَقَدَكَ الْوَرِقَ، فَلَا تَخْلِطْهَا بِغَيْرِهَا حَتّٰى تَنْظُرَ، اَيَاْخُذُ اَمْ يَرُدُّ؟

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم باہمی رضا مندی کے ساتھ کوئی چیز فروخت کرو اور دوسرا فریق تمہیں چاندی نقد دیدے' تو تم اس رقم کو دوسری رقم کے ساتھ اس وقت تک نہ ملاؤ' جب تک تم اس بات کا جائزہ نہیں لے لیتے' کیا وہ شخص اس چیز کو لے گا؟ یا واپس کر دے گا؟

14279 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ بَيْعًا فَقَالَ: اِنْ جِئْتَنِيْ بِالنَّقْدِ اِلٰى يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، وَاِلَّا فَلَا بَيْعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ، فَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَاخْتَصَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَنْتَ اَخْلَفْتَهُ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کوئی چیز خریدی اور پھر کہا: اگر تم فلاں' فلاں دن تک میرے پاس رقم لے کر آ گئے' تو ٹھیک ہے' ورنہ میرے اور تمہارے درمیان سودا نہیں رہے گا' وہ شخص اگلے دن رقم لے کر آ گیا' تو وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے' تو قاضی شریح نے کہا: تم نے اس کے

ساتھ وعدے کی خلاف ورزی کی ہے۔

14280 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ هٰذَا بَيْعٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس فرماتے ہیں: یہ بیع شمار نہیں ہوگی۔

بَابٌ: السِّلْعَةُ تُؤْخَذُ عَلَى الرِّضٰى فَتَهْلَكُ

باب: جب کوئی سامان رضامندی سے حاصل کرلیا جائے اور پھر وہ ہلاک ہوجائے؟

14281 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى سِلْعَةً عَلَى الرِّضٰى، وَسَمَّى الثَّمَنَ فَهَلَكَتْ قَالَ: يَضْمَنُ

** امام شعبی نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جو رضامندی کے ساتھ کوئی سامان خرید لیتا ہے اور قیمت کا تعین کردیتا ہے اور پھر وہ سامان ہلاک ہوجاتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: وہ شخص ضامن ہوگا۔

14282 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا رَضِيَ، فَاِنْ حَلَفَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

** معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ شخص اللہ کے نام پر قسم اٹھائے گا کہ وہ راضی نہیں تھا اگر وہ قسم اٹھا لے گا تو پھر اس پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

14283 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا ذَهَبَ عَلٰى سَوْمٍ وَّلَمْ يُسَمِّ الثَّمَنَ، فَهَلَكَتْ، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

** سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سودا طے کرلے اور قیمت کا تعین نہ کرے اور پھر سامان ہلاکت کا شکار ہوجائے تو پھر اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

14284 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً عَلٰى اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا، وَقَطَعَ الثَّمَنَ، فَمَاتَتْ قَالَ: يَضْمَنُ

** امام شعبی نے سلمان بن ربیعہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو دوسرے شخص سے کوئی سامان خریدتا ہے اس شرط پر کہ وہ اس سامان کا جائزہ لے گا اور وہ قیمت کا تعین کردیتا ہے اور پھر وہ سامان ضائع ہوجاتا ہے تو سلمان بن ربیعہ نے کہا: وہ شخص ضامن ہوگا۔

14285 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ فِي رَجُلٍ اَخَذَ ثَوْبًا مِنْ رَجُلٍ فَقَالَ: اذْهَبْ بِهٖ فَاِنْ رَضِيتَهُ اَخَذْتَهُ، فَبَاعَهُ قَبْلَ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الرَّجُلِ، فَقَالَ: هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ حِيْنَ بَاعَهُ قَالَ عَمْرٌو: فَسَاَلْتُ عِكْرِمَةَ فَقَالَ: لَا يَحِلُّ لَهُ الرِّبْحُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَوْلُ طَاوُسٍ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵ عمرو بن مسلم نے طاؤس کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص سے کپڑا حاصل کرتا ہے اور کہتا ہے: تم اسے لے جاؤ اور اگر تم اس سے راضی ہوئے تو رکھ لینا' پھر وہ اس شخص کی طرف واپس جانے سے پہلے ہی اسے فروخت کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: یہ اس کے لئے جائز ہوگا' جب اسے فروخت کیا ہوگا۔

عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کا منافع اس شخص کے لئے حلال نہیں ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

14286 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَكَّارٌ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُسْاَلُ عَنْهَا، فَقَالَ: هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ حِيْنَ بَاعَهُ

✵ بکار بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو سنا: اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: جب وہ اسے فروخت کرے گا' تو یہ اس کے لئے درست ہوگا۔

14287 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ بَاعَ شَيْئًا بِرِضًى فَسَمَّى الْمُشْتَرِي اَجَلًا يَرُدُّهُ فِيهِ، فَاِنْ حَبَسَهُ فَوْقَ الشَّرْطِ الَّذِي ضَرَبَهُ لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ الْبَيْعُ، وَاِنْ هَلَكَ الْمُشْتَرِي فِي الشَّرْطِ قَبْلَ اَنْ يَعْلَمَ رَضِيَ، اَوْ لَمْ يَرْضَ لَزِمَ وَرَثَتَهُ، فَاِنْ مَاتَ الْبَائِعُ، وَالْمُشْتَرِي فِي اَجَلِهِ فَهُوَ عَلٰى شَرْطِهِ يَرُدُّهُ عَلٰى وَرَثَةِ الْبَائِعِ اِنْ شَاءَ

✵ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو رضا مندی کے ساتھ فروخت کر دیتا ہے' اور پھر خریدار مدت کا تعین کر دیتا ہے' جس میں وہ چیز اسے واپس کرے گا' تو اگر وہ مشروط مدت کے بعد بھی' وہ چیز اپنے پاس رکھتا ہے' تو پھر یہ سودا طے شدہ ہو جائے گا اور اگر خریدار کے شرط عائد کر دینے کے بعد اور رضامندی کا علم ہونے سے پہلے خریدار انتقال کر جاتا ہے' تو پھر اس کے ورثاء پر یہ سودا لازم ہوگا' اگر فروخت کرنے والا انکار کرتا ہے' اور خریدار کی مخصوص مدت ابھی باقی ہے' تو وہ اپنی شرط پر برقرار رہے گا' اگر وہ چاہے' تو فروخت کرنے والے کے ورثاء کو وہ چیز واپس کر دے گا۔

14288 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ ثَوْبَيْنِ عَلٰى اَنْ يَرْضٰى اَحَدُهُمَا فَهَلَكَا جَمِيعًا وَقَدْ سَمَّيَا الثَّمَنَ قَالَ: يُغَرَّمُ اَنْصَافُ اَثْمَانِهِمَا، فَاِنْ هَلَكَ اَحَدُهُمَا ضَمِنَهُ

✵ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں بارے میں فرمایا: جو دوسرے شخص سے دو کپڑے لیتا ہے' اس شرط پر کہ ان دونوں میں سے ایک سے راضی ہوگا' پھر وہ دونوں ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان دونوں نے قیمت کا تعین کیا ہوتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ان دونوں کپڑوں کی قیمت کا نصف' تاوان کے طور پر ادا کیا جائے گا' کیونکہ ان دونوں میں سے اگر ایک ہلاکت کا شکار ہوتا ہے' تو وہ اس کا ضامن ہوتا۔

بَابُ: الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ

باب: سودے کے بارے میں شرط عائد کرنا

14289 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِیُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ بَيْعٍ فِيهِ شَرْطٌ، فَالشَّرْطُ بَاطِلٌ اِلَّا الْعَتَاقَةَ، وَكُلُّ نِكَاحٍ فِيهِ شَرْطٌ، فَالشَّرْطُ بَاطِلٌ اِلَّا الطَّلَاقَ

✻✻ معمر اور سفیان ثوری نے' منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر وہ سودا جس میں کوئی شرط عائد کر دی جائے' تو وہ شرط باطل شمار ہوگی' البتہ (غلام یا کنیز کے سودے میں) آزاد کرنے کی شرط کا حکم مختلف ہے' اور ہر نکاح' جس میں کوئی شرط عائد کی جائے' تو وہ شرط کالعدم شمار ہوگی' البتہ طلاق کا معاملہ مختلف ہے۔

14290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِی نُجَيْحٍ قَالَ: مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا، وَنَقَصَ مِنْهُ مِنَ الثَّمَنِ، فَالشَّرْطُ بَاطِلٌ، وَيُرَدُّ اِلَيْهِ مَا نَقَصَ

✻✻ معمر نے ابن ابونجیح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کوئی شرط عائد کرے اور اس وجہ سے قیمت میں کمی کر دے' تو وہ شرط کالعدم شمار ہوگی اور جو کمی اس نے کی تھی' اُس کے حوالے سے' اس سے دوبارہ رجوع کیا جائے گا۔

14291 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: اَرَادَ ابْنُ مَسْعُودٍ اَنْ يَشْتَرِیَ مِنِ امْرَاَتِهِ جَارِيَةً يَتَسَرَّى بِهَا، فَقَالَتْ: لَا اَبِيعُكَهَا حَتّٰی اَشْتَرِطَ عَلَيْكَ اَنَّكَ اِنْ تَبِيعَهَا بِعْتَنِيْ، فَاَنَا اَوْلٰی بِهَا بِالثَّمَنِ قَالَ: حَتّٰی اَسْاَلَ عُمَرَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا وَفِيهَا شَرْطٌ لِاَحَدٍ

✻✻ عبیداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے ایک کنیز خریدنے کا ارادہ کیا' جو ان کی بیوی کی ملکیت تھی' اس خاتون نے کہا: میں یہ آپ کو اس وقت تک فروخت نہیں کروں گی' جب تک آپ پر یہ شرط عائد نہیں کرتی کہ اگر آپ نے اسے فروخت کیا' تو یہ آپ مجھے ہی فروخت کریں گے۔ کیونکہ قیمت کے عوض میں' میں اس کی زیادہ حقدار ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پہلے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کرلوں' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کنیز کے پاس نہ جانا' جب تک اس کنیز کے بارے میں' کسی کے لئے بھی کوئی شرط موجود ہے۔

14292 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، اَنَّ عَائِشَةَ، كَرِهَتْ اَنْ تُبَاعَ الْاَمَةُ بِشَرْطٍ

✻✻ عاصم بن عبیداللہ نے' قاسم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو مکروہ قرار دیتی ہیں کہ کسی کنیز کو مشروط طور پر فروخت کیا جائے۔

14293 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: بِعْتُ جَارِيَةً لِاَبِی وَشَرَطْتُ اَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ، فَقُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: فَاِنَّ عُمَرَ قَالَ: لَا تَقْرَبْهَا وَلِاَحَدٍ فِيهَا شَرْطٌ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا شَرْطٌ اِنَّمَا هُوَ لِنَفْسِهَا

✻✻ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد کو ایک کنیز فروخت کی اور یہ شرط عائد کی

: کہ نہ تو اسے فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی ہبہ کیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں: ایسی کنیز کے پاس مت جاؤ جس کے بارے میں کسی کے حق میں کوئی شرط موجود ہو؟ تو طاؤس کے صاحبزادے نے کہا: اس کنیز میں کوئی شرط نہیں ہے (جس کا میں ذکر کر رہا ہوں) وہ چیز اس کی ذات کے لئے ہے۔

14294 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْبَيْعَ فَيَقُوْلُ الْبَايِعُ لِلْمُشْتَرِى: لَيْسَ عَلَيْكَ غُرْمٌ اِنْ وَضَعْتَ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بَيْعٌ

✿✿ یحییٰ بن کثیر نے عکرمہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کوئی چیز خریدتا ہے تو فروخت کرنے والا خریدار سے کہتا ہے: اگر تم کمی کر دو تو تم پر کوئی تاوان نہیں ہوگا عکرمہ فرماتے ہیں: یہ بیع نہیں ہے۔

14295 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي جَارِيَةٍ بِعْتُهَا مِنْ رَجُلٍ فَبَلَغَنِيْ عَنْهُ الْاِفْلَاسَ، فَقُلْتُ: خُذْ لِيْ مِنْهُ كَفِيلًا قَالَ: مَالُكَ حَيْثُ وَضَعْتَهُ، قُلْتُ: اِنِّيْ اشْتَرَطْتُ اَنِّيْ اِنْ اَدْرَكْتُنِيْ فَهَا نَفْسِي قَالَ: قَدْ اَقْرَرْتَ بِالْبَيْعِ، فَبَيِّنَتُكَ عَلَى الشَّرْطِ

✿✿ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے ایک ایسی کنیز کے بارے میں مقدمہ پیش کیا جسے میں نے ایک شخص کو فروخت کیا تھا پھر مجھے پتا چلا کہ وہ شخص مفلس ہو گیا ہے تو میں نے کہا: آپ اس کی طرف سے میرے لئے کسی کفیل کا بندوبست کر دیں انہوں نے فرمایا: تمہارا مال ہے تم جہاں چاہو اس کو رکھو۔ میں نے کہا: میں نے تو یہ شرط عائد کی ہے کہ اگر یہ مجھ تک پہنچ گئی تو یہ میری ذات ہے انہوں نے فرمایا: تم سودے کے بارے میں اقرار کر رہے ہو اور شرط کے بارے میں ثبوت پیش کرنا تم پر لازم ہے۔

14296 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعِيزَارِ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي ...... لِيْ عَلٰى رَجُلٍ، فَقُلْتُ: خُذْ لِيْ مِنْهُ كَفِيلًا حَتّٰى آتِي بِشُهُوْدٍ، فَقَالَ: اَتَيْتَ شُهُوْدُكَ فَلَمْ يَثْبُتْ عَلَيْهِ شَيْءٌ بَعْدَ ذٰلِكَ

✿✿ عبیداللہ بن عیزار بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے ایک ایسے شخص کے بارے میں مقدمہ پیش کیا جس سے میں نے کوئی چیز وصول کرنی تھی میں نے کہا: آپ اس کی طرف سے میرے لئے کسی کفیل کا بندوبست کر دیں یہاں تک کہ میں گواہ لے آؤں۔ انہوں نے فرمایا: تم اپنے گواہ لے کر آؤ گے اور پھر اس کے خلاف کوئی چیز ثابت نہیں ہو سکے گی۔

14297 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى الشَّعْبِيِّ فَقَالَتْ: اِنَّ ابْنَتِي بِيعَتْ عَلٰى اَنْ لَا تُبَاعَ قَالَ: ابْنَتُكِ عَلٰى شَرْطِهَا

✿✿ اسماعیل بن ابو خالد بیان کرتے ہیں: ایک خاتون امام شعبی کے پاس آئی اور بولی: میری بیٹی کو اس شرط پر فروخت کیا گیا ہے کہ اسے دوبارہ فروخت نہیں کیا جائے گا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری بیٹی اپنی شرط کے ساتھ مشروط رہے گی۔

14298 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: لِكُلِّ مُسْلِمٌ شَرْطُهُ

٭٭ سفیان ثوری نے شبیب بن غرقدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہر مسلمان' اپنی مقرر کردہ شرط کا پابند ہوگا۔

14299 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الرَّجُلَ الْجَارِيَةَ عَلٰى اَنَّكَ تَتَسَرَّاهَا، وَلَا تَبِيعُهَا، وَلَا تَعْزِلُهَا، وَعَلٰى اَنَّكَ اِنْ جِئْتَ بِالنَّقْدِ اِلٰى يَوْمِ كَذَا وَكَذَا وَاِلَّا فَلَا بَيْعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بَيْعٌ هِيَ مِنَ الْبَائِعِ، وَكُلُّ بَيْعٍ فِيهِ شَرْطٌ فَلَيْسَ بِيعًا قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی کو دوسرے شخص کو کنیز فروخت کرتا ہے' اس شرط پر کہ تم اسے اپنی کنیز بنا کر رکھو گے' اسے فروخت نہیں کرو گے' اس سے عزل نہیں کرو گے' اور یہ بھی شرط ہے کہ اگر تم فلاں' فلاں دن تک نقد لے آئے' تو ٹھیک ہے' ورنہ میرے اور تمہارے درمیان سودا کالعدم ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: یہ سودا ٹھیک نہیں ہے' کیونکہ یہ فروخت کرنے والے کی طرف سے شرائط ہیں' اور ہر وہ سودا جس میں شرط موجود ہو' وہ سودا نہیں ہوتا۔

راوی کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: الشَّرْطُ فِي الْكِرَاءِ

باب: کرائے کے بارے میں شرط عائد کرنا

14300 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اَكْتَرِي مِنْكَ اِلٰى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ سِرْتُ شَهْرًا، اَوْ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَاْسًا، وَكُرِهَ اَنْ يَقُوْلَ: اَكْتَرِي مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا عَلٰى اَنْ تَسِيرَ شَهْرًا، فَاِنْ سِرْتُ اَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتَ مِنْ كَذٰلِكَ كَذَا وَكَذَا "

٭٭ معمر نے قتادہ اور حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: میں تم سے مکہ تک کے لئے اتنے' اتنے رقم کے عوض کرائے پر (تمہاری خدمات حاصل کرتا ہوں)۔ اگر میں پورا مہینہ چلتا رہا' یا اتنا عرصہ چلتا رہا' تو تمہیں اضافی طور پر اتنی رقم مل جائے گی۔

تو قتادہ اور حماد دونوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا' البتہ اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ آدمی یہ کہے: میں تمہیں اتنی' اتنی رقم کے عوض میں کرائے پر حاصل کرتا ہوں' اس شرط پر کہ تم ایک مہینہ چلتے رہو گے' اور اگر میں ایک مہینے سے کم عرصہ تک سفر کرتا رہا' تو تمہارے معاوضے میں سے اتنی' اتنی رقم کم ہو جائے گی۔

14301 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ اَكْتَرٰى مِنْ

رَجُلٍ طَعَامًا لَهُ اِلٰى بَعْضِ هٰذِهِ الْمَعَادِنِ، فَقَالَ: اَكْتَرِى مِنْكَ بِكَذَا، وَكَذَا عَلٰى اَنْ تَسِيْرَ شَهْرًا فَاِنْ سِرْتَ اَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ فَطَعَامِى عَلَيْكَ بَيْعٌ، كُلُّ صَاعٍ بِدِرْهَمٍ قَالَ: لَا يَجُوْزُ هٰذَا الشَّرْطُ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص سے اس کا اناج کرائے کے طور پر حاصل کرتا ہے' جو بعض معادن تک ہوتا ہے' اور یہ کہتا ہے: میں تم سے اتنے' اتنے کرائے کے عوض حاصل کر رہا ہوں' اس شرط پر کہ تم ایک ماہ چلتے رہو گے' اور اگر تم ایک ماہ سے زیادہ چلتے رہے' تو میرا اناج تمہارے خلاف بیع ہوگا' جس میں ہر ایک صاع' ایک درہم کے بدلے میں ہوگا' تو انہوں نے فرمایا: یہ شرط درست نہیں ہے۔

14302 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِى رَجُلٍ يَتَكَارَى الطَّعَامَ اِلٰى مَعْدَنٍ، كُلُّ بَعِيْرٍ بِدِيْنَارَيْنِ، عَلٰى اَنْ تُوَافِيَنِى يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، فَاِنْ لَمْ تُوَافِيَنِى فِى يَوْمِ كَذَا، وَكَذَا فَعَلَيْكَ طَعَامِى بَيْعٌ، بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: هٰذَا لَا يَصْلُحُ

✻✻ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو معدن تک اناج لے جانے کے لئے کسی شخص کو کرائے پر حاصل کرتا ہے کہ ہر ایک اونٹ دو دینار کے عوض میں ہوگا' اس شرط پر کہ تم فلاں' فلاں دن تک مجھے پہنچا دو گے' اور اگر فلاں' فلاں دن تک مجھے نہ پہنچایا' تو میرا اناج سودے کے طور پر تم پر لازم ہوگا' جو ایک درہم کے عوض میں ہوگا' فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔

14303 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ فِى رَجُلٍ اكْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ ظَهْرَهُ، فَقَالَ: اِنْ لَمْ اَخْرُجْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ يَخْرُجْ يَوْمَئِذٍ وَّحَبَسَهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَرَطَ عَلٰى نَفْسِهِ شَرْطًا طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ اَجَزْنَاهُ عَلَيْهِ

✻✻ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک شخص کا یہ مقدمہ پیش ہوا' جس نے دوسرے شخص سے اس کی سواری کرائے پر لی تھی اور یہ کہا تھا: اگر میں فلاں' فلاں دن نہ نکلا' تو یہ' یہ اضافی ادائیگی ہوگی' اور پھر وہ شخص اس دن نہیں نکل پاتا اور اس دوسرے شخص کو اپنے ساتھ پابند رکھتا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: جو شخص اپنی رضا مندی کے ساتھ' کسی مجبوری کے بغیر اپنے اوپر کوئی شرط عائد کرے' تو ہم اسے اُس شرط کا پابند قرار دینگے۔

14304 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَكْتَرِى اِلٰى مَكَّةَ مُقْبِلًا، وَمُدْبِرًا بِكَذَا، وَكَذَا، فَاِنْ جَلَسْتَ فَلِيْ مِنَ الْكِرَاءِ كَذَا قَالَ: لَا

✻✻ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: ایک شخص کرائے پر بصرہ تک جانے اور واپس آنے کے لئے' اتنی' اتنی رقم کے عوض میں (سواری) لیتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اگر تم بیٹھ گئے' تو اِس کرائے میں سے اتنا' اتنا حصہ میرا رہے گا' انہوں نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا۔

14305 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ حَنْطَبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بَعِيرًا وَاَفْقَرَهُ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

✳✳ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک اونٹ خریدا اور انہیں مدینہ منورہ تک اُس اونٹ پر سوار ہو کر جانے کی اجازت دی۔

بَابُ: هَلْ يَسْتَوْضَعُ اَوْ يَسْتَزِيدُ بَعْدَمَا يَجِبُ الْبَيْعُ؟

باب: کیا سودا طے ہو جانے کے بعد (کسی ایک طرف سے قیمت میں) کمی یا اضافہ کروایا جا سکتا ہے؟

14306 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُسْتَوْضَعَ بَعْدَمَا يَجِبُ الْبَيْعُ

✳✳ ثوری نے جابر کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ بیع لازم ہو جانے کے بعد کوئی کمی کروائی جائے۔

14307 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ: اشْتَرٰى ابْنُ عُمَرَ بَعِيرًا فَمَرَّ بِهٖ عَلٰى قَوْمٍ فَاَخْبَرَهُمْ بِكَمْ اَخَذَهُ فَقَالُوا لَهُ: ارْجِعْ فَاسْتَوْضِعْ صَاحِبَهُ، فَاِنَّهُ سَيَضَعُ لَكَ، فَقَالَ: لَا، قَدْ رَضِيتُه

✳✳ ہارون بن رئاب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اونٹ خریدا اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو انہوں نے بتایا: انہوں نے اتنی رقم کے عوض اسے خریدا ہے تو ان لوگوں نے اُن سے کہا: آپ واپس جائیں اور اپنے مقابل فریق سے کمی کے لئے کہیں وہ آپ کو قیمت اور کم کر دے گا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! میں اس سے راضی ہوں۔

14308 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَنْ رَاٰى ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِخَادِمِهٖ: اِذَا ابْتَعْتَ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ فَلَا تَسْتَزِدْ شَيْئًا

✳✳ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے خادم کو یہ کہتے ہوئے دیکھا ہے: جب تم ایک درہم کے عوض میں گوشت خرید لو تو پھر مزید دینے کے لئے نہ کہنا۔

14309 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: مَرَّ عَلِيٌّ بِجَارِيَةٍ تَشْتَرِي لَحْمًا مِنْ قَصَّابٍ وَهِيَ تَقُوْلُ: زِدْنِيْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: زِدْهَا فَاِنَّهُ اَبْرَكُ لِلْبَيْعِ

✳✳ یونس بن ابواسحاق نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر ایک کنیز کے پاس سے ہوا جو قصائی

سے گوشت خرید رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی: مجھے تھوڑا سا اور دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے تھوڑا سا اور دے دو' کیونکہ یہ سودے کے لئے زیادہ برکت کا باعث ہوتا ہے۔

14310 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ اَبِیْ سِنَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَيْلِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَحَدَّثَنِيهِ اَجْلَحُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَيْلِ قَالَ: رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اشْتَرٰى قِتَّاءً بِدَرَاهِمَ، فَرَاَيْتُهُ يُنَازِعُ صَاحِبَهُ عَلٰى حَبْلٍ بَعْدَ مَا وَجَبَ الْبَيْعُ، فَلَا اَدْرِی اَيُّهُمَا غَلَبَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَخَذَهُ فَاحْتَمَلَهُ عَلٰى ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلَغَهُ الْقَصْرَ

✵✵ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے چند درہموں کے عوض میں ککڑی خریدی۔ پھر میں نے انہیں دیکھا کہ سودا طے ہو جانے کے بعد وہ اپنے مقابل فریق سے تھوڑی مزید کے لئے تکرار کر رہے تھے' پھر مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کون اس پر غالب آیا' انہوں نے اسے حاصل کر لیا اور اپنی پشت پر رکھا اور اسے اپنے گھر تک پہنچایا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَضَعُ مِنْ حَقِّهِ ثُمَّ يَعُودُ فِيهِ، وَبَيْعُ الْمُكْرَهِ

باب: جب کوئی شخص اپنے حق میں کوئی کمی کر دے اور پھر دوبارہ اپنے حق کی طرف آ جائے نیز زبردستی کی بیع کا حکم

14311 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِی رَجُلٍ يَضَعُ مِنْ حَقِّهِ طَائِفَةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهِ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِلَّذِی تَرَكَ لَهُ الْحَقَّ: بَيِّنَتُكَ اَنَّهُ تَرَكَهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَاْخُذَهُ، وَلَا يُجِيزُ الِاضْطِهَادَ وَلَا الضَّغْطَةَ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اپنے حق میں سے کچھ معاف کر دیتا ہے' اور پھر دوبارہ اپنے اصل حق پر اصرار کرتا ہے' اس کے بارے میں' میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے لیے حق کو ترک کیا تھا' اُس سے انہوں نے فرمایا: تمہارا ثبوت اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس (دوسرے فریق) نے اسے ترک کر دیا ہے' حالانکہ وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ اسے حاصل کر لے۔

قاضی شریح (دوسرے فریق کو) مجبور کرنے' اور شور شرابا کرنے کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

14312 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَتَبَ عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِلٰى رَجُلٍ بِالْجُنْدِ اَنْ يَقْضِیَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْ لَا يَقْضِیَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَسْاَلَ طَاوُسًا، فَسَاَلَهُ فَلَا اَدْرِی مَا كَانَ بَيْنَهُمَا غَيْرَ اَنِّی سَمِعْتُ اَبِی يَقُوْلُ: اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَجُوزُ بَيْعٌ مُكْرَهٌ

✸✸ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: عروہ بن محمد نے ''جند'' کے مقام پر موجود ایک شخص کو لکھا کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ انہوں نے اسے لکھا: کہ وہ ان کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرے' جب تک وہ طاؤس سے دریافت نہیں کر لیتا' جب اس نے طاؤس سے دریافت کیا' تو مجھے نہیں معلوم کہ ان کے درمیان کیا بات چیت ہوئی' البتہ میں نے اپنے والد (یعنی طاؤس) کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں یہ بات جانتا ہوں (یا تم یہ بات جان لو) کہ زبردستی کا سودا درست نہیں ہوتا۔

14313 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: الرَّجُلُ يُعَذِّبُ، اشْتَرِى مِنْهُ؟ قَالَ: لَا

✸✸ ابو ہیثم بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: ایک شخص دور کا ہوتا ہے تو کیا میں اس سے خرید لوں گو انہوں نے جواب دیا کہ جی نہیں۔

بَابُ: بَيْعُ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے' اُسے فروخت کرنا

14314 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرَةِ بِالتَّمْرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

✸✸ معمر نے' زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے عوض میں کھجور فروخت کرنے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

14315 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ

✸✸ امام مالک نے' نافع سے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی' آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو منع کیا ہے)۔

14316 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ: لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ الْعَاهَةَ لَتَكُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ

✸✸ معمر اور سفیان بن عیینہ نے' زہری کے حوالے سے' خارجہ بن زید کے حوالے سے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے مدینہ منورہ میں فرمایا: تم لوگ پھل کو اس وقت تک نہ خریدو' جب تک ثریا نمودار نہیں

ہو جاتا (یعنی پھل پک کر تیار نہیں ہو جاتا)۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سالم بن عبداللہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: عام طور پر' اُس کے بعد ہی پھلوں کو کوئی آفت لاحق ہوتی ہے۔

14317 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: "نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبِيضَ، وَعَنِ الْبُسْرِ حَتّٰى يَزْهُوَ قَالَ: وَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ: حَتّٰى يُفْرَكَ الطَّعَامُ"

* * معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اور بالی کے سفید ہونے سے پہلے اور کچی چیز کے پک جانے سے پہلے' اُسے فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہاں تک کہ اناج تیار ہو جائے۔

14318 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا اَدْرِي اَبَلَّغَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعَمَ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

* * عمرو بن دینار نے' طاؤس کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھے نہیں معلوم کہ کیا انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے؟ (یا یہ اُن کا اپنا قول ہے) وہ فرماتے ہیں:

"پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے' جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا"

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: "جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی"۔

14319 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْبُرِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ فِي اَكْمَامِهِ

* * سفیان بن عیینہ نے' عمرو کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ اپنی بالیوں کے اندر پک نہیں جاتی۔

14320 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ النَّجْرَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ابْتَاعَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ نَخْلًا فَلَمْ تُخْرِجِ السَّنَةُ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ تَسْتَحِلُّ دَرَاهِمَهُ، ارْدُدْ اِلَيْهِ دَرَاهِمَهُ، وَلَا تُسَلِّفَنَّ فِي نَخْلٍ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ: فَسَاَلْتُ مَسْرُوقًا مَا صَلَاحُهُ؟ فَقَالَ: يَحْمَارُّ، وَيَصْفَارُّ

* * ابواسحاق نے' نجرانی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کھجوروں کا درخت خریدا' تو اس سال کوئی پیداوار نہیں ہوئی' تو وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر

ہوئے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے درہم کس بنیاد پر حلال کرو گے؟ تم اس کے درہم اس کو واپس کر دو! اور آئندہ کھجور کے درخت کے بارے میں اس وقت تک سودا نہ کرنا، جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے مسروق سے دریافت کیا: اس کی صلاحیت ظاہر ہونے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ وہ (یعنی اس کا پھل) سرخ یا زرد ہو جائے۔

14321 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَفْرُكَ، وَعَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُطْعَمَ

✽✽ سفیان ثوری نے، اپنے ایک بزرگ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کے درخت کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جب تک وہ تیار نہیں ہو جاتا، اور دانے کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جب تک اسے اتار نہیں لیا جاتا اور پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا۔

14322 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْعَوْفِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا قَالَ: وَمَتٰى يَبْدُو صَلَاحُهَا؟ قَالَ: حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا، وَيَخْلُصَ طَيِّبُهَا

✽✽ ابن ابو لیلیٰ نے، عوفی کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"پھل کو اس وقت تک نہ خریدو، جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی"۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے اپنے استاذ سے دریافت کیا (یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا) کہ اس کی صلاحیت کب ظاہر ہوتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب وہ آفت سے بچ جاتا ہے، اور اس کا پاکیزہ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔

14323 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: اِذَا احْمَرَّ بَعْضُ النَّخْلِ، اَجْزَاَهُ اَنْ يَبِيعَهُ

✽✽ ہشام بن حسان نے، انس بن سیرین کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کھجور کے درخت کا کچھ حصہ سرخ حصہ ہو جائے، تو اسے فروخت کرنا درست ہوتا ہے۔

14324 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَهِشَامٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

14325 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِي الَّذِي يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ، ثُمَّ تُثْمِرُ اُخْرٰى، قَالَ لَهُ: مَا خَرَجَ اَوَّلَ مَرَّةٍ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو پھل خریدتا ہے اور پھر وہ درخت دوسرا پھل دے دیتا ہے انہوں نے اس سے فرمایا: جو پہلی مرتبہ نکلا تھا وہ اسے ملے گا۔

14326 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالَا: لَا يُبَاعُ ثَمَرُ النَّخْلِ حَتّٰى يَحْمَارَّ وَيَصْفَارَّ

٭٭ معمر نے جابر نامی راوی کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کھجور کے درخت کے پھل کو اس وقت تک فروخت نہ کیا جائے جب تک وہ سرخ یا زرد نہیں ہو جاتا۔

14327 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَعْفُرَ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَاعَ الْبُسْرُ حَتّٰى يَصْفَرَّ، وَالْعِنَبُ حَتّٰى يَسْوَدَّ، وَالْحَبُّ حَتّٰى يَشْتَدَّ فِي اَكْمَامِهِ

٭٭ محمد بن راشد نے یزید بن یعفر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کچی کھجور کو فروخت کیا جائے جب تک وہ زرد نہیں ہو جاتی یا کچے انگور کو فروخت کیا جائے جب تک وہ سیاہ نہیں ہو جاتا یا دانے کو فروخت کیا جائے جب تک وہ بالی کے اندر پک نہیں جاتا۔

14328 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اُطْعِمَ الثَّمَرُ حَلَّ بَيْعُهُ قَالَ: وَاِذَا كَانَ مَطْعَمُهُ اَكْثَرَ مِنَ الْاٰخَرِ حَلَّ بَيْعُهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب پھل کھانے کے قابل ہو جائے تو اسے فروخت کرنا درست ہو جاتا ہے وہ فرماتے ہیں: جب اس کا کھانے کا حصہ دوسرے سے زیادہ ہو جائے تو بھی اسے فروخت کرنا درست ہو جاتا ہے۔

14329 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الْفِرْسِكِ، وَالتُّفَّاحِ، وَالْكُمَّثْرَى، وَاَشْبَاهِهِ: "يُبَاعُ اِذَا عُقِدَ يَقُولُ: اِذَا صَارَ حَبًّا"

٭٭ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: فرسک (کوئی پھل ہے) سیب اور کمثری (املوٹ یا ناشپاتی) اور ان جیسے دیگر پھلوں کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اسے فروخت کیا جاسکتا ہے جب اس کی پیوند کاری کر لی جائے وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ دانہ بن جائے تو اسے فروخت کیا جاسکتا ہے۔

14330 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: "قَدْ نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ مُعَاوَمَةً"

٭٭ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابن زبیر کو کھجور کا درخت "معاومہ" کے طور پر فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

14331 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةً اِلَیَّ، فَاَتَيْتُ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبِيعُ مَالَ يَتِيمٍ عِنْدَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ يَعْنِی ثَمَرَهُ

✽✽ محمد بن اسحاق نے ابوجعفر کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے میری طرف صدقہ کے بارے میں تحریر کیا (اصل مطبوعہ متن میں اسی طرح مذکور ہے لیکن شاید یہاں کچھ الفاظ نقل نہیں ہوئے ہیں' کتاب کے محقق کی بھی یہی رائے ہے)' تو میں حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب یتیم کا مال' جو اُن کے پاس موجود ہوتا تھا' اسے تین سال کے (بعد ادائیگی کی شرط پر) فروخت کر دیتے تھے' یعنی اس کے پھل کو فروخت کرتے تھے۔

14332 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَبِيعُ مَالَ يَتِيمٍ عِنْدَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ، يَعْنِی ثَمَرَهُ

✽✽ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب یتیم کا مال' تین سال کے (بعد ادائیگی کی شرط پر) فروخت کر دیتے تھے' یعنی اس کے پھل کو فروخت کرتے تھے۔

بَابُ: السِّرَارُ وَالْقَاءُ الْحَجَرِ

باب: سرگوشی اور پتھر ڈالنے (کے مخصوص روایتی سودے) کا حکم

14333 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: اِيَّاكُمْ وَبَيْعَ السِّرَارِ، فَاِنَّ بَيْعَ السِّرَارِ لَا يَصْلُحُ، وَهُوَ يَرْجِعُ اِلٰى غُرْمٍ وَنَدَامَةٍ

✽✽ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ تم لوگ بیع سرار سے بچ کر رہو' بیع سرار درست نہیں ہوتی' یہ آدمی کو تاوان اور ندامت کی طرف لے جاتی ہے۔

14334 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَنْهٰى عَنْ اِلْقَاءِ الْحَجَرِ

✽✽ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ پتھر ڈالنے (کے ذریعے سودا طے کرنے) سے منع کرتے تھے۔

بَابُ: الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ

باب: ماپنا اور وزن کرنا

14335 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمِكْيَالُ عَلٰى مِكْيَالِ مَكَّةَ، وَالْمِيزَانُ عَلٰى مِيزَانُ الْمَدِينَةِ

✲✲ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ماپتے ہوئے اہل مکہ کے ماپ کا اعتبار کیا جائے گا' اور وزن کرتے ہوئے' اہل مدینہ کے وزن کا اعتبار کیا جائے''۔

14336 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَالْوَزْنُ وَزْنُ اَهْلِ مَكَّةَ

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے' عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ماپتے ہوئے اہل مدینہ کے ماپ کا اعتبار ہوگا' اور وزن میں اہل مکہ کے وزن کا اعتبار ہوگا''۔

14337 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✲✲ سفیان ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے' عطاء کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14338 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِرَجُلٍ يَكِيلُ كَيْلًا كَاَنَّهُ يَعْتَدِي فِيهِ، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ: اَمَرَ اللّٰهُ بِالْوَفَاءِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَنَهٰى عَنِ الْعُدْوَانِ

✲✲ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو کوئی چیز ماپ رہا تھا' تو اس بارے میں زیادتی کر رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہ کیا ہے؟ انہوں نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پوری ادائیگی کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سرکشی کرنے سے (یا زیادتی کرنے سے) منع کیا ہے۔

14339 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: رَاَيْتُ مُدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَحْسَبُهُ رَطْلًا وَنِصْفًا قَالَ: وَلَا اَعْلَمُنِي اِلَّا قَدْ عَيَّرْتُهُ، فَوَجَدْتُهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعٍ مِّنَ الرُّبْعِ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن امیہ کے پاس نبی اکرم ﷺ کا مد (ماپنے کا پیمانہ) دیکھا تھا' جو میرے حساب سے ایک رطل اور نصف (یعنی ڈیڑھ رطل) تھا۔

وہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اس کو لیا' تو میں اسے پایا کہ وہ چوتھے حصے کا' تین چوتھائی تھا۔

14340 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَاهَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَرَّ بِرَجُلٍ يَزِنُ قَدْ اَرْجَحَ، فَكَفَاَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمِيزَانَ، وَقَالَ: نِعَمَ اللِّسَانُ، ثُمَّ زِدْ بَعْدُ مَا شِئْتَ

✲✲ اسماعیل نے ماہان کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو وزن کرتے ہوئے ایک پلڑے کو زیادہ جھکا رہا تھا' تو حضرت عبداللہ نے پلڑے کو پکڑ لیا اور بولے: زبان اچھی ہے (یعنی پہلے تم پورا وزن کرلو) اس کے بعد جتنا چاہو زیادہ کر دینا۔

14341 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ، فَاَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَ نَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ فَابْتَاعَهَا مِنَّا قَالَ: وَثَمَّ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زِنْ وَارْجِحْ

** سوید بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے اور مخرفہ عبدی نے ''ہجر'' سے کپڑا لیا اور ہم وہ لے کر مکہ آئے' تو نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس منیٰ میں تشریف لائے' آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ ایک شلوار کا سودا کیا اور وہ ہم سے خرید لی' وہاں ایک وزن کرنے والا موجود تھا' جو رقم (یعنی درہم یا دینار) کا وزن کرتا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وزن کرو اور پلڑے کو بھاری رکھنا۔

14342 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْاِرْجَاحِ فِي الْوَزْنِ

** مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وزن کرتے ہوئے ایک پلڑے کو زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14343 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: تَسَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ وَّرِقًا، فَلَمَّا قَضَاهُ وَضَعَ الْوَرِقَ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ فَرَجَحَ، فَقِيلَ: قَدْ اَرْجَحْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا كَذٰلِكَ نَزِنُ

** حجاج بن ارطاۃ نے عطاء بن ابی رباح کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے چاندی ادھار لی جب آپ اسے ادائیگی کرنے لگے' تو آپ نے چاندی کو ترازو کے پلڑے میں رکھا اور اسے بھاری کیا۔ عرض کی گئی: آپ ﷺ نے زیادہ دے دی ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اسی طرح وزن کرتے ہیں۔

بَابُ: السَّيْفُ الْمُحَلَّى وَالْخَاتَمُ وَالْمِنْطَقَةُ

باب: زیورات سے آراستہ تلوار' انگوٹھی اور پٹکے کا حکم

14344 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ - قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ - فِي السَّيْفِ فِيهِ الْحِلْيَةُ، وَالْمِنْطَقَةِ، وَالْخَاتَمِ، ثُمَّ تَبْتَاعُهُ بِاَكْثَرَ اَوْ اَقَلَّ اَوْ نَسِيئَةً فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا "

** سفیان ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی اور قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' سفیان ثوری کہتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات اس تلوار کے بارے میں کہی' جس پر زیورات لگے ہوئے ہوتے ہیں' یا وہ پٹکہ (کمر پر باندھنے والی پیٹی) یا انگوٹھی (کا حکم یہ ہے:) کہ آپ اسے زیادہ' یا کم' یا ادھار کے عوض میں خرید لیتے ہیں' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14345 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَوْلُنَا اِذَا بَاعَهُ بِاَكْثَرَ مِمَّا فِيهِ فَلَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارا قول یہ ہے کہ جب آدمی اسے زیادہ قیمت کے عوض میں خرید لے' جو کچھ اس میں لگا ہوا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14346 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَذٰلِكَ اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ نَضْرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْحِلْيَةُ اَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ فَلَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب زیور قیمت سے کم ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14347 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَ حَدِيْثِ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

✵✵ ابوامیہ نے' امام شعبی کے حوالے سے مغیرہ کی ابراہیم سے نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

14348 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا، بَاعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ دِرْعًا مُوَشَّحَةً بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ اِلَى الْعَطَاءِ، اَوْ اِلٰى غَيْرِهٖ، وَكَانَ الْعَطَاءُ اِذْ ذَاكَ لَهٗ اَجَلٌ مَعْلُوْمٌ

✵✵ جعفر بن عمرو بن حریث نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حریث کو ایک زرہ فروخت کی' جس پر زیورات لگے ہوئے تھے' وہ چار ہزار درہم کے عوض میں فروخت کی' اور اس شرط پر فروخت کی کہ جب تنخواہ ملے گی (تو ادائیگی کردی جائے گی) یا اس کے علاوہ کسی اور مدت کی ادائیگی کی شرط پر یہ سودا کیا' اس وقت تنخواہ ایک متعین مدت کے بعد ملا کرتی تھی۔

14349 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّهُمَا كَرِهَا اَنْ يُبَاعَ الْخَاتَمُ فِيْهِ فَصٌّ، اَنْ يُبَاعَ بِالْوَرِقِ

✵✵ معمر نے' زہری اور قتادہ نے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اِن دونوں حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایسی انگوٹھی کو فروخت کیا جائے' جس میں نگینہ موجود ہو' اور اسے چاندی کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

14350 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهٗ كَرِهَهٗ "

✵✵ سفیان ثوری نے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

14351 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَسَاَلَنَا، فَقُلْنَا: عَلَيْكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ وَاَشَارُوْا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَجَاءَهٗ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، وَعِدَادِیْ فِیْ كِنْدَةَ قَالَ: فَرَجَعَ الْاَعْرَابِیُّ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اِنَّكُمْ تَسْخَرُوْنَ قَالَ: فَسَاَلَهٗ عَنْ طَوْقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهِ فُصُوْصٌ، وَجَوْهَرٌ، فَقَالَ: انْزِعِ الطَّوْقَ فَبِعْهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَبِعِ الْجَوْهَرَ كَيْفَ شِئْتَ

✵✵ عبداللہ بن ابوسفر نے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک شخص آیا اور اس نے ہم سے سوال کیا' تو ہم نے کہا: تم ان

صاحب کے پاس جاؤ! لوگوں نے قاضی شریح کی طرف اشارہ کیا' وہ شخص ان کے پاس چلا گیا' تو انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا تعلق ان لوگوں سے ہے' جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ البتہ میرا شمار کندہ کے رہنے والوں میں ہوتا ہے' پھر وہ دیہاتی شخص ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور بولا: تم لوگ میرا مزاق اُڑا رہے تھے

راوی کہتے ہیں: اس شخص نے ان سے ایسے طوق کے بارے میں دریافت کیا' جو سونے کا بنا ہوا ہوتا ہے' اور اس میں نگینے اور جواہرات لگے ہوئے ہوتے ہیں' تو قاضی شریح نے کہا: تم اس طوق کو اتار و اور پھر برابر وزن کے حساب سے اسے فروخت کرو اور جواہرات کو تم جیسے چاہو' فروخت کر دو۔

14352 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْخَاتَمِ، اَبِيعُهُ نَسِيئَةً؟ فَقَالَ: اَفِيهِ فُصُوصٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَاَنَّهُ هَوَّنَ فِيْهِ

** ہشیم نے مغیرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اسے ادھار فروخت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: کیا اس میں نگینے لگے ہوئے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں!

راوی کہتے ہیں: گویا انہوں نے اس کو ہلکا قرار دیا۔

14353 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِاَرْضِ فَارِسٍ قَالَ: لَا تَبِيعُوا شَيْئًا فِيهِ خُلْعَةُ فِضَّةٍ، يَعْنِىْ بِوَرِقٍ

** ابوقلابہ نے ابوانس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا' ہم اس وقت فارس کی سرزمین پر موجود تھے' انہوں نے فرمایا: تم کسی ایسی چیز کو فروخت نہ کرنا' جس میں چاندی کی کوئی چیز لگی ہوئی ہو' یعنی اسے چاندی کے عوض میں فروخت نہ کرنا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَضَعُ مِنْ حَقِّهِ وَيَتَعَجَّلُ

باب: جب کوئی شخص جلدی ادائیگی کی شرط پر' اپنے حق میں سے کچھ معاف کر دے

14354 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَابْنِ عُمَرَ قَالَا: مَنْ كَانَ لَهُ حَقٌّ عَلٰى رَجُلٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ فَتَعَجَّلَ بَعْضَهُ، وَتَرَكَ لَهُ بَعْضَهُ فَهُوَ رِبًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَبْلَنَا اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُهُ

** معمر نے زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیّب اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کا دوسرے شخص کے ذمہ کوئی حق ہو' جو متعین مدت تک ہو' اور پھر وہ جلدی ادائیگی کا تقاضا کرے اور اپنے بعض حق کو ترک کر دے' تو یہ سود شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق' ہم سے پہلے کے تمام اہل علم اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

14355 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِىْ

صَالِحٍ، مَوْلَى السَّفَّاحِ قَالَ: بِعْتُ بُزًّا اِلَى اَجَلٍ، فَعَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابِيْ اَنْ يُعَجِّلُوا لِي، وَاَضَعُ عَنْهُمْ، فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَا تَاْكُلْهُ، وَلَا تُؤْكِلْهُ

✸✸ بسر بن سعید نے ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مخصوص مدت تک ادائیگی کی شرط پر ایک کپڑا فروخت کیا پھر میرے ساتھیوں نے میرے سامنے یہ پیشکش کی کہ وہ مجھے جلدی ادائیگی کر دیتے ہیں تو میں انہیں کچھ رقم معاف کر دوں میں نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے رائے دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ اور نہ ہی اسے کھلاؤ۔

14356 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِهِ، وَقَالَا: لَا بَاْسَ بِاَنْ تَاْخُذَ الْعُرُوضَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَتَعَجَّلَ

✸✸ ہشام نے حسن بصری اور محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اسے مکروہ قرار دیتے تھے یہ دونوں حضرات یہ کہتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب تم جلدی وصول کرنا چاہ رہے ہو تو تم سامان لے لو۔

14357 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: تِلْكَ الدَّرَاهِمُ عَاجِلُهُ بِآجِلِهِ

✸✸ سفیان ثوری نے داؤد بن ابوہند کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ درہم ہیں جو متعین مدت کی جگہ جلدی وصول کیے جا رہے ہیں۔

14358 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔

14359 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمِنْهَالِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ لِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ اِلَى اَجَلٍ، فَقُلْتُ: عَجِّلْ لِيْ وَاَضَعُ لَكَ، فَنَهَانِيْ عَنْهُ، وَقَالَ: نَهَانَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اَنْ نَبِيعَ الْعَيْنَ بِالدَّيْنِ

✸✸ ابومنہال عبدالرحمٰن بن مطعم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے ذمہ میرا حق ہو جو مخصوص مدت کے بعد ادا کرنا ہو تو میں یہ کہوں: اگر تم مجھے جلدی ادائیگی کر دو تو میں تمہیں کچھ معاف کر دوں گا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم ''عین'' کو قرض کے عوض میں فروخت کریں۔

14360 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الْحَقُّ عَلَى الرَّجُلِ اِلَى اَجَلٍ، فَيَقُوْلُ: عَجِّلْ لِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل

کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کا کسی دوسرے شخص کے ذمے کوئی حق ہو جو مخصوص مدت کے بعد ادا کرنا ہو وہ کہتا ہے: تم مجھے جلدی ادائیگی کر دو میں تمہیں کچھ معاف کر دوں گا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14361 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا

✻✻ سفیان ثوری نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14362 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِيْ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّمَا الرِّبَا اَخِّرْ لِيْ، وَاَنَا اَزِيْدُكَ وَلَيْسَ، عَجِّلْ لِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ

✻✻ ایک اور سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند منقول ہے۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: عمرو نامی راوی کے علاوہ' دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سود یہ ہے کہ تم کہو: تم مجھے مزید مہلت دو میں تمہیں زیادہ ادائیگی کروں گا' یہ سود نہیں ہے کہ تم مجھے جلدی دے دو' تو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔

14363 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الْحَقُّ اِلٰى اَجَلٍ فَيَقُوْلُ: عَجِّلْ لِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا

✻✻ سفیان ثوری نے' حماد اور منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا کوئی حق ہوتا ہے' جو مخصوص مدت کے بعد ادا ہونا ہوتا ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: تم مجھے جلدی ادائیگی کر دو' تو میں تمہیں کچھ حصہ معاف کر دوں گا' تو ابراہیم نخعی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14364 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَاْخُذَ الْعُرُوْضَ وَمَا عَلِمْنَا اَحَدًا كَرِهَهٗ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ "

✻✻ سفیان بیان کرتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی (جلدی ادائیگی کی شرط پر' فروخت کیے گئے سامان میں سے کچھ) حاصل کر لے' البتہ ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہو' صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معاملہ مختلف ہے۔

14365 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاطَعَتْ مُكَاتِبًا لَّهَا بِذَهَبٍ، اَوْ وَرِقٍ "

✻✻ اسلمی نے' اہل مدینہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے اپنے

ایک مکاتب غلام کو سونے یا چاندی کی' قسطوں میں ادائیگی کے عوض میں' مکاتب کر دیا تھا۔

14366 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِالْعُرُوضِ بَاْسًا يُؤْخَذُ مِنَ الْمُكَاتِبِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلَهُ

* * بکر بن عبداللہ مزنی نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس سامان کے بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جو مکاتب سے وصول کیا جاتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

14367 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُكَاتِبِ، يُوضَعُ وَيُتَعَجَّلُ مِنْهُ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ اِلَّا بِالْعُرُوضِ

* * عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے کتابت کرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: اگر وہ جلدی ادائیگی کر رہا ہو' تو کیا اسے کچھ رقم معاف کی جا سکتی ہے؟ تو انہوں نے اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھا' البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں: سامان کا حکم مختلف ہے۔

14368 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ قَيْسٍ، مَوْلٰى ابْنِ يَامِينَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ: اِنَّا نَخْرُجُ بِالتِّجَارَةِ اِلٰى اَرْضِ الْبَصْرَةِ وَاِلَى الشَّامِ، فَنَبِيعُ بِنَسِيئَةٍ، ثُمَّ نُرِيدُ الْخُرُوجَ، فَيَقُوْلُوْنَ: ضَعُوا لَنَا وَنُنْقِدَكُمْ، فَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا يَاْمُرُنِيْ اَنْ اُفْتِيَهِ اَنْ يَاْكُلَ الرِّبَا وَيُطْعِمَهُ، وَاَخَذَ بِعَضُدِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقُلْتُ: اِنَّمَا اَسْتَفْتِيكَ " قَالَ: فَلَا

* * عبدالعزیز بن رفیع نے' قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے کہا: ہم بصرہ یا شام کی سرزمین کی طرف تجارت کے لئے جاتے ہیں اور ادھار کے عوض' چیز فروخت کرتے ہیں' پھر ہم وہاں سے روانہ ہونے لگتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں: تم لوگ ہمیں کچھ رقم معاف کر دو' تو ہم تمہیں نقد ادائیگی کر دیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ صرف مجھے یہ کہنا چاہ رہا ہے: میں اسے یہ فتویٰ دے دوں کہ یہ سود حاصل کرے اور اسے کھائے' انہوں نے میرے بازو کو تین مرتبہ پکڑا' تو میں نے کہا: میں تو آپ سے مسئلہ دریافت کر رہا ہوں' انہوں نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا۔

14369 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَضَعُ لَهُ بَعْضًا، وَيُعَجِّلُ بَعْضًا: اِنَّهُ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ، وَكَرِهَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: اَصَابَ الْحَكَمُ، وَاَخْطَاَ اِبْرَاهِيْمُ

* * اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے کہا: ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے دوسرے شخص سے قرض واپس لینا ہو' تو وہ اس قرض کا کچھ حصہ اسے معاف کر دیتا ہے' تاکہ وہ اسے کچھ حصہ جلدی ادا کر دے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ حکم بن عتیبہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' امام شعبی نے فرمایا: حکم کا موقف درست ہے'

اور ابراہیم کا موقف غلط ہے۔

14370 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا يَسْلُنِيْ حَقًّا اِلٰى اَجَلٍ فَجَاءَ اَهْلِيْ فَاقْتَضَاهُمْ، فَاَخَذَهُ قَبْلَ مَحِلِّهٖ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَرْدُدْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِهٖ بِقَدْرِ مَا انْتَفَعْتَ بِهٖ

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اس شخص نے مجھ سے ایک حق لینا تھا' جو مخصوص مدت کے بعد تھا' میرے اہل خانہ آئے ہیں' میں نے ان سے تقاضا کیا ہے' تو میں نے ان سے متعین وقت سے پہلے ہی وصول کر لیا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم اسے واپس کرو! جب تک وہ اس کے ذریعے اتنا ہی نفع حاصل نہ کر لے' جتنا تم نے اس کے ذریعے نفع حاصل کیا ہے۔

بَابُ: بَيْعِ الْغَرَرِ الْمَجْهُوْلِ

باب: مجہول چیز کے بارے میں دھوکے کا سودا

14371 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِيْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ اَلْفَ ثَوْبٍ، فَوَجَدَ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، وَنَقَصَ ثَوْبٌ قَالَ: الْبَيْعُ مَرْدُوْدٌ، لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِيْ كَمْ قِيْمَةُ ذٰلِكَ الثَّوْبِ؟

✲✲ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے ایک ہزار کپڑے خریدتا ہے' اور پھر نوسو ننانوے کپڑے پاتا ہے' اور ایک کپڑا کم ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سودا کالعدم شمار ہوگا' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کپڑے کی قیمت کیا ہے؟

14372 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِيْ رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَبِيْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ، وَعَلَيَّ قِصَارَتُهٗ، اَوْ عَلَيَّ خِيَاطَتُهٗ؟ قَالَ: مَكْرُوْهٌ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّهُ ابْتَاعَ بَيْعًا وَعَيْلًا، فَاِنْ سُرِقَ الثَّوْبُ عِنْدَ الْمُبْتَاعِ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ

✲✲ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی کپڑا فروخت کرتا ہے' اور یہ کہتا ہے: میں تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں' اس کو کاٹنا یا اس کو سینا میرے ذمہ ہوگا' تو وہ فرماتے ہیں: یہ مکروہ اور مردود ہے' کیونکہ اس نے ایک سودا کیا ہے' جو بیع اور عیل ہے۔ اگر خریدار کے پاس وہ کپڑا چوری ہو جائے' تو یہ فروخت کرنے والے کے مال میں سے شمار ہوگا۔

14373 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُشْتَرَى اللَّبَنُ فِيْ ضَرْعِ الْغَنَمِ

✲✲ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ بکری کے تھن میں موجود دودھ کو خریدا جائے۔

14374 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِ[illegible] اِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَبْتَاعُوا اللَّبَنَ فِي ضَرْعِ الْغَنَمِ، وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا

✵✵ ابواسحاق نے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: بکری کے تھن میں موجود دودھ کو نہ خریدو' یا بکری کی پشت پر موجود اُون کو نہ خریدو۔

14375 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقَسَّمَ، وَعَنْ بَيْعِ الصَّدَقَاتِ حَتّٰى تُقْبَضَ، وَعَنْ بَيْعِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ، وَعَنْ بَيْعِ مَا فِي بُطُونِ الْاَنْعَامِ حَتّٰى تَضَعَ، وَعَنْ مَا فِي ضُرُوعِهَا اِلَّا بِكَيْلٍ، وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ

✵✵ محمد بن زید نے' شہر بن حوشب کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے' زکوٰۃ کو قبضے میں لینے سے پہلے اس کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' مفرور غلام کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جانوروں کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے' اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دے دیتے' اور جانوروں کے تھنوں میں جو کچھ ہوتا ہے' اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ جبکہ ماپے گئے کا حکم مختلف ہے' اور (پیداوار کو) اندازے سے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ: لَيْسَ بَيْنَ عَبْدٍ وَّسَيِّدِهٖ، وَالْمُكَاتِبِ وَسَيِّدِهٖ رِبًا

باب: غلام اور اس کے آقا کے درمیان اور مکاتب اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا

14376 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهٖ رِبًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری اور جابر بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

14377 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهٖ رِبًا

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے شیبانی اور شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

14378 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبِيعُ عَبْدًا لَّهُ الثَّمَرَةَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَكَانَ يَقُولُ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهٖ رِبًا

✵✵ عمرو بن دینار نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابومعبد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما اپنے غلام کو پھل پکنے سے پہلے فروخت کر دیتے تھے۔

وہ یہ فرماتے تھے: غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

14379 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: يُكْرَهُ اَنْ تَبِيعَ مِنْ مُكَاتِبِكَ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ قَالَ: وَاِنْ سَرَقَ الْمُكَاتِبُ مِنْ سَيِّدِهٖ شَيْئًا لَّمْ يُقْطَعْ، وَاِنْ سَرَقَ السَّيِّدُ مِنَ الْمُكَاتِبِ شَيْئًا لَّمْ يُقْطَعْ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ تم اپنے مکاتب غلام کو ایک درہم کے عوض میں' دو درہم فروخت کرو' وہ فرماتے ہیں: اگر مکاتب غلام اپنے آقا کی کوئی چیز چوری کر لیتا ہے' تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر آقا' مکاتب غلام کی کوئی چیز چوری کر لیتا ہے' تو اس کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ بِالْجِوَارِ، وَالْخَلِيطُ اَحَقُّ

باب: شفعہ (کا حق) پڑوس کی بنیاد پر ہوتا ہے' اور حصہ دار زیادہ حقدار ہوتا ہے

14380 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَيْخٌ، مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ

✵✵ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن شرید کو اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''پڑوسی' اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے''۔

14381 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ سَاوَمَهٗ سَعْدٌ بِبَيْتٍ لَهٗ، فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ: مَا اَنَا بِزَائِدِكَ عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ، قَالَ اَبُو رَافِعٍ: لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَ

✵✵ عمرو بن شرید یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک گھر کے بارے میں سودا طے کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں چار سو مثقال سے زیادہ نہیں دوں گا' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

''پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''

تو میں اتنی رقم کے عوض میں' یہ گھر آپ کو نہ دیتا۔

14382 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: وَضَعَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَحَدَ يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبِي، ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا سَعْدًا، فَجَاءَ اَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ: اَلَا تَاْمُرُ هٰذَا يَشْتَرِي مِنِّي؟ فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُكَ عَلٰى هٰذَا، عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ.

اِمَّا قُطْعَةً، وَاِمَّا مُنَجَّمَةً، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاُعْطَى بِهَا خَمْسُ مِائَةٍ نَقْدًا، وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا اَعْطَيْتُكَهَا

✵✵ عمرو بن شرید ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ہاتھ میرے کندھے پر رکھا' پھر ہم چلتے ہوئے گئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اسی دوران حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ انہیں (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو) یہ نہیں کہتے ہیں' یہ مجھ سے (میرا گھر) خرید لیں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اس سے زیادہ ادائیگی نہیں کرسکتا' چار سو دینار سے زیادہ نہیں دے سکتا' جو یا تو کاٹ کر ہوں گے یا قسطوں میں ہوں گے۔ تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! مجھے تو اس کے پانچ سو دینار نقد مل رہے ہیں۔ لیکن اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

''پڑوسی' اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''

تو میں (اتنی قیمت میں یہ گھر) آپ کو نہ دیتا۔

14383 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَمَّنْ، سَمِعَ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ

✵✵ منصور نے حسن کے حوالے سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوس کے بارے میں فیصلہ دیا ہے (یعنی پڑوسی کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا)۔

14384 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ

✵✵ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوس کے بارے میں فیصلہ دیا ہے۔

14385 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: اِذَا كَانَ لَصِيقَهُ فَلَهُ الشُّفْعَةُ

✵✵ معمر نے قتادہ اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ پڑوسی' اس کے ساتھ ملا ہوا ہو' تو پھر اسے شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

14386 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: الْخَلِيطُ اَحَقُّ مِنَ الشَّفِيعِ، وَالشَّفِيعُ اَحَقُّ مِمَّنْ سِوَاهُ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' امام شعبی اور ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: حصہ دار شخص شفعہ کرنے والے کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوگا اور شفعہ کرنے والا' کسی اور سے زیادہ حقدار ہوگا۔

14387 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی قول ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

14388 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی قول ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

14389 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْخَلِيطُ اَحَقُّ مِنَ الْجَارِ، وَالْجَارُ اَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ

٭٭ حسن بن عبیداللہ نے ُہذیل کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: حصہ دار' پڑوسی سے زیادہ حقدار ہوگا' جبکہ پڑوسی کسی اور سے زیادہ حقدار ہوگا۔

14390 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّفِيعُ اَوْلَى مِنَ الْجَارِ، وَالْجَارُ اَوْلَى مِنَ الْجُنُبِ

٭٭ ہشام بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شفیع (حصہ دار) پڑوسی سے زیادہ حقدار ہوگا' اور پڑوسی' دور کے پڑوسی سے زیادہ حقدار ہوگا''۔

بَابٌ: اِذَا ضُرِبَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

باب: جب حدود متعین ہوجائیں' تو شفعہ (کا حق) نہیں رہے گا

14391 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ

٭٭ ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے شفعہ کا حق' ہر اس چیز کے بارے میں دیا ہے' جسے تقسیم نہ کیا گیا ہو' لیکن جب حدود واقع ہوجائیں اور راستے الگ ہوجائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

14392 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا قُسِّمَتِ الْاَرْضُ، وَحُدِّدَتِ الْحُدُوْدُ، فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا

٭٭ ابن جریج نے' یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب زمین کو تقسیم کر دیا جائے اور حدود کا تعین کر دیا جائے' تو پھر اس میں شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

14393 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا، وَلَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ وَّلَا فَحْلٍ

✵✵ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حدود واقع ہو جائیں' تو پھر اس میں شفعہ نہیں رہے گا اور کسی کنویں یا کھجوروں کے باغ میں شفعہ نہیں ہوتا۔

14394 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: اِذَا ضُرِبَتِ الْحُدُوْدُ، فَلَا شُفْعَةَ

✵✵ معمر اور ثوری نے' ابراہیم بن میسرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: جب حدود مقرر ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

14395 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَهُ: "اِذَا ضُرِبَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ، فَقَالَ طَاوُسٌ: لَا، الْجَارُ اَحَقُّ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے دریافت کیا: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا تھا: جب حدود متعین ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا' تو طاؤس نے کہا: جی نہیں! پڑوسی (شفعہ کرنے کا) زیادہ حق رکھتا ہے۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ لِلْغَائِبِ

باب: غیر موجود شخص کے لئے شفعہ

14396 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ، يُنْتَظَرُ بِهَا اِذَا كَانَ غَائِبًا، اِذَا كَانَتْ طَرِيقُهُمَا وَاحِدَةً

✵✵ عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے' اگر وہ غیر موجود ہو' تو اس کا انتظار کیا جائے گا' جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہو''۔

14397 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَزْرَقِ قَالَ: قَضٰى بِهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بَعْدَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً

✵✵ سلیمان شیبانی نے حمید ازرق کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے چودہ سال بعد' اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

14398 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَكَمِ، قَالَا: لِلْغَائِبِ الشُّفْعَةُ

✵✵ جابر نامی راوی نے' امام شعبی اور حکم کا یہ قول نقل کیا ہے: غیر موجود شخص کو شفعہ کا حق ہوگا۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ بِالْاَبْوَابِ اَوِ الْحُدُودِ

باب: شفعہ دروازے کے حوالے سے ہوگا' یا حد بندی کے حساب سے ہوگا؟

14399 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَنُعْمَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْجِوَارِ، وَهِيَ بِالْاَبْوَابِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: شفعہ' پڑوس کے اعتبار سے ہوگا اور یہ دروازوں کے حساب سے ہوگا۔

14400 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْاَبْوَابِ

✵✵ ابراہیم بن مہاجر نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ دروازوں کے حساب سے ہوگا۔

14401 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ جَارَتَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ؟ قَالَ: اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

✵✵ طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے دو پڑوسی ہیں' تو میں اُن میں سے کسے تحفہ بھیجوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دروازہ تمہارے (دروازے سے) زیادہ قریب ہو۔

14402 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: كَانَ يَقْضِيْ فِي الْجَارِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلَ، يَعْنِي الْجُدُرَ

✵✵ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ درجہ بدرجہ قریبی پڑوسی کے حق میں فیصلہ دیتے تھے' یعنی جو دیواروں کے حساب سے (قریبی پڑوسی ہو)۔

بَابُ: الشَّفِيْعُ يَاْذَنُ قَبْلَ الْبَيْعِ، وَكَمْ وَقْتُهَا؟

باب: کوئی جگہ فروخت کرنے سے پہلے' حق شفعہ رکھنے والے شخص سے اجازت لینا نیز اس کا وقت کتنا ہوگا؟

14403 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ شَرِكَةٌ فِيْ اَرْضٍ اَوْ رِبَاعٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ شَرِيْكَهُ، فَاِنْ شَاءَ اَخَذَهُ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✲✲ ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جس زمین یا جائداد میں' کسی کا شراکت دار ہو' تو اسے یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اپنے شراکت دار سے اجازت لئے بغیر اس چیز کو فروخت کرے' وہ دوسرا شراکت دار اگر چاہے گا' تو اسے حاصل کر لے گا اور اگر چاہے گا' تو اسے ترک کردے گا''۔

14404 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ فِي رَجُلَيْنِ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا دَارٌ اَوْ اَرْضٌ، فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَبِيعَ لَكَ الشُّفْعَةَ فَاشْتَرِ مِنِّي، فَيَقُوْلُ: قَدْ قَامَ الثَّمَنُ، فَاَنَا اَحَقُّ قَالَ: لَا شَيْءَ لَهُ اِذَا اَذِنَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبِهِ نَاْخُذُ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: لَا يَقَعُ لَهُ شُفْعَةٌ حَتّٰى يَقَعَ الْبَيْعُ، فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

✲✲ اشعث نے حکم کے حوالے سے' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جن کے درمیان کوئی گھر' یا زمین (مشترکہ ملکیت ہوتی ہے) ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے یہ کہتا ہے: میں شفعہ والی زمین تمہیں فروخت کرنا چاہتا ہوں' تم اسے مجھ سے خرید لو! تو وہ کہتا ہے: قیمت متعین ہو چکی ہے' اور میں زیادہ حق رکھتا ہوں۔
تو حکم فرماتے ہیں: اسے اس بارے میں کوئی حق نہیں ہوگا' جب اس نے اجازت دے دی۔
سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔
ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: اس شخص کو شفعہ کا حق' اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا' جب تک اس زمین کا سودا نہیں ہو جاتا' پھر اگر وہ چاہے گا' تو اسے حاصل کر لے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے ترک کردے گا۔

14405 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُنْكِرُهَا فَقَدْ ذَهَبَتْ شُفْعَتُهُ

✲✲ ابواسحاق نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی کا شفعہ (یعنی جائیداد) فروخت کی جا رہی ہو اور وہ شخص وہاں موجود ہو اور اس کا انکار نہ کرے' تو اس کا شفعہ کا حق ختم ہو جائے گا۔

14406 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِنَّمَا الشُّفْعَةُ لِمَنْ وَاثَبَهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهُوَ قَوْلُ مَعْمَرٍ

✲✲ حسن بن عمارہ نے ایک شخص کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ کا حق اُسے حاصل ہوگا جو اس کی طرف سبقت کرے گا۔
امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: معمر کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ: هَلْ يُوْهَبُ، وَكَيْفَ اِنْ بَنَى فِيهَا اَوْ بَاعَ بَعْضَهَا؟

باب: کیا شفعہ کے حق کو ہبہ کیا جا سکتا ہے؟

اگر آدمی اس جگہ پر کوئی چیز بنا لیتا ہے' یا اس کا کچھ حصہ فروخت کر دیتا ہے' تو کیا حکم ہوگا؟

14407 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ: سَمِعْنَا اَنَّ الشُّفْعَةَ لَا تُبَاعُ، وَلَا تُوهَبُ، وَلَا تُورَثُ، وَلَا تُعَارُ، وَهِیَ لِصَاحِبِهَا الَّذِی وَقَعَتْ لَهُ،

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے: شفعہ کو نہ تو فروخت کیا جا سکتا ہے' نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے' اور نہ ہی وراثت میں منتقل کیا جا سکتا ہے' نہ عاریت کے طور پر دیا جا سکتا ہے' یہ جس کا حق ہے' صرف اس کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

14408 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا فُضَیْلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ مِثْلَهُ

٭٭ محمد بن سالم نے امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14409 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: اِذَا بَنَاهَا ثُمَّ جَاءَ الشَّفِیعُ بَعْدُ فَالْقِیمَةُ وَقَالَ حَمَّادٌ: یُقْلِعُ هٰذَا بِنَاءَهُ، وَیَاْخُذُ هٰذَا الشُّفْعَةَ مِنَ الْاَرْضِ، وَقَوْلُ حَمَّادٍ اَحَبُّ اِلَی الثَّوْرِیِّ

٭٭ ثوری نے شیبانی کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ شخص اس جگہ تعمیر کر لے اور پھر شفعہ کا دعویٰ کرنے والا اس کے بعد آئے' تو پھر وہ قیمت ادا کرے گا۔

حماد کہتے ہیں: وہ تعمیر کو اکھاڑ دے گا اور زمین میں شفعہ حاصل کر لے گا۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں) سفیان ثوری کے نزدیک' حماد کا قول زیادہ پسندیدہ ہے۔

14410 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ فِی رَجُلٍ ابْتَاعَ دَارًا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ جَاءَ الشَّفِیعُ فَقُوِّمَتِ الدَّارُ بَعْدَ مَا بَاعَ بَابَهَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ: یَاْخُذُ الشَّفِیعُ الْبَابَ بِخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

٭٭ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک ہزار درہم کے عوض میں' کوئی جگہ خریدتا ہے' پھر شفعہ کا دعویٰ کرنے والا شخص آ جاتا ہے' اور اس جائیداد کا دروازہ فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت ایک ہزار درہم طے پاتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ شفعہ کا دعویٰ کرنے والا شخص اس دروازے کو پانچ سو درہم کے عوض میں خریدے گا۔

بَابُ: هَلْ لِلْکَافِرِ شُفْعَةٌ وَلِلْاَعْرَابِیِّ؟

باب: کیا کافر اور دیہاتی کو شفعہ کا حق ہوگا؟

14411 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیلِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَوْ اَنَسٍ - اَنَا اَشُکُّ - قَالَ: لَیْسَ لِلْکَافِرِ شُفْعَةٌ، وَقَالَ غَیْرُهُ مِنْ اَصْحَابِنَا: لَهُ شُفْعَةٌ

٭٭ حمید طویل نے' حسن بصری یا شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کافر کو شفعہ کا حق نہیں ہوگا' ہمارے دیگر اصحاب کا یہ کہنا ہے: اس کو شفعہ کا حق ہوگا۔

14412 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیعِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ: اَنَّ لِلْیَهُودِیِّ الشُّفْعَةَ

٭٭ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ لکھا تھا: یہودی کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

14413 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "الشُّفْعَةُ لِلْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ، وَالْاَعْرَابِيِّ، وَالْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ، وَالْمَجُوسِيِّ، فَاِذَا عَلِمَ لِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَلَمْ يَطْلُبْهَا، فَلَا شُفْعَةَ لَهُ، وَاِذَا مَكَثَ اَيَّامًا، ثُمَّ طَلَبَهَا وَقَالَ: لَمْ اَعْلَمْ اَنَّ لِيْ شُفْعَةً، فَهُوَ مُتَّهَمٌ"

٭٭ ثوری فرماتے ہیں: شفعہ کا حق چھوٹے، بڑے، دیہاتی، یہودی، مجوسی کو بھی ہوگا۔

اگر اسے پتا چلنے کے بعد، تین دن گزر جائیں اور وہ اس دوران اس کا مطالبہ نہ کرے، تو پھر اسے شفعہ کا حق باقی نہیں رہے گا۔ اگر پھر کچھ دن گزرنے کے بعد وہ اس کا مطالبہ کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ مجھے شفعہ کا حق ہوگا (ثوری کہتے ہیں) تو اس بات پر اس پر تہمت عائد کی جائے گی (یعنی وہ غلط بیانی کر رہا ہے)۔

14414 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ لِلْاَعْرَابِيِّ شُفْعَةٌ

وَقَالَ الْحَكَمُ: لَهُ الشُّفْعَةُ

٭٭ ثوری نے، جابر کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: دیہاتی کو شفعہ کا حق نہیں ہوگا۔

حکم کہتے ہیں: اسے شفعہ کا حق ہوگا۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ بِالْحِصَصِ اَوْ عَلَى الرُّؤُوسِ

باب: شفعہ حصوں کی بنیاد پر ہوگا؟ یا رؤس (افراد کی تعداد) کی بنیاد پر ہوگا؟

14415 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الشُّفْعَةُ عَلٰى رُؤُوسِ الرِّجَالِ

٭٭ ثوری نے اشعث کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ مردوں کے رؤس (افراد کی تعداد) کے اعتبار سے ہوگا۔

14416 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الشُّفْعَةُ عَلٰى رُؤُوسِ الرِّجَالِ

٭٭ حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے، ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ مردوں کے رؤس کے اعتبار سے ہوگا

14417 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: هِيَ عَلَى الْحِصَصِ

٭٭ سفیان ثوری نے، اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے، ابراہیم نخعی کے حوالے سے، قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حصوں کی بنیاد پر ہوگا۔

14418 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْحِصَصِ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ حصوں کی بنیاد پر ہوگا۔

14419 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِیْنَ قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْحِصَصِ

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ حصوں کی بنیاد پر ہوگا۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ یُؤْخَذُ مَعَهَا غَیْرُهَا اَوْ تَکُوْنُ اِلٰی اَجَلٍ

باب: شفعہ کے ساتھ اس کے علاوہ کچھ اور حاصل کرنا یا اس کے لئے مدت متعین کرنا

14420 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ رَجُلَیْنِ بَیْنَهُمَا خَرِبَةٌ لَمْ تُقَسَّمْ، فَبَاعَ اَحَدُهُمَا نَصِیْبَهُ مِنْ تِلْكَ الْخَرِبَةِ، وَبَاعَ مَعَهَا خَرِبَةً لَهُ اُخْرٰی بِثَمَنٍ وَّاحِدٍ، فَجَاءَ الشَّفِیعُ، فَقَالَ: اَنَا آخُذُ نَصِیْبَهُ مِنَ الْخَرِبَةِ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ الْبَتِّیّ: یَاْخُذُ الْبَیْعَ جَمِیعًا اَوْ یَتْرُکُهُ جَمِیعًا، وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَغَیْرُهُ مِنْ اَهْلِ الْکُوفَةِ: یَاْخُذُ نِصْفَ الْخَرِبَةِ الَّتِی بَیْنَهُ، وَبَیْنَ صَاحِبِهٖ بِالْقِیمَةِ وَیَتْرُكُ الْاُخْرٰی اِنْ شَاءَ

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا: جن کے درمیان کوئی جگہ مشترکہ ملکیت ہوتی ہے جو تقسیم نہیں ہوئی ہوتی' ان میں سے کوئی ایک اس جگہ میں سے اپنا حصہ فروخت کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ اپنی ایک اور زمین بھی فروخت کر دیتا ہے اور ان دونوں کی قیمت ایک ہوتی ہے' پھر شفعہ کرنے والا شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں اس جگہ سے اپنا حصہ وصول کروں گا؟

تو معمر نے فرمایا: عثمان بتی فرماتے ہیں کہ: تو وہ پورے سودے کو اختیار کرے گا' یا پورے کو ترک کر دے گا' جبکہ ابن شبرمہ اور دیگر اہل کوفہ کا یہ کہنا ہے: وہ اس زمین کے اُس نصف حصے کو وصول کرے گا' جو اس کے اور اس کے ساتھی کے درمیان (شفعہ کا حق بنتا ہے) اور اس کی قیمت کے اعتبار سے کرے گا' جبکہ دوسری زمین کو اگر وہ چاہے گا' تو ترک کر دے گا۔

14421 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِیَّ، وَسُفْیَانَ، یَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ شُبْرُمَةَ

✲✲ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے ثوری اور سفیان کو سنا: یہ دونوں حضرات' ابن شبرمہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

14422 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِیَّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ اَرْضًا فِیهَا شُفْعَةٌ لِرَجُلٍ آخَرَ اِلٰی اَجَلٍ، فَجَاءَ الشَّفِیعُ، فَقَالَ: اَنَا آخُذُهَا اِلٰی اَجَلِهَا قَالَ: لَا یَاْخُذُهَا اِلَّا بِالنَّقْدِ لِاَنَّهَا قَدْ دَخَلَتْ فِی ضَمَانِ الْاَوَّلِ قَالَ: وَمِنَّا مَنْ یَقُوْلُ: یُقَرُّ فِی یَدِ الَّذِی ابْتَاعَهَا، فَاِذَا بَلَغَ الْاَجَلَ اَخَذَهَا الشَّفِیعُ

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری کو سنا: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو دوسرے شخص کو کوئی زمین فروخت کرتا ہے' جس میں تیسرے شخص کا شفعہ کا حق ہوتا ہے' اور اس کی قیمت کی ادائیگی متعین مدت تک

کرنی ہوتی ہے' تو شفعہ کا دعویدار آ جاتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اس مخصوص مدت تک ادائیگی کر کے میں اسے حاصل کرلوں گا' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ شفعہ کا دعویدار صرف نقد ادائیگی کر کے اسے حاصل کر سکتا ہے' کیونکہ وہ چیز اب پہلے کے ضمان میں داخل ہو گئی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ زمین اس شخص کے ہاتھ میں رہے گی' جس نے اسے خریدا ہے' جب وہ متعین مدت پوری ہو جائے گی' تو شفعہ کا دعویدار اُسے حاصل کر لے گا۔

بَابُ: هَلْ فِي الْحَيَوَانِ اَوِ الْبِئْرِ اَوِ النَّخْلِ اَوِ الدَّيْنِ شُفْعَةٌ؟

باب: کیا جانور' یا کنویں' یا کھجور کے باغ' یا قرض میں شفعہ ہوگا؟

14423 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوبَ: اَتَعْلَمُ اَحَدًا كَانَ يَجْعَلُ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا يَجْعَلُ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةً

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے دریافت کیا: کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں؟ جس نے جانور کے بارے میں شفعہ کا حق بیان کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

معمر کہتے ہیں: میں بھی کسی ایسے شخص سے واقف نہیں ہوں' جس نے جانور کے بارے میں شفعہ کا حق دیا ہو۔

14424 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا شُفْعَةَ اِلَّا فِي عَقَارٍ، اَوْ اَرْضٍ

٭٭ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ صرف جائیداد اور زمین میں ہوتا ہے۔

14425 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ: لَا شُفْعَةَ اِلَّا فِي اَرْضٍ

وَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ

٭٭ عبدالعزیز بن رفیع نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: شفعہ صرف زمین میں ہوتا ہے۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر چیز کے بارے میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے۔

14426 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي الْاَرْضِ، فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا، وَلَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ، وَلَا فَحْلٍ

٭٭ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب زمین میں حدود واقع ہو جائیں گی' تو پھر اس میں شفعہ باقی نہیں رہے گا اور کنویں میں اور کھجوروں کے باغ میں شفعہ نہیں ہوتا۔

14427 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا شُفْعَةَ فِی مَاءٍ، وَلَا طَرِيقٍ، وَلَا فَحْلٍ يَعْنِی النَّخْلَ

❊❊ حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''پانی میں، راستے میں، اور کھجوروں کے باغ میں، شفعہ نہیں ہوتا''۔

14428 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِیُّ، عَنْ اَبِیْ طُوَالَةَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: لَا شُفْعَةَ فِی بِئْرٍ، وَلَا فَحْلٍ

❊❊ ابوطوالہ نے ابان بن عثمان کا یہ قول نقل کیا ہے: کنویں یا کھجور کے باغ میں شفعہ نہیں ہوتا۔

14429 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّهُ قَالَ: فِی الْمَاءِ الشُّفْعَةُ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يُعْجِبْنِی مَا قَالَ

❊❊ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: پانی میں شفعہ ہوتا ہے۔

معمر کہتے ہیں: انہوں نے جو بات کہی ہے، وہ مجھے پسند نہیں ہے۔

14430 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّرِيكُ شَفِيعٌ فِی كُلِّ شَیْءٍ

❊❊ عبدالعزیز بن رفیع نے ابن ابوملیکہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شراکت دار، ہر چیز کے بارے میں شفعہ کا حق رکھتا ہے''۔

14431 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: "لَمْ اَرَ الْقُضَاةَ اِلَّا يَقْضُونَ: مَنِ اشْتَرٰى عَلٰى رَجُلٍ دَيْنًا فَصَاحِبُ الدَّيْنِ اَوْلٰى بِهِ"

❊❊ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے قاضی صاحبان کو صرف یہی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے دین (قرض) خرید لے، تو اس سے متعلقہ فرد اُس کا زیادہ حق رکھے گا۔

14432 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضٰى فِی مُكَاتِبٍ اشْتَرٰى مَا عَلَيْهِ بِعَرَضٍ، فَجَعَلَ الْمُكَاتِبُ اَوْلٰى بِنَفْسِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ فَصَاحِبُ الدَّيْنِ اَوْلٰى اِذَا اَدّٰى مِثْلَ الَّذِی اَدّٰى صَاحِبُهُ

❊❊ معمر نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز نے ایک مکاتب غلام کے بارے میں فیصلہ دیا تھا، جس نے کوئی سامان خریدا تھا، تو مکاتب اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتا ہے، پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی دوسرے سے قرض خرید لے، تو اس سے متعلقہ فرد اس کا زیادہ حق رکھے گا، جبکہ وہ اُتنی ہی

ادائیگی کر رہا ہو جتنی اس کے ساتھی نے ادائیگی کرنی تھی''۔

14433 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِي الدَّيْنِ، وَهُوَ الرَّجُلُ يَبِيعُ دَيْنًا لَّهُ، عَلٰى رَجُلٍ فَيَكُوْنُ صَاحِبُ الدَّيْنِ اَحَقَّ بِهِ

❋❋ عبداللہ بن ابوبکر نے' عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے قرض کے بارے میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے' اور وہ یہ ہے کہ آدمی کسی شخص کو اپنا قرض فروخت کر دیتا ہے' جو دوسرے شخص کے ذمہ ہوتا ہے' تو اب قرض سے متعلقہ فرد اُس کا زیادہ حق رکھے گا۔

14434 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ سَمْعَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةٌ

❋❋ ابن شہاب نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جانور میں شفعہ نہیں ہوتا۔

14435 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى اَرْضًا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: لِيْ نِصْفُهَا، وَقَالَ الشَّرِيْكُ: لَا، ثُمَّ خَاصَمَهُ بَعْدُ، فَاَدْرَكَ قَالَ: لَهُ الشُّفْعَةُ؛ لِاَنَّ حَقَّهُ ثَبَتَ بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّ مَالِكًا قَالَ: لَيْسَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَشْهَدَ حِيْنَ خَاصَمَهُ عَلٰى دُفْعَتِهِ، فَاَبٰى

❋❋ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی زمین خریدتا ہے' اور پھر ایک شخص آ کر یہ کہتا ہے: اس کا نصف حصہ میرا ہے' اور شراکت دار کہتا ہے: جی نہیں۔ پھر وہ شخص بعد میں اس سے اختلاف کرتا ہے' اور اس زمین کو پا لیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اسے شفعہ کا حق ہوگا' کیونکہ بعد میں اس کا حق ثابت ہو گیا ہے۔

ایک شخص نے اُن سے کہا: امام مالک تو یہ فرماتے ہیں: اسے اس بات کا حق نہیں ہوگا' البتہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب اس نے اس بارے میں مقدمہ کیا ہو' تو وہ اس کی ادائیگی کی گواہی دیدے' تو ثوری نے یہ بات تسلیم نہیں کی۔

14436 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، قَاضٍ كَانَ لِاَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّهُ قَضٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اشْتَرَى الشَّيْءَ لِاٰخَرَ فِيهِ شُفْعَةٌ، فَقَبَضَهُ الْمُشْتَرِيْ، ثُمَّ جَاءَ الشَّفِيْعُ، فَاَخَذَهُ بِشُفْعَتِهِ مِنْ يَّدَيْهِ، اَنَّ الْعُهْدَةَ لَهُ عَلَى الْمُشْتَرِيْ، فَاِنْ لَّمْ يَقْبِضْهُ الْمُشْتَرِيْ وَاَخَذَهُ الشَّفِيْعُ مِنَ الْبَائِعِ الْاَوَّلِ، فَاِنَّ الْعُهْدَةَ لَهُ عَلَى الْبَائِعِ الْاَوَّلِ "

❋❋ عبیداللہ بن حسن بیان کرتے ہیں: اہل بصرہ کے ایک قاضی نے یہ فیصلہ دیا: جب کوئی شخص کوئی چیز خرید لے' تو اس بارے میں شفعہ کا حق ہوگا' جب خریدار اس پر قبضہ کر لے اور شفعہ کا دعویٰ کرنے والا آئے' تو وہ اپنے شفعہ کے حق کی وجہ سے خریدار سے اسے حاصل کر لے گا اور اس کی ساری ذمہ داری خریدار کے سر ہوگی' لیکن اگر خریدار نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا' تو شفعہ کا دعویٰ کرنے والا' فروخت کرنے والے سے' اُسے حاصل کر لے گا' کیونکہ اب اس کی ساری ذمہ داری' پہلے فروخت کرنے والے

شخص پر ہوگی۔

بَابٌ: اَجَلٌ بِاَجَلٍ

باب: مخصوص مدت کے عوض میں مخصوص مدت

14437 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُبَاعُ اَجَلٌ بِاَجَلٍ

✲✲ سفیان ثوری نے اسلم کے حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: مخصوص مدت کو مخصوص مدت کے عوض میں نہیں فروخت کیا جاسکتا۔

14438 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: لَا يُبَاعُ اَجَلٌ بِاَجَلٍ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: " وَتَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا اَنْ يَقُولَ: اَعْطِنِي اللَّيْلَةَ كَذَا، وَاُعْطِيكَ بَعْدَ غَدٍ الدِّرْهَمَ

✲✲ عاصم نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: مخصوص مدت کو مخصوص کے عوض میں نہیں فروخت کیا جاسکتا۔

ثوری کہتے ہیں: اس کی وضاحت ہمارے نزدیک یہ ہے: وہ شخص یہ کہے: تم مجھے فلاں رات کو عطا کردینا' میں تمہیں اس سے اگلے دن ایک درہم دے دوں گا۔

14439 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ اَنَّهَا عَلَيْهِ طَعَامًا؟ قَالَ: لَا

✲✲ ثوری نے کلیب بن وائل کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے ذمے کچھ دراہم قرض ہوتے ہیں' کیا اس کے ذمہ اناج لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں۔

14440 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ - وَهُوَ بَيْعُ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ - وَعَنْ بَيْعِ الْمَجْرِ، - وَهُوَ بَيْعُ مَا فِي الْبُطُونِ الْاِبِلِ - وَعَنِ الشِّغَارِ

✲✲ عبداللہ بن دینار نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالی کا سودا کرنے (قرض کے عوض میں' قرض کو فروخت کرنے) اور مجر کا سودا کرنے (جانور کے پیٹ میں' جو موجود ہے' اُسے فروخت کرنے) اور شغار سے منع کیا ہے۔

بَابُ السَّلَفِ وَبَعْضُهُ نَسِيئَةً

باب: بیع سلف' جس کا کچھ حصہ اُدھار ہو

14441 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا كَانَ سَلَفٌ بَعْضُهُ نَسِيئَةً وَبَعْضُهُ نَقْدًا

فَهُوَ فَاسِدٌ كُلُّهُ

✽✽ ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ بیع سلف کرے اور کچھ حصہ نقد ہو تو یہ سودا مکمل طور پر فاسد شمار ہوگا۔

14442 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: " وَاِذَا سَلَّفْتَ مِائَةَ دِرْهَمٍ فِي مِائَةِ فِرْقٍ اِلٰى اَجَلٍ يَقُوْلُ: اَنْقُدُكَ الْاٰنَ خَمْسِيْنَ، وَخَمْسِيْنَ اِلٰى شَهْرٍ، فَالْبَيْعُ كُلُّهُ فَاسِدٌ، لِاَنَّ الْعُقْدَةَ وَاحِدَةٌ

✽✽ سفیان ثوری کہتے ہیں: جب تم ایک سو فرق (ماپنے کے مخصوص پیمانے) کے عوض میں' ایک سو درہم کی بیع سلف کرو' جو مخصوص مدت تک ہو اور وہ شخص یہ کہے: میں پچاس تمہیں ابھی ادا کر دیتا ہے ہوں اور پچاس مہینے بعد ادا کر دوں گا' تو یہ سودا مکمل طور پر فاسد ہوگا' کیونکہ معاہدہ ایک ہی ہو سکتا ہے۔

14443 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَا يَكُوْنُ سَلَفٌ اِلَّا بِالْقَبْضِ، وَلَيْسَتِ الْكَفَالَةُ فِيهِ بِشَيْءٍ

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: سلف صرف اس وقت ہوگی' جب قبضے میں لے لیا جائے' اور اس بارے میں کسی چیز کی کفالت نہیں ہوگی۔

بَابُ: كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ

باب: سونے یا چاندی کے عوض میں' زمین کو کرائے پر دینا

14444 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بِكِرَاءِ الْاَرْضِ بَاْسًا يَكْرُوْنَ اَرْضَهُمْ "

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' سعید بن مسیّب اور سالم بن عبداللہ' اور ابراہیم نخعی کے بارے میں' یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات زمین کو کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' یہ لوگ خود اپنی زمینیں کرائے پر دیا کرتے تھے۔

14445 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِكِرَاءِ الْاَرْضِ بَاْسًا

✽✽ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے بارے میں' یہ بات نقل کی ہے: وہ زمین کو کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14446 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِكِرَاءِ الْاَرْضِ بَاْسًا بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ، وَكَانَ يَكْرَهُهُ بِالطَّعَامِ وَيَقُوْلُ: هِيَ الْمُحَاقَلَةُ

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ سونے یا چاندی کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' البتہ وہ اناج کے عوض میں کرائے پر دینے کو مکروہ سمجھتے تھے وہ فرماتے تھے: یہ چیز محاقلہ ہے۔

14447 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ عِكْرِمَةَ يَزْعُمُ اَنَّ كِرَاءَ الْاَرْضِ لَا يَصْلُحُ، فَقَالَ: كَذَبَ عِكْرِمَةُ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ خَيْرَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ فِي الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ اَنْ تَكْرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

٭٭ معمر نے عبدالکریم جزری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن جبیر سے کہا: عکرمہ یہ کہتے ہیں: زمین کو کرائے پر دینا درست نہیں ہے' تو انہوں نے فرمایا: عکرمہ غلط کہتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ اپنی خالی زمین میں' جو کچھ کرتے ہو' اس میں سب سے بہتر یہ ہے کہ تم اپنی خالی زمین کو سونے یا چاندی کے عوض میں کرائے پر دے دو''۔

14448 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تَسْتَاْجِرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ

٭٭ عبدالکریم جزری نے سعید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اس میں سب سے مثالی صورت یہ ہے کہ تم سفید زمین (یعنی قابل کاشت زمین) کا معاوضہ (یعنی کرایہ) وصول کرو۔

14449 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ: كَيْفَ تَرٰى فِي شِرَاءِ الْاَرْضِ؟ قَالَ: حِيْنَ قُلْتُ: يَاْخُذُوْنَ مِنْ كُلِّ حَرْثٍ قَفِيْزًا وَدِرْهَمًا قَالَ: لَا تَجْعَلْ فِي عُنُقِكَ صَغَارًا

٭٭ کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: زمین فروخت کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ راوی کہتے ہیں: یہ اس وقت کی بات ہے' جب میں نے یہ کہا ہے: وہ لوگ ہر پیداوار میں سے ایک قفیز اور ایک درہم لیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی گردن میں بوجھ نہ ڈالو۔

14450 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُمَا قَالَا: لَا بَاْسَ بِكِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: قابل کاشت زمین کو کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14451 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلٰى بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ، ذٰلِكَ قَرْضُ الْاَرْضِ

٭٭ قاسم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے' قابل کاشت زمین کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ زمین کا قرض ہے۔

14452 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ، فَقَالَ: حَلَالٌ لَا بَاْسَ بِهٖ، اِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْاِرْمَاثِ، اَنْ يُعْطِيَ

الرَّجُلُ الْاَرْضَ، وَيُسْتَثْنِى بَعْضُهَا، وَنَحْوِ ذٰلِكَ

✲✲ حنظلہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اصل میں ارماث سے منع کیا گیا ہے' اور وہ یہ ہے کہ آدمی کوئی زمین (کسی کو کرائے پر دے) اور پھر اس زمین کے کسی حصے کا استثناء کر لے یا اس جیسی کوئی صورت ہو۔

14453 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُوْلُ: كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا، فَكُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ، فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ يَرَةً وَلَمْ تُخْرِجْ مَرَّةً، فَنُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ، وَاَمَّا بِالْوَرِقِ فَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ

✲✲ حنظلہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: انصار میں سب سے زیادہ زمینیں ہمارے پاس تھیں' ہم (پیداوار کے عوض میں) زمین کرائے پر دیتے تھے' بعض اوقات اس میں پیداوار ہو جاتی تھی اور بعض اوقات پیداوار نہیں ہوتی تھی' تو اس سے منع کیا گیا ہے' جہاں تک چاندی کے عوض میں (زمین کو کرائے پر دینے کا تعلق ہے) تو ہمیں اس سے منع نہیں کیا گیا۔

14454 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِى اَرْضَهُ، فَاُخْبِرَ بِحَدِيثِ، رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَهْلَ الْاَرْضِ، يُعْطُونَ اَرَضِيَهُمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ اَنَّ لِى الْمَاذِيَانَاتِ، وَمَا سَقَى الرَّبِيعُ، وَيَشْتَرِطُ مِنَ الْجَرِيْنِ شَيْئًا مَعْلُومًا قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَظُنُّ اَنَّ النَّهِىَ لِمَا كَانُوْا يَشْتَرِطُونَ

✲✲ عبیداللہ بن عمر نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے تھے' انہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول روایت بتائی گئی' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کے مالکان اپنی زمینیں کرائے پر دیا کرتے تھے' زمین کا مالک یہ شرط عائد کرتا تھا کہ مجھے ماذیانات ملے گا اور جو حصہ نالی سے سیراب ہوتا ہے' اور وہ پیداوار میں سے بھی کسی متعین حصے کی شرط عائد کیا کرتا تھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ خیال تھا کہ ممانعت اس بارے میں ہے' جو شخص یہ شرط عائد کرتا ہے۔

14455 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَكْثَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَلٰى نَفْسِهِ وَاللّٰهِ لَنُكْرِيَنَّهَا كَرِىَ الْاِبِلِ "يَعْنِىْ اَنَّهُ اَكْثَرَ اَنَّهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْهُ، فَلَا نَقْبَلُ مِنْهُ

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے پر زیادتی کی ہے' اللہ کی قسم! ہم تو زمین کرائے پر دیتے ہیں' جس طرح اونٹ کرائے پر دیے جاتے ہیں۔ ان کی مراد یہ تھی کہ انہوں نے یہ زیادتی کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: کہ آپ

ﷺ نے اس سے منع کیا ہے ہم ان کی یہ بات قبول نہیں کریں گے۔

14456 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، كَتَبَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سُوَيْدٍ: اَنْ يَبِيعَ بَيَاضَ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ، وَاَنْ يُخَابِرَ عَلٰى اَصْلِ الْاَرْضِ

** محمد بن مسلم اورابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عثمان بن محمد کو خط لکھا: سفید زمین کو سونے کے عوض میں فروخت کردیں اور اصل زمین پر مخابرہ کریں۔

14457 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ اسْتَاْجَرَ اَرْضًا بَيْضَاءَ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ بِذَهَبٍ، اَوْ فِضَّةٍ"

** سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سونے یا چاندی کے عوض میں متعین مدت تک کے لئے سفید زمین کرائے پر لے لیتے تھے۔

14458 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ، فَقَالَ: اَرْضِي، وَبَعِيرِي سَوَاءٌ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَرْضِيْ وَمَالِيْ سَوَاءٌ

** سفیان ثوری نے عبداللہ بن عیسیٰ کے حوالے سے موسیٰ بن عبداللہ کے بارے میں یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میری زمین اور میرا اونٹ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (یعنی دونوں کو کرائے پر دیا جاسکتا ہے)۔

ثوری بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن ابوخالد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میری زمین اور میرا مال برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

14459 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ

** معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زمین کو کرائے پر دینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

14460 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعَطَاءً، كَرِهَاهُ اَيْضًا

** معمر نے' حسن بصری اور عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

14461 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: نَهَى

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ، وَاسْتِكْرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ

✵✵ سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) مزابنہ یہ ہے: کھجور کے عوض میں کھجور کو خرید لیا جائے اور محاقلہ یہ ہے: گندم کے عوض میں پیداوار کو خرید لیا جائے اور گندم کے عوض میں زمین کو کرائے پر دیا جائے۔

14462 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَالِكٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَسَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ كِرَائِهَا، بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ امام مالک بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: میں نے سعید بن میسّب سے زمین کو سونے یا چاندی کے عوض میں کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْمُزَارَعَةِ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبْعِ

باب: ایک تہائی' یا ایک چوتھائی پیداوار کے عوض میں مزارعت

14463 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرِ ابْنِ اَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كَانَ اَحَدُنَا اِذَا اسْتَغْنَى عَنْ اَرْضِهِ، اَعْطَاهَا بِالثُّلُثِ، وَالرُّبْعِ، وَالنِّصْفِ وَيَشْتَرِطُ ثُلُثَ جَدَاوِلٍ، وَالْقُصَارَةَ، وَمَا سَقَى الرَّبِيعُ، وَكَانَ الْعَيْشُ اِذْ ذَاكَ شَدِيدًا، وَكُنَّا نَعْمَلُ فِيهَا بِالْحَدِيدِ وَبِمَا شَاءَ اللّٰهُ، وَنُصِيبُ مِنْهَا مَنْفَعَةً، فَاَتَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ نَافِعًا، وَطَاعَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ لَكُمْ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ، وَيَقُولُ: مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ اَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، اَوْ لِيَدَعْ، وَيَنْهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِيمُ مِنَ النَّخْلِ فَيَاْتِيهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: قَدْ اَخَذْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ "

✵✵ مجاہد نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے بھتیجے اسید بن ظہیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب ہم میں سے کسی کو اپنی زمین کی ضرورت نہیں ہوتی تھی' تو وہ ایک تہائی' یا ایک چوتھائی' یا نصف پیداوار کے عوض میں' اسے کرائے پر دے دیتا تھا اور یہ شرط رکھتا تھا کہ پانی کے آس پاس والے حصے (یا کسی متعین حصے) میں' جو بھی پیداوار ہوگی وہ مجھے ملے گی' اس صورت میں زندگی بہت دشوار ہوتی تھی' ہم زمینوں میں اپنے اوزاروں کے ذریعے کام کرتے تھے' اور جو اللہ کو منظور ہوتا تھا' کام کرتے تھے اور پھر ہمیں اس میں سے فائدہ ملتا تھا۔ پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا ہے' جو نفع دینے والی تھی' لیکن اللہ کے رسول کی اطاعت کرنا تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے حقل (زمین کو کرائے پر دینے) سے منع کیا ہے' آپ ﷺ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو' وہ اپنے کسی بھائی کو اسے عطیہ کے طور پر (عارضی استعمال کے لئے)

دیدے یا اسے ویسے ہی رہنے دے"

نبی اکرم ﷺ نے مزابنہ سے بھی منع کیا ہے

(راوی بیان کرتے ہیں:) "مزابنہ" یہ ہے: کسی شخص کے پاس کھجوروں کے باغات ہوں اور دوسرا شخص اُس کے پاس آ کر یہ کہے: میں کھجوروں کے اتنے اتنے وسق کے عوض میں اس کی پیداوار حاصل کر لیتا ہوں۔

14464 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ خَالِي يَوْمًا فَقَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا، وَطَوَاعِيَةَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ اَنْفَعُ لَنَا وَاَنْفَعُ لَكُمْ، وَمَرَّ عَلٰى زَرْعٍ فَقَالَ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِفُلَانٍ، فَقَالَ: لِمَنِ الْاَرْضُ؟ قَالُوا: لِفُلَانٍ قَالَ: فَمَا شَانُ هٰذَا؟ قَالُوا: اَعْطَاهُ اِيَّاهُ عَلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُومًا، وَنَهَى عَنِ الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَكِرَاءِ الْاَرْضِ

قَالَ اَيُّوبُ: فَقِيلَ لِطَاوُسٍ: اِنَّ هَاهُنَا ابْنًا لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: قَدْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْ هٰذَا، اِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى زَرْعٍ فَاَعْجَبَهُ، فَقَالَ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: لِفُلَانٍ قَالَ: فَلِمَنِ الْاَرْضُ؟ قَالُوا: لِفُلَانٍ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالُوا: اَعْطَاهَا اِيَّاهُ عَلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ

❋❋ زرقی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دن میرے ماموں میرے پاس تشریف لائے اور بولے: آج نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک کام سے منع کر دیا ہے جو تم لوگوں کے لئے فائدہ مند تھا' لیکن اللہ اور اس کے رسول اطاعت کرنا' ہمارے اور تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔ (پھر انہوں نے بتایا:) آج نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک کھیت کے پاس سے ہوا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کا کھیت ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: فلاں کا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: زمین کس کی ہے؟ تو لوگوں نے کہا: فلاں کی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کا معاملہ کیسے ہوتا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: وہ شخص' دوسرے شخص کو' اتنی پیداوار دیدے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین عارضی استعمال کے لئے) عطیہ کے طور پر دے' تو یہ اُس کے لئے' اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی سے متعین خراج وصول کرے"۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار) کے عوض میں' زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا۔

ایوب بیان کرتے ہیں: طاؤس سے کہا گیا: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے' یہاں یہ حدیث بیان کرتے ہیں: وہ اندر گئے اور پھر باہر تشریف لائے اور بولے: مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے' جو ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں' انہوں نے یہ بات بتائی ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک کھیت کے پاس سے ہوا' آپ ﷺ کو وہ اچھا لگا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: زمین کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: معاملہ کیسے ہوتا ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ شخص' اُس دوسرے شخص کو اتنی' اتنی پیداوار دیدے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر (اپنی زمین عارضی استعمال کے لئے) دیدے' تو یہ اس کے حق میں' زیادہ بہتر ہے'' نبی اکرم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔

14465 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ نَصْرِ اَبِیْ جُزَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّاللّٰهِ مَا كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ هٰكَذَا، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَكْرٰى لِرَجُلٍ اَرْضًا فَاقْتَتَلَا وَاسْتَبَّا بِاَمْرٍ تَدَارَيَا فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَ هٰذَا شَاْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْاَرْضَ، فَسَمِعَ رَافِعٌ آخِرَ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَسْمَعْ اَوَّلَهُ

✵✵ عروہ بن زبیر نے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت کرے! اللہ کی قسم حدیث اُس طرح نہیں ہے' بلکہ اصل بات یہ ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص کو زمین کرائے پر دی' پھر ان کے درمیان اختلاف ہو گیا اور جھگڑا ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں نے یہی کچھ کرنا ہے' تو زمین کرائے پر نہ دو' تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے حدیث کا آخری حصہ سنا تھا' وہ اس کا ابتدائی حصہ نہیں سن پائے تھے۔

14466 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَوْ تَرَكْتُ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا، فَقَالَ: اَيْ عَمْرُو، اَخْبَرَنِيْ اَعْلَمُهُمْ، يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا "

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے کہا: اگر میں مخابرہ ترک کر دوں تو کیا یہ مناسب ہوگا؟ کیونکہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے' تو طاؤس نے کہا: اے عمرو ان لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم رکھنے والی شخصیت نے مجھے یہ بات بتائی ہے' طاؤس کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے (انہوں نے یہ بات بتائی ہے:) نبی اکرم ﷺ نے اِس سے منع نہیں کیا ہے۔

14467 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْحَقْلُ، وَهُوَ بِلِسَانِ الْاَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ

کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو اپنی زمین عطیہ کے طور پر دیدے' یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اُس پر اس سے کوئی متعین چیز وصول کرے''۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ چیز حقل ہے' جسے انصار کے محاورے میں ''محاقلہ'' کہا جاتا ہے۔

14468 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اِلٰى يَهُوْدَ يَعْمَلُونَهَا وَلَهُمْ شَطْرُهَا، فَمَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ مِنْهَا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی زمینیں) یہودیوں کے حوالے کر دی تھیں' اور شرط یہ طے پائی تھی کہ وہ لوگ وہاں کام کاج کریں گے اور انہیں وہاں کی پیدوار کا نصف حصہ مل جائے گا''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک' یہی صورت حال رہی' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا۔

14469 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ خَيْبَرًا شَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيهَا زَرْعٌ، وَنَخْلٌ، فَكَانَ يُقَسِّمُ لِنِسَائِهِ كُلَّ سَنَةٍ مِّنْهَا مِائَةَ وَسْقٍ، - ثَمَانِينَ وَسْقًا - تَمْرًا، وَعِشْرِيْنَ وَسْقًا شَعِيرًا لِامْرَاَةٍ

٭٭ عبیداللہ بن عمر نے' نافع کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: خیبر کی پیداوار اور کھجوروں کے باغات میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ داری کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی ازواج میں تقسیم کیا تھا' ہر سال وہاں سے' ایک زوجہ محترمہ کے حصہ میں' کھجوروں کے 180 وسق آتے تھے' اور 20 وسق جَو کے آتے تھے۔

14470 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: اَقْطَعَ عُثْمَانُ لِخَمْسَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ، وَلِسَعْدٍ، وَلِلزُّبَيْرِ، وَلِخَبَّابٍ، وَلِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَكَانَ جَارَايَ، عَبْدُ اللّٰهِ وَسَعْدٌ يُعْطِيَانِ اَرْضَهُمَا بِالثُّلُثِ

٭٭ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ اصحاب کو جاگیریں دی تھیں' حضرت عبداللہ، حضرت سعد، حضرت خباب، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم' ان میں سے دو صاحبان' یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ میرے پڑوسی تھے' ان دونوں صاحبان نے اپنی زمینیں' ایک تہائی پیداوار کے عوض میں دی ہوئی تھیں۔

14471 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ

عَمْرِو بْنِ صُلَيْعٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَوَشَى بِرَجُلٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ أَخَذَ أَرْضًا يَصْنَعُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَخَذْتُهَا بِالنِّصْفِ أُكْرِي أَنْهَارَهَا، وَأُصْلِحُهَا، وَأُعَمِّرُهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا بَأْسَ وَكَرِيُ الْأَنْهَارِ: حَفْرُهَا

** عمرو بن صلیع محاربی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے ایک شخص کی شکایت لگاتے ہوئے یہ کہا: اس نے زمین حاصل کی ہے اور اس میں اتنا' اتنا کام کرے گا' تو اس شخص نے کہا: میں نے یہ زمین نصف پیداوار کے عوض میں لی ہے' میں اس کا کرایہ دیتا ہوں' اس کی دیکھ بھال کرتا ہوں' اسے آباد کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے

(راوی یا شاید امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ''کری الانہار'' سے مراد کھودنا ہے۔

14472 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُرَى عَرَبَةَ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ حَظَّ الْأَرْضِ

قَالَ سُفْيَانُ: " وَحَظُّهَا: الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

** محمد بن زید نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیہاتوں کی طرف بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں وہاں سے زمین کا حصہ وصول کروں۔

سفیان کہتے ہیں: اس کے حصے سے مراد پیداوار کا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی حصہ ہے' وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14473 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا "

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی زمین ایک تہائی' یا ایک چوتھائی پیداوار کے عوض میں دے دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے قاسم بن محمد سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا۔

14474 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ قَالَ: أَرْسَلَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ إِلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: اعْمَلْ فِي حَائِطِي هَذَا وَلَكَ الثُّلُثُ أَوِ الرُّبُعُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ سِيرِينَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مَا يُصْنَعُ فِي الْأَرْضِ قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ

✸✸ ہشام بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے مجھے قاسم بن محمد کے پاس بھیجا' تاکہ میں ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کروں' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم میرے اس باغ میں کام کرو' تمہیں پیداوار کا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی حصہ مل جائے گا؟ قاسم بن محمد نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں ابن سیرین کے پاس واپس آیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: زمین میں جو کچھ کیا جاتا ہے' یہ اس میں سب سے بہتر ہے۔

ہشام کہتے ہیں: حسن بصری سے اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

14475 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، وَابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدًا عَنِ الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ فَكَرِهُوْهُ

✸✸ سفیان ثوری نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی اور سعید بن مسیّب اور سعید بن جبیر اور مجاہد سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار کے عوض میں' زمین کو کرائے پر لینے' یا دینے) کے بارے میں دریافت کیا' تو ان حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14476 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يُعْطُوْنَ اَرْضَهُمْ بِالثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ

✸✸ قیس بن مسلم نے ابوجعفر کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدینہ منورہ میں مہاجرین کے ہر گھرانے نے' اپنی زمین کو ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیدوار) کے عوض میں (کرائے پر) دیا ہوا تھا۔

14477 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ: آلُ اَبِيْ بَكْرٍ، وَآلُ عُمَرَ، وَآلُ عَلِيٍّ يَدْفَعُوْنَ اَرْضِيَهُمْ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

✸✸ عمرو بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام باقر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آل' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آل اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل' اپنی زمینوں کو ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار کے عوض میں کرائے پر) دیتے ہیں''۔

14478 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ رَجُلٍ عَمَلَ فِيْ اَرْضِهِ عَمَلًا ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يُشْرِكَهَا رَجُلًا، وَيَرُدَّ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْعَمَلَ فَكَرِهَهُ

✸✸ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی زمین میں کام کرتا ہے' اور پھر اسے یہ مناسب لگتا ہے کہ وہ اس کام میں کسی کو حصہ دار بنالے' تو وہ کام اس شخص کے حوالے کر دیتا ہے' تو معمر نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14479 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي اَرْضَهُ بِالثُّلُثِ

✲✲ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو ایک تہائی پیداوار کے عوض میں (کرائے پر) دیدیتے تھے۔

14480 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ لَا يَرَى بِالشِّرْكِ بَاْسًا

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: زہری شراکت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ (یہاں شراکت سے مراد پیداوار کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینا ہے)

بَابُ: ضَمْنُ الْبِذْرِ اِذَا جَاءَتِ الْمُشَارَكَةُ

باب: بیج کا ضامن ہونا جب مشارکت ہو

14481 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُشْرِكُ اَرْضَهُ عَلَى الثُّلُثِ، وَالنِّصْفِ، وَيُعْطِيهِمْ حِصَّتَهُمْ مِنَ الْبِذْرِ

✲✲ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنی زمین کو (پیداوار) کے ایک تہائی یا نصف حصے کے عوض میں شراکت پر دیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو ان کے حصے کا بیج دے دیتے تھے۔

14482 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: اَنْ اَشْرِكُوا الْاَرْضَ، عَلَى النِّصْفِ، وَلَا تَضْمَنُوا الشُّرَكَاءَ الْبِذْرَ

✲✲ معمر نے عبیداللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خط لکھا کہ نصف پیداوار کے عوض میں زمین میں شراکت کرلو لیکن شراکت داروں کے لئے بیج کے ضامن نہ بنو۔

14483 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ يُشْرِكُ اَرْضَهُ، وَيُسَلِّفُ الشُّرَكَاءَ الْبِذْرَ، حَتّٰى يَاْخُذَهُ بَعْدُ مِنْ زَرْعِ الْاَرْضِ، اِذَا حَصَدَ

✲✲ اسماعیل بن عبداللہ نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابن سیرین اپنی زمین شراکت پر دیا کرتے تھے وہ شراکت داروں کو بیج ادھار دے دیتے تھے یہاں تک کہ زمین کی پیداوار جب تیار ہو جاتی اور اسے کاٹ لیا جاتا تو (اس بیج کا معاوضہ یا وہ بیج) ان سے وصول کر لیتے تھے۔

14484 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَهْلِ نَجْرَانَ: اِنِّي قَدِ اسْتَوْصَيْتُ يَعْلٰى بِمَنْ اَسْلَمَ مِنْكُمْ خَيْرًا، وَاَمَرْتُهُ اَنْ يُعْطِيَ نِصْفَ مَا عَمِلَ مِنَ الْاَرْضِ، وَلَسْتُ اُرِيدُ اِخْرَاجَكُمْ مِنْهَا مَا اَصْلَحْتُمْ، وَرَضِيتُمْ عَمَلَكُمْ

✻✻ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کی طرف یہ خط لکھا تھا: تم میں سے جو شخص اسلام قبول کر لیتا ہے تو میں نے یعلیٰ کو اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کی ہے اور یہ ہدایت کی ہے کہ وہ زمین میں جو کام کاج کرے گا اس کی پیداوار کا نصف وہ اسے دیدے میں تمہیں یہاں سے جلا وطن نہیں کرنا چاہتا جب تک تم ٹھیک رہتے ہو اور اپنے کام سے راضی رہتے ہو۔

14485 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ خَيْبَرٍ قَالَ: " فَتَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ جَمْعًا لَّهُ حَرْثُهَا، وَنَخْلُهَا قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ رَقِيقٌ، فَصَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدًا عَلٰى اَنَّكُمْ تَكْفُوْنَا الْعَمَلَ، وَلَكُمْ شَطْرُ التَّمْرِ عَلٰى اَنِّي اُقِرُّكُمْ مَا بَدَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، فَذٰلِكَ حِيْنَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ رَوَاحَةَ يَخْرُصُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا خَيَّرَهُمْ، اَخَذَتِ الْيَهُوْدُ التَّمْرَ " فَلَمْ تَزَلْ خَيْبَرُ بِاَيْدِي الْيَهُوْدِ عَلٰى صُلْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَاَخْرَجَهُمْ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ: اَلَيْسَ قَدْ صَالَحَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: بَلْ عَلٰى اَنَّهُ يُقِرُّكُمْ فِيهَا مَا بَدَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، فَهٰذَا حِيْنَ بَدَا لِيْ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَاَخْرَجَهُمْ، ثُمَّ قَسَّمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُعْطِ مِنْهَا اَحَدًا لَّمْ يَحْضُرِ افْتِتَاحَهَا، فَاَهْلُهَا الْاٰنَ الْمُسْلِمُونَ لَيْسَ فِيهَا الْيَهُوْدُ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُقَاضَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يهود اَهْلَ خَيْبَرَ عَلٰى اَنَّ لَنَا نِصْفُ التَّمْرِ وَلَكُمْ نِصْفُهُ، وَتَكْفُوْنَا الْعَمَلَ

✻✻ ابن جریج نے عامر بن عبداللہ کے حوالے سے خیبر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"نبی اکرم ﷺ نے خیبر فتح کرلیا وہاں زیادہ تر کھیتی باڑی ہوتی تھی اور کھجوروں کے باغ تھے لیکن نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے پاس اتنے غلام نہیں تھے (جو وہاں کام کاج کر سکتے) تو نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ اس بات کو طے کیا کہ ہماری جگہ تم لوگ کام کاج کرو گے اور کھجوروں کی پیداوار کا نصف تمہیں مل جائے گا اور میں تمہیں یہاں اس وقت تک رہنے دوں گا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مرضی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا کرتے تھے جو وہاں کی پیداوار کا اندازہ لگاتے تھے جب حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اختیار دیا تو انہوں نے کھجوروں کو اختیار کرلیا تو خیبر اس طرح یہودیوں کے پاس رہا جو کہ صلح کے معاہدے کے تحت تھا یہاں تک جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور وہ ان لوگوں کو وہاں سے جلا وطن کرنے لگے تو یہودیوں نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ صلح نہیں کی ہوئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا:

"تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ اور اس کے رسول کو مناسب لگے گا"

تو اب مجھے یہ بات مناسب لگ رہی ہے کہ میں تمہیں یہاں سے نکال دوں۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہاں سے نکال دیا اور خیبر کی زمین' اُن مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دی' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی فتح میں حصہ لیا تھا' جو شخص اس کی فتح میں شریک نہیں تھا' اس میں سے کسی کو بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حصہ نہیں دیا' تو اب وہاں کی زمینوں کے مالکان مسلمان ہیں' وہاں کوئی یہودی نہیں رہتا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبید نے یہودیوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: کھجوروں کی پیداوار کا نصف ہمیں ملے گا' اور نصف تمہیں ملے گا' اور ہماری جگہ کام کاج تم نے کرنا ہے۔

بَابُ اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ

باب: کھجور کے درخت پر لگی ہوئی کھجور' کے عوض میں کھجور لینا

14486 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهَا، وَالْعَرَايَا الَّتِي تُؤْكَلُ " قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا اشْتَرٰى ثَمَرَةً، ثُمَّ اَثْمَرَتْ اُخْرٰى فَلَهُ مَا خَرَجَ اَوَّلَ مَرَّةٍ

✵✵ نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو فروخت کرنے کے بارے میں اجازت دی ہے' کہ اُسے اندازے کے ساتھ فروخت کر دیا جائے' اس کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہیں دی ہے"۔

عرایا وہ کھجور ہوتی ہے' جسے کھایا جاتا ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: جب کوئی شخص پھل خریدتا ہے اور پھر دوسری مرتبہ پھل نکل آتا ہے' تو پہلی مرتبہ جو پھل نکلا تھا' وہ اس کو ملے گا۔

14487 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَشْتَرِيَ الزَّرْعَ بِالْقَمْحِ، وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَشْتَرِيَ التَّمْرَ مِنْ رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ، وَاسْتِكْرَاءِ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ

✵✵ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) محاقلہ سے مراد یہ ہے: آدمی گندم کے عوض میں' کھیت کو خرید لے' اور مزابنہ میں یہ ہے کہ کھجوروں کے عوض میں' درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو خرید لے' یا گندم کے عوض میں زمین کو کرایہ پر حاصل کرے۔

14488 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ

وَالْمُزَابَنَةُ: التَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: الْبُرُّ بِالْبُرِّ

❊❊ عمر بن ابوسلمہ نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے عوض میں کھجور ہو' محاقلہ یہ ہے کہ گندم کے عوض میں گندم ہو۔

14489 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الثَّمَرِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا

❊❊ امام مالک نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے عوض میں کھجور کو ماپ کر فروخت کیا جائے' اور کشمش کے عوض میں' پھل کو ماپ کر فروخت کیا جائے۔

بَابُ: بَيْعُ الْمَاءِ، وَاَجْرُ ضِرَابِ الْفَحْلِ

باب: پانی کو فروخت کرنا' نیز نر جانور کو جفتی کے لئے دینے کا معاوضہ

14490 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ

❊❊ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اضافی پانی (لینے سے کسی کو) نہ روکا جائے' ورنہ اس کے نتیجے میں اضافی گھاس اُگنا بند ہوجائے گی۔

14491 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ فَضْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❊❊ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص اضافی پانی کو روک لیتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اپنے فضل کو روک لے گا''۔

14492 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ لِيَمْنَعَ بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ مَنَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَضْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابوقلابہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص اضافی پانی کو اس لئے روک لیتا ہے کہ اس کے ذریعے اضافی گھاس کے لئے رکاوٹ ڈال دے' تو اللہ تعالیٰ' قیامت کے دن' اُس سے اپنے فضل کو روک لے گا''۔

14493 - حدیث نبوی: [illegible] الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُمْنَعَ نَقْعُ بِئْرٍ

✸✸ عمرہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کنویں میں جمع شدہ پانی لینے سے (کسی کو) روکا جائے۔

14494 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَا

✸✸ اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اضافی پانی کو نہ روکا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں اضافی گھاس میں رکاوٹ بن جائے گی''۔

14495 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ يَقُولُ: لَا تَمْنَعُوا الْمَاءَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ

✸✸ ابومنہال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اضافی پانی کو نہ روکو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو پانی فروخت کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

14496 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ يُعْجِبُ مَسْرُوقًا اَنْ يُشْتَرَى لَهُ رَوَايَا مِنَ الْفُرَاتِ فَيَبِيعُهَا، وَيَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا قَالَ: وَسَاَلَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يَحْمِلُ الْمَاءَ، اَيَبِيعُهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ، قَدْ حَمَلَهُ وَتَعَنَّى فِيهِ

✸✸ ابراہیم بن محمد بن منتشر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مسروق کو یہ بات پسند تھی کہ ان کے لئے دریائے فرات سے مشکیزے خرید کرلائے جائیں اور وہ انہیں فروخت کردیں اور پھر وہ اس کی قیمت کو صدقہ کردیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو پانی (دور سے اٹھا کرلاتا ہے) کیا وہ اس کو فروخت کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ اُس کو اٹھا کرلیا ہے اور اس نے اس کے بارے میں مشقت برداشت کی ہے۔

14497 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ، وَعَنْ شَبْرِ الْجَمَلِ يَعْنِي بِذٰلِكَ اَجْرَ ضِرَابِهِ

✸✸ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اضافی پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور نر اونٹ کو جفتی کے لئے (معاوضے کے عوض میں) دینے سے منع کیا ہے۔

14498 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي مُعَاذٍ قَالَ: نَهَانِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَلَسْتُ تَيَّاسًا، فَقَالَ:

لَا يَحِلُّ عَسْبُ الْفَحْلِ

** ابومعاذ بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مجھے منع کیا' میرے پاس کوئی نر جانور نہیں تھا' تو انہوں نے فرمایا: نر جانور کو (معاوضے کے عوض میں' جفتی کے لئے دینا) جائز نہیں ہے۔

14499 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ كَرِهَ عَسْبَ الْفَحْلِ لِمَنْ اَخَذَهُ، وَلَا يَرٰى عَلٰى مَنْ اَعْطَاهُ بَاْسًا

** معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص نر جانور کو جفتی کے لئے لیتا ہے' اس کے لئے قتادہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' البتہ جو اُسے دیتا ہے' اس میں انہوں نے کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بَابُ: بَيْعُ الشَّجَرِ

باب: درخت کو فروخت کرنا

14500 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ فِي اَرْضِيْ شَجَرًا، اَفَاَبِيعُهُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ احْمِهِ لِدَوَابِّكَ

** معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن والد کا بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا' اُس نے کہا: میری زمین میں درخت لگا ہوا ہے' کیا میں اُسے فروخت کر دوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اسے اپنے جانوروں کے لئے چراگاہ بناؤ (یعنی اُن کے چارے میں استعمال کرو)

14501 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: لَا تَاْكُلْ ثَمَنَ الشَّجَرَةِ فَاِنَّهُ سُحْتٌ، يَعْنِي الْكَلَا

** معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم درخت کی قیمت نہ کھاؤ' کیونکہ یہ حرام ہے' اُن کی مراد گھاس پھوس تھی۔

14502 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الْكَلَاِ كُلِّهِ، مُرُجًا كَانَ اَوْ سَهْلًا، اَوْ جَبَلًا "

** عبدالکریم ابوامیہ نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ہر قسم کی گھاس فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' خواہ وہ چراگاہ کی ہو' یا ہموار زمین کی ہو' یا پہاڑ کی ہو۔

بَابٌ: هَلْ يُبَاعُ بِالصَّكِّ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ بَيْعًا

باب: کیا کسی اقرار نامے کو فروخت کیا جا سکتا ہے؟ جس میں کسی دوسرے شخص کے ذمے بیع کا اقرار ہو

14503 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُسْاَلُ عَنِ

الرَّجُلِ يَشْتَرِي الصَّكَّ بِالْبُرِّ قَالَ: هُوَ غَرَرٌ لَهُ قِيمَةُ مَتَاعِهِ بِالنَّقْدِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى يَقُوْلُ: اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهٖ فَاَقَرَّ بِمَا فِي الصَّكِّ فَهُوَ جَائِزٌ

✵✵ عبداللہ بن ابوسفر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو سنا' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو گندم کے عوض میں اقرار نامہ خرید لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ دھوکے کا سودا ہے' اسے اس کے سامان کی قیمت نقد ملے گی۔

ثوری کہتے ہیں: ابن ابولیلیٰ فرماتے تھے: جب یہ چیز اس کے اور اس کے ساتھی کے درمیان اکٹھی ہو جائے اور وہ اس بات کا اقرار کرلے' کہ جو اس اقرار نامے میں تحریر ہے' تو پھر یہ درست ہوگا۔

14504 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَسُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْبُرِّ بِالصَّكِّ فَكَانَ يَرَاهُ جَائِزًا اِنْ نَوَى، وَاِنْ لَمْ يَنْوِ لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ان سے گندم کے عوض میں اقرار نامے کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اسے درست سمجھا' اگر آدمی اس کی نیت کرلے اور اگر اس نے نیت نہیں کی' تو وہ اپنے ساتھی سے رجوع نہیں کرسکتا۔

14505 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الدَّيْنُ اَيَبْتَاعُ بِهٖ عَبْدًا؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس نے کسی سے قرض لینا ہوتا ہے' تو کیا وہ اس کے عوض میں' اس کا غلام لے سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: بَيْعُ الْمَجْهُولِ وَالْغَرَرِ

باب: مجہول چیز کا سودا' اور دھوکے کا سودا

14506 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي نُجَيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَا: يُنْهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَرُبَّمَا رَفَعَ مَعْمَرٌ حَدِيثَ ابْنِ اَبِي نُجَيْحٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' جبکہ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: دھوکے کے سودے سے منع کیا گیا ہے۔

بعض اوقات معمر نے اس روایت کو ابن ابونجیح کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

14507 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

✴✴ ابن عیینہ نے' مجاہد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

14508 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

✴✴ ابوزناد نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

14509 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ "

✴✴ حسین بن ضمیرہ نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دھوکے کے سودے سے منع کرتے تھے۔

14510 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قُدَامَةَ، اَنَّ رَجُلًا جَلَبَ نَارَجِيْلًا مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ، فَبَاعَهُ فَوَجَدُوا بَعْضَهُ فَاسِدًا، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ: لَا يَجُوْزُ الْغِشُّ

✴✴ ایوب نے عمر بن قدامہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص بصرہ سے کوفہ "نارجیل" لے کر آیا اس نے اسے فروخت کردیا' تو لوگوں نے اس کے کچھ حصے کو فاسد پایا' وہ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گئے' تو انہوں نے فرمایا: ملاوٹ جائز نہیں ہے۔

14511 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَيْعِ الْمَعَادِنِ، فَقُلْتُ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِشَيْءٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَمَكْرُوهٌ اَوْ اِنَّهُمْ لَيَكْرَهُونَهُ

✴✴ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے معدنیات کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے کہا: میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی' انہوں نے فرمایا: یہ مکروہ ہے (راوی کو شک ہے: شاید انہوں نے یہ الفاظ فرمائے:) علماء اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

14512 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ، يَكْرَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ، جِلْدَ الثَّوْرِ وَهُوَ قَائِمٌ

✴✴ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر کو سنا: وہ اس چیز کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی کسی بیل کی کھال خرید لے' جبکہ وہ بیل کھڑا ہوا ہو (یعنی زندہ ہو)۔

14513 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَكْرَهُ اَنْ يَبِيعَ، جِلْدَ الْبَقَرَةِ وَهِيَ قَائِمَةٌ،

اَوْ لَحْمَهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی گائے کی کھال فروخت کردے' جبکہ وہ کھڑی ہوئی ہو' یا اس کا گوشت فروخت کردے' جبکہ وہ کھڑی ہوئی ہو (یعنی زندہ ہو)

14514 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "إِذَا ابْتَاعَ مِنْكَ مَا فِي هٰذَا الْبَيْتِ بَالِغًا مَا بَلَغَ، كُلُّ كُرٍّ بِكَذَا وَكَذَا، فَهُوَ مَكْرُوهٌ حَتّٰى يَقُوْلَ: ابْتَاعَ مِنْهُ كُرٍّ بِكَذَا وَكَذَا "

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص تم سے یہ چیز خریدے کہ اس گھر میں جو کچھ بھی ہے' خواہ وہ جو بھی ہو' تو ہر چیز اتنے' اتنے کے عوض میں ہوگی' تو یہ چیز مکروہ ہوگی' جب تک وہ یہ نہیں کہتا: وہ اتنی' اتنی رقم کے عوض ایک سو چیزیں خریدتا ہے۔

14515 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ لِرَجُلٍ: - بِعْنِي - نِصْفَ دَارِكَ مِمَّا يَلِيْ دَارِي قَالَ: " هٰذَا بَيْعٌ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ يَنْتَهِي بَيْعُهُ، وَلَوْ قَالَ: اَبِيعُكَ نِصْفَ الدَّارِ اَوْ رُبْعَ الدَّارِ، جَازَ "، فَذَكَرْتُهُ لِمَعْمَرٍ فَقَالَ: هٰذَا سَوَاءٌ كُلُّهُ، لَا بَأْسَ بِهِ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری کو سنا: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم اپنے گھر کا نصف حصہ مجھے فروخت کردو' جو میرے گھر کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ تو ثوری نے فرمایا: یہ مکروہ سودا ہوگا' کیونکہ وہ یہ جانتا ہی نہیں ہے کہ اس کی فروخت کہاں جا کر ختم ہوگی؟ اور اگر کوئی یہ کہے: میں تمہیں نصف گھر فروخت کرتا ہوں' یا ایک چوتھائی گھر فروخت کرتا ہوں' تو یہ درست ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ معمر سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: بَيْعُ الْمَصَاحِفِ

باب: مصاحف کو فروخت کرنا

14516 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ، فَكَرِهَهُ ثُمَّ قَالَ: اَجْزَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَكَانُوْا لَا يَفْعَلُوْنَهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے مصاحف کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' انہوں نے فرمایا: لوگ اس بات کے قائل ہیں' وہ لوگ ایسا نہیں کرتے تھے۔

14517 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ: ابْتَعْهُ، وَلَا تَبِعْهُ، وَاكْتَتِبْهُ وَلَا تَكْتُبْهُ بِاَجْرٍ

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیّب کا مصاحف کو فروخت کرنے کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے: تم اسے خرید لو! لیکن تم

اسے فروخت نہ کرو، تم اسے تحریر کروالو لیکن تم معاوضے کے طور پر اسے تحریر نہ کرو۔

14518 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِیْنَ، عَنْ اَبِی الرَّبَابِ الْقُشَیْرِیِّ قَالَ: "كُنْتُ فِی الْخَیْلِ الَّذِینَ افْتَتَحُوا تُسْتَرَ، وَكُنْتُ عَلَی الْقَبْضِ فِی نَفَرٍ مَعِیَ، فَجَاءَ نَا رَجُلٌ بِجَوْنَةٍ، فَقَالَ: تَبِیعُوْنِی مَا فِی هٰذِهِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ ذَهَبًا، اَوْ فِضَّةً، اَوْ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ: فَاِنَّهُ بَعْضُ مَا تَقُوْلُوْنَ، فِیهَا كِتَابٌ مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ قَالَ: فَفَتَحُوا الْجَوْنَةَ فَاِذَا فِیهَا كِتَابُ دَانِیَالَ فَوَهَبُوْهُ لِلرَّجُلِ، وَبَاعُوا الْجَوْنَةَ بِدِرْهَمَیْنِ قَالَ: فَذَكَرُوا اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اَسْلَمَ حِیْنَ قَرَاَ الْكِتَابَ "

✻✻ ابن سیرین نے ابورباب قشیری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اُن گھڑ سواروں میں شامل تھا' جو تستر کی فتح میں شریک ہوئے تھے' میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک جگہ موجود تھا' اسی دوران ایک شخص جونہ (تھیلی' یا بکسہ) لے کر ہمارے پاس آیا اور بولا: اس میں جو کچھ ہے' کیا تم مجھ سے خرید لو گے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! البتہ سونا' یا چاندی' یا اللہ کی کتاب ہوئی' تو معاملہ مختلف ہوگا' کیونکہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: اس میں اللہ کی کتاب ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے اس بکسے کو کھولا' تو اس میں حضرت دانیال علیہ السلام کی تحریر موجود تھی' تو انہوں نے وہ چیز اس شخص کو ہبہ کے طور پر دے دی۔ البتہ انہوں نے وہ بکسہ دو درہم کے عوض فروخت کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس شخص نے جب وہ کتاب پڑھی' تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

14519 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِمَصَاحِفَ یَبِیعُهَا فَسَاَلْتُ شُرَیْحًا، وَمَسْرُوقًا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یَزِیدَ الْخَطْمِیَّ فَقَالُوا: لَا نَرٰی اَنْ تَاْخُذَ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثَمَنًا

✻✻ ابواسحاق شیبانی نے ابوضحیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص مصاحف لے کر آیا' وہ اسے فروخت کرنا چاہ رہا تھا' تو میں نے اس بارے میں قاضی شریح، مسروق، عبداللہ بن یزید خطمی سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' اگر تم اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کرتے ہو۔

14520 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، قَالَ اَبُو حُصَیْنٍ: عَنْ اَبِی الضُّحٰی قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ بِمَصَاحِفَ یَبِیعُهَا فَسَاَلْتُ ثَلَاثَةً لَا آلُو: مَسْرُوقًا، وَشُرَیْحًا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یَزِیدَ الْخَطْمِیَّ، فَكُلُّهُمْ كَرِهَهُ، وَقَالُوا: لَا نَرٰی اَنْ تَاْخُذَ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثَمَنًا

✻✻ ابن عیینہ نے ابوحصین کے حوالے سے' ابوضحیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص مصاحف لے کر آیا وہ انہیں فروخت کرنا چاہتا تھا' تو میں نے تین آدمیوں سے اس بارے میں دریافت کیا اور اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی' میں نے مسروق، قاضی شریح اور عبداللہ بن یزید خطمی سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان سب حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا اور انہوں نے یہ کہا: ہم اسے درست نہیں سمجھتے ہیں کہ تم اللہ کی کتاب کی قیمت وصول کرو۔

14521 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ: اشْتَرِهَا وَلَا تَبِعْهَا قَالَ: وَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُهُ،

✵✵ عبدالملک بن سلیمان نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: مصاحف کوفروخت کرنے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: تم اسے خرید لو! لیکن تم اسے فروخت نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

14522 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ عبدالقدوس بن حبیب نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14523 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سُئِلَ اَشْتَرِي مُصْحَفًا؟ قَالَ: لَا

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے سوال کیا گیا: کیا میں مصحف کو خرید لوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

14524 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَوَدِدْتُ فِي الَّذِينَ رَاَيْتُ يَبِيعُوْنَ الْمَصَاحِفَ أيديا تحى تُقْطَعُ

✵✵ معمر نے لیث کے حوالے سے سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میری یہ خواہش تھی کہ میں جس کو مصحف فروخت کرتے ہوئے دیکھتا، تو یہ بھی دیکھتا کہ اس کے ہاتھ کاٹ دیے گئے ہیں۔

14525 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَدِدْتُ، اَنِّي قَدْ رَاَيْتُ فِي الَّذِينَ يَبْتَاعُوْنَ الْمَصَاحِفَ اَيْدِي تُقْطَعُ

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا انہوں نے فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ میں ان لوگوں کو دیکھتا جو مصاحف خریدتے ہیں کہ اُن کے ہاتھ کاٹ دیے گئے ہیں۔

14526 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: "رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ حِبْرَانِ: الْحَسَنُ، وَالشَّعْبِيُّ"

✵✵ معمر نے مطرِ وراق کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو بڑے عالموں یعنی حسن بصری اور امام شعبی نے مصاحف کو فروخت

کرنے کی اجازت دی ہے۔

14527 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنَّمَا يُشْتَرٰى وَرَقُهُ وَعَمَلُهُ، وَقَالَهُ خَالِدٌ، عَنِ الْحَسَنِ

✵✵ سفیان ثوری نے داؤد کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اُس کا ورق اور اُس کا کام خریدا جاتا ہے۔

خالد نے حسن بصری کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

14528 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَّاَنَا اَكْتُبُ، مُصْحَفًا فَقَالَ: نِعْمَ الْعَمَلُ عَمَلُكَ، هٰذَا الْكَسْبُ الطَّيِّبُ تَنْقِلُ كِتَابَ اللّٰهِ مِنْ وَرَقَةٍ اِلٰى وَرَقَةٍ، قَالَ مَالِكٌ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ الْحَسَنَ، وَالشَّعْبِيَّ فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَاْسًا

✵✵ مالک بن دینار بیان کرتے ہیں: جابر بن زید میرے پاس تشریف لائے' میں اس وقت مصحف تحریر کر رہا تھا' تو انہوں نے فرمایا: تمہارا کام بہترین کام ہے' اور یہ پاکیزہ کمائی ہے' تم اللہ کی کتاب کو ایک ورق سے دوسرے ورق کی جانب منتقل کرتے ہو۔

مالک بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری اور شعبی سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں حضرات نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14529 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمَرَّ بِالَّذِيْنَ يَبِيْعُوْنَ الْمَصَاحِفَ، فَقَالَ: بِئْسَ التِّجَارَةُ هٰذِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا تَقُوْلُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُهُ

✵✵ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ کو سنا: اُن کا گزر اُن لوگوں کے پاس سے ہوا' جو مصاحف کو فروخت کرتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: یہ بری تجارت ہے' تو ایک شخص نے کہا: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

14530 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى، كَتَبَ لَهٗ نَصْرَانِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ مُصْحَفًا بِسَبْعِيْنَ دِرْهَمًا

✵✵ ثوری نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے' ان کے بھائی عیسیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے لئے' ''حیرہ'' سے تعلق رکھنے والے ایک عیسائی نے مصحف کو ستر درہم کے عوض میں تحریر کیا تھا۔

14531 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَرِهَ كِتَابَهَا بِالْاَجْرِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: اعمش نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات مجھے بتائی ہے: وہ معاوضے کے عوض میں قرآن تحریر کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

بَابُ الْاَجْرِ عَلٰى تَعْلِيمِ الْغِلْمَانِ وَقِسْمَةِ الْاَمْوَالِ

باب: بچوں کی تعلیم کا معاوضہ اور اموال کی تقسیم (کے معاوضے کا حکم؟)

14532 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُعَلِّمٍ، يَاْخُذُ الْاَجْرَ فَقَالَ: اِذَا لَمْ يَاْخُذْ بِشَرْطٍ فَلَا بَاْسَ بِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✽✽ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے معلم کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو معاوضہ وصول کرتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ کچھ طے کر کے وصول نہیں کرتا' تو پھر کچھ حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس کی مانند بات کہی ہے۔

14533 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ اَنْ يَاْخُذُوا، الْاَجْرَ عَلٰى تَعْلِيمِ الْغِلْمَانِ

✽✽ ثوری نے' منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے' کہ بچوں کی تعلیم کا معاوضہ وصول کریں۔

14534 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَدِّدُونَ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ وَيَكْرَهُونَ الْاَرْشَ عَلَى الْغِلْمَانِ فِي التَّعْلِيمِ

✽✽ عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب' مصاحف فروخت کرنے کے حوالے سے سختی سے کام لیتے تھے اور وہ بچوں کی تعلیم کے معاوضے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

14535 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اَحْدَثَ النَّاسُ ثَلَاثَةَ اَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ يُؤْخَذُ عَلَيْهِنَّ اَجْرٌ: ضِرَابُ الْفَحْلِ، وَقِسْمَةُ الْاَمْوَالِ، وَتَعْلِيمُ الْغِلْمَانِ"

✽✽ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے تین چیزیں نئی ایجاد کر لی ہیں' جن کا معاوضہ پہلے وصول نہیں کیا جاتا تھا' نر جانور کو جفتی کے لئے دینا' اموال کی تقسیم اور بچوں کی تعلیم (کا معاوضہ وصول کرنا)۔

14536 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ كَرِهُوا حِسَابَ الْمَقَاسِمِ بِالْاَجْرِ

✽✽ قتادہ نے' سعید بن مسیّب کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' اور ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات تقسیم کے حساب کا معاوضہ وصول کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

14537 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ اَبِيهِ

قَالَ: مَرَّ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ يَحْسِبُ بَيْنَ قَوْمٍ بِاَجْرٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّمَا تَأْكُلُ سُحْتًا

✵✵ موسیٰ بن طریف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو معاوضے کے عوض میں' لوگوں کے درمیان حساب کتاب کر رہا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم حرام کھاتے ہو۔

14538 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَرِهَهُ

✵✵ ابوحصین نے' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

14539 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ يُقَسِّمُ بَيْنَ النَّاسِ قِسْمًا فَقَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَعْطِهِ عِمَالَتَهُ قَالَ: اِنْ شَاءَ وَهِيَ سُحْتٌ

✵✵ موسیٰ بن طریف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو لوگوں کے درمیان حصے تقسیم کر رہا تھا' تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اسے اس کا معاوضہ دے دیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ چاہے گا (میں اسے دے دوں گا) لیکن یہ حرام ہوگا۔

14540 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي قَاسِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَجْرَ النَّوَّاحَةِ، وَالْمُغَنِّيَةِ

✵✵ ثوری نے' ابوقاسم کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نوحہ کرنے والی عورت' اور گانے والی عورت کے معاوضے کو حرام قرار دیا ہے۔

بَابُ الصَّرْفِ

باب: بیع صرف

14541 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَوسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: صَرَفْتُ مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرِقًا بِذَهَبٍ، فَقَالَ: اَنْظِرْنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ، فَسَمِعَهُمَا عُمَرُ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ مِنْهُ صَرْفَهُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

✵✵ معمر اور امام مالک نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مالک بن اوس حدثان نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''بیع صرف'' کی' جو سونے کے عوض میں' چاندی کے حوالے سے تھی' تو انہوں نے فرمایا: تم ہمیں مہلت دو! جب تک ہمارا منشی' جنگل سے نہیں آجاتا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم

اِس سے اُس وقت تک جدا نہیں ہو سکتے' جب تک اِس سے پورا معاوضہ وصول نہیں کر لیتے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود شمار ہوگا' البتہ اگر دست بدست ہو' تو حکم مختلف ہوگا' گندم کے عوض میں گندم کا یہی حکم ہوگا' البتہ دست بدست ہو تو حکم مختلف ہوگا' جو کے عوض میں جو کا یہی حکم ہوگا' البتہ دست بدست ہو تو حکم مختلف ہوگا' کھجور کے عوض میں کھجور کے لین دین کا یہی حکم ہوگا' البتہ اگر دست بدست ہو' تو حکم مختلف ہوگا''۔

14542 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا صَرَفَ اَحَدُكُمْ مِنْ صَاحِبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يَاْخُذَهَا، وَاِنِ اسْتَنْظَرَهُ حَتّٰى يَدْخُلَ بَيْتَهٗ فَلَا يُنْظِرْهُ فَاِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّبَا

✵✵ زہری نے سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی کے ساتھ بیع صرف کرے' تو دوسرے شخص سے' اُس وقت تک جدا نہ ہو' جب تک وہ وصولی نہیں کر لیتا' اور اگر وہ دوسرا شخص اس سے اتنی اجازت مانگے کہ اپنے گھر میں داخل ہو' تو وہ اسے اتنی بھی مہلت نہ دے' کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں (ایسی صورت میں) سود (میں مبتلا ہونے کا) اندیشہ ہوگا۔

14543 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا صَرَفْتَ دِيْنَارًا بِوَرِقٍ، وَالصَّرْفُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَنِصْفٌ، فَاُعْطِيَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَقَالَ: آتِيكَ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ، لَا بَاْسَ بِهٰذَا يَقُوْلُ: يَاْخُذُ مِنْهُ النِّصْفَ دِرْهَمٍ اِذَا شَاءَ قَالَ: وَلٰكِنْ لَوْ كَانَ الصَّرْفُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَنِصْفًا فَاَعْطَاهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَقَالَ: سَوْفَ آتِيكَ بِالنِّصْفِ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ "

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم چاندی کے عوض میں دینار کی بیع صرف کرو اور وہ صرف ساڑھے تیرہ بن رہی ہو' اور پھر چودہ دے دیے جائیں اور وہ شخص یہ کہے: میں تمہیں نصف درہم لا دوں گا' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی جب چاہے' نصف درہم وصول کر سکتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: لیکن اگر بیع صرف میں ساڑھے تیرہ درہم بن رہے ہوں اور آدمی اسے تیرہ درہم دے اور یہ کہے: میں تمہیں نصف لا دوں گا' تو یہ درست نہیں ہے۔

14544 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا صَرَفْتَ بِدِيْنَارٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَنِصْفًا فَلَا تَاْخُذْ بِالنِّصْفِ طَعَامًا، وَلَا شَيْئًا اِلَّا فِضَّةً فَاِنْ شَرَطْتَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَمُدَّيْنِ، فَلَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم ساڑھے دس درہم کے عوض میں ایک دینار کی بیع صرف کرو' تو نصف دینار کی جگہ تم اناج' یا کوئی اور چیز نہ خریدو' صرف چاندی خرید سکتے ہو' اگر تم نے یہ شرط عائد کی ہو کہ دس درہم اور دو مد ہوں گے' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14545 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا يَدًا بِيَدٍ

✵✵ ابوقلابہ نے ہشام بن عامر کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے کے عوض میں چاندی کا لین دین سود ہوتا ہے' البتہ اگر دست بدست ہو' تو حکم مختلف ہے''۔

14546 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ: لَقِيَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: رَاَيْتَ مَا تُفْتِي فِي الصَّرْفِ، اَشَىْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ اَمْ سُنَّةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا فِي كِلَيْهِمَا، وَاَنْتُمْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلٰكِنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَاَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ

✵✵ عمرو بن دینار نے ابوصالح کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ملاقات' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: آپ بیع صرف کے بارے میں جو فتویٰ دیتے ہیں' تو اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا یہ ایسی چیز ہے' جس کا حکم آپ کو اللہ کی کتاب میں ملا ہے؟ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کسی سنت میں ملا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دونوں میں نہیں ہے' آپ لوگ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں' لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سود اُدھار (لین دین) میں ہوتا ہے''

تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر' برابر ہوگا' چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر' برابر ہوگا''۔

14547 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: بَاعَ رَجُلٌ ذَهَبًا بِوَرَقٍ اِلَى الْمَوْسِمِ، فَقِيْلَ لَهُ: هٰذَا بَيْعٌ لَا يَحِلُّ، فَقَالَ: بِعْتُهُ فِي سُوْقِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَذُكِرَ لَهُ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَا: لَا، سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ، وَكُنَّا تَاجِرَيْنِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ وَلَا نَسِيئَةَ

✵✵ معمر نے' عمرو بن دینار کے حوالے سے' ابومنہال کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے چاندی کے عوض میں سونا فروخت کیا' اس شرط پر کہ حج کے موقع پر ادائیگی ہوگی۔ تو اسے کہا گیا: یہ ایک ایسا سودا ہے' جو جائز نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے مسلمانوں کے بازار میں فروخت کیا ہے' اس بات کا تذکرہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے

کیا گیا' تو اس نے ان دونوں صاحبان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔ہم نے نبی اکرم ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں دریافت کیا تھا' ہم دونوں تجارت کیا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

''اگر یہ دست بدست لین دین ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن ادھار نہیں ہوگا''۔

14548 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَرَجَعَ عَنِ الصَّرْفِ، قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ، بِسَبْعِينَ يَوْمًا

✵✵ ابو ہاشم واسطی نے' زیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا' انہوں نے انتقال سے ستر دن پہلے' بیع صرف کے بارے میں اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

14549 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ نَعُودُهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ الزَّرَّادُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: عَهْدِي بِهِ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِسِتٍّ وَثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَهُوَ يَقُولُهُ قَالَ: وَعَقَدَ بِيَدِهِ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ

✵✵ ابن عیینہ نے' فرات قزاز کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ سعید بن جبیر کی عیادت کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو عبدالملک زراد نے ان سے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیع صرف کے بارے میں اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا' تو سعید بن جبیر نے فرمایا: ان کے انتقال سے چھتیس دن پہلے میری اُن سے آخری ملاقات ہوئی تھی' وہ یہ بات کہہ رہے تھے: (کہ انہوں نے رجوع کر لیا ہے)۔راوی کہتے ہیں: سعید نے تیس اور چھ' کا ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔

14550 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَشْتَرِي الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ؟ فَقَالَ: اِذَا اَخَذْتَ وَاحِدًا مِنْهُمَا فَلَا يُفَارِقْكَ صَاحِبُكَ حَتّٰى لَا يَكُنْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ

✵✵ سماک نے سعید بن جبیرؒ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا میں چاندی کے عوض میں سونا خرید سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان میں سے کسی ایک کو حاصل کر لو' تو تمہارا ساتھی تم سے اس وقت تک جدا نہ ہو' جب تک تمہارے اور اس کے درمیان کوئی التباس' یا الجھاؤ نہ رہ گیا ہو۔

14551 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: اِنِ اسْتَنْظَرَكَ حَلَبَ نَاقَةٍ فَلَا تُنْظِرْهُ

✵✵ ابن عیینہ نے' عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اگر وہ تم سے اتنی مہلت مانگے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' تو تم اسے یہ مہلت نہ دو''۔

14552 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

لَا تَبِعِ الْفِضَّةَ بِشَرْطٍ

✺✺ ثوری نے اشعث کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: شرط کے عوض میں (یا مشروط طور پر) چاندی فروخت نہ کرو۔

14553 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: "اِذَا قَالَ مَا زَافَ عَلَيَّ مِنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ جَيِّدًا رَدَدْتُهُ عَلَيْكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ، هٰذَا لَهُ وَاِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ، اِنَّمَا الشَّرْطُ يَقُوْلُ: اِنْ رَضِيتُهَا وَاِلَّا رَدَدْتُهَا "

✺✺ ثوری فرماتے ہیں: جب وہ شخص یہ کہے: مجھے جو ادائیگی کی جائے گی اگر وہ عمدہ نہ ہوئے تو میں وہ تمہیں واپس کردوں گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے اس بات کا حق حاصل ہے اگرچہ اس نے اس بات کی شرط عائد نہ کی ہو شرط تو یہ ہوتی ہے: کہ اگر میں اس سے راضی ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ میں یہ تمہیں واپس کردوں گا۔

14554 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ فِي الصَّرْفِ عَلَيْكَ وَزْنُهُمَا " قَالَ: وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ: تِلْكَ نَسِيئَةٌ دَخَلَتْ فِي الصَّرْفِ

✺✺ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیع صرف میں یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے: کہ ان دونوں (یعنی درہم و دینار یا سونا چاندی) کا وزن کرنا تمہارے ذمہ ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: عکرمہ نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ایک اُدھار ہے جو بیع صرف میں داخل ہو گیا ہے۔

14555 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فَاِنْ كَانَ فِيهَا زَائِفٌ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَسْتَبْدِلَهَا وَقَالَهُ الْحَسَنُ

✺✺ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اس میں کوئی کھوٹا سکہ ہو تو پھر اس کو بدلوا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حسن بصری نے بھی یہی بات کہی ہے۔

14556 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لِيْ عَلَيْهِ مِائَةُ دِيْنَارٍ وَّازِنَةٍ فَاَسْلَفَنِي مِائَةَ دِيْنَارٍ نَاقِصَةٍ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يُسَلِّفَ الدَّنَانِيرَ النُّقَّصَ، اِذَا كَانَتِ الَّتِي تُسَلِّفُ وَازِنَةً، وَلٰكِنْ لَوْ كُنْتَ تُسَلِّفُهُ نَاقِصَةً، فَسَلَّفَكَ وَازِنَةً كَانَ ذٰلِكَ مَكْرُوهًا

✺✺ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس کے ذمہ میرے ایک سو دینار ہوتے ہیں جو وزن والے ہوتے ہیں اور وہ مجھے ایک سو دینار ناقص دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص بیع صرف میں ناقص دینار دیدے جبکہ بیع صرف میں جو چیز دی گئی ہے اس کا وزن برابر ہو اگر تم اسے ناقص دے دیتے ہو اور وہ تمہیں وزن والے دے دیتا ہے تو یہ چیز مکروہ ہوگی۔

14557 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ مِائَةُ دِيْنَارٍ وَّازِنَةٍ،

فَقَالَ: اَسْلِفْنِیْ مِائَةَ دِیْنَارٍ نَاقِصَةٍ فَقَالَ: خُذْهَا مِنَ الْمِائَةِ الْوَازِنَةِ، وَاُحَاسِبُكَ بِالْفَضْلِ فَاَقْبِضُهُ مِنْكَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

٭٭ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس نے دوسرے شخص سے ایک سو دینار وزن والے لینے تھے وہ شخص کہتا ہے: تم مجھے ایک سو دینار ناقص دے دو تو وہ کہتا ہے: تم ایک سو دینار وزن والے وصول کر لو اضافی چیز کے بارے میں میں تمہارے ساتھ حساب کر لوں گا اور ابھی میں تم سے یہ وصول کر لیتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14558 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ مِائَةِ مِثْقَالٍ ذَهَبٍ فِیْ مِائَةِ مِثْقَالٍ ذَهَبٍ فِیْ اَحَدِهِمَا مِثْقَالُ فِضَّةٍ هُوَ تَمَامُ الْمِائَةِ الْمِثْقَالِ یَوْمَئِذٍ فَكَرِهَهُ "

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ابن سیرین سے دریافت کیا گیا: سونے کے ایک سو مثقال کے سونے کے ایک سو مثقال کے عوض میں لین دین کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ ان میں سے کسی ایک طرف ایک مثقال چاندی ہو اور وہ مکمل سو مثقال بنتے ہوں تو انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔

14559 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ كَرِهَ الدِّیْنَارَ الشَّامِیَّ بِالدِّیْنَارِ الْكُوْفِیِّ، وَبَیْنَهُمَا فَضْلٌ اَنْ یَاْخُذَ فَضْلَ الشَّامِیِّ فِضَّةً "

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے کوفی دینار کے عوض میں شامی دینار کے لین دین کو مکروہ قرار دیا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کسی ایک طرف اضافی پہلو پایا جاتا ہو اس کی صورت یہ ہو کہ آدمی شامی دینار کے ساتھ اضافی طور پر چاندی وصول کرے گا۔

14560 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الرَّجُلِ یَبِیْعُ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ بَیْنَهُمَا فَضْلٌ؟ قَالَ: یَاْخُذُ بِفَضْلِهٖ ذَهَبًا

٭٭ عثمان بن اسود نے مجاہد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو چاندی کے عوض میں چاندی فروخت کرتا ہے اور ان میں سے کسی ایک طرف چاندی اضافی ہوتی ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ اس اضافی کے عوض میں سونا وصول کر لے گا۔

14561 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ یَرٰی بِهٖ بَاْسًا اَنْ یَاْخُذَ الْفَضْلَ وَرِقًا "

٭٭ عبدالواحد نے حکم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کہ اگر آدمی اضافی طور پر چاندی وصول کر لے۔

14562 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا تُفَضِّلُوْا بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ، وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهُ غَائِبًا

بِنَاجِزٍ، فَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَلَا تُنْظِرْهُ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمَا الرِّبَا

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: تم لوگ سونے کے عوض میں سونے کو اور چاندی کے عوض میں چاندی کو صرف برابر فروخت کرو۔ اور ان میں سے کسی ایک کے مقابلے میں' دوسری طرف کوئی اضافی ادائیگی نہ کرو۔ اور ان میں سے کسی موجود کے عوض میں' غیر موجود کو فروخت نہ کرو' اگر دوسرا فریق تم سے یہ مہلت مانگے کہ وہ اپنے گھر کے اندر چلا جاتا ہے' تو تم اسے یہ مہلت نہ دو' کیونکہ مجھے تم دونوں کے بارے میں سود کا اندیشہ ہوگا۔

14563 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ فِي الصَّرْفِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَافِعٌ: فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُذُنَايَ هَاتَانِ، وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ يَقُولُ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا تُشَفُّوا بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ، فَمَنْ زَادَ وَازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیع صرف کے بارے میں کوئی بات روایت کی ہے' نافع بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' میں بھی ان کے ساتھ تھا' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میرے ان دونوں کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور میری یہ دونوں آنکھیں اُس وقت دیکھ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سونے کے عوض میں سونے کو صرف برابر فروخت کرو' اس میں سے کسی ایک طرف کو دوسرے کے مقابلے میں زیادہ نہ کرو' اور ان میں سے موجود کو غیر موجود کے عوض میں فروخت نہ کرو' جو شخص اضافی ادائیگی کرے' یا اضافی ادائیگی کا طلبگار ہو' وہ سود کا کام کرے گا''۔

14564 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

14564-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب بيع الفضة بالفضة - حديث:2088' صحيح مسلم - كتاب المساقاة' باب الربا - حديث:3049'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' بيان حظر بيع الذهب بالذهب والورق بالورق - حديث:4368' صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الربا - ذكر الزجر عن بيع هذه الأشياء بأجناسها مثلا بمثل وأحدهما غائب' حديث:5093'موطأ مالك - كتاب البيوع' باب بيع الذهب بالفضة تبرا وعينا - حديث:1315'السنن للنسائي - كتاب البيوع' بيع الذهب بالذهب - حديث:4519'السنن المأثورة للشافعي - باب في البيوع' حديث:213' السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيوع' بيع الذهب بالذهب - حديث:5980'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الربا - باب الأجناس التي ورد النص بجريان الربا فيها' حديث:9833'مسند الشافعي - ومن كتاب البيوع' حديث:622'مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1338'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:939

ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اِنَّ اَبَا سَعِيدٍ اَفْتَانِیْ، اَنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا، قَالَ نَافِعٌ: فَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِيَدِ الرَّجُلِ وَاَنَا مَعَهُمَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِیْ سَعِيدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: زَعَمَ هٰذَا حَدَّثْتَهُ بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّرْفِ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِاُذُنَیَّ هَاتَيْنِ، وَاَبْصَرْتُ بِعَيْنَیَّ هَاتَيْنِ اَنَّهُ قَالَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ، وَلَا تُشْفُّوا بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ، فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ فتویٰ دیا ہے کہ سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی کے لین دین میں کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا' میں بھی ان دونوں کے ساتھ تھا' ہم لوگ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیع صرف کے بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اِن دونوں کانوں کے ذریعے' یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور میری اِن دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی کے لین دین میں' کسی ایک طرف زیادہ نہ ہو' اور تم ان میں سے موجود کو' غیر موجود کے عوض میں فروخت نہ کرو' جو شخص زیادہ ادائیگی کرے' یا زیادہ ادائیگی کا طلبگار ہو' تو وہ سود کا کام کرے گا''۔

14565 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ فِی رَجُلٍ ابْتَاعَ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ بِدِينَارٍ فَوَجَدَ فِيهَا اَرْبَعَةً زُيُوفًا قَالَ: اِذَا وَجَدَهَا بَعْدَ مَا فَارَقَ صَاحِبَهُ رَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ فِيمَا بَيْنَهُمَا رَدُّ بَيْعٍ، وَيَكُنْ لَهُ نِصْفُ دِينَارٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَقْبِلَا بَيْعًا جَدِيدًا بِالنِّصْفِ دِينَارٍ، وَجَازَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاُولٰى بِنِصْفِ الدِّينَارِ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک دینار کے عوض میں آٹھ درہم خرید لیتا ہے اور پھر وہ ان میں چار درہم کھوٹے پاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اگر تو وہ اپنے ساتھی سے جدا ہونے کے بعد انہیں کھوٹے پاتا ہے' تو وہ ان کو اپنے ساتھی کو واپس کردے گا' اور ان دونوں کے درمیان کی یہ بات سودے کو کالعدم شمار نہیں کرے گی اور اس شخص کو نصف دینار ملے گا البتہ اگر وہ نصف دینار کے بارے میں نئے سرے سے سودا کر لیتے ہیں' تو حکم مختلف ہوگا' البتہ نصف دینار کے بارے میں پہلے والے چار (درہم) درست ہوں گے۔

14566 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِنَّمَا الرِّبَا عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يُرْبِیَ، اَوْ يُنْسِءَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود

اس شخص کے ذمہ ہوتا ہے جو اضافی ادائیگی کرے یا اُدھار کرے۔

بَابُ: الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

باب: چاندی کے عوض میں چاندی اور سونے کے عوض میں سونے (کے لین دین کے احکام)

14567 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: نَهَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَوِ الزُّبَيْرُ: اِنَّهَا تُزَيِّفُ عَلَيْنَا الْاَوْرَاقَ، فَنُعْطِي الْخَبِيثَ وَنَاْخُذُ الطَّيِّبَ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلُوا، وَلٰكِنِ انْطَلِقْ اِلَى الْبَقِيعِ فَبِعْ ثَوْبَكَ بِوَرِقٍ، اَوْ عَرْضٍ فَاِذَا قَبَضْتَهُ وَكَانَ لَكَ بَيْعُهُ، فَاهْضِمْ مَا شِئْتَ، وَخُذْ وَرَقًا اِنْ شِئْتَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چاندی کے عوض میں چاندی کے لین دین سے منع کیا ہے البتہ برابر برابر ہو تو حکم مختلف ہوگا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ یا شائد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ہمیں اس طرح کھوٹی چاندی دلوائیں گے' ہم گھٹیا چاندی دیں گے اور اچھی وصول کرلیں گے' انہوں نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! بلکہ تم بقیع (بازار) کی جانب جاؤ اور اپنے کپڑے کو چاندی کے عوض یا کسی سامان کے عوض میں فروخت کرو جب تم اسے اپنے قبضے میں لے لو گے' تو تمہیں اسے بات کا حق حاصل ہے کہ تم سامان کو فروخت کر دو۔ تو جسے تم چاہو توڑ والو' اور تم چاہو' تو چاندی وصول کرلو۔

14568 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، صَرَفَ فِضَّةً بِوَرِقٍ فِي بَيْتِ الْمَالِ، فَلَمَّا اَتَى الْمَدِيْنَةَ سَاَلَ، فَقِيلَ: اِنَّهُ لَا يَصْلُحُ اِلَّا مِثْلٌ بِمِثْلٍ

قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: فَاَخْبَرَنِي اَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اَنَّهُ رَاَى ابْنَ مَسْعُودٍ يَطُوْفُ بِهَا يَرُدُّهَا، وَيَمُرُّ عَلَى الصَّيَارِفَةِ وَيَقُوْلُ: لَا يَصْلُحُ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلٌ بِمِثْلٍ

٭٭ عبداللہ بن کنانہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں چاندی کے عوض میں چاندی کی بیع صرف کی' جب وہ مدینہ منورہ آئے' تو انہوں نے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں بتایا گیا: یہ درست نہیں ہے' اگر برابر ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ انہیں لے کر چکر لگا رہے تھے اور انہیں واپس کررہے تھے' وہ جب یہ لین دین کرنے والوں کے پاس سے گزرے' تو انہوں نے فرمایا: چاندی کے عوض میں' چاندی کا لین دین صرف برابر' برابر درست ہوگا۔

14569 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: خَرَجْتُ فَلَقِيَنِي اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بِخُلْخَالَيْنِ، فَابْتَعْتُهُمَا مِنْهُ فَوَضَعْتُهُمَا فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، وَوَضَعْتُ وَرِقِي فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ فَرَجَحَ، قُلْتُ: اَنَا اُحِلُّهُ لَكَ قَالَ: وَاِنْ اَحْلَلْتَهُ لِي فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَلِّلْهُ لِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، الزَّائِدُ وَالْمُسْتَزِيدُ فِي النَّارِ

* * حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات پازیبوں کے ساتھ ہوئی' میں نے ان سے وہ دونوں خرید لیں' میں نے ان دونوں کو میزان کے پلڑے میں رکھا اور اپنی چاندی کو دوسرے پلڑے میں رکھا' تو وہ بھاری ہوگیا' میں نے کہا: میں اس کو آپ کے لئے حلال قرار دیتا ہوں' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم' تو اسے میرے لئے حلال قرار دے دو گے' لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اسے حلال قرار نہیں دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا' سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا' زیادہ دینے والا' یا زیادتی کا طلب گار جہنم میں ہوگا''۔

14570 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ السَّعْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، وَسَاَلَهُ، رَجُلٌ عَنِ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمَيْنِ، فَقَالَ: ذٰلِكَ الرِّبَا الْعَجْلَانُ

* * عباس عامری نے مسلم بن نذیر سعدی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ ایک شخص نے ان سے ایک درہم کے بدلے میں دو درہموں کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسا سود ہے' جو فوری ہے۔

14571 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ فَقَالَ: ذٰلِكَ الرِّبَا الْعَجْلَانُ

* * معمر نے' ابواسحاق کے حوالے سے' حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے دو درہم کے عوض میں' ایک درہم کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ فوری سود ہے۔

14572 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ عُمَرُ: الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَضْلُ مَا بَيْنَهُمَا رِبًا

* * حماد نے ایک شخص کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درہم کے عوض میں درہم کے لین دین میں اضافی چیز سود شمار ہوگی۔

14573 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ قَالَ: بَعَثَ مَعِي رَجُلٌ بِوَرِقٍ اِلٰى مَكَّةَ لِاَبْتَاعَ لَهُ بِضَاعَةً، فَجَازَتْ عَنِّي فِي بِضَاعَتِهِ دُوْنَ وَرِقِهِ الَّتِي بَعَثَ مَعِي، فَسَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ: آخُذُ الدَّرَاهِمَ الَّتِي بَعَثَ مَعِي لِنَفْسِهِ وَقَدْ جَازَتْ عَنِّي بِحِسَابِهَا دُوْنَهَا؟ فَقَالَ: لَا، اقْضِ الَّتِي اَرْسَلَ مَعَكَ

* * معمر نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے ایک شخص کو میرے ساتھ چاندی دے کر مکہ بھیجا' تا کہ میں ان

کے لئے کچھ سامان خرید لوں' تو انہوں نے مجھے جس چاندی کے ساتھ بھیجا تھا' اس سامان کی خریداری کے بعد' اس میں کچھ رقم باقی بچ گئی' تو میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: انہوں نے میرے ساتھ اپنی ذات کے لئے جو درہم بھیجے تھے' کیا میں انہیں حاصل کرلوں؟ کیونکہ ان کے حساب سے' ان سے کم میں' سامان خریدا جاچکا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جس شخص نے تمہارے ساتھ یہ بھیجے تھے' تم یہ اسے (واپس) ادا کرو۔

14574 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَالِكٌ: اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ قَیْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ صَائِغًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّیْ اَصُوْغُ، ثُمَّ اَبِیْعُ الشَّیْءَ بِاَکْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ، وَاَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِیْ، اَوْ قَالَ عِمَالَتِیْ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَجَعَلَ الصَّائِغُ یَرُدُّ عَلَیْهِ الْمَسْاَلَةَ، وَیَاْبَی ابْنُ عُمَرَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی بَابِهٖ، اَوْ قَالَ: بَابَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا، هٰذَا عَهْدُ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا وَعَهْدُنَا اِلَیْکُمْ

❊❊ حمید بن قیس نے' مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک سنار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں سنار ہوں' میں کام کرتا ہوں' پھر میں کوئی چیز اس کے وزن سے زیادہ کے عوض میں فروخت کردیتا ہوں اور اضافی چیز کا طلبگار رہتا ہوں' جو میرے کام کاج کے حوالے سے ہوتی ہے' یا میری محنت کے حوالے سے ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے منع کردیا۔ وہ سنار بار بار اُن سے یہ سوال کرتا رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے انکار کرتے رہے' یہاں تک کہ وہ اپنے دروازے تک (راوی کو شک ہے' یا یہ الفاظ ہیں) مسجد کے دروازے تک پہنچ گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دینار کے عوض میں دینار کا لین دین کرتے ہوئے اور درہم کے عوض میں درہم کا لین دین کرتے ہوئے' کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت دی تھی اور ہم تمہیں ہدایت دے رہے ہیں۔

14575 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا التَّیْمِیُّ، عَمَّنْ سَمِعَ یَحْیَی الْبَکَّاءَ یُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ اَصُوْغُ الذَّهَبَ فَاَبِیْعُهٗ بِالذَّهَبِ بِوَزْنِهٖ، وَآخُذُ لِعَمَلِهٖ اَجْرًا، فَقَالَ: لَا تَبِعِ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ، اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَلَا تَاْخُذْ فَضْلًا

❊❊ ابورافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیرالمومنین! میں سونے کا کام کرتا ہوں' میں اسے اس کے وزن کے عوض میں فروخت کرتا ہوں' تو کیا میں یہ کام کرنے کا معاوضہ وصول کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: تم سونے کے عوض میں' سونے کو صرف برابر کے وزن کے ساتھ فروخت کروگے اور چاندی کے عوض میں' چاندی کو صرف برابر کے وزن کے ساتھ فروخت کروگے' تم کوئی اضافی (سونا یا چاندی) وصول نہیں کروگے۔

14576 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِیْ بَزَّةَ، عَنْ یَعْقُوْبَ، وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ ابْتَاعَ مِنْهُ اِلَی الْمَیْسَرَةِ، فَاَتَاهُ یَنْقُدُ وَرِقًا اَفْضَلَ مِنْ وَرِقِهٖ، فَقَالَ یَعْقُوْبُ: هٰذِهٖ اَفْضَلُ مِنْ وَرِقِیْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ نَیْلٌ مِنْ قِبَلِیْ، اَتَقْبَلُهٗ؟ قُلْتُ: نَعَمْ

✵✵ قاسم بن ابوبزہ نے یعقوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے (ادھار کچھ) خریدا' کہ جب گنجائش ہوگی (اس کی قیمت ادا کر دی جائے گی) پھر وہ ان کے پاس نقد ادائیگی کے لئے چاندی لے کر آئے جوان کی چاندی سے زیادہ بہتر تھی' تو یعقوب نے کہا: یہ میری چاندی سے زیادہ بہتر ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ مجھے ملی ہے' کیا تم اسے قبول کرتے ہو' تو میں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابُ: الرَّجُلُ عَلَيْهِ فِضَّةٌ، اَيَاْخُذُ مَكَانَهُ ذَهَبًا؟

باب: جس شخص کے ذمہ چاندی (کی شکل میں ادائیگی لازم) ہو کیا اس سے چاندی کی جگہ سونا وصول کیا جاسکتا ہے؟

14577 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَاْخُذَ الدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ، وَالدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ " قَالَ دَاوُدُ: وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُفْتِي بِهِ

✵✵ سعید بن جبیر نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ دینار کی جگہ درہم' یا درہم کی جگہ دینار وصول کر لیا جائے۔

داؤد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

14578 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ اَقْرَضَهُ رَجُلٌ دِينَارًا فَاَخَذَ مِنْهُ دَرَاهِمَ بِصَرْفِ يَوْمَئِذٍ

✵✵ ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص کو دینار قرض کے طور پر دیتا ہے اور پھر اس دن کے بھاؤ کے حساب سے' دینار کی جگہ درہم' اس شخص سے وصول کر لیتا ہے۔

14579 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا يَاْخُذِ الرَّجُلُ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ، وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ

✵✵ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی درہم کی جگہ دینار' یا دینار کی جگہ درہم وصول نہیں کرے گا۔

14580 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَاْخُذَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی چاندی کی جگہ سونا' یا سونے کی جگہ چاندی وصول کر لے۔

14581 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ كَرِهَ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ، وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ "

قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ فَلَا يُفَارِقْ صَاحِبَهُ، وَاِنْ ذَهَبَ وَرَاءَ الْجِدَارِ

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر نے' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے درہم کی جگہ دینار اور دینار کی جگہ درہم وصول کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چاندی کے عوض میں سونا فروخت کرے' تو وہ اپنے ساتھی سے جدا نہ ہو' خواہ وہ ساتھی دیوار کے دوسری طرف جانا چاہ رہا ہو۔

14582 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَمَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَجُلًا اَنْ يُسَلِّفَ بَنِي اَخِيهِ ذَهَبًا، ثُمَّ اقْتَضَى مِنْهُمْ وَرِقًا، فَاَمَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ بِرَدِّهِ وَيَاْخُذُ مِنْهُمْ ذَهَبًا

✸✸ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے بھتیجوں سے سونے کے بارے میں بیع صرف کرے' پھر اس نے ان سے چاندی کا تقاضا کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو کالعدم قرار دے' (یا وصول کی ہوئی چاندی کو واپس کر دے) اور ان سے سونا وصول کر لے۔

14583 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ بَاعَتْ جَارِيَةً لَهَا بِذَهَبٍ فَاَخَذَتْ وَرِقًا، اَوْ بَاعَتْ بِوَرِقٍ فَاَخَذَتْ ذَهَبًا، فَسَاَلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: لَا تَاْخُذِي اِلَّا الَّذِي بِعْتِ بِهِ

✸✸ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنی ایک کنیز سونے کے عوض میں فروخت کی اور چاندی وصول کر لی' یا چاندی کے عوض میں فروخت کی اور سونا وصول کر لیا' اس خاتون نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم صرف وہی چیز وصول کرو' جس کے عوض میں تم نے چیز فروخت کی ہے۔

14584 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يَسْاَلُ الرَّجُلَ الدَّنَانِيرَ، اَيَاْخُذُ الدَّرَاهِمَ؟ قَالَ: اِذَا قَامَتْ عَلَى الثَّمَنِ، فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ بِالْقِيمَةِ

✸✸ یسار بن نمیر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے' جس نے دوسرے شخص سے دینار لینے ہوتے ہیں' تو کیا وہ درہم وصول کر سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر قیمت موجود ہو' تو پھر اس قیمت کے حساب سے تم وہ (درہم) اسے ادا کر دو۔

14585 - آثارِ صحابہ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ بَاعَتْ

جَارِيَةً لَهَا بِدَرَاهِمَ فَاَمَرَهَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ تَاْخُذَ دَنَانِيرَ بِالْقِيمَةِ "

٭٭ مسیّب بن رافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنی ایک کنیز درہم کے عوض میں فروخت کی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ قیمت کے حساب سے اس کی جگہ دینار وصول کر لے۔

14586 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ، ثُمَّ يَاْخُذَ دَرَاهِمَ، وَيَقُولُ: اِنْ وَجَدْتُ فِيهَا عَيْبًا "

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَمَّا مَنْصُورٌ فَاَخْبَرَنِي، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: اَمَرَنِي اِبْرَاهِيمُ اَنْ اُعْطِيَ امْرَاَتَهُ مِنْ صَدَاقِهَا دَنَانِيرَ مِنْ دَرَاهِمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَجَبًا فِي اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ، اَهْلُ الْكُوفَةِ يَرْوُونَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ الرُّخْصَةَ، وَاَهْلُ الْبَصْرَةِ يَرْوُونَ عَنْهُمَا التَّشْدِيدَ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ چاندی کے عوض میں' سونا فروخت کر کے' پھر درہم وصول کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: تم اگر اس میں عیب پاؤ (تو کیا کرو گے؟)۔

حکم بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کی اہلیہ کو' اس کے مہر میں' درہم کی جگہ دینار ادا کردوں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اہل بصرہ اور اہل کوفہ پر حیرت ہوتی ہے: اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس مسئلے میں رخصت نقل کی ہے' جبکہ اہل بصرہ نے ان دونوں حضرات کے بارے میں سختی نقل کی ہے۔

14587 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ بِسِعْرِ السُّوقِ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا بَاْسَ بِهِ اِذَا تَرَاضَيَا

٭٭ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: بازار کے بھاؤ کے حساب سے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر دونوں فریق باہمی طور پر رضامند ہوں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14588 - اقوالِ تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: وَاَخْبَرَنِي لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الْبَيْعِ، وَلَا يَرَى بِهِ فِي الْقَرْضِ بَاْسًا "

٭٭ لیث نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سودے میں اسے مکروہ قرار دیتے ہیں' البتہ قرض میں اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

14589 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ كُنْتُ اَسْلَفْتُهُ دِينَارًا، فَاَخَذْتُ مِنْهُ نِصْفَ دِينَارٍ، قَالَ جَابِرٌ: اِنَّمَا بَقِيَ لَكَ عَلَيْهِ نِصْفُ دِينَارٍ ذَهَبٍ، وَقَالَ فِي رَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا بِنِصْفِ دِينَارٍ اِلَى اَجَلٍ، قَالَ جَابِرٌ: اِنَّمَا هُوَ نِصْفُ دِينَارٍ ذَهَبٍ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جسے میں ایک دینار

دے دیتا ہوں اور پھر میں اُس سے نصف دینار وصول کر لیتا ہوں' تو جابر کہتے ہیں: اس شخص کے ذمے تمہارا سونے کا نصف دینار باقی رہ جائے گا۔ انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے' جو نصف دینار کے عوض میں اناج فروخت کرتا ہے اور اس کی ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہونی ہے' تو جابر فرماتے ہیں: یہ سونے کا نصف دینار ہوگا (یا نصف دینار جتنا سونا ہوگا)۔

بَابُ: الْبَيْعُ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ

باب: ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں سودا کرنا

14590 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَشْتَرِيَ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ نَسِيْئَةً، وَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا بِالنَّقْدِ "

❋❋ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کوئی شخص ادھار کے طور پر کوئی سودا کرے' جس میں وہ کوئی چیز ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں خریدے' البتہ جب نقد ہو' تو پھر انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14591 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْبَيْعَ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمٍ "

❋❋ خالد بن دینار نے' حارث بن یزید کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں' سودا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

14592 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبًا بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ اِلٰى اَجَلٍ، فَقَالَ: هُوَ مَكْرُوْهٌ، قُلْتُ: فَبَاعَهُ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ قَالَ: مَكْرُوْهٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَكْرَهُ هٰذَا كُلَّهُ

❋❋ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کوئی کپڑا ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہے اور ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہوتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

میں نے کہا: اگر وہ ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں اسے فروخت کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے اِن تمام صورتوں کو مکروہ قرار دیا ہے۔

14593 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ مَنْ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الثَّوْبَ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ اِلٰى اَجَلٍ فَكَرِهَهُ، وَكَرِهَ اِنْ كَانَ الدِّرْهَمُ وَحْدَهُ نَسِيْئَةً "

❋❋ عمر بن حبیب نے اپنی سند کے ساتھ' مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں کوئی کپڑا خریدتا ہے' اور ادائیگی کچھ عرصے بعد ہونی ہوتی ہے' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' انہوں نے اس بات کو بھی مکروہ قرار دیا کہ اگر اس رقم میں سے صرف ایک درہم کو اُدھار کیا جا رہا ہو۔

بَابُ: قَطْعُ الدِّرْهَمِ

باب: درہم کو کاٹ دینا

14594 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَوْ لَيْثٍ، اَوْ كِلَيْهِمَا قَالَ: مَرَّ عَلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ رَجُلٌ مَجْلُودٌ، فَقَالَ: مَا شَانُهُ؟ فَقَالُوا: كَانَ يَقْطَعُ الدَّرَاهِمَ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: هُوَ الْفَسَادُ فِي الْاَرْضِ

❊❊ عبدالکریم جزری یا لیث نے یہ بات بیان کی ہے: سعید بن مسیّب کے پاس سے ایک شخص گزرا، جسے کوڑے لگائے گئے تھے انہوں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ دراہم کاٹ دیتا ہے (یا توڑ دیتا ہے) تو سعید بن مسیّب نے فرمایا: یہ زمین میں فساد پھیلانا ہے۔

14595 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: قَطْعُ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ

❊❊ ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سونے اور چاندی کو کاٹ دینا زمین میں فساد پھیلانے کی ایک صورت ہے۔

14596 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ) (النمل: 48) قَالَ: كَانُوا يُقْرِضُونَ الدَّرَاهِمَ

❊❊ یحییٰ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو سنا: اُن سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: ''شہر میں نو افراد تھے جو زمین میں فساد پھیلاتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے''۔

تو عطاء نے بتایا: وہ لوگ درہموں کے ٹکڑے کرتے تھے۔

14597 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَدِمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مَكَّةَ، فَقَطَعَ رَجُلًا كَانَ يَقْرِضُ الدَّرَاهِمَ

❊❊ خالد بن ربیعہ بن ہلال نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ آئے، تو انہوں نے اس شخص کا ہاتھ کٹوا دیا، جو دراہم توڑ دیتا تھا۔

بَابُ: الْمُجَازَفَةُ

باب: اندازہ کرنا

14598 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ: رَاَیْتُ النَّاسَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ اِذَا اشْتَرَی الرَّجُلُ الطَّعَامَ جُزَافًا اَنْ یَبِیعَهُ جُزَافًا، حَتّٰی یُبَلِّغَهُ اِلٰی رَحْلِهِ

✵✵ زہری نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ان لوگوں کی پٹائی ہوتی تھی ج‘ب کوئی شخص کوئی اناج اندازے سے خرید تا تھا اور پھر اسے اندازے سے فروخت کر دیتا تھا‘ اور اسے پہلے اپنی مخصوص جگہ تک نہیں لے کر جاتا تھا۔

14599 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، قَالَ فِی السُّنَّةِ الَّتِی مَضَتْ: اِنِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ طَعَامًا، اَوْ وَدَكًا كَیْلًا اَنْ یَكْتَالَهُ قَبْلَ اَنْ یَبِیعَهُ، فَاِذَا بَاعَهُ اكْتِیلَ مِنْهُ اَیْضًا اِذَا بَاعَهُ كَیْلًا قَالَ: وَلَا یَصْلُحُ اِذَا اكْتَالَ مِنْهُ شَیْئًا اَنْ یَشْتَرِیَ فَضْلَهُ جُزَافًا، وَلَا اَنْ یَبِیعَهُ جُزَافًا بَعْدَ اَنْ یَبْتَاعَهُ كَیْلًا

✵✵ معمر نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: سنت جاری ہو چکی ہے کہ جب کوئی شخص کوئی اناج خریدے‘ یا چربی خریدے‘ تو اسے آگے فروخت کرنے سے پہلے‘ ماپ لے‘ جب وہ اسے فروخت کرے گا‘ تو پھر اس کی طرف سے‘ اس کو ماپا جائے گا‘ جس نے اسے ماپ کر فروخت کیا ہوگا۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے کہ جب اس نے‘ اس میں سے کچھ حصے کو ماپ لیا ہو‘ تو اضافی حصے کو اندازے کے ساتھ خرید لے‘ یا پھر اُسے ماپ کر خریدنے کے بعد‘ اسے اندازے کے تحت فروخت کر دے۔

14600 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِیمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، اَنَّ عُثْمَانَ، وَاَصْحَابَهُ كَانُوْا یَقْتَضُوْنَ التَّمْرَةَ وَسْقًا مِنْ بَنِیْ قَیْنُقَاعٍ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كَیْفَ تَبِیعُوْنَهُ؟ قَالُوْا: بِرِبْحِ الصَّاعِ وَالصَّاعَیْنِ قَالَ: لَا حَتّٰی یُكَالَ عَلَیْكُمْ

✵✵ عبدالکریم نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بنو قینقاع سے کھجوروں کے وسق وصول کرتے تھے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: تم لوگ ان کو فروخت کیسے کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک اور دو صاع کے منافع کے ساتھ‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے‘ جب تک اسے تمہاری طرف سے ماپ نہیں لیا جاتا۔

14601 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیهِ قَالَ: اِذَا عَلِمْتَ بِكَیْلِهِ الطَّعَامَا، فَلَا تَبِعْهُ جُزَافًا مِمَّنْ لَا یَعْلَمُ مَا هُوَ، حَتّٰی یَعْلَمَهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے‘ اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تمہیں اناج کے ماپ کا علم ہو‘ تو تم اسے ڈھیر کے طور پر فروخت نہ کرو‘ جس کے بارے میں یہ پتا ہی نہ ہو کہ یہ کتنا ہے؟ جب تک تمہیں اس کے بارے میں پتا نہیں چل جاتا کہ یہ کتنا ہے؟

14602 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَبِيعَ طَعَامًا جُزَافًا، قَدْ عَلِمَ كَيْلَهُ حَتّٰى يَعْلَمَ صَاحِبَهُ

✵✵ ابن مبارک نے امام اوزاعی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اندازے کے تحت اناج فروخت کرے جبکہ اُسے اس کے ماپ کا علم ہو جب تک اس کے ساتھی کو اس کا علم نہیں ہو جاتا (کہ اس کی مقدار کتنی ہے؟)"۔

14603 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلٍ يَشْتَرِي كَيْلًا، فَاكْتَالَ بَعْضَهُ ثُمَّ قَالَ: بِعْنِي بَقِيَّتَهُ مُجَازَفَةً قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يُنَاقِضَهُ فِي الْبَيْعِ فَاِنْ نَاقَضَهُ، فَلْيَشْتَرِهِ جُزَافًا

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو ماپ کر کوئی چیز خریدتا ہے اور اس کے کچھ حصے کو ماپ لیتا ہے پھر یہ کہتا ہے: اس کا بقیہ حصہ اندازے کے تحت مجھے فروخت کردو تو وہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہوگا البتہ اگر وہ سابقہ بیع کو کالعدم کر دیتے ہیں تو پھر نئے سرے سے اندازے کے تحت اس سے خرید سکتا ہے۔

14604 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ فِي رَجُلٍ يَكِيلُ فِي اَوْعِيَتِهِ كَيْلًا مَعْلُومًا، ثُمَّ يَقُولُ لِلْمُشْتَرِي: قَدْ كِلْتُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ لَا اَبِيعُكَ اِلَّا جُزَافًا كَانَا لَا يَرَيَانِ بِهِ بَاْسًا " قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ اَحْسَنِ الْبُيُوعِ عِنْدَنَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَرِهَهُ

✵✵ ثوری نے ابراہیم نخعی اور سلیمان تیمی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی چیز کو اپنے برتن میں متعین طور پر ماپ لیتا ہے اور پھر خریدار سے کہتا ہے: میں نے اس کو اس میں اتنا اتنا ماپ لیا ہے لیکن میں یہ تمہیں اندازے کے تحت فروخت کروں گا تو یہ دونوں حضرات اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ سودا کرنے کا بہترین طریقہ ہے ثوری کہتے ہیں: سلیمان تیمی نے یہ بات بتائی ہے: ابن سیرین نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔

14605 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى طَعَامًا، وَرَجُلٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، اَيَبِيعُهُ مِنْهُ جُزَافًا وَلَا يَكْتَالُهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص اناج خریدتا ہے اور دوسرا شخص اسے دیکھ رہا ہوتا ہے کہ کیا یہ اس کو اندازے کے تحت فروخت کرتا ہے اور اس کو ماپتا نہیں ہے تو ثوری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14606 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِذَا سَمَّيْتَ كَيْلًا فَكِلْ

** معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم متعین ماپ بیان کردو تو اسے ماپ لو۔

14607 اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "رَاَيْتُ رِجَالًا لَّا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ التَّمْرَ جُزَافًا، اِذَا قَالَ: قَدْ كِلْتُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا"، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ لِيْ ذٰلِكَ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ

** معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ ایک شخص کھجوریں اندازے کے تحت فروخت کردے ج' بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے انہیں اتنا اتنا ماپ لیا تھا۔

معمر کہتے ہیں: داؤد بن ابو ہند نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

14608 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى سَمْنًا، اَوْ غَيْرَهُ فِي ظَرْفٍ، فَوَزَنَ وَقَالَ: الظَّرْفُ كَذَا وَكَذَا رَطْلًا، فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: يَحُطُّ عَنْهُ مِنَ الدَّرَاهِمِ كَمْ شَاءَ مَكَانَ الظَّرْفِ

** ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی برتن میں گھی' یا اور کوئی چیز خریدتا ہے اور اس کا وزن کر لیتا ہے' اور کہتا ہے: یہ برتن اتنے' اتنے رطل کا ہے' تو ابن سیرین نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: وہ دوسرے شخص سے اتنے ہی دراہم کم کروالے گا' جتنے وہ چاہے گا' یہ اس برتن کی جگہ ہوں گے۔

14609 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ يَشْتَرِي الْاِبِلَ بِاَحْمَالِهَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ يَضَعُ فِي يَدِي دِيْنَارًا؟ مَنْ يُرْبِحُنِيْ عُقُلَهَا؟

** معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اونٹوں کو ان کے بوجھ سمیت خرید لیتے تھے' پھر یہ فرماتے تھے: کون شخص میرے ہاتھ میں دینار رکھے گا' کون شخص ان کی رسی اور پالان وغیرہ کا مجھے فائدہ دے گا۔

بَابُ: اشْتَرَيْتُ طَعَامًا فَوَجَدْتُهُ زَائِدًا

باب: میں نے اناج خریدا اور اسے زیادہ پایا

14610 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنِ ابْتَعْتَ طَعَامًا فَوَجَدْتَهُ زَائِدًا، فَالزِّيَادَةُ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ وَالنُّقْصَانُ عَلَيْكَ ۞

** معمر نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر تم کوئی اناج خریدو اور اسے زیادہ پاؤ' تو یہ

اضافی حصہ اناج کے مالک کو ملے گا' اور اگر کوئی کمی ہوئی' تو تمہارے ذمے ہوگی۔

14611 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَكَمِ فِي طَعَامٍ اشْتَرَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ زَائِدًا، قَالَا: ارْدُدْ عَلٰى صَاحِبِهِ الزِّيَادَةَ، وَالنُّقْصَانُ عَلَى الْمُشْتَرِي

❊❊ اشعث نے' امام شعبی اور حکم کے حوالے سے' ایسے اناج کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے میں خریدتا ہوں اور اسے زیادہ پاتا ہوں۔ تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ اضافہ تم اپنے ساتھی کو واپس کرو گے اور جو کمی ہوگی' وہ خریدار کے ذمہ ہوگی۔

14612 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِذَا اخْتَلَفَ الصَّاعَانِ، فَمَا زَادَ فَلَكَ، وَمَا نَقَصَ فَعَلَيْكَ

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب دو صاع کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو جو زیادہ ہوگا' وہ تمہیں ملے گا' اور جو کم ہوگا' وہ تمہارے ذمے ہوگا۔

بَابُ: بَيْعُ الْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ اَوِ الْاَرْضِ وَفِيهَا زَرْعٌ لِمَنْ يَكُوْنُ؟

باب غلام کو فروخت کرنا جس کا مال موجود ہو یا ایسی زمین کو خریدنا جس میں پیداوار موجود ہو (تو وہ مال اور پیداوار کسے ملیں گے؟)

14613 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالَا: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ فَالْمَالُ لِلْعَبْدِ

❊❊ معمر نے حسن بصری اور زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کر دے' تو اس غلام کا مال اس غلام کو ہی ملے گا۔

14614 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، وَاِبْرَاهِيْمَ، وَالشَّيْبَانِيِّ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: اِذَا بَاعَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ وَلَهُ مَالٌ، فَالْمَالُ تَبَعٌ لِلْعَبْدِ

❊❊ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا' جبکہ شیبانی نے اسماعیل شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی غلام کو فروخت کرے اور اس غلام کا مال موجود ہو' تو وہ مال بھی اس غلام کے تابع ہوگا۔

14615 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَ الْعَبْدُ، اَوْ كَاتَبَ، فَالْمَالُ لِلْعَبْدِ

❊❊ سفیان ثوری نے' لیث کے حوالے سے' طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: جب غلام کو آزاد کر دیا جائے' یا وہ کتابت کا معاہدہ کر لے' تو اس کا مال غلام ہی کو ملے گا۔

14616 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَهُ، فَالْمَالُ لِلْعَبْدِ، وَاِذَا بَاعَهُ فَالْمَالُ لِلْمُشْتَرِى

✵✵ شعبہ نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی غلام کو آزاد کردے تو مال غلام کو ملے گا۔ اور جب اسے فروخت کرے تو مال خریدار کو ملے گا۔

14617 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَهُ اَوْ بَاعَهُ فَالْمَالُ لِلسَّيِّدِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی غلام کو آزاد کردے یا اسے فروخت کردے تو اس کا مال آقا ہی کو ملے گا۔

14618 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ عِمرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَعْتَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا مَالُكَ مَالِى، ثُمَّ قَالَ: هُوَ لَكَ

✵✵ ابوخالد نے عمیر بن عمران کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ان کے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے غلام تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں آزاد کردیا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: تمہارا مال میرا مال ہے پھر انہوں نے فرمایا: یہ تمہارا ہوا۔

14619 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ بْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، سَاَلَ عَبْدًا لَّهُ عَنْ مَالِهِ، فَاَخْبَرَهُ بِمَالٍ كَثِيرٍ، فَاَعْتَقَهُ، وَقَالَ: مَالُكَ لَكَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے اس کے مال کے بارے میں دریافت کیا تو اُس غلام نے انہیں بتایا کہ اس کے پاس زیادہ مال موجود ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آزاد کردیا اور فرمایا: تمہارا مال تمہارا ہوا۔

14620 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا فِيهَا ثَمَرٌ قَدْ اُبِّرَتْ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ،

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال فروخت کرنے والے کو ملے گا البتہ اگر خریدار شرط عائد کردے تو حکم مختلف ہوگا۔ اور جو شخص کھجوروں کا باغ فروخت کرے جس میں پھل لگا ہوا ہو اور اس کی پیوندکاری کی جاچکی ہو تو اس باغ کا پھل فروخت کرنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

14621 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

✽✽ عکرمہ بن خالد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14622 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: قَالَ نَافِعٌ: مَا هُوَ اِلَّا عَنْ عُمَرَ فِي شَاْنِ الْعَبْدِ

✽✽ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نافع بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور صرف غلام کے بارے میں ہے۔

14623 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا لَّهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

✽✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص غلام فروخت کرے جس کا مال موجود ہو تو اس غلام کا مال فروخت کرنے والے کو ملے گا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو تو حکم اور ہو گا۔

14624 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

✽✽ عبدالولید بن رفیع نے ابن ابوملیکہ اور عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کھجوروں کا کوئی ایسا باغ فروخت کرے جس میں پیوند کاری کی جا چکی ہو تو اس باغ کا پھل فروخت کرنے والے کو ملے گا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو تو حکم مختلف ہو گا۔"

14625 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: "اِذَا بَاعَ الرَّجُلُ اَرْضًا، وَاشْتَرَطَ ثَمَرَهَا، فَقَالَ الْمُبْتَاعُ خُذْ زَرْعَكَ مِنَ الْاَرْضِ، وَقَالَ الْبَائِعُ: لَمْ يُحْصِدْ طَعَامُهَا قَالَ: يُحْصِدُهُ اِنْ لَمْ يُحْصِدْ لِاَنَّهُ يَقُوْلُ: فَرِّغْ اَرْضِي، وَاِنِ اشْتَرَطَ الْبَائِعُ عَلَيْهِ اَنَّ الطَّعَامَ فِي اَرْضِهِ شَهْرَيْنِ ضَمِنَ الْاَرْضَ اِنْ اَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ"

✽✽ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی زمین فروخت کر دے اور اس کے پھل کی شرط رکھے اور خریدار یہ کہے کہ تم زمین میں سے اپنی پیدار وصول کر لینا اور فروخت کرنے والا یہ کہے کہ اس کے اناج کو کاٹا ہی نہیں گیا ہے تو ثوری کہتے ہیں: وہ اس کو کاٹ لے گا اور اگر اس سے پہلے نہیں کاٹا تھا کیونکہ اس نے یہ کہا ہے: میری زمین کو فارغ کر دینا۔ اور اگر فروخت کرنے والے نے اس پر یہ شرط عائد کی ہو کہ اگلے دو ماہ تک اس زمین کا اناج اسے ملے گا تو پھر اگر اس زمین کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے پھر اس کا ضامن بھی وہ ہو گا۔

بَابُ: الْبَیْعُ بِالثَّمَنِ اِلٰی اَجَلَیْنِ

باب قیمت کے عوض میں سودا کرنا' جو دو مختلف مدتوں تک ہو

14626 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالُوا: "لَا بَاْسَ بِاَنْ يَقُوْلَ: اَبِيعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ بِعَشَرَةٍ اِلٰى شَهْرٍ اَوْ بِعِشْرِيْنَ اِلٰى شَهْرَيْنِ، فَبَاعَهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا قَبْلَ اَنْ يُفَارِقَهُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ"،

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے اور طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جبکہ قتادہ نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی یہ کہے: میں تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں' اگر ایک ماہ کے بعد ادائیگی کی' تو دس درہم کے عوض میں' اور اگر دو ماہ کے بعد ادائیگی کی تو بیس درہم کے عوض میں۔ اور پھر وہ اس سے جدا ہونے سے پہلے' اُس میں سے کسی ایک مدت کے حساب سے اسے فروخت کر دے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14627 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

٭٭ لیث نے طاؤس کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14628 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ: اَبِيعُكَ هٰذَا بِكَذَا، وَكَذَا اِلٰى شَهْرٍ اَوْ اِلٰى شَهْرَيْنِ "

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے: میں یہ تمہیں اتنے کے عوض میں فروخت کرتا ہوں' جو ایک ماہ کے بعد ادائیگی کی صورت میں اتنے کا ہوگا' اور دو ماہ کے بعد ادائیگی کی صورت میں اتنے کا ہوگا۔

14629 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ اَوْكَسُهُمَا، اَوِ الرِّبَا

٭٭ معمر اور ثوری نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص ایک ہی سودے میں' دو قسم کے سودے کرتا ہے' تو اسے یا' تو ان دونوں میں سے کم تر ملے گا یا (یا اضافی ہوا' تو) سود ملے گا۔

14630 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ: اَبِيعُكَ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ نَقْدًا، اَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ اِلٰى اَجَلٍ " قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ، وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ بِذٰلِكَ بَاْسًا اِذَا فَارَقَهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے

کہ میں یہ تمہیں نقد دس دینار کے بدلے میں فروخت کروں گا' اور کسی متعین مدت تک ادھار کی صورت میں پندرہ کے عوض میں فروخت کرتا ہوں۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری اور قتادہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ دوسرا فریق ان میں سے کسی ایک کو قبول کر کے الگ ہو۔

14631 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: "اِذَا قَالَ: هُوَ بِكَذَا وَكَذَا اِلٰى كَذَا وَكَذَا، وَبِكَذَا وَكَذَا، اِلٰى كَذَا وَكَذَا، فَوَقَعَ الْبَيْعُ عَلٰى هٰذَا، فَهُوَ بِاَقَلِّ الثَّمَنَيْنِ اِلٰى اَبْعَدِ الْاَجَلَيْنِ" قَالَ مَعْمَرٌ: وَهٰذَا اِذَا كَانَ الْمُبْتَاعُ قَدِ اسْتَهْلَكَهُ

✵✵ معمر اور ابن عیینہ نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے کہ یہ اتنے اور اتنے کے عوض میں ہوگا' جبکہ مدت اتنی اور اتنی ہو اور اتنے اور اتنے کے عوض میں ہوگا' جبکہ مدت اتنی اور اتنی ہو اور پھر اس کے مطابق سودا طے ہو جائے' تو اس میں دونوں صورتوں میں سے جو کم قیمت ہے وہ لازم ہوگی اور دونوں مدتوں میں جو زیادہ بعد میں ختم ہوگی' وہ لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: یہ اس صورت میں ہوگا' جب خریدار نے اسے ہلاک کر دیا ہو۔

14632 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "اِذَا قُلْتَ: اَبِيعُكَ بِالنَّقْدِ اِلٰى كَذَا، وَبِالنَّسِيئَةِ بِكَذَا وَكَذَا، فَذَهَبَ بِهِ الْمُشْتَرِى، فَهُوَ بِالْخِيَارِ فِي الْبَيْعَيْنِ مَا لَمْ يَكُنْ وَقَعَ بَيْعٌ عَلٰى اَحَدِهِمَا، فَاِنْ وَقَعَ الْبَيْعُ هٰكَذَا، فَهٰذَا مَكْرُوهٌ، وَهُوَ بَيْعَتَانِ فِي بَيْعَةٍ، وَهُوَ مَرْدُودٌ، وَهُوَ الَّذِى يُنْهٰى عَنْهُ، فَاِنْ وَجَدْتَ مَتَاعَكَ بِعَيْنِهِ اَخَذْتَهُ، وَاِنْ كَانَ قَدِ اسْتُهْلِكَ فَلَكَ اَوْكَسُ الثَّمَنَيْنِ وَاَبْعَدُ الْاَجَلَيْنِ"

✵✵ ثوری فرماتے ہیں: جب تم یہ کہو: میں یہ چیز تمہیں نقد اتنے کے عوض میں فروخت کروں گا' اور ادھار اتنے کے عوض میں فروخت کروں گا' اور خریدار یہ پیش کش لے کر چلا جائے' تو اسے دونوں قسم کے سودوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا جب تک ان دونوں میں سے کسی کے حوالے سے سودا طے نہیں ہو جاتا' جب سودا طے ہو جائے کہ یہ یوں ہوگا' تو پھر یہ مکروہ ہوگا' اور یہ ایک سودے میں دو سودے شمار ہوں گے اور یہ چیز مردود ہے اور یہی وہ صورت ہے' جس سے منع کیا گیا ہے۔ اگر تم اپنے سامان کو بعینہٖ پاتے ہو' تو اسے حاصل کر لو اور اگر وہ سامان ہلاک ہو گیا ہو' تو تمہیں دونوں قسم کی قیمتوں میں سے کم قیمت ملے گی اور ادائیگی کی مدت کی دونوں صورتوں میں سے بعد والی مدت ہوگی۔

14633 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "لَا تَصْلُحُ الصَّفْقَتَانِ فِي الصَّفْقَةِ، اَنْ يَقُوْلَ: هُوَ بِالنَّسِيئَةِ بِكَذَا وَكَذَا، وَبِالنَّقْدِ بِكَذَا وَكَذَا"

✵✵ عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک سودے میں دو سودے درست

نہیں ہیں۔ کہ آدمی یہ کہے کہ ادھار اتنے کا ہوگا' اور نقد اتنے کا ہوگا۔

14634 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْتَاعُ اِلٰى مَيْسَرَةَ، وَلَا يُسَمِّیْ اَجَلًا

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (ادائیگی کی) گنجائش تک کی شرط پر کوئی چیز خرید لیتے تھے اور وہ مدت کا تعین نہیں کرتے تھے۔

14635 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِیْ بَزَّةَ، عَنْ يَعْقُوبَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَبْتَاعُ مِنْهُ اِلٰى مَيْسَرَةَ، وَلَا يُسَمِّیْ اَجَلًا

❋❋ قاسم بن ابوبرزہ نے یعقوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے ایک چیز خریدی کہ جب گنجائش ہوگی' (تو وہ رقم ادا کردیں گے) انہوں نے کسی مدت کو متعین نہیں کیا۔

بَابُ: بَيْعَتَانِ فِیْ بَيْعَةٍ

باب ایک ہی سودے میں' دو سودے ہونا

14636 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، وَاِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الصَّفْقَتَانِ فِی الصَّفْقَةِ رِبًا قَالَ سُفْيَانُ: "يَقُوْلُ: اَنْ بَاعَهُ بَيْعًا، فَقَالَ: اَبِيْعُكَ هٰذَا بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، تُعْطِيْنِیْ بِهَا صَرْفَ دَرَاهِمِكَ

❋❋ سماک بن حرب نے' عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک ہی سودے میں' دو سودے ہونا سود ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: یعنی آدمی یہ کہے: وہ اس چیز کو فروخت کرتا ہے اور یہ کہے: میں تمہیں یہ دس دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور تم مجھے اس کے عوض میں درہم دے دینا۔

14637 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، فِیْ رَجُلٍ قَالَ: اَبِيْعُكَ هٰذَا الْبَزَّ بِكَذَا، وَكَذَا دِيْنَارًا، تُعْطِيْنِی الدِّيْنَارَ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، قَالَ مَسْرُوْقٌ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَحِلُّ الصَّفْقَتَانِ فِی الصَّفْقَةِ

❋❋ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو یہ کہتا ہے: میں تمہیں یہ کپڑا اتنے اتنے دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور تم مجھے ایک دینار کی جگہ' دس درہم دے دینا' مسروق کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سودے میں دو سودے درست نہیں ہیں۔

14638 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ فِیْ رَجُلٍ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً بِكَذَا

وَكَذَا، وَنَحَلَهُ الثَّمَنَ قَالَ: لَا، حَتّٰى يُسَمِّيَ النِّحْلَةَ

٭٭ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص سے سامان اتنی اور اتنی رقم کے عوض میں خریدتا ہے اور قیمت اسے عطیہ کر دیتا ہے' تو ثوری کہتے ہیں: یہ درست نہیں ہے جب تک اس عطیے کا وہ تعین نہیں کرتا۔

14639 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ سَلَّفَ رَجُلًا مِائَةَ دِيْنَارٍ فِي شَيْءٍ فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَزِنَ لَهُ الدَّنَانِيرَ قَالَ: اَعْطِنِيْ بِهَا دَرَاهِمَ اَوْ عَرَضًا قَالَ: هُوَ مَكْرُوهٌ لِاَنَّهُ بَيْعَتَانِ فِي بَيْعَةٍ

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص کے ساتھ' کسی چیز کے بارے میں' ایک سو دینار کی بیع سلم کرتا ہے' پھر جب وہ جاتا ہے' تاکہ دیناروں کا وزن کروائے' تو یہ کہتا ہے: تم مجھے اس کے عوض میں درہم یا سامان دے دو' تو وہ کہتے ہیں: یہ مکروہ ہے' کیونکہ یہ ایک سودے میں دو سودے ہیں۔

14640 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ بِدِيْنَارٍ، ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدُ، فَقَالَ: اَعْطِنِيْ بِالدِّيْنَارِ دَرَاهِمَ فَاَعْطَاهُ دَرَاهِمَ، ثُمَّ عَلِمَ اَنَّ السِّلْعَةَ مَسْرُوقَةٌ، فَرُدَّتْ قَالَ: يَرُدُّ اِلَيْهِ الدَّرَاهِمَ لِاَنَّ الْبَيْعَ كَانَ فَاسِدًا، لِاَنَّهُ صَرْفٌ، فَاِنْ كَانَ اَخَذَ عَرَضًا رَدَّ اِلَيْهِ دِيْنَارًا، لِاَنَّهُ لَيْسَ بِمَنْزِلَةِ الصَّرْفِ، وَاِنِ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا، وَكَانَ قَدْ اَخَذَ بِالدَّنَانِيرِ دَرَاهِمَ، فَاِنَّهُ يَرُدُّ الدَّنَانِيرَ

٭٭ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو ایک دینار کے عوض میں سامان فروخت کرتا ہے' پھر وہ بعد میں' اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: مجھے دینار کی جگہ درہم دے دو' تو وہ اسے درہم دے دیتا ہے' پھر اسے پتا چلتا ہے کہ یہ سامان' تو چوری شدہ ہے' تو یہ سامان اسے واپس کیا جائے گا' ثوری کہتے ہیں: وہ اس کے دراہم اسے واپس کرے گا' کیونکہ یہ سودا فاسد ہے' کیونکہ یہ ''صرف'' ہے اور اگر اس نے سامان لیا تھا' تو پھر اس کا دینار اسے واپس کرے گا' کیونکہ اب یہ ''صرف'' کے حکم میں نہیں ہے' اور اگر کسی شخص نے کنیز خریدی اور اس میں عیب پایا' اور اُس نے دینار کی جگہ درہم وصول کیے تھے' تو دینار واپس کرے گا۔

بَابُ: السُّفْتَجَةُ

باب: سفتجہ (ادائیگی کی جگہ مختلف ہونا)

14641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَاَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَا: اِذَا مَا سَلَّفْتَ رَجُلًا هَاهُنَا طَعَامًا فَاَعْطَاكَهُ بِاَرْضٍ اُخْرٰى، فَاِنْ كَانَ يَشْتَرِطُ فَهُوَ مَكْرُوهٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوفِ فَلَا بَاْسَ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے اور ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب تم کسی کو بیع سلف میں اناج یہاں فراہم کرو' اور وہ تمہیں ادائیگی کسی دوسری جگہ پر کرے گا' تو اگر وہ یہ شرط رکھتا ہے' تو یہ چیز مکروہ ہے اور اگر یہ چیز بہتری کے طور پر ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14642 آ ثارِ صحابہ:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِفُ مِنَ التُّجَّارِ اَمْوَالًا، ثُمَّ يَكْتُبُ لَهُمْ اِلَى الْعُمَّالِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ اِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تاجروں سے کچھ اموال کی بیع سلف کرتے تھے' پھر وہ اپنے اہلکاروں کی طرف خط لکھتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

14643 - آ ثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى زَيْنَبَ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ تَمْرًا اَوْ شَعِيرًا بِخَيْبَرَ، فَقَالَ لَهَا عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ: هَلْ لَكِ اَنْ اُعْطِيَكِ مَكَانَهُ بِالْمَدِينَةِ، وَآخُذَهُ لِرَقِيقِي هُنَالِكَ؟ فَقَالَتْ: حَتّٰى اَسْاَلَ عُمَرَ، فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ: كَيْفَ بِالضَّمَانِ؟ كَاَنَّهُ كَرِهَهُ

٭٭ ابوعمیس نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو خیبر میں کچھ کھجوریں یا جو دیئے' تو عاصم بن عدی نے اس خاتون سے کہا: کیا آپ اس بات میں دلچسپی رکھتی ہیں کہ میں آپ کو اس کی جگہ مدینہ منورہ میں ادائیگی کر دوں؟ اور انہیں اپنے غلاموں کے لئے وہاں حاصل کر لوں۔ اس خاتون نے کہا: میں پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کرلوں' تو انہوں نے فرمایا: ضمان کیسے ہوگا؟ گویا انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14644 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِي سَلَّفَ قَوْمًا طَعَامًا مِنْ اَرْضِهٖ، وَهِيَ اَقْرَبُ مِنَ الْجَنَدِ مِنْ اَرْضِهِمْ، فَقَالَ: احْمِلُوهُ اِلَى الْجَنَدِ، وَاَعْطَاهُمْ كِرَاءَ مَا بَيْنَ اَرْضِهٖ، وَالْجَنَدِ

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد کچھ لوگوں کے ساتھ ان کی زمین پر اناج کے بارے میں بیع سلف کرتے تھے اور یہ ان کی زمین کے مقابلے میں زیادہ قریب تھی' وہ یہ فرماتے ہیں: تم اسے لاد کر ''جند'' لے جاؤ اور وہ اپنے زمین اور ''جند'' کے درمیان کا انہیں کرایہ دیا کرتے تھے۔

14645 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ سَلَّفَ رَجُلًا خَمْسَمِائَةِ فِرْقٍ يُعْطِيهِ اِيَّاهَا بِاَرْضٍ مَعْلُومَةٍ، ثُمَّ وَجَدَهُ بِاَرْضٍ اُخْرٰى فَقَالَ: اكْتَلْ مِنِّي طَعَامَكَ هَاهُنَا، وَاَنَا اَحْمِلُهُ لَكَ عَلٰى دَوَابِّي اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ قَالَ: هُوَ مَكْرُوهٌ اَنْ يَحْمِلَهُ، لِاَنَّهُ اَخَذَ طَعَامًا وَاَخَذَ الْكِرَاءَ فَضْلًا

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے ساتھ' پانچ سو فرق (اناج) کے بارے میں بیع

سلف کرتا ہے کہ وہ فلاں زمین پر اس کی ادائیگی کرے گا' پھر وہ اس کو دوسری جگہ پر پاتا ہے' تو یہ کہتا ہے: تم یہاں مجھ سے اپنا اناج ماپ کر لے لو میں اسے تمہارے لئے لاد کر اس جگہ تک لے جاؤں گا' جو میں نے تمہارے ساتھ شرط مقرر کی تھی۔ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ چیز مکروہ ہے کہ آدمی اس کو لاد کر لے کر جائے' کیونکہ اس نے اناج حاصل کر لیا ہے اور کرایہ حاصل کرنا اضافی چیز ہوگی۔

14646 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ طَعَامًا بِجُدَّةَ فَحَمَلَهُ اِلٰى مَكَّةَ، ثُمَّ قَالَ: اَعْطِنِيْ كِرَاءَهُ الَّذِيْ حَمَلْتُهُ بِهٖ مِنْ جُدَّةَ قَالَ: لَيْسَ لَهُ كِرَاءٌ اِنْ طَابَتْ نَفْسُهُ اِلٰى اَنْ يُوَفِّيَهُ اِيَّاهُ بِمَكَّةَ

** ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے کسی شخص سے اناج ''جدہ'' میں لینا ہو اور پھر وہ اسے لاد کر ''مکہ'' میں لے آئے اور پھر یہ کہے: مجھے اس کا کرایہ بھی دو' جو میں اسے لاد کر ''جدہ'' سے لے کر آیا ہوں' تو ثوری کہتے ہیں: اس شخص کو کرایہ نہیں ملے گا' دوسرا شخص اگر چاہے گا' تو اپنی رضا مندی کے ساتھ اسے مکہ میں ادائیگی کر دے گا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُهْدِي لِمَنْ اَسْلَفَهُ

باب: آدمی نے جس شخص کے ساتھ بیع سلف کی ہو' اس کو تحفہ دینا

14647 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: تَسَلَّفَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مِّنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَالًا - قَالَ: اَحْسَبُهُ عَشَرَةَ آلَافٍ - ثُمَّ اِنَّ اُبَيًّا اَهْدَى لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ تَمْرَتِهٖ، وَكَانَتْ تُبَكِّرُ، وَكَانَ مِنْ اَطْيَبِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَمْرَةً، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ اُبَيٌّ: اَبْعَثُ بِمَالِكَ، فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَنَعَكَ طَيِّبَ تَمْرَتِيْ، فَقَبِلَهَا، وَقَالَ: اِنَّمَا الرِّبَا عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يُرْبِيَ وَيُنْسِءَ

** ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مال کے بارے میں کچھ بیع سلف کی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ دس ہزار تھے' پھر حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد اپنی کھجوریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تحفے میں دیں' جو تازہ کھجوریں تھیں اور مدینہ منورہ کی بہترین کھجوریں تھیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ انہیں واپس کر دیں' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کا مال بھجوا دوں گا' اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ آپ میرا پاکیزہ مال نہ لیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قبول کر لیا اور فرمایا: سود اس وقت ہوتا ہے' جب کوئی شخص اضافی ادائیگی چاہتا ہو اور اُدھار کر رہا ہو۔

14648 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ تَسَلَّفَ مِنْ عُمَرَ عَشَرَةَ آلَافٍ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ اُبَيٌّ مِنْ تَمْرَتِهٖ، وَكَانَ مِنْ اَطْيَبِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَمْرَةً، وَكَانَتْ تَمْرَتُهُ تُبَكِّرُ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ اُبَيٌّ: لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَنَعَكَ تَمْرَتِيْ، فَقَبِلَهَا عُمَرُ، وَقَالَ: اِنَّمَا الرِّبَا عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يُرْبِيَ وَيُنْسِءَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دس ہزار کی بیع سلف کی' پھر حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی کھجوریں بھجوائیں' جو مدینہ منورہ کی بہترین کھجوریں تھیں اور وہ کھجوریں تازہ اتری ہوئی تھیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ واپس کر دیں' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ایسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے' جس کی وجہ سے آپ میری کھجوروں لینے سے انکار کر دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قبول کر لیا اور فرمایا: سود' اس وقت ہوتا ہے' جب کوئی شخص اضافی ادائیگی کرے' یا اُدھار کرے۔

14649 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اِذَا نَزَلْتَ عَلٰى رَجُلٍ لَكَ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاَكَلْتَ عَلَيْهِ، فَاَحْسُبْهُ لَهُ مَا اَكَلْتَ عِنْدَهُ اِلَّا اَنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُولُ: اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا كَانَا يَتَعَاطَيَانِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کسی ایسے شخص کے ہاں مہمان ٹھہرو' جس کے ذمے تمہارا قرض ہو اور تم اس کے ہاں کھالو' تو تم نے اس کے ہاں جو کچھ کھایا ہے' اس کو (اصل قرض میں سے منہا کر لینا) راوی کہتے ہیں: البتہ ابراہیم نخعی یہ فرمایا کرتے تھے: وہ اس قرض کے لین دین سے پہلے' باہمی طور پر جو مناسب لین دین کرتے تھے' اس کا حکم مختلف ہوگا۔

14650 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اَسْلَفْتَ رَجُلًا سَلَفًا، فَلَا تَقْبَلْ مِنْهُ هَدِيَّةَ كُرَاعٍ، وَلَا عَارِيَةَ رُكُوبِ دَابَّةٍ

✵✵ عکرمہ نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کسی شخص کے ساتھ بیع سلف کرو' تو اس سے چلو بھر کا ہدیہ قبول نہ کرو اور عاریت کے طور پر اس کے جانور پر سوار نہ ہو۔

14651 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ جَارَ سِمَاكٍ فَاَقْرَضْتُهُ خَمْسِينَ دِرْهَمًا، وَكَانَ يَبْعَثُ اِلَيَّ مِنْ سَمَكِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: حَاسِبْهُ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَرُدَّ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ كَفَافًا، فَقَاصِصْهُ

✵✵ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: وہ مچھیرے کا پڑسی ہے' میں نے اسے پچاس درہم قرض دیئے ہیں' تو وہ اپنی مچھلی مجھے بھجوا دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کا حساب رکھنا' اگر وہ اضافی ہو' تو اسے معاف کر دینا اور اگر وہ کفایت کرے' تو اس حساب سے اندازہ لگا لینا۔

14652 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: اِنِّي اُرِيدُ الْعِرَاقَ اُجَاهِدُ، فَاخْفِضْ لِي جَنَاحَكَ، فَقَالَ لِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: اِنَّكَ تَاْتِي اَرْضًا فَاشِيًا بِهَا الرِّبَا، فَاِذَا اَقْرَضْتَ رَجُلًا قَرْضًا فَاَهْدَى لَكَ هَدِيَّةً، فَخُذْ قَرْضَكَ وَارْدُدْ اِلَيْهِ هَدِيَّتَهُ

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے کہا: میں عراق جانا چاہتا ہوں

تا کہ جہاد میں حصہ لوں، تو آپ اپنے پَر میرے لئے نرم کردیں۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تم ایک ایسی سرزمین پر جانے لگے ہو جہاں سود پھیلا ہوا ہے، تو جب تم کسی شخص کو قرض دو اور وہ تمہیں کوئی تحفہ دے، تو تم اپنا قرض وصول کرنا اور اس کا تحفہ اسے واپس کردینا۔

14653 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ: اَرْسَلَنِي اَبِي اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَتَعَلَّمُ مِنْهُ، فَجِئْتُهُ فَسَاَلَنِي: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَرَحَّبَ بِي، فَقُلْتُ: اِنَّ اَبِي اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ لَاَسْاَلَكَ، وَاَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، اِنَّكُمْ بِاَرْضِ تُجَّارٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ، فَاَهْدَى لَكَ حَبْلَةً مِنْ تِبْنٍ، فَلَا تَقْبَلْهَا، فَاِنَّهَا رِبًا

❋❋ سعید بن ابو بردہ نے ابو بردہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد نے مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے علم حاصل کروں۔ میں ان کے پاس آیا، تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے انہیں بتایا، تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا، تو میں نے کہا: میرے والد نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، تا کہ میں آپ سے سوالات کروں اور آپ سے علم حاصل کروں۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم ایک ایسی سرزمین پر رہتے ہو، جہاں تجارت کرنے والے لوگ ہیں، تو جب تمہارا کسی شخص کے ذمے مال ہو اور وہ تمہیں تھوڑا سا پنیر تحفے کے طور پر دے، تو تم اسے قبول نہ کرنا، کیونکہ یہ سود ہوگا۔

14654 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّي اَقْرَضْتُ رَجُلًا قَرْضًا، فَاَهْدَى لِي هَدِيَّةً قَالَ: ارْدُدْ اِلَيْهِ هَدِيَّتَهُ اَوْ اَثِبْهُ

❋❋ ثوری نے ابو اسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے ایک شخص کو قرض دیا ہے اور اس نے مجھے ایک تحفہ دیا ہے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کا ہدیہ اسے واپس کردو، یا پھر تم اسے بدلے میں کچھ دو۔

14655 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: اِنِّي اَقْرَضْتُ رَجُلًا قَرْضًا، فَاَهْدَى لِي هَدِيَّةً، فَقَالَ: اَثِبْهُ مَكَانَ هَدِيَّتِهِ، اَوِ احْسِبْهَا لَهُ مِمَّا عَلَيْهِ، اَوِ ارْدُدْهَا عَلَيْهِ

❋❋ ابو اسحاق نے، ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ان سے کہا: میں نے ایک شخص کو قرض دیا، تو اس نے مجھے ہدیہ دیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کے تحفہ کے بدلے میں کچھ دو، یا پھر تمہاری جو رقم اس کے ذمے واجب الادا تھی، اس میں سے منہا کرلو، یا وہ چیز اس کو واپس کردو۔

14656 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ شروس، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ قَالَ: تَسَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ شَعِيرًا، فَقَضَاهُ وَزَادَهُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ نَيْلٌ لَكَ

✸✸ حسن بن مسلم بن یناق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے جو ادھار لیے تو اسے ادئیگی کرتے ہوئے اضافی ادائیگی کی یہ بات نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا ہے۔

بَابُ: قَرْضٌ جَرَّ مَنْفَعَةً، وَهَلْ يَأْخُذُ اَفْضَلَ مِنْ قَرْضِهِ؟

باب: جو قرض فائدہ لے آئے تو کیا آدمی اس قرض سے اضافی چیز کو بھی وصول کرے گا؟

14657 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ مَكْرُوهٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ

✸✸ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو قرض فائدہ لے کر آتا ہے وہ مکروہ ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

14658 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ عَلَى اَنْ يُفْقِرَهُ ظَهْرَ فَرَسِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا اَصَبْتَ مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ فَهُوَ رِبًا

✸✸ ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک شخص دوسرے شخص سے پانچ سو دینار قرض لیتا ہے اس شرط پر کہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت اسے سواری کے لیے دے گا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس کے گھوڑے کی پشت سے جو فائدہ حاصل کیا ہے یہ سود شمار ہوگا۔

14659 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَلَا خَيْرَ فِيهِ

✸✸ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو بھی قرض کوئی فائدہ دے اس میں بھلائی نہیں ہے۔

14660 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: لَا بَاْسَ اَنْ يُقْرِضَ الرَّجُلُ دَرَاهِمَ بَيْضَاءَ، وَيَاْخُذَ سَوْدَاءَ، اَوْ يُقْرِضَ سَوْدَاءَ، وَيَاْخُذَ بَيْضَاءَ، مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا شَرْطٌ

✸✸ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی کسی شخص کو سفید درہم قرض کے طور پر دے اور سیاہ درہم وصول کرلے یا سیاہ درہم قرض کے طور پر دے اور سفید وصول کرلے جبکہ ان دونوں کے درمیان یہ شرط طے نہ ہوئی ہو (کہ مختلف قسم کے درہم واپس کرنے ہوں گے)۔

14661 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ:

اسْتَقْرَضْتُ مِنْ رَجُلٍ دِيْنَارًا نَاقِصًا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي اِلَّا دِيْنَارًا يَزِيدُ عَلٰى دِيْنَارِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هُوَ لَكَ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَا ذَاكَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: لَا يَحِلُّ لَهُ، فَقُلْتُ: اَنَا اُحِلُّهُ لَهُ، فَقَالَ: وَاِنْ اَحْلَلْتَهُ لَهُ فَقَدْ حَلَّ

✵✵ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص سے ایک ناقص دینار قرض کے طور پر لیا' میرے پاس ایک ایسا دینار تھا' جو اس کے دینار سے اضافی تھا' تو میں نے اس سے کہا: یہ تمہارا ہوا' تو امام شعبی نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے انہیں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: اس کے لئے یہ حلال نہیں ہے' تو میں نے کہا: میں اُس کے لئے یہ حلال قرار دے رہا ہوں انہوں نے فرمایا: اگر تم اس کے لئے حلال کر رہے ہو' تو پھر یہ حلال ہے۔

14662 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّي اَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا، وَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ اَيْضًا اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتُهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: ذٰلِكَ الرِّبَا قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: السَّلَفُ عَلٰى ثَلَاثَةِ وُجُوْهٍ، سَلَفٌ تُرِيدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ، فَلَكَ وَجْهُ اللّٰهِ، وَسَلَفٌ تُرِيدُ بِهٖ وَجْهَ صَاحِبِهٖ، فَلَيْسَ لَكَ اِلَّا وَجْهُهُ، وَسَلَفٌ اَسْلَفْتَهُ لِتَاْخُذَ بِهٖ خَبِيثًا بِطَيِّبٍ قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: اَرٰى اَنْ تَشُقَّ صَكَّكَ، فَاِنْ اَعْطَاكَ مِثْلَ الَّذِي اَسْلَفْتَهُ قَبِلْتَهُ، وَاِنْ اَعْطَاكَ دُوْنَ الَّذِي اَسْلَفْتَهُ، فَاَخَذْتَهُ، اُجِرْتَ، وَاِنْ اَعْطَاكَ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتَهُ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، فَذٰلِكَ شُكْرٌ شَكَرَهُ لَكَ، وَهُوَ اَجْرُ مَا اَنْظَرْتَهُ

✵✵ امام مالک بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے ایک شخص کو ادھار دیا اور اس پر یہ شرط عائد کی کہ میں نے ادھار کے طور پر جو رقم اسے دی ہے' اس سے زیادہ بہتر چیز وہ مجھے ادا کرے گا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سود ہے۔ اس نے کہا کہ پھر آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

ادھار تین صورتوں میں ہو سکتا ہے:

ایک ادھار وہ ہے' جس کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کرو' تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مل جائے گی

ایک ادھار وہ ہے' جس کے ذریعے تم اپنے ساتھی کی بہتری کا ارادہ کرو' تو اس کے نتیجے میں تمہیں بہتری مل جائے گی

ایک ادھار وہ ہے' کہ جو تم اسے دو' اور پھر تم پاکیزہ چیز کو خبیث کے بدلے میں حاصل کر لو۔

تو اس شخص نے کہا: آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم اپنے عہد نامے کو پھاڑ دو! اگر وہ تمہیں اس کی مانند دیتا ہے' جو تم نے اس کو ادھار کے طور پر دیا تھا' تو تم اسے قبول کر لینا اور اگر وہ تمہیں اس سے ہلکے دیتا ہے' جو تم نے اسے دیئے تھے' تو تم انہیں بھی قبول کر لینا تمہیں اس کا اجر نصیب ہوگا۔ اور اگر وہ تمہیں اس سے زیادہ بہتر دیتا ہے' جو تم نے اسے ادھار کے طور پر دیئے تھے' تو اگر وہ اپنی خوشی سے ایسا کرتا ہے' تو یہ شکر گزاری ہوگی' جس کے ذریعے وہ تمہارا شکریہ ادا کر رہا ہوگا' اور تم نے اسے جو مہلت دی ہے' یہ اس کا معاوضہ ہوگا۔

14663 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ

الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُقْبِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ، فَيَرُدُّ عَلَيْهِ خَيْرًا مِنْهَا، قَالَا: اِذَا كَانَ لَيْسَ مِنْ نِيَّتِهِ فَلَا بَأْسَ

** عبداللہ بن کثیر نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم اور حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی شخص کو درہم دیتا ہے اور دوسرا شخص اُن سے زیادہ بہتر درہم اسے واپس کرتا ہے' تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اگر یہ چیز اس (قرض دینے والے) کی نیت میں نہیں تھی' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: الْهَدِيَّةُ لِلْاُمَرَاءِ وَالَّذِی يُشْفَعُ عِنْدَهُ

باب: امراء کو تحفے دینا' اور جو شخص اُن کے ہاں سفارش کرے۔ (اسے تحفہ دینا)

14664 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: "السُّحْتُ: الرِّشْوَةُ فِي الدِّينِ"، قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي فِي الْحُكْمِ

** عاصم نے زر بن حبیش کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حرام یہ ہے کہ دین میں رشوت دی جائے' سفیان کہتے ہیں: یعنی فیصلہ کرتے ہوئے۔

14665 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهَدَايَا لِلْاُمَرَاءِ غُلُوْلٌ

** ابونضرہ نے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''امراء کو دیئے جانے والے تحائف' خیانت (یا حرام) ہوتے ہیں''۔

14666 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ دِيَارِنَا فَاسْتَعَانَ مَسْرُوْقًا عَلٰى مَظْلِمَةٍ لَهُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ، فَاَعَانَهُ، فَاَتَاهُ بِجَارِيَةٍ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ، وَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: هٰذَا السُّحْتُ

** سالم بن ابوجعد' مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ہمارے علاقے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مسروق کے پاس آیا' اور اس نے مسروق سے مدد مانگی' جو زیاد نے اس کے خلاف زیادتی کی تھی' تو مسروق نے اس کی مدد کر دی' تو وہ اس کے بعد ایک کنیز لے کر مسروق کے پاس آیا' تو مسروق نے وہ کنیز اس کو واپس کر دی اور کہا: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ حرام ہے۔

14667 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: جَاءَنِيْ دِهْقَانٌ عَظِيمُ الْخَرَاجِ، فَتَقَبَّلْتُ عَنْهُ بِخَرَاجِهِ، فَاَتَانِيْ فَكَسَرَ صَكَّهُ، وَاَدَّى مَا عَلَيْهِ، ثُمَّ حَمَلَنِيْ عَلٰى بِرْذَوْنٍ، وَكَسَانِيْ حُلَّةً قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ لَمْ تَتَقَبَّلْ مِنْهُ، اَكَانَ يُعْطِيكَ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَلَا اِذًا

٭٭ کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے کہا کہ ایک دہقان میرے پاس بہت سا خراج لے کر آتا ہے' میں اس سے اس کا خراج وصول کر لیتا ہوں' پھر وہ میرے پاس آتا ہے اور اپنے عہد نامے کو توڑ دیتا ہے اور جو چیز اس کے ذمے تھی' اس کو ادا کر دیتا ہے' پھر وہ مجھے سواری کے لئے خچر دیتا ہے اور پہننے کے لئے ایک حلہ دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم نے اس سے وہ (خراج) قبول نہ کیا ہوتا' تو اس نے تمہیں یہ چیزیں دینی تھیں؟ میں نے کہا: جی نہیں' تو انہوں نے کہا: پھر یہ نہیں لی جا سکتی ہیں۔

14668 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

٭٭ ابوحصین نے' قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ رشوت دینے والے اور رشوت لینے پر لعنت کرے۔

14669 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، - اَوْ قَالَ: عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر' اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے''۔

14670 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ - قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عِنْدَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: فَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا اَنْكَرْتُ مِنْ صَاحِبِيْ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ الْبَوَّابَ سَاَلَنِيْ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: فَاَعْطِهِ قَالَ: مَا بِيْ مَا اُعْطِيهِ، وَلٰكِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ اُعْطِيَهُ شَيْئًا لِذٰلِكَ

٭٭ ابراہیم بن عثمان' اُن کا تعلق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں عمر بن ابوسلمہ کے ساتھ' عبدالعزیز بن مروان کے پاس موجود تھا' انہیں ان کے ہاں آنے میں تاخیر ہوگئی' تو میں نے یہ بات ان کے سامنے ذکر کی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے ساتھی کی کسی چیز کو قابل انکار نہیں سمجھا لیکن دربان نے مجھ سے کچھ مانگا تھا' تو راوی کہتے ہیں: میں نے اس سے کہا: آپ نے اسے دے دینا تھا۔ انہوں نے کہا: میرے پاس اسے دینے کے لئے کیا صورت تھی؟ جبکہ مجھ تک یہ روایت پہنچ چکی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو''

اس لیے میں نے اس چیز کو ناپسند کیا کہ میں اُسے (یعنی دربان کو) کچھ دوں۔

14671 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: مَا اَعْطَيْتَ مِنْ

مَالِكَ مُصَانَعَةً عَلٰى مَالِكَ، وَدَمِكَ، فَاَنْتَ فِيهِ مَاْجُورٌ، وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: تم اپنے مال میں سے جو ادائیگی اس وجہ سے کرتے ہو تا کہ تم اپنے مال اور اپنی جان کو محفوظ رکھو تو اس بارے میں تمہیں اجر نصیب ہوگا۔

ثوری نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

14672 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "مَا كَانَ شَيْءٌ اَنْفَعَ لِلنَّاسِ مِنَ الرِّشْوَةِ فِي زَمَانِ زِيَادٍ، اَوْ قَالَ: ابْنَ زِيَادٍ"

✵✵ عمرو بن دینار نے جابر بن زید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: زیاد کے عہد حکومت میں (راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں:) ابن زیاد کے عہد حکومت میں لوگوں کے لئے رشوت سے زیادہ فائدہ مند چیز اور کوئی نہیں تھی۔

14673 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ، وَبِيَدِهِ قَارُورَةٌ، وَعَلَيْهِ سَرَاوِيلُ وَنَعْلَانِ، فَقَالَ: مَا اَصَبْتُ مُنْذُ دَخَلْتُهَا غَيْرَ هٰذِهِ الْقَارُورَةِ، اَهْدَاهَا لِيْ دِهْقَانٌ

✵✵ ابوسفیان نے معاذ بن علاء کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں ہمیں خطبہ دیا ان کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی انہوں نے شلوار اور جوتے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جب سے میں یہاں آیا ہوں اس شیشی کے علاوہ میں نے اور کچھ وصول نہیں کیا، یہ شیشی بھی ایک دہقان نے مجھے تحفے کے طور پر دی تھی۔

بَابُ: طَعَامُ الْاُمَرَاءِ وَاَكْلُ الرِّبَا

باب: امراء کا کھانا اور سود کھانا

14674 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاٰيَاتِ، آيَاتِ الرِّبَا مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

✵✵ ابوضحیٰ نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے آیات نازل کر دیں تو سود کے متعلق آیات سورۂ بقرہ کی آخری آیات تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے انہیں ہمارے سامنے تلاوت کیا اور پھر آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔

14675 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ جَارًا يَاْكُلُ الرِّبَا، وَاِنَّهُ لَا يَزَالُ يَدْعُوْنِيْ، فَقَالَ: مَهْنَؤُهُ لَكَ وَاِثْمُهُ

عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ عَرَفْتَهُ بِعَيْنِهِ فَلَا تُصِبْهُ،

٭٭ ذر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھاتا ہے وہ مسلسل مجھے اپنے ہاں بلاتا رہتا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جو تمہیں کھلائے گا وہ تمہیں نصیب ہوگا اور اس کا گناہ اس کے ذمے ہوگا۔

سفیان کہتے ہیں: اگر آپ کو پتا ہو کہ یہ بعینہ (سود کی رقم والا کھانے ہے) تو آپ اسے نہ کھائیں۔

14676 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

14677 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لَكَ صَدِيقٌ عَامِلٌ، اَوْ جَارٌ عَامِلٌ، اَوْ ذُو قَرَابَةٍ عَامِلٌ، فَاَهْدَى لَكَ هَدِيَّةً اَوْ دَعَاكَ اِلَى طَعَامٍ، فَاقْبَلْهُ، فَاِنَّ مَهْنَاَهُ لَكَ وَاِثْمُهُ عَلَيْهِ

٭٭ زبیر بن عدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تمہارا کوئی دوست سرکاری اہلکار ہو یا کوئی پڑوسی سرکاری اہلکار ہو یا قریبی رشتہ دار سرکاری اہلکار ہو اور وہ تمہیں تحفے کے طور پر کوئی چیز دے یا تمہیں کھانے کی دعوت دے تو تم اسے قبول کرلو کیونکہ اس کی سہولت تمہاری ہوگی اور اس کا گناہ اس کے ذمے ہوگا۔

14678 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَنَّ عَدِيَّ بْنَ اَرْطَاةَ كَانَ يَبْعَثُ اِلَى الْحَسَنِ كُلَّ يَوْمٍ بِجِفَانٍ مِنْ ثَرِيدٍ، فَيَاْكُلُ مِنْهَا وَيُطْعِمُ اَصْحَابَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ حسن بصری کو روزانہ ثرید کا ایک پیالہ بھیجا کرتے تھے تو حسن بصری خود بھی اس میں سے کھاتے تھے اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلاتے تھے۔

14679 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: عَرِيفٌ لَنَا يَهْبِطُ وَيُصِيبُ مِنَ الظُّلْمِ فَيَدْعُونِي، فَلَا اُجِيبُهُ قَالَ: الشَّيْطَانُ عَرَضَ بِهٰذَا لِيُوقِعَ عَدَاوَةً، وَقَدْ كَانَ الْعُمَّالُ يَهْبِطُونَ وَيُصِيبُونَ، ثُمَّ يَدْعُونَ فَيُجَابُونَ

٭٭ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: ہمارا سرکاری اہلکار آتا ہے اور ظلم کے طور پر رقم لیتا ہے وہ میری دعوت کرتا ہے تو میں اس کی دعوت قبول نہیں کرتا تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: شیطان یہ صورتحال پیدا کرتا ہے تاکہ دشمنی آجائے سرکاری اہلکار آتے ہیں اور لوگوں کی چیزیں حاصل کر لیتے ہیں پھر وہ دعوت کرتے ہیں تو ان کی دعوت قبول کی جاتی ہے۔

14680 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: نَزَلْتُ

بِعَامِلٍ، فَنَزَلَنِي وَاَجَازَنِي قَالَ: اقْبَلْ، قُلْتُ: فَصَاحِبُ رِبًا قَالَ: اقْبَلْ مَا لَمْ تَاْمُرْهُ اَوْ تُعِنْهُ

✳✳ معمر نے منصور کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: میں کسی سرکاری اہلکار کے ہاں ٹھہرتا ہوں' وہ میرے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرتا ہے' تو ابراہیم نخعی نے کہا: تم اسے قبول کرلو' تو میں نے کہا: اگرچہ وہ سود وصول کرنے والا ہو' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے قبول کرلو! جب کہ تم اس کا حکم دینے والے نہ ہو' یا اس کی مدد کرنے والے نہ ہو۔

14681 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ اَيُؤْكَلُ طَعَامُ الصَّيَارِفَةِ؟ فَقَالَ: قَدْ اَخْبَرَكُمُ اللّٰهُ عَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، اِنَّهُمْ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا، وَاَحَلَّ لَكُمْ طَعَامَهُمْ

✳✳ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے دریافت کیا گیا: کیا صیارفہ (بظاہر یہ لگتا ہے اس سے مراد سونے اور چاندی کا لین دین کرنے والے افراد ہیں' جو وزن میں کمی وبیشی کر دیتے ہوں گے) کا کھانا کھایا جاسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر یہودیوں اور عیسائیوں سے مؤخر کیا ہے' تو وہ لوگ' تو سود بھی کھاتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے اُن (اہل کتاب) کا کھانا تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے۔

14682 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: بَعَثَ عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ بِمَالٍ اِلَى الْحَسَنِ، وَالشَّعْبِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، فَقَبِلَ الْحَسَنُ، وَالشَّعْبِيُّ، وَرَدَّ ابْنُ سِيْرِيْنَ

✳✳ معمر بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ نے کچھ مال حسن بصری، امام شعبی اور محمد بن سیرین کی طرف بھیجا' تو حسن بصری اور امام شعبی نے اسے قبول کرلیا اور ابن سیرین نے اسے واپس کردیا۔

14683 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَرَكْنَا تِسْعَةَ اَعْشَارِ الْحَلَالِ مَخَافَةَ الرِّبَا

✳✳ عیسیٰ بن مغیرہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سود کے اندیشے کی وجہ سے حلال کے دس حصوں میں سے' نو حصے ترک کر دیتے ہیں۔

بَابُ: الَّذِي يَشْتَرِي الْاَمَةَ فَيَقَعُ عَلَيْهَا اَوِ الثَّوْبَ فَيَلْبَسُهُ اَوْ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا اَوِ الدَّابَّةَ فَتَنْفُقُ

باب: جو شخص کوئی کنیز خریدتا ہے' اور اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے

یا کپڑا خریدتا ہے اور اسے پہن لیتا ہے اور پھر اس میں عیب پاتا ہے' یا کوئی جانور خریدتا ہے اور وہ مرجاتا ہے

14684 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْجَارِيَةِ يَشْتَرِيْهَا الرَّجُلُ فَيَقَعُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْبًا قَالَ: هِيَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ، وَيَرُدُّ الْبَائِعُ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَالدَّاءِ

✳✳ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کوئی کنیز خریدے اور اس کے ساتھ صحبت کرلے اور پھر اس کنیز میں عیب

پائے تو ابن سیرین کہتے ہیں: وہ خریدار کے مال میں سے شمار ہوگی اور صحت یا بیماری کے درمیان کی صورت کا عیب ہو تو فروخت کرنے والا اُس حساب سے رقم واپس کرے گا۔

14685 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُوْلُ فِي الْجَارِيَةِ يَقَعُ عَلَيْهَا الْمُشْتَرِي، ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْبًا قَالَ: هِيَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي، وَيَرُدُّ الْبَائِعُ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَالدَّاءِ

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسی کنیز کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ خریدار صحبت کر لیتا ہے اور پھر اس میں کوئی عیب پاتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ خریدار کا مال شمار ہوگی اور صحت اور بیماری کے درمیان کا جو عیب ہے اس حساب سے فروخت کرنے والا رقم خریدار کو واپس کر دے گا۔

14686 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُطْرَحُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْعَيْبِ، وَيُلْزِمُهُ الْعَيْبَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عیب کی مقدار کے حساب سے رقم کم کر لی جائے گی اور عیب اس پر لازم ہوگا۔

14687 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا وَجَدَ بِهَا عَيْبًا وَقَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَاِنْ كَانَتْ بِكْرًا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا الْعُشْرَ، وَاِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا، فَنِصْفُ الْعُشْرِ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی جب اس میں عیب پائے اور اس سے صحبت کر چکا ہو تو وہ کنیز کو واپس کر دے گا اور اس کے ساتھ قیمت کا دسواں حصہ واپس کرے گا اور اگر وہ ثیبہ تھی تو پھر قیمت کا بیسواں حصہ واپس کرے گا۔

14688 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: اِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا وَبِهَا عَيْبٌ، فَاِنَّهُ لَا يَرُدُّهَا اِنْ وَجَدَ الْعَيْبَ بَعْدَمَا وَطِئَهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: جب آدمی کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لے اور کنیز میں عیب ہو تو اگر وہ عیب صحبت کر لینے کے بعد پاتا ہے تو پھر وہ اس کنیز کو واپس نہیں کر سکتا۔

14689 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يُسْاَلُ، وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَوَطِئَهَا، ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا، فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي: اَتُحِبُّ اَنْ اَقُوْلَ اِنَّكَ زَنَيْتَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ، وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ بِالْعُقْرِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو سنا ہے: ان سے سوال کیا

گیا: اس وقت وہ بصرہ میں موجود تھے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو کوئی کنیز خریدنے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور پھر وہ اس کنیز میں کوئی عیب پاتا ہے' تو انہوں نے خریدار نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ میں یہ کہوں کہ تم نے زنا کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے اس بارے میں فیصلہ دیا کہ جرمانہ ہوگا' وہ اس وقت کوفہ میں تھے۔ (جب انہوں نے یہ فیصلہ دیا)۔

14690 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ: يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ الْعُقْرَ

✳✳ سفیان ثوری نے' ابن ابوملیکہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ آدمی اس کنیز کو بھی واپس کر دے گا' اور جرمانہ کو بھی واپس کر دے گا۔

14691 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَالْعُشْرُ، وَاِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا، فَنِصْفُ الْعُشْرِ

✳✳ امام شعبی نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ کنواری کنیز ہوگی' تو دسواں حصہ اور اگر ثیبہ ہوگی' تو بیسواں حصہ ادا کرے گا۔

14692 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا عُشْرَ الدِّينَارِ

✳✳ معمر نے زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ شخص چاہے گا' تو وہ شخص اس کنیز کو واپس کر دے گا' اور اس کنیز کے ساتھ دینار کا دسواں حصہ بھی واپس کرے گا۔

14693 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ ثَوْبًا بِهِ خَرْقٌ، فَقَطَعَهُ قَالَ: اُجِيزُ عَلَيْهِ، وَيُطْرَحُ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: هُوَ جَائِزٌ

✳✳ معمر نے' حماد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کوئی کپڑا خریدتا ہے اور وہ درمیان سے پھٹا ہوا ہوتا ہے' وہ اسے کاٹ لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں اسے اس پر لازم قرار دوں گا' اور عیب کی مقدار کے حساب سے (قیمت کو) کاٹ لیا جائے گا۔ معمر نے بیان کیا ہے: قتادہ فرماتے ہیں: یہ جائز ہے۔

14694 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: خَاصَمَ اِلَى شُرَيْحٍ رَجُلٌ فِي ثَوْبٍ بَاعَهُ، فَوَجَدَ بِهِ صَاحِبُهُ خَرْقًا قَالَ: وَقَدْ كَانَ لَبِسَهُ، فَقَالَ الَّذِي اشْتَرَى: قَضَى عُثْمَانُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَنْ وَجَدَ فِي ثَوْبٍ عَوَارًا، فَلْيَرُدَّهُ فَاَجَازَهُ عَلَيْهِ شُرَيْحٌ فَقَالَ الرَّجُلُ حِينَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ: اِنَّ قَاضِيَكُمْ هٰذَا يَزْعُمُ اَنَّ قَضَاءَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَسْلٌ رَذْلٌ، وَقَضَاءُهُ عَدْلٌ، فَلَقِيَهُ شُرَيْحٌ فَقَالَ: اِذَا لَقِيتَنِي لَقِيتَ بِيْ اِمَامًا جَائِرًا، وَاِذَا لَقِيتُكَ لَقِيتُ بِكَ رَجُلًا فَاجِرًا، اَظْهَرْتَ الشِّكَاةَ، وَكَتَمْتَ الْقَضَاءَ

✲✲ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا کہ ایک کپڑا اس نے خریدا تھا' تو اس نے اس کپڑے کو پھٹا ہوا پایا' راوی کہتے ہیں: وہ شخص اس کپڑے کو پہن چکا تھا' تو اس خریدار نے کہا: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو شخص کسی کپڑے میں عیب پائے' تو وہ اسے واپس کر دے' لیکن قاضی شریح نے اس کے خلاف اس سودے کو برقرار رکھا' جب وہ شخص ان کے ہاں سے اُٹھ کر جانے لگا' تو بولا: تمہارے یہ قاضی صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ تمہارے امیر المؤمنین کا کیا ہوا فیصلہ ٹھیک نہیں ہے اور ان کا کیا ہوا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔

تو قاضی شریح اس سے ملے اور بولے: جب تم مجھ سے ملے تھے' تو تمہاری ملاقات مجھ سے اس وقت ہوئی تھی کہ میں ایک ظالم حکمران تھا اور جب میں تم سے ملا تھا' تو تم ایک گنہگار شخص تھے' تم نے شکایت کو تو ظاہر کر دیا اور فیصلے کو چھپا لیا۔

14695 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى قَمِيصًا فَلَبِسَهُ، فَاَرَادَ اَنْ يَرُدَّهُ فَاَصَابَهُ مِنْ لِحْيَتِهِ صُفْرَةٌ، فَكَرِهَ اَنْ يَرُدَّهُ

✲✲ عبداللہ بن کثیر نے جبلہ بن سحیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے قمیص خرید کر اسے پہن لیا اور پھر اسے واپس کرنے کا ارادہ کیا' تو اس قمیص پر ان کی داڑھی سے زرد رنگ لگ گیا' تو انہوں نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ اب اسے واپس کریں۔

14696 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى دَابَّةً، ثُمَّ سَافَرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ، فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا، فَقَالَ الْبَائِعُ: اِنَّهُ قَدْ سَافَرَ عَلَيْهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَنْتَ اَذِنْتَ لَهُ فِي ظَهْرِهَا

✲✲ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے سامنے' ایسے شخص کے بارے میں مقدمہ پیش ہوا' جو کوئی جانور خریدتا ہے اور پھر اس پر سفر کرتا ہے' اور واپس آتا ہے' تو اس جانور میں عیب کو پاتا ہے' تو فروخت کرنے والا کہتا ہے: یہ شخص اس پر سفر کر چکا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم نے اِسے اُس کی پشت کی اجازت دی تھی۔

14697 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، "اَنَّ امْرَاَةً خَاصَمَتْهُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي دَابَّةٍ اشْتَرَتْهَا فَكَانَ بِهَا سَرَطَانٌ، فَقَالَ صَاحِبُهَا: اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اَجْلِ الْمَعْبَرِ، فَقَبَضَهَا صَاحِبُهَا، فَمَكَثَتْ سِتَّةَ اَشْهُرٍ، وَخَرَجَتْ عَلَيْهَا اِلٰى سَفَرٍ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَاَرَتْهَا فَاِذَا هُوَ مَشَشٌ، فَوَجَدَتْ شَاهِدَيْنِ اَنَّ هٰذَا الْمَشَشَ مِنْ اَجْلِ السَّرَطَانِ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ شُرَيْحٌ"

✲✲ مجزاۃ بن زاہر بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے قاضی شریح کے سامنے ایک جانور کے بارے میں مقدمہ پیش کیا جسے اس خاتون نے خریدا تھا اور اس جانور کو سرطان تھا' تو دوسرے فریق نے یہ کہا: معبر (پاؤں کی مخصوص بیماری) کی وجہ سے ہے۔ پھر اس کے مالک نے اس جانور کو اپنے قبضے میں لے لیا' پھر چھ ماہ گزر گئے' پھر وہ خاتون اسی جانور پر سفر کے لئے نکلی' پھر

واپس آئی اور اسے دکھایا کہ اس جانور کو مشش (آنکھوں میں سفیدی) ہے پھر اس نے دو گواہوں کو پایا کہ جنہوں نے یہ کہا کہ یہ سرطان کی وجہ سے ہے تو قاضی شریح نے وہ سواری اس شخص کو واپس کروادی۔

14698 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْلَانَ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: ابْتَاعَ رَجُلٌ بَغْلَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا، وَقَدْ عَجِفَتْ، يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ الْعَجَفَ

✽✽ غیلان نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے خچر خریدا اور اس میں عیب پایا وہ خچر کمزور ہو چکا تھا تو انہوں نے اسے واپس کروادیا اور کمزور پن سمیت واپس کروادیا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِى الْبَيْعَ جُمْلَةً فَيَجِدُ فِي بَعْضِهِ عَيْبًا

باب: جب کوئی شخص ایک سودا کرتا ہے اور پھر اس میں سے کسی چیز میں عیب پاتا ہے

14699 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى رَقِيقًا جُمْلَةً فَوَجَدَ بِبَعْضِهِمْ عَيْبًا قَالَ: يَرُدُّهُمْ جَمِيعًا، اَوْ يَأْخُذُهُمْ جَمِيعًا، قَالَ سُفْيَانُ: "وَنَحْنُ لَا نَقُوْلُ ذٰلِكَ، نَقُوْلُ: الْمُشْتَرِى بِالْخِيَارِ، يُقَوَّمُ مَا وُجِدَ بِهِ عَيْبٌ، وَيَرُدُّهُ بِعَيْنِهِ، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهُمْ كُلَّهُمْ"

✽✽ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کچھ غلام خریدتا ہے اور پھر ان میں سے کسی میں عیب پاتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: یا تو وہ ان سب کو واپس کرے گا یا سب کو حاصل کرلے گا۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہم یہ کہتے ہیں: خریدار کو اختیار ہوگا جو عیب پایا جارہا ہے اس کا اندازہ لگایا جائے گا اور اس حساب سے اس متعین غلام کو واپس کردیا جائے گا اگر وہ چاہے تو ان سب کو واپس کردے گا۔

14700 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، يَرُدُّ الْعَيْبَ، وَيُلْزِمُهُ مَا بَقِيَ بِالْقِيمَةِ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ عیب کو واپس کردے گا اور جو قیمت باقی ہوگی وہ اس پر لازم کردے گا۔

14701 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى رَقِيقًا جُمْلَةً، فَاِذَا فِي اَحَدِهِمْ عَيْبٌ قَالَ: يَرُدُّهُمْ جَمِيعًا، اَوْ يَأْخُذُهُمْ جَمِيعًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: يُقَوَّمُ الْعَيْبُ ثُمَّ يَرُدُّ اِلَى الْبَائِعِ، لِاَنَّ الْعَيْنَ قَدْ يَكُوْنُ فِي الرَّقِيقِ

✽✽ معمر نے حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو ایک ساتھ کچھ غلام خریدتا ہے اور پھر ان میں سے کسی ایک میں عیب پاتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: وہ ان سب کو واپس کرے گا یا ان سب کو رکھ لے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں ابن شبرمہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: عیب کی قیمت کا اندازہ لگایا

جائے گا' اور پھر وہ اتنی قیمت فروخت کرنے والے سے وصول کر لے گا' کیونکہ یہ چیز اس غلام میں پائی جا رہی ہے۔

14702 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "فِي رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبَيْنِ بِعِشْرِيْنَ، فَبَاعَ الْمُشْتَرِي اَحَدَهُمَا بِثَلَاثِيْنَ، وَوَجَدَ بِالْاٰخَرِ عَيْبًا: فَقَوَّمْنَا الَّذِي بَاعَ بِثَلَاثِيْنَ عِشْرِيْنَ، وَقَوَّمْنَا الْاٰخَرَ خَمْسَةَ عَشَرَ، فَهِيَ عَلَى سَبْعَةِ اَسْهُمٍ"

❊❊ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بیس کے عوض میں دو کپڑے خریدتا ہے اور خریدار ان دونوں میں سے ایک کپڑا تیس کے عوض فروخت کر دیتا ہے اور دوسرے کپڑے میں عیب کو پاتا ہے' تو ہم نے اس کی قیمت لگائی' جو اس نے بیس کا لے کر تیس میں بیچا تھا اور دوسرے کی قیمت لگائی' تو وہ پندرہ تھی' تو اب اس کے سات حصے ہوں گے۔

بَابُ: الْعَيْبُ يَحْدُثُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي، وَكَيْفَ اِنْ كَانَ يَعْرِفُ اَنَّهُ قَدِيمٌ؟

باب: جب خریدار کے پاس' کسی چیز میں کوئی عیب پیدا ہو جائے

نیز اس وقت کیا حکم ہوگا جب اسے یہ پتا ہو کہ یہ عیب پہلے سے ہے؟

14703 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي عَبْدًا بِهِ عَيْبٌ، فَيَحْدُثُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي عَيْبًا قَالَ: يَرُدُّ الدَّاءَ بِدَائِهِ، وَاِذَا حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي، وَيَرُدُّ الْبَائِعُ فَضْلَ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَالدَّاءِ، قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: رَدُّهَا وَرَدُّ الْحَدَثِ

❊❊ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو کوئی ایسا غلام خریدتا ہے' جس میں عیب موجود ہو اور پھر خریدار کے پاس بھی اس میں کوئی عیب آ جائے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس کی بیماری کے عوض میں بیماری کے ساتھ لوٹا دے گا' اور اگر اس میں کوئی عیب آتا ہے' تو یہ خریدار کے مال میں سے شمار ہوگا' اور فروخت کرنے والا وہ اضافی چیز واپس کر دے گا' جو صحت اور بیماری کے درمیان تھی۔

راوی کہتے ہیں: حکم کہتے ہیں: وہ اسے واپس کر دے گا' اور جو عیب نمودار ہوا ہے' وہ اس سمیت واپس کرے گا۔

14704 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا بِعْتَ عَبْدًا بِهِ عَيْبٌ، ثُمَّ حَدَثَ عِنْدَ الْمُشْتَرِي...... عَيْبٌ آخَرُ، جَازَ عَلَى الْمُبْتَاعِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: يَرُدُّ عَلَى الْبَائِعِ وَيُعْطِيهِ مَا حَدَثَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَيْبِ

❊❊ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم کوئی ایسا غلام فروخت کرو' جس میں کوئی عیب موجود ہو اور پھر خریدار کے پاس بھی اس میں کوئی اور خرابی آ جائے' تو اب خریدار کے لئے یہ درست ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ فرماتے ہیں: وہ خریدار فروخت کرنے والے کو وہ غلام واپس کر دے گا' اور خریدار کے ہاں اس میں جو عیب پیدا ہوا تھا' اس کا جرمانہ دیدے گا۔

14705 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ فِي سِلْعَةٍ وُجِدَ بِهَا الدُّبَيْلَةَ، وَهُوَ دَاءٌ قَدِيمٌ يُعْرَفُ اَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَحْدُثُ فَقَضٰى بِهٖ عَلَى الْبَائِعِ

** اشعث نے علی بن مدرک کا یہ بیان نقل کیا ہے: ضحاک بن قیس کے سامنے ایک ایسے سامان کے بارے میں ایک مقدمہ پیش ہوا' جس میں دبیلہ پایا گیا اور یہ پرانی بیماری تھی اس کی شناخت ہو رہی تھی کہ یہ ایسی بیماری نہیں ہے' جو بعد میں پیدا ہوئی ہو' تو ضحاک نے اس بارے میں فروخت کرنے والے کے خلاف فیصلہ دیا۔

14706 - اقوالِ تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: وَاَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَهُ: اِنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَا يَحْدُثُ، فَقَالَ: ائْتِنِي بِرَجُلَيْنِ مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ بَاعَكَ وَبِهٖ ذٰلِكَ الدَّاءُ وَقَوْلُ الضَّحَّاكِ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ اِذَا كَانَ يُعْرَفُ اَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَحْدُثُ، اَنَّهُ يَرُدُّهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، وَيُؤْخَذُ يَمِينُ الْمُشْتَرِي اَنَّهُ لَمْ يَرَهُ قَبْلَ اَنْ يَشْتَرِيَهُ، وَلَمْ يَرْضَهُ بَعْدَ مَا رَآهُ، وَلَمْ يَعْرِضْهُ عَلَى الْبَيْعِ بَعْدَمَا رَاَى الدَّاءَ، اِذَا كَانَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَحْدُثُ "

** امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: لوگوں کو اس بات کا پتا ہے کہ یہ بعد میں پیدا نہیں ہوا' تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس لوگوں میں سے دو آدمی لے آؤ کہ جو اس بات کی گواہی دیں کہ جب اس نے تمہیں یہ فروخت کیا تھا' تو اس میں یہ بیماری نہیں تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) ضحاک کا قول' سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' جبکہ یہ بات زیادہ معروف ہو کہ یہ چیز نئی پیدا نہیں ہوگی' تو پھر وہ کسی ثبوت کے بغیر بھی اسے واپس کر دے گا' اور اس بارے میں خریدار سے قسم لے لی جائے گی کہ اس نے خریدنے سے پہلے اس میں یہ چیز نہیں دیکھی تھی اور خریدنے کے بعد وہ اس سے راضی نہیں ہوا' وہ اسے فروخت کے لئے پیش نہیں کرے گا اس کے بعد کہ جب اس نے بیماری دیکھ لی ہو اور جب اسے اس بات کا پتا ہو کہ یہ نئی رونما نہیں ہوئی ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَعْرِضُ السِّلْعَةَ عَلَى الْبَيْعِ بَعْدَمَا يَرَى الْعَيْبَ

باب: آدمی کا عیب دیکھ لینے کے بعد' سامان کو فروخت کرنے کے لئے پیش کر دینا

14707 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا عَرَضَ السِّلْعَةَ عَلَى الْبَيْعِ، وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ بِهَا عَيْبًا جَازَتْ عَلَيْهِ،

** ہشام بن حسان نے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص سامان کو فروخت کے لئے پیش کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس میں عیب موجود ہے' تو اس کے لئے یہ بات درست ہے۔

14708 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ

مِثْلَهُ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14709 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فِي جَارِيَةٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: بَاعَنِي هٰذَا جَارِيَةً بِهَا دَاءٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: اشْتَرَيْتُ مِنْ هٰذَا وَبِعْتُ مِنْ هٰذَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لَكَ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْكَ، ثُمَّ اَخَذَ يَمِينَهُ بِاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا وَمَا اَعْلَمُ بِهَا عَيْبَ هٰذَا الدَّاءِ، وَمَا دَلَّسْتُ دَاءً عَلِمْتُ، فَحَلَفَ الرَّجُلُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا كُنْتُ لِاُدَلِّسَ لِمُسْلِمٍ دَاءً، فَقَالَ شُرَيْحٌ: ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكَ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَى الْاَوَّلِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ كَانَ بَاعَهَا وَبِهَا ذٰلِكَ الدَّاءُ، وَاِنَّمَا اَحْلَفَ الْاَوْسَطَ لِاَنَّهُ كَانَ يَقْضِي: مَنْ رَاَى دَاءً، ثُمَّ عَرَضَ عَلَى الْبَيْعِ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: تین آدمیوں نے ان کے سامنے مقدمہ پیش کیا' جو ایک کنیز کے بارے میں تھا' اُن میں سے ایک نے کہا: اس نے مجھے ایک کنیز فروخت کی' جس میں کوئی بیماری موجود تھی' دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے اس سے جو کنیز خریدی' وہ اس شخص کو فروخت کردی' تو قاضی شریح نے کہا: تمہیں وہی چیز ملے گی' جو تم پر لازم ہے' پھر انہوں نے اس سے اللہ کے نام سے قسم لی کہ جب میں نے اس سے اس کنیز کو خریدا تھا' تو اس میں بیماری کا علم نہیں تھا' اور نہ ہی میں نے اپنے علم کے مطابق جان بوجھ کر اس بیماری کو چھپایا ہے' اس شخص نے حلف اٹھالیا' پھر اس نے کہا: میں' تو کسی مسلمان کو' کسی بیماری کے حوالے سے دھوکہ نہیں دونگا' قاضی شریح کہتے ہیں: یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوگا پھر انہوں نے اس کو پہلے شخص کی طرف لوٹا دیا' کیونکہ پہلے شخص نے ہی جب کنیز کو فروخت کیا تھا' اس وقت اس کنیز میں بیماری موجود تھی' انہوں نے درمیان والے شخص سے حلف لیا تھا' کیونکہ وہ یہ فیصلہ دیتے تھے کہ جس نے بیماری دیکھی اور پھر اس کے بعد اسے فروخت کے لئے پیش کیا' تو یہ چیز اس پر واجب ہوگئی۔

14710 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا، بَاعَ اَحَدُهُمَا سِلْعَةً فَاَقَرَّا جَمِيعًا بِالْبَيْعِ وَالسِّلْعَةِ، وَلَوْ لَمْ تَكُنْ بَيِّنَةً، قَالَ الْقَاضِي لِلْمُشْتَرِي: احْلِفْ بِاللّٰهِ مَا عَرَضْتَهَا عَلٰى بَيْعٍ، وَلَا رَضِيتَهَا مُنْذُ رَاَيْتَهُ، وَاِنْ كَانَتْ بَيِّنَةً اُحْلِفَ اَيْضًا، وَيُسْتَحْلَفُ الْبَائِعُ مَا بَاعَهَا وَهُوَ بِهَا"

✵✵ ثوری' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں' بیان کرتے ہیں: جو جھگڑا کرتے ہیں' ان میں سے ایک نے فروخت کیا ہوتا ہے اور وہ دونوں سودے اور سامان کے بارے میں انکار کرتے ہیں لیکن ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوتا' تو قاضی یہ کہے گا: کہ تم اللہ کے نام کا حلف اٹھاؤ! کہ نہ' تو تم نے اسے فروخت کے لئے پیش کیا ہے' اور نہ ہی تم اس سے راضی ہوئے ہو' جب تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے' اور اگر کوئی ثبوت ہو' تو میں اس بارے میں بھی حلف اٹھا سکتا ہوں' پھر اسی طرح فروخت کرنے والے سے حلف لیا جائے گا کہ اس نے اسے اُس وقت فروخت نہیں کیا تھا' جب اس میں یہ عیب موجود تھا۔

بَابُ: اَلْبَيْعُ بِالْبَرَاءَةِ وَلَا يُسَمِّيُ الدَّاءَ، وَكَيْفَ اِنْ سَمَّاهُ بَعْدَ الْبَيْعِ

باب: برأت کے ساتھ سودا کرنا اور بیماری کا ذکر نہ کرنا

اس وقت کا عالم ہوگا' جب آدمی سودا ہو جانے کے بعد اسے بیان کرے؟

14711 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ شَرَطَ اَنَّهُ لَيْسَ لَهُ عَيْبٌ فَاِنَّهُ يَرُدُّ اِذَا شَاءَ بِاَدْنَى عَيْبٍ

✱✱ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ شرط عائد کرے کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہونا چاہیے' تو پھر اگر وہ چاہے' تو ادنیٰ سے عیب کی وجہ سے بھی اس سودے کو ختم کر سکتا ہے۔

14712 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: عُهْدَةُ الْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيهِ وَاِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ اَلَّا دَاءَ، وَلَا غَائِلَةَ، وَلَا شَيْنَ، وَلَا خِبْثَةَ وَالْخِبْثَةُ: السَّرِقُ

✱✱ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان کا ذمہ اس کے بھائی پر ہوتا ہے اگرچہ اس نے یہ شرط عائد نہ کی ہو' اس کی ذات میں نہ کوئی بیماری ہے اور نہ ہی کوئی دھوکہ ہے اور نہ ہی کوئی قابل شرمندگی چیز ہے' نہ ہی کوئی خباثت ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یہاں خباثت سے مراد چوری کی عادت ہونا ہے۔

14713 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنَّ هٰذَا بَاعَنِي جَارِيَةً فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ: اِنَّ بِهَا دَاءً، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اذْهَبْ بِهَا فَاِنْ وَجَدْتَ بِهَا الَّذِي قَالَ فَقَدْ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ

✱✱ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمیوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا' ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اس شخص نے مجھے کنیز فروخت کی ہے' جب سودا طے ہو گیا' تو اس شخص نے بتایا: اس کنیز میں ایک بیماری ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم اسے لے جاؤ! خواہ تم نے اس میں وہ چیز پالی ہے' جو اس نے بیان کی تھی' تو گویا تم نے اپنے خلاف گواہی دیدی ہے۔

14714 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: "لَوْ اَنَّ رَجُلًا بَاعَ سِلْعَةً فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ: اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ عَيْبِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: لَا يُبْرِئُهُ، اِنْ رَاٰى بِهَا شَيْئًا رَدَّهَا وَاَخَذَ بِاعْتِرَافِهِ"

✱✱ عوف نے' انس بن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص کوئی سامان فروخت

کرتا ہے تو سودا طے ہو جائے اور وہ یہ کہتا ہے: میں اس اس عیب سے تمہارے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں تو قاضی شریح نے فرمایا: یہ چیز اسے بری نہیں کرے گی اگر خریدار اس میں کوئی چیز دیکھے گا تو اسے واپس کر دے گا اور دوسرے شخص کو اس کے اعتراف کی وجہ سے پکڑ لیا جائے گا۔

14715 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: اخْتَصَمَ رَجُلَانِ اِلٰى اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنَّ هٰذَا اَبْرَانِیْ مِنَ الْقَرْنِ، فَقَالَ الْاٰخَرُ: لَمْ اَدْرِ مَا الْقَرْنُ، قَالَ الْاٰخَرُ: كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّهُ قَرْنٌ نَاتِءٌ فِی رَاْسِهٖ، فَاتَّهَمَهُ فَاَجَازَ الْبَيْعَ "

٭٭ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمیوں نے ایاس بن معاویہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا ان میں سے ایک نے کہا: اس شخص نے قرن سے لاتعلقی کا اظہار کیا تھا دوسرے شخص نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ قرن کیا ہوتا ہے؟ دوسرے شخص نے کہا: میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ شاید اس کے سر میں سینگ نکل آئیں گے تو انہوں نے اس پر الزام عائد کیا (کہ اسے اس بات کا پتا نہیں تھا یہ کہنا غلط ہے) اور سودے کو برقرار رکھا۔

14716 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ فِی رَجُلٍ بَاعَ عَبْدًا وَبِهٖ كَيَّةٌ فِی جَبْهَتِهٖ فِی اَصْلِ الشَّعْرِ، فَاَلْبَسَهُ قَلَنْسُوَةً وَلَمْ يَعْلَمْ بِذٰلِكَ صَاحِبُهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: كَتَمْتَ الدَّاءَ وَوَارَيْتَ الشَّيْنَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا گیا ایک شخص نے غلام فروخت کیا تھا جس کی پیشانی میں بالوں کی جڑ کے اندر ایک پھوڑا تھا اس شخص نے اسے ٹوپی پہنا دی تو دوسرے فریق کو اس بارے میں پتا نہیں چل سکا تو قاضی شریح نے کہا: تم نے بیماری کو چھپایا اور عیب کو چھپانے کی کوشش کی تو انہوں نے اسے واپس کروا دیا۔

14717 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا رَاَيْتُ الْقُضَاةَ يُجِيْزُوْنَ مِنَ الدَّاءِ اِلَّا مَا بَيَّنْتَ، وَوَضَعْتَ عَلَيْهِ يَدَكَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضیوں کو دیکھا ہے کہ وہ بیماری کی وجہ سے صرف اسی سودے کو درست قرار دیتے ہیں جسے آپ واضح کر دیں اور اس پر ہاتھ رکھ کر بتا دیں کہ یہ عیب ہے۔

14718 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَجُوْزُ اِلَّا مَا سَمَّيْتَ، فَاَمَّا اَنْ تُسَمِّیَ دَاءً تَخْلِطُ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا، وَقَالَ مُغِيْرَةُ: بَرِئْتَ مِمَّا سَمَّيْتَ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ درست نہیں ہوگا ماسوائے اس کے جسے تم بیان کر دو۔ البتہ اگر تم کوئی ایسی بیماری بیان کرتے ہو جس کے ساتھ دوسری بھی مل جاتی ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔ مغیرہ کہتے ہیں: تم نے جو بیان کر دیا ہے اس سے تم بری الذمہ ہو جاؤ گے۔

14719 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ السِّلْعَةَ، وَيَبْرَأُ مِنَ الدَّاءِ قَالَ: هُوَ بَرِيءٌ مِمَّا سَمَّى، قِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ: الرَّجُلُ يَقُولُ: اَبِيعُكَ لَحْمًا عَلَى وَضَمٍ، وَبَرِئْتُ مِمَّا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنْهُ قَالَ: لَا، حَتَّى يُسَمِّيَ فَإِنْ سَمَّى فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا سَمَّى قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

٭٭ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو سامان فروخت کرتا ہے اور بیماری سے برأت کا اظہار کر دیتا ہے تو ابراہیم نخعی نے کہا: جس کا نام اس نے لیا ہے اس سے وہ بری الذمہ ہوگا ابراہیم نخعی سے کہا گیا: ایک شخص یہ کہتا ہے: میں گوشت رکھنے والی لکڑی پر تمہیں گوشت فروخت کرتا ہوں اور میں اس بات سے بری الذمہ ہوں کہ زمین اس میں سے جو واپس کر دے تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ متعین نہیں کرتا' جب وہ متعین کر دے گا' تو وہ اس چیز سے بری الذمہ ہو جائے گا' جو اس نے متعین کیا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

14720 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا يَبْرَأُ حَتَّى يَضَعَ يَدَهُ عَلَى الدَّاءِ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے ان کے بعض ساتھیوں کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اس وقت تک برأت کا اظہار کرنے والا شمار نہیں ہوگا' جب تک وہ بیماری کی جگہ پر ہاتھ نہیں رکھ دیتا۔

ابن جریج نے یہی بات عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

14721 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَاعَ ابْنُ عُمَرَ عَبْدًا لَهُ بِالْبَرَاءَةِ، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهِ عَيْبًا فَقَالَ لِابْنِ عُمَرَ: لَمْ تُسَمِّهِ لِي، فَاخْتَصَمَا اِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ: بَاعَنِي عَبْدًا بِهِ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهِ لِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بِعْتُ بِالْبَرَاءَةِ، فَقَضَى عُثْمَانُ: اَنْ يَحْلِفَ ابْنُ عُمَرَ بِاللّٰهِ لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ دَاءٌ عَلِمَهُ، فَاَبَى ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَحْلِفَ، وَقَبِلَ الْعَبْدَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "وَاَمَّا اَهْلُ الْمَدِينَةِ فَاِنَّهُمْ يَحْكُمُونَ بِالْبَرَاءَةِ، يَقُولُونَ: اِذَا تَبَرَّاَ اِلَيْهِ بَرِءَ مِنْهُ، وَالنَّاسُ عَلَى غَيْرِهِ حَتَّى يُسَمِّيَ ذٰلِكَ الدَّاءَ

٭٭ سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک غلام فروخت کیا' جس سے برأت کا اظہار کر دیا' جس شخص نے اُسے خریدا تھا' اس نے اس میں ایک عیب کو پایا' تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ عیب میرے سامنے بیان نہیں کیا تھا' وہ دونوں مقدمہ لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اس شخص نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اپنا غلام فروخت کیا' اس میں ایک بیماری موجود ہے' جو انہوں نے میرے سامنے بیان نہیں کی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے' تو بری الذمہ ہونے کی شرط پر سودا کیا تھا' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما اللہ کے نام پر حلف اٹھائیں گے کہ جب انہوں نے اسے فروخت کیا تھا' تو انہیں اس میں کسی بیماری کا علم نہیں تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حلف اٹھانے سے انکار کر دیا اور اپنا غلام واپس لے لیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: جہاں تک اہل مدینہ کا تعلق ہے' تو وہ برأت کے اظہار کی بنیاد پر فیصلہ دے دیتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: جب آدمی دوسرے کے سامنے برأت کا اظہار کر دے' تو اس سے بری الذمہ ہوگا' جبکہ دیگر لوگ اس بات کے قائل ہیں: جب تک وہ اس بیماری کو متعین کر کے نہیں بتاتا' (اُس وقت تک بری الذمہ شمار نہیں ہوگا)

14722 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَالْاَسْلَمِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلَامًا لَّهُ - اَحْسَبُهُ قَالَ: بِسَبْعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ - وَبَاعَهُ بِالْبَرَاءَةِ، فَقَالَ الَّذِى ابْتَاعَ الْعَبْدَ لِابْنِ عُمَرَ: بِالْعَبْدِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهِ لِي، فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ الرَّجُلُ: بَاعَنِيْ عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهِ لِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بِعْتُهُ بِالْبَرَاءَةِ، فَقَضٰى عُثْمَانُ: اَنْ يَحْلِفَ ابْنُ عُمَرَ بِاللّٰهِ لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَعْلَمُهُ قَالَ: فَاَبَى ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَحْلِفَ، وَارْتَجَعَ الْعَبْدَ

٭٭ یحییٰ بن سعید نے' سالم کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' اپنے غلام کو سات سو درہم کے عوض میں فروخت کیا اور بری الذمہ ہونے کی شرط پر فروخت کیا' جس شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس غلام کو خریدا تھا' اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اس غلام میں ایک بیماری ہے' جو آپ نے میرے سامنے بیان نہیں کی' یہ دونوں صاحبان اپنا مقدمہ لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو اس شخص نے کہا: انہوں نے اپنا غلام مجھے فروخت کیا ہے' جس میں کوئی بیماری تھی' جو انہوں نے میرے سامنے بیان نہیں کی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے بری الذمہ ہونے کی شرط پر اسے فروخت کیا تھا' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی قسم اٹھائیں کہ جب انہوں نے اس غلام کو فروخت کیا تھا' تو انہیں اس کے اندر کسی بیماری کا علم نہیں تھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا اور اپنا غلام واپس لے لیا۔

بَابُ: الْعُهْدَةُ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعِتْقِ

باب: مرنے یا آزاد ہونے کے بعد کا ذمہ

14723 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعُهْدَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ، تَرُدُّ وَرَثَتُهُ بِمَنْزِلَتِهِ "

٭٭ سفیان ثوری مرنے کے بعد کے ذمہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کے ورثاء اس کے حکم میں ہوں گے۔

14724 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْعُهْدَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ: يُنْقَصُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْعَيْبِ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے' مرنے کے بعد کے ذمہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس کے عیب کے مقدار کے

حساب سے اس سے کمی کر لی جائے گی۔

14725 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا عُهْدَةَ بَعْدَ الْمَوْتِ، اِذَا مَاتَ جَازَ عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرنے کے بعد ذمہ نہیں ہوتا' جب وہ مر جائے گا' تو اس پر یہ جائز ہوگا۔

14726 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّ هٰذَا بَاعَنِيْ جَارِيَةً بِهَا دَاءٌ قَالَ: اُرْدُدْهَا بِدَائِهَا قَالَ: اِنَّهَا قَدْ مَاتَتْ قَالَ: بَيِّنَتُكَ اَنَّ ذٰلِكَ الدَّاءَ هُوَ الَّذِي قَتَلَهَا

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اس شخص نے اپنی ایک کنیز مجھے فروخت کی ہے' جس میں بیماری موجود تھی' انہوں نے فرمایا: وہ آدمی عیب سمیت کنیز کو واپس کر دے۔ اس شخص نے کہا: اس کنیز کا انتقال ہوگیا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم اس بات کا ثبوت پیش کرو کہ اس بیماری نے اس کنیز کو مارا ہے' (یا اس کی موت کا سبب بنی ہے)۔

14727 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ عَبْدًا، فَاَعْتَقَهُ وَوَجَدَ بِهِ عَيْبًا، فَقَالَ: يُرَدُّ عَلٰى صَاحِبِهِ فَضْلُ مَا بَيْنَهُمَا، وَيَجْعَلُ مَا رُدَّ عَلَيْهِ فِي رِقَابٍ، لِاَنَّهُ قَدْ كَانَ وَجَّهَهُ

✵✵ زکریا نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے غلام خرید کر آزاد کر دیا اور پھر بعد میں اس کے اندر کوئی عیب پایا' تو امام شعبی فرماتے ہیں: ان دونوں کے درمیان جو اضافی چیز ہے وہ اس سے واپس لے گا۔ اور جو چیز اس سے واپس لی ہے' اسے غلاموں پر خرچ کرے گا' کیونکہ یہ اس نے اسی کی طرف متوجہ کرنی ہے۔

بَابُ: عُهْدَةُ الشَّرِيْكِ، وَالرَّجُلُ يَبِيعُ لِغَيْرِهِ عَلٰى مَنْ تَكُوْنُ الْعُهْدَةُ؟

باب: شراکت دار کا ذمہ' جب کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے کوئی چیز فروخت کرے تو ذمہ داری کس کی ہوگی؟

14728 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اشْتَرٰى اَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا قَالَ: لَهُ الْعُهْدَةُ عَلٰى صَاحِبِهِ يَقُوْلُ: يَرُدُّهُ اِنْ شَاءَ

✵✵ سفیان نے ایسے غلام کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے' جو دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے اس کو خرید لیتا ہے اور پھر اس میں کوئی عیب پاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کا ذمہ اس کے ساتھی کے ذمے ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے گا' تو اسے واپس کر دے گا۔

14729 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شُبْرُمَةَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً لِرَجُلٍ غَائِبٍ، اَعَلَيْهِ الْعُهْدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: فَاِنْ كَانَ قَدْ اَعْلَمَهُمْ اَنَّهَا لِغَيْرِهٖ قَالَ: وَاِنْ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهِمْ عِنْدَ الْبَيْعِ اَنَّ عُهْدَتَكُمْ عَلٰى صَاحِبِ السِّلْعَةِ

✽✽ ابن تیمی بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دوسرے شخص کا سامان فروخت کردیتا ہے' جو وہاں موجود نہیں ہوتا' تو کیا ذمہ داری اس کی ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ان سے کہا گیا: اگر وہ دوسرے لوگوں کو بتادے کہ یہ سامان کسی اور کا ہے' تو انہوں نے فرمایا: (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ ساقط ہیں) البتہ اگر وہ سودے کے وقت ان پر شرط عائد کرتا ہے کہ تمہاری ذمہ داری' سامان کے مالک کی ہوگی' تو حکم مختلف ہوگا۔

14730 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا، ثُمَّ سَافَرَ بِهٖ اَرْضًا بَعِيدَةً، فَعَرَفَ الْعَبْدَ مَسْرُوقٌ فِي يَدِهٖ قَالَ: اَقُصُّ عَلَيْهِ وَاَقُصُّ الَّذِي لَهٗ عَلَى الَّذِي يَشْتَرِي مِنْهُ

✽✽ امام عبدالرزاق نے' ثوری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص سے غلام خریدتا ہے' پھر وہ اسے سفر پر دور کے علاقے میں لے جاتا ہے اور پھر اسے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ غلام چوری کا ہے' جو اس کے پاس ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: میں اسے تاوان دلواؤں گا' اور اس سے وصولی کرواؤں گا جس سے اس نے غلام کو خریدا تھا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُبَدِّلُ الْعَبْدَ بِالْعَبْدِ فَيَجِدُ اَحَدُهُمَا فِي اَحَدِهِمَا عَيْبًا

باب: جب کوئی شخص کسی غلام کو دوسرے غلام کی جگہ بدل دے اور پھر وہ اُن دونوں میں سے ایک میں عیب پائے

14731 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلَيْنِ تَبَادَلَا بِعَبْدٍ فَوَجَدَ اَحَدُهُمَا فِي اَحَدِ الْعَبْدَيْنِ عَيْبًا: قِيمَةُ الْعَبْدِ الَّذِي بِهِ الْعَيْبُ قَالَ هٰذَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى

✽✽ ثوری' ایسے دو آدمیوں کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو دو غلاموں کا تبادلہ کرتے ہیں اور پھر ان دونوں غلاموں میں سے کسی ایک میں کوئی عیب پاتا ہے' تو اس بارے میں اس غلام کی قیمت معتبر ہوگی' جس میں عیب موجود ہے' یہ بات ابن ابولیلیٰ نے بیان کی ہے۔

14732 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يَتَرَادَّانِ الْعَيْبَ بَيْنَهُمَا، اَيُّهُمَا اَخَذَ رَدَّ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَيْبِ

✽✽ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس عیب کی بنیاد پر' وہ دونوں اپنے' اپنے غلام واپس لے لیں گے ان میں سے جو بھی اُس کو لے گا' تو وہ اپنے ساتھی سے عیب کی وجہ سے ہونے والی کمی وصول کرے گا۔

بَابٌ: يُرَدُّ مِنَ الزِّنَا، وَالْحَبَلِ

باب: زنا (کا عادی ہونے) یا کنیز کے حاملہ ہونے (کی وجہ سے سودا ختم کرنا)

14733 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا يَزْنِيْ، وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ: رَدَّ شُرَيْحٌ مِنَ الزِّنَا

✲✲ ابوسہل نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کوئی ایسا غلام خرید لیتا ہے' جو زنا کا عادی ہو' یا شراب پیتا ہو' تو انہوں نے فرمایا: زنا کی وجہ سے' قاضی شریح نے غلام واپس کروا دیا تھا۔

14734 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي اَمَةٍ زَنَتْ فَقَالَ: الزِّنَا يُرَدُّ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: فَاِنَّهَا اَعْجَمِيَّةٌ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا

✲✲ ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے سامنے ایک کنیز کا مقدمہ پیش کیا گیا' جو زنا کا ارتکاب کرتی تھی' تو انہوں نے فرمایا: زنا کی وجہ سے اسے واپس کر دیا جائے گا۔ اس شخص نے کہا: وہ عجمی ہے قاضی شریح نے کہا: جو چاہے وہ زنا کی وجہ سے خریدے ہوئے غلام کو واپس کر دے۔

14735 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُرَدُّ فِي الْبَيْعِ مِنَ الرِّيَبِ كُلِّهَا، الزِّنَا، وَالسَّرِقُ، وَشُرْبُ الْخَمْرِ، وَاَشْبَاهُهُ

✲✲ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سودے میں کسی بھی خرابی کی وجہ سے (خریدے ہوئے غلام' یا کنیز) کو واپس کر دیا جائے گا' وہ زنا ہو یا چوری کرنا ہو یا شراب پینا ہو' یا اس جیسی کوئی دوسری چیز ہو۔

14736 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: الْحَبَلُ غَرَرٌ يُرَدُّ بِهِ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ

✲✲ ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے' جبکہ مطرف نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: حاملہ ہونا دھوکہ ہے' جس کی وجہ سے اس کنیز کو واپس کر دیا جائے گا' جسے فروخت کیا گیا تھا۔

یہ بات معمر نے قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابٌ: هَلْ يُرَدُّ مِنَ الْعَسَرِ وَالشَّيْنِ وَالْحُمْقِ وَالْاَبَقِ

باب: کیا غربت' شرمناک (عیب ہونے) احمق ہونے' یا مفرور (ہو جانے کی عادت ہونے) کی وجہ سے (غلام کو) واپس کر دیا جائے گا؟

14737 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ الْعَبْدَ يُبَاعُ مِنَ

الْعَسَرِ "

✵✵ عبدالاعلیٰ نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے ایسے غلام کو واپس کر دیا تھا جسے تنگدستی میں فروخت کیا گیا تھا۔

14738 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ اَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنْ عَوَارِ الظُّفُرِ، وَمِنَ الشَّامَةِ الشَّائِنَةِ "

✵✵ ابوحصین نے شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ناخنوں کی خرابی یا بد بودار ہونے کی وجہ سے (فروخت شدہ غلام کو) واپس کر دیا تھا۔

14739 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْحُمْقِ، وَاخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي جَارِيَةٍ حَمْقَاءَ، فَقَالَ: ضَعُوا لَهَا جِفْنَةً مِنْ مَاءٍ، فَاِنْ شَرِبَتْ فَاَشْرَعَتْ فِيهَا فَهِيَ حَمْقَاءُ، وَاِنْ رَفَعَتْهَا اِلَيْهَا فَلَيْسَتْ حَمْقَاءُ

✵✵ عبدالاعلیٰ نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حماقت کی وجہ سے غلام کو واپس کروا دیا تھا۔ ان کے سامنے احمق کنیز کے بارے میں مقدمہ پیش کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کے سامنے پانی کا برتن رکھو' اگر وہ اس میں منہ ڈال کر پی لیتی ہے تو وہ احمق ہوگی اور اگر اس نے اسے اٹھالیا' تو پھر احمق نہیں ہوگی۔

14740 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَاُخْبِرَ اَنَّهُ، اَبَقَ وَهُوَ صَغِيرٌ" قَالَ: لَا يُرَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا يُرَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا فَعَلَهُ وَهُوَ كَبِيرٌ

✵✵ امام عبدالرزاق نے' اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو کسی غلام کو خریدتا ہے اور پھر اسے یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ بچپن میں مفرور ہو گیا تھا' تو وہ فرماتے ہیں: اس وجہ سے اس کو واپس نہیں کیا جائے گا' اِس وجہ سے اُسے واپس اُس وقت کیا جا سکتا ہے' جب اُس نے بڑے ہونے کے عالم میں یہ کام کیا ہو۔

بَابُ: الْبَغْلَةُ تَعْثَرُ اَوْ تَتَّبِعُ الْحُمُرَ هَلْ تُرَدُّ؟ وَالشَّاةُ تَاْكُلُ الذِّبَّانَ

باب: جب کوئی خچر پھسل جاتا ہو' یا گدھی کے پیچھے جاتا ہو' تو کیا اسے واپس کیا جائے گا؟ اور جب کوئی بکری زبان کھاتی ہو؟

14741 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ لَا يَرُدُّ مِنَ الْعِثَارِ وَيَقُوْلُ: الدَّوَابُّ كُلُّهَا تَعْثُرُ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ عَيْبٌ يُرَدُّ مِنْهُ

✵✵ ثوری نے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح (جانور کے) پھسل جانے کی وجہ سے سودا کالعدم نہیں قرار

کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: تمام جانور پھسل جاتے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: یہ عیب ہے جس کی وجہ سے جانور کو واپس کر دیا جائے گا۔

14742 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: كَانَ يَرُدُّ الْبَغْلَةَ اِذَا كَانَتْ حِمَارَةٌ تَتَّبِعُ الْحُمُرَ، وَتَدَعُ الْخَيْلَ اِذَا لَمْ يُبَيِّنْ ذٰلِكَ صَاحِبُهَا وَيُعِدُّهُ عَيْبًا

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ ایسے خچر کو واپس کر دیتے تھے جو گدھی کی طرح ہو گدھوں کے پیچھے جاتا ہو اور گھوڑے کو چھوڑ دیتا ہو۔ یہ اس وقت ہوگا جب اس کے مالک نے یہ چیز بیان نہ کی ہو وہ اس چیز کو عیب شمار کرتے تھے۔

14743 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْبَغْلَةِ الْحِمَارَةِ قَالَ: تُجْعَلُ فِي دَارٍ فِيهَا خَيْلٌ وَحُمُرٌ، فَيُنْظَرُ فِي اَيِّهِمَا تَتَّبِعُ

٭٭ ہشام نے محمد بن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے حوالے سے خچر کے بارے میں نقل کیا ہے: اسے گھر میں رکھا جائے گا جس میں گھوڑے اور گدھے ہوں اور پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ وہ کس کے پیچھے جاتا ہے؟

14744 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اشْتَرَيْتُ مِنْ هٰذَا شَاةً تَاْكُلُ الذِّبَّانَ قَالَ: لَبَنٌ بِالْمَجَّانِ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں دو آدمیوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا ان میں سے ایک نے کہا: میں اس سے ایسی بکری خریدی ہے جو زبان کھاتی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ دودھ کی طرح کی چیز ہے۔

بَابُ: يَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَجِدُهُ غَيْرَ مَا سَاَلَهُ عَنْهُ

باب: جب کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور پھر اس سے برعکس پائے جو اُس نے مانگی تھی

14745 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: صَبَغَ رَجُلٌ ثَوْبًا لَهُ لَوْنَ الْهَرَوِي ثُمَّ خَرَجَ بِهِ يَبِيعُهُ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: بِكُمْ تَبِيعُ هٰذَا الْهَرَوِيَّ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: بِكَذَا وَكَذَا، فَبَاعَهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَظَرَهُ، فَاِذَا هُوَ لَيْسَ بِهَرَوِيٍّ فَخَاصَمَهُ اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اشْتَرَطَ لَكَ اَنَّهُ هَرَوِيٌّ؟ فَقَالَ: لَا، فَاَجَازَهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَوِ اسْتَطَاعَ اَنْ يُحَسِّنَ ثَوْبَهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَعَلَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے کپڑا تیار کیا جس کا رنگ ہروی تھا پھر وہ اسے لے کر فروخت کرنے نکلا ایک شخص کی اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: تم یہ ہروی کپڑا کتنے کے عوض میں فروخت کرو گے؟ تو اس شخص نے کہا: اتنے اتنے کے عوض میں پھر اس نے وہ کپڑا اسے فروخت کر دیا اور جب اس شخص نے اس کا جائزہ لیا تو وہ کپڑا ہروی نہیں تھا۔ اس نے یہ مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا تو قاضی شریح نے فرمایا: کیا اس نے تمہارے

سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ یہ ہروی ہے؟ اس نے کہا: جی نہیں، تو قاضی شریح نے اس سودے کو درست قرار دیا اور فرمایا: اگر وہ استطاعت رکھتا ہوتا، تو وہ اس کے بغیر بھی اس کپڑے کو اچھا کر کے پیش کر سکتا تھا۔

بَابُ: الْيَمِينُ عَلَى الْبَتَّةِ اَوِ الْعِلْمِ

باب: بتہ یا علم ہونے کے بارے میں قسم اٹھانا

14746 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يُحَلِّفُ عَلَى الْعِلْمِ مَا تَعَمَّدْتُ ذَا عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح علم ہونے کے بارے میں حلف لیا کرتے تھے کہ میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا ہے۔

14747 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُحَلِّفُ عَلَى الْعِلْمِ

✵✵ معمر نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری کے حوالے سے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ علم ہونے کے بارے میں حلف لیا کرتے تھے۔

14748 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا رُئِيَ مِنَ الدَّاءِ فَاِنَّهُ يُحَلَّفُ عَلَى الْبَتَّةِ، وَمَا لَمْ يُرَ فَيُحَلَّفُ عَلَى الْعِلْمِ

✵✵ ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی بیماری دکھائی دے گی، تو اس بارے میں بتہ کی قسم لی جائے گی اور جب نہیں دکھائی دی جاتی ہوگی، تو اس بارے میں علم کی قسم لی جائے گی۔

14749 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُحَلَّفُ عَلَى الْبَتَّةِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس بارے میں بتہ کا حلف اٹھایا جائے گا۔

14750 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُحَلَّفُ عَلَى الْبَتَّةِ، فَذُكِرَ لِابْنِ سِيرِينَ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ، وَكَانَ يَقُولُ: مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ، فَلَمَّا ذُكِرَ لَهُ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فَلَا اَدْرِي اِذًا

✵✵ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے، اس بارے میں بتہ کا حلف اٹھایا جائے گا۔ امام شعبی کا قول ابن سیرین کے سامنے ذکر کیا گیا، وہ قاضی شریح کے قول کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے، جب ان کے سامنے امام شعبی کا قول ذکر کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ ایسی صورت میں کیا ہوگا؟

14751 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: اِذَا طَلَبَ الرَّجُلُ دَيْنًا لِاَبِيهِ حَلَفَ الْبَتَّةَ مَا اقْتَضَاهُ اَبُوهُ شَيْئًا،

اِلَّا حَلَفَ الْاٰخَرُ الْبَتَّةَ، لَقَدِ اقْتَضٰى

٭٭ راوی بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: کوئی شخص اپنے باپ کا قرض طلب کرے' تو وہ بتہ کا حلف اٹھائے گا کہ اس کے باپ نے اس میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا' البتہ دوسرا شخص بتہ کا حلف اٹھائے گا کہ اس نے تقاضا کیا تھا (یا وصول کیا تھا)۔

14752 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا طَلَبَ الرَّجُلُ دَيْنًا لِاَبِيهِ فَاِنَّهُ يُحَلَّفُ عَلَى الْعِلْمِ

٭٭ ثوری نے' منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے باپ کا قرض طلب کرے' تو اس سے علم ہونے کے بارے میں حلف لیا جائے گا۔

14753 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَسْتَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا يَدْفَعُهُ عَنْ حَقٍّ يَعْلَمُهُ لَهُ

٭٭ عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن' اللہ کے نام کا حلف لیا کرتے تھے کہ اس کے علم کے مطابق اس نے اپنے حق میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا۔

بَابُ: لَيْسَ عَلَى الْمُكْتَرِى ضَمَانٌ

باب: کرائے کے طور پر لینے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا

14754 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنِّى اَكْرَيْتُ هٰذَا دَابَّتِى فَاَكَلَهَا الْاَسَدُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهَا مِنْكَ، وَلَمْ يُضَمِّنْهَا اِيَّاهُ،

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمیوں نے قاضی شریح کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا: ان میں سے ایک نے کہا: میں نے اس شخص کو اپنا جانور کرائے پر دیا' تو اسے شیر نے کھا لیا' تو قاضی شریح نے کہا: وہ تم سے زیادہ اس جانور کا محتاج ہوگا' تو قاضی شریح نے دوسرے شخص پر اس کا جرمانہ عائد نہیں کیا۔

14755 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ،

٭٭ ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14756 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

٭٭ ہشام نے' محمد بن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14757 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ شُرَيْحٍ

قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُكْتَرِى ضَمَانٌ

٭٭ حجاج نے عثمان کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: کرائے پر لینے والے پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

14758 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا خَالَفَ الْمُكْتَرِى ضَمِنَ

٭٭ اسرائیل نے اشعث کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کرائے پر لینے والا طے شدہ (معاہدے) کے خلاف کرے تو پھر وہ جرمانہ بھی ادا کرے گا۔

بَابُ: الْكُفَلَاءُ

باب: کفالت کرنے والوں کا بیان

14759 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَتَبْتُ عَلَى رَجُلَيْنِ فِي بَيْعٍ: اَنَّ حَيَّكُمَا عَلَى مَيِّتِكُمَا، وَمَلِيَّكُمَا عَلَى مُعْدَمِكُمَا قَالَ: يَجُوْزُ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: جَائِزٌ، وَقَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَ شُرَيْحٌ: جَائِزٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں دو آدمیوں کے سودے کے بارے میں نوٹ کرتا ہوں کہ تم دونوں کا زندہ تم دونوں کے مردے پر اور تم دونوں میں سے جو بچے گا اس پر نہ رہنے والے کی ادائیگی لازم ہوگی' تو انہوں نے فرمایا: یہ درست ہے۔ عمرو بن دینار اور سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا ہے: یہ درست ہے۔ سلیمان بیان کرتے ہیں: قاضی شریح فرماتے ہیں: یہ جائز ہے۔

14760 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَهْضَمِ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلَى شُرَيْحٍ، وَكَتَبْتُ عَلَى قَوْمٍ: اَيُّهُمْ شِئْتُ فَقَضَانِيْ بِحَقِّي، فَقَضَانِيْ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَقَالَ: اِنَّمَا عَلَيَّ حِصَّتِي، فَقَالَ لِيْ شُرَيْحٌ: خُذْ اَيُّهُمَا شِئْتَ، فَاَخَذْتُ اَيْسَرَهُمْ، وَكَانَ هُوَ اَيْسَرَهُمْ

٭٭ سفیان ثوری نے ابوجہضم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا: میں نے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ چیز نوٹ کی تھی کہ ان میں سے جس کو چاہوں گا' وہ مجھے میرا حق ادا کردے گا' تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے ادائیگی کردی' اس نے کہا: مجھ پر اپنا حصہ دینا لازم ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو حاصل کرلو۔ تو میں نے جو زیادہ آسان تھا' اسے حاصل کرلیا' اور وہی ان میں زیادہ آسان تھا۔

14761 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَتَبْتَ حَيُّكُمَا عَلَى مَيِّتِكُمَا، وَمَلِيُّكُمَا عَلَى مُعْدَمِكُمَا فَهُوَ جَائِزٌ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم یہ لکھو: تم دونوں میں سے زندہ رہنے والا مرے ہوئے کی طرف سے

اور بچ جانے والا گزر جانے والے کی طرف سے (ادائیگی کا پابند ہوگا) تو یہ جائز ہوگا۔

14762 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، وَغَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " اِذَا قَالَ: اَيُّهُمَا شِئْتَ اَخَذْتُ بِحَقِّي جَمِيعًا، اَوْ شَتَّى قَالَ: اُحِبُّ اَنْ يَشْتَرِطَ كَذٰلِكَ "

٭٭ ایوب اور دیگر حضرات نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ چاہے کہ ان دونوں میں سے جس کو تم چاہو میں اپنے پورے حق کو وصول کرلوں گا' یا الگ' الگ کروں گا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ شرط اسی طرح ہونی چاہئے۔

14763 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " اِذَا قَالَ: بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ كُفَلَاءُ، وَاَيُّهُمْ شِئْتَ اَخَذْتُ بِحَقِّي اِنْ شِئْتُ جَمِيعًا، وَاِنْ شِئْتُ شَتّٰى، اَخَذَهُمْ اِنْ شَاءَ جَمِيعًا وَاِنْ شَاءَ شَتّٰى "

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر ان میں سے بعض دوسرے بعض کے خلاف کفیل ہونے کا کہیں کہ ان میں سے جس سے میں چاہوں گا' اپنا حق وصول کرلوں گا' اگر چاہوں گا' تو اکٹھا کرلوں گا' اور اگر چاہوں گا' تو الگ' الگ کروں گا' تو وہ اگر ان سے چاہے' تو اکٹھا وصول کرلے گا' اور اگر چاہے گا' تو الگ' الگ وصول کرے گا۔

14764 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: " اِذَا قَالَ: اَيُّهُمْ شِئْتَ اَخَذْتُ بِجَمِيعِ حَقِّي، فَلَا يَاْخُذُ اِلَّا بِالْحِصَصِ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا كَفِيلٌ عَنْ صَاحِبِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ

٭٭ معمر اور سفیان ثوری نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ چاہے کہ ان میں سے جس سے میں چاہوں گا' اس سے اپنا پورا حق وصول کرلوں گا تو وہ صرف حصوں کی صورت میں وصول کرسکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے لئے کفیل ہوگا' تو یہ درست ہوگا۔

14765 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَيْسَ عَلَى الشَّرِيكِ ضَمَانٌ، اِذَا كَفَلَ لِشَرِيكِهٖ عَنْ غَرِيمٍ لَهُمَا، لِاَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لِاَحَدِهِمَا اَنْ يَسْتَوْفِيَ دُوْنَ صَاحِبِهٖ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: شراکت دار پر ضمان لازم نہیں ہوگا' جب آدمی اپنے کسی قرض خواہ کے حوالے سے' اپنے شراکت دار کا کفیل بن جائے' کیونکہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے' یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کی بجائے پوری ادائیگی کرے۔

14766 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ شُرَيْحٍ كَفَلَ بِنَفْسِ رَجُلٍ، فَحَبَسَهٗ شُرَيْحٌ فِي السِّجْنِ وَقَالَ: ابْعَثُوا لَهٗ طَعَامًا، وَشَرَابًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے صاحبزادے نے' ایک شخص کی کفالت کا اظہار کیا' تو قاضی شریح نے

اس کو جیل میں بند کر دیا اور کہا: اسے کھانا اور پینا بھجواتے رہو۔

14767 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الزَّعِيمُ غَارِمٌ

❊❊ شرحبیل بن مسلم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ضامنی شخص جرمانہ ادا کرے گا''۔

14768 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: ادْفَعْ اِلٰى فُلَانٍ خَمْسِينَ دِرْهَمًا، وَاَنَا لَهُ ضَامِنٌ، فَزَعَمَ الرَّجُلُ اَنَّهُ قَدْ دَفَعَهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: بَيِّنَتُكَ بِمَا قَدْ دَفَعْتَ، وَاِلَّا فَيَمِينُهُ، وَاللّٰهِ مَا عَلِمَ دَفَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا، فَكَاَنَّ الرَّجُلَ هَابَ الْيَمِينَ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: "فَاَنَا اَحْلِفُ بِاللّٰهِ: مَا اَعْلَمُهُ دَفَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا"، فَقَالَ خَصْمُهُ: لَقَدْ غَرَّيْتَهُ مِنْ يَمِينٍ مَا كَانَ يُقْدِمُ عَلَيْهَا

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا کہ اس نے دوسرے شخص سے یہ کہا: تم فلاں شخص کو پچاس درہم دے دو میں اس کا ضامن ہوں تو اس شخص کا یہ کہنا تھا: اس نے وہ درہم اس کو دے دیئے تھے تو قاضی شریح نے کہا: تم اس بات کا ثبوت فراہم کرو کہ تم نے وہ ادا کر دیئے تھے ورنہ اس کے ذمہ صرف یہ قسم اٹھانا لازم ہوگا: اللہ کی قسم! وہ یہ نہیں جانتا کہ تم نے اسے کچھ دیا بھی ہے یا نہیں تو وہ شخص قسم اٹھانے سے ڈر گیا تو قاضی شریح نے کہا: میں اللہ کے نام کا حلف اٹھاتا ہوں کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے کہ اس نے اسے کچھ دیا ہے تو اس کے فریق نے کہا: تم نے قسم اٹھانے کے ساتھ ان کے ساتھ دھوکے سے کام لیا ہے۔

14769 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: بَيِّنَتُكَ اَنَّكَ تُقَاضِيهِ فَاُقِرُّ

❊❊ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارے ذمے یہ ثبوت فراہم کرنا لازم ہے کہ تم نے یہ ادائیگی کر دی ہے تو میں اسے برقرار رکھتا ہوں۔

14770 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: صَاحِبٌ لَنَا: قَالَ: سُئِلَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ قَالَ: مَا بَايَعْتُمْ بِهِ هٰذَا فَاَنَا بِهِ كَفِيلٌ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ فَاَنَا لَهُ ضَامِنٌ، فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُوَقِّتَ، قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ: يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَهُ يَعْقُوبُ اَيْضًا

❊❊ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک ساتھی نے یہ بات بیان کی ہے: ابن ابولیلیٰ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ کہتا ہے: کہ تم لوگ اسے جو بھی چیز فروخت کرو گے میں اس کا ذمہ دار ہوں گا اور اس کے ذمے جو بھی ادائیگی لازم ہوگی میں اس کا ذمہ دار ہوں گا۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: اس پر کوئی بھی چیز اس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک

وہ متعین نہیں کر لیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: یہ چیز اُس پر لازم ہو جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام ابو یوسف نے بھی یہی بات کہی ہے۔

بَابُ: كَفَالَةُ الْعَبْدِ

باب: غلام کی کفالت

14771 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: بِعْتُ بِرْذَوْنَةً لِي، وَكَفَلَ لِيْ غُلَامٌ لِابْنِ زِيَادٍ، فَخَاصَمْتُهُ اِلٰى شُرَيْحٍ فَقُلْتُ: حِيلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ كَفِيلِي، وَاقْتَضٰى مَالِيْ مُسَمًّى، وَاقْتَسَمَ مَالَ غَرِيمِي دُوْنِيْ، فَاَجَابَنِيْ شُرَيْحٌ فَقَالَ: اِنْ كَانَ مُخَيَّرًا وَكَفَلَ لَكَ غَرِمَ، وَاِنْ كَانَ اقْتَضٰى مَالَكَ مُسَمًّى فَاَنْتَ اَحَقُّ بِهِ، وَاِنْ كَانَ مَالُهُ اقْتُسِمَ دُوْنَكَ فَهُوَ بِالْحِصَصِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنا ایک گھوڑا فروخت کیا' ابن زیاد کے غلام نے میرے کفیل ہونے کا اعتراف کیا' میں وہ مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آیا' میں نے کہا: میرے اور میرے کفیل کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے' اس نے مجھ سے متعین مال کا تقاضا کیا ہے اور میرے قرض خواہ کے مال کو تقسیم کر لیا ہے' جو مجھ سے پہلے ہی ہے' تو قاضی شریح نے مجھے جواب دیا: انہوں نے اگر تو اسے اختیار تھا' اس نے تمہارے لئے کفالت کا اظہار کیا تھا' تو وہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا' اور اگر اس نے تمہارے متعین مال کا تقاضا کیا ہے' تو تم س بارے میں زیادہ حق رکھتے ہو۔ اور اگر یہ اس کا مال ہے' جو تم سے پہلے ہی تقسیم ہو گیا ہے' تو وہ حصوں میں ہی تقسیم ہوگا۔

14772 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ يُحَدِّثُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِيْنَ اَخْبَرَهُ قَالَ: بِعْتُ بِرْذَوْنَةً لِي، وَكَفَلَ لِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ، فَخَاصَمْنَا اِلٰى سَيِّدِهٖ فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ وَبَدَّلَ، فَقُلْتُ: ارْدُدْنِيْ وَاِيَّاهُ اِلَى الْقَاضِي، فَاَرْسَلَ مَعَنَا رَسُوْلًا اِلٰى شُرَيْحٍ وَّقَالَ: اَخْبِرْنِيْ بِالَّذِيْ يَقْضِيْ بَيْنَهُمَا قَالَ: فَانْطَلَقْنَا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَعَدْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: بِعْتُ بِرْذَوْنَةً لِيْ وَكَفَلَ لِيْ غُلَامٌ لِابْنِ زِيَادٍ، فَحِيلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ غَرِيمِي، وَاقْتَضٰى مَالِيْ مُسَمًّى، وَاقْتُسِمَ مَالُ غَرِيمِي دُوْنِيْ، فَاَجَابَنِيْ شُرَيْحٌ فَقَالَ: اِنْ كَانَ مُخَيَّرًا وَكَفَلَ لَكَ غَرِمَ، وَاِنْ كَانَ اقْتَضٰى مَالَكَ مُسَمًّى فَاَنْتَ اَحَقُّ بِهٖ، وَاِنْ كَانَ الْغُرَمَاءُ اَخَذُوْا مَالَهُ دُوْنَكَ فَهُوَ بَيْنَكُمْ بِالْحِصَصِ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ الرَّسُوْلُ فَاَخْبَرَهُ، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

٭٭ ہشام بن حسان نے یہ بات نقل کی ہے کہ: محمد بن سیرین نے انہیں یہ بات بتائی ہے: میں نے اپنا ایک گھوڑا فروخت کیا' تو عبداللہ بن زید کا غلام میرا کفیل بن گیا' اس کے پاس تقاضا کرنے کے لئے آیا' ہم نے اس کے مالک کے سامنے مقدمہ پیش کیا' تو اس نے ہمیں سامنے بٹھا لیا اور اپنی آواز بلند کی اور بدل لی' میں نے کہا کہ تم مجھے اور اس کو قاضی کے پاس بھجواؤ' تو

اس نے ہمارے ساتھ اپنا ایک قاصد بھی قاضی شریح کے پاس بھجوا دیا اور بولا: وہ ان دونوں کے درمیان جو فیصلہ کریں گے وہ تم مجھے بتانا۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ قاضی شریح کے پاس آئے اور ان کے سامنے بیٹھ گئے اور میں نے کہا کہ ہم نے اپنا ایک گھوڑا فروخت کیا ہے اور ابن زیاد کا غلام میرا کفیل بنا ہے' اور میرے اور میرے قرض خواہ کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے' اس نے میرا مال متعین کا تقاضا کیا ہے اور میرے قرض خواہ کا مال مجھ سے پہلے ہی تقسیم ہوگیا ہے' تو قاضی شریح نے مجھے جواب دیا اور کہا: اگر تو اسے اختیار تھا اور اس نے تمہارے لئے کفالت کا اظہار کیا تھا' تو یہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا اور اگر اس نے تمہارا متعین مال وصول کرلیا ہے' تو تم اس بارے میں زیادہ حق رکھتے ہو اور اگر قرض خواہوں نے اس کا مال وصول کرلیا ہے' جو تم سے پہلے ہی ہے' تو وہ تم لوگوں کے درمیان حصوں میں تقسیم ہوگیا' تو قاصد' ابن زیاد کے پاس واپس گیا اور اس کے بارے میں بتایا' تو اس نے کچھ نہیں کہا۔

14773 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی فِی كَفَالَةِ الْعَبْدِ: لَیْسَتْ بِشَیْءٍ، لَیْسَتْ مِنَ التِّجَارَةِ

✵✵ سفیان ثوری نے' ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے' غلام کی کفالت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' یہ چیز تجارت شمار نہیں ہوتی۔

14774 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَمَنْ قَامَ بِهٰذَا الْكِتَابِ فَهُوَ لِیْ مَا فِیْهِ، فَقَامَ رَجُلٌ، لَیْسَ بِشَیْءٍ حَتّٰی تَثْبُتَ وِلَایَتُهُ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص اس تحریر کو لے کر کھڑا ہو اور یہ کہے: اس میں جو مذکور ہے' وہ میرا ہے اور پھر ایک شخص کھڑا ہو جائے' تو یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا' جب تک اس کی ولایت ثابت نہیں ہوتی۔

بَابُ: الضَّمَانُ مَعَ النَّمَاءِ

باب: نشو ونما کے ساتھ جرمانہ ہوگا

14775 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَیْهِ رَجُلَانِ فِی دَارٍ بَاعَهَا اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَرَدَّ الْبَیْعَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَاَیْنَ غَلَّةُ دَارِی؟ قَالَ شُرَیْحٌ: فَاَیْنَ رِبْحُ مَالِهِ؟

✵✵ امام شعبی نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: دو آدمی ایک گھر کے بارے میں مقدمہ لے کر ان کے سامنے آئے' ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو یہ گھر فروخت کیا تھا' تو انہوں نے اس سودے کو کالعدم قرار دیا۔ اس شخص نے کہا: میرے گھر کا غلہ کہاں جائے گا' تو قاضی شریح نے کہا: اس کے مال کا فائدہ کہاں جائے گا؟

14776 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: اِنَّ

ابْتَاعَ رَجُلٌ غُلَامًا، فَاسْتَغَلَّهُ، ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا، كَانَ مَا اسْتَعْمَلَ لَهُ بِضَمَانِهِ

✵✵ ابواسحاق شیبانی نے امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر ایک شخص غلام خریدتا ہے اور اسے مہنگا خریدتا ہے اور پھر اس میں عیب پاتا ہے تو اس نے اس غلام سے جو کام کروایا ہے اس کا تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

14777 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خَفَّافٍ، قَالَ ابْتَعْتُ عَبْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَ شُرَكَاءَ، فَاُقِيلَ مِنْهُ، فَجَعَلَ بَعْضُ الشُّرَكَاءِ لَمْ يَكُنْ يَشْهَدُ، فَاَنْكَرَ، فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى قَاضٍ بِالْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، فَاَمَرَ بِرَدِّ الْغُلَامِ، فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَامَ مَعِي اِلَيْهِ فَقَالَ عُرْوَةُ: حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ: فَرَجَعَ عَنْ قَضَائِهِ

✵✵ ابن ابوذئب نے مخلد بن خفاف کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک ایسا غلام خرید لیا جو میرے اور شراکت داروں کے درمیان مشترکہ ملکیت تھا، پھر اس سودے کو ختم کیا گیا، تو بعض شراکت دار جو وہاں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے اس بات کا انکار کیا، ہم مقدمہ لے کر مدینہ منورہ کے قاضی کے پاس گئے، جن کا نام ہشام بن اسماعیل تھا، انہوں نے غلام واپس کرنے کا حکم دیا، میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا، تو وہ میرے ساتھ اُٹھ کر قاضی کے پاس گئے، عروہ نے بتایا: اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خراج، ضمان کے حساب سے ہوتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: تو قاضی نے اپنے فیصلے سے رجوع کر لیا۔

14778 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، اشْتَرٰى غَنَمًا فَنَمَتْ، ثُمَّ جَاءَ اَمْرٌ بِرَدِّ الْبَيْعِ فِيهِ قَالَ: يَرُدُّ مِثْلَ غَنَمِهِ وَالنَّمَاءُ لَهُ، فَاِنَّ الضَّمَانَ كَانَ عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: ایک آدمی بکریاں خریدتا ہے اور ان میں اضافہ ہو جاتا ہے، پھر کوئی ایسی صورت پیش آتی ہے، جس میں اس سودے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: جتنی بکریاں اس نے لی تھیں، اتنی واپس کر دے گا، اور جو اضافی ہوں گی، وہ اس کے پاس رہیں گے، کیونکہ اس کا ضمان اسی کے ذمے تھا۔

14779 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اشْتَرَيْتَ غَنَمًا فَنَمَتْ، ثُمَّ جَاءَ اَمْرٌ بِرَدِّ الْبَيْعِ فِيهِ قَالَ: يَرُدُّهَا وَنَمَاءَهَا، وَالْجَارِيَةُ اِذَا وَلَدَتْ مِثْلُ ذٰلِكَ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم بکریاں خریدو اور ان میں اضافہ ہو جائے اور پھر کوئی ایسی صورتحال پیش آئے جس کے نتیجے میں اس سودے کو کالعدم قرار دینا پڑے، تو ثوری کہتے ہیں: آدمی ان بکریوں کو اور ان میں ہونے والے اضافے کو بھی واپس کرے گا، اسی طرح اگر کنیز نے بچے کو جنم دے دیا ہو، تو اس کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

14780 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، قَالَ فِي الصُّوفِ، وَاللَّبَنِ، وَالْاَوْلَادِ: يُرَدُّ فِي الْبَيْعِ الْفَاسِدِ اِذَا كَانَ هٰذَا نَمَاءٌ رُدَّ فِي السِّلْعَةِ، وَالدَّرَاهِمُ، وَالزَّرْعُ لَيْسَ مِثْلُهُ، وَاِنْ هَلَكَ الْاَصْلُ مِنْهُ فَقِيمَتُهُ وَقِيمَةُ النَّمَاءِ، هٰذَا فِي الصُّوفِ، وَاللَّبَنِ، وَالْوَلَدِ

٭٭ ثوری' اون' دودھ' جانوروں یا کنیزوں وغیرہ کے بچوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: بیع فاسد میں انہیں واپس کرنا پڑے گا' جبکہ یہ اضافہ ہو' تو اسے سامان سمیت لوٹایا جائے گا' جبکہ درہموں یا کھیتی باڑی کا حکم اس کی مانند نہیں ہے' کیونکہ اس میں سے اگر اصل ہلاک ہو جائے' تو اس کی قیمت اور اس کی نشوونما کی قیمت ادا کرنا ہوگی' یہ حکم اون، دودھ اور بچوں میں ہے۔

14781 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ اَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي جَارِيَةٍ غُصِبَ عَلَيْهَا قَالَ: فَرَدَّهَا عَلَيَّ، وَنَمَاءَ هَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی: اس نے ایک ایسی کنیز کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے بات چیت کی' جسے اس سے غصب کر لیا گیا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے وہ کنیز بھی واپس کروائی اور اس میں اضافہ (یعنی اُس کی اولاد بھی) واپس کروائی۔

بَابُ: الْعَارِيَةِ

باب: عاریت کا حکم

14782 - اقوالِ تابعین: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النَّجَّارِ، قُلْتُ: اَخْبَرَكُمْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ، وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ،

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: عاریت کے طور پر لینے والے شخص اور جس کے پاس ودیعت کے طور پر رکھوائی گئی ہو' اگر وہ دھوکہ دینے والے نہ ہوں' تو اُن پر تاوان لازم نہیں ہوگا۔

14783 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا يَذْكُرُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ: "الْمُغِلُّ: الْمُتَّهَمُ"

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قاضی شریح سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: لفظ ''مغل'' کا مطلب ایسا شخص ہے' جس پر تہمت عائد کی جائے (کہ شاید اس نے یہ خرابی خود پیدا کی ہے)۔

14784 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ، وَلَا عَلٰى صَاحِبِ الْوَدِيعَةِ ضَمَانٌ، اِلَّا اَنْ يُخَالِفَا

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: عاریت والے شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا' نہ

ودیعت والے شخص پر ضمان لازم ہوگا' (البتہ اگر وہ طے شدہ طریقے کے) برخلاف کریں' تو حکم مختلف ہوگا۔

14785 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيعَةِ، وَلَا ضَمَانَ فِيهَا اِلَّا اَنْ يَتَعَدّٰى

٭٭ عبداللہ بن عکیم جہنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عاریت کا حکم بھی ودیعت کی مانند ہے' اس میں ضمان لازم نہیں ہوتا' البتہ اگر آدمی اس میں زیادتی کا مرتکب ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14786 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ

٭٭ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: عاریت والے شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

14787 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ لَا يُضَمِّنُ الْعَارِيَةَ

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ عاریت کے بارے میں' ضمان عائد نہیں کرتے تھے۔

14788 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَتِ الْعَارِيَةُ مَضْمُونَةً، اِنَّمَا هُوَ مَعْرُوفٌ اِلَّا اَنْ يُخَالِفَ فَيَضْمَنَ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَبِي عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ قَالَ: لَا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَلَا الْوَدِيعَةِ

٭٭ محمد بن حنفیہ نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عاریت' قابل ضمان نہیں ہوتی' یہ مناسب چیز ہوتی ہے' البتہ اگر آدمی اس کے برخلاف کرے' تو وہ ضامن ہوگا۔

راوی نے یہ بات بیان کی ہے: عامر شعبی فرماتے ہیں: عاریت والا شخص اور ودیعت والا شخص ضمان ادا نہیں کریں گے۔

14789 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَعْضِ بَنِي صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَفْوَانَ عَارِيَّتَيْنِ، اِحْدَاهُمَا بِضَمَانٍ، وَالْاُخْرٰى بِغَيْرِ ضَمَانٍ

٭٭ معمر نے' صفوان بن امیہ کے صاحبزادوں میں سے' ایک صاحبزادے کے حوالے سے' ایک بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے دو چیزیں عاریت کے طور پر لیں' جن میں سے ایک ضمان کے تحت تھی اور دوسری بغیر ضمان کے تھی۔

14790 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: لَا تَضْمَنِ الْعَارِيَةَ، اِلَّا اَنْ يَضْمَنَهَا صَاحِبُهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: تم عاریت کے ضامن نہیں ہو گے البتہ' اس سے متعلق شخص اس کا ضامن ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14791 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، وَكَانَ قَاضِيًا قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: اَضْمَنُ الْعَارِيَةَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ اَهْلُهَا

✵✵ ابن ابوملیکہ' جو قاضی تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں عاریت کا ضامن ہوؤں گا' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اگر اس کے مالکان یہ چاہیں۔

14792 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: الْعَارِيَةُ تُغْرَمُ قَالَ عَمْرٌو: وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵✵ عمرو بن دینار نے عبدالرحمٰن بن سائب کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عاریت کی چیز کا تاوان ادا کیا جائے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

14793 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ، وَالشَّعْبِیَّ عَنْ رَجُلٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً فَاَكْرَاهَا بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ الْحَكَمُ: الدِّرْهَمُ لَهُ، وَقَالَ الشَّعْبِیُّ: الدِّرْهَمُ لِصَاحِبِ الدَّابَّةِ

✵✵ ثوری نے جابر کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے حکم اور امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو عاریت کے طور پر ایک جانور لیتا ہے اور ایک درہم کے عوض میں' اُس کو کرائے پر دے دیتا ہے' تو حکم نے کہا: یہ درہم اسے ملے گا' جبکہ امام شعبی نے کہا: یہ درہم جانور کے مالک کو ملے گا۔

14794 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ قَالَ: كُلُّ اِنْسَانٍ اسْتَعَارَ شَيْئًا فَرَهَنَهُ بِاِذْنِ صَاحِبِهِ، فَذَهَبَ الرَّهْنُ، رَدَّ الْمُسْتَعِيْرُ اِلٰی صَاحِبِ الْمَتَاعِ مَا كَانَ رَهَنَهُ بِهِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جو بھی انسان جو بھی چیز عاریت کے طور پر لیتا ہے اور پھر اس کے مالک کی اجازت سے اسے رہن رکھوا دیتا ہے اور پھر رہن رخصت ہو جاتا ہے' تو عاریت کے طور پر لینے والا شخص' وہ چیز سامان کے مالک کی طرف لوٹائے گا' جس کے عوض میں' اس نے رہن رکھوایا تھا۔

14795 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: يَا مُسْتَعِيْرَ الْقِدْرِ اَدِّهَا، وَقَالَ لِیْ زِيَادٌ: يَا مُسْتَعِيْرَ الْقِدْرِ لَا تُؤَدِّهَا

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: اے عاریت کے طور پر لینے والے شخص! تم اسے ادا کرو۔ زیاد نے مجھ سے یہ کہا: اے عاریت کے طور پر ہنڈیا لینے والے شخص تم اسے ادا نہ کرو۔

14796 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ

مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ يُقْضَى، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

٭٭ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز کو واپس کیا جائے گا' عطیہ کے طور پر ملی ہوئی چیز کو لوٹایا جائے گا' قرض کو ادا کیا جائے گا' اور ضامن شخص' تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا''۔

14797 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ فِي قَضِيَّةِ مُعَاذٍ: كُلُّ عَارِيَةٍ مَرْدُوْدَةٌ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ہر عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز کو واپس کیا جائے گا' اور ضامن' تاوان ادا کرے گا۔

بَابُ: الْوَدِيعَةُ

باب: ودیعت کا بیان

14798 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ رَجُلًا اسْتَوْدَعَ امْرَاَتَهُ ثَمَانِينَ دِرْهَمًا، فَحَوَّلَتِ الدَّرَاهِمَ مِنْ بَيْتِهَا، فَذَهَبَتْ، فَخَاصَمَهَا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَتَتَّهِمُهَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِنْ شِئْتَ اَخَذْتَ مِنْهَا خَمْسِينَ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُهُ اَمَرَ بِصُلْحٍ غَيْرَ يَوْمَئِذٍ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کے پاس ۸۰ درہم ودیعت کے طور پر رکھوائے' اس عورت نے ان کو گھر کے درہموں میں تبدیل کر لیا' تو وہ ختم ہو گئے' اس شخص نے قاضی شریح کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا' تو قاضی شریح نے دریافت کیا: کیا تم اس عورت پر الزام عائد کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو قاضی شریح نے کہا: اگر تم چاہو' تو اس میں سے پچاس وصول کر لو!

راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں نہیں دیکھا کہ اُس دن کے علاوہ' انہوں نے اور کبھی صلح کرنے کا حکم دیا ہو۔

14799 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدِيعَةٌ، فَهَلَكَتْ مِنْ بَيْنِ مَالِهِ فَضَمَّنَهُ اِيَّاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ مَعْمَرٌ: لِاَنَّ عُمَرَ اتَّهَمَهُ يَقُوْلُ: كَيْفَ ذَهَبَتْ مِنْ بَيْنِ مَالِكَ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ودیعت کے طور پر ایک چیز رکھی ہوئی تھی' وہ ان کے سامان کے درمیان ہلاک ہو گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کا جرمانہ عائد کیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن پر الزام عائد کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا: وہ تمہارے مال

کے درمیان کیسے ضائع ہوگئی؟

14800 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنِ اسْتَوْدَعَ وَدِيعَةً، فَاسْتَوْدَعَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَقَدْ ضَمِنَ

٭٭ انس بن سیرین نے' قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص ودیعت کے طور پر کوئی چیز رکھتا ہے اور وہ اس کے مالکان کی اجازت کے بغیر اس کو رکھتا ہے' تو وہ ضامن ہوگا۔

14801 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا: لَيْسَ عَلَى الْمُؤْتَمَنِ ضَمَانٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: " وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يُضَمِّنُهُ، يَقُوْلُوْنَ: هُوَ اَمِينٌ اِلَّا اَنْ يُعْثَرَ عَلَيْهِ بِخِيَانَةٍ "

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو' اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے کسی کو بھی' اس شخص کو ضمان کا پابند کرتے ہوئے نہیں سنا' وہ لوگ یہ کہتے ہیں: یہ امین ہے' البتہ اس پر خیانت کا الزام عائد ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14802 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَعُثْمَانَ الْبَتِّيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْوَدِيعَةُ، وَالْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: ودیعت اور عاریت (کے طور پر رکھی جانے والی چیز) قرض کی مانند ہوتی ہے۔

14803 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْوَدِيعَةِ، فَقَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ اِذَا لَمْ تُعْرَفْ

٭٭ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ودیعت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ قرض کے حکم میں ہوتی ہے' جب اس کی شناخت نہ ہو۔

14804 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَعِنْدَهُ وَدِيعَةٌ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَلَمْ تُعْرَفِ الْوَدِيعَةُ مِنَ الدَّيْنِ قَالَ: هُمْ بِالْحِصَصِ يَقُوْلُ: يُحَاصُّ فِيهَا مَنْ يُطَالِبُهُ بِشَيْءٍ

٭٭ معمر نے' حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اس کے پاس ودیعت کے طور پر رکھی ہوئی کوئی چیز ہوتی ہے' اور اس کے ذمہ قرض بھی ہوتا ہے' تو یہ پتا نہیں چلتا کہ قرض کے مقابلے میں ودیعت شدہ چیز کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں ان کے حصے کیے جائیں گے' جو شخص بھی اس میں سے جس چیز کا چاہے گا' مطالبہ کرے گا۔

14805 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ قَـالَ: قَـالَ الثَّوْرِیُّ فِی رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اسْتَوْدَعْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ قَالَ: صَدَقْتَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: اِنَّمَا اسْتَوْدَعَنِیهُ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: الثَّوْبُ هُوَ لِلْاَوَّلِ، وَیُغَرَّمُ لِلْآخَرِ ثَوْبًا

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو کہتا ہے کہ میں نے یہ کپڑا تمہارے پاس ودیعت کے طور پر رکھوایا تھا اور دوسرا شخص کہتا ہے: تم نے سچ کہا ہے' پھر اس کے بعد وہ یہ کہتا ہے: یہ تو میرے پاس ایک اور شخص نے رکھوایا تھا' تو ثوری کہتے ہیں: وہ کپڑا پہلے والے شخص کو ملے گا' اور دوسرے شخص کو کپڑے کا جرمانہ ادا کیا جائے گا۔

14806 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا خَالَفَ الْمُسْتَوْدَعُ غَیْرَ مَا اُمِرَ بِهِ ضَمِنَ، وَاِنْ كَانَ فِیهِ فَضْلٌ فَهُوَ لَهُ بِضَمَانِهِ قَالَ هِشَامٌ: وَقَالَ النَّخَعِیُّ: لَا تَحِلُّ لَهُ

✵✵ ہشام نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے' جو چیز ودیعت کے طور پر رکھی گئی ہے جب آدمی اس کے بارے میں اس کے برخلاف کرے' جس کے بارے میں اسے حکم دیا گیا تھا' تو وہ ضامن ہوگا' اور اگر اس میں کوئی چیز اضافی ہو' تو اس کے ضامن ہونے کی وجہ سے اس کو ملے گی۔

ہشام بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ اس کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

14807 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ قَـالَ: اَخْبَـرَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ سَیَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: الدَّیْنُ، وَالْمُضَارَبَةُ، وَالْوَدِیعَةُ، هُمْ فِیهَا شَرْعًا سَوَاءٌ

✵✵ ہشیم نے سیار کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: قرض، مضاربت اور ودیعت' یہ سب حکم میں یکساں ہے۔

14808 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیهِ قَالَ: مَنْ اَقَرَّ بِشَیْءٍ فِی یَدَیْهِ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ، وَعُثْمَانُ الْبَتِّیُّ

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: "وَهُوَ الرَّجُلُ یَقُولُ لِلرَّجُلِ: قَدْ كَانَتْ لِیْ عِنْدَكَ وَدِیعَةٌ، ثُمَّ دَفَعْتُهَا اِلَیْكَ، یَصْدُقُ اِذَا كَانَ دَفَعَهَا بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ"، وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ، وَعُثْمَانَ الْبَتِّی

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اپنے پاس موجود کسی چیز کے بارے میں اقرار کرے گا' تو اس بارے میں اس کا قول معتبر ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور عثمان بتی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے یہ کہتا ہے: کہ میری ایک چیز تمہارے پاس ودیعت کے طور پر ہے' وہ میں نے تمہارے سپرد کر دی تھی' تو اس بارے میں وہ سچ بولنے والا شمار ہوگا' جب اس نے کسی ثبوت کے بغیر اسے وہ چیز ادا کر دی ہو۔

حسن بصری اور عثمان بتی کا بھی یہی قول ہے۔

14809 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى فِي الْوَدِيعَةِ تُدْفَعُ اِلَى الرَّجُلِ قَالَ: اِنْ دُفِعَتْ اِلَيْهِ مَخْتُومَةً فَكُسِرَ خَاتَمُهَا، فَاَخَذَ مِنْهَا شَيْئًا، فَهُوَ ضَامِنٌ لَهَا، وَاِلَّا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، قَالَ: وَقَالَ اَصْحَابُنَا: لَا يَضْمَنُ اِلَّا مَا اسْتَنْفَقَ

٭٭ وکیع نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے ودیعت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جس کو کسی شخص کے سپرد کیا جاتا ہے اگر وہ اس کے سپرد ایسی حالت میں کی گئی تھی کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی یا پھر اس کی مہر کو توڑ دیا گیا یا اس نے اس میں سے کچھ حاصل کرلیا تو وہ اس کا ضامن ہوگا ورنہ اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: وہ شخص صرف اسی کا ضامن ہوگا جو وہ خرچ کرے گا۔

بَابٌ: الْوَصِيُّ يُتَّهَمُ

باب: جب وصی پر الزام عائد کیا جائے؟

14810 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ فِي الْوَصِيِّ: لَا يُحَوَّلُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُتَّهَمًا

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے وصی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا ماسوائے اس صورت کے جب اس پر الزام عائد کردیا جائے۔

14811 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، اَوْ غَيْرُهُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا اتُّهِمَ الْوَصِيُّ فَاِنَّهُ يُحَوَّلُ، اَوْ يَدْخُلُ مَعَهُ غَيْرُهُ

٭٭ مجالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وصی پر الزام عائد کردیا جائے تو اسے تبدیل کردیا جائے گا اس کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شامل کرلیا جائے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَبِيعُ السِّلْعَةَ ثُمَّ يُرِيدُ اشْتِرَاءَ هَا بِنَقْدٍ

باب: جب کوئی شخص کوئی سامان فروخت کرے اور پھر اسے نقد خریدنے کا ارادہ کرے

14812 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ امْرَاَتِهِ، اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فِي نِسْوَةٍ فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ، فَبِعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ بِثَمَانِ مِائَةٍ اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ اشْتَرَيْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّ مِائَةٍ، فَنَقَدْتُهُ السِّتَّمِائَةِ، وَكَتَبْتُ عَلَيْهِ ثَمَانَ مِائَةٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: "بِئْسَ وَاللّٰهِ مَا اشْتَرَيْتِ، وَبِئْسَ وَاللّٰهِ مَا اشْتَرَى، اَخْبِرِي زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ: اَنَّهُ قَدْ اَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَتُوبَ "، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لِعَائِشَةَ: اَرَاَيْتِ اِنْ اَخَذْتُ رَاْسَ مَالِي وَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْفَضْلَ؟ قَالَتْ: " (مَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى) الْآيَةَ، اَوْ قَالَتْ: (اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ اَمْوَالِكُمْ) الْآيَةَ "

✸✸ معمر اور ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے اُن کی اہلیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ خاتون کچھ دیگر خواتین کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو اس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے اُمّ المومنین میری ایک کنیز ہے' میں نے وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو آٹھ سو کے عوض میں فروخت کر دی ج' وایک متعین مدت کے بعد ادا کئے جانے تھے' پھر میں نے وہ کنیز ان سے چھ سو کے عوض میں خرید لی' اور میں نے چھ سے انہیں نقد دے دیئے اور ان کے خلاف آٹھ سو نوٹ کر لیئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے بُری خریداری کی ہے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے بُرا سودا کیا ہے' تم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بتا دینا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جہاد کیا تھا وہ ضائع ہو جائے گا' البتہ اگر وہ توبہ کریں' تو حکم مختلف ہے۔

اس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اپنا اصل مال وصول کر لیتی ہوں اور اضافی چیز انہیں واپس کر دیتی ہوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جس شخص کے پاس' اُس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے''

راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم توبہ کر لیتے ہو' تو تمہارے اصل مال تمہیں مل جائیں گے''۔

14813 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ امْرَاَتِهٖ قَالَتْ: سَمِعْتُ امْرَاَةَ اَبِي السَّفَرِ، تَقُوْلُ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: بِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ جَارِيَةً اِلَى الْعَطَاءِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَابْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّ مِائَةٍ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: "بِئْسَ مَا اشْتَرَيْتِ، اَوْ بِئْسَ مَا اشْتَرَى، اَبْلِغِيْ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ: اَنَّهٗ قَدْ اَبْطَلَ جِهَادَهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَتُوْبَ" قَالَتْ: اَفَرَاَيْتِ اِنْ اَخَذْتُ رَاْسَ مَالِيْ؟ قَالَتْ: لَا بَاْسَ، (مَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهٖ فَانْتَهَى فَلَهٗ مَا سَلَفَ)

✸✸ ابواسحاق نے اپنے اہلیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابوسفر کی اہلیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: میں نے کہا: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز اس شرط پر فروخت کی کہ جب تنخواہ ملے گی' تو وہ آٹھ سو درہم دے دیں گے' پھر میں نے ان سے چھ سو درہم کے عوض میں وہ کنیز خرید لی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون نے کہا کہ تم نے بہت بری خریداری کی ہے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے بہت برا سودا کیا ہے۔ زید بن ارقم تک پیغام پہنچا دینا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کا کیا ہوا جہاد باطل ہو جائے گا' البتہ اگر وہ توبہ کر لیں' تو معاملہ مختلف ہے۔ اس خاتون نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اپنا اصل مال وصول کر لیتی ہوں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے' تو جو پہلے گزر چکا ہے' وہ اس کا ہوا''۔

14814 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا

عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا، اَيَشْتَرِيهِ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يُنْقِدَهُ؟ قَالَ: رَخَّصَ فِيهِ نَاسٌ، وَكَرِهَهُ نَاسٌ، وَاَنَا اَكْرَهُهُ

** معمر نے عمرو بن مسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے طاؤس سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص کو کوئی سامان فروخت کرتا ہے' تو دوسرے شخص کے اس کو نقد ادا کرنے سے پہلے' کیا وہ سامان اس سے خرید سکتا ہے' تو طاؤس نے کہا: کچھ لوگوں نے اس بارے میں رخصت دی ہے اور کچھ لوگوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' میں بھی اسے ناپسندیدہ قرار دیتا ہوں۔

14815 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى سِلْعَةً بِنَظِرَةٍ مِّنْ رَجُلٍ، فَلَا يَبِيعُهَا اِيَّاهُ، وَمَنِ اشْتَرٰى بِنَقْدٍ فَلَا يَبِيعُهَا اِيَّاهُ بِنَظِرَةٍ

** عمرو بن مسلم نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی دوسرے شخص سے' مخصوص مدت تک کے لئے کوئی سامان خریدے' تو وہ اس سامان کو اسی شخص کو فروخت نہ کرے اور جو شخص نقد کوئی سامان خریدے' تو وہ اس سامان کو' اسی شخص کو ادھار فروخت نہ کرے۔

14816 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً، هَلْ يَبِيعُهَا مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يُنْقِدَهُ بِوَضِيعَةٍ؟ قَالَ: لَا وَكَرِهَهُ حَتّٰى يُنْقِدَهُ،

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص سے کوئی سامان خریدتا ہے' تو کیا وہ اس سامان کو اس کے نقد ادائیگی کرنے سے پہلے کم قیمت میں آگے فروخت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا' جب تک وہ شخص اسے نقد ادائیگی نہیں کر دیتا۔

14817 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ

** عمرو بن مسلم نے' طاؤس کے حوالے سے' حماد کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

14818 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ تَشْتَرِيَ الشَّيْءَ اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ تَبِيعَهُ مِنَ الَّذِي اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ بِاَقَلِّ الثَّمَنِ اِذَا قَاصَصْتَ، وَكَانَ مَعْمَرٌ يُفْتِي بِذٰلِكَ "

** معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم کسی متعین مدت تک (کے بعد ادائیگی کی شرط پر) کوئی چیز خریدو' اور پھر تم وہ چیز اسی شخص کو کم قیمت میں فروخت کر دو' جس سے تم نے اسے خریدا تھا' جبکہ تم نے قسطوں میں ادائیگی لازم کی ہو۔ معمر اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

14819 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَا: اِذَا بِعْتَ ثَوْبًا اَوْ عَبْدًا، فَحَلَّ الْاَجَلُ، فَوَجَدْتَهُ بِعَيْنِهِ، فَقَالَ اشْتَرِهِ مِنِّي فَاشْتَرِهِ بِمَا بِعْتَهُ مِنْهُ اَوْ بِاَقَلِّ اَوْ اَكْثَرَ، مَا لَمْ تَكُنْ فِيهِ نَظِرَةٌ

** ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے اور سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب تم کوئی کپڑا یا غلام فروخت کرو اور طے شدہ مدت گزر جائے اور پھر اس چیز کو بعینہ پاؤ اور وہ شخص یہ کہہ رہا ہو کہ تم یہ مجھ سے خرید لو تو تم اس چیز کو اتنے ہی عوض میں خرید لو جتنی قیمت میں تم نے اسے فروخت کیا تھا یا اس سے کم میں خرید لو یا اس سے زیادہ میں خرید لو جبکہ اس بارے میں مہلت نہ دی گئی ہو (یعنی اُدھار نہ کیا جائے)۔

14820 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، لَمْ يَكُوْنَا يَرَيَانِ بِالْعِينَةِ بَاْسًا

** اعمش نے ابراہیم نخعی اور اسماعیل نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات بیع عینہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14821 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِيَّاكَ اَنْ يَكُوْنَ وَرِقٌ بِوَرِقٍ بَيْنَهُمَا جَائِزَةٌ

** ہشام نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: تم اس بات سے بچتے رہو کہ چاندی کے عوض میں چاندی ہو تو ان دونوں کے درمیان تفاوت ہو۔

14822 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ سِرْجًا بِنَقْدٍ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَهُ، بِدُوْنِ مَا بَاعَهُ قَبْلَ اَنْ يَنْتَقِدَ قَالَ: لَعَلَّهُ لَوْ بَاعَهُ مِنْ غَيْرِهِ بَاعَهُ بِدُوْنِ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

** لیث نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کوئی زین نقد فروخت کرتا ہے پھر وہ اسے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے حالانکہ جسے اس نے فروخت کی ہے اس نے اس کی رقم ادا نہیں کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ اگر وہ اس کی بجائے کسی اور کو فروخت کرے تو اس سے کم قیمت میں فروخت کردے تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14823 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا بِعْتُمُ السَّرَقَ - مِنْ سَرَقِ الْحَرِيرَ بِنَسِيئَةٍ - فَلَا تَشْتَرُوهُ

** حیان بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم ریشمی کپڑا ادھار فروخت کرو تو تم اسے نہ خریدو۔

14824 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ خَالَةٍ لِي، اَنَّهُ سَاَلَ مُجَاهِدًا قَالَ: قُلْتُ: بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ حَرِيرَةً بِدِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْاَجَلُ، وَجَدْتُ مَعَهُ حَرِيرَةً، آخُذُهُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا تَاْخُذْهُ اِلَّا بِاَكْثَرِ مِمَّا بِعْتَهُ مِنْهُ اِذَا كَانَ اِلٰى اَجَلٍ، فَاِنْ خَرَجَ مِنْ يَدِهِ اِلٰى غَيْرِهِ، فَلَا بَاْسَ اَنْ

تَبْتَاعَهُ بِمَا شِئْتَ

جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میرے خالہ زاد بھائی نے مجھے یہ بات بتائی: انہوں نے مجاہد سے سوال کیا انہوں نے بتایا: میں نے کہا: میں ایک شخص کو ایک دینار کے عوض میں حریرہ فروخت کرتا ہوں اور ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہونی ہے' جب متعین مدت آتی ہے' تو میں اس کے پاس حریرہ پاتا ہوں' تو کیا میں اسے حاصل کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کو اس سے زیادہ قیمت میں حاصل نہ کرنا' جتنی قیمت میں تم نے اسے فروخت کیا تھا' جبکہ ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہونی ہو' لیکن اگر وہ چیز اس کے پاس سے نکل کر کسی اور کے پاس چلی گئی' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اسے جتنے کے عوض میں' چاہو خریدلو۔

14825 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الدَّابَّةَ بِالنَّقْدِ، ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَبْتَاعَهَا بِاَقَلِّ مِمَّا بَاعَهَا قَبْلَ اَنْ يَنْتَقِدَ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُمَا كَرِهَاهُ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ قَدْ اَعْجَفَهَا، وَتَغَيَّرَتْ عَنْ حَالِهَا، فَلَا بَاْسَ بِهِ وَبِهِ كَانَ الثَّوْرِيُّ يُفْتِي "

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نقد کوئی جانور فروخت کردیتا ہے اور پھر وہ اس جانور کو اس سے کم قیمت میں خریدنا چاہتا ہے' جتنی قیمت میں اسے فروخت کیا ہوتا ہے' اور دوسرے فریق نے ابھی ادائیگی نہیں کی' تو ثوری نے بتایا: شیبانی اور اعمش نے' امام شعبی اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

منصور بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب اس نے اس جانور کو لاغر کردیا اور اس کی حالت متغیر ہوگئی' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ثوری اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ: الْبِضَاعَةُ يُخَالِفُ صَاحِبُهَا

باب: جب سامان سے متعلق شخص اس کے برخلاف کرے

14826 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَبْضَعَ شُرَيْحٌ مَعَ رَجُلٍ فِي غُلَامٍ اِلَى خُرَاسَانَ، فَلَمْ يَشْتَرِهِ بِخُرَاسَانَ، وَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ بِالْكُوفَةِ مِثْلَ هٰذَا، فَصَرَفَ الْبِضَاعَةَ فِي شَيْءٍ آخَرَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْكُوفَةَ اشْتَرٰى لَهُ، فَسَاَلَ شُرَيْحٌ الْعَبْدَ حِيْنَ قَدِمَ: كَيْفَ وَجَدْتَ صُحْبَةَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ اشْتَرَانِي مِنَ الْكُوفَةِ قَالَ: فَرَدَّهُ شُرَيْحٌ عَلٰى صَاحِبِهِ، وَقَالَ: كَيْفَ بِالضَّمَانِ مِنْ نَهْرِ بَلْخٍ

داؤد بن ابوہند نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح نے ایک شخص کو خراسان سے غلام خریدنے کے لیے

سامان دیا' اس شخص نے خراسان میں غلام نہیں خریدا' اس شخص کا کہنا تھا کہ میں نے کوفہ میں اس کی مانند چیز چھوڑی تھی' پھر اس نے اس سامان کو کسی اور مصرف میں استعمال کرلیا' جب وہ کوفہ آیا' تو وہاں آ کر اس نے قاضی شریح کے لئے غلام خرید لیا' جب غلام آیا' تو قاضی شریح نے غلام سے دریافت کیا: تم نے اس شخص کے ساتھ کو کیسا پایا؟ غلام نے بتایا: اس نے تو مجھے کوفہ سے خریدا ہے' راوی کہتے ہیں: قاضی شریح نے' اس غلام کو اس شخص کو واپس کر دیا اور کہا: اس ضمان کا کیا ہوگا؟ جس کا تعلق بلخ کی نہر سے تھا۔

14827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اَمَرْتُهُ اَنْ يَشْتَرِيَ لِي بِمِائَةٍ وَّعَشْرَةٍ، ثُمَّ هَلَكَ قَالَ: ذَهَبَتْ زِيَادَةُ هٰذَا وَرَاْسَ مَالَ هٰذَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: يَضْمَنُهُ الْمُشْتَرِي كُلَّهُ

** معمر نے قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جسے میں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے ایک سو دس کی خریداری کرے' پھر وہ ہلاک ہو جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ اضافی چیز رخصت ہو جائے گی اور اس مال کی اصل بھی رخصت ہو جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: خریدار پوری رقم کا تاوان ادا کرے گا۔

14828 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَبْضَعَ رَجُلٌ مَعَ رَجُلٍ لِثَوبٍ، فَجَاءَ بِهٖ عَلٰى صِفَتِهٖ دُوْنَ ثَمَنِهٖ فَهَلَكَ، لَمْ يَضْمَنْ

** ثوری بیان کرتے ہیں: جب ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ کپڑا بھیجے اور وہ اس صفت کے مطابق کپڑے کو لے آئے' لیکن قیمت مختلف ہو اور پھر وہ ہلاک ہو جائے' تو وہ آدمی اس کا ضامن نہیں ہوگا۔

14829 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: اشْتَرِ لِي عَبْدًا صَحِيحًا كَذَا وَكَذَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَوَجَدَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ بِخَمْسِيْنَ فَاشْتَرَاهُ قَالَ: لَا يَضْمَنُ الْمُشْتَرِي، وَاِذَا قَالَ: اشْتَرِ لِي عَبْدًا كَذَا وَكَذَا بِمِائَةٍ، فَوَجَدَ لَهٗ عَبْدَيْنِ بِمِائَةٍ عَلٰى تِلْكَ الصِّفَةِ، فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِلْاَوَّلِ، وَيَضْمَنُ الْاٰخَرَ

** ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: تم میرے لئے اس' اس طرح کا صحیح غلام ایک سو دینار کے عوض میں خرید لو' اور پھر وہ شخص ایسے غلام کو پچاس (دینار) میں فروخت ہوتا ہوا پائے اور اسے خرید لے' تو ثوری کہتے ہیں: ایسی صورت میں خریدار ضمان کا پابند نہیں ہوگا۔ اور جب آدمی نے یہ کہا ہو: ایسا' ایسا غلام میرے لئے ایک سو کے عوض میں خرید لو اور پھر وہ شخص اس طرح کے دو غلام ایک سو کے عوض میں فروخت ہوتے ہوئے پائے' جن کی صفت وہی ہو' تو اب پہلے کے لئے یہ درست نہیں ہوگا' اور دوسرے کا وہ ضامن ہوگا۔

14830 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بَعَثَ رَجُلًا يَشْتَرِي لَهٗ غُلَامَيْنِ نَعَتَهُمَا لَهٗ، فَلَمْ يَجِدْ عَلٰى نَحْوِ مَا نَعَتَ لَهٗ، فَاشْتَرٰى غُلَامَيْنِ، فَرَبِحَ فِيْهِمَا ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: رُدَّ اِلَيْنَا رَاْسَ مَالِنَا

٭٭ محمد بن راشد نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بھیجا' تاکہ وہ ان کے لئے دوغلام خریدے' انہوں نے غلام کے اوصاف اس کے سامنے بیان کردیئے' تو جو اوصاف انہوں نے بیان کیے تھے اس شخص کو اس طرح کا کوئی غلام نہیں ملا' البتہ اس نے ویسے ہی دوغلام خرید لیے اور ان دونوں غلاموں میں اُسے آٹھ سو درہم کا فائدہ ہوا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری اصل رقم ہمیں واپس کردو۔

14831 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، وَابْنُ عَرَفَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيْنَارٍ اَشْتَرِى لَهُ اُضْحِيَةً، ثُمَّ لَقِيَنِيْ اِنْسَانٌ، فَبِعْتُهَا اِيَّاهُ بِدِيْنَارَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَيْتُ لَهُ اُخْرٰى بِدِيْنَارٍ، فَاَتَيْتُهُ بِهَا، وَبِالدِّيْنَارِ، وَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ، فَدَعَا لِيْ وَبَارَكَ فِي صَفْقِ يَمِينِيْ قَالَ: فَمَا اشْتَرَيْتُ شَيْئًا اِلَّا رَبِحْتُ فِيهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَمَّا الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ لِيَشْتَرِيَ لَهُ اُضْحِيَةً، ثُمَّ يَذْكُرُ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، اِلَّا اَنَّ حَكِيمًا قَالَ: تَصَدَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ

٭٭ حضرت عروہ بن ابوالجعد بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار دے کر بھیجا' تاکہ میں آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدلوں' (میں نے وہ جانور خریدلیا) پھر میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی' میں نے دو دینار کے عوض میں اسے وہ جانور فروخت کردیا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دنیار کے عوض میں' ایک اور جانور خریدلیا' میں وہ جانور اور ایک دینار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور جو میں نے کیا تھا' اس بارے میں آپ کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا کی کہ میرے سامان (یعنی کاروبار) میں برکت ہو۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے جب بھی کوئی چیز خریدی' تو اس میں ہمیشہ مجھے فائدہ ہی ہوا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک سند کے ساتھ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا تاکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانی کا جانور خریدلیں' اس کے بعد راوی نے حضرت عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک دینار کو صدقہ کردیا تھا''۔

14832 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اشْتَرِ لِيْ غُلَامَ فُلَانٍ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَامَ فَاشْتَرَاهُ لِنَفْسِهِ "فَهُوَ لِلَّذِي اَرْسَلَهُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَالَ عِنْدَ الشِّرَاءِ: اِنَّمَا اشْتَرَيْتُهُ لِنَفْسِي"

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: فلاں کا غلام' میرے لئے خرید دو! دوسرا شخص کہتا ہے: ٹھیک ہے' پھر وہ اُٹھتا ہے اور اس غلام کو اپنے لئے لے لیتا ہے' تو وہ غلام اسی کا شمار ہوگا' جس نے اسے بھیجا

تھا‘ البتہ اگر اس شخص نے خریداری کے وقت یہ کہا ہو: یہ میں اپنے لئے خرید رہا ہوں‘ تو حکم مختلف ہوگا۔

14833 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ جَارِيَةً بِاَلْفٍ، فَاشْتَرَاهَا بِاَلْفٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ قَالَ: اِنْ مَاتَتْ فِي الطَّرِيقِ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ بِهَا فَهِيَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي، وَاِنْ وَصَلَتْ اِلَى الرَّجُلِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَهَا، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

قَالَ: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا اَمَرْتُ رَجُلًا اَنْ يَشْتَرِيَ لِي عَبْدًا بِالْكُوفَةِ فَاشْتَرَاهُ بِصَنْعَاءَ، فَاِنَّهُ يَضْمَنُ

❋❋ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے فرمایا ہے‘ جو دوسرے شخص کو یہ ہدایت کرتا ہے کہ وہ اس کے لئے ایک ہزار کے عوض میں کوئی کنیز خرید دے اور وہ شخص پندرہ سو کے عوض میں کنیز خرید لیتا ہے‘ تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر اس کنیز کے اپنے مالک تک پہنچنے سے پہلے راستے میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے‘ تو یہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی اور اگر وہ کنیز اس شخص تک پہنچ جاتی ہے‘ تو پھر اسے اختیار ہوگا‘ اگر وہ شخص چاہے گا‘ تو اسے حاصل کر لے گا‘ اور اگر چاہے گا‘ تو اسے ترک کر دے گا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: جب میں کسی شخص کو یہ کہوں: تم میرے لئے کوفہ میں غلام خریدو اور پھر وہ صنعاء میں غلام خرید لے‘ تو اب وہ اُس کا ضامن ہوگا۔

بَابٌ: الْبَيْعُ يَقْطَعُ الْاِجَارَةَ

باب: سودا‘ اجارہ کو ختم کر دیتا ہے

14834 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْبَيْعُ يَقْطَعُ الْاِجَارَةَ قَالَ: وَقَالَ اَيُّوبُ: لَا يَقْطَعُهَا

❋❋ معمر نے ایوب کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: بیع‘ اجارہ کو ختم کر دیتی ہے۔

ایوب فرماتے ہیں: یہ اُس کو ختم نہیں کرتی ہے۔

14835 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْبَيْعِ، اَيَقْطَعُ الْاِجَارَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ معمر نے ابن شبرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے سوال کیا: کیا بیع‘ اجارہ کو ختم کر دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

14836 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى الشَّعْبِيِّ، فَقَالَتْ: اِنَّ اُخْتَهَا اَسْلَمَتْ غُلَامًا لَّهَا فِي النَّقَّاضِينَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ، وَاَنَّهَا مَاتَتْ قَبْلَ السَّنَةِ،

فَرَاَى الشَّعْبِيُّ: اَنَّ الشَّرْطَ يَنْتَقِضُ اِنْ شَاءَ الَّذِينَ وَرِثُوا الْعَبْدَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: الَّذِينَ يَنْقُضُونَ الصَّرْفَ

٭٭ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: ایک خاتون امام شعبی کے پاس آئی اور اس نے کہا: اس کی بہن نے نقاضین میں اپنے غلام کی چھ ماہ کی شرط پر بیع سلم کی پھر ایک سال گزرنے سے پہلے ہی اس خاتون کا انتقال ہوگیا' تو امام شعبی کی یہ رائے تھی کہ کیونکہ یہ شرط ختم ہوگئی ہے' اس لئے اگر وہ لوگ چاہیں' تو وہ غلام کے وارث بن جائیں گے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں' جو بیع سلم کو توڑ دیں گے۔

14837 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْبَيْعُ وَالْمَوْتُ يَقْطَعُ الْاِجَارَةَ اَمَّا فِي الْمَوْتِ فَقَضٰى بِهِ الشَّعْبِيُّ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ فِي الْبَيْعِ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: بیع اور موت' اجارہ کو ختم کر دیتی ہیں' جہاں تک موت کا تعلق ہے' تو اس کے بارے میں امام شعبی نے فیصلہ دیا ہے اور جہاں تک ہماری بات ہے' تو ہم بیع کے بارے میں یہ فیصلہ دیتے ہیں۔

بَابُ: اسْتِعَانَةُ الْعَبْدِ

باب: غلام سے مدد حاصل کرنا

14838 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: مَنِ اسْتَعَانَ مَمْلُوكًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ ضَمِنَ،

٭٭ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی غلام سے' اس کے مالکان کی اجازت کے بغیر مدد حاصل کرے' تو وہ ضامن ہوگا۔

14839 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ اشعث نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ: الْخَلَاصُ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع میں خلاص

14840 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي بَيْعِ الْخَلَاصِ اِذَا بَاعَهُ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَقَّ بَعْدُ، فَاِنَّهُ يَرُدُّ الْبَيْعَ اِلٰى اَهْلِهِ، وَيَرُدُّ اِلَى الْمُشْتَرِي رَاْسَ مَالِهِ، وَمَنْ بَاعَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ لَهُ اُخِذَ بِالشَّرْوٰى،

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' خلاص کی بیع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب آدمی اسے فروخت کردے اور اسے یہ پتا ہو کہ یہ اس کا ہے' اور پھر اس کے بعد وہ اس کا مستحق بھی بن جائے'

تو اب وہ بیع کو اس کو اہل شخص کی طرف لوٹا دے گا' اور خریدار کی طرف اس کا اصل مال لوٹا دے گا' اور جو شخص اس طرح فروخت کرے کہ اس کو پتا ہو کہ یہ اس کا نہیں ہے' تو وہ اس کی مثل حاصل کرے گا۔

14841 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ اِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَضٰى فِي الْخَلَاصِ بِمِثْلِ قَوْلِ طَاوُسٍ

❋❋ ایوب بیان کرتے ہیں: ایاس بن معاویہ نے خلاص کے بارے میں طاؤس کے قول کی مانند فیصلہ دیا تھا۔

14842 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ امْرَاَةً بَاعَتْ وَابْنٌ، لَهَا جَارِيَةً لِزَوْجِهَا، فَوَلَدَتِ الْجَارِيَةُ لِلَّذِى ابْتَاعَهَا، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا، فَخَاصَمَ اِلٰى عَلِيٍّ، وَقَالَ: لَمْ اَبِعْ وَلَمْ اَهَبْ قَالَ: قَدْ بَاعَ ابْنُكَ، وَبَاعَتِ امْرَاَتُكَ قَالَ: اِنْ كُنْتَ تَرٰى لِيْ حَقًّا فَاَعْطِنِيْ قَالَ: فَخُذْ جَارِيَتَكَ وَابْنَهَا، ثُمَّ سَجَنَ الْمَرْاَةَ وَابْنَهَا حَتّٰى تَخَلَّصَتَا لَهُ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ الزَّوْجُ سَلَّمَ الْبَيْعَ

❋❋ منصور نے حکم بن عتیبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک خاتون نے اپنے شوہر کی کنیز فروخت کی اس کنیز نے خریدار کے ہاں بچے کو جنم دے دیا' پھر اس خاتون کا شوہر آیا اور اس نے اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا اور اس نے کہا: میں نے نہ تو اسے فروخت کیا ہے اور نہ ہی اسے ہبہ کیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بیٹے نے اور تمہاری بیوی نے اسے فروخت کیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اگر آپ اسے میرے حق میں سمجھتے ہیں' تو آپ یہ مجھے عطا کر دیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی کنیز اور اس کے بیٹے کو لے لو!

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی بیوی اور اس کے بیٹے کو قید میں ڈلوا دیا کہ جب تک خلاصی نہیں ہوتی' اس وقت تک ایسا ہی رہے گا' جب اس شخص نے یہ بات دیکھی تو اس سے بیع سلم کر لی (یا اس سودے کو تسلیم کر لیا)۔

14843 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ اِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، قَضٰى فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَبَاعَتِ امْرَاَةٌ دَارًا لِزَوْجِهَا وَهُوَ غَائِبٌ، فَجَاءَ فَقَالَ: دَارِى لَمْ اَبِعْ، وَلَمْ اَهَبْ، وَلَمْ آذَنْ، فَرَدَّ اِيَاسُ الدَّارَ اِلٰى زَوْجِهَا، ثُمَّ سَجَنَهَا وَقَالَ: لَا تَخْرُجِى مِنَ السِّجْنِ حَتّٰى تَاْتِيَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الدَّارِ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْضِعِ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: فَلَمَّا رَاَى الزَّوْجُ ذٰلِكَ سَلَّمَ الْبَيْعَ

❋❋ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں ایاس بن معاویہ نے فیصلہ دیا کہ ایک خاتون نے اپنے شوہر کا گھر فروخت کر دیا تھا' وہ شوہر وہاں موجود نہیں تھا' جب وہ آیا' تو اس نے کہا: اپنا گھر نہ تو میں نے فروخت کیا ہے اور نہ ہی میں نے ہبہ کیا ہے اور نہ میں نے اس کی اجازت دی ہے' تو ایاس نے وہ گھر اس عورت کے شوہر کو واپس کر دیا اور اس عورت کو قید کروا دیا اور فرمایا: تم اس وقت تک قید سے باہر نہیں آ سکتی ہو' جب تک تم اس طرح کی جگہ پر اسی طرح کا گھر لے کر نہیں دیتی ہو۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' انہوں نے یہ فرمایا تھا: جب اس کے شوہر نے یہ بات دیکھی تو فروخت کو تسلیم کر لیا۔

14844 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْخَلَاصِ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ: هٰذَا يَكُوْنُ عَلٰى وُجُوْهٍ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ بَاعَ رَجُلٌ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: عَلَيَّ خَلَاصُهُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ لِاَيُّوبَ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نِعْمَ مَا قَالَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے بیع میں خلاص کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں' میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز فروخت کر دیتا ہے' جو اس کی ہوتی ہی نہیں ہے' پھر یہ کہتا ہے: اس کی خلاصی میرے ذمہ ہوگی' تو انہوں نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کے سامنے زہری کا قول نقل کیا' تو وہ بولے: انہوں نے اچھی بات کہی ہے۔

14845 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنْ شَرَطَ الْخَلَاصَ، سَلِّمْ مَا بِعْتَ، اَوِ ارْدُدْ مَا اَخَذْتَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَلَا يَاْخُذُ بِالشَّرْوٰى فِي الْخَلَاصِ

✵✵ مطرف نے' امام شعبی کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص خلاص کی شرط عائد کرتا ہے' تو تم نے جو فروخت کیا ہے' اسے برقرار رکھو' یا جو تم نے لیا ہے' اسے واپس کر دو!

ثوری بیان کرتے ہیں: وہ خلاص میں اس کی مثل کو حاصل نہیں کرے گا۔

14846 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ دَارًا فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي: اَبِيعُهَا مِنْكَ ثَمَانٍ اِذْنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الشُّرَكَاءِ فَلَكَ مِثْلُ ذَرْعِهَا مِنْ دَارِي الْاُخْرٰى قَالَ: الْبَيْعُ جَائِزٌ، وَشَرْطُهُ مِثْلُ ذَرْعِهَا بَاطِلٌ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو گھر فروخت کرتا ہے اور خریدار سے یہ کہتا ہے: میں اسے تم کو فروخت کر رہا ہوں جو آٹھ آدمیوں کی طرف سے ہے اور ان میں شراکت داروں میں سے ہر ایک نے اجازت دے دی ہے اور تمہیں اس جتنا میرا دوسرا گھر مل جائے گا' تو ثوری فرماتے ہیں: یہ سودا درست ہوگا' لیکن یہ شرط عائد کرنا کہ اس جیسا (اور مل جائے گا) یہ کالعدم شمار ہوگا۔

14847 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ شَرْطٍ فِي بَيْعٍ، فَالْبَيْعُ جَائِزٌ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ

✵✵ منصور نے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: سودے میں ج بھی شرط ہو' سودا جائز ہوگا اور شرط باطل ہوگی۔

بَابٌ: اِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ

باب: جب درست قرار دینے والے دو افراد کوئی چیز فروخت کر دیں

14848 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ

وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: إِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ، فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ، زَادَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: " وَقَالَ فِي رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلَيْنِ قَالَ: فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا، فَإِنْ كَانَ لَا يَدْرِي مِنْ اَيِّهِمَا بَاعَ اَوَّلُ، فَهُوَ لِلَّذِي هُوَ فِي يَدِهِ "

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب درست قرار دینے والے دو آدمی جب کوئی چیز فروخت کر دیں تو پہلے شخص کا سودا درست شمار ہوگا۔

معمر نے اپنی راویت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو دو آدمیوں کی طرف سے کوئی سامان فروخت کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں ان دونوں میں سے پہلے کا سودا درست شمار ہوگا اور اگر یہ پتہ نہ چل سکے کہ اُن دونوں میں سے کس نے پہلے فروخت کیا تھا؟ تو پھر اس کا سودا درست شمار ہوگا جس کے قبضے میں وہ چیز ہے۔

14849 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلَيْنِ قَالَ: الْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ، وَلِلْآخِرِ الشَّرْوَى، قَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا لَمْ يَعْلَمْ اَيُّهُمَا اَوَّلُ، فَهُوَ مَرْدُودٌ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دو آدمیوں سے کوئی چیز خرید لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے پہلے شخص کا سودا درست شمار ہوگا اور دوسرے کو اس کی مثل ملے گا۔

ثوری فرماتے ہیں: جب اسے یہ پتہ نہ ہو کہ ان دونوں میں سے پہلا کون سا ہے؟ تو یہ سودا کالعدم شمار ہوگا۔

بَابٌ: الدَّابَّةُ تُبَاعُ وَيُشْتَرَطُ بَعْضُهَا

باب: جب کسی جانور کو فروخت کیا جائے اور اس کے کچھ حصے کی شرط عائد کی جائے

14850 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ زُعْلُوقٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: بَاعَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ نَاقَةً كَانَتْ لَهُ مَرِضَتْ، وَاشْتَرَطَ ثُنْيَاهَا فَصَحَّتْ، فَرَغِبَ فِيهَا، فَاَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: ائْتُوا عَلِيًّا وَقُصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَاَتَوْهُ، فَقَالَ: اذْهَبَا بِهَا فَاَقِيمَاهَا فِي السُّوقِ، فَإِذَا بَلَغَتْ اَقْصَى ثَمَنِهَا فَاَعْطِهِ ثَمَنَ ثُنْيَاهَا مِنْ ثَمَنِهَا

✵✵ عمر بن راشد اشجعی بیان کرتے ہیں: قبیلے کے ایک شخص نے ایک اونٹنی فروخت کی اونٹنی اس کی ملکیت تھی اور بیمار تھی اس شخص نے استثناء کی شرط عائد کی جب وہ تندرست ہوگئی تو اسے اس اونٹنی میں دلچسپی ہوئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے پورا واقعہ انہیں سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں پورا واقعہ سناؤ! وہ لوگ ان کے پاس گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس اونٹنی کو لے کر بازار میں جا کر کھڑا کر دو! جو اس کی آخری حد کی قیمت ہوگی وہ اس کی قیمت میں سے استثناء کی قیمت تم اسے عطا کر دینا۔

14851 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ رَجُلًا بَاعَ بَقَرَةً، وَاشْتَرَطَ رَاْسَهَا، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَاَمْسَكَهَا، فَقَضٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: بِشَرْوَى رَاْسِهَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: الْبَيْعُ فَاسِدٌ

✵✵ امام شعبی نے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ایک گائے فروخت کی اوراس کے سر کی شرط عائد کی' پھر اُسے یہ مناسب لگا کہ وہ اس گائے کو اپنے پاس رکھے' تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس گائے کے سر کے مثل کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: یہ سودا' فاسد شمار ہوگا۔

بَابٌ: بَيْعُ الْخَمْرِ

باب: شراب کو فروخت کرنا

14852 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتِ الرِّبَا مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

✵✵ ابوضحیٰ نے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کے آخر میں سود کے حکم سے متعلق آیات نازل کیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اُن آیات کو تلاوت کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔

14853 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ عُمَّالَهُ يَاْخُذُوْنَ الْخَمْرَ فِي الْجِزْيَةِ، فَنَشَدَهُمْ ثَلَاثًا، فَقِيْلَ: اِنَّهُمْ لَيَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا، وَلٰكِنْ وَلُّوْهُمْ بَيْعَهَا، فَاِنَّ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا، وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ ان کے سرکاری اہلکار جزیہ میں شراب وصول کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں تین دفعہ قسم دے کر دریافت کیا: (کیا واقعی ایسا ہے؟) تو انہیں بتایا گیا کہ وہ لوگ ایسا کرتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو' بلکہ انہیں (یعنی غیر مسلموں کو) شراب فروخت کرنے دو' کیونکہ جب یہودیوں کے لئے چربی کو حرام دیا گیا' تو ان لوگوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو کھانا شروع کر دیا۔

14854 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ، اَمَا عَلِمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا، فَبَاعُوْهَا

٭٭ عمرو بن دینار نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے! کیا اسے یہ پتہ نہیں ہے؟ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے! جب اُن کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اُسے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا''۔

14855 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَلِّبُ كَفَّهُ وَيَقُوْلُ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ، عُوَيْمَلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ، خَلَّطَ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ ثَمَنَ الْخَمْرِ وَالْخِنْزِيرِ، فَهِيَ حَرَامٌ وَثَمَنُهَا حَرَامٌ

٭٭ عبدالملک بن عمیر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی ہتھیلی کو اُلٹ پلٹ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کر دے! جو عراق میں ہمارا معمولی سا اہلکار ہے' اس نے مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں شراب اور خنزیر کی قیمت بھی شامل کر دی ہے' حالانکہ یہ حرام ہے' اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔

14856 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي نَصْرَانِيٍّ سَلَّفَ نَصْرَانِيًّا فِي خَمْرٍ، ثُمَّ اَسْلَمَ اَحَدُهُمَا فَقَالَ: لَهُ رَاْسَ مَالِهِ، وَاِذَا اَقْرَضَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ خَمْرًا، فَاِنْ اَسْلَمَ الْمُقْرِضُ لَمْ يَاْخُذْ شَيْئًا، وَاِنْ اَسْلَمَ الْمُسْتَقْرِضُ رَدَّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ثَمَنَ الْخَمْرِ

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو عیسائی ہو اور کسی دوسرے عیسائی شخص کے ساتھ شراب کے بارے میں بیع سلف کرلے' پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کو اس کا اصل مال مل جائے گا اور اگر ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کو قرض کے طور پر شراب دی ہو' تو اگر قرض دینے والا شخص اسلام قبول کر لیتا ہے وہ تو کچھ بھی وصول نہیں کرے گا' اور اگر قرض لینے والا اسلام قبول کر لیتا ہے' تو وہ اس شراب کی قیمت' عیسائی شخص کو واپس کر دے گا۔

بَابُ: بَيْعُ السِّلْعَةِ عَلٰى مَنْ يُدَلِّسُهَا

باب: ایسے شخص کو سامان فروخت کرنا' جو اس میں تدلیس کرتا ہو

14857 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوبَ: اَبِيعُ السِّلْعَةَ بِهَا الْعَيْبُ مِمَّنْ اَعْلَمُ اَنَّهُ يُدَلِّسُ، وَبِهَا ذٰلِكَ الْعَيْبُ؟ قَالَ: فَمَا تُرِيدُ اَنْ تَبِيعَ اِلَّا مِنَ الْاَبْرَارِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے کہا: ایک ایسا سامان' جس میں عیب موجود ہو' کیا میں اسے ایسے شخص کو فروخت کر سکتا ہوں؟ کہ جس کے بارے میں مجھے پتہ ہو کہ (اس سامان کو آگے فروخت کرتے ہوئے) وہ تدلیس کرے

گا' اور اس سامان میں عیب بھی موجود ہے' تو ایوب نے کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنا سامان صرف نیک لوگوں کو ہی فروخت کرو۔

بَابُ: الشَّاةُ الْمُصَرَّاةُ

باب: تصریہ والی بکری

14858 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً، فَاِنَّهُ يَحْلِبُهَا، فَاِنْ رَضِيَهَا اَخَذَهَا، وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تصریہ والی بکری خریدے اور اس کا دودھ دوہ لے' پھر اگر وہ اس سے راضی ہو' تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر اسے واپس کرنا چاہے' تو اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کرے''۔

14859 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

❊❊ ہشام نے محمد بن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خرید لے' اسے تین دن تک اختیار ہوگا' اگر اسے واپس کرنا چاہے گا' تو اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی واپس کرے گا۔

14860 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً، فَاِنَّهُ يَحْلِبُهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنْ رَضِيَهَا، وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

❊❊ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تصریہ والی بکری خرید لیتا ہے' وہ تین دن تک اس کا دودھ دوہ لے' اگر وہ اس سے راضی ہو' تو ٹھیک ہے' ورنہ اگر واپس کرنا چاہے' تو اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کردے''۔

14861 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً، فَرَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

❊❊ منصور نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خریدتا ہے اور پھر اسے واپس کرنا چاہے' تو وہ اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کرے۔

14862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ:

مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً، فَاِنْ حَلَبَهَا فَلَمْ يَرْضَ رَدَّهَا، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

✸✸ موسیٰ بن یسار نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خریدے اور پھر اس کا دودھ دوہ لے' تو اگر وہ راضی نہ ہو' تو اسے واپس کردے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی واپس کرے۔

14863 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، يَرْفَعُهُ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَاِنَّهُ يَحْلِبُهَا، فَاِنْ رَضِيَهَا اَخَذَهَا، وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

✸✸ معمر نے' زہری کے حوالے سے' مرفوع حدیث کے طور پر یہ حدیث نقل کی ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خریدے اور اس کا دودھ دوہ لے' اور اگر وہ اس سے راضی ہو' تو اسے اپنے پاس رکھے' ورنہ اسے واپس کردے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کرے۔

14864 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو كَثِيرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الشَّاةَ وَاللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهَا

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر نے' ابوکثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص بکری' یا اونٹنی فروخت کرنے لگے' تو وہ اس کا دودھ روک کر نہ رکھے''۔

14865 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْمُحَفَّلَاتِ فَاِنَّهَا خِلَابَةٌ، وَلَا تَحِلُّ الْخِلَابَةُ لِمُسْلِمٍ

✸✸ خیثمہ نے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: تم لوگ جانوروں کا دودھ روکنے سے بچو! کیونکہ یہ چیز دھوکہ ہے اور کسی مسلمان کے لئے دھوکہ دینا جائز نہیں ہے۔

14866 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا، فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

✸✸ ابوعثمان نہدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خریدے اور اسے واپس کرنا چاہے' تو اسے اُس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کرنا چاہیے۔

بَابُ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب: کوئی شہری' کسی دیہاتی کے لئے' کوئی چیز فروخت نہ کرے

14867 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ، وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِي اِنَائِهَا

✸✸ سعید بن میتب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان فروخت نہ کروائے' آپس میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ' کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے' اور اس کے نکاح کے پیغام نکاح کا پیغام نہ بھیجے' کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے' تاکہ اس کے برتن میں آنے والی چیز کو خود حاصل کر لے''۔

14868 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ اِلَّا اَنْ يَسْتَاْذِنَهُ

✸✸ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اس کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے' البتہ اگر اس سے اجازت حاصل کر لے' تو حکم مختلف ہے''۔

14869 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبِعْ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے' اور اس کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے''۔

14870 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَلَقَّى الرُّكْبَانِ، وَاَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

✸✸ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ (منڈی تک پہنچنے سے پہلے ہی) سواروں سے ملا جائے' یا شہری شخص' دیہاتی کی کوئی چیز فروخت کروا دے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ کہ شہری شخص' دیہاتی کی کوئی چیز فروخت نہ کروائے؟ انہوں نے فرمایا: یعنی اس کا ایجنٹ نہ بنے۔

14871 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَاِنْ كَانَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ

✸✸ ابن سیرین نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی

شہری شخص کسی دیہاتی کی چیز فروخت کروائے خواہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

14872 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ

✵✵ صالح بن نبہان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شہری کسی دیہاتی کی چیز فروخت نہ کروائے''۔

14873 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَخْبِرُوْهُمْ بِالسِّعْرِ، وَدُلُّوْهُمْ عَلَى السُّوْقِ

✵✵ ابوحمزہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اِن (دیہاتیوں) کو بھاؤ بتادو اور بازار کی طرف ان کی رہنمائی کردو۔

14874 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ مُغِيْرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ يُعْجِبُهُمْ اَنْ يُصِيْبُوْا مِنَ الْاَعْرَابِ فِيْ قَوْلِهِ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ "

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: لوگوں کو یہ بات پسند تھی کہ وہ دیہاتیوں سے کچھ حاصل کریں اس کی وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: کوئی شہری کسی دیہاتی کی چیز فروخت نہ کروائے۔

14875 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ خَالِدٍ، وَنَسَبٌ لَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَمَنِ اسْتَشَارَ اَخَاهُ فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ

✵✵ ثوری نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''لوگوں کو چھوڑ دو! اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کردے گا اور جب کسی شخص کا بھائی اس سے مشورہ مانگے تو آدمی اسے مشورہ دیدے''۔

14876 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ - يَعْنِيْ - يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَاِنَّا لَنَفْعَلُهُ

✵✵ ابوموسیٰ نامی راوی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مہاجرین اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے یعنی اس بات کو کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کی چیز فروخت کروائے (امام شعبی فرماتے ہیں:) لیکن ہم ایسا کر لیتے ہیں۔

14877 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ اَعْرَابِيٍّ اَبِيعُ لَهُ؟ فَرَخَّصَ لِي

٭٭ عبداللہ بن عثمان نے' عطاء ابن ابی رباح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا میں کسی دیہاتی کی چیز فروخت کرواسکتا ہوں؟ تو انہوں نے مجھے اس کی اجازت دے دی۔

14878 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا اَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

٭٭ ابن ابونجیح نے' مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی شہری شخص' کسی دیہاتی کی چیز فروخت کروادے۔

14879 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: نُهِيَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ، فَمَنْ تَلَقَّى جَلَبًا فَاشْتَرٰى مِنْهُ، فَالْبَائِعُ بِالْخِيَارِ اِذَا وَضَعَ السُّوقَ

٭٭ ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (منڈی سے باہر سوداگروں کے) قافلے کو ملنے سے منع کیا گیا ہے' جو شخص اُن سے مل کر ان سے کوئی چیز خرید لیتا ہے' تو جب وہ سامان بازار میں رکھا جائے گا' تو فروخت کرنے والے کو اختیار ہوگا (کہ وہ پہلے سودے کو کالعدم کردے)۔

14880 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ، اَوْ كَمَا قَالَ

٭٭ ابوعثمان نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم۔ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ (منڈی سے باہر ہی) تاجروں سے مل لیا جائے' یا جیسے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

14881 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سُئِلَ الثَّوْرِيُّ: كَمْ قَالَ التَّلَقِّي؟ قَالَ: اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَا يُقْصِرُ فِيهِ الصَّلَاةُ، فَلَيْسَ بِتَلَقِّي

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ثوری سے دریافت کیا گیا: (جن سے منڈی سے باہر ملنے سے منع کیا گیا ہے' ان مسافر' سوداگروں) کی مدت کتنی ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ جب وہ شخص نکلے' تو اس دوران نماز قصر کرنی پڑے' تو یہ تلقی شمار نہیں ہوگی۔

14882 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: بِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَبْدًا مُسْلِمًا يَبِيعُ السَّبْيَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهُ عُمَرُ: كَيْفَ كَانَ الْبَيْعُ الْيَوْمَ؟ قَالَ: كَانَ كَاسِدًا، لَوْلَا اَنِّی كُنْتُ اَزِيدُ عَلَيْهِمْ فَاُنْفِقُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: كُنْتَ تَزِيدُ عَلَيْهِمْ وَلَا تُرِيدُ اَنْ تَشْتَرِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: هٰذَا نَجْشٌ، وَالنَّجْشُ لَا يَحِلُّ، ابْعَثْ مُنَادِيًا يُنَادِي اَنَّ الْبَيْعَ مَرْدُودٌ وَاَنَّ النَّجْشَ لَا يَحِلُّ

٭٭ عمرو بن مہاجر انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ایک مسلمان غلام خریدا' وہ قیدی

غلاموں کوفروخت کررہے تھے، جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے دریافت کیا: آج کا سودا کیسا رہا؟ انہوں نے کہا: نقصان والا تھا۔ کاش ایسا ہوتا کہ میں مزید بولی لگاتا اور قیمت زیادہ ہو جاتی۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: تم ان کے سامنے زیادہ بولی لگانا چاہتے تھے لیکن خریدنا نہیں چاہتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: یہ مصنوعی بولی ہے یہ مصنوعی بولی ہے، یہ حلال نہیں ہے، تم منادی کو بھیجو! جو یہ اعلان کرے کہ یہ سودا کالعدم ہے اور مصنوعی بولی حلال نہیں ہے۔

بَابُ: الْحُكْرَةُ

باب: ذخیرہ اندوزی

14883 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُ نَفَقَةَ اَهْلِهِ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْ تَمْرِهٖ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ

٭٭ معمر نے، زہری کے حوالے سے، مالک بن اوس کے حوالے سے، یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کا سال بھر خرچ سنبھال کر رکھ لیتے تھے اور جو باقی کھجوریں بچتی تھیں، انہیں اللہ کی راہ میں استعمال کرتے تھے۔

14884 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: اِذَا خَرَجَ عَطَائِيْ حَبَسْتُ مِنْهُ نَفَقَةَ اَهْلِيْ قَالَ: يَعْنِيْ اِلٰى اَنْ يَخْرُجَ الْعَطَاءُ الْاٰخَرُ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے، ایک شخص کے حوالے سے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جب میری تنخواہ آتی ہے، تو میں اس میں سے اپنے گھر والوں کا خرچ روک لیتا ہوں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ جب تک اگلی تنخواہ نہیں آتی، اُس وقت تک کا خرچ روک لیتا ہوں۔

14885 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ يَكُوْنُ عِنْدَهُ الطَّعَامُ مِنْ اَرْضِهِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ، يُرِيْدُ بَيْعَهُ يَنْتَظِرُ بِهِ الْغَلَاءَ

٭٭ معمر نے، طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے، اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کے پاس ان کی زمین میں سے دو یا تین سال کا اناج (ذخیرہ) ہوتا تھا، وہ اسے فروخت کرنے کا ارادہ بھی رکھتے تھے اور وہ اس بات کا انتظار کرتے تھے کہ قیمتیں زیادہ ہو جائیں۔

14886 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ "

✽✽ ثوری اور معمر نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' سعید بن میب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زیتون کا تیل ذخیرہ کیا کرتے تھے۔

14887 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحُكْرَةِ

✽✽ ابوجابر بیاضی نے سعید بن میب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ذخیرہ کی ہوئی چیز کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

14888 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ لَا يَرٰى بِاحْتِكَارِ الْبَزِّ بَاْسًا

✽✽ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کپڑے کو ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14889 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مَعْمَرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِیءٌ

✽✽ سعید بن میب نے' حضرت معمر عدوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف (کوئی) گنہگار ہی ذخیرہ اندوزی کرے گا''۔

14890 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَوْ رَاَيْتُ مَعْمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيَّ وَهُوَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِیءٌ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَقُلْتُ لَهُ: فَاِنَّكَ تَحْتَكِرُ الزَّيْتَ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْهُ

✽✽ سعید بن میب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معمر بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی گنہگار ہی ذخیرہ اندوزی کرے گا''۔

سعید بن میب کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ خود تو زیتون کا تیل ذخیرہ کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

14891 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا الْخَوَّانُوْنَ، اَیِ الْخَاطِئُوْنَ الْاٰثِمُوْنَ

✽✽ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف خیانت کرنے والے لوگ ہی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی غلطی کرنے والے اور گنہگار لوگ۔

14892 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَبِيعُ الطَّعَامَ لَيْسَ لَهُ تِجَارَةٌ غَيْرُهُ، اِلَّا كَانَ خَاطِئًا، اَوْ بَاغِيًا

✵✵ عبداللہ بن بابیہ نے' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی اناج فروخت کرتا ہے اور اس کی تجارت' اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتی' تو وہ گنہگار ہوگا' یا سرکشی کرنے والا ہوگا۔

14893 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: سَمِعْنَا فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ: اَنَّ الْمُحْتَكِرَ مَلْعُوْنٌ، وَالْجَالِبَ مَرْزُوْقٌ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک حدیث میں یہ بات سن رکھی ہے:

''ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہوتا ہے اور ذخیرہ اندوزی نہ کرنے والے کو رزق نصیب ہوتا ہے''۔

14894 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنَّ الْمُحْتَكِرَ مَلْعُوْنٌ، وَالْجَالِبَ مَرْزُوْقٌ

✵✵ علی بن زید نے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہوتا ہے اور ذخیرہ اندوزی نہ کرنے والے کو رزق نصیب ہوتا ہے۔

14895 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: الْمُحْتَكِرُ الَّذِي يَشْتَرِي مِنَ السُّوقِ الَّذِي يَبْتَاعَ فِي الْبَلَدِ، وَالَّذِي يَجْلِبُ لَا بَاْسَ بِهٖ لَيْسَ بِمُحْتَكِرٍ، وَاِذَا ابْتَاعَ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُغْلِ السِّعْرَ فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ

✵✵ سفیان بیان کرتے ہیں: ذخیرہ اندوزی کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے' جو بازار سے کوئی چیز خریدتا ہے اور اسے شہر میں خریدتا ہے' لیکن جو شخص کسی دوسرے شہر میں کوئی چیز لے کر جاتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایسا شخص ذخیرہ اندوزی کرنے والا شمار نہیں ہوگا' جب وہ بازار میں کوئی چیز خریدتا ہے اور قیمت کے بارے میں دھوکے سے کام نہیں لیتا' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14896 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُرَيْزٌ الرَّحَبِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَنِ احْتَبَسَ طَعَامًا اَرْبَعِينَ لَيْلَةً لِيُغْلِيَهُ، ثُمَّ بَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهٖ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ

✵✵ یونس بن سیف عبسی نے حضرت کعب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص چالیس دن تک اناج کو روکے رکھے' تاکہ اس کی قیمت زیادہ ہو جائے اور پھر اس کو فروخت کرے' اس کے بعد اگر وہ اس کی قیمت صدقہ بھی کر دے' تو اس کی طرف سے یہ

چیز قبول نہیں کی جائے گی۔

بَابٌ: هَلْ يُسَعِّرُ؟

باب: کیا نرخ مقرر کیا جائے گا؟

14897 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ. اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْخَالِقُ، الرَّازِقُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْمُسَعِّرُ، وَاِنِّي لَاَرْجُو اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ، لَا يَطْلُبُنِي لِاَحَدٍ بِمَظْلِمَةٍ ظَلَمْتُهَا اِيَّاهُ فِي اَهْلٍ، وَلَا مَالٍ

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں چیزوں کی قیمتیں زیادہ ہوگئیں تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے بھاؤ مقرر کردیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے رزق عطا کرنے والا ہے بندش کرنے والا ہے کشادگی عطا کرنے والا ہے قیمتیں زیادہ کروانے والا ہے مجھے یہ امید ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں گا تو کوئی شخص مجھ سے کسی زیادتی کے بارے میں مطالبہ نہیں کرے گا جو میں نے اہل یا مال کے حوالے سے اُس کے ساتھ کی ہوگی۔

14898 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ، الْمُقَوِّمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ

❊❊ اسماعیل بن مسلم نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ ہمارے لئے بھاؤ مقرر کردیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بھاؤ مقرر کروانے والا ہے قیمتیں بنوانے والا ہے تنگی کرنے والا ہے کشادگی عطا کرنے والا ہے۔

14899 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَعِّرْ لَنَا الطَّعَامَ، فَقَالَ: اِنَّ غَلَاءَ السِّعْرِ وَرُخْصَهُ بِيَدِ اللّٰهِ، وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ لَا يَطْلُبُنِي اَحَدٌ بِمَظْلِمَةٍ ظَلَمْتُهَا اِيَّاهُ فِي مَالٍ وَّلَا دَمٍ

❊❊ حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ ہمارے لئے اناج کی قیمتیں مقرر کردیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیمتوں کا زیادہ ہونا یا کم ہونا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں تو کوئی شخص کسی زیادتی کے حوالے سے مجھ سے مطالبہ نہ کرے جو میں نے مال یا جان کے حوالے سے اس کے ساتھ کی ہو۔

14900 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَدِمَ طَعَامُ الْمَدِينَةِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ اَهْلُ السُّوقِ، وَابْتَاعُوهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فِي رِقَابِنَا يَنْحَرُونَ اَشْرِكُوا النَّاسَ،

وَاخْرُجُوا، وَسِيرُوا، فَاشْتَرُوا، ثُمَّ ايْتُوا، فَبِيعُوا

٭٭ مسلم بن جندب بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں کچھ اناج آیا' بازار کے لوگ اس کی طرف گئے اور انہوں نے اسے خرید لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری گردنوں میں وہ قربان کرتے ہیں' لوگوں کو حصہ دار بناؤ! تم نکلو! سفر کرو! خریدو! پھر آؤ! پھر فروخت کرو!

14901 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ جَاءَ اَرْضَنَا بِسِلْعَةٍ فَلْيَبِعْهَا كَمَا اَرَادَ، وَهُوَ ضَيْفِي حَتّٰى يَخْرُجَ، وَهُوَ اُسْوَتُنَا، وَلَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا مُحْتَكِرٌ،

٭٭ عبداللہ بن واقد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہماری سرزمین پر کوئی سامان لے کر آتا ہے' تو وہ جیسے چاہے' اسے فروخت کرے' وہ میرا مہمان ہے' جب تک واپس نہیں چلا جاتا اور وہ ہمارے لئے نمونہ ہوگا' البتہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا' ہمارے بازار میں کوئی چیز فروخت نہیں کر سکتا۔

14902 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

14903 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ بَاعَ فِي سُوقِنَا فَنَحْنُ لَهُ ضَامِنُونَ، وَلَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا مُحْتَكِرٌ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہمارے بازار میں کوئی چیز فروخت کرتا ہے' تو ہم اس کے ضامن ہوں گے' لیکن کوئی ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہمارے بازار میں کوئی چیز فروخت نہیں کر سکتا۔

14904 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا قَدْ نَقَّصَ سِعْرَهُ، فَقَالَ: اخْرُجْ مِنْ سُوقِنَا، وَبِعْ كَيْفَ شِئْتَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اناج فروخت کر رہا تھا اور اس نے قیمت کم کی ہوئی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے بازار سے باہر چلے جاؤ' پھر جیسے چاہو فروخت کرو۔

14905 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، مَرَّ عَلٰى حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيعُ زَبِيبًا لَهُ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِمَّا اَنْ تَزِيدَ فِي السِّعْرِ، وَاِمَّا اَنْ تَرْفَعَ عَنْ سُوقِنَا

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو اپنی کشمش بازار میں فروخت کر رہے تھے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو آپ قیمت میں اضافہ کر دیں' یا پھر ہمارے

بازار سے اپنا سامان اٹھالیں۔

14906 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ يَبِيعُ الزَّبِيبَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَبِيعُ يَا حَاطِبُ؟ فَقَالَ: مُدَّيْنِ، فَقَالَ: تَبْتَاعُوْنَ بِاَبْوَابِنَا، وَاَفْنِيَتِنَا وَاَسْوَاقِنَا، تَقْطَعُوْنَ فِي رِقَابِنَا، ثُمَّ تَبِيعُوْنَ كَيْفَ شِئْتُمْ، بِعْ صَاعًا، وَاِلَّا فَلَا تَبِعْ فِي سُوقِنَا، وَاِلَّا فَسِيْرُوا فِي الْاَرْضِ وَاجْلِبُوا، ثُمَّ بِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں کشمش فروخت کرتے ہوئے پایا' تو فرمایا: اے حاطب! تم کیسے فروخت کررہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: دو مد' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ہمارے دروازوں' ہمارے محلوں اور ہمارے بازاروں میں فروخت کرتے ہو اور ہماری گردنیں کاٹ دیتے ہو' پھر تم جیسے چاہو فروخت کردیتے ہو' یا تو تم ایک صاع فروخت کرو' ورنہ پھر تم ہمارے بازار میں فروخت نہ کرو' تم زمین میں سفر کرو' مال لے کے آؤ' پھر اسے جیسے چاہو فروخت کرو۔

بَابُ: الْجُعْلُ فِي الْاٰبِقِ

باب: مفرور غلام کولانے کا معاوضہ

14907 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْاٰبِقِ يُوجَدُ فِي الْحَرَمِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ

✵✵ معمر نے عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرور غلام کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جو حرم کی حدود میں پایا گیا تھا' کہ (اُس کو لانے والے کو) دس درہم دیے جائیں۔

14908 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا وُجِدَ فِي الْمِصْرِ فَعَشَرَةٌ، وَاِذَا وُجِدَ خَارِجًا فَاَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا،

✵✵ ہشام نے' محمد بن سیرین کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح فرماتے ہیں: جب شہر میں غلام پایا جائے' تو دس درہم ملیں گے' اور جب شہر سے باہر پایا جائے' تو چالیس درہم دیے جائیں گے۔

14909 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ،

✵✵ یہی روایت اور سند کے ہمراہ قاضی شریح سے منقول ہے۔

14910 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ الْحَكَمُ: الْمُسْلِمُ يَرُدُّ عَلٰى اَخِيهِ

✵✵ امام شعبی نے' قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے' ثوری بیان کرتے ہیں: حکم فرماتے ہیں: مسلمان اپنے بھائی

کی طرف لوٹا دے گا (یا اس کے معاوضے کے سلسلے میں اپنے بھائی کی طرف رجوع کرے گا)۔

14911 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: اَتَيتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ بِاُبَاقٍ اَصَبْتُهُمْ بِالْعَيْنِ، فَقَالَ: اَلْاَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ، قُلْتُ: هٰذَا الْاَجْرُ، فَمَا الْغَنِيمَةُ؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا

✿✿ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مفرور غلام لے کر آیا جو مجھے ''عین'' کے پاس ملے تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اجر بھی ملے گا اور غنیمت بھی ملے گی میں نے کہا: یہ تو اجر ہے غنیمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: چالیس درہم۔

14912 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَضٰى فِیْ يَوْمٍ بِدِيْنَارٍ، وَفِیْ يَوْمَيْنِ دِيْنَارَيْنِ، وَفِیْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثَلَاثَةِ دَنَانِيرَ، فَمَا زَادَ عَلَى الْاَرْبَعَةِ، فَلَيْسَ لَهٗ اِلَّا اَرْبَعَةٌ

✿✿ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن کے فاصلے کے بارے میں ایک دینار دو دن کے بارے میں دو دینار تین دن کے بارے میں تین دینار اور چار دنوں سے زیادہ جو ہو اس کے بارے میں چار دیناروں کا فیصلہ دیا تھا۔

14913 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْمُسْلِمُوْنَ يَرُدُّ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

✿✿ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان ایک دوسرے کو لوٹا دیں گے (یا ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں گے۔)

بَابُ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ يَاْبِقُ مِمَّنْ اَخَذَهٗ

باب: جب مفرور غلام پکڑنے والے سے بھی بھاگ جائے

14914 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ عَبْدًا آبِقًا، فَاَبَقَ مِنْهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ

✿✿ اسماعیل نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی مفرور غلام کو پکڑ لیتا ہے اور پھر وہ غلام اس سے بھی بھاگ جاتا ہے تو امام شعبی نے فرمایا ہے: اس شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

14915 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَسِيْرَ بْنِ حَزْمٍ، اَوْ حَزْمِ بْنِ يَسِيْرَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَعَثَ اِلَیَّ مَوْلَایَ بِعَبْدٍ اَخَذَهٗ بِالسَّوَادِ احْتُفِلَ فِيهِ، فَاَبَقَ الْعَبْدُ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَضَمَّنَهٗ بِهٖ، فَاَتَيْنَا عَلِيًّا فَقَصَصْنَا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: كَذَبَ شُرَيْحٌ وَاَسَاءَ الْقَضَاءَ، يَحْلِفُ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ، لِلْعَبْدِ الْاَحْمَرِ، لَاَبَقَ اَبَقًا،

وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

٭٭ جابر بن حارث بیان کرتے ہیں: میرے آقا نے میری طرف ایک غلام بھیجا' جسے سیاہ فام لوگوں نے پکڑ لیا تھا' پھر وہ غلام وہاں سے مفرور ہو گیا' ہم نے یہ مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے اس شخص کو اس کی ضمان کا پابند کیا' پھر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں پورا واقعہ بیان کیا' تو انہوں نے فرمایا: شریح نے غلط کہا ہے اور اس نے بُرا فیصلہ دیا ہے' سیاہ فام غلام' سرخ غلام کے لئے حلف اٹھائے گا' کہ وہ مفرور ہو گیا ہے اور پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

14916 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ آبِقًا، فَهَرَبَ مِنْهُ قَالَ: اِنْ كَانَ اَخَذَ اَجْرًا ضَمِنَ، وَاِلَّا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

٭٭ ابن تیمی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو مفرور غلام کو پکڑتا ہے اور وہ غلام اس سے بھاگ جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ اس کا معاوضہ وصول کر چکا تھا' تو پھر وہ ضامن ہوگا' ورنہ اس پر ضمان نہیں ہوگا۔

بَابُ: النَّفَقَةُ عَلَى الْاٰبِقِ وَالضَّالَّةِ

باب: مفرور غلام' یا گمشدہ جانور پر خرچ کرنا

14917 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِی الرَّجُلِ يَجِدُ اللَّقِيطَ، ثُمَّ يُنْفِقُ عَلَيْهِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ مِنْ نَفَقَتِهِ شَيْءٌ اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ احْتَسَبَ بِهِ عَلَيْهِ

٭٭ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جسے کہیں بچہ پڑا ہوا ملتا ہے اور وہ اس پر خرچ کرتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس نے جو خرچ کیا ہے' اس میں سے اسے کچھ نہیں ملے گا' یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں وہ ثواب کی امید رکھے گا۔

14918 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "مَنْ اَحْيَى دَابَّةً فَهِيَ لَهُ يَقُوْلُ: اِذَا اَلْقَاهَا اَهْلُهَا"

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی جانور کو زندہ رکھے' تو وہ جانور اس کا شمار ہوگا' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے جب اس جانور کے مالکان اُسے ایک طرف ڈال گئے ہوں۔

14919 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحْيَى دَابَّةً فَهِيَ لَهُ

٭٭ قتادہ نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی جانور کو زندگی دے' وہ جانور اُس کا شمار ہوگا''۔

14920 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي رَجُلٍ وَّجَدَ دَابَّةً، فَعَلَفَهَا قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَهُ الْعَلَفَ، قَالَ دَاوُدُ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ لَهُ خَلَفٌ

✵✵ داؤد نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی جانور کو پاتا ہے اور اسے چارہ کھلاتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا تھا: ایسے شخص کو چارہ دیا جائے گا

داؤد بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔

14921 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ سَيَّبَ دَابَّةً فَاَخَذَهَا رَجُلٌ، فَاَصْلَحَ لَهَا قَالَ: قُضِيَ فِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ، اِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي كَلَإٍ وَّمَاءٍ، فَلَا شَيْءَ، وَاِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي مَفَازَةٍ، وَمَخَافَةٍ، فَالَّذِي اَصْلَحَ اِلَيْهَا اَحَقُّ بِهَا

✵✵ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی جانور کو چھوڑ دیتا ہے اور پھر کوئی اور شخص اسے پکڑ لیتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے' امام شعبی فرماتے ہیں: اس طرح کی صورت حال کے بارے میں پہلے ہی فیصلہ دیا جا چکا ہے: اگر تو چھوڑنے والے نے کسی ایسی جگہ پر چھوڑا تھا' جہاں گھاس اور پانی موجود تھا' تو پھر اس پر کوئی چیز لاگو نہیں ہوگی اور اگر بے آب و گیاہ جگہ پر چھوڑ دیا تھا' جہاں موت کا اندیشہ ہو' تو جس شخص نے جانور کی دیکھ بھال کی ہوگی' وہ اُس جانور کا زیادہ حق دار ہوگا۔

بَابُ: الَّذِي يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَهُوَ آبِقٌ

باب: جو شخص کوئی غلام خریدے' پھر پتہ چلے کہ وہ غلام مفرور ہے

14922 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَبَقَ غُلَامٌ لِرَجُلٍ فَعَلِمَ مَكَانَهُ آخَرُ، فَقَالَ: بِعْنِي غُلَامَكَ، فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ فَخَاصَمَهُ اِلَى شُرَيْحٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَسَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ: اَكُنْتَ اَعْلَمْتَهُ مَكَانَهُ ثُمَّ اشْتَرَيْتَهُ؟ فَرَدَّ الْبَيْعَ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمَهُ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کا غلام مفرور ہو گیا' پھر اسے پتہ چلا کہ وہ غلام دوسری جگہ پر ہے' تو اس نے کہا: تم اپنا غلام مجھے فروخت کر دو! پھر اس شخص نے وہ غلام خرید لیا اس کے بعد وہ شخص مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گیا' تو میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم نے اسے یہ بتایا تھا اور پھر اسے خریدا ہے' پھر انہوں نے اس سودے کو کالعدم قرار دے دیا' کیونکہ اس شخص نے اسے بتایا نہیں تھا۔

14923 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرور غلام کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

14924 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا آبِقًا غَرُورًا: إِنْ وَجَدَهُ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ، فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: هٰذَا غَرَرٌ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: هُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا وَجَدَهُ

٭٭ زکریا نے عامر شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص مفرور غلام دھوکے سے خرید لیتا ہے تو اگر وہ اس کو پائے یا اس کو نہ پائے (دونوں صورتوں میں عامر شعبی نے) اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ دھوکہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہب بن عقبہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی اس غلام کو پالے گا تو اسے اختیار ہوگا (یعنی اگر چاہے تو اس سودے کو ختم کردے)۔

بَابُ: الْكَرْىُ يَتَعَدّٰى بِهِ

باب: کرائے پر لی ہوئی چیز کے بارے میں زیادتی کر جانا

14925 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: مَنِ اكْتَرٰى فَتَعَدّٰى، فَهَلَكَ، فَلَهُ الْكِرٰى الْاَوَّلُ، وَالضَّمَانُ عَلَيْهِ، وَإِنْ سَلِمَ، فَلَا شَيْءَ إِلَّا الْكِرَاءُ الْاَوَّلُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: لَهُ الْكِرَاءُ الْاَوَّلُ، وَالضَّمَانُ، وَكِرَاءُ مَا تَعَدّٰى

٭٭ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کرائے پر کوئی چیز لے اور زیاتی کرے اور وہ چیز ہلاک ہو جائے تو اس پر کرائے کی ادئیگی بھی لازم ہوگی اور اس کا ضمان بھی لازم ہوگا اور اگر وہ چیز سلامت رہے تو اس پر صرف پہلا کرایہ ہی لازم ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس پر پہلا کرایہ اور ضمان اور جو زیادتی اس نے کی ہے اس کا معاوضہ بھی اس پر لازم ہوگا۔

14926 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ اَجِيرًا لِيَحْمِلَ عَلٰى ظَهْرِهِ شَيْئًا إِلٰى مَكَانٍ مَعْلُومٍ، فَزَادَ عَلَيْهِ فَغَرَّمَهُ شُرَيْحٌ بِقَدْرِ مَا زَادَ عَلَيْهِ بِحِسَابِ ذٰلِكَ "

٭٭ ہشام نے ابن سیرین کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو مزدور رکھتا ہے تا کہ وہ مزدور اپنی پشت پر سامان لاد کر متعین جگہ تک چلا جائے تو وہ شخص اس مزدور سے (طے شدہ صورت حال سے) زیادہ کام لے لیتا ہے تو قاضی شریح نے اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا جو اس حساب سے ہوگا جو اس نے مزدور سے زیادہ کام لیا ہے۔

14927 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَعَلَ شُرَيْحٌ عَلٰى رَجُلٍ تَعَدّٰى بِقَدْرِ مَا تَعَدّٰى

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس آدمی نے زیادتی تھی اُس کی زیاتی کی مقدار کے حساب سے قاضی شریح نے اس پر ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

14928 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الْمُكْتَرِي يُخَالِفُ قَالَ: اِذَا سَلِمَتِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْكِرَاءَ انِ، كِرَاءُ مَا وَقَّتَ، وَكِرَاءُ مَا زَادَ

٭٭ اشعث نے' حکم کے حوالے سے کرائے پر لینے والے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو طے شدہ چیز کے برخلاف کرتا ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر وہ چیز سلامت رہتی ہے' تو اس پر دو قسم کے کرائے (معاوضے) لازم ہوں گے' ایک وہ کرایہ جو اس نے طے کیا تھا اور ایک وہ کرایہ جو اس نے اضافی کام کروایا ہے۔

14929 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا اكْتَرَى رَجُلٌ مِنْ وَلَمْ يُسَمِّ مَا يَحْمِلُ، وَلَمْ يُوَقِّتْ قَالَ: يَحْمِلُ عَلَى الدَّابَّةِ مَا شَاءَ، وَلَا يَتَعَدَّى مَا يَرَى النَّاسُ اَنَّهُ يُحْمَلُ، وَيَرْدِفُ اِنْ شَاءَ، وَيَرْكُضُ كَمَا يَرْكُضُ النَّاسُ، فَاِنْ سَمَّى شَيْئًا لَمْ يَعْدُهُ، وَاِذَا اكْتَرَى دَابَّةً فَاَكْرَاهَا غَيْرَهُ ضَمِنَ، وَاِنْ كَانَ مِثْلَ شَرْطِهِ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کرائے پر کوئی چیز لے' اور یہ بات متعین نہ کرے کہ اس نے کیا لادنا ہے؟ اور وقت کا بھی تعین نہ کرے' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ جانور پر جو چاہے لاد سکتا ہے' البتہ عام طور پر لوگ جو چیزیں لادتے ہیں' وہ ان سے زیادہ نہیں لادے گا اور اگر وہ چاہے گا' تو اسے پیچھے بٹھالے گا اور وہ اس طرح اسے لے کر چلے گا' جس طرح لوگ لے کر چلتے ہیں' اسی طرح اگر وہ کوئی چیز متعین کر لیتا ہے' تو اس سے زیادہ نہیں کرے گا' جب وہ کرائے پر کوئی جانور لیتا ہے اور آگے کسی اور کو کرائے پر دے دیتا ہے' تو اس کا ضامن ہوگا اور اگرچہ یہ اس کی شرط کی مانند ہو۔

14930 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: اِذَا دَفَعَهَا اِلَى رَجُلٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا مِثْلَ شَرْطِهِ قَالَ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَلَا ضَمَانَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: جب آدمی نے' وہ چیز دوسرے شخص کے حوالے کر دی اور اس نے اس پر شرط کے مطابق سامان لاد دیا' تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور نہ ہی ضمان لازم ہوگا۔

14931 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: هُوَ ضَامِنٌ فِيمَا خَالَفَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كِرَاءٌ

٭٭ شیبانی نے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس شخص نے جو (طے شدہ صورت حال کے برخلاف) کیا ہے' اس کے بارے میں وہ ضامن ہوگا اور اس پر کرایہ لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُكْرِي الدَّابَّةَ فَيَمُوتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ اَوْ يَقْعُدُ فَلَا يَخْرُجُ

باب: جو شخص جانور کرائے پر دے اور راستے میں کسی جگہ وہ جانور مر جائے یا بیٹھ جائے اور نکل نہ پائے

14932 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا [illegible] يَوْمِ بِدِرْهَمٍ فَلَبِسَهُ شَهْرًا،

اِلَّا يَوْمَيْنِ قَالَ: يَاْخُذُ مِنْهُ اَجْرَ الْيَوْمَيْنِ لِاَنَّهُ مَنَعَهُ مَنْفَعَتَهُ، وَالْاَجْرَ، وَالدَّابَّةُ بِمَنْزِلَةِ ذٰلِكَ

٭٭ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص سے کپڑا کرائے پر لیتا ہے کہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک درہم ملے گا' پھر وہ ایک مہینہ اسے پہن کر رکھتا ہے' صرف دو دن نہیں پہنتا تو' ثوری کہتے ہیں وہ اس سے اُن دو دنوں کا معاوضہ بھی وصول کرے گا' کیونکہ اس نے اس شخص کو اس کی منفعت اور معاوضے سے روک دیا تھا' جانور کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

14933 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِيْ يُوجِبُ الْكِرَاءَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى مَكَّةَ، وَاِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: " وَرَاَيْتُ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ كِرَاءَيْنِ، كِرَاءً بِالضَّمَانِ، وَكِرَاءً بِغَيْرِ ضَمَانٍ يَشْتَرِطُونَهُ يَقُوْلُ: اِنْ مَاتَ فَكِرَائِي "

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد کوئی چیز کرائے پر دیتے تھے' جب کوئی شخص مکہ کی طرف جانے کے لئے نکلتا تھا' اگر وہ جانور وہاں تک پہنچنے سے پہلے مر جاتا' تو طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اہل مدینہ کو دیکھا ہے کہ وہ ایسی صورت میں' دو قسم کے کرایوں کے وصولی کے قائل ہیں' ایک ضمان کے حساب سے کرایہ اور ایک وہ کرایہ' جو بغیر ضمان کے ہو' وہ لوگ اس کی شرط عائد کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اگر یہ مر گیا تو مجھے کرایہ ملے گا۔

14934 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ اكْتَرٰى بَعِيْرًا، فَمَاتَ الرَّجُلُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ: اِنْ كَانَ الْبَعِيرُ يَرْجِعُ خَالِيًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَاَرٰى لَهُ قَدْرَ مَا رُكِبَ بَعِيرُهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اُونٹ کرائے پر لیتا ہے اور پھر اس شخص کا راستے میں انتقال ہو جاتا ہے' تو زہری نے فرمایا: اگر تو اونٹ خالی واپس آتا ہے' اس پر کوئی چیز لادی نہیں ہوتی' تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو اتنی مقدار میں کرایہ ملے گا' جتنی مقدار میں اس کے اونٹ پر سواری کی گئی تھی۔

14935 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اكْتَرٰى فَمَاتَ الْمُكْتَرِي فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ: هُوَ بِالْحِسَابِ

٭٭ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کرائے پر کوئی چیز لیتا ہے اور راستے میں کرائے پر لینے والے شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس حساب سے اس پر (کرائے کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

14936 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ دَابَّةً اِلٰى مَكَانٍ، فَقَضٰى حَاجَتَهُ دُوْنَ ذٰلِكَ الْمَكَانِ قَالَ: لَهُ مِنَ الْاَجْرِ بِقَدْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي انْتَهٰى اِلَيْهِ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی مخصوص جگہ تک جانے کے لئے جانور کرائے پر لیتا ہے اور پھر اس جگہ سے پہلے ہی اپنی ضرورت پوری کر لیتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس مخصوص جگہ کا ہی

معاوضہ ملے گا‘ جہاں تک جانے کا اس نے طے کیا تھا۔

14937 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: "اِذَا قُلْتُ: اَكْتَرِى اِلٰى مَكَانِ كَذَا لِطَعَامٍ لِیْ فَذَهَبَ الْكِرَاءُ مَعَهُ فَلَمْ يَحْمِلْهُ عَلٰى اِبِلِهٖ" قَالَ: لَهٗ اَجْرٌ مِثْلُهٗ فَذَكَرْتُهٗ لِمَعْمَرٍ فَقَالَ: يُرْضِيهِ بِقَدْرِ مَا عَنَاهُ

✵✵ سفیان بیان کرتے ہیں: جب میں یہ کہوں: میں فلاں جگہ تک‘ اپنے اس قسم کے اناج کو لے جانے کے لئے میں اسے کرائے پر لے رہا ہوں‘ تو کرائے والی چیز اس کے ساتھ چلی جائے گی‘ اور آدمی اسے اپنے اونٹ پر نہیں لادے گا‘ وہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو اس کی مثل معاوضہ ملے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ معمر سے کیا‘ تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کو اس مقدار سے راضی کر دے گا‘ جو اس کی مراد ہوگی۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَكْتَرِى عَلَى الشَّىْءِ الْمَجْهُولِ وَهَلْ يَجُوزُ الْكِرَاءُ اَوْ يَاْخُذُ مِثْلَهٗ مِنْهُ؟

باب: جب کوئی شخص کوئی مجہول چیز کرائے پر حاصل کرے تو کیا یہ کرایہ درست ہوگا؟ یا وہ اُس سے اِس کی مانند کچھ وصول کرے گا؟

14938 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِى رَجُلٍ يَكْتَرِى مِنْ رَجُلٍ اِلٰى مَكَّةَ وَيَضْمَنُ لَهُ الْكَرْىُ نَفَقَتَهٗ اِلٰى اَنْ يَبْلُغَ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يُوَقِّتَ اَيَّامًا مَعْلُومَةً، وَكَيْلًا مَعْلُومًا مِنَ الطَّعَامِ يُعْطِيهِ اِيَّاهُ كُلَّ يَوْمٍ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے: جو دوسرے شخص سے مکہ تک جانے کے لئے کرائے کے طور پر جانور حاصل کرتا ہے‘ اور وہ اس کے لئے کرائے کا ضامن ہو جاتا ہے اور وہ وہاں تک پہنچنے کے لئے خرچ کا ضامن بھی ہوتا ہے‘ تو ثوری نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے‘ جب تک وہ متعین دنوں کے بارے میں وضاحت نہیں کرتا اور اناج کی متعین مقدار کی وضاحت نہیں کرتا‘ جو وہ اس کو روزانہ دے گا۔

14939 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكْتَرِى الدَّابَّةَ كُلَّ يَوْمٍ بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ، قَالَ لِی: سَلْ عَنْهُ بِمَكَّةَ اِنْ لَقِيتَ مِنْ اُولٰئِكَ اَحَدًا، فَحَجَجْتُ فَلَمْ اَلْقَ اِلَّا حَمَّادَ بْنَ اَبِى حَنِيفَةَ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ، فَقَالَ: كَانَ اَبِى يُجِيزُهٗ، وَكَانَ يَنْكَسِرُ عَلَيْهِ فِى الْقِيَاسِ قَالَ: فَقُلْتُ: فَلِمَ يُجِيزُهٗ؟ قَالَ: لِاَنَّهٗ عَمَلُ النَّاسِ قَالَ: وَقَالَ: اِنَّ مَنْ لَمْ يَدَعِ الْقِيَاسَ فِى مَجْلِسِ الْقَضَاءِ لَمْ يَفْقَهْ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو جانور کا کرائے پر لیتا ہے کہ روزانہ کے اتنے [illegible] پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم

اس کے بارے میں' مکہ میں دریافت کرنا' اگر تمہاری اُن (اہل علم) میں سے کسی کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں حج کرنے کے لئے گیا' تو میری ملاقات صرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی' میں نے اُن سے اِس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میرے والد (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) اِسے درست قرار دیتے تھے اور وہ اس بارے میں قیاس کے برخلاف فتویٰ دیتے تھے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ اسے کیوں درست قرار دیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگوں کے عام معمول کا حصہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے' یا شاید حماد بن ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے) یہ فرمایا ہے: جو شخص مجلس قضاء میں قیاس کو ترک نہیں کرتا' اسے صحیح سمجھ بوجھ حاصل نہیں ہوتی۔

14940 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اكْتَرٰى دَابَّةً اِلٰى غَدٍ قَالَ: هِيَ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ

✵✵ امام عبدالرزاق نے' ثوری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اگلے دن تک کے لئے جانور کرائے پر لیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد صبح صادق تک کا وقت ہوگا۔

14941 - آثارِ صحابہ: اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كُـنَّا عِنْدَهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ، فَتَمَخَّطَ ثُمَّ مَسَحَ اَنْفَهُ بِثَوبِهٖ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْتَخِطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكِتَّانِ، لَـقَـدْ رَاَيْتُـنِـیْ وَاِنِّـیْ لَاَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَیَّ مِنَ الْجُوعِ، فَيَـجِـیْءُ الرَّجُلُ فَيَقْعُدُ عَلٰى صَدْرِی، فَاَقُوْلُ لَيْسَ بِیْ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ مِنَ الْجُوعِ قَالَ: وَقَالَ: "اِنِّیْ كُنْتُ اَجِيرًا لِابْـنِ عَـفَّانَ، وَابْنَةِ غَزْوَانَ عَلٰى عُقْبَةِ رِجْلِیْ وَشَبَعِ بَطْنِیْ - اَوْ قَـالَ: بِطَعَامِ بَطْنِیْ - اَخْدِمُهُمْ اِذَا نَزَلُوا، وَاَسُوقُ بِهِمْ اِذَا ارْتَحَلُوا " قَالَ: " فَـقَـالَـتْ يَـوْمًـا: لَتَـرْكَـبَنَّهُ قَائِمًا، وَلَتَرِدَنَّهُ حَافِيًا قَالَ: فَزَوَّجَنِيهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقُلْتُ: لَتَرِدِنَّهُ حَافِيَةً، وَلَتَرْكَبِنَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ " قَالَ: وَكَانَتْ فِيهِ مُزَاحَةٌ، يَعْنِیْ اَبَا هُرَيْرَةَ

✵✵ ہشام بن حسان نے' محمد بن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے جسم پر دو عمدہ کپڑے تھے' انہیں ناک آئی' تو انہوں نے اپنے کپڑے کے ذریعے ناک صاف کر لی' پھر بولے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ابوہریرہ کو یہ حیثیت دی کہ وہ عمدہ کپڑے کے ذریعے ناک صاف کرتا ہے' مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان گرا پڑا ہوتا تھا اور بھوک کی شدت کی وجہ سے مجھ پر بے ہوشی طاری ہوتی تھی' پھر کوئی شخص آتا تھا اور میرے سینے پر وزن ڈالتا تھا: (وہ یہ سمجھتا تھا: شاید مجھے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہے) تو میں یہ کہتا تھا: یہ صورت حال صرف بھوک کی وجہ سے ہے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: میں حضرت ابن عفان' اور بنت غزوان کے لئے مزدور کے طور پر کام کرتا رہا ہوں

اور میرا معاوضہ صرف کھانا ہوتا تھا' جب وہ لوگ پڑاؤ کرتے تھے' تو میں ان کی خدمت کرتا تھا' جب وہ لوگ روانہ ہوجاتے تھے تو میں ان کے جانور لے کر چلا کرتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن اس خاتون نے کہا: یا تو تم اس کھڑے ہوئے جانور پر سوار ہوجاؤ' یا پھر تم پیدل لے کر اسے چلو گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے میری شادی اُس خاتون کے ساتھ کروادی' تو میں نے کہا: اب یا تو تم پیدل اس کے ساتھ چلوگی' یا تو تم اس پر اس وقت سوار ہوگی' جب یہ کھڑا ہوا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مزاج میں مزاح کا عنصر پایا جاتا تھا۔

14942 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اكْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً اِلٰى اَرْضٍ مَعْلُومَةٍ، فَاَبٰى اَنْ يَخْرُجَ قَالَ: اِذَا جَاءَ تْ مَنْزِلَهٗ فَغَدَرَ فِيهَا لَمْ يَلْزَمْهُ الْكِرَاءُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے نقل کیا ہے' جو کسی متعین جگہ تک جانے کے لئے دوسرے سے جانور کرائے پر لیتا ہے اور پھر جانے سے انکار کردیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جب اس کی روانگی کا وقت آئے اور وہ اس بارے میں وعدہ خلافی کرے' تو اس پر کرایہ لازم نہیں ہوگا۔

14943 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَكْتَرِي بِالْكَفَالَةِ قَالَ: لَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا، اِذَا نَقَدَهٗ كِرَاءَهٗ كُلَّهٗ، وَكَانَ اِنَّمَا يُجَهِّزُهٗ كَرِيُّهٗ مِنْ مَالِهٖ، وَكَرِهَ اَنْ يَكُوْنَ كِرَاؤُهٗ نَسِيئَةً

٭٭ ہشام نے' حسن بصری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کفالت کی بنیاد پر کرائے پر چیز حاصل کرتا ہے' انہوں نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' جب وہ اسے نقد پورا کرایہ دیدے گا تو ٹھیک ہے' وہ اصل میں اس کا کرایہ اپنے مال میں سے ادا کرے گا' انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ اس کے کرائے کو اُدھار کیا جائے۔

14944 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ اكْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ اِلٰى مَكَّةَ فَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ نَفَقَتَهٗ قَالَ: اِنْ لَمْ يُعْطِهٖ وَرِقًا، فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا اَعْطَاهُ طَعَامًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص سے مکہ تک جانے کے لئے کرائے پر جانور لیتا ہے اور اس پر یہ شرط عائد کرتا ہے' اس کا خرچ اس کے ذمہ ہوگا' تو زہری فرماتے ہیں: اگر وہ اسے چاندی نہیں دیتا' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کہ اگر وہ اسے اناج دے دیتا ہے۔

بَابُ: ضَمَانُ الْاَجِيرِ الَّذِي يَعْمَلُ بِيَدِهٖ

باب: مزدور کا ضمان' جو اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتا ہے

14945 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَضْمَنُ كُلُّ عَامِلٍ اَخَذَ

اَجْرًا اِذَا ضَيَّعَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ: لَا يَضْمَنُ اِلَّا مَا اَعْنَتَ بِيَدِهِ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر کام کرنے والا شخص' جو معاوضہ وصول کرتا ہے' وہ چیز کو ضائع کر دے گا' تو اس کا ضامن ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے مجھ سے یہ کہا ہے: آدمی اس چیز کا ضامن ہوگا جس کے بارے میں وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتا ہے۔

14946 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَضْمَنُ كُلُّ اَجِيرٍ مُشْتَرِكٌ اِلَّا خَادِمَكَ، قَالَ: وَكَانَ حَمَّادٌ لَا يُضَمِّنُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ مُطَرِّفٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: يَضْمَنُ مَا اَعْنَتَ بِيَدِهِ

٭٭ ابوحمزہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر مشترک مزدور ضامن ہوگا' البتہ تمہارے خادم کا حکم مختلف ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حماد اِن میں سے کسی بھی چیز کا ضامن قرار نہیں دیتے ہیں

امام شعبی فرماتے ہیں: وہ اس چیز کا ضامن ہوگا' جس کے بارے میں وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کام کرتا ہے۔

14947 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ رَجُلًا يَعْمَلُ عَلٰى بَعِيرِهِ، فَضَرَبَ الْبَعِيرَ فَفَقَاَ عَيْنَهُ قَالَ: يَضْمَنُهُ

٭٭ امام شعبی نے' قاضی شریح کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص کو مزدور رکھتا ہے کہ وہ اس کے اونٹ کی دیکھ بھال کرے گا' پھر وہ اونٹ کو مار کر اس کی ایک آنکھ پھوڑ دیتا ہے' تو قاضی شریح فرماتے ہیں: وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

14948 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يُضَمِّنُ الْخَيَّاطَ، وَالصَّبَّاغَ، وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ احْتِيَاطًا لِلنَّاسِ

٭٭ یحییٰ بن العلاء نے' امام جعفر صادق کے حوالے سے' اُن کے والد (امام باقر) کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ درزی' رنگ کرنے والے' اور اس جیسے دیگر لوگوں کو ضامن قرار دیتے تھے' تا کہ دوسرے لوگوں کے لئے احتیاط ہو۔

14949 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَمَّنَ الصَّبَّاغَ الَّذِي يَعْمَلُ بِيَدِهِ

٭٭ بکیر بن عبداللہ بن اشج نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رنگریز کو' جو ہاتھ کے ذریعے کام کرتا ہے' ضامن قرار دیا ہے۔

14950 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، وَشُرَيْحًا، كَانَا يُضَمِّنَانِ الْاَجِيرَ

** جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح مزدور کو ضامن قرار دیتے تھے۔

14951 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ هُبَيْرَةَ، وَابْنَ اَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ سَفِينَةً، فَانْكَسَرَتْ، فَقُلْتُ: لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ، وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: يَضْمَنُ الْاَجِيرُ، قُلْتُ: فَاِنْ اَصَابَتْهَا صَاعِقَةٌ مِنَ السَّمَاءِ فَاحْتَرَقَتْ قَالَ: فَاَبْصَرَهَا ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ: لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

** معمر نے' ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابن ہبیرہ اور ابن ابولیلیٰ سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کشتی کرائے پر لے لیتا ہے اور پھر وہ ٹوٹ جاتی ہے' میں نے کہا: ایسے شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا؟ تو ابن ابولیلیٰ نے کہا: مزدور پر ضمان لازم ہوتا ہے' میں نے کہا: اگر اس پر آسمانی بجلی گر جائے اور اسے جلا دے؟

راوی کہتے ہیں: ابن ابی ہبیرہ اُسے دیکھ رہے تھے' وہ بولے: ایسی صورت میں اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

14952 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ، مِنَّا اَنَّهُ اشْتَرٰى مِرْكَنًا مِنْ نَجَّارٍ، فَاشْتَرٰى لَهُ مَنْ يَحْمِلُهُ فَحَمَلَهُ رَجُلٌ، فَبَيْنَا هُوَ يَمْشِي لَقِيَهُ كِسْفٌ، فَاخْتَصَمَا اِلٰى هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ فَقَضٰى عَلَيْهِ بِالْمِرْكَنِ "

** معمر نے خالد حذاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک بزرگ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے ایک بڑھئی سے ٹب خریدا' انہوں نے اس کو اٹھانے کے لیے ایک مزدور حاصل کیا' وہ شخص جا رہا تھا' اسی دوران راستے میں' وہ زمین میں دھنس گیا' ان دونوں نے اپنا مقدمہ ہشام بن ہبیرہ کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے اس شخص کے خلاف ٹب کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

14953 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلٌ - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: - فِي قَصَّارٍ شَقَّ ثَوْبًا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَقَّ ثَوْبًا، فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَوْ ثَمَنُهُ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ ثَمَنِهِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ قَالَ: وَاِنَّهُ لَا يَحِدُّ؟ قَالَ: وَلَا حَدَّ قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنِ اصْطَلَحُوا؟ قَالَ: اِذًا لَّا نُشَاجِرُ بَيْنَكُمْ

** ابن سیرین نے' قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اُن کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا کہ ایک کاٹنے والے نے اس کے کپڑے کو چیر دیا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: جو شخص کپڑے کو چیرے گا' وہ کپڑا اسے ملے گا اور کی مثل ادا کرنا اس پر لازم ہوگا' اس شخص نے کہا: یا اس کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اس کے نزدیک اس کی قیمت سے زیادہ پسندیدہ ہوگا' جس دن اُس نے اسے خریدا تھا۔

اس شخص نے کہا: اس کی کوئی حد نہیں ہوگی' انہوں نے جواب دیا: کوئی حد نہیں ہوگی' انہوں نے سوال کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ لوگ صلح کر لیتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: پھر ہم ان کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

14954 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ شَقَّ ثَوْبًا قَالَ: اِنْ كَانَ خَلِقًا رَفَاهُ، وَاِنْ كَانَ جَدِيدًا فَشَرْوَاهُ

❁❁ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کپڑا چیر دیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ پرانا کپڑا تھا' تو اس کو رفو کر دے گا اور اگر نیا کپڑا تھا تو اس کی مثل ادا کرے گا۔

14955 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ فِي قَصَّارٍ شَقَّ ثَوْبًا قَالَ: يُغَرَّمُ مَا نَقَصَ مِنْهُ، فَيَرُدُّهُ اِلَى صَاحِبِ الثَّوْبِ

❁❁ جابر نے' امام شعبی کے حوالے سے' مسروق کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کپڑا چیر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اس نے جو کمی کی ہے' اس حوالے سے جرمانے کا پابند ہوگا اور وہ اس کپڑے والے کو لوٹا دے گا۔

14956 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَيْهِ حَائِكٌ، وَرَجُلٌ دَفَعَ اِلَيْهِ غَزْلًا، فَاَفْسَدَ حِيَاكَتَهُ، فَقَالَ الْحَائِكُ: اِنِّي قَدْ اَحْسَنْتُ قَالَ: فَلَكَ مَا اَحْسَنْتَ وَلَهُ مِثْلُ غَزْلِهِ

❁❁ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح سے یہ بات نقل کی ہے: ایک جولاہے نے ان کے سامنے مقدمہ پیش کیا' ایک شخص نے اسے سوت کاتنے کے لئے دیا تھا' تو اس نے اس میں خرابی پیدا کر دی' جولاہے کا کہنا تھا کہ میں نے تو ٹھیک کام کیا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم نے جو ٹھیک کام کیا تھا' وہ تم لے لو اور اِسے اِس کے سوت کی طرح کا ایک اور دے دو۔

14957 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ كَانَا لَا يُضَمِّنَانِ الرَّاعِي

❁❁ معمر نے زہری اور ابن شبرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات چرواہے کو ضامن نہیں بناتے ہیں۔

14958 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي عَوْفٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: بَيْنَا رَجُلَانِ يَنْشُرَانِ ثَوْبًا اِذْ دَفَعَ رَجُلًا رَجُلٌ عَلَى الثَّوْبِ، فَخَرَقَهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اِنَّمَا اَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْحَجَرِ، فَجَعَلَهُ عَلَى الدَّافِعِ

❁❁ ابوعوف نے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ دو آدمیوں نے کپڑا پھیلایا' اسی دوران ایک شخص نے دوسرے کو دھکا دیا تو وہ اس کپڑے پر گرا اور وہ کپڑا پھٹ گیا' تو قاضی شریح نے کہا: تم اس طرح ہو' جس طرح پتھر ہوتا ہے' تو انہوں نے اسے دھکا دینے والے کے ذمہ کر دیا۔

14959 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ خَرَقَ اَحَدُهُمَا ثَوْبَ الْاٰخَرِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: رُقْعَةٌ مَكَانَ رُقْعَةٍ

❊❊ ہشیم بیان کرتے ہیں: سیار ابوالحکم نے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے دو آدمیوں نے مقدمہ پیش کیا' ایک نے دوسرے کا کپڑا پھاڑ دیا تھا' تو قاضی شریح نے فرمایا: کپڑے کی جگہ کپڑا ہوگا۔

14960 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ اَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْاَجِيرَ حَتّٰى صَاحِبَ الْفُنْدُقِ، وَهُوَ الَّذِى يُمْسِكُ لِلنَّاسِ دَوَابَّهُمْ بِالْاَجْرِ "

❊❊ محمد بن راشد نے' مکحول کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ مزدور کو ضامن قرار دیتے تھے' یہاں تک کہ صاحب فندق کو بھی ضامن قرار دیتے تھے' یہ وہ شخص تھا جو معاوضہ لے کر لوگوں کے جانوروں کو روک کر رکھتا تھا۔

14961 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ حَذَّاءٍ دَفَعْتُ اِلَيْهِ نَعْلًا يَحْذُوهَا بِغَيْرِ اَجْرٍ، فَاَسْرَعَتْ فِيهِ الشَّفْرَةُ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ ضَمَانًا، لِاَنَّهُ لَمْ يَاْخُذْ عَلَيْهَا اَجْرًا، فَاِنْ كُنْتُ اَعْطَيْتُهُ اَجْرًا فَقَدْ ضَمِنَ "

❊❊ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے موچی کے بارے میں دریافت کیا' جسے میں جوتا دیتا ہوں' کہ وہ کسی معاوضے کے بغیر اس کو سی دے' وہ اس میں تیزی سے چھری چلاتا ہے (اور اسے خراب کر دیتا ہے) تو ابراہیم نخعی نے اس پر ضمان کی ادائیگی کو لازم قرار نہیں دیا' کیونکہ اس نے اس کام کا معاوضہ وصول نہیں کرنا تھا' اگر اس نے اس کا معاوضہ وصول کرنا ہوتا' تو وہ شخص ضامن بھی ہوتا۔

14962 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي شَاةٍ دَفَعَهَا رَجُلٌ اِلٰى رَجُلٍ يُمْسِكُهَا لَهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّهَا فَلَتَتْ مِنِّي، فَقَالَ شُرَيْحٌ: بَيِّنَتُكَ اَنَّهَا سَبَقَتْكَ، وَاَنْتَ تَطْلُبُهَا، فَاتَّهَمَهُ

❊❊ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک بکری کے بارے میں مقدمہ پیش کیا گیا' جسے ایک شخص نے دوسرے کے حوالے کیا' تاکہ وہ اسے سنبھال کر رکھے' جب تک وہ شخص اس کے پاس واپس نہیں آجاتا (جب وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا) تو دوسرے شخص نے کہا: وہ تو میرے پاس سے چلی گئی ہے' تو قاضی شریح نے فرمایا: تم اس بات کا ثبوت فراہم کرو کہ وہ تم سے نکل گئی تھی' پھر تم نے اسے تلاش کرنے کی بھی کوشش کی تھی' تو قاضی شریح نے اس پر الزام عائد کیا (کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے)۔

14963 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا انْتَقَلَ الْبَعِيرَ بِحِمْلِهِ ضَمِنَ صَاحِبُهُ

❊❊ مطرف نے' امام شعبی کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اونٹ' اس کے وزن سمیت چلا جائے' تو (اس کی حفاظت سے) متعلقہ فرد ضامن ہوگا۔

14964 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " كَانُوا

يُضَمِّنُوْنَ الْاَجِيرَ، حَتّٰى اَنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَبْتَاعُ الشَّيْءَ فَيَقُوْلُ: اَسْرِحْ مَعَكَ غُلَامِي، فَيَقُوْلُ: لَا، فَيُعْطِيهِ الْاَجْرَ لِكَيْ يَضْمَنَ "

✸✸ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ مزدور کو ضامن قرار دیتے تھے' یہاں تک کہ ایک شخص کوئی چیز خریدتا تھا اور یہ کہتا تھا: اپنے ساتھ میرا غلام لے جاؤ' وہ یہ کہتا تھا: جی نہیں! پھر وہ اس کو معاوضہ دیتا ہے' تا کہ وہ ضامن ہو جائے۔

14965 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي ثَوْبٍ دَفَعْتُهَا اِلٰى صَبَّاغٍ، فَاحْتَرَقَ بَيْتُهُ، فَضَمَّنَهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ احْتَرَقَ بَيْتِي، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ بَيْتَهُ احْتَرَقَ اَكُنْتَ تَدَعُ لَهُ اَجْرَكَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاغْرَمْ لَهُ ثِيَابَهُ

✸✸ علی بن اقمر بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے کپڑے کے بارے میں مقدمہ پیش کیا' جو میں نے ایک رنگریز کو دیا تھا اور اس کے گھر میں آگ لگ گئی' تو قاضی شریح نے اسے ضامن قرار دیا' اس نے کہا: میرے تو گھر میں آگ لگ گئی تھی' قاضی نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر دینے والے کے گھر میں آگ لگ گئی ہوتی' تو کیا تم نے اپنا معاوضہ ترک کر دینا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی شرح نے فرمایا: تم اس کے کپڑے کا جرمانہ دو۔

14966 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ بَعْضُهُمْ يَسْتَبْضِعُ الْبِضَاعَةَ، فَيُعْطَى عَلَيْهِ الْاَجْرَ لِكَيْ يَضْمَنَهَا

✸✸ اعمش نے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کوئی سامان اٹھاتا تھا' تو اسے اس کا معاوضہ دیا جاتا تھا' تا کہ وہ اس کا ضامن رہے۔

14967 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وَسُئِلَ عَامِرٌ عَنْ صَاحِبِ بَعِيرٍ حَمَلَ قَوْمًا، فَغَرِقُوْا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

✸✸ اسرائیل نے جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے: عامر شعبی سے ایسے اونٹ والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو لوگوں کو لاد کر لے جاتا ہے اور وہ ڈوب جاتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَسْتَاْجِرُ الشَّيْءَ، هَلْ يُؤَاجِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ؟

باب: جب کوئی شخص کسی چیز کے عوض میں مزدور رکھے تو کیا وہ اس کو زیادہ معاوضہ دے سکتا ہے؟

14968 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، يَقُوْلُ لِمَعْمَرٍ: مَا كَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يَقُوْلُ: فِي رَجُلٍ اكْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ، ثُمَّ وَلَّاهُ آخَرَ وَرَبِحَ عَلَيْهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سِيرِيْنَ وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: كُلُّ اِخْوَانِنَا مِنَ الْكُوفِيِّيْنَ يَكْرَهُوْنَهُ

✸✸ امام عبدالرزاق [illegible] نا ہے: ابن سیرین یہ کہا کرتے تھے:

جب کوئی شخص دوسرے شخص سے کرائے پر کوئی چیز حاصل کرے اور پھر وہ دوسرے کو اس کا نگران بنا دے اور اس پر اسے منافع بھی دے تو معمر بیان کرتے ہیں :ایوب نے مجھے یہ بات بتائی ہے : انہوں ابن سیرین کو سنا: ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: کوفہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے تمام بھائی اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

14969 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَرِهَهُ مِنْهُمُ اثْنَانِ، وَرَخَّصَ فِيهِ اثْنَانِ، قُلْتُ: مَنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِى

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے سعید بن میتب اور سالم بن عبداللہ اور عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان حضرات میں سے دو حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور اس بارے میں دو حضرات نے رخصت دی ہے' میں نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

14970 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14971 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَسَاَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَاْجِرُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُؤَاجِرُهُ بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَحُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَرَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْرَهُونَهُ، اِلَّا اَنْ يُحْدِثَ فِيهِ عَمَلًا

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: وہ کسی کو مزدور رکھتا ہے' پھر اسے اس کے طے شدہ معاوضے سے زیادہ اجرت دے دیتا ہے' تو ثوری نے جواب دیا: عبیدہ نے' ابراہیم اور حصین کے حوالے سے' امام شعبی کے حوالے سے اور ایک شخص کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے : یہ سب حضرات (یعنی ابراہیم نخعی' امام شعبی اور مجاہد) اسے مکروہ قرار دیتے ہیں' البتہ اگر وہ اس میں کوئی نئی چیز (یعنی تبدیلی یا خرابی) پیدا کر دے' تو حکم مختلف ہوگا۔

14972 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14973 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِىْ اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَابْنِ سِيرِينَ، وَشُرَيْحٍ، وَالشَّعْبِيِّ، وَحَمَّادٍ اَنَّهُمْ كَرِهُوا اَنْ يَسْتَاْجِرَ الرَّجُلُ الْغُلَامَ، ثُمَّ يُؤَاجِرُهُ بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاْجَرَهُ "

٭٭ ابراہیم بن عمر نے' عبدالکریم ابوامیہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی، ابن سیرین، قاضی شریح، امام شعبی اور حماد کے

حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سب حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی کسی غلام کو مزدور رکھے اور پھر اسے اس سے زیادہ معاوضہ دے جو معاوضہ اُس نے اس کے ساتھ طے کیا تھا۔

14974 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ رِبًا

٭٭ شعبہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ سود ہے۔

14975 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ كَرِهَهُ، وَقَالَ: هُوَ لِصَاحِبِهِ

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ اس کے ساتھی کو ملے گا۔

14976 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ فِي الْخَيَّاطِ يَاْخُذُ الثَّوْبَ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ، ثُمَّ يُعْطِيهِ بِاَقَلِّ قَالَ: اِذَا عَابَهُ بِشَيْءٍ فَلا بَاْسَ بِهِ

٭٭ جابر نامی راوی نے امام ابوجعفر (یعنی امام باقر) کے حوالے سے درزی کے بارے میں نقل کیا ہے جو نصف یا ایک تہائی (درہم یا دینار) کے عوض میں کپڑا حاصل کرتا ہے اور پھر اسے اس سے کم میں دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر اس میں کوئی عیب ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14977 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالا: اِذَا اَكْرٰى رَجُلًا قَوْمًا، فَاكْتَرٰى لَهُمْ بِغَيْرِهِ بِاَدْنٰى مِمَّا اكْتَرٰى، وَخَرَجَ مَعَهُمْ فَحَلَّ بِهِمْ وَرَحَلَ، فَلا بَاْسَ بِهِ اِذَا عَمِلَ لَهُمْ عَمَلًا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلا

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے جبکہ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کچھ لوگوں کو کرائے پر حاصل کرے اور پھر وہ کسی اور کو اس سے کرائے پر دیدے وہ ان لوگوں کو ساتھ لے کر نکلے اور ان کو کھول دے اور پالان کھول دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب اس نے ان لوگوں کے لئے کام کیا ہو اگر اس نے کام نہیں کیا تو پھر نہیں ہوگا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ عَلٰى اَنْ يُجَرِّبَهُ فَيَهْلِكُ

باب: جب کوئی شخص کوئی چیز اس شرط پر خریدے کہ اس کو آزمائے گا اور پھر وہ چیز ہلاک ہو جائے؟

14978 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتُصِمَ

اِلٰی شُرَیْحٍ فِی رَجُلٍ سَاوَمَ بِقَوْسٍ عَلٰی اَنْ یَنْزِعَ، فَنَزَعَ بِهَا فَانْکَسَرَتْ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: مَنْ کَسَرَ عُودًا فَهُوَ لَهُ، وَعَلَیْهِ مِثْلُهُ قَالَ: اِنَّ صَاحِبَهَا قَدْ اَذِنَ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: اِلَّا اَنْ یَاْذَنَ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا گیا' جو ایسے شخص کے بارے میں تھا' جس نے کسی کے ساتھ کمان کے بارے میں بھاؤ طے کیا تھا' اس شرط پر کہ وہ اسے الگ کر دے' جب اس نے اسے الگ کیا' تو وہ ٹوٹ گئی قاضی شریح نے فرمایا: جس نے لکڑی کو توڑا ہے' یہ اس کی ہوگی اور اُس پر اِس کی مثل کی ادائیگی لازم ہوگی اس شخص نے کہا: اس کے مالک نے اس کی اجازت دی تھی' تو قاضی شریح نے کہا: البتہ اگر اس کے مالک نے اجازت دی ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14979 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ زَکَرِیَّا، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: سَاوَمَ عُمَرُ رَجُلًا بِفَرَسٍ، فَحَمَلَ عَلَیْهِ عُمَرُ فَارِسًا مِنْ قِبَلِهِ لِیَنْظُرَ اِلَیْهِ، فَعَطِبَ الْفَرَسُ، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ مَالُكَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ هُوَ مَالُكَ قَالَ: فَاجْعَلْ بَیْنِی وَبَیْنَكَ مَنْ شِئْتَ قَالَ: اجْعَلْ بَیْنِی وَبَیْنَكَ شُرَیْحًا الْعِرَاقِیَّ، فَاَتَیَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ هٰذَا قَدْ رَضِیَ بِكَ، فَقَصَّ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ شُرَیْحٌ لِعُمَرَ: خُذْ بِمَا اشْتَرَیْتَ، اَوْ رُدَّ کَمَا اَخَذْتَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَهَلِ الْقَضَاءُ اِلَّا ذٰلِكَ؟ فَبَعَثَهُ عُمَرُ قَاضِیًا، وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ بَعَثَهُ

٭٭ ابن عیینہ نے زکریا کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے ساتھ گھوڑے کا سودا طے کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک گھڑسوار کو سوار کرایا' تا کہ اس گھوڑے کا جائزہ لیں' تو وہ گھوڑا بیٹھ گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تمہارا مال ہے' دوسرے نے کہا: یہ تمہارا مال ہے' پھر اس نے کہا: آپ میرے اور اپنے درمیان جسے چاہیں ثالث بنالیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یا اس شخص نے) کہا: میرے اور اپنے درمیان شریح عراقی کو ثالث بنالیں' یہ دونوں حضرات' قاضی شریح کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص آپ سے راضی ہوا ہے' پھر انھوں نے پورا واقعہ قاضی صاحب کو سنایا' تو قاضی شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے جس چیز کے عوض میں اسے خریدنا تھا' اس کے عوض میں اس کو حاصل کر لیں' یا پھر اسے لوٹا دیں' جس طرح آپ نے لیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ بھی ہوسکتا ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قاضی کے طور پر بھجوایا' یہ وہ پہلا موقع تھا جب انہیں قاضی بنا کر بھیجا گیا۔

بَابٌ: فَسَادُ الْبَیْعِ اِذَا لَمْ یَکُنِ النَّقْدُ جَیِّدًا، وَهَلْ یَشْتَرِی بِنَقْدٍ غَیْرِ جَیِّدٍ؟

باب: جب نقدی عمدہ نہ ہو' تو اس وجہ سے سودے کا فاسد ہو جانا

کیا کوئی شخص کسی ایسی نقدی کے عوض میں خرید سکتا ہے' جو عمدہ نہ ہو؟

14980 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ فِی رَجُلٍ سَلَّفَ رَجُلًا دِیْنَارًا اَوْ دَرَاهِمَ فِی طَعَامٍ فَوَجَدَ الدَّرَاهِمَ زُیُوفًا قَالَ: "اَلْبَیْعُ فَاسِدٌ، وَاِنْ سَلَّفْتَ رَجُلًا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فِی فِرْقَیْنِ: حِنْطَةٌ وَشَعِیرٌ، فَوَجَدَ خَمْسَةً

زُيُوفًا، فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ لِأَنَّكَ لَا تَدْرِي، الشَّعِيرُ هِيَ أَمِ الْحِنْطَةُ، فَإِنْ فَرَّقَهُمَا خَمْسَةً فِي بُرٍّ وَخَمْسَةً فِي شَعِيرٍ، فَوَجَدَ فِيهَا زُيُوفًا رَدَّ الَّذِي وَجَدَ لَهُ الزُّيُوفَ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو دوسرے شخص کے ساتھ ایک دینار یا چند دراہم میں اناج کے بارے میں بیع سلف کرتا ہے اور پھر ان درہموں کو کھوٹے پاتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: یہ سودا فاسد ہوگا اگر تم نے کسی شخص کے ساتھ دو فرق (ماپنے کے مخصوص پیمانے) کے بارے میں دس درہم کی بیع سلف کی جو گندم اور جو کے بارے میں ہو پھر وہ شخص پانچ درہموں کو کھوٹا پائے تو یہ سودا فاسد شمار ہوگا کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ یہ جو کا معاوضہ بنتے ہیں یا گندم کا معاوضہ بنتے ہیں اور اگر وہ ان دونوں کو الگ الگ کر کے دے کہ پانچ درہم گندم کے عوض میں ہیں اور پانچ درہم جو کے عوض میں ہیں تو پھر جس میں بھی آدمی کھوٹے سکے پائے گا اس سے متعلق سودا کالعدم شمار ہوگا جس سودے کے سکے کھوٹے تھے۔

14981 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا دِينَارَيْنِ فِي حُلَّةٍ بِذَرْعٍ مَعْلُومٍ، فَجَاءَ بِأَحَدِ الدِّينَارَيْنِ زَائِفًا قَالَ: يَرُدُّ الْبَيْعَ، وَلَوْ كَانَ طَعَامًا حَسُنَ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَهُ وَيَدَعَ بَعْضَهُ، وَإِذَا سَلَّفْتَ دَرَاهِمَ فِي شَيْءٍ إِلَى أَجَلٍ فَكَانَ فِي دَرَاهِمِكَ زَائِفٌ، رُدَّتْ عَلَيْكَ وَسَقَطَ مِنَ الْبَيْعِ بِقَدْرِ مَا رُدَّ عَلَيْكَ بِحِسَابِ ذَلِكَ، وَكَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ الطَّيِّبَةِ عَلَى حِسَابِ مَا سَلَّفْتَ فِيهِ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں بات نقل کی ہے: جو دوسرے شخص کے ساتھ کسی حلے کے بارے میں جس کا حجم متعین ہو دو دینار کے عوض میں بیع سلف کرتا ہے پھر دو دیناروں میں سے ایک دینار کھوٹا ہوتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: وہ سودا کالعدم ہوگا اور اگر وہ اناج ہو تو بہتر یہ ہے کہ آدمی اس کا کچھ حصہ لے اور کچھ حصہ ترک کر دے اور جب تم نے کسی چیز کے حوالے سے درہموں کے عوض بیع سلف کی ہو جو متعین مدت تک ہو اور پھر تمہارے درہموں میں سے کوئی کھوٹا ہو تو وہ تمہیں واپس کر دیا جائے گا اور سودے میں سے اتنی چیز کم ہو جائے گی اور اس کے حساب سے تمہیں وہ چیز واپس کر دی جائے گی اور جو ٹھیک درہم باقی بچیں گے اس حساب سے تمہارا سودا درست ہوگا جو تم نے بیع سلف کی تھی۔

14982 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا قَالَ: بِعْنِي ثَوْبَكَ هَذَا بِهَذِهِ الْمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَلَمَّا دَفَعَ الدَّرَاهِمَ إِذَا هِيَ زُيُوفٌ قَالَ: يَلْزَمُهُ الْبَيْعُ وَيَغْرَمُ لَهُ دَرَاهِمَ جِيَادًا "، قَالَ الثَّوْرِيُّ: "إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: بِعْنِي سِلْعَتَكَ بِهَذِهِ الدَّرَاهِمِ، وَأَرَاهَا إِيَّاهُ وَهِيَ طَيِّبَةٌ عُيُونًا، وَهِيَ نَاقِصَةٌ، فَلَا بَأْسَ إِذَا أَرَيْتَهَا إِيَّاهُ"

✵✵ ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: تم اپنا یہ کپڑا مجھے ان ایک سو درہم کے عوض میں فروخت کر دو اور جب وہ درہم حوالے کرے تو وہ کھوٹے ہوں تو ثوری فرماتے ہیں: یہ سودا لازم ہوگا اور وہ شخص دوسرے فریق کو عمدہ درہم دینے کا پابند ہوگا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: ان دراہم کے عوض میں اپنا سامان مجھے فروخت کر دو اور وہ ان دراہم کو اس شخص کو دکھا دے اور وہ دیکھنے میں عمدہ نظر آتے ہوں لیکن ناقص ہوں تو جب تم نے اس شخص کو وہ دراہم دکھا دیے

تو پھر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

14983 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: " الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ زَافَتْ عَلَيْهِ وَرِقُهُ فَلَا يَخْرُجْ يُحَالِفِ النَّاسَ عَلَيْهَا اَنَّهَا طُيُوبٌ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: مَنْ يَبِيعُنِي بِهَذِهِ الزُّيُوفِ سُحْقَ ثَوْبٍ "

٭٭ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا' سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا' جس شخص کی چاندی کھوٹی ہو تو وہ اس لیے نہ نکلے کہ لوگوں کو اس بارے میں گواہ بنالے کہ یہ عمدہ ہیں' بلکہ اسے یہ کہنا چاہیے: کون شخص اِن کھوٹے درہموں کے عوض کپڑا مجھے فروخت کرے گا۔

14984 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: نَهَى عُمَرُ عَنِ الْوَرِقِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ اَوِ الزُّبَيْرُ: اِنَّهَا تُزَيِّفُ عَلَيْنَا الْاَوْرَاقَ فَنُعْطِي الْخَبِيثَ، وَنَاْخُذُ الطِّيبَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، وَلَكِنِ انْطَلِقْ اِلَى الْبَقِيعِ فَبِعْ وَرِقَكَ بِثَوْبٍ اَوْ عَرْضٍ، فَاِذَا قَبَضْتَ وَكَانَ ذَلِكَ، فَبِعْهُ وَاهْضِمْ مَا شِئْتَ، وَخُذْ مَا شِئْتَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی (کے لین دین) سے منع کیا ہے' البتہ جب برابر' برابر ہو تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ' یا شاید حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ ہمارے لئے چاندی کو کھوٹا کروا رہے ہیں' ہم خراب چیز دیں گے اور پاکیزہ چیز حاصل کرلیں گے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! بلکہ تم بازار جاؤ اور تم کپڑے' یا کسی اور سامان کے عوض میں فروخت کردو' پھر جب تم وہ چیز قبضے میں لے لوگے' پھر تم اسے فروخت کرو' اس میں سے جس حصے کو چاہو رکھو اور جس حصے کو چاہو دے دو۔

14985 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ مَيْمُونُ بْنُ اَبِي شَبِيبٍ اِذَا وَقَعَ فِي يَدِهِ دِرْهَمٌ زَائِفٌ كَسَرَهُ، وَقَالَ: لَا يُغَرُّ بِكَ مُسْلِمٌ

٭٭ منصور نے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میمون بن ابوشبیب کے ہاتھ میں جب کوئی کھوٹا درہم آجاتا تھا' تو وہ اسے توڑ دیتے تھے اور فرماتے تھے: تمہارے ذریعے کوئی مسلمان دھوکے کا شکار نہیں ہوگا۔

14986 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: رَاَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ اَتَى السُّوقَ وَمَعَهُ دِرْهَمٌ زَائِفٌ، فَقَالَ: مَنْ يَبِيعُنِي عَيْنًا طَيِّبًا بِدِرْهَمٍ خَبِيثٍ، فَاشْتَرَى وَلَمْ يَشْهَدْ وَذَكَرَ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ اِذَا بَيَّنَهُ

٭٭ ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: میں نے صفوان بن محرز کو دیکھا وہ بازار آئے ان کے پاس ایک کھوٹا درہم تھا انہوں نے کہا: کون شخص اس خراب کے درہم کے عوض میں مجھے عمدہ چیز فروخت کرے گا؟ پھر انہوں نے ایک چیز خرید لی اور (کسی

کو) گواہ نہیں بنایا۔

ثوری نے ابن عون کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی اس کے کھوٹے ہونے کو بیان کر دے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ، وَالْمُلَامَسَةِ

باب: بیع منابذہ، بیع ملامسہ

14987 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، اَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، يَشْتَمِلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ، وَالْاٰخَرُ اَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، يُفْضِيْ بِفَرْجِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ " وَالْمُنَابَذَةُ: اَنْ يَقُوْلَ: اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَالْمُلَامَسَةُ: اَنَّ يُمْسِكَ بِيَدِهٖ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ، اِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ "، قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ: يَعْنِيْ يُبْرِزُ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ مِثْلَ الِاضْطِبَاعِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِلَّا اَنَّ الِاضْطِبَاعَ بِجَمْعِ الثَّوْبِ تَحْتَ اِبْطِهٖ

✵✵ عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے سودوں اور دو قسم کے لباس سے منع کیا ہے' جہاں تک دو قسم کے لباس کا تعلق ہے' تو ان میں سے ایک اشتمال صماء ہے' جب آدمی ایک کپڑے کو لپیٹ لیتا ہے اور اس کے دونوں کنارے اپنے بائیں کندھے پر رکھ لیتا ہے اور دائیں کندھے کو ظاہر رکھتا ہے' دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر یوں لپیٹ لے کہ اس کے جسم پر اس کپڑے کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو' اور اس کی شرم گاہ بھی بے پردہ ہو رہی ہو' جہاں تک دو قسم کے سودے کا تعلق ہے' تو وہ منابذہ اور ملامسہ ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) منابذہ یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: جب میں کپڑا اچھینکوں گا' تو سودا طے ہو جائے گا۔

ملامسہ یہ ہے: جب اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے پکڑ لیا اور اسے (یعنی کپڑے کو) نہ پھیلائے گا اور نہ الٹائے گا' جب وہ اسے چھو لے گا' تو سودا لازم ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوبکر (یعنی ابن شہاب زہری) سے دریافت کیا: اس کا اپنے دائیں پہلو کو ظاہر کرنا' اُسی طرح ہے' جس طرح احرام لپیٹا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن احرام لپیٹتے ہوئے کپڑے کا کچھ حصہ بغل کے نیچے ہوتا ہے۔

14988 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، اَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، مُفْضِيًا بِفَرْجِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ "

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے دو قسم کے لباس اور دو قسم کے سودوں سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) جہاں تک دو قسم کے لباس کا تعلق ہے' تو ان میں سے ایک اشتمال صماء ہے اور دوسرا یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر یوں لپیٹے کہ اس کی شرم گاہ بے پردہ ہو رہی ہو۔

جہاں تک قسم کے سودوں کا تعلق ہے' تو وہ منابذہ اور ملامسہ ہیں۔

14989 - حدیث نبوی: اَخْبَـرَنَـا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: "نَهَـى رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: اللِّمَاسُ وَالنِّبَاذُ، وَاللِّمَاسُ اَنْ يَلْمِسَ الثَّوْبَ، وَالنِّبَاذُ اَنْ يُلْقِيَ الثَّوْبَ "

٭٭ عبدالرحمٰن اعرج نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے دو قسم کے سودوں' لماس اور نباذ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) لماس سے مراد یہ ہے: آدمی کپڑے کو چھو لے' اور نباذ سے مراد یہ ہے: آدمی کپڑا ڈال دے (اس سے مراد ملامسہ اور منابذہ ہی ہیں)۔

14990 - حدیث نبوی: اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، كَذَا قَالَ، وَالصَّوَابُ، عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ - اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: نَهَى رَسُـولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ، وَالْمُنَابَذَةُ هُوَ اَنْ يَطْرَحَ الثَّوْبَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ اَنَّ يُقَلِّبَهُ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِ "

٭٭ ابن شہاب نے' عمرو بن سعد بن ابی وقاص کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' تاہم درست یہ ہے: عمر بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے منابذہ اور ملامسہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھو لیا جائے' اس کی طرف دیکھا نہ جائے' اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی

14988-صحيح البخاري - كتاب مواقيت الصلاة' باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس - حديث:568' صحيح مسلم - كتاب البيوع' باب إبطال بيع الملامسة والمنابذة - حديث:2861'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب حظر بيعتان - حديث: 3951'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النهي عن المنابذة والملامسة - حديث:2518'سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في بيع الغرر - حديث:2950'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب اللباس والزينة' ما كره من اللباس - حديث:24698'المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' باب المبايعات المنهي عنها من الغرر وغيره - حديث:575'السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك - باب النهي عن بيع الملامسة والمنابذة' حديث:10181'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب البيوع' الملامسة والمنابذة - حديث:3579'

سودا کرتے ہوئے کپڑے کو دوسرے کی طرف ڈال دے اس سے پہلے کہ وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھے یا اس کا جائزہ لے۔

14991 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ مِینَاءَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: "نُهِیَ عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَیْنِ، فَاَمَّا الْیَوْمَانِ: فَیَوْمُ الْفِطْرِ وَیَوْمُ النَّحْرِ، وَاَمَّا الْبَیْعَتَانِ: فَالْمُلَامَسَةُ، وَالْمُنَابَذَةُ" اَمَّا الْمُلَامَسَةُ: فَاَنْ یَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثَوْبَ صَاحِبِهٖ بِغَیْرِ نَشْرٍ، وَالْمُنَابَذَةُ: اَنْ یُنْبَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهُ اِلَى الْاٰخَرِ، وَلَمْ یَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا اِلٰى ثَوْبِ صَاحِبِهٖ، وَاَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُفْضِیًا "، قَالَ عَمْرُو: اِنَّهُمْ یَرَوْنَ اَنَّهُ اِذَا خَمَّرَ فَرْجَهُ فَلَا بَاْسَ، وَاَمَّا اللِّبْسَةُ الْاُخْرَى، فَاَنْ یُلْقِیَ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ، وَخَارِجَهُ عَلٰى اِحْدَى عَاتِقَیْهِ یُبْرِزُ صَفْحَةَ شِقِّهٖ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے عطاء بن میناء کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''دو دن کے روزوں سے' اور دو طرح کے لباس سے منع کیا گیا ہے''۔

جہاں تک دو دنوں کا تعلق ہے' تو ایک عید الفطر کا دن اور دوسرا عید قربان کا دن ہے' جہاں تک دو قسم کے سودوں کا تعلق ہے' تو وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں۔

ملامسہ یہ ہے: سودا کرنے والے فریقوں میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو کھولے بغیر چھولے اور منابذہ یہ ہے کہ ان دونوں میں سے' ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو ڈال دے اور ان دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کے کپڑے کا جائزہ نہ لے۔

جہاں تک دو طرح کہ لباس کا تعلق ہے' تو ایک یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر یوں لپیٹ لے کہ وہ بے پردہ ہو رہا ہو

عمرو کہتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب آدمی اپنی شرم گاہ ڈھانپ لے گا' تو پھر اس طرح کپڑا لپیٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے جہاں تک دوسری قسم کے کپڑے کا تعلق ہے' تو وہ یہ ہے کہ آدمی اپنی چادر کا اندرونی حصہ ڈالے اور بیرونی حصہ ایک کندھے پر رکھے اور وہ اپنے ایک پہلو کو نمایاں رکھے۔

14992 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: وَاِنْ جَمَعَ بَیْنَ طَرَفَیْ ثَوْبِهٖ عَلٰى شِقِّهِ الْاَیْمَنِ قَالَ: مَا رَاَیْتُهُمْ اِلَّا یَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو سے دریافت کیا: اگر وہ کپڑے کے دونوں کنارے اپنے دائیں کندھے پر رکھ لے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اسے بھی مکروہ قرار دیتے ہیں۔

بَابٌ: بَیْعُ الْمُرَابَحَةِ

باب: بیع مرابحہ

14993 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ فِی رَجُلٍ اشْتَرَى مِائَةَ ثَوْبٍ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَرَدَّ مِنْهَا ثَوْبًا قَالَ:

لَا يَبِيعُهَا مُرَابَحَةً

✱✱ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو ایک ہزار درہم کے عوض میں' ایک سو کپڑے خریدتا ہے اور ان میں سے ایک کپڑا واپس کر دیتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ مرابحہ کے طور پر اسے فروخت نہیں کرے گا۔

14994 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي سِلْعَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَامَ نِصْفُهَا عَلٰى اَحَدِهِمَا بِمِائَةٍ، وَقَامَ نِصْفُهَا عَلَى الْاٰخَرِ بِخَمْسِينَ، فَبَاعَاهَا مُرَابَحَةً فَلِصَاحِبِ الْمِائَةِ الثُّلُثَانِ مِنَ الرِّبْحِ، وَلِصَاحِبِ الْخَمْسِينَ ثُلُثُ الرِّبْحِ، وَكَذٰلِكَ اِنْ بَاعَا بِرِبْحِ ده دوازده، وَاِنْ بَاعَاهُ مُسَاوَمَةً فَرَاْسُ الْمَالِ، وَالرِّبْحُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ "

✱✱ ثوری نے' ایسے سامان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے اور پھر اس کا نصف ان میں سے ایک شخص کے ذمے ایک سو کے عوض میں قائم ہو جاتا ہے اور دوسرا نصف دوسرے کے ذمہ پچاس کے عوض میں قائم ہو جاتا ہے' تو وہ ایک سو والے کو مرابحہ کے طور پر وہ چیز فروخت کر دیتا ہے' جو منافع کا دو تہائی بنتا ہے اور پچاس والے کے لئے ایک تہائی ہوگا' اسی طرح اگر وہ دونوں اس منافع کو مرابح کے طور پر فروخت کرتے ہیں' تو اگر وہ دونوں اس کو بولی کے ساتھ فروخت کرتے ہیں' تو اصل مال ہوگا اور منافع ان دونوں کے درمیان نصف' نصف تقسیم ہوگا۔

14995 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ الْحَكَمُ وَالشَّعْبِيُّ عَنْ سِلْعَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَامَتْ عَلٰى اَحَدِهِمَا بِمَا قَامَتْ عَلَى الْاٰخَرِ، فَبَاعَاهَا مُرَابَحَةً، قَالَ الْحَكَمُ: الرِّبْحُ نِصْفَانِ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: الرِّبْحُ عَلٰى رَاْسِ الْمَالِ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَاِنْ كَانَا بَاعَا مُسَاوَمَةً، فَرَاْسُ الْمَالِ وَالرِّبْحُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ، وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلَى الثَّوْرِيِّ

✱✱ ثوری بیان کرتے ہیں: حکم اور امام شعبی سے' ایسے سامان کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو دو آدمیوں کے درمیان ہوتا ہے' ان میں سے ایک پر جو چیز قائم ہوتی ہے' وہ دوسرے پر بھی قائم ہو جاتی ہے' وہ اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کر دیتا ہے' تو حکم کہتے ہیں: منافع دونوں میں تقسیم ہوگا۔

امام شعبی کہتے ہیں: منافع اصل کے اعتبار سے ہوگا' امام شعبی کہتے ہیں: اگر ان دونوں نے برابری کی سطح پر تقسیم کیا ہو' تو اصل مال ہوگا اور منافع دونوں کے درمیان نصف تقسیم ہوگا' امام شعبی کا قول ثوری کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

14996 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فَاِذَا ابْتَعْتَ ثَوْبًا بِمِائَةٍ، ثُمَّ غَلِطْتَ، فَقُلْتَ: ابْتَعْتَ بِخَمْسِينَ وَمِائَةٍ، وَرِبْحُكَ خَمْسِينَ، ثُمَّ اطَّلَعَ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَلْقَى الْخَمْسِينَ وَرِبْحَهَا، وَيَكُوْنُ لَهُ الْمِائَةُ وَرِبْحُهَا يَقُوْلُ: ثُلُثَيِ الرِّبْحِ

✱✱ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم ایک سو کے عوض میں کوئی کپڑا خرید لو اور پھر تمہیں غلطی ہو جائے اور تم کہو: میں نے ڈیڑھ سو کے عوض میں خریدا ہے' تو تمہیں پچاس کا فائدہ ہو' پھر وہ شخص اس پر مطلع ہوا' وہ پچاس ڈال دے اور اس کا منافع بھی ڈال دے' اور یوں اس شخص کو ایک سو ملیں گے اور اس کا منافع ملے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ دو تہائی منافع ہوگا۔

14997 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ: فِی رَجُلٍ قِیلَ لَهُ: بِکَمِ ابْتَعْتَ هٰذَا الْعَبْدَ قَالَ: بِمِائَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَکَ رِبْحُ عَشَرَةٍ، ثُمَّ جَاءَهُ الْبَیِّنَةُ اَنَّهُ اَخَذَهُ بِخَمْسِینَ قَالَ: فَاِنْ لَمْ یُنْکِرْ اَخَذَ الْخَمْسِینَ وَنِصْفَ الرِّبْحِ، وَاِنْ اَنْکَرَ رَدَّ عَلَیْهِ الْبَیْعَ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جسے کہا جاتا ہے: تم نے یہ غلام کتنے کے عوض میں خریدا ہے؟ وہ کہتا ہے: ایک سو میں تو وہ شخص کہتا ہے: تمہیں دس کا منافع ملتا ہے پھر وہ شخص ثبوت فراہم کر دیتا ہے کہ اس نے پچاس کے عوض میں اسے حاصل کیا تھا' ثوری کہتے ہیں: اگر تو وہ انکار نہیں کرتا' تو وہ پچاس درہم اور نصف منافع وصول کر لے گا اور اگر وہ انکار کر دیتا ہے' تو سودے کو کالعدم کر دے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ یَشْتَرِی بِنَظِرَةٍ، فَیَبِیعُهُ مُرَابَحَةً

باب: جب کوئی شخص ادھار کے طور پر کوئی چیز خریدا ہے پھر اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کر دیتا ہے

14998 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ، فِی رَجُلٍ اشْتَرٰی مَتَاعًا نَظِرَةً، ثُمَّ بَاعَهُ مُرَابَحَةً، ثُمَّ اطَّلَعَ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: لَهُ مِثْلُ نَقْدِهِ، وَمِثْلُ اَجَلِهِ قَالَ: وَقَالَ اَصْحَابُنَا: هُوَ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ، فَاِنِ اسْتَهْلَکَ الْمَتَاعَ فَهُوَ بِالنَّقْدِ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی سامان ادھار خریدتا ہے' اور پھر مرابحہ کے طور پر اسے فروخت کر دیتا ہے' پھر وہ اس پر مطلع ہوتا ہے' تو ثوری بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین کو قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کو اس کے نقد کی مانند ملے گا اور اس کی متعین مدت کی مثل اس کا حق ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: اس شخص کو اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے گا تو اسے حاصل کر لے گا اور اگر چاہے گا' تو ترک کر دے گا اور اگر وہ سامان ہلاک ہو جاتا ہے' تو پھر وہ نقد ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

14999 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: لَهُ مِثْلُ نَقْدِهِ، وَمِثْلُ اَجَلِهِ

✵✵ ہشام نے' محمد (بن سیرین) کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس شخص کو اس کے نقد کی مانند اور اس کی مدت کی مانند حق ہوگا۔

15000 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ قَالَ: اِذَا اَخَذْتَ مَتَاعًا نَظِرَةً، اَوْ اَنْظَرَکَ صَاحِبُکَ، فَبِعْتَهُ مُرَابَحَةً، فَاَعْلِمْ بَیْعَکَ مِثْلَ الَّذِی تَعْلَمُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: لَوْ کَتَمْتَهُ ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَیْهِ، کَانَ لَهُ مِثْلُ الَّذِی اَبْیَعَهُ مِنَ النَّظِرَةِ

✵✵ معمر نے' ابراہیم کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کوئی سامان مہلت کے ساتھ حاصل

کرو یا تمہارا ساتھی تمہیں مہلت دیدے اور پھر تم اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کردو تو تم فروخت کرنے والے کو اس چیز کے بارے میں بتادو جس کو تم جانتے ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اگر تم نے اُسے اُس سے چھپایا اور وہ شخص اس پر مطلع ہو گیا' تو اسے اس کی مانند ملے گا' جو مہلت تمہیں ملی تھی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَشْتَرِى بِمَكَانٍ فَيَحْمِلُهُ اِلٰى مَكَانٍ، ثُمَّ يَبِيعُهُ مُرَابَحَةً وَهَلْ يَأْخُذُ لِحِمْلِهِ؟

باب: جب کوئی شخص ایک جگہ پر کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر اسے اُٹھا کر دوسری جگہ پر لے جاتا ہے

اور اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کر دیتا ہے' تو کیا وہ اُٹھا کر لے جانے کا معاوضہ وصول کرے گا؟

15001 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُولَ: اَبِيعُكَ بِرِبْحِ كَذَا وَكَذَا وَالْبَدَلِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الدَّرَاهِمَ السُّودَ وَالْبِيضَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ كَبِيرٌ، فَيَقُولُ: بَدَّلَ الْبِيضَ "

** معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے: میں تمہیں اتنے' اتنے منافع کے عوض میں' اور اتنے بدلے کے عوض میں' یہ چیز فروخت کر رہا ہوں' اس کی وجہ یہ ہے کہ سفید اور سیاہ درہموں کے درمیان تفاوت ہوتا ہے اور وہ شخص یہ کہے: اس نے سفید کو بدل دیا ہے۔

15002 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِي يَبْتَاعُ السِّلْعَةَ بِدَنَانِيرَ كُوفِيَّةٍ، ثُمَّ جَاءَ الشَّامَ فَقِيلَ: بِكُمْ اَخَذْتَهَا؟ فَقَالَ: بِكَذَا وَكَذَا، فَقِيلَ: لَكَ رِبْحُ خَمْسَةٍ قَالَ: فَلَهُ رَاْسُ الْمَالِ الَّذِي ابْتَاعَ بِهِ كُوفِيَّةً، وَلَهُ الرِّبْحُ شَامِيَّةً

** ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی: جو کوفی دینار کے عوض میں کوئی سامان خریدتا ہے' پھر وہ شام آتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے: تم نے کتنے عوض میں اسے حاصل کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: اتنے' اتنے کے عوض میں' تو اسے کہا جاتا ہے: تمہیں پانچ کا منافع ملتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کو وہ اصل مال ملے گا' جو اس نے کوفی دینار کے عوض میں خریدا تھا اور شامی منافع اسے مل جائے گا۔

15003 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كُلُّ بَيْعٍ اشْتَرَاهُ قَوْمٌ جَمَاعَةً، فَلَا يَبِيعُوا بَعْضَهُ مُرَابَحَةً، وَاِذَا اشْتَرَيَا مَتَاعًا ثُمَّ تَقَاوَمَاهُ، فَاَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا نَصِيبَهُ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيعَهُ مُرَابَحَةً لِاَنَّهُ كَانَ قَدِ اشْتَرٰى مَعَهُ غَيْرُهُ

** ثوری بیان کرتے ہیں: ... اگر اس کے کچھ حصے کو مرابحہ

کے طور پر فروخت نہیں کریں گے' جب انہوں نے کوئی سامان خریدا ہو' پھر اس کی قیمت قائم کی ہو اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے حصے کو حاصل کر لیا ہو' تو اب اسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کرے' کیونکہ یہ سامان اس کے ساتھ دوسرے شخص نے بھی خریدا ہے۔

15004 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اُنْبِئْتُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، كَرِهَ اَنْ يَاْخُذَ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی خرچ میں منافع لے۔

15005 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ بَيْعِ عَشَرَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ مَا لَمْ يَاْخُذْ لِلنَّفَقَةِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب سے بارہ کے عوض میں' دس فروخت کرنے کے بارے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ آدمی نے اس میں سے خرچ کے لئے نہ لیا ہو۔

15006 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نُوحِ بْنِ اَبِي بِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ دہ دوازدہ مَا لَمْ يَحْسِبِ الْكِرَاءَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے نوح بن ہلال کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بارہ کے عوض میں' دس فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ آدمی نے کرائے کا حساب نہ رکھا ہو۔

15007 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنَّا نَكْرَهُهُ، ثُمَّ لَمْ نَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ ثوری نے قعقاع کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے ہم اسے مکروہ قرار دیتے تھے' اب ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

15008 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَاْخُذَ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا

٭٭ اسماعیل بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عجلان نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے: وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر آدمی خرچ کے لئے منافع لے۔

15009 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: رِبْحُ النَّفَقَةِ اَجْرُ الْغَسَّالِ وَاَشْبَاهِهِ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: خرچ کا منافع یوں ہے جیسے غسل دینے والے' یا اس جیسے دیگر افراد کا معاوضہ۔

بَابٌ: بَیْعُ دہ دوازدہ

باب: دس کو بارہ کے عوض فروخت کرنا

15010 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَیْعُ دہ دوازدہ رِبًا

** عمار دہنی نے ابن ابونعم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: دس کے عوض میں بارہ کو فروخت کرنا سود ہے۔

15011 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَزِیدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، یَکْرَهُ بَیْعَ دہ یا زدہ، قَالَ: وَذَاكَ بَیْعُ الْاَعَاجِمِ

** عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے کہ گیارہ کے عوض میں دس کو فروخت کیا جائے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ عجمیوں کا سودا ہے۔

15012 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، ح قَالَ: وَعَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِبَیْعِ دہ دوازدہ وَتُحْسَبُ النَّفَقَةُ عَلَی الثِّیَابِ

** ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بارہ کے عوض میں دس کو فروخت کر دیا جائے اور خرچ کو کپڑوں پر حساب کر لیا جائے۔

15013 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، وَعَنْ جَعْدَةَ بْنِ ذَکْوَانَ، عَنْ شُرَیْحٍ، قَالَا: لَا بَاْسَ بدہ دوازدہ قَالَ سُفْیَانُ: وَقَوْلُ شُرَیْحٍ، وَاِبْرَاهِیْمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مَعَ الْقِیمَةِ

** اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اور قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: دس کے عوض میں بارہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: قاضی شریح اور ابراہیم نخعی کا قول میرے نزدیک قیمت کے ساتھ زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابٌ: بَیْعُ الرَّقْمِ

باب: کشیدہ کاری کو فروخت کرنا

15014 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ اَنْ یَقُوْلَ: اَرْبِحْنِیْ عَلَی الرَّقْمِ، وَلَا بَاْسَ اَنْ یَقُوْلَ: زِدْنِیْ عَلَی الرَّقْمِ کَذَا وَکَذَا "

** معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ تم کشیدہ کاری میں مجھے منافع دو البتہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم کشیدہ کاری کی وجہ سے مجھے مزید اتنا اتنا دو۔

15015 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ الضَّبِّيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يُرَقِّمَ عَلَى الثَّوْبِ اَكْثَرَ مِمَّا قَامَ بِهِ، وَيَبِيعَهُ مُرَابَحَةً، لَا بَأْسَ بِالْبَيْعِ عَلَى الرَّقْمِ

✵✵ سالم ضبی نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اگر کپڑے پر کشیدہ کاری کرتا ہے' جو اس کی رقم سے زیادہ ہوتی ہے اور پھر وہ منافع کے ساتھ اسے فروخت کر دیتا ہے' تو پھر کشیدہ کاری کی بنیاد پر فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15016 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ قُلْتُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْبَزَّ بِرَقْمِهِ، فَيَزِيدُ فِي رَقْمِهِ كِرَاءَهُ، وَغَيْرَهُ، ثُمَّ يَبِيعُهُ مُرَابَحَةً عَلَى الرَّقْمِ قَالَ: اَلَيْسَ يَنْظُرُ الْمَتَاعَ وَيَنْشُرُهُ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن عجلان بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا: میں نے کہا: ایک شخص کپڑا کشیدہ کاری سمیت خرید لیتا ہے اور پھر اس کی کشیدہ کاری میں کرائے کا اضافہ کر لیتا ہے' یا اس کے علاوہ کچھ اور اضافہ کر لیتا ہے' پھر وہ کشیدہ کاری کی بنیاد پر منافع کے ساتھ اسے فروخت کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: کیا دوسرے شخص نے اس سامان کا جائزہ نہیں لیا تھا؟ اور اُسے کھولا نہیں تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! ایسا کیا تھا' انہوں نے فرمایا: پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15017 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي وَاصِلُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ طَاؤسٍ، اَنَّهُ كَرِهَهُ وَقَالَ: لَا اَبِيعَنَّ سِلْعَتِي بِالْكَذِبِ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: واصل بن سلیم نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں: میں اپنا سامان جھوٹ بول کر ہرگز فروخت نہیں کروں گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَقُوْلُ. بِعْ هٰذَا بِكَذَا، فَمَا زَادَ فَلَكَ، وَكَيْفَ اِنْ بَاعَهُ بِدَيْنٍ؟

باب: ایک شخص یہ کہے: اس کو اتنے کے عوض میں فروخت کر دو! جو زیادہ ہوا وہ تمہارا ہوگا اگر وہ دوسرا شخص اسے قرض کے عوض میں فروخت کر دے' تو کیا ہوگا؟

15018 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَاَيُّوبَ، وَابْنِ سِيرِيْنَ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بِبَيْعِ الْقِيمَةِ بَاْسًا، اَنْ يَقُوْلَ: بِعْ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا فَمَا زَادَ فَلَكَ "

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے اور قتادہ کے حوالے سے ایوب اور ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات قیمت فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی یہ کہے: تم اسے اتنے کے عوض میں فروخت کر دو! جو اس سے زیادہ ہوا' وہ تمہارا ہوگا۔

15019 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ

يَقُوْلُ: بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ بِكَذَا وَكَذَا، فَمَا زَادَ فَلَكَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

❊❊ جابر نے' امام شعبی کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو یہ کہتا ہے: تم اس کپڑے کو اتنے کے عوض میں فروخت کردو! جو اس سے زیادہ ہوگا' وہ تمہارا ہوگا' تو امام شعبی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15020 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا "قَالَ: وَذَكَرَهُ يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، "وَبَيْعُ الْقِيمَةِ اَنْ يَقُوْلَ: بِعْ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا فَمَا زَادَ فَلَكَ "

❊❊ عمرو بن دینار نے' عطاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

یونس نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے: قیمت کو فروخت کرنا یہ ہے کہ (کوئی شخص دوسرے سے یہ کہے:) تم اس چیز کو اتنے کے عوض میں فروخت کردو' جو اس سے زیادہ ہوگا' وہ تمہارا ہوگا۔

15021 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَقُوْلَ: بِعْ هٰذَا بِكَذَا فَمَا زَادَ فَلَكَ "

❊❊ ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے یہ کہنے کو مکروہ قرار دیا ہے کہ اس کو اتنے کے عوض میں فروخت کردو' جو زیادہ ہوگا' وہ تمہارا ہوگا۔

15022 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، كَرِهَهُ قَالَ: يَسْتَأْجِرُهُ يَوْمًا، اَوْ يَجْعَلُ لَهُ شَيْئًا

❊❊ معمر اور ثوری نے' حماد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: آدمی ایک دن کے لئے اُسے اجرت پر حاصل کرلے گا' یا اس کے لئے کچھ اور حصہ مقرر کردے گا۔

15023 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَوْ اَحَدُهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا فَلَيْسَ لَهُ اِجَارَتُهُ

❊❊ حماد نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کو مزدور رکھے' تو اُسے اُس کے اجارہ کا حق نہیں ہوگا''۔

15024 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قُلْتُ لِلثَّوْرِيِّ: اَسَمِعْتَ حَمَّادًا يُحَدِّثُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا فَلْيُسَمِّ لَهُ اِجَارَتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَحَدَّثَ بِهِ مَرَّةً

اُخْرَى، فَلَمْ يَبْلُغْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری سے دریافت کیا: کیا آپ نے حماد کو ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کو مزدور رکھے' تو اسے اُس کے معاوضے کے بارے میں بتا دے''

انہوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے ایک مرتبہ یہ بات بیان کی: اُن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نہیں پہنچی ہے۔

15025 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: "لَا بَاْسَ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: اقْضِ لِيْ فَمَا قَضَيْتَ مِنْ شَيْءٍ فَلَكَ ثُلُثُهُ، اَوْ رُبُعُهُ"

٭٭ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی یہ کہے: کہ تم مجھے اتنے ادا کر دو' تمہیں جتنے ملیں گے اس کا ایک تہائی یا ایک چوتھائی تمہارا ہوگا۔

15026 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا ذَهَبَ الْمُسْتَمُّ بِالثَّوْبِ، فَلَا يَاْخُذْهُ لِنَفْسِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى صَاحِبِهٖ فَيُخْبِرَهُ ذٰلِكَ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مستم کپڑے کو لے جائے' تو آدمی اسے اپنے لئے نہ رکھے' جب تک وہ اپنے ساتھی کو لوٹا نہیں دیتا' اور اسے اس بارے میں بتا نہیں دیتا۔

15027 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ بِكَذَا، فَبَاعَهُ بِاَنْقَصَ قَالَ: الْبَيْعُ جَائِزٌ وَيَضْمَنُ مَا نَقَصَ

٭٭ جابر نے' امام شعبی کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص کو کہتا ہے: تم کپڑا اتنے کے عوض میں فروخت کر دو! پھر دوسرا شخص اسے اس سے کم قیمت میں فروخت کر دیتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: سودا درست ہوگا اور اس نے جو کمی کی ہے' اس کا وہ ضامن ہوگا۔

15028 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ، وَبِعْتَ بِنَقْدٍ، فَلَا بَاْسَ بِهٖ، وَاِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ فَبِعْتَ بِنَسِيْئَةٍ، فَلَا، اِنَّمَا ذٰلِكَ وَرِقٌ بِوَرِقٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: مَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا، قَالَ عَمْرٌو: اِنَّمَا يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا يَسْتَقِيْمُ بِنَقْدٍ ثُمَّ يَبِيْعُ لِنَفْسِهٖ بِدَيْنٍ

٭٭ عمرو بن دینار نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: تو اب تم نقد کے ساتھ قائم ہوا اور نقد کے ساتھ فروخت کر دو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب نقد کے ساتھ قائم ہوا اور ادھار اسے فروخت کر دو' تو یہ درست نہیں ہوگا' کیونکہ یہ چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین ہے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابن شبرمہ کو بیان کی' تو انہوں نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں
عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ نہیں ہوسکتا کہ آدمی نقد کے ساتھ کھڑا ہوا اور اسے اپنی ذات کے لئے قرض کے عوض میں فروخت کردے۔

بَابٌ: بَيْعُ مَنْ يَزِيدُ

باب: جو زیادہ دے' اُسے فروخت کرنا

15029 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَرِهَ اَنْ يُبَاعَ الْمِيرَاثُ، فِيمَنْ يَزِيدُ لِغَيْرِ الْوَرَثَةِ، وَلَا يَرَى بِهِ لِلْوَرَثَةِ بَاْسًا

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے ابن سیرین سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ غیر ورثاء میں سے' جو زیادہ دے' اسے وراثت فروخت کردی جائے' البتہ ورثاء کے لئے انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا ہے۔

15030 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ لَا بَاْسَ بِهِ فِي الْمِيرَاثِ وَغَيْرِهِ "

٭٭ یونس نے' ابن سیرین کے حوالے سے' جبکہ ابن ابونجیح نے' مجاہد کے حوالے سے' جو زیادہ ہو' اس کو فروخت کرنے کے بارے میں یہ کہا ہے: وراثت میں' یا اس کے علاوہ کسی بھی صورت میں اس میں حرج نہیں ہے۔

15031 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ، كَذٰلِكَ كَانَتِ الْاَخْمَاسُ تُبَاعُ

٭٭ ابن ابونجیح نے' مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے' جو زیادہ ہو' اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' اسی طرح پانچ حصے فروخت کئے جاسکتے ہیں۔

15032 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ، اِنَّمَا خِيرَتُهُ

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: میں نے محمود بن مہران کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو زیادہ ہوا سے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ اس کا بہتر حصہ ہے۔

بَابٌ: الرَّهْنُ لَا يُغْلَقُ

باب: رہن بند نہیں ہوتا

15033 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُولَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یُغْلَقُ الرَّھْنُ مِمَّنْ رَھَنَہُ، قُلْتُ لِلزُّھْرِیِّ: اَرَاَیْتَ قَوْلَہُ: لَا یُغْلَقُ الرَّھْنُ، اَھُوَ الرَّجُلُ یَقُوْلُ: اِنْ لَمْ آتِکَ بِمَالِکَ فَھٰذَا الرَّھْنُ لَکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ بَلَغَنِیْ عَنْہُ اَنَّہُ قَالَ: اِنْ ھَلَکَ لَمْ یَذْھَبْ حَقُّ ھٰذَا، اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ رَبَّ الرَّھْنَ، لَہُ غَنَمُہُ وَعَلَیْہِ غُرْمُہُ

✵✵ زہری نے' سعید بن مسیب کے حوالے سے' نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص رہن رکھواتا ہے' تو رہن بند نہیں ہوتا''۔

میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ کہ رہن بند نہیں ہوتا؟ کیا اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے: اگر میں تمہارا مال تمہارے پاس نہ لے کر آسکا' تو یہ رہن تمہارا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

معمر بیان کرتے ہیں: پھر اُن کے حوالے سے یہ بات مجھ تک پہنچی کہ انہوں نے یہ فرمایا: اگر وہ ہلاک ہو جائے' تو اس شخص کا حق رخصت نہیں ہوگا' کیونکہ ہلاک اس شخص کا سامان ہوا ہے' جو رہن کا مالک ہے' اس کی غنیمت اسے حاصل ہوگی اور اس کا تاوان اس کے ذمہ ہوگا۔

15034 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّھْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یُغْلَقُ الرَّھْنُ مِمَّنْ رَھَنَہُ، لَہُ غَنَمُہُ وَعَلَیْہِ غُرْمُہُ

✵✵ زہری نے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے' جو شخص رہن رکھواتا ہے' اس سے رہن بند نہیں ہوتا' اس کی غنیمت اسے حاصل ہوتی ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمہ ہوتا ہے۔

15035 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: رَھَنَ رَجُلٌ دَارَہُ بِخَمْسِ مِائَۃِ دِرْھَمٍ، فَقَالَ صَاحِبُ الدَّرَاھِمِ: اِنْ لَمْ تَاْتِنِیْ بِمَالِیْ اِلٰی کَذَا وَکَذَا فَدَارُکَ لِیْ بِمَا اَطْلُبُکَ بِہٖ، فَلَمْ یَجِیْٔ یَوْمَئِذٍ وَّجَاءَ بَعْدَ ذٰلِکَ، فَاخْتَصَمَا اِلٰی شُرَیْحٍ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: اِنْ اَخْطَاَتْ یَدُہُ رِجْلَہُ ذَھَبَتْ دَارُہُ، ارْدُدْ اِلَیْہِ دَارَہُ، وَخُذْ مَالَکَ

✵✵ ابن سیرین نے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے اپنا گھر پانچ سو درہم کے عوض میں رہن رکھوا دیا' درہموں والے شخص نے کہا: اگر تم میرا مال' فلاں' فلاں عرصے تک میرے پاس نہ لے کر آئے' تو تمہارا گھر میرا ہوگا' اس چیز کے عوض میں' جو میں نے تم سے لینی ہے' تو وہ شخص متعین دن تک وہ رقم نہیں لا سکا' وہ اس کے بعد لے کر آیا' وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے' تو قاضی شریح نے کہا: اگر اس کے ہاتھ اس کے پاؤں سے خطا کر جائیں' تو اس کا گھر رخصت ہو جائے گا' تم اس کا گھر اسے واپس کرواور اپنا مال اس سے حاصل کرو۔

15036 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّھْنِ، یَرْھَنُ الرَّجُلُ الشَّیْءَ، فَقَالَ: اِنْ لَمْ آتِکَ بِہٖ اِلٰی یَوْمِ کَذَا وَکَذَا فَالرَّھْنُ کَذٰلِکَ قَالَ: لَیْسَ الرَّھْنُ یُبَاعُ الرَّھْنُ، وَیُعْطِی حَقَّہُ وَیَرُدُّ الْفَضْلَ

✵✵ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کے حوالے سے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان سے رہن کے بارے میں دریافت کیا گیا: ایک شخص کوئی چیز رہن رکھواتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے: اگر میں فلاں دن تک اسے تمہارے پاس نہ لا سکا تو رہن اسی طرح رہے گا' انہوں نے فرمایا: یہ رہن نہیں ہوگا' اس رہن کو فروخت کیا جائے گا اور وہ شخص اس کا حق اسے دے گا اور اضافی چیز واپس حاصل کرلے گا۔

بَابٌ: الرَّهْنُ يَهْلَكُ

باب: رہن کا ہلاکت کا شکار ہو جانا

15037 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَهَنَ رَجُلٌ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ بِقَدْرٍ مِنْ صُفْرٍ، فَهَلَكَتْ فَاخْتَصَمَا اِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَ: الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: ذَاكَ اَلْفٌ بِدِرْهَمٍ، وَدِرْهَمٌ بِاَلْفٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: ذَهَبَ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ

✵✵ معمر نے جابر کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے تھوڑے سے پیتل کے عوض میں لوہے کی انگوٹھی رہن رکھوائی' وہ ہلاک ہو گئی' تو وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے' تو قاضی شریح نے کہا: رہن جس چیز کے عوض میں رکھا گیا ہے' اس کا عوض شمار ہوتا ہے

امام شعبی کہتے ہیں: یہ ایک درہم کے عوض میں ہزار بھی ہو سکتے ہیں' اور ایک ہزار کے عوض میں' ایک درہم بھی ہو سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: رہن جس چیز کے عوض میں تھا' اس کے عوض میں رخصت ہو گیا۔

15038 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، وَشُرَيْحٍ، قَالَا: ذَهَبَتِ الرَّهْنُ بِمَا فِيهَا، قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَذَاكَ دِرْهَمٌ بِاَلْفٍ، وَاَلْفٌ بِدِرْهَمٍ"

✵✵ ثوری نے' ابوحصین اور قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: رہن جس چیز کے عوض میں رکھا گیا تھا' اس کے عوض میں رخصت ہو گیا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: یہ ایک ہزار کے عوض میں ایک درہم بھی ہو سکتا ہے اور ایک درہم کے عوض میں ایک ہزار بھی ہو سکتے ہیں۔

15039 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَتَرَاجَعَانِ الْفَضْلَ بَيْنَهُمَا،

✵✵ منصور نے' حکم کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اضافی رقم کے بارے میں' وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں گے۔

15040 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ، قَوْلُهُ: يَتَرَاجَعَانِ الْفَضْلَ يَقُولُ: اِذَا اَسْلَفَهُ دَيْنًا فِي رَهْنٍ، ثَمَنُ عَشَرَةِ بِدِينَارٍ فَذَهَبَ كَانَ ثَمَنُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

ان کا یہ کہنا: ''اضافی رقم کے بارے میں وہ دونوں ایک دوسرے سے رجوع کریں گے'' اس سے مراد یہ ہے: کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کو رہن میں دس دینار قرض دیے تھے اور پھر وہ رہن رخصت ہوگیا' تو اس کی قیمت ان دونوں کے درمیان نصف' نصف تقسیم ہوگی۔

15041 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنْ كَانَ الرَّهْنُ اَكْثَرَ، ذَهَبَ بِمَا فِيهِ، وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ، رَدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر رہن زیادہ ہو' تو اس چیز کے عوض میں چلا جائے گا' جس کے عوض میں رکھا گیا تھا' اور اگر کم ہو' تو آدمی اضافی رقم کے بارے میں' دوسرے کی طرف رجوع کرے گا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ہم اسی بات کے قائل ہیں۔

15042 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے قتادہ اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابٌ: رَهْنُ الْحَيَوَانِ، وَكَيْفَ اِنْ هَلَكَ قَبْلَ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ مَا رَهَنَ بِهِ؟

باب: جانور کو رہن رکھنا' نیز اگر اس چیز کی ادائیگی سے پہلے' جس کے عوض میں اُسے رہن رکھا گیا تھا' وہ ہلاک ہو جائے' تو پھر کیا ہوگا؟

15043 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالُوا: مَنِ ارْتَهَنَ حَيَوَانًا فَهَلَكَ فَهُوَ بِمَا فِيهِ

٭٭ معمر نے' حسن بصری اور زہری کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' یہ حضرات بیان کرتے ہیں: جو شخص جانور رہن رکھوائے اور وہ ہلاک ہو جائے' تو یہ اس چیز کا عوض ہو جائے گا' جس کے عوض میں رہن رکھا گیا تھا۔

15044 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ عَبْدًا، فَاَبَقَ قَالَ: يَضْمَنُ وَقَالَ لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ: وَاِنْ مَاتَ ضَمِنَ

٭٭ ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی: جو کوئی غلام رہن رکھتا ہے اور پھر وہ غلام مفرور ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ شخص ضامن ہوگا۔

لیث نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اگر وہ غلام مر جائے' تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

15045 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا رُهِنَ

الْحَيَوَانُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ غَيْرِهِ

✲✲ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب جانور کو رہن رکھا جائے تو یہ دوسری کسی بھی چیز کی مانند ہوگا۔

15046 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَيَوَانِ يُرْهَنُ فَيَمُوتُ قَالَ: لَا يَذْهَبُ مِنْ حَقِّهِ شَيْءٌ يَرْجِعُ عَلَى صَاحِبِهِ

✲✲ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اگر جانور کو رہن رکھا جائے اور وہ فوت ہو جائے تو اس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: اس شخص کے حق میں سے کوئی چیز رخصت نہیں ہوگی بلکہ وہ اپنے ساتھی سے رجوع کرے گا۔

15047 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا رَهَنَكَ دَابَّةً بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ فَاَعْطَاكَ الدَّنَانِيرَ، ثُمَّ قُمْتَ تَاْتِي بِهَا قَالَ: هِيَ فِي ضَمَانِ الْمُرْتَهِنِ حَتّٰى يَرُدَّهَا وَيَسْتَرْجِعَ مِنْهُ الدَّنَانِيرَ

✲✲ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص تمہارے پاس دس دینار کے عوض میں جانور رہن رکھے اور تمہیں دس دینار دیدے پھر تم اُٹھ کر اس جانور کو ساتھ لے جاؤ تو وہ فرماتے ہیں: یہ مرتہن کی ضمان میں شمار ہوں گے یہاں تک کہ وہ اسے واپس کرے گا اور دوسرے فریق سے دینار واپس لے گا۔

بَابٌ: الرَّهْنُ اِذَا وُضِعَ عَلٰى يَدَيْ عَدْلٍ يَكُوْنُ قَبْضًا، وَكَيْفَ اِنْ هَلَكَ؟

باب: جب رہن والی چیز کسی عادل شخص کے پاس رکھوائی جائے تو یہ قبض شمار ہوگی اور اگر وہ ہلاک ہو جائے تو پھر کیا ہوگا؟

15048 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: اِذَا وَضَعَهُ عَلٰى يَدِ غَيْرِهِ فَهَلَكَ، فَهُوَ بِمَا فِيهِ قَالَ: وَسُئِلَا اَهُوَ اَحَقُّ بِهِ، اَوِ الْغُرَمَاءُ؟ فَقَالَا: هُوَ اَحَقُّ بِهِ

✲✲ معمر نے جابر کے حوالے سے امام شعبی سے جبکہ ایک اور شخص کے حوالے سے حسن بصری سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب آدمی رہن والی چیز کسی اور کو دیدے اور وہ ہلاک ہو جائے تو یہ اس چیز کا عوض ہو جائے گی جس کے عوض میں رہن رکھی گئی تھی۔

راوی کہتے ہیں: ان دونوں سے دریافت کیا گیا: کیا وہ شخص اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا؟ یا دیگر قرض خواہ؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ شخص اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

15049 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ قَالَ: كَانَ الْحَكَمُ وَالشَّعْبِيُّ يَخْتَلِفَانِ فِي الرَّهْنِ يُوضَعُ عَلٰى يَدَيْ عَدْلٍ، قَالَ الْحَكَمُ: لَيْسَ بِرَهْنٍ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: هُوَ رَهْنٌ، وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى يَاْخُذُ بِقَوْلِ الْحَكَمِ

✵✵ اشعث بیان کرتے ہیں: امام شعبی اور حکم نے رہن کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جو کسی عادل کے پاس رکھوایا جاتا ہے' حکم کہتے ہیں: یہ رہن نہیں ہوتا' امام شعبی کہتے ہیں: یہ رہن ہوتا ہے۔

ابن ابولیلیٰ نے حکم کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

15050 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15051 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ هَلَكَ عَلٰى يَدِ غَيْرِهٖ فَلَيْسَ بِمَقْبُوضٍ قَالَ: هُوَ فِيهِ وَالْغُرَمَاءُ سَوَاءٌ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ کسی دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے' تو وہ مقبوض شمار نہیں ہوگا۔

وہ کہتے ہیں: وہ شخص اور دیگر قرض خواہ' اِس بارے میں برابر کی حیثیت رکھیں گے۔

15052 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنِ ارْتَهَنَ شَيْئًا فَقَبَضَهُ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ دُوْنَ الْغُرَمَاءِ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی چیز رہن رکھتا ہے اور اسے قبضے میں لے لیتا ہے' تو دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اُس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

15053 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا قَبَضَ الْمُرْتَهِنُ، ثُمَّ مَاتَ الرَّاهِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنَ الْغُرَمَاءِ

✵✵ ثوری نے' جابر کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرتہن قبضے میں لے' اور راہن کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو وہ مرتہن اس چیز کے بارے میں' دیگر قرض خواہوں سے زیادہ حق رکھے گا۔

بَابُ الرَّهْنِ يَهْلَكُ بَعْضُهُ اَوْ كُلُّهُ

باب: جب رہن کا کچھ حصہ' یا وہ پورا ہلاک ہو جائے؟

15054 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ رَهَنَ خُلْخَالَيْنِ فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا قَالَ: حَقُّهُ فِي الْبَاقِي مِنْهُمَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو پازیبیں رہن رکھواتا ہے اور پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک ہلاک ہو جاتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو باقی بچی ہے' اس پازیب میں اُس کا حق باقی رہے گا۔

15055 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي الرَّهْنِ: اِذَا كَانَ اَكْثَرَ ثُمَّ ذَهَبَ مِنْهُ شَيْءٌ، ذَهَبَ مِنَ الْحَقِّ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ مِنَ الرَّهْنِ، وَاِذَا كَانَ الْحَقُّ اَكْثَرَ،

ذَهَبَ مِنَ الْحَقِّ الَّذِي ذَهَبَ مِنَ الرَّهْنِ

٭٭ ثوری نے' قعقاع کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول' رہن کے بارے میں نقل کیا ہے: جب اس نے زیادہ کیا ہو' اور پھر اس میں سے کوئی چیز رخصت ہو جائے' تو اس کے حق میں سے بھی اتنی چیز رخصت ہو جائے گی' جتنا رہن میں سے رخصت ہو گیا تھا' اور اگر حق زیادہ ہو' تو حق میں سے اتنی ہی چیز رخصت ہو جائے گی' جتنی رہن میں سے رخصت ہو گئی تھی۔

15056 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ رَهَنَ رَجُلًا رَهْنًا، فَاَعْطَى الرَّاهِنُ بَعْضَ الْحَقِّ، ثُمَّ هَلَكَ الرَّهْنُ قَالَ: يَرُدُّ مَا اَخَذَ مِنَ الْحَقِّ قَالَ: وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو رہن رکھوالیتا ہے اور پھر راہن تھوڑا سا حق عطا کر دیتا ہے اور راہن ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: جو اس نے حق وصول کیا تھا اسے واپس کرے گا

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابٌ: مَنْ رَهَنَ جَارِيَةً ثُمَّ وَطِئَهَا

باب: جو شخص کنیز رہن رکھے اور پھر اُس کے ساتھ صحبت کر لے

15057 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: وَسُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ ارْتَهَنَ وَلِيدَةً قَالَ: لَا يُصِيبُهَا، قُلْتُ لَهُ: فَاَبَقَتْ مِنَ الَّذِي ارْتَهَنَهَا اِلٰى سَيِّدِهَا، فَاَصَابَهَا فَحَمَلَتْ قَالَ: تُبَاعُ اِنْ لَمْ يَكُنْ لِسَيِّدِهَا مَالٌ قَالَ: وَيَفْتَكُّ وَلَدَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ عَنْهَا ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: تُسْتَسْعَى، وَلَا تُبَاعُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی کنیز کو رہن رکھتا ہے' انہوں نے فرمایا: وہ شخص اس کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا' میں نے ان سے دریافت کیا: اگر وہ کنیز مرتہن کے پاس سے مفرور ہو کر اپنے آقا کے پاس چلی جاتی ہے' اور وہ آقا اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور وہ کنیز حاملہ ہو جاتی ہے' تو قتادہ نے فرمایا: اس کنیز کو فروخت کر دیا جائے گا' اگر اس کے آقا کے پاس اور مال نہیں ہوتا' انہوں نے فرمایا: وہ (آقا) اپنے بچے کو چھڑوائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں ابن شبرمہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کنیز سے مزدوری کروائی جائے گی' اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

15058 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ رَهَنَ جَارِيَةً، ثُمَّ خَالَفَ اِلَيْهَا قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: فَاِنْ حَمَلَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَقَدِ اسْتَهْلَكَهَا

٭٭ مطرف نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کنیز رہن رکھوا تا ہے اور پھر اس کنیز کے پاس آتا جاتا ہے' امام شعبی کہتے ہیں: یہ مکروہ ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: اگر وہ کنیز اپنے آقا سے حاملہ ہو گئی' تو گویا کہ اس کے آقا نے اُسے ہلاک کر دیا۔

15059 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا وَلَدَتْ

فَالْوَلَدُ مِنَ الرَّهْنِ، اِنَّمَا هُوَ زِيَادَةٌ فِيهَا

٭٭ ثوری نے' جابر کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو کنیز بچے کو جنم دیدے' تو وہ بچہ بھی رہن کا حصہ شمار ہوگا' کیونکہ یہ رہن میں اضافہ کے مترادف ہے۔

بَابٌ: اخْتِلَافُ الْمُرْتَهِنِ وَالرَّاهِنِ اِذَا هَلَكَ اَوْ كَانَ قَائِمًا

باب: مرتہن اور راہن کے درمیان اختلاف ہو جانا' جبکہ رہن ہلاک ہو جائے' یا موجود ہو؟

15060 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ

٭٭ معمر نے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب راہن اور مرتہن کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو اس بارے میں راہن کے قول کا اعتبار ہوگا۔

15061 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِذَا اخْتَلَفَ الْمُرْتَهِنُ وَالرَّاهِنُ، فَقَالَ الرَّاهِنُ: رَهَنْتُكَهُ بِدِرْهَمٍ، وَقَالَ الْمُرْتَهِنُ: ارْتَهَنْتُهُ بِاَلْفٍ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ، لِاَنَّ الْمُرْتَهِنَ يَدَّعِي الْفَضْلَ، فَاِنْ هَلَكَ الرَّهْنُ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الرَّاهِنُ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى قِيمَةِ رَهْنِهِ"، قَالَ سُفْيَانُ: وَاَصْحَابُنَا يَقُولُونَهُ

٭٭ ابوہاشم نے' ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرتہن اور راہن کے درمیان اختلاف ہو جائے اور راہن کہے: یہ میں نے تمہارے پاس ایک درہم کے عوض میں رہن رکھوائی ہے' اور مرتہن یہ کہے: یہ میں نے ایک ہزار کے عوض میں رہن رکھی ہے' تو اس بارے میں راہن کا قول معتبر ہوگا' کیونکہ مرتہن اضافی چیز کا دعویدار ہے' اور اگر رہن ہلاک ہو جائے' تو اس بارے میں مرتہن کا قول معتبر مانا جائے گا' البتہ اگر راہن ثبوت لے آتا ہے' جو اس کے رہن کی قیمت کے بارے میں ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہی بات کہتے ہیں۔

15062 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: الْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ

٭٭ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس بارے میں راہن کا قول معتبر ہوگا۔

15063 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ قَتَادَةَ قَالُوا: اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ الَّذِي هُوَ فِي يَدَيْهِ، اِلَّا اَنْ يَبْلُغَ قِيمَةَ الرَّهْنِ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْاٰخَرُ بِالْبَيِّنَةِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا' جبکہ طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا' جبکہ زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرات فرماتے ہیں: جب راہن اور مرتہن کے درمیان اختلاف ہو جائے' اُس چیز کے

بارے میں جو مرتہن کے پاس ہے' تو اگر وہ چیز رہن کی قیمت تک پہنچتی ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ دوسرا فریق ثبوت پیش کرے گا۔

15064 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الشَّيْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: هِيَ وَدِيعَةٌ، وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: بَلْ هُوَ رَهْنٌ قَالَ: هُوَ وَدِيعَةٌ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْاٰخَرُ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ رَهْنٌ

٭٭ معمر نے زہری اور ابن شبرمہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو کوئی چیز رہن رکھتا ہے' پھر وہ کہتا ہے: یہ ودیعت ہے' جبکہ دوسرا فریق کہتا ہے یہ رہن ہے' تو ابن شبرمہ فرماتے ہیں: یہ ودیعت شمار ہوگی' جب تک دوسرا شخص یہ ثبوت پیش نہیں کرتا' کہ یہ رہن ہے۔

15065 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ ثَوْبًا وَاَخَذَ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الثَّوْبِ: اَعِرْنِي اَلْبَسُهُ، فَهَلَكَ قَالَ: اِذَا رَدَّهُ فَذَهَبَ الرَّهْنُ، هُوَ مِنْ مَالِ الرَّاهِنِ

٭٭ ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کپڑا رہن رکھ لیتا ہے' اور اس سے درہم وصول کر لیتا ہے' اور پھر وہ کپڑے کے مالک سے کہتا ہے: تم مجھے یہ عاریت کے طور پر یہ دے دو' تا کہ میں اسے پہن لوں' پھر وہ کپڑا ہلاک ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: جب اس نے وہ کپڑا واپس کر دیا' تو رہن بھی ختم ہو گیا اور اب یہ چیز راہن کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

بَابٌ: مَا يَحِلُّ لِلْمُرْتَهِنِ مِنَ الرَّهْنِ

باب: مرتہن کے لئے' رہن کو' کس حد تک استعمال کرنا جائز ہے؟

15066 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ، وَمَحْلُوبٌ، وَمَعْلُوفٌ قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ فَكَرِهَ اَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ

٭٭ ابو صالح نے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: رہن پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے' اس سے چارہ لیا جا سکتا ہے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا' تو انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ رہن سے کوئی نفع حاصل کیا جائے۔

15067 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَفَرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّهْنِ: اَلدَّرُّ، وَالظَّهْرُ مَرْكُوبٌ، وَمَحْلُوبٌ بِنَفَقَتِهِ

٭٭ عبداللہ بن ابو سفر نے' امام شعبی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: رہن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:

"رہن میں تھن (یعنی دودھ دینے والے جانور) اور پشت (سواری والے جانور کا حکم یہ ہے) اس سواری پر سوار ہوا جا سکتا ہے اور اس کے خرچ کے عوض میں اُس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے"۔

15068 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُمَا كَرِهَا اَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ"

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے' جبکہ اسماعیل نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ رہن سے کوئی نفع حاصل کیا جائے۔

15069 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ، سُئِلَ مَا شُرْبُ الرِّبَا؟ فَقَالَ: الرَّجُلُ يَرْتَهِنُ الْبَقَرَةَ، ثُمَّ يَشْرَبُ لَبَنَهَا

✵✵ جابر نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے دریافت کیا گیا سود پینا کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ کوئی شخص' کوئی چیز رہن رکھے' پھر اس کا دودھ پیئے۔

15070 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَمْ يَكُوْنُوْا يَاْخُذُوْنَ مِنْ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اِلَّا كَذَا وَكَذَا، وَالرَّهْنُ مَرْكُوبٌ، وَمَحْلُوبٌ

✵✵ ابن عیینہ نے' منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے' اُس میں صرف اس بات کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ رہن پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے۔

15071 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: اِنَّ رَجُلًا رَهَنَنِي فَرَسًا فَرَكِبْتُهَا قَالَ: مَا اَصَبْتَ مِنْ ظَهْرِهَا فَهُوَ رِبًا

✵✵ خالد نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا رہن رکھوایا ہے' میں اس پر سوار ہو سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کی پشت کو استعمال کرو گے' تو یہ چیز سود شمار ہو گی۔

15072 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ فِي كِتَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: مَنِ ارْتَهَنَ اَرْضًا فَهُوَ يَحْسِبُ ثَمَرَهَا لِصَاحِبِ الرَّهْنِ مِنْ عَامِ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات مذکور تھی: جو شخص زمین رہن رکھے' تو وہ اس کے پھل کا حساب رکھے' جو رہن والے شخص کے لئے ہو گا' یہ اُس سال کی بات ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا (اس سال یہ مکتوب آیا تھا)۔

15073 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ

ارْتَهَنَ جَارِيَةً، فَأَرْضَعَتْ لَهُ قَالَ: يَغْرَمُ لِصَاحِبِ الْجَارِيَةِ قِيمَةَ رَضَاعِ اللَّبَنِ

✵✵ ثوری نے زکریا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے دریافت کیا گیا' جو کنیز رہن رکھتا ہے' تو وہ کنیز اس کے پاس کسی کو دودھ پلا سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ کنیز کے مالک کو دودھ پلانے کا معاوضہ ادا کرے گا۔

15074 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، كَرِهَ اَنْ يَرْهَنَ الْمُصْحَفَ، فَإِنْ فَعَلَ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَقْرَاَ فِيهِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ قرآن کریم کو رہن میں رکھا جائے' اگر کوئی شخص ایسا کر لیتا ہے' تو پھر اس قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: هَلْ يُبَاعُ إِذَا خَشِيَ فَسَادَهُ عِنْدَ السُّلْطَانِ؟ وَهَلْ يَفْتَكُّ بَعْضَهُ؟

باب: اگر رہن میں خرابی کا اندیشہ ہو' تو کیا آدمی حاکم وقت کی موجودگی میں اسے فروخت کر سکتا ہے؟ نیز کیا وہ اس کے بعض حصے کو چھڑوا سکتا ہے؟

15075 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا يُبَاعُ الرَّهْنُ اِلَّا عِنْدَ السُّلْطَانِ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: رہن تو صرف حاکم وقت کی موجودگی میں فروخت کیا جا سکتا ہے۔

15076 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: اِنَّ عِنْدِي غَزْلًا مَرْهُونًا، فَأْتِ اِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ - وَكَانَ قَاضِيًا يَوْمَئِذٍ فَاسْتَاْذِنْهُ لِي فِي بَيْعِهِ فَإِنِّي اَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ، فَاَذِنَ لَهُ

✵✵ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے مجھ سے کہا: میرے پاس کچھ سوت رہن کے طور پر رکھا ہوا ہے' تم ایاس بن معاویہ کے پاس جاؤ (یہ صاحب اُن دنوں وہاں کے قاضی تھے) اُن سے میرے لئے یہ اجازت لو کہ میں اُسے فروخت کر دوں' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ خراب ہو جائے گا' تو قاضی صاحب نے انہیں اجازت دے دی تھی۔

15077 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْقَاضِي يَنْظُرُ لِلْغَائِبِ فِي الرَّهْنِ الَّذِي يُخْشَى فَسَادُهُ قَالَ سُفْيَانُ: اِنْ اَذِنَ فِي الرَّهْنِ صَاحِبُهُ بَاعَهُ، وَاِلَّا بِيعَ عِنْدَ السُّلْطَانِ، وَاِذَا بَاعَ الْعَدْلُ الرَّهْنَ جَازَ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: قاضی' رہن کے بارے میں غیر موجود شخص کا جائزہ لے گا' وہ رہن جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔

سفیان بیان کرتے ہیں: وہ رہن کے بارے میں متعلقہ شخص کو فروخت کرنے کی اجازت دے دیتا ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ

حاکم وقت کی موجودگی میں اسے فروخت کیا جائے گا اور جب کوئی عادل شخص رہن کو فروخت کردے تو یہ درست ہوگا۔

15078 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ رَهَنَ رَهْنًا فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدَیْ عَدْلٍ قَالَ: فَذَاكَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ بَاعَهُ بِالْعَدْلِ، وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَبِعْهُ

❊❊ معمر نے جابر کے حوالے سے عامر شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کوئی چیز رہن رکھتا ہے اور وہ کسی عادل شخص کے پاس رکھوا دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ اس کے حوالے ہوگی اگر وہ چاہے گا تو انصاف کے مطابق اسے فروخت کردے گا اور اگر چاہے گا تو اسے فروخت نہیں کرے گا۔

15079 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِصَاحِبِ الرَّهْنِ: اَنْتَ اَعْلَمُ اِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَبِيعَ، فَبِعْ

❊❊ معمر نے جابر کے حوالے سے عامر شعبی اور قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ رہن والے شخص کو یہ فرماتے تھے: تمہیں زیادہ پتہ ہے اگر تم مناسب سمجھو تو اسے فروخت کردو۔

15080 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا رَهَنَكَ ثَوْبَيْنِ بِعَشْرَةٍ، فَجَاءَ بِخَمْسَةٍ فَقَالَ: اَعْطِنِي نِصْفَ الرَّهْنِ" قَالَ: لَا تَدْفَعْ اِلَيْهِ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ حَقَّكَ، لِاَنَّ الْاَصْلَ كَانَ لِجَمِيعِ الْحَقِّ

❊❊ ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دس درہم کے عوض میں تمہارے پاس دو کپڑے رہن رکھوائے اور پھر وہ پانچ درہم لے آئے اور یہ کہے: نصف رہن مجھے دیدو! تو ثوری فرماتے ہیں: تم اسے وہ نہ دینا جب تک وہ تمہارا پورا حق ادا نہیں کرتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل پورے حق سے متعلق ہے۔

بَابٌ: نَفَقَةُ الْمُضَارِبِ وَوَضِيعَتِهِ

باب: مضارب کا خرچ اور اس کے (مال کی قیمت) میں کمی کرنا

15081 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَارَضَ رَجُلًا مَالًا، وَثَبَتَ السَّفَرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَخَرَجَ، عَلٰى مَنِ النَّفَقَةُ؟ قَالَ: النَّفَقَةُ فِي الْمَالِ، وَالرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ، وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کسی شخص کو مال قرض کے طور پر دیتا ہے اور پھر اُس کے اور اُس کے درمیان سفر طے ہو جاتا ہے اور وہ نکل کھڑا ہوتا ہے تو خرچ کس کے ذمہ ہوگا؟ تو ان کا خرچ مال میں سے کیا جائے گا اور منافع اُن لوگوں کی آپس میں طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم ہوگا اور جو کمی ہوگی وہ اصل مال میں سے ہوگی۔

15082 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا اَكَلَ الضَّارِبُ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ

❊❊ ثوری نے' ہشام کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: مضاربت کرنے والا شخص جو کھاتا ہے' وہ اس کے ذمہ قرض ہوگا۔

15083 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: "يَاْكُلُ، وَيَلْبَسُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَقَالَ الرَّبِيْعُ، عَنِ الْحَسَنِ: يَاْكُلُ بِالْمَعْرُوْفِ

❊❊ اشعث نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ مناسب طریقے سے کھائے گا اور پہنے گا۔

ربیع نے' حسن بصری کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ مناسب طریقے سے کھائے گا۔

15084 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَا صَانَعَ بِهِ الْمُقَارِضُ فَهُوَ عَلَى الْمَالِ

❊❊ ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کو قرض دیا گیا ہے' وہ مال سے متعلق جو کام بھی کرے گا' وہ اصل مال کا حصہ شمار ہوگا۔

15085 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَاَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَا فِي الْمُضَارَبَةِ: الْوَضِيْعَةُ عَلَى الْمَالِ، وَالرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوْا عَلَيْهِ،

❊❊ معمر نے' زہری کے حوالے سے' ابن سیرین اور ابوقلابہ کا' مضاربت کے بارے میں' یہ قول نقل کیا ہے: قیمت کی کمی مال میں سے شمار ہوگی اور منافع اُن کی آپس میں طے شدہ شرائط کے مطابق ہوگا۔

15086 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

❊❊ معمر نے' اعمش کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' جبکہ اعمش نے امام شعبی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15087 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الْقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُضَارَبَةِ: الْوَضِيْعَةُ عَلَى الْمَالِ، وَالرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوْا عَلَيْهِ وَاَمَّا الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَهُ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُضَارَبَةِ، اَوِ الشِّرْكَيْنِ

❊❊ ابوحصین نے' امام شعبی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مضاربت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: قیمت میں کمی اصل مال کے حساب سے ہوگی اور منافع ان کی آپس کی طے شدہ شرائط کے مطابق ہوگا۔

ثوری نے یہ روایت' ابوحصین کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' مضاربت کے بارے میں' یا شراکت داری کے بارے میں نقل کی ہے۔

15088 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا رِبْحَ لِلْمُقَارِضِ حَتّٰى يُحَاسِبَ صَاحِبَ الْمَالِ، فَمَا كَانَ مِنْ وَضِيْعَةٍ فَهُوَ عَلَى الْمَالِ

✴✴ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیا گیا ہے' وہ اس وقت تک نفع حاصل نہیں کرسکتا' جب تک مال کا مالک حساب نہیں کرلیتا' جو نقصان ہوگا' وہ اصل مال میں سے ہوگا۔

15089 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، وَعَنْ هَاشِمٍ اَبِیْ كُلَيْبٍ، وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ الْاَسَدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا: الرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ، وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ، هٰذَا فِي الشَّرِيكَيْنِ فَاِنَّ هٰذَا بِمِائَةٍ، وَهٰذَا بِمِائَتَيْنِ

✴✴ ابوحصین اور ہاشم ابوکلیب نے امام شعبی اور جابر بن زید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ حضرات فرماتے ہیں: منافع اس کے مطابق تقسیم ہوگا' جس کو انہوں نے آپس میں طے کیا ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے ہوگا' یہ اس صورت میں ہے جب دونوں طرف سے شراکت داری ہو' ایک کے ایک سو ہوں' اور دوسرے کے دو سو ہوں۔

15090 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي رَجُلَيْنِ اَخْرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَشَرَةَ آلَافٍ، وَاشْتَرَكَا وَلَمْ يُخَالِطَا اَمْوَالَهُمَا، فَعَمِلَ اَحَدُهُمَا بِمَا عِنْدَهُ، فَتَوِيَ، فَلَمْ يَرَهُ شِرْكًا قَالَ: النُّقْصَانُ وَالتَّوٰى عَلَيْهِ وَلَيْسَ عَلَى الْاٰخَرِ شَيْءٌ، قَالَ سُفْيَانُ: حِينَ لَمْ يُخْلِطَا اَمْوَالَهُمَا

✴✴ جابر نے' امام شعبی کے حوالے سے' دو آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جن میں سے ہر ایک دس ہزار نکالتا ہے' وہ دونوں شراکت داری کرلیتے ہیں' لیکن وہ اپنے اموال' ایک دوسرے کے ساتھ ملاتے نہیں' ان میں سے ایک شخص اس میں کام کرتا ہے' جو اس کے پاس موجود ہوتا ہے اور پھر اس میں اس کو نقصان ہو جاتا ہے' تو انہوں نے اسے شراکت داری نہیں سمجھا۔

تو امام شعبی فرماتے ہیں: نقصان اور گھاٹا اس کے ذمہ ہوگا' دوسرے کے ذمہ کوئی چیز نہیں ہوگی۔

سفیان کہتے ہیں: یہ اس وقت ہے' جب انہوں نے اپنے اموال کو ایک دوسرے کے ساتھ نہ ملایا ہو۔

15091 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: اِذَا اَشْرَكَ الرَّجُلُ فِي الْبَيْعِ، فَاِنْ كَانَ رِبْحًا فَلَهُ، وَاِنْ كَانَتْ وَضِيعَةٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ، اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَهَا اِيَّاهُ

✴✴ عبداللہ نے' شعبہ کے حوالے سے' ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص فروخت میں حصہ دار بن جائے' تو اگر منافع ہوگا' تو اسے ملے گا اور اگر نقصان ہوگا تو اس کے ذمہ نہیں ہوگا' کیونکہ یہ وہ خوراک ہے' جو اُس نے اُسے عطا کی ہے۔

15092 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلَيْنِ اَخْرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَاشْتَرَكَا ثُمَّ عَمِلَ فِيهَا اَحَدُهُمَا قَالَ: لِلَّذِي عَمِلَ رِبْحُ مِائَةٍ، وَلَهُ نِصْفُ رِبْحِ الْمِائَةِ الْاُخْرَى، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ غَيْرُهُ: الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

✴✴ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں

نقل کیا ہے' جن میں سے ہر ایک' ایک سو دینار نکالتا ہے' وہ دونوں شراکت داری کر لیتے ہیں' پھر اُن میں سے' ایک اُن کے بارے میں کام کرتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: جس شخص نے کام کیا ہے' اسے ایک سو کا پورا منافع ملے گا' اور اسے دوسرے ایک سو کے منافع کا نصف ملے گا۔

معمر نے بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے کہا ہے: منافع ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا یہی موقف ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15093 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِنْ لَمْ يَشْتَرِطِ الزَّكَاةَ عَلَيْهِ، فَالزَّكَاةُ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ

** معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ یہ شرط عائد نہیں کرتا کہ زکوٰۃ اس کے ذمہ ہوگی' تو زکوٰۃ مال کے مالک شخص کے ذمہ ہوگی۔

15094 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: نَفَقَةُ الْمُقَارِضِ عَلَى الْمَالِ

** معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مضاربت کے طور پر جسے سامان دیا گیا ہے' اس کا خرچ مال میں سے ہوگا۔

بَابٌ: الْمُضَارَبَةُ بِالْعُرُوضِ

باب: سامان کے حساب سے مضاربت

15095 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ كَرِهَ الْبَزَّ مُضَارَبَةً يَقُوْلُ: لَا، اِلَّا الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: لَهُ اَجْرُ مِثْلِهِ اِذَا اَعْطَاهُ الْعُرُوضَ مُضَارَبَةً

** ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابرہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے مضاربت کے طور پر کپڑا دینے کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ صرف سونے اور چاندی کے ساتھ ہو سکتی ہے

سفیان کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: اُسے اِس کی مانند معاوضہ مل جائے گا' جب وہ اس کو سامان' مضاربت کے لیے دے گا۔

15096 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الْبَزَّ مُضَارَبَةً قَالَ: اَصْلُ قِرَاضِهِمَا عَلَى الَّذِي بَاعَ بِهِ الْعَرْضَ

** معمر نے' حماد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مضاربت کے لیے کپڑا دے دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اُن دونوں کی مضاربت کی اصل' اُس شخص کے ذمہ ہوگی' جو اس سامان کو فروخت کرے گا۔

15097 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَدْفَعَ الْعُرُوضَ قَرْضًا، وَيُوَقِّتَ لَهُ وَقْتًا، مَخَافَةَ اَنْ يَبِيعَهُ بِدُوْنِ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ: قَدْ بِعْتُ بِالَّذِي اَمَرْتَنِي " قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: وُلِّيتَ شَيْئًا وَدَخَلْتَ فِيهِ

** معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ... بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں

کہ سامان کو مضاربت کے طور پر دیا ہے' اس کے لئے متعین وقت کیا جائے' اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی اس سے پہلے ہی اسے فروخت کر دے' اور وہ کہے: میں نے تو اس کے مطابق فروخت کیا ہے' جو تم نے مجھے ہدایت کی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: تمہیں ایک چیز کا نگران مقرر کیا گیا اور تم اس میں داخل ہو گئے۔

15098 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، وَابْنِ عَوْنٍ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ رَخَّصَ اَنْ يَعْمَلَ بِالْبَزِّ مُضَارَبَةً مَرَّةً وَاحِدَةً، فَاِذَا عَمِلَ بِهِ، كَانَ الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا، وَيَرُدُّ رَاْسَ مَالِهِ، ثُمَّ اِنْ شَاءَ دَفَعَهُ اِلَيْهِ بَعْدُ

٭٭ ہشام اور ابن عون نے یہ بیان کی ہے: ابن سیرین نے اس بارے میں رخصت دی ہے کہ آدمی مضاربت کے طور پر کپڑے کے بارے میں کام کرے' جب وہ اس کے بارے میں کام کر لے گا' تو منافع ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور وہ اصل مال کو واپس کر دے گا' پھر اگر وہ چاہے گا' تو دوسری مرتبہ پھر اُس کے حوالے کر دے گا۔

بَابٌ: اخْتِلَافُ الْمُضَارِبِينَ اِذَا ضَرَبَ بِهِ مَرَّةً اُخْرَى

باب: مضاربت کے متعلق دونوں افراد کے درمیان اختلاف ہونا جب آدمی نے دوسری مرتبہ اسے کوئی چیز دی ہو

15099 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَاَبِي قِلَابَةَ قَالَا: فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلَى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً، فَضَاعَ بَعْضُهُ، اَوْ وُضِعَ، قَالَا: اِنْ كَانَ صَاحِبُ الْمَالِ لَمْ يُحَاسِبْهُ حَتّٰى ضَرَبَ بِهِ اُخْرَى، فَرَبِحَ، فَلَا رِبْحَ لِلْمُقَارِضِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ صَاحِبُ الْمَالِ رَاْسَ مَالِهِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ حَاسَبَهُ اَوْ آجَرَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ مَرَّةً اُخْرَى، اقْتَسَمَا الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا وَكَانَ الْوَضِيعُ الْاَوَّلُ عَلَى الْمَالِ

٭٭ ایوب نے' ابن سیرین اور ابو قلابہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو کوئی مال مضاربت کے طور پر دیتا ہے اور اس کا کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے' یا اس میں نقصان ہو جاتا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر تو مال کے مالک نے اس سے حساب نہیں لیا تھا' یہاں تک کہ دوسری مرتبہ اسے مال دے دیا تھا اور پھر منافع ہوا' تو ایسی صورت میں جس کو مضاربت کے لئے مقرر کیا گیا تھا اسے اس وقت تک کوئی منافع نہیں ملے گا جب تک وہ مال کے مالک کو' اصل مال پورا ادا نہیں کر دیتا' اگرچہ اس نے پہلے اس سے حساب لیا ہو' یا اس کو معاوضہ دیا ہو اور پھر دوسری مرتبہ اس کے حوالے کیا ہو' تو پھر منافع اُن دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور نقصان پہلے مال میں شمار ہوگا۔

15100 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

٭٭ ابن تیمی نے' ابن عوف کے حوالے سے' ابن سیرین سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15101 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَوْفٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا هَلَكَ مِنْهُ شَيْءٌ، فَاَعْلَمَ صَاحِبَ الْمَالِ اَوْ لَمْ يُعْلِمْ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَاِنَّهُمَا يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ الَّذِي كَانَ فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ، وَيَكُونُ النُّقْصَانُ عَلَى رَاْسِ الْمَالِ

الْاَوَّلِ خَاصَّةً

** عوف نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اس میں سے کچھ ہلاک ہو جائے اور آدمی مال کے مالک کو اس بارے میں بتا دے یا نہ بتائے' پھر وہ دوسری مرتبہ وہ اسے وہ چیز دیدے' تو اب منافع ان دونوں کے درمیان اس حساب سے تقسیم ہوگا' جو دوسری مرتبہ سامان دینے کے حوالے سے ہے' اور نقصان صرف پہلی مرتبہ میں اصل مال کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

15102 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ رِبْحٌ، وَقَدْ دَفَعْتُ اِلَيْكَ اَلْفًا رَاْسَ مَالِكَ، وَلَيْسَ لَهُ بَيِّنَةٌ، وَقَالَ صَاحِبُ الْمَالِ: لَمْ تَدْفَعْ اِلَيَّ رَاْسَ مَالِيْ بَعْدُ قَالَ: لَا رِبْحَ لَهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ هٰذَا رَاْسَ الْمَالِ اِلَّا اَنَّ يَاْتِيَ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ قَدْ دَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَ مَالِهِ

** ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو دوسرے شخص کو ایک ہزار درہم دیتا ہے اور وہ ایک ہزار درہم لے آتا ہے اور کہتا ہے: یہ منافع ہے' میں نے تمہیں ایک ہزار اصل مال کے دیے تھے اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا اور صاحب مال کہتا ہے: تم نے مجھے میرا اصل مال دیا ہی نہیں ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس کو اس وقت تک منافع نہیں ملے گا' جب تک وہ اصل مال ادا نہیں کر دیتا' البتہ اگر وہ ثبوت پیش کر دے' تو حکم مختلف ہوگا کہ اس نے اصل مال مالک کو ادا کر دیا تھا۔

15103 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً فَجَاءَهُ بِالْمَالِ وَبِنَصِيبِهِ مِنَ الرِّبْحِ، فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ ثُمَّ ادَّعٰى اَنَّهُ غَلَطَ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الْمَالُ مِنْهُ لَمْ يُصَدَّقْ

** معمر نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو اصل شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیتا ہے' اور پھر وہ دوسرا شخص مال بھی لے آتا ہے اور اپنے حصے کا منافع بھی لے آتا ہے اور اس کے سپرد کر دیتا ہے اور پھر دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے غلطی کی ہے' تو وہ فرماتے ہیں: جب مال اس کی طرف سے نکل آیا ہے' تو پھر اس کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

15104 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلَى الْاٰخَرِ مَالًا مُضَارَبَةً، فَقَالَ صَاحِبُ الْمَالِ: بِالثُّلُثِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بِالنِّصْفِ قَالَ: الْقَوْلُ قَوْلُ صَاحِبِ الْمَالِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْاٰخَرُ بِبَيِّنَةٍ

** ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے' جو دوسرے شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیتا ہے' تو مال کا مالک یہ کہتا ہے: ایک تہائی کا حساب ہوگا' جبکہ دوسرا فریق کہتا ہے' نصف کا حساب ہوگا' تو ثوری فرماتے ہیں: اس بارے میں مال کے مالک کا قول معتبر ہوگا' البتہ اگر دوسرا فریق ثبوت پیش کر دے' تو حکم مختلف ہوگا۔

15105 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، كَانَ اِذَا اَتَاهُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: اِنَّهُ هٰذَا خَانَنِيْ يَقُوْلُ: بَيِّنَتُكَ اَنَّ اَمِينَكَ خَانَكَ، هٰذَا فِي الْمُضَارَبَةِ، وَاِذَا قَالَ لَهُ: اَصَابَنِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَ: بَيِّنَتُكَ بِمُصِيبَةٍ بَعْدَ رَبِّهَا

** معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب

ان کے پاس کوئی شخص آ کر یہ کہتا کہ اس شخص نے میرے ساتھ خیانت کی ہے' تو وہ فرماتے: تو تم اس بات کا ثبوت فراہم کرو کہ تمہارے امین شخص نے مضاربت کے مال کے بارے میں تمہارے ساتھ خیانت کی ہے' جب وہ شخص اُن سے یہ کہتا: کہ اس نے مجھے اس' اس طرح کا نقصان پہنچایا ہے' تو وہ فرماتے تھے: تو تم اس بات کا ثبوت پیش کرو کہ یہ مصیبت بعد میں لاحق ہوئی ہے۔

15106 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً، وَلَمْ يَشْتَرِطْ شَيْئًا، فَعَمِلَ بِالْمَالِ قَالَ: لَهٗ اَجْرُ مِثْلِهٖ

٭٭ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو مضاربت کا مال دیتا ہے اور کوئی شرط عائد نہیں کرتا اور دوسرا شخص اس مال کو کام میں لاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کو دوسرے شخص کی مانند حصہ ملے گا۔

بَابٌ: ضَمَانُ الْمُقَارِضِ اِذَا تَعَدّٰى، وَلِمَنِ الرِّبْحُ؟

باب: جس شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیا گیا تھا' جب وہ زیادتی کرے تو اس کے ضمان کا حکم نیز منافع کسے ملے گا؟

15107 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا خَالَفَ الْمُضَارِبُ ضَمِنَ

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ شخص مضارب کے برخلاف کرے' تو ضامن ہوگا۔

15108 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فِي الْمُضَارِبِ: اِذَا تَعَدّٰى فَالضَّمَانُ عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى، وَالرِّبْحُ كَمَا اشْتَرَطُوا وَهُوَ قَوْلُ مَعْمَرٍ

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' مضارب کے بارے میں' یہ بات نقل کی ہے: جب وہ حد سے تجاوز کرے' تو جو حد سے تجاوز کرے گا' اس کے ذمہ ضمان لازم ہوگا اور منافع اُن لوگوں کی طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم ہوگا۔

معمر بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

15109 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: هُوَ لَهٗ بِضَمَانِهٖ وَسِرِّهٖ مِنْهُ، فَيُصَدَّقُ بِهٖ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: هُوَ لَهٗ بِضَمَانِهٖ

٭٭ عبداللہ بن عون نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اس کے ضمان کے حساب سے اسے ملے گا' اور اس کی طرف سے زیادتی کو وصول کر کے اسے صدقہ کر دیا جائے گا۔

ثوری فرماتے ہیں: عاصم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اُس کو اس کے ضمان کے حساب سے ملے گا۔

15110 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: الضَّمَانُ عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى، وَالرِّبْحُ لِصَاحِبِ الْمَالِ

❊❊ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ضمان اس شخص پر لازم ہوگا' جو زیادتی کرے گا اور منافع مال کے مالک شخص کو ملے گا۔

15111 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ: لَا يَحِلُّ الرِّبْحُ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا، وَالضَّمَانُ عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ ابْنُ شُبْرُمَةَ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُن میں سے کسی ایک کے لئے منافع حلال نہیں ہوگا' اور ضمان اس شخص کے ذمہ ہوگا' جو زیادتی کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

15112 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَا فِي الْمُضَارِبِ: اِذَا خَالَفَ ضَمِنَ

❊❊ عمرو نے' حسن بصری اور ابن سیرین کا مضارب کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ ہدایت کے برخلاف کرے گا' تو ضامن ہوگا۔

15113 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ قَاسَمَ الرِّبْحَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

❊❊ قتادہ نے' عبداللہ بن حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو منافع کو تقسیم کرے گا' اُس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

15114 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي الْمُضَارِبِ: يَنْهَاهُ رَبُّ الْمَالِ اَنْ يَبْتَاعَ حَيَوَانًا وَيَنْزِلَ فِي بَطْنِ وَادٍ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ اَرَادَ الْخَيْرَ قَالَ: لَا يَضْمَنُ

❊❊ معمر نے' حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے' مضارب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: مال کا مالک شخص اسے منع کرے گا کہ وہ کوئی حیوان خریدے' یا وادی کے نشیبی حصے میں پڑاؤ کرے' وہ فرماتے ہیں: وہ ایسا شخص ہے' جو بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ ضامن نہیں ہوگا۔

15115 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو سُفْيَانَ وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ رَبُّ الْمَالِ اَنْ لَا يَنْزِلَ بَطْنَ وَادٍ فَنَزَلَهُ فَهَلَكَ، فَهُوَ ضَامِنٌ

❊❊ حماد بن سلمہ نے' مقبری کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مال کے مالک شخص نے

اس پر یہ شرط عائد کی ہو کہ وہ وادی کی نشیبی حصے میں پڑاؤ نہیں کرے گا اور وہ وہاں پڑاؤ کر لے اور پھر ہلاکت کا شکار ہو جائے' تو ضامن ہو گا۔

15116 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُضَارِبِ اِذَا تَعَدّٰى قَالَ: مَا رَاَيْتُهُمْ يُضَمِّنُوْنَهُ اِذَا كَانَ يَنْظُرُ لِصَاحِبِ الْمَالِ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے' مضارب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ حد سے تجاوز کرے' تو وہ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ اسے ضامن قرار دیتے ہوں' جبکہ وہ صاحب مال کو مہلت دیتا ہو۔

15117 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ فِي رَجُلٍ قَارَضَ عَلَى الشَّطْرِ، فَانْطَلَقَ الْاٰخَرُ فَقَارَضَ عَلَى الرُّبُعِ قَالَ: مَا قَارَضَ فَهُوَ نَصِيْبُهُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَفَلَهُ بَعْضَ الْمَالِ فِي يَدِهِ فَاَعْطَى ذٰلِكَ نَظَرًا لَّهُ وَلِصَاحِبِهِ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو نصف منافع کی شرط پر مضاربت کرتا ہے دوسرا شخص چلا جاتا ہے اور چوتھائی حصے پر مضاربت کر لیتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: اس نے جو مضاربت کی ہے' یہ اس کا حصہ ہے' البتہ اگر اس سے پہلے کچھ مال اس کے ہاتھ میں تھا اور اس نے دے دیا تھا' تو یہ اس کے لئے اور اس کی ساتھی کی بہتری کے لئے ہو گا۔

15118 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً، فَعَمِلَ بِهِ، وَخَلَطَ فِيهِ مَالًا، وَلَمْ يَعْلَمِ الْاٰخَرُ قَالَ: اِنْ هَلَكَ الْمَالُ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ فِيهِ رِبْحٌ فَهُوَ بِالْحِصَصِ،

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص سے کچھ مال مضاربت کے طور پر لیتا ہے' اسے کام میں لیتا ہے' اس میں اپنا مال شامل کر لیتا ہے' جبکہ دوسرے شخص کو اس کا علم نہیں ہوتا' قتادہ فرماتے ہیں: اگر مال ہلاک ہو جائے' تو اس کے ذمہ ضمان نہیں ہو گا کیونکہ اگر اس میں منافع ہوتا' تو وہ حصوں کے اعتبار سے ہوتا۔

15119 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✵✵ ابن تیمی نے' حمید کے حوالے سے حسن بصری سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15120 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَارَضَ رَجُلًا عَلَى الشَّطْرِ، ثُمَّ ذَهَبَ ذٰلِكَ فَقَارَضَ آخَرَ عَلَى الرُّبُعِ قَالَ: " لَا يَدْفَعُهُ اِلَّا بِاِذْنِهِ، وَاِلَّا ضَمِنَ اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ لَهُ: اعْمَلْ فِيهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَدْ اَذِنَ لَهُ حِيْنَئِذٍ "

✵✵ سفیان ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو نصف منافع کی شرط پر' کسی شخص کے ساتھ مضاربت کرتا ہے' پھر دوسرا شخص چلا جاتا ہے' اور ایک اور شخص کے ساتھ چوتھائی منافع کی شرط پر مضاربت کر لیتا ہے' تو ثوری

فرماتے ہیں: وہ پہلے شخص کی اجازت کے بغیر اُس دوسرے شخص کے حوالے نہیں کر سکتا' البتہ وہ ضامن ہوگا' البتہ اگر اس نے یہ کہا ہو: تمہیں جو مناسب لگے' سو استعمال کرو' تو گویا کہ اس نے اجازت دے دی ہے۔

15121 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَلْمُضَارِبُ مُؤْتَمَنٌ، وَاِنْ تَعَدّٰى اَمْرَكَ

٭٭ ابن تیمی نے لیث کے حوالے سے طاؤس کا' جبکہ حمید کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: مضارب امین ہوتا ہے' خواہ وہ تمہاری ہدایت کے برخلاف کرے۔

15122 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَا فِي الْمُضَارِبِ: اِذَا تَعَدّٰى مَا اُمِرَ بِهِ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا يَحِلُّ الرِّبْحُ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا، قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا اَرَادَ بِهِ صَلَاحًا فَلَا ضَمَانَ

٭٭ عبدالکریم نے ابراہیم نخعی اور ابوشعثاء کا یہ قول' مضارب کے بارے میں نقل کیا ہے: اُسے جو ہدایت کی گئی تھی' جب وہ اس کی خلاف ورزی کرے گا' تو وہ ضامن ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے منافع ہونا درست نہیں ہے۔

عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تو اس شخص نے کام کے ذریعے بہتری مراد لی تھی' تو پھر اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

15123 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَارِبِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا دَفَعَ رَجُلٌ اِلٰى رَجُلٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً، فَاشْتَرٰى بِهَا جَارِيَةً فَاَعْجَبَتْهُ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَوَلَدَتْ لَهُ، قُوِّمَتْ، فَاِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ عَلَى الْاَلْفِ دِرْهَمٍ ضَمَّنَّاهُ قِيمَةَ الْجَارِيَةِ وَرَفَعْنَا عَنْهُ حِصَّتَهُ مِنَ الْجَارِيَةِ، لِاَنَّ لَهُ فِيهَا نَصِيبًا، وَكَانَ الْوَلَدُ لَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَيْهِ الْعُقْرُ، وَدُرِءَ عَنْهُ الْحَدُّ بِالشُّبْهَةِ، وَالْوَلَدُ مَمْلُوكٌ لِصَاحِبِ الْمَالِ، لِاَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ

٭٭ محمد بن یحییٰ ماربی نے' ثوری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص دوسرے شخص کے حوالے ایک ہزار درہم مضاربت کے طور پر کرے' اور دوسرا شخص اس سے کوئی کنیز خرید لے' وہ کنیز اسے پسند آ جائے اور وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ کنیز اس کے بچے کو بھی جنم دیدے' تو پھر اس کنیز کی قیمت کا تعین کیا جائے گا' اگر اس نے ایک ہزار درہم سے اضافی رقم موجود ہوگی' تو ہم اُسے کنیز کی قیمت کا ضامن بنائیں گے' اور کنیز میں سے' اس کے حصے اس میں سے اٹھالیں گے' کیونکہ اس کنیز میں اس کا بھی حصہ تھا اور بچہ اسی کا شمار ہوگا' اور اگر اس میں کوئی اضافی رقم موجود نہ ہو' تو پھر اس کا تاوان اس کے ذمہ ہوگا' اور شبہ کی وجہ سے حد کو پرے کر دیا جائے گا' اور وہ بچہ اصل مال کے مالک کا غلام شمار ہوگا' کیونکہ جب اس شخص نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی تھی' اس وقت اس کنیز میں اس کا کوئی حصہ نہیں تھا۔

بَابٌ: الْمُقَارِضُ يَأْمُرُ مُقَارَضَهُ اَنْ يَبِيعَ بِالدَّيْنِ وَكَيْفَ اِنِ اشْتَرٰى فَهَلَكَ قَبْلَ اَنْ يَنْقُدَ؟

باب: مضاربت کے طور پر مال دینے والا شخص مضاربت کے طور پر لینے والے شخص کو

یہ ہدایت کرے کہ وہ قرض کے عوض میں فروخت کردے' تو اگر وہ شخص خرید لے اور وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جائے' اس سے پہلے کہ وہ نقد ادائیگی کرے' تو کیا ہوگا؟

15124 اقوالِ تابعین:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ مَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ، يَقُوْلُ لِلْمُقَارِضِيْنَ: لَا تَشْتَرُوا بِالدَّيْنِ، فَاِنِ اشْتَرَيْتُمْ ضَمِنْتُمْ مَا اشْتَرَيْتُمْ بِالدَّيْنِ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے میمون بن مہران کو مضاربت کے دو فریقوں کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تم قرض کے عوض میں نہ خریدنا' اگر تم نے خریدا' تو تم اس چیز کے ضامن ہو گے' جو تم قرض کے عوض میں خریدتے ہو۔

15125 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُقَارَضَةً وَقَالَ: ادَّنْ عَلَيَّ قَالَ: يُكْرَهُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَفَلَ عَنْهُ، وَهُوَ يَجُرُّ اِلَيْهِ مَنْفَعَةً

❊❊ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو' کچھ مال مضاربت کے طور پر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم میرے نام پر قرض لے لینا' وہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' کیونکہ وہ اس کی طرف سے کفیل ہے' اور یہ اس کی طرف فائدے کو لے جا رہا ہے۔

15126 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً، وَاَذِنَ لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ بِدَيْنٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَاشْتَرٰى بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَهَلَكَتِ الْمُقَارَضَةُ، وَهَلَكَ الَّذِىْ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ قَالَ: اَمَّا الَّذِىْ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ فَهَلَكَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا، وَالْمَالُ الَّذِىْ دَفَعَ اِلَيْهِ مُقَارَضَةً فَهَلَكَ فَهُوَ مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ

❊❊ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: جو دوسرے شخص کو مال مضاربت کے طور پر دیتا ہے اور اسے یہ اجازت دے دیتا ہے' وہ اس کے عوض میں قرض حاصل کر سکتا ہے' جو اس کے اور دوسرے شخص کے درمیان ہوگا' پھر وہ ایک سو دینار خرید لیتا ہے' اور مضاربت کی رقم ہلاک ہو جاتی ہے' اور وہ شخص بھی ہلاک ہو جاتا ہے' جس نے قرض حاصل کیا تھا' تو وہ فرماتے ہیں: جہاں تک اس کا تعلق ہے' جس نے قرض کو لیا تھا اور وہ ہلاک ہو گیا' تو یہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور جہاں تک اس مال کا تعلق ہے' جو اس نے مضاربت کے طور پر اسے دیا تھا اور وہ ضائع ہو گیا' تو یہ مال کے مالک کا نقصان شمار ہوگا۔

15127 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَارَضَ

رَجُلًا فَابْتَاعَ مَتَاعًا فَوَضَعَهُ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ: ائْتِنِي غَدًا، فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ الْمَتَاعَ، وَالْمَالَ، فَقَالَ: مَا اَرَى اَنْ يُلْحِقَ اَهْلُ الْمَالِ اَكْثَرَ مِنْ مَالِهِمْ، الْغُرْمُ عَلَى الْمُشْتَرِي

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے'ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جوایک شخص کے ساتھ مضاربت کامعاہدہ کرتا ہےاوروہ شخص کچھ سامان خرید لیتا ہےاوراسے اپنے گھر میں رکھ لیتا ہے' پھروہ مال کے مالک سے یہ کہتا ہے: تم کل میرے پاس آنا' رات کو چور آتا ہےاوروہ سامان' یا مال چوری کر لیتا ہے' توزہری فرماتے ہیں: میں یہ نہیں سمجھتا کہ مال کا اہل اپنے مال سے زیادہ کولاحق کرے گا' یہ تاوان خریدار کے ذمہ لازم ہوگا۔

15128 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَارَضَ رَجُلًا فَابْتَاعَ مَتَاعًا فَوَضَعَهُ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ: ائْتِنِي غَدًا، فَجَاءَ السَّارِقُ فَسَرَقَ الْمَتَاعَ قَالَ: يَاْخُذُ صَاحِبُ الْمَالِ الْمُقَارَضَ، وَيَاْخُذُ الْمُقَارَضُ صَاحِبُ الْمَالِ

** ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو مضاربت کے طور پر مال دیتا ہے' وہ شخص کوئی سامان خرید لیتا ہےاوراسے اپنے گھر میں رکھ لیتا ہے' پھروہ مال کے مالک سے کہتا ہے: کل تم میرے ہاں آنا' پھر رات کو چور آتا ہےاوروہ سامان چوری کر لیتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: مال کا مالک شخص مضاربت کے طور پر دی ہوئی رقم کو وصول کرے گا۔

بَابٌ: اشْتِرَاطُ الْمُقَارِضِ اَنْ يَحْمِلَ بِضَاعَةً اَوْ اَنَّهُ يَشْتَرِي مَا اَعْجَبَهُ

باب: مضاربت کے طور پر دینے والے شخص کا یہ شرط عائد کرنا کہ وہ سامان لاد کردے گا یا اسے جو چیز پسند آئے گی' وہ اسے خرید لے گا

15129 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تَدْفَعَ اِلَى الرَّجُلِ مَالًا مُقَارَضَةً، وَيَحْمِلَ لَكَ بِضَاعَةً

** معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم کسی شخص کو مضاربت کے طور پر مال دواوروہ تمہارا سامان لادلے۔

15130 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَرِهَهُ

** معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

15131 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُعْطِيَ اَلْفًا مُضَارَبَةً، وَاَلْفًا قَرْضًا، وَاَلْفًا بِضَاعَةً، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ شَرْطًا فَلَا بَاْسَ بِهِ

** ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ

قرار دیا ہے کہ آدمی ایک ہزار مضاربت کے طور پر دے اور ایک ہزار قرض کے طور پر دے اور ایک ہزار سامان کے طور پر دے لیکن اگر کوئی شرط نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15132 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ فِی رَجُلٍ دَفَعَ اِلَیْهِ مَالًا مُضَارَبَةً بِالثُّلُثِ اَوْ بِالرُّبُعِ اَوْ مَا تَرَاضَیَا قَالَ: هُوَ مَالُهُ یَشْتَرِطُ فِیهِ مَا شَاءَ

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو مضاربت کے طور پر ایک تہائی یا ایک چوتھائی منافع کے عوض میں دیتا ہے یا اس شرط پر دیتا ہے جس پر وہ دونوں رضامند ہوں تو ثوری فرماتے ہیں: یہ اس کا مال ہے وہ اس میں جو چاہے شرط عائد کر سکتا ہے۔

15133 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ كَانَ یَكْرَهُ اَنْ یَشْتَرِیَ الَّذِی دَفَعَ اِلَیْهِ الْمَالَ مِنَ الْاَجْرِ مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ، وَلَا یَكْرَهُ اَنْ یَشْتَرِیَ صَاحِبُ الْمَالِ مِنَ الْمُقَارِضِ هٰذَا بِالدَّیْنِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جس شخص کو مال دیا گیا وہ معاوضے میں سے صاحب مال سے کوئی چیز خرید لے البتہ یہ مکروہ نہیں ہے کہ صاحب مال شخص اس شخص سے قرض کے طور پر کوئی چیز خرید لے اس شخص سے جسے مضاربت کے طور پر مال دیا گیا ہے۔

15134 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: "اِذَا قَامَ الثَّمَنُ فَصَاحِبُ الْمَالِ اَحَقُّ بِهِ اِذَا كَانَ فِیهِ رِبْحٌ، هٰذَا فِی الْمُقَارِضِ یَشْتَرِی مِنْ قَرِیضِهِ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ، اَنْ یَقُولَ: مَا اَعْجَبَنِی مَا تَاْتِی بِهِ اَخَذْتُهُ بِالثَّمَنِ"

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب قیمت قائم ہو جائے تو صاحب مال اس کا زیادہ حقدار ہو گا جبکہ اس میں منافع آ رہا ہو یہ اس صورت میں ہے جس شخص کو مضاربت کے طور پر رقم دی گئی تھی اس نے اس رقم میں سے کوئی چیز خریدی ہو اور شرط باطل ہو گی یعنی وہ یہ کہے: تم جو کچھ لاؤ گے اس میں سے جو مجھے اچھی لگے گی وہ میں قیمت کے طور پر حاصل کر لوں گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ یَدْفَعُ اِلَی الْمُضَارِبِ الْمَالَ ثُمَّ الْمَالُ یَهْلَكُ وَیُوصِی اَنَّهُ لَهُ هَلْ یُخَاصِمُهُ فِیهِ اَحَدٌ؟

باب: جو شخص مال کو مضارب کے حوالے کر دے اور پھر وہ مال ہلاکت کا شکار ہو جائے

اور وہ یہ وصیت کرے کہ یہ مال اس کا ہے تو کیا اس کے بارے میں کوئی شخص اس کے ساتھ اختلاف کر سکتا ہے؟

15135 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ: فِی رَجُلٍ دَفَعَ اِلَی رَجُلٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً عَلَی النِّصْفِ، ثُمَّ مَكَثَ یَوْمًا ثُمَّ دَفَعَ اِلَیْهِ اَلْفًا اُخْرٰی عَلَی النِّصْفِ قَالَ: كُلُّ اَلْفٍ مِنْهَا وَحْدَهَا

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو ایک ہزار درہم مضاربت کے طور پر دیتا ہے

جونصف منافع کی شرط پر ہوتے ہیں' پھر ایک دن گزر جاتا ہے' پھر وہ اسے ایک ہزار اور دیتا ہے' جونصف منافع کی شرط پر ہوتا ہے' توثوری فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک ہزار الگ سے شمار ہوگا۔

15136 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَى الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً، فَخَرَجَ بِهَا الَّذِي دُفِعَتْ اِلَيْهِ وَاَشْهَدَ عَلَيْهِ رَبَّ الْمَالِ اَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ اِلَّا مَالُهُ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ فِي سَفَرِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ رَاجِعًا فَحَضَرَهُ الْمَوْتُ، فَاَوْصٰى اَنَّ الَّذِي مَعَهُ مِنَ الْمَالِ مِنَ الْاَرْبَعَةِ آلَافٍ كَانَ المضارب، وقال لرجل، وَجَاءَ قَوْمٌ قَدْ كَانُوْا دَفَعُوا اِلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ مَالًا، فَقَضَى الشَّعْبِيُّ لِصَاحِبِ الْاَرْبَعَةِ آلَافٍ بِالْمَالِ الَّذِي كَانَ مَعَ الْمُضَارِبِ، وَقَالَ: قَدْ اَشْهَدَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ اِلَّا مَالُهُ، وَاَقَرَّ الْمُضَارِبُ اَنَّهُ مَالُهُ

✵✵ زکریا بن ابوزائدہ بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس نے دوسرے شخص کو چار ہزار درہم مضاربت کے طور پر دیے تھے دوسرا انہیں لے کر چلا گیا' جس کے حوالے وہ کیے گئے تھے' اور اس نے مال کے مالک شخص کو اس بات پر گواہ بنالیا' کہ اس کے پاس صرف اسی کا مال ہے' وہ شخص سفر پر چلا گیا' پھر وہ شخص واپس آرہا تھا' تو اسی دوران وہ مر گیا' تو اس نے یہ وصیت کی کہ اس کے پاس جو بھی مال ہے' یعنی جو چار ہزار درہم ہیں' وہ مضارب کے ہیں اور وہ ایک شخص سے یہ کہتا ہے: کچھ لوگ آتے ہیں' جن کے سپرد اس نے مال کیا تھا تو امام شعبی نے یہ فیصلہ دیا: وہ چار ہزار درہم اصل مالک کو ملیں گے' جو مضارب کے پاس سے ملے تھے' وہ فرماتے ہیں: کیونکہ اس نے نکلنے سے پہلے اس شخص کو گواہ بنالیا تھا کہ اس کے پاس صرف اسی کا مال ہے اور مضارب بھی یہ اقرار کررہا ہے کہ یہ اُس کا مال ہے۔

بَابٌ: الْمُفَاوِضَيْنِ ...... اَحَدُهُمَا، اَوْ يَرِثُ مَالًا هَلْ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا؟

باب: مفاوضہ کرنے والے دوافراد میں سے کوئی ایک...... یا مال کا وارث بنتا ہے تو کیا وہ اُن دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا؟

15137 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فِي شَرِيْكٍ رَجُلٍ فِي سِلْعَةٍ لَيْسَ شَرِيْكُهُ اِلَّا فِي تِلْكَ السِّلْعَةِ، فَبَاعَ السِّلْعَةَ وَلَمْ يَسْتَاْذِنْ صَاحِبَهُ قَالَ: لَا يَجُوْزُ نَصِيْبَ صَاحِبِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ، فَاِنْ اَذِنَ لَهُ فِي الْبَيْعِ، ثُمَّ اَقَالَ فِيْهَا فَلَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ، وَاِذَا كَانَ قَدْ اَعْلَمَهُ الْبَيْعَ فَلَا يَجُوْزُ اِقَالَتُهُ فِي نَصِيْبِ صَاحِبِهِ، فَاِذَا كَانَتْ شَرِكَةً مُفَاوَضَةٍ، فَاَمْرُ كُلِّ وَاحِدٍ جَائِزٌ عَلٰى صَاحِبِهِ فِي الْبَيْعِ، وَالشِّرَاءِ وَالْاِقَالَةِ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' کسی سامان کے بارے میں کسی شخص کے حصہ دار ہونے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: کیا وہ شراکت دار صرف اس سامان کے بارے میں ہوتا ہے' پھر وہ سامان فروخت

کر دیتا ہے اور اپنے ساتھی سے اجازت نہیں لیتا' تو وہ فرماتے ہیں: اس کے ساتھی کا حصہ اس کی اجازت کے ساتھ ہی درست ہوگا اور اگر اس نے اس کو فروخت کرنے کی اجازت دے دی تھی' اور پھر اس بارے میں اقالہ کرلیا' تو پھر اسے اس کا حق نہیں ہوگا' اور اگر پہلے شخص نے اسے فروخت کرنے کے بارے میں پتہ کیا تھا' تو پھر اس کا اقالہ اس کے ساتھی کے حق میں درست نہیں ہوگا اور جب شرکت مفاوضہ کے طور پر ہو' تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا معاملہ دوسرے ساتھی کی طرف سے درست ہوگا' خواہ وہ فروخت کے بارے میں ہو' خواہ وہ خرید کے بارے میں ہو' خواہ اقالہ کے بارے میں ہو۔

15138 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: الْمُفَاوَضَةُ فِي الْمَالِ اَجْمَعَ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يُنْكِرُ الْمِيرَاثَ يَقُوْلُ: هُوَ لِمَنْ وَرِثَهُ، اِذَا وَرِثَ اَحَدُ الْمُتَفَاوِضَيْنِ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى يَقُوْلُ: الْمُتَفَاوِضَيْنِ اِذَا وَرِثَ اَحَدُهُمَا مَالًا يُشْرِكُ الْآخَرَ مَعَهُ

✵✵ ثوری نے اشعث کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: مفاوضہ پورے مال کے بارے میں ہوتی ہے ابن سیرین نے وراثت کا انکار کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ اس شخص کو ملے گی جو اس کا وارث ہوگا' وہ مفاوضہ کرنے والے دو افراد میں سے اگر کوئی ایک وارث بن جاتا ہے (تو وہی وارث بنے گا) وہ بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: مفاوضہ کرنے والوں میں سے کوئی ایک اگر مال کا وارث بن جاتا ہے' تو وہ دوسرے شخص کو بھی اپنے ساتھ اس میں شریک کرے گا۔

15139 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ اَبِي الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ شَرِيْكٍ بَيْعُهُ جَائِزٌ فِي شِرْكِهِ اِلَّا شَرِيْكَ الْمِيرَاثِ

✵✵ ہشیم نے' سیار ابوالحکم کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر شراکت دار کی فروخت کی ہوئی چیز اس کی شراکت کے بارے میں درست ہوگی' البتہ وراثت سے متعلق شراکت دار کا حکم مختلف ہے۔

15140 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: "لَا تَكُوْنُ الْمُفَاوَضَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ سَوَاءً فِي الْمَالِ، وَحَتّٰى يُخْلِطَا اَمْوَالَهُمَا، وَلَا تَكُوْنُ الْمُفَاوَضَةُ وَالشَّرِكَةُ بِالْعُرُوضِ، اَنْ يَجِيءَ هٰذَا بِعَرْضٍ وَّهٰذَا بِعَرْضٍ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا عَبْدٌ اَوْ دَارٌ اَوْ ذَهَبٌ اَوْ فِضَّةٌ، فَيُخْلِطَانِ، فَيَتَفَاوَضَانِ فِيهِ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ، فَهٰذِهِ الْمُفَاوَضَةُ، وَلَوْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا دَنَانِيرُ اَوْ دَرَاهِمُ، فَلَا تَكُوْنُ مُفَاوَضَةً حَتّٰى يَخْلِطَاهَا، وَمَا اَدَّانَ وَاحِدٌ مِنَ الْمُتَفَاوِضَيْنِ فَقَالَ: قَدِ اَدَّنْتُ كَذَا وَكَذَا، فَهُوَ مُصَدَّقٌ عَلٰى صَاحِبِهِ، وَاِنْ مَاتَ اَحَدُهُمَا اَخَذَ الْآخَرُ، وَاِنْ شَاءَ الْغَرِيْمُ يَاْخُذُ اَيُّهُمَا بَاعَ سِلْعَتَهُ، اَخَذَ الْمُبْتَاعُ اَيُّهُمَا شَاءَ، وَلَا تَكُوْنُ الْمُفَاوَضَةُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: مَا ابْتَعْتُ اَنَا وَاَنْتَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُخْلِطَا شَيْئًا، فَهٰذَا مَا ادَّعٰى وَاحِدٌ مِنْهُمَا اَنَّهُ اشْتَرٰى، سُئِلَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهُ ابْتَاعَ عَلٰى صَاحِبِهِ اِذَا ..... عَلٰى صَاحِبِهِ، وَاِنْ شَاءَ تَارَكَهُ"

✵✵ سفیان بیان کرتے ہیں: مفاوضہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا' جب تک مال میں برابر کی حیثیت نہ ہو اور جب تک دونوں فریق اپنے مال ایک دوسرے کے ساتھ ملا نہیں دیتے اور مفاوضہ اور شرکت سامان میں نہیں ہوتی' کہ یہ شخص ایک سامان

لے آئے اور دوسرا شخص دوسرا سامان لے آئے' البتہ اگر کوئی غلام' یا گھر' یا سونا' یا چاندی' اُن دونوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور وہ دونوں اُسے ملا دیں اور اس میں مفاوضہ کرلیں اور ہر چیز میں مفاوضہ کرلیں' تو یہ مفاوضہ ہوگا' اور اگر ان دونوں کے درمیان دینار یا درہم ہوں' تو پھر مفاوضہ اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک وہ دونوں اسے ملا نہیں دیتے' مفاوضہ کرنے والوں میں سے ایک کوئی ایک چیز قرض کے طور پر لے گا' تو وہ یہ کہے گا: میں نے یہ چیز قرض کے طور پر لی ہے اور وہ اس بارے میں اپنے ساتھی کی تصدیق کرنے والا ہوگا' اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے' تو دوسرا شخص حاصل کرلے گا اور اگر قرض خواہ چاہے گا' تو ان دونوں میں سے جس کے سامان کو پکڑے گا' اسے فروخت کردے گا' اسی طرح خریداران دونوں میں سے جس کو چاہے گا پکڑ لے گا' اور مفاوضہ اس وقت نہیں ہوگا' جب کوئی شخص یہ کہے: جو کچھ میں خریدوں' یا تم خریدو' وہ میرے اور تمہارے درمیان ایک جیسی حیثیت رکھتا ہوگا' جبکہ انہوں نے اس کو ملایا ہوا نہ ہو' یہ یوں گا کہ جیسے ان میں سے ایک نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے چیز خرید لی ہے' تو پھر اس سے ثبوت مانگا جائے گا کہ اس نے اپنی ساتھی کی طرف سے بھی یہ خریدی ہے؟ جبکہ اس کے ساتھی ...... اگر وہ چاہے گا' تو اسے ترک کردے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَبِيعُ، عَلٰى مَنِ الْكَيْلُ وَالْعَدَدُ

باب: جب کوئی شخص (کوئی چیز) فروخت کرتا ہے' تو اس کو ماپنا اور گنتی کرنا کس پر لازم ہوگا؟

15141 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "كُلُّ بَيْعٍ لَيْسَ فِيهِ كَيْلٌ، وَلَا وَزْنٌ، وَلَا عَدَدٌ، فَجِدَادُهُ، وَحَمْلُهُ، وَنَقْصُهُ عَلَى الْمُشْتَرِي، وَكُلُّ بَيْعٍ فِيهِ كَيْلٌ اَوْ وَزْنٌ اَوْ عَدَدٌ فَهُوَ اِلَى الْبَائِعِ حَتّٰى يُوَفِّيَهُ اِيَّاهُ، فَاِذَا قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: اَبِيعُكَ ثَمَرَةَ هٰذِهِ النَّخْلَةِ، فَاِنَّ جِدَادَهُ عَلَى الْمُشْتَرِي"

✻✻ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہر وہ سودا' جس میں ماپنے یا وزن کرنے یا گنتی کی صورت نہ ہو' تو اسے اُتارنا اور اس کو لادنا اور اس کی کمی' خریدار کے ذمہ ہوگی' اور ہر وہ سودا' جس میں ماپنے یا وزن کرنے یا شمار کرنے کی صورت ہو' تو یہ فروخت کرنے والے کے سپرد ہوگا' جب تک وہ خریدار کو پورا ادا نہیں کرتا' اور جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے یہ کہے: میں تمہیں کھجوروں کے اس باغ کا پھل فروخت کرتا ہوں' تو اب پھل کو اُتارنا خریدار کے ذمہ ہوگا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَبِيعُ عَلَى السِّلْعَةِ وَيَشْتَرِكُ فِيهَا

باب: جب کوئی شخص کوئی ایسا سامان فروخت کرے جس میں (خریدار) اُس کا حصے دار ہو

15142 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي شَاةٍ بَاعَهَا اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِعِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَهُوَ شَرِيكٌ فِيهَا، فَبَاعَهَا الْمُشْتَرِي بِاَحَدٍ وَّعِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَذَهَبَ بِهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا وَبِالدِّرْهَمِ، فَاخْتَصَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ لِلَّذِي بَاعَ: اِنَّكَ اَرَدْتَ الرِّبَا فَلَمْ يَرْبُ لَكَ، اِنَّمَا كَانَ شَرِيكُكَ فِي دِرْهَمٍ وَّاحِدٍ

* * ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' دو آدمی اُن کے پاس آئے' ان کا مقدمہ ایک بکری کے بارے میں تھا' جو ان میں دونوں میں ایک نے' دوسرے کو بیس درہم کے عوض میں فروخت کی تھی اور وہ دوسرا شخص' اُس بکری کے بارے میں' اس کا شراکت دار بھی تھا' تو خریدار نے اسے اکیس درہم کے عوض میں فروخت کیا' تو جس شخص نے اس شخص کو خریدا تھا' وہ بکری بھی لے گیا اور ایک درہم بھی لے گیا' انہوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے فروخت کرنے والے سے فرمایا: تم نے اضافی چیز حاصل کرنا چاہی تھی' لیکن وہ تمہیں نہیں ملی' کیونکہ ایک درہم میں وہ شریک ہے۔

15143 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تَبِيعَ سِلْعَتَكَ مَا كَانَتْ وَتَشْتَرِكَ فِيهَا بِالرُّبُعِ

* * معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ تم اپنے سامان کو' خواہ وہ جو بھی ہو' ایسی صورت میں فروخت کرو کہ تم اس میں ایک چوتھائی کے حصہ دار ہو۔

15144 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ تَقُوْلَ لِلسِّلْعَةِ اَبِيعُهَا وَلِيْ مِنْهَا نِصْفُهَا اَوْ رُبُعُهَا

* * اعمش بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر تم سامان کے بارے میں یہ کہہ دیتے ہو: کہ میں اسے فروخت کرتا ہوں' جبکہ اس کا نصف یا چوتھائی حصہ میرا ہوگا۔

15145 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "اِذَا كَرِهَ اَنْ يَقُوْلَ: اَبِيعُكَ هٰذَا وَلِيْ نِصْفُهُ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: اَبِيعُكَ نِصْفَهُ"،

* * تیمی نے' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' کہ میں تمہیں یہ فروخت کر رہا ہوں اور اس کا نصف میرا ہوگا' بلکہ آدمی کو یہ کہنا چاہیے: میں اس کا نصف تمہیں فروخت کر رہا ہوں۔

15146 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

* * معمر نے قتادہ کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15147 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلَيْهِ مَالًا مُضَارَبَةً فَبَاعَهُ وَاسْتَثْنَى فِيهِ شِرْكًا لِنَفْسِهِ، فَخَاصَمَهُ قَالَ: "يُكْرَهُ اَنْ تَقُوْلَ: بَاعَتْ شِمَالُكَ مِنْ يَمِينِكَ" وَقَالَ الْحَسَنُ: وُلِّيتَ شَيْئًا، وَدَخَلْتَ فِيهِ

* * معمر نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو دوسرے شخص کو مضاربت کے طور پر کچھ مال دیتا ہے' وہ اسے فروخت کر دیتا ہے اور اس میں اپنے لئے کسی مخصوص حصے کا استثناء کر لیتا ہے' اس کا دوسرے فریق کے ساتھ اس بارے میں اختلاف ہو جاتا ہے' تو معمر فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ تم یہ کہو: تمہارے بائیں ہاتھ نے' دائیں ہاتھ سے

خریدا ہے۔

حسن بصری فرماتے ہیں: تم ایک چیز کے نگران بنے' اور اس میں داخل ہو گئے۔

بَابٌ: يَبِيعُ الثَّمَرَ وَيَشْتَرِطُ مِنْهَا كَيْلًا

باب: آدمی کا کسی پھل کو فروخت کرنا' اور پھر اُس میں سے مخصوص ماپ کی شرط عائد کرنا

15148 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ الزُّبَيْرُ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَبِيعُ ثَمَرَةً لَهُ، فَيَقُوْلُ: اَبِيعُكُمُوهَا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ، وَطَعَامِ الْفِتْيَانِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَهَا

❁❁ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زبیر ابوسلمہ نامی ایک بزرگ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: وہ اپنا پھل فروخت کر رہے تھے' اور یہ فرما رہے تھے: میں چار ہزار کے عوض میں' تمہیں یہ فروخت کر رہا ہوں' اور جو لڑکے یہ کام کر رہے ہیں' ان کے کھانے کے (عوض میں' میں تمہیں یہ فروخت کر رہا ہوں)۔

15149 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ: اَبِيعُكَ ثَمَرَ حَائِطِي بِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلَّا خَمْسِينَ فِرْقًا، فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ نَخَلَاتٍ مَعْلُومَاتٍ

❁❁ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو دوسرے شخص کو یہ کہتا ہے: میں پچاس فرق (ماپنے کے مخصوص آلے) کے علاوہ' تمہیں اپنے باغ کا (باقی) پھل' ایک سو دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں' تو قتادہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا: اگر وہ کھجوروں کے متعین درختوں کی شرط عائد کر لیتا' تو حکم مختلف ہوتا۔

15150 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَبِيعَ النَّخْلَ، وَيَسْتَثْنِيَ مِنْهُ كَيْلًا مَعْلُومًا قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا بَاْسَ اَنْ يَسْتَثْنِيَ هٰذِهِ النَّخْلَةَ، وَهٰذِهِ النَّخْلَةَ

❁❁ یعقوب نے' ابراہیم کے حوالے سے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی کھجوروں باغ کا فروخت کرے اور اس میں سے متعین ماپ کا استثناء کر لے' سفیان کہتے ہیں: البتہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ کسی مخصوص درخت کا استثناء کر لے۔

15151 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ بَاعَ ثَمَرًا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ وَّاشْتَرَطَ مِنْهَا ثَمَرًا

❁❁ عبداللہ بن ابوبکر نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے چار ہزار کے عوض میں پھل فروخت کیا اور اس میں سے متعین پھل کی شرط عائد کر دی (کہ یہ اس فروخت میں شامل نہیں ہوگا)۔

15152 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، اَنَّهُ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَمَرٍ بَاعَهُ وَاسْتَثْنَى مِنْهُ كَيْلًا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ ابوسفیان وکیع نے اسماعیل بن مجمع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے سالم بن عبداللہ سے اس پھل کے بارے میں دریافت کیا' جسے انہوں نے فروخت کیا تھا اور اس میں سے مخصوص ماپ کا استثناء کرلیا تھا' تو سالم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15153 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، اَنَّهُ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَرَى بِالثُّنْيَا بَاْسًا، لَوْلَا ابْنُ عُمَرَ كَرِهَهُ وَكَانَ عِنْدَنَا مُرْضِيًا، يَعْنِي اَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ نَخْلِهِ وَيَسْتَثْنِيَ نَخَلَاتٍ مَعْلُومَاتٍ "

٭٭ اسماعیل بن عبداللہ نے ابن عون کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے قاسم بن محمد سے سوال کیا: تو انہوں نے فرمایا: ہم استثناء کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور وہ ہمارے نزدیک پسندیدہ شخصیت کے مالک ہیں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ کوئی شخص کھجوروں کے باغ کا پھل فروخت کرے اور اس میں سے کھجور کے متعین درختوں کا استثناء کرلے۔

بَابٌ: الْجَائِحَةُ

باب: (پھلوں وغیرہ پر آنے والی) آفت کا حکم

15154 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: " كَانَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَقِيمُونَ فِي الْجَائِحَةِ، يَقُولُونَ: مَا كَانَ دُونَ الثُّلُثِ فَهُوَ عَلَى الْمُشْتَرِي اِلَى الثُّلُثِ، فَاِذَا كَانَ فَوْقَ الثُّلُثِ، فَهِيَ جَائِحَةٌ، وَمَا رَاَيْتُهُمْ يَجْعَلُونَ الْجَائِحَةَ اِلَّا فِي الثِّمَارِ، وَذٰلِكَ اَنِّي ذَكَرْتُ لَهُمُ الْبَزَّ يَحْتَرِقُ، وَالرَّقِيقَ يَمُوتُونَ " قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْجَائِحَةُ؟ فَقَالَ: النِّصْفُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: اہل مدینہ آفت کے حصے کرلیا کرتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: اگر نقصان ایک تہائی سے کم ہوا ہو' تو ایک تہائی کی حد تک' یہ نقصان خریدار کے ذمہ ہوگا' اور جب ایک تہائی سے زیادہ ہو' تو یہ آفت شمار ہوگا' البتہ میں نے اہل مدینہ کو دیکھا ہے کہ وہ حضرات آفت اس چیز کو مانتے تھے' جو پھلوں کے بارے میں ہو' میں نے ایک مرتبہ اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی: اگر کپڑا جل جاتا ہے' یا غلام مرجاتا ہے؟ (تو انہوں نے اسے آفت تسلیم نہیں کیا)۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے زہری کو سنا' وہ شخص کہتے ہیں' میں نے ان سے دریافت کیا: آفت سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نصف (پھل کا نقصان ہونا)۔

15155 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْجَائِحَةُ الثُّلُثُ فَصَاعِدًا، يُطْرَحُ عَنْ صَاحِبِهَا، وَمَا كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَهُوَ عَلَيْهِ وَالْجَائِحَةُ:

الْمَطَرُ، وَالرِّيحُ، وَالْجَرَادُ، وَالْحَرِيقُ "

٭٭ حصین بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: آفت وہ ہے جو ایک تہائی (پھل) یا اس سے زیادہ (نقصان کی صورت میں ہو) اس کو اس سے متعلقہ فرد سے پرے کیا جائے گا اور جو اس سے کم ہوگی وہ اس (خریدار) کے ذمہ ہوگی اور آفت سے مراد بارش آندھی، ٹڈی دل یا جل جانے (کی صورت میں پیداوار کا نقصان ہے)۔

15156 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْجَائِحَةِ فِيمَنِ ابْتَاعَ ثَمَرَةً بَعْدَ مَا يَبْدُو صَلَاحُهَا، فَقَبَضَهَا فِي ضَمَانِهِ

٭٭ ثوری نے آفت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس شخص نے پھل کو پک کر تیار ہو جانے کے بعد خریدا ہو اس پھل میں آنے والی آفت (خریدار کے ذمہ ہوگی) جبکہ اس کے اپنے ضمان میں اسے قبضے میں لیا ہو۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يُفْلِسُ فَيَجِدُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا

باب: کسی شخص کا مفلس ہو جانا اور (دوسرے کا) اپنے سامان بعینہ اُس کے پاس پانا

15157 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً، فَاَفْلَسَ الْمُشْتَرِي، فَاِنْ وَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، فَاِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ وَالْغُرَمَاءُ فِيهَا سَوَاءٌ، وَاِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي، فَالْبَائِعُ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص دوسرے کو کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور پھر خریدار مفلس ہو جاتا ہے تو اگر فروخت کرنے والا اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا لیکن اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو تو پھر اس سامان کے بارے میں وہ اور دیگر قرض خواہ برابر کی حیثیت رکھیں گے، لیکن اگر خریدار کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس بارے میں فروخت کرنے والا شخص دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

15158 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ رَجُلًا مَتَاعًا، فَاَفْلَسَ الْمُبْتَاعُ، وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنَ الثَّمَنِ شَيْئًا، فَاِنْ وَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، وَاِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَهُوَ فِيهَا اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ،

٭٭ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص، کسی شخص کو کوئی سامان فروخت کرے، اور خریدار مفلس ہو جائے اور فروخت کرنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو تو اگر فروخت کرنے والا اپنا سامان بعینہ اُس کے پاس پاتا ہے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا لیکن اگر خریدار انتقال کر جاتا ہے تو پھر فروخت کرنے والا اس سامان کے بارے میں

دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا''۔

15159 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' جو زہری سے منقول ہے۔

15160 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ الرَّجُلُ مَالَهُ بِعَيْنِهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

✵✵ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے' ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص مفلس ہو جائے اور دوسرا شخص اپنا مال بعینہ اس کے پاس پائے' تو وہ اس مال کے بارے میں' کسی دوسرے سے زیادہ حق دار ہوگا''۔

15161 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ، وَعِنْدَهُ سِلْعَةٌ بِعَيْنِهَا، فَصَاحِبُهَا اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ

✵✵ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کسی کا سامان بھی بعینہ موجود ہو' تو اُس سامان کا مالک' اُس سامان کے بارے میں' دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت زیادہ حق دار ہوگا''۔

15162 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ،

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کا ہے:

''جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور فروخت کرنے والا اپنا سامان بعینہ اس کے پاس آئے' تو دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا''۔

15163 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ هِشَامِ

بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

15164 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، يَرْوِيهِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

15165 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "اِذَا بَاعَ الرَّجُلُ سِلْعَتَهُ مِنْ رَجُلٍ، فَاَفْلَسَ الْمُبْتَاعُ قَالَ: اِنْ وَجَدَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا وَافِرَةً، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنْ كَانَ الْمُشْتَرِى قَدِ اسْتَهْلَكَ مِنْهَا شَيْئًا قَلِيلًا، اَوْ كَثِيرًا، فَالْبَائِعُ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ"، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد (طاؤس) کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنا سامان فروخت کرے اور خریدار مفلس ہو جائے' تو طاؤس فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اپنا سامان بعینہ دوسرے شخص کے پاس پاتا ہے' تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر خریدار اس سامان میں سے تھوڑے' یا زیادہ سامان کو ہلاک کر چکا ہو (یا استعمال کر چکا ہو) تو پھر فروخت کرنے والا' اس بارے میں' دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

15166 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِى الرَّجُلِ يَسْتَهْلِكُ شَيْئًا مِنْ سِلْعَةٍ اشْتَرٰى بَعْضَهَا، وَاَفْلَسَ قَالَ: هِىَ لِصَاحِبِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ، مَا اَدْرَكَ مِنْهَا اِذَا لَمْ يَكُنِ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا

٭٭ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اس سامان میں سے کسی حصے کو ہلاک کر دیتا ہے' جسے اس نے خریدا تھا اور پھر مفلس ہو جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت اس کا اصل مالک اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا' وہ اس میں جو حصہ پائے گا' وہ حاصل کر لے گا' بشرطیکہ اس نے اپنے حق میں سے پہلے کچھ وصول نہ کیا ہو۔

15167 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: اِنْ كَانَ اقْتَضٰى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا، فَهُوَ فِيهَا وَالْغُرَمَاءُ سَوَاءٌ وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا

٭٭ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو' تو پھر اس کے بارے میں وہ شخص اور دیگر قرض خواہ' برابر کی حیثیت رکھیں گے۔

زہری نے یہی بات بیان کی ہے۔

15168 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اَيُّمَا غَرِيمٍ اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اِفْلَاسِهِ، فَهُوَ وَالْغُرَمَاءُ سَوَاءٌ، يُحَاصُّهُمْ بِهِ وَبِهِ كَانَ يُفْتِي ابْنُ سِيرِيْنَ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جس طلبگار نے آدمی کے مفلس ہوجانے کے بعد اپنی وصولی میں کچھ وصول کرلیا ہو پھر وہ اور باقی قرض خواہ برابر کی حیثیت رکھیں گے وہ اس چیز کے بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند حصہ دار شمار ہوگا۔

ابن سیرین بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

15169 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ سِلْعَةً بِرَجُلٍ لَمْ يَنْقُدْهُ، ثُمَّ اَفْلَسَ الرَّجُلُ، فَوَجَدَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا، فَلْيَاْخُذْهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ

٭٭ عبدالعزیز بن رفیع نے ابن ابوملیکہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی دوسرے شخص کوئی سامان فروخت کرے جس کی دوسرے شخص نے کوئی ادائیگی نہ کی ہو اور پھر دوسرا شخص مفلس ہوجائے اور پھر پہلا شخص اپنا سامان بعینہ اس کے پاس پائے تو دیگر قرض خواہوں کو چھوڑ کر وہ اس سامان کو حاصل کرلے گا''۔

15170 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هُوَ فِيهَا اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ، اِذَا وَجَدَهَا بِعَيْنِهَا

٭٭ دستوائی کے شاگرد ابوسفیان نے قتادہ کے حوالے سے خلاس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سامان کے بارے میں وہ شخص دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا جبکہ وہ سامان کو بعینہ پائے۔

15171 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: هُوَ وَالْغُرَمَاءُ فِيهَا شَرَعٌ، وَبِهِ يَاْخُذُ الثَّوْرِيُّ قَالَ: الْاِفْلَاسُ وَالْمَوْتُ عِنْدَنَا سَوَاءٌ نَاْخُذُ بِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سامان کے بارے میں وہ اور دیگر قرض خواہ یکساں شمار ہوں گے۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے یہ کہا ہے: ہمارے نزدیک مفلس ہوجانا یا مرجانا برابر کی حیثیت رکھتا ہے اور ہم ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابٌ: الْمُفَلَّسُ، وَالْمَحْجُورُ عَلَيْهِ

باب: جس شخص کو مفلس قرار دے دیا جائے یا جس شخص کو تصرف کرنے سے روک دیا جائے

15172 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْمُفَلَّسَ مَا لَمْ يُصَحْ بِهِ فَاَمْرُهُ جَائِزٌ، فَاِذَا صِيحَ بِهِ فَلَا حَدَثَ لَهُ فِي مَالِهِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے: جس شخص کو مفلس قرار دیا گیا ہے جب تک اس کا اعلان نہیں کیا جاتا اس وقت اس کا معاملہ درست ہوگا لیکن جب اس کا اعلان ہوجائے تو پھر وہ اپنے مال کے بارے میں کوئی تصرف نہیں

کر سکتا۔

15173 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُؤَاجِرُ الْمُفَلَّسَ فِي اَمْهَنِ عَمَلٍ، لِيُؤَبِّخَهُ بِذٰلِكَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى يُقِيمُهُ لِلنَّاسِ اِذَا اُخْبِرَ اَنَّ عِنْدَهُ مَالٌ فِي السِّرِّ، وَلَا يُظْهِرُ لَهُ شَيْءٌ

* * عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز مفلس قرار دیے جانے والے شخص کے ساتھ لین دین کرلیا کرتے تھے' تاکہ وہ اس کے ذریعے اسے توبیخ کریں۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ لوگوں کے سامنے اس شخص کو کھڑا کردیتے تھے' جب انہیں یہ بات بتائی جاتی تھی کہ اس شخص کے پاس پوشیدہ طور پر کچھ مال موجود ہے' اور اس شخص نے ان کے سامنے کوئی چیز ظاہر نہیں کی ہوتی تھی۔

15174 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: بَيْعُ الْمَحْجُورِ، وَابْتِيَاعُهُ جَائِزٌ، كَمَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ، وَيُؤْخَذُ بِهِ فِي الْاُجْرَةِ

* * معمر نے ایک شخص کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کو تصرف سے روکا گیا ہو' اس کا کوئی چیز فروخت کرنا' یا خرید لینا جائز ہے' جیسا کہ اس پر حدود قائم کی جائیں (تو اس کا تصرف درست ہوتا ہے) اور اجرت میں اس کو پکڑا جائے گا۔

15175 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "بَيْعُ الْمُفَلَّسِ، وَابْتِيَاعُهُ جَائِزٌ، مَا لَمْ يُفَلِّسْهُ السُّلْطَانُ، فَاِنِ ادَّانَ الْمَحْجُورُ عَلَيْهِ، جَازَ مَا ادَّانَ وَمَا صَنَعَ يَقُوْلُ: لَا يُحْجَرُ عَلٰى مُسْلِمٍ"

* * سفیان ثوری فرماتے ہیں: جس شخص کو مفلس قرار دیا گیا ہو' اس کا کچھ فروخت کرنا' یا خرید لینا جائز ہے' جب تک حاکم وقت نے اسے مفلس قرار نہ دیا ہو اور جب کوئی ایسا شخص قرض کرلے' جسے تصرف سے روکا گیا تھا' تو اس نے جو قرض لیا ہے' یا جو کچھ کیا ہے' وہ درست ہوگا۔

ثوری فرماتے ہیں: مسلمان کو کسی تصرف سے روکا نہیں جاسکتا۔

15176 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، سَمِعَ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَتَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّبَيْرَ، فَقَالَ: اِنِّي ابْتَعْتُ بَيْعًا بِكَذَا وَكَذَا، وَاِنَّ عَلِيًّا يُرِيدُ اَنْ يَاْتِيَ عُثْمَانَ فَيَسْاَلَهُ اَنْ يَحْجُرَ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ: فَاَنَا شَرِيكُكَ فِي الْبَيْعِ، فَاَتٰى عَلِيٌّ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ ابْنَ جَعْفَرٍ ابْتَاعَ كَذَا وَكَذَا، فَاحْجُرْ عَلَيْهِ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا شَرِيكُهُ فِي هٰذَا الْبَيْعِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: كَيْفَ اَحْجُرُ عَلٰى رَجُلٍ فِي بَيْعٍ شَرِيكُهُ الزُّبَيْرُ؟

* * ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کے پاس آئے' اور بولے: میں نے اتنی' اتنی رقم کے عوض میں' ایک چیز خریدی ہے' اب حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (جو خلیفہ وقت ہیں) کے پاس جائیں اور ان سے یہ مطالبہ کریں کہ وہ مجھے تصرف کرنے سے روک دیں' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں اس سودے میں تمہارا حصہ دار ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اور اُن سے کہا: جعفر کے صاحبزادے نے فلاں' فلاں چیز خریدی ہے' اُسے تصرف سے روک دیں' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُس سودے میں' اس کا حصے دار ہوں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے شخص کو سودا کرنے میں تصرف سے کیسے روک سکتا ہوں؟ جس کے شراکت دار حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہوں۔

15177 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَجُلًا سَمْحًا شَابًّا جَمِيلًا مِنْ اَفْضَلِ شَبَابِ قَوْمِهِ، وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْلَقَ مَالَهُ كُلَّهُ مِنَ الدَّيْنِ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ اِلَيْهِ اَنْ يَسْاَلَ غُرَمَاءَهُ اَنْ يَضَعُوا لَهُ، فَاَبَوْا، فَلَوْ تَرَكُوا لِاَحَدٍ مِّنْ اَجْلِ اَحَدٍ، تَرَكُوا لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِّنْ اَجْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ مَالَهُ فِي دَيْنِهِ، حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ، حَتّٰى اِذَا كَانَ عَامُ فَتْحِ مَكَّةَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنَ الْيَمَنِ اَمِيرًا لِيَجْبُرَهُ، فَمَكَثَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ وَّكَانَ اَوَّلُ مِنِ اتَّجَرَ فِي مَالِ اللّٰهِ هُوَ، وَمَكَثَ حَتّٰى اَصَابَ، وَحَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ: اَرْسِلْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ، فَدَعْ لَهُ مَا يُعَيِّشُهُ، وَخُذْ سَائِرَهُ مِنْهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْبُرَهُ، وَلَسْتُ بِآخِذٍ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يُعْطِيَنِي، فَانْطَلَقَ عُمَرُ اِلٰى مُعَاذٍ اِذْ لَمْ يُطِعْهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِمُعَاذٍ، فَقَالَ مُعَاذٌ: اِنَّمَا اَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْبُرَنِي، وَلَسْتُ بِفَاعِلٍ، ثُمَّ لَقِيَ مُعَاذٌ عُمَرَ فَقَالَ: قَدْ اَطَعْتُكَ، وَاَنَا فَاعِلٌ مَا اَمَرْتَنِي بِهِ، اِنِّي اُرِيتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي فِي حَوْمَةِ مَاءٍ، قَدْ خَشِيتُ الْغَرَقَ، فَخَلَّصْتَنِي مِنْهُ يَا عُمَرُ، فَاَتٰى مُعَاذٌ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، وَحَلَفَ لَهُ اَنَّهُ لَمْ يَكْتُمْهُ شَيْئًا حَتّٰى بَيَّنَ لَهُ سَوْطَهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ مِنْكَ، قَدْ وَهَبْتُهُ لَكَ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا حِينَ طَابَ وَحَلَّ قَالَ: فَخَرَجَ مُعَاذٌ عِنْدَ ذٰلِكَ اِلَى الشَّامِ قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: لَمَّا بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَ مُعَاذٍ اَوْقَفَهُ لِلنَّاسِ، فَقَالَ: مَنْ بَاعَ هٰذَا شَيْئًا فَهُوَ بَاطِلٌ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کے حوالے سے' اُن کے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک نرم' خوبصورت' نوجوان تھے' جو اپنی قوم کے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے نوجوان تھے وہ کوئی چیز روک کے نہیں رکھتے تھے' مسلسل قرض دیتے رہتے تھے' یہاں تک کہ ان کا سارا مال قرض کی مد میں (دوسروں کے پاس) چلا گیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کریں کہ آپ ان کے قرض خواہوں کو یہ ہدایت کریں کہ وہ انہیں کچھ معاف کردیں' ان لوگوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا' اگر کسی نے کسی وجہ سے ترک کرنا تھا' تو

اس نے نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ترک کر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے قرض کی ادائیگی میں سارا مال بکوایا' یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ عالم ہو گیا کہ ان کے پاس کوئی بھی چیز نہیں تھی' پھر جب فتح مکہ کا موقع آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اہل یمن کا امیر بنا کر بھیجا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ یمن میں رہے' وہ پہلے فرد تھے' جنہوں نے اللہ کے مال کو تجارت میں استعمال کیا' وہ وہیں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان صاحب کو پیغام بھیجیں اور یہ جو سامان ہے' وہ ان سے چھڑوائیں اور ان سے ساری وصولی کریں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھیجا تھا' تاکہ وہ ایسا کریں' میں ان سے صرف وہی چیز وصول کروں گا جو وہ مجھے دیں گے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات نہ مانی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھجوایا تھا' تاکہ آپ مجھے یہ موقع دیں اب میں ایسا نہیں کروں گا' پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو انہوں نے کہا: اے عمر! میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں اور آپ نے جو مجھے ہدایت کی ہے میں ویسا ہی کرتا ہوں' کیونکہ میں نے خواب دیکھا کہ میں پانی کے اندر ہوں اور مجھے ڈوبنے کا اندیشہ ہے' تو آپ نے مجھے نجات دلائی ہے۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ حلف اٹھایا کہ انہوں نے اس میں سے کوئی بھی چیز چھپائی نہیں ہے' یہاں تک کہ انہوں نے لاٹھی کو بھی واضح کر دیا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں آپ سے ایسی کوئی چیز وصول نہیں کروں گا جو میں نے آپ کو ہبہ کی ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اب وہ وقت آ گیا ہے' جب وہ مال پاکیزہ اور حلال ہو گیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل کر شام چلے گئے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے زہری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا مال فروخت کروا دیا' تو انہیں لوگوں کے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: جو شخص اسے کوئی چیز فروخت کرے گا' وہ کالعدم شمار ہو گی۔

بَابُ الْاِحَالَةِ

باب: احالہ کرنا

15178 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى حَقِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ تَوًى، اِنْ لَمْ يَقْبِضْهُ رَجَعَ عَلٰى صَاحِبِهِ الَّذِىْ اَحَالَ عَلَيْهِ

✲✲ معمر نے قتادہ' یا شاید کسی اور کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: کسی مسلمان شخص کے حق پر کوئی لازمی چیز نہیں ہے' اگر آدمی اسے قبضے میں نہیں لیتا تو اس متعلقہ شخص کی طرف رجوع کرے گا جس کی طرف اس نے احالہ کیا تھا۔

15179 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: " لَا تَوَى عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ يَرْجِعُ عَلٰى غَرِيمِهِ الْاَوَّلِ، هٰذَا فِي الْاِحَالَةِ قَالَ: قُلْنَا: وَاِنْ اَخَذَ بَعْضَ حَقِّهِ؟ قَالَ: وَاِنْ كَانَ يُقَالُ: لَا تَوَى عَلٰى حَقِّ مُسْلِمٍ "

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بات کہی جاتی ہے: کسی مسلمان کے مال پر کوئی زبردستی نہیں ہے، آدمی اپنے پہلے مقروض کی طرف رجوع کرے گا' یہ حکم احالہ کی صورت میں ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اگرچہ وہ اپنے حق کا بعض حصہ وصول کر چکا ہو؟ انہوں نے فرمایا: اگرچہ یہ بات کہی جاتی ہے: کسی مسلمان کے حق پر کوئی لازمی بندش نہیں ہے

15180 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي رَجُلٍ اَحَالَ رَجُلًا عَلٰى آخَرَ، فَلَمْ يَقْضِهِ شَيْئًا، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلَّذِي اَحَالَ: بَيِّنَتُكَ اَنَّكَ اَدَّيْتَ وَاَدّٰى عَنْكَ قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ اَبْرَاَنِي قَالَ: بَيِّنَتُكَ اَنَّهُ لعرور اِفْلَاسًا وَظُلْمًا قَدْ عَلِمَهُ

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ایک شخص کو دوسرے کی طرف احالہ کر دیتا ہے اور وہ اسے کوئی ادائیگی نہیں کرتا' تو جس شخص نے احالہ کیا تھا' اس سے قاضی شریح نے فرمایا: تم پر یہ ثبوت پیش کرنا لازم ہے کہ تم نے ادائیگی کر دی ہے' یا اس شخص نے تمہاری طرف سے ادائیگی کر دی ہے' اس شخص نے کہا: اس نے مجھے بری الذمہ کر دیا تھا' تو قاضی شریح نے کہا: تم پر یہ ثبوت پیش کرنا لازم ہے کہ یہ مفلس ہو جانے' یا ظلم ہو جانے کی وجہ سے ہوا تھا' جس کا اسے علم تھا۔

15181 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّهُ خَاصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ اَنَّ رَجُلًا اَحَالَهُ عَلٰى رَجُلٍ قَالَ: فَتَقَاضَيْتُهُ، فَجَعَلَ لَا يُقْضِينِي، فَخَاصَمْتُهُ اِلٰى شُرَيْحٍ فَرَدَّنِي اِلٰى صَاحِبِي الْاَوَّلِ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: وہ قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ لے کر آئے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی طرف احالہ کر دیا تھا' انہوں نے بتایا کہ میں نے اس دوسرے شخص سے تقاضا کیا تو اس نے کوئی ادائیگی مجھے نہیں کی' میں یہ مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آیا' تو انہوں نے مجھے پہلے شخص (یعنی اصل مقروض کی طرف واپس کر دیا)۔

15182 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: نُعِيرُ دُونَهُ لِي بِثَلَاثِ مِائَةِ دِرْهَمٍ عَلٰى رَجُلٍ فَمَطَلَنِي سِتَّةَ اَشْهُرٍ، ثُمَّ اَعْطَانِي صُرَّةً، فَقَالَ: هٰذِهِ مِسْكٌ، فَاَرَيْتُهَا جَارًا لِي، فَقَالَ: اِنَّمَا هِيَ رَامِكٌ وَسُكٌّ، وَقَالَ: اِنَّمَا يُسَاوِي هٰذَا مِائَةَ دِرْهَمٍ قَالَ: فَرَدَدْتُهَا اِلَيْهِ ثُمَّ اَتَيْتُ بَيِّعِي الْاَوَّلَ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلٰى شُرَيْحٍ فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ اَبْرَاَنِي، فَقُلْتُ: اِنِّي قَدْ اَبْرَاْتُهُ وَلٰكِنَّهُ اَحَالَنِي عَلٰى رَجُلٍ فَمَطَلَنِي، ثُمَّ اَعْطَانِي صُرَّةَ رَامِكٍ فَرَدَدْتُهَا عَلَيْهِ قَالَ: قُمْ فَاَعْطِهِ حَقَّهُ

٭٭ اسرائیل نے' ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک آدمی سے تین سو درہم لینے تھے' وہ چھ مہینے تک ٹال مٹول کرتا رہا' پھر اس نے مجھے ایک تھیلی دی اور کہا: اس میں مشک ہے' میں نے وہ اپنے ایک پڑوسی کو دکھائی' تو اس نے کہا: یہ تو جعلی ہے

پھر اس نے بتایا: یہ (زیادہ سے زیادہ) ایک درہم کی ہوگی' میں نے وہ تھیلی اس شخص کو واپس کی اور پہلے شخص کے پاس آیا' ابو اسحاق کہتے ہیں: میں اسے لے کر قاضی شریح کے پاس گیا ہم ان کے سامنے بیٹھ گئے تو اس نے کہا: اس نے مجھے بری الذمہ کروادیا تھا' میں نے کہا: میں نے اسے بری الذمہ کروایا تھا' لیکن اس نے مجھے احالہ کر کے ایک ایسے شخص کے پاس بھجوادیا' جو میرے ساتھ ٹال مٹول کرتا ہے' پھر اس نے مجھے جعلی مشک کی ایک تھیلی دی' وہ میں نے اسے واپس کر دی' تو قاضی شریح نے (میرے مقروض سے) کہا: تم اٹھو! اور اس کا حق اسے ادا کرو۔

15183 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، اَوْ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: لَا يَرْجِعُ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا اَنْ يُفْلِسَ اَوْ يَمُوتَ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے ساتھی (یعنی دوسرے شخص) کی طرف سے اس وقت رجوع کرے گا' جب وہ (اصل مقروض) مفلس ہو جائے' یا انتقال کر جائے۔

بَابٌ: اَلْبَيِّعَانِ يَخْتَلِفَانِ، وَعَلٰى مَنِ الْيَمِيْنُ؟

باب: جب خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو قسم اٹھانا کس کے ذمہ ہوگا؟

15184 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَوْلٰى بِالْيَمِيْنِ اِذَا لَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ

✵✵ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو وہ قسم اٹھانے کا زیادہ حق دار ہوگا' جبکہ کوئی ثبوت موجود نہ ہو''

15185 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، بَاعَ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ بَيْعًا، فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بِعِشْرِيْنَ، وَقَالَ الْاَشْعَثُ: بِعَشَرَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَنْ شِئْتَ، اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ رَجُلًا، فَقَالَ الْاَشْعَثُ: اَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاِنِّي اَقُولُ بِمَا قَضٰى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ رَبِّ الْمَالِ وَيَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ

✵✵ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کے ساتھ ایک سودا کیا تو قیمت کے بارے میں' ان دونوں حضرات کے درمیان اختلاف ہو گیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا: قیمت بیس ہے' جبکہ اشعث کا کہنا تھا: قیمت دس ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جسے چاہو' میرے اور اپنے درمیان ثالث بنالو' تم ایسا کرو' میرے اور اپنے اور درمیان کسی شخص کو ثالث بنالو' [illegible] ثالث بناتا ہوں' تو حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں وہ کہوں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا تھا کہ جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور کوئی ثبوت موجود نہ ہو' تو پھر اس بارے میں' یا تو فروخت کرنے کا قول معتبر ہوگا' یا پھر وہ دونوں سودا کالعدم کر دیں گے۔

15186 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰی جَارِیَةً فَوَطِئَهَا ثُمَّ جَاءَ الَّذِیْ بَاعَهَا، فَقَالَ: بِعْتُكَ بِمِائَةِ دِیْنَارٍ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اشْتَرَیْتُهَا بِخَمْسِیْنَ قَالَ: الْبَیِّنَةُ الْاٰنَ عَلَی الْبَائِعِ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کوئی کنیز خرید کر اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' پھر وہ شخص آتا ہے: جس نے اسے فروخت کیا تھا اور یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں یہ ایک سو دینار کے عوض میں فروخت کی تھی' جبکہ دوسرا شخص یہ کہتا ہے: میں نے پچاس درہم کے عوض میں اس کو خریدا تھا' تو حماد فرماتے ہیں: ایسی صورت میں فروخت کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا۔

15187 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰی سِلْعَةً فَاخْتَلَفَا وَقَدْ هَلَكَتِ السِّلْعَةُ قَالَ: بَیِّنَةُ الْبَائِعِ، اَوْ یَمِیْنُ الْمُشْتَرِی، فَاِنْ كَانَتِ السِّلْعَةُ بِعَیْنِهَا، اسْتُحْلِفَا وَرُدَّ الْبَیْعُ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کوئی سامان خریدتا ہے اور پھر ان دونوں (خرید وفروخت کرنے والوں) کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے اور اس دوران سامان ہلاک ہو جاتا ہے' تو حماد نے فرمایا: فروخت کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا' ورنہ خریدار قسم اٹھا لے گا اور اگر سامان بعینہٖ موجود ہو' تو دونوں سے حلف لیا جائے گا اور سودے کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔

15188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَائِعَانِ فِی الْبَیْعِ حَلَفَا جَمِیْعًا، فَاِنْ حَلَفَا رُدَّ الْبَیْعُ، وَاِنْ نَكَلَ اَحَدُهُمَا وَحَلَفَ الْاٰخَرُ فَهُوَ لِلَّذِیْ حَلَفَ، وَاِنْ نَكَلَا رُدَّ الْبَیْعُ

✻✻ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان سودے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو وہ دونوں حلف اٹھائیں گے جب وہ دونوں حلف اٹھا لیں گے تو سودے کو کالعدم کر دیا جائے گا اور اگر ان دونوں میں سے ایک انکار کر دے' اور دوسرا حلف اٹھا لے' تو یہ اس کے قول کے مطابق سودا شمار ہوگا' جس نے حلف اٹھایا ہے' اور اگر وہ دونوں انکار کر دیتے ہیں' تو سودے کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔

15189 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ اِبْرَاهِیْمَ یَقُوْلُ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ، وَقَدْ هَلَكَتِ السِّلْعَةُ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُشْتَرِی، اِلَّا اَنْ یَجِیْءَ الْبَائِعُ بِبَیِّنَةٍ، فَاِنْ كَانَتْ قَائِمَةً،

فَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَتَهٗ، وَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَتَهٗ، اَخَذْنَا بِبَيِّنَةِ الَّذِيْ يَدَّعِي الْفَضْلَ

✽✽ ثوری نے' ایک شخص کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور سامان ہلاک ہو چکا ہو' تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا' البتہ اگر فروخت کرنے والا کوئی ثبوت پیش کر دے' تو حکم مختلف ہوگا اور اگر سامان موجود ہو اور دونوں فریق اپنا' اپنا ثبوت پیش کر دیں' تو ہم اس کے ثبوت کو قبول کریں گے' جو اضافی چیز کا دعوے دار ہوگا۔

15190 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهٗ قَالَ: فَصْلُ الْخِطَابِ الشَّاهِدَانِ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ

✽✽ ابن تیمی نے' داؤد بن ابو ہند کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: انہوں نے یہ فرمایا ہے: فیصلہ کرنے کا اصول یہ ہے کہ دو گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ لازم ہوگا اور جو انکار کر رہا ہو' اس پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا۔

15191 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَطْلُوْبِ بَيِّنَةٌ

✽✽ ثوری نے' مطرف کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص سے مطالبہ کیا جا رہا ہو' اس پر ثبوت پیش کرنا لازم نہیں ہوگا۔

15192 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

✽✽ ابن عیینہ نے' عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ قسم اُٹھانا اس پر لازم ہوگا' جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو۔

15193 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ امْرَاَتَيْنِ، كَانَتَا تَخْرُزَانِ فِيْ بَيْتٍ لَيْسَ مَعَهُمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُهُمَا، فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا وَقَدْ طُعِنَ فِيْ بَطْنِ كَفِّهَا بِاَشْفَى حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ ظَهْرِ كَفِّهَا، تَقُوْلُ: طَعَنَتْهَا صَاحِبَتُهَا، وَتُنْكِرُ الْاُخْرٰى، فَاَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: لَا تُعْطِ شَيْئًا اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى رِجَالٌ اَمْوَالَ رِجَالٍ، وَلٰكِنِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَادْعُهَا، فَاقْرَاْ عَلَيْهَا: (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) (آل عمران: 77) الْاٰيَةُ، فَفَعَلْتُ فَاعْتَرَفَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ثُمَّ لَقِيْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ بَعْدَ سَنَةٍ

✽✽ ابن جریج نے' ابن ابوملیکہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: دو خواتین ایک گھر میں تھیں' اس گھر میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا' اس گھر سے ایک خاتون نکلی' جس کی ہتھیلی کی پشت میں کوئی چیز ماری گئی تھی' جو ہتھیلی کی دوسری طرف سے

نکل گئی تھی' اس خاتون کا یہ کہنا تھا کہ دوسری عورت نے اسے زخمی کیا ہے' جبکہ دوسری عورت نے اس کا انکار کیا' میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور انہیں پوری صورت حال کے بارے میں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: تم کوئی فیصلہ اس وقت تک نہ دینا' جب تک ثبوت فراہم نہیں ہوتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق دیا جانے لگے' تو بہت سے لوگ دوسروں کے اموال کے بارے میں دعوے کرنے لگ جائیں گے' بلکہ قسم اٹھانا اس شخص کے ذمہ ہوگا' جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تو تم اس عورت کو بلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کرو:

''بے شک' وہ لوگ' جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسموں کے عوض میں' تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں''

(ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:) میں نے ایسا ہی کیا' تو اس عورت نے اعتراف کر لیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اس کے ایک سال بعد' میری ملاقات ابن جریج سے ہوئی' تو انہوں نے پھر مجھے یہی روایت بیان کی۔

15194 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى ثَوْبَيْنِ مِنْ رَجُلٍ، وَقَالَ لَهُ: اذْهَبْ بِهِمَا فَاَيُّهُمَا رَضِيتَ فَخُذْ بِالثَّمَنِ، فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا، فَقَالَ: اُقَوِّمُ هٰذَا - لِلَّذِیْ بَقِیَ - وَاَجْعَلُ الْفَضْلَ ثَمَنَ الَّذِیْ هَلَكَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ایک آدمی سے دو کپڑے خریدتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے: تم ان دونوں کو لے جاؤ' تم ان میں سے جس سے راضی ہوئے' تو قیمت وصول کر لینا' پھر ان دونوں کپڑوں میں سے کوئی ایک ہلاک ہو جاتا ہے' تو وہ شخص کہتا ہے: میں اس کی قیمت کا تعین کروں گا' یعنی جو کپڑا باقی بچا ہے اس کی قیمت کا' اور میں وہ اضافی رقم بناؤں گا' جو اس کپڑے کی ہوگی' جو ہلاک ہو گیا ہے۔

15195 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا ابْتَعْتَ مِنْ رَجُلَيْنِ ثَوْبَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ عَلَى الرِّضٰى فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: لِیْ خَيْرُ الثَّوْبَيْنِ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّادِّ، يَرُدُّ اَيُّهُمَا شَاءَ خَيْرَ الثَّوْبَيْنِ، فَاِذَا لَمْ يَعْرِفْ لَزِمَهُ الْبَيْعُ، وَاسْتُحْلِفَ لِاَيِّهِمَا خَيْرُ الثَّوْبَيْنِ"

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم نے دو مختلف آدمیوں سے' دو مختلف کپڑے لئے اور رضامندی کی شرط رکھی' اور دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: جو زیادہ بہتر کپڑا ہے' وہ میرا ہوگا' تو اس بارے میں قول اس شخص کا معتبر ہوگا' جو واپس کر رہا ہے' وہ ان دونوں میں سے جسے چاہے گا' بہتر کپڑا قرار دے گا' اور جس کو چاہے گا اس کو واپس کر دے گا اور اگر وہ نہیں پہچانتا' تو اس پر سودا لازم ہوگا' اور اس سے حلف لیا جائے گا' کہ ان میں سے کون سا کپڑا زیادہ بہتر ہے؟

15196 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبَيْنِ فَبَاعَ الْمُشْتَرِی اَحَدَ الثَّوْبَيْنِ، وَوَجَدَ بِالْاٰخَرِ عَيْبًا، فَاَقَامَ الْبَيِّنَةَ فَقَالَ الْمُشْتَرِی: قِيمَةُ الَّذِیْ بِيعَ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ كَذَا وَكَذَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ

الْبَائِعِ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْمُشْتَرِي بِبَيِّنَةٍ " اَخْبَرَنَا

✴✴ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو کپڑے فروخت کرتا ہے' خریدار' دو میں سے ایک کپڑا فروخت کرتا ہے اور وہ دو میں سے دوسرے کپڑے میں عیب پالیتا ہے اور ثبوت پیش کر دیتا ہے تو خریدار یہ کہتا ہے: جو چیز فروخت ہوئی ہے اس کی قیمت اتنی تھی' اور فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ اس کی قیمت کی اتنی تھی' تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا' البتہ اگر خریدار کوئی ثبوت پیش کر دے' تو حکم مختلف ہوگا۔

15197 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَقَالَ مَعْمَرٌ: اِنْ شَاءَ طَرَحَ عَنْهُ الْعَيْبَ، وَاِلَّا رَدَّ الثَّوْبَ الْبَاقِي بِقِيمَةِ عَدْلٍ

✴✴ معمر بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص اس سے عیب کو پرے کر دے' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ انصاف کی قیمت کے مطابق باقی رہ جانے والا کپڑا واپس کر دے گا۔

15198 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: بِعْتُكَ دَارِي، وَاَنَا غُلَامٌ، فَقَالَ الْمُبْتَاعُ: بَلْ بِعْتَنِي، وَاَنْتَ رَجُلٌ قَالَ: الْبَيِّنَةُ عَلَى الْبَائِعِ اَنَّهُ بَاعَهَا وَهُوَ غُلَامٌ، الْبَيْعُ جَائِزٌ حَتّٰى يُفْسِدَهُ الْمُبْتَاعُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: فَاِنَّ مَالِكًا قَالَ: الْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ

✴✴ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص کو کہتا ہے: میں نے تمہیں اپنا گھر فروخت کیا' اس وقت جب میں لڑکا تھا' اور خریدار یہ کہتا ہے: بلکہ تم نے اپنا گھر مجھے اس وقت فروخت کیا تھا' جب تم پورے آدمی تھے' تو ثوری نے کہا: اس بارے میں فروخت کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا کہ اس نے وہ گھر اس وقت فروخت کیا تھا' جب وہ لڑکا تھا' یہ سودا' درست شمار ہوگا' جب تک خریدار' اسے فاسد قرار نہیں دیتا۔

ایک شخص نے ثوری سے کہا: امام مالک تو یہ کہتے ہیں: اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا' تو ثوری نے اس کے قول کی طرف توجہ نہیں دی۔

15199 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "اِذَا اشْتَرَيْتَ ثَوْبًا عَلَى الرِّضٰى فَرَدَدْتَهُ فَقَالَ صَاحِبُ الثَّوْبِ: لَيْسَ هٰذَا ثَوْبِي، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّادِّ "

✴✴ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی رضامندی کی شرط پر' کوئی کپڑا خرید لے اور پھر اسے واپس کر دے' اور کپڑے کا مالک یہ کہے: یہ تو میرا کپڑا ہی نہیں ہے' تو اس بارے میں کپڑا واپس کرنے والے شخص کا قول معتبر شمار ہوگا۔

15200 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا، عَنْ رَجُلٍ قَضٰى رَجُلًا دِينَارًا، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: هُوَ نَاقِصٌ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَعْطَيْتُكَ وَازِنًا قَالَ: اِنْ كَانَ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّادِّ، وَاِنْ كَانَ اَشْهَدَ عَلَيْهِ بِالْبَرَاءَةِ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الدَّافِعِ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْاٰخَرُ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ نَاقِصٌ

✴✴ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو ایک شخص کو ایک

دینار ادا کرتا ہے' اور وہ شخص اسے واپس کر دیتا ہے' اور یہ کہتا ہے: یہ ناقص ہے' پہلا شخص یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں پورے وزن کا دینار دیا تھا' تو معمر نے فرمایا: اگر تو اس نے کسی ثبوت کے بغیر اسے وہ دیا تھا' تو اس بارے میں واپس کرنے والے کا قول معتبر ہوگا اور اگر اس نے بری الذمہ ہونے کے بارے میں کسی کو گواہ بنالیا تھا' تو اس بارے میں ادائیگی کرنے والے کا قول معتبر ہوگا' بشرطیکہ دوسرا فریق یہ ثبوت پیش نہیں کر دیتا کہ یہ ناقص ہے۔

15201 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: سَلَّفْتُكَ دِیْنَارًا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ وَهَبْتَهُ لِیْ قَالَ: هُوَ سَلَفٌ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَ الْاٰخَرُ بِبَیِّنَةٍ اَنَّهُ وَهَبَهُ لَهُ، وَقَالَ مَعْمَرٌ فِیْ رَجُلٍ وَجَدَ مَتَاعًا عِنْدَ رَجُلٍ، فَقَالَ: سُرِقَ مِنِّیْ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: رَهَنْتَهُ عِنْدِیْ، فَقَالَ: " اَلْقَوْلُ لِلَّذِیْ قَالَ: سُرِقَ مِنِّیْ "

❊❊ معمر' ایسے شخص کے بارے میں یہ کہتے ہیں: جو دوسرے شخص کو یہ کہتا ہے کہ میں نے ایک ہزار دینار' بیع سلف کے طور پر دیا تھا' اور دوسرا یہ کہتا ہے: وہ تم نے مجھے ہبہ کیا تھا' تو معمر کہتے ہیں: وہ سلف شمار ہوگا' البتہ اگر دوسرا شخص یہ ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ اس نے اسے ہبہ کیا تھا' تو حکم مختلف ہوگا۔

معمر' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے پاس کوئی سامان پاتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا سامان ہے جو چوری ہوگیا تھا اور دوسرا شخص کہتا ہے: تم نے یہ میرے پاس رہن رکھوایا تھا' تو معمر فرماتے ہیں: اس بارے میں' اس شخص کا قول کا معتبر ہوگا کہ جس نے یہ کہا ہے: یہ میرا سامان چوری ہوگیا تھا۔

بَابٌ: فِی الرَّجُلَیْنِ یَدَّعِیَانِ السِّلْعَةَ یُقِیمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَیِّنَةَ

باب: جب دو آدمی' کسی سامان کے بارے میں دعویٰ کریں اور اُن میں سے' ہر ایک ثبوت (یا گواہ) بھی پیش کر دے

15202 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ تَمِیمِ بْنِ طَرَفَةَ، اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعِیرٍ فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَیْنِ، فَقَسَمَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا

❊❊ سماک بن حرب نے' تمیم بن طرفہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: دو آدمیوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا' جو ایک اونٹ کے بارے میں تھا' اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیے (کہ یہ اونٹ اس کا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے وہ اونٹ ان دونوں کے درمیان تقسیم کروا دیا۔

15203 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیلُ، اَخْبَرَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ تَمِیمَ بْنَ طَرَفَةَ الطَّائِیَّ یَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلَانِ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَّعِیَانِ جَمَلًا، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَهِیدَیْنِ اَنَّهُ نَتَجَهُ، وَاَنَّهُ لَهُ فَقَضٰى بِهِ بَیْنَهُمَا

** سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: انہوں نے تمیم بن طرفہ طائی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: دو آدمی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ دونوں ایک اونٹ کے بارے میں دعویدار تھے' ان دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیے کہ یہ اونٹ اس کے ہاں پیدا ہوا تھا' اور یہ اونٹ اس کی ملکیت ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

15204 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَاخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي فَرَسٍ، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةً اَنَّهُ فَرَسُهُ نَتَجَهُ، وَاَنَّهُ لَمْ يَبِعْهُ، وَلَمْ يَهَبْهُ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِنَّ اَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: وَمَا اَحْوَجَكُمَا اِلَى السِّلْسِلَةِ مِثْلِ سِلْسِلَةِ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَنْزِلُ فَتَاْخُذُ بِعُنُقِ الظَّالِمِ

** علقمہ بن مرثد بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' دو آدمی ایک گھوڑے کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر آئے' ان دونوں میں سے ہر ایک نے یہ ثبوت پیش کیا' یہ اس کا گھوڑا ہے اور اس کے ہاں پیدا ہوا تھا' اور اس نے اس گھوڑے کو نہ تو فروخت کیا ہے اور نہ ہی ہبہ کیا ہے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں میں سے کوئی ایک تو ضرور جھوٹ بول رہا ہے' پھر انہوں نے اس گھوڑے کو ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا' پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کو زنجیر کی ضرورت ہے' جو بنی اسرائیل میں ہوا کرتی تھی' وہ زنجیر نیچے ہوتی تھی اور ظالم کی گردن پکڑ لیتی تھی۔

15205 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي الرَّجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةً اَنَّهَا دَابَّتُهُ قَالَ: " هِيَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ، اَوْ قَالَ: مَنْ اَقَرَّ بِشَيْءٍ فِي يَدَيْهِ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ "

** معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی جانور کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ یہ اس کا جانور رہے' تو طاؤس نے فرمایا: یہ اس شخص کا شمار ہوگا' جس کے قبضے میں ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے یہ فرمایا: جو شخص کسی ایسی چیز کے بارے میں اقرار کرے' جو اس کے پاس موجود ہو' تو پھر اس بارے میں اُس شخص کا قول معتبر ہوگا۔

15206 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي فَرَسٍ ادَّعَيَاهَا جَمِيعًا، وَهِيَ فِي يَدِ اَحَدِهِمَا، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةً اَنَّهُ نَتَجَهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: النَّاتِجُ اَحَقُّ مِنَ الْعَارِفِ، وَجَعَلَهَا لِلَّذِي هِيَ فِي يَدَيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا يَرَوْنَهَا فِي يَدَيْهِ، وَهٰؤُلَاءِ عَرَفُوهَا بِزَعْمِهِمْ

** معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: دو آدمی

ایک گھوڑے کے بارے میں مقدمہ لے کر ان کے پاس آئے' ان دونوں کا اس گھوڑے کے بارے میں یہ دعویٰ تھا اور وہ گھوڑا ان میں سے ایک کے قبضے میں تھا' ان دونوں میں ہر ایک نے یہ ثبوت پیش کر دیا کہ یہ گھوڑا اس کے ہاں پیدا ہوا تھا' تو قاضی شریح نے کہا: جس کے ہاں پیدا ہوا تھا' وہ جاننے والے کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے' پھر انہوں نے وہ گھوڑا اس شخص کی ملکیت شمار کیا جس کے وہ قبضے میں تھا' اور فرمایا: یہ لوگ مسلسل اس کو اس کے ہاں دیکھتے رہے ہیں' اور یہ لوگ اپنے گمان کے مطابق اسے پہچانتے ہیں۔

15207 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ بَغْلٍ، فَجَاءَ اَحَدُهُمَا بِخَمْسَةٍ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ نَتَجَهُ، وَجَاءَ الْاٰخَرُ بِشَهِيدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُ نَتَجَهُ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ وَهُمْ عِنْدَهُ: مَاذَا تَرَوْنَ، اَقْضِيْ بِاَكْثَرِهِمَا شُهُوْدًا، فَلَعَلَّ الشَّهِيدَيْنِ خَيْرٌ مِنَ الْخَمْسَةِ، ثُمَّ قَالَ: "فِيهَا قَضَاءٌ وَصُلْحٌ، وَسَاُنَبِّئُكُمْ بِالْقَضَاءِ وَالصُّلْحِ، اَمَّا الصُّلْحُ: فَيُقَسَّمُ بَيْنَهُمَا، لِهٰذَا خَمْسَةُ اَسْهُمٍ، وَلِهٰذَا سَهْمَانِ، وَاَمَّا الْقَضَاءُ، فَيَحْلِفُ اَحَدُهُمَا مَعَ شُهُوْدِهِ، وَيَاْخُذُ الْبَغْلَ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يُغَلِّظَ فِي الْيَمِيْنِ ثُمَّ يَاْخُذَ الْبَغْلَ"

❊❊ حنش بن معتمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: دو آدمی ایک خچر کے سلسلے میں' مقدمہ لے کر آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' ان میں سے ایک شخص پانچ آدمی لے کر آیا' جنہوں نے یہ گواہی دی کہ یہ خچر اس شخص کے ہاں پیدا ہوا تھا' اور دوسرا شخص دو گواہ لے کر آیا' ان دونوں نے یہ گواہی دی کہ یہ اس کے ہاں پیدا ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے اس بارے میں دریافت کیا' آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ کیا میں اس کے مطابق فیصلہ دے دوں جس کے گواہ زیادہ ہیں؟ کیونکہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو گواہ' پانچ سے زیادہ بہتر ہوں' پھر انہوں نے فرمایا: اس میں ایک فیصلہ ہے' اور ایک صلح ہے' اور میں آپ لوگوں کو فیصلے اور صلح کے بارے میں بتاتا ہوں' جہاں تک صلح کا تعلق ہے' تو یہ خچر ان دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا' اس کو پانچ حصے ملیں گے اور اس کو دو حصے ملیں گے' اور جہاں تک فیصلے کا تعلق ہے' تو ان دونوں میں کوئی ایک اپنے گواہوں کے ساتھ حلف اٹھائے گا اور خچر حاصل کر لے گا' اور اگر وہ چاہے گا' تو قسم میں مزید تاکید پیدا کرے گا' اور پھر خچر حاصل کر لے گا۔

15208 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى عَلِيٍّ رَجُلَانِ فِيْ دَابَّةٍ، وَهِيَ فِيْ يَدِ اَحَدِهِمَا فَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَةً اَنَّهَا دَابَّتُهُ، وَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَةً اَنَّهَا دَابَّتُهُ، فَقَضٰى بِهَا لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ يَدِ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَّهَا دَابَّتُهُ فَهِيَ بَيْنَهُمَا

❊❊ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: ایک جانور کے بارے میں دو آدمیوں نے اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' وہ جانور ان دونوں آدمیوں سے ایک کے قبضے میں تھا' ان میں سے ایک نے یہ ثبوت پیش کیا کہ یہ اس کا جانور ہے اور دوسرے نے یہ ثبوت پیش کیا کہ یہ اس کا جانور ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے حق میں اس کا فیصلہ دے دیا' جس شخص کے

قبضے میں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے قبضے میں نہ ہوتا' اور پھر ان دونوں میں سے ہر ایک یہ ثبوت پیش کرتا کہ یہ اس کا جانور ہے' تو پھر یہ ان دنوں کے درمیان تقسیم ہو جاتا تھا۔

15209 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ: فِى الدَّابَّةِ يَاْتِىْ هٰذَا بِالشُّهَدَاءِ عَلَيْهَا، وَيَاْتِىْ هٰذَا بِالشُّهَدَاءِ: اِنَّهَا لِلَّذِىْ هِىَ عِنْدَهُ قَالَ: قُلْنَا: هَلْ ذَكَرَ اِنِ اسْتَوُوا فِى الْعِدَّةِ وَالْعَدْلِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا كَذٰلِكَ، كَمَا اَخْبَرَنَا قَالَ: " فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ عَطَاءً قَالَ لِىْ: اِذَا كَانُوْا فِى الْعَدْلِ سَوَاءٌ، فَاَكْثَرُهُمْ فِى الْعِدَّةِ اِلَّا اِذَا شَكَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے یہ بیان نقل کیا ہے: ایسا جانور' جس کے بارے میں گواہ آ جائیں' ایک فریق کی طرف سے بھی' اور دوسرے فریق کی طرف سے بھی گواہ آ جائیں کہ یہ اس شخص کا جانور ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: ہم یہ کہیں گے: کہ کیا انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ گنتی اور عادل ہونے کے اعتبار سے دونوں طرف کے گواہ برابر ہیں' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اس طرح ہو سکتا ہے' جیسا کہ انہوں نے ہمیں بیان کیا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق ایسی صورت میں عطاء نے مجھ سے یہ کہا تھا: اگر وہ عادل ہونے میں برابر ہوں تو جس طرف تعداد زیادہ ہو' اس کے مطابق فیصلہ دیا جائے' البتہ اگر شک ہو' تو معاملہ مختلف ہوگا۔

15210 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ يُؤْخَذُ بِالْاَعْدَلِ وَالْاَكْثَرِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِىْ بَغْلَةٍ كَانَتْ لِرَجُلٍ فَادَّعَاهَا رَجُلٌ اَنَّهَا بَغْلَتُهُ، وَاَقَامَ عَشَرَةَ رَهْطٍ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهَا لَهُ، وَاَقَامَ الْاٰخَرُ بَيِّنَةً يَشْهَدُوْنَ اَنَّهَا لَهُ، وَانْتَجَتْ عِنْدَهُ، فَقَالَ: اِذَا اسْتَوَتِ الشُّهُوْدُ فِى الْعِدَّةِ فَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

✵✵ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایسی صورت حال میں' زیادہ عادل ہونے اور زیادہ تعداد ہونے کی بنیاد پر فیصلہ دیا جائے گا' ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایسا خچر جو ایک آدمی کے پاس ہو اور ایک اور شخص اس کا دعویٰ کردے کہ یہ اس کا خچر ہے اور پھر دس آدمی آ جائیں' جو اس بات کی گواہی دیں کہ یہ اس کا خچر ہے' اور دوسرا شخص ایک ثبوت دے جو اس بات کا ہو کہ یہ اس کا خچر ہے' اور اس کے ہاں پیدا ہوا تھا' تو ابن شہاب کہتے ہیں: جب تعداد کے اعتبار سے گواہ برابر ہوں تو پھر قسم اٹھانا اس شخص پر لازم ہوگا' جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے۔

15211 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِىُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الشُّهُوْدَ اِذَا اسْتَوُوا اُقْرِعَ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن حارث نے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب گواہ برابر کے ہوں' تو پھر دونوں فریقوں کے درمیان قرعہ اندازی کر دی جائے گی۔

15212 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعَ الْفَرِيقَانِ جَمِيعًا فِي الْيَمِيْنِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ

٭٭ ہمام بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قسم اٹھانے کی پیشکش کی، تو دونوں فریقوں نے قسم اٹھانے میں تیزی دکھائی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ان کے درمیان قسم کے بارے میں قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کس سے لی جائے؟

15213 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ اخْتَصَمُوا فِي مَعْدِنٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرٌ بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ، فَاَمَرَ مَرْوَانُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَاَسْهَمَ بَيْنَهُمْ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ فَطَارَ السَّهْمُ عَلٰى اَحَدِ الطَّائِفَتَيْنِ، فَاَحْلَفَهُمُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَلَفُوا، فَقَضٰى لَهُمْ بِالْمَعْدَنِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّهُودَ اسْتَوَوْا فَلَمْ يَدْرِ بِاَيِّهِمْ يَاْخُذُ

٭٭ ہشام بن عروہ نے عروہ بن زبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ معدنیات کے بارے میں مقدمہ لے کر مروان بن حکم کے پاس آئے، جوان دنوں مدینہ منورہ کا گورنر تھا، مروان نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ہدایت کی، تو انہوں نے ان لوگوں کے درمیان قرعہ اندازی کی: کہ کون حلف اٹھائے گا؟ تو قرعہ ایک فریق کا نکل آیا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے حلف لیا، تو انہوں نے حلف اٹھالیا، تو انہوں نے ان لوگوں کے حق میں معدنیات کا فیصلہ دے دیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ دونوں طرف گواہوں کی تعداد برابر تھی، اور یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ ان میں سے کس کی بنیاد پر فیصلہ دیا جائے۔

15214 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، اَنَّ نَاسًا اخْتَصَمُوا فِي مَاءٍ يُقَالُ لَهُ: الْغُبَرُ، فَجَاءَ هٰؤُلَاءِ بِشُهَدَاءَ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ بِشُهَدَاءَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: الِاسْمُ مَا هُوَ؟ قَالُوا: الْغُبَرُ، فَقَضٰى بِهِ لِغُبَرَ " وَغُبَرُ: بَطْنٌ مِنْ بَنِي يَشْكُرَ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے: کچھ لوگ ایک پانی کے بارے میں مقدمہ لے کر آئے اس پانی کا نام ''غبر'' تھا، ایک طرف کے لوگ بھی گواہ لے آئے، دوسری طرف کے لوگ بھی گواہ لے آئے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پانی کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: غبر، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے غبر نامی فریق کے حق میں فیصلہ دے دیا (راوی کہتے ہیں:) غبر، بنو یشکر کی ایک شاخ ہے۔

15215 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اِنَّ امْرَاَةً شَهِدَ عَلَيْهَا اَرْبَعَةٌ عُدُولٌ بِالزِّنٰى، وَاَتٰى اَرْبَعَةٌ عُدُولٌ فَشَهِدُوا بِاللّٰهِ: لَكَانَتْ عِنْدَنَا لَيْلَةَ شَهِدَ هٰؤُلَاءِ رَاَوْهَا تَزْنِي، وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ لَكَذَبَةٌ اٰثِمَةٌ، وَكِلَا الْفَرِيقَيْنِ عُدُولٌ مَقْبُولَةٌ شَهَادَتُهُمْ، سَوَاءٌ عَدْلُهُمْ قَالَ: يُجْلَدُ الَّذِينَ قَفَوْهَا، اِذَا سَمَّوا

لَيْلَةً وَاحِدَةً لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون کے خلاف چار عادل گواہوں نے زنا کرنے کی گواہی دے دی' چار اور عادل گواہ آئے' اور انہوں نے اللہ کے نام پر یہ گواہی دی' کہ جس رات کے بارے میں دوسرے گواہوں نے گواہی دی ہے' اس رات کو وہ خاتون ہمارے ہاں تھی اور وہ دوسرے گواہ جھوٹے اور گنہگار ہیں اب دونوں طرف کے گواہ عادل بھی تھے اور ان کی گواہی مقبول بھی تھی اور ان کا عادل ہونا برابر کی حیثیت رکھتا تھا' تو ابن شہاب نے کہا: اُن لوگوں کوڑے لگائے جائیں گے' جنہوں نے عورت پر الزام لگایا ہے' بشرطیکہ انہوں نے ایک ہی رات کا ذکر کیا ہو' اس رات کے بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہو۔

15216 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلَيْنِ يَجِيءُ هٰذَا بِبَيِّنَةٍ اَنَّ لَهُ عَلَيْهِ شَيْئًا، وَيَجِيءُ الْاٰخَرُ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ "، قَالَ سُفْيَانُ: يُؤْخَذُ بِبَيِّنَةِ الْمُدَّعِي

٭٭ ثوری نے' جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا' جن میں سے ایک یہ ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ اس نے دوسرے شخص سے ایک چیز لینی ہے اور دوسرا یہ ثبوت پیش کر دیتا ہے' کہ اس کے ذمہ کسی چیز کی ادائیگی لازم نہیں ہے' تو سفیان نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کر رہا ہے' اس کے ثبوت کے مطابق فیصلہ دیا جائے گا۔

15217 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ بَطْنَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَصَمُوْا فِيْ مَاءٍ، فَجَاءَ هٰذَا الْبَطْنُ بِمَا شَاءُوْا مِنْ شُهَدَاءَ، وَجَاءَ هٰذَا الْبَطْنُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: لِمَنِ السَّمْعُ؟ قِيلَ: لِبَنِيْ فُلَانٍ - لِاَحَدِ الْبَطْنَيْنِ - فَقَضٰى بِهِ لَهُمْ

٭٭ ابن جریر نے' عثمان بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عربوں کے دو قبائل کے درمیان ایک پانی کے بارے میں اختلاف ہو گیا' ان میں سے ہر ایک گروہ اپنی پسند کے گواہ لے آیا اور دوسرا گروہ بھی اسی طرح کے گواہ لے آیا' تو خلیفہ عبدالملک نے دریافت کیا: کس کے گواہوں کو سنا جائے گا؟ جواب دیا گیا: بنو فلاں کے' یعنی ان دونوں میں سے ایک کے بارے میں کہا گیا' تو خلیفہ نے ان لوگوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

بَابٌ: الْمَتَاعُ فِيْ يَدِ الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِهِ جَمِيعًا

باب: جب کوئی سامان دو آدمیوں کے قبضے میں ہو' اور وہ دونوں اس کے بارے میں دعویٰ کریں

15218 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ فِيْ مَتَاعٍ وُجِدَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِهِ جَمِيعًا، قَالَا: يُحَلَّفَانِ، فَاِنْ نَكَلَا قُسِمَ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ حَلَفَا قُسِمَ بَيْنَهُمَا

٭٭ معمر نے' قتادہ اور حماد کے حوالے سے' ایسے سامان کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دو آدمیوں کے درمیان پایا جاتا ہے اور وہ دونوں ہی اس کے دعویدار ہوتے ہیں' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ان دونوں سے حلف لیا جائے گا' اور اگر وہ دونوں انکار کر دیں' تو [illegible] تقسیم کر دیا جائے گا' اور اگر وہ حلف اٹھالیں' تو بھی ان دونوں

کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

15219 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي مَتَاعٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ اَحَدُهُمْ: لِيْ كُلُّهُ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِيْ نِصْفُهُ قَالَ: "لِلَّذِيْ قَالَ: لِيْ كُلُّهُ نِصْفُهُ، وَيُسْتَحْلَفَانِ ثُمَّ، يُقْسَمُ بَيْنَهُمَا النِّصْفُ الْاٰخَرُ"

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے سامان کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دو آدمیوں کے درمیان ہوتا ہے ان میں سے ایک یہ کہتا ہے: یہ پورا سامان میرا ہے اور دوسرا یہ کہتا ہے: اس کا نصف حصہ میرا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص نے یہ کہا ہے: یہ پورا سامان میرا ہے اس سامان کا نصف اسے مل جائے گا اور پھر بقیہ نصف کے بارے میں دونوں سے حلف لیا جائے گا اور بقیہ نصف ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

15220 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ دِرْهَمٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا: لِيْ نِصْفُهُ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِيْ كُلُّهُ قَالَ: اَمَّا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فَيَقُوْلُ: ثُلُثٌ وَثُلُثَانِ، وَاَمَّا ابْنُ شُبْرُمَةَ فَيَقُوْلُ: ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ وَرُبُعٌ قَالَ سُفْيَانُ: وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ: هُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ وَهُوَ اَحَبُّ الْاَقَاوِيلِ اِلَيْنَا

✽✽ ثوری ایسے درہم کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان ہو اور ایک یہ کہے: اس کا نصف میرا ہے اور دوسرا یہ کہے: یہ پورا میرا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: ابن ابولیلیٰ تو ایسی صورت حال کے بارے میں یہ کہتے ہیں: ایک کو ایک تہائی ملے گا اور دوسرے کو دو تہائی مل جائے گا جبکہ ابن شبرمہ یہ کہتے ہیں: ایک کو تین چوتھائی ملے گا اور ایک کو ایک چوتھائی ملے گا سفیان فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: یہ ان دونوں کے درمیان نصف تقسیم ہو جائے گا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) تمام اقوال میں سے میرے نزدیک یہ سب سے زیادہ پسندیدہ موقف ہے۔

15221 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنْ حَمَّادٍ، فِيْ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا مَالًا فَقَالَ اَحَدُهُمَا: لِيْ ثُلُثَاهُ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِيْ نِصْفُهُ قَالَ: لِصَاحِبِ الثُّلُثَيْنِ النِّصْفُ، وَلِصَاحِبِ النِّصْفِ الثُّلُثُ، وَيَقْتَسِمَانِ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا

✽✽ امام عبدالرزاق نے ایک شخص کے حوالے سے حماد کے حوالے سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دونوں کسی مال کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں اور ان میں سے کوئی ایک یہ کہتا ہے: اس کا دو تہائی حصہ میرا ہے اور دوسرا یہ کہتا ہے: اس کا نصف حصہ میرا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: تو جو شخص دو تہائی حصہ ہونے کا عویدار ہے اسے نصف مال ملے گا اور جو نصف حصے کے بارے میں دعویدار ہے اسے ایک تہائی حصہ ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔

15222 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلَيْنِ سَقَطَ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دِرْهَمٌ، فَوَجَدَ اَحَدُهُمَا دِرْهَمًا قَالَ: يَتَحَلَّلُ صَاحِبُهُ اَحَبَّ اِلَيَّ، وَاِلَّا فَهُوَ لِلَّذِيْ هُوَ فِيْ يَدِهِ

٭٭ سفیان' ایسے دو آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے ہر ایک سے' ایک درہم گر جاتا ہے' اور پھر ان دونوں میں سے ہر ایک' ایک درہم پا لیتا ہے' تو سفیان فرماتے ہیں: اس کا ساتھی اس درہم کو حلال کروا لے' یہ میرے نزدیک' زیادہ پسندیدہ ہے' ورنہ یہ درہم اس شخص کو ملے گا' جس کے قبضے میں ہوگا۔

بَابٌ: مَتَاعُ الْبَيْتِ

باب: گھر کا ساز و سامان

15223 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَا: الْبَيْتُ بَيْتُ الْمَرْاَةِ اِلَّا مَا عُرِفَ لِلرَّجُلِ

٭٭ معمر نے' زہری کے حوالے سے' جبکہ ایوب نے' ابوقلابہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: گھر (کا ساز و سامان) عورت کا شمار ہوگا' البتہ جو چیز معروف طور پر' مردوں کے لئے مخصوص ہو' اس کا حکم مختلف ہے۔

15224 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لِلْمَرْاَةِ مَا اَغْلَقَتْ عَلَيْهِ بَابَهَا اِذَا مَاتَ زَوْجُهَا

٭٭ ابن تیمی نے' اپنے والد کے حوالے سے' حسن کا یہ قول نقل کیا ہے: جب عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے' تو گھر کے اندر جو کچھ موجود ہے' وہ عورت کا شمار ہوگا۔

15225 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ لِلرَّجُلِ اِلَّا سِلَاحُهُ، وَثِيَابُ جِلْدِهِ

٭٭ یونس نے' حسن کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد کو صرف اس کے ہتھیار ملیں گے اور اس کا لباس ملے گا۔

15226 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا اَحْدَثَ الرَّجُلُ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ، فَاَقَامَ عَلَيْهِ بَيِّنَةً فَهُوَ لَهُ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: گھر کے ساز و سامان میں' جو اضافہ مرد نے کیا ہوگا اور وہ اس بارے میں ثبوت بھی فراہم کر دے' تو وہ اسے ملے گا۔

15227 اقوالِ تابعین:- اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَاعُ الرِّجَالِ لِلرِّجَالِ، وَمَتَاعُ النِّسَاءِ لِلنِّسَاءِ، وَمَا كَانَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْعُرْفَةِ، فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا لِلْمَوْتِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَالَّذِيْ نَاْخُذُ بِهِ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

٭٭ ابوامیہ عبدالکریم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مردوں کا ساز و سامان' مردوں کو ملے گا' اور خواتین کا ساز و سامان' خواتین کو ملے گا' اور عرف میں جو چیزیں مردوں اور خواتین دونوں کے استعمال میں ہوتی ہیں' وہ مردوں کو ملیں گی اور میاں' بیوی میں سے کسی ایک کے انتقال کرنے کی وجہ سے' جو بچ جائے گا' اسے ملیں گی۔

سفیان کہتے ہیں: ہم جس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' وہ یہ ہے: وہ چیزیں (میاں بیوی) کے درمیان نصف' نصف تقسیم ہو جائیں گی۔

بَابٌ: اَلْعَبْدُ الْمَاْذُوْنُ لَهُ مَا وَقْتُ اِذْنِهِ؟

باب: جس غلام کو (کام کرنے کی) اجازت دی گئی ہو' اس کی اجازت کا وقت کیا ہوگا؟

15228 اقوالِ تابعین:- اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: اِذَا جَعَلَ عَبْدَهُ فِيْ صِنْفٍ وَاحِدٍ ثُمَّ عَدَاهُ اِلٰى غَيْرِهِ، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَقَوْلُنَا الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ: اِذَا اَذِنَ لَهُ فِيْ صِنْفٍ وَاحِدٍ فَقَدْ غَرَّ النَّاسُ مِنْهُ وَضَمِنَ، يَكُوْنُ فِيْ رَقَبَةِ الْعَبْدِ"

* * ثوری نے' یہ بات بیان کی ہے: قاضی شریح جب کسی غلام کے بارے میں' کسی ایک مخصوص قسم کے کام کی اجازت کا تعین کرتے اور پھر وہ غلام کو دوسرا کام کر لیتا' تو وہ اس پر ضمان کی ادائیگی کو لازم قرار نہیں دیتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں: جب قاضی نے (یا آقا نے) غلام کو کسی ایک مخصوص کام کی اجازت دی ہو' اور پھر لوگوں کو اس سے نقصان ہو جائے' اور وہ شخص ضامن بھی ہو' تو یہ ضمان غلام کے ذمہ ہوگا۔

15229 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنِّيْ حَجَّرْتُ عَلٰى عَبْدِيْ ثُمَّ انْطَلَقَ هٰذَا فَدَايَنَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ هٰذَا كَانَ يَشْتَرِيْ وَيَبِيْعُ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ قَالَ: "بَيِّنَتُكَ اَنَّهُ كَانَ يَبِيْعُ وَيَشْتَرِيْ، وَاِلَّا فَيَمِيْنُهُ بِاللّٰهِ مَا اَذِنَ لَهُ بِبَيْعٍ وَلَا شِرَاءٍ، اِلَّا اَنْ يُرْسِلَهُ بِالدَّرَاهِمِ فَيَقُوْلُ: اشْتَرِ كَيْتَ وَكَيْتَ"

* * معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے' ان میں سے ایک نے یہ کہا: میں نے اپنے غلام کے تصرف پر پابندی عائد کی' پھر وہ اس شخص کے پاس گیا' اور اس نے اس سے لین دین کر لیا' دوسرے شخص نے کہا: وہ غلام' خرید و فروخت کیا کرتا تھا' اور اس پر کوئی پابندی نہیں تھی' تو قاضی شریح نے کہا: تم پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے کہ وہ خرید و فروخت کیا کرتا تھا' ورنہ یہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے گا کہ اس نے غلام کو خرید و فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی تھی' البتہ اگر اس نے غلام کو درہم دے کر بھیجا ہو' اور یہ کہا ہو: فلاں' فلاں چیز خرید کر لے آؤ' تو معاملہ مختلف ہے۔

15230 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى عَلِيٍّ فِيْ عَبْدٍ بَعَثَهُ سَيِّدُهُ يَبْتَاعُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ قَدْ بَعَثَهُ يَبْتَاعُ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ فَاَجَازَ عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: "اِذَا بَعَثَهُ بِمَالٍ كَثِيْرٍ يَبْتَاعُ بِهِ قُلْنَا: اَذِنَ لَهُ فِي التِّجَارَةِ، وَغَرَّ النَّاسُ مِنْهُ، وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا بَعَثَهُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَيْنِ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ"

* * محمد بن قیس نے بکار بن سلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک غلام کے بارے میں ایک مقدمہ

پیش کیا گیا' جس سے' اس کے آقا نے کوئی چیز خریدنے کے لئے بھیجا تھا اور اس آقا نے اس سے یہ کہا تھا: تم ایک درہم کا گوشت خرید کے لے آؤ' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ چیز درست قرار دی۔

سفیان کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: اگر آقا اسے بہت سا مال دے کر بھیجے' جس کے ذریعے' وہ چیزیں خریدے' تو پھر یہ کہیں گے: آقا نے اسے تجارت کی اجازت دے دی ہے اور لوگ اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار ہوئے' لیکن اگر آقا نے اسے ایک یا دو درہم دے کر بھیجا ہو' تو پھر اس کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

15231 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَرْسَلَهُ سَيِّدُهُ يَاْتِيْ بِالضَّرِيبَةِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاْذُونِ لَهُ فِي التِّجَارَةِ، يُضَمِّنُهُ

٭٭ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب غلام کا آقا اسے بھیجے اور وہ کچھ سامان لے آئے' تو اس کی مثال کی اس غلام کی مانند ہوگی' جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو' اور وہ غلام اس کا ضامن ہوگا۔

15232 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: نَقُوْلُ اِذَا فُرِضَتْ عَلَيْهِ الضَّرِيبَةُ فَهُوَ فِيْ رَقَبَةِ الْعَبْدِ

٭٭ ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: جب غلام پر قسط کی ادائیگی لازم قرار دی گئی ہو' پھر وہ غلام کے ذمہ شمار ہوگی۔

15233 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَذِنَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهٖ فِي التَّزْوِيجِ، فَتَزَوَّجَ فَالْمَهْرُ فِيْ رَقَبَةِ الْعَبْدِ، وَاِذَا تَحَمَّلَ بِالْمَهْرِ فَعَلَيْهِ مَا تَحَمَّلَ بِهٖ، وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ عَلَى السَّيِّدِ اِذَا اَذِنَ لَهٗ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص' غلام کو شادی کرنے کی اجازت دیدے' اور پھر وہ غلام شادی کرلے' تو اب مہر کی ادائیگی غلام کے ذمہ ہوگی' اور جب وہ مہر کی ادائیگی اپنے ذمہ لے گا' تو جو ادائیگی اس نے اپنے ذمہ لی ہے' اس کی ادائیگی اس غلام کے ذمہ ہی ہوگی' خواہ وہ ادائیگی غلام کی قیمت سے زیادہ ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: یہ ادائیگی آقا کے ذمہ ہوگی' جب آقا نے اسے اُس کی اجازت دی ہو۔

بَابٌ: هَلْ يُبَاعُ الْعَبْدُ فِيْ دَيْنِهٖ اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَوِ الْحُرُّ؟ وَكَيْفَ اِنْ مَاتَ السَّيِّدُ وَالْعَبْدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟

باب: کیا غلام کو اس کے قرض کے عوض میں اسے فروخت کردیا جائے گا

جبکہ (آقا نے) اسے اجازت دی ہو' کہ (وہ تجارت کرے) اور کیا آزاد شخص کو (قرض کے عوض میں فروخت کیا جائے گا) اگر آقا اور غلام انتقال کرجاتے ہیں' اور غلام کے ذمہ قرض ہو' تو پھر کیا ہوگا؟

15234 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَذِنَ لَهٗ سَيِّدُهٗ فِيْ

الشِّرَاءِ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِدَيْنِهِ، وَإِذَا لَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ الْعَبْدِ يَقُوْلُ: لَا يُبَاعُ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آقا نے غلام کو خرید وفروخت کی اجازت دی ہو تو غلام اپنے قرض کا ضامن ہوگا' اور جب آقا نے اسے اجازت نہ دی ہو تو آقا اس قرض کا ضامن ہوگا' اور اگر آقا نے اسے اجازت نہ دی ہو تو وہ قرض غلام کے ذمہ ہوگا' زہری فرماتے ہیں: اس غلام کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

15235 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَوْلُنَا: يُبَاعُ

✻✻ ثوری فرماتے ہیں: ہمارا قول یہ ہے کہ اسے فروخت کر دیا جائے گا۔

15236 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " دَيْنُ الْعَبْدِ فِي رَقَبَتِهِ لَا يُجَاوِزُهُ اَنْ يَقُوْلَ: قَدْ اَذِنْتُ لَكُمْ اَنْ تَبِيعُوهُ بِدَيْنٍ يَقُوْلُ: يُبَاعُ "

✻✻ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام کا قرض اس کے ذمہ ہی ہوگا' وہ اس سے تجاوز نہیں ہوگا (آقا کے اجازت دینے کی صورت یہ ہوگی) کہ وہ یہ کہے: میں آپ لوگوں کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ اسے قرض کے عوض میں فروخت کر دیں۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس غلام کو فروخت کر دیا جائے گا۔

15237 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " يُبَاعُ الْعَبْدُ فِي دَيْنٍ، وَاِنْ كَانَ اَكْثَرُ مِنْ قِيمَتِهِ، وَيَقُوْلُ: كَمَا ذَهَبُوا بِهِ فَلْيَسْتَسْعَوْهُ " قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: لَا يُبَاعُ

✻✻ یونس نے' حسن بن عمرو کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: قرض کے عوض میں' غلام کو فروخت کر دیا جادیا جائے گا' اگرچہ قرض اس کی قیمت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جیسا کہ علماء اس بات کے قائل ہیں: (اضافی رقم کے بارے میں) غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

15238 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الْعَبْدِ الْمَاْذُونِ لَهُ فِي التِّجَارَةِ قَالَ: لَا يُبَاعُ اِلَّا اَنْ يُحِيطَ الدَّيْنَ بِرَقَبَتِهِ فَيُبَاعُ حِينَئِذٍ

✻✻ ثوری نے' مطرف کے حوالے سے' حکم کے حوالے سے' تجارت کے بارے میں' اجازت یافتہ غلام کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر اس کا قرض اس کی قیمت جتنا ہو' تو پھر اُس صورت میں اس کو فروخت کیا جائے گا۔

15239 - اقوالِ تابعین: قَالَ سُفْيَانُ فِي عَبْدٍ خَرَقَ ثِيَابَ حُرٍّ قَالَ: نَقُوْلُ: " اِذَا اَفْسَدَ مَالًا، اَوْ خَرَقَ ثِيَابًا فَهُوَ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ، وَاِذَا جَرَحَ جِرَاحَةً قِيلَ لِلسَّيِّدِ: اِنْ شِئْتَ فَاَسْلِمْهُ بِجِنَايَتِهِ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَغْرِمْ عَنْهُ "

٭٭ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو آزاد شخص کے کپڑے کو پھاڑ دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: جب وہ مال کو خراب کر دے یا کپڑے کو پھاڑ دے تو یہ جرمانہ اس غلام کے ذمہ قرض کی مانند ہوگا لیکن جب وہ کسی کو زخمی کر دے تو اس کے آقا سے کہا جائے گا: اگر تم چاہو تو تم تاوان میں سے ادا کر دو اور اگر چاہو تو اس کی طرف سے تاوان تم ادا کر دو۔

15240 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَدْ كَانَتْ تَكُوْنُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُيُوْنٌ، مَا عَلِمْنَا حُرًّا بِيعَ فِيْ دَيْنٍ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگوں کے ذمہ قرض ہوتے تھے لیکن ہمارے علم کے مطابق کبھی بھی کسی قرض کی وجہ سے کسی آزاد شخص کو فروخت نہیں کیا گیا۔

15241 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَمُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَذِنَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهٖ فِي التِّجَارَةِ، ثُمَّ اَعْتَقَهُ، فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا صَلَاحًا، يَبِيعُ الْغُرَمَاءُ الْعَبْدَ عَتِيقًا

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے اور مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دیدے اور پھر وہ اس غلام کو آزاد کر دے تو اس سے بھلائی میں اضافہ ہی ہوگا اس کے قرض خواہ اس کے آزاد ہونے کے باوجود اس کو فروخت کروا دیں گے۔

15242 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَالدَّيْنُ عَلَى السَّيِّدِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کر دے اور اس غلام کے ذمہ قرض ہو تو اب وہ قرض اس کے آقا کے ذمہ ہوگا۔

15243 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَصْحَابُنَا حَمَّادٌ وَغَيْرُهُ فَقَالُوا: اِذَا اَعْتَقَهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَقِيمَةُ الْعَبْدِ عَلَى السَّيِّدِ وَيَبِيعُهُ غُرَمَاؤُهُ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقِيمَةِ، وَهُوَ اَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ، فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ قِيمَةِ الْعَبْدِ اُتْبِعَ بِهِ الْعَبْدُ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب یعنی حماد اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: جب آقا غلام کو آزاد کر دے اور غلام کے ذمہ قرض ہو تو اب غلام کی قیمت کی ادائیگی آقا کے ذمہ ہوگی اور قیمت سے رقم جو زائد ہوگی اس بارے میں قرض خواہ اس غلام کو فروخت کروا دیں گے۔

(سفیان ثوری کہتے ہیں:) دو اقوال میں سے یہ قول میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور اگر غلام کی قیمت میں سے پھر بھی کچھ بچ جائے تو اس بارے میں غلام سے وصولی کی جائے گی۔

15244 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ

اِلٰی شُرَیْحٍ فِیْ رَجُلٍ بَاعَ عَبْدًا وَعَلَی الْعَبْدِ دَیْنٌ، فَقَالَ لَهٗ: بَاعَنِیْ هٰذَا عَبْدًا وَعَلَیْهِ دَیْنٌ، فَقَالَ الْاٰخَرُ: بِعْتُهٗ وَلَا اَشْعُرُ بِدَیْنِهٖ، وَاِنَّمَا اُخَیِّرُهٗ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: اَرٰی اَخَاكَ قَدْ خَیَّرَكَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس نے غلام فروخت کیا تھا' اور اس غلام کے ذمہ قرض تھا' دوسرے فریق نے کہا: اس نے مجھے غلام فروخت کیا ہے اور اس غلام کے ذمہ قرض ہے' تو پہلے فریق نے کہا: میں نے اسے فروخت کیا ہے' مجھے تو اس کے قرض کا پتہ ہی نہیں تھا' میں نے تو اسے اختیار دیا تھا' تو قاضی شریح نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہارے بھائی نے تمہیں اختیار دے دیا ہے (یعنی تم چاہو تو سودا کر کالعدم کر دو)۔

بَابٌ: الْقَصَبُ جَزَّتَیْنِ

باب: کانے کے دو ٹکڑے بیچنا

15245 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ: نُهِیَ عَنْ بَیْعِ الْمُخَاضَرَةِ وَالْمُخَاضَرَةُ: اَنْ یَشْتَرِیَ الْقَصَبَ جَزَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ یَبْلُغَ، وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ "

وَسَمِعْتُ غَیْرَ مَعْمَرٍ یُحَدِّثُ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ: "اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُخَاضَرَةِ وَالْمُخَاضَرَةُ: بَیْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یَبْدُوَ وَیَزْهُوَ "

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: بیع مخاضرہ سے منع کیا گیا ہے۔

مخاضرہ یہ ہے کہ آدمی کانے کے پورا تیار ہونے سے پہلے اس کے دو یا تین ٹکڑے فروخت کر دے۔

راوی کہتے ہیں: میں معمر کے علاوہ کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے بیع مخاضرہ سے منع کیا ہے۔

مخاضرہ یہ ہے کہ پھل کے تیار ہونے اور (اس کی صلاحیت) ظاہر ہونے سے پہلے اسے فروخت کیا جائے۔

15246 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَوْ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا یُبَاعُ الْقَصَبُ اِلَّا جَزَّةً وَاحِدَةً، وَلَا الْحِنَّاءُ، وَالْقِثَّاءُ لَا تُبَاعُ اِلَّا جَزَّةً وَاحِدَةً

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: کانے کو صرف ایک حصے میں فروخت کیا جا سکتا ہے۔ مہندی اور ککڑی کو بھی صرف ایک حصے میں فروخت کیا جا سکتا ہے۔

15247 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، وَنُعْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: فِیْ بَیْعِ الْكَرَفْسِ قَالَ: یَبِیْعُهٗ بَغْلَةً وَاحِدَةً، یَعْنِیْ حَوْزَ الْعَطَبِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: کرفس کی فروخت کے بارے میں انہوں نے فرمایا ہے: آدمی اس کو ایک ساتھ فروخت کرے گا' ان کی مراد چارے کا چھلکا ہے۔

15248 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ لِلْعَلَفِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، اِذَا كَانَ يَحْصُدُهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ: قُلْتُ لِيَحْيَى: فَغَفَلْتُ عَنْهُ حَتّٰى عَادَ طَعَامًا قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں: جَو کو پک کر تیار ہونے سے پہلے چارے کے لئے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ آدمی نے اس کی جگہ سے اُسے کاٹ لیا ہو۔راوی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: اگر میں اس سے غافل ہو جاؤں اور وہ کھانے کے قابل ہو جائے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الشَّرِيكَيْنِ يَتَحَوَّلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا رَجُلًا، فَيَخْرُجُ مِنْ اَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَيَتْوَى الْاٰخَرُ

باب: دوشراکت داروں میں سے ہر ایک کا ایک شخص کو تبدیل کرنا اور ان میں سے ایک شخص کا فائدہ ہونا اور دوسرے کا نقصان ہونا

15249 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا، عَنْ شَرِيكَيْنِ اقْتَسَمَا غُرَمَاءَ فَاَخَذَ هٰذَا بَعْضَهُمْ، وَهٰذَا بَعْضَهُمْ فَتَوَى نَصِيبُ اَحَدِهِمْ، وَخَرَجَ نَصِيبُ الْاٰخَرِ، فَقَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: اِذَا اَبْرَاَهُ مِنْهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے دو ایسے شراکت داروں کے بارے میں دریافت کیا جو مقروضوں کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں' ان میں سے ایک کو وصولی ہو جاتی ہے اور دوسرے کو نہیں ہوتی' ایک کا حصہ ضائع ہو جاتا ہے اور دوسرے کا وصول ہو جاتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: حسن فرماتے ہیں: جب وہ دوسرے فریق کو ان لوگوں کے حوالے سے بری الذمہ قرار دے دے تو یہ جائز ہے۔

15250 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ مَا خَرَجَ اَوْ تَوِیَ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَهُوَ اَعْجَبُ الْقَوْلَيْنِ اِلَيَّ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں جو وصولی ہو یا نہ ہو وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔معمر کہتے ہیں: دونوں اقوال میں سے یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15251 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ، وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَتَخَارَجَ الْقَوْمُ فِي الشَّرِكَةِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمْ، فَيَاْخُذُ بَعْضُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِيْ بَيْنَهُمْ، يَاْخُذُ هٰذَا عَشَرَةً نَقْدًا، وَيَاْخُذُ هٰذَا عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا، قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا يَتَخَارَجُوْنَ فِيْ عَرْضٍ مَا كَانَ، اِلَّا الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

٭٭ عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: دونوں شراکت دار اپنا حصہ وصول کریں گے۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کچھ لوگ شراکت میں آپس میں تقسیم کرلیں' جو ان کے درمیان ہو اور ان میں سے کوئی ایک وہ سونا وصول کرے جو ان کے درمیان ہے۔ ایک کو دس نقد مل جاتے ہیں اور دوسرے کو بیس دینار مل جاتے ہیں۔

عطاء فرماتے ہیں: سامان جو بھی ہو اس میں وہ یہ تقسیم نہیں کر سکتے۔ یہ صرف سونے اور چاندی میں ہو سکتی ہے۔

15252 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَالتَّيْمِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، كَرِهَا اَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ وَاَهْلُ الْمِيْرَاثِ

٭٭ یونس نے حسن بصری اور ابن سیرین کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے' ان دونوں نے اس چیز کو مکروہ قرار دیا ہے کہ شراکت دار وہ ورثاء (اس نوعیت کی وصولیاں) آپس میں بانٹ لیں۔

15253 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَتَخَارَجَ اَهْلُ الْمِيْرَاثِ مِنَ الدَّيْنِ، يَخْرُجُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

٭٭ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں کہ ورثاء (وصول ہونے والے) قرض کو آپس میں بانٹ لیں اور ان میں سے کسی کا حصہ نکل آئے۔

15254 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّهُ قَالَ فِي الشَّرِيكَيْنِ بَيْنَهُمَا عَرَضٌ، اَوْ مَتَاعٌ لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَهُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: شراکت داروں کے درمیان جب کوئی ایسا سامان یا چیز ہو جسے ماپا یا وزن نہ کیا جا سکتا ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے اسے خرید لے۔

بَابٌ: الْمَرْاَةُ تُصَالِحُ عَلٰى ثُمُنِهَا

باب: عورت کا اپنے حصے کے بارے میں مصالحت کرنا

15255 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ صُوْلِحَتْ عَلٰى ثُمُنِهَا لَمْ يَتَبَيَّنْ لَهَا مِيْرَاثُ زَوْجِهَا، فَتِلْكَ الرِّيبَةُ كُلُّهَا

٭٭ قاضی شریح فرماتے ہیں: جس عورت کے ساتھ اس کے حصے کے بارے میں مصالحت کر لی جائے اور اس کے شوہر کی میراث اس کے سامنے واضح نہ ہو تو یہ مکمل طور پر مشکوک صورت ہوگی۔

15256 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ امْرَاَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْرَجَهَا اَهْلُهُ مِنْ ثُلُثِ الثُّمُنِ بِثَلَاثَةٍ وَثَمَانِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ "

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے لئے ان کے اہلِ خانہ نے آٹھویں حصے کے ایک تہائی کے طور پر 83 ہزار درہم نکالے تھے۔

بَابٌ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمے قرض ہو؟

15257 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلٰى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاُتِيَ بِمَيِّتٍ، فَسَاَلَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، دِيْنَارَانِ قَالَ: فَصَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ، مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کسی شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کرتے تھے' جس کے ذمے قرض ہو۔ ایک میت لائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ دو دینار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ دونوں میرے ذمہ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح عطا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہر مومن کی جان سے زیادہ قریب ہوں جو قرض چھوڑے گا' وہ میرے ذمہ ہوگا اور جو مال چھوڑے گا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا۔

15258 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِي يُصَلِّي عَلَيْهَا، فَقَالَ: عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، عَلَيْهِ بِضْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا قَالَ: فَصَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، قُلْتُ: هِيَ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَصَلّٰى عَلَيْهِ، اَخْبَرَنَا

❋❋ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری قوم کے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ اس کے ذمے دس سے کچھ زیادہ درہم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔ میں نے

15257-صحيح البخاري - كتاب الحوالات' باب إن أحال دين الميت على رجل جاز - حديث:2189'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' في الرجل يموت وعليه الدين من قال : لا يصلي عليه - حديث:11809'السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على من عليه دين - حديث:2065'المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' باب الوجوه التي يخرج فيها مال الفيء - حديث:1084'السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب الضمان' باب وجوب الحق بالضمان - حديث:10658'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلح' باب الضمان - حديث:3760'السنن الصغير للبيهقي - كتاب البيوع' باب الضمان - حديث:1612'مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1082'مسند أبي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن أنس' حديث:3381'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' من اسمه سلمة - يزيد بن أبي عبيد مولى سلمة ' حديث:165

عرض کی: یارسول اللہ! وہ میرے ذمہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

15259 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَسْمَاءُ بْنُ عُبَيْدٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ اَبَا قَتَادَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَدَّيْتَ عَنْ صَاحِبِكَ؟ قَالَ: اَنَا فِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: قَدْ فَرَغْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا اَوَانُ بَرَّدْتَ عَنْ صَاحِبِكَ مَضْجَعَهُ

✵✵ اسماء بن عبید نقل کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے ساتھی کی طرف سے ادائیگی کردی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کوشش کررہا ہوں۔ پھر دوسری مرتبہ پھر تیسری مرتبہ ایسا ہوا۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں فارغ ہوگیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ وقت ہے جب تم نے اپنے ساتھی کے ٹھکانے کو ٹھنڈا کردیا ہے۔

15260 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا قَالَ: اَعَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟ فَاِنْ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اَتَرَكَ وَفَاءً؟ فَاِنْ قَالُوا: نَعَمْ، صَلَّى عَلَيْهِ، وَاِنْ قَالُوا: لَا، لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَاُتِيَ بِرَجُلٍ، فَسَاَلَ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ فَقَالُوا: لَا، فَقَالَ: صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَقَالَ ابْنُ عَمِّهِ: عَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ، هَلْ لَكُمْ اَنْ تُدْخِلُوا صَاحِبَكُمُ الْجَنَّةَ؟ قَالُوا: فَنَفْعَلُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَقْضُونَ عَنْهُ دَيْنَهُ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: فَفَعَلُوا، وَقَالُوا: مَا هُوَ اِلَّا دِينَارَانِ

✵✵ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے پاس نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے کسی میت کو لایا جاتا تو آپ دریافت کرتے: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے قرض ہے؟ اگر لوگ جواب دیتے' جی ہاں تو آپ ﷺ دریافت کرتے: کیا اس نے ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر لوگ جواب دیتے: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ ادا کرلیتے۔ اور اگر لوگ جواب دیتے: جی نہیں۔ تو آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرتے۔ ایک شخص کی میت لائی گئی۔ آپ ﷺ نے یہی چیز دریافت کی۔ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو۔ تو اس میت کے چچازاد نے عرض کی: اس کا قرض میرے ذمے ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کرلی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنوسلمہ! کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ اپنے ساتھی کو جنت میں داخل کروادو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم ایسا کریں گے' لیکن یارسول اللہ! کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے اس کا قرض ادا کردو' تو لوگوں نے ایسا کردیا۔ پھر انہوں نے عرض کی: صرف دو دینار باقی رہ گئے ہیں۔

15261 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَاَيُّكُمْ تَرَكَ دَيْنًا، اَوْ

ضَيْعَةً، فَادْعُوْنِيْ فَاَنَا وَلِيُّهُ، وَاَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثِرْ بِمَالِهِ عُصْبَتَهُ مَنْ كَانَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی کتاب میں یہ مذکور ہے کہ میں اہلِ ایمان کی جان سے زیادہ ان کے قریب ہوں تو تم میں سے جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے تو تم مجھے بلاؤ میں ان کا نگران ہوں گا اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے تو اسے اپنے مال کے حوالے سے اپنے عصبہ رشتہ داروں کے ساتھ ترجیحی بہتر سلوک کرنا چاہئے' خواہ وہ جو بھی ہوں۔

15262 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا، اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ، فَاَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مال چھوڑ کر جائے یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمے ہوں گے کیونکہ میں مومنین کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔

15263 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مُشَنَّجٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ: اَهٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ؟ اِنِّيْ لَمْ اُنَوِّهْ بِكُمْ اِلَّا خَيْرًا، اِنَّ صَاحِبَكُمْ مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ اَدّٰى عَنْهُ، حَتّٰى مَا بَقِيَ اَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ

✵✵ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنازے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا بنوفلاں میں سے کوئی ایک یہاں ہے؟ تو کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا: کیا بنوفلاں میں سے کوئی ایک یہاں ہے؟ تو کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا: کیا بنوفلاں میں سے کوئی ایک یہاں ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے پہلی دومرتبہ میں مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ میں نے تم لوگوں کے بارے میں صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ تمہارا ساتھی اپنے قرض کے عوض میں جکڑا ہوا ہے۔ میں نے اس کو دیکھا کہ اس کی طرف سے ادائیگی کردی گئی؟ یہاں تک کہ اس سے مطالبہ کرنے والا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔

15264 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عِيْسَى، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: نَزَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِيْزَابًا كَانَ لِلْعَبَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْ وَضَعَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَلَا يَكُوْنَنَّ لَكَ سُلَّمًا اِلَيْهِ اِلَّا ظَهْرِيْ قَالَ فَانْحَنٰى لَهُ عُمَرُ فَرَكِبَ الْعَبَّاسُ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَاَثْبَتَهُ

✵✵ موسیٰ بن ابوعیسیٰ بیان کرتے ہیں: مسجد کی طرف موجود حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پرنالے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتروا دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ذریعے اسے لگایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اب اسے

لگانے کے لئے سیڑھی کے طور پر صرف میری پشت کو استعمال کیا جا سکتا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے سامنے جھک گئے' اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی پشت پر چڑھ کر اُس کو ٹھیک کیا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يُخْرِجُ الْخَشَبَةَ مِنْ حَقِّهِ، هَلْ يَضْمَنُ اِذَا اَصَابَ اِنْسَانًا؟

باب: جب کوئی شخص کوئی لکڑی اپنی حدود سے باہر نکال لے اور وہ کسی انسان کو زخمی کر دے تو کیا وہ شخص اس کا جرمانہ ادا کرے گا؟

15265 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخْرَجَ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا، فَاَصَابَ شَيْئًا، ضَمِنَ

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی حد سے کوئی چیز باہر نکالے اور وہ کسی کو نقصان پہنچا دے تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

15266 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ حَفَرَ بِئْرًا، اَوْ اَعْرَضَ عُودًا، فَاَصَابَ اِنْسَانًا، ضَمِنَ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو کنواں کھودے یا لکڑی نکال دے اور وہ کسی انسان کو نقصان پہنچا دے تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

15267 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِشُرَيْحٍ مِيزَابٌ اِلَّا فِي دَارِهِ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: قاضی شریح کا پرنالہ ان کے گھر کے اندر تھا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَسْتَزِيدُ فِي الشِّرَاءِ، لِمَنِ الزَّائِدُ؟

باب: جب کوئی شخص خریدتے ہوئے مزید کا تقاضا کرے تو اضافی چیز کسے ملے گی؟

15268 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ لِلرَّجُلِ بِدِرْهَمٍ، ثُمَّ يَسْتَزِيدُ شَيْئًا قَالَ: الزِّيَادَةُ لِصَاحِبِ الدِّرْهَمِ

✽✽ خیثمہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک درہم کے عوض میں دوسرے شخص سے کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر مزید کا تقاضا کرتا تو وہ فرماتے ہیں: اضافی چیز درہم والے کی ہوگی۔

15269 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: اِذَا ابْتَعْتَ بَيْعًا فَاسْتَزَدْتَ شَيْئًا، ثُمَّ وَجَدْتَ بِالْبَيْعِ عَيْبًا فَرَدَدْتَهُ، فَرُدَّ الزِّيَادَةَ وَالْبَيْعَ جَمِيعًا، اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اَنْ يُسَلِّمَ اِلَيْكَ الزِّيَادَةَ

✽✽ ثوری فرماتے ہیں: جب تم کوئی چیز خریدو اور مزید لے لو اور پھر سودے میں عیب پاؤ اور اسے واپس کردو تو خریدی

ہوئی چیز اور اضافی چیز دونوں کو واپس کیا جائے گا' البتہ اگر دوسرا فریق چاہے تو اضافی چیز تمہارے پاس رہنے دے۔

15270 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الشَّىْءَ بِدِرْهَمَيْنِ، رُطَبًا اَوْ غَيْرَهُ، فَيَاْكُلُ مِنْهُ وَهُوَ يَكِيلُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✲✲ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو دو درہم کے عوض میں کوئی چیز خریدتا ہے' جیسے کھجوریں وغیرہ اور پھر انہیں کھالیتا ہے' جبکہ وہ انہیں ماپ رہا ہو تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يُقَاضِىْ عَلَى الْعَمَلِ فَيَعْمَلُ ثُمَّ يَخْرَبُ

باب: جب کوئی شخص کسی کام کا معاوضہ طے کرے اور کام کرے اور خرابی پیدا کردے

15271 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِىْ رَجُلٍ قَاضَى رَجُلًا عَلٰى عَمِلٍ، فَعَمِلَ بَعْضَهُ، ثُمَّ جَاءَ السَّيْلُ فَذَهَبَ بِهِ اَوْ اَفْسَدَهُ قَالَ: يَعْمَلُ لَهُ قَدْرَ مَا بَقِىَ مِنْ عَمَلِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْهُ فَقَالَ: يُعْطَى بِحِسَابِ مَا عَمِلَ

✲✲ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے ساتھ کوئی کام طے کرتا ہے' وہ اس کام کا کچھ حصہ کرتا ہے تو سیلاب آجاتا ہے اور اس کام کو ختم یا خراب کردیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اس شخص کے کام کا جتنا حصہ باقی رہ گیا تھا اس حساب سے وہ دوسرے فریق کے لئے کام کردے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس نے جو کام کیا ہے اس حساب سے اسے ادائیگی کردی جائے گی۔

15272 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ رَجُلٍ قَاضَى رَجُلًا يَحْفِرُ لَهُ بِئْرًا حَتّٰى يَنْبُطَ مَاؤُهَا، فَحَفَرَ فِيهَا اَيَّامًا، ثُمَّ لَقِيَهُ جَبَلٌ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَحْفِرَ، فَقَالَ قَتَادَةُ: لَيْسَ لَهُ شَىْءٌ

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی دوسرے شخص کو اس بات پر مزدور رکھتا ہے کہ وہ اسے کنواں کھود کردے گا' یہاں تک کہ پانی نکل آئے۔ وہ شخص کئی دن کھدائی کرتا رہتا ہے' پھر اس کے سامنے ایک چٹان آجاتی ہے اور آگے کھدائی جاری رکھنا ممکن نہیں رہتا تو قتادہ فرماتے ہیں: اس شخص کو کچھ نہیں ملے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يُعِينُ الرَّجُلَ، هَلْ يَشْتَرِيهَا مِنْهُ اَوْ يَبِيعُهَا لِنَفْسِهِ؟

باب: جب کوئی شخص دوسرے شخص کی مدد کرے تو کیا وہ اس سے کوئی چیز خرید سکتا ہے یا اسے کچھ فروخت کرسکتا ہے؟

15273 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ عَاصِمٍ، اَنَّ اُخْتَهُ قَالَتْ لَهُ: اِنِّى اُرِيدُ اَنْ تَشْتَرِىَ مَتَاعًا عِينَةً، فَاطْلُبْهُ لِىْ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنَّ عِنْدِى

طَعَامًا، فَبِعْتُهَا طَعَامًا بِذَهَبٍ اِلٰى اَجَلٍ، وَاسْتَوْفَتْهُ، فَقَالَتْ: انْظُرْ لِیْ مَنْ يَبْتَاعُهُ مِنِّی؟ قُلْتُ: اَنَا اَبِيعُهُ لَكِ قَالَ: فَبِعْتُهُ لَهَا، فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِی مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ، فَسَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: انْظُرْ اَنْ لَا تَكُوْنَ اَنْتَ صَاحِبَهُ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنِّی صَاحِبُهُ قَالَ: فَذٰلِكَ الرِّبَا مَحْضًا، فَخُذْ رَاْسَ مَالِكَ، وَارْدُدْ اِلَيْهَا الْفَضْلَ

✵✵ عبدالملک بیان کرتے ہیں: ان کی بہن نے انہیں بتایا: میں یہ چاہتی ہوں کہ تم مجھے ایک چیز خرید کے دو۔ تم اسے میرے لئے تلاش کرو۔ میں نے کہا: میرے پاس وہ اناج موجود ہے تو میں نے اسے وہ اناج سونے کے عوض میں فروخت کر دیا' جوادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہونی تھی۔ میری بہن نے کہا: اب تم مجھے کوئی ایسا شخص ڈھونڈ کے دو جو اسے مجھ سے خرید لے۔ میں نے کہا: میں اسے تمہارے لئے فروخت کروا دیتا ہوں' پھر میرے ذہن میں اس حوالے سے الجھن پیدا ہوئی۔ میں نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اس چیز کا دھیان رکھنا کہ تم خود اسے نہ خرید لینا۔ میں نے کہا: میں خود اس کا خریدار ہوں تو انہوں نے کہا: یہ تو نرا سود ہے۔ تم اپنا اصل مال وصول کرو اور اضافی چیز اس کو لوٹا دو۔

15274 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ كَعْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: اِنِّی اَبِيعُ الْحَرِيرَ، فَتَبْتَاعُ مِنِّی الْمَرْاَةُ وَالْاَعْرَابِیُّ يَقُوْلُوْنَ: بِعْهُ لَنَا فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِالسُّوقِ، فَقَالَ الْحَسَنُ: لَا تَبِعْهُ، وَلَا تَشْتَرِهِ، وَلَا تُرْشِدْهُ، اِلَّا اَنْ تُرْشِدَهُ اِلَى السُّوقِ

✵✵ ابوکعب بیان کرتے ہیں: میں نے حسن نے کہا: میں ریشم فروخت کرتا ہوں جسے مجھ سے ایک عورت اور ایک دیہاتی خرید لیتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں: تم میری طرف سے اسے بکوا دو۔ کیونکہ تم بازار کے بارے میں زیادہ جانتے ہو۔ تو حسن بصری نے فرمایا: تم اسے فروخت نہ کرنا' تم اسے خریدنا نہیں' تم اس کی رہنمائی نہ کرنا' تم صرف اس کی رہنمائی بازار کی طرف کر دینا۔

15275 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ رُزَيْقِ بْنِ اَبِیْ سَلْمَى قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ بَيْعِ الْحَرِيرِ، فَقَالَ: بِعْ، وَاتَّقِ اللّٰهَ قَالَ: يَبِيعُهُ لِنَفْسِهِ قَالَ: اِذَا ابْتَعْتَهُ، فَلَا تَدُلَّ عَلَيْهِ اَحَدًا، وَلَا تَكُنْ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ، ادْفَعْ اِلَيْهِ مَتَاعَهُ وَدَعْهُ

✵✵ رزیق بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے ریشم فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم فروخت کرو اور اللہ سے ڈرو۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے لئے اسے فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو حسن نے فرمایا: جب تم اسے خرید لو تو تم اس کے بارے میں کسی کی رہنمائی نہ کرو اور نہ ہی اس میں کوئی دلچسپی رکھو۔ تم اس شخص کا سامان اس کے حوالے کرو اور اس کو (اس کے حال پر) چھوڑ دو۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَقْضِیْ وَلَدَهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، وَهَلْ يَاْخُذُ مَالَهُمْ؟

باب: جب کوئی شخص اپنے بیٹے کو کام کے لئے رکھے اور اس کے ذمے قرض ہو تو کیا وہ ان کا مال حاصل کر سکتا ہے؟

15276 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِیَّ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ فِی الرَّجُلِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ

الدَّيْنُ لامْرَاَتِهٖ، اَوْ لِغَيْرِهَا ثُمَّ يَقْضِيْ وَلَدًا لَّهٗ مُفَادًا مَالُهٗ بِدَيْنٍ كَانَ لَهُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَطْلُبُ الْاٰخَرُوْنَ قَالَ: اِذَا قَضَاهُمْ فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ فَهُوَ جَائِزٌ لَهُمْ، وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لِغَيْرِهِمْ

٭٭ ثوری نے شیبانی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کے ذمے اس کی بیوی یا کسی اور عورت کا قرض ہوتا ہے' اور پھر وہ اپنے بیٹے کو ان کے ہاں مزدور رکھوا دیتا ہے' تا کہ اسے یہ فائدہ حاصل ہو کہ اس نے ان کا جو مال قرض کے طور پر دینا ہے یہ اس کا بدلہ بن جائے پھر دوسرے لوگ (اپنے حق کا) مطالبہ کرتے ہیں تو شیبانی فرماتے ہیں: اگر تو اس نے کسی قرض کے بغیر اسے مزدور رکھوایا ہو' تو یہ ان کے لئے جائز ہوگا' خواہ اس شخص کے ذمے ان کی بجائے کسی اور کا قرض ہو۔

15277 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اِذَا قَضَاهُمْ شَيْئًا، وَهُمْ صِغَارٌ، كَانُوْا بِالْخِيَارِ اِذَا كَبِرُوْا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: جب وہ انہیں دوسرے فریق کے حوالے کر دے اور وہ بچے ہوں تو بڑے ہونے کے بعد انہیں اختیار ہوگا۔

15278 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: يَجُوْزُ مَا قَضَى الرَّجُلُ فِيْ مَالِ وَلَدِهٖ، وَلَا يَجُوْزُ مَا قَضَى الْوَلَدُ فِيْ مَالِ وَالِدِهٖ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے جو ادائیگی کرے گا وہ درست ہوگی' لیکن بچہ اپنے باپ کے مال میں سے جو ادائیگی کرے گا وہ درست نہیں ہوگی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَسْتَهْلِكُ مَا يُوجَدُ لَهٗ مِثْلٌ اَوْ لَا يُوجَدُ

باب: آدمی کا کسی ایسی چیز کو ضائع کر دینا جس کی مثل مل سکتی ہو یا نہ مل سکتی ہو

15279 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَهْلِكُ الْحِنْطَةَ لِلرَّجُلِ: اِنَّ عَلٰى صَاحِبِهٖ لَهٗ طَعَامًا مِثْلَ طَعَامِهٖ كَيْلًا مِثْلَ كَيْلِهٖ قَالَ سُفْيَانُ: "وَكَانَ غَيْرُهٗ مِنْ فُقَهَائِنَا يَقُوْلُوْنَ: لَهُ الْقِيمَةُ وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ

٭٭ سلیمان نے امام شعبی کا یہ قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص کی گندم ضائع کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: دوسرا فریق اس سے اپنے اناج کی مانند' پورے ماپ کے ساتھ اناج وصول کرے گا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: دیگر فقہاء نے یہ بات کہی ہے' اسے قیمت ملے گی۔ تاہم امام شعبی کا قول سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15280 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، سَاَلَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ عَنْ رَجُلٍ اَحْرَقَ شَيْئًا فِيْ اَرْضِهٖ بِالنَّارِ، فَطَارَ الْحَرِيقُ، فَتَعَدَّى الْحَرِيقُ اِلٰى غَيْرِهٖ فَاَحْرَقَ فِيْ اَرْضِ جَارِهٖ شَيْئًا، فَقَالَ: لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حکم بن عتیبہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس نے اپنی زمین

میں کسی چیز کو آگ لگائی۔ وہ آگ پھیل گئی اور دوسرے شخص کی زمین تک پہنچ کر وہاں بھی کچھ چیزوں کو جلا دیا تو حکم نے جواب دیا: اس پر جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔ اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

بَابٌ: هَلْ يُؤْخَذُ عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقٌ؟

باب: کیا قاضی بننے کا معاوضہ وصول کیا جائے گا؟

15281 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ كَرِهَ اَنْ يُؤْخَذَ عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقٌ، وَصَاحِبِ مَغْنَمِهِمْ

✽✽ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ قاضی بننے یا مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا معاوضہ وصول کیا جائے۔

15282 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَزَقَ شُرَيْحًا وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيَّ عَلَى الْقَضَاءِ

✽✽ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح اور سلمان بن ربیعہ کے عہدۂ قضا کے حوالے سے ان کا معاوضہ مقرر کیا تھا۔

15283 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمْ يَاْخُذْ مَسْرُوقٌ عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقًا وَاَخَذَ شُرَيْحٌ "

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مسروق قاضی بننے کا معاوضہ نہیں لیتے تھے اور قاضی شریح لے لیتے تھے۔

15284 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، ابْنِ اَخِي مَسْرُوقٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، اَنَّهُ كَانَ لَا يَاْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقًا، وَكَانَ اِذَا كَانَ الْبَعْثُ يَخْرُجُ فَيُجْعَلُ عَنْ نَفْسِهِ

✽✽ ابراہیم بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ قاضی بننے کا معاوضہ وصول نہیں کرتے تھے اور جب وہ کوئی سامان روانہ کرتے تھے تو خود نکل کر اپنی طرف سے مقرر کر دیتے تھے۔

15285 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: " اَرْبَعٌ لَا يُؤْخَذُ عَلَيْهِنَّ رِزْقٌ: الْقَضَاءُ، وَالْاَذَانُ، وَالْمُقَاسِمُ قَالَ: وَاُرَاهُ ذَكَرَ الْقُرْآنَ "

✽✽ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: چار کاموں کا معاوضہ وصول نہیں کیا جائے گا' قاضی بننا' اذان دینا' مالِ غنیمت کی تقسیم۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے قرآن (کی تعلیم دینے) کا بھی ذکر کیا تھا۔

بَابٌ: كَيْفَ يَنبَغِي لِلْقَاضِي اَنْ يَكُونَ؟

باب: قاضی کو کیسا ہونا چاہیے؟

15286 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ قَاضِيًا حَتّٰى تَكُوْنَ فِيهِ خَمْسٌ، اَيَّتُهُنَّ اَخْطَاَتْهُ كَانَتْ فِيهِ خَلَلًا، يَكُوْنُ عَالِمًا بِمَا كَانَ قَبْلَهُ، مُسْتَشِيرًا لِاَهْلِ الْعِلْمِ، مُلْغِيًا لِلرَّتَعِ - يَعْنِي الطَّمَعَ - حَلِيمًا عَنِ الْخَصِمِ، مُحْتَمِلًا لِلْاَئِمَةِ

✿✿ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے قاضی بننا اس وقت تک مناسب نہیں ہے، جب تک اس میں پانچ خصوصیات نہ ہوں۔ ان میں سے جو بھی خوبی نہیں ہوگی یہ چیز اس میں خلل شمار ہوگی۔ ایک یہ کہ وہ اپنے سے پہلے (کے عدالتی فیصلوں) کا عالم ہو۔ اہلِ علم سے مشورہ لیتا ہو۔ لالچ کو ایک طرف کر دے۔ فریق بننے کے حوالے سے بردبار ہو اور حاکمِ وقت کا خیر خواہ ہو۔

15287 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ قَاضِيًا حَتّٰى تَكُوْنَ فِيهِ خَمْسُ خِصَالٍ، اِنْ اَخْطَاَتْهُ خَصْلَةٌ، كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ، حَتّٰى يَكُوْنَ عَالِمًا بِمَا كَانَ قَبْلَهُ، مُسْتَشِيرًا لِذَوِي الرَّاْيِ، ذَا نُهْيَةٍ عَنِ الطَّمَعِ، حَلِيمًا عَنِ الْخَصِمِ، مُحْتَمِلًا لِلْاَئِمَةِ

✿✿ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے قاضی بننا اس وقت تک موزوں نہیں ہے جب تک اس میں پانچ خصوصیات نہ ہو۔ اگر کوئی ایک خصوصیت بھی نہیں ہوگی تو یہ چیز اس میں عیب ہوگی۔ یہ کہ وہ اپنے سے پہلے (کے فیصلوں) کا عالم ہو۔ سمجھدار لوگوں سے مشورہ لیتا ہو۔ لالچ سے بچتا ہو۔ مقابلے بازی میں بردبار ہو اور حاکمِ وقت کا خیر خواہ ہو۔

15288 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "لَا يَنْبَغِي اَنْ يَلِيَ هٰذَا الْاَمْرَ - يَعْنِي اَمْرَ النَّاسِ - اِلَّا رَجُلٌ فِيهِ اَرْبَعُ خِلَالٍ: اللِّيْنُ فِي غَيْرِ ضَعْفٍ، وَالشِّدَّةُ فِي غَيْرِ عُنْفٍ، وَالْاِمْسَاكُ فِي غَيْرِ بُخْلٍ، وَالسَّمَاحَةُ فِي غَيْرِ سَرَفٍ، فَاِنْ سَقَطَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فَسَدَتِ الثَّلَاثُ"

✿✿ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کے معاملے کا نگران بننا صرف اس شخص کے لئے مناسب ہے جس میں یہ چار خصوصیات ہوں: ایسی نرمی جس میں کمزوری نہ ہو۔ ایسی سختی جس میں درشتی نہ ہو۔ ایسا روکنا جو بخل کے بغیر ہو۔ ایسی مہربانی جو اسراف کے بغیر ہو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک چیز نہ ہو تو وہ باقی تین کو بھی خراب کر دے گی۔

15289 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "لَا يُقِيمُ اَمْرَ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ لَا يُصَانِعُ، وَلَا يُضَارِعُ، وَلَا يَتْبَعُ الْمَطَامِعَ، وَلَا يُقِيمُ اَمْرَ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِهِ كَلِمَةً، لَا يَنْقُصُ غَرْبَهُ، وَلَا يَطْمَعُ

✵✵ مسعر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے معاملے کو صرف' وہ شخص قائم کرسکتا ہے' جو نہ تو مصانعت اور نہ مضارعت کرے اور لوگوں کے پوشیدہ معاملات کی پیروی نہ کرے' اور اللہ تعالیٰ کے معاملے کو صرف وہی قائم کرسکتا ہے جو اپنی زبان کے ذریعے صرف ایک بات کہے' وہ اس میں کوئی کوتاہی نہ کرے اور حق کے معاملے میں تیزی کی توقع نہ رکھے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ نہیں کہ وہ لالچ نہیں کرے گا' تو کمزور ہوجائے گا۔

15290 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ حَرِيزٍ، كَانَ بِسِجِسْتَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: لَا تَبِيعَنَّ، وَلَا تَبْتَاعَنَّ، وَلَا تُشَارَنَّ، وَلَا تُضَارَّنَّ، وَلَا تَرْتَشِ فِي الْحُكْمِ، وَلَا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ

✵✵ ابوحریز بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' ثالث (یا قاضی) بننے کے دوران' تم ہرگز کوئی فروخت نہیں کرنا' تم کوئی چیز خریدنا نہیں' کوئی نقصان نہ پہنچانا' کوئی رشوت نہ لینا اور غصے کے عالم میں دوآدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔

بَابٌ: عَدْلُ الْقَاضِي فِي مَجْلِسِهِ

باب: قاضی کا اپنے مجلس میں عدل سے کام لینا

15291 آثارِ صحابہ:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَزَلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ضَيْفٌ، فَكَانَ عِنْدَهٗ اَيَّامًا، فَاَتٰى فِیْ خُصُومَةٍ، فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ: اَخَصْمٌ اَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَارْتَحِلْ مِنَّا، فَاِنَّا نُهِينَا اَنْ نُنْزِلَ خَصْمًا اِلَّا مَعَ خَصْمِهٖ

✵✵ اسماعیل بن مسلم نے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کی ہے: حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان آکے ٹھہرا' وہ کچھ دن ان کے ہاں ٹھہرا رہا' پھر وہ ایک مقدمے کے سلسلے میں آیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس مقدمے میں ایک فریق ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے پاس سے روانہ ہوجاؤ' کیونکہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ہم کسی ایسے شخص کو مہمان بنائیں' جو کسی دوسرے شخص کا مقابل فریق ہو۔

15292 اقوالِ تابعین:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: الْقَاضِي عَدْلٌ مَجْلِسُهٗ كُلُّهٗ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری فرماتے ہیں: قاضی اپنی پوری محفل کے دوران عدل سے کام لے گا۔

بَابٌ: هَلْ يَقْضِي الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَلَمْ يُوَلَّ؟ وَكَيْفَ اِنْ فَعَلَ؟

باب: کیا کوئی شخص دوآدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ کرسکتا ہے جبکہ اسے والی (یا قاضی) نہ بنایا گیا؟ اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو پھر کیا کرے گا؟

15293 - آثارِ صحابہ [illegible] ب، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ

لِاَبِیْ مُوْسَی: اَنَا بَلَغَنِی، اَنَّکَ تَقْضِی وَلَسْتَ بِاَمِیْرٍ قَالَ: بَلٰی قَالَ: فَوَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّهَا

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ فیصلہ کر دیتے ہیں حالانکہ آپ امیر نہیں ہیں انہوں نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی گرمی کا نگران بھی اسے بناؤ جو اس کی ٹھنڈک کا لطف لیتا ہے۔

15294 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمٍ، فِیْ رَجُلَیْنِ اَتَیَا اِلٰی عُبَیْدَةَ یَخْتَصِمَانِ اِلَیْهِ فَقَالَ: اَتُؤَمِّرَانِی؟ قَالَا: نَعَمْ، فَقَضٰی بَیْنَهُمْ، قَالَ سُفْیَانُ: وَاِذَا حَکَّمَ رَجُلَانِ حَکَمًا فَقَضٰی بَیْنَهُمَا فَقَضَاؤُهُ جَائِزٌ، اِلَّا فِی الْحُدُوْدِ

✲✲ سفیان ثوری نے عاصم کے حوالے سے دو آدمیوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ عبیدہ کے پاس آئے وہ ایک مقدمے کے بارے میں انہیں ثالث بنانا چاہ رہے تھے انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ مجھے امیر بناتے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو عبیدہ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: جب دو آدمی مل کر کسی کو ثالث بنائیں اور وہ شخص ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے تو ان کا دیا ہوا فیصلہ درست ہوگا البتہ حدود کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابٌ: هَلْ یُرَدُّ قَضَاءُ الْقَاضِی؟ اَوْ یَرْجِعُ عَنْ قَضَائِهِ؟

باب: کیا قاضی کے فیصلے کو مسترد کیا جا سکتا ہے؟ کیا قاضی اپنے فیصلے سے رجوع کر سکتا ہے؟

15295 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا حَضَرَکَ اَمْرٌ لَا تَجِدُ مِنْهُ بُدًّا، فَاقْضِ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ عَیِیْتَ فَاقْضِ بِسُنَّةِ نَبِیِّ اللّٰهِ، فَاِنْ عَیِیْتَ فَاقْضِ بِمَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ، فَاِنْ عَیِیْتَ فَاَوْمِءْ اِیْمَاءً، وَلَا تَاْلُ، فَاِنْ عَیِیْتَ فَافْرُرْ مِنْهُ وَلَا تَسْتَحِ

✲✲ معمر نے مسعودی کے حوالے سے قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہارے سامنے کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے بناء کوئی چارہ نہ ہو تو تم اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ احکام کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تمہیں (اللہ کی کتاب میں) اس کا حل نہیں ملتا تو تم اللہ کے نبی کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تمہیں (سنت میں بھی) اس کا حل نہیں ملتا تو تم اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس کے مطابق نیک لوگوں نے فیصلہ دیا ہے اور اگر تمہیں اس میں بھی حل نہیں ملتا تو تم اشارہ کرو اور کوتاہی نہ کرو اور اگر تمہیں اس میں بھی حل نہیں ملتا تو تم اس سے فرار اختیار کرو اور اس میں شرم نہ کرو۔

15296 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اقْضُوْا وَنَسَلُ

✵✵ معمر نے طاؤس کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: تم لوگ فیصلہ کرو۔

15297 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَیْحًا یَقُوْلُ: اِنِّی لَا اَرُدُّ قَضَاءً کَانَ قَبْلِی

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے جو پہلے فیصلہ دیا ہوا سے مسترد نہیں کرتا۔

15298 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: اِذَا قَضَی الْقَاضِیْ بِخِلَافِ کِتَابِ اللّٰهِ، اَوْ سُنَّةِ نَبِیِّ اللّٰهِ، اَوْ شَیْءٍ مُجْتَمَعٍ عَلَیْهِ، فَاِنَّ الْقَاضِیْ بَعْدَهٗ یَرُدُّهٗ، فَاِنْ کَانَ شَیْئًا بِرَاْیِ النَّاسِ، لَمْ یَرُدَّهٗ، وَیَحْمِلُ ذٰلِكَ مَا تَحَمَّلَ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی قاضی اللہ کی کتاب یا اللہ کے رسول کی سنت یا کسی متفقہ چیز کے برخلاف فیصلہ دیدے تو اس کے بعد والا قاضی اس فیصلے کو مسترد کردے گا اور کوئی ایسی چیز ہو جو لوگوں کی رائے سے تعلق رکھتی ہو تو پھر وہ اسے مسترد نہیں کرے گا وہ اس کا وزن اسی طرح اٹھائے گا جس طرح پہلے والے نے اٹھایا تھا۔

بَابٌ: قَضَاءُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ یَسْاَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا؟

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا فیصلہ کیا ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے دریافت کرے گا؟

15299 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: مَا اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاضِیًا حَتّٰی مَاتَ، وَلَا اَبُوْ بَکْرٍ وَلَا عُمَرُ، اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ لِرَجُلٍ فِیْ آخِرِ خِلَافَتِهٖ: اِکْفِنِیْ بَعْضَ اُمُوْرِ النَّاسِ، یَعْنِیْ عَلِیًّا

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمانے تک کسی کو باقاعدہ قاضی مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا البتہ انہوں نے اپنے عہد خلافت کے آخر میں یہ فرمایا تھا: تم لوگوں کے بعض امور کے بارے میں میری جگہ کام کرلیا کرو!

راوی کہتے ہیں: یعنی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا۔

15300 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ یَذْکُرُ اَنَّ عُثْمَانَ، بَعَثَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَلَی الْقَضَاءِ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قاضی مقرر کر کے بھیجا تھا۔

بَابٌ: اَلاِعْتِرَافُ عِنْدَ الْقَاضِي

باب: قاضی کے سامنے اعتراف کرنا

15301 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اعْتَرَفَ رَجُلٌ عِنْدَ شُرَيْحٍ بِاَمْرٍ ثُمَّ اَنْكَرَهُ، فَقَضٰى عَلَيْهِ بِاعْتِرَافِهِ، فَقَالَ: اَتَقْضِيْ عَلَيَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، فَقَالَ: شَهِدَ عَلَيْكَ ابْنُ اُخْتِ خَالِكَ

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے ایک معاملے کے بارے میں اعتراف کیا' پھر اس نے اس کا انکار کر دیا تو انہوں نے اس کے اعتراف کی بنیاد پر اس کے خلاف فیصلہ دے دیا ایک شخص نے کہا: آپ کسی ثبوت کے بغیر میرے خلاف فیصلہ دے دیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارے خلاف تمہارے ماموں کے بھانجے نے گواہی دی ہے (یعنی تم نے خود اپنے خلاف اعتراف کیا ہے)۔

15302 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَضٰى شُرَيْحٌ عَلٰى رَجُلٍ بِاعْتِرَافِهِ، فَقَالَ: يَا اَبَا اُمَيَّةَ، قَضَيْتَ عَلَيَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اُخْتِ خَالَتِكَ

❊❊ ابن عون نے ابراہیم نخعی کا یہ قول بیان کیا ہے: قاضی شریح نے ایک شخص کے اعتراف کی بنیاد پر اس کے خلاف فیصلہ دے دیا' تو اس نے کہا: اے ابوامیہ! کیا آپ کسی ثبوت کے بغیر میرے خلاف فیصلہ دے رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہاری خالہ کے بھانجے نے مجھے یہ بات بتائی ہے (یعنی تم نے خود اپنے خلاف اعتراف کیا ہے)۔

15303 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْحَكَمَ يَجُوْزُ قَوْلُهُ كُلُّهُ فِي الاِعْتِرَافِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ، اِلَّا فِي الْحُدُوْدِ

❊❊ ثوری بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے: ثالث (قاضی) کے لئے یہ بات درست ہے کہ وہ دو فریقوں کے درمیان کسی مقدمے میں' صرف اعتراف کی بنیاد پر فیصلہ دیدے' البتہ حدود کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابٌ: هَلْ يَرُدُّ الْقَاضِي الْخُصُوْمَ حَتّٰى يَصْطَلِحُوْا؟

باب: کیا قاضی متعلقہ فریقوں کو واپس کر دے گا' تاکہ وہ آپس میں صلح کر لیں؟

15304 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: رُدُّوا الْخُصُوْمَ حَتّٰى يَصْطَلِحُوْا، فَاِنَّ فَصْلَ الْقَضَاءِ يُوْرِثُ الضَّغَائِنَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ سُفْيَانُ: وَلٰكِنَّا وَضَعْنَا هٰذَا اِذَا كَانَتْ شُبْهَةٌ، وَكَانَتْ قَرَابَةٌ، فَاَمَّا اِذَا تَبَيَّنَ لَهُ الْقَضَاءُ، فَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَرُدَّهُمْ

❊❊ محارب بن دثار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مقابل فریقوں کو واپس کر دیا کرو' تاکہ وہ آپس میں صلح کر لیں کیونکہ قاضی کا قطعی فیصلہ' لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کر سکتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: لیکن ہم اسے اس صورت پر محمول کریں گے' جب کوئی شبہہ پایا جا رہا ہو' یا آپس میں رشتہ داری ہو' لیکن جب عدالتی فیصلہ واضح ہو' تو پھر یہ مناسب نہیں ہے کہ انہیں واپس کیا جائے۔

15305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: لَا يَحِلُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُصْلِحَ، بَيْنَهُمْ اِذَا تَبَيَّنَ لَهُ الْقَضَاءُ وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى

✵✵ ابن جریج نے' عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حاکم وقت کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ جب اس کے سامنے قاضی کا فیصلہ واضح ہو چکا ہو' تو پھر وہ لوگوں کے درمیان صلح کروائے۔

معمر نے یہ بات ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

بَابٌ: لَا يُقْضٰى عَلٰى غَائِبٍ

باب: غیر موجود شخص کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جائے گا

15306 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: لَا يُقْضٰى عَلٰى غَائِبٍ

✵✵ ثوری نے' مجالد کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے' میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: غیر موجود شخص کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جائے گا۔

15307 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: قَالَ لُقْمَانُ: اِذَا جَاءَ كَ الرَّجُلُ، وَقَدْ سَقَطَتْ عَيْنَاهُ، فَلَا تَقْضِ لَهُ حَتّٰى يَاْتِيَ خَصْمُهُ" قَالَ: يَقُوْلُ: لَعَلَّهُ اَنْ يَاْتِيَ وَقَدْ نَزَعَ اَرْبَعَةَ اَعْيُنٍ

✵✵ محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: لقمان حکیم کہتے ہیں: جب تمہارے پاس کوئی شخص آئے اور اس کی آنکھیں گر چکی ہوں' تو تم اس کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ دو' جب تک اس کا مقابل فریق نہیں آجاتا' وہ فرماتے ہیں: ہوسکتا ہے وہ مقابل فریق آئے اور وہ اس کی چار آنکھیں اٹھا دے۔

15308 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِيْ رَجُلٍ وَكَّلَ رَجُلًا يَطْلُبُ حَقًّا لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ غَائِبٍ، فَقَالَ الْمَطْلُوْبُ: قَدْ دَفَعْتُ اِلٰى صَاحِبِكَ، فَقَالَ: لَا تَدْفَعْ اِلَيْهِ شَيْئًا حَتّٰى يَصِلَ صَاحِبُ الْاَصْلِ، فَيَحْلِفَ مَا اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو وکیل مقرر کرتا ہے' تا کہ کسی غیر موجود شخص کے خلاف اپنے حق کا مطالبہ کرے اور مطلوب یہ کہتا ہے: میں نے یہ تمہارے ساتھی کے حوالے کر دیا تھا' اور وہ کہتا ہے: تم نے اسے کچھ بھی نہیں دیا تھا' جب تک اصل مالک نہیں پہنچ جاتا' تو وہ حلف اٹھائے گا کہ اس نے اس میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا۔

بَابٌ: الْحَبْسُ فِي الدَّيْنِ

باب: قرض کی وجہ سے قید کر دینا

15309 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا، وَخَاصَمَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فِيْ دَيْنٍ يَطْلُبُهُ اَجَلًا. فَقَالَ آخَرُ: يَعْذُرُ صَاحِبَهُ اِنَّهُ مُعْسِرٌ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (وَاِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ) (البقرة: 280) فَقَالَ شُرَيْحٌ: "هٰذِهِ كَانَتْ فِي الرِّبَا، وَاِنَّمَا كَانَ الرِّبَا فِي الْاَنْصَارِ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا، وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ) (النساء: 58)، وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْمُرُ اللّٰهُ بِاَمْرٍ تُخَالِفُوْهُ، اِحْبِسُوْهُ اِلٰى جَنْبِ هٰذِهِ السَّارِيَةِ حَتّٰى يُوَفِّيَهُ "

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' ایک شخص نے ان کے سامنے قرض کے بارے میں مقدمہ پیش کیا' جس کا اس نے مطالبہ کرنا تھا اور اس کی مخصوص مدت ہو چکی تھی' تو دوسرے شخص نے اپنے ساتھی سے عذر کیا' کہ وہ ابھی تنگ دست ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر وہ تنگ دست ہو' تو خوشحالی ہونے تک اسے موقع دیا جائے''

قاضی شریح نے فرمایا: یہ سود کے بارے میں ہے' اور سود' انصار میں ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم امانتوں کو ان کے اہل لوگوں کے سپرد کر دو' اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو' تو انصاف کے مطابق فیصلہ کرو''

(قاضی شریح نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا' جس کے تم برخلاف کرو' تم اسے اس ستون کے ساتھ باندھ دو! جب تک یہ پوری ادائیگی نہیں کرتا۔

15310 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ اِذَا قَضٰى عَلٰى رَجُلٍ بِحَقٍّ يَحْبِسُهُ فِي الْمَسْجِدِ اِلٰى اَنْ يَقُوْمَ، فَاِنْ اَعْطَاهُ حَقَّهُ، وَاِلَّا يَاْمُرُ بِهِ اِلَى السِّجْنِ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: قاضی شریح جب کسی شخص کے خلاف کسی کے حق کے بارے میں فیصلہ دیتے تھے' تو اسے مسجد میں باندھ دیتے تھے' یہاں تک کہ وہ کھڑا ہوتا تھا' اگر وہ اس کو حق دے دیتا تھا' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ اسے قید خانے میں لے جانے کا حکم دیتے تھے۔

15311 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ اُمِّ جَعْفَرٍ، سَرِيَّةٍ لِلشَّعْبِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ اَحْبِسْ فِي الدَّيْنِ، فَاَنَا اَتْوَيْتُ حَقَّهُ

✵✵ وکیع نے مالک بن مغول کے حوالے سے' امام شعبی کی کنیز ام جعفر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر میں قرض کی وجہ سے قید نہیں کرتا' تو میں دوسرے شخص کے حق کو ضائع کر دوں گا۔

15312 - اقوالِ تابعین: قَالَ وَكِيعٌ: وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْحَبْسُ فِي الدَّيْنِ حَيَاةٌ

قَالَ: وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ عَلِيٌّ يَحْبِسُ فِي الدَّيْنِ

✷✷ جابر نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: قرض کی وجہ سے قید کردینا' زندگی ہے۔

جابر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ قرض کی وجہ سے قید کردیا کرتے تھے۔

15313 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا سَاعَةً فِي التُّهْمَةِ ثُمَّ خَلَّاهُ

✷✷ معمر نے' بہز بن حکیم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت کی وجہ سے گھڑی بھر کے لئے قید کردیا تھا اور پھر اُسے چھوڑ دیا تھا۔

15314 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي حَنِيفَةَ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا لَمْ يُقِرَّ الرَّجُلُ بِالْحُكْمِ حُبِسَ

✷✷ نعمان بن ابوحنیفہ اور معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص فیصلہ قبول نہیں کرتا' تو اسے قید کردیا جائے گا۔

بَابٌ: هَلْ يُفَرَّقُ بَيْنَ الْاَقَارِبِ فِي الْبَيْعِ؟ وَهَلْ يُجْبَرُ عَلَى بَيْعِ عَبْدٍ اِنْ كَرِهَهُ؟

باب: فروخت کرتے ہوئے' (غلاموں میں سے) قریبی رشتہ داروں کے درمیان علیحدگی کی جاسکتی ہے؟

اور اگر کوئی غلام فروخت ہونے کو ناپسند کرتا ہو' تو کیا اسے فروخت ہونے پر مجبور کیا جاسکتا ہے؟

15315 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالسَّبْيِ مِنَ الْخُمُسِ، فَيُعْطِي اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا، وَيَكْرَهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ " قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: وَبَعَثَ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ بِاَهْلِ بَيْتٍ

✷✷ قاسم بن عبدالرحمٰن نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خمس کے کچھ قیدی لائے گئے اور وہ ایک گھرانے کے افراد کو دے دیے گئے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا' کی ان کو علیحدہ کروائیں۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ نے ایک ہی گھرانے کے تمام افراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوادیے تھے۔

15316 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ اُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي سَرِيَّةٍ، فَاَصَابَ سَبْيًا، فَجَاءَ بِهِمْ فَاحْتَاجَ اِلَى ظَهْرٍ فَبَاعَ غُلَامًا مِنْهُمْ، فَجَاءَتْ اُمُّهُ فَرَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِي، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: احْتَجْتُ اِلَى بَعْضِ الظَّهْرِ، فَبِعْتُ

ابنها، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: ارجع فرده او اشتره قال: فوهبه بعد ذلك لعلي قال: فكان خازنا له قال: وولد له

٭٭ عبداللہ بن حسن نے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر بھیجا انہیں کچھ قیدی ہاتھ لگے وہ انہیں لے کر آئے راستے میں انہیں سواریوں کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے ان میں سے ایک غلام کو فروخت کر دیا اور اس کی ماں کو ساتھ لے آئے جب نبی اکرم ﷺ نے اس کی ماں کو روتے ہوئے دیکھا تو اس بارے میں دریافت کیا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے سواریوں کی ضرورت تھی تو میں نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اس بچے کو واپس لے کر آؤ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) خرید کر لے آؤ۔

راوی کہتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے) بعد میں وہ بچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دیا تھا اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معتمد خاص رہا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلام ہونے کے دوران اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی تھی۔

15317 - حدیث نبوی: اخبرنا عبد الرزاق قال: قال ابن جريج: عن جعفر بن محمد، عن ابيه، ان ابا اسيد جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم بسبي من البحرين، فنظر النبي صلى الله عليه وسلم الى امراة منهن تبكي قال: ما شانك؟ قالت: باع ابني قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي اسيد: ابعت ابنها؟ قال: نعم قال: فيمن؟ قال: في بني عبس، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اركب انت بنفسك فات به

٭٭ ابن جریج نے امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد (امام باقر) کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ بحرین سے کچھ قیدی لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ان قیدیوں میں ایک خاتون کو روتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: ان صاحب نے میرے بیٹے کو فروخت کر دیا ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے بیٹے کو فروخت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس کو؟ انہوں نے عرض کی: بنو عبس کو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بذات خود سوار ہو کر جاؤ اور اس لڑکے کو لے کر آؤ۔

15318 - آثارِ صحابہ: اخبرنا عبد الرزاق قال: اخبرنا معمر، عن جابر، عن رجل سماه ان ابن عمر اشتريت له جارية من البصرة، فلما دخلت عليه بكت، فقال: ما شانك؟ قالت: ذكرت ابي، فاعتقها ابن عمر

٭٭ معمر نے جابر نامی راوی کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس کا انہوں نے نام بھی بیان کیا تھا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے بصرہ سے ایک کنیز خریدی گئی جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کنیز کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھی انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: مجھے اپنے والد یاد آ رہے ہیں

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کنیز کو آزاد کر دیا۔

15319 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرُّوْخٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ: اَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ اَخَوَيْنِ اِذَا بِيعَا، اَخْبَرَنَا

✵✵ عمرو بن دینار نے' عبدالرحمٰن بن فروخ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا: جب (غلاموں کو) فروخت کیا جائے' تو دو بھائیوں کے درمیان علیحدگی نہ کی جائے۔

15320 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَتَبَ مِثْلَهُ سَوَاءٌ

✵✵ ابن عیینہ نے عمرو کے حوالے سے عبدالرحمٰن کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے' اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

15321 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، اَمَرَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ رَقِيقًا، وَقَالَ: لَا تُفَرِّقْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا

✵✵ حمید بن ہلال نے حکیم بن عقال کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت کی کہ وہ ان کے لئے غلام خریدیں اور یہ فرمایا: (غلام خریدتے ہوئے) تم ماں اور اس کے بچوں کے درمیان علیحدگی نہ کروانا۔

15322 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ الرَّجُلِ وَوَلَدِهِ، وَالْمَرْاَةِ وَوَلَدِهَا، وَبَيْنَ الْاِخْوَةِ قَالَ مَنْصُوْرٌ: فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: فَاِنَّكَ بِعْتَ جَارِيَةً وَعِنْدَكَ اُمُّهَا، فَقَالَ: وَضَعْتُهَا مَوْضِعًا صَالِحًا، وَقَدْ اَذِنَتْ بِذٰلِكَ

✵✵ منصور نے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے (کہ غلام خریدتے ہوئے' یا فروخت کرتے ہوئے) آدمی اور اس کی اولاد' یا عورت اور اس کی اولاد' یا بھائیوں کے درمیان علیحدگی پیدا کریں۔

منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: آپ نے بھی تو کنیز کو فروخت کر دیا تھا؟ جبکہ اس کی ماں آپ کے پاس ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس عورت کو اچھی حالت میں رکھا ہوا ہے' اور عورت سے اس کی اجازت لی تھی۔

15323 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: هَلْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمْ يَكْرَهُوا التِّجَارَةَ فِي الرَّقِيْقِ اِلَّا لِذٰلِكَ

✵✵ معمر نے' حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا لوگ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے (کہ غلام خریدتے' یا فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کے بچوں کے درمیان علیحدگی پیدا کریں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ لوگ غلاموں کی تجارت کو صرف اسی وجہ سے ناپسندیدہ قرار دیتے تھے۔

15324 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ

اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ السَّبْيِ الَّذِينَ يُجَاءُ بِهِمْ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جب قیدیوں کو لایا جائے تو ان کے درمیان علیحدگی پیدا کر دی جائے۔

15325 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ اشْتَرٰى جَارِيَةً مُوَلَّدَةً مِنْ بَعْضِ اَهْلِ مَكَّةَ، وَاَبُوهَا حَيٌّ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا اِلَى الْجَنَدِ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک کنیز کو خریدا جو اہل مکہ میں سے کسی کے ہاں پیدا ہوئی تھی اور اس کا باپ ابھی زندہ تھا پھر وہ اس کنیز کو ساتھ لے کر جند چلے گئے تھے۔

15326 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تُبَاعَ الْمُوَلَّدَةُ، وَاِنْ كَرِهَتْ اُمُّهَا، اِذَا كَانَتِ الْجَارِيَةُ قَدْ بَلَغَتْ وَاسْتَغْنَتْ عَنْ اُمِّهَا

٭٭ معمر نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مولدہ کنیز کو فروخت کیا جائے خواہ اس کی ماں اسے ناپسند کرتی ہو بشرطیکہ لڑکی بالغ ہو چکی ہو اور اپنی ماں سے بے نیاز ہو چکی ہو۔

بَابٌ: بَيْعُ الصَّبِيِّ

باب: بچے کو فروخت کرنا

15327 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا يَجُوزُ بَيْعُ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: بچے کو فروخت کرنا اس تک درست نہیں ہے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

15328 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَاِبْرَاهِيمَ قَالَا: لَا يَجُوزُ بَيْعُ الصَّبِيِّ وَلَا شِرَاؤُهُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

٭٭ اسماعیل بن ابوخالد نے عامر شعبی اور ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے کو خریدنا یا فروخت کرنا اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

15329 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: لَا يَجُوزُ بَيْعُ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ

٭٭ اسرائیل نے جابر کے حوالے سے عامر شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے کو فروخت کرنا اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک اسے سمجھ نہیں آ جاتی (یعنی وہ بالغ نہیں ہو جاتا)۔

15330 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: (فَاِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا) (النساء: 6) قَالَ: عَقْلًا

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:)

''اور اگر تمہیں ان سے سمجھداری محسوس ہو''

مجاہد فرماتے ہیں: (یہاں ''رشد'') سے مراد عقل ہے۔

بَابٌ: بَيْعُ الْوَلِيِّ

باب: ولی کا فروخت کرنا

15331 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: بَاعَ وَلِيُّ جَارِيَةٍ جَارِيَةً لَهَا وَعَبْدًا، فَخَاصَمَتْ فِيْهِ اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلشُّهُوْدِ: اَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهَا اَذِنَتْ وَسَلَّمَتْ؟ قَالُوْا: لَا، حَتّٰى مَرَّ بِهِ اَحَدُهُمْ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّهَا اَذِنَتْ وَسَلَّمَتْ؟ فَقَالَ: بَلْ اَشْهَدُ اَنَّهَا صَاحَتْ وَبَكَتْ، فَظَلَّتْ يَوْمَهَا ذٰلِكَ فِي الشَّمْسِ، وَاَشْهَدُ اَنَّهُ بَاعَ عَلَيْهَا مُجْبَرَةً قَالَ: فَاَجَازَ عَلَيْهَا الْبَيْعَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک لڑکی کے ولی نے اس کی کنیز اور غلام کو فروخت کر دیا' اس لڑکی نے اس بارے میں قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا' قاضی شریح نے گواہوں سے کہا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس لڑکی نے اجازت دی تھی اور اس کو تسلیم کیا تھا؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں' یہاں تک کہ جب قاضی ان میں سے ایک گواہ کے پاس سے گزرے' اور دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو؟ کہ اس لڑکی نے اجازت دی تھی اور انہیں سپرد کیا تھا' تو اس نے کہا: بلکہ میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس نے چیخ ماری تھی اور وہ رونے لگی تھی اور وہ سارا دن دھوپ میں رہی تھی' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ اس ولی نے اس لڑکی کی طرف سے زبردستی یہ فروخت کروائی ہے' تو راوی کہتے ہیں: ابن سیرین نے اس لڑکی کے خلاف' اس سودے کو درست قرار دیا۔

بَابٌ: الْغَبْنُ وَالْغَلَطُ فِي الْبَيْعِ

باب: سودے میں غبن' یا غلطی کرنا

15332 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: جَاءَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلٌ يُخَاصِمُ امْرَاَةً فَقَالَ: غَبَنَتْنِي قَالَ شُرَيْحٌ: ذٰلِكَ اَرَادَتْ قَالَ: وَكَانَ يَرُدُّ الْغَلَطَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص قاضی شریح کے پاس آیا' وہ ایک عورت کے خلاف مقدمہ لے کر آیا تھا' اس نے کہا: اس عورت نے میرے ساتھ غبن کیا ہے' تو قاضی شریح نے فرمایا: اس عورت نے یہ ارادہ کیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: وہ غلطی کو مسترد کرتے تھے۔

15333 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ ثَوْبًا فَقَالَ: غَلِطْتُ، فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، الْبَيْعُ خُدْعَةٌ قَالَ: وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَرُدُّ الْغَلَطَ

* * اسرائیل نے' جابر اور دیگر راویوں کے حوالے سے' عامر شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کپڑا خریدا' اور پھر اس نے کہا: میں نے غلطی کی ہے' تو انہوں نے کہا: یہ غلطی نہیں ہے' سودے میں دھوکہ ہے۔

راوی کہتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن غلطی کو مسترد کر دیا کرتے تھے۔

15334 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سُئِلَ مَعْمَرٌ عَنْ رَجُلَيْنِ يَتَبَاعَانِ الْبَيْعَ، فَيَدَّعِي اَحَدُهُمَا اَنَّهُ غَلِطَ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّهُ اِنْ جَاءَ بِاَمْرٍ بَيِّنٍ رُدَّ، وَاِنْ لَمْ يَاْتِ بِاَمْرٍ بَيِّنٍ اُجِيزَ عَلَيْهِ

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کوئی سودا کرتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے غلطی کی ہے' تو معمر نے بتایا: کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل ہوئی ہے اگر وہ شخص کوئی واضح چیز (یعنی ٹھوس اور معقول وجہ یا ثبوت) لے کر آئے گا' تو اسے کالعدم کر دیا جائے گا اور اگر کوئی واضح چیز نہیں لے کر آئے گا' تو اس کے خلاف اس سودے کو برقرار رکھا جائے گا۔

بَابٌ: بَيْعُ السَّكْرَانِ

باب: نشے کے شکار شخص کا سودا کرنا

15335 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَجُوزُ بَيْعُ السَّكْرَانِ، وَلَا شِرَاؤُهُ، وَلَا نِكَاحُهُ

* * معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نشے کے شکار شخص کا' کوئی چیز فروخت کرنا' یا خریدنا' یا نکاح درست نہیں ہوگا۔

15336 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الدَّيَّالِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْ بَيْعِ السَّكْرَانِ وَشِرَائِهِ، فَقَالَ: لَا يَجُوزُ اِذَا عَلِمَ اَنَّهُ لَا يَعْقِلُ قَالَ: وَطَلَاقُهُ جَائِزٌ، فَاَمَّا نِكَاحُهُ، فَاِنِّي لَا اَدْرِي لَعَلَّهُ لَا يَجُوزُ قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى فَقَالَ: اَمَّا طَلَاقُهُ وَنِكَاحُهُ فَجَائِزٌ، وَاَمَّا الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ فَاِنَّهُ لَا يَجُوزُ اِذَا كَانَ لَا يَعْقِلُ

* * مسلم بن دیال بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے نشے کے شکار شخص کے کچھ فروخت کرنے' یا خریدنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہوگا' جبکہ یہ بات پتہ ہو کہ اسے سمجھ نہیں ہے' وہ فرماتے ہیں: البتہ اس کی دی ہوئی طلاق واقع شمار ہوگی' جہاں تک اس کے نکاح کا تعلق ہے' تو اس کے بارے میں مجھے نہیں معلوم' ہو سکتا ہے' وہ بھی درست

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابولیلیٰ سے سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کا طلاق دینا اور نکاح کرنا واقع شمار ہوگا' لیکن فروخت کرنا' یا خریدنا درست شمار نہیں ہوگا' جبکہ اسے سمجھ بوجھ نہ ہو۔

بَابٌ: الْخِلَابَةُ وَالْمُوَارَبَةُ

باب: دھوکہ دینا اور فریب دینا

15337 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَالَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّي اُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ"، يَعْنِيْ لَا غَدْرَ

* * عبداللہ بن دینار نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! سودے میں' میرے ساتھ دھوکہ ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جو شخص خرید و فروخت کرے' تو یہ کہہ دو: کوئی دھوکہ نہیں چلے گا (راوی کہتے ہیں:) یعنی کوئی عہد شکنی نہیں ہوگی۔

15338 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقْرٌ، فَقَالَ: يَجِيْئُنِي الرَّجُلُ يُسَارُّنِي الشَّيْءَ، وَيُعْلِنُ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَلَا اَسْمَعُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ: اَبِيعُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا، وَلَا مُوَارَبَةَ"

* * لیث نے' طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اس کی سماعت میں کچھ کمی تھی' اس نے عرض کی: ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور پست آواز میں مجھے ایک بات کہتا ہے اور اونچی آواز میں کچھ اور کہہ دیتا ہے' جو میں

15337-صحیح البخاری - کتاب البیوع' باب ما یکرہ من الخداع فی البیع - حدیث:2027' صحیح مسلم - کتاب البیوع' باب من یخدع فی البیع - حدیث:2905'مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب البیوع' بیان حظر الخدیعة فی البیوع والدلیل علی أن البائع المخدع للمشتری - حدیث:3998' صحیح ابن حبان - کتاب البیوع' کتاب الحجر - ذکر خبر ثان یصرح بمعنی ما أومأنا إلیه' حدیث:5128'المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب البیوع' وأما حدیث إسماعیل بن جعفر بن أبی کثیر - حدیث:2144'موطأ مالک - کتاب البیوع' باب جامع البیوع - حدیث:1379'سنن أبی داؤد - کتاب البیوع' أبواب الإجارة - باب فی الرجل یقول فی البیع لا خلابة' حدیث:3054'سنن ابن ماجه - کتاب الأحکام' باب الحجر علی من یفسد ماله - حدیث:2352'السنن للنسائی - کتاب البیوع' الخدیعة فی البیع - حدیث:4432'السنن المأثورة للشافعی - باب فی البیوع' حدیث:255'السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب البیوع' الخدیعة فی البیع - حدیث:5893'سنن الدارقطنی - کتاب البیوع' حدیث:2637'السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب البیوع' باب الدلیل علی أن لا یجوز شرط الخیار فی البیع أکثر - حدیث:9816'معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب البیوع' خیار الشرط - حدیث:3392'السنن الصغیر للبیهقی - کتاب البیوع' باب خیار المتبایعین - حدیث:1453'مسند الحمیدی - أحادیث عبد الله بن عمر بن الخطاب

سن نہیں پاتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ تم سودا کرو' تو تم یہ کہہ دو: میں اتنے' اتنے کے عوض میں' تمہارے ساتھ سودا کر رہا ہوں' اور کوئی فریب نہیں ہوگا۔

15339 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ يَقْدُمُ عَلَيَّ بَزٌّ مِنْ اَرْضِ فَارِسٍ، وَكُنْتُ اَشْتَرِي اَيْضًا مِنَ الْبَصْرَةِ، فَيَدْخُلُ عَلَيَّ الْقَوْمُ فَيَقُوْلُوْنَ: اَعِنْدَكَ مِنْ بَزِّ كَذَا وَكَذَا، فَاُخْرِجُ اِلَيْهِمْ مِمَّا قَدِمَ عَلَيَّ وَمِمَّا اَشْتَرِي مِنَ الْبَصْرَةِ، وَلَا يَسْاَلُوْنِي، وَلَا اُخْبِرُهُمْ، اِلَّا اَنِّي اَظُنُّ اَنَّهُمْ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُ مِمَّا يَقْدُمُ عَلَيَّ " قَالَ: فَسَاَلْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ، فَقَالَ: خِلَابَةٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُهُ لِاَيُّوْبَ، فَقَالَ: مَا يُعْجِبُنِي هٰذَا "

* * معمر نے' ابن عون کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فارس کی سرزمین سے' میرے پاس کپڑا لاتے تھے اور میں بصرہ سے بھی کپڑا خریدا کرتا تھا' بعض اوقات کچھ لوگ میرے پاس آتے اور دریافت کرتے: آپ کے پاس فلاں' فلاں کپڑا ہے تو میں ان کے سامنے وہ کپڑا نکال دیتا' جو میرے پاس آیا ہوتا تھا' اور جو میں نے بصرہ سے خریدا ہوتا تھا' وہ نہ مجھ سے اس بارے میں دریافت کرتے' اور نہ میں انہیں اس بارے میں بتاتا' لیکن میرا یہ گمان ہے کہ وہ یہی سمجھتے ہوں گے کہ یہ وہ کپڑا ہے' جو میرے پاس آیا ہے' ابن عون کہتے ہیں: میں نے اس صورت حال کے بارے میں ابن سیرین سے دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ دھوکہ ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ایوب سے کیا' تو انہوں نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

15340 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سُئِلَ مَعْمَرٌ عَنْ رَجُلٍ وَضَعَ عِنْدَهُ رَجُلٌ حَمَلَ نَبَطِيٍّ، فَجَاءَهُ بَعْدُ فَاَعْطَاهُ حَمَلَ سَابِرِيٍّ، اَخْطَاَ بِهِ فَهَلَكَ مِنْهُ قَالَ: فَهُوَ ضَامِنٌ

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کے پاس ایک شخص نبطی کپڑا رکھتا ہے' پھر وہ شخص اس کے پاس آتا ہے اور وہ اسے سابری کپڑا دے دیتا ہے' وہ غلطی سے ایسا کرتا ہے اور وہ دوسرا کپڑا' اس سے ہلاک ہو جاتا ہے' تو معمر نے فرمایا: وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَحْلِفُ الشَّيْءَ ثُمَّ يُؤَثَّمُ

باب: جب کوئی شخص' کسی چیز کے بارے میں' حلف اُٹھائے اور پھر اُسے گنہگار کیا جائے

15341 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: جَلَبَ اَعْرَابِيٌّ غَنَمًا فَمَرَّ بِهِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَسَاوَمَهُ، فَحَلَفَ الْاَعْرَابِيُّ اَنْ لَا يَبِيْعَهُ بِذٰلِكَ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِمُعَاذٍ: هَلْ لَكَ فِيْهَا؟ قَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: بِالثَّمَنِ الَّذِي اَعْطَيْتَنِي، فَقَالَ مُعَاذٌ: مَا كُنْتُ لِاُوثِمَكَ

* * ابواسحاق نے سعید بن وہب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دیہاتی کچھ بکریاں لے کر آیا' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا گزر اس کے پاس سے ہوا' انہوں نے اس کے ساتھ سودا کیا' تو دیہاتی نے یہ حلف اٹھا لیا کہ وہ انہیں یہ فروخت نہیں کرے گا' اس کے بعد دیہاتی کا گزر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' تو اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ان بکریوں میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں؟ اس نے کہا: اسی قیمت کے عوض میں' جو آپ مجھے دے

رہے تھے' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں گنہگار نہیں کرواؤں گا۔

15342 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فِي الرَّجُلِ يَسُوْمُ الرَّجُلَ فِي السِّلْعَةِ، فَيَحْلِفُ اَنْ لَا يَبِيعَهَا بِذٰلِكَ الثَّمَنِ، ثُمَّ يَبْدُو لَهُ بَعْدُ اَنْ يَبِيعَهَا بِذٰلِكَ الثَّمَنِ مِنَ الَّذِي حَلَفَ اَنْ لَا يَبِيعَهَا مِنْهُ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِذٰلِكَ، وَالْاِثْمُ عَلَى الَّذِي حَلَفَ

✻✻ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی سامان کے بارے میں کسی شخص کے ساتھ سودا طے کرتا ہے اور پھر یہ حلف اٹھالیتا ہے کہ اُس سامان کو اس قیمت پر فروخت نہیں کرے گا' پھر اس کے بعد اسے یہ مناسب لگتا ہے کہ وہ اس سامان کو اس قیمت کے عوض میں فروخت کردے' جس کے بارے میں اس نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ اس قیمت پر اسے فروخت نہیں کرے گا' تو ابن سیرین نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ دوسرا شخص اس سے وہ سامان خرید لے' گناہ اس شخص کو ہوگا' جس نے حلف اٹھایا تھا۔

بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الرِّبَا

باب: سود کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

15343 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَالشَّاهِدَ عَلَيْهِ، وَكَاتِبَهُ

✻✻ معمر نے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' اُسے کھلانے والے اس پر گواہ بننے والے اور اسے نوٹ کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

15344 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الرِّبَا ثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ حُوبًا، اَدْنَاهَا حُوبًا كَمَنْ اَتَى اُمَّهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَدِرْهَمٌ مِنَ الرِّبَا كَبِضْعٍ وَثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً

✻✻ عطاء خراسانی نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سود کے تہتر گناہ ہیں جن میں سے کم ترین گناہ یہ ہے: کہ کوئی شخص' اسلام قبول کرنے کے بعد' اپنی ماں کے ساتھ زنا کرلے' اور سود کا ایک درہم تیس سے

15343-صحيح مسلم - كتاب المساقاة' باب لعن آكل الربا ومؤكله - حديث:3079'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في آكل الربا ومؤكله - حديث:2492'سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في آكل الربا وموكله - حديث:2912'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' أكل الربا وما جاء فيه - حديث:21550' المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' باب ما جاء في الربا - حديث:628'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الربا - باب ما جاء من التشديد في تحريم الربا' حديث:9827'شعب الإيمان للبيهقي - الثامن والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في قبض اليد عن' حديث:5247

زیادہ مرتبہ زنا کرنے کی مانند ہے۔

15345 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرِّبَا اَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ - اَوْ قَالَ: ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ - حُوبًا، اَدْنَاهَا مِثْلُ اِتْيَانِ الرَّجُلِ اُمَّهُ، وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ"

✻✻ یحییٰ بن ابوکثیر نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سود کے اکہتر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تہتر گناہ ہیں جن میں سے کم ترین یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرلے اور سب سے برا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر حملہ کرے''۔

15346 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الرِّبَا بِضْعَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَهْوَنُهَا كَمَنْ اَتٰى اُمَّهُ فِي الْاِسْلَامِ

✻✻ عمارہ نے عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے۔

15347 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: الرِّبَا بِضْعَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، وَالشِّرْكُ نَحْوَ ذٰلِكَ

✻✻ ابراہیم نخعی نے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سود کے ستر دروازے ہیں اور شرک بھی اس کی مانند ہے۔

15348 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَكَّارٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ كَعْبٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَاَنْ اَزْنِيَ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ آكُلَ دِرْهَمَ رِبًا، يَعْلَمُ اللّٰهُ اَنِّي اَكَلْتُهُ حِينَ اَكَلْتُهُ وَهُوَ رِبًا،

✻✻ عبداللہ بن حنظلہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں ۳۳ مرتبہ زنا کرلوں میرے نزدیک یہ اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں سود کا ایک درہم کھالوں جبکہ اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہو کہ جب میں نے وہ درہم کھایا ہے تو وہ سود تھا۔

15349 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ كَعْبٍ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ کعب احبار کے حوالے سے منقول ہے۔

15350 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: آكِلُ الرِّبَا، وَمُوكِلُهُ، وَشَاهِدَاهُ، اِذَا عَلِمُوْا بِهِ، وَالْوَاصِلَةُ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالْمُحَلِّلُ، وَالْمُحَلَّلُ لَهُ، وَلَاوِي الصَّدَقَةِ، وَالْمُتَعَدِّي فِيهَا، وَالْمُرْتَدُّ عَلٰى عَقِبَيْهِ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ، مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

٭٭ عبداللہ بن مرہ نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سود کھانے والے' اسے کھلانے والے' اس کے دونوں گواہوں' جبکہ انہیں اس کے بارے میں علم ہو' مصنوعی بال لگانے والی' مصنوعی بال لگوانے والی' حلالہ کرنے والا' جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے' زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والے' اس کی وصولی میں زیادتی کرنے والے' اور ایسا دیہاتی جو ہجرت کرنے کے بعد ایڑیوں کے بل گھوم کر واپس چلا جائے' اُن سب پر' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' قیامت کے دن لعنت کی گئی ہے (یا قیامت کے دن تک کے لئے لعنت کی گئی ہے)۔

15351 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ شُعَیْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَیْهِ، وَكَاتِبَهُ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ لِلْحُسْنِ، وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ، وَالْمُحَلِّلَ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ، وَكَانَ یَنْهَی عَنِ النَّوْحِ

٭٭ شعیب بن حبحاب نے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' اُسے کھلانے والے' اس کے دونوں گواہوں' اسے نوٹ کرنے والے' خوبصورتی کے لئے جسم گودنے والی' اور گدوانے والی عورت' زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والے' حلالہ کرنے والے' جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے' (اُن سب پر) لعنت کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

15352 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، وَالْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ امام شعبی اور حارث نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15353 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ لَا یَاْتِیْ عَلٰی صَاحِبِ الرِّبَا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً حَتّٰی یُمْحَقَ وَقَالَهُ الثَّوْرِیُّ اَیْضًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَدْ رَاَیْتُهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ سود لینے والے پر' چالیس سال تک کوئی نہیں ہوگا جب تک اسے مٹا نہیں دیا جاتا۔

سفیان ثوری نے یہی بات بیان کی ہے' امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے۔

15354 - اقوالِ تابعین: اَخبرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیدَ الْخَطْمِیِّ، اَنَّهُ بَعَثَ غُلَامًا لَّهُ بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ اِلٰی اَصْبَهَانَ، ثُمَّ بَلَغَهُ اَنَّهُ مَاتَ فَرَكِبَ اِلَیْهِ - اَوْ اَرْسَلَ اِلَیْهِ - فَوَجَدَ الْمَالَ قَدْ بَلَغَ اَرْبَعَةً وَعِشْرِیْنَ اَلْفًا، فَقِیلَ لَهُ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ یُقَارِبُ الْمَالَ لِلرِّبَا، فَاَخَذَ اَرْبَعَةَ آلَافٍ رَاْسَ مَالِهِ، وَتَرَكَ عِشْرِیْنَ اَلْفًا، فَقِیلَ لَهُ: خُذْهُ، فَقَالَ: لَیْسَ لِی، فَقِیلَ: هَبْهُ لَنَا، فَتَرَكَهُ، وَلَمْ یَاْخُذْهُ

٭٭ موسیٰ بن عبداللہ نے' عبداللہ بن یزید خطمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے غلام کو چار ہزار

(درہم یا دینار) کے ہمراہ اصبہان بھیجا' پھر انہیں یہ اطلاع ملی کہ اس غلام کا انتقال ہو گیا ہے' تو وہ سوار ہو کر وہاں گئے' یا وہاں اس کی طرف کسی آدمی کو بھیجا' تو انہیں وہ مال ملا' جو (چار ہزار سے بڑھ کر) چوبیس ہزار ہو چکا تھا' ان سے کہا گیا: یہ تو ایسے ہے' جیسے سود کے مال کے آس پاس ہے' تو انہوں نے چار ہزار جو اصل رقم تھی' وہ وصول کر لیے' اور بیس ہزار ترک کر دیے' ان سے کہا گیا: آپ یہ بھی وصول کر لیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ میرے نہیں ہیں' ان سے کہا گیا: آپ ہمیں یہ ہبہ کر دیں؟ تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیا۔

بَابٌ: مَطْلُ الْغَنِيِّ

باب: خوشحال شخص کا ٹال مٹول کرنا

15355 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلُ الْغَنِيِّ، وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ قَالَ مَعْمَرٌ: وَزَادَنِي رَجُلٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: وَاَكْذَبُ النَّاسِ الصُّنَّاعُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال شخص کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے' اور جب کسی شخص کو وصولی کے لئے' کسی دوسرے کے حوالے کیا جائے' تو وہ دوسرے کے پیچھے چلا جائے''۔

15355-صحيح البخاري - كتاب الحوالات' باب الحوالة - حديث:2187' صحيح مسلم - كتاب المساقاة' باب تحريم مطل الغني - حديث:3008'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب الخبر المعارض لإباحة مماطلة الموسر المبين أن مماطلته ظلم - حديث:4265' صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الحوالة - ذكر الأمر بالاتباع لمن أحيل على مليء ماله' حديث:5130'موطأ مالك - كتاب البيوع' باب جامع الدين والحول - حديث:1366'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في مطل الغني ظلم - حديث:2543'سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في المطل - حديث:2920'سنن ابن ماجه - كتاب الصدقات' باب الحوالة - حديث:2400'السنن للنسائي - كتاب البيوع' الحوالة - حديث:4637'السنن المأثورة للشافعي - باب في البيوع' حديث:235'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في مطل الغني ودفعه - حديث:21935'السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيوع' مطل الغني - حديث:6098'المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' باب في التجارات - حديث:543'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب التفليس' باب حبس من عليه الدين إذا لم يظهر ماله - حديث:10551'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب التفليس' لا يؤاجر الحر في دين عليه إذا لم يوجد له شيء - حديث:3735'السنن الصغير للبيهقي - كتاب البيوع' باب الحوالة - حديث:1609'مسند الحميدي - باب البيوع' حديث:994'مسند أبي يعلى الموصلي - الأعرج' حديث:6166'المعجم الأوسط للطبراني - باب السين' من اسمه سعيد - حديث:3699'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه عبد الله' حديث:647

معمر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں' سب سے زیادہ جھوٹے کاریگر ہوتے ہیں''۔

15356 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَطْلُ ظُلْمُ الْغَنِيِّ وَمَنْ اُتْبِعَ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

✻✻ عبدالرحمن اعرج نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خوشحال شخص کا (ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے' اور جس کو دوسرے کے حوالے کیا جائے' وہ (وصولی کے لئے) اس کے پیچھے جائے''۔

15357 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سِنَانَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَيْسَرَ بِهٖ، فَلَمْ يَقْضِهٖ فَهُوَ كَاٰكِلِ السُّحْتِ

✻✻ ابوسنان نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جس شخص کے ذمہ کوئی قرض ہو اور وہ اسے ادا کرسکتا ہو اور ادا نہ کرے' تو وہ حرام کھانے والے کی مانند ہے''۔

15358 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَعْرَابِيٍّ بَعِيْرًا بِوَسْقِ تَمْرٍ، فَاسْتَنْظَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: وَاغَدْرَاهُ، فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى فُلَانَةٍ - امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ - فَاْمُرُوْهَا فَلْتَقْضِهٖ، فَقَالَتْ: لَيْسَ عِنْدِيْ اِلَّا تَمْرٌ اَجْوَدُ مِنْ حَقِّهٖ، فَقَالَ: لِتَقْضِهٖ، وَلْتُطْعِمْهُ، فَفَعَلَتْ فَمَرَّ الْاَعْرَابِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ قَضَيْتَ وَاَطْيَبْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُولٰئِكَ خِيَارُ النَّاسِ، الْقَاضُوْنَ الْمُطِيْبُوْنَ

✻✻ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے کھجوروں کے ایک وسق کے عوض میں' ایک اونٹ خرید لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے متعین مدت تک کے لئے مہلت مانگی' پھر وہ دیہاتی آیا اور اس نے کہا: جی وقت ہو گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کی طرف بڑھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو! کیونکہ حق دار کو بات کرنے کا بھی حق ہوتا ہے' تم اسے فلاں خاتون کے پاس لے جاؤ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے بارے میں فرمایا' اور اس خاتون سے کہو: اسے ادائیگی کر دے' تو اس خاتون نے عرض کی: میرے پاس تو ایسی کھجوریں ہیں' جو اس کے حق سے زیادہ عمدہ ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہی ادا کر دو' اور اسے کھانے کے لئے بھی دو! تو اس خاتون نے ایسا ہی کیا' تو دیہاتی کا گزر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا' تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے' آپ نے

ادائیگی بھی کر دی ہے اور اچھے طریقے سے ادائیگی کی ہے تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ زیادہ بہتر ہوتے ہیں جو ادائیگی کر دیتے ہیں اور اچھے طریقے سے کرتے ہیں''۔

15359 - حدیث نبوی: اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَضَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِی

✲✲ محارب بن دثار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے ادائیگی کی اور مجھے (طے شدہ رقم سے) زیادہ عطا کیا۔

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

کتاب: گواہیوں کے بارے میں روایات

بَابٌ: لَا يُقْبَلُ مُتَّهَمٌ، وَلَا جَارٌّ اِلٰى نَفْسِهِ، وَلَا ظَنِينٌ

باب: کسی تہمت یافتہ یا ایسے شخص کی جو اپنی ذات کو بچانے والا ہو یا مشکوک ہو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی

15360 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: " اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَوِى الْعُدُولِ مِنَ الشُّهَدَاءِ، وَتَلَا: (اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) الْاٰيَةُ، فَيَنْظُرُ امْرُؤٌ عَلٰى مَا يَشْهَدُ وَيَفْهَمُ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے گواہوں میں سے عادل گواہوں کے بارے میں حکم دیا ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت خرید لیتے ہیں''

تو آدمی اس بات کا جائزہ لے گا کہ وہ کیا گواہی دے رہا ہے؟ اور کیا سمجھ رہا ہے؟

15361 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: مَا الْعَدْلُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ قَالَ: الَّذِينَ لَمْ تَظْهَرْ لَهُمْ رِيبَةٌ

٭٭ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: مسلمانوں میں سے عادل کون شمار ہوں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ جن کی مشکوک صورت حال نہ ہو۔

15362 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّهَدَاءِ اِلَّا ذُو الْعَدْلِ غَيْرُ الْمُتَّهَمِ، فَاِنَّهُ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا ذِىْ غِمْرٍ لِاَخِيهِ، وَلَا مُحْدِثٍ فِى الْاِسْلَامِ، وَلَا مُحْدِثَةٍ

٭٭ اسحاق بن راشد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا کہ گواہوں میں سے صرف عادل گواہوں کی گواہی قبول ہوگی جن پر کوئی تہمت نہ ہو کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے:

''خیانت کرنے والے مرد' یا خیانت کرنے والی عورت' یا اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے شخص' یا اسلام میں بدعت پیدا کرنے والے شخص' یا بدعت پیدا کرنے والی عورت کی گواہی درست نہیں ہوگی''۔

15363 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ، وَلَا مُحْدِثٍ فِی الْاِسْلَامِ، وَلَا مُحْدِثَةٍ

* * عبداللہ بن ابوبکر نے' حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت' اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے شخص' یا اسلام میں بدعت پیدا کرنے والے مرد' یا بدعت پیدا کرنے والی عورت کی گواہی درست نہیں ہوگی''۔

15364 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ، وَتَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ لِغَيْرِهِمْ قَالَ: وَالْقَانِعُ: التَّابِعُ الَّذِیْ يُنْفِقُ عَلَيْهِ اَهْلُ الْبَيْتِ "

* * عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خیانت کرنے والے مرد' یا خیانت کرنے والی عورت' یا اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی اور کسی گھرانے کے ملازم کی گواہی درست نہیں ہوگی اور اس کی گواہی دوسرے لوگوں کے حق میں درست ہوگی''

راوی بیان کرتے ہیں: قانع سے مراد کسی گھر کا ایسا ملازم ہے' جس پر گھر والے خرچ کرتے ہوں۔

15365 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فِی السُّوْقِ اَنَّهٗ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ، وَلَا ظَنِيْنٍ قِيْلَ: وَمَا الظَّنِيْنُ؟ قَالَ: الْمُتَّهَمُ فِیْ دِيْنِهٖ

* * طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار میں ایک اعلان کرنے والے شخص کو بھیجا: مقابل فریق' یا ظنین کی گواہی درست نہیں ہوگی' ان سے دریافت کیا گیا: ظنین سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ شخص جس کے دین پر الزام ہو (کہ وہ بے دین شخص ہے)۔

15366 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرُّوْخٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِی الظِّنَّةِ، وَلَا الْاِحْنَةِ، وَلَا الْجِنَّةِ

٭٭ حکم بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن فروخ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''مشکوک شخص دشمنی رکھنے والے اور جنون زدہ کی گواہی درست نہیں ہوگی''۔

15367 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَلَّا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا خَصْمٍ يَكُوْنُ لِامْرِءٍ غِمْرٌ فِي نَفْسِ صَاحِبِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: اللہ نے اور اس کے رسول نے یہ فیصلہ دے دیا ہے: خیانت کرنے والے مرد یا خیانت کرنے والی عورت' یا ایسے مقابل فریق' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ذاتی دشمنی ہو' ان کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15368 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ مُتَّهَمٍ، وَلَا ظِنِّينٍ فِي طَلَاقٍ

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: تہمت یافتہ شخص کی اور دینی اعتبار سے مشکوک شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15369 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ فَقَضَى لِصَاحِبِهِ، فَقَامَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ لِيُفْهِمَ الْقَاضِيَ، فَاجْتَبَذَهُ الشَّاهِدُ فَاَبْطَلَ شُرَيْحٌ شَهَادَتَهُ"

٭٭ ثوری نے اسماعیل کے حوالے سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی تو قاضی شریح نے اس کے متعلقہ فریق کے حق میں فیصلہ دے دیا' تو وہ شخص کھڑا ہوا جس کے خلاف فیصلہ دیا گیا' تاکہ قاضی کو اصل صورت حال سمجھائے' تو گواہ نے اسے کھینچ لیا' تو قاضی نے اس کی گواہی کو کالعدم قرار دیا۔

15370 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، اَوْ عَنْ يَحْيَى، اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ، وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مَحْرُوطٌ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَتُحْسِنُ تُصَلِّي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَتُحْسِنُ تَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ تَتَوَضَّاُ؟ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنَ الْكُمَّيْنِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَلَمْ يُجِزْ لَهُ شَهَادَتَهُ

٭٭ اعمش نے عمارہ یا یحییٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی کہ اس کے جسم پر تنگ و چست قبا تھی' قاضی شریح نے کہا: کیا تم صحیح طرح سے نماز ادا کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! قاضی نے دریافت کیا: کیا تم صحیح طرح سے وضو کر سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! قاضی نے دریافت کیا: تم کیسے وضو کرو گے؟ وہ وضو کرنے کے لئے بازو باہر نکالنے لگا' لیکن نہیں نکال پایا' تو قاضی شریح نے اس کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا۔

15371 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: "لَا اُجِيزُ عَلَيْكَ شَهَادَةَ الْخَصْمِ، وَلَا الشَّرِيكِ، وَلَا دَافِعِ مَغْرَمٍ، وَلَا جَارِّ مَغْنَمٍ، وَلَا مُرِيبٍ قَالَ:

ثُمَّ يَقُولُ: وَاَنْتَ فَسَلْ عَنْهُ، فَاِنْ قَالُوا: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِ، فَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِ، وَلَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ لِاَنَّهُمْ يفرِقُونَ اَنْ يَجْرَحُوهُ، وَاِنْ قَالُوا: عَدْلٌ، مَا عَلِمْنَا، مَرْضِيٌّ، جَازَتْ شَهَادَتُهُ "

* * معمر نے ایوب کے حوالے سے محمد (بن سیرین) کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں تمہارے خلاف کسی بھی مقابل فریق یا شراکت دار یا ادائیگی کو پرے کرنے والے یا شک پیدا کرنے والی کی گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا' پھر وہ یہ فرماتے تھے: تم اس کے بارے میں تحقیق کرلو! اگر لوگ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہی اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوگا' ایسے شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی' کیونکہ لوگ اس پر جرح کرنے کے حوالے سے اختلاف کا شکار ہو سکتے ہیں' لیکن اگر وہ لوگ یہ کہیں: کہ یہ عادل ہے' اور ہمارے علم کے مطابق یہ پسندیدہ ہے' تو ایسے شخص کی گواہی درست ہوگی۔

15372 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: "اِذَا طَعَنَ الرَّجُلُ فِي الشَّاهِدِ قَالَ: لَا اُجِيزُ عَلَيْكَ شَهَادَةَ خَصْمٍ، وَلَا دَافِعِ مَغْرَمٍ، وَلَا عَبِيدٍ، وَلَا اَجِيرٍ، وَلَا شَرِيكٍ، وَاَنْتَ فَسَلْ، فَاِنْ قِيلَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِ، فَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِ فَرَقُوا اَنْ يَقُولُوا: مُرِيبٌ، فَلَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ، وَاِنْ قِيلَ: مَا عَلِمْنَاهُ اِلَّا عَدْلًا مُسْلِمًا، فَهُوَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ كَمَا قَالُوا "

* * ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی گواہ کے بارے میں الزام عائد کر دے' تو قاضی شریح یہ کہتے تھے: میں مقابل فریق کی گواہی یا ادائیگی کو پرے کرنے والے کی' یا غلام کی یا مزدور کی' یا شراکت دار کی گواہی تمہارے خلاف درست قرار نہیں دوں گا' تم اس بارے میں تحقیق کرلو: اگر یہ کہا جائے کہ اللہ اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ ہی اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوگا' انہوں نے اس بارے میں فرق کیا ہے کہ جب لوگ یہ کہیں: اس بارے میں شک پایا جاتا ہے' تو ایسے شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی اور اگر یہ کہا جائے: ہمارے علم کے مطابق' یہ ایک عادل مسلمان ہے' تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ ایسا ہی شمار ہوگا' جیسا کہ لوگوں نے بیان کیا ہے۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْاَعْمَى

باب: نابینا شخص کی گواہی

15373 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَجُوزُ شَهَادَةُ الْاَعْمَى؟ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُولُ اَنَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلُ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ عَلَى الزَّمْنَى اِذَا سَافَرَ فَيُصَلِّي بِهِمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نابینا شخص کی گواہی درست ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو کچھ عرصے کے لئے مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے گئے تھے' اور وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

15374 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْاَعْمَى اِذَا كَانَ مَرْضِيًّا

✻✻ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نابینا شخص کی گواہی معتبر ہوگی' جبکہ وہ پسندیدہ شخصیت کا مالک ہو۔

15375 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةَ الْاَعْمَى فِي الْحُقُوقِ

✻✻ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حقوق کے بارے میں نابینا' شخص کی گواہی درست ہوگی۔

15376 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِيسٰى قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ اَجَازَ شَهَادَةَ اَعْمَى

✻✻ اسرائیل نے' سماک کا یہ بیان نقل کیا ہے: عیسیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے امام شعبی کو نابینا شخص کی گواہی درست قرار دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

15377 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يُجِيزُوْنَ شَهَادَةَ الْاَعْمَى فِي الشَّيْءِ الطَّفِيفِ

✻✻ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ عام چیزوں کے بارے میں نابینا شخص کی گواہی درست قرار دیتے تھے۔

15378 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ قَالَ: كَانَ ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى يُجِيزُ شَهَادَةَ الْاَعْمَى

✻✻ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے نابینا شخص کی گواہی کو درست قرار دیا ہے۔

15379 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ شَهَادَةَ الْاَعْمَى

✻✻ ثوری نے' یونس کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ نابینا شخص کی گواہی کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

15380 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَشْيَاخِهِمْ، اَنَّ عَلِيًّا، لَمْ يُجِزْ شَهَادَةَ اَعْمَى فِي سَرِقَةٍ

✻✻ ابن عیینہ نے' اسود بن قیس کے حوالے سے' ان کے مشائخ سے یہ بات نقل کی ہے: چوری کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نابینا شخص کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا تھا۔

بَابٌ: شَهَادَةُ وَلَدِ الزِّنَا وَالشَّرِيكِ

باب: زنا کے نتیجے پیدا ہونے والے بچے یا شراکت دار کی گواہی کا حکم؟

15381 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: وَلَدُ الزِّنَا اِذَا لَمْ يُعْلَمْ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرٌ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے یہ کہا ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں جب صرف بھلائی کا پتہ ہو تو پھر اس کی گواہی درست ہوگی۔

15382 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ وَلَدِ الزِّنَى

٭٭ ثوری نے زہیر بن ابوثابت کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی گواہی درست ہوتی ہے۔

15383 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ، وَلَا الْاَجِيرِ لِمَنِ اسْتَاْجَرَهُ، وَلَا الشَّرِيكِ قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْعَبْدِ فِي الشَّيْءِ الْقَلِيلِ

٭٭ معمر اور ثوری نے ایوب کے حوالے سے محمد بن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام کی گواہی اس کے آقا کے حق میں مزدور کی گواہی اس کے مالک کے حق میں اور شراکت دار کی گواہی درست نہیں ہے۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قاضی شریح معمولی چیز کے بارے میں غلام کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے۔

15384 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ، وَلَا الْاَجِيرِ لِمَنِ اسْتَاْجَرَهُ

٭٭ ابن جریج نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کی گواہی اس کے آقا کے حق میں اور مزدور کی گواہی اس کے مالک کے حق میں درست نہیں ہوگی۔

15385 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ السَّيِّدِ لِعَبْدِهِ، وَلَا الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ، وَلَا شَرِيكٍ لِشَرِيكِهِ فِي الشَّيْءِ اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا، فَاَمَّا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ فَشَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: آقا کی گواہی اس کے غلام کے حق میں اور غلام کی گواہی اس کے آقا کے حق میں اور شراکت دار کی گواہی اس کے شراکت دار کے حق میں کسی ایسی چیز کے بارے میں ان دونوں

کے درمیان شراکت داری ہو درست نہیں ہوگی' لیکن اِس کے علاوہ میں' اُس کی گواہی درست ہوگی۔

15386 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا شَهِدَ عِنْدَهُ عَبْدٌ فِيْ دَارٍ، فَاَجَازَ شَهَادَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهُ عَبْدٌ قَالَ: كُلُّنَا عُبَيْدٌ

✵✵ ثوری نے' ایک شخص کے حوالے سے' عامر شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' جب غلام نے ان کے سامنے ایک گھر کے بارے میں گواہی دی' تو انہوں نے اس کی گواہی کو درست قرار دیا' ان سے کہا گیا: یہ تو ایک غلام ہے' تو انہوں نے فرمایا: ہم سب غلام ہیں۔

15387 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ: لَا تَجُوْزُ لِلْعَبْدِ شَهَادَةٌ

✵✵ اسرائیل نے' عیسیٰ بن ابوعزہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عامر شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: غلام کی گواہی درست نہیں ہوتی ہے۔

بَابٌ: عُقُوبَةُ شَاهِدِ الزُّورِ

باب: جھوٹی گواہی دینے والے کی سزا

15388 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَقَامَ شَاهِدَ زُوْرٍ عَشِيَّةً فِيْ اِزَارٍ يَنْكُتُ نَفْسَهُ

✵✵ شعبہ نے' عاصم بن عبیداللہ کے حوالے سے' عبداللہ بن عامر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' جنہوں نے ایک جھوٹے گواہ کو شام کے وقت صرف تہبند میں کھڑا کر دیا' تاکہ اس کی رسوائی ہو۔

15389 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ شُرَيْحًا، اَقَامَ شَاهِدَ الزُّوْرِ عَلٰى مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے ایک جھوٹے گواہ کو ایک بلند مقام پر کھڑا کروا دیا تھا۔

15390 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ قَالَ: " كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ اِذَا اَخَذَ شَاهِدَ الزُّوْرِ فَاِنْ كَانَ عَرَبِيًّا بَعَثَ بِهِ اِلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ، وَاِنْ كَانَ مَوْلًى بَعَثَ بِهِ اِلَى سُوْقِهِ فَقَالَ: اِنَّا وَجَدْنَا هٰذَا شَاهِدَ زُوْرٍ، وَاِنَّا لَا نُجِيزُ شَهَادَتَهُ "

✵✵ قیس بن ربیع نے' ابوحصین کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبیداللہ بن عتبہ' جب کسی جھوٹے گواہ کو پکڑتے تھے' تو اگر وہ عربی ہوتا تھا' تو اسے اس کے محلے کی مسجد میں بھجوا دیتے تھے' اور اگر وہ غلام ہوتا تھا' تو اسے بازار بھجوا دیتے تھے اور یہ اعلان کرواتے تھے: کہ ہم نے اس شخص کو جھوٹا پایا

15391 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: اُتِيَ شُرَيْحٌ بِشَاهِدِ زُورٍ فَنَزَعَ عِمَامَتَهُ، وَخَفَقَهُ خَفَقَاتٍ بِالدِّرَّةِ، وَبَعَثَ بِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ يَعْرِفُهُ النَّاسُ

٭٭ ثوری نے' جعد بن ذکوان کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے پاس ایک جھوٹے گواہ کو لایا گیا' تو انہوں نے اس کا عمامہ اتروالیا' اور اسے درے کے ذریعے ہلکی مار لگائی' اور پھر اُسے مسجد بھجوادیا' تاکہ لوگ اسے پہچان لیں۔

15392 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، سَمِعْتَ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ اَبِي مَالِكٍ، "اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ بِالشَّامِ فِي شَاهِدِ الزُّورِ: اَنْ يُجْلَدَ اَرْبَعِينَ جَلْدَةً، وَاَنْ يُسَخَّمَ وَجْهُهُ وَاَنْ يُحْلَقَ رَاْسُهُ وَاَنْ يُطَالَ حَبْسُهُ" فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ ذَكَرَ عَنْهُ،

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن راشد سے دریافت کیا: کیا آپ نے مکحول کو' ولید بن ابو مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام میں' سرکاری اہل کاروں کو یہ خط لکھا تھا' جو جھوٹے گواہ کے بارے میں تھا: کہ اسے چالیس کوڑے لگائے جائیں اور اس کے منہ کو کالا کیا جائے اور سر مونڈ دیا جائے اور اسے طویل عرصے تک قید میں رکھا جائے' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ حجاج بن ارطاۃ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں کچھ نقل کیا ہے۔

15393 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَجَّاجَ يُحَدِّثُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یحییٰ بن العلاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حجاج کو مکحول کے حوالے سے' ولید کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں' اس کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

15394 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، "اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ بِشَاهِدِ الزُّورِ اَنْ يُسَخَّمَ وَجْهُهُ، وَيُلْقَى فِي عُنُقِهِ عِمَامَتُهُ، وَيُطَافُ بِهِ فِي الْقَبَائِلِ، وَيُقَالُ: اِنَّ هٰذَا شَاهِدُ الزُّورِ، فَلَا تَقْبَلُوا لَهُ شَهَادَةً"

٭٭ احوص بن حکیم نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں یہ حکم دیا تھا: اس کا منہ کالا کیا جائے' اور اس کا عمامہ اس کے گلے میں ڈال دیا جائے' اور اسے مختلف قبائل میں چکر لگوایا جائے' اور یہ بتایا جائے: یہ جھوٹا گواہ ہے' تم لوگ اس کی گواہی قبول نہ کرنا۔

15395 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ اَحْسَبُهُ قَالَ: وَائِلَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ) (الحج: 30)

٭٭ وائل بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جھوٹی گواہی

کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بتوں میں سے ناپاک چیزوں سے بچ کے رہو اور جھوٹی گواہی سے بچ کے رہو''۔

15396 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ شَاهِدَ زُورٍ اَرْبَعِينَ سَوْطًا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے مکحول کے حوالے سے یہ بات بیان کی گئی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کو چالیس لاٹھیاں لگوائی تھیں۔

15397 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: شَهِدَ قَوْمٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ، فَاَبْطَلَ شَهَادَتَهُمْ وَضَرَبَهُمْ

❋❋ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے' پہلی کے چاند کے بارے میں گواہی دی' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کی گواہی کو کالعدم قرار دیا اور ان کی پٹائی کروائی۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْمَحْدُودِ فِي غَيْرِ قَذْفٍ

باب: حد قذف کے علاوہ کسی اور کے سزا یافتہ شخص کی گواہی

15398 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ، يَعْنِي عَطَاءً: رَجُلٌ سَرَقَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ تَابَ، وَقِيلَ لَهُ خَيْرًا، تَجُوزُ شَهَادَتُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يُجْلَدُ فِي الْخَمْرِ، ثُمَّ يُثْنَى عَلَيْهِ خَيْرٌ قَالَ: تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے (یعنی عطاء) سے دریافت کیا: ایک شخص چوری کرتا ہے' اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے' پھر وہ توبہ کر لیتا ہے' اور اس کے بارے میں بھلائی کی بات کہی جاتی ہے' تو کیا اس کی گواہی درست ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

میں نے ان سے دریافت کیا: ایک شخص کو شراب نوشی کی وجہ سے کوڑے لگائے جاتے ہیں' پھر اس کی اچھائی کی تعریف کی جاتی ہے' (یعنی وہ توبہ کر لیتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کی گواہی بھی درست ہوگی۔

15399 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرْدُوسٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدَهُ رَجُلٌ قَدْ ضُرِبَ فِي الْخَمْرِ، فَقَالَ: مَا تَعْلَمُونَهُ؟ فَقَالَ كُرْدُوسٌ: هُوَ مِنْ صَالِحِ شَبَابِنَا، فَاَجَازَ شَهَادَتَهُ

❋❋ منصور نے' محمد بن کردوس کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ان کے سامنے گواہی دی' جس کی شراب نوشی کی وجہ سے پٹائی ہو چکی تھی' تو قاضی شریح نے دریافت کیا: تم لوگ اس کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو کردوس نے کہا: ہمارے نیک نوجوانوں میں سے ایک ہے' تو قاضی شریح نے اس کی گواہی کو درست قرار دیا۔

15400 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ حُدَّ فِي الْخَمْرِ، وَقَالَ: اِذَا تَابَ اَجَزْنَا شَهَادَتَهُ

✵✵ اسرائیل نے' عیسیٰ بن ابوعزہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں امام عامر شعبی کے پاس موجود تھا' انہوں نے شراب نوشی کے سزا یافتہ ایک شخص کی گواہی کو درست قرار دیا اور یہ فرمایا: جب یہ توبہ کر لے گا' تو ہم اس کی گواہی کو درست قرار دیں گے۔

بَابٌ: هَلْ تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْحُدُودِ وَغَيْرِهِ

باب: کیا حدود اور دیگر معاملات میں خواتین کی گواہی درست ہے؟

15401 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ

✵✵ ثوری نے' اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: نکاح اور طلاق کے بارے میں' مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی درست ہے۔

15402 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالَا: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي حَدٍّ وَلَا طَلَاقٍ، وَلَا نِكَاحٍ، وَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ

✵✵ معمر نے' حسن بصری اور زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد' نکاح' یا طلاق میں' خواتین کی گواہی درست نہیں ہے' خواہ ان کے ساتھ مرد موجود ہوں۔

15403 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي طَلَاقٍ وَلَا نِكَاحٍ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاق' یا نکاح میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

15404 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ

✵✵ ابوحصین نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق اور نکاح کے بارے میں' مردوں کے ہمراہ' خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

15405 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الطَّلَاقِ، وَالنِّكَاحِ، وَالْحُدُودِ، وَالدِّمَاءِ

✵✵ حسن بن عمارہ نے' حکم بن عتیبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: طلاق' یا نکاح' یا حدود' یا قتل کے مقدمات میں' خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

15406 - اقوالِ تابعین: [illegible] قَالَ: لَوْ شَهِدَ عِنْدِی رَجُلٌ مِنْ

اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَامْرَاَتَانِ فِي طَلَاقٍ مَا اَجَزْتُهُ

٭٭ حکم اور منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر میری موجودگی میں ایک صحابی رسول اور دو خواتین' طلاق سے متعلق کسی مقدمے میں گواہی دے دیں' تو میں اس گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا (کیونکہ خواتین کی گواہی درست نہیں ہے)۔

15407 - آثارِ صحابہ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو' سعید بن مسیب کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

15408 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ اِلَّا فِي الدَّيْنِ

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: خواتین کی گواہی' صرف قرض کے بارے میں درست ہے۔

15409 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ، اِلَّا فِي الْعَتَاقَةِ، وَالدَّيْنِ، وَالْوَصِيَّةِ

٭٭ ثوری نے' جابر کے حوالے سے' حکم کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مردوں کے ہمراہ' خواتین کی گواہی درست نہیں ہے' البتہ غلام آزاد کرنے' یا قرض' یا وصیت کے بارے میں درست ہے۔

15410 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ

٭٭ اعمش نے' عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدود کے بارے میں' خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

15411 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي ثَلَاثَةٍ شَهِدُوا، وَامْرَاَتَيْنِ قَالَ: لَا، اِلَّا اَرْبَعَةٌ اَوْ يُجْلَدُونَ

٭٭ بیان نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے تین ایسے گواہوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو گواہی دیتے ہیں اور ان کے ساتھ دو خواتین (چوتھے گواہ کے طور پر ہوتی ہیں) تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! یا تو چار گواہ ہوں گے' یا پھر ان کو بھی (یعنی تین گواہوں کو بھی) کوڑے لگائے جائیں گے۔

15412 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ، وَلَا رَجُلٍ عَلَى شَهَادَةِ رَجُلٍ، وَلَا يُكْفَلُ رَجُلٌ فِي حَدٍّ

٭٭ جابر نے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدود کے بارے میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہے' ایک آدمی کی گواہی کے بارے میں' کسی دوسرے کی گواہی درست نہیں ہے' اور حد کے بارے میں کسی شخص کو کفیل نہیں بنایا جائے گا۔

15413 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ حُجَيْرٍ، عَمَّنْ يَرْضٰى - اِنَّهٗ كَانَ يُرِيدُ طَاؤسًا - اَنَّهٗ تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ، اِلَّا فِی الزِّنٰى مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَنْبَغِیْ لَهُنَّ اَنْ يَنْظُرْنَ اِلٰى ذٰلِكَ، وَالرَّجُلُ يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَاْتِيَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُقِيمَهٗ

٭٭ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ہر چیز میں مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے صرف زنا کے بارے میں درست قرار نہیں دیتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ خواتین کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس طرح کی صورت حال کو دیکھیں اور آدمی کے لئے یہ بات مناسب ہے کہ وہ اس طرح کی صورت حال کو دیکھے اور پھر اسے قائم کرے (یا ثابت کرے)۔

15414 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ، وَتَجُوْزُ عَلَى الزِّنٰى امْرَاَتَانِ مَعَ ثَلَاثِ رِجَالٍ، رَاَيَا مِنْهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی ہر چیز میں درست ہے تین مردوں کے ہمراہ دو خواتین کی گواہی زنا کے بارے میں بھی درست ہے جبکہ ان دونوں خواتین نے زنا ہوتے ہوئے دیکھا ہو۔

15415 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِی الدَّيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، فَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَاَتَانِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَهَادَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِیْ ذٰلِكَ، فَرَاٰى اَنَّ شَهَادَةَ النِّسَاءِ تَجُوْزُ مَعَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ الْعَدْلِ فِی الْوَصِيَّةِ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ عَلَى الْقَتْلِ اِذَا كَانَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ

٭٭ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے قرض کے بارے میں دو آدمیوں کی گواہی کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا ہے: اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو خواتین ہوں گی تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی سے منع نہیں کیا ہے تو ابن شہاب اس بات کے قائل تھے: وصیت کے بارے میں بھی ایک آدمی کے ہمراہ خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

ابن شہاب فرماتے ہیں: قتل کے بارے میں بھی خواتین کی گواہی درست ہوگی جبکہ ان خواتین کے ہمراہ ایک مرد بھی ہو۔

15416 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْاَسْلَمِیُّ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَعَ نِسَاءٍ فِیْ نِكَاحٍ

٭٭ حجاج بن ارطاۃ نے عطاء ابن رباح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خواتین کے ہمراہ ایک شخص کی نکاح کے بارے میں گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15417 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، اَنَّ شُرَيْحًا اَجَازَ شَهَادَةَ امْرَاَتَيْنِ فِیْ عِتْقٍ

٭٭ ابوسفیان نے ابن عون کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام آزاد کرنے کے بارے میں قاضی شریح نے دوخواتین کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ فِي الرَّضَاعِ وَالنِّفَاسِ

باب: رضاعت اور نفاس کے بارے میں خاتون کی گواہی

15418 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَاْخُذْ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِيْ رَضَاعٍ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يَاْخُذُ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي الرَّضَاعِ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

15419 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ بَحْتًا فِيْ دِرْهَمٍ حَتّٰى يَكُوْنَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ

٭٭ ابن ضمرہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: درہم کے بارے میں صرف خواتین کی گواہی درست نہیں ہوگی جب تک کہ ان کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوتا۔

15420 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُنَّ رَجُلٌ

٭٭ ابن جریج نے ابوزناد کے حوالے سے عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین کی گواہی درست نہیں ہوگی جب تک ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔

15421 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ، اِلَّا اَنْ يَكُنَّ اَرْبَعًا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین کی گواہی درست نہیں ہوگی البتہ اگر چار خواتین ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

15422 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: تَجُوْزُ مِنْ شَهَادَةِ النِّسَاءِ عَلٰى مَا لَا يَرَاهُ الرِّجَالُ اَرْبَعٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ الْحَكَمَ فَقَالَ: اثْنَتَانِ، وَسَاَلْتُ حَمَّادًا، فَقَالَ: وَاحِدَةٌ

٭٭ شعبہ نے ابوبختری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو صورت حال مرد نہیں دیکھ سکتے ہیں اس کے بارے میں چار خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حکم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: دوخواتین (کی گواہی بھی درست

ہوگی)۔

میں نے' حماد سے' اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: ایک (خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی)۔

15423 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِيْمَا لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ

✵✵ ثوری نے' اشعث کے حوالے سے' شعبی اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جس صورت حال پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے ہیں' اس کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی درست ہوگی۔

15424 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ وَحْدَهَا فِي الِاسْتِهْلَالِ

✵✵ ہشام نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی۔

15425 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ اِلَّا عَلٰى مَا لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ اِلَّا هُنَّ مِنْ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ، وَمَا يُشْبِهُ ذٰلِكَ مِنْ حَمْلِهِنَّ وَحَيْضِهِنَّ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے' قعقاع بن حکیم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین کی گواہی صرف ان صورتوں میں درست ہوگی' جن صورتوں سے صرف خواتین مطلع ہوسکتی ہیں' جن کا تعلق عورتوں کے پوشیدہ معاملات سے ہے' یا اس طرح کی دیگر چیزوں سے ہے' جیسے حمل یا حیض وغیرہ۔

15426 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ، مَوْلَاهُمْ حَدَّثَهُمْ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، مِثْلَ هٰذَا، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ابوبکر نامی راوی نے' عمرو بن سلیم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' جو سعید بن مسیّب سے منقول ہے' یہی روایت عروہ بن زبیر کے حوالے سے منقول ہے' اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

15427 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: مَضَتِ السُّنَّةُ فِيْ اَنَّ تَجُوْزَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ لَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ فِيْمَا يَلِيْنَ مِنْ وِلَادَةِ الْمَرْاَةِ، وَاسْتِهْلَالِ الْجَنِيْنِ، وَفِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ النِّسَاءِ الَّذِيْ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ وَلَا يَلِيْهِ اِلَّا هُنَّ، فَاِذَا شَهِدَتِ الْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الَّتِيْ تُقْبَلُ النِّسَاءَ فَمَا فَوْقَ الْمَرْاَةِ

الْوَاحِدَةِ فِي اسْتِهْلَالِ الْجَنِينِ جَائِزَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب فرماتے ہیں: سنت اس بارے میں جاری ہو چکی ہے کہ خواتین کی گواہی اس صورت میں، جب ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو، ان معاملات میں درست ہوگی، جیسے عورت کے ہاں بچے کی پیدائش، یا بچے کا پیدائش کے وقت چیخ کر رونا، یا اس کے جیسے دیگر معاملات ہیں، جن کا تعلق خواتین سے ہوتا ہے، مرد اس پر مطلع نہیں ہوتے ہیں، یہ معاملات صرف عورتوں سے متعلق ہوتے ہیں، تو جب کوئی عورت اس بارے میں گواہی دے دے گی، تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی، جبکہ بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں، ایک خاتون سے زیادہ خواتین ہوں، تو گواہی درست ہوگی۔

15428 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الِاسْتِهْلَالِ

✵✵ ہشام نے، حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں، ایک خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی۔

15429 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْحَاقُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَجَازَ شَهَادَةَ امْرَاَةٍ فِي الِاسْتِهْلَالِ

✵✵ اسحاق نے، ابن شہاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15430 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ اَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ وَحْدَهَا فِي الِاسْتِهْلَالِ "

✵✵ ثوری نے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے، قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں، انہوں نے ایک دائی عورت کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15431 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ اَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ وَحْدَهَا "، اَخْبَرَنَا

✵✵ ثوری نے، عبداللہ کے حوالے سے، قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے صرف دائی ماں کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15432 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ ثوری نے، حماد کے حوالے سے، ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15433 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالَا: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

✸✸ معمر نے حسن بصری اور زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی۔

15434 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَّقَ عُثْمَانُ بَيْنَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ

✸✸ ابن جریج نے معمر اور زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے بیان کی بنیاد پر میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

15435 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ اَيْضًا قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ تْ اَمَةٌ سَوْدَاءُ، فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقُلْتُ: اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ هٰذِهِ؟ دَعْهَا عَنْكَ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَيْفَ بِكَ وَقَدْ قِيلَ

✸✸ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی پھر ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے بتایا کہ اس نے ان دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی میں نے کہا: وہ عورت غلط کہہ رہی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بیان کا کیا ہوسکتا ہے؟ تم اپنی بیوی سے الگ ہوجاؤ۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:) اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ یہ بات بیان کی چکی ہے۔

15436 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ اَخْبَرَهُ - اَوْ سَمِعَهُ مِنْهُ، اِنْ لَمْ يَكُنْ خَصَّهُ بِهِ - اَنَّهُ نَكَحَ اُمَّ يَحْيَى بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ: قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَاَعْرَضَ عَنِّي، فَجِئْتُ اِلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا

✸✸ ابن ابوملیکہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ام یحییٰ بنت ابواہاب کے ساتھ شادی کرلی تو ایک سیاہ فام خاتون نے بتایا کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ بات ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیرلیا میں دوسری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہ بات ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس عورت نے یہ بات بیان کردی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہوا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خاتون (یعنی اپنی بیوی) کے ساتھ رہنے سے

منع کردیا۔

15437 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ. اَخْبَرَنَا شَيْخٌ، مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْبَيْلَمَانِيِّ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَجُوزُ فِي الرَّضَاعِ مِنَ الشُّهُودِ؟ قَالَ: رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ

✵✵ ابن بیلمانی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: رضاعت کے بارے میں کتنی گواہوں کی گواہی درست ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد اور ایک عورت کی۔

15438 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَتِ الْقُضَاةُ يُفَرِّقُونَ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي الرَّضَاعِ

✵✵ ثوری نے جابر نامی کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی صاحبان رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی کی بنیاد پر (میاں بیوی کے درمیان) علیحدگی کروا دیتے تھے۔

15439 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ جَائِزَةٌ فِي الرَّضَاعِ اِذَا كَانَتْ مَرْضِيَّةً، وَتُسْتَحْلَفُ بِشَهَادَتِهَا، وَكَانَ [illegible] الْحَدِيثِ، فَلَا اَدْرِي، اَهُوَ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ اَمْ لَا، وَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ فَقَالَ: زَعَمَتْ فُلَانَةُ اَنَّهَا [illegible] وَامْرَاَتِي، وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْظُرُوا فَاِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَسَيُصِيبُهَا بَلَاءٌ، فَلَمْ يَحُلِ الْحَوْلُ حَتّٰى بَرَصَتْ ثَدْيَاهَا

✵✵ قتادہ نے ابوشعثاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی درست ہوگی جبکہ وہ پسندیدہ ہو اور اس کی گواہی کے ہمراہ اُس سے حلف لیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: معمر نامی راوی اس حدیث کے ہمراہ یہ روایت بھی نقل کردیتے تھے: مجھے نہیں پتہ کہ یہ روایت قتادہ سے منقول ہے یا کسی اور سے منقول ہے؟

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: فلاں عورت کا یہ کہنا ہے: اس نے مجھے اور میری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے اور وہ عورت جھوٹ بولتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! اگر وہ عورت جھوٹ بولتی ہے تو عنقریب اسے کوئی آزمائش لاحق ہوگی تو ایک سال گزرنے سے پہلے ہی اُس عورت کی چھاتیوں پر برص پیدا ہوگیا۔

15440 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَتْ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُهَيْرٍ وَاَخَوَيْهِ اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ ... نَصِيبَهُ مِنْ رَبِيعَةَ، لَمْ يَشْهَدْ غَيْرُهَا عَلٰى ذٰلِكَ، فَاَجَازَ مُعَاوِيَةُ شَهَادَتَهَا وَحْدَهَا، وَعَلْقَمَةُ حَاضِرٌ ذٰلِكَ

كُـلُّـهُ مِـنْ قَـضَاءِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ رَسُولَ مُعَاوِيَةَ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ الْحَارِثُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

✽✽ عبداللہ بن ابوملیکہ نے' علقمہ بن وقاص کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے محمد بن عبداللہ بن زہیراوران کے دو بھائیوں کے بارے میں یہ گواہی دی کہ ربیعہ بن امیہ کا......ربیعہ سے حصہ ہے' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور کسی نے بھی یہ گواہی نہیں دی تھی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صرف سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گواہی کو برقرار رکھا علقمہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں موجود تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: خالد بن محمد بن عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے' حارث اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس قاصد کے طور پر بھیجا تھا۔

15441 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ: اِنَّ ابْنَ صُهَيْبٍ مَوْلٰی ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعُوا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی ذٰلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ؟ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ، فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَاَعْطٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضٰی مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ

✽✽ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ابن صہیب' جو ابن جدعان کے آزادکردہ غلام ہیں' انہوں نے دوگھروں اور ایک حجرے کے بارے میں یہ دعویٰ کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے وہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کو دیے تھے' مروان (جو گورنر تھا)' اس نے دریافت کیا: آپ کے حق میں اس بارے میں کون گواہی دے گا؟ تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (گواہی دیں گے) مروان نے انہیں بلوایا' تو انہوں نے یہ گواہی دی کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو دو گھر اور ایک حجرہ دیا تھا' تو مروان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ان کے حق میں گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دیا۔

15442 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ: شَهِدْتُ عِنْدَ زُرَارَةَ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَاَجَازَ شَهَادَتِیْ، وَبِئْسَ مَا صَنَعَ

✽✽ عمران بن حدیر نے' ابومجلز کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت زرارہ بن ابواوفیٰ کے پاس موجود تھا' جب انہوں نے میری گواہی کو درست قرار دیا' اور انہوں نے غلط کیا۔

15443 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَشَهِدْتُ عِنْدَ مُطَرِّفِ بْنِ مَازِنٍ فَاَجَازَ شَهَادَتِیْ وَحْدِیْ

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں مطرف بن مازن کے پاس موجود تھا' جب انہوں نے' میری اکیلے کی گواہی کو درست قرار دیا۔

15444 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ سَبْرَةَ، وَيَحْيٰی بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ الْمَرْضِيَّةِ فِی الِاسْتِهْلَالِ

✵✵ ابوبکر بن ابوسبرہ اور یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں ایک پسندیدہ خاتون کی گواہی درست ہوگی۔

15445 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَجُوْزُ فِي الرَّضَاعِ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ

✵✵ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15446 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَذَكَرَ اَبْوَابًا مِنَ الشَّهَادَةِ قَدْ وَضَعَهَا مَوَاضِعَهَا فِي الزِّنَا وَغَيْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَعَلَى الْخَمْرِ شَهِيْدَانِ، ثُمَّ يُجْلَدُ صَاحِبُهَا وَيُحْرَمُ، وَيُؤْذَى حَتّٰى يَتَبَيَّنَ مِنْهُ تَوْبَةٌ قَالَ: وَعَلَى الْحَقِّ شَهِيْدَانِ ثُمَّ يُنْفَذُ لَهُ حَقُّهُ، فَاِنْ شَهِدَ وَاحِدٌ عَدْلٌ حَلَفَ صَاحِبُ الْحَقِّ مَعَ شَاهِدِهِ اِذَا كَانَ عَدْلًا

✵✵ عمرو بن شعیب نے ابوزناد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ دے دیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی مختلف صورتوں کا ذکر کیا' جن میں سے کچھ کا تعلق زنا سے تھا' اور کچھ کا دیگر معاملات سے تھا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب نوشی کے بارے میں دو گواہ ہوں گے' اور پھر شراب نوشی کرنے والے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اس پر پابندی عائد کی جائے گی اور اسے تکلیف پہنچائی جائے گی جب تک اس سے توبہ واضح نہیں ہو جاتی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق کے بارے میں' دو گواہ ہوں گے' تو اس شخص کے حق میں حق کو نافذ کر دیا جائے گا' اور اگر ایک عادل گواہ' گواہی دیتا ہے' تو اس ایک گواہ کے ہمراہ' صاحب حق سے حلف لیا جائے گا' جبکہ وہ گواہ عادل ہو۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ

باب: ایک شخص کا دوسرے شخص کے خلاف گواہی دینا

15447 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُقُوْقِ، وَيَقُوْلُ شُرَيْحٌ لِلشَّاهِدِ: " قُلْ: اَشْهَدَنِيْ ذُوْ عَدْلٍ "

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: حقوق کے بارے میں' ایک شخص کے خلاف' ایک شخص کی گواہی درست ہوگی' قاضی شریح گواہ سے یہ کہتے تھے: تم یہ کہو: عادل آدمی نے مجھے گواہ بنایا ہے۔

15448 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: " كَانَ اَصْحَابُهُ قَدْ عَرَفُوْا يَقُوْلُوْا ، فَكَانَ يَقُوْلُ الشَّاهِدُ اِذَا جَاءَ يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ رَجُلٍ: قُلْ: اَشْهَدَنِيْ ذَوَا

عَدْلٍ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ الشَّاهِدُ فَقَالَ: اَشْهَدُ بِشَهَادَةِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اشْهَدْ بِشَهَادَتِكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَشْهَدُ إِلَّا بِالْحَقِّ

* * ایوب نے محمد بن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے تھے: اس کے ساتھی اس کی کہی ہوئی بات سے واقف ہیں جب کوئی گواہ آتا اور کسی شخص کے خلاف گواہی دیتا تو وہ گواہ سے یہ کہتے تھے: تم یہ کہو: کہ مجھے دو عادل آدمیوں نے گواہ بنایا ہے اور جب کوئی گواہ آتا اور کہتا: کہ میں اللہ کے نام کی گواہی دیتا ہوں تو وہ یہ فرماتے تھے: کہ تم اپنی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ حق کے مطابق گواہی دیتا ہے۔

15449 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُقُوقِ

* * معمر نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حقوق کے بارے میں ایک شخص کے خلاف ایک شخص کی گواہی درست ہے۔

15450 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ عَلٰى شَهَادَةِ الْمَيِّتِ إِلَّا رَجُلَانِ

* * حسین بن ضمیرہ نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مرحوم شخص کی گواہی کے خلاف صرف دو آدمیوں کی گواہی درست ہوگی۔

15451 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُدُودِ

* * معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حدود کے بارے میں ایک شخص کے خلاف ایک شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15452 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَبْطَلَ الْقُضَاةُ شَهَادَةَ الْمَوْتٰى، إِلَّا اَنْ يَاْتِيَ طَالِبُ الْحَقِّ بِشُهَدَاءَ عَلٰى شَهَادَةِ الْمَوْتٰى

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب فرماتے ہیں: قاضی صاحبان نے مرحومین کی گواہی کو کالعدم قرار دیا ہے البتہ اگر حق کا طلبگار شخص ایسے گواہ لے آئے جو مرحوم کی گواہی کے برخلاف ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

15453 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةٌ عَلٰى شَهَادَةٍ فِيْ حَدٍّ، وَلَا يُكْفَلُ فِيْ حَدٍّ

* * ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: حد کے بارے میں گواہی کے خلاف گواہی درست نہیں ہوگی اور حد میں کسی کو کفیل نہیں بنایا جائے گا۔

15454 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ،

وَمَسْرُوقٌ لَا يُجِيزَانِ شَهَادَةً عَلٰى شَهَادَةٍ فِيْ حَدٍّ، وَلَا يَكْفُلَانِ صَاحِبَ حَدٍّ

✵✵ اسرائیل نے' جابر کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: قاضی شریح اور مسروق' حد کے بارے میں' کسی گواہی پر' گواہی کو درست قرار نہیں دیتے تھے' اور وہ حد سے متعلقہ مجرم کے بارے میں' کسی کو کفیل نہیں بناتے تھے۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْإِمَامِ

باب: امام (یعنی حاکم وقت یا قاضی) کا گواہی دینا

15455 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ اِسْمَاعِيلُ: لَا يَاْخُذُ الْإِمَامُ بِشَهَادَةِ نَفْسِهِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا قَوْلَ عَطَاءٍ فِيْ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ: رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَقَوْلَ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ فِيْهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اسماعیل نے مجھ سے کہا: امام خود اپنی گواہی حاصل نہیں کرے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: پہلی کے چاند کو دیکھنے کے بارے میں' میں عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں کہ ایک شخص (کی گواہی بھی درست ہوگی) اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول بھی یہی ہے۔

15456 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ الْعَبَّاسِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا زَنٰى اَوْ سَرَقَ؟ قَالَ: اَرٰى شَهَادَتَكَ شَهَادَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: اَصَبْتَ

✵✵ عبدالکریم جزری نے' عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں کسی شخص کو زنا کرتے ہوئے' یا چوری کرتے ہوئے دیکھوں (تو کیا اس کے خلاف گواہی دے سکتا ہوں؟) تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی گواہی' ایک عام مسلمان کی گواہی کی مانند ہوگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

15457 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَعْدَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاٰى رَجُلًا يَسْرِقُ قَدَحًا، فَقَالَ: اَلَا يَسْتَحْيِيْ هٰذَا اَنْ يَاْتِيَ بِاِنَاءٍ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عُنُقِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ عمرو بن دینار نے' یحییٰ بن جعدہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پیالہ چوری کرتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: کیا یہ شخص اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ قیامت کے دن' یہ اس برتن کو اپنی گردن پر اٹھا کر آئے گا؟

15458 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَا عَمْرٍو اَرَاَيْتَ رَجُلَيْنِ اسْتُشْهِدَا عَلٰى شَهَادَةٍ، فَمَاتَ اَحَدُهُمَا، وَاسْتَقْضَى الْاٰخَرُ؟ فَقَالَ: اِئْتِيَ

شُرَيْحٌ فِيهِ وَاَنَا جَالِسٌ، فَقَالَ: ائْتِ الْاَمِيرَ وَاَنَا اَشْهَدُ لَكَ

٭٭ ابن عیینہ نے ابن شبرمہ کے حوالے سے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (ابن شبرمہ کہتے ہیں:) میں نے ان سے کہا: اے ابوعمرو! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر دو آدمی ایک گواہی کے بارے میں گواہ بن جائیں اور پھر ان میں سے ایک انتقال کر جائے تو کیا دوسرے کے بیان کے مطابق فیصلہ ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس طرح کی صورت حال قاضی شریح کے سامنے پیش ہوئی تھی میں اس وقت ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے یہ کہا تھا: تم امیر کے پاس جاؤ! میں تمہارے حق میں گواہی دیدوں گا۔

15459 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَشْهَدَ رَجُلٌ شُرَيْحًا ثُمَّ جَاءَ يُخَاصِمُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: ائْتِ الْاَمِيرَ، وَاَنَا اَشْهَدُ لَكَ

٭٭ ثوری اور معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کو گواہ بنایا پھر وہ ان کے پاس مقدمہ لے کر آیا تو قاضی شریح نے کہا: تم امیر (یعنی گورنر) کے پاس جاؤ! میں تمہارے حق میں گواہی دیدوں گا۔

15460 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ، وَمُعَاذَ بْنَ عُثْمَانَ اخْتَصَمَا اِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فِي خِلَافَتِهِ، وَكَانَ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ شَهَادَةٌ لِعَلْقَمَةَ قَالَ عَلْقَمَةُ: فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: عِنْدِي لَكَ شَهَادَةٌ، فَاِنْ شِئْتَ شَهِدْتُ، فَقَالَ مُعَاذٌ: اشْهَدْ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ، فَلَمَّا شَهِدَ قُلْتُ: اقْضِ بِعِلْمِكَ قَالَ: لَا اِنَّمَا اَنَا الْاٰنَ شَهِيدٌ، وَلَسْتُ قَاضِيًا بَيْنَكُمَا، وَلَوْ لَمْ اَشْهَدْ قَضَيْتُ قَالَ: فَاَرَادَ ذٰلِكَ مُعَاذُ بْنُ عُثْمَانَ

٭٭ ابن جریج نے عبداللہ بن عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے: علقمہ بن نضلہ اور معاذ بن عثمان نے خلیفہ عبدالملک کے عہد خلافت میں اس کے سامنے مقدمہ پیش کیا اس سے پہلے خلیفہ عبدالملک علقمہ کے حق میں گواہ بن چکا تھا علقمہ نے عبدالملک سے کہا: میرے پاس آپ کے حق میں گواہی موجود ہے اگر آپ چاہیں تو میں گواہی دے دیتا ہوں تو معاذ نے کہا: اے عبدالملک تم گواہی دو! جب اس نے گواہی دے دی تو میں نے کہا: اب تم اپنے علم کے مطابق فیصلہ دو! تو خلیفہ نے کہا: جی نہیں! اب میں گواہ ہوں میں آپ کے درمیان قاضی نہیں ہوں اگر میں گواہ نہ ہوتا تو میں نے فیصلہ دے دینا تھا۔

راوی کہتے ہیں: معاذ بن عثمان کی اس کے ذریعے مراد یہ تھی۔

15461 - اقوالِ تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَرَاَى سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي خِلَافَتِهِ غُلَامًا لَهُ، اَوْ بَعْضَ اَهْلِهِ يَزْنِي بِامْرَاَةٍ لَهُ مِنْ اِمَائِهِمْ، اَوْ غَيْرِهَا مِنْ اَهْلِيهِمْ، فَهَمَّ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ، فَنَهَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ يَاْخُذَ بِشَهَادَتِهِ حَتّٰى يَشْهَدَ اَرْبَعَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن عبدالملک نے اپنے عہد خلافت میں اپنے غلام کو یا اپنے اہل خانہ میں سے

کسی کو اپنی کنیزوں میں سے' یا کسی اور کی کنیزوں میں سے ایک عورت کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا' تو اس پر حد قائم کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے اس سے منع کر دیا کہ وہ اپنی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ کریں' جب تک چار گواہ نہیں آجاتے۔

15462 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسَى: اَنْ لَا يَاْخُذَ الْاِمَامُ بِعِلْمِهٖ، وَلَا بِظَنِّهٖ، وَلَا بِشُبْهَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: کوئی بھی امام' اپنے ذاتی علم' یا گمان یا شبہہ کے بنیاد پر فیصلہ نہ کرے۔

15463 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: تَبَرَّزَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِىْ اَجْيَادٍ، فَوَجَدَ رَجُلًا سَكْرَانًا، فَطَرَقَ بِهٖ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، وَكَانَ جَعَلَهٗ يُقِيمُ الْحُدُودَ، فَقَالَ: اِذَا اَصْبَحْتَ فَاحْدُدْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ عبداللہ بن ابوملیکہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہیں تشریف لے گئے ہوئے تھے' انہیں ایک شخص نشے میں مدہوش ملا' وہ اسے ساتھ لے کر ابن ابوملیکہ کے پاس آئے' یہ وہ صاحب تھے' جو حدود قائم کیا کرتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صبح ہوگی' تو تم اس پر حد جاری کرنا۔

بَابٌ: هَلْ يَرُدُّ الْاِمَامُ بِعِلْمِهٖ؟

باب: کیا امام (یا قاضی) اپنے علم کی بنیاد پر (کسی کی گواہی) کو مسترد کر دے گا؟

15464 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: قُمْ فَقَدْ عَرَفْنَاكَ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی' تو قاضی شریح نے کہا: تم اُٹھ جاؤ! ہم تمہیں پہچانتے ہیں (کہ تم غلط گواہ ہو)۔

15465 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَرُدُّ الْاِمَامُ الشُّهُوْدَ بِعِلْمِهٖ، وَقَالَ شُرَيْحٌ لِرَجُلٍ شَهِدَ فِىْ شَىْءٍ: قُمْ فَقَدْ عَرَفْنَاكَ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: امام اپنے علم کی بنیاد پر گواہوں کو مسترد کر سکتا ہے' کیونکہ ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی تھی' تو انہوں نے یہ فرمایا تھا: تم اُٹھ جاؤ! کیونکہ ہم تمہیں جانتے ہیں۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْاَخِ لِاَخِيهِ، وَالِابْنِ لِاَبِيهِ، وَالزَّوْجِ لِامْرَاَتِهِ

باب: بھائی کا بھائی کے حق میں یا بیٹے کا اپنے باپ کے حق میں یا شوہر کا اپنی بیوی کے حق میں گواہی دینا

15466 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عِمْرَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ: اَنْ اَجِزْ شَهَادَةَ الرَّجُلِ لِاَخِيهِ اِذَا كَانَ عَدْلًا قَالَ ذٰلِكَ عَطَاءٌ: وَاَنَا اَسْمَعُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن عمران کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا: تم آدمی کی گواہی اُس کے حق میں برقرار رکھو جبکہ وہ گواہ عادل ہوں۔

عطاء نے یہ بات بیان کی تھی اور میں اُس وقت یہ بات سن رہا تھا۔

15467 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى مُزَاحِمٌ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِى يَزِيدَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَجَازَ شَهَادَتَهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى يَزِيدَ اَخِيهِ، وَشَهَادَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى يَزِيدَ لَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مزاحم بن عبیداللہ بن ابویزید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان کے بھائی عبداللہ بن ابویزید کے حق میں ان کی (یعنی عبیداللہ بن ابویزید کی) اوران کے حق میں عبداللہ بن ابویزید کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15468 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْاَخَوَيْنِ لِاَخِيهِمَا اِذَا كَانَا عَدْلَيْنِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب دو بھائی عادل ہوں تو ان دونوں کی گواہی اپنے بھائیوں کے حق میں درست ہوگی۔

15469 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْاَخِ لِاَخِيهِ اِذَا كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: بھائی کے حق میں بھائی کی گواہی درست ہوگی جبکہ اس کے ساتھ (گواہ کے طور پر) ایک اور شخص بھی ہو۔

15470 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَجُوْزُ مِنْ شَهَادَةِ الْاَنْسِبَاءِ شَهَادَةُ الْاَخِ

✵✵ عبداللہ نے شعبہ کے حوالے سے عثمان بتی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نسب کے بارے میں گواہی میں سب سے زیادہ درست گواہی بھائی کی گواہی ہوگی۔

15471 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِى سَبْرَةَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ، وَالْوَلَدِ لِوَالِدِهِ، وَالْاَخِ لِاَخِيهِ اِذَا كَانُوا عُدُولًا، لَمْ يَقُلِ اللّٰهُ حِينَ قَالَ: (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ) (البقرة: 282) اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَالِدًا اَوْ وَلَدًا اَوْ اَخًا"

✵✵ ابوزناد نے' عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اولاد کے حق میں' والد کی' والد کے حق میں' اولاد کی' اور بھائی کے حق میں' بھائی کی گواہی درست ہوگی' جبکہ وہ عادل ہوں' اللہ تعالیٰ نے جب یہ ارشاد فرمایا:

''ان گواہوں میں سے' جن سے تم راضی ہو''

تو اس میں یہ نہیں فرمایا: اگر وہ والد ہو' یا بیٹا ہو' یا بھائی ہو (تو گواہی قبول نہیں ہوگی)۔

15472 - اقوالِ تابعین: وَاَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عُمَرَ

✵✵ عمرو بن سلیم نے' سعید بن مسیب کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

15473 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا، اَجَازَ لِامْرَاَةٍ شَهَادَةَ اَبِيهَا وَزَوْجِهَا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنَّهُ اَبُوهَا وَزَوْجُهَا، فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ: فَمَنْ يَشْهَدُ لِلْمَرْاَةِ اِلَّا اَبُوهَا وَزَوْجُهَا

✵✵ شبیب بن غرقدہ بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو سنا: انہوں نے' ایک خاتون کے حق میں' اس خاتون کے شوہر کی گواہی کو درست قرار دیا' تو ایک شخص نے کہا: یہ تو اس عورت کا باپ ہے اور یہ اس کا شوہر ہے' تو قاضی شریح نے اس سے کہا: عورت کے حق میں' اس کے باپ' اور شوہر کے علاوہ اور کون گواہی دے گا؟

15474 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الِابْنِ لِاَبِيهِ، وَلَا الْاَبِ لِابْنِهِ، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا، وَلَا الزَّوْجِ لِامْرَاَتِهِ

✵✵ ثوری نے جابر کے حوالے سے' امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: بیٹے کی گواہی' باپ کے حق میں' باپ کی گواہی' بیٹے کے حق میں درست نہیں ہوگی' عورت کی گواہی' اس کے شوہر کے حق میں' اور شوہر کی گواہی اس کی بیوی کے حق میں درست نہیں ہوگی۔

15475 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: اَجَازَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ شَهَادَةَ الِابْنِ لِاَبِيهِ اِذَا كَانَ عَدْلًا

✵✵ معمر نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بیٹے کی گواہی' اس کے باپ کے حق میں درست قرار دی تھی' جبکہ وہ گواہ عادل ہو۔

15476 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اَرْبَعَةٌ لَا

تَجُوزُ شَهَادَتُهُمْ: الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ، وَالْوَلَدُ لِوَالِدِهِ، وَالْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا، وَالزَّوْجُ لِامْرَاَتِهِ، وَالْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ، وَالسَّيِّدُ لِعَبْدِهِ، وَالشَّرِيكُ لِشَرِيكِهِ فِي الشَّيْءِ اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا، وَاَمَّا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ فَشَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ،

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: چار لوگوں کی گواہی درست نہیں ہے باپ کی اس کی اولاد کے حق میں اولاد کی اس کے باپ کے حق میں عورت کی اس کے شوہر کے حق میں اور شوہر کی اس کی بیوی کے حق میں جبکہ غلام کی اس کے آقا کے حق میں اور آقا کی اس کے غلام کے حق میں یا شراکت دار کی کسی چیز کے بارے میں شراکت دار کے حق میں گواہی جبکہ وہ چیز اُن دونوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو (یہ بھی درست نہیں ہوگی) اس کے علاوہ تمام گواہیاں درست ہیں۔

15477 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الشَّرِيكَ

✵✵ مطرف نے امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں شراکت دار کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْمُكَاتَبِ وَالَّذِيْ يَسْعَى

باب: مکاتب غلام یا جس غلام سے مزدور کروائی جا رہی ہو اُس کی گواہی

15478 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَّادٍ، قَالَا: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ مُكَاتَبٍ

✵✵ معمر نے زہری اور حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتب غلام کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15479 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ، قَالَا: اِذَا اَعْتَقَ بَعْضَهُ، وَكَانَ يَسْعَى جَازَتْ شَهَادَتُهُ، قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ: قَالَ اِبْرَاهِيمُ: "اِذَا كَانَ يَسْعَى فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ يَقُولُ: لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ"

✵✵ معمر نے قتادہ اور حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی غلام کے کچھ حصے کو آزاد کر دے اور وہ غلام (بقیہ حصے کی ادائیگی کے لئے) مزدوری کر رہا ہو تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

حماد بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب وہ غلام مزدوری کر رہا ہو تو اس کا حکم عام غلام کی مانند ہوگا۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15480 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمُكَاتَبِ

✵✵ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتب غلام کی گواہی درست نہیں ہے۔

15481 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَ نِصْفُ الْعَبْدِ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

✵✵ اسرائیل نے' ایک شخص کے حوالے سے' جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا' اس کے حوالے سے عامر شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب غلام کے نصف حصے کو آزاد کر دیا جائے' تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

15482 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ الشَّطْرَ، فَلَا رِقَّ عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے' عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے حوالے سے' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام نصف ادائیگی کر دے' تو اب اس پر غلامی باقی نہیں رہتی۔

15483 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْمُكَاتَبُ طَلَاقُهُ، وَجِرَاحَتُهُ، وَشَهَادَتُهُ، وَمِيرَاثُهُ، وَدِيَتُهُ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ

✵✵ معمر نے' زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتب غلام کا طلاق دینا' اس کا زخمی کرنا (یا اس کا زخم) اس کی گواہی اس کی وراثت اور اس کی دیت' اس بارے میں تمام احکام غلام کی مانند ہوں گے۔

15484 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبْقَى عَلَيْهِ بَعْضُ سِعَايَتِهِ، ثُمَّ يَشْهَدُ قَالَ: شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کے ذمہ ادائیگی کا کچھ حصہ باقی ہو اور پھر وہ گواہی دے دیں' تو انہوں نے فرمایا: اس کی دی ہوئی گواہی درست ہوگی۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْعَبْدِ يُعْتَقُ، وَالنَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ، وَالصَّبِيِّ يَبْلُغُ

باب: ایسا غلام' جسے آزاد کر دیا گیا ہو' یا ایسا عیسائی شخص' جو مسلمان ہو جائے' یا بچہ بالغ ہو جائے تو اس کی گواہی کا حکم؟

15485 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا كَانَتْ عِنْدَ النَّصْرَانِيِّ شَهَادَةٌ، اَوْ عِنْدَ عَبْدٍ اَوْ صَبِيٍّ، فَقَامَ بِهَا بَعْدَ اَنْ اَسْلَمَ النَّصْرَانِيُّ، اَوْ اُعْتِقَ الْعَبْدُ، اَوْ بَلَغَ الصَّبِيُّ جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ، وَاِنْ كَانَ قَامَ بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَرُدَّتْ، لَمْ تَجُزْ بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی عیسائی کے پاس گواہی ہو' یا غلام کے پاس ہو' یا بچے کے پاس

ہو اور جب وہ اسے ادا کرنے لگیں' تو اس وقت عیسائی اسلام قبول کر لے' یا غلام کو آزاد کر دیا جائے' یا بچہ بالغ ہو جائے' تو اب ان کی دی ہوئی گواہی درست ہو گی' لیکن اگر وہ اس سے پہلے اس گواہی کو ادا کر دیں' تو اس کو مسترد کر دیا جائے گا' اس کے بعد اسے درست قرار نہیں دیا جائے گا۔

15486 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، فِيْ مَمْلُوكٍ يَشْهَدُ وَهُوَ مَمْلُوكٌ، فَيُرَدُّ عِنْدَ الْقَاضِي، ثُمَّ يُعْتَقُ، فَيَشْهَدُ بِهَا قَالَ: قَالَ اَبُوْ بِسْطَامٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ، وَقَالَ الْحَكَمُ: تَجُوْزُ، وَهُوَ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ، وَكَذٰلِكَ الصَّبِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ

✻✻ ثوری نے' ایسے غلام کے بارے میں یہ کہا ہے: جو غلام ہونے کے دوران گواہی دیتا ہے اور قاضی کے سامنے اس کی گواہی مسترد کر دی جاتی ہے' پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جاتا ہے' تو اب وہ اس بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔

حکم نے' ابرہیم نخعی کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: اس کی دی ہوئی گواہی درست نہیں ہو گی' جبکہ حکم کہتے ہیں: درست ہو گی اور یہ قول' سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' بچے اور عیسائی کا بھی یہی حکم ہے۔

15487 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمْ اِلَّا فِيْ حَدٍّ، اِذَا اَسْلَمَ النَّصْرَانِيُّ، اَوْ اُعْتِقَ الْمَمْلُوكُ، اَوْ بَلَغَ الصَّبِيُّ

✻✻ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان لوگوں کی گواہی درست ہو گی' صرف' حد کے بارے میں درست نہیں ہو گی جب عیسائی اسلام قبول کر لے' یا غلام کو آزاد کر دیا جائے' یا بچہ بالغ ہو جائے۔

15488 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْعَبْدُ وَالنَّصْرَانِيُّ يَشْهَدَانِ، ثُمَّ يُسْلِمُ هٰذَا، وَيُعْتَقُ هٰذَا، فَلَمْ يُرْجِعْ عَلَيَّ شَيْئًا، وَقَالَ: اِنْ وَجَدْتَ مِنْ قُرَيْشٍ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَشَهِدَ بِهِ فِي الْاِسْلَامِ، فَجَازَتْ شَهَادَتُهُ، فَهٰذَا مِثْلُهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: غلام یا عیسائی شخص گواہی دیدے' پھر اس کے بعد وہ اسلام قبول کر لیتا ہے' اور وہ آزاد ہو جاتا ہے' (تو اس کا حکم کیا ہو گا؟) تو عطاء نے اس بارے میں مجھے کوئی جواب نہیں دیا پھر انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم قریش سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو پاتے ہو' جسے زمانہ جاہلیت میں کسی بات کا علم ہوا تھا' اور پھر اس نے زمانہ اسلام میں اس کے بارے میں گواہی دے دی' تو کیا اس کی گواہی درست ہو گی؟ یہ بھی اس کی مانند ہے۔

15489 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اخْتَصَمَ اِلٰى سَعْدٍ بَنُوْ اَبِيْ عُتْبَةَ فِيْ رُبْعٍ بَيْنَهُمْ، فَقَضٰى بَيْنَهُمْ مُعَاوِيَةُ بِشَهَادَةِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، وَشَهَادَتُهُ تِلْكَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا اَرٰى ذٰلِكَ مِنْهَا اِلَّا جَائِزًا " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ خَبَرَ عَمْرٍو هٰذَا اِيَّايَ، غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ مَعَ الْمُطَّلِبِ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ فَاَجَازَ مُعَاوِيَةُ شَهَادَتَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ، وَكَانَ عِلْمُهُمَا ذٰلِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: ابوعتبہ کے صاحبزادوں نے اپنی ایک زمین کے بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا تو مطلب بن ابووداعہ کی گواہی پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان فیصلہ کردیا حالانکہ اُن کی وہ گواہی زمانہ جاہلیت سے متعلق تھی اور میں یہ سمجھتا ہوں یہ درست تھا۔

ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات اضافی نقل کی ہے: مطلب کے ساتھ یعلیٰ بن امیہ نے بھی گواہی دی تھی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے زمانہ اسلام میں ان دونوں حضرات کی گواہی کو برقرار رکھا تھا حالانکہ ان دونوں حضرات کا اس چیز کے بارے میں علم زمانہ جاہلیت سے متعلق تھا۔

15490 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْكَافِرِ، وَالصَّبِيِّ، وَالْعَبْدِ اِذَا لَمْ يَقُومُوْا بِهَا فِيْ حَالِهِمْ تِلْكَ، وَشَهِدُوا بِهَا بَعْدَمَا يُسْلِمُ الْكَافِرُ، وَيَكْبَرُ الصَّبِيُّ، وَيُعْتَقُ الْعَبْدُ، اِذَا كَانُوْا حِينَ يَشْهَدُوْنَ بِهَا عُدُولًا،

٭٭ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کافر شخص بچے اور غلام کی گواہی درست ہوگی جبکہ وہ اس گواہی کو ادا اس حالت میں نہ کریں بلکہ کافر شخص اسلام لانے کے بعد بچہ بڑے ہونے کے بعد اور غلام آزاد ہونے کے بعد اس گواہی کو دے بشرطیکہ جس وقت وہ گواہی دیں تو وہ عادل ہوں۔

15491 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ اَبِیْ سَبْرَةَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، مِثْلَ هٰذَا، وَزَعَمَ عَمْرٌو اَنَّ اَصْحَابَهُمْ عَلَيْهِ

٭٭ ابوزناد نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے اور عمرو کا یہ کہنا ہے: ان کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

15492 - اقوالِ تابعین: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن نے ابن شہاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ چیز (سنت سے ثابت) ہے۔

15493 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، يَقُوْلُ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ لَا يَاْثُرُهُ عَنْ اَحَدٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوملیکہ کو اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن انہوں نے یہ بات کسی کے حوالے سے نقل نہیں کی ہے۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کی گواہی

15494 - آثار [illegible] قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، اَنَّهُ

اَرْسَلَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَاضٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ يَسْاَلُهُ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ، فَقَالَ: لَا اَرٰى اَنْ تَجُوْزَ شَهَادَتُهُمْ، اِنَّمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ نَرْضٰى، وَاِنَّ الصَّبِيَّ لَيْسَ بِرِضِيٍّ، وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِي: " بِالْحَرِيِّ اِنْ اُخِذُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ، اِنْ عَقِلُوْا مَا رَاَوْا اَنْ يُصَدَّقُوْا، وَاِنْ نَقَلَ آخَرُ شَهَادَتَهُمْ قَالَ: وَمَا رَاَيْتُ الْقَضَاءَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا جَائِزًا عَلٰى مَا قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوملیکہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا' جواس وقت حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف سے قاضی تھے اوران سے بچوں کی گواہی کے بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے کہا: میں ان کی گواہی کودرست نہیں سمجھتا ہوں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان کی گواہی قبول کریں' جن سے ہم راضی ہوں اور بچے کی گواہی بہرحال پسندیدہ نہیں ہوتی (یعنی اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہوتی)۔

(عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: مناسب یہ ہے کہ ان سے' ان کی گواہی کوحاصل کرلیا جائے' جبکہ انہیں دیکھی ہوئی چیز کی سمجھ بوجھ ہو' اوران کی بات کی تصدیق کی جاسکتی ہو' خواہ کسی اور نے اُن کی گواہی کونقل کیا ہو۔

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں' اس بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق فیصلہ دینا درست ہے۔

15495 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّهُ كَانَ قَاضِيًا لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَرْسَلَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ فَلَمْ يُجِزْهُمْ وَلَمْ يَرَ شَهَادَتَهُمْ شَيْئًا "، فَسَاَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: اِذَا جِيْءَ بِهِمْ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ، جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: تُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ ثُمَّ يُقَرُّ حَتّٰى يَكْبُرَ الصَّبِيُّ، ثُمَّ يُوْقَفُ عَلَيْهَا، فَاِنْ عَرَفَهَا جَازَتْ

✵✵ ایوب نے' ابن ابوملیکہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف سے مقرر کردہ قاضی تھے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کر بچوں کی گواہی کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی گواہی کودرست قرار نہیں دیا' وہ بچوں کی گواہی کوکچھ بھی نہیں سمجھتے تھے۔

ابن ابوملیکہ نے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے فرمایا: جب کسی مصیبت کے وقت ان بچوں کولایا جائے' تو اُن کی گواہی درست ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُن کی گواہی کونوٹ کرلیا جائے اور پھر جب بچہ بڑا ہوجائے' تواسے اس گواہی سے واقف کروایا جائے' اگروہ اسے پہچان لے' تو یہ گواہی درست شمار ہوگی۔

15496 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ عِنْدَ شُرَيْحٍ وَاَنَا غُلَامٌ، فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ جَسَدِيْ هٰكَذَا، حَتّٰى يَبْلُغَ فَاَسْاَلَهُ

✸✸ زبیر بن عدی نے' سلیمان ہمدانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میں لڑکا تھا' تو میں نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی تھی' انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے میرے جسم پر بتایا کہ اتنا لڑکا تھا' پھر جب وہ بالغ ہوئے' تو قاضی شریح نے اس بارے میں ان سے دوبارہ تحقیق کی تھی۔

15497 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّ شُرَيْحًا، اَجَازَ شَهَادَةَ غِلْمَانٍ فِيْ اَمَةٍ قَضٰى فِيْهَا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ

✸✸ ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے ایک کنیز کے بارے میں' کچھ لڑکوں کی گواہی کو درست قرار دیا تھا' انہوں نے اس بارے میں چار ہزار (درہم' یا دینار کی ادائیگی) کا فیصلہ دیا تھا۔

15498 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عِيسٰى ابْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْغِلْمَانِ، بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَيَدْعُوهُمْ كُلَّ عَامٍ فَيَسْاَلُهُمْ عَنْهَا "

✸✸ عیسیٰ بن ابوعزہ نے عامر شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بچوں کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی کو درست قرار دیتے تھے' وہ ہر سال انہیں بلا کران سے اس مسئلہ کے بارے میں تحقیق کیا کرتے تھے۔

15499 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ، وَصَالِحٌ، اَنْ لَيْسَ لِمَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ شَهَادَةٌ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد' یعقوب بن عتبہ اور صالح نے یہ بات بیان کی ہے: جو (بچہ) بالغ نہ ہوا ہو' اس کی گواہی درست نہیں ہوتی۔

15500 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُرَّةَ، حَدِيثًا رَفَعَهُ اِلٰى اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ شُرَيْحًا اَجَازَ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ عَلَى الصِّبْيَانِ، اِذَا لَمْ يَتَرَدَّدُوا وَثَبَتُوا عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا كَبِرُوا اَوْ بَلَغُوا

✸✸ محمد بن مرہ نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے بچوں کے خلاف' بچوں کی گواہی کو درست قرار دیا ہے' جبکہ ان بچوں کو کوئی تردد نہ ہو اور وہ اس بات پر پختہ ہوں' جب وہ بڑے ہو جائیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بالغ ہو جائیں۔

15501 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ شُرَيْحًا اَجَازَ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ، وَاَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ: اِذَا اُخِذُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: قاضی شریح نے بچوں کی گواہی کو درست قرار دیا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: جب وہ اس موقع پر حاصل کی گئی ہو۔

15502 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ

عُرْوَةَ قَالَ: اِنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ تَجُوْزُ فِيمَا بَيْنَهُمْ، وَيُؤْخَذُ بِاَوَّلِ قَوْلِهِمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آپس میں بچوں کی گواہی درست ہوگی اوران کے پہلے بیان کے مطابق حکم دیا جائے گا۔

15503 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: يُؤْخَذُ بِاَوَّلِ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ، يَعْنِيْ فِيمَا بَيْنَهُمْ

٭٭ امام جعفر صادق نے' اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: بچوں کی پہلی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دیا جائے گا' راوی کہتے ہیں: یعنی اس بارے میں' جو ان کے آپس کے معاملے میں ہو۔

15504 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا يُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ مِنَ الرِّجَالِ " قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ لَا يَقْضِيْ بِشَهَادَتِهِمْ اِلَّا اِذَا قَالُوا عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ قَبْلَ اَنْ يُعَلِّمَهُمْ اَهْلُهُمْ

٭٭ عمرو نے' حسن بصری کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بچوں کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی کو درست قرار دیتے تھے' البتہ وہ مردوں کے بارے میں بچوں کی گواہی کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بچوں کی گواہی کی بنیاد پر' صرف اس وقت فیصلہ دیتے تھے کہ جب بچوں کی حالت ایسی ہو' کہ ان کے اہل خانہ میں سے' کسی نے انہیں کچھ سکھایا نہ ہو۔

15505 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، وَاَبِي النَّضْرِ، وَعَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: " تَجُوْزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ، اِذَا لَمْ يَتَفَرَّقُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ قَائِلٌ: عَلِمُوْا فَتَعَلَّمُوْا "

٭٭ عمرو بن سلیم اور عبداللہ بن محمد نے' سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: بچوں کی گواہی درست ہے' جبکہ وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں' جس کے بارے میں کوئی یہ نہ کہہ سکے: کہ انہیں تعلیم دی گئی ہے' اورانہوں نے یہ بات سیکھی ہے (اور پھر اس بارے میں گواہی دی)۔

15506 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَيْضًا، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ تَجُوْزَ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقُوْا

٭٭ ابن ابوذئب نے' ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے: سنت یہ ہے کہ بچوں کی گواہی' اس وقت درست ہوگی' جب وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں۔

15507 - اقوالِ تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ غِلْمَانٍ يَلْعَبُوْنَ كَسَرُوْا يَدَ غُلَامٍ، فَشَهِدَ اثْنَانِ اَنَّ غُلَامًا مِنْهُمْ كَسَرَ يَدَهُ، وَشَهِدَ آخَرَانِ مِنْهُمْ عَلٰى غُلَامٍ آخَرَ مِنْهُمْ اَنَّهُ هُوَ كَسَرَهُ، فَقَالَ: لَمْ تَكُنْ

شَهَادَةُ الْغِلْمَانِ فِيمَا مَضٰى مِنَ الزَّمَانِ تُقْبَلُ، حَتّٰى كَانَ اَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِهَا مِنَ الْاَئِمَّةِ مَرْوَانُ، فَاِذَا اجْتَمَعَتْ شَهَادَةُ الْغِلْمَانِ عَلٰى اَمْرٍ وَاحِدٍ فَهُوَ عَلٰى مَا شَهِدُوا بِهٖ، فَاِذَا اخْتَلَفُوا، فَاِنَّا نَرٰى اخْتِلَافَهُمْ يَرُدُّ شَهَادَتَهُمْ، وَنَرٰى ذٰلِكَ يَصِيرُ اِلَى اَيْمَانِ مَنْ بَلَغَ مِنَ الْخَصْمَيْنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے ایسے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کھیل رہے ہوتے ہیں اور پھر کسی غلام کا ہاتھ توڑ دیتے ہیں' ان میں سے دو بچے یہ گواہی دیتے ہیں کہ ان میں سے ایک لڑکے نے اس کا ہاتھ توڑا ہے اور دو بچے کسی دوسرے لڑکے کے خلاف یہ گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے اس کا ہاتھ توڑا ہے' تو ابن شہاب نے کہا: جس چیز کے بارے میں زمانہ گزر چکا ہو' اس بارے میں بچوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی' یہاں تک کہ بچوں کی گواہی کی بنیاد پر' حکمرانوں میں سے' سب سے پہلے مروان نے فیصلہ دیا تھا' جب بچوں کی گواہی ایک معاملے میں اکٹھی ہو جائے' تو پھر ان کی گواہی کے مطابق فیصلہ ہوگا' لیکن جب ان کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو ہم یہ سمجھتے ہیں ان کا یہ اختلاف' ان کی گواہی کو مسترد کروا دے گا' اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اب اس صورت میں دونوں مقابل فریقوں سے قسم لینے کی طرف بات چلی جائے گی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَشْهَدُ بِشَهَادَةٍ، ثُمَّ يَشْهَدُ بِخِلَافِهَا

باب: جب کوئی شخص' کسی ایک چیز کے بارے میں گواہی دے اور پھر اس کے برخلاف گواہی دیدے

15508 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ اَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَهِدَ الرَّجُلُ بِشَهَادَتَيْنِ قُبِلَتِ الْاُوْلٰى، وَتُرِكَتِ الْاٰخِرَةُ، وَاُنْزِلَ مَنْزِلَةَ الْغُلَامِ

✵✵ ابوجابر بیاضی نے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص' دو مختلف قسم کی گواہیاں دیدے' تو پہلی گواہی کو قبول کیا جائے گا' اور دوسری کو ترک کر دیا جائے گا' اور اسے بچے کی مانند قرار دیا جائے گا''۔

15509 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ

✵✵ اسلمی نے ابوجابر کے حوالے سے' سعید بن مسیّب سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15510 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا جَابِرٍ الْبَيَاضِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَشْهَدُ بِشَهَادَةٍ، ثُمَّ يَشْهَدُ بِغَيْرِهَا، فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوْا بِاَوَّلِ قَوْلِهٖ قَالَ: وَقَدِ اخْتَلَفُوْا عَلَيَّ فِيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ الْاَوَّلِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: قَالَ: يُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ الْاٰخِرِ

✵✵ ابن جریج نے' ابن ابوذئب کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے ابوجابر بیاضی سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو پہلے ایک گواہی دیتا ہے' پھر اس کے برخلاف گواہی دے دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان

کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اس کے پہلے قول کو اختیار کرلو"

راوی بیان کرتے ہیں: راویوں نے اس بارے میں روایت نقل کرتے ہوئے اختلاف کیا ہے' ان میں سے کچھ کا یہ کہنا ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کہ اس کے پہلے قول کو اختیار کیا جائے گا' اور کچھ کا یہ کہنا ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے: اس کے بعد والے قول کو اختیار کیا جائے گا۔

15511 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يُسْاَلُ فَيُقَالُ: اَعِنْدَكَ شَهَادَةٌ؟ فَيَقُولَ: لَا، ثُمَّ يَشْهَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ، اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَتَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: " وَقَوْلُنَا: الشَّاهِدُ يُوَسَّعُ عَلَيْهِ، يَزِيدُ فِي شَهَادَتِهِ وَيُنْقِصُ، مَا لَمْ يَمْضِ الْحُكْمُ، فَاِذَا مَضَى الْحُكْمُ، فَرَجَعَ الشَّاهِدُ، غَرِمَ مَا شَهِدَ بِهِ "

❊❊ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: جی نہیں! اس کے بعد وہ گواہی دے بھی دیتا ہے' تو امام شعبی نے اس کی گواہی کو درست قرار دیا۔

سفیان کہتے ہیں: ہمارا موقف یہ ہے کہ گواہ کو گنجائش دی جائے گی' وہ اپنی گواہی میں اضافہ یا کمی کرسکتا ہے' جب تک حکم جاری نہیں ہوجاتا ہے' لیکن جب حکم جاری ہوجائے اور گواہ رجوع کرلیں' تو پھر اس نے جو گواہی دی تھی' اس کے حوالے سے اس پر جرمانہ ہوگا۔

بَابٌ: الشَّاهِدُ يَرْجِعُ عَنْ شَهَادَتِهِ اَوْ يَشْهَدُ ثُمَّ يَجْحَدُ

باب: جب کوئی گواہ' اپنی گواہی سے رجوع کرلے' یا پہلے گواہی دے اور پھر انکار کردے

15512 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، اَنَّ شُرَيْحًا شَهِدَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِشَهَادَةٍ فَاَمْضَى الْحُكْمُ فِيهَا، فَرَجَعَ الرَّجُلُ بَعْدُ، فَلَمْ يُصَدِّقْ قَوْلَهُ

❊❊ ثوری نے ابوحصین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک شخص نے ایک گواہی دی' تو قاضی نے اس بارے میں فیصلہ جاری کردیا' اس کے بعد اس گواہ نے اس سے رجوع کرلیا' تو قاضی نے اس کے اس قول کی تصدیق نہیں کی۔

15513 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَشْهَدَ عَلٰى شَهَادَتِهِ رَجُلًا، فَقَضَى الْقَاضِي بِشَهَادَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ الشَّاهِدُ الَّذِي شَهِدَ عَلٰى شَهَادَتِهِ فَقَالَ: لَمْ اَشْهَدْ بِشَيْءٍ قَالَ: يَقُولُ: اِذَا قَضَى الْقَاضِي مَضَى الْحُكْمُ

❊❊ امام عبدالرزاق نے' ثوری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی گواہی پر کسی شخص کو گواہ

بنالیتا ہے' پھر قاضی اس کی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دے دیتا ہے' پھر وہ گواہ آتا ہے' جس نے اسے اپنی گواہی پر گواہ بنایا تھا اور یہ کہتا ہے: میں نے کسی چیز کے بارے میں گواہی نہیں دی' تو ثوری فرماتے ہیں جب قاضی فیصلہ دیدے تو حکم جاری ہو جائے گا۔

15514 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيدُ بْنُ زَادَوَيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَيْهِ رَجُلَانِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَتِهِمَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا اَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ بَعْدَمَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ يَرْجِعُ الشَّاهِدُ الْاٰخَرُ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا يُلْتَفَتُ اِلٰى رُجُوعِهِ اِذَا مَضَى الْحُكْمُ

❁❁ ہشیم نے' یزید بن زادویہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے امام شعبی کو سنا' جن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کے خلاف دو آدمی گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور قاضی ان دونوں کی گواہی کی بنیاد پر ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دیتا ہے' پھر اس عورت کی عدت گزر جانے کے بعد دونوں گواہوں میں سے کوئی ایک اس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور دوسرا گواہ' گواہی سے پھر جاتا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا: جب فیصلہ جاری ہو چکا ہو' تو پھر اب اس کے پھرنے کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

15515 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ فَقُضِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَنْكَرَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَقَالَا: شَهَادَاتُنَا بَاطِلَةٌ قَالَ: اِنْ كَانَا عَدْلَيْنِ يَوْمَ شَهِدَا جَازَتْ شَهَادَتُهُمَا، وَيُرَدُّ الْمَالُ اِلَى الْاَوَّلِ

❁❁ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص کے خلاف گواہی دے دیتے ہیں' اور اس شخص کے خلاف فیصلہ کر دیا جاتا ہے' اس کے بعد وہ دونوں انکار کر دیتے ہیں' اور یہ کہتے ہیں: ہماری گواہی جھوٹی تھی تو قتادہ فرماتے ہیں: جب ان دونوں نے گواہی دی تھی' اس وقت اگر یہ دونوں عادل تھے' تو ان دونوں کی گواہی درست شمار ہوگی اور مال پہلے کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

15516 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ فِيْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِحَقٍّ فَاَخَذَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَا: اِنَّمَا شَهِدْنَا عَلَيْهِ بِزُوْرٍ يَغْرَمَانِهِ فِيْ اَمْوَالِهِمَا "

❁❁ معمر نے' ابن شبرمہ کے حوالے سے' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص کے خلاف' کسی حق کے حوالے سے گواہی دے دیتے ہیں اور پھر اس سے وہ حق وصول کر لیتے ہیں' پھر وہ دونوں بعد میں یہ کہتے ہیں: کہ ہم نے اس کے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی' تو اب ان دونوں کے اموال میں' انہیں جرمانہ کیا جائے گا۔

بَابٌ: الشَّاهِدُ يَعْرِفُ كِتَابَهُ وَلَا يَذْكُرُهُ

باب: جب گواہ اپنی تحریر کو پہچان لے لیکن وہ اسے یاد نہ آئے

15517 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ قُلْتُ: يُشْهِدُنِي الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالشَّهَادَةِ، فَاُوْتٰى بِكِتَابٍ يُشْبِهُ كِتَابِيْ، وَخَاتَمٍ يُشْبِهُ خَاتَمِيْ، وَلَا اَذْكُرُ، فَقَالَ

الشَّعْبِيُّ: لَا تَشْهَدْ حَتّٰى تَذْكُرَ

✵✵ ثوری نے ابومعاویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے سوال کیا: میں نے کہا: ایک شخص مجھے دوسرے شخص کے خلاف گواہ بنالیتا ہے' پھر ایک تحریر لائی جاتی ہے' جو میری تحریر کے ساتھ مشابہہ ہوتی ہے اور اس پر مہر لگی ہوتی ہے' جو میری مہر کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے' لیکن مجھے وہ بات یاد نہیں آتی' تو امام شعبی نے فرمایا: تم اس وقت تک گواہی نہ دو' جب تک تمہیں یاد نہیں آجاتا۔

15518 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ الشَّهَادَةَ عَلٰى مَعْرِفَةِ الْكِتَابِ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے تحریر کی شناخت کی بنیاد پر' گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15519 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ يُقْضٰى فِي الزَّمَانِ الْاَوَّلِ بِشَهَادَةِ الْمَوْتٰى، فَلَمَّا اَخَذَتِ النَّاسُ الْمَظَالِمَ، وَاكْتِتَابَ شَهَادَةِ الْمَوْتٰى، اَبْطَلَ الْقُضَاةُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ شَهَادَةَ الْمَوْتٰى، وَالدَّعْوٰى عَلٰى كُلِّ مَيِّتٍ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ طَالِبُ الْحَقِّ بِشُهَدَاءَ عَلٰى شَهَادَةِ الْمَوْتٰى، اَوْ بِكِتَابِ حَقٍّ حَتّٰى يَعْرِفَ كِتَابَ كَاتِبِهٖ، فَمَنْ جَاءَ بِشَهَادَةٍ اُعْطِيَ بِشَهَادَتِهٖ، وَمَنْ جَاءَ بِكِتَابٍ يَعْرِفُ خَطَّ صَاحِبِهٖ، كَانَتْ فِيهِ الْاَيْمَانُ عَلَى الَّذِيْ ادَّعٰى عَلَيْهِمْ، بِاللّٰهِ مَا لِطَالِبِ هٰذَا الْكِتَابِ عَلٰى صَاحِبِنَا مِنْ حَقٍّ، فَاِنْ اَبٰى اَنْ يَحْلِفَ، اسْتَحَقَّ طَالِبُ الْحَقِّ بِيَمِينِهٖ بِاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ لَحَقٌّ، هُوَ الَّذِيْ بَلَغَنَا اَنَّهُ كَانَ يُقْضٰى بِهٖ فِيْ شَهَادَةِ الْاَمْوَاتِ فِيْ اَوَّلِ الزَّمَانِ وَآخِرِهٖ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں مرحومین کی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا جاتا تھا' لیکن جب لوگوں نے ظلم کے طور پر چیزیں حاصل کرنا شروع کر دیں' تو پھر مرحومین کی گواہی کو تحریر کیا جانے لگا' پھر آخری زمانے میں قاضی صاحبان نے مرحومین کی گواہی کو ویسے ہی کالعدم قرار دے دیا اور کسی بھی مرحوم کے خلاف دعویٰ کو کالعدم قرار دے دیا' البتہ اگر کسی حق کا طلبگار شخص' مرحوم کی گواہی کے بارے میں گواہ لے آتا ہے' یا کوئی صحیح تحریر لے کر آتا ہے' جسے لکھنے والا پہچان بھی لے' تو حکم مختلف ہے' جو شخص کوئی ایسی گواہی لے کر آتا ہے' جس کے بارے میں گواہ موجود ہوں' یا کوئی تحریر لکھ کر آتا ہے' جسے لکھنے والا پہچانتا ہو' اور اس میں ایسی قسم موجود ہو' جو اس شخص کے خلاف ہو' جس کے خلاف اس نے دعویٰ کیا ہے' جو اللہ کے نام کی ہو' جس میں یہ مذکور ہو کہ اس تحریر کے طلبگار شخص کا ہمارے ساتھی پر کوئی حق نہیں ہے' تو اگر وہ حلف اٹھانے سے انکار کر دے گا' تو حق کا طلبگار شخص' اللہ کے نام پر قسم اٹھا کر' اس حق کا مستحق بن جائے گا' اگر وہ تحریر درست ہو' یہ وہ چیز ہے' جو ہم تک پہنچی ہے' جس کے حوالے سے مرحومین کی گواہی کے بارے میں' پہلے زمانے میں اور بعد کے زمانے میں فیصلہ دیا جاتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

بَابٌ: الَّذِیْ یَرٰی اَنَّ عِنْدَهٗ شَهَادَةً

باب: جو شخص یہ سمجھے کہ اس کے پاس گواہی موجود ہے

15520 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِيْ مَعَ الْخَصْمِ فَيَرٰی اَنَّ عِنْدَهٗ شَهَادَةً، وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ شَهَادَةٌ قَالَ: هُوَ شَاهِدُ زُوْرٍ

٭٭ ہارون بن رئاب نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے مقابل فریق کو لے کر آتا ہے اور اس بات کا قائل ہوتا ہے: کہ اس کے پاس گواہی موجود ہے' حالانکہ اس کے پاس گواہی نہیں ہوتی تو سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: کہ وہ جھوٹا گواہ ہے۔

بَابٌ: السَّمْعُ شَهَادَةٌ، وَشَهَادَةُ الْمُخْتَفِي

باب: سماعت کی گواہی اور پوشیدہ شخص کی گواہی

15521 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: شَهَادَةُ السَّمْعِ جَائِزَةٌ، مَنْ كَتَمَهَا كَتَمَ شَهَادَةً

٭٭ ثوری نے' جابر اور مطرف کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: سننے کی گواہی درست ہوتی ہے جو شخص اسے چھپاتا ہے وہ گواہی کو چھپاتا ہے۔

15522 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِيسَى بْنُ اَبِيْ عَزَّةَ، شَهِدَ عَامِرًا رَدَّ شَهَادَةَ مُخْتَفٍ خَبِيءٍ لِرَجُلٍ

٭٭ اسرائیل بیان کرتے ہیں عیسٰی بن ابوعزہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ عامر شعبی کے پاس موجود تھے جب انہوں نے ایک چھپے ہوئے شخص کی گواہی کو مسترد کر دیا تھا جس نے ایک شخص کے حق میں گواہی کو چھپایا ہوا تھا۔

15523 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: لَا اُجِيزُ شَهَادَةَ مُخْتَفٍ

٭٭ ابن عیینہ نے اسود بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں چھپے ہوئے شخص کی گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا۔

15524 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمُخْتَفِي، اِنَّمَا يُفْعَلُ ذٰلِكَ بِالْغَادِرِ الْفَاجِرِ

٭٭ حکم بن عتیبہ نے عمرو بن حریث کا یہ بیان نقل کیا ہے چھپے ہوئے شخص کی گواہی درست ہوتی ہے کیونکہ ایسا عہد شکنی کرنے والے اور گنہگار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بَابٌ: شَهَادَةُ اَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَشَهَادَةُ الْمُسْلِمِ عَلَيْهِمْ

باب: مختلف ادیان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ایک دوسرے کے خلاف گواہی دینا یا مسلمان کی ان لوگوں کے خلاف گواہی کا حکم

15525 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرِثُ مِلَّةٌ مِلَّةً، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ مِلَّةٍ عَلٰى مِلَّةٍ اِلَّا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ شَهَادَتَهُمْ تَجُوْزُ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ

* * یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مذہب کے لوگ دوسرے مذہب کے وارث نہیں بنیں گے ایک مذہب کی گواہی دوسرے مذہب کے خلاف درست نہیں ہوگی' البتہ حضرت محمد ﷺ کی امت کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ ان لوگوں کی گواہی دیگر سب کے خلاف درست ہوگی''۔

15526 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ زِيَادٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: "لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّصَارٰى، وَلَا النَّصَارٰى عَلَى الْيَهُوْدِ، لِلْعَدَاوَةِ الَّتِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ قَالَ: (وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ) (المائدة: 64) "

* * زمعہ بن صالح نے زیاد خراسانی کے حوالے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے

''یہودیوں کی گواہی عیسائیوں کے خلاف درست نہیں ہوگی اور عیسائیوں کی گواہی یہودیوں کے خلاف درست نہیں ہوگی اس کی وجہ ان کی دشمنی ہے جو ان کے درمیان پائی جاتی ہے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کیا ہے''

''اور ہم نے ان کے درمیان قیامت دن تک کے لئے دشمنی اور بغض ڈال دیا ہے''۔

15527 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ شَهَادَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: تَجُوْزُ

* * امام عبدالرزاق نے معمر کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے زہری سے اہل کتاب کی گواہی کے بارے میں دریافت کیا' جو ایک دوسرے کے خلاف ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ درست ہے۔

15528 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَرَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّصَارٰى، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النَّصَارٰى عَلَى الْيَهُوْدِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا اَظُنُّ تَفْسِيْرَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا عَلٰى هٰذَا

* * معمر نے قتادہ اور ربیعہ بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے یہودیوں کی گواہی عیسائیوں کے خلاف درست نہیں ہوگی

اور عیسائیوں کی گواہی یہودیوں کے خلاف درست نہیں ہوگی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں معمر نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے میرے خیال میں اس کی وضاحت یہی ہے۔

15529 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ مِلَّةٍ عَلٰى مِلَّةٍ اِلَّا الْمُسْلِمِيْنَ

* * ابوحصین نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے مسلمانوں کے علاوہ اور کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی گواہی کسی دوسرے دین کے خلاف درست نہیں ہوگی۔

15530 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا عَنْ شَهَادَةِ الْيَهُوْدِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ، فَقَالَ الْحَكَمُ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ دِيْنٍ عَلٰى دِيْنٍ، وَقَالَ حَمَّادٌ: تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا فِيْ دِيْنِهِمْ

* * عبداللہ نامی راوی نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے حکم اور حماد سے عیسائی کے خلاف یہودی کی یا یہودی کے خلاف عیسائی کی گواہی کے بارے میں دریافت کیا تو حکم نے جواب دیا کسی ایک دین والوں کی گواہی کسی دوسرے دین والوں کے خلاف درست نہیں ہے جبکہ حماد نے کہا کہ ان کی گواہی ایک دوسرے کے خلاف درست ہوگی' جبکہ وہ اپنے دین کے اعتبار سے عادل شمار ہوتے ہوں۔

15531 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ "

* * ثوری نے ابوحصین کے حوالے سے' یحییٰ بن وثاب کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اہل کتاب کی گواہی' ایک دوسرے کے خلاف درست قرار دیتے تھے۔

15532 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْيَهُوْدِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ "، وَرَوَى خِلَافَهُ اَبُوْ حُصَيْنٍ

* * ثوری نے' عیسیٰ کے حوالے سے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: کہ وہ عیسائی کے خلاف یہودی کی اور یہودی کے خلاف عیسائی کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے۔

ابوحصین نامی راوی نے اس کے برخلاف بھی نقل کیا ہے۔

15533 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّهُ اَجَازَ شَهَادَةَ مَجُوسِيٍّ عَلٰى نَصْرَانِيٍّ، اَوْ نَصْرَانِيٍّ عَلٰى مَجُوسِيٍّ "

* * عمرو بن میمون نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے عیسائی کے خلاف مجوسی کی گواہی کو' یا مجوسی کے خلاف عیسائی کی گواہی کو درست قرار دیا ہے۔

15534 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي نَصْرَانِيٍّ مَاتَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِشَاهِدَيْنِ مِنَ النَّصَارٰى: اَنَّ لَهُ عَلَيْهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ، وَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارٰى بِشُهُوْدٍ مِّنَ النَّصَارٰى: اَنَّ لَهُ عَلَيْهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ: هُوَ لِلْمُسْلِمِ لِاَنَّ شَهَادَةَ النَّصَارٰى تَضُرُّ بِحَقِّ الْمُسْلِمِ

٭٭ ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو انتقال کر جاتا ہے اور پھر ایک مسلمان شخص عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے دو گواہ لے کر آتا ہے کہ اس نے اس مرحوم سے ایک ہزار درہم لینے تھے پھر ایک عیسائی شخص عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ گواہ لے کر آتا ہے کہ اس نے اس مرحوم سے ایک ہزار درہم لینے تھے تو ثوری فرماتے ہیں یہ چیز مسلمان کے حق میں جائے گی کیونکہ عیسائیوں کی گواہی مسلمان کے حق کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

15535 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِي نَصْرَانِيٍّ اشْتَرٰى مِنْ مُسْلِمٍ دَابَّةً، فَجَاءَ نَصْرَانِيٌّ فَادَّعَى اَنَّهَا دَابَّتُهُ، وَجَاءَ بِشُهُوْدٍ مِّنَ النَّصَارٰى قَالَ: يَقْضِيْ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَا يَاْخُذُ مِنَ الْمُسْلِمِ، اِلَّا بِبَيِّنَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

٭٭ ثوری نے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو کسی مسلمان سے ایک جانور خریدتا ہے پھر ایک اور عیسائی آتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ اس کا جانور ہے پھر وہ عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ گواہ لے کر آجاتا ہے تو ثوری نے فرمایا کہ عیسائی کے خلاف فیصلہ دیا جائے گا اور مسلمان سے وہ وصولی نہیں کرے گا جب تک مسلمانوں کی طرف سے کوئی ثبوت (یا گواہ) سامنے نہیں آتا۔

15536 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلَيْنِ مَاتَ اَبُوْهُمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا: مَاتَ نَصْرَانِيًّا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ، وَجَاءَ الْمُسْلِمُ بِشُهُوْدٍ مِّنَ النَّصَارٰى اَنَّهُ كَانَ قَدْ اَسْلَمَ، وَجَاءَ النَّصْرَانِيُّ بِشُهُوْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ قَالَ: "تَجُوْزُ شَهَادَةُ النَّصَارٰى عَلٰى اِسْلَامِهِ، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الَّذِيْنَ قَالُوْا: لَمْ يُسْلِمْ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ شُهُوْدٍ كَانُوْا جَاءُوْا فَقَالُوْا: لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ، وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: قَدْ كَانَ كَذٰلِكَ، فَاِنَّهَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الَّذِيْنَ قَالُوْا: قَدْ كَانَ "

٭٭ ثوری نے' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے جن کا باپ فوت ہو جاتا ہے اور ان میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ وہ عیسائی ہونے کے عالم میں فوت ہوا تھا اور دوسرا یہ کہتا ہے پہلے وہ عیسائی تھا اور پھر مسلمان ہو گیا تھا پھر ایک مسلمان عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ گواہ لے کر آتا ہے کہ اس (مرحوم) نے اسلام قبول کر لیا تھا اور عیسائی مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے گواہ لے کر آجاتا ہے کہ مرحوم نے اسلام قبول نہیں کیا تھا؟

تو ثوری فرماتے ہیں: مرحوم کے اسلام کے بارے میں عیسائیوں کی گواہی درست ہوگی اور ان لوگوں کی گواہی درست نہیں ہوگی کہ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اسی طرح وہ جو بھی گواہ لے کے آئیں اور وہ جو یہ کہیں کہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا (ان کی گواہی درست نہیں ہوگی) لیکن جن لوگوں نے یہ کہا ہو کہ اس نے ایسا کیا تھا تو ان کی گواہی درست

ہوگی کیونکہ گواہی ان لوگوں کی درست ہوگی جو یہ کہیں گے: کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

15537 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: فِيْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا، فَجَاءَ نَصْرَانِيٌّ فَقَالَ: هُوَ اَبِيْ مَاتَ نَصْرَانِيًّا، وَجَاءَ مُسْلِمٌ فَقَالَ: هُوَ اَبِيْ مَاتَ مُسْلِمًا قَالَ: اِنَّمَا يَدَّعِيَانِ الْمَالَ فَالْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ، فَاَمَّا الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَالدَّفْنُ فَهُوَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا لَمْ تَقُمْ بَيِّنَةٌ

✲✲ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو انتقال کر جاتا ہے اور مال چھوڑ کر جاتا ہے پھر ایک عیسائی آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ وہ میرا والد تھا جو عیسائی ہونے کے عالم میں فوت ہوا اور ایک مسلمان آتا ہے اور وہ کہتا ہے وہ میرا والد تھا جو مسلمان ہونے کے عالم میں فوت ہوا اور وہ دونوں مال کے دعوے دار ہوتے ہیں تو مال ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا جہاں تک مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرنے یا دفن کرنے کا تعلق ہے تو وہ مسلمان ہونے کے طور پر کیا جائے گا جب تک کوئی ثبوت سامنے نہیں آجاتا (کہ وہ غیر مسلم فوت ہوا تھا)۔

بَابٌ: شَهَادَةُ اَهْلِ الْكُفْرِ عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ

باب: اہل کفر کا، اہل اسلام کے خلاف گواہی دینا

15538 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اِلَّا فِي السَّفَرِ، وَلَا تَجُوْزُ فِي السَّفَرِ اِلَّا فِي الْوَصِيَّةِ

✲✲ ثوری نے اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: یہودی یا عیسائی شخص کی گواہی صرف سفر کے عالم میں درست ہو سکتی ہے اور سفر کے دوران بھی صرف وصیت کے بارے میں درست ہو سکتی ہے۔

15539 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ خَثْعَمٍ مَاتَ بِاَرْضٍ مِّنَ السَّوَادِ، فَاَشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّتِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، اِمَّا يَهُوْدِيَّيْنِ، وَاِمَّا نَصْرَانِيَّيْنِ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَاَحْلَفَهُمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ بِعَيْنِهَا، مَا بَدَّلَا، وَلَا غَيَّرَا، وَلَا كَتَمَا، ثُمَّ اَجَازَهَا

✲✲ ابن عیینہ نے زکریا کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ویرانے میں انتقال ہو گیا اس نے اپنی وصیت کے بارے میں اہل کتاب سے تعلق والے دو آدمیوں کو گواہ بنایا جو دونوں یہودی تھے یا دونوں عیسائی تھے یہ مقدمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے عصر کی نماز کے بعد ان دونوں سے اللہ کے نام کا حلف لیا جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ اس مرحوم کی شخص کی وصیت بعینہ یہی تھی ان دونوں نے اس میں کوئی تبدیلی یا کوئی تغیر نہیں کیا اور کچھ بھی نہیں چھپایا پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو درست قرار دیا۔

15540 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِيْ قَوْلِهِ: (اَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ) (المائدة: 106) قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"یا دو دوسرے آدمی، تمہارے علاوہ ہوں"

سعید بن مسیّب کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ اہل کتاب سے تعلق رکھتے ہوں۔

15541 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: (اَوْ آخَرَانِ) (المائدة: 106) مِنْ اَهْلِ الْمِلَّةِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے، ابن سیرین کے حوالے سے عبیدہ کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"یا دو دوسرے"۔

عبیدہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی اور دین سے تعلق رکھتے ہوں۔

15542 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْمِلَّةِ؟ قَالَ الثَّوْرِيُّ: الْكُفْرُ مِلَّةٌ، وَالْإِسْلَامُ مِلَّةٌ

٭٭ ہشام نے معمر کے حوالے سے محمد (بن سیرین) کے حوالے سے عبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کسی بھی ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔

ثوری کہتے ہیں: کفر ایک ملت ہے اور اسلام، ایک ملت ہے۔

بَابٌ: كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ اَهْلُ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے کیسے حلف لیا جائے گا؟

15543 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ كَعْبُ بْنُ سَوْرٍ يُحَلِّفُ اَهْلَ الْكِتَابِ، يَضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ الْاِنْجِيلَ، ثُمَّ يَاْتِيْ بِهِ اِلَى الْمَذْبَحِ وَيُحَلِّفُ بِاللّٰهِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: کعب بن سور اہل کتاب سے حلف لیتے تھے وہ ان کے سر پر انجیل رکھتے تھے اور پھر انہیں لے کر ذبح خانے آتے تھے اور اس سے اللہ کے نام پر حلف لیتے تھے۔

15544 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: " كَانَ يُحَلِّفُهُمْ بِاللّٰهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: اَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 49) "

٭٭ جابر نے امام شعبی کے حوالے سے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ ان لوگوں سے اللہ کے نام پر حلف لیا کرتے

تھے اور یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے:

''تم اُن کے درمیان' اُس کے مطابق فیصلہ کرو' جو اللہ نے نازل کیا ہے''۔

15545 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، اَحْلَفَ يَهُوْدِيًّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ عَامِرٌ: لَوْ اَدْخَلَهُ الْكَنِيسَةَ

✸✸ سماک نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے اللہ کے نام کا حلف لیا تھا۔

عامر شعبی فرماتے ہیں: اگر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس کو ان کی عبادت گاہ میں داخل کر دیتے (تو یہ مناسب ہوتا)۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْقَاذِفِ

باب: زنا کے جھوٹے الزام کے' سزا یافتہ شخص کی گواہی

15546 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى، اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَجَازَا شَهَادَةَ الْقَاذِفِ بَعْدَمَا حُدَّ وَقَدْ تَابَ

✸✸ عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت ابوبکر بن محمد کے پاس موجود تھے' ان دونوں حضرات نے حد قذف کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کو درست قرار دیا تھا' حالانکہ پہلے اس پر حد جاری ہو چکی تھی' لیکن بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی۔

15547 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا تَابَ الْقَاذِفُ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

✸✸ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد قذف کا سزا یافتہ شخص جب توبہ کر لے' تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

15548 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا تَابَ الْقَاذِفُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَتَوْبَتُهُ اَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ

✸✸ معمر نے' زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد قذف کا سزا یافتہ شخص جب توبہ کر لے' تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

زہری بیان کرتے ہیں: اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے (یعنی جو الزام اس نے لگایا تھا' اس کی تکذیب کرے)۔

15549 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ ثَلَاثَةٌ بِالزِّنَا، مِنْهُمْ زِيَادٌ، وَاَبُوْ بَكْرَةَ، فَنَكَلَ زِيَادٌ، فَحَدَّهُمْ عُمَرُ وَاسْتَتَابَهُمْ، فَتَابَ رَجُلَانِ مِنْهُمْ وَلَمْ يَتُبْ اَبُوْ بَكْرَةَ، فَكَانَ لَا يُقْبَلُ شَهَادَتُهُ، قَالَ: وَاَبُوْ بَكْرَةَ اَخُو زِيَادٍ لِاُمِّهِ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ اَمْرِ زِيَادٍ مَا كَانَ حَلَفَ اَبُوْ بَكْرَةَ اَلَّا يُكَلِّمَ زِيَادًا، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: تین آدمیوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زنا کی گواہی دی ان میں سے ایک زیاد تھا اور ایک ابوبکرہ تھے زیاد نے انکار کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کروادی اور اس کو توبہ کروائی ان میں سے دو آدمیوں نے توبہ کر لی لیکن ابوبکرہ نے توبہ نہیں کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی گواہی کو قبول نہیں کرتے تھے ابوبکرہ نامی صاحب زیاد کے ماں کی طرف سے شریک بھائی تھے' جب زیاد نے یہ کیا' تو ابوبکرہ نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ زیاد کے ساتھ کلام نہیں کریں گے تو انہوں نے مرتے دم تک اس کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا۔

15550 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا، فَنَكَلَ زِيَادٌ، فَحَدَّ عُمَرُ الثَّلَاثَةَ، ثُمَّ سَاَلَهُمْ اَنْ يَتُوبُوا، فَتَابَ اثْنَانِ فَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُمَا، وَاَبَى اَبُوْ بَكْرَةَ اَنْ يَتُوبَ، فَكَانَتْ لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ وَكَانَ قَدْ عَادَ مِثْلَ النَّصْلِ مِنَ الْعِبَادَةِ حَتّٰى مَاتَ

٭٭ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن میسرہ نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: چار آدمیوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زنا کی گواہی دی' پھر زیاد نے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باقی تین لوگوں پر حد جاری کروائی اور پھر ان کو ہدایت کی: کہ وہ توبہ کر لیں' تو دو آدمیوں نے توبہ کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو قبول کیا لیکن ابوبکرہ نامی صاحب نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تو ان کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا جاتا تھا' حالانکہ وہ عبادت کی وجہ سے تیر کی مانند (دبلے پتلے) ہو گئے تھے' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا (لیکن ان کی گواہی قبول نہیں کی گئی)۔

15551 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ لِاِبْرَاهِيمَ: لِمَ لَا تَقْبَلُوْنَ شَهَادَةَ الْقَاذِفِ؟ قَالَ: لِاَنَّا لَا نَدْرِي اَتَابَ اَمْ لَمْ يَتُبْ

٭٭ ثوری نے' ابوہیثم کا یہ بیان نقل کیا ہے: عامر شعبی نے ابراہیم نخعی سے کہا: آپ لوگ حد قذف کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کیوں قبول نہیں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں پتہ کہ کیا اس نے توبہ کر لی ہے؟ یا توبہ نہیں کی ہے؟

15552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ وَلَا تَقْبَلُوْنَ شَهَادَتَهُ يَعْنِي الْقَاذِفَ

٭٭ ثوری نے' اسماعیل کا [illegible] نقل [illegible] شعبی [illegible]: اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول

کر لی ہے اور تم لوگ اس کی توبہ قبول نہیں کرتے ہو؟ ان کی مراد حدقذف کا سزایافتہ شخص تھا۔

15553 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اُجِيزُ شَهَادَةَ كُلِّ صَاحِبِ حَدٍّ، اِلَّا الْقَاذِفَ، تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ

✻✻ ثوری نے' اشعث کے حوالے سے' امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول کیا ہے: میں کسی بھی حد کے سزایافتہ شخص کی گواہی کو درست قرار دوں گا' صرف حد قذف کے سزایافتہ شخص کی گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا' کیونکہ توبہ اس کے اور اس کے پروردگار کا معاملہ ہے۔

15554 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ اَبَدًا، تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ

✻✻ معمر نے قتادہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: حدقذف کے سزایافتہ شخص کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ اس کی توبہ اس کا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کا معاملہ ہے۔

سفیان کہتے ہیں ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

15555 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ فِي مَمْلُوكٍ حُدَّ، ثُمَّ عُتِقَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

✻✻ ابراہیم بن عمر نے' عبدالکریم کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جس پر حد جاری ہو چکی ہو پھر اس کو آزاد کر دیا گیا ہو تو حسن بصری فرماتے ہیں اس کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15556 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اِذَا جُلِدَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ فِي قَذْفٍ، ثُمَّ اَسْلَمَا جَازَتْ شَهَادَتُهُمَا، لِاَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَاِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ فِي قَذْفٍ، ثُمَّ عُتِقَ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهُ

✻✻ ثوری بیان کرتے ہیں جب کسی یہودی یا عیسائی شخص پر حد قذف جاری ہو جائے اور پھر وہ دونوں اسلام قبول کر لیں تو اب ان کی گواہی درست ہوگی کیونکہ اسلام اپنے سے پہلے کی چیزوں کو کالعدم کر دیتا ہے لیکن جب کسی غلام کو حد قذف میں کوڑے لگا دیے جائیں اور پھر اسے آزاد کر دیا جائے تو اس کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

بَابٌ: هَلْ يُؤَدِّي الرَّجُلُ شَهَادَتَهُ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَ عَنْهَا؟

باب: کیا کوئی شخص مانگے جانے سے پہلے' گواہی ادا کر سکتا ہے؟

15557 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُمَرَ، وَابْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ: الَّذِيْ يُؤَدِّيْ شَهَادَتَهُ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَ عَنْهَا"

٭٭ عبداللہ بن ابوبکر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' ابن عثمان' عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے بہتر گواہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو گواہی ادا کردیتے ہیں' اس سے پہلے کہ اس کا مطالبہ کیا جائے''۔

15558 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰى شَهَادَتَهُ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَ عَنْهَا

٭٭ محمد بن مسلم نے ابراہیم بن میسرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہتر گواہ وہ ہے' جو گواہی ادا کردے' اس سے پہلے کہ اس سے' اُس کا مطالبہ کیا جائے''۔

15559 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "اِذَا كَانَ لِاَحَدٍ عِنْدَكَ شَهَادَةٌ، فَسَاَلَكَ عَنْهَا فَاَخْبِرْهُ بِهَا وَلَا تَقُلْ: لَا اُخْبِرُكَ بِهَا، لَعَلَّهُ يَرْجِعُ اَوْ يَرْعَوِيْ

٭٭ عمرو بن دینار نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی شخص کے حق میں گواہی' تمہارے پاس موجود ہو اور وہ تم سے اس کے بارے میں دریافت کرے' تو تم اسے اس کے بارے میں بتادو! تم یہ نہ کہو کہ میں تمہیں اس بارے میں نہیں بتاؤں گا' ہوسکتا ہے کہ وہ رجوع کرلے یا احتیاط کرے۔

بَابٌ: الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوا

باب: جب گواہوں کو بلایا جائے؟

15560 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ: (وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ) قَالَا: وَاجِبٌ عَلَى الْكَاتِبِ اَنْ يَكْتُبَ، وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ، قَالَا: اِذَا كَانُوْا قَدْ شَهِدُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء اور مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''لکھنے والا یا گواہ انکار نہ کرے''۔

یہ دونوں صاحبان (یعنی عطاء اور مجاہد) فرماتے ہیں کاتب شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ لکھے اور گواہ بھی انکار نہ کریں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں جبکہ وہ گواہ اس سے پہلے گواہی دے چکے ہوں۔

15561 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: اُدْعَى اِلٰى شَهَادَةٍ فَاَخْشَى اَنْ اَنْسٰى قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَلَا تَشَهَّدْ

✸✸ ہشیم نے مغیرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا مجھے کسی گواہی کے لئے بلایا جاتا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میں بھول نہ رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم گواہی نہ دو۔

15562 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ حَيٍّ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ الْحَسَنَ، فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، اُدْعَى اِلَى الشَّهَادَةِ وَاَنَا كَارِهٌ قَالَ: اِنْ شِئْتَ شَهِدْتَ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَشَهَّدْ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں ابوحی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک شخص نے حسن بصری سے سوال کیا اس نے کہا: اے ابوسعید! مجھے مجبوری کے لئے کسی گواہی کیلئے بلایا جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو گواہی دے دو اور اگر چاہو تو گواہی نہ دو۔

15563 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي قَوْلِهِ: (وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ) (البقرة: 282) قَالَ: "اِذَا دُعِيَ، فَقَالَ: لِيْ حَاجَةٌ" قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: (لَا يُضَارَّ كَاتِبٌ) (البقرة: 282) فَيَكْتُبُ مَا لَمْ يُمْلَلْ عَلَيْهِ "، (وَلَا شَهِيدٌ) (البقرة: 282) فَيَشْهَدَ بِمَا لَمْ يَسْتَشْهِدْ"

✸✸ معمر نے طاؤس صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''لکھنے والے کو یا گواہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا''

طاؤس فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ یہ کہے کہ مجھے کچھ کام ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں قتادہ فرماتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''کاتب کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا''

قتادہ کہتے ہیں جو اسے املاء کروایا جائے گا وہ اسے نوٹ کرلے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور نہ ہی گواہ کو''

قتادہ کہتے ہیں یعنی وہ اس چیز کے بارے میں گواہی دے جس کے بارے میں اسے گواہ نہیں بنایا گیا۔

15564 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: (وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ) (البقرة: 282) اَنْ يُؤَدِّيَا مَا قِبَلَهُمَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''کاتب کو یا گواہ کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا''

عطاء فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں ایسی گواہی دیں جو انہوں نے قبول نہیں کی تھی (یعنی جس میں انہیں گواہ ہی نہیں بنایا گیا تھا)۔

بَابٌ: شَهَادَةُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

باب: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی

15565 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ مِنْ اَعْرَابِيٍّ فَرَسًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَعْتُهُ بِكَذَا فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: بَلْ بِكَذَا، فَوَجَدَهُمَا خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ يَخْتَلِفَانِ فِي الثَّمَنِ، فَشَهِدَ خُزَيْمَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَضَرْتَنَا؟ فَقَالَ: بَلْ عَلِمْتُ اَنَّكَ صَادِقٌ، لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس سے یہ اتنے کے عوض میں خریدا ہے اور دیہاتی نے یہ کہا کہ اتنے کے عوض میں خریدا ہے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو پایا کہ ان کا قیمت کے بارے میں اختلاف چل رہا تھا تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہی دے دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم ہمارے ساتھ موجود تھے؟ انہوں نے عرض کی مجھے یہ پتہ ہے کہ آپ سچے ہیں اور آپ صرف سچی بات کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

15566 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَسًا اُنْثَى، ثُمَّ ذَهَبَ، فَزَادَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاحَدَ اَنْ يَكُوْنَ بَاعَهَا، فَمَرَّ بِهِمَا خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا مِنْكَ، فَشَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ، فَلَمَّا ذَهَبَ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَضَرْتَنَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لَمَّا سَمِعْتُكَ، تَقُوْلُ: قَدْ بَاعَكَ، عَلِمْتُ اَنَّهُ حَقٌّ لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا قَالَ: فَشَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ

٭٭ محمد بن عمارہ بیان کرتے ہیں: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھوڑی فروخت کی پھر وہ دیہاتی چلا گیا پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رقم کا مطالبہ کیا' اور پھر اس بات

سے انکار کر دیا کہ اس قیمت میں اسے فروخت کیا تھا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا گزر ان دونوں کے پاس سے ہوا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میں تم سے خرید چکا ہوں تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہی دے دی جب وہ دیہاتی چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا تم ہمارے ساتھ موجود تھے؟ انہوں نے عرض کی جی نہیں لیکن جب میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے آپ کو یہ چیز فروخت کردی ہے تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ بات سچ ہے کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بات ارشاد فرماتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہوگی۔

15567 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَوْ قَتَادَةَ اَوْ كِلَيْهِمَا - اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ يَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَيتُكَ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: بَيِّنَتُكَ قَالَ: فَجَاءَ خُزَيْمَةُ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهُ قَدْ قَضَاكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: اِنِّي اُصَدِّقُكَ بِاَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ، اُصَدِّقُكَ بِخَبَرِ السَّمَاءِ، فَاَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ

✵✵ معمر نے قتادہ یا زہری' یا شاید دونوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک یہودی آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ادائیگی کر چکا ہوں یہودی نے کہا: آپ کوئی ثبوت پیش کریں راوی کہتے ہیں اسی دوارن حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ادائیگی کر چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہیں کیسے پتہ چلا انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ بڑی چیزوں کے بارے میں آپ کو سچا قرار دیتا ہوں میں آپ کو آسمان کی سچی خبروں کے بارے میں سچا قرار دیتا ہوں (تو اس کے بارے میں کیوں نہیں دوں گا؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

15568 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: لَمَّا كَتَبْنَا الْمَصَاحِفَ فَقَدْتُ آيَةً كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) (الأحزاب: 23) اِلٰى (تَبْدِيلًا) (الأحزاب: 23) قَالَ: وَكَانَ خُزَيْمَةُ يُدْعَى: ذَا الشَّهَادَتَيْنِ، اَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهَادَتَهُ بِشَهَادَتَيْنِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّينَ

✵✵ زہری نے خارجہ بن زید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم نے مصحف لکھنا شروع کیا تو مجھے ایک آیت نہیں ملی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی تھی پھر وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس مل گئی (وہ آ

''اہل ایمان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھایا''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو دو گواہیوں والا کہا جاتا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں جام شہادت نوش کیا تھا۔

15569 - اقوالِ تابعین: اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الـرَّزَّاقِ قَـالَ: اَخْبَـرَنَا اَبِی، اَنَّهٗ سَاَلَ وَهْبًا قَالَ: اَشْهَدَنَا رَجُلٌ كَانَ يَـرْعَـى الْخَيْلَ لِيُوسُفَ بْنِ عُمَرَ عَلٰى فَرَسٍ فَمَاتَ، فَلَمَّا جَاءَ يَطْلُبُ مِنَّا الشَّهَادَةَ، قَالَ صَاحِبُنَا: هُوَ ذَكَرٌ، وَقَالَ الَّـذِیْ اَشْهَـدَنَا: بَلْ هُوَ اُنْثٰى، فَاِنْ شَهِدْنَا اَنَّهٗ ذَكَرٌ، فَهُوَ قَاتِلُهٗ بِالسِّيَاطِ، فَقَالَ وَهْبٌ: اشْهَدْ بِمَا قَالَ لَكَ، وَاَنْجِهِ مِنْ هٰذِهِ الطَّاغِيَةِ

⁂ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ہمیں یہ بات بتائی کہ انہوں نے وہب سے سوال کیا ایک شخص جو یوسف بن عمر کے گھوڑے کا چرواہا تھا اس نے ایک گھوڑے کے بارے میں ہمیں گواہ بنایا اور پھر اس کا انتقال ہو گیا پھر متعلقہ شخص آیا اور ہم سے گواہی کے بارے میں مطالبہ کیا تو ہمارے ایک ساتھی کا کہنا تھا کہ وہ گھوڑا تھا اور جس نے ہمیں گواہ بنایا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ گھوڑی ہے تو اگر ہم یہ گواہی دیں کہ وہ گھوڑا تھا تو دوسرا فریق اسے کوڑے مار مار کر کے قتل کر دے گا تو وہب نے کہا: اس نے جو تمہیں بیان کیا تھا تم اس کے مطابق گواہی دو! اس سرکشی سے اسے نجات دلا دو۔

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

کتاب: مکاتب (غلام) کے بارے میں احکام

بَابٌ: قَوْلُهُ لِلْمُكَاتَبِ: (اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا) (النور: 33)

باب: (اللہ تعالیٰ کا مکاتب کے بارے میں) یہ فرمان:
''اگر تم لوگوں کو ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو''

15570 - اقوالِ تابعین: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْبُوسِيُّ الْقَاضِيْ بِصَنْعَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ:

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُهُ: (فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا) (النور: 33)؟ قَالَ: مَا نَرَاهُ اِلَّا الْمَالَ، ثُمَّ تَلَا: (كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ) (البقرة: 180) قَالَ: " الْخَيْرُ: الْمَالُ فِيْمَا نَرٰى تِبْرًا " قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَعْلَمْ عِنْدَهُ مَالًا وَهُوَ رَجُلُ صِدْقٍ قَالَ: مَا اَحْسِبُ خَيْرًا اِلَّا الْمَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَحْسَبُهُ كُلَّ ذٰلِكَ الْمَالَ وَالصَّلَاحَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا) (النور: 33) " الْخَيْرُ: الْمَالُ "، وَقَالَهُ مُجَاهِدٌ قَالَ: الْخَيْرُ الْمَالُ، كَائِنَةٌ اَخْلَاقُهُمْ وَدِيْنُهُمْ مَا كَانَتْ،

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد کیا ہے ''تم ان کے ساتھ کتابت کا معاملہ کرلو اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو''

تو عطاء نے جواب دیا: ہم یہ سمجھتے ہیں اس سے مراد صرف مال ہے (یعنی تمہیں یہ علم ہو کہ وہ مال کی ادائیگی کر سکیں گے) پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم پر یہ بات لازم قرار دی گئی ہے جب تم میں سے کسی کے پاس موت آنے لگے تو اگر وہ بھلائی (یعنی مال) چھوڑ کر جا رہا ہو تو وصیت کو (تم پر لازم قرار دیا گیا ہے)''

عطاء نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں بھلائی سے مراد مال ہے

ابن جریج کہتے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر مجھے پتہ نہ ہو کہ مکاتب غلام کے پاس مال ہے اور وہ ایک سچا آدمی ہو تو عطاء نے جواب دیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ بھلائی سے مراد صرف مال ہی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں دونوں میں سے ہر چیز ہو سکتی ہے' مال بھی اور بہتری (یعنی نیکوکاری) بھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

''اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو''

وہ فرماتے ہیں یہاں بھلائی سے مراد مال ہے یہ بات مجاہد نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں بھلائی سے مراد مال ہے خواہ ان غلاموں کے اخلاق' یا دینی حیثیت کیسے ہی کیوں نہ ہوں؟

15571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: هُوَ الْمَالُ

* * لیث نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد مال ہے۔

15572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ فِيْ قَوْلِهِ: (فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33) قَالَ: اِنْ عَلِمْتُمْ عِنْدَهُمْ اَمَانَةً

* * محمد بن سیرین نے' عبیدہ سلمانی کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تو تم ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلو اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو''

عبیدہ سلمانی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تمہیں یہ علم ہو کہ ان کے پاس امانت (کی صلاحیت) ہے۔

15573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: اِنْ اَقَامُوْا الصَّلَاةَ

* * ہشام بن حسان نے محمد (بن سیرین) کے حوالے سے عبیدہ سلمانی کا یہ بیان نقل کیا ہے (اس سے مراد یہ ہے) اگر وہ نماز قائم کریں۔

15574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دِيْنٌ وَاَمَانَةٌ

* * ثوری نے یونس بن عبید کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: (اس سے مراد) دین اور امانت ہے۔

15575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: (اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33) قَالَ: صِدْقًا وَوَفَاءً

* * ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو"

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اس سے مراد سچائی (اور مقررہ ادائیگی کی صلاحیت) ہے۔

بَابٌ: وَجُوبُ الْكِتَابِ وَالْمُكَاتَبُ يَسْأَلُ النَّاسَ

باب: کتابت کی رقم کی ادائیگی کا لازم ہونا' اور مکاتب کا لوگوں سے مدد مانگنا

15576 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَاْثِرُهُ عَنْ اَحَدٍ؟ قَالَ: لَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مجھے مکاتب غلام کے بارے میں یہ علم ہو کہ اس کے پاس مال ہے' تو کیا مجھ پر یہ بات لازم ہوگی کہ میں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کروں انہوں نے جواب دیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واجب ہوگا۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ یہ بات کسی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا جی نہیں۔

15577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلَ سِيرِينُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْكِتَابَةَ، فَاَبَى اَنَسٌ فَرَفَعَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الدِّرَّةَ، وَتَلَا: (فَكَاتِبُوهُمْ) (النور: 33) "، فَكَاتَبَهُ اَنَسٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کتابت کا معاہدہ کرنے کی درخواست کی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کر دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف درہ بلند کیا اور یہ آیت تلاوت کی:

"تم ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لو"۔

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیا۔

15578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ، اَنَّ مُوسَى بْنَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ سِيرِينَ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْكِتَابَ، وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ، فَاَبَى، فَانْطَلَقَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاسْتَادَاهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ لِاَنَسٍ: كَاتِبْهُ، فَاَبَى، فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: كَاتِبْهُ، فَقَالَ اَنَسٌ: لَا اُكَاتِبُهُ، فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ، وَتَلَا: (فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33)، فَكَاتَبَهُ اَنَسٌ

❀❀ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے موسیٰ بن انس کا یہ بیان نقل کیا ہے سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کتابت کا معاملہ کرنے کی درخواست کی ان صاحب کے پاس مال زیادہ تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہ مانی تو سیرین' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور ان سے مدد مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اس سے کتابت کا معاہدہ کر لو' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنا درہ مارا اور بولے تم اس کے ساتھ

کتابت کا معاہدہ کرو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ نہیں کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر انہیں درہ مارا اور یہ آیت تلاوت کی:

"تم ان لوگوں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلو اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو"

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سیرین کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیا۔

15579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِنْ شَاءَ كَاتَبَ عَبْدَهُ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُكَاتِبْهُ

✷✷ ثوری نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے اگر آدمی چاہے تو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ معاہدہ نہ کرے۔

15580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ كُنْتُ أَرَى أَنْ لَا يُعْطِيَنِي إِلَّا مِنْ مَسْأَلَةِ النَّاسِ أَعَلَيَّ جُنَاحٌ أَلَّا أُكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا أُحِبُّ ذٰلِكَ، وَمَا أَرَى عَلَيْكَ مِنْ شَيْءٍ أَلَّا تُكَاتِبَهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا أُبَالِي أَنْ يُعْطِيَنِي مِنْهَا يَقُولُ: إِنْ تُكَاتِبْهُ وَأَنْتَ لَا تَدْرِي أَنْ يُعْطِيَكَ إِلَّا مِنْ مَسْأَلَةِ النَّاسِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَقُولُ أَنَا: الشَّاةُ الَّتِي تُصُدِّقَ بِهَا عَلٰى بَرِيرَةَ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ غلام مجھے ادائیگی صرف اس صورت میں کرے گا جب وہ لوگوں سے مانگے گا تو اگر میں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ نہیں کرتا تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر تم اس صورت میں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ نہیں کرتے تو تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ اس طرح سے مجھے ادائیگی کرے گا وہ یہ فرماتے ہیں اگر تم اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیتے ہو اور تمہیں یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ تمہیں صرف اس صورت میں ادائیگی کرسکے گا جب وہ لوگوں سے مانگے گا (تو بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے)۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں میں یہ کہتا ہوں سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو جو بکری صدقے کے طور پر دی گئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھالیا تھا۔

15581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَإِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، أَوْ أَحَدِهِمَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي ثَرْوَانَ الْحَارِثِيُّ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، أَنَّهُ أَتَى عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُكَاتِبَ قَالَ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَجَمَعَهُمْ عَلِيٌّ، فَقَالَ: أَعِينُوا أَخَاكُمْ، فَجَمَعُوا لَهُ، فَبَقِيَ لَهُ بَقِيَّةٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ،

فَاَتٰى بِهٖ عَلِيًّا، فَسَاَلَهُ عَنِ الْفَضْلَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اجْعَلْهَا فِي الْمُكَاتِبِينَ

✵✵ جعفر بن ابوثروان حارثی نے ابوتیاح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوران سے کہا: میں کتابت کا معاہدہ کرنا چاہتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا تمہارے پاس کچھ ہے انہوں نے جواب دیا جی نہیں راوی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو لوگوں نے ان کے لئے رقم جمع کی تو ان کی کتابت کی ادائیگی کے بعد کچھ رقم باقی بچ گئی وہ اس رقم کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران سے مزید مدد مانگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے مکاتب غلاموں میں صرف کردو۔

15582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ قَالَ: كَانَ مُكَاتَبٌ يُجَالِسُ الْحَسَنَ فَسَاَلَهُ اَنْ يَسْتَعِينَ لَهُ، فَكَلَّمَ الْحَسَنُ جُلَسَاءَهُ، فَقَالَ: اَعِينُوْا اَخَاكُمْ، فَاَعَانُوهُ، فَقَضٰى كِتَابَتَهُ، وَفَضَلَتْ لَهُ فَضْلَةٌ، فَسَاَلَ الْحَسَنَ عَنْهَا، فَقَالَ: اَتَحْتَاجُ اَنْتَ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَ لَهُ اَنْ يَسْتَنْفِقَهَا

✵✵ معمر نے یہ بات بیان کی ہے ایک شخص نے مجھے بتایا ایک مکاتب غلام' حسن بصری کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا' اس نے حسن بصری سے کہا: کہ وہ ان کی مدد کریں حسن بصری نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں سے اس بارے میں بات چیت کی اور فرمایا: تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو' لوگوں نے اس کی مدد کی' تو اس کی کتابت کی رقم پوری ہوگئی اور پھر کچھ رقم بچ گئی' اس نے اس رقم کے بارے میں حسن بصری سے دریافت کیا' حسن بصری نے پوچھا: کیا تم اس رقم کے محتاج ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں تو حسن بصری نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اسے اپنی ذات پر خرچ میں استعمال کرے۔

15583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ اَبِيْ لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ: اَتٰى سَلْمَانَ غُلَامٌ لَهُ، فَقَالَ: كَاتِبْنِي، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَسْاَلُ النَّاسَ قَالَ: اَتُرِيدُ اَنْ تُطْعِمَنِيْ غُسَالَةَ اَيْدِي النَّاسِ، فَكَرِهَ اَنْ يُكَاتِبَهُ

✵✵ ابوجعفر فراء نے ابولیلیٰ کندی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا غلام اُن کے پاس آیا اور بولا آپ میرے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیں' تو انہوں نے دریافت کیا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں البتہ میں لوگوں سے مانگ لوں گا' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم لوگوں کے ہاتھوں کا دھوون مجھے کھلاؤ؟ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند قرار دیا کہ وہ اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کریں۔

15584 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُحَرَّرِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ مُكَاتَبًا لِابْنِ عُمَرَ جَاءَهُ بِنَجْمٍ حَلَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ بِهٰذَا؟ قَالَ: سَاَلْتُ النَّاسَ، فَقَالَ: اَتَيْتَنِيْ بِاَوْسَاخِ النَّاسِ تُطْعِمُنِيهِ؟ قَالَ: فَرَدَّهُ ابْنُ عُمَرَ عَلَيْهِ، وَاَعْتَقَهُ

✵✵ عبداللہ بن محرر نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا مکاتب غلام ان کے پاس ایک قسط لے کر آیا جس کی ادائیگی اس کے ذمہ تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا تم یہ کہاں سے لے کر آئے ہو؟ اس نے

کہا: میں نے لوگوں سے یہ مانگ کر اکٹھی کی ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میرے پاس لوگوں کا میل لے کر آئے ہو؟ تا کہ تم مجھے کھلاؤ؟ راوی کہتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ رقم اسے واپس کر دی اور اسے آزاد کر دیا۔

15585 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُكَاتِبَ عَبْدَهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ حِرْفَةٌ قَالَ: يَقُولُ: تُطْعِمُنِيْ مِنْ اَوْسَاخِ النَّاسِ؟

✲✲ عبدالکریم جزری نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی ایسے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کریں، جسے کوئی پیشہ نہ آتا ہو، وہ یہ فرماتے تھے کہ تم مجھے لوگوں کا میل کھلانا چاہتے ہو۔

15586 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، اَنَّهُمْ وَجَدُوا فِيْ خِزَانَةِ حِمْصٍ كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ عَامِلًا لَهُ، فَاِذَا فِيْهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ مِنْ قِبَلَكَ اَنْ يُفَادُوا اَرِقَّائِهِمْ عَلٰى مَسْاَلَةِ النَّاسِ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے حمص کے خزانے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب پایا جو ان کے گورنر عمیر بن سعد انصاری کے نام تھا اس خط میں یہ تحریر تھا

''امابعد: تمہاری طرف سے جو لوگ، لوگوں سے مانگ کر اپنے غلاموں کا فدیہ دے دیں (تو اسے قبول کر لینا)''۔

15587 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ لَيْسَتْ لَهُ حِرْفَةٌ وَلَا وَجْهٌ فِيْ شَيْءٍ اَنْ يُكَاتِبَهُ الرَّجُلُ، لَا يُكَاتِبُهُ اِلَّا لِيَسْاَلَ النَّاسَ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں قتادہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جب کسی غلام کو کوئی پیشہ نہ آتا ہو اور اس کی کمائی کی کوئی اور صورت نہ ہو تو آدمی اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرے یعنی صورت یہ ہو کہ جب آدمی اس سے کتابت کا معاہدہ کرے تو وہ صرف لوگوں سے مانگ کر ہی ادائیگی کر سکے۔

15588 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يَشْتَرِي الْاَمَةَ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ، اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُكَاتِبُهَا فَيَتْرُكُهَا فَتَسْاَلُ النَّاسَ فَكَانَ قَتَادَةُ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ "

✲✲ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے دس دینار یا اس کے آس پاس رقم کے عوض میں ایک کنیز خریدی اور پھر اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر کے اسے چھوڑ دیا تا کہ وہ لوگوں سے مانگتی پھرے (معمر بیان کرتے ہیں) قتادہ اس چیز سے منع کیا کرتے تھے۔

بَابٌ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ آتَاكُمْ) (النور: 33)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ''اور تم انہیں اللہ کے مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہے''

15589 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَبِیْبٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ آتَاکُمْ) (النور: 33) قَالَ: رُبُعُ الْکِتَابَةِ، قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ: وَاَخْبَرَنِیْ غَیْرُ وَاحِدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّهُ کَانَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ لَا یَذْکُرُ فِیْهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ عطاء بن سائب نے عبداللہ بن حبیب کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم ان لوگوں کو' اللہ تعالیٰ کے مال میں سے دو' جو اس نے تمہیں دیا ہے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد کتابت کا چوتھائی حصہ ہے۔

ابن جریج نے ایک اور سند کے ساتھ عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ بات نقل کی کہ انہوں نے یہ حدیث ذکر کی لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

15590 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، اَنَّ عَلِیًّا قَالَ: فِیْ قَوْلِهٖ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ آتَاکُمْ) (النور: 33) قَالَ: یَتْرُکُ لِلْمُکَاتَبِ رُبُعَ کِتَابَتِهٖ

٭٭ معمر نے عطاء بن سائب کے حوالے سے ابوعبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم ان لوگوں کو' اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہے''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' آدمی مکاتب غلام کی کتابت کے معاوضے کے چوتھائی حصے کو چھوڑ دے گا۔

15591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیُّ، وَشَهِدْتُهٗ کَاتَبَ عَبْدًا لَهٗ عَلٰی اَرْبَعَةِ آلَافٍ، فَحَطَّ عَنْهُ اَلْفًا فِیْ آخِرِ نُجُوْمِهٖ، ثُمَّ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ آتَاکُمْ) (النور: 33) قَالَ: اَلرُّبُعُ مِمَّا تُکَاتِبُوْنَهُمْ عَلَیْهِ

٭٭ عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ہمیں یہ بات بتائی کہ میں اس وقت وہاں موجود تھا جب انہوں نے چار ہزار کے عوض میں اپنے ایک غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا اور اس کی آخری قسطوں میں سے ایک ہزار اسے معاف کر دیے اور پھر یہ بات بیان کی میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ تم نے جتنی رقم کے عوض میں ان غلاموں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہے اس کا ایک چوتھائی حصہ (انہیں معاف کر دو)۔

15592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ فَضَالَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ كَاتَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: فَاسْتَقْرَضْتُ مِنْ حَفْصَةَ مِائَتَيْنِ فِيْ عَطَائِهِ، فَاَعَانَتْنِيْ بِهِمَا قَالَ: فَذَكَرْتُ لَهَا قَالَ: قُلْتُ: اَلَسْتِ اِنَّمَا تُعِينِيْنِيْ بِهِمَا؟ اَفَلَا تَجْعَلُهُمَا عَلَيَّ؟ قَالَتْ: اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اُدْرِكَ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعِكْرِمَةَ فَقَالَ: " ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ آتَاكُمْ) (النور: 33) "

** فضالہ بن ابوامیہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جن کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا ان کے والد بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے دوسو (درہم یا دینار) قرض مانگے تاکہ اپنی ادائیگی کروں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے میری مدد کردی راوی کہتے ہیں میں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی میں نے کہا: کیا آپ نے ان کے ذریعے میری مدد نہیں کی تھی کیا آپ نے ان کی ادائیگی میرے ذمہ نہیں کی تھی؟ تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں وہاں تک پہنچ سکوں گی (یا مجھے یہ نہیں ملیں گے)

عبدالملک بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ' عکرمہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہ مراد ہے

''اور تم انہیں اللہ تعالیٰ کے مال میں سے دو جو مال اس نے تمہیں عطا کیا ہے''۔

15593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " هٰذَا شَيْءٌ حُثَّ النَّاسُ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِهِ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ آتَاكُمْ) (النور: 33) فِي الْمَوْلٰى وَغَيْرِهِ "

** ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ وہ چیز ہے جس میں لوگوں کو اس بارے میں ترغیب دی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے''

یہ حکم غلام یا اس کے علاوہ' دونوں (قسم کے افراد) کے بارے میں ہے۔

15594 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: تَتْرُكُ لَهُ طَائِفَةً مِنْ كِتَابَتِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: هُوَ الْعَشِيرُ يُتْرَكُ لَهُ مِنْ كِتَابَتِهِ

** معمر نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے تم اس کے لئے اس کی کتابت (کے معاوضے میں) سے کچھ حصہ چھوڑ دو۔

معمر بیان کرتے ہیں قتادہ فرماتے ہیں یہ دسواں حصہ ہوگا جو اس کی کتابت کے معاوضے میں سے چھوڑ دیا جائے گا۔

15595 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا كَاتَبَ عَبْدًا كَرِهَ اَنْ يَضَعَ عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ نُجُومِهِ اِلَّا فِيْ آخِرِهِ مَخَافَةَ اَنْ يَعْجَزَ

٭٭ ثوری نے سالم افطس کے حوالے سے‘ سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتے تھے‘ تو وہ اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے کہ اس کی ابتدائی قسطوں میں سے کوئی معاف کردیں‘ اس اندیشے کے تحت‘ کہ وہ کہیں بعد میں ادائیگی سے عاجز نہ ہوجائے البتہ آخری قسطوں کو معاف کردیا کرتے تھے۔

بَابٌ: الشَّرْطُ عَلَى الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب پر شرط عائد کرنا

15596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: يُقَالُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ فِيمَا وَافَقَ الْحَقِّ قَالَ: وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ كُوتِبَ وَشَرَطَ عَلَيْهِ اَهْلُهُ اَنَّ لَنَا سَهْمًا فِي مِيرَاثِكَ قَالَ: لَا، شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهِمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ مسلمان اپنی طے کردہ شرائط کے پابند ہوں گے جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا جاتا ہے اور اس کے مالکان اس پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ تمہاری وراثت میں ہمارا حصہ بھی ہوگا تو عطاء نے کہا: یہ درست نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط پہلے ہے۔

15597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: ذَكَرَ لِي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي هٰذَا اِلٰى عَدِيّ: اَنْ لَا تُجِزْ شَرْطَ اَهْلِهِ، حَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں اہل عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس بارے میں عدی کو خط لکھا تھا کہ تم اس غلام کے مالکان کی اس شرط کو برقرار نہ رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ حق رکھتا ہے (کہ اسے پورا کیا جائے)۔

15598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنْ شَرَطُوا عَلَى الْمُكَاتَبِ اَنَّ لَنَا سَهْمًا فِي مِيرَاثِكَ فَشَرْطُهُمْ بَاطِلٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں اگر لوگوں نے (یعنی مالکان نے) مکاتب غلام پر یہ شرط عائد کی ہو کہ تمہاری وراثت میں ہمارا بھی حصہ ہوگا تو ان کی یہ شرط کالعدم شمار ہوگی اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔

15599 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ الَّذِي كَاتَبَ: كَاتَبْتُ عَبْدِي هٰذَا وَاشْتَرَطْتُ وَلَاءَهُ وَدَارَهُ وَمِيرَاثَهُ وَعَقِبَهُ قَالَ: فَاَبْطَلَ شُرَيْحٌ ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَمَا يَنْفَعُنِي شَرْطِي مُنْذُ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَقَالَ شُرَيْحٌ: شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ قَبْلَ شَرْطِكَ، شَرَطَهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا گیا جس شخص نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا (یعنی غلام کے آقا نے) یہ کہا میں نے اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہے اور یہ شرط رکھی ہے کہ اس کی ولاء اس کا گھر اس کی وراثت اور یہ جو کچھ چھوڑے گا وہ مجھے ملے گا راوی کہتے ہیں قاضی نے اس شرط کو کالعدم قرار دیا اس شخص نے کہا: تمیں سال سے میری شرط نے مجھے کوئی فائدہ نہیں دیا تو قاضی شریح نے کہا: اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط' تمہاری شرط سے پہلے ہے اور وہ زیادہ حق رکھتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ شرط اپنے نبی' حضرت محمد ﷺ کی زبانی پچاس سال پہلے مقرر کی تھی۔

15600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ صُبَيْحٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَكَانَ اشْتُرِطَ عَلَيَّ اَنْ لَا اَخْرُجَ وَكُنْتُ مُكَاتَبًا، فَقَالَ سَعِيدٌ: جَعَلُوا الْاَرْضَ عَلَيْكَ حِصَصًا، اخْرُجْ

٭٭ امام عبدالرزاق نے صبیح کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے سعید بن جبیر سے یہ سوال کیا مجھ پر یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ میں باہر نہیں نکلوں گا اور میں ایک مکاتب غلام تھا' تو سعید نے کہا: انہوں نے تم پر زمین کے حصے مقرر کر دیے ہیں' تم نکل سکتے ہو (یعنی کسی اور شہر جا سکتے ہو)۔

15601 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنْ شُرِطَ عَلَى الْمُكَاتَبِ اَنْ لَا يَخْرُجَ خَرَجَ اِنْ شَاءَ، وَاِنْ شُرِطَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَتَزَوَّجَ لَمْ يَتَزَوَّجْ اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَهُ مَوْلَاهُ

٭٭ ثوری نے اسماعیل کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے اگر مکاتب غلام پر یہ شرط عائد کی جائے کہ وہ (اپنے شہر سے) باہر نہیں نکلے گا اگر وہ چاہے تو باہر جا سکتا ہے اور اگر اس پر یہ شرط عائد کی گئی ہو کہ وہ شادی نہیں کرے گا تو وہ اس وقت تک شادی نہیں کر سکتا جب تک اس کا آقا اسے اجازت نہیں دیتا۔

15602 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ شَرَطُوا عَلَيْهِ اَنَّ دَارَكَ دَارُنَا قَالَ: لَا يَجُوزُ، قُلْتُ: فَشَرَطُوا اَنَّكَ تَخْدِمُنَا بَعْدَمَا تُعْتَقُ شَهْرًا قَالَ: يَجُوزُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فَمَا اَرَى كُلَّ شَيْءٍ اشْتَرَطُوا فِيْ كِتَابَتِهِ اِلَّا جَائِزًا عَلَيْهِ اِذَا اُعْتِقَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر وہ لوگ اس غلام پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ تمہارا گھر' ہمارا گھر ہوگا تو عطاء نے کہا یہ درست نہیں ہے میں نے کہا: اگر وہ یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ تم آزاد ہونے کے بعد بھی ایک مہینہ ہماری خدمت کرتے رہو گے تو انہوں نے جواب دیا یہ درست ہے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں ان لوگوں نے کتابت کے دوران جو بھی شرط اس پر عائد کی ہوگی اس کی پابندی آزاد ہونے کے بعد لازم ہوگی۔

15603 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنِ اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَخْرُجَ، خَرَجَ اِنْ شَاءَ وَقَالَ سُفْيَانُ: لَا يَتَزَوَّجُ اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهُ

٭٭ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے اگر وہ مالکان اس پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ وہ (شہر سے) باہر نہیں جائے گا' اگر وہ چاہے تو جا سکتا ہے' سفیان بیان کرتے ہیں: البتہ وہ آقا کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتا۔

15604 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَكُلُّ شَيْءٍ شُرِطَ عَلَى الْمُكَاتَبِ لِاَهْلِهِ بَعْدَ اَنْ يُعْتَقَ بَاطِلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا ہر وہ شرط جو مکاتب غلام پر اس کے مالکان کی طرف سے اس کے آزاد ہو جانے کے بعد عائد کی گئی ہو' وہ کالعدم شمار ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

15605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمُكَاتَبَةٌ شَرَطَ عَلَيْهَا اَهْلُهَا اَنَّكِ مَا وَلَدَتِ مِنْ وَلَدٍ فِي كِتَابَتِكِ فَاِنَّهُمْ عَبِيدٌ قَالَ: "يَجُوزُ اِنْ شَرَطَتْهُ عاوِدَتْهُ فِيهَا، وَفِي رَجُلٍ يُكَاتِبُ وَيَشْرُطُ عَلَيْهِ سَيِّدُهُ اَنَّكَ مَا وَلَدَتَ فَهُمْ عَبِيدٌ لِي قَالَ: فَهُمْ لِسَيِّدِهِ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا مکاتبہ کنیز ہے' اس کے مالکان اس پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ تمہارے کتابت کے معاہدے کے دوران جو بچہ پیدا ہوگا وہ غلام شمار ہوگا تو عطاء نے فرمایا: یہ درست ہے کہ اگر وہ ان کے ساتھ یہ شرط طے کر لیتی ہے تو اس بارے میں پابندی کرے اور ایسا شخص جو کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور اس کا آقا اس پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ تمہارے جتنے بچے پیدا ہوئے وہ ہمارے غلام ہوں گے تو عطاء نے فرمایا: وہ اس کے آقا کے غلام شمار ہوں گے۔

15606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنْ شَرَطُوا اَنَّ مَا وَلَدَتَ مِنْ وَلَدٍ مِّنْ عَبِيدٍ، فَهُمْ عَبِيدٌ

٭٭ ثوری فرماتے ہیں اگر وہ مالکان یہ شرط عائد کریں کہ تمہارے ہاں جو بچے پیدا ہوں گے وہ غلام شمار ہوں گے تو وہ غلام ہی شمار ہوں گے۔

15607 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَقُوْلُ اَنَا: ذٰلِكَ الشَّرْطُ جَائِزٌ، اَلَا تَرٰى اَنَّ الْمُكَاتَبَ يَشْتَرِطُ اَنَّ وَلَائِيْ اِلٰى مَنْ شِئْتُ فَيَجُوْزُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں کہتا ہوں یہ شرط جائز ہے کیا آپ نے یہ ملاحظہ نہیں کیا کہ اگر مکاتب یہ شرط عائد کرے کہ میری ولاء جسے میں چاہوں گا' اسے دے دوں گا تو یہ درست ہوگا۔

15608 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا شَرَطَ السَّيِّدُ عَلٰى مُكَاتَبِهِ هَدِيَّةً كَبْشًا فِيْ كُلِّ سَنَةٍ فَهُوَ جَائِزٌ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب آقا مکاتب غلام پر یہ شرط عائد کرے کہ اس نے ہر سال تحفے کے طور پر ایک دنبہ اسے دینا ہے تو یہ درست ہوگا۔

15609 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى

شُرُوطِهِمْ فِيمَا وَافَقَ الْحَقَّ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک خط میں یہ لکھا تھا کہ مسلمان اپنی طے شدہ شرط کے پابند ہوں گے جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

15610 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، اَنَّ عَدِیَّ بْنَ اَرْطَاةَ سَاَلَهُ وَالْحَسَنَ، عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ وَشَرَطَ عَلَيْهِ اَنَّ لِیْ سَهْمًا فِیْ مَالِكَ اِذَا مُتَّ قَالَ: فَقُلْتُ: فَهُوَ جَائِزٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ: لَيْسَ بِشَیْءٍ قَالَ: فَكَتَبَ فِيهَا عَدِیٌّ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَكَتَبَ بِمِثْلِ قَوْلِ الْحَسَنِ: اِنَّهُ لَيْسَ بِشَیْءٍ، قَالَ: اَقْرَاَنِیْ اِيَاسُ الْكِتَابَ حِينَ جَاءَهُ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ایاس بن معاویہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے عدی بن ارطاۃ نے ان سے اور حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے تو تمہارے مال میں سے ایک حصہ میرا بھی ہوگا تو ایاس بن معاویہ کہتے ہیں میں نے کہا: یہ درست ہے جبکہ حسن بصری نے کہا اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں عدی بن ارطاۃ نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو انہوں نے حسن بصری کے قول کی مانند جواب لکھا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے راوی کہتے ہیں ایاس نے مجھے وہ خط پڑھوایا تھا جب وہ ان کے پاس آیا تھا۔

15611 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰی شُرَيْحٍ، فَقَالَتْ: اَعْتَقْتُ غُلَامِی عَلٰی اَنَّهُ يُؤَدِّی اِلَیَّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ كُلَّ شَهْرٍ مَا عِشْتُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: جَازَتْ عَتَاقَتُكِ، وَبَطَلَ شَرْطُكِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ

٭٭ ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک خاتون قاضی شریح کے پاس آئی اور بولی میں نے اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کیا کہ جب تک میں زندہ رہی وہ ہر مہینے مجھے دس درہم دیتا رہے گا تو قاضی شریح نے کہا: تم نے جو غلام آزاد کیا ہے وہ درست ہے اور جو تم نے شرط عائد کی ہے وہ کالعدم شمار ہوگی۔

ابن جریج نے یہ بات ابن سیرین کے حوالے سے نقل کی ہے۔

15612 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَعْتَقَ كُلَّ مُصَلِّی مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ، فَبَتَّ عَلَيْهِمْ وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَخْدُمُوْنَ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِی ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمِثْلِ مَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهٖ قَالَ: فَابْتَاعَ الْخِيَارَ خِدْمَتَهُ تِلْكَ الثَّلَاثَ سَنَوَاتٍ مِّنْ عُثْمَانَ بِاَبِیْ فَرْوَةَ، وَخَلّٰی عُثْمَانُ سَبِيلَ الْخِيَارِ، فَانْطَلَقَ وَقَبَضَ عُثْمَانُ اَبَا فَرْوَةَ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرب

قیدیوں سے تعلق رکھنے والے ہر نمازی کو آزاد قرار دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آزاد کر کے ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ تم لوگ میرے بعد آنے والے خلیفہ کی تین سال تک خدمت کرتے رہو گے اور ان پر یہ شرط بھی عائد کی تھی کہ وہ خلیفہ بھی تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو میں تمہارے ساتھ کرتا رہا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں تو خیار نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ابوفروہ کے عوض میں تین سال کی اس خدمت کا حق خرید لیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خیار کو چھوڑ دیا تھا وہ چلے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابوفروہ کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔

15613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ كَانَ فِي وَصِيَّةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنْ يُعْتَقَ كُلُّ عَرَبِيٍّ فِي مَالِ اللّٰهِ وَلِلْاَمِيرِ مِنْ بَعْدِهِ عَلَيْهِمْ ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ يَلُونَهُمْ نَحْوَ مَا كَانَ يَلِيهِمْ عُمَرُ قَالَ نَافِعٌ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ: بَلْ اَعْتَقَ كُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ رَقِيقِ الْمَالِ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وصیت میں یہ بات شامل تھی کہ اللہ کے مال میں سے ہر عرب کو آزاد کر دیا جائے جو ان کے بعد آنے والے امیر کی تین سال تک خدمت کرے گا اور وہ ان کی اسی طرح دیکھ بھال کریں گے جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی دیکھ بھال کرتے رہے ہیں۔

نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے مال میں سے ہر مسلمان کو آزاد کر دیا تھا۔

15614 - اقوالِ تابعین: وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِغُلَامِهِ: اِذَا اَدَّيْتَ اِلَيَّ مِائَةَ دِينَارٍ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ: فَاِذَا اَدَّى فَهُوَ حُرٌّ، وَيَاْخُذُ سَيِّدُهُ بَقِيَّةَ مَالِهِ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے جب تم مجھے ایک سو دینار ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو گے تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: جب وہ ادا کر دے گا تو وہ آزاد شمار ہو گا اور اس کا آقا اس کا بقیہ مال وصول کر لے گا۔

15615 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنَّكَ تَخْدُمُنِي سَنَتَيْنِ، فَرَعَى لَهُ بَعْضَ سَنَةٍ، ثُمَّ قَدِمَ لَهُ بِخَيْلِهِ، اِمَّا فِي حَجٍّ وَاِمَّا فِي عُمْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: قَدْ تَرَكْتُ لَكَ الَّذِي اشْتَرَطْتُ عَلَيْكَ، وَاَنْتَ حُرٌّ لَيْسَ عَلَيْكَ عَمَلٌ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا اور اس پر یہ شرط عائد کی کہ تم دو سال میری خدمت کرتے رہو گے تو وہ ایک سال کا کچھ حصہ تو ان کی دیکھ بھال کرتا رہا' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر پر روانہ ہو گئے جو حج کے لئے تھا یا عمرہ کے لئے تھا تو حضرت عبداللہ نے اس سے کہا: میں نے تم پر جو شرط عائد کی تھی وہ چھوڑتا ہوں' تم آزاد ہو تم پر کسی عمل کی پابندی نہیں ہے۔

15616 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَاَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ عَلِيًّا تَصَدَّقَ بِبَعْضِ اَرْضِهِ جَعَلَهَا صَدَقَةً بَعْدَ مَوْتِهِ، وَاَعْتَقَ رَقِيقًا مِنْ

رَقِيقِهِ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَقُوْلُونَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ خَمْسَ سِنِيْنَ

٭٭ ایوب نے عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کچھ زمین صدقہ کردی انہوں نے اپنے مرنے کے بعد اسے صدقہ قرار دیا تھا' انہوں نے اپنے غلاموں میں سے بھی ایک غلام کو آزاد کیا' اوران پر یہ شرط عائد کی کہ تم لوگ اس مال میں پانچ سال کرتے رہو گے۔

15617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ مَنْ مَضٰى يَشْتَرِطُونَ عَلٰى مُكَاتِبِيهِمْ اَنَّ لَنَا خُلْعَكَ يَوْمَ تُعْتَقُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: كُلُّ شَرْطٍ عِنْدَ الْمُكَاتَبَةِ فَجَائِزٌ

٭٭ ابن جریج نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے پہلے یہ ہوتا تھا کہ لوگ اپنے غلاموں پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ جس دن تم آزاد ہو جاؤ گے تمہاری علیحدگی ہماری ہوگی ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں مکاتبت کے وقت جو بھی شرط عائد کی جائے وہ درست ہوگی۔

15618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَهُ شَرْطُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ كِتَابَتَهُ، فَاِذَا قَضٰى كِتَابَتَهُ فَلَا شَرْطَ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں آدمی کو اس کی شرط کا حق حاصل ہوگا جب تک مکاتب کتابت کی رقم ادا نہیں کرتا' جب وہ کتابت کی رقم ادا کردے' تو اب اس پر کسی چیز کی پابندی نہیں ہوگی۔

15619 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَعْتَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ رَقِيقِ الْمَالِ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَخْدُمُوْنَ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي ثَلَاثَ سِنِيْنَ، وَاَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمِثْلِ مَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ، فَابْتَاعَ الْخِيَارَ خِدْمَتَهُ مِنْهُ - اَیْ عُثْمَانَ - الثَّلَاثَ سِنِيْنَ بِغُلَامِهِ اَبِيْ فَرْوَةَ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سرکاری غلاموں میں سے' ہر مسلمان کو آزاد کردیا تھا اور شرط یہ عائد کی تھی کہ تم میرے بعد آنے والے خلیفہ کے لئے تین سال کام کرتے رہو گے' اور وہ تمہارے ساتھ وہی رویہ رکھے گا' جو میں تمہارے ساتھ رکھتا رہا ہوں' تو ان میں سے خیار نامی صاحب نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے تین سال کی خدمت کو اپنے غلام ابوفروہ کے عوض میں خرید لیا تھا۔

15620 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: "اِذَا قَالَ: اَنْتَ حُرٌّ فَاَنْتَ الْعِتْقُ، فَكُلُّ شَرْطٍ بَعْدَهُ فَهُوَ بَاطِلٌ"

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سعید بن مسیب فرماتے ہیں جب آدمی یہ کہے کہ تم آزاد ہو' تو تم آزاد رہوں گے' اس کے بعد ہر شرط کالعدم شمار ہوگی۔

15621 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ: اَنْتَ حُرٌّ عَلٰى اَنْ تَخْدُمَنِيْ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَلَهُ شَرْطُهُ"،

٭٭ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہے: کہ تم اس شرط پر آزاد ہو گے' تم اس کے بعد دس سال میری خدمت کرتے رہو گے' تو اس آدمی کو اس کی شرط کا حق حاصل ہوگا۔

15622 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ، وَالْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالُوا: مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری عکرمہ اور حکم بن عتیبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اسی طرح ایک شخص نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے: یہ تمام حضرات اس کے مطابق فرماتے ہیں۔

15623 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا حَنِيفَةَ: هَلْ يَكْتُبُ فِيْ كِتَابَةِ الْمُكَاتَبِ اَنَّكَ لَا تَخْرُجُ اِلَّا بِاِذْنِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّهُ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَمْنَعَهُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الطَّلَبِ، قُلْتُ: فَهَلْ يَكْتُبُ اَنَّكَ لَا تَتَزَوَّجُ اِلَّا بِاِذْنِي؟ قَالَ: اِنْ كَتَبَهُ فَحَسَنٌ، وَاِنْ لَمْ يَكْتُبْهُ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَ اِلَّا بِاِذْنِهِ، قُلْتُ: فَهَلْ يَنُولُ عِنْدَكُمْ وَاِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَقْبَلِيهِ اِذَا جَاءَتْ غَيْرَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے سوال کیا: کیا آدمی مکاتب کے ساتھ کتابت کے معاہدے میں یہ نوٹ کرے گا؟ کہ تم میری اجازت کے بغیر (شہر سے) باہر نہیں جاسکتے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: وہ کیوں؟ انہوں نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس مکاتب کو اللہ کے فضل سے نہیں روک سکتا اور آمدن کے حصول کے لیے نکلا جاتا ہے' میں نے کہا: وہ یہ نوٹ کرسکتا ہے' کہ تم میری اجازت کے بغیر شادی نہیں کرو گے' تو امام صاحب نے فرمایا: اگر وہ یہ نوٹ کر لیتا ہے' تو ٹھیک ہے اور اگر وہ یہ نوٹ نہیں کرتا' تو بھی غلام کو یہ حق حاصل نہیں ہے' کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے' میں نے کہا: کیا آپ کے نزدیک وہ حاصل کرے گا' اگر اس کا مالک اس پر شرط عائد نہیں کرتا' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے کہا: کیا وہ اس کو قبول کرے گی جب وہ آپ کے علاوہ کسی اور کے پاس جائے گی' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابٌ: كِتْمَانُ الْمُكَاتَبِ مَالِهِ وَوَلَدِهِ

باب: مکاتب غلام کا اپنے مال یا اولاد کو چھپانا

15624 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَاتَبَ عَبْدَهُ، اَوْ قَاطَعَهُ وَكَتَمَهُ مَالًا رَقِيقًا، اَوْ عَيْنًا، اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ: هُوَ لِلْعَبْدِ، قَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا ایک شخص اپنے غلام سے کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس کے ساتھ طے کر لیتا ہے پھر وہ غلام اس سے کچھ مال کو' جو غلاموں کی شکل میں ہو' یا کسی اور شکل میں ہو' یا اس کے علاوہ کچھ

اور ہوا سے چھپالیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ غلام کا شمار ہوگا

عمرو بن دینار اور موسیٰ نے یہی بات بیان کی ہے۔

15625 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَإِنْ كَانَ سَيِّدُهُ سَأَلَهُ مَالَهُ فَكَتَمَهُ قَالَ: هُوَ لِسَيِّدِهِ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَلِمَ تَخْتَلِفَانِ؟ قَالَ: إِنَّهُ مِنْ أَجَلِ لَيْسَ فِيْ وَلَدِهِ مِثْلُ مَالِهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اس غلام کا آقا اس سے اس کے غلام کے بارے میں دریافت کرتا ہے اور وہ غلام اس مال کو چھپالیتا ہے تو عطاء نے کہا: وہ اس کے آقا کا شمار ہوگا۔

عمرو بن دینار اور سلیمان بن موسیٰ نے یہی بات بیان کی ہے۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ ایک دوسرے سے اختلاف کیوں کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی اولاد میں اس کے مال کی مانند نہیں ہے (یعنی دونوں کے حکم میں فرق ہے)

15626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ سَيِّدُهُ قَدْ عَلِمَ بِوَلَدِ الْعَبْدِ فَلَمْ يَذْكُرْهُ السَّيِّدُ، وَلَا الْعَبْدُ عِنْدَ الْمُكَاتَبَةِ قَالَ: فَلَيْسَ فِي كِتَابَتِهِ، هُوَ مَالُ سَيِّدِهِمَا وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ السَّيِّدُ، وَأُمُّ الْوَلَدِ فِي كِتَابَتِهِ قَالَ: هُمْ عُبَيْدٌ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر غلام کے آقا کو غلام کی اولاد کے بارے میں پتہ ہو لیکن آقا اس کا ذکر نہ کرے اور غلام بھی کتابت کے وقت اس کا ذکر نہ کرے تو عطاء نے فرمایا: یہ کتابت کے معاہدے میں شامل نہیں ہوگی کیونکہ ان دونوں کے آقا کا مال ہے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے لیکن اگر آقا کو اس کی اولاد کے بارے میں علم نہیں ہوتا تو ام ولد کتابت کے معاہدے میں شمار ہوگی عطاء کہتے ہیں وہ سب لوگ غلام شمار ہوں گے۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے عمرو بن دینار اور سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

15627 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدًا لَهُ وَلَهُ وَلَدٌ مِنْ أَمَتِهِ وَلَمْ يَعْلَمِ السَّيِّدُ، وَأُمُّ الْوَلَدِ فِي كِتَابَتِهِ قَالَ: إِنَّمَا كَاتَبَ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَوَلَدُهُ مِنْ مَالِهِ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس غلام کی اپنی کنیز سے اولاد ہوتی ہے جس کے بارے میں آقا کو پتہ نہیں ہوتا اور وہ ام ولد بھی کتابت کے معاہدے میں شامل ہوتی ہے تو حسن بصری فرماتے ہیں: اس غلام نے اپنے اہل خانہ اور اپنے مال سمیت کتابت

کا معاہدہ کیا ہے اس لئے اس کی اولاد اس کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

15628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ وَلَهُ سَرِّيَّةٌ وَوَلَدٌ، وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِمْ مَوْلَاهُ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: سَرِّيَّتُهُ فِيمَا كَانَتْ عَلَيْهِ، وَوَلَدُهُ رَقِيقٌ لِلسَّيِّدِ الَّذِي كَاتَبَهُ قَالَ: وَكَانَ سُفْيَانُ يَأْخُذُ بِهِ إِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ أَوْ بَاعَهُ، فَالْمَالُ لِلسَّيِّدِ

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس غلام کی ایک کنیز بھی ہوتی ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے جس کے بارے میں اس کے آقا کو پتہ نہیں ہوتا تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس غلام کی کنیز کتابت کے معاہدے میں شامل ہوگی اور اس غلام کی اولاد اس کے آقا کی شمار ہوگی جس کے ساتھ اس نے کتابت کا معاہدہ کیا ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: سفیان ثوری اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ جب آدمی اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرے یا اسے فروخت کرے تو اس غلام کا مال آقا کا مال شمار ہوگا۔

15629 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: وَلَدُ الْمُكَاتَبَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ اِنْ عُتِقَتْ، عُتِقُوا، وَاِنْ رُقَّتْ رُقُّوا،

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتبہ کنیز کی اولاد ان کی ماں کے حکم میں ہوگی اگر ماں آزاد ہوگی تو بچے بھی آزاد شمار ہوں گے اور اگر ماں کنیز رہے گی تو وہ بھی غلام رہیں گے۔

15630 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ

✵✵ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابرہیم نخعی کے بارے میں قاضی شریح کے قول کی مانند نقل کی ہے۔

بَابٌ: الْمُكَاتَبُ لَا يَشْتَرِطُ وَلَدَهُ فِي كِتَابَتِهِ

باب: جب مکاتب غلام کتابت کے معاہدے میں اپنی اولاد کی شرط نہ رکھے

15631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَالْمُكَاتَبُ لَا يَشْتَرِطُ اَنَّ مَا وَلَدْتُ مِنْ وَلَدٍ فَاِنَّهُ مِنْ كِتَابَتِي، يَسْكُتُ هُوَ وَسَيِّدُهُ، فَلَا يَذْكُرَانِ مَا حَدَثَ لَهُ مِنْ وَلَدٍ، ثُمَّ يُولَدُ لَهُ قَالَ: هُوَ فِي كِتَابَتِهِ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر مکاتب غلام یہ شرط عائد نہ کرے میرے ہاں جو اولاد ہوگی وہ میری کتابت کے معاہدے میں شامل ہوگی مکاتب بھی ذکر نہیں کرتا اور اس کا آقا بھی ذکر نہیں کرتا وہ دونوں ذکر ہی نہیں کرتے کہ اس کے ہاں جو اولاد ہوگی اس کا کیا حکم ہوگا؟ اور پھر اس کے ہاں اولاد ہو جاتی ہے؟ تو عطاء نے فرمایا: وہ اس کے کتابت کے معاہدے میں شامل ہوگی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

15632 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ امْرَاَةً كُوتِبَتْ، ثُمَّ وَلَدَتْ بَعْدَمَا كُوتِبَتْ وَلَدَيْنِ، ثُمَّ مَاتَتْ، فَسُئِلَ عَنْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اِنْ قَامَا بِكِتَابَةِ اُمِّهِمَا عُتِقَا وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَلَمْ يَاْثِرْهَا عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوملیکہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک خاتون کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا گیا تھا اور کتابت کا معاہدہ ہوجانے کے بعد اس خاتون کے دو بچے پیدا ہوئے پھر اس خاتون کا انتقال ہوگیا' اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ دونوں اپنی ماں کی کتابت کی رقم کو ادا کردیتے ہیں تو وہ دونوں آزاد شمار ہوں گے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے لیکن انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل نہیں کیا ہے۔

15633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ مُكَاتَبٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا وَوَلَدًا مِنْ مُكَاتَبَةٍ وَعَلَيْهِ بَقِيَّةٌ مِنْ كِتَابَتِهِ قَالَ: يَسْعَى وَلَدُهُ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ، وَيُعْتَقُوْنَ بِعِتْقِهِ، فَاِنْ عَجَزُوْا صَارُوْا رَقِيْقًا، وَكَانَ حَمَّادٌ يَقُوْلُ: "صِغَرُهُمْ عَجْزٌ لَا يُسْتَاْنَى بِهِمْ يَقُوْلُ: هُمْ مَمْلُوْكُوْنَ اِذَا مَاتَ اَبُوْهُمْ" قَالَ سُفْيَانُ: اِنْ لَمْ يُؤَدُّوا الْمَوَاقِيْتَ، فَصِغَرُهُمْ عَجْزٌ

✵✵ سفیان ثوری ایسے مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا انتقال ہوجاتا ہے اور وہ مال بھی چھوڑ کر جاتا ہے اور اولاد بھی چھوڑ کر جاتا ہے جو ایک مکاتبہ کنیز سے ہوتی ہے اور اس کے ذمہ کتابت کی کچھ رقم بھی باقی ہوتی ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں کتابت کی باقی رقم جتنی رہ گئی ہے اس کے بارے میں اس کی اولاد سے مزدوری کروائی جائے گی اور وہ اس غلام کے آزاد شمار ہونے کے ساتھ آزاد قرار دیے جائیں گے لیکن اگر وہ رقم کی ادائیگی سے عاجز آجاتے ہیں تو وہ غلام رہیں گے۔

حماد فرماتے ہیں: ان کی کمسنی ان کی عاجزی ہوگی اس لئے ان سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی' حماد فرماتے ہیں: جب ان کا باپ مرجائے گا' تو وہ غلام شمار ہوں گے

سفیان فرماتے ہیں: اگر وہ مخصوص وقت پر ادائیگی نہیں کرپاتے' تو ان کا کم سن ہونا ان کا عاجز ہونا شمار ہوگا۔

15634 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُكَاتَبِ يَسْتَسِرُّ فَيُوْلَدُ لَهُ وَيَمُوْتُ، فَيَذَرُهُمْ صِغَارًا، وَيَدَعُ مَالًا قَالَ: لَا يَنْتَظِرُ كِبَرَ وَلَدِهِ بِالْمَالِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کوئی کنیز رکھتا ہے اور اس کے ہاں اولاد ہوجاتی ہے پھر وہ مکاتب غلام فوت ہوجاتا ہے اور کمسن بچے چھوڑ کر جاتا ہے اور مال چھوڑ کر جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: آقا اس کی اولاد کے بڑے ہونے کا انتظار نہیں کرے گا کہ وہ مال کی ادائیگی کریں۔

15635 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ وَلَدِ الْمُكَاتَبَةِ، فَقَالَ: وَلَدُهَا مِثْلُهَا، اِنْ عُتِقَتْ عُتِقُوْا، وَاِنْ رُقَّتْ رُقُّوْا،

٭٭ معمر اور ثوری نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان سے مکاتبہ کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی اولاد اس کی مانند شمار ہوگی اگر وہ مکاتبہ آزاد ہوگئی تو اولاد بھی آزاد شمار ہوگی اور اگر وہ مکاتبہ کنیز رہے گی تو اس کی اولاد بھی غلام شمار ہوگی۔

15636 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ

٭٭ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

15637 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يُبَاعَ الْمُكَاتَبُ لِلْعِتْقِ، وَكَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُبَاعَ وَلَدُ الْمُكَاتَبَةِ لِلْعِتْقِ، وَيَسْتَعِينُ بِهِ فِي مُكَاتَبَتِهَا

٭٭ معمر اور ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ آزاد کرنے کے لئے مکاتب غلام کو فروخت کر دیا جائے وہ اس میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آزاد کرنے کے لئے مکاتبہ کنیز کی اولاد کو فروخت کر دیا جائے اور وہ اولاد اس کی مکاتبت کے بارے میں مدد حاصل کرے۔

15638 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ لِلْمُكَاتَبِ اشْتَرٰى ابْنٌ لَهُ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهِ الَّذِي كَاتَبَهُ، ثُمَّ عَجَزَ قَالَ: يَرِقُّ ابْنُهُ وَلَا يَسْعَى قَالَ: لِاَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ فِي كِتَابَتِهِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر مکاتب کا کوئی بیٹا ہو جسے اس نے اپنے آقا کی بجائے کسی اور سے خریدا ہو وہ آقا جس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہے اور پھر وہ عاجز آجائے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس کا بیٹا غلام رہے گا اور اس سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی' وہ فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کی کتابت کے معاہدے میں داخل نہیں ہے۔

15639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ حُبْلٰى، فَاَعْتَقَهَا قَبْلَ مَوْتِهِ، ثُمَّ مَاتَ، فَمَكَثَتْ اَيَّامًا فَمَاتَتْ وَبَقِيَ وَلَدُهَا قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْوَلَدِ سَعْيٌ لِاَنَّهُ اِنَّمَا كَانَ يُعْتَقُ بِعِتْقِ اُمِّهِ

٭٭ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی کنیز حاملہ ہوتی ہے اور وہ مرنے سے پہلے اس کنیز کو آزاد کر دیتا ہے' پھر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے' کچھ دن گزرنے کے بعد اس کنیز کا بھی انتقال ہو جاتا ہے' اور اس کنیز کے بچے باقی رہ جاتے ہیں' تو ثوری فرماتے ہیں: اب اس بچے پر مزدوری کروانا لازم نہیں ہوگا' کیونکہ وہ اپنے ماں کے ساتھ ہی آزاد ہو گیا تھا۔

15640 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْمُكَاتَبَةُ اِذَا عُتِقَتْ عُتِقَ وَلَدُهَا، اِذَا وَلَدُوا فِي كِتَابَتِهَا، وَاُمُّ الْوَلَدِ اِذَا عُتِقَتْ لَمْ يُعْتَقْ وَلَدُهَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِي اَنَّهُ اِذَا عَلِمَ السَّيِّدُ بِوَلَدِ الْمُكَاتَبِ فَلَمْ يَذْكُرْهُمُ السَّيِّدُ فِي الْمُكَاتَبَةِ، فَهُمْ رَقِيقٌ

٭٭ ثوری فرماتے ہیں: مکاتبہ کنیز کو جب آزاد کر دیا جائے گا' تو اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہوگی' جبکہ وہ کتابت کے معاہدے کے دوران پیدا ہوئی ہو' ام ولد کو جب آزاد کر دیا جائے گا' تو اس کی اولاد شمار نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب آقا کو مکاتب کی اولاد کے بارے میں علم ہو اور پھر آقا مکاتب کے بارے میں اس کی اولاد کا ذکر نہ کرے تو وہ بچے غلام شمار ہوں گے۔

15641 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُكَاتَبِ يَسْتَسِرُّ فَيُولَدُ لَهُ، ثُمَّ يَمُوتُ وَيَذَرُهُمْ صِغَارًا قَالَ: اِنْ قَامُوْا بِكِتَابَةِ اَبِيهِمْ، وَاِلَّا فَهُمْ عَبِيدٌ وَقَالَهُ قَتَادَةُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: "اِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا قَالَ: اِنْ قَامُوْا بِكِتَابَةِ اَبِيهِمْ، وَاِلَّا فَهُمْ عَبِيدٌ"

✲✲ معمر نے زہری کے حوالے سے مکاتب غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی کو کنیز رکھتا ہے اور پھر اس کے ہاں اولاد پیدا ہوتی ہے' پھر وہ غلام فوت ہو جاتا ہے' اور بچوں کو کمسن چھوڑ جاتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اگر تو وہ اپنے باپ کی ادائیگی کو ادا کر سکیں' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ غلام شمار ہوں گے۔

قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے' زہری فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام فوت ہو جائے اور کمسن بچے چھوڑ کر جائے تو اگر تو وہ اپنے باپ کے ذمہ رقم کو ادا کر سکیں گے' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ غلام شمار ہوں گے۔

بَابٌ: كِتَابَتُهُ وَوَلَدُهُ فَمَاتَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَوْ اُعْتِقَ

باب: اس کا کتابت کا معاہدہ کرنا' اور اس کی اولاد' پھر ان میں سے کسی کا ایک کا انتقال کر جانا' یا آزاد ہو جانا

15642 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا كَاتَبَ عَبْدٌ لَكَ وَلَهُ بَنُونَ يَوْمَئِذٍ فَكَاتَبَكَ عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْهُمْ، فَمَاتَ اَبُوهُمْ اَوْ مَاتَ مِنْهُمْ مَيِّتٌ، فَقِيمَتُهُ يَوْمَ يَمُوتُ وَيُوضَعُ مِنَ الْمُكَاتَبَةِ، وَاِنْ اَعْتَقَهُ اَوْ بَعْضَ بَنِيهِ، فَكَذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الَّذِي مَاتَ اَوْ اُعْتِقَ ثَمَنُهُ الْكِتَابَةُ جَمِيعًا اَوْ اَكْثَرُ؟ قَالَ: يُقَامُ هُوَ وَبَنُوهُ فَكَاَنَّهُمْ بَلَغُوا سِتَّ مِائَةِ دِينَارٍ، وَكَانَتْ كِتَابَتُهُمْ عَلٰى مِائَتَيْ دِينَارٍ، فَاطْرَحْ ثَمَنَ الَّذِي اُعْتِقَ اَوْ مَاتَ، سُدُسُ الْقِيمَةِ مِائَةُ دِينَارٍ، وَمِائَتَيْ دِينَارٍ ثُلُثُهَا، فَيُوضَعُ مِنَ الْمِائَتَيْنِ مِنْ كِتَابَتِهِمْ ثُلُثُهَا اَوْ سُدُسُهَا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ: اِنْ كَاتَبَ رَجُلٌ رَجُلًا وَبَنِينَ لَهُ يَوْمَئِذٍ جَمِيعًا لَمْ يُفْرِدْ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ كِتَابَتَهُ، فَهُمْ فِيهَا سَوَاءٌ، ذُو الْفَضْلِ وَغَيْرُ ذِي الْفَضْلِ، وَالْمَرْاَةُ وَالرَّجُلُ، فَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَحِصَصُهُمْ سَوَاءٌ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تمہارا غلام کتابت کا معاہدہ کرے' اور اس وقت اس کی اولاد بھی ہو اور تمہارے ساتھ اپنی ذات اور ان بچوں کی طرف تمہارے ساتھ معاہدہ کرے اور پھر وہ فوت ہو جائے' یا ان بچوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' تو جس دن اس کا انتقال ہوا تھا' اس دن اس کی جو قیمت بنتی ہے' وہ کتابت میں سے منہا کر لی جائے گی

اور اگر آقا اس مکاتب غلام کو یا اس کی اولاد میں سے کسی ایک آزاد کر دے' تو بھی ایسا ہی ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی مجھے اس کی مانند بات کہی تھی۔

میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ جس کا انتقال ہوا' یا جسے آزاد کیا گیا' اگر اس کی قیمت کتابت کی پوری جتنی رقم جتنی ہو' یا اس سے زیادہ ہو' تو انہوں نے فرمایا: اس کی اور اس کے بچوں کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا' بالفرض وہ چھ سو دینار بنتی ہے' اور ان کی کتابت کی رقم چھ سو دینار ہے' تو جسے آزاد کیا گیا ہے' یا جس کا انتقال ہو گیا ہے' اس کا آٹھواں حصہ الگ کر دو' تو اب قیمت کا چھٹا ایک سو دینار بنے گا' اور دو سو دینار اس کا ایک تہائی بنتے ہیں' اس لئے ان کی کتابت کی رقم میں سے دو سو دینار' جو اس کا ایک تہائی' یا چھٹا حصہ بنتے ہیں' انہیں منہا کر لیا جائے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوملیکہ فرماتے ہیں: اگر ایک شخص کسی کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' اور غلام کے اس دن بچے بھی ہوتے ہیں' وہ ان میں سے کسی ایک سے کتابت کا الگ سے معاہدہ نہیں کرتا' تو اس معاہدے کے بارے میں وہ سب برابر کی حیثیت رکھیں گے' خواہ وہ فضیلت والے ہوں' یا فضیلت والے نہ ہوں' اس بارے میں مرد اور عورت کا حکم برابر ہوگا' ان میں سے جس کا انتقال ہوگا' تو سب کا حصہ برابر شمار ہوگا۔

15643 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَنْهُ وَعَنْ بَنِيهِ، ثُمَّ يَمُوتُ الْاَبُ اَوْ اَحَدُهُمْ اَوْ يُعْتَقُ قَالَ: اِنْ كَتَبَ فِي كِتَابَتِهِمْ حَيُّهُمْ عَنْ مَيِّتِهِمْ، فَهُوَ عَلَى الْبَاقِي لَا يُحَطُّ عَنْهُمْ فِي الْمَيِّتِ شَيْءٌ، فَاِنْ كَانَتْ كِتَابَتُهُمْ مُرْسَلَةً، حَطَّ عَنْهُمْ قِيمَةَ الْمَيِّتِ، وَاَهْلُ الْكُوفَةِ يَقُولُونُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، مَالُكَ حَمَلَ عَنْ مَالِكَ ذَكَرَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ وَابْنِ شُبْرُمَةَ

✽✽ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے حوالے سے' جس نے اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے کتابت کا معاہدہ کیا ہے' پھر باپ کا انتقال ہو جاتا ہے' یا ان بچوں میں سے کسی انتقال ہو جاتا ہے' یا ان میں سے کسی کو آزاد کر دیا جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر تو اس نے کتابت کے معاہدے میں یہ طے کیا تھا' کہ ان کا زندہ فرد' ان کے مرحومین کی طرف سے ہوگا' تو پھر یہ ادائیگی باقی رہے گی' مرحوم کے حوالے سے اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی' اور اگر ان کی کتابت کا معاہدہ مطلق تھا' تو پھر مرحوم کی قیمت اس میں سے منہا کر لی جائے گی۔

اہل کوفہ یہ کہتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' تمہارا مال تھا' یہ تمہارے مال سے الگ ہو گیا' معمر نے یہ بات حماد اور ابن شبرمہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

15644 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي فِي مُكَاتَبٍ كَاتَبَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَبَنِيهِ، ثُمَّ مَاتَ اَبُوهُمْ اَوْ مَاتَ مِنْهُمْ مَيِّتٌ، فَاِنَّهُ اِنْ مَاتَ اَبُوهُمْ اَوْ مَاتَ مِنْهُمْ اَحَدٌ، قُوِّمَ قِيمَتُهُ يَوْمَ كَاتَبَهُ عَلَى قَدْرِ الْكِتَابَةِ، فَيُوضَعُ عَنْهُمْ مِنْ قَدْرِ الْكِتَابَةِ، وَاِنْ كَانَ اُعْتِقَ فَكَذٰلِكَ، وَاِنْ اُعْتِقَتِ الْاَمَةُ اُعْتِقَ وَلَدُهَا اِذَا حَدَثُوا بَعْدَ كِتَابَتِهِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: مکاتب غلام کے بارے میں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے: مکاتب' اپنی ذات اور اپنے بچوں کے

حوالے سے کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' پھران بچوں کا باپ' یاان میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے' تو اگر توان کا باپ' یاان بچوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے' تو اس کی قیمت کا تعین اس دن کیا جائے گا' جس دن اس نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا' اور اس حساب سے قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا اور کتابت کی اصل رقم میں سے اتنی قیمت کو منہا کر لیا جائے' اسی اگر کسی کو آزاد کر دیا جاتا ہے' تو وہ بھی انہیں میں سے ہو' اگر کنیز ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے' تو اس کا بچہ بھی آزاد شمار ہوگا' جبکہ وہ بچے کتابت کا معاہدہ کر لینے کے بعد پیدا ہوئے ہوں۔

15645 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَاتَبَ اَهْلُ بَيْتٍ مُكَاتَبَةً وَاحِدَةً، فَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَالْمَالُ عَلَى الْبَاقِي مِنْهُمْ

٭٭ ثوری نے' منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی گھرانے کے افراد ایک ساتھ کتابت کا معاہدہ کریں' اور پھران میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' تو پورے مال کی ادائیگی باقی رہ جانے والوں کی ذمہ ہوگی۔

15646 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ "فِيْ رَجُلٍ كَاتَبَ رَقِيْقًا لَّهُ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ سَعَى بِهِ الْاٰخَرُ، اِلَّا اَنْ يَعْزِلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ بِالَّذِيْ عَلَيْهِ، وَاِنْ اُعْتِقَ مِنْهُمْ اِنْسَانٌ قُوِّمَ بِقِيمَتِهِ، ثُمَّ اُسْقِطَ عَنْهُمْ جَمِيعًا يَوْمَ كُوتِبُوا، وَقَوْلُهُ: لَوْ قَالَ فِيْ شَرْطِهِ: مِنْهُمْ حَيُّهُمْ عَلٰى مَيِّتِهِمْ سَوَاءٌ"

٭٭ ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے غلام کے ساتھ' ایک درہم کے عوض کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' تو ان غلاموں پر ایک ہزار درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے' تو دوسرے کوشش کریں گے' لیکن اگر ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مخصوص ادائیگی کو طے کیا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا' اگر ان میں سے کسی کو آزاد کر دیا جاتا ہے تو اس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا' اور پھر باقیوں سے اتنی ادائیگی ساقط ہو جائے گی' یہ تعین اس دن کے حساب سے ہوگا' جب ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا گیا تھا' اور ان کا یہ کہنا کہ اگر شرط میں یہ کہا ہو: اُن میں سے مرحومین کی طرف سے زندوں پر لازم ہے (اس سے یہی مراد ہے)

15647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا يَخْتَلِفُ فِيْ رَجُلٍ كَاتَبَ هُوَ وَامْرَاَتُهُ، اَوْ هُوَ وَبَنُوْهُ جَمِيعًا، فَاُعْتِقَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ، فَاِنَّهُ يُعْتَقُ بِقَدْرِ الْكِتَابَةِ، فَاِنْ كَانَ لَهُ بَنُوْنَ لَمْ يَدْخُلُوا فِي الْكِتَابَةِ يَوْمَ كُوتِبَ حَدَثُوا بَعْدَ الْكِتَابَةِ، فَاُعْتِقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ لَمْ يُطْرَحْ عَنْهُمْ بِهِ شَيْءٌ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُوْلُهُ

٭٭ معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' کسی کو بھی ایسے شخص کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' جو شخص اور اس کی بیوی کتابت کا معاہدہ کرتے ہیں' یا شخص اور اس کے بچے کتابت کا معاہدہ کرتے ہیں' اور پھران میں سے کوئی ایک آزاد ہو جاتا ہے تو کتابت کی مقدار کے حساب سے اسے آزاد قرار دیا جائے' اور اگر اس کے ایسے بچے ہوں' جو کتابت کے معاہدے میں داخل نہیں تھے یعنی اس دن جب کتابت کا معاہدہ کیا تھا' بلکہ وہ کتابت کا معاہدہ طے ہو جانے کے بعد پیدا ہوئے' اور پھران بچوں میں سے

کوئی ایک آزاد ہو جاتا ہے تو پھر ان کی ادائیگی میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حسن بصری بھی یہی فرماتے ہیں۔

بَابٌ: كِتَابَتُهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ، وَمِيْرَاثُ الْمُكَاتَبِ

باب: جب کوئی غلام کتابت کا معاہدہ کرے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو نیز مکاتب کی وراثت کا حکم

15648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَإِنْ كَاتَبْتَهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ، ثُمَّ وَلَدَ لَهُ مِنْ سَرِّيَّةٍ لَهُ، فَمَاتَ اَبُوهُمْ لَمْ يُوضَعْ عَنْهُمْ، فَإِنْ اُعْتِقَ مِنْهُمْ اِنْسَانٌ، لَمْ يُعْتَقْ عَنْهُمْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابَةِ اَبِيهِ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر تم غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتے ہو اور اس کی کوئی اولاد نہیں ہوتی اور پھر اس کنیز سے اس کے ہاں اولاد ہو جاتی ہے پھر ان کا باپ انتقال کر جاتا ہے تو ان لوگوں سے کوئی ادائیگی معاف نہیں ہوگی اور اگر ان میں سے کوئی آزاد ہو جاتا ہے تو ان کی طرف سے اس بارے میں کوئی بھی آزاد شمار نہیں ہوگا کیونکہ وہ اپنے باپ کے کتابت کے معاہدے میں شامل نہیں تھے۔

15649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَاتَبْتُهُ يَوْمَ كَاتَبْتُهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ فَحَدَثَ لَهُ وَلَدٌ، فَكَانُوا فِي كِتَابَتِهِ، فَمَاتَ اَبُوهُمْ قَالَ: فَهُمْ عَلٰى كِتَابَةِ اَبِيهِمْ، لَا يُوضَعُ عَنْهُمْ بِهِ شَيْءٌ، قُلْتُ: فَمَاتَ مِنْ بَنِيهِ مَيِّتٌ قَالَ: لَا يُوضَعُ عَنْ اَبِيهِمْ شَيْءٌ، قُلْتُ: فَاَعْتَقْتُ اَبَاهُمْ قَالَ: عُتِقَ بَنُوهُ، قُلْتُ: فَاَعْتَقْتُ مِنْ بَنِيهِ قَالَ: لَا يُوضَعُ عَنْ اَبِيهِمْ شَيْءٌ

❁❁ ابن جریج نے عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: جب میں نے اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا اس دن اس کی اولاد نہیں تھی بعد میں اس کے ہاں اولاد ہوگئی اور وہ کتابت کے معاہدے میں شامل ہوگئے پھر ان کا باپ انتقال کر گیا تو عمرو بن دینار نے کہا: وہ لوگ اپنے باپ کے کتابت کے معاہدے کے مطابق شمار ہوں گے اور ان سے اس حوالے سے کوئی ادائیگی کم نہیں کی جائے گی۔

میں نے کہا: اگر اس غلام کے بچوں میں سے کوئی انتقال کر جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ان کے باپ سے ادائیگی میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی میں نے کہا: اگر میں ان کے باپ کو آزاد کر دیتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: تو اس کے بچے بھی آزاد شمار ہوں گے میں نے کہا: میں ان کے بچوں میں سے کسی کو آزاد کر دیتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس صورت میں ان کی باپ کی ادائیگی میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

15650 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ وَلَدَ لِلْمُكَاتَبِ وَلَدٌ بَعْدَ كِتَابَتِهِ، فَاُعْتِقَ وَلَدُهُ ذٰلِكَ اَوْ مَاتَ، لَمْ يُحَطَّ عَنْهُ بِهِ شَيْءٌ

❁❁ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مکاتب غلام کا کتابت کا معاہدہ کرنے کے بعد اس کے ہاں اولاد پیدا ہو اور

پھر اس کی اس اولاد کو آزاد کر دیا جائے' یا اس کا انتقال ہو جائے' تو اس کی وجہ سے اس غلام کے ذمہ لازم ادائیگی میں کمی نہیں ہو گی۔

15651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْمُكَاتَبَةُ إِذَا أُعْتِقَتْ عُتِقَ وَلَدُهَا، إِذَا وَلَدُوا فِي كِتَابَتِهَا، وَأُمُّ الْوَلَدِ إِذَا أُعْتِقَتْ لَمْ يُعْتَقْ وَلَدُهَا حَتّٰى يَمُوتَ سَيِّدُهَا

✻✻ ثوری بیان کرتے ہیں: جب مکاتبہ کنیز کو آزاد کر دیا جائے' تو اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہو گی' جبکہ وہ اولاد کتابت کے معاہدے کے دوران پیدا ہوئی ہو' لیکن جب ام ولد کنیز کو آزاد کیا جائے' تو اس کی اولاد اس وقت تک آزاد شمار نہیں ہوتی' جب تک اس کا آقا فوت نہیں ہو جاتا۔

15652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ وَلَدٌ لَهُ: يَأْخُذُ سَيِّدُهُ مَالَهُ قَالَ: وَقَالَ لِي عَطَاءٌ فِي مُكَاتَبٍ مَاتَتِ ابْنَةٌ لَهُ كَانَ يَقْضِي عَنْهَا: مِيرَاثُهَا لِأَبِيهَا لِأَنَّهُ كَانَ يَقْضِي عَنْهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مکاتب غلام کے بارے میں مجھے یہ فرمایا: جس کا بچہ انتقال کر جاتا ہے کہ اس کا آقا اس کے مال کو حاصل کر لے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں مجھے بتایا' جس کی بیٹی فوت ہو جاتی ہے' کہ وہ اس بیٹی کی' اپنے باپ کی وراثت کو' اس کی طرف سے ادا کرے گا' کیونکہ وہ اس بیٹی کی طرف سے ادائیگی کرتا تھا۔

15653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْمُكَاتَبِ تَمُوتُ ابْنَتُهُ كَانَ يُؤَدِّي عَنْهَا قَالَ: مِيرَاثُهَا لِأَبِيهَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

✻✻ معمر نے مکاتب غلام کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جس کی ایسی بیٹی انتقال کر جاتی ہے' جس کی طرف سے وہ ادائیگی کیا کرتا تھا' معمر فرماتے ہیں: کئی حضرات سے یہ بات منقول ہے: اس لڑکی کی وراثت اس باپ کو ملے گی۔

بَابٌ: مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُكَاتَبِ وَلَهُ وَلَدٌ أَحْرَارٌ

باب: مکاتب کے بچے کی وراثت کا حکم' نیز اگر مکاتب کی آزاد اولاد ہو (تو اس کا حکم کیا ہو گا؟)

15654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُكَاتَبُ يَمُوتُ وَلَهُ وَلَدٌ أَحْرَارٌ وَيَدَعُ أَكْثَرَ مِمَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ قَالَ: يُقْضٰى عَنْهُ مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ وَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَلِبَنِيهِ، قُلْتُ: أَبَلَغَكَ هٰذَا عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: زَعَمُوا أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْضِي بِذٰلِكَ قَالَ: وَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَكَانَ يَقُولُ: هُوَ لِسَيِّدِهِ كُلُّ مَا تَرَكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مکاتب غلام فوت ہو جاتا ہے' اس کی آزاد اولاد موجود ہوتی ہے اور وہ مکاتب غلام اپنے ذمہ لازم کتابت کی رقم سے زیادہ مال چھوڑ کر جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: اس کی طرف سے کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم [illegible] جائے گی۔

میں نے کہا: کیا اس بارے میں کسی کے حوالے سے آپ تک یہ بات پہنچی ہے؟ عطاء نے کہا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا' جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے' وہ فرماتے ہیں: مکاتب غلام نے جو کچھ بھی چھوڑا ہوگا' وہ سب اس کے آقا کو ملے گا۔

15655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي الْمُكَاتَبِ: "اِذَا مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا: اُدِّيَ عَنْهُ بَقِيَّةُ مُكَاتَبَتِهِ، وَمَا فَضَلَ رُدَّ عَلٰى وَلَدِهِ، اِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ اَحْرَارٌ"، قَالَ عَامِرٌ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يَقْضِي بِذٰلِكَ اَيْضًا

* * اسماعیل بن ابوخالد نے' عامر شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مکاتب غلام کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ انتقال کر جائے اور مال چھوڑ کر جائے' تو اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کو اس کی طرف سے ادا کیا جائے گا اور جو رقم باقی بچے گی' وہ اس کی اولاد کو لوٹا دی جائے گی' اگر اس کی ایسی اولاد موجود ہو' جو آزاد ہوں۔

عامر شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

15656 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُقْضٰى بَقِيَّةُ كِتَابَتِهِ، ثُمَّ مَا بَقِيَ فَهُوَ لِوَلَدِهِ الْاَحْرَارِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: مِثْلَ ذٰلِكَ،

* * ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کو ادا کیا جائے گا' اور پھر جو باقی بچے گا' اس کے آزاد بچوں کو مل جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری کو اس کی مانند ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

15657 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، قَضٰى بِمِثْلِ ذٰلِكَ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ رَجَاءَ بْنِ حَيْوَةَ

* * معمر نے' زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا' اور میرے علم کے مطابق' یہ بات رجاء بن حیوۃ کے حوالے سے منقول ہے۔

15658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَامِرٍ، وَالْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِيْنَ قَالُوا: يُقْضٰى بَقِيَّةُ كِتَابَتِهِ وَمَا بَقِيَ فَلِوَلَدِهِ الْاَحْرَارِ

* * عبدالکریم ابوامیہ نے' ابراہیم نخعی' عامر شعبی' حسن بصری اور محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کو ادا کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا' وہ اس کے آزاد بچوں کو مل جائے گا۔

15659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَبْدَ اللّٰهِ، يَذْكُرُ اَنَّ عَبَّادًا مَوْلَى الْمُتَوَكِّلِ مَاتَ مُكَاتَبًا قَدْ قَضٰى النِّصْفَ مِنْ كِتَابَتِهِ، وَتَرَكَ مَالًا كَثِيرًا وَابْنَةً لَهُ حُرَّةً، كَانَتْ اُمُّهَا

حُـرَّةً، فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اَنْ يُقْضٰى مَا بَقِي مِنْ كِتَابَتِهِ وَمَا بَقِي مِنْ مَالِهِ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوَالِيهِ، وَقَالَ لِيْ عَمْرٌو: مَا اُرَاهُ اِلَّا لِبِنْتِهِ

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: متوکل کے غلام عباد کا مکاتب غلام فوت ہو گیا' جس نے اپنی کتابت کی نصف رقم ادا کی تھی' اس نے بہت سا مال چھوڑا اور ایک بیٹی بھی چھوڑی' جو آزاد عورت تھی' اس لڑکی کی ماں بھی آزاد عورت تھی تو عبدالملک نے اس بارے میں خط لکھا کہ اس کے ذمہ کتابت کی جتنی رقم باقی رہ گئی تھی' اُسے ادا کر دیا جائے اور جو رقم باقی بچے گی' وہ اس کی بیٹی اور اس کے آقاؤں کے درمیان تقسیم کر دی جائے۔

عمرو نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں وہ رقم اس کی بیٹی کو ملنی چاہیے۔

15660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ، فَمَاتَ الْمُكَاتَبُ وَلَمْ يُؤَدِّ شَيْئًا، وَتَرَكَ مَالًا قَالَ: يُعْطَى الْمَوَالِيْ كِتَابَتَهُمْ، وَيُدْفَعُ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ اِلٰى وَرَثَتِهِ

٭٭ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور پھر مکاتب مر جاتا ہے' اس نے کوئی ادائیگی نہیں کی ہوتی اور وہ مال چھوڑ کر جاتا ہے تو ابراہیم نے فرمایا: اس کے موالی کو اس کی کتابت کی رقم ادا کی جائے گی اور جو باقی بچے گا وہ اس کے ورثاء کو دے دیا جائے گا۔

15661 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَلَهُ وَلَدٌ اَحْرَارٌ، فَالْمَالُ لِسَيِّدِهِ

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب مکاتب مر جائے اور اس کی اولاد آزاد ہو تو مال اس کے آقا کو ملے گا۔

15662 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ، قَالَ: وَلَيْسَ لِوَلَدِهِ الْاَحْرَارِ وَامْرَاَتِهِ الْحُرَّةِ شَيْءٌ

٭٭ زہری سے اس کی مانند منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اس کی آزاد اولاد یا آزاد بیوی کو کچھ نہیں ملے گا۔

15663 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: كُتِبَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ مُكَاتَبٍ يَمُوتُ وَلَهُ وَلَدٌ اَحْرَارٌ، فَكَتَبَ: اِنَّمَا كَاتَبَ بِمَالِ سَيِّدِهِ فَهُوَ وَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ حَتّٰى يُعْتَقَ

٭٭ سماک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کو ایسے مکاتب غلام کے بارے میں خط لکھا گیا جو مر جاتا ہے اور اس کی آزاد اولاد موجود ہوتی ہے' تو انہوں نے لکھا: اس نے اپنے آقا کے مال کے بارے میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا تو اس کے آزاد ہونے سے پہلے وہ اور اس کا مال اس کے آقا کی ملکیت شمار ہوگا۔

15664 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَاَلَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ الْمُ[illegible] عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَضٰى فِيهَا

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَمُعَاوِيَةُ بِقَضَاءَيْنِ، وَقَضَاءُ مُعَاوِيَةَ فِيهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ قَضَاءِ عُمَرَ قَالَ: وَلِمَ؟ قُلْتُ: لِاَنَّ دَاوُدَ كَانَ خَيْرًا مِنْ سُلَيْمَانَ، فَفَهِمَهَا سُلَيْمَانُ فَقَضٰى عُمَرُ اَنَّ مَالَهُ كُلَّهُ لِسَيِّدِهٖ وَقَضٰى مُعَاوِيَةُ اَنَّ سَيِّدَهُ يُعْطٰى بَقِيَّةُ كِتَابَتِهٖ، ثُمَّ مَا بَقِيَ فَهُوَ لِوَلَدِهِ الْاَحْرَارِ "،

❋❋ معبد جہنی بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے مجھ سے ایسے مکاتب کے بارے میں دریافت کیا جو انتقال کر جاتا ہے اس کی آزاد اولاد بھی ہے اور اتنا مال بھی ہے جو اس کے ذمہ بقیہ ادائیگی سے زیادہ ہے۔ میں نے اسے جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں دو مختلف فیصلے دیئے ہیں اور اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مقابلے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ عبدالملک نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام سے بہتر تھے لیکن (مقدمے سے متعلق) اصل صورت حال انہیں سمجھ آ گئی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کا سارا مال اس کے آقا کو ملے گا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کے آقا کو اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم ادا کی جائے گی اور پھر جو مال بچے گا وہ اس کی آزاد اولاد کو ملے گا۔

15665 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ اَبِي الْمِقْدَامِ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَضٰى بِهٖ

❋❋ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا۔

15666 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اَلْمَالُ كُلُّهُ لِلسَّيِّدِ

❋❋ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سارا مال آقا کو ملے گا۔

15667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لَهُ اَوْلَادٌ مَعَهُ فِي كِتَابَتِهٖ وَاَوْلَادٌ لَيْسُوا فِي كِتَابَتِهٖ، فَاِنَّهُ يُؤَدِّي مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهٖ، ثُمَّ يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهٖ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ

❋❋ زہری فرماتے ہیں: جب اس کی کچھ اولاد اس کی کتابت میں شامل ہو اور کچھ اولاد کتابت میں شامل نہ ہو تو اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم ادا کی جائے گی اور بقیہ مال ان بچوں کے درمیان ان کے فرض حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

15668 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سِمَاكٌ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ مُخَارِقٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْاَلُهُ عَنْ مُسْلِمَيْنِ تَزَنْدَقَا، وَعَنْ مُسْلِمٍ زَنٰى بِنَصْرَانِيَّةٍ، وَعَنْ مُكَاتَبٍ مَاتَ وَتَرَكَ بَقِيَّةً مِنْ كِتَابَتِهٖ وَتَرَكَ وَلَدًا اَحْرَارًا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: " اَمَّا اللَّذَانِ تَزَنْدَقَا فَاِنْ تَابَا وَاِلَّا فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمَا، وَاَمَّا الْمُسْلِمُ الَّذِي زَنٰى بِنَصْرَانِيَّةٍ فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَادْفَعِ النَّصْرَانِيَّةَ اِلٰى اَهْلِ دِينِهَا، وَاَمَّا الْمُكَاتَبُ فَاَعْطِ مَوَالِيَهُ بَقِيَّةَ كِتَابَتِهٖ وَاَعْطِ وَلَدَهُ الْاَحْرَارَ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهٖ،

❋❋ مخارق بیان کرتے ہیں: حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے دو ایسے مسلمانوں کے

بارے میں دریافت کیا جو زندیق ہو گئے تھے اور ایسے مسلمان جس نے کسی عیسائی عورت کے ساتھ زنا کیا اور ایسے مکاتب غلام جس کا انتقال ہو گیا اور اس نے کتابت کی کچھ ادائیگی اور آزاد اولاد چھوڑی (ان سب کے بارے میں دریافت کیا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا' جہاں تک ان دو افراد کا تعلق ہے' جو زندیق ہو گئے ہیں' تو اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے' ورنہ ان کی گردن اُڑا دینا' جہاں تک اس مسلمان کا تعلق ہے جس نے عیسائی عورت کے ساتھ زنا کیا ہے' تو تم اس پر حد قائم کرنا اور عیسائی عورت کو اس کے دین سے متعلق افراد کے سپرد کر دینا' جہاں تک مکاتب غلام کا تعلق ہے تو تم اس کے آقاؤں کو اس کی کتابت کی بقیہ رقم دینا اور اس کے مال میں سے جو باقی بچے گا وہ اس کی آزاد اولاد کو دے دینا۔

15669 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ مُخَارِقٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ كَتَبَ اِلَى عَلِيٍّ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ فِي الْمُكَاتَبِ

✵✵ یہی روایت ایک سند کے ساتھ منقول ہے۔

بَابٌ: مَوْتُهُ وَقَدْ اُعْتِقَ مِنْهُ شِقْصًا

باب: غلام کا مر جانا جبکہ اس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو

15670 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا شَطْرَهُ، وَاَمْسَكَ الْاٰخَرُ، ثُمَّ مَاتَ قَالَ: مِيرَاثُهُ شَطْرَانِ بَيْنَهُمَا، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ،

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جو دو آدمیوں کی ملکیت ہوتا ہے' ان میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا۔ پھر وہ غلام مر جاتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اس کی وراثت ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہو گی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

15671 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، اِنَّ اَيُّوبَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَضٰى بِمِثْلِ قَوْلِ عَطَاءٍ

✵✵ ایوب بن معاویہ نے عطاء کے قول کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

15672 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مِيرَاثُهُ لِلَّذِي اَعْتَقَ وَيَضْمَنُ لِصَاحِبِهِ ثَمَنَهُ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: مِيرَاثُهُ لِلَّذِي اَمْسَكَ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اس کی میراث آزاد کرنے والے کو ملے گی اور وہ اپنے ساتھی کو اس کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

زہری فرماتے ہیں: اس کی میرا

15673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَبْدٌ كَانَ ثُلُثُهُ حُرًّا وَثُلُثُهُ فِي كِتَابٍ، فَمَاتَ وَتَرَكَ اَكْثَرَ مِنْ كِتَابَتِهِ، فَإِذَا هُوَ كَانَّهُ يَخُصُّ الَّذِي اقْتَضَى كِتَابَتَهُ، ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدُ: مِيرَاثُهُ لِلَّذِي اَمْسَكَ وَلَيْسَ لِلَّذِي اَعْتَقَ مِنْهُمْ شَيْءٌ، اِذَا اَدَّى بَقِيَّةَ كِتَابَتِهِ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَثْلَاثًا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک غلام ہے جس کا ایک تہائی حصہ آزاد ہے اور ایک تہائی حصہ کے بارے میں کتابت کا معاہدہ ہے وہ مر جاتا ہے اور کتابت کی رقم سے زیادہ مال چھوڑ کر جاتا ہے' تو اس وقت عطاء نے یہ کہا: اس کا مال اس شخص کے ساتھ مخصوص ہوگا جس نے کتابت کی رقم وصول کرنی ہے' لیکن بعد میں انہوں نے یہ کہا: اس کی میراث اس شخص کو ملے گی جس نے اپنے حصے کو آزاد نہیں کیا۔ جس نے اپنا حصہ آزاد کیا ہے اسے کچھ نہیں ملے گا' البتہ کتابت کی بقیہ رقم ادا کر دی جائے گی۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: وہ تین حصوں میں تقسیم ہوگی۔

15674 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ، وَالزُّهْرِيَّ عَنْ عَبْدٍ اَعْتَقَ اَحَدُهُمْ وَكَاتَبَ اَحَدُهُمْ وَاَمْسَكَ اَحَدُهُمْ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَيْسَ لِلَّذِي اَعْتَقَ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ، هُوَ لِلَّذِي اَمْسَكَ، وَلِلَّذِي كَاتَبَ بَيْنَهُمَا شِطْرَيْنِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَقُلْتُ اَنَا: اِنْ كَانَتِ الْمُكَاتَبَةُ بَعْدَ الْعِتْقِ فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ، وَاِنْ كَانَتْ قَبْلَ الْعِتْقِ فَاِنَّ لِلَّذِي اَمْسَكَ ثُلُثَ ثَمَنِهِ عَلَى الَّذِي اَعْتَقَ، وَيَكُونُ الثُّلُثَانِ مِنَ الْوَلَاءِ لِلْمُعْتِقِ، وَالثُّلُثُ لِلَّذِي كَاتَبَ، وَقَوْلُ الثَّوْرِيُّ: يَضْمَنُ الَّذِي اَعْتَقَ اِذَا لَمْ يَكُنْ ضَمِنَ يَوْمَ الْكِتَابَةِ

معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سلیمان بن ہشام نے مجھ سے اور زہری سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جس کے مالکان میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے دوسرا کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور تیسرا اپنا حصہ اپنے پاس رکھتا ہے تو زہری نے کہا: جس نے آزاد کیا ہے اسے اس کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا' وہ وراثت آزاد نہ کرنے والے اور کتابت کا معاہدہ کرنے والے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔ میں نے کہا: اگر آزاد ہونے کے بعد مکاتبت ہو' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اگر کتابت کا معاہدہ آزاد کئے جانے سے پہلے سے تھا تو جس شخص نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا' وہ اس غلام کی قیمت کا ایک تہائی حصہ آزاد کرنے والے سے وصول کرے گا اور اس غلام کی ولاء کا دو تہائی حصہ آزاد کرنے والے کو ملے گا اور ایک تہائی حصہ کتابت کا معاہدہ کرنے والے کو ملے گا۔

ثوری کہتے ہیں: جس نے آزاد کیا ہے وہ ضامن ہوگا جبکہ وہ کتابت کے معاہدے کے دن ضامن نہ ہوا ہو۔

15675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: الرِّقُّ يَغْلِبُ النَّسَبَ فَهُوَ لِلْعِتْقِ اَغْلَبُ

ابن شہاب کہتے ہیں: غلام ہونا نسب پر غالب آجاتا ہے' تو آزاد کرنے پر بدرجہ اولیٰ غالب آئے گا۔

15676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مِيرَاثُهُ

وَوَلَاؤُهُ اَثْلَاثًا

✽✽ طاؤس فرماتے ہیں: اس کی وراثت اور ولاء تین حصوں میں تقسیم ہو گی۔

15677 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ فِي الْمُكَاتَبِ يُعْتَقُ مِنْ بَعْضٍ وَلَا يُعْتَقُ مِنْ بَعْضٍ، ثُمَّ يَمُوتُ قَالَ: لَا، طَلَاقُهُ، وَجِرَاحَتُهُ، وَشَهَادَتُهُ بِمَنْزِلَةِ عَبْدٍ

✽✽ عطاء ایسے مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک آقا کی طرف سے آزاد ہو جائے اور ایک آقا کی طرف سے آزاد نہ ہوا ہو اور پھر وہ مر جائے تو عطاء کہتے ہیں: اس کی طلاق، زخمی کرنا اور گواہی عام غلام کی مانند ہوں گے۔

15678 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْمُكَاتَبُ شَهَادَتُهُ، وَجِرَاحَتُهُ، وَطَلَاقُهُ، وَدِيَتُهُ، بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ

✽✽ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: مکاتب کی گواہی، اس کا زخمی کرنا، اس کی طلاق اور اس کی دیت ایک غلام کی مانند ہے۔

15679 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا عَبْدٌ، فَاَذِنَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ فِي اَنْ يُكَاتِبَ نَصِيبَهُ، ثُمَّ اِنَّ الْآخَرَ اَعْتَقَ قَالَ: تُرْجَا الْعَتَاقَةُ حَتّٰى يَنْظُرَ مَا يَصْنَعُ الْعَبْدُ، فَاِنْ عَجَزَ ضَمِنَ الْمُعْتِقُ، وَاِنْ اَدَّى الْكِتَابَةَ ضَمِنَ الَّذِي كَاتَبَ لِلَّذِي اَعْتَقَ

✽✽ ثوری دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں، جو ایک غلام کے مالک ہوں۔ ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو یہ اجازت دیدے کہ وہ اپنے حصے میں کتابت کا معاہدہ کر لے اور پھر دوسرا شخص اپنے حصے کو آزاد کر دے تو ایسی صورت میں آزادی کو مؤخر کیا جائے گا اور اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ غلام کیا کرتا ہے۔ اگر وہ عاجز آ جائے تو آزاد کرنے والا ضامن ہو گا اور اگر وہ کتابت کی رقم ادا کر دے تو کتابت کا معاہدہ کرنے والا آزاد کرنے والے کے لئے ضامن ہو گا۔

15680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، ثُمَّ اَعْتَقَ الْآخَرُ بَعْدُ قَالَ: اَمَّا الزُّهْرِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، فَقَالَا: وَلَاؤُهُ وَمِيرَاثُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ، وَاَمَّا ابْنُ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: وَلَاؤُهُ وَمِيرَاثُهُ لِلْاَوَّلِ لِاَنَّهُ كَانَ قَدْ ضَمِنَهُ حِينَ اَعْتَقَهُ

✽✽ معمر ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دے اور دوسرا اپنے حصے کو بعد میں آزاد کر دے تو زہری اور عمرو بن دینار فرماتے ہیں: اس کی ولاء اور وراثت ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہو گی، جبکہ ابن شبرمہ کہتے ہیں: اس کی ولاء اور وراثت پہلے آزاد کرنے والے کو ملے گی کیونکہ جب اس نے اس غلام کو آزاد کر دیا تو وہ اس کا ضامن بن گیا۔

15681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ لِآلِ اَبِي الْعَاصِي وَرِثُوهُ، فَاَعْتَقُوهُ اِلَّا رَجُلًا مِنْهُمْ، فَاسْتَشْفَعَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَهَبَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْتَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يَقُولُ: اَنَا مَوْلٰى رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ابوالعاص کی آل کا ایک غلام تھا' جس کے وہ لوگ وارث بنے تھے' ان میں سے ایک شخص کے علاوہ باقی سب نے اسے آزاد کر دیا۔ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سفارش کی گئی تو اس شخص نے وہ حصہ نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اس کو آزاد کر دیا تو غلام یہ کہا کرتا تھا: میں نبی اکرم ﷺ سے نسبت ولاء رکھتا ہوں۔

بَابٌ: جَرِيرَةُ الْمُكَاتَبِ وَجِنَايَةُ أُمِّ الْوَلَدِ

باب: مکاتب کا جرمانہ اور اُمّ ولد کا جرم

15682 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُكَاتَبُ اِنْ جَرَّ جَرِيرَةً مَنْ يُؤْخَذُ بِهَا؟ قَالَ: سَيِّدُهُ، قَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ: هِيَ لِسَيِّدِهِ عَلَيْهِ

✵✵ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر مکاتب پر کوئی جرمانہ عائد ہوتا ہے تو وہ کس سے وصول کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے آقا سے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔ عطاء فرماتے ہیں: اس کا آقا وہ رقم اس سے وصول کرے گا۔

15683 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَتَلَ الْمُكَاتَبُ رَجُلًا خَطَأً، فَاِنَّهُ تَكُونُ كِتَابَتُهُ وَوَلَاؤُهُ اِلَى الْمَقْتُولِ، اِلَّا اَنْ يَفْتَدِيَهُ مَوْلَاهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جب کوئی مکاتب کسی شخص کو قتلِ خطا کے طور پر قتل کر دے تو اس کی کتابت اور اس کی ولاء مقتول کی طرف منتقل ہو جائے گی' البتہ اگر اس کا آقا اس کا فدیہ ادا کر دے تو حکم مختلف ہوگا۔

15684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ اَصْحَابُنَا: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ عَلٰى نَفْسِهِ، كَمَا اِذَا اُصِيبَ بِشَيْءٍ كَانَ لَهُ، وَاِنْ جُرِحَ جِرَاحَةً فَهِيَ عَلَيْهِ فِيْ قِيمَتِهِ، لَا تُجَاوِزُ قِيمَتَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب فرماتے ہیں: مکاتب کا جرم اس کے اپنے ذمہ ہوگا' جس طرح اس کی کسی چیز کو نقصان پہنچ جائے یا کوئی زخم لگ جائے تو یہ ادائیگی اس کے ذمے اس کی قیمت کی حد تک ہوگی۔ اس کی قیمت سے تجاوز نہیں کی جائے گا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

15685 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جِنَايَتُهُ فِيْ رَقَبَتِهِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: اس کا جرم اس کی گردن پر ہوگا۔

15686 - اقوالِ تابعین ... الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ

اِبْرَاهِيمَ قَالَ: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ، وَالْمُدَبَّرِ، وَاُمِّ الْوَلَدِ عَلَى السَّيِّدِ حَتّٰى يَفُكَّهُمْ كَمَا اَغْلَقَهُمْ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مکاتب ٗ مدبر اور اُمّ ولد کا جرمانہ ان کے آقا کے ذمہ ہوگا یہاں تک کہ وہی انہیں چھڑائے گا جس طرح اس نے انہیں پابند رکھا ہے۔

15687 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ عَلٰى سَيِّدِهٖ، فَاِنْ شَاءَ سَيِّدُهٗ اَسْلَمَهٗ قَالَ: وَهُوَ اَحَبُّ قَوْلِهِمْ اِلَيَّ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مکاتب کا جرمانہ اس کے آقا کے ذمہ ہوگا ٗ اگر اس کا آقا چاہے گا تو وہ اس غلام کو (دوسرے فریق) کے حوالے کردے گا۔ معمر کہتے ہیں: یہ قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَضْمَنُ مَوْلَاهُ قِيمَتَهٗ

قَالَ الْحَكَمُ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: يَضْمَنُ مَوْلَاهُ جَمِيعَهَا، وَقَالَ الْحَكَمُ: جِنَايَتُهٗ دَيْنٌ يَسْعٰى فِيهَا

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کا آقا اس کی قیمت کی حد تک ضامن ہوگا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: اس کا آقا پورے جرمانہ کا ضامن ہوگا۔ حکم کہتے ہیں: اس کا جرمانہ قرض شمار ہوگا ٗ جس کی ادائیگی کے لئے اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

15689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاُصِيبَ الْمُكَاتَبُ بِشَيْءٍ لِمَنْ قَوَدُهٗ؟ قَالَ: لِلْمُكَاتَبِ، كَذٰلِكَ كَانَ يَقُولُ مَنْ قَبْلَكُمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَرَادَ سَيِّدُ الْمُكَاتَبِ اَنْ يُسْلِمَ الْمُكَاتَبَ بِمَا جَنٰى قَالَ: ذٰلِكَ لَهٗ اِنْ شَاءَ، وَقَالَ مَعْمَرٌ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ عَنْ عَطَاءٍ

✽✽ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک مکاتب غلام کسی چیز کا نقصان کر دیتا ہے ٗ اس کا جرمانہ کیسے ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: مکاتب کو۔ تم سے پہلے کے افراد یہی کہا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر مکاتب کا آقا اس کے جرم کے عوض میں اسے دوسرے فریق کے حوالے کردے تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو اسے اس بات کا حق ہے۔

معمر نے اس کی مانند کہا ہے لیکن انہوں نے عطاء سے منقول ہونے کے طور پر ذکر نہیں کیا۔

15690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ جَرَّ الْمُكَاتَبُ عَلٰى سَيِّدِهٖ جَرِيرَةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، وَهُوَ ثَمَنُ مِائَتَيْنِ دِينَارٍ، اَوْ جَرَّ جَرِيرَةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ وَهُوَ ثَمَنُ خَمْسِينَ، اَلَيْسَ يُسْلِمُهٗ فِیْ كُلِّ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ؟ قَالَ: بَلٰى

✽✽ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اگر مکاتب کوئی ایسا جرم کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے آقا کے ذمہ ایک سو دینار کا جرمانہ ہوتا ہے اور اس غلام کی قیمت دو سو دینار ہو یا اس کے جرم کا جرمانہ ایک سو دینار ہو اور اس کی اپنی قیمت پچاس

دینار ہو تو کیا ان سب صورتوں میں اگر چاہے تو اسے دوسرے فریق کے حوالے کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

15691 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: مکاتب کا جرم اس کے اپنے ذمہ ہوگا۔

15692 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ لَهُ: فَأُصِيبَ الْمُكَاتَبُ بِشَيْءٍ قَالَ: هُوَ لِلْمُكَاتَبِ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ مِنْ مَالِهِ يُحْرِزُهُ كَمَا اَحْرَزَ مَالَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مکاتب کی کسی چیز کو نقصان پہنچایا جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کا معاوضہ مکاتب کو ملے گا۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔ میں نے عطاء سے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ چیز اس کے مال کا حصہ تھی جسے اس نے اپنے مال کی طرح سنبھال کر رکھا ہوا تھا تو عطاء نے جواب دیا: جی ہاں۔

15693 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جِنَايَةُ اُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُدَبَّرِ عَلٰى سَيِّدِهِمَا،

٭٭ زہری فرماتے ہیں: اُمِّ ولد اور مدبر کا جرمانہ ان کے آقا کے ذمہ ہوگا۔

15694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ،

٭٭ ابراہیم نخعی سے اس کی مانند منقول ہے۔

15695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ حَدِيثِهِ الْاَوَّلِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ: هُوَ فِي عُنُقِهِ" يَعْنِي الْمُكَاتَبَ

٭٭ ابراہیم نخعی سے اس کی مانند منقول ہے۔ ثوری کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں یہ اسی کے یعنی مکاتب کے ذمہ ہوگا۔

15696 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: عَقْلُ اُمِّ الْوَلَدِ عَقْلُ اُمِّهِ، وَيَعْقِلُ عَنْهَا سَيِّدُهَا

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اُمِّ ولد کا جرمانہ بچے کی ماں کا جرمانہ ہوگا اور اس کا آقا اس کی طرف سے اس کی ادائیگی کرے گا۔

بَابٌ: قَاطَعَهُ وَلَهُ فِيهِ شُرَكَاءُ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب: جب کوئی شخص غلام پر قسطوں کی ادائیگی لازم کرے اور اس غلام میں دیگر حصہ دار بھی ہوں اور وہ ان کی اجازت کے بغیر ایسا کرے

15697 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: مَنْ كَاتَبَ

عَبْدٍ اَوْ قَاطَعَهُ لَمْ يُؤَدِّ اِلٰى هٰذَا شَيْئًا، اِلَّا اَدّٰى اِلٰى هٰؤُلَاءِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَعْتَقَ ضَمِنَهُ الَّذِىْ كَاتَبَهُ اَوْ اَعْتَقَهُ

❋❋ ابن شبرمہ کہتے ہیں: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے میں کتابت کا معاہدہ کر لے یا اس پر قسطوں کی ادائیگی لازم کرے تو وہ اس کو جو ادائیگی کرے گا' باقی حصہ داروں کو بھی اتنی ہی ادائیگی کرے گا' البتہ اگر وہ شخص آزاد کر دے تو حکم مختلف ہے' تاہم جس نے اسے آزاد کیا یا جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا وہ اس کا ضامن ہوگا۔

15698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مُكَاتَبِىْ قَاطَعْتُهُ مِمَّا عَلَيْهِ عَلٰى مَالٍ، وَلَمْ اَذْكُرْ اَنَا وَلَا هُوَ عِتْقًا قَالَ: "مَا وُلِدَ لَهُ الْاٰخِرَ بِمَا قَدَّمْتَ قَاطَعْتَهُ عَلَيْهِ، قُلْتُ: فَعَجَزَ، قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا غَرِيْمًا قَدْ عُتِقَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَاَلْتُ عَطَاءً بَعْدُ، فَقَالَ: هُوَ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤَدِّىَ آخِرَ الَّذِىْ عَلَيْهِ، قُلْتُ: فَعَجَزَ عَنْهُ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤَدِّىَ آخِرَ الَّذِىْ عَلَيْهِ، مَا يُعْتِقُهُ قَبْلَ اَنْ يُؤَدِّىَ

❋❋ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میرا مکاتب غلام ہے' میں اس پر قسطوں کی ادائیگی لازم کرتا ہوں' لیکن میں یا وہ دونوں میں سے کوئی بھی آزاد کیے جانے کا ذکر نہیں کرتا۔ انہوں نے فرمایا: تم نے پہلے اس کے ذمے جن قسطوں کی ادائیگی لازم کی تھی اس پر وہ لازم ہوگی۔ میں نے کہا: اگر وہ عاجز آ جائے' انہوں نے کہا: میرے خیال میں وہ ایک مقروض ہے' جسے آزاد کر دیا گیا ہے۔

عمرو بن دینار نے بھی اس کی مانند کہا ہے۔ اس کے بعد میں نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: وہ اس وقت تک غلام شمار ہوگا جب تک اپنے ذمہ لازم پوری ادائیگی نہیں کرتا۔ میں نے کہا: اگر وہ اس سے عاجز آ جائے' انہوں نے فرمایا: وہ غلام شمار ہوگا جب تک اپنے ذمے لازم آخری ادائیگی بھی نہیں کرتا۔ اس نے پہلے جو ادائیگی کی ہے وہ اسے آزاد نہیں کروائے گی۔

15699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ فِىْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ، فَقَاطَعَهُ عَلٰى خَمْسِمِائَةٍ قَالَ: اِنْ عَجَزَ مِنَ الْخَمْسِ مِائَةٍ صَارَ عَبْدًا، وَاِذَا شَهِدَ وَهُوَ يَسْعٰى فَشَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ

❋❋ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس پر پانچ سو کی ادائیگی قسط میں لازم کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ پانچ سو کی ادائیگی سے عاجز آ جائے تو دوبارہ غلام بن جائے گا' البتہ اگر وہ مزدوری کے دوران گواہی دیتا ہے تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

15700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ قَالَ: اِذَا كَانَ عَبْدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَكَاتَبَهُ اَحَدُهُمَا بِغَيْرِ اِذْنِ شَرِيْكِهِ، فَاِذَا اَدّٰى الَّذِىْ كَاتَبَ عَلَيْهِ، كَانَ هٰذَا شَرِيْكَهُ فِيْمَا اَخَذَ مِنْهُ، وَعُتِقَ الْعَبْدُ، وَضَمِنَ الَّذِىْ كَاتَبَ نَصِيْبَ الْاٰخَرِ، فَاِنْ كَانَ لِلَّذِىْ كَاتَبَ وَفَاءٌ، اَخَذَ مِنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَفَاءٌ، سَعَى الْعَبْدُ فِىْ نِصْفِ قِيْمَتِهِ وَصَارَ شَرِيْكَهُ فِيْمَا اَخَذَ مِنْ كِتَابَتِهِ

❋❋ ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی غلام دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے ایک اپنے شراکت دار کی اجازت

کے بغیر اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لے تو اگر وہ کتابت کی رقم ادا کر دے تو اس کا شراکت دار اس کی وصول کی ہوئی رقم میں حصہ دار ہوگا اور غلام آزاد شمار ہوگا اور کتابت کا معاہدہ کرنے والا دوسرے شراکت دار کے حصے کی رقم کا ضامن ہوگا۔ اگر وہ اس رقم کو مکمل طور پر ادا کر سکتا ہو تو یہ اس سے وصول کی جائے گی اور اگر وہ اس کو ادا نہ کر سکتا ہو تو غلام سے اس کی نصف قیمت کے بارے میں مزدوری کروائی جائے گی اور وہ کتابت کی وصول ہونے والی رقم میں دوسرے فریق کا حصے دار ہوگا۔

15701 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَنْ كَاتَبَ نَصِيبًا لَّهُ فِي عَبْدٍ بِإِذْنِ شُرَكَائِهِ، ثُمَّ عَتَقَ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِيمَا بَقِيَ لِشُرَكَائِهِ، وَلَا يَضْمَنُهُ الَّذِي كَاتَبَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: اِنْ قَاطَعَ اَوْ كَاتَبَ ضَمِنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ

❊❊ امام شعبی فرماتے ہیں: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کے بارے میں اپنے شراکت داروں کی اجازت سے کتابت کا معاہدہ کر لے اور پھر غلام آزاد ہو جائے تو باقی کے شراکت داروں کے حصوں کے بارے میں غلام سے مزدوری کروائی جائے گی البتہ کتابت کا معاہدہ کرنے والا اس کا ضامن نہیں ہوگا۔

ابن شبرمہ کہتے ہیں: اگر وہ قسطوں کی ادائیگی لازم کرے یا کتابت کا معاہدہ کرے (دونوں صورتوں میں) وہ ضامن ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: یہ قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15702 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي مُكَاتَبٍ بَيْنَ شُرَكَاءَ قَاطَعَهُ بَعْضُهُمْ قَالَ: لَا يَضْمَنُهُمُ الَّذِي قَاطَعَهُ، وَيُؤَدِّي اِلَى الْاٰخَرِينَ مَا بَقِيَ لَهُمْ، قَالَ قَتَادَةُ: كُلُّ مُكَاتَبَةٍ كَانَتْ قَبْلَ الْعِتْقِ، فَلَا ضَمَانَ فِيهَا عَلَى الَّذِي قَاطَعَ

❊❊ قتادہ ایسے مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جو کئی شراکت داروں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان میں سے کوئی ایک اس پر قسطوں کی ادائیگی لازم کر دیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: جس نے قسطوں کی ادائیگی لازم کی ہے وہ باقی کے حصے داروں کو ضامن نہیں ہوگا اور وہ غلام باقی کے حصے داروں کو ان کے حصے کی رقم ادا کرے گا۔ قتادہ فرماتے ہیں: کتابت کا ہر وہ معاہدہ جو آزاد ہونے سے پہلے ہو اس میں معاہدہ کرنے والے پر ضمان لازم نہیں ہوتا۔

15703 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مُكَاتَبٌ بَيْنَ قَوْمٍ، فَاَرَادَ اَنْ يُقَاطِعَ بَعْضُهُمْ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَهُ مِنْ مَالٍ مِثْلُ مَا قَاطَعَ عَلَيْهِ هٰؤُلَاءِ

❊❊ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک مکاتب کچھ لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہے ان میں سے کوئی ایک اس پر قسطوں کی ادائیگی کو لازم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں۔ البتہ اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ جتنی قسطیں وہ اس کو ادا کر رہا ہے اتنی ہی باقیوں کو بھی ادا کرے گا (تو ایسا ہو سکتا ہے)۔

15704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَاتَبَاهُ، فَاَدَّى اِلَى اَحَدِهِمَا كِتَابَتَهُ وَهُوَ يَسْعَى لِلْاٰخَرِ فِي كِتَابَتِهِ قَالَ: حَدُّهُ، وَطَلَاقُهُ، وَمِيرَاثُهُ، وَشَهَادَتُهُ، بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ حَتّٰى

يُؤَدِّيَ إِلَى الْآخَرِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُؤَدِّيَ اِلَيْهِ، فَلَهُ مِيرَاثُهُ

٭٭ زہری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے اور وہ دونوں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتے ہیں اور وہ غلام ان دونوں میں سے ایک کو اس کے حصے کی رقم ادا کر دیتا ہے اور دوسرے کی ادائیگی کے لئے کوشش کر رہا ہوتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس غلام کی حد' طلاق' وراثت' گواہی عام غلام کی مانند ہوں گی' جب تک وہ دوسرے آقا کو بھی مکمل ادائیگی نہیں کر دیتا اور اگر وہ دوسرے آقا کو مکمل ادائیگی کرنے سے پہلے مر جاتا ہے' تو اس کی وراثت دوسرے آقا کو ملے گی۔

15705 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَا: اِذَا كَانَ يَسْعَى فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحُرِّ، وَمِيرَاثُهُ بَعْدُ لِلَّذِي عَلَيْهِ، وَوَلَاؤُهُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ

٭٭ قتادہ اور ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جب وہ (ادائیگی کی) کوشش کر رہا ہو تو وہ آزاد شخص کے حکم میں ہوگا اور اس کی وراثت اسے ملے گی' جس کے حصے کی ادائیگی باقی رہ گئی تھی' البتہ اس کی ولاء اس کے آقاؤں کے درمیان ان کے حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگی۔

15706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، سُئِلَ عَنْ نَفَرٍ ثَلَاثَةٍ قَاطَعُوا مُكَاتَبًا لَّهُمْ، وَشَرَطُوا عَلَيْهِ اِنْ لَمْ تُؤَدِّ كَذَا وَكَذَا، فَاَنْتَ عَبْدٌ قَالَ: فَاِنْ عَجَزَ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا سَمَّوْا عَلَيْهِ عَادَ عَبْدًا

٭٭ معمر سے تین ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے مکاتب غلام پر قسطوں کی ادائیگی لازم کرتے ہیں اور یہ شرط رکھتے ہیں کہ اگر تم نے اتنی اتنی ادائیگی نہ کی تو تم غلام رہو گے۔ معمر کہتے ہیں: انہوں نے جو ادائیگی مقرر کی تھی اگر وہ اس میں سے کچھ حصے کی ادائیگی سے بھی عاجز آ جاتا ہے تو وہ دوبارہ غلام بن جائے گا۔

بَابٌ: الْمُكَاتَبُ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ، وَعَرْضُ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب غلام کا اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرنا، مکاتب کے سامان (کا حکم)

15707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ لِمُكَاتَبٍ عَبْدٌ فَكَاتَبَهُ، فَعَتَقَ عَبْدُ الْعَبْدِ، ثُمَّ مَاتَ، لِمَنْ مِيرَاثُهُ؟ قَالَ: كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يَقُولُونَ: هُوَ لِلَّذِي كَاتَبَهُ، يَسْتَعِينُ بِهِ فِي كِتَابَتِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کسی مکاتب کا ایک غلام ہے' وہ اپنے غلام کے ساتھ بھی کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے' پھر وہ غلام ایک غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اس کی وراثت کسے ملے گی؟ انہوں نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ یہ کہا کرتے تھے: کہ یہ اسے ملے گی کہ جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا' اور وہ اس وراثت کے ذریعے کتابت کی ادائیگی میں مدد حاصل کرے گا۔

15708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مُكَاتَبٍ كَاتَبَ عَلَى اَلْفِ دِرْهَمٍ فَكَاتَبَ الْمُكَاتَبُ عَبْدًا لَّهُ عَلَى اَلْفَيْنِ، فَاَدَّى صَاحِبُ الْاَلْفِ خَمْسَ مِائَةٍ، وَاَدَّى صَاحِبُ الْاَلْفَيْنِ اَلْفًا، ثُمَّ مَاتَ الْاَوَّلُ قَالَ: يَصِيرُ

مَا عَلَى الْبَاقِي لِلسَّيِّدِ، وَلَيْسَ لِوَرَثَةِ الْاَوَّلِ شَيْءٌ

٭٭ سفیان ثوری' ایسے مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک ہزار درہم کے عوض میں' کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور پھر وہ مکاتب غلام اپنے غلام کے ساتھ دو ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے پھر جس نے ایک ہزار درہم دینا تھے وہ پانچ سو درہم ادا کر دیتا ہے اور جس نے دو ہزار دینے تھے وہ ایک ہزار ادا کر دیتا ہے پھر پہلے والے مکاتب غلام کا انتقال ہو جاتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں جو چیز باقی تھی وہ اس کے آقا کو ملے گی پہلے غلام کے ورثاء کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

15709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ عَلَى اَلْفَيْنِ، وَكَاتَبَ الْعَبْدُ عَبْدًا لَهُ عَلَى اَلْفَيْنِ، فَمَاتَ مُكَاتَبُ الْمُكَاتَبِ، وَتَرَكَ اَرْبَعَةَ آلَافٍ قَالَ: يَاْخُذُ الْمُكَاتَبُ الْاَلْفَيْنِ اللَّذَيْنِ كَاتَبَ عَلَيْهَا، وَيَكُونُ مَا بَقِيَ لِلسَّيِّدِ

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کے ساتھ دو ہزار کے عوض میں مکاتبت کا معاہدہ کرتا ہے اور وہ غلام اپنے غلام کے ساتھ دو ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے' پھر مکاتب کا مکاتب غلام انتقال کر جاتا ہے' اور ترکے میں چار ہزار چھوڑ کر جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: مکاتب غلام وہ دو ہزار قبول کرے گا' جن کے عوض میں اس نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور جو باقی بچے گا' وہ آقا کو ملے گا۔

15710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ عَلَى اَرْبَعَةِ آلَافٍ، فَاشْتَرَى الْمُكَاتَبُ عَبْدًا، فَاشْتَرَى الْعَبْدُ نَفْسَهُ مِنَ الْمُكَاتَبِ، فَعَتَقَ قَالَ: يَكُونُ الْوَلَاءُ لِلسَّيِّدِ سَيِّدِ الْمُكَاتَبِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَمَا وَهَبَ الْمُكَاتَبُ، اَوْ تَصَدَّقَ، اَوْ اَعْتَقَ، ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ مَرْدُودٌ

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کے ساتھ چار ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہے پھر وہ مکاتب غلام ایک غلام خرید لیتا ہے' پھر وہ غلام اپنے آپ کو مکاتب سے خرید لیتا ہے اور آزاد ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس کی ولاء کا حق آقا کو ملے گا' یعنی مکاتب کے آقا کو ملے گا' ثوری فرماتے ہیں: مکاتب نے جو چیز ہبہ کی' یا صدقہ کی' یا آزاد کیا' اس کے بعد وہ عاجز ہو جائے' تو یہ چیز کالعدم شمار ہو گی۔

15711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُكَاتَبِ يُعْتِقُ عَبْدًا قَالَ: اَفَلَا يَبْدَاُ بِنَفْسِهِ

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی غلام کو آزاد کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس نے اپنی ذات سے پہل کیوں نہیں کی؟

15712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي عَبْدٍ كَانَ لِقَوْمٍ فَاَذِنُوا لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ عَبْدًا، فَاَعْتَقَهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ قَالُوا: الْوَلَاءُ لِلْاَوَّلِينَ الَّذِينَ اَذِنُوا

٭٭ ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کچھ لوگوں کی

ملکیت ہوتا ہے اور وہ لوگ اسے اجازت دے دیتے ہیں کہ وہ غلام خرید کر اسے آزاد کر دے پھر وہ لوگ اسے خرید لیتے ہیں تو وہ حضرات کہتے ہیں (یا ابراہیم نخعی فرماتے ہیں) ولاء کا حق پہلے والے لوگوں کو ملے گا جنہوں نے اجازت دی تھی۔

15713 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَاتَبَ رَجُلٌ غُلَامًا عَلٰى اَوَاقٍ سَمَّاهَا، وَنَجَّمَهَا عَلَيْهِ نُجُومًا، فَاَتَاهُ الْعَبْدُ بِمَالِهِ كُلِّهِ، فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهُ اِلَّا عَلٰى نُجُومِهِ رَجَاءَ اَنْ يَرِثَهُ، فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاَخْبَرَهُ، فَاَرْسَلَ اِلٰى سَيِّدِهِ فَاَبَى اَنْ يَاْخُذَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: خُذْهُ يَا يَرْفَا، فَاطْرَحْهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ، وَاَعْطِ نُجُومَهُ، وَقَالَ: اذْهَبْ - لِلْعَبْدِ - فَقَدْ عُتِقْتَ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ سَيِّدُ الْعَبْدِ قَبِلَ الْمَالَ

✵✵ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں ایک شخص نے ایک غلام کے ساتھ چند متعین اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا اور اس نے اس غلام کے لئے اس کی قسطیں بنا دیں پھر وہ غلام اپنے آقا کے پاس پورا مال لے کے آیا تو آقا نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور اصرار کیا کہ وہ قسطوں کی شکل میں وصول کرے گا آقا کو یہ توقع تھی کہ وہ اس کا وارث بن جائے گا وہ غلام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اس کے آقا کو بلوایا تو آقا نے وہ وصولی کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ رقم وصول کرو اور اسے بیت المال جمع کروا دو اور وہاں سے اس کی قسطیں لیتے رہنا' پھر انہوں نے غلام سے فرمایا: تم جاؤ! تم آزاد ہو' جب آقا نے یہ صورت دیکھی' تو اس نے وہ مال قبول کر لیا۔

15714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَاتَبَ عَبْدٌ عَلٰى اَرْبَعَةِ آلَافٍ اَوْ خَمْسَةٍ، فَقَالَ: خُذْهَا جَمِيعًا، وَخَلِّنِي، فَاَبَى سَيِّدُهُ اِلَّا اَنْ يَاْخُذَهَا كُلَّ سَنَةٍ نَجْمًا رَجَاءَ اَنْ يَرِثَهُ، فَاَتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَدَعَاهُ عُثْمَانُ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يَقْبَلَهَا مِنَ الْعَبْدِ، فَاَبَى، فَقَالَ لِلْعَبْدِ: ائْتِنِي بِمَا عَلَيْكَ، فَاَتَاهُ بِهِ، فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ، وَكَتَبَ لَهُ عِتْقًا، وَقَالَ لِلْمَوْلٰى: ائْتِنِي كُلَّ سَنَةٍ فَخُذْ نَجْمًا، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ، اَخَذَ مَالَهُ كُلَّهُ، وَكَتَبَ عِتْقَهُ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک غلام نے چار ہزار یا شاید پانچ ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا اور اپنے آقا سے کہا کہ تم اپنی پوری رقم وصول کرو اور مجھے چھوڑ دو تو اس کے آقا نے انکار کر دیا اور یہ اصرار کیا کہ وہ اس سے ہر سال قسط وصول کرے گا اسے یہ توقع تھی کہ وہ اس غلام کا وارث بن جائے گا وہ غلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے آقا کو بلا کر یہ پیشکش کی کہ وہ غلام سے یہ رقم وصول کر لے لیکن آقا نے انکار کر دیا تو انہوں نے غلام سے کہا تم پر جو ادائیگی لازم ہے وہ تم میرے پاس لے کے آؤ وہ غلام وہ رقم ان کے پاس لے آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ رقم بیت المال میں جمع کروائی اور اس کی آزادی کا حکم جاری کر دیا انہوں نے اس کے آقا سے فرمایا: تم ہر سال میرے پاس آیا کرنا اور قسط وصول کر لیا کرنا جب اس کے آقا نے یہ بات دیکھی تو اس نے پورا مال وصول کر لیا اور اس کی آزادی تحریر کر کے دے دی۔

15715 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، اَنَّ مُكَاتَبًا عَرَضَ عَلٰى سَيِّدِهٖ بَقِيَّةَ كِتَابَتِهٖ، فَاَبٰى سَيِّدُهٗ، فَقَالَ لَهٗ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ وَهُوَ اَمِيْرُ مَكَّةَ: هَلُمَّ مَا بَقِىَ عَلَيْكَ، فَضَعْهُ فِىْ بَيْتِ الْمَالِ، وَاَنْتَ حُرٌّ، وَخُذْ اَنْتَ نُجُوْمَكَ كُلَّ عَامٍ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ سَيِّدُهٗ اَخَذَ مَالَهٗ،

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک غلام نے اپنے آقا کو یہ پیشکش کی کہ وہ کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم (یکمشت) ادا کردیتا ہے تو اس کے آقا نے انکار کردیا عمرو بن سعید جو مکہ کے گورنر تھے انہوں نے اس غلام سے کہا: تمہارے ذمہ جو باقی رقم رہتی ہے اسے لے آؤ اور اسے بیت المال میں جمع کروادو تم آزاد ہو (اور اس کے آقا سے کہا) تم ہر سال اپنی قسط وصول کرلیا کرنا جب اس کے آقا نے یہ بات دیکھی تو اس نے وہ مال وصول کرلیا۔

15716 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ مُسَافِعٍ اَنَّهٗ قَضٰى بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ فِىْ وَرْدَانَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن مسافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے وردان کے بارے میں اس واقعہ کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

بَابٌ: عَجْزُ الْمُكَاتَبِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: مکاتب غلام کا عاجز آجانا اور دیگر صورتیں

15717 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ

✸✸ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکاتب غلام رہتا ہے جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی بھی باقی ہو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان لوگوں کی طے شدہ شرائط آپس میں (لازم) شمار ہوں گی۔

15718 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا بَقِىَ عَلَى الْمُكَاتَبِ خَمْسُ اَوَاقٍ، اَوْ خَمْسُ ذَوْدٍ، اَوْ خَمْسُ اَوْسُقٍ، فَهُوَ غَرِيْمٌ

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مکاتب کے ذمہ پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ یا پانچ وسق باقی ہوں تو وہ مقروض شمار ہوگا۔

15719 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِى الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّىْ صَدْرًا مِنْ كِتَابَتِهٖ ثُمَّ يَعْجِزُ قَالَ: يُرَدُّ عَبْدًا قَالَ: سَيِّدُهٗ اَحَقُّ بِشَرْطِهِ الَّذِى اشْتَرَطَ

✸✸ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مکاتب غلام کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے جو اپنی کتابت کی ابتدائی رقم ادا کر دیتا ہے اور پھر عاجز آ جاتا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ دوبارہ غلام شمار ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں اس کا آقا اس شرط کا زیادہ حق دار ہوگا جو اس نے (اس غلام پر) عائد کی تھی۔

15720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، إِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے وہ غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ کچھ بھی باقی ہے جب کہ اس نے اس پر شرط عائد کی ہو۔

15721 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الْمُكَاتَبِ يَعْجَزُ قَالَ: يُعْتَقُ بِالْحِسَابِ، وَقَالَ زَيْدٌ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا أَدَّى الثُّلُثَ فَهُوَ غَرِيمٌ

✲✲ طارق بن عبدالرحمٰن نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عاجز ہو جانے والے مکاتب غلام کے بارے میں یہ فرمایا ہے وہ حساب کے اعتبار سے آزاد شمار ہوگا حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہے وہ غلام ہی رہے گا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ ایک تہائی حصہ ادا کر دے گا تو وہ مقروض شمار ہوگا۔

15722 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمَانِ يَعْنِي الْمُكَاتَبَ

✲✲ یحییٰ بن ابوکثیر نے مسلم بن جندب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے وہ غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ دو درہم کی ادائیگی باقی ہو ان کی مراد مکاتب غلام تھا۔

15723 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَاتَبَ غُلَامًا لَّهُ فَجَاءَهُ، فَقَالَ: قَدْ عَجَزْتُ قَالَ: فَامْحُ كِتَابَتَكَ قَالَ: فَمَحَاهَا، فَأَعْتَقَهُ ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَهُ غُلَامٌ لَهُ آخَرُ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَاتِكَةَ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ قَالَ: فَلَعَلَّكَ تُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَكَ كَمَا أَعْتَقْتُ صَاحِبَكَ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي قَدْ عَجَزْتُ قَالَ: فَحَلَفَ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ مَحَا كِتَابَتَهُ لَا يَعْتِقَنَّهُ قَالَ: فَمَحَاهَا الْعَبْدُ قَالَ: فَرَأَى ابْنَةً لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: ابْنَةُ أَبِي عَاتِكَةَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ: مَا قُلْتِ فِي هَؤُلَاءِ؟ قَالَتْ: حَلَفْتَ أَنْ لَا تُعْتِقَهُمْ قَالَ: فَهِيَ حُرَّةٌ كَفَّارَةَ يَمِينِي، ثُمَّ أَعْتَقَهُمْ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیا وہ غلام ان کے پاس آیا اور بولا میں عاجز آ گیا ہوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے کتابت کے معاہدے کو مٹا دو اس نے اس کو مٹا دیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد اسے آزاد کر دیا

راوی بیان کرتے ہیں پھران کا ایک اور غلام ان کے پاس آیا جس کا نام ابو عاتکہ تھا اس نے کہا: میں عاجز آ گیا ہوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شاید تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی اس طرح آزاد کردوں جس طرح میں نے تمہارے ساتھی کو آزاد کیا تھا اس نے کہا: جی نہیں میں ویسے ہی عاجز آ گیا ہوں

راوی کہتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حلف اٹھایا کہ اگر اس نے اپنی کتابت کے معاہدے کو مٹا دیا تو وہ اسے ہرگز آزاد نہیں کریں گے راوی کہتے ہیں تو پھر اس غلام نے اس معاہدے کو مٹا دیا

راوی کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد اس غلام کی بیٹی دیکھی تو دریافت کیا یہ کس کی بیٹی ہے لوگوں نے بتایا کہ ابو عاتکہ کی انہوں نے سیدہ صفیہ سے دریافت کیا تم ان گھر والوں کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہو؟ اس خاتون نے جواب دیا آپ نے تو یہ حلف اٹھایا تھا کہ آپ انہیں آزاد نہیں کریں گے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری قسم کے کفارے میں یہ لڑکی آزاد ہو جائے گی انہوں نے ان (سب) کو آزاد کر دیا۔

15724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَاتَبَ هٰذَا الْغُلَامَ عَلٰى ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا، فَقَضٰى خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: قَدْ عَجَزْتُ قَالَ: فَامْحُهَا اَنْتَ، قَالَ نَافِعٌ: فَاَشَرْتُ عَلَيْهِ امْحُهَا وَهُوَ يَطْمَعُ اَنْ يُعْتِقَهُ فَمَحَاهَا الْعَبْدُ وَلَهُ ابْنَتَانِ وَابْنٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَعْتَزِلُ جَارِيَتَيَّ قَالَ: فَاَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ بَعْدُ، ثُمَّ الْجَارِيَتَيْنِ، ثُمَّ اِيَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: اَحَبُّ الْاٰنَ اِنْ شِئْتَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِاِسْمَاعِيلَ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَاتَ مُكَاتَبِيْ مَوْتًا، وَتَرَكَ بَنِيْنَ حَدَثُوا بَعْدَ الْكِتَابِ قَالَ: قَالَ نَافِعٌ: يَكُوْنُ بَنُوْهُ عَبِيدًا، وَيَاْخُذُ سَيِّدُهُ مَا تَرَكَ، قَالَ: لَمْ يُفَسِّرْ فِيْهَا شَيْءٌ، وَلٰكِنَّ الْاَمْرَ عِنْدَنَا اَنَّ بَنِيهِ عَلٰى كِتَابَةِ اَبِيْهِمْ

✵ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں نافع نے انہیں یہ بات بتائی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کے ساتھ تیس ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا اس غلام نے پندرہ ہزار ادا کر دیے اور پھر وہ ان کے پاس آیا اور بولا میں عاجز آ گیا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس معاہدے کو مٹا دو نافع کہتے ہیں میں نے اس غلام کو اشارہ کیا کہ تم اس کو مٹا دو اس غلام کی یہ خواہش تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے آزاد کر دیں اس غلام نے اس معاہدے کو مٹا دیا اس غلام کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اپنی دو کنیزوں سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں (یعنی اس کی دونوں بیٹیوں کو آزاد قرار دیا)۔

راوی کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد اس کے بیٹے اور دونوں بیٹیوں کو آزاد کیا اس کے بعد اسے آزاد کیا پھر انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اب میں یہ پسند کرتا ہوں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے اسماعیل سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرا مکاتب غلام فوت ہو جائے اور وہ بیٹے چھوڑ کر جائے جو کتابت کے معاہدے کے بعد پیدا ہوئے تھے تو اسماعیل نے بتایا نافع فرماتے ہیں اس کے بیٹے غلام شمار ہوں گے اور وہ جو کچھ چھوڑ کر جائے گا آقا اسے وصول کر لے گا۔

راوی کہتے ہیں انہوں نے اس بارے میں کسی چیز کی وضاحت نہیں کی تاہم ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اس کے بیٹے اپنے باپ کے کتابت کے معاہدے کے مطابق شمار ہوں گے۔

15725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِى الْمُخَارِقِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَابْنَ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ، فَخَاصَمَهُمْ زَيْدٌ بِاَنَّ الْمُكَاتَبَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ شَىْءٌ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحُدِّثْتُ اَنَّ عُثْمَانَ قَضٰى بِاَنَّهُ عَبْدٌ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ شَىْءٌ

✵✵ ابن جریج نے عبدالکریم بن ابومخارق کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: مکاتب غلام شمار ہوتا ہے' جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہو' حضرت زید رضی اللہ عنہ کی رائے ان حضرات سے مختلف تھی: وہ یہ کہتے تھے کہ مکاتب غلام' امہات المومنین کے ہاں چلا جایا کرتا ہے' جبکہ اس کے ذمہ کچھ بھی لازم ہوتا تھا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ کوئی بھی ادائیگی باقی ہو۔

15726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ ایک بھی درہم باقی ہو۔

15727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِىِّ، عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِمُكَاتَبٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ، يُقَالُ لَهُ حُمْرَانُ: اَنِ ادْخُلْ عَلَىَّ، وَاِنْ بَقِىَ عَلَيْكَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

✵✵ عبدالکریم جزری نے میمون بن مہران کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک مکاتب غلام جس کا نام حمران تھا اس سے یہ فرمایا تھا تم میرے ہاں آجایا کرو خواہ تمہارے ذمہ دس درہم باقی رہ گئے ہوں۔

15728 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ

✵✵ سعید بن ابوسعید مقبری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے مکاتب غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہو۔

15729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ: حَدَّثَنِىْ نَبْهَانُ، مُكَاتَبُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ اَقُوْدُ بِهَا - اَحْسَبُهُ قَالَ: بِالْبَيْدَاءِ - فَقَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: اَنَا نَبْهَانُ قَالَتْ: اِنِّىْ قَدْ تَرَكْتُ بَقِيَّةَ كِتَابِكَ لِابْنِ اَخِىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ، اَعَنْتُهُ بِهٖ فِىْ نِكَاحِهٖ قَالَ: قُلْتُ: لَا اَدْفَعُهُ اِلَيْهِ اَبَدًا قَالَتْ: اِنْ كَانَ

اِنَّمَا بِكَ اَنْ تَرَانِيْ وَتَدْخُلَ عَلَيَّ، فَوَاللّٰهِ لَا تَرَانِيْ اَبَدًا، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُكَاتَبِ مَا يُؤَدِّي فَاحْتَجِبْنَ مِنْهُ

* * زہری بیان کرتے ہیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب غلام نبہان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ میں بیضاء کے مقام پران کی اونٹنی کو لے کر جارہا تھا انہوں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں نبہان ہوں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہاری کتابت کی بقیہ رقم میں نے اپنے بھتیجے محمد بن عبداللہ بن امیہ کے لئے چھوڑ دی تھی میں اس کے ذریعے اس کے نکاح میں اس کی مدد کرنا چاہتی تھی۔ نبہان کہتے ہیں میں نے کہا: میں تو انہیں وہ ادائیگی کبھی نہیں کرسکتا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر یہ صورت حال ہے تو پھر تم مجھے دیکھ بھی سکتے ہو اور میرے ہاں آ بھی سکتے ہو اللہ کی قسم! ورنہ تم مجھے کبھی نہیں دیکھ سکتے تھے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر مکاتب غلام کے پاس وہ رقم موجود ہو جس سے وہ ادائیگی کرسکتا ہو تو تم خواتین اس سے پردہ کرنا''۔

15730 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ، وَقَالَهُ قَتَادَةُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: الْمُكَاتَبُ طَلَاقُهُ، وَجِرَاحَتُهُ، وَشَهَادَتُهُ، وَدَيْنُهُ، بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ، وَقَالَهُ قَتَادَةُ

* * معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ (مکاتب) غلام شمار ہوگا' جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی بھی باقی ہے' قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

زہری فرماتے ہیں: مکاتب کی طلاق' اس کا زخمی کرنا، گواہی' قرض' عام غلام کی مانند شمار ہوں گے' قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

15731 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دِيَةُ الْمُكَاتَبِ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ دِيَةُ الْحُرِّ، وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةُ الْعَبْدِ،

* * یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مکاتب غلام کی دیت اس کا جتنا حصہ آزاد ہو چکا ہو' اس کے حساب آزاد شخص کی دیت کی مانند ہوگی اور جتنا غلام ہو' اس کے حساب سے غلام کی دیت کی مانند ہوگی''۔

15732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مُكَاتَبِ اُمِّ سَلَمَةَ: اسْمُهُ نُفَيْعٌ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ

* * ابن شہاب فرماتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب کا نام نفیع تھا' پھر انہوں نے معمر نقل کردہ روایت کی

مانند روایت نقل کی۔

15733 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مکاتب غلام شمار ہوگا' جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہو۔

15734 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الْمُكَاتَبِ: يُوْرَثُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى، وَيُجْلَدُ الْحَدَّ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى، وَيُعْتَقُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى، وَتَكُوْنُ دِيَتُهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ

٭٭ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: مکاتب کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جتنی ادائیگی اس نے کردی ہے' اس حساب سے اس کی وراثت تقسیم ہوگی' جتنی ادائیگی اس نے کردی ہے' اس حساب سے اسے حد میں کوڑے لگائے جائیں گے' اور جتنی ادائیگی اس نے کردی ہے' اس حساب سے اس کی دیت کا حکم ہوگا۔

جبکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہے' وہ غلام شمار ہوگا۔

15735 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَاتَبَ مُكَاتَبًا عَلٰى مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَضَاهَا كُلَّهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَهُوَ رَقِيْقٌ، اَوْ عَلٰى مِائَةِ اُوقِيَّةٍ فَقَضَاهَا كُلَّهَا اِلَّا اُوقِيَّةً، فَهُوَ عَبْدٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی کے حوالے سے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی مکاتب غلام کے ساتھ' ایک سو درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلے اور وہ غلام دس درہموں کے علاوہ باقی پوری رقم کردے' تو وہ غلام ہی شمار ہوگا' یا اگر وہ ایک سو اوقیہ کے عوض میں معاہدہ کرے' اور وہ غلام ایک اوقیہ کے علاوہ باقی ساری رقم ادا کردے' تو بھی وہ غلام ہی شمار ہوگا (جب تک وہ پوری رقم نہیں ادا کردیتا)"۔

15736 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ اِلَّا الشَّطْرَ فَلَا رِقَّ عَلَيْهِ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن نے' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مکاتب غلام نصف ادائیگی کردے' تو اب وہ غلام نہیں رہتا۔

15737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ قِيمَتَهُ، فَهُوَ غَرِيمٌ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَكَانَ يَقُوْلُ فِيهِ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

وَاَمَّا الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَشُرَيْحًا كَانَا يَقُوْلَانِ: اِذَا اَدَّى الثُّلُثَ فَهُوَ غَرِيْمٌ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَمَّا مُغِيْرَةُ فَاَخْبَرَنِي، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا اَدَّى قَدْرَ ثَمَنَهُ فَهُوَ غَرِيْمٌ

❀❀ اسماعیل بن ابوخالد نے' عامر شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح یہ فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام اپنی قیمت ادا کردے' تو وہ مقروض شمار ہوگا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: قاضی شریح اس بارے میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے تھے

ثوری نے جابر کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح یہ فرماتے ہیں: جب وہ غلام ایک تہائی رقم ادا کردے' تو اب وہ مقروض شمار ہوگا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ اپنی قیمت جتنی رقم ادا کرے' تو وہ مقروض شمار ہوگا۔

15738 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى ابْنِ عَلْقَمَةَ: اِذَا قَضَى الْمُكَاتَبُ شَطْرَ كِتَابَتِهِ فَهُوَ غَرِيْمٌ مِنَ الْغُرَمَاءِ يَتْبَعُ بِالشَّرْطِ قَالَ: فَاُشِيرَ عَلَى نَافِعِ بْنِ عَلْقَمَةَ اَنْ يُرَاجِعَهُ اَنَّهُمْ اِذًا يَتَحَيَّلُونَ وَيَعْتَلُّونَ قَالَ: فَفَعَلَ قَالَ: فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اَنْتَ اَبْصَرُ بِالَّذِي يُصْلِحُكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالَّذِي يُصْلِحُكُمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عبدالملک بن مروان نے' ابن علقمہ کو خط لکھا کہ جب مکاتب غلام' اپنی کتابت کی نصف رقم ادا کردے' تو وہ ایک مقروض شمار ہوگا' جو شرط کا تابع ہوگا' راوی کہتے ہیں: نافع بن علقمہ کو یہ اشارہ کیا گیا کہ وہ اس سے مراجعت کریں' کیونکہ اس صورت میں تو وہ لوگ حیلہ اختیار کرنے لگیں گے اور علت بیان کرنے لگیں گے' تو انہوں نے ایسا ہی کیا' تو عبدالملک نے انہیں خط میں لکھا: کہ جو چیز آپ لوگوں کے لئے بہتر ہے آپ اس کے بارے میں زیادہ بصیرت رکھتے ہیں' تو آپ پر وہ چیز لازم ہے' جو آپ لوگوں کے لئے بہتر ہو۔

15739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ " ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْاَوَّلِ

❀❀ عطاء خراسانی نے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کی طرف خط لکھا تھا' اس کے بعد راوی نے پہلی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

15740 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى دَوْسٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اَنْتَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابَتِكَ شَيْءٌ

❀❀ معمر نے' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم غلام شمار ہوگے'

جب تک تمہارے ذمہ کتابت کی رقم میں سے کچھ بھی باقی ہو۔

15741 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الْمُكَاتَبُ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى

✽✽ ایوب نے، عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مکاتب نے جتنی ادائیگی کر دی ہوگی' اس حساب سے وہ آزاد شمار ہوگا۔

15742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: كَانَ الْعَبِيدُ يَدْخُلُونَ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ معمر نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد اور دیگر حضرات کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہاں چلے جایا کرتے تھے (یعنی وہ غلام ہی شمار ہوتے تھے' تو انہیں اس بات کی اجازت تھی)۔

15743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَدّٰى الْمُكَاتَبُ اِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ اَيَعُودُ عَبْدًا؟ قَالَ: قَدْ زَعَمُوْا اَنَّ نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ يَاْثُرُ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَوْ عَلِمْنَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ ذٰلِكَ لَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ: وَاَمَّا اَنَا فَرَاْيِي وَلَمْ يَبْلُغْنِي ذٰلِكَ عَنْ اَحَدٍ: اَنَّهُ اِنْ عَجَزَ عَنِ الشَّيْءِ الْيَسِيرِ مِنْ كِتَابَتِهٖ لَمْ يَعُدْ عَبْدًا، اَوْ لَمْ يَكُنْ يُسْتَاْنٰى بِهٖ سَنَتَيْنِ وَيُسْتَسْعٰى، قُلْتُ: فَعَجَزَ قَالَ: فَلَا اَرٰى اَنْ يَعُودَ عَبْدًا، قُلْتُ: فَمَا اَرٰى اِنْ بَقِيَتِ الثُّلُثُ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالرُّبُعُ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا بَقِيَ مِنَ الرُّبُعِ، فَلَا يَعُودُ عَبْدًا، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ عَمَّا تَرٰى اَنَّهُ اِذَا عَجَزَ عَنْهُ عَادَ عَبْدًا، فَعَجَزَ عَنْهُ نَفْسِهٖ، وَلَمْ اَكُنِ اشْتَرَطْتُ اَنَّكَ اِنْ عَجَزْتَ عُدْتَ عَبْدًا قَالَ: فَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ عَبْدًا اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَقَدِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنَّهُ عَبْدٌ حَتّٰى يَقْبِضَ، اِنَّهُ لَعَبْدِهٖ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کیا رائے ہے؟ کہ اگر مکاتب غلام تمام رقم ادا کر دیتا ہے' صرف ایک سو درہم ادا نہیں کر پاتا' تو کیا وہ دوبارہ غلام بن جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے اور اگر ہمیں یہ بات پتہ چل جائے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ موقف ہے' تو ہم اسی کی پیروی کریں گے۔

انہوں نے فرمایا: جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے' تو اس کے مطابق' کسی کے حوالے سے مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے اور وہ یہ ہے: کہ اگر وہ معمولی سی رقم کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے' تو پھر وہ دوبارہ غلام نہیں بنے گا' اور نہ ہی اسے دو سال کے لئے مہلت دی جائے گی' یا اس سے مزید مزدوری کروائی جائے گا' میں نے کہا: اگر وہ عاجز آ جائے' انہوں نے فرمایا: تو بھی میں یہ رائے نہیں رکھتا کہ وہ دوبارہ غلام بن جائے گا' میں نے کہا: اس بارے میں کیا حکم ہوگا؟ کہ اگر ایک تہائی حصہ باقی ہو؟ انہوں نے کہا: پھر بھی نہیں' میں نے کہا: اگر ایک چوتھائی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اگر ایک چوتھائی حصہ باقی ہو' تو وہ دوبارہ غلام نہیں بنے گا' میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ اس چیز سے عاجز آ جاتا ہے' جس کے بارے میں

آپ کی یہ رائے ہے کہ وہ اگر اتنی رقم کی ادائیگی سے عاجز آئے تو وہ دوبارہ غلام بنے گا؟ اگر وہ اس سے عاجز آجاتا ہے اور میں نے اس پر یہ شرط بھی عائد نہیں کی تھی' کہ اگر تم عاجز آگئے تو تم دوبارہ غلام بن جاؤ گے' تو انہوں نے فرمایا: ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ کہ وہ غلام نہ بنے' جبکہ اس کے ذمہ کچھ بھی ادائیگی باقی ہو' حالانکہ اس نے یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ مرتے دم تک غلام رہے گا' تو یہ اس کا غلام ہی رہے گا' جب تک اس کے ذمہ کوئی بھی ادائیگی باقی رہے گی۔

بَابٌ: اِفْلاَسُ الْمُکَاتَبِ

باب: مکاتب غلام کا مفلس ہوجانا

15744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيْهِ قَالَ: يَقُوْلُ: كَانَ شُرَيْحٌ يَقُوْلُ: يُحَاصُّهُمْ سَيِّدُهُ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَخْطَاَ شُرَيْحٌ وَكَانَ قَاضِيًا قَضٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ الدَّيْنَ اَحَقُّ "

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا جو انتقال کر جاتا ہے اور اس کے ذمہ قرض ہوتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے انہوں نے بتایا قاضی شریح یہ فرمایا کرتے تھے: اس کا آقا ان سے حصے وصول کرلے گا۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: قاضی شریح کی رائے غلط ہے' وہ ایک قاضی تھے' لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے: کہ قرض زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

15745 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْهَا مِثْلَ قَوْلِ زَيْدٍ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے اس صورت حال میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

15746 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمُكَاتَبِ: لَا يُحَاصُّ سَيِّدُهُ الْغُرَمَاءَ يَبْدَاُ بِالَّذِي بَدَا لَهُمْ قَبْلَ كِتَابَةِ سَيِّدِهِ

٭٭ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ مکاتب غلام کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے: اس کا آقا اس بارے میں قرض خواہوں سے حصے نہیں لے گا' بلکہ اس کے آقا کی کتابت کی رقم سے پہلے' قرض خواہوں کو ادائیگی کی جائے گی۔

15747 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفْلَسَ مُكَاتَبِي بِنَجْمٍ مِّنْ نُجُوْمِهِ حَلَّ عَلَيْهِ، لِاَنَّهُ قَدْ مَلَكَ عَمَلَهُ فِي سَنَتِهِ قَالَ: لَا، وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَاطَعْتُهُ عَلٰى مَالٍ، وَاَعْتَقْتُ، وَكَتَبْتُ عَلَيْهِ مُقَاطَعَتَهُ دَيْنًا قَالَا: لَا تُحَاصُّهُمْ، وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ،

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ مِنِّي رَقَبَتُهُ، وَقَدْ اَعْتَقْتُهُ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَعْتَقْتَهُ، وَاِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میرا مکاتب غلام ایک قسط ادا کرنے سے مفلس ہوگیا' جس کی ادائیگی اس پر لازم ہوگئی تھی' کیونکہ وہ اس سال میں اپنا کام کرتا رہا' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں

عمرو بن دینار کی بھی یہی رائے ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے مخصوص مال کے عوض میں اس کی قسطیں کردی تھیں' اور اسے آزاد کردیا تھا اور اس پر یہ مقرر کردیا کہ وہ یہ قسطیں قرض کے طور پر ادا کرے گا؟ تو عطاء نے فرمایا: تم اس سے حصے نہیں کرواؤ گے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے' میں نے عطاء سے کہا: اگر وہ میری غلامی سے نکل جاتا ہے اور میں سے آزاد کردیتا ہوں' انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے آزاد کردو اور اگر چاہو تو ایسا نہ کرو۔

15748 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ: يَضْرِبُ مَوْلَاهُ بِمَا حَلَّ مِنْ نُجُومِهِ مَعَ الْغُرَمَاءِ،

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے مکاتب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب اس کا انتقال ہوجائے اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کا آقا' دیگر قرض خواہوں کی مانند' اپنی قسط کا حساب رکھے گا۔

15749 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

✵✵ شیبانی نے' امام شعبی کے حوالے سے' قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ: كَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيّ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، حَلَّ مَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ، فَيَضْرِبُ الْمَوْلٰى مَعَ الْغُرَمَاءِ بِجَمِيعِ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ: لَا يَكُوْنُ لِمَوْلَاهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ، هُوَ لِلْغُرَمَاءِ

✵✵ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ' سفیان ثوری اور حسن بن صالح یہ فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام کا انتقال ہوجائے اور اس کے ذمہ قرض ہو اور اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی کا وقت بھی ہوچکا ہو' تو اس کے ذمہ جتنی کتابت کی رقم تھی آقا دیگر قرضوں کے ساتھ اسے ملالے گا

راوی کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اس کے آقا کا اس کے ذمہ کوئی قرض نہیں ہوگا' وہ رقم دیگر قرض خواہوں کو دی جائے گی۔

بَابٌ: الْحَمَالَةُ عَنِ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب غلام کی طرف سے ادائیگی کرنا

15751 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ... عَطَاءٍ: كَتَبْتُ عَلٰى رَجُلَيْنِ

فِيْ بَيْعٍ: اَنَّ حَيَّكُمَا عَلٰى مَيِّتِكُمَا، وَمُلِيَّكُمَا عَلٰى مُعْدِمِكُمَا قَالَ: يَجُوْزُ، وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا میں ایک ہی سودے میں دو آدمیوں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہوں کہ تم دونوں میں سے جو زندہ بچ جائے گا' مرنے والے کی ذمہ داری بھی اسی کی ہوگی' اور تم میں سے جو ادا نہیں کر سکے گا' اس کی ادائیگی دوسرے کے ذمہ ہوگی' انہوں نے فرمایا: یہ درست ہے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

15752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَاتَبْتُ عَبْدَيْنِ لِيْ وَكَتَبْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا قَالَ: لَا يَجُوْزُ فِيْ عَبْدَيْكَ، وَقَالَهَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِمَ لَا يَجُوْزُ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ اَنَّ اَحَدَهُمَا لَوْ اَفْلَسَ رَجَعَ عَبْدَكَ، وَلَمْ يَهْلَكْ مِنْكَ شَيْءٌ، فَبِمَا يَغْرَمُ هٰذَا لَكَ مِنْهُ وَلَكَ الْعَبْدُ؟ فَاِنْ مَاتَ وَوَجَدْتَ مَالًا اَخَذْتَهُ، وَاِنْ لَمْ تَجِدْ لَهُ مَالًا لَمْ يَغْرَمْ لَكَ عَنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے' دو غلاموں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہوں اور وہ حکم دونوں پر لاگو قرار دیتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: دو غلاموں کے بارے میں یہ درست نہیں ہوگا' سلیمان بن موسیٰ نے بھی یہی بات کہی ہے میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ کیوں درست نہیں ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں میں کوئی ایک مفلس ہوگیا' تو وہ دوبارہ تمہارا غلام بن جائے گا' تو تم سے کوئی چیز ہلاک نہیں ہوئی' تو وہ کس بنیاد پر دوسرے کی طرف سے تمہیں تاوان ادا کرے گا؟ جبکہ وہ تو تمہارا غلام ہے اور اگر وہ مرجائے' اور تم مال پاؤ تو تم اسے حاصل کرلو گے' اور اگر تم اس کا مال نہیں پاتے' تو وہ اس کی طرف سے تمہیں تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

15753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَمْ تَكُنْ سِلْعَةٌ خَرَجَتْ مِنْكَ فِيْهَا مَالٌ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کوئی سامان نہیں ہے جو تمہاری طرف سے نکلا ہے جس میں مال موجود ہے۔

15754 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِمَا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ان دونوں کے لئے ایسا درست ہوگا۔

15755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ لِيْ رَجُلٌ: كَاتِبْ غُلَامَكَ هٰذَا وَعَلَيَّ كِتَابَتُهُ، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ مَاتَ اَوْ عَجَزَ قَالَ: لَا يَغْرَمُ لَكَ عَنْهُ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ فِي الْعَبْدَيْنِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص مجھ سے کہتا ہے کہ تم مجھے اپنے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلو! اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی' تو پھر میں ایسا کرلیتا ہوں اور پھر اس شخص کا انتقال ہوجاتا ہے' یا وہ عاجز آجاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: کہ وہ شخص' غلام کی طرف تمہیں تاوان ادا نہیں کرے گا' دو غلاموں کے بارے میں بھی انہوں نے اس کی مانند بات ارشاد فرمائی۔

15756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَعُمَرَ ، قَالَا : اِنْ حَمَلَ رَجُلٌ عَنْ عَبْدِكَ فِيْ كِتَابَتِهِ وَاشْتَرَطْتَ اَنَّكَ اِنْ عَجَزْتَ فَاِنَّكَ عَبْدٌ لِي ، وَحَمَلَ لَكَ اِنْسَانٌ بِكِتَابَتِهِ ، قَالَا : فَاِنْ عَجَزَ فَهُوَ عَبْدُكَ ، رَجَعَ ، وَلَا يَحْمِلُ عَنْهُ الرَّجُلُ شَيْئًا ، فَاِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ اَنَّكَ اِنْ عَجَزْتَ فَاِنَّكَ عَبْدٌ ، قَالَا : اِنْ عَجَزَ اَخَذْتَ الَّذِيْ حَمَلَ لَكَ عَنْهُ بِكِتَابَتِكَ ، وَيُؤَاجِرُهُ الْاٰخَرُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ الَّذِيْ لَهُ ، وَقَالَا : اِنْ حَمَلَ لَكَ عَبْدٌ فَمَاتَ عَبْدُكَ ، لَمْ يَغْرَمْ عَنْهُ الْاٰخَرُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ مَاتَ

✵✵ ابن جریج نے' عطاء اور عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تمہارے غلام کی طرف سے' اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی اپنے ذمے لیتا ہے اور تم یہ شرط عائد کرتے ہو کہ اگر تم عاجز آ گئے تو تم میرے غلام رہو گے یا ایک شخص اپنی کتابت کی رقم کی ادائیگی تمہارے سامنے اپنے ذمے لے لیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: کہ اگر وہ شخص ادائیگی سے عاجز آ گیا' تو تمہارا غلام تمہارا ہی رہے گا' وہ واپس آ جائے گا اور وہ شخص اس کی طرف سے کوئی جرمانہ ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا' لیکن اگر تم یہ شرط عائد نہیں کرتے کہ اگر تم عاجز آ گئے تو تم غلام رہو گے' تو پھر یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: کہ اگر وہ عاجز آ جائے تو تم وصولی کر لو گے' جو اس نے تمہاری کتابت کے حوالے سے تمہیں ادا کی تھی اور دوسرا شخص اس سے مزدوری کروائے گا' یہاں تک کہ وہ اپنا حق پورا وصول کر لے گا' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: کہ اگر غلام نے تمہارے سامنے ادائیگی اپنے ذمہ لی ہو اور تمہارا غلام فوت ہو جائے' تو دوسرا شخص اس کی طرف سے تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا' کیونکہ اصل آدمی تو فوت ہو گیا ہے۔

15757 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : كَاتِبْ عَبْدَكَ هٰذَا ، فَاِنْ عَجَزَ فَعَلَيَّ كِتَابَتُهُ قَالَ : جَائِزٌ قَالَ مَعْمَرٌ : وَاَمَّا اَهْلُ الْكُوفَةِ فَلَا يَرَوْنَهُ شَيْئًا ، مِنْهُمْ حَمَّادٌ ، وَابْنُ شُبْرُمَةَ وَغَيْرُهُمَا يَقُوْلُوْنَ : مَالُكَ ضَمِنَ لَكَ عَنْ مَالِكَ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص سے یہ کہتا ہے: کہ تم اپنے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لو' اگر یہ عاجز آ گیا' تو اس کی کتابت کی رقم میرے ذمے ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں: کہ یہ جائز ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: اہل کوفہ اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے ہیں' ان میں حماد بن ابوسلیمان اور ابن شبرمہ بھی شامل ہیں۔ اور دیگر حضرات بھی ہیں' اہل کوفہ یہ کہتے ہیں: وہ تمہارا مال ہے' جس نے تمہارے دوسرے مال کے بارے میں تمہارے سامنے ضمانت دی تھی۔

15758 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ : اَلْمُكَاتَبُ اِنْ كَفَلَ سَيِّدُهُ بِكِتَابَتِهِ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ لَيْسَتْ هٰذِهِ بِكَفَالَةٍ ، لِاَنَّهُ عَبْدُهُ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: مکاتب غلام کا آقا اگر اس کی کتابت کی رقم کی طرف سے کفیل بن جائے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' یہ چیز کفالت نہیں ہے' کیونکہ وہ اس آقا کا غلام ہے۔

15759 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: اَعْتِقْ غُلَامَكَ هٰذَا وَعَلَيَّ ثَمَنُهُ " قَالَ: هٰذَا جَائِزٌ، وَوَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ كَمَا اَعْتَقَهُ، وَعَلَى الْحَمِيلِ مَا تَحَمَّلَ

* * معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: کہ تم اپنے اس غلام کو آزاد کر دو اس کی قیمت کی ادائیگی میرے ذمہ ہے' تو زہری فرماتے ہیں کہ یہ درست ہوگا اور اس کی ولاء کا حق اس کے آقا کو ملے گا جس طرح اگر اس کے آقا نے خود اسے آزاد کیا ہوتا (تو بھی یہ حق اسے ملتا)۔ اور جس شخص نے اپنے ذمے ادائیگی لی ہے' اس کے ذمے وہ ادائیگی لازم ہوگی' جو اس نے اپنے ذمہ لی ہے۔

بَابٌ: اَلْمُكَاتَبُ عَلَى الرَّقِيْقِ

باب: غلام کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرنا

15760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ حَفْصَةَ، كَاتَبَتْ غُلَامًا لَّهَا عَلٰى وَصَفَاءَ، قَالَ نَافِعٌ: قَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ

* * ایوب نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک غلام کے ساتھ' چند مزدوروں کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا' نافع کہتے ہیں کہ میں نے ان مزدوروں میں سے ایک کو دیکھا ہوا ہے۔

15761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ، مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ خَتَنَةٌ لِيْ كَانَتْ مَوْلَاةً لِاَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ يُقَالُ لَهَا سَارَةُ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ كَاتَبَ غُلَامًا عَلٰى رَقِيْقٍ

* * عبدالحمید بن سوار بیان کرتے ہیں کہ میری ایک عزیزہ' جو حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی' جن کا نام سارہ تھا انہوں نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے غلام کے ساتھ' غلام کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔

15762 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ رَجُلًا كَاتَبَ غُلَامًا لَّهُ عَلٰى عَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَعَلٰى غُلَامٍ يَصْنَعُ مِثْلَ صِنَاعَتِهِ قَالَ: فَاَدَّى الْغُلَامُ الْمَالَ عَلٰى نُجُومِهِ الَّتِيْ كَاتَبَ عَلَيْهَا، وَلَمْ يَجِدْ غُلَامًا يَصْنَعُ مِثْلَ صِنَاعَتِهِ، فَخَاصَمَهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَعْطِهِ غُلَامًا يَصْنَعُ مِثْلَ صِنَاعَتِكَ قَالَ: لَا اَجِدُهُ قَالَ: الْتَمِسْهُ قَالَ: قَدِ الْتَمَسْتُهُ فَلَمْ اَجِدْهُ قَالَ: فَرَدَّهُ عُمَرُ اِلَى الرِّقِّ

* * ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کے ساتھ' دس ہزار درہم اور ایک غلام کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا' جو اس (کتابت والے غلام) کی طرح کاریگر ہو' اس غلام نے اپنے ذمہ لازم ادائیگی قسطوں میں کر دی' لیکن اسے کوئی ایسا غلام نہ مل سکا' جو اس کی طرح کا کاریگر ہو' اس نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

کہا: کہ تم اسے ایسا غلام پیش کرو گے، جو تمہاری طرح کاریگر ہو، تو اس نے کہا: وہ مجھے نہیں ملتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے تلاش کرو۔ اس نے کہا: میں نے اسے تلاش کیا ہے، لیکن وہ مجھے نہیں ملا

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دوبارہ غلام قرار دے دیا۔

15763 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُكَاتِبَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ عَلَى الْوُصَفَاءِ، وَيَتَزَوَّجَ عَلَى الْوُصَفَاءِ قَالَ: وَاَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ،

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنے غلام کے ساتھ چند مزدوروں یا غلاموں کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کر لے یا آدمی چند مزدوروں یا غلاموں کے عوض میں شادی کر لے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے۔

15764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

❋❋ معمر نے زہری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ كَاتَبَ عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ مِائَةَ وَدِيَّةٍ، فَاِذَا اَطْعَمَتْ فَهُوَ حُرٌّ

❋❋ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے (اپنے آقا کے ساتھ) کتابت کا معاہدہ اس شرط پر کیا تھا کہ وہ ایک سو پودے لگائیں گے اور جب ان کا پھل نکل آئے گا تو وہ آزاد ہوں گے۔

15766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ كَانَ لِنَاسٍ مِّنْ بَنِي النَّضِيرِ، فَكَاتَبُوهُ عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا وَدِيَّةً حَتّٰى يَبْلُغَ عَشْرَ سَعَفَاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعْ عِنْدَ كُلِّ فَقِيرٍ وَدِيَّةً، ثُمَّ غَدَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهَا بِيَدِهِ وَدَعَا لَهُ فِيهَا، فَكَاَنَّهَا كَانَتْ عَلٰى ثَبَجِ الْبَحْرِ، فَاَعْلَمْتُ مِنْهَا وَدِيَّةً، فَلَمَّا اَفَاءَ هَا اللّٰهُ عَلَيْهِ وَهِيَ الْمُثِيبُ، جَعَلَهَا اللّٰهُ صَدَقَةً، فَهِيَ صَدَقَةٌ بِالْمَدِينَةِ

❋❋ امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بنو نضیر سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کے غلام تھے انہوں نے ان کے ساتھ اس شرط پر کتابت کا معاہدہ کیا کہ وہ ان کو اتنے اتنے پودے لگا کر دیں گے یہاں تک کہ جب وہ پودے اس حد تک پہنچ جائیں گے (تو وہ آزاد شمار ہوں گے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہر ایک گڑھے کے پاس ایک پودا رکھ دو اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اپنے دست مبارک سے اس پودے کو زمین میں لگایا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لئے اس میں برکت کی دعا کی تو یوں لگا

جیسے وہ سمندر کا بڑا حصہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے وہ باغ مال فئے کے طور پر (نبی اکرم ﷺ) کو دے دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اللہ کے لئے صدقہ قرار دیا اور وہ مدینہ منورہ میں موجود صدقہ (کے طور پر مخصوص باغات میں سے) ایک تھا۔

15767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَذْكُرُ اَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مِنْ رَبٍّ اِلٰى رَبٍّ

✸✸ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ دس سے زیادہ افراد کی ملکیت میں منتقل ہوتے رہے ایک مالک سے دوسرے مالک کی طرف۔

15768 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ قَالَ: دَخَلَ قَوْمٌ عَلٰى سَلْمَانَ وَهُوَ اَمِيرٌ بِالْمَدَائِنِ وَهُوَ يَعْمَلُ هٰذَا الْخُوصَ، فَقِيلَ لَهُ: اَتَعْمَلُ هٰذَا وَاَنْتَ اَمِيرٌ؟ وَهُوَ يُجْرِي عَلَيْكَ رِزْقٌ قَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ آكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِي، وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ تَعَلَّمْتُ هٰذَا، اِنِّي كُنْتُ فِي اَهْلِي بِرَامِ هُرْمُزَ، وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰى مُعَلِّمِي الْكِتَابِ، وَكَانَ فِي الطَّرِيقِ رَاهِبٌ فَكُنْتُ اِذَا مَرَرْتُ جَلَسْتُ عِنْدَهُ، فَكَانَ يُخْبِرُنِي مِنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَنَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى اشْتَغَلْتُ عَنْ كِتَابَتِي وَلَزِمْتُهُ، فَاَخْبَرَ اَهْلِي الْمُعَلِّمَ، وَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الرَّاهِبَ قَدْ اَفْسَدَ ابْنَكُمْ قَالَ: فَاَخْرَجُوهُ، فَاسْتَخْفَيْتُ مِنْهُمْ قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا الْمَوْصِلَ، فَوَجَدْنَا بِهَا اَرْبَعِينَ رَاهِبًا فَكَانَ بِهِمْ مِنَ التَّعْظِيمِ لِلرَّاهِبِ الَّذِي جِئْتُ مَعَهُ شَيْءٌ عَظِيمٌ، فَكُنْتُ مَعَهُمْ اَشْهُرًا، فَمَرِضْتُ فَقَالَ رَاهِبٌ مِنْهُمْ: اِنِّي ذَاهِبٌ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَاُصَلِّي فِيهِ فَفَرِحْتُ بِذٰلِكَ، فَقُلْتُ: اَنَا مَعَكَ قَالَ: فَخَرَجْنَا قَالَ: فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَصْبَرُ عَلٰى مَشْيٍ مِنْهُ، كَانَ يَمْشِي فَاِذَا رَآنِي اَعْيَيْتُ قَالَ: ارْقُدْ، وَقَامَ يُصَلِّي، فَكَانَ كَذٰلِكَ لَمْ يُطْعَمْ يَوْمًا حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَلَمَّا قَدِمْنَاهَا رَقَدَ، وَقَالَ لِي: اِذَا رَاَيْتَ الظِّلَّ هَاهُنَا، فَاَيْقِظْنِي، فَلَمَّا بَلَغَ الظِّلُّ ذٰلِكَ الْمَكَانَ، اَرَدْتُ اَنْ اُوقِظَهُ ثُمَّ قُلْتُ: شَهْرٌ وَلَمْ يَرْقُدْ وَاللّٰهِ لَاَدَعَنَّهُ قَلِيلًا، فَتَرَكْتُهُ سَاعَةً فَاسْتَيْقَظَ فَرَاَى الظِّلَّ قَدْ جَازَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ، فَقَالَ: اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اَنْ تُوقِظَنِي؟ قُلْتُ: قَدْ كُنْتَ لَمْ تَنَمْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَدَعَكَ اَنْ تَنَامَ قَلِيلًا قَالَ: اِنِّي لَا اُحِبُّ اَنْ يَاْتِيَ عَلَيَّ سَاعَةٌ اِلَّا وَاَنَا ذَاكِرٌ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهَا قَالَ: ثُمَّ دَخَلْنَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَاِذَا سَائِلٌ مُقْعَدٌ يَسْاَلُ، فَسَاَلَهُ، فَلَا اَدْرِي مَا قَالَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ الْمُقْعَدُ: دَخَلْتَ وَلَمْ تُعْطِنِي شَيْئًا، وَخَرَجْتَ وَلَمْ تُعْطِنِي شَيْئًا قَالَ: هَلْ تُحِبُّ اَنْ تَقُومَ؟ قَالَ: فَدَعَا لَهُ فَقَامَ، فَجَعَلْتُ اَتَعَجَّبُ وَاَتَّبِعُهُ، فَسَهَوْتُ، فَذَهَبَ الرَّاهِبُ ثُمَّ خَرَجْتُ اَتْبَعُهُ، اَسْاَلُ عَنْهُ فَرَاَيْتُ رَكْبًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَاَلْتُهُمْ عَنْهُ، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتُمْ رَجُلَ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالُوا: هٰذَا عَبْدٌ آبِقٌ، فَاَخَذُونِي فَاَرْدَفُونِي خَلْفَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، حَتّٰى قَدِمُوا بِيَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلُونِي فِي حَائِطٍ لَهُمْ، فَكُنْتُ اَعْمَلُ هٰذَا الْخُوصَ، فَمِنْ ثَمَّ تَعَلَّمْتُهَا قَالَ: وَكَانَ الرَّاهِبُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُعْطِ الْعَرَبَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَحَدًا، وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْهُمْ نَبِيٌّ، فَاِنْ اَدْرَكْتَهُ، فَصَدِّقْهُ، وَآمِنْ بِهِ، وَاِنَّ آيَتَهُ اَنْ يَقْبَلَ الْهَدِيَّةَ، وَلَا يَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، وَاِنَّ فِي ظَهْرِهِ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ قَالَ: فَمَكَثْتُ مَا مَكَثْتُ، ثُمَّ قَالُوا: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَخَرَجْتُ مَعِي بِتَمْرٍ، فَجِئْتُ اِلَيْهِ بِهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: صَدَقَةٌ قَالَ: لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، فَاَخَذْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: هَدِيَّةٌ، فَاَكَلَ، وَاَكَلَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ قُمْتُ وَرَاءَهُ لِاَنْظُرَ الْخَاتَمَ، فَفَطِنَ بِيْ فَاَلْقَى رِدَاءَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُهُ قَالَ: فَاِمَّا كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ نَخْلَةٍ، وَاِمَّا اشْتَرٰى نَفْسَهُ بِمِائَةِ نَخْلَةٍ قَالَ: فَغَرَسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَلَمْ يَحِلِ الْحَوْلُ حَتّٰى بَلَغَتْ، اَوْ قَالَ: اَكَلَ مِنْهَا

✵✵ معمر نے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مدائن کے گورنر تھے وہ اس وقت خوص بنا رہے تھے‘ان سے کہا گیا: کہ آپ گورنر ہونے کے باوجود یہ کام کررہے ہیں حالانکہ آپ کو اپنے عہدے کی تنخواہ بھی ملتی ہے۔انہوں نے فرمایا کہ میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ میں ہاتھ کے ذریعے کام کر کے کھاؤں۔ میں تمہیں یہ بات بتاتا ہوں کہ میں نے یہ کام کس سے سیکھا ہے میں رام ہرمز نامی جگہ پر اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہتا تھا میں اپنے استاد کے پاس جایا کرتا تھا راستے میں ایک راہب رہتا تھا جب بھی میں اس کے پاس سے گزرتا تھا اس کے پاس بیٹھ جایا کرتا تھا وہ مجھے آسمان اور زمین اور اس جیسی دیگر چیزوں کے بارے میں بتایا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے پڑھنا لکھنا چھوڑا اور اس کے پاس رہنے لگا میرے استاد نے میرے گھر والوں کو اس بارے میں بتایا اور کہا کہ یہ راہب تمہارے بیٹے کو خراب کردے گا اس نے کہا کہ تم اسے یہاں سے نکال دو!

تو مجھے ان لوگوں کی طرف سے اندیشہ ہوا تو میں اس راہب کے ساتھ وہاں سے نکلا اور موصل آگئے وہاں ہم نے چالیس راہب پائے‘ وہ لوگ اس راہب کی تعظیم کیا کرتے تھے‘ جس کے ساتھ میں آیا تھا میں ان لوگوں کے ساتھ چند ماہ رہا پھر میں بیمار ہوگیا تو ان میں سے ایک راہب نے کہا کہ میں بیت المقدس جا رہا ہوں تاکہ میں وہاں نماز ادا کروں مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی اور میں نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا پھر ہم وہاں سے روانہ ہوئے میں نے اس راہب سے زیادہ صبر کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا وہ چلتا رہتا تھا اور جب وہ دیکھتا تھا کہ میں تھک گیا ہوں تو وہ کہتا کہ تم آرام کرلو پھر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگتا تھا وہ اسی طرح رہا اس نے کسی دن کھانا نہیں کھایا (یعنی وہ روزانہ روزہ رکھتا تھا) یہاں تک کہ ہم لوگ بیت المقدس آگئے۔ جب ہم بیت المقدس پہنچے تو وہ سو گیا اس نے مجھ سے کہا کہ جب تم یہ دیکھو کہ سایہ یہاں آگیا ہے تو مجھے بیدار کردینا جب وہ سایہ اس مقام تک پہنچا اور میں نے اسے بیدار کرنے کا ارادہ کیا تو مجھے خیال آیا کہ یہ ایک ماہ سے نہیں سویا ہے اللہ کی قسم میں اسے تھوڑی دیر سویا رہنے دیتا ہوں میں نے اسے گھڑی بھر کے لئے اور سونے دیا جب وہ بیدار ہوا اور اس نے دیکھا کہ وہ سایہ اس جگہ سے آگے جا چکا ہے تو اس نے کہا کہ کیا میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم مجھے بیدار کردینا میں نے کہا کہ تم اتنے عرصے سے سوئے نہیں تھے تو میں نے یہ پسند کیا کہ تم تھوڑی دیر اور سوئے رہو اس نے کہا میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر کوئی ایسی گھڑی آئے جس میں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کر رہا ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہم بیت المقدس میں داخل ہوگئے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو مانگ رہا تھا اس نے راہب سے بھی مانگا مجھے نہیں معلوم کہ راہب نے اس سے کیا کہا تو اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا کہ تم مجھے کچھ

دیئے بغیر اندر داخل ہونے لگے ہو تم مجھے دیئے بغیر باہر نکلو گے اس راہب نے کہا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تم کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس راہب نے اس اپاہج کے بارے میں دعا کی تو وہ کھڑا ہو گیا میں حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا پھر میں اس کے ساتھ ہی رہا پھر ایک وقت میری توجہ ہٹی تو وہ راہب غائب ہو گیا۔ میں اس کی تلاش میں نکلا اس کے بارے میں دریافت کرتا رہا میں نے کچھ سواروں کو دیکھا اور ان سے اس راہب کے بارے میں دریافت کیا میں نے کہا کہ کیا تم نے اس اس طرح کا شخص دیکھا ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو کوئی مفرور غلام لگتا ہے انہوں نے مجھے پکڑا اور اپنے میں سے ایک شخص کے پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ وہ لوگ مجھے لے کر مدینہ منورہ آ گئے اور وہ مجھے اپنے ایک باغ میں مقرر کر گئے میں ان کے لئے یہ کام کاج کرتا رہا وہاں میں نے یہ کام سیکھا تھا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ راہب یہ کہا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے عرب میں کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا اب عنقریب ان میں ہی نبی مبعوث ہوں گے اگر تم ان کا زمانہ پالو تو تم ان کی تصدیق کرنا اور ان پر ایمان لانا اور ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ تحفہ قبول کر لیں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے اور ان کی پشت پر مہر نبوت ہوگی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کافی عرصہ گزر گیا پھر لوگوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے ہیں تو میں اپنے ساتھ کچھ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے ہیں تو میں نے وہ لیں پھر میں آپ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر آیا اور میں نے آپ کی خدمت میں رکھیں اور آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے میں نے عرض کی کہ یہ تحفہ ہے تو آپ نے انہیں کھا لیا اور آپ کے پاس موجود افراد نے بھی انہیں کھایا پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا تاکہ مہر نبوت کا جائزہ لوں آپ کو اندازہ ہو گیا تو آپ نے اپنے کندھے سے چادر کو ہٹایا تو میں آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کی تصدیق کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کھجوروں کے ایک سو درختوں کے عوض میں یا تو کتابت کا معاہدہ کر لے یا ایک سو درختوں کے عوض میں خود کو خرید لے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں پودے لگا کر دیئے ایک سال گزرنے سے پہلے وہ درخت بن گئے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے اس میں سے کھایا (یعنی وہ پورے درخت بن گئے تھے)۔

بَابٌ: لَا وَرَاثَةَ

باب: وراثت نہیں ہوگی

15769 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ وَتَرَكَ مُكَاتَبًا قَدْ اَدَّى بَعْضَ كِتَابَتِهِ، فَوَرَّثَهُ بَنُوهُ، ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ، وَتَرَكَ مَالًا، فَسُئِلَ عَنْهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَا: مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ فَهُوَ بَيْنَ بَنِي مَوْلَاهُ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ عَلٰى مِيْرَاثِهِمْ، وَمَا فَضَلَ مِنَ الْمَالِ بَعْدَ كِتَابَتِهِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ مِنْهُمْ دُوْنَ النِّسَاءِ

٭٭ معمر نے محمد بن ابوکثیر کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک شخص انتقال کر گیا اس نے ایک ایسے مکاتب غلام کو چھوڑا جو اپنی کتابت کی کچھ رقم ادا کر چکا تھا اس شخص کے بچے اس غلام کے وارث بنے پھر وہ مکاتب بھی مر گیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا سعید بن میسّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی کتابت کی جتنی رقم باقی رہ گئی تھی وہ اس کے آقا کے بچوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گی جو مردوں اور عورتوں کے درمیان ان کے وراثت کے حصے کے مطابق ہو گی اور کتابت کی رقم کے بعد جو مال بچ جائے گا وہ صرف مردوں کو ملے گا خواتین کو نہیں ملے گا۔

15770 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَاؤُهُ لِعَصَبَةِ الَّذِي كَاتَبَهُ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کی ولاء اس کے مالک کے عصبہ کو ملے گی جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔

15771 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَّهُ، ثُمَّ مَاتَ السَّيِّدُ وَتَرَكَ رِجَالًا وَنِسَاءً قَالَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ وَلَاءِ الْمُكَاتَبِ شَيْءٌ، الَّذِيْ يُؤَدِّي عَلَى الْمِيرَاثِ مِنْهُمْ، وَالْوَلَاءُ لِلذُّكُورِ

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور پھر اس کا آقا انتقال کر جاتا ہے (اور مردوں اور خواتین کو پسماندگان میں) چھوڑ کر جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ مکاتب کی ولاء میں سے خواتین کو کچھ نہیں ملے گا۔ (مال) وراثت میں شمار ہو گا اس کو دیا جائے گا لیکن ولاء کا حق صرف مردوں کے لئے ہو گا۔

15772 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ تَعْتِقَهُ فَيَكُوْنَ وَلَاؤُهُ لَهَا، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عورت ولاء میں سے کسی چیز کی وارث نہیں بنتی ہے البتہ اگر اس نے خود غلام کو آزاد کیا ہو تو اس غلام کی ولاء اس عورت کو ملے گی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے''۔

15773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ امْرَاَةٍ وَرِثَتْ مُكَاتَبًا لَّهَا مِنْ اَبِيهَا هِيَ وَاَخُوهَا فَاَعْتَقَا الْمُكَاتَبَ قَالَ: اَلْوَلَاءُ لِلْاَخِ، اِنَّمَا وَرِثَتْ دَرَاهِمَ قَالَ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: وَلَوْ اَنَّ الْمَرْاَةَ اَعْتَقَتْ نَصِيبَهَا مِنَ الْمُكَاتَبِ، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهَا، وَاِنْ عَجَزَ رُدَّ فِي الرِّقِّ لِاَنَّهَا اِنَّمَا تَرَكَتْ دَرَاهِمَ وَيَصِيرُ لَهَا نَصِيبًا مِنْ ذٰلِكَ الْمُكَاتَبِ، لَا يَنْفَعُ عِتْقُهَا

✵✵ سفیان ثوری ایسی خاتون کے بارے میں بیان کرتے ہیں جو اپنے باپ کی طرف سے کسی مکاتب غلام کی وارث بن جاتی ہے وہ عورت ہوتی ہے اور اس کا بھائی ہوتے ہیں پھر وہ دونوں مکاتب غلام کو آزاد کر دیتے ہیں تو ثوری فرماتے ہیں کہ ولاء کا حق بھائی کو ملے گا عورت صرف درہموں کی وارث بنے گی۔ ثوری فرماتے (یا امام عبدالرزاق فرماتے ہیں) ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے مکاتب غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیا ہو تو اب اس پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر وہ غلام عاجز آ جائے تو وہ دوبارہ غلام بن جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عورت نے درہموں کو ترک کر دیا تھا اور پھر اس مکاتب غلام میں سے اس عورت کا حصہ اسے ملے گا اس عورت کا آزاد کرنا فائدہ نہیں دے گا۔

15774 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ وَرِثَتْ اَبَاهَا مُكَاتَبًا، فَقَضٰى نُجُومَهُ حَتّٰى عُتِقَ، ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ، وَالْمَرْاَةُ حَيَّةٌ الَّتِيْ صَارَ لَهَا قَالَ: فَلَا تَرِثُهُ، وَلٰكِنْ يَرِثُهُ عَصَبَتُهُ، وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، - يَعْنِيْ عَصَبَةَ اَبِيهَا - وَقَالَ لِيْ عَمْرٌو: وَلَمْ يَزَلْ يُقْضٰى بِهِ، وَيُقْضٰى بِاَنْ لَا تَرِثَ الْمَرْاَةُ وَلَاءَ مُكَاتَبِيْ زَوْجِهَا وَاِنْ صَارُوْا لَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایک خاتون اپنے باپ کی طرف سے مکاتب غلام کی واث بنتی ہے جو اپنی قسطیں ادا کر چکا ہوتا ہے یہاں تک کہ آزاد ہو جاتا ہے پھر وہ مکاتب غلام مر جاتا ہے اور وہ خاتون ابھی زندہ ہوتی ہے جو اس کی وارث بنی تھی تو عطاء نے فرمایا کہ وہ عورت اس کی وارث نہیں بنے گی بلکہ اس غلام کے عصبہ رشتہ دار اس کے وارث بنیں گے' عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے' یعنی عورت کے باپ کے عصبہ رشتہ دار اس کے وارث بنے گے' عمرو نے مجھ سے فرمایا تھا: مسلسل اس کے مطابق فیصلہ دیا جاتا رہا ہے یہاں تک کہ یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے مکاتب غلاموں کی ولاء کی وارث بھی نہیں بنے گی اگرچہ وہ غلام اس کے حصے میں آئے ہوں۔

15775 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَطَاءٌ: فَمَنْ وَرِثَ مُكَاتَبًا، فَعَجَزَ الْمُكَاتَبُ فَرَجَعَ عَبْدًا، فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّذِيْ وَرِثَهُ عَلٰى شَرَطَهُ الَّذِيْ كَاتَبَهُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مکاتب غلام کا مالک بنے اور پھر وہ مکاتب غلام ادائیگی سے عاجز آ جائے تو وہ دوبارہ غلام بن جائے گا اور وہ ان لوگوں کا غلام شمار ہوگا جو اس کے آقا کے وارث بنے تھے' جس نے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کا تھا۔

15776 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ مَوْلًى لِ[illegible] اَنْ يَفْعَلَ تُوَرِّثُهُمْ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس غلام کے بارے میں دریافت کیا جو انتقال کر گیا تھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں اس کی وارث بنیں گی؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اگر تمہیں حق ہو تو تم ان کو وارث قرار دیدو۔

15777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِيْ رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ وَرِثَا مُكَاتَبًا، فَقَضَاهُمَا، فَقَالَ: وَلَاؤُهُ لَهُمَا،

٭٭ معمر نے طاؤس کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص اور ایک عورت' وہ دونوں کسی مکاتب غلام کے وارث بنتے ہیں اور وہ غلام ان دونوں کو کتابت کی رقم ادا کر دیتا ہے تو طاؤس فرماتے ہیں کہ اس کی ولاء ان دونوں کو ملے گی۔

15778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ مِثْلَهُ قَالَ: وَكَانَ اَبُوْهُ يَقُوْلُ: "مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يَخْتَلِفَ فِيْ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَنَعْجَبُ مِنْ قَوْلِهِمْ: لَيْسَ لَهَا وَلَاءٌ"

٭٭ ابن جریج نے طاؤس کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں ان کے والد یہ کہا کرتے تھے کہ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ اس بارے میں لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا مجھے ان لوگوں کے قول پر حیرانگی ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ عورت کو ولاء کا حق نہیں ملتا ہے۔

15779 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَاؤُهُ لِلرَّجُلِ دُوْنَ الْمَرْاَةِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی ولاء صرف مرد کو ملے گی عورت کو نہیں ملے گی۔

15780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِيْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا، ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ لَهُ، فَصَارَ الْمُكَاتَبُ لِاَحَدِهِمَا، فَقَضٰى حَتّٰى عُتِقَ فَقَالَا: وَلَاؤُهُ لَهُمَا عَلٰى حِصَصِ الْمِيْرَاثِ مِنْ اَبِيْهِمَا، لِاَنَّهُ عُتِقَ فِيْ كِتَابَةِ اَبِيْهِمَا، اِلَّا اَنْ يُعْتِقَهُ اَحَدُهُمَا، فَوَلَاؤُهُ لِمَنْ اَعْتَقَهُ

٭٭ معمر نے زہری اور طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہے پھر اس کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ شخص پسماندگان میں دو بیٹے چھوڑ کر جاتا ہے۔ اور وہ غلام ان دونوں میں سے کسی ایک کے حصے میں آ جاتا ہے پھر وہ مکاتب غلام ادائیگی کر کے آزاد ہو جاتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ اس غلام کی ولاء ان دونوں بیٹوں کو وراثت میں ان کے حصے کے مطابق ملے گی جو حصہ انہیں اپنے باپ کی طرف سے ملا ہے۔ کیونکہ وہ غلام ان کے باپ کے کتابت کے معاہدے کے تحت آزاد ہوا ہے البتہ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک اس غلام کو آزاد کر دیتا ہے تو پھر اس غلام کی ولاء آزاد کرنے والے کو ملے گی۔

15781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِوَاحِدٍ عَشَرَةٌ، وَلِوَاحِدٍ وَاحِدٌ، يَكُوْنُ نِصْفَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ اَبِي يَقُوْلُ: هُوَ بَيْنَهُمْ عَلٰى اَحَدَ عَشَرَ سَهْمًا يَعْنِي الْوَلَاءُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ایک شخص کے حصے میں (غلام) کے دس حصے آ رہے ہوں اور ایک کے حصے میں ایک حصہ آ رہا ہو تو کیا وہ ولاء دو برابر حصوں میں تقسیم ہوگی تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے والد یہ کہتے تھے کہ وہ ان کے درمیان گیارہ حصوں میں تقسیم ہوگی (ولاء) کے دس حصے ایک کو ملیں گے اور ایک حصہ دوسرے کو ملے گا ان کی مراد ولاء تھی۔

15782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ لَهُ وَتَرَكَ الْمُكَاتَبَ، فَصَارَ الْمُكَاتَبُ لِاَحَدِهِمَا، ثُمَّ قَضٰى كِتَابَتَهُ حَتّٰى عُتِقَ، ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا، عَتَقَ، وَابْنَا سَيِّدِهِ حَيَّانَ، الَّذِيْ صَارَ لَهُ فِي الْمِيْرَاثِ، وَالْاٰخَرُ، مَنْ يَرِثُهُ؟ قَالَ: يَرِثَانِهِ جَمِيعًا، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ عَطَاءٌ: رَجَعَ وَلَاؤُهُ اِلَى الَّذِيْ كَاتَبَهُ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنَّ الَّذِيْ وَرِثَهُ مِنْ اَبِيْهِ اَعْتَقَهُ اِعْتَاقًا، وَلَمْ يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ: فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِيْ اَعْتَقَهُ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الَّذِيْ وَرِثَهُ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا وَاَعْتَقَهُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا، يُعَاضُ بِهِ مِنْهُ، ثُمَّ اَعْتَقَهُ، فَوَلَاؤُهُ لِاَبِيْهِمَا الَّذِيْ كَاتَبَهُ، فَاِنْ كَانَ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا يَسِيْرًا لَّيْسَ لَهُ عِوَضٌ ثُمَّ اَعْتَقَهُ، فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِيْ اَعْتَقَهُ، قَدْ اَثْبَتَ لِيْ هٰذَا مِرَارًا كَثِيْرَةً بَيْنَ ذٰلِكَ الْحِيْنِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: اِنْ اَخَذَ مِنْهُ عِوَضًا، وَبَقِيَ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ ثُمَّ اَعْتَقَهُ، فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِيْ وَرِثَهُ، الَّذِيْ اَعْتَقَهُ، مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ شَيْءٌ، اِنْ عَجَزَ عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ كِتَابَتِهِ عَادَ عَبْدًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایک شخص کا انتقال ہو جاتا ہے وہ پسماندگان میں بیٹے چھوڑ کر جاتا ہے اور مکاتب غلام چھوڑ کر جاتا ہے وہ مکاتب غلام اس کے دو بیٹوں میں سے ایک کے حصے میں آ جاتا ہے پھر وہ مکاتب غلام اپنی کتابت کی رقم ادا کر کے آزاد ہو جاتا ہے پھر وہ مکاتب غلام بھی مر جاتا ہے اور مال چھوڑ کر جاتا ہے اور اس کے آقا کے دونوں بیٹے ابھی زندہ ہوتے ہیں جنہیں وہ وراثت میں منتقل ہوا تھا ان میں سے ایک کے حصے میں وہ آیا تھا اور دوسرا بیٹا بھی ہوتا ہے تو اب ان دونوں میں سے کون اس کے مال کا وارث بنے گا۔ عطاء نے جواب دیا کہ وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ اس غلام کی ولاء اس شخص کی طرف لوٹ آئے گی جس نے اس کی کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ جو شخص اپنے باپ کی جانب سے اس غلام کا وارث بنا تھا اگر وہ اس غلام کو آزاد کر دے اور اس سے کچھ بھی وصولی نہ کرے تو؟ تو عطاء نے جواب دیا کہ اس کی ولاء کا حق اس کو ملے گا جس نے اسے آزاد کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ جو شخص اس کا وارث بنا تھا وہ اس غلام سے کچھ وصولی کر لیتا ہے پھر اسے آزاد کرتا ہے تو

انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے کچھ وصولی کر لی تھی اور اس سے کچھ عوض وصول کر لیا تھا اور پھر اسے آزاد کیا تو پھر اس غلام کی ولاء ان دونوں کے باپ کو ملے گی جس نے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔لیکن اگر اس نے غلام سے کوئی معمولی سی چیز وصول کی ہو جو عوض نہ بن سکتی ہو تو اس کی ولاء اس کو ملے گی جس نے اس کو آزاد کیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کئی مرتبہ یہ بات وضاحت کے ساتھ میرے سامنے بیان کی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس نے غلام سے عوض وصول کیا ہو اور پھر بھی غلام کے ذمے کچھ ادائیگی باقی رہ گئی ہو اور پھر وہ اس غلام کو آزاد کر دے تو پھر اس غلام کی ولاء اس بیٹے کو ملے گی جو اس کا مالک بنا تھا جس نے اسے آزاد کیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ غلام اس وقت تک غلام رہے گا جب تک اس کے ذمے کچھ بھی ادائیگی رہے گی۔ یہاں تک کہ اگر وہ کتابت کی رقم کی کچھ حصے کی ادائیگی سے بھی عاجز آ جائے تو وہ دوبارہ غلام بن جائے گا۔

15783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ فِیْ خَبَرِ عُرْوَةَ اِيَّاهُ عَنْ بَرِيرَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ لِنَاسٍ مِّنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، فَكَاتَبَ مُكَاتَبَهُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ، فَبَاعُوهَا مِنْ عَائِشَةَ، وَمُكَاتَبَتُهَا كَمَا هِیَ، وَلَمْ تَقْضِ شَيْئًا مِنْ كِتَابَتِهَا

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ عروہ نے انہیں جو روایت بیان کی تھی وہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تھی اس میں یہ مذکور ہے کہ وہ بنو عامر بن صعصعہ سے تعلق رکھنے والے کسی صاحب کی ملکیت تھی ان صاحب نے ان خاتون کے ساتھ نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خرید لیا تھا حالانکہ ان کا کتابت کا معاہدہ بدستور تھا اور انہوں نے ابھی کتابت کی رقم میں سے کچھ بھی ادائیگی نہیں کی تھی۔

15784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِیْ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ وَلَهَا مُكَاتَبٌ لَمْ يَحِلَّ شَیْءٌ مِنْ نُجُومِهِ، فَوَرِثَهَا زَوْجُهَا وَابْنُهَا، فَاَدّٰی كِتَابَتَهُ وَاَعْتَقَاهُ جَمِيعًا قَالَ: اِنْ اَدّٰی كِتَابَتَهُ وَلَمْ يُعْتِقَاهُ، فَوَلَاؤُهُ لِمَنْ كَاتَبَهُ، وَاِنْ كَانَا اَعْتَقَاهُ فَلَهُمَا الْوَلَاءُ، فَاِنَّهُ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اس کا مکاتب غلام ہوتا ہے جس نے اپنی قسطوں میں سے کوئی بھی ادائیگی نہیں کی پھر اس عورت کا شوہر اور اس کا بیٹا اس کے وارث بنتے ہیں پھر وہ غلام اپنی کتابت کی رقم ادا کرتا ہے اور وہ دونوں اسے آزاد کر دیتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں کہ اگر تو اس نے کتابت کی رقم ادا کی ہو اور ان دونوں نے اسے آزاد نہ کیا ہو تو پھر اس غلام کی ولاء اسے ملے گی جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور اگر وہ دونوں اسے آزاد کر دیتے ہیں تو اس کی ولاء ان دونوں کو ملے گی کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے"۔

15785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: غُلَامٌ كَاتَبْتُهُ فَبِعْتُ رَقَبَتَهُ، وَكِتَابَتَهُ مِنْ رَجُلٍ، فَعَجَزَ قَالَ: فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّذِي ابْتَاعَهُ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَقَضَى، فَعَتَقَ قَالَ: فَهُوَ مَوْلَاهُ، هُوَ لِلَّذِي ابْتَاعَهُ قَالَ: فَكَيْفَ، وَإِنَّمَا الْكِتَابَةُ عِتْقٌ؟ فَقَالَ: "كَلَّا، لَيْسَتْ بِعِتْقٍ إِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ فِي الْمُكَاتَبِ يُوَرَّثُ وَرَاثَةً، فَيُقَالُ: إِنْ وَرِثَهُ إِنْسَانٌ، فَلَا يَبِيعُهُ إِلَّا بِإِذْنِ عَصَبَةِ الَّذِي كَاتَبَهُ"، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قُلْتُ: أَرَأْيٌ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَطَاءٌ: إِلَّا أَنْ يَبِيعَ الَّذِي عَلَيْهِ قَطُّ، فَإِنْ عَجَزَ فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّذِي وَرِثَهُ، الَّذِي بَاعَهُ، وَيَبِيعُهُ هٰذَا بِدَيْنِهِ الَّذِي ابْتَاعَ مَا عَلَيْهِ، وَإِنْ أَعْتَقَ فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِي وَرِثَهُ، الَّذِي بَاعَ مَا عَلَيْهِ، فَهُوَ عَبْدٌ يُبَاعُ بِدَيْنٍ عَلَيْهِ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَحَسْبِيَ أَنْ يَأْذَنَ لِي فِي بَيْعِهِ يَوْمَئِذٍ أَخُو بَنِي أَبِي، وَلَمْ يَأْذَنْ لِي مَوَالِي أَبِي؟ قَالَ: نَعَمْ، حَسْبُكَ أَنْ يَأْذَنَ لَكَ وَرَّاثُهُ مِنْ عَصَبَتِهِ يَوْمَئِذٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایک غلام کے ساتھ میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہوں اور پھر میں اس غلام کو اور اس کی کتابت کے معاہدے کو ایک شخص کو فروخت کر دیتا ہوں پھر وہ غلام عاجز آ جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا کہ وہ اس کا غلام شمار ہوگا جس نے اسے خریدا ہے۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اگر وہ ادائیگی کرنے کے بعد آزاد ہوتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنے آقا سے منسوب شمار ہوگا اور آقا وہ ہے جس نے اسے خرید لیا تھا انہوں نے فرمایا کہ وہ کیسے کیونکہ کتابت بھی تو آزاد کرنا ہوتی ہے۔ عطاء نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں یہ آزاد کرنا نہیں ہوتی کیونکہ مکاتب غلام کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ وراثت میں منتقل ہو جاتا ہے۔ تو یہ بات کہی جاتی ہے کہ اگر کوئی انسان اس کا مالک بن جائے تو وہ اس شخص کے عصبہ رشتے داروں کی اجازت کے بغیر اس کو فروخت نہ کرے جس نے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا یہ ذاتی رائے ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ عطاء نے فرمایا ہے کہ البتہ اس صورت میں حکم مختلف ہوگا جب وہ فروخت کر دے جس کے ذمے ادائیگی ہے اگر وہ عاجز آ جائے تو وہ ان کا غلام شمار ہوگا جو اس کے وارث بنے تھے جنہوں نے اسے فروخت کیا تھا اور وہ اسے اس قرض کے عوض میں فروخت کر لے گا جو اس نے خریدتے ہوئے اس کے ذمے کیا تھا۔ اور اگر وہ اسے آزاد کر دے تو اس کی ولاء اسے ملے گی جس نے اس کو آزاد کیا ہے جس نے اسے فروخت کیا تھا اب وہ غلام شمار ہوگا جسے اس کے ذمے فروخت کیا گیا ہے میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ کیا میرے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ مجھے اس کو فروخت کرنے کی اجازت دے دیں جو میرے باپ کے بیٹوں کے بھائی ہیں۔ اور میرے باپ کے موالی نے مجھے اجازت نہ دی ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کے عصبہ رشتہ داروں کے ورثاء اس دن تمہیں اجازت دے دیں۔

15786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَاَمَّا مُكَاتَبٌ اَنْتَ كَاتَبْتَهُ، فَبِعْتَ رَقَبَتَهُ وَالَّذِيْ عَلَيْهِ، فَلَا تَسْتَاْذِنُ فِيْهِ اَحَدًا، فَاِنْ عَجَزَ فَهُوَ لِلَّذِيْ ابْتَاعَهُ، وَاِنْ اَعْتَقَهُ فَهُوَ مَوْلَاهُ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ جہاں تک مکاتب غلام کا تعلق ہے جس کے ساتھ تم مکاتبت کا معاہدہ کرتے ہو اور پھر تم اس غلام کو اور اس کے ذمے رقم کو بھی بیچ دیتے ہو اور تم اس میں کسی سے اجازت نہیں لیتے تو اگر وہ عاجز آجائے گا تو وہ اس کا غلام شمار ہوگا جس نے اس کو خریدلیا تھا اور اگر وہ شخص اسے آزاد کر دیتا ہے تو بھی وہ اس کا ہی غلام شمار ہوگا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔

15787 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ قَوْمٍ وَرِثُوا مُكَاتَبًا، وَهُمْ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ، فَاَعْتَقُوْهُ قَالُوا: يُعْتَقُ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُهُ لَهُمْ عَلٰى حِصَصِهِمْ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے لوگوں کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی مکاتب غلام کے وارث بنتے ہیں وہ مرد بھی ہوتے ہیں اور خواتین بھی ہوتی ہیں پھر وہ سب اسے آزاد کر دیتے ہیں تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسے آزاد کیا جائیگا تو پھر اس کی ولاء کا حق ان لوگوں کو ان کے حصے کے مطابق ملے گا جو مردوں کو بھی ملے گا اور خواتین کو بھی ملے گا۔

بَابٌ: الْمُكَاتَبُ يُبَاعُ مَا عَلَيْهِ، وَاِعْطَاءُ الْمُكَاتَبِ، وَاِنْ عَجَزَ وَتَفْرِيقٌ بَيْنَ الْمُكَاتَبِ وَامْرَاَتِهِ

باب: مکاتب غلام کے ذمے ادائیگی کو فروخت کیا جانا' مکاتب غلام کو ادائیگی کرنا اگر وہ عاجز آجائے اور مکاتب غلام اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروانا

15788 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: مَنْ بِيعَ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ، يَاْخُذُهُ بِالثَّمَنِ اِنْ شَاءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھ سے کہا کہ جو شخص (جو غلام ہو) اپنی ادائیگی کے عوض میں فروخت کر دیا جائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہوگا اگر وہ چاہے گا تو قیمت کے عوض میں اسے حاصل کر لے گا۔

15789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: بَلَغَنِي: اَنَّ الْمُكَاتَبَ يُبَاعُ، فَهُوَ اَحَقُّ بِنَفْسِهِ، يَاْخُذُهَا بِمَا بِيعَ بِهِ وَفِيْ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَيَانٌ مِنْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ "

٭٭ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ مکاتب غلام کو فروخت کیا جائے تو وہ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حقدار ہوگا اور جس قیمت کے عوض میں اسے فروخت کیا گیا ہے وہ اس کے عوض میں حاصل کرلے گا۔

کتاب البیوع میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس بارے میں واضح طور پر منقول ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

15790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ مَنْ بِيعَ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَهُوَ اَوْلٰى بِهِ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا اَهْلُ الْكُوفَةِ فَلَا يَرَوْنَهُ شَيْئًا

٭٭ معمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص کو اپنے ذمے لازم قرض (ادائیگی) کے عوض میں فروخت کیا گیا ہو تو وہ اس بارے میں زیادہ حق دار ہوگا۔

معمر کہتے ہیں کہ جہاں تک اہل کوفہ کا تعلق ہے تو وہ اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے ہیں۔

15791 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَهَى فِيْ مُكَاتَبٍ اشْتَرٰى مَا عَلَيْهِ بِعُرُوضٍ، فَجَعَلَ الْمُكَاتَبَ اَوْلٰى بِنَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ: مَنِ ابْتَاعَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ، فَصَاحِبُ الدَّيْنِ اَوْلٰى بِهِ اِذَا اَدَّى مِثْلَ الَّذِيْ اَدّٰى صَاحِبُهُ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مکاتب کے ذمے جو ادائیگی ہے اس کے عوض میں اسے خرید لے وہ یہ فرماتے ہیں کہ مکاتب اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق دار ہوگا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی دوسرے شخص کے ذمے لازم ادائیگی کو خرید لے' تو اس ادائیگی سے متعلقہ فرد اس کا زیادہ حق دار ہوگا جبکہ وہ اس کی مانند ادائیگی کردے' جو دوسرے فرد نے کرنی ہے''۔

15792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " لَمْ اَرَ الْقُضَاةَ اِلَّا يَقْضُونَ: مَنِ اشْتَرٰى عَلٰى رَجُلٍ دَيْنًا، فَصَاحِبُ الدَّيْنِ اَوْلٰى بِهِ "

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے قاضی صاحبان کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ یہی فیصلہ دیتے ہیں کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کے ذمے لازم قرض کو خرید لے تو قرض سے متعلقہ شخص اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

15793 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ مُكَاتَبِيْ كَيْفَ بِمَا قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَعْطَوْهُ؟ قَالَ: " اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَعْصِيَهُ فِيْ تِلْكَ السَّبِيلِ، وَاِنْ اَمْسَكَهُ، فَلَا بَاْسَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اس بارے میں کیا خیال ہے کہ اگر میرا مکاتب غلام عاجز آجاتا ہے تو پھر کیا ہوگا جبکہ مجھے علم ہو کہ لوگوں نے اسے ادائیگی کی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ وہ اس راستے میں نافرمانی کرے لیکن اگر وہ اسے روک لیتا ہے' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمُكَاتَبِ يَعْجَزُ ، فَيَعُودُ عَبْدًا ، وَقَدْ اَعْطَاهُ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ : يَجْعَلُ مَا اَعْطَاهُ النَّاسَ فِي الرِّقَابِ ، عَبْدِ الرَّزَّاقِ ،

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جو عاجز آجاتا ہے اور دوبارہ غلام بن جاتا ہے حالانکہ لوگوں نے اس کو کچھ رقم ادا بھی کی تھی تو ابراہیم فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اسے جو رقم دی تھی وہ کسی غلام کے بارے میں خرچ کر دی جائے۔

15795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى غُلَامًا مَجْنُونًا ، فَاَعْتَقَهُ ، وَلَمْ يَعْلَمْ قَالَ : يُرَدُّ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَالْجُنُونِ ، ثُمَّ يَجْعَلُهُ فِي رَقَبَةٍ اَوْ يَتَصَدَّقُ بِهِ

✵✵ اسماعیل ابو خالد نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ایک پاگل غلام کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے اسے پتا ہی نہیں ہوتا تو شعبی نے فرمایا کہ اسے اتنی قیمت واپس کی جائے گی جو تندرست اور پاگل کے درمیان کی ہوتی ہے اور پھر وہ اس رقم کو کسی غلام کی آزادی کے لئے خرچ کر دے گا یا اسے صدقہ کر دے گا۔

15797 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : قَالَ لِي عَطَاءٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَاْذَنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي النِّكَاحِ لَا يَمْلِكُ حِينَئِذٍ سَيِّدُهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مکاتب غلام کے بارے میں مجھے یہ بتایا جس کا آقا اسے نکاح کرنے کی اجازت دے دیتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اب اس کا آقا ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروانے کا مالک نہیں ہوگا۔

بَابٌ: لَا يُبَاعُ الْمُكَاتَبُ اِلَّا بِالْعُرُوضِ، وَالرَّجُلُ يَطَأُ مُكَاتَبَتَهُ وَالْمُكَاتَبَيْنِ يَبْتَاعُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ

باب: مکاتب غلام کو صرف سامان کے عوض میں فروخت کیا جائے گا اور جب آدمی کا اپنی مکاتبہ کنیز کے ساتھ صحبت کرنا' نیز جب دو مکاتب غلاموں میں سے کوئی ایک دوسرے کو خرید لے

15798 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا يُبَاعُ الْمُكَاتَبُ اِلَّا بِالْعُرُوضِ وَقَدْ قَالَ عَطَاءٌ قَبْلَ هٰذَا، وَهُوَ اَوَّلُ قَوْلِهِ: لَا يُبَاعُ الْمُكَاتَبُ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَكْرَهُ بَيْعَ الْمُكَاتَبِ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھ سے کہا کہ مکاتب غلام کو صرف سامان کے عوض میں فروخت کیا جائے گا عطاء اس سے پہلے یہ بات کہہ چکے ہیں اور یہ پہلا قول ہے کہ مکاتب غلام کو فروخت نہیں کیا جائیگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مکاتب غلام کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

15799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى اَنْ يُقَاطَعَ الْمُكَاتَبُونَ، اِلَّا بِالْعُرُوضِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَتَبَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مکاتب غلام کو قسطوں کی ادائیگی لازم قرار دی جائے البتہ اگر وہ سامان کے عوض میں ہو (یا نقد کے عوض میں ہو) تو حکم مختلف ہے۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں خط بھی لکھا تھا۔

15800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاطَعَتْ مُكَاتَبًا لَهَا يُقَالُ لَهُ نَصَّاحٌ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ

✵✵ ابراہیم بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک مکاتب غلام جس کا نام نصاح تھا اس کے ساتھ قسطوں میں کتابت کا معاہدہ کیا جو سونے یا چاندی کے عوض میں تھا۔

15801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عَلِمْنَا بِهِ بَاْسًا، وَمَا عَلِمْنَا اَنَّ اَحَدًا كَرِهَهُ اِلَّا ابْنُ عُمَرَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ہمارے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کسی نے بھی کو مکروہ قرار نہیں دیا۔

15802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُكَاتَبِ يُوضَعُ لَهُ وَيَتَعَجَّلُ مِنْهُ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا، وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ اِلَّا بِالْعُرُوضِ "

❋❋ جابر نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے کچھ ادائیگی معاف کی جاتی ہے اور اسے بقیہ ادائیگی جلدی کرنے کا کہا جاتا ہے تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا ہے تاہم عروض کے عوض ہونے کا معاملہ مختلف ہے۔

15803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْمُكَاتَبِ بِالْعُرُوضِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ مکاتب غلام کو عروض کے عوض میں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَنَحْنُ عِنْدَ ابْنِ طَاوُسٍ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى اَنْ يُقَاطَعَ الْمُكَاتَبُوْنَ اِلَّا بِالْعُرُوضِ وَهٰذَا لَا يَرٰى بِهِ بَاْسًا " وَاَشَارَ اِلٰى طَاوُسٍ قَالَ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَبَعْدَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ قَالَ: فَسَمِعَنِيْ طَاوُسٌ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: اِنَّكُمْ تَرَوْنَ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْيَسَ مِنْكُمْ

❋❋ ابن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حسن بن مسلم نے مجھ سے کہا ہم اس وقت طاؤس کے صاحبزادے کے پاس موجود تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مکاتب غلام کی قسطوں کی صورت میں ادائیگی لازم قرار دی جائے البتہ اگر وہ عروض کے عوض میں ہو تو حکم مختلف ہوگا وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے تو طاؤس کے صاحبزادے نے طاؤس کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ میں نے کہا کہ سبحان اللہ کیا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے قول کے بعد بھی؟ طاؤس نے میری یہ بات سن لی اور دریافت کیا کہ تمہارا تعلق کہاں سے ہے تو میں نے کہا کہ اہل عراق سے تو طاؤس نے کہا کہ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ تم سے زیادہ سمجھدار اور کوئی نہیں ہے۔

15805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ، وَالْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ كَرِهُوا اَنْ يُقَاطَعَ الْمُكَاتَبُوْنَ اِلَّا بِالْعُرُوضِ

❋❋ عبدالکریم ابوامیہ نے ابراہیم نخعی حسن بصری اور ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ مکاتب غلام پر قسطوں کی ادائیگی لازم کی جائے البتہ اگر وہ عروض کے عوض میں ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

15806 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ يَطَاُ مُكَاتَبَتَهُ قَالَ:

يُجْلَدُ مِائَةً، فَإِنْ حَمَلَتْ، كَانَتْ مِنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: تُخَيَّرُ، فَإِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مِنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَإِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عَلَى كِتَابَتِهَا، وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی مکاتبہ کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں کہ اس کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اگر وہ کنیز حاملہ ہو جاتی ہے تو ام ولد شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ بعض اہل مدینہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسی صورت میں اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گی تو ام ولد بن جائے گی اور اگر چاہے گی تو اپنے کتابت کے معاہدے پر برقرار رہے گی۔ البتہ اس کا بچہ اس کے آقا کے ساتھ لاحق کیا جائے گا۔

15807 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً إِلَّا سَوْطًا، وَيَغْرَمُ عُقْرَهَا إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا، وَإِنْ لَمْ يَسْتَكْرِهْهَا، فَلَا شَيْءَ، وَعُقْرُهَا مَهْرُ مِثْلِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: وَإِنْ طَاوَعَتْهُ، جُلِدَتْ أَيْضًا، وَإِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا، فَلَا جَلْدَ عَلَيْهَا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایسے شخص کو ایک کم ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر اس نے کنیز کے ساتھ زبردستی کی تھی تو کنیز کی قیمت وہ جرمانے کے طور پر ادا کرے گا اور اگر اس نے زبردستی نہیں کی تھی تو پھر اس پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اس کا جرمانہ مہر مثل ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ قتادہ فرماتے ہیں کہ کنیز نے رضامندی کے ساتھ ایسا کیا تھا تو کنیز کو بھی کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر آقا نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی تو کنیز کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔

15808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِي يَغْشَى مُكَاتَبَتَهُ قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ، وَيُدْرَأُ عَنْهَا الْحَدُّ اسْتَكْرَهَهَا أَوْ طَاوَعَتْهُ، وَتُخَيَّرُ الْمُكَاتَبَةُ إِذَا وَلَدَتْ، فَإِنْ شَاءَتْ كَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ، وَخَرَجَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ أَدَّتْ كِتَابَتَهَا وَلَمْ تَكُنْ أُمَّ وَلَدٍ، فَإِنِ اخْتَارَتْ أَنْ تَكُونَ مُكَاتَبَةً، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تُؤَدِّيَ كِتَابَتَهَا عُتِقَتْ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے ثوری فرماتے ہیں کہ اس کنیز کو مہر ملے گا اور اگر آقا نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی یا اس عورت نے اپنی رضامندی کے ساتھ ایسا کیا ہے تو دونوں صورتوں میں اس سے حد کو پرے کر دیا جائے گا اور جب وہ بچے کو جنم دے دی گی تو پھر اسے اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گی تو ام ولد بن جائے گی اور کتابت کے معاہدے سے منتقل ہو جائے گی اور اگر چاہے گی تو کتابت کی رقم ادا کر دے گی اور پھر وہ ام ولد شمار نہیں ہوگی اگر وہ یہ چیز اختیار کرتی ہے کہ وہ مکاتبہ بن جائے اور پھر اس عورت کے کتابت کی رقم ادا کرنے سے پہلے اس کے آقا کا انتقال ہو جائے تو وہ کنیز آزاد شمار ہوگی۔

15809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَا فِی الرَّجُلِ يَطَأُ مُكَاتَبَتَهُ: اِنْ طَاوَعَتْهُ جُلِدَا، وَلَا شَیْءَ لَهَا، وَاِنِ اسْتَكْرَهَهَا جُلِدَ، وَغَرِمَ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ مِثْلِهَا، فَاِنْ حَمَلَتْ، كَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ وَبَطَلَتْ كِتَابَتُهَا

✷✷ ابوزناد اور یحییٰ بن سعید ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی مکاتبہ کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے اگر تو کنیز نے رضامندی کے ساتھ ایسا کیا تھا تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت کو کچھ نہیں ملے گا لیکن اگر کنیز کے ساتھ آقا نے زبردستی کی تھی تو آقا کو کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت کو مہرِ مثل جرمانے کے طور پر ادا کیا جائے گا اگر وہ کنیز حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ ام ولد شمار ہوگی اور اس کا مکاتبت کا معاملہ کالعدم شمار ہوگا۔

15810 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا ابْتَاعَ الْمُكَاتَبَانِ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، هٰذَا هٰذَا مِنْ سَيِّدِهِ، وَهٰذَا هٰذَا مِنْ سَيِّدِهِ، فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ: " الْوَلَاءُ لِلسَّيِّدِ الْمُبْتَاعِ، يَقُولُونَ: اِنَّمَا ابْتَاعَ هٰذَا مَا عَلَى الْمُكَاتَبِ، فَالْوَلَاءُ لِلسَّيِّدِ

✷✷ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب دو مکاتب غلاموں میں سے کوئی ایک دوسرے کو خرید لے ان میں سے ایک نے دوسرے کو اپنے آقا سے خریدا اور دوسرے نے پہلے کو اپنے آقا سے خریدا ہو تو پہلے والا سودا درست شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ میں سے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے خریدنے والے آقا کو ولاء نصیب ہوگی یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو اس چیز کے عوض میں خریدا ہے جو مکاتب کے ذمے تھی تو اس اعتبار سے ولاء آقا کے لئے ہوگی۔

كِتَابُ الْاَيْمَانُ وَالنُّذُوْرُ

کتاب: قسموں اور نذروں کے بارے میں روایات

بَابٌ: لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کی معیشت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی

15811 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''معصیت کے بارے میں اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی''۔

15812 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذَرَ فِيْمَا لَا تَمْلِكُ

٭٭ ابوقلابہ نے ثابت بن ضحاک کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

15811-سنن أبي داؤد - كتاب الأيمان والنذور' باب في النذر فيما لا يملك - حديث:2900'سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب النذر في المعصية - حديث:2121'سنن الدارمي - ومن كتاب النذور والأيمان' باب لا نذر في معصية الله - حديث:2299'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' مبتدأ أبواب في النذور - بيان حظر النذر في معصية ' حديث:4720'السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' النذر فيما لا يملك - حديث:3773'سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة - حديث:2776'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النذور' النذر فيما لا يملك - حديث:4619' سنن الدارقطني - كتاب الرضاع' حديث:3848'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الأيمان' باب من نذر نذرا في معصية الله - حديث:18656'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النذور' باب من قال : لله علي أن أصوم يوما سماه , - حديث:18732'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب السير' باب ما أحرزه المشركون على المسلمين - حديث:5660' السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأيمان والنذور' باب من نذر نذرا في معصية الله وفيما لا يكون برا - حديث:3197' مسند الشافعي - ومن كتاب البحيرة والسائبة' حديث:1455'مسند الحميدي - أحاديث عمران بن حصين رضي الله عنه' حديث:802'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - أبو قلابة عن عمه أبي المهلب عن عمران أيوب عن أبي' حديث:15276

''جس چیز کے تم مالک نہیں ہو اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

15813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَسْتَخْرِجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ، وَلَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِينٍ

✱ ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نذر کسی بھی چیز کو آگے یا پیچھے نہیں کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوالیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کو پورا کرنا لازم نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

15814 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

✱ ابومہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جائے اور نہ ہی اس نذر کو پورا کیا جائے گا جو اس چیز کے بارے میں ہو جس کا آدمی مالک نہیں ہوتا''۔

15815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ، وَلَا فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ هٰذَا

✱ یحییٰ بن ابوکثیر نے 'بنوحنیفہ' سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غصب کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے''۔

ابن جریج نے یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے نقل کی ہے۔

15816 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَصُومَ وَاَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ يُصَلِّي، وَلَا يُكَلِّمَ النَّاسَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ لَهٗ: اَنَذَرْتَ اَنْ لَا تُكَلِّمَ النَّاسَ؟ فَكَلِّمِ النَّاسَ، وَاَنْ تَقُومَ فِي الشَّمْسِ تُصَلِّي؟ فَاسْتَظِلَّ، وَنَذَرْتَ اَنْ تَصُومَ؟ فَصُمْ قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُسَمِّيهِ اَبَا اِسْرَائِيلَ

وَاَنَّ امْرَاَةً اَقْبَلَتْ هِيَ وَزَوْجٌ لَهَا، فَاَخَذَ زَوْجُهَا الْعَدُوَّ فَاَوْثَقُوهُ وَكَانَتْ عَلٰى رَاحِلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَذَرَتْ لَئِنْ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ لَتَنْحَرَنَّهَا، فَلَمَّا جَاءَ تْ اَخْبَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَذْرِهَا، فَقَالَ: بِئْسَ مَا جَزَيْتِ نَاقَتَكِ، لَا تَنْحَرِيهَا، فَاِنَّكِ لَا تَمْلِكِيْنَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں حسن بن مسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک آدمی نے یہ نذر مانی کہ وہ روزہ رکھے گا اور دھوپ میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا رہے گا اور لوگوں کے ساتھ بات چیت نہیں کرے گا، نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے اسے بلوایا اور فرمایا کہ کیا تم نے یہ نذر مانی ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ بات چیت نہیں کرو گے؟ (آپ نے اس سے فرمایا) تم لوگوں کے ساتھ بات چیت کرو کیا تم نے یہ نذر مانی ہے کہ تم دھوپ میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو گے؟ تم سائے میں کھڑے ہو جاؤ! اور تم نے یہ نذر مانی ہے تم روزہ رکھو گے؟ تو تم روزہ رکھ لو۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان صاحب کا نام ابواسرائیل تھا۔

اسی طرح ایک خاتون آئی وہ اور اس کا شوہر ساتھ تھے اس کے شوہر کو دشمن نے پکڑ کر باندھ دیا تھا وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی پر سوار تھی اس خاتون نے یہ نذر مانی کہ اگر میں مدینہ منورہ پہنچ گئی تو اس اونٹنی کو قربان کر دوں گی وہ مدینہ میں آئی اور اس نے اپنی نذر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنی اونٹنی کو بہت برا بدلہ دیا ہے، تم اسے قربان نہ کرو کیونکہ تم اس کی مالک نہیں ہو۔

15817 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِي اِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقِيلَ: نَذَرَ اَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ، وَاَنْ يَصُومَ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْضِ لِصَوْمِكَ، وَاذْكُرِ اللّٰهَ، وَاجْلِسْ فِي الظِّلِّ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کا گزر ابواسرائیل کے پاس سے ہوا جو دھوپ میں کھڑے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو عرض کی گئی کہ انہوں نے یہ نذر مانی ہے کہ یہ دھوپ میں کھڑے ہوں گے اور روزہ رکھیں گے اور کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنا روزہ جاری رکھو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور سائے میں بیٹھ جاؤ۔

15818 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَاَبُوْ اِسْرَائِيلَ يُصَلِّي، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ ذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَا يَقْعُدُ، وَلَا يُكَلِّمُ النَّاسَ، وَلَا يَسْتَظِلُّ، وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَقْعُدْ، وَلْيُكَلِّمِ النَّاسَ، وَلْيَصُمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: فَقُلْتُ لَهُ: فَنَذَرَ اَبُوْ اِسْرَائِيلَ لَيَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ بِمَا حُدِّثْتُ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَسَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ مُنْذُ عَقَلْتُ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ

٭٭ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مسجد

میں داخل ہوئے تو ابواسرائیل نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ صاحب ہیں جو نہ بیٹھتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں نہ ہی سائے میں آتے ہیں اور یہ روزہ رکھنے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے اور لوگوں کے ساتھ بات چیت بھی کرے روزہ بھی رکھے اور سائے میں بھی آجائے۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ کیا ابواسرائیل نے اس بات کی نذر مانی تھی کہ وہ ایسا ضرور کریں گے تو طاؤس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہی روایت سنی ہے کہ (جو بیان کر دی ہے)۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تب سے میں اپنے والد کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور جس کے تم مالک نہ ہو اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

15819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ هَيَّاجٍ، اَنَّ غُلَامًا لِاَبِيهِ اَبَقَ، فَجَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ مِنْهُ طَابِقًا، فَلَمَّا قَدَرَ عَلَيْهِ اَرْسَلَنِي اِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ عِمْرَانُ: مُرْ اَبَاكَ اَنْ يَعْتِقَ غُلَامَهُ، وَيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ " قَالَ: فَاَتَيْتُ سَمُرَةَ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عِمْرَانَ

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ہیاج کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ان کے والد کا غلام مفرور ہو گیا تو اس کے والد نے یہ نذر مانی کہ اگر انہوں نے وہ غلام پر قابو پالیا تو وہ اس کا کوئی عضو ضرور کاٹ دیں گے۔ انہوں نے اس غلام پر قابو پالیا پھر انہوں نے مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے باپ سے کہو کہ وہ اس غلام کو آزاد کر دے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے اور ہمیں مثلہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کے جواب کی مانند جواب دیا۔

15820 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ - اَوْ قَالَ: فَلَمْ يَتَكَلَّمُوا - فَسَاَلَ عَنْهُمْ، فَقِيلَ: نَذَرُوا اَوْ حَلَفُوا اَلَّا يَتَكَلَّمُوا الْيَوْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَكَ الْمُتَعَمِّقُونَ - يَعْنِي الْمُتَنَطِّعِينَ - قَالَهَا مَرَّتَيْنِ

❊❊ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے عبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا آپ نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کو سلام کا جواب نہیں دیا (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) انہوں نے کلام نہیں

کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا کہ انہوں نے یہ نذر مانی ہے کہ (راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں) انہوں نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ وہ آج کے دن کسی سے کلام نہیں کریں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سختی کا شکار ہونے والے ہلاک ہوجائیں گے۔ یہ بات آپ نے دومرتبہ ارشاد فرمائی۔

15821 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا قَائِمًا - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ - فَقَالَ: مَا شَاْنُ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيلَ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ نَذْرًا اَنْ يَقُومَ يَوْمًا فِي الشَّمْسِ، يَصُومُهُ، وَلَا يَتَكَلَّمَ قَالَ: فَلْيَجْلِسْ وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ

✽✽ ایوب نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھا راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے آپ نے دریافت کیا کہ اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی کہ یہ ابواسرائیل ہیں جنھوں نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ سارا دن دھوپ میں کھڑے رہیں گے روزہ بھی رکھیں گے اور کلام بھی نہیں کریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے بیٹھ جانا چاہئے اور اسے سائے میں چلے جانا چاہئے اور بات چیت کرنی چاہیے اور روزے کو مکمل کر لینا چاہئے۔

15822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، "اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَلٰى اِنْسَانٍ مِّنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ اَوَّلِ مَنْ يَجِدُ، ثُمَّ تَصَدَّقَ عَلٰى اَوَّلِ اِنْسَانٍ رَآهُ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا اَخْبَثُ رَجُلٍ فِي الْقَرْيَةِ، ثُمَّ تَصَدَّقَ عَلٰى رَجُلٍ آخَرَ فَقِيلَ لَهُ: هُوَ غَنِيٌّ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَاُرِيَ فِي النَّوْمِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ قَبِلَ صَدَقَتَكَ، وَاَنَّ فُلَانَةً كَانَتْ بَغِيًّا، وَكَانَتْ تَحْمِلُهَا عَلٰى ذٰلِكَ الْحَاجَةُ، فَتَرَكَتْ ذٰلِكَ مُنْذُ اَعْطَيْتَهَا صَدَقَتَكَ وَعَفَّتْ، وَاَنَّ فُلَانًا كَانَ يَسْرِقُ، وَكَانَتْ تَحْمِلُهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَاجَةُ، فَتَرَكَ ذٰلِكَ مُنْذُ اَعْطَيْتَهُ وَنَزَعَ عَنِ السَّرِقَةِ، وَاَنَّ فُلَانًا كَانَ غَنِيًّا، وَكَانَ لَا يَتَصَدَّقُ، فَلَمَّا تَصَدَّقْتَ عَلَيْهِ قَالَ: اَنَا اَحَقُّ بِالصَّدَقَةِ مِنْ هٰذَا، وَاَكْثَرُ مَالًا، فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ بِالصَّدَقَةِ"

✽✽ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ بستی کے اس شخص کو صدقہ کرے گا جو اس کو سب سے پہلے ملے گا پھر اس نے اس پہلے شخص کو صدقہ دیا جو سب سے پہلے اسے نظر آیا تھا بعد میں اسے بتایا گیا کہ یہ تو اس بستی کا سب سے برا آدمی ہے پھر اس نے ایک اور شخص کو صدقہ کیا بعد میں اسے بتایا گیا کہ وہ تو ایک خوشحال آدمی ہے اسے یہ بات بہت گراں گزری تو اسے خواب میں یہ نظر آیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا ہے فلاں عورت فاحشہ تھی تم نے اسے صدقہ دیا اس کے ذریعے اس نے اپنی ضرورت کو پورا کیا جب سے تم نے اسے صدقہ دیا ہے اس نے یہ برا کام ترک کر دیا ہے اور پاک دامنی اختیار کر لی ہے فلاں شخص چور تھا تم نے جو صدقہ دیا اس سے اس کی ضرورت پوری ہوئی جب سے تم نے اسے صدقہ دیا ہے اس نے یہ کام چھوڑ دیا ہے اور چوری سے باز آ گیا ہے فلاں شخص خوشحال تھا وہ صدقہ

نہیں دیتا تھا جب تم نے اس کو صدقہ دیا تو اس نے سوچا کہ میں تو اس سے زیادہ صدقہ دینے کا حقدار ہوں کیونکہ میرے پاس زیادہ مال ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی صدقہ کرنے کی توفیق عطا کر دی۔

15823 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

15824 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ حُسَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّىْ نَذَرْتُ لَاَتَعَرَّيَنَّ يَوْمًا حَتَّى اللَّيْلِ عَلٰى حِرَاءٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "اِنَّمَا اَرَادَ الشَّيْطَانُ اَنْ يَفْضَحَكَ، ثُمَّ تَلَا: (يَا بَنِىْ آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ) (الأعراف: 27)- الْاٰيَةُ - تَوَضَّاْ، ثُمَّ الْبَسْ ثَوْبَكَ، وَصَلِّ عَلٰى حِرَاءٍ يَوْمًا حَتَّى اللَّيْلِ"

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِىْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ مِمَّا يَرٰى اَنْ يُوَفِّيَ النَّذْرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَذَرْتُ لَاَحْمِلَنَّ سَارِيَةً مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ قَالَ: فَاذْهَبْ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَلْيَاْمُرْكَ اَنْ تَحْمِلَ سَارِيَةً مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ

✵✵ ابن جریج نے ابن ابوحسین کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں پورا دن رات ہونے تک غار حراء پر برہنہ رہوں گا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شیطان تمہیں رسوا کرنا چاہ رہا ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اے اولادِ آدم! کہیں شیطان تمہیں آزمائش کا شکار نہ کر دے''

(پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا) تم وضو کر کے اپنا لباس پہنو اور غار حراء پر رات ہونے تک پورا دن نوافل پڑھتے رہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ بعض حضرات نے مجھے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا یہ موقف تھا کہ اس شخص کو یہ نذر پوری کرنی چاہئے وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں مسجد کے ستون کے ساتھ بندھا رہوں گا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ وہ تمہیں یہ ہدایت کریں گے کہ تم مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون اٹھا لو۔

15825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، يَذْكُرُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَ تْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فِىْ بَعْضِ مَا يَحُجُّ اَوْ يَعْتَمِرُ، فَقَالَتْ: اِنِّىْ نَذَرْتُ لَا اَضْرِبُ عَلٰى رَاْسِىْ بِخِمَارٍ، فَقَالَ: اذْهَبِىْ فَسَلِىْ، ثُمَّ تَعَالِىْ، فَاَخْبِرِيْنِىْ فَجَاءَ تِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اخْتَمِرِىْ، فَاَخْبَرَتْ مُعَاوِيَةَ بِمَا قَالَ، فَاَعْجَبَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبداللہ بن عمر کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا کہ ایک خاتون ایک مرتبہ حج یا عمرے کے دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس نے کہا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں اپنے سر پر چادر نہیں لوں گی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جا کر یہ مسئلہ دریافت کرو اور پھر میرے پاس آ کر مجھے بتانا وہ خاتون حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئی' تو انہوں نے فرمایا کہ تم چادر لے لو اس خاتون نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب کے بارے میں بتایا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ جواب پسند آیا۔

15826 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَنْبَغِيْ لَهُ، ذَكَرَ اَنَّهُ مَعْصِيَةٌ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُوْفِيَهُ قَالَ: ثُمَّ سَاَلَ الرَّجُلُ عِكْرِمَةَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُكَفِّرَ يَمِيْنَهُ، وَلَا يُوْفِيَ نَذْرَهُ قَالَ: فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ عِكْرِمَةَ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَيَنْتَهِيَنَّ عِكْرِمَةُ اَوْ لَيُوْجِعَنَّ ظَهْرُهُ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلَى عِكْرِمَةَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عِكْرِمَةُ: "اَمَا اِذَا بَلَّغْتَنِيْ فَبَلِّغْهُ، اَمَّا هُوَ فَقَدْ ضَرَبَتِ الْاُمَرَاءُ ظَهْرَهُ، اَوْقَفُوْهُ فِيْ تُبَّانٍ مِّنْ شَعَرٍ، وَسَلْهُ عَنْ نَذْرِكَ اَطَاعَةٌ هُوَ لِلّٰهِ اَمْ مَعْصِيَةٌ؟ فَاِنْ قَالَ: هُوَ مَعْصِيَةٌ، فَقَدْ اَمَرَكَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَاِنْ قَالَ: هُوَ طَاعَةٌ لِلّٰهِ، فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ حِيْنَ زَعَمَ اَنَّ مَعْصِيَةَ اللّٰهِ طَاعَةٌ

٭٭ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایسی نذر مان لیتا ہے جو اس کے لئے مناسب نہیں ہوتی انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ وہ چیز معصیت ہوتی ہے تو سعید بن مسیّب نے اسے وہ نذر پوری کرنے کا حکم دیا راوی کہتے ہیں کہ پھر اس شخص نے عکرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور اپنی نذر کو پورا نہ کرے راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص واپس سعید بن مسیّب کے پاس گیا اور انہیں عکرمہ کے جواب کے بارے میں بتایا تو سعید بن مسیّب نے کہا کہ یا تو عکرمہ فتویٰ دینے سے بعض آ جائیں گے یا پھر ان کی پٹائی ہوگی وہ شخص عکرمہ کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو عکرمہ نے اس سے کہا کہ تم نے اس کا پیغام مجھے پہنچا دیا ہے تم اسے بھی یہ بات پہنچا دو کہ یا تو گورنر اس کی پٹائی کرے گا یا اسے بالوں کی رسی میں باندھ دے گا۔ تم اس سے اپنی نذر کے بارے میں دریافت کرو کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا کام ہے یا معصیت کا کام ہے اگر وہ یہ کہے کہ یہ معصیت کا کام ہے تو گویا اس نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی معصیت کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ یہ کہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا کام ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط بات منسوب کی ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کو فرمانبرداری قرار دے دیا ہے۔

15827 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ لِلنَّذْرِ اِلَّا الْوَفَاءُ بِهِ،

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر کو پورا کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

15828 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

* * معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

15829 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ، فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: هُوَ قَانِتٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْكُرِ اللّٰهَ

* * معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن میسّب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو دھوپ میں کھڑا ہوا تھا آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ فرمانبرادای اختیار کیے ہوئے ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کا ذکر کرو۔

15830 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ النَّذْرِ نَذَرَهُ الْاِنْسَانُ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ طَاعَةً لِلّٰهِ فَعَلَيْهِ وَفَاؤُهُ، وَاِنْ كَانَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ فَلْيَتَقَرَّبْ اِلَى اللّٰهِ بِمَا شَاءَ

* * معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے ایسی نذر کے بارے میں دریافت کیا جو آدمی مان لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے متعلق ہوگی تو اسے پورا کرنا آدمی پر لازم ہوگا اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں ہو تو اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کے لئے آدمی جو چاہے اچھا کام کرلے۔

15831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "اِذَا نَذَرَ الْاِنْسَانُ اَنْ يَحُجَّ اَوْ يَعْتَمِرَ اَوْ يَعْتِقَ اَوْ نَذَرَ خَيْرًا فِيْ شُكْرٍ يَشْكُرُهُ لِلّٰهِ، فَلْيُنْفِذْهُ، وَاِنْ كَانَ يَمِينًا فَيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ، كَقَوْلِهِ: لَئِنِ اللّٰهُ اَنْجَانِيْ مِنْ هٰذَا الْوَجَعِ، لَئِنِ اللّٰهُ اَنْجَانِيْ مِنَ اللُّصُوصِ "

* * معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص یہ نذر مانے کے وہ حج کرے گا یا عمرہ کرے گا یا غلام آزاد کرے گا یا شکر کے کسی بھی کام کے بارے میں بھلائی کی نذر مانے اس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہو تو وہ اس نذر کو پورا کرے گا۔ اور اگر وہ قسم ہوگی تو وہ اس قسم کا کفارہ دے گا جیسے آدمی یہ کہے گا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس تکلیف سے نجات دے دی یا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے چوروں سے نجات دے دی (تو میں یہ کروں گا' یا وہ کروں گا)۔

15832 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ عُوَيْمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " النَّذْرُ عَلٰى اَرْبَعَةِ وَجُوهٍ: فَنَذْرٌ فِيمَا لَا يُطِيقُ، فِيهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَنَذْرٌ فِيْ مَعَاصِي اللّٰهِ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَنَذْرٌ لَمْ يُسَمِّهِ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَنَذْرٌ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَنْبَغِيْ لِصَاحِبِهِ اَنْ يُوَفِّيَهُ "

✵✵ اسماعیل بن ابوعویمر نے کریب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر کی چار صورتیں ہیں ایسی چیز کے بارے میں نذر ماننا جس کی آدمی میں طاقت نہ ہو ایسی صورت میں قسم کا کفارہ لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر ماننا اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے ایسی نذر جس میں آدمی تعین نہیں کرتا اس کا کفارہ بھی قسم کا کفارہ ہے اور ایسی نذر جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بارے میں ہو تو ایسی نذر ماننے والے شخص کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ اسے پورا کرے۔

15833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فِي رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا قَالَ: اِنْ كَانَ نَوَى، فَهُوَ مَا نَوَى، وَاِنْ كَانَ سَمَّى فَهُوَ مَا سَمَّى، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى وَلَا سَمَّى، فَاِنْ شَاءَ صَامَ يَوْمًا، وَاِنْ شَاءَ اَطْعَمَ مِسْكِينًا، وَاِنْ شَاءَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✵✵ داؤد بن ابوہند نے جابر بن زید کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے ذمے کوئی نذر لازم کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ اگر تو اس نے نیت کی تھی تو اس کی نیت کے مطابق ہوگا اگر اس نے کوئی تعین کیا تھا تو اس کے تعین کئے ہوئے کے مطابق ہوگا اگر اس نے کوئی نیت نہیں کی تھی اور کوئی تعین بھی نہیں کیا تھا تو پھر اگر وہ چاہے تو ایک دن روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو کسی مسکین کو کھانا کھلا دے اور اگر چاہے تو دو رکعات ادا کر لے۔

15834 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي النَّذْرِ وَالْحَرَامِ قَالَ: اِذَا لَمْ يُسَمِّ شَيْئًا قَالَ: اَغْلَظُ الْيَمِينِ، فَعَلَيْهِ رَقَبَةٌ، اَوْ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، اَوْ اِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نذر اور حرام کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آدمی نے کوئی چیز متعین نہ کی ہو تو یہ سب سے زیادہ شدت والی قسم ہوگی ایسی صورت میں اس پر غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

15835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، فِيمَنْ قَالَ: كُلُّ حَلَالٍ عَلَيْهِ حَرَامٌ، فَهِيَ يَمِينٌ قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ فَاَخْبَرَنِي، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: مَا نَوَى،

✵✵ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ ہر حلال چیز اس پر حرام ہوگی تو یہ قسم شمار ہوگی راوی کہتے ہیں کہ قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے معمر بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ چیز اس کی نیت کے مطابق شمار ہوگی۔

15836 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا نَوَى

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جو اس نے نیت کی ہے (وہی

مفہوم مراد ہوگا)۔

15837 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النَّذْرُ اِذَا لَمْ يَسِمْهَا صَاحِبُهَا، فَهِيَ اَغْلَظُ الْاَيْمَانِ، وَلَهَا اَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ يَعْتِقُ رَقَبَةً

٭٭ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب نذر ماننے والے شخص نے اس کا تعین نہ کیا ہو تو وہ سب سے سخت ترین نذر شمار ہوگی اور اس کا کفارہ سب سے شدید ہوگا یعنی غلام آزاد کرنا۔

15838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّذْرِ، فَقَالَ: "اِنَّهُ اَفْضَلُ الْاَيْمَانِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالَّتِي تَلِيهَا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالَّتِي تَلِيهَا يَقُوْلُ: الرَّقَبَةُ، وَالْكِسْوَةُ، وَالطَّعَامُ"

٭٭ ابومعشر نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان سے نذر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ قسم میں سب سے زیادہ فضیلت والی قسم ہوگی اگر آدمی کو اس کی گنجائش نہیں ملتی تو وہ اس کے بعد والی شمار ہوگی اگر اس کی بھی گنجائش نہیں ہوتی تو اس کے بعد والی شمار ہوگی ان کے کہنے کا مطلب تھا کہ (اس کا کفارہ یہ ہوگا) غلام آزاد کرنا' یا لباس پہنانا' یا کھانا کھلانا۔

15839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: النَّذْرُ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ

٭٭ ابوخالد نے ابوسفیان کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

15840 - آثارِ صحابہ: وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ اَيْضًا، عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّدُوسِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِي النَّذْرِ: كَفَّارَةُ يَمِينٍ

٭٭ محمد بن عبداللہ سدوسی نے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نذر کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

15841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي النَّذْرِ: كَفَّارَةُ يَمِينٍ

٭٭ ہشیم نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ نذر کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں کہ (اس کا کفارہ وہی ہے) جو قسم کا کفارہ ہے۔

15842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: "اِنِّي لَاَعْجَبُ مِمَّنْ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّذْرَ يَمِينٌ مُغَلَّظَةٌ"

٭٭ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے ان لوگوں کے موقف پر حیرت ہوتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ نذر شدید ترین قسم ہوتی ہے۔

15843 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَخَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: النَّذْرُ يَمِيْنٌ، اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ

٭٭ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کے حوالے سے جبکہ خالد نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نذر ایک قسم ہوتی ہے جس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

15844 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُجْزِئُهُ مِنَ النَّذْرِ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر کی جگہ تین دن کے روزے کفایت کر جاتے ہیں۔

15845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: النَّذْرُ يَمِيْنٌ

٭٭ ابن عیینہ نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر، قسم شمار ہوتی ہے۔

15846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيْحِ

٭٭ عبداللہ بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نذر ماننے سے منع کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کسی چیز کو آگے نہیں کرتی ہے اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوالیا جاتا ہے۔

15847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا اَنْذِرُ اَبَدًا، وَلَا اَعْتَكِفُ اَبَدًا، وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيْتُهَا

٭٭ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں کبھی نذر نہیں مانوں گا اور کبھی بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے تیسری بات کا ذکر کیا تھا جو میں بھول گیا ہوں۔

15848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ اَنْ لَا يَاْكُلَ مَعَ بَنِيْ اَخٍ لَهُ يَتَامٰى، فَاُخْبِرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَكُلْ مَعَهُمْ، فَفَعَلَ

٭٭ سماک بن حرب نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ اپنے یتیم بھتیجوں کے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا تم جاؤ! اور ان کے ساتھ کھانا کھاؤ! تو اس نے ایسا ہی کیا۔

15849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِنْ قَالَ: نَذْرًا مَنْذُوْرًا، اَوْ نَذْرًا وَاجِبًا، اَوْ نَذْرًا لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ، فَهُوَ نَذْرٌ، وَالْقَوْلُ فَصْلٌ"

✺✺ ثوری بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسی نذر جو مانی گئی ہو ایسی نذر جو واجب ہو یا ایسی نذر جس میں کفارہ نہ ہو تو یہ چیز نذر شمار ہوگی اور یہ قول فیصل ہوگا۔

15850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ نَذْرٌ اَوْ هَدْيٌ، وَلَمْ يُسَمِّ شَيْئًا قَالَ: كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

✺✺ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر نذر یا ہدی لازم ہے اور وہ کسی کا نام نہیں لیتا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوگا۔

15851 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ لِاُمِّهَا، اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَوْ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ عَلَيَّ لِلّٰهِ نَذْرٌ اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِكَلِمَةٍ اَبَدًا قَالَ: فَاسْتَشْفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِينَ طَالَتْ هِجْرَتُهَا اِيَّاهُ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَحَدًا، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَهُمَا مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَقَالَ لَهُمَا: اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ اِلَّا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ، فَاَقْبَلَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ مُشْتَمِلَيْنِ عَلَيْهِ بِاَرْدِيَتِهِمَا حَتّٰى اسْتَاْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَنَدْخُلُ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا، قَالَا: اَكُلُّنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، ادْخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ عَائِشَةُ اَنَّ مَعَهُمُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا اقْتَحَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِ عَائِشَةَ اِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُوْلَانِ لَهَا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ نَهٰى عَمَّا عَمِلْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا اَكْثَرُوا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمْ وَتَبْكِي، وَتَقُوْلُ: اِنِّيْ قَدْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ اَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً ثُمَّ كَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا ذٰلِكَ بَعْدَمَا اَعْتَقَتْ اَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ تَبْكِي حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا

✺✺ عوف بن حارث' جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے لگتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی چیز فروخت کی' یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی چیز دی' تو اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ کہہ دیا کہ اللہ کی قسم! یا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے باز آ جائیں گی یا میں ان کے تصرف پر پابندی عائد کر دوں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کہ کیا اس نے یہ کہا ہے تو لوگوں نے کہا کہ جی ہاں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کے نام کی یہ نذر مجھ پر لازم ہے کہ میں ابن زبیر کے ساتھ کبھی بات نہ کروں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان کے ساتھ لاتعلقی طویل ہوگئی تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سفارشیں بھجوائیں تو سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اس کے بارے میں کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گی جب اس بارے میں اور زیادہ دیر ہو گئی۔

تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات کی جن کا تعلق بنوزہرہ سے تھا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں صاحبان سے کہا کہ آپ دونوں کو میں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے چلیں کیونکہ ان کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ مجھ سے لاتعلقی کی نذر مانیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنی چادریں اوڑھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں صاحبان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی ان دونوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں' کیا ہم اندر آجائیں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آجاؤ۔ ان دونوں نے عرض کی: ام المومنین ہم سب؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جی ہاں تم سب داخل ہوجاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ نہیں پتا تھا کہ ان کے ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی ہیں جب یہ حضرات اندر داخل ہوئے تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے پردہ ہٹایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گلے لگالیا اور انہیں واسطے دینے لگے اور رونے لگے' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ نے بھی سفارش کی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بات چیت کریں اور ان کے عذر کو قبول کریں یہ دونوں حضرات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہتے رہے کہ آپ بھی جانتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی اختیار کرنے سے منع کیا ہے کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔ جب ان حضرات نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بکثرت سفارش کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یاد دلایا کہ وہ نذر مان چکی ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رورہی تھیں' انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو یہ نذر مانی ہے اور نذر بہت اہم چیز ہوتی ہے لیکن دونوں صاحبان مسلسل سفارش کرتے رہے' یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بات چیت کرلی اور پھر انہوں نے اپنی نذر کے عوض میں چالیس غلام آزاد کیے اور چالیس غلام آزاد کرنے کے بعد بھی جب کبھی انہیں اپنی یہ نذر یاد آتی تھی تو وہ رونے لگتی تھیں یہاں تک کہ ان کی اوڑھنی تر ہوجاتی تھی۔

15852 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، یَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ نَذَرَ وَلَمْ یُسَمِّ شَیْئًا قَالَ: یَمِیْنٌ یُکَفِّرُهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: یَمِیْنٌ مُغَلَّظَةٌ، عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ صِیَامُ شَهْرَیْنِ اَوْ اِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا

** معمر بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نذر مانے اور اس میں کسی چیز کا تعین نہ کرے تو وہ فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ ہی اس کا کفارہ ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ قتادہ فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں شدید قسم مراد ہوگی (جس کا کفارہ) غلام کو آزاد کرنا یا دو ماہ کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

15853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُ النَّاسِ عَلَیَّ نَذْرٌ لِلّٰهِ؟

قَالَ: هُوَ يَمِيْنٌ، فَإِنْ سَمَّى نَذْرَهُ ذٰلِكَ فَهُوَ مَا سَمَّى قَالَ: وَسَالْتُهُ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهُ اِلَّا وَفَاءُهُ؟ قَالَ: يَمِيْنٌ مَا لَمْ يُسَمِّهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اس بارے میں لوگوں کی کیا رائے ہے جو شخص یہ کہہ دے کہ اللہ کے نام کی نذر مجھ پر لازم ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ قسم شمار ہوگی اگر وہ اس نذر کا تعین کر دیتا ہے تو اس کے تعین کیئے ہوئے کے مطابق ہوگا ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ان سے آدمی کے یہ کہنے کے بارے میں دریافت کیا کہ مجھ پر ایسی قسم لازم ہے جس کا کفارہ صرف اسے پورا کرنا ہی ہو تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے بھی قسم ہی مراد ہوگی جب تک آدمی اس کا تعین نہیں کرتا۔

15854 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ: اِنْ نَذَرَ رَجُلٌ لَيَفْعَلَنَّ شَيْئًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْيَمِيْنِ مَا لَمْ يُسَمِّ النَّذْرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے ابوشعثاء کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ ایسا ضرور کرے گا تو یہ قسم کی مانند ہوگا جب تک وہ نذر کا نام نہیں لیتا۔

15855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِنْ قَالَ: عَلَيَّ نَذْرٌ، اَوْ قَالَ: عَلَيَّ لِلّٰهِ نَذْرٌ فَهِيَ يَمِيْنٌ"

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے اگر وہ یہ کہے: مجھ پر نذر لازم ہے یا یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کے لئے نذر لازم ہے تو یہ قسم شمار ہوگی۔

15856 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَالْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ نَذْرٌ قَالَ: لَا اَدْرِي مَا هٰذَا قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ يَقُوْلَانِ: يَمِيْنٌ، قَالَ قَتَادَةُ: يَمِيْنٌ مُغَلَّظَةٌ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر نذر لازم ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ جو وہ کہہ رہا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ قسم شمار ہوگی' قتادہ یہ کہتے ہیں کہ یہ شدید قسم شمار ہوگی۔

15857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِنْ نَذَرَ رَجُلٌ خَيْرًا، فَلْيُنْفِذْهُ يَقُوْلُ: اِنْ جَعَلَ عَلَيْهِ صِيَامًا، اَوْ خَيْرًا مَا كَانَ، فَلْيُنْفِذْهُ

قُلْتُ: اِنْ قَالَ: اِنْ شَفَانِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيَّ صِيَامٌ اَوْ مَشْيٌ قَالَ: كَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: فَلْيُنْفِذْهُ، لَيْسَتْ بِيَمِيْنٍ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: قَالَ اَبِي: "اِنْ قَالَ: اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَعَلَيَّ صِيَامٌ عَلَيَّ مَشْيٌ، عَلَيَّ صَلَاةٌ عَلَيَّ هَدْيٌ، فَهِيَ يَمِيْنٌ مِنَ الْاَيْمَانِ"

٭٭ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص بھلائی کی

نذر مانتا ہے تو وہ اسے پورا کرے وہ یہ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے ذمے روزے یا بھلائی لازم کی ہو خواہ وہ جو کوئی بھی ہو تو وہ اسے نافذ کرے میں نے کہا کہ اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا کی تو مجھ پر روزے رکھنا یا چلنا لازم ہوگا انہوں نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن یہ فرماتے تھے کہ آدمی اسے نافذ کرے گا یہ چیز قسم شمار نہیں ہوگی۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کہتے ہیں کہ اگر اس شخص نے یہ کہا کہ اگر میں نے ایسا ایسا نہ کیا تو مجھ پر روزے رکھنا لازم ہوگا یا مجھ پر چلنا لازم ہوگا یا مجھ پر نماز لازم ہوگی یا مجھ پر قربانی لازم ہوگی تو یہ چیز قسم شمار ہوگی۔

15858 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنَّ اَبِى اَسَرَهُ الدَّيْلَمُ، وَاِنِّى نَذَرْتُ اِنْ اَنْجَاهُ اللّٰهُ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى جَبَلٍ عُرْيَانًا - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: عَلٰى اُحُدٍ - وَاَنْ اَصُوْمَ يَوْمًا قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَجْلَبَ عَلَيْكَ اِبْلِيسُ بِجُنُوْدِهِ، فَقَالَ: انْظُرُوا اِلٰى هٰذَا الْاٰدَمِيِّ، كَيْفَ سَخِرْتُ بِهٖ، اَوْ جَاءَتْ رِيحٌ فَاَلْقَتْكَ فَمُتَّ، اَتُرَاكَ شَهِيدًا؟ قَالَ: فَكَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ: الْبَسْ ثِيَابَكَ، وَصُمْ يَوْمًا، وَصَلِّ قَائِمًا وَقَاعِدًا

✵✵ ابان نے سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا میرے والد کو دیلم والوں نے قید کرلیا میں نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات عطا کی تو میں پہاڑ پر برہنہ ہو کر کھڑا رہوں گا راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ احد پہاڑ پر برہنہ ہو کر کھڑا رہوں گا۔ اور میں ایک دن روزہ رکھوں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر شیطان اپنے لشکر سمیت تمہیں اٹھا کر لے جائے؟ اور پھر انہوں نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو اس کے ساتھ کیسا مزاق کیا گیا ہے یا تمہیں ہوا اڑا کر لے جائے اور تم مر جاؤ تو کیا تم خود کو شہید سمجھو گے تو اس نے کہا کہ پھر اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم اپنے کپڑے پہنو اور ایک دن روزہ رکھ لو اور کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نوافل ادا کرو۔

15859 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ، كَانَ عِنْدَ الْحَسَنِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، امْرَاَةٌ نَذَرَتْ اَنْ تُصَلِّيَ خَلْفَ كُلِّ سَارِيَةٍ فِى الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَدْ صَلَّتْ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فِى الْمَسْجِدِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَارِيَتِكَ هٰذِهِ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا لَوْ جَمَعَتْ ذٰلِكَ خَلْفَ سَارِيَةٍ وَاحِدَةٍ، اَجْزَاَ عَنْهَا، ثُمَّ تَنَحّٰى لَهَا عَنْ تِلْكَ السَّارِيَةِ حَتّٰى صَلَّتْ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی جو حسن بصری کے پاس موجود تھا جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور بولا کہ اے ابوسعید ایک خاتون نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ مسجد کے ہر ستون کے پاس دو رکعات ادا کرے گی پھر وہ ہر ستون کے پاس دو رکعات مسجد میں ادا کر لیتی ہے صرف اس ستون کے پاس ادا نہیں کر پائی تو حسن بصری نے فرمایا کہ اگر وہ یہ ساری نماز ایک ہی ستون کے پاس ادا کر لیتی تو بھی اسے کفایت کر جانا تھا۔ پھر حسن بصری اس خاتون کے لئے اس ستون سے ایک طرف ہٹ گئے تو اس خاتون نے وہاں بھی نماز ادا کی۔

بَابُ الْخِزَامَةِ

باب: (کسی کی ناک یا ہاتھ میں) رسی ڈالنا

15860 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا خِزَامَ، وَلَا زِمَامَ، وَلَا سِيَاحَةَ، وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَا تَبَتُّلَ، وَلَا تَرَهُّبَ فِي الْإِسْلَامِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے لیث اور طاؤس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''اسلام میں 'ڈوری' یا لگام' یا سیاحہ نہیں ہے''

ابن جریج نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں اور مجرد رہنا اور رہبانیت نہیں ہے۔

15861 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُودُ اِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ "

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ہوا آپ اس وقت خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے آپ کا گزر ایک انسان کے پاس سے ہوا جس کی ناک میں دوسرے شخص نے رسی ڈالی ہوئی تھی اور اسے لے کر چل رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک ذریعے اس رسی کو کاٹ دیا اور پھر اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلے۔

15862 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ اِلَى اِنْسَانٍ آخَرَ بِسَيْرٍ، اَوْ بِخَيْطٍ، اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قُدْهُ بِيَدِهِ

15861-صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب النذر فيما لا يملك وفي معصية - حديث:6336' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب الزجر عن قيادة الطائف بزمام أو خيط شبيها بقيادة البهائم' حديث:2570' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' مبتدأ أبواب في النذور - باب الإباحة لمن نذر أن يمشي ' حديث:4726' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب دخول مكة - ذكر الزجر عن قود المرء المسلم بخزامة يجعلها في أنفه إذ' حديث:3894'المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث:1629'سنن أبي داؤد - كتاب الأيمان والنذور' باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية - حديث:2888'السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج' الكلام في الطواف - حديث:2885'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النذور' النذر فيما لا يراد به وجه الله - حديث:4618'السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب دخول مكة - باب الرجل يقوده غيره في الطواف' حديث:8747

❊ ❊ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف کرنے کے دوران آپ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے کسی رسی کے ذریعے اپنا ہاتھ کسی دوسرے انسان کے ساتھ باندھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر لے کر چلو۔

بَابٌ: مَنْ نَذَرَ مَشْيًا ثُمَّ عَجَزَ

باب: جو شخص پیدل چلنے کی نذر مانے اور پھر اس سے عاجز آ جائے

15863 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: نَذَرْتُ لَاَمْشِيَنَّ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ قَالَ: فَامْشِ مَا اسْتَطَعْتَ وَارْكَبْ حَتّٰى اِذَا دَخَلْتَ الْحَرَمَ فَامْشِ حَتّٰى تَدْخُلَ وَاذْبَحْ اَوْ تَصَدَّقْ

❊ ❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں مکہ تک پیدل چل کر جاؤں گا مگر پھر میں اس کی استطاعت نہیں رکھ سکا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہاں تک تم چل سکو اتنا پیدل چلو پھر سوار ہو جاؤ یہاں تک کہ جب تم مسجد حرام میں داخل ہو تو پھر پیدل چلو یہاں تک کہ جب تم اس میں داخل ہو جاؤ تو ذبح کر دو یا صدقہ کر دو۔

15864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ نَاشِرَةً شَعَرَهَا حَافِيَةً، فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تَخْتَمِرَ وَتَنْتَعِلَ، ثُمَّ سَاَلَ مَا شَاْنُهَا؟ فَقَالُوا: نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً نَاشِرَةً شَعَرَهَا فَنَهَاهَا"

❊ ❊ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا جس نے اپنے بال پھیلائے ہوئے تھے اور وہ ننگے پاؤں تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ چادر اوڑھ لے اور جوتا پہن لے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس کا معاملہ کیا ہے تو لوگوں نے بتایا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ننگے پاؤں بال پھیلا کر پیدل چلے گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

15865 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ: يَمْشِي فَاِذَا اَعْيَى رَكِبَ، فَاِنْ كَانَ عَامًا قَابِلًا مَشَى مَا رَكِبَ وَرَكِبَ مَا مَشَى وَيَنْحَرُ بَدَنَةً

❊ ❊ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل ہے کہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ مکہ تک پیدل جائے گا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ پیدل سفر کرے گا جب تھک جائے گا تو سوار ہو جائے گا اگلے سال وہ پھر پیدل سفر کرے گا جتنا وہ سوار ہوا تھا' اور اتنا عرصہ سوار رہے گا جتنا وہ پیدل چلے گا اور پھر وہ اونٹ کی قربانی کرے گا۔

15866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَمُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ الْمُغِيْرَةَ قَالَ: يَهْدِى هَدْيًا

✵✵ منصور اور مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم مغیرہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ وہ قربانی کا جانور لے کر جائے گا۔

15867 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُوْنُسَ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ اُمِّ مَحَبَّةَ، اَنَّهَا نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ، فَمَشَتْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ عَقَبَةَ الْبَطْنِ اَعْيَتْ، فَرَكِبَتْ ثُمَّ اَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: هَلْ تَسْتَطِيْعِينَ اَنْ تَحُجِّيْنَ قَابِلًا، وَتَرْكَبِى حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى الْمَكَانَ الَّذِىْ رَكِبْتِيْ مِنْهُ فَتَمْشِيْنَ مَا رَكِبْتِ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: فَهَلْ لَكِ بِنْتٌ تَمْشِي عَنْكِ؟ قَالَتْ: اِنَّ لِيْ لَابْنَتَيْنِ، وَلٰكِنَّهُمَا اَعْظَمُ فِيْ اَنْفُسِهِمَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ تَعَالٰى

✵✵ ابواسحٰق نے ام محبہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس خاتون نے یہ نذر مانی کہ وہ خانہ کعبہ تک پیدل جائے گی وہ خاتون پیدل چلنا شروع ہوئی یہاں تک کہ جب عقبہ بطن کے مقام پر پہنچی تو تھک گئی اور سوار ہوگئی پھر وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئی اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی استطاعت رکھتی ہو کہ اگلے سال بھی حج کے لئے آؤ' تم سوار ہو کر جاؤ یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ جانا جہاں سے تم سوار ہوئی تھی پھر تم اتنا ہی پیدل چل لینا جتنی تم سوار رہی تھیں' اس خاتون نے کہا: جی نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ کیا تمہاری کوئی بیٹی ہے جو تمہاری جگہ پیدل چل لے؟ تو اس نے کہا کہ میری دو بیٹیاں ہیں' لیکن ان دونوں کے لئے یہ کرنا زیادہ مشکل ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

15868 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا، فَلْيَحُجَّ مِنْ مَكَّةَ

✵✵ حکم نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ پیدل حج کے لئے جائے گا تو اسے مکہ سے حج کر لینا چاہیے۔

15869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ، فِيْمَنْ نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ: يَمْشِي، فَاِذَا اَعْيَى رَكِبَ، وَيَهْدِى جَزُوْرًا

✵✵ شعبہ نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص نے یہ نذر مانی ہو کہ وہ بیت اللہ تک پیدل جائے گا اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ پیدل چلے گا جب تھک جائے گا تو سوار ہو جائے گا اور اونٹ کی قربانی کر دے گا۔

15870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَمْشِي، فَاِذَا انْقَطَعَ مَشْيُهُ

رَكِبَ وَاَهْدَى بَدَنَةً، وَاِنْ جَعَلَ عَلَيْهِ اَنْ يَمْشِىَ حَافِيًا، انْتَعَلَ اَوْ تَخَفَّفَ، وَيُهْرِيقُ دَمًا قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: وَيَمْشِي مِنَ الْاَرْضِ الَّتِيْ نَذَرَ مِنْهَا

✵✵ ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ایسا شخص پیدل چلے گا جب اس کے پیدل چلنے میں رکاوٹ آئے گی تو سوار ہو جائے گا اور اونٹ قربان کر دے گا اور اگر اس نے اپنے ذمے یہ بات لازم کی تھی کہ وہ ننگے پاؤں جائے گا تو وہ جوتے پہن لے گا یا موزے پہن لے گا اور خون بہا دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ وہ اس جگہ سے پیدل جائے گا جہاں سے اس نے نذر مانی تھی۔

15871 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْيَحْصَبِيِّ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ قَالَ: مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَبِهِ كَانَ يُفْتِي

✵✵ عبداللہ بن مالک نے' ابوسعید یحصبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا انہوں نے عرض کی کہ میری بہن نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ ننگے پاؤں چادر اوڑھے بغیر پیدل چل کر جائے گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے ہدایت کرو کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر اوڑھ لے اور تین دن روزے رکھ لے۔

(راوی) اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

15872 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتَرْكَبْ ثُمَّ سَاَلَهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: لِتَرْكَبْ، ثُمَّ سَاَلَهُ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ الثَّالِثَةَ - فَقَالَ: لِتَرْكَبْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اپنی بہن کے بارے میں دریافت کیا جس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ بیت اللہ تک پیدل جائے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ سوار ہو جائے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ سوار ہو جائے۔ انہوں نے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا' تو راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا:

''اسے چاہئے کہ وہ سوار ہو جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے''۔

15873 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سَعِيدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوبَ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيبٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّهُ قَالَ: نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لِتَمْشِ، وَلْتَرْكَبْ قَالَ: كَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ

✵✵ یزید بن ابوحبیب نے ابوالخیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بہن نے یہ

نذر مانی ہے کہ وہ بیت اللہ تک پیدل جائے گی اس نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کروں تو میں نے اس کے لئے نبی اکرم ﷺ مسئلہ دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ کچھ پیدل چلے اور پھر سوار ہو جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوالخیر' عقبہ سے الگ نہیں ہوتے تھے۔

15874 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ امْرَاَةٍ رُهَاطِيَّةٍ نَذَرَتْ اِنْ اَخَذَتْ مِنْ اَخٍ لَهَا نَفَقَةً، لَتَمْشِيَنَّ عَلٰى وَجْهِهَا اِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ: اِنَّمَا نَذَرَتْ عَلٰى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَلْتُقْبِلْ رَاكِبَةً حَتّٰى اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الْحَرَمِ، اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَمَشَتْ حَتّٰى تَرَى الْبَيْتَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: لِتَعْتَمِرْ مِنْ رُهَاطٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا ان سے ایک ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اس نے اپنے بھائی سے کچھ قرض لیا تو وہ پیدل مکہ تک جائے گی' تو عطاء نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر مانی ہے وہ سوار ہو کر جائے یہاں تک کہ جب حرم کے پاس پہنچے تو عمرے کا احرام باندھ لے' پھر وہ پیدل چلتی ہوئی جائے' یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھ لے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: وہ رہاط (یعنی اپنی علاقے) سے اپنے عمرے کا احرام باندھے گی۔

15875 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ لَيَمْشِيَنَّ فَلَمْ يَمْشِ حَتّٰى كَبِرَ وَضَعُفَ، فَقَالَ: لِيَمْشِ عَنْهُ بَعْضُ بَنِيهِ

✵✵ راوی بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ نذر مانتا ہے کہ وہ ضرور پیدل چل کر جائے گا اور وہ پیدل چل کر نہیں جا پاتا' یہاں تک کہ بڑی عمر کا اور ضعیف ہو جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے بیٹوں میں سے کوئی اس کی جگہ پیدل چل کر چلا جائے گا۔

15876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ لَيَحُجَّنَّ اَوْ لَيَعْتَمِرَنَّ مَاشِيًا، وَلَمْ يَنْوِ فِيْ نَفْسِهِ مِنْ اَيْنَ يَمْشِي قَالَ: لِيَمْشِ مِنْ مِيقَاتِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطا کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ نذر مانتا ہے کہ وہ پیدل چل کر حج کے لئے' یا عمرہ کرنے کے لئے جائے گا' اور وہ دل میں یہ نیت نہیں کرتا' کہ کہاں سے پیدل چل کر جائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ میقات سے پیدل چل کر چلا جائے۔

15877 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيْمَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا قَالَ: مَا نَوٰى، وَكَانَ يَمْشِيهِمْ مِنَ الْبَصْرَةِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ نذر مان لیتا ہے کہ وہ پیدل حج کے لئے

جائے گا' تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔

وہ فرماتے ہیں: ایسے لوگوں کو بصرہ سے پیدل چل کر جانا چاہیے۔

15878 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيمَنْ نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ عَجَزَ قَالَ: يَرْكَبُ وَيَهْدِي بَدَنَةً

✿✿ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ نذر مانتا ہے کہ وہ مکہ تک پیدل چل کر جائے گا اور پھر اس سے عاجز آجاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سوار ہو کر جائے گا اور اونٹ کی قربانی کرے گا۔

15879 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: عَلَيَّ مَشْيٌ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ: يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا

✿✿ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ قسم شمار ہوگی جس کا وہ کفارہ دے گا۔

15880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: "مَنْ قَالَ: عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، وَلَمْ يَقُلْ عَلَيَّ نَذْرٌ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ"

✿✿ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص یہ کہے: مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم ہے' وہ یہ نہیں کہتا کہ مجھ پر نذر لازم ہے' تو پھر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

15881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ: عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يُسَمِّ مِنْ اَيْنَ يَمْشِي قَالَ: يَمْشِي، فَاِذَا عَجَزَ رَكِبَ، وَلْيَدْخُلِ الْحَرَمَ مَاشِيًا وَلْيُهْدِ لِرُكُوبِهِ

✿✿ عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم ہے اور وہ یہ نام نہیں لیتا' کہ کہاں سے چل کر جانا لازم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ پیدل چل کر جائے گا' جب وہ عاجز ہو جائے گا' تو سوار ہو جائے گا' پھر وہ پیدل حرم کی حدود میں داخل ہوگا' اور جو وہ سوار ہو کر گیا تھا' اس کی جگہ قربانی کر دے گا۔

بَابٌ: مَنْ قَالَ: اَنَا مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ

باب: جو شخص یہ کہے: میں حج کے احرام والا ہوں

15882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ، وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، فَاَنَا مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ، قَالَا: لَيْسَ الْاِحْرَامُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَوَى الْحَجَّ، يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

✿✿ معمر نے قتادہ کا یہ [illegible] شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ

کہتا ہے: میں نے ایسا نہ کیا' تو میں حج کے احرام والا ہوؤں گا۔تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: احرام' صرف اس صورت میں لازم ہوتا ہے' جب حج کی نیت کرے' یہ قسم شمار ہوگی' جس کا آدمی کفارہ دے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الْحَسَنُ: كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَاِبْرَاهِيمُ: يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ

✸✸ ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' حسن بصری فرماتے ہیں :اس کا کفارہ' قسم کا کفارہ ہوگا' امام شعبی اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ چیز اس پر لازم ہوگی۔

15884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاَبِي حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: " اِذَا دَخَلَتْ اَشْهُرُ الْحَجِّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ، هٰذَا الَّذِي يَقُولُ: هُوَ مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ "

✸✸ مطرف نے فضیل کے حوالے سے' ابراہیم نخعی' جبکہ ابوحصین کے حوالے سے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب حج کے مہینے شروع ہو جائیں گے' تو وہ حج کا احرام باندھ لے گا' یہ وہ شخص ہے: جو یہ کہتا ہے: وہ حج کے احرام والا ہے۔

15885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ: عَلَيَّ حَجَّةٌ اَوْ لِلّٰهِ عَلَيَّ حَجَّةٌ فَهِيَ يَمِينٌ "

✸✸ ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص یہ کہے: کہ مجھ پر حج لازم ہے' یا مجھ پر اللہ کے لئے حج لازم ہے؟ تو یہ چیز قسم شمار ہوگی۔

بَابٌ: النَّذْرُ بِالْمَشْيِ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب: بیت المقدس تک پیدل چل کر جانے کی نذر ماننا

15886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَذَرَ لَيَمْشِيَنَّ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ مِنَ الْبَصْرَةِ قَالَ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِهٰذَا الْبَيْتِ، فَلْيَمْشِ اِلٰى هٰذَا الْبَيْتِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ فِي الْجِوَارِ قَالَ: قُلْتُ: فَالْوَصِيَّةُ؟ اَوْصٰى اِنْسَانٌ فِي اَمْرٍ، فَرَاَيْتُ خَيْرًا مِنْهُ؟ قَالَ: " فَافْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، مَا لَمْ يُسَمِّ الْاِنْسَانُ شَيْئًا، وَلٰكِنْ اِنْ قَالَ: فِي الْمَسَاكِينِ اَوْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَرَاَيْتَ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ، فَافْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ "، فَقَالَ: لِيَفْعَلِ الَّذِي قَالَ، وَلْيُنْفِذْ اَمْرَهُ، قَالَ: وَقَوْلُهُ الْاَوَّلُ اَعْجَبُ اِلَيَّ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس بات کی نذر مانتا ہے کہ وہ بصرہ سے پیدل بیت المقدس تک چل کر جائے گا تو عطاء نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اس بیت اللہ کا حکم دیا گیا ہے' اس لئے اسے چل کر بیت اللہ تک آنا چاہئے۔انہوں نے فرمایا: جوار (کسی جگہ ٹھہرنے کی نذر ما...

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وصیت کا کیا حکم ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک آدمی نے' کسی معاملے کے بارے میں وصیت کی ہو اور پھر تم اس سے کسی معاملے کو زیادہ بہتر سمجھو' تو تم وہ کام کرو' جو اس سے بہتر ہو۔ جبکہ انسان نے کسی چیز کا تعین نہ کیا ہو۔ لیکن اگر اس نے یہ کہہ دیا ہو کہ غریبوں میں' یا اللہ کی راہ میں' تو تم دیکھ لو' کہ اس میں سے زیادہ بہتر صورت کونسی ہے؟ تو وہ کام کرلو! جو زیادہ بہتر ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) بعد میں انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کرلیا اور یہ کہا: آدمی کو وہی کام کرنا چاہئے' جو اس نے کہا تھا اور اس کی ہدایت کو نافذ کرنا چاہئے۔ ابن جریج کہتے ہیں: ان کی پہلی رائے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15887 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ اَبِيْ بَكْرٍ، كَانَتْ نَذَرَتْ جِوَارًا فِيْ جَوْفِ ثَبِيرٍ، فَكَانَ اَخُوهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَمْنَعُهَا حَتّٰى مَاتَ، فَجَاوَرَتْ ثَمَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ نے ثبیر پہاڑ پر ٹھہرنے (اعتکاف) کی نذر مانی' تو ان کے بھائی عبدالرحمٰن نے انہیں منع کیا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہوگیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہاں اعتکاف کیا۔

15888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ فِيْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْذُرُوْنَ فِي الْجِوَارِ عَلٰى رُؤُوسِ الْجِبَالِ قَالَ: لِيُجَاوِرُوا عِنْدَ الْمَسْجِدِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا: جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہنے کی نذر مان لیتے ہیں انہوں نے فرمایا: انہیں چاہئے کہ وہ مسجد کے قریب رہیں (یا مسجد میں رہیں)۔

15889 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْ مَسْجِدِ اِيلِيَاءَ، فَاعْتَكَفَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَجْزَاَ عَنْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَكَفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَجْزَاَ عَنْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ عَلٰى رُؤُوسِ الْجِبَالِ فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لَهُ ذٰلِكَ، لِيَعْتَكِفْ فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

✵✵ عبدالکریم جزری نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ ایلیاء میں اعتکاف کرے گا تو اس کے لئے مدینہ منورہ میں' مسجد نبوی میں اعتکاف کر لینا اس کو کفایت کر جائے گا' اور جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ مسجد نبوی میں اعتکاف کرے گا تو اس کے لئے مسجد حرام میں اعتکاف کر لینا اس کی جگہ کفایت کر جائے گا۔ اور جو شخص پہاڑوں کی چوٹیوں پر اعتکاف کی نذر مانے' تو یہ اس کے لئے مناسب نہیں ہے' اسے چاہئے کہ باجماعت نماز والی مسجد میں اعتکاف کرے۔

15890 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، اَنَّ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعَمْرُو بْنُ حَنَّةَ اَخْبَرَاهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ عَوْفٍ، عَنْ رِجَالٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ الْفَتْحِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَقَامِ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّي نَذَرْتُ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ مَكَّةَ لَاُصَلِّيَنَّ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَاِنِّي وَجَدْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ هَاهُنَا فِيْ قُرَيْشٍ خَفِيرًا مُقْبِلًا مَعِي وَمُدْبِرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاهُنَا صَلِّ، فَعَادَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هَاهُنَا صَلِّ، ثُمَّ قَالَ الرَّابِعَةَ مَقَالَتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاذْهَبْ فَصَلِّ فِيْهِ، فَوَ الَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَقَضٰى ذٰلِكَ عَنْكَ صَلَاةً فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ مِّنَ الصَّدِفِ وَهُوَ فِيْ ثَقِيفٍ

✽✽ یوسف بن حکم بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حفص بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف اور عمرو بن حنہ نے انہیں یہ بات بتائی: عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف نے انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں، فتح مکہ کے دن حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ اس وقت مقام ابراہیم کے پاس ایک جگہ پر تشریف فرما تھے اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور اہل ایمان کے لئے مکہ کو فتح کر دیا' تو میں بیت المقدس میں ضرور نماز ادا کروں گا۔ میں نے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پایا ہے' جو یہاں قریش کے ہاں ٹھہرا ہوا ہے' وہ مجھے ساتھ لے بھی جائے گا اور لے بھی آئے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہاں نماز ادا کرلو۔ اس شخص نے تین مرتبہ اپنی بات دھرائی' ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اسے یہی فرمایا: تم یہاں (خانہ کعبہ کے پاس) نماز ادا کرلو۔ جب اس نے چوتھی مرتبہ اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم جاؤ! اور وہاں نماز ادا کرلو' اس ذات کی قسم! جس نے محمد کو مبعوث کیا ہے' اگر تم یہاں نماز ادا کر لیتے' تو یہ تمہاری طرف سے بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی جگہ کفایت کر جاتا''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: وہ صاحب شرید بن سوید تھے' جن کا تعلق ثقیف قبیلے کی شاخ صدف سے تھا۔

15891 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: جَاءَ الشَّرِيدُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي نَذَرْتُ اِنِ اللّٰهَ فَتَحَ عَلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَا هُنَا فَصَلِّ، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ هٰذِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هَاهُنَا فَصَلِّ ثُمَّ قَالَ لَهُ فِي الرَّابِعَةِ: " اذْهَبْ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ "

✽✽ ابراہیم بن یزید نے عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت شرید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح نصیب کی تو میں بیت المقدس میں نماز ادا کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہاں (اس مسجد حرام میں) نماز ادا کرلو۔ انہوں نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے یہی جواب دہرا دیا ایسا تین مرتبہ ہوا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم یہاں نماز ادا کرلو چوتھی مرتبہ آپ نے اس سے فرمایا:

''تم جاؤ! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم یہاں نماز ادا کر لیتے' تو یہ تمہاری طرف سے کفایت کر جاتا''

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' کسی اور جگہ پر' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

15892 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ مَنْ جَاءَ اَبِیْ فَقَالَ: اِنِّی نَذَرْتُ مَشْيًا اِلٰی بَيْتِ الْمَقْدِسِ اَوْ زِيَارَةَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَقُوْلُ: عَلَيْكَ مَكَّةَ

* * ابن جریج نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص میرے والد کے پاس آ کر یہ کہتا تھا: میں نے بیت المقدس تک پیدل چل کر جانے کی' یا میں نے بیت المقدس کی زیارت کرنے کی نذر مانی ہے' تو وہ یہ فرماتے تھے: تم پر مکہ جانا لازم ہے۔

15893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ جَعَلَ ذَوْدًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: اَلَهٗ ذُوْ قَرَابَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَيَدْفَعُهَا اِلَيْهِمْ، قَالَ: فَكَانَتْ هٰذِهٖ فُتْيَاهُ فِیْ ذٰلِكَ وَاَشْبَاهِهٖ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: ایک شخص اونٹ اللہ کی راہ میں مخصوص کر دیتا ہے تو عطاء نے دریافت کیا کہ کیا اس کے قریبی رشتہ دار ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: وہ ان اونٹوں کو ان لوگوں کو دیدے۔

ابن جریج کہتے ہیں: یہ حکم اس صورت میں' اور اس جیسی دیگر صورتوں میں ہوگا۔

15894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، الثَّوْرِیُّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّیْ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فِی الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا يُصَلِّیْ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَ اَوَّلِ سَارِيَةٍ مَا بَرِحَ حَتّٰی يَقْضِیَ صَلَاتَهٗ

* * عطاء بن سائب نے مرہ ہمدانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مسجد میں' ہر ستون کے پاس دو رکعات نماز ادا کیا کرتا تھا' ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں ان کے پاس موجود تھا انہوں نے کہا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو مسجد میں ہر ستون کے پاس دو رکعات ادا کرتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو اس بات کا پتا ہوتا کہ اللہ

تعالیٰ پہلے والے ستون کے پاس بھی ہے' تو یہ وہیں رہتا' یہاں تک کہ وہیں پوری نماز ادا کر لیتا۔

بَابٌ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَطُوفَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمَاتَ وَلَمْ يُنفِذْهُ

باب: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ گھٹنوں کے بل طواف کرے گا اور پھر اس کو پورا کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے؟

15895 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَذَرَ اَنْ يَطُوفَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ سَبْعًا، فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ يُؤْمَرُوا اَنْ يَطُوفُوا حَبْوًا وَلٰكِنْ لِيَطُفْ سَبْعَيْنِ، سَبْعًا لِرِجْلَيْهِ، وَسَبْعًا لِيَدَيْهِ، قُلْتُ: وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِكَفَّارَةٍ؟ قَالَ: لَا

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایک شخص نذر مانتا ہے کہ وہ گھٹنوں کے بل سات مرتبہ طواف کرے گا تو عطاء نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگوں کو گھٹنوں کے بل طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اسے پاؤں پر چل کر سات مرتبہ طواف کرنا چاہئے اور سات مرتبہ ہاتھوں کے طرف سے طواف کر لینا چاہئے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کفارہ دینے کا حکم نہیں دیا؟ عطاء نے جواب دیا کہ جی نہیں۔

15896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَنَذَرَ لَيَطُوفَنَّ مُغْمِضًا اَيُقَادُ؟ قَالَ: لَا يَفْعَلُ وَلَا يُكَفِّرُ، قُلْتُ: فَرَجُلٌ نَذَرَ لَيَمْشِيَنَّ فِي عُمْرَةٍ لَيْسَ عَلٰى ظَهْرِهِ ثَوْبٌ؟ قَالَ: لِيَلْبَسْ، قُلْتُ: اَوْ حَافِيًا؟ قَالَ: لِيَنْتَعِلْ ثُمَّ لِيَذْبَحْ اَوْ لِيَصُمْ، قُلْتُ لَهُ: فَرَجُلٌ نَذَرَ لَيُزِيرَنَّ نَاقَتَهُ الْبَيْتَ؟ قَالَ: لِيَفْعَلْ، لِيَعْقِرْهَا، حَاجًّا لَوْ مُعْتَمِرًا، فَرَادَدْتُهُ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ: اَتَزُورُ الْاِبِلُ الْبَيْتَ، فَاَبٰى اِلَّا ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے طواف کرے گا تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر چلا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اور اس بات کا کفارہ بھی نہیں دے گا۔ میں نے دریافت کیا کہ ایک شخص یہ نذر مانتا ہے کہ وہ عمرے کے لئے یوں پیدل چل کر جائے گا کہ اس کی پشت پر کوئی کپڑا نہیں ہوگا انہوں نے جواب دیا کہ اسے چاہئے کہ وہ کپڑا اوڑھ لے۔ میں نے دریافت کیا کہ اگر وہ ننگے پاؤں جانے کی نذر مانتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسے جوتا پہن لینا چاہئے اور پھر (کفارے کے طور پر) کوئی جانور قربان کر دینا چاہئے یا روزہ رکھ لینا چاہئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ ایک شخص یہ نذر مانتا ہے کہ وہ اپنی اونٹنی کو بیت اللہ کی زیارت کروائے گا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے چاہئے کہ وہ ایسا کرے اور پھر اونٹنی کے پاؤں کاٹ دے۔ خواہ وہ حج کے لئے گیا ہو یا عمرے کے لئے گیا ہو۔ میں نے دوبارہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا: کیا اونٹ بیت اللہ کی زیارت کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے اپنی بات پر اصرار کیا' ایسا دو مرتبہ ہوا۔

15897 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ جِوَارًا اَوْ مَشْيًا

فَمَاتَ، وَلَمْ يُنْفِذْهُ قَالَ: فَيُنْفِذُهُ عَنْهُ وَلِيُّهُ قُلْتُ: فَغَيْرُهُ مِنْ ذَوِى قَرَابَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَحَبُّ اِلَيْهِ الْاَوْلِيَاءِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو جوار یا پیدل چل کر جانے کی نذر مانتا ہے اور پھر انتقال کر جاتا ہے اور اسے پورا نہیں کر پاتا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ولی اس کی طرف سے پورا کرے گا تو میں نے کہا کہ اس کے رشتے داروں کے علاوہ کوئی اور اسے پورا کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! تاہم زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس کا ولی ایسا کرے۔

15898 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ اِنْسَانٌ مَاتَ اَبُوهُ - اَوْ اُمُّهُ - وَعَلَيْهَا نَذْرٌ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: نَذْرٌ اَوْ حَجٌّ - فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْفِهِ عَنْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابوشعثاء نے انہیں یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا جس کے والد یا والدہ کا انتقال ہو گیا تھا اور ان کے ذمے نذر لازم تھی راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نذر لازم تھی یا حج لازم تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے اسے ادا کر لو۔

15899 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَاَمَرَهُ بِقَضَائِهِ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس نذر کے بارے میں دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

15900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، يَذْكُرُ اَنَّ اُمَّهُ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا اعْتِكَافٌ قَالَ: فَبَادَرْتُ اِخْوَتِىَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: اعْتَكِفْ عَنْهَا وَصُمْ

✵✵ کریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عبداللہ کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے اعتکاف لازم تھا تو میرے بھائیوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے اعتکاف کر لو اور روزہ رکھ لو۔

15901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، حَسِبْتُ اَنَّهُ مِنْ وَلَدِ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِى بَكْرٍ يُحَدِّثُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، اَنَّ اَسْمَاءَ اَمَرَتْ فِىْ مَرَضِهَا اَنْ يُقْضٰى عَنْهَا مَشْىٌ كَانَ عَلَيْهَا

✵✵ معمر نے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی آل میں سے کسی شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ہشام بن عروہ

نے یہ بات بیان کی ہے کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنی بیماری کے دوران یہ ہدایت کی تھی کہ ان کی طرف سے پیدل چلنے کی نذر کو پورا کیا جائے جو ان کے ذمہ لازم تھی۔

15902 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّيْ كَانَ عَلَيْهَا نَذْرٌ، اَفَاَقْضِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَيَنْفَعُهَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: میری والدہ کے ذمے نذر لازم تھی کیا میں اسے ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا اس کا ان کو فائدہ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابٌ: مَنْ نَذَرَ لَيَنْحَرَنَّ نَفْسَهُ

باب: جو شخص نذر مانے کہ وہ اپنے آپ کو قربان کردے گا

15903 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ اِنْسَانٍ نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ ابْنَهُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَلَا يَنْحَرِ ابْنَهُ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يَكُوْنُ فِيْ طَاعَةِ الشَّيْطَانِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (الَّذِينَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (المجادلة: 3)، ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا قَدْ رَاَيْتَ

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس اپنے بیٹے کو قربان کردے گا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان نہ کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔ ایک شخص نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ شیطان کی فرمانبرداری میں قسم کا کفارہ کیسے لازم ہوگا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ)

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں''

(تو یہ بھی ایک گناہ ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک کفارہ مقرر کیا ہے جو تم جانتے ہو۔

15904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَذَرْتُ لَاَنْحَرَنَّ نَفْسِي، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ) (الأحزاب: 21) حَسَنَةٌ "، ثُمَّ تَلَا: (وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ) (الصافات: 107)، ثُمَّ اَمَرَهُ بِذَبْحِ كَبْشٍ " قَالَ: وَسَمِعْتُ عَطَاءً اِذَا سُئِلَ: اَيْنَ يَذْبَحُ الْكَبْشَ؟ قَالَ: بِمَكَّةَ، قُلْتُ: فَنَذَرَ لَيَنْحَرَنَّ فَرَسَهُ اَوْ بَغْلَتَهُ قَالَ: جَزُوْرٌ كُنْتُ آمُرُهُ بِهَا اَوْ بَقَرَةٌ، قُلْتُ: اَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكَبْشٍ فِي النَّفْسِ، وَتَقُوْلُ فِي الدَّابَّةِ: جَزُوْرٌ؟ فَاَبَى اِلَّا ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں ... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس

آیا اور بولا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں خود کو قربان کر دوں گا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے''

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور ہم نے اس کے فدیے میں ایک عظیم قربانی دی''

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کو دنبے کی قربانی کا حکم دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء کو سنا ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ شخص دنبہ کہاں قربان کرے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ مکہ میں۔ میں نے کہا کہ اگر وہ یہ نذر مانتا ہے کہ وہ اپنے گھوڑے یا خچر کو قربان کر دے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ پھر وہ اونٹ کو قربان کرے گا میں اسے یہی حکم دوں گا' یا پھر گائے کو قربان کر دے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جان کی قربانی میں دنبہ قربان کرنے کا حکم دیا تھا اور جانور کے بدلے میں اونٹ قربان کرنے کا حکم دیا تھا تو عطاء نے اپنی بات پر اصرار کیا ایسا دو مرتبہ ہوا۔

15905 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ، اَوْ وَلَدَهُ، فَلْيَذْبَحْ كَبْشًا، ثُمَّ تَلَا: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21)،

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میرے خیال میں یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو قربان کرنے کی نذر مانے تو اسے دنبہ قربان کر دینا چاہئے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے''

15906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اس کے بعد انہوں نے ابن جریج کی یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی۔

15907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: بَشَّرَنِىْ عَبْدٌ بِشَىْءٍ فَاَعْتَقْتُهُ، وَلَيْسَ لِىْ وَاَهْلُهُ يَبِيْعُوْنِيْهِ اِنْ شِئْتُ، كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَقُوْلُ؟ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: لَا يُعْتِقُ اِلَّا مَنْ يَمْلِكُ، وَكَانَ لَا يَرٰى عِتْقَهُ شَيْئًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے سوال کیا ایک غلام مجھے کسی خوشخبری کے بارے میں بتاتا ہے تو میں اسے آزاد کر دیتا ہوں حالانکہ وہ میرا غلام نہیں ہے مگر اس کے مالکان سے کہوں تو وہ مجھے فروخت کر سکتے ہیں تو

ایسی صورتحال کے بارے میں آپ کے والد کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آدمی صرف اس کو آزاد کرے گا جس کا وہ مالک ہو وہ اس کے آزاد کرنے کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں (ایسی صورت میں اس غلام کو آزاد کرنا لازم نہیں ہوگا)۔

15908 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ نَذَرَ لَيَنْحَرَنَّ نَفْسَهُ قَالَ: لِيُهْدِ مِائَةَ بَدَنَةٍ،

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ نذر مانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو قربان کر دے گا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ایک سو اونٹ قربان کرے گا۔

15909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے میرے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15910 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ: نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ نَفْسِي قَالَ: اَتَجِدُ مِائَةَ بَدَنَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: انْحَرْهَا، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَا اَنِّي لَوْ اَمَرْتُهُ بِكَبْشٍ اَجْزَاَ عَنْهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا اور کہا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں خود کو قربان کر دوں گا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس ایک سو اونٹوں کی گنجائش ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم ان کو قربان کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ویسے میں اسے دنبہ قربان کرنے کا کہہ دیتا تو یہ بھی اس کی طرف سے کافی ہو جاتا۔

15911 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَقَدْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا لَئِنْ اَمَرْتَنِي لَاَنْحَرَنَّ السَّاعَةَ نَفْسِي، وَاللّٰهِ لَا اُخْبِرَكَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلٰى لَعَلِّي اُخْبِرُكَ بِكَفَّارَتِهِ قَالَ: مَا هِيَ؟ فَاَمَرَهُ بِمِائَةِ نَاقَةٍ

٭٭ ابن جریج نے عمرو بن دینار کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے ایک گناہ کا ارتکاب کیا اگر آپ مجھے یہ ہدایت کریں کہ میں اسی وقت اپنے آپ کو قربان کر دوں تو میں ایسا کرلوں گا لیکن آپ کو اس گناہ کے بارے میں نہیں بتاؤں گا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں تمہیں اس کے کفارے کے بارے میں بتاتا ہوں اس نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے ایک سو اونٹنیاں قربان کرنے کا حکم دیا۔

15912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسٰى يُحَدِّثُ عَطَاءً، اَنَّ

رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: نَذَرْتُ لَاَنْحَرَنَّ نَفْسِي قَالَ: اَوْفِ مَا نَذَرْتَ قَالَ: فَاَقْتُلُ نَفْسِي؟ قَالَ: اِذًا تَدْخُلُ النَّارَ قَالَ: اَلْبَسْتَ عَلَيَّ قَالَ: اَنْتَ اَلْبَسْتَ عَلٰى نَفْسِكَ، فَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَمَرَهُ بِذَبْحِ كَبْشٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں خود کو قربان کردوں گا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو! اس نے دریافت کیا: کیا میں خود قتل کردوں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر تم جہنم میں داخل ہو جاؤ گے' اس نے کہا کہ آپ نے میرے لئے الجھن پیدا کردی ہے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے خود اپنے لئے الجھن پیدا کی ہے۔

پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے اسے دنبہ قربان کرنے کا حکم دیا۔

15913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ بَعْضِ الْاَمْرِ، فَقَالَ: قَالَ مَسْرُوقٌ: النَّذْرُ نَذْرَانِ، فَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَالْوَفَاءُ بِهِ وَالْكَفَّارَةُ، وَمَا كَانَ لِلشَّيْطَانِ فَلَا وَفَاءَ بِهِ قَالَ: قُلْتُ: اَفِي طَاعَةِ الشَّيْطَانِ؟ قَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الْقِيَاسِيِّينَ قَالَ: مَا عَلِمْتُ اَحَدًا اَطْلَبَ لِلْعِلْمِ فِي اُفُقٍ مِّنَ الْاٰفَاقِ مِنْ مَسْرُوقٍ

✵✵ ابن عیینہ نے ایوب بن عائذ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے ایک مسئلے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مسروق یہ فرماتے ہیں:

نذر کی دو قسمیں ہیں' جو نذر اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی' اسے پورا بھی کیا جائے گا اور اس کا کفارہ بھی ہوگا' اور جو شیطان کے لئے ہوگی اسے پورا نہیں کیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: کیا شیطان کی فرمانبرداری میں؟ تو انہوں نے کہا: شائد تم قیاس کرنے والے لوگوں میں سے ایک ہو۔

پھر شعبی نے فرمایا: میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جس نے علم کے حصول کیلئے مسروق سے زیادہ طویل سفر کیا ہو۔

15914 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَاُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُرِيدُ الْجِهَادَ، وَاُمُّهُ تَمْنَعُهُ فَقَالَ: عِنْدَ اُمِّكَ قِرَّ، فَاِنَّ لَكَ مِنَ الْاَجْرِ عِنْدَهَا مِثْلَ مَا لَكَ فِي الْجِهَادِ

قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ نَفْسِي، فَشُغِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ، فَوُجِدَ يُرِيدُ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي اُمَّتِي مَنْ يُوَفِّي النَّذْرَ وَيَخَافُ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا، هَلْ لَكَ مَالٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَهْدِ مِائَةَ نَاقَةٍ، وَاجْعَلْهَا فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، فَاِنَّكَ لَا تَجِدُ مَنْ يَاْخُذُهَا مِنْكَ مَعًا

ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنِّي رَسُولَةُ النِّسَاءِ اِلَيْكَ، وَاللّٰهِ مَا مِنْهُنَّ امْرَاَةٌ عَلِمَتْ اَوْ لَمْ تَعْلَمْ اِلَّا وَهِيَ تَهْوِي مَخْرَجِي اِلَيْكَ، اللّٰهُ رَبُّ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ، وَاِلٰهُهُنَّ، وَاَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، اِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، كَتَبَ اللّٰهُ

الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ، فَاِنْ اَصَابُوا اُجِرُوا، وَاِنِ اسْتُشْهِدُوا كَانُوْا اَحْيَاءً عِنْدَ رَبِّهِمِ يُرْزَقُوْنَ، فَمَا يَعْدِلُ ذٰلِكَ مِنَ النِّسَاءِ؟ قَالَ: طَاعَتُهُنَّ لِاَزْوَاجِهِنَّ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوقِهِمْ، وَقَلِيلٌ مِنْكُنَّ تَفْعَلُهُ

✻✻ رشدین بن کریب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص اوراس کی ماں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ شخص جہاد میں جانا چاہ رہا تھا اوراس کی والدہ اسے روک رہی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی ماں کے پاس ٹھہر جاؤ کیونکہ تمہیں اپنی ماں کے پاس ٹھہرنے سے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جو تمہیں جہاد میں حصہ لینے سے ملتا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں اپنے آپ کو قربان کر دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کسی اور طرف تھی وہ شخص چلا گیا اسے پایا گیا کہ وہ خود کو قربان کرنے لگا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرطرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو نذر کو پورا کرتے ہیں اوراس دن سے ڈرتے ہیں جو انتہائی برا ہوگا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس مال ہے تو اس نے کہا کہ جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایک سو اونٹنیاں قربانی کے لئے بھیجو اورانہیں تین سال میں بھیجنا کیونکہ تم ایسا کوئی شخص نہیں پاؤ گے جو ایک ساتھ ان سب کو تم سے وصول کر سکے۔

پھر ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی کہ میں خواتین کی پیغام رساں بن کر آئی ہوں' جو بھی عورت' خواہ وہ علم رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو' اللہ کی قسم وہ یہ جانتی ہے اوراس کی یہ خواہش ہے کہ میں آپ کے پاس آتی 'اللہ تعالیٰ' خواتین کا بھی پروردگار ہے اورمردوں کا بھی۔ خواتین کا بھی معبود ہے اورمردوں کا بھی' اورآپ مردوں اورخواتین دونوں کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے مردوں پر تو جہاد کو لازم قرار دیا ہے' اگر وہ اس میں مال غنیمت حاصل کرتے ہیں تو اس میں اجر ملتا ہے اور اگر شہید ہوجاتے ہیں' تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زندہ شمار ہوتے ہیں' جنہیں رزق دیا جاتا ہے۔ تو خواتین کے لئے کونسا عمل اس کے برابر ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا اپنے شوہروں کی اطاعت کرنا' ان شوہروں کے حقوق کی معرفت حاصل کرنا' اورتم میں سے کم خواتین ایسی ہیں' جو ایسا کر پائیں۔

بَابٌ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ فِيْ مَوْضِعٍ، وَنَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَّخَذَ قَبْرُهُ مَسْجِدًا اَوْ وَثَنًا

باب: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی مخصوص جگہ کو قربانی کرے گا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آپ کی قبر کو مسجد یا بت بنایا جائے۔

15915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ اَنْ يَنْحَرَ عَلٰى بُوَانَةٍ - قَالَ: وَبُوَانَةٌ: مَاءٌ بِحِصْنٍ مِّنْ نَجْدٍ - فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ يَكُنْ وَثنا اَوْ عِيدًا مِنْ اَعْيَادِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَانْحَرْ عَلَيْهِ زَعَمُوْا اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ كُرْزُ بْنُ سُفْيَانَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن شعیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ذمے یہ نذر لازم تھی' کہ وہ ''بوانہ'' کے مقام پر قربانی کرے گا' یہ ''نجد'' کے قلعے کے پاس پانی والی ایک جگہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو وہاں زمانہ جاہلیت کا کوئی بت نہیں تھا' یا وہاں زمانہ جاہلیت میں کوئی عید نہیں ہوتی تھی' تو تم وہاں قربانی کرلو۔

راویوں نے یہ بات بیان کی ہے: وہ صاحب' کرز بن سفیان تھے۔

15916 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ يُتَّخَذَ قَبْرِي وَثنا، وَمِنْبَرِي عِيدًا

✵✵ صفوان بن سلیم نے سعید بن ابوسعید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کہ میری قبر کو بت بنالیا جائے' یا میرے منبر کو عید بنالیا جائے''۔

15917 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَ بِهِ جَعَلَ يُلْقِي خَمِيصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَ: تَقُوْلُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلُوْا

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بتایا ہے: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی' تو آپ ﷺ چادر اپنے چہرے پر ڈال لیتے تھے' جب آپ کو بے چینی ہوتی تھی' تو اس کو

15917-صحيح البخاري - كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة - باب الصلاة في البيعة' حديث:427' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب النهي عن بناء المساجد - حديث:855' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر زجر المصطفى صلى الله عليه وسلم عن اتخاذ قبره مسجدا - حديث:6723'سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب : النهي عن اتخاذ القبور مساجد - حديث:1423'السنن للنسائي - كتاب المساجد' النهي عن اتخاذ القبور مساجد - حديث:700' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في الصلاة عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم وإتيانه - حديث:7435'السنن الكبرى للنسائي - كتاب المساجد' النهي عن اتخاذ القبور مساجد - حديث:768'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت - باب النهي عن أن يبنى على القبر مسجد' حديث:6804' السنن الصغير للبيهقي - كتاب الجنائز' باب زيارة القبور - حديث:920'البحر الزخار مسند البزار - ومما روى كلثوم الخزاعي ' حديث:2265

اپنے چہرے سے ہٹا لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے' جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس عمل سے بچنے کی تلقین کرنا چاہ رہے تھے' جو ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) نے کیا۔

15918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: الْمَرْاَةُ اِذَا نَذَرَتْ بِغَيْرِ اَمْرِ زَوْجِهَا، اِنْ شَاءَ مَنَعَهَا، فَاِنْ مَنَعَهَا فَلْتَتَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ اَوْ لِتَفْعَلْ خَيْرًا فِي نَذْرِهَا، وَكَرِهَ اَنْ يَمْنَعَهَا زَوْجُهَا اِذَا نَذَرَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حسن بن مسلم فرماتے ہیں: جب کوئی عورت' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر' نذر مان لے' تو اگر وہ شوہر چاہے' تو اسے منع کر سکتا ہے' اور اگر شوہر اسے روک دے' تو اس عورت کو صدقہ کرنا چاہئے' یا اپنی نذر کے بارے میں کوئی بہتری کا کام کرنا چاہئے' تاہم انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ جب عورت نے نذر مان لی ہو' تو شوہر اسے منع کرے۔

15919 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيهِمَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمِينَ لِوَلَدٍ مَعَ وَالِدٍ، وَلَا يَمِينَ لِزَوْجَةٍ مَعَ يَمِينِ زَوْجٍ، وَلَا يَمِينَ لِمَمْلُوكٍ مَعَ يَمِينِ مَلِيكٍ، وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةٍ، وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عَتَاقَةَ قَبْلَ الْمَلَكَةِ، وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ، وَلَا مُوَاصَلَةَ فِي الصِّيَامِ، وَلَا يُتْمَ بَعْدَ حُلُمٍ، وَلَا رَضَاعَةَ بَعْدَ الْفِطَامِ، وَلَا تَعَرُّبَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں' عبداللہ اور محمد نے' اپنے والد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''والد کے ساتھ اولاد کی قسم نہیں ہوتی' شوہر کی قسم کے ساتھ' بیوی کی قسم نہیں ہوتی' مالک کی قسم کے ساتھ غلام کی قسم نہیں ہوتی' قطع رحمی کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی' معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی' نکاح ہونے سے پہلے طلاق نہیں دی جا سکتی' مالک بننے سے پہلے غلام آزاد نہیں کیا جا سکتا' دن بھر چپ رہنے کے روزے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' صوم وصال نہیں رکھا جائے گا' بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں رہتی' دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا' ہجرت کے بعد دوبارہ دیہاتی زندگی اختیار نہیں کی جا سکتی' فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی''۔

بَابٌ: الْاَيْمَانُ، وَلَا يُحْلَفُ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب: قسموں کا بیان' نیز حلف' صرف اللہ کے نام پر اُٹھایا جائے گا

15920 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ الْقَيْ[illegible] اَخْبَرَهُ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ

اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "اَنْتَ رَسُولِيْ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ، قُلْ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْسَلَنِيْ يَقْرَاُ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ، وَيَاْمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ: لَا تَحْلِفُوْا بِغَيْرِ اللّٰهِ، وَاِذَا تَخَلَّيْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِبَعْرَةٍ"

✵✵ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اہل مکہ کی جانب میرے قاصد ہو تم یہ کہہ دو کہ اللہ کے رسول نے مجھے بھیجا ہے وہ تم لوگوں کو سلام کہہ رہے ہیں اور تمہیں تین باتوں کی ہدایت کر رہے ہیں تم اللہ کے علاوہ کسے اور کے نام کا حلف نہ اٹھانا، جب تم قضائے حاجت کرنے لگو تو قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرنا۔ ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجاء نہ کرنا۔

15921 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ فَمَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حلف صرف اللہ کے نام کا اٹھاؤ اور جو شخص اللہ کے نام کا حلف اٹھائے اسے سچ بولنا چاہئے''۔

15922 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعَنِيْ

15922-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولا أو جاهلا - حديث:5763' صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب لا تحلفوا بآبائكم - حديث:6282' صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب لا تحلفوا بآبائكم - حديث:6283' صحيح مسلم - كتاب الأيمان' باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى - حديث:3189' صحيح مسلم - كتاب الأيمان' باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى - حديث:3190'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب "الوصايا' مبتدأ أبواب في الأيمان - باب حظر الحلف بالآباء ' حديث:4754'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' مبتدأ أبواب في الأيمان - باب حظر الحلف بالآباء ' حديث:4755' صحيح ابن حبان - كتاب الأيمان' ذكر البيان بأن المرء منهي عن أن يحلف بشيء غير الله - حديث:4423'موطأ مالك - كتاب النذور والأيمان' باب جامع الأيمان - حديث:1023'سنن الدارمي - ومن كتاب النذور والأيمان' باب النهي عن أن يحلف بغير الله - حديث:2303'سنن أبي داؤد - كتاب الأيمان والنذور' باب في كراهية الحلف بالآباء - حديث:2844'سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب النهي أن يحلف بغير الله - حديث:2091' السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بالآباء - حديث:3726'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأيمان والنذور والكفارات' الرجل يحلف بغير الله أو بأبيه - حديث:13835'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بالآباء - حديث:4572'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الأيمان' باب كراهية الحلف بغير الله عز وجل - حديث:18445'معرفة السنن والآثار للبيهقي - الأيمان والنذور' حديث:5967'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأيمان والنذور' باب الحلف بالله دون غيره - حديث:3145' مسند عبد الله بن المبارك - الكفارات والنذور' حديث:172'مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:605'مسند عبد بن حميد - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:9'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث:5300'[illegible] ' حديث:147

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْلِفُ بِاَبِي، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے والد کے نام کا حلف اٹھاتے ہوئے سنا' تو ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف اٹھاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی بھی جان بوجھ کر' یا بھول کر (باپ دادا کے نام کا) حلف نہیں اٹھایا۔

15923 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِي رَكْبٍ وَاَنَا اَحْلِفُ وَاَقُوْلُ: وَاَبِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' میں اس وقت سواروں کے درمیان موجود تھا اور حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا: مجھے اپنے باپ کی قسم ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کے نام کا حلف اٹھاؤ۔ جس شخص نے حلف اٹھانا ہو' وہ اللہ کے نام کا حلف اٹھائے' ورنہ خاموش رہے۔

15924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحْلِفُ بِاَبِي، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، لَا تَحْلِفْ بِاَبِيكَ، احْلِفْ بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللّٰهِ قَالَ: فَمَا حَلَفْتُ بَعْدَهَا اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ: وَرَآنِيْ اَبُوْلُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ بَعْدُ قَائِمًا

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے والد کے نام کا حلف اٹھاتے ہوئے سنا' تو آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

''اے عمر! تم اپنے والد کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ تم اللہ کے نام کا حلف اٹھاؤ تم غیر اللہ کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے ہمیشہ اللہ کے نام کا حلف اٹھایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! تم کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

15925 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ فِي رَكْبٍ اَسِيْرُ فِي غَزَاةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفْتُ، فَقُلْتُ: لَا وَاَبِي،

فَنَهَرَنِی رَجُلٌ مِنْ خَلْفِی، وَقَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ قَالَ: فَالْتَفَتُّ، فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ سماک بن حرب نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں کچھ سواروں کے درمیان سفر کر رہا تھا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ کے موقع کی بات ہے میں نے حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ جی نہیں میرے باپ کی قسم تو میرے پیچھے سے کسی نے ڈانٹا اور کہا کہ تم اپنے باپ کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔

15926 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِيهِ، وَالْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَحْلِفُ: وَاَبِی، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: " مَنْ حَلَفَ بِشَیْءٍ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ - اَوْ قَالَ: اَلَا هُوَ مُشْرِكٌ - "

✵✵ سعد بن عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھاتے ہوئے کہہ دیا کہ میرے باپ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا اور فرمایا:

"جو شخص اللہ کی بجائے کسی اور چیز کے نام کا حلف اٹھاتا ہے وہ شرک کرتا ہے"

(راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں:) "وہ مشرک ہوتا ہے"۔

15927 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِی مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ، اَنَّ عُمَرَ لَمَّا كَانَ بِالْمُخَمَّصِ مِنْ عُسْفَانَ اسْتَبَقَ النَّاسُ، فَسَبَقَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَانْتَهَزْتُ فَسَبَقْتُهُ، فَقُلْتُ: سَبَقْتُهُ وَالْكَعْبَةِ، ثُمَّ انْتَهَزَ فَسَبَقَنِی، فَقَالَ: سَبَقْتُهُ وَاللّٰهِ، ثُمَّ انْتَهَزْتُ فَسَبَقْتُهُ، فَقُلْتُ: سَبَقْتُهُ وَالْكَعْبَةِ، ثُمَّ انْتَهَزَ الثَّالِثَةَ فَسَبَقَنِی، فَقَالَ: سَبَقْتُهُ وَاللّٰهِ، ثُمَّ اَنَاخَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ حَلِفَكَ بِالْكَعْبَةِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ فَكَّرْتَ فِيهَا قَبْلَ اَنْ تَحْلِفَ لَعَاقَبْتُكَ، احْلِفْ بِاللّٰهِ، فَاْثَمْ اَوِ ابْرَرْ

✵✵ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں انہوں نے ابن زبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عسفان کے قریب مخمص کے مقام پر تھے تو کچھ لوگ ان کے ساتھ چل رہے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے آگے نکل گئے' حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے بھی ایڑھ لگائی اور ان سے آگے چلا گیا' میں نے کہا کہ کعبہ کی قسم ہے 'میں ان سے آگے نکل گیا ہوں' پھر انہوں نے ایڑھ لگائی اور مجھ سے آگے نکل گئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں اس سے آگے نکل گیا ہوں پھر میں نے ایڑھ لگائی اور ان سے آگے نکل گیا: میں نے کہا: کعبہ کی قسم ہے' میں ان سے آگے نکل گیا ہوں' پھر انہوں نے تیسری مرتبہ ایڑھ لگائی اور مجھ سے آگے نکل گئے اور بولے: اللہ کی قسم میں اس سے آگے نکل گیا ہوں۔

پھر جب انہوں نے جانور کر بٹھایا تو انہوں نے فرمایا کہ جہاں تک تمہارے خانہ کعبہ کے نام کی قسم اٹھانے کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ تم نے یہ قسم اٹھانے سے پہلے غور وفکر کیا ہے تو تمہیں سزا دیتا تم اللہ کے نام کا حلف اٹھاؤ! خواہ تم گنہگار رہو یا نیک ہو (یعنی خواہ اس قسم کو پورا کرو یا نہ کرو)۔

15928 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِرَجُلٍ يَقُوْلُ: وَاَبِي، فَقَالَ: قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ فِيهِمْ خَيْرٌ مِنْ اَبِيكَ، فَنَحْنُ مِنْكَ بُرَآءُ حَتّٰى تُرَاجِعَ

✵✵ ابو جحاف نے ایک شخص کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو یہ کہہ رہا تھا کہ میرے باپ کی قسم ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کو عذاب ہو رہا ہے' جن میں وہ شخص بھی ہے جو تمہارے باپ سے زیادہ بہتر ہے' تو ہم تم سے بری الذمہ ہیں' جب تک تم واپس نہیں آتے۔

15929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا اَدْرِي ابْنَ مَسْعُودٍ اَوِ ابْنَ عُمَرَ - لَاَنْ اَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْلِفَ بِغَيْرِهٖ صَادِقًا "

✵✵ ابو سلمہ نے وبرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھالوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اس کی بجائے کسی اور کے نام کی سچی قسم اٹھاؤں۔

15930 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: يَا اُخَيَّةُ، فَزَجَرَهُ، وَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقُوْلُ: وَالْاَمَانَةِ فَقَالَ: " قُلْتَ: وَالْاَمَانَةِ؟ قُلْتَ: وَالْاَمَانَةِ؟ "

✵✵ خالد حذاء نے ابو تمیمہ ہجیمی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنی بیوی سے یہ کہہ رہا تھا: اے بہن! تو آپ نے اسے ڈانٹا' پھر آپ کا گزر ایک اور شخص کے پاس سے ہوا جو کہہ رہا تھا کہ امانت کی قسم ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہہ رہے ہو کہ امانت کی قسم ہے؟ تم یہ کہہ رہے ہو امانت کی قسم ہے؟

15931 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتَ، فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ "

✵✵ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے "جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے اپنی قسم میں یہ کہے: لات کی قسم ہے تو اسے چاہئے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھے اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ! میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے کوئی چیز صدقہ کرنی چاہیے"

15932 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَحْلِفَ اِنْسَانٌ بِعِتْقٍ اَوْ طَلَاقٍ، وَاَنْ يَحْلِفَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكُرِهَ اَنْ يُحْلَفَ بِالْمُصْحَفِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ کوئی شخص آزاد کرنے' یا طلاق دینے کے نام پر

حلف اٹھائے' اسے صرف اللہ کے نام کا حلف اٹھانا چاہیے' اور یہ بات بھی مکروہ قرار دی گئی ہے' کہ قرآن مجید کے نام پر حلف اٹھایا جائے۔

بَابٌ: الْحَلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ، وَايْمُ اللّٰهِ، وَلَعَمْرِى

باب: غیر اللہ کے نام کا حلف اٹھانا' یا یہ کہنا: اللہ کی قسم' مجھے اپنی زندگی کی قسم

15933 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: كَانَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ، وَشَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ يَقُوْلَانِ إِذَا اَقْسَمَا: وَاَبِىْ فَنَهَاهُمَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ، اَنْ يَحْلِفَا بِآبَائِهِمَا قَالَ: فَغَيَّرَ شَيْبَةُ، فَقَالَ: لَعَمْرِى، وَذٰلِكَ اَنَّ اِنْسَانًا سَاَلَ عَطَاءً عَنْ لَعَمْرِى، وَعَنْ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا اَبِهِمَا بَاْسٌ؟ فَقَالَ: لَا، ثُمَّ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَقُوْلُ: مَا لَمْ يَكُنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا بَاْسَ، فَلَيْسَ لَعَمْرِى بِقَسَمٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: خالد بن العاص اور شیبہ بن عثمان یہ فرماتے ہیں: جب ان دونوں حضرات نے یہ قسم اٹھائی کہ میرے باپ کی قسم ہے' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اس سے منع کیا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں اٹھائیں۔

راوی کہتے ہیں: تو شیبہ بن عثمان نے الفاظ تبدیل کئے اور کہا کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے

اس کی صورت یوں ہوئی کہ ایک شخص نے عطاء سے' اس بارے میں دریافت کیا کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے' یہ کہنا' یا یہ کہنا کہ: جی نہیں' اللہ کی قسم' تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں پھر انہوں نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی۔

میں یہ کہتا ہوں: جب تک غیر اللہ کے نام کا حلف نہیں ہوگا اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور یہ کہنا کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے یہ قسم نہیں ہے۔

15934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِنْسَانًا سَاَلَ عَطَاءً فَقَالَ: حَلَفْتُ بِالْبَيْتِ، اَوْ قُلْتُ: وَكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ: لَيْسَتَا لَكَ بِرَبٍّ، لَيْسَتْ بِيَمِيْنٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: اس نے کہا: میں نے بیت اللہ کا حلف اٹھایا ہے یا میں نے یہ کہا ہے: مجھے اللہ کی کتاب کی قسم ہے' تو انہوں نے فرمایا: کیا یہ دونوں تمہارے پروردگار کے نہیں ہیں؟ لیکن یہ چیز قسم شمار نہیں ہوگی۔

15935 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: "مَنْ قَالَ: اَشْهَدُ، اَحْلِفُ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَاِذَا قَالَ: حَلَفْتُ وَلَمْ يَحْلِفْ، فَهِيَ كَذْبَةٌ"

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص یہ کہے: میں گواہی دیتا ہوں' یا میں حلف اٹھاتا ہوں' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ جب وہ یہ کہے: میں نے حلف اٹھایا اور اس نے حلف نہ اٹھایا ہو' تو یہ چیز جھوٹ ہوگی۔

15936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ - لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ - قَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيتِ وَلَا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالْاَمَانَةِ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور میرے علم کے مطابق یہ ''مرفوع'' حدیث ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بتوں کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ اور اپنے آباؤ اجداد کے نام کا بھی نہ اٹھاؤ اور امانت کا بھی نہ اٹھاؤ۔

15937 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ " كَانَ يَكْرَهُ: لَعَمْرُكَ، وَلَا يَرٰى بِـ: لَعَمْرِي بَاْسًا "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِاَيْمِ اللّٰهِ، وَيَقُوْلُ: قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ

✽✽ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے کہ تمہاری زندگی کی قسم ہے' البتہ وہ میری زندگی کی قسم ہے' کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے: ''ایم اللہ''

وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ الفاظ استعمال کرتے تھے: ایم الذی نفسی بیدہ (اس ذات کی قسم ہے جس کے دست قدرت میں میری جان ہے)۔

15938 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ وَايْمُ اللّٰهِ حَيْثُ كَانَ، وَلَا يَرٰى بِقَوْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ، بَاْسًا

✽✽ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ''ایم اللہ حیث کان'' کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے خواہ جو کوئی بھی ہو۔ البتہ وہ ''ایم اللہ'' کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

15939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، " اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ حَيْثُ كَانَ "

✽✽ ابن عیینہ نے 'عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے: ''اللہ کی قسم ہے' خواہ وہ جہاں بھی ہو''۔

15940 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: زَعَمٌ "

✽✽ ثوری نے عبد ربہ کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ آدمی کے یہ کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے ''زعم'' (یہ عربوں کے محاورے کا لفظ ہے)۔

15941 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ

الْجَرْمِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وَايْمُ اللّٰهِ

٭٭ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے زہدم جرمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ''وایم اللہ'' کہتے ہوئے سنا ہے۔

15942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ عُمَرَ قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ

٭٭ زہری نے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ایم اللہ''۔ یہ غیلان بن سلمہ سے متعلق روایت میں مذکور ہے۔

15943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " اِذَا قَالَ: حَلَفْتُ وَلَمْ يَحْلِفْ فَهِيَ يَمِيْنٌ "

٭٭ ابن تیمی نے' اپنے والد کے حوالے سے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے: میں نے حلف اٹھالیا ہے' اور اس نے حلف نہ اٹھایا ہو' تو یہ قسم شمار ہوگی۔

15944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتَصَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَمُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ فَحَكَّمَا اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَتَيَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِلٰى بَيْتِهِ يُؤْتَى الْحَكَمُ، فَقَضٰى عَلٰى عُمَرَ بِالْيَمِيْنِ فَحَلَفَ، ثُمَّ وَهَبَهَا لَهُ مُعَاذٌ

٭٭ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہوگیا' ان دونوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث بنایا' یہ دونوں ان کے پاس گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ثالث کے گھر جانا چاہیے' پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ دیا: کہ وہ قسم اٹھائیں گے' تو انہوں نے حلف اٹھایا' پھر حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے وہ چیز انہیں ہبہ کردی۔

15945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ: لَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے ''جی نہیں! الحمدللہ کی قسم ہے''۔

بَابٌ: الْحَلِفُ بِالْقُرْآنِ وَالْحُكْمُ فِيهِ

باب: قرآن کا' یا اس میں مذکور حکم کا حلف اٹھانا

15946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَقَدْ كَفَرَ بِهِ اَجْمَعَ، وَمَنْ حَلَفَ بِالْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهُ يَمِيْنٌ

✱✱ اعمش نے' ابراہیم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص قرآن کے ایک حرف کا انکار کردے' تو گویا کہ اس نے پورے قرآن کا انکار کیا اور جو شخص قرآن کے بارے میں حلف اٹھائے' تو ہر ایک آیت کے عوض میں اس کی طرف سے قسم شمار ہوگی۔

15947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِىْ كَنَفٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ: اَتُرَاهُ مُكَفِّرًا؟ اَمَا اِنَّ عَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا يَمِيْنًا

✱✱ اعمش نے عبداللہ بن مرہ کے حوالے سے ابوکنف کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو یہ کہہ رہا ہے سورۃ بقرہ کی قسم ہے انہوں نے دریافت کیا: تم اس کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو؟ کہ یہ اس کا کفارہ ادا کرسکے گا؟ اس اس صورت کی ہر آیت کے عوض میں ایک قسم لازم ہوگی۔

15948 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ يَمِيْنُ صَبْرٍ ، فَمَنْ شَاءَ بَرَّهُ، وَمَنْ شَاءَ فَجَرَهُ

✱✱ لیث نے' مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن کی کسی سورت کا حلف اٹھائے' تو اس پر ہر آیت کے عوض میں ایک قسم لازم ہوگی' تو جو شخص چاہے' وہ اسے پورا کرے' اور جو شخص چاہے' وہ اس کی خلاف ورزی کرے''۔

15949 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا يَمِيْنُ صَبْرٍ

✱✱ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص قرآن کی کسی صورت کا حلف اٹھائے تو اس پر اس صورت کی ہر آیت کے عوض میں ایک قسم لازم ہوگی۔

15950 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: وَسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، يَحْلِفُ بِهَا، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ عَلَيْهِ بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنْهَا يَمِيْنًا

✱✱ ابواحوص نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سورہ بقرہ کی قسم ہے' وہ یہ کہہ کر قسم اٹھا رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سورت کی ہر ایک آیت کے عوض میں ایک قسم لازم ہوئی ہے۔

بَابٌ: اللَّغْوِ وَمَا هُوَ؟

باب: لغو قسم کا حکم' اس سے مراد کیا ہے؟

15951 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ جَاءَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَكَانَتْ مُجَاوِرَةً فِىْ جَوْفِ ثَبِيرٍ فِىْ نَحْوِ مِنًى، فَقَالَ عُبَيْدٌ: اَىْ هَنْتَاهُ مَا قَوْلُ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ: (لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ) (البقرة: 225) قَالَتْ: " هُوَ الرَّجُلُ یَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰی وَاللّٰهِ قَالَ عُبَیْدٌ: اَیْ هَنْتَاهُ فَمَتَی الْهِجْرَةُ؟ قَالَتْ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، اِنَّمَا کَانَتِ الْهِجْرَةُ قَبْلَ الْفَتْحِ، حِیْنَ یُهَاجِرُ الرَّجُلُ بِدِیْنِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا حِیْنَ کَانَ الْفَتْحُ، فَحَیْثُمَا شَاءَ رَجُلٌ عَبَدَ اللّٰهَ، لَا یَضِیْعُ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا (وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ) (المائدة: 89) قَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: لِشَیْءٍ یَعْتَمِدُهٗ وَیَعْقِلُ عَنْهُ، قَوْلِیْ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُهٗ وَلَمْ اَعْقِدْ، اِلَّا اَنِّیْ وَاللّٰهِ قُلْتُ: لَا اَفْعَلُهٗ قَالَ: وَذٰلِکَ اَیْضًا مِمَّا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ، وَتَلَا: (وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ) (البقرة: 225)

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ عبید بن عمیر کے ہمراہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' جو منیٰ کے قریب ثبیر پہاڑ کے دامن میں ٹھہری ہوئی تھیں' عبید نے کہا: اے اماں جان! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

''اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے' لغو قسموں کے حوالے سے' تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا''

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے مراد آدمی کا (تکیہ کلام کے طور پر یہ کہنا ہے:) اللہ کی قسم جی نہیں' اللہ کی قسم جی ہاں' اللہ کی قسم' عبید نے دریافت کیا: اے اماں جان! ہجرت کب ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی' ہجرت فتح سے پہلے تھی' جب کوئی شخص اپنے دین کو ساتھ لے کر' اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کرتا تھا' لیکن جب فتح مکہ ہوگئی تو اب جو شخص جہاں چاہے وہ اللہ کی عبادت کرسکتا ہے' اس کا عمل ضائع نہیں ہوگا (یا وہ شخص ضائع نہیں ہوگا)

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس فرمان سے کیا مراد ہوگا؟

''لیکن وہ ان چیزوں کے حوالے سے تمہارا مواخذہ کرے گا' جو تم قسمیں پختہ کرتے ہو''

تو عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کہے: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں نے ان سے دریافت کیا: کیا یہ قسم کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی؟ جس پر آدمی کو اعتماد ہو اور جس کے بارے میں آدمی کو مکمل سمجھ بوجھ ہو یا میرا یہ کہنا ہوگا: کہ اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا پھر میں اس کو پختہ نہیں کرتا' یا میں یہ کہوں کہ: اللہ کی قسم' میں ایسا نہیں کروں گا؟ انہوں نے فرمایا: یہ بھی اس چیز میں شامل ہے' جس کو تمہارے دلوں نے کمایا ہے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''لیکن وہ اس چیز پر تمہارا مواخذہ کرے گا' جو تمہارے دلوں نے کمایا ہے''۔

15952 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " هُمُ الْقَوْمُ یَتَدَارَؤُوْنَ فِی الْاَمْرِ یَقُوْلُ هٰذَا: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰی وَاللّٰهِ، وَکَلَّا وَاللّٰهِ یَتَدَارَؤُوْنَ فِی الْاَمْرِ لَا یَعْقِدُ عَلَیْهِ قُلُوْبُهُمْ "

✵✵ زہری نے عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ ایسے لوگ تھے' جو معاملے میں ایک دوسرے کو پرے کیا کرتے تھے' اللہ کی قسم! جی نہیں' اللہ کی قسم! جی ہاں' اللہ کی قسم! ہرگز نہیں' اللہ کی قسم' تو وہ کسی معاملے میں ایک دوسرے پرے کیا کرتے تھے' اس سے مراد یہ نہیں تھا کہ ان کے دل اس پر پختہ ہیں (یعنی وہ تکیہ کلام کے طور پر' یہ الفاظ استعمال

کرتے تھے)۔

15953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ يَرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، (وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْاَيْمَانَ)(المائدة: 89) قَالَ: اَنْ تَحْلِفَ عَلَى الشَّيْءِ وَاَنْتَ تَعْلَمُهُ"

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس سے مراد ایسا شخص ہے' جو کسی چیز کے بارے میں حلف اٹھاتا ہے' اس کے بارے میں وہ یہ سمجھتا ہے' یہ ایسی ہے' حالانکہ وہ ایسی نہ ہو (اس کے بارے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"لیکن وہ اس چیز پر تمہارا مواخذہ کرے گا' جو تم قسمیں پختہ کرتے ہو"

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آپ کسی چیز کے بارے میں علم رکھتے ہوئے اس چیز کے بارے میں حلف اٹھائیں۔

15954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْحَرَامِ فَلَا يُؤَاخِذُهُ اللّٰهُ بِتَرْكِهِ

✵✵ ابوبشر نے سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس سے مراد وہ شخص ہے' جو کسی حرام چیز کے بارے میں حلف اٹھاتا ہے' تو اسے ترک کرنے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ نہیں کرے گا۔

15955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ ثُمَّ يَنْسٰى قَالَ هُشَيْمٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُوْرٌ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ

✵✵ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد وہ شخص ہے' جو کسی چیز کے بارے میں حلف اٹھاتا ہے اور پھر بھول جاتا ہے

ہشیم نے منصور کے حوالے سے' حسن بصری سے ابراہیم نخعی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

15956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: "هُوَ الْخَطَاُ غَيْرُ الْعَمْدِ كَقَوْلِ الرَّجُلِ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَكَذَا وَكَذَا، وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ صَادِقٌ فَلَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ"، وَقَالَهُ قَتَادَةُ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد غلطی ہے' جو جان بوجھ کر نہ ہو' یا آدمی کا یہ کہنا کہ: اللہ کی قسم یہ اس' اس طرح ہے' اور آدمی یہ سمجھے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے' حالانکہ حقیقت ایسی نہ ہو۔

قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

15957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: الْبِرُّ وَالْاِثْمُ مَا حَلَفَ عَلٰى عِلْمِهِ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ، لَيْسَ فِيهِ اِثْمٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ

✵✵ عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نیکی اور گناہ وہ ہوتا ہے' جو آدمی اپنے علم کے مطابق حلف اٹھائے' اور وہ یہ سمجھے کہ ایسا ہی ہے' اس میں کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوگا۔

بَابٌ: الْحَلِفُ فِي الْبَيْعِ وَالْحُكْمُ فِيْهِ

باب: سودے کے بارے میں حلف اٹھانا اور اس بارے میں حکم

15958 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْوَهَّابِ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاَيْمَانَ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلَعِ مَمْحَقَةٌ لِلْمَالِ

✵✵ ابن شہاب نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قسمیں سامان بکوادیتی ہیں لیکن مال (میں برکت) کو ختم کر دیتی ہیں''۔

15959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: مَرَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِرَجُلٍ يَبِيْعُ سِلْعَتَهُ فَضَرَبَهُ بِالسَّوْطِ، فَلَمَّا اَجَازَ سَاَلَ عَنْهُ الرَّجُلُ فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَهُ: لِمَ ضَرَبْتَنِيْ؟ قَالَ: لِاَنَّكَ تَحْلِفُ، وَالْحَلِفُ يُلْقِحُ الْبَيْعَ وَيَمْحَقُ الْبَرَكَةَ

✵✵ معمر نے اعمش کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنا سامان فروخت کر رہا تھا انہوں نے اپنی لاٹھی اسے ماری جب وہ وہاں سے آگے گزر گئے تو اس شخص نے ان کے بارے میں دریافت کیا (یہ کون صاحب تھے؟) تو اسے بتایا گیا: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے مجھے کیوں مارا؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ تم حلف اٹھا رہے تھے اور حلف اٹھانا سامان کو فروخت کروا دیتا ہے اور برکت کو مٹا دیتا ہے۔

15960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْيَمِيْنَ الْكَاذِبَةَ تُنْفِقُ السِّلْعَةَ، وَتَمْحَقُ الْكَسْبَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جھوٹی قسم سامان بکوادیتی ہے اور کمائی (کی برکت) کو ختم کر دیتی ہے''۔

15961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسٍ،

15961-سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في التجارة يخالطها الحلف واللغو - حديث:2907'سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب التوقي في التجارة - حديث:2142'السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' في الحلف والكذب لمن لم يعتقد اليمين بقلبه - حديث:3757'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' حديث:2079'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' ما نهي عنه من الحلف - حديث:21734'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأيمان والنذور الحلف والكذب لمن لم يعتقد اليمين بقلبه - حديث:4604'السنن الصغير للبيهقي - كتاب البيوع' باب كراهية اليمين في البيع وتحريم الكذب فيه - حديث:1442'مسند الحميدي - حديث قيس بن أبي غرزة رضي الله عنه' حديث:425 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه علي - حديث:4098'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد حديث:130'المعجم الكبير للط... فاري' حديث:15704

اَحْسَبُهُ قَالَ: ابْنِ غَرَزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغَطُ وَالْحَلِفُ، فَشُوبُوهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ، اَوْ مِنْ صَدَقَةٍ

٭٭ قیس بن غرزہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سودے میں شور شرابہ اور قسمیں ہوتی ہیں' تو تم اس میں کچھ صدقہ ملا دیا کرو''

(یہاں راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

15962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَبِيعُ فِي السُّوقِ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ، فَقَالَ: يَا مَعَاشِرَ التُّجَّارِ، اِنَّ سُوقَكُمْ هٰذَا يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ، فَشُوبُوهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ، اَوْ مِنْ صَدَقَةٍ

٭٭ حضرت قیس بن ابوغرزہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے' پہلے ہمیں ایجنٹ کہا جاتا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے تاجروں کے گروہ! تمہارے اس بازار میں لغو (باتیں) اور قسمیں موجود ہوتی ہیں' تو تم ان کے ساتھ صدقہ ملا دیا کرو'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

15963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: يَأْتِي اِبْلِيسُ بِقَيْرَوَانِهِ فَيَضَعُهُ فِي السُّوقِ، فَلَا يَزَالُ الْعَرْشُ يَهْتَزُّ مِمَّا يَعْلَمُ اللّٰهُ، وَيَشْهَدُ اللّٰهُ مَا لَمْ يَشْهَدْ

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ابلیس اپنا قیروان لے کر آتا ہے اور اسے بازار میں رکھ دیتا ہے' تو عرش مسلسل لوگوں (کے ان الفاظ پر) ہلتا ہے: اللہ جانتا ہے' یا اللہ گواہ ہے (کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں)۔

15964 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: اللّٰهُ يَعْلَمُهُ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُهُ، فَيُعَلِّمُ اللّٰهَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، وَذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمٌ"

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ یہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص یہ نہ کہے کہ اللہ یہ جانتا ہے حالانکہ آدمی اس کو اس بات پتہ نہیں ہوتا کہ آدمی کو جس بارے میں علم نہیں ہے اللہ تعالیٰ وہ بھی جانتا ہے' اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت بڑی ہے۔

15965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَالَ لِشَيْءٍ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ يَعْلَمُ ذٰلِكَ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَجَزَ عَبْدِي اَنْ يُعَلِّمَ غَيْرِي"

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: جب بندہ کسی چیز کے بارے میں یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ اس بات سے عاجز آ گیا ہے کہ وہ میرے غیر کو بتائے۔

بَابٌ: الْخِلَابَةُ فِي الْبَيْعِ، وَإِحْنَاثُ الْإِنْسَانِ الْإِنْسَانَ، عَلٰى اَيِّهِمَا التَّكْفِيرُ؟

باب: سودے میں دھوکہ ہونا اور جب کوئی شخص کسی کی قسم ختم کروادے تو کفارہ دینا کس پر لازم ہوگا؟

15966 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى عَطَاءً فَقَالَ: يُنْكَرُ عِنْدَنَا، وَيَقُولُ: هِيَ خِلَابَةٌ اَنْ يَسُومَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِسِلْعَتِهِ فَيَحْلِفُ الْمُسَوَّمُ لَا يَبِيعُهُ بِذٰلِكَ، وَهُوَ يُضْمِرُ فِي نَفْسِهِ الْبَيْعَ بِذٰلِكَ، وَاَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا اور بولے: ہمارے نزدیک یہ چیز منکر سمجھی جاتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ چیز دھوکہ ہے کہ کوئی ایک شخص دوسرے شخص کے سامنے اپنا بھاؤ بیان کرتے ہوئے ایسے بھاؤ پر حلف اٹھالے جس پر اس نے اسے فروخت نہ کرنا ہو اور اس کے دل میں یہ ہو کہ وہ اس طرح سامان کو فروخت کردے گا ایسے شخص کو اپنی قسم کے حوالے سے کفارہ دینا چاہیے۔

15967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "اِذَا قَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ فَيَنْبَغِي لَهُ اَنْ لَا يُحْنِثَهُ، فَاِنْ فَعَلَ، كَفَّرَ الَّذِي حَلَفَ "

٭٭ عبداللہ نامی راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ اس کی قسم نہ توڑوائے اگر وہ ایسا کر لیتا ہے تو اس کا کفارہ وہ شخص دے گا جس نے حلف اٹھایا ہے۔

15968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ اَقْسَمَ عَلٰى رَجُلٍ، فَاَحْنَثَهُ، عَلٰى اَيِّهِمَا الْكَفَّارَةُ؟ فَقَالَ: عَلَى الْحَانِثِ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ اَنَا بَعْدُ، فَقَالَ: مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دوسرے شخص سے قسم لیتا ہے اور پھر اسے حانث کروا دیتا ہے تو دونوں میں سے کفارہ کس پر لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: قسم توڑنے والے پر اس کے بعد میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے پھر اس کی مانند جواب دیا۔

15969 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "تَكُونُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الَّذِي حَنِثَ، وَالْاِثْمُ عَلَى الَّذِي اَحْنَثَهُ، وَلَا يَكُونُ يَمِينًا حَتّٰى يَقُولَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ، فَاَمَّا اِنْ قَالَ: اَقْسَمْتُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ"

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کفارہ اس شخص پر لازم ہوگا جو قسم توڑتا ہے اور گناہ اس شخص پر لازم ہوگا جس نے اس کی قسم تڑوائی ہے اور وہ قسم یمین نہیں ہوگی جب تک وہ آدمی یہ نہیں کہتا: کہ میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں لیکن اگر اس نے یہ کہا ہو: کہ میں تمہیں اس کی قسم دیتا ہوں تو پھر کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔

15970 - اقوالِ تابع[illegible] [illegible]رَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ،

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَقْسَمَ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يَرٰى اَنْ سَيَبَرُّهُ فَلَمْ يُبِرَّهُ، فَاِنَّ اِثْمَهُ عَلَى الَّذِيْ لَمْ يُبِرَّهُ

❊❊ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: جو شخص کسی دوسرے کو قسم دے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ دوسرا اسے پوری کرلے گا' اور دوسرے نے اسے پوری نہ کی' تو پھر اس قسم کا گناہ اس شخص پر ہوگا' جس نے اسے پورا نہیں کیا۔

15971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ مَوْلَاةً لِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَقْسَمَتْ عَلَيْهَا فِيْ قَدِيْدَةٍ تَاْكُلُهَا، فَاَحْنَثَتْهَا عَائِشَةُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَكْفِيْرَ الْيَمِيْنِ عَلٰى عَائِشَةَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے انہیں یہ قسم دی کہ وہ برتن میں موجود چیز کھائیں گی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی قسم کو پورا نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کا کفارہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لازم قرار دیا۔

بَابٌ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ

باب: جو شخص اسلام کی بجائے' کسی اور دین کے نام کی قسم اٹھائے

15972 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

❊❊ ابوقلابہ نے' ثابت کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام کی بجائے' کسی اور دین کی جھوٹی قسم اٹھائے' تو وہ اپنی کہی ہوئی بات کے مطابق ہوگا''۔

15973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: "اِذَا قَالَ اَقْسَمْتُ اَوْ اَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ فَهِيَ يَمِيْنٌ، اَوْ قَالَ اَشْهَدُ اَوْ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ فَهِيَ يَمِيْنٌ اَوْ قَالَ: عَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيْثَاقُهُ فَهِيَ يَمِيْنٌ، اَوْ قَالَ عَلَيَّ نَذْرٌ اَوْ عَلَيَّ لِلّٰهِ نَذْرٌ فَهِيَ يَمِيْنٌ، اَوْ يَهُوْدِيٌّ اَوْ نَصْرَانِيٌّ اَوْ مَجُوْسِيٌّ فَهِيَ يَمِيْنٌ، اَوْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَهِيَ يَمِيْنٌ، اَوْ قَالَ: عَلَيَّ ذِمَّةٌ اَوْ عَلَيَّ ذِمَّةُ اللّٰهِ فَهِيَ يَمِيْنٌ"

❊❊ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: میں قسم دیتا ہوں' یا یہ کہے: میں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں' تو یہ چیز یمین شمار ہوگی' یا وہ شخص یہ کہے: میں گواہی دیتا ہوں' یا وہ یہ کہے: میں اللہ کے نام کی گواہی دیتا ہوں' تو یہ بھی یمین شمار ہوگی' یا وہ یہ کہے: مجھ پر اللہ کا عہد لازم ہے' یا اس کا میثاق لازم ہے' تو یہ بھی یمین شمار ہوگی' یا وہ یہ کہے: مجھ پر نذر لازم ہے' یا وہ یہ کہے: مجھ پر اللہ کے لئے نذر لازم ہے' تو یہ بھی یمین شمار ہوگی' یا وہ یہ کہے: وہ یہودی ہوجائے' یا عیسائی ہوجائے' یا مجوسی ہوجائے تو یہ بھی یمین ہوگی' یا وہ یہ کہے: کہ وہ اسلام سے بری الذمہ ہوجائے' تو یہ بھی یمین ہوگی' یا وہ یہ کہے: کہ مجھ پر ذمہ لازم ہے' یا یہ کہے: کہ مجھ پر اللہ کا ذمہ لازم ہے' تو یہ بھی یمین شمار ہوگی۔

15974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ: هُوَ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ اَوْ مَجُوسِیٌّ اَوْ بَرِیءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ اَوْ عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ اَوْ عَلَیْهِ نَذْرٌ قَالَ: یَمِیْنٌ مُغَلَّظَةٌ

✵✵ منصور نے' سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے: وہ یہودی ہو جائے' یا عیسائی ہو جائے' یا مجوسی ہو جائے' یا اسلام سے لاتعلق ہو جائے' یا اس پر اللہ کی لعنت ہو' یا اس پر نذر لازم ہو' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ان سب صورتوں میں) شدید قسم شمار ہوگی۔

15975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: "مَنْ قَالَ: اَنَا کَافِرٌ، اَوْ اَنَا یَهُوْدِیٌّ، اَوْ نَصْرَانِیٌّ اَوْ مَجُوسِیٌّ اَوْ اَخْزَانِی اللّٰهُ اَوْ شِبْهَهُ، ذٰلِكَ فَهِیَ یَمِیْنٌ یُکَفِّرُهَا"

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص یہ کہے: میں کافر ہو جاؤں' میں یا یہودی ہو جاؤں' یا عیسائی ہو جاؤں' یا مجوسی ہو جاؤں' یا اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کرے' یا اس کی مانند الفاظ استعمال کرے' تو یہ ایک ایسی قسم ہے' جس کا آدمی کفارہ دے گا۔

15976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ: اَخْزَانِی اللّٰهُ، قَطَعَ اللّٰهُ یَدِی، صَلَبَنِی اللّٰهُ، فَعَلَ اللّٰهُ بِی، یَدْعُو عَلٰی نَفْسِهِ قَالَ: لَیْسَ بِشَیْءٍ، قَالَ جَابِرٌ: وَقَالَ الْحَکَمُ: اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُکَفِّرَ

✵✵ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کرے' یا اللہ تعالیٰ میرا ہاتھ کاٹ دے گی' اللہ تعالیٰ میری پشت توڑ دے گی' اللہ تعالیٰ میرے ساتھ یہ کر دے' جس میں وہ اپنے خلاف بددعا کرتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

جابر نامی راوی فرماتے ہیں: حکم فرماتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ موقف یہ ہے کہ وہ شخص کفارہ ادا کرے گا۔

15977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِنْسَانًا قَالَ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ: عَلَیَّ غَضِبُ اللّٰهُ، اَوْ اَخْزَانِی اللّٰهُ، اَوْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلٰی نَفْسِی بِشَیْءٍ، اَاُکَفِّرُ؟ قَالَ: هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ اِنْ فَعَلْتَ قَالَ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: لَیْسَ عَلَیْكَ شَیْءٌ، لَیْسَتْ بِیَمِیْنٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو عطاء سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مجھ پر اللہ کا غضب ہو' یا اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کرے' یا میں اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کے خلاف کوئی دعا کرتا ہوں' تو کیا ایسی صورت میں مجھے کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ تو عطاء نے فرمایا: اگر تم ایسا کرتے ہو' تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے (کہ تم کفارہ ادا کرو) اس نے دریافت کیا: اگر میں ادا نہیں کرتا؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' کیونکہ یہ قسم نہیں ہے۔

15978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ: عَلَیَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِیثَاقُهُ، ثُمَّ یَحْنَثُ، اَیَمِیْنٌ هِیَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَوَی الْیَمِیْنَ، اَوْ قَالَ: اَخْزَانِی اللّٰهُ، اَوْ قَالَ:

عَلَیَّ لَعْنَۃُ اللّٰہِ اَوْ قَالَ: اُشْرِكُ بِاللّٰہِ اَوْ اَكْفُرُ بِاللّٰہِ اَوْ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: لَا، اِلَّا مَا حَلَفَ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتا ہے: مجھ پر اللہ کا عہد اور اس کا میثاق لازم ہے' پھر وہ اس کو توڑ دیتا ہے' تو کیا یہ چیز قسم شار ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر اس نے قسم کی نیت کی ہو' تو حکم مختلف ہوگا' یا وہ شخص یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کردے' یا یہ کہتا ہے: کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو' یا یہ کہتا ہے: میں اللہ کے شرک مرتکب ہوؤں' یا یہ کہے: کہ میں اللہ کے کفر کا مرتکب ہو جاؤں' یا اس کی مانند کلمات کہے' تو عطاء نے فرمایا: جی نہیں! (یہ قسم شار نہیں ہوگی) البتہ اگر وہ شخص اللہ کے نام کا حلف اٹھائے' تو حکم مختلف ہوگا۔

15979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ: عَلَیَّ عَهْدُ اللّٰہِ وَمِیثَاقُهٗ اَوْ عَلَیَّ عَهْدُ اللّٰہِ قَالَ: یَمِیْنٌ یُكَفِّرُهَا

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے: مجھ پر اللہ کے نام کا عہد اور اس کا میثاق لازم ہے' یا مجھ پر اللہ کا عہد لازم ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: یہ قسم شار ہوگی جس کا وہ آدمی کفارہ دے گا۔

15980 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یَرَى الْقَسَمَ یَمِیْنًا "

٭٭ عبداللہ بن عمر نامی راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ قسم کو یمین شار کرتے تھے۔

15981 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: اَلْعَهْدُ یَمِیْنٌ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے: لفظ عہد' یمین شار ہوگا۔

15982 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: اَلْعَهْدُ یَمِیْنٌ

٭٭ فراس نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: لفظ عہد' یمین شار ہوگا۔

15983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الْیَمِیْنُ الْمُغَلَّظَةُ؟ فَمَا خَصَّ لِیْ مِنَ الْاَیْمَانِ شَیْئًا دُوْنَ شَیْءٍ اَنَّهَا هِیَ الْمُغَلَّظَةُ، قُلْتُ: اِنَّكَ قُلْتَ لِیْ مَرَّةً: اَلْحَلِفُ بِالْعَتَاقَةِ مِنَ الْاَیْمَانِ الْمُغَلَّظَةِ، فِیْهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ، فَكَذٰلِكَ الْعَتَاقَةُ؟ قَالَ: مَا بَلَغَنِیْ فِیْهَا شَیْءٌ، وَاِنِّیْ لَاَكْرَهُ اَنْ اَقُوْلَ فِیْهَا شَیْئًا وَاَنْ اَعْتِقَ فِیْهَا رَقَبَةً اَحَبُّ اِلَیَّ اِنْ فَعَلْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یمین مغلظہ کیا ہوتی ہے؟ جو چیز دیگر قسموں کو چھوڑ کر بطور خاص کسی ایک چیز کے حوالے سے' میرے لئے مخصوص ہو' کیا وہ مغلظہ ہوتی ہے؟ میں نے کہا: ایک مرتبہ آپ نے مجھے یہ کہا تھا کہ غلام آزاد کرنے کا حلف اٹھانا بھی مغلظہ قسم ہوتی ہے' اور اس صورت میں غلام آزاد کرنا لازم ہوتا ہے' تو کیا غلام

آزاد کرنے کا یہی حکم ہے' انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس بارے میں کچھ کہوں' اور ایسی صورت حال میں غلام آزاد کر دوں' یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

15984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نَذْرَ فِيْمَا لَا تَمْلِكُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا، عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَالَ لِمُؤْمِنٍ: يَا كَافِرٌ، فَهُوَ كَقَتْلِهِ"

✵✵ ابوقلابہ نے ثابت بن ضحاک کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جس چیز کے تم مالک نہیں ہو' اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی' اور مومن پر لعنت کرنا' اسے قتل کرنے کے مترادف ہے' اور جو شخص دنیا میں' جس چیز کے ساتھ خودکشی کرے گا' قیامت کے دن اسے اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا' اور جو شخص اسلام کے علاوہ' کسی اور دین کی جھوٹی قسم اٹھائے' تو وہ اپنی کہی ہوئی بات کے مطابق ہوگا' اور جو شخص کسی مومن کو یہ کہے: اے کافر! تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔

15985 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ وَاَقْسَمْتُ وَحَلَفْتُ قَالَا: "لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَقُوْلَ: اَحْلِفُ بِاللّٰهِ وَاَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ"

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں یا میں قسم اٹھاتا ہوں یا میں حلف اٹھاتا ہوں' تو ان دونوں نے حضرات نے فرمایا ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' جب تک وہ یہ نہیں کہتا: کہ میں اللہ کے نام کا حلف اٹھاتا ہوں' یا میں اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہوں۔

15986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا حِيْنَ عَبَرَهَا: اَقْسَمْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ لَتُخْبِرَنِّي بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْسِمْ، وَلَمْ يَاْمُرْ بِتَكْفِيْرٍ

✵✵ زہری نے عبیداللہ نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے. جس میں خواب کی تعبیر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی تھی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' میں آپ کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں' جو میں نے غلطی کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قسم نہ دو! اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں کفارہ دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔

بَابٌ: مَنْ قَالَ: مَالِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جو شخص یہ کہے: میرا مال' اللہ کی راہ میں' وقف ہے

15987 - اقوالِ تابعین: ... عَطَاءٌ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّهَا سَاَلَتْهَا، اَوْ سَمِعَتْهَا تَسْاَلُ، عَنْ حَالِفٍ حَلَفَ فَقَالَ: مَالِیْ ضَرَائِبٌ فِیْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ اَوْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَتْ: لَهٗ يَمِيْنٌ، وَاَخْبَرَنِیْ حَاتِمٌ خَتَنُ عَطَاءٍ: اَنَّهٗ كَانَ رَسُوْلَ عَطَاءٍ اِلٰى صَفِيَّةَ فِیْ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: صفیہ بنت شیبہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا تھا اور وہ خاتون یہ بات سن رہی تھیں' ان سے حلف اٹھانے والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہتا ہے: میرا تمام مال' خانہ کعبہ کا حصہ شمار ہوگا' یا اللہ کی راہ میں (صدقہ) شمار ہوگا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ اس کی قسم شمار ہوگی۔

عطاء کے داماد حاتم نے یہ بات بتائی ہے: عطاء نے انہیں پیغام دے کر صفیہ نامی خاتون کی طرف بھیجا تھا' جو اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے تھا۔

15988 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّهٖ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ كُلَّ مَالٍ لَهٗ فِیْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فِیْ شَیْءٍ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عَمَّةٍ لَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ: يُكَفِّرُهٗ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ،

✵✵ منصور بن صفیہ نے' اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنا پورا مال خانہ کعبہ کے خزانے میں شامل کرنے کی قسم اٹھالیتا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ شخص اپنی قسم کا کفارہ دے گا' وہی کفارہ جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

15989 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15990 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ، يَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری اور عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کی مانند ہے۔

15991 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: الْحَلِفُ بِالْاِعْتَاقِ، وَكُلِّ شَیْءٍ لِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا لِیْ هَدْیٌ، وَهٰذَا النَّحْوُ يَمِيْنٌ مِنَ الْاَيْمَانِ كَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: غلام آزاد کرنے کا حلف اٹھانا' یا اپنی ہر چیز کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کا حلف اٹھانا' یا جو کچھ میرے پاس ہے' وہ قربانی

شمار ہوگا' یہ سب چیزیں قسم شمار ہوتی ہیں' اوران سب کا کفارہ وہی ہوتا ہے' جوقسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

15992 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: عَلَيَّ اَلْفُ بَدَنَةٍ قَالَ: يَمِيْنٌ، وَعَنْ رَجُلٍ قَالَ: عَلَيَّ اَلْفُ حَجَّةٍ قَالَ: يَمِيْنٌ، وَعَنْ رَجُلٍ قَالَ: مَالِيْ هَدْيٌ قَالَ: يَمِيْنٌ، وَعَنْ رَجُلٍ قَالَ: مَالِيْ فِي الْمَسَاكِيْنِ قَالَ: يَمِيْنٌ،

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتا ہے: مجھ پر ایک ہزار اونٹوں کی قربانی لازم ہوگی' توانہوں نے فرمایا: یہ قسم ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ کہتا ہے: مجھ پر ایک ہزار حج لازم ہوں گے' توانہوں نے فرمایا: یہ بھی ایک قسم ہے' اور ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتا ہے: میرا مال ہدی (یا صدقہ) ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: یہ بھی قسم ہوگا اور ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کہتا ہے میرا تمام مال مسکینوں میں جائے گا انہوں نے فرمایا: یہ قسم ہے (یعنی اس صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا)۔

15993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ فِيْهِ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ، قَالَ: وَكَانَ الشَّعْبِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ يُلْزِمَانِ كُلَّ رَجُلٍ مَا جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ

✸✸ ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے ہے: یہ بات نقل کی ان سکے بارے میں حسن بصری کی بھی وہی رائے ہے جو عطاء کا قول ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام شعبی اورابراہیم نخعی' یہ دونوں حضرات ان سب صورتوں میں وہ چیز لازم قرار دیتے ہیں' جواس نے خود اپنے اوپر لازم قرار دی ہے۔

15994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّي جَعَلْتُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ اَسْمَعْ فِيْ هٰذَا النَّحْوِ بِوَجْهٍ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ لُبَابَةَ: يُجْزِيكَ الثُّلُثُ، وَلِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

✸✸ معمر نے' زہری کے حوالے سے' سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنا سارا مال' اللہ کی راہ میں صدقہ قرار دے دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اللہ کی راہ میں صدقہ شمار ہوگا۔

زہری بیان کرتے ہیں اس طرح کی صورت حال میں' میں نے کوئی روایت نہیں سنی ہے' صرف وہی روایت ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے فرمائی تھی:

''تمہارے لئے ایک تہائی دینا کافی ہوگا''۔

اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

''تم اپنا مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے''۔

15995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ: اِبِلِي نَذْرٌ اَوْ هَدْيٌ قَالَ: لَعَلَّهُ اَنْ يُجْزِءَ عَنْهُ بَعِيرٌ، اِنْ كَانَتْ اِبِلُهُ كَثِيرَةً

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص یہ کہتا ہے: میرا اونٹ نذر ہے یا ہدی ہے تو عطاء نے فرمایا: شاید اس کی طرف سے ایک اونٹ کی قربانی کفایت کر جائے گی اگر اس شخص کے پاس زیادہ اونٹ ہوں۔

15996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ اِبِلَهُ هَدْيًا، فَقَالَ: لِيَنْظُرْ جَزُورًا سَمِينًا فَلْيُهْدِهِ، ثُمَّ لِيُمْسِكْ بَقِيَّةَ اِبِلِهِ

٭٭ امام عبدالرزاق نے' عمر بن ذر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک شخص کو عطاء بن ابی رباح سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا ہے جو اپنے اونٹ کو ہدی قرار دے دیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: اسے چاہیے کہ ایک موٹے تازے اونٹ کو لے کر اسے قربانی کے لئے بھجوا دے اور اپنے باقی اونٹ اپنے پاس رکھے۔

15997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ رَاهِطٍ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ: اَخْرِجِ الْعَتَلَةَ اَوِ الزَّلْزَلَةَ، فَقَالَ الْغُلَامُ: هِيَ فِي الْبَيْتِ فَاُخْرِجُهَا، فَدَخَلَ سَيِّدُهُ فَابْتَغَاهَا، فَلَمْ يَجِدْهَا فَخَرَجَ اِلَى الْغُلَامِ، فَقَالَ: لَا اَجِدُهَا، فَقَالَ: اِنَّهَا فِي الْبَيْتِ قَالَ: فَادْخُلْ فَاِنْ وَجَدْتَهَا فَاَنْتَ حُرٌّ، فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَوَجَدَهَا فَاَخْرَجَهَا، قَالَ عُثْمَانُ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ وَاَنَّهُ كَتَبَ اِلَيْهِ: اِنَّمَا ذٰلِكَ بَاطِلٌ، وَاِنَّمَا هِيَ يَمِينٌ

٭٭ عثمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن سفیان نے انہیں بتایا کہ راہط کے رہنے والے افراد میں سے ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا: عتلہ یا زلزلہ نکالو! تو غلام نے کہا: وہ تو گھر میں ہے میں اسے نکالتا ہوں اس کا آقا اندر داخل ہوا اس نے اسے تلاش کیا لیکن وہ اسے نہیں ملا وہ نکل کر غلام کے پاس گیا اور بولا میں نے تو اسے نہیں پایا غلام نے کہا: وہ گھر میں ہے تو آقا نے کہا: تم اندر جاؤ اگر وہ تمہیں مل گیا تم آزاد شمار ہو گے وہ غلام اندر گیا اور اسے وہ چیز مل گئی اور اس نے وہ چیز باہر نکالی تو عثمان بن عبداللہ کہتے ہیں عبداللہ بن سفیان نے مجھے یہ بتایا کہ انہوں نے اس بارے میں خلیفہ عبدالملک کو خط لکھا تو اس نے جوابی خط میں لکھا یہ چیز باطل شمار ہو گی اور یہ قسم شمار ہو گی (یعنی وہ غلام آزاد شمار نہیں ہو گا)۔

15998 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي حَاضِرٍ قَالَ: حَلَفَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ ذِي اَصْبَحَ، فَقَالَتْ: مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَجَارِيَتُهَا حُرَّةٌ، اِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا - لِشَيْءٍ كَرِهَهُ زَوْجُهَا - فَحَلَفَ زَوْجُهَا اَلَّا يَفْعَلَهُ، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا: "اَمَّا الْجَارِيَةُ فَتُعْتَقُ، وَاَمَّا قَوْلُهَا: مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَتَصَدَّقُ بِزَكَاةِ مَالِهَا"

٭٭ عثمان بن ابوحاضر بیان کرتے ہیں: ذی اصبح سے تعلق والی ایک خاتون نے یہ حلف اٹھایا اور یہ کہا کہ میرا مال اللہ کی

راہ میں صدقہ شمار ہوگا اور میری کنیز آزاد شمار ہوگی اگر اس نے ایسا 'ایسا نہ کیا اس نے ایک ایسی چیز کے بارے میں یہ قسم اٹھائی تھی کہ جس کو اس کا شوہر ناپسند کرتا تھا اور اس کے شوہر نے یہ حلف اٹھالیا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا یہ مسئلہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ کنیز آزاد شمار ہوگی لیکن جہاں تک اس عورت کے ان کلمات کا تعلق ہے کہ میرا مال اللہ کی راہ میں شمار ہوگا تو وہ اپنے مال کی زکوٰۃ جتنی رقم صدقہ دے دی گی۔

15999 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ مَالَهُ هَدْيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُرِدْ اَنْ يَغْتَصِبَ اَحَدًا مَالُهُ، فَاِنْ كَانَ كَثِيْرًا فَلْيُهْدِ خُمُسَهُ، وَاِنْ كَانَ وَسَطًا فَسُبْعَهُ، وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَعُشْرَهُ، قَالَ قَتَادَةُ: وَالْكَثِيْرُ اَلْفَانِ، وَالْوَسَطُ اَلْفٌ، وَالْقَلِيْلُ خَمْسُمِائَةٍ

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے جابر بن زید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنا مال اللہ کی راہ میں ہدی کے طور پر (صدقہ قرار دیتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ارادہ نہیں رکھتا کہ کسی شخص کے مال کو غصب کے طور پر حاصل کرلیا جائے اگر کسی شخص کے پاس زیادہ مال ہو تو وہ اس کے پانچویں حصے کو صدقہ کردے اگر درمیانہ مال ہو تو اس کے ساتویں حصے کو کردے اور اگر تھوڑا مال ہو تو دسویں حصے کو صدقہ کردے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: زیادہ مال ہونے سے مراد دو ہزار ہونا ہے اور درمیانے سے مراد ایک ہزار ہونا ہے اور تھوڑے سے مراد پانچ سو (درہم یا دینار) ہونا ہے۔

16000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ رَافِعٍ قَالَ: قَالَتْ لِيْ مَوْلَاتِيْ لَيْلٰى ابْنَةُ الْعَجْمَاءِ: كُلُّ مَمْلُوْكٍ لَهَا حُرٌّ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا هَدْيٌ، وَهِيَ يَهُوْدِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ اِنْ لَمْ تُطَلِّقْ زَوْجَتَكَ - اَوْ تُفَرِّقْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَاَتِكَ - قَالَ: فَاَتَيْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ، وَكَانَتْ اِذَا ذُكِرَتِ امْرَاَةٌ بِفِقْهٍ ذُكِرَتْ زَيْنَبُ قَالَ: فَجَاءَتْ مَعِيَ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَفِي الْبَيْتِ هَارُوْتُ، وَمَارُوْتُ؟ فَقَالَتْ: يَا زَيْنَبُ جَعَلَنِي اللّٰهُ فَدَاكِ، اِنَّهَا قَالَتْ: كُلُّ مَمْلُوْكٍ لَهَا حُرٌّ وَهِيَ يَهُوْدِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ، فَقَالَتْ: يَهُوْدِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ؟ خَلِّي بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ قَالَ: فَكَاَنَّهَا لَمْ تَقْبَلْ ذٰلِكَ قَالَ: فَاَتَيْتُ حَفْصَةَ فَاَرْسَلَتْ مَعِيَ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ جَعَلَنِي اللّٰهُ فَدَاكِ، اِنَّهَا قَالَتْ: كُلُّ مَمْلُوْكٍ لَهَا حُرٌّ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا هَدْيٌ، وَهِيَ يَهُوْدِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ قَالَ: فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَهُوْدِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ؟ خَلِّي بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ فَكَاَنَّهَا اَبَتْ، فَاَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَانْطَلَقَ مَعِيَ اِلَيْهَا فَلَمَّا سَلَّمَ عَرَفَتْ صَوْتَهُ، فَقَالَتْ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَبِآبَائِيْ اَبُوْكَ، فَقَالَ: اَمِنْ حِجَارَةٍ اَنْتِ اَمْ مِنْ حَدِيْدٍ اَمْ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ اَفْتَتْكِ زَيْنَبُ، وَاَفْتَتْكِ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمْ تَقْبَلِيْ مِنْهُمَا قَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، جَعَلَنِي اللّٰهُ فَدَاكَ، اِنَّهَا قَالَتْ: كُلُّ مَمْلُوْكٍ لَهَا حُرٌّ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا هَدْيٌ وَهِيَ يَهُوْدِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ قَالَ: يَهُوْدِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ؟ كَفِّرِيْ عَنْ يَمِيْنِكِ، وَخَلِّي بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ،

✲✲ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: ابورافع نے مجھے یہ بتایا کہ میری کنیز لیلیٰ بنت عجماء نے مجھ سے کہا: اس کا ہر غلام آزاد شمار ہوگا' اور اس کا سارا ل مال ہدی (یعنی صدقہ) شمار ہوگا' یا وہ یہودیہ یا عیسائیہ شمار ہوگی' اگر تم نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دی' یا تم نے اپنے اور اپنے بیوی کے درمیان علیحدگی نہ کی۔

وہ صاحب بیان کرتے ہیں: میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کیونکہ جب بھی کسی خاتون کی دینی سمجھ بوجھ کا ذکر ہوتا تھا' تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوتا تھا' میری کنیز میرے ساتھ ان کے پاس آئی اس نے (یا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) نے یہ کہا: کیا گھر میں ہاروت اور ماروت ہیں؟ اس کنیز نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے' پھر اس خاتون نے بتایا کہ اس نے یہ کہا ہے کہ اس کا ہر غلام آزاد شمار ہو' یا وہ یہودیہ یا عیسائیہ شمار ہو' تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا وہ یہودیہ یا عیسائیہ بن جائے گی؟ تم اس آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ رہنے دو

راوی کہتے ہیں: اس کنیز نے اس بات کو قبول نہیں کیا' راوی کہتے ہیں: میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ کنیز میرے ساتھ وہاں بھی آئی اور اس کنیز نے کہا: اے ام المومنین! اللہ تعالیٰ مجھے تم پر فدا کرے' پھر اس خاتون نے بتایا: اس نے یہ کہا ہے: اس کا ہر غلام آزاد شمار ہوگا' اور اس کا ہر مال ہدی شمار ہوا' ور وہ یہودیہ' یا عیسائیہ شمار ہو' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا وہ یہودیہ یا عیسائیہ بن جائے گی؟ تم اس آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ رہنے دو' گویا کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس کی اس بات کو قبول نہیں کیا۔

پھر میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ میرے ساتھ ان کے پاس بھی گئی' جب انہوں نے سلام کیا' تو اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی آواز کو پہچان لی اور بولی: میرے والد آپ پر قربان ہوں اور میرے باپ دادا' آپ کے والد پر قربان ہو جائیں' تو انہوں نے کہا: کیا تم پتھر کی ہو' یا لوہے کی ہو' یا کیا چیز ہو؟ تمہیں زینب نے مسئلہ بیان کیا ہے' ام المومنین نے تمہیں بیان کیا ہے' اور تم نے ان دونوں کی بات کو قبول نہیں کیا ہے۔

اس کنیز نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے' پھر اس خاتون نے بتایا کہ اس نے یہ کہا ہے کہ اس کا ہر غلام آزاد شمار ہوگا اور اس کا سارا مال ہدی شمار ہوا اور وہ یہودیہ یا عیسائیہ بن جائے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا وہ یہودیہ یا عیسائیہ بن جائے گی؟ تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ رہنے دو۔

16001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: كُلَّ مَمْلُوكٍ لَهَا حُرٌّ

✲✲ بکر بن عبداللہ مزنی نے ابورافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کئے: "اس کا ہر غلام آزاد شمار ہو"۔

16002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اَنَا اُهْدِيكَ فَيَحْنَثُ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَفِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: يُحِجُّهُ

✲✲ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کو یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں ہدی دوں گا اور پھر وہ شخص

حانث ہوجاتا ہے تو مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے جبکہ فراس نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اسے حج کروائے گا۔

16003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَحُجُّ بِهِ وَيَهْدِی جَزُوْرًا

قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَهْدِی كَبْشًا وَلَا يَحُجُّ بِهِ

٭٭ عبدالکریم ابوامیہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے وہ اسے حج کیلئے لے جائے گا اور قربانی کے لئے اونٹ دے گا۔

عبدالکریم نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے وہ دنبہ قربانی کے لئے بھیج دے گا اور حج نہیں کروائے گا۔

16004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ: يَهْدِی شَاةً

٭٭ عبدالکریم جزری نے عطاء ابن ابی رباح کا یہ قول نقل کیا ہے وہ بکری کو قربانی کے لئے بھیج دے گا۔

16005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَهْدِی بَدَنَةً

٭٭ منصور نے حکم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے وہ اونٹ قربانی کے لئے بھیج دے گا۔

16006 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَهْدِی بَدَنَةً وَقَالَ الْحَسَنُ: يُكَفِّرُ يَمِينَهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے وہ اونٹ قربانی کیلئے بھیجے گا حسن بصری فرماتے ہیں وہ اپنی قسم کا کفارہ دے دیگا۔

16007 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَاَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَخٍ لَهُ قَالَ: اَنَا اُهْدِی جَارِيَتِیْ هٰذِهِ قَالَ: يَهْدِی ثَمَنَهَا بُدْنًا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ فِیْ اَشْبَاهِ هٰذَا: بَدَنَةٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: يُكَفِّرُ، عَنْ يَمِينِهِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے کہ جس نے سعید بن جبیر سے اپنے ایسے بھائی کے بارے میں دریافت کیا جس نے یہ کہا تھا کہ میں اپنی اس کنیز کو قربانی کا اونٹ دوں گا تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کنیز کی قیمت کے عوض میں قربانی کا اونٹ بھجوادے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں قتادہ نے اس طرح کی صورت حال کے بارے یہ فرمایا ہے قربانی کا بڑا جانور دینا ہوگا معمر بیان کرتے ہیں حسن بصری فرماتے ہیں وہ شخص اپنی قسم کا کفارہ دے دے گا۔

16008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَهْدَى شَيْئًا فَلْيُمْضِهِ

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب وہ کوئی بھی چیز قربانی کے لئے بھجوادے گا تو وہ اسے جاری رکھے گا (یعنی وہ درست شمار ہوگا)۔

16009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: فَلَقِيتُ اَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَسْاَلُ عَنِ امْرَاَةٍ اسْتَعَارَتْ قِدْرًا، فَقَالَتْ: اِنْ كَانَتْ عِنْدِي فَاَنَا اُهْدِيهَا، وَلَا تَرٰى اَنَّهَا عِنْدَهَا وَكَانَتْ عِنْدَهَا، قَالَ الشَّعْبِيُّ: تُهْدِي ثَمَنَهَا

٭٭ منصور نے ابراہیم کے حوالے سے اسماعیل کے حوالے سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے امام شعبی کو سنا ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے عاریت کے طور پر ایک ہنڈیا لی اور پھر بولی اگر یہ میری پاس ہوئی تو میں قربانی کا جانور بھجواؤں گی اور وہ یہ سمجھتی کہ تھی کہ اس کے پاس نہیں ہے حالانکہ وہ ہنڈیا اس کے پاس تھی تو امام شعبی نے فرمایا: وہ اس کی قیمت کو صدقہ کردے گی۔

16010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "مَنْ قَالَ: مَالُهُ ضَرِيبَةٌ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ اَوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا

قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ يَقُوْلَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص یہ کہے کہ اس کا مال خانہ کعبہ کا حصہ شمار ہوگا یا اللہ کی راہ میں شمار ہوگا تو اس کی مثال قسم کی مانند ہے جس کا وہ کفارہ دے دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری اور عکرمہ کو اس کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اگر وہ شخص خوشحال ہو تو وہ ایک غلام آزاد کردے۔

16011 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ: عَلَيَّ عِتْقُ مِائَةِ رَقَبَةٍ، فَحَنِثَ قَالَ: يُعْتِقُ رَقَبَةً وَاحِدَةً، وَقَالَ عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ: يَعْتِقُ مِائَةَ رَقَبَةٍ كَمَا قَالَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ کہتا ہے مجھ پر ایک سو غلام آزاد کرنا لازم ہوگا اور پھر وہ اس بات میں حانث ہو جاتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں وہ ایک غلام آزاد کرے گا عثمان بطی کہتے ہیں جس طرح اس نے کہا ہے اس طرح وہ ایک سو غلام آزاد کرے گا۔

16012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ اِبْرَاهِيمُ، وَالشَّعْبِيُّ يُشَدِّدَانِ فِيهِ "يُلْزِمَانِ كُلَّ رَجُلٍ مَا جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ، اِذَا قَالَ: عَلَيَّ مِائَةُ رَقَبَةٍ اَوْ مِائَةُ حَجَّةٍ اَوْ مِائَةُ بَدَنَةٍ "

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور امام شعبی اس طرح کی صورت حال میں سختی کرتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ آدمی نے جو چیز اپنے ذمہ لازم قرار دی ہے وہ اس شخص پر لازم ہوگی جب وہ یہ کہے کہ مجھ پر ایک سو غلام آزاد کرنا لازم ہے یا ایک سو حج کرنا لازم ہے یا ایک سو قربانی کے جانور بھجوانا لازم ہے (تو ایک سو کی ادائیگی ہی لازمی ہوگی)۔

16013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَبَانَ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، وَسَاَلَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّهَا حَلَفَتْ فَقَالَتْ: هِىَ يَوْمًا يَهُوْدِيَّةٌ، وَيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ، وَمَالُهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَشْبَاهَ هٰذَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَفِّرِى عَنْ يَمِيْنِكِ

✿✿ بکر بن عبداللہ مزنی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوسنا ایک خاتون نے ان سے سوال کیا اس نے یہ حلف اٹھایا ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ ایک دن کے لئے یہودیہ شمار ہو یا ایک دن کے لئے عیسائیہ شمار ہو یا اس کا مال اللہ کی راہ میں شمار ہو یا اس کی مانند کوئی اور کلمات استعمال کرتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

16014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: " مَنْ قَالَ: عَلَیَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ فَحَنِثَ قَالَ: يَمِيْنٌ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَهُ، قَالَ اَبُوْ عُرْوَةَ: وَاَحَبُّ اِلَیَّ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً

✿✿ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص یہ کہتا ہے مجھ پر غلام آزاد کرنا لازم ہے اور پھر وہ حانث ہو جاتا ہے تو طاؤس فرماتے ہیں یہ قسم شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو اس کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے

ابوعروہ بیان کرتے ہیں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اگر وہ شخص خوشحال ہو تو وہ شخص ایک غلام آزاد کردے۔

16015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: ابْتَاعَ طَاوُسٌ جَارِيَةً فَوَضَعَهَا عِنْدِى سَنَةً، ثُمَّ مَرَّ بِىْ فَدَعَا بِهَا لِيَنْطَلِقَ بِهَا، فَقَالَ لِیْ وَلِآخَرَ مَعِی: اِنَّ ابْنَ يُوْسُفَ لَا تُذْكَرُ لَهُ جَارِيَةٌ رَائِعَةٌ اِلَّا اَرْسَلَ اِلَيْهَا، وَاِنِّی اُشْهِدُكُمَا اَنِّی قَدْ اَعْتَقْتُهَا عَنْ ظَهْرِ لِسَانِی، لَيْسَ مِنْ نَفْسِی اَقُوْلُهُ لِاَعْتَلَّ بِهِ اِنْ يَبْعَثْ اِلَيْهَا مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ زَمْعَةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ الْاَشْعَرِیُّ، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں محمد اشعری کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں طاؤس نے ایک کنیز خریدی اور میرے ہاں ایک سال کے لئے چھوڑ دی اور پھر ان کا گزر میرے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کنیز کو بلوایا تاکہ اسے ساتھ لے کر جائیں تو انہوں نے مجھ سے اور میرے ساتھ ایک اور شخص سے کہا: ابن یوسف کا یہ معاملہ ہے کہ جب بھی کسی خوبصورت کنیز کا ذکر کیا جائے تو وہ اسے بلوالیتا ہے میں تم دونوں کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں کنیز کو زبانی طور پر آزاد قرار دے رہا ہوں (یعنی جھوٹ موٹ آزاد قرار دے رہا ہوں) میں یہ الفاظ اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ میں اس صورت حال سے بچ جاؤں کہ کہیں ابن یوسف اس کنیز کو بلوا نہ لے۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے زمعہ کو یہ کہتے سنا ہے: محمد اشعری نے مجھے یہ بات بتائی ہے اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

بَابٌ: مَنْ قَالَ: عَلَيَّ مِائَةُ رَقَبَةٍ مِّنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ، وَمَا لَا يُكَفَّرُ مِنَ الْاَيْمَانِ

باب: جو شخص یہ کہے کہ مجھ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلاموں کی آزادی لازم ہے نیز جن قسموں کا کفارہ نہیں دیا جاتا (یا نہیں دیا جا سکتا؟)

16016 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ لَمْ يُجْزِهِ اِلَّا مِنَّا

٭٭ سعید بن بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزادی لازم ہو تو اس کے لئے ہم میں سے (یعنی آل اسماعیل میں) کسی غلام کی آزادی ہی کفایت کرے گی۔

16017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: جَعَلْتُ عَلَيَّ عِتْقَ رَقَبَةٍ مِّنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: فَاَعْتِقِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَقَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ: اِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: فَاَعْتِقْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے اپنے اوپر حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک غلام کی آزادی کو لازم قرار دیا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو آزاد کر دو۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام کی آزادی لازم ہوگئی ہے تو انہوں نے فرمایا: تم علی بن ابوطالب کو آزاد کر دو۔

16018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَمَّنْ شَهِدَ الرَّكْبَ الَّذِينَ فِيهِمْ عُمَرُ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: مَنْ كَانَ عَلَيْهِ مُحَرَّرَةٌ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ فَلَا يَعْتِقَنَّ مِنْ حِمْيَرٍ اَحَدًا

٭٭ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ان سواروں کے ساتھ تھا جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جس شخص کے ذمہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی غلام کو آزاد کرنا لازم ہو تو وہ حمیر قبیلے سے کسی شخص کو آزاد نہ کرے۔

16019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: " الْاَيْمَانُ اَرْبَعَةٌ: يَمِينَانِ يُكَفَّرَانِ، وَيَمِينَانِ لَا يُكَفَّرَانِ، اِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتُ وَلَمْ يَفْعَلْ، فَهِيَ كَذْبَةٌ، وَاِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ وَقَدْ فَعَلَ، فَهِيَ كَذْبَةٌ، وَاِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ وَلَمْ يَفْعَلْ فَهِيَ يَمِينٌ، اَوْ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ ثُمَّ فَعَلَ فَهِيَ يَمِينٌ "

٭٭ لیث نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یمین کی چار قسمیں ہیں دو قسم کی یمین وہ ہیں جن کا کفارہ دیا جاتا ہے اور دو قسم کی یمین وہ ہیں جن کا کفارہ نہیں دیا جاتا اگر آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں نے ایسا کیا ہے اور اس نے

ایسا نہ کیا ہو تو یہ چیز جھوٹ ہوگی اور جب آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں نے ایسا نہیں کیا تھا اور اس نے ایسا کیا ہو تو یہ بات بھی جھوٹ ہوگی اور جب وہ آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں ایسا ضرور کروں گا اور وہ ایسا نہ کرے تو یہ چیز یمین شمار ہوگی یا وہ یہ کہے: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا اور وہ وہ کام کر لے تو یہ چیز یمین شمار ہوگی۔

16020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "الْاَيْمَانُ اَرْبَعَةٌ: يَمِيْنَانِ يُكَفَّرَانِ، وَيَمِيْنَانِ لَا يُكَفَّرَانِ فِيهِمَا اسْتِغْفَارٌ وَتَوْبَةٌ"، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ قَوْلِ النَّخَعِيِّ

✵✵ سابرہیم بن یحییٰ نے عمرو کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: یمین چار قسم کی ہوتی ہے دو قسم کی یمین کا کفارہ ہوتا ہے اور دو قسم کی یمین کا کفارہ نہیں ہوتا ان دونوں میں استغفار اور توبہ ہوتی ہے اس کے بعد انہوں نے ابراہیم نخعی کے قول کی مانند قول کو ذکر کیا۔

16021 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلٰى اَمْرٍ كَاذِبًا يَتَعَمَّدُهُ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتُ وَلَمْ يَفْعَلْ، وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ وَقَدْ فَعَلَ، فَلَيْسَ فِيهِ كَفَّارَةٌ يَقُوْلُ: هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُكَفِّرَ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: قَالَ الْحَسَنُ: "وَاِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ وَلَمْ يَفْعَلْ كَفَّرَ، وَاِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ ثُمَّ فَعَلَ كَفَّرَ"

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے جو جان بوجھ کر کسی جھوٹی چیز کے بارے میں قسم اٹھا لیتا ہے اور یہ کہتا ہے: اللہ کی قسم میں نے ایسا کیا ہے حالانکہ اس نے ایسا نہیں کیا ہوتا یا کہتا ہے: اللہ کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا اور اس نے ایسا کیا ہوتا ہے تو ایسی صورت میں کفارہ لازم نہیں ہوگا وہ یہ فرماتے یہ اس سے زیادہ بڑی بات ہے معمر بیان کرتے ہیں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ کفارہ دے دے۔

معمر بیان کرتے ہیں قتادہ فرماتے ہیں حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے جب آدمی یہ کہے اللہ کی قسم میں ایسا ضرور کروں گا اور وہ ایسا نہ کرے تو پھر وہ کفارہ دے اور جب وہ یہ کہے اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا اور پھر وہ ایسا کر لے تو پھر وہ کفارہ دے گا۔

بَابٌ: الْيَمِيْنُ بِمَا يُصَدِّقُكَ صَاحِبُكَ، وَشَكُّ الرَّجُلِ فِي يَمِيْنِهِ وَالرَّجُلُ لَا يَدْرِي اَنْ يَبِيعَ الشَّيْءَ ثُمَّ يَبِيعَهُ

باب: قسم وہ ہوتی ہے جس کے مفہوم کی تمہارا ساتھی تصدیق کرے نیز آدمی کا اپنی قسم کے بارے میں شک کا شکار رہونا نیز آدمی کو یہ پتہ نہ ہو کہ اس نے کوئی چیز فروخت کی ہے اور پھر وہ اسے فروخت کر دے

16022 - حدیث نبوی: ... اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنِ الثِّقَةِ مِنْ اَهْلِ

الْمَدِيْنَةِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا صَدَّقَكَ بِهِ صَاحِبُكَ

✽✽ اسماعیل بن امیہ نے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک قابل اعتماد شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

''تمہاری قسم کا وہ (مفہوم مراد ہوتا ہے) جس کے بارے میں تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے''۔

16023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الْيَمِيْنُ عَلٰى مَا صُدِّقَتْ بِهِ

✽✽ اسماعیل بن کثیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے: قسم کا وہ مفہوم مراد ہوتا ہے' جس کی تصدیق کی جائے۔

16024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ لِلرَّجُلِ عَلٰى حَقِّهِ فَيَنْوِى الْحَالِفُ مَا لَا يَظُنُّهُ الْمَحْلُوفُ لَهُ قَالَ: ذٰلِكَ عَلٰى مَا ظَنَّ الْمَحْلُوفُ لَهُ، كَاَنَّهُ حَلَفَ وَاسْتَثْنٰى فِيْ نَفْسِهِ اَوْ وَرَّى الْيَمِيْنَ

✽✽ ابن جریج نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: طاؤس ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص کے لئے' اس کے حق کے بارے میں' اس کے نام کا حلف اٹھا لیتا ہے اور حلف اٹھانے والے کی نیت اس سے مختلف ہوتی ہے' جو دوسرے شخص کا گمان ہو' تو طاؤس فرماتے ہیں: اس صورت وہ مفہوم مراد ہوگا' جو دوسرے شخص کا گمان ہے' گویا کہ اس شخص نے حلف اٹھایا' اور دل میں اس کا استثناء کرلیا' یا اپنی قسم کا ذو معنی مفہوم مراد لے لیا۔

16025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا حَلَفَ مَظْلُومًا، فَالنِّيَّةُ نِيَّتُهُ، وَاِذَا حَلَفَ ظَالِمًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الَّذِيْ اَحْلَفَهُ

✽✽ ثوری نے' حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب مظلوم شخص قسم اٹھائے تو اس کی بارے میں' اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جب ظالم شخص حلف اٹھائے گا' تو اِس بارے میں اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا' جس نے اُس سے حلف لیا ہے۔

16026 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ عَطَاءً فَقَالَ: حَلَفْتُ عَلٰى يَمِيْنٍ مَا اَدْرِيْ مَا هِيَ اَطَلَاقٌ اَمْ غَيْرُهُ؟ قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ، كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَافْعَلْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص عطاء کے پاس آیا اور بولا: میں نے ایک معاملے کے بارے میں حلف اٹھالیا ہے' مجھے نہیں معلوم کہ وہ طلاق شمار ہوگا یا نہیں ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ شیطان کا حربہ ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور وہ کام کرلو۔

16027 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَهُ ابْنُ عُمَرَ بِثَوْبٍ، فَحَلَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَبِيعَهُ، ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَبِيعَهُ، فَكَرِهَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَشْتَرِيَهُ مِنْ اَجْلِ يَمِيْنِهِ

✽✽ ابن ابو نجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کے ساتھ کپڑے

کا سودا طے کیا تو اس شخص نے یہ حلف اٹھالیا کہ وہ اسے فروخت نہیں کرے گا اور پھر اس شخص کو مناسب لگا کہ وہ اس کو فروخت کردے تو اس کی قسم کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے وہ کپڑا خریدنے کو مکروہ سمجھا۔

16028 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَرَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰى رَجُلٍ يَبِيعُ غَنَمًا، فَسَاوَمَهُ بِهَا فَحَلَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَبِيعَهَا، فَمَرَّ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَقَدْ كَسَدَتْ فَعَرَضَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: اِنَّكَ قَدْ حَلَفْتَ وَكَرِهَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا

❊❊ معمر اور ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے ابن وہب کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ سودا طے کیا پھر اس شخص نے حلف اٹھالیا کہ وہ ان کو فروخت نہیں کرے گا اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا گزر اس شخص کے پاس سے ہوا تو اس دوران بکریوں کی قیمتیں کم ہوگئی تھیں اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سودے کی پیشکش کی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم تو حلف اٹھا چکے ہو تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ اس سے انہیں خریدیں۔

16029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے ایسی صورت میں ان کو خرید لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

16030 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْطَرُّوا النَّاسَ اِلٰى اَيْمَانِهِمْ فَيَحْلِفُوا بِمَا لَا يَعْلَمُونَ

❊❊ سلیمان شیبانی نے قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"تم لوگوں کو ایسی قسمیں اٹھانے کی طرف مجبور نہ کرو کہ وہ اس چیز کے بارے میں قسم اٹھائیں جو وہ علم نہیں رکھتے ہیں"۔

بَابٌ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

باب: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ صورت کو اس سے زیادہ بہتر دیکھے

16031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً فَقُلْتُ لَهُ: حَلَفْتُ عَلٰى اَمْرٍ غَيْرُهُ خَيْرٌ مِنْهُ، اَدَعُهُ وَاُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِي؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا میں نے ان سے کہا: میں کسی ایسے معاملے میں قسم اٹھالیتا ہوں جس کے علاوہ معاملہ اس سے زیادہ بہتر ہوتا ہے تو کیا مجھے اسے ترک کر کے قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔

16032 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ اَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ: حَلَفْتُ عَلٰى يَمِينٍ غَيْرُهَا خَيْرٌ مِنْهَا، فَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَاعْمَلِ الَّذِي

هُوَ خَيْرٌ

✽✽ عبداللہ بن کثیر بیان کرتے ہیں انہوں نے ایک شخص کو ابوشعثاء سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا اس شخص نے کہا: میں نے ایک قسم اٹھائی جس کے علاوہ معاملہ اس سے زیادہ بہتر تھا تو ابوشعثاء نے فرمایا: تم اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے۔

16033 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيَعْمَلِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

✽✽ ہشام بن حسان نے حسن بصری اور محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ معاملے کو اس سے زیادہ بہتر محسوس کرے تو اسے وہ کام کرنا چاہیے جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے''۔

16034 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ، فَمَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَعْمَلِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ، عَنْ يَمِيْنِهٖ

✽✽ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ صرف اللہ کے نام کا حلف اٹھاؤ اور جو شخص اللہ کے نام کی قسم اٹھائے تو اسے سچ بولنا چاہیے اور جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ صورت کو زیادہ بہتر محسوس کرے تو اسے وہ کام کرنا چاہیے جو زیادہ بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے''۔

16035 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ دَجَاجٌ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ عَابِسٍ فَاعْتَزَلَ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسَى: ادْنُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهَا، فَقَالَ: اِنِّىْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا آكُلَهَا قَالَ: فَادْنُ حَتّٰى اُخْبِرَكَ عَنْ يَمِيْنِكَ اَيْضًا، اِنِّىْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِىْ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، احْمِلْنَا فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ اَتَاهُ نَهْبٌ مِنْ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ، فَقُلْنَا: تَغَفَّلْنَا يَمِيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ لَئِنْ ذَهَبْنَا بِهَا عَلٰى هٰذَا لَا نُفْلِحُ قَالَ: فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هُوَ الَّذِىْ حَمَلَكُمْ، وَاِنِّىْ لَنْ اَحْلِفَ عَلٰى اَمْرٍ فَاَرَى الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُ

✽✽ ابوقلابہ نے زہدم جرمی کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک مرتبہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ان کے

سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا تو بنو عابس سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اٹھ کر الگ ہو گیا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آگے آؤ! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس شخص نے کہا میں نے اس جانور کو ایک ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا ہے' جس کی وجہ سے مجھے یہ برا لگتا ہے' تو میں نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آگے آجاؤ! میں تمہیں تمہاری قسم کے بارے میں بھی بتاتا ہوں۔

ایک مرتبہ میں اپنی قوم کے کچھ افراد کے ہمراہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں سواری کے لئے کچھ جانور دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی' آپ ہمیں سواری کے لئے جانور نہیں دیں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ اونٹ لائے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پانچ اونٹ دینے کا حکم دیا ہم نے سوچا کہ شاید اللہ کے رسول کی توجہ اپنی قسم کی طرف نہیں رہی ہے اگر ہم یہ جانور لے گئے' ہم تو کبھی کامیاب نہیں ہو پائیں گے' ہم واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے' اور ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے تو یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری کے لئے جانور نہیں دیں گے اور اب آپ نے سواری کے لئے ہمیں جانور دے دیے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواری کے لئے دیے ہیں' میں جب بھی کسی معاملے کے بارے میں' کوئی قسم اٹھاؤں اور پھر اس سے بہتر صورت کو دیکھوں گا' تو وہ کام کروں گا' جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا''۔

16036 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَلْجَجَ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنٍ فِيْ اَهْلِهِ فَاِنَّهُ آثَمٌ، لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا،

٭٭ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص' اپنے اہل کے بارے میں' کسی قسم کے حوالے سے الجھن کا شکار ہو' تو وہ گنہگار ہوگا' کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفارے کا حق حاصل ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے''۔

16037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے' عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ يَحْلِفُ بِهَا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْاَيْمَانِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَدَعُ يَمِيْنًا حَلَفْتُ عَلَيْهَا اَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ، وَفَعَلْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

٭٭ ہشام بن عروہ نے' عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی قسم

اٹھاتے تھے' تو اس میں حانث نہیں ہوتے تھے' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے قسموں کے کفارے کا حکم نازل کر دیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اب جب بھی میں نے کوئی قسم اٹھائی' اور پھر اس کے علاوہ معاملے میں زیادہ بہتر دیکھا' تو میں اپنی قسم کو ترک کر دوں گا' اور اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول کروں گا' اور وہ کام کروں گا' جو زیادہ بہتر ہو۔

16039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنْ حَلَفَ رَجُلٌ عَلٰى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيُكَفِّرْ وَلْيَدَعْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهُ اَجْرُ مَا تَرَكَ، وَاَجْرُ مَا كَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِهِ

* * ابن جریج اور معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص' اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں قسم اٹھا دے' تو اسے کفارہ دینا چاہیے' اور اسے ترک کر دینا چاہیے' تا کہ اس نے جو چیز ترک کی ہے' اس کا اجر اُسے مل جائے' تا کہ اپنی قسم کا جو کفارہ دیا ہے' اس کا اجر بھی اُسے مل جائے۔

16040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلْكِ يَمِيْنِهِ اَنْ يَضْرِبَهُ، فَاِنَّ كَفَّارَةَ يَمِيْنِهِ اَنْ لَا يَضْرِبَهُ، وَهِيَ مَعَ الْكَفَّارَةِ حَسَنَةٌ

* * سلیمان احول نے' طاؤس کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اپنے غلام یا (کنیز) کے بارے میں یہ قسم اٹھائے کہ وہ اس کی پٹائی کرے گا' تو اس کی قسم کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کی پٹائی نہ کرے' اور یہ چیز کفارے کے ہمراہ نیکی بھی شمار ہوگی۔

16041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ حَلَفَ اَنْ يَضْرِبَ مَمْلُوْكَهُ قَالَ: يَحْنَثُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَضْرِبَهُ

* * ابن تیمی نے' اپنے والد کے حوالے سے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے ان سے کہا: ایک شخص یہ حلف اٹھا لیتا ہے کہ وہ اپنے غلام کی پٹائی کرے گا تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس کا قسم توڑ دینا' میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اس کی پٹائی کرے۔

16042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَاُتِيَ بِضَرْعٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اُدْنُ فَقَالَ: اِنِّيْ حَرَّمْتُ الضَّرْعَ قَالَ: فَتَلَا (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ) (المائدة: 87): كُلْ، وَكَفِّرْ

* * منصور نے ابوضحیٰ کے حوالے سے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے پاس ضرع کو لایا گیا' تو ایک شخص الگ ہو گیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے ہو جاؤ! اس نے کہا: میں نے ضرع کو حرام قرار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال قرار دی ہیں''

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (اس شخص سے) فرمایا: تم اس کو کھاؤ اور (اپنی قسم کا) کفارہ دے دینا۔

16043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ اَنْ لَا يَاْكُلَ مَعَ بَنِیْ اَخٍ لَهُ يَتَامَی، فَاُخْبِرَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ: اذْهَبْ فَكُلْ مَعَهُمْ، فَفَعَلَ

✲✲ سماک نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ اپنے یتیم بھتیجوں کے ساتھ بیٹھ کرنہیں کھائے گا' اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم جاؤ اور ان کے ساتھ کھاؤ! تو اس نے ایسا ہی کیا۔

16044 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِهِ جُدَرِيٌّ، فَخَرَجَ اِلَى الْبَادِيَةِ يَطْلُبُ دَوَاءً، فَلَقِيَ رَجُلًا فَنَعَتَ لَهُ الْاَرَاكَ يَطْبُخُهُ - اَوْ قَالَ: مَاءُ الْاَرَاكِ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ - وَاَخَذَ عَلَيْهِ اَلَّا يُخْبِرَ بِهِ اَحَدًا، فَفَعَلَ فَبَرَاَ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ سَاَلُوهُ فَاَبَى اَنْ يُخْبِرَهُمْ فَجَعَلُوا يَاْتُونَهُ بِالْمَرِيضِ، فَيُلْقُونَهُ عَلَى بَابِهِ، فَسَاَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتَ رَجُلًا لَّيْسَ فِیْ قَلْبِهِ رَحْمَةٌ لِاَحَدٍ، انْعَتْهُ لِلنَّاسِ

✲✲ قیس بن مسلم نے' طارق بن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کو چیچک کی شکایت ہوگئی وہ دوا کی تلاش میں ویرانے میں چلا گیا' اس کی ملاقات ایک شخص کے ساتھ ہوئی' جس نے اسے بتایا کہ اسے پیلو کی شاخ کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) پیلو کی شاخ کے پانی کو اونٹ کے پیشاب کے ساتھ پکانا چاہیے (اور اسے استعمال کرنا چاہیے) اس نے اس سے عہد لیا کہ اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتائے گا' اس شخص نے یہ کیا اور تندرست ہوگیا' جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ ٹھیک ہوگیا ہے تو لوگوں نے اس سے دریافت کیا: تو اس نے لوگوں کو علاج کے بارے میں بتانے سے انکار کر دیا' پھر وہ لوگ اس کے پاس ایک بیمار کو لے آئے اور اس کو اس کے دروازے پر ڈال دیا' اس شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ملاقات ایک شخص سے ہوئی تھی' جس کے دل میں کسی کے لئے رحمت نہیں تھی' تم اس کا علاج لوگوں کے سامنے بیان کر دو۔

16045 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَزَلَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ وَقَدْ اَمْسَى، فَقَالَ: اَعَشَّيْتُمْ؟ قَالُوا: لَا، انْتَظَرْنَاكَ قَالَ: انْتَظَرْتُمُونِیْ اِلَى هٰذِهِ السَّاعَةِ، وَاللّٰهِ لَا اَذُوقُهُ، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: وَاللّٰهِ لَا اَذُوقُهُ اِنْ لَمْ تَذُقْهُ وَقَالَ الضَّيْفُ: وَاللّٰهِ لَا آكُلُ اِنْ لَمْ تَاْكُلُوا، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ الرَّجُلُ قَالَ: لَا اَجْمَعُ اَنْ اَمْنَعَ نَفْسِي وَضَيْفِیْ وَامْرَاَتِي، فَوَضَعَ يَدَهُ فَاَكَلَ فَلَمَّا، اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: اَكَلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطَعْتَ اللّٰهَ وَعَصَيْتَ الشَّيْطَانَ

✲✲ عبدالعزیز بن رفیع نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کسی انصاری کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا' شام کے وقت وہ انصاری آیا' تو اس نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے رات کا کھانا کھا لیا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! ہم

تو تمہارا انتظار کر رہے ہیں' میزبان نے کہا: تم اس وقت تک میرا انتظار کرتے رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں تو کھانا چکھوں گا بھی نہیں' اس کی بیوی نے کہا: اگر تم نہیں چکھو گے' تو اللہ کی قسم میں بھی اسے نہیں چکھوں گی' مہمان نے کہا: اگر آپ لوگ نہیں کھائیں گے تو اللہ کی قسم میں بھی نہیں کھاؤں گا' جب میزبان نے یہ صورت حال دیکھی' تو اس نے کہا: میں یہ کام نہیں کروں گا کہ میں خود بھی نہ کھاؤں اور مہمان کو بھی نہ کھانے دوں اور بیوی کو بھی نہ کھانے دوں' پھر اس نے اپنا ہاتھ رکھا اور کھانا کھالیا' اگلے دن وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ سنایا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: پھر تم نے کیا کیا؟ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! پھر میں نے کھانا کھالیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی' اور شیطان کی نافرمانی کی''۔

16046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ اَبِيْ حَاتِمٍ اَتٰى مَنْزِلًا فَنَزَلَهُ فَاَتٰى اَعْرَابِيٌّ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: مَا مَعِي شَيْءٌ اُعْطِيكَ، وَلٰكِنْ لِيْ دِرْعٌ بِالْكُوفَةِ هِيَ لَكَ فَسَخِطَهَا الْاَعْرَابِيُّ، فَحَلَفَ اَنْ لَا يُعْطِيَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا جِئْتُ اَسْاَلُكَ فِيْ خَادِمٍ اَنْ تُعِينَنِيْ فِيهَا، فَقَالَ: اَمَرْتُ لَكَ بِدِرْعِي فَوَاللّٰهِ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَعْبُدٍ، فَرَغِبَ فِيهَا الْاَعْرَابِيُّ، وَقَالَ: اَقْبَلُ مَعْرُوفَكَ، فَقَالَ عَدِيٌّ: لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَتَّبِعِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مَا اَعْطَيْتُكَ

* * عبدالعزیز نے' تمیم بن طرفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یہ روایت سنی ہے: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے' ایک دیہاتی ان کے پاس آیا اور ان سے کچھ مانگا تو انہوں نے کہا: میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے' البتہ کوفہ میں میرے پاس ایک زرہ پڑی ہوئی ہے وہ تمہاری ہوئی' وہ دیہاتی اس پر ناراض ہو گیا' تو انہوں نے یہ قسم اٹھالی کہ وہ اس کو کچھ نہیں دیں گے' اس نے کہا: میں تو آپ کے پاس کوئی خادم مانگنے کے لئے آیا تھا' تاکہ آپ اس بارے میں میری مدد کریں تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو تمہارے بارے میں' زرہ کا کہہ دیا تھا' حالانکہ میرے نزدیک وہ زرہ تین غلاموں سے زیادہ محبوب ہے' تو دیہاتی کی خواہش ہوئی کہ وہ زرہ ہی مل جائے' اس نے کہا: میں آپ کی بھلائی کو قبول کرتا ہوں' تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ صورت حال کو زیادہ بہتر محسوس کرے' تو اسے وہ کام کرنا چاہیے' جو زیادہ بہتر ہو''۔

(حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تو میں نے تمہیں وہ نہیں دینی تھی۔

16047 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَاحَوْا يَوْمًا فِيْ بَعْضِ شَاْنِ الْخُمُسِ وَهُمْ يُقَسِّمُوْنَهُ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا بَلَغُوْا، اَقْسَمَ اَنْ لَا يُقَسِّمُوْهُ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ بِقَسْمِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَيْ رَسُوْلَ

اللّٰهِ، اَلَمْ تكُنْ اَقْسَمْتَ اَنْ لا يُقَسَّمَ، وَاللّٰهِ لَاَنْ نغرَمَهُ مِنْ اَمْوَالِنَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَاثَمَ فِيهِ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ آثَمْ فِيهِ، مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ، غَيْرُهَا خَيْرٌ مِنهَا فَلْيَعْمَلِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ

❋ ❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک مرتبہ چند صحابہ کرام کے درمیان خمس کی تقسیم کے بارے میں اختلاف ہوگیا' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ صورت حال ملاحظہ فرمائی' تو آپ ﷺ نے یہ قسم اٹھالی کہ اسے اُن کے درمیان تقسیم نہیں کریں گے' جب آپ ﷺ کا غصہ کم ہوا' تو آپ ﷺ نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے یہ قسم نہیں اٹھائی تھی کہ اسے تقسیم نہیں کیا جائے گا؟ اللہ کی قسم! ہم اپنے اموال میں سے اس کا جرمانہ ادا کردیں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آپ قسم کی خلاف ورزی کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں اس میں خلاف ورزی کا مرتکب نہیں ہوؤں گا' جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور اس کے علاوہ صورت حال' اُس سے زیادہ بہتر ہو' تو اسے وہ کام کرنا چاہیے' جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے''۔

16048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ) (البقرة: 224) قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْاَمْرِ الَّذِیْ لَا يَصْلُحُ ثُمَّ يَعْتَلُّ بِيَمِينِهِ، وَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا) (البقرة: 224) يَقُوْلُ: هُوَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْضِيَ عَلٰى مَا لَا يَصْلُحُ، فَاِنْ حَلَفْتَ كَفَّرْتَ، عَنْ يَمِينِكَ وَفَعَلْتَ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ

❋ ❋ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور تم اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ''۔

طاؤس بیان کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی معاملے کے بارے میں قسم اٹھالے' جو درست نہ ہو اور پھر وہ اپنی قسم کے ذریعے علت تلاش کرے' وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''تم نیکی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو''

طاؤس فرماتے ہیں: یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ آدمی اس کام کو کرے جو زیادہ درست نہ ہو' اس لئے اگر تم قسم اٹھاتے ہو' تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو' جو زیادہ بہتر ہے۔

بَابُ مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ التَّكْفِيرُ

باب: کس شخص پر کفارہ دینا لازم ہوگا؟

16049 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: يَجِبُ التَّكْفِيرُ فِي الْيَمِينِ عَلٰى مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

❋ ❋ ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے' سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: قسم میں کفارہ دینا اس شخص پر لازم ہوگا' جس کے پاس تین درہم موجود ہوں

16050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ فَرْقَدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهُ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

✿✿ سعید بن ابوعروبہ نے فرقد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی پر کفارہ دینا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک اس کے پاس بیس درہم موجود نہ ہوں۔

16051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَجِدْ مَا يُطْعِمُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

✿✿ عبداللہ بن عمر نامی راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر آدمی کے پاس یہ گنجائش نہ ہو کہ وہ قسم کے کفارے میں کھانا کھلا سکے تو اسے تین دن روزے رکھنے چاہییں۔

16052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الصَّوْمُ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ

✿✿ یعلیٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے: کفارے میں روزہ رکھنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس (کھانا کھلانے کی) گنجائش نہ ہو۔

16053 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ اِلَّا شَيْءٌ يَسِيْرٌ، فَلْيَصُمِ الَّذِيْ يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنِهِ

✿✿ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر آدمی کے پاس تھوڑی سی چیز ہو تو پھر اس شخص کو روزہ رکھنا چاہیے جو اپنی قسم میں حانث ہوا ہو۔

16054 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ، فَيُرِيْدُ اَنْ يَفْتَدِيَ يَمِيْنَهُ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، قَدِ افْتَدَى عُبَيْدٌ السِّهَامَ فِيْ اِمَارَةِ مَرْوَانَ، وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَثِيْرٌ، افْتَدَى يَمِيْنَهُ بِعَشَرَةِ آلَافٍ

✿✿ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی قسم توڑ دیتا ہے اور پھر اپنی قسم کا فدیہ دینا چاہتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ ایسا کرسکتا ہے کیونکہ مروان کے عہد حکومت میں عبید نے کئی حصے فدیے کے طور پر دیے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مدینہ منورہ میں کثیر تعداد میں موجود تھے ان صاحب نے اپنی قسم کے فدیے میں دس ہزار دیے تھے۔

16055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ قَالَ: اَعْرَفَ حُذَيْفَةُ بَعِيرًا لَّهُ مَعَ رَجُلٍ، فَخَاصَمَهُ فَقُضِيَ لِحُذَيْفَةَ بِالْبَعِيرِ، وَقُضِيَ عَلَيْهِ بِالْيَمِيْنِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: افْتَدِ يَمِيْنَكَ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ، فَاَبَى الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: بِعِشْرِيْنَ؟ فَاَبَى قَالَ:

فَبِثَلَاثِيْنَ؟ قَالَ: فَاَبَى قَالَ: فَبِاَرْبَعِيْنَ؟ فَاَبَى الرَّجُلُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَتَظُنُّ اَنِّي لَا اَحْلِفُ عَلٰى مَالِي؟ فَحَلَفَ عَلَيْهِ حُذَيْفَةُ

٭٭ شریک نے عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اسود بن قیس نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک اونٹ ایک شخص کے پاس پہچان لیا' تو اس شخص کے خلاف مقدمہ لے کر آئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اونٹ کا فیصلہ ہو گیا اور ان پر قسم اٹھانے کو لازم قرار دیا گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قسم کے فدیے میں دس درہم دے دیتا ہوں اس شخص نے یہ بات نہیں مانی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بیس دے دیتا ہوں اس شخص نے نہیں مانا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا تمیں دے دیتا ہوں اس نے یہ بھی نہیں مانا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چالیس دے دیتا ہوں اس شخص نے یہ بھی قبول نہیں کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کر رہے ہو کہ میں اپنے مال کے حوالے سے قسم نہیں اٹھاؤں گا؟ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف قسم اٹھالی۔

بَابُ الْحَلِفِ عَلٰى اُمُوْرٍ شَتّٰى

باب: مختلف چیزوں کے بارے میں حلف اٹھانا

16056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِبَعْضِ بَنِيهِ: لَقَدْ حَفِظْتُ عَلَيْكَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ اَحَدَ عَشَرَ يَمِينًا، وَلَا يَاْمُرُهُ بِتَكْفِيرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِي تَكْفِيهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی صاحبزادے سے فرماتے تھے میں نے نوٹ کیا ہے کہ تم نے اس محفل میں گیارہ مرتبہ قسم اٹھائی ہے (راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کفارہ دینے کا حکم نہیں دیا

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ایک کفارہ ہی اس کے لئے کفایت کر جاتا تھا۔

16057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ قَالَ: جَلَسَ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ، فَسَمِعَهُ يُكْثِرُ الْحَلِفَ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَكُلَّمَا تَحْلِفُ تُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِكَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَهٰذِهِ اَيْضًا

٭٭ محمد بن سوقہ بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بکثرت قسم اٹھاتے ہوئے سنا' تو فرمایا: اے اللہ کے بندے! کیا تم جب بھی حلف اٹھاؤ گے تو تم قسم کا کفارہ دو گے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو حلف نہیں اٹھایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ بھی ہے۔

16058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا وَكَّدَ الْاَيْمَانَ، وَتَابَعَ بَيْنَهَا فِي

٭٭ عبداللہ بن عمر نامی راوی نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی قسم میں تاکید پیدا کرتے تھے' اور ایک ہی محفل میں یکے بعد دیگرے قسم اٹھا لیتے تھے تو غلام آزاد کرتے تھے۔

16059 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ - وَمُجَاهِدٌ يَسْمَعُ - وَكَانَ يَبْعَثُ غُلَامَهُ ذَاكَ اِلَى الشَّامِ: اِنَّكَ تُزْمِنُ عِنْدَ امْرَاَتِكَ - لَجَارِيَةٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ - فَطَلِّقْهَا فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللّٰهِ لَتُطَلِّقَنَّهَا، فَقَالَ الْغُلَامُ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ، حَتّٰى حَلَفَ ابْنُ عُمَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَتُطَلِّقَنَّهَا، وَحَلَفَ الْعَبْدُ اَنْ لَا يَفْعَلَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: غَلَبَنِي الْعَبْدُ قَالَ مُجَاهِدٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَكَمْ تُكَفِّرُهَا؟ قَالَ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام سے کہا: جبکہ مجاہد یہ بات سن رہے تھے انہوں نے اپنے غلام کو شام کی طرف بھجوانا تھا اس سے یہ کہا: جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اس کی بیوی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی تو تم اسے طلاق دے دینا اس نے کہا: جی نہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم تم اسے ضرور طلاق دو گے اس غلام نے کہا: اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تین مرتبہ حلف اٹھا لیا کہ تم اسے ضرور طلاق دو گے اور غلام نے بھی حلف اٹھا لیا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ غلام مجھ پر غالب آ گیا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا آپ کتنا کفارہ دیں گے انہوں نے فرمایا: ایک ہی کفارہ دوں گا۔

16061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَقْسَمْتُ مِرَارًا، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

٭٭ ابان بن عثمان نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے اگر میں کئی مرتبہ قسم اٹھاؤں تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔

16062 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحِلٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا رَدَّدَ الْاَيْمَانَ فَهِيَ يَمِيْنٌ وَاحِدَةٌ، وَقَالَ سُفْيَانُ: "وَنَقُوْلُ اِذَا كَانَ يُرَدِّدُ الْاَيْمَانَ يَنْوِي يَمِيْنًا وَاحِدَةً، فَهِيَ يَمِيْنٌ وَاحِدَةٌ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُغَلِّظَ، فَكُلُّ يَمِيْنٍ رَدَّدَهَا يَمِيْنٌ"

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب آدمی ایک ہی قسم کو دہرائے تو وہ ایک قسم شمار ہوتی ہے سفیان بیان کرتے ہیں ہم یہ کہتے

ہیں کہ جب آدمی قسم کو دہرائے اور اس کی نیت ایک ہی قسم کی ہو تو وہ ایک قسم شمار ہوگی اور اگر اس کی نیت یہ ہو کہ اس کو پختہ کرے گا تو جب بھی اس کو دہرائے گا وہ نئی قسم شمار ہوگی۔

16063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ اِنْسَانًا اسْتَفْتٰى عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اِنَّ جَارِيَةً لِّيْ قَدْ تَعَرَّضَتْ لِيَ، فَاَقْسَمْتُ اَنْ لَا اَقْرَبَهَا، ثُمَّ تَعَرَّضَتْ لِيْ، فَاَقْسَمْتُ اَنْ لَا اَقْرَبَهَا، ثُمَّ تَعَرَّضَتْ لِيَ، فَاَقْسَمْتُ اَنْ لَا اَقْرَبَهَا، فَاُكَفِّرُ كَفَّارَةً وَاحِدَةً، اَوْ كَفَّارَاتٍ مُتَفَارِقَاتٍ؟ قَالَ: هِيَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک شخص نے عروہ سے مسئلہ دریافت کیا: اس نے کہا: اے ابوعبداللہ! میری یہ کنیز جب میرے سامنے آئی تو میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا پھر جب وہ میرے سامنے آئی تو میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا پھر وہ میرے سامنے آئی تو میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا تو کیا مجھ پر ایک ہی کفارہ لازم ہوگا یا متعدد کفارے لازم ہوں گے انہوں نے جواب دیا ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

16064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا - لِاَمْرَيْنِ شَتّٰى عَمَّهُمَا - بِالْيَمِيْنِ قَالَ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، قُلْتُ لَهُ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا، وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا - لِاَمْرَيْنِ شَتّٰى - هُوَ قَوْلٌ وَاحِدٌ، وَلٰكِنَّهُ خَصَّ كُلَّ وَاحِدٍ بِيَمِيْنٍ قَالَ: كَفَّارَتَانِ، قَالَ فَاِنْ حَلَفَ عَلٰى اَمْرٍ وَاحِدٍ وَاحِدَةً لِقَوْمٍ شَتّٰى، اَوْ حَلَفَ عَلَيْهِ اَيْمَانًا تَتْرٰى، اَيْمَانًا بِاَيْمَانٍ شَتّٰى، فَكَفَّارَتُهُنَّ شَتّٰى، يُكَفِّرُهُنَّ جَمِيْعًا اِنْ حَنِثَ قَالَ: فَاِنْ حَلَفَ عَلٰى اَمْرٍ وَاحِدٍ بِاللّٰهِ، فَفِيْ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مَا لَمْ يُكَفِّرْ كُلُّ هٰذَا عَنْ عَطَاءٍ

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء بیان کرتے ہیں ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم میں ایسا ایسا نہیں کروں گا اس نے قسم کو عمومی طور پر دو مختلف معاملوں میں شامل کر لیا تو عطاء نے فرمایا: اس پر ایک ہی کفارہ ہوگا میں نے ان سے کہا کہ اگر وہ یہ کہے کہ اللہ کی قسم میں یہ نہیں کروں گا اور اللہ کی قسم میں وہ نہیں کروں گا یعنی وہ دو مختلف چیزوں کے بارے میں الگ الگ الفاظ استعمال کرے اور جملہ ایک ہی ہو لیکن اس نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے قسم کا لفظ استعمال کیا ہو تو انہوں نے فرمایا: اس پر دو کفارے لازم ہوں گے انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایک معاملے کے بارے میں مختلف لوگوں کے حوالے سے حلف اٹھا لیتا ہے یا ایک ہی شخص کے بارے میں مختلف قسم کی قسمیں اٹھا لیتا ہے تو ان سب کا کفارہ الگ الگ ہوگا تو ان سب کا کفارہ ادا کرے گا اگر وہ حانث ہو جائے وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام پر ایک ہی معاملے کے بارے میں حلف اٹھائے تو اس صورت میں ایک کفارہ لازم ہوگا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا یہ سب احکام عطاء سے منقول ہیں۔

16065 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: مَنْ حَلَفَ فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ بِاَيْمَانٍ مِرَارًا، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِذَا كَانَ فِيْ مَجَالِسَ شَتّٰى، فَكَفَّارَاتٌ شَتّٰى

٭٭ معمر نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے علماء فرماتے ہیں جو شخص ایک ہی محفل میں مختلف قسمیں اٹھالے تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا اور اگر وہ مختلف محافل میں مختلف قسمیں اٹھائے تو اس کے کفارے مختلف ہوں گے۔

16066 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا حَلَفَ فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِذَا كَانَ فِيْ مَجَالِسَ شَتَّى، فَكَفَّارَاتٌ شَتَّى

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کوئی شخص ایک ہی محفل میں حلف اٹھالے تو اس کا کفارہ ایک ہوگا اور جب وہ مختلف محافل میں قسمیں اٹھائے تو اس کے کفارے مختلف ہوں گے۔

16067 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا حَلَفَ فِيْ مَجَالِسَ شَتَّى، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ يَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ مَا لَمْ يُكَفِّرْ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کوئی مختلف محافل میں قسمیں اٹھائے تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا معمر بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری اور عکرمہ کو زہری کے قول کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے یہ حکم اس وقت ہے جب اس نے کفارہ ادا نہ کیا ہو (یعنی جب وہ ایک مرتبہ کفارہ ادا کرنے کے بعد قسم اٹھائے گا تو دوبارہ کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا)۔

بَابُ اِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ كِسْوَتُهُمْ

باب: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا' یا انہیں لباس پہنانا

16068 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ: مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

٭٭ معمر نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ہر مسکین کو گندم کے دو مد دیے جائیں گے۔

16069 - اقوالِ تابعین: قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

16070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ، فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

٭٭ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر مسکین کو گندم کے دو مد دیے جائیں گے اور جس شخص کے پاس اس کی گنجائش نہ ہو' وہ (اس قسم کے کفارے کے طور پر) تین دن روزے رکھے گا۔

16071 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَ... عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

✵✵ ہشام بن حسان نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر مسکین کو ایک ''مد'' دیا جائے گا۔

16072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ رُبُعُهُ بِإِدَامِهِ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: گندم کا ایک ''مد'' ہوگا، جس کا ایک چوتھائی اس کے چپڑے (یا دسترخوان) میں ہوگا۔

16073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهِ بِإِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ، لِكُلِّ إِنْسَانٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ

✵✵ ایوب نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر مسکین کو ایک ''مد'' دیا جائے گا، اور آدمی اپنی قسم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھانا کھلائے گا، جن میں سے ہر شخص کو گندم کا ایک ''مد'' دیا جائے گا۔

16074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مُدٌّ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

✵✵ یحییٰ بن سعید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر مسکین کو ایک، ایک ''مد'' دیا جائے گا۔

16075 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِنِّيْ اَحْلِفُ اَنْ لَا اُعْطِيَ رِجَالًا، ثُمَّ يَبْدُوْ لِيْ، فَاُعْطِيْهِمْ، فَاِذَا رَاَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَاَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ، كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ،

✵✵ ابو وائل نے یسار بن نمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں کچھ لوگوں کو ادائیگی نہیں کروں گا پھر مجھے یہ مناسب لگا تو میں نے انہیں ادائیگی کر دی، تو جب تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں ایسا کر چکا ہوں، تو تم میری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو جو کا ایک صاع، یا کھجور کا ایک صاع، یا گندم کا نصف دے دینا۔

16076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ منصور نے ابو وائل کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ وَكِيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ

** عبداللہ بن سلمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: (قسم کا کفارہ) جو کا ایک صاع ہوگا' یا گندم کا نصف صاع ہوگا۔

16078 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَكُّوكٌ مِنْ حِنْطَةٍ، اَوْ مَكُّوكٌ مِنْ تَمْرٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ، وَيُطْعِمُ كُلَّ قَوْمٍ بِمُدِّهِمْ قَالَ الْحَسَنُ: وَاِنْ شَاءَ جَمَعَهُمْ فَاَطْعَمَهُمْ اَكْلَةً، خُبْزًا وَلَحْمًا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَخُبْزًا وَسَمْنًا وَلَبَنًا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَخُبْزًا وَخَلًّا وَزَيْتًا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

** ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: گندم کا ایک مکوک یا کھجور کا ایک مکوک ہر مسکین کو ملے گا' اور ہر قوم کے افراد اپنے "مد" کے حساب سے کھانا دیں گے۔

حسن بصری فرماتے ہیں: اگر آدمی چاہے گا' تو ان سب کو ایک ساتھ اکٹھا کر کے کھانا کھلا دے گا' جو روٹی اور گوشت ہوگا اور اگر یہ دستیاب نہیں ہوتا' تو روٹی اور گھی یا دودھ دے گا' اور اگر یہ بھی نہیں ملتا' تو روٹی یا ستو یا زیتون دیدے گا' اور اگر اس کی بھی گنجائش نہیں ہے' تو تین دن کے روزے رکھ لے گا۔

16079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَكُّوكٌ مِنْ حِنْطَةٍ، وَمَكُّوكٌ مِنْ تَمْرٍ، وَاِنْ شَاءَ جَمَعَ الْمَسَاكِيْنَ، فَغَدَّاهُمْ اَوْ عَشَّاهُمْ

** یونس نے حسن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: گندم کا ایک مکوک یا کھجور کا ایک مکوک ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو تمام مسکینوں کو جمع کر کے انہیں صبح یا شام کا کھانا کھلا دے گا۔

16080 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مَكُّوكٌ مِنْ حِنْطَةٍ، وَمَكُّوكٌ مِنْ تَمْرٍ قَالَ مَعْمَرٌ، وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَاْمُرُ فِيْ عَامٍ غَلَا فِيْهِ السِّعْرُ بِنِصْفِ مَكُّوكٍ مِّنْ حِنْطَةٍ، وَنِصْفِ مَكُّوكٍ مِّنْ تَمْرٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَا اَرٰى اَحَدًا مِنْكُمْ يَسْتَنْفِقُ الْيَوْمَ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا

** قتادہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: گندم کا ایک مکوک یا کھجور کا ایک مکوک ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو حسن بصری کے قول کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو سنا جس سال اناج مہنگا ہوگیا' اس سال انہوں نے گندم کا نصف مکوک اور کھجور کا نصف مکوک دینے کا حکم دیا تھا' پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی شخص آج کل اس سے زیادہ خرچ نہیں کرسکتا۔

16081 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ

لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِيْ اِطْعَامِ الطَّعَامِ: اَجْمَعُهُمْ فِيْ بَيْتِيْ وَاُطْعِمُهُمْ؟ قَالَ: لَا، مُدَّانِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ، مُدًّا لِطَعَامِهِ، وَمُدًّا لِإِدَامِهِ

* * عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے کھانا کھلانے کے بارے میں دریافت کیا' کیا میں ان سب کو گھر میں اکٹھا کر کے انہیں کھانا کھلاؤں گا؟ انہوں نے فرمایا: ہر مسکین کو دو مد دیے جائیں گے' ایک مد اس کے کھانے کا ہوگا اور ایک اس کے دستر خوان کا ہوگا۔

16082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مُدَّانِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

* * ابن ابونجیح نے' مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر مسکین کو دو ''مد'' دیے جائیں گے۔

16083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِطْعَامُ يَوْمٍ لَيْسَ اَكْلَةً، وَلَكِنْ يَوْمًا مِنْ اَوْسَطِ مَا يُطْعِمُ اَهْلَهُ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایک دن کا کھانا' کھانا نہیں ہے' بلکہ ایک دن کے کھانے سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے گھر والوں کو جو کھلاتا ہے' اس کا درمیانہ درجہ کا کھانا ہر مسکین کو دیا جائے گا۔

16084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَمَا تُطْعِمُ الْفَذَّ مِنْ اَهْلِكَ

* * ابن جریج نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس طرح تم اپنے گھر والوں کو کھانا کھلاتے ہو۔

16085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: مِنْ اَوْسَطِ مَا يُطْعِمُ اَهْلَهُ يَوْمًا وَاحِدًا عَشَرَةَ اَمْدَادٍ، هُوَ الْقَائِلُ: اَوْ كِسْوَتُهُمْ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ ثَوْبٌ ثَوْبٌ، قُلْتُ: بَلَغَنَا اَنَّ اُنَاسًا يَقُوْلُوْنَ: حَسْبُهُ اَنْ يُطْعِمَهُمْ اَكْلَةً، فَمَا اَسْنَدَ مَا يَقُوْلُ اِلٰى آخِرِ قَوْلِهِ: يُطْعِمُوْنَ يَوْمًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: یہ اس درمیانے درجہ کا کھانا ہوگا' جو آدمی اپنے گھر والوں کو ایک دن میں کھلاتا ہے اور اس کے دس مد ہوں گے' وہ یہ فرماتے ہیں: یا پھر ان کو لباس پہنانا ہوگا' اس کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک' ایک کپڑا دے دیا جائے گا' میں نے کہا: ہم تک تو یہ روایت پہنچی ہے: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے لئے یہی کافی ہے کہ ان سب کو ایک مرتبہ کھانا کھلا دے' تو انہوں نے جو بات بیان کی تھی اس کی سند بیان نہیں کی' آخر میں یہ کہا: وہ ایک دن کا کھانا کھلا دے گا۔

16086 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ

يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهِ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ " قَالَ: وَاَمَّا الْيَمِيْنُ الَّتِيْ كَانَ يُؤَكِّدُهَا فَاِنْ كَانَ يَجِدُ مَا يُعْتِقُ اَعْتَقَ وَذَكَرَهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ

✵✵ ابن جریج نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنی قسم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے جس میں سے ہر مسکین کو گندم کا ایک "مد" دے دیتے تھے وہ یہ فرماتے ہیں: جہاں تک اس قسم کا تعلق ہے جس میں آدمی نے تاکید پیدا کی ہو تو اگر اس کے پاس غلام آزاد کرنے کی گنجائش ہو تو وہ غلام آزاد کرے۔

راوی نے یہ بات موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

16087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: تُطْعِمُ بِالْمُدِّ الَّذِيْ تَقُوْتُ بِهِ اَهْلَكَ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: تم وہ "مد" کھلاؤ گے جس کے ذریعے تم اپنے اہل خانہ کو غذا فراہم کرتے ہو۔

16088 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ، عَنْ قَوْلِهِ: مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ قَالَ: الْخُبْزُ وَالتَّمْرُ

✵✵ ثوری نے عبداللہ بن حنش کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اسود بن یزید سے قرآن کے اس حکم کے بارے میں دریافت کیا:

"جو اس چیز کا درمیانہ ہوگا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو"

انہوں نے فرمایا: اس سے مراد روٹی اور کھجور ہے۔

16089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُجْزِيْهِ اِلَّا اَنْ يُطْعِمَ عَشَرَةً قَالَ: وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنِ الْحَسَنِ، اَوْ غَيْرِهِ: اِنْ رَدَّ الطَّعَامَ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَاحِدٍ اَجْزَاَهُ

✵✵ سفیان ثوری نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کے لئے اس وقت تک کفایت نہیں ہوگی جب تک وہ دس آدمیوں کو کھانا نہیں کھلا دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب اور حسن بصری اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اگر وہ ایک مسکین کو سارا اناج دے دیتا ہے تو یہ اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔

16090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ اِطْعَامِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي الْكَفَّارَةِ؟ قَالَ: يُجْزِئُهُ، وَقَالَ الْحَكَمُ: لَا يُجْزِئُهُ، وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اَرْجُو اَنْ يُجْزِئَهُ اِذَا لَمْ يَجِدْ مُسْلِمِيْنَ، وَيُعْطِي الْمُكَاتِبَ وَذَا الرَّحِمِ، لَا يُجْبَرُ عَلٰى نَفَقَتِهِ

✵✵ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے کفارے میں یہودی یا عیسائی کو کھانا

کھلانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ آدمی کے لئے کفایت کر جائے گا' جبکہ حکم یہ فرماتے ہیں: یہ اس کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر اس کو مسلمان نہیں ملتے' تو پھر مجھے یہ امید ہے کہ یہ اس کے لئے کفایت کر جائے گا' البتہ اسے چاہیے کہ وہ یہ کفارہ کسی مکاتب غلام یا کسی قریبی رشتہ دار کو دیدے' جس کے خرچ کی پابندی اس پر نہ ہو۔

16091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْكِسْوَةُ ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ

٭٭ ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے (اگر کفارہ لباس فراہم کرنے کی شکل میں ہو) تو دو دو کپڑے دیے جائیں گے۔

16092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيَّ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ قَالَ: اِزَارٌ وَرِدَاءٌ ظَهْرَانِيٌّ مُعَقَّدَةٌ قَالَ: ثِيَابٌ يُؤْتَى بِهَا مِنَ الْبَحْرَيْنِ

٭٭ یزید رقاشی نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک چادر اور ایک تہہ بند دیا جائے گا' جو ظہرانی ہو اور اس پر گرہ لگی ہوئی ہو۔

راوی کہتے ہیں: یہ وہ کپڑے ہیں جو بحرین سے لائے جاتے تھے۔

16093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ، وَكَذٰلِكَ كَسَا الْاَشْعَرِيُّ اَبُوْ مُوْسٰى ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ مِنْ مُعَقَّدَةِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ، وَكَذٰلِكَ الْاَشْعَرِيُّ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: دو دو کپڑے دیے جائیں گے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بحرینی دو دو کپڑے دیے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: دو دو کپڑے دیے جائیں گے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا تھا۔

16094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ: اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ كَسَا فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ ثَوْبَيْنِ مِنْ مُعَقَّدَةِ الْبَحْرَيْنِ

٭٭ عاصم نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قسم کے کفارے میں بحرین کے دو دو کپڑے دیے تھے۔

16095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْكِسْوَةُ عِمَامَةٌ يَلُفُّ بِهَا رَاْسَهُ، وَعَبَاءَةٌ يَلْتَفُّ بِهَا

٭٭ داؤد نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: کپڑے میں عمامہ بھی شامل ہوگا' جسے آدمی سر پر لپیٹ لے اور عبا ہوگی جسے آدمی اپنے جسم پر لپیٹ لے۔

16096 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِزَارٌ فَصَاعِدًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

❊❊ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک تہہ بند یا اس سے زیادہ ہر مسکین کو ملے گا۔

16097 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ كِسْوَةِ الْكَفَّارَةِ قَالَ: ثَوْبٌ وَاحِدٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

❊❊ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے کفارے میں لباس فراہم کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ہر مسکین کو ایک کپڑا جو پورا آ جائے۔

16098 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْكِسْوَةُ اَدْنَاهُ ثَوْبٌ، وَاَعْلَاهُ مَا شَاءَ

❊❊ ثوری نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا اس فراہم کرنے میں کم از کم ایک کپڑا ہوگا اور زیادہ سے زیادہ جو بھی آدمی چاہے۔

16099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَوْلُنَا فِي الْكِسْوَةِ اِنْ كَسَا بَعْضَهُمْ، وَاَطْعَمَ بَعْضَهُمْ اَجْزَاَهُ اِذَا كَانَتِ الْكِسْوَةُ قِيمَةً لِطَعَامٍ

❊❊ ثوری فرماتے ہیں: لباس کے بارے میں ہمارا قول یہ ہے کہ اگر آدمی ان میں سے کسی کو (کفارے میں) لباس فراہم کردیتا ہے اور کچھ کو لباس فراہم کردیتا ہے تو یہ آدمی کے لئے کفایت کر جائے گا جبکہ وہ لباس کھانے کی قیمت جتنا ہو۔

16100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: ثَوْبٌ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

❊❊ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر مسکین کو ایک کپڑا ملے گا۔

16101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَبَدَا لَهُ اَنْ يُكَفِّرَ، فَكَسَا ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ مُعَقَّدَةَ الْبَحْرَيْنِ قَالَ: وَحَلَفَ مَرَّةً اُخْرَى، فَعَجَنَ لَهُمْ وَاَطْعَمَهُمْ

❊❊ ہشام بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک قسم اٹھائی پھر انہیں یہ مناسب لگا کہ وہ اس کا کفارہ دیں تو انہوں نے بحرین کے کپڑوں کے دو دو کپڑے پہننے کے لئے دیے۔

راوی کہتے ہیں: پھر ایک مرتبہ انہوں نے قسم اٹھائی تو اس کے کفارے میں آٹا گندھوا کر لوگوں کو کھانا کھلایا۔

بَابُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَتَقْدِيمِ التَّكْفِيرِ

باب: (قسم کے کفارے میں) تین دن روزے رکھنا نیز کفارے کو پہلے ادا کرنا

16102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: بَلَغَنَا فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ " قَالَ: وَكَذٰلِكَ نَقْرَؤُهَا "

❋ ❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

''اور جو شخص اس کی گنجائش نہ پائے' تو وہ مسلسل تین دن روزے رکھے''۔

عطاء فرماتے ہیں: ہم بھی اسے' اسی طرح پڑھتے ہیں۔

16103 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، وَالْاَعْمَشِ، قَالَا فِیْ حَرْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَكَذٰلِكَ نَقْرَؤُهَا

❋ ❋ معمر نے' ابواسحاق اور اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو تین دن کے لگاتار روزے ہوں گے''

ابواسحٰق فرماتے ہیں: ہم بھی اسے اسی طرح پ ہیں۔

16104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى طَاوُسٍ فَسَاَلَهُ عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِیْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ: صُمْ كَيْفَ شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَاِنَّهَا فِیْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: مُتَتَابِعَاتٍ قَالَ: فَاَخْبِرِ الرَّجُلَ

❋ ❋ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: ایک شخص طاؤس کے پاس آیا اور ان سے قسم کے تین روزوں کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم جیسے چاہو' روزے رکھ لو!

مجاہد نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت میں تو یہ الفاظ ہیں:

''مسلسل تین دن کے روزے ہوں گے''

تو انہوں نے فرمایا: تم اس شخص کو اس بارے میں بتادو۔

16105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُلُّ صَوْمٍ فِی الْقُرْآنِ فَهُوَ مُتَتَابِعٌ، اِلَّا قَضَاءَ رَمَضَانَ

❋ ❋ لیث نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: قرآن میں جس بھی روزے کا ذکر ہے' وہ لگاتار ہوں گے' صرف روزے کی قضاء کا حکم مختلف ہے۔

16106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: اِذَا صَامَ فِیْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ يَوْمَيْنِ ثُمَّ وَجَدَ الْكَفَّارَةَ اَطْعَمَ

❋ ❋ ثوری نے حکم کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص قسم کے کفارے میں' دو دن روزے رکھ لے' اور پھر کفارے میں کھانا کھلانے کی گنجائش پائے' تو کھانا کھلا دے۔

16107 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ يَحْلِفُ فَيُرِيدُ اَنْ يَفْعَلَ الَّذِي حَلَفَ اَنْ لَا يَفْعَلَهُ، فَيُكَفِّرُ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُهُ بَعْدُ، وَيَفْعَلُهُ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ، ثُمَّ يُكَفِّرُ بَعْدَمَا يَفْعَلُ،

٭٭ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ کوئی حلف اٹھاتے تھے اور پھر وہ اس کام کرنے کا ارادہ کرتے تھے' جس کے بارے میں' انہوں نے بارے میں یہ حلف اٹھایا ہوتا تھا' کہ وہ ایسا نہیں کریں گے' تو بعض اوقات وہ کام کو کرنے سے پہلے کفارہ دے دیتے تھے' اور بعد میں وہ کام کر لیتے تھے' اور بعض اوقات وہ کام پہلے کر لیتے تھے اور کفارہ بعد میں دیتے تھے۔

16108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

٭٭ عبیداللہ بن عمر نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کیا ہے:

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے یہ روایت عبیداللہ بن عمر سے بھی سنی ہے۔

16109 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، اَوْ اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ يُكَفِّرُ قَبْلَ اَنْ يَحْنَثَ

٭٭ یزید بن ابراہیم نے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کر دیتے تھے۔

16110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يُكَفِّرُ حَتّٰى يَحْنَثَ "

٭٭ محمد بن زیاد نے' میمون بن مہران کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس وقت تک کفارہ ادا نہیں کرتے تھے' جب تک حانث نہ ہو جائیں۔

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

باب: قسم میں استثناء کرنا

16111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ "

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص حلف اٹھائے اور یہ کہے: اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا' تو اس شخص پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

16112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ، ثُمَّ

سَمِعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

✻✻ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' بعد میں یہ روایت امام عبدالرزاق نے عبیداللہ نامی راوی سے براہِ راست بھی سنی تھی۔

16113 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ، وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَيَفْعَلُهُ ثُمَّ لَا يُكَفِّرُ

✻✻ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوئی قسم اٹھاتے تھے اور پھر یہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں ایسا' ایسا نہیں کروں گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اگر وہ اس کام کو کر لیتے تھے' تو اس کا کفارہ نہیں دیتے تھے۔

16114 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُهُ

✻✻ معمر نے' زہری کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

16115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَا: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَحْنَثْ"

✻✻ ایوب نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں' جبکہ عبدالرحمٰن نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے ''ان شاء اللہ'' کہہ دے' وہ حانث نہیں ہوگا۔

16116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَثْنَى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ

✻✻ مجاہد نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص استثناء کر لے' اس پر حانث ہونا اور کفارہ لازم نہیں ہوں گے۔

16117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: "مَا مِنْ رَجُلٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ، اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ، اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ، فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، مَا شِئْتَ مِنْهُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَاْ لَمْ يَكُنْ، فَاغْفِرْ لِيْ وَتَجَاوَزْ لِيْ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَصَلَاتِيْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَعَنْتُهُ فَلَعْنَتِيْ عَلَيْهِ، اِلَّا كَانَ فِيْ اسْتِثْنَائِهِ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ ذٰلِكَ"

✻✻ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہتا ہے: اے

اللہ! جو بھی میں نے بات کی' یا جو بھی میں نے نذر مانی ہے' یا جو بھی میں نے حلف اٹھایا' تو وہ سب تیری مشیت کے مطابق ہوں گے تو ان میں سے جو چاہے گا' وہ ہو جائے گا' اور جو تو چاہے گا' وہ نہیں ہوگا' تو تو اس حوالے سے میری مغفرت کرنا' اور مجھ سے درگزر کرنا اے اللہ! میں جس کے لئے رحمت کی دعا کروں گا' تو میری اس کے لئے دعا' رحمت ہوگی' میری اس پر لعنت ہوگی' البتہ جو چیز استثنائی ہو' اس کا حکم مختلف ہوگا' البتہ بقیہ دن کے لئے' اس کا استثناء ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

16118 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ "

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے ''ان شاء اللہ'' کہہ دے' وہ حانث نہیں ہوتا''۔

16119 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَنِ اسْتَثْنَى لَمْ يَحْنَثْ، وَلَهُ الثُّنْيَا مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: جو شخص استثناء کرلے' وہ حانث نہیں ہوتا' اور آدمی جب تک اپنی جگہ سے اٹھتا نہیں ہے' اسے اس وقت تک استثناء کا حق حاصل ہوتا ہے۔

16120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: اَلِاسْتِثْنَاءُ فِي الْيَمِينِ بِقَدْرِ حَلْبِ النَّاقَةِ الْغَزِيرَةِ

✵✵ ابن عیینہ نے' ابن ابونجیح کا یہ بیان نقل کیا ہے: قسم میں استثناء کرنے کا وقت اتنا ہوتا ہے' جتنا اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جائے

16121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: " اِذَا حَلَفَ ثُمَّ اسْتَثْنَى عَلَى اَثَرِ ذٰلِكَ عِنْدَ ذٰلِكَ، كَاَنَّهُ يَقُوْلُ: مَا لَمْ يَقْطَعِ الْيَمِينَ وَيَتْرُكُهُ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے فرمایا: جب آدمی حلف اٹھائے اور اس کے فوراً بعد استثناء کرلے' تو گویا وہ یہ کہنا چاہ رہے تھے: یہ اس وقت تک ہوگا' جب قسم کے کلمات منقطع نہ ہوئے ہوں' اور انہیں ترک نہ کیا ہو۔

16122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنِ اتَّصَلَ الْكَلَامُ فَلَهُ اسْتِثْنَاؤُهُ، وَاِنْ قَطَعَهُ وَسَكَتَ، ثُمَّ اسْتَثْنَى، فَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ، وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی نے کلام کے ساتھ ہی استثناء کیا ہو' تو اسے استثناء کا حق حاصل ہوگا' اگر اس نے کلام کو روک دیا اور خاموش ہو گیا' اور پھر استثناء کیا' تو پھر اسے استثناء کا حق حاصل نہیں ہوگا' لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

16123 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✵✵ سماک بن حرب نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا''

پھر آپ ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے چاہا''۔

16124 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَهُ ثُنْيَاهُ مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ ذٰلِكَ كَلَامٌ اِذَا اتَّصَلَ

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کو استثناء کا حق اس وقت حاصل ہوگا' جب درمیان میں کوئی اور کلام نہ ہو' اور استثناء متصل ہو۔

16125 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيمَا نَعْلَمُ مِثْلَهُ

✵✵ ہمارے علم کے مطابق زہری نے قتادہ سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اسْتَثْنَى فِي نَفْسِهِ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، حَتّٰى يُظْهِرَهُ بِلِسَانِهِ

✵✵ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی نے دل میں استثناء کیا ہو' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' جب تک وہ زبان کے ذریعے اس کا اظہار نہیں کرتا۔

16127 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَسْمَعَ نَفْسَهُ

✵✵ معمر نے' حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' جب تک آدمی اونچی آواز میں' استثناء نہیں کرتا کہ اسے خود آواز آئے۔

16128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ: امْرَاَتُهُ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ لَا يَفْعَلُهُ قَالَ: لَا تُطَلَّقُ امْرَاَتُهُ، وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ذٰلِكَ حَمَّادٌ،

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے: اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی بیوی کو طلاق ہے' اگر میں نے ایسا' ایسا نہ کیا' پھر وہ ایسا نہیں کرتا' تو انہوں نے فرمایا: اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی' اور اس شخص پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حماد نے بھی یہی بات کہی ہے۔

16129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَحَمَّادٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ ثوری نے، طاؤس کے صاحبزادے اور حماد سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ اَنْ لَا يَفْعَلَ كَذَا وَكَذَا اِلَّا اَنْ يَحْنَثَ قَالَ: اِذَا حَنِثَ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

٭٭ ثوری، ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ قسم اٹھاتا ہے کہ وہ ایسا ایسا نہیں کرے گا، البتہ اگر وہ حانث ہوجائے، تو حکم مختلف ہے، تو انہوں نے فرمایا: جب وہ حانث ہوگا، تو اس پر کفارہ لازم ہوگا۔

16131 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا حَرَّكَ لِسَانَهُ اَجْزَاَ عَنْهُ فِي الِاسْتِثْنَاءِ

٭٭ معمر نے، قتادہ کے حوالے سے، حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی اپنی زبان کو حرکت دیدے، تو استثناء میں یہ چیز اس کے لئے کفایت کر جائے گی۔

بَابُ تَحْلِيلِ الضَّرْبِ

باب: (کسی کی) پٹائی کرنے کو حلال قرار دینا

16132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَدْ رَآهُ يَتَحَلَّلُ يَمِينَهُ فِي ضَرْبٍ نَذَرَهُ بِاَدْنَى ضَرْبَةٍ، فَقَالَ عَطَاءٌ: "قَدْ نَزَلَ فِي ذٰلِكَ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَ: (وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ) (ص: 44) "، فَقَالَ رَجُلٌ: فِي كَمْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "بَلَغَنَا اَنَّهُ كَانَ حَلَفَ لَيَجْلِدَنَّهَا مِائَةَ سَوْطٍ

٭٭ عبداللہ بن عبید بن عمیر نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے عبداللہ کو دیکھا کہ اس نے مارنے کی نذر مانی تھی، اور اپنی قسم کو ہلکی سی ضرب کے ذریعے پورا کرلیا، تو عطاء نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے، اس بارے میں اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کیا ہے:

''اور تم تنکے پکڑو اور اس کے ذریعے اس کو مارو اور حانث نہ ہوجاؤ''

ایک شخص نے دریافت کیا: یہ کتنے کے بارے میں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے یہ قسم اٹھائی تھی، کہ وہ اس کو ایک سو چھڑیاں ماریں گے۔

16133 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ فَاحِشَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَرِيضٌ عَلٰى سَفَرِ مَوْتٍ، فَاَخْبَرَ بَعْضُ اَهْلِهِ مَا صَنَعَ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ قَالَ -: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنْوٍ فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ، فَضَرَبَ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں، ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کرلیا، اور وہ

بیمار تھا اور قریب المرگ تھا' پھر اس نے اپنے گھر والوں کو اپنے اس عمل کے بارے میں بتایا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس کا ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے خود یا آپ ﷺ کے حکم کے تحت ایک شاخ لی گئی' جس میں ایک سو ذیلی شاخیں تھیں' تو وہ اس شخص کو ماردی گئیں۔

16134 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَاَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، "اَنَّ مُقْعَدًا عِنْدَ حِرَاءِ سَعْدٍ زَنَى بِامْرَاَةٍ، فَاعْتَرَفَ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْلَدَ بِاِثْكَالِ النَّخْلِ

❋ ❋ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اپاہج شخص نے ''حراء سعد'' کے پاس' ایک خاتون کے ساتھ زنا کرلیا' اس نے اعتراف کرلیا' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت کھجور کی شاخوں کے ذریعے اس کی پٹائی کی گئی۔

16135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ حَلَفَ اَنْ يَضْرِبَ مَمْلُوكَهُ قَالَ: يَحْنَثُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَضْرِبَهُ

قَالَ ابْنُ التَّيْمِيِّ: وَحَلَفْتُ اَنْ اَضْرِبَ مَمْلُوكَةً لِيْ رَاغَتْ اِنْ قَدَرْتُ عَلَيْهَا فَوَجَدْتُهَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبِي، فَقَالَ: بَلَغَنِي اَنَّكَ حَلَفْتَ اَنَّكَ اِنْ قَدَرْتَ عَلٰى مَمْلُوكَتِكَ اَنْ تَضْرِبَهَا، وَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي اَنَّ النَّفْسَ تَدُورُ فِي الْبَدَنِ، فَرُبَّمَا كَانَ قَرَارُهَا الرَّاْسَ، وَرُبَّمَا كَانَ قَرَارُهَا فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى عَدَّدَ مَوَاضِعَ، فَتَقَعُ الضَّرْبَةُ عَلَيْهَا فَتَتْلَفُ، فَلَا تَفْعَلْ قَالَ: فَلَمْ اَضْرِبْهَا، وَلَمْ يَاْمُرْنِي بِتَكْفِيرٍ

❋ ❋ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص یہ قسم اٹھاتا ہے کہ وہ اپنے غلام کی پٹائی کرے گا' تو انہوں نے فرمایا: اس کا اپنی قسم کو توڑ دینا' میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اس کی پٹائی کرے۔

ابن تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حلف اٹھایا کہ میں اس کنیز کی پٹائی کروں گا' جس نے دھوکہ دیا تھا' اگر میں نے اس پر قابو پالیا' جب میں نے اس پر قابو پالیا' تو وہ میرے والد کے پاس پہنچ گئے۔

انہوں نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تم نے یہ قسم اٹھائی کہ تم اپنی اس کنیز پر قابو پالو گے' تو تم اس کی پٹائی کرو گے حالانکہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جان پورے جسم میں گھومتی ہے' پھر بعض اوقات وہ سر میں ٹھہر جاتی ہے اور جب سر میں فلاں' فلاں جگہ پر ٹھہرتی ہے' انہوں نے متعدد مقامات کا ذکر کیا' تو پھر اس پر ضرب واقع ہوتی ہے' تو وہ جان ضائع ہو جاتی ہے' اس لئے تم ایسا نہ کرو' انہوں نے کہا: میں اسے نہیں ماروں گا' پھر میرے والد نے کفارہ دینے کا حکم بھی نہیں دیا۔

بَابُ كَفَّارَةِ الْاِخْلَاصِ

باب: اخلاص کا کفارہ

16136 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَلَّادٌ - اَوْ غَيْرُهُ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ عِنْدَهُ اِنْسَانٌ كَاذِبًا بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ

حَلِفُكَ كَاذِبًا بِاِخْلَاصِكَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: خلاد اور دیگر حضرات نے' مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے' ایک شخص' اللہ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھائی' وہ اللہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے اخلاص (یعنی اللہ تعالیٰ کے وحدانیت کے اعتراف) کی وجہ سے' تمہاری جھوٹی قسم کی مغفرت ہوگئی' یا اس کی مانند کوئی اور بات ارشاد فرمائی۔

16137 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ نَاقَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ صَاحِبُهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانًا سَرَقَ نَاقَتِي، فَجِئْتُهُ، فَاَبَى اَنْ يَرُدَّهَا اِلَيَّ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْدُدْ اِلٰى هٰذَا نَاقَتَهُ فَقَالَ: وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَخَذْتُهَا، وَمَا هِيَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَلَمَّا قَفَاهُ جَاءَهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَذَبَ وَاَنَّهَا عِنْدَهُ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَلْيَرُدَّهَا وَاَخْبَرَهُ: اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَهُ بِالْاِخْلَاصِ

✳✳ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' بازار سے اونٹنی چرالی' اس کا مالک آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص نے میری اونٹنی چرالی ہے' میں اس کے پاس گیا' اس نے مجھے واپس کرنے سے انکار کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے اس دوسرے شخص کو بلوایا اور فرمایا: تم اس شخص کی اونٹنی اسے واپس کر دو' اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے اسے پکڑا نہیں ہے' یہ میری ہی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چلے جاؤ! جب وہ شخص چلا گیا' تو حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے' اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اس نے غلط بیانی کی ہے' اور وہ اونٹنی اس شخص کے پاس ہے' نبی اکرم ﷺ نے اسے بلوایا اور اسے بتایا: اخلاص (یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اعتراف والے کلمے) کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ نے اِس کی مغفرت کر دی ہے۔

16136-مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2217' السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب الأيمان' باب ما جاء في اليمين الغموس - حديث:18498' معرفة السنن والآثار للبيهقي - الأيمان والنذور' اليمين الغموس - حديث:5973' البحر الزخار مسند البزار - عبيدة بن عمرو السلماني ' حديث:1920

جہانگیری

المصنف

عبد الرزاق

6

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

المصنف

عبد الرزاق

تصنیف	الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی
مترجم	ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	2017ء
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	روپے

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ھو القادر

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَلَاءِ

کتاب: ولاء کے بارے میں روایات

بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب: ولاء کو فروخت کرنا اور اُسے ہبہ کرنا

16138 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

❀❀ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اُسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

16139 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يُبَاعُ الْوَلَاءُ وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولاء کو فروخت نہیں کیا جائے گا' اور اسے ہبہ بھی نہیں کیا جائے گا۔

16140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الْوَلَاءُ

16138-صحيح البخاري - كتاب الفرائض' باب إثم من تبرأ من مواليه - حديث: 6387صحيح مسلم - كتاب العتق' باب النهي عن بيع الولاء - حديث: 2849صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب البيع المنهي عنه - ذكر الزجر عن بيع الولاء وعن هبته' حديث: 5025سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النهي عن بيع الولاء - حديث: 2529سنن أبي داؤد - كتاب الفرائض' باب في بيع الولاء - حديث: 2545سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب النهي عن بيع الولاء وعن هبته - حديث: 2744السنن للنسائي - كتاب البيوع' بيع الولاء - حديث: 4603سنن سعيد بن منصور - باب النهي عن بيع الولاء وهبته' حديث: 273مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في بيع الولاء وهبته - حديث: 20035السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب البيوع' بيع الولاء - حديث: 6069معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب العتق' باب العتق - الولاء ' حديث: 6244مسند أحمد بن حنبل - ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4423مسند الشافعي - ومن كتاب جراح العمد' حديث: 921مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وما روى عبد الله بن دينار عن ابن عمر' حديث: 1983مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 618المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 49

بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ، اَقِرَّهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولاء، حلف (یعنی حلیف بن جانے) کی مانند ہے اسے فروخت نہیں کیا جائے گا اور ہبہ نہیں کیا جائے گا تم اسے اُسی جگہ رہنے دو جہاں اللہ تعالیٰ نے اِسے رکھا ہے۔

16141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْشَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْوَلَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ النَّسَبِ مَنْ اَحْرَزَ الْوَلَاءَ اَحْرَزَ الْمِيرَاثَ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولاء نسب کا ایک شعبہ ہے جو شخص ولاء کو محفوظ رکھتا ہے وہ وراثت کو محفوظ رکھتا ہے۔

16142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ فَقَالَ: اَيَبِيعُ اَحَدُكُمْ نَسَبَهُ؟

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ولاء کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک اپنے نسب کو فروخت کر سکتا ہے؟

16143 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ قَالَ: اَكْرَهُ اَنْ يَبِيعَ مَرَّتَيْنِ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ولاء کو فروخت کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اسے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں:) یہ بات انہوں نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

16144 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهُ اَنْ يُبَاعَ الْوَلَاءُ قَالَ: اَيَاْكُلُ بِرَقَبَةِ رَجُلٍ حُرٍّ؟ وَيَقُولُ: فَلَا يَبِيعُ الْعَبْدُ الْمُعْتَقُ وَلَا السَّيِّدُ الَّذِي اَعْتَقَهُ فَمَا هُوَ اِلَّا مِثْلَهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَبِيعُ اَهْلُهُ وَلَاءَهُ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالَ: لَا، سَوَاءٌ ذٰلِكَ مِنْهُ وَمِنْ غَيْرِهِ قَالَ: ذٰلِكَ تَتْرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ولاء کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے: کیا کوئی شخص کسی آزاد آدمی کی گردن کا معاوضہ کھا سکتا ہے وہ یہ فرماتے تھے: ولاء کو نہ تو آزاد ہونے والا غلام فروخت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ آقا فروخت کر سکتا ہے جس نے اس غلام کو آزاد کیا ہو تو پھر یہ اس کی مانند ہی رہ جاتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس کے مالکان اس کی ولاء کو فروخت کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ وہ اس کے آقا کی طرف سے ہو یا اس کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہو انہوں نے متفرق مواقع پر یہ بات کہی تھی۔

16145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، لَا يَجُوزُ بَيْعُهُ وَلَا هِبَتُهُ

❀❀ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملے گا' اسے فروخت کرنا' یا اسے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے۔

16146 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يُبَاعُ الْوَلَاءُ وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ولاء کو فروخت نہیں کیا جائے گا' اور اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا۔

16147 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: الْوَلَاءُ نَسَبٌ لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: ولاء نسب ہے' اسے فروخت نہیں کیا جائے گا اور ہبہ نہیں کیا جائے گا۔

16148 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُبَاعُ الْوَلَاءُ وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ولاء کو فروخت نہیں کیا جائے گا اور اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا۔

16149 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَالنَّسَبِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: ولاء نسب کی طرح کا تعلق ہے' اسے فروخت نہیں کیا جائے گا اور ہبہ نہیں کیا جائے گا۔

16150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الْوَلَاءِ، وَيَكْرَهُهُ كَرَاهِيَةً شَدِيْدَةً وَاَنْ يُوَالِيَ اَحَدٌ غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَاَنْ يَهَبَهُ "

❀❀ : نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ولاء کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' وہ اسے شدید مکروہ قرار دیتے تھے' اور اس بات کو بھی مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف' خود کو منسوب کرے' یا اس کو (ولاء کو) ہبہ کردے۔

16151 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَهَبْتُ وَلَاءَ مَوْلَايَ، اَيَجُوْزُ؟ قَالَ: لَا، مَرَّتَيْنِ تَتْرَى، وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَهَا بِحِيْنٍ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يَهَبَ وَلَاءَ مَوْلَاهُ قَالَ: قُلْتُ فَمَا يُخَالِفُ بَيْنَ اَنْ يَاْذَنَ لَهُ اَنْ يَتَوَالَى مَنْ شَاءَ فَقَدْ وَهَبَ وَلَاءَهُ لَهُ وَوَهَبَ وَلَاءَهُ لِآخَرَ وَكُلٌّ هِبَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَالَى مَوْلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا صَرْفَ عَنْهَا وَلَا عَدْلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں نے اپنے غلام کی ولاء ہبہ کردی ہے' کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! ایسا دو مختلف موقعوں پر ہوا اس سے پہلے ایک مرتبہ میں انہیں یہ کہتے ہوئے سن چکا تھا: اس میں کوئی حرج

نہیں ہے کہ اگر آدمی اپنے غلام کی ولاء کو ہبہ کر دے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے کہا: اس میں اختلاف کیا ہے؟ کہ جب آپ اسے یہ اجازت دیتے ہیں کہ وہ جس کی طرف چاہے ولاء کی نسبت کر دے' تو اس طرح بھی اس نے اپنی ولاء کو ہبہ کر دیا' اور اگر وہ اپنی ولاء کو دوسرے کے لئے ہبہ کر دیتا ہے' تو یہ دونوں صورتیں ہبہ کی بنتی ہیں' انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کسی قوم کی اجازت کے بغیر دوسروں کی طرف ولاء کی نسبت کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

بَابٌ: اِذَا اَذِنَ لِمَوْلَاهُ اَنْ يَتَوَلّٰى مَنْ شَاءَ

باب: جب آدمی اپنے غلام کو یہ اجازت دیدے' کہ وہ جس کی طرف چاہے' ولاء کی نسبت کر لے

16152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَذِنْتُ لِمَوْلَایَ اَنْ يُوَالِيَ مَنْ شَاءَ فَيَجُوْزُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَعَمْرٌو قَالَ: عَطَاءٌ: وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُوَالِيَ الرَّجُلُ مَوْلٰى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَهَا بِحِينٍ يَقُوْلُ: اِذَا اَذِنَ لِمَوْلَاهُ اَنْ يُوَالِيَ مَنْ شَاءَ جَازَ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں اپنے غلام کو یہ اجازت دے دوں کہ وہ جس کی طرف چاہے' ولاء کی نسبت کر لے' تو کیا یہ جائز ہوگا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

عمرو بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی قوم کا آزاد ہونے والا غلام' اُن کی اجازت کے بغیر' ولاء کی نسبت کسی اور کی طرف کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے میں عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سن چکا ہوں: وہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے غلام کو یہ اجازت دیدے کہ وہ جس کی طرف چاہے' ولاء کی نسبت کر لے' تو یہ بات اُس کے لئے جائز ہوگی۔

16153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَالٰى رَجُلًا مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِ اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ غَضَبُ اللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر' کسی اور کے ساتھ نسبتِ ولاء قائم کر لے' یا جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے' تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض' یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

16154 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهُ، ثُمَّ كَتَبَ اَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ نْ يَتَوَالٰى مَوْلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ لَعَنَ فِيْ صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شاخ پر اُس کے مخصوص حصے کی ادائیگی کو لازم قرار دیا' اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' کہ وہ کسی شخص کی اجازت کے بغیر' اُس کے آزاد کردہ غلام کے ساتھ نسبتِ ولاء قائم کرے''

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: اس صحیفے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت بھی کی تھی' جو شخص ایسا کرتا ہے۔

16155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُنْكِرُ اَنْ يَتَوَالٰى اَحَدٌ غَيْرَ مَوْلَاهُ وَاَنْ يَهَبَهُ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کا انکار کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنے غلام کے علاوہ کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے' یا کوئی شخص ولاء کو ہبہ کردے۔

16156 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَالٰى مَوْلًى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فِي الْاِسْلَامِ اَوِ انْتَهَبَ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا صَرْفَ عَنْهَا وَلَا عَدْلَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کی اجازت کے بغیر' اُس کے غلام کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلے' یا اسلام میں کسی بدعتی کو پناہ دے' یا کسی اہم چیز کو لُوٹ لے' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' اس کی کوئی فرض' یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''۔

16157 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يُرِيدُ اَنْ يُوَالِيَهُ فَاَبٰى فَجَاءَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَالَاهُ قَالَ: فَوَلَدُهُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ

❀❀ ربیع بن ابوصالح نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' وہ کسی اور سرزمین سے تعلق رکھتا تھا' اور وہ یہ چاہتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا' وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے اُن کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلی۔

راوی بیان کرتے ہیں: آج اس شخص کی بہت سی اولاد ہے۔

16158 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنِ اشْتَرَطَ فِيْ كِتَابَتِهٖ اَنِّيْ اُوَالِيْ مَنْ شِئْتُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ قَتَادَةُ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ جَمِيعَ مَا عَلَيْهِ فَلْيُوَالِ مَنْ شَاءَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کتابت کے معاہدے میں' یہ شرط عائد کرتا ہے کہ میں جس کے ساتھ چاہوں گا' نسبت ولاء قائم کرلوں گا' تو یہ بات جائز ہوگی۔

قتادہ فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام اپنے ذمہ لازم تمام ادائیگی کردے تو وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے۔

16159 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُكَاتِبُ عَبْدًا لَّهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِطْ وَلَاءَهُ قَالَ فَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: اِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ وَلَاءَهُ وَالٰى مَنْ شَاءَ حِينَ يَعْتِقُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَبَى النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرنے لگا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کی ولاء کی شرط عائد کرو!

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اگر آقا نے اس کی ولاء کی شرط عائد نہ کی ہو' تو جب وہ مکاتب غلام آزاد ہو گا' تو جس کے ساتھ چاہے گا' نسبت ولاء قائم کرلے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: لوگوں نے قتادہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

16160 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ قَالَ: لَهُ وَلَاؤُهُ، وَلَهُ اَنْ يَتَحَوَّلَ بِوَلَائِهِ حَيْثُ شَاءَ، مَا لَمْ يَعْقِلْ عَنْهُ

❀❀ منصور نے ابراہیم کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرتا ہے' ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کی ولاء کا حق' اس شخص کو حاصل ہوگا اور اس شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ جہاں چاہے' اپنی ولاء منتقل کردے' جبکہ دوسرے شخص نے اس کی طرف سے کوئی دیت (یا جرمانہ وغیرہ) ادا نہ کیا ہو۔

بَابُ الْوَلَاءِ لِمَنْ اَعْتَقَ

باب: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے

16161 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ اِلَى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَرَاَيْتِ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ مَا يَسْاَلُونَكِ عَدَّةً

16161-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب البيع والشراء مع النساء - حديث: 2065صحيح مسلم - كتاب العتق' باب إنما الولاء لمن أعتق - حديث: 2840سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب في بيع المكاتب إذا فسخت الكتابة - حديث: 3446السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا بلغه عن الرجل الشيء - حديث: 9713صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' ذكر البيان بأن زوج بريرة كان عبدا لا حرا - حديث: 4334موطأ مالك - كتاب العتق والولاء ' باب مصير الولاء لمن أعتق - حديث: 1474سنن ابن ماجه - كتاب العتق' باب المكاتب - حديث: 2518السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : خيار الأمة تعتق وزوجها مملوك - حديث: 3415السنن الكبرٰى للنسائي - باب ما قذفه البحر' كيف الكتابة وذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر بريرة في ذلك - حديث: 4873سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2509

وَاحِدَةً، اَيَبِيعُونَكِ؟ فَاُعْتِقَكِ قَالَتْ: حَتّٰى تَسْاَلَهُمْ، فَذَهَبَتْ فَسَاَلَتْهُمْ قَالُوا: نَعَمْ، وَالْوَلَاءُ لَنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَاشْتَرَتْهَا وَاَعْتَقَتْهَا قَالَتْ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَشَرْطُهُ بَاطِلٌ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں' تا کہ اپنی کتابت کی رقم کے سلسلے میں' ان سے مدد حاصل کریں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ وہ لوگ تم سے جو مطالبہ کر رہے ہیں' اگر وہ رقم میں اُنہیں ایک ساتھ ادا کر دوں' تو کیا وہ تمہیں فروخت کر دیں گے تو میں تمہیں آزاد کر دوں گی؟ بریرہ نے کہا: میں پہلے ان سے دریافت کر لیتی ہوں' وہ گئی' اس نے اپنے مالکان سے دریافت کیا' تو انہوں نے کہا: ٹھیک ہے' تاہم ولاء کا حق ہمارے پاس رہے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کے اسے آزاد کر دو! کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو خرید کر اسے آزاد کر دیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ ایسی شرائط مقرر کر دیتے ہیں' جن کی اجازت' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہوتی ہے' جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے' جس کی اجازت' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو' تو اس کی شرط کالعدم شمار ہو گی' خواہ اس نے سو شرطیں عائد کی ہوئی ہوں' اللہ کی شرط (یعنی وہ شرط' جسے اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہو) وہ زیادہ حق دار ہوتی ہے' اور زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔

16162 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّ عُرْوَةَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ابْتَاعَتْهَا مُكَاتَبَةً عَلٰى ثَمَانِ اَوَاقٍ لَمْ تُنْقِصْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا - يَعْنِي بَرِيرَةَ -

❀❀ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک مکاتبہ کنیز کو آٹھ اوقیہ کے عوض میں خرید لیا' انہوں نے کتابت کی رقم میں کوئی کمی نہیں کی' وہ کنیز سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

16163 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: لَمَّا سَامَتْ عَائِشَةُ بِبَرِيرَةَ قَالَتْ: اَعْتِقُهَا قَالُوا: وَتَشْتَرِطِينَ لَنَا وَلَاءَهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: نَعَمِ اشْتَرِطِيهِ لَهُمْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: مَا بَالُ الشَّرْطِ، قَدْ وَقَعَ قَبْلَهُ حَقُّ اللّٰهِ، الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کا سودا کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اسے آزاد کر دوں گی' تو اس کے مالکان نے کہا: آپ اس کی ولاء کا حق ہمارے پاس رہنے دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف

لائے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے ساتھ یہ شرط طے کرلو' لیکن ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایسی شرط کا کیا معاملہ ہے؟ کہ جب اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کا حق طے ہو چکا ہو' ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے''۔

16164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ كُلَّ عَامٍ اُوقِيَّةٌ فَاَعِينِينِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُوْنَ لِيْ وَلَاؤُكِ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ اَهْلِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ: قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ: خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَالْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّهُ بَاطِلٌ وَلَوْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ

❀❀ ہشام بن عروہ نے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''بریرہ آئیں اور بولیں: میں نے اپنے مالکان کے ساتھ نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا ہے' اور ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی لازم ہوگی' تو آپ اس سلسلے میں میری مدد کریں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارے مالکان چاہیں' تو میں انہیں یہ ساری رقم ایک ساتھ ادا کر دیتی ہوں' اور تمہاری ولاء کا حق مجھے مل جائے گا' وہ خاتون اپنے مالکان کے پاس گئیں' اس کے مالکان نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا' وہ خاتون اپنے مالکان کے پاس سے واپس آئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں) تشریف فرما تھے' اس خاتون نے بتایا: میں نے ان مالکان کے سامنے یہ پیش کش رکھی تھی' تو انہوں نے انکار کر دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: کہ ولاء کا حق اُن کے پاس رہے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو خرید لو' اور ولاء کی شرط' ان کے لئے رہنے دو' کیونکہ ولاء کا حق تو آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''اما بعد! لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ کہ وہ ایسی شرائط عائد کر دیتے ہیں' جن کی اجازت' اللہ کی کتاب میں نہیں ہوتی ہے' ایسی شرط کالعدم شمار ہوتی ہے' خواہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں' اللہ تعالیٰ کا فیصلہ زیادہ حق دار ہے' اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مضبوط ہے''۔

16165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ولاء کا حق' آزاد کرنے والے کو ملتا ہے"۔

16166 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: ولاء کا حق' آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

16167 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَابْنِهِ اَعْتَقَ الْاَبَ قَوْمٌ، وَاَعْتَقَ الِابْنَ قَوْمٌ آخَرُونَ قَالَ: يَتَوَارَثَانِ بِالْاَرْحَامِ، وَيَكُونُ الْوَلَاءُ عَلٰى مَنْ اَعْتَقَ

❀❀ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کا ایک بیٹا ہے' باپ کو ایک قوم نے آزاد کیا ہے' اور بیٹے کو دوسرے لوگوں نے آزاد کیا ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ اپنے نسبی تعلق کی وجہ سے' ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' اور ان کی ولاء کا حق' اُن کو آزاد کرنے والے کو ملے گا۔

بَابُ السَّاقِطِ

باب: ساقط کا حکم

16168 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّاقِطُ اَلَيْسَ يُوَالِي مَنْ شَاءَ؟ قَالَ: بَلٰى يَقُولُ: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: اِنَّهُ يُوَالِي مَنْ شَاءَ مَا لَمْ يُوَالِ الْاَوَّلِينَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّاقِطُ يَتَوَلَّجُ اِلَى الْقَوْمِ وَلَا يُوَالِيهِمْ، يَعْقِلُونَ عَنْهُ وَيَعْقِلُ عَنْهُمْ وَيَنْصُرُونَهُ ثُمَّ يَمُوتُ، لِمَنْ مِيرَاثُهُ؟ قَالَ: لَهُمْ قَالَ: قُلْتُ: السَّاقِطُ لَمْ يَتَوَلَّجْ اِلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا فَيَمُوتُ كَذٰلِكَ مَنْ يَرِثُهُ؟ قَالَ: الْمُسْلِمُونَ مِيرَاثُهُمْ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ساقط کو یہ حق نہیں ہے؟ کہ وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرلے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی: کہ ایسا شخص جس کے ساتھ چاہے' نسبت ولاء قائم کرلے گا' جب کہ اس سے پہلے' کسی کے ساتھ اس نے نسبت ولاء قائم نہ کی ہو۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ساقط کسی قوم کے درمیان آ کر رہنا شروع کر دیتا ہے' لیکن ان کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا' وہ لوگ اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں' اور وہ ان لوگوں کی طرف سے دیت ادا کرتا ہے' وہ لوگ اس کی مدد کرتے رہتے ہیں' پھر وہ ساقط شخص انتقال کر جاتا ہے' تو اس کی وراثت کسے ملے گی؟

عطاء نے جواب دیا: اُن لوگوں کو ملے گی' میں نے دریافت کیا: اگر ساقط شخص کسی قوم کے درمیان آ کر رہتا نہیں ہے' اور کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا' اور پھر اسی طرح انتقال کر جاتا ہے' تو اس کا وارث کون بنے گا؟ انہوں نے جواب دیا: مسلمان

بنیں گے اس کی وراثت بیت المال میں جمع ہوگی اور مسلمان ہی اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے (یعنی بیت المال میں سے اس کی ادائیگی کی جائے گی)۔

16169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ بِصُرَّةٍ فِيْهَا ثَلَاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: قُلْتُ: كَانَ فِيْنَا رَجُلٌ نَازِلٌ اُصِيْبَ بِالدَّيْلَمِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هَلْ لَهُ رَحِمٌ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَلِاَحَدٍ عَلَيْهِ عَقْدُ وَلَاءٍ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَاهُنَا وَرَثَةٌ كَثِيْرٌ - يَعْنِيْ بَيْتَ الْمَالِ -

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تھیلی لے کر آیا جس میں تین سو درہم موجود تھے راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہمارے درمیان ایک شخص رہا کرتا تھا، جو کہیں باہر سے آ کر رہنا شروع ہوا تھا وہ دیلم میں مارا گیا ہے (یہ اس کا مال ہے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس کا کوئی رشتے دار موجود ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: کسی کے ساتھ اُس نے نسبت ولاء قائم کی تھی؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: یہاں بہت سے ورثاء موجود ہیں ان کی مراد بیت المال تھا۔

16170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْجَرَّاحِ، اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ وَتَرَكَ سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هَلْ لَهُ اَخْذُهَا؟ قَالَ: اجْعَلْهُ فِيْ بَيْتِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهُ اَحَدُ الْمُسْلِمِيْنَ،

❀❀ زیاد بن جراح بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس نے سات سو درہم چھوڑے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس کا کوئی ایسا رشتے دار ہے جو ان کو حاصل کرسکتا ہو؟ (جواب ملا: جی نہیں!) تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ انہیں بیت المال میں جمع کروادو کیونکہ وہ شخص بھی ایک مسلمان تھا۔

16171 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، مِثْلَ حَدِيْثِهِ الْاَوَّلِ

❀❀ ربیع بن ابوصالح نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کسی اور علاقے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا......اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

16172 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ وَالٰى قَوْمًا فَجَعَلَ مِيْرَاثَهُ لَهُمْ وَعَقْلَهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِذَا لَمْ يُوَالِ اَحَدًا وَرِثَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَعَقَلُوْا عَنْهُ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے ایک قوم کے ساتھ نسبت ولاء قائم کی تھی اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کی وراثت ان لوگوں کو ملے گی اور اس کی دیت کی ادائیگی ان لوگوں

پر لازم ہوگی۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلے گا' تو پھر مسلمان اس کے وارث بنیں گے' اور وہ اُس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

16173 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ عِنْدَ مَوْتِهِ: مَوْلَايَ فُلَانٌ فَلَا يُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِبَيِّنَةٍ عَادِلَةٍ بِخِلَافِ مَا قَالَ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرتے وقت یہ بیان کرتا ہے: فلاں کے ساتھ میری نسبت ولاء ہے' تو اس کے اس قول کے مطابق فیصلہ نہیں دیا جائے گا' البتہ اگر کوئی عادل گواہی آجاتی ہے' جو اس کے بیان کیے ہوئے کے برخلاف ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ مِنَ الْعَرَبِ لَا يُعْرَفُ لَهُ اَصْلٌ

باب: عربوں سے تعلق رکھنے والے اس شخص کا حکم' جس کی اصل کا پتہ نہ ہو

16174 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ يَكُوْنُ فِي الْقَوْمِ لَا يُعْلَمُ لَهُ اَصْلٌ قَدْ عَقَلُوا عَنْهُ وَعَاقَلَهُمْ فَيَمُوتُ لِمَنْ مِيْرَاثُهُ؟ قَالَ: قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ كَانَ يَغْضَبُ لَهُ وَيَحُوطُهُ فَمِيْرَاثُهُ لَهُ قَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جس کا تعلق عربوں سے ہے' وہ کسی قوم میں آکر رہنے لگتا ہے' اور اس شخص کی اصل کا پتہ نہیں چلتا' وہ لوگ اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرتے ہیں' وہ ان لوگوں کی طرف سے جرمانہ ادا کرتا ہے' اگر وہ انتقال کرجاتا ہے' تو اس کی وراثت کسے ملے گی؟ عطاء نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بھی اس کی وجہ سے غضب کا اظہار کرتا تھا اور اس کی حفاظت کرتا تھا' اس مرحوم کی وراثت اسی کو ملے گی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

16175 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ يَعْقِلُ عَنْهُمْ؟ قَالَ: " الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُمْ، وَاَقُوْلُ: مَنْزِلَةُ السَّاقِطِ مِثْلُ هٰذَا سَوَاءً "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کون شخص ان لوگوں کی طرف سے دیت ادا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: وہی لوگ اس کے وارث ہوں گے۔

میں یہ کہتا ہوں: اس اعتبار سے ساقط شخص بھی بالکل اس کی مانند ہوگا۔

16176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَغَيْرِهِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ اِذَا

كَانَ فِيْ دِيوَانِ قَوْمٍ عَقَلُوا عَنْهُ فَمِيرَاثُهُ لَهُمْ

❀❀ زہری اور دیگر حضرات بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات تحریر کی تھی: جب کسی شخص کا ذکر کسی قوم سے متعلق مخصوص دیوان (یعنی سرکاری کاغذات) میں ہو اور وہ لوگ اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں تو پھر اس کی وراثت ان لوگوں کو ملے گی۔

16177 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَتَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلٰى عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ دِيوَانُهُ فِي قَوْمٍ، وَكَانَ يَعْقِلُ عَنْهُمْ فَمَاتَ، وَلَا يُعْلَمُ لَهُ وَارِثٌ فَكَتَبَ لَهُ عُمَرُ: اِنْ كَانَ يَعْقِلُ فِيهِمْ وَدِيوَانُهُ فِيهِمْ فَادْفَعْ مِيرَاثَهُ اِلَيْهِمْ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' ایک شخص کا نام' ایک مخصوص قوم کے دیوان (یعنی سرکاری کاغذات) میں تحریر تھا' اور وہ شخص ان کی طرف سے جرمانہ ادا کرنے کا پابند تھا' وہ انتقال کر گیا ہے' اس کے کسی اور وارث کا پتہ نہیں ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا: اگر وہ ان لوگوں کے ساتھ جرمانہ ادا کرنے کا پابند تھا' اور اس کا نام ان لوگوں کے ساتھ ایک دیوان میں تحریر ہے' تو پھر تم اس کی وراثت اُن لوگوں کو دے دو۔

16178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ عِنْدَهُ - يَوْمَ اَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ - كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَنَّهُ كَتَبَ اِلَيْهِ عَمْرٌو يَسْاَلُهُ كَيْفَ تَرٰى فِي الرَّجُلِ يَحُلُّ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْقَوْمِ، لَيْسَ لَهُ مَوْلًى مِنَ الْعَرَبِ وَلَمْ يَعْتِقْهُ اَحَدٌ يَعْقِلُونَ عَنْهُ وَيَنْصُرُونَهُ، وَيَدُهُ مَعَ اَيْدِيهِمْ، يَمُوتُ وَلَا وَارِثَ لَهُ؟ فَكَتَبَ لَهُ اَنَّ مِيرَاثَهُ لَهُمْ فَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا وَلَمْ يَتَوَالَجْ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا فَمِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ان کے پاس وہ خط موجود ہے' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا' حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر دریافت کیا تھا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم کے درمیان رہتا ہے' اور اس کی کسی عرب کے ساتھ نسب ولاء نہیں ہے' اسے کسی نے آزاد نہیں کیا' لیکن جہاں وہ رہتا ہے' وہ لوگ اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہیں اور وہ اس کی مدد کرتے ہیں' اس شخص کا ہاتھ ان لوگوں کے ساتھ ہے' اب وہ شخص فوت ہو جاتا ہے' اور اس کا اور کوئی وارث موجود نہیں ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جوابی) خط میں لکھا تھا: اس کی وراثت ان لوگوں کو ملے گی اگر وہ ایسے حال میں مرا ہو' کہ اس نے کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہ کی ہو' وہ کسی قوم میں داخل نہ ہوا ہو' اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا ہو' تو پھر اس کی وراثت مسلمانوں کو ملے گی۔

16179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلَ سُوءٍ خَلَعَهُ قَوْمُهُ، وَاَمَّا الْاِسْلَامُ فَلَا خَلْعَ فِيهِ فَوَالَاهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَمْرٍو رَحِمٌ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ فَمَاتَ الْمَخْلُوعُ، وَتَرَكَ ابْنًا لَهُ، ثُمَّ مَاتَ ابْنُهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا فَقَضٰى عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ اَنَّ مِيْرَاثَهُ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ "

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں بنوفہر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو ایک برا آدمی تھا اس کی قوم نے اسے نکال دیا' تاہم اسلام میں اس طرح نکالنے کی گنجائش نہیں ہے' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلی' اس شخص اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے درمیان ننھیالی عزیزوں کے حوالے سے رشتہ داری بھی تھی' اس شخص کا انتقال ہوگیا' اس نے پس ماندگان میں ایک بیٹا چھوڑا' پھر اس کے اس بیٹے کا بھی انتقال ہوگیا' تو اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی وراثت' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔

16180 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ اَهْلِ الْيَمَنِ مِمَّا يَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الَّذِىْ لَا يُعْلَمُ اَنَّ اَصْلَهُ مِنَ الْعَرَبِ، وَلَا يُدْرِى مِمَّنْ هُوَ فَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَمَاتَ فَاِنَّهُ يُوْصِى بِمَالِهِ كُلِّهِ حَيْثُ شَاءَ

❀❀ ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: اے اہل یمن! تم میں سے جب کسی ایسے شخص کا انتقال ہو' جس کے بارے میں یہ پتہ نہ ہو' کہ عربوں میں اس کا خاندانی پس منظر کیا ہے؟ اور یہ پتہ نہ چل سکے کہ وہ کون سے خاندان سے تعلق رکھتا ہے؟ تو جس شخص کی یہ حالت ہو' وہ اگر انتقال کر جائے' تو وہ اپنے پورے مال کے بارے میں' جیسے چاہے وصیت کرسکتا ہے۔

16181 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ رَجُلٍ وَالٰى قَوْمًا فَجَعَلَ مِيْرَاثَهُ لَهُمْ وَعَقْلَهُ عَلَيْهِمْ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا' جس نے ایک قوم کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وراثت' ان لوگوں کے لئے مخصوص کی تھی' اور اس کی دیت کی ادائیگی' اُن لوگوں پر لازم کی تھی۔

بَابُ وَلَاءِ اللَّقِيطِ

باب: لقیط کی ولاء کا حکم

16182 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ جَمِيلَةَ اَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوْذًا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَتَاهُ بِهِ فَاتَّهَمَهُ عُمَرُ، فَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: فَهُوَ حُرٌّ وَوَلَاؤُهُ لَكَ وَنَفَقَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ابوجمیلہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انہیں ایک بچہ پڑا ہوا ملا' وہ اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن پر الزام عائد کیا' (تحقیق کی گئی) تو ان

کی اچھائی کی تعریف کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بچہ آزاد شمار ہوگا' اس کی ولاء کا حق تمہیں ملے گا' اور اس کا خرچ بیت المال میں سے ادا کیا جائے گا۔

16183 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَقَدِ الْتَقَطُوا مَنْبُوذًا فَذَهَبَ اِلٰى عُمَرَ فَذَكَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا الْتَقَطُوهُ اِلَّا وَاَنَا غَائِبٌ وَسَاَلَ عَنْهُ عُمَرُ فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: فَوَلَاؤُهٗ لَكَ وَنَفَقَتُهٗ عَلَيْنَا مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص اپنے گھر آیا' ان لوگوں کو کہیں سے ایک بچہ پڑا ہوا ملا تھا' وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہو' اس شخص نے کہا: گھر والوں نے اِسے اُس وقت اٹھایا تھا' جب میں وہاں موجود نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں تحقیق کی' تو اس کی اچھائی کی تعریف بیان کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ولاء تمہیں ملے گی اور اس کا خرچ بیت المال میں سے ادا کرنا ہم پر لازم ہوگا۔

16184 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، اَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنْ لَقِيطٍ فَقَالَ: هُوَ حُرٌّ عَقْلُهٗ عَلَيْهِمْ وَوَلَاؤُهٗ لَهُمْ

❀❀ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لقیط کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: وہ آزاد شمار ہوگا' اس کی دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی اور اس کی ولاء اُن لوگوں کو ملے گی (جنہیں وہ بچہ ملا تھا)۔

16185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: مِيرَاثُ اللَّقِيطِ عَنْ اَصْحَابِهِمْ فِي بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: لقیط کی وراثت' اس کے ساتھیوں کی طرف سے' بیت المال میں جمع ہوگی۔

16186 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ تَمِيمٍ اَنَّهٗ وَجَدَ لَقِيطًا فَاَتٰى بِهٖ عَلِيًّا فَاَلْحَقَهٗ عَلٰى مِائَةٍ

❀❀ ذہل بن اوس نے تمیم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہیں ایک بچہ پڑا ہوا ملا' وہ اُسے لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو ایک سو کے عوض میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اس شخص کے ساتھ لاحق کر دیا۔

16187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ قَالَا فِي اللَّقِيطِ: هُوَ حُرٌّ

❀❀ ثوری نے ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات' لقیط کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ آزاد شمار ہوگا۔

16188 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالُوا: لَوْ اَنَّ رَجُلًا الْتَقَطَ وَلَدَ زِنًا فَاَرَادَ اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ وَيَكُونَ لَهٗ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُشْهِدْ، وَاِنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَحْتَسِبَ عَلَيْهِ فَلَا يُشْهِدُ قَالَ اَبُو حَنِيفَةَ: اَقُولُ اَنَا: لَيْسَ بِشَيْءٍ اِلَّا اَنْ يَفْرِضَهُ لَهٗ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے' حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: علماء یہ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو کوئی ایسا بچہ پڑا ہوا ملتا ہے' جو زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو' اور پھر وہ شخص اس پر خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو یہ چیز اس شخص کے حق میں اس بچے کے ذمہ قرض شمار ہوگی' اس شخص کو چاہیے کہ اس پر گواہ بنالے' اور اگر وہ شخص چاہے کہ اس پر ثواب کی امید رکھے' تو پھر وہ کسی کو گواہ نہ بنائے۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ایسی صورت میں کوئی قرض شمار نہیں ہوگا' قرض صرف اس وقت شمار ہوگا' جب حاکم وقت نے' اس شخص پر اس بچے کے خرچ کی فراہمی کو مقرر کیا ہو۔

16189 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً الْتَقَطَتْ صَبِيًّا، ثُمَّ جَاءَ تْ شُرَيْحًا تَطْلُبُ نَفَقَتَهُ فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَكِ قَالَ: وَوَلَاؤُهُ لَكِ

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت کو ایک بچہ پڑا ہوا ملا' پھر وہ قاضی شریح کے پاس آئی' تاکہ اس کے خرچ کا مطالبہ کرے' تو قاضی نے فرمایا: اس کا خرچ تمہیں نہیں ملے گا' البتہ اس کی ولاء کا حق تمہیں ملے گا۔

16190 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ الْتَقَطَ وَلَدَ زِنًا فَجَاءَ بِهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَاسْتَرْضِعْهُ بِمَالِ اللّٰهِ وَلَكَ وَلَاؤُهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالرَّجُلُ الَّذِي الْتَقَطَهُ فَجَاءَ بِهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخْبَرَنِي بِذٰلِكَ نَفْسُهُ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: انہیں زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا ایک بچہ ملا' وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو انہوں نے فرمایا: تم جاؤ! اور اللہ تعالیٰ کے مال کے ذریعے اس کو دودھ پلانے کا بندوبست کرو' اور اس کی ولاء کا حق تمہیں ملے گا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جن صاحب نے اس بچے کو اٹھایا تھا' اور اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے' انہوں نے بذاتِ خود مجھے یہ بات بتائی ہے۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْمَوْلٰى مَوْلَاهُ

مولیٰ (یعنی آقا) کی وراثت' اس کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) کو ملنا

16191 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَوْسَجَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ اَحَدًا يَرِثُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَغُوا فَلَمْ يَجِدُوا اَحَدًا يَرِثُهُ فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ اِلٰى مَوْلًى لَهُ اَعْتَقَهُ الْمَيِّتُ، هُوَ الَّذِي لَهُ الْوَلَاءُ، هُوَ الَّذِي اَعْتَقَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا' اس نے پسماندگان میں' کوئی ایسا شخص نہیں

چھوڑا' جو اس کا وارث بن سکتا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (اس کا کوئی وراث) تلاش کرو! لیکن انہیں کوئی شخص ایسا نہیں ملا' جو اس کا وارث بن سکتا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی وارثت اس کے اس غلام کو دی' جس کو اس مرحوم نے آزاد کیا تھا' وہ غلام وہی تھا' جس کی ولاء اس میت کو ملنی تھی' جس نے اُس غلام کو آزاد کیا تھا۔

16192 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا لَهُ هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں' ایک شخص کا انتقال ہو گیا' اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا' صرف اس کا ایک غلام تھا' جسے اس نے آزاد کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے' اس کی وراثت' اس آزاد شدہ غلام کو دے دی۔

16193 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ فِي إِنْسَانٍ لَمْ يَجِدْ لَهُ وَارِثًا إِلَّا مَوْلَاهُ الْمُعْتَقَ الَّذِي عَلَيْهِ الْوَلَاءُ فَدَفَعَ مِيرَاثَ الَّذِي أَعْتَقَ إِلَيْهِ "

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے' اس طرح کے مقدمے میں' اس کی مانند فیصلہ دیا تھا' ایک شخص تھا' جس کا کوئی وارث نہیں تھا' صرف اس کا وہ غلام تھا' جسے اس نے آزاد کر دیا تھا' اور جس کی ولاء اس کو ملنی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مرحوم کی وراثت' اس غلام کو دے دی تھی' جسے اس نے آزاد کیا تھا۔

16194 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِبَابِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ وَكَانَ عَامِلًا لَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَا فَعَلَ الْقَيْنُ الَّذِي كَانَ فِي هٰذِهِ الْخَيْمَةِ؟ قَالُوا: تُوُفِّيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَمَنْ يَرِثُهُ؟ قَالُوا: أَنْتَ قَالَ: وَلِمَ؟ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ، وَلَا وَلَاءٌ أَمَا تَرَكَ أَحَدًا؟ قَالُوا: لَا إِلَّا أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا فَأَعْتَقَهُ قَالَ: فَأَعْطِهِ مِيرَاثَهُ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر نافع بن عبدالحارث کے دروازے کے پاس سے ہوا' جنہیں انہوں نے مکہ کا گورنر مقرر کیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس لوہار کا کیا حال ہے؟ جو اس خیمے میں ہوتا تھا' لوگوں نے بتایا: امیر المؤمنین اس کا انتقال ہو گیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کا وارث کون بنا؟ لوگوں نے کہا: آپ! (یعنی بیت المال) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میرے اور اس کے درمیان کوئی قرابت نہیں ہے' اور کوئی ولاء نہیں ہے' کیا اس نے پسماندگان میں کوئی شخص نہیں چھوڑا؟ لوگوں نے کہا: جی نہیں! البتہ اس نے ایک غلام خرید کے آزاد کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی میراث' اس غلام کو دے دو۔

16195 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ قَيْنًا،

كَانَ فِيْ خَطِّ بَنِيْ جُمَحٍ، مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهُ فَقَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَكَّةَ وَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَاَمَرَ اَنْ يُعْطٰى مِيْرَاثَهُ ذٰلِكَ الْعَبْدُ الَّذِيْ اُعْتِقَ

❀❀ عطاء بن دینار بیان کرتے ہیں: بنوجمح کے علاقے میں ایک لوہار کا انتقال ہوگیا' اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا' صرف ایک غلام تھا' جسے اس نے آزاد کیا تھا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے' اوران کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا' تو انہوں نے یہ حکم دیا کہ اس مرحوم کی وراثت' اس غلام کو دے دی جائے' جسے اس نے آزاد کیا تھا۔

بَابُ مِيْرَاثِ ذِى الْقَرَابَةِ

باب: رشتے داروں کی وراثت کا حکم

16196 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ يُوَرِّثَانِ ذَوِى الْاَرْحَامِ دُوْنَ الْمَوَالِيْ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُ مَاتَتْ وَتَرَكَتِ ابْنَ اُخْتِهَا لِاُمِّهَا وَتَرَكَتْ عَلْقَمَةَ فَوَرَّثَ عَلْقَمَةُ الْمَالَ ابْنَ اُخْتِهَا لِاُمِّهَا قَالَ: وَمَاتَتْ مَوْلَاةٌ لِاِبْرَاهِيمَ فَجَاءَتِ ابْنَةُ اَخِيهَا لِاَبِيْهَا فَاَعْطَاهَا الْمِيْرَاثَ كُلَّهُ فَقَالَتْ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، فَقَالَ: لَوْ كَانَ لِيْ لَمْ اُعْطِكِهِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نسبت ولاء والوں کی بجائے' ذوی الارحام کو وارث قرار دیتے تھے۔

ابراہیم نخعی نے علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان کی ایک کنیز کا انتقال ہوگیا' اس نے پس ماندگان میں' ماں کی طرف سے شریک اپنی بہن کے بیٹے کو چھوڑا' اور علقمہ کو چھوڑا (جنہوں نے' اس کنیز کو آزاد کیا تھا) تو علقمہ نے اس مال کا وارث اس میت کے بھانجے کو بنایا' جو ماں کی طرف سے شریک' اُس کی بہن کا بیٹا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کی کنیز کا انتقال ہوگیا' تو اس خاتون کے باپ کی طرف سے شریک بھائی کی بیٹی آئی' ابراہیم نخعی نے میت کی ساری میراث' اُسے دے دی تھی' اس عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو برکت نصیب کرے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اگر مجھے اس کا حق ہوتا' تو میں نے یہ تمہیں نہیں دینی تھی۔

16197 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ يُوَرِّثَانِ ذَوِى الْاَرْحَامِ دُوْنَ الْمَوَالِيْ قَالَ: فَقُلْتُ: فَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ؟ قَالَ: كَانَ اَشَدَّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (یہ دونوں صاحبان) ''موالی'' کی بجائے ''ذوی الارحام'' کو وارث قرار دیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (کی کیا رائے تھی؟) انہوں نے جواب دیا: وہ اس معاملے میں ان سب سے زیادہ سخت تھے۔

16198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِی الْمُخَارِقِ اَنَّ زِيَادَ بْنَ جَارِيَةَ، اَخْبَرَ عَبْدَ الْمَلِكِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰی اُمَرَاءِ الشَّامِ اَنْ يَتَعَلَّمُوْا الْغَرَضَ وَيَمْشُوا بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ حُفَاةً وَعَلِّمُوْا صُبْيَانَكُمُ الْكِتَابَةَ وَالسِّبَاحَةَ فَبَيْنَا هُمْ يَرْمُوْنَ مَرَّ صَبِیٌّ فَاَصَابَهٗ اَحَدُهُمْ فَقَتَلَهٗ فَكَتَبَ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی عُمَرَ فَكَتَبَ اَنِ اعْلَمْ هَلْ كَانَ بَيْنَهُمْ مِنْ دَخْلٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَكَتَبَ عَامِلُ حِمْصَ اَنِّی كَتَبْتُ فَلَمْ اَجِدْهُمْ كَانُوْا يَتَبَادَلُوْنَ، وَكَتَبَ اِلٰی عُمَرَ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ يُعْلَمُ، وَلَا ذُوْ قَرَابَةٍ اِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنَّ دِيَتَهٗ لِخَالِهٖ اِنَّمَا الْخَالُ وَالِدٌ وَتَرَكَ مَوَالِيَهُ الَّذِيْنَ اَعْتَقُوْهُ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: زیاد بن جاریہ نے عبدالملک کو یہ بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام کے امراء کو یہ خط لکھا کہ وہ نشانہ بازی سیکھیں اور دونشانوں کے درمیان ننگے پاؤں چلا کریں اور تم لوگ اپنے بچوں کو لکھنے کی اور تیراکی کی تعلیم دو وہ لوگ تیراندازی کر رہے تھے اسی دوران ایک بچہ وہاں سے گزرا ان میں سے کسی ایک شخص کا تیر اس بچے کو لگا اور وہ بچہ مر گیا انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا: تم دریافت کرو! کیا ان کے درمیان زمانہ جاہلیت کا کوئی تعلق تھا؟ تو حمص کے گورنر نے انہیں جوابی خط لکھا کہ مجھے ان میں یہ چیز نہیں ملی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے ہوں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اس بچے کے کسی وارث کا یا قریبی رشتے دار کا پتہ نہیں چل سکا صرف اس کے ماموں کا پتہ چلا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ اس کی دیت اس کے ماموں کو ملے گی کیونکہ ماموں بھی باپ کی جگہ ہوتا ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) حالانکہ اس بچے نے ایسے آقا چھوڑے تھے جنہوں نے اس بچے کو آزاد کیا تھا۔

16199 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ بِالْمَدِيْنَةِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوَالِیْ مَنْ لَا وَلِیَّ لَهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں یہ بات سنی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہوں گے جس کا کوئی ولی نہ ہو اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

16200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَعْلٰی، عَنْ مَنْصُوْرٍ، اَوْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِیٍّ، وَعُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَيْضًا،

16199-مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' باب ذكر الخبر المورث الخال إذا لم يكن للميت وارث - حديث: 4556صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب ذوي الأرحام - ذكر خبر ثالث يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث: 6129المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفرائض' حديث: 8078سنن الدارمي - ومن كتاب الفرائض' باب : في ميراث ذوي الأرحام - حديث: 2925سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ذوي الأرحام - حديث: 2734مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' رجل مات - حديث: 30502السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' توريث الخال - حديث: 6165سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3603السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الفرائض' باب من قال بتوريث ذوي الأرحام - حديث: 11424البحر الزخار مسند البزار - ومما روى أبو أمامة بن سهل بن حنيف ' حديث: 254

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس طرح کی روایت اعمش نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے: یہ حضرات بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

16201 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ مُصَدَّقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

16202 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہوں گے' جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اور ماموں اس کا وارث ہوگا' جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

16203 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ وَمَسْرُوقٍ وَالنَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ وَتَرَكَ مَوَالِيَهُ الَّذِينَ اَعْتَقُوهُ وَلَمْ يَدَعْ ذَا رَحِمٍ اِلَّا اُمًّا اَوْ خَالَةً دَفَعُوا مِيرَاثَهُ اِلَيْهَا، وَلَمْ يُوَرِّثُوا مَوَالِيَهُ مَعَهَا وَاَنَّهُمْ لَا يُوَرِّثُونَ مَوَالِيَهُ مَعَ ذِي رَحِمٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسروق' نخعی اور شعبی یہ (سب حضرات) فرماتے ہیں: جب کوئی شخص فوت ہوجائے' اور اپنے ان موالی کو چھوڑے' جنہوں نے اسے آزاد کیا تھا' اور اپنے رشتے داروں میں سے صرف' اپنی ماں' یا خالہ کو پس ماندگان میں چھوڑے تو اس کی وراثت' اس خاتون کو دے دی جائے گی' یہ حضرات' اس خاتون کے ہمراہ' اس کے موالی کو وارث قرار نہیں دیتے' یہ حضرات رشتے دار کی موجودگی میں' موالی کو وارث قرار نہیں دیتے۔

16204 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قِيلَ لَهُ: اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَّثَ اُخْتًا الْمَالَ كُلَّهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: "مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❀❀ ابواسحاق شیبانی نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے کہا گیا: ابوعبیدہ بن عبداللہ نے' بہن کو میت کے سارے مال کا وارث قرار دے دیا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا: یہ کام انہوں نے بھی کیا تھا' جو ابوعبیدہ سے زیادہ بہتر تھے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

16205 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي غُلَامٍ مَاتَ وَتَرَكَ اُمَّهُ وَمَوَالِيَهُ الَّذِينَ اَعْتَقُوهُ فَاخْتُصِمَ فِي مِيرَاثِهِ اِلَى الْقَاسِمِ فَقَالَ: حَمَلْتِهِ فِي بَطْنِكِ، وَاَرْضَعْتِهِ بِثَدْيِكِ لَكِ الْمَالُ كُلُّهُ

❀❀ اسماعیل بن سالم بیان کرتے ہیں: میں اس وقت قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس موجود تھا' جب ان کے سامنے ایک غلام کے بارے میں مقدمہ پیش کیا گیا' جو انتقال کر گیا تھا' اس نے پس ماندگان میں اپنی ماں' اور آزاد کرنے والے موالی چھوڑے تھے' اس کی وراثت کے بارے میں' مقدمہ قاسم کے سامنے پیش کیا گیا' تو انہوں نے (غلام کی ماں سے) فرمایا: اس بچے کو تم نے اپنے پیٹ میں اٹھایا' اور اپنی چھاتی سے اسے دودھ پلایا' اس کا سارا مال تمہیں ملے گا۔

16206 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِيْ حَبِيبٍ الْعِرَاقِيِّ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ لَهَا ابْنٌ فَتُوُفِّيَ وَلَهُ خَمْسُونَ دِيْنَارًا لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ اِلَّا اُمَّهُ وَمَوَالِيْهِ بَعِيدٌ مِنْهُ فَقَالَ لَهَا اَبُو الشَّعْثَاءِ: وَيْحَكِ خُذِيهَا وَلَا تُعْطِهِمْ شَيْئًا

❀❀ ابوحبیب عراقی بیان کرتے ہیں: ایک عورت کا ایک بیٹا تھا' جس کا انتقال ہو گیا' اس بچے کے پچاس دینار تھے جن کی وارث صرف اس کی ماں تھی' یا اس کے وہ موالی تھے' جو دور کے تھے' تو ابوشعثاء نے اس خاتون سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' تم یہ رقم حاصل کر لو اور ان (موالیوں کو) کچھ بھی نہ دینا۔

16207 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يُوَرِّثُ الْمَالَ دُوْنَ ذَوِي الْاَرْحَامِ "

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' ذوی الارحام کی بجائے موالی کو وارث قرار دیتے تھے۔

16208 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْمَالَ دُوْنَ ذَوِي الْاَرْحَامِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ ذوی الارحام کی بجائے' موالی کو وارث قرار دیتے تھے۔

16209 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا رَدَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى ذَوِي الْاَرْحَامِ شَيْئًا قَطُّ،

❀❀ مغیرہ نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ذوی الارحام میں سے' کسی کو کچھ بھی نہیں دیتے تھے۔

16210 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِيْ آخِرِ الْحَدِيثِ: اُخْتِيْ قَالَ: فَسَاَلْتُ الْقَوْمَ فَحَدَّثَنِيْ اَصْحَابُهُ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ ابْنَةً لِحَمْزَةَ وَهِيَ اُخْتٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ لِاُمِّهِ مَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَتَرَكَ ابْنَةَ حَمْزَةَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ،

❀❀ سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن شداد کے پاس آیا' جو لوگوں کو کوئی بات بیان کر رہے تھے' میں نے ان

کی گفتگو کا آخری حصہ سنا' وہ فرمارہے تھے: میری بہن میں نے لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: وہ یہ بیان کررہے تھے: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی تھیں' جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ماں کی طرف سے شریک بہن تھیں' ان صاحبزادی کے غلام کا انتقال ہوگیا' اس نے پس ماندگان میں اپنی بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو چھوڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند تقسیم کی تھی۔

16211 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

16212 - حدیث نبوی: قَالَ: الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُوْرٌ، وَالْاَعْمَشُ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ، كَانَ اِذَا ذُكِرَ لَهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ: اِنَّمَا اَطْعَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُعْمَةً فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: فَاِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَهَا فَنَحْنُ نُطْعِمُ كَمَا اَطْعَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ منصور اور اعمش نے یہ بات نقل کی ہے: ابراہیم نخعی کے سامنے' جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا واقعہ بیان کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ حصہ ادا کیا تھا' اس پر کسی فقیہ نے ان سے کہا: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ دیا تھا' تو ہم بھی یہ حصہ دے دیتے ہیں' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

16213 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلَى شُرَيْحٍ فِي مُكَاتِبٍ لِي تَرَكَ وَلَدًا وَعَلَيْهِ بَقِيَّةٌ مِنْ كِتَابَتِهِ فَاَعْطَانِي شُرَيْحٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ، وَجَعَلَ لِابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ، وَجَعَلَ اَبَا حُصَيْنٍ عُصْبَةً فَوَرَّثَهُ مَا بَقِيَ

❀❀ ابوحصین بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے' اپنے ایک مکاتب غلام کے بارے میں' ایک مقدمہ پیش کیا' جس نے پس ماندگان میں ایک بچہ چھوڑا تھا' اور اس پر کتابت کی رقم کا کچھ حصہ ادا کرنا باقی تھا' تو قاضی شریح نے کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کی ادائیگی مجھے کرنے کا فیصلہ دیا' اور اس کی دو بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دینے کا فیصلہ دیا' انہوں نے ابوحصین کو عصبہ قرار دیا' اور باقی بچ جانے والی رقم کا انہیں وارث قرار دیا۔

16214 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يَشْتَرِيَ، عَبْدًا فَلَمْ يُقْضَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ بَيْعٌ فَحَلَفَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِعِتْقِهِ فَاشْتَرَاهُ فَاَعْتَقَهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَيْفَ بِصُحْبَتِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَهُ عُصْبَةٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عُصْبَةٌ فَهُوَ لَكَ

❀❀ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے غلام خریدنے کا ارادہ کیا' ابھی اس کا سودا پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک مسلمان نے اس غلام کو آزاد کرنے کا حلف اُٹھا کر اسے خرید کے اسے آزاد کردیا' اس نے اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں ملے گا' البتہ اگر کوئی عصبہ ہو' تو حکم مختلف ہے' اگر کوئی اس کا عصبہ نہ ہوا' تو پھر وہ تمہیں ملے گا۔

16215 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي امْرَاَةٍ اشْتَرَتْ اَبَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُوهَا، وَتَرَكَ ابْنَتَيْهِ اِحْدَاهُمَا الَّتِي اَعْتَقَتْهُ قَالَ: تَرِثَانِهِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلَّتِي اَعْتَقَتْهُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایک ایسی خاتون کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو اپنے باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دیتی ہے پھر اس کا باپ فوت ہو جاتا ہے اور پس ماندگان میں دو بیٹیاں چھوڑتا ہے جن میں سے ایک بیٹی وہ ہے جس نے اسے آزاد کیا ہے تو زہری نے فرمایا: وہ دونوں بیٹیاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دو تہائی حصے کی وارث بنیں گی اور جو مال باقی بچے گا وہ اس بیٹی کو ملے گا جس نے اسے آزاد کیا تھا۔

16216 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ اُمَّهُ اَمَةً وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا قَالَ: تُشْتَرٰى مِنْ مَالِهِ ثُمَّ تُعْتَقُ وَتَرِثُهُ " قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو انتقال کر جاتا ہے اور وہ پس ماندگان میں صرف اپنی ماں کو چھوڑتا ہے جو کسی کی کنیز ہے وہ کسی اور وارث کو نہیں چھوڑتا تو طاؤس کے صاحبزادے نے فرمایا: اس کے مال میں سے اس کی ماں کو خرید کر آزاد کر دیا جائے گا اور اس کی ماں ہی اس کی وارث بنے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ قَاطَعْتُهُ وَلَمْ اَشْتَرِطْ وَلَاءً

باب: (اپنے جس غلام) کے ساتھ میں قسطوں کی ادائیگی طے کروں اور اس پر ولاء کی شرط نہ رکھوں؟

16217 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَاتَبَ رَجُلًا وَقَاطَعَهُ، وَلَمْ يَشْتَرِطْ سَيِّدُهُ اَنَّ وَلَاءَكَ لِي لِمَنْ وَلَاؤُهُ؟ قَالَ: لِسَيِّدِهِ قَالَهَا: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمُكَاتِبٌ كَاتَبَ وَاشْتَرَطَ اَنَّ وَلَائِي اِلٰى مَنْ شِئْتُ اَيَجُوزُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ، قِيلَ لَهُ: فَمَاتَ الْمُكَاتِبُ بَعْدَمَا قَضٰى كِتَابَتَهُ، وَلَمْ يَجْعَلْ وَلَاءَهُ اِلٰى اَحَدٍ وَتَرَكَ مَالًا قَالَ: هُوَ لِلَّذِي كَاتَبَهُ وَقَالَهَا: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور اس پر قسطوں کی ادائیگی طے کر دیتا ہے لیکن اس کا آقا یہ شرط عائد نہیں کرتا کہ تمہاری ولاء مجھے ملے گی تو پھر اس غلام کی ولاء کسے ملے گی؟ عطاء نے جواب دیا: اس کے آقا کو۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر ایک مکاتب غلام کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور یہ شرط عائد کرتا ہے کہ میری ولاء میں جسے چاہوں گا اسے دوں گا تو کیا یہ درست ہوگا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء اور عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: مسلمان اپنی آپس کی شرائط کے پابند ہوں گے۔

عطاء سے دریافت کیا گیا: اگر مکاتب غلام کتابت کی رقم ادا کرنے کے بعد انتقال کر جاتا ہے اور وہ اپنی ولاء کسی کے ساتھ مخصوص نہیں کرتا' اور مال چھوڑ کر جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ مال اس شخص کو ملے گا' جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

16218 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنِ اشْتَرَطَ فِيْ كِتَابَتِهِ اَنِّي اُوَالِي مَنْ شِئْتُ فَهُوَ جَائِزٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر (مکاتب غلام) کتابت میں یہ شرط عائد کرتا ہے کہ میں اپنی ولاء جس کے ساتھ چاہوں گا مخصوص کروں گا' تو یہ جائز ہوگا۔

16219 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا اَعْلَمُ مَعْمَرًا اِلَّا اَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتِبُ فَاَدَّى جَمِيعَ كِتَابَتِهِ فَيُوَالِي مَنْ شَاءَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَمَا رَاَيْتُ النَّاسَ تَابَعُوهُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مکاتب غلام ادائیگی کرے اور کتابت کی پوری رقم ادا کر دے' تو وہ جس کے ساتھ چاہے' نسبت ولاء قائم کر سکتا ہے' معمر بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس حوالے سے قتادہ کی پیروی کی ہو۔

16220 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ يَعْقِلُ عَنْهُ قَوْمٌ، وَلَمْ يُوَالِهِمْ قَالَ: قَدْ وَالَاهُمْ اِذَا عَقَلُوا عَنْهُ وَهَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْمُوَالَاةِ؟ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَضِبَ لَهُ قَوْمٌ وَحَاطُوهُ وَلَمْ يَعْقِلُوا عَنْهُ، وَلَمْ يُوَالِهِمْ قَالَ: فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِيْ كَاتَبَهُ هُوَ اَحَقُّ بِمِيْرَاثِهِ، وَقَالَهَا لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيْنَ قَوْلُ عُمَرَ: مِيْرَاثُهُ لِمَنْ غَضِبَ لَهُ اَوْ حَاطَهُ اَوْ نَصَرَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا كَهَيْئَةِ الَّذِيْ لَا مَوْلٰى لَهُ، هٰذَا يَعْلَمُ مَوْلَاهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی قوم اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرتی ہے' لیکن وہ ان لوگوں کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا' تو عطاء نے جواب دیا: جب وہ لوگ اس کی طرف سے جرمانہ ادا کریں گے' تو گویا اس نے ان لوگوں کے ساتھ نسبت ولاء قائم کر لی' کیونکہ یہ ادائیگی صرف موالات کے نتیجے میں ہی لازم ہوتی ہے' میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی قوم اس کی وجہ سے غضب کا اظہار کرتی ہے' یا اس کی حفاظت کرتی ہے' لیکن اس کی طرف سے جرمانہ ادا نہیں کرتی' اور انہوں نے اس کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کی تھی (تو کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: ایسے غلام کی ولاء اس شخص کو ملے گی' جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا' اور وہ شخص اس کی میراث کا زیادہ حق دار ہوگا۔ عمرو بن دینار نے بھی مجھے یہی بات بیان کی تھی۔

میں نے عطاء سے دریافت کیا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہاں جائے گا؟ کہ اس کی میراث اس شخص کو ملے گی' جو اس کے

لئے غضب ناک ہو جو اس کی حفاظت کرے یا اس کی مدد کرے تو عطاء نے فرمایا: یہ شخص اس کی مانند نہیں ہوگا' جس کا کوئی آقا نہ ہو' کیونکہ اِس کے آقا کا تو پتہ ہے۔

16221 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُكَاتِبُ عَبْدًا لَّهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِطْ وَلَاءَهُ قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: إِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ وَلَاءَهُ وَالٰى مَنْ شَاءَ حِيْنَ يَعْتِقُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَيَاْبَى النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کی ولاء کی شرط عائد کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اگر غلام نے اپنی ولاء کی شرط طے نہیں کی تھی' تو جب وہ آزاد ہوگا' تو جس کے ساتھ چاہے گا' نسبت ولاء قائم کر لے گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس حوالے سے قتادہ کا انکار کیا ہے۔

بَابُ مِيْرَاثِ السَّائِبَةِ

باب: سائبہ کی وراثت کا حکم

16222 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَوْلًى لِيْ تُوُفِّيَ اَعْتَقْتُهُ سَائِبَةً وَتَرَكَ مَالًا قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِمَالِهٖ قَالَ: اِنَّمَا اَعْتَقْتُهُ لِلّٰهِ قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِمَالِهٖ فَاِنْ تَدَعْهُ فَاَرِنِهٖ هَاهُنَا وَرَثَةٌ كَثِيْرٌ - يَعْنِيْ بَيْتَ الْمَالِ -

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرا ایک غلام فوت ہو گیا ہے' جسے میں نے سائبہ کے طور پر آزاد کیا تھا' اس نے مال چھوڑا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے مال کے زیادہ حق دار ہو' اس شخص نے کہا: میں نے اس غلام کو' اللہ کی رضا کے حصول کے لئے آزاد کیا تھا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے مال کے زیادہ حق دار ہو' اگر تم اس مال کو چھوڑتے ہو' تو وہ مال مجھے دو! یہاں اس کے اور بہت سے ورثاء ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ پھر اُسے بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔

16223 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهٗ: كَانَ لِيْ عَبْدٌ فَاَعْتَقْتُهٗ وَجَعَلْتُهٗ سَائِبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اَهْلَ الْاِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُوْنَ اِنَّمَا كَانَ يُسَيِّبُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنْتَ اَوْلَى النَّاسِ بِنِعْمَتِهٖ، وَاَحَقُّ النَّاسِ بِمِيْرَاثِهٖ فَاِنْ تَحَرَّجْتَ مِنْ شَيْءٍ، فَاَرِنَاهُ فَجَعَلَهٗ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ،

❀❀ ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بولا: میرا ایک غلام تھا' جسے میں نے آزاد کر دیا تھا' میں نے اللہ کی راہ میں' اسے سائبہ کے طور پر آزاد کیا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان

سائبہ نہیں بناتے ہیں' زمانہ جاہلیت کے لوگ سائبہ بنایا کرتے تھے' تم اس غلام کی نعمت کے بارے میں' سب سے زیادہ حق رکھتے ہو' اور اس کی وراثت کے بارے میں سب سے زیادہ حق دار ہو' اگر تم اس میں حرج محسوس کرتے ہو' تو وہ مال ہمیں دو!

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے بیت المال میں جمع کروادیا۔

16224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

16225 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: السَّائِبَةُ يَرِثُهُ مَوْلَاهُ الَّذِي اَعْتَقَهُ، وَيَرِثُهُ عَنْهُ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: سائبہ کا وارث' اس کا وہ آقا بنے گا' جس نے اسے آزاد کیا تھا' اور وہ (غلام) اس (آقا) کا وارث بنے گا۔

16226 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ طَارِقًا، مَوْلَى ابْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ ابْتَاعَ اَهْلَ بَيْتٍ مُتَحَمِّلِينَ اِلَى الشَّامِ فَاَعْتَقَهُمْ فَرَجَعُوا اِلَى الْيَمَنِ قُلْتُ: سَيَّبَهُمْ اَوْ اَعْتَقَهُمْ اِعْتَاقًا قَالَ: سَيَّبَهُمْ " قَالَ: فَمَاتُوا وَتَرَكُوا سِتَّةَ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ اَلْفًا فَكَتَبَ اِلَى طَارِقٍ فَاَبَى اَنْ يَاْخُذَ مِيرَاثَهُمْ فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ يَعْلَى اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلَى يَعْلَى اَنْ يَعْرِضَهَا عَلَى طَارِقٍ، فَاِنْ اَبَى فَابْتَغِ بِهَا رِقَابًا فَاَعْتِقْهُمْ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: ابن ابوعلقمہ کے غلام طارق نے ایک گھرانے کے افراد کو خرید لیا' تاکہ انہیں لاد کر شام لے جائے' پھر اس نے انہیں آزاد کردیا' وہ لوگ یمن واپس چلے گئے' میں نے دریافت کیا: اس نے انہیں سائبہ کیا تھا یا آزاد کیا تھا؟ انہوں نے بتایا: اس نے انہیں سائبہ کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس گھرانے کے وہ افراد مرگئے' اور انہوں نے سولہ ہزار' یا شاید سترہ ہزار درہم ترکے میں چھوڑے' انہوں نے طارق کو خط لکھا' تو طارق نے ان کی وراثت قبول کرنے سے انکار کردیا۔

یعلیٰ نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ کو جوابی خط میں لکھا کہ وہ اس مال کو طارق کے سامنے پیش کرے' اگر وہ نہیں مانتا' تو پھر اس مال کے ذریعے غلام خرید کر انہیں آزاد کردے۔

16227 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَائِبَةٍ مَاتَ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا اَنَّ مِيرَاثَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَاَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ جَمِيعًا وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: اِنَّ السَّائِبَةَ يَهَبُ وَلَاءَهُ لِمَنْ شَاءَ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَاِنَّ وَلَاءَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ، جَمِيعًا، يَعْقِلُ عَنْهُ الْاِمَامُ وَيَرِثُهُ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے' ایسے سائبہ غلام کے بارے میں خط لکھا' جو انتقال کرجاتا ہے' اور وہ کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا' (تو اس کے بارے میں خط میں لکھا) کہ اس کی وراثت اہل ایمان کو ملے گی'

اہل ایمان اس کی طرف سے جرمانہ ادا کریں گے۔

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: سائبہ اپنی ولاء جس کو چاہے ہبہ کر سکتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو اس کی ولاء تمام اہل ایمان کو ملے گی' حاکم وقت اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرے گا' اور حاکم وقت ہی اس کا وارث بنے گا۔

16228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ اَعْتَقَ سَائِبَةً، وَكَيْفَ السُّنَّةُ فِيهَا؟ قَالَ: لَيْسَ مَوْلَاهُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ، يَرِثُهُ الْمُسْلِمُونَ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ

❀❀ ابن شہاب نے ایک شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے ایک سائبہ غلام کو آزاد کیا' تو دریافت کیا: اس کے بارے میں سنت کا حکم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے آزاد کرنے والے کا' اُس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا' مسلمان اس کے وارث بنیں گے' اور اس مسلمان ہی اس کی طرف سے جرمانہ ادا کریں گے۔

16229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: السَّائِبَةُ وَالصَّدَقَةُ لِيَوْمِهِمَا - يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

❀❀ ابوعثمان نہدی نے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سائبہ اور صدقہ اس کے مخصوص دن کے لئے ہوں گے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد قیامت کا دن تھا۔

16230 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عَمَّارٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَعْتَقَ سَائِبَةً فَوَرِثَ مِنْهُمْ دَنَانِيرَ فَجَعَلَهَا فِي الرِّقَابِ،

❀❀ علی بن زید نے عمار نامی راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک غلام کو سائبہ کے طور پر آزاد کیا' وہ اس کی طرف سے کچھ دیناروں کے وارث بنے' تو انہوں نے وہ رقم غلام آزاد کرنے میں خرچ کی۔

16231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: اَخْبَرَنِيهِ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ

❀❀ بکر بن عبداللہ مزنی نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' ثوری بیان کرتے ہیں: سلیمان تیمی نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے۔

16232 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ اَعْتَقَتْهُ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ دَفَعَ مِيرَاثَهُ اِلَى الْاَنْصَارِيَّةِ الَّتِي اَعْتَقَتْهُ اَوْ اِلَى ابْنِهَا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام' حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے آزاد کیا تھا' جب حضرت سالم رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ کے موقع شہید ہو گئے' تو ان کی وراثت' اس انصاری خاتون کے حوالے کی گئی' جس نے انہیں آزاد کیا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس خاتون کے بیٹے کے حوالے کی گئی۔

16233 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ

الشَّعْبِيِّ، اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ اَعْتَقَتْهُ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا قُتِلَ دَعَاهَا عُمَرُ اِلٰى مِيْرَاثِهِ فَاَبَتْ اَنْ تَقْبَلَهُ وَقَالَتْ: اِنَّمَا اَعْتَقْتُهُ سَائِبَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "

❀❀ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے آزاد کیا تھا' جب وہ شہید ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو بلایا' تا کہ وہ ان کی وراثت حاصل کرے' تو اس خاتون نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور یہ کہا: میں نے اُسے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے' سائبہ کے طور پر آزاد کیا تھا۔

16234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اِنَّ اَبَا الْعَالِيَةِ اَوْصٰى بِمَالِهٖ كُلِّهٖ وَكَانَ اَعْتَقَ سَائِبَةً فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ

❀❀ عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے کہا: ابوالعالیہ نے اپنے پورے مال کے بارے میں وصیت کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ان صاحب کو سائبہ کے طور پر آزاد کیا گیا تھا' تو امام شعبی نے فرمایا: اُسے اِس بات کا حق حاصل نہیں ہے۔

16235 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ عَبْدَهُ سَائِبَةً اَيَجْعَلُ وَلَاءَهُ لِمَنْ شَاءَ قَالَ: لَيْسَ سَيِّدُهُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ يَرِثُهُ السُّلْطَانُ وَيَعْقِلُ عَنْهُ

❀❀ معمر نے' زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنے غلام کو سائبہ کے طور پر آزاد کر دیتا ہے' کیا وہ غلام اپنی ولاء جس کے ساتھ چاہے' اس کے ساتھ مخصوص کر سکتا ہے؟ زہری نے جواب دیا: اس کے آقا کا' اب کسی بھی حوالے سے' اُس غلام سے واسطہ نہیں رہے گا' حاکم وقت اس آزاد ہونے والے غلام کا وارث بنے گا' اور وہی اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرے گا۔

16236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نُسَيِّبُ الرَّقَبَةَ تَسْيِيبًا اَيُوَالِيْ مَنْ شَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ كَانَ ذٰلِكَ يُقَالُ يُوَالِيْ مَنْ شَاءَ اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ مَعَ ذٰلِكَ: بَرِئْتُ مِنْ وَلَائِكَ وَجَرِيرَتِكَ فَيُوَالِيْ مَنْ شَاءَ رَاجَعْتُ عَطَاءً فِيْهَا فَقَالَ: كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّهُ اِذَا قَالَ: اَنْتَ حُرٌّ سَائِبَةٌ فَهُوَ يُوَالِيْ مَنْ شَاءَ وَهُوَ مُسَيَّبٌ، وَاِنْ لَمْ يَقُلْ وَالِ مَنْ شِئْتَ اِذَا قَالَ: اَنْتَ سَائِبَةٌ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا الَّذِيْ يُخَالِفُ قَوْلُهُ اَنْتَ حُرٌّ قَوْلَهُ اَنْتَ سَائِبَةٌ قَالَ: اِنَّهُ سَيَّبَهُ فَخَلَّاهُ اَرْسَلَهُ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَلَمْ يُوَالِ السَّائِبَةُ اَحَدًا حَتّٰى مَاتَ قَالَ: يُدْعَى الَّذِيْ اَعْتَقَهُ اِلٰى مِيْرَاثِهِ فَاِنْ قَبِلَهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَاِلَّا ابْتِيعَ بِهٖ رِقَابٌ فَاُعْتِقَتْ وَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اَرٰى اِلَّا ذٰلِكَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَالَّذِيْ اَعْتَقَهُ اِذًا يُؤْخَذُ بِنَذْرٍ بِمَاجِرٍ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: فَاَيْنَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ ذٰلِكَ: اِنَّ مِيْرَاثَهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فَاَبٰى اِلَّا اَنْ يُدْعَى الَّذِيْ اَعْتَقَهُ اِلٰى مِيْرَاثِهِ قُلْتُ لَهُ: اِنَّهُ قَدِ احْتَسَبَهُ فَكَيْفَ يَعُوْدُ فِيْ شَيْءٍ لِلّٰهِ؟ قَالَ: فَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُعْتِقُ لِلّٰهِ ثُمَّ يَاْخُذُ مِيْرَاثَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہم کسی غلام کو سائبہ کے طور پر آزاد کرتے ہیں تو کیا وہ

جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ بات کہی جاتی ہے: کہ وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے البتہ اگر وہ اس کے ہمراہ یہ کہہ دے: کہ میں تمہاری ولاء اور تمہارے واسطے سے لاتعلق ہوں تو پھر وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں دوبارہ عطاء سے دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: ہم یہ جانتے ہیں کہ جب آقا نے یہ کہا ہو کہ تم سائبہ کے طور پر آزاد ہو تو ایسا غلام جس کے ساتھ چاہے گا نسبت ولاء قائم کرلے گا کیونکہ وہ سائبہ کے طور پر آزاد ہوا ہے لیکن اگر آقا نے یہ نہ کہا ہو: کہ تم جس کے ساتھ چاہو ولاء قائم کرلو اور یہ کہا ہو: کہ تم سائبہ ہو میں نے عطاء سے کہا: پھر یہ بات اس کے اس قول سے کیا مختلف ہوگی؟ کہ تم آزاد ہو یا یہ کہنا: کہ تم سائبہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ اس کو سائبہ قرار دے گا تو وہ اس غلام کو چھوڑ کر مطلق کردے گا میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ سائبہ غلام مرتے دم تک کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا (تو کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: اس کی وراثت کے لئے اس شخص کو بلایا جائے گا جس نے اسے آزاد کیا تھا اگر وہ اس وراثت کو قبول کرلیتا ہے تو وہ اس بارے میں سب سے زیادہ حق دار ہوگا ورنہ وراثت کی رقم کے ذریعے غلام خرید کر انہیں آزاد کردیا جائے گا۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ شخص اس غلام کو اس صورت میں ادا کرتا ہے کہ وہ کثرت والی نذر کو حاصل کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے ان سے کہا: پھر اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خط کیا بنے گا؟ جس میں یہ تحریر ہے: کہ اس کی وراثت اہل ایمان کو ملے گی انہوں نے تو اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ جس شخص نے اس کو آزاد کیا تھا اسے وراثت قبول کرنے کے لئے بلایا جائے گا میں نے ان سے کہا: جب اس شخص نے اس کی آزادی میں ثواب کی امید رکھی تھی تو اب وہ کسی ایسی چیز کے حصول کے لئے کیسے دوبارہ رجوع کرسکتا ہے؟ جو اللہ کی رضا کے ساتھ مخصوص تھی انہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو کسی کو اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہے اور پھر اس کی میراث بھی حاصل کرلیتا ہے۔

16237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: قُتِلَ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَتَرَكَ مِيرَاثًا فَذَهَبَ بِمِيرَاثِهِ اِلٰى عُصْبَةِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا: عَمْرَةُ كَانَتْ قَدْ اَعْتَقَتْهُ فَقَالُوا: اِنَّهُ كَانَ سَائِبَةً وَاَبَوْا اَنْ يَاْخُذُوهُ فَقَالَ عُمَرُ: احْبِسُوهُ عَلٰى اُمِّهِ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَهُ اَوْ تَمُوتَ

❀❀ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوگئے انہوں نے میراث چھوڑی ان کی میراث کے لئے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کو بلایا گیا جس کا نام "عمرہ" تھا وہ خاتون ان کی "عصبہ" بنتی تھی کیونکہ اس خاتون نے انہیں آزاد کیا تھا لوگوں نے کہا: وہ غلام تو سائبہ کے طور پر آزاد ہوا تھا تو اس خاتون کے متعلقین نے وہ رقم لینے سے انکار کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی رقم اس کی ماں کے لئے مخصوص رکھو! یا تو وہ اسے مکمل

حاصل کرلے یا پھر اس کا انتقال ہو جائے۔

بَابُ الْوَلَاءِ لِلْكُبْرِ

باب: ولاء کا بڑے کے لئے ہونا

16238 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَعُمَرَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانُوا يَجْعَلُونَ الْوَلَاءَ لِلْكُبْرِ قَالَ سُفْيَانُ: وَتَفْسِيرُهُ: رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْهِ وَتَرَكَ مَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُ الِابْنَيْنِ وَتَرَكَ وَلَدًا ذُكُورًا فَصَارَ الْوَلَاءُ لِعَمِّهِمْ، ثُمَّ مَاتَ الْعَمُّ بَعْدُ وَلَهُ خَمْسَةٌ مِنَ الْوَلَدِ وَلِلْاَوَّلِ سَبْعَةٌ قَالُوا: الْوَلَاءُ عَلٰى اثْنَيْ عَشَرَ سَهْمًا كَاَنَّ الْجَدَّ هُوَ الَّذِيْ مَاتَ، فَوَرَّثُوهُ

❀❀ ابراہیم نخعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حضرات ولاء کو بڑے کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک شخص فوت ہو جاتا ہے وہ پس ماندگان میں دو بیٹے چھوڑتا ہے اور کچھ آزاد شدہ غلام چھوڑتا ہے پھر اس کے دو بیٹوں میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے اور وہ بھی پس ماندگان میں بیٹے چھوڑتا ہے تو اب ولاء کا حق ان بچوں کے چچا کو ملے گا اگر اس کے بعد وہ چچا بھی فوت ہو جاتا ہے جس کے پانچ بیٹے ہوں اور پہلے والے بھائی کے سات بیٹے تھے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: ولاء کے بارہ حصے ہوں گے اور یوں شمار کیا جائے گا جیسے دادا کا انتقال ہوا ہے اور یہ لوگ اس کے وارث بنے ہیں۔

16239 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَضَيَا فِيْ رَجُلٍ تَرَكَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَتَرَكَ مَوْلًى فَجَعَلَا الْوَلَاءَ لِاَخِيْهِ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ قَالَا: فَاِنْ مَاتَ الْاَخُ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ رَجَعَ الْوَلَاءُ لِلْاَخِ لِلْاَبِ قَالَا: فَاِنْ مَاتَ الْاَخُ لِلْاَبِ وَتَرَكَ بَنِيْنَ رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلٰى بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اِنْ كَانَ لَهُ بَنُوْنَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے پس ماندگان میں ایک سگا بھائی اور باپ کی طرف سے شریک ایک بھائی چھوڑا تھا اور ایک آزاد شدہ غلام چھوڑا تھا تو ان دونوں حضرات نے ولاء کا حق باپ کی طرف سے شریک بھائی کو نہیں دیا تھا صرف سگے بھائی کو دیا تھا ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا تھا: اگر سگا بھائی بھی فوت ہو جائے تو ولاء کا حق باپ کی طرف سے شریک بھائی کو مل جائے گا اور اگر باپ کی طرف سے شریک بھائی بھی فوت ہو جائے اور اس نے بچے چھوڑے ہوں تو پھر ولاء کا حق سگے بھائی کے بچوں کی طرف جائے گا اگر اس کے بچے موجود ہوئے۔

16240 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

16241 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ لِوَاحِدٍ عَشَرَةٌ وَلِوَاحِدٍ وَاحِدٌ اَيَكُوْنُ نِصْفَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ اَبِي يَقُوْلُ: هُوَ بَيْنَهُمْ عَلٰى اَحَدَ عَشَرَ سَهْمًا فِي الْوَلَاءِ،

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر ایک بھائی کے دس بیٹے ہوں اور ایک بھائی کا ایک بیٹا ہو تو کیا ولاء دو نصف حصوں میں تقسیم ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے والد یہ فرماتے ہیں: ولاء ان بچوں کے درمیان گیارہ حصوں میں تقسیم ہوگی۔

16242 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16243 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ لَهُ وَتَرَكَ مَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُ ابْنَيْهِ وَتَرَكَ رِجَالًا وَمَاتَ بَعْضُ مَوَالِي اَبِيهِمْ قَالَ: يَرِثُهُ اَحَقُّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بِالْمُعْتِقِ قُلْتُ: عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ: اَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلَيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص فوت ہو جاتا ہے اور وہ پس ماندگان میں دو بیٹے چھوڑتا ہے اور کچھ آزاد شدہ غلام چھوڑتا ہے پھر اس کے دو بیٹوں میں سے ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ پس ماندگان میں کچھ لڑکے چھوڑتا ہے پھر اس کے باپ کے موالی میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اس کا وارث وہ شخص بنے گا جو اس دن سب سے زیادہ حق دار تھا جب وہ آزاد ہوا تھا میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس پر لوگوں کو پایا ہے۔

16244 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنْ مَاتَ رَجُلٌ وَلَهُ مَوْلًى وَلِلْمَيِّتِ بَنُوْنَ فَمَاتَ اَحَدُ اَعْيَانِ بَنِيهِ وَلَهُ وَلَدٌ ذَكَرٌ ثُمَّ مَاتَ الْمَوْلٰى كَانَ مِيرَاثُهُ لِاَعْيَانِ بَنِيهِ وَلَمْ يَكُنْ لِبَنِي الِابْنِ شَيْءٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا آزاد شدہ غلام موجود ہو اور میت کے بیٹے بھی ہوں اور پھر میت کے سگے بیٹوں میں سے کوئی ایک بیٹا فوت ہو جائے جس کا بیٹا موجود ہو اور پھر وہ غلام فوت ہو جائے تو اس غلام کی وراثت میت کے سگے بیٹوں کو ملے گی میت کے پوتے کو کچھ نہیں ملے گا۔

16245 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي

بَكْرٍ، وَرِثَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَبْلَهَا وَوَرِثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَائِشَةَ، ثُمَّ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ ابْنَيْهِ وَمَاتَ ذَكْوَانُ مَوْلٰى عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ حَيٌّ فَوَرَّثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ ذَكْوَانًا وَتَرَكَ الْقَاسِمَ، وَالْقَاسِمُ اَحَقُّ مِنْهُمَا قَالَ: عَطَاءٌ: فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْقَاسِمُ يُكَلِّمُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: مَاذَا اتَّبَعَ مِنْ ذٰلِكَ؟"

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر'سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وارث بنے' کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال'سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے ہوگیا تھا' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے وارث بنے تھے' پھر عبداللہ کا بھی انتقال ہوگیا' انہوں نے پس ماندگان میں دو بیٹے چھوڑے' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان کا انتقال ہوگیا' اس وقت قاسم بن محمد بن ابوبکر زندہ تھے' لیکن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے' عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے دونوں صاحبزادوں کو ذکوان کا وارث قرار دیا' انہوں نے قاسم بن محمد بن ابوبکر کو کچھ نہیں دیا' حالانکہ قاسم ان دونوں کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: اس حوالے سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کیا گیا اور قاسم نے اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا: انہوں نے اس مسئلے میں کس بات کی پیروی کی ہے؟

16246 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: خَاصَمَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَاصَمَهُ بَنُوْ بَنِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَقْرَبَ اِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخَا عَائِشَةَ لِاَبِيْهَا وَاُمِّهَا فَقَضٰى بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِبَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانُوْا اَبْعَدَ بِاَبٍ قَالَ: ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ: فَخَافَ عَلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ عِنِيْنَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ: فَلَمَّا كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ قِيْلَ لِلْقَاسِمِ: خَاصِمْ فَاِنَّكَ تُدْرِكُ فَقَالَ الْقَاسِمُ: قَدْ خَاصَمْتُ يَوْمَئِذٍ، فَلَوْ اُعْطِيتُ شَيْئًا اَخَذْتُ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا اُخَاصِمُ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام کے بارے میں' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے سامنے مقدمہ پیش کیا' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوتوں نے اس حوالے سے مقابل فریق کا کردار ادا کیا' قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ قریبی رشتہ رکھتے تھے' لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کیونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی تھے' اس لئے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ کے بیٹوں کے حق میں فیصلہ دے دیا' جو باپ کے حوالے سے زیادہ دور کے رشتے دار بنتے تھے' ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں زیادتی نہ ہو۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب عبدالملک کا عہد خلافت آیا' تو قاسم سے کہا گیا: اب آپ مقدمہ کر دیں' اب آپ کو آپ کا حصہ مل جائے گا' تو قاسم نے کہا: میں نے اس وقت مقدمہ کیا تھا' اگر اس وقت مجھے کچھ دیا جاتا' تو میں وہ حاصل کر لیتا' لیکن اب

میں مقدمہ نہیں کروں گا۔

16247 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَانَ يَنْقِلُ الْوَلَاءَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عبدالملک بن مروان ولاء کو منتقل کر دیتا تھا۔

16248 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ ذَكَرَ اَنَّ عِنْدَهُمْ كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِنْ كَانَ لِرَجُلٍ مَوَالٍ وَلَهُ ابْنَانِ فَمَاتَ الْاَبُ كَانَ الْوَلَاءُ لِابْنَيْهِ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُ ابْنَيْهِ وَلَهُ وَلَدٌ ذُكُورٌ، ثُمَّ مَاتَ بَعْضُ الْمَوَالِي كَانَ ابْنُ الِابْنِ عَلَى حِصَّةِ اَبِيهِ مِنَ الْوَلَاءِ، وَلَمْ يَكُنِ الْوَلَاءُ لِعَمِّهِ قَالَ: وَذَكَرَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْزَلَ الْوَلَاءَ بِمَنْزِلَةِ الْمَالِ لَا يَنْقُلُهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات ذکر کی ہے: ان حضرات کے پاس ایک خط موجود تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا (اس خط میں یہ تحریر تھا:) اگر کسی شخص کے آزاد شدہ غلام ہوں' اور اس شخص کے دو بیٹے ہوں' اور پھر وہ شخص انتقال کر جائے' تو ولاء کا حق اس کے دونوں بیٹوں کو ملے گا' اور اگر دونوں بیٹوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' اور آگے اُس کی بھی اولاد موجود ہو' جو نرینہ ہو' اور پھر ان آزاد شدہ غلاموں میں سے کوئی فوت ہو جائے' تو میت کا پوتا' اپنے باپ کے حصے کے حوالے سے ولاء کا حق دار ہوگا' اور ولاء اس کے چچا کو نہیں ملے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات ذکر کی: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی ولاء کا حکم' مال کی طرح مقرر کیا ہے وہ اُسے منتقل نہیں کرتے ہیں۔

16249 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شُبْرُمَةَ يَذْكُرُ اَنَّ عَلِيًّا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَضَوْا اَنَّ الْوَلَاءَ يُنْقَلُ كَمَا يُنْقَلُ النَّسَبُ لَا يَحْرِزُهُ الَّذِي وَرِثَ وَلِيَّ النِّعْمَةِ وَلٰكِنَّهُ يُنْقَلُ اِلَى اَوْلَى النَّاسِ بِوَلِيِّ النِّعْمَةِ

❀❀ عبداللہ بن شبرمہ ذکر کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا: کہ ولاء کو اسی طرح منتقل کیا جائے گا' جس طرح نسب کو منتقل کیا جاتا ہے' اور وہ شخص اسے محفوظ نہیں کرے گا' جو ولی نعمت کا وارث بنتا ہے' بلکہ یہ منتقل ہو کر' اُس شخص کی طرف جائے گی' جو ولی نعمت کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہو۔

16250 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْمَرْاَةِ وَوَلَدُ وَلَدِهَا الذُّكُورُ رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَى الْعَصَبَةِ عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ

❀❀ ثوری فرماتے ہیں: جب عورت کا بیٹا فوت ہو جائے اور عورت کے پوتے موجود ہوں' تو ولاء کا حق' عورت کے عصبہ رشتہ داروں کی طرف لوٹ آئے گا۔

16251 - اقوال تابعین: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يَجْرِي مَجْرَى

الْمَالِ لَا يَرْجِعُ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ

❀❀ ابراہیم نخعی نے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے ولاء کو مال کے حکم میں رکھا ہے' کہ وہ نہیں لوٹے گی' تاہم پہلا قول' سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

16252 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلَيْنِ اَعْتَقَا عَبْدًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا وَتَرَكَ وَلَدًا ذُكُورًا قَالَ: الْوَلَاءُ لِوَلَدِهِ مَعَ عَمِّهِمْ بَيْنَهُمْ نِصْفَانِ

❀❀ ثوری' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک غلام کو آزاد کرتے ہیں' ان دونوں میں سے ایک کا انتقال ہو جاتا ہے' اور وہ اولاد میں مذکر (یعنی بیٹے) چھوڑتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: ولاء کا حق میت کی اولاد کو' اُن کے چچا کے ہمراہ ملے گا' اور یہ ولاء' اُن دونوں کے درمیان برابر' برابر تقسیم ہوگی۔

16253 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ تُعْتِقُهُ الْمَرْاَةُ وَلَاؤُهُ لِوَلَدِهَا مَا بَقِيَ مِنْهُمْ ذَكَرٌ فَاِذَا انْقَرَضُوا كَانَ الْوَلَاءُ لِعَصَبَةِ اُمِّهِمْ ".

❀❀ قتادہ نے' زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جسے کوئی عورت آزاد کرتی ہے' تو اس غلام کی ولاء' اس عورت کے بچوں کو ملے گی' جب تک اس کے بچوں میں سے کوئی بھی لڑکا موجود ہو' اور اگر اس کے سب بچے فوت ہو جاتے ہیں' تو پھر ولاء اُن کی ماں کے' عصبہ رشتے داروں کو ملے گی۔

16254 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبَلَغَنِي اِيَّايَ اَنَّ قَتَادَةَ ذَكَرَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: قَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ الْمُسَيِّبِ: الْوَلَاءُ لِاَبْنَائِهِمْ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: قتادہ نے یہ روایت خلاس بن عمر بن علی کے حوالے سے ذکر کی ہے' معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ولاء' اُن کے بیٹوں کو ملے گی' ابن جریج نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْاَةِ، وَالْعَبْدِ يَبْتَاعُ نَفْسَهُ

باب: عورت کی اور اس غلام کی میراث کا حکم' جو خود کو خرید لیتا ہے

16255 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، اخْتَصَمَا فِي مَوْلًى لِصَفِيَّةَ فَقَضٰى عُمَرُ بِالْعَقْلِ عَلٰى عَلِيٍّ وَبِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان' سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے غلام کے بارے میں اختلاف ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا: اُن کے جرمانے کی ادائیگی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لازم ہوگی' اور اُن کی وراثت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔

16256 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَتَرَكَتْ مَوَالِيَ فَالْمِيرَاثُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى يَقْضِي بِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی عورت انتقال کر جائے اور آزاد کردہ غلام چھوڑے تو وراثت اس عورت کے بچوں کو ملے گی اور جرمانے کی ادائیگی بھی اُن پر لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: قاضی ابن ابولیلیٰ اِس کے مطابق فیصلہ دیتے تھے۔

16257 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ اَبَاهَا وَابْنَهَا وَتَرَكَتْ مَوَالِيَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ لِلْاَبِ سُدُسُ الْوَلَاءِ وَسَائِرُهُ لِلِابْنِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ: الْوَلَاءُ لِلِابْنِ قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلِابْنِ

❀❀ ثوری ایسی خاتون کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو انتقال کر جاتی ہے وہ پس ماندگان میں اپنے والد ایک بیٹے اور کچھ آزاد شدہ غلاموں کو چھوڑتی ہے تو مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: باپ کو ولاء کا چھٹا حصہ ملے گا اور باقی ساری ولاء بیٹے کو مل جائے گی جبکہ حکم اور حماد یہ بیان کرتے ہیں: ولاء بیٹے کو ملے گی وہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں: ولاء بیٹے کو ملے گی۔

16258 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْاَةُ ذَاتُ الْوَلَدِ الذُّكُورِ مَنْ يَعْقِلُ عَنْهَا؟ قَالَ: عَصَبَتُهَا قُلْتُ: وَيَرِثُهَا وَلَدُهَا الذُّكُورُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس عورت کی نرینہ اولاد موجود ہو اُس کا جرمانہ کون ادا کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: اس عورت کے عصبہ میں نے دریافت کیا: اور اس کی نرینہ اولاد اس کی وارث بنے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16259 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْعَبْدُ يُبْتَاعُ نَفْسَهُ مِنْ سَيِّدِهِ اَيُوَالِيَ مَنْ شَاءَ؟ قَالَ: وَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ وَلَوْ شَاءَ سَيِّدُهُ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ الْبَيْعُ وَكَانَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ الَّذِي اَخَذَ مِنْهُ لِسَيِّدِهِ قُلْتُ لَهُ: اِنَّ الْعَبْدَ مَا ابْتَاعَ نَفْسَهُ بِمَالِ الْعَبْدِ قَالَ: نَعَمْ هُوَ مَالُ سَيِّدِهِ قُلْتُ: فَعَلِمَ سَيِّدُهُ اَنَّمَا هُوَ يَبْتَاعُ نَفْسَهُ قَالَ: فَهُوَ مُقَاطِعٌ الْاٰنَ وَوَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَدْ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى الشَّامِيَّ يَقُولُ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَيُّمَا عَبْدٍ ابْتَاعَ نَفْسَهُ بِمَالٍ هُوَ لِمَوْلَاهُ فَهُوَ لِمَوْلَاهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام اپنے آقا سے اپنے آپ کو خرید لیتا ہے تو کیا وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اُس کی ولاء اس کے آقا کے ساتھ مخصوص رہے گی کیونکہ اگر آقا چاہے تو اس سودے کو درست قرار نہ دے اور وہ غلام جس سے آقا نے وصولی کی تھی وہ اپنے آقا کی ہی ملکیت رہے گا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا کوئی غلام اپنے آپ کو اپنے مال کے عوض میں خرید نہیں سکتا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی خرید

سکتا ہے) لیکن وہ خود اپنے آقا کا ہی مال ہے' میں نے دریافت کیا: اگر اس کا آقا یہ جانتا ہو کہ وہ اپنے آپ کو خرید رہا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: پھر ایسی صورت میں وہ مکاتب شمار ہوگا' اور اُس کی ولاء اُس کے آقا کو ملے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ شامی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں یہ لکھا تھا کہ جو غلام مال کے عوض میں' اپنے آپ کو خرید لے گا' تو وہ مال بھی اس کے آقا کی ملکیت شمار ہوگا' اور وہ غلام' خود بھی اپنے آقا کی ملکیت شمار ہوگا۔

16260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حُرٌّ تَزَوَّجَ اَمَةً لِيْ فَحَمَلَتْ فَاَعْتَقْتُ وَلَدَهَا فِيْ بَطْنِهَا لِمَنْ وَلَاؤُهُ؟ قَالَ: لِلَّذِيْ اَعْتَقَهُ وَلٰكِنْ مِيْرَاثُهُ لِاَبِيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک آزاد شخص نے' میری کنیز کے ساتھ شادی کر لی' وہ عورت حاملہ ہوگئی' میں نے اس کے بچے کو آزاد قرار دیا' حالانکہ وہ بچہ ابھی اس عورت کے پیٹ میں تھا' تو اس بچے کی ولاء کسے ملے گی؟ انہوں نے جواب دیا: اس شخص کو ملے گی جس نے اسے آزاد کیا ہے' لیکن اس بچے کی میراث' اُس کے باپ کو ملے گی۔

بَابُ مِيْرَاثِ مَوَالِي الْمَرْاَةِ اَيْضًا

باب: عورت کے آزاد کردہ غلاموں کی میراث کا حکم

16261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ قَالَا: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا مَا اَعْتَقْنَ اَوْ اَعْتَقَ مَنْ اَعْتَقْنَ قَالَ غَيْرُهُمْ: اَوْ جَرَّ مَنْ اَعْتَقْنَ وَاِلَّا فَهُوَ يَحْرِزُهُنَّ

❀❀ ابراہیم نخعی اور شعبی بیان کرتے ہیں: خواتین ولاء کی وارث نہیں بنتی ہیں' وہ صرف اُس کی ولاء کی وارث بنتی ہیں جس کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو' یا جس کو ان کے آزاد کیے ہوئے (کسی سابقہ غلام) نے آزاد کیا ہو' دیگر حضرات فرماتے ہیں: یا اس نے کھینچ لیا ہو' جسے انہوں نے آزاد کیا تھا' تو اس صورت میں' وہ اس کو حاصل کر لیں گی البتہ اگر وہ انہیں محفوظ کر لے تو حکم مختلف ہوگا۔

16262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا مَا اَعْتَقْنَ اَوْ كَاتَبْنَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: خواتین' ولاء کی وارث نہیں بنتی ہیں' البتہ جس کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو' یا جس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہو (وہ اُس کی ولاء کی وارث بن جائیں گی)۔

16263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا مَا كَاتَبْنَ اَوْ اَعْتَقْنَ

❀❀ یحییٰ بن جزار نے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین' ولاء کی وارث نہیں بنتی ہیں' البتہ وہ اس [illegible] کی وارث بن جائیں گی' جس کے ساتھ انہوں نے کتابت کا معاہدہ کیا ہو' یا جس کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو۔

16264 - آثارِ صحابہ: قَالَ: الْحَكَمُ وَاَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ، قَالَ الْحَكَمُ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يَقُوْلُهُ

❀❀ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

حکم بیان کرتے ہیں: قاضی شریح بھی اس کے مطابق فیصلہ دیتے ہیں۔

16265 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهُ فَيَكُوْنَ وَلَاؤُهُ لَهَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: خاتون ولاء کی وارث نہیں بنے گی البتہ اگر غلام کو اس نے خود آزاد کیا ہو تو اس غلام کی ولاء اس عورت کو ملے گی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولاء آزاد کرنے والے کو ملتی ہے''۔

16266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنَ الْوَلَاءِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عورت ولاء کی وارث بنے گی۔

16267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَيْسٌ مَوْلٰى عَمْرٍو عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ غَيْرِ اَبِيْهِ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: "تَرِثُ الْمَرْاَةُ الْوَلَاءَ وَيَتْلُو (وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ) (النساء: 7) "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: عورت ولاء کی وارث بنے گی انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''والدین اور قریبی رشتے دار جو چھوڑ کر جاتے ہیں اس میں سے خواتین کا مخصوص حصہ ہوگا''۔

16268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِنْ اَعْتَقَتِ امْرَاَةٌ غُلَامًا فَكَانَ لِذٰلِكَ الْغُلَامُ مَوَالٍ فَلَهَا مِيْرَاثُهُمْ اِنْ مَاتُوا وَقَدْ مَاتَ مَوْلَاهُمُ الْاَدْنٰى اِلَيْهِمْ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر عورت نے غلام کو آزاد کیا ہو اور اس غلام کے آزاد کردہ غلام موجود ہوں تو اگر وہ مر جائے تو ان کی میراث اس عورت کو ملے گی جبکہ ان کا حقیقی آقا (جو عورت کا غلام تھا) وہ پہلے فوت ہو چکا ہو۔

16269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اُمَّهُ ابْنَةَ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ كَانَ لَهَا مَوْلًى وَكَانَ لَهُ مَوَالٍ فَمَاتَ الْمَوْلٰى ثُمَّ مَاتَ مَوَالِي الْمَوْلٰى اَوْ بَعْضُهُمْ فَ[illegible] مَوَالِيهِمْ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ وَغَيْرِهِ مِنْهُمْ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ [illegible]ـبرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يُخْبِرْنِيهِ عَنْ جَعْفَرٍ

❀❀ عمر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ان کی والدہ' جو مطلب بن ابو وداعہ کی صاحبزادی ہیں' ان کا ایک غلام تھا' اور اس غلام کے آگے بھی غلام تھے' ان کے غلام کا انتقال ہو گیا' اس غلام کے غلاموں کا بھی انتقال ہو گیا' یا اُن میں سے' کسی کا انتقال ہو گیا' تو اس خاتون نے ان کی میراث حاصل کر لی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالرحمٰن نے یہ بات جعفر بن مطلب اور دیگر حضرات کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن کثیر نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اسے جعفر بن مطلب کے حوالے سے نقل نہیں کیا ہے۔

16270 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي أُخْتَيْنِ ابْتَاعَتْ إِحْدَاهُمَا أَخَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ ثُمَّ إِنَّ أَخَا هٰذِهِ الَّتِي أَعْتَقَتِ ابْتَاعَ الْأَبَ فَأَعْتَقَهُ ثُمَّ مَاتَ الْأَخُ قَالَ: يَرِثُهُ أَبُوهُ فَإِنَّهُ أَحْرَزُ لِلْمِيرَاثِ ثُمَّ مَاتَ الْأَبُ فَإِحْدَى ابْنَتَيْهِ مَوْلَاةٌ لَهُ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ جَمِيعًا ثُمَّ الْبَقِيَّةُ لِلَّتِي أَعْتَقَتْ؛ لِأَنَّهَا عَصَبَةٌ

❀❀ ثوری' دو ایسی بہنوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جن میں سے ایک' اپنے بھائی کو خرید کر اسے آزاد کر دیتی ہے' اور پھر اس کا وہ بھائی' جسے اس عورت نے آزاد کیا تھا' وہ اپنے باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے' پھر وہ بھائی انتقال کر جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس کا باپ اس کا وارث بنے گا کیونکہ اب وہ ساری وراثت کو حاصل کر لے گا' پھر اگر اس کا باپ بھی انتقال کر جائے' تو اس کی دو بیٹیوں میں سے' ایک' جو اس کی آزاد کرنے والی شمار ہو گی' اسے دو تہائی حصہ ملے گا' اور جو باقی بچے گا' وہ آزاد کرنے والی کو ملے گا' کیونکہ وہ عصبہ شمار ہو گی۔

بَابُ النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ

باب: جب کوئی عیسائی' کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لے

16271 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ فَهُوَ مَوْلَاهُ

❀❀ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر' اسلام قبول کر لے' تو وہ اس کا مولیٰ شمار ہو گا''۔

16272 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ فَيُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ: يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ

❀❀ ابراہیم نخعی' ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو کسی شخص کے ساتھ نسبت ولاء قائم کر لیتا ہے' اور اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس کی طرف سے جرمانہ بھی ادا کرے گا' اور وہ اس کا وارث بھی بنے گا۔

16273 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16274 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَا: مِيْرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ امام شعبی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایسے شخص کی وراثت مسلمانوں کو ملے گی (یعنی بیت المال میں جمع کی جائے گی)۔

16275 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَزَادَ: وَلَهُ اَنْ يُحَوِّلَ وَلَاءَهُ حَيْثُ شَاءَ مَا لَمْ يَعْقِلْ عَنْهُ

❀❀ منصور نے ابراہیم کے حوالے سے معمر کی روایت کی مانند نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد کیے ہیں: اس شخص کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی ولاء کو' جس کی طرف چاہے منتقل کر دے' جبکہ دوسرے فرد نے اس کی طرف سے کوئی جرمانہ ادا نہ کیا ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَلِدُ الْاَحْرَارَ وَهُوَ عَبْدٌ ثُمَّ يُعْتَقُ

باب: جب کوئی شخص' آزاد بچوں کو جنم دے اور وہ خود غلام ہو' اور پھر اُسے آزاد کر دیا جائے (تو کیا احکام ہوں گے؟)

16276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ، يُعْتَقُ وَلَهُ اَوْلَادٌ وَاُمُّهُمْ حُرَّةٌ قَالَ: اِذَا عَتَقَ الْاَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ،

❀❀ ابراہیم نخعی نے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا: جسے آزاد کر دیا جاتا ہے' اس غلام کی اولاد موجود ہوتی ہے' اور اُس کی اولاد کی ماں' ایک آزاد عورت ہوتی ہے (جس کی وجہ سے اولاد بھی آزاد شمار ہوتی ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باپ آزاد ہوگا' تو وہ ولاء کو کھینچ لے گا۔

16277 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16278 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَقْضِي اِذَا كَانَ الْاَبُ مَمْلُوكًا وَالْاُمُّ حُرَّةٌ وَلَهَا اَوْلَادٌ قَضَى اَنَّ وَلَاءَ مَا وَلَدَتْ مِنْ زَوْجِهَا مَمْلُوكًا لِمَوْلَى الْاُمِّ وَاَنَّهُ وَقَعَ يَوْمَئِذٍ فَلَا يَنْتَقِلُ حَتّٰى حَدَّثَهُ الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: يَجُرُّ الْاَبُ الْوَلَاءَ اِذَا اُعْتِقَ فَقَضٰى بِهِ شُرَيْحٌ بَعْدُ

❀❀ اسود بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب باپ غلام ہو اور ماں آزاد عورت ہو' اور اس عورت کی

اولاد بھی موجود ہو' تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس عورت نے' اپنے غلام شوہر سے جن بچوں کو جنم دیا ہے' ان کی ولاء ماں کے مولیٰ کو حاصل ہوگی' یہ صورت حال اس وقت واقع ہوئی تھی' یہاں تک کہ اسود بن یزید نے قاضی شریح کو یہ بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: باپ جب آزاد ہوگا' تو وہ ولاء کو کھینچ لے گا' تو قاضی شریح نے اس کے بعد اِس کے مطابق فیصلہ دیا۔

16279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَقْضِىْ اَنْ وَلَاءَ هُمْ لِمَوْلَى الْاُمِّ وَاَنَّهُ وَقَعَ يَوْمَئِذٍ فَلَا يَنْتَقِلُ وَاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُهُ حَتّٰى اَخْبَرَهُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَ اَبُوْهُمْ جَرَّ وَلَاءَ هُمْ فَاَخَذَ بِهٖ شُرَيْحٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح پہلے یہ فیصلہ دیتے تھے کہ ان بچوں کی ولاء ان کی ماں کے آقا کو ملے گی یہ صورت حال اس وقت واقع ہوئی تھی' اس لئے یہ منتقل نہیں ہوگی' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں' یہاں تک کہ قاضی شریح کو مسروق نے یہ بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب ان بچوں کا باپ آزاد ہو جائے گا' تو وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا' تو قاضی شریح نے اس قول کو اختیار کرلیا۔

16280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ قَضٰى وَلَاءَ هُمْ اِلٰى اَبِيْهِمْ وَاَنَّهُ جَرَّ الْوَلَاءَ حِيْنَ عَتَقَ

❀❀ یزید رشک بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ان کی ولاء' اُن کے باپ کو ملے گی جب وہ آزاد ہوگا' تو وہ ولاء کو کھینچ لے گا۔

16281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ قَدِمَ خَيْبَرَ فَاِذَا هُوَ بِفِتْيَانٍ اَعْجَبَهُ ظُرْفُهُمْ وَجَلَدُهُمْ فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ لَهُ: مَوَالٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: وَمِنْ اَيْنَ؟ قَالُوْا: نَكَحَ غُلَامٌ لِلْاَعْرَابِ مَوْلَاةً لَهٗ فَجَاءَ تْ بِهٰؤُلَاءِ فَابْتَاعَ الزُّبَيْرُ ذٰلِكَ الْعَبْدَ اَبَاهُمْ بِخَمْسِيْنَ دِرْهَمًا فَاَعْتَقَهٗ ثُمَّ اَخْرَجَهُمْ مِنْ مَالِ رَافِعٍ وَجَعَلَهُمْ فِىْ مَالِهٖ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَرْسَلَ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَاَنَّهُمْ مَوَالِىْ فَاِنْ كَانَ لَكَ خُصُوْمَةٌ فَاْتِ عُثْمَانَ فَجَاءَ عُثْمَانَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، وَاَخْبَرَهُ مَا صَنَعَ الزُّبَيْرُ وَمَا قَالَ: قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: صَدَقَ الزُّبَيْرُ هُمْ مَوَالِيْهِ قَالَ: فَهُمْ مَوَالِيْهِ حَتَّى الْيَوْمِ

❀❀ محمد بن ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خیبر تشریف لائے' وہاں کچھ نوجوان اُنہیں پسند آئے جن کا حلیہ اور جسم اچھا تھا' انہوں نے دریافت کیا: یہ کس کے غلام ہیں؟ انہیں بتایا گیا: یہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' انہوں نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ لوگوں نے بتایا: ایک دیہاتی شخص کے غلام نے' اُن کی کنیز کے ساتھ شادی کرلی' تو اس کنیز نے ان لڑکوں کو جنم دیا' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو یعنی ان بچوں کے باپ کو پچاس درہم کے عوض میں خرید کر اُسے آزاد کر دیا' اور پھر ان لڑکوں کو حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے مال میں سے نکال کر' اپنے مال میں شامل کرلیا' پھر جب وہ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر' انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا' اور کہا: اب وہ میرے

غلام شمار ہوں گے' اگر تم نے اس بارے میں مقدمہ کرنا ہے' تو تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ! حضرت رافع رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں صورت حال کے بارے میں بتایا' اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا' اس کے بارے میں بتایا' اور جو کچھ کہا تھا' اس کے بارے میں بھی بتایا' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبیر نے سچ کہا ہے' یہ اُن کے غلام شمار ہوں گے' راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ لوگ' آج بھی اُن کے موالی شمار ہوتے ہیں۔

16282 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ قَدِمَ اَرْضًا لَّهُ بِخَيْبَرَ فَاِذَا بِفِتْيَانٍ فِيْ اَرْضِهِ فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ لَهُ: اُمُّهُمْ مَوْلَاةٌ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاَبُوهُمْ عَبْدٌ فَابْتَاعَ اَبَاهُمْ فَاَعْتَقَهُ، ثُمَّ اخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ فَقَضٰى بِوَلَائِهِمْ لِلزُّبَيْرِ قَالَ: فَبَنُوهُمْ اَحْيَاءٌ الْيَوْمَ

❀❀ عمر بن عبداللہ بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ خیبر میں موجود اپنی زمین پر گئے' تو ان کی زمین میں کچھ بچے موجود تھے' انہوں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ انہیں بتایا گیا: ان کی ماں' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کنیز ہے' اور ان کا باپ ایک غلام ہے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دیا' پھر ان دونوں حضرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ ان لڑکوں کی ولاء' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوگی' راوی بیان کرتے ہیں: وہ بچے آج بھی زندہ ہیں۔

16283 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ الزُّبَيْرُ بِمَوَالٍ لِرَافِعٍ فَاَعْجَبُوهُ فَقَالَ: لِمَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوا: مَوَالٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: وَمِنْ اَيْنَ؟ قِيلَ: اُمُّهُمْ مَوْلَاةٌ لِرَافِعٍ وَاَبُوهُمْ عَبْدٌ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَاشْتَرَى الزُّبَيْرُ اَبَاهُمْ فَاَعْتَقَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَنْتُمْ مَوَالِيَّ فَاخْتَصَمَ الزُّبَيْرُ وَرَافِعٌ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَضٰى بِوَلَائِهِمْ لِلزُّبَيْرِ قَالَ هِشَامٌ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ خَاصَمُوهُ فِيهِمْ اَيْضًا فَقَضٰى لَنَا فِيهِمْ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: فَاِنَّهُمْ لَنَا مَوَالٍ حَتَّى الْيَوْمِ

❀❀ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا گزر' حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے غلاموں کے پاس سے ہوا' وہ غلام اُنہیں اچھے لگے' انہوں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں انہوں نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ تو انہیں بتایا گیا کہ ان کی ماں حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی کنیز ہے' اور ان کا باپ فلاں دیہاتی شخص کا غلام ہے' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکوں کے باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دیا' اور پھر ان لڑکوں سے کہا: اب تم لوگ میرے موالی شمار ہو گے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا: ان لڑکوں کی ولاء' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوگی۔

ہشام بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد آیا تو انہوں نے اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان لوگوں کے بارے میں ہمارے حق میں فیصلہ دیا' راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ آج بھی ہمارے موالی شمار ہوتے ہیں۔

16284 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، وَحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي مَوْلَاةٍ لِرَافِعٍ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا فَاشْتَرَاهُ الزُّبَيْرُ فَاَعْتَقَهُ فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ فَقَضٰى بِالْوَلَاءِ لِلزُّبَيْرِ،

❀❀ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک کنیز کے بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف مقدمہ کیا' اس کنیز کا شوہر ایک غلام تھا' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو خرید کر اسے آزاد کر دیا تھا' ان دونوں حضرات نے اپنا مقدمہ پیش کیا' تو انہوں (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) نے یہ فیصلہ دیا کہ ان کی ولاء حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔

16285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ مِثْلَ قَوْلِ عُثْمَانَ

❀❀ ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

16286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَفَرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْجَدُّ يَجُرُّ الْوَلَاءَ يَقُولُ: الْوَلَاءُ رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ اَبَاهُ عَبْدًا وَجَدَّهُ حُرًّا قَالَ: يَجُرُّ الْجَدُّ الْوَلَاءَ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: دادا بھی ولاء کو کھینچ لے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: ایک شخص انتقال کر جاتا ہے' اور اپنے باپ کو غلام ہونے کے عالم میں چھوڑتا ہے' اور اس کا دادا آزاد ہوتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: دادا' ولاء کو کھینچ لے گا۔

16287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتِبُ النِّصْفَ جَرَّ الْوَلَاءَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام' نصف ادائیگی کر دے گا' تو وہ ولاء کو کھینچ لے گا۔

16288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُسَيِّبِ بْنِ اَبِي السَّائِبِ، وَمُحَمَّدَ بْنَ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَزْهَرَ، اَخْبَرَاهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَضٰى فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ فَتَلِدُ لَهُ وَهُوَ عَبْدٌ، ثُمَّ يُعْتَقُ اَنَّ وَلَدَهَا لِاَهْلِ اَبِيهِمْ قُلْنَا لِعَبْدِ اللّٰهِ فَلَعَلَّهُ قَضٰى اَنَّهُ لَا 000 مَا عَاشَ قَالَ: لَا بَلْ جَرَّ وَلَاءَ هُمْ حِينَ عَتَقَ اِلٰى مَوَالِيْ اَبِيهِمْ

❀❀ عبداللہ بن مسیّب اور محمد بن مطلب بیان کرتے ہیں: مروان نے ایسے غلام کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جو غلام کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' تو وہ عورت اس غلام کے بچوں کو جنم دیتی ہے' اور وہ غلام بدستور غلام ہی رہتا ہے' پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جاتا ہے' تو اب اس عورت کی اولاد' اپنے باپ کے رشتے داروں سے ملے گی' ہم نے عبداللہ بن مسیّب سے کہا: ہوسکتا ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ دیا ہو کہ ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک وہ غلام زندہ ہے' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ جب آزاد ہوگا' تو وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا اور وہ ولاء' ان بچوں کے باپ کے موالی کی طرف چلی جائے گی۔

16289 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَخْبَرَنِي

عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضٍ، أَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ مَوْلَاةً لَنَا تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ - عَبْدٌ لِفُلَانٍ - فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا، ثُمَّ إِنَّ فُلَانًا ابْتَاعَهُ فَأَعْتَقَهُ وَزَعَمَ أَنَّ وَلَاءَ مَوَالِينَا لَهُ فَقَالَ: صَدَقَ وَلَاؤُهُمْ لَهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا ابْتَاعَهُ إِلَّا بِأَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: وَلَوِ ابْتَاعَهُ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلَوْ شِئْتَ ابْتَعْتَهُ فَأَعْتَقْتَهُ

❀❀ عروہ بن عیاض بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: ہماری ایک کنیز کے ساتھ ایک شخص نے شادی کر لی جو فلاں شخص کا غلام ہے اس کنیز نے اس شخص کے بچوں کو جنم دیا پھر فلاں شخص نے اس کے شوہر کو خرید لیا اور آزاد کر دیا اب اس شخص کا یہ کہنا ہے: ہمارے غلاموں (یعنی ہماری کنیز کے بچوں) کی ولاء اُسے ملے گی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ سچ کہہ رہا ہے ان لوگوں کی ولاء اس شخص کو ملے گی اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے اُس غلام کو صرف چار سو درہم کے عوض میں خریدا ہے (اور اتنی رقم کے عوض میں وہ سارے بچے اس کے پاس چلے جائیں گے) تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: خواہ اس نے اس غلام کو ایک سو درہم کے عوض میں خریدا ہو (پھر بھی یہی حکم ہو گا) اگر تم چاہتے تو تم اس غلام کو خرید کر اُسے آزاد کر دیتے۔

16290 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَلَاؤُهُمْ لِأَهْلِ أُمِّهِمْ وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: كُنَّا نَسْمَعُ ذٰلِكَ قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَإِنْ أَعْتَقَ أَبَاهُمْ وَلٰكِنْ أَبُوهُمْ يَرِثُهُمْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان بچوں کی ولاء اُن کی ماں کے مالکان کو ملے گی عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: ہم یہی بات سنتے آرہے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا: اگرچہ ان بچوں کا باپ آزاد ہو جائے پھر بھی یہی حکم ہو گا البتہ یہ ہے کہ ان کا باپ اُن کا وارث بنے گا۔

16291 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْأَةُ ذَاتُ ذُكُورٍ مَنْ يَعْقِلُ عَنْهَا؟ قَالَ: عَصَبَتُهَا قُلْتُ: وَيَرِثُهَا وَلَدُهَا الذُّكُورُ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَوْلَاتُهَا مَاتَتْ وَلَهَا وَلَدٌ ذُكُورٌ مَنْ يَعْقِلُ عَنْهُمْ؟ قَالَ: وَلَدُهَا لَهُمُ الْآنَ وَلَاؤُهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُمْ وَيَرِثُونَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت جس کے بیٹے موجود ہیں اس کا جرمانہ کون ادا کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: اس عورت کے عصبہ میں نے کہا: اس کے بیٹے اس عورت کے وارث بن جائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر اس کی مالکن (یا کنیز) انتقال کر جائے اور اس کے بھی بیٹے موجود ہوں تو اس کی دیت کون ادا کرے گا؟ انہوں نے کہا: اس کی اولاد ادا کرے گی اب ان کی ولاء انہیں مل جائے گی وہ ان کی طرف سے جرمانہ بھی ادا کریں گے اور وہ اس کے وارث بھی ہوں گے۔

16292 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَتَحَوَّلُ وَلَاؤُهُمْ إِلَى مَوَالِي أُمِّهِمْ،

❀❀ زہری فرماتے ہیں: ان کی ولاء اُن کی ماں کے موالی کی طرف منتقل نہیں ہو گی۔

16293 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ

مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ ذٰلِكَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے عکرمہ بن خالد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے معمر بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: انہوں نے بھی اس کی مانند حکم دیا ہے۔

16294 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي مَوَالٍ، اُمُّهُمْ حُرَّةٌ وَاَبُوهُمْ مَمْلُوكٌ، ثُمَّ اُعْتِقَ اَبُوهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرَادَ عَبْدُ الْمَلِكِ اَنْ يَقْضِيَ بِوَلَائِهِمْ لِاَهْلِ اَبِيهِمْ فَقَالَ لَهُ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ قَضَى بِهِ لِاَهْلِ اُمِّهِمْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ: اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا قَبِيصُ، فَقَدْ كَانَ فِي ذٰلِكَ مَا تَعْلَمُ يُرِيدُ قَضَاءَ مَرْوَانَ فَقَالَ قَبِيصَةُ: اِنَّ ذٰلِكَ حَقٌّ وَسَاَنْظُرُ قَالَ رَجُلٌ: فَلَمْ اَدْرِ مَا رَاجَعَ بِهِ قَبِيصَةُ عَبْدَ الْمَلِكِ غَيْرَ اَنِّي شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ قَضَى بَيْنَ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِاَهْلِ اُمِّهِمْ "

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: رجاء بن حیوہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ وہ خلیفہ عبدالملک کے پاس موجود تھے یہ اُس کے عہد خلافت کے آخری دور کی بات ہے کچھ موالیوں کے بارے میں دو آدمی مقدمہ لے کر اس کے سامنے آئے ان موالیوں کی ماں ایک آزاد عورت تھی اور اُن کا باپ ایک غلام تھا پھر اس کے بعد ان کے باپ کو آزاد کر دیا گیا تو عبدالملک نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ان موالیوں کی ولاء کے بارے میں ان کے باپ کے مالکان کے حق میں فیصلہ کرے تو قبیصہ بن ذویب نے خلیفہ کو بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت حال میں اُن کی ماں کے مالکان کے حق میں فیصلہ دیا تھا تو خلیفہ عبدالملک نے کہا: اے قبیصہ! تم غور کرو کہ تم کیا بیان کر رہے ہو؟ تم جو بیان کر رہے ہو اس کے مطابق تو یہ چیز مروان کے فیصلے کے مطابق ہو گی تو قبیصہ نے کہا: یہی بات درست ہے میں اس کی مزید تحقیق کر لوں گا راوی بیان کرتے ہیں: پھر مجھے نہیں پتہ کہ بعد میں قبیصہ نے عبدالملک کو کیا بتایا؟ تاہم مجھے یہ پتہ ہے کہ عبدالملک نے ان دو افراد کے مقدمے میں ان لڑکوں کی ولاء کا حکم اُن کی ماں کے مالکان کے حق میں دے دیا تھا۔

16295 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، اخْتَصَمَا فِي مَوْلًى لِصَفِيَّةَ فَقَضَى عُمَرُ بِالْعَقْلِ عَلَى عَلِيٍّ وَبِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے غلام کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ جرمانے کی ادائیگی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ہو گی اور وراثت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔

16296 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَتَرَكَتْ مَوَالِيَ فَالْمِيرَاثُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى يَقْضِي بِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب عورت انتقال کر جائے اور موالی چھوڑ کر جائے تو وراثت اس عورت کی اولاد کو ملے

گی اور جرمانے کی ادائیگی بھی انہیں پر ہوگی' راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

16297 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ فِي امْرَاةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ اَبَاهَا، وَابْنَهَا، وَمَوَالِيَهَا قَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ: لِلْاَبِ سُدُسُ الْوَلَاءِ، وَسَائِرُهُ لِلابْنِ

❀❀ سفیان ثوری' ایسی عورت کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو انتقال کر جاتی ہے' اور پس ماندگان میں اپنے باپ کو' اپنے بیٹے کو' اور اپنے موالی کو چھوڑتی ہے' تو مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ولاء کا چھٹا حصہ باپ کو ملے گا' اور باقی ساری ولاء' بیٹے کو مل جائے گی۔

16298 - آثارِ صحابہ: قَالَ حَمَّادٌ، وَابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ: الْوَلَاءُ لِلابْنِ وَبَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلابْنِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَهُوَ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ

❀❀ حماد اور ابن ابولیلیٰ نے حکم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ولاء بیٹے کو ملے گی' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ولاء بیٹے کو ملے گی' ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' اور یہ قول سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

16299 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ قَالَا: الْوَلَاءُ لِاَهْلِ اُمِّهِمْ اَبَدًا، غَيْرَ اَنَّ الْاَبَ يَجُرُّ الْوَلَاءَ مَا كَانَ حَيًّا

❀❀ سعید بن جبیر اور مجاہد فرماتے ہیں: ولاء' ہمیشہ اُن کی ماں کے مالکان کو ملے گی' البتہ ان کا باپ جب تک زندہ ہے' وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا۔

بَابُ الْجَدِّ وَالْاَخِ، وَعِتْقِ الْمَمْلُوكِ عَبْدِهِ، لِمَنْ وَلَاؤُهُ

باب: بھائی اور دادا کا حکم' اور جب مملوک' اپنے غلام کو آزاد کر دے' تو اس کی ولاء کسے ملے گی؟

16300 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ رَجُلٌ تُوُفِّي وَتَرَكَ جَدَّهُ وَاَخَاهُ ثُمَّ مَاتَ مَوْلَى الْمَيِّتِ اَلَيْسَ مَالُ الْمَوْلٰى بَيْنَ الْجَدِّ وَالْاَخِ؟ قَالَ: بَلٰى وَقَالَ عَطَاءٌ فِي رَجُلٍ تُوُفِّي وَتَرَكَ اَبَاهُ وَبَنِيهِ قَالَ: وَلَاءُ الْمَوْلٰى لِبَنِيهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص انتقال کر جاتا ہے' وہ پس ماندگان میں اپنے دادا اور اپنے بھائی کو چھوڑتا ہے' پھر اس مرحوم شخص کا آزاد کردہ غلام بھی فوت ہو جاتا ہے' تو کیا اس کا مال' دادا اور بھائی کے درمیان تقسیم نہیں ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

عطاء نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جو فوت ہو جاتا ہے' اور پس ماندگان میں اپنے باپ اور بیٹوں کو چھوڑتا ہے' عطاء فرماتے ہیں: غلام کی ولاء' اُس کے بیٹوں کو ملے گی۔

16301 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فِيْ رَجُلٍ تُوُفِّي وَتَرَكَ جَدَّهُ وَاَخَاهُ وَمَاتَ مَوْلًى لِلْمَيِّتِ قَالَ: اَرَاهُ لِلْجَدِّ قَالَ الزُّهْرِيُّ: "وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُنَازِعُهُ رَأْيَهُ اَنَّهُ اَبٌ وَقَدْ عَلٰى ذٰلِكَ اَشْرَكَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَخِ فِي الْمِيْرَاثِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: هُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

❀❀ معمر نے' زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو انتقال کر جاتا ہے' اور اپنے دادا اور بھائی کو پس ماندگان میں چھوڑتا ہے' پھر اس میت کا آزاد کردہ غلام بھی فوت ہو جاتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ولاء کا حق دادا کو ملے گا' زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے اس بارے میں مختلف ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ باپ کی جگہ شمار ہوگا اور اس صورت میں' ولاء کا حق' میراث میں اس کے دادا اور بھائی کے درمیان تقسیم ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ' دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ولاء کا حق اُن دونوں کے درمیان نصف' نصف تقسیم ہوگا۔

16302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَذِنَ لِاَمَتِهِ فَاَعْتَقَتْ عَبْدًا ثُمَّ اشْتَرَاهَا قَوْمٌ آخَرُوْنَ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلْاَوَّلِينَ الَّذِينَ بَاعُوهَا

❀❀ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی کنیز کو اجازت دیتا ہے' تو وہ کنیز اپنے غلام کو آزاد کر دیتی ہے' پھر اس کنیز کو کوئی اور خرید لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (آزاد شدہ غلام کی) ولاء کا حق' پہلے والے لوگوں کو حاصل ہوگا' جنہوں نے کنیز کو فروخت کیا تھا۔

16303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَابْنِهِ، اَعْتَقَ الْاَبَ قَوْمٌ وَالِابْنَ قَوْمٌ آخَرُوْنَ قَالَ: يَتَوَارَثَانِ بِالْاَرْحَامِ وَيَكُوْنُ الْعَقْلُ عَلٰى مَنْ اَعْتَقَ

❀❀ ابراہیم نخعی سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: ایک شخص ہے' اور اس کا بیٹا ہے' باپ کو ایک قوم نے آزاد کیا ہے' اور بیٹے کو دوسرے لوگوں نے آزاد کیا ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: رشتے داری کی وجہ سے' وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' تاہم جرمانے کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی' جس نے آزاد کیا ہے۔

بَابُ تَوَلِّي غَيْرِ مَوَالِيْهِ

باب: اپنے حقیقی آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرنا

16304 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: وُجِدَ فِي نَعْلِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، اَوْ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ اَوْ آوَى مُحْدِثًا فَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق کو اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کی تلوار کی میان میں یہ بات تحریر پائی گئی تھی:

''اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سب سے زیادہ سرکشی کرنے والے افراد تین ہیں ایک وہ شخص جو اپنے قاتل کے علاوہ کسی اور کو (یعنی کسی کو ناحق طور پر) قتل کر دے یا اپنے مارنے والے کے علاوہ کسی اور کو مارے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور جو شخص اپنے حقیقی آقا کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت ولاء ظاہر کرے گا وہ اس چیز کا انکار کرنے والا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کی ہے''۔

16305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَالٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور انسانوں کی سب کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

16306 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ: كُنْتُ تَحْتَ جِرَانِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ عَلٰى كَتِفَیْ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ بِمِنًى يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَاِنَّهٗ لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

❀❀ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے منہ کے نیچے موجود تھا اُس کا لعاب نیچے گر رہا تھا اور اس کا لعاب میرے کندھے پر آ رہا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو منیٰ میں خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے تو اب وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کا دعویٰ کرے یا اس شخص کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے جس شخص کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام کیا (یعنی آزادی نصیب کی) تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی''۔

16307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ لُعَابَ نَاقَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسِيلُ عَلٰى فَخِذِهٖ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ فَقَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِیْ وَلَا لِاَهْلِ بَيْتِیْ، وَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ كَاهِلِ

نَاقَتِهٖ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ وَلَا مَا يُسَاوِى هٰذَا وَلَا مَا يَزِنُ هٰذَا، لَعَنَ اللّٰهُ مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

❀❀ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: مجھے اُن صاحب نے یہ بات بتائی ہے: جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کا لعاب' میرے زانوں پر بہہ رہا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ اُس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے' آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک صدقہ لینا' میرے لئے' یا میرے اہل بیت کے لئے جائز نہیں ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی کی گردن سے ایک بال لیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! اس (بال) کے برا' بریا اس کے وزن جتنی (کوئی چیز) لینا بھی جائز نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف نسبت ولاء کرتا ہے' بچہ فراش والے کو ملے گا' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی''۔

16308 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَالٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ يُقْضٰى وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقوع پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی' بچہ فراش والے کو ملے گا' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف نسبت ولاء کرے' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' جو قیامت کے دن تک جاری رہے گی' عورت' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر' اپنے گھر میں سے کچھ خرچ نہیں کرے گی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عاریت کے طور پر لی ہوئی' چیز واپس کی جائے گی' منیحہ کے طور پر لی ہوئی چیز کو واپس دیا جائے گا' قرض کو ادا کیا جائے گا' اور ضامن بننے والا' جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا''۔

16309 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَلَّى مَوْلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِمْ فَعَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا قَالَ وَيَقُولُ: "الصَّرْفُ وَالْعَدْلُ: التَّطَوُّعُ وَالْفَرِيضَةُ"

❀❀ ابراہیم تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی اور کی طرف نسبت ولاء ظاہر کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: صرف اور عدل سے مراد نفل اور فرض عبادت ہے۔

بَابُ مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ

باب: جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے

16310 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، وَاَبَا بَكْرَةَ يَقُولَانِ: سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى اِلٰى اَبٍ غَيْرِ اَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. قَالَ عَاصِمٌ: فَقُلْتُ لِاَبِي عُثْمَانَ: لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ: اَجَلْ اَمَّا اَحَدُهُمَا يَعْنِي سَعْدًا فَاَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ يَعْنِي اَبَا بَكْرَةَ فَاِنَّهُ نَزَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ لِاَهْلِ الطَّائِفِ بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَقِيقِهِمْ حَسِبْتُهُ قَالَ: فَاَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ (دوسرا شخص) اُس کا باپ نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

عاصم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعثمان نہدی سے کہا: آپ کے سامنے دو ایسے افراد نے گواہی دی ہے کہ ان دونوں کی گواہی آپ کے لئے کافی ہے تو ابوعثمان نہدی نے فرمایا: جی ہاں! ان میں سے ایک صاحب یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلا تیر پھینکا تھا اور دوسرے یعنی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ وہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قلعے سے اُتر کر آئے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا ان کے ساتھ 23 غلام اور بھی تھے میرا خیال ہے: انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب لوگوں کو آزاد قرار دیا تھا۔

16311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَدْ كُنَّا نَقْرَاُ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَاِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ اَوْ اِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:

''تم لوگ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو' کیونکہ یہ تمہارا کفر شمار ہوگا''

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''تمہارے کفر میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑلو''۔

16312 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى الْعَبَّاسُ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

❀❀ عباس نامی راوی نے ایک انصاری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے گا' اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی''۔

16313 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، وَاَبِىْ بَكْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرَ اَبِيْهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ قَالَ عَاصِمٌ: فَقُلْتُ لِاَبِىْ عُثْمَانَ: لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے' اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ (دوسرا شخص) اس کا باپ نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام کردے گا''

عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے عثمان نہدی سے کہا: آپ کے سامنے دو ایسے افراد نے گواہی دی ہے کہ وہ دونوں آپ کے لئے کافی ہیں۔

16314 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرَ

16312-صحيح البخاري - كتاب المغازي' باب غزوة الطائف - حديث: 4081صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم - حديث: 121مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي إذا قالها العبد أو عملها لم يدخل الجنة - حديث: 60سنن الدارمي - ومن كتاب السير' باب : في الذي ينتمي إلى غير مواليه - حديث: 2487سنن أبي داؤد - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في الرجل ينتمي إلى غير مواليه' حديث: 4470سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من ادعى إلى غير أبيه أو تولى غير مواليه - حديث: 2606مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما يكره الرجل أن ينتمي إليه وليس كذلك - حديث: 25570مسند الطيالسي - أبو بكرة' حديث: 916البحر الزخار مسند البزار - ومما روى موسى الجهني ' حديث: 1034المعجم الأوسط للطبراني - باب الطاء ' من اسمه طالب - حديث: 3772

اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے' اور وہ یہ بات جانتا بھی ہو کہ وہ شخص اُس کا باپ نہیں ہے' تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگی''۔

16315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ الْاَزْدِيِّ، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِخِّيرٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: كُفْرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مَنِ ادَّعَى اِلٰى نَسَبٍ غَيْرِ نَسَبِهٖ، وَتَبَرَّاَ مِنْ نَسَبٍ وَاِنْ دَقَّ،

❀❀ ابومعمر ازدی' جن کا نام عبداللہ بن شخیر ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کوئی شخص اپنے نسب کی بجائے' کسی اور نسب کا دعویٰ کر دے' اور اپنے نسب سے لاتعلقی کا اظہار کرے' خواہ وہ نسب کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

16316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ اَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

16317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ادَّعَى مُعَاوِيَةُ: اَنْ يُدْعَى رَجُلٌ مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ فَلَنْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رَائِحَتَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَقِيلَ سَبْعُوْنَ عَامًا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ دعویٰ کیا کہ ازد قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بلایا جائے (یعنی انہوں نے اس شخص کے معروف نسب کے برخلاف دعویٰ کر دیا روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے' وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا' اگرچہ جنت کی خوشبو' پانچ سو سال کے فاصلے سے' اور ایک روایت کے مطابق' ستر سال کی مسافت کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے۔

16318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَوْ عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ مَمْلُوكًا، كَانَ يُقَالُ لَهُ كَيْسَانُ فَسَمَّى نَفْسَهُ قَيْسًا وَادَّعَى اِلٰى مَوَالِيهِ وَلَحِقَ بِالْكُوفَةِ فَرَكِبَ اَبُوهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِي، ثُمَّ رَغِبَ عَنِّي وَادَّعَى اِلٰى مَوَالِيهِ وَمَوْلَايَ، فَقَالَ عُمَرُ: اَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّا كُنَّا نَقْرَاُ: لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَاِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ، فَقَالَ زَيْدٌ: بَلٰى، فَقَالَ عُمَرُ: لَعَلَّ اللّٰهَ انْطَلِقْ فَافْرُقِ ابْنَكَ اِلٰى بَعِيرِكَ ثُمَّ انْطَلِقْ بِهِ فَاضْرِبْ بَعِيرَكَ سَوْطًا، وَابْنَكَ سَوْطًا حَتّٰى تَاْتِيَ اَهْلَكَ

❀❀ عدی بن عدی نے اپنے والد یا شاید اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک غلام تھا جس کا نام کیسان تھا اس نے اپنا نام قیس رکھا اور اپنے آقاؤں کی طرف اپنی نسبت کی اور پھر وہ کوفہ چلا گیا اس کا باپ سوار ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! وہ میرے بچھونے پر پیدا ہوا اور پھر اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا اور اپنی نسبت اپنے آقاؤں کی طرف کر لی جو میرے بھی آقا ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زید بن ثابت! کیا آپ یہ بات نہیں جانتے؟ کہ ہم یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:- "کہ تم لوگ اپنے باپ دادا سے منہ نہ موڑو کیونکہ یہ تمہارا کفر شمار ہوگا" - حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش ایسا ہو سکتا کہ میں (کوفہ) جاتا اور میں تمہارے بیٹے کو تمہارے اونٹ کے ساتھ باندھ دیتا اور پھر تم اس کو ساتھ لیتے ہوئے آتے ایک سوٹی تم اپنے اونٹ کو مارتے اور ایک سوٹی اپنے بیٹے کو مارتے یہاں تک کہ تم اپنے گھر پہنچ جاتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَصَايَا

کتاب: وصیتوں کے بارے میں روایات

بَابُ كَيْفَ تُكْتَبُ الْوَصِيَّةُ

باب: وصیتوں کو کیسے تحریر کیا جائے گا؟

16319 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ فِيْ صُدُوْرِ وَصَايَاهُمْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا اَوْصٰى بِهِ فُلَانٌ: اِنَّهُ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ) (الحج: 7) وَاَوْصٰى مَنْ تَرَكَ مِنْ اَهْلِهِ اَنْ يَتَّقُوْا اللّٰهَ وَيُصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَيُطِيْعُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ وَاَوْصَاهُمْ بِمَا اَوْصٰى اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ (اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (البقرة: 132)

" وَذَكَرَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ وصیتوں کے آغاز میں' یہ تحریر کیا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے' یہ وہ چیز ہے' جو فلاں نے وصیت کی ہے وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ اُن پر درود و سلام نازل کرے' قیامت آنے والی ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ' قبروں میں موجود لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ شخص اپنے اہل خانہ میں سے' اپنے پس ماندگان کو یہ وصیت کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور آپس میں ٹھیک رہیں' اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں اگر وہ اہل ایمان ہیں' اور وہ اُنہیں وہی وصیت کرتا تھا' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے کی تھی:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو منتخب کرلیا ہے' تو تم مسلمان ہونے کے عالم میں ہی مرنا''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

16320 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ وَصِيَّةَ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ: هٰذَا مَا اَقَرَّ بِهِ رَبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ عَلٰى نَفْسِهِ، وَاَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا، وَجَازِيًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ، وَمُثِيبًا بِاَنِّي رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا فَاُوصِي لِنَفْسِي، وَمَنْ اَطَاعَنِيْ بِاَنْ اَعْبُدَهٗ فِي الْعَابِدِيْنَ، وَاَحْمَدُهٗ فِي الْحَامِدِيْنَ، وَاَنْ اَنْصَحَ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو ربیع بن خثیم کی وصیت ذکر کرتے ہوئے سنا (کہ اس میں یہ تحریر تھا:) ''یہ وہ چیز ہے' جس کے بارے میں ربیع بن خثیم' اپنی ذات کے حوالے سے اقرار کرتا ہے' اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہے' اور اللہ تعالیٰ گواہ ہونے کے لئے کافی ہے' اور وہ اپنے نیک بندوں کو جزا دینے والا ہے' اور ثواب دینے والا ہے (میں یہ کہتا ہوں:) کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں) میں اپنے آپ کو' اور جو میرا فرمانبردار ہو' اُسے یہ تلقین کرتا ہوں کہ میں عبادت گزاروں کے ہمراہ' اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں' حمد کرنے والوں کے ہمراہ' اس کی حمد کروں اور مسلمانوں کی جماعت کا خیر خواہ رہوں''۔

فِيْ وُجُوبِ الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کا واجب ہونا

16321 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: اَنْ تُؤْتِيَهُ وَاَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَاْمَلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

❀❀ ابوزرعہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ' اجر کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ کہ تم اس وقت صدقہ کرو' جب تم تندرست ہو' اور مال میں دلچسپی رکھتے ہو' تمہیں زندہ رہنے کی توقع ہو' اور غربت کا خوف ہو' تم اس کام کو' اتنی دیر تک مؤخر نہ کرو' کہ جان حلق تک پہنچ جائے' اور پھر تم یہ کہو: فلاں کو اتنا ملے اور فلاں کو اتنا ملے' کیونکہ وہ تو ویسے ہی فلاں کو مل جائے گا''۔

16321-صحیح ابن حبان - کتاب الزکوۃ' باب صدقة التطوع - ذکر البیان بأن صدقة الصحیح الشحیح الخائف الفقر المؤمل طول العمر' حدیث: 3371سنن أبی داؤد - کتاب الوصایا' باب ما جاء فی کراهیة الإضرار فی الوصیة - حدیث: 2496السنن للنسائی - کتاب الوصایا' الکراهیة فی تأخیر الوصیة - حدیث: 3573السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الوصایا' الکراهیة فی تأخیر الوصیة - حدیث: 6246السنن الصغیر للبیهقی - کتاب الزکوۃ' قال اللہ عز وجل : لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما - حدیث: 993مسند أحمد بن حنبل - ' مسند أبی هریرة رضی اللہ عنه - حدیث: 7000مسند أبی یعلی الموصلی - مسند أبی هریرة' حدیث: 5943الأدب المفرد للبخاری - باب قول الرجل : لا وأبیك' حدیث: 801

16322 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَانِكَ الْمُرَّيَانِ: الْاِمْسَاكُ فِي الْحَيَاةِ، وَالتَّبْذِيرُ عِنْدَ الْمَوْتِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دونوں کام ہی غلط ہیں' زندگی میں روکے رکھنا' اور موت کے وقت خرچ کر دینا۔

16323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، اَنَّهُ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَرَى الرَّجُلَ شَحِيحًا صَحِيحًا حَرِيصًا فِي حَيَاتِهِ جَوَادًا عِنْدَ مَوْتِهِ

❀❀ مسروق فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں' جو اپنی زندگی میں کنجوس تندرست اور حریص تھا' اور مرنے کے وقت سخی ہو گیا۔

16324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ فِي قَوْلِهِ (وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهِ) (البقرة: 177) قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اَنْ تُؤْتِيَهُ وَاَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَاْمَلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ

❀❀ زبیر نے مرہ کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور وہ اپنی پسند سے اپنا مال دے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے مال کو اس وقت خرچ کرو' جب تم تندرست ہو' مال میں دلچسپی رکھتے ہو' زندگی کی توقع ہو' اور غربت کا اندیشہ ہو۔

16325 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جُعِلَتْ لَكُمْ ثُلُثُ اَمْوَالِكُمْ زِيَادَةً فِي اَعْمَالِكُمْ

❀❀ حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے اموال کا ایک تہائی حصہ (مرنے کے وقت صدقہ کرنا) تمہارے لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ تمہارے اعمال میں اضافہ ہو جائے''۔

16326 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

16326-صحيح البخاري - كتاب الوصايا' باب الوصايا وقول النبي صلى الله عليه وسلم : " وصية - حديث: 2606صحيح مسلم - كتاب الوصية' حديث: 3159مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' باب ذكر الخبر الموجب على المسلم الذى له شيء أن لا - حديث: 4633صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغرة - ذكر ما يجب على المرء من إعداد الوصية لنفسه في حياته' حديث: 6116موطأ مالك - كتاب الوصية' باب الأمر بالوصية - حديث: 1450سنن الدارمي - من كتاب الوصايا' باب : من استحب الوصية - حديث: 3121سنن أبي داؤد - كتاب الوصايا' باب ما جاء في ما يؤمر به من الوصية - حديث: 2493سنن ابن ماجه - كتاب الوصايا' باب الحث على الوصية - حديث: 2696السنن للنسائي - كتاب الوصايا' الكراهية في تأخير الوصية - حديث: 3577السنن الكبرىٰ للنسائي - كتاب الوصايا' الكراهية في تأخير الوصية - حديث: 6250سنن الدارقطني - كتاب الوصايا' حديث: 3759السنن

عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثٌ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ قَطُّ اِلَّا وَوَصِيَّتِيْ عِنْدِي، عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي يَنْظُرُ مَا لَهُ وَمَا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ تین دن گزرنے سے پہلے ہی اُس کی وصیت اس کے پاس موجود ہو''

سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کبھی بھی مجھ پر تین دن ایسے نہیں گزرے کہ اس دوران میری وصیت میرے پاس نہ ہو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس نے کیا لینا ہے؟ اور کیا ادائیگی کرنی ہے؟

16327 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِيْمَا يُحَدِّثُ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ خَصْلَتَانِ اَعْطَيْتُكَهُمَا لَمْ تَكُنْ لِغَيْرِكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا جَعَلْتُ لَكَ طَائِفَةً مِنْ مَالِكَ عِنْدَ مَوْتِكَ اَرْحَمُكَ بِهِ" اَوْ قَالَ: اُطَهِّرُكَ بِهِ وَصَلَاةَ عِبَادِي عَلَيْكَ بَعْدَ مَوْتِكَ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اے ابن آدم! دو خصلتیں ہیں، جو میں نے تمہیں عطا کی ہیں، وہ میں نے تمہارے علاوہ اور کسی کو نہیں دی ہیں، میں نے تمہارے لئے تمہارے مال کے ایک حصے کی اجازت دی ہے، تاکہ میں اس کی وجہ سے تم پر رحم کروں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تاکہ میں اس کی وجہ سے تمہیں پاک کردوں، (اور دوسری خصلت) تمہارے مرنے کے بعد، میرے بندوں کا تم پر نماز جنازہ ادا کرنا''۔

16328 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ وَلَمْ يُوصِ اِلَّا اَهْلُهُ مَحْقُوقُونَ اَنْ يُوصُوا عَنْهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَعَرَضْتُ عَلٰى طَاوُسٍ مَا اَخْبَرَنِيْ بِهِ اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْوَصِيَّةِ فَقُلْتُ: كَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: جو بھی مسلمان انتقال کر جائے اور اس نے کوئی وصیت نہ کی ہو، تو اس کے پسماندگان کے

(بقيه حاشيه) الصغير للبيهقي - كتاب الفرائض، باب استحباب الوصية - حديث: 1783 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4325 مسند الطيالسي - أحاديث النساء، وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وما روى نافع عن ابن عمر، حديث: 1939 مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، حديث: 673 مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر، حديث: 728 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر، حديث: 5383 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف، من اسمه أحمد - حديث: 392

ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس کے حوالے سے کوئی وصیت کریں (یعنی صدقہ وخیرات کردیں)۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابراہیم نے مجھے وصیت کے بارے میں جو بات بتائی تھی' میں نے وہ طاؤس کے سامنے ذکر کی تو میں نے کہا: کیا ایسا ہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16329 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنَّمَا الْوَصِيَّةُ تَمَامٌ لِمَا تَرَكَ مِنَ الصَّدَقَةِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: وصیت' اس چیز کو مکمل کرنے کے لئے ہوتی ہے' جو آدمی نے صدقہ نہ کیا ہو۔

16330 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ، اَيْضًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فُلَانٍ اَوْ فُلَانِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ حَرِيٍّ الْقُشَيْرِيُّ: اَوْصٰى اَبُوكَ؟، قُلْتُ: لَا قَالَ: فَلَا تَدَعْهُ حَتّٰى تُوصِي عَنْهُ قَالَ لِي: اِنَّ الْوَصِيَّةَ تَمَامٌ لِمَا تَرَكَ مِنَ الزَّكَاةِ اَوِ الصَّدَقَةِ

❀❀ قاسم بن فلاں' یا شاید فلاں بن قاسم بیان کرتے ہیں: ابن حری قشیری نے مجھ سے کہا: کیا تمہارے والد نے وصیت کی؟ میں نے کہا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف سے کوئی وصیت کردو' انہوں نے مجھ سے فرمایا: وصیت اس چیز کو مکمل کرنے کے لئے ہوتی ہے' جو آدمی نے زکوٰۃ یا صدقہ چھوڑ دیا تھا۔

16331 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَوْنٍ يَقُولُ: اِنَّمَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْزِلَةِ الصَّدَقَةِ فَاَحَبُّ اِلَيَّ اِذَا كَانَ الْمُوصٰى لَهُ غَنِيًّا اَنْ يَدَعَهَا

❀❀ عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں: وصیت بھی صدقے کے حکم میں ہوتی ہے' اس لئے مجھے یہ بات پسند ہے کہ جس شخص کے بارے میں وصیت کی گئی ہو' اگر وہ خوشحال ہو' تو وہ اُس کو چھوڑ دے۔

16332 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ ذَكَرْنَا اَنَّ زُبَيْرًا، وَطَلْحَةَ كَانَا يُشَدِّدَانِ فِي الْوَصِيَّةِ عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ: وَمَا كَانَ عَلَيْهِمَا اَلَّا يَفْعَلَا؟ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَوْصٰى وَاَوْصٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنْ اَوْصٰى فَحَسَنٌ، وَاِنْ لَمْ يُوصِ فَلَا بَاْسَ

❀❀ حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' ہم نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وصیت کے بارے میں سختی سے کام لیتے تھے' انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایسا نہ بھی کرتے تو ان پر کوئی حرج نہیں ہوتا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی' اگر کوئی شخص وصیت کرے' تو یہ اچھی بات ہے' اور اگر کوئی وصیت نہ کرے' تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

قَضَاءُ نَذْرِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی نذر کو پورا کرنا

16333 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ، فَأَمَرَ بِقَضَائِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نذر کے بارے میں دریافت کیا' جوان کی والدہ کے ذمہ لازم تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوری کرنے کا حکم دیا۔

16334 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي كَانَ عَلَيْهَا نَذْرٌ أَفَأَقْضِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَيَنْفَعُهَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میری والدہ کے ذمہ نذر لازم تھی؟ کیا میں اسے پوری کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ چیز انہیں فائدہ دے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

16335 - آثارِ صحابہ: قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، يَذْكُرُ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ وَقَدْ كَانَ عَلَيْهَا اعْتِكَافٌ قَالَ: فَبَادَرْتُ إِخْوَتِي إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: اعْتَكِفْ عَنْهَا وَصُمْ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ یہ بات ذکر کرتے ہیں: اُن کی والدہ کا انتقال ہوگیا' اس خاتون کے ذمہ اعتکاف لازم تھا' راوی کہتے ہیں: میرے بھائی جلدی سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے' اور اُن سے اِس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم اس خاتون کی طرف سے اعتکاف بھی کرلو' اور روزہ بھی رکھو۔

الصَّدَقَةُ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی طرف سے صدقہ کرنا

16336 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُ الَ لِطَاوُسٍ: الصَّدَقَةُ لِلْمَيِّتِ فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ وَعَجِبَ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس سے کہا: میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا حکم کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بہت اچھا ہے' بہت اچھا ہے' (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔

16337 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ،

مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ بِشَيْءٍ عَنْهَا؟ فَقَالَ: " نَعَمْ، فَقَالَ: اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطَ الْمِخْرَافِ صَدَقَةٌ عَنْهَا "

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا' وہ اس وقت اس خاتون کے پاس موجود نہیں تھے' بعد میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' میں اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھا' اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں' تو کیا اس کا انہیں فائدہ ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو انہوں نے کہا: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ "مخراف" کا باغ اُن کی طرف سے صدقہ ہے۔

16338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَلَمْ تَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّهَا قَدْ تَرَكَتْ مِخْرَافًا فَاَنَا اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' وہ کوئی چیز صدقہ نہیں کر سکی تھیں' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں' تو کیا انہیں کوئی اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ان صاحب نے کہا: اس خاتون نے ایک باغ چھوڑا تھا' اور میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں' کہ میں اس باغ کو ان کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔

16339 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَسْاَلُ: هَلْ لِلْمَيِّتِ اَجْرٌ فِيْمَا يُتَصَدَّقُ بِهِ عَنْهُ الْحَيُّ؟ قَالَ: فَقَدْ بَلَغَنَا ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا: اُن سے سوال کیا گیا: اگر میت کی طرف سے کوئی زندہ شخص' کوئی چیز صدقہ کرے' تو کیا اُس میت کو اِس کا اجر ملتا ہے؟ تو عطاء نے فرمایا: اس بارے میں ہم تک روایات پہنچی ہیں (کہ ایسا ہوتا ہے)۔

16340 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُعْتِقُ عَنْ اُمِّيْ وَقَدْ مَاتَتْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

❀❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ انتقال کر چکی ہیں کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

16341 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَلَمْ تُوصِ اَفَاُوصِي عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَحُجَّ اِلَّا مُعْتَرِضًا عَلٰى بَعِيْرِهٖ اَفَاَحُجَّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے وہ کوئی وصیت نہیں کرسکیں۔ کیا میں ان کی طرف سے وصیت کردوں؟ (یعنی کوئی چیز صدقہ کردوں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

راوی بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں وہ حج کے لئے نہیں جاسکتے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ انہیں اُونٹ پر ترچھا کرکے لٹادیا جائے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

16342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: تُوُفِّيَتْ أُمُّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا وَلَمْ تُوصِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ وَلَمْ تُوصِ وَلَمْ يَمْنَعْهَا أَنْ تُوصِيَ إِلَّا غَيْبَتِي أَرَأَيْتَ إِنْ تَصَدَّقْتُ لَهَا أَوْ أَعْتَقْتُ لَهَا أَلَهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَعْتَقَ عَنْهَا عَشْرَ رِقَابٍ

❀❀ ابن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا وہ اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھے اس خاتون نے کوئی وصیت نہیں کی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے میں اس وقت موجود نہیں تھا انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی اور وہ کوئی وصیت اس لئے نہیں کرسکیں کیونکہ میں ان کے پاس موجود نہیں تھا تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کردوں یا ان کی طرف سے کوئی غلام آزاد کردوں تو کیا انہیں اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی طرف سے دس غلام آزاد کیے تھے۔

16343 - حدیث نبوی: قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا میں یہ سمجھتا ہوں اگر انہیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے لئے کہتیں تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

16344 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا، تَصَدَّقَ عَنْ مَيِّتٍ بِكِرَاعٍ تَقَبَّلَهُ اللّٰهُ مِنْهُ

❀❀ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص میت کی طرف سے ایک پائے کو صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ وہ بھی اس کی طرف سے قبول کرلے گا۔

16345 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ مَنَامٍ لَهُ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ تِلَادًا مِنْ تِلَادِهِ

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سوتے میں انتقال ہو گیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف سے ان کے غلاموں میں سے ایک غلام کو آزاد کیا۔

16346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ، وَلَا يَصُومَنَّ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلٰكِنْ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا تَصَدَّقْتَ عَنْهُ اَوْ اَهْدَيْتَ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز ادا نہیں کرے گا' کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھے گا' اگر تم نے کرنا ہی ہے' تو میت کی طرف سے صدقہ کر دو یا کوئی چیز ہدیہ کے طور پر دے دو۔

16347 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَنِ امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ وَلِيدَةً وَتَصَدَّقَ عَنْهَا بِمَتَاعٍ

❀❀ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا' وہ خاتون انتقال کر چکی تھیں' اس خاتون نے کوئی وصیت نہیں کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کی طرف سے کچھ سامان صدقہ کیا تھا۔

16348 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ، كَانَ عَلَيْهِ رِقَابٌ فَسَاَلَ ابْنَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرٌو وَهِشَامٌ: هَلْ لَنَا اَجْرٌ فِيمَا اَعْتَقْنَا عَنْهُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عاص بن وائل کے ذمہ کچھ غلام آزاد کرنا لازم تھے' اس کے دونوں بیٹوں' یعنی عمرو اور ہشام نے اس بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کہ اگر ہم اس کی طرف سے غلام آزاد کر دیں' تو کیا ہمیں اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

16349 - حدیث نبوی: قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: كَانَ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ مِائَةُ رَقَبَةٍ يَعْتِقُهَا فَجَعَلَ عَلٰى ابْنِهِ هِشَامٍ خَمْسِينَ رَقَبَةً وَعَلٰى ابْنِهِ عَمْرٍو خَمْسِينَ رَقَبَةً فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمْرٌو لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَا يُعْتَقُ عَنْ كَافِرٍ، وَلَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتَ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتَ اَوْ حَجَجْتَ بَلَغَهُ ذٰلِكَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: عاص بن وائل کے ذمہ ایک سو غلام آزاد کرنا لازم تھا' تو اس نے اپنے بیٹے ہشام

کے ذمے پچاس غلاموں کی آزادی کو لازم کیا' اور پچاس غلام آزاد کرنے کی ذمہ داری اپنے بیٹے عمرو کو سونپی' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کافر کی طرف سے غلام کو آزاد نہیں کیا جائے گا' اگر وہ مسلمان ہوتا اور پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے' یا صدقہ کرتے' یا حج کرتے' تو اس کا ثواب اُسے پہنچ جاتا۔

16350 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا لَهَبٍ، اَعْتَقَ جَارِيَةً لَهَا، يُقَالُ لَهَا ثُوَيْبَةُ وَكَانَتْ قَدْ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَاٰى اَبَا لَهَبٍ بَعْضُ اَهْلِهِ فِي النَّوْمِ فَسَاَلَهُ مَا وَجَدَ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً غَيْرَ اَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ مِنِّي وَاَشَارَ اِلَى النُّقْرَةِ الَّتِي تَحْتَ اِبْهَامِهِ فِي عِتْقِي ثُوَيْبَةَ

❀❀ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابولہب نے اپنی ایک کنیز کو (نبی اکرم ﷺ کی ولادت شریفہ کی خوشی میں) آزاد کر دیا تھا' اس کا نام ''ثویبہ'' تھا' اس کنیز نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا' ابولہب کے رشتہ داروں میں سے کسی نے اسے خواب میں دیکھا' تو اس سے دریافت کیا: اس نے (مرنے کے بعد) کیا صورت حال پائی؟ تو اس نے جواب دیا: تمہارے بعد مجھے کبھی راحت نصیب نہیں ہوئی' البتہ مجھے یہاں سے پانی پلایا جاتا ہے' اس نے اپنی اُس انگلی کی طرف سے اشارہ کر کے کہا' کیونکہ میں نے اس کے ذریعے اشارہ کر کے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

الرَّجُلُ يُوصِي وَمَالُهُ قَلِيلٌ

باب: جب کوئی شخص وصیت کرے اور اس کا مال تھوڑا ہو

16351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى مَوْلًى لَهُمْ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ اَلَا اُوصِي؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (اِنْ تَرَكَ خَيْرًا) (البقرة: 180) وَلَيْسَ لَكَ كَثِيرُ مَالٍ " قَالَ: وَكَانَ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے کسی آزاد کردہ غلام کے پاس تشریف لائے جو مرنے کے قریب تھا' اس نے کہا: اے حضرت علی رضی اللہ عنہ! کیا میں وصیت نہ کردوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اگر وہ (یعنی قریبِ مرگ شخص) بھلائی چھوڑ کر جائے''

اور تمہارے پاس مال زیادہ نہیں ہے' راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص کے پاس سات سو درہم تھے۔

16352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ يَعُودُهُ فَقَالَ: اُوصِي؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: " اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (اِنْ تَرَكَ خَيْرًا) (البقرة: 180) وَاِنَّمَا تَرَكْتَ مَالًا يَسِيرًا فَدَعْهُ لِوَلَدِكَ فَمَنَعَهُ اَنْ يُوصِيَ "

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کی عیادت کرنے کے لئے اس کے پاس تشریف لائے اس نے دریافت کیا: کیا میں وصیت کر دوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر وہ (یعنی قریبِ مرگ شخص) بھلائی چھوڑ کر جائے''

اور تم تو تھوڑا سا مال چھوڑ کر جا رہے ہو تم اسے اپنے بچوں کے لئے رہنے دو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے وصیت کرنے سے منع کر دیا۔

16353 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَجُوزُ لِمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَلِيلٌ وَوَرَثَتُهُ كَثِيرٌ اَنْ يُوصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ: وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ: قَلِيلٌ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: فَكَانَ سَمَّى حِينَئِذٍ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا يَصْلُحُ، كَانَ اَبِي يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے پاس تھوڑا مال موجود ہو اور اس کے ورثاء بہت زیادہ ہوں اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آٹھ سو درہموں کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ تھوڑے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: کیا وہ اس وقت کسی متعین رقم کے بارے میں وصیت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے میرے والد لوگوں کے درمیان بہتری چاہتے تھے۔

16354 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ، مَاتَ وَلَهُ اَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ وَلَهُ عِدَّةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا فِي هٰذَا فَضْلٌ عَنْ وَلَدِهِ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو انتقال کر جاتا ہے اس کے پاس چار سو دینار موجود ہوتے ہیں اُس کے کئی بچے بھی ہیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے بچوں کے لئے یہ کوئی زیادہ رقم نہیں ہے۔

16355 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَلَامَتْهُ عَائِشَةُ وَقَالَتْ: اِنَّ ذٰلِكَ لَقَلِيلٌ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

❀❀ منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کو ملامت کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ تھوڑی رقم ہے یا اس کی مانند کچھ اور کہا۔

16356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا كَانَ وَرَثَتُهُ قَلِيلٌ وَمَالُهُ كَثِيرٌ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَبْلُغَ الثُّلُثَ فِي وَصِيَّتِهِ، فَاِنْ كَانَ مَالُهُ قَلِيلًا وَوَرَثَتُهُ كَثِيرًا فَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَبْلُغَ الثُّلُثَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کے ورثاء تھوڑے ہوں' اور مال زیادہ ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ ایک تہائی حصے تک کے بارے میں وصیت کردے' لیکن اگر اس کا مال تھوڑا ہو' اور ورثاء زیادہ ہوں' تو پھر اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرے۔

كَمْ يُوصِي الرَّجُلُ مِنْ مَالِهِ

باب: آدمی اپنے مال میں سے کتنے حصے کے بارے میں وصیت کرسکتا ہے؟

16357 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفَى عَلَى الْمَوْتِ قَالَ: فَعَادَنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَفَاُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَبِشَطْرِ مَالِي؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَبِثُلُثِ مَالِي؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ يَا سَعْدُ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ اِنَّكَ يَا سَعْدُ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْفَعَ اللّٰهُ بِكَ اَقْوَامًا وَيَضُرَّ بِكَ الْاٰخَرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثٰى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَاتَ بِمَكَّةَ

❀❀ عامر بن سعد بن ابی وقاص' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر' میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوا تھا' میں اتنا بیمار ہوا کہ موت کے کنارے تک پہنچ گیا' نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' میں نے عرض کی:

16357-صحيح البخاري - كتاب النفقات' باب فضل النفقة على الأهل - حديث: 5045صحيح مسلم - كتاب الوصية' باب الوصية بالثلث - حديث: 3161صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكوة' جماع أبواب قسم المصدقات - باب ذكر الدلائل الأخرى على أن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 2190مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' باب منع المريض من ماله أن يتصدق منه في مرضه بأكثر - حديث: 4652صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع' باب النفقة - ذكر كتبة الله جل وعلا الأجر بكل ما ينفق المرء على' حديث: 4310موطأ مالك - كتاب الوصية' باب الوصية في الثلث لا تتعدى - حديث: 1453سنن الدارمي - من كتاب الوصايا' باب : الوصية بالثلث - حديث: 3139سنن أبي داؤد - كتاب الوصايا' باب ما جاء في ما لا يجوز للموصي في ماله ؟ - حديث: 2495سنن ابن ماجه - كتاب الوصايا' باب الوصية بالثلث - حديث: 2705سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب : هل يوصي الرجل من ماله بأكثر من الثلث - حديث: 325السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' ميراث الابنة الواحدة المنفردة - حديث: 6139مسند الطيالسي - أحاديث سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث: 190مسند عبد بن حميد - مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث: 134البحر الزخار مسند البزار - الزهري ' حديث: 967المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1158المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عروة بن الزبير عن ابن عباس' حديث: 10529

یارسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے تو میں کیا میں اپنے دوتہائی مال کے بارے میں وصیت کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: اپنے نصف مال کے بارے میں وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی مال کے بارے میں کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کرسکتے ہو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے اے سعد! تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں اے سعد! تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے جس کے ذریعے تمہارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمہارے درجات اور مرتبے میں اضافہ کرے گا ہوسکتا ہے تم ابھی اور زندہ رہو یہاں تک کہ تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نفع عطا فرمائے اور دوسرے لوگوں کو تمہارے ذریعے نقصان پہنچائے اے اللہ! تو میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھنا اور انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ پلٹا دینا البتہ سعد بن خولہ پر افسوس ہے نبی اکرم ﷺ نے اُن پر افسوس کا اظہار اس لئے کیا تھا کیونکہ اُن کا انتقال مکہ میں ہوگیا تھا۔

16358 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُوتَ بِالْاَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَالشَّطْرُ قَالَ: لَا قَالَ: فَالثُّلُثُ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ بِخَيْرٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مَا فِي اَيْدِيهِمْ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةِ تَدْفَعُهَا اِلٰى فِي امْرَاَتِكَ

❀❀ عمرو بن سعید نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے انہیں یہ بات پسند نہیں تھی کہ وہ ایسی سرزمین پر انتقال کرجائیں جہاں سے وہ ہجرت کرکے جاچکے تھے اس لئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے پورے مال کے بارے میں وصیت کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! انہوں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کردو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں تنگدست چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ صدقہ شمار ہوگی یہاں تک کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (وہ بھی صدقہ شمار ہوگا)۔

16359 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ بِمَكَّةَ فَحَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَدَعُنِي بِمَكَّةَ؟ فَاَقَامَ عَلَيْهِ يومًا ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَمَيِّتٌ اَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: اِنِّي لَاَطْمَعُ اَنْ لَا تَمُوتَ بِمَكَّةَ حَتّٰى يَنْفَعَ اللّٰهُ بِكَ اَقْوَامًا، وَيَضُرُّ بِكَ آخَرِينَ قَالَ: فَدَعَا سَعْدُ اَنْ لَا يَمُوتَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ دَعْوَةَ سَعْدٍ قَالَ: فَذٰلِكَ حِينَ قَالَ: يَا نَبِيَّ

اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ وَلَدٌ اِلَّا جَارِيَةً وَاَنَا ذُو مَالٍ كَثِيْرٍ اَفَاُوصِي فِيْ اِخْوَانِيْ - يَعْنِي الْمُهَاجِرِيْنَ - بِالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ

❀❀ ابوبکر بن حفص بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہو گئے یہ اُس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کرنے تشریف لائے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے مکہ میں چھوڑ جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اُن کے پاس ٹھہرے رہے اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا میں مکہ میں ہی مر جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے توقع ہے کہ تم مکہ میں نہیں مرو گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کئی لوگوں کو نفع عطا کرے گا اور کئی دوسرے لوگوں کو تمہارے ذریعے نقصان پہنچائے گا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: کہ اُن کا انتقال مکہ میں نہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سعد کی دعا کو قبول کر لے۔

راوی کہتے ہیں: اس وقت انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری کوئی اولاد نہیں ہے صرف ایک بیٹی ہے اور بہت سا مال ہے تو کیا میں اپنے بھائیوں کے بارے میں دو تہائی حصے کی وصیت کر دوں؟ ان کی مراد مہاجرین تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! انہوں نے عرض کی: ایک تہائی حصے کے بارے میں کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کر دو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

16360 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا وَلَيْسَ لِيْ وَلَدٌ اِلَّا جَارِيَةً اَفَاُوصِي بِالثُّلُثَيْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ كَثِيْرٌ قَالَ: فَالنِّصْفُ؟ قَالَ: ذٰلِكَ كَثِيْرٌ قَالَ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضٰى بِذٰلِكَ الْاَمْرِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس مال موجود ہے اور میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں دو تہائی حصے کے بارے میں وصیت کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ زیادہ ہے انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ زیادہ ہے انہوں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کر دوں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

(راوی کہتے ہیں:) تو اس کے بعد یہی معاملہ جاری ہو گیا (کہ قریب مرگ شخص ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کر سکتا ہے)۔

16361 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَاَنْ اُوصِيَ بِالْخُمُسِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوصِيَ بِالرُّبُعِ، وَاَنْ اُوصِيَ بِالرُّبُعِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوصِيَ

بِالثُّلُثِ، وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کروں' اور میں چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کردوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کروں' جو شخص ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرتا ہے' وہ کچھ بھی چھوڑتا نہیں ہے۔

16362 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ: اِبْرَاهِيمُ لَاَنْ اُوصِيَ بِالْخُمُسِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوصِيَ بِالرُّبُعِ، وَاَنْ اُوصِيَ بِالرُّبُعِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوصِيَ بِالثُّلُثِ، وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم فرماتے ہیں: میں پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کروں' اور میں چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کردوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کروں' جو شخص ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرتا ہے' وہ کچھ بھی چھوڑتا نہیں ہے۔

16363 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، اَوْصٰى بِالْخُمُسِ وَقَالَ: "اُوصِي بِمَا رَضِيَ اللّٰهُ بِهِ لِنَفْسِهِ ثُمَّ تَلَا (وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41) " وَاَوْصٰى عُمَرُ بِالرُّبُعِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کی تھی اور ارشاد فرمایا تھا: میں اتنے حصے کے بارے میں وصیت کر رہا ہوں' جتنے حصے کے بارے میں اللہ تعالیٰ' اپنی ذات سے راضی ہوا' اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ یہ بات جان لو! کہ تمہیں غنیمت کے طور پر جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے' تو اُس کا پانچویں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے''

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کی تھی۔

16364 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَاَبَا قِلَابَةَ يَقُوْلَانِ: اَوْصٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِالْخُمُسِ

❀❀ ثوری' ایک شخص کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: اُس نے حسن بصری اور ابوقلابہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کی تھی۔

16365 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ الْخُمُسُ اَحَبُّ

اِلَيْهِمْ مِنَ الرُّبُعِ، وَالرُّبُعُ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ان حضرات کے نزدیک پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کرنا' چوتھے حصے کی بہ نسبت زیادہ پسندیدہ تھا' اور چوتھا حصہ' اُن کے نزدیک' ایک تہائی حصے سے زیادہ پسندیدہ تھا۔

16366 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا كَانَ وَرَثَةُ الرَّجُلِ قَلِيلًا، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَبْلُغَ الثُّلُثَ فِيْ وَصِيَّتِهِ

❀❀ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی کے ورثاء تھوڑے ہوں' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ اپنی وصیت میں' ایک تہائی حصے تک پہنچ جائے۔

16367 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الثُّلُثُ وَسَطٌ لَا بَخْسَ وَلَا شَطَطَ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک تہائی حصہ درمیانہ ہے' نہ اس میں کمی ہے' اور نہ بیشی ہے۔

16368 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعُوا اَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّهُ لَيْسَ لِامْرِءٍ شَيْءٌ، اَلَا لَا اَعْرِفَنَّ امْرَاً بَخِيلٍ بِحَقِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَخَذَ يُدَعْدِعُ مَالَهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ قَتَادَةُ: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ كُنْتَ بَخِيلًا مُمْسِكًا حَتّٰى اِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ اَخَذْتَ تُدَعْدِعُ مَالَكَ وَتُفَرِّقُهُ، ابْنَ آدَمَ اتَّقِ اللّٰهَ، اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَجْمَعْ اِسَاءَتَيْنِ فِيْ مَالِكَ اِسَاءَةً فِي الْحَيَاةِ، وَاِسَاءَةً عِنْدَ الْمَوْتِ انْظُرْ قَرَابَتَكَ الَّذِينَ يَحْتَاجُونَ وَلَا يَرِثُونَ فَاَوْصِ لَهُمْ مِنْ مَالِكَ بِالْمَعْرُوفِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ اپنی ذات کا سودا کرلو! اے لوگو! خبردار! معاملے کے لئے کوئی صورت نہیں ہے خبردار! میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں' جو اللہ تعالیٰ کے حق کے بارے میں کنجوسی کا اظہار کر چکا ہو' جو اس کے ذمہ لازم تھا' یہاں تک کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آئے' تو وہ اپنے مال کو اِدھر اُدھر خرچ کرنے کی تلقین کرنا شروع کردے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ کہا: اے انسان! تمہارا ستیاناس ہو! تم پہلے کنجوس رہے' اور مال کو روک کے رکھا' یہاں تک کہ جب تمہاری موت کا وقت قریب آیا' تو تم نے اپنے مال کو بانٹنا اور تقسیم کرنا شروع کر دیا' اے انسان! تم اللہ سے ڈرو! تم اللہ سے ڈرو! اور اپنے مال کے بارے میں دو خرابیاں اکٹھی نہ کرو' ایک خرابی جو زندگی سے تعلق رکھتی ہے' اور ایک خرابی' جو موت کے قریب کے وقت سے تعلق رکھتی ہے' تم اپنے رشتہ داروں کا جائزہ لو! جو محتاج ہیں اور وارث نہیں بن سکتے ہیں' تو اپنے مال میں سے' اُن کے

لئے مناسب طور پر وصیت کر دو۔

16369 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: الثُّلُثُ جَهْدٌ وَهُوَ جَائِزٌ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک تہائی حصہ 'مشکل ہے' لیکن یہ جائز ہے۔

لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالرَّجُلُ يُوصِي بِمَالِهِ كُلِّهِ

باب: وارث کے بارے میں وصیت نہیں کی جائے گی' نیز جب کوئی شخص اپنے پورے مال کے بارے میں وصیت کر دے؟

16370 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ عَقْدٌ لِاَحَدٍ وَلَا عَصَبَةٌ يَرِثُونَهُ فَاِنَّهُ يُوصِي بِمَالِهِ كُلِّهِ حَيْثُ شَاءَ

❀❀ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا کسی کے ساتھ عقد نہ ہو' اور کوئی اس کا عصبہ نہ ہو' جو اس کا وارث بن سکے' تو پھر اگر وہ شخص چاہے' تو اپنے پورے مال کے بارے میں' جیسے چاہے وصیت کر دے۔

16371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ اَبِي مَيْسَرَةَ، عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ اِنَّكُمْ مِنْ اَحْرَى حَيٍّ بِالْكُوفَةِ اَنْ يَمُوتَ مِنْكُمْ، وَلَا يَدَعُ عَصَبَةً، وَلَا رَحِمًا فَمَا يَمْنَعُهُ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ اَنْ يَضَعَ مَالَهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ

❀❀ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم لوگ کوفہ میں سب سے مناسب قبیلے سے تعلق رکھتے ہو' اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور کوئی عصبہ نہ چھوڑے اور کوئی رشتہ دار نہ چھوڑے اور جب اس طرح کی صورت حال ہو' تو پھر اس کے لئے کیا رکاوٹ ہوگی؟ کہ وہ اپنا سارا مال غریبوں اور مسکینوں کے لئے مخصوص کر دے۔

16372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: رَاَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهَا تَمُوتُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَقَسَمَتْ مَالَهَا كُلَّهُ ثُمَّ مَاتَتْ لِذٰلِكَ الْوَقْتَ فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى الْاَشْعَرِيِّ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: اَيُّ امْرَاَةٍ كَانَتِ امْرَاَتُكَ؟ قَالَ: كَانَتْ اَحَقَّ النِّسَاءِ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا الشَّهِيدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ: اَبُو مُوسَى: اَفَتَاْمُرُنِي اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ هٰذِهِ؟ فَاَجَازَهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے عہد گورنری میں ایک خاتون کو یہ محسوس ہوا کہ وہ فلاں دن تک مر جائے گی' اس نے اپنا مال تقسیم کر دیا اور پھر وہ وقت آنے پر' وہ خاتون انتقال کر گئی' اس کا شوہر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' انہیں اس بارے میں بتایا' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری بیوی کیسی عورت تھی؟ اس نے کہا: وہ خواتین میں' اس بات کی سب سے زیادہ حق دار تھی کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے' البتہ اُس کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ کی راہ میں شہید ہو' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا تم مجھے یہ کہہ رہے ہو؟ کہ میں ایسی عورت کے فیصلے کو کالعدم قرار دے

دوں؟ تو اس شخص نے بھی اس چیز (یعنی اُس عورت کے صدقہ وخیرات) کو برقرار رکھا۔

16373 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ اَنَّهُ قَالَ: فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ مَوْلًى عَتَاقَةً قَالَ: يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ فِی بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ مسروق فرماتے ہیں: جس شخص کا کوئی ''مولیٰ عتاقہ'' نہ ہو وہ شخص اپنے مال کو جہاں چاہے خرچ کرسکتا ہے اور اگر اس نے ایسا کچھ نہ کیا ہو تو وہ مال بیت المال میں جمع ہو جائے گا۔

16374 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا مَعْشَرَ اَهْلِ الْيَمَنِ مِمَّا يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الَّذِیْ لَا يَعْلَمُ اَنَّ اَصْلَهُ مِنَ الْعَرَبِ وَلَا يَدْرِی مِمَّنْ هُوَ، فَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَحَضَرَهُ الْمَوْتُ فَاِنَّهُ يُوصِی بِمَالِهِ كُلِّهِ حَيْثُ شَاءَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: اے یمن کے رہنے والو! تم میں سے جو ایسا شخص انتقال کر جائے جس کے بارے میں یہ پتہ نہ ہو کہ وہ عرب ہے یا نہیں؟ اور یہ بھی پتہ نہ ہو کہ اس کا تعلق کون سے گروہ سے ہے؟ تو جو شخص ایسا ہو اگر اُس کی موت کا وقت قریب آ جائے تو وہ اپنے مال کے بارے میں جیسے چاہے وصیت کرسکتا ہے۔

16375 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ يُقَالُ لَهُ: اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِی الَّذِیْ يَتَصَدَّقُ بِمَالِهِ كُلِّهِ، اِذَا وَضَعَ مَالَهُ فِی حَقٍّ فَلَا اَحَدَ اَحَقُّ بِمَالِهِ كُلِّهِ، وَاِذَا اَعْطَى الْوَرَثَةَ بَعْضَهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ فَلَيْسَ لَهُ اِلَّا الثُّلُثُ "

❀❀ اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط میں لکھا تھا جو اپنا پورا مال صدقہ کر دیتا ہے کہ اگر تو اس نے اپنے مال کو حق طور پر خرچ کرنے کا کہا ہے تو پھر اس کے پورے مال کے بارے میں کوئی بھی شخص اس سے زیادہ حق دار نہیں ہوگا، لیکن اگر اس نے کچھ ورثاء کو ادائیگی کی ہے اور کچھ کو نہیں کی تو پھر اسے صرف ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کا حق ہوگا۔

16376 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

❀❀ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی''۔

16377 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ مَرِيضًا فَقَالَ لِامْرَاَةٍ: تَزَوَّجِی ابْنِیْ هٰذَا وَصَدَاقُكِ عَلَیَّ اَلْفُ دِرْهَمٍ وَصَدَاقُ مِثْلِهَا خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ قَالَ: هُوَ لَهَا فِی مَالِهِ وَيَاْخُذُهُ الْوَرَثَةُ مِنِ ابْنِهِ فَاِنَّمَا هُوَ كَفِيلُ ابْنِهِ اَنْ يُزَوِّجَهُ اَوْ لَمْ يَاْمُرْهُ؟

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: ایک شخص بیمار تھا' اس نے ایک عورت سے کہا: تم میرے اِس بیٹے کے ساتھ شادی کرلو! تمہارا مہر میرے ذمہ ہوگا' جو ایک ہزار درہم ہوگا' حالانکہ اس عورت کا مہر مثل پانچ سو درہم ہوتا ہے' پھر وہ شخص اسی بیماری کے دوران انتقال کر جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کے مال میں سے اتنی رقم اس عورت کو مل جائے گی' اور اس شخص کے ورثاء یہ رقم اس کے بیٹے سے حاصل کریں گے' کیونکہ وہ شخص اپنے بیٹے کی شادی کا کفیل بنا ہے' کہ اس کی شادی کروا دے' کیا وہ اسے حکم نہیں دے سکتا تھا؟

الرَّجُلُ يَعُودُ فِيْ وَصِيَّتِهِ

باب: آدمی کا اپنی وصیت سے رجوع کرنا

16378 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: يُعَادُ فِيْ كُلِّ وَصِيَّةٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وصیت سے رجوع کیا جا سکتا ہے

16379 - آثارِ صحابہ: قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مِلَاكُ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: هُوَ مُخَيَّرٌ فِيْ وَصِيَّتِهِ فِي الْعِتْقِ، وَغَيْرِهِ يُغَيِّرُ فِيْهَا مَا شَاءَ " قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، مِثْلَ قَوْلِ قَتَادَةَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وصیت اصل میں وہ ہوتی ہے' جو آخری ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: غلام آزاد کرنے کے بارے میں اپنی وصیت کے بارے میں آدمی کو اختیار ہوگا اور اس کے علاوہ کے بارے میں بھی اختیار ہوگا' وہ اُس میں' جو چاہے' تبدیلی کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے اسے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' قتادہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

16381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَعُودُ الرَّجُلُ فِيْ مُدَبَّرِهِ

❀❀ عمرو بن مسلم نے' طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنے مدبر غلام کے بارے میں رجوع کر سکتا ہے (یعنی اپنی وصیت کو کالعدم کر سکتا ہے)۔

16382 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا،

وَعَطَاءً، وَاَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُوْنَ: آخِرُ عَهْدِ الرَّجُلِ اَحَقُّ مِنْ اَوَّلِهٖ يَقُوْلُوْنَ: يُغَيِّرُ الرَّجُلُ مِنْ وَصِيَّتِهٖ مَا شَاءَ فِي الْعِتْقِ وَغَيْرِهٖ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس' عطاء اور ابوشعثاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کی آخری وصیت' اُس کی پہلی وصیت سے زیادہ حق دار ہوگی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی اپنی وصیت کے بارے میں جو چاہے' تبدیلی کرسکتا ہے' خواہ وہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں ہو'یا کسی اور معاملے کے بارے میں ہو۔

16383 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَاَبِي الشَّعْثَاءِ قَالُوْا: يُغَيِّرُ الرَّجُلُ مِنْ وَصِيَّتِهٖ مَا شَاءَ فِي الْعِتْقِ وَغَيْرِهٖ

❀❀ عمرو بن دینار نے' عطاء' طاؤس اور ابوشعثاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی اپنی وصیت میں جو چاہے' تبدیلی کرسکتا ہے' خواہ وہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں ہو'یا کسی اور چیز کے بارے میں ہو۔

16384 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَلْقَمَةَ، كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ يَسْاَلُهٗ عَنْ رَجُلٍ اَوْصٰى بِوَصِيَّةٍ فَاَعْتَقَ فِيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ فِيْ وَصِيَّتِهٖ مَا كَانَ حَيًّا

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: نافع بن علقمہ نے عبدالملک کو خط لکھ کر اُس سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا:' کہ جو شخص کوئی وصیت کرتے ہوئے' اس میں غلام آزاد کرنے کا کہتا ہے' اور پھر وہ زندگی میں ہی' اُس وصیت سے رجوع کرلیتا ہے۔

16385 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، وَغَيْرِهٖ مِنْ عُلَمَاءِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا: كُلُّ صَاحِبِ وَصِيَّةٍ يَرْجِعُ فِيْهَا مَا كَانَ حَيًّا اِلَّا الْعَتَاقَةَ،

❀❀ معمر نے' ابن شبرمہ اور دیگر علماءِ کوفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وصیت کرنے والا شخص' جب تک زندہ ہے' وہ اپنی وصیت سے رجوع کرسکتا ہے' البتہ غلام آزاد کرنے کا معاملہ مختلف ہے۔

16386 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهٗ

❀❀ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کے حوالے سے اِس کی مانند نقل کیا ہے۔

16387 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي امْرَاَةٍ تَرَكَتْ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَشَاةً قِيْمَتُهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَاَوْصَتْ لِرَجُلٍ بِالشَّاةِ وَاَوْصَتْ لِرَجُلٍ بِسُدُسِ مَالِهَا قَالَ بَعْضُنَا: يَقُوْلُ: "السُّدُسُ يَدْخُلُ عَلٰى صَاحِبِ الشَّاةِ وَيَكُوْنُ لَهٗ نِصْفُ سُدُسِ الشَّاةِ وَبَعْضُنَا يَقُوْلُ: لِصَاحِبِ السُّدُسِ سُبُعُ الشَّاةِ هٰذَا اَمْرُ الْعَامَّةِ"

❀❀ ثوری' ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جو پچیس درہم اور ایک بکری چھوڑ کر جاتی ہے' جس بکری کی قیمت

پانچ درہم ہوتی ہے وہ ایک شخص کے بارے میں یہ وصیت کرتی ہے کہ اسے بکری دے دی جائے' اور ایک شخص کے بارے میں یہ وصیت کرتی ہے کہ اس کو اس کے مال کا چھٹا حصہ دے دیا جائے' تو بعض علماء یہ فرماتے ہیں: چھٹے حصے کا حکم بکری پر بھی داخل ہو گا' تو بکری کے چھٹے حصے کا نصف اس شخص کو مل جائے گا' جبکہ بعض حضرات یہ کہتے ہیں: جس شخص کو چھٹا حصہ ملنا تھا' وہ بکری کا ساتواں حصہ وصول کرے گا' عام لوگوں کا یہی معاملہ ہے۔

16388 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُغَيِّرُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ، وَإِنْ كَانَ عِتْقًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی اپنی وصیت کے بارے میں' جو چاہے تبدیلی کر سکتا ہے' خواہ وہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو۔

16389 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِالْوَصِيَّةِ ثُمَّ يُوصِي بِأُخْرَى قَالَ: إِنْ لَمْ يُغَيِّرْ مِنَ الْأُولَى شَيْئًا فَهُمَا جَائِزَتَانِ فِي ثُلُثِ مَالِهِ

❀❀ معمر نے' زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو پہلے ایک وصیت کرتا ہے' پھر ایک اور وصیت کر دیتا ہے' تو زہری نے فرمایا: اگر تو اس نے دوسری وصیت میں پہلی وصیت کے حوالے سے کوئی تبدیلی نہیں کی' تو اس کے ایک تہائی مال کے بارے میں' یہ دونوں وصیتیں درست شمار ہوں گی۔

16390 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ أَوْصَى إِنْسَانٌ بِثُلُثِهِ، ثُمَّ أَوْصَى بِوَصَايَا بَعْدَ ذَلِكَ تَحَاصُّوا فِي الثُّلُثِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کر دے اور پھر اس کے بعد کچھ اور وصیتیں بھی کرے' تو ایک تہائی مال کے حوالے سے' اُن وصیتوں کے حصے کر لیے جائیں گے۔

16391 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَالَ: عَبْدِي لِفُلَانٍ ثُمَّ قَالَ: نِصْفُ عَبْدِي لِفُلَانٍ، مِنَّا مَنْ يَقُولُ: ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ وَرُبُعٌ، وَمِنَّا مَنْ يَقُولُ: ثُلُثٌ وَثُلُثَانِ، وَأَحَبُّهُ إِلَيَّ الثُّلُثُ وَالثُّلُثَانِ قَالَهُ: ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَالْعَامَّةُ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ کہے: میرا غلام فلاں شخص کو ملے گا' پھر وہ یہ کہے: میرے غلام کا نصف حصہ فلاں کو ملے گا' تو بعض اہل علم یہ فرماتے ہیں: ایک شخص کو تین چوتھائی حصہ مل جائے گا اور ایک شخص کو ایک چوتھائی حصہ ملے گا' اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں: ایک شخص کو ایک تہائی حصہ ملے گا' اور دوسرے کو دو تہائی ملیں گے' اور میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ ایک کو ایک تہائی ملے' اور دوسرے کو دو تہائی ملے' ابن ابویعلیٰ اور زیادہ تر فقہاء نے یہی بات بیان کی ہے۔

16392 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: إِنْ غَيَّرَ مِنْ وَصِيَّتِهِ شَيْئًا فَقَدْ رَجَعَ فِيهَا كُلِّهَا قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَأَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: لَا يَنْتَقِصُ مِنْهَا إِلَّا مَا غَيَّرَ

❀❀ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر آدمی اپنی وصیت میں کوئی تبدیلی کر دے تو وہ اس پوری وصیت سے بھی رجوع کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اِس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے وہی چیز کم ہوگی جو اس نے تبدیل کی ہوگی۔

16393 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: ثُلُثُ مَالِيْ لِفُلَانٍ وَلِفُلَانٍ نَفَقَتُهُ حَتّٰى يَمُوتَ قَالَ: يُوقَفُ لَهُ نِصْفُ الثُّلُثِ بِنَفَقَتِهِ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو سنا: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ کہتا ہے: میرا ایک تہائی مال فلاں کو ملے گا اور فلاں کا زندگی بھر کا خرچ اُس کو دیا جائے گا تو معمر نے فرمایا: اس شخص کے لئے ایک تہائی حصہ کا نصف وقف کر دیا جائے گا۔

اَلرَّجُلُ يُعْطِي مَالَهُ كُلَّهُ

باب: جو شخص اپنا پورا مال دیدے

16394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي مَالَهُ كُلَّهُ، ثُمَّ يَقْعُدُ كَاَنَّهُ وَرِثَ كَلَالَةً

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنا پورا مال دے کر پھر بیٹھ جائے اُس کی مثال یوں ہے جیسے اس کا کوئی ولی وارث ہی نہیں ہے۔

16395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ: فَاِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِيْ بِخَيْبَرَ،

❀❀ عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور میں اپنے سارے مال سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں یہ سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں صدقہ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو! یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر میں خیبر میں موجود اپنا حصہ اپنے پاس رکھتا ہوں۔

16396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔

16397 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ، لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِيْ اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: اُجَاوِرُكَ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ يَا اَبَا لُبَابَةَ

❀❀ ابن جریج اور معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول کرلی تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنی قوم کے علاقے کو چھوڑ دوں جہاں میں نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اور میں آپ کے پڑوس میں آ جاؤں گا اور اپنے مال سے علیحدگی اختیار کرلوں گا وہ مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابولبابہ! اس میں سے ایک تہائی (حصے کو صدقہ کرنا) بھی تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

16398 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ قَالَ: اِذَا وَضَعَ مَالَهُ فِيْ حَقٍّ فَلَا اَحَدَ اَحَقُّ بِمَالِهٖ مِنْهُ، وَاِذَا اَعْطَى الْوَرَثَةَ بَعْضَهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ فَلَيْسَ لَهُ اِلَّا الثُّلُثُ ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا جو اپنا پورا مال صدقہ کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اگر وہ اپنے مال کو حق طور پر خرچ کرتا ہے تو پھر اس کے مال کے بارے میں اس سے زیادہ حقدار اور کوئی نہیں ہے لیکن اگر وہ کچھ ورثاء کو دے دیتا ہے اور کچھ کو نہیں دیتا تو پھر اُسے ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کا حق حاصل ہوگا۔

معمر نے یہ بات زہری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

16399 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّهَا كَانَتْ مِنْ اَبِيْ لُبَابَةَ ذُنُوبٌ كَثِيْرَةٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب کا یہ کہنا ہے کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ گناہ سرزد ہوئے تھے۔

16400 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ غَيْرُ السَّفِيْهِ يُعْطِي مَالَهُ كُلَّهُ فِيْ حَقِّ الْحُورِ وَكَذٰلِكَ قَالَ: لَا يُنْهٰى عَنِ الْحَرَائِحِ، وَلٰكِنِ الثُّلُثُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جو دماغی توازن کی خرابی کا شکار نہیں ہے وہ اپنا پورا مال ہلاکت کے لئے دے دیتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے فرمایا: "حرائح" سے نہیں روکا جائے گا تاہم ایک تہائی حصہ ہوگا۔

16401 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اِذَا حَضَرَ الْقِتَالُ وَوَقَعَ الطَّاعُوْنُ وَرُكِبَ الْبَحْرُ لَمْ

يَجُزْ اِلَّا الثُّلُثُ، وَاِنْ عَاشَ وَكَانَ قَدْ اَعْتَقَ جَازَ عِتْقُهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: جب لڑائی شروع ہو جائے' یا طاعون پھیل جائے' یا لوگ سمندری سفر پر روانہ ہوں' اُس وقت کوئی شخص صرف ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرسکتا ہے' اگر وہ بعد میں زندہ رہے' اور اس نے غلام آزاد کیا ہو' تو اس کا آزاد کرنا درست شمار ہوگا۔

16402 حدیث نبوی:-عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي مَالَهُ كُلَّهُ، ثُمَّ يَقْعُدُ كَاَنَّهُ وَرِثَ كَلَالَةً

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص اپنا پورا مال (صدقے کے طور پر) دے دیتا ہے' اور پھر بیٹھ جاتا ہے' اس کی مثال یوں ہے' جیسے اس کا کوئی ولی وارث ہی نہیں ہے''۔

16403 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُهُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى؟ قَالَ: لَا تُعْطِي الَّذِيْ لَكَ وَتَجْلِسُ تَسْاَلُ النَّاسَ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صدقہ وہ ہوتا ہے' جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' اور تم اُس پر خرچ کا آغاز کرو' جو تمہارے زیر کفالت ہو' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: متن کے الفاظ ''ظہر غنی'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم اس طرح سے نہ دو کہ مال دینے کے بعد' تم خود بیٹھ کر لوگوں سے مانگنا شروع کر دو۔

16404 - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوْبَ: مَا عَنْ ظَهْرِ غِنًى؟ قَالَ: عَنْ فَضْلِ عِيَالِكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

16404-صحيح البخاري - كتاب الزكوة' باب لا صدقة إلا عن ظهر غني - حديث: 1371صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكوة' جماع أبواب صدقة التطوع - باب فضل الصدقة عن ظهر غني يفضل عمن يعول المتصدق' حديث: 2269صحيح ابن حبان - كتاب الزكوة' باب صدقة التطوع - ذكر البيان بأن من أفضل الصدقة ما كان عن ظهر غني' حديث: 3404السنن للنسائي - كتاب الزكوة' الصدقة عن ظهر غني - حديث: 2499السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' الصدقة عن ظهر غني - حديث: 2285سنن الدارقطني - كتاب النكاح' باب المهر - حديث: 3311المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7543

''بہتر صدقہ وہ ہے' جسے کرنے کے بعد آدمی خوشحال رہے' اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کا آغاز کرو' اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے دریافت کیا: ''ظہر غنی'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ چیز جو تمہارے اہل و عیال کے خرچ کے علاوہ اضافی ہو۔

16405 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ اَيُّوبَ

❀❀ یہی روایت ایک سند کے ہمراہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

16406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلْيَدُ الْمُعْطِيَةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

❀❀ عروہ بن محمد نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دینے والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

16407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ عَطَاءً فَاسْتَقَلَّهُ فَزَادَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ اُعْطِيَتِكَ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْاُولٰى قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيمُ بْنَ حِزَامٍ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ وَحُسْنِ اَكْلَةٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاسْتِشْرَافِ نَفْسٍ ، وَسُوءِ اَكْلَةٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَمْ يَشْبَعْ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ: وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَمِنِّي قَالَ: فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ بَعْدَكَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا قَالَ: فَلَمْ يَقْبَلْ دِيوَانًا وَلَا عَطَاءً حَتّٰى مَاتَ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ عَلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اَنِّي اَدْعُوهُ لِحَقِّهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَهُوَ يَاْبَى فَقَالَ:

16407-صحيح البخاري - كتاب الزكوة' باب الاستعفاف عن المسألة - حديث: 1414صحيح مسلم - كتاب الزكوة' باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى - حديث: 1779المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' حديث: 2073السنن للنسائي - كتاب الزكوة' اليد العليا - حديث: 2496مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد' حديث: 33715السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' باب اليد العليا - حديث: 2282السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب كراهية السؤال والترغيب في تركه' حديث: 7408مسند الحميدي - أحاديث حكيم بن حزام رضي الله عنه' حديث: 536مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6469المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 810المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' وما أسند حكيم بن حزام - سعيد بن المسيب عن حكيم بن حزام' حديث: 3011

اِنِّی وَاللّٰهِ لَا اَرْزَؤُكَ وَلَا غَيْرَكَ شَيْئًا

❀❀ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو کچھ دیا' اُنہیں وہ چیز تھوڑی لگی' انہوں نے مزید کا تقاضا کیا' پھر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلی والی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے' جو شخص نفس کی سخاوت اور اچھے طریقے سے حصول کے ہمراہ اسے لے گا' اُس کے لئے اِس میں برکت رکھی جائے گی' اور جو شخص لالچ اور برے طریقے سے اس کو حاصل کرے گا' اُس کے لئے اِس میں برکت نہیں رکھی جائے گی' اور اُس کی مثال اُس شخص کی مانند ہوگی' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ سے لیا ہو' تو بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھ سے لیا ہو' تو بھی' انہوں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' آپ کے بعد' میں کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ کوئی بھی سرکاری ادائیگی یا تنخواہ نہیں لیا کرتے تھے' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اے اللہ! میں حکیم بن حزام کے بارے میں' تجھے گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اس مال میں سے ان کے حق کے بارے میں انہیں بلایا تھا' لیکن انہوں نے وہ لینے سے انکار کر دیا' تو حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہ تو آپ سے' اور نہ ہی آپ کے علاوہ کسی اور سے کچھ لوں گا۔

16408 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ كَاَبِیْ فُلَانٍ كَانَ اِذَا خَرَجَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِیْ عَلٰى عِبَادِكَ فَاِنْ شَتَمَهُ اَحَدٌ لَمْ يَشْتِمْهُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی شخص کے لئے اِس بارے میں کیا رکاوٹ ہے؟ کہ وہ ابوفلاں کی مانند ہو جائے' جب وہ نکلا' تو اس نے کہا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں کے لئے صدقہ کر دی ہے' اب اس شخص کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی اُسے برا کہے' تو وہ اس کو برا نہیں کہتا''۔

وَصِيَّةُ الْغُلَامِ

باب: کمسن لڑکے کا وصیت کرنا

16409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الْغَسَّانِيَّ اَوْصٰى وَهُوَ ابْنُ عَشْرٍ اَوْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ بِبِئْرٍ لَهٗ قُوِّمَتْ بِثَلَاثِيْنَ اَلْفًا فَاَجَازَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَصِيَّتَهٗ

❀❀ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: عمرو بن سلیم غسانی' جو دس سال کا' یا شاید بارہ سال کا لڑکا تھا' اُس نے ایک کنویں کے بارے میں وصیت کی' جس کی قیمت تیس ہزار تھی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کی وصیت کو درست قرار دیا۔

16410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الْغَسَّانِيَّ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ غُلَامًا مِنْ غَسَّانَ يَمُوتُ فَقَالَ: مُرُوهُ فَلْيُوصِ فَاَوْصٰى بِبِئْرِ جُشَمٍ فَبِيعَتْ بِثَلَاثِيْنَ اَلْفًا وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ اَوْ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ وَقَدْ قَارَبَ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: عمرو بن سلیم غسانی کے بارے میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتہ چلا کہ وہ غسان قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا ہے' جو مرنے والا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اسے کہو کہ وہ وصیت کر دے! تو اس نے بئر جشم کے بارے میں وصیت کی' اس کنویں کو تیس ہزار کے عوض میں فروخت کیا گیا' حالانکہ اس لڑکے کی عمر دس سال' یا شاید بارہ سال کے آس پاس تھی۔

16411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَوْصٰى غُلَامٌ مِنَّا لَمْ يَحْتَلِمْ لِعَمَّةٍ لَهُ بِالشَّامِ بِمَالٍ كَثِيْرٍ قِيمَتُهُ ثَلَاثُونَ اَلْفًا فَرَفَعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَجَازَ وَصِيَّتَهٗ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہمارے ایک لڑکے نے' جو ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' شام میں موجود' اپنی پھوپھی کے بارے میں بہت سے مال کی وصیت کر دی' جس کی قیمت تیس ہزار بنتی تھی' ابواسحاق نے یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے اس کی وصیت کو درست قرار دیا۔

16412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِىْ صَبِيٍّ اَوْصٰى لِظِئْرٍ لَهُ بِاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَاَجَازَهُ شُرَيْحٌ

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک بچے کے بارے میں' قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا' جس نے اپنی دائی ماں کے بارے میں چالیس درہم کی وصیت کی تھی' تو قاضی شریح نے اس کی وصیت کو درست قرار دیا۔

16413 - اقوالِ تابعین: قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ: اَوْصٰى غُلَامٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ مَرْثَدٌ حِينَ اَوْصٰى لِظِئْرٍ لَهُ مِنْ اَهْلِ الْحِيرَةِ فَاَجَازَ شُرَيْحٌ وَصِيَّتَهُ وَقَالَ: اِذَا اَصَابَ الصَّغِيْرُ الْحَقَّ اَجَزْنَاهُ

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک لڑکے نے' جس کا نام ''مرثد'' تھا' اس نے ''حیرہ'' سے تعلق رکھنے والی ایک دائی ماں کے بارے میں وصیت کی' تو قاضی شریح نے اس کی وصیت کو درست قرار دیا' انہوں نے یہ فرمایا: اگر کمسن بچہ صحیح وصیت کرتا ہے' تو ہم اسے درست قرار دیں گے۔

16414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنْ اَصَابَ الْحَقَّ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيرٍ اَجَزْنَاهُ، وَمَنْ اَخْطَاَ الْحَقَّ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيرٍ رَدَدْنَاهُ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جو بھی چھوٹا یا بڑا صحیح کام کرے گا، ہم اسے صحیح قرار دیں گے اور جو بھی چھوٹا یا بڑا غلط کام کرے گا، ہم اسے کالعدم قرار دیں گے۔

16415 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ فِي جَارِيَةٍ أَوْصَتْ فَجَعَلُوا يُصَغِّرُونَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ: مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ أَجَزْنَا وَصِيَّتَهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عتبہ کے پاس ایک لڑکی کے بارے میں مقدمہ لایا گیا، جس نے وصیت کی تھی، لوگ اس لڑکی کو چھوٹا سمجھ رہے تھے، تو عبداللہ بن عتبہ نے فرمایا: جو درست کام کرے گا، ہم اس کی وصیت کو برقرار رکھیں گے۔

16416 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَانَ يَقُولُ: "فِي الْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ: لَا أَرَى أَنْ يَبْلُغَ ثُلُثَ مَالِهِ كُلِّهِ فِي وَصِيَّتِهِ " قَالَ: وَيَجُوزُ لَهُ قَرِيبٌ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز لڑکے کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بھی بالغ نہ ہوا ہو، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے پورے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت نہیں کرے گا، وہ یہ فرماتے ہیں: اس (ایک تہائی حصے) کے قریب ترین کے بارے میں وصیت کی جا سکتی ہے۔

16417 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَصِيَّةُ الْغُلَامِ جَائِزَةٌ إِذَا عَقِلَ

❀❀ معمر نے، زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: کمسن لڑکے کی وصیت درست ہوگی، جب اُسے سمجھ بوجھ ہو۔

16418 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ هَلْ تَعْلَمُ **000** إِذَا بَلَغَهُ الصَّغِيرُ وَالصَّغِيرَةُ جَازَتْ وَصِيَّتُهُمَا؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ یہ بات جانتے ہیں (اس سے آگے کی عبارت عربی متن میں نہیں ہے) کہ جب کوئی کمسن لڑکا یا لڑکی وصیت کریں، تو کیا یہ درست ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے۔

16419 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ، قَضَى فِي غُلَامٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ أَوْصَى، فَقَالَ: إِذَا بَلَغَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً جَازَتْ وَصِيَّتُهُ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ بِذٰلِكَ وَيَقْضِي بِهِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَخَشِينَا أَنْ يَرُدَّهُ فَقَضٰى بِهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ بَعْدُ قَالَ: وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَضٰى بِهِ قَبْلَ عَبْدِ الْمَلِكِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: دمشق سے تعلق رکھنے والے ایک لڑکے نے وصیت کی، تو اس کے بارے میں خلیفہ عبدالملک نے یہ کہا: اگر وہ بارہ سال کا ہو چکا ہو، تو اس کی وصیت درست ہوگی، اس کے بعد مسلسل اسی قول پر عمل ہوتا رہا، اور اس کے مطابق فیصلہ دیا جاتا رہا، یہاں تک کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عہد خلافت آیا، تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ اس فیصلے

کو کالعدم قرار نہ دیں، لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا' تو اس کے بعد ہمیشہ اسی قول پر عمل ہوتا آرہا ہے' راوی کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق خلیفہ عبدالملک سے پہلے' کسی اور نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں دیا تھا۔

16420 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا وَضَعَ الْغُلَامُ الْوَصِيَّةَ مَوْضِعَهَا جَازَتْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب لڑکے نے وصیت صحیح طور پر کی ہو' تو وہ درست شمار ہوگی۔

16421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ عطاء نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: لڑکا جب تک بالغ نہیں ہوتا' اُس کی وصیت درست نہیں ہوگی۔

16422 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْاَحْمَقُ كَهَيْئَتِهِ قَالَ: وَالْمُوَسْوِسُ اَتَجُوْزُ وَصِيَّتُهُمَا؟ وَاِنْ اَوْصِيَا وَهُمَا مَغْلُوبَانِ عَلٰى عَقْلِهِمَا؟ قَالَ: مَا اَحْسِبُ لَهُمَا وَصِيَّةً وَقَالَهَا: عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: احمق کی مثال بھی اس کی مانند ہوگی؟ یا جس کو وسوسے آتے ہوں' کیا ان دونوں کی وصیت درست ہوگی؟ اگر وہ دونوں ایسی حالت میں وصیت کر دیں کہ ان کی عقل مغلوب ہو چکی ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: میرے خیال میں اُن کی وصیت درست نہیں ہوگی۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

16423 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: لڑکا جب تک بالغ نہیں ہوتا' اس کی وصیت درست نہیں ہوگی۔

16424 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ، وَلَا عَطِيَّةٌ، وَلَا هِبَةٌ، وَلَا عَتَاقَةٌ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، وَالْجَارِيَةُ حَتّٰى تَحِيضَ

وَذَكَرَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: لڑکے کو جب تک احتلام نہیں ہوتا' اور لڑکی کو جب تک حیض نہیں آتا (یعنی جب تک وہ بالغ نہیں ہوتے) ان کی وصیت' یا عطیہ' یا ہبہ کرنا' یا غلام آزاد کرنا' درست نہیں ہوگا۔

ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: لڑکے کی وصیت اُس وقت تک درست نہیں ہوگی' جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

16425 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ

مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: لڑکے کی وصیت درست نہیں ہوگی جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

لِمَنِ الْوَصِيَّةُ

باب: وصیت کس کے لئے کی جائے گی؟

16426 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَنْ اَوْصٰى لِقَوْمٍ وَسَمَّاهُمْ وَتَرَكَ ذَوِي قَرَابَتِهِ مُحْتَاجِيْنَ انْتُزِعَتْ مِنْهُمْ وَرُدَّتْ عَلٰى ذَوِي قَرَابَتِهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي اَهْلِهِ فُقَرَاءُ فَلِاَهْلِ الْفُقَرَاءِ مَنْ كَانُوا، وَاِنْ اَوْصٰى **000** الَّذِيْ وَصّٰى لَهُمْ بِهَا،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی قوم کے بارے میں وصیت کرے اور ان کا نام متعین کردے اور اپنے قریبی رشتے داروں کو محتاج چھوڑ دے تو (جن لوگوں کے لئے اس نے وصیت کی تھی) ان سے رقم لے کر اُس کے رشتے داروں کو دی جائے گی اور اگر اس کے اہل خانہ میں غریب لوگ نہ ہوں تو پھر غریب لوگوں کو دی جائے گی خواہ وہ جو بھی ہوں اور اگر اس نے ان کے لئے وصیت کی ہو جو (یہاں عربی متن میں عبارت مکمل نہیں ہے)۔

16427 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، بِمِثْلِهٖ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16428 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَوْصٰى لِمَسَاكِيْنَ بُدِءَ بِمَسَاكِيْنَ ذِيْ قَرَابَتِهِ فَاِنْ اَوْصٰى لِقَوْمٍ وَسَمَّاهُمْ اَعْطَيْنَا مَنْ سَمّٰى لَهٗ،

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص مساکین کے بارے میں وصیت کرے تو سب سے پہلے اس کے رشتے داروں کو دیا جائے گا اور اگر اس نے کسی قوم کے لئے وصیت کی ہو اور ان کا نام متعین کر دیا ہو تو ہم ان لوگوں کو دیں گے جس کا نام اس نے متعین کیا ہے۔

16429 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَالَهٗ، قَتَادَةُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہی بات سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کی ہے جو زہری کے قول کی مانند ہے۔

16430 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْمُرَ، قَاضٍ كَانَ لِاَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: مَنْ اَوْصٰى فَسَمّٰى اَعْطَيْنَا مَنْ سَمّٰى وَاِنْ قَالَ: يَضَعُهَا حَيْثُ اَمَرَ اللّٰهُ اَعْطَيْنَا قَرَابَتَهٗ

❀❀ عبیداللہ بن یعمر جو اہل بصرہ کے قاضی تھے وہ بیان کرتے ہیں: جو شخص وصیت کرتے ہوئے کسی کو متعین کر دے تو جس کا تعین اس نے کیا ہے ہم اسے ادائیگی کریں گے اور اگر وہ شخص یہ کہے: جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے وہاں خرچ کیا جائے تو پھر ہم اُس کے قریبی رشتے داروں کو وہ ادائیگی کریں گے۔

16431 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مَنْ اَوْصٰى بِثُلُثِهٖ وَلَهٗ ذَوُو قَرَابَةٍ مُحْتَاجُونَ اُعْطُوا ثُلُثَ الثُّلُثِ

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرے اور اس کے قریبی رشتے دار ہوں جو محتاج ہوں تو اس ایک تہائی حصے کا ایک تہائی اُن لوگوں کو دے دیا جائے گا۔

16432 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً وَاَنَا اَسْمَعُ، عَنْ رَجُلٍ اَوْصٰى لِمَوْلَاةٍ لَهٗ فَقَالَ: هِيَ وَارِثٌ قَالَ عَطَاءٌ: لَا تَكُوْنُ وَارِثًا اِنَّمَا الْوَارِثُ مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِيرَاثًا، وَلٰكِنْ يُجْعَلُ لَهَا مِنْهُ سَهْمُ امْرَاَةٍ، فَاِنْ كَانَ سَهْمُ تِلْكَ الْمَرْاَةِ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ رَجَعَتْ اِلَى الثُّلُثِ، وَاِنْ كَانَ الْمَيِّتُ قَدْ اَوْصٰى فِيْ ثُلُثِهٖ بِشَيْءٍ حُوِّصَتْ قَالَ: فَاِنْ اَوْصٰى اِنْسَانٌ لِمَوْلَاةٍ سَهْمًا مِنْ مِيْرَاثِهٖ، وَالْمَالُ عَلٰى ثَمَانِيَةِ اَسْهُمٍ فَاِنَّ لَهَا مِثْلَ سَهْمِ رَجُلٍ، وَصِيَّةً مِثْلَ هٰذِهِ الْوَصِيَّةِ الْاُخْرٰى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا: میں اُن کی یہ بات سن رہا تھا' انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی آزاد کرنے والی مالکن کے بارے میں وصیت کرتا ہے' انہوں نے سوال کیا: کیا وہ وارث بنے گی؟ عطاء نے جواب دیا: وہ وارث نہیں بنے گی' کیونکہ وارث وہ بنتا ہے' جس کا اللہ تعالیٰ نے میراث میں حصہ مقرر کیا ہو' تاہم اس کی وراثت میں سے' اس عورت کا حصہ مقرر کیا جا سکتا ہے' اگر عورت کا وہ حصہ ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو' تو پھر وہ ایک تہائی کی طرف لوٹ جائے گا' اور اگر میت نے ایک تہائی حصے کے بارے میں کوئی اور وصیت بھی کی ہوئی ہو' تو وہ اس میں تقسیم ہو جائے گی' اگر کوئی شخص اپنی آزاد کرنے والی مالکن کے بارے میں کسی حصے کے بارے میں وصیت کرتا ہے' تو پھر اس کا مال آٹھ حصوں میں تقسیم ہوگا' اور اس عورت کو' ایک مرد کا حصہ ملے گا اور اگر کوئی اور وصیت ہو' تو وہ دوسری وصیت کی مانند شمار ہوگی۔

16433 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَوْصٰى فِيْ غَيْرِ اَقَارِبِهٖ بِالثُّلُثِ جَازَ لَهُمْ ثُلُثُ الثُّلُثِ وَرَدَّ عَلٰى قَرَابَتِهٖ ثُلُثَا الثُّلُثِ

❀❀ قتادہ نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے رشتے داروں کے علاوہ کسی اور کے لئے ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرے' تو ان لوگوں کیلئے ایک تہائی کا' ایک تہائی حصہ درست ہوگا' اور ایک تہائی حصے کے دو تہائی حصے اُس کے رشتے داروں کو لوٹا دیے جائیں گے۔

16434 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ اَوْصٰى فَسَمّٰى اَعْطَيْنَا مَنْ سَمّٰى

❀❀ قتادہ نے' سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص وصیت کرتے ہوئے کسی کا تعین کر دے' تو جس کا اس نے تعین کیا ہے' ہم اُسے ادائیگی کر دیں گے۔

16435 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْوَصِيَّةُ اَوْصٰى اِنْسَانٌ فِيْ اَمْرٍ،

فَرَاَیْتُ غَیْرَهُ خَیْرًا مِنْهُ قَالَ: "فَافْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مَا لَمْ یُسَمِّ اِنْسَانًا بِاسْمِهٖ، وَاِنْ قَالَ لِلْمَسَاکِیْنِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَرَاَیْتَ خَیْرًا مِنْ ذٰلِکَ فَافْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ، ثُمَّ رَجَعَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ: لَیُنَفَّذْ قَوْلُهٗ قَالَ: وَقَوْلُهُ الْاَوَّلُ اَعْجَبُ اِلَیَّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کوئی شخص کسی معاملے کے بارے میں کوئی وصیت کرتا ہے' اور پھر میں اس کے برعکس معاملے کو اس سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں (تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟) انہوں نے فرمایا: تم وہ کرو گے' جو زیادہ بہتر ہے' جبکہ وصیت کرنے والے نے کسی متعین آدمی کا تعین نہ کیا ہو' اگر اس نے یہ کہا ہو: غریبوں کو دے دیا جائے' یا اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے' تو پھر تم یہ دیکھو کہ اس میں سے کون سا کام زیادہ بہتر ہے؟ اور تم وہ کام کرو گے' جو زیادہ بہتر ہو۔

لیکن اس کے بعد عطاء نے اِس موقف سے رجوع کر لیا اور بولے: اس شخص کے قول کو نافذ کیا جائے گا' ابن جریج کہتے ہیں: اُن کا پہلا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

اَلرَّجُلُ یُوْصِی وَالْمَقْتُوْلُ، وَالرَّجُلُ یُوْصِی لِلرَّجُلِ فَیَمُوْتُ قَبْلَهٗ

باب: جب کوئی شخص وصیت کرے' اور وہ مقتول ہو' یا کوئی شخص کسی دوسرے کے بارے میں وصیت کرے' اور وہ دوسرے شخص سے پہلے خود فوت ہو جائے

16436 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: لَا وَصِیَّةَ لِمَیِّتٍ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: میت کے لئے وصیت درست نہیں ہوگی۔

16437 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: اِذَا اَوْصٰی اَنْ یُقْضٰی عَنْ فُلَانٍ دِیْنُهٗ وَقَدْ کَانَ مَاتَ فَهُوَ جَائِزٌ؛ لِاَنَّهٗ اَوْصٰی لِلْغُرَمَاءِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: علماء یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ فلاں کے قرض کو ادا کر دیا جائے اور وہ دوسرا شخص فوت ہو چکا ہو' تو یہ درست ہوگا' کیونکہ اِس صورت میں اُس نے قرض خواہوں کے لئے وصیت کی ہے۔

16438 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: لَیْسَ لِقَاتِلٍ وَصِیَّةٌ فَقَالَ: اِذَا قُتِلَ الْقَاتِلُ فَلَیْسَتْ لَهٗ وَصِیَّةٌ وَاِذَا اَوْصٰی اَنْ یُعْفٰی عَنْهُ کَانَ الثُّلُثُ لِلْعَاقِلَةِ وَغُرْمَ الثُّلُثَیْنِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: قاتل کے لئے وصیت نہیں ہوگی' وہ فرماتے ہیں: جب قاتل کو قتل کر دیا جائے تو پھر اس کے لئے وصیت نہیں ہوگی' اور جب اس نے یہ وصیت کی ہو کہ اس سے درگزر کیا جائے' تو پھر ایک تہائی حصے کی ادائیگی عاقلہ پر لازم ہوگی' اور دو تہائی حصے کا جرمانہ اس پر عائد کیا جائے گا۔

16439 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ فِیْ رَجُلٍ اَوْصٰی لِرَجُلٍ بِوَصِیَّةٍ اَوْ وَهَبَ لَهٗ هِبَةً وَهُوَ غَائِبٌ فَمَاتَ الْمُوْصٰی لَهٗ اَوِ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ قَبْلَ الَّذِیْ اَوْصٰی لَهٗ قَالَ: لَیْسَ لَهٗ وَلَا لِوَرَثَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ

مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عُثْمَانَ الْبَتِّيَّ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ،

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی دوسرے شخص کے بارے میں کوئی وصیت کرتا ہے یا اُسے کوئی چیز ہبہ کرتا ہے اور وہ دوسرا شخص وہاں موجود نہیں ہوتا' پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' جس کے لئے وصیت کی گئی تھی یا جس کو چیز ہبہ کرنے کا کہا گیا تھا' اور وہ وصیت کرنے والے سے پہلے فوت ہو جاتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس شخص کو' یا اس کے ورثاء کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عثمان بتی کو اس کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے۔

16440 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

❀❀ ابن جریج نے عمرو بن دینار کے حوالے سے' زہری کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

16441 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ بَعَثَ بِهَدِيَّةٍ مَعَ رَجُلٍ اِلٰى آخَرَ فَهَلَكَ الْمُهْدِى قَبْلَ اَنْ يَصِلَ لِلَّذِىْ اُهْدِيَتْ لَهُ قَالَ: فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِىْ اَهْدَاهَا اِلَّا اَنْ يَدْفَعَهَا اِلٰى وَصِيٍّ اَوْ جَرِيٍّ

❀❀ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ایک شخص کے ذریعے کسی دوسرے شخص کو کوئی تحفہ بھجواتا ہے' اور جس شخص کو تحفہ بھجوایا گیا تھا' اس تک وہ تحفہ پہنچنے سے پہلے' تحفہ بھجوانے والے کا انتقال ہو جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ تحفہ اس شخص کے ورثاء کو ملے گا' جس نے اس کو بھجوایا تھا' البتہ اگر اس نے وہ تحفہ کسی وصی کو' یا کسی جری کو دیا تھا' تو پھر معاملہ مختلف ہوگا۔

16442 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِىْ حَرِيْزٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اَهْدَى لِرَجُلٍ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ فَقَالَ: اِنْ كَانَ اَهْدَاهَا اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ فَالْهَدِيَّةُ لِوَرَثَةِ الْمَيِّتِ، وَاِنْ كَانَ اَهْدَاهَا اِلَيْهِ وَقَدْ مَاتَ فَالْهَدِيَّةُ تَرْجِعُ اِلَى الْحَيِّ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا يَهْدِى اِلَى الْمَيِّتِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو تحفہ بھجوایا' اور دوسرے شخص تک وہ تحفہ پہنچنے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا' تو اس نے عبیدہ سلمانی کو پیغام بھیجا (اور اس کا حکم دریافت کیا:) تو انہوں نے فرمایا: اگر تو اس شخص نے انتقال سے پہلے وہ تحفہ بھجوایا تھا' تو پھر وہ تحفہ میت کے ورثاء کو ملے گا' اور اگر اس نے وہ تحفہ اس وقت بھجوایا تھا' جب اس کا انتقال ہو چکا تھا' تو پھر وہ تحفہ زندہ شخص کی طرف لوٹ جائے گا' کیونکہ کوئی زندہ شخص کسی میت کو تحفہ نہیں دے سکتا۔

16443 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ قَالَ: اِذَا اَرْسَلَ بِهَا مَعَ رَسُوْلِ الْمَيِّتِ فَهِيَ لِرَسُوْلِ الْمَيِّتِ، وَاِنْ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ الَّذِىْ اَهْدَاهَا فَهِيَ لِلَّذِىْ اَهْدَاهَا

❀❀ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حکم بن عتیبہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر اس نے وہ تحفہ میت کے قاصد کے ذریعے بھیجا تھا تو پھر وہ میت کے قاصد کو ملے گا لیکن اگر قاصد تحفہ بھیجنے والے کی طرف سے تھا تو وہ تحفہ اس شخص کو ملے گا

جس نے اس تحفے کو بھجوایا تھا۔

16444 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُوصِي لِلرَّجُلِ فَيَمُوتُ الَّذِي اَوْصٰى لَهُ فَيَعْلَمُ ذٰلِكَ الْمُوصِي بِمَوْتِهِ فَلَا يُحَدِّثُ فِيمَا اَوْصٰى لَهُ بِهِ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ يَمُوتُ الْمُوصِي قَالَ: فَالْوَصِيَّةُ لِاَهْلِ الْمُوصٰى لَهُ، قُلْتُ 000 يُعْلِمُوْنَهُ؟ قَالَ: لَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے کے لئے وصیت کرتا ہے' اور پھر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے' جس کے لئے اس نے وصیت کی تھی' اور اس وصیت کرنے والے کو اس کے انتقال کا پتہ چل جاتا ہے' اور اس نے اس کے لئے جو وصیت کی تھی' اس میں وہ کوئی نیا حکم نہیں دیتا' پھر وہ وصیت کرنے والا بھی فوت ہو جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: کہ وہ وصیت اس شخص کے لئے ہوگی' جس کے لئے وصیت کی گئی تھی' میں نے دریافت کیا: (عربی متن میں عبارت نامکمل ہے) انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

وَصِيَّةُ الْحَامِلِ وَالرَّجُلُ يَسْتَأْذِنُ وَرَثَتَهُ فِي الْوَصِيَّةِ

باب: حاملہ عورت کا وصیت کرنا' یا آدمی کا وصیت کے بارے میں اپنے ورثاء سے اجازت لینا

16445 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فِي حَمْلِهَا فَهُوَ وَصِيَّةٌ قُلْتُ: اَرَاْيٌ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْنَاهُ قَالَ عَطَاءٌ: هِيَ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرَانِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ اِنْ خَافَتَا عَلٰى اَوْلَادِهِمَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: حاملہ عورت اپنے حمل کے دوران جو کچھ بھی کرتی ہے' وہ وصیت شمار ہوگا' میں نے دریافت کیا: کیا یہ آپ کی ذاتی رائے ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! بلکہ ہم نے اس کے بارے میں روایت سنی ہے' عطاء بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت' رمضان کے مہینے میں روزے چھوڑ دیں گی' اگر انہیں اپنی اولاد کے حوالے سے اندیشہ ہو۔

16446 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فِي حَمْلِهَا فَهُوَ وَصِيَّةٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت اپنے حمل کے دوران جو کچھ بھی کرتی ہے' وہ وصیت شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے عکرمہ کو اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

16447 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يَرٰى مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فِي حَمْلِهَا وَصِيَّةً مِنَ الثُّلُثِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ لَا نَاْخُذُ بِذٰلِكَ نَقُولُ: مَا صَنَعَتْ فَهُوَ جَائِزٌ اِلَّا اَنْ تَكُونَ مَرِيضَةً مَرَضًا مِنْ غَيْرِ الْحَمْلِ اَوْ يَدْنُو مَخَاضُهَا

❀❀ امام شعبی نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کے قائل تھے کہ حاملہ عورت اپنے حمل کے دوران جو عمل کرتی ہے' وہ ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت شمار ہوگا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ہم یہ کہتے ہیں: جو کچھ وہ کرتی ہے وہ جائز شمار ہوگا' البتہ اگر وہ مریضہ ہو' جو حمل کے علاوہ ہو' یا اس کے وضع حمل کا وقت قریب آ چکا تھا (تو اس دوران جو اس نے کیا' اُس کا حکم مختلف ہوگا)۔

16448 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الْحَامِلِ قَالَ: اِذَا اَوْصَتْ فَهُوَ فِي الثُّلُثِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' حاملہ عورت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب وہ عورت وصیت کر دے' تو وہ ایک تہائی حصے میں شمار ہوگی۔

16449 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاْذِنُ وَرَثَتَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فِي الْوَصِيَّةِ فَيَاْذَنُوْنَ لَهُ قَالَ: هُمْ بِالْخِيَارِ اِذَا نَفَضُوا اَيْدِيَهُمْ مِنْ قَبْرِهِ

❀❀ امام شعبی نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص مرنے کے وقت وصیت کے بارے میں اپنے ورثاء سے اجازت مانگتا ہے' اور وہ ورثاء اس کو اجازت دے دیتے ہیں' تو قاضی شریح فرماتے ہیں: ان لوگوں کو بعد میں اختیار ہوگا' جب وہ اس کو دفن کر دیں گے (یعنی اگر وہ چاہیں' تو اس اجازت کو کالعدم کر سکتے ہیں)۔

16450 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: هُمْ بِالْخِيَارِ اِذَا رَجَعُوا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ لوگ (دفن کر کے) واپس آئیں گے تو انہیں اختیار ہوگا کہ (وہ اس اجازت کو کالعدم قرار دیں)۔

16451 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَطَاءً، كَانَ يَقُوْلُ: جَازَتْ اِذَا اَذِنُوا

❀❀ ابن جریج نے' عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ لوگ اجازت دے دیں' تو وہ درست ہوگی۔

16452 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَذِنُوْا فَقَدْ جَازَ عَلَيْهِمْ

❀❀ عمرو نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ لوگ اجازت دے دیں' تو اُن کی طرف سے وہ درست شمار ہوگی۔

16453 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: اِذَا اَوْصَى الْمَيِّتُ لِوَارِثٍ فَطَيَّبَ ذٰلِكَ الْوَرَثَةُ فِيْ حَيَاتِهِ فَهُمْ بِالْخِيَارِ، اِذَا مَاتَ اِنْ شَاءُ وا رَجَعُوا لِاَنَّهُمْ اَجَازُوا لِمَا لَمْ يَقَعْ لَهُمْ وَلَمْ يَمْلِكُوهُ اِنَّمَا مَلَكُوهُ بَعْدَ الْمَوْتِ، فَاِذَا اَجَازُوْا بَعْدَ مَوْتِهِ فَهُوَ جَائِزٌ، وَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَرُدُّوهُ قُبِضَ اَوْ لَمْ يُقْبَضْ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: جب میت نے کسی وارث کے بارے میں وصیت کی ہو' اور میت کی زندگی میں ورثاء نے

اُس پر اس خوشی کا اظہار کیا ہو تو ان لوگوں کو اختیار ہوگا' جب وہ شخص فوت ہو جائے گا' تو اگر وہ لوگ چاہیں' تو اس اجازت سے رجوع کر لیں' کیونکہ جب انہوں نے اس چیز کی اجازت دی تھی' تو یہ اجازت اس وقت نہیں دی تھی' جب وہ اس چیز کے مالک تھے' وہ مرحوم کے انتقال کے بعد اس چیز کے مالک ہوئے ہیں' لیکن اگر انہوں نے مرحوم کے انتقال کے بعد اُس کی اجازت دی ہو' تو پھر یہ جائز شمار ہوگا' اور اب ان لوگوں کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہوگا' خواہ وہ چیز متعلقہ شخص نے قبضے میں لے لی ہو' یا نہ لی ہو۔

16454 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ حَمَّادَ بْنَ اَبِیْ حَنِیفَةَ قُلْتُ: کَیْفَ کَانَ اَبُوكَ یَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ یُوصِی لِبَعْضِ وَرَثَتِهِ فَیَقُوْلُ: اِنْ اَجَازَهُ الْوَرَثَةُ، وَاِلَّا فَهُوَ لِفُلَانٍ اَوْ لِلْمَسَاکِیْنِ قَالَ: کَانَ یَرَاهُ جَائِزًا وَیَقُوْلُ: قَالَهُ رَجُلٌ مِنَ الْفُقَهَاءِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرٌ قَالَ: جَائِزٌ عَلٰی مَا قَالَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے حماد سے دریافت کیا: آپ کے والد (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ جو ورثاء میں سے کسی ایک کے بارے میں وصیت کرتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اگر ورثاء نے اسے جائز قرار دیا تو ٹھیک ہے' ورنہ پھر یہ فلاں کو ملے گا' یا مسکین کو ملے گا' تو حماد نے جواب دیا: امام ابوحنیفہ اس بات کو جائز سمجھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: فقہاء میں سے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے' اور معمر نے اس کو روایت کر کے یہ کہا ہے: انہوں نے جو کہا ہے' وہ درست ہے۔

اَلْحَیْفُ فِی الْوَصِیَّةِ وَالضِّرَارُ وَوَصِیَّةُ الرَّجُلِ لِاُمِّ وَلَدِهٖ وَاِعْطَاؤُهَا

باب: وصیت میں قابل افسوس کام کرنا' یا کسی کو نقصان پہنچانا' یا ام ولد کے بارے میں وصیت کرنا' یا اُسے کوئی ادائیگی کرنا

16455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ الْخَیْرِ سَبْعِینَ سَنَةً، فَاِذَا اَوْصٰی حَافَ فِیْ وَصِیَّتِهٖ فَیُخْتَمُ لَهٗ بِسُوْءِ عَمَلِهٖ فَیَدْخُلُ النَّارَ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ الشَّرِّ سَبْعِینَ سَنَةً فَیَعْدِلُ فِیْ وَصِیَّتِهٖ فَیُخْتَمُ لَهٗ بِخَیْرِ عَمَلِهٖ فَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ: ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: وَاقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ (تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ) (النساء: 13) - اِلٰی - (وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ) (النساء: 14)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص ستر سال تک نیکی کے کام کرتا رہتا ہے' اور جب وصیت کا وقت آتا ہے' تو وصیت میں وہ کوئی غلط حرکت کرتا ہے' اور پھر اس کے عمل پر برے عمل کی مہر لگا دی جاتی ہے' اور وہ جہنم میں چلا جاتا ہے' اور بعض اوقات کوئی شخص ستر سال تک برے کام کرتا رہتا ہے' لیکن وصیت میں وہ انصاف سے کام لیتا ہے' تو اس کے عمل کا اختتام بھلے پر ہوتا ہے' تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں''- یہ آیت یہاں تک ہے: ''اس کے لئے اہانت والا عذاب ہوگا''۔

16456 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الضِّرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ثُمَّ قَالَ: " (تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ) (الطلاق: 1) "

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے''۔

16457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: (فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ) قَالَ: " بَلَغَنَا اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَوْصٰى لَمْ يُغَيِّرْ وَصِيَّتَهُ حَتّٰى نَزَلَتْ (فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ) (البقرة: 182) فَرَدَّهُ اِلَى الْحَقِّ "

❀❀ ثوری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''جو شخص اس کو سننے کے بعد' اس میں تبدیلی کردے''

ثوری فرماتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب کوئی شخص وصیت کرتا تھا' تو وہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

''تو جس شخص کو وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی زیادتی' یا گناہ کا اندیشہ ہو' اور وہ ان کے درمیان بہتری پیدا کرے تو پھر اس کے لئے کوئی گناہ نہیں ہے''

تو وہ اُسے حق کی طرف لوٹا دے گا۔

16458 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَوْصٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاُمَّهَاتِ اَوْلَادِهِ

❀❀ ثوری' ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ''ام ولد (کنیزوں)'' کے بارے میں وصیت کی تھی۔

16459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ اَوْصٰى لِاُمِّ وَلَدِهٖ "

❀❀ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی ام ولد کے بارے میں وصیت کی تھی۔

16460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَعْطَى الرَّجُلُ اُمَّ وَلَدِهٖ شَيْئًا فَمَاتَ فَهُوَ لَهَا وَاَخْبَرَنِيْ اِيَّايَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی ام ولد کو کوئی چیز دیدے اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جائے تو وہ چیز اس عورت کو ملے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبداللہ نے شعبہ کے حوالے سے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں اس کی مانند بات مجھے بتائی ہے۔

الرَّجُلِ يُوصِي لِأُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ لِأَبِيهِ، وَالَّذِي يُوصِي لِعَبْدِهِ، وَالْوَصِيَّةُ تَهْلَكُ

باب: ایک شخص اپنی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہے جو اس کے باپ کی ام ولد ہے یا جو شخص اپنے غلام کے بارے میں وصیت کرتا ہے یا وصیت کی چیز ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے

16461 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ بِأَرْضٍ يَأْكُلْنَهَا مَا لَمْ يُنْكَحْنَ فَإِذَا نُكِحْنَ فَهِيَ رَدٌّ عَلَى الْوَرَثَةِ قَالَ: تَجُوزُ وَصِيَّتُهُ عَلَى شَرْطِهِ الرَّجُلِ يُوصِي لِأُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ لِأَبِيهِ، وَالَّذِي يُوصِي لِعَبْدِهِ، وَالْوَصِيَّةُ تَهْلَكُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی امہات اولاد کے بارے میں کسی زمین کی وصیت کرتا ہے کہ وہ اس زمین کی پیداوار حاصل کرتی رہیں گی جب تک وہ آگے نکاح نہیں کرتیں جب وہ آگے نکاح کر لیں گی تو وہ زمین ورثاء کی طرف واپس آجائے گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: اس کی وصیت اس کی شرط کے مطابق درست شمار ہوگی۔

16462 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا، أَوْصَى لِأُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ لِأَبِيهِ أَوْ لِأُمِّ وَلَدِ ابْنِهِ بِوَصِيَّةٍ لَمْ يَجُزْ لِأَنَّهَا مَمْلُوكَةٌ لِابْنِهِ وَالْمِيرَاثُ يَرْجِعُ لِلْوَارِثِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں وصیت کرے جو اس کے باپ کی ام ولد ہو یا وہ اپنے بیٹے کی ام ولد کے بارے میں کوئی وصیت کرے تو یہ درست نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس کے بیٹے کی ملکیت ہے اور میراث وارث کی طرف لوٹتی ہے۔

16463 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَوْصَى رَجُلٌ لِعَبْدِهِ ثُلُثَ مَالِهِ أَوْ رُبُعَ مَالِهِ، فَالْعَبْدُ مِنَ الثُّلُثِ يُعْتَقُ، وَإِذَا أَوْصَى لَهُ بِدَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ لَمْ يَجُزْ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے غلام کے بارے میں اپنے ایک تہائی مال یا ایک چوتھائی مال کی وصیت کرے تو اس غلام کو ایک تہائی حصے میں سے آزاد کر دیا جائے گا اور اگر وہ اس غلام کے بارے میں متعین مقدار کے درہموں کی وصیت کرے تو پھر یہ درست نہیں ہوگا۔

16464 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَوْصَى لِعَبْدِ

غَيْرِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حسن بصری کے حوالے سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کسی دوسرے کے غلام کے بارے میں وصیت کرے تو یہ جائز ہوگا۔

16465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيُوصِي الْعَبْدُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا بِإِذْنِ مَوَالِيهِ

❀❀ جندب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: غلام وصیت کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ وہ اپنے آقاؤں کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتا ہے۔

16466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِي يُوصَى لَهُ بِشَيْءٍ فَتَهْلَكُ الْوَصِيَّةُ قَالَ: فَلَيْسَ لِلَّذِي أُوصِيَ لَهُ شَيْءٌ، فَإِنْ هَلَكَ الْمَالُ كُلُّهُ إِلَّا الْوَصِيَّةَ شَارَكَهُ الْوَرَثَةُ فِي تِلْكَ الْوَصِيَّةِ

❀❀ ثوری فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے بارے میں کسی چیز کی وصیت کی گئی ہو اور پھر وصیت والی چیز ہلاک ہوجائے تو وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اس کے لئے وصیت کی تھی اُس کو کچھ نہیں ملے گا اگر اس کا سارا مال ہلاک ہوجاتا ہے اور وصیت سے متعلق چیز بچتی ہے پھر اس وصیت میں دیگر ورثاء بھی اس کے ساتھ شراکت دار ہوں گے۔

الرَّجُلُ يُوصِي لِبَنِيْ فُلَانٍ وَبَنَاتِ فُلَانٍ وَالَّذِيْ يُوصَى لَهُ فَيَرُدُّهُ

باب: جب کوئی شخص بنو فلاں کے لئے اور فلاں کی بیٹیوں کے لئے وصیت کرے یا جب کسی شخص کے لئے وصیت کی گئی ہو اور وہ اس کو مسترد کردے (تو کیا حکم ہوگا؟)

16467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ الثُّلُثِ فَهُوَ لِفُلَانٍ فَإِذَا الْعَبْدُ قَدْ كَانَ حُرًّا قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ: الثُّلُثُ كُلُّهُ لِلَّذِيْ أَوْصٰى لَهُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کردیتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے ایک تہائی حصے میں سے جو باقی بچے گا۔۔ فلاں کو ملے گا تو اب وہ غلام تو اس سے پہلے ہی آزاد ہوچکا ہوگا وہ فرماتے ہیں: پورا ایک تہائی حصہ اس شخص کو ملے گا جس کے لئے اس نے وصیت کی تھی۔

16468 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا قَالَ رَجُلٌ: ثُلُثُ مَالِيْ لِبَنِيْ فُ ـ وَبَنِيْ فُلَانٍ، وَالْاَوَّلُوْنَ عَشَرَةٌ وَالْاٰخَرُوْنَ سَبْعَةٌ قَالَ: ثُلُثُهُ بَيْنَهُمْ شَطْرَانِ، فَإِذَا قَالَ: هُوَ بَيْنَ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ فَهُوَ عَلَى الْعَدَدِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: میرے مال کا ایک تہائی حصہ بنو فلاں کو اور بنو فلاں کو ملے گا پہلے والے شخص کے دس بیٹے ہوں اور دوسرے والے کے سات ہوں تو ثوری فرماتے ہیں: وہ ایک تہائی حصہ (ان دو افراد کے بیٹوں کے درمیان) دو حصوں میں تقسیم ہوگا لیکن جب وصیت کرنے والے نے یہ کہا ہو: فلاں شخص اور بنو فلاں کے درمیان تقسیم ہو

گا' تو پھر وہ تعداد کے حساب سے ہوگا۔

16469 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ: ثُلُثُ مَالِي لِبَنِي فُلَانٍ فَوَجَدُوهُ وَاحِدًا قَالَ بَعْضُهُمْ: لَهُ ثُلُثُ الثُّلُثِ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ: "لَهُ نِصْفُ الثُّلُثِ وَإِنَّمَا أُخِذَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ) (النساء: 11) "

❀❀ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو یہ کہتا ہے: میرے مال کا ایک تہائی حصہ بنوفلاں کو ملے گا اور پھر لوگ یہ پاتے ہیں کہ اس شخص کا تو ایک ہی بیٹا ہے' تو بعض حضرات یہ کہتے ہیں: اس ایک تہائی حصے کا' ایک تہائی حصہ اس لڑکے کو ملے گا' بعض حضرات یہ کہتے ہیں: ایک تہائی حصے کا نصف اسے ملے گا' انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

''اور اگر اس کے بھائی ہوں' تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا''۔

16470 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِأَرَامِلِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ الشَّعْبِيُّ: هُوَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ يُقَالُ لِلرَّجُلِ أَرْمَلُ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بنوفلاں سے تعلق رکھنے والی ''ارامل'' (یعنی بیوہ عورتوں) کے بارے میں وصیت کر دیتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: یہ وصیت ان کے مردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہوگی کیونکہ بعض اوقات مرد کے لئے بھی لفظ ''ارمل'' (یعنی رنڈوا) استعمال ہوتا ہے۔

16471 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ فَقَالَ هُوَ لِفُلَانٍ وَلِفُلَانٍ، ثُمَّ مَاتَ أَحَدُهُمْ فَهُوَ لِلْبَاقِي، وَإِذَا قَالَ: هُوَ بَيْنَ فُلَانٍ وَبَيْنَ فُلَانٍ فَمَاتَ أَحَدُهُمَا فَلِلْآخَرِ النِّصْفُ، وَإِذَا قَالَ: هُوَ لِفُلَانٍ وَلِهَذَا الْحَدَثِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ كُلِّهِ، وَلَيْسَ لِلْحَدَثِ شَيْءٌ وَإِذَا أَوْصَى بِثَوْبِ فُلَانٍ لِفُلَانٍ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ؛ لِأَنَّهُ أَوْصَى بِهِ وَلَيْسَ لَهُ "

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے یہ کہے: یہ فلاں کو اور فلاں کو ملے گا' اور پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' تو باقی بچنے والے کو وہ مال مل جائے گا اور اگر وصیت کرنے والے نے یہ کہا ہو: وہ فلاں اور فلاں کے درمیان تقسیم ہوگا' اور پھر ان دونوں میں سے ایک فوت ہو جائے تو دوسرے کو نصف ملے گا' اور جب اس نے یہ کہا ہو: یہ فلاں کو ملے گا اور اس کام کے لئے ہوگا' تو وہ اس شخص کو مکمل طور پر مل جائے گا' اور اس کام کے لئے' اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوگا' اور اگر کسی نے یہ وصیت کی ہو: فلاں کپڑا فلاں کو ملے گا اور پھر وہ اس کو خرید لے' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' کیونکہ جب اس نے' اس کپڑے کے بارے میں وصیت کی تھی' اس وقت وہ کپڑا اس کی ملکیت ہی نہیں تھا۔

16472 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَوْصَى رَجُلٌ فَقَالَ لِبَنِي فُلَانٍ فَلَيْسَ لِبَنِي الْبَنَاتِ شَيْءٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص وصیت کرتے ہوئے یہ کہے: بنوفلاں کو ملے گا' تو پھر اس میں اس شخص کی بیٹیاں شامل نہیں ہوں گی۔

16473 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ إِذَا قَالَ: عَبْدِي لِفُلَانٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: نِصْفُ عَبْدِي لِفُلَانٍ مِنَّا مَنْ يَقُولُ: " ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ وَرُبُعٌ وَمِنَّا مَنْ يَقُولُ: ثُلُثٌ وَثُلُثَيْنِ " وَقَالَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَالْعَامَّةُ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: میرا غلام' فلاں کو ملے گا' اور پھر بعد میں وہ یہ کہے کہ میرا غلام کا نصف حصہ فلاں کو ملے گا' تو بعض اہل علم یہ کہتے ہیں : ایک شخص کو تین چوتھائی' اور دوسرے کو ایک چوتھائی (غلام) ملے گا' اور بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: ایک شخص کو ایک تہائی اور دوسرے کو دو تہائی ملے گا' ابن ابو لیلیٰ اور زیادہ تر فقہاء نے یہی بات بیان کی ہے۔

16474 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصِيَّةٍ، ثُمَّ رَدَّهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ الْمُوصِي فَلَيْسَ رَدُّهُ بِشَيْءٍ، يَرْجِعُ فِيهَا إِنْ شَاءَ لِأَنَّهُ رَدَّ شَيْئًا لَمْ يَقَعْ لَهُ بَعْدُ، وَإِنْ رَدَّهُ بَعْدَ مَوْتِ الْمُوصِي فَقَدْ مَضَى الرَّدُّ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ، وَإِنْ مَاتَ الْمُوصَى لَهُ بَعْدَ مَوْتِ الْمُوصِي فَقَالَ وَرَثَةُ الْمُوصَى لَهُ: لَا نَقْبَلُهَا، فَلَيْسَ بِرَدٍّ؛ لِأَنَّ الْوَصِيَّةَ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ وَإِنَّمَا كَانَ مَالٌ وَرِثُوهُ "

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص وصیت کرے اور پھر وصیت کرنے والے کے انتقال سے پہلے دوسرا شخص اسے مسترد کر دے' تو اس کے مسترد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' وہ اگر چاہے' تو اس سے رجوع کر سکتا ہے' کیونکہ اس نے ایک ایسی چیز واپس کی ہے' جو ابھی اس کے حق میں واقع ہی نہیں ہوئی ہے' لیکن اگر وصیت کرنے والے کے انتقال کے بعد اس نے اس کو مسترد کیا ہو' تو اب مسترد کرنے کا حکم جاری ہو جائے گا' اور اس شخص کو اس بارے میں رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہو گا' اور اگر جس کے بارے میں وصیت کی گئی تھی' وہ وصیت کرنے والے کے انتقال کے بعد فوت ہو جاتا ہے' اور جس کے بارے میں وصیت کی گئی تھی' اس کے ورثاء یہ کہتے ہیں: ہم اسے قبول نہیں کریں گے' تو یہ چیز مسترد کرنا شمار نہیں ہوگی' کیونکہ وصیت ان لوگوں کے لئے نہیں تھی' بلکہ وہ ایک ایسا مال شمار ہوگا' جس کے وہ وارث بن گئے ہیں۔

16475 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَوْصَى رَجُلٌ بِأَخٍ لَهُ أَوْ ذِي قَرَابَةٍ مَحْرَمٍ مَحْرَمٍ فَقَالَ: لَا أَقْبَلُ فَهُوَ جَائِزٌ لَيْسَ لَهُ رَدُّ شَيْءٍ؛ لِأَنَّهُ حِينَ أَوْصَى لَهُ وَقَعَتِ الْعَتَاقَةُ وَلَيْسَ رَدُّهُ قَبْلَ مَوْتِ الْمُوصِي وَبَعْدَهُ بِشَيْءٍ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے لئے' یا کسی محرم رشتے دار کے لئے وصیت کرتا ہے' اور دوسرا شخص یہ کہہ دیتا ہے: میں اسے قبول نہیں کرتا' تو یہ وصیت درست شمار ہوگی اور دوسرے شخص کو کوئی چیز مسترد کرنے کا حق نہیں ہوگا' کیونکہ اس نے جب اس کے لئے وصیت کی تھی' تو غلام آزاد کرنا واقع ہو گیا' اور وصیت کرنے والے کے انتقال سے پہلے' یا اس کے بعد دوسرے شخص کا مسترد کرنا' کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

الرَّجُلُ يَشْتَرِى وَيَبِيعُ فِيْ مَرَضِهٖ، وَمَا عَلَى الْمُوصِى، وَالرَّجُلُ يُوصِى بِشَىْءٍ وَاجِبٍ

باب: جب کوئی شخص بیماری کے دوران خرید وفروخت کرتا ہے نیز وصیت کرنے والے پر کیا لاگو ہوتا ہے؟ یا جب کوئی شخص کسی واجب چیز کے بارے میں وصیت کرے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

16476 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِى وَيَبِيعُ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: هُوَ فِي الثُّلُثِ وَإِنْ مَكَثَ عَشْرَ سِنِينَ

❀❀ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو بیماری کے دوران خرید وفروخت کرتا ہے امام شعبی فرماتے ہیں: وہ چیز اس کے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں درست شمار ہوگی خواہ وہ شخص دس سال تک بیمار رہے۔

16477 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَالَ: كُلُّ مَرِيضٍ بَاعَ فِيْ مَرَضِهٖ ثَمَنَ مِائَةٍ بِخَمْسِينَ فَالْفَضْلُ وَصِيَّةٌ اَوِ اشْتَرٰى ثَمَنَ خَمْسِينَ بِمِائَةٍ فَالْفَضْلُ وَصِيَّةٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی بیمار اپنی بیماری کے دوران ایک سو کی قیمت والی چیز پچاس کے عوض میں فروخت کردے تو اضافی رقم وصیت شمار ہوگی یا پچاس کی قیمت والی کوئی چیز ایک سو کے عوض میں خرید لے تو اضافی رقم وصیت شمار ہوگی۔

16478 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَالَ: كَاتِبُوا عَبْدِى عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ وَثَمَنُهٗ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَلَمْ يُوصِ بِشَىْءٍ اَوْ قَالَ: بِيعُوا دَارِى بِاَلْفِ دِرْهَمٍ وَثَمَنُهَا اَلْفٌ فَلَيْسَ بِشَىْءٍ لَمْ يُوصِ بِشَىْءٍ وَإِذَا قَالَ: كَاتِبُوا عَبْدِى اَوْ بِيعُوا دَارِى بِاَلْفِ دِرْهَمٍ وَقِيمَتُهَا اَلْفٌ وَمِائَةٌ فَهُوَ جَائِزٌ لِاَنَّهٗ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ الْمِائَةَ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی یہ کہے کہ تم لوگ میرے غلام کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلو اور اس غلام کی قیمت پانچ سو درہم ہو تو گویا اس نے کوئی چیز وصیت نہیں کی یا وہ شخص یہ کہے کہ میرے گھر کو ایک ہزار درہم کے عوض میں فروخت کردو اور اس کے گھر کی قیمت ایک ہزار درہم ہو پھر یہ بھی کوئی نہیں ہوگی گویا اس نے کوئی وصیت ہی نہیں کی لیکن جب وہ یہ کہے: میرے غلام کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلو یا میرے گھر کو ایک ہزار درہم کے عوض میں فروخت کردو اور ان کی قیمت ایک ہزار اور ایک سو ہو تو یہ درست ہوگا کیونکہ اس نے ایک سو کے بارے میں وصیت کردی ہوگی۔

16479 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ: جَاءَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ فَقَالَ: اِنَّ رَجُلًا اَوْصٰى اِلَىَّ تَرِكَةً لَهٗ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ تَرِكَتِهٖ اَفَاشْتَرِيهِ قَالَ: لَا وَلَا تَشْتَرِ مِنْ مَالِهٖ شَيْئًا

❀❀ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ہمدان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ابلق

گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور بولا: ایک شخص نے اپنے ترکے کے بارے میں وصیت کی اور یہ گھوڑا اُس کے ترکے میں شامل ہے' تو کیا میں اس کو خرید لوں؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! تم اس کے مال میں سے کوئی بھی چیز نہ خریدنا۔

16480 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ وَيَسْتَوْدِعُهُ وَيُعْطِيهِ مُضَارَبَةً "

❀❀ اشعث بیان کرتے ہیں: نافع' یتیم کے مال میں سے قرض لے لیا کرتے تھے' اسے ودیعت کے طور پر رکھوا دیتے تھے' اور اسے مضاربت کے طور پر دے دیا کرتے تھے۔

16481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ) (الأنعام: 152) قَالَ: لَا تُقْرِضْ مِنْهُ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ

❀❀ مجاہد' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ''

مجاہد کہتے ہیں: (اس سے مراد یہ ہے:) تم اُس میں سے قرض نہ دو۔

16482 - آثارِ صحابہ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

16483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَا: اِذَا اَوْصَى الرَّجُلُ بِشَيْءٍ يَكُوْنُ عَلَيْهِ وَاجِبٌ حَجٌّ اَوْ كَفَّارَةُ يَمِينٍ اَوْ صِيَامٌ اَوْ ظِهَارٌ اَوْ نَحْوُ هٰذَا فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

❀❀ معمر نے' زہری کے بارے میں' اور طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے وصیت کر دے' جو اس پر واجب تھی' جیسے حج یا قسم کا کفارہ یا روزہ' یا ظہار' یا اس طرح کی کوئی اور چیز' تو وہ (اس کے ترکے میں سے) پورے مال میں سے' ادا کی جائے گی۔

16484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِشَيْءٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ حَجٍّ اَوْ ظِهَارٍ اَوْ يَمِينٍ اَوْ شِبْهِ هٰذَا قَالَ: هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: هُوَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ ہشام بن حسان نے' حسن بصری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی ایسی چیز کے بارے میں وصیت کرتا ہے' جو اس کے ذمہ واجب تھی' جیسے حج' یا ظہار' یا قسم' یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز' تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ پورے مال میں سے ادا کی جائے گی۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: وہ مال کے ایک تہائی حصے میں سے ادا کی جائے گی۔

16485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ فِي الثُّلُثِ وَقَالَهُ الثَّوْرِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ

❀❀ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک تہائی حصے میں سے شمار کی جائے گی' سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

الْوَصِيَّةُ حَيْثُ يَضَعُهَا صَاحِبُهَا وَوَصِيَّةُ الْمَعْتُوهِ وَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ ثُمَّ يَقْتُلُ وَالرَّجُلُ يُوصِي بِعَبْدِهِ

باب: وصیت کو اسی جگہ خرچ کرنا' جہاں وصیت کرنے والے نے کہا: تھا' نیز دماغی توازن کی خرابی کے شکار شخص کا وصیت کرنا' یا کسی شخص کا وصیت کرنا' اور پھر قتل کر دینا' یا کسی شخص کا اپنے غلام کے بارے میں وصیت کرنا (ان سب صورتوں کے احکام)

16486 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: الْوَصِيَّةُ حَيْثُ يَضَعُهَا صَاحِبُهَا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْمُوصَى اِلَيْهِ مُتَّهَمًا فَيُحَوِّلُهَا السُّلْطَانُ قَالَ وَقَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ اِلَى الْمَرْاَةِ اِذَا لَمْ تَكُنْ مُتَّهَمَةً

❀❀ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: وصیت کو اسی جگہ رکھا جائے گا' جہاں وصیت کرنے والے نے کہا: تھا' البتہ جس شخص کے بارے میں وصیت کی گئی ہے' اگر وہ کوئی ایسا شخص ہو' جو تہمت یافتہ ہو' تو حاکم وقت اس وصیت کو منتقل کروا دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص کسی عورت کو وصیت کر دے' جبکہ اس عورت پر کوئی تہمت نہ ہو۔

16487 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ الْمَعْتُوهِ، وَلَا الْمُبَرْسَمِ، وَلَا الْمُوَسْوَسِ، وَلَا صَدَقَتُهُ، وَلَا عَتَاقُهُ اِلَّا اَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَعْقِلُ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: دماغی توازن کی خرابی کے شکار شخص کی وصیت درست نہیں ہوگی برسام کے مریض کی یا وسوسوں کے مریض کی وصیت بھی درست نہیں ہوگی' اس کا صدقہ کرنا' یا غلام آزاد کرنا بھی درست نہیں ہوگا' البتہ اگر اس کے بارے میں یہ گواہی دے دی جائے کہ وہ (یہ کام کرتے وقت) عقل رکھتا تھا' تو حکم مختلف ہوگا۔

16488 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي رَجُلٍ يُوصِي لِرَجُلٍ بِثُلُثِ مَالِهِ ثُمَّ يُقْتَلُ خَطَاً، قَالَ: يَعْقِلُ الَّذِي اَوْصَى لَهُ ثُلُثَ الدِّيَةِ اَيْضًا

❀❀ قتادہ' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے لئے اپنے مال کے ایک تہائی حصے کی وصیت کر دیتا ہے' اور پھر اسے قتل خطاء کے طور پر قتل کر دیا جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص کے لئے اس نے وصیت کی تھی' وہ دیت کا ایک تہائی حصہ ادا کرے گا۔

16489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا خَرَجَ مُسَافِرًا فَاَوْصٰى لِرَجُلٍ بِثُلُثِ مَالِهٖ، فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِيْ سَفَرِهٖ ذٰلِكَ فَرُفِعَ اَمْرُهٗ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ ثُلُثَ الْمَالِ وَثُلُثَ الدِّيَةِ

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سفر کرنے کے لئے نکلا' اس نے ایک شخص کے بارے میں اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کر دی' پھر وہ شخص سفر کے دوران مارا گیا' اس کا معاملہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مال کا ایک تہائی حصہ دیا' اور دیت کا ایک تہائی حصہ دیا۔

16490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ رَجُلٍ يُوصِي لِرَجُلٍ بِعَبْدٍ وَلَهٗ رَقِيقٌ وَلَمْ يُسَمِّهٖ فَكَتَبَ اَنْ يُعْطٰى اَخَسُّهُمْ يَقُولُ: شَرُّهُمْ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا تھا' جو کسی غلام کے بارے میں وصیت کرتا ہے' اور اس شخص کے کئی غلام ہوتے ہیں' لیکن وہ کسی کا تعین نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے: جو ان میں سب سے کم قیمت کا ہو' وہ اسے دے دیا جائے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جو ان میں سب سے برا ہو (وہ شمار ہوگا)۔

فِي التَّفْضِيلِ فِي النُّحْلِ

باب: عطیہ دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا

16491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ

16491-صحيح البخاري - كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب الهبة للولد - حديث: 2467صحيح مسلم - كتاب الهبات' باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة - حديث: 3137مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' أبواب في الهبة - بيان حظر الناحل بعض بنيه نحلا دون بعض ' حديث: 4577صحيح ابن حبان - كتاب الهبة' حديث: 5174موطأ مالك - كتاب الأقضية' باب ما لا يجوز من النحل - حديث: 1434سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' أبواب الإجارة - باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل' حديث: 3093سنن ابن ماجه - كتاب الهبات' باب الرجل ينحل ولده - حديث: 2372السنن للنسائي - كتاب النحل' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر النعمان بن بشير في النحل - حديث: 3632مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الوصايا' في الرجل يفضل بعض ولده على بعض - حديث: 30371السنن الكبرى للنسائي - كتاب القضاء ' ذكر النهي عن قبول الشهادة - حديث: 5839شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الهبة والصدقة' باب : الرجل ينحل بعض بنيه دون بعض - حديث: 3832سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2599السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الهبات' جماع أبواب عطية الرجل ولده - باب السنة في التسوية بين الأولاد في العطية' حديث: 11206مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 18024مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الأصل العتيق' حديث: 783مسند الحميدي - أحاديث النعمان بن بشير رضي الله عنه' حديث: 894البحر الزخار مسند البزار - مسند النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 2776

بَشِیرٍ، وَحُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیرٍ قَالَ: ذَهَبَ بِیْ اَبِیْ بَشِیرُ بْنُ سَعْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُشْهِدَهٗ عَلٰی نُحْلٍ عَلَیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَکُلَّ بَنِیكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَ: لَا قَالَ: فَارْجِعْهَا

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے کر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عطیہ کے بارے میں گواہ بنالیں' جو انہوں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو دیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اس کی مانند عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کو واپس لے لو۔

16492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیرٍ قَالَ: ذَهَبَ بِیْ بَشِیرُ بْنُ سَعْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا فَجِئْتُكَ لِاُشْهِدَكَ عَلَیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ کُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ؟ فَقَالَ: لَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے' انہوں نے عرض کی: میں نے اس بیٹے کو ایک غلام عطیے کے طور پر دیا ہے' میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کو گواہ بنالوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر نہیں (یعنی پھر میں گواہ نہیں بنوں گا)۔

16493 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: سَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ، وَحُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، یُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیرٍ قَالَ: ذَهَبَ اَبِیْ بَشِیرٌ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا فَجِئْتُكَ لِاُشْهِدَكَ عَلَیْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَکُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے (ان کے والد) سے کہا: اے بشیر! آپ نعمان کو عطیہ کے طور پر کچھ دیجیے' راویوں کا یہ کہنا ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ' حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں' وہ مسلسل اصرار کرتی رہیں' یہاں تک کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے انہیں عطیہ کے طور پر کچھ دے دیا' تو اس خاتون نے کہا: آپ اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنالیں' حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ وہ آپ کو اس پر گواہ بنانا چاہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اس کی مانند عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں زیادتی کے کسی کام پر گواہ نہیں بنوں گا۔

عون بن عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو اس روایت میں یہ الفاظ نقل کرتے ہوئے سنا ہے: نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے (یعنی اپنے بچوں کے) درمیان برابری رکھو۔

16494 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ قَالَتْ اُمُّهُ: یَا بَشِیْرُ: انْحَلِ النُّعْمَانَ وَزَعِمُوْا اَنَّ اُمَّ النُّعْمَانِ ابْنَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَلَمْ تَزَلْ بِهٖ حَتّٰی نَحَلَهٗ فَقَالَتْ: اَشْهِدْ عَلَیْهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَهُ الشَّهَادَةَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَحَلْتَ بَنِیْكَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلَی الْجَوْرِ قَالَ لِیْ عَوْنٌ: وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَسَوِّ بَیْنَهُمْ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تاکہ نبی اکرم ﷺ کو اس عطیہ کے بارے میں گواہ بنائیں' جو انہوں نے اپنے بیٹے کو دیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اس کی مانند عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کے درمیان برابری رکھو' نبی اکرم ﷺ نے گواہ بننے سے انکار کر دیا۔

16495 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: جَاءَ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُشْهِدَهٗ عَلٰی نُحْلٍ نَحَلَهٗ اِیَّاهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَکُلَّ بَنِیْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَارِبُوْا بَیْنَ اَبْنَائِكُمْ وَاَبٰی اَنْ یَّشْهَدَ

16496 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَرَّ بِبَشِیْرِ بْنِ سَعْدٍ اَبِی النُّعْمَانِ وَمَعَهُ ابْنُهُ النُّعْمَانُ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنِّیْ قَدْ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا اَوْ اَمَةً فَقَالَ: اَلَكَ وَلَدٌ غَیْرُهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَنَحَلْتَهُمْ مَا نَحَلْتَهٗ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلَی الْحَقِّ لَا اَشْهَدُ بِهٰذَا قُلْتُ: اَسَمِعْتَهٗ مِنْ اَبِیْكَ قَالَ: لَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' ان کے ہمراہ ان کے صاحبزادے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بھی تھے' انہوں نے عرض کی: آپ گواہ بن جائیے کہ میں اس کو غلام (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک کنیز عطیہ کے طور پر دے رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور بھی اولاد ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو چیز تم نے اسے عطیہ کے طور پر دی ہے' اُنہیں بھی اس کی مانند دی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں' میں اس کا گواہ نہیں بنوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ روایت اپنے والد کی زبانی سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

16497 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحَقٌّ تَسْوِیَةُ النُّحْلِ بَیْنَ الْوَلَدِ عَلٰی

كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ قَدْ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ قَالَ: اَسَوَّيْتَ بَيْنَ وَلَدِكَ؟ قُلْتُ: فِي النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؟ قُلْتُ: وَفِيْ غَيْرِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات لازم ہے کہ اولاد کے درمیان عطیات تقسیم کرتے ہوئے اللہ کی کتاب کے مطابق برابری رکھی جائے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ہم تک اس بارے میں یہ روایت پہنچی ہے : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کیا تم نے اپنی اولاد کے درمیان برابری رکھی ہے؟

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے واقعے میں ہوا تھا (ابن جریج کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے علاوہ (ایک اور) واقعے میں بھی یہ بات مذکور ہے۔

16498 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ فِيْ حَيَاتِهِ فَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ بَعْدَ مَا مَاتَ فَلَقِيَ عُمَرُ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: مَا نِمْتُ اللَّيْلَةَ مِنْ اَجْلِ ابْنِ سَعْدٍ هٰذَا الْمَوْلُودِ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ شَيْئًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا نِمْتُ اللَّيْلَةَ اَوْ كَمَا قَالَ: مِنْ اَجْلِهِ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلٰى قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ نُكَلِّمُهُ فِيْ اَخِيهِ فَاَتَيَاهُ فَكَلَّمَاهُ فَقَالَ قَيْسٌ: اَمَّا شَيْءٌ اَمْضَاهُ سَعْدٌ فَلَا اَرُدُّهُ اَبَدًا وَلٰكِنْ اُشْهِدُكُمَا اَنَّ نَصِيْبِيْ لَهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بیٹوں کے درمیان اپنا مال تقسیم کیا ان کے انتقال کے بعد ان کے ہاں ایک اور بیٹا پیدا ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: سعد کے نومولود بیٹے کی وجہ سے گزشتہ رات میں سو نہیں سکا کیونکہ سعد نے اس کے لئے تو کچھ بھی نہیں چھوڑا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی گزشتہ رات (اسی وجہ سے) نہیں سو سکا (راوی کو شک ہے شاید اس کی مانند کچھ اور کلمات ہیں) تم ہمارے ساتھ سعد کے بیٹے قیس کی طرف چلو! تاکہ ہم اس کے بھائی کے بارے میں اس کے ساتھ کوئی بات چیت کریں یہ دونوں حضرات قیس بن سعد کے پاس آئے اور ان کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی تو قیس نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے جو طے کیا تھا میں اسے کبھی کالعدم نہیں کروں گا البتہ میں آپ دونوں حضرات کو اس بات پر گواہ بنالیتا ہوں کہ میرے حصے میں آنے والا مخصوص حصہ اس بچے کا ہوا۔

16499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ وَامْرَاَتُهُ حُبْلٰى لَمْ يَعْلَمْ بِحَمْلِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَاَرْسَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: اَمَّا اَمْرٌ قَسَمَهُ سَعْدٌ وَاَمْضَاهُ فَلَنْ اَعُوْدَ فِيهِ، وَلٰكِنْ نَصِيْبِيْ لَهُ، قُلْتُ: اَعَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ قَسَمَ قَالَ: لَا نَجِدُهُمْ كَانُوْا يَقْسِمُوْنَ اِلَّا عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کر دیا پھر ان کا انتقال ہو گیا اس وقت ان کی اہلیہ حاملہ تھیں لیکن انہیں اس خاتون کے حاملہ ہونے کا پتہ نہیں چلا اس خاتون نے ایک بچے کو جنم

دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا' تو انہوں نے کہا: جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا ترکہ تقسیم کر دیا تھا' اور اسے جاری کر دیا تھا' تو میں اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا' البتہ میرا مخصوص حصہ' اس بچے کا ہوا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق تقسیم کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے ان حضرات کو پایا ہے کہ وہ حضرات' اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق ہی تقسیم کیا کرتے تھے۔

16500 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ ذَكْوَانَ، اَنَّ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ، اَخْبَرَهُ هٰذَا الْخَبَرَ، خَبَرَ قَيْسٍ اَنَّهُ قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الشَّامِ فَمَاتَ

❀❀ ذکوان ابوصالح نے قیس کا واقعہ نقل کیا ہے: انہوں نے اپنا مال اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا' اور پھر شام تشریف لے گئے' اور وہاں ان کا انتقال ہو گیا۔

16501 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ لَا اَتَّهِمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَضَمَّهُ وَاَجْلَسَهُ اِلَيْهِ ثُمَّ جَاءَتْهُ ابْنَةٌ لَهُ فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاَجْلَسَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ عَدَلْتَ كَانَ خَيْرًا لَّكَ قَارِبُوا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ وَلَوْ فِي الْقُبَلِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس پر میں تہمت عائد نہیں کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری شخص نے اپنے ہاں بلوایا' اس کا بیٹا اس کے پاس آیا' تو اس نے اپنے بیٹے کو بوسہ دے کر اپنے ساتھ چمٹا لیا' اور اپنے ساتھ بٹھا لیا' پھر اس شخص کی بیٹی اس شخص کے پاس آئی' تو اس نے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر' اُسے بٹھا دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے برابری کی بنیاد پر رویہ رکھا ہوتا' تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر تھا' تم لوگ اپنی اولاد کے درمیان برابری رکھو! خواہ بوسہ دینے کے حوالے سے ہی کیوں نہ ہو۔

16502 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَارِثٌ يَنْحِلُ بَنِيهِ اَيُسَوِّي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اَبٍ اَوْ زَوْجَةٍ اَيَحِقُّ عَلَيْهِ اَنْ يَنْحِلَ اَبَاهُ وَزَوْجَتَهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ وَلَدِهِ قَالَ: لَمْ يَذْكُرْ اِلَّا الْوَلَدَ لَمْ اَسْمَعْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک والد' جو اپنے بیٹوں کو عطیہ دیتا ہے' کیا وہ ان کے درمیان اور باپ اور بیوی کے درمیان برابری رکھے گا؟ یا اس پر یہ بات لازم ہو گی کہ اپنی اولاد کے ہمراہ' اپنے باپ اور اپنی بیوی کو بھی' اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق عطیہ دے' تو عطاء نے جواب دیا: یہ چیز صرف اولاد کے حوالے سے ذکر کی گئی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

16503 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُفَضِّلُ اَحَدًا عَلٰى اَحَدٍ بِشَعْرَةٍ وَكَانَ يَقُوْلُ: النُّحْلُ بَاطِلٌ اِنَّمَا هُوَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَقُوْلُ: اعْدِلْ

بَيْنَهُم قُلْتُ: هَلَكَ بَعْضُ نُحْلِهِمْ يَوْمَ مَاتَ اَبُوهُمْ قَالَ: لِلَّذِيْ نَحَلَهُ مِثْلُهُ مِنْ مَالِ اَبِيْهِ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: لَا قَدِ انْقَطَعَ النُّحْلُ وَوَجَبَ اِذَا عَدَلَ بَيْنَهُمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں دس میں سے کسی ایک کو بھی کسی دوسرے پر فضیلت نہ دو! وہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح کا عطیہ باطل شمار ہوتا ہے' اور شیطان کا عمل ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: تم ان بچوں کے درمیان برابری رکھو! میں نے کہا: جس دن ان بچوں کے باپ کا انتقال ہوتا ہے' اگر اس کے عطیے کا کچھ حصہ ہلاک ہو جائے (تو کیا حکم ہوگا؟) توانہوں نے جواب دیا: جس بچے کو باپ نے عطیہ دیا تھا اس بچے کو اس کے باپ کے مال میں سے اس کی مانند (اور چیز) مل جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ وہ عطیہ کالعدم ہو جائے گا اور وہ واجب اس وقت ہوگا' جب اس نے ان لوگوں کے درمیان انصاف سے کام لیا ہو۔

16504 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اُفَضِّلَ، بَعْضَ وَلَدِي فِيْ نُحْلٍ اَنْحَلُهُ قَالَ: لَا وَاَبَى عَلَيَّ اِبَاءً شَدِيْدًا وَقَالَ: سَوِّ بَيْنَهُمْ

❀❀ زہیر بن نافع بیان کرتے ہیں: ہم نے عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا میں نے کہا: میں یہ ارادہ کرتا ہوں کہ عطیہ دینے میں' میں اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دوں تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! (ایسا نہیں ہو سکتا) انہوں نے اس حوالے سے مجھ پر شدید انکار کیا اور بولے: تم ان کے درمیان برابری رکھو۔

16505 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النُّحْلُ عِنْدَ الْمَوْتِ فِي الثُّلُثِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے مرنے کے وقت دیا جانے والا ایک عطیہ ایک تہائی مال میں سے شمار ہوگا۔

16506 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، كَرِهَ اَنْ يُفَضِّلَ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ اَبُو الشَّعْثَاءِ

❀❀ عمرو بن دینار نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ (اپنی اولاد) میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت دی جائے (یعنی زیادہ ادائیگی کی جائے) جبکہ ابوشعثاء نے اس بارے میں رخصت دی ہے۔

بَابُ النُّحْلِ

باب: عطیہ دینا

16507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ؟ قَالَ: اَيْ بُنَيَّةُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ غِنًى مِنْكِ وَلَا اَعَزَّ عَلَيَّ فَقْرًا مِنْكِ وَاِنِّيْ قَدْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ اَرْضِي الَّتِيْ بِالْغَابَةِ وَاِنَّكِ لَوْ كُنْتِ حُزْتِيهِ كَانَ لَكِ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلِيْ فَاِنَّمَا هُوَ لِلْوَارِثِ، وَاِنَّمَا هُوَ

اَخَوَاكِ وَاُخْتَاكِ قَالَتْ عَائِشَةُ: هَلْ هِيَ اِلَّا اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ، وَذُو بَطْنِ ابْنَةِ خَارِجَةَ قَدْ اُلْقِيَ فِيْ نَفْسِي اَنَّهَا جَارِيَةٌ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب چیز یہ ہے کہ تم سب سے زیادہ خوشحال رہو اور تمہاری غربت میرے لئے سب سے زیادہ پریشانی کا باعث ہوگی میں نے ''غابہ'' میں موجود اپنی زمین میں سے بیس وثق تمہیں عطیے کے طور پر دیے تھے اگر وہ تم نے اپنی ملکیت میں لے لئے ہوتے تو وہ تمہارے ہوتے اگر تم نے یہ نہیں کیا تو وہ وارث کو ملیں گے اور وہ وارث تمہارے دو بھائی اور تمہاری دو بہنیں ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میری بہن تو ایک ہی ہے' ام عبداللہ (یعنی سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میری بیوی جو خارجہ کی صاحبزادی ہے' اس کے ہاں بھی بچہ ہونے والا ہے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ بیٹی ہوگی' تو تم لوگ اس کا خیال رکھنا۔

16508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَائِشَةَ: يَا بُنَيَّةُ اِنِّي نَحَلْتُكِ نُحْلًا مِنْ خَيْبَرَ وَاِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُونَ آثَرْتُكِ عَلٰى وَلَدِي وَاِنَّكِ لَمْ تَكُونِي حُزْتِيهِ فَرُدِّيهِ عَلٰى وَلَدِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا اَبَتَاهُ، لَوْ كَانَتْ لِي خَيْبَرُ بِجِدَادِهَا لَرَدَدْتُهَا

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے میری بیٹی! میں نے خیبر میں موجود زمین تمہیں عطیے کے طور پر دی تھی مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں اس حوالے سے دیگر اولاد کے مقابلے میں تمہارے ساتھ ترجیحی سلوک کا مرتکب نہ ہوؤں اگر تم نے اسے قبضے میں نہیں لیا تو وہ میری اولاد کو واپس کر دو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابا جان! اگر میرے پاس خیبر کے سارے باغات ہوتے' تو میں انہیں بھی واپس کر دیتی۔

16509 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ الْقَارِي، اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: "مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَنْحَلُونَ اَبْنَاءَهُمْ فَاِذَا مَاتَ الِابْنُ قَالَ الْاَبُ: مَالِي وَفِي يَدِي وَاِذَا مَاتَ الْاَبُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ نَحَلْتُ ابْنِي كَذَا وَكَذَا، لَا نَحْلَ اِلَّا لِمَنْ حَازَهُ وَقَبَضَهُ عَنْ اَبِيهِ"

❀❀ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد قاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ کہ وہ اپنے بچوں کو کچھ عطیات دیتے ہیں اور جب اس کا بیٹا مر جاتا ہے' تو باپ کہتا ہے: میرا مال ہے' اور میرے ہاتھ میں ہے' اور جب باپ مر جاتا ہے' تو یہ کہتا ہے: میں نے اپنے بیٹے کو فلاں' فلاں چیز عطیہ کے طور پر دی تھی' عطیہ صرف وہ ہوگا' جس کو بیٹا وصول کرے گا اور باپ سے اپنے قبضے میں لے گا۔

16510 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: الزُّهْرِي فَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ شُكِيَ ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ عُثْمَانُ: نَظَرْنَا فِي هٰذِهِ النُّحُولِ فَرَاَيْنَا اَنَّ اَحَقَّ مَنْ يَحُوزُ عَلَى الصَّبِيِّ اَبُوهُ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور شکایات پیش کی گئیں تو حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس طرح کے عطیات کا جائزہ لیں گے تو ہماری یہ رائے ہے کہ بچے کو جو چیز دی گئی تھی اس کا سب سے زیادہ حق دار اس کا باپ ہی ہوگا۔

16511 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ شُرَيْحٌ مَا يَجُوْزُ لِلصَّبِيِّ مِنَ النَّحْلِ؟ قَالَ: اِذَا اُشْهِدَ وَاُعْلِمَ قِيلَ فَاِنَّ اَبَاهُ يَحُوزُ عَلَيْهِ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ مَنْ حَازَ عَلٰى ابْنِهِ

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح سے دریافت کیا گیا: بچے کے لئے عطیے میں سے کیا چیز جائز ہے انہوں نے فرمایا: جب اس عطیے پر گواہ بنالیا جائے اور اس کے بارے میں بتا دیا جائے ان سے کہا گیا: اگر باپ اس چیز پر قبضہ کر لے انہوں نے فرمایا: وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اپنے بیٹے کی طرف سے اس چیز کو قبضے میں لے۔

16512 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ "هَلْ يَجُوْزُ مِنَ النُّحْلِ اِلَّا مَا دُفِعَ اِلٰى مَنْ قَدْ بَلَغَ الْحَوْزَ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَكَحَ اِذَا لَمْ يَكُنْ سَفِيْهًا؟ قَالَ: كَذٰلِكَ زَعِمُوْا"

قَالَ: وَاُخْبِرْتُ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نَحَلَ عَائِشَةَ نُحْلًا فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَعَاهَا فَقَالَ اَيُّ هَنْتَاهُ اِنَّكِ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَرُدِّي اِلَيَّ مَا نَحَلْتُكِ قَالَتْ: نَعَمْ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا عطیے میں سے صرف وہی جائز ہے جو اس شخص کے حوالے کیا جائے جو قبضے میں لے سکے اگرچہ وہ ایسا شخص ہو کہ جس نے نکاح نہ کیا ہو یا وہ سفیہہ (یعنی بے وقوف) نہ ہو انہوں نے فرمایا: لوگوں نے تو اسی طرح بیان کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیے کے طور پر ایک چیز دی تھی جب ان کا وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور فرمایا: اچھی بیٹی تم میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو تاہم میری یہ خواہش ہے کہ میں نے تمہیں عطیے کے طور پر جو چیز دی تھی وہ تم واپس کر دو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

16513 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَزَعَمَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ لَهُ: اَيُّمَا رَجُلٍ نَحَلَ مَنْ قَدْ بَلَغَ الْحَوْزَ فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلَيْهِ فَتِلْكَ النِّحْلَةُ بَاطِلَةٌ، وَزَعَمُوْا اَنَّ اَخْذَهُ مِنْ نَحْلِ اَبِيْ بَكْرٍ عَائِشَةَ فَلَمْ يُبِنْهَا بِهِ فَرَدَّهُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ جو شخص کوئی ایسا عطیہ کرے جس کو قبضے میں لیا جا سکتا ہو اور پھر وہ اس عطیے کو دوسرے شخص کے سپرد نہ کرے تو وہ عطیہ باطل شمار ہوگا لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ انہوں نے یہ حکم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عطیے سے حاصل کیا تھا جو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیا تھا تو جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ انہوں نے واپس کروا دیا تھا۔

16514 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ مِنَ النُّحْلِ اِلَّا مَا عُزِلَ وَاُفْرِدَ وَاُعْلِمَ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا تھا کہ وہ عطیہ درست ہوگا جسے الگ کردیا جائے نمایاں کردیا جائے اور جس کے بارے میں بتادیا جائے۔

16515 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ فِيْ رَجُلٍ نَحَلَ ابْنَهُ ثُلُثَ اَرْضِهِ اَوْ رُبُعَهَا وَلَمْ يُقَاسِمْهُ اِلَّا بِالْفَرْقِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ اِلَّا مَا اَخَذَ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِي اَنَّهُ كَانَ يَرَاهُ جَائِزًا وَيَقُوْلُ: اَلْفَرْقُ حِيَازَةٌ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے بیٹے کو زمین کا ایک تہائی حصہ یا ایک چوتھائی حصہ عطیے کے طور پر دے دیتا ہے' اور وہ صرف فرق کے ذریعے اس حصے کو تقسیم کرتا ہے' تو ابن شبرمہ نے کہا: اس کو صرف وہ چیز ملے گی جو اس نے لوگوں سے حاصل کی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض حضرات نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس کو جائز سمجھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: ''فرق'' ہی ''حیازہ'' شمار ہوگا۔

16516 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّي فِيْ رَجُلٍ نَحَلَ ابْنًا لَّهُ سَهْمًا مَعْرُوفًا كَانَ لَهُ فِيْ اَرْضٍ، وَلَمْ يَكُنْ قَاسَمَ اَصْحَابَهُ قَالَ: اِذَا كَانَ قَدْ خَرَجَ مِنْ جَمِيعِ حَقِّهِ اِلَيْهِ فَهُوَ جَائِزٌ، اِذَا كَانَ يَحُوزُ مَعَ شُرَكَائِهِ، وَاِنْ لَمْ يُقْسِمْ

❀❀ معمر نے' عثمان بتی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے بیٹے کو ایک معروف حصہ عطیے کے طور پر دیتا ہے جو اس کی زمین کا ہوتا ہے لیکن وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کو تقسیم نہیں کرتا تو عثمان بتی فرماتے ہیں: جب وہ اس کے سارے حق میں سے نکل کر اس کی طرف آجائے گا تو وہ جائز ہو جائے گا' جب اس نے دیگر شراکت داروں کے ساتھ اسے قبضے میں لے لیا ہو' اگرچہ اسے باقاعدہ تقسیم نہ کیا ہو۔

16517 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْهُ فَقَالَ: لَا يَجُوْزُ حَتّٰى يُقَسَّمَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَوْلُ عُثْمَانَ الْبَتِّي اَحَبُّ اِلَيَّ وَقَالَ: مَا يُرِيدُوْنَ اِلَّا اَنْ يُغْنُوا الْقَسَّامَ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہوگا جب تک اسے تقسیم نہیں کیا جاتا۔

معمر بیان کرتے ہیں: عثمان بتی کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حضرات صرف یہ چاہتے ہیں کہ تقسیم کرنے والوں کو بے نیاز کردیں۔

16518 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَانَ لَا يَرٰى حَوْزَ بَعْضِ الْوَرَثَةِ شَيْئًا " قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُجِيزُهُ

❀❀ معمر نے' ابن شبرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بعض ورثاء کے قبضے کو کچھ نہیں سمجھتے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے اسے درست قرار دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمَوَاهِبِ

کتاب: ہبہ کے بارے میں روایات

بَابُ الْهِبَاتِ

باب: ہبہ کا بیان

16519 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ : قَالَ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرْجُو ثَوَابَهَا فَهِيَ رَدٌّ عَلٰى صَاحِبِهَا اَوْ يُثَابُ عَلَيْهَا ، وَمَنْ اَعْطٰى فِيْ حَقٍّ اَوْ قَرَابَةٍ اَجَزْنَا عَطِيَّتَهُ ،

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی ایسی چیز ہبہ کرے جس کے ثواب کی وہ امید رکھتا ہو تو وہ اپنے مالک کی طرف لوٹا دی جائے گی یا پھر اس کا بدلہ اسے دے دیا جائے گا اور جو شخص کسی حق، یا رشتے داری کی وجہ سے ادائیگی کرتا ہے ہم اس کے عطیے کو درست قرار دیں گے۔

16520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ : وَهَبَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثَابَهُ فَلَمْ يَرْضَ فَزَادَهُ فَلَمْ يَرْضَ فَزَادَهُ اَحْسَبُهُ قَالَ : ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هِبَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ : اَلَّا اتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز ہبہ کے طور پر دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدلے میں کچھ دیا وہ راضی نہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید دیا وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

16521-صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر إرادة المصطفى صلى الله عليه وسلم ترك قبول الهدية إلا - حديث: 6474السنن للنسائي - كتاب العمرى' عطية المرأة بغير إذن زوجها - حديث: 3719جامع معمر بن راشد - فضائل قريش ' حديث: 522مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء في ثقيف - حديث: 31857السنن الكبرى للنسائي - كتاب العمرى' عطية المرأة بغير إذن زوجها - حديث: 6396مسند أحمد بن حنبل - ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2610مسند الحميدى - جامع أبي هريرة' حديث: 1011الأدب المفرد للبخارى - باب من لم يقبل الهدية لما دخل البغض في الناس' حديث: 614

نے اسے مزید دیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: تین مرتبہ دینے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آئندہ میں کوئی بھی ہبہ قبول نہیں کروں گا

یہاں پر معمر بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: "آئندہ میں' صرف کسی قریشی' یا انصاری' یا ثقفی شخص سے ہی ہبہ قبول کروں گا"۔

16522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ اَوْ دَوْسِيٍّ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: "یا کسی "دوسی" شخص سے قبول کروں گا"۔

16523 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنْ اَعْطٰى فِىْ صِلَةٍ اَوْ قَرَابَةٍ اَوْ حَقٍّ اَوْ مَعْرُوفٍ اَجَزْنَا عَطِيَّتَهُ، وَالْجَانِبُ الْمُسْتَغْزِرُ تُرَدُّ اِلَيْهِ هِبَتُهُ اَوْ يُثَابُ مِنْهَا

❀❀ قاضی شریح فرماتے ہیں: جو شخص کسی صلہ میں' یا رشتے داری کی وجہ سے' یا حق کی وجہ سے' یا بھلائی کی وجہ سے کوئی چیز دیتا ہے' تو ہم اس کے عطیے کو درست قرار دیں گے لیکن اگر ہبہ کرنے والا شخص اجنبی تھا تو اس کا ہبہ اسے واپس کر دیا جائے گا' یا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

16524 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْكِحُ النَّصْرَانِيَّةَ وَالنَّصْرَانِىُّ لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمَةَ، وَيَتَزَوَّجُ الْمُهَاجِرُ الْاَعْرَابِيَّةَ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الْاَعْرَابِىُّ الْمُهَاجِرَةَ لِيُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِىْ رَحِمٍ جَازَتْ هِبَتُهُ، وَمَنْ وَهَبَ لِذِىْ رَحِمٍ فَلَمْ يُثِبْهُ مِنْ هِبَتِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا "

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ مسلمان عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے لیکن عیسائی مرد مسلمان عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا مہاجر' دیہاتی عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' لیکن دیہاتی' مہاجر عورت کے ساتھ شادی نہیں کرسکتا کہ اسے اس کی ہجرت کی جگہ سے نکال کر کہیں اور لے جائے' اور جو شخص کسی رشتے دار کو کوئی چیز ہبہ کرے گا اس کا ہبہ درست ہوگا جو شخص کسی رشتے دار کو کوئی چیز ہبہ کرے' اور دوسرا شخص اس کے ہبہ کے مقابلے میں بدلے میں کوئی چیز نہ دے' تو پھر وہ اس ہبہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔

16525 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِىْ رَحِمٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِىْ رَحِمٍ فَلَهُ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ يُثَابَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی رشتے دار کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسے اس سے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا اور جو شخص رشتے دار کی بجائے کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ اسے واپس لے' البتہ اگر اسے اس کا بدلہ

دے دیا گیا ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

16526 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ فَلَمْ يُثَبْ مِنْهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهِبَتِهِ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن نے' ابن ابزیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص کسی رشتے دار کو ہبہ کرے اور اس کا بدلہ اسے نہ دیا گیا' تو وہ اس ہبہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔

16527 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ اَعْطَى شَيْئًا وَلَمْ يَسْاَلْ فَلَيْسَ لَهُ ثَوَابٌ مِنْ هِبَتِهِ، وَاِنْ سُئِلَ فَاَعْطَى فَهُوَ اَحَقُّ بِهِبَتِهِ حَتّٰى يُثَابَ مِنْهَا حَتّٰى يَرْضَى

❀❀ سالم نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کوئی چیز دے اور کچھ نہ مانگے' تو اسے اس کے ہبہ کا کوئی بدلہ نہیں ملا' اور اگر اس نے کچھ مانگ لیا اور اسے دے دیا گیا' تو وہ اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہوگا' جب تک اسے اس کا بدلہ نہیں ملتا' یا جب تک وہ راضی نہیں ہوتا۔

16528 - آثارِ صحابہ: وَقَالَ: عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ يَقْبِضُهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا اَنْ يَرْجِعَ فِيهَا مَا لَمْ يُثَبْ عَلَيْهَا اَوْ يُسْتَهْلَكُ اَوْ يَمُوتَ اَحَدُهُمَا

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رشتے دار کی بجائے کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرے اور دوسرا شخص اسے قبضے میں لے' تو آدمی کو اس بات کا حق ہوگا کہ وہ اس ہبہ کو واپس لے' جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دے دیا گیا ہو' یا وہ چیز ہلاک نہ ہو جائے' یا ان دونوں افراد میں سے کوئی ایک فوت نہ ہو جائے۔

16529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْهِبَةُ لَا تَجُوزُ حَتّٰى تُقْبَضَ وَالصَّدَقَةُ تَجُوزُ قَبْلَ اَنْ تُقْبَضَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہبہ' اُس وقت تک درست (یعنی مکمل) نہیں ہوتا' جب تک اسے قبضے میں نہیں لیا جاتا اور صدقہ' قبضے میں لینے سے پہلے ہی درست (یعنی مکمل) ہو جاتا ہے۔

16530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ شَرِيكًا لِابْنِهِ فِيْ مَالٍ فَيَقُولُ اَبُوهُ: لَكَ مِائَةُ دِينَارٍ مِنَ الْمَالِ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ قَالَ: قَضَى اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَنَّهُ لَا يَجُوزُ حَتّٰى يَحُوزَهُ مِنَ الْمَالِ وَيَعْزِلَهُ

❀❀ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو مال میں اپنے بیٹے کا شراکت دار ہوتا ہے' پھر باپ یہ کہتا ہے: یہ مال جو میرے اور تمہارے درمیان مشترکہ ملکیت ہے' اس میں سے ایک سو دینار تمہارے ہوئے' تو زہری نے بتایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے: ایسا درست نہیں ہوگا' جب تک

بیٹا اس مال کو حاصل نہیں کر لیتا' اور اس سے الگ نہیں ہو جاتا۔

16531 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْهُ فَقَالَ: اِذَا سَمَّى فَجَعَلَ لَهُ مِائَةَ دِيْنَارٍ مِّنْ مَالِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ، وَاِنْ سَمَّى ثُلُثًا اَوْ رُبُعًا لَّمْ يَجُزْ حَتّٰى يُقَسِّمَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ تعین کر دے اور بیٹے کے لئے اپنے مال میں سے ایک سو دینار مقرر کر دے تو یہ جائز ہوگا' لیکن اگر اس نے تعین اس حوالے سے کیا ہو کہ ایک تہائی حصہ' یا ایک چوتھائی حصہ' تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا' جب تک وہ اس کو تقسیم نہیں کر دیتا۔

16532 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ فِيْ رَجُلٍ: وَهَبَ لِآخَرَ هِبَةً فَقَبَضَهَا، ثُمَّ رَجَعَ فِيْهَا الْوَاهِبُ قَالَ الْمَوْهُوْبُ لَهُ: فَاِنِّيْ قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَيْكَ فَمَاتَ الْوَاهِبُ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهَا مِنَ الَّذِيْ وَهَبَهَا لَهُ قَالَ: فَلَيْسَ بِشَيْءٍ هِيَ لِلْمَوْهُوْبِ لَهُ حَتّٰى يَقْبِضَهَا كَمَا قُبِضَتْ مِنْهُ

❀❀ معمر نے' عثمان کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز ہبہ کے طور پر دیتا ہے' اور دوسرا شخص اس ہبہ کو قبضے میں لے لیتا ہے' پھر ہبہ کرنے والا اس چیز کو واپس لینا چاہتا ہے' تو جس شخص کو ہبہ کیا گیا تھا' وہ یہ کہتا ہے: میں نے وہ چیز تمہیں واپس کر دی تھی' پھر ہبہ کرنے والا شخص اس چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے' جو اس نے دوسرے شخص کو ہبہ کی تھی' تو عثمان فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' وہ چیز اس شخص کی ملکیت شمار ہوگی جس کو ہبہ کی گئی تھی' جب تک ہبہ کرنے والا' اُسے قبضے میں نہیں لیتا' جس طرح اس سے قبضے میں لی گئی تھی۔

16533 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْوَاهِبُ مَا وَهَبَ لِذِيْ رَحِمٍ لَا يُرِيْدُ ثَوَابًا فَلَا ثَوَابَ لَهُ وَمَنْ وَهَبَ مَنْ **000** يُرِيْدُ الْمَثُوْبَةَ اَحَقُّ بِمَا وَهَبَ حَتّٰى يُثَابَ، قُلْتُ: كَذٰلِكَ تَقُوْلُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہبہ کرنے والا شخص' جو چیز کسی رشتے دار کو ہبہ کرتا ہے' اور وہ کوئی بدلہ نہیں چاہتا' تو اسے کوئی بدلہ نہیں ملے گا اور جو شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے (یہاں عربی کی عبارت نامکمل ہے) تو وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہوگا' جو اس نے ہبہ کیا ہے' جب تک اسے بدلہ نہیں دیا جاتا' میں نے کہا: آپ اسی طرح کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16534 - اقوال تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لَيْسَ يَشْتَرِطُ فِيْهَا شَرْطًا فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ: مُعَاذٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ قَضٰى اَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ اَرْضًا عَلٰى اَنَّكَ تَسْمَعُ لِيْ وَتُطِيْعُ فَسَمِعَ وَاَطَاعَ فَهِيَ لِلْمَوْهُوْبِ لَهُ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ كَذَا وَكَذَا اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهِيَ لِلْوَاهِبِ اِذَا جَاءَ الْاَجَلُ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ اَرْضًا، وَلَمْ يَشْتَرِطْ فَهِيَ لِلْمَوْهُوْبِ لَهُ هٰكَذَا فِي الشَّرْطِ قَضٰى بِهٖ مُعَاذٌ بَيْنَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرے اور اس میں کوئی شرط عائد نہ کرے تو یہ جائز ہوگا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو شخص کوئی زمین ہبہ کے طور پر دے' اس شرط پر کہ تم میری اطاعت وفرمانبرداری کرو گے اور پھر وہ دوسرا شخص اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے' تو وہ زمین اس شخص کی ملکیت ہوگی' جس کو ہبہ کی گئی تھی اور جو شخص یہ کہے: وہ فلاں' فلاں چیز کو متعین مدت تک کے لئے ہبہ کرتا ہے' اور پھر وہ چیز اس کی طرف واپس آجائے گی' تو وہ چیز ہبہ کرنے والے کی ملکیت شمار ہوگی' جب وہ مخصوص مدت آجائے گی' اور جو شخص کوئی زمین ہبہ کرے اور اس میں کوئی شرط عائد نہ کرے' تو وہ زمین اس شخص کی ملکیت شمار ہوگی جس کو ہبہ کی گئی ہے' شرط میں اسی طرح ہوگا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے زمانہ اسلام میں ان لوگوں کے درمیان یہی فیصلہ دیا تھا۔

16535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَنَقُوْلُ: ذُو الرَّحِمِ ذُو الرَّحِمِ قَالَ: وَنَقُوْلُ لَا يَكُوْنُ الثَّوَابُ حَتّٰى يَهِبَهُ وَيَقُوْلُ: هٰذَا ثَوَابُ مَا اَعْطَيْتَنِي، وَاِنْ اَعْطَاهُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: رشتہ دار رشتے دار ہوتا ہے' وہ فرماتے ہیں: بدلہ اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک آدمی اس کو ہبہ نہیں کرتا' وہ شخص یہ کہے گا: تم نے جو مجھے دیا تھا یہ اس کا بدلہ ہے' خواہ آدمی اس شخص کو اس کی مانند ہی کوئی چیز دیدے۔

بَابُ الْعَائِدِ فِيْ هِبَتِهِ

باب: ہبہ واپس لینے والے کا بیان

16536 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

16536-صحيح مسلم - كتاب الهبات' باب تحريم الرجوع في الصدقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه - حديث: 3136صحيح البخاري - كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها - حديث: 2470مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' أبواب في الهبة - حديث: 4561سنن ابن ماجه - كتاب الهبات' باب الرجوع في الهبة - حديث: 2383السنن للنسائي - كتاب الهبة' رجوع الوالد فيما يعطي ولده وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك - حديث: 3651مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' من كره الرجوع في الهبة - حديث: 21254السنن الكبرى للنسائي - كتاب الهبة' رجوع الوالد فيما يعطي ولده وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك - حديث: 6325شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الهبة والصدقة' باب الرجوع في الهبة - حديث: 3814السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الهبات' جماع أبواب عطية الرجل ولده - باب من قال : لا يحل لواهب أن يرجع فيما وهب' حديث: 11229مسند أحمد بن حنبل - ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1821مسند الحميدي - في الحج' حديث: 514مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2349المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث: 9138المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن المسيب عن ابن عباس' حديث: 10506مسند الشهاب القضاعي - العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه' حديث: 278الأدب المفرد للبخاري - باب من كره أمثال السوء ' حديث: 430

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِيْ قَيْئِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہمیں بری مثال دینی نہیں چاہیے' لیکن (پھر بھی میں یہ کہتا ہوں:) ہبہ واپس لینے والا شخص' اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

16537 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِيْ قَيْئِهِ. لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہبہ واپس لینے والا' اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے دوبارہ کھا لیتا ہے' ویسے بری مثال ہمارے لئے نہیں ہے''۔

16538 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِيْ قَيْئِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہبہ واپس لینے والا' اُس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

16539 - حدیث نبوی: قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ: فَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: لَا يَعُودُ فِي الْهِبَةِ

❀❀ حسن بصری نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے: حسن بصری یہ فرماتے ہیں: آدمی ہبہ کو واپس نہیں لے گا۔

16540 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَيْفَ يَعُودُ الرَّجُلُ فِيْ هِبَتِهِ؟

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: آدمی اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لے سکتا ہے۔

16541 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ وَاَنَا غُلَامٌ الْغِلْمَانَ، يَقُوْلُوْنَ: الَّذِيْ يَعُودُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِيْ قَيْئِهِ وَلَا اَشْعُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلًا حَتّٰى اُخْبِرْتُ بِهِ بَعْدُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ ثُمَّ يَعُودُ فِيْ هِبَتِهِ مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهُ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں جب چھوٹا تھا تو میں یہ بات سنا کرتا تھا' لوگ یہ کہتے تھے: ہبہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے' جو دوبارہ اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے' مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے' تاہم بعد میں مجھے یہ بات پتہ چلی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''جو شخص کوئی چیز ہبہ کرے اور پھر اس چیز کو واپس لے' اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے' جو قے کرتا ہے' اور پھر دوبارہ اپنی قے کو کھا لیتا ہے''۔

16542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَهِبَ لِاَحَدٍ شَيْئًا ثُمَّ يَاْخُذَهُ مِنْهُ اِلَّا الْوَالِدَ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کرے' اور پھر وہ چیز اس سے واپس لے' البتہ والد کا حکم مختلف ہے'' (یعنی وہ اپنی اولاد سے' ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے)۔

16543 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ، اِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهِ

❀❀ خالد الحذاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے ہبہ کو واپس لینے والا شخص' اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو دوبارہ کھالیتا ہے' البتہ والد' اپنی اولاد سے (ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے)''۔

16544 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ: لِعَطَاءٍ وَاَنَا اَسْمَعُ: رَجُلٌ وَهَبَ مُهْرًا فَنَمَا عِنْدَهُ ثُمَّ عَادَ فِيْهِ الْوَاهِبُ قَالَ: اَرٰى اَنْ يُقَوَّمَ قِيمَتُهُ يَوْمَ وَهَبَهُ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى: فَعَلَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بِالشَّامِ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِنَّمَا يَعُوْدُ فِي الْمَوَاهِبِ النِّسَاءُ وَشِرَارُ الرِّجَالِ قِفِ الْوَاهِبَ عَلَانِيَةً، فَاِنْ عَادَ فِيْهِ فَاَقِمْهُ قِيمَةً يَوْمَ وَهَبَهُ اَوْ شَرْوَى الْمُهْرِ يَوْمَ وَهَبَهُ فَلْيَدْفَعْهُ اِلَى الْوَاهِبِ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو عطاء سے یہ کہتے ہوئے سنا: میں اس وقت یہ بات سن رہا تھا: کہ ایک شخص جانور کا بچہ کسی دوسرے کو ہبہ کرتا ہے' وہ بچہ' دوسرے شخص کے ہاں نشو ونما پاتا ہے' پھر ہبہ کرنے والا اسے واپس لینا چاہتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میری یہ رائے ہے کہ جس دن اس شخص نے اس کو ہبہ کیا تھا' اس دن اس کی قیمت کا اندازہ کیا جائے گا' سلیمان بن موسیٰ نے بتایا: شام میں ایک شخص نے ایسا کیا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا: ہبہ واپس' یا تو خواتین لیتی ہیں' یا برے لوگ لیتے ہیں' تم ہبہ کرنے والے شخص کو کھلے عام کھڑا کرو' اگر وہ ہبہ واپس لینا چاہتا ہے' تو جس دن اس نے وہ چیز ہبہ کی تھی' اس دن اس کی قیمت کا تعین کرو' اور پھر وہ قیمت ہبہ کرنے والے کے حوالے کردو۔

16545 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ فِيْ رَجُلٍ وَهَبَ هِبَةً لِرَجُلٍ فَاسْتَرْجَعَهَا صَاحِبُهَا، فَكَتَبَ اَنْ يُرَدَّ اِلَيْهِ عَلَانِيَةً كَمَا وَهَبَهَا عَلَانِيَةً

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا تھا: جو کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' اور پھر وہ چیز واپس لینا چاہتا ہے' تو انہوں نے خط میں لکھا: وہ چیز اسے اعلانیہ طور پر واپس کی جائے' جس طرح اس نے اعلانیہ طور پر ہبہ کی تھی۔

16546 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبَا

الْعَزِيزِ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ فَلَا يَرْجِعُ فِيهَا وَلَهُ شَرْوَى هِبَتِهِ يَوْمَ وَهَبَهَا إِذَا نَمَتْ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي يَقُولُ: لَا يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا عَلَانِيَةً عِنْدَ السُّلْطَانِ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: يَرْجِعُ فِيهَا دُونَ الْقَاضِي

❀❀ عبدالرحمٰن بن زیاد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا: جو شخص رشتے دار کی بجائے کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' تو وہ اس سے رجوع نہیں کرسکتا' البتہ اسے اس دن کے حساب سے' ہبہ کی ہوئی چیز کی قیمت ملے گی' جس دن اس نے وہ چیز ہبہ کی تھی' اگر اس چیز میں کوئی اضافہ ہوا ہو۔

سفیان کہتے ہیں: ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا: وہ اس چیز کو صرف اس وقت واپس لے سکتا ہے' جب وہ اعلانیہ طور پر حاکم وقت (یا قاضی) کے سامنے اس کو واپس لے' وہ فرماتے ہیں: ابن ابولیلیٰ یہ فرماتے ہیں: آدمی' قاضی کے بغیر بھی' وہ چیز واپس لے سکتا ہے۔

16547 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ لِابْنِهِ نَاقَةً فَرَجَعَ فِيهَا فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِعَيْنِهَا وَجَعَلَ نَمَاءَهَا لِابْنِهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنے بیٹے کو ایک اونٹنی ہبہ کرتا ہے' اور پھر وہ اونٹنی واپس لینا چاہتا ہے' تو انہوں نے بتایا: اس طرح کا مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش کیا گیا تھا' تو انہوں نے وہ اونٹنی ہبہ کرنے والے شخص کو واپس کروادی تھی اور اس کی نشوونما پر جو خرچ ہوا تھا' وہ اس کے بیٹے کو دلوایا تھا۔

بَابُ الْهِبَةِ إِذَا اسْتُهْلِكَتْ

باب: جب ہبہ والی چیز ہلاکت کا شکار ہو جائے

16548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ فِي رَجُلٍ وَهَبَ لِرَجُلٍ هِبَةً، وَقَدْ هَلَكَتْ فَكَتَبَ أَنْ يَرُدَّ قِيمَةَ هِبَتِهِ يَوْمَ وَهَبَهَا

❀❀ ایوب اور عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط میں لکھا' جو کسی شخص کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' اور وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے' تو انہوں نے خط میں لکھا کہ اس ہبہ کی قیمت واپس کی جائے گی' جو اس دن تھی' جب اس شخص نے وہ چیز ہبہ کی تھی۔

16549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَرْجِعُ الرَّجُلُ فِي هِبَتِهِ فَإِنْ كَانَتْ قَدِ اسْتُهْلِكَتْ فَلَهُ قِيمَةُ هِبَتِهِ يَوْمَ وَهَبَهَا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: آدمی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے' اور اگر وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جائے' تو اس شخص کو اس کی وہ قیمت ملے گی' جو اُس دن تھی' جب اس نے وہ چیز ہبہ کی تھی۔

16550 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَنْ طَاوُسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَا: فِي الْهِبَةِ إِذَا اسْتُهْلِكَتْ فَلَا رُجُوعَ فِيهَا

❀❀ سعید بن جبیر نے طاؤس اور شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب ہبہ ہلاکت کا شکار ہو جائے تو پھر اسے واپس نہیں لیا جا سکتا۔

16551 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: تَفْسِيرُ اسْتِهْلَاكِ الْهِبَةِ أَنْ يَبِيعَهَا، أَوْ يَهَبَهَا أَوْ يَأْكُلَهَا أَوْ يَخْرُجَ مِنْ يَدِهِ إِلَى غَيْرِهِ فَهٰذَا اسْتِهْلَاكٌ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ بَعْضُ مَنْ يُشَارُ إِلَيْهِ يَقُولُ: إِذَا تَغَيَّرَتْ أَوْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَلَا رُجُوعَ فِيهَا مِنْ نَحْوِ أَرْضٍ وُهِبَتْ لَهُ فَزَرَعَ فِيهَا زَرْعًا أَوْ ثَوْبًا صَبَغَهُ أَوْ دَارًا بَنَاهَا أَوْ جَارِيَةً وَلَدَتْ أَوْ بَهِيمَةً وَلَدَتْ فَرَجَعَ فِيهَا وَاهِبُهَا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الْمَوْهُوبِ لَهُ وَلَا يَرْجِعُ فِي أَوْلَادِهَا، لِأَنَّهُمْ إِنَّمَا وُلِدُوا عِنْدَ الْمَوْهُوبِ لَهُ وَلَمْ يَكُونُوا فِيمَا وَهَبَ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: ہبہ کے ہلاکت کا شکار ہونے کی وضاحت یوں ہو سکتی ہے: آدمی اسے فروخت کر دے یا آگے ہبہ کر دے یا اس کو کھا لے یا وہ اس کے ہاتھ سے نکل کر کسی اور کے پاس چلی جائے تو یہ ہلاکت کا شکار ہونا ہوگا

سفیان بیان کرتے ہیں: ایک بڑے عالم کا یہ کہنا ہے: جب وہ چیز متغیر ہو جائے یا اس میں کوئی نئی صورت پیدا ہو جائے تو بھی اس سے رجوع نہیں کیا جا سکتا جیسے زمین ہے جو ایک شخص کو ہبہ کی گئی تھی اس نے اس میں کھیتی باڑی کی یا کپڑا ہے اس کو اس نے رنگ دیا یا گھر ہے جسے اس نے بنا لیا یا کنیز تھی جس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا یا جانور تھا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا تو اگر ایسی صورت حال میں ہبہ کرنے والا شخص وہ چیز واپس لینا چاہتا ہے اور وہ چیز اس شخص کے پاس موجود ہو جسے ہبہ کی گئی تھی تو ہبہ کرنے والا اس کی اولاد کو واپس نہیں لے سکتا کیونکہ اولاد اس شخص کے ہاں پیدا ہوئی ہے جسے وہ چیز ہبہ کی گئی تھی اور وہ ہبہ کا حصہ شمار نہیں ہوگی۔

16552 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: "إِذَا وَهَبَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ دَرَاهِمَ، ثُمَّ إِنَّ الْوَاهِبَ قَالَ: لِلَّذِي وَهَبَ لَهُ أَقْرِضْنِيهَا فَأَقْرَضَهَا لَهُ فَقَدْ صَارَتْ دَيْنًا لِلْمَوْهُوبِ لَهُ عَلَى الْوَاهِبِ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الِاسْتِهْلَاكِ لَا رُجُوعَ فِيهَا"

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کچھ دراہم ہبہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا شخص دوسرے شخص کو یہ کہے: تم یہ مجھے قرض کے طور پر دے دو! اور وہ اسے قرض کے طور پر وہ رقم دیدے تو پھر یہ قرض شمار ہوں گے جو ہبہ کرنے والا اس شخص کو ادا کرنے کا پابند ہوگا جس نے اسے وہ ہبہ کے طور پر دیے تھے اور یہ صورت بھی ہبہ والی چیز کے ہلاک ہونے کی مانند ہوگی جس میں رجوع نہیں کیا جا سکتا۔

16553 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: لَا يَرْجِعُ الْوَاهِبُ فِي هِبَتِهِ إِذَا كَانَ الْمَوْهُوبُ لَهُ غَائِبًا

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: ہبہ کرنے والا اس وقت اپنے ہبہ سے رجوع نہیں کر سکتا جب وہ شخص غیر موجود ہو جس کو وہ

چیز ہبہ کی گئی تھی۔

بَابُ هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کو ہبہ کرنا

16554 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى لِعَطَاءٍ وَاَنَا اَسْمَعُ: " اَتَعُوْدُ الْمَرْاَةُ فِيْ اِعْطَائِهَا زَوْجَهَا مَهْرَهَا اَوْ غَيْرَهُ قَالَ: لَا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے کہا: میں یہ بات سن رہا تھا' عورت اپنے شوہر کو مہر' یا کوئی اور چیز' اگر دیدیتی ہے' تو کیا وہ اسے واپس لے سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

16555 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا وَهَبَتْ لَهُ اَوْ وَهَبَ لَهَا فَهُوَ جَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَطِيَّتُهُ - يَعْنِي الزَّوْجَيْنِ - يُعْطِي اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ،

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب عورت شوہر کو کوئی چیز ہبہ کر دے' یا شوہر بیوی کو کوئی چیز ہبہ کر دے' تو یہ جائز ہو گا' ان دونوں میاں بیوی میں سے ہر ایک کا عطیہ جائز ہو گا' جو ان میں سے کسی ایک نے' دوسرے کو دیا ہو۔

16556 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ

❀❀ عبدالرحمٰن بن زیاد نے' حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے بھی ابراہیم نخعی کے قول کی مانند ارشاد فرمایا ہے:۔

16557 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ اِذَا جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا هِبَةً ثُمَّ رَجَعَتْ فِيْهَا يَقُوْلُ: بَيِّنَتُكَ اَنَّمَا وَهَبَتْهَا لَكَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهَا مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ وَلَا هَوَانٍ وَاِلَّا فَيَمِيْنُهَا بِاللّٰهِ مَا وَهَبَتْهَا لَكَ بِطِيبِ نَفْسِهَا اِلَّا بَعْدَ كُرْهٍ لَهَا وَهَوَانٍ

❀❀ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے پاس جب کوئی ایسی خاتون آتی' جس نے اپنے شوہر کو کوئی چیز ہبہ کی ہوتی' اور وہ اس چیز کو واپس لینا چاہتی' تو وہ یہ فرماتے تھے: تم اس بات کا ثبوت پیش کرو کہ اس عورت نے یہ چیز تمہیں ایسی حالت میں دی تھی کہ وہ اس سے خوش تھی' یہ کوئی زبردستی نہیں تھی' یا مجبوری نہیں تھی' ورنہ پھر وہ عورت' اللہ کے نام کی قسم اٹھالے گی' کہ اس نے وہ چیز تمہیں اپنی خوشی سے نہیں دی تھی' بلکہ مجبوری کے عالم میں دی تھی۔

16558 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ فِي الْمَرْاَةِ تُعْطِي زَوْجَهَا وَالزَّوْجِ يُعْطِي امْرَاَتَهُ قَالَ: اَقِيلُهَا وَلَا اَقِيلُهُ "

❀❀ امام شعبی نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایسی عورت کے بارے میں فرماتے تھے' جس نے

اپنے شوہر کو جو کچھ دیا ہے یا شوہر نے اپنی بیوی کو جو کچھ دیا ہے اس کے بارے میں وہ فرماتے تھے: میں اس عورت کو وہ چیز واپس کروا دوں گا لیکن شوہر کو وہ چیز واپس نہیں کرواؤں گا۔

16559 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رَاَيْتُ الْقُضَاةَ اِلَّا يُقِيلُوْنَ الْمَرْاَةَ فِيْمَا وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا، وَلَا يُقِيلُوْنَ الزَّوْجَ فِيْمَا وَهَبَ لِامْرَاَتِهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی حضرات کو دیکھا ہے: عورت اپنے شوہر کو جو چیز ہبہ کرتی ہے وہ حضرات عورت کو واپس کروا دیتے تھے لیکن شوہر اپنی بیوی کو جو کچھ دیتا ہے وہ حضرات اس کو واپس نہیں کرواتے تھے۔

16560 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا فِيْ صَدَقَةٍ تَصَدَّقَتْ عَلَيْهِ مِنْ صَدَاقِهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لَوْ طَابَتْ نَفْسُهَا لَمْ تَجِءْ تَطْلُبُهُ فَلَمْ يُجِزْهُ

❀❀ ابوضحیٰ نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک صدقے کے بارے میں ایک خاتون اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ لے کر آئی وہ چیز اس نے اپنے مہر میں سے شوہر کو دی تھی تو قاضی شریح نے فرمایا: اگر اس نے اپنی خوشی سے یہ چیز دی ہوتی تو یہ اس کا مطالبہ کرنے کے لئے نہ آتی تو انہوں نے اس کو درست قرار نہیں دیا۔

16561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: رَاَيْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا فَادَّعَى اَنَّهَا اَبْرَاَتْهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْبَيِّنَةِ: هَلْ رَاَيْتُمُ الْوَرَقَ؟ قَالُوا: لَا فَلَمْ يُجِزْهُ

❀❀ ابوجعفر بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو دیکھا ایک خاتون ان کے پاس آئی جو اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ لے کر آئی تھی شوہر کا یہ کہنا تھا کہ اس نے مہر معاف کر دیا ہے قاضی شریح نے گواہوں سے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے چاندی کے (درہم) دیکھے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی شریح نے اس کو درست قرار نہیں دیا۔

16562 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ النِّسَاءَ، يُعْطِيْنَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً، فَاَيُّمَا امْرَاَةٍ اَعْطَتْ زَوْجَهَا فَشَاءَتْ اَنْ تَرْجِعَ رَجَعَتْ

❀❀ محمد بن عبداللہ ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات خواتین اپنی خوشی کے ساتھ کوئی چیز دیتی ہیں اور بعض اوقات خوف کی وجہ سے دیتی ہیں اور جو عورت اپنے شوہر کو کوئی چیز دیتی ہے اگر وہ چاہے کہ اس کو واپس لے تو وہ اس چیز کو واپس لے سکتی ہے۔

16563 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: تَرْجِعُ الْمَرْاَةُ فِيْمَا اَعْطَتْ زَوْجَهَا مَا كَانَ حَيَّيْنِ، فَاِذَا مَاتَا فَلَا رَجْعَةَ لَهُمَا

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: عورت نے شوہر کو جو چیز دی ہو وہ اس کو واپس لے سکتی ہے جبکہ دونوں میاں بیوی زندہ ہوں لیکن اگر وہ دونوں (یا ان میں سے کوئی ایک) انتقال کر چکا ہو تو پھر اس چیز کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔

16564 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِي، عَنِ الشَّعْبِي، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:

000 الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَعَبْدَهُ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آدمی اپنی بیوی کو (اس کے آگے عربی عبارت نامکمل ہے)۔

16565 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ (فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا) (النساء : 4) قَالَ: حَتَّى الْمَمَاتِ،

❀❀ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اگر وہ اُس میں سے کوئی چیز خوشی سے دے دیں''

مجاہد کہتے ہیں: یہ حکم صرف مرنے تک ہے۔

16566 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

❀❀ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16567 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ فِي الْمَرْاَةِ تَهَبُ لِزَوْجِهَا ثُمَّ تَرْجِعُ قَالَ: تُسْتَحْلَفُ مَا وَهَبَتْ لَهُ بِطِيبِ نَفْسِهَا، ثُمَّ يُرَدُّ اِلَيْهَا مَالُهَا قَالَ: فَاَمَّا الْمَرْاَةُ تَرَكَتْ لِزَوْجِهَا شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَاِنَّهُ جَائِزٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا اخْتَلَفَ فِيْهِ

❀❀ ابن شبرمہ ایسی خاتون کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو اپنے شوہر کو کوئی چیز ہبہ کرتی ہے اور پھر وہ چیز واپس لینا چاہتی ہے تو وہ فرماتے ہیں: عورت سے یہ حلف لیا جائے گا کہ اس نے اپنی خوشی سے وہ چیز ہبہ نہیں کی تھی اور پھر عورت کا مال اسے لوٹا دیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اگر عورت نے رخصتی سے پہلے شوہر کو کوئی چیز دی ہو (یا چھوڑ دی ہو) تو یہ جائز ہو گا۔

معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق کسی کو اس کے بارے میں اختلاف نہیں ہے۔

بَابُ حِيَازَةِ مَا وَهَبَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ

باب: جب ان دونوں (میاں بیوی) میں سے کوئی ایک دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسے الگ کرنا (یا قبضے میں لینا)

16568 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ

حِيَازَةٌ إِذَا وَهَبَتْ لَهُ أَوْ وَهَبَ لَهَا

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: میاں بیوی کے درمیان الگ کرنا نہیں ہوگا' جب عورت نے مرد کو کوئی چیز ہبہ کی ہو' یا مرد نے عورت کو کوئی چیز ہبہ کی ہو۔

16569 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَهُمَا حِيَازَةٌ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں کے درمیان علیحدہ کرنا نہیں ہوگا (یا قبضے میں لینا نہیں ہوگا)۔

16570 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: إِنْ لَمْ يَحُزْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَا وَهَبَ لَهُ صَاحِبُهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: اگر ان دونوں میں سے کسی ایک نے' اس چیز کو الگ نہیں کیا' جو دوسرے فریق نے اسے ہبہ کی تھی' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

16571 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: اجْتَمَعْتُ أَنَا وَحَمَّادُ، وَابْنُ شُبْرُمَةَ عِنْدَ ابْنِ نَوْفٍ أَمِيرِ الْكُوفَةِ فِي امْرَأَةٍ أَعْطَاهَا زَوْجُهَا شَيْئًا قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى: " فَقُلْتُ أَنَا وَحَمَّادُ: قَبْضُهَا إِعْلَامُهُ، هِيَ فِي عِيَالِهِ " وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلُ ابْنِ شُبْرُمَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ

❀❀ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں' حماد بن ابوسلیمان اور ابن شبرمہ' کوفہ کے گورنر ابن عوف کے پاس موجود تھے' ایک خاتون کا معاملہ آیا' جسے اس کے شوہر نے کوئی چیز دی تھی' تو ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے اور حماد بن ابوسلیمان نے کہا: عورت کا اس کو قبضے میں لے لینا ہی اس کی اطلاع دینا ہے' کیونکہ عورت مرد کے عیال میں شامل ہے' جبکہ ابن شبرمہ کا یہ کہنا تھا: وہ چیز عورت کی ملکیت اس وقت تک نہیں ہوگی' جب تک وہ عورت اس کو قبضے میں نہیں لیتی۔

سفیان کہتے ہیں: ابن شبرمہ کا قول' میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الصَّدَقَةِ

کتاب: صدقہ کے بارے میں روایات

بَابٌ هَلۡ يَعُودُ الرَّجُلُ فِيۡ صَدَقَتِهِ

باب: کیا کوئی شخص صدقہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے؟

16572 - حدیث نبوی: عَبۡدُ الرَّزَّاقِ، عَنۡ مَعۡمَرٍ، عَنِ الزُّهۡرِيِّ، عَنۡ سَالِمٍ، عَنِ ابۡنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ رَجُلًا عَلٰى فَرَسٍ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنۡ يَشۡتَرِيَهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعُدۡ فِيۡ صَدَقَتِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا' اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیا' پھر انہوں نے اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز' واپس نہ لو!

16573 - حدیث نبوی: عَبۡدُ الرَّزَّاقِ، عَنۡ مَعۡمَرٍ، عَنۡ اَيُّوۡبَ، عَنِ ابۡنِ سِيۡرِيۡنَ، اَنَّ عُمَرَ بۡنَ الۡخَطَّابِ، كَانَ

16572-صحيح البخاري - كتاب الزكوة' باب : هل يشترى الرجل صدقته؟ - حديث: 1429صحيح مسلم - كتاب الهبات' باب كراهة شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه - حديث: 3129مستخرج أبي عوانة - كتاب الزكوة' باب بيان الإباحة للمتصدق قبول الهبة من صدقته التي تصدق بها - حديث: 2126صحيح ابن حبان - كتاب الهبة' ذكر الزجر عن أن يعود المرء في الشيء الذي يتصدق به - حديث: 5201موطأ مالك - كتاب الزكوة' باب اشتراء الصدقة والعود فيها - حديث: 623سنن أبي داؤد - كتاب الزكوة' باب الرجل يبتاع صدقته - حديث: 1371سنن ابن ماجه - كتاب الصدقات' باب من تصدق بصدقة فوجدها تباع هل يشتريها - حديث: 2389السنن للنسائي - كتاب الزكوة' شراء الصدقة - حديث: 2581السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' شراء صدقته - حديث: 2368شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الهبة والصدقة' باب الرجوع في الهبة - حديث: 3816السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة الورق - باب كراهية ابتياع ما تصدق به من يدي من تصدق عليه' حديث: 7183مسند الطيالسي - الأفراد عن عمر' حديث: 45مسند الحميدي - أحاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 18البحر الزخار مسند البزار - ما روى ابن عمر ' حديث: 128مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 155المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2850المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - عبيد الله بن عبد الله ' حديث: 13024

تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ اَوْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَ بَعْضَ نِتَاجِهَا يُبَاعُ، فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آَشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا تَلْقَاهَا وَوَلَدَهَا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ﷛ نے ایک گھوڑا صدقہ کیا' یا سواری کے لئے دیا' پھر انہوں نے اس گھوڑے کے بچوں میں سے کسی کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں اس کو خرید لوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو اور اس کے بچوں کو رہنے دو (یعنی تم اُن کو نہ خریدو)۔

16574 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِي قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الصَّدَقَةُ لِيَوْمِهَا، وَالسَّائِبَةُ لِيَوْمِهَا - يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ - قَالَ مَعْمَرٌ: - يَعْنِي اَنْ لَيْسَ فِيهَا رَجْعَةٌ - وَلَا ثَوَابٌ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ﷛ نے فرمایا: صدقہ اس کے مخصوص دن کے لئے ہوگا اور سائبہ اس کے مخصوص دن کے لئے ہوگا' حضرت عمر ﷛ کی مراد یہ تھی کہ قیامت کے دن (اجر و ثواب کے حوالے سے) ہوگا

معمر بیان کرتے ہیں: ان کی مراد یہ تھی کہ اس میں رجوع نہیں کیا جا سکتا' اور اس کا بدلہ نہیں لیا جا سکتا۔

16575 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِي، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِي، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: الصَّدَقَةُ وَالسَّائِبَةُ لِيَوْمِهَا - يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ﷛ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ اور سائبہ ان کے مخصوص دن کے لئے ہوں گے' ان کی مراد قیامت کا دن تھا۔

16576 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَرْجِعُ الرَّجُلُ فِي هِبَتِهِ اِذَا وَهَبَهَا، وَهُوَ يُرِيدُ الثَّوَابَ، وَلَا يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی جب کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' تو وہ اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے' جبکہ اس کا ارادہ یہ تھا کہ اس کو اس کا بدلہ ملے گا' لیکن آدمی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ اِلَيْهِ بِمِيرَاثٍ اَوْ شِرَاءٍ

باب: جب کوئی شخص کوئی چیز صدقہ کرے اور پھر وہ وراثت کی شکل میں' یا خریدنے کی صورت میں' اُس کے پاس واپس آجائے؟

16577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَعْتِقُ يَهُودِيًّا، وَلَا نَصْرَانِيًّا اِلَّا اَنَّهُ تَصَدَّقَ مَرَّةً عَلَى ابْنِهِ بِعَبْدٍ نَصْرَانِيٍّ فَمَاتَ ابْنُهُ ذٰلِكَ فَوَرِثَ ابْنُ عُمَرَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ النَّصْرَانِيَّ فَاَعْتَقَهُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ تَصَدَّقَ بِهِ

❀❀ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کبھی یہودی یا عیسائی غلام کو آزاد نہیں کرتے تھے' ایک مرتبہ انہوں نے ایک عیسائی غلام' اپنے بیٹے کو صدقے کے طور پر دے دیا' ان کے اس بیٹے کا انتقال ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس عیسائی غلام کے وارث بن گئے' تو انہوں نے اس غلام کو اس وجہ سے آزاد کر دیا کہ وہ اُسے پہلے صدقہ کر چکے تھے۔

16578 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عَلِمْنَا بِهِ بَأْسًا وَمَا عَلِمْنَا اَحَدًا كَانَ يَكْرَهُهُ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اور ہمارے علم کے مطابق' کسی نے بھی اس کو مکروہ قرار نہیں دیا ہے' البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معاملہ مختلف ہے۔

16579 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا رَدَّ عَلَيْكَ كَاتِبٌ فَهُوَ حَلَالٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مکاتب غلام' جو ادائیگی تمہیں کرتا ہے' وہ حلال ہو گی۔

16580 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رَدَّ عَلَيْكَ كِتَابُ اللّٰهِ فَهُوَ حَلَالٌ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ کی کتاب جو چیز تمہیں واپس کر دے' وہ حلال شمار ہو گی۔

16581 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ جُلَسَاءِ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَاَلَ الشَّعْبِيَّ عَنْ خَادِمٍ تَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اُمِّهِ قَالَ: وَكَانَ قِيلَ لِي: لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَسْتَخْدِمَهَا قَالَ: فَسَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ: بَلٰى فَاسْتَخْدِمْهَا، وَاِذَا مَاتَتْ اُمُّكَ فَهِيَ لَكَ مِيرَاثٌ

❀❀ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: انہوں نے امام شعبی سے' ایسے خادم کے بارے میں دریافت کیا' جو انہوں نے اپنی والدہ کو صدقے کے طور پر دیا تھا' انہوں نے بتایا: مجھے یہ بات کہی گئی: تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم اس کنیز سے خود خدمت لو! وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تم اس سے خدمت لے سکتے ہو' جب تمہاری والدہ کا انتقال ہو گا' تو وہ وراثت میں تمہیں مل جائے گی۔

16582 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، وَدَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَا رَدَّ عَلَيْكَ كِتَابُ اللّٰهِ فَكُلْ

❀❀ امام شعبی نے' مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کی کتاب' جو چیز تمہیں واپس کر دے' تم اس کو کھا لو۔

16583 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ عَلٰى اُمِّهِ بِغُلَامٍ فَكَاتَبَتْهُ اُمُّهُ فَاَدّٰى طَائِفَةً مِنْ كِتَابَتِهِ ثُمَّ مَاتَتْ اُمُّهُ فَسَاَلَ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ فَقَالَ: هُوَ لَكَ وَاَنْتَ اَحَقُّ بِهِ اِنْ شِئْتَ اَمْضَيْتَهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ الَّذِي كُنْتَ جَعَلْتَهُ لَهُ

❀❀ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی والدہ کو ایک غلام صدقے کے طور پر دیا' اس کی والدہ نے اس کے

غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیا' اس غلام نے کتابت کی کچھ رقم ادا بھی کر دی' پھر اس شخص کی والدہ کا انتقال ہو گیا' اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: وہ غلام تمہارا ہو گیا' تم اس کے زیادہ حق دار ہو' اگر تم چاہو' تو اللہ کی رضا کے لئے' اُسے اسی طرح کر دو' جس طرح تم نے پہلے اُسے رکھا تھا (یعنی اسے آزاد کر دو)۔

16584 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَوْ قَالَ: سَاَلْتُ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ عَنْ رَجُلٍ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمِّهِ بِغُلَامٍ فَاَكَلَ مِنْ غَلَّتِهِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ اَجْرٌ مَا اَكَلَ مِنْهُ اَوْ شِبْهَ هٰذَا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا' یا شاید انہوں نے خود بتایا' کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا: جو اپنی والدہ کو' ایک غلام صدقے کے طور پر دیتا ہے' اور وہ ان کے غلے میں سے کھاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ اس میں سے جو کچھ کھاتا ہے' اس کا اسے اجر نہیں ملے گا' یا انہوں نے اس کی مانند کوئی بات کہی۔

16585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِي الصَّدَقَةِ اَكْرَهُ اَنْ تُوَرَّثَ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهَا الْوَارِثُ فِيْ تِلْكَ السَّبِيْلِ ثُمَّ ذَكَرَ لِيْ عَطَاءٌ شَاْنَ عَلْقَمَةَ قَدْ كَتَبْتُهُ فِي الْوَلَاءِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: صدقے کے بارے میں' میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ اسے وراثت میں شامل کیا جائے' البتہ اگر وارث نے' اسے اس راستے میں مقرر کیا ہو' تو معاملہ مختلف ہو گا' پھر عطاء نے میرے (یعنی ابن جریج) سامنے علقمہ کا واقعہ کا بیان کیا' جو میں (یعنی امام عبدالرزاق) ولاء سے متعلق باب میں تحریر کر چکا ہوں۔

16586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يَاْكُلَ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ تَصَدَّقَ بِهَا وَيَاْخُذُ مِنَ الْمَالِ غَيْرَهَا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ آدمی اس صدقے میں سے نہ کھائے' جو صدقہ اس نے کیا ہو' آدمی مال کے ذریعے کوئی اور چیز حاصل کر لے۔

16587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ اُمِّيْ فَقَالَ: لَكَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ

❀❀ ابن بریدہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز صدقے کے طور پر دی تھی' میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اجر تمہیں مل جائے گا' اور وہ کنیز' وراثت میں تمہارے پاس واپس آ جائے گی۔

16588 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ اَبِيْ

بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَجَاءَ اَبُوهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ حَاجَتِهِمْ لَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ، ثُمَّ مَاتَ الْاَبُ فَوَرِثَهَا ابْنُهُ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنا باغ صدقہ کردیا' اس شخص کا والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس بات کا ذکر کیا کہ ان لوگوں کو اس باغ کی ضرورت ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ باغ اس شخص کے والد کو دے دیا' پھر اس شخص کے والد کا انتقال ہوگیا' تو اس کا بیٹا' اُس باغ کا وارث بن گیا۔

16589 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، وَحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، كُلُّهُمْ عَنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَجَاءَ اَبُوهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ حَاجَتِهِمْ اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيهِ، ثُمَّ مَاتَ اَبُوهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کردیا' اُن کے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے حاجت مند ہونے کا ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد کو وہ باغ واپس کردیا' پھر ان کے والد کا انتقال ہوگیا' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ باغ اُن صاحب کو (یعنی حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) کو واپس کردیا۔

بَابُ لَا تَجُوزُ الصَّدَقَةُ اِلَّا بِالْقَبْضِ

باب: صدقہ' صرف قبضے میں لینے سے' درست ہوتا ہے

16590 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَّادٍ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ قَالُوا: لَا تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتّٰى تُقْبَضَ

❀❀ معمر نے' زہری' حماد اور ابن شبرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: صدقہ اس وقت تک درست نہیں ہوتا' جب تک وہ قبضے میں نہ لے لیا جائے۔

16591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا، وَمَسْرُوقًا كَانَا لَا يُجِيزَانِ الصَّدَقَةَ حَتّٰى تُقْبَضَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح اور مسروق' صدقے کو اس وقت تک درست شمار نہیں کرتے تھے' جب تک اسے قبضے میں نہ لے لیا جائے۔

16592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ الصَّدَقَةُ اِلَّا صَدَقَةً مَقْبُوضَةً

اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: صدقہ درست نہیں ہوتا جب تک وہ قبضے میں نہ لے لیا جائے۔

16593 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اللَّاعِبُ وَالْجَادُّ فِي الصَّدَقَةِ سَوَاءٌ،

یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقہ کے بارے میں مذاق کرنے والے اور سنجیدگی ظاہر کرنے والے کا حکم برابر ہے۔

16594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

اسی کی مانند روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

16595 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يُجِيزَانِ الصَّدَقَةَ وَاِنْ لَمْ تُقْبَضْ قَالَ: وَكَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَشُرَيْحٌ لَا يُجِيزَانِهَا حَتّٰى تُقْبَضَ وَقَوْلُ مُعَاذٍ وَشُرَيْحٍ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ

قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صدقے کو درست قرار دیتے ہیں اگرچہ اسے قبضے میں نہ لیا گیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح صدقے کو اس وقت تک درست قرار نہیں دیتے جب تک وہ قبضے میں نہ لے لیا جائے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کا قول سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

16596 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اُعْلِمَتِ الصَّدَقَةُ فَهِيَ جَائِزَةٌ، وَاِنْ لَمْ تُقْبَضْ يَقُوْلُ: عَبْدًا قَرَّ اَوْ اَمَةً اَوْ دَارًا وَهٰذَا النَّحْوُ

منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب صدقے کے بارے میں بتادیا جائے تو یہ جائز ہوگا اگرچہ اسے قبضے میں نہ لیا گیا ہو وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی نے کسی غلام یا کنیز یا گھر یا اس طرح کی کسی اور چیز کے بارے میں متعین کردیا ہو (کہ یہ صدقہ ہے تو یہ درست شمار ہوگا)۔

16597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: تَصَدَّقْ بِمَالِيْ عَلٰى مَنْ شِئْتَ لَمْ يَكُنْ لَهُ لِيَاْخُذَهُ لِنَفْسِهِ، وَلٰكِنْ لِيُعْطِيَهُ ذَا رَحِمٍ اَوْ وَلَدًا اِنْ شَاءَ

سفیان بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو یہ کہے: تم میرے مال میں سے جس کو چاہو صدقہ کردو تو دوسرا شخص اسے اپنے لئے حاصل نہیں کرسکتا البتہ اگر وہ چاہے تو اپنے کسی رشتے دار یا اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

16598 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ تَصَدَّقَ عَلٰى قَوْمٍ وَهُوَ مَرِيضٌ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَقْبِضُوهُ حَتّٰى مَاتَ الْمُتَصَدِّقُ قَالَ: هُوَ فِي الثُّلُثِ،

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص کسی قوم کو صدقہ کرتا ہے اور وہ شخص بیمار ہوتا ہے وہ لوگ اس چیز کو قبضے میں نہیں لیتے یہاں تک کہ صدقہ کرنے والا شخص انتقال کر جاتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: وہ صدقہ اس کے مال کے ایک تہائی حصے میں سے شمار ہوگا۔

16599 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

❀❀ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی صورت میں اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْاَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ

باب: عورت کا (شادی کے بعد) ایک سال گزرنے سے پہلے کوئی چیز عطیہ کرنا

16600 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا تَجُوزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ فِيْ مَالِهَا حَتّٰى تَلِدَ اَوْ تَبْلُغَ اِنَاهُ، وَذٰلِكَ سُنَّةٌ، وَحَتّٰى تُحِبَّ الْمَالَ وَاحْتِجَابَهُ، وَحَتّٰى تُحِبَّ الرِّبْحَ وَتَكْرَهُ الْغَبْنَ

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: عورت کے لئے اپنے مال میں سے کوئی چیز عطیہ کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی یا جب تک اس کی مخصوص مدت پوری نہیں ہو جاتی اور وہ مدت ایک سال ہے جب تک وہ مال سے محبت نہیں کرتی یا اس کو سنبھال کے رکھنا نہیں سیکھتی یا جب تک اسے فائدہ اچھا نہیں لگتا اور نقصان برا نہیں لگتا۔

16601 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَجُوزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ فِيْ مَالِهَا حَتّٰى تَلِدَ اَوْ تَبْلُغَ اِنَاهُ وَذٰلِكَ سُنَّةٌ،

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: عورت کے لئے اپنے مال میں سے عطیہ دینا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی یا اس کی مخصوص مدت پوری نہیں ہو جاتی ہے جو ایک سال ہے۔

16602 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16603 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِامْرَاَةٍ حَدَثٌ فِيْ مَالِهَا حَتّٰى تَلِدَ اَوْ يَمْضِيَ عَلَيْهَا حَوْلٌ فِيْ بَيْتِهَا بَعْدَمَا يَدْخُلَ عَلَيْهَا قُلْتُ: وَلَا عَطَاءٌ وَلَا عَتَاقَةٌ، وَلَا شَيْءٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بِرَاْيِ الْوَالِدِ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَثَبْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ زَعَمُوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: کسی عورت کے لئے اپنے مال میں سے کوئی نئی چیز کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی یا جب تک اسے رخصتی کے بعد اپنے گھر میں ایک سال نہیں گزر جاتا میں نے دریافت کیا: کوئی ادائیگی کرنا یا غلام آزاد کرنا یا اللہ کی راہ میں کوئی چیز دینا بھی درست نہیں ہے؟ البتہ وہ اپنے والد کی رائے کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ بات ثابت شدہ ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

16604 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ: لَا يَجُوْزُ لِعَانِقٍ عَطَاءٌ حَتّٰى تَلِدَ شِرْوَاهَا قُلْتُ لِعَمْرٍو اَفَرَاَيْتَ الْعِتَاقَةَ؟ قَالَ: سَوَاءٌ كُلُّ ذٰلِكَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: کسی کے لئے عطیہ اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک عورت بچے کو جنم نہیں دیتی' میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا غلام آزاد کرنے کے بارے میں بھی آپ کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سب کا حکم برابر ہے۔

16605 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ كَبِرَتْ وَعَنَسَتْ - يَعْنِىْ بِالْعَنَسِ الْكِبَرَ - وَهِىَ عَانِقٌ لَمْ تَزَوَّجْ بَعْدُ فِىْ بَيْتِهَا وَلَمْ تُنْكَحْ - كَيْفَ؟ قَالَ: يَجُوْزُ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكَ فِى الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ، فَاِذَا كَبِرَتْ وَعَلِمَتْ جَازَ لَهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ عورت بڑی عمر کی بوڑھی ہو چکی ہو' اور اس کی شادی نہ ہوئی ہو' تو پھر کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: اس کے لئے یہ جائز ہوگا' یہ حکم صرف لڑکی کے لئے ہے' جس کی عمر کم ہوتی ہے جب اس کی عمر زیادہ ہو' اور اسے تجربہ ہو' تو اس کے لئے یہ بات جائز ہوگی۔

16606 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَةُ الْحَدِيثَةُ ذَاتُ الزَّوْجِ قَبْلَ السَّنَةِ عَطِيَّةً، وَلَمْ تَرْجِعْ حَتّٰى تَمُوْتَ فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ اَيُّوْبُ: وَمَا رَاَيْتُ النَّاسَ تَابَعُوْهُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب کم عمر' شادی شدہ عورت (شادی کے بعد) ایک سال گزرنے سے پہلے کوئی چیز عطیہ کے طور پر دے' اور اس کو واپس نہ لے' یہاں تک کہ اس لڑکی کا انتقال ہو جائے' تو یہ جائز ہوگا' ایوب کہتے ہیں: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے: انہوں نے اس حوالے سے ابن سیرین کی پیروی نہیں کی۔

بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی چیز عطیہ کرنا

16607 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ شَىْءٌ فِىْ مَالِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا اِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کے لئے' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر' اپنے مال میں سے کچھ بھی خرچ کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ شوہر اس کی عصمت کا مالک ہے''۔

16608 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَيْسَ لِذَاتِ زَوْجٍ وَصِيَّةٌ فِيْ مَالِهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: شادی شدہ عورت اپنے مال کے بارے میں اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی وصیت نہیں کرسکتی۔

16609 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِلْمَرْاَةِ اِذَا اخْتَلَفَتْ هِيَ وَزَوْجُهَا فِيْ مَالِهَا فَقَالَتْ: اُرِيدُ اَنْ اَصِلَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ هُوَ: تُضَارُّنِي، فَاَجَازَ لَهَا الثُّلُثَ فِيْ حَيَاتِهَا "

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عورت کے حق میں فیصلہ دیا تھا' جب ایک عورت اور اس کے شوہر کے درمیان' عورت کے مال کے بارے میں اختلاف ہوگیا تھا' عورت نے یہ کہا تھا: میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس صلہ رحمی کا حکم دیا ہے' میں وہ صلہ رحمی کروں' اور مرد کا یہ کہنا تھا: یہ عورت' مجھے نقصان پہنچانا چاہتی ہے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عورت کے حق میں اس کی زندگی کے دوران' ایک تہائی حصے (میں ہر قسم کا تصرف کرنے) کا حق دیا تھا۔

16610 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ مَالِهَا مِنْ غَيْرِ سَفَهٍ، وَلَا ضَرَرٍ جَازَتْ عَطِيَّتُهَا، وَاِنْ كَرِهَ زَوْجُهَا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت اپنے مال میں سے کوئی عطیہ کرے اور وہ عورت بے وقوف نہ ہو' یا نقصان پہنچانا نہ چاہتی ہو' تو اس کا عطیہ درست ہوگا' اگرچہ اس کے شوہر کو یہ بات اچھی نہ لگے۔

16611 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي امْرَاَةٍ اَعْطَتْ مِنْ مَالِهَا اِنْ كَانَتْ غَيْرَ سَفِيهَةٍ، وَلَا مُضَارَّةٍ فَاَجِزْ عَطِيَّتَهَا

❀❀ زہری نے' سماک کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا کہ جب کوئی عورت اپنے مال میں سے کچھ دے' اور وہ بے وقوف بھی نہ ہو' اور نقصان پہنچانے والی بھی نہ' تو تم اس کے عطیہ کو درست قرار دو۔

بَابُ مَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

باب: عورت کے لئے' اُس کے شوہر کے مال میں سے کتنا جائز ہے؟

16612 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِيْ لَتَزْدَادِنَّ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ

اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ جَنَاحٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَالِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ) ہند (بنت عتبہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! پہلے میری سب سے زیادہ شدید خواہش یہ تھی کہ روئے زمین کے تمام گھرانوں میں سے آپ کے گھرانے کو اللہ تعالیٰ ذلت کا شکار کرے اور اب میری سب سے شدید خواہش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے گھرانے کو عزت عطا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے معمر نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اس محبت میں اور اضافہ ہوگا پھر ہند نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک ایسے شخص ہیں جو خرچ (کھل کر) نہیں دیتے تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ کہ اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر ان کے اہل خانہ پر خرچ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مناسب طریقے سے خرچ کرتی ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

16613 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ هِنْدَ اُمَّ مُعَاوِيَةَ، جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَاِنَّهٗ لَا يُعْطِيْنِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَتْ: فَهَلْ عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَبَنِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: معاویہ کی والدہ ہند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے

16612-صحيح البخاري - كتاب المناقب، باب ذكر هند بنت عتبة بن ربيعة رضي الله عنها - حديث: 3637صحيح مسلم - كتاب الأقضية، باب قضية هند - حديث: 3320مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الأحكام، بيان الخبر الموجب على الحاكم أن يحكم بالظاهر بحجة المدعي - حديث: 5139صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع، باب النفقة - ذكر الإخبار عن جواز أخذ المرأة من مال زوجها بغير علمه، حديث: 4318المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء، باب الهاء - هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبد مناف، حديث: 21071سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح، باب في وجوب نفقة الرجل على أهله - حديث: 2226سنن أبي داؤد - كتاب البيوع، أبواب الإجارة - باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده، حديث: 3082سنن ابن ماجه - كتاب التجارات، باب ما للمرأة من مال زوجها - حديث: 2290السنن للنسائي - كتاب آداب القضاة، قضاء الحاكم على الغائب إذا عرفه - حديث: 5349مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية، المرأة تصدق من بيت زوجها - حديث: 21622السنن الكبرى للنسائي - كتاب عشرة النساء، أخذ المرأة نفقتها من مال زوجها بغير إذنه - حديث: 8911سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك، في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 4001مسند الشافعي - ومن كتاب أحكام القرآن، حديث: 1187مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة، حديث: 4514المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء، باب الهاء - هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبد مناف، حديث: 21071

عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے وہ مجھے خرچ نہیں دیتے ہیں (میری ضروریات تب پوری ہوتی ہیں) جب میں ان کی لاعلمی میں ان کی رقم حاصل کرلوں انہوں نے عرض کی: کیا مجھے اس حوالے سے کوئی گناہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اتنی رقم حاصل کرلو! جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لئے مناسب طور پر کافی ہو۔

16614 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ اَسْمَاءَ ابْنَةَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِيْ شَيْءٌ اِلَّا مَا يُدْخِلُ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُنْفِقُ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقِيْ وَلَا تُوْكِيْ فَيُوْكَى عَلَيْكِ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اسماء بنت ابوبکر ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہ چیز ہوتی ہے جو حضرت زبیر ؓ مجھے لاکر دیتے ہیں تو کیا میں اس میں سے کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرسکتی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خرچ کرو! تم باندھ کر نہ رکھو! ورنہ تمہارے لئے بھی باندھ دیا جائے گا۔

16615 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مِّنْ مَالِ زَوْجِهَا اِلَّا الرُّطَبُ قَالَ قَتَادَةُ: - يَعْنِيْ مَا لَا يُدَّخَرُ -: الْخُبْزُ وَاللَّحْمُ وَالصُّبْغُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عورت کے لئے شوہر کے مال میں سے صرف وہ چیز جائز ہے جو 'تر' ہو''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ چیز ہے جسے ذخیرہ نہ کیا جاسکتا ہو یعنی روٹی، گوشت اور سالن۔

16616 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ تُعْطِيْ مِنْ مَالِيْ بِغَيْرِ اِذْنِيْ قَالَ: فَاَنْتُمَا شَرِيْكَانِ فِي الْاَجْرِ قَالَ: فَاِنِّيْ اَمْنَعُهَا قَالَ: فَلَكَ مَا بَخِلْتَ بِهِ وَلَهَا مَا اَحْسَنَتْ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی میرے مال میں سے میری اجازت کے بغیر (کسی کو کچھ) دے دیتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اجر میں شراکت دار ہو گئے اس شخص نے کہا: میں اُسے ایسا کرنے سے روکتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے جو بخل کیا ہے تمہیں اس کا بدلہ ملے گا اور وہ جو اچھائی کرے گی اُسے اس کا بدلہ ملے گا۔

16614-صحيح البخاري - كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب هبة المرأة لغير زوجها وعتقها - حديث: 2471صحيح مسلم - كتاب الزكوة' باب الحث على الإنفاق وكراهة الإحصاء - حديث: 1772صحيح ابن حبان - كتاب الزكوة' باب صدقة التطوع - ذكر الإباحة للمرأة أن تتصدق من مال زوجها ما لم يجحف' حديث: 3416السنن للنسائي - كتاب الزكوة' الإحصاء في الصدقة - حديث: 2516السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' الإحصاء في الصدقة - حديث: 2303المعجم الكبير للطبراني - باب الألف' ما أسندت أسماء بنت أبي بكر - ما روى ابن أبي مليكة' حديث: 20117

16617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اَيَحِلُّ لِي اَنْ آخُذَ مِنْ دَرَاهِمَ زَوْجِي؟ قَالَ: يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ حُلِيِّكِ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: فَهُوَ اَعْظَمُ عَلَيْكِ حَقًّا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی: کیا میرے لئے یہ بات جائز ہے کہ میں اپنے شوہر کے درہموں میں سے کچھ حاصل کرلوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے شوہر کے لئے یہ بات جائز ہے؟ کہ وہ تمہارا زیور حاصل کرلے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر اُس کا حق' تم سے زیادہ ہے۔

16618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَصَدَّقُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا قَالَ: لَا اِلَّا مِنْ قُوتِهَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا، وَلَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَصَدَّقَ بِشَيْءٍ مِّنْ مَالِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنے شوہر کے مال میں سے کوئی چیز صدقہ کردیتی ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا' البتہ وہ اپنی ذاتی خوراک میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے' اور پھر اس کا اجر اُس عورت اور اس کے شوہر کے درمیان تقسیم ہوگا' البتہ عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے' اُس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ کرے۔

16619 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يُنْقِصُ اَحَدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ شَيْئًا، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلَهُ بِمَا اكْتَسَبَ

16619-صحيح البخاري - كتاب الزكوة' باب من أمر خادمه بالصدقة ولم يناول بنفسه - حديث: 1370صحيح مسلم - كتاب الزكوة' باب أجر الخازن الأمين - حديث: 1762صحيح ابن حبان - كتاب الزكوة' باب صدقة التطوع - ذكر تفضل الله جل وعلا على المرأة إذا تصدقت من بيت' حديث: 3417سنن أبي داؤد - كتاب الزكوة' باب المرأة تتصدق من بيت زوجها - حديث: 1448سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب ما للمرأة من مال زوجها - حديث: 2291السنن للنسائي - كتاب الزكوة' صدقة المرأة من بيت زوجها - حديث: 2504مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' المرأة تصدق من بيت زوجها - حديث: 21618السنن الكبرى للنسائي - كتاب عشرة النساء' ثواب ذلك وذكر الاختلاف على شقيق في حديث عائشة فيه - حديث: 8918مسند الحميدي - أحاديث عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 271مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4243المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2796

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے اناج میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر کچھ خرچ کر دے تو اس عورت کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کی مانند اجر ملے گا اور ان دونوں میں سے کسی ایک کا اجر دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا خازن کا حکم بھی اس کی مانند ہے عورت کو خرچ کرنے کا اجر ملے گا اور شوہر کو کمانے کا اجر ملے گا''۔

16620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ امْرَاَةٍ، اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ اَتَصَدَّقُ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَتْ: نَعَمْ مَا لَمْ تَقِ مَالَهَا بِمَالِهِ

❀❀ قیس بن ابوحازم ایک خاتون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ ایک مرتبہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں کسی عورت نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کر سکتی ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ شوہر کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچا نہ رہی ہو۔

16621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ: ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے عرض کی: کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہمارے اموال میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بَابُ مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ وَمَا يُجْبَرُ عَلَيْهِ مِنَ النَّفَقَةِ

باب: آدمی اپنے بیٹے کے مال میں کتنا حاصل کر سکتا ہے؟ اور بیٹے کو کس حد تک خرچ کا پابند کیا جائے گا؟

16622 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَعْتَصِرُ الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ مَا اَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ مَا لَمْ يَمُتْ اَوْ يَسْتَهْلِكْهُ اَوْ يَقَعْ فِيهِ دَيْنٌ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے وہ چیز حاصل کر لے گا جو اس نے اپنے مال میں سے اُسے دی تھی جبکہ اس کا انتقال نہ ہوا ہو یا وہ مال ہلاکت کا شکار نہ ہوا ہو یا اس میں قرض واقع نہ ہو جائے۔

16623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ

الْعَزِيزِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی اس کی مانند تحریر کروایا تھا۔

16624 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: يَعْتَصِرُ الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ مَا اَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ، وَلَا يَعْتَصِرُ الْوَلَدُ الْوَالِدَ مَا اَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ لِحَقِّهِ عَلَيْهِ

❀❀ زہری نے' سعید بن میسب کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی' اپنی اولاد سے وہ چیز واپس لے گا' جو اس نے اپنی اولاد کو اپنے مال میں سے دی تھی (جبکہ اولاد بالغ ہو) لیکن بیٹا' والد سے وہ چیز واپس نہیں لے گا' جو بیٹے نے اپنے مال میں سے باپ کو دی تھی' کیونکہ باپ کا حق اُس پر ہے۔

16625 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَاْخُذُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ مَا شَاءَ، وَاِنْ كَانَتْ جَارِيَةً تَسَرَّاهَا اِنْ شَاءَ قَالَ قَتَادَةُ: لَا يُعْجِبُنِيْ مَا قَالَ فِي الْجَارِيَةِ

❀❀ قتادہ نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے' حاصل کر سکتا ہے' اگر وہ چاہے' تو اس کے مال میں سے کسی کنیز کو اپنی کنیز بنا سکتا ہے' قتادہ بیان کرتے ہیں: کنیز کے بارے میں' انہوں نے جو رائے بیان کی ہے' وہ مجھے پسند نہیں ہے۔

16626 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَاْخُذُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَحْتَاجَ فَيَسْتَنْفِقُ بِالْمَعْرُوفِ يَعُولُهُ ابْنُهُ كَمَا كَانَ الْاَبُ يَعُولُهُ، فَاَمَّا اِذَا كَانَ الْاَبُ مُوْسِرًا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مَالَ ابْنِهِ فَيَقِي بِهِ مَالَهُ اَوْ يَضَعَهُ فِيمَا لَا يَحِلُّ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ نہیں لے سکتا' البتہ اگر آدمی محتاج ہو جائے' تو پھر مناسب طور پر خرچ حاصل کرلے گا' اور اس کا بیٹا اس کی کفالت کرے گا' جس طرح اس کا باپ' اس کی کفالت کرتا رہا ہے' لیکن جب باپ خوشحال ہو' تو پھر اسے یہ حق نہیں ہوگا کہ بیٹے کے مال میں سے کچھ حاصل کر کے' اپنے مال کو اس کے ذریعے محفوظ رکھے' یا بیٹے کے مال کو کسی ایسی جگہ پر خرچ کرے' جو حلال نہ ہو۔

16627 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ، اَوْ قَالَ عُمَرُ: لِرَجُلٍ عَابَ عَلٰى ابْنِهِ شَيْئًا مَنَعَهُ: ابْنُكَ سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ

❀❀ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ایک شخص سے یہ کہا تھا' جس نے اپنے بیٹے پر اس حوالے سے اعتراض کیا تھا کہ اس بیٹے نے' باپ کو کچھ دینے سے انکار کر دیا تھا (انہوں نے یہ کہا تھا:) تمہارا بیٹا تمہارے ترکش کا ایک تیر ہے۔

16628 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ مَالًا، وَاِنَّ لِيْ عِيَالًا، وَاِنَّ لِاَبِيْ مَالًا، وَعِيَالًا وَاَبِيْ يُرِيدُ اَنْ يَاْخُذَ مَالِيْ " قَالَ: اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ

❀❀ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: میرے پاس مال موجود ہے' اور میرے عیال بھی ہیں' اور میرے باپ کا بھی مال ہے' اور اس کے عیال بھی ہیں' اب میرا باپ یہ چاہتا ہے کہ میرے مال کو حاصل کرلے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال' تمہارے باپ کا ہے۔

16629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَبُوهُ غَنِيٌّ عَنْهُ قَالَ: فَلَا يُضَارُّهُ اَبُوهُ وَابْنُهُ كَارِهٌ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَادَ اَبُوهُ اَنْ يَزْدَادَ فِيْ نِسَائِهِ وَفِيْ طَعَامِهِ وَعَيْشِهِ قَالَ: اَبُوهُ اَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ يَذْهَبْ بِهِ اِلٰى غَيْرِهِ رَاجَعْتُهُ فِيهَا فَقَالَ: هٰكَذَا، وَرَدَدْتُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَبُوهُ اَحَقُّ بِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آدمی کا باپ اس سے بے نیاز ہو' تو انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں باپ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا' جبکہ بیٹا اس بات کو ناپسند کر رہا ہو' میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اس کے باپ نے یہ ارادہ کیا ہو؟ کہ اس کی بیویاں زیادہ ہو جائیں (یعنی اس کی بیویوں کو زیادہ ملے) یا اس کا کھانا بہتر ہو' یا زندگی بہتر ہو جائے' تو عطاء نے فرمایا: اس کا باپ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا' جبکہ وہ اس مال کو کسی اور کے پاس نہ لے کر جائے' ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دوبارہ' ایک مرتبہ یہی مسئلہ دریافت کیا' تو انہوں نے یہی جواب دیا' میں نے ان سے اس بارے میں دوبارہ دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کا باپ اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

16630 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: " كَانَ يُقَالُ (مَا اَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ) (المسد: 2) وَلَدُهُ كَسْبُهُ وَمُجَاهِدٌ وَعَائِشَةُ قَالَاهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس کے مال نے' اسے بے نیاز نہیں کیا' اور اس چیز نے بھی' جو اُس نے کمائی تھی''

عطاء بیان کرتے ہیں: اس کی کمائی میں اس کی اولاد شامل ہے' مجاہد اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

16628صحیح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر خبر أوهم من لم يحكم صناعة العلم أن مال الابن' حديث: 411سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب ما للرجل من مال ولده - حديث: 2288سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الإيلاء - باب الغلام بين الأبوين أيهما أحق به' حديث: 2112مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في الرجل يأخذ من مال ولده - حديث: 22221شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب القضاء والشهادات' باب الوالد هل يملك مال ولده أم لا ؟ - حديث: 4054السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب النفقة على الأقارب - باب نفقة الأبوين' حديث: 14671مسند الشافعي - ومن كتاب جراح العمد' حديث: 910البحر الزخار مسند البزار - ومما روى سعيد بن المسيب عن عمر' حديث: 293مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5598المعجم الأوسط للطبراني - باب الحاء ' من اسمه حبوش - حديث: 3616المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة' ما أسند سمرة بن جندب - جرير بن حازم عن الحسن عن سمرة' حديث: 6803

16631 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَلَدُهُ كَسْبُهُ

❀❀ ابوطفیل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کا بیٹا اس کی کمائی ہے۔

16632 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ بِالْمَعْرُوفِ

❀❀ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی اپنے بیٹے کے مال میں سے مناسب طور پر کچھ بھی حاصل کرسکتا ہے۔

16633 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: لِيُؤَاجِرُ الرَّجُلُ ابْنَهُ فِي الْعَمَلِ اِذَا كَانَ اَبُوهُ ذَا حَاجَةٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کو اپنے بیٹے کو کسی کام کے لئے مزدور رکھ لینا چاہیے جبکہ باپ حاجت مند ہو۔

16634 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ عَطَاءً اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَالُ الْوَلَدِ طَيِّبُهُ اَطْيَبُ الطَّيِّبَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہل علم میں سے ایک شخص نے عطاء کو یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''بیٹے کے مال کا پاکیزہ حصہ سب سے زیادہ پاکیزہ چیز ہے''۔

16635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ حُسَيْنٍ يَقُولُ: رَجُلٌ خَاصَمَ اَبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ وَمَالُكَ لَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ قُلْتُ لَهُ: ثُمَّ قَالَ: انْطَلِقْ بِهِ فَاِنْ غَلَبَكَ فَاَطْلِعْنِي عَلٰى ذٰلِكَ اُعِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ رَجُلٌ خَاصَمَ اَبَاهُ اِلٰى عَلِيٍّ كَمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن حسین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک شخص نے اپنے والد کے ساتھ کسی معاملے میں اختلاف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال' اس کا (یعنی تمہارے باپ کا) ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے باپ سے) فرمایا: تم اسے ساتھ لے کے چلے جاؤ' اگر یہ تم پر غالب آجائے (یعنی تمہاری بات نہ مانے) تو تم مجھے اطلاع دینا' میں اس کے خلاف تمہاری مدد کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی طرح ایک شخص مقدمہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا...... اس روایت میں بھی اس کی مانند قصہ مذکور ہے۔

16636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي يَسْاَلُنِي مَالِي قَالَ: فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ قَالَ: فَاِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ اَخْرُجَ لَهُ مِنْهُ قَالَ: فَاخْرُجْ لَهُ مِنْهُ قَالَ: وَقَالَ رَجُلٌ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوصِيهِ: لَا تَعْصِ وَالِدَيْكَ فَإِنْ سَاَلَاكَ اَنْ تَنْخَلِعَ لَهُمَا مِنْ دُنْيَاكَ فَانْخَلِعْ لَهُمَا مِنْهَا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد مجھ سے میرا مال مانگتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ انہیں دے دو! اس نے کہا: وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنا سارا مال انہیں دے دوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سارا مال اسے دے دو!

راوی کہتے ہیں: ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں تلقین کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' خواہ وہ تم سے یہ مطالبہ کریں کہ تم ان کے لئے اپنی دنیا (یعنی سارے مال) سے لاتعلق ہو جاؤ' تم ان کے لئے اس (سارے مال) سے لاتعلق ہو جانا۔

16637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوصِيهِ: بِرَّ بِوَالِدَيْكَ، وَإِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْتَلِعَ مِنْ مَالِكَ كُلِّهِ فَافْعَلْ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو تلقین کرتے ہوئے اس سے فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' خواہ وہ تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے سارے مال سے لاتعلق ہو جاؤ (اگر وہ ایسا کریں) تو تم یہ بھی کر لینا۔

16638 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سُنَّةُ الْجَدِّ فِيمَا يَنَالُ مِنْ مَالِ ابْنِ ابْنِهِ كَسُنَّةِ الْاَبِ فِيمَا يَنَالُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ كَارِهًا قَالَ: إِنِ احْتِيجَ فَنَعَمْ يَاْخُذُ صَاحِبُهُ قَطُّ قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ مُغْرَمًا؟ قَالَ: نَعَمْ فَاَمَّا مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ فَلَيْسَ كَهَيْئَةِ الْاَبِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: پوتے کا مال استعمال کرنے کے بارے میں دادا کا کیا طریقہ ہوگا؟ یا اُسی طرح ہوگا؟ جس طرح باپ اپنے بیٹے کا مال استعمال کر لیتا ہے' خواہ بیٹا اسے ناپسند کرتا ہو؟ عطاء نے جواب دیا: اگر تو دادا محتاج ہو' تو پھر ایسا ہی ہوگا' ایسی صورت میں اس کا حکم باپ کی مانند ہوگا' میں نے کہا: اگرچہ اس نے تاوان ادا کرنا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اگر وہ حاجت مند نہ ہو' تو پھر دادا' باپ کی مانند نہیں ہوگا۔

16639 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَا يَاْخُذُ الْجَدُّ مِنْ مَالِ ابْنِ ابْنِهِ كَارِهًا وَهُوَ غَنِيٌّ عَنْهُ وَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ بِهِ إِلَى غَيْرِهِ قَالَ: لَا وَلَيْسَ كَهَيْئَةِ الْوَالِدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا دادا اپنے پوتے کا مال ایسے حاصل نہیں کر سکتا؟ کہ جب پوتا اسے ناپسند کرتا ہو' اور دادا' اُس سے بے نیاز بھی ہو' اور وہ اس مال کو کسی دوسرے کی طرف بھی نہ لے جائے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں کر سکتا کیونکہ دادا' باپ کی طرح نہیں ہے۔

16640 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلَى نَفَقَةِ جَدِّهِ اَبِي اَبِيهِ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: آدمی کو اس کے دادا' یعنی باپ کے باپ کا خرچ فراہم کرنے کا پابند کیا جائے گا۔

16641 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَتْ اُمُّ الْيَتِيمِ مُحْتَاجَةً اَنْفَقَ عَلَيْهَا مِنْ مَالِهِ يَدُهَا مَعَ يَدِهِ، قِيلَ فَالْمُوسِرَةُ قَالَ: لَا شَيْءَ لَهَا

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر یتیم بچوں کی ماں' اس بات کی محتاج ہو کہ شوہر کے مال میں سے ان بچوں پر خرچ کرے' تو اب عورت کا ہاتھ' مرد کے ہاتھ کے ساتھ ہوگا' ان سے دریافت کیا گیا: اگر وہ عورت خوشحال ہو؟ انہوں نے جواب دیا: پھر اس عورت کو کوئی حق نہیں ہوگا۔

16642 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْيَتِيمُ اُمُّهُ مُحْتَاجَةٌ اَيُنْفِقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِهِ؟ قَالَ عَطَاءٌ: اَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ؟، قُلْتُ: لَا قَالَ: نَعَمْ، لَا يَاْكُلُ مَالَهُ اَحَقُّ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَكَانَتْ اَمَةً لَمْ تُعْتَقْ، اَتُعْتَقُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ يُكْرَهُ عَلٰى اِعْتَاقِهَا اِنْ لَمْ يَتَمَتَّعُوا بِهَا وَيَحْتَاجُوهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کسی یتیم بچے کی ماں' جو محتاج ہو' تو کیا اس یتیم بچے کے مال میں سے' اس عورت پر خرچ کیا جائے گا؟ عطاء نے دریافت کیا: کیا اس عورت کے پاس کوئی چیز نہیں ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! کیونکہ اس یتیم بچے کے مال کو کھانے کا اس عورت سے زیادہ کوئی اور حق دار نہیں ہے' میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ عورت کوئی کنیز ہو' جسے آزاد نہ کیا گیا ہو' تو کیا اس مال میں سے اس عورت کو آزاد کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اس عورت کو آزاد کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' اگر وہ لوگ اس سے نفع حاصل نہیں کرتے' اور وہ اس کے محتاج نہیں ہوتے۔

16643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمَّةٍ، لَهُ سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ يَتِيمٍ فِي حِجْرِهَا تُصِيبُ مِنْ مَالِهِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَاِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ

❀❀ عمارہ بن عمیر نے' اپنی پھوپھی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے یتیم کے بارے میں دریافت کیا' جو ان کے زیر پرورش تھا' اور اس خاتون نے اس یتیم کا مال استعمال کیا تھا' تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ پاکیزہ چیز وہ ہے' جو آدمی اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے' اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی کا حصہ ہے''۔

16644 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ خَالٍ لَهُ سَاَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: وَرِثَ مِنِ امْرَاَتِهِ خَادِمًا هُوَ وَوَلَدُهُ فَاَرَادَ اَنْ يَقَعَ عَلَى الْخَادِمِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اكْتُبْ ثَمَنَهَا عَلَيْكَ دَيْنًا لِوَلَدِكَ ثُمَّ تَقَعُ عَلَيْهَا

❀❀ عبدالکریم جزری نے اپنے ماموں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے سعید بن جبیر سے سوال کیا: وہ اپنی بیوی کی طرف سے خادم (یعنی کنیز) کے وارث بنے ہیں' اس خادم کے وارث وہ بھی بنے' اور ان کا بیٹا بھی بنا' پھر انہوں نے اس

خادم کے ساتھ (یعنی اس کنیز کے ساتھ) صحبت کرنے کا ارادہ کیا' تو سعید نے کہا: آپ اس کنیز کی قیمت' اپنے ذمہ قرض کے طور پر لازم کر لیں' جو قرض آپ نے اپنے بیٹے کو ادا کرنا ہوگا' اور پھر اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیں۔

16645 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبًا، يَقُولُ لِرَجُلٍ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اكْتُبْ ثَمَنَهَا لِوَلَدِكَ ثُمَّ قَعْ عَلَيْهَا

❀❀ بکار بیان کرتے ہیں: انہوں نے وہب کو ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا جو سعید بن جبیر کا قول ہے: تم اس کی قیمت کو اپنے بیٹے کے لئے ادھار کے طور پر نوٹ کر لو' اور پھر اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لو۔

16646 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَدَّةٍ لَهُ قَالَتْ: خَاصَمْتُ إِلَى شُرَيْحٍ فِي خَادِمٍ لِي أَصْدَقَهَا أَبِي امْرَأَتَهُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَضَى لِي بِالْخَادِمِ وَقَضَى لِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ قِيمَتَهَا

❀❀ عمرو بن قیس نے' اپنی دادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک خادم کے سلسلے میں' قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا' وہ خادم میرے والد نے' اپنی بیوی کو صدقے کے طور پر (یا مہر کے طور پر) دیا تھا' میں نے اس کے بارے میں قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا' تو انہوں نے وہ خادم مجھے ادا کرنے کا فیصلہ دے دیا' اور انہوں نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ میں اپنے والد کی بیوی کو اس کی قیمت ادا کر دوں گی۔

16647 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ بِغَيْرِ أَمْرِ ابْنِهِ شَيْئًا؟ ابْنُهُ مُحْتَاجٌ وَأَبُوهُ يَسْتَخْدِمُهُ؟ قَالَ: لَا وَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبُوهُ فِيهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی اپنے بیٹے کی اجازت کے بغیر' اپنے بیٹے کے مال میں سے کوئی چیز حاصل کر سکتا ہے؟ جبکہ اس کا بیٹا محتاج بھی ہو' کیا اس کا باپ اس سے خدمت لے سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! اس کے بارے میں' اس کے باپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

16648 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ مَا يَأْكُلُ قَطُّ بِغَيْرِ ابْنِهِ إِذَا أَعْيَاهُ أَبُوهُ فَلَمْ يُنْفِقْ عَلَيْهِ "

❀❀ ابوشعثاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بیٹے کے مال میں سے کوئی ایسی چیز کھا لے' جو چیز آدمی اپنے بیٹے کے بغیر نہیں کھا سکتا' جبکہ اس کے باپ نے اسے محفوظ رکھا ہو' اور اس پر خرچ نہ کیا ہو۔

16649 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كُلُّ وَارِثٍ يُجْبَرُ عَلَى وَارِثِهِ فِي النَّفَقَةِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حِيلَةٌ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہر وارث کو' اپنے وارث پر خرچ کرنے کے بارے میں پابند کیا جائے گا' اگر اس کے پاس کوئی حیلہ نہ ہو۔

16650 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلٰى نَفَقَةِ وَالِدَيْهِ وَإِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ وَعَلٰى نَفَقَةِ جَدِّهِ اَبِيْ اَبِيْهِ، وَعَلٰى نَفَقَةِ وَلَدِهٖ مَا كَانُوْا صِغَارًا فَإِذَا بَلَغُوا الْحُلُمَ لَمْ يُجْبَرْ عَلٰى نَفَقَتِهِمْ قَالَ: وَالْاُمُّ لَا تُجْبَرُ عَلٰى نَفَقَةِ وَلَدِهَا صِغَارًا كَانُوْا اَمْ كِبَارًا وَإِنْ كَانَتْ غَنِيَّةً،

❀❀ حماد بیان کرتے ہیں: آدمی کو اپنے ماں باپ پر خرچ کرنے کا پابند کیا جائے گا' خواہ وہ ماں باپ مشرک ہی کیوں نہ ہوں اسی طرح آدمی کو اپنے دادا کا خرچ فراہم کرنے کا بھی پابند کیا جائے گا' یعنی باپ کے باپ کو خرچ فراہم کرنے کا پابند کیا جائے گا' اسی طرح اسے اپنی اولاد کا خرچ فراہم کرنے کا پابند کیا جائے گا' جب تک وہ نابالغ ہیں' جب وہ بالغ ہو جائیں تو پھر وہ ان کے خرچ کا پابند نہیں رہے گا' وہ فرماتے ہیں: ماں کو اس کی اولاد کا خرچ فراہم کرنے کا پابند نہیں کیا جائے گا' خواہ وہ اولاد کمسن ہو' یا بڑی ہو' خواہ ماں خوشحال ہی کیوں نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمُدَبَّرِ

کتاب: مدبر کے بارے میں روایات

16651 - اقوال تابعین: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبر (غلام کو) ایک تہائی حصے میں شمار کیا جائے گا۔

16652 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبْجَرَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ، وَاَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يُخْرِجُهُ فَارِغًا مِنْ غَيْرِ الثُّلُثِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح' مدبر غلام کو ایک تہائی حصے میں شامل کرتے تھے' جبکہ مسروق اسے نکال دیتے تھے' اور وہ ایک تہائی حصے کے علاوہ اس سے فارغ ہوتا تھا۔

16653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِي، اَنَّ عَلِيًّا، جَعَلَ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ' مدبر غلام کو ایک تہائی حصے میں شمار کرتے تھے۔

16654 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ قَالُوا: الْمُدَبَّرُ فِي الثُّلُثِ

❀❀ امام زہری' قتادہ اور حماد یہ فرماتے ہیں: مدبر ایک تہائی حصے میں شمار ہوگا۔

16655 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَا: الْمُدَبَّرُ وَصِيَّةٌ

❀❀ ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: مدبر' وصیت شمار ہوگا۔

16656 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُدَبِّرُهُ اَحَدُهُمَا وَيُمْسِكُ الْاٰخَرُ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيْنَا تَعْجِيلُ الْقِيمَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو آدمیوں کی ملکیت ہو اور ان دونوں میں سے ایک اس کو مدبر کردے' اور دوسرا اپنے حصے کو روک کے رکھے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اس کی قیمت ادا کردی جائے۔

16657 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کردیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اس کے ترکے کے ایک تہائی حصے میں شمار کیا۔

16658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَّهُ لَمْ يَدَعْ غَيْرَهُ فَاَعْتَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثَهُ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر قرار دے دیا' اس نے ترکے میں اس غلام کے علاوہ اور کچھ نہیں چھوڑا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس غلام کے ایک تہائی حصے کو آزاد قرار دیا۔

16659 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُدَبِّرُ الرَّجُلُ عَبْدَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ: لَا ثُمَّ ذَكَرَ مَقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَبْدِ الَّذِىْ دُبِّرَ عَلٰى عَهْدِهٖ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَغْنَى عَنْهُ مِنْ فُلَانٍ ثُمَّ تَلَا عَطَاءٌ (وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا) (الفرقان: 67) وَذَكَرَ مَا قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ وَيَجْلِسُ لَا مَالَ لَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا شخص اپنے غلام کو مدبر قرار دے سکتا ہے؟ جس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں' جب ایک غلام کو مدبر کیا گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس غلام سے' فلاں شخص سے زیادہ بے نیاز ہے' پھر عطاء نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب وہ لوگ خرچ کرتے ہیں' تو نہ ہی فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں''۔

اس کے بعد' انہوں نے اس بات کا ذکر کیا کہ جب کوئی شخص اپنا پورا مال صدقہ کردے' اور یوں بیٹھ جائے کہ اس کے پاس مال ہی نہ ہو' تو اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے۔

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کو فروخت کرنا

16660 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ مُدَبَّرًا احْتَاجَ سَيِّدُهُ اِلٰى ثَمَنِهٖ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مدبر غلام کو فروخت کروادیا تھا' جس کا آقا اس کی قیمت کا محتاج تھا۔

16661 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے محمد بن منکدر کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16662 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أُعْتِقَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَبْتَاعُهُ مِنِّي فَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ: أَنَا أَبْتَاعُهُ فَابْتَاعَهُ. قَالَ عَمْرٌو: قَالَ جَابِرٌ: غُلَامًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کردیا' اس شخص کا اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' اس نے اس غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون اس غلام کو مجھ سے خریدے گا؟ تو حضرت نعیم بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس کو خریدتا ہوں' انہوں نے اس کو خرید لیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا' جو ایک سال میں ہی فوت ہوگیا' ابوزبیر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اس غلام کا نام یعقوب تھا۔

16663 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَبْتَاعُهُ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ عَمْرٌو: قَالَ جَابِرٌ: غُلَامًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کردیا اس شخص کا' اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون اس غلام کو مجھ سے خریدے گا؟ تو بنو عدی بن کعب سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اس غلام کو خرید لیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا' جو ابن

16662-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب بيع المزايدة - حديث: 2051صحيح مسلم - كتاب الأيمان' باب جواز بيع المدبر - حديث: 3241مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' باب إباحة الرجوع في التدبير - حديث: 4671صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب بيع المدبر - ذكر إباحة بيع المدبر إذا كان المدبر عديما لا مال له' حديث: 5007سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب في بيع المدبر - حديث: 3464السنن للنسائي - كتاب الزكوة' باب أي الصدقة أفضل - حديث: 2511السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' أي الصدقة أفضل - حديث: 2298السنن الكبرى للنسائي - باب ما قذفه البحر' التدبير - حديث: 4857السنن الكبرى للبيهقي - كتاب المدبر' باب : المدبر يجوز بيعه متى شاء مالكه . - حديث: 20005مسند الشافعي - ومن كتاب صفة نهي النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث: 1419مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى أبو الزبير عن جابر بن عبد الله' حديث: 1843مسند الحميدي - أحاديث جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 1167مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث: 1006مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر ' حديث: 2110المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8326

زبیر کے عہد خلافت کے پہلے سال میں فوت ہوا تھا۔

16664 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اَعْتَقَ اَبُوْ مَذْكُورٍ غُلَامًا لَّـهُ يُـقَالُ لَهُ: يَعْقُوبُ الْقِبْطِيُّ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَهُ مَالٌ غَيْرُهُ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ قَالَ: فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ خَتِنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَمَانِمِائَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقْ عَلٰى نَفْسِكَ فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَعَلٰى اَهْلِكَ، وَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَعَلٰى اَقَارِبِكَ، وَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَاقْسِمْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومذکور رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو آزاد کردیا' جس کا نام یعقوب قطبی تھا' انہوں نے اسے مدبر کے طور پر آزاد کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا اس کا اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون اس غلام کو مجھ سے خریدے گا؟ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سسرالی عزیز حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو کے عوض میں وہ غلام خرید لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہ رقم غلام کے سابقہ مالک کو دے کر) ارشاد فرمایا: تم اسے اپنی ذات پر خرچ کرو' اگر بچ جائے' تو اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو' اگر پھر بھی بچ جائے' تو اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرو' اور اگر پھر بھی بچ جائے' تو ادھر اُدھر خرچ کرو۔

16665 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُدَبِّرُ الرَّجُلُ عَبْدَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ: لَا ثُمَّ ذَكَرَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَبْدِ الَّذِي دَبَّرَ عَلٰى عَهْدِهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَغْنَى عَنْهُ مِنْ فُلَانٍ ثُمَّ تَلَا عَطَاءٌ (وَالَّذِينَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوا) (الفرقان: 67) وَذَكَرَ مَا قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِمَالِهِ وَيَجْلِسُ لَا مَالَ لَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے غلام کو مدبر قرار دے دیتا ہے' اس کا اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہوتا' تو عطاء نے جواب دیا: یہ درست نہیں ہے' پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کے بارے میں یہ فرمایا تھا' جس (غلام) کو آپ کے عہد میں مدبر قرار دیا گیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس غلام سے' فلاں شخص سے زیادہ بے نیاز ہے' پھر عطاء نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب وہ لوگ خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی بھی نہیں کرتے اور کنجوسی بھی نہیں کرتے''۔

اسی طرح عطاء نے یہ بات ذکر کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا تھا: جو شخص اپنے مال کو صدقہ کر کے خود یوں بیٹھ جاتا ہے کہ اس کے پاس مال ہی نہیں ہوتا۔

16666 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سَاَلَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنِ الْمُدَبَّرِ قَالَ: " كَيْفَ كَانَ اَبُوكَ يَقُولُ فِيهِ؟: هَلْ كَانَ يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ؟ " قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اِنِ احْتَاجَ فَقَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: وَاِنْ لَمْ يَحْتَجْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ابن منکدر نے مجھ سے مدبر غلام کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا: آپ کے والد اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا اس کا مالک اسے فروخت کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر وہ محتاج ہو؟ ابن منکدر نے کہا: اگرچہ وہ محتاج نہ ہو، تو بھی وہ ایسا کرسکتا ہے۔

16667 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: مَرِضَتْ عَائِشَةُ فَتَطَاوَلَ مَرَضُهَا قَالَتْ: فَذَهَبَ بَنُو اَخِيهَا اِلَى رَجُلٍ فَذَكَرُوا مَرَضَهَا فَقَالَ: اِنَّكُمْ تُخْبِرُوْنِي خَبَرَ امْرَاَةٍ مَطْبُوبَةٍ قَالَ: فَذَهَبُوا يَنْظُرُوْنَ فَاِذَا جَارِيَةٌ لَهَا سَحَرَتْهَا وَكَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْهَا فَدَعَتْهَا فَسَاَلَتْهَا فَقَالَتْ: مَاذَا اَرَدْتِ؟ قَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ تَمُوتِيْ حَتّٰى اَعْتَقَ قَالَتْ: فَاِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ تُبَاعِي مِنْ اَشَدِّ الْعَرَبِ مِلْكَةً فَبَاعَتْهَا وَاَمَرَتْ بِثَمَنِهَا فَجُعِلَ فِيْ مِثْلِهَا

❀❀ عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں، ان کی بیماری طویل ہوگئی، تو ان کے بھتیجے ایک شخص کے پاس گئے، انہوں نے اس شخص کے سامنے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کا ذکر کیا، تو اس شخص نے کہا: تم مجھے ایک ایسی خاتون کے بارے میں بتا رہے ہو، جس پر جادو کیا گیا ہے، جب ان لوگوں نے اس بات کی تحقیق کی، تو پتہ چلا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے ان پر جادو کروایا تھا، جس کنیز کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مدبرہ قرار دیا تھا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو بلا کر اس سے دریافت کیا: اس نے اعتراف کرلیا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارا مقصد کیا تھا؟ اس نے کہا: میں یہ چاہتی تھی کہ آپ فوت ہوجائیں، تاکہ میں آزاد ہوجاؤں، تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ تمہیں کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کیا جائے، جو انتہائی سخت ترین مالک ہو، پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو فروخت کروادیا، اور اس کی قیمت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے ذریعے ایک کنیز کو خرید کر آزاد کردیا جائے۔

16668 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بَاعَ مُدَبَّرًا اَحَاطَ دَيْنُ صَاحِبِهِ بِرَقَبَتِهِ

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک مدبر غلام کو فروخت کروادیا تھا، جس کے ذریعے انہوں نے اس غلام کے مالک کا قرض ادا کیا تھا۔

16669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ عَلٰى سَيِّدِهٖ دَيْنٌ اسْتَسْعَى فِيْ ثَمَنِهٖ

❀❀ معمر نے، قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب اس کے آقا کے ذمہ قرض ہو، تو اس کی قیمت کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

16670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَعُوْدُ الرَّجُلُ فِيْ مُدَبَّرِهٖ

❀❀ عمرو بن مسلم نے' طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنے مدبر غلام کو واپس لے سکتا ہے۔

16671 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ طَاؤُسًا، كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا اَنْ يَعُودَ الرَّجُلُ فِیْ عَتَاقَتِهِ قَالَ عَمْرٌو: وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَكْتُبَ لِسَرِيَّةٍ لَهُ تَدْبِيرًا فَقُلْتُ لَهُ: اَتَشْتَرِطُ اِلَّا اَنْ تَرٰى رَاْيَكَ؟ قَالَ: وَلِمَ؟ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ يَقُوْلُ: اَوَ لَيْسَ يَحِقُّ لِیْ اَنْ اَرْجِعَ فِيهَا اِنْ شِئْتُ؟ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ الْقُضَاةَ لَا يَقْضُونَ بِذٰلِكَ الْيَوْمَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَكْتُبَ لَهُ مَا قُلْتُ لَهُ "

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: طاؤس اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے آزاد کردہ غلام کو واپس لے' عمرو بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں ان کی کنیز کے لئے مدبر ہونے کا حکم تحریر کردوں' میں نے ان سے کہا: کیا آپ یہ شرط عائد کررہے ہیں' البتہ اگر آپ کی رائے مختلف ہو' تو اور بات ہے' انہوں نے کہا: وہ کیسے؟ تو مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ کیا مجھے اس بات کا حق نہیں ہے' کہ اگر میں چاہوں' تو اس سے رجوع کرلوں' میں نے ان سے کہا: قاضی حضرات تو آج تک اس بارے میں فیصلہ نہیں دیتے ہیں' پھر انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے وہ چیز تحریر کروں' جو میں نے ان سے کہی ہے۔

16672 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَا: الْمُدَبَّرُ وَصِيَّةٌ

❀❀ ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: مدبر' وصیت شمار ہوگا۔

16673 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمُدَبَّرُ وَصِيَّةٌ يَرْجِعُ فِيْهِ صَاحِبُهُ مَتٰى شَاءَ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدبر وصیت شمار ہوگا' اس کا مالک جب چاہے' اس کے بارے میں رجوع کرسکتا ہے۔

16674 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: يُكْرَهُ بَيْعُ الْمُدَبَّرِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يُعَادُ فِی الْمُدَبَّرِ وَفِیْ كُلِّ وَصِيَّةٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مدبر کو فروخت کرنا مکروہ ہے' میں نے انہیں یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا: مدبر غلام میں' یا ہر وصیت میں رجوع کیا جاسکتا ہے۔

16675 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِیِّ اَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الْمُدَبَّرِ "

❀❀ عبدالکریم نے' ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے مدبر غلام کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

16676 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَبِيعُهُ الْجَرِيءُ وَيَرِعُ عَنْهُ الْوَرِعُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جرأت کرنے والا اسے فروخت کرے گا اور پرہیزگار شخص اس سے احتیاط کرے گا۔

16677 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُبَاعُ الْمُدَبَّرُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدبر غلام کو فروخت نہیں کیا جائے گا

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو اس کی مانند ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

16678 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اُرْسِلْتُ اِلَيْكَ مِنَ الْكُوفَةِ اَسْاَلُكَ عَنْ رَجُلٍ دَبَّرَ جَارِيَةً لَهُ، ثُمَّ بَاعَهَا وَوَطِئَهَا الْمُشْتَرِي فَقَالَ: تُرَدُّ الْجَارِيَةُ وَيَغْرَمُ الَّذِي وَطِئَهَا الْعَقْرَ وَتُتْرَكُ عَلٰى حَالِهَا

❀❀ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: مجھے کوفہ سے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے تاکہ میں آپ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کروں جو اپنی کنیز کو مدبر قرار دے دیتا ہے پھر وہ اس کنیز کو فروخت کر دیتا ہے اور خریدار اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو معمر نے جواب دیا: وہ کنیز واپس کر دی جائے گی جس خریدار نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے وہ جرمانہ ادا کرے گا اور اس کنیز کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔

16679 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، اَوْ عَنْ غَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا يُعَادُ فِي الْمُدَبَّرِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَابْنِ اَبِي يَحْيَى

❀❀ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبر سے رجوع نہیں کیا جا سکتا یہ بات ابن عیینہ اور ابن ابو یحییٰ سے منقول ہے۔

16680 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً مُدَبَّرَةً فَاَعْتَقَهَا قَالَ: جَازَ عِتْقُهُ وَيَبْتَاعُ هٰذَا الَّذِي بَاعَهَا بِثَمَنِهَا جَارِيَةً فَيُدَبِّرُهَا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی مدبرہ کنیز کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے تو زہری نے فرمایا: اس کا آزاد کرنا درست ہوگا اور جس شخص نے اس کنیز کو فروخت کیا تھا وہ اس کی قیمت کے ذریعے ایک اور کنیز خرید کر اسے مدبر کر دے گا۔

16681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: اَبُو مَذْكُورٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ يُقَالُ لَهُ: يَعْقُوبُ

فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ النُّعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنَهُ اِلَيْهِ وَقَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَبِعِيَالِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَبِقَرَابَتِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا وَاَشَارَ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابومذکور نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا' ان صاحب کا' اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' اس غلام کا نام یعقوب تھا' اس بات کی اطلاع' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون اس کو مجھ سے خریدے گا؟ تو حضرت نعیم بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے عوض میں اس غلام کو خرید لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قیمت اس کے سابقہ آقا کے سپرد کی' اور فرمایا: جب کوئی شخص تنگ دست ہو' تو اسے اپنی ذات پر خرچ کرنا چاہیے' اگر بچ جائے' تو اپنے بال بچوں پر کرے اگر اضافی ہو' تو رشتے داروں پر کرے' اگر اضافی ہو' تو یہاں اور وہاں کرے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

بَابُ اَوْلَادِ الْمُدَبَّرَةِ

باب: مدبرہ کنیز کی اولاد کا حکم

16682 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مدبرہ کنیز کی اولاد' ان کی ماں کے حکم میں ہوگی۔

16683 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا

❀❀ یزید بن عبداللہ نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبرہ کنیز کی اولاد' اس کنیز کے حکم میں ہوگی۔

16684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ اِذَا وَلَدَتْهُمْ بَعْدَمَا دَبَّرَتْ فَهُمْ بِمَنْزِلَتِهَا

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدبرہ کی اولاد' اپنی ماں کے حکم میں ہوگی' جب اس نے مدبرہ ہو جانے کے بعد انہیں جنم دیا ہو' تو پھر وہ اس کنیز کے حکم میں ہی ہوں گے۔

16685 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا

❀❀ معمر نے' حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبرہ کی اولاد' اس (مدبرہ کنیز) کے حکم میں ہوگی۔

16686 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ

❀❀ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبرہ کی اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہوگی۔

16687 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُدَبَّرَةِ تَمُوتُ وَتَتْرُكُ وَلَدًا وَلَدَتْهُمْ بَعْدَمَا دُبِّرَتْ قَالَ: بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا عِتْقَ عَلَيْهِمْ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے مدبرہ کے بارے میں نقل کیا ہے جو فوت ہو جاتی ہے اور بچوں کو چھوڑ کر جاتی ہے ان بچوں کو اس نے مدبرہ ہو جانے کے بعد جنم دیا تھا تو زہری فرماتے ہیں: وہ بچے اپنی ماں کے حکم میں ہوں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بچے آزاد نہیں ہوں گے۔

16688 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ، كَانَ يَقُولُ فِي الْمُدَبَّرِ: وَلَدُهُ عَبِيدٌ كَالْحَائِطِ تَصَدَّقُ بِهِ اِذَا مِتَّ، وَلَكَ ثَمَرَتُهُ مَا عِشْتَ،

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء مدبر کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کی اولاد غلام شمار ہوگی جیسے تم کسی باغ کو اپنے مرنے کے بعد صدقہ قرار دو تو جب تک تم زندہ ہو تم اس کا پھل کھا سکتے ہو۔

16689 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، مِثْلَ ذَلِكَ

❀❀ عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16690 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ، كَانَ يَقُولُ: اَوْلَادُ الْمُدَبَّرِ عَبِيدٌ، وَاِنْ كَانَتْ حُبْلَى يَوْمَ تُدَبَّرُ فَوَلَدُهَا كَالْمُدَبَّرِ كَاَنَّهُ عُضْوٌ مِنْهَا

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: مدبر کی اولاد غلام شمار ہوگی اور اگر عورت کو مدبر قرار دینے کے وقت وہ حاملہ تھی تو پھر اس کی اولاد مدبر کی مانند ہوگی گویا کہ وہ اس کا ایک حصہ ہے۔

16691 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَضَرْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَاخْتَصَمَ اِلَيْهِ فِي اَوْلَادِ الْمُدَبَّرَةِ فَاسْتَشَارَ مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: تُبَاعُ اَوْلَادُهَا فَاِنَّ الرَّجُلَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّخْلِ فَيَاْكُلُ ثَمَرَهَا وَقَالَ الْآخَرُ نَقْضًا لِلَّذِي قَالَ صَاحِبُهُ قَالَ: الْمُدَبَّرَةُ يَكُونُ وَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: قَدْ يُهْدِي الرَّجُلُ الْبَدَنَةَ فَتَنْتِجُ فَيُنْحَرُ وَلَدُهَا مَعَهَا قَالَ عِكْرِمَةُ: فَقَامَ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِمْ بِشَيْءٍ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: میں عبدالملک بن مروان کے پاس موجود تھا اس کے سامنے مدبرہ کنیز کی اولاد کے بارے میں مقدمہ آیا اس نے اپنے آس پاس موجود افراد سے مشورہ لیا تو ایک شخص نے اس سے کہا: اس کنیز کی اولاد کو فروخت

کر دیا جائے گا' کیونکہ جب کوئی شخص کھجوروں کا درخت صدقہ کرتا ہے' تو وہ اس کا پھل کھا سکتا ہے' جبکہ ایک اور شخص نے اس کے برعکس رائے دی' اس نے کہا: مدبرہ کنیز کی اولاد مدبرہ کنیز کے حکم میں ہوگی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اس شخص نے یہ مثال دی تھی کہ اگر کوئی شخص قربانی کا جانور ہدی کے طور پر بھجواتا ہے' اور وہ جانور کسی بچے کو جنم دے دیتا ہے' تو اس جانور کے بچے کو بھی اس کی ماں کے ساتھ ذبح کر دیا جائے گا' عکرمہ کہتے ہیں: تو خلیفہ عبدالملک اٹھ کھڑا ہوا' اور اس نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

16692 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ تُبَاعَ اَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا کہ مدبرہ کنیز کی اولاد کو فروخت کر دیا جائے۔

16693 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَسَاَلَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: رَجُلٌ اَعْتَقَ مَاهَتَهُ لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ، مَا سَبِيْلُ وَلَدِهَا؟ قَالَ: فَالْتَوَى عَلَيْهِ الْقَاسِمُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ وَلَدَهَا بِمَنْزِلَتِهَا يُعْتَقُوْنَ بِعِتْقِهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ: هٰذَا رَاْيٌ مِنْهُ وَلَا اَرَى كُلَّ شَيْءٍ وَلَدَتْ بَعْدَمَا دَبَّرَتْ وَكَانَتِ الْمُدَبَّرَةُ وَوَلَدُهَا مِنَ الثُّلُثِ فَاِنْ مَاتَ سَيِّدُ اُمِّ الْوَلَدِ عَتَقَتْ وَعَتَقَ اِنَّهُ فِي هٰذَا اِلَّا مُعْدَلًا

❀❀ ابن عون بیان کرتے ہیں: میں قاسم بن محمد کے پاس موجود تھا' ایک دیہاتی نے ان سے سوال کیا' اس نے کہا: ایک شخص اپنی کنیز کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیتا ہے' تو اس کنیز کے بچوں کا کیا حکم ہوگا؟ تو قاسم نے اس کا جواب دینے میں لیت ولعل سے کام لیا' حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کنیز کی اولاد اس کنیز کے حکم میں ہوگی' اور اس کنیز کی آزادی کے ساتھ اولاد بھی آزاد شمار ہوگی' تو قاسم نے کہا: یہ ان کی ذاتی رائے ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ مدبر بن جانے کے بعد' اس نے جن بچوں کو جنم دیا ہے' ایسی صورت میں وہ مدبرہ کنیز اور اس کی اولاد ایک تہائی مال میں سے شمار ہوں گے' اور اگر ام ولد کا آقا فوت ہو جائے' اور ام ولد آزاد ہو جائے' تو اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہوگی۔

16694 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ اُمَّ وَلَدِهٖ اَوْ مُدَبَّرَتَهٗ فَمَا وَلَدَتَا مِنْ وَلَدٍ فَهُوَ بِمَنْزِلَتِهَا لَا يُبَاعُوْنَ، وَلَا يُوْهَبُوْنَ، وَلَا يُوْرَثُوْنَ، فَاِنْ مَاتَ الَّذِيْ دَبَّرَ عَتَقَتْ وَعَتَقَ كُلُّ شَيْءٍ وَلَدَتْ بَعْدَمَا دُبِّرَتْ وَكَانَتِ الْمُدَبَّرَةُ وَوَلَدُهَا مِنَ الثُّلُثِ، فَاِنْ مَاتَ سَيِّدُ اُمِّ الْوَلَدِ عَتَقَتْ وَعَتَقَ وَلَدُهَا مَا كَانَتْ وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ فَهُوَ بِمَنْزِلَتِهَا لَا يُبَاعُوْنَ بَعْدَمَا وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا، وَلَا يَكُوْنُوْنَ مِنَ الثُّلُثِ، وَلَا يُسْتَسْعَوْنَ فِيْ شَيْءٍ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی ام ولد' یا اپنی کنیز کی شادی کروا دے' تو وہ جس بچے کو جنم دے گی تو وہ اس عورت کے حکم میں ہوں گے' انہیں نہ تو فروخت کیا جا سکتا ہے' نہ ہی ہبہ کیا جا سکتا ہے' نہ وراثت میں منتقل کیا جا سکتا ہے' اور اگر وہ شخص فوت ہو جائے' جس نے مدبر قرار دیا تھا' تو وہ کنیز بھی آزاد شمار ہوگی' اور مدبرہ ہو جانے کے بعد اس نے جتنے بچوں کو جنم دیا تھا' وہ بھی

آزاد شمار ہوں گے وہ مدبرہ کنیز اور اس کی اولاد میت کے ترکے کے ایک تہائی حصے میں شمار کیے جائیں گے اسی طرح اگر ام ولد کا آقا فوت ہو جاتا ہے تو ام ولد بھی آزاد ہو جائے گی اور ام ولد کی وہ اولاد بھی آزاد ہو جائے گی جو اس نے ام ولد بننے کے بعد جنم دی تھی وہ اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہو گی جب ام ولد اپنے آقا کے بچے کو جنم دیدے تو اس کے بعد اس کی اولاد کو فروخت نہیں کیا جا سکتا البتہ وہ نہ تو ایک تہائی حصے میں شمار ہوں گے اور نہ ہی ان سے کسی قسم کی مزدوری کروائی جائے گی۔

16695 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَعُمَرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَا: اَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ

❀❀ ابن عون نے قاسم اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبرہ کنیز کی اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہو گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَطَأُ مُدَبَّرَتِهِ

باب: آدمی کا اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرنا

16696 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ وَغَيْرَهُمَا قَالُوا: يُصِيبُ الرَّجُلُ وَلِيدَتَهُ اِذَا دَبَّرَهَا اِنْ اَحَبَّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُهُ

❀❀ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: آدمی جب اپنی کنیز کو مدبرہ قرار دیدے تو جب وہ چاہے وہ اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو بھی یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

16697 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ فَكَانَ يَطَؤُهُمَا، ثُمَّ اَعْتَقَ اِحْدَاهُمَا فَزَوَّجَهَا نَافِعًا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دو کنیزوں کو مدبرہ قرار دے دیا تھا وہ ان کے ساتھ صحبت کرتے تھے پھر انہوں نے ان میں سے ایک کنیز کو آزاد کر کے اس کی شادی نافع کے ساتھ کروا دی۔

16698 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ فَكَانَ يَطَؤُهُمَا حَتّٰى دُبِّرَتْ اِحْدَاهُمَا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دو کنیزوں کو مدبرہ قرار دیا تھا وہ ان دونوں کے ساتھ صحبت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان دونوں میں سے ایک مدبرہ قرار پائی۔

16699 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهِ وَلَا يَعُودُ فِيهَا

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرے البتہ وہ اس

سے رجوع نہیں کرسکتا۔

16700 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، كَرِهَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لِمَ تَكْرَهُهُ؟ قَالَ: لِقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا تَقْرَبْهَا وَلِاَحَدٍ فِيْهَا شَرْطٌ

❀❀ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی اپنی مدبرہ کے ساتھ صحبت کرے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ اسے مکروہ قرار کیوں دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے: تم اس کے قریب نہ جانا، جبکہ اس کنیز میں کسی اور شخص کے لئے شرط موجود ہو۔

16701 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اَعْتَقَ وَلِيدَةً لَهُ عَنْ دُبُرٍ ، ثُمَّ وَطِئَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَهِيَ حُبْلَى

❀❀ ابن جریج نے، عمر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی کنیز کو مدبرہ کے طور پر آزاد کردیا، پھر وہ سات سال تک اس کے ساتھ صحبت کرتے رہے، پھر ایک مرتبہ وہ کنیز حاملہ تھی، تو انہوں نے اسے آزاد کردیا۔

16702 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَطَاُ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مُدَبَّرَةً، وَلَا يَبِيعُهَا وَلَا يَرْجِعُ فِيْهَا

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے، البتہ وہ اسے فروخت نہیں کرسکتا، یا اس سے رجوع نہیں کرسکتا۔

16703 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرلے۔

16704 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ

❀❀ یحییٰ بن سعید نے، سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرے۔

بَابُ مَنْ اَعْتَقَ بَعْضَ عَبْدِهِ

باب: جو شخص اپنے غلام کے کچھ حصے کو آزاد کرے

16705 - حدیث نبوی:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ،

عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ لَهُمْ غُلَامٌ يُقَالُ لَهُ طَهْمَانُ اَوْ ذَكْوَانُ فَاَعْتَقَ جَدُّهُ نِصْفَهُ فَجَاءَ الْعَبْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْتِقُ فِي عِتْقِكَ، وَتَرِقُّ فِي رِقِّكَ فَكَانَ يَخْدُمُ سَيِّدَهُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَاِنَّمَا يُعْتَقُ الْعَبْدُ كُلُّهُ اِذَا اَعْتَقَ عَبْدًا لَّهُ نِصْفَهُ

❀❀ اسماعیل بن امیہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان لوگوں کا ایک غلام طہمان یا شاید ذکوان تھا' ان کے دادا نے اپنے نصف حصے کو آزاد کر دیا' وہ غلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے جتنے حصے کو آزاد کیا گیا ہے' اتنا حصہ آزاد ہے' اور جتنا حصہ غلام تھا' اتنا حصہ غلام ہے' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو وہ اپنے آقا کی مرتے دم تک خدمت کرتا رہا۔

اسماعیل بیان کرتے ہیں: غلام کو مکمل طور پر آزاد قرار دے دیا جائے گا' جب کوئی شخص اس غلام میں سے اپنے نصف حصے کو آزاد کر دے۔

16706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدٍ قَالَ: يَعْتِقُ فِي عِتْقِهِ وَيَرِقُّ فِي رِقِّهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے' ایک شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں: جس نے اپنے غلام کا نصف آزاد کر دیا تھا' وہ فرماتے ہیں: غلام کا جتنا حصہ آزاد ہوا ہے وہ آزاد شمار ہوگا اور جتنا غلام ہے' وہ غلام شمار ہوگا۔

16707 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اِذَا اُعْتِقَ نِصْفُهُ فَبِحِسَابِ مَا عَتَقَ وَيُسْتَسْعَى قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ حَمَّادٌ يَقُولُ ذٰلِكَ

❀❀ حکم نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب غلام کے نصف حصے کو آزاد کر دیا جائے' تو جتنا حصہ آزاد کیا گیا ہے' وہ آزاد شمار ہوگا' اور باقی کے بارے میں' اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

سفیان بیان کرتے ہیں: حماد بن ابوسلیمان نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

16708 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ لِفَافًا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ كَانَ لِي عَبْدٌ اَعْتَقْتُ ثُلُثَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: عَتَقَ كُلُّهُ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَاْخُذُ بِهَا

❀❀ خالد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' اس نے انہیں بتایا: میرا ایک غلام ہے' جس کے ایک تہائی حصے کو میں نے آزاد کر دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ غلام مکمل طور پر آزاد شمار ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

16709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: امْرَاَةٌ لَهَا عَبْدَانِ اَعْتَقَتْ نِصْفَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَيْمَا يَدْخُلَا عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَسَنُ: لَا شَرِيكَ لِلّٰهِ لَا شَرِيكَ لِلّٰهِ

هُمَا حُرَّانِ

❀❀ معمر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حسن بصری کے پاس موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: ایک عورت کے دو غلام تھے اس نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے نصف حصے کو آزاد کر دیا تا کہ وہ دونوں اس کے ہاں نہ آئیں تو حسن نے کہا: اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے وہ دونوں آزاد شمار ہوں گے۔

16710 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لَهُ عَبْدٌ فَاَعْتَقَ مِنْهُ عُضْوًا عَتَقَ كُلُّهُ مِيرَاثُهِ مِيرَاثُ حُرٍّ وَشَهَادَتُهُ شَهَادَةُ حُرٍّ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کا ایک غلام ہو اور وہ اس میں سے ایک عضو کو آزاد کر دے تو وہ غلام مکمل طور پر آزاد شمار ہوگا اس کی وراثت کا حکم آزاد شخص کی وراثت کی مانند ہوگا اس کی گواہی آزاد شخص کی گواہی کی مانند ہوگی۔

16711 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ اِصْبُعَكَ اَوْ ظُفُرُكَ اَوْ عُضْوٌ مِنْكَ حُرٌّ عَتَقَ كُلُّهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہے: تمہاری انگلی یا تمہارا ناخن یا تمہارا ایک عضو آزاد ہے تو وہ غلام مکمل طور پر آزاد شمار ہوگا۔

بَابُ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ

باب جو شخص کسی مشترکہ غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے

16712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ اُقِيمَ مَا بَقِيَ مِنْهُ فِيْ مَالِهِ، اِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ لَا يُدْرٰى قَوْلُهُ: اِذَا كَانَ لَهُ مَا بَلَغَ ثَمَنَ الْعَبْدِ اَفِيْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ شَيْءٌ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ

16712-صحيح البخاري - كتاب العتق' باب إذا أعتق عبدا بين اثنين - حديث: 2406صحيح مسلم - كتاب العتق' حديث: 2836مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق والولاء ' بيان الخبر الدال على أن المعتق نصيبه من عبد منه بينه - حديث: 3831صحيح ابن حبان - كتاب العتق' باب إعتاق الشريك - ذكر البيان بأن المعتق نصيبه من مملوكه ' حديث: 4380موطأ مالك - كتاب العتق والولاء ' باب من أعتق شركا له في مملوك - حديث: 1459سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب فيمن روى أنه لا يستسعي - حديث: 3455سنن ابن ماجه - كتاب العتق' باب من أعتق شركا له في عبد - حديث: 2525السنن الكبرى للنسائي - باب ما قذفه البحر' ذكر العبد يكون بين اثنين فيعتق أحدهما نصيبه واختلاف ألفاظ الناقلين - حديث: 4801شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب العتاق' باب العبد يكون بين رجلين فيعتقه أحدهما - حديث: 3022سنن الدارقطني - كتاب المكاتب' حديث: 3697مسند الشافعي - ومن كتاب العتق' حديث: 874مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5667

❀❀ سالم نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے' تو غلام کا جو حصہ باقی بچا ہے' اس کی قیمت کا تعین اس شخص کے مال میں سے کیا جائے گا' جبکہ اس شخص کے پاس اتنا مال ہو' جو اس غلام کی قیمت تک پہنچتا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ پتہ نہیں چل سکا' روایت کے یہ الفاظ ''اس شخص کے پاس اتنا مال ہو' جو غلام کی قیمت تک پہنچ سکتا ہو'' کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا حصہ ہیں؟ یا یہ بات زہری نے ارشاد فرمائی ہے۔

16713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا لَّهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ الْعَبْدُ فِي مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دے' تو وہ غلام مکمل طور پر' اس کے مال میں سے آزاد شمار ہوگا' اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو''۔

16714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ اُقِيمَ عَلَى الَّذِي اَعْتَقَهُ، يُدْفَعُ ثَمَنُهُ اِلٰى شُرَكَائِهِ، وَيَعْتِقُ فِي مَالِ الَّذِي اَعْتَقَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص کسی غلام میں' اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اس کی قیمت کی ادائیگی اس شخص پر لازم ہوگی' جس نے اسے آزاد کیا ہے' وہ اس کی قیمت دیگر شراکت داروں کو ادا کرے گا اور وہ غلام اس شخص کے مال میں سے آزاد ہوگا' جس نے آزاد کیا ہے''۔

16715 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا لَّهُ فِي عَبْدٍ اُعْتِقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی غلام میں' اپنے حصے کو آزاد کر دے' تو اس غلام کا باقی حصہ' اس شخص کے مال میں سے آزاد کروایا جائے گا''۔

16716 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنْ جُهَيْنَةَ كَانَ بَيْنَهُمَا عَبْدٌ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَضَمَّنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَاعَ غَنِيمَةً لَهُ

❀❀ ابومجلز بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو بھائیوں کے درمیان ایک غلام مشترکہ ملکیت تھا' ان دونوں میں سے ایک نے اپنے حصے کو آزاد کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جرمانے کا پابند کیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں سے' اس کا حصہ فروخت کروا دیا۔

16717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نُهَيْكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ اَعْتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے تو اس غلام کا بقیہ حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد کیا جائے گا اور اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود نہ ہو تو غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

16718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ عَبْدًا لَّهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَاَعْتَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثَهُ، وَاسْتَسْعَاهُ فِي الثُّلُثَيْنِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کردیا اس شخص کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اور اس نے آزاد بھی مرنے کے قریب کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے ایک تہائی حصے کو آزاد قرار دیا اور دو تہائی حصے کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی۔

16719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَذْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ اَعْتَقَ عِنْدَ مَوْتِهِ غُلَامًا لَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْتَقَ ثُلُثَهُ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَسْعَى فِي الثُّلُثَيْنِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: عذرہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے: ان کے قبیلے کے ایک شخص نے مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کردیا اس شخص کا کوئی اور مال نہیں تھا یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی ایک تہائی حصے کو آزاد کرقرار دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے یہ حکم دیا کہ وہ اپنے دو تہائی حصے کے بارے میں مزدوری کرے۔

16720 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَبْدٌ، فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ضَمِنَ اِنْ كَانَ لَهُ يَسَارٌ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ يَسَارٌ سَعَى الْعَبْدُ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب دو آدمیوں کے درمیان کوئی غلام مشترکہ ملکیت ہو اور ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کردے تو اگر وہ شخص خوشحال ہوگا تو وہ دوسرے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر وہ خوشحال نہیں ہوگا تو پھر غلام مزدوری کر کے (دوسرے حصے کی رقم ادا کرے گا)۔

16721 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ شِقْصًا فِي عَبْدٍ فَاِنَّهُ يَضْمَنُ بَقِيَّتَهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي بَقِيَّتِهِ قَالَ: فَقُلْتُ لِسُلَيْمَانَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْعَبْدُ صَغِيْرًا قَالَ: كَذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ

❀❀ سلیمان بن یسار فرماتے ہیں: جب آدمی غلام میں ایک حصے کو آزاد کرے گا تو وہ غلام کے بقیہ حصے کا ضامن ہو

گا' اگر اس کے پاس اتنا مال موجود ہو' اگر اس کے پاس مال موجود نہ ہو' تو بقیہ حصے کے بارے میں غلام سے مزدوری کروائی جائے گی' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ غلام' کمسن بچہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: سنت میں اسی طرح منقول ہے۔

16722 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنْ كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ تَمَامُ نَصِيْبِ صَاحِبِهِ الَّذِيْ ضَمِنَ لَهُ ضُمِنَ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ سَعَايَةٌ، وَاِنْ نَقَصَ مِنْهُ دِرْهَمًا فَمَا فَوْقَهُ سَعْيٌ الْعَبْدُ فِيْ نِصْفِ ثَمَنِهِ فَلَيْسَ عَلَى الْمُعْتِقِ ضَمَانٌ، وَاِنْ اَعْتَقَهُ وَهُوَ مُوْسِرٌ، فَلَمْ يَقْضِ الْقَاضِيْ حَتّٰى اَفْلَسَ فَهُوَ ضَامِنٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ، وَاِنْ كَانَ اَعْتَقَ وَهُوَ مُفْلِسٌ فَلَمْ يَقْضِ الْقَاضِيْ حَتّٰى اَيْسَرَ، فَالسَّعَايَةُ عَلَى الْعَبْدِ قَالَ: وَكَانَ حَمَّادٌ يَقُوْلُ: اِذَا سَعَى فَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا،

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنے ساتھی کے حصے کی پوری رقم ادا کرسکتا ہو جو جرمانے کے طور پر اس پر عائد ہوتی ہے' تو پھر اسے جرمانے کی ادائیگی کا پابند کیا جائے گا اور غلام پر مزدوری کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن اگر اس کی رقم میں سے ایک درہم یا اس سے زیادہ رقم کم ہوتی ہے' تو پھر اپنی نصف قیمت کے بارے میں غلام ہی مزدوری کرے گا آزاد کرنے والے پر جرمانے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اگر آزاد کرنے والے نے اسے آزاد کیا تھا اور اس وقت وہ خوشحال تھا اور قاضی نے بھی کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا' لیکن پھر وہ شخص مفلس ہوگیا' تو بھی وہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا اور غلام پر کوئی چیز لاگو نہیں ہوگی لیکن اگر آزاد کرنے والے نے آزاد اس وقت کیا تھا جب وہ مفلس تھا اور قاضی کا فیصلہ دینے سے پہلے ہی وہ خوشحال ہوگیا تو غلام پر مزدوری کرنا لازم ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حماد یہ فرماتے ہیں: اگر غلام نے مزدوری کرکے بقیہ رقم ادا کی تو ولاء ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔

16723 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَزَكَرِيَّا، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلَّذِيْ 00 وَقَالَهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَقَوْلُ حَمَّادٍ اَحَبُّ اِلَيَّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ولاء اس شخص کے لئے ہوگی جو (اس کے آگے عربی عبارت نامکمل ہے) ابن ابولیلیٰ نے بھی یہی بات بیان کی ہے تاہم حماد بن ابوسلیمان کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

16724 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنْ كَانَ عَبْدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ بِغَيْرِ اَمْرِ شَرِيْكِهِ اُقِيْمَ مَا بَقِيَ مِنْهُ ثُمَّ اُعْتِقَ فِيْ مَالِ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ هٰذَا الْعَبْدُ بِمَا غُرِمَ فِيْمَا اَعْتَقَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَبْدِ قُلْتُ: يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ بِذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُفْلِسًا اَوْ غَنِيًّا قَالَ: زَعَمُوْا قَالَ: وَاَقُوْلُ: اَنَا لَا يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ مُفْلِسًا فَيُسْتَسْعَى الْعَبْدُ حِيْنَئِذٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ غلام ہو اور ان دونوں میں

سے ایک اپنے حصے کو اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر آزاد کر دے تو غلام کے باقی حصے کا تعین کیا جائے گا اور پھر اس غلام کو اس شخص کے مال میں سے آزاد کیا جائے گا جس نے اسے آزاد کیا ہے اور اس کو جس ادائیگی کا پابند کیا گیا ہے اس کے بارے میں اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی میں نے کہا: اس صورت میں غلام سے ضرور مزدوری کروائی جائے گی خواہ اس کو آزاد کرنے والا غریب ہو یا خوشحال ہو؟ انہوں نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں غلام سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی یہ صرف اس وقت کروائی جا سکتی ہے جب اسے آزاد کروانے والا شخص مفلس ہو تو اس صورت میں غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

16725 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ: لَا يَتْبَعُ السَّيِّدُ الْعَبْدَ فِيمَا غُرِمَ عَلَيْهِ فِيْ عِتَاقِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کی آزادی کی وجہ سے مالک پر جو جرمانہ عائد ہوا ہے وہ آقا غلام سے وصول نہیں کرے گا۔

16726 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ اَرَادَ اَنْ اَعْتِقَ عَنْهُ مَا اَعْتَقَ بِغَيْرِ اَمْرِهِ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى حَقِّهِ مِنَ الْعَبْدِ، فَقَالَ الْعَبْدُ: اَنَا اَقْضِىْ قِيمَتِىْ قَالَ: بَعْدُ هُوَ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اِنَّ سَيِّدَهٗ اَحَقُّ بِمَا بَقِىَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَعْتِقُ، وَلَا بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ میں نے اس کی اجازت کے بغیر جس کو آزاد کیا ہے اسے میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں تا کہ وہ غلام کی طرف سے اپنے حق پر برقرار رہے اور غلام یہ کہتا ہے کہ میں اپنی قیمت ادا کر دیتا ہوں تو بعد میں انہوں نے اور عمرو بن دینار نے یہ فرمایا: غلام کا آقا باقی بچنے والی نسبت حاصل کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا جبکہ میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ غلام آزاد شمار ہوگا یہ ضروری ہے۔

16727 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدٍ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ عَلٰى شُرَكَائِهٖ، وَكَانَ الْعَبْدُ مُفْلِسًا فَاَرَادَ اَنْ يَاْخُذَ نَفْسَهٗ بِقِيمَتِهٖ فَاِنِّیْ اُرَاهُ اَحَقَّ بِهَا اِنْ نَقَدَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابومرثد نے مجھ سے کہا: جو شخص مشترکہ غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے اور غلام مفلس ہوتا ہے اور وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ قیمت کے عوض میں اپنی ذات کو حاصل کر لے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے اپنی ذات کے بارے میں سب سے زیادہ حق ہوگا بشرطیکہ وہ نقد ادائیگی کر سکتا ہو۔

16728 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَكَانَ الَّذِیْ اَعْتَقَ مُفْلِسًا، وَكَانَ الْعَبْدُ ذَا مَالٍ فَقَالَ الَّذِیْ اَعْتَقَ عَلَيْهِ: اَنَا آخُذُ الْعَبْدَ بِذٰلِكَ فَاَبَى الْعَبْدُ قَالَ: فَلَا يُكْرَهُ الْعَبْدُ حِينَئِذٍ عَلٰى شَیْءٍ لَهٗ مِنْ نَفْسِهٖ يَوْمٌ وَلِسَيِّدِهٖ يَوْمٌ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ وَاِنْ كَاتَبَهٗ اَحَدُ الشُّرَكَاءِ اَوْ قَاطَعَهٗ بِاَمْرِ شُرَكَائِهٖ، فَبِمَنْزِلَةِ الْعِتْقِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آزاد کرنے والا شخص مفلس ہو اور غلام مال دار ہو اور جس کے خلاف (یعنی جس کے مقابلے میں) اس نے آزاد کیا تھا' وہ یہ کہے: میں اس بنیاد پر غلام کو حاصل کر لیتا ہوں اور غلام اس بات کو قبول نہ کرے' تو ایسی صورت میں غلام کو اس بات کا پابند نہیں کیا جائے گا' کہ ایک دن اس کی اپنی ذات کے لئے ہوگا ایک دن اس کے آقا کے لئے ہوگا (جس نے اپنے حصے کو آزاد نہیں کیا)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر شراکت داروں میں سے کوئی ایک اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے' یا کوئی شخص شراکت داروں کی اجازت کے ساتھ غلام پر قسطوں کی ادائیگی لازم کر دیتا ہے' تو کیا یہ آزاد کرنے کے حکم میں ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِرَجُلٍ لَهُ نَصِيبٌ فِيْ عَبْدٍ: لَا تُفْسِدْ عَلٰى اَصْحَابِكَ فَتَضْمَنَ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص سے یہ فرمایا تھا: جس کا ایک غلام میں حصہ تھا' کہ تم اپنے ساتھیوں کو خراب نہ کرو! تم ضمان ادا کر دو۔

16730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ قَالَ: يُقَوَّمُ يَوْمَ اَعْتَقَهُ

❀❀ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: جس دن اس نے اس غلام کو آزاد کیا ہے' اس دن اس غلام کی قیمت کا تعین کر لیا جائے گا۔

16731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ قَالَتْ: اِنْ تَزَوَّجَ زَوْجُهَا فَكُلُّ عَبْدٍ لَهَا حُرٌّ، فَتَزَوَّجَ قَالَ: لَا تُقَالُ السَّفِيْهَةُ فِي الْعِتْقِ، الْعِتْقُ جَائِزٌ مِنْ كُلِّ سَفِيْهَةٍ وَسَفِيْهٍ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهَا شِرْكٌ فِيْ عَبْدٍ، فَلَا يُعْتَقُ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهَا كُلُّهُ

❀❀ معمر نے' زہری کے بارے میں نقل کیا ہے: ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتی ہے کہ اگر اس کے شوہر نے شادی کی' تو اس عورت کا ہر غلام آزاد ہوگا' اور پھر وہ مرد شادی کر لیتا ہے' تو زہری نے فرمایا: غلام آزاد کرنے کے حوالے سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ فلاں عورت بے وقوف ہے' کیونکہ ہر بے وقوف عورت اور بے وقوف مرد کی طرف سے غلام آزاد کرنا درست ہوتا ہے' البتہ اگر عورت کا کسی غلام میں حصہ ہو' تو پھر وہ غلام آزاد شمار نہیں ہوگا' اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عورت مکمل طور پر غلام کی مالک ہو۔

16732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ النَّخَعِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ وَلَهُ شُرَكَاءُ يَتَامٰى، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَنْتَظِرُ بِهِمْ حَتّٰى يَبْلُغُوا، فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَعْتِقُوْا اَعْتَقُوْا، وَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَضْمَنَ لَهُمْ ضَمِنَ

❀❀ ابوحمزہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک ایسے غلام کو آزاد کیا جس میں اس کا حصہ تھا' اس غلام کے دیگر مالکان حصے دار یتیم بچے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان بچوں کے بڑے ہونے کا انتظار کیا جائے گا' پھر بڑے ہو کر اگر وہ چاہیں گے' تو آزاد کر دیں گے' تو وہ غلام آزاد ہو جائے گا' اور اگر وہ چاہیں گے تو آزاد کرنے والا شخص انہیں ضمان ادا کرے گا۔

16733 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كَانَ لِآلِ اَبِي الْعَاصِ غُلَامٌ وَرِثُوهُ فَاَعْتَقُوهُ اِلَّا رَجُلٌ مِنْهُمْ فَاسْتَشْفَعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْتَقَهُ فَكَانَ يَقُولُ: اَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ محمد بن عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں: ابوالعاص کی آل کا ایک غلام تھا' جس کے وہ لوگ وارث بن گئے' ان لوگوں نے اس غلام کو آزاد کر دیا' ان میں سے ایک شخص نے اپنے حصے کو آزاد نہیں کیا' اس کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کروائی گئی' تو اس نے اپنا حصہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آزاد کر دیا' وہ غلام یہ کہا کرتا تھا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبت ولاء رکھتا ہوں۔

16734 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِيْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ، ثُمَّ اَعْتَقَ الْآخَرُ بَعْدَمَا قَالَ اَمَّا نَحْنُ فَنَقُولُ: وَلَاؤُهُ وَمِيْرَاثُهُ بَيْنَهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَعَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا، ثُمَّ يُعْتِقُهُ الْآخَرُ بَعْدُ، قَالَا: الْمِيْرَاثُ وَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ، وَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ لَهُ نَصِيْبٌ فِيْ عَبْدٍ: لَا تُفْسِدْ عَلٰى اَصْحَابِكَ فَتَضْمَنَ

❀❀ معمر' ایسے غلام کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے' ان دونوں میں سے ایک' اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' اس کے آزاد کرنے کے کچھ دیر بعد' دوسرا اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے معمر کہتے ہیں: ہم یہ کہیں گے کہ اس غلام کی ولاء اور اس کی وراثت' ان دونوں مالکان کے درمیان تقسیم ہوگی' جبکہ میں نے زہری اور عمرو بن دینار کو ایسے غلام کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے' ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' اور دوسرا شخص کچھ دیر بعد اپنے حصے کو آزاد کرتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وراثت اور ولاء' ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی' اس شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے یہ فرمایا تھا: جس شخص کا اس غلام میں حصہ تھا' کہ تم اپنے ساتھیوں کے حصے کو خراب نہ کرو' اور تم ضمان ادا کر دو۔

16735 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: الضَّمَانُ عَلَى الْاَوَّلِ، وَلَهُ الْمِيْرَاثُ وَالْوَلَاءُ

❀❀ معمر نے' ابن شبرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلے شخص پر ضمان لازم ہوگا اور وراثت اور ولاء بھی اسے ہی ملے گی۔

16736 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ اشْتَرٰى بَعْضَ اَخِيهِ مِنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ الْعَبْدُ كُلُّهُ قَالَ: يَعْتِقُ اِذَا مَلِكَهُ وَيَضْمَنُ الْاَخُ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا، وَاِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ، وَاِنْ كَانَ مِيْرَاثًا لَمْ يَضْمَنْ لِاَنَّهُ وَقَعَ عَلَيَّ وَهُوَ كَارِهٌ

❀❀ ثوری ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص سے اپنے بھائی کے کچھ حصے کو خرید لیتا ہے تو وہ شخص مکمل طور پر اس کا غلام ہوگا اور جیسے ہی وہ شخص اپنے بھائی کا مالک بنے گا وہ بھائی آزاد ہو جائے گا اور اگر وہ (خریدنے والا) بھائی خوشحال ہوگا تو وہ ضمان ادا کرے گا ورنہ آزاد ہونے والے غلام سے مزدوری کروائی جائے گی اگر میراث ہوگی تو وہ ضامن نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں وہ اس پر زبردستی لاگو ہو گیا ہے۔

16737 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاشْتَرٰى مِنْ اَحَدِهِمَا نِصْفَ نَفْسِهِ قَالَ: يُعْتَقُ وَيَضْمَنُ الَّذِيْ بَاعَهُ مِنْ نَفْسِهِ لِصَاحِبِهِ

❀❀ ثوری ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے اور وہ غلام ان دونوں میں سے ایک مالک سے اپنی ذات کا نصف حصہ خرید لیتا ہے ثوری بیان کرتے ہیں: وہ غلام آزاد شمار ہوگا اور جس شخص نے اس کے نصف حصے کو فروخت کیا ہے وہ دوسرے شراکت دار کو جرمانہ ادا کرے گا۔

16738 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ بَاعَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ مِنْ اَبِ الْعَبْدِ وَاَبُو الْعَبْدِ مُفْلِسٌ قَالَ: اِنْ شَاءَ ضَمِنَ الْبَائِعُ، وَاِنْ شَاءَ ضَمِنَ اَبَا الْعَبْدِ

❀❀ ثوری ایسے غلام کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو غلام کے باپ کو فروخت کر دیتا ہے اور غلام کا باپ ایک مفلس شخص ہوتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ شخص چاہے گا تو فروخت کرنے والا ضمان ادا کرے گا اور اگر چاہے گا تو غلام کا باپ ضمان ادا کر دے گا۔

16739 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الْعَبْدُ شِرْكًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ اَعْتَقَ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ قَالَ: وَاِذَا كَانَ يَسْعَى فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ وَمِيْرَاثُهُ وَوَلَاؤُهُ لِلَّذِيْ يَسْعَى لَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: مِيْرَاثُهُ وَوَلَاؤُهُ بِالْحِصَصِ وَقَالَهُ حَمَّادٌ

❀❀ معمر نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے تو باقی کا حصہ اس کے مال میں سے ہی آزاد کیا جائے گا اور اگر اس شخص کے پاس مال موجود نہ ہو تو آزاد ہونے والے غلام سے مزدوری کروائی جائے گی وہ فرماتے ہیں: جب وہ مزدوری کر رہا ہوگا تو وہ غلام کے حکم میں ہوگا اس کی وارثت اور اس کی ولاء اس شخص کے لئے ہوگی جس کے لئے وہ مزدوری کر رہا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی وراثت اور اس کی ولاء حصوں کے حساب سے ہوگی حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ الْعِتْقِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: مرنے کے وقت غلام آزاد کرنا

16740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي اِذَا شَبِعَ

❀❀ ابواسحاق نے ابوحبیبہ طائی کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مرنے کے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو سیر ہونے کے بعد (بچ جانے والی چیز بطور) تحفہ بھجوا دیتا ہے''۔

16741 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَتْ عَتَاقَةٌ وَوَصِيَّةٌ بُدِءَ بِالْعَتَاقَةِ،

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب (مرنے کے بعد) غلام آزاد کرنا اور وصیت ہو تو پہلے غلام آزاد کرنے پر عمل کیا جائے گا۔

16742 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ

❀❀ حکم نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان کی رائے بھی ابراہیم نخعی کے قول کی مانند ہے کہ پہلے غلام آزاد کیا جائے گا۔

16743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَصْحَابُهُ يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلے غلام آزاد کیا جائے گا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ان کے شاگرد پہلے غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

16744 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدٍ لَهُ وَاَوْصَى بِبَقِيَّةِ الثُّلُثِ لِنَاسٍ سَمَّاهُمْ قَالَا: يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ فَيُعْتَقُ الْعَبْدُ كَامِلًا، فَاِنْ بَقِيَ بَعْدُ عِتْقِهِ شَيْءٌ فَحَيْثُ سَمَّى

❀❀ معمر نے قتادہ اور عطاء خراسانی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے غلام کے ایک تہائی

16740-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العتق' وأما حديث واثلة - حديث: 2777'سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب في فضل العتق في الصحة - حديث: 3472'مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أبي الدرداء - حديث: 21186

حصے کو آزاد کر دیتا ہے' اور ایک تہائی حصے کے علاوہ' بقیہ کے بارے میں لوگوں کے لئے وصیت کر دیتا ہے' جن کے ناموں کا وہ تعین کر دیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: پہلے غلام آزاد کیا جائے گا' اور غلام کو مکمل طور پر آزاد کیا جائے گا' اگر اس کے آزاد ہونے کے بعد کچھ بچ جائے گا' تو پھر ان لوگوں کو ادائیگی کی جائے گی' جن کے نام اس نے متعین کیے تھے۔

16745 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْعَتَاقَةُ وَوَصِيَّةٌ فَبِالْحِصَصِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب غلام آزاد کرنا اور وصیت ہوں' تو پھر حصوں کے حساب سے (ان پر عمل کیا جائے گا)۔

16746 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّهُ قَالَ: بِالْحِصَصِ

❀❀ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: حصوں کا اعتبار ہو گا۔

16747 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: يَكُوْنُ الْعِتْقُ كَمَا سَمَّى وَوَصِيَّتُهُ لِمَنْ سَمَّى، وَلَكِنَّ الْعَبْدُ يَسْعَى فِيمَا بَقِيَ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے' ابن شبرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام آزاد کرنا اسی طرح ہو گا' جس طرح میت نے تعین کیا تھا اور اس کی وصیت' ان لوگوں کے لئے ہو گی' جن کے ناموں کا اس نے تعین کیا تھا' اور غلام کی جتنی بقیہ رقم رہ جائے گی' اس کے حوالے سے غلام مزدوری کر کے ادائیگی کرے گا۔

16748 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُرَدُّ عَلَى اَهْلِ الْعَتَاقَةِ الْعَوْلُ، وَيُرْجَعُ فِي الْوَصِيَّةِ وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَيَقُوْلَانِ: يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ

❀❀ ابن جریج نے' عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: عول' آزاد ہونے والے غلاموں کی طرف لوٹ آئے گا' اور وصیت میں رجوع کیا جائے گا' یہ بات عمرو بن دینار نے بیان کی ہے' وہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: پہلے غلام آزاد کیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ رَقِيْقَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: جب کوئی شخص مرنے کے وقت اپنے غلام کو آزاد کر دے

16749 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ وَاَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكْتُهُ مَا دُفِنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاسْتَرَقَّ اَرْبَعَةً

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص انتقال کر گیا' اس نے مرنے سے پہلے اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا' اس شخص کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اگر میں اس کو پالیتا' تو اسے مسلمانوں کے ساتھ دفن نہ کیا جاتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی' اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا' اور چار کو غلام رہنے دیا۔

16750 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ مَمْلُوكَيْنِ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَاَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اَحَدَهُمْ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے تین غلاموں کو آزاد کر دیا' اس کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے ان میں سے ایک کو آزاد قرار دیا۔

16751 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اَعْتَقَتِ امْرَاَةٌ اَوْ رَجُلٌ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهَا عِنْدَ الْمَوْتِ لَمْ يَكُنْ لَهَا مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَاُتِيَ فِي ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ وَعَطَاءٌ يَسْمَعُ، فَقَالَ كُنَّا نَقُولُ: يُسْتَسْعَوْنَ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرد یا ایک خاتون نے' اپنے چھ غلاموں کو مرنے کے قریب آزاد کر دیا' اس کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کروادی' عطاء یہ روایت سن رہے تھے' انہوں نے کہا: ہم تو یہ بیان کرتے آرہے ہیں کہ ان غلاموں سے مزدوری کروائی گئی تھی۔

16752 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: اَعْتَقَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ تُوُفِّيَتْ اَعْبُدًا لَّهَا سِتَّةً لَمْ يَكُنْ لَهَا مَالٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي ذٰلِكَ قَوْلًا شَدِيدًا: ثُمَّ اَمَرَ بِسِتَّةِ قِدَاحٍ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ قُلْتُ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا كَانَ يَاْثُرُهُ عَنْ اَحَدٍ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي قَيْسٌ: اَشْهَدُ لَاَثَرِهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ سُلَيْمَانُ: فَلَا نَاْخُذُ الْاٰنَ بِذٰلِكَ وَلَا يُقْضٰى بِهِ عِنْدَنَا وَلٰكِنَّا نَسْتَسْعِيهِمْ فِي الثُّلُثَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ قَالَ: كُنْتُ اُرَاجِعُ مَكْحُولًا اِنْ كَانَ عَبْدٌ ثَمَنَ اَلْفَ دِينَارٍ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَذَهَبَ الْمَالُ قَالَ نَقِفُ عِنْدَ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ: الْاَمْرُ مُسْتَقِيمٌ عَلٰى مَا قَالَ مَكْحُولٌ قَالَ: فَكَيْفَ تُقَامُ قِيمَةٌ؟ فَاِنْ زَادَ اللَّذَانِ اُعْتِقَا عَلَى الثُّلُثِ اُخِذَ مِنْهُمَا فَاِنْ نَقَصَ اُعْتِقَ اَيْضًا مَا بَقِيَ مِنَ الْقُرْعَةِ فَاِنْ فَضَلَ عَلٰى اَحَدٍ شَيْءٌ اُخِذَ مِنْهُ قَالَ: ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهُمْ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا انتقال ہوا' اس نے مرنے سے پہلے اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا' اس خاتون کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر شدید ناپسندیدگی کا اظہار کیا' پھر آپ ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان چھ تیروں کے ذریعے قرعہ کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ روایت سعید بن مسیّب کے حوالے سے منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا: انہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے نقل نہیں کیا' قیس نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں اس بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے اس روایت کو سعید بن مسیّب کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

سلیمان بن موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: نہ تو ہم اس روایت کو اختیار کرتے ہیں اور نہ ہی ہمارے یہاں اس روایت کے مطابق فیصلہ دیا جاتا ہے' ہم یہ کہتے ہیں: وہ غلام اپنے باقی بچنے والے دو تہائی حصوں کے بارے میں مزدوری کریں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں مکحول سے دریافت کیا: کہ اگر کسی غلام کی قیمت ایک ہزار دینار ہو' اور قرعہ اندازی میں اس کا نام نکل آئے' تو اس طرح تو سارا مال ہی چلا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے حکم کے پابند ہیں میں نے سلیمان سے دریافت کیا: صحیح بات تو وہی ہے' جو مکحول نے بیان کی ہے' انہوں نے کہا: پھر ان کی قیمت کا تعین کیسے ہو سکتا ہے؟ جن دو غلاموں کو آزاد قرار دیا گیا ہے' اگر ان دونوں کی قیمت ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو' تو اضافی رقم ان دونوں سے وصول کی جائے گی' اور اگر وہ اس سے کم ہو' تو جو باقی رقم ہے' اتنا حصہ قرعہ اندازی سے آزاد کر دیا جائے گا' اور اگر کسی ایک کی طرف زیادہ حصہ جا رہا ہو' تو اس سے وصولی کر لی جائے گی' انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم تک یہ روایت پہنچی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو برقرار رکھا تھا۔

16753 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: اِنْ قَالَ: ثُلُثُ رَقِيْقِي اَحْرَارٌ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُسَمِّيْ فَيَقُوْلُ: فُلَانٌ حُرٌّ وَلٰكِنْ ذٰلِكَ كَانَ يُوْصِي بِثُلُثِ رَقِيْقِهِ، فُلَانٌ حُرٌّ لِفُلَانٍ مِّنْ كُلِّ عَبْدٍ ثَلَاثَةٌ اَوْ كَانَ يُوْرَثُ رَقِيْقَهُ فَلْيَاخُذْ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ ثُلُثَهُ قَالَ: فَاِنْ قَالَ: اُعْتِقُ ثُلُثَ رَقِيْقِي اُقِيمَ قِيمَةً، ثُمَّ اُقْرِعَتْ بَيْنَهُمْ فَاُعْتِقَ ثُلُثُهُمْ فَاِنْ كَانَ عَوْلٌ اَخَذْتَهُ مِنْ ذَا الْعَوْلِ الزِّيَادَةَ وَالْفَضْلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ شخص یہ کہے: میرے غلاموں میں سے ایک تہائی آزاد ہیں' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی' جب تک وہ ان کا تعین نہیں کر دیتا' اور یہ نہیں کہہ دیتا کہ فلاں آزاد ہے' لیکن جب اس نے اپنے غلاموں میں سے ایک تہائی کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے یہ کہا ہو: کہ فلاں' فلاں' اس کی طرف سے آزاد ہے کہ ہر غلام کی طرف سے ایک تہائی حصہ آزاد ہو گا' یا اس کی وراثت میں غلام آتے ہیں' تو ہر غلام سے ایک تہائی حصہ لیا جائے گا' اور اگر وہ یہ کہے: کہ میں اپنے غلاموں کا ایک تہائی حصہ آزاد قرار دیتا ہوں' تو پھر قیمت کا تعین کیا جائے گا اور ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کر کے ان کے ایک تہائی حصے کو آزاد کیا جائے گا اور اگر اور عول ہو' تو تم عول والے شخص سے اس اضافی رقم کو وصول کر لو گے۔

16754 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اشْتَرٰى رَجُلٌ جَارِيَةً وَهُوَ مَرِيضٌ فَاَعْتَقَهَا عِنْدَ مَوْتِهِ، فَجَاءَ الَّذِيْنَ بَاعُوهَا لِثَمَنِهَا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ مَالًا، فَرَفَعُوا ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهَا: اسْعِي فِيْ ثَمَنِكِ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک کنیز خریدی' وہ شخص بیمار تھا' مرنے کے قریب اس نے اس

کنیز کو آزاد کر دیا' تو وہ لوگ آئے' جنہوں نے اس کنیز کو فروخت کیا تھا' تاکہ اس کنیز کی قیمت حاصل کریں' تو انہیں اس شخص کا کوئی مال نہیں ملا' انہوں نے اپنا مقدمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کنیز سے فرمایا: تم اپنی قیمت کے بارے میں مزدوری کرو۔

16755 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَالَ: سَعَى الْعَبْدُ فِيْ ثَمَنِهِ

❀❀ قاسم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے' اور اس شخص کا' اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہوتا' اور اس شخص کے ذمہ قرض بھی ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام' اپنی قیمت کے بارے میں مزدوری کرے گا۔

16756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الَّذِيْ يَكُوْنُ عَلَيْهِ دَيْنٌ، وَلَيْسَ لَهُ اِلَّا عَبْدٌ فَاَعْتَقَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَكَتَبَ اَنْ يُبَاعَ الْعَبْدُ، وَيُقْضٰى دَيْنُهُ

❀❀ معمر نے' ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا تھا کہ جس شخص کے ذمہ قرض ہو' اور اس کا مال صرف ایک غلام ہو' جسے اس نے مرنے کے وقت آزاد کر دیا ہو' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ لکھا تھا کہ اس غلام کو فروخت کر کے اس شخص کا قرض ادا کیا جائے گا۔

16757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ عَبْدًا لَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ اسْتُسْعِيَ فِي الثُّلُثَيْنِ

❀❀ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص مرنے کے وقت اپنے غلام کو آزاد کر دے' اور اس شخص کا اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو' تو اس غلام کے دو تہائی حصے کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

16758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ ثَلَاثَةً مَمْلُوكِيْنَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ ثَمَنُ اَحَدِهِمْ اَلْفُ دِيْنَارٍ، وَثَمَنُ الْاٰخَرِ اَلْفَانِ، وَثَمَنُ الْاٰخَرِ ثَلَاثَةُ آلَافٍ قَالَ: اَقْرِعْ بَيْنَهُمْ، فَاِنْ خَرَجَ الَّذِيْ ثَمَنُهُ الْاَلْفُ اَقْرَعَ بَيْنَ الْاٰخَرَيْنِ، ثُمَّ اُخِذَ الْفَضْلُ مِنْ اَيِّهِمَا اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ، وَاِنْ خَرَجَ الَّذِيْ ثَمَنُهُ اَلْفَانِ فَهُوَ الثُّلُثُ، وَاِنْ خَرَجَ الَّذِيْ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ آلَافٍ اُخِذَ مِنْهُ الْفَضْلُ

❀❀ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو تین غلاموں کو آزاد کر دیتا ہے' اور ان غلاموں کے علاوہ' اس شخص کا اور کوئی مال نہیں ہوتا' ان غلاموں میں سے ایک کی قیمت ایک ہزار دینار ہوتی ہے' دوسرے کی قیمت دو ہزار دینار ہوتی ہے' اور تیسرے کی قیمت تین ہزار دینار ہوتی ہے' قتادہ فرماتے ہیں: تم ان کے درمیان قرعہ اندازی کرو' اگر اس شخص کا نام نکل آتا ہے' جس کی قیمت ایک ہزار دینار ہے' تو تم باقی کے دو غلاموں کے درمیان بھی قرعہ اندازی کرو' پھر اضافی حصہ ان دونوں میں سے' جس کے نام کا قرعہ نکل آئے گا' وہ قرعہ اس کے حق میں تسلیم ہوگا اور اگر اس شخص کا نام نکل آتا ہے' جس کی قیمت

دو ہزار دینار ہے' تو وہ ایک تہائی حصہ شمار ہوگا' اور اگر اس شخص کا نام نکل آتا ہے' جس کی قیمت تین ہزار دینار ہے' تو اس سے اضافی رقم وصول کر لی جائے گی۔

16759 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيدَ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، قَالَا: يُقَامُ فِيْ ثُلُثِهِ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ فَيُعْتَقُ كُلُّهُ

❀❀ ابن جریج نے' عطاء اور عبید اللہ بن ابو یزید کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مرنے کے وقت' اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد کر دیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس کے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں قیمت کا تعین کیا جائے گا' جو غلام کا باقی حصہ رہ گیا تھا' اور پھر اس غلام کو مکمل طور پر آزاد قرار دیا جائے گا۔

16760 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ اَوْ هُشَيْمًا اَوْ بَعْضَهُمْ يُحَدِّثُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَا: اِذَا اَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ اَعْتَقَ ثُلُثَهُ، وَاسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ فِي الثُّلُثَيْنِ، وَلَمْ يَضْمَنِ الْمَيِّتُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَوْلُ عَطَاءٍ الْمُعَوَّلُ بِهِ

❀❀ امام شعبی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مرنے کے قریب اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد کر دے' تو اس نے ایک تہائی حصے کو آزاد کر دیا ہے' بقیہ دو تہائی حصوں کے بارے میں' غلام سے مزدوری کروائی جائے گی اور میت کو ضمان کا پابند نہیں کیا جائے گا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: عطاء کے قول کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

16761 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ اِذَا اَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدٍ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ: يُقَامُ فِيْ ثُلُثِهِ مَا بَقِيَ فَيُعْتَقُ قُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ اَوْصَى بِثُلُثِهِ فَقَالَ: يُقَامُ فِيْ ثُلُثِهِ، ثُمَّ يُعْتَقُ، ثُمَّ يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ قَالَ: وَقَالَ: اِنْ اَعْتَقَ مَرِيضٌ ثُلُثَ عَبْدٍ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ: يُقَامُ فِيْ ثُلُثِهِ فَسَمَّى ثُلُثُ فُلَانٍ حُرٌّ وَصِيَّةٌ، ثُمَّ مَاتَ اُقِيمَ عَلَيْهِ ثُلُثَاهُ عَلَى الْمُوصِي فِيْ ثُلُثِهِ، وَاُعْتِقَ كُلُّهُ وَخَلَصَ ثَمَنُ ثُلُثَيْهِ لِلْوَارِثِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو مرنے کے قریب اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ ادا کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں تعین کیا جائے گا' اور غلام کے باقی حصے کو (اس کے ایک تہائی مال میں سے) آزاد کیا جائے گا' میں نے دریافت کیا: اگر اس نے اپنے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کے مال کے ایک تہائی مال کے حصے کے بارے میں' قیمت کا تعین کیا جائے گا' اور پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جائے گا' اور پھر غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی بیمار شخص' مرنے کے قریب' اپنے غلام کے ایک تہائی حصے کو آزاد کر دیتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: اس کے مال کے ایک تہائی حصے میں قیمت کا تعین کیا جائے گا' اور اگر وہ یہ تعین کر دے کہ فلاں شخص کا ایک تہائی حصہ وصیت کے طور پر آزاد ہوگا اور پھر وہ انتقال کر جائے تو غلام کے دو تہائی حصے کی قیمت کا تعین وصیت کرنے

والے (کے ترکے) کے ایک تہائی حصے میں اس پر کیا جائے گا اور غلام مکمل آزاد ہو جائے گا اور اس کے دو تہائی حصے کی قیمت وارث کے لئے خالص ہو جائے گی۔

16762 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ قَالَ: اَتَى ابْنُ الْمُسَيِّبِ وَاَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَقِيلَ لَهُ: رَجُلٌ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ مَالًا غَيْرَ غُلَامٍ فَاَعْتَقَهُ قَالَ: اِنَّمَا لَهُ ثُلُثُهُ وَيُقَامُ الْعَبْدُ قِيمَتَهُ فَيُسْتَسْعَى فِي الثُّلُثَيْنِ، فَاِنْ عَجَزَ فَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ يَوْمٌ وَلَهُمْ يَوْمَانِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: داؤد بن ابوعاصم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ابن مسیّب کے پاس ایک شخص آیا' میں اس وقت ان کے پاس موجود تھا' اس وقت ان کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا' ان کو بتایا گیا: ایک شخص فوت ہو گیا ہے' اس نے ایک غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں چھوڑا' اور اس غلام کو بھی اس نے آزاد کر دیا تھا' تو سعید بن مسیّب نے فرمایا: اس شخص کو اپنے مال کے ایک تہائی کے بارے میں اختیار ہوتا ہے' غلام کی قیمت کا تعین کیا جائے گا' اور دو تہائی قیمت کے بارے میں' اس سے مزدوری کروائی جائے گی' اور اگر وہ اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاتا ہے' اسے اپنی ذات کے حوالے سے ایک دن ملے گا' اور دو دن' وہ میت کے ورثاء کا پابند ہوگا۔

16763 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَاَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ

❀❀ حسن بصری نے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے مرنے کے قریب اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی' اور ان میں سے دو غلاموں کو آزاد قرار دیا۔

16764 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهُ مَمْلُوكِينَ عِنْدَ مَوْتِهِ قَالَ: يَقُومُونَ كُلُّهُمْ فَيُعْتِقُ ثُلُثُهُمْ، وَيَسْتَسْعَونَ فِي الثُّلُثَيْنِ

16763-صحيح مسلم - كتاب الأيمان' باب من أعتق شركا له في عبد - حديث: 3240مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' باب حظر الوصية بأكثر من الثلث وإجازتها بالثلث - حديث: 4668صحيح ابن حبان - كتاب العتق' باب العتق في المرض ذكر ما يحكم لمن أعتق عبيدا له - حديث: 4384سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب فيمن أعتق عبيدا له لم يبلغهم الثلث - حديث: 3465سنن ابن ماجه - كتاب الأحكام' باب القضاء بالقرعة - حديث: 2342السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على من يحيف في وصيته - حديث: 1942سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب الرجل يعتق عند موته وليس له مال غيره - حديث: 399مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' ما جاء في القرعة - حديث: 22881السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على من جنف في وصيته - حديث: 2061شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الوصايا' باب ما يجوز فيه الوصايا من الأموال , وما يفعله المريض - حديث: 4899سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك' في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 3999مسند الشافعي - ومن كتاب العتق' حديث: 877مسند الطيالسي - عمران بن حصين'حديث: 875

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرنے کے قریب اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: ان سب کے ایک ایک تہائی حصے کو آزاد قرار دیا جائے گا اور دو دو تہائی حصوں کے بارے میں وہ مزدوری کر کے ادائیگی کریں گے۔

16765 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَتَرَكَ دَيْنًا وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ قَالَ: يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي ثَمَنِهِ،

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور وہ کچھ قرض بھی چھوڑ کر جاتا ہے اس شخص کا کوئی اور مال بھی نہیں ہوتا تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: غلام سے اس کی قیمت کے بارے میں مزدوری کروائی جائے گی۔

16766 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَتَرَكَ دَيْنًا وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ قَالَ: يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي قِيمَتِهِ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ أَيْضًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ حسن بصری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور قرض چھوڑ کر جاتا ہے اس شخص کا اور مال بھی نہیں ہوتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام سے اس کی قیمت کے بارے میں مزدوری کروائی جائے گی۔

اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

16767 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ لَهُ عَبْدٌ مُدَبَّرٌ وَعَبْدٌ لَيْسَ بِمُدَبَّرٍ فَقِيلَ لَهُ مَا هٰذَانِ الْعَبْدَانِ قَالَ: أَحَدُهُمَا حُرٌّ، ثُمَّ مَاتَ فَجَاءَ الْعَبْدَانِ يَدَّعِي كُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنَّهُ حُرٌّ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمَا، وَثَمَنُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَلَاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: أَمَّا غَيْرُ الْمُدَبَّرِ فَيُسْتَسْعَى فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ، وَأَمَّا الْمُدَبَّرُ فَيَسْعَى فِي خَمْسِينَ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جس کا ایک مدبر غلام ہے اور ایک ایسا غلام ہے جو مدبر نہیں ہے اس سے کہا جاتا ہے: ان دو غلاموں کا کیا معاملہ ہے؟ وہ یہ کہتا ہے: ان دونوں میں سے ایک آزاد ہے پھر وہ شخص انتقال کر جاتا ہے دونوں غلام آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ آزاد ہے اور مرحوم شخص کا ان دونوں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اور ان دونوں غلاموں میں سے ہر ایک کی قیمت تین سو درہم ہوتی ہے تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک غیر مدبر کا تعلق ہے تو ڈیڑھ سو (درہموں) کی ادائیگی کے حوالے سے اس سے مزدوری کروائی جائے گی اور جہاں تک مدبر غلام کا تعلق ہے تو وہ پچاس درہم کی مزدوری کرے گا۔

16768 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ اثْنَانِ أَنَّهُ أَعْتَقَ أَحَدَ غُلَامَيْهِ لَا يُدْرَى

اَيُّهُمَا هُوَ قَالَ: يُسْتَسْعَيَانِ فِي النِّصْفِ اِنْ قِيْمَتِهِمَا

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے بارے میں دو آدمی یہ گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے اپنے دو غلاموں میں سے ایک کو آزاد کر دیا تھا' اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان دونوں میں سے کون سا آزاد کیا تھا؟

ثوری فرماتے ہیں: ان دونوں کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور ان کی نصف قیمت کے حوالے سے' ان سے مزدوری کروالی جائے گی۔

16769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَوْصَى اَنْ يُعْتَقَ مُكَاتِبٌ لَهُ وَاَوْصَى بِوَصَايَا قَالَ: اِنْ كَانَ مَا عَلَى الْمُكَاتِبِ خَيْرًا لَّهُ ضَرَبْنَا لَهُ بِهِ، وَاِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ اَنْقَصُ ضَرَبْنَا لَهُ بِالْقِيمَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے مکاتب غلام کو آزاد کر دیا جائے' اور ساتھ وہ کچھ اور وصیتیں بھی کرتا ہے' سفیان ثوری فرماتے ہیں: مکاتب کے ذمہ جو ادائیگی لازم ہے' اگر وہ اس شخص کے حق میں زیادہ بہتر ہو' تو ہم اس کو اس کے لئے متعین کر دیں گے' اور اگر قیمت کم ہوگی' تو پھر ہم اس پر قیمت کی ادائیگی کو لازم قرار دیں گے۔

16770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي عَبْدٍ شَهِدَ رَجُلَانِ اَنَّ سَيِّدَهُ اَعْتَقَهُ وَقَدْ مَاتَ سَيِّدُهُ فَسُئِلَا اَفِي صِحَّتِهِ اَوْ فِي مَرَضِهِ؟ قَالَا: لَا نَدْرِي قَالَ: هُوَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے بارے میں دو آدمی یہ گواہی دے دیتے ہیں کہ اس کے آقا نے اسے آزاد کر دیا تھا' حالانکہ اس کا آقا انتقال کر چکا ہو' تو ان دونوں گواہوں سے یہ دریافت کیا جائے گا: کیا اس آقا نے تندرستی کے دوران اسے آزاد کیا تھا؟ یا بیماری کے دوران اسے آزاد کیا تھا؟ اگر وہ دونوں جواب دیتے ہیں: کہ ہمیں نہیں پتہ' تو پھر وہ غلام اس آقا کے مال کے ایک تہائی حصے میں شمار ہوگا۔

16771 - اقوالِ تابعین: قَالَ: الثَّوْرِيُّ: فِي " امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ اُخْتَهَا وَزَوْجَهَا، وَاَعْتَقَتْ غُلَامًا ثَمَنُهُ خَمْسُمِائَةٍ، وَعَلَى زَوْجِهَا سَبْعُمِائَةٍ فَاِذَا الزَّوْجُ مُفْلِسٌ قَالَتِ الْاُخْتُ لِلْعَبْدِ: اِنَّمَا اَنَا وَاَنْتَ شَرِيكَانِ لَيْسَ لَكَ اِلَّا اَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ اِنْ خَرَجَ الْمَالُ فَقَدْ تَوِيَ الَّذِي عَلَى الزَّوْجِ وَتُعْطِي مِائَتَيْنِ مِنَ الْاَرْبَعِ الَّتِي كَانَتْ لَكَ فِي الثُّلُثِ، وَتُعْطِي خَمْسِينَ مِنَ الْمِائَةِ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْكَ، وَتَطْلُبُ الزَّوْجَ بِخَمْسِينَ وَمِائَةٍ "

❀❀ سفیان ثوری ایسی خاتون کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو انتقال کر جاتی ہے' اور پس ماندگان میں اپنی بہن اور اپنا شوہر چھوڑ کر جاتی ہے' وہ اپنے غلام کو آزاد کر دیتی ہے' جس کی قیمت پانچ سو درہم ہوتی ہے' اور اس کے شوہر کے ذمہ سات سو درہم کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' تو اگر شوہر مفلس ہو' اور اس کی بہن غلام سے یہ کہتی ہے: میں اور تم شراکت دار ہیں' تمہیں صرف چار سو درہم ملیں گے' اگر مال نکل آئے' پھر شوہر کے ذمہ جو ادائیگی ہو وہ مال ہلاک ہو جاتا ہے' ایک تہائی حصے میں سے جو تمہیں چار سو ملنے تھے' ان میں سے تم دو سو دیدو' اور تم پر جو ایک سو باقی ہیں ان میں سے تم پچاس دیدو' اور شوہر سے تم ڈیڑھ سو طلب کرو۔

16772 - اقوال تابعین: قَالَ: سُفْيَانُ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ غُلَامَيْنِ لَهُ ثَمَنُ اَحَدِهِمَا اَرْبَعُمِائَةٍ، وَثَمَنُ الْاٰخَرِ مِائَتَانِ فَمَاتَ الَّذِي ثَمَنُهُ اَرْبَعُمِائَةٍ الْفَرِيضَةُ تِسْعَةُ اَسْهُمٍ فَلِلْوَرَثَةِ سِتُّمِائَةٍ، وَلِصَاحِبِ الثُّلُثِ ثَلَاثُمِائَةٍ فَمَاتَ صَاحِبُ الْاَرْبَعِمِائَةٍ فَلَهُ سَهْمَانِ، وَلِصَاحِبِ الْمِائَتَيْنِ سَهْمٌ يَضْرِبُ الْوَرَثَةُ بِسِتَّةِ اَسْهُمٍ، وَصَاحِبُ الدَّيْنِ بِسَهْمٍ فَلَهُ سَبْعُمِائَةٍ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے دو غلاموں کو آزاد کرتا ہے اور ان دو میں سے ایک کی قیمت چار سو اور دوسرے کی قیمت دو سو ہوتی ہے اور وہ غلام فوت ہو جاتا ہے جس کی قیمت چار سو ہوتی ہے تو اب فرض وراثت نو حصوں میں تقسیم ہوگی ورثاء کو چھ سو ملیں گے ایک تہائی حصے والے کو تین سو ملیں گے اور چار سو والا فوت ہو جائے تو اسے دو حصے ملیں گے اور دو سو والے کو ایک حصہ ملے گا ورثاء چھ حصے وصول کر لیں گے اور قرض والا ایک حصہ وصول کرے گا اسے سات سو مل جائیں گے۔

16773 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ اَرْبَعَةَ اَعْبُدٍ قِيمَةُ كُلِّ عَبْدٍ مِائَةُ دِينَارٍ، وَاَعْتَقَ مِنْهُمْ عَبْدَيْنِ فَمَاتَ اَحَدُهُمَا بَعْدَ مَوْتِ سَيِّدِهِ فَالسِّهَامُ، لِلْمَيِّتِ سَهْمٌ وَمَا بَقِيَ فَعَلٰى خَمْسَةِ اَسْهُمٍ: لِلْمُعْتَقِ مِنْ ذٰلِكَ سَهْمٌ، وَلِلْوَرَثَةِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ، وَلِلْوَرَثَةِ خُمُسُ ثُلُثِ مِائَةٍ "

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو چار غلام چھوڑ کر جاتا ہے جن میں سے ہر غلام کی قیمت ایک سو دینار ہوتی ہے وہ ان میں سے دو غلام آزاد کر دیتا ہے اور پھر ان دونوں میں سے ایک کا انتقال آقا کے انتقال کے بعد ہو جاتا ہے تو پھر حصے یوں ہوں گے کہ ایک حصہ میت کے لئے ہوگا جو باقی بچ جائے گا وہ پانچ حصوں میں تقسیم ہوگا آزاد ہونے والے کو اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور ورثاء کو چار حصے مل جائیں گے اور ورثاء کو تین سو کا پانچواں حصہ ملے گا۔

16774 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي عَبْدٍ كُوتِبَ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ فَمَاتَ سَيِّدُهُ وَاَوْصٰى بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا مِنْ كِتَابَتِهِ، وَاَعْتَقَ رَقِيقًا وَاَوْصٰى بِوَصَايَا قَالَ: لَا يُبَاعُ الْمُكَاتِبُ وَلَا يُقَوَّمُ وَيَبِيعُ كُلُّ اِنْسَانٍ الْمُكَاتِبَ بِحِصَتِهِ، وَيَضْرِبُ الْمُكَاتِبُ بِمَا اَوْصٰى لَهُ مَعَهُمْ اِلَّا اَنَّهُ يَبْدَاُ بِالْعِتْقِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا جاتا ہے اور پھر اس کا آقا انتقال کر جاتا ہے اور وہ اس کی کتابت کی رقم میں سے پچاس درہم کے بارے میں وصیت کر دیتا ہے اور غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور کچھ دوسری وصیتیں بھی کرتا ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: مکاتب غلام کو نہ تو فروخت کیا جائے گا اور نہ اس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا ہر شخص مکاتب غلام میں سے اپنے حصے کو فروخت کر دے گا اور مکاتب کو وہ ادائیگی کی جائے گی جو میت نے اس کے لئے کی تھی اور یہ ادائیگی دیگر شراکت داروں کے ساتھ ہوگی البتہ آغاز غلام آزاد کرنے سے کیا جائے گا۔

16775 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مُكَاتَبًا عَلَيْهِ اَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَاَعْتَقَ

غُلَامًا لَّهُ ثَمَنُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ قَالَ: يُعْطِيهِمِ الْعَبْدُ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُكَاتَبٍ ثُلُثَيْ قِيمَتِهِ، وَيَبِيعُ الْعَبْدُ الْمُكَاتِبُ بِمَا اَعْطَى الْوَرَثَةَ بِالثُّلُثَيْنِ مِنْ قِيمَتِهِ

❀❀ سفیان' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے' اور مکاتب غلام چھوڑ کر جاتا ہے' جس کے ذمہ چار سو درہم کی ادائیگی ہوتی ہے' وہ اپنے ایک اور غلام کو بھی آزاد کرتا ہے' جس کی قیمت دو سو درہم ہوتی ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ غلام جو مکاتب نہیں ہے' وہ ان لوگوں کو اپنی قیمت کا دو تہائی حصہ دے گا' اور مکاتب غلام' بقیہ رقم ورثاء کو ادا کرے گا' جو اس کی قیمت کا دو تہائی ہوگی۔

بَابُ الْعَبْدِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يَشْهَدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ بِالْعِتْقِ

باب: جب کوئی غلام' دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو' اور ان دونوں میں سے' ایک دوسرے کے بارے میں غلام آزاد کر دینے کی گواہی دیدے

16776 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ فِيْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ شَهِدَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ اَنَّهُ اَعْتَقَهُ وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ قَالَ: اِنْ كَانَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ مُعْسِرًا سَعَى لَهُ الْعَبْدُ، وَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا سَعَى لَهُمَا جَمِيعًا

❀❀ معمر نے' حماد کے حوالے سے' ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے' ان دونوں میں سے' ایک دوسرے کے بارے میں یہ گواہی دے دیتا ہے کہ دوسرے شخص نے اس غلام کو آزاد کر دیا ہے' جبکہ دوسرا شخص اس کا انکار کر دیتا ہے' تو حماد فرماتے ہیں: جس شخص کے خلاف گواہی دی گئی ہے' اگر وہ تنگ دست ہو گا' تو غلام اس کو مزدوری کر کے کما کے دے گا' اور اگر وہ خوشحال ہو گا' تو پھر غلام ان دونوں کو مزدوری کر کے کما کے دے گا۔

16777 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنْهَا فَقَالَ: مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: يُعْتَقُ الْعَبْدُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ سِعَايَةٌ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے حماد کے قول کے مانند جواب دیا' معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے یہی سوال کیا تھا' تو انہوں نے فرمایا: تھا: غلام کو آزاد قرار دیا جائے گا' اور اس کے ذمے مزدوری کرنا لازم نہیں ہوگا۔

16778 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا حَنِيفَةَ يَقُوْلُ: اِنْ كَانَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ وَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ كَانَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ مُوْسِرًا كَانَ وَلَاءُ نِصْفِهِ مَوْقُوفًا فَاِنِ اعْتَرَفَ اَنَّهُ اَعْتَقَ اسْتَحَقَّ الْوَلَاءَ، وَاِلَّا فَاِنَّ وَلَاءَهُ لِبَيْتِ الْمَالِ

❀❀ امام عبدالرزاق نے محمد بن عمارہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ جس شخص کے خلاف گواہی دی گئی ہے' اگر وہ تنگدست ہوگا' تو غلام مزدوری کر کے ادائیگی کرے گا' اور ولاء ان دونوں کے درمیان تقسیم

ہو گی' اور جس کے خلاف گواہی دی گئی تھی' اگر وہ خوشحال ہو' تو پھر اس غلام کی ولاء کا نصف حصہ اسے ملے گا' جو موقوف ہو گا' اگر وہ اعتراف کرلے گا کہ اس نے غلام کو آزاد کیا ہے' تو وہ ولاء کا مستحق ہو گا' ورنہ اس غلام کی ولاء' بیت المال کو مل جائے گی۔

بَابُ الْعِتْقِ بِالشَّرْطِ

باب: مشروط طور پر غلام آزاد کرنا

16779 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَعْتَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ، وَشَرَطَ اَنَّكُمْ تَخْدِمُوْنَ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَاَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ قَالَ: فَابْتَاعَ الْخِيَارُ خِدْمَتَهُ مِنْ عُثْمَانَ الثَّلَاثَ سِنِيْنَ بِغُلَامِهِ اَبِي فَرْوَةَ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام سرکاری غلاموں اور تمام مسلمان سرکاری غلاموں کو آزاد قرار دیا تھا' اور یہ شرط عائد کی تھی کہ تم میرے بعد والے خلیفہ کی تین سال تک خدمت کرو گے' اور وہ تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گا' جس طرح میں تمہارے ساتھ کرتا رہا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوفروہ نے اپنے غلام کے عوض میں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خدمت کے تین سالوں کا اختیار خرید لیا تھا۔

16780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَعْتَقَ فِي وَصِيَّتِهِ كُلَّ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ رَقِيقِ الْمَالِ، وَاَعْتَقَ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْمَالِ كَانُوا يَحْفِرُوْنَ لِلنَّاسِ الْقُبُوْرَ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَخْدِمُوْنَ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي ثَلَاثَ سِنِيْنَ، وَاَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں بیت المال سے تعلق رکھنے والے ہر اس غلام کو آزاد کیا تھا' جو نماز ادا کرتا ہو (یعنی جو مسلمان ہو) انہوں نے بیت المال کے غلاموں میں سے' ہر اس غلام کو آزاد قرار دیا تھا' جو لوگوں کے لئے قبریں کھودتے تھے' اور ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ تم میرے بعد والے خلیفہ کی تین سال تک خدمت کرتے رہو گے' اور وہ تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گا' جو میں تمہارے ساتھ کرتا رہا ہوں۔

16781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَعْتَقَ كُلَّ مَنْ صَلَّى مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَبَتَّ عِتْقَهُمْ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَخْدِمُوْنَ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ، وَشَرَطَ لَهُمْ اَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمِثْلِ مَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ فَابْتَاعَ الْخِيَارُ خِدْمَتَهُ تِلْكَ الثَّلَاثَ سَنَوَاتٍ مِّنْ عُثْمَانَ بَابِي فَرْوَةَ وَخَلَّى عُثْمَانُ سَبِيْلَ الْخِيَارِ فَانْطَلَقَ وَقَبَضَ عُثْمَانُ اَبَا فَرْوَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہر مسلمان' عرب' غلام کو آزاد قرار دیا تھا' انہوں نے ان لوگوں کی آزادی کو "بتہ" قرار دیا تھا' اور ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ تم لوگ میرے بعد والے خلیفہ کی تین سال تک خدمت

کرتے رہو گے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط میں ان لوگوں کے لئے یہ مقرر کیا تھا کہ وہ خلیفہ تمہارے ساتھ وہی طرز عمل اختیار کرے گا جو میں تمہارے ساتھ اختیار کرتا رہا ہوں تو (ان میں سے ایک غلام نے) خدمت کا اختیار جو تین سالوں کے بارے میں تھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ابو فروہ کے عوض میں خرید لیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس اختیار کو واپس کر دیا تھا وہ شخص چلا گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابو فروہ کو قبضے میں لے لیا۔

16782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ وَشَرَطَ عَلَيْهِ اَنَّ لَهُ عَمَلَهُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ فَرَعَى لَهُ بَعْضَ سَنَةٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهِ بَعْضُ نَحِلِهِ اِمَّا فِيْ حَجٍّ، وَاِمَّا فِيْ عُمْرَةٍ " فَقَالَ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ تَرَكْتُ لَكَ الَّذِيْ اشْتَرَطْتُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ حُرٌّ وَلَيْسَ عَلَيْكَ عَمَلٌ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا اور اس پر یہ شرط عائد کی کہ وہ تین سال تک ان کے لئے کام کرتا رہے گا پھر اس نے ایک سال کے کچھ عرصے تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے جانوروں کو چرایا پھر ان کے پاس کوئی عطیات آئے جو حج کے بارے میں تھے یا عمرہ کے بارے میں تھے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے جو تم پر شرط عائد کی تھی اسے میں تمہارے لئے چھوڑتا ہوں اب تم آزاد ہو اور کام کرنے کے پابند نہیں ہو۔

16783 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ، الْعَبْدُ خِدْمَتَهُ مِنْ سَيِّدِهِ بِشَيْءٍ يُقَاطِعُهُ عَلَيْهِ كَمَا صَنَعَ الْخِيَارُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ اَخْدِمْنِيْ عَشْرَ سِنِيْنَ وَاَنْتَ حُرٌّ فَمَاتَ السَّيِّدُ قَبْلَهُ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غلام اپنے آقا سے اپنی خدمت کو کسی چیز کے عوض میں خرید لے جو چیز وہ قسطوں میں آقا کو ادا کرے جس طرح اختیار میں کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: تم نے دس سال میری خدمت کرنی ہے پھر تم آزاد ہو گے پھر اس مدت سے پہلے ہی آقا کا انتقال ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ غلام شمار ہوگا۔

16784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ تَصَدَّقَ بِبَعْضِ اَرْضِهِ جَعَلَهَا صَدَقَةً بَعْدَ مَوْتِهِ، وَاَعْتَقَ رَقِيْقًا مِنْ رَقِيْقِهِ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَعْمَلُوْنَ فِيْهَا خَمْسَ سِنِيْنَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کچھ زمین صدقہ کی انہوں نے اپنے مرنے کے بعد اسے صدقہ قرار دیا اسی طرح انہوں نے اپنے کچھ غلام آزاد کیے اور انہیں اس بات کا پابند کیا کہ تم لوگ اس زمین میں پانچ سال تک کام کرتے رہو گے۔

16785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَلِيًّا، تَصَدَّقَ بِبَعْضِ اَرْضِهِ جَعَلَهَا صَدَقَةً بَعْدَ مَوْتِهِ، وَاَعْتَقَ رَقِيْقًا مِنْ رَقِيْقِهِ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَعْمَلُوْنَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْضِ خَمْسَ سِنِيْنَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کچھ زمین صدقہ کی انہوں نے مرنے کے بعد اسے صدقہ

قرار دیا' انہوں نے اپنے کچھ غلام بھی آزاد کیے' اور انہیں اس بات کا پابند کیا کہ تم پانچ سال تک اس زمین میں کام کاج کرتے رہو گے۔

16786 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا قَالَ: اَنْتَ حُرٌّ فَاَبَتَّ الْعِتْقَ فَكُلُّ شَرْطٍ بَعْدَهٗ بَاطِلٌ

❀❀ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' یا شاید کسی اور کے حوالے سے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: تم آزاد ہو اور وہ آزادی کو' بتہ' رکھے' تو اس کے بعد ہر شرط کالعدم شمار ہو گی۔

16787 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهٖ اَنْتَ حُرٌّ عَلٰى اَنْ تَخْدِمُنِيْ عَشْرَ سِنِيْنَ فَلَهٗ شَرْطُهٗ

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہے: تم اس شرط پر آزاد ہو گے کہ تم دس سال تک میری خدمت کرو' تو آقا کو اس شرط کا حق حاصل ہو گا۔

16788 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: لِغُلَامِهٖ اِذَا اَدَّيْتَ اِلَيَّ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ: فَاَدَّاهَا فَهُوَ حُرٌّ وَيَاْخُذُ سَيِّدُهٗ بَقِيَّةَ مَالِهٖ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: جب تم مجھے ایک سو دینار ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو گے' وہ بیان کرتے ہیں: جب وہ غلام اس رقم کو ادا کر دے گا' تو وہ آزاد شمار ہو گا' اور آقا اس سے اس کا بقیہ مال حاصل کر لے گا۔

16789 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدَهٗ عَلٰى اَنْ يَخْدِمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ قَالَ: لَهٗ شَرْطُهٗ اِذَا رَضِيَ بِذٰلِكَ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ وہ غلام دس سال اس کی خدمت کرے گا' سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر غلام اس شرط پر راضی ہو' تو آقا کو اس شرط کا حق حاصل ہو گا۔

16790 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ نَكَحَ اَمَتَهٗ رَجُلًا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ اَنَّهَا مَا وَلَدَتْ مِنِّيْ فَهُوَ حُرٌّ قَالَ: لَهٗ شَرْطُهٗ حَتّٰى يَبِيعَهَا سَيِّدُهَا اَوْ يَمُوتَ فَيَصِيرُ لِغَيْرِهٖ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو کسی شخص کے ساتھ اپنی کنیز کی شادی کر دیتا ہے' اور وہ شخص آقا پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ میری جو بھی اولاد پیدا ہو گی وہ آزاد ہو گی' سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کو اس شرط کا حق حاصل ہو گا' جب تک اس کنیز کا آقا' اس کنیز کو فروخت نہیں کر دیتا' یا مر نہیں جاتا' اور وہ کنیز کسی دوسرے کی ملکیت میں منتقل نہیں ہو جاتی۔

16791 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَتْ:

اَعْتَقْتُ غُلَامِی هٰذَا عَلٰی اَنْ یُؤَدِّیَ اِلَیَّ عَشَرَةَ الدَّرَاهِمَ فِیْ کُلِّ شَهْرٍ مَا عِشْتُ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: جَازَتْ عَتَاقَتُكِ وَبَطَلَ شَرْطُكِ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک خاتون قاضی شریح کے پاس آئی اور بولی: میں نے اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کیا ہے کہ وہ میرے مرنے تک ہر مہینے دس درہم مجھے ادا کرتا رہے گا' تو قاضی شریح نے فرمایا: تمہارا آزاد کرنا درست ہے' اور تمہاری شرط کالعدم قرار پائے گی۔

16792 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِاَمَتِهِ: اِنْ وَلَدْتِ غُلَامًا فَهُوَ حُرٌّ فَوَلَدَتْ غُلَامًا، ثُمَّ مَكَثَتْ سَاعَةً فَوَلَدَتْ آخَرَ قَالَ: یُعْتَقُ الْاَوَّلُ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز سے یہ کہتا ہے: اگر تم نے لڑکے کو جنم دیا تو وہ آزاد ہو گا' اور پھر وہ کنیز لڑکے کو جنم دے دیتی ہے' اس کے کچھ دیر بعد وہ ایک اور لڑکے کو جنم دیتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: پہلا لڑکا آزاد شمار ہو گا۔

16793 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِاَمَتِهِ: اَوَّلُ غُلَامٍ تَلِدِیْنِهِ فَهُوَ حُرٌّ فَوَلَدَتْهُ مَیِّتًا، فَلَیْسَ شَیْءٌ حَتّٰی تَلِدَ بَطْنًا آخَرَ، فَاِنْ وَلَدَتْ غُلَامًا فَهُوَ حُرٌّ، فَاِنْ شَاءَ بَاعَ هٰذِهِ الَّتِیْ لَهَا الشَّرْطُ لَا تَقَعُ الْعَتَاقَةُ عَلَی الْمَوْتٰی

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے یہ کہے: وہ پہلا لڑکا' جسے تم جنم دو گی' وہ آزاد شمار ہو گا اور پھر وہ کنیز ایک مردہ بچے کو جنم دے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی' جب تک وہ کسی اور بچے کو جنم نہیں دیتی' اگر وہ لڑکے کو جنم دیتی ہے' تو وہ آزاد شمار ہو گا' اگر مالک چاہے' تو اس کنیز کو فروخت کر سکتا ہے' جس کے ساتھ اس نے شرط طے کی تھی' البتہ مرنے والے پر غلام آزاد کرنا واقع نہیں ہوتا۔

16794 - اقوال تابعین: قَالَ: وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِیْفَةَ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اَوَّلُ مَمْلُوكٍ اَمْلُكُهُ فَهُوَ حُرٌّ فَمَلَكَ اثْنَیْنِ جَمِیْعًا اَخْبَرَنِیْ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: یُعْتِقُ اَیُّهُمَا شَاءَ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَقُوْلُ اَنَا: لَا یَعْتِقُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا لِاَنَّهُ لَیْسَ هُمَا اَوَّلَ

❀❀ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتا ہے: وہ پہلا مملوک' جس کا میں مالک بنوں گا' وہ آزاد شمار ہو گا' اور پھر وہ شخص ایک ساتھ دو آدمیوں کا مالک بن جاتا ہے' تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: آدمی ان دونوں میں سے جسے چاہے گا' اسے آزاد کر دے گا' امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی آزاد نہیں ہو گا' کیونکہ وہ دونوں' پہلے نہیں بن سکتے۔

16795 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اَعْتِقْ عَبْدَكَ وَلَكَ عَلَیَّ اَلْفُ دِرْهَمٍ

قَالَ: نَرٰى عَتْقَهُ جَائِزًا وَلَيْسَ عَلَى الَّذِىْ اَمَرَهُ شَىْءٌ لَا يَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِلَّذِىْ اَعْتَقَ، وَيَكُوْنُ الْغُرْمُ عَلَى الَّذِىْ اَمَرَهُ، الْعَبْدُ الَّذِىْ اُعْتِقَ وَيُرَدُّ اِلَيْهِ مَالُهُ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم اپنے غلام کو آزاد کر دو! تمہیں ایک ہزار درہم کی ادائیگی میرے ذمہ ہے' سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کا آزاد کرنا درست ہوگا' اور جس شخص نے اسے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا' اس کے ذمے کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' اور ولاء اس شخص کے لئے نہیں ہوگی' جس نے اسے آزاد کیا ہے' اور تاوان کی ادائیگی اس شخص کے ذمہ ہوگی' جسے اس نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا' وہ غلام جسے آزاد کیا گیا ہے' وہ اس کا مال اسے لوٹا دے گا۔

16796 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اَعْتِقْ عَنِّىْ عَبْدَكَ فَاَعْتَقَهُ عَنْهُ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلْاٰمِرِ وَقَالَ: فِىْ رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ اُمُّهُ: اَعْتِقْ عَنِّىْ عَبْدَكَ فَاَعْتَقَهُ عَنْهَا قَالَ: الْوَلَاءُ لَهَا

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم میری طرف سے اپنے غلام کو آزاد کر دو' اور وہ شخص اس کی طرف سے اس غلام کو آزاد کر دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ولاء کا حق حکم دینے والے کو ہوگا' وہ فرماتے ہیں: جس شخص سے اس کی والدہ یہ کہیں: تم میری طرف سے اپنے غلام کو آزاد کر دو' اور وہ اس خاتون کی طرف سے غلام کو آزاد کر دے' تو ولاء کا حق' اس خاتون کو حاصل ہوگا۔

16797 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: اَعْتِقْ غُلَامَكَ هٰذَا وَعَلَيَّ ثَمَنُهُ قَالَ: هُوَ جَائِزٌ وَوَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ كَمَا اَعْتَقَهُ، وَعَلَى الْحَمِيلِ مَا تَحَمَّلَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: تم اپنے اس غلام کو آزاد کر دو' اس کی قیمت کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی' تو وہ فرماتے ہیں: یہ درست ہے' اور اس کی ولاء کا حق اس کے آقا کو ملے گا' جیسے ہی وہ اسے آزاد کرے گا' اور جس شخص نے ادائیگی اپنے ذمہ لی ہے' ادائیگی اس کے ذمہ ہی ہوگی۔

16798 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ: اِنْ مِتُّ فَجْاَةً فَاَنْتَ حُرٌّ فَقُتِلَ السَّيِّدُ قَالَ: لَيْسَ الْقَتْلُ بِفَجْاَءَةٍ لَا يُعْتَقُ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: اگر میں اچانک فوت ہو گیا' تو تم آزاد ہو گے اور پھر اس کے آقا کو قتل کر دیا جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: قتل ہونا' اچانک موت نہیں ہوتی' اس لئے وہ غلام آزاد شمار نہیں ہوگا۔

16799 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ: "اِذَا اَدَّيْتَ اِلَيَّ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَاَنْتَ حُرٌّ، ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا كَانَ ذٰلِكَ لِلسَّيِّدِ، وَمِثْلُهُ اِذَا قَالَ: اِذَا سَبَّ هٰذَا النَّاسِبَ فَاَنْتَ حُرٌّ، ثُمَّ بَدَا لِلسَّيِّدِ اَنْ لَا شَىْءَ قَالَ: لَيْسَ بِشَىْءٍ وَاِذَا قَالَ: اَنْتَ حُرٌّ وَاَدِّ اِلَيَّ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ اَقَرَّ الْعَبْدُ، وَاَدَّى اِلَيْهِ فَهُوَ حُرٌّ

وَاِنْ لَمْ يُقِرَّ اَنْ يُؤَدِّيَ اِلَيْهِ فَهُوَ 000 لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص' اپنے غلام سے یہ کہے: جب تم نے مجھے ایک ہزار درہم ادا کر دیئے' تو تم آزاد ہو گے' پھر آقا کو یہ مناسب لگتا ہے کہ وہ غلام سے کوئی چیز وصول نہ کرے' تو آقا کو اس بات کا حق حاصل ہو گا' اسی کی مانند صورت اس وقت ہوگی' جب آقا یہ کہے کہ جب اس ناسب نے برا کہا تو تم آزاد ہو گے اور پھر آقا کو یہ مناسب لگے کہ وہ آزاد نہ کرے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: کچھ بھی واقع نہیں ہو گا اور اگر آقا یہ کہے: تم آزاد ہو گے' جبکہ تم مجھے اتنی' اتنی رقم ادا کر دو' تو اگر غلام اقرار کر لے اور وہ رقم اس کو ادا کر دے' تو غلام آزاد شمار ہو گا' لیکن اگر وہ اقرار نہیں کرتا کہ وہ آقا کو اتنی رقم ادا کر دے گا' تو پھر اس بات کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ اَمَتَهُ وَيَسْتَثْنِي مَا فِيْ بَطْنِهَا وَالرَّجُلُ يَشْتَرِي ابْنَهُ

باب: جب کوئی شخص' اپنی کنیز کو آزاد کر دے' اور اس کے پیٹ میں موجود (بچے) کا استثناء کر لے' یا کوئی شخص اپنے بیٹے کو خرید لے (تو کیا حکم ہو گا؟)

16800 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ، وَاسْتَثْنَى مَا فِيْ بَطْنِهَا فَلَهُ مَا اسْتَثْنَى قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ لَا نَاْخُذُ بِذٰلِكَ نَقُوْلُ اِذَا اسْتَثْنَى مَا فِيْ بَطْنِهَا عَتَقَتْ كُلُّهَا اِنَّمَا وَلَدُهَا كَعُضْوٍ مِّنْهَا وَاِذَا اَعْتَقَ مَا فِيْ بَطْنِهَا وَلَمْ يَعْتِقْهَا لَمْ يُعْتَقْ اِلَّا مَا فِيْ بَطْنِهَا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص' اپنی کنیز کو آزاد کرے اور اس کے پیٹ میں موجود (بچے) کا استثناء کر لے' تو آدمی کو اس استثناء کا حق حاصل ہو گا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ہم یہ کہتے ہیں: اگر آدمی نے کنیز کے پیٹ میں موجود (بچے) کا استثناء کیا ہو' تو وہ کنیز مکمل طور پر آزاد ہو گی' اور اس کا بچہ (جو اس کے پیٹ میں موجود ہے) وہ اس کے وجود کا' ایک حصہ شمار ہو گا' البتہ جب آقا نے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کو آزاد کیا' اور کنیز کو آزاد نہ کیا ہو' تو ایسی صورت میں صرف پیٹ میں موجود بچہ ہی آزاد شمار ہو گا۔

16801 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا فِيْ رَجُلٍ: اَعْتَقَ جَارِيَةً لَهُ حَامِلًا، وَاسْتَثْنَى مَا فِيْ بَطْنِهَا قَالَا: لَيْسَ كَذٰلِكَ بِشَيْءٍ هِيَ وَوَلَدُهَا حُرَّانِ

❀❀ زہری اور قتادہ' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی حاملہ کنیز کو آزاد کر دیتا ہے' اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کا استثناء کر لیتا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ نہیں ہو سکتا' وہ کنیز اور اس کا بچہ دونوں آزاد شمار ہوں گے۔

16802 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَا: شَرْطُهُ جَائِزٌ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ،

❀❀ عطاء اور امام شعبی فرماتے ہیں: آقا کا یہ شرط عائد کرنا جائز ہوگا' یعنی ان کا موقف بھی' ابراہیم نخعی کے قول کی مانند ہے۔

16803 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ وَالْحَسَنَ يَقُوْلَانِ: هِيَ وَوَلَدُهَا حُرَّانِ،

❀❀ حکم بن عتیبہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: وہ کنیز اور اس کا بچہ آزاد شمار ہوں گے۔

16804 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ سعید بن مسیب کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

16805 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى ابْنَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، ثُمَّ مَاتَ الْاَبُ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ خَرَجَ الِابْنُ مِنَ الثُّلُثِ وَرِثَ اَبَاهُ، وَاِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الثُّلُثِ سَعَى وَلَمْ يَرِثْ

❀❀ حماد نے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بیماری کے عالم میں' اپنے بیٹے کو خرید لیتا ہے' اور پھر اسی بیماری کے دوران باپ کا انتقال ہو جاتا ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اگر بیٹے (کی قیمت) میت کے مال کے ایک تہائی حصے میں سے نکل سکتی ہو' تو وہ بیٹا' اپنے باپ کا وارث بنے گا' اور اگر نہیں نکل سکتی' تو پھر وہ مزدوری کر کے (اپنی قیمت کی رقم) ادا کرے گا' اور وہ وارث نہیں بنے گا۔

بَابُ الْحَلِفِ بِالْعِتْقِ وَعَبْدٍ اشْتَرَاهُ رَجُلٌ بِمَالِ الْعَبْدِ وَمَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ

باب: غلام آزاد کرنے کا حلف اٹھالینا' یا جب آدمی اپنے غلام کے مال کے ذریعے کوئی غلام خرید لے' تو ایسی صورت میں کیا لازم ہوگا؟

16806 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ: يَوْمَ اَبِيعُكَ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ عَبْدُهُ وَمَنْ قَالَ: اِذَا بِعْتُكَ فَاَنْتَ حُرٌّ فَسَوَاءٌ، قَالَ سُفْيَانُ: اِنَّمَا مَعْنَاهُ حِينَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ: وَمِثْلُ ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ: الرَّجُلُ يَوْمَ اَمُوتَ فَاَنْتَ حُرٌّ فَيَمُوتُ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ سفیان' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: جس دن میں نے تمہیں فروخت کیا' تم آزاد شمار ہو گے' سفیان فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' وہ غلام' اس کا غلام ہی رہے گا' اور جو شخص یہ کہے: جب میں نے تمہیں فروخت کر دیا' تو تم آزاد ہو گے' تو اس کا حکم بھی برابر ہے' سفیان کہتے ہیں: اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ جب بھی میں ایسا کروں گا' تو یہ ہوگا' وہ فرماتے ہیں: اس کی مانند یہ کلمات ہیں کہ آدمی یہ کہے: جس دن میں مر گیا' اس دن تم آزاد ہو گے' تو وہ شخص خواہ رات میں مرے' یا دن میں مرے' وہ غلام آزاد شمار ہوگا۔

16807 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ يَقُولُ لِعَبْدِهِ هُوَ حُرٌّ يَوْمَ يَبِيعُهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى وَابْنُ شُبْرُمَةَ يَسْتَوْقِفَانِ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَرَاهُ شَيْئًا

❀❀ سفیان' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: جس دن' اس نے اس غلام کو فروخت کیا' وہ غلام آزاد ہوگا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ اور ابن شبرمہ نے اس کو اس پر موقوف قرار دیا ہے' جبکہ سفیان یہ کہتے ہیں: ہم اس کو کچھ بھی نہیں سمجھتے ہیں۔

16808 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِعِتْقِ عَبْدِهِ اِنْ فَارَقْتُكَ اَوْ فَارَقْتَنِي قَالَ: اِنْ قَالَ فَارَقْتُكَ فَعَلَيْهِ فَسَتَهُ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَاِنْ قَالَ فَارَقْتَنِي فَعَلَيْهِ الْعَبْدُ فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ سفیان' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کی آزادی کی قسم اٹھالیتا ہے کہ اگر میں تم سے جدا ہوا' یا تم مجھ سے جدا ہوئے (تو تم آزاد ہوگے) سفیان کہتے ہیں: اگر آدمی نے یہ کہا ہو: میں تم سے جدا ہوا' تو اس کا بھگتان آدمی پر ہوگا' اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' اور اگر آدمی نے یہ کہا: تم مجھ سے جدا ہوئے' اور غلام اس پر غالب آ گیا' تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا۔

16809 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي عَبْدٍ دَسَّ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا فَاشْتَرَاهُ فَاَعْتَقَهُ قَالَ: الْبَيْعُ وَالْعِتْقُ جَائِزٌ، وَيَاْخُذُ سَيِّدُهُ مِنَ الْمُبْتَاعِ الثَّمَنَ الَّذِي كَانَ ابْتَاعَهُ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ ابراہیم نخعی' ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو پوشیدہ طور پر کوئی مال دیتا ہے' اور پھر وہ شخص (اس مال کے ذریعے) اس غلام کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ فروخت کرنا اور غلام آزاد کرنا جائز ہوگا' اس کا آقا خریدار سے اس کی قیمت حاصل کر لے گا' وہ قیمت جس کے عوض میں' اس نے اس غلام کو خریدا تھا' اور ولاء کا حق' آزاد کرنے والے کو مل جائے گا۔

16810 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ يَبِيعُ عَبْدَهُ مِنْ قَوْمٍ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِمْ اَنْ يُعْتِقُوهُ وَيَقُولُ لِعَبْدِهِ: عَلَيْكَ اَنْ تُعْطِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ

❀❀ ابراہیم نخعی' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کو کسی قوم کو فروخت کر دیتا ہے' اور ان لوگوں پر یہ شرط عائد کرتا ہے' کہ وہ لوگ اس غلام کو آزاد کر دیں' اور پھر وہ اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: تم پر یہ لازم ہے کہ تم اتنی' اتنی رقم ادا کرو' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: غلام پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

16811 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يُقْضٰى عَلَى الْعَبْدِ بِشَيْءٍ اِلَّا اَنْ يَتَحَرَّجَ فَيُعْطِيهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام پر کوئی ادائیگی لازم قرار نہیں دی جائے گی' البتہ اگر وہ حرج محسوس کرے گا' تو وہ اسے ادا کر دے گا۔

16812 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِیْ رَجُلٍ اَعْطَاهُ عَبْدُهُ مَالًا فَاشْتَرَاهُ فَاَعْتَقَهُ قَالَ: لَوْ اَخَذْتُهُ لَعَاقَبْتُهُ عُقُوبَةً شَدِيدَةً

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کو اس کا غلام کچھ مال دیتا ہے اور وہ اس مال کے ذریعے غلام خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے تو امام شعبی نے فرمایا: اگر میں ایسے شخص کو پکڑ لوں تو اسے شدید سزا دوں گا۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الرِّقَابِ

باب: کس قسم کا غلام آزاد کرنا جائز ہے؟

16813 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: ضَرَبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجْهَ جَارِيَتِهٖ فَجَاءَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ اَعْتِقُهَا قَالَ: فَسَاَلَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنی کنیز کے چہرے پر مارا، پھر وہ اس کنیز کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری صورت حال بتائی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ یہ کنیز مومن ہے تو میں اسے آزاد کر دوں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنیز سے کچھ سوالات کیے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اسے آزاد کر دیں، کیونکہ یہ مومن ہے۔

16814 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِاَمَةٍ سَوْدَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَاِنْ كُنْتَ تَرٰى هٰذِهٖ مُؤْمِنَةً فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدِيْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: اَتَشْهَدِيْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: اَتُؤْمِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: اَعْتِقْهَا

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایک سیاہ فام کنیز کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر ایک مومن غلام یا کنیز کو آزاد کرنا لازم ہے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ عورت مومن ہے (تو میں اسے آزاد کر دیتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنیز سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مرنے کے

بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھتی ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے (اس انصاری شخص سے) فرمایا: تم اسے آزاد کردو۔

16815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فِيْ غَنَمٍ تَرْعَاهَا، وَكَانَتْ شَاةٌ صَفِيٌّ - يَعْنِيْ غَزِيرَةً - فِيْ غَنَمِهِ تِلْكَ فَاَرَادَ اَنْ يُعْطِيَهَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ السَّبُعُ فَانْتَزَعَ ضِرْعَهَا فَغَضِبَ الرَّجُلُ فَصَكَّ وَجْهَ جَارِيَتِهِ فَجَاءَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَذَكَرَ اَنَّهَا كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ وَافِيَةٌ قَدْ هَمَّ اَنْ يَجْعَلَهَا اِيَّاهَا حِينَ صَكَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِيْ بِهَا فَسَاَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدِيْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ؟ " قَالَتْ: نَعَمْ وَاَنَّ الْمَوْتَ وَالْبَعْثَ حَقٌّ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَاَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اَعْتِقْ اَوْ اَمْسِكْ قُلْتُ: اَثَبَتَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَزَعَمُوْا وَحَدَّثَنِيهِ اَبُو الزُّبَيْرِ فَوَلَدَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ قُرَيْشٍ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی ایک کنیز اس کی بکریاں چرا رہی تھی' ان بکریوں میں ایک بکری نہایت عمدہ تھی' ان صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ وہ اس بکری کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کریں گے' ایک درندہ آیا اور اس نے اس بکری کے تھن کاٹ لئے' وہ شخص غصے میں آ گیا' اور اس نے کنیز کے چہرے پر تھپڑ مار دیا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بات بھی بیان کی کہ اس کے ذمے ایک مکمل مومن غلام یا کنیز کی ادائیگی لازم ہے' کیونکہ اس نے اس کنیز کو تھپڑ مار دیا تھا' تو اس شخص نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اسی کنیز کو آزاد کر دے' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کنیز کو میرے پاس لے کر آنا (جب وہ اس کو لے کر آیا) تو نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! (نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:) کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ حضرت محمد ﷺ' اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ اس کنیز نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ موت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ جنت اور جہنم حق ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! جب نبی اکرم ﷺ اس بات سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری مرضی ہے' تم اسے آزاد کر دو یا نہ آزاد نہ کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات مستند طور پر ثابت ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں کا یہ کہنا ہے: ابوزبیر نے بھی مجھے بیان کی ہے' بعد میں اس کنیز نے قریش کے کسی شخص کے بچوں کو بھی جنم دیا تھا۔

16816 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: صَكَّ رَجُلٌ جَارِيَةً لَهُ فَجَاءَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُهُ فِيْ عِتْقِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ رَبُّكِ؟ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: اَحْسِبُهُ اَيْضًا ذَكَرَ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْجَنَّةَ، وَالنَّارَ

ثُمَّ قَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی کنیز کو تھپڑ مار دیا' پھر وہ اس کنیز کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' اور اس کو آزاد کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مشورہ لیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز سے دریافت کیا: تمہارا پروردگار کہاں ہے؟ اس نے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں مرنے کے بعد زندہ ہونے' اور جنت اور جہنم کا بھی ذکر ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے آزاد کر دو! یہ مومن عورت ہے۔

16817 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ مَرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَاَفْضَلُهَا، وَاَغْلَاهَا ثَمَنًا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا غلام (یا کنیز) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک سب سے عمدہ ہو اور بہتر ہو' اور سب سے زیادہ قیمتی ہو۔

16818 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنْ وَلَدِ زِنَا وَعَنْ وَلَدِ رَشِدَةٍ اَيُّهُمَا يُعْتَقُ؟ فَقَالَ: انْظُرْ اَكْثَرَهُمَا ثَمَنًا

❀❀ امام شعبی سے ایک شخص نے سوال کیا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے یا جائز بچے میں سے کسے آزاد کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کس کی قیمت زیادہ ہے؟

16819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنْ وَلَدِ زِنَا وَوَلَدِ رَشِدَةٍ فَقَالَ: انْظُرُوا اَكْثَرَهُمَا ثَمَنًا،

❀❀ عمر بن عبدالرحمٰن قرشی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے یا جائز بچے (میں سے کس کو آزاد کیا جائے؟) انہوں نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کس کی قیمت زیادہ ہے؟

16820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَرَى وَلَدَ الزِّنَا بِمَنْزِلَةِ غَيْرِهِ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ' دوسرے بچے کی مانند ہے۔

16821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ قَالَا: يَجُوزُ فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ وَلَدُ الزِّنَا لِاَنَّ كُلَّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

❀❀ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: غلام کی واجب آزادی میں' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو بھی آزاد کرنا جائز ہے' کیونکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

16822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يُجْزِءُ وَلَدُ الزِّنَا فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب غلام کو آزاد کرنا واجب ہو جائے تو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا۔

16823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُجْزِءُ، وَلَدُ بَغِيَّةٍ، وَلَا اُمُّ وَلَدٍ، وَلَا مُدَبَّرٌ، وَلَا يَهُوْدِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، وَلَا مُشْرِكٌ فِيْ رَقَبَةٍ وَاجِبَةٍ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ الزُّهْرِيَّ اِلَّا قَالَ: يُجْزِءُ الْمُكَاتِبُ فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جب غلام کو آزاد کرنا واجب ہو جائے تو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ یا ام ولد کنیز یا مدبر یا یہودی یا عیسائی یا مشرک غلام آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق زہری نے یہ بھی فرمایا تھا: جب غلام آزاد کرنا واجب ہو تو مکاتب غلام کو آزاد کرنا جائز ہے۔

16824 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ عُمَرَ الْمَدَنِيِّ قَالَ: سَاَلْنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّهَارِ، فَقَامَ يُصَلِّي فَرُبَّمَا اَسْمَعَنَا الْاٰيَةَ قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ اِلَى السُّوقِ فَمَشَيْنَا مَعَهُ فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ بِصَغِيْرٍ، وَلَا كَبِيرٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى اَتٰى سُوقَ الظَّهْرِ، وَمَعَهُ عَصَاهُ فِيْ يَدِهٖ فَجَعَلَ يَنْخُسُ بِعَصَاهُ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: بِكَمْ هٰذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يُسَاوِمُ الْاٰخَرَ قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّهَا كَانَتْ عَلَيَّ رَقَبَةٌ، ثُمَّ ابْتَعْتُهَا مِنْ رَجُلٍ رَقَبَةً، فَاَعْتَقْتُهَا ثُمَّ اُخْبِرْتُ اَنَّ صَاحِبَهَا الْتَقَطَهَا الْتِقَاطًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْكَ رَقَبَتَكَ فَاذْهَبْ فَخُذْ وَرَقَكَ قَالَ: فَاِنِّي قَدْ اَعْتَقْتُهَا قَالَ: قَدْ اَمَرْتُكَ هُوَ ذَاكَ لَا تُجْزِءُ عَنْكَ،

❀❀ ابوعمر مدنی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دن کے وقت کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی' بعض اوقات وہ کوئی ایک آیت اونچی آواز میں بھی پڑھ لیتے تھے' راوی کہتے ہیں: پھر وہ بازار کی طرف تشریف لے گئے' ہم ان کے ساتھ چل رہے تھے' وہ جب بھی کسی چھوٹے یا بڑے کے پاس سے گزرتے تھے' تو اسے سلام کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ بازار میں آ گئے' ان کے پاس ان کا عصا تھا' جو ان کے ہاتھ میں موجود تھا' انہوں نے اپنے عصا کے ذریعے ایک اونٹ کے پہلو کو ٹٹولنا شروع کیا' پھر دریافت کیا: یہ کتنے کا ہے؟ پھر انہوں نے ایک اور کے بارے میں بھاؤ دریافت کیا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا لازم ہے' میں نے ایک شخص سے ایک غلام خرید کر اسے آزاد کر دیا' پھر مجھے بتایا گیا: اس کے سابقہ مالک نے اسے کہیں سے اغوا کیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے غلام آزاد کرنے کو قبول نہیں کرے گا' تم جاؤ اور اپنی رقم واپس لے لو! اس شخص نے کہا: میں تو اس کو آزاد کر چکا ہوں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کی ادائیگی تمہاری طرف سے درست نہیں ہوئی۔

16825 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَدُ الزِّنَا صَغِيْرٌ اَيَجْزِءُ فِيْ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ اِذَا لَمْ يَبْلُغِ الْحَنَثَ قَالَ: لَا وَلٰكِنَّ كَبِيْرًا رَجُلًا صَدَقَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا کم سن بچہ' کیا اسے ایسی صورت میں آزاد کرنا جائز ہے' جب کسی مومن غلام کی آزادی لازم ہو اور وہ بچہ بھی ابھی بالغ نہ ہوا ہو' تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! (یعنی جائز نہیں ہے) اس کے لئے بڑی عمر کا آدمی ہونا ضروری ہے۔

16826 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: تُجْزِءُ اُمُّ الْوَلَدِ وَالْمُدَبَّرَةِ مِنْ رَقَبَةٍ

❀❀ لیث نے' طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کی آزادی میں' ام ولد کنیز یا مدبرہ کنیز کی ادائیگی درست ہے۔

16827 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تُجْزِءُ اُمُّ الْوَلَدِ، وَالْمُدَبَّرَةُ مِنْ رَقَبَةٍ وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ام ولد کنیز اور مدبرہ کنیز کو غلام کی آزادی کی صورت میں آزاد کیا جا سکتا ہے' یہی روایت امام شعبی سے بھی منقول ہے۔

16828 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: "مَنْ اَعْتَقَ مِنْ عَمَلٍ فَاِنَّهُ يُجْزِءُ، اِذَا قَالَ: اِذَا كَانَ يَعْمَلُ عَمَلًا فَاَعْتَقَ فَاِنَّهُ يُجْزِءُ اِذَا كَانَتْ لَهُ مَنْفَعَةٌ"

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص کسی عمل کی وجہ سے غلام آزاد کرے' تو وہ جائز ہوگا' جبکہ وہ شخص یہ کہے: جب اس نے یہ عمل کیا تو وہ غلام آزاد ہوگا' تو ایسا کرنا جائز ہوگا' بشرطیکہ اس کا کوئی فائدہ ہو۔

16829 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُجْزِءُ فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ مُقْعَدٌ، وَلَا اَعْدَمُ، وَلَا اَجْذَمُ، وَلَا عَظِيْمُ الْبَلَاءِ وَنَحْوُ هٰذَا

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی غلام کو آزاد کرنا واجب ہو' تو ایسی صورت میں معذور' یا جذام کے مریض' یا شدید بیمار' یا اس کی مانند غلام کو آزاد کرنا درست نہیں ہوگا۔

16830 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَتْلُ النَّفْسِ خَطَاً قَالَ: لَا يَجُوْزُ اِلَّا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَطَاءٌ: "اِنْ قَالَ رَجُلٌ لِغُلَامِهِ هُوَ حُرٌّ فَلَا يَكُوْنُ حُرًّا حَتّٰى يَقُوْلَ: لِلّٰهِ لَعَلَّهُ لَمْ يُرِدِ الْعَتَاقَةَ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص قتل خطا کا مرتکب ہوتا ہے' انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں صرف کسی مومن غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر آدمی اپنے غلام سے یہ کہے: وہ آزاد ہے' تو وہ آزاد نہیں ہوگا' جب تک وہ آدمی یہ نہیں کہتا کہ وہ اللہ کے لئے آزاد ہے' کیونکہ ہوسکتا ہے کہ

آدمی نے غلام آزاد کرنے کا مفہوم (اپنے کلمات کے ذریعے) مراد نہ لیا ہو۔

16831 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَا يَجُوْزُ فِيْ قَتْلِ الْخَطَأ صَبِيٌّ مُرْضَعٌ اِلَّا مَنْ صَلَّى، فَاِنَّ فِيْ حَرْفِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ (فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ) (النساء: 92) لَا يَجُوْزُ فِيْهَا صَبِيٌّ"

❀❀ معمر نے' قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: قتل خطا میں کسی دودھ پیتے بچے کو آزاد کرنا جائز نہیں ہے' اس کے لئے یہ ضروری ہے' جو نماز پڑھتا ہو (یعنی بالغ ہو چکا ہو) کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: ''تو مومن غلام کو آزاد کرنا''

اس لئے ایسی صورت میں بچے کو آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا۔

16832 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَجُوْزُ فِيْ قَتْلِ النَّفْسِ خَطَأً رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ غَيْرُ سَوِيَّةٍ وَهُوَ يَنْتَفِعُ بِهَا اَعْرَجُ وَاَشَلُّ؟ فَاسْتَحِلَّ السَّوِيَّةَ، وَذَكَرَ الْبُدْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قتل خطا کی صورت میں کسی مومن کو آزاد کرنا جائز ہوگا جو تندرست نہ ہو' لیکن اس سے نفع حاصل کیا جا سکتا ہو' وہ لنگڑا ہو یا فالج زدہ ہو؟ تو انہوں نے مکمل تندرست کو جائز قرار دیا' اور قربانی کے جانوروں کو (قیاس کی' مثال کے طور پر پیش کیا)۔

16833 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَجُوْزُ فِي الظِّهَارِ صَبِيٌّ مُرْضَعٌ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ظہار (کے کفارے میں) دودھ پیتے بچے (کو آزاد کرنا) جائز ہے۔

16834 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْيَمِيْنُ فِي التَّظَاهُرِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مُؤْمِنَةً، اَتُجْزِءُ رَقَبَةٌ غَيْرُ مُؤْمِنَةٍ؟ قَالَ: مَا نَرٰى فِيْهَا اِلَّا مُؤْمِنَةً وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ظہار کے کفارے میں مومن غلام کا ذکر نہیں ہے' تو کیا غیر مومن کو آزاد کرنا جائز ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک ایسی صورت حال میں صرف کسی مومن کو ہی آزاد کیا جا سکتا ہے' عمرو بن دینار نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

16835 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُجْزِءُ فِي الظِّهَارِ، وَالْيَمِيْنِ الْيَهُوْدِيُّ، وَالنَّصْرَانِيُّ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: ظہار کے کفارے میں' یا قسم کے کفارے میں' یہودی' یا عیسائی (غلام) کو آزاد کرنا جائز ہے

16836 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّقَبَةُ الْمُؤْمِنَةُ اَيَجُوْزُ فِيْهَا صَبِيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَكَيْفَ وَلَمْ يُصَلِّ وَلَمْ اَدْرِ مُسْلِمٌ هُوَ اَمْ لَا؟ فَقَالَ: ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ بَعْدَ اَيَّامٍ فِيْهِ فَقَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا مُسْلِمًا قَالَ: وَقَالَ: عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اُرَاهُ اِلَّا الَّذِيْ قَدْ بَلَغَ وَاَسْلَمَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَاِنَّ الَّذِيْ بَلَغَ دِيْنُهُ دِيْنُ مُسْلِمٍ؟ قَالَ: اَجَلْ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَسُبِيَ اَعْجَمًا لَّمْ يَبْلُغِ الْحَنَثَ قَالَ: مَنْ وُلِدَ هَاهُنَا اَحَبُّ اِلَيْهِ

وَلَعَلَّهُ اَنْ يَقْضِيَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کسی مومن غلام کوآزاد کرنا لازم ہو تو کیا ایسی صورت میں بچے کو آزاد کرنا جائز ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیسے جبکہ وہ نماز ادا کرنہیں کرتا' اور مجھے نہیں معلوم کہ (کیا وہ بڑا ہو کر) مسلمان ہوگا' یا نہیں ہوگا؟ تو انہوں نے یہی بات ارشاد فرمائی' اس کے کچھ دن بعد' میں نے دوبارہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ بچہ مسلمان ہی شمار ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار فرماتے ہیں: اس بچے کے بارے میں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب وہ بڑا ہوگا' تو وہ مسلمان ہی ہوگا' میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ بالغ ہوگا' تو مسلمان شمار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ اس سے پہلے فوت ہو جائے' تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی' میں نے عطاء سے دریافت کیا: عجمیوں کے وہ قیدی بچے جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں' انہوں نے فرمایا: ان میں سے جو یہاں پیدا ہوئے ہیں' وہ ان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوں گے اور ہوسکتا ہے کہ وہ فیصلہ کردے۔

16837 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُحِبُّ اَنْ يُؤَخَّرَ الْمُرْضَعُ سَنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً حَتّٰى يُعْلَمَ اَنَّهُ صَحِيحٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ دودھ پیتے بچے کی آزادی کو دو یا تین سال کے لئے مؤخر کر دیا جائے' تاکہ یہ بات پتہ چل جائے کہ وہ تندرست ہے' (یا اس میں کوئی عیب پایا جاتا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16838 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِءُ الْاَعْوَرُ فِي الرَّقَبَةِ

❀❀ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب (مطلق طور پر) غلام آزاد کرنا ہو' تو کانے غلام کو آزاد کرنا جائز ہے۔

16839 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَجُوْزُ الْاَعْمَى مِنْ رَقَبَةٍ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: (جب مطلق غلام کو آزاد کرنا ہو) تو نابینا غلام کو آزاد کرنا جائز ہے۔

16840 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَالْاَحْوَلُ قَالَ: الْاَحْوَلُ اَهْوَنُ مِنَ الْاَعْرَجِ فَهُوَ يَقْضِي، وَالسَّوِيُّ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَرٰى اَنْ يَجُوْزَ الْاَعْوَرُ وَالْاَشَلُّ اِذَا اُومِنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بھینگے کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: لنگڑے کے مقابلے میں بھینگا بہتر ہوتا ہے' کیونکہ وہ کام پورے کرسکتا ہے' تاہم مکمل تندرست غلام کو آزاد کرنا' میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میرے نزدیک کانے' یا شل ہاتھوں والے غلام کو آزاد کرنا جائز ہے'

جبکہ وہ محفوظ ہو۔

16841 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ عِتْقَ النَّصْرَانِيِّ "

❀❀ مجاہد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ عیسائی غلام کو آزاد کیا جائے۔

16842 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا : يُجْزِءُ فِي الظِّهَارِ مِنَ الرَّقَبَةِ الْيَهُوْدِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ

❀❀ عطاء اور مجاہد فرماتے ہیں: ظہار کے کفارے میں یہودی یا عیسائی غلام کو آزاد کیا جا سکتا ہے۔

16843 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ مُؤْمِنَةٌ فَالَّذِیْ قَدْ صَلّٰى، وَمَا لَمْ يَكُنْ مُؤْمِنَةً فَيُجْزِءُ مَا لَمْ يُصَلِّ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قرآن میں جس بھی چیز کے بارے میں (غلام آزاد کرنے کے لئے) لفظ 'مومن' ذکر ہوا ہے تو اس سے مراد وہ غلام ہوگا' جو نماز ادا کرتا ہو' اور جس میں مومن کا ذکر نہیں ہوا' وہاں وہ غلام بھی کفایت کر جائے گا جو نماز ادا نہ کرتا ہو (یعنی جو مسلمان نہ ہو)۔

16844 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عِتْقِ الْيَهُوْدِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ هَلْ فِيهِ اَجْرٌ؟ قَالَ: لَا وَكَرِهَ عِتْقَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے یہودی یا عیسائی کو آزاد کرنے کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اس کا اجر ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے ایسے غلام کو آزاد کرنے کو مکروہ قرار دیا۔

16845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَاَنْ اَحْمِلَ عَلٰى نَعْلَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ وَلَدَ زِنَا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی راہ میں' دو جوتے کسی کو دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کروں۔

16846 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ مُوْسَى بْنِ مِيْنَاءَ، اَخْبَرَهُ اَنْ اُمَّ صَالِحٍ ابْنَةُ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ مُرْتَفِعٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا، سَاَلَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ اِعْتَاقِ، اَوْلَادِ الزِّنَا فَقَالَتْ: اَعْتِقُوهُمْ وَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِمْ وَاَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَذَكَرَهُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُوْسَى، عَنْ اُمِّ حَكِيمٍ ابْنَةِ طَارِقٍ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ قَالَ: وَاَظُنُّهُ قَالَ: قَالَتْ: وَاسْتَوْصُوا بِهِمْ

❀❀ ام صالح بنت طارق بیان کرتی ہیں: انہوں نے ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو آزاد کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم انہیں آزاد کر دو اور تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو!

ابن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

16847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِيْ اَوْلَادِ الزِّنَا: اَعْتِقُوهُمْ وَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِمْ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں یہ فرمایا تھا: تم انہیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

16848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ مَجُوسِيًّا، وَاَعْتَقَ وَلَدَ زَنْيَةٍ

❀❀ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مجوسی غلام کو آزاد کر دیا تھا' انہوں نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو بھی آزاد کیا تھا۔

16849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ فِيْ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ فَاشْتَرٰى اَخَاهُ اَوْ ذَا رَحِمٍ فَاَعْتَقَهُ قَالَ: لَا يُجْزِئُهُ مِنْ رَقَبَتِهِ لِاَنَّهُ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَمْلِكَهُ سَاعَةً

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ذمے غلام آزاد کرنا لازم ہوتا ہے' اور پھر وہ اپنے بھائی کو یا سگے رشتے دار کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کی طرف سے یہ آزادی درست نہیں ہوگی' کیونکہ وہ گھڑی بھر کے لئے بھی اپنے رشتے دار کا مالک بننے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

16850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: الصَّبِيُّ الَّذِيْ لَمْ يَعْقِلْ يُجْزِءُ فِي الظِّهَارِ وَالْيَمِيْنِ وَالْمُشْرِكُ اَيْضًا

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: وہ بچہ' جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو' ظہار اور قسم کے کفارے میں اسے آزاد کیا جا سکتا ہے' اور مشرک کو بھی آزاد کیا جا سکتا ہے۔

16851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ اُمَّهُ هَلَكَتْ وَاَمَرَتْهُ اَنْ يُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَقَالَ: لَا اَمْلِكُ اِلَّا جَارِيَةً سَوْدَاءَ اَعْجَمِيَّةً لَا تَدْرِي مَا الصَّلَاةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِيْ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَقَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ قَالَ: فَمَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: اَعْتِقْهَا

❀❀ عمرو بن اوس نے' ایک انصاری شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا انہوں نے مرنے سے پہلے ان صاحب کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کی طرف سے مومن جان (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کر دیں' وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی انہوں نے عرض کی: میں صرف ایک سیاہ فام عجمی کنیز کا مالک ہوں جسے یہ پتہ نہیں ہے نماز کیا ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے میرے پاس لے کر آؤ وہ صاحب اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس کنیز نے جواب دیا: آسمان میں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس کنیز نے جواب دیا: اللہ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے (ان صاحب سے) فرمایا: تم اسے آزاد کر دو۔

16852 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْكَافِرَةُ اَتَرٰى فِيهَا اَجْرًا قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کافر (غلام یا کنیز) کو آزاد کرنے کے بارے میں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں اجر ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الرَّقَبَةِ يُشْتَرَطُ فِيهَا الْعِتْقُ وَمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ

باب: جس غلام (یا کنیز) میں آزادی کی شرط رکھ دی جائے یا جو شخص کسی سگے رشتے دار کا مالک بن جائے؟

16853 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِذَا اشْتَرَيْتَ نَسَمَةً، فَلَا تَشْتَرِطْ لِاَهْلِهَا الْعِتْقَ، فَاِنَّهُ عُقْدَةٌ مِنَ الرِّقِّ وَلٰكِنِ اشْتَرِهَا اِنْ شِئْتَ بِعْتَ، وَاِنْ شِئْتَ وَهَبْتَ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی کو خرید لو تو اس کے مالکان کے ساتھ اس کو آزاد کرنے کی شرط طے نہ کرو کیونکہ یہ معاہدہ غلامی کے حوالے سے ہے تاہم تم اسے خریدنے کے بعد اگر چاہو تو فروخت کر دو اور اگر چاہو تو ہبہ کر دو۔

16854 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: اِذَا اشْتَرَيْتَ نَسَمَةً، فَاشْتَرِطْ عَلَيْكَ الْعِتْقَ، فَلَيْسَتْ بِالسَّلِيمَةِ

❀❀ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: جب تم کسی کو خریدو اور دوسرا فریق تم پر اس کی آزادی کی شرط لاگو کر دے تو پھر یہ سودا درست نہیں ہوگا۔

16855 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ عَتَقَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی سگے رشتے دار کا مالک بن جاتا ہے وہ رشتے دار آزاد ہو جاتا ہے۔

16856 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی سگے رشتے دار کا مالک بن جائے (تو وہ

رشتے دار) آزاد شمار ہوتا ہے۔

16857 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلَی، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ عَتَقَ

❀❀ ابن ابولیلیٰ نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص سگے رشتے دار کا مالک بن جائے' (تو وہ رشتے دار) آزاد ہو جاتا ہے۔

16858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا مَلَكَ الْاَبُ اَوِ الِابْنُ اَوِ الْاَخُ اَوِ الْاُمُّ عَتَقُوا

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب (آدمی) باپ' یا بیٹے' یا بھائی' یا ماں کا مالک بن جائے' تو وہ آزاد شمار ہوں گے۔

16859 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا مَلَكَ الْاَخُ اَوِ الْاُخْتَ اَوِ الْعَمَّةَ اَوِ الْخَالَةَ عَتَقُوْا وَذَكَرَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: جب آدمی بھائی' یا بہن' یا پھوپھی' یا خالہ کا مالک بن جائے' تو وہ آزاد شمار ہوں گے حجاج نے یہ بات عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

16860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: اِنَّ جَارِيَةً لِي اَرْضَعَتِ ابْنًا لِي وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَبِيعَهَا قَالَ: فَمَنَعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ: لَيْتَهُ يُنَادِي: مَنْ اَبِيعُهُ اُمَّ وَلَدِي؟

❀❀ ابراہیم نخعی نے' علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میری ایک کنیز نے میرے ایک بیٹے کو دودھ پلایا ہے' اب میں اس کنیز کو فروخت کرنا چاہتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایسا کرنے سے منع کر دیا' اور فرمایا: کاش کہ یہ شخص یہ اعلان کرتا کہ میری ام ولد کو کون خریدے گا؟

16861 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: اِنَّ عَمِّيْ اَنْكَحَنِيْ وَلِيدَتَهُ وَاِنَّهَا وَلَدَتْ لِيْ وَاِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَسْتَرِقَّهُمْ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ

❀❀ مستورد بن احنف بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرے چچا نے اپنی کنیز کے ساتھ میرا نکاح کروا دیا' اس کنیز نے میرے بچے کو جنم دیا' اب وہ چچا یہ چاہتا ہے کہ میری اولاد کو بھی اپنا غلام بنالے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُسے اِس بات کا حق نہیں ہے۔

16862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَلَكَ الْوَالِدُ الْوَلَدَ

عَتَقُوا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب باپ‘ اولاد کا مالک بن جائے‘ تو اولاد آزاد شمار ہوگی۔

16863 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الْاَبُ وَالِابْنُ عَتَقَا، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِعِتْقِهِمَا

❀❀ عامر شعبی فرماتے ہیں: جب آدمی اپنے باپ یا بیٹے کا مالک بن جائے‘ تو وہ دونوں آزاد شمار ہوں گے‘ اگرچہ آدمی نے ان دونوں کو آزاد قرار دینے کے بارے میں کلام نہ کیا ہو۔

16864 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: مَنْ مَلَكَ اَخَاهُ عَتَقَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَكَلَّمَ بِعِتْقِهِ

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی کا مالک بن جائے تو وہ بھائی آزاد ہو جائے گا‘ اگرچہ آدمی نے اس کو آزاد کرنے کا کلام نہ کیا ہو۔

16865 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

❀❀ ہشام نے‘ حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی رضاعی بھائی کا مالک بن جائے (تو بھی یہی حکم ہوگا)۔

16866 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ لَمْ يُعْتَقْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يُبَاعَ الْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ،

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جب آدمی اپنے رضاعی بھائی کا مالک بن جائے تو وہ آزاد شمار نہیں ہوگا‘ زہری فرماتے ہیں: تاہم یہ طریقہ جاری ہے کہ رضاعی بھائی کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔

16867 - اقوال تابعین: قَالَ: مَعْمَرٌ وَقَالَ: قَتَادَةُ: يُبَاعُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اسے فروخت کیا جا سکتا ہے۔

16868 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، وَالْحَسَنِ قَالَا: يُبَاعُ الْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

❀❀ ابن سیرین اور حسن بصری فرماتے ہیں: رضاعی بھائی کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔

16869 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: قَالَ: بَيْعُ الْاُمِّ مِنَ الرَّضَاعَةِ هُوَ فِي الْقَضَاءِ جَائِزٌ، وَيُكْرَهُ لَهُ وَالْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَخْدِمُهُ اَخُوهُ وَيَسْتَغِلُّهُ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: رضاعی ماں کو فروخت کرنا قضاء کے اعتبار سے جائز ہے‘ تاہم آدمی کے لئے یہ بات مکروہ ہے (کہ وہ اپنی رضاعی ماں کو فروخت کردے) اسی طرح رضاعی بھائی سے اس کا بھائی خدمت لیتا رہے گا اور اس کو پابند رکھے گا۔

16870 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: اَوْصَى رَجُلٌ مِنَّا بِرَقَبَتَيْنِ،

وَسَمّٰى لَهُمَا ثَمَنًا فَلَمْ نَجِدْ، فَسَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ: اجْمَعْهُ فِىْ رَقَبَةٍ وَاحِدَةٍ

❀❀ سعید بن سائب بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص نے دو غلاموں کے بارے میں تلقین کی اور ان دونوں کی قیمت کا تعین کر دیا' لیکن ہمیں اس قیمت کے غلام نہیں مل سکے' میں نے عطاء بن ابی رباح سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ رقم تم اس غلام میں جمع کر دو (یعنی اس کے ذریعے ایک غلام خرید کے آزاد کر دو)۔

16871 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ يَقُوْلُ: اِنِ اشْتَرَيْتُ فُلَانًا فَهُوَ حُرٌّ فَاشْتَرَاهُ قَالَ: يُعْتَقُ قُلْتُ لَهُ: فَاَيْنَ قَوْلُهُمْ: لَا عِتْقَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ؟ قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ: غُلَامُ فُلَانٍ حُرٌّ، فَهٰذَا لَا يَجُوْزُ، فَاَمَّا اِذَا كَانَ فِىْ مُلْكِهٖ فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ زہری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے: اگر میں نے فلاں شخص کو خرید لیا' تو وہ آزاد ہوگا' پھر وہ شخص اس دوسرے شخص کو خرید بھی لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: وہ دوسرا شخص آزاد ہو جائے گا' میں نے ان سے دریافت کیا: پھر فقہاء کا یہ قول کہاں جائے گا؟ آزاد کرنا' اس وقت درست نہیں ہوتا' جب تک آدمی مالک نہ ہو' زہری نے فرمایا: اس کی صورت یوں ہوگی: آدمی نے یہ کہا ہو: فلاں کا غلام آزاد ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا' لیکن جب وہ غلام آدمی کی ملکیت میں ہوگا' تو پھر وہ آزاد ہو جائے گا۔

بَابُ الْعُمْرٰى

باب: عمریٰ کا بیان

16872 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَا: " الْعُمْرٰى اَنْ يَقُوْلَ: هِىَ لَكَ حَيَاتَكَ "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' جبکہ قتادہ' حسن بصری کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: عمریٰ سے مراد یہ ہے کہ آدمی یہ ہے: (یہ چیز) تمہاری زندگی بھر کے لئے تمہاری ہے۔

16873 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ

16873-سنن ابن ماجه - كتاب الهبات' باب العمرى - حديث: 2378السنن للنسائي - كتاب الرقبى' ذكر الاختلاف على أبي الزبير - حديث: 3676مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' العمرى وما قالوا فيها - حديث: 22135السنن الكبرىٰ للنسائي - كتاب العمرى' باب - حديث: 6350السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب الهبات' باب العمرى - حديث: 11194مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث زيد بن ثابت - حديث: 21062مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضي الله عنهما' حديث: 991المعجم الصغير للطبراني - من اسمه عبد العزيز' حديث: 718المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد العزيز - حديث: 4975المعجم الكبير للطبراني - باب الزاى من اسمه زيد' زيد بن ثابت الأنصاري يكنى أبا سعيد ويقال أبو خارجة - حجر المدري ' حديث: 4807

حُجْرًا الْمَدَرِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ،

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: حجر مدری نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ وارث کے لئے ہوگی۔

16874 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

16875 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَعَلَ الرُّقْبٰى لِلَّذِيْ اَرْقَبَهَا، وَالْعُمْرٰى لِلَّذِيْ اَعْمَرَهَا

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کو اس شخص کے لئے مقرر کیا ہے جس کو آدمی نے وہ دی ہو اور عمریٰ کو اس شخص کے لئے دیا ہے جس نے وہ عمریٰ کے طور پر دی ہو۔

16876 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دیتا ہے وہ اس کی ہوگی۔

16877 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَبِيبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، سَاَلَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: رَجُلٌ اَعْطَى ابْنًا لَّهُ نَاقَةً لَهُ مَا عَاشَ فَنَتَجَتْ ذَوْدًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَتْ صَدَقَةً؟ قَالَ: هُوَ اَبْعَدُ لَهَا مِنْهُ

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا: ایک دیہاتی نے ان سے سوال کیا: ایک شخص اپنے بیٹے کو اپنی اونٹنی دے دیتا ہے کہ جب تک وہ زندہ رہے گا (وہ اونٹنی اس کی رہے گی) پھر وہ اونٹنی ایک اونٹ کو جنم دیتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس کی زندگی اور اس کی موت میں اسی کی ملکیت رہے گی اس نے دریافت کیا: اگر وہ صدقہ کے طور پر دے تو پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: فائس صورت میں تو وہ اور بھی زیادہ دور ہو جائے گی۔

16878 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ وَيُقْضٰى بِهَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: عمریٰ جائز ہے اور اس کے مطابق فیصلہ دیا جائے گا۔

16879 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: وَسَاَلَهُ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ: رَجُلٌ اَعْطَى ابْنَهُ نَاقَةً لَهُ حَيَاتَهُ فَانْتَجَهَا فَكَانَتْ اِبِلًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِىَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا: ایک دیہاتی نے ان سے سوال کیا: ایک شخص اپنے بیٹے کو زندگی بھر کے لئے ایک اونٹنی دے دیتا ہے' اس اونٹنی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے' جو اونٹ ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اونٹنی اس کی زندگی اور موت' ہر حال میں اسی کی رہے گی۔

16880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ، عَنِ الْعُمْرٰى فَقَالَ: هِىَ جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا "، ثُمَّ سَكَتَ الرَّجُلِ سَاعَةً فَقَالَ: كَيْفَ قَضَيْتَ؟ " قَالَ: لَيْسَ اَنَا قَضَيْتُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَضَاهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ اِذَا مَاتَ،

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا' اور ان سے عمریٰ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: جس کے لئے یہ کیا گیا ہو' یہ اس کے لئے جائز ہوگا' پھر وہ شخص کچھ دیر خاموش رہا' اس نے کہا: آپ نے کس بنیاد پر یہ فیصلہ دیا ہے؟ تو قاضی شریح نے کہا: میں نے یہ فیصلہ نہیں دیا ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب کوئی شخص زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا مالک ہو جائے' تو جب وہ مرجائے گا' تو وہ چیز اس کے ورثاء کو ملے گی۔

16881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ

❀❀ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری سے' قاضی شریح کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

16882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اُتِىَ شُرَيْحٌ فِى الْعُمْرٰى فَقَضٰى اَنَّهَا لِصَاحِبِهَا فَقَالَ: اَقَضَيْتَ لِىْ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قَالَ: لَيْسَ اَنَا قَضَيْتُ اِنَّمَا قَضٰى لَكَ مُحَمَّدٌ يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے پاس عمریٰ کے بارے میں ایک مقدمہ آیا' تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ جس شخص کو یہ عمریٰ کے طور پر دی گئی تھی' یہ اُسی کی ہوگی' تو سائل نے کہا: اے ابوامیہ! کیا آپ میرے حق میں فیصلہ دے رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں یہ فیصلہ نہیں دے رہا' یہ فیصلہ تمہارے حق میں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔

16883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ هِشَامٍ اَرْسَلَ اِلَيْهِ وَاِلَى الزُّهْرِىِّ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ الْعُمْرٰى فَقُلْتُ: هِىَ جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا قَالَ: وَخَالَفَهُ الزُّهْرِىُّ فَقَالَ: اِنَّكُمَا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا عَلَىَّ فَهَلْ بِمَكَّةَ عَالِمٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ بِهَا شَيْخٌ لَا اَعْلَمُ كَمِثْلِهِ شَيْخًا اَقْدَمَ عِلْمًا مِنْهُ قَالَ: مَنْ هُوَ؟

قُلْتُ: عَطَاءُ بْنُ اَبِی رَبَاحٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ اَنَّ هٰذَیْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَیَّ فِی الْعُمْرٰی فَمَا تَقُوْلُ فِیْهَا؟ قَالَ: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ: لٰكِنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ لَمْ یَقْضِ بِهٰذَا، فَقَالَ: بَلْ قَضٰی بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: سلیمان بن ہشام نے انہیں اور زہری کو پیغام بھیجا' وہ اس وقت مکہ میں موجود تھا' اس نے ان دونوں حضرات سے عمریٰ کے بارے میں دریافت کیا: تو میں نے کہا: یہ جس شخص کو عمریٰ کے طور پر دیا گیا ہو' اس کے لئے جائز ہے' جبکہ زہری نے اس کے برخلاف رائے پیش کی' تو سلیمان نے کہا: آپ دونوں نے میرے سامنے مختلف آراء پیش کر دی ہیں' کیا مکہ میں کوئی اور عالم ہے؟ قتادہ کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! یہاں ایک بزرگ ہیں' مجھے ایسے کسی فرد کا علم نہیں ہے جو علم کے اعتبار سے ان سے مقدم ہو' سلیمان نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: عطاء ابن ابی رباح' اس نے انہیں بلوایا اور انہیں بتایا: ان دو حضرات نے عمریٰ کے بارے میں میرے سامنے مختلف آراء پیش کی ہیں' تو اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ عطاء نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ عمریٰ جائز ہے' ایک شخص نے کہا: لیکن خلیفہ عبدالملک بن مروان نے تو اس کے مطابق فیصلہ نہیں دیا' تو عطاء نے کہا: جی نہیں! بلکہ عبدالملک نے بنو فلاں کے بارے میں' اس کے مطابق فیصلہ دیا ہوا ہے۔

16884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ اَوْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ، اَخِیْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ اَخْبَرَهُ: كَانَ لَنَا مَسْكَنٌ فِیْ دَارِ الْحَكَمِ فَقَالَ: عَبْدُ الْمَلِكِ فِیْ اِمَارَتِهِ مَسْكَنُكَ الَّذِیْ فِیْ دَارِ الْعَاصِی قُلْتُ: مَا هِیَ بِدَارِ آلِ اَبِی الْعَاصِ، وَلٰكِنَّهَا دَارُنَا كَانَتْ لَنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ، ثُمَّ اَسْلَمْنَا عَلَیْهَا فَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكُمْ اِلَّا عُمْرٰی . قَالَ: قُلْتُ: اَیًّا مَا كَانَتْ فَهِیَ لَنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " قَالَ: صَدَقْتَ اَفَتَبِیْعُهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اَمَّا بِمَالٍ فَلَا اَبِیْعُهَا اِلَّا بِدَارٍ قَالَ: فَانْظُرْ اَیَّ دُوْرِیْ شِئْتَ بِمِثْلِهِ قَالَ: قُلْتُ دَارُ اَیُّوْبَ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ: تِلْكَ دَارٌ مِنْ دُوْرِ مَرْوَانَ وَلٰكِنْ غَیِّرْهَا قَالَ: قُلْتُ: دَارُ حِرْمَاشٍ قَالَ: هِیَ لَكَ قَالَ فَبِعْتُهَا اِیَّاهُ بِدَارِ حِرْمَاشٍ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں' اوس بن سعد' جن کا تعلق بنو عامر بن لوی سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: دارِ حکم میں ہمارا ایک گھر تھا' عبدالملک نے اپنے عہد حکومت میں یہ کہا: تمہارا گھر دار العاصی میں ہوگا' میں نے کہا: وہ آل ابوالعاص کا محلّہ نہیں ہے' بلکہ وہ ہمارا محلّہ ہے' جو زمانہ جاہلیت سے ہمارا چلا آ رہا ہے' اور ہم نے یہیں رہتے ہوئے اسلام قبول کیا' اس نے کہا: وہ جگہ تو تمہیں عمریٰ کے طور پر دی گئی تھی' میں نے کہا: وہ جس وجہ سے بھی دی گئی تھی' نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے مطابق وہ جگہ ہماری ہی ہے اس نے کہا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو' کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ میں نے جواب دیا: جہاں تک مال کے عوض کا تعلق ہے' تو وہ میں فروخت نہیں کروں گا' البتہ جگہ کے عوض میں کر دیتا ہوں' اس نے کہا: تم دیکھ لو! میری زمینوں میں سے جو بھی زمین تم چاہو اس کے عوض میں یہ دے دو' میں نے کہا: ایوب بن اخنس کا گھر میں حاصل کرنا چاہتا ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: وہ مروان کی زمینوں میں

سے ایک جگہ تھی' لیکن انہوں نے اسے تبدیل کر دیا تھا' میں نے کہا: پھر دارِحرماش' اس نے کہا: وہ تمہارا ہوا' تو میں نے وہ جگہ دارِحرماش کی جگہ اُسے فروخت کر دی۔

16885 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ

❀❀ طاؤس نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دیتا ہے' وہ چیز اس شخص کی ملکیت ہوتی ہے۔

16886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَعْمَرَتِ امْرَاَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا، ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ، وَتَرَكَ وَلَدًا وَلَهُ اِخْوَةٌ بَنُوْنَ لِلْمُعَمِّرَةِ، فَقَالَ وَلَدُ الْمُعَمِّرَةِ: رَجَعَ الْحَائِطُ اِلَيْنَا وَقَالَ وَلَدُ الْمُعَمَّرِ: بَلْ كَانَ الْحَائِطُ لِاَبِيْنَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى طَارِقٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا فَقَضٰى بِذٰلِكَ طَارِقٌ، ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ قَالَ: فَاَمْضٰى ذٰلِكَ طَارِقٌ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعَمَّرِ حَتَّى الْيَوْمِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَقَالَ: عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعُمْرٰى لِمَنْ اَعْمَرَهَا

قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَحُدِّثْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: الْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا اِذَا كَانَ قَدْ قَبَضَهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں' ایک خاتون نے اپنا باغ اپنے بیٹے کو عمریٰ کے طور پر دے دیا' اس کے بیٹے کا انتقال ہو گیا' اس کے بیٹے کے بعد اس عورت کا بھی انتقال ہو گیا' اس کے بیٹے نے پس ماندگان میں ایک بیٹا چھوڑا' اور اس کے کچھ بھائی بھی تھے' جو عمریٰ کے طور پر دینے والی خاتون کے بیٹے تھے' عمریٰ کے طور پر دینے والی خاتون کے بیٹوں نے کہا: اب یہ باغ ہمارے پاس واپس آ جائے گا' اور جس شخص کو عمریٰ کے طور پر وہ چیز دی گئی تھی' اس کے بیٹوں نے کہا: وہ باغ زندگی اور موت ہر حال میں ہمارے باپ کی ملکیت شمار ہو گا' ان لوگوں نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام طارق کے سامنے پیش کیا' انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے گواہی دے کر یہ بات بیان کی: عمریٰ اس شخص کی ملکیت ہو گی' جس کو وہ چیز دی گئی تھی' تو طارق نے اس کے مطابق فیصلہ دیا' پھر اس نے خلیفہ عبدالملک کو خط لکھ کر' اُسے اس بارے میں بتایا' اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی گواہی کے بارے میں بتایا' تو خلیفہ عبدالملک نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے' اس کے بعد طارق نے یہ فیصلہ دیا: وہ باغ اس شخص کے بیٹوں کو ملے گا' جسے وہ عمریٰ کے طور پر دیا گیا تھا' اور یہ چیز آج تک برقرار چلی آ رہی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا: عمریٰ والی چیز' اُس شخص کے لئے ہو گی' جسے وہ عمریٰ کے طور پر دی گئی ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ اس سے متعلقہ فرد کی ملکیت ہوگی' جبکہ وہ شخص اس پر قبضہ کر لے۔

16887 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِيْ اَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْلَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ ": هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا " قَالَ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِيْ بِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ عمریٰ' جسے نبی اکرم ﷺ نے درست قرار دیا ہے' وہ یہ ہے: کہ آدمی یہ کہے: یہ چیز تمہاری ہوئی اور تمہارے پس ماندگان کی ہوئی' لیکن جب آدمی نے یہ کہا ہو: جب تک تم زندہ رہے' یہ چیز تمہاری ہے' تو پھر وہ چیز اپنے اصل مالک کی طرف لوٹ آئے گی' راوی بیان کرتے ہیں: زہری اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

16888 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ يَرِثُهَا مِنْ عَقِبِهِ مَنْ وَرِثَهُ

❀❀ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دی جائے' جو اس کے لئے اور اس کے پس ماندگان کے لئے ہو' تو یہ چیز اس کی ملکیت شمار ہوگی' اور اس کے بعد' جو شخص اس کا وارث بنے گا' وہ اس چیز میں بھی وارث بنے گا۔

16889 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اَعْطَى الرَّجُلُ بَعْضَ وَرَثَتِهِ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ حَيَاتَهُ اَوْ اَسْكَنَهُ اِيَّاهُ حَيَاتَهُ، فَاِنَّهُ يَرْجِعُ فِي الْمِيْرَاثِ

❀❀ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی وارث کو کوئی چیز دیدے' جو اس کے لئے زندگی بھر کے لئے ہو' یا اسے اس کی زندگی بھر کے لئے رہنے کے لئے کوئی جگہ دیدے' تو وہ چیز وراثت میں لوٹ آئے گی۔

16890 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُعْمِرُ وَيَشْتَرِطُ عَلَى الَّذِيْ اَعْطَى اَنَّكَ اِذَا مِتَّ فَهُوَ حُرٌّ قَالَ: يَكُوْنُ حُرٌّ مَرَّتَيْنِ تَتْرٰى قُلْتُ سَبِيْلٌ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص' عمریٰ کے طور پر کوئی (غلام) دیتا ہے' اور جس شخص کو وہ (غلام) دے رہا ہے' اس پر وہ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ جب تم فوت ہو گئے تو یہ آزاد ہوگا' تو انہوں نے یعنی عطاء نے فرمایا: کیا وہ دو مرتبہ الگ' الگ آزاد ہوگا؟ میں نے دریافت کیا: کیا وہ پھر اللہ کی راہ میں آزاد شمار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16891 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: اِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ فَاِذَا

مِتُّ فَهِيَ حُرَّةٌ قَالَ: لَا وَكَمَا مِتُّ فَهِيَ حُرَّةٌ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے: یہ کنیز تمہاری زندگی بھر کے لئے تمہاری ہوئی اور جب تم مرجاؤ گے تو وہ آزاد ہوگی انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جیسے میں مروں گا تو وہ آزاد ہو جائے گی۔

16892 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: إِذَا مِتُّ فَإِنَّهُ يُبَاعُ، ثُمَّ ثَمَنُهُ لِلْمَسَاكِينِ قَالَ: وَيَكُونُ كَذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ تَتْرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص یہ کہے: جب میں مرجاؤں تو اس کو فروخت کر دیا جائے اور پھر اس کی قیمت مسکینوں میں تقسیم کر دی جائے تو انہوں نے فرمایا: کیا دو الگ الگ مرتبہ ایسا ہوگا۔

16893 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ قَالَ هُوَ رَدٌّ عَلٰى وَرَثَتِي قَالَ: لَا هُوَ لِلَّذِي اَعْطَى حِينَئِذٍ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ قُلْتُ فَلِمَ يَخْتَلِفَانِ قَالَ: لِاَنَّهُ شَرْطُ الْعَتَاقَةِ مَعَ الْاِعْمَارِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ میرے ورثاء کی طرف واپس آجائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ اس شخص کی ملکیت ہوگی جس نے زندگی بھر کے لئے اور موت کے عالم میں بھی دی تھی میں نے کہا: پھر ان دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرنے کو زندگی بھر کے لئے دینے کے ساتھ مشروط قرار دیا گیا ہے۔

16894 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ، ثُمَّ هِيَ لِفُلَانٍ فَهِيَ عَلٰى مَا قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: هُوَ عَلٰى شَرْطِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ هِيَ لِوَرَثَةِ الْاَوَّلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے: یہ تمہاری زندگی بھر کے لئے تمہاری ہوئی اور پھر یہ فلاں کی ہوگی تو یہ چیز اس شخص کے قول کے مطابق شمار ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس کی شرط کے مطابق ہوگی معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: یہ پہلے شخص کے ورثاء کو ملے گی (یعنی دوسرے شخص کو نہیں ملے گی)۔

16895 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَوْصٰى فَقَالَ: هِيَ لِفُلَانٍ حَيَاتَهُ، فَاِذَا مَاتَ فَهِيَ لِفُلَانٍ قَالَ: هِيَ لِلْاَوَّلِ وَقَالَ: لَيْسَ لِلْاٰخِرِ شَيْءٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص وصیت کرتے ہوئے یہ کہے: یہ فلاں شخص کی زندگی بھر کے لئے اس کے پاس رہے گی اور جب وہ مرجائے گا تو فلاں کو مل جائے گی تو ثوری فرماتے ہیں: وہ پہلے شخص کے پاس ہی رہے گی وہ فرماتے ہیں: دوسرے شخص کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

16896 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ مَوْرُوثَةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عمریٰ' جائز ہے' اور اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے''۔

16897 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْعُمْرٰی وَسُنَّتِهَا عَنْ حَدِيثِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّهُ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ: قَدْ اَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِیَ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اَعْطَاهَا، وَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيثُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے عمریٰ اور اس کے طریقے کے بارے میں' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا: جو شخص کسی دوسرے شخص کو' کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دے' جو اس دوسرے شخص' اور اس کے پس ماندگان کے لئے ہو' اور دینے والا یہ کہے: میں یہ چیز تمہیں اور تمہارے پس ماندگان کو دے رہا ہوں' جب تک ان میں سے کوئی بھی باقی رہے' تو یہ چیز اس شخص کی ملکیت ہوگی' جس کو اس نے وہ چیز دی ہے' اور یہ دینے والے شخص کی طرف واپس نہیں آئے گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس شخص نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے' جس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

16898 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَاِنْ اَعْطَاهُ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ، فَتِلْكَ مِنْحَةٌ مَنَحَهَا اَخَاهُ وَلَيْسَتْ بِعُمْرٰى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص دوسرے کو ایک سال' یا دو سال کے لئے کوئی چیز دیدیتا ہے' تو یہ وہ عطیہ ہوگا' جو اس نے اپنے بھائی کو دیا ہے' یہ چیز عمریٰ شمار نہیں ہوگی۔

بَابُ السُّكْنٰى

باب: سکنیٰ کا بیان

16899 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: اِذَا قَالَ: هِیَ لَكَ مَنِيحَ مَا عِشْتُ اَوْ هِیَ لَكَ سُكْنٰى مَا عِشْتُ، فَاِنَّهَا تَرْجِعُ عَلَيْهِ وَاِذَا قَالَ: هِیَ لَكَ مَا عِشْتُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنِيحًا، وَلَا جَائِزَةَ سَكَنٍ فَهِیَ جَائِزَةٌ لَهُ وَلِعَقِبِهِ

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: جب تک میں زندہ رہا (یا جب تک تم زندہ رہے) یہ چیز عطیہ کے طور پر تمہاری ہے' یا جب تک میں زندہ رہا (یا جب تک تم زندہ رہے) یہ رہائش کے لئے تمہاری ہے' تو یہ چیز پہلے والے شخص کی طرف واپس آجائے گی' اور جب آدمی نے یہ کہا ہو: جب تک میں زندہ رہا (یا جب تک تم زندہ رہے) یہ تمہاری ہوئی اور وہ شخص عطیہ ہونے کا ذکر نہ کرے' یا رہائشی استعمال کا ذکر نہ کرے' تو وہ دوسرے شخص کے لئے اور اس کے پس ماندگان کے لئے شمار ہوگی۔

16900 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ وَاَنَا اَسْمَعُ

عَنْ رَجُلٍ قَالَ: وَلِيدَتِي هٰذِهِ لَكَ مَا عِشْتُ قَالَ هٰذِهِ الْعُمْرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: میں اس وقت یہ بات سن رہا تھا' وہ شخص یہ کہتا ہے: میری یہ کنیز تمہاری ہے' جب تک میں زندہ رہا' تو عطاء نے فرمایا: یہ چیز عمریٰ شمار ہوگی۔

16901 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ قَالَا: اِذَا قَالَ: هٰذِهِ الدَّارُ سُكْنَى لَكَ مَا عِشْتُ فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ وَيُفْتِي بِهِ،

❀❀ قتادہ نے' حسن بصری اور عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: یہ گھر تمہاری رہائش کے لئے ہے جب تک میں زندہ رہا (یا جب تک تم زندہ رہے) تو یہ دوسرے شخص کو اور اس کے پس ماندگان کو ملے گا' قتادہ بھی یہی بات کہتے ہیں اور اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

16902 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: السُّكْنَى تَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهَا

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: رہائش کے طور پر دی جانے والی چیز اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے گی۔

16903 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: السُّكْنَى تَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهَا اِذَا مَاتَ مَنْ سَكَنَهَا وَسَكَّنَهَا

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: رہائش کی جگہ' اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے گی' جب اس شخص کا انتقال ہو جائے' جس کو وہ رہنے کے لئے دی گئی تھی' یا اس شخص کا انتقال ہو جائے' جس نے وہ رہنے کے لئے دی تھی۔

16904 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي السُّكْنَى يَرْجِعُ فِيهَا صَاحِبُهَا اِذَا شَاءَ، فَاِنَّمَا هِيَ عَارِيَةٌ

❀❀ ابراہیم نخعی' رہائشی جگہ دینے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا مالک جب چاہے گا' اس سے رجوع کر لے گا' کیونکہ یہ عاریت کے طور پر دی ہوئی چیز ہے۔

16905 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ حَفْصَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْكَنَتْ مَوْلَاةً لَهَا بَيْتًا مَا عَاشَتْ، فَمَاتَتْ مَوْلَاتُهَا فَقَبَضَتْ حَفْصَةُ بَيْتَهَا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے' اپنی ایک کنیز کو اپنا گھر رہنے کے لئے دیا کہ جب تک وہ زندہ رہی (وہ اس میں رہے) اس کنیز کا انتقال ہو گیا' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ گھر اپنے قبضے میں لے لیا۔

16906 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: السُّكْنَى تَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهَا اِذَا مَاتَ مَنْ سَكَنَهَا، وَلَيْسَ لِصَاحِبِهَا اَنْ يَرْجِعَ فِيهَا وَالْعُمْرٰى جَائِزَةٌ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: رہائشی جگہ' اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے گی' جب اس شخص کا انتقال

ہو جائے' جو اس میں رہ رہا تھا' البتہ اس کے مالک کو اس سے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا' اور عمریٰ جائز ہے۔

16907 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ سُكْنَى رَجَعَتْ وَإِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ اسْكُنْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ لَهُ اَبَدًا اِنَّمَا هِيَ كَالتَّعَلُّمِ مِنْهُ اَبَدًا

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی یہ کہے: یہ تمہارے رہنے کے لئے ہے' تو وہ چیز لوٹ آئے گی اور جب یہ کہے: یہ تمہاری ہوئی' اور تم اس میں رہو! تو یہ دوسرے شخص کے لئے ہمیشہ کے لئے ہو جائے گی' اور یہ یوں شمار ہوگا' جیسے ہمیشہ کے لئے کوئی چیز دے دی ہے۔

16908 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ يَقُوْلُ: لَكَ هٰذِهِ الدَّارُ سُكْنَى حَتّٰى تَمُوتَ قَالَ: هِيَ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ

❀❀ امام شعبی' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے: یہ گھر تمہارے رہنے کے لئے ہوا' جب تک تم مر نہیں جاتے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس کی زندگی اور موت' دونوں صوتوں میں یہ اُسی کا شمار ہوگا۔

بَابُ الرُّقْبٰى

باب: رقبیٰ کا بیان

16909 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الرُّقْبَى اَنْ يَقُوْلَ: هِيَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ مَوْتًا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رقبیٰ سے مراد یہ ہے: آدمی یہ کہے: میری یا' تمہاری موت' دونوں صورتوں میں' یہ چیز دوسرے کی ہوئی۔

16910 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: الرُّقْبَى اَنْ تَقُوْلَ: خُذْهَا هِيَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ

❀❀ طاؤس فرماتے ہیں: رقبیٰ یہ ہے: تم یہ کہو: تم اسے حاصل کرلو! میری یا' تمہاری موت' دونوں صورتوں میں' یہ چیز دوسرے کی ہوئی۔

16911 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: الرُّقْبَى اَنْ يَقُوْلَ: هِيَ لَكَ فَاِذَا مِتَّ فَهِيَ اِلَيَّ رَدٌّ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: رقبیٰ یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: یہ تمہاری ہوئی اور جب تم مر جاؤ گے' تو یہ میری طرف واپس آ جائے گی۔

16912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الرُّقْبَى، وَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رقبیٰ جائز نہیں ہے اور جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے وہ اس کی ملکیت ہوگی۔

16913 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا رُقْبٰی فَمَنْ اَرْقَبَ رُقْبٰی، فَهِیَ لِمَنْ اُرْقِبَهَا

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رقبیٰ درست نہیں ہے جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے تو وہ اس کی ملکیت ہوگی جس کو رقبیٰ کے طور پر وہ چیز دی گئی ہو۔

16914 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا وَمَنْ اُعْمِرَهَا، وَمَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهُ

❀❀ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے یا عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے تو وہ چیز اس شخص کی ملکیت ہوگی (جس کو وہ دی گئی ہے)۔

16915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زَیْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْبٰی لِلَّذِیْ اُرْقِبَهَا

❀❀ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رقبیٰ کو اس شخص کے لئے قرار دیا ہے جس کو وہ رقبیٰ کے طور پر دی گئی ہو۔

16916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الرُّقْبٰی جَائِزَةٌ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: رقبیٰ جائز ہے۔

16917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: الرُّقْبٰی وَصِیَّةٌ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: رقبیٰ وصیت ہے۔

16918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: " اشْتَرٰی ثَلَاثُ نِسْوَةٍ دَارًا، فَقُلْنَ هِیَ لِلْمُطَلَّقَةِ وَالْاَیِّمِ، وَالْمُحْتَاجَةِ مِنَّا فَمَاتَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی شُرَیْحٍ فَقَالَ: هٰذِهِ الرُّقْبٰی اِذَا مَاتَتِ الْاُوْلٰی فَلَیْسَ لِلْبَاقِیَتَیْنِ شَیْءٌ، هِیَ عَلٰی سَهْمَانِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: تین خواتین نے ایک گھر خریدا اور یہ کہا: ہم میں سے جو عورت طلاق یافتہ ہوگئی یا بیوہ ہوگئی یا محتاج ہوگئی یہ اُس کا ہوگا پھر ان خواتین میں سے ایک فوت ہوگئی تو ان لوگوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ رقبیٰ ہے جب پہلی عورت فوت ہوگئی تو باقی دو کے لئے اس میں سے کچھ بھی نہیں بچے گا اور یہ چیز اللہ کی راہ کا حصہ شمار ہوگی۔

16919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِیٍّ

قَالَ: الرُّقْبَى بِمَنْزِلَةِ الْعُمْرَى

❀❀ مجاہد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: رقبیٰ عمریٰ کے حکم میں ہے۔

16920 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عُمْرَى، وَلَا رُقْبَى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهُ فَهِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ قَالَ: "وَالرُّقْبَى اَنْ يَقُوْلَ: هٰذَا لِلْاٰخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ مَوْتًا، وَالْعُمْرٰى اَنْ يَجْعَلَهُ حَيَاتَهُ بِاَنْ يُعْمِرَ حَيَاتَهُ " قُلْتُ لِحَبِيبٍ فَاِنَّ عَطَاءً اَخْبَرَنِیْ عَنْكَ فِي الرُّقْبَى قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الرُّقْبَى شَيْئًا وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الْعُمْرٰى وَلَمْ اُخْبِرْ عَطَاءً فِي الْعُمْرٰى شَيْئًا، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ اَعْطَى سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ يُسَمِّيهِ فَتِلْكَ مَنِيحَةٌ يَمْنَحُهَا اِيَّاهُ لَيْسَتْ بِعُمْرٰى "

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ اور رقبیٰ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جس شخص کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر، یا رقبیٰ کے طور پر دے دی جائے، تو زندگی اور موت، ہر حال میں وہ اُسی کی ملکیت شمار ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: رقبیٰ سے مراد یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: یہ میری، یا تمہاری طرف، موت کی صورت میں، بعد میں رہ جانے والے کی ملکیت ہوگی، اور عمریٰ سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے شخص کے لئے اسے زندگی بھر کے لئے مقرر کردے، کہ وہ اُسے زندگی بھر کے لئے یہ چیز دے رہا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حبیب بن ابوثابت سے دریافت کیا: عطاء نے آپ کے حوالے سے رقبیٰ کے بارے میں مجھے بات بتائی ہے، تو انہوں نے بتایا: میں نے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رقبیٰ کے بارے میں کچھ بھی نہیں سنا ہے، میں نے تو ان سے صرف عمریٰ کے بارے میں روایت سنی ہے، اور میں نے عطاء کو عمریٰ کے بارے میں کچھ بھی بیان نہیں کیا، عطاء فرماتے ہیں: اگر آدمی نے ایک سال کے لئے، یا دو سال کے لئے، کوئی چیز کسی کو دی ہو، تو وہ اسے "عطیہ" کا نام دیتے ہیں، جو اس نے دوسرے شخص کو عطیہ کے طور پر دی ہے، یہ چیز عمریٰ شمار نہیں ہوگی۔

16921 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فَمَرَّ رَجُلٌ فَقِيلَ هٰذَا شُرَيْحٌ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَفْتِنِي، فَقَالَ: لَسْتُ اُفْتِيْ وَلٰكِنِّي اَقْضِيْ قُلْتُ: رَجُلٌ وَهَبَ دَارًا لِوَلَدِهِ، ثُمَّ وَلَدِ وَلَدِهِ حَبِيسًا عَلَيْهِمْ لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ، فَقَالَ: لَا حَبْسَ فِي الْاِسْلَامِ عَنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: میں بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص وہاں سے گزرا تو بتایا گیا کہ یہ قاضی شریح ہیں، میں اٹھ کر اُن کے پاس گیا، میں نے کہا: آپ مجھے فتویٰ دیجئے! انہوں نے فرمایا: میں فتویٰ نہیں دیتا، میں (عدالتی) فیصلہ دیتا ہوں، میں نے کہا: ایک شخص اپنے بیٹے کو گھر ہبہ کر دیتا ہے، اور پھر اپنی اولاد کی اولاد کے لئے اس گھر کو مخصوص کر دیتا ہے کہ نہ اسے فروخت کیا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا، تو قاضی شریح نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصوں کے مقابلے میں، کسی کے لئے روک کے رکھنے کی

اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

16922 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: تَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدَارٍ لَهُ، وَجَعَلَهَا حَبِيسًا عَلٰى وَلَدِهِ، وَوَلَدِ وَلَدِهِ فَجَازَتْ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر صدقہ کیا اور اپنی اولاد کے لئے اور اولاد کی اولاد کے لئے مخصوص کر دیا، تو یہ بات جائز تھی۔

16923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِيْ صَدَقَةِ الرِّبَاعِ لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُمْ فَضْلٌ مِنَ الْمَسْكَنِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے زمین کے صدقہ کے بارے میں مجھ سے یہ کہا: صدقہ، جن لوگوں کو کیا گیا ہے، اُن میں سے کوئی ایک، کسی دوسرے کو نہیں نکال سکتا، البتہ اگر ان کے پاس اضافی رہائش ہو، تو حکم مختلف ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب: مشروبات کے بارے میں روایات

بَابُ الظُّرُوْفِ وَالْاَشْرِبَةِ وَالْاَطْعِمَةِ

باب: برتن، مشروبات اور کھانے کی چیزوں کا بیان

16924 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْمُزَفَّتِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت سے منع کیا ہے۔

16925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ نُهِيَ عَنْ اَنْ يُشْرَبَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ، وَكُلِّ شَيْءٍ مُزَفَّتٍ مِّنْ سِقَاءٍ وَغَيْرِهِ لَمْ يَبْلُغْنِيْ غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ الرَّصَاصَةُ؟ قَالَ: زَعَمُوْا اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَشْرَبُ فِي الرَّصَاصِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ دباء اور نقیر میں کوئی مشروب پیا جائے، اور مزفت والی ہر چیز، خواہ وہ مشکیزہ ہو یا کوئی اور چیز ہو (اس میں کوئی چیز پینے سے بھی منع کیا گیا ہے) ان کے علاوہ کسی برتن کے بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سیسہ (قلعی والے برتن) کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سیسہ (قلعی والے برتن) میں پی لیتے تھے۔

16926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالْحَنْتَمِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، نقیر، مزفت اور حنتم (نامی برتنوں کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

16927 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالْحَنْتَمِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دباء نقیر مزفت اور حنتم سے منع کیا ہے۔

16928 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ - يَعْنِي النَّبِيذَ فِي الْجَرِّ قُلْتُ وَالْاَبْيَضُ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سبز گھڑے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے ان کی مراد یہ تھی کہ اُس گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے' میں نے دریافت کیا: سفید گھڑے کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

16929 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ قَزَعَةَ، اَنَّ اَبَا نَضْرَةَ، اَخْبَرَهُ وَحَسَنًا، اَخْبَرَهُمَا اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ، فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ اَوَ تَدْرِي مَا النَّقِيرُ؟ قَالَ: نَعَمِ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ، وَلَا الدُّبَّاءِ، وَلَا الْحَنْتَمَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کردے' ہمارے لئے کون سے مشروبات پینا درست ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ نقیر میں' کوئی مشروب نہ پینا' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کردے کیا آپ جانتے ہیں نقیر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تنے کو درمیان میں سے کھود دیا جائے (نبی اکرم ﷺ نے مزید فرمایا:) اور دباء میں اور حنتم میں بھی (کوئی مشروب نہ پینا) تم پر 'موکا' استعمال کرنا لازم ہے۔

16930 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ قَالَ لِي: اَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جَاءَكُمْ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: وَلَا نَرَى شَيْئًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً، فَاِذَا هُمْ قَدْ جَاءُوا فَسَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْ تَمْرِكُمْ اَوْ قَالَ: مِنْ زَادِكُمْ قَالُوا: نَعَمْ، فَاَمَرَ بِنَطْعٍ فَبُسِطَ، ثُمَّ صَبُّوا بَقِيَّةَ تَمْرٍ كَانَ مَعَهُمْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ وَقَالَ: تُسَمُّونَ هٰذِهِ التَّمْرَ الْبَرْنِيَّ وَهٰذِهِ كَذَا، وَهَذَه كَذَا لِاَلْوَانِ التَّمْرِ قَالُوا: نَعَمْ ثُمَّ اَمَرَ بِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُنْزِلُهُ عِنْدَهُ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، وَيُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ فَمَكَثُوا جُمُعَةً، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَوَجَدَهُمْ قَدْ كَادُوا اَنْ يَتَعَلَّمُوا، وَاَنْ يَفْقَهُوا فَحَوَّلَهُمْ اِلٰى غَيْرِهِ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ جُمُعَةً اُخْرَى، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَوَجَدَهُمْ قَدْ قَرَءُوا وَفَقِهُوا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى بِلَادِنَا وَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ خَيْرًا وَفَقَّهْنَا، فَقَالَ: ارْجِعُوا اِلٰى بِلَادِكُمْ فَقَالُوا: لَوْ سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ

نَشْرَبُهُ بِاَرْضِنَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْخُذُ النَّخْلَةَ فَنُجَوِّبُهَا، ثُمَّ نَضَعُ التَّمْرَ فِيْهَا وَنَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَاِذَا صَفَا شَرِبْنَاهُ قَالَ: وَمَاذَا؟ قَالُوا: نَاْخُذُ هٰذِهِ الزِّقَاقَ الْمُزَفَّتَةَ فَنَضَعُ فِيْهَا التَّمْرَ، ثُمَّ نَصُبُّ فِيْهَا الْمَاءَ، فَاِذَا صَفَا شَرِبْنَاهُ قَالَ وَمَاذَا؟ قَالَ: نَاْخُذُ هٰذِهِ الدُّبَّاءَ فَنَضَعُ فِيْهَا التَّمْرَ، ثُمَّ نَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَاِذَا صَفَا شَرِبْنَاهُ قَالَ: وَمَاذَا قَالُوا؟ وَنَاْخُذُ هٰذِهِ الْحَنْتَمَةَ فَنَضَعُ فِيْهَا التَّمْرَ، ثُمَّ نَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَاِذَا صَفَا شَرِبْنَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ، وَلَا فِي النَّقِيرِ، وَلَا فِي الْحَنْتَمِ وَانْتَبِذُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاَسْقِيَةِ الَّتِيْ يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا، فَاِنْ رَابَكُمْ فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ قَالَ: اَبُوْ هَارُوْنَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيدٍ اَشَرِبْتَ نَبِيذَ الْجَرِّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَبَعْدَ نَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبدالقیس قبیلے کا وفد تمہارے پاس آنے والا ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہمیں اس بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا کچھ دیر گزرنے کے بعد وہ لوگ آ گئے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہاری کھجوروں میں سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارے زادسفر میں سے کوئی چیز تمہارے پاس باقی بچی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ایک دسترخوان بچھایا گیا' اوران کے پاس جو باقی بچی ہوئی کھجوریں تھیں' وہ اس پر رکھ دی گئیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کھجور کو ''برنی'' کہتے ہو' اس کو یہ نام دیتے ہو' اس کو وہ نام دیتے ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کی کھجوروں کے بارے میں بتایا' تو ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک فرد کے بارے میں کسی مسلمان فرد کو یہ حکم دیا کہ وہ اُسے اپنے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرائے' اسے قرآن کی تعلیم دے' اسے نماز کا طریقہ سکھائے' وہ لوگ ایک ہفتہ وہاں ٹھہرے رہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ وہ دین کی بنیادی تعلیمات حاصل کر چکے تھے' اوراس کی سمجھ بوجھ حاصل کر چکے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے میزبان تبدیل کر دیئے' اور مزید ایک ہفتے تک انہیں وہاں رہنے دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پایا کہ وہ قرآن کا علم سیکھ چکے تھے' دینی مسائل کا علم سیکھ چکے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اب ہم اپنے علاقے کی طرف جانے کے خواہش مند ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی کی تعلیم اور دین کی سمجھ بوجھ بھی عطا کر دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے علاقوں کی طرف واپس جاؤ! ان لوگوں نے کہا: اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشروبات کے بارے میں دریافت کر لیں' جو ہم اپنے علاقوں میں پیتے ہیں (تو یہ مناسب ہوگا) انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کھجور کا (تنا) لیتے ہیں' پھر اس کو کھودتے ہیں اور پھر اس میں کھجور ڈالتے ہیں اور اس میں پانی ڈال دیتے ہیں جب وہ صاف ہو جاتا ہے' تو ہم اسے پی لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اور کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم مزفت لیتے ہیں اور اس میں کھجور ڈالتے ہیں اور پھر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں اور جب وہ تیار ہو جاتا ہے' تو ہم اسے پی لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اور کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم دباء لیتے ہیں اس میں کھجور ڈالتے ہیں' اس میں پانی ڈالتے ہیں

جب وہ تیار ہو جاتا ہے' تو ہم اسے پی لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اور کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم حنتم لیتے ہیں اس میں کھجور ڈالتے ہیں' اس میں پانی ڈالتے ہیں' جب وہ تیار ہو جاتا ہے' تو ہم اسے پی لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ دباء میں' یا نقیر میں' یا حنتم میں نبیذ تیار نہ کرو! تم لوگ اُن مشکیزوں میں نبیذ تیار کرو' جن کے منہ بند ہو جاتے ہیں' اگر تمہیں شک ہو' تو تم اس میں پانی ملا کے اس کے جوش کو ختم کر دو۔

ابوہارون نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے اس کے بعد کبھی گھڑے میں بنی ہوئی نبیذ پی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا نبی اکرم ﷺ کے منع کرنے کے بعد میں ایسا کروں گا؟

16931 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيلَ لِعَطَاءٍ: سِقَايَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّتِي يَجْعَلُ فِيهَا النَّبِيذَ مُزَفَّتَةٌ؟ قَالَ: أَجَلْ وَلَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا كَانُوا، قَبْلَ ذَلِكَ يُسْقَوْنَ فِي حِيَاضٍ مِّنْ أُدُمٍ فَأَحْدَثَتْ هَذِهِ عَلَى عَهْدِ الْحَجَّاجِ بَعْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ مشکیزہ' جس میں ان کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی' کیا وہ مزفت والا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانے میں تو یہ ہوتا ہی نہیں تھا' پہلے لوگ چمڑے کے مشکیزوں میں پانی پیا کرتے تھے' یہ چیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے انتقال کے بعد' حجاج کے زمانے میں شروع ہوئی تھی۔

16932 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: نَهَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ، وَالدُّبَّاءِ

❀❀ طاؤس فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے گھڑے اور دباء کی نبیذ سے منع کیا ہے۔

16933 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا، جَاءَهُ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْتَبِذُوا فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ أَبُوهُ يَنْهَى عَنْ كُلِّ جَرٍّ وَدُبَّاءٍ مُزَفَّتَةٍ وَغَيْرِ مُزَفَّتَةٍ "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آپ لوگ گھڑے میں' یا دباء میں نبیذ تیار کریں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد' ہر قسم کے گھڑے اور دباء کو استعمال کرنے سے منع کرتے تھے' خواہ وہ مزفت ہو' یا غیر مزفت ہو۔

16934 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْجَرِّ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالدُّبَّاءِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھڑے اور مزفت اور دباء (نامی برتنوں کو استعمال کرنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

16935 - حدیث نبوی: قَالَ: اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِيْهِ نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے مزفت اور نقیر (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ تیار کرنے کے لئے مشکیزہ نہیں ملتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے بنے ہوئے پیالے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

16936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ، نَبَذَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَزَادِ

❀❀ عبدالواحد بن ایمن نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کی تھی۔

16937 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنْبَذَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ يُطْبَقُ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے جو طبق والی ہو۔

16938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: حَرَامٌ فَقُلْتُ: " اَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ: يَزْعُمُوْنَ ذٰلِكَ

❀❀ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حرام ہے' میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: لوگوں کا یہی کہنا ہے۔

16939 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَا: يُكْرَهُ الْقَارُوْرَةُ وَالرَّصَاصَةُ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا

❀❀ قتادہ اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: شیشے کے برتن اور قلعی والے برتن میں نبیذ تیار کرنا مکروہ ہے۔

16940 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: شَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشَاعِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَذٰلِكَ اَنَّهُ وَجَدَ اَهْلَ خَيْبَرَ يَشْرَبُوْنَ فِيْهَا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر مشاعل کو تڑوا دیا تھا' اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے

اہل خیبر کو پایا تھا کہ وہ اس میں پیا کرتے تھے۔

16941 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ، وَقَدْ نَبَذُوْا لِصَبِيٍّ لَهُمْ فِيْ كُوزٍ فَاَهْرَاقَ الشَّرَابَ وَكَسَرَ الْكُوزَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے انہیں پایا کہ ان لوگوں نے کسی بچے کے لئے کوزے میں نبیذ تیار کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس مشروب کو بہادیا اور اس کوزے کو توڑ دیا۔

16942 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ كَانَا يَكْرَهَانِ النَّبِيذَ فِي الْحِجَارَةِ، وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا الْاَسْقِيَةَ الَّتِيْ يُوكَى عَلَيْهَا "

❀❀ قتادہ اور عکرمہ' پتھر میں نبیذ تیار کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں' بلکہ ہر چیز میں مکروہ قرار دیتے ہیں' البتہ ان مشکیزوں کا حکم مختلف ہے' جن کا منہ بند کر دیا جاتا ہے۔

16943 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوْا مِنْ جُلُودِ الْبَقَرِ سِقَاءً يُنْبَذُ فِيهِ لَمْ يُصْنَعْ لَهُ، وَكَانَ مِنْ اُهُبِ الْغَنَمِ فَهٰذَا خِدَاعٌ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْخِدَاعَ قَالَ: وَقِيلَ لِعِكْرِمَةَ اَنَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ حُلْوًا؟ فَقَالَ: لَا قَالَ: فَالرُّبُّ فِي الْجَرِّ؟ " قَالَ: نَعَمْ قِيلَ: فَلِمَ؟ قَالَ: اِنَّ الرُّبَّ اِذَا تَرَكْتَهُ لَمْ يَزْدَدْ اِلَّا حَلَاوَةً، وَاِنَّ النَّبِيذَ اِذَا تَرَكْتَهُ لَمْ يَزْدَدْ اِلَّا شِدَّةً

❀❀ عکرمہ فرماتے ہیں: تم لوگ گائے کی کھال کے ذریعے ایسا مشکیزہ تیار نہ کرو' جس میں نبیذ تیار کرنی ہو' کیونکہ اسے اس مقصد کے لئے نہیں بنایا گیا ہے' مشکیزہ بکری کی کھال کا ہوگا' یہ چیز دھوکہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ دھوکے کو پسند نہیں کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے دریافت کیا گیا: کیا ہم گھڑے کی نبیذ پی سکتے ہیں؟ جبکہ وہ میٹھی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: گھڑے کا ''رُبّ'' (پھلوں کے رس کو پکا کر تیار کیا گیا گاڑھا شیرہ) پی سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ان سے سوال کیا گیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب تم ''رُبّ'' کو چھوڑ دو گے' تو اس کی مٹھاس میں اضافہ ہوگا' اور جب تم نبیذ کو اس میں چھوڑو گے' تو اس کی شدت میں اضافہ ہوگا۔

16944 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: "لَاَنْ اَشْرَبَ قُمْقُمًا مِنْ مَاءٍ مُحَمًّى يُحْرِقُ مَا اَحْرَقَ، وَيُبْقِي مَا اَبْقَى اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَشْرَبَ نَبِيذَ الْجَرِّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گرم ترین پانی پی لوں' جو کچھ چیزوں کو جلا دے اور کچھ کو رہنے دے' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں گھڑے کی نبیذ پی لوں۔

16945 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: حَرَامٌ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: صَدَقَ ذٰلِكَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَقُلْتُ: وَمَا الْجَرُّ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ مَدَرٍ

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ حرام ہے میں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے میں نے دریافت کیا: گھڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مٹی سے بنی ہوئی ہر چیز۔

16946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّا نَاخُذُ التَّمْرَ فَنَجْعَلَهُ فِي الْفَخَّارَةِ فَذَكَرَ كَيْفَ يَصْنَعُ، فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ اَهْلَ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا لَيَصْنَعُوْنَ خَمْرًا مِنْ كَذَا، وَيُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةَ اَشْرِبَةٍ سَمَّاهَا خَمْرًا، وَعَدَّدَ خَمْسَةَ اَرَضِينَ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَحَفِظْتُ الْعَسَلَ وَالشَّعِيرَ وَاللَّبَنَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: ہم کھجور لے کر اُسے کھو کھلے برتن میں ڈال دیتے ہیں پھر اس نے یہ بات ذکر کی کہ وہ اسے کیسے تیار کرتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فلاں فلاں علاقے کے رہنے والے لوگ اس طرح شراب تیار کیا کرتے تھے اور وہ اس کو یہ یہ نام دیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پانچ قسم کے مشروبات کا ذکر کیا جنہیں انہوں نے "خمر" کا نام دیا اور انہوں نے پانچ مختلف علاقوں کا ذکر کیا

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھے ان میں سے شہد جو اور دودھ کی بات یاد رہ گئی (کہ ان سے شراب تیار کی جاتی تھی)۔

16947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَاَلْتُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَنَهَانِيْ قُلْتُ لَهُ: فَالْجُفُّ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَخْبَثُ وَاَخْبَثُ قُلْتُ لَهُ: مَا الْجُفُّ؟ قَالَ: مِثْلُ الصَّدَاقِ شَيْءٌ لَهُ قَوَائِمُ

❀❀ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے (اس کو استعمال کرنے سے) منع کر دیا میں نے ان سے دریافت کیا: جو خشک ہو (اس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: وہ زیادہ بری ہے وہ زیادہ بری ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: خشک سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: صداق کی مانند ایک ایسی چیز جس کے پائے ہوتے ہیں۔

16948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اُتِيَ وَهُوَ بِطَرِيقِ الشَّامِ بِسَطِيحَتَيْنِ فِيْهِمَا نَبِيذٌ فَشَرِبَ مِنْ اِحْدَاهُمَا وَعَدَلَ عَنِ الْاُخْرٰى قَالَ: فَاَمَرَ بِالْاُخْرٰى فَرُفِعَتْ فَجِيءَ بِهَا مِنَ الْغَدِ، وَقَدِ اشْتَدَّ مَا فِيْهَا بَعْضَ الشِّدَّةِ قَالَ: فَذَاقَهُ ثُمَّ قَالَ: بَخٍ بَخٍ اكْسِرُوا بِالْمَاءِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام جا رہے تھے ان کے پاس دو برتن لائے گئے جن میں نبیذ تھی انہوں نے ان میں سے ایک برتن میں سے پی لیا اور دوسرے سے منہ موڑ لیا ان کے حکم کے تحت دوسرے برتن کو اٹھا لیا گیا

پھر اگلے دن اس برتن کو لایا گیا' تو اس میں موجود مشروب میں کچھ شدت آ چکی تھی' انہوں نے اسے چکھا اور پھر بولے: اچھا ہے اچھا ہے' تم اس کے جوش کو پانی کے ذریعے ختم کر دو۔

16949 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى بِاَصْحَابِهِ يَوْمًا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ نَادٰى رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا رَجُلٌ شَارِبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ فَقَالَ: مَا شَرِبْتُ؟ فَقَالَ: عَمَدْتُ اِلٰى زَبِيبٍ فَجَعَلْتُهُ فِيْ جَرٍّ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ فَشَرِبْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَهْلَ الْوَادِي اَلَا اِنِّي اَنْهَاكُمْ عَمَّا فِي الْجَرِّ الْاَحْمَرِ، وَالْاَخْضَرِ، وَالْاَبْيَضِ، وَالْاَسْوَدِ مِنْهُ، لِيُنْبِذْ اَحَدُكُمْ فِيْ سِقَائِهِ، فَاِذَا خَشِيَهُ فَلْيُشَجِّجْهُ بِالْمَاءِ،

❀❀ سعید بن جبیر' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک دن آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی' تو ایک صاحب نے بلند آواز میں عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے شراب پی ہوئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلوایا اور دریافت کیا: تم نے کیا پیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے کشمش لی' اُسے گھڑے میں ڈالا' جب وہ تیز ہوگئی' تو میں نے اُسے پی لیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اس علاقے کے رہنے والو! خبردار! میں تمہیں سرخ گھڑے' سبز گھڑے' سفید گھڑے اور سیاہ گھڑے میں تیار کیے جانے والے مشروب کو استعمال کرنے سے منع کرتا ہوں' آدمی کو اپنے مشکیزے میں نبیذ تیار کرنی چاہیے اور اگر اسے اُس کے بارے میں اندیشہ ہو (کہ وہ تیز ہو چکی ہے) تو اس میں پانی ملا لینا چاہیے۔

16950 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

16951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ سَقَاهُ نَبِيذًا فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ " قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ: وَقَدْ رَاَيْتُ تِلْكَ الْجَرَّةَ

❀❀ شقیق نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے سبز گھڑے میں تیار کی ہوئی نبیذ انہیں (یعنی شقیق کو) پلائی تھی' ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے وہ گھڑا دیکھا ہوا ہے۔

16952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَرْصَافَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَطَرَحَتْ لِي، وِسَادَةً فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَتْ: نَجْعَلُ التَّمْرَةَ فِي الْكُوزِ فَنَطْبُخُهُ فَنَصْنَعُهُ نَبِيذًا فَنَشْرَبُهُ فَقَالَتْ: اشْرَبِيْ وَلَا تَشْرَبِيْ مُسْكِرًا

❀❀ قرصافہ بنت عمر بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' انہوں نے میرے لئے تکیہ رکھوایا' ایک خاتون نے' ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم کھجور کو برتن میں ڈال دیتے ہیں' اور اسے پکاتے ہیں' اور اس کی نبیذ تیار کر لیتے ہیں' اور پھر اسے پی لیتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اسے پی لو! لیکن تم کوئی نشہ آور چیز نہ

پینا۔

16953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَنْتَبِذُ لِعَبْدِ اللّٰهِ فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ، وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا فَيَشْرَبُ مِنْهَا

❀❀ ام ابوعبیدہ (جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں) وہ بیان کرتی ہیں: میں سبز گھڑے میں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی اور وہ دیکھ رہے ہوتے تھے اور پھر وہ اس نبیذ کو پی لیتے تھے۔

16954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ: اَبُوْ جَمْرَةَ وَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَشْرَبْهُ، وَاِنْ كَانَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ

❀❀ ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ گھڑے کی نبیذ پی لیتے تھے۔

ابوجمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہے: تم اسے نہ پیو! اگر چہ وہ شہد سے زیادہ میٹھی ہی کیوں نہ ہو۔

16955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: شَرِبَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُسَامَةُ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ مِنْ نَبِيذِ الْجَرِّ،

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ گھڑے کی نبیذ پی لیتے تھے۔

16956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت، ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

16957 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَانْتَبِذُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ

❀❀ ابن بریدہ، اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں گھڑے کی نبیذ سے پہلے منع کیا تھا، اب تم ہر برتن میں نبیذ تیار کرلیا کرو، تاہم ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرنا''۔

16958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْبُذَ جَرَّةً اَوْ قُرْعَةً اَوْ فِيْ جَرَّةٍ مِّنْ رَصَاصٍ اَوْ جَرَّةٍ مِّنْ قَوَارِيرَ، وَاَلَّا يَنْبُذُوْا

16957-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في - حديث: 1676مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الأضاحي' بيان الأخبار المبيحة - حديث: 6349صحيح ابن حبان - كتاب الأشربة' باب آداب الشرب - ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث: 5468سنن أبي داؤد - كتاب الأشربة' باب في الأوعية - حديث: 3230السنن للنسائي - كتاب الجنائز' زيارة القبور - حديث: 2015

اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ يُوكُوا عَلَيْهِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ ہم گھڑے میں یا کھوکھلے برتن میں یا قلعی کیے ہوئے یا شیشے کے گھڑے میں نبیذ تیار کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھا: نبیذ صرف مشکیزے میں تیار کی جائے گی جس کے منہ کو بند کر دیا جاتا ہے۔

16959 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ رَجُلًا، جَاءَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَقَاهُ مِنْ جَرٍّ قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ عَلِيًّا فَاسْتَسْقَى فَسُقِيَ مِنْ جَرٍّ فَقَالَ لِلَّذِيْ سَقَاهُ: مِنْ اَيْنَ سَقَيْتَنِيْ؟ فَقَالَ: مِنَ الْجَرِّ فَقَالَ: ائْتِنِيْ بِهَا فَابْتَرَزَ، ثُمَّ احْتَمَلَ الْجَرَّ فَضَرَبَ بِهِ فَانْكَسَرَ قَالَ: لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے گھڑے میں سے مشروب پلایا راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے پانی مانگا تو انہیں گھڑے کا مشروب پلایا گیا جس شخص نے انہیں پانی لا کے دیا تھا انہوں نے دریافت کیا: تم نے مجھے پانی کہاں سے لا کے دیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: گھڑے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے کے آؤ! وہ شخص اسے لے کے آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس گھڑے کو اٹھا کر مارا اور اسے توڑ دیا انہوں نے فرمایا: اگر میں نے اس کے بارے میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ نہ سنا ہوتا (تو میں ایسا نہ کرتا)۔

16960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاَسْرَعْتُ، فَلَمْ اَنْتَهِ اِلَيْهِ حَتّٰى نَزَلَ فَسَاَلْتُ النَّاسَ مَا قَالَ؟ قَالُوا: نَهَى عَنِ النَّبِيذِ، وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا تو میں تیزی سے آیا میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے میں نے لوگوں سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے:؟ تو لوگوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ اور مزفت میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

16961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَقِيلَ لَهُ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَاَذِنَ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: سب لوگوں کے پاس مشکیزے نہیں ہوتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھڑے کی اجازت دی جو مزفت نہ ہو۔

16962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَاَلَ طَاوُسًا عَنِ

الشَّرَابِ فَاَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ "

❀❀ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس سے مشروب کے بارے میں دریافت کیا' تو طاؤس نے انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور دباء (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

16963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِي عَمَّا نَهَی عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ قَالَ: نَهَی عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ، وَنَهَی عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَنَهَی عَنِ النَّقِيرِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَجُ نَسْجًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا، وَنَهَی عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرِ، وَاَمَرَ اَنْ يُشْرَبَ فِي الْاَسْقِيَةِ

❀❀ زاذان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے' اس سے مراد گھڑا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء استعمال کرنے سے منع کیا ہے' اس سے مراد کھودا ہوا برتن ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیر استعمال کرنے سے منع کیا ہے' اس سے مراد کھجور کا وہ تنا ہے' جسے تیار کیا جاتا ہے' اور اسے کھود لیا جاتا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت استعمال کرنے سے منع کیا ہے' اس سے مراد مقیر ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں میں پینے کا حکم دیا ہے۔

16964 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمَيْمَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: اَيَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَاْخُذَ، كُلَّ عَامٍ جِلْدَ اُضْحِيَتِهَا يَجْعَلُهُ سِقَاءً يُنْبَذُ فِيهِ نَهَی النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ: نَهَی نَبِيُّ اللّٰهِ عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ، وَعَنْ وَعَاءَيْنِ آخَرَيْنِ اِلَّا الْخَلَّ

❀❀ امیمہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کیا تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات سے عاجز آ گیا ہے؟ کہ وہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال لے کر اس کا مشکیزہ بنالے' اور اس میں نبیذ تیار کر لیا کرے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ گھڑے میں نبیذ تیار کی جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دوسرے برتنوں سے بھی منع کیا ہے' البتہ سرکے کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ النَّبِيذِ

باب: دو مختلف چیزوں کی نبیذ تیار کرنا

16965 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ اَنْ يُخْتَلَطَ، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُخْتَلَطَ وَقَالَ: يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَحْدَهُ قُلْتُ لَهُ: مَا الزَّهْوُ؟ قَالَ: هُوَ دُوْنَ الرُّطَبِ

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خشک اور تر کھجور کو ملا کر یا کشمش اور کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ان دونوں میں سے ہر ایک کی نبیذ الگ سے تیار کی جائے راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ "زہو" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تر کھجور سے کچھ کم (یعنی وہ کھجور جو ابھی مکمل تر نہ ہوئی ہو)۔

16966 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ، وَالْبُسْرِ، وَبَيْنَ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ نَبِيذًا،

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ خشک کھجور اور تر کھجور کی یا کھجور اور کشمش کی اکٹھی نبیذ تیار نہ کرو۔

16967 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

16968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ وَالرُّطَبِ، وَالْبُسْرِ - يَعْنِیْ اَنْ يَنْتَبِذَا جَمِيعًا -

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور اور کشمش تر کھجور اور خشک کھجور سے منع کیا ہے راوی کہتے ہیں: یعنی اِن دونوں کی ایک ساتھ نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

16969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ خَمْرٌ - يَعْنِیْ اِذَا جُمِعَا -

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تر اور خشک کھجور خمر ہوں گی۔

راوی کہتے ہیں: یعنی جب ان دونوں کی اکٹھی نبیذ تیار کی جائے۔

16970 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، وَاَبَانَ، كُلِّهِمْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ : اِنِّی يَوْمَئِذٍ لَاُسْقِی اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَمَرُوْنِیْ فَكَفَاْتُهَا وَكَفَا النَّاسُ آنِيَتَهُمْ بِمَا فِيهَا حَتّٰى كَادَتِ السِّكَكُ اَنْ تُمْنَعَ مِنْ رِيحِهَا، قَالَ اَنَسُ: وَمَا خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْبُسْرُ، وَالتَّمْرُ مَخْلُوطَيْنِ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ عِنْدِی مَالُ يَتِيمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا فَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَبِيعَهُ فَاَرُدَّ عَلَى الْيَتِيمِ مَالَهُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّرُوبُ، فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا وَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْعِ الْخَمْرِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن شراب کو حرام قرار دیا گیا میں اُس دن گیارہ افراد کو شراب

پلا رہا تھا' ان حضرات نے مجھے حکم دیا تو میں نے اسے بہا دیا' لوگوں نے اپنے برتنوں میں موجود شراب کو بہا دیا' یہاں تک کہ گلیوں کے اندر اس کی بو پھیل گئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان دنوں ان لوگوں کی شراب یہ ہوتی تھی کہ تر اور خشک کھجور کو ملا کر بنالی جائے' راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے پاس یتیم کا مال موجود تھا' میں نے اس کے ذریعے شراب خرید لی' تو کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ میں اس شراب کو فروخت کر کے یتیم کا مال اسے واپس کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے' جب ان کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کردی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو شراب فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

16971 - حدیث نبوی: قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے' اُن پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کردی۔

16972 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، رَاٰى اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُقْطَعُ لَهُ ذَنُوبُ الْبُسْرِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے لئے خشک کھجور کے کنارے کاٹے جاتے تھے۔

16973 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْبِذَ يَقْطَعُ مِنَ التَّمْرَةِ مَا نَضَجَ مِنْهَا فَيَضَعُهُ وَحْدَهُ، وَيَنْبِذَ التَّمْرَ وَحْدَهُ، وَالْبُسْرَ وَحْدَهُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب نبیذ تیار کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو کھجور کے اس حصے کو کاٹ لیتے تھے تو اس میں سے پنچے کے کنارے کو الگ رکھتے تھے اور خشک کھجور کی نبیذ الگ تیار کرتے تھے اور تر کھجور کی الگ تیار کرتے تھے۔

16974 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ اَخْبَرَنِيْ عَنْهُ مَنْ اُصَدِّقُ، اَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ الرُّطَبِ، وَالْبُسْرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: وَهَلْ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ لِعَمْرٍو اَوَ لَيْسَ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فِي النَّبِيذِ، وَاَنْ يُنْبَذَا جَمِيعًا " قَالَ: بَلٰى قُلْتُ: فَغَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا فِي النَّخْلَةِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تر کھجور اور خشک کھجور اور کشمش کو (نبیذ تیار کرتے ہوئے) اکٹھا نہیں کیا جائے گا' میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے عمرو سے دریافت

کیا: کیا یہ حکم اس صورت میں نہیں ہے؟ کہ ان دونوں کو نبیذ میں اکٹھا کیا جائے' یا ان دونوں کی نبیذ ایک ساتھ تیار کی جائے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کھجوروں کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

16975 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ نَهَى اَنْ يَنْتَبِذُوا الْبُسْرَ، وَالتَّمْرَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے خشک اور تر کھجور کی نبیذ (ایک ساتھ) تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

16976 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: اَجْمَعُ التَّمْرَ الزَّبِيبَ قَالَ: لَا قَالَ: فَلِمَ؟ قَالَ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: سَكِرَ رَجُلٌ فَحَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَمَرَ اَنْ يُنْظَرَ مَا شَرَابُهُ، فَاِذَا هُوَ تَمْرٌ وَزَبِيبٌ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ " وَقَالَ: يَكْفِي كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَحْدَهُ

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: اس نے کہا: میں کھجور اور کشمش کو (نبیذ تیار کرنے کے لئے) جمع کر سکتا ہوں' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس شخص نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے' اس شخص نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے بتایا: ایک شخص کو نشہ ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد جاری کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اس نے پیا کیا ہے؟ تو وہ کھجور اور کشمش کی ملی ہوئی نبیذ تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کو (نبیذ میں) جمع کرنے سے منع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ کفایت کر جائے گی۔

16977 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ نُهِيَ اَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ، وَالرُّطَبُ جَمِيعًا، وَالتَّمْرُ، وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ خشک اور تر کھجور کی نبیذ ایک ساتھ بنائی جائے' یا کھجور اور کشمش کی نبیذ ایک ساتھ بنائی جائے۔

16978 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَذَكَرَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ نَبِيذَيْنِ غَيْرَ مَا ذَكَرْتَ غَيْرَ الْبُسْرِ، وَالرُّطَبِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ " قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ اَكُوْنَ نَسِيتُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی ہے؟ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور خشک کھجور' یا کھجور اور کشمش کے علاوہ' دو مختلف چیزوں کی اکٹھی نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ویسے ہو سکتا ہے کہ میں بھول گیا ہوں۔

16979 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَمَّا سِوَى مَا ذَكَرَ جَابِرٌ، مِمَّا فِي الْحَبَلَةِ وَالنَّخْلَةِ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُ فَكَانَ يَأْبَى، قَالَ فِي الْحُلْقَانِ: يُقْطَعُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَسَلِ اَيُجْمَعُ بِاَشْيَاءَ مِنَ التَّمْرِ وَالْفِرْسِكِ بِالْعَسَلِ نَبِيذًا؟ فَقَالَ: اِنِّي اَرَى مَا شَدَّ بَعْضُهُ بَعْضًا كَانَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَيُجْمَعُ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ يُنْبَذَانِ، ثُمَّ يُشْرَبَانِ حُلْوَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَدْ نُهِيَ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: اَجَلْ اَلَا تَرَى اَنَّهُ لَوْ نُبِذَ شَرَابٌ فِي الظَّرْفِ، نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ لَمْ يُشْرَبْ حُلْوًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالْحُلْقَانُ قَضِيبٌ يُشَقُّ، ثُمَّ يُوضَعُ فِي جَوْفِهِ قَضِيبَانِ، ثُمَّ بِتَمْرٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو چیزیں ذکر کی ہیں ان کے علاوہ کیا حکم ہے؟ جو حبلہ میں ہوتی ہے یا کھجور کے درخت میں ہوتی ہے کیا ان دونوں کی نبیذ ایک ساتھ تیار کی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے اس کا انکار کیا انہوں نے حلقان کے بارے میں کہا کہ انہیں ایک دوسرے سے کاٹا جاسکتا ہے میں نے ان سے شہد کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا دوسری چیزوں کے ساتھ جیسے کھجور یا فرسک کے ساتھ شہد کو ملا کر نبیذ تیار کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی ایک چیز دوسری کی شدت میں اضافہ کرتی ہے یا اپنی اصل حالت پر ہی برقرار رہتے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا: کیا کھجور اور کشمش کو نبیذ تیار کرتے ہوئے جمع کیا جاسکتا ہے؟ کہ جب وہ میٹھی ہوں تو ان کو پی لیا جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ان دونوں کو جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! کیا آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ ایک برتن میں نبیذ تیار کی جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ جب وہ میٹھی ہو تو اسے نہ پیا جائے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ ''حلقان'' سے مراد شاخ ہے جسے چیر دیا جائے اور پھر اس کے اندر دو شاخیں رکھ دی جائیں اور پھر کھجور رکھی جائے۔

16980 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا عِنْدَ الشَّرَابِ، وَقَدْ نُبِذَا فِي ظَرْفَيْنِ شَتَّى؟ فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: قَدْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَاَنَّهُ اَدْخَلَ ذٰلِكَ فِي نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَعَاوَدْتُهُ فَكَرِهَهُ قَالَ: وَاَخْشَى اَنْ يَشْتَدَّ. وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا اَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: پیتے وقت ان دونوں کو ملانے کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ جبکہ ان دونوں کی نبیذ دو مختلف برتنوں میں الگ سے تیار کی گئی ہو تو عطاء نے اسے بھی مکروہ قرار دیا انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع کیا ہے گویا کہ انہوں نے اس صورت حال کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت میں شامل کیا میں نے دوبارہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور بولے: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح اس میں شدت آجاتی ہے عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں بھی اس میں

کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔

16981 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، كَرِهَ اَنْ يُجْعَلَ، نَطْلُ النَّبِيذِ فِي النَّبِيذِ لِيَشْتَدَّ بِالنَّطْلِ النَّطْلُ: الطَّحِلُ "

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ نبیذ کے 'نطل' کو دوسری نبیذ میں شامل کیا جائے تا کہ 'نطل' کے ذریعے اس میں شدت ہو جائے

لفظ 'نطل' سے مراد طحل ہے۔

16982 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ، وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَالزَّهْوُ، وَالرُّطَبُ جَمِيعًا "

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کشمش اور کھجور کی نبیذ ایک ساتھ تیار کی جائے' یا کچی کھجور اور تازہ کھجور کی نبیذ ایک ساتھ تیار کی جائے۔

بَابُ الْبُسْرِ بَحْتًا

باب: کھجور کو (کسی ملاوٹ کے بغیر) خالص طور پر پینا

16983 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ عُرْوَةَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَدْ كَانَ يُكْرَهُ شَرَابُ فَضِيخِ الْبُسْرِ بَحْتًا

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: خشک کھجور کی فضیخ کو (ملاوٹ کے بغیر) خالص طور پر پینے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

16984 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ اَنَّهُ قَدْ كَانَ يُنْهَى عَنْ شَرَابِ الْبُسْرِ، بَحْتًا "

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَيْضًا عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُنْهَى اَنْ يُشْرَبَ، الْبُسْرُ بَحْتًا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء خشک کھجور (ملاوٹ کے بغیر) خالص طور پر پینے سے منع کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے خشک کھجور (ملاوٹ کے بغیر) خالص طور پر پینے سے منع کیا ہے۔

16985 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ،

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

16986 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَاَبُو الزُّبَيْرِ: مَا عَلِمْنَاهُ يُكْرَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء، عمرو بن دینار اور ابوزبیر فرماتے ہیں: ہمیں اس کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ یہ مکروہ ہے۔

16987 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ اَنَسٍ، اَنَّهُمْ قَالُوا: لَا بَاْسَ بِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَحْدَهُ

❀❀ معمر نے، قتادہ اور حسن بصری کے حوالے سے، جبکہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، یہ بات نقل کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اِن دونوں میں سے، ہر ایک کی نبیذ کو الگ سے تیار کرلو۔

بَابُ الْعَصِيرِ، شُرْبِهِ وَبَيْعِهِ

باب: (پھلوں کے) رس کا بیان، اُسے پینا اور اسے فروخت کرنا

16988 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا فَضَخَهُ نَهَارًا فَاَمْسٰى فَلَا يُقَرِّبُهُ قَالَ: وَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ: حَتّٰى يَغْلِي

❀❀ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: جب آدمی دن کے وقت اسے تیار کرے اور شام ہو جائے، تو پھر آدمی اس کے قریب نہ جائے، بعض حضرات کہتے ہیں: اس وقت تک، جب تک اس میں جوش نہیں آجاتا۔

16989 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ: اشْرَبْهُ فِيْ سِقَاءٍ مَا لَمْ تَخَفْهُ، فَاِذَا خِفْتَهُ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ

❀❀ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے رس کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: تم مشکیزے میں اسے پی لو، جب تمہیں اس سے اندیشہ نہ ہو، اور اگر تمہیں اس کے بارے میں اندیشہ ہو (کہ وہ نشہ آور ہوسکتا ہے) تو تم پانی کے ذریعے اس کے جوش کو توڑ دو۔

16990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَاْخُذْهُ شَيْطَانُهُ قَالَ: وَمَتّٰى يَاْخُذُهُ شَيْطَانُهُ؟ قَالَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ اَوْ قَالَ: فِيْ ثَلَاثٍ

❀❀ عبداللہ بن مرہ نے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تم اس کے رس کو پی لو جب تک اس کے شیطان

نے اسے حاصل نہ کیا ہو سائل نے دریافت کیا: اس کا شیطان اسے کب حاصل کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تین کے بعد (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین میں۔

16991 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، كَانَ يَبِيعُ الْعَصِيرَ

❀❀ حصین بیان کرتے ہیں: ابوعبیدہ بن عبداللہ رس فروخت کر دیتے تھے۔

16992 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ طَاوُسٌ عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ فَسَكَتَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ الصَّنْعَانِيُّ: مَا حَلَّ لَكَ شُرْبُهُ حَلَّ لَكَ بَيْعُهُ فَتَبَسَّمَ طَاوُسٌ وَقَالَ: صَدَقَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ،

❀❀ ہمام بن نافع بیان کرتے ہیں: طاؤس سے رس کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو وہ خاموش رہے عبدالرحمٰن بن یزید صنعانی نے کہا: جس چیز کو پینا تمہارے لئے حلال ہوگا اسے فروخت کرنا بھی تمہارے لئے حلال ہوگا تو طاؤس مسکرا دیے اور بولے: ابومحمد نے سچ کہا ہے۔

16993 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَاَلَ قَهْرَمَانُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ سَعْدًا عَنْ اَرْضِهِ وَهُوَ كَاَنَّهُ يَسْتَاْذِنُهُ اَنْ يَعْصِرَ عِنَبَهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: بِعْهُ عِنَبًا قَالَ: لَا يَشْتَرُوْنَهُ قَالَ: اجْعَلْهُ زَبِيبًا قَالَ: لَا يَصْلُحُ قَالَ: اقْلَعْهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے منشی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ان کی زمین کے بارے میں دریافت کیا وہ منشی ان سے یہ اجازت مانگ رہا تھا کہ وہ ان کی زمین کے انگوروں کا رس نکال لے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم انہیں انگوروں کی شکل میں ہی فروخت کردو منشی نے کہا: لوگ اسے نہیں خریدیں گے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس کی کشمش (یا منقیٰ) بنالو اس نے کہا: پھر یہ ٹھیک نہیں رہے گا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے اکھاڑ لو (یعنی ضائع کردو)۔

16994 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ عِنَبَهُ مِمَّنْ يَعْصِرُهُ خَمْرًا قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنا انگور کسی ایسے شخص کو فروخت کر دیتا ہے جو اس کا رس نکال کر شراب بنائے گا تو زہری نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

16995 - اقوال تابعین: قَالَ: مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

16996 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ

رَجُلٍ شَاةً يُرِيدُ اَنْ يَذْبَحَهَا لِصَنَمِهٖ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی ایسے شخص کو بکری فروخت کرتا ہے' جو اس بکری کو اپنے بت کے سامنے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' تو زہری نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

16997 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ خَمْرًا، وَخَلَطَ فِيهِ مَاءً، ثُمَّ حَمَلَهُ اِلٰى اَرْضِ الْهِنْدِ فَبَاعَهُ وَجَعَلَ الْكِيسَ فِي السَّفِينَةِ، وَكَانَ فِي السَّفِينَةِ قِرْدٌ فَاَخَذَ الْقِرْدُ الْكِيسَ، وَصَعَدَ عَلَى الدَّقَلِ فَجَعَلَ يُلْقِي عَلَى السَّفِينَةِ دِرْهَمًا وَفِي الْبَحْرِ دِرْهَمًا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى آخِرِهٖ "

❀❀ لیث نے' طاؤس کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے شراب خریدی اور اس میں پانی ملا دیا' پھر وہ اسے لاد کر ہند کی سرزمین کی طرف چلا گیا اور وہاں اسے فروخت کر دیا' اس نے رقم کی تھیلی کشتی میں رکھی' کشتی میں ایک بندر بھی تھا' اس بندر نے وہ تھیلی لی' اور بادبان پر چڑھ گیا' وہ ایک درہم کشتی میں پھینک دیتا تھا' اور ایک درہم دریا میں پھینک دیتا تھا' یہاں تک کہ اس نے پوری رقم کے ساتھ یہی سلوک کیا۔

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

باب: کون سی قسم کے مشروبات سے منع کیا گیا ہے؟

16998 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ رُمَّانَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَكِيمُ بْنُ الرَّفَافِ قَالَ: اَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَا وَقَيْسٌ، مَوْلَى الضَّحَّاكِ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ هَبَطَ مِنَ الْجَمْرَةِ يُرِيدُ مَكَّةَ، فَقَالَ لَهُ قَيْسٌ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنَا رُؤْيَتَكَ، وَاَنَّكَ قَدْ رَاَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رُؤْيَتِكَ بَرَكَةٌ وَلَوْلَا اَنَّكَ عَلٰى هٰذَا الْحَالِ لَسَاَلْتُكَ قَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: رَجُلٌ قَدِ اخْتَلَفَ اِلٰى هٰذَا الْبَيْتِ اَرْبَعِينَ عَامًا مَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، فَاِذَا انْصَرَفَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَجَدَهُمْ قَدْ صَنَعُوا لَهُ نَبِيذًا مِنْ هٰذَا الزَّبِيبِ، فَاِنْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَمْ يُحِفْ، وَاِنْ شَرِبَهُ كَمَا هُوَ سَكِرَ، فَقَالَ لَهُ: ابْنُ عُمَرَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ فَدَفَعَهُ فِي صَدْرِهٖ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى اسْتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اَنْتَ هُوَ فَلَا حَجَّ لَكَ وَلَا كَرَامَةَ، فَقَالَ: مَا سَاَلْتُكَ اِلَّا عَنْ نَفْسِي وَاللّٰهِ لَا اَذُوقُ مِنْهُ قَطْرَةً اَبَدًا

❀❀ حکیم بن رفاف بیان کرتے ہیں: میں اور قیس' جو ضحاک کے غلام ہیں' ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے انہیں پایا کہ وہ جمرہ سے نیچے اتر رہے تھے اور مکہ جا رہے تھے' قیس نے ان سے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں آپ کی زیارت نصیب کی ہے' کیونکہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے' تو آپ کی زیارت میں برکت پائی جاتی ہے' اگر آپ کی یہ صورت حال نہ ہوتی' تو میں آپ سے سوالات کرتا' انہوں نے فرمایا: تمہیں

جومناسب لگتا ہے تم پوچھ لو! تو قیس نے ان سے کہا: ایک شخص حج اور عمرہ کرنے کے لئے چالیس سال تک اس گھر کی طرف آتا جاتا ہے اور جب وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس جاتا ہے تو وہ ان لوگوں کو پاتا ہے کہ اہل خانہ نے اس کے لئے کشمش کی نبیذ تیار کی ہے اگر اس میں پانی ڈال دیا جائے تو پھر تو کچھ بھی نہ ہوا اگر اسے ایسے ہی پی لیا جائے تو آدمی کو نشہ ہو جائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان صاحب سے کہا: تم میرے قریب آؤ! وہ ان کے قریب ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر دھکا دیا یہاں تک کہ وہ پیٹھ کے بل گر گیا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم وہ فرد ہو؟ کہ نہ تو تمہارا حج ہوگا اور نہ ہی تمہیں کوئی عزت نصیب ہوگی اس نے کہا: میں نے آپ سے اپنی ذات کے بارے میں ہی سوال کیا تھا اللہ کی قسم! اب میں اس میں سے کبھی بھی ایک قطرہ بھی نہیں چکھوں گا۔

16999 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

17000 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ اِلَى الْيَمَنِ عَامِلَيْنِ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَ اَشْرِبَةً لَهُمْ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَا: الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اَمَّا الْبِتْعُ فَالْعَسَلُ يَقْرِضُ، وَاَمَّا الْمِزْرُ فَشَرَابٌ يُجْعَلُ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ، فَقَالَ: لَا اَدْرِي مَا ذٰلِكَ؟ حُرِّمَ عَلَيْكُمَا كُلُّ مُسْكِرٍ

❀❀ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل یمن کچھ مشروبات پیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کون سے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: وہ تبع اور مزر ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا ہوتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جہاں تک تبع کا تعلق ہے تو وہ شہد سے بنایا جاتا ہے جہاں تک مزر کا تعلق ہے تو وہ گندم اور جو سے بنایا گیا مشروب ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا ہوتا ہے؟ تاہم تم دونوں کے لئے ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

17001 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا آيَةَ الْخَمْرِ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ رَجُلٌ: فَكَيْفَ بِالْمِزْرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَمَا الْمِزْرُ؟ قَالَ: شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الْحَبِّ قَالَ: يُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے حکم سے متعلق آیت تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مزر کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: مزر کیا ہوتا ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ایک شراب ہے جو دانے کے ذریعے بنائی جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ نشہ کرتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

17002 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ يُسْكِرُ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: الْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بتع'' کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب' جو نشہ کردے وہ حرام ہے

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: بتع' شہد کی نبیذ ہوتی ہے۔

17003 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي رَجُلٌ لَا اَسْتَمْرِءُ الطَّعَامَ فَآمُرُ اَهْلِيْ فَيَنْتَبِذُونَ لِي فِي جَرٍّ مِثْلَ هٰذَا، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَيَهْضِمُ طَعَامِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيلِهٖ وَكَثِيرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں ایک ایسا شخص ہوں کہ مجھے کھانا ہضم نہیں ہوتا' میں اپنے گھر والوں کو ہدایت کرتا ہوں' تو وہ میرے لئے اس طرح کے گھڑے میں نبیذ تیار کردیتے ہیں' اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' تو وہ (مشروب) پینے سے مجھے کھانا ہضم ہوتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں' خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' اور میں تم پر اللہ کو گواہ بناتا ہوں' یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

17004 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

17005 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

17006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدِينِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ، فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جس چیز کا پیالہ نشہ کردے' اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے

17007 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَلِيلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کردے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

17008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَقِيلَ بْنِ مَعْقِلٍ ، اَنَّ هَمَّامَ بْنَ مُنَبِّهٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الشَّرَابُ مَا تَقُولُ فِيهِ؟ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ شَرِبْتُ مِنَ الْخَمْرِ فَلَمْ اَسْكَرْ فَقَالَ: اُفٍ اُفٍ وَمَا بَالُ الْخَمْرِ وَغَضِبَ قَالَ: فَتَرَكْتُهُ حَتّٰى انْبَسَطَ اَوْ قَالَ: اَسْفَرَ وَجْهُهُ اَوْ قَالَ: حَدَّثَ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ بَقِيَّةُ مَنْ قَدْ عَرَفْتُ وَقَدْ يَاْتِي الرَّاكِبُ فَيَسْاَلُكَ عَنِ الشَّيْءِ فَيَاْخُذُ بِذَنَبِ الْكَلِمَةِ يَضْرِبُ بِهَا فِي الْاٰفَاقِ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: اَعِرَاقِيٌّ اَنْتَ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَمِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، قَالَ: اَمَّا الْخَمْرُ فَحَرَامٌ لَا سَبِيلَ اِلَيْهَا، وَاَمَّا مَا سِوَاهَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس مشروب کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' میں نے کہا: اگر میں شراب پی لوں اور مجھے نشہ نہ ہو (تو کیا حکم ہو گا؟) انہوں نے فرمایا: اُف ہے اُف ہے' شراب کی کیا بات ہوئی؟ انہوں نے غصے کا اظہار کیا' تو میں نے یہ بات وہیں ختم کر دی' یہاں تک کہ جب ان کا مزاج خوشگوار ہوا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کا چہرہ روشن ہوا' تو انہوں نے اپنے آس پاس افراد سے بات چیت کرنا شروع کر دی' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ابھی کچھ بات باقی ہے' ایک سوار آتا ہے' اور وہ آپ سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے' اور وہ کسی بات کی دم حاصل کر لیتا ہے' اور پھر اسے دنیا جہان میں پھیلا دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ اور وہ' کیا تم عراقی ہو؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے جواب دیا: اہل یمن سے ہے' انہوں نے فرمایا: جہاں تک خمر کا تعلق ہے' تو وہ حرام ہے' اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے' جہاں تک اس کے علاوہ مشروبات کا تعلق ہے' تو ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

17009 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيلِهِ، وَكَثِيرِهِ، وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں' خواہ وہ تھوڑی ہو' یا زیادہ ہو' اور میں اللہ تعالیٰ کو تم پر گواہ بناتا ہوں۔

17010 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِنْ شَرِبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْكِرِ مَا لَا يَبْلُغُ اَنْ يُسْكِرَ عَنْهُ اَوْجَعَهُ بِالْمَاءِ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَاِنْ لَمْ يُسْكِرْ قُلْتُ: لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ: لَا عُقُوبَةَ وَلَا حَدٌّ اِلَّا اَنْ يَعُودَ فَيُعَاقَبَ قُلْتُ لَهُ: فَوَجَدْتُ شَرَابًا مُسْكِرًا بَيْنَ يَدَيَّ؟ فَقَالَ: لَا حَدَّ فَاَنْزَلَهُ بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر کوئی شخص نشہ آور چیز پی لے اور اتنی مقدار میں نہ پیئے کہ اسے نشہ ہو' تو اس پر حد واجب ہو جائے گی' اگرچہ اسے نشہ نہ ہوا ہو' میں نے کہا: اس بارے میں کوئی چیز نازل نہیں ہوئی' انہوں نے

فرمایا: سزا یا حد اس صورت میں ہوگی کہ جب وہ دوبارہ ایسا کرے گا' تو اسے سزا دی جائے گی' راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: اگر میں اپنے سامنے نشہ آور چیز پاتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: حد جاری نہیں ہوگی' تم اسے اس مقام پر رکھو گے کہ جیسے اس میں کوئی چیز نازل نہیں ہوئی۔

17011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ: وَلَا يُجْلَدُ فِيْمَا دُوْنَ الْخَمْرِ وَالطِّلَاءِ مِنَ الْمُسْكِرِ اِلَّا اَنْ يَسْكَرَ مِنْهُ، فَاِنْ شَرِبَ حَسْوَةً مِنْ خَمْرٍ اَوْ طِلَاءٍ حُدَّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم بن ابومخارق نے مجھ سے کہا: خمر اور نشہ آور طلاء کے علاوہ میں کوڑے نہیں لگائے جائیں گے' البتہ اس صورت میں لگائے جائیں گے' جب کوئی مشروب پی کر نشہ ہو جائے' لیکن خمر یا طلاء کا کوئی ایک گھونٹ بھی پی لے' تو اس پر حد جاری ہوگی۔

17012 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْرِبَةٍ قَالَ: فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ: فَاشْرَبُوْا مَا لَمْ يُسَفِّهْ اَحْلَامَكُمْ وَلَا يُذْهِبْ اَمْوَالَكُمْ

❀❀ حضرت علاء بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مختلف قسم کے مشروبات سے منع کیا ہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: ان کے بغیر چارہ نہیں ہے' یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مشروبات پیو' جبکہ وہ تمہاری سمجھداری کو بے وقوفی میں تبدیل نہ کریں' اور تمہارے اموال کو رخصت نہ کریں (یعنی تمہیں نشہ نہ ہو)۔

17013 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ: اشْرَبِ الْمَاءَ، وَاشْرَبِ السَّوِيْقَ، وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِيْ نَجَعْتَ بِهٖ قُلْتُ: لَا تُوَافِقُنِيْ هٰذِهِ الْاَشْرِبَةُ: قَالَ: فَالْخَمْرُ اِذًا تُرِيْدُ؟

❀❀ زر بن عبداللہ' ابن ابزی کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پی لو' تم ستو پی لو' تم دودھ پی لو' جس سے بھی تمہیں فائدہ ہو' میں نے کہا: یہ مشروبات مجھے موافق نہیں آتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: پھر تم شراب پینا چاہتے ہو؟

17014 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الْجُوَيْرِيَةَ الْجَرْمِيُّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، اَرَاَيْتَ الشَّرَابَ الْحُلْوَ الْحَلَالَ الطَّيِّبَ؟ قَالَ: فَاشْرَبِ الْحَلَالَ الطَّيِّبَ، فَلَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ اِلَّا الْحَرَامَ الْخَبِيْثَ قَالَ اَبُوْ يَعْقُوْبَ: قُلْنَا لَهٗ: مَا الْبَاذَقُ؟ قَالَ: شَيْءٌ يُشَدُّ بِهِ الشَّرَابُ

❀❀ ابوجویریہ جرمی بیان کرتے ہیں: میں نے یا شاید کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے 'باذق' کے بارے

میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ اس بارے میں پہلے فیصلہ دے چکے ہیں کہ باذق اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابن عباس! اس مشروب کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو میٹھا' حلال اور پاکیزہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: تم حلال اور پاکیزہ چیز پی لو' حلال اور پاکیزہ چیز کے بعد' صرف حرام اور خبیث چیز باقی رہ جاتی ہے۔

ابو یعقوب بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے دریافت کیا: باذق سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ایک چیز ہے' جس کے ذریعے شراب میں شدت پیدا کی جاتی ہے۔

بَابُ الْحَدِّ فِيْ نَبِيذِ الْاَسْقِيَةِ وَلَا يُشْرَبُ بَعْدَ ثَلَاثٍ

باب: مشکیزوں کی نبیذ کی حد کا بیان' نیز تین دن کے بعد اُس کو نہیں پیا جائے گا

17015 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ، "اَنَّ رَجُلًا عَبَّ فِيْ شَرَابٍ نُبِذَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِطَرِيقِ الْمَدِيْنَةِ فَسَكِرَ فَتَرَكَهُ عُمَرُ حَتّٰى اَفَاقَ فَحَدَّهُ، ثُمَّ اَوْجَعَهُ عُمَرُ بِالْمَاءِ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ: وَنَبَذَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَزَادِ وَهُوَ عَامِلُ مَكَّةَ فَاسْتَاْخَرَ عُمَرُ حَتّٰى عَدَا الشَّرَابُ طَوْرَهُ، ثُمَّ عَدَا فَدَعَا بِهِ عُمَرُ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَصَنَعَهُ فِي الْجِفَانِ، فَاَوْجَعَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ شَرِبَ وَسَقَى النَّاسَ"

❀❀ اسماعیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نبیذ میں سے کچھ پی لی' وہ اس وقت مدینہ منورہ کی طرف سفر کر رہے تھے' اُسے نشہ ہو گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا' جب اسے ہوش آیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں پانی ملا کر اس کو پی لیا' راوی بیان کرتے ہیں: نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشکیزے میں نبیذ تیار کی' وہ مکہ کے گورنر تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسے استعمال کرنے میں تاخیر ہو گئی' یہاں تک کہ اس مشروب کی حالت تبدیل ہو گئی' پھر انہوں نے دوبارہ اسے تیار کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے منگوایا تو اسے تیز پایا' انہوں نے برتن میں اسے تیار کیا' اور اس میں پانی ملا دیا' پھر اسے پی لیا اور لوگوں کو بھی پلایا۔

17016 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي الشَّرَابَ فِي الْاِنَاءِ الضَّارِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ "ضاری" برتنوں میں پینے سے پرہیز کرتے تھے۔

17017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ وَهَبُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ: اَخَذْنَا زَبِيبًا مِنْ زَبِيبِ الْمَطَاهِرِ، فَاَكْثَرْنَا مِنْهُ فِيْ اَدَاوَانَا، وَاَقْلَلْنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْقَ عُمَرَ حَتّٰى عَدَا طَوْرَهُ، فَلَمَّا لَقَوْا عُمَرَ قَالَ: هَلْ مِنْ شَرَابٍ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَخْبَرُوهُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ، وَاَنْ قَدْ عَدَا طَوْرَهُ قَالَ: اَرُوْنِيهِ فَذَاقَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا، فَكَسَرَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ شَرِبَ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ:

وَهٰذَا كُلُّهُ فِي الْاَسْقِيَةِ

❀❀ وہب بن اسود بیان کرتے ہیں: ہم نے صاف ستھری کشمش لی اور اسے برتنوں میں زیادہ ڈالا اور پانی تھوڑا ڈالا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے ملنے سے پہلے ہی اس کا طور بڑھ چکا تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت کیا: کیا کوئی مشروب ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! امیر المومنین! پھر لوگوں نے انہیں صورت حال بتائی کہ اس کا طور بڑھ گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مجھے دکھاؤ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چکھا' تو اسے تیز پایا' تو پانی کے ذریعے اس کی شدت کو ختم کر کے اسے پی لیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہ سب چیزیں مشکیزیں میں تیار کی جاتی تھیں۔

17018 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ طَافَ بِالْبَيْتِ اَتٰى عَبَّاسًا فَقَالَ: اسْقُوْا فَقَالَ عَبَّاسٌ: اَلَا نَسْقِيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ شَرَابٍ صَنَعْنَاهُ فِي الْبَيْتِ، فَاِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ قَدْ لَوَّثَتْهُ الْاَيْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقُوْا مِمَّا تَسْقُوْنَ النَّاسَ قَالَ: فَسَقَوْهُ فَرَوٰى ابْنُ عُيَيْنَةَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّرَابُ فِي الْاَسْقِيَةِ "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: پینے کے لئے کچھ دیں! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کو وہ مشروب نہ پلائیں؟ جو ہم نے گھر میں تیار کیا ہے' یہ وہ مشروب ہے' جسے میرے ہاتھوں نے تیار کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ وہی چیز پئیں' جو لوگوں کو پلاتے ہیں' تو انہوں نے وہ پلایا۔

ابن عیینہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس میں ڈالا اور پھر اسے پی لیا' ان دنوں مشروب مشکیزوں میں تیار ہوتا تھا۔

17019 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مِينَاءَ، اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: نُهِيَ عَنْ اَنْ يُشْرَبَ النَّبِيذُ بَعْدَ ثَلَاثٍ

❀❀ عبدالرحمٰن بن میناء بیان کرتے ہیں: انہوں نے قاسم بن محمد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ تین دن گزرنے کے بعد نبیذ کو پیا جائے۔

17020 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عَبِيدَةَ، كَانَ يَقُوْلُ: اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِي مَا هِيَ، مَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءَ، وَالسَّوِيقَ، وَالْعَسَلَ، وَاللَّبَنَ وَذَكَرَهُ ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبیدہ فرماتے ہیں: لوگوں نے نت نئے قسم کے مشروبات ایجاد کر لئے ہیں' مجھے نہیں

معلوم کہ وہ کیا ہوتے ہیں؟ میں تو بیس سال سے صرف پانی' ستو' شہد اور دودھ پی رہا ہوں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: عَمِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السِّقَايَةِ سِقَايَةِ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ مِنَ النَّبِيذِ، فَشَدَّ وَجْهَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَكُسِرَ بِالْمَاءِ، ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ فَشَدَّ وَجْهَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَكُسِرَ بِالْمَاءِ، ثُمَّ شَرِبَ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ''سقایہ'' یعنی آب زمزم کے سقایہ کی طرف تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نبیذ پی' آپ ﷺ کے چہرے پر شدت کے آثار نمایاں ہوئے' آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ وہ دینے کا حکم دیا' تو اس میں پانی ملا کر اس کے جوش کو ختم کیا گیا' آپ ﷺ نے اس میں سے پیا' تو پھر آپ ﷺ کے چہرے پر تیزی کے آثار محسوس ہوئے آپ ﷺ کے حکم کے تحت تیسری مرتبہ اس میں اور پانی ملایا گیا' اور پھر اسے پی لیا گیا۔

17022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: تَلَقَّتْ ثَقِيفٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِشَرَابٍ فَدَعَاهُمْ بِهِ، فَلَمَّا قَرَّبَهُ اِلٰى فَمِهِ كَرِهَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَكَسَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا فَاشْرَبُوهُ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ثقیف' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے مشروب لے کر آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بلوالیا جب وہ مشروب ان کے منہ کے قریب آیا' تو انہیں وہ اچھا نہیں لگا' انہوں نے پانی منگوا کر اس میں ملایا اور پھر فرمایا: اس طرح (کرکے)' تم اس کو پی لو۔

17023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا اَطْعَمَكَ اَخُوكَ الْمُسْلِمُ طَعَامًا فَكُلْ، وَاِذَا سَقَاكَ شَرَابًا، فَاشْرَبْ وَلَا تَسْاَلْ، فَاِنْ رَابَكَ فَاشْجُجْهُ بِالْمَاءِ،

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہارا مسلمان بھائی تمہیں کچھ کھلائے' تو تم کھالو جب وہ کوئی مشروب تمہیں پلائے تو تم پی لو اور تم سوال نہ کرو' اگر تمہیں کسی چیز کے بارے میں شک ہو' تو تم اس میں پانی ملا لو۔

17024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ الْمَدِينِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

17025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ الْمِزْرِ فَقَالَ: وَمَا الْمِزْرُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِهِ: الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ زہیر بن نافع بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے ''مزر'' کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے

فرمایا: مزر کیا ہوتا ہے؟ ان کے پہلو میں موجود ایک شخص نے جواب دیا: غبیراء! تو انہوں نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

17026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ هَانِئًا، مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ، وَاُتِيَ بِرَجُلٍ وُجِدَ مَعَهُ نَبِيذٌ فِيْ دُبَّاءَةٍ يَحْمِلُهُ، فَجَلَدَهُ اَسْوَاطًا، وَاَهْرَاقَ الشَّرَابَ، وَكَسَرَ الدُّبَّاءَةَ

❀❀ معمر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا' جس کے پاس سے دباء میں موجود نبیذ پائی گئی تھی' جس کو اس نے اٹھایا ہوا تھا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے لگوائے اور اس مشروب کو بہا دیا اور اس برتن کو توڑ دیا۔

17027 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ هَانِءٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ الرِّيحِ

باب: (شراب کی) بو کا حکم

17028 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى عَلٰى جَنَازَةٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اِنِّي وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رِيحَ الشَّرَابِ، وَاِنِّي سَاَلْتُهُ عَنْهَا فَزَعَمَ اَنَّهَا الطِّلَاءُ، وَاِنِّي سَائِلٌ عَنِ الشَّرَابِ الَّذِيْ شَرِبَ، فَاِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُ قَالَ: فَشَهِدْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَجْلِدُهُ

❀❀ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' جب انہوں نے ایک نماز جنازہ ادا کی' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور پھر بولے: مجھے عبیداللہ بن عمر سے شراب کی بو محسوس ہوئی ہے' میں نے اس سے اس بو کے بارے میں دریافت کیا:' تو اس کا یہ کہنا تھا کہ وہ طلاء کی ہے' میں اس مشروب کے بارے میں تحقیق کروں گا' جو اس نے پیا ہے' اگر وہ نشہ آور ہوا' تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا' راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں اس وقت بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' جب انہوں نے اس شخص کو کوڑے لگوائے تھے۔

17029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَجْلِدُ رَجُلًا وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ شَرَابٍ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ تَامًّا "

❀❀ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جب انہوں نے ایک شخص کو کوڑے لگوائے تھے' جس سے شراب کی بو انہیں محسوس ہوئی تھی' انہوں نے اس شخص کو مکمل حد کے کوڑے لگائے تھے۔

17030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ اِذَا وَجَدَ مِنْ رَجُلٍ رِيحَ شَرَابٍ جَلَدَهُ جَلَدَاتٍ، اِنْ كَانَ مِمَّنْ يُدْمِنُ الشَّرَابَ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُدْمِنٍ تُرِكَ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی شخص سے شراب کی بو محسوس ہوتی تھی تو وہ اسے کوڑے لگوایا کرتے تھے اگر وہ باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص ہوتا تھا، لیکن اگر وہ باقاعدگی سے پینے والا نہ ہوتا، تو پھر اسے چھوڑ دیا جاتا تھا۔

17031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ وَلَدِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّا بِاَرْضٍ فِيهَا شَرَابٌ كَثِيرٌ - يَعْنِي الْيَمَنَ - فَكَيْفَ نَجْلِدُهُ؟ قَالَ: اِذَا اسْتُقْرِءَ اُمَّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَقْرَاْهَا، وَلَمْ يَعْرِفْ رِدَاءَهُ، اِذَا اَلْقَيْتَهُ بَيْنَ الْاَرْدِيَةِ فَاحْدُدْهُ

❀❀ یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم ایک ایسی سرزمین پر رہتے ہیں، جہاں شراب نوشی بہت زیادہ ہے، ان کی مراد یمن تھا، تو ہم ایسے شخص کو کیسے کوڑے لگائیں؟ انہوں نے فرمایا: جب اس کو سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے لئے کہا جائے، اور وہ اسے صحیح طرح سے نہ پڑھ سکے، یا وہ مختلف چادروں کے درمیان اپنی چادر کو نہ پہچان سکے (تو اس کا مطلب ہے وہ نشے کا شکار ہوگا) تم اس پر حد جاری کر دو۔

17032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، يَزْعُمُ اَنَّهُ اسْتَشَارَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ اَمِيرُ الطَّائِفِ فِي الرِّيحِ اَيَجْلِدُ فِيهَا؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِذَا وَجَدْتَهَا مِنَ الْمُدْمِنِ، وَاِلَّا فَلَا

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن زبیر سے مشورہ لیا، جو طائف کے گورنر تھے، کہ کیا شراب کی بو محسوس ہونے پر کوڑے لگائے جائیں گے؟ تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: جب یہ بو باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص سے محسوس ہوگی (تو تم اسے کوڑے لگا دینا) ورنہ نہیں۔

17033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اُتِيَ بِقَوْمٍ قَدْ شَرِبُوا قَدْ سَكِرَ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَسْكَرْ بَعْضٌ فَحَدَّهُمْ جَمِيعًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّهُ اِذَا وَجَدَ عِنْدَ رَجُلٍ شَرَابًا مُسْكِرًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَمْ يَشْرَبْهُ فَالنَّكَالُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس جب کچھ ایسے لوگوں کو لایا گیا، جنہوں نے شراب پی تھی اور ان میں سے کچھ لوگوں کو نشہ نہیں ہوا، اور ان میں سے کچھ کو نشہ ہو گیا تھا، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سب لوگوں کو کوڑے لگوائے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب وہ کسی شخص کے پاس نشہ آور مشروب پاتے، جو اس کے سامنے موجود ہوتا اور اس نے اس مشروب کو پیا نہ ہوتا، تو اسے سزا دی جاتی تھی۔

17034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ حَسْوَتَيْ خَمْرٍ حُدَّ قَالَ: وَاِنْ سَقَى رَجُلٌ ابْنَهُ حَسْوَةً كَذٰلِكَ حُدَّ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص شراب کے دو گھونٹ پیئے گا، اس پر حد جاری ہوگی، وہ فرماتے ہیں: اگر کوئی

شخص اپنے بیٹے کو ایک گھونٹ پلا دے تو اس پر بھی حد جاری ہوگی۔

17035 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَتْ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ بَيْتِ رُوَيْشِدٍ الثَّقَفِيِّ، خَمْرًا وَقَدْ كَانَ جُلِدَ فِي الْخَمْرِ فَحَرَّقَ بَيْتَهُ وَقَالَ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ: رُوَيْشِدٌ قَالَ: بَلْ فُوَيْسِقٌ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رویشد ثقفی کے گھر میں خمر پائی اس شخص کو شراب نوشی کی وجہ سے کوڑے لگائے جاچکے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے گھر کو جلوا دیا تھا انہوں نے دریافت کیا: اس کا نام کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا: رویشد (یعنی تھوڑا ہدایت یافتہ) تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ فویسق (یعنی چھوٹا گنہگار) ہے۔

17036 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

17037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرِّيحُ وَهُوَ يَعْقِلُ قَالَ: لَا اَحَدَّ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ اِنَّ الرِّيحَ لِيَكُوْنُ مِنَ الشَّرَابِ الَّذِيْ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ قَالَ: وَقَالَ: عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا اَحَدُّ فِي الرِّيحِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (شراب کی) بو کا کیا حکم ہوگا؟ جبکہ آدمی ہوش و حواس میں ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: میں صرف کسی ثبوت کی بنیاد پر حد جاری کروں گا کیونکہ بو تو بعض اوقات اس شراب کی بھی ہوتی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں: بو محسوس ہونے کی بنیاد پر میں حد جاری نہیں کروں گا۔

17038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَجَدَ قَوْمًا عَلٰى شَرَابٍ وَوَجَدَ مَعَهُمْ سَاقِيًا فَضَرَبَهُ مَعَهُمْ

❀❀ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کچھ لوگوں کو شراب پیتے ہوئے پکڑا انہوں نے ان لوگوں کے ہمراہ شراب پلانے والے کو بھی پکڑ لیا تھا تو اس شخص کی بھی ان لوگوں کے ہمراہ پٹائی کی۔

17039 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ فِيْ بَيْتِ رُوَيْشِدٍ الثَّقَفِيِّ، خَمْرًا فَحَرَّقَ بَيْتَهُ وَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: رُوَيْشِدٌ قَالَ: بَلْ اَنْتَ فُوَيْسِقٌ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رویشد ثقفی کے گھر میں شراب پائی تو اس کے گھر کو جلوا دیا انہوں نے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: رویشد تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم فویسق ہو۔

17040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: غَرَّبَ عُمَرُ ابْنَ اُمَيَّةَ

بْنِ خَلَفٍ فِي الشَّرَابِ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ، قَالَ عُمَرُ: لَا اُغَرِّبُ بَعْدَهُ مُسْلِمًا اَبَدًا

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف کے بیٹے کو شراب نوشی کی وجہ سے خیبر کی طرف جلاوطن کر دیا' تو وہ جا کے ہرقل سے مل گیا اور عیسائی ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں کبھی بھی کسی مسلمان کو جلاوطن نہیں کروں گا۔

17041 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِالشَّامِ فَقَالُوا: اقْرَاْ عَلَيْنَا فَقَرَاَ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَيْحَكَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: اَحْسَنْتَ فَبَيْنَا هُوَ يُرَاجِعُهُ وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَتَشْرَبُ الرِّجْسَ، وَتُكَذِّبُ بِالْقُرْآنِ لَا اَقُومُ حَتّٰى تُجْلَدَ الْحَدَّ فَجُلِدَ الْحَدُّ

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شام میں موجود تھے' لوگوں نے کہا: آپ ہمارے سامنے تلاوت کیجئے! تو انہوں نے سورۂ یوسف کی تلاوت کی' حاضرین میں سے ایک شخص بولا: یہ سورت اس طرح نازل نہیں ہوئی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' اللہ کی قسم! میں نے یہ سورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھ کر سنائی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھا: تم نے ٹھیک پڑھی ہے' ابھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس شخص کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے کہ اس شخص سے شراب کی بو انہیں محسوس ہوئی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم گندگی پیتے ہو اور قرآن کو جھٹلاتے ہو؟ میں یہاں سے اس وقت تک نہیں اُٹھوں گا' جب تک تمہیں حد کے کوڑے نہیں لگائے جاتے' تو اس شخص کو حد کے کوڑے لگائے گئے۔

بَابُ الشَّرَابِ فِيْ رَمَضَانَ وَحَلْقِ الرَّاْسِ

باب: رمضان میں شراب پی لینا اور سر مونڈوانا

17042 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ النَّجَاشِيَّ الْحَارِثِيَّ الشَّاعِرَ ثُمَّ حَبَسَهُ، كَانَ شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَحَبَسَهُ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَجَلَدَهُ عِشْرِيْنَ، وَقَالَ: اِنَّمَا جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ لِجُرْاَتِكَ عَلَى اللّٰهِ، وَاِفْطَارِكَ فِيْ رَمَضَانَ

❀❀ عطاء بن ابومروان نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نجاشی حارثی نامی شاعر کی پٹائی کروائی پھر اسے قید کر دیا کیونکہ اس نے رمضان میں شراب پی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اسّی کوڑے مارے تھے اور اسے قید کر دیا تھا' پھر اگلے دن اسے نکال کر پھر بیس کوڑے مزید مارے' اور فرمایا: میں نے تمہیں یہ بیس کوڑے اس لئے لگائے ہیں' کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کے خلاف جرأت کا اظہار کیا ہے' اور رمضان میں روزہ نہیں رکھا ہے۔

17043 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سِنَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بِشَيْخٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ: لِلْمِنْخَرَيْنِ لِلْمِنْخَرَيْنِ فِيْ رَمَضَانَ وَوِلْدَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ وَسَيَّرَهُ

اِلَى الشَّامِ

❀❀ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھے کو لایا گیا' جس نے رمضان کے مہینے میں شراب پی لی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان میں یہ زیادتی' ہمارے بچوں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اَسّی کوڑے لگوائے اور اسے شام کی طرف بھجوا دیا۔

17044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا وَجَدَ شَارِبًا فِيْ رَمَضَانَ نَفَاهُ مَعَ الْحَدِّ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو پاتے کہ اس نے رمضان میں شراب نوشی کی ہوتی تو حد جاری کرنے کے ہمراہ اسے جلاوطن کر دیتے تھے۔

17045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ شَرِبَ فِيْ رَمَضَانَ، فَاِنْ كَانَ ابْتَدَعَ دِيْنًا غَيْرَ الْاِسْلَامِ اسْتُتِيبَ، وَاِنْ كَانَ فَاسِقًا مِنَ الْفُسَّاقِ جُلِدَ وَنُكِّلَ وَطُوِّفَ وَسُمِعَ بِهٖ، وَالَّذِيْ يَتْرُكُ الصَّلَاةَ مِثْلُ ذٰلِكَ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جو شخص رمضان میں شراب پیتا ہے گویا کہ وہ اسلام کی بجائے کوئی اور دین اختیار کر لیتا ہے اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر وہ کوئی فاسق ہو' تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے سزا دی جائے گی گھمایا پھرایا جائے گا اس کے بارے میں اعلان کیا جائے گا اور جو شخص نماز کو ترک کرتا ہو اس کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

17046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ اِذَا شَرِبَ الرَّجُلُ مُسْكِرًا نُكِّلَ وَعُزِّرَ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے جب کوئی شخص نشہ آور چیز پی لے تو اسے سزا دی جائے گی اور پٹائی کی جائے گی۔

17047 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: شَرِبَ اَخِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ، وَشَرِبَ مَعَهٗ اَبُوْ سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَهُمَا بِمِصْرَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَسَكِرَا، فَلَمَّا اَصْبَحَا انْطَلَقَا اِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرَ فَقَالَا: طَهِّرْنَا فَاِنَّا قَدْ سَكِرْنَا مِنْ شَرَابٍ شَرِبْنَاهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَذَكَرَ لِيْ اَخِي اَنَّهٗ سَكِرَ فَقُلْتُ: ادْخُلِ الدَّارَ اُطَهِّرْكَ، وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّهُمَا اَتَيَا عَمْرًا فَاَخْبَرَنِيْ اَخِي اَنَّهٗ قَدْ اَخْبَرَ الْاَمِيْرَ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَحْلِقُ الْقَوْمُ عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ ادْخُلِ الدَّارَ اَحْلِقْكَ، وَكَانُوْا اِذْ ذَاكَ يَحْلِقُوْنَ مَعَ الْحُدُوْدِ فَدَخَلَ الدَّارَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَلَقْتُ اَخِي بِيَدِيْ، ثُمَّ جَلَدَهُمْ عَمْرٌو فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ فَكَتَبَ اِلٰى عَمْرٍو اَنِ ابْعَثْ اِلَيَّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى قَتَبٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ جَلَدَهٗ، وَعَاقَبَهٗ لِمَكَانِهٖ مِنْهُ، ثُمَّ اَرْسَلَهٗ فَلَبِثَ شَهْرًا صَحِيحًا، ثُمَّ اَصَابَهٗ قَدَرُهٗ فَمَاتَ فَيَحْسِبُ عَامَّةُ النَّاسِ اَنَّمَا مَاتَ مِنْ جَلْدِ عُمَرَ وَلَمْ يَمُتْ مِنْ جَلْدِ عُمَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے بھائی عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما نے شراب پی لی اس کے ساتھ ابوسروعہ عقبہ بن حارث نے بھی شراب پی یہ دونوں افراد اس وقت مصر میں موجود تھے اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے ان دونوں کو نشہ ہو گیا اگلے دن صبح یہ دونوں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو اس وقت مصر کے گورنر تھے ان دونوں نے کہا: آپ ہمیں پاک کر دیں کیونکہ ہم شراب پینے کی وجہ سے نشے کا شکار ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے بھائی نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اسے نشہ ہوا ہے' تو میں نے کہا: تم گھر کے اندر جاؤ میں تمہیں پاک کر دیتا ہوں مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ دونوں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھی گئے تھے میرے بھائی نے مجھے بتایا: اس نے امیر کو اس بارے میں بتا دیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کی موجودگی میں سر نہیں مونڈا جائے گا تم گھر جاؤ میں تمہارا سر مونڈ دیتا ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پہلے یہ ہوتا تھا کہ حد جاری کرنے کے ہمراہ مجرم کا سر بھی مونڈ دیا جاتا تھا' وہ گھر میں داخل ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے بھائی کا سر مونڈ دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو کوڑے لگوائے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ عبدالرحمٰن کو تم باندھ کر میرے پاس بھجواؤ انہوں نے ایسا ہی کیا جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوڑے کے ذریعے مارا اور انہیں سزا دی' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ان کے ساتھ نسبی تعلق تھا پھر انہیں بھجوا دیا پھر وہ ایک ماہ تک ٹھیک رہے پھر تقدیر کا فیصلہ آ گیا اور وہ انتقال کر گئے تو زیادہ لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ان کا انتقال اس وجہ سے ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جو کوڑے لگائے تھے وہ اس کی وجہ بنے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کوڑے مارنے کی وجہ سے ان کا انتقال نہیں ہوا۔

17048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوبَ ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ ، وَعِكْرِمَةَ ، قَالَا : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : جَعَلَ اللّٰهُ حَلْقَ الرَّاْسِ سُنَّةً ، وَنُسُكًا فَجَعَلْتُمُوهُ نَكَالًا ، وَزِدْتُمُوهُ فِي الْعُقُوبَةِ

❀❀ ابوقلابہ اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سر مونڈنے کو سنت اور حج کا رکن قرار دیا ہے' اور تم لوگوں نے اسے سزا بنا دیا ہے' اور تم اس کے ذریعے سزا میں اضافہ کر دیتے ہو۔

بَابُ اَسْمَاءِ الْخَمْرِ

باب: شراب کے مختلف نام

17049 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْخَمْرِ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی کھجور، کشمش، گندم، جو اور شہد، خمر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے۔

17050 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: الْاَشْرِبَةُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَمَا خَمَّرْتَهُ فَعَتَّقْتَهُ فَهُوَ خَمْرٌ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشروبات (یا شراب) پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے گندم، جو، کشمش، کھجور اور شہد اور جس چیز کو تم شراب کے طور پر تیار کرو اور اس پر وقت گزر جائے (یعنی وہ پرانی ہو جائے) تو وہ بھی خمر شمار ہوگی۔

17052 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِیْ آخِرِ اُمَّتِیْ نَاسٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا اِيَّاهُ

❀❀ ابراہیم بن ابوبکر نے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' جن کا نام عبداللہ بن محیریز جمحی ہے' ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میری امت کے آخری دور میں کچھ لوگ ہوں گے جو شراب کو ایک اور نام دے کر حلال قرار دیں گے جو (نام) انہوں نے خود اس کا رکھا ہوگا''۔

17053 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ كَثِيرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ "

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور''۔

17054 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِیْ يَحْيَى، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ وَالسَّكَرُ مِنَ التَّمْرِ، وَالْمِزْرُ مِنَ الذُّرَةِ، وَالْغُبَيْرَاءُ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ، كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَالْمَكْرُ، وَالْخَدِيعَةُ فِی النَّارِ، وَالْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خمر انگور سے بنتی ہے سکر کھجور سے بنتی ہے مزر (گیہوں) سے بنتی ہے غبیراء گندم سے بنتی ہے بتع شہد سے بنتی ہے ہر نشہ آور چیز حرام ہے دھوکہ اور فریب جہنم میں ہوں گے اور سودا باہمی رضامندی سے ہوگا''۔

17055 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَشْرَبَنَّ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا اِيَّاهُ

❀❀ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کاایک گروہ شراب کودوسرا نام لے کرضرور (اس کو) پیئے گا وہ نام انہوں نے خوداس کا رکھا ہوگا''۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الشَّرَابِ

باب: شراب کے بارے میں کیا کہا گیا ہے

17056 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص دنیا میں شراب پیتا ہواور پھراسی حالت میں مرجائے کہ وہ شراب نوشی کرتا رہا ہواوراس نے شراب نوشی سے توبہ نہ کی ہو،تو اللہ تعالیٰ شراب کو آخرت میں اس کے لئے حرام قرار دیدے گا''۔

(یااس کو آخرت میں شراب سے محروم رکھے گا)۔

17057 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اورسند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

17058 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالَهَا ثَلَاثًا، فَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ نَهَرِ الْخَبَالِ قِيلَ: وَمَا نَهَرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: صَدِيدُ اَهْلِ النَّارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

17056-صحيح مسلم - كتاب الأشربة' باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم يتب منها بمنعه إياها - حديث: 3829 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب تحريم الخمر ' بيان عقاب من يشرب السكر - حديث: 6423موطأ مالك - كتاب الأشربة' باب تحريم الخمر - حديث: 1545سنن الدارمي - ومن كتاب الأشربة' باب في التشديد على شارب الخمر - حديث: 2063سنن ابن ماجه - كتاب الأشربة' باب من شرب الخمر في الدنيا - حديث: 3371السنن للنسائي - كتاب الأشربة' توبة شارب الخمر - حديث: 5600مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأشربة' في الخمر وما جاء فيها - حديث: 23551السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأشربة' ذكر الأوعية التي خص النبي صلى الله عليه وسلم بالنهي عن - توبة شارب الخمر' حديث: 5036السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة' كتاب الأشربة والحد فيها - باب ما جاء في تحريم الخمر' حديث: 16125السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأشربة' باب الأشربة - حديث: 2660مسند الشافعي - ومن كتاب الأشربة' حديث: 1259مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وما روى نافع عن ابن عمر' حديث: 1955مسند ابن الجعد - شعبة ' حديث: 976مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث: 771

''جو شخص شراب پیئے گا اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کر لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا یہ بات آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) اگر وہ پھر ایسا کرے گا (یعنی چوتھی مرتبہ شراب پیئے گا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے نہر خبال میں سے پلائے عرض کی گئی: نہر خبال سے مراد کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (کی نہر)۔

17059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ فِي الْاَرْبَعِينَ دَخَلَ النَّارَ، وَلَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اگر وہ ان چالیس دنوں کے دوران انتقال کر گیا تو جہنم میں جائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

17060 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ، اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ يَتَعَبَّدُ، وَيَعْتَزِلُ النِّسَاءَ، فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ غَاوِيَةٌ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنِّي اُرِيدُ اَنْ اُشْهِدَكَ بِشَهَادَةٍ، فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَجَعَلَ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُونَهُ حَتّٰى اَفْضٰى اِلٰى امْرَاَةٍ وَضِيئَةٍ، وَعِنْدَهَا بَاطِيَةٌ فِيهَا خَمْرٌ فَقَالَتْ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِشَهَادَةٍ وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ اَوْ لِتَشْرَبَ مِنْ هٰذَا الْخَمْرَ كَاْسًا اَوْ لِتَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ، وَاِلَّا صِحْتُ بِكَ، وَفَضَحْتُكَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى اَنْ لَيْسَ بُدٌّ مِنْ بَعْضِ مَا قَالَتْ قَالَ: اسْقِينِي مِنْ هٰذَا الْخَمْرَ كَاْسًا فَسَقَتْهُ فَقَالَ: زِيدِينِي كَاْسًا فَشَرِبَ فَسَكِرَ، فَقَتَلَ الْغُلَامَ وَوَقَعَ عَلَى الْمَرْاَةِ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَوَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيمَانُ، وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ فِي قَلْبِ رَجُلٍ اِلَّا اَوْشَكَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ،

❀❀ ابوبکر بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا:

''تم لوگ شراب سے اجتناب کرو کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص عبادت گزار تھا' وہ خواتین سے لاتعلق رہتا تھا ایک مرتبہ ایک گمراہ عورت اس کے پیچھے پڑ گئی اس نے اس عبادت گزار کو پیغام بھجوایا کہ میں تمہاری گواہی ایک معاملے میں حاصل کرنا چاہتی ہوں وہ اس عورت کی کنیز کے ساتھ گیا جب بھی وہ ایک دروازے میں داخل ہوتا تو پیچھے والے دروازے کو بند کر دیا جاتا یہاں تک کہ وہ اس خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا جس کے پاس شراب کا ایک برتن موجود تھا اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے کسی گواہی کی وجہ سے تمہیں نہیں بلایا میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ یا تو تم میرے ساتھ زنا کر لو یا تم اس شراب کا ایک گلاس پی لو یا تم اس لڑکے کو قتل کر دو' ورنہ میں چیخ و پکار کر کے تمہیں رسوائی کا شکار کر دوں گی جب اس عبادت گزار نے دیکھا کہ اس عورت کی کوئی ایک بات

مانے بغیر چارہ نہیں ہے' تو اس نے کہا: تم مجھے شراب کا ایک گلاس پلا دو اس عورت نے اسے وہ پلا دیا عبادت گزار نے کہا: تم مجھے ایک اور دو اس نے شراب پی اسے نشہ ہو گیا نشے کے دوران اس نے لڑکے کو بھی قتل کر دیا اور عورت کے ساتھ زنا بھی کر لیا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم لوگ شراب سے اجتناب کرو۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان اور با قاعدگی سے شراب پینا اکٹھے نہیں ہو سکتے ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو ضرور باہر نکال دے گا"۔

17061 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَلْقَى اللّٰهَ شَارِبُ الْخَمْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَلْقَاهُ، وَهُوَ سَكْرَانُ فَيَقُولُ: وَيْلَكَ مَا شَرِبْتَ؟ فَيَقُولُ: الْخَمْرَ قَالَ: اَوَ لَمْ اُحَرِّمْهَا عَلَيْكَ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى النَّارِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"شراب پینے والا شخص قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو وہ نشے کا شکار ہو گا پروردگار فرمائے گا تمہارا ستیاناس ہو تم نے کیا پیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: شراب پی ہے پروردگار فرمائے گا کیا میں نے اسے تم پر حرام قرار نہیں دیا تھا' وہ عرض کرے گا: جی ہاں! تو اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا"۔

17062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ امْرَاَةٍ سَاَلَتْ عَائِشَةَ فِي نِسْوَةٍ عَنِ النَّبِيذِ، فَقَالَتْ: قَدْ اَكْثَرْتُنَّ عَلَيَّ، اِذَا ظَنَّتْ اِحْدَاكُنَّ اَنَّهُ اِذَا نَقَعَتْ كِسْرَتَهَا فِي الْمَاءِ اَنَّ ذٰلِكَ يُسْكِرُهَا فَلْتَجْتَنِبْهُ

❀❀ جعفر بن برقان نے یہ بات نقل کی ہے کچھ خواتین کی موجودگی میں ایک خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم خواتین نے مجھ سے بکثرت سوالات کیے ہیں جب کسی عورت کو یہ گمان ہو کہ اگر وہ نبیذ میں پانی ملا دے تو پھر بھی وہ اس کو نشہ کر دے گی تو عورت کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

17063 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اِنَّهُ فِي الْكِتَابِ مَكْتُوبٌ اَنَّ خَطِيئَةَ الْخَمْرِ تَعْلُو الْخَطَايَا كَمَا تَعْلُو شَجَرَتُهَا الشَّجَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک کتاب میں یہ تحریر ہے: شراب کا گناہ دیگر گناہوں پر اسی طرح فوقیت رکھتا ہے' جس طرح اس کا درخت دوسرے درختوں سے بلند ہوتا ہے۔

17064 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ قَالَ: شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ، وَشَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ اللَّاتَ وَالْعُزَّى

❀❀ مسروق بن اجدع فرماتے ہیں: شراب کو پینے والا بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے شراب کو پینے والا لات اور عزیٰ کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے۔

17065 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ

جُبَيْرٍ يَقُولُ: مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا لَّمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً مَا كَانَ فِي مَثَانَتِهِ مِنْهُ قَطْرَةٌ، فَإِنْ مَاتَ مِنْهَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ، وَهِيَ صَدِيدُ اَهْلِ النَّارِ وَقَيْحِهِمْ

❀❀ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن جبیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا اس کا ایک قطرہ بھی جب تک اس کے مثانے میں موجود رہے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے جو اہل جہنم کی پیپ اور گندگی کا نچوڑ ہے۔

17066 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مِنَ الشَّرَابِ فَهُوَ رِجْسٌ وَرِجْسٌ صَلَاتُهُ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص نشہ آور مشروب پیتا ہے' تو یہ ناپاکی ہے' اور ایسے شخص کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اگر وہ اس دوران توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے' اگر وہ پھر شراب پیئے (اس کے بعد تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ انہوں نے یہ کہا) کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے۔

17067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لُعِنَتِ الْخَمْرُ، وَشَارِبُهَا، وَسَاقِيهَا، وَعَاصِرُهَا، وَمُعْتَصِرُهَا، وَبَائِعُهَا، وَمُبْتَاعُهَا، وَآكِلُ ثَمَنِهَا، وَحَامِلُهَا وَالْمَحْمُولَةُ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شراب پر اسے پینے والے پر اسے پلانے والے پر اسے نچوڑنے والے پر اسے نچڑوانے والے پر اسے فروخت کرنے والے پر اسے خریدنے والے پر اس کی قیمت کو کھانے والے پر اسے لاد کر لے جانے والے پر اور جس کی طرف لاد کر لے جائی جا رہی ہو (ان سب پر) لعنت کی گئی ہے۔

17068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ: اِنَّ الْخَبَائِثَ جُعِلَتْ فِي بَيْتٍ فَاُغْلِقَ عَلَيْهَا وَجُعِلَ مِفْتَاحُهَا الْخَمْرَ، فَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَقَعَ بِالْخَبَائِثِ

❀❀ معمر نے ابان کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تمام برائیوں کو ایک گھر میں رکھا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا اور پھر ان کی کنجی شراب کو بنا دیا گیا جو شخص شراب پیتا ہے وہ دیگر تمام برائیوں میں بھی مبتلاء ہو جاتا ہے''۔

17069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

❀❀ عبید بن عمیر فرماتے ہیں: شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔

17070 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ مُدْمِنَ خَمْرٍ لَقِيَ اللّٰهَ، وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، وَهُوَ كَعَابِدِ وَثَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے مرجائے جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا اور وہ شخص بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہوتا ہے۔

17071 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ صَبَاحًا كَانَ كَالْمُشْرِكِ بِاللّٰهِ حَتّٰى يُمْسِي، وَكَذٰلِكَ اِنْ شَرِبَهَا لَيْلًا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَمَنْ شَرِبَهَا حَتّٰى يَسْكَرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا، وَمَنْ مَاتَ وَفِيْ عُرُوقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

❀❀ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت شراب پی لے وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے والے کی مانند رہتا ہے اسی طرح اگر وہ رات کے وقت اگر اسے پی لے تو صبح تک ایسے رہتا ہے جو شخص شراب پیئے یہاں تک کہ اسے نشہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا اور جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ شراب میں سے کچھ بھی اس کی رگوں میں موجود ہو تو وہ شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے''۔

17072 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَلَفَ اللّٰهُ بِعِزَّتِهِ وَقُدْرَتِهِ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ شَرْبَةً مِنْ خَمْرٍ، اِلَّا سَقَيْتُهُ بِمَا انْتَهَكَ مِنْهَا مِنَ الْحَمِيمِ، مُعَذَّبٌ لَهُ، اَوْ مَغْفُورٌ لَهُ، وَلَا يَتْرُكُهَا وَهُوَ عَلَيْهَا قَادِرٌ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ اِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْهَا، فَاَرْوَيْتُهُ فِيْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت اور قدرت کی قسم اٹھا کر یہ بات فرمائی ہے کہ جو بھی مسلمان بندہ شراب پیئے گا میں اسے (جہنم میں) کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا' خواہ اسے عذاب دیا جائے خواہ اس کی مغفرت ہو جائے اور جو شخص میری رضا کے حصول کے لئے شراب پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے ترک کر دے گا میں اسے (آخرت کا مشروب) پلاؤں گا اور حظیرۃ القدس میں اسے سیراب کروں گا''۔

17073 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ الْاَحْمَرِيِّ قَالَ: " خَطَبَنَا حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَفَقَّدُوا اَرِقَّاءَكُمْ وَاعْلَمُوا مِنْ اَيْنَ يَاْتُونَكُمْ بِضَرَائِبِهِمْ؟ فَاِنَّ لَحْمًا نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اَبَدًا، وَاعْلَمُوا اِنَّ بَائِعَ الْخَمْرِ، وَمُبْتَاعَهُ، وَسَاقِيَهُ، وَمُسْقِيَهُ كَشَارِبِهِ، وَاعْلَمُوا اِنَّ بَائِعَ الْخِنْزِيرِ، وَمُبْتَاعَهُ، وَمُقْتَنِيَهُ كَآكِلِهِ "

❀❀ ابوداؤد احمری بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں کی دیکھ بھال کرو اور اس بات کا دھیان رکھو کہ وہ ادائیگیاں کہاں سے لے کر تمہارے پاس آتے ہیں؟ کیونکہ جس گوشت کی نشو ونما حرام کے ذریعے ہوگی وہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور تم لوگ یہ بات جان لو کہ شراب کو فروخت کرنے والا اسے خریدنے والا اسے پلانے والا اسے پینے والے کی مانند ہے' اور تم لوگ یہ بات جان لو! خنزیر کو فروخت کرنے والا اسے خریدنے والا اسے (کھانے والے کی مانند ہے)۔

17074 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَارِبُ الْخَمْرِ مُسْوَدًّا وَجْهُهُ مُزْرَقَّةٌ عَيْنَاهُ مَائِلٌ شِقُّهُ اَوْ قَالَ: شِدْقُهُ مُدْلِيًا لِسَانُهُ يَسِيلُ لُعَابُهُ عَلٰى صَدْرِهٖ يَقْذُرُهٗ كُلُّ مَنْ يَرَاهُ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن شراب پینے والا شخص آئے گا اس کا چہرہ سیاہ ہوگا آنکھیں نیلی ہوں گی اور ایک پہلو لٹکا ہوا ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی باچھیں کھلی ہوئی ہوں گی اور اس کی زبان سے لعاب بہہ کر اس کے سینے پر آرہا ہوگا ہر وہ شخص جو اسے دیکھے گا اس سے کراہت محسوس کرے گا۔

بَابُ مَنْ حُدَّ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کس پر حد جاری کی گئی

17075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوْبَ بْنَ اَبِيْ تَمِيمَةَ يَقُوْلُ: لَمْ يُحَدَّ فِي الْخَمْرِ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ اِلَّا قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ

❀❀ ایوب بن ابوتمیمہ فرماتے ہیں: غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں میں سے کسی پر بھی شراب نوشی کی وجہ سے حد جاری نہیں ہوئی صرف حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ پر حد جاری ہوئی تھی۔

17076 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ خَالُ حَفْصَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَدِمَ الْجَارُوْدُ سَيِّدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى عُمَرَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ قُدَامَةَ شَرِبَ فَسَكِرَ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَرْفَعَهُ اِلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَدَعَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: بِمَ اَشْهَدُ؟ قَالَ: لَمْ اَرَهُ يَشْرَبُ وَلٰكِنِّيْ رَاَيْتُهٗ سَكْرَانَ فَقَالَ عُمَرُ: "لَقَدْ تَنَطَّعْتَ فِي الشَّهَادَةِ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى قُدَامَةَ اَنْ يَقْدِمَ اِلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ الْجَارُوْدُ لِعُمَرَ: اَقِمْ عَلٰى هٰذَا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عُمَرُ: اَخَصْمٌ اَنْتَ اَمْ شَهِيدٌ قَالَ: بَلْ شَهِيدٌ قَالَ: فَقَدْ اَدَّيْتَ شَهَادَتَكَ قَالَ: فَقَدْ صَمَتَ الْجَارُوْدُ حَتّٰى غَدَا عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ: اَقِمْ عَلٰى هٰذَا حَدَّ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ: مَا اَرَاكَ اِلَّا خَصْمًا، وَمَا شَهِدَ مَعَكَ اِلَّا رَجُلٌ

فَقَالَ الْجَارُوْدُ: اِنِّي اُنْشِدُكَ اللّٰهَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَتُمْسِكَنَّ لِسَانَكَ اَوْ لَاَسُوْءَنَّكَ فَقَالَ الْجَارُوْدُ: اَمَّا وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ بِالْحَقِّ اَنْ شَرِبَ ابْنُ عَمِّكَ وَتَسُوْءُنِي، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنْ كُنْتَ تَشُكُّ فِيْ شَهَادَتِنَا فَاَرْسِلْ اِلٰى ابْنَةِ الْوَلِيدِ فَسَلْهَا، وَهِيَ امْرَاَةُ قُدَامَةَ فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلٰى هِنْدَ ابْنَةِ الْوَلِيدِ يَنْشُدُهَا فَاَقَامَتِ الشَّهَادَةَ عَلٰى زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ لِقُدَامَةَ: اِنِّي حَادُّكَ فَقَالَ: لَوْ شَرِبْتَ كَمَا يَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَجْلُدُوْنِي، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ؟ قَالَ قُدَامَةُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوْا) (المائدة: 93) الْاٰيَةُ فَقَالَ عُمَرُ: اَخْطَاْتَ التَّاْوِيلَ اِنَّكَ اِذَا اتَّقَيْتَ اجْتَنَبْتَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: مَاذَا تَرَوْنَ فِيْ جَلْدِ قُدَامَةَ قَالُوْا: لَا نَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ مَا كَانَ مَرِيضًا، فَسَكَتَ عَنْ ذٰلِكَ اَيَّامًا وَاَصْبَحَ يَوْمًا وَقَدْ عَزَمَ عَلٰى جَلْدِهٖ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ: مَاذَا تَرَوْنَ فِيْ جَلْدِ قُدَامَةَ قَالُوْا: لَا نَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ مَا كَانَ ضَعِيفًا فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ يَلْقَى اللّٰهَ تَحْتَ السِّيَاطِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَلْقَاهُ، وَهُوَ فِيْ عُنُقِي ائْتُوْنِيْ بِسَوْطٍ تَامٍّ فَاَمَرَ بِقُدَامَةَ فَجُلِدَ فَغَاضَبَ عُمَرُ قُدَامَةَ وَهَجَرَهُ فَحَجَّ وَقُدَامَةُ مَعَهُ مُغَاضِبًا لَّهُ، فَلَمَّا قَفَلَا مِنْ حَجِّهِمَا، وَنَزَلَ عُمَرُ بِالسُّقْيَا نَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهٖ قَالَ: عَجِّلُوْا عَلَيَّ بِقُدَامَةَ فَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰى آتٍ اَتَانِيْ فَقَالَ: سَالِمْ قُدَامَةَ فَاِنَّهُ اَخُوْكَ فَعَجِّلُوْا اِلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا اَتَوْهُ اَبٰى اَنْ يَاْتِيَ، فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ اِنْ اَبٰى اِنْ يَجُرُّوْهُ اِلَيْهِ فَكَلَّمَهُ عُمَرُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ صُلْحِهِمَا

❀❀ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ جن کے والد کو غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا امیر مقرر کیا یہ صاحب سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے عبدالقیس قبیلے کا سردار جارود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے آیا اور بولا امیر المومنین حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے شراب پی اور انہیں نشہ ہو گیا میں نے اللہ تعالیٰ کی ایک حد کی خلاف ورزی ہوتے ہوئے دیکھا تو مجھ پر لازم تھا کہ میں یہ معاملہ آپ کے سامنے پیش کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون گواہی دے گا اس نے جواب دیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا تو انہوں نے کہا: میں کس بات کی گواہی دوں انہوں نے کہا: میں نے انہیں شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ میں نے نشے کی حالت میں انہیں دیکھا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری شہادت ادھوری ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو جارود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان صاحب پر اللہ کی کتاب کے مطابق حد جاری کیجئے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم مقابل فریق ہو یا گواہ ہو؟ اس نے جواب دیا: میں گواہ ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے تم نے اپنی گواہی ادا کر دی ہے اس وقت جارود خاموش رہا اگلے دن وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا آپ نے ان صاحب پر اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد جاری کرنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم ایک مقابل فریق ہو تمہارے ساتھ صرف ایک آدمی نے گواہی دی ہے' تو جارود نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں (کہ آپ نے انہیں سزا ضرور دینی ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو تم اپنی زبان

پر قابو رکھو گے یا پھر میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا جاورت نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو حق بات نہیں ہے کہ شراب آپ کے چچازاد نے پی ہو اور برا سلوک آپ میرے ساتھ کریں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ کو ہماری گواہی کے بارے میں شک ہے تو آپ ولید کی صاحبزادی کو پیغام بھیج کر ان سے دریافت کرلیں راوی کہتے ہیں: وہ خاتون حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ولید بنت ہند کو پیغام بھیجا اور اسے اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کیا: (کہ یہ معاملہ کیا ہے؟) تو اس خاتون نے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تم پر حد جاری کروں گا حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جس طرح لوگوں کا کہنا ہے اس کے مطابق اگر میں نے شراب پی بھی ہو تو بھی آپ لوگ مجھے کوڑوں کی سزا نہیں دے سکتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیوں؟ حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ جو کچھ کھاتے ہیں (اس کے حوالے سے) ان پر کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ وہ پرہیزگار رہوں اور ایمان رکھتے ہوں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس آیت کا غلط مفہوم بیان کیا ہے اگر تم نے پرہیزگاری اختیار کی ہوتی تو تم نے اس چیز سے اجتناب کرنا تھا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام قرار دیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: قدامہ کو کوڑے لگانے کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے لوگوں نے کہا: یہ جب تک بیمار ہیں آپ اس وقت تک انہیں کوڑے نہ لگائیں ہم یہی سمجھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ دن خاموش رہے ایک دن انہوں نے حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ کو کوڑے لگانے کا پختہ ارادہ کیا اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا قدامہ کو کوڑے لگانے کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے انہوں نے کہا: جب تک وہ کمزور ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ آپ انہیں کوڑے لگائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کوڑوں کے نیچے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ وہ میری گردن پر سوار ہو تم لوگ مکمل کوڑا لے کر میرے پاس آؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت قدامہ کو کوڑے لگائے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور ان سے لاتعلقی اختیار کرلی پھر وہ حج کے لئے گئے حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے لیکن ان دونوں کی ناراضگی رہی جب یہ حضرات حج سے واپس آرہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سقیا کے مقام پر پڑاؤ کیا وہاں وہ سو گئے جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے فرمایا: قدامہ کو بلاؤ اسے جلدی میرے پاس لے کے آؤ اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب میرا انتقال ہونے والا ہے اللہ کی قسم! میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا آپ قدامہ کے ساتھ صلح کرلیں کیونکہ وہ آپ کے بھائی ہیں (پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم اسے جلدی میرے پاس لے کے آؤ جب لوگ حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے آنے سے انکار کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اگر وہ نہ مانے تو اسے گھسیٹ کے لے آؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ بات چیت کی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی تو یوں ان دونوں حضرات کی صلح ہوئی۔

17077 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ مِحْجَنٍ لَا يَزَالُ يُجْلَدُ فِي الْخَمْرِ، فَلَمَّا اَكْثَرَ عَلَيْهِمْ سَجَنُوْهُ وَاَوْثَقُوْهُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ رَآهُمْ يَقْتَتِلُوْنَ، فَكَاَنَّهُ رَاَى

الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ اَصَابُوا فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اُمِّ وَلَدِ سَعْدٍ اَوْ اِلَى امْرَاَةِ سَعْدٍ يَقُوْلُ لَهَا: اِنَّ اَبَا مِحْجَنٍ يَقُوْلُ لَكِ: اِنْ خَلَّيْتِ سَبِيْلَهُ وَحَمَلْتِيهِ عَلٰى هٰذَا الْفَرَسِ، وَدَفَعْتِ اِلَيْهِ سِلَاحًا لَّيَكُوْنَنَّ اَوَّلَ مَنْ يَرْجِعُ اِلَّا اَنْ يَقْتُلَ، وَقَالَ اَبُوْ مِحْجَنٍ يَتَمَثَّلَ:

كَفٰى حُزْنًا اِنْ تَلْتَقِيَ الْخَيْلُ بِالْقِنَا وَاُتْرَكَ مَشْدُوْدًا عَلَيَّ وَثَاقِيَا

اِذَا شِئْتُ عَنَّانِي الْحَدِيْدُ وَغُلِّقَتْ مَصَارِيعُ مَنْ دُوْنِيْ تُصَمَّ الْمُنَادِيَا،

فَذَهَبَتِ الْاُخْرٰى فَقَالَتْ: ذٰلِكَ لِامْرَاَةِ سَعْدٍ، فَحَلَّتْ عَنْهُ قُيُوْدَهُ، وَحُمِلَ عَلٰى فَرَسٍ كَانَ فِي الدَّارِ وَاُعْطِيَ سِلَاحًا، ثُمَّ جَعَلَ يَرْكُضُ حَتّٰى لَحِقَ بِالْقَوْمِ، فَجَعَلَ لَا يَزَالُ يَحْمِلُ عَلٰى رَجُلٍ فَيَقْتُلُهُ، وَيَدُقُّ صُلْبَهُ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ سَعْدٌ، فَتَعَجَّبَ، وَقَالَ: مَنْ هٰذَا الْفَارِسُ؟ قَالَ: "فَلَمْ يَلْبَثُوا اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ فَرَجَعَ اَبُوْ مِحْجَنٍ وَرَدَّ السِّلَاحَ، وَجَعَلَ رِجْلَيْهِ فِي الْقُيُوْدِ كَمَا كَانَ، فَجَاءَ سَعْدٌ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ - اَوْ اُمُّ وَلَدِهِ: كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ؟ فَجَعَلَ يُخْبِرُهَا وَيَقُوْلُ: لَقِيْنَا وَلَقِيْنَا حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ، لَوْلَا اَنِّي تَرَكْتُ اَبَا مِحْجَنٍ فِي الْقُيُوْدِ لَظَنَنْتُ اَنَّهَا بَعْضُ شَمَائِلِ اَبِيْ مِحْجَنٍ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَبُوْ مِحْجَنٍ، كَانَ مِنْ اَمْرِهِ كَذَا وَكَذَا، فَقَصَّتْ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قَالَ: "فَدَعَا بِهِ وَحَلَّ عَنْهُ قُيُوْدَهُ، وَقَالَ: "لَا نَجْلِدُكَ فِي الْخَمْرِ اَبَدًا، قَالَ اَبُوْ مِحْجَنٍ: وَاَنَا وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ فِيْ رَاْسِي اَبَدًا، اِنَّمَا كُنْتُ آنَفُ اَنْ اَدَعَهَا مِنْ اَجْلِ جَلْدِكَ قَالَ: فَلَمْ يَشْرَبْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ابومحجن کو شراب نوشی کی وجہ سے اکثر کوڑے لگتے رہے جب ان کا یہ عمل زیادہ ہوگیا تو لوگوں نے انہیں قید کر دیا اور باندھ دیا جب جنگ قادسیہ ہوئی تو ابومحجن کا یہ اندازہ تھا کہ مشرکین مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں گے انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ام ولد کو یا شاید حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو پیغام بھیج کر ان سے کہا: کہ ابومحجن آپ سے یہ درخواست کر رہا ہے کہ آپ اسے چھوڑ دیں اور اسے یہ گھوڑا دے دیں اور اسے ہتھیار دے دیں تو وہ جنگ میں حصہ لے کر سب سے پہلے واپس آئے گا پھر ابومحجن نے یہ اشعار پڑھے:

''غمگین ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کل میدان میں گھڑسوار ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئیں گے اور مجھے میری بیڑیوں میں یہاں باندھ کے رکھا ہوا ہے جب میں ہتھیار استعمال کرنا چاہوں گا تو میرے لئے میدان کا راستہ بند ہوگا اور منادی کو خاموش کیا جا چکا ہوگا''۔

کسی نے یہ پیغام حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان کی بیڑیاں کھول دیں انہیں گھر میں موجود ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا انہیں ہتھیار دیا وہ گھوڑے کو ایڑ لگا کر لوگوں کے ساتھ ملے اور مسلسل دشمنوں کو مارتے رہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دور سے انہیں دیکھا تو حیران ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کہ یہ گھڑسوار کون ہے راوی بیان کرتے ہیں: کچھ دیر گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دشمن کو پسپا کر دیا ابومحجن واپس آ گئے انہوں نے ہتھیار لوٹا دیے اور اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈال لیں

جیسے پہلے موجود تھیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ گھر آئے تو ان کی اہلیہ یا شاید ان کی ام ولد نے دریافت کیا: جنگ کیسی رہی؟ انہوں نے جنگ کے بارے میں انہیں بتانا شروع کیا اور یہ کہا کہ ہم بڑی مشکل صورت حال کا شکار ہو چکے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو ایک گھوڑے پر بھیجا اگر میں نے ابومحجن کو بندھا ہوا نہ چھوڑا ہوتا تو میں یہ گمان کرتا کہ اس میں ابومحجن کی خصوصیات پائی جاتی تھیں اس خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! وہ ابومحجن ہی تھا اس کا معاملہ یوں یوں ہوا اس خاتون نے پورا واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو سنایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان صاحب کو بلا کر ان کی بیڑیاں کھولیں اور فرمایا: اب ہم کبھی بھی شراب نوشی کی وجہ سے تمہیں کوڑے نہیں لگائیں گے تو ابومحجن نے کہا: اللہ کی قسم! اب وہ کبھی بھی میرے سر میں داخل نہیں ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس کے بعد ان صاحب نے کبھی شراب نہیں پی۔

17078 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بِالشَّامِ وَجَدَ اَبَا جَنْدَلَ بْنَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَضِرَارَ بْنَ الْخَطَّابِ الْمُحَارِبِيَّ، وَاَبَا الْاَزْوَرِ وَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَرِبُوا، فَقَالَ اَبُوْ جَنْدَلٍ: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (المائدة: 93) الْاٰيَةَ فَكَتَبَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِلٰى عُمَرَ اِنَّ اَبَا جَنْدَلٍ خَصَمَنِيْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَتَبَ عُمَرُ: اِنَّ الَّذِيْ زَيَّنَ لِاَبِيْ جَنْدَلٍ الْخَطِيئَةَ زَيَّنَ لَهُ الْخُصُومَةَ فَاحْدُدْهُمْ فَقَالَ: اَبُو الْاَزْوَرِ اَتَحُدُّونَا فَقَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعُوْنَا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا فَاِنْ قُتِلْنَا فَذَاكَ، وَاِنْ رَجَعْنَا اِلَيْكُمْ فَحُدُّونَا قَالَ: فَلَقِيَ اَبُوْ جَنْدَلٍ وَضِرَارٌ وَاَبُو الْاَزْوَرِ الْعَدُوَّ فَاسْتُشْهِدَ اَبُو الْاَزْوَرِ وَحُدَّ الْاٰخَرَانِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ جَنْدَلٍ: هَلَكْتُ فَكَتَبَ بِذٰلِكَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ اِلٰى اَبِيْ جَنْدَلٍ وَتَرَكَ اَبَا عُبَيْدَةَ، "اِنَّ الَّذِيْ زَيَّنَ لَكَ الْخَطِيئَةَ حَظَرَ عَلَيْكَ التَّوْبَةَ (حم، تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ، غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ) (غافر: 2) " الْاٰيَةَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شام میں موجود تھے انہوں نے ابوجندل بن سہیل بن عمرو اور ضرار بن خطاب محاربی اور ابواز ور' یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں' ان حضرات کو پایا کہ انہوں نے شراب پی ہے ابوجندل نے کہا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ان لوگوں پر اس بارے میں کوئی گناہ نہیں ہے جو انہوں نے کھایا ہو' جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے جبکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں''۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ابوجندل نے میرے مقابلے میں اس آیت سے استدلال کیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ جس نے ابوجندل کے لئے اس گناہ کو آراستہ کیا ہے اسی نے اس کے لئے اس دلیل کو بھی آراستہ کر دیا ہے تم ان لوگوں پر حد جاری کرو ابواز ور نے کہا: کیا آپ ہم پر حد جاری کریں گے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! تو ابواز ور نے کہا: آپ ہمیں چھوڑ دیں کل ہم نے دشمن کا سامنا کرنا ہے' اگر ہم مارے گئے تو ٹھیک ہے' اگر ہم آپ کے پاس واپس آ گئے تو آپ ہم پر حد جاری کر دیجئے گا اگلے دن ابوجندل ضرار اور ابواز ور کا دشمن سے سامنا ہوا تو ابواز ور نے جام شہادت نوش

گریا اور باقی دو حضرات پر بعد میں حد جاری کی گئی ابوجندل نے کہا: میں ہلاکت کا شکار ہوگیا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا (انہوں نے خط میں لکھا:)

''بے شک جس نے تمہارے لئے گناہ کو آراستہ کیا ہے اس نے تمہارے لئے توبہ کو بھی روک دیا ہے''۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''حم یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے جو غالب علم والا ہے گناہ کی مغفرت کرنے والا ہے' توبہ قبول کرنے والا ہے زبردست سزا دینے والا ہے''۔

17079 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پیئے تم اس کی پٹائی کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیئے تم اس کی پٹائی کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی مرتبہ ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیئے تم اسے قتل کر دو۔

17080 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يُحَدِّثُ أَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، حِينَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ سَاَلَهُ قَالَ: اِنَّ قَوْمِي يَصْنَعُونَ شَرَابًا مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْهَهُمْ عَنْهُ قَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا قَالَ: فَمَنْ لَمْ يَنْتَهِ فِي الثَّالِثَةِ فَاقْتُلْهُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف بھیجنے لگے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میری قوم کے لوگ لیہوں سے شراب بناتے ہیں جس مزر کہا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا وہ نشہ کرتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں کو اس سے منع کر دینا انہوں نے عرض کی: میں نے ان لوگوں کو منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تیسری مرتبہ بھی باز نہ آئے تم اسے قتل کر دینا۔

17081 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: فَاِذَا شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ

قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ الْقَتْلُ قَدْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ اَوْ اَكْثَرَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب پیئں تو تم انہیں کوڑے

لگاؤ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی پئیں تو تم انہیں قتل کردو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابن منکدر کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: قتل کرنے کی سزا کو ترک کردیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ کے پاس ابن نعیمان کو لایا گیا آپ ﷺ نے انہیں کوڑے لگوائے پھر انہیں لایا گیا آپ ﷺ نے پھر انہیں کوڑے لگوائے پھر انہیں لایا گیا آپ ﷺ نے پھر کوڑے لگوائے پھر انہیں چوتھی مرتبہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے انہیں کوڑے لگوائے یا شاید (یہ الفاظ ہیں:) انہیں سزادی۔

17082 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: اُتِيَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ قَالَ: مِرَارًا اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَقَالَ رَجُلٌ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، مَا اَكْثَرُ مَا يَشْرَبُ، وَمَا اَكْثَرُ مَا يُجْلَدُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنْهُ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

❀❀ معمر نے زید بن اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے ابن نعیمان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے انہیں کوڑے لگوائے پھر انہیں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا پھر آپ ﷺ نے انہیں کوڑے لگوائے راوی کہتے ہیں: چار یا شاید پانچ مرتبہ ایسا ہوا تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ اس پر لعنت کر یہ کتنی زیادہ شراب پیتا ہے اور اس کو کتنے کوڑے لگ چکے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

17083 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنْهُمُ الْقَتْلَ، فَاِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ذَكَرَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ لوگ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں قتل کردو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان سے قتل کی سزا کو اٹھالیا ہے کہ اگر وہ شراب پیئے تو انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پیئے تو تم انہیں کوڑے لگاؤ یہ بات آپ ﷺ نے چار مرتبہ ذکر کی۔

17084 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَضَرَبَهُ اَيْضًا لَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ "

❀❀ حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شراب پینے کی وجہ سے ایک شخص کو تین مرتبہ کوڑے لگوائے پھر جب چوتھی مرتبہ اسے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا' تو آپ ﷺ نے اس کی پٹائی کروائی اس سے زیادہ آپ ﷺ نے کوئی سزا نہیں دی۔

17085 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَحُدُّوهُ فَاِنْ شَرِبَ الثَّانِيَةَ، فَحُدُّوهُ فَاِنْ شَرِبَ الثَّالِثَةَ، فَحُدُّوهُ فَاِنْ شَرِبَ الرَّابِعَةَ،

فَاقْتُلُوهُ قَالَ: فَاُتِيَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ قَدْ شَرِبَ فَضُرِبَ بِالنِّعَالِ وَالْاَيْدِي، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَكَذٰلِكَ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَكَذٰلِكَ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ، فَحَدَّهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص شراب پیئے تم اس پر حد جاری کرواگر وہ دوسری مرتبہ شراب پیئے تو تم اس پر حد جاری کرواگر وہ تیسری مرتبہ شراب پیئے تو تم اس پر حد جاری کرواگر وہ چوتھی مرتبہ شراب پیئے تو تم اسے قتل کردو راوی بیان کرتے ہیں: ابن نعیمان کو لایا گیا انہوں نے شراب پی تھی ان کی جوتوں اور ہاتھوں کے ذریعے پٹائی کی گئی پھر انہیں دوسری مرتبہ لایا گیا تو انہیں اسی طرح سزا دی گئی پھر تیسری مرتبہ لایا گیا تو اسی طرح سزا دی گئی پھر چوتھی مرتبہ لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان پر حد جاری کروائی اور قتل کی سزا کو ختم کردیا''۔

17086 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ اَبَا مِحْجَنٍ الثَّقَفِيَّ فِي الْخَمْرِ ثَمَانَ مَرَّاتٍ، وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَلَدَ اَبَا مِحْجَنِ بْنَ حَبِيبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيَّ فِي الْخَمْرِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

❀❀ حضرت قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شراب نوشی کی وجہ سے چار مرتبہ پٹوایا تھا اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابومحجن ثقفی کو شراب نوشی کی وجہ سے آٹھ مرتبہ پٹوایا تھا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابومحجن بن حبیب بن عمرو بن عمیر ثقفی کو شراب نوشی کی وجہ سے سات مرتبہ کوڑے لگوائے تھے۔

17087 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: فَاِنْ شَرِبَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے لگاؤ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر فرمایا اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی پی لے تو اسے قتل کردو''۔

بَابُ لَا يُجْلَسُ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ

باب: ایسے دسترخوان پر نہیں بیٹھا جائے گا جس پر شراب پی جاتی ہو

17088 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: " كَتَبَ اِلَيْنَا

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يُجَاوِرَنَّكُمْ خِنْزِيرٌ، وَلَا يُرْفَعُ فِيكُمْ صَلِيبٌ، وَلَا تَأْكُلُوا عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَاَدِّبُوا الْخَيْلَ، وَامْشُوا بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ "

❀❀ حرام بن معاویہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا کہ خنزیر تمہارے ساتھ نہ رہیں تمہارے درمیان صلیب کو بلند نہ کیا جائے اور تم کسی ایسے دستر خوان پر کھانا نہ کھانا جس پر شراب پی جاتی ہو تم گھوڑوں کی تربیت کرنا اور نشانوں کے درمیان چلتے رہنا (یعنی نشانے بازی کی مشق کرتے رہنا)۔

17089 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، مَوْلٰى اَسْلَمَ اَخْبَرَهُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِنْ يَجْلِسَ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِنْ يَتَخَلَّفَ عَنِ الْجُمُعَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُهُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

❀❀ عبداللہ بن محمد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے دستر خوان پر بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو اور اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ جمعہ میں شریک نہ ہو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوبکر بن عبداللہ سے اس سند کے ساتھ سنی ہے۔

17090 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: صَنَعَ اَبُوْ مِجْلَزٍ طَعَامًا وَدَعَا عَلَيْهِ اَصْحَابَهُ، فَاسْتَسْقٰى رَجُلٌ مِنْهُمْ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ جَعَلَ يُنَاوِلُهُ الَّذِىْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ: لَا تُدِرْهُ مِثْلَ الْكَاْسِ دَعْهُ فَمَنْ اَحَبَّ اِنْ يَشْرَبَ فَلْيَدْعُ بِهِ

❀❀ عمران بن حدیر بیان کرتے ہیں: ابومجلز نے کھانا تیار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کھانے کی دعوت دی ان میں سے ایک شخص نے پینے کے لئے کچھ مانگا تو اس کے لئے شراب لائی گئی اس نے شراب پی پھر اس نے اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف بڑھا دی تو ابومجلز نے کہا: تم اسے پینے کے برتن کی طرح گردش نہ دو اسے رکھ دو جو شخص پینا چاہیے گا وہ اسے منگوا لے گا۔

بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْاَةِ بِالْخَمْرِ

باب: عورت کا شراب بالوں میں لگانا

17091 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتَمْتَشِطُ الْمَرْاَةُ بِالسُّكْرِ قَالَ: لَا، وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: لَا وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا تَمْتَشِطُ الْمَرْاَةُ بِالْخَمْرِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت کوئی نشہ آور چیز بالوں میں لگا سکتی ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! عبدالکریم نے بھی یہی فرمایا ہے جی نہیں! عمرو بن دینار فرماتے ہیں: عورت شراب بالوں میں نہیں

لگاسکتی۔

17092 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى اِنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْاَةُ بِالْمُسْكِرِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات سے منع کرتی تھیں کہ عورت نشہ آور چیز بالوں میں لگائے۔

17093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ اَتَمْتَشِطُ الْمَرْاَةُ بِالْمُسْكِرِ قَالَ: لَا تَمْتَشِطُ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے دریافت کیا گیا: کہ عورت نشہ آور چیز بالوں میں لگاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت والی چیز بالوں میں نہیں لگائے گی۔

17094 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدِينِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: قِيلَ لَابْنِ عُمَرَ اِنَّ النِّسَاءَ يَمْتَشِطْنَ بِالْخَمْرِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ رُءُ وسِهِنَّ الْحَاصَّةَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا گیا خواتین بالوں میں شراب لگاتی ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے سروں میں حاصہ (نامی بیماری) ڈال دے گا۔ (جس کی وجہ سے بال جھڑ جاتے ہیں)

17095 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: ذُكِرَ نِسَاءٌ يَمْتَشِطْنَ بِالْخَمْرِ فَقَالَ: لَا طَيَّبَهُنَّ اللّٰهُ

❀❀ ابراہیم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ خواتین بالوں میں شراب لگاتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں پاکیزہ نہیں کرے گا۔

17096 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ ، وَجَدَ فِيْ بَيْتِهِ رِيحَ السَّوْسَنِ فَقَالَ: اَخْرِجُوْهُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں سوسن کی بو محسوس کی تو فرمایا اسے نکال دو یہ گندگی ہے اور شیطان کے عمل کا حصہ ہے۔

بَابُ التَّدَاوِى بِالْخَمْرِ

باب: شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

17097 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ "،

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء اس چیز میں نہیں رکھی ہے جسے اس نے تمہارے لئے

حرام قرار دیا ہے۔

17098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ نَحْوَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَالسَّكَرُ يَكُوْنُ مِنَ التَّمْرَةِ يُخْلَطُ مَعَهُ شَیْءٌ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے معمر بیان کرتے ہیں: سکر کھجور سے بنتی ہے جس کے ہمراہ کوئی اور چیز ملائی جاتی ہے۔

17099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْهَى عَنِ الدَّوَاءِ بِالْخَمْرِ "

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنے سے منع کرتی تھیں۔

17100 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اِنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَقَالَ: اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا دَاءٌ لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ،

❀❀ علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک صاحب جن کا سوید بن طارق تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا ان صاحب نے عرض کی: میں اسے دوا کے لئے استعمال کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری ہے یہ دوا نہیں ہے۔

17101 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17102 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تَسْقُوْا اَوْلَادَكُمُ الْخَمْرَ، فَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ وُلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ اَتَسْقُوْنَهُمْ مِمَّا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ، اِنَّمَا اِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

17100-صحيح مسلم - كتاب الأشربة' باب تحريم التداوي بالخمر - حديث: 3764مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب تحريم الخمر ' بيان النهي عن اتخاذ الخمر - حديث: 6431صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب النجاسة وتطهيرها - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن العرنيين إنما أبيح لهم' حديث: 1405سنن الدارمي - ومن كتاب الأشربة' باب ليس في الخمر شفاء - حديث: 2068سنن أبي داؤد - كتاب الطب' باب في الأدوية المكروهة - حديث: 3393سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب النهي أن يتداوى بالخمر - حديث: 3498مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطب' في الخمر يتداوى به والسكر - حديث: 22986الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - طارق بن سويد الحضرمي' حديث: 2182سنن الدارقطني - كتاب الأشربة وغيرها' باب اتخاذ الخل من الخمر - حديث: 4130السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب الضحايا' جماع أبواب ما لا يحل أكله وما يجوز للمضطر من الميتة - باب النهي عن التداوي بالمسكر' حديث: 18299مسند الطيالسي - وحديث وائل بن حجر عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 1099المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' باب الطاء - طارق بن سويد الحضرمي' حديث: 8093

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنی اولاد کو شراب نہ پلاؤ کیونکہ تمہاری اولاد فطرت پر پیدا ہوئی ہے کیا تم انہیں ایسی چیز پلانا چاہتے ہو جس کے بارے میں انہیں علم نہیں ہے اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جو انہیں وہ پلائے گا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء اس چیز میں نہیں رکھی ہے جو اس نے تم پر حرام قرار دی ہے۔

17103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدِيْنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غُلَامًا لَّهُ سَقَى بَعِيرًا لَّهُ خَمْرًا فَتَوَاعَدَهُ "

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک غلام نے ان کے اونٹ کو شراب پلا دی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سزا دی۔

17104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذُكِرَ لَهُ غُلَامٌ لَهُ نَاقَةٌ رِجْلُهُ: اَنَّهَا انْكَسَرَتْ فَنُعِتَ لَهَا الْخَمْرُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَعَلَّكَ سَقَيْتَهَا قَالَ: لَا قَالَ: لَوْ فَعَلْتَ اَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا

❀❀ نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ ان کے غلام کی اونٹنی کی ٹانگ ٹوٹ گئی تو یہ بتایا گیا کہ اس اونٹنی کو شراب پلائی جائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: شاید تم نے اسے وہ پلا دی ہے؟ اس غلام نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے ایسا کیا ہوتا تو میں نے تمہاری پٹائی کرنی تھی۔

17105 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُدَاوِيَ دُبُرَ دَابَّتِهِ بِالْخَمْرِ "

❀❀ سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے کہ جانور کی شرم گاہ میں دوا کے طور پر شراب لگائی جائے۔

17106 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُونَ اَنْ يَسْقُوْا دَوَابَّهُمُ الْخَمْرَ، وَاَنْ يَتَدَلَّكُوا بِدَرْدَيِّ الْخَمْرِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: يُفْطِرُ الَّذِيْ يَحْتَقِنُ بِالْخَمْرِ وَلَا يُضْرَبُ الْحَدَّ وَاِنِ اصْطَبَغَ رَجُلٌ بِخَمْرٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلٰكِنْ تَعْزِيرٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے یا شراب کی تلچھٹ ان کے جسم پر ملی جائے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص شراب کو حقنہ کے طور پر استعمال کرتا ہے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تاہم اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص شراب میں کپڑے کو رنگ لیتا ہے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی تاہم اسے سزا دی جائے گی۔

بَابُ الْخَمْرِ يُجْعَلُ خَلًا

باب: شراب کو سرکہ بنالینا

17107 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي امْرَاَةٌ يُقَالُ لَهَا اُمُّ حِرَاشٍ اَنَّهَا رَاَتْ عَلِيًّا يَصْطَبِغُ بِخَلِّ خَمْرٍ "

❀❀ سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں: مجھے ام حراش نامی ایک خاتون نے یہ بات بتائی کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے شراب سے بنے ہوئے سرکے کو سالن کے طور پر استعمال کیا۔

17108 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ حِرَاشٍ قَالَتْ: رَاَيْتُ عَلِيًّا اَخَذَ خُبْزًا مِنْ سَلَّةٍ فَاصْطَبَغَ بِخَلِّ خَمْرٍ

❀❀ سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں: ام حراش نامی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو کی روٹی لی اور اس پر شراب سے بنے ہوئے سرکے کو لگالیا۔

17109 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَجُلٌ يَتَغَدَّى فَدَعَاهُ اِلٰى طَعَامِهِ فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكَ؟ قَالَ: خُبْزٌ، وَمُرِيٌّ، وَزَيْتٌ قَالَ: الْمُرِيُّ الَّذِي يُصْنَعُ مِنَ الْخَمْرِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "هُوَ خَمْرٌ فَتَوَاعَدَا اِلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَسَاَلَاهُ، فَقَالَ: ذَبَحَتْ خَمْرَهَا الشَّمْسُ، وَالْمِلْحُ، وَالْحِيتَانُ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِهِ

❀❀ عطیہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک صاحب کا انتقال ہوا اس وقت ایک شخص کھانا کھا رہا تھا کھانے والے نے انہیں بھی کھانے کی دعوت دی تو گزرنے والے صاحب نے دریافت کیا: آپ کیا کھا رہے ہیں اس نے جواب دیا: روٹی مری اور زیتون کا تیل ان صاحب نے کہا: کیا مری وہی چیز ہے' جسے شراب سے بنایا جاتا ہے اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو ان صاحب نے کہا: پھر تو یہ شراب ہی ہوئی ان دونوں نے طے کیا کہ وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جائیں گے اور ان سے یہ سوال کریں گے (کہ اس کا حکم کیا ہے؟ جب وہ دونوں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے) تو اس شخص نے کہا: اس کے شراب ہونے کو دھوپ نمک اور مچھلیوں نے ذبح کر دیا ہے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

17110 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَحِلُّ خَلٌّ مِنْ خَمْرٍ اُفْسِدَتْ حَتّٰى يَكُونَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اَفْسَدَهَا،

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا سرکہ جائز نہیں ہے جو شراب سے بنا ہو جو خراب ہوگئی (تو سرکہ بن گئی ہو) البتہ اس صورت میں معاملہ مختلف ہوگا جب اللہ تعالیٰ نے اس شراب کو خراب کیا ہو (یعنی وہ شراب

خود بخود خراب ہو کے سرکہ بن گئی ہو)۔

17111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَغَيْرِهٖ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰی عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُهٗ مِنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْعَلُ الْخَمْرُ خَلًّا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَالَ لِیْ: ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِثْلَهٗ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: شراب کو سرکہ بنایا جاسکتا ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ابن جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے بھی مجھے اس کی مانند جواب دیا تھا۔

17114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ اصْطَنَعَ خَلَّ خَمْرٍ اَوْ قَالَ: حَسَا خَلَّ خَمْرٍ

❀❀ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے ابن سیرین کو شراب کو سرکہ بناتے ہوئے دیکھا ہے راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں (میں نے ابن سیرین کو دیکھا) انہوں نے شراب سے بنے ہوئے سرکے کو چاٹ لیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ الرُّبَّ نَبِيذًا

باب: جب کوئی شخص "رُبّ" (گاڑھا شیرہ) کو نبیذ بنالے

17115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ: سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الرُّبِّ يُجْعَلُ نَبِيذًا فَقَالَ: اَحْيَيْتَهَا بَعْدَمَا كَانَتْ قَدْ مَاتَتْ

❀❀ زید بن رفیع نے معبد جہنی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے ان سے رُب کو نبیذ بنانے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نے اسے زندگی دی ہے اس کے بعد کہ وہ فوت ہو چکی تھی۔

17116 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰی عُمَرَ قَالَ: قَدِمْنَا الْجَابِيَةَ مَعَ عُمَرَ، فَاُتِيْنَا بِطِلَاءٍ وَهُوَ مِثْلُ عَقِيدِ الرُّبِّ، اِنَّمَا يُخَاضُ بِالْمِخْوَضِ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ فِیْ هٰذَا الشَّرَابِ مَا انْتَهٰی اِلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جابیہ کے مقام پر آئے تو وہاں طلاء لایا گیا جو "رُب" (یعنی پھلوں کے شیرے) کی مانند تھا اور اس میں پانی ملایا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مشروب میں وہ

چیز پائی جاتی ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔

17117 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَزَقَهُمُ الطِّلَاءَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الطِّلَاءِ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ رَزَقَنَا الطِّلَاءُ نَجْدَحُهُ فِيْ سُوَيْقِنَا، وَنَاكُلُهُ بِاُدْمِنَا، وَخُبْزِنَا لَيْسَ بِبَاذِقِكُمُ الْخَبِيثُ

❀❀ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو طلاء دیا لوگوں نے ان سے طلاء کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں طلاء دیتے تھے ہم انہیں ستو میں ملا دیتے تھے اور سالن روٹی کے ساتھ کھا لیتے تھے (وہ طلاء) تمہارے خبیث ''باذق'' (یعنی انگور کے کچے شیرے) کی طرح کا نہیں تھا۔

17118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنِ الطِّلَاءِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ فَقُلْتُ: وَمَا الطِّلَاءُ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ شَيْئًا مِثْلَ الْعَسَلِ تَاكُلُهُ بِالْخُبْزِ، وَتَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَتَشْرَبُهُ؟ عَلَيْكَ بِهِ، وَلَا تَقْرَبْ مَا دُونَهُ، وَلَا تَشْرَبْهُ، وَلَا تَسْقِهِ، وَلَا تَبِعْهُ، وَلَا تَسْتَعِنْ بِثَمَنِهِ

❀❀ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے طلاء کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے دریافت کیا: طلاء کیا ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: وہ شہد کی مانند ایک چیز ہوتی ہے' جسے تم روٹی کے ساتھ کھا سکتے ہو اسے پانی میں ملا کے اسے پی بھی سکتے ہو تم اسے استعمال کر سکتے ہو لیکن اس کے علاوہ کے قریب نہ جانا تم اسے (یعنی طلاء کے علاوہ کو) پینا نہیں اسے پلانا نہیں اسے فروخت نہ کرنا اور اس کی قیمت کے ذریعے مدد حاصل نہ کرنا۔

17119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُتِبَ لِنُوحٍ مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ اثْنَانِ اَوْ قَالَ: زَوْجَانِ فَاَخَذَ مَا كُتِبَ لَهُ وَضَلَّتْ عَلَيْهِ حَبَلَتَانِ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُهُمَا فَلَقِيَهُ مَلَكٌ فَقَالَ لَهُ: مَا تَبْغِي؟ قَالَ: حَبَلَتَيْنِ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ ذَهَبَ بِهِمَا قَالَ الْمَلَكُ: اَنَا آتِيكَ بِهِ وَبِهِمَا فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ لَكَ فِيهِمَا شَرِيكٌ، فَاَحْسِنْ مُشَارَكَتَهُ قَالَ: لِيَ الثُّلُثُ وَلَهُ الثُّلُثَانِ قَالَ الْمَلَكُ: اَحْسَنْتَ وَاَنْتَ مُحْسَانٌ اِنَّ لَكَ اِنْ تَاكُلَهُ عِنَبًا وَزَبِيبًا وَتَطْبَخُهُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى الثُّلُثُ " قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: فَوَافَقَ ذٰلِكَ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام کے لئے یہ چیز طے کی گئی کہ وہ ہر قسم کی چیز میں سے دو لے لیں گے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جوڑا لے لیں گے تو جو چیز ان کو اجازت دی گئی تھی وہ انہوں نے حاصل کر لی لیکن ان کی دو رسیاں گم ہو گئیں وہ انہیں تلاش کر رہے تھے ایک فرشتہ ان سے ملا اور اس نے ان سے دریافت کیا: آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دو رسیاں فرشتے نے بتایا وہ دونوں رسیاں تو شیطان لے گیا ہے پھر فرشتے نے کہا: میں شیطان کو اور ان دو رسیوں کو آپ کے پاس لے کے آتا ہوں فرشتے نے ان سے کہا: ان دونوں میں آپ کا حصے دار بھی ہے' تو آپ نے حصہ داری اچھائی کے ساتھ کرنی ہے حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: مجھے ایک تہائی مل جائے اور اسے دو تہائی مل جائے فرشتے نے کہا: آپ نے اچھا کیا ہے آپ کے ساتھ اچھائی کی جائے گی آپ کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ آپ انگور اور منقیٰ کھائیں اور اسے

پکائیں یہاں تک کہ جب اس کا دوتہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے (تو وہ پکی ہوئی چیز کھالیں)
ابن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب بھی اس کے مطابق ہے۔

17120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهَا جَاءَ تْنَا اَشْرِبَةٌ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ كَاَنَّهَا طِلَاءُ الْاِبِلِ، قَدْ طُبِخَ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهَا الَّذِي فِيهِ خَبَثُ الشَّيْطَانِ - اَوْ قَالَ: خَبِيثُ الشَّيْطَانِ - وَرِيحُ جُنُونِهِ، وَبَقِيَ ثُلُثُهُ، فَاصْطَبَغَهُ، وَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ اِنْ يَصْطَبِغُوهُ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: تحقیق ہمارے پاس شام کی طرف سے کچھ مشروبات آئے ہیں جو اونٹ کے طلاء کی مانند ہیں انہیں پکایا جاتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا دوتہائی حصہ رخصت ہو جاتا ہے' جس میں شیطان کی خباثت پائی جاتی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شیطان خبیث کا (حصہ پایا جاتا ہے) اور اس کے جنون کی بو پائی جاتی ہے' اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' تو اسے روٹی کے ساتھ کھالیا جاتا ہے' تو تم اپنی طرف کے لوگوں کو یہ ہدایت کرو کہ وہ اسے استعمال کرلیا کریں۔

17121 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عُمَّالِهِ اِنْ يَرْزُقُوا النَّاسَ الطِّلَاءَ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو خط لکھا تھا کہ وہ لوگوں کو طلاء (استعمال کرنے کے لئے اس وقت دیں جب اس کا دوتہائی حصہ رخصت ہو چکا ہو اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہو۔

17122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا عُبَيْدَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانُوا يَشْرَبُونَ الطِّلَاءَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ، يَعْنِي الرُّبَّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ طلاء پی لیا کرتے تھے جبکہ اس کا دوتہائی حصہ رخصت ہو چکا ہو اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہو راوی کہتے ہیں: اس سے مراد ''رُبّ'' ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الضَّرُورَةِ

باب: ضرورت کی سورت میں رخصت کا بیان

17123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُسْاَلُ عَنِ الْمَرْاَةِ تَنْكَسِرُ رِجْلُهَا اَوْ فَخِذُهَا اَوْ سَاقُهَا اَوْ مَا كَانَ مِنْهَا اَيَجْبُرُهَا الطَّبِيبُ لَيْسَ بِذِي مَحْرَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذٰلِكَ فِي الضَّرُورَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: الْمَرْاَةُ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدُهَا، فَيُخْشَى عَلَيْهِ اَنْ يَمُوتَ اَيَسْطُو عَلَيْهَا الرَّجُلُ فَيَقْطَعُ وَلَدَهَا مِنْ بَطْنِهَا؟ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ كَغَيْرِهِ مِنْهَا، وَلَوْ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ مِنَ الشِّفَاءِ مَا يَكُونُ فِي خَيْرِ عُضْوٍ

مِّنْهَا لَكَانَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: فَاِنَّ النَّاقَةَ اِذَا عَضِبَتْ فَيُخْشٰى عَلَيْهَا يُقْطَعُ وَلَدُهَا فِيْ بَطْنِهَا فَاَبٰى وَكَرِهَهُ مِنَ الْمَرْاَةِ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا زانوں یا جسم کا کوئی اور حصہ ٹوٹ جاتا ہے تو جو طبیب اس کا محرم نہ ہو کیا وہ اس حصے کو باندھ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ ضرورت کے پیش نظر ہے۔

اس پر عبداللہ بن عبید بن عمیر نے کہا: کہ ایک عورت فوت ہو جاتی ہے اور اس کے پیٹ میں اس کا بچہ موجود ہے اس بچے کے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ بھی نہ مر جائے تو کیا کوئی شخص اس کا پیٹ چیر کر اس کے پیٹ سے بچے کو نکال سکتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ صورت عورت کی کسی اور جسمانی تکلیف کی مانند نہیں ہے۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر نے کہا: اگر کوئی اونٹنی تھک جاتی ہے اور اس کے بارے میں مرنے کا اندیشہ ہو تو کیا اس کے پیٹ میں سے بچے کو چیر کر نکالا جا سکتا ہے تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور اسے مکروہ قرار دیا۔

17124 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَسْاَلُهُ اِنْسَانٌ نُعِتَ لَهُ اِنْ يَشْتَرِطَ عَلٰى كَبِدِهٖ فَيَشْرَبُ ذٰلِكَ الدَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ فَرَخَّصَ لَهُ فِيْهِ قُلْتُ لَهُ: حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى؟ قَالَ: ضَرُوْرَةٌ قُلْتُ لَهُ: اِنَّهُ لَوْ يَعْلَمُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ شِفَاءً وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُ، وَذَكَرْتُ لَهُ اَلْبَانَ الْاُتُنِ عِنْدَ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ فِيْهِ اِنْ يُشْرَبَ دَوَاءً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا اس شخص کو یہ کہا گیا تھا کہ اگر وہ اپنے جگر کے پاس زخم لگوا کر وہاں سے نکلنے والا خون پیئے تو اسے جو بیماری ہے وہ ٹھیک ہو جائے گی تو عطاء نے اس بارے میں اجازت دی میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے تو خون کو حرام قرار دیا ہے انہوں نے فرمایا: یہ ضرورت کے پیش نظر ہے میں نے ان سے دریافت کیا: اگر اسے یہ پتہ ہو کہ اس میں شفاء ہے لیکن وہ نہ جانتا ہو اس وقت میں نے ان کے سامنے گدھی کے دودھ کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کی بھی اجازت دی کہ اسے دوا کے طور پر پیا جا سکتا ہے۔

17125 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُعَالِجُ النِّسَاءَ فِي الْكَسْرِ وَاَشْبَاهِهٖ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ: لَا تَمْنَعْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ جابر بن زید بیان کرتے ہیں: ایک شخص ہڈی وغیرہ ٹوٹنے یا اس طرح کی مختلف صورتوں میں خواتین کا علاج کیا کرتا تھا تو جابر بن زید نے اس سے کہا: تم اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا (یعنی یہ کام کرتے رہو)۔

17126 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، فِي الْمَرْاَةِ يَكُوْنُ بِهَا الْكَسْرُ اَوِ الْجُرْحُ لَا يُطِيْقُ عِلَاجَهُ اِلَّا الرِّجَالُ قَالَ: اَللّٰهُ تَعَالٰى اَعْذَرَ بِالْعُذْرِ

❀❀ معمر نے ایوب کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے جس کی کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا کوئی زخم لگ جاتا ہے اور اس کا علاج صرف مرد ہی کر سکتے ہیں تو ایوب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عذر کو سب سے زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

17127 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُسْاَلُ عَنِ الْمَحْرِسِ يُقْطَعُ آذَانُهُمْ فَيُخَاطُ قَالَ: شَيْءٌ يُرَادُ بِهِ الْعِلَاجُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے انہیں سنا ان سے "محرس" کے بارے میں دریافت کیا گیا' جن کے کان کاٹ دیے جاتے ہیں پھر انہیں سی لیا جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔

17128 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ يَحْيَى، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ قَالَ: شَرِبَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَلْبَانَ الْاُتُنِ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ

❀❀ ابن ابویحییٰ نے ایک شخص' جس کا انہوں نے نام بھی ذکر کیا تھا' ان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی بن حسین (یعنی امام زین العابدین) نے ایک بیماری کے دوران (دواء کے طور پر) گدھی کا دودھ پیا تھا۔

17129 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ اَلْبَانِ الْاُتُنِ الْاَهْلِيَّةِ، وَنُعِتَ، لِابْنِهِ فَكَرِهَهُ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے پالتو گدھی کے دودھ کے بارے میں دریافت کیا: ان کے بیٹے کے لئے دواء کے طور پر وہ تجویز کیا گیا تھا' تو ابراہیم نخعی نے اسے مکروہ قرار دیا۔

17130 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: نُهِيَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَلْبَانِهَا

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: پالتو گدھوں کے گوشت اور ان کے دودھ سے منع کیا گیا ہے۔

17131 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: "اِذَا مَاتَتِ الْحُبْلٰى فَرُجِيَ اِنْ يَعِيشَ مَا فِيْ بَطْنِهَا شُقَّ بَطْنُهَا قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ عَاشَ ذٰلِكَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا: يَشُقُّ مِمَّا يَلِيْ فَخِذَهَا الْيُسْرٰى

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب حاملہ عورت فوت ہو جائے اور یہ توقع ہو کہ اس کے پیٹ میں موجود بچہ زندہ ہوگا تو اس عورت کے پیٹ کو چیر دیا جائے گا سفیان ثوری کہتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس طرح کی صورت حال میں وہ بچہ بعد میں زندہ رہا تھا سفیان ثوری کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے بائیں زانوں کے پاس سے اس کو چیرا جائے گا۔

17132 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَوْمٌ فَاجْتَوَوْهَا، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعَمٍ، وَاَذِنَ لَهُمْ بِاَبْوَالِهَا، وَاَلْبَانِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ، فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ، وَتُرِكُوا حَتّٰى مَاتُوا قَالَ: وَقَالَ لِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ وَذَكَرَ اَنَّ اَنَسًا،

ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلْحَجَّاجِ فَقَالَ الْحَسَنُ: عَمِدَ اَنَسٌ اِلٰى شَيْطَانٍ فَحَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ وَسَمَلَ، يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا سَمَلَ؟ قَالَ: تُحَدُّ الْمِرْآةُ، اَوِ الْحَدِيدُ، ثُمَّ يُقَرَّبُ اِلٰى عَيْنَيْهِ حَتّٰى تَذُوبَا . عَبْدِ الرَّزَّاقِ،

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ جانوروں میں چلے جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ وہ ان جانوروں کا پیشاب اور ان کا دودھ پئیں جب وہ لوگ تندرست ہوئے تو انہوں نے ان جانوروں کے چرواہے کو قتل کردیا اور اونٹ ہانک کرلے گئے انہیں پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوادیے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروادیں اور انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا' یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مرگئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروادیں۔ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات حجاج کے سامنے ذکر کی تو حسن نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے شیطان کے سامنے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بھی کٹوادیے تھے اور سلائیاں بھی پھروادی تھیں حسن نے اس حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر یہ اعتراض کیا میں نے ان سے دریافت کیا: لفظ''سمل'' کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: شیشے یا لوہے کو تیز کرکے آنکھوں کے قریب کرکے اس میں گھونپ دیا جائے۔

17133 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، لَعَلَّهُ عَنْ اَيُّوبَ، اَبُوْ سَعِيدٍ يَشُكُّ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ

17132-صحيح البخاري - كتاب الوضوء باب أبوال الإبل - حديث: 230صحيح مسلم - كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات باب حكم المحاربين والمرتدين - حديث: 3248صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء جماع أبواب ذكر الماء الذي لا ينجس - باب الدليل على أن أبوال ما يؤكل لحمه ليس بنجس حديث: 116مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود باب بيان إقامة الحد على من يرتد عن الإسلام ويصيب من - حديث: 4927صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة باب النجاسة وتطهيرها - ذكر الخبر المصرح بأن أبوال ما يؤكل لحومها غير نجس" حديث: 1402سنن أبي داؤد - كتاب الحدود باب ما جاء في المحاربة - حديث: 3819سنن ابن ماجه - كتاب الحدود باب من حارب وسعى في الأرض فسادا - حديث: 2574السنن للنسائي - سؤر الهرة' صفة الوضوء - باب بول ما يؤكل لحمه' حديث: 304مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجهاد' ما قالوا في الرجل يسلم ثم يرتد ما يصنع به - حديث: 32082السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' بول ما يؤكل لحمه يصيب الثوب - حديث: 285شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الجنايات' باب الرجل يقتل رجلا كيف يقتل ؟ - حديث: 3214سنن الدارقطني - كتاب الطهارة' باب في طهارة الأرض من البول - حديث: 415السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب القصاص بالسيف - باب القصاص بغير السيف' حديث: 14982مسند أبي يعلى الموصلي - أبو قلابة عبد الله بن زيد الجرمي ' حديث: 2749المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1491المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم' حديث: 259

اَنَسٍ، اَنَّهُمْ مِنْ عُكْلٍ

قَالَ: وَقَالَ لِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ سَمَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ وَذَكَرَ اَنَّ اَنَسًا، ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلْحَجَّاجِ فَقَالَ الْحَسَنُ: عَمِدَ اَنَسٌ اِلٰى شَيْطَانٍ فَحَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ وَسَمَلَ، يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَسٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: مَا سَمَلَ؟ قَالَ: تُحَدُّ الْمِرْآةُ، اَوِ الْحَدِيدُ، ثُمَّ يُقَرَّبُ اِلٰى عَيْنَيْهِ حَتّٰى تَذُوبَا. عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، لَعَلَّهٗ عَنْ اَيُّوبَ، اَبُوْ سَعِيدٍ يَشُكُّ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّهُمْ مِنْ عُكْلٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ ان لوگوں کا تعلق ''عکل'' قبیلے سے تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں تھیں یہ بات حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حجاج کے سامنے ذکر کی (تو اس پر تبصرہ کرتے ہوئے) حسن بصری نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک شیطان کے پاس جا کر اسے یہ بات بتادی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء کٹوا دیئے تھے اور سلائی پھروادی تھی تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پراعتراض کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: لفظ ''سمل'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ شیشے یا لوہے کی دھار تیز کر کے آنکھوں میں گھونپ دی جائے اور آنکھیں ضائع ہو جائیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

17134 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُتَدَاوٰى بِالْبَوْلِ "

❀❀ معمر نے عطاء خراسانی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ (جانور کے) پیشاب کو دواء کے طور پر استعمال کیا جائے۔

17135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ زُهْرَةَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِیْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَاَبْوَالِهَا دَوَاءٌ لِذَرَبِكُمْ - يَعْنِی الْمُرَّ - وَاَشْبَاهَهٗ مِنَ الْاَمْرَاضِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بنوزہرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اونٹوں کے دودھ اور ان کے پیشاب میں تمہاری بیماری ''ذرب'' (اس سے مراد جگر کی ایک مخصوص بیماری ہے) کے لئے دواء ہے' اور اس کی مانند دیگر بیماریوں (کی بھی دواء) ہے''۔

17136 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا اَكَلْتَ لَحْمَهٗ فَاشْرَبْ بَوْلَهٗ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے تم جس جانور کا گوشت کھاتے ہو اس کا پیشاب بھی پی سکتے ہو۔

17137 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ. مَا اَكَلْتَ لَحْمَهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ،

❀❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: تم جس جانور کا گوشت کھاتے ہو اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

17138 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17139 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كِرْشٍ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: ہر کرش (جو گالی کرنے والے جانور) کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

17140 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بَاَبْوَالِ الْاِبِلِ كَانَ بَعْضُهُمْ يَسْتَنْشِقُ مِنْهَا قَالَ: وَكَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاَبْوَالِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ بَأْسًا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اونٹوں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ لوگ گائے اور بکریوں کے پیشاب میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

17141 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ رَخَّصَ فِيْ اَبْوَالِ الْاُتُنِ لِلدَّوَاءِ "

❀❀ حسن بصری نے دوا کے طور پر استعمال کرنے کے لئے گدھی کے پیشاب کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

17142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ اَنَّهُ اشْتَكَى فَوُصِفَ لَهُ اَنْ يَسْتَنْقِعَ بَاَلْبَانِ الْاُتُنِ وَمَرَقِهَا - يَعْنِيْ لَحْمَهَا يُطْبَخُ - فَكَرِهَ ذٰلِكَ

❀❀ مجزاۃ بن زاہر نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے کہ وہ بیمار ہو گئے انہیں یہ بات تجویز کی گئی کہ وہ گدھی کا دودھ اور اس کا گوشت استعمال کریں (تو ٹھیک ہو جائیں گے) تو انہوں نے اس کے استعمال کو مکروہ سمجھا۔

17143 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَمَرَ طَبِيبًا اَنْ يَنْظُرَ، جُرْحًا فِيْ فَخِذِ امْرَاَةٍ فَجَوَّبَ لَهُ عَنْهُ - يَعْنِيْ فَجَوَّفَ لَهُ عَنْهُ -

❀❀ : طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے طبیب کو یہ حکم دیا کہ وہ اس زخم کو دیکھے جو عورت کے زانوں پر لگا تھا اور پھر اس کا علاج کرے۔

بَابُ اَلْبَانِ الْبَقَرِ

باب: گائے کے دودھ کا حکم

17144 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ مَعَهُ دَوَاءً، فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ، فَاِنَّهَا تَرِمُّ مِنَ الشَّجَرِ كُلِّهِ

❀❀ طارق بن شہاب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت سے چرتی ہے (تو اس کے اثرات اس کے دودھ میں آتے ہوں گے)۔

بَابُ حُرْمَةِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ کا حرم ہونا

17145 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهُنَّ، وَجَعَلَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ اثْنَىْ عَشَرَ مِيلًا حِمًى

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان جگہ کو حرم قرار دیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کے دونوں کناروں کے درمیان موجود جگہ میں کسی ہرن کو پاؤں تو میں اسے نہیں ڈراؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے آس پاس کے علاقوں کو چراگاہ قرار دیا ہے۔

17146 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ: وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ قَالَ: هُوَ هُوَ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں خطبہ دینے کے دوران یہ بات بیان کررہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان موجود جگہ کو حرم قرار دیا ہے راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: وہ ہے وہ ہے۔

17147 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ دَافِعَةٍ اَقْبَلَتْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْعَضُدِ وَشَيْئًا آخَرَ قَالَ: اِلَّا لِمُنْشِدِ ضَالَّةٍ اَوْ عَصًا لِحَدِيدَةٍ يَنْتَفِعُ بِهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آنے والی ہر قسم کی لکڑی کو حرام قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: البتہ گمشدہ چیز کا اعلان کرنے والے کے لئے لینا یا لوہے کے لئے دستہ لگانے کا حکم مختلف ہے، جس کے ذریعے آدمی نفع حاصل کرے۔

17148 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الصَّيْدِ وَالْعِضَاهِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا ہے شکار کرنے کے حوالے سے بھی اور درخت توڑنے کے حوالے سے بھی۔

17149 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ السُّقْيَا مِنَ الْحَرَّةِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ حَرَّمَ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ وَاِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پتھریلی زمین میں موجود سُقیا کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے رسول تھے انہوں نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اے اللہ میں مدینہ کے دونوں کناروں کو حرم قرار دیتا ہوں اسی طرح جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا''۔

17150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ " لِغُلَامِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ: اَنْتَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْحَطَّابِينَ، فَمَنْ وَجَدْتَهُ احْتَطَبَ مِنْ بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ فَلَكَ فَاْسُهُ وَحَبْلُهُ " قَالَ: وَثَوْبَاهُ، قَالَ عُمَرُ: لَا ذٰلِكَ كَثِيْرٌ

❀❀ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کے غلام سے کہا: تم لکڑیاں توڑنے والوں کا دھیان رکھنا جس شخص کو تم پاؤ کہ اس نے مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کسی جگہ سے لکڑیاں توڑی ہیں تو تم اس کا کلہاڑا اور اس کی رسی حاصل کر لینا اس نے دریافت کیا: اس کے کپڑے بھی لے لوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں یہ زیادہ ہو جائے گا۔

17151 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَجَدَ اِنْسَانًا يَعْضِدُ فَيَخْبِطُ عَضَاهَا بِالْعَقِيْقِ، فَاَخَذَ فَاْسَهُ وَنِطْعَهُ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ الْعَبْدُ اِلٰى سَادَتِهِ، فَاَخْبَرَهُمُ الْخَبَرَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى سَعْدٍ فَقَالُوا الْغُلَامُ غُلَامُنَا فَارْدُدْ اِلَيْهِ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْضِدُ اَوْ يَحْتَطِبُ عِضَاهَ الْمَدِيْنَةِ بَرِيدًا فِيْ بَرِيدٍ، فَلَكُمْ سَلَبُهُ فَلَمْ اَكُنْ اَرُدُّ شَيْئًا اَعْطَانِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پایا کہ وہ عقیق کے مقام پر لکڑیاں توڑ رہا تھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا کلہاڑا اور اس کی رسی لے لی وہ غلام اپنے آقاؤں کے پاس گیا اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا تو وہ لوگ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: کہ یہ ہمارا غلام ہے آپ نے اس سے جو کچھ لیا ہے وہ واپس کر دیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''مدینہ کے ہر طرف میں ایک برید کے فاصلے پر تم جس بھی شخص کو کوئی لکڑی توڑتے ہوئے یا پودا توڑتے ہوئے دیکھو تو اس کا سامان تم حاصل کر لو'' (حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) جو چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کی ہے میں وہ واپس نہیں کروں گا۔

17152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ وَابْنُ عُمَرَ اِذَا وَجَدَا اَحَدًا يَقْطَعُ مِنَ الْحِمَى شَيْئًا سَلَبَاهُ فَاْسَهُ وَحَبْلَهُ

❀❀ معمر نے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی شخص کو پاتے کہ اس نے چراگاہ (یعنی مدینہ منورہ کی حدود) میں سے کوئی چیز کاٹی ہے' تو وہ اس کا کلہاڑا اور اس کی رسی چھین لیا کرتے تھے۔

17153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ اِلَّا شَيْءٌ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عِيرٍ اِلٰى ثَوْرٍ مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا، اَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ اللّٰهِ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَيَقُوْلُ: الصَّرْفُ وَالْعَدْلُ التَّطَوُّعُ وَالْفَرِيضَةُ

❀❀ ابراہیم تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے' اور وہ چیزیں ہیں جو اس صحیفے میں مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں کہ مدینہ منورہ ''عیر'' سے لے کر ''ثور'' تک حرم ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت پیدا کرے گا یا بدعتی کو پناہ دے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور جو شخص اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نسبت ولاء قائم کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے نام پر دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے (مسلمانوں کا) ہر فرد اس کے حوالے سے کوشش کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: صرف اور عدل سے مراد نفل اور فرض چیز ہے۔

مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

باب: جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے

17154 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسٍ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ، اَنَّهُ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: " قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرَادَ اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوْءٍ يَعْنِى الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ اللّٰهُ فِى النَّارِ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ "

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس شہر (یعنی مدینہ منورہ) کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں یوں گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

17155 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ، مِنْ اَصْحَابِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہاں کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے (جہنم میں) یوں گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے''۔

17156 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ لِيَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ بِسُوْءٍ يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ

❀❀ ابوعبداللہ قراظ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یزید بن معاویہ سے یہ کہتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس شہر والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مدینہ منورہ تھی) تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں اس طرح گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

17157 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

17154-صحيح مسلم - كتاب الحج' باب من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله - حديث: 2534مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب عقاب من يريد بالمدينة سوء ا وبأهلها - حديث: 3059صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر ابتلاء الله جل وعلا من أراد أهل المدينة بسوء بها' حديث: 3797سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب فضل المدينة - حديث: 3112السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' إشعار الهدى - من أخاف أهل المدينة أو أرادهم بسوء ' حديث: 4138مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث: 1115البحر الزخار مسند البزار - ومما روى الشيوخ ' حديث: 1108مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث: 5854

اللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَ الْمَدِيْنَةَ بِسُوءٍ، فَاَذِبْهُ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ فِي النَّارِ، وَكَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ وَكَمَا تَذُوبُ الْإِهَالَةُ فِي الشَّمْسِ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ جو شخص مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اسے یوں گھول دینا جس طرح سیسہ آگ میں پگھل جاتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے یا جس طرح کھال دھوپ میں سوکھ جاتی ہے''۔

17158 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَخَافَهُ اللّٰهُ

❀❀ خالد بن یسار نے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے خوف میں مبتلاء کرے گا''۔

بَابُ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنا

17159 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ، وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ، فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ، وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ، وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

❀❀ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''یمن فتح ہوگا کچھ لوگ آئیں گے اور اپنے اہل خانہ کو اور اپنی پیروی کرنے والے افراد کو سوار کروا کے لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہوتا تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا پھر شام فتح ہوگا پھر کچھ لوگ آئیں گے اپنے اہل خانہ اور اپنے فرمانبرداروں کو سوار کروا کے لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ آئیں گے اور اپنے اہل خانہ اور اپنے فرمانبرداروں کو سوار کروا کے لے جائیں گے حالانکہ انہیں علم ہو تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

17160 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا مِنْهُ

17160-موطأ مالك - كتاب الجامع' باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها حديث: 1597' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفتن والملاحم' وأما حديث عبد الرزاق - حديث: 8469

❀❀ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مدینہ منورہ سے منہ موڑتے ہوئے اس میں سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص مدینہ منورہ کو عطا کر دے گا''۔

17161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ شَهِدَ لَهُ اَوْ شَفَعَ لَهُ

❀❀ زہری نے بعض اہل علم کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جو شخص مدینہ منورہ میں انتقال کرے گا (نبی اکرم ﷺ) اس کے حق میں گواہی دیں گے یا اس کی شفاعت کریں گے''۔

17162 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

17163 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ جَهْدِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَنْحَازَنَّ الْاِيْمَانُ اِلَيْهَا كَمَا يَحُوزُ السَّيْلُ الدِّمَنُ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''جو شخص مدینہ منورہ کی سختی یا تنگی پر صبر سے کام لے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی شفاعت کرنے والا ہوؤں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان مدینہ منورہ کی طرف یوں لوٹ آئے گا جس طرح سیلابی پانی نشیبی علاقے کی طرف جاتا ہے''۔

17164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مُتَوَالِيَةً كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا، وَتَنْصَعُ طِيْبَهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اس نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اگلے دن وہ آیا تو اسے بخار تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری بیعت مجھے واپس کر دیں

17164-صحيح مسلم - كتاب الحج' باب المدينة تنفي شرارها - حديث: 2529'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب ذكر أسامي المدينة - حديث: 3056'صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر الخبر الدال على أن أهل المدينة من خيار الناس' حديث: 3794

نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات نہیں مانی وہ تین دن لگا تار آتا رہا اور ہر مرتبہ یہی عرض کرتا رہا یارسول اللہ! آپ مجھے میری بیعت واپس کردیں نبی اکرم ﷺ نے اس کی یہ بات نہیں مانی تو وہ شخص خود ہی چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو زنگ کو ختم کردیتی ہے اور صاف چیز کو نکھار دیتی ہے۔

17165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور یہ مدینہ ہے اور یہ لوگوں کو یوں صاف کرتا ہے جس طرح بھٹی زنگ کو صاف کردیتی ہے''۔

17166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ الْبَجَلِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ زَارَنِيْ يَعْنِيْ مَنْ اَتَى الْمَدِيْنَةَ كَانَ فِيْ جِوَارِي، وَمَنْ مَاتَ يَعْنِيْ بِوَاحِدٍ مِّنَ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ غالب بن عبید اللہ نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری زیارت کرے (اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ آئے) وہ میری پناہ میں ہوگا اور جو شخص فوت ہو جائے راوی کہتے ہیں: یعنی حرمین میں سے کسی ایک جگہ پر فوت ہوا سے قیامت کے دن ان لوگوں میں اٹھایا جائے گا جو خوف زدہ نہیں ہوں گے''۔

17167 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لِلْمَدِيْنَةِ يَثْرِبُ فَلْيَقُلْ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا هِيَ طِيبَةٌ هِيَ طِيبَةٌ هِيَ طِيبَةٌ "،

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مدینہ منورہ کے لئے لفظ یثرب استعمال کرے اسے تین مرتبہ یہ پڑھنا چاہیے: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کیونکہ یہ (یعنی مدینہ منورہ) پاکیزہ ہے یہ پاکیزہ ہے یہ پاکیزہ ہے۔

17168 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

فَضْلُ اُحُدٍ

باب: اُحد پہاڑ کی فضیلت

17169 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ، فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں اُحد پہاڑ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

17170 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: طَلَعَ عَلَيْنَا اَحَدٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آیا ہم اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

17171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ يَحْيَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُحُدٌ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ، وَالتُّرْعَةُ بَابٌ وَدَحَلٌ عَلٰى رُكْنٍ مِّنْ اَرْكَانِ النَّارِ

❀❀ ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''احد پہاڑ جنت کے دروازے پر ہوگا''۔

راوی کہتے ہیں: ترعہ سے مراد دروازہ ہے ''اور دحل پہاڑ جہنم کے ارکان میں سے ایک رکن ہوگا''۔

17172 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ تَمَّامٍ، عَنِ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اِنَّ اُحُدًا عَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا جِئْتُمُوْهُ فَكُلُوْا مِنْ شَجَرِهٖ، وَلَوْ مِنْ عِضَاهِهٖ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُحد پہاڑ جنت کے ایک دروازے پر ہوگا جب تم اس کے پاس آؤ تو اس کے درخت کا پھل کھاؤ خواہ اس کا کانٹا ہی کیوں نہ ہو۔

17169-صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب فضل الخدمة في الغزو - حديث: 2754صحيح مسلم - كتاب الحج' باب فضل المدينة - حديث: 2506صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب في الخلافة والإمارة - ذكر الإباحة للإمام إعطاء أهل الشرك الهدايا إذا طمع في إسلامهم' حديث: 4568موطأ مالك - كتاب الجامع' باب ما جاء في تحريم المدينة - حديث: 1601مصنف ابن أبي شيبة - كتاب المغازي' ما حفظ أبو بكر في غزوة تبوك - حديث: 36324السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب جزاء الصيد - باب ما جاء في حرم المدينة' حديث 9356مسند أبي يعلى الموصلي - أبو سفيان ' حديث: 3599المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه محمد - حديث: 6624المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما أسند سهل بن سعد - العباس بن سهل بن سعد عن أبيه' حديث: 5585

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعُقُوْلِ

کتاب: دیتوں کے بارے میں روایات

بَابُ عَمْدِ السِّلَاحِ

باب: ہتھیار کے ذریعے قتل عمد

17173 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْعَمْدُ السِّلَاحُ كَذٰلِكَ بَلَغَنَا مَرَّتَيْنِ تَتْرَى

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے قتل عمد ہتھیار کے ذریعے ہوتا ہے ہم تک اسی طرح دو مختلف مواقع پر یہ روایت پہنچی ہے۔

17174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ الْعَمْدَ السِّلَاحُ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قتل عمد ہتھیار کے ذریعے ہوتا ہے۔

17175 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ فِي الْعَمْدِ مَا هُوَ؟ قَالَ: مَا يَقُوْلُوْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَقُوْلُوْنَ: السِّلَاحُ قَالَ: وَهَلْ يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ وَمَا هُوَ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ لِيْ ابْنُ طَاوُسٍ: وَفِيْمَا اَخْبَرْتُكَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ شِفَاءٌ لِخَبَرِ الْهُذَلِيَّتَيْنِ قَالَ: وَلَوْ جَاءَ رَجُلٌ بِحَجَرٍ فَرَضَخَ بِهِ رَاْسَ رَجُلٍ، اِنَّهُ لَعَمْدٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے قتل عمد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں دریافت کیا: کہ اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے کہا: کہ لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں اس سے مراد ہتھیار کے ذریعے قتل کرنا ہے انہوں نے دریافت کیا: کیا ابو عبدالرحمٰن نے اس کے علاوہ کوئی اور بات کہی ہے؟ اس سے مراد یہی ہے

راوی بیان کرتے ہیں۔ طاؤس کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا: میں نے تمہیں دو خواتین کے بارے میں جو روایت بیان کی

ہے اس میں شفاء (یعنی تسلی) ہے ان کی مراد وہ روایت تھی جو ہذیل قبیلے کی دو خواتین کے بارے میں تھی انہوں نے فرمایا: اگر کوئی شخص پتھر لے کر آ کر دوسرے شخص کا سر اس کے ذریعے کچل دے تو یہ بھی قتل عمد ہوگا۔

17176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا، فَإِنَّهُ يُدْفَعُ إِلَى أَهْلِ الْقَتِيلِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الْعَقْلَ دِيَةً مُسْلِمَةً، وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً، فَذَلِكَ الْعَمْدُ إِذَا لَمْ يُقْتَلْ صَاحِبُهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے مجھے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قتل عمد کا مرتکب ہوا سے مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیا جائے اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو دیت لے لیں گے جو متعین دیت ہوگی اور وہ ایک سو اونٹ ہیں جن میں سے تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس خلفہ ہوں گے یہ قتل عمد کی صورت میں ہوگا جبکہ قتل کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے''۔

17177 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، مَوْلَاهُمْ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْعَمْدُ الْحَدِيدُ بِإِبْرَةٍ فَمَا فَوْقَهَا مِنَ السِّلَاحِ

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: قتل عمد لوہے کے ذریعے ہوتا ہے خواہ سوئی ہو یا اس کے اوپر کوئی اور ہتھیار ہو۔

17178 - اقوال تابعین: عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا عَمْدَ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: قتل عمد صرف لوہے کے ذریعے ہوتا ہے۔

17179 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا قَوَدَ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قصاص صرف لوہے (کے ذریعے کیے جانے والے قتل) کا لیا جا سکتا ہے''۔

17180 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَيْسَ الْعَمْدُ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے قتل عمد صرف لوہے کے ذریعے ہوتا ہے۔

17181 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَيْسَ الْعَمْدُ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ

❀❀ مسروق فرماتے ہیں: قتل عمد صرف لوہے کے ذریعے ہوتا ہے۔

17182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلَّا السَّيْفَ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''ہر چیز (یعنی ہر قتل) خطاء شمار ہوگا' البتہ تلوار کا معاملہ مختلف ہے' اور ہر قتل عمد میں دیت لازم ہوگی''۔

17183 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا، فَإِنَّهُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے تحریر کروایا تھا:

''جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس میں قصاص ہوگا' البتہ مقتول کا ولی اگر راضی ہو جائے (تو دیت ہوگی)''۔

17184 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَتْلُ الْعَمْدِ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ إِنِ اقْتَتَلُوا بِالسُّيُوفِ قِصَاصٌ بَيْنَهُمْ يَحْبِسُ الْإِمَامُ عَلَى كُلِّ مَقْتُوْلٍ، وَمَجْرُوحٍ حَقَّهُ، وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ وَالْمَجْرُوْحِ اقْتَصَّ، وَإِنِ اصْطَلَحُوا عَلَى الْعَقْلِ جَازَ صُلْحُهُمْ وَفِي السُّنَّةِ أَنْ لَا يَقْتُلَ الْإِمَامُ أَحَدًا عَفَا عَنْهُ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ، إِنَّمَا الْإِمَامُ عَدْلٌ بَيْنَهُمْ يَحْبِسُ عَلَيْهِمْ حُقُوقَهُمْ وَالْخَطَأُ، فِيمَا كَانَ مِنْ لَعِبٍ أَوْ رَمْيٍ، فَأَصَابَ غَيْرَهُ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ فِيهِ الْعَقْلُ، وَالْعَقْلُ عَلَى عَاقِلَتِهِ فِي الْخَطَأِ، وَأَمَّا الْعَمْدِ فَشِبْهُ الْعَمْدِ فَهُوَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُعِينَهُ الْعَاقِلَةُ، وَعَلَيْهِمْ أَنْ يُعِينُوهُ كَمَا بَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْكِتَابِ: الَّذِي كَتَبَهُ بَيْنَ قُرَيْشٍ، وَالْأَنْصَارِ وَلَا تَتْرُكُوا مُفْرَجًا أَنْ تُعِينُوهُ فِي فِكَاكٍ أَوْ عَقْلٍ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: لوگوں کے درمیان قتل عمد کی صورت یہ ہے کہ کسی نے تلوار کے ذریعے دوسرے کو قتل کیا ہو ایسی صورت میں ان کے درمیان قصاص کا فیصلہ ہوگا اور ہر مقتول یا ہر زخمی کے حق کو امام روک لے گا اگر مقتول کا ولی یا زخمی شخص چاہے گا تو قصاص لے گا اور اگر دونوں فریق دیت پر صلح کر لیں تو ان کی یہ صلح بھی درست ہوگی اور سنت کا حکم یہ ہے کہ حاکم وقت کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرے گا جسے مقتول کے اولیاء نے معاف کر دیا ہو امام (یعنی حاکم) ان کے درمیان انصاف سے کام لے گا اور وہ ان کے حقوق کے حوالے سے انہیں پابند کرے گا۔

قتل خطا یہ ہے: جو غلطی سے ہو جائے' یا تیر لگنے سے ہو یا اس طرح کی کوئی اور صورت ہو اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوتی ہے قتل خطا میں دیت کی ادائیگی عاقلہ (یعنی خاندان) پر لازم ہوتی ہے جہاں تک اس عمد کا تعلق ہے جو شبہ عمد ہوتا ہے' تو اس میں دیت کی ادائیگی آدمی پر لازم ہوتی ہے البتہ اگر اس کا خاندان اس کی مدد کرے تو معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس کی مدد کریں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے خط میں یہ تحریر کیا تھا:

''یہ وہ خط ہے جو قریش اور انصار کے بارے میں آپ ﷺ نے تحریر کروایا تھا کہ تم کوئی ایسی گنجائش ترک نہیں کرو گے کہ جس میں کسی کو چھڑوانا ہو یا دیت کی ادائیگی کرنی ہو' تو اس حوالے سے اس کی مدد کرو گے''۔

17185 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: يَنْطَلِقُ الرَّجُلُ الْأَيِّدُ فَيَتَمَطَّى عَلَى الرَّجُلِ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ حَتَّى يَفْضَخَ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ: لَيْسَ بِعَمْدٍ وَأَيُّ عَمْدٍ أَعْمَدُ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبید بن عمیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص جاتا ہے اور دوسرے کا پتھر یا لاٹھی کے ذریعے اس کا سر پھوڑ دیتا ہے اور پھر وہ یہ کہتا ہے کہ یہ قتل عمد نہیں ہے اس سے زیادہ بڑا اعمد اور کیا ہوگا؟

17186 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، اَنَّ عُرْوَةَ، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ رَجُلٍ خَنَقَ صَبِيًّا عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهُ حَتّٰى قَتَلَهُ، فَوَجَدُوا الْحَبْلَ فِيْ يَدِهٖ فَاعْتَرَفَ بِذٰلِكَ، فَكَتَبَ اَنِ ادْفَعْهُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الصَّبِيِّ، فَاِنْ شَاءُ وا قَتَلُوهُ

❀❀ معمر نے سماک کا یہ بیان نقل کیا ہے عروہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو ایک شخص کے بارے میں خط لکھا جس نے ایک بچے کی گردن میں موجود ہار چھیننے کے لئے بچے کا گلا دبا کر اسے قتل کردیا تھا پھر وہ ہار اس سے دستیاب ہوگیا اور اس نے جرم کا اعتراف کرلیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا: تم اس کو بچے کے اولیاء کے سپرد کردو اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کردیں۔

17187 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ رَجُلٍ ضَرَبَ بِحَجَرٍ " قَالَ: اِنْ كَانَ دَفَعَهُ بِالْحَجَرِ دَفْعًا فَاَقِدْهُ، وَاِنْ كَانَ رَمٰى رَمْيًا فَلَا تُقِدْهُ

❀❀ سماک بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کے بارے میں خط میں لکھا تھا جس نے پتھر کے ذریعے (کسی کو قتل کیا تھا) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اگر اس نے پتھر ایک ہی مرتبہ مارا تھا تو پھر تم اس سے قصاص دلواؤ اگر اس نے دور سے پھینکا تھا تو پھر تم قصاص نہ دلواؤ۔

17188 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا عَادَ وَبَدَاَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ فَهُوَ قَوَدٌ

❀❀ محمد بن قیس نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے جب آدمی نے عصا یا پتھر کے ذریعے بار بار مار کے (قتل کردے) تو اس میں قصاص ہوگا۔

17189 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا اَعَلَّ - يَعْنِيْ اَعَلَّ: عَادَ فَهُوَ قَوَدٌ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ شخص دوبارہ (پتھر یا لاٹھی) کو مارے تو اس میں قصاص ہوگا۔

17190 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ ضَرَبَ بِالْعَصَا مَرَّتَيْنِ فَفِيْهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ

قَالَ جَابِرٌ: وَسَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، وَالْحَكَمَ " عَنِ الرَّجُلِ يَضْرِبُ الضَّرْبَتَيْنِ بِالْعَصَا ثُمَّ يَمُوتُ، قَالَا: دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ "

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص عصا کے ذریعے دو مرتبہ مارے تو اس میں دیت مغلظہ ہوگی۔

جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی اور حکم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو عصا کے ذریعے دوسرے شخص کو دو مرتبہ ضرب لگاتا ہے اور دوسرا شخص فوت ہو جاتا ہے تو ان دونوں نے فرمایا: اس میں دیت مغلظہ ہوگی۔

17191 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا، فَاِنَّهُ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَرْضٰى وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ، وَالْمُؤْمِنُوْنَ عَلَيْهِ كَافَّةً لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُؤْوِيَهُ وَيَنْصُرَهُ، فَمَنْ آوَاهُ وَنَصَرَهُ فَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ، فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ اِلَى اللّٰهِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن کو حملہ کر کے قتل کر دے تو اس میں قصاص لازم ہوگا' البتہ اگر مقتول کا ولی راضی ہو جائے تو معاملہ مختلف ہے' اور اس بارے میں تمام اہل ایمان یکساں حیثیت رکھیں گے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی مومن کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس (قاتل) کو پناہ دے یا اس کی مدد کرے جو شخص اسے پناہ دے گا یا اس کی مدد کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور جب کسی چیز کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ ہوگا۔

17192 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ بِالْعَصَا قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ فَاِنْ اَعَلَّ مَثْنٰى وَثُلَاثَ فَفِيْهِ الْقَوَدُ وَذَكَرَهُ الْحَسَنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ ابراہیم ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو دوسرے شخص کو عصا مار دیتا ہے (اور قتل کر دیتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: یہ شبہ عمد شمار ہوگا لیکن اگر اس نے دو یا تین مرتبہ وہ عصا مارا ہو' تو پھر اس میں قصاص لازم ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

بَابُ شِبْهِ الْعَمْدِ

باب: شبہ عمد کا بیان

17193 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ الْحَجَرُ وَالْعَصَا قَالَ: ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ تَتْرٰى قُلْتُ لَهُ: اَبَلَغَكَ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مَا عَلِمْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَجَرُ وَالْعَصَا فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ خَطَاً شِبْهُ الْعَمْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے شبہ عمد پتھر یا لاٹھی (کے ذریعے کیے جانے والے قتل کو کہتے ہیں)انہوں نے دو مختلف مواقع پر یہ بات کہی میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اب تک اس کے علاوہ کوئی اور روایت بھی پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہمیں علم نہیں ہے میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر پتھر یا لاٹھی کے ذریعے آدمی کسی کو جانی نقصان نہ پہنچائے اگر یہ غلطی سے

ہو تو کیا یہ بھی شبہ عمد ہوگا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17194 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنْ قَامَ رَجُلٌ اِلٰى رَجُلٍ بِحَجَرٍ فَكَسَرَ اَسْنَانَهُ اَوْ بِعُودٍ فَفَقَاَ عَيْنَهُ قَالَ: لَا يُقَادُ مِنْهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: يُقَادُ مِنْهُ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ كَالنَّفْسِ اَنْ يَشُجَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ لَا يُرِيدُ نَفْسَهُ فَيَتْوَى فِي نَفْسِهِ، وَاِنَّ هٰذَا قَدْ عَمَدَ عَيْنَهُ وَاَسْنَانَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص پتھر لے کر دوسرے کو مارتا ہے اور اس کے دانت توڑ دیتا ہے یا لکڑی کے ذریعے اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے قصاص لیا جائے گا کیونکہ یہ جان کی مانند نہیں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو زخمی کرے اور اس کا مقصد اسے جان سے مارنا نہ ہو لیکن دوسرا شخص جان سے چلا جائے جبکہ یہاں تو اس شخص نے دوسرے شخص کی آنکھ یا دانت (کو نقصان پہنچانے) کا ارادہ کیا تھا۔

17195 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي رَجُلٍ قَامَ اِلٰى رَجُلٍ بِحجرٍ فَكَسَرَ اَسْنَانَهُ وَفَقَاَ عَيْنَهُ قَالَ: يُقَادُ مِنْهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو پتھر لے کر دوسرے شخص کی طرف بڑھتا ہے اور اس کے دانت توڑ دیتا ہے یا اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس سے قصاص لیا جائے گا۔

17196 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ الْحَجَرُ، وِالْعَصَا، وَالسَّوْطُ، وَالدَّفْعَةُ، وَالدَّفْقَةُ، وَكُلُّ شَيْءٍ عَمِدْتَهُ بِهِ فَفِيهِ التَّغْلِيظُ فِي الدِّيَةِ قَالَ: وَالْخَطَاُ اَنْ يَرْمِيَ شَيْئًا فَيُخْطِءَ بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شبہ عمد پتھر عصا لاٹھی دھکا دینے گرانے کی صورت میں ہوتا ہے اور ہر اس چیز میں ہوتا ہے جس میں تم نے اس کا ارادہ کیا ہو ایسی صورت میں دیت مغلظہ لازم ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں: قتل خطا یہ ہے کہ آدمی کوئی چیز پھینکے اور وہ غلطی سے کسی کو جا لگے۔

17197 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا اسْتَقْبَلْتُهُ مِنَ الدَّفْعَةِ وَالدَّفْقَةِ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ شِبْهَ الْعَمْدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کسی شخص کو دھکا دیتا ہوں یا گرا دیتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: یہ شبہ عمد نہیں ہوگا۔

17198 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ شِبْهَ الْعَمْدِ الْحَجَرُ وَالْعَصَا

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (یہ دونوں

حضرات فرماتے ہیں) شبہ عمد پتھر یا لاٹھی کے ذریعے ہوتا ہے۔

17199 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِبْهُ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ وَذٰلِكَ اَنْ يَنْزِلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكُوْنُ رَمْيًا فِيْ عَمِيًّا مِنْ غَيْرِ ضَغِينَةٍ، وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ فَمَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ، فَلَيْسَ مِنَّا وَلَا رَاصِدٍ بِطَرِيقٍ، فَمَنْ قُتِلَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ، وَعَقْلُهُ مُغَلَّظٌ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شبہ عمد میں دیت مغلظہ لازم ہوتی ہے ایسا کرنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے درمیان آتا ہے اور پھر ان کے درمیان افراتفری پھیلا دیتا ہے جو کسی سابقہ اختلاف یا لڑائی کی وجہ سے نہیں ہوتی اور ہتھیار نہیں اُٹھایا جائے گا اور جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے گا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہوگا راستے میں گھات نہیں لگائی جائے گی جو شخص اس کے علاوہ صورت میں مارا جائے تو وہ شبہ عمد ہوگا اور اس کی دیت مغلظہ ہوگی اور ایسا کرنے والے شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

17200 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُوْلُ: الرَّجُلُ يُصَابُ فِي الرِّمِّيَّا فِي الْقِتَالِ بِالْعَصَا، اَوْ بِالسَّوْطِ، اَوِ الرَّامِي بِالْحِجَارَةِ يُودَى، وَلَا يُقْتَلُ بِهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا يُعْلَمُ مَنْ قَاتِلُهُ وَاَقُوْلُ: اَلَا تَرٰى اِلٰى قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهُذَلِيَّتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا اَنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهَا بِهَا وَوَدَاهَا وَجَنِيْنَهَا " اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو لڑائی کے دوران عصا یا لاٹھی لگتی ہے یا پتھر مارا جاتا ہے' اور وہ مرجاتا ہے' تو ایسی صورت میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی قتل کرنے والے کو اس کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ اس کا قاتل کون ہے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو خواتین کے بارے میں کیا فیصلہ دیا تھا جن میں سے ایک عورت نے دوسری عورت کو لکڑی ماری تھی اور اس کو قتل کر دیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو قتل نہیں کروایا تھا بلکہ آپ ﷺ نے اس عورت اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت دلوائی تھی۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

17201 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَبُوْ سَعِيدٍ سَقَطَ مِنْ كِتَابِيْ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: عِنْدَ اَبِيْ كِتَابٌ فِيهِ ذِكْرٌ مِنَ الْعُقُوْلِ جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَا قَضٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَقْلٍ اَوْ صَدَقَةٍ فَاِنَّهُ جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ قَالَ: فَفِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْعَمْدِ دِيَتُهُ دِيَةُ الْخَطَاِ الْحَجَرُ، وَالْعَصَا، وَالسَّوْطُ مَا لَمْ يَحْمِلْ سِلَاحًا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ میرے والد کے پاس ایک تحریر تھی جس میں دیت سے متعلق احکام تھے جس میں اس وحی کا تذکرہ تھا جو نبی اکرم ﷺ کی طرف آئی' اس میں یہ تحریر تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے جب بھی دیت یا صدقے کے بارے میں فیصلہ دیا تو وہ وحی کے مطابق تھا راوی بیان کرتے ہیں: اس کتاب میں یہ تحریر تھا اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول تھی (کہ آپ نے یہ حکم دیا ہے) قتل عمد کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی جو پتھر یا عصا یا لاٹھی کے ذریعے قتل ہوگا جبکہ آدمی نے ہتھیار نہ اٹھایا ہو۔

17202 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي قَتْلِ عِمِّيَّةٍ رَمْيَةً بِحَجَرٍ اَوْ عَصًا فَفِيهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص افراتفری کے دوران پتھر یا عصا کے ذریعے مارا جائے تو اس میں دیت مغلظہ لازم ہوگی۔

17203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا رَمْيًا بِحَجَرٍ اَوْ ضَرْبًا بِسَوْطٍ اَوْ بِعَصًا، فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ وَمَنْ قُتِلَ اعْتِبَاطًا فَهُوَ قَوَدٌ لَا يُحَالُ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

❀❀ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص پتھر لگنے سے یا لاٹھی یا عصا لگنے سے مارا جائے تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی اور جس شخص کو گھات لگا کر مارا جائے تو اس پر قصاص لازم ہوگا اس کے اور اس کو قتل کرنے والے (مقتول کے ولی) کے درمیان حائل نہیں ہوا جائے گا جو شخص اس کے اور اس کے قاتل کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

17204 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ الضَّرْبَةُ بِالْعِظَامِ اَوْ بِالْحَجَرِ اَوِ السَّوْطِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے شبہ عمد یہ ہے کہ ہڈی کے ذریعے یا پتھر یا لاٹھی کے ذریعے ضرب لگائی جائے۔

17203-سنن أبي داؤد - كتاب الديات' باب فيمن قتل في عميا بين قوم - حديث: 3996'سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب من حال بين ولي المقتول وبين القود أو الدية - حديث: 2631'السنن للنسائي - كتاب البيوع' باب من قتل بحجر أو سوط - حديث: 4732'السنن الكبرى للنسائي - قتل حجر أو بسوط - حديث 6781'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره - حديث 2747'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب إيجاب القصاص في العمد' حديث: 14800' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث: 10650

17205 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ الضَّرْبَةُ بِالْخَشَبَةِ الضَّخْمَةِ وَالْحَجَرِ الْعَظِيمِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے

''شبہ عمد یہ ہے کہ موٹی لکڑی یا بڑے پتھر کے ذریعے ضرب لگائی جائے''۔

17206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْعَمْدُ مَا كَانَ بِسِلَاحٍ وَمَا كَانَ دُوْنَ حَدِيدَةٍ، فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ الْخَشَبَةُ، وَالْحَجَرُ وَالْعَصَا اَنْ يُرِيدَ شَيْئًا فَيُصِيبَ غَيْرَهُ، وَلَا يَكُوْنُ شِبْهُ الْعَمْدِ اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قتل عمد یہ ہے کہ جب ہتھیار کے ذریعے قتل کیا جائے اور جو چیز لوہے کے علاوہ ہو وہ شبہ عمد شمار ہوگی جیسے لکڑی یا پتھر یا لاٹھی کہ آدمی نے اسے ایک جگہ مارنا چاہا تھا اور وہ دوسری جگہ لگ گیا (اور دوسرا شخص اس کے نتیجے میں مرگیا) اور شبہ عمد صرف جان کی صورت میں ہوتا ہے (زخموں کی صورت میں نہیں ہوتا)۔

بَابُ الْخَطَأِ

باب: قتل خطا کا بیان

17207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْخَطَأُ اَنْ يَرْمِيَ اِنْسَانًا فَيُصِيبَ غَيْرَهُ اَوْ يَرْمِيَ شَيْئًا فَيُخْطِءَ بِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے قتل خطا یہ ہے کہ آدمی نے ایک شخص کو تیر مارا ہو اور وہ دوسرے کو لگ جائے' یا کسی چیز کو مارا ہو اور وہ غلطی سے (کسی دوسرے کو لگ جائے)۔

17208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْخَطَأُ اَنْ تُرِيدَ، شَيْئًا فَتُصِيبَ غَيْرَهُ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے قتل خطا یہ ہے کہ تم نے ایک چیز کا ارادہ کیا ہو اور وہ دوسرے کو لگ جائے۔

17209 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْخَطَأِ اَنْ يُرِيدَ، امْرَاً فَيُصِيبَ غَيْرَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قتل خطا کے بارے میں یہ تحریر کیا تھا کہ آدمی ایک چیز کا ارادہ کرے اور وہ دوسرے کو لگ جائے۔

بَابُ شِبْهِ الْعَمْدِ

باب: شبہ عمد کا بیان

17210 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُغَلَّظُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ الدِّيَةُ وَلَا يُقْتَلُ بِهِ مَرَّتَيْنِ تَتْرَى،

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہوگی اور اس میں قتل نہیں کیا جائے گا یہ بات دو مختلف مواقع پر منقول ہے۔

17211 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ كَقَوْلِ عَطَاءٍ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

17212 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ، اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمِي الْيَوْمَ اِلَّا مَا كَانَتْ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ اَلَا، وَاِنَّ مَا بَيْنَ الْعَمْدِ وَالْخَطَاِ الْقَتْلُ بِالسَّوْطِ وَالْحَجَرِ فِيهِمَا مِائَةُ بَعِيرٍ مِّنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِي بُطُونِهَا اَوْلَادُهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کی سیڑھی پر موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا جس نے اپنے بندے کی مدد کی اس نے تنہا (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا خبردار زمانہ جاہلیت کا ہر معاملہ آج میرے قدموں کے نیچے ہے البتہ ان چیزوں کا معاملہ مختلف ہے' جس کا تعلق خانہ کعبہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے سے ہے خبردار جو قتل عمد اور خطا کے درمیان ہو یعنی لاٹھی یا پتھر کے ذریعے قتل کیا گیا ہو اس میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی جن میں سے چالیس ایسے ہوں گے کہ ان کے پیٹ میں ان کے بچے ہوں''۔

17213 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوسِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعَى وَمَالٌ وَدَمٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ اِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ وَسِقَايَةَ الْحُجَّاجِ اَلَا، اِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاِ قَتِيلُ السَّوْطِ

وَالْعَصَا قَالَ الْقَاسِمُ: مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا، قَالَ خَالِدٌ: وَقَالَ غَيْرُ الْقَاسِمِ: مِائَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا

❀❀ عقبہ بن اوس سدوسی نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے تنہا (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا خبردار ہر وہ ترجیحی چیز جس کا شمار کیا جاتا ہے، اور جس کے حوالے سے بلایا جاتا ہے جو بھی مال اور جو بھی خون ہے وہ میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے البتہ خانہ کعبہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کا معاملہ مختلف ہے خبردار قتل خطا کا مقتول وہ شخص ہوگا جسے لاٹھی یا عصا کے ذریعے قتل کیا گیا ہو''۔

قاسم بیان کرتے ہیں: (اس کی دیت کے ایک سو اونٹوں میں) چالیس اونٹنیاں وہ ہوں گی جن کے پیٹ میں بچے موجود ہوں جبکہ قاسم کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں ایک سو اونٹ ہوں گے جن میں سے چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں گی جن کے پیٹ میں ان کے بچے ہوں۔

17214 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَلدِّيَةُ الْكُبْرَى الَّتِيْ غَلَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فَتِيَّةً سَمِيْنَةً

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے بڑی دیت جسے نبی اکرم ﷺ نے مغلظہ قرار دیا ہے اس میں تیس حقہ تیس بنت لبون اور چالیس خلفہ ہوں گے جو جوان اور موٹے تازے ہوں۔

17215 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: وَشِبْهُ الْعَمْدِ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے شبہ عمد میں تیس حقہ تیس بنت لبون اور چالیس خلفہ ہوں گے۔

17216 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ عِنْدَ اَبِيْ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ لِيْ: فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اصْطَلَحُوا فِي الْعَمْدِ فَهُوَ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ

❀❀ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس جو تحریر موجود تھی وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول تھی جس میں یہ مذکور تھا کہ شبہ عمد (کی دیت کیا ہوگی؟) اس کے بعد معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت ہے، جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول اس تحریر میں یہ بھی ذکر تھا: جب قتل عمد کی صورت میں لوگ صلح کر لیں تو اس میں اس کے مطابق فیصلہ ہوگا جس کے بارے میں لوگوں

نے آپس میں صلح کی ہے۔

17217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَاَرْبَعُوْنَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شبہ عمد کی صورت میں تیس جذعہ تیس حقہ اور چالیس ایسے اونٹ ہوں گے جو ثنیہ سے لے کر بازل تک کے درمیان کے ہوں اور یہ سب خلفہ ہوں گے۔

17218 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، فَاِنَّهُ يُدْفَعُ اِلٰى اَهْلِ الْقَتِيلِ، فَاِنْ شَاءُ وا قَتَلُوهُ، وَاِنْ شَاءُ وا اَخَذُوا الْعَقْلَ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً، فَذٰلِكَ عَقْلُ الْعَمْدِ اِذَا لَمْ يُقْتَلْ صَاحِبُهُ،

❀❀ عمرو بن شعیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص عمد کے طور پر قتل کر دے اسے مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو دیت کے ایک سو اونٹ وصول کر لیں گے جس میں تیس حقہ تیس جذعہ اور چالیس خلفہ ہوں گے یہ قتل عمد کی دیت ہوگی اس صورت میں جب قتل کرنے والے کو (قصاص میں) قتل نہ کیا جائے''۔

17219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، وَالشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

17220 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، وَسُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ

❀❀ امام شعبی نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے شبہ عمد کی صورت میں تیس حقہ تیس جذعہ اور چالیس ایسے اونٹ ادا کیے جائیں گے جو ثنیہ سے لے کے بازل تک کی عمر کے ہوں اور یہ سب خلفہ ہوں گے۔

17221 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے چالیس خلفہ تیس حقہ اور تیس جذعہ ہوں گے۔

17222 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شبہ عمد کی صورت میں تینتیس حقہ تینتیس جذعہ اور چونتیس ایسے اونٹ ہوں گے جو عمر کے اعتبار سے ثنیہ سے لے کر بازل تک کی عمر کے ہوں گے اور وہ سب خلفہ ہوں گے۔

17223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ،

❀❀ ابراہیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے شبہ عمد میں پچیس حقہ پچیس جذعہ پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون ہوں گے۔

17224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ، وَزَيْدًا، قَالَا: فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ اَرْبَعُوْنَ جَذَعَةً خَلِفَةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا وَثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شبہ عمد کے بارے میں فرماتے ہیں: اس میں چالیس جزعہ ہوں گے' جو خلفہ سے لے کر بازل تک کی عمر کے ہوں گے اور تیس حقہ اور تیس بنت لبون ہوں گے۔

17226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اصْطَلَحُوا فِي الْعَمْدِ عَلٰى شَيْءٍ، فَهُوَ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ اَقَلُّوا اَوْ اَكْثَرُوا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے قتل عمد کی صورت میں جب دونوں فریق کسی چیز پر صلح کر لیں تو اس کے مطابق ادائیگی لازم ہوگی جس پر انہوں نے صلح کی ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔

بَابُ تَغْلِيظِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

باب: دیت مغلظہ میں گائے یا بکریوں کا حکم

17227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ تَغْلِيظِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ قَالَ: الرُّبُعُ وَالسُّدُسُ

❀❀ عمرو بن شعیب' گائے اور بکری کی مغلظہ میں فرماتے ہیں: وہ ایک چوتھائی یا چھٹا حصہ ہوگا۔

17228 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَغْلِيظُ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ قَالَ: مَا اَعْلَمُهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: گائے اور بکری میں مغلظہ کیا ہوگی انہوں نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

17229 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ، اَنَّ تَغْلِيظَ الْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ السُّدُسُ، لَيْسَ فِيهَا ذَكَرٌ قَالَ: وَإِنَّهُ لَتُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ السَّمِينَةُ، قُلْتُ لِدَاوُدَ: اَثَبَتَ مَا تُخْبِرُنِيْ عَنْ سِنِي الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ؟ قَالَ: لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَلَا يَعْزِيهِ اِلٰى اَحَدٍ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ: يَقُوْلُهُ النَّاسُ

❀❀ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: گائے اور بکری میں مغلظہ چھٹا حصہ ہوگا جس میں کوئی نر نہیں ہوگا انہوں نے فرمایا: موٹا تازہ ثنیہ وصول کرلیا جائے گا میں نے داؤد سے دریافت کیا: گائے اور بکری کی عمر کے بارے میں جو چیز آپ نے مجھے بتائی ہے کیا یہ مستند طور پر منقول ہے انہوں نے جواب دیا: ایسا ہی ہوتا آرہا ہے تاہم انہوں نے اس بات کی نسبت کسی متعین فرد کی طرف نہیں کی جس سے انہوں نے یہ بات سنی ہو انہوں نے صرف یہ کہا: لوگ یہ کہتے ہیں۔

بَابُ اَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَاِ

باب: خطا کے طور پر دانتوں (کو نقصان پہنچانے) کی دیت

17230 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: "عَقْلُ الْخَطَاِ خَمْسَةُ اَخْمَاسٍ: عِشْرُوْنَ مِنْهَا بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَعِشْرُوْنَ ابْنَ لَبُوْنٍ"

❀❀ ابن شہاب فرماتے ہیں: خطا کی دیت پانچ صورتوں میں ہوگی ان میں سے بیس بنت لبون بیس بنت مخاض دس حقہ دس جذعہ اور بیس بنت لبون ہوں گے۔

17231 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعَشْرٌ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُورٍ

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے تیس حقہ تیس بنت لبون تیس بنت مخاض اور دس بنو لبون مذکر ہوں گے۔

17232 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: دِيَةُ الْخَطَاِ مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُوْنَ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُورٌ،

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے قتل خطا کی دیت میں اونٹوں میں سے تیس حقہ تیس بنت لبون بیس بنت مخاض اور بیس بنو لبون مذکر ہوں گے۔

17233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ عِنْدَ اَبِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: وہ تحریر جو میرے والد کے پاس موجود تھی' جس میں نبی اکرم ﷺ کے

حوالے سے منقول روایات تھیں اس میں قتل خطا کی دیت کے بارے میں یہ ذکر تھا۔

اس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

17234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَأِ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17235 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: " دِيَةُ الْخَطَأِ مِنَ الْإِبِلِ مِائَةٌ: خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ ابْنَ لَبُوْنٍ ذُكُورٌ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اونٹوں کی شکل میں قتل خطا کی دیت میں ایک سو اونٹ ہوں گے جن میں سے پچیس حقہ پچیس جذعہ پچیس بنت مخاض اور پچیس ابن لبون مذکر ہوں گے۔

17236 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فِي الْخَطَأِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل خطا کی دیت میں پچیس حقہ پچیس جذعہ پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون ہوں گے۔

17237 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دِيَةُ الْمُسْلِمِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ اَرْبَاعٌ مِثْلُ قَوْلِ: عَلِيٍّ هٰذَا وَزَادَ، فَاِنْ لَمْ تُوجَدْ بِنْتُ الْمَخَاضِ جُعِلَ مَكَانَهَا بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُورٌ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو تحریر بھجوائی تھی اس میں یہ ذکر تھا کہ مسلمان کی دیت ایک سو اونٹ ہوں گے جو چار صورتوں میں ہوں گے اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند مذکور ہے تاہم اس میں یہ چیز زائد ہے کہ اگر بنت مخاض دستیاب نہ ہو تو اس کی جگہ بنت لبون مذکر شامل کر دیے جائیں گے۔

17238 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: فِي الْعَمْدِ اَخْمَاسًا عِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَعِشْرُوْنَ بَنَاتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُوْنَ ابْنَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل عمد کی صورت میں پانچ قسم کی ادائیگی ہوگی بیس حقہ بیس جذعہ بیس بنت مخاض بیس ابن مخاض اور بیس بنت لبون ہوں گے۔

17239 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِیْ دِیَةِ الْخَطَأ ثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَعَشْرٌ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُورٌ

❀❀ ابن ابو نجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے قتل خطا کی دیت میں تیس جذعہ تیس حقہ تیس بنت لبون اور دس بنو لبون مذکر ہوں گے۔

بَابُ الدِّيَةِ مِنَ الْبَقَرِ

باب: گائے کی شکل میں دیت کی ادائیگی

17240 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الدِّيَةُ مِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے گائے کی صورت میں دیت کی ادائیگی میں دوسو گائے ادا کی جائیں گی۔

17241 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: الدِّيَةُ مِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَقَالَ قَتَادَةُ: تُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ فَصَاعِدًا

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے گائے کی شکل میں دیت کی ادائیگی کی صورت میں دوسو گائے ادا کی جائیں گی قتادہ فرماتے ہیں: ثنیہ یا اس سے بڑی عمر کی گائے وصول کی جائیں گی۔

17242 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ فَمِائَتَا بَقَرَةٍ قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ فَكُلُّ بَعِيرٍ بِبَقَرَتَيْنِ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے گائے کی صورت میں دیت ادا کرنی ہو تو دوسو گائے ادا کی جائیں گی۔

ابوبکر فرماتے ہیں: جس شخص کی دیت گائے کی شکل میں ہو تو ہر اونٹ دو گائے کے برابر شمار ہوگا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گائے ادا کرنے والوں پر دوسو گائیں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17243 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْنَا اَنَّهَا مُسِنَّةٌ

❀❀ امام شعبی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے گائے والوں پر دوسو گائے کی ادائیگی لازم ہوگی سفیان بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ وہ گائے مسنہ ہوں گی۔

17244 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: مِائَتَا بَقَرَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: فِي الْخَطَأ الْجَذَعُ، وَالثَّنِيُّ، وَفِي الْمُغَلَّظَةِ خِيَارُ الْمَالِ

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے مکحول کا یہ قول نقل کیا ہے دو سو گائے لازم ہوں گی معمر بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات بیان کی ہے قتل خطا کی صورت میں جذعی اور ثنی کی ادائیگی ہوگی اور مغلظہ کی صورت میں مال میں سے بہترین کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17245 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِيْ اَسْنَانِ الْبَقَرِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مِائَتَا بَقَرَةٍ مِائَةُ جَذَعَةٍ، وَمِائَةُ مُسِنَّةٍ

❀❀ امام شعبی گائے کی عمر کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے دو سو گائے کی ادائیگی لازم ہوگی ایک سو جذعہ اور ایک سو مسنہ ہوں گی۔

17246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ، اَنَّ اَسْنَانَ الْبَقَرِ، رُبُعٌ تَوَابِعُ، وَرُبُعٌ مَا اَعَانَتْ بِهِ الْعَشِيرَةُ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيرٍ اَوْ ثَنِيٍّ، وَمَا بَقِيَ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ قَالَ: يَقُوْلُهُ النَّاسُ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: - يَعْنِيْ مَا شِئْتَ مِنْ صَغِيْرَةٍ اَوْ كَبِيرَةٍ -

❀❀ داؤد بن ابو عاصم فرماتے ہیں: گائے کی عمروں میں چار قسمیں ہوں گی ایک چوتھائی توابع ہوگی ایک چوتھائی وہ ہوں گی، جس میں خاندان مدد کرے گا خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو یا ثنی ہو اور جو باقی ہوں گی وہ درمیانی قسم کے مال سے ہوں گی داؤد نے یہ بتایا: لوگ یہی کہتے ہیں۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: یعنی تم جو چاہو ادا کر دو چھوٹی یا بڑی ادا کر دو۔

بَابُ الدِّيَةِ مِنَ الشَّاءِ

باب: بکریوں کی شکل میں دیت کی ادائیگی

17247 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الدِّيَةُ مِنَ الشَّاءِ اَلْفَا شَاةٍ،

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے بکریوں کی صورت میں دیت کی ادائیگی میں دو ہزار بکریاں ادا کی جائیں گی۔

17248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ وَقَالَ قَتَادَةُ: تُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ فَصَاعِدًا، وَلَا تُؤْخَذُ عَوْرَاءُ وَلَا هَرِمَةٌ، وَلَا تَيْسٌ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے قتادہ فرماتے ہیں: ثنیہ یا اس سے بڑی عمر کی بکری وصول کی جائے گی اس میں کوئی کانی یا بوڑھی (بکری) یا نر (یعنی بکرا) وصول نہیں کیا جائے گا۔

17249 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ عَقْلُهُ مِنَ الشَّاةِ، فَاَلْفَا شَاةٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ كَانَ عَقْلُهُ مِنَ الشَّاةِ، فَكُلُّ

بَعِيرٍ بِعِشْرِينَ شَاةً، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَا شَاةٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے بکریوں کی شکل میں دیت ادا کرنی ہو تو وہ دو ہزار بکریاں ادا کرے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: جس شخص نے بکریوں کی صورت میں دیت ادا کرنی ہو تو ایک اونٹ بیس بکریوں کے برابر قرار دیا جائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عُمَرَ قَالَ: عَلٰى اَهْلِ الشَّاةِ اَلْفَا شَاةٍ

❀❀ ابن ابولیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17251 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، رَفَعَهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: يُؤْخَذُ الثَّنِيُّ، وَالْجَذَعُ كَمَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ يُؤْخَذُ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ

❀❀ عمرو بن شعیب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ثنی اور جذعہ کو وصول کیا جائے گا جس طرح اسے صدقہ میں وصول کیا جاتا ہے اسی طرح قتل خطا کی دیت میں وصول کیا جائے گا۔

17252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ، اَنَّ اَسْنَانَ دِيَةِ الْغَنَمِ رُبُعٌ مَا جَازَ الْوَادِيَ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ، وَرُبُعٌ مَا اَعَانَتْ بِهِ الْعَشِيْرَةُ مِنْ صَغِيْرٍ، وَكَبِيْرٍ، وَفَارِضٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ، لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرٌ قَالَ: لَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهُ وَيَقُوْلُهُ النَّاسُ

❀❀ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: بکریوں کی دیت میں چار قسمیں ہوں گی ایک چوتھائی وہ ہوں گی جو وادی کو عبور کر سکیں، خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں۔ ایک چوتھائی وہ ہوں گی جن کے بارے میں خاندان مدد کرے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اور فارض اور جو باقی بچیں گی وہ درمیانے مال میں سے ہوں گے ان میں کوئی نر جانور نہیں ہوگا

داؤد کہتے ہیں: وہ ہمیشہ یہی کہتے رہے ہیں: لوگوں نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

17253 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَقْلُ الدِّيَةِ فِي الشَّاةِ اَلْفَا شَاةٍ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بکریوں کی شکل میں دیت کی ادائیگی کی صورت میں دو ہزار بکریاں ادا کرنا ہوں گی۔

بَابُ كَيْفَ اَمْرُ الدِّيَةِ

باب: دیت کا معاملہ کیسے ہوگا؟

17254 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى

فِي النَّفْسِ بِالدِّيَةِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے جان کے معاملے میں دیت کا فیصلہ دیا ہے۔

17255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتِ الدِّيَةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَعِيرٍ لِكُلِّ بَعِيرٍ أُوقِيَّةٌ، فَذٰلِكَ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ غَلَتِ الْإِبِلُ، وَرَخُصَتِ الْوَرِقُ، فَجَعَلَهَا عُمَرُ أُوْقِيَّةً وَنِصْفًا، ثُمَّ غَلَتِ الْإِبِلُ، وَرَخُصَتِ الْوَرِقُ أَيْضًا، فَجَعَلَهَا عُمَرُ أُوقِيَّتَيْنِ، فَذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ آلَافٍ، ثُمَّ لَمْ تَزَلِ الْإِبِلُ تَغْلُو، وَتَرْخُصُ الْوَرِقُ حَتّٰى جَعَلَهَا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا أَوْ أَلْفَ دِيْنَارٍ، وَمِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَمِنَ الشَّاةِ أَلْفَ شَاةٍ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دیت ایک سو اونٹ کی شکل میں ہوتی تھی ہر ایک اونٹ کا ایک اوقیہ ہوتا تھا اور یوں یہ چار ہزار بن جاتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور اونٹوں کی قیمتیں بڑھ گئیں اور چاندی کی قیمت کم ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ڈیڑھ اوقیہ کے برابر ایک قرار دے دیا پھر اونٹوں کی قیمتیں اور زیادہ ہو گئیں اور چاندی کی قیمت اور کم ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دو اوقیہ کے برابر قرار دے دیا یوں یہ آٹھ ہزار (درہم) بن گئے اس کے بعد مسلسل اونٹوں کی قیمت بڑھتی رہی اور چاندی کی قیمت کم ہوتی رہے یہاں تک کہ یہ بارہ ہزار (درہم) یا ایک ہزار دینار ہو گئے اور گائے میں دو سو گائے اور بکریوں میں دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہے۔

17256 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتِ الدِّيَةُ مِنَ الْإِبِلِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهَا لَمَّا غَلَتِ الْإِبِلُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً لِكُلِّ بَعِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَإِنْ شَاءَ الْقَرَوِيُّ أَعْطَى مِائَةَ نَاقَةٍ أَوْ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ، أَوْ أَلْفَيْ شَاةٍ، وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا قَالَ: إِنْ شَاءَ أَعْطَى إِبِلًا، وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا هُوَ الْأَمْرُ الْأَوَّلُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے پہلے دیت اونٹوں کی شکل میں ہوتی تھی یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اونٹوں کی قیمت زیادہ ہوگئی تو انہوں نے ایک اونٹ کی قیمت ایک سو بیس (درہم) مقرر کی راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر بستی کا رہنے والا شخص چاہے' تو وہ ایک سو اونٹ یا دو سو گائے یا دو سو بکریاں دے سکتا ہے خواہ وہ سونا نہ بھی دے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے' تو اونٹ ادا کر دے اور سونا نہ دے' یہ پہلا معاملہ ہوتا تھا۔

17257 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَفَيُعْطِي الْقَرَوِيُّ إِنْ شَاءَ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا؟ قَالَ: لَا لَا يَتَعَاقَلُ أَهْلُ الْقُرٰى مِنَ الْمَاشِيَةِ غَيْرَ الْإِبِلِ يَقُوْلُ: هُوَ عَقْلُهُمْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا شہر کا رہنے والا شخص اگر چاہے' تو گائے یا بکریاں ادا کر دے تو انہوں نے کہا: جی نہیں! شہر کے رہنے والے لوگ جانوروں میں سے اونٹ کے علاوہ اور کوئی ادائیگی نہیں کر سکتے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں شہری لوگ یہی دیت ادا کرتے تھے۔

17258 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: عَلَى اَهْلِ الْإِبِلِ الْإِبِلُ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَقَرِ الْبَقَرُ، وَعَلَى اَهْلِ الشَّاةِ الشَّاةُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ بات کہی جاتی ہے اونٹ والوں پر اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی گائے والوں پر گائے کی ادائیگی لازم ہوگی اور بکریوں والوں پر بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17259 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: عَلَى اَهْلِ الْإِبِلِ الْإِبِلُ، وَعَلَى اَهْلِ الذَّهَبِ الذَّهَبُ، وَعَلَى اَهْلِ الْوَرِقِ الْوَرِقُ، وَعَلَى اَهْلِ الْغَنَمِ الْغَنَمُ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَزِّ الْحُلَلُ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اونٹ والوں پر اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور سونے والوں پر سونے کی ادائیگی لازم ہوگی چاندی والوں پر چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی بکریوں والوں پر بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور کپڑے والوں پر کپڑے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17260 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنْ شَاءَ صَاحِبُ الْبَقَرِ اَوِ الشَّاةِ اَعْطَى الْإِبِلَ

❀❀ عبدالکریم نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے گائیوں یا بکریوں کا مالک اگر چاہے تو اونٹ ادا کرسکتا ہے۔

17261 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مِائَةُ بَعِيرٍ اَوْ قِيمَةُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک سو اونٹ ہوں گے یا پھر ان کی قیمت کے برابر کوئی اور چیز ہوگی۔

17262 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيَةَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دیت میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

17263 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ قَضَى عَلَى اَهْلِ الْوَرِقِ عَشَرَةَ آلَافٍ، وَعَلَى الدَّنَانِيرِ اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَعَلَى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَىْ حُلَّةٍ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ " قَالَ: وَسَمِعْنَا اَنَّهَا سُنَّةٌ، وَعَلَى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَسَمِعْتُ اَنَّهَا سُنَّةٌ، وَعَلَى اَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ ابن ابولیلیٰ نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی والوں پر دس ہزار کی' دینار والوں پر ایک ہزار کی' کپڑے والوں پر دو سو کپڑوں کی گائے والوں پر دو سو گائیوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے یہی سنا ہے کہ یہی سنت ہے' اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہے میں نے یہ سنا ہے کہ یہی سنت ہے اونٹ والوں پر

ایک سواونٹوں کی ادائیگی لازم ہے۔

17264 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَكَانَ كُلِّ بَعِيرٍ بَقَرَتَيْنِ،

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ کی جگہ دوگائیوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

17265 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ اَبِىْ بَكْرٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: دِيَةُ الْحِمْيَرِيِّ ثَلَاثُمِائَةِ حُلَّةٍ مِّنْ حُلَلِ الثَّلَاثِ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حمیری کی دیت تین حلوں کے تین سو حلے ہوں گے۔

17267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً قَالَ: قُلْتُ: الْبَدَوِيُّ صَاحِبُ الْبَقَرِ وَالشَّاةِ اَلَهُ اَنْ يُعْطِيَ اِبِلًا اِنْ شَاءَ، وَاِنْ كَرِهَ الْمُتبِعُ الْمَعْقُوْلَ لَهُ؟ قَالَ: هُوَ لَهُ حَقٌّ قَالَ: مَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ مَا شَاءَ الْمَعْقُوْلُ لَهُ هُوَ حَقُّهُ، لَهُ مَاشِيَةُ الْعَاقِلِ مَا كَانَتْ، لَا تُصْرَفُ اِلٰى غَيْرِهَا اِنْ شَاءَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے میں نے کہا: دیہاتی شخص جو گائے یا بکریوں کا مالک ہوتا ہے کیا اسے اس بات کی اجازت ہوگی کہ اگر وہ چاہے' تو اونٹ ادا کردے اگرچہ وہ شخص اس بات کو ناپسند کرتا ہو جسے دیت ادا کی جانی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا انہوں نے فرمایا: ہم یہی سمجھتے ہیں کہ جس شخص کو دیت ادا کی جانی ہے اس کا یہ حق نہیں ہے اس کا حق صرف یہ ہے کہ دیت ادا کرنے والے نے جو ادائیگی کی ہے وہ اسے قبول کرے یہ حق دیت ادا کرنے والے کے علاوہ اور کسی طرف نہیں جائے گا۔

17268 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِينَ اَهْلِ الْقَرْيَةِ، اَوِ الْبَادِيَةِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِبِلٌ، فَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ الْوَرِقُ، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ الْبَقَرُ، وَعَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ الْغَنَمُ، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَزِّ الْبَزُّ قَالَ: يُعْطُونَ مِنْ اَيِّ صِنْفٍ كَانَ بِقِيمَةِ الْاِبِلِ مَا كَانَتْ، اِنِ ارْتَفَعَتْ اَوِ انْخَفَضَتْ قِيمَتُهَا يَوْمَئِذٍ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تمام لوگوں پر خواہ وہ شہروں کے رہنے والے ہوں یا دیہاتوں کے رہنے والے ہوں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہے' جس شخص کے پاس اونٹ نہ ہوں' تو چاندی والوں پر چاندی کی گائیوں والوں پر گائے کی بکریوں والوں پر بکریوں کی اور کپڑے والوں کپڑے کی ادائیگی لازم ہوگی وہ فرماتے ہیں: اونٹ کی قیمت

کے حساب سے یہ لوگ جس بھی شکل میں چاہیں ادائیگی کر دیں گے خواہ اس دن اونٹ کی قیمت زیادہ ہو یا کم ہو (اونٹوں کی قیمت کا ہی اعتبار ہوگا)۔

17269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ اَهْلُ الطَّعَامِ الذُّرَةُ عَلَيْهِمْ طَعَامٌ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ بِذٰلِكَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: قَالَ اَبُوهُ: فَمَنِ اتَّقَى بِالْاِبِلِ مِنَ النَّاسِ، فَهُوَ حَقُّ الْمَعْقُولِ لَهُ الْاِبِلُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اناج والے لوگ جن کے پاس گیہوں ہوتا ہے کیا ان پر اناج کی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے جواب دیا: میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا ہے طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد فرماتے ہیں: لوگوں میں سے جو شخص اونٹوں کے ذریعے بچنا چاہتا ہو تو یہ اس شخص کا حق ہے، جسے دیت ادا کی جارہی ہے۔

17270 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْاِبِلَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرَقِ، وَيُقِيمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ، فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ ثَمَنَهَا، وَاِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى عَلٰى نَحْوِ الثَّمَنِ مَا كَانَ

قَالَ: وَقَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي الدِّيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى حِينَ كَثُرَ الْمَالُ، وَغَلَتِ الْاِبِلُ فَاَقَامَ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ سِتَّمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةٍ

وَقَضٰى عُمَرُ فِي الدِّيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا، وَقَالَ: اِنِّي اَرَى الزَّمَانَ تَخْتَلِفُ فِيهِ الدِّيَةُ، تَنْخَفِضُ فِيهِ مِنْ قِيمَةِ الْاِبِلِ، وَتَرْتَفِعُ فِيهِ وَاَرَى الْمَالَ قَدْ كَثُرَ، وَاَنَا اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ بَعْدِي، وَاَنْ يُصَابَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ فَتَهْلَكَ دِيَتُهُ بِالْبَاطِلِ، وَاَنْ تَرْتَفِعَ دِيَتُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَتُحْمَلَ عَلٰى قَوْمٍ مُسْلِمِينَ، فَتَجْتَاحُهُمْ فَلَيْسَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ، وَلَا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلَا فِي الْحَرَمِ، وَلَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى فِيهِ تَغْلِيظٌ لَا يُزَادُ فِيهِ عَلَى اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا، وَعَقْلُ اَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ عَلٰى اَسْنَانِهَا، كَمَا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَا شَاةٍ، وَلَوْ اُقِيمَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اِلَّا عَقْلَهُمْ يَكُونُ ذَهَبًا وَوَرِقًا فَيُقَامُ عَلَيْهِمْ، وَلَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى فِي الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ عَقْلًا مُسَمًّى لَا زِيَادَةَ فِيهِ لَاتَّبَعْنَا قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُقِيمُهُ عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ"

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ شہر والوں پر اونٹوں کی قیمت کے حساب سے چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی کی ادائیگی لازم قرار دیتے تھے آپ اونٹوں کی قیمت کے حساب سے اس کا تعین کرتے تھے اگر اونٹوں کی قیمت زیادہ ہوتی تھی تو ادائیگی زیادہ کر دیتے تھے اور اگر کم ہوتی تھی تو اسی حساب سے اس میں ادائیگی کم کر دیتے تھے تو شہر والوں پر قیمت کے

حساب سے ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ جو بھی ہو وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ شہر والوں پر جب مال زیادہ ہوا اور اونٹوں کی قیمت بڑھ چکی ہو تو اس حساب سے ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے ایک سو اونٹوں کو چھ سو دیناروں سے لے کے آٹھ سو دیناروں کے برابر قرار دیا تھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت کے بارے میں شہر والوں پر یہ ادائیگی لازم قرار دی تھی کہ وہ بارہ ہزار (درہم) ادا کریں گے وہ فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ مختلف زمانوں میں دیت مختلف رہی ہے کسی زمانے میں اونٹ کی قیمت کم ہو جاتی تھی کسی میں زیادہ ہو جاتی تھی اسی طرح میں نے مال کو دیکھا کہ وہ زیادہ ہو گیا تو مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہوا کہ میرے بعد فیصلہ کرنے میں کوئی زیادتی نہ ہو جائے اور کسی مسلمان شخص کو یہ نقصان پہنچے اور پھر اس کی دیت باطل ہو جائے یا اس کی دیت ناحق طور پر زیادہ ہو جائے اور دوسرے مسلمانوں پر اس کی ادائیگی لازم ہو جائے جو ان کے لئے پریشانی کا باعث بن جائے شہر والوں پر دیت مغلظہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور نہ حرمت والے مہینے میں نہ حرم کی حدود میں نہ ہی شہر والوں پر دیت مغلظہ میں بارہ ہزار (درہم) سے زیادہ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ ویرانوں میں رہنے والوں پر دیت کی شکل میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی جو ان کی عمروں کے حساب سے ہوگی جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا ہے گائیوں والوں دو سو گائیوں کی ادائیگی لازم ہوگی بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر شہر والوں پر قیمت کا تعین کیا جائے اور دیت کی ادائیگی سونے یا چاندی کی شکل میں ہو تو پھر اس کے لئے قیمت کا تعین کر دیا جائے گا اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہر والوں پر سونے یا چاندی کی شکل میں متعین طور پر دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دے دیتے تو پھر اس میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا تھا اور ہم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی پیروی کرنی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کو اونٹوں کی قیمت کے حساب سے متعین کیا تھا۔

17271 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَرَضَ الدِّيَةَ مِنَ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَمِنَ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سونے کی شکل میں ایک ہزار (دیناروں) اور چاندی کی شکل میں بارہ ہزار (درہموں) کو دیت کے طور پر مقرر کیا تھا۔

17272 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، شَاوَرَ السَّلَفَ حِينَ جَنَّدَ الْاَجْنَادَ، فَكَتَبَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاةِ اَلْفَا شَاةٍ، وَعَلٰى مَنْ نَسَجَ الْبَزَّ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ بِخَمْسِمِائَةِ حُلَّةٍ، اَوْ قِيمَةِ ذٰلِكَ مِمَّا سُوَى الْحُلَلِ، فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ اَصَابَهُ مِنَ الْاَعْرَابِ فَدِيَتُهُ مِنَ الْاِبِلِ لَا يُكَلَّفُ الْاَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ، وَلَا الْوَرِقَ وَاِذَا اَصَابَهُ الْاَعْرَابِيُّ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِبِلًا فَعِدْلُهَا مِنَ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَقَضٰى عُثْمَانُ فِي التَّغْلِيظِ الدِّيَةَ بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ نے جب مختلف سمتوں میں لشکر روانہ کیے تو آپ نے بزرگوں سے مشورہ لیا اور یہ تحریر کیا کہ اونٹ والوں پر ایک سو اونٹوں کی اور گائیوں والوں پر دو سو گائیوں کی بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی اور جو شخص یمن سے تعلق رکھتا ہو اور کپڑا بنانے کا کام کرتا ہو اس پر پانچ سو حلوں کی یا اس کے علاوہ حلوں میں سے ان کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر کوئی دیہاتی جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کی دیت اونٹوں کی شکل میں ہوگی دیہاتی کو سونے یا چاندی کی ادائیگی کا پابند نہیں کیا جائے گا جب کوئی دیہاتی جرم کا مرتکب ہو اور وہ اونٹوں کی شکل میں ایک سو اونٹ دیت کے طور پر ادا کردے تو ٹھیک ہے' اگر اسے اونٹ نہیں ملتے تو وہ پھر اس کے برابر دو ہزار بکریاں ادا کرے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دیت مغلظہ میں چار ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17273 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَتَلَ مَوْلًى لِبَنِىْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَتِهِ اثْنَىْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَقَالَ: " وَهُوَ الَّذِىْ يَقُوْلُ: (وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ) (التوبة: 74) "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: بنو عدی بن کعب کے ایک غلام نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کردیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت میں بارہ ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا راوی کہتے ہیں: یہ وہی ہیں جو یہ کہتے ہیں:

''انہیں صرف اس بات کا غصہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل کے تحت انہیں خوش حال کردیا''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ

باب: دیت مغلظہ کا حکم

17274 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى تَغْلِيظٌ لِاَنَّ الذَّهَبَ عَلَيْهِمْ ، وَالذَّهَبُ تَغْلِيظٌ ،

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہے شہر والوں پر دیت مغلظہ نہیں ہوگی کیونکہ ان پر سونے کی ادائیگی لازم ہے' اور سونا بھی مغلظہ (گاڑھا یا زیادہ) ہوتا ہے۔

17275 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تُغَلَّظُ الدِّيَةُ اِلَّا فِيْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ لَا فِي الذَّهَبِ ، وَلَا فِي الْوَرِقِ اِنَّمَا الذَّهَبُ ، وَالْوَرِقُ تَغْلِيظٌ

❀❀ عکرمہ فرماتے ہیں: دیت مغلظہ صرف اونٹوں کی شکل میں ہوگی نہ سونے کی شکل میں ہوگی نہ چاندی کی شکل میں ہوگی کیونکہ سونے اور چاندی کی شکل میں اسے مزید سخت کردیا جائے گا۔

17277 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضَى عُثْمَانُ فِيْ تَغْلِيظِ الدِّيَةِ بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ

❀❀ عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دیت مغلظہ میں چار ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ التَّغْلِيظُ

باب: کس صورت میں دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی؟

17278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّهُ كَانَ يُغَلِّظُ فِيْ دِيَةِ الْجَارِ ، وَالَّذِيْ يُقْتَلُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں پڑوسی کی یا جس شخص کو حرمت والے مہینے میں قتل کیا گیا ہو اس کی دیت مغلظہ ہوگی۔

17279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَا: مَنْ قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَمَنْ قُتِلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَمَنْ قُتِلَ فِي الْحَرَمِ فَالدِّيَةُ وَثُلُثُ الدِّيَةِ ،

❀❀ زہری اور مجاہد فرماتے ہیں: جس شخص کو حرمت والے مہینے میں قتل کیا گیا ہو یا جسے احرام کی حالت میں قتل کیا گیا ہو یا جسے حرم کی حدود میں قتل کیا گیا ہو تو اس صورت میں ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ابن شہاب کے حوالے سے منقول ہے۔

17281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي الْحَرَمِ فَالدِّيَةُ وَثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَمَنْ قُتِلَ مُحْرِمًا فَالدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے، جس شخص کو حرم کی حدود میں قتل کیا گیا ہو تو اس کی ایک مکمل دیت اور ایک ایک تہائی دیت ہوگی اور جس شخص کو احرام کی حالت میں قتل کیا گیا ہو اس کی دیت مغلظہ ہوگی۔

17282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَوْطَاَ رَجُلٌ امْرَاَةً فَرَسًا فِي الْمَوْسِمِ فَكَسَرَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهَا ، فَمَاتَتْ ، فَقَضٰى عُثْمَانُ فِيْهَا بِثَمَانِيَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ ؛ لِاَنَّهَا كَانَتْ فِي الْحَرَمِ ، جَعَلَهَا الدِّيَةَ وَثُلُثَ الدِّيَةِ

❀❀ ابن ابو نجیح نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے حج کے موقع پر ایک شخص کے گھوڑے نے ایک عورت کو پاؤں تلے روند دیا جس سے اس کی پسلی ٹوٹ گئی اور اس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس میں آٹھ ہزار درہم کی ادائیگی لازم قرار دی، کیونکہ وہ عورت اس وقت حرم کی حدود میں تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ

دیا۔

17283 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: بِمَكَّةَ فِيْ ذِی الْقَعْدَةِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم ابن عیینہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں مکہ میں ذوالقعدہ کے مہینے میں (یہ واقعہ پیش آیا تھا)۔

17284 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ جَارَهُ: فِيهِ تَغْلِيظٌ زَعَمُوْا قُلْتُ: فَذَا رَحِمٌ؟ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ فِيهِ تَغْلِيظًا قُلْتُ: فَابْنُ عَمَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فِيْ كُلِّ ذِیْ رَحِمٍ تَغْلِيظٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں کہا تھا جو اپنے پڑوسی کو قتل کر دیتا ہے کہ اس میں دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی لوگوں کا یہی کہنا ہے میں نے دریافت کیا: کہ اگر وہ کسی سگے رشتے دار کو قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس صورت میں بھی دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: اگر کوئی اپنی پھوپھی کے بیٹے کو قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ہر رشتے دار (کے قتل کی صورت) میں دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17285 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ لِيْ: تَغْلِيظٌ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَفِي الْحَرَمِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے مجھ سے فرمایا حرمت والے مہینے میں یا حرم کی حدود میں (قتل کرنے کی صورت میں) دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17286 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَسُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُسًا يَقُوْلُ: فِي الْحَرَمِ وَفِي الْجَارِ، وَفِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ تَغْلِيظٌ،

❀❀ عمرو بن دینار اور سلیمان احول بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حرم کی حدود میں یا پڑوسی کو یا حرمت والے مہینے میں (قتل کرنے کی صورت میں) دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17287 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ قَالَ: تَغْلِيظٌ فِيْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ، وَلَا يُزَادُ فِي الدِّيَةِ شَيْءٌ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: یہ مغلظہ اونٹوں کی عمروں کے حساب سے ہوگی ویسے دیت مغلظہ میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

17288 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجَارِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ تَغْلِيظٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہے پڑوسی کو یا حرمت والے مہینے میں (قتل کرنے کی صورت میں) دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17289 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ جَارًا لَّهُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَفِي الْحَرَمِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اَدْرِي فَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ لَا يَقُوْلُ فِيْهَا شَيْئًا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا یا کسی شخص نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے پڑوسی کو حرمت والے مہینے میں اور حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم (کہ اس کا حکم کیا ہوگا)۔

طاؤس کے صاحبزادے بھی اس بارے میں کچھ نہیں کہتے تھے۔

17290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ قَتَلَ حَلَالٌ حَرَامًا غُلِّظَتْ دِيَتُهُ، وَاِنْ قَتَلَ حَرَامٌ حَلَالًا غُلِّظَ فِيْ دِيَتِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر احرام کے بغیر والا شخص احرام والے شخص کو قتل کر دیتا ہے تو اس کی دیت مغلظہ ہوگی اور اگر احرام والا شخص احرام کے بغیر شخص کو قتل کر دیتا ہے تو اس کی دیت مغلظہ ہوگی۔

17291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فِي الْجِرَاحِ تَغْلِيظٌ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حرمت والے مہینے میں زخمی کرنے کی صورت میں دیت مغلظہ ہوگی۔

17292 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ قَالَ: فِيْ وَجْهِ الْمَرْاَةِ تَغْلِيظٌ وَاَنَّهُ قَالَ: فِي الشَّفَةِ السُّفْلٰى تَغْلِيظٌ فِيْهَا مِنَ الرَّجُلِ، وَالْمَرْاَةِ وَكَانَ يَقُوْلُ: التَّغْلِيظُ لَيْسَ بِزِيَادَةٍ فِيْ عَدَدِ الْمَالِ، وَلٰكِنْ فِيْ تَفْضِيلِ الْاِبِلِ فَكُلُّ اثْنَيْنِ قَدْرُهُمَا سَوَاءٌ فَفَضَلَ اَحَدُهُمَا، فَاِنَّمَا هُوَ تَغْلِيظٌ، وَلَيْسَ بِزِيَادَةٍ فِيْ عَدَدِ الْمَالِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: عورت کے چہرے میں دیت مغلظہ ہوگی وہ یہ فرماتے ہیں: نیچے والے ہونٹ میں دیت مغلظہ ہوگی خواہ مرد کا ہو یا عورت کا ہو وہ یہ فرماتے ہیں: دیت مغلظہ مال کی تعداد میں زیادتی کا نام نہیں ہے بلکہ اونٹوں میں زیادہ بہتر اونٹوں کی ادائیگی کی شکل میں ہوگی ہر دو ایسی چیزیں جن کی مقدار برابر ہو لیکن ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہو تو یہ چیز مغلظہ شمار ہوگی لیکن یہ مال کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا۔

17293 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى زِيَادَةٌ فِيْ تَغْلِيظِ عَقْلٍ، وَلَا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلَا فِي الْحَرَمِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شہر والوں پر دیت مغلظہ میں اضافہ لازم نہیں

ہوگا نہ ہی حرمت والے مہینے میں نہ ہی حرم کی حدود میں۔

17294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَضَى ، فِيمَنْ قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ اَوْ فِي الْحَرَمِ اَوْ هُوَ مُحْرِمٌ بِالدِّيَةِ وَثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو شخص حرمت والے مہینے میں یا حرم کی حدود میں یا احرام کی حالت میں قتل ہو جاتا ہے تو اس کو ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت ادا کی جائے گی۔

17295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، وَاَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اتَّفَقَا عَلَى اَنَّهُ لَا تَغْلِيظَ فِي الْحَرَمِ ، وَلَا فِي الْمُحْرِمِ ، وَلَا فِي اَشْبَاهِ ذٰلِكَ "

❀❀ ابراہیم نخعی اور امام شعبی کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ حرم کی حدود یا احرام والے شخص یا اس طرح کی اور کسی صورت میں دیت مغلظہ نہیں ہوگی۔

17296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالُوا : مَنْ قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فِدْيَةٌ وَثُلُثٌ قَالَ قَتَادَةُ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ فَقَالَ : مَا اَعْرِفُ هٰذَا

❀❀ سعید بن مسیّب، سلیمان بن یسار اور عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: جس شخص کو حرمت والے مہینے میں قتل کر دیا جائے تو اسے ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت ادا کرنی ہوگی قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حسن بصری کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

بَابُ مَا اُصِيبَ مِنَ الْمَالِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

باب: جس شخص کے مال کو حرمت والے مہینے میں نقصان پہنچایا جائے

17297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : مَا اُصِيبَ مِنْ مَوَاشِي النَّاسِ وَاَمْوَالِهِمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَاِنَّهُ يُزَادُ الثُّلُثُ هٰذَا فِي الْعَمْدِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے اگر حرمت والے مہینے میں لوگوں کے مویشی یا اموال کو نقصان پہنچایا جائے تو جان بوجھ کر کرنے کی صورت میں ایک تہائی حصہ اضافی ادا کیا جائے گا۔

17298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، اَنَّ عُثْمَانَ ، اَغْرَمَ فِي نَاقَةِ مُحْرِمٍ اَهْلَكَهَا رَجُلٌ ، فَاَغْرَمَهُ الثُّلُثَ زِيَادَةً عَلَى ثَمَنِهَا

❀❀ زہری نے ابان بن عثمان کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک احرام والے شخص کی اونٹوں کو احرام والے شخص نے ہلاک کر دیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس اونٹنی کی قیمت کے علاوہ ایک تہائی

مزید ادائیگی جرمانے کے طور پر عائد کی۔

17299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: اُتِیَ عُثْمَانُ بِرَجُلٍ ضَمَّ اِلَيْهِ ضَالَّةَ رَجُلٍ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَاُصِيبَتْ عِنْدَهُ فَغَرِمَهَا، وَمِثْلَ ثُلُثِ ثَمَنِهَا

❀❀ ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کے پاس ایک شخص کا گمشدہ جانور تھا یہ حرمت والے مہینے کی بات ہے اس شخص کے ہاں وہ جانور مر گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر اس کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا اور اس کی قیمت کا ایک تہائی حصہ مزید ادا کرنا لازم قرار دیا۔

17300 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعِكْرِمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الضَّالَّةِ الْمَكْتُومَةِ مِنَ الْاِبِلِ فَدِيَتُهَا مِثْلُهَا اِنْ اَدَّاهَا بَعْدَمَا يَكْتُمُهَا اَوْ وُجِدَتْ عِنْدَهُ، فَعَلَيْهِ قَرِينَتُهَا مِثْلُهَا

❀❀ طاؤس اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گمشدہ چھپایا گیا اونٹ اس کی دیت اس کی مثل ہوگی اگر آدمی اس کو چھپانے کے بعد اسے ادا کرتا ہے یا اس کے پاس سے وہ پایا جاتا ہے تو اس پر اس کی مانند ادا کرنا لازم ہوگا''۔

17301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ رَجَبٌ قَالَ: وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُعَظِّمُوْنَ الْاَشْهُرَ الْحُرُمَ لِاَنَّ الظُّلْمَ فِيهَا اَحَدُّ قَالَ: " وَمَنْ قُتِلَ فِیْ شَهْرٍ حَلَالٍ اَوْ جُرِحَ لَمْ يُقْتَلْ فِیْ شَهْرٍ حَرَامٍ حَتّٰى يَجِیءَ شَهْرٌ حَلَالٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ) (البقرة: **194**) "

❀❀ زہری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا مہینہ رجب کا مہینہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: مسلمان حرمت والے مہینوں کی تعظیم کرتے ہیں کیونکہ اس دوران ظلم کرنا زیادہ سخت ہے، جس شخص کو حرمت والے مہینے کے علاوہ میں قتل کیا گیا ہو یا زخمی کیا گیا ہو، تو مجرم کو حرمت والے مہینے میں قتل نہیں کیا جائے گا جب تک حرمت والے مہینے ختم نہیں ہو جاتے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے''۔

17302 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَنَّ رَجُلًا جُرِحَ فِیْ شَهْرٍ حَلَالٍ، فَاَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ اَمِيرٌ اَنْ يُقِيدَهُ فِیْ شَهْرٍ حَرَامٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَهُوَ فِیْ طَائِفَةِ الدَّارِ لَا تُقِدْهُ حَتّٰى يَدْخُلَ شَهْرٌ حَلَالٌ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے مجھے یہ بات بتائی گئی کہ ایک شخص کو حلال مہینے میں زخمی کیا گیا تو عثمان بن محمد جو ان دنوں امیر تھے انہوں نے اسے حرمت والے مہینے میں قید کرنے کا ارادہ کیا تو عبید بن عمیر نے یہ کہا کہ تم اس کو بدلہ اس وقت تک نہ دلواؤ جب تک حلال مہینہ نہیں آجاتا۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ وَسَرَقَ فِيْهِ

باب: جو شخص حرم کی حدود میں قتل کرے یا اس میں چوری کرے

17303 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ اَيْنَ يُقْتَلُ قَاتِلُهُ؟ قَالَ: حَيْثُ شَاءَ اَهْلُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ: وَاِنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ لَمْ يُقْتَلْ فِي الْحَرَمِ وَكَذٰلِكَ اَشْهُرُ الْحُرُمِ مِثْلُ الْحَرَمِ فِي ذٰلِكَ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے تو اس قتل کرنے والے کو کہاں قتل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا: مقتول کے ورثاء جہاں چاہیں انہوں نے فرمایا: اگر کوئی شخص حرم کی حدود میں قتل کرتا ہے تو اسے حرم کی حدود میں قتل نہیں کیا جائے گا اسی طرح اگر کوئی حرمت والے مہینوں میں قتل کرتا ہے تو اس بارے میں ان کا حکم بھی حرم کی مانند ہوگا۔

17304 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

17305 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ قُتِلَ فِي الْحَرَمِ، وَمَنْ قُتِلَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَرَمِ اُخْرِجَ اِلَى الْحِلِّ فَيُقْتَلُ: قَالَ: تِلْكَ السُّنَّةُ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جو شخص حرم کی حدود میں قتل کر دے اسے حرم کی حدود میں ہی قتل کیا جائے گا اور جو شخص حرم کی حدود سے باہر قتل کر کے حرم کی حدود میں داخل ہو جائے اسے حرم کی حدود سے باہر لے جا کر پھر قتل کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: سنت یہی ہے۔

17306 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ قَتَلَ اَوْ سَرَقَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ فَاِنَّهُ لَا يُجَالَسُ، وَلَا يُكَلَّمُ، وَلَا يُؤْوَى وَيُنَاشَدُ حَتّٰى يَخْرُجَ فَيُقَامُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَتَلَ اَوْ سَرَقَ فَاُخِذَ فِي الْحِلِّ فَاُدْخِلَ الْحَرَمَ، فَاَرَادُوا اَنْ يُقِيمُوْا عَلَيْهِ مَا اَصَابَ اُخْرِجَ مِنَ الْحَرَمِ اِلَى الْحِلِّ، وَاِنْ قُتِلَ فِي الْحَرَمِ اَوْ سَرَقَ اُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص حرم کی حدود کے باہر قتل کرتا ہے یا چوری کرتا ہے اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھے گا اور اس کے ساتھ بات چیت نہیں کی جائے گی اسے پناہ نہیں دی جائے گی اس کے ساتھ گفتگو نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ حرم کی حدود سے باہر چلا جائے تو اسے سزا دی جائے گی اور جو شخص قتل کرتا ہے یا چوری کرتا ہے اور اسے حرم کی حدود سے باہر پکڑ لیا جاتا ہے اور پھر حرم کی حدود میں داخل کیا جاتا ہے اور پھر لوگ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ اس کے جرم کی اسے سزا دیں تو اسے حرم کی حدود سے باہر لے جایا جائے گا لیکن اگر کوئی شخص حرم کی حدود کے اندر قتل کرتا ہے

یا چوری کرتا ہے تو حرم کے حدود میں ہی اس کو سزا دے دی جائے گی۔

17307 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيمَنْ قَتَلَ فِي الْحِلِّ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَرَمِ قَالَ: لَا يُجَالَسُ وَلَا يُكَلَّمُ وَلَا يُبَايَعُ وَلَا يُؤْوَى قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَيُذَكَّرُ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: يُؤْتَى اِلَيْهِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ، اتَّقِي اللّٰهَ فِيْ دَمِ فُلَانٍ اخْرُجْ مِنَ الْمَحَارِمِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص حرم کی حدود کے باہر قتل کرتا ہے اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ بیٹھا نہیں جائے گا بات چیت نہیں کی جائے گی خرید و فروخت نہیں کی جائے گی اسے پناہ نہیں دی جائے گی۔

طاؤس کے صاحبزادے کہتے ہیں اسے وعظ و نصیحت کی جائے گی جبکہ ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں اس کے پاس آ کر یہ کہا جائے گا اے فلاں تم اللہ تعالیٰ سے فلاں شخص کے قتل کے حوالے سے ڈرو اور حرم کی حدود سے باہر نکل جاؤ۔

17308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا قَتَلَ فِي الْحَرَمِ اَوْ اَصَابَ حَدًّا فِي الْحَرَمِ اُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ، وَاِذَا قَتَلَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ اَمِنَ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص حرم کی حدود میں قتل کر دے یا حرم کی حدود میں قابل حد جرم کا مرتکب ہو تو حرم کی حدود میں ہی اس کو سزا دے دی جائے گی لیکن جب اس نے حرم کی حدود سے باہر قتل کیا ہو اور پھر حرم میں داخل ہو جائے تو وہ امن میں آ جائے گا۔

17309 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَلٰى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ رَجُلٍ اَخَذَهُ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ اِلَى الْحِلِّ فَقَتَلَهُ فَقَالَ: اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ اِلَى الْحِلِّ فَقَتَلَهُ اَىْ يَقُوْلُ: اَدْخَلَهُ بِاَمَانٍ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اتَّهَمَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ، وَاَعَانَ عَلَيْهِ عَبْدَ الْمَلِكِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا، فَلَمْ يَلْبَثْ بَعْدَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى قُتِلَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر تنقید کی جنہوں نے حرم سے باہر سے پکڑا تھا اور پھر حرم کی حدود میں لا کر پھر اسے حرم کی حدود سے باہر لے جا کر اسے قتل کیا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے اسے حرم کی حدود میں داخل کیا پھر حرم کی حدود سے باہر لے جا کر اسے قتل کر دیا ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ انہوں نے اس شخص کو امان کے ساتھ اندر داخل کیا اور پھر باہر نکال دیا وہ ایک شخص تھا جس پر ابن زبیر نے حکومتی معاملے کے حوالے سے الزام عائد کیا تھا اور اس شخص نے ابن زبیر کے خلاف عبدالملک کی مدد کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ رائے تھی کہ ایسے شخص کو قتل نہیں کیا جا سکتا اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بھی شہید کر دیا گیا تھا۔

بَابُ الْمُوضِحَةِ

باب: موضحہ (زخم کا حکم)

17310 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17312 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ اَوْ عَدْلِهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ اَوَ الْبَقَرِ اَوِ الشَّاءِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موضحہ زخم کے بارے میں پانچ اونٹوں یا ان کے برابر سونے یا چاندی یا گائے یا بکریوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17313 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات نقل کی ہے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''موضحہ میں (پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17314 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ "

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں موضحہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِمْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

كَتَبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ فِيمَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ

❀❀ معمر اور ثوری نے اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے خط میں یہ لکھا تھا نبی اکرم ﷺ نے موضحہ سے چھوٹے زخم میں کسی ادائیگی کا فیصلہ نہیں دیا۔

17317 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلَى الْاَجْنَادِ، وَلَا نَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيمَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ قَالَ: وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلِهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِي مُوضِحَةِ الْمَرْاَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلِهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف لشکروں کی طرف یہ خط لکھا تھا کہ ہمارے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے موضحہ سے چھوٹے کسی زخم کے بارے میں کسی ادائیگی کا فیصلہ نہیں دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے موضحہ میں پانچ اونٹوں یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور عورت کے موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: تُقَدَّرُ الْمُوضِحَةُ بِالْاِبْهَامِ، فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ اُخِذَ بِحِسَابِ مَا زَادَ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موضحہ کا حساب انگوٹھے کے حساب سے لگایا جائے گا اس سے جو زیادہ ہوگا اسی حساب سے ادائیگی میں اضافہ ہوگا۔

17319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ حُكُومَةٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے موضحہ سے کم زخم میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ فِيمَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے موضحہ سے کم میں کسی ادائیگی کا فیصلہ نہیں دیا۔

17321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الدَّامِيَةِ بَعِيرٌ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ، وَفِي الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي السِّمْحَاقِ اَرْبَعٌ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ، وَفِي الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِي الْمَامُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ حَتّٰى يَذْهَبَ عَقْلُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً اَوْ يُضْرَبُ حَتّٰى يَغَنَّ، وَلَا يَفْهَمَ الدِّيَةُ كَامِلَةً اَوْ يَبَحَّ فَلَا يَفْهَمُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَفِي جَفْنِ الْعَيْنِ رُبُعُ الدِّيَةِ، وَفِي حَلَمَةِ الثَّدْيِ رُبُعُ الدِّيَةِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دامیہ (زخم) میں ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی باضعہ میں دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی متلاحمہ میں تین اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی سمحاق میں چار اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی ہاشمہ میں دس کی ادائیگی لازم ہوگی منقولہ میں پندرہ کی ادائیگی لازم ہوگی مامومہ میں ایک تہائی دیت (یعنی تینتیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی) جب کسی شخص کو ضرب لگائی جائے اور اس کی عقل رخصت ہو جائے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی یا کسی شخص کو ضرب لگائی جائے یہاں تک کہ اس کی آواز خراب ہو جائے اور اس کی بات واضح نہ ہوتی ہو یا اس کی آواز یوں بیٹھ جائے کہ اس کا مفہوم سمجھ نہ آتا ہو تو پھر اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ آنکھ کے پپوٹے میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی چھاتی میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَوْضِعِ عَقْلِ الْمُوضِحَةِ

باب: موضحہ کی دیت کے مقام کا بیان

17322 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی مُلَيْكَةَ، عَنْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ فِیْ مُوضِحَةٍ، فَقَالَ: لَيْسَ فِيهَا شَیْءٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: صَدَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ، قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: فِی الْمُوضِحَةِ لَا يَعْقِلُهَا اَهْلُ الْقُرٰی، وَيَعْقِلُهَا اَهْلُ الْبَادِيَةِ

❀❀ ابن ابوملیکہ دو آدمیوں کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے موضحہ زخم کے بارے میں اپنا مقدمہ عبداللہ بن خالد کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی راوی کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے فرمایا: عبداللہ بن خالد نے ٹھیک کہا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے موضحہ زخم کی دیت شہر والے ادا نہیں کریں گے ویرانے والے اس کی دیت ادا کریں گے۔

17323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْمُوضِحَةُ عَلٰی اَهْلِ الْبَوَادِی قَالَ: وَاَمَّا عَلٰی اَهْلِ الْقُرٰی فَلَا قَالَ: قَدْ اَدْرَكْتُ وَمَا يَتَعَاقَلُهَا اَهْلُ الْقُرٰی

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موضحہ کی ادائیگی دیہی علاقوں والوں پر لازم ہوگی جہاں تک شہر والوں کا تعلق ہے ان پر لازم نہیں ہوگی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ صورت حال پائی ہے کہ شہروں کے رہنے والے لوگ اس کی دیت ادا نہیں کرتے ہیں۔

17324 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِی مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: جَاءَ عُمَيْرُ بْنُ خَالِدٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِلَی ابْنِ الزُّبَيْرِ يَطْلُبُ مُوضِحَةً اُصِيبَ بِهَا حَسِبْتُ لَهُ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَيْسَ فِيهَا شَیْءٌ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَعْقِلُهَا اَهْلُ الْقُرٰی وَيَعْقِلُهَا اَهْلُ الْبَادِيَةِ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: عمیر بن خالد جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے موضحہ زخم کی دیت دلوانے کا مطالبہ کیا جو زخم انہیں لگا تھا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شہر کے رہنے والے لوگ اس کی دیت ادا نہیں کریں گے البتہ دیہات کے رہنے والے لوگ اس کی دیت ادا کریں گے۔

17325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَامِرٍ الْغِفَارِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَبْطَلَ الْمُوضِحَةَ عَنْ اَهْلِ الْقُرٰى

❀❀ عامر غفاری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر والوں پر موضحہ زخم کو کالعدم قرار دیا ہے۔

17326 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَبْطَلَهَا عَنْ اَهْلِ الْقُرٰى

❀❀ ابوسلمہ بن سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر والوں سے اسے کالعدم قرار دیا ہے۔

17327 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُوضِحَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَادِيَةِ خَمْسٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا موضحہ میں دیہات کے رہنے والوں پر پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَنْ يَعْقِلُوا الْمُوضِحَةَ، وَجَعَلَ فِيهَا خَمْسِينَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مختلف شہروں میں خط لکھا کہ وہ لوگ موضحہ کی دیت ادا کریں اور انہوں نے اس کی دیت پچاس دینار مقرر کی۔

بَابُ الْمُوضِحَةِ فِىْ غَيْرِ الرَّاْسِ

باب: سر کے علاوہ موضحہ زخم کا حکم

17329 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مُوضِحَةٌ فِىْ غَيْرِ الرَّاْسِ فِى الْوَجْهِ اَوْ فِى الْيَدِ اَيَعْقِلُهَا اَهْلُ الْبَادِيَةِ؟ قَالَ: اِىْ وَاللّٰهِ اَظُنُّهَا اِذَا اَوْضَحَتْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: موضحہ سر کے علاوہ چہرے پر یا ہاتھ پر ہو تو کیا اس میں بھی دیہات والے لوگ دیت ادا کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم! اس کے بارے میں میرا یہی گمان ہے جبکہ وہ واضح ہو۔

17330 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمُوضِحَةِ الَّتِي تَكُوْنُ فِيْ جَسَدِ الْاِنْسَانِ لَيْسَتْ فِيْ رَاْسِهِ، فَقَضٰى اَنَّ كُلَّ عَظْمٍ كَانَ لَهٗ نَذْرٌ مُسَمًّى اَنَّ فِيْ مُوضِحَتِهِ نِصْفَ عُشْرِ نَذْرِهَا مَا كَانَ، فَاِذَا كَانَتِ الْمُوضِحَةُ فِي الْيَدِ، فَهِيَ نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهَا مَا لَمْ تَكُنْ فِي الْاَصَابِعِ، فَاِذَا كَانَتْ فِي الْاَصَابِعِ مُوضِحَةٌ، فَهِيَ نِصْفُ عُشْرِهَا وَذٰلِكَ اَنَّ الْاَصَابِعَ يَفْتَرِقُ نَذْرُهَا، فَكَانَتْ كُلُّ اِصْبَعٍ عَشْرًا مِنَ الْاِبِلِ وَمَا كَانَ فَوْقَ الْاَصَابِعِ مِنَ الْكَفِّ فَنَذْرُهٗ مِثْلُ نَذْرِ الذِّرَاعِ وَالْعَضُدِ، وَقَضٰى فِي الرَّجُلِ بِمِثْلِ مَا قَضٰى بِهٖ فِي الْيَدِ مِنَ النَّذْرِ فِيْ اَصَابِعِهَا وَمُوضِحَتِهَا

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انسان کے جسم میں لگنے والے موضحہ زخم کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جوسر کے علاوہ میں لگا ہو تو اس میں ہر ہڈی کے لئے ایک متعین ادائیگی ہوگی اور ہر عضو کے مخصوص موضحہ زخم میں اس عضو کی مخصوص ادائیگی کا بیسواں حصہ لازم ہوگا جب ہاتھ میں موضحہ زخم ہوگا تو ہاتھ کی دیت کا بیسواں حصہ لازم ہوگا جبکہ وہ زخم انگلیوں تک نہ پہنچا ہو جب انگلیوں میں موضحہ زخم ہوگا تو وہ انگلیوں کا بیسواں حصہ ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انگلیوں کی دیت الگ الگ ہوتی ہے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہوتی ہے لیکن جو انگلیوں سے اوپر ہتھیلی میں ہو تو اس میں کلائی یا بازو کی دیت لازم ہوگی انہوں نے پاؤں کے بارے میں بھی اس کی مانند فیصلہ دیا ہے جو انہوں نے ہاتھ کے بارے میں فیصلہ دیا ہے کہ جس کا تعلق اس کی انگلیوں کی دیت اور اس کے موضحہ زخم کے بارے میں ہوگا۔

17331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِيْ مُوضِحَةِ الْاِصْبَعِ نِصْفَ عُشْرِ نَذْرِ تِلْكَ الْاِصْبَعِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگلی کے موضحہ زخم میں اس انگلی کی دیت کے بیسویں حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يَذْكُرُ اَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّاْسِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِي الْوَجْهِ عَيْبٌ، فَيُزَادُ فِيْ مُوضِحَةِ الْوَجْهِ بِقَدْرِ عَيْبِ الْوَجْهِ مَا بَيْنَهَا، وَبَيْنَ عَقْلِ نِصْفِ الْمُوضِحَةِ

❀❀ سلیمان بن یسار ذکر کرتے ہیں چہرے میں لگنے والا موضحہ زخم سر میں موضحہ زخم کی مانند ہوگا البتہ اگر چہرے میں عیب موجود ہو تو حکم مختلف ہوگا اور اس چہرے کے عیب کے حساب سے چہرے کے موضحہ زخم میں تعین کرلیا جائے گا جو اس کے اور موضحہ زخم کی نصف ادائیگی کے درمیان ہوگا۔

17333 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ يُحَدِّثُ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ تَكُوْنُ فِي الرَّاْسِ، وَالْحَاجِبِ، وَالْاَنْفِ سَوَاءٌ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ موضحہ زخم کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سر میں یا ابرو میں یا ناک میں لگا ہو کہ ان سب

کا حکم برابر ہے۔

17334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْمُوضِحَةُ فِي جَسَدِ الْاِنْسَانِ، فَفِيهَا خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَارًا، وَاِذَا كَانَتْ فِي الْيَدِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: جب موضحہ زخم انسان کے جسم میں لگا ہو تو اس تین پچیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب ہاتھ میں لگا ہو تو بھی اس کی مانند ہوگا۔

17335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جِرَاحُ الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ سَوَاءٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے سر اور چہرے کا زخم برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔

17336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ فِي الْوَجْهِ، وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ

❀❀ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے سر اور چہرے کا موضحہ زخم برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُمَا سَوَاءٌ قَالَ: وَلَا تَكُونُ فِي مُوضِحَةِ الْجَسَدِ اِنَّمَا تَكُونُ فِيهِ حُكُومَةٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں البتہ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ادائیگی جسم کے موضحہ زخم میں نہیں ہوگی کیونکہ اس میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ فِي الْوَجْهِ ضِعْفُ مَا فِي مُوضِحَةِ الرَّأْسِ

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: چہرے کا موضحہ زخم سر کے موضحہ زخم سے دگنا ہوگا۔

17339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْجِرَاحِ الَّتِي لَمْ يَقْضِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، وَلَا اَبُو بَكْرٍ، فَقَضٰى فِي الْمُوضِحَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي جَسَدِ الْاِنْسَانِ، وَلَيْسَ فِي الرَّأْسِ اَنَّ كُلَّ عَظْمٍ لَهُ نَذْرٌ مُسَمًّى فَفِي مُوضِحَتِهِ نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهِ مَا كَانَ، فَاِذَا كَانَتْ مُوضِحَةٌ فِي الْيَدِ فَنِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهَا مَا لَمْ تَكُنْ فِي الْاَصَابِعِ، فَهِيَ نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِ الْاِصْبَعِ، فَمَا كَانَ فَوْقَ الْاَصَابِعِ فِي الْكَفِّ فَنَذْرُهَا مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الذِّرَاعِ وَالْعَضُدِ وَفِي الرِّجْلِ مِثْلُ مَا فِي الْيَدِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان زخموں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ نہیں دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی نہیں دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ موضحہ زخم جو انسان کے جسم میں

لگتا ہے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ سر میں نہ ہو تو جس بھی ہڈی پر متعین دیت کی ادائیگی لازم ہوتی ہو اس ہڈی کے موضحہ زخم میں اس ہڈی کی دیت کا بیسواں حصہ لازم ہوگا خواہ وہ جو بھی ہو جب ہاتھ میں موضحہ زخم ہوگا تو ہاتھ کی دیت کا بیسواں حصہ ہوگا جبکہ وہ زخم انگلیوں تک نہ پہنچا ہو اگر وہ انگلیوں میں ہوگا تو پھر انگلیوں کی دیت کا بیسواں حصہ ہوگا اور جو انگلیوں سے اوپر ہتھیلیوں میں ہوگا تو وہ کلائی یا بازو کے موضحہ زخم کی مانند ہوگا اور پاؤں کا حکم بھی ہاتھ کی مانند ہے۔

بَابُ الْمُلْطَاةِ وَمَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ

باب: ملطاۃ اور جو زخم موضحہ سے کم ہو اس کا حکم

17340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، اَنَّ عَلِيًّا، قَضٰى فِي السِّمْحَاقِ، وَهِيَ الْمُلْطَاةُ بِاَرْبَعٍ مِّنَ الْاِبِلِ

❀❀ جابر بن عبداللہ بن نجی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سمحاق' اس سے مراد ملطاۃ ہے' اس میں چار اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

17342 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الدَّامِيَةِ بَعِيرٌ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ، وَفِي الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثٌ، وَفِي السِّمْحَاقِ اَرْبَعٌ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ،

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دامیہ میں ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی باضعہ میں دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی متلاحمہ میں تین اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی سمحاق میں چار اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا ذَكَرَهُ، عَنْ عَلِيٍّ،

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے معمر کہتے ہیں میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

17344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، مِثْلَ قَوْلِ زَيْدٍ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْمُوضِحَةَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالملک کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ اس سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق منقول ہے تاہم اس میں انہوں نے موضحہ کا ذکر نہیں کیا۔

17345 - آ ثارِصحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: اِنَّ الثَّوْرِيَّ اَخْبَرَنَا عَنْكَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، قَضَيَا فِي الْمُلْطَاةِ بِنِصْفِ الْمُوضِحَةِ فَقَالَ لِي: قَدْ حَدَّثْتُهُ بِهِ فَقُلْتُ: فَحَدِّثْنِي بِهِ فَاَبَى وَقَالَ: الْعَمَلُ عِنْدَنَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ الرَّجُلُ عِنْدَنَا هُنَالِكَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ قُسَيْطٍ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے کہا: سفیان ثوری نے آپ کے حوالے سے یزید بن قسیط کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ملطاۃ کے بارے میں نصف موضحہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا تو امام مالک نے مجھے جواب دیا میں نے اسے یہ حدیث بیان کی تھی میں نے اسے کہا: پھر آپ مجھے بھی یہ بات بیان کر دیں تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور بولے ہمارے ہاں اس پر عمل نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس کا راوی ہمارے نزدیک کوئی مستند حیثیت رکھتا ہے امام مالک کی مراد یزید بن قسیط تھے۔

17346 - آ ثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الدَّامِيَةِ الْكُبْرٰى يَرَوْنَ اَنَّهَا الْمُتَلَاحِمَةُ ثَلَاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَفِي الْمُوضِحَةِ مِائَتَا دِرْهَمٍ، وَفِي الدَّامِيَةِ الصُّغْرٰى مِائَةُ دِرْهَمٍ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دامیہ کبریٰ کے بارے میں لوگوں کی یہ رائے ہے کہ یہ متلاحمہ ہے اس میں تین سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی موضحہ میں دو سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی دامیہ صغریٰ میں ایک سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ اللَّطْمَةِ

باب: طمانچہ رسید کرنا

17347 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلًى لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ يُحَدِّثُ يُخْبِرُ مَعْمَرَ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ، قَضٰى فِي الصَّكَّةِ، اِذَا احْمَرَّتْ اَوِ اخْضَرَّتْ اَوِ اسْوَدَّتْ بِسِتَّةِ دَنَانِيرَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن حبیب کے غلام کو سنا کہ وہ معمر کو یہ بتا رہے تھے کہ سلیمان بن حبیب نے طمانچہ مارنے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اگلے کا (چہرہ) سرخ یا سبز یا سیاہ ہو جائے گا تو چھ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْهَاشِمَةِ

باب: ہاشمہ (زخم) کا حکم

17348 - آ ثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ: فِي الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ قبیصہ بن ذویب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہاشمہ زخم میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17349 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِيْهَا عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَمْسَةٌ وَسَبْعُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اس میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی قتادہ بیان کرتے ہیں: بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ پچھتر دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17350 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي الْهَاشِمَةِ فِي الرَّأْسِ سَمِعْنَا اَنَّ فِيْهَا اَلْفَ دِرْهَمٍ

❀❀ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے سر میں ہاشمہ زخم کے بارے میں ہم نے یہ سنا ہے کہ اس میں ایک ہزار درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْحَرْصَةِ

باب: ہرصہ (زخم) کا حکم

17351 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ فِي الْحَرْصَةِ، خَمْسَةً وَاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہرصہ زخم میں پتالیس درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17352 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ: فِي الْحَرْصَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ بَيْنَ اللَّحْمِ وَالْجِلْدِ فِي الرَّاْسِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا

❀❀ امام شعبی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے وہ ہرصہ زخم جو سر میں گوشت اور جلد کے درمیان لگتا ہے اس میں پچاس درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مُوضِحَةِ الْعَبْدِ وَسِنِّهِ

باب: غلام کے موضحہ زخم اور اس کے دانتوں کا حکم

17353 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِيْ مُوضِحَةِ الْعَبْدِ وَسِنِّهِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهَا نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهٖ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے غلام کے موضحہ زخم یا اس کے دانت میں سے ہر ایک میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

17354 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِيْ مُوضِحَةِ الْعَبْدِ نِصْفُ

عُشْرِ ثَمَنِهِ

❀❀ زکریا نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے غلام کے موضحہ زخم میں اس کی قیمت کے بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْمَاْمُوْمَةِ

باب: ماموِمہ (زخم کا حکم)

17355 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْمَاْمُوْمَةِ الثُّلُثُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے ماموِمہ میں ایک تہائی (دیت کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17356 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ماموِمہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17357 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

❀❀ عاصم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

17358 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماموِمہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17359 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَاِنْ خَبَلَتْ شِقَّهُ اَوْ غُشِيَ عَلَيْهِ مِنَ الرَّعْدِ اَوْ ذَهَبَ عَقْلُهُ فَفِيْهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً "

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ماموِمہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کا ایک پہلو بےکار ہو جائے' یا اس پر کپکپی طاری ہونے لگے یا اس کی عقل ختم ہو جائے تو اس پر مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17360 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا، كَانَ يَقُوْلُ: فِیْ ثَلَاثٍ مِنَ الْمَاْمُوْمَةِ الدِّيَةُ اِنْ خَبَلَتْ شِقَّهُ اَوْ ذَهَبَ عَقْلُهُ اَوْ غُشِيَ عَلَيْهِ مِنَ الرَّعْدِ

❀❀ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: ماتین قسم کے ماموِمہ زخموں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر آدمی کا ایک پہلو بیکار ہو جائے' یا اس کی عقل رخصت ہو یا اس پر کپکپی طاری ہونے لگے (یعنی وہ رعشے کا مریض بن جائے)۔

17361 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: عِنْدَ اَبِیْ كِتَابٌ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَأْمُومَةِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس ایک تحریر موجود تھی جو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول روایات کے بارے میں تھی اس میں یہ مذکور تھا کہ مامومہ زخم میں تینتیس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17362 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَسَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: إِذَا كَانَتِ الْمَأْمُومَةُ عَمْدًا فَفِيهَا ثُلُثَا الدِّيَةِ، وَإِذَا كَانَتْ خَطَأً فَفِيهَا ثُلُثَا الدِّيَةِ

❀❀ قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مامومہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب مامومہ زخم عمد کی صورت میں لگا ہو تو اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب وہ خطا کے طور پر لگا ہو تو پھر اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی (عربی عبارت میں اسی طرح تحریر ہے)۔

17363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: فِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ قَالَ: وَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَأْمُومَةِ فِي الْجَسَدِ إِنْ أُصِيبَ السَّاقُ أَوِ الْفَخِذُ أَوِ الذِّرَاعُ أَوِ الْعَضُدُ حَتّٰى يَخْرُجَ مُخُّهَا، وَيَحِنَّ عَظْمُهَا فَلَا يَجْتَمِعُ، فِيهَا نِصْفُ مَأْمُومَةِ الرَّأْسِ سِتَّةَ عَشَرَ قَلُوصًا وَنِصْفٌ

❀❀ ابن جریج نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے مامومہ زخم میں دیت کا ایک تہائی حصہ یعنی تینتیس اونٹوں یا ان کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند فیصلہ دیا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جسم میں لگنے والے مامومہ زخم کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر یہ زخم پنڈلی یا زانوں یا کلائی پر یا بازو پر لگا ہو یہاں تک کہ گودا نکل آئے اور ہڈی ظاہر ہو جائے جو جڑ نہ سکتی ہو تو اس میں سر کے مامومہ زخم کا نصف لازم ہوگا یعنی سولہ مکمل اور نصف اونٹنیاں ادا کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ الْمُنَقِّلَةِ

باب: منقلہ (زخم کا حکم)

17364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ

❀❀ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ

❀❀ قبیصہ بن ذویب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17366 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ: وَقَالَهُ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَيْضًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابوملیکہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

17367 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ عِنْدَ اَبِيْ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس جو تحریر موجود تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات تھیں اس میں یہ مذکور تھا کہ منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17368 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

17369 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْمَنْقُوْلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ ، اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ ، اَوِ الْوَرِقِ ، اَوِ الشَّاءِ وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْ مَنْقُوْلَةِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: منقولہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا ان کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

مرد اور عورت کے منقولہ زخم کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند فیصلہ دیا ہے

بَابُ مُنَقِّلَةِ الْجَسَدِ

باب: جسم کے منقلہ زخم کا حکم

17370 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ مَا كَانَتْ مِنْ مَنْقُوْلٍ يُنْقَلُ عِظَامُهَا فِي الْعَضُدِ اَوِ الذِّرَاعِ اَوِ السَّاقِ اَوِ الْفَخِذِ ، فَهِيَ نِصْفُ مَنْقُوْلَةِ الرَّاْسِ ، سَبْعُ قَلَائِصَ وَنِصْفٌ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو بھی منقلہ زخم ہو جس میں ہڈی

منتقل ہو جائے خواہ بازو میں ہو یا پنڈلی میں ہو یا کلائی میں ہو یا زانوں میں ہو تو اس میں سر کے منقلہ زخم کی نصف ادائیگی لازم ہو گی یعنی ساڑھے سات اونٹنیاں ادا کرنا لازم ہوگا۔

17371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُمَرَ فِيْ مَنْقُوْلَةِ الْجَسَدِ نِصْفُ مَنْقُوْلَةِ الرَّأْسِ ، اِذَا كَانَ تُنْقَلُ عِظَامُهَا فِي الذِّرَاعِ اَوِ الْعَضُدِ اَوِ السَّاقِ اَوِ الْفَخِذِ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جسم کے منقولہ زخم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ سر کے منقولہ زخم کا نصف ہوگا جبکہ ہڈی منتقل ہو جائے خواہ وہ کلائی میں ہو یا بازو میں ہو یا پنڈلی میں ہو یا زانوں میں ہو۔

بَابُ حَلَقِ الرَّأْسِ وَنَتْفِ اللِّحْيَةِ

باب: سر کو مونڈنا یا داڑھی کے بال نوچ لینا

17372 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: حَلْقُ الرَّأْسِ اَلَهُ نَذْرٌ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے دریافت کیا: سر کو مونڈنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہو گی؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے۔

17373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَوْ نَتَفَ مِنْ لِحْيَتِكَ مَا يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ شُرَيْحٌ: تُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي اللِّحْيَةِ مَا بَقِي فَفِي الرَّأْسِ ، قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْنَا اَنَّ الرَّأْسَ اِذَا حُلِقَ فَلَمْ يُنْبِتْ اَوِ اللِّحْيَةُ فَفِيْ كُلٍّ مِنْهُمَا الدِّيَةُ

❀❀ ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے مجھ سے کہا: اگر کوئی شخص تمہاری داڑھی کے بال نوچ لیتا ہے تو اس میں کیا ادائیگی لازم ہو گی پھر محمد بن سیرین نے بتایا: قاضی شریح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ بال میزان میں رکھے جائیں گے اگر مجرم کی داڑھی کے بال اتنے زیادہ نہ ہو تو پھر سر میں سے اس کو مکمل کیا جائے گا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جب سر مونڈ دیا جائے اور پھر وہاں بال نہ اگیں یا داڑھی مونڈ دی جائے تو ان میں سے ہر ایک میں دیت لازم ہو گی۔

17374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ: اَفْرَغَ رَجُلٌ عَلٰى رَاْسِ رَجُلٍ قِدْرًا فَذَهَبَ شَعْرُهُ ، فَذَهَبَ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَضٰى عَلَيْهِ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً "

❀❀ تمیم بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے سر پر ہانڈی ڈال دی تو دوسرے کے بال رخصت ہو گئے وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

17375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِيْ رَجُلٍ نَتَفَ مِنْ

لِحْيَةِ رَجُلٍ فَقَالَ: يُقْتَصُّ مِنْهُ بِالْمِيزَانِ فَمَا لَمْ يَفِ اُكْمِلَ مِنْ شَعْرِ الرَّاْسِ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے کی داڑھی کے بال نوچ لیتا ہے وہ فرماتے ہیں: میزان میں اس سے قصاص دلوایا جائے گا اور اگر وہ پورا نہیں ہوگا تو سر کے بالوں سے اسے مکمل کروایا جائے گا۔

بَابُ الْجَبْهَةِ

باب: پیشانی کا حکم

17376 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ: سُفْيَانُ: سَمِعْنَا اَنَّ فِي الْجَبْهَةِ اِذَا كُسِرَتْ حُكْمٌ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جب پیشانی کو توڑ دیا جائے تو اس میں قاضی کی صوابدید پر فیصلہ ہوگا۔

17377 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فِي الْجَبْهَةِ اِذَا هُشِمَتْ، وَفِيهَا غَوْصٌ مِنْ دَاخِلٍ مِائَةٌ، وَخَمْسُونَ دِينَارًا فَاِنْ كَانَ بَيْنَ الْحَاجِبَيْنِ كُسِرَ شَانُ الْوَجْهِ وَلَمْ يُنْقَلْ مِنْهَا الْعِظَامُ فَرُبُعُ الدِّيَةِ، وَاِنْ كُسِرَ مَا بَيْنَ الْاُذُنَيْنِ يُصِيبُ مَاضِغَ اللَّحْيَيْنِ وَقَدْ اَدَّاهُ الشَّعْرُ فِيْ غَوْصٍ لَمْ يُصِبْهُ الْجُرْحُ، وَلَمْ يُنْقَلْ مِنْهُ عَظْمٌ فَفِيْهِ مِائَةُ دِيْنَارٍ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ پیشانی کے بارے میں انہوں نے فرمایا: ہے کہ جب اسے توڑ دیا جائے اور اس میں زخم اندر کی طرف ہو تو اس میں ڈیڑھ سو دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر دونوں ابروؤں کے درمیان توڑا گیا ہو تو اس کا حکم چہرے کی مانند ہوگا اور اس میں سے ہڈی منتقل نہ ہوئی ہو تو ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر دونوں کانوں کے درمیان کی جگہ توڑی گئی ہو اور زخم جبڑوں تک پہنچ گیا ہو اور گہرا ہو لیکن اس میں ہڈی منتقل نہ ہوئی ہو تو اس میں ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْحَاجِبِ

باب: ابرو کا حکم

17378 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَاجِبُ يُشْتَرُ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِشَيْءٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ابرو میں دیت ادا کی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

17379 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ،

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: دونوں ابروؤں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک ابرو میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17380 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَزَادَ فَمَا ذَهَبَ مِنَ الْحَاجِبِ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے قول کی مانند نقل کیا ہے' اور یہ بات زائد نقل کی ہے ابرو کا جتنا نقصان ہوگا تو اسی حساب سے دیت لازم ہوگی۔

17381 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ قَالَ: وَقَالَ غَيْرُهُ: حُكُومَةُ عَدْلٍ

❀❀ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں ابروؤں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ دیگر حضرات کا یہ کہنا ہے کہ اس بارے میں عادل ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17382 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضَى اَبُو بَكْرٍ فِي الْحَاجِبِ، اِذَا اُصِيبَ حَتّٰى يَذْهَبَ شَعْرُهُ، فَقَضَى فِيهِ مُوضِحَتَيْنِ عَشْرًا مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابرو کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے نقصان پہنچایا جائے یہاں تک کہ اس کے بال ختم ہو جائیں تو انہوں نے اس میں دو موضحہ کے بارے میں فیصلہ دیا تھا یعنی دس اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَاجِبِ يَتَحَصَّصُ شَعْرُهُ اَنَّ فِيهِ الرُّبُعَ، وَفِيمَا ذَهَبَ مِنْهُ بِالْحِسَابِ، فَاِنْ اُصِيبَ الْحَاجِبُ بِمَا يُوضِحُ، وَيُذْهِبُ شَعْرَهُ كَانَ نَذْرَ الْحَاجِبِ قَطُّ، وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُوضِحَةِ نَذْرٌ، فَاِنْ اُصِيبَ بِمَنْقُوْلَةٍ كَانَ نَذْرَ الْحَاجِبِ، وَالْمَنْقُوْلَةِ جَمِيعًا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے حوالے سے ان تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب ابرو کے بال اکھیڑ لیے جائیں تو اس میں دیت کے ایک چوتھائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر ابرو کو نقصان پہنچایا گیا ہو' تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی اور اگر ابرو کو اس طرح کا نقصان پہنچایا گیا ہو جو موضحہ کے مطابق ہو جس میں اس کے بال رخصت ہو جائیں تو اس میں صرف ابرو کی دیت لازم ہوگی موضحہ زخم کی دیت لازم نہیں ہوگی اور اگر اسے منقولہ زخم لاحق ہوا ہو' تو اس میں بھی ابرو اور منقولہ زخم دونوں کی دیت لازم ہوگی۔

بَابُ شُفْرِ الْعَيْنِ

باب: آنکھ کی پلک کا حکم

17384 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: " اجْتَمَعَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ شُفْرِ الْعَيْنِ الْاَعْلَى، اِذَا نُتِفَ نِصْفُ دِيَةِ الْعَيْنِ، وَفِيْ شُفْرِ الْعَيْنِ الْاَسْفَلِ ثُلُثُ دِيَةِ الْعَيْنِ، وَقَالُوا: اِذَا ذَهَبَ جَفْنُ الْعَيْنِ فَاعْوَرَّتْ فَدِيَةُ الْعَيْنِ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پلک کا مسئلہ پیش ہوا جب اسے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں آنکھ کی دیت کا نصف حصہ ادا کرنا لازم ہوگا اور نیچے والی پلک میں آنکھ کی دیت کا ایک تہائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا ان حضرات نے فرمایا: کہ جب آنکھ کا ڈھیلا ختم ہو جائے اور آدمی کانا ہو جائے تو پوری آنکھ کی دیت لازم ہوگی۔

17385 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِيْ كُلِّ شُفْرٍ رُبُعُ دِيَةِ الْعَيْنِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ہر پلک میں آنکھ کی دیت کا ایک چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

17386 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِيْ جَفْنِ الْعَيْنِ رُبُعُ الدِّيَةِ

❀❀ قبیصہ بن ذویب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں آنکھ کی پپوٹے میں ایک چوتھائی دیت لازم ہوگی۔

بَابُ الْاُذُنِ

باب: کان کا حکم

17387 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فِى الْاُذُنِ اِذَا اسْتُؤْصِلَتْ خَمْسُونَ مِنَ الْاِبِلِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: جب کان کو جڑ سے اکھاڑ لیا جائے تو اس میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17388 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت مجاہد کے حوالے سے منقول ہے۔

17389 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ: فِي الْاُذُنِ اِذَا النِّصْفُ يَعْنِيْ نِصْفَ الدِّيَةِ قَالَ سُفْيَانُ: فَمَا اُصِيبَ مِنَ الْاُذُنِ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

❀❀ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں ایسی صورت میں کان میں نصف یعنی نصف دیت لازم ہوگی سفیان کہتے ہیں کان کو جو نقصان پہنچے گا وہ اسی حساب سے ہوگا۔

17390 - اقوالِ تابعین: اَظُنُّهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْاُذُنِ اِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَاِذْ ذَهَبَ السَّمْعُ فَنِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے جب کان کو جڑ سے اکھاڑ لیا جائے تو اس میں نصف دیت لازم ہوگی اور جب سماعت رخصت ہو جائے تو نصف دیت لازم ہوگی۔

17391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْاُذُنِ خَمْسَةَ عَشَرَ بَعِيرًا يُغَيِّبُهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہے کان میں پندرہ اونٹ ادا کرنا لازم ہوگا کیونکہ (اگر اس کو جڑ سے اکھاڑ بھی لیا گیا ہو) تو بال اور عمامہ اسے چھپا لیتے ہیں۔

17392 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَضَى فِي الْاُذُنِ اَبُوْ بَكْرٍ خَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْاِبِلِ لَا يَضُرُّ سَمْعًا، وَلَا يُنْقِصُ قُوَّةً يُغَيِّبُهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کان کے بارے میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پندرہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا جب کہ سماعت کو کوئی نقصان نہ ہوا ہو اور قوت میں کوئی کمی نہ آئی ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ بال اور عمامہ اس حصے کو چھپا لیں گے۔

17393 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: كُلُّ زَوْجَيْنِ فَفِيْهِمَا الدِّيَةُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ فَفِيْهِ الدِّيَةُ

❀❀ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہے ہر جوڑے والے عضو میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر وہ عضو جو ایک ہو اس میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَضَى فِي الْاُذُنِ بِخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْاِبِلِ وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ لَا يَضُرُّ سَمْعًا، وَلَا يُنْقِصُ قُوَّةً يُغَيِّبُهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کان کے بارے میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' وہ فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے جبکہ سماعت کو کوئی نقصان نہ ہوا ہو اور قوت میں کوئی کمی نہ آئی ہو کیونکہ بال اور عمامہ اس حصے کو چھپا لیں گے۔

17395 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضَى فِي

الْاُذُنِ اِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے جڑ سے اکھاڑ دیا گیا ہو تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، وَعِكْرِمَةَ اَنَّ عُمَرَ قَضٰى بِهٖ ، قَالَ مَعْمَرٌ : وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

❀❀ طاؤس اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا معمر بیان کرتے ہیں: لوگوں کا بھی اسی پر عمل ہے۔

17397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : فِي الْاُذُنِ اِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ ، فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ يُقَدَّرُ بِالْقِرْطَاسِ قَالَ قَتَادَةُ : وَاِذَا ذَهَبَ السَّمْعُ فَنِصْفُ دِيَتِهَا قَالَ : وَقَضٰى فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ بِخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب کان کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کا کچھ حصہ کاٹا گیا ہو تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی اور اس کا اندازہ حجم کے حساب سے کرلیا جائے گا قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر آدمی کی سماعت رخصت ہوجائے تو پھر نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

17398 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : اِذَا ذَهَبَ سَمْعُهَا وَلَمْ ، تُقْطَعْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا ، وَاِنْ قُطِعَتْ وَذَهَبَ سَمْعُهَا فَفِيْهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً اَلْفُ دِيْنَارٍ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب سماعت رخصت ہوجائے اور کان کاٹا نہ گیا ہو تو اس کی دیت مکمل ہوگی اور اگر کان بھی کاٹ لیا گیا ہو اور سماعت بھی رخصت ہوجائے تو پھر اس میں مکمل دیت یعنی ایک ہزار دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17399 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْاُذُنِ فَجَعَلَهَا مَنْقُوْلَةً قَالَ : لَا يَذْهَبُ سَمْعُهَا وَيَسْتُرُهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ وَقَضٰى عُمَرُ فِيْهَا بِنِصْفِ الدِّيَةِ اَوْ عَدْلِ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کان کے بارے میں فیصلہ دیتے ہوئے اسے منقولہ زخم کی مانند قرار دیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: تھا آدمی کی سماعت رخصت نہیں ہوئی بال اور عمامہ اس حصے کو ڈھانپ لیں گے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت حال میں نصف دیت یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : اِذَا قُطِعَتِ الْاُذُنُ تَمَّ عَقْلُهَا قَالَ : وَقَضٰى فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ بِخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کان کو کاٹ دیا گیا ہو تو کان کی دیت مکمل ہوگی وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: فِي شَحْمَةِ الْأُذُنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مکحول نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کان کی لو میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ السَّمْعِ

باب: سماعت کا حکم

17402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي فِي ذَهَابِ السَّمْعِ شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے سماعت رخصت ہو جانے کے بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

17403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُلَاثَةَ قُلْتُ: الرَّجُلُ يَدَّعِي أَنَّهُ أَصَمَّهُ مِنْ ضَرْبِهِ كَيْفَ يُعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تُلْتَمَسُ غَفَلَاتُهُ فَإِنْ قُدِرَ عَلٰى شَيْءٍ، وَإِلَّا اسْتُحْلِفَ، ثُمَّ أُعْطِيَ فَإِنِ ادَّعٰى صَمَمًا فِي إِحْدٰى أُذُنَيْهِ دُوْنَ الْأُخْرٰى، فَإِنَّهُ يُحْشَى الَّتِي لَمْ تُصَمَّ وَتُلْتَمَسُ غَفَلَاتُهُ

❀❀ ابن جریج نے عمر نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے ابن علاثہ سے سوال کیا میں نے کہا: ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا بہرہ پن اسے لگنے والی ضرب کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس بات کا پتہ کیسے چلے گا تو انہوں نے فرمایا: اس کی غفلتوں کو تلاش کیا جائے گا اگر کوئی چیز حاصل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے حلف لے لیا جائے گا اور ادائیگی کر دی جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ دو کانوں میں سے ایک سے بہرہ ہو گیا ہے دوسرے سے نہیں ہوا تو پھر اس کی غفلت کو تلاش کی جائے گا (یعنی اس کا جھوٹ پکڑنے کی کوشش کی جائے گی)۔

17404 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَغَيْرِهِ قَالَ: يُغْتَرُّ فَيُنْظَرُ أَيَسْمَعُ أَمْ لَا

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ اس کی آزمائش کی جائے گی اور اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ کیا وہ سن سکتا ہے یا نہیں سن سکتا؟

17405 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي ذَهَابِ السَّمْعِ خَمْسُونَ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے سماعت رخصت ہونے کی صورت میں پچاس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17406 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَجُلًا جَاءَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: ضَرَبَنِي فُلَانٌ حَتّٰى صَمَّتْ اِحْدَى اُذُنَيَّ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ نَعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ادْعُ الْاَطِبَّاءَ فَدَعَاهُمْ فَشَمُّوهَا فَقَالُوا لِلصَّمَّاءِ: هٰذِهِ الصَّمَّاءُ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور بولا: فلاں شخص نے مجھے ضرب لگائی جس کے نتیجے میں میرا ایک کان بہرہ ہو گیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سے دریافت کیا: ہمیں اس بات کا کیسے پتہ چلے گا اس نے کہا: آپ طبیبوں کو بلالیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں بلوایا انہوں نے اسے کچھ سونگھایا اور پھر بہرے کان کے بارے میں یہ کہا کہ یہ کان بہرا ہے۔

17407 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ لِعُمَرَ اَنْ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِي شَيْءٍ يُصَابُ بِهِ عَمَّمَ فَاهُ، وَمَنْخَرَيْهِ، فَاِنْ سَمِعَ صَرِيرًا فِي الْاُذُنِ حِينَ يُعَمَّمُ فَلَيْسَ بِهِ بَاْسٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے جس بات پر اتفاق کیا گیا تھا اس میں یہ بھی مذکور تھا کہ میں نے ایسی صورتحال کے بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے، جس میں آدمی کو ایسا زخم پہنچایا گیا ہو جو اس کے منہ اور نتھنوں پر اثر انداز ہوا ہو۔ اگر وہ اس کے نتیجے میں کان میں آواز سن سکتا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْعَيْنِ

باب: آنکھ کا حکم

17408 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے لئے جو تحریر لکھوائی تھی اس میں یہ مذکور تھا کہ آنکھ (کی دیت میں) پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہو گی۔

17409 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آنکھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہو گی۔

17410 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

17411 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: الْعَيْنَانِ سَوَاءٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دونوں آنکھیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

17412 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: فِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَفِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ فَمَا ذَهَبَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ قِيلَ لِمَعْمَرٍ: وَكَيْفَ يُعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ: يُغَمِّضُ عَيْنَهُ الَّتِي اُصِيبَتْ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِالْاُخْرٰى فَيَنْظُرُ اَيْنَ يَنْتَهِي بَصَرُهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِالَّتِيْ اُصِيبَتْ فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں آنکھوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی ایک آنکھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جتنی بینائی رخصت ہوگی تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی معمر سے سوال کیا گیا اس بات کا پتہ کیسے چلے گا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جس آنکھ کو نقصان پہنچا ہے آدمی اسے بند کرے گا اور پھر دوسری آنکھ کے ذریعے دیکھے گا اور اس بات کا جائزہ لے گا کہ اس کی بینائی کہاں تک کام کرتی ہے پھر وہ اس آنکھ کے ذریعے دیکھے گا جسے نقصان پہنچایا گیا ہے' تو جو کمی ہوگی وہ اسی حساب سے ہوگی۔

17413 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَذَهَبَ بَعْضُ بَصَرِهَا وَبَقِيَ بَعْضٌ قَالَ: بِحِسَابِ مَا ذَهَبَ يُمْسِكُ عَلَى الصَّحِيحَةِ وَيَنْظُرُ بِالْاُخْرَى، ثُمَّ يُمْسِكُ عَلَى الْاُخْرٰى فَيَنْظُرُ بِالصَّحِيحَةِ فَيَحْسِبُ مَا ذَهَبَ مِنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: آنکھ میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آدمی کی کچھ بینائی رخصت ہو جائے اور کچھ باقی رہ جائے تو انہوں نے فرمایا: جتنی بینائی رخصت ہوئی ہے اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی آدمی صحیح آنکھ بند کرے گا اور دوسری آنکھ کے ذریعے دیکھے گا پھر دوسری آنکھ کو بند کرے گا اور صحیح آنکھ کے ذریعے دیکھے گا تو جتنی بینائی رخصت ہوئی ہوگی اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: لَطَمَ رَجُلٌ رَجُلًا اَوْ غَيْرَ اللَّطْمِ اِلَّا اَنَّهُ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَعَيْنُهُ قَائِمَةٌ، فَاَرَادُوا اَنْ يُقَيِّدُوهُ فَاَعْيَا عَلَيْهِمْ وَعَلَى النَّاسِ كَيْفَ يُقَيِّدُونَهُ، وَجَعَلُوا لَا يَدْرُونَ كَيْفَ يَصْنَعُونَ فَاَتَاهُمْ عَلِيٌّ فَاَمَرَ بِهِ فَجَعَلَ عَلٰى وَجْهِهِ كُرْسُفًا، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ الشَّمْسَ، وَاَدْنٰى مِنْ عَيْنِهِ مِرْآةً، فَالْتَمَعَ بَصَرُهُ وَعَيْنُهُ قَائِمَةٌ

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کو طمانچہ رسید کیا یا کوئی اور چیز ماری تو دوسرے شخص کی بینائی رخصت ہوگئی لیکن اس کی آنکھ اپنی جگہ پر قائم تھی لوگوں نے اسے قصاص دلوانے کا ارادہ کیا لیکن انہیں سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کا قصاص کیسے دلوائیں جب انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ اب انہیں کیا کرنا چاہیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے آپ نے (نقصان پہنچانے والے شخص) کے بارے میں حکم دیا اس کے چہرے پر روئی لگائی گئی پھر اس کا رخ دھوپ کی طرف کیا گیا اور اس کی ایک آنکھ کے قریب آئینہ کر دیا گیا جس کے نتیجے میں اس کی بینائی رخصت ہوگئی لیکن اس کی آنکھ اپنی جگہ پر قائم تھی۔

17415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: بَلَغَنِيْ قَالَ: اَحْسِبُهُ عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: يُغْمِضُ عَيْنَهُ الَّتِيْ اُصِيْبَتْ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِالْاُخْرٰى فَيَنْظُرُ اَيْنَ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِهٰذِهِ الَّتِيْ اُصِيْبَتْ فَمَا نَقَصَ اَخَذَ بِحِسَابِهٖ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے جس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے آپ نے فرمایا: ہے آدمی کی جس آنکھ کو نقصان پہنچا ہو آدمی اس آنکھ کو بند کرے گا اور دوسری آنکھ کے ذریعے دیکھ کر اس بات کا جائزہ لے گا کہ اس کی بینائی کہاں تک کام کرتی ہے پھر وہ اس آنکھ کے ذریعے دیکھے گا جسے نقصان پہنچایا گیا ہے تو بینائی میں جو کمی ہوئی ہوگی اسی حساب سے وہ دیت وصول کرے گا۔

17416 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ضَعُفَتْ عَيْنُهُ مِنْ كِبَرٍ فَاُصِيْبَتْ قَالَ: نَذْرُهَا وَافٍ وَقَالَ: فِي الْمَرِيْضِ "يُقْتَلُ: دِيَتُهٗ وَافِيَةٌ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کسی شخص کی بینائی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہوتی ہے اور پھر اس کی آنکھ کو نقصان پہنچا دیا جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: اس کی دیت مکمل ہوگی انہوں نے بیمار شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے اگر اسے قتل کر دیا جاتا ہے تو اس کی دیت مکمل ہوگی

عبدالکریم نے بھی اس کی مانند ارشاد فرمایا ہے:۔

17417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ عِنْدَ اَبِيْ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ تحریر جو میرے والد کے پاس موجود تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات تھیں۔ اُس میں یہ مذکور تھا کہ آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہوگی۔

17418 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الشَّاءِ اَوِ الْبَقَرِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ یا اس کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِيْ عَيْنِ الْمَرْاَةِ نِصْفُ دِيَتِهَا اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے آنکھ میں نصف دیت یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی عورت کی آنکھ میں اس کی نصف دیت لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17420 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيْ رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ، فَقَامَ اِلَيْهِ ابْنُ عَمِّهِ فَقَتَلَهُ فَقَامَ يَجْعَلُ عَقْلَ الْعَيْنِ فِيْ مَالِ الْمَقْتُوْلِ لِاَنَّهُ كَانَ عَمْدًا، وَيُقَادُ الْقَاتِلُ بِالَّذِيْ قَتَلَ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پھر اس کا چچازاد اٹھ کر اسے قتل کر دیتا ہے تو زہری نے یہ فرمایا کہ آنکھ کی دیت مقتول کے مال میں شامل کی جائے گی کیونکہ اس شخص نے جان بوجھ کر اسے نقصان پہنچایا ہے اور قاتل شخص سے قتل کرنے کا قصاص لیا جائے گا۔

17421 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، "فِيْ رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ ثُمَّ عَمِيَ قَالَ: اِنْ كَانَ رُفِعَ اِلَى السُّلْطَانِ فَقَضٰى عَلَيْهِ بِالْقِصَاصِ غَرِمَهُ، وَاِنْ عَمِيَ قَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ، وَكَذٰلِكَ الْقَاتِلُ يَمُوْتُ اَوْ يُقْتَلُ بَعْدَمَا يُقْضٰى عَلَيْهِ، يَغْرَمُ"

❀❀ ابن شبرمہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پھر وہ خود نابینا ہو جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تو یہ معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوتا ہے اور وہ قصاص کا حکم دیتا ہے تو وہ اس پر جرمانہ عائد کرے گا اور اگر وہ اس کا فیصلہ دینے سے پہلے ہی نابینا ہو گیا تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اسی طرح قاتل کا حکم ہے کہ اگر وہ اپنے خلاف فیصلہ ہو جانے کے بعد مر جاتا ہے یا قتل ہو جاتا ہے تو یہی حکم ہوگا کہ وہ تاوان ادا کرے گا۔

17422 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا فَقَأَ عَيْنَ نَفْسِهِ، فَقَضٰى لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِعَقْلِهِ عَلٰى عَاقِلَتِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے اپنی آنکھ پھوڑی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے خاندان پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

بَابُ عَيْنِ الْاَعْوَرِ

باب: کانے کی آنکھ کا حکم

17423 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: اِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الْاَعْوَرِ فُقِئَتْ عَيْنُ الَّذِيْ فَقَاَهَا، وَغَرِمَ اَيْضًا لِلْاَعْوَرِ خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَاِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الْاَعْوَرِ خَطَاً فَلَهَا الدِّيَةُ اَلْفُ دِيْنَارٍ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کانے شخص کی آنکھ پھوڑ دی جائے تو جس شخص نے اس کی آنکھ پھوڑی ہے اس کی آنکھ پھوڑی جائے گی اور وہ شخص کانے کو پانچ سو دینار جرمانے کے طور پر بھی ادا کرے گا اور جب کانے شخص کی آنکھ کو خطا کے طور پر پھوڑ دیا گیا ہو تو پھر اسے مکمل دیت یعنی ایک ہزار دینار ملیں گے۔

17424 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ الْاَعْوَرَ تُفْقَاُ عَيْنُهُ فِيْهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُهُ قَالَ: وَقَالَ ذٰلِكَ رَبِيعَةُ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اگر کانے شخص کی آنکھ کو پھوڑ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم مسلسل یہی بات سنتے آرہے ہیں انہوں نے فرمایا: ربیعۃ الرائے نے بھی یہی بات کہی ہے۔

17425 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَتَادَةَ قَالَا : اِذَا فَقَاَ الْاَعْوَرُ عَيْنَ رَجُلٍ صَحِيحٍ عَمْدًا اُغْرِمَ اَلْفَ دِينَارٍ ، وَاِذَا فَقَاَهَا خَطَأً اُغْرِمَ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب کانا شخص صحیح آدمی کی آنکھ جان بوجھ کر پھوڑ دے تو اس پر ایک ہزار دینار جرمانہ عائد کیا جائے گا اور جب اس نے خطا کے طور پر اس کی آنکھ پھوڑی ہو تو اس پر پانچ سو دینار جرمانے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17426 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ بِاِحْدَى عَيْنَيْهِ بَيَاضٌ فَاُصِيبَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ قَالَ : نَرَى اَنْ يُزَادَ فِي عَقْلِ عَيْنِهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْاُخْرَى الَّتِي لَمْ تُصَبْ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے، جس کی ایک آنکھ میں سفیدی ہوتی ہے، اور پھر اس کی صحیح والی آنکھ کو نقصان پہنچا دیا جاتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی اس آنکھ کی دیت میں اضافہ کیا جائے گا جو دوسری آنکھ کے حوالے سے کمی ہوئی تھی جس کو نقصان نہیں پہنچایا گیا۔

17427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ ، اَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، قَضَيَا فِي عَيْنِ الْاَعْوَرِ بِالدِّيَةِ تَامَّةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات مجھے بیان کی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کانے شخص کی آنکھ کے بارے میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عِيَاضٍ اَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ اجْتَمَعَا عَلَى اَنَّ فِي عَيْنِ الْاَعْوَرِ الدِّيَةَ كَامِلَةً

❀❀ محمد بن ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کانے شخص کی آنکھ (کو ضائع کرنے کی صورت میں) مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17429 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : اَخْبَرَنِي اَيُّوبُ بْنُ مُوسَى ، اَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ ، اَخْبَرَهُ اَنَّ صَاحِبَ حَرَسِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ " اَصَابَ سَوْطُهُ عَيْنَ اَعْوَرَ فَفَقَاَهَا قَالَ : فَاَعْطَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ فِيهَا اَلْفَ دِينَارٍ "

❀❀ رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان کے ایک سپاہی کی لاٹھی ایک کانے شخص کی آنکھ کو لگی اور اس کانے شخص کی آنکھ ضائع ہوگئی تو عبدالملک نے اس شخص ایک ہزار دینار (یعنی مکمل دیت) ادا کی۔

17430 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي الْعَيْنِ، اِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ بَصَرِهٖ غَيْرُهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَفِيْ عَيْنِ الْمَرْاَةِ، اِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ بَصَرِهَا غَيْرُهَا ثُمَّ اُصِيْبَتْ، الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ جب آدمی کی بینائی بالکل ہی باقی نہ رہے' تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور عورت کی آنکھ کا حکم یہ ہے کہ جب اس کی بینائی بالکل ہی باقی نہ رہے' تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِيْ عَيْنِ اَعْوَرَ، فُقِئَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً

❀❀ عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کانے شخص کی آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اس کی صحیح آنکھ کو پھوڑ دیا گیا ہو' تو مکمل دیت ادا کی جائے گی۔

17432 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيٍّ، فِيْ رَجُلٍ اَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ عَمْدًا اِنْ شَاءَ اَخَذَ الدِّيَةَ كَامِلَةً، وَاِنْ شَاءَ فَقَاَ عَيْنًا وَاَخَذَ نِصْفَ الدِّيَةِ

❀❀ خلاص بن عمرو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کانا تھا اور اس کی صحیح آنکھ کو جان بوجھ کر پھوڑ دیا گیا تو اگر وہ شخص چاہے' تو مکمل دیت وصول کرے' اور اگر چاہے (تو نقصان پہنچانے والے کی) ایک آنکھ پھوڑ کر نصف دیت وصول کر لے۔

17433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، "فِيْ عَيْنِ الْاَعْوَرِ تُصَابُ قَالَ: نِصْفُ الدِّيَةِ"

❀❀ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے کانے شخص کی آنکھ کو نقصان پہنچنے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِيْ عَيْنِ الْاَعْوَرِ تُصَابُ قَالَ: اَنَا اَدِيْ، قَتِيلَ اللّٰهِ فِيْهَا النِّصْفُ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے کانے شخص کی آنکھ کو ضائع کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں اللہ کے قتیل کو دیت ادا کروں گا اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْقِلٍ عَنِ الرَّجُلِ يَفْقَاُ عَيْنَ الْاَعْوَرِ، فَقَالَ: مَا اَنَا فَقَاْتُ، عَيْنَهُ الْاُخْرٰى، فِيْهَا النِّصْفُ

❀❀ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن معقل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کانے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: اس کی دوسری آنکھ میں نے تو نہیں پھوڑی تھی اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي عَيْنِ الْاَعْوَرِ خَمْسُونَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ حکم بن عتیبہ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کانے شخص کی آنکھ میں پچاس اونٹوں (یعنی نصف دیت) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْاَعْوَرِ يُصِيبُ عَيْنَ الْاِنْسَانِ

باب: جب کوئی کانا شخص کسی (تندرست شخص) کی آنکھ کو نقصان پہنچائے

17437 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْاَعْوَرُ يُصِيبُ عَيْنَ اِنْسَانٍ عَمْدًا اَيُقَادُ مِنْهُ؟ قَالَ: مَا اَرَى اَنْ يُقَادَ مِنْهُ، اَرَى لَهُ الدِّيَةَ وَافِيَةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کانا شخص (تندرست) شخص کی آنکھ کو جان بوجھ کر نقصان پہنچاتا ہے، تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا انہوں نے فرمایا: میری یہ رائے نہیں ہے کہ اس سے قصاص لیا جائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ مکمل دیت ادا کرے گا۔

17438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَضَى فِي رَجُلٍ اَعْوَرَ فَقَاَ عَيْنَ صَحِيحٍ فَقَالَ: عَلَيْهِ دِيَةُ عَيْنِهِ، وَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ: ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا يُسْتَقَادُ مِنَ الْاَعْوَرِ وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، اِذَا كَانَ عَمْدًا

❀❀ ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک کانے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے ایک تندرست شخص کی آنکھ پھوڑ دی تھی انہوں نے فرمایا: تھا اس پر اس کی آنکھ کی دیت ادا کرنا لازم ہوگا اس پر قصاص دینا لازم نہیں ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے یہ بات بیان کی ہے کانے شخص سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس پر مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ اس نے جان بوجھ کر (دوسرے شخص کی آنکھ کو) نقصان پہنچایا ہو۔

17439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: اِذَا فَقَاَ الْاَعْوَرُ عَيْنَ الصَّحِيحِ عَمْدًا اُغْرِمَ اَلْفَ دِينَارٍ، وَاِذَا فَقَاَهَا خَطَاً غُرِّمَ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب کانا شخص صحیح شخص کی آنکھ کو جان بوجھ کر پھوڑ دے تو اسے ایک ہزار دینار جرمانہ کیا جائے گا اور اگر وہ غلطی سے اسے پھوڑ دے تو پھر وہ پانچ سو دینار کی ادائیگی کرے گا۔

17440 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عِيَاضٍ، اَنَّ عُمَرَ،

وَعُثْمَانَ، اجْتَمَعَا عَلٰى اَنَّ الْاَعْوَرَ اِنْ فَقَاَ عَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ مِثْلُ دِيَةِ عَيْنِهِ وَذَكَرَ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اَقَامَ اللّٰهُ الْقِصَاصَ فِيْ كِتَابِهِ (الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ) (المائدة: 45)، وَقَدْ عَلِمَ هٰذَا فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا

❀❀ محمد بن ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی کانا شخص دوسرے شخص کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر اس کی آنکھ کی دیت کی مانند لازم ہوگا انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قصاص کا حکم دیا ہے:

''آنکھ کا بدلہ آنکھ''۔

تو جب وہ شخص یہ بات جانتا ہے تو اب اس پر قصاص لازم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی بات بھولا نہیں ہے۔

بَابُ الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ

باب: جب آنکھ (کا ڈھیلا) اپنی جگہ قائم رہے (اور بینائی رخصت ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟)

17441 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، اِذَا فُقِئَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ قَتَادَةَ قَالَ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ قَضٰى فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ، وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ الْعَوْرَاءِ وَالسِّنِّ السَّوْدَاءِ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ ثُلُثُ دِيَتِهَا،

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قائم رہ جانے والی آنکھ جبکہ اسے پھوڑا گیا ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس کی ایک تہائی دیت ادا کی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے قتادہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شل ہوجانے والے ہاتھ یا قائم رہنے والی آنکھ (جس کی بینائی رخصت ہوچکی ہو) یا سیاہ ہوجانے والے دانت ان میں سے ہر ایک کے بارے میں اس عضو کی دیت کے ایک تہائی حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

17442 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

17443 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، اِذَا بُخِصَتْ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قائم رہ جانے والی آنکھ جبکہ اس کی بینائی رخصت ہوچکی ہو اس کے بارے میں ایک سو دینار کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

17444 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ لِلْعَيْنِ الْقَائِمَةِ الَّتِيْ لَا يُبْصِرُ بِهَا اِنْ ثُقِبَتْ اَوْ بُخِصَتْ كَانَ فِيْهَا نِصْفُ نَذْرِ الْعَيْنِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ، وَاِنْ كَانَ قَدْ اَخَذَ فِيْهَا نَذْرَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب آنکھ قائم ہواوراس کے ذریعے آدمی دیکھ نہ سکتا ہواگراس میں سوراخ کر دیا جائے' یااس کو پھوڑ دیا جائے تو اس میں آنکھ کی دیت کا نصف لازم ہوگا جو پچیس (اونٹ) ہیں اور اگر آدمی نے اس کی دیت پہلے بھی وصول کی ہوئی ہو (تو بھی یہی حکم ہوگا)۔

17445 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو اپنی جگہ موجود ہواوراس کو نقصان پہنچایا جائے تو اس کی ایک تہائی دیت ادا کی جائے گی۔

17446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ ابن شہاب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے قائم رہ جانے والی ایسی آنکھ جس کو پھوڑ دیا گیا ہو' اس میں آنکھ کی ایک تہائی دیت لازم ہونے کی روایت نقل کی ہے۔

17447 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ عُشْرُ الدِّيَةِ مِائَةُ دِيْنَارٍ

❀❀ سلیمان بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے قائم رہ جانے والی ایسی آنکھ جس کو پھوڑ دیا گیا ہو اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس میں دیت کا دسواں حصہ یعنی ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ عُشْرُ الدِّيَةِ

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: قائم رہ جانے والی (یعنی موجود) آنکھ جس کو پھوڑ دیا گیا ہو' اس میں دیت کا دسواں حصہ لازم ہوگا۔

17449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ، اِذَا خُسِفَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کانی آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ

جب وہ بجھ جائے تو اس میں اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17450 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، اِذَا اُصِيْبَتْ وَطُفِئَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ سالم نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قائم رہ جانے والی آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اس کو نقصان پہنچایا جائے اور بجھ جائے تو اس میں اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِي الْيَدِ الْعَثْمَاءِ، وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، وَالتَّرْقُوَةِ، وَالضِّلَعِ، وَاَشْبَاهِهِ حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے مفلوج ہو جانے والے ہاتھ قائم رہنے والی آنکھ گردن پسلی اور اس طرح کی دیگر صورتوں کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ قاضی کی صوابدید پر ہوگا۔

17452 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِنْ لُطِمَتِ الْعَيْنُ فَدَمَعَتْ مِنْ اَعْلَاهَا دُمُوعًا لَّا تَرْقَا، فَاِنَّهَا ثُلُثَا دِيَةٍ، وَاِنْ كَانَتْ دَمْعَةً لَا يَجِفُّ دَمْعُهَا، وَهِيَ دُوْنَ الدَّمْعَةِ الْاُوْلٰى فَنِصْفُ دِيَةِ الْعَيْنِ، وَاِنْ كَانَتْ دَمْعَةً مِنَ الْجَفْنِ تَسْحَلُ اَحْيَانًا يَذْهَبُ فِيهَا بَصَرُهَا فَفِيهَا خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَاِنْ كَانَتْ دَمْعَةً تَجِفُّ مَرَّةً، وَتَسْحَلُ اُخْرٰى تُؤْذِيهِ، وَتَضُرُّ بِبَصَرِهِ فَخُمُسُ دِيَةِ الْعَيْنِ، وَاِنْ كَانَتْ دَمْعَةً مِنْ اَسْفَلِ الْعَيْنِ فِيهَا شُفْرَةٌ، فَعَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ بات تحریر تھی کہ اگر آنکھ پر طمانچہ رسید کیا جائے اور اس کے اوپر والے حصے سے آنسو بہنا شروع ہو جو رُکے نہیں تو اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر وہ ایسا آنسو ہو جو خشک نہیں ہوتا لیکن پہلے والے آنسو سے کم ہے' تو اس میں آنکھ کی دیت کا نصف لازم ہوگا اور اگر وہ ایسا آنسو ہے جو پپوٹے سے نکلتا ہے' اور کبھی رک جاتا ہے' اور اس میں بینائی رخصت ہو جاتی ہے' تو ایسی صورت میں پانچ سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ ایسا آنسو ہے جو کبھی خشک ہو جاتا ہے' اور کبھی بہنے لگتا ہے' اور آدمی کو اذیت دیتا ہے' اور اس کے نتیجے میں آدمی کی بینائی کو نقصان پہنچا ہے' تو آنکھ کی دیت کا پانچواں حصہ لازم ہوگا اور اگر وہ ایسا آنسو ہے جو آنکھ کے نیچے والے حصے سے نکلتا ہے' اور اس میں پلک ہے' تو اس کی مانند میں ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ شَتَرِ الْعَيْنِ

باب: آنکھ کی پلک کا ڈھیلا ہونا (یا اس کے اُلٹے ہو جانے) کا حکم

17453 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ اَنْ يَكْتُبُوا اِلَيْهِ بِعِلْمِ عُلَمَائِهِمْ قَالَ: وَمِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ

فِیْ شَتَرِ الْعَيْنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لشکروں کے امیروں کو خط لکھا کہ وہ اپنے ہاں کے علماء کے علم کے حوالے سے انہیں تحریریں بھجوائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو تمام فقہاء کا جس بات پر اتفاق تھا اس میں یہ بات شامل تھی: آنکھ کی پلک کے ڈھیلے ہو جانے میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ حِجَاجِ الْعَيْنِ

باب: آنکھ کے حجاج (آنکھ کے گرد موجود وہ مستدیر ہڈی جس پر ابرو موجود ہوتا ہے) کا حکم

17454 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ اَنْ يَكْتُبُوا اِلَيْهِ بِعِلْمِ عُلَمَائِهِمْ قَالَ: وَمِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ فِیْ حِجَاجِ الْعَيْنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لشکروں کے امیروں کو خط لکھا کہ وہ اپنے ہاں کے علماء کے علم کے حوالے سے انہیں تحریریں بھجوائیں راوی بیان کرتے ہیں: تو تمام فقہاء کا جس بات پر اتفاق تھا اس میں یہ بات شامل تھی کہ آنکھ کے حجاج میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْاَنْفِ

باب: ناک کا حکم

17455 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِی الْاَنْفِ يُسْتَاْصَلُ؟ قَالَ: الدِّيَةُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر ناک کو سرے سے کاٹ دیا جائے تو اس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے جواب دیا: مکمل دیت کی۔

17456 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِی الْاَنْفِ الدِّيَةُ اِذَا اسْتُؤْصِلَ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ناک میں پوری دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جب اسے جڑ سے کاٹ دیا جائے۔

17457 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِيهِ وَفِی الْاَنْفِ، اِذَا اُوعِیَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو تحریر بھجوائی تھی جس میں یہ تحریر تھا کہ جب ناک کو کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت یعنی ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17458 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْاَنْفِ الدِّيَةَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ناک میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

17459 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِىْ رَوْثَةِ الْاَنْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: ناک کے سرے کے کنارے میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17460 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: فِي الرَّوْثَةِ الثُّلُثُ، فَإِذَا بَلَغَ الْمَارِنُ الْعَظْمَ فَالدِّيَةُ وَافِيَةً، فَإِنْ اُصِيْبَتْ مِنَ الرَّوْثَةِ الْاَرْنَبَةُ اَوْ غَيْرُهَا مَا لَمْ يَبْلُغِ الْعَظْمَ فَبِحِسَابِ الرَّوْثَةِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: ناک کے سرے کے کنارے میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب ناک کے سرے کے کنارے سے بانسے یا کسی اور مقام تک پہنچ جائے لیکن وہ ہڈی تک نہ پہنچا ہو تو اس میں ناک کے سرے کے کنارے کے حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17461 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْاَنْفِ اِذَا جُدِعَ كُلُّهُ بِالدِّيَةِ، وَاِذَا جُدِعَتْ رَوْثَتُهُ فَالنِّصْفُ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ناک کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب اس کے سرے کے کنارے کو کاٹا جائے تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17462 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فِي الْاَنْفِ اِذَا اُوعِيَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، فَمَا اُصِيبَ مِنَ الْاَنْفِ دُوْنَ ذٰلِكَ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ناک کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب اسے سرے سے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس سے کم ناک کو جو نقصان پہنچایا جائے گا تو اسی حساب سے ادائیگی بھی لازم ہوگی۔

17463 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْفِ اِذَا جُدِعَ كُلُّهُ بِالْعَقْلِ كَامِلًا، وَاِذَا جُدِعَتْ رَوْثَتُهُ بِنِصْفِ الْعَقْلِ خَمْسِينَ مِنَ الْاِبِلِ،

اَوْ عَدْلِهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الشَّاءِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ناک کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب اس کے سرے کے کنارے کو کاٹ دیا جائے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی یعنی پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی یا گائے یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17464 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: فِی الْكِتَابِ الَّذِیْ عِنْدَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَنْفِ اِذَا قُطِعَ الْمَارِنُ مِائَةٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: وہ تحریر جو ان حضرات کے پاس موجود تھی جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول تھی اس میں یہ ذکر تھا کہ جب ناک کو کاٹ دیا جائے تو اس میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17465 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فِی الْاَنْفِ اِذَا اُوعِیَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَمَا اُصِيبَ مِنَ الْاَنْفِ دُوْنَ ذٰلِكَ فَبِحِسَابِهِ اَوْ عَدْلِ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِی اَنْفِ الْمَرْاَةِ اِذَا اَوْعِيَتِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، فَمَا اُصِيبَ مِنَ الْاَنْفِ دُوْنَ ذٰلِكَ، فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب ناک کو سرے سے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس سے کم ناک کو جو نقصان پہنچایا جائے گا تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی یا اس حساب سے سونے یا چاندی کی شکل میں ادائیگی لازم ہوگی اگر عورت کی ناک کو کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس سے کم جو نقصان پہنچایا جائے تو اس حساب سے سونے یا چاندی کی شکل میں ادائیگی لازم ہوگی۔

17466 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا ذَهَبَ مِنَ الْاَنْفِ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ سفیان ثوری نے اپنے والد کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے ناک کو جتنا نقصان پہنچے تو اُسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ جَائِفَةِ الْاَنْفِ

باب: ناک کا جائفہ زخم

17467 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِلْاَنْفِ جَائِفَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ناک کے لئے بھی جائفہ زخم ہوتا ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: جی ہاں!

17468 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ فِىْ جَائِفَةِ الْاَنْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، فَاِنْ نَفَذَتْ فَالثُّلُثَانِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: ناک کے جائفہ زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ نفوذ کر جائے تو دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17469 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، فِى الْاَنْفِ اِذَا خُرِمَ مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُوْلُ: ثُلُثُ الدِّيَةِ يَقُوْلُ: هِىَ جَائِفَةٌ

❀❀ معمر نے عطاء خراسانی کے حوالے سے ناک کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب ناک کے نرم حصے کو کاٹ دیا جائے تو ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی وہ فرماتے ہیں: یہ جائفہ زخم شمار ہوگا۔

17470 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ عَبْدًا كَسَرَ اِحْدَى قَصَبَتَىْ اَنْفِ رَجُلٍ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ فِىْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَيُّمَا عَظْمٍ كُسِرَ، ثُمَّ جُبِرَ كَمَا كَانَ فَفِيْهِ حِقَّتَانِ فَرَاجَعَهُ ابْنُ سُرَاقَةَ قَالَ: اِنَّمَا كَسَرَ اِحْدَى الْقَصَبَتَيْنِ فَاَبَى عُمَرُ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَ فِيْهِ الْحِقَّتَيْنِ

❀❀ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے ایک شخص کے ناک کے دو بانسوں میں سے ایک کو توڑ دیا یہ مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ جس بھی ہڈی کو توڑ دیا جائے اور پھر اسے جوڑا جائے جیسے وہ پہلے تھی ویسے جوڑ لیا جائے تو اس میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن سراقہ نے عثمان بن ابوسلیمان سے اس روایت کے بارے میں دوبارہ دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: ناک کے دو بانسوں میں سے ایک کو توڑ دیا گیا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس پر دو حقہ کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

17471 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: اِنْ كُسِرَ الْاَنْفُ كَسْرًا يَكُوْنُ شَيْنًا فَسُدُسُ دِيَتِهِ، وَاِنْ كَانَ فِى الْمَنْخَرَيْنِ مِنْهُمَا الشَّيْنُ، فَثُلُثُ دِيَةِ الْمَنْخَرَيْنِ، وَاِنْ كَانَ مَارِنُ الْاَنْفِ مَهْبُورًا هَبْرَةً فَلَهُ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَاِنْ كَانَ مَهْشُومًا مُلْتَطِيًا يَبَحُّ صَوْتُهُ كَالْعَيْنِ فَنِصْفُ الدِّيَةِ فَعَسَّهُ وَبَحَّهُ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَاِنْ كَانَ لَيْسَ فِيْهِ عَيْبٌ، وَلَا غَشٌّ وَلَا رِيحٌ يُوجَدُ مِنْهُ فَلَهُ رُبْعُ الدِّيَةِ، فَاِنْ اُصِيبَتْ قَصَبَةُ الْاَنْفِ فَجَافَتْ وَفِيْهِ شَيْنٌ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَجِدُ فِيْهِ رِيحَ نَتْنٍ فَثُمْنُ الدِّيَةِ مِائَةٌ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ دِيْنَارًا، وَاِنْ ضَرَبَ اَنْفَهُ فَبَرَاَ فِىْ غَيْرِ شَيْنٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَجِدُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَلَا رِيحَ نَتْنٍ فَلَهُ عُشْرُ الدِّيَةِ

مِائَةُ دِيْنَارٍ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے کہ اگر ناک کو اس طرح توڑ دیا جائے کہ وہ عیب کا باعث ہو تو اس میں ایک دیت کا چھٹا حصہ لازم ہوگا اور اگر اس کے دونوں نتھنوں میں عیب آ جائے تو نتھوں کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا اگر ناک کا بانسہ ٹوٹ جائے تو اس میں دیت کے ایک تہائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ بالکل ساتھ لگ جائے یوں کہ اس کی آواز خراب ہو جائے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر آدمی کی آواز بیٹھ گئی ہو اور خراب ہوگئی ہو تو پانچ سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس میں کوئی عیب نہیں آتا کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی کوئی بو نہیں آتی تو اس میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ناک کے بانسے کو نقصان پہنچایا جائے اور وہ خراب ہو جائے اور اس میں عیب آ جائے تاہم وہ بدبو کو محسوس نہ کرسکتا ہو تو دیت کا آٹھواں حصہ یعنی ایک سو پچیس دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر کسی شخص نے اس کے ناک پر مارا اور پھر وہ ناک ٹھیک ہوگئی اور اس میں ظاہری طور پر عیب باقی نہ رہا البتہ وہ خوشبو یا بدبو کو محسوس نہ کرسکتا ہو تو پھر اسے دیت کا دسواں حصہ یعنی ایک سو دینار ملیں گے۔

17472 - اقوال تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلًى لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَضَى سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ فِي الْاَنْفِ اِذَا اُوتِيَ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ، وَاِذَا كُسِرَ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن حبیب کے غلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ سلیمان بن حبیب نے ناک کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اس کو زخمی کیا جائے تو اس میں دس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب اسے توڑ دیا جائے تو ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17473 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْاَنْفِ اِذَا كُسِرَ حُكْمٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ناک کو جب توڑ دیا جائے تو اس بارے میں قاضی کی صوابدید پر فیصلہ ہوگا۔

بَابُ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی کا حکم

17474 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، فِيْ رَجُلٍ نَتَفَ مِنْ لِحْيَةِ آخَرَ قَالَ: يُقْتَصُّ مِنْهُ بِالْمِيزَانِ فَمَا لَمْ يَفِ اُكْمِلَ مِنْ شَعْرِ الرَّاْسِ،

❀❀ ابن سیرین ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کی داڑھی نوچ لیتا ہے انہوں نے فرمایا: اس شخص سے برابری کی بنیاد پر قصاص لیا جائے گا اور اگر اس شخص کے داڑھی کے بال تھوڑے ہوں تو اس کے سر کے بال (اسی حساب سے نوچ لیے جائیں گے)۔

17475 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الشَّفَتَيْنِ

باب: ہونٹوں کا حکم

17476 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الشَّفَتَانِ؟ قَالَ: خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہونٹوں کا حکم کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: پچاس اونٹ۔

17477 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً قَالَ قَتَادَةُ: فَإِنْ قُطِعَتْ اِحْدَاهُمَا فَنِصْفُ الدِّيَةِ "

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے دونوں ہونٹوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کو کاٹ دیا جائے تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17478 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الشَّفَةِ السُّفْلٰى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ زہری نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے نیچے والے ہونٹ میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اوپر والے ہونٹ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17479 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ هُمَا سَوَاءٌ ، وَاِنَّمَا تَفْضُلُ السُّفْلٰى فِيْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ وَقَالَ قَتَادَةُ: هُمَا سَوَاءٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے دونوں ہونٹوں کا حکم برابر ہے اونٹوں کی عمر میں نیچے والے ہونٹ کو فضیلت حاصل ہوتی ہے قتادہ بیان کرتے ہیں: دونوں ہونٹوں کا حکم برابر ہے۔

17480 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فِي الشَّفَتَيْنِ خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَتَفْضُلُ السُّفْلٰى مِنَ الْعُلْيَا فِي الْمَرْاَةِ ، وَالرَّجُلِ فِي التَّغْلِيظِ ، وَلَا تَفْضُلُ بِزِيَادَةٍ فِي الْعَدَدِ وَلٰكِنْ فِيْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے دونوں ہونٹوں میں پچپن کی ادائیگی لازم ہوگی عورت کے نیچے والے ہونٹ کو فضیلت حاصل ہوگی۔

دیت لازم ہونے کے حوالے سے عورت اور مرد کے نیچے والے ہونٹ کو فضیلت حاصل ہوگی لیکن یہ فضیلت تعداد میں اضافے کے حوالے سے نہیں ہوگی بلکہ اونٹوں کی عمر کے حساب سے ہوگی۔

17481 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ

عَاصِمٍ، اَنَّ مَرْوَانَ، قَضٰى فِي الشَّفَةِ الْعُلْيَا بِخَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي الشَّفَةِ السُّفْلٰى بِخَمْسٍ وَخَمْسِينَ

❀❀ یعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں: مروان نے اوپر والے ہونٹ کے بارے میں پینتالیس اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور نیچے والے ہونٹ کے بارے میں پچپن اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي الشَّفَتَيْنِ بِالدِّيَةِ، مِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہونٹوں میں مکمل دیت یعنی ایک سو اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الشَّفَتَانِ سَوَاءٌ

❀❀ زکریا نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں ہونٹ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17484 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں ہونٹوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ يُقَالُ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ: اللِّسَانِ، وَالْاَنْفِ، وَشِبْهِ ذٰلِكَ، الدِّيَةُ، وَفِي الِاثْنَيْنِ الدِّيَةُ" قُلْتُ: الشَّفَتَيْنِ؟ قَالَ: لَعَلَّ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ انسان کا ہر وہ عضو جو ایک ہو جیسے زبان ناک یا اس کی مانند دیگر اعضاء ہیں ان میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اعضاء دو ہوں ان میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: ہونٹوں کا حکم کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: یہی ہوگا۔

بَابُ الشَّارِبَيْنِ

باب: دونوں مونچھوں کا حکم

17486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ فِي الشَّارِبَيْنِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ دِيْنَارٍ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ سِتُّونَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مونچھوں کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان میں ایک سو بیس دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی اور دونوں میں سے ایک میں ساٹھ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اجْتَمَعَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ مَنْ مَرَطَ شَارِبَ فِيْهِ سِتُّونَ دِيْنَارًا، فَاِنْ مُرِطَا جَمِيعًا فَفِيْهِمَا مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ جو شخص کسی دوسرے کی مونچھ کاٹ دیتا ہے تو اس میں ساٹھ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر دونوں مونچھیں کاٹ دیتا ہے تو پھر اس میں ایک سو بیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْاَسْنَانِ

باب: دانتوں کا حکم

17488 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِیْهِ، وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو جو مکتوب بھجوایا تھا اس میں یہ بات تحریر تھی کہ دانت کی دیت پانچ اونٹ ہوگی۔

17489 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ یُسَاوِی بَیْنَ الْاَسْنَانِ فِی الْعَقْلِ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ دیت کی ادائیگی کے حوالے سے وہ تمام دانتوں کو برابر کی حیثیت دیتے ہیں۔

17490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السِّنِّ بِخَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ طَاوُسٌ: وَتَفْضُلُ كُلُّ سِنٍّ عَلَی الَّتِیْ تَلِیْهَا بِمَا یَرٰی اَهْلُ الرَّاْیِ وَالْمَشُوْرَةِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: ہر دانت کو اپنے ساتھ والے پر فضیلت حاصل ہوگی اور اس بارے میں اہل رائے اور مشورہ دینے والے افراد کے مشورے کے مطابق فیصلہ دیا جائے گا۔

17491 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: مِنْ اَیْنَ نَبْدَاُ؟ قَالَ: الثَّنِیَّتَانِ خَیْرُ الْاَسْنَانِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا: ہم کہاں سے آغاز کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: ثنیتان' دانتوں میں سب سے بہتر ہیں۔

17492 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ

قَالَ: فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17493 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ الْاَسْنَانَ سَوَاءٌ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَالْاَضْرَاسُ، وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے ہر دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اس بارے میں داڑھ اور دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي غَطَفَانَ، اَنَّ مَرْوَانَ، اَرْسَلَهُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا جَعَلَ فِي الضِّرْسِ؟ فَقَالَ: فِيهِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ قَالَ: فَرَدَّنِي اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْاَضْرَاسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ اَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْاَصَابِعِ، عَقْلُهَا سَوَاءٌ

❀❀ ابوغطفان بیان کرتے ہیں: مروان نے انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ ان سے یہ دریافت کریں کہ داڑھ میں کیا ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی راوی کہتے ہیں: مروان نے دوبارہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور بولے کیا آپ سامنے والے دانتوں کو داڑھوں کی مانند قرار دیتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے قیاس ہی کرنا ہے تو اسے انگلیوں پر قیاس کرلو کہ ان سب کی دیت برابر ہوتی ہے۔

17496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلَى عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَفِي الضِّرْسِ جَمَلٌ

❀❀ زید بن اسلم نے مسلم بن جندب کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: داڑھ میں ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَعَلَ فِي كُلِّ ضِرْسٍ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہر داڑھ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

17498 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْاَسْنَانُ؟ قَالَ: فِي الثَّنِيَّتَيْنِ، وَالرُّبَاعِيَّتَيْنِ، وَالنَّابَيْنِ خَمْسٌ خَمْسٌ، وَفِيْمَا بَقِي بَعِيرَانِ بَعِيرَانِ، اَعْلَى الْفَمِ وَاَسْفَلُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَالْاَضْرَاسُ سَوَاءٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: دانتوں کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ثنایا رباعیہ اورناب دونوں طرف کے ان دانتوں میں پانچ پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس کے علاوہ تمام داڑھوں میں دو دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اس بارے میں منہ کا اوپر والا حصہ اور نیچے والا حصہ برابر کی حیثیت رکھیں گے اور تمام داڑھیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

17499 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَصَابِعِ، وَالْاَسْنَانِ سَوَاءٌ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ انگلیاں اور دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17500 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ،

❀❀ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں اور تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17501 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ بھی عطاء کے قول کی مانند فتویٰ دیتے ہیں۔

17502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ، اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الشَّاءِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17503 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: خَالَفَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ عِنْدَ عَلْقَمَةَ فِي الْاَسْنَانِ فَقَالَ: فَضَّلَ مُعَاوِيَةُ الْاَضْرَاسَ عَلٰى غَيْرِهَا فَقُلْتُ: كَلَّا، وَلَوْ كَانَ مُفَضِّلًا لَفَضَّلَ الثَّنَايَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابوملیکہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ حارث بن عبداللہ نے علقمہ کے سامنے دانتوں

کے بارے میں میرے موقف کی مخالفت کی اور یہ کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے داڑھوں کو دیگر دانتوں پر فضیلت دی ہے میں نے کہا: یہ نہیں ہوسکتا اگر فضیلت دی جانی ہو تو پھر سامنے کے دانتوں کو دی جائے گی۔

17504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى قَالَ: فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَفِي الْاَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تحریر میں یہ بات مذکور تھی: دانتوں میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: يُفَضَّلُ النَّابُ فِيْ اَعْلَى الْفَمِ، وَاَسْفَلِهِ عَلَى الْاَضْرَاسِ وَاَنَّهُ قَالَ: فِي الْاَضْرَاسِ صِغَارُ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے منہ کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے میں اطراف کے دانتوں کو داڑھوں پر فضیلت حاصل ہوگی انہوں نے داڑھوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ یہ چھوٹے اونٹ ہیں۔

17506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "اَسْنَانُ الْمَرْاَةِ تُصَابُ جَمِيعًا قَالَ: خَمْسُوْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر عورت کے تمام دانتوں کو نقصان پہنچا دیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فِيمَا اَقْبَلَ مِنَ الْفَمِ اَعْلَى الْفَمِ وَاَسْفَلِهِ بِخَمْسِ قَلَائِصَ، وَفِي الْاَضْرَاسِ بِبَعِيرٍ بَعِيرٍ، حَتّٰى اِذَا كَانَ مُعَاوِيَةُ، وَاُصِيبَتْ اَضْرَاسُهُ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِالْاَضْرَاسِ مِنْ عُمَرَ فَقَضٰى فِيهَا بِخَمْسٍ خَمْسٍ، قَالَ سَعِيدٌ: وَلَوْ اُصِيبَ الْفَمُ كُلُّهُ فِيْ قَضَاءِ عُمَرَ لَنَقَصَتِ الدِّيَةُ وَلَوْ اُصِيبَ فِيْ قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ لَزَادَتْ، وَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَجَعَلْتُ فِي الْاَضْرَاسِ بَعِيرَيْنِ بَعِيرَيْنِ فَذٰلِكَ الدِّيَةُ كَامِلَةً"

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ منہ کے اوپر والے یا نیچے والے حصے کے سامنے والے دانتوں میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور داڑھوں میں ایک ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور ان کی داڑھوں کو نقصان پہنچا تو انہوں نے فرمایا: میں داڑھوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم رکھتا ہوں' تو انہوں نے داڑھوں میں بھی پانچ پانچ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: اگر پورے منہ کو نقصان پہنچایا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے حساب سے دیت کم ہوجائے گی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے حساب سے دیت زیادہ ہوجائے گی اگر مجھے حق ہو' تو میں داڑھوں میں دو دو اونٹوں

کی ادائیگی لازم قرار دوں گا اس صورت میں دیت مکمل ہو جائے گی۔

17508 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ مُحَارِبٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ اَصَابَ اَحَدُهُمَا ثَنِيَّةَ الْاٰخَرِ، وَاَصَابَ الْاٰخَرُ ضِرْسَهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: الثَّنِيَّةُ، وَجَمَالُهَا، وَالضِّرْسُ، وَمَنْفَعَتُهُ سِنًّا بِسِنٍّ قُوْنَا قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ الثَّنِيَّةُ بِالثَّنِيَّةِ، وَالضِّرْسُ بِالضِّرْسِ "

❀❀ ازہر بن محارب بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا ان میں سے ایک نے دوسرے کے ثنیہ دانتوں کو نقصان پہنچایا تھا اور دوسرے نے اس کی داڑھوں کو نقصان پہنچایا تھا تو قاضی شریح نے فیصلہ دیا کہ ثنیہ کے ساتھ ان کی خوبصورتی وابستہ ہے' اور داڑھوں کے ساتھ ان کا فائدہ وابستہ ہے(کہ ان کے ذریعے چپایا جاتا ہے) تو ہر دانت کو دوسرے دانت کا عوض قرار دیا جائے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ کہا ہے ثنیہ' ثنیہ کے عوض میں ہوگا اور داڑھ' داڑھ کے عوض میں ہوگی۔

بَابُ صَدْعِ السِّنِّ

باب: دانتوں کو تکلیف پہنچانا

17509 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي السِّنِّ يُسْتَاْنَى بِهَا سَنَةً، فَاِنِ اسْوَدَّتْ فَفِيهَا الْعَقْلُ كَامِلًا، وَاِلَّا فَمَا اسْوَدَّ مِنْهَا فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ "

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دانت (کو تکلیف پہنچانے کی صورت میں) ایک سال انتظار کیا جائے گا اگر اس دوران وہ کالا ہو گیا تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی ورنہ جتنا کالا ہوگا اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17510 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَهُ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

17511 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُسْتَاْنَى بِهَا سَنَةً، فَاِنِ اسْوَدَّتْ فَفِيهَا دِيَتُهَا، وَاِلَّا فَفِيهَا الْحُكْمُ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کے لئے ایک سال کا انتظار کیا جائے گا اگر وہ سیاہ ہو گیا تو اس کی دیت لازم ہوگی ورنہ اس میں قاضی کی صوابدید کے مطابق ادائیگی لازم ہوگی۔

17512 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، فَاِنِ اسْوَدَّتْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا، فَاِنْ كُسِرَ مِنْهَا اِذَا لَمْ تَسْوَدَّ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، وَفِي سِنِّ الْمَرْاَةِ مِثْلُ ذٰلِكَ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو مکتوب

تحریر کیا تھا اس میں یہ تحریر تھا دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے مطابق سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ سیاہ ہو جائے (اور ٹوٹا نہ ہو) تو بھی اس کی مکمل دیت لازم ہوگی اور اگر اس کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے لیکن دانت سیاہ نہ ہو تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی عورت کے دانت کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

17513 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي السِّنِّ يُسْتَأْنَى بِهَا ، فَإِنِ اسْوَدَّتْ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَنَةٍ تَمَّ عَقْلُهَا

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: دانت کے لئے انتظار کیا جائے گا اگر وہ ایک سال کا عرصہ گزرنے سے پہلے سیاہ ہو گیا تو اس کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا۔

17514 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ قُصِمَتِ السِّنُّ ، وَلَمْ تَسْوَدَّ فَعَلَى حِسَابِ مَا نَقَصَ مِنْهَا وَقَالَ قَتَادَةُ: مَا كَسَرَهُ مِنَ الثَّنِيَّةِ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: اگر دانت کو توڑ دیا جائے اور وہ سیاہ نہ ہو تو اس میں جو کمی ہوئی ہے اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی قتادہ فرماتے ہیں: ثنیہ میں سے جس کو آدمی توڑ دے گا تو اس حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17515 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ سَقَطَتْ سِنٌّ أَوْ رَجَفَتْ أَوِ اسْوَدَّتْ فَسَوَاءٌ ، قَدْ مَاتَتْ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں اگر دانت گر جائے یا ہلنے لگے یا سیاہ ہو جائے تو اس کا حکم برابر ہے وہ گویا ضائع ہو گیا۔

17516 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي السِّنِّ تُصَابُ قَالَ: إِنِ اسْوَدَّتْ فَنَذْرُهَا وَافٍ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر دانت کو نقصان پہنچایا جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی مکمل دیت ادا کی جائے گی۔

17517 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ: كَفَتْكَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ، قَضَى فِي السِّنِّ تُصَابُ فَتَسْوَدُّ بِنَذْرِهَا وَافِيًا

❀❀ داؤد بن ابو عاصم بیان کرتے ہیں: تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ خلیفہ عبدالملک نے دانت کو نقصان پہنچانے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17518 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، فِي السِّنِّ إِذَا اسْوَدَّتْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا

❀❀ ابن شہاب دانت کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17519 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ:

"مِمَّا اجْتَمَعَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فَإِنْ أُصِيبَتِ السِّنُّ فَانْصَدَعَتْ، وَهِيَ بَيْضَاءُ صَحِيحَةٌ، وَلَمْ يَسْقُطْ مِنْهَا شَيْءٌ فَفِي صَدْعِهَا نِصْفُ دِيَتِهَا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے جن چیزوں پر اتفاق ظاہر کیا گیا تھا ان میں یہ بات بھی تھی کہ اگر دانت کو نقصان پہنچایا جائے اور وہ ٹوٹے نہیں لیکن خراب ہو جائے وہ سفید اور بظاہر ٹھیک ہو اس میں سے کوئی بھی حصہ نہ ٹوٹا ہو تو اس کی تکلیف کی صورت میں اس کی نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَظُنُّهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي السِّنِّ تُصَابُ وَيَخْشَوْنَ أَنْ تَسْوَدَّ يَنْتَظِرُ بِهَا سَنَةً، فَإِنِ اسْوَدَّتْ فَفِيهَا نَذْرُهَا وَافِيًا، وَإِنْ لَمْ تَسْوَدَّ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَيَقُولُونَ: فَإِنِ اسْوَدَّتْ بَعْدَ سَنَةٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ"

❀❀ ابوسعید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب دانت کو نقصان پہنچے اور لوگوں کو یہ اندیشہ ہو وہ سیاہ ہو جائے گا تو اس کے لئے ایک سال انتظار کرے گا اگر وہ سیاہ ہو گیا تو اس میں دانت کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر سیاہ نہ ہوا تو پھر اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی

عبدالکریم فرماتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر ایک سال گزرنے کے بعد وہ سیاہ ہوتا ہے تو پھر اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ السِّنِّ السَّوْدَاءِ

باب: سیاہ دانت کا حکم

17521 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا كُسِرَتْ وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، وَالْيَدِ الشَّلَّاءِ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے سیاہ دانت کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب وہ ٹوٹ جائے یا آنکھ اپنی جگہ پر موجود ہو (لیکن بینائی رخصت ہو جائے) یا ہاتھ شل ہو جائے تو اس میں اس عضو کی ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17522 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ. مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے۔

17523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا

كُسِرَتْ حُكُومَةُ عَدْلٍ

❀❀ ابراہیم سیاہ دانت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ جب وہ ٹوٹ جائے تو اس بارے میں عادل ثالث کا فیصلہ معتبر ہو گا۔

17524 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي السِّنِّ إِذَا أُصِيبَتْ، فَإِنِ اسْوَدَّتْ فَفِيهَا عَقْلُهَا كَامِلًا، فَإِنْ أُصِيبَتِ الثَّانِيَةَ فَفِيهَا الْعَقْلُ أَيْضًا كَامِلًا

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب دانت کو نقصان پہنچے اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں دانت کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر وہ دوبارہ اس (سیاہ) دانت کو نقصان پہنچایا جائے تو بھی اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17525 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السِّنُّ السَّوْدَاءُ تُطْرَحُ قَالَ: فِيهَا شَيْءٌ فِي جَمَالِهَا وَمَسَدُّهَا مَكَانَهَا، وَلَمْ يَبْلُغْهُ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ قُلْتُ لَهُ: فِيهَا شَيْءٌ وَإِنْ كَانَ صَاحِبُهَا قَدْ أَخَذَ بِنَذْرِهَا قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر سیاہ دانت کو توڑ دیا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں موجود ہونے کی خوبصورتی پائی جاتی ہے اور وہ اپنی جگہ کو تو گھیر کے رکھتا ہے تاہم اس بارے میں ان تک کوئی روایت نہیں پہنچی تھی میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اس میں کوئی ادائیگی لازم ہوگی؟ اگر اس شخص نے اس کی دیت پہلے وصول کی ہوئی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17526 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِنِ اسْوَدَّتِ السِّنُّ أَوْ رَجَفَتْ، ثُمَّ طُرِحَتْ فَنِصْفُ نَذْرِهَا، وَإِنْ كَانَ أَخَذَ فِيهَا نَذْرَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ رُبُعُ دِيَتِهَا

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: اگر دانت سیاہ ہو جائے، یا ہلنے لگے یا اسے الگ کر دیا جائے تو اس میں دانت کی نصف دیت ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر آدمی پہلے اس دانت کی دیت وصول کر چکا تھا تو بھی یہی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر نے اپنی سند کے ساتھ مجاہد کے حوالے سے سیاہ دانت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی دیت کا چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

17527 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ، قَضَى فِي السِّنِّ تُصَابُ فَتَسْوَدُّ بِنَذْرِهَا وَافِيًا، فَإِنْ طُرِحَتْ بَعْدُ فَذَهَبَتْ أَنَّ فِيهَا نَذْرَهَا وَافِيًا

❀❀ داؤد بن ابو عاصم بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے دانت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جس کو نقصان پہنچایا جائے اور وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں دانت کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر اس کے بعد اسے توڑ دیا جائے تو پھر بھی اس کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا۔

17528 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ تُطْرَحُ ثُلُثُ دِيَتِهَا

❀❀ ابن شہاب نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ سیاہ دانت توڑے جانے کے بارے میں انہوں نے دانت کی ایک تہائی دیت کی ادائیگی (کا حکم دیا تھا)۔

17529 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَضٰى فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ، اِذَا انْكَسَرَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا "

❀❀ عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیاہ دانت کے بارے میں انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ ٹوٹ جائے تو اس میں دانت کی ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ السِّنِّ الزَّائِدَةِ

باب: اضافی دانت کا حکم

17530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ: الْحَجَّاجُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ السِّنِّ،

❀❀ مکحول نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اضافی دانت میں دانت کی ایک تہائی دیت ادا کرنا لازم ہو گا۔

17531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ السِّنِّ تَرْفُلُ

باب: دانتوں کا ہلنا

17532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَصَابَ سَنَّ رَجُلٍ وَهِيَ تَرْفُلُ قَالَ: فِيْهَا خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دوسرے کے دانت کو نقصان پہنچاتا ہے اور وہ دانت ہلنے لگتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں پچیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17533 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، فِيْ رَجُلٍ اَصَابَ سَنَّ رَجُلٍ حَتّٰى سَاَلَتْ قَالَ: فِيْهَا حُكْمٌ وَقَالَ: اِنِ اصْفَرَّتْ فَفِيْهَا حُكْمٌ

❀❀ معمر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے دانت کونقصان پہنچاتا ہے یہاں تک کہ وہ لٹک جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس میں ثالث کی صوابدید پر فیصلہ ہوگا انہوں نے فرمایا: اگر وہ دانت زرد ہو جاتا ہے' تو بھی اس میں ثالث کی صوابدید کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

بَابُ اَسْنَانِ الصَّبِيِّ الَّذِیْ لَمْ يُثْغِرْ

باب: ایسے بچوں کے دانت کا حکم جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں

17534 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِیْ اَسْنَانِ الصَّبِيِّ الَّذِیْ لَمْ يُثْغِرْ " قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَیْءٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی بچے کے دانتوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں کہ ایسے بچے پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی دیگر حضرات نے فرمایا: ہےاس بارے میں ثالث کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

17535 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَعَلَ فِیْ اَسْنَانِ الصَّبِيِّ الَّذِیْ لَمْ يُثْغِرْ بَعِيرًا بَعِيرًا

❀❀ عمرو بن مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بچے کے دانتوں میں (ہر دانت) کے بارے میں ایک ایک اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ قَالَ: فِيهِ حُكْمٌ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: فِيهِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں دس دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ، اَنَّهُ جَعَلَ فِیْ اَسْنَانِ الصَّغِيرِ الَّذِیْ لَمْ يُثْغِرْ شَيْئًا لَا يَحْفَظُهُ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس بچے کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں اس کے دانتوں کے بارے میں انہوں نے کوئی ادائیگی لازم قرار نہیں دی تھی۔

17538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَكْحُولٌ اَنَّهُ قَالَ: فِیْ اَسْنَانِ الَّذِیْ لَمْ يُثْغِرْ فِیْ كُلِّ سِنٍّ قَلُوصٌ سَوَاءٌ كُلُّهَا

❀❀ مکحول فرماتے ہیں: وہ بچہ جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں اس کے ہر دانت کے عوض میں ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی اور تمام دانتوں کا حکم برابر ہوگا۔

17539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

قَالَ: اِنْ اَصَابَ اَسْنَانَ غُلَامٍ لَمْ يُثْغِرْ قَالَ: يَنْتَظِرُ بِهِ الْحَوْلَ، فَاِنْ نَبَتَتْ، فَلَا دِيَةَ فِيهَا، وَلَا قَوَدَ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر آدمی ایسے بچے کے دانت توڑ دے جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں' تو وہ فرماتے ہیں: ایک سال تک انتظار کیا جائے گا اگر نئے دانت نکل آتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان میں نہ تو دیت لازم ہوگی اور نہ ہی قصاص لازم ہوگا۔

17540 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي صَبِيٍّ كَسَرَ سَنَّ صَبِيٍّ لَمْ يُثْغِرْ قَالَ: عَلَيْهِ غُرْمٌ بِقَدْرِ مَا يَرَى الْحَاكِمُ

❀❀ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے بچے کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے چھوٹے بچے کے دانت توڑ دیتا ہے' جس کے دودھ کے دانت ابھی نہیں ٹوٹے تھے تو ابن شہاب نے فرمایا: کہ ثالث اس بارے میں جو مناسب سمجھے گا اس حساب سے جرمانہ عائد ہو جائے گا۔

17541 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عُلَمَاءِ الْكُوفَةِ، فِي اَسْنَانِ الَّذِي لَمْ يُثْغِرْ فِي كُلِّ سَنٍّ بَعِيرٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: خُمُسُ الدِّيَةِ فِي كُلِّ سَنٍّ

❀❀ معمر نے علماء کوفہ میں سے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جس بچے کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں اس کے ہر ایک دانت کے عوض میں ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ ہر دانت میں دیت کا پانچواں حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ السِّنِّ تُنْزَعُ فَيُعِيدُهَا صَاحِبُهَا

باب: جب دانت کو توڑ دیا جائے اور پھر متعلقہ فرد اسے اپنی جگہ پر دوبارہ رکھ دے

17542 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ فِي السِّنِّ تُنْزَعُ قَوَدًا فَيُعِيدُهَا صَاحِبُهَا مَكَانَهَا فَتَثْبُتُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: يَقْلَعُهَا مَرَّةً اُخْرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے ایسے دانت کے بارے میں فرمایا ہے' جسے قصاص میں توڑ دیا جاتا ہے' اور پھر اس دانت والا شخص اسے اس کی جگہ پر رکھ دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: اسے دوسری مرتبہ اکھاڑ لیا جائے گا۔

17543 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُنْزَعُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الَّذِي لَا يَكُوْنُ الْقَوَدُ فِي نَزْعِ اَصْلِهِ كَهَيْئَةِ الْيَدِ تُكْسَرُ، فَيُقَادُ مِنْهَا فَتَبْرَاُ الَّتِي اُقِيدَ مِنْهَا، وَتَشَلُّ الَّتِي اُسْتَقِيدَ لَهَا،

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اسے الگ نہیں کیا جائے گا' کیونکہ اس کی اصل صورت حال یہ ہے کہ اصل میں اسے

اتارنا قصاص نہیں ہے اس کی مثال اس ہاتھ کی طرح ہوگی جسے توڑا جاتا ہے اور پھر اس کا قصاص لے لیا جاتا ہے تو جس شخص سے قصاص لیا گیا تھا اس کا ہاتھ ٹھیک ہو جاتا ہے اور جس کے لئے قصاص لیا گیا تھا اس کا ہاتھ شل رہتا ہے۔

17544 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُنْزَعُ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً

❀❀ معمر نے عطاء خرسانی کے حوالے سے عطاء بن ابی رباح کے قول کی مانند نقل کیا ہے معمر بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات مجھ تک پہنچی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اسے صرف ایک مرتبہ ہی الگ کیا جائے گا۔

17545 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: "فِي الَّذِيْ يُصِيبُ ثَنِيَّةَ الرَّجُلِ فَتَذْهَبُ قَالَ: يُقْتَصُّ مِنْهُ وَلَا يَدَعُهُ يُعِيدُ ثَنِيَّتَهُ مَكَانَهَا قَالَ: يُذْهِبُهَا كَمَا ذَهَبَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَاِنْ اَصَابَ ثَنِيَّةَ رَجُلٍ فَنَبَتَتْ مَكَانَهَا كَانَ لِلَّذِيْ اُصِيبَتْ ثَنِيَّتُهُ اَنْ يَقْلَعَ ثَنِيَّتَهُ الْاُخْرَى

❀❀ سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے سامنے کے دانت توڑ دیتا ہے اور وہ ختم ہو جاتے ہیں اس سے قصاص لے لیا جاتا ہے اور پھر وہ اپنے سامنے کے دانت اس کی جگہ پر دوبارہ لگوالیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کے سامنے کے دانت توڑ دیے جائیں گے جس طرح اس نے دانت ضائع کیے تھے لیکن اگر کوئی شخص دوسرے کے سامنے کے دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور اس کی جگہ نئے دانت اُگ آتے ہیں تو جس شخص کے دانتوں کو نقصان پہنچایا گیا تھا تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ دوسرے شخص کے سامنے کے دانت اتار لے۔

17546 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ قَالَ: وَكَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ عَمَلِيْ قَالَ: وَكَانَ لِيْ اَجِيرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ، فَانْتَزَعَ اِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَدَعُ يَدَهُ فِيْ فِيكَ تَقْضِمُهَا؟ كَاَنَّهَا فِيْ فَحْلٍ يَقْضِمُهَا

❀❀ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لینے کے لئے گیا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے یہ جنگ میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل اعتبار عمل ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرا ایک مزدور تھا اس کی ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا جس کے ہاتھ پر کاٹا گیا تھا اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ چھڑایا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا؟ کہ تاکہ تم اسے یوں کاٹتے جس طرح کوئی اونٹ چبالیتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَعَضُّ فَيَنْزِعُ يَدَهُ

باب: جب کوئی شخص دوسرے کو کاٹے اور دوسرا شخص اپنا ہاتھ کھینچ لے

17547 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ اَجِيرٌ لِيَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَاجْتَذَبَ الْاٰخَرُ يَدَهُ فَقَطَعَ ثَنِيَّتَيْهُ جَمِيعًا، فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ عَضِيضَ الْفَحْلِ، ثُمَّ يُرِيدُ الْعَقْلَ؟ فَاَبْطَلَهَا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے ایک ملازم نے ایک شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اپنے بھائی کے ہاتھ پر یوں کاٹتا ہے' جس طرح اونٹ چباتا ہے' اور اس کی دیت بھی لینا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رائیگاں قرار دے دیا۔

17548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: عَضَّ رَجُلٌ رَجُلًا فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَاَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ يَدَ اَخِيكَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ،

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا تو دوسرے شخص کے (ہاتھ کھینچنے پر) اس کے دانت ٹوٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رائیگاں قرار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ تم اپنے بھائی کے ہاتھ کو یوں چبا لو جس طرح اونٹ چبا لیتا ہے۔

17548-صحيح البخاري - كتاب الديات' باب إذا عض رجلا فوقعت ثناياه - حديث: 6512صحيح مسلم - كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه - حديث: 3254مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' باب بيان إبطال دية سن العاض يد صاحبه فتسقط أو تنكسر - حديث: 4956صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرهن - ذكر إبطال القصاص في ثنية العاض يد أخيه إذا انقلعت بجذب' حديث: 6089سنن الدارمي - ومن كتاب الديات' باب فيمن عض يد رجل فانتزع المعضوض يده - حديث: 2337سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه - حديث: 2653السنن للنسائي - كتاب البيوع' القود من العضة - حديث: 4704السنن الكبرى للنسائي - كتاب القسامة' القود من العضة - حديث: 6753شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب السير' باب ما ينهى عن قتله من النساء والولدان في دار الحرب - حديث: 3329السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة' جماع أبواب صفة السوط - باب ما يسقط القصاص من العمد' حديث: 16403مسند ابن الجعد - قتادة' حديث: 793البحر الزخار مسند البزار - أول حديث عمران بن حصين' حديث: 3039المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد العزيز - حديث: 4976المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - زرارة بن أوفى' حديث: 15345

17549 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

17550 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَمْكَنْتَ يَدَكَ فَعَضَّهَا، ثُمَّ تَنْزِعُهَا وَاَبْطَلَ دِيَتَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دو! وہ اس پر کاٹ لیتا ہے پھر تم بھی اسے کھینچ لینا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی دیت کو کالعدم قرار دیا۔

17551 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ اِنْسَانًا اَتٰى اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَعَضَّهُ اِنْسَانٌ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَنَدَرَتْ سِنُّهُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فُقِدَتْ يَمِيْنُهُ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ایک شخص نے اس کو کاٹا تھا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کے دانت ٹوٹ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی یمین مفقود ہوگئی ہے۔

17552 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى قَالَ: قَالَ شُرَيْحٌ: انْتَزِعْ يَدَكَ مِنْ فِي السَّبُعِ

❀❀ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ درندے کے منہ سے کھینچ لو۔

17553 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيْ رَجُلٍ عَضَّ رَجُلًا فَشَلَّتْ اِصْبَعُهُ قَالَ: يُقْتَصُّ صَاحِبُهُ، فَاِنْ شَلَّتْ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْقَوَدَ، وَاِنْ لَمْ تَشَلَّ غَرِمَ لَهُ صَاحِبُهُ دِيَةَ اِصْبَعِهِ الَّتِيْ شَلَّتْ، فَاِنْ شَلَّتْ يَدُ الَّذِي اسْتُقِيدَ مِنْهُ بِمَا اَصَابَ فَفِيْ ذٰلِكَ الْعَقْلُ، وَاِنْ بَلَغَ النَّفْسَ لِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ اَمَرَ بِالْقَوَدِ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْتَقِيدِ فِيْ فَرَضِ اَصَابَهُ، اِلَّا الْعَقْلَ لَيْسَ عَلَيْهِ الْقَوَدُ، فَاِنْ كَانَ مِنْ يَسْتَقِيدُ عَدَا فَوْقَ حَدِّهِ فَعَدَاؤُهُ ذٰلِكَ قَوَدٌ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹتا ہے اور دوسرے شخص کی انگلیاں شل ہوجاتی ہیں زہری فرماتے ہیں: ایسا کرنے والے شخص سے قصاص لیا جائے گا اگر دوسرے کا ہاتھ بھی شل ہوجاتا ہے تو قصاص پورا لیا جائے گا اور اگر دوسرے کا ہاتھ شل نہیں ہوتا تو وہ متاثرہ فریق کو انگلی کی دیت دے گا جو شل ہوئی تھی اور اگر جس سے قصاص لیا جارہا ہے اس کا ہاتھ شل ہوجاتا ہے تو پھر اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگرچہ وہ جان تک پہنچتی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قصاص لینے کا حکم دیا ہے اور جو قصاص لے رہا ہے اس پر [illegible] دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس پر قصاص دینا لازم نہیں ہوگا اگر قصاص لینے والا حد سے تجاوز کر جائے [illegible] کا قصاص [illegible]

بَابُ اللِّسَانِ

باب: زبان کا حکم

17554 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اللِّسَانُ يُقْطَعُ كُلُّهُ؟ قَالَ: الدِّيَةُ قُلْتُ: يُقْطَعُ مِنْهُ مَا يُذْهِبُ الْكَلَامَ، وَبَقِيَ مِنَ اللِّسَانِ؟ قَالَ: مَا اَرَى اِلَّا اَنَّ فِيهِ الدِّيَةَ اِذْ ذَهَبَ الْكَلَامُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر زبان کو مکمل طور پر کاٹ دیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: دیت لازم ہوگی میں نے کہا: اگر زبان کا اتنا حصہ کاٹ لیا جائے جس کی وجہ سے آدمی کلام نہ کر سکے لیکن زبان موجود ہو تو انہوں نے فرمایا: جب کلام کرنے کی صلاحیت ختم جائے تو میری رائے کے مطابق ایسی صورت میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17555 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، فَاِنْ قُطِعَتْ اَسَلَتُهُ فَبَيَّنَ بَعْضَ الْكَلَامِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ بَعْضًا، فَاِنَّهُ يُحْسَبُ بِالْحُرُوفِ اِنْ بَيَّنَ نِصْفَ الْحُرُوفِ فَنِصْفُ الدِّيَةِ، وَاِنْ بَيَّنَ الثُّلُثَيْنِ فَثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: زبان میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر زبان کے کنارے کو کاٹا جائے اور آدمی کا کچھ کلام واضح ہو اور کچھ کلام واضح نہ ہو تو پھر اس میں حروف کے حساب سے اعتبار کیا جائے گا اگر نصف حروف واضح ہوتے ہیں تو نصف دیت ہوگی اگر ایک تہائی حروف واضح ہوتے ہیں تو ایک تہائی دیت لازم ہوگی۔

17556 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنَّ اللِّسَانَ اِذَا اُصِيبَ مِنْهُ شَيْءٌ حُسِبَ عَلَى الْحُرُوفِ عَلٰى ثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِيْنَ حَرْفًا قَالَ: وَقَالَ غَيْرُهُ: فِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب زبان کو نقصان پہنچایا جائے تو اٹھائیس حروف کے حساب سے ادائیگی لازم ہوگی دیگر حضرات فرماتے ہیں: اس بارے میں ثالث کے قول کا اعتبار ہوگا۔

17557 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، اَنَّ اللِّسَانَ اِذَا قُطِعَ مِنْهُ مَا يُذْهِبُ الْكَلَامَ اَنَّ فِيهِ الدِّيَةَ قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: هُوَ قَوْلُ النَّاسِ قَالَ: فَاِنْ ذَهَبَ بَعْضُ الْكَلَامِ، وَبَقِيَ بَعْضٌ فَبِحِسَابِ الْكَلَامِ وَالْكَلَامُ مِنْ ثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِيْنَ حَرْفًا قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

❀❀ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: جب زبان کو اتنا کاٹ دیا جائے کہ اس کے ذریعے کلام کرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی ابن جریج کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کی یہی رائے ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کلام کرنے کی کچھ صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور کچھ صلاحیت باقی رہ جاتی ہے تو کلام کا حساب ہوگا اور وہ کلام اٹھائیس حروف کے اعتبار سے ہوگا میں نے کہا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے

نہیں معلوم۔

17558 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: فِيْ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْاَجْنَادِ مَا قُطِعَ مِنَ اللِّسَانِ، فَبَلَغَ اَنْ يَمْنَعَ الْكَلَامَ كُلَّهُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَمَا نَقَصَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَبِحِسَابِهٖ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لشکروں کی طرف جو مکتوب بھجوایا تھا اس میں یہ بات تحریر تھی کہ جب زبان کاٹ دی جائے اور اس کی صورت یہ ہو کہ آدمی مکمل طور پر کلام نہ کر سکے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر کلام کرنے کی صلاحیت میں کمی آجائے تو جتنی کمی ہوگی اسی حساب سے دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17559 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي اللِّسَانِ، اِذَا قُطِعَ بِالدِّيَةِ اِذَا نُزِعَ مِنْ اَصْلِهٖ، وَاِذَا قُطِعَتْ اَسَلَتُهُ فَتَكَلَّمَ صَاحِبُهُ فَفِيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زبان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جب اسے سرے سے کاٹ دیا گیا ہو لیکن اگر اس کا کنارہ کاٹا گیا ہو اور زبان والا شخص کلام کر سکتا ہو تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17560 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي اللِّسَانِ اِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ تَامَّةً، وَمَا اُصِيْبَ مِنَ اللِّسَانِ، فَبَلَغَ اَنْ يَمْنَعَ الْكَلَامَ فَفِيْهِ الدِّيَةُ تَامَّةً، وَفِيْ لِسَانِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَقَصَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ كَامِلَةً كُلَّهَا

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب زبان کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر زبان کو اتنا نقصان پہنچایا جائے کہ اس کی وجہ سے آدمی کلام نہ کر سکے تو اس میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی عورت کی زبان میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی......اس کے بعد راوی نے یہ پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

17561 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے زبان میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17562 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي اللِّسَانِ اِذَا قُطِعَ الدِّيَةُ، فَاِنْ قُطِعَتْ اَسَلَتُهُ فَبَيَّنَ بَعْضَ الْكَلَامِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ بَعْضًا فَنِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عکرمہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زبان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اسے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کا کنارہ کاٹا جائے اور آدمی بعض کلام واضح طور پر کر سکتا ہو اور بعض کلام واضح طور پر نہ

کرسکتا ہو تو پھر نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ لِلسَّانِ الْاَعْجَمِ وَذِكْرِ الْخَصِيِّ

باب: گونگے شخص کی زبان اور خصی شخص کی شرم گاہ (کونقصان پہنچانے کا حکم)

17563 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي لِسَانِ الْاَعْجَمِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي ذَكَرِ الْخَصِيِّ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے گونگے شخص کی زبان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اسی طرح خصی شخص کی شرم گاہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي لِسَانِ الْاَخْرَسِ يُسْتَاصَلُ بِثُلُثِ الدِّيَةِ قَالَ سُفْيَانُ: فِي لِسَانِ الْاَخْرَسِ، وَفِي ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكْمٌ عَدْلٌ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر گونگے شخص کی زبان کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی سفیان فرماتے ہیں: گونگے شخص کی زبان اور خصی شخص کی شرم گاہ کے بارے میں عادل ثالث کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

بَابُ الصَّعَرِ

باب: رخسار کے ٹیڑھے ہونے کا حکم

17565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي الصَّعَرِ، اِذَا لَمْ يَلْتَفِتِ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ مکحول نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رخسار کے ٹیڑھے ہونے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر آدمی منہ گھمانے کے قابل نہ رہے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17566 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ الرَّجُلَ يُضْرَبُ فَيُصَعَّرُ اَنَّ فِيهِ نِصْفَ الدِّيَةِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ ایک شخص کی پٹائی کی گئی جس کے نتیجے میں اس کا رخسار ٹیڑھا ہو گیا تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم قرار دی گئی۔

17567 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الصَّعَرِ، اِذَا لَمْ يَلْتَفِتْ حُكْمٌ

سفیان رخسار ٹیڑھا ہونے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی منہ کو نہ گھما سکتا ہو تو اس بارے میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17568 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فِى الصَّعَرِ، اِذَا لَمْ يَلْتَفِتِ الرَّجُلُ اِلَّا مُنْحَرِفًا نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ

عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے رخسار کے ٹیڑھے ہونے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب آدمی منہ کو نہ گھما سکتا ہو تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی یعنی پانچ سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الصَّوْتِ وَالْحَنْجَرَةِ

باب: آواز اور نرخرے کا حکم

17569 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قُلْتُ: الضَّرْبَةُ تَذْهَبُ بِالصَّوْتِ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِىْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ سُفْيَانُ: فِى الصَّوْتِ اِذَا انْقَطَعَ حُكْمٌ

ابن جریج، عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: ایسی ضرب جس کی وجہ سے آواز ختم ہو جائے (اس کا حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے

سفیان فرماتے ہیں: جب آواز بند ہو جائے تو پھر اس بارے میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17570 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِى الصَّوْتِ اِذَا انْقَطَعَ مِنْ ضَرْبَةٍ الدِّيَةُ كَامِلَةً

مجاہد فرماتے ہیں: جب ضرب لگانے کے نتیجے میں آواز بند ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17571 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّهُ قَالَ: فِى الْحَنْجَرَةِ اِذَا كُسِرَتْ، فَانْقَطَعَ الصَّوْتُ الدِّيَةُ كَامِلَةً

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: جب نرخرے کو توڑ دیا جائے اور آواز بند ہو جائے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17572 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِى الرَّجُلِ يُضْرَبُ حَتّٰى يَذْهَبَ عَقْلُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، اَوْ يُضْرَبُ حَتّٰى يَغَنَّ، فَلَا يَفْهَمُ الدِّيَةُ كَامِلَةً

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں، جس کو ضرب لگائی جاتی ہے اور اس کی عقل رخصت ہو جاتی ہے، تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی یا اگر کسی کو ضرب لگائی جائے یہاں تک کہ اس کی آواز بند ہو جائے وہ

اپنی بات سمجھا نہ سکے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17573 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَدَاوُدَ بْنِ اَبِي عَاصِمٍ، فِي الصَّوْتِ اِذَا انْقَطَعَ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ ابن جریج نے عبدالکریم اور ابو عاصم کے حوالے سے آواز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ بند ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ اللَّحْيِ

باب: جبڑے کا حکم

17574 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي اللَّحْيِ، اِذَا انْكَسَرَ اَرْبَعُونَ دِينَارًا،

❀❀ امام شعبی' جبڑے کے بارے میں فرماتے ہیں: جب وہ ٹوٹ جائے تو اس میں چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17575 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

17576 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فِي فَقْمَيِ الْاِنْسَانِ قَالَ: يُثْنِي اِبْهَامَهُ، ثُمَّ يَجْعَلُ قَصَبَتَهَا السُّفْلَى، وَيَفْتَحُ فَاهُ فَيَجْعَلُهَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، فَمَا نَقَصَ مِنْ فَتْحِهِ فَاهُ مِنْ قَصَبَةِ اِبْهَامِهِ السُّفْلَى فَبِالْحِسَابِ

❀❀ سعید بن مسیب' آدمی کے جبڑوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے انگوٹھے کو موڑ کر اپنے نچلے جبڑے پر رکھے گا اور اپنا منہ کھولے گا اور پھر انگوٹھا دونوں جبڑوں کے درمیان رکھ دے گا تو منہ کھولنے میں جو کمی ہوئی ہے اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الذَّقَنِ

باب: ٹھوڑی کا حکم

17577 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الذَّقَنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ قَالَ سُفْيَانُ: فِي الذَّقَنِ حُكْمٌ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: ٹھوڑی میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی سفیان ثوری کہتے ہیں ٹھوڑی میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ التَّرْقُوَةِ

باب: ہنسلی کی ہڈی کا حکم

17578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: فِي التَّرْقُوَةِ جَمَلٌ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہنسلی کی ہڈی کے بارے میں ایک اونٹ کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

17579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ فِي التَّرْقُوَةِ: اُخْبِرْتُ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا، وَاِنْ كَانَ فِيْهَا عَثْمٌ فَاَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

❀❀ قتادہ ہنسلی کی ہڈی کے بارے میں بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ اس میں بیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس میں ناہمواری (یعنی وہ صحیح طرح سے جڑ نہ سکی ہو) ہو تو پھر چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی ان دونوں میں سے ہر ایک میں ایسا ہی ہوگا۔

17580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَهُ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: اِنْ قُطِعَتِ التَّرْقُوَةُ، فَلَمْ يَعِشْ فَلَهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، فَاِنْ عَاشَ فَفِيْهَا خَمْسُونَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِيْهِمَا جَمِيعًا الدِّيَةُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے اور باقی نہ رہے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر آدمی بچ جائے تو پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی ان دونوں صورتوں میں دیت کی ادائیگی ہی لازم ہوگی۔

17581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَامِرٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: اِنْ كُسِرَتْ فَاَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ عامر شعبی اور مجاہد فرماتے ہیں: اگر وہ ٹوٹ جائے تو چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ صَدْعِهَا اَرْبَعَةُ اَخْمَاسِ دِيَتِهَا، فَاِنْ نَقَصَتِ الْيَدُ مِنْ قَبْلِ كَسْرِ التَّرْقُوَةِ، فَبِقَدْرِ دِيَةِ الْيَدِ مَا نَقَصَ مِنَ الْيَدِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اس کو تکلیف پہنچانے کی صورت میں اس کی دیت کے پانچ حصوں میں سے چار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس ہڈی کے ٹوٹنے سے پہلے اس ہڈی میں کوئی کوتاہی تھی تو ہاتھ کی دیت کے حساب سے اندازہ لگایا جائے گا جتنی ہاتھ کی دیت کم ہوگی۔

17583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: فِي التَّرْقُوَةِ حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی، مسروق کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ہنسلی کی ہڈی میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ ثَدْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب: مرد یا عورت کی چھاتی کا حکم

17584 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِيْ حَلَمَةِ ثَدْيِ الرَّجُلِ قَالَ: لَا اَدْرِي

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کی چھاتی کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

17585 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فِيْ حَلَمَةِ الرَّجُلِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے آدمی کی چھاتی میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17586 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ فِيْ حَلَمَةِ الرَّجُلِ خَمْسِينَ دِينَارًا ، وَفِيْ حَلَمَةِ الْمَرْاَةِ مِائَةَ دِينَارٌ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کی چھاتی میں پچاس دینار اور عورت کی چھاتی میں ایک سو دینار کی ادائیگی مقرر کی تھی۔

17587 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: حَكَمٌ

❀❀ اسی کی مانند روایت عطاء خراسانی کے حوالے سے منقول ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17588 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ ثَدْيِ الرَّجُلِ ، اِذَا ذَهَبَتْ حَلَمَتُهُ بِخَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرد کی چھاتی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اس کے حلمہ (یعنی پستان کے سرے) رخصت ہو جائیں تو پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17589 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ ثَدْيِ الرَّجُلِ حُكْمٌ

❀❀ ابراہیم نخعی، مرد کی چھاتی کے بارے میں فرماتے ہیں: ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17590 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، فِيْ ثَدْيَيِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ ، وَفِيْ اَحَدِهِمَا النِّصْفُ

❀❀ سلیمان نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے عورت کی (دونوں) چھاتیوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ فِي ثَدْيَيِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ، وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ ابراہیم نخعی نے امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے جو عورت کی دونوں چھاتیوں کے بارے میں ہے کہ اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: فِي حَلَمَةِ الثَّدْيِ رُبُعُ الدِّيَةِ

❀❀ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھاتی کے حلمہ (پستان کے سرے) میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17593 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ، قَضَى فِي قِتَالِ غَسَّانَ، وَاَصَابُوا النِّسَاءَ، قَضَى فِي الثَّدْيِ بِخَمْسِينَ قُلْتُ: لِدَاوُدَ الْحَلَمَةُ مِنْ ثَدْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ قَالَ: لَا اَدْرِي

❀❀ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: خلیفہ عبدالملک کے زمانے میں غسان کے ساتھ لڑائی میں جب لوگوں نے عورتوں کو نقصان پہنچایا تھا تو انہوں نے چھاتی پر پچاس کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا میں نے داؤد علیہ السلام سے دریافت کیا: مرد کی چھاتی کے حلمہ (یعنی پستان کے سرے) اور عورت کی چھاتی کے حلمہ (یعنی پستان کے سرے) دونوں کا یہی حکم ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

17594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضَى اَبُو بَكْرٍ فِي ثَدْيِ الْمَرْاَةِ بِعَشْرٍ مِنَ الْاِبِلِ، اِذَا لَمْ يُصِبْ اِلَّا حَلَمَةَ ثَدْيِهَا، فَاِذَا قُطِعَ مِنْ اَصْلِهِ فَخَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عورت کی چھاتی میں دس اونٹوں کی ادائیگی کا حکم دیا تھا جبکہ نقصان صرف چھاتی کے حلمہ (یعنی پستان کے سرے) کو پہنچا ہو لیکن جب اسے سرے سے کاٹ دیا گیا ہو تو اس میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الصُّلْبِ

باب: پشت کا حکم

17595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي الصُّلْبِ اِذَا كُسِرَ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے پشت کے بارے میں یہ نقل کیا ہے جب اسے توڑ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17596 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ "فِی الصُّلْبِ اِذَا كُسِرَ فَذَهَبَ مَاؤُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَاِنْ لَمْ يَذْهَبِ الْمَاءُ فَنِصْفُ الدِّيَةِ قَالَ: قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ مجاہد پشت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ جب اسے توڑ دیا جائے اور آدمی کا پانی ختم ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازمی ہوگی اور اگر پانی ختم نہ ہو تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی وہ بیان کرتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہی فیصلہ دیا تھا۔

17597 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ ، اَوْ عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا لَمْ يُولَدْ لَهُ، فَالدِّيَةُ وَاِنْ وُلِدَ لَهُ فَنِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عکرمہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب آدمی کی بعد میں اولاد نہ ہو تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اولاد ہو جائے تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17598 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِی الصُّلْبِ يُكْسَرُ الدِّيَةُ قُلْتُ لَهُ: فَكُسِرَ ثُمَّ كَانَ فِيهِ مَيْلٌ؟ قَالَ: فَلَا يُزَادُ عَلَى الدِّيَةِ، وَاِنِ انْجَبَرَ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهَا

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: جب پشت کو توڑ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے ان سے دریافت کیا: اگر اسے توڑا جائے اور پھر اس میں ایک طرف جھکاؤ پایا جاتا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: دیت کی ادائیگی سے زیادہ لازم نہیں ہوگی اور اگر وہ دوبارہ جڑ جائے تو پھر اس دیت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

17599 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ رَبِيعَةَ قَالَ: حَضَرْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَضٰى فِیْ رَجُلٍ كُسِرَ صُلْبُهُ فَاحْدَوْدَبَ وَلَمْ يَقْعُدْ، وَهُوَ يَمْشِی، وَهُوَ مُحْدَوْدَبٌ قَالَ: فَمَشٰى فَقَضٰى لَهُ بِثُلُثَیِ الدِّيَةِ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا جس کی پشت توڑ دی گئی تھی تو وہ کبڑا ہو گیا تھا بیٹھ نہیں سکتا تھا جب وہ چلتا تھا تو جھک کر چلتا تھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کے حق میں دو تہائی دیت کا فیصلہ دیا تھا۔

17600 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ، اَوْ عُمَرَ قَضٰى فِی الصُّلْبِ اِذَا لَمْ يُولَدْ لَهُ بِالدِّيَةِ، فَاِنْ وُلِدَ لَهُ فَنِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پشت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر آدمی

کی کوئی اولاد نہ ہو تو پھر دیت لازم ہوگی اور اگر اولاد ہوسکتی ہو تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17601 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنْ كُسِرَ الصُّلْبُ فَجُبِرَ، وَانْقَطَعَ مَنِيُّهُ فَالدِّيَةُ وَافِيَةً، وَاِنْ لَمْ يَنْقَطِعْ مَنِيُّهُ، وَكَانَ فِی الظَّهْرِ مَيْلٌ فَجُرْحٌ يُرٰی فِيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر پشت کو توڑ کر پھر جوڑ دیا جائے اور آدمی کی منی منقطع ہوجائے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر منی منقطع نہیں ہوتی اور پشت میں میلان (یعنی ایک طرف کو جھکاؤ) آجاتا ہے' تو پھر اس کو ایک زخم شمار کیا جائے گا۔

17602 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِيعَةَ قَالَ: حَضَرْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَضٰی فِیْ رَجُلٍ كُسِرَ صُلْبُهُ فَاحْدَوْدَبَ، وَلَمْ يَقْعُدْ وَهُوَ يَمْشِی مُحْدَوْدَبًا بِثُلُثَیِ الدِّيَةِ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس کی پشت توڑ دی گئی تھی اور وہ کبڑا ہوگیا تھا اور وہ بیٹھ نہیں سکتا تھا' وہ کبڑا ہوکر چلتا تھا۔ انہوں نے اس کے حق میں دوتہائی دیت کا فیصلہ دیا تھا۔

17603 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ اِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُمْسِكَ رِجْلَاهُ فَالدِّيَةُ وَافِيَةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا: اگر آدمی اپنی ٹانگیں روکنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو' تو پھر مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17604 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰی اَبُوْ بَكْرٍ فِیْ صُلْبِ الرَّجُلِ اِذَا كُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً، اِذَا كَانَ لَا يَحْمِلُ لَهُ وَبِنِصْفِ الدِّيَةِ، اِذَا كَانَ يَحْمِلُ لَهُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کی پشت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے توڑ دیا جائے اور پھر جوڑ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ اس کے لئے بوجھ اٹھانا ممکن نہ رہے' اور اگر اس کے لئے بوجھ اٹھانا ممکن ہو' تو پھر نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْفَقَارِ

باب: ریڑھ کی ہڈی کا حکم

17605 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَائِدَةَ، اَنَّهُ قَالَ: فِی الْفَقَارِ

فِي كُلِّ فَقَارَةٍ اَحَدٌ، وَثَلَاثُونَ دِيْنَارًا، وَرُبُعُ دِيْنَارٍ

❀❀ زائدہ ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ ہر ایک ہڈی میں اکتیس (مکمل دیناروں) اور ایک چوتھائی دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ زَيْدًا، قَضٰى فِي فَقَارِ الظُّهْرِ كُلِّهِ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً، وَهِيَ اَلْفُ دِيْنَارٍ، وَهِيَ اثْنَتَانِ وَثَلَاثُونَ فَقَارَةً كُلُّ فَقَارَةٍ اَحَدٌ وَثَلَاثُونَ دِيْنَارًا، اِذَا كُسِرَتْ، ثُمَّ بَرَاَتْ عَلٰى غَيْرِ عَثْمٍ، فَاِنْ بَرَاَتْ عَلٰى عَثْمٍ فَفِي كَسْرِهَا اَحَدٌ وَثَلَاثُونَ دِيْنَارًا، وَرُبُعُ دِيْنَارٍ وَفِي عَثْمِهَا مَا فِيْهِ مِنَ الْحُكْمِ الْمُسْتَقْبَلِ سِوٰى ذٰلِكَ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْفَقَارَةِ حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ نے پشت کی ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور وہ ایک ہزار دینار ہے' اور پشت میں بتیس ہڈیاں ہوتی ہیں تو اس اعتبار سے ہر ہڈی کے اکتیس دینار بنتے ہیں جب اسے توڑ دیا جائے پھر اگر وہ ناہمواری کے بغیر ٹھیک ہوجائے اگر تو وہ ناہمواری کے ساتھ ٹھیک ہوتی ہے' تو اس کو توڑنے میں اکتیس دینار اور ایک چوتھائی دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس میں جو ناہمواری ہے اس میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا اور وہ اضافی ادائیگی ہوگی جو اس کے علاوہ ہوگی۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ریڑھ کی ہڈی میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ الضِّلْعِ

باب: پسلی کا حکم

17607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: فِي الضِّلْعِ جَمَلٌ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسلی کے بارے میں ایک اونٹ کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

17608 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الضِّلْعِ اِذَا كُسِرَ بَعِيرٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے جب پسلی کو توڑ دیا جائے تو ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17609 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الضِّلْعِ اِذَا كُسِرَتْ، ثُمَّ جُبِرَتْ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا، فَاِنْ كَانَ فِيْهَا عَثْمٌ فَاَرْبَعُوْنَ

❀❀ قتادہ نے پسلی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب اسے توڑ کر جوڑ دیا جائے تو بیس دینار کی ادائیگی لازم

ہوگی اگر اس میں ناہمواری ہو تو چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَضٰى فِى الضِّلْعِ بِبَعِيرٍ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بن عمر بن عبدالعزیز نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے پسلی میں ایک اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17611 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: فِى الضِّلْعِ حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے پسلی میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17612 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِىْ ضِلْعِ الْمَرْاَةِ، اِذَا كُسِرَتْ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب عورت کی پسلی توڑ دی جائے تو اس میں دس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْجَائِفَةِ

باب: جائفہ زخم کا حکم

17613 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: اِذَا كَانَتْ خَطَاً فَفِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: جب جائفہ زخم خطا کے طور پر ہو تو اس میں دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17614 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِى الْجَائِفَةِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ قَالَتْ: فَنَفَذَتْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَ: فَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنَ فِيهَا حِينَئِذٍ الثُّلُثَانِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جائفہ میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: ایک تہائی (دیت کی) میں نے کہا: اگر وہ دوسری طرف سے نکل آتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ ایسی صورت میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہو۔

17615 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِى الْجَائِفَةِ الثُّلُثُ، فَاِنْ نَفَذَتْ فَالثُّلُثَانِ،

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جائفہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ دوسری طرف سے نکل آئے تو دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17616 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ابن ابونجیح کے حوالے سے منقول ہے۔

17617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ: اِذَا نَفَذَتْ فَهِىَ جَائِفَتَانِ

❀❀ ابن ابونجیح نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب وہ دوسری طرف سے نکل آئے تو یہ دو جائفہ زخم شمار ہوں گے۔

17618 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَائِفَتَانِ فَفِيهِمَا ثُلُثَا الدِّيَةِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: دو جائفہ زخموں میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17619 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْجَائِفَةِ بِثُلُثِ الدِّيَةِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائفہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17620 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِى الْجَائِفَةِ فِى الْجَنْبِ وَالْاَنْفِ الثُّلُثُ، فَاِنْ نَفَذَتْ فَفِيهَا ثُلُثَا الدِّيَةِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: پہلو یا ناف کے زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ دوسری طرف سے نکل آئے تو اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: عِنْدَ اَبِىْ كِتَابٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِى الْجَائِفَةِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس ایک تحریر تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات کے بارے میں تھی جس میں یہ مذکور تھا کہ جائفہ میں تینتیس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17622 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِىِّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِىٍّ قَالَ: فِى الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جائفہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَوْ غَيْرِهِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، قَضٰى فِى الْجَائِفَةِ الَّتِى نَفَذَتْ بِثُلُثَىِ الدِّيَةِ، اِذَا نَفَذَتِ الْخَصْيَتَيْنِ كِلَاهُمَا،

وَبَرِءَ صَاحِبُهَا قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَرٰى وَلَا تَكُوْنُ الْجَائِفَةُ اِلَّا فِي الْجَوْفِ سَمِعْنَا ذٰلِكَ

❀❀ عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیّب اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جائفہ زخم جونفوذ کر جاتا ہے اس کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ زخم خصیوں تک پہنچ جاتا ہے' اور اس زخم کا آدمی ٹھیک بھی ہو جاتا ہے' تو سفیان کہتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جائفہ زخم صرف وہ ہوتا ہے جو پیٹ میں لگا ہوا ہو ہم نے یہی بات سنی ہے۔

17624 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ فِيهَا ثُلُثُ دِيَةِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: جب بھی ایسا زخم نفوذ کر کے کسی اور عضو تک پہنچ جائے تو اس عضو کی ایک تہائی دیت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی۔

17625 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: "سَمِعْتُ النَّاسَ، يَقُوْلُونَ: فِي جَائِفَةٍ مُمِخَّةٍ الثُّلُثُ "

❀❀ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ جائفہ زخم جس میں گودا ظاہر ہو جائے اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17626 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَاَيْتُ النَّاسَ يَجْعَلُونَ فِي الْجَائِفَةِ الْمُمِخَّةِ ثُلُثُ دِيَةِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے گودے کو ظاہر کرنے والے جائفہ زخم میں وہ لوگ اس عضو کی دیت کا ایک تہائی لازم قرار دیتے ہیں۔

17627 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا نَفَذَتْ فَفِيهَا الثُّلُثَانِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب وہ نفوذ کر جائے تو پھر اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17628 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَائِفَةِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي الْجَوْفِ فَتَكُوْنُ نَافِذَةً بِثُلُثَيِ الدِّيَةِ وَقَالَ: هُمَا جَائِفَتَانِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جائفہ زخم کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جو پیٹ میں لگتا ہے' اور وہ نفوس کر جاتا ہے کہ اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے فرمایا: تھا یہ دو جائفہ زخم شمار ہوں گے۔

17629 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَائِفَةِ، اِذَا نَفَذَتِ الْخُصْيَتَيْنِ فِي الْجَوْفِ مِنْ كُلِّ الشِّقَّيْنِ بِثُلُثَيِ الدِّيَةِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جائفہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ نفوذ کر کے خصیوں تک پہنچ جاتا ہے' تو پیٹ میں دونوں طرف سے اس میں دوتہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17630 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجَائِفَةِ إِذَا كَانَتْ فِي الْجَوْفِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ، أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ، أَوِ الْوَرِقِ، أَوِ الشَّاءِ،

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب جائفہ پیٹ میں ہو' تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی یعنی تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17631 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ وَفِي الْجَائِفَةِ مِنَ الْمَرْاَةِ ثُلُثُ دِيَتِهَا

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے عورت کے جائفہ زخم کے بارے میں عورت کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17632 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: قَضَى مُعَاوِيَةُ فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مُمَخَّةٍ ثُلُثَ دِيَةِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ، فَإِنْ نَفَذَتْ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَثُلُثٌ وَعُشْرُ دِيَةِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ، وَقَضَى فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي الْجَوْفِ بِثُلُثِ الدِّيَةِ وَعُشْرِ الدِّيَةِ

❀❀ سلیمان بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کسی بھی عضو کے گودے تک نفوذ کرنے والے زخم کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اس عضو کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا اور اگر وہ زخم دوسری طرف سے نکل آتا ہے' تو اس عضو کی دیت کا ایک تہائی حصہ اور دسواں حصہ لازم ہوگا پیٹ میں نفوذ کرنے والے ہر زخم کے بارے میں انہوں نے یہی فرمایا ہے کہ دیت کا ایک تہائی حصہ اور دیت کا دسواں حصہ لازم ہوں گے۔

بَابُ الذَّكَرِ

باب: مرد کی شرم گاہ کا حکم

17633 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّكَرِ بِالدِّيَةِ "

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی شرم گاہ میں پوری دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17634 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَضَى فِي الْحَشَفَةِ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً "

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے مرد کی شرم گاہ میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17635 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے مرد کی شرم گاہ میں مکمل دیت کی ادائیگی (کا حکم بیان کیا ہے)۔

17636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: عِنْدَ اَبِيْ كِتَابٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ وَاِذَا قُطِعَ الذَّكَرُ فَفِيْهِ مِائَةُ نَاقَةٍ قَدِ انْقَطَعَتْ شَهْوَتُهُ، وَذَهَبَ نَسْلُهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس ایک تحریر موجود تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول تھی اس میں یہ مذکور تھا کہ جب مرد کی شرم گاہ کو کاٹ دیا جائے تو اس میں ایک سو اونٹنیوں کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ اس کی شہوت بھی ختم ہوگئی ہے اور اس کی نسل بھی منقطع ہوگئی ہے۔

17637 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ، اِذَا اُصِيْبَتْ قُلْتُ: فَاسْتُؤْصِلَ الذَّكَرُ قَالَ: الدِّيَةُ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتُؤْصِلَتِ الْحَشَفَةُ ثُمَّ اُصِيْبَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ بَعْدُ قَالَ: جُرْحٌ يُرٰى فِيْهِ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: مرد کی شرم گاہ میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جب اسے نقصان پہنچا دیا جائے میں نے دریافت کیا: کہ اگر مرد کی شرم گاہ کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر شرم گاہ کے کنارے کو کاٹ دیا جائے اور پھر جو حصہ بچے اس میں نقصان پہنچایا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک زخم شمار ہوگا۔

17638 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِيْ حَشَفَتِهِ وَحْدِهَا الدِّيَةُ

❀❀ مجاہد مرد کی شرم گاہ کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور شرم گاہ کے کنارے میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ ذَكَرِ الرَّجُلِ بِدِيَتِهِ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرد کی شرم گاہ کے بارے میں مکمل دیت یعنی ایک سو اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17640 - اقوال تابعین: اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ، فَمَا كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز' مرد کی شرم گاہ کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو کم نقصان ہوگا تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17641 - اقوال تابعین: اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِيْ ذَكَرِ الرَّجُلِ الَّـذِيْ لَا يَـاْتِي النِّسَاءَ؟ قَالَ: مِثْلُ مَا فِيْ ذَكَرِ الَّذِيْ يَاْتِي النِّسَاءَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ الْكَبِيرَ الَّذِيْ قَدِ انْقَطَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَلَيْسَ يُوفِّي نَذْرَهُ؟ قَالَ: بَلَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص عورت کے ساتھ صحبت نہ کرسکتا ہو اس کی شرم گاہ میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس کی مانند لازم ہوگی جو اس شخص کی شرم گاہ میں لازم ہوتی ہے جو عورت کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے میں نے دریافت کیا: بڑی عمر کے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جس کی شہوت ختم ہوچکی ہو کیا اس میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

17642 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيْ ذَكَرِ الَّذِيْ لَا يَاْتِي النِّسَاءَ ثُلُثُ مَا فِيْ ذَكَرِ الَّـذِيْ يَـاْتِـي الـنِّسَاءَ كَانَ يَقِيسُهُ بِالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ وَالسِّنِّ السَّوْدَاءِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ فِيْ لِسَانِ الْاَخْرَسِ ثُلُثُ مَا فِيْ لِسَانِ الصَّحِيحِ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص عورت کے ساتھ صحبت نہ کرسکتا ہو اس کی شرم گاہ میں اس شخص کی شرم گاہ کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا جو عورتوں کے ساتھ صحبت کرسکتا ہو وہ اس کو آنکھ پر قیاس کرتے ہیں جو اپنی جگہ پر موجود ہو (لیکن بینائی رخصت ہوچکی ہو) یا جو دانت (اپنی جگہ پر موجود ہو) لیکن وہ سیاہ ہوچکا ہو وہ فرماتے ہیں: گونگے شخص کی زبان کا بھی اسی کی مانند حکم ہے کہ صحیح شخص کی زبان کی دیت کا ایک تہائی لازم ہوگا۔

17643 - آثارِ صحابہ: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ ، عَـنِ ابْـنِ جُـرَيْـجٍ، عَـنْ رَجُـلٍ، سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ وَلِسَانِ الْاَخْرَسِ، وَذَكَرِ الْخَصِيِّ يُسْتَاْصَلُ بِثُلُثِ الدِّيَةِ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شل ہاتھ اور گونگے کی زبان کے بارے میں یہ فرمایا تھا اور خصی شخص کی شرم گاہ کے بارے میں فرمایا تھا جسے کاٹ دیا جاتا ہے کہ اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17644 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِيْ ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكْمٌ

❀❀ سفیان ثوری خصی شخص کی شرم گاہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17645 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِيْ ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكْمٌ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: خصی شخص کی شرم گاہ میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ الْبَيْضَتَيْنِ

باب: خصیوں کا حکم

17646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْبَيْضَةِ النِّصْفُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک خصیے میں نصف دیت لازم ہوگی۔

17647 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: دونوں خصیوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17648 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْبَيْضَتَانِ؟ قَالَ: خَمْسُونَ خَمْسُونَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: دونوں خصیوں کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر خصیے میں پچاس پچاس (اونٹوں کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

17649 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَافِيَةً خَمْسُونَ خَمْسُونَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لَهُ: اَحَفِظْتَ الْبَيْضَتَيْنِ يَفْضُلُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: دونوں خصیوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی یعنی پچاس پچاس اونٹوں کی ادائیگی ہوگی ابن جریج کہتے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کو خصیوں کے بارے میں ایسی کوئی روایت یاد ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

17650 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: الْاُنْثَيَانِ سَوَاءٌ،

❀❀ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں خصیے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17651 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ،

❀❀ مجاہد کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

17652 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

17653 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْيُسْرٰى مِنَ

الْبَيْضَتَيْنِ الثُّلُثَانِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: بائیں خصیے میں دوتہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ حَكَمَ فِي الْبَيْضَةِ يُصَابُ جَانِبُهَا الْاَعْلٰى بِسُدُسٍ مِّنَ الدِّيَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے خصیوں کو اوپر کی طرف سے نقصان پہنچانے کی صورت میں دیت کے چھٹے حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ الْمَثَانَةِ

باب: مثانہ کا بیان

17655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي الْمَثَانَةِ اِذَا خُرِقَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب مثانے کو پھاڑ دیا جائے تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17656 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْمَثَانَةِ اِذَا خُرِقَتْ فَلَمْ تُمْسِكِ الْبَوْلَ ثُلُثُ الدِّيَةِ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: الدِّيَةُ وَافِيَةٌ وَقَالَهُ اَهْلُ الشَّامِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: کہ جب مثانے کو پھاڑ دیا جائے اور وہ پیشاب نہ روک سکے تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی

راوی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اہل شام بھی یہی بات کہتے ہیں۔

17657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا لَمْ يُمْسِكِ الرَّجُلُ الْبَوْلَ فَالدِّيَةُ، وَالْمَرْاَةُ وَالرَّجُلُ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَقَالَ: فِي الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَمْسِكَ خَلَاءَهُ الدِّيَةُ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی پیشاب نہ روک سکتا ہو تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس کے بارے میں مرد اور عورت کا حکم برابر ہوگا وہ فرماتے ہیں: جو شخص پیشاب (یا پاخانہ) نہ روک سکتا ہو تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْمَقْعَدَةِ

باب: مقعد کا بیان

17658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُمْسِكَ

خَلاءَ هُ فَالدِّيَةُ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: جب یہ حالت ہو کہ آدمی پاخانے کو نہ روک سکے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17659 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ سفیان ثوری کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

بَابُ الْإِلْيَتَيْنِ

باب: سرین کا بیان

17660 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْإِلْيَتَيْنِ اِذَا قُطِعَتَا حَتّٰى يَبْدُوَ الْعَظْمُ فَالدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِىْ اِحْدَاهُمَا النِّصْفُ

❀❀ عمرو بن شعیب سرین کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: کہ اگر انہیں کاٹ دیا جائے یہاں تک کہ ہڈی ظاہر ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ان دونوں میں سے ایک کو نقصان پہنچانے کی صورت میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17661 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَبْدَ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: فِي الْإِلْيَتَيْنِ اِذَا قُطِعَتَا حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَظْمَ الدِّيَةُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جب سرین کو کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ہڈی نظر آ جائے تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17662 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الْإِلْيَتَيْنِ الدِّيَةُ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سرین میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ قُبُلِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کی اگلی شرم گاہ کا حکم

17663 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِىْ قُبُلِ الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُ فِيْهِ شَيْئًا بِبِلَادِنَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت کی اگلی شرم گاہ میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے کہ ہمارے علاقے میں (اس بارے میں کوئی فتویٰ دیا گیا ہو)۔

17664 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: يُقْضٰى فِيْ شُفْرِ قُبُلِهَا، اِذَا اُوعِبَ حَتّٰى بَلَغَ الْعَظْمَ شَطْرَ دِيَتِهَا، وَبِدِيَتِهَا فِيْ شُفْرَيْهَا، اِذَا بَلَغَ الْعَظْمَ، وَاِنْ كَانَتْ عَاقِرًا لَّا تَحْمِلُ

❀❀ محمد بن حارث بن سفیان بیان کرتے ہیں: عورت کی اگلی شرم گاہ کے کنارے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ جب اسے یوں زخمی کیا جائے کہ وہ زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس میں اس کی دیت کا نصف لازم ہوگا اور اس کے دونوں کناروں میں اس کی دیت لازم ہوگی جب وہ ہڈی تک پہنچ جائے اور اگر عورت بانجھ ہو حاملہ نہ ہو سکتی ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

17665 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اجْتَمَعَ لِعُمَرَ فِيْ رَكْبِهَا اِذَا قُطِعَ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ يَمْنَعُ الْمَرْاَةَ اللَّذَّةَ مِنَ الْجِمَاعِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے اس بات پر اتفاق ظاہر کیا گیا تھا کہ جب عورت کی شرمگاہ کو کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ یہ چیز عورت کے لئے صحبت کی لذت کو روک دے گی۔

بَابُ الْاِفْضَاءِ

باب: افضاء کا حکم

17666 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: فِيْ اِفْضَاءِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا تَمْنَعُ اللَّذَّةَ وَالْجِمَاعَ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: عورت کی شرم گاہ کو کشادہ کرنے کی صورت میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ یہ چیز لذت اور جماع کو روک دیتی ہے۔

17667 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمَرْاَةِ يُفْضِيهَا زَوْجُهَا اِنْ حَبَسَتِ الْحَاجَتَيْنِ، وَالْوَلَدَ فَفِيْهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَاِنْ لَمْ يَحْبِسِ الْحَاجَتَيْنِ، وَالْوَلَدَ فَفِيْهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے بارے میں فرمایا ہے کہ جس کا شوہر اس کی شرم گاہ کو کشادہ کر دیتا ہے کہ اگر اس کے نتیجے میں وہ پیشاب یا پاخانہ یا (بچے کی پیدائش کے وقت) بچے کو روک سکتی ہو تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ پیشاب یا پاخانہ یا بچے کی پیدائش کو نہیں روک سکتی تو پھر اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا غُلِبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا فَاُفْضِيَتْ، اَوْ ذَهَبَ عُذْرَتُهَا بِثُلُثِ دِيَتِهَا، وَقَالَ: لَا حَدَّ عَلَيْهَا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کے بارے میں یہ فرمایا تھا کہ اگر اس پر غلبہ حاصل کر کے اس کی شرم گاہ کو کشادہ کر دیا جائے' یا اس کے پردہ بکارت کو ختم کر دیا جائے تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں: اس صورت میں عورت پر حد جاری نہیں ہوگی (کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے)۔

17669 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ فَيُفْضِيهَا قَالَ: ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ صحبت کر کے اس کی شرم گاہ کو کشادہ کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا اسْتَكْرَهَ امْرَاَةً فَاَفْضَاهَا، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ، وَاَغْرَمَهُ ثُلُثَ دِيَتِهَا

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عورت کے ساتھ زبردستی صحبت کر کے اس کی شرم گاہ کو کشادہ کر دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مرد پر حد جاری کی اور اسے عورت کی دیت کے ایک تہائی حصے کا جرمانہ ادا کرنے کا پابند کیا۔

بَابُ الْعَفَلَةِ

باب: عفلہ کا حکم

17671 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اجْتَمَعَ لَهُ الْعُلَمَاءُ فِي خِلَافَتِهِ اَنَّ فِي الْعَفَلَةِ تَكُونُ مِنَ الضَّرْبَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا تَمْنَعُ اللَّذَّةَ وَالْجِمَاعَ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے علماء نے ان کے عہد خلافت میں جن چیزوں پر اتفاق کیا تھا ان میں ایک یہ چیز بھی تھی کہ جو عفلہ کسی ضرب کے نتیجے میں ہو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ یہ چیز لذت اور جماع کو روک دیتی ہے۔

بَابُ الْمَنْكِبِ

باب: کندھے کا حکم

17672 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي الْمَنْكِبِ، اِذَا كُسِرَ اَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ امام شعبی کندھے کے بارے میں فرماتے ہیں: جب اسے توڑ دیا جائے تو اس میں چالیس دینار کی ادائیگی لازم

ہوگی۔

17673 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ اجْتَمَعَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْمَنْكِبِ اِذَا كُسِرَ، ثُمَّ جُبِرَ فِيْ غَيْرِ عَثْمٍ اَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا "، قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْمَنْكِبِ حُكْمٌ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے جن باتوں پر اتفاق ہوا تھا ان میں یہ بات بھی شامل تھی کہ جب کندھے کو توڑ دیا جائے اور پھر اسے جوڑ دیا جائے اگر اس میں ناہمواری نہ ہو تو چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی سفیان فرماتے ہیں: کندھے میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ الْفَتْقِ

باب: فتق کا حکم

17674 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: فِي الْفَتْقِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ ابوعون نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ فتق کے بارے میں انہوں نے ایک تہائی دیت کا کہا ہے۔

بَابُ مَنْ قُطِعَتْ يَدُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جس شخص کا ہاتھ اللہ کی راہ میں کٹ جائے

17675 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ قُطِعَتْ يَدُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَطَعَ اِنْسَانٌ يَدَهُ الْاُخْرَى، غُرِمَ لَهُ دِيَتَيْنِ، فَاِنْ قُطِعَتْ يَدُهُ فِيْ حَدٍّ فَقَطَعَ اِنْسَانٌ يَدَهُ الْاُخْرَى، غُرِمَ لَهُ دِيَةَ الَّتِيْ قَطَعَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کا ہاتھ اللہ کی راہ میں کاٹ دیا جائے پھر کوئی شخص اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دے تو وہ دونوں ہاتھوں کی دیت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا اور اگر کسی شخص کا ہاتھ حد میں کاٹا گیا ہو پھر کوئی شخص اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دے تو اسے اس ہاتھ کی دیت کا جرمانہ عائد کیا جائے گا جو اس نے کاٹا ہے۔

17676 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ مَقْطُوعٍ قُطِعَتْ يَدُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ: لَوْ اُعْطِيَ عَقْلَ يَدَيْنِ، رَاَيْتُ ذٰلِكَ غَيْرَ بَعِيدٍ مِّنَ السَّدَادِ، وَلَمْ اَسْمَعْ فِيْهِ سُنَّةً

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوا اور اس کے بعد اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے تو انہوں نے فرمایا: اگر اس شخص کو دونوں ہاتھوں کی دیت دی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بڑی چیز نہیں ہے ویسے میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

بَابُ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

باب: ہاتھ اور پاؤں کا حکم

17677 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْيَدِ تُسْتَأْصَلُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، إِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْمَنْكِبِ، وَالرِّجْلُ مِثْلُهَا

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب ہاتھ کو جڑ سے اکھاڑ لیا جائے یعنی جب کندھے سے کاٹ دیا جائے تو اس میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی پاؤں کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

17678 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْيَدَيْنِ بِالدِّيَةِ، وَفِي الرِّجْلَيْنِ بِالدِّيَةِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں میں مکمل دیت کی ادائیگی کا اور دونوں پاؤں میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِيهِ، وَالْيَدُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، وَالرِّجْلُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں آپ نے ان لوگوں کی طرف مکتوب بھجوایا تھا جس میں یہ بات تحریر تھی: ہاتھ میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ہاتھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17681 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي الْيَدِ تُسْتَأْصَلُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، قُلْتُ: مِنْ أَيْنَ؟ أَمِنَ الْمَنْكِبِ، أَمْ مِنَ الْكَفِّ؟ قَالَ: بَلْ مِنَ الْمَنْكِبِ

❀❀ عطاء ہاتھ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب اسے کاٹ دیا جائے تو پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: کہاں سے (کاٹ دیا جائے) کیا کندھے سے یا ہتھیلی سے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ کندھے سے۔

17682 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي كِتَابٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس نبی اکرم ﷺ سے منقول احکام کے بارے میں جوتحریر موجود تھی اس میں یہ بات مذکور تھی: ہاتھ میں پچاس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی) اور پاؤں میں پچاس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْيَدِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ، خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ، اَوِ الْوَرِقِ، اَوِ الْبَقَرِ، اَوِ الشَّاءِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ہاتھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جو پچاس اونٹ ہوں گے یا اس کے برابر سونا یا چاندی یا گائے یا بکریاں ہوں گی۔

17684 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ، اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ہاتھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17685 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي الْيَدَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَفِي الرِّجْلَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مِنْ يَقُوْلُ: اِنْ نَقَصَتْ رِجْلُهُ اِصْبَعًا فَخُمُسُ دِيَةِ الرِّجْلِ، وَاِنْ نَقَصَتْ اِصْبَعَيْنِ فَخُمُسَا دِيَةِ رِجْلِهِ، وَاِنْ نَقَصَتْ ثَلَاثَةَ اَصَابِعِ فَثَلَاثَةُ اَخْمَاسِ دِيَةِ رِجْلِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں ہاتھوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور دونوں پاؤں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اگر پاؤں میں ایک انگلی کم ہو تو پاؤں کی دیت کا پانچواں حصہ لازم ہوگا اگر دو انگلیاں کم ہو جائیں تو پاؤں کی دیت کے دو پانچویں حصے لازم ہوں گے اگر تین انگلیاں کم ہوں تو پھر پاؤں کی دیت کے تین پانچویں حصے لازم ہوں گے۔

17686 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَوَاءٌ مِنْ اَيْنَ قُطِعَتِ الْيَدُ مِنَ الْمَنْكِبِ؟ اَوْ مِمَّا دُوْنَهُ اِلٰى مَوْضِعِ السِّوَارِ؟ وَالرِّجْلُ كَذٰلِكَ مِنَ الْفَخِذِ اِلَى الْكَعْبِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ حکم برابر ہے کہ ہاتھ کو کہیں سے بھی کاٹا جائے خواہ کندھے سے کاٹا جائے یا اس سے نیچے کسی جگہ سے کاٹا جائے جو وہاں تک ہو جہاں کنگن آتا ہے پاؤں کا حکم بھی اس کی مانند ہے کہ وہ زانوں سے لے کے ٹخنے تک شمار ہوگا۔

17687 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " اَرَاَيْتَ اِنْ قُطِعَتِ الْيَدُ مِنْ شَطْرِ

الذِّرَاعِ؟ قَالَ: خَمْسُونَ قُلْتُ: فَقُطِعَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ بَعْدُ؟ قَالَ: جُرْحٌ، لَا اَحْسِبُهُ اِلَّا ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ مَضَتْ فِيْ ذٰلِكَ سُنَّةٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر نصف کلائی سے ہاتھ کو کاٹ دیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: پچاس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی) میں نے دریافت کیا: جو بچ گیا تھا اگر اس میں سے کسی حصے کو کاٹ دیا جاتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: یہ ایک زخم شمار ہوگا میں اسے صرف زخم ہی سمجھوں گا' البتہ اگر اس بارے میں سنت کا کوئی فیصلہ پہلے آ چکا ہو تو معاملہ مختلف ہوگا۔

17688 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ فِي الْاَعْرَجِ: اِذَا لَمْ يَطَاْ بِهَا، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

❀❀ قتادہ' لنگڑے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ اگر وہ اس کے ذریعے چل نہیں سکتا تو اس کی دیت مکمل ہوگی اور اگر ویسے کوئی کمی آتی ہے' تو اس کمی کے حساب سے دیت لازم ہوگی۔

17689 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اِنْ قَطَعَ الْكَفَّ فَخَمْسُونَ مِنَ الْاِبِلِ، فَاِنْ قَطَعَ مَا بَقِيَ مِنَ الْيَدِ كُلِّهَا اِلَا الذِّرَاعَ، اَوْ قَطَعَ نِصْفَ الذِّرَاعِ، فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ، فَاِنْ كَانَتْ اِنَّمَا قُطِعَتْ مِنْ شَطْرِ ذِرَاعِهَا، اَوِ الذِّرَاعِ بَعْدَ الْكَفِّ، فَمُجَاهِدٌ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ، فَاِنْ قَطَعَ مَا بَقِيَ بَعْدُ فَجُرْحٌ يُرٰى فِيْهِ، فَحَدَّثْتُ بِهِ عَطَاءً فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَحْسِبُ اِلَّا اَنَّهُ جُرْحٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اگر آدمی دوسرے کی ہتھیلی کاٹ دیتا ہے' تو پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر کلائی کے علاوہ باقی پورا ہاتھ کاٹ دیتا ہے یا نصف کلائی سے کاٹ دیتا ہے' تو ہاتھ کی دیت کا نصف یعنی پچیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر کلائی پہلے نصف کٹی ہوئی تھی یا ہتھیلی کٹی ہوئی تھی اس کے بعد کلائی بھی کاٹ دیتا ہے' تو مجاہد فرماتے ہیں: ہاتھ کی دیت کا نصف ہوگا اور اگر وہ باقی بچ جانے والے حصے کو بعد میں کاٹتا ہے' تو پھر وہ ایک زخم شمار ہوگا جس کے بارے میں ثالث کی صوابدید پر فیصلہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایک زخم شمار ہوگا۔

17690 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالُوْا: فِي الْيَدِ اِذَا شَلَّتْ دِيَتُهَا كَامِلَةً

❀❀ معمر' زہری' قتادہ اور عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ہاتھ کے بارے میں یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر وہ شل

ہو جائے' تو اس کی دیت مکمل ہوگی۔

17691 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: اِذَا نَقَصَتِ الرِّجْلُ عَنْ صَاحِبَتِهَا، فَاَعْطِهِ بِحِسَابِ مَا نَقَصَتْ، اَوْ زَادَتْ عَلٰى صَاحِبَتِهَا

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جب ایک ٹانگ دوسری سے چھوٹی ہو جائے تو جتنی چھوٹی ہوئی ہے تم اسی حساب سے ادائیگی کرو گے یا دوسری جتنی زیادہ ہے اس حساب سے ادائیگی کرو گے۔

17692 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، فِي الْيَدِ وَالرِّجْلِ اِذَا نَقَصَتْ فَالْحِسَابُ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب ہاتھ یا پاؤں چھوٹے ہو جائیں تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْاَصَابِعِ

باب: انگلیوں کا بیان

17693 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَفِي الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ

❀❀ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں ہاتھ کی تمام انگلیوں میں دس دس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِيهِ وَفِي اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ، وَالرِّجْلَيْنِ فِي كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں جو مکتوب بھجوایا تھا اس میں یہ تحریر تھا: دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں میں سے ہر ایک انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17695 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: عِنْدَ اَبِي كِتَابٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَفِي الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول احکام پر مشتمل جو تحریر تھی اس میں یہ مذکور تھا: انگلیوں میں دس دس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17696 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ فِي كُلِّ اِصْبَعٍ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُنَّ اَوْ قِيمَةُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الشَّاءِ " قَالَ: وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فِي كُلِّ اِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انگلیوں میں سے ہر ایک انگلی میں دس دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی ان میں کسی ایک کو نمایاں حیثیت حاصل نہیں ہوگی یا پھر دس اونٹوں کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17697 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ، اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِي كُلِّ قَصَبَةٍ قُطِعَتْ مِنْ قَصَبِ الْاَصَابِعِ، اَوْ شَلَّتْ ثُلُثُ عَقْلِ الْاِصْبَعِ وَفِي كُلِّ اِصْبَعٍ، قُطِعَتْ مِنْ اَصَابِعِ يَدِ الْمَرْاَةِ اَوْ رِجْلِهَا، اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِي كُلِّ قَصَبَةٍ مِّنْ قَصَبِ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ ثُلُثُ عَقْلِ دِيَةِ الْاِصْبَعِ، اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی اور انگلیوں کی پوروں میں سے کسی پور کو کاٹ دیا جائے، یا وہ شل ہوجائے تو پھر انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا اور مرد یا عورت کے ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں میں سے کسی کو کاٹ دیا جائے تو اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی اور عورت کی انگلیوں میں سے ہر ایک پور میں انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17698 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ، جَعَلَ فِي الْاِبْهَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِي السَّبَّابَةِ عَشْرًا، وَفِي الْوُسْطَى عَشْرًا، وَفِي الْبِنْصَرِ تِسْعًا، وَفِي الْخِنْصَرِ سِتًّا، حَتّٰى وَجَدْنَا كِتَابًا عِنْدَ آلِ حَزْمٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْاَصَابِعَ كُلَّهَا سَوَاءٌ فَاَخَذَ بِهِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی شہادت کی انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی درمیانی انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی اس کے ساتھ والی انگلی میں نو اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی اور سب سے چھوٹی انگلی میں چھ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی یہاں تک کہ ہم نے آل حزم کے پاس ایک مکتوب پایا جو نبی اکرم ﷺ سے منسوب تھا اس میں یہ ذکر تھا کہ تمام انگلیوں کی دیت برابر ہوگی تو ہم نے اس کے مطابق فتویٰ دینا شروع کیا۔

17699 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ

مَسْعُودٍ قَالَ: الْاَسْنَانُ سَوَاءٌ، وَالْاَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْعَيْنَانُ سَوَاءٌ، وَالْيَدَانِ سَوَاءٌ، وَالرِّجْلَانِ سَوَاءٌ، وَالْاُنْثَيَانِ سَوَاءٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں دونوں آنکھیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں دونوں ہاتھ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں دونوں پاؤں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اور دونوں خصیے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17700 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَاءٌ "

❀❀ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

17701 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يَقُولُ: فِي كُلِّ اِصْبَعٍ عَشْرٌ، وَفِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَالْاَصَابِعِ سَوَاءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ

❀❀ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی ہر دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی تمام انگلیاں اور تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17702 - حدیث نبوی: قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

17703 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى مَسْرُوقٍ وَشُرَيْحٍ اَنَّهُمَا قَالَا: الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں مسروق اور قاضی شریح کے بارے میں یہ گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان میں دس دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17704 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنَ الْاَصَابِعِ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ اِلَّا الْاِبْهَامَ، فَاِنَّهَا مَفْصِلَانِ فِي كُلِّ مَفْصِلٍ النِّصْفُ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کی ہے انگلیوں کے ہر جوڑ میں ہاتھ کی انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا البتہ انگوٹھے کا معاملہ مختلف ہے اس کے دو جوڑ ہوتے ہیں تو اس کے ہر جوڑ میں (ہاتھ کی انگلی کی دیت کا) نصف لازم ہوگا۔

17705 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: فِي كُلِّ اُنْمُلَةٍ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ قَالَ: وَفِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ عَنْ عُمَرَ: ثَلَاثُ قَلَائِصَ، وَثُلُثُ قَلُوصٍ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ہر پور میں انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

عکرمہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تین اونٹنیاں اور ایک اونٹ کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17706 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْاَصَابِعِ بِقَضَاءٍ، ثُمَّ اَخْبَرَ بِكِتَابٍ كَتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِآلِ حَزْمٍ فِيْ كُلِّ اُصْبُعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ، فَاَخَذَ بِهٖ، وَتَرَكَ اَمْرَهُ الْاَوَّلَ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگلیوں کے بارے میں پہلے ایک فیصلہ دیا پھر انہیں پتہ چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکتوب بھجوایا تھا جس میں یہ تحریر تھا کہ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہوں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اختیار کیا اور اپنے پہلے قول کو ترک کر دیا۔

17707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا قُطِعَتِ الْاِبْهَامُ، وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَفِيْهِ مَا نِصْفُ الدِّيَةِ، وَاِذَا قُطِعَتِ اِحْدَاهُمَا فَفِيْهِ اَعْشُرٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے جب انگوٹھے کو کاٹ دیا جائے اور اس کے ساتھ والی انگلی کو کاٹ دیا جائے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب ان دونوں میں سے کسی ایک کو کاٹا جائے تو اس میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: فِيْ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلَى الْاَجْنَادِ فِيْ كُلِّ قَصَبَةٍ مِنْ قَصَبِ الْاَصَابِعِ، اِذَا قُطِعَتْ اَوْ شَلَّتْ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ، اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْاِبْهَامِ، فَاِنَّمَا هِيَ قَصَبَتَانِ، فَفِيْ كُلِّ قَصَبَةٍ مِنَ الْاِبْهَامِ نِصْفُ دِيَتِهَا

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مختلف لشکروں کو جو مکتوب بھجوایا تھا اس میں یہ بات تحریر تھی کہ انگلیوں کے سرے میں سے ہر ایک میں جب اسے کاٹ دیا جائے' یا وہ شل ہو جائے تو انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا' البتہ انگوٹھے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اس کے دو جوڑ ہوتے ہیں تو انگوٹھے کے ہر جوڑ میں اس کی دیت کا نصف حصہ لازم ہوگا۔

بَابُ الْيَدِ الشَّلَّاءِ

باب: شل ہاتھ کا حکم

17709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْاِصْبَعِ الشَّلَّاءِ، تُقْطَعُ شَيْءٌ لِجَمَالِهَا

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر شل انگلی کو کاٹ دیا جائے تو اس میں ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ اس کی خوبصورتی تو ہوتی ہے۔

17710 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ ثُلُثُ دِيَتِهَا

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے شل ہاتھ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17711 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ تُقْطَعُ بِثُلُثِ دِيَتِهَا، وَفِي الرِّجْلِ الشَّلَّاءِ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شل ہاتھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر اسے کاٹ دیا جائے تو ہاتھ کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا اور شل پاؤں (کو کاٹنے کی صورت میں) اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ قَضٰى فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ تُقْطَعُ بِثُلُثِ دِيَتِهَا، وَفِي الرِّجْلِ الشَّلَّاءِ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شل ہاتھ کو کاٹ دیے جانے کی صورت میں ہاتھ کی دیت کے ایک تہائی حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور شل پاؤں کے بارے میں پاؤں کی دیت کے ایک تہائی حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17713 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيْ رَجُلٍ اَشَلَّ قُطِعَتْ يَدُهُ الصَّحِيحَةُ قَالَ: يَغْرَمُ لَهُ دِيَةَ يَدَيْنِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا ایک ہاتھ شل ہے اس کا صحیح ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے' تو مجرم دونوں ہاتھوں کی دیت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

17714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ، اِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا،

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے شل ہاتھ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر اسے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

17716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ، وَالسِّنِّ السَّوْدَاءِ، وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ ثُلُثُ دِيَتِهَا

❀❀ سعید بن مسیّب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے شل ہاتھ' سیاہ دانت اور آنکھ میں موجود ڈھیلے (جبکہ بینائی رخصت ہو چکی ہو) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس عضو کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17717 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِي الْعَيْنِ الَّتِيْ قَدْ ذَهَبَ ضَوْءُهَا، وَالسِّنِّ السَّوْدَاءِ، وَالْيَدِ الشَّلَّاءِ، وَذَكَرِ الْخَصِيِّ، وَلِسَانِ الْاَخْرَسِ حُكْمٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی آنکھ کی بارے میں نقل کیا ہے' جس کی بینائی رخصت ہو چکی ہو یا جو دانت سیاہ ہو چکا ہو یا جو ہاتھ شل ہو (اگر اسے نقصان پہنچایا جائے) یا خصی شخص (کی شرمگاہ کو نقصان پہنچایا جائے) یا گونگے شخص کی زبان کاٹنے کی صورت میں (ان سب صورتوں میں) ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17718 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي الْاِصْبَعِ الشَّلَّاءِ تُقْطَعُ نِصْفُ دِيَتِهَا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے شل انگلی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر اسے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت کا نصف لازم ہوگا۔

بَابُ الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ

باب: اضافی انگلی کا حکم

17719 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ

❀❀ مکحول نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اضافی انگلی میں انگلی کی دیت کا ایک تہائی لازم ہوگا۔

17720 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، يَقُوْلُوْنَ: فِي الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ، وَالسِّنِّ الزَّائِدَةِ تُقْطَعُ اَوْ تُطْرَحُ السِّنُّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَكَانُهَا قَدْ شَانَ فَيُرٰى فِيْهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اہل علم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اضافی انگلی یا اضافی دانت کو اگر کاٹ دیا جائے' یا دانت کو اکھاڑ لیا جائے تو اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ کیونکہ وہ جگہ بدنما ہوگئی ہے اس لئے اس بارے میں مناسب سا جرمانہ کر دیا جائے گا۔

17721 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ، وَالْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ دِيَتِهَا قَالَ: وَقَالَ سُفْيَانُ: فِي الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ حُكْمٌ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: اضافی دانت یا اضافی انگلی کے بارے میں مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ اس عضو کی دیت کا ایک

تہائی لازم ہوگا

سفیان بیان کرتے ہیں: اضافی انگلی کے بارے میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17722 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ رَجُلٍ اَشَلِّ الْاَصَابِعِ قُطِعَتْ يَدُهُ عَمْدًا قَالَ: يُودَى مَا فِيْهَا مِنَ الصِّحَّةِ وَفِي الشَّلَلِ صُلْحٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے، جس کی انگلیاں شل ہوتی ہیں اور اس کا ہاتھ عمد کے طور پر کاٹ دیا جاتا ہے، تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: ہاتھ کا جو حصہ ٹھیک تھا اور جو حصہ شل تھا ان سب کے بارے میں باہمی رضامندی کے ساتھ دیت ادا کی جائے گی۔

بَابُ كَسْرِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

باب: ہاتھ یا پاؤں کو توڑ دینا

17723 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِيْ كَسْرِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَالتَّرْقُوَةِ، ثُمَّ تُجْبَرُ فَتَسْتَوِي فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَمَا بَلَغَنِيْ مَا هُوَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہاتھ، پاؤں یا ہنسلی کی ہڈی توڑنے کے بارے میں مجھے عطاء نے یہ کہا: اگر وہ جوڑی جائے اور ٹھیک جڑ جائے تو اس میں کیا ادائیگی لازم ہوگی؟ اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی۔

17724 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كُسِرَتِ الْيَدُ اَوِ الرِّجْلُ وَاِذَا كُسِرَتِ الذِّرَاعُ اَوِ الْفَخِذُ اَوِ الْعَضُدُ اَوِ السَّاقُ، ثُمَّ جُبِرَتْ فَاسْتَوَتْ فَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ قَتَادَةَ ذَكَرَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ قَتَادَةُ: "فَاِنْ كَانَ فِيْهَا عَثْمٌ فَاَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب ہاتھ یا پاؤں یا کلائی یا زانوں یا بازو یا پنڈلی کو توڑ دیا جائے اور پھر اسے جوڑا جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے تو ان میں سے ہر ایک عضو میں بیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے قتادہ نے سلیمان بن یسار کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے قتادہ فرماتے ہیں: اگر اس میں ناہمواری ہو، تو پھر چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17725 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يَقُوْلُ: اِذَا جُبِرَتْ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ قَالَ: حِيْنَئِذٍ اَشُدُّهَا

❀❀ قاضی شریح فرماتے ہیں: جب اسے جوڑا جائے تو پھر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی وہ فرماتے ہیں: اس صورت میں میں اسے باندھ دوں گا۔

17726 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ

عَلْقَمَةَ، أُتِيَ فِي رِجْلٍ كُسِرَتْ، فَقَالَ: كُنَّا نَقْضِي فِيهِ بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ، حَتّٰى اَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ سُفْيَانَ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ بِخَمْسِ اَوَاقٍ فِي الْيَدِ، اَوِ الرِّجْلِ تُكْسَرُ، ثُمَّ تُجْبَرُ وَتَسْتَقِيمُ، قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ: فَلَا يَكُوْنُ فِيهِ عِوَجٌ وَلَا شَلَلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَضٰى ابْنُ عَلْقَمَةَ فِيهِ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: نافع بن علقمہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کا پاؤں توڑ دیا گیا تھا اس نے کہا: ہم نے اس میں پانچ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا لیکن پھر عاصم بن سفیان نے مجھے یہ بات بتائی کہ سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ ہاتھ یا پاؤں کو توڑے جانے کی صورت میں پانچ اوقیہ کی ادائیگی لازم ہوگی پھر اس کو باندھا جائے اور وہ ٹھیک ہو جائے (تو یہ ادائیگی لازم ہوگی) میں نے عکرمہ سے دریافت کیا: یعنی اس کے بعد پھر اس میں کوئی ٹیڑھا پن یا شل ہونا نہ پایا جاتا ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو نافع بن علقمہ نے اس صورت میں دو سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

17727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: فِي السَّاقِ اَوِ الذِّرَاعِ اِذَا انْكَسَرَتْ، ثُمَّ جُبِرَتْ فَاسْتَوَتْ فِي غَيْرِ عَثْمٍ عِشْرُوْنَ دِينَارًا، اَوْ حِقَّتَانِ

❀❀ عکرمہ بن خالد نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے پنڈلی یا بازو کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب وہ ٹوٹ جائیں اور پھر وہ جڑ جائیں اور کسی ناہمواری کے بغیر ٹھیک ہو جائیں تو اس میں بیس دینار یا دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17728 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ، اَنَّ غُلَامًا لَّهُمْ كَانَ يُؤَاجِرُ فِي مَكَّةَ يَدَعُ بِذَوْدٍ عَنْ حَرْثٍ لَهُ، فَدَخَلَ صِبْيَانٌ فَسَعٰى عَلَيْهِمْ فَضَرَبَ اَحَدَهُمْ فَدَقَّ عَضُدَهُ، ثُمَّ جُبِرَتْ، وَاسْتَوَتْ لَيْسَ فِيهَا جَوْرٌ، وَلَا بَاْسٌ فَقَضٰى ابْنُ عَلْقَمَةَ فِيهَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَامِرٌ بِكِتَابٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ فَرَدَّهُ نَافِعٌ اِلٰى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ

❀❀ بشر بن عاصم بیان کرتے ہیں: ان کا ایک غلام مکہ میں مزدوری کیا کرتا تھا' وہ کھیت سے سامان لا کر رکھ دیتا تھا ایک مرتبہ کچھ بچے وہاں آئے وہ ان کے پیچھے دوڑا اور ان میں سے ایک کو مارا تو اس (بچے) کا بازو ٹوٹ گیا پھر اسے جوڑا گیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اور اس میں کوئی خرابی نہیں رہی اور کوئی حرج نہیں رہا تو نافع بن علقمہ نے اس کے بارے میں پانچ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تو عامر نے انہیں خط لکھا (راوی کہتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ اس خط میں کیا تحریر تھا؟ تاہم نافع بن علقمہ نے جرمانہ دو سو درہم کر دیا۔

17729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ اِلٰى سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي اَحَدِ الزَّنْدَيْنِ مِنَ الْيَدِ اِذَا انْجَبَرَ عَلٰى غَيْرِ عَثْمٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ

❀❀ عاصم بن سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبداللہ کو خط لکھا کہ ہاتھ کی دو کلائیوں میں سے کوئی ایک اگر ٹوٹنے کے بعد مکمل طور پر صحیح جڑ جائے اس میں کوئی نہ ہمواری نہ ہو تو دو سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17730 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: قَضٰى مَرْوَانُ فِیْ رَجُلٍ كَسَرَ رِجْلَ رَجُلٍ ثُمَّ جُبِرَتْ بِفَرِيضَتَيْنِ يَعْنِیْ قَلُوصَتَيْنِ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: مروان نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جو دوسرے شخص کی ٹانگ توڑ دیتا ہے پھر اس کو جوڑا جاتا ہے تو وہ ٹھیک ہو جاتی ہے تو اس میں دو اونٹنیوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17731 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عُمَرَ، وَهُوَ عَامِلُهُ بِالطَّائِفِ يَسْتَشِيرُهُ فِیْ يَدِ رَجُلٍ كُسِرَتْ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اِنْ كَانَتْ جُبِرَتْ صَحِيحَةً، فَلَهٗ حِقَّتَانِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا وہ طائف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنر تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہاتھ کے بارے میں مشورہ لیا جسے توڑ دیا گیا ہو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ اگر وہ صحیح طریقے سے جڑ جاتا ہے، تو اس شخص کو حقہ ملیں گے۔

بَابُ كَسْرِ عَظْمِ الْمَيِّتِ

باب: مردے کی ہڈی کو توڑنے کا حکم

17732 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ، اَخِی يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ مَيِّتًا كَمَثَلِ كَسْرِهٖ حَيًّا. يَعْنِیْ فِی الْاِثْمِ.

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "مردہ شخص کی ہڈی کو توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کے مترادف ہے"۔ راوی کہتے ہیں: یعنی گناہ ہونے کے اعتبار سے ایسا ہے۔

17732-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في القبور - ذكر الإخبار عما يستحب للمرء من تحفظ أذى الموتى ولا سيما' حديث: 3224موطأ مالك - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الاختفاء - حديث 563سنن أبي داؤد - كتاب الجنائز' باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان ؟ - حديث: 2808سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب في النهي عن كسر عظام الميت - حديث: 1611سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2974السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب التكبير على الجنائز ومن أولى بإدخاله القبر - باب من كره أن يحفر له قبر غيره إذا كان يتوهم' حديث 6677

17733 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ الظُّفُرِ

باب: ناخن کا حکم

17734 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ فِي الظُّفُرِ شَيْئًا فَمَا اَدْرِي مَا هُوَ؟

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے ناخن کے بارے میں، میں نے ایک روایت سنی ہے لیکن مجھے نہیں سمجھ آئی کہ اس سے مراد کیا ہے۔

17735 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنِ اسْوَدَّتِ الظُّفُرُ، اَوِ اعْوَرَّتْ فَنَاقَةٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے، اگر ناخن سیاہ ہو جائے، یا خراب ہو جائے تو اس میں ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17736 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا يَبِسَتِ الظُّفُرُ فَفِيْهِ نَاقَةٌ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب ناخن خشک ہو جائے تو اس میں ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17737 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ تَنْبُتْ فَنَاقَتَانِ، وَاِنْ نَبَتَتْ عَمًّا لَيْسَ لَهَا، وَبِيضٌ فَنَاقَةٌ .

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب وہ دوبارہ نہ اُگے تو اس میں دو اونٹنیوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر دوبارہ اُگ آئے لیکن اس میں چمک نہ ہو، تو پھر اس میں ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17738 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ نَبَتَتِ الظُّفُرُ فَبَعِيرٌ، وَاِنِ اعْوَرَّتْ فَبَعِيرَانِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے، اگر ناخن اگ آئے تو ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر خراب ہو جائے تو دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17739 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ

سُفْيَانَ، عَنْ اُذَيْنَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الظُّفْرِ: اِذَا طُرِحَتْ فَلَمْ تَنْبُتِ ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ فَابْنُ لَبُوْنٍ

❀❀ محمد بن حارث بن سفیان نے اذینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ناخن کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: کہ جب اسے الگ کردیا جائے اور پھر وہ دوبارہ نہ اگے تو اس میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ دستیاب نہ ہو تو ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17740 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ اُذَيْنَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: فِيْهِ فَرْشٌ مِنَ الْاِبِلِ - يَعْنِيْ صَغِيْرًا -

❀❀ عمرو بن دینار نے اذینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں ایک چھوٹے اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِي الظُّفْرِ اِذَا اعْوَرَّ، وَفَسَدَ بِقَلُوْصٍ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ناخن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب وہ خراب اور فاسد ہو جائے تو ایک اونٹ ادا کیا جائے گا۔

17742 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الظُّفْرِ اِذَا اعْرَنْجَمَ، وَاِذَا فَسَدَ بِقَلُوْصٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ناخن کے بارے میں ایک اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا جب وہ خراب اور فاسد ہو جائے۔

17743 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهُ اجْتَمَعَ لَهُ فِي الظُّفْرِ، اِذَا نُزِعَ فَعَرَّ، اَوْ سَقَطَ، اَوِ اسْوَدَّ الْعُشْرُ مِنْ دِيَةِ الْاِصْبَعِ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ان کے سامنے ناخن کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہوا کہ جب اس کو الگ کر دیا جائے اور وہ ٹوٹ جائے یا وہ سیاہ ہو جائے یا گر جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا دسواں حصہ یعنی دس دینار لازم ہوں گے۔

17744 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي الظُّفْرِ: اِذَا اعْوَرَّ خُمُسُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ

❀❀ جابر بن زید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے ناخن کے بارے میں یہ فرمایا ہے جب وہ خراب ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا پانچواں حصہ لازم ہوگا۔

17745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الْحَجَّاجُ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الظُّفْرِ يُقْلَعُ اِنْ

خَرَجَ اَسْوَدَ، اَوْ لَمْ يَخْرُجْ فَفِيْهِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ، وَاِنْ خَرَجَ اَبْيَضَ فَفِيْهِ خَمْسَةُ دَنَانِيرَ "

❀❀ مکحول نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ناخن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر اسے اکھاڑ لیا جائے اور پھر جو ناخن نکلے وہ سیاہ ہو یا دوبارہ ناخن نہ نکلے تو اس میں دس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر نکل آئے اور وہ سفید بھی ہو تو اس میں پانچ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَتٰى يُعَاقِلُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ

باب: مرد اور عورت کی دیت کب برابر ہوگی؟

17746 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دِيَةُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ سَوَاءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ، وَذٰلِكَ فِي الْجَائِفَةِ، فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے مرد اور عورت کی دیت اس وقت تک برابر ہوگی جب تک وہ دیت کے ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچ جاتی اور وہ جائفہ کی صورت میں ہوگی جب وہ اس تک پہنچ جائے تو پھر عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہو جائے گی۔

17747 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: ثُلُثُ دِيَةِ الرَّجُلِ "

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے مرد کی دیت کے ایک تہائی حصے تک (مرد اور عورت دونوں کی دیت برابر رہے گی)۔

17748 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ بِخَمْسٍ مِّنْ صَوَافِي الْاُمَرَاءِ، اَنَّ الْاَسْنَانَ سَوَاءٌ، وَالْاَصَابِعَ سَوَاءٌ، وَفِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا، وَعَنِ الرَّجُلِ يُسْاَلُ عَنْ وَلَدِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ فَاَصْدَقُ مَا يَكُوْنُ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَعَنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ، وَالنِّسَاءِ سَوَاءٌ، اِلَى الثُّلُثِ مِنْ دِيَةِ الرِّجَالِ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا جس میں پانچ واضح احکام تھے اور وہ یہ کہ تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی قیمت کے ایک چوتھائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس شخص سے مرنے کے وقت اس کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا جائے تو اس وقت جب وہ موت کے قریب ہو آدمی سب سے زیادہ سچ بولتا ہے نیز مردوں اور عورتوں کے زخموں کا حکم برابر ہوگا جبکہ وہ مردوں کی دیت کے ایک تہائی حصے تک پہنچتا ہو۔

17749 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ كَمْ فِيْ اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ: قُلْتُ: فِيْ اِصْبَعَيْنِ؟ قَالَ: عِشْرُوْنَ قَالَ: قُلْتُ: فَثَلَاثٌ؟

قَالَ: ثَلَاثُونَ، قُلْتُ: فَاَرْبَعٌ؟ قَالَ: عِشْرُوْنَ قَالَ: قُلْتُ: حِينَ عَظُمَ جُرْحُهَا، وَاشْتَدَّتْ بَلِيَّتُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا قَالَ: اَعِرَاقِيٌّ اَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ عَالِمٌ مُتَبَيِّنٌ اَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ قَالَ: السُّنَّةُ

❀❀ ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے سوال کیا عورت کی ایک انگلی کی دیت کتنی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: دس اونٹ میں نے دریافت کیا: دو انگلیوں کی دیت کتنی ہوگی انہوں نے جواب دیا: بیس اونٹ میں نے دریافت کیا: تین کی کتنی ہوگی انہوں نے جواب دیا: تیس اونٹ میں نے دریافت کیا: چار کی کتنی ہوگی انہوں نے جواب دیا: بیس اونٹ میں نے کہا: ایسی صورت میں تو اس کا زخم زیادہ ہو چکا ہے' اور اس کا نقصان شدید ہو چکا ہے' تو کیا ایسی صورت میں اس کی دیت کم ہو جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم عراق کے رہنے والے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں یا تو ایک عالم ہوں جو وضاحت چاہتا ہے یا جاہل شخص ہوں جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے انہوں نے فرمایا: سنت کا حکم یہی ہے (جو میں نے بیان کیا ہے)۔

17750 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: الْآنَ حِينَ عَظُمَتْ مُصِيبَتُهَا، وَاشْتَدَّ كَلْمُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا قَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اِمَّا جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ، اَوْ عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ قَالَ: السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِي

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں میں نے کہا: اب تو اس کی مصیبت زیادہ ہوگئی ہے' اور اس کا زخم بڑھ گیا ہے کیا اس کی دیت کم ہو جائے گی؟ انہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے کہا: میں یا تو ناواقف شخص ہوں جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے یا عالم شخص ہوں جو مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! سنت (کا حکم یہی ہے)۔

17751 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: يُعَاقِلُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ، فِيمَا دُوْنَ ثُلُثِ دِيَتِهِ قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ يَنُصُّهُ اِلٰى اَحَدٍ

❀❀ ربیعہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مرد کی دیت کے ایک تہائی حصے سے کم تک میں مرد اور عورت کی دیت برابر ہوگی ربیعہ نے یہ بات بیان کی میں نے سعید بن مسیّب کو کسی کی طرف منسوب کر کے یہ بات بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

17752 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: دِيَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ كَانَ دِيَتُهَا، مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ، تَكُوْنُ دِيَتُهَا فِي الْجَائِفَةِ، وَالْمَاْمُوْمَةِ مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ

❀❀ ہشام بن عروہ' عروہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: عورت کی دیت مرد کی دیت کی مانند ہوگی جب تک وہ (مرد کی دیت کے) ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچتی جب وہ ایک تہائی حصے تک پہنچ جائے تو پھر عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہوگی جائفہ اور ماموّمہ زخم میں عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف کی مانند ہوگی۔

17753 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: اِنْ اُصِيبَتْ اِصْبِعَانِ مِنْ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ جَمِيعًا فَفِيهِمَا عِشْرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ، فَاِنْ اُصِيبَتْ ثَلَاثٌ، فَفِيهَا خَمْسَ عَشْرَةَ، فَاِنْ اُصِيبَتْ اَرْبَعٌ جَمِيعًا فَفِيهِنَّ عِشْرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ، فَاِنْ اُصِيبَتْ اَصَابِعُهَا كُلُّهَا فَفِيهَا النِّصْفُ دِيَتِهَا، وَعَقْلُ الرَّجُلِ، وَالْمَرْاَةِ سَوَاءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ، ثُمَّ يُفَرَّقُ عَقْلُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيُفَرَّقُ، فَيَكُوْنُ عَقْلُ الرَّجُلِ فِيْ دِيَتِهِ، وَعَقْلُ الْمَرْاَةِ فِيْ دِيَتِهَا

❀❀ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے عورت کی تمام انگلیوں میں سے کسی بھی دوانگلیوں کو نقصان پہنچایا جائے تو ان میں بیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر تین انگلیوں کو نقصان پہنچا جائے تو ان میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر چار انگلیوں کو نقصان پہنچایا جائے تو ان میں بیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر تمام انگلیوں کو نقصان پہنچایا جائے تو ان میں عورت کی دیت کا نصف لازم ہوگا اور مرد اور عورت کی دیت برابر رہے گی جب تک وہ (مرد کی دیت کے) ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچ جاتی پھر اس مقام پر مرد اور عورت کی دیت کے درمیان فرق ہوجائے گا یہ الگ الگ ہوجائیں گی۔ مرد کی دیت اس کے حساب سے ہوگی اور عورت کی دیت اس کے حساب سے ہوگی۔

17754 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً حَتّٰى مَتٰى تُعَاقِلُ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ قَالَ: عَقْلُهَا سَوَاءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ دِيَتِهَا، فَمَا دُوْنَهُ فَاِذَا بَلَغَتْ جُرُوْحُهَا ثُلُثَ دِيَتِهَا، كَانَ فِيْ جِرَاحِهَا مِنْ جِرَاحِهِ النِّصْفُ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کس مقام تک مرد اور عورت کی دیت برابر ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس کی دیت اس وقت تک برابر ہوگی جب تک وہ (مرد کی) دیت کے ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچ جاتی یا اس سے کم نہیں رہتی جب اس کے زخم اس کی دیت کے ایک تہائی حصے تک پہنچ جائیں تو پھر عورت کا زخم مرد کے زخم (کی دیت کے حساب سے) نصف ہوگا۔

17755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ اَرْبَعٍ مِّنْ بَنَانِهَا تُصَابُ جَمِيعًا نَمِرَهُ قَالَ: فِيهَا عِشْرُوْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے عورت کی چار پوروں کو نقصان پہنچانے کے بارے میں دریافت کیا: جنہیں ایک ساتھ نقصان پہنچایا جاتا ہے‘ تو انہوں نے فرمایا: اس میں بیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17756 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ دِيَتِهَا، وَذٰلِكَ فِي الْمَنْقُوْلَةِ، فَمَا زَادَ عَلَى الْمَنْقُوْلَةِ، فَهُوَ نِصْفُ عَقْلِ الرَّجُلِ مَا كَانَ،

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کی دیت مرد کی دیت کی مانند ہوگی جب

تک وہ اس کی دیت کے ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچ جاتی اور یہ منقولہ زخم میں ہوگی منقولہ زخم سے جو زائد ہوگا تو اس میں مرد کی دیت کا نصف لازم ہوگا۔

17757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ عکرمہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

17758 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: تُعَاقِلُ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ فِيْ جِرَاحِهَا اِلٰى ثُلُثِ دِيَتِهَا،

❀❀ معمر نے قتادہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے عورت کے زخموں میں عورت کی دیت کے ایک تہائی حصے تک مرد اور عورت کی دیت برابر ہوگی۔

17759 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے منقول ہے۔

17760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جِرَاحَاتُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرَّجُلِ

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ، وَالْمُوضِحَةِ، وَفِيْمَا سِوَى ذٰلِكَ عَلَى النِّصْفِ، وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: اِلَى الثُّلُثِ

❀❀ ابراہیم نخعی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں عورت کے زخم مردوں کے زخموں کا نصف شمار ہوں گے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دانت موضحہ زخم اور اس کے علاوہ زخموں میں یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھیں گے جب تک وہ نصف تک نہیں پہنچتے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تک وہ ایک تہائی تک نہیں پہنچتے (تب تک برابر ہوں گے)۔

17761 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: هُمَا سَوَاءٌ اِلٰى خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: النِّصْفُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے پانچ اونٹوں تک مرد اور عورت برابر کی حیثیت رکھیں گے راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر صورت میں (عورت کی دیت مرد کی دیت کا) نصف ہوگی۔

17762 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مُوضِحَةُ الْمَرْاَةِ، وَسِنُّهَا، وَمُنَقِّلَتُهَا تَسْتَوِيَانِ اِلٰى ثُلُثِ الْعَقْلِ

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: عورت کا موضحہ زخم اس کا دانت اس کا منقلہ زخم ان سب صورتوں میں مرد اور عورت کی

دیت برابر رہے گی جب تک وہ دیت کے ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچتی۔

17763 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِلٰى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ

❀❀ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے مرد کی دیت کے ایک تہائی حصے تک (مرد اور عورت دونوں کی دیت برابر شمار ہوگی)۔

بَابُ مِيْرَاثِ الدِّيَةِ

باب: دیت کی وراثت کا حکم

17764 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا اَرَى الدِّيَةَ اِلَّا لِلْعَصَبَةِ؟ لِاَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ، فَهَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَقَالَ: الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ - وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْاَعْرَابِ -: كَتَبَ اِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا، فَاَخَذَ بِذٰلِكَ عُمَرُ،

❀❀ زہری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ دیت صرف عصبہ کو دی جائے گی کیونکہ وہی لوگ مرحوم کی طرف سے دیت ادا کرنے کے پابند ہوتے ہیں' کیا کسی شخص نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی ہے؟ تو حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ نے کہا: (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیہاتیوں کا نگران مقرر کیا تھا (انہوں نے بتایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خط لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں وارث قرار دوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو اختیار کر لیا۔

17765 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ، وَقَالَ: خَطَأً

❀❀ سعید بن مسیّب کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ انہوں نے یہ کہا کہ وہ قتل خطا کے طور پر قتل ہوئے تھے۔

17766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْاَةُ يَعْقِلُهَا عَصَبَتُهَا، وَلَا يَرِثُونَ اِلَّا مَا فَضَلَ مِنْ وَرَثَتِهَا، وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا، وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا، وَعَقْلِهِ، وَيَرِثُ مِنْ مَالِهَا وَعَقْلِهَا، مَا لَمْ يَقْتُلْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عورت کے عصبہ رشتے دار اس کی دیت ادا کریں گے لیکن وہ وارث صرف اس چیز کے ہوں گے جو عورت کے ورثاء میں سے مال بچ جائے گا وہی لوگ عورت کے قاتل کو قتل کریں گے اور عورت اپنے شوہر کے مال میں اور اس کی دیت میں وارث بنے گی اور شوہر' عورت کے مال میں اور اس کی دیت میں وارث بنے گا بشرطیکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کو قتل نہ کیا ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قاتل کو میراث نہیں ملتی۔

17767 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْاَةُ يَعْقِلُهَا عَصَبَتُهَا، وَيَرِثُهَا بَنُوهَا

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کی دیت اس کے عصبہ رشتے دار ادا کریں گے اور اس کے بیٹے اس کے وارث بنیں گے۔

17768 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَقْلُ عَلَى الْعَصَبَةِ، وَالدِّيَةُ عَلَى الْمِيْرَاثِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جرمانے کی ادائیگی عصبہ پر لازم ہوگی اور دیت کی ادائیگی وراثت میں تقسیم ہوگی''۔

17769 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْعَقْلُ كَهَيْئَةِ الْمِيْرَاثِ قُلْتُ لَهُ: وَيَرِثُ مِنْهُ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے دیت وراثت کی مانند ہوگی میں نے دریافت کیا: کیا میت کے ماں کی طرف سے شریک بھائی اس کے وارث بنیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17770 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ، مِنَ الْاُمِّ مِنَ الدِّيَةِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کو دیت میں وارث قرار نہیں دیتے ہیں۔

17771 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: قَالَ عَلِيٌّ: قَدْ ظَلَمَ الْاِخْوَةَ مِنَ الْاُمِّ مَنْ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ مِنَ الدِّيَةِ مِيْرَاثًا

❀❀ عبداللہ بن محمد بن علی بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص ماں کی طرف سے شریک بھائیوں پر ظلم کا مرتکب ہوتا ہے جو انہیں دیت میں وارث قرار نہیں دیتا۔

17772 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى عَامِلِهِ فِي امْرَاَةٍ قُتِلَ

زَوْجُهَا عَمْدًا، اَوْ رَجُلٍ قُتِلَتِ امْرَاَتُهٗ عَمْدًا، اِنِ اصْطَلَحُوا عَلَى الدِّيَةِ فَوَرِّثْهُ مِنْ دِيَةِ امْرَاَتِهِ النِّصْفَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهَا وَلَدٌ فَوَرِّثْهُ الرُّبُعَ وَوَرِّثْهَا مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا الرُّبُعَ، فَاِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَالثُّمُنُ، فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَقْتُلُوا قَتَلُوا، وَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَعْفُوْا عَفَوْا قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ بِهٖ اِلَيْهِمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل کار کو خط لکھا جو ایک عورت کے بارے میں تھا جس کے شوہر کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیا گیا تھا یا وہ کسی مرد کے بارے میں تھا جس کی بیوی کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیا گیا تھا (تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا) کہ اگر وہ لوگ دیت پر صلح کر لیتے ہیں تو تم اس شخص کو اس کی بیوی کی دیت کے نصف حصے کا وارث قرار دینا البتہ اگر عورت کی اولاد موجود ہو' تو پھر تم اس کو چوتھائی حصے کا وارث قرار دینا اور تم عورت کو اس کے شوہر کی دیت میں سے ایک چوتھائی حصے کا وارث قرار دینا اور اگر مرد کی اولاد موجود ہو' تو آٹھویں حصے کا وارث قرار دینا اگر وہ قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو اسے قتل کر دیں اگر وہ درگزر کرنا چاہیں تو درگزر کر دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی طرف اس کی مانند خط لکھا تھا۔

17773 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ: وَيَقْضِيْ اَنَّ الْوُرَّاثَ اَجْمَعِينَ يَرِثُونَ مِنَ الْعَقْلِ مِثْلَ مَا يَرِثُونَ مِنَ الْمِيرَاثِ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَسَمِعْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يَاْثِرُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ امْرَاَةً مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا، وَرَجُلًا مِنْ دِيَةِ امْرَاَتِهٖ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ تمام ورثاء دیت میں سے اس کی مانند وارث بنیں گے جس طرح وہ وراثت میں وارث بنتے ہیں طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اہل مدینہ کو یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اس کے شوہر کی دیت میں وارث قرار دیا تھا اور مرد کو اس کی بیوی کی دیت میں وارث قرار دیا تھا۔

17774 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنْ قُتِلَتِ امْرَاَةٌ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَثَارُوْنَ بِهَا، وَيَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا، وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ زَوْجَهَا مِنْ مَالِهٖ، وَعَقْلِهٖ، وَيَرِثُهَا مِنْ مَالِهَا، وَعَقْلِهَا، مَا لَمْ يَقْتُلْ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَقْلُ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلٰى قِسْمَةِ فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ لِلْعَصَبَةِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر عورت قتل ہو جاتی ہے' تو اس کی دیت اس کے ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی لوگ اس کے خون کے بدلے کا مطالبہ کریں گے اور اس کے قاتل کو قتل کریں گے' اور عورت اپنے شوہر کے مال میں سے اور اس کی دیت میں اس کی وارث ہوگی اور مرد عورت کے مال میں سے اور اس کی دیت میں سے اس کا وارث ہوگا بشرطیکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کو قتل نہ کیا ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دیت وراثت ہے جو مقتول کے ورثاء کے درمیان ان کے فرض حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگی اور جو بچ جائے گا وہ عصبہ کو ملے گا۔

17775 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَعْقِلُ عَنِ الْمَرْاَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا، وَلَا يَرِثُونَ مِنْهَا اِلَّا مَا فَضَلَ مِنْ وَرَثَتِهَا

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کی طرف سے جرمانہ اس کے عصبہ رشتے دار ادا کریں گے خواہ وہ جو بھی ہوں لیکن وہ اس عورت کے وارث نہیں بنیں گے وہ صرف اس چیز کے وارث بنیں گے جو ورثاء کے حصے کے بعد اضافی بچ جائے گی''۔

بَابٌ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِيرَاثٌ

باب: قاتل کو وراثت نہیں ملے گی

17776 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ عَمْدًا لَّا يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ، وَلَا مِنْ مَالِهِ شَيْئًا، وَاِنْ قَتَلَهُ خَطَأً فَاِنَّهُ يَرِثُ مِنَ الْمَالِ، وَلَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ایک شخص اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے' تو وہ اس کی دیت میں وارث نہیں بنے گا اور نہ ہی اس کے مال میں سے کسی چیز کا وارث بنے گا لیکن اگر وہ اپنے بیٹے کو خطاء کے طور پر قتل کرتا ہے' تو پھر وہ مال میں سے اس کا وارث بن جائے گا لیکن دیت میں وارث پھر بھی نہیں بنے گا۔

17777 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَا: مَنْ قَتَلَ رَجُلًا خَطَأً فَاِنَّهُ يَرِثُ مِنْ مَالِهِ، وَلَا يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ، فَاِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا لَّمْ يَرِثْ مِنْ مَالِهِ، وَلَا مِنْ دِيَتِهِ

❀❀ سعید بن مسیّب اور مجاہد فرماتے ہیں: جو شخص کسی کو قتل خطاء کے طور پر قتل کر دے تو وہ اس کے مال میں وارث بنے گا لیکن وہ اس کی دیت میں وارث نہیں بنے گا اور اگر وہ دوسرے کو عمد کے طور پر قتل کر دے تو وہ نہ اس کے مال میں وارث بنے گا اور نہ ہی اس کی دیت میں وارث بنے گا۔

17778 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مُدْلِجٍ قَتَلَ ابْنَهُ، فَلَمْ يُقِدْهُ مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاَغْرَمَهُ دِيَتَهُ، وَلَمْ يُوَرِّثْهُ مِنْهُ وَوَرَّثَهُ اُمَّهُ، وَاَخَاهُ لِاَبِيهِ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: بنو مدلج سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے قصاص نہیں دلوایا انہوں نے اس پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا تاہم انہوں نے اسے اس کے بیٹے کا وارث قرار نہیں دیا انہوں نے اس مرحوم کی ماں کو اس کا وارث قرار دیا اس کے باپ کی طرف سے شریک بھائی کو وارث قرار دیا۔

17779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَا: اسْمُ الرَّجُلِ الَّذِیْ قَتَلَ عَرْفَجَةُ فَقَالَ عُمَرُ: لَا اُقِيدُ بِهِ مِنْهُ فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ قَتَلَهُ وَاِنَّهُ لَاَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ بَصَرِهِ، وَلٰكِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ عَصَبِيَّةٌ فَقَتَلَهُ، وَهُوَ لَا يُرِيدُ قَتْلَهُ فَاَمَرَ بِجَمِيعِ مَالِهِ، ثُمَّ غَلَّظَ عَلَيْهِ الْعَقْلَ قَالُوا: فَمَنْ يَرِثُهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: فِیْ عَرْفَجَةَ التُّرَابُ فَوَرَّثَهُ اُمَّهُ وَاَخَاهُ

❀❀ ابوقلابہ اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جس شخص نے قتل کیا تھا اس کا نام عرفجہ تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے اس مقتول کا قصاص نہیں دلواؤں گا تو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین اس نے اسے قتل کیا ہے حالانکہ وہ (مقتول) اس کے نزدیک اس کی بینائی سے زیادہ محبوب ہوگا لیکن کیونکہ اس کے اندر عصبیت پائی جاتی تھی اس لئے اس نے اسے قتل کر دیا حالانکہ یہ اسے قتل نہیں کرنا چاہتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سارے مال کے بارے میں حکم دیا اور پھر اس پر دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم قرار دی لوگوں نے عرض کی: اے امیر المومنین اس کا وارث کون ہوگا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرفجہ کے منہ میں تو مٹی ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقتول کی ماں اور اس کے بھائی کو اس کا وارث قرار دیا۔

17780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَذَكَرَ اَنَّ قَتَادَةَ الْمُدْلِجِيَّ، كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ بِرَجُلَيْنِ فَبَلَغَا، ثُمَّ تَزَوَّجَا، فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: لَا اَرْضٰى حَتّٰى تَاْمُرَهَا بِسَرْحِ الْغَنَمِ فَاَمَرَهَا، فَقَالَ ابْنُهَا: نَحْنُ نَكْفِىْ مَا كَلَّفْتَ اُمَّنَا، فَلَمْ تُسَرِّحْ اُمُّهُمَا فَاَمَرَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ تَفْعَلْ، وَسَرَّحَ ابْنُهَا فَغَضِبَ وَاَخَذَ السَّيْفَ وَاَصَابَ سَاقَ ابْنِهِ، فَنَزَفَ فَمَاتَ، فَجَاءَ سُرَاقَةُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: "وَافِنِىْ بِقُدَيْدٍ بِعِشْرِيْنَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ، فَاِنِّىْ نَازِلٌ عَلَيْكُمْ، فَاَخَذَ اَرْبَعِينَ خَلِفَةً ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا، وَثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً، وَثَلَاثِيْنَ حِقَّةً ثُمَّ قَالَ لِاَخِی: هِیَ لَكَ، وَلَيْسَ لِاَبِيكَ مِنْهَا شَیْءٌ، وَذَكَرُوا اَنَّهُمْ عَذَرُوا قَتَادَةَ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوا: لَمْ يَتَعَمَّدْهُ اِنَّمَا اَرَادَ الْحَذَبَ فَاَخْطَاَتْهُ، فَغَلَّظَ عُمَرُ دِيَتَهُ فَجَعَلَهَا شِبْهَ الْعَمْدِ"

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: قتادہ مدلجی کی ایک کنیز تھی وہ دو آدمیوں (یعنی اپنے بیٹوں) کو ساتھ لے کے آئی وہ دونوں بالغ ہو گئے ان دونوں کی شادی ہو گئی قتادہ کی بیوی نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم اس کنیز کو بکریوں کی دیکھ بھال کا حکم نہیں دیتے قتادہ نے اس کنیز کو اس کا حکم دے دیا تو اس کنیز کے بیٹے نے کہا: آپ نے ہماری والدہ کو جس کام کا پابند کیا ہے اس کی جگہ ہم وہ کام کر لیں گے لیکن ان کی ماں کو ہی اس کام کا پابند کیا گیا قتادہ نے دوسری مرتبہ اس عورت کو حکم دیا اس نے پھر ایسا نہیں کیا بلکہ اس عورت کے بیٹے نے یہ کام کیا تو قتادہ غصے میں آ گئے انہوں نے تلوار لے کر اس کے بیٹے کی پنڈلی پر ماری اس میں سے خون نکلنے لگا جو نہیں رکا اور لڑکا مر گیا سراقہ اس معاملہ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے کہا: قدید کے مقام پر میرے ایک سو بیس اونٹ ہیں اب میں آپ لوگوں کے ہاں آ گیا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس خلفہ وصول کیے جو ثنیہ سے لے کر بازل کی عمر کے تھے تین جذعہ وصول کیے اور تیس حقہ وصول کیے پھر انہوں نے میرے بھائی سے فرمایا یہ تمہارے ہوئے تمہارے باپ کو ان میں سے کچھ نہیں ملے گا راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے

قتادہ کو معذور قرار دیتے ہوئے یہ کہا کہ انہوں نے جان بوجھ کر اسے قتل نہیں کیا انہوں نے ''حدب'' پر مارنے کا ارادہ کیا تھا لیکن نشانہ خطا ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم قرار دی اور انہوں نے اسے شبہ عمد کے مترادف قرار دیا۔

17781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: فِي حَدِيثِ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قاتل کو (مقتول کی وراثت میں سے) کچھ نہیں ملے گا۔

17782 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ، اَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ يُدْعَى قَتَادَةَ حَذَفَ ابْنَهُ بِسَيْفٍ فَاَصَابَ سَاقَيْهِ، فَنُزِيَ مِنْهُ فَمَاتَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ سُرَاقَةُ: لَئِنْ كُنْتَ وَالِيًا لَتَقْبَلَنَّ عَلَيْنَا، وَاِنْ كَانَ غَيْرُكَ فَاَمَرْنَا اِلَيْهِ قَالَ: فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاَمْرَ، فَقَالَ عُمَرُ: اعْدُدْ لِي بِقُدَيْدٍ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً، فَلَمَّا جَاءَهُ اَخَذَ مِنْهَا ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً، وَثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً، وَاَرْبَعِينَ خَلِفَةً، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ اَخُ الْمَقْتُوْلِ؟ خُذْهَا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں یہ بتایا: ان کے قبیلے کے ایک فرد جس کا نام قتادہ تھا اس نے اپنے بیٹے کو تلوار ماری جس کی وجہ سے اس کا خون بہنے لگا اور وہ بیٹا مر گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا سراقہ نے ان سے کہا: اگر آپ حکمران ہیں تو آپ ہماری طرف رخ کریں اور اگر آپ کی بجائے کوئی اور اس معاملے کا نگران ہے' تو آپ ہمیں اس کی طرف بھیج دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف رخ کیا انہوں نے دوبارہ صورت حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے لئے قدید کے مقام پر ایک سو بیس اونٹ تیار کرو جب وہ ان کو لے کے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تیس حقے تیس جذعہ اور چالیس خلفہ وصول کیے پھر دریافت کیا: مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ (انہوں نے اس سے فرمایا) تم انہیں وصول کر لو پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قاتل کو وراثت میں حصہ نہیں ملتا۔

17783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قاتل کو وراثت نہیں ملتی۔

17784 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ اَخَاهُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا قَتَلْتُهُ خَطَأً قَالَ: لَوْ قَتَلْتَهُ عَمْدًا اَقَدْنَاكَ بِهِ،

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (قاتل) کو وارث قرار نہیں دیا اس شخص نے کہا: اے امیر المومنین میں نے غلطی سے اسے قتل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے جان بوجھ کے اسے قتل کیا ہوتا تو ہم تم سے قصاص دلواتے۔

17785 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ وَذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قاتل کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا انہوں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

17786 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الْمَقْتُوْلِ شَيْئًا

❀❀ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے قاتل، مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

17787 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَاِنَّهُ لَا يَرِثُهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهُ، وَاِنْ كَانَ وَالِدَهُ اَوْ وَلَدَهُ، قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ، وَقَضٰى اَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

❀❀ عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں جو شخص کسی کو قتل کر دے وہ اس مقتول کا وارث نہیں بنے گا خواہ اس کے علاوہ اس مقتول کا کوئی اور وارث نہ ہو اور اگر وہ مقتول کا والد یا بیٹا ہو (تو بھی یہی حکم ہو گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ قاتل کو وراثت میں حصہ نہیں ملتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

17788 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الَّذِيْ يَقْتُلُ ابْنَهُ عَمْدًا قَالَ: لَا يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ، وَلَا مِنْ مَالِهِ

❀❀ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے بیٹے کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: وہ شخص اس کی دیت میں وارث نہیں بنے گا اور اس کے مال میں بھی وارث نہیں بنے گا۔

17789 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الْمَقْتُوْلِ شَيْئًا، وَاِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا اَوْ قَتَلَهُ خَطَاً

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاتل مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں بنتا خواہ اس نے قتل عمد کے طور پر اسے قتل کیا ہو یا قتل خطا کے طور پر قتل کیا ہو۔

17790 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ

الدِّيَةِ، وَلَا مِنَ الْمَالِ عَمْدًا، كَانَ اَمْ خَطَأً،

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قاتل دیت میں وارث نہیں بنتا اور مال میں وارث نہیں بنتا خواہ قتل عمد ہو یا قتل خطا ہو۔

17791 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَا يَرِثُ عَلٰى حَالٍ،

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ وہ کسی بھی حالت میں وارث نہیں بنے گا۔

17792 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

17793 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْقَاتِلُ وَاِنْ كَانَ خَطَأً لَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ، وَلَا مِنَ الْمَالِ شَيْئًا

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے قتل خواہ قتل خطا ہو پھر بھی قاتل نہ دیت کا وارث بنے گا اور نہ مال میں سے کسی چیز کا وارث بنے گا۔

17794 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: اَوَّلُ مَا قُضِيَ اَنْ لَا يَرِثَ الْقَاتِلُ فِي صَاحِبِ بَنِي اِسْرَائِيلَ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کا یہ قول نقل کیا ہے بنی اسرائیل کے ایک شخص کے بارے میں سب سے پہلے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ قاتل وارث نہیں بنے گا۔

17795 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ يُوَرَّثْ مِنْهُ، وَلَا نَعْلَمُ قَاتِلًا وَرِثَ بَعْدَهُ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کا یہ قول نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ اس شخص کو مقتول کا وارث قرار نہیں دیا گیا اور ہمارے علم کے مطابق اس کے بعد کبھی بھی کوئی قاتل وارث نہیں بنا۔

17796 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، اَوْ غَيْرِهِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا رَمَى اُمَّهُ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، فَقَضٰى عَلَيْهِ بِالدِّيَةِ، وَلَمْ يُوَرِّثْهُ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: نَصِيبُكَ مِنْ مِيرَاثِهَا الْحَجَرُ اَوْ قَالَ: الْحَجَرُ

❀❀ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے اپنی ماں کو پتھر مار کے اسے قتل کر دیا یہ مقدمہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر دیت کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا البتہ انہوں نے اس شخص کو اس عورت کا وارث قرار نہیں دیا آپ نے فرمایا: اس عورت کی وارثت میں سے تمہارا حصہ انگارے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پتھر ہیں (یا محرومی ہے)۔

17797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَاَقْتُلَنَّهُ قَالَ:

لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيدُ الْاَبَ مِنَ ابْنِهِ، وَلَا يُقِيدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی ہے گئی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسے شخص کو قتل کروادوں گا تو انہوں نے کہا: آپ کو یہ حق نہیں ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے سے باپ کا قصاص دلوایا تھا لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں دلوایا تھا۔

17798 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَاِنَّهُ لَا يَرِثُهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهُ، وَاِنْ كَانَ وَالِدَهُ اَوْ وَلَدَهُ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کو قتل کردے تو وہ اس کا وارث نہیں بنے گا اگرچہ اس کے علاوہ مقتول کا کوئی اور وارث نہ ہو خواہ مقتول باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: کہ قاتل کو کچھ نہیں ملے گا۔

17799 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَاَلْنَا عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ مَنْ هُوَ لَهُ وَارِثٌ خَطَاً؟ هَلْ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ يَجُوْزُ، قَتَلَ الرَّجُلُ مَنْ يَكْرَهُ مِنْ اَهْلِهٖ

❀❀ ہشام بن عروہ نے عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ہم نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایسے شخص کو خطاء کے طور پر قتل کردیتا ہے' جس کا اس نے وارث بننا تھا کیا وہ مقتول کی دیت میں سے کسی چیز کا وارث بنے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو آدمی اپنے اہل خانہ میں سے جس کو ناپسند کرتا ہوتا اسے قتل کردیتا (اور اس کی دیت کا وارث بن جاتا)۔

17800 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ قَالَ: كَانَ سَلَفُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يُغَلِّظُوْنَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ اتَّهَمَتْهُمُ الْاَئِمَّةُ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے باپ یا بھائی کو قتل کردیتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس امت کے اسلاف کا یہ معمول ہے کہ وہ ایسی صورت میں دیت مغلظہ کو لازم قرار دیتے ہیں اور ائمہ ان لوگوں پر تہمت عائد کرتے ہیں۔

17801 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، اَنَّهُ قَالَ: فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ ابْنَهُ عَمْدًا قَالَ: الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ خَاصَّةً لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ شَيْءٌ، فَاِنْ كَانَ خَطَاً فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر قتل کردیتا ہے وہ فرماتے ہیں: دیت اس شخص کے مال میں سے ادا کی جائے گی اس کے عاقلہ پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی لیکن قتل اگر خطا کے طور پر ہوا ہو تو پھر عاقلہ پر ادائیگی لازم ہوگی۔

17802 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ جُذَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: عَدِيٌّ اَنَّهُ رَمَى امْرَاَةً لَهُ بِحَجَرٍ، فَمَاتَتْ فَتَبِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكٍ فَقَصَّ عَلَيْهِ اَمْرَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْقِلُهَا، وَلَا تَرِثُهَا

❀❀ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے جذام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو سنا کہ ان کے قبیلے کا ایک شخص جس کا نام عدی تھا اس نے اپنی بیوی کو پتھر مارا تو وہ بیوی فوت ہوگئی وہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تبوک گیا اور آپ ﷺ کے سامنے صورت حال ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی دیت ادا کرو گے لیکن تم اس کے وارث نہیں بنو گے۔

بَابُ عُقُوبَةِ الْقَاتِلِ

باب: قاتل کی سزا

17803 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: فِي الَّذِىْ يَقْتُلُ عَمْدًا، ثُمَّ الَّذِىْ يَقَعُ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ، يُجْلَدُ مِائَةً قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: فِي الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا، وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ

❀❀ عباس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر قتل کرتا ہے' اور پھر جس شخص پر قصاص واقع ہوجاتا ہے اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں میں نے کہا: وہ کیسے انہوں نے فرمایا: یہ اس صورت میں ہوگا جب کوئی آزاد شخص کسی غلام کو جان بوجھ کر قتل کردے یا اس کی مانند صورتوں میں ہوگا۔

17804 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ الَّذِىْ يَقْتُلُ عَبْدًا يُسْجَنُ، وَيُضْرَبُ مِائَةً

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ جو شخص غلام کو قتل کردے اسے قید کردیا جائے گا اور ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

17805 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: ضَرَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُرًّا، قَتَلَ عَبْدًا مِائَةً، وَنَفَاهُ عَامًا

❀❀ عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی پٹائی کروائی تھی اسے ایک سو کوڑے لگوائے تھے جس نے اپنے غلام کو قتل کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قاتل کو ایک سال کے لئے جلاوطن بھی کردیا تھا۔

17806 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اِنْ قَتَلَ حُرٌّ عَبْدًا عَمْدًا، عُوقِبَ بِجَلْدٍ وَجِيعٍ وَسِجْنٍ وَعِتْقِ رَقَبَةٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، وَاِنْ قَتَلَهُ خَطَاً اُمِرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، وَلَمْ تَكُنْ عَلَيْهِ عُقُوبَةٌ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اگر کوئی آزاد شخص کسی غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اسے سزا میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور قید کیا جائے گا اور غلام آزاد کرنا لازم ہوگا اگر اس کے پاس اس کی گنجائش نہ ہو تو وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے گا اگر اس نے غلام کو قتل خطاء کے طور پر قتل کیا ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے البتہ ایسے شخص کو سزا نہیں دی جائے گی۔

17807 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، وَلَكِنِ الْعُقُوبَةَ، وَالنَّكَالَ، وَغُرْمَ مَا اَصَابَ، وَيُعْتِقُ رَقَبَةً وَقَضٰى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہوگا' البتہ سزا ہوگی رسوائی ہوگی اور اس میں جس جرم کا ارتکاب کیا ہے اس کا جرمانہ ہوگا اور وہ غلام بھی آزاد کرے گا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا ہے۔

17808 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَحْمِلُ الْعَاقِلَةُ الِاعْتِرَافَ

❀❀ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے خاندان اعتراف (کے نتیجے میں لازم ہونے والے جرمانے) کا وزن نہیں اٹھائے گا۔

17809 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَضٰى اَنَّ الْعَاقِلَةَ، لَا تَحْمِلُ الِاعْتِرَافَ، وَلَا الصُّلْحَ اِلَّا اَنْ يَشَاءُ وا "

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ خاندان اعتراف کا وزن نہیں اٹھائے گا اور نہ ہی صلح کا اٹھائے گا' البتہ اگر وہ چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

17810 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: الدِّيَةُ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ فِيْ كُلِّ جَرِيرَةٍ جَرَّهَا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے آدمی جس بھی جرم کا مرتکب ہوگا اس میں دیت کی ادائیگی اولیاء پر لازم ہوگی۔

17811 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: " اَرْبَعَةٌ لَيْسَ فِيهِنَّ عَقْلٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ، هِيَ فِيْ خَاصَّةِ مَالِهِ: الْعَمْدُ، وَالِاعْتِرَافُ، وَالصُّلْحُ، وَالْمَمْلُوكُ "

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: چار صورتیں ایسی ہیں جن میں دیت کی ادائیگی خاندان پر لازم نہیں ہوتی یہ آدمی کے اپنے مال میں سے ادا کیے جائیں گی قتل عمد' اعتراف' صلح اور غلام کو قتل کرنا۔

17812 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْعَمْدُ وَشِبْهُ الْعَمْدِ، وَالِاعْتِرَافُ، وَالصُّلْحُ لَا تَحْمِلُهُ عَنْهُ الْعَاقِلَةُ، هُوَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ اِلَّا اَنْ تُعِينَهُ الْعَاقِلَةُ، وَعَلَيْهِمْ اَنْ يُعِينُوهُ كَمَا بَلَغَنَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْ كِتَابِهِ الَّذِيْ كَتَبَهُ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ: لَا يَتْرُكُونَ مُفْرَحًا اَنْ يُعِينُوهُ فِيْ

فَكَاكٍ، اَوْ عَقْلٍ قَالَ: وَالْمُفْرَحُ كُلُّ مَا لَا تَحْمِلُهُ الْعَاقِلَةُ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: عمد، شبہ عمد، اعتراف، صلح ان سب میں ادائیگی خاندان پر لازم نہیں ہوگی یہ آدمی کے اپنے مال میں سے ادا کرنا اس پر لازم ہوگا' البتہ اگر خاندان اس کی مدد کردے تو معاملہ مختلف ہے' اور ان خاندان والوں پر یہ لازم ہے کہ وہ اس کی مدد کریں جیسا کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تھا کہ آپ ﷺ نے اپنے اس مکتوب میں یہ فرمایا تھا جو آپ نے قریش اور انصار کے درمیان تحریر کروایا تھا کہ وہ لوگ ان کو نہیں چھوڑیں گے وہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں ان کی مدد کریں گے یا دیت کی ادائیگی میں ان کی مدد کریں گے۔

راوی کہتے ہیں: لفظ مفرہ کا مطلب وہ شخص ہوتا ہے' جس کے جرمانے کی ادائیگی خاندان پر لازم نہیں ہوتی۔

17813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَخْذِلُوهُ، عِنْدَ شَيْءٍ اَصَابَهُ - يَعْنِيْ فِي الصُّلْحِ -

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کو اس بات حق حاصل نہیں ہے کہ اس شخص کو رسوا ہونے کے لئے چھوڑ دیں اس صورت میں جب اس نے جرم کا ارتکاب کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ اگر صلح ہو رہی ہو' تو پھر اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑیں گے۔

17814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ مَالِهِ دُوْنَ الْعَاقِلَةِ قَالَ سُفْيَانُ: وَاَصْحَابُنَا يَرَوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: شبہ عمد کی ادائیگی آدمی پر اس کے مال میں لازم ہوگی خاندان پر لازم نہیں ہوگی سفیان کہتے ہیں ہمارے اصحاب کا یہ موقف ہے کہ ایسی صورت میں ادائیگی خاندان پر لازم ہوگی۔

17815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ مَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ، وَلَا تَعْقِلُ الْعَمْدَ، وَلَا الصُّلْحَ، وَلَا الِاعْتِرَافَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: موضحہ سے چھوٹے زخم میں خاندان دیت ادا نہیں کرے گا اور نہ ہی قتل عمد کی دیت ادا کرے گا نہ ہی صلح کی اور نہ ہی اعتراف کی۔

17816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ جِرَاحَةٍ لَا يُقَادُ مِنْهَا فَهِيَ مِنْ مَالِ الْمُصِيبِ اِذَا كَانَ عَمْدًا وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ہر وہ زخم جس کا قصاص نہ لیا جاسکتا ہو' تو اس کا جرمانہ نقصان پہنچانے والے کے مال میں سے ادا کیا جائے گا جبکہ اس نے عمداً ایسا کیا ہو ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

17817 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ سُفْيَانُ: مَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ فَهُوَ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَ، وَالْمُوضِحَةُ فَمَا فَوْقَهَا عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالْمُوضِحَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ سفیان فرماتے ہیں: موضحہ سے چھوٹے زخم کی ادائیگی نقصان پہنچانے والے پرلازم ہوگی موضحہ اوراس سے اوپروالے زخموں کی ادائیگی خاندان پرلازم ہوگی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ موضحہ کی ادائیگی خاندان پرلازم ہوگی۔

17818 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ معمرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الثُّلُثُ فَمَا دُوْنَهُ فِيْ خَاصَّةِ مَالِهِ، وَمَا زَادَ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے (دیت سے) ایک تہائی یا اس سے کم کی ادائیگی مجرم کے اپنے مال میں سے ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہوگا اس کی ادائیگی خاندان پر ہوگی۔

17819 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ قَالَ: وَقَالَ لِي: ذٰلِكَ ابْنُ اَيْمَنَ، وَلَا اَشُكُّ اَنَّهُ قَالَ: وَمَا لَمْ يَبْلُغِ الثُّلُثَ، فَعَلٰى قَوْمِ الرَّجُلِ خَاصَّةً

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے جب وہ (جرمانہ یا دیت) ایک تہائی تک پہنچ جائے تو یہ خاندان پرلازم ہوگی انہوں نے فرمایا: جب وہ ایک تہائی تک نہ پہنچے تو وہ آدمی کی مخصوص قوم پرلازم ہوگی۔

17820 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنَّهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ، اَوْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ: كِدْنَا اَنْ نَجْتَمِعَ اَنَّ مَا دُوْنَ الثُّلُثِ فِيْ مَالِهِ خَاصَّةً. قَالَ سُفْيَانُ فِيْ جِنَايَةِ الصَّبِيِّ: مَا كَانَ مِنْ مَالٍ فَهُوَ فِيْ مَالِهِ، وَمَا كَانَ مِنْ جِرَاحٍ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فِيْ صَبِيٍّ: افْتَضَّ صَبِيَّةً هُوَ فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ

❀❀ عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے یا شاید امام عبدالرزاق نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قریب ہے کہ ہمارا اس بات پر اتفاق ہو جائے کہ ایک تہائی سے کم جرمانہ آدمی کے اپنے مال میں سے ادا کیا جائے گا

سفیان ثوری بچے جرم کے ارتکاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: مال کی صورت میں جو بھی ادائیگی ہے (یعنی اس نے جو کسی کے مال کا جو نقصان کیا تھا) تو وہ بچے کے مال میں سے ادا کیا جائے گا اور جو زخم کی صورت میں ہو اس کی ادائیگی خاندان پر ہوگی۔

ابن ابولیلیٰ بچے کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ اگر وہ کسی بچی کے ساتھ زنا کرلے تو اس کی ادائیگی بچے کے مال میں سے ہوگی۔

17821 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدًا خَطَاً فَهُوَ عَلٰى عَاقِلَتِهِ، وَاِنْ قَتَلَ دَابَّةً خَطَاً فَهُوَ عَلٰى عَاقِلَتِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى: لَا تَحْمِلُهُ الْعَاقِلَةُ هُوَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ؛ لِاَنَّهُ مَالٌ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی غلام کو خطاء کے طور پر قتل کر دے تو اس کی ادائیگی اس کے خاندان پر ہوگی اگر وہ کسی کے جانور کو خطاء کے طور پر مار دے تو اس کی ادائیگی اس کے خاندان پر ہوگی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار اور سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے یہ ادائیگی خاندان پر لازم نہیں ہوگی یہ آدمی کے اپنے مال میں سے ادائیگی کی جائے گی کیونکہ (جس چیز کو اس نے نقصان پہنچایا ہے) وہ بھی ایک مال ہے۔

17822 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ بَعْضِ عُلَمَاءِ اَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: الْمُوضِحَةُ فَمَا فَوْقَهَا عَلَى الْعَاقِلَةِ، اِذَا كَانَ خَطَأً

❀❀ معمر نے بعض علماء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے موضحہ اور اس سے اوپر والے زخم کی ادائیگی خاندان پر ہوگی جبکہ وہ زخم خطا کے طور پر پہنچایا گیا ہو۔

17823 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ عَمْدًا فَيَرْضَى مِنْهُ بِالدِّيَةِ قَالَ: لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ اِلَّا اَنْ يَشَاءُوا قَالَ: وَالِاعْتِرَافُ كَذٰلِكَ قَالَ: وَقَضَى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے' اور دوسرے فریق (کا وارث) دیت پر راضی ہو جاتا ہے' تو سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا: خاندان اس کی ادائیگی نہیں کرے گا' البتہ اگر وہ چاہیں (تو قاتل کی مدد کر سکتے ہیں) وہ فرماتے ہیں: اعتراف کا حکم بھی اسی طرح ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

17824 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ اَوْ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْهُ قَالَ: الثُّلُثُ فَمَا دُونَهُ فِي خَاصَّةِ مَالِهِ

❀❀ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: (مکمل دیت کے) ایک تہائی حصے یا اس سے کم کی ادائیگی آدمی کے اپنے مال میں سے کی جائے گی۔

17825 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الثُّلُثُ فَمَا دُونَهُ مِنْ خَاصَّةِ مَالِهِ، وَمَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ فَعَلَى اَهْلِ الدِّيوَانِ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: ایک تہائی حصے یا اس سے کم کی ادائیگی' آدمی کے اپنے مال میں سے کی جائے گی اور جو ادائیگی اس سے زیادہ ہو وہ اہل دیوان میں سے کی جائے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ نَفْسَهُ

باب: جب کوئی شخص خود کو نقصان پہنچائے

17826 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ نَفْسَهُ، قَالَا: عُمَرُ يَدٌ مِنْ اَيْدِي الْمُسْلِمِينَ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو شخص کو خود کو نقصان پہنچائے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) وہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ ہے۔

17827 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا فَقَاَ عَيْنَ نَفْسِهٖ، خَطَاً فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِدِيَتِهَا عَلٰى عَاقِلَتِهٖ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے غلطی سے اپنی آنکھ پھوڑ لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی دیت ادا کی جائے گی اور اس کی ادائیگی اس کے خاندان پر لازم ہوگی۔

17828 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَاجِزٌ يَرْجُزُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَنَزَلَ ابْنُهٗ بَعْدَمَا مَاتَ، فَقَالَ: اَرْجُزُ بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ: قَالَ: اَقُوْلُ:

تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ:

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ:

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا يَقُوْلُوا اكْفُرُوا اَبَيْنَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: اَبِيْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَهَا قَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ يَاْبَى النَّاسُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ مَخَافَةَ، اَنْ يَكُوْنَ قَتَلَ نَفْسَهٗ، فَقَالَ: " كَلَّا بَلْ مَاتَ مُجَاهِدًا لَّهٗ اَجْرَانِ اثْنَانِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَانَ ضَرَبَ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِسَيْفِهٖ فَاَصَابَ نَفْسَهٗ بِسَيْفِهٖ فَمَاتَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رجز پڑھا کرتا تھا اس کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے رجز پڑھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم کیا پڑھتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ پڑھتا ہوں:

''اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم نے ہدایت حاصل نہیں کرنی تھی''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے (اس نے اگلا مصرعہ سنایا)

''نہ ہی ہم نے صدقہ کرنا تھا اور نہ ہی ہم نے نماز ادا کرنی تھی''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے (اس نے اگلا مصرعہ پڑھا:)

''پس تو ہم پر سکینت نازل فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھنا جب ہم (دشمن کا) سامنا کریں گے مشرکین نے ہمارے خلاف سرکشی

کی ہے جب وہ یہ کہتے ہیں کہ تم لوگ کفر کرو تو ہم ان کی یہ بات نہیں مانتے''

تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ اشعار کس کے ہیں؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد کے ہیں انہوں نے یہ اشعار کہے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی لوگوں کو یہ اندیشہ تھا کہ شاید انہوں نے خودکشی کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ مجاہد ہونے کے عالم میں مرا ہے' اور اسے دگنا اجر ملے گا

زہری بیان کرتے ہیں: ان صاحب نے ایک مشرک پر اپنی تلوار کے ذریعے حملہ کیا تھا تو ان کی تلوار خود انہیں ہی لگ گئی تھی جس کے نتیجے میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ، ثُمَّ يَفِرُّ فِي الْاَرْضِ فَيُقْتَلُ اَوْ يَمُوتُ

باب: ایک شخص قتل کر کے فرار ہو کے کسی اور جگہ چلا جاتا ہے' اور وہاں مارا جاتا ہے یا مر جاتا ہے

17829 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ فَرَّ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ، وَتَرَكَ مَالًا قَالَ: " لَيْسَ لَهُمْ إِلَّا الْقَوَدُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی اور شخص کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے پھر فرار ہو جاتا ہے' اور پھر پکڑے جانے سے پہلے مر جاتا ہے' اور مال چھوڑ کر جاتا ہے' تو حسن بصری نے فرمایا: ان لوگوں (یعنی مقتول کے ورثاء) کو صرف قصاص کا اختیار ہوگا۔

17830 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَمْدًا فَفَرَّ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ، وَتَرَكَ مَالًا فَدِيَتُهُ فِي مَالِهِ دِيَةُ الْمَقْتُولِ "، قِيلَ لَهُ: فَسُجِنَ الْقَاتِلُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ: قَدْ قَتَلُوهُ حَبَسُوهُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى مَاتَ، وَاَقُولُ اَنَا: إِنْ حَبَسُوهُ لِاَنْ يَتَثَبَّتُوا فِي شَاْنِهِ فَلَمْ يَتَثَبَّتُوا، ثُمَّ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ بَعْدَمَا مَاتَ اَنَّهُ قُتِلَ، كَانَتْ دِيَةُ الْمَقْتُولِ فِي مَالِهِ، وَإِنْ حَبَسُوهُ، وَقَدْ تَثَبَّتُوا اَنَّهُ الْقَاتِلُ حَتّٰى مَاتَ فَلَا حَقَّ لِلْمَقْتُولِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دے اور پھر فرار ہو جائے اور پکڑا نہ جائے یہاں تک کہ مر جائے اور مال چھوڑ کر جائے تو مقتول کی دیت اس کے مال میں سے ادا کی جائے گی ان سے کہا گیا: اگر قاتل کو قید کر دیا جائے اور قید میں اس کا انتقال ہو جائے تو انہوں نے فرمایا: لوگوں نے اسے قتل کر ہی دیا ہے لوگوں نے اسے قید میں بند کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

میں یہ کہتا ہوں کہ اگر لوگوں نے اسے اس لئے قید کیا تھا تا کہ اس کے معاملے کی تحقیق کریں اور لوگوں کی تحقیق مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اس کے مرنے کے بعد ثبوت سامنے آیا کہ اسے قتل کیا گیا تھا تو پھر مقتول کی دیت اس کے مال میں سے ادا کی جائے گی خواہ

لوگوں نے اسے روک کے کیوں نہ رکھا ہوا ہوا اور جب انہوں نے یہ تحقیق کر لی کہ یہی شخص قاتل ہے یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا تو پھر مقتول کا حق نہیں رہے گا۔

17831 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ، اِذَا قَتَلَ اَحَدًا اَمِنْ مَالِهٖ يَعْقِلُ عَنْهُ، اَوْ تَعْقِلُ عَنْهُ الْعَشِيرَةُ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ عَمْدٍ فَلَا تَعْقِلُهُ الْعَشِيرَةُ، اِلَّا اَنْ يَشَاءُ وا

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی کو قتل کر دیتا ہے تو کیا اس شخص کے مال میں سے دیت ادا کی جائے گی یا اس کا خاندان اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جب قتل عمد ہو تو پھر خاندان دیت ادا نہیں کرے گا' البتہ اگر وہ چاہیں تو ایسا کر بھی سکتے ہیں۔

17832 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: " كُلُّ شَیْءٍ لَيْسَ فِيهِ قَوَدٌ عَقْلُهُ فِیْ مَالِ الْمُصِيبِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ فَعَلٰى عَاقِلَةِ الْمُصِيبِ اِنْ قَطَعَ يَمِيْنَهٗ عَمْدًا، وَكَانَتْ يَمِيْنُ الْقَاطِعِ قَدْ قُطِعَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَعَقْلُهَا فِیْ مَالِ الْقَاطِعِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ فَعَلٰى عَاقِلَتِهٖ، وَاِنْ كَانَتْ لَهٗ يَدٌ يُسْرٰى لَمْ يُقَدْ مِنْهَا، وَالْعَقْلُ كَذٰلِكَ فِی الْاَعْضَاءِ كُلِّهَا وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ابْنُ شِهَابٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہر وہ صورت جس میں قصاص نہ ہو اس میں دیت کی ادائیگی نقصان پہنچانے والے شخص کے مال میں سے کی جائے گی اگر اس شخص کا مال نہ ہو' تو نقصان پہنچانے والے کے خاندان پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی اگر کوئی شخص دوسرے شخص کا ہاتھ جان بوجھ کر کاٹ دیتا ہے' اور ہاتھ کاٹنے والے دایاں ہاتھ اس سے پہلے ہی کٹا ہوا ہوتا ہے' تو پھر دیت کی ادائیگی ہاتھ کاٹنے والے کے مال میں سے کی جائے گی اور اگر اس کے پاس مال موجود نہ ہوا تو ادائیگی اس کے خاندان پر لازم ہوگی اور اگر اس کا بایاں ہاتھ موجود ہو' تو پھر اس سے قصاص وصول نہیں کیا جائے گا دیگر تمام اعضاء میں دیت کا حکم بھی اس کی مانند ہے ابن شہاب نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهٗ خَطَاً، وَالْعَبْدِ يَقْتُلُ ابْنَهٗ حُرًّا

باب: جو شخص اپنے بیٹے کو خطا کے طور پر قتل کر دے یا جو غلام اپنے بیٹے کو قتل کر دے اور وہ بیٹا آزاد ہو

17833 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ فِی الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهٗ خَطَاً قَالَ: يَغْرَمُ دِيَتَهٗ عَاقِلَتُهٗ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے بیٹے کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس کی عاقلہ اس کی دیت ادا کرے گی جبکہ ثبوت فراہم ہو جائیں۔

17834 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِیِّ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:

فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَالْعَبْدُ يَقْتُلُ ابْنَهُ حُرًّا؟ قَالَ: لَا بُدَّ اَنْ يُودَى

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے زہری کے قول کی مانند نقل کیا ہے ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی غلام اپنے بیٹے کو قتل کر دے جو آزاد ہو تو انہوں نے فرمایا: یہ ضروری ہے کہ اس کی دیت ادا کی جائے۔

17835 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ فَقَاَ عَيْنَ ابْنِهِ خَطَأً اَوْ كَسَرَ يَدَهُ خَطَأً قَالَ: اِنْ قَامَتْ بَيِّنَةٌ عَلٰى ذٰلِكَ كَانَ عَقْلُهُ عَلٰى عَاقِلَتِهِ، وَاِنْ لَمْ تَقُمْ بَيِّنَةٌ فَلَا شَيْءَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ خَاصَّةِ مَالِهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو خطا کے طور پر اپنے بیٹے کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے یا اس کا ہاتھ توڑ دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر اس بارے میں ثبوت فراہم ہو جاتے ہیں تو اس کی دیت کی ادائیگی اس کی عاقلہ پر لازم ہوگی اور اگر ثبوت فراہم نہیں ہوتے تو پھر اسے کچھ نہیں ملے گا' البتہ اس کے اپنے مال میں سے ادائیگی کی جائے گی۔

17836 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَا يُقَادُ الِابْنُ مِنْ اَبِيْهِ، وَتُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے بیٹے کا قصاص باپ سے نہیں لیا جائے گا' البتہ عورت کا قصاص اس کے شوہر سے لیا جائے گا۔

17837 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُصِيْبُ نَفْسَهُ بِالْجُرْحِ خَطَأً قَالَ: يَعْقِلُهُ عَاقِلَتُهُ، يُقَالُ: يَدٌ مِنْ اَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ بَيْنَا رَجُلٌ يَسِيْرُ عَلٰى دَابَّتِهِ ضَرَبَهَا، فَرَجَعَتْ ثَمَرَةُ سَوْطِهِ فَفَقَاَتْ عَيْنَهُ، فَكَتَبَ فِيْهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، اَنَّهُ اَصَابَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلْيُودَ، قَالَ عُمَرُ: يَدٌ مِنْ اَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: وَاَمَّا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ فَقَالَ: ضَرَبَ رَجُلٌ دَابَّتَهُ بِعَصًا فَرَجَعَتْ عَلٰى عَيْنِهِ، ثُمَّ حَدَّثَ نَحْوَ هٰذَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص غلطی سے خود کو زخمی کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا: اس کی عاقلہ اس کی دیت ادا کرے گی یہ بات کہی جاتی ہے وہ مسلمانوں کا ایک فرد ہے پھر انہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ ایک شخص اپنی سواری پر جا رہا تھا اس نے سواری کو مارا تو اس کی چھڑی کا پھل واپس آ کر اس کی آنکھ میں لگا اور اس کی آنکھ ضائع ہوگئی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ثبوت فراہم ہو جاتا ہے کہ اس نے خطا کے طور پر خود کو نقصان پہنچایا ہے' تو پھر دیت ادا کی جائے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مسلمانوں کا ایک فرد ہے۔

جہاں تک عمرو بن شعیب کا تعلق ہے' تو انہوں نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں ایک شخص نے اپنی سواری کو عصا مارا تو وہ واپس آ کر اس کی آنکھ میں لگ گیا پھر انہوں نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَمْدًا، ثُمَّ يَقْتُلُ خَطَأً

باب: ایک شخص پہلے عمد کے طور پر قتل کرتا ہے اور پھر خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے

17838 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا خَطَأً، ثُمَّ قَتَلَ آخَرَ عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلُ، ثُمَّ تَكُوْنُ دِيَةُ الْخَطَأِ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ، وَاِنْ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ قَتَلَ آخَرَ، خَطَأً فَكَذٰلِكَ، قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ: مَا كُنْتُ لِاُخَيِّبَ اَهْلَ الْاَوَّلِ مِنَ الدِّيَةِ، اِذَا فَاتَهُمُ الْقَوَدُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے پھر ایک اور شخص کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اسے (قتل عمد کے بدلے میں) قتل کر دیا جائے گا اور پھر قتل خطا کی دیت کی ادائیگی اس کی عاقلہ پر لازم ہوگی اور اگر کوئی شخص پہلے کسی شخص کو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے اور بعد میں کسی اور کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو بھی یہی حکم ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں میں پہلے والے لوگوں کو دیت کے حوالے سے رسوا نہیں کروں گا جبکہ ان کا قصاص رہ گیا ہو معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

17839 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ حُبِسَ فِي الْحَبْسِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَتَلَهُ خَطَأً قَالَ: تَكُوْنُ الدِّيَةُ عَلَى الَّذِيْ قَتَلَهُ لِاَوْلِيَاءِ الرَّجُلِ، الَّذِيْ قَتَلَ عَمْدًا حِيْنَ سَبَقَهُمُ الْقَوَدُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے پھر اسے قیدی کے طور پر رکھا جاتا ہے اسی دوران ایک شخص اس کے پاس آتا ہے تو وہ اسے خطاء کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: دیت کی ادائیگی آدمی کے اولیاء کو ادا کی جائے گی اور یہ اس شخص پر لازم ہوگی جس نے اسے قتل کیا ہے جس نے اسے عمد کے طور پر قتل کیا تھا کیونکہ قصاص پہلے اس کے ذمے لازم ہو چکا ہے۔

17840 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا خَطَأً، ثُمَّ قَتَلَ آخَرَ عَمْدًا، فَلْيُودَ الْخَطَأُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ قَدْ كَانَ ثَبَتَ عَقْلُهُ قَبْلَ الْعَمْدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے کو خطا کے طور پر قتل کر دے پھر وہ کسی اور کو عمد کے طور پر قتل کر دے تو قتل خطا والے کو دیت ادا کی جائے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ قتل عمد کا ارتکاب ہونے سے پہلے ہی اس دیت کی ادائیگی ثابت ہو چکی تھی۔

17841 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، فَجَاءَ الْاٰخَرُ فَقَتَلَ الْقَاتِلَ عَمْدًا قَالَ: لِاَهْلِ الْقَتِيلِ الَّذِيْ قَتَلَ عَلٰى قَاتِلِهِمُ الدِّيَةُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے پھر ایک اور شخص آتا ہے' اور قاتل کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: قاتل نے جس شخص کو قتل کیا تھا اس کے ورثاء کو دیت لینے کا حق حاصل ہوگا۔

17842 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنْ قَتَلَ عَمْدًا، ثُمَّ قَتَلَ هُوَ خَطَأً فَلَهُمَا الدِّيَةُ، اِذَا فَاتَهُمُ الْقَوَدُ الْاَوَّلُ، وَكَذٰلِكَ قَالَ قَتَادَةُ: عَنْ عَطَاءٍ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر وہ عمد کے طور پر قتل کرتا ہے' اور پھر وہ خطا کے طور پر قتل کرتا ہے' تو ان دونوں کو دیت لینے کا حق ہوگا' اگر پہلے والوں کا قصاص رہ جاتا ہے قتادہ نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

17843 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقَوَدُ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ اِنَّمَا دِيَتُهُ لِوَرَثَةِ الَّذِيْ قَتَلَ خَطَأً وَهُوَ قَوْلُ: قَتَادَةَ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے ان لوگوں کو قصاص کا حق ہوگا ان کو اور کوئی چیز نہیں ملے گی کیونکہ اس کی دیت تو اس کے ورثاء کو ملے گی جس کو قتل خطا کے طور پر قتل کیا تھا قتادہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

17844 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ قَتَلَ آخَرَ خَطَأً قَالَ: يُقْتَلُ بِهٖ، وَتَكُوْنُ الدِّيَةُ لِلْاَوَّلِيْنَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اسْتَقَادُوا مِنْ صَاحِبِهِمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا قَوَدَ، وَلَا دِيَةَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے پھر کسی اور کو خطا کے طور پر قتل کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا اور دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی جنہوں نے ان کے مطلوبہ فرد سے قصاص لے لیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: نہ قصاص ہوگا اور نہ ہی دیت ہوگی۔

17845 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَتَلَهُ خَطَأً قَالَ: تَكُوْنُ الدِّيَةُ لِاَهْلِ الْاَوَّلِ

❀❀ قتادہ نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے پھر ایک اور شخص آتا ہے' اور وہ اسے خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: دیت پہلے والوں کو ملے گی۔

17846 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَمْدًا، ثُمَّ قَتَلَ خَطَأً قَالَ: لَا يُوْدَى مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَغْلَقَ دِيَتَهٗ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے پھر خطا کے طور پر قتل کرتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: دیت ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ اس نے اپنی دیت کو بند کر دیا ہے۔

17847 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَ الْقَاتِلَ قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ الَّذِي قَتَلَهُ، وَيَبْطُلُ دَمُ الْأَوَّلِ، إِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقَوَدُ فَفَاتَهُمْ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو قتل کرتا ہے پھر ایک اور شخص آتا ہے جو قاتل کو بھی قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس نے اسے قتل کیا تھا اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا اور پہلے والے کا خون رائیگاں جائے گا کیونکہ پہلے والے کے ورثاء کو قصاص کا اختیار تھا اور اس کی صورت اب باقی نہیں رہی ہے۔

بَابُ مَنِ اسْتَقَادَ بِغَيْرِ اَمْرِ السُّلْطَانِ

باب: جو شخص حاکم وقت (کے فیصلے کے) بغیر قصاص لے

17848 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَلَقِيَهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فَقَتَلَهُ، وَلَمْ يُبْلِغْهُ السُّلْطَانَ، اَوْ قَالَ: الْإِمَامَ قَالَ: عَلَيْهِ الْعُقُوبَةُ وَلَا يُقْتَلُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو قتل کرتا ہے پھر مقتول کا ولی اسے ملتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے یہ مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہی نہیں ہوتا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو زہری نے فرمایا: اس (مقتول کے ولی کو) سزا دی جائے گی تاہم اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

17849 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ سَرَقَ فَعَدَا عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَطَعَ يَدَهُ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ الَّذِي عَدَا عَلَيْهِ، وَتُقْطَعُ رِجْلُ السَّارِقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: عَلَى الَّذِي قَطَعَ السَّارِقَ الدِّيَةُ، وَلَيْسَ عَلَى السَّارِقِ غَيْرُ مَا صُنِعَ بِهِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: فِي رَجُلٍ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فَجَاءَ اَبُو الْمَقْطُوعِ، فَقَطَعَ يَدَ الْقَاطِعِ قَالَ: يُقْطَعُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو چوری کرتا ہے تو ایک شخص اس پر حملہ کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیتا ہے قتادہ نے فرمایا: جس شخص نے اس پر حملہ کر کے اس کا ہاتھ کاٹا تھا اس کا ہاتھ (قصاص کے طور پر) کاٹ دیا جائے گا اور چور کا پاؤں (چوری کی سزا کے طور پر) کاٹا جائے گا

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے چور کا ہاتھ کاٹا تھا اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور چور کو اس کے علاوہ اور کوئی سزا نہیں دی جائے گی

ابن ابولیلیٰ ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو کسی کا ہاتھ کاٹ دیتا ہے اور پھر اس ہاتھ کاٹے ہوئے شخص کا باپ آتا ہے اور ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ کاٹ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: (اس باپ کے) ہاتھ کو کاٹ دیا جائے گا۔

17850 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا قُطِعَ السَّارِقُ، وَقُتِلَ الزَّانِي قَبْلَ اَنْ يُبْلِغَهُ السُّلْطَانَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، وَلَيْسَ عَلَى السَّارِقِ وَالزَّانِي غَيْرُ ذٰلِكَ، لِاَنَّ الَّذِي عَلَيْهِمَا قَدْ اُخِذَ مِنْهُمَا، وَاِذَا قُتِلَ

الْمُرْتَدُّ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَهُ اِلَى السُّلْطَانِ فَلَيْسَ عَلٰى قَاتِلِهٖ شَيْءٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے یا زنا کرنے والے کو قتل کر دیا جائے اس سے پہلے کہ اس کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوتا (تو ایسی صورت میں قصاص لازم ہوگا) لیکن چور یا زانی کو اس کے علاوہ اور کوئی سزا نہیں ملے گی کیونکہ ان پر جو سزا لاگو ہوتی تھی وہ انہیں دے دی گئی ہے اور جب مرتد شخص کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش کرنے سے پہلے اسے قتل کر دیا جائے تو اس کے قاتل پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

17851 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا وَلَهٗ اَخَوَانِ فَعَفَا اَحَدُهُمَا، ثُمَّ قَتَلَهُ الْاٰخَرُ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَهُ اِلَى الْاِمَامِ قَالَ: هُوَ خَطَأٌ عَلَيْهِ الدِّيَةُ يُؤْخَذُ مِنْهُ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو قتل کر دیتا ہے مقتول کے دو بھائی ہوتے ہیں ان میں سے ایک معاف کر دیتا ہے اور معاملہ حاکم وقت کے پاس جانے سے پہلے دوسرا بھائی قاتل کو قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ قتل خطا شمار ہوگا اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس سے نصف دیت وصول کر لی جائے گی۔

بَابُ مَنْ يَعْقِلُ جَرِيرَةَ الْمَوْلٰى

باب: غلام کے جرم کا تاوان کون ادا کرے گا؟

17852 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَى الْقَوْمُ اَنْ يَعْقِلُوا عَنْ مَوْلَاهُمْ اَيَكُوْنُ مَوْلٰى مَنْ عَقَلَ عَنْهُ؟ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: اِمَّا اَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ، وَاِمَّا اَنْ نُعَاقِلَ عَنْهُ، وَهُوَ مَوْلَانَا "، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ اَبٰى اَهْلُهٗ اَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ، وَاَبَى النَّاسُ اَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ فَهُوَ مَوْلَى الْمُصَابِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگ اپنے غلام کے جرمانے کو ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں تو پھر اس کی طرف سے جرمانہ کون ادا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تھا یا تو وہ لوگ اس کا جرمانہ ادا کریں گے ورنہ ہم اس کی طرف سے جرمانہ ادا کر دیں گے اور وہ ہمارا (یعنی ریاست کا) غلام شمار ہوگا

عطاء فرماتے ہیں: اگر اس کے مالکان جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور لوگ بھی اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں تو جس شخص کو نقصان پہنچایا گیا تھا وہ اس کا غلام شمار ہوگا۔

17853 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ مَا اَصَابَ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ عَقْلٍ، كَانَ عَلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ اِنْ اَصَابَهٗ فَهُوَ عَقْلٌ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ، اِنْ شَاءُوا، وَاِنْ اَبَوْا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَخْذِلُوهُ عِنْدَ شَيْءٍ اَصَابَهٗ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا مسلمانوں میں سے جو بھی شخص قابل دیت ادائیگی جرم کا ارتکاب کرے تو اس جرمانے کی ادائیگی اس کی عاقلہ پر لازم ہوگی اگر وہ چاہیں تو ادا کر دیں اور اگر وہ انکار کریں

تو انہیں اس بات کا حق نہیں ہوگا کہ اس کو جو مصیبت لاحق ہوئی ہے اس میں وہ اسے رسوائی کا شکار کریں۔

17854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: الدِّيَةُ عَلٰى اَوْلِيَائِهِ فِيْ كُلِّ جَرِيرَةٍ جَرَّهَا "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے غلام جس بھی جرم کا ارتکاب کرے گا اس کی دیت کی ادائیگی اس کے اولیاء پر لازم ہوگی۔

17855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَبَتِ الْعَاقِلَةُ اَنْ يَعْقِلُوا عَنْ مَوْلَاهُمْ جُبِرُوا عَلٰى ذٰلِكَ "

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب عاقلہ اپنے غلام کی طرف سے دیت ادا کرنے سے انکار کردے تو انہیں اس بات پر مجبور کیا جائے گا۔ (کہ وہ اس کی طرف سے دیت ادا کریں)

17856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ الْمَوَالِيَ لَا تَحْمِلُ اَنْسَابُهَا مَعَاقِلَهَا، وَلٰكِنَّهُ عَلٰى مَوَالِيهِمْ وَعَاقِلَتِهِمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ بات تحریر کی تھی غلاموں کے جرمانے کی ادائیگی ان کی عاقلہ پر لازم نہیں ہوگی بلکہ ان کے آقاؤں پر اور ان کے آقاؤں کی عاقلہ پر لازم ہوگی۔

بَابُ فِيْ كَمْ تُؤْخَذُ الدِّيَةُ؟

باب: کتنے عرصے میں دیت وصول کی جائے گی؟

17857 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَعَلَ الدِّيَةَ الْكَامِلَةَ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَجَعَلَ نِصْفَ الدِّيَةِ فِيْ سَنَتَيْنِ، وَمَا دُوْنَ النِّصْفِ فِيْ سَنَةٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَجَعَلَ عُمَرُ: الثُّلُثَيْنِ فِيْ سَنَتَيْنِ

❀❀ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ مقرر کیا تھا کہ مکمل دیت کی ادائیگی تین سال میں لازم ہوگی اور نصف دیت کی ادائیگی دو سال میں کرنی ہوگی اور نصف سے کم دیت کی ادائیگی ایک سال میں کرنی ہوگی

- ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو تہائی دیت کی ادائیگی دو سالوں میں مقرر کی تھی۔

17858 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، جَعَلَ الدِّيَةَ فِي الْاُعْطِيَةِ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ وَالنِّصْفَ، وَالثُّلُثَيْنِ فِيْ سَنَتَيْنِ، وَالثُّلُثَ فِيْ سَنَةٍ، وَمَا دُوْنَ الثُّلُثِ فَهُوَ مِنْ عَامِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت کی ادائیگی کے بارے میں یہ کہا تھا کہ تنخواہوں میں سے تین سال میں اسے ادا کیا جائے گا نصف یا دو تہائی دیت کی ادائیگی دو سال میں کی جائے گی ایک تہائی دیت ایک سال میں ادا کی جائے

گی اور جو ایک تہائی سے کم ہوگی وہ اسی سال میں ادا کی جائے گی (جس میں جرم کا ارتکاب ہوا تھا)۔

17859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُوْلًا يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: الدِّيَةُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا عَلٰى اَهْلِ الدَّرَاهِمِ، وَعَلٰى اَهْلِ الدَّنَانِيْرِ اَلْفُ دِيْنَارٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَا شَاةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ، وَقَضٰى بِالدِّيَةِ الثُّلُثَيْنِ فِيْ سَنَتَيْنِ، وَالنِّصْفَ فِيْ سَنَتَيْنِ، وَالثُّلُثَ فِيْ سَنَةٍ، وَمَا كَانَ اَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ فَهُوَ فِيْ عَامِهٖ ذٰلِكَ

❀❀ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مکحول کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے درہم کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر بارہ ہزار درہم دیت کے طور پر ادا کرنا لازم ہوں گے دینار کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر ایک ہزار دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی اونٹوں والوں پر ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی گائے والوں پر دو سو گائیوں کی ادائیگی لازم ہوگی بکری والوں پر دو سو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی کپڑے والوں پر دو سو حلوں کی ادائیگی لازم ہوگی

دیت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا دو تہائی دیت دو سال میں ادا کی جائے گی نصف دیت دو سال میں ادا کی جائے گی ایک تہائی دیت ایک سال میں ادا کی جائے گی اور جو ایک تہائی سے کم ہوگی وہ اسی سال میں ادا کی جائے گی۔

17860 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، اَوْ غَيْرِهٖ عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَفِيْ سَنَةٍ، وَاِذَا كَانَ ثُلُثَا الدِّيَةِ اَوْ نِصْفُ الدِّيَةِ فَفِيْ سَنَتَيْنِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب ایک تہائی دیت ہو تو وہ ایک سال میں ادا کی جائے گی جب دو تہائی دیت ہو یا نصف دیت ہو تو وہ دو سال میں ادا کی جائے گی۔

17861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: تُؤْخَذُ الدِّيَةُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ

❀❀ معمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے دیت تین سال میں وصول کی جائے گی (شاید یہاں عبداللہ بن عمر سے مراد کوئی اور راوی ہے صحابی رسول مراد نہیں ہیں)۔

بَابُ جِنَايَةِ الْاَعْمٰى

باب: نابینا شخص کے جرم کا حکم

17862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرًا يَقُوْلُ: قَضٰى عُثْمَانُ اَيُّمَا رَجُلٍ جَالَسَ اَعْمٰى فَاَصَابَهٗ بِشَيْءٍ فَهُوَ هَدَرٌ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے جعفر نامی راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ

فیصلہ دیا تھا کہ جو شخص کسی نابینا کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو اور نابینا اسے کوئی نقصان پہنچا دے تو وہ نقصان رائیگاں جائے گا۔

بَابُ غُرْمِ الْقَائِدِ

باب: جانور کو پکڑ کر چلنے والے کا جرمانہ

17863 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَغْرَمُ الْقَائِدُ عَنْ يَدِهَا، وَلَا يَغْرَمُ عَنْ رِجْلِهَا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَكَانَتِ الدَّابَّةُ عَارِمَةً فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا اِنْسَانًا، وَهِيَ تُقَادُ قَالَ: يَغْرَمُ الْقَائِدُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے جانور اپنے ہاتھ کے ذریعے جو نقصان پہنچائے گا اس کا جرمانہ اس کو پکڑ کر چلنے والا ادا کرے گا لیکن وہ اپنی ٹانگوں کے ذریعے جو نقصان پہنچائے گا وہ اس کا جرمانہ ادا نہیں کرے گا ابن جریج کہتے ہیں میں نے ان سے کہا: اگر کوئی جانور سرکش ہو جائے اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی شخص کو مار دے تو کیا اس کا بدلہ دلوایا جائے؟ گا انہوں نے فرمایا: اس کو ساتھ لے کر چلنے والا جرمانہ ادا کرے گا۔

17864 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّائِقُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ، وَالرَّجُلِ قَالَ: زَعَمُوْا اَنَّهُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ، فَرَادَدْتُهُ، فَقَالَ: يَقُوْلُ: الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جانور کو ہانک کر لے جانے والا ہاتھ یا پاؤں کے نقصان کا جرمانہ ادا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ ہاتھ کا نقصان ادا کرے گا میں نے دوبارہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں راستے کا اعتبار ہوگا راستے کا اعتبار ہوگا۔

17865 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَغْرَمُ الْقَائِدُ مَا اَوْطَاَ بِيَدٍ اَوْ رِجْلٍ، فَاِذَا نَفَحَتْ لَمْ يُغْرَمْ قَالَ: وَالرَّاكِبُ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَكْفَحَ بِالْعِنَانِ فَتَنفَحَ فَيُغْرَمَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جانور اپنے ہاتھ یا پاؤں کے ذریعے جس چیز کو روند دے گا اسے ساتھ لے کر چلنے والا اس کا جرمانہ ادا کرے گا اور جب وہ جانور کھر کے کنارے کے ذریعے مارے تو پھر اس کا جرمانہ ادا نہیں کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: سوار کا حکم بھی اسی طرح ہے البتہ اگر سوار نے لگام کھینچ کر اسے روک لیا ہو اور پھر بھی وہ کھر کے کنارے کے ذریعے مارے تو جرمانہ لازم کیا جائے گا۔

17866 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي الرَّدِيفَيْنِ قَالَ: اِذَا اَصَابَتْ دَابَّتُهُمَا اَحَدًا غُرِمَا جَمِيعًا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اگر جانور پر دو آدمی سوار ہوں اور ان دونوں کا جانور کسی کو نقصان پہنچا دے تو وہ دونوں جرمانہ ادا کریں گے۔

17867 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَضْمَنُ

الرَّادِفُ مَعَ صَاحِبِهِ،

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: پیچھے بیٹھنے والا شخص بھی اپنے ساتھی کے ہمراہ جرمانہ ادا کرے گا۔

17868 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهُ

❀❀ ابن سیرین کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

17869 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّاكِبُ اَتُرَاهُ كَهَيْئَةِ الْقَائِدِ فِي الْغُرْمِ عَنْ يَدِهَا قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سوار شخص کے بارے میں آپ کیا یہ رائے رکھتے ہیں کہ جرمانے کی ادائیگی کے حوالے سے وہ جانور کو ساتھ لے کر چلنے والے کی مانند ہے؟ جبکہ جانور نے ہاتھ کے ذریعے نقصان پہنچایا ہوانہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17870 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: يَضْمَنُ الْقَائِدُ وَالسَّائِقُ وَالرَّاكِبُ، وَلَا يَضْمَنُ الدَّابَّةَ اِذَا عَاقَبَتْ قُلْتُ: وَمَا عَاقَبَتْ؟ قَالَ: اِذَا ضَرَبَهَا رَجُلٌ فَاَصَابَتْهُ

❀❀ قاضی شریح فرماتے ہیں: ساتھ لے کر چلنے والا ہانک کر لے جانے والا اور سوار شخص یہ جانور کا جرمانہ ادا نہیں کریں گے جب اس نے عقاب کیا ہو میں نے دریافت کیا: اس کے عقاب کرنے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ کسی آدمی نے اسے مارا ہو اور اس جانور نے اسے نقصان پہنچا دیا ہو۔

17871 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: نَخَسَ رَجُلٌ دَابَّةً عَلَيْهَا رَجُلٌ فَنَفَحَتْ اِنْسَانًا فَجَرَحَتْهُ، فَاَتَوْا سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ، فَقَالَ: يَغْرَمُ الرَّاكِبُ فَاَتَوْا ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: "يَغْرَمُ النَّاخِسُ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے جانور کو ہشکارا اس جانور پر ایک شخص سوار تھا اس نے اس شخص کو مار کر زخمی کر دیا وہ لوگ سلمان بن ربیعہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: سوار شخص جرمانہ ادا کرے گا وہ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: جانور کو ڈرانے والا جرمانہ ادا کرے گا۔

17872 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَكِبَتْ جَارِيَةٌ جَارِيَةً فَنَخَسَتْ بِهَا اُخْرَى، فَوَقَعَتْ، فَمَاتَتْ، فَضَمَّنَ عَلَى النَّاخِسَةِ وَالْمَنْخُوسَةِ

❀❀ ابن مجاہد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک لڑکی دوسری لڑکی پر چڑھ گئی تو دوسری بھڑک اٹھی تو اوپر والی نیچے گر گئی اور مر گئی تو انہوں نے بھڑکنے والی اور بھڑکانے والی (دونوں) پر تاوان کی ادائیگی لازم قرار دی۔

17873 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالسَّائِبَةُ جُبَارٌ، وَفِي الرَّاكِزَةِ الْخُمُسُ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ۔

يَعْنِي رِجْلَ الدَّابَّةِ ۔ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ

❀❀ حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کان میں گر کر مرنے والا رائیگاں جائے گا کنویں میں گر کر مرنے والا رائیگاں جائے گا سائبہ جانور رائیگاں جائے گا رکازہ (خزانے) میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں رائیگاں جائے گا اس سے مراد یہ ہے کہ جانور کے پاؤں مارنے (کے نتیجے میں مرنے والا رائیگاں جائے گا)

لفظ جبار سے مراد رائیگاں جانا ہے۔

17874 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: الرِّجْلُ جُبَارٌ

❀❀ ابوفروہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے (جانور کا) پاؤں مارنا رائیگاں جائے گا)۔

17875 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا نَفَحَتْ اِنْسَانًا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَتَفْسِيْرُهُ عِنْدَنَا اِذَا كَانَ يَسِيْرًا، وَقَالَ: غَيْرُ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَضَمِنَ مَا اَصَابَتْ بِيَدِهَا

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے جب جانور کسی انسان کو کھر کے کنارے کے ذریعے مارے تو پھر اس پر جرمانہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی سفیان کہتے ہیں اس کی وضاحت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جبکہ وہ معمولی ہو سفیان کے علاوہ دیگر حضرات نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب جانور نے اپنے ہاتھ کے ذریعے نقصان پہنچایا ہو تو آدمی جرمانہ ادا کرے گا۔

17876 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ قَائِدٍ وَرَاكِبٍ اَوْطَآ اِنْسَانًا قَالَ: يَغْرَمُ الْقَائِدُ وَالرَّاكِبُ، فَاِنْ كَانَ الرَّاكِبُ اَعْمَى لَا يُبْصِرُ، اَوْ مَرِيضًا لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَصْرِفَ دَابَّتَهُ، عَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ اَرْهَقَهُ بِهِ الْقَائِدُ، فَنَرٰى اَنَّ الْغُرْمَ عَلَى الْقَائِدِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب جانور کسی انسان کو پیروں تلے روند دے تو اسے ساتھ لے کر جانے والا یا اس پر سوار شخص جرمانہ ادا کریں گے لیکن اگر سوار شخص نابینا تھا جو دیکھ نہیں سکتا تھا یا بیمار تھا جو جانور کو موڑ نہیں سکتا تھا اور جانور کو ساتھ لے جانے والے نے اسے مشتعل کیا ہو تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی صورت میں جرمانہ ساتھ لے کر جانے والے پر لازم ہوگا۔

17877 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيْ اِنْسَانٍ كَانَ رَاكِبًا مَعَ رُمْحٍ فَاَصَابَ الرُّمْحُ اِنْسَانًا قَالَ: يَضْمَنُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو سوار ہوتا ہے اور اس کے پاس نیزہ ہوتا ہے اور اس کا نیزہ کسی انسان کو لگ جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

17878 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَادَ الدَّوَابَّ فَتَبِعَتْهَا دَوَابُّ فَأَصَابَتْ إِنْسَانًا قَالَ: يَضْمَنُ وَإِنِ انْفَلَتَتْ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی جانور کو لے کر جارہا ہوتا ہے اور اس کے پیچھے کچھ اور جانور بھی آجاتے ہیں پھر وہ جانور کسی انسان کو نقصان پہنچا دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ ضمان ادا کرے گا لیکن اگر وہ جانور کھسک کر چلا گیا تھا تو پھر اس پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

17879 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: " إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّةٍ تَتْبَعُهَا فَلَوْ فَأَصَابَ الْفَلُوُّ إِنْسَانًا قَالَ: يَضْمَنُ، قَالَ سُفْيَانُ: إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فَلَا ضَمَانَ عَلَى صَاحِبِهَا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی اپنی سواری پر نکلے اور اس کے پیچھے اور جانور آجائے اور جانور کا بچہ کسی انسان کو نقصان پہنچا دے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ جرمانہ ادا کرے گا سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ جانور کھسک کر چلا جائے تو پھر جانور والے شخص پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

17880 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: لَا أَعْلَمُ الزُّهْرِيَّ إِلَّا قَالَ: إِذَا كَانَ طَارِدًا أَوْ رَاكِبًا، فَأَصَابَتِ الدَّابَّةُ بِيَدِهَا، أَوْ رِجْلِهَا غُرِمَ، فَإِنْ كَانَ قَائِدًا فَلَا غُرْمَ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق زہری نے یہ کہا ہے کہ جب وہ ہانک رہا ہو یا سوار ہو اور پھر جانور اپنے ہاتھ کے ذریعے یا پاؤں کے ذریعے نقصان پہنچائے تو جرمانے کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن آدمی اسے ساتھ لے کر جا رہا ہو تو پھر جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ الَّذِي يَأْمُرُ عَبْدَهُ فَيَقْتُلُ رَجُلًا

باب: جو شخص اپنے غلام کو حکم دے اور وہ غلام کسی کو قتل کردے

17881 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ أَمَرَ عَبْدَهُ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا قَالَ: عَلَى الْآمِرِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: يُقْتَلُ الْحُرُّ الْآمِرُ، وَلَا يُقْتَلُ الْعَبْدُ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَرْسَلَ بِهَدِيَّةٍ مَعَ عَبْدِهِ إِلَى رَجُلٍ مَنْ أَهْدَاهَا؟، قُلْتُ: فَأَمَرَ أَجِيرَهُ قَالَ: أَرَى أَجِيرَهُ مِثْلَ عَبْدِهِ، قُلْتُ: فَأَمَرَ رَجُلًا حُرًّا، أَوْ عَبْدًا لَا يَمْلِكُهُ، وَلَيْسَا بِأَجِيرَيْنِ قَالَ: عَلَى الْمَأْمُورِ إِذَا لَمْ يَمْلِكْهُمَا، أَوْ يَكُونَا أَجِيرَيْنِ، قَالَ عَطَاءٌ بَعْدُ: إِنْ أَمَرَ حُرًّا قُتِلَ الْمَأْمُورُ الْحُرُّ، وَلَمْ يَبْلُغْهُ فِي عَبْدِ غَيْرِهِ، وَلَا فِي الْأَجِيرِ شَيْءٌ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے غلام کو حکم دیتا ہے کہ وہ کسی کو قتل کردے تو انہوں نے فرمایا: حکم دینے والے پر سزا لاگو ہوگی میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حکم دینے والے

آزاد شخص کو قتل کر دیا جائے گا غلام کو قتل نہیں کیا جائے گا اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کے ہمراہ کوئی تحفہ کسی کو بھجواتا ہے' تو وہ تحفہ دینے والا کون ہو گا؟ میں نے کہا: اگر کوئی شخص اپنے ملازم کو اس بات کا حکم دیتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملازم بھی غلام کی مانند ہو گا میں نے کہا: اگر کوئی شخص کسی آزاد شخص کو یا کسی ایسے غلام کو جس کا وہ مالک نہ ہو اسے یہ حکم دیتا ہے' تو وہ دونوں ملازم شمار نہیں ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: اگر آدمی ان کا مالک نہیں ہے' تو پھر سزا اس شخص کو دی جائے گی جس کو حکم دیا گیا تھا یا اگر وہ دونوں ملازم ہوں اس کے بعد عطاء نے یہ کہا کہ اگر اس نے کسی آزاد شخص کو حکم دیا تھا تو جس آزاد شخص کو حکم دیا گیا تھا اسے قتل کیا جائے گا کسی اور کے غلام کے بارے میں ان تک کوئی روایت نہیں پہنچی اور ملازم کے بارے میں بھی ان تک کوئی روایت نہیں پہنچی۔

17882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اَمَرَ رَجُلًا حُرًّا فَقَتَلَ رَجُلًا قَالَ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَلَيْسَ عَلَى الْاٰمِرِ شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی آزاد شخص کو یہ حکم دے اور دوسرا شخص کسی اور کو قتل کر دے تو انہوں نے فرمایا: قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا حکم دینے والے پر کوئی سزا لاگو نہیں ہو گی۔

17883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: لَوْ اَمَرَ رَجُلٌ عَبْدًا لَّهُ فَقَتَلَ رَجُلًا لَّمْ يُقْتَلِ الْاٰمِرُ، وَلٰكِنَّهُ يَدِيهِ، وَيُعَاقَبُ، وَيُحْبَسُ، فَاِنْ اَمَرَ رَجُلًا حُرًّا، فَاِنَّ الْحُرَّ اِنْ شَاءَ اَطَاعَهُ، وَاِنْ شَاءَ لَا، فَلَا يُقْتَلُ الْاٰمِرُ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے غلام کو حکم دے اور وہ کسی شخص کو قتل کر دے تو حکم دینے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا' البتہ اسے سزا دی جائے گی اور قید رکھا جائے گا لیکن اگر اس نے کسی آزاد شخص کو حکم دیا ہو' تو اب آزاد شخص کی مرضی ہے وہ چاہے' تو اس کی بات مان لے اور اگر چاہے' تو نہ مانے ایسی صورت میں حکم دینے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

17884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اَمَرَ عَبْدَهُ فَقَتَلَ رَجُلًا قَالَ: يُقْتَلُ الْعَبْدُ وَيُعَاقَبُ السَّيِّدُ

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو غلام کو حکم دیتا ہے' اور وہ غلام کسی کو قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: غلام کو قتل کر دیا جائے گا اور آقا کو سزا دی جائے گی۔

17885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اَمَرَ عَبْدَهُ فَقَتَلَ رَجُلًا قَالَ: يُقْتَلُ الْعَبْدُ وَلَيْسَ عَلَى السَّيِّدِ شَيْءٌ قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَرٰى اَنَّ عَلَى السَّيِّدِ تَعْزِيرَهُ

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کو حکم دیتا ہے' اور وہ کسی شخص کو قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: غلام کو قتل کر دیا جائے گا اور آقا پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی سفیان کہتے ہیں ہم یہ رائے رکھتے ہیں کہ آقا کو سزا دی جائے گی۔

17886 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الَّذِي يَقُوْلُ لِعَبْدِ الرَّجُلِ: اقْتُلْ مَوْلَاكَ فَقَتَلَ قَالَ: "لَيْسَ عَلَيْهِ غُرْمٌ، وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنْ شَيْءٍ، وَلَكِنَّهُ يُعَزَّرُ الْآمِرُ فَإِذَا قَالَ لِعَبْدِ: غَيْرِهِ اقْتُلْ فُلَانًا فَقَتَلَهُ، قُتِلَ الْعَبْدُ، وَيُغَرَّمُ الْآمِرُ لِسَيِّدِ الْعَبْدِ ثَمَنَهُ"

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی اور کے غلام کو یہ کہتا ہے کہ تم اپنے آقا کو قتل کردو اور وہ غلام اس کو قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس پر جرمانے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور وہ اسے کسی چیز میں سے بھی نہیں نکال سکے گا تاہم حکم دینے والے کو سزا دی جائے گی البتہ اگر اس نے کسی اور کے غلام سے یہ کہا کہ تم فلاں کو قتل کردو اور اس نے اسے قتل کر دیا تو پھر غلام کو قتل کیا جائے گا اور حکم دینے والا شخص غلام کے آقا کو اس کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

17887 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: "فِي الَّذِي يَقُوْلُ لِعَبْدِ رَجُلٍ اقْتُلْ فُلَانًا خَطَأً فَقَتَلَهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْآمِرِ شَيْءٌ"

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے غلام کو یہ کہتا ہے کہ تم فلاں کو خطا کے طور پر قتل کردو اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے' تو سفیان فرماتے ہیں: حکم دینے والے پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

17888 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ يَأْمُرُ عَبْدَهُ يَقْتُلُ رَجُلًا قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: يُقْتَلُ الْحُرُّ الْآمِرُ، وَلَا يُقْتَلُ الْعَبْدُ، أَرَأَيْتَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ الْقَائِلُ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَرْسَلَ بِهَدِيَّةٍ، مَعَ عَبْدِهِ إِلَى رَجُلٍ مَنْ أَهْدَاهَا؟

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے غلام کو حکم دیتا ہے' اور وہ کسی کو قتل کر دیتا ہے عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حکم دینے والے آزاد شخص کو قتل کر دیا جائے گا غلام کو قتل نہیں کیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کے ہمراہ کوئی تحفہ بھیجتا ہے' تو اس تحفے کو بھیجنے والا کون ہوگا؟

17889 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَمَرَ رَجُلًا لَّا يَمْلِكُهُ قَدْ بَلَغَ أَنْ يُجْرِيَ لَهُ فَرَسًا، فَمَاتَ حِينَ جَرْيِهِ ذَلِكَ قَالَ: زَعَمُوْا أَنَّهُ عَلَى الْآمِرِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کسی دوسرے شخص کو حکم دیتا ہے' جس دوسرے شخص کا وہ مالک نہیں ہے کہ وہ اس کے گھوڑے کو لے کے آئے اور جب وہ گھوڑا چلتا ہے' تو مر جاتا ہے (یا کسی کا نقصان کر دیتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ایسی صورت میں ادائیگی حکم دینے والے پر لازم ہوگی۔

17890 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَخَذَ غُلَامًا بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهِ، فَأَجْرَى لَهُ فَرَسًا فَمَاتَ قَالَ: يَضْمَنُ

❀❀ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا

گیا: جو کسی غلام کے مالکان کی اجازت کے بغیر کوئی غلام حاصل کر لیتا ہے اور اس کو گھڑ دوڑ میں شامل کرتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے انہوں نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

17891 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ اَمَرَ صَبِيًّا اَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا قَالَ: يَكُوْنُ عَقْلُهُ فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ، وَيَغْرَمُ لَهُ الَّذِيْ اَمَرَهُ مِثْلَ عَقْلِهِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی بچے کو حکم دیتا ہے کہ وہ کسی شخص کو قتل کر دے تو سفیان فرماتے ہیں: اس شخص کی دیت بچے کے مال میں سے ہوگی اور اس دیت جتنی رقم حکم دینے والا شخص اسے (یعنی بچے کو) جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

بَابُ الَّذِيْ يُمْسِكُ الرَّجُلَ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقْتُلُهُ

باب: جو شخص کسی کو پکڑ کے رکھے اور دوسرا شخص اسے قتل کر دے

17892 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُصْبَرُ الصَّابِرُ

❀❀ اسماعیل بن امیہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہے قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑ کے رکھنے والے کو باندھ دیا جائے گا۔

17893 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَمْسَكَ رَجُلًا حَتّٰى قَتَلَهُ آخَرُ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُحْبَسُ الْمُمْسِكُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يَمُوتَ، قُلْتُ: اِنْ بَلَغَا مِنْهُ شَيْئًا دُوْنَ نَفْسِهِ قَالَ: يُقَادُ مِنَ السَّاطِي، وَيُعَاقَبُ الْمُمْسِكُ، قُلْتُ: فَاِنْ قَتَلَهُ قَتْلًا؟ قَالَ: فَلَا يُقْتَلُ الْمُمْسِكُ اَيْضًا قَالَ: لَمْ يُمْسِكْهُ، وَلَمْ يَدُلَّ، وَلٰكِنَّهُ مَشٰى مَعَ الْقَاتِلِ، وَتَكَلَّمَ، وَمَنَعَهُ مِنْ ضَرْبٍ اُرِيدَ بِهِ قَالَ: لَا يُقْتَلُ - يَعْنِي السَّاطِيَّ الَّذِيْ يَسْطُو بِيَدِهٖ فَيَضْرِبُ حَتّٰى يَقْتُلَ -

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے شخص کو پکڑ کے رکھتا ہے یہاں تک کہ ایک اور شخص اسے قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑ کر رکھنے والے کو موت تک قید خانے میں رکھا جائے گا میں نے دریافت کیا: اگر وہ قتل کرنے کی بجائے اسے نقصان پہنچاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: مارنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور پکڑنے والے کو سزا دی جائے گی میں نے دریافت کیا: اگر وہ اسے قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: تو پکڑنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا انہوں نے فرمایا: اس نے اسے پکڑا نہیں ہے' اور اس کی رہنمائی نہیں کی بلکہ وہ قاتل کے ساتھ چل کے گیا تھا اس کے ساتھ بات چیت کی تھی اور اس کو ضرب سے منع کیا تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا تو انہوں نے فرمایا: اس صورت میں انہیں قتل نہیں کیا جائے گا ان کی مراد وہ شخص تھا جو اپنا ہاتھ بلند کر کے ضرب لگاتا ہے

تاکہ قتل کردے۔

17894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَضٰی عَلِیٌّ اَنْ یُّقْتَلَ الْقَاتِلُ، وَیُحْبَسَ الْحَابِسُ لِلْمَوْتِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنے والے کو مرتے دم تک قید رکھا جائے گا۔

17895 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیلُ بْنُ اُمَیَّةَ، خَبَرًا اَثْبَتَهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یُحْبَسُ الصَّابِرُ لِلْمَوْتِ كَمَا حَبَسَ وَیُقْتَلُ الْقَاتِلُ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے کہ پکڑ کر رکھنے والے کو مرتے دم تک قید میں رکھا جائے گا جس طرح اس نے پکڑ کے رکھا تھا اور قاتل کو قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا اَوْ حُرًّا

باب: جو شخص کسی غلام یا آزاد شخص سے مدد لے (اور اس غلام یا آزاد شخص کو کوئی نقصان پہنچے)

17896 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا اسْتَعَانَ رَجُلًا حُرًّا قَدْ عَقِلَ فِیْ عَوْنٍ، فَمَاتَ لَمْ یَغْرَمْهُ، وَعَمْرٌو قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا وَقْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَنْ یَعْقِلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: جو شخص کسی آزاد شخص سے مدد لے تو وہ مدد کا جرمانہ بھی ادا کرے گا لیکن اگر وہ انتقال کر جاتا ہے تو وہ اس کا جرمانہ ادا نہیں کرے گا عمرو کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا: اس کا وقت کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ اس کو عقل ہو (یعنی وہ بالغ ہو چکا ہو)۔

17897 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا اَوْ صَبِیًّا بِغَیْرِ اِذْنِ اَهْلِهٖ فَقَدْ ضَمِنَهٗ،

❀❀ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص کسی غلام یا بچے کے اہل خانہ کی اجازت کے بغیر اس سے مدد لے تو وہ اس کا جرمانہ بھی ادا کرے گا۔

17898 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهٗ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

17899 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ فِیْ رَجُلٍ اَمَرَ صَبِیَّیْنِ اَنْ یَصْطَرِعَا فَجَرَحَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ: تَكُوْنُ دِیَةُ الْمَجْرُوْحِ عَلَی الْجَارِحِ، وَیَغْرَمُ لَهُ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَمَرَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دو بچوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ کشتی کریں پھر ان

دونوں میں سے ایک دوسرے کو زخمی کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: زخمی ہونے والے کی دیت زخمی کرنے والے پر لازم ہوگی اور جس شخص نے انہیں حکم دیا تھا وہ اس کی مانند رقم اسے جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

17900 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنِ اسْتَعَانَ مَمْلُوكًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ ضَمِنَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص کسی غلام کے آقاؤں کی اجازت کے بغیر اس سے مدد لے وہ تاوان ادا کرے گا۔

17901 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ: عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، " مَنِ اسْتَعَانَ مَمْلُوكًا بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهِ ضَمِنَ قَالَ: وَالصَّبِيُّ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ "

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص کسی غلام کے آقاؤں کی اجازت کے بغیر اس سے مدد حاصل کرے وہ ضمان ادا کرے گا بچے کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

17902 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَعَانَ قَوْمًا عَلٰى هَدْمِ حَائِطٍ فَتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِيهِ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الَّذِي اسْتَعَانَهُمْ شَيْءٌ، وَهُوَ عَلٰى اَصْحَابِهِ الَّذِينَ نَجَوْا مِنَ الْحَائِطِ لَمْ يُعِينُوا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عمارت کو گرانے کے لئے کچھ لوگوں سے مدد حاصل کرتا ہے اور پھر ان لوگوں میں سے کوئی ایک اس کے ملبے تلے آ کے مر جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس شخص نے ان سے مدد مانگی تھی اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا یہ دیت اس کے ساتھیوں پر لاگو ہوگی جو اس دیوار سے اسے بچا سکتے تھے لیکن انہوں نے اس کی مدد نہیں کی۔

بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ حُرًّا، اَوْ عَبْدًا فِي عَمَلِهِ فَعَنِتَ

باب: جو شخص کسی آزاد یا غلام کو کام کرنے کے لئے مزدور رکھے اور پھر اسے کوئی نقصان ہو

17903 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ. اسْتَأْجَرْتُ غُلَامًا فِي عَمَلٍ قَدْ عَلِمَ اَهْلُهُ اَنَّهُ يَعْمَلُهُ فَقَتَلَهُ ذٰلِكَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: يَغْرَمُ قُلْتُ لَهُ: فَخَلَّوْهُ يَكْسِبُ، وَيَعْمَلُ فَاسْتَأْجَرْتُهُ فَقَتَلَهُ عَمَلُهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا يَغْرَمُ قُلْتُ: خَادِمُ قَوْمٍ لَمْ يَاْذَنُوا لَهُ بِعَمَلٍ، فَاسْتَأْجَرْتُهُ فِي عَمَلٍ بِغَيْرِ اَمْرِهِمْ؟ قَالَ: يَغْرَمُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں کسی غلام کو کام کرنے کے لئے مزدور رکھتا ہوں اس کے مالکان یہ بات جانتے ہیں کہ وہ یہ کام کرنے لگا ہے اور پھر اس کام کرنے کی وجہ سے وہ شخص مر جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا کرے گا میں نے ان سے کہا: اس کے مالکان اسے چھوڑ بھی سکتے تھے کہ وہ کوئی اور کمائی کر لیتا یا کوئی اور کام کر لیتا میں نے اس کو مزدور رکھا تھا تو اس کے کام نے اسے مار دیا انہوں نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا نہیں کرے گا میں نے کہا: کسی ایسی قوم کا خادم جسے ان

لوگوں نے کام کرنے کی اجازت نہیں دی تھی میں ان لوگوں کی اجازت کے بغیر اسے کام کرنے کے لئے مزدور رکھ لیتا ہوں انہوں نے فرمایا: اس کا جرمانہ ادا کیا جائے گا۔

17904 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ عُمَّالًا فِي حَفْرِ رَكِيَّةٍ ، اَوْ هَدْمِ حَائِطٍ فَوَقَعَ الْحَائِطُ عَلَيْهِمْ فَمَاتَ بَعْضُهُمْ ، قَالَا : لَيْسَ عَلَى الَّذِي اسْتَأْجَرَهُمْ ضَمَانٌ ، وَلَكِنْ يَعْقِلُ الْحَيُّ مِنْهُمُ الْمَيِّتَ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کنویں کو کھودنے کے لئے یا عمارت کو گرانے کے لئے کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے پھر وہ عمارت کچھ لوگوں پر گر جاتی ہے اور ان میں سے کوئی ایک مر جاتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جس شخص نے انہیں مزدور رکھا تھا اس پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی بلکہ میت کا تعلق جس خاندان سے ہے وہ لوگ دیت ادا کریں گے۔

17905 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قَالَ لِي بَعْضُ مَنْ اُخِذَ عَنْهُ : لَوْ اَنَّ رَجُلَيْنِ حَفَرَا بِاَصْلِ جِدَارٍ فَخَرَّ عَلَيْهِمَا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا ، كَانَتِ الدِّيَةُ شَطْرَيْنِ بَيْنَهُمَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے ایک ایسے شخص نے یہ بات بتائی جس سے علم حاصل کیا جاتا ہے کہ اگر دو آدمی کسی دیوار کی بنیاد کھودر ہے ہوں اور وہ دیوار ان پر گر جائے اور ان میں سے ایک مر جائے تو دیت ان دونوں افراد کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔

17906 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ عُمَّالًا ، يَعْمَلُونَ لَهُ فَرَفَعُوا حَجَرًا ، فَعَجَزُوا عَنْهُ ، فَسَقَطَ الْحَجَرُ عَلٰى بَعْضِهِمْ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الَّذِي اسْتَأْجَرَهُمْ غُرْمٌ ، اِنَّمَا الْغُرْمُ عَلٰى مَنْ اَعْنَتَ ، فَاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ اَعْنَتَ بَعْضًا فَعَلَيْهِ مَا اَصَابَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے وہ لوگ اس کے لئے کام کاج کرتے ہیں وہ لوگ ایک پتھر اٹھاتے ہیں اور اسے اٹھانے سے عاجز آجاتے ہیں پھر وہ پتھر ان میں سے کسی ایک پر گر جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس شخص نے انہیں مزدور رکھا تھا اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا جرمانہ اس شخص پر عائد ہوگا جس نے اسے دشواری کا شکار کیا ہو اگر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کو دشواری کا شکار کیا ہو تو اس کا جرمانہ اس شخص پر عائد ہوگا۔

17907 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَهْدِمُوْنَ لَهُ جِدَارًا فَسَقَطَ نَاحِيَةٌ مِنَ الْجِدَارِ ، فَقَتَلَ بَعْضًا ، وَجَرَحَ بَعْضًا قَالَ : يُعْطُونَ دِيَةَ قَتْلَاهُمْ ، وَيَغْرَمُوْنَ جِرَاحَ مَنْ جُرِحَ مِنْهُمْ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کچھ لوگوں کو اس کام کے لئے مزدور رکھتا ہے کہ وہ اس کے لئے دیوار گرادیں تو دیوار کا ایک کونہ گرتا ہے اور ان میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے اور کوئی زخمی ہو جاتا ہے تو زہری نے فرمایا: وہ لوگ اپنے مقتولین کی دیت دیں گے اور زخمی ہونے والوں کا جرمانہ ادا کریں گے۔

بَابُ نِدَاءِ الصَّبِيِّ عَلَى الْجِدَارِ

باب: دیوار پر موجود بچے کو پکارنا

17908 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَادَى صَبِيًّا عَلَى جِدَارٍ اَنِ اسْتَأْخِرْ فَخَرَّ فَمَاتَ قَالَ: يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ: يَغْرَمُهُ قَالَ: يُفْزِعُهُ، قُلْتُ: فَنَادَى كَبِيرًا؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا مِثْلَهُ، رَادَدْتُهُ فَكَانَ يَرٰى اَنْ يَغْرَمَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص دیوار پر موجود بچے کو پکارتا ہے کہ تم نیچے آ جاؤ اور وہ بچہ نیچے گر کر مر جاتا ہے انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ شخص اس کو جرمانہ ادا کرے گا آپ نے فرمایا تھا: اس شخص نے اسے خوف زدہ کیا ہے میں نے کہا: اگر اس نے کسی بڑے کو (اسی طرح پکارا ہو) انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی مانند حکم ہوگا میں نے دوبارہ ان سے یہی بات دریافت کیا' تو وہ اس بات کے قائل تھے کہ وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

بَابُ الْعَبْدِ يَقْتُلُ فَيُعْتِقُهُ مَوْلَاهُ

باب: جب کوئی غلام قتل کردے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کردے

17909 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ قَتَلَ رَجُلًا فَاَعْتَقَ الْعَبْدَ سَيِّدُهُ قَالَ: عَلَى السَّيِّدِ الدِّيَةُ قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: وَغَيْرُهُ، الثَّمَنُ ثَمَنُ الْعَبْدِ قَالَ: وَيَقُولُونَ: اِنْ عَلِمَ فَالدِّيَةُ، وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ فَالْقِيمَةُ

❀❀ امام شعبی رحمہ اللہ ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی شخص کو قتل کر دیتا ہے پھر اس غلام کو اس کا آقا آزاد کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: دیت کی ادائیگی آقا پر لازم ہوگی وہ بیان کرتے ہیں: حکم اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ قیمت غلام کی قیمت ہوگی وہ فرماتے ہیں: علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر اسے علم تھا تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر علم نہیں تھا تو پھر قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الرَّجُلِ لَا يُدَفَّفُ عَلَيْهِ

باب: جو شخص (قصاص کے دوران) نہ مرے

17910 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْلَى، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى، يُخْبِرُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى يَعْلَى، فَقَالَ: قَاتِلَ اَخِي، فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ يَعْلَى، فَجَدَعَهُ بِالسَّيْفِ، حَتّٰى رَاٰى اَنَّهُ قَدْ قَتَلَهُ وَبِهِ رَمَقٌ فَاَخَذَهُ اَهْلُهُ، فَدَاوَوْهُ حَتّٰى بَرَاَ فَجَاءَ يَعْلَى، فَقَالَ: قَاتِلَ اَخِي، فَقَالَ: اَوَ لَيْسَ قَدْ دَفَعْتُهُ اِلَيْكَ فَاَخْبَرَهُ خَبَرَهُ فَدَعَاهُ يَعْلَى، فَاِذَا بِهِ قَدْ سَلَكَ فَحُشِيَتْ جُرُوحُهُ فَوَجَدَ فِيهِ الدِّيَةَ، فَقَالَ لَهُ يَعْلَى: اِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ اِلَيْهِ

دِيَتَهُ، واقْتُلْهُ، وَإِلَّا فَدَعْهُ، فَلَحِقَ بِعُمَرَ فَاسْتَأْدَى عَلَى يَعْلَى فَكَتَبَ عُمَرُ اِلَى يَعْلَى، اَنْ اَقْدِمَ عَلَيَّ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَاسْتَشَارَ عُمَرُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَشَارَ عَلَيْهِ بِمَا قَضٰى بِهِ يَعْلَى، فَاتَّفَقَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ عَلٰى قَضَاءِ يَعْلَى اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ الدِّيَةَ، وَيَقْتُلَهُ، اَوْ يَدَعَهُ فَلَا يَقْتُلَهُ، وَقَالَ عُمَرُ لِيَعْلَى: اِنَّكَ لَقَاضٍ، ثُمَّ رَدَّهُ عَلٰى عَمَلِهِ

❀❀ یحییٰ بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: انہوں نے یعلیٰ کوایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص یعلیٰ کے پاس آیااور بولا: یہ میرے بھائی کا قاتل ہے۔یعلیٰ نے اسے اس کے حوالے کردیا اس نے اسے تلوار کے ذریعے مارا یہاں تک کہ وہ یہ سمجھا کہ دوسرا شخص مرگیا ہے لیکن دوسرے شخص میں زندگی کی رمق باقی تھی اس کے اہل خانہ اسے اٹھا کے لے گئے انہوں نے اس کا علاج کیاتو وہ شخص ٹھیک ہوگیا پہلا شخص پھر یعلیٰ کے پاس آیااور بولا: میرے بھائی کا قاتل؟ یعلیٰ نے کہا: کیا میں نے اسے تمہارے سپرد نہیں کردیا تھا؟ اس نے پوری صورت حال یعلیٰ کو بتائی یعلیٰ نے اس شخص کو بلایا تو اس کا یہ حال تھا کہ وہ خود چلتا ہوآیا اوراس کے زخم بھر چکے تھے لیکن زخم ایسے تھے کہ ان میں دیت کی ادائیگی لازم ہوتی تھی یعلیٰ نے اس سے کہا: کہ اگرتم چاہو تو تم اس کی دیت اسے ادا کردواور پھر اسے قتل کردو ورنہ اسے چھوڑ دو وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیااور یعلیٰ کے خلاف مقدمہ پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ کو خط لکھا کہ تم میرے پاس آؤ وہ ان کے پاس آئے اور انہیں ساری صورت حال بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی مشورہ دیا جو یعلیٰ نے فیصلہ دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے یعلیٰ کے فیصلے کے مطابق ہوئی کہ وہ آدمی دوسرے شخص کو دیت ادا کرکے اسے قتل کردے یا پھر اسے ایسے ہی چھوڑ دے اور قتل نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ سے کہا: تم واقعی قاضی ہو پھر انہوں نے اسے اپنے کام پر برقرار رکھا۔

17911 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ يَعْلَى اَنَّ هٰذَا الْقَاتِلَ اَدِيْنَهُ اَهْلُهُ، فَبَرَاَ، فَجَاءُ وا بِهِ يَعْلَى، فَذَكَرَ، فَاَبَى عُمَرُ اَنْ يَقْتُلَ لَهُمُ الثَّانِيَةَ "

❀❀ عکرمہ بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: ایک قاتل کے اہل خانہ نے (قصاص کے دوران شدید زخمی ہوجانے کے بعد) اس کی دیکھ بھال کی تو وہ ٹھیک ہوگیا وہ لوگ اسے لے کر یعلیٰ کے پاس آئے......اس کے بعد راوی نے پوری بات ذکر کی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے انکار کردیا کہ وہ لوگ دوبارہ اسے قتل کریں۔

17912 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الَّذِيْ لَا يُدَفَّفُ عَلَيْهِ فَيَبْرَاُ؟ قَالَ: يُقْتَلُ وَلَا يَغْرَمُ جِرَاحَةً

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: جس شخص پر موت واقع نہ ہو وہ تندرست ہوجائے تو اسے دوبارہ قتل کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اس کے زخم کا جرمانہ ادا نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی شخص کو پائے

17913 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَجِدُ عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ اَيُهْدَرُ؟ قَالَ: مَا مِنْ اَمْرٍ اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے پاس ایک شخص کو پاتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے تو کیا (مقتول کا) خون رائیگاں جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! اس کے لئے ثبوت کی فراہمی ضروری ہے۔

17914 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ اَهْدَرَ دَمَهُ اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس بات کا انکار کیا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے خون کو رائیگاں قرار دیا تھا البتہ ثبوت کا معاملہ مختلف ہے۔

17915 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُدْعَى جُبَيْرًا، وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، اَوْ قَتَلَهُمَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَقَتَلَهُ، وَاِنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَشْكَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فِيْهِ، فَكَتَبَ اِلٰى اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنْ يَسْاَلَ لَهُ عَلِيًّا عَنْ ذٰلِكَ، فَسَاَلَ عَلِيًّا؟ فَقَالَ: مَا هٰذَا بِبِلَادِنَا؟ لَتُخْبِرَنِّی، فَقَالَ: اِنَّهُ كَتَبَ اِلَيَّ اَنْ اَسْاَلَكَ عَنْهُ فَقَالَ: اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ يُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ،

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام جبیر تھا اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا تو اسے قتل کر دیا راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں ان دونوں کو قتل کر دیا سفیان ثوری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں اس نے اسے قتل کر دیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے اس بارے میں فیصلہ کرنا مشکل ہوا تو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ ان کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کریں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے علاقے میں ایسا نہیں ہوا ہوگا تم مجھے اصل صورت حال بتاؤ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا ہے تاکہ میں آپ سے اس بارے میں دریافت کروں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں عظیم ابوالحسن ہوں جب تک وہ چار گواہ پیش نہیں کرتا۔

17916 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

❀❀ سعید بن مسیّب کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

17917 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَجِدُ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَاَيُّ بَيِّنَةٍ اَبْيَنُ مِنَ السَّيْفِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ: سَيِّدُكُمْ قَالُوا: لَا تَلُمْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ رَجُلٌ غَيُوْرٌ، وَاللّٰهِ مَا تَزَوَّجَ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا بِكْرًا، وَلَا طَلَّقَ امْرَاَةً قَطُّ، فَاسْتَطَاعَ اَحَدٌ مِنَّا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: ایک شخص اپنی بیوی کے پاس ایک اور شخص کو پاتا ہے' اور اسے قتل کر دیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ثبوت کی فراہمی ضروری ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تلوار سے واضح ثبوت اور کون سا ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ سن رہے ہو؟ تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ انہیں ملامت نہ کریں یہ مزاج کے تیز آدمی ہیں اللہ کی قسم! انہوں نے صرف کنواری خاتون کے ساتھ ہی شادی کی اور کبھی کسی خاتون کو طلاق نہیں دی کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص اس کے ساتھ شادی کر سکتا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف گواہی کو قبول کرتا ہے۔

17918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي الرَّجُلِ يَجِدُ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَى بِالسَّيْفِ شَا يُرِيدُ اَنْ يَقُوْلَ: شَاهِدًا فَلَمْ يُتِمَّ الْكَلَامَ حَتّٰى قَالَ: "اِذًا يَتَتَابَعُ فِيْهِ السَّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ"

❀❀ کثیر بن زیاد نے حسن کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کے ہمراہ ایک شخص کو پاتا ہے انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گواہ ہونے کے لئے تلوار کافی ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) متن میں لفظ شاہد ہے لیکن ان کی بات مکمل نقل نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: اگر ایسا ہونے لگے تو نشے کا شکار شخص اور مزاج کے تیز لوگ (اپنی بیویوں کو) قتل کرنے لگیں گے۔

17919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَحْسِبُهُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اسْتَضَافَ رَجُلٌ نَاسًا مِنْ هُذَيْلٍ، فَاَرْسَلُوا جَارِيَةً لَهُمْ تَحْتَطِبُ، فَاَعْجَبَتِ الضَّيْفَ فَتَبِعَهَا، فَاَرَادَهَا عَلٰى نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ فَعَارَكَهَا سَاعَةً فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ انْفِلَاتَةً، فَرَمَتْهُ بِحَجَرٍ، فَفَضَّتْ كَبِدَهُ فَمَاتَ، ثُمَّ جَاءَتْ اِلٰى اَهْلِهَا، فَاَخْبَرَتْهُمْ فَذَهَبَ اَهْلُهَا اِلٰى عُمَرَ، فَاَخْبَرُوْهُ، فَاَرْسَلَ عُمَرُ، فَوَجَدَ آثَارَهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: قَتِيلُ اللّٰهِ لَا يُوْدَى اَبَدًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ قَضَتِ الْقُضَاةُ بَعْدُ بِاَنْ يُوْدَى

❀❀ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرایا ان لوگوں نے اپنی کنیز کو بھیجا جو لکڑیاں اکٹھی کیا کرتی تھی مہمان کو وہ کنیز اچھی لگی وہ اس کے پیچھے گیا اس نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا چاہی تو کنیز نے انکار کر دیا مہمان نے زبردستی اس پر قابو پانا چاہا تو کنیز نے خود کو اس سے چھڑوایا اور اسے پتھر مارا تو اس مہمان کا کلیجہ پھٹ گیا اور وہ مر گیا پھر وہ کنیز اپنے مالکان کے پاس آئی اور انہیں صورت حال بتائی' اس کے مالکان حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں صورت حال بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کران دونوں کے آثار دریافت کیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کی وجہ سے قتل ہونے والے شخص کی دیت کبھی ادا نہیں کی جائے گی زہری فرماتے ہیں: اس کے بعد قاضی یہی فیصلہ دیتے آرہے ہیں کہ ایسے شخص کی دیت ادا کی جائے گی۔

17920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدٍ، يُحَدِّثُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَاَقُوْلُ اَنَا وَصَاحِبُ الْعِرَاقِ:

وَاَشْعَثُ غَرَّهُ الْاِسْلَامُ مِنِّى ... لَهَوْتُ بِعِرْسِهِ لَيْلَ التِّمَامِ

اَبِيتُ عَلٰى تَرَائِبِهَا وَيَطْوِى ... عَلٰى حَمْرَاءَ قَابِلَةِ الْحِزَامِ

كَاَنَّ مُجَامِعَ الرَّبَلَاتِ مِنْهَا ... فِئَامٌ يَنْهَضُونَ اِلٰى فِئَامِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے میں یہ کہتا ہوں اور عراق والے شخص نے یہ کہا ہے:

''اور اشعث' اسلام نے اسے میرے حوالے سے غلط فہمی کا شکار کردیا' میں اس کی شادی پر ساری رات لہو ولعب میں مبتلا رہا' میں نے مٹی پر رات بسر کی اور وہ عمدہ اونٹنی پر سوار رہا' جس طرح مختلف قسم کے گروہ اُٹھ کر دوسرے گروہوں کی طرف جاتے ہیں''۔

17921 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ هَانِءِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا، فَقَتَلَهُمَا، فَكَتَبَ عُمَرُ بِكِتَابٍ فِي الْعَلَانِيَةِ اَنْ اَقِيدُوهُ، وَكِتَابًا فِي السِّرِّ اَنْ اَعْطُوهُ الدِّيَةَ "

❀❀ ہانی بن حزام بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا تو ان دونوں کو قتل کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں خط لکھا جس میں علانیہ طور پر تو یہ لکھا گیا کہ اس کا قصاص دلوایا جائے اور پوشیدہ طور پر ایک مکتوب بھجوایا جس میں یہ لکھا تھا کہ اسے دیت دے دی جائے۔

17922 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنْ مَكْحُولٍ بِبَعْضِهِ قَالَ: وَجَدَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ مَطْوِيًّا فِي حَصِيرٍ، فَطَرَقَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَغَرَّبَهُ سَنَةً

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے شام ہوجانے کے بعد اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنے گھر میں پایا جو چٹائی میں لپٹا ہوا تھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو بلوایا اور اسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اسے ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا۔

17923 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ، اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ فِي بَيْتِهِ رَجُلًا بَعْدَ الْعَتَمَةِ مُلَفَّفًا فِي حَصِيرٍ فَضَرَبَهُ عُمَرُ مِائَةً

❀❀ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک شخص نے شام ہوجانے کے بعد ایک

شخص کو اپنے گھر میں چٹائی میں لپٹا ہوا پایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے۔

17924 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ جُنْدُبٌ: اَخَذَ شَابًّا مِنْ شَبَابِ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ سَبْرَةُ فِیْ بَيْتِهِ، فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً شَدِيدَةً، وَاَوْثَقَهُ، وَرَضَّ اُنْثَيَيْهِ بِفِهْرٍ، فَذَهَبَ قَوْمُهُ اِلٰى سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ عَامِلٌ عَلَيْهِمْ لِعُمَرَ، فَاَبْطَلَ كُلَّ شَیْءٍ اُصِيبَ بِهِ سَبْرَةُ، فَانْطَلَقَ قَوْمُهُ، فَاَتَوْا عُمَرَ بِضَجْنَانَ، فَقَالَ سَبْرَةُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ جُنْدُبًا اَخَذَنِیْ عِنْدَ ابْنَةِ عَمَّتِیْ اَسْاَلُهَا الْعِشَاءَ؟ فَفَعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا فَاَبْطَلَ ذٰلِكَ سُفْيَانُ، فَقَالَ عُمَرُ لِسُفْيَانَ: سَلْ عَنْ هٰذَا فَاِنْ كَانَ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَاجْلِدْهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام جندب تھا اس نے اپنی قوم کے ایک نوجوان جس کا نام سبرہ تھا اسے اپنے گھر میں پایا تو اسے مارا اور باندھ دیا اس نے فہر کے ذریعے اس کے خصیے کچل دیئے' اس کی قوم کے افراد سفیان بن عبداللہ کے پاس گئے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان لوگوں کے مقرر کردہ گورنر تھے تو سبرہ کو ہونے والے ہر نقصان کو انہوں نے کالعدم قرار دیا ان کی قوم کے افراد ضجنان کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سبرہ نے کہا: اے امیر المومنین! جندب نے مجھے میری چچازاد کے پاس پایا جس سے میں نے کھانا مانگا تھا پھر اس نے میرے ساتھ یہ یہ کر دیا تو سفیان نے اس کو کالعدم قرار دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفیان سے کہا: تم اس سے اس بارے میں تحقیق کرواگر تو یہ شام کے بعد پایا گیا تھا تو پھر اسے ایک سو کوڑے لگاؤ۔

17925 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جُنْدُبٍ، اَنَّهُ اَخَذَ فِیْ بَيْتِهِ رَجُلًا فَرَضَّ اُنْثَيَيْهِ فَاَهْدَرَهُ عُمَرُ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ فِیْ بَيْتِهِ رَجُلًا فَدَقَّ كُلَّ فَقَارِ ظَهْرِهِ، فَاَهْدَرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

❀❀ سلیمان بن یسار نے جندب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں ایک شخص کو پایا تو اس کے خصیے کاٹ دیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رائیگاں قرار دیا۔

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے گھر میں ایک اور شخص کو پایا تو اس کی پشت کی ہر ہڈی توڑ دی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے رائیگاں قرار دیا۔

بَابُ مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ مَمْلُوكِهِ

باب: آدمی اپنے غلام (یا کنیز) کو کس حد تک مار پیٹ سکتا ہے

17926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ حَيَّانُ الْعَبْدِیُّ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ شَجَّ عَبْدًا لَهُ وَكَسَرَهُ قَالَ: لِيَكْسِهِ ثَوْبًا، اَوْ لِيُطْعِمْهُ شَيْئًا، فَقَالَ حَيَّانُ: هٰكَذَا اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حَيَّانُ: فَفَقَا عَيْنَهُ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُعْتِقَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حیان عبدی نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے غلام کو زخمی کرتا ہے اور اس کی (کوئی ہڈی وغیرہ توڑ دیتا ہے) تو عطاء نے فرمایا: اسے چاہیے کہ غلام کو کپڑا پہننے کے لئے دے یا کوئی چیز کھانے کے لئے دے حیان بیان کرتے ہیں: کہ جابر بن یزید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے حیان نے دریافت کیا: کہ اگر وہ غلام کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے؟ تو عطاء نے فرمایا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ وہ آدمی اس غلام کو آزاد کر دے۔

17927 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ مَثَّلَ بِعَبْدٍ لَهُ عَتَقَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص اپنے غلام کا مثلہ کرتا ہے اسے اس غلام کو آزاد کر دینا چاہیے (یا وہ غلام آزاد ہو جائے گا)۔

17928 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَشْعَلَ رَجُلٌ فِيْ جَوْفِ عَبْدِهِ نَارًا، فَقَامَ الْعَبْدُ فَزِعًا، حَتّٰى اَتٰى بِئْرًا، فَاَلْقٰى نَفْسَهُ فِيْهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى عُمَرَ فَاَعْتَقَهُ، فَاُتِيَ عُمَرُ بِسَبْيٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ عَبْدًا، قَالَ الْحَسَنُ: كَانُوْا يُعَاقَبُوْنَ، وَيُعْقَبُوْنَ - يَعْنِيْ لَمَّا اَعْتَقَهُ - اَعْقَبَهُ عُمَرُ مَكَانَهُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کے پیٹ پر آگ کا شعلہ لگایا وہ غلام گھبرا کر اٹھا اور کنویں کے پاس آیا اور کنویں میں چھلانگ لگا دی اگلے دن وہ شخص (یعنی غلام کا مالک) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لائے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک غلام عطا کیا۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: پہلے لوگوں کو سزا دی جاتی تھی تو انہیں بدلہ بھی دیا جاتا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ جب اس شخص نے اپنے غلام کو آزاد قرار دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی جگہ اسے ایک اور غلام دے دیا۔

17929 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا كَوٰى غُلَامًا لَّهُ بِالنَّارِ، فَاَعْتَقَهُ عُمَرُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو آگ کے ذریعے داغا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آزاد کروا دیا۔

17930 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: وَقَعَ سُفْيَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْاَسْوَدِ عَلٰى اَمَةٍ لَهُ فَاَقْعَدَهَا عَلٰى مِقْلًى، فَاحْتَرَقَ عَجْزُهَا، فَاَعْتَقَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَوْجَعَهُ ضَرْبًا

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: سفیان بن اسود نے اپنی کنیز کو سزا دی انہوں نے اسے آگ پر بٹھایا تو اس کی سرین جل گئی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو آزاد قرار دیا اور سفیان بن اسود کی پٹائی کروائی۔

17931 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، عَنْ

عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَقْعَدَ جَارِيَةً لَهُ عَلَى النَّارِ فَاَعْتَقَهَا عُمَرُ "

❀❀ عبدالملک بن ابوسلیمان نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے اپنی کنیز کو آگ پر بٹھا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو آزاد کر دیا۔

17932 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، اَنَّ زِنْبَاعًا اَبَا رَوْحِ بْنَ زِنْبَاعٍ ، وَجَدَ غُلَامًا لَهُ مَعَ جَارِيَةٍ ، فَقَطَعَ ذَكَرَهُ وَجَدَّعَ اَنْفَهُ ، فَاَتَى الْعَبْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ : مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ : فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ : اذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ : وَسَمِعْتُ اَنَا مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيَّ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زنباع ابوروح بن زنباع نے اپنے غلام کو اپنی کنیز کے ساتھ پایا تو غلام کی شرم گاہ کاٹ دی اور اس کا ناک کاٹ دیا وہ غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوروح زنباع سے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اس غلام نے یہ یہ کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غلام سے) فرمایا تم جاؤ! تم آزاد ہو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: محمد بن عبیداللہ عزرمی نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے۔

17933 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ، وَهُوَ يَضْرِبُ خَادِمَهُ فَنَادَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا سَمِعَهُ اَلْقَى السَّوْطَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا قَالَ : وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُمَثِّلَ الرَّجُلُ بِعَبْدِهِ فَيُعْوِرَ ، اَوْ يَجْدَعَ ، وَقَالَ : اَشْبِعُوْهُمْ وَلَا تُجَوِّعُوْهُمْ ، وَاكْسُوْهُمْ وَلَا تُعَرُّوْهُمْ ، وَلَا تُكْثِرُوا ضَرْبَهُمْ فَاِنَّكُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عَنْهُمْ ، وَلَا تَفْدَحُوْهُمْ بِالْعَمَلِ ، فَمَنْ كَرِهَ عَبْدَهُ فَلْيَبِعْهُ ، وَلَا يَجْعَلْ رِزْقَ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنَاءً

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو اپنے خادم کی پٹائی کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکار کر فرمایا: اے ابومسعود تم یہ بات جان لو جب انہوں نے یہ بات سنی تو انہوں نے اپنی لاٹھی رکھ دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم اس پر جتنی قدرت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے غلام کا اس طرح سے مثلہ کرے کہ وہ کانا ہو جائے یا اس کی ناک کٹ جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہے تم ان (غلاموں) کو سیر ہو کے کھلاؤ تم انہیں بھوکا نہ رکھو تم انہیں مناسب لباس فراہم کرو تم انہیں نامناسب لباس میں نہ رکھو اور تم انہیں زیادہ نہ مارو کیونکہ تم سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے

گا اور تم انہیں بوجھل نہ کرو جس شخص کو اپنا غلام اچھا نہ لگے وہ اسے فروخت کر دے لیکن وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے رزق کو مصیبت نہ بنائے۔

17934 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَهٍ اَطَّتِ السَّمَاءُ قَالَ: وَاُخْبِرْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِي السَّمَاءِ مَوْضِعُ كَفٍّ، اَوْ قَالَ شِبْرٍ: اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاَحْسِنُوْا اِلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَطْعِمُوْهُمْ، مِمَّا تَاْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ، فَاِنْ جَاءُوْا بِشَيْءٍ مِّنْ اَخْلَاقِهِمْ يُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ اَخْلَاقِكُمْ، فَوَلُّوْا شَرَّهُمْ غَيْرَكُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوْا عِبَادَ اللّٰهِ

❀❀ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار آسمان چرچراتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: کہ آسمان کو اس بات کا حق ہے کہ وہ چرچرائے' کیونکہ آسمان میں ایک ہتھیلی بھر جگہ بھی ایسی نہیں ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بالشت بھر جگہ بھی ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ اس پر کوئی فرشتہ سجدے کی حالت میں پڑا ہوا ہے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو جو تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں کھلاؤ جو تم پہنتے ہو اس میں سے انہیں پہناؤ اور انہیں کسی ایسی چیز کا پابند نہ کرو جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے اور اگر وہ اپنے اخلاق کے اعتبار سے کسی ایسی حرکت کے مرتکب ہوں جو تمہارے اخلاق کے برخلاف ہو' تو تم ان کی برائی کو اپنے علاوہ کسی اور کی طرف پھیر دو لیکن اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو۔

17935 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَرِقَّاءَكُمْ، اَرِقَّاءَكُمْ، اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ، وَاِنْ جَاءُوْا بِذَنْبٍ لَا تُرِيْدُوْنَ، اَنْ تَغْفِرُوْهُ، فَبِيْعُوْا عِبَادَ اللّٰهِ، وَلَا تُعَذِّبُوْا عِبَادَ اللّٰهِ وَلَا تُعَذِّبُوْهُمْ

❀❀ عبدالرحمٰن بن یزید اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارے غلام تمہارے غلام (ان کا خیال رکھنا) جو تم کھاؤ اس میں سے انہیں کھلانا جو تم پہنو اس میں سے انہیں پہنانا اگر وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جنہیں تم معاف نہ کر سکتے ہو' تو اللہ کے بندوں کو فروخت کر دینا لیکن اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دینا تم لوگ انہیں عذاب نہ دینا۔

17936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَدَعَا بِعَبْدٍ لَهُ فَاَعْتَقَهُ، فَقَالَ: مَا لِيْ مِنْ اَجْرِهِ مَا يَزِنُ هٰذَا، اَوْ يُسَاوِيْ هٰذَا، وَاَخَذَ شَيْئًا بِيَدِهِ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ ضَرَبَ عَبْدًا لَّهُ حَدًّا لَّمْ يَاْتِهِ، اَوْ لَطَمَهُ فَكَفَّارَتُهُ اَنْ يُعْتِقَهُ

❀❀ زاذان بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے غلام کو بلا کر اسے

آزاد کردیا پھر وہ بولے مجھے اس کو آزاد کرنے کا اتنا اجر بھی نہیں ملے گا جتنا اس چیز کا وزن ہے یا اس کے برابر بھی نہیں ملے گا انہوں نے اپنے ہاتھ میں کوئی چیز (یا تنکا وغیرہ) پکڑ کر یہ بات ارشاد فرمائی (پھر انہوں نے بتایا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بلاوجہ اپنے غلام کی پٹائی کرے یا اسے طمانچہ رسید کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے''۔

17937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: كُنَّا بَنِيْ مُقَرِّنٍ سَبْعَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَنَا خَادِمٌ لَيْسَ لَنَا غَيْرُهَا فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقُوهَا فَقُلْنَا: لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَخْدِمُكُمْ حَتّٰى تَسْتَغْنُوْا عَنْهَا، ثُمَّ خَلُّوا سَبِيْلَهَا

❀❀ حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم بنو مقرن' ہم سات بھائی تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے ہمارا ایک خادم (یعنی کنیز) تھا ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں تھا ہم میں سے کسی ایک نے اسے طمانچہ رسید کردیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے آزاد کردو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری خدمت کرتی رہے گی جب تک تم اس سے بے نیاز نہیں ہوجاتے پھر تم اسے چھوڑ دینا (یعنی آزاد کردینا)۔

بَابُ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَالْخَدَمِ

باب: بیویوں یا خادموں کا مارنا

17938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ النِّسَاءَ وَالْخَدَمَ".

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خواتین اور خادموں کی پٹائی کردیا کرتے تھے۔

17939 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

17940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: سُئِلَ نَافِعٌ هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضْرِبُ رَقِيْقَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيُعْتِقُ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ كَذَا وَكَذَا

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: نافع سے سوال کیا گیا کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے غلاموں کی پٹائی کردیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے ایک ہی گھڑی میں اتنے اتنے خادموں کو آزاد بھی کیا ہے۔

17941 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ الزُّبَيْرَ، كَانَ يَضْرِبُ نِسَاءَهُ حَتّٰى

يَكْسِرَ عَلٰى اِحْدَاهُنَّ اَعْوَادَ الْمِشْجَبِ

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی خواتین (یعنی بیویوں) کی پٹائی کر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے خواتین (کی پٹائی کرتے ہوئے) کھونٹی کی لکڑیاں توڑ دی تھیں۔

17942 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا لَّهُ، وَلَا امْرَاَةً، وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ، اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَا خُيِّرَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ، اِلَّا كَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ اَيْسَرُهُمَا، حَتّٰى يَكُوْنَ اِثْمًا، فَاِذَا كَانَ اِثْمًا، كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ الْاِثْمِ، وَلَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ مِنْ شَيْءٍ يُؤْتٰى اِلَيْهِ حَتّٰى يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَكُوْنَ هُوَ يَنْتَقِمُ لِلّٰهِ

❀❀ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی خاتون کو یا کسی اہلیہ کو کبھی نہیں مارا آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے کبھی کسی کو نہیں مارا البتہ جہاد کے دوران (دشمن کو مارنے کا معاملہ مختلف ہے) جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو معاملات کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ ہوتا تھا جو زیادہ آسان ہو بشرطیکہ وہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہوتا تھا تو آپ گناہ سے سب سے زیادہ دور رہنے والے تھے آپ نے اپنی ذات کے ساتھ ہونے والی کسی زیادتی کا کبھی انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا گیا تو آپ اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیتے تھے۔

17943 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا يَسْتَحْيِي اَحَدُكُمْ اَنْ يَضْرِبَ امْرَاَتَهٗ كَمَا يَضْرِبُ الْعَبْدَ يَضْرِبُهَا اَوَّلَ النَّهَارِ، ثُمَّ يُضَاجِعُهَا آخِرَهٗ اَمَا يَسْتَحْيِي،

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کیا کسی شخص کو اس بات پر شرم نہیں آتی کہ وہ اپنی بیوی کی یوں پٹائی کرتا ہے جس طرح غلام کی کرتا ہے وہ دن کے آغاز میں بیوی کی پٹائی کرتا ہے اور اس کے آخری حصے میں پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتا ہے کیا اسے شرم نہیں آتی۔

17944 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

17945 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ قَالَ: فَذَئِرَ النِّسَاءُ، وَسَاءَتْ اَخْلَاقُهُنَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَئِرَ النِّسَاءُ، وَسَاءَتْ اَخْلَاقُهُنَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ مُنْذُ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِهِنَّ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاضْرِبُوْهُنَّ فَضَرَبَ

النَّاسُ نِسَاءَ هُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاَتَى نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْتَكِيْنَ الضَّرْبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ: لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ سَبْعُوْنَ امْرَاَةً، كُلُّهُنَّ يَشْتَكِيْنَ الضَّرْبَ، وَايْمُ اللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ اُولٰئِكَ خِيَارَكُمْ

❀❀ ایاس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی کنیزوں کو نہ مارو! راوی بیان کرتے ہیں: تو خواتین بے باک ہو گئیں اور اپنے شوہروں کے ساتھ ان کے رویے خراب ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! خواتین بے باک ہو گئیں ہیں اور اپنے شوہروں کے ساتھ ان کے رویے خراب ہو گئے ہیں جب سے آپ نے انہیں مارنے سے منع کیا ہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی پٹائی کر دیا کرو تو لوگوں نے اپنی بیویوں کی پٹائی کرنی شروع کی بہت سی خواتین (نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات) کے پاس آئیں اور انہوں نے شکایت کی کہ ان کی پٹائی ہوئی ہے اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس گزشتہ رات ستر خواتین آئیں تھیں اور سب نے پٹائی کی شکایت کی تھی اللہ کی قسم! تم ان لوگوں کو اپنے میں سے بہتر نہیں پاؤ گے (جو اپنی بیویوں کی پٹائی کرتے ہیں)۔

17946 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، لَا وَاللّٰهِ مَا سَبَّنِيْ سَبَّةً قَطُّ، وَلَا قَالَ لِيْ: اُفٍّ قَطُّ، وَلَا قَالَ لِيْ: لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ لِمَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَفْعَلْهُ اَلَّا فَعَلْتَهُ "

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی ہے اللہ کی قسم! آپ نے کبھی بھی مجھے برا نہیں کہا کبھی آپ نے مجھے اُف نہیں کہا میں نے جو کام کیا تھا کبھی اس کے بارے میں آپ نے مجھے یہ نہیں کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اور میں نے جو کام نہیں کیا تھا اس کے بارے میں کبھی یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟

17947 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: " خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ، لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ اَلَا صَنَعْتَهُ، وَلَا لَامَنِيْ فَاِنْ لَامَنِيْ بَعْضُ اَهْلِهِ قَالَ: دَعْهُ مَا قُدِّرَ فَهُوَ كَائِنٌ، اَوْ مَا قُضِيَ فَهُوَ كَائِنٌ

17945-صحيح ابن حبان - كتاب الحج، باب الهدي - ذكر الزجر عن ضرب النساء إلا عند الحاجة إلى أدبهن ضربا، حديث: 4250المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب النكاح، أما حديث سالم - حديث: 2696سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح، باب في النهي عن ضرب النساء - حديث: 2189سنن أبي داؤد - كتاب النكاح، باب في ضرب النساء - حديث: 1847سنن ابن ماجه - كتاب النكاح، باب ضرب النساء - حديث: 1981السنن الكبرى للنسائي - كتاب عشرة النساء، ضرب الرجل زوجته - حديث: 8888السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسم والنشوز، باب ما جاء في ضربها - حديث: 13820مسند الشافعي - ومن كتاب الخلع والنشوز، حديث: 1179مسند الحميدي - حديث إياس بن عبد الله بن أبي ذباب رضي الله عنه، حديث: 846المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه إياس، إياس بن عبد الله بن أبي ذباب - حديث: 783

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اللہ کی قسم! میں نے جو کام کیا آپ نے مجھے کبھی اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہیں کیا تھا اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے کبھی مجھے ملامت نہیں کی اگر آپ کی ازواج میں سے کوئی مجھے ملامت کرتی تو آپ فرماتے اسے رہنے دو جو نصیب میں تھا' وہ ہو کر رہے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: جو طے ہوا تھا' وہ ہو کر رہے گا)۔

17948 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ ضَرْبِ الْخَدَمِ؟ فَقَالَ: كَانُوْا يَضْرِبُوْنَهُمْ وَلَا يَلْعَنُوْنَهُمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے خادموں کی پٹائی کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: پہلے لوگ ان کی پٹائی کر دیا کرتے تھے البتہ ان پر لعنت نہیں کرتے تھے۔

17949 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهِ، تُدَخِّنُ مَنْخِرَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَا يَسِمَنَّ اَحَدٌ الْوَجْهَ، وَلَا يَضْرِبَنَّ اَحَدٌ الْوَجْهَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گدھے کے پاس سے ہوا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں میں سے دھواں نکل رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایسا کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے کوئی شخص چہرے پر داغ ہرگز نہ لگائے اور کوئی شخص کسی کے چہرے پر ہرگز نہ مارے۔

17950 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا ضَرَبْتُمْ، فَاتَّقُوا الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ وَجْهَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم مارو تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

17951 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص لڑے تو چہرے پر (ضرب لگانے سے) اجتناب کرے۔

17952 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى الْبَجَلِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، وَلَا يَقُوْلَنَّ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَوَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ"

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے اور یہ ہرگز نہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

17953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهٗ يَنْهَى عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: لِلرَّجُلِ قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا: انہوں نے ایک شخص کو منع کیا جو دوسرے شخص کو یہ کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے۔

17954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِيبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: لَا يَضْرِبُ رَجُلٌ عَبْدًا لَّهٗ ظُلْمًا اِلَّا اُقِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی شخص اپنے غلام کو ظلم کے طور پر مارے گا تو قیامت کے دن اس سے قصاص دلوایا جائے گا۔

17955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَاَيْتُ عِنْدَ الزُّهْرِيِّ غُلَامًا لَّهٗ بَرْبَرِيًّا مُقَيَّدًا بِالْحَدِيدِ "

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کے ہاں ان کے ایک بربر غلام کو دیکھا جسے لوہے کے ذریعے باندھا گیا تھا۔

17956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَقُوْلُ: اَشَدُّ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَمْلُوكُهٗ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن آدمی کے لئے سب سے زیادہ سخت اس کے غلام ہوں گے۔

17957 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَضْرِبُ غُلَامًا لَّهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ اِذْ بَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعُوذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَلْقَى مَا فِیْ يَدِهٖ وَخَلَّى عَنِ الْعَبْدِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُعَاذَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِهٖ مِنِّی قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَهُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَوَاقَعَ وَجْهُكَ سَفْعَ النَّارِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا اور غلام یہ کہہ رہا تھا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اسی دوران اس غلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بولا میں اللہ کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں' تو اس کے آقا نے اپنے ہاتھ میں موجود (چھڑی یا کوڑے) کو رکھ دیا اور غلام کو چھوڑ دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پناہ مانگنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے نام پر پناہ دی جائے راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارا چہرہ جہنم کے الاؤ میں جاتا۔

17958 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: مَرَّ اَبُوْ ذَرٍّ عَلٰى رَجُلٍ يَضْرِبُ غُلَامًا لَّهُ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ ذَرٍّ: اِنِّي لَاَعْلَمُ مَا اَنْتَ قَائِلٌ لِرَبِّكَ، وَمَا هُوَ قَائِلٌ لَكَ، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، فَيَقُوْلُ: اَكُنْتَ تَغْفِرُ، فَتَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ فَيَقُوْلُ: اَكُنْتَ تَرْحَمُ

❀❀ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے غلام کی پٹائی کرر ہا تھا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا میں یہ جانتا ہوں کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیا عرض کرو گے اور وہ تمہیں کیا کہے گا تم یہ کہو گے: اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے تو پروردگار فرمائے گا کیا تم نے معاف کیا تھا؟ تم کہو گے اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر! تو وہ فرمائے گا کیا تم نے رحم کیا تھا؟

17959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَضْرِبُ غُلَامًا لِي، اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ وَرَائِي، اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ، ثَلَاثًا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اَضْرِبَ مَمْلُوكًا لِيْ اَبَدًا

❀❀ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا اسی دوران میں نے اپنے پیچھے آواز سنی: اے ابومسعود! تم جان لو۔ اے ابومسعود! تم جان لو۔ یہ تین مرتبہ کہا گیا میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تم اس پر رکھتے ہو (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے یہ حلف اٹھایا کہ میں کبھی اپنے غلام کی پٹائی نہیں کروں گا۔

17960 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: مَا ضَرَبْتُ غُلَامًا لِيْ قَطُّ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: امام شعبی نے مجھ سے فرمایا میں نے کبھی اپنے غلام کی پٹائی نہیں کی۔

17961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: "اِذَا سَمِعْتَنِيْ اَقُوْلُ: لِغُلَامِي اَخْزَاكَ اللّٰهُ فَهُوَ حُرٌّ"

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب تم مجھے اپنے غلام کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے تو وہ غلام آزاد شمار ہو گا۔

17962 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَا تَجْمَعُوا عَلَى الْخَدَمِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم خادموں پر رات اور دن کو جمع نہ کرو (یعنی مسلسل ان سے خدمت نہ لیتے رہو)۔

17963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّقُوْا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهَا اَهْلُ الْبَيْتِ

❀❀ داؤد بن علی اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوڑے کو ایسی جگہ لٹکاؤ جہاں گھر میں رہنے والے سب افراد اسے دیکھ سکیں (یعنی ان پر رعب طاری رہے)۔

17964 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّي لَاَكْرَهُ اَنْ اَرَى الرَّجُلَ نَايِرًا، فَرِبَصَ رَقَبَةً قَائِمًا عَلَى مَرَسِهِ يَضْرِبُهَا

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی شخص کو ایسی حالت میں پاؤں کہ اس کی گردن کی رگیں پھولی ہوئی ہوں اور وہ اپنی بیوی کے پاس کھڑا اس کی پٹائی کر رہا ہو۔*

17965 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَرَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ اُخْتُهَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ هَاتَيْنِ فَكَانَتْ حُلَّةً، فَقَالَ: سَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ اِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِي، وَكَانَتْ اُمُّهُ اَعْجَمِيَّةً فِنِلْتُ مِنْهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْذِرَهُ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ فِيكَ جَاهِلِيَّةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَعَلَى سِنِّي هٰذِهِ مِنَ الْكِبَرِ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ اِنَّهُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً لَكُمْ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ ثِيَابِهِ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ فَعَلَ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ

❀❀ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: "ربذہ" کے مقام پر میرا گزر ہوا تو میں نے وہاں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے جسم پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ویسی ہی چادر تھی میں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ ان دونوں چادروں کو جمع کر لیتے تو یہ حلہ بن جاتا انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں ایک مرتبہ میری ایک ساتھی کے ساتھ لڑائی ہوگئی جس کی ماں ایک عجمی خاتون تھی میں نے اس کی ماں کی شان میں گستاخی کی میرا ساتھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ کو میری شکایت لگائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارے اندر جاہلیت پائی جاتی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرا یہ عمل تکبر کی علامت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک ایسے شخص ہو کہ تمہارے اندر جاہلیت پائی

*نوٹ: مصنف عبدالرزاق کے مطبوعہ نسخے میں اس روایت میں جو الفاظ تحریر ہوئے ہیں وہ مہمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دارالکتب العلمیہ' بیروت سے شائع ہونے والے اس کتاب کے نسخے کے محقق نے حاشیے میں یہ صراحت کی ہے کہ اصل قلمی نسخے میں اسی طرح تحریر ہے۔ یعنی ان کے نزدیک بھی اس کا مفہوم واضح نہیں تھا۔ ہم نے اس روایت کے مفہوم کی وضاحت کے لئے "دارالتاصیل" سے شائع ہونے والے نسخے کی طرف رجوع کیا' تو اس کے محقق نے حاشیے میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ مصنف عبدالرزاق کے مطبوعہ نسخے میں موجود عبارت مہمل ہے' اور انہوں نے اس کے الفاظ کی تصحیح "کنز العمال" کے حوالے سے کی ہے' جس کے مصنف نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' تو ہم نے انہی الفاظ کا ترجمہ اوپر تحریر کر دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو مصنف عبدالرزاق مطبوعہ دارالتاصیل جلد: 8 صفحہ 112)

جاتی ہے (یہ غلام) تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان نوجوانوں کو تمہارے ماتحت کیا ہے' تو جس شخص کا بھائی اس کا ماتحت بن جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھلائے اور اپنے لباس میں سے اسے پہنائے اور اسے کسی ایسے کام کا پابند نہ کرے جو اسے مغلوب کر دے اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو اس کام کے بارے میں اس کی مدد بھی کرے۔

17966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، كَانَ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ بُرْدُ قُطْنٍ، وَشَمْلَةٌ، وَلَهُ غُنَيْمَةٌ، وَعَلٰى غُلَامِهِ بُرْدُ قُطْنٍ، وَشَمْلَةٌ، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا لَا يُطِيقُونَ، فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَاَعِينُوهُمْ، وَاِنْ كَرِهْتُمُوهُمْ فَبِيعُوهُ، وَاسْتَبْدِلُوهُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقًا اَمْثَالَكُمْ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نماز ادا کر رہے تھے' ان کے جسم پر اونی چادر اور لپیٹنے والی چادر تھی اور ان کے غلام کے جسم پر بھی اونی چادر اور لپیٹنے والی چادر تھی' ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان (غلاموں) کو اس میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اس میں سے پہننے کے لئے دو جو تم پہنتے ہو اور انہیں اس کام کا پابند نہ کرو جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے' اگر تم ایسا کرتے ہوئے تو ان کی مدد کرو' اگر تم انہیں ناپسند کرو تو انہیں فروخت کر دو اور ان کی جگہ (دوسرے غلام) حاصل کر لو' لیکن اپنے جیسی مخلوق کو عذاب نہ دو''۔

17967 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ اَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ، وَكِسْوَتُهُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيقُ

❀❀ عجلان ابومحمد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا:

''غلام کو کھانا اور لباس فراہم کیا جائے گا اور تم اسے صرف کسی ایسے ہی کام کا پابند کرو گے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو''۔

17968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا ضَرَبَ مَمْلُوكَهُ فَوْقَ اَرْبَعِينَ سَوْطًا، فَاِنَّهُ عَدَا "

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو چالیس سے زیادہ کوڑے مارتا ہے وہ اس زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

17969 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُقَيِّدُ غُلَامَهُ بِالْقَيْدِ الْخَفِيفِ "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو ہلکی سی بیڑی

میں قید کیا تھا۔

بَابُ قَذْفِ الرَّجُلِ مَمْلُوْكَهُ

باب: آدمی کا اپنے غلام پر زنا کا الزام لگانا

17970 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ امْرَاَةً قَذَفَتْ وَلِيدَةً فَقَالَتْ لَهَا: يَا زَانِيَةُ " اَوْ رَجُلٌ قَذَفَ اَمَتَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَرَاَيْتَهَا تَزْنِى؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيْنَ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے اپنے کنیز پر زنا کا الزام لگایا اور اس سے کہا: اے زانیہ یا شاید ایک شخص نے اپنی کنیز پر زنا کا الزام لگایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تمہیں اس کے حوالے سے اَسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

17971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: مَنْ قَذَفَ اَمَتَهُ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيْنَ سَوْطًا بِسَوْطٍ مِّنْ حَدِيدٍ

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص اپنی کنیز پر زنا کا الزام لگاتا ہے قیامت کے دن اسے لوہے کے بنے ہوئے اَسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

17972 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ امْرَاَةً قَذَفَتْ وَلِيدَتَهَا، فَقَالَتْ: يَا زَانِيَةُ، اَوْ رَجُلٌ قَذَفَ اَمَتَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَرَاَيْتَهَا تَزْنِى؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيْنَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنی کنیز پر زنا کا الزام لگایا اور کہا اے زانیہ یا شاید ایک شخص نے اپنی کنیز پر زنا کا الزام لگایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تمہیں اس کی وجہ سے اَسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تُقْتَلُ بِالرَّجُلِ

باب: عورت کو مرد کے عوض میں قتل کیا جانا

17973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " وَالْمَرْاَةُ تُقْتَلُ بِالرَّجُلِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا

فَضْلٌ، وَعَمْرٌو

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے عورت کو مرد کے عوض میں قتل کیا جائے گا ان کے درمیان کوئی فضیلت نہیں ہے عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

17974 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا فِي الْاَدَبِ يَقُولُ: لَوْ ضَرَبَهَا فَشَجَّهَا، وَلَكِنْ اِنِ اعْتَدَى عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا كَانَ الْقَوَدُ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: عورت کو تربیت کے حوالے سے اس کے شوہر سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اگر مرد عورت کی پٹائی کرے اور اسے زخمی کر دے (تو بھی قصاص نہیں دلوایا جائے گا) لیکن وہ اگر اس کے خلاف زیادتی کرتے ہوئے اسے قتل کر دے تو پھر قصاص دلوایا جائے گا۔

17975 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَتَلَ رَجُلًا بِامْرَاَةٍ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے عوض میں ایک مرد کو قتل کروا دیا تھا۔

17976 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَتُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسًا فَمَا فَوْقَهَا مِنَ الْجِرَاحِ، فَاِنِ اصْطَلَحُوا عَلَى الْعَقْلِ اَدَّى فِي عَقْلِ الْمَرْاَةِ فِي دِيَتِهَا، فَمَا زَادَ فِي الصُّلْحِ فِي دِيَتِهَا، فَلَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءُوا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت کو مرد سے قصاص دلوایا جائے گا جو ہر عمد میں ہو گا جس میں جانی نقصان کیا گیا ہو یا جو زخم پہنچایا گیا ہو تو پھر وہ لوگ دیت میں جس پر صلح کر لیں گے تو آدمی عورت کی دیت ادا کر دے گا خواہ وہ رقم عورت کی دیت سے اضافی ہو لیکن اس پر صلح ہو چکی ہو تو ایسی صورت میں عاقلہ پر اس میں سے کچھ بھی لازم نہیں ہو گا' البتہ اگر وہ چاہیں (تو آدمی کی مدد کر سکتے ہیں)۔

17977 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قِصَاصٌ، اِلَّا فِي النَّفْسِ وَلَا بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْعَبِيدِ قِصَاصٌ اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مرد اور عورت کے درمیان قصاص نہیں ہو گا صرف جان کی صورت میں ایسا ہو سکتا ہے اسی طرح آزاد افراد اور غلاموں کے درمیان قصاص نہیں ہو گا' البتہ جان کے معاملے میں ہو گا۔

17978 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ الْقِصَاصَ، بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ فِي الْعَمْدِ حَتّٰى فِي النَّفْسِ "، قَالَ سُفْيَانُ: الْقِصَاصُ فِي النَّفْسِ، وَمَا دُونَهَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ فِي قَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا کہ قصاص مرد اور عورت کے درمیان قتل عمد کی

صورت میں ہوگا جو جان کے حوالے سے ہو

سفیان فرماتے ہیں: قصاص جان کے بارے میں بھی ہوگا اور اس سے کم میں بھی ہوگا جو مرد اور عورت کے درمیان ہوگا ایک روایت کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیز اسی بات کے قائل ہیں۔

17979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا كَانَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ، فَفِيْهِ الْقِصَاصُ مِنْ جِرَاحَاتٍ، اَوْ قَتْلِ النَّفْسِ، اَوْ غَيْرِهَا اِذَا كَانَ عَمْدًا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرد اور عورت کے درمیان جو (مقدمہ ہوتا ہے) اس میں قصاص دیا جائے گا خواہ وہ زخم سے تعلق رکھتا ہو یا جان کو قتل کرنے کے حوالے سے ہو یا اس کے علاوہ ہو جبکہ عمد کے طور پر ایسا کیا گیا ہو۔

17980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ بَيْنَهُمَا سِتَّةَ آلَافٍ "

❀❀ مجاہد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان دونوں کے درمیان چھ ہزار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17981 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْقِصَاصُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْعَمْدِ قَالَ: وَقَالَهُ جَابِرٌ: عَنِ الشَّعْبِيِّ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عمد کی صورت میں مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص ہوگا جابر نے یہی روایت امام شعبی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

17982 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قِصَاصٌ، اِلَّا فِي النَّفْسِ، وَلَا بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْعَبِيدِ قِصَاصٌ، اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص نہیں ہوگا صرف جان کے معاملے میں ہوگا آزاد افراد اور غلاموں کے درمیان قصاص نہیں ہوگا' البتہ صرف جان کے معاملے میں ہوگا۔

بَابُ الْجُرُوْحِ قِصَاصٌ

باب: زخموں کا قصاص ہوگا

17983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ، وَلَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَضْرِبَهُ، وَلَا يَسْجِنَهُ، اِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ نَسِيًّا لَّوْ شَاءَ لَاَمَرَ بِالضَّرْبِ وَالسِّجْنِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے زخموں کا قصاص ہوگا حاکم وقت کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ پٹائی کرے یا اس کو قید کردے کیونکہ قصاص لینے کا حکم ہے اللہ تعالیٰ کوئی چیز بھولا نہیں ہے' اگر وہ چاہتا تو پٹائی کرنے کا یا قید کرنے کا بھی حکم دے دیتا۔

17984 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَا: اِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا، وَجَرَحَ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ جُرْحًا، قُتِلَ الْقَاتِلُ، وَوَدَى اَهْلُ الْمَقْتُوْلِ مَا جَرَحَ بِالْقَاتِلِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء اور ابن ابوملیکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے کو قتل کردے اور مقتول نے قاتل کو زخمی کیا ہو تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور مقتول کے ورثاء اس زخم کی دیت ادا کریں گے جو قاتل کو لاحق ہوا تھا۔

بَابُ الْاِنْتِظَارِ بِالْقَوَدِ اَنْ يَبْرَاَ

باب: قصاص لیتے ہوئے اس بات کا انتظار کرنا (کہ زخمی شخص) تندرست ہو جائے

17985 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَنْتَظِرُ بِالْقَوَدِ اَنْ يَبْرَاَ صَاحِبُهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے قصاص لیتے ہوئے اس بات کا انتظار کیا جائے گا کہ متعلقہ (یعنی متاثرہ) فرد تندرست ہو جائے۔

17986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ، اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِيْ رِجْلِهِ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَقِدْنِيْ قَالَ: لَا حَتّٰى تَبْرَاَ قَالَ: اَقِدْنِيْ فَاَقَادَهُ ثُمَّ عَرَجَ فَجَاءَ الْمُسْتَقِيْدُ، فَقَالَ: حَقِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَيْءَ لَكَ،

❀❀ محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کی ٹانگ پر ہڈی مار کے اسے زخمی کردیا دوسرا شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا مجھے قصاص دلوایئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم تندرست نہیں ہو جاتے اس نے کہا: آپ مجھے قصاص دلوایئے نبی اکرم ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا پھر وہ شخص مستقل لنگڑا ہو گیا پھر وہ شخص آیا اور بولا آپ میرا حق دلوایئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

17987 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن طلحہ سے منقول ہے۔

17988 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْعَدَكَ اللّٰهُ اَنْتَ عَجَّلْتَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا تھا۔

17989 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ رَجُلًا وَجَاَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِيْ فَخِذِهٖ فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَبَ اِلَيْهِ اَنْ يُقِيدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتّٰى تَبْرَاَ فَاَبٰى اِلَّا اَنْ يُقِيدَهُ فَاَقَادَهُ، فَاَفْلَتَ، فَشُلَّتْ رِجْلُهُ بَعْدُ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اَرٰى لَكَ شَيْئًا قَدْ اَخَذْتَ حَقَّكَ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے زانوں پر ہڈی مار کر اسے زخمی کر دیا وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے مطالبہ کیا کہ آپ اسے قصاص دلوائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتے (اس وقت تک قصاص نہیں دلوایا جائے گا) اس شخص نے یہ بات نہیں مانی اور اصرار کیا کہ اسے قصاص دلوایا جائے نبی اکرم ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا تو اس کے بعد وہ مستقل طور پر شل (یعنی مفلوج) ہو گیا وہ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب تمہیں کچھ نہیں ملے گا تم نے اپنا حق وصول کر لیا ہے۔

17990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلٰى طَرِيفِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ قَاضِيًا بِالشَّامِ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ ضَرَبَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ بِالسَّيْفِ، فَجَاءَتِ الْاَنْصَارُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: الْقَوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَنْتَظِرُوْنَ، فَاِنْ بَرَاَ صَاحِبُكُمْ تَقْتَصُّوا، وَاِنْ يَمُتْ نُقِدْكُمْ فَعُوفِيَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: قَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ هَوَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَفْوِ، قَالَ: فَعَفَوْا عَنْهُ فَاَعْطَاهُ صَفْوَانُ جَارِيَةً فَهِيَ اُمُّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ

❀❀ یزید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے طریف بن ربیعہ کی طرف خط لکھا تھا جو شام کے قاضی تھے اس خط میں یہ لکھا کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو تلوار ماری' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے قصاص دلوایا جائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ انتظار کرو اگر تمہارا ساتھی تندرست ہو گیا تو تم قصاص لے لینا اور اگر وہ مر گیا تو ہم تمہیں قصاص دلوا دیں گے حضرت حسان رضی اللہ عنہ بعد میں ٹھیک ہو گئے تو انصار نے کہا: آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی یہ خواہش ہے کہ ایسی صورت میں معاف کر دیا جائے تو ان لوگوں نے مجرم کو معاف کر دیا حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز دی جو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کی والدہ بنی تھیں۔

17991 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجُلٍ طَعَنَ آخَرَ بِقَرْنٍ فِيْ رِجْلِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَقِدْنِي، فَقَالَ: حَتّٰى تَبْرَاَ جِرَاحُكَ فَاَبَى الرَّجُلُ اِلَّا اَنْ يَسْتَقِيدَ فَاَقَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ، وَعَرَجَ الْمُسْتَقِيدُ، فَقَالَ: عَرِجْتُ وَبَرَاَ صَاحِبِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ آمُرْكَ اَنْ لَا تَسْتَقِيدَ حَتّٰى تَبْرَاَ جِرَاحُكَ فَعَصَيْتَنِي، فَاَبْعَدَكَ اللّٰهُ وَبَطَلَ عَرَجُكَ، ثُمَّ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِهٖ جُرْحٌ بَعْدَ الرَّجُلِ

الَّذِیْ عَرَجَ اَنْ لَا یَسْتَقِیدَ حَتّٰی یَبْرَاَ جُرْحُ صَاحِبِهٖ؟ " فَالْجِرَاحُ عَلٰی مَا بَلَغَ حِینَ یَبْرَاُ، فَمَا كَانَ مِنْ شَلَلٍ، اَوْ عَرَجٍ، فَلَا قَوَدَ فِیْهِ وَهُوَ عَقْلٌ، وَمَنِ اسْتَقَادَ جُرْحًا فَاُصِیبَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ، فَعَقْلُ مَا فَضَلَ عَلٰی دِیَتِهٖ عَلٰی جُرْحِ صَاحِبِهٖ لَهٗ،

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے دوسرے شخص کی ٹانگ پر ہڈی مار کر اسے زخمی کر دیا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے قصاص دلوایئے آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے تمہارا زخم ٹھیک ہو جائے لیکن وہ شخص نہیں مانا اور قصاص لینے پر اصرار کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا' بعد میں جس شخص سے قصاص دلوایا گیا تھا' وہ تندرست ہو گیا اور جس نے قصاص لیا تھا' وہ لنگڑا ہو گیا اس نے کہا: میں لنگڑا ہو گیا ہوں اور دوسرا شخص ٹھیک ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ تم قصاص نہ لو جب تک تمہارا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا تم نے میری نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دور کر دیا اور تمہارا لنگڑا پن رائیگاں گیا پھر اس واقعہ کے بعد یعنی جس میں آدمی لنگڑا ہو گیا تھا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جس شخص کو زخم لاحق ہوتا ہے' تو اس کا قصاص اس وقت تک نہ دلوایا جائے جب تک زخمی شخص تندرست نہیں ہو جاتا جب وہ شخص تندرست ہو جائے گا تو اس وقت زخم کے حساب سے قصاص دلوایا جائے گا اور اگر اس کا عضو شل ہو جاتا ہے یا وہ لنگڑا ہو جاتا ہے' تو پھر قصاص نہیں دلوایا جائے گا بلکہ اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو شخص زخم کا قصاص لیتا ہے' اور جس سے قصاص لیا گیا تھا اسے اضافی نقصان ہو جاتا ہے' تو پھر اس اضافی نقصان کے جرمانے کی ادائیگی دوسرے فریق پر لازم ہوگی۔

17992 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ: اَخْبَرَنِیهِ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ

❀❀ اسی کی مانند روایت عمرو بن شعیب کے حوالے سے منقول ہے۔

17993 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ: طَعَنَ رَجُلٌ رَجُلًا بِقَرْنٍ، فَجَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَقِدْنِی، فَقَالَ: دَعْهُ، حَتّٰی تَبْرَاَ فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ، اَوْ ثَلَاثًا، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: دَعْهُ حَتّٰی تَبْرَاَ فَاَقَادَهٗ بِهٖ، ثُمَّ عَرَجَ الْمُسْتَقِیدُ فَجَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَرَاَ صَاحِبِیْ وَعَرِجْتُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ آمُرْكَ اَنْ لَا تَسْتَقِیدَ حَتّٰی تَبْرَاَ جِرَاحُكَ فَالْجِرَاحُ عَلٰی مَا بَلَغَ، وَمَا كَانَ مِنْ شَلَلٍ اَوْ عَرَجٍ فَلَا قَوَدَ فِیْهِ، وَهُوَ عَقْلٌ، وَمَنِ اسْتَقَادَ جُرْحًا فَاُصِیبَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ، فَعَقْلُ مَا نَقَصَ مِنْ جُرْحِ صَاحِبِهٖ لَهٗ، وَقَضٰی اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو ہڈی مار کر زخمی کر دیا دوسرا شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا مجھے قصاص دلوایئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتے اس نے دو یا شاید تین مرتبہ اپنی بات دہرائی نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: اسے رہنے دو جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتے پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا قصاص لینے والا شخص بعد میں لنگڑا ہو گیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میرا مقابل فریق تو ٹھیک ہو گیا ہے'

اور میں لنگڑا ہو گیا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ تم قصاص نہ لو جب تک تمہارا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا پھر زخم جس حد تک بھی جاتا اسی کا حساب کیا جاتا اگر شل ہو جاتا یا لنگڑا پن ہو جاتا تو اس میں قصاص نہ ہوتا اس میں دیت ہوتی جو شخص کسی زخم کا قصاص لے اور جس سے قصاص لیا جا رہا ہے اسے زیادہ نقصان ہو جائے تو اس کی دیت کی ادائیگی (قصاص لینے والے) پر لازم ہوگی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

17994 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اسْتَقَادَ مِنْ رَجُلٍ قَبْلَ اَنْ يَبْرَاَ صَاحِبُهُ، ثُمَّ مَاتَ الْمُسْتَقِيدُ مِنَ الَّذِیْ اَصَابَهُ قَالَ: اَرٰى اَنْ يُوْدَى فَضْلُ عَقْلِ الْمُسْتَقِيدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص دوسرے شخص سے قصاص لیتا ہے اس سے پہلے کہ دوسرا شخص تندرست ہوتا پھر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے جو قصاص لینے والا تھا جسے دوسرے شخص نے نقصان پہنچایا تھا تو عطاء نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ قصاص لینے والے کی دیت کی بقیہ رقم دیت کے طور پر ادا کی جائے گی۔

17995 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَسْتَقِيدُ مِنَ الرَّجُلِ فَيَمُوتُ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ قَالَ: اَرٰى اَنْ يُّوْدَى قَالَ: وَقَالَ لِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَظُنُّ اَنَّهُ سَيُودَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے شخص سے قصاص لیتا ہے اور جس سے قصاص لیا جا رہا ہے وہ فوت ہو جاتا ہے انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی دیت ادا کی جائے گی عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی دیت ادا کی جائے گی۔

17996 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اسْتَقَادَ مِنْ آخَرَ ، ثُمَّ مَاتَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ غَرِمَ دِيَتَهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے سے قصاص لے اور جس سے قصاص لیا جا رہا ہے وہ اس کی وجہ سے انتقال کر جائے تو وہ (یعنی پہلا شخص) اس کی دیت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

17997 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ يُودَى

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے کہ اس کی دیت ادا کی جائے گی۔

17998 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ اَشَلَّ اِصْبَعَ رَجُلٍ قَالَ: يَسْتَقِيدُ مِنْهُ فَاِنْ شَلَّتْ اِصْبَعُهُ وَاِلَّا غَرِمَ لَهُ الدِّيَةَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی شخص کی انگلی کو شل کر دیتا ہے دوسرا شخص اس سے قصاص لیتا ہے تو پہلے شخص کی انگلی شل ہو جاتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اس کو دیت ادا کرے گا۔

17999 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، اَوْ غَيْرِهِ اَنَا اَشُكُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِیْ رَجُلٍ جَرَحَ رَجُلًا فَاقْتَصَّ مِنْهُ ، ثُمَّ هَلَكَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ قَالَ: عَقْلُهُ عَلَى الَّذِیْ اسْتَقَادَهُ مِنْهُ ، وَيَطْرَحُ

عَلَيْهِ دِيَةَ جُرْحِهِ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا فَضَلَ مِنْ عَقْلِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی کو زخمی کرتا ہے اس سے قصاص لیا جاتا ہے تو وہ شخص ہلاک ہوجاتا ہے جس سے قصاص لیا جارہا تھا تو امام شعبی نے فرمایا: اس کی دیت اس شخص پر لازم ہوگی جس نے اس سے قصاص لیا تھا اور اس دیت میں سے اس زخم کی دیت الگ کرلی جائے گی جو باقی بچے گا اس کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی۔

18000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ فِي الَّذِي يُسْتَقَادُ مِنْهُ، ثُمَّ يَمُوتُ قَالَ: يَغْرَمُ دِيَتَهُ لِاَنَّ النَّفْسَ خَطَأٌ

❀❀ ابن شبرمہ نے حارث عکلی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جس سے قصاص لیا جارہا تھا اگر وہ مرجائے تو (قصاص لینے والا) اس کی دیت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا کیونکہ یہ قتل خطا شمار ہوگا۔

18001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي قِصَاصٍ، فَلَا دِيَةَ لَهُ

❀❀ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص قصاص لیتے ہوئے مرجائے تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

18002 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَتْلُهُ حَقٌّ. يَعْنِي اَنْ لَا دِيَةَ.

❀❀ سعید بن مسیب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اس کا قتل حق شمار ہوگا ان کی مراد یہ تھی کہ اس کی دیت نہیں ہوگی۔

18003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يَرْوِيهِ عَنْ بَعْضِهِمْ يَقُولُ: لَا يَغْرَمُهُ اِنَّمَا هُوَ لَحَدٌّ اَتَى عَلَى اَجَلِهِ

❀❀ قتادہ نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کا تاوان ادا نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ ایک سزا تھی اور وہ شخص اپنی موت آپ مرا ہے۔

18004 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَا يُودَى قَتْلُهُ حَقٌّ

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی دیت ادا نہیں کی جائے گی اس کا قتل حق ہے۔

18005 - آثارِ صحابہ: قَالَ قَتَادَةُ: وَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَتَلَهُ كِتَابُ اللّٰهِ

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی کتاب (کے فیصلے) نے اسے قتل کروایا ہے۔

18006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، قَالَا: لَا يَغْرَمُهُ، اَوْ قَالَ

اَحَدُهُمَا: قَتْلُهُ حَقٌّ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: قَتَلَهُ كِتَابُ اللّٰهِ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اس کا تاوان ادا نہیں کرے گا یا شاید ان دونوں میں سے کسی ایک نے کہا: ہے کہ اس کا قتل حق ہے اور دوسرے صاحب نے کہا: ہے اللہ کی کتاب (کے فیصلے) نے اسے قتل کروایا ہے۔

18007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ، فَاَجِدَ فِيْ نَفْسِي اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَلَوْ مَاتَ، وَدَيْتُهُ، وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ

❀❀ عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں کسی پر حد جاری کروں اور اس وجہ سے وہ مرجائے تو مجھے اس حوالے سے پریشانی نہیں ہوگی' البتہ شراب پینے والے کا معاملہ مختلف ہے' اگر وہ مرجاتا ہے' تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ سزا مقرر نہیں کی تھی۔

18008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: عَلَى الَّذِيْ اقْتَصَّ مِنْهُ دِيَتُهُ غَيْرَ اَنَّهُ يُطْرَحُ عَنْهُ دِيَةُ جُرْحِهِ

❀❀ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' جس شخص نے اس سے قصاص لیا تھا اس پر اس کی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی البتہ اس کے زخم کی دیت اس میں سے منہا کرلی جائے گی۔

18009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدٌ، اَنَّ عَلِيًّا، وَعُمَرَ اجْتَمَعَا عَلٰى اَنَّهُ مَنْ مَاتَ فِي الْقِصَاصِ فَلَا حَقَّ لَهُ كِتَابُ اللّٰهِ، قَتَلَهُ قُلْتُ لَهُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: اَظُنُّهُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيَّ

❀❀ ابن جریج نے محمد نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص قصاص کے دوران مرجائے اس کو (دیت کا) حق نہیں ہوگا کیونکہ اللہ کی کتاب (کے فیصلے) نے اسے قتل کروایا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے محمد نامی راوی سے مراد عبیداللہ عرزمی ہیں۔

بَابُ مَنْ اَفْزَعَهُ السُّلْطَانُ

باب: حاکم وقت جس شخص کو خوف زدہ کرے

18010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى امْرَاَةٍ مُغَيَّبَةٍ كَانَ يُدْخَلُ عَلَيْهَا، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، فَقِيلَ لَهَا: اَجِيبِيْ عُمَرَ، فَقَالَتْ: يَا وَيْلَهَا مَا لَهَا، وَلِعُمَرَ قَالَ: فَبَيْنَا هِيَ فِي الطَّرِيقِ فَزِعَتْ فَضَرَبَهَا الطَّلْقُ فَدَخَلَتْ دَارًا، فَاَلْقَتْ وَلَدَهَا، فَصَاحَ الصَّبِيُّ صَيْحَتَيْنِ، ثُمَّ مَاتَ. فَاسْتَشَارَ عُمَرُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ عَلَيْهِ بَعْضُهُمْ، اَنْ لَيْسَ

عَلَيْكَ شَيْءٌ، اِنَّمَا اَنْتَ وَالٍ وَمُؤَدِّبٌ قَالَ: وَصَمَتَ عَلِيٌّ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: اِنْ كَانُوْا قَالُوا: بِرَأْيِهِمْ فَقَدْ اَخْطَاَ رَأْيُهُمْ، وَاِنْ كَانُوْا قَالُوا: فِي هَوَاكَ فَلَمْ يَنْصَحُوا لَكَ، اَرٰى اَنَّ دِيَتَهُ عَلَيْكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ اَفْزَعْتَهَا، وَاَلْقَتْ وَلَدَهَا فِي سَبَبِكَ قَالَ: فَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَقْسِمَ عَقْلَهُ عَلٰى قُرَيْشٍ، يَعْنِي يَاْخُذُ عَقْلَهُ مِنْ قُرَيْشٍ لِاَنَّهُ خَطَاٌ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کو بلوایا جس کا شوہر موجود نہیں تھا اور اس کے ہاں لوگ بکثرت آتے جاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں تشویش ہوئی انہوں نے اس عورت کو بھجوایا اس عورت سے کہا گیا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اس نے کہا: میرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا واسطہ ہے پھر وہ عورت (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف) جارہی تھی وہ پریشانی کا شکار ہوئی اسے دردزہ شروع ہوئی وہ ایک گھر میں داخل ہوئی اور بچے کو جنم دے دیا اس کے بچے نے دو مرتبہ چیخ ماری اور پھر فوت ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مشورہ کیا تو بعض حضرات نے انہیں یہ مشورہ دیا آپ پر کوئی چیز لازم نہیں ہے آپ نگران ہیں اور ادب سکھانے والے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دوران خاموش رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا: اگر تو ان حضرات نے یہ بات اپنی رائے کی بنیاد پر کہی ہے تو یہ رائے ٹھیک نہیں ہے اور اگر یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کی خواہش کے مطابق مشورہ دیں گے تو انہوں نے آپ کی خیر خواہی نہیں کرنی تھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بچے کی دیت آپ پر لازم ہوگی کیونکہ آپ نے اس عورت کو خوف زدہ کیا تھا اور آپ کی وجہ سے اس عورت نے بچے کو جنم دے دیا راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس بچے کی دیت (کی ادائیگی) قریش میں تقسیم کریں راوی کی مراد یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اس کی دیت قریش سے وصول کریں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عاقلہ ہے کیونکہ یہ قتل خطا تھا۔

18011 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ بِمَشُورَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ وَاِسْقَاطِهَا وَاَمْرِهِ اِيَّاهُ اَنْ يَضْرِبَ الدِّيَةَ عَلٰى قُرَيْشٍ

❀❀ اعمش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے اس عورت نے بچے کو پیدا کیا (اور وہ بچہ مر گیا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ وہ اس کی دیت کی ادائیگی قریش پر لازم کریں۔

بَابُ مَا لَا يُسْتَقَادُ

باب: کس سے قصاص نہیں لیا جائے گا؟

18012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُقَادُ مِنَ الْمَاْمُومَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْنَا اَحَدًا اَقَادَ مِنْهَا قَبْلَ ابْنِ الزُّبَيْرِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مامومہ زخم کا قصاص لیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے پہلے اور کسی کے بارے میں ہم نے یہ روایت نہیں سنی کہ اُس نے اِس زخم کا قصاص دلوایا ہو۔

18013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، اَقَادَ مِنَ الْمَاْمُوْمَةِ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ماموہ زخم کا قصاص دلوایا تھا۔

18014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَسَرَ رَجُلٌ فَخِذَ رَجُلٍ فَسَاَلْتُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاَمَرَنِيْ اَكْثَرُ مَنْ سَاَلْتُ بِالْقَوَدِ فَاَقَدْتُ مِنْهُ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کا زانوں توڑ دیا میں نے مدینہ منورہ میں لوگوں سے دریافت کیا' تو جن لوگوں سے میں نے دریافت کیا: ان میں سے اکثر نے مجھے یہی حکم دیا کہ قصاص لیا جائے تو میں نے اس شخص کو قصاص دلوایا۔

18015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُقَادُ مِنَ الْمَنْقُوْلَةِ، وَالْجَائِفَةِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے منقولہ اور جائفہ کا قصاص نہیں دلوایا جائے گا۔

18016 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " فَاللَّحْيُ يُكْسَرُ، وَالصُّلْبُ وَالْيَدُ وَالْاَنْفُ قَالَ: لَا يُقَادُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر جبڑا توڑ دیا جاتا ہے یا پشت یا ناک یا ہاتھ (توڑ دیا جاتا ہے) تو عطاء نے فرمایا: ان سب کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

18017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ اِذَا اَقَدْتَ مِنْهُ جَاءَ مِثْلَ الَّذِيْ اَصَابَ سَوَاءً فَاَقِدْ مِنْهُ، وَكُلُّ شَيْءٍ لَا يُسْتَطَاعُ اَنْ يَاْتِيَ مِثْلَهُ، فَلَا تُقِدْ مِنْهُ، قُلْتُ: فَالْعَيْنُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالسِّنُّ " فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرٍو، قَوْلَ عَطَاءٍ قَالَ: نَعَمْ، مَا قَالَ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے ہر وہ صورت حال جس میں تم بالکل درست طریقے سے برابر کا قصاص لے سکو تو اس میں قصاص دلوا دو لیکن ہر وہ صورت جس میں اس طرح قصاص دلوانا ممکن نہ ہو' تو تم اس میں قصاص نہ دلواؤ میں نے دریافت کیا: آنکھ کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: دانت کا بھی یہی حکم ہوگا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار کے سامنے عطاء کا قول نقل کیا تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! جو انہوں نے کہا: ہے (وہ درست ہے)۔

18018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا قَوَدَ فِي الْجَائِفَةِ وَلَا الْمَاْمُومَةِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے جائفہ اور ماموہ زخم کا قصاص نہیں ہوگا۔

18019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: لَا قَوَدَ فِي الْمَاْمُومَةِ

❀❀ ابن شہاب فرماتے ہیں: ماموہ زخم میں قصاص نہیں ہوگا۔

18020 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا قِصَاصَ فِي الْهَاشِمَةِ، وَلَا الْمُنَقِّلَةِ، وَلَا الْجَائِفَةِ، وَلَا الْمَأْمُومَةِ، وَلَا الْيَدِ الشَّلَّاءِ، وَلَا الرِّجْلِ الشَّلَّاءِ، وَفِيْ ذٰلِكَ الدِّيَةُ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: ہاشمہ، منقلہ، جائفہ، مامومہ، شل ہاتھ اور شل پاؤں (ان سب صورتوں میں) قصاص نہیں ہوگا ان سب میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا قَوَدَ فِي الشَّلَلِ، وَلَا فِي الْعَرَجِ، وَلَا فِي الْكَسْرِ وَفِيْهِ الْعَقْلُ،

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شل ہونے لنگڑے ہونے ٹوٹ جانے میں قصاص لاگو نہیں ہوگا اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18022 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ عمرو بن شعیب نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18023 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ اَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، اَنَّهُمَا قَالَا: لَا قِصَاصَ فِيْ عَظْمٍ مَا خَلَا الرَّاْسَ

❀❀ حسن بصری اور امام شعبی فرماتے ہیں: سر کے علاوہ کسی ہڈی میں قصاص نہیں ہوگا۔

18024 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعِظَامِ قِصَاصٌ ،

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ہڈیوں میں قصاص نہیں ہوگا۔

18025 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ حکم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18026 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُغِيْرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، اَنَّ جلوازًا لِشُرَيْحٍ ضَرَبَ اِنْسَانًا بِالسَّوْطِ ، فَاَقَادَ مِنْهُ ، قَالَ سُفْيَانُ: وَاَصْحَابُنَا يَقُوْلُوْنَ: لَا قَوَدَ فِي اللَّطْمَةِ ، وَلَا فِيْ اَشْبَاهِهَا ، وَلَا فِي السَّوْطِ ، وَالْعَصَا ، وَفِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قاضی شریح کے جلواز نے ایک شخص کو لاٹھی ماری تو قاضی شریح نے اس سے قصاص دلوایا سفیان کہتے ہیں ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں چانٹا مارنے یا اس طرح کی دیگر صورتوں میں یا کوڑا یا لاٹھی مارنے کی صورتوں میں قصاص نہیں ہوگا ایسی صورت میں ثالث کی صوابدید کے مطابق (جرمانہ عائد کیا جائے گا)۔

18027 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: لَا قَوَدَ فِي الْمُنَقِّلَةِ ، وَالْجَائِفَةِ ، وَالْمَأْمُومَةِ ، وَلَا قَوَدَ فِيْ كَسْرِ عَظْمٍ

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: منقلہ، جائفہ، مامومہ زخم میں قصاص نہیں ہوگا اور ہڈی توڑنے میں قصاص نہیں ہوگا۔

18028 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: لَا يُقْتَصُّ مِنَ اللَّطْمَةِ، وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلَى: لَا قَوَدَ فِيْهَا

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: چانٹا مارنے کا قصاص نہیں لیا جائے گا ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: اس کا قصاص نہیں ہوگا۔

18029 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا قِصَاصَ فِي اللَّطْمَةِ، وَلَا الْوَكْزَةِ

❀❀ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: چانٹا مارنے یا مکا مارنے میں قصاص نہیں ہوگا۔

18030 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ: لَطَمَ عَمُّ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَجُلًا مِنَّا فَجَاءَ عَمُّهُ اِلٰى خَالِدٍ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنَّ اللّٰهُ لَمْ يَجْعَلْ لِوُجُوْهِكُمْ فَضْلًا عَلٰى وُجُوْهِنَا، اِلَّا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ خَالِدٌ: اقْتَصَّ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ اَخِيهِ: الْطُمْ وَاشْدُدْ فَلَمَّا رَفَعَ يَدَهُ قَالَ: دَعْهَا لِلّٰهِ

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چچا نے ہم میں سے ایک شخص کو طمانچہ مار دیا پھر ان کے چچا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے اے قریش کے گروہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے چہروں کو ہمارے چہروں پر فضیلت عطا نہیں کی ہے البتہ اس فضیلت کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا کی ہے تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم قصاص لے لو تو اس شخص نے اپنے بھتیجے سے کہا: تم طمانچہ مارو اور زور سے مارنا جب اس شخص نے ہاتھ بلند کیا تو اس نے کہا: اس کو اللہ کے لئے چھوڑ دو۔

18031 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ مَوْلًى لِسُلَيْمَانَ يَقُوْلُ: يُخْبِرُ مَعْمَرًا: اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَضٰى فِي الصَّكَّةِ، اِنِ احْمَرَّتْ اَوِ اسْوَدَّتْ اَوِ اخْضَرَّتْ بِسِتَّةِ دَنَانِيرَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان کے آزاد کردہ غلام کو معمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن حبیب نے طمانچہ مارنے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر (دوسرے شخص کا دانت یا چہرہ) سرخ یا سیاہ یا سبز ہو جاتا ہے تو چھ دینار ادا کرنا لازم ہوں گے۔

بَابُ الْقَوَدِ مِنَ السُّلْطَانِ

باب: حاکم وقت (یا سرکاری اہلکار) سے قصاص لینا

18032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِيْ صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ اَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ، فَاَتَوُا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا قَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا قَالَ: فَلَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ، وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ اَتَوْنِي يُرِيدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: لَا، فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُفُّوا فَكَفُّوا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ، وَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا زکوٰۃ کی ادائیگی کے حوالے سے ایک شخص کے ساتھ ان کا جھگڑا ہوگیا حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور اسے زخمی کردیا وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے یارسول اللہ! قصاص دلوایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اتنی اتنی رقم لے لو وہ اس سے راضی نہیں ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اتنی اتنی رقم لے لو وہ اس سے بھی راضی نہیں ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اتنی اتنی رقم لے لو تو وہ راضی ہوگئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کروں گا اور تمہاری رضامندی کے بارے میں انہیں بتادوں گا ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دینا شروع کیا اور ارشاد فرمایا: لیث قبیلے کے لوگ میرے پاس آئے یہ لوگ قصاص لینا چاہ رہے تھے میں نے انہیں اتنی اتنی رقم کی پیش کش کی تو یہ لوگ راضی ہوگئے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا:) کیا تم لوگ راضی ہوگئے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مہاجرین نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تم لوگ رک جاؤ وہ لوگ رک گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلوا کر مزید کی پیشکش کی اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہوگئے ہو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

18033 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمٍ عَلٰى غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فَبَلَغَ اَبَا جَهْمٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اَوِ الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ، غَلَّ مِنَ الْغَنَائِمِ، فَضَرَبَهُ اَبُوْ جَهْمٍ فَشَجَّهُ مَنْقُوْلَةً، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ الْقَوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَرَبَكَ عَلٰى ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهُ لَا قَوَدَ لَكَ، لَكَ مِائَةُ شَاةٍ، فَلَمْ يَرْضَ قَالَ: فَلَكَ مِائَتَا شَاةٍ فَلَمْ يَرْضَ قَالَ: فَلَكَ ثَلَاثُمِائَةٍ لَا اَزِيدُكَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: فَرَضِيَ الرَّجُلُ قَالَ: وَعِلْمِي اَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ اَيْضًا

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کو غزوۂ حنین کے مال غنیمت کے سلسلے میں بھیجا تو حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ مالک بن برصاء یا شاید حارث بن برصاء نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کی اور اسے منقولہ زخم لگادیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے قصاص کا مطالبہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے جرم کی وجہ سے پٹائی کی ہے' جس کا تم نے ارتکاب کیا ہے تمہیں قصاص نہیں ملے گا تم ایک سو بکریاں لے لو وہ اس سے راضی نہیں ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دوسو بکریاں لے لو وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین سو لے لو میں اس سے زیادہ نہیں دوں گا راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ نہیں کہ تو وہ شخص راضی ہو گیا۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت عروہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

18034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ سَاعٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مَعَهُ اَبُوْ جُنْدُبِ بْنُ الْبَرْصَاءِ، وَاَبُوْ جَهْمِ بْنُ غَانِمٍ فَافْتَخَرَ اَبُوْ جُنْدُبِ بْنُ الْبَرْصَاءِ، سَلَفَا ابْنِ قَيْسٍ، فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ جَهْمٍ فَاَمَّهُ بِلَحْيَيْ بَعِيرٍ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدُبًا وَاَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَاِنِّي ذَاكِرٌ عَلَى الْمِنْبَرِ رِضَاكُمْ، فَاِذَا ذَكَرْتُهُ فَقُوْلُوا: نَعَمْ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ رِضَاهُمْ قَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: لَا، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَمْ تَزْعُمُوْا اَنَّكُمْ قَدْ رَضِيتُمْ فَهَلَّا اسْتَزَدْتُمُوْنِي؟ ثُمَّ زَادَهُمْ، فَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَاِنِّي قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَاكِرٌ رِضَاكُمْ فَاِذَا سَاَلْتُكُمْ اَرَضِيتُمْ فَقُوْلُوا: نَعَمْ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رِضَاهُمْ، وَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، وَلَمْ يُقِدْ مِنْهُ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک اہل کار زکوٰۃ کی وصولی کے لئے نکلا اس کے ساتھ حضرت ابوجندب بن برصاء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجہم بن غانم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوجندب بن برصاء رضی اللہ عنہ نے ابن قیس کے اسلاف پر فخر کیا تو ابوجہم رضی اللہ عنہ ان کی طرف بڑھے اور اونٹ کی ہڈی مار کر انہیں زخمی کر دیا جب وہ لوگ مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے جندب اور ان کے ساتھیوں کو راضی کرنا چاہا (اور انہیں کچھ ادائیگی کی پیش کش کی) پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ راضی ہو گئے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر تمہاری رضامندی کا ذکر کر دوں گا جب میں اس کا ذکر کروں گا تو تم لوگ کہنا کہ ٹھیک ہے نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ان کی رضامندی کا ذکر کیا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے آ گئے اور ان سے فرمایا کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم لوگ راضی ہو گئے ہو تم نے اس وقت مجھ سے مزید مانگ لینا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں مزید کی پیشکش کی اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر کھڑا ہو کر تمہاری رضامندی کا ذکر کروں گا جب میں تم سے دریافت کروں کہ کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو تو تم کہنا جی ہاں! نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ان کی رضامندی کا ذکر کیا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب سے قصاص نہیں دلوایا۔

18035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ ضَرَبَ رَجُلًا فَاَقَادَهُ مِنْهُ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُقِيْدُ مِنْ عُمَّالِكَ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ: اِذًا لَّا نَعْمَلُ لَكَ قَالَ: وَاِنْ لَمْ تَعْمَلُوا قَالَ: اَوْ تُرْضِيَه قَالَ: اَوْ اَرْضِيه "

❀❀ مغیرہ بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک اہل کار نے ایک شخص کو مارا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے قصاص دلوایا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ اپنے اہل کاروں سے قصاص دلوائیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم آپ کے لئے کام نہیں کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواہ تم لوگ میرے لئے کام نہ کرو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یا تم لوگ اسے راضی کردو (ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے)۔

18036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ظُهُوْرُ الْمُسْلِمِيْنَ حِمَى اللّٰهُ لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ، اِلَّا اَنْ يُخْرِجَهَا حَدٌّ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطِهِ قَائِمًا يُقِيدُ مِنْ نَفْسِهِ

❀❀ حبیب بن صہبان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مسلمانوں کی پشتیں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں اور یہ کسی بھی شخص کے لئے حلال نہیں ہیں البتہ اگر کوئی حد انہیں باہر نکال دے تو معاملہ مختلف ہے

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے خود دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے تھے اور ان کی بغلوں کی سفیدی نظر آرہی تھی اور وہ اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوا رہے تھے۔

بَابُ قَوَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوانا

18037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنْزِلِهٖ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِزِمَامِ نَاقَتِهٖ، فَقَالَ: حَاجَتِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْنِيْ فَسَتُدْرِكُ حَاجَتَكَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالرَّجُلُ يَاْبَى فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَيْهِ السَّوْطَ فَضَرَبَهُ، وَقَالَ: دَعْنِيْ سَتُدْرِكُ حَاجَتَكَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَلَدْتُهُ آنِفًا؟ قَالَ: فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، وَقَالُوا: مَنْ هٰذَا الَّذِيْ جَلَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَجَاءَ الرَّجُلُ مِنْ آخِرِ الصُّفُوفِ، فَقَالَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضِبِ رَسُوْلِهٖ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ فَاقْتَصَّ، فَرَمَى اِلَيْهِ بِالسَّوْطِ قَالَ: بَلْ اَعْفُو قَالَ: اَوْ تَعْفُو؟ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَفَوْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنًا، فَلَا يُعْطِيهِ مَظْلَمَتَهُ فِي الدُّنْيَا اِلَّا انْتَقَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتَذْكُرُ لَيْلَةَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِكَ الرَّاحِلَةَ، فَاِذَا قُدْتُهَا اَبْطَاَتْ، وَاِذَا سُقْتُهَا اعْتَرَضَتْ، وَاَنْتَ نَاعِسٌ عَلَيْهَا فَخَفَقْتُ رَاْسَكَ بِالْمِخْفَقَةِ،

وَقُلْتُ: اِيَّاكَ، اِيَّاكَ وَالْقَوْمَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاسْتَقِدْ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: بَلْ اَعْفُو قَالَ: بَلِ اسْتَقِدْ مِنِّي اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ: فَضَرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ، رَاَيْتُهُ يَتَضَوَّرُ مِنْهَا

❀❀ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ اپنے گھر سے باہر تشریف لائے آپ کا ارادہ نماز پڑھانے کا تھا اسی دوران ایک شخص نے آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور بولا یارسول اللہ! مجھے کام ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھوڑ دو تھوڑی دیر بعد تمہاری ضرورت پوری ہو جائے گی نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہی بات فرمائی لیکن اس شخص نے یہ بات نہیں مانی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی چھڑی اٹھا کر اس شخص کو ماردی اور فرمایا: تم مجھے چھوڑ دو تمہاری ضرورت تھوڑی دیر بعد پوری ہو جائے گی پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا وہ شخص کہاں ہے، جسے میں نے تھوڑی دیر پہلے مارا تھا؟ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے انہوں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے؟ جسے نبی اکرم ﷺ نے مارا تھا آخری صفوں میں سے ایک شخص آگے آیا اور بولا میں اللہ کے غضب اور اللہ کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ اور بدلہ لے لو نبی اکرم ﷺ نے اپنی چھڑی اس کی طرف بڑھادی اس نے عرض کی: میں درگزر کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم درگزر کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: میں نے درگزر کیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب کوئی مومن کسی مومن پر ظلم کرے اور دنیا میں اس زیادتی کا بدلہ اسے نہ دے تو قیامت کے دن اس شخص کی طرف سے اللہ تعالیٰ اس بندے سے انتقام لے گا راوی کہتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کیا آپ کو وہ رات یاد ہے جب میں آپ کی سواری کو لے کر چل رہا تھا جب میں نے اسے چلانا چاہا تو اس نے چلنے میں تاخیر کی جب میں نے اسے ہانکنا چاہا تو وہ پھیل گئی آپ اس وقت اس پر اونگھ رہے تھے تو میں نے درّے کے ذریعے آپ کو مارا تھا اور یہ کہا تھا: لوگوں کا دھیان کریں، تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھ سے بدلہ لے لیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں معاف کرتا ہوں انہوں نے عرض کی: آپ مجھ سے بدلہ لیں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی چھڑی کے ذریعے ایک ضرب انہیں لگائی میں نے انہیں دیکھا کہ وہ پیٹ کو مل رہے تھے۔

18038 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا مُخْتَضِبًا بِصُفْرَةٍ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرِيدَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُطَّ وَرْسٌ قَالَ: فَطَعَنَ بِالْجَرِيدَةِ فِي بَطْنِ الرَّجُلِ، وَقَالَ: اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا قَالَ: فَاَثَّرَ فِي بَطْنِهِ، وَمَا اَدْمَاهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّاسُ: اَمِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتَصُّ؟ فَقَالَ: مَا بَشْرَةُ اَحَدٍ فَضَّلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشْرَتِي قَالَ: فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتَصَّ فَقَبَّلَ الرَّجُلُ بَطْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اَدَعُهَا لَكَ تَشْفَعُ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے زرد رنگ کا خضاب

لگایا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ورس کو کھرچ دو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھڑی کے ذریعے اس شخص کو چبھویا اور فرمایا کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا اس کا نشان اس شخص کے پیٹ پر لگ گیا اس میں سے خون نہیں نکلا اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! بدلہ دیں لوگوں نے کہا: کیا تم اللہ کے رسول سے بدلہ لینا چاہ رہے ہو؟ تو اس نے کہا: کسی کی جلد کو اللہ تعالیٰ نے میری جلد پر فضیلت نہیں دی ہے راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا تم بدلہ لے لو تو اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کو بوسہ دیا اور بولا میں اسے آپ کے لئے چھوڑ رہا ہوں تاکہ اس کے بدلے آپ قیامت کے دن میری شفاعت کریں۔

18039 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: سَوَادَةُ بْنُ عَمْرٍو يَتَخَلَّقُ كَانَهُ عُرْجُونٌ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَآهُ يَعَضُّ لَهُ قَالَ: فَجَاءَ يَوْمًا وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَاَهْوَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ كَانَ فِي يَدِهِ فَجَرَحَهُ "، فَقَالَ: الْقِصَاصُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَعْطَاهُ الْعُودَ وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ قَالَ: فَجَعَلَ يَرْفَعُهُمَا قَالَ: فَنَهَرَهُ النَّاسُ قَالَ: فَكَشَفَ عَنْهُ حَتّٰى انْتَهَى اِلَى الْمَكَانَ الَّذِي جَرَحَهُ فَرَمَى بِالْقَضِيبِ، وَعَلِقَ يُقَبِّلُهُ، وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَلْ اَدَعُهَا لَكَ تَشْفَعُ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام سوادہ بن عمرو تھا' وہ خلوق لگایا کرتا تھا اور چھڑی محسوس ہوتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اسے دیکھتے تھے تو اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے تھے ایک دن وہ آیا تو اس نے خلوق لگائی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں موجود تھی اس کی طرف بڑھائی اور اسے زخمی کر دیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بدلہ دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چھڑی اسے دے دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قمیصیں پہنی ہوئی تھیں آپ انہیں اٹھانے لگے لوگوں نے اس شخص کو ڈانٹا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص ہٹا دی اور اس جگہ کو نمایاں کیا جہاں آپ نے اسے مارا تھا تو اس نے چھڑی کو ایک طرف رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لینے لگا اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس کو آپ کے لئے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آپ اس کے بدلے میں قیامت کے دن میری شفاعت کریں۔

18040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَأْدِي عَلٰى بَعْضِ عُمَّالِهِ، فَاَرَادَ اَنْ يُقِيدَهُ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اِذَنْ لَا يَعْمَلُ لَكَ قَالَ: وَاِنْ اَنَا لَا اُقِيدُهُ؟ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْقَوَدَ مِنْ نَفْسِهِ، قَالَ عَمْرٌو: فَهَلَّا غَيْرَ ذٰلِكَ تُرْضِيهِ قَالَ: اَوْ اُرْضِيهِ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کسی اہل کار کے حوالے سے انہیں بدلہ دلوانے کی درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بدلہ دلوانے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ایسی صورت میں وہ شخص آپ کے لئے کام نہیں کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس

شخص کو کیوں بدلہ نہ دلواؤں جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دینے کا موقع دیا تھا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے اس کے علاوہ کسی اور ذریعے سے اس کو راضی کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس شخص کو اس کے علاوہ کسی اور ذریعے سے راضی کر دیتا ہوں۔

18041 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخْبَرُوْهُ بِالَّذِيْ كَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ: وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ اِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ كَثُرُوْا بَعْدُ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ قَالَ: قَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهُ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مارا تو انصاری نے پکارا اے انصار (میری مدد کے لئے آؤ) مہاجر نے بھی کہا اے مہاجرین (میری مدد کے لئے آؤ) نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا: یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی پکار ہے؟ آپ کو صورت حال کے بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس چیز کو چھوڑ دو! یہ بدبودار چیز ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اس وقت مہاجرین کی تعداد انصار سے کم تھی اس کے بعد مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی جب عبداللہ بن اُبی کو اس واقعہ کے بارے میں پتہ چلا تو اس نے کہا: کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں سے عزت دار لوگ کم تر لوگوں کو باہر نکال دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو! ورنہ لوگ یہ باتیں کریں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

18042 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَادَ مِنْ نَفْسِهِ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقَادَ رَجُلًا مِنْ نَفْسِهِ، وَاَنَّ عُمَرَ اَقَادَ سَعْدًا مِنْ نَفْسِهِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوایا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوایا تھا۔

18043 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: اَسْنَدَهُ لِي فَنَسِيتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا عَاصِبًا رَاْسَهُ بِعِصَابَةٍ حَمْرَاءَ مُتَّكِئًا، اَوْ قَالَ: مُعْتَمِدًا عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَقَالَ اَحْمَدُ اِلَيْكُمُ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَقَدْ دَنَا مِنِّي حُقُوقٌ، مِنْ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ، فَمَنْ شَتَمْتُ لَهُ عِرْضًا فَهٰذَا عِرْضِي، فَلْيَسْتَقِدْ مِنْهُ، وَمَنْ ضَرَبْتُ لَهُ ظَهْرًا فَهٰذَا ظَهْرِي فَلْيَسْتَقِدْ مِنْهُ، وَمَنْ اَخَذْتُ لَهُ مَالًا فَهٰذَا مَالِي فَلْيَاْخُذْ مِنْهُ، وَلَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي اَتَخَوَّفُ الشَّحْنَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا، وَاِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ طَبِيعَتِي، وَلَا مِنْ خُلُقِي، وَاِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ مَنْ اَخَذَ حَقًّا اِنْ كَانَ لَهُ، اَوْ حَلَّلَنِي فَلَقِيتُ رَبِّي، وَاَنَا طَيِّبُ النَّفْسِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنَا اَسْاَلُكَ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ، فَقَالَ : مِنْ اَيْنَ؟ قَالَ: اَسْلَفْتُكُمْ يَوْمَ كَذَا، وَكَذَا فَاَمَرَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ اَنْ يَقْضِيَهَا اِيَّاهُ "

❀❀ حفص بن میسرہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے ایک دن نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اپنے سر پر سرخ پٹی باندھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اکٹھے ہو جائیں جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ منبر پر چڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تمہارے درمیان رہتے ہوئے بہت سے حقوق میرے قریب ہو چکے ہوں گے جس شخص کی عزت پر میں نے حملہ کیا ہو تو میری یہ عزت موجود ہے وہ بدلہ لے لے جس شخص کی پشت پر میں نے مارا ہو تو میری پشت موجود ہے وہ بدلہ لے لے جس شخص کا مال میں نے لے لیا ہو تو میرا مال موجود ہے وہ اس میں سے حاصل کر لے اور کوئی بھی شخص یہ ہرگز یہ نہ سوچے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کسی ناراضگی کا اندیشہ ہے کیونکہ یہ چیز میری طبیعت یا میرے مزاج کا حصہ ہے (کہ میں ناراض نہیں ہوؤں گا) اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہوگا کہ جو حق وصول کر لے اگر اس کا کوئی حق ہو یا پھر وہ مجھے حلال کر دے (یعنی وہ حق معاف کر دے) تاکہ میں جب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں تو میں بے فکر ہوؤں ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے میں نے آپ سے تین درہم لینے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس بنیاد پر؟ اس نے کہا: میں نے فلاں فلاں دن آپ کو وہ ادھار کے طور پر دیے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ یہ رقم اس شخص کو ادا کر دیں۔

بَابُ الطَّبِيْبِ

باب: طبیب کا حکم

18044 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيهِ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا مُتَطَبِّبٍ لَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوفًا، يَتَطَبَّبُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، بِحَدِيدَةِ النَّمَاسِ الْمِثَالِهِ، فَاَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُونَهَا فَعَلَيْهِ دِيَةُ مَا اَصَابَ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ بات تحریر تھی ہم تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: علاج معالجہ کرنے والا جو شخص طب کے حوالے سے معروف نہ ہو اور پھر وہ کسی شخص کا علاج کرتے ہوئے اس پر لوہے کے اوزار استعمال کرے اور پھر کسی کا جانی یا اس سے کم نقصان کر دے تو اس نے نقصان کیا ہو گا اس کے مطابق دیت کی ادائیگی اس شخص پر لازم ہو گی۔

18045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي مَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ضَمَّنَ رَجُلًا كَانَ يَخْتِنُ الصِّبْيَانَ، فَقَطَعَ مِنْ ذَكَرِ الصَّبِيِّ فَضَمَّنَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ اَيُّوْبَ يَقُوْلُ: كَانَتِ امْرَاَةٌ تَخْفِضُ النِّسَاءَ فَاَعْنَقَتْ جَارِيَةً فَضَمَّنَهَا عُمَرُ

❀❀ ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جرمانے کی ادائیگی کا پابند کیا تھا جو بچوں کے ختنے کرتا تھا اور اس نے ایک بچے کی شرم گاہ کو کاٹ دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر جرمانہ عائد کیا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کے علاوہ ایک اور راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک عورت لڑکیوں کے ختنے کیا کرتی تھی' اس نے ایک لڑکی کو زیادہ چیرہ لگا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر جرمانہ عائد کیا تھا۔

18046 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: "فِي الطَّبِيبِ اِنْ لَمْ يُشْهِدْ عَلٰى مَا يُعَالِجُ، فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ يَقُوْلُ: يَضْمَنُ"

❀❀ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر طبیب کے بارے میں یہ ثبوت فراہم نہ ہو سکے جو وہ علاج معالجہ کرتا ہے (وہ اس کا ماہر بھی ہے) تو پھر آدمی اپنے آپ کو ہی ملامت کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ طبیب جرمانہ ادا کرے گا۔

18047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ النَّاسَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَطِبَّاءِ الْبَيَاطِرَةِ، وَالْمُتَطَبِّبِينَ مَنْ عَالَجَ مِنْكُمْ اِنْسَانًا، اَوْ دَابَّةً فَلْيَاْخُذْ لِنَفْسِهِ الْبَرَاءَةَ، فَاِنَّهُ كَانَ عَالَجَ شَيْئًا، وَلَمْ يَاْخُذْ لِنَفْسِهِ الْبَرَاءَةَ فَعَطِبَ فَهُوَ ضَامِنٌ

❀❀ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے علم طب کے ماہرین اور علاج معالجہ کرنے والے افراد! تم میں سے جو شخص کسی انسان یا جانور کا علاج کرے تو اپنے لئے ذمہ نہ ہونے کا طے کر لے اگر کوئی شخص کسی کا علاج کرے اور اپنی ذات کے لئے بری الذمہ ہونا طے نہ کرے اور پھر متعلقہ مریض مر جائے تو وہ شخص جرمانہ ادا کرے گا۔

18048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَنْعَلَ دَابَّةً فَعَنِتَتْ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ يَفْعَلُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا تَكَلَّفَ لَيْسَ ذٰلِكَ عَمَلَهُ فَقَدْ ضَمِنَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی

جانور کے کھر لگاتا ہے اور اس جانور کے کھر کو خراب کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ شخص یہ کام کرتا ہے تو پھر اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہوگا اور اگر وہ خواہ مخواہ یہ کام کر رہا تھا اس کا یہ پیشہ نہیں ہے تو پھر وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

18049 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فِي الطَّبِيبِ اِنْ عَمِلَ بِيَدِهٖ عَمَلًا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَتَعَدّٰى

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے طبیب اگر اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتا ہے تو پھر اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا البتہ اگر وہ حد سے تجاوز کرے تو معاملہ مختلف ہوگا۔

18050 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُدَاوِى ضَمَانٌ، قَالَ يُوْنُسُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَلَا عَلَى الْحَجَّامِ ضَمَانٌ "

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: دوادارو کرنے والے پر جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔

یونس نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ پچھنے لگانے والے پر بھی جرمانہ لاگو نہیں ہوگا۔

18051 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: لَيْسَ عَلٰى مُدَاوٍ وَلَا بَيْطَارٍ، وَلَا حَجَّامٍ ضَمَانٌ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، فَعَقَرَهٗ كَلْبُهُمْ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِمْ، وَاِنْ دَخَلَ بِاِذْنِهِمْ ضَمِنُوا، وَمَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهٗ فَلَا شَىْءَ عَلَيْهِمْ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: دوا دینے والا یا جانوروں کا معالج یا پچھنے لگانے والے پر جرمانہ لاگو نہیں ہوگا، جب کوئی شخص کسی قوم کے علاقے میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہو اور ان لوگوں کے کتے اسے زخمی کر دیں تو ان لوگوں پر جرمانہ لاگو نہیں ہوگا لیکن اگر وہ ان کی اجازت کے ساتھ ان کے علاقے میں داخل ہوا تھا تو پھر وہ لوگ جرمانہ ادا کریں گے اور جو کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے اور وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان لوگوں پر کوئی جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔

18052 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الطَّبِيبُ يَبُطُّ الْجُرْحَ فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ عَقْلٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک طبیب زخم کو چیرہ لگاتا ہے (اور اس کے نتیجے میں) وہ شخص مرجاتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: اس پر دیت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی عمرو بن دینار بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

18053 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: مَنْ عَاقَبَ عُقُوْبَةً فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ فَلَا دِيَةَ عَلَيْهِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی زیادتی کے بغیر کوئی سزا دے تو اس پر دیت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

بَابٌ لَا قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ

باب: آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہوگا

18054 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُقَادُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا يَقْتَصُّ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: غلام کو آزاد شخص سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: غلام آزاد شخص سے قصاص نہیں لے گا۔

18055 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: عَبْدٌ يَشُجُّ الْحُرَّ اَوْ يَفْقَأُ عَيْنَهُ قَالَ: لَا يَسْتَقِيدُ حُرٌّ مِنْ عَبْدٍ وَقَالَ ذٰلِكَ مُجَاهِدٌ: وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے کہا: ایک غلام ایک آزاد شخص کو زخمی کر دیتا ہے یا اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے؛ تو انہوں نے فرمایا: آزاد شخص غلام سے قصاص نہیں لے گا مجاہد اور سلیمان بن موسیٰ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18056 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا يَسْتَقِيدُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ، وَلٰكِنْ يَعْقِلُهُ اِنْ قَتَلَهُ اَوْ جَرَحَهُ، وَعَقْلُ الْمَمْلُوكِ فِيْ ثَمَنِهِ مِثْلُ عَقْلِ الْحُرِّ فِيْ دِيَتِهِ

❀❀ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: غلام آزاد شخص سے قصاص نہیں لے گا لیکن اگر وہ اسے قتل کر دیتا ہے یا زخمی کر دیتا ہے؛ تو اس کی دیت ادا کرے گا اور غلام کا جرمانہ اس کی قیمت میں سے ادا کیا جائے گا جو آزاد شخص کی دیت جتنا ہوگا۔

18057 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہوگا معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18058 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَوْ صَكَّ حُرٌّ عَبْدًا، اَوْ عَبْدٌ حُرًّا اُرْضِيَ بَيْنَهُمَا بِصُلْحٍ، وَلَا قِصَاصَ بَيْنَهُمَا

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: اگر آزاد شخص غلام کو مکا مارے یا غلام آزاد شخص کو مارے تو صلح کے ذریعے ان دونوں کے درمیان راضی نامہ کروا دیا جائے گا؛ البتہ ان کے درمیان قصاص نہیں ہوگا۔

18059 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: لَا يُقَادُ الْعَبْدُ، وَلَا الذِّمِّيُّ مِنَ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ،

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: آزاد مسلمان شخص سے کسی غلام یا ذمی کو قصاص نہیں دلوایا جائے گا۔

18060 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

18061 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْاَحْرَارِ، وَالْعَبِيدِ قِصَاصٌ اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے آزاد افراد اور غلاموں کے درمیان قصاص صرف جان کے بارے میں ہوگا۔

18062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يُقَادُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ، وَتُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِيْ كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسًا، فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْجِرَاحِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کو آزاد شخص سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا عورت کو مرد سے قصاص دلوایا جائے گا جو ہر عمد کی صورت میں ہوگا جو جان تک پہنچتا ہو یا اس سے کم کسی زخم کی شکل میں ہو۔

بَابُ الْقَوَدِ مِمَّنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ

باب: ایسے شخص سے قصاص دلوانا' جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو

18063 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ كَانَ بَيْنَ نَاسٍ مِّنْ اَهْلِهِ وَبَيْنَ السَّهْمِيِّينَ اَنْ اَصَابَ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ سِنَّ رَجُلٍ فَاَبَى، اِلَّا اَنْ يُقَادَ مِنْهُ، فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ عُثْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ يَلِي الْمَدِيْنَةَ فَكَتَبَ اَنْ لَا يُقَادَ مِنْهُ

❀❀ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنے خاندان کے افراد اور بنو سہم کے درمیان موجود تھے ایک لڑکا جو ابھی بالغ نہیں ہوا تھا اس نے ایک شخص کے دانتوں کو نقصان پہنچا دیا تو اس شخص نے اصرار کیا کہ اسے قصاص دلوایا جائے عثمان بن ربیعہ نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا جو ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا کہ اس (بچے سے) قصاص نہیں دلوایا جائے گا۔

18064 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ لَا قَوَدَ، وَلَا قِصَاصَ فِيْ جِرَاحٍ، وَلَا قَتْلَ، وَلَا حَدَّ، وَلَا نَكَالَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا لَهُ فِي الْاِسْلَامِ وَمَا عَلَيْهِ "

عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے قصاص یا زخم کا قصاص یا قتل یا حد یا سزا ایسے (بچے) پر لازم نہیں ہوگی جو بالغ نہ ہوا ہو اس وقت تک جب تک اسے یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اسلام میں اس کے حقوق کیا ہیں اور اس کے فرائض کیا ہیں۔

18065 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الصَّبِيِّ ضَرَبَ رَجُلًا بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَطَلَبَ الصَّبِيَّ فَامْتَنَعَ بِسَيْفِهِ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ عَمْدَ الصَّبِيِّ خَطَاٌ، وَمَنْ قَتَلَ صَبِيًّا لَّمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ اَقَدْنَاهُ بِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يُعْجِبْنِي مَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ مَعْمَرٌ: اجْعَلْ عَلٰى قَاتِلِهِ دِيَةً لِاَهْلِ الصَّبِيِّ، وَعَلٰى عَاقِلَةِ الصَّبِيِّ دِيَةً لِاَهْلِ الْمَقْتُوْلِ

زہری ایسے بچے کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو تلوار مار کر اسے قتل کر دیتا ہے ایک شخص بچے کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنی تلوار کے ذریعے بچنا چاہتا ہے تو اسی دوران ایک شخص اس بچے کو قتل کر دیتا ہے تو زہری نے فرمایا: سنت طریقہ یہ ہے کہ بچے کا قتل عمد قتل خطا شمار ہوگا اور جو شخص کسی ایسے شخص کو قتل کر دے جو بالغ نہ ہوا ہو ہم اس بچے کا قصاص دلوائیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری کا قول مجھے پسند نہیں ہے معمر کہتے ہیں آپ بچے کے قاتل پر دیت کی ادائیگی لازم کریں گے جو بچے کے گھر والوں کو ملے گی اور بچے کے خاندان والوں پر بھی دیت کی ادائیگی لازم کریں گے جو پہلے مقتول کے گھر والوں کو ملے گی۔

18066 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: عَمْدُ الصَّبِيِّ خَطَاٌ،

معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے بچے کا عمد، خطا شمار ہوگا۔

18067 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ اِلَّا عَلٰى مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ جَاءَتْ بِهِ الْاَحَادِيْثُ

سفیان فرماتے ہیں: حدود صرف اس شخص پر قائم ہوں گی جو بالغ ہو چکا ہو اس بارے میں حدیث منقول ہے۔

18068 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ عَمْدَ الصَّبِيِّ خَطَاٌ

معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے سنت جاری ہو چکی ہے کہ بچے کا عمد، خطا شمار ہوگا۔

بَابُ النَّفَرِ يَقْتُلُوْنَ الرَّجُلَ

باب: جب کچھ لوگ کسی شخص کو (مل کر) قتل کر دیں

18069 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ سِتَّةَ رِجَالٍ وَامْرَاَةً قَتَلُوا رَجُلًا بِصَنْعَاءَ، فَكَتَبَ فِيهِمْ يَعْلَى اِلَى عُمَرَ، فَكَتَبَ فِيهِمْ عُمَرُ اَنِ اقْتُلْهُمْ جَمِيعًا، فَلَوْ قَتَلَهُ اَهْلُ صَنْعَاءَ جَمِيعًا قَتَلْتُهُمْ

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: صنعاء میں چھ مردوں اور ایک عورت نے مل کر ایک شخص کو قتل کر دیا (وہاں کے

گورنر) یعلی نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ تحریر کیا کہ تم ان سب کو قتل کروادو اگر صنعاء کے رہنے والے تمام افراد نے اس شخص کو قتل کیا ہوتا تو میں ان سب کو قتل کروا دیتا۔

18070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ، اَنَّ حَيَّ بْنَ يَعْلَى، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى، يُخْبِرُ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فِيْ رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ قَتَلَا رَجُلًا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْتُلْهُمَا فَلَوِ اشْتَرَكَ فِيْ دَمِهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ جَمِيعًا قَتَلْتُهُمْ

❀❀ حی بن یعلی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یعلیٰ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو ایک مرد اور ایک عورت کے بارے میں تھا ان دونوں نے ایک مرد کو قتل کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا کہ تم ان دونوں کو قتل کردو اگر اس (مقتول) کے خون میں صنعاء کے رہنے والے تمام افراد شریک ہوتے تو میں ان سب افراد کو قتل کروا دیتا۔

18071 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ فِي النَّفَرِ يَقْتُلُوْنَ الرَّجُلَ جَمِيعًا يُقْتَلُوْنَ بِهِ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر کچھ لوگ مل کر ایک شخص کو قتل کردیں تو ان سب کو اس کے بدلے میں قتل کردیا جائے گا۔

18072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُقْتَلُ الرَّجُلَانِ بِالرَّجُلِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے ایک شخص کے بدلے میں دو آدمیوں کو قتل کردیا جائے گا (یعنی اگر وہ دونوں اس کے قاتل ہوں)۔

18073 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، " اَقَادَ الرَّجُلَ بِثَلَاثَةٍ مِّنْ صَنْعَاءَ، وَقَالَ: لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ قَتَلْتُهُمْ "، قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ مَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَلَّا يُقْتَلَ اِلَّا وَاحِدٌ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صنعاء کے رہنے والے تین آدمیوں کو ایک شخص کے بدلے میں قتل کروا دیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا تھا: صنعاء کے رہنے والے تمام افراد اگر اس کے قتل کے جرم میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کروا دیتا

زہری بیان کرتے ہیں: اس کے بعد یہی سنت جاری ہوئی کہ (مقتول کے بدلے میں) صرف ایک شخص کو قتل کیا جائے گا۔

18074 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: قَتَلَ عُمَرُ سَبْعَةً بِوَاحِدٍ بِصَنْعَاءَ

❀❀ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ قول نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صنعاء میں ایک شخص کے بدلے میں سات افراد کو قتل

کروایا تھا۔

18075 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: رُفِعَ اِلَى عُمَرَ سَبْعَةُ نَفَرٍ قَتَلُوا رَجُلًا بِصَنْعَاءَ قَالَ: فَقَتَلَهُمْ بِهِ وَقَالَ: لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ قَتَلْتُهُمْ بِهِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُوْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَبِهِ نَاْخُذُ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے سات افراد کا معاملہ پیش کیا گیا جنہوں نے صنعاء میں ایک شخص کو قتل کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بدلے میں ان سب کو قتل کروادیا اور فرمایا اگر صنعاء کے رہنے والے سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں اس کے بدلے میں ان سب کو قتل کروادیتا۔

منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے سفیان کہتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18076 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ بِالْيَمَنِ لَهَا سِتَّةُ اَخِلَّاءَ فَقَالَتْ: لَا تَسْتَطِيعُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تَقْتُلُوا ابْنَ بَعْلِهَا، فَقَالُوا: اَمْسِكِيهِ لَنَا عِنْدَكِ، فَاَمْسَكَتْهُ فَقَتَلُوْهُ عِنْدَهَا، وَاَلْقَوْهُ فِي بِئْرٍ ، فَدَلَّ عَلَيْهِ الذِّبَّانُ فَاسْتَخْرَجُوْهُ، فَاعْتَرَفُوْا بِقَتْلِهِ، فَكَتَبَ يَعْلٰى بْنُ اُمَيَّةَ بِشَاْنِهِمْ هٰكَذَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنِ اقْتُلْهُمُ الْمَرْاَةَ وَاِيَّاهُمْ فَلَوْ قَتَلَهُ اَهْلُ صَنْعَاءَ اَجْمَعُوْنَ قَتَلْتُهُمْ بِهِ

❀❀ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: یمن میں ایک عورت تھی جس کے چھ دوست تھے اس عورت نے کہا: تم اس وقت تک میرے قریب نہیں آسکتے جب تک تم میرے شوہر کے بیٹے کو قتل نہیں کردیتے ان لوگوں نے کہا: تم اس کو ہمارے لئے اپنے ہاں روک کے رکھنا اس عورت نے اس لڑکے کو اپنے ہاں روک کے رکھا تو ان چھ افراد نے اس لڑکے کو اس عورت کے ہاں قتل کرکے اس کی لاش کنویں میں ڈال دی مکھیوں نے اس کے بارے میں رہنمائی کی لوگوں نے اس کی لاش کو نکالا تو ان لوگوں نے اس قتل کا اعتراف کرلیا یعلی بن امیہ نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان سب کو یعنی عورت کو اور چھ افراد کو قتل کروادو اگر صنعاء کے رہنے والے سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو اس کے بدلے میں قتل کروادیتا۔

18077 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ حَيَّ بْنَ يَعْلٰى، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ يَعْلٰى يُخْبِرُ بِهٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: اسْمُ الْمَقْتُوْلِ اَصِيلٌ، وَاَلْقَوْهُ فِي بِئْرٍ بِغَمْدَانَ فَدَلَّ عَلَيْهِ الذِّبَّانُ الْاَخْضَرُ، فَطَافَتِ امْرَاَةُ اَبِيهِ عَلٰى حِمَارٍ بِصَنْعَاءَ اَيَّامًا، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَا تُخْفِيْ عَلٰى مَنْ قَتَلَ اَصِيلًا، قَالَ عُمَرُ: اِنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ لَهَا خَلِيلٌ وَاحِدٌ فَقَتَلَهُ، هُوَ وَامْرَاَةُ اَبِيهِ، فَقَالَ حَيٌّ: سَمِعْتُ يَعْلٰى يَقُوْلُ: كَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ اَنِ اقْتُلْهُمْ فَلَوِ اشْتَرَكَ فِي دَمِهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ اَجْمَعُوْنَ قَتَلْتُهُمْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ. وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ

يَشُكُّ فِيهَا حَتّٰى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ نَفَرًا اشْتَرَكُوا فِي سَرَقَةِ جَزُورٍ فَاَخَذَ هٰذَا عُضْوًا، وَهٰذَا عُضْوًا اَكُنْتَ قَاطِعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَذٰلِكَ حِينَ اسْتَمْدَحَ لَهُ الرَّاْيُ

❀❀ حی بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: انہوں نے یعلیٰ کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ مقتول کا نام اصیل تھا ان لوگوں نے اسے عمدان کے کنویں میں ڈال دیا تھا سبز مکھیوں نے اس کے بارے میں رہنمائی کی اس لڑکے کے باپ کی بیوی صنعاء میں کچھ دن تک گدھے پر سوار ہو کر گھومتی رہی اور یہ کہتی رہی اے اللہ تو اس کو پوشیدہ نہ رکھنا جس نے اصیل کو قتل کیا ہے۔

یعلی نامی راوی کہتے ہیں: اس عورت کا ایک دوست تھا جس نے اس لڑکے کو قتل کیا تھا اس آدمی نے اور اس لڑکے کے باپ کی بیوی نے اسے قتل کیا تھا حی بن یعلی کہتے ہیں میں نے یعلی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا کہ تم ان سب کو قتل کروادو اگر اس مقتول کے خون میں صنعاء کے رہنے والے سب لوگ شریک ہوتے تو میں ان سب لوگوں کو قتل کروادیتا۔

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس صورت حال کے بارے میں شک ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے امیر المومنین اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کچھ لوگ مل جل کر اونٹ کا گوشت چوری کر لیتے ہیں ایک شخص ایک عضو حاصل کر لیتا ہے دوسرا شخص دوسرا عضو حاصل کر لیتا ہے' تو کیا آپ ان کے ہاتھ کٹوائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کی تعریف کی۔

18078 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ بِمِثْلِ خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَلِيٍّ

❀❀ ابن جریج نے اس کی مانند روایت عبدالکریم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے۔

18079 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ جَبَلٍ، عَمَّنْ شَهِدَ ذٰلِكَ قَالَ: كَانَتِ امْرَاَةٌ بِصَنْعَاءَ لَهَا رَبِيبٌ فَغَابَ زَوْجُهَا، وَكَانَ رَبِيبُهَا عِنْدَهَا، وَكَانَ لَهَا خَلِيلٌ، فَقَالَتْ: اِنَّ هٰذَا الْغُلَامَ فَاضِحُنَا، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهِ؟ فَتَمَالَوْا عَلَيْهِ وَهُمْ سَبْعَةٌ مَعَ الْمَرْاَةِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَمَالَوْا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي غَيْرَ اَنَّ اَحَدَهُمْ قَدْ اُعْطِيَ شَفْرَةً قَالَ: فَقَتَلُوهُ وَاَلْقَوْهُ فِي بِئْرٍ بِغَمَدَانَ قَالَ: تُفُقِّدَ الْغُلَامُ قَالَ: فَخَرَجَتِ امْرَاَةُ اَبِيهِ تَطُوفُ عَلٰى حِمَارٍ، وَهِيَ الَّتِي قَتَلَتْهُ مَعَ الْقَوْمِ، وَهِيَ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ لَا تُخْفِيَ دَمَ اَصِيلٍ قَالَ. وَخَطَبَ يَعْلَى النَّاسَ، فَقَالَ: انْظُرُوا هَلْ تُحِسُّونَ هٰذَا الْغُلَامَ اَوْ يُذْكَرُ لَكُمْ قَالَ: فَيَمُرُّ رَجُلٌ بِبِئْرِ غَمَدَانَ بَعْدَ اَيَّامٍ، فَاِذَا هُوَ بِذُبَابٍ اَخْضَرَ يَطْلُعُ مَرَّةً مِنَ الْبِئْرِ، وَيَهْبِطُ اُخْرَى، فَاَشْرَفَ عَلَى الْبِئْرِ فَوَجَدَ رِيحًا اَنْكَرَهَا، فَاَتٰى يَعْلَى، فَقَالَ: مَا اَظُنُّ اِلَّا اَنِّي قَدْ قَدَرْتُ لَكُمْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ: وَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ قَالَ: فَخَرَجَ يَعْلَى حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْبِئْرِ وَالنَّاسُ مَعَهُ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِي قَتَلَهُ - صَدِيقُ الْمَرْاَةِ -: دَلُّونِي بِحَبْلٍ قَالَ: فَدَلَّوْهُ فَاَخَذَ الْغُلَامَ فَغَيَّبَهُ فِي سِرْبٍ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ قَالَ: ارْفَعُونِي فَرَفَعُوهُ، فَقَالَ: لَمْ اَقْدِرْ عَلٰى شَيْءٍ، فَقَالَ الْقَوْمُ: الْاٰنَ الرِّيحُ مِنْهَا اَشَدُّ مِنْ حِينَ جِئْنَا، فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ: دَلُّونِي فَلَمَّا اَرَادُوا اَنْ يُدَلُّوهُ اَخَذَتِ الْاٰخَرَ رِعْدَةٌ فَاسْتَوْثَقُوا مِنْهُ، وَدَلَّوْا صَاحِبَهُمْ

فَلَمَّا هَبَطَ فِيهَا اسْتَخْرَجَهُ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجَ، فَاعْتَرَفَ الرَّجُلُ خَلِيلُ الْمَرْاَةِ، وَاعْتَرَفَتِ الْمَرْاَةُ، وَاعْتَرَفُوْا كُلُّهُمْ، فَكَتَبَ يَعْلٰى اِلٰى عُمَرَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْتُلْهُمْ، فَلَوْ تَمَالَاَ بِهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ قَتَلْتُهُمْ قَالَ: فَقَتَلَ السَّبْعَةَ

❀❀ زیاد بن جبل نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے صنعاء میں ایک عورت تھی جس کے ساتھ اس کا ایک سوتیلا بیٹا رہتا تھا اس عورت کا شوہر کہیں گیا ہوا تھا اس عورت کا سوتیلا بیٹا اس کے ہاں رہتا تھا اس عورت کا ایک دوست بھی تھا اس عورت نے کہا: یہ لڑکا ہمیں رسوائی کا شکار کر دے گا تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس کے ساتھ کیا کر سکتے ہو' تو ان لوگوں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا وہ سات افراد تھے جو اس عورت کے ساتھ تھے اس نے دریافت کیا: تم لوگ اس کے ساتھ کیا کرو گے اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم تاہم یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو چھری دی جائے گی پھر ان سب نے اس لڑکے کو قتل کر کے غمدان کے کنویں میں ڈال دیا جب اس بچے کی گمشدگی کا واقعہ مشہور ہوا تو اس کے باپ کی بیوی (یعنی اس کی سوتیلی ماں) گدھے پر چکر لگاتے ہوئے گزری یہ وہی عورت تھی جس نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا تھا' وہ یہ کہہ رہی تھی اے اللہ تو اصیل کے خون کو پوشیدہ نہ رکھنا یعلیٰ اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے انہوں نے فرمایا: تم لوگ اس بات کی تحقیق کرو کہ تمہیں اس لڑکے کے بارے میں کچھ پتہ چلتا ہے یا تمہارے سامنے اس کا ذکر ہوتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا گزر کچھ دن بعد غمدان کے کنویں کے پاس سے ہوا تو وہاں سبز رنگ کی مکھی موجود تھی ایک مکھی کنویں سے باہر آتی تھی' تو دوسری اندر چلی جاتی تھی اس شخص نے کنویں میں جھانک کر دیکھا تو اسے وہاں سے ناپسندیدہ بو محسوس ہوئی وہ یعلی کے پاس آیا اور بولا میرا یہ خیال ہے کہ میں آپ لوگوں کی رہنمائی اس لڑکے کی طرف کر دوں گا پھر اس نے پوری بات بتائی تو یعلی وہاں سے نکلے اور کنویں کے پاس آ گئے اور ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے جس شخص نے اس لڑکے کو قتل کیا تھا یعنی جو اس عورت کا دوست تھا اس نے کہا: آپ مجھے کسی رسی کی مدد سے نیچے اتاریں لوگوں نے اسے رسی دی وہ اس رسی کی مدد سے کنویں کے اندر اترا پھر وہ بولا تم لوگ مجھے اوپر بلند کرو لوگوں نے اسے اوپر بلند کیا تو اس نے کہا: میں کوئی چیز نہیں پا سکا لوگوں نے کہا: لیکن اس وقت تو ہمیں پہلے سے زیادہ بو محسوس ہونا شروع ہو گئی ہے جب ہم آئے تھے پھر ان میں سے ایک اور شخص نے کہا: تم لوگ مجھے لٹکاؤ جب ان لوگوں نے اسے لٹکانے کا ارادہ کیا تو ایک شخص پر کپکپی طاری ہو گئی لوگوں نے اس سے تحقیق حال کی تو اس نے پوری صورت حال بتا دی تو ایک شخص نیچے اترا اور لڑکے کی لاش نکال کر باہر لے آیا عورت کے دوست نے بھی اعتراف کر لیا عورت نے بھی اعتراف کر لیا ان سب لوگوں نے بھی اعتراف کر لیا یعلی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ تم ان سب کو قتل کروا دو اگر صنعاء کے رہنے والے تمام افراد اس کے قتل میں شریک ہوئے ہوتے تو میں نے ان سب کو قتل کروا دینا تھا راوی کہتے تو یعلی نے ان سات افراد کو قتل کر دیا۔

18080 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي النَّفَرِ يَقْتُلُوْنَ الرَّجُلَ قَالَ: يَقْتُلُ اَوْلِيَاؤُهُ مِنْ شَاءُوا، وَيَعْفُوْنَ عَمَّنْ شَاءُوا، وَيَاْخُذُوْنَ الدِّيَةَ مِمَّنْ شَاءُوا،

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کچھ لوگ مل کر کسی کو قتل کر دیں تو مقتول کے ورثاء جسے چاہیں اسے قتل کروا دیں اور جس

سے چاہیں اس سے دیت وصول کرلیں۔

18081 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18082 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ اَنَّ مِائَةً ، قَتَلُوا رَجُلًا قُتِلُوا بِهِ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر ایک سو افراد نے ایک شخص کو قتل کیا ہو' تو اس کے بدلے میں ان سب کو قتل کر دیا جائے گا۔

18083 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُقْتَلُ رَجُلَانِ بِرَجُلٍ ، وَلَا تُقْطَعُ يَدَانِ بِيَدٍ ، قَالَ سُفْيَانُ: فِيْ قَوْمٍ قَطَعُوا رَجُلًا قَالَ: لَا يُقَادُ مِنْهُمْ ، وَتَكُوْنُ الدِّيَةُ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے ایک شخص کے بدلے میں دو افراد کو قتل نہیں کیا جائے گا اور ایک ہاتھ کے بدلے میں دو ہاتھوں کو نہیں کاٹا جائے گا سفیان کہتے ہیں جب کچھ لوگ مل کر کسی شخص کا ہاتھ کاٹ دیں تو ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا' البتہ ان سب پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18084 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَتَلَ النَّفَرُ اَحَدًا ، اخْتَارُوا اَيَّهُمْ شَاءُ وا قَالَ: وَقَالَهُ غَيْرُهُ اَيْضًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے جب کچھ لوگ مل کر ایک شخص کو قتل کر دیں تو (مقتول کے ورثاء) جس کو چاہیں گے اختیار کرلیں گے راوی کہتے ہیں: ان کے علاوہ کسی اور نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

18085 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: " كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا يَقْتُلَانِ مِنْهُمْ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا ، وَمَا عَلِمْتُ اَحَدًا قَتَلَهُمْ جَمِيعًا ، اِلَّا مَا قَالُوا: فِيْ عُمَرَ "

❀❀ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور خلیفہ عبدالملک (ایسی صورت حال میں) ان افراد میں سے صرف کسی ایک شخص کو ہی قتل کرواتے تھے میرے علم کے مطابق کسی نے بھی ان سب افراد کو قتل نہیں کروایا (جو مقتول کے قتل میں شریک تھے) البتہ اس روایت کا معاملہ مختلف ہے جو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

18086 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ ثَلَاثَةً: اَيُقْتَلُ بِهِمْ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: نَعَمْ ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو تین افراد کو قتل کر دیتا ہے کہ کیا ان سب کے عوض میں اسے قتل کر دیا جائے گا؟ معمر نے جواب دیا: جی ہاں! حسن بصری اور قتادہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18087 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ قَتَلَ رَجُلَيْنِ حُرَّيْنِ قَالَ: هُوَ

بِهِمَا قَطُّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دو آزاد افراد کو قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ ان دونوں کے مقابلے میں قتل کر دیا جائے گا۔

18088 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، فِي رَجُلَيْنِ قَتَلَا رَجُلًا قَالَ: هُمَا بِهِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کے حوالے سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے جو ایک شخص کو قتل کر دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں: ان دونوں کو اس شخص کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُمْسِكُ الرَّجُلَ فَيَقْتُلُهُ الْاٰخَرُ

باب: جب کوئی شخص' کسی کو پکڑ کے رکھے اور دوسرا شخص اسے قتل کر دے

18089 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا وَحَبَسَهُ آخَرُ قَالَ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُحْبَسُ الْاٰخَرُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يَمُوتَ،

❀❀ امام شعبی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو ایک شخص کو قتل کرتا ہے' اور دوسرے شخص نے اس مقتول کو پکڑ کے رکھا ہوتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسرے شخص کو قید کر دیا جائے گا اور مرتے دم تک قید رکھا جائے گا۔

18090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَضٰى بِمِثْلِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند فیصلہ دیا ہے۔

18091 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَمْسَكَ رَجُلًا لِآخَرَ حَتّٰى قَتَلَهُ قَالَ: ذَكَرُوا اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ: يُمْسَكُ الْمُمْسِكُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يَمُوتَ، وَيُقْتَلُ الْاٰخَرُ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ بَلَغَ مِنْهُ شَيْئًا دُوْنَ نَفْسِهِ اَيُمْسَكُ الْمُمْسِكُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يَمُوتَ؟ قَالَ: لَا يُقَادُ مِنَ السَّاطِي وَيُعَاقَبُ الْمُمْسِكُ، وَلَا يُقَادُ مِنْهُ، قُلْتُ: فَاِنْ قَتَلَهُ قَتْلًا؟ قَالَ: فَلَا اَرٰى اَنْ يُقْتَلَ الْمُمْسِكُ اَيْضًا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لِمَ يُمْسِكْهُ، وَلَمْ يَدُلَّ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّهُ مَشٰى مَعَ الْقَاتِلِ فَذَهَبَ، وَتَكَلَّمَ، وَمَنَعَهُ مِنْ ضَرْبٍ اُرِيدَ بِهِ؟ قَالَ: لَا يُقْتَلُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کسی دوسرے شخص کو کسی تیسرے شخص کے لئے پکڑ کے رکھتا ہے تا کہ وہ تیسرا اس دوسرے کو قتل کر دے تو انہوں نے بتایا لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: پکڑ کر رکھنے والے شخص کو مرتے دم تک قید رکھا جائے گا اور دوسرے (یعنی قاتل کو) قتل کر دیا جائے گا۔

میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ قتل نہیں کرتے بلکہ اسے نقصان پہنچاتے ہیں تو کیا پکڑ کے رکھنے والے کو پھر بھی مرتے

دم تک قید رکھا جائے گا انہوں نے فرمایا: جی نہیں! مارنے والے سے قصاص دلوایا جائے گا اور پکڑ کے رکھنے والے کو سزا دی جائے گی اس سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا میں نے دریافت کیا: اگر وہ اس کو قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: پھر بھی میں یہ نہیں سمجھتا کہ پکڑ کے رکھنے والے شخص کو قتل کر دیا جائے میں نے ان سے دریافت کیا: اگر وہ شخص اسے پکڑ کے نہیں رکھتا اور قتل کے بارے میں اس کی رہنمائی بھی نہیں کرتا لیکن قاتل کے ساتھ چل کر جاتا ہے بات چیت کرتا ہے اور اس کو اس کی مراد سے منع بھی کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

18092 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أُخْبِرْتُ خَبَرًا، قَدْ سَمِعْتُهُ وَأُثْبِتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْبَسُ الصَّابِرُ لِلْمَوْتِ كَمَا حَبَسَ، وَيُقْتَلُ الْقَاتِلُ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے میں نے یہ روایت سنی بھی ہے اور اسے مستند بھی سمجھا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پکڑ کے رکھنے والے کو مرتے دم تک قید رکھا جائے گا جس طرح اس نے پکڑ کے رکھا تھا اور قاتل کو قتل کر دیا جائے گا۔

18093 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْمٍ اجْتَمَعُوا عَلَى رَجُلٍ فَأَمْسَكَهُ بَعْضُهُمْ، وَفَقَأَ عَيْنَهُ بَعْضُهُمْ قَالَ: تُفْقَأُ عَيْنُ الَّذِي فَقَأَ عَيْنَهُ، وَيُعَاقَبُ الْآخَرُونَ عُقُوبَةً مُوجِعَةً مُنَكِّلَةً، فَإِنْ أَحَبَّ الدِّيَةَ فَهِيَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا

❀❀ زہری ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو مل کر پکڑ لیتے ہیں ان میں سے کوئی ایک اس شخص کو پکڑ لیتا ہے اور کوئی ایک اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس شخص نے اس کی آنکھ پھوڑی تھی اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے گی اور باقی سب لوگوں کو تکلیف دینے والی اور رسوا کرنے والی سزا دی جائے گی اگر وہ شخص دیت لینا چاہے تو یہ دیت ان سب پر لازم ہوگی۔

18094 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي النَّفَرِ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ خَطَأً قَالَ: عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ كَفَّارَةٌ،

❀❀ حسن بصری ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مل جل کر کسی شخص کو خطا کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک پر کفارہ لازم ہوگا۔

18095 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ.

❀❀ سفیان ثوری نے یونس کے حوالے سے حسن بصری سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18096 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

18097 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی سے اس کی مانند منقول ہے۔

18098 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ قَالَ: عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ كَفَّارَةٌ،

❀❀ ابن شبرمہ نے حارث عکلی کا یہ بیان نقل کیا ہے ان میں سے ہر ایک پر کفارہ لازم ہوگا۔

18099 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے عکرمہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18100 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، وَالصَّلْتُ، اَنَّ رَجُلًا بِالْبَصْرَةِ رَاٰى اِنْسَانًا فَظَنَّ اَنَّهُ كَلْبٌ فَرَجَمَهُ فَقَتَلَهُ، فَاِذَا هُوَ اِنْسَانٌ فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهُ، فَجَاءَ عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَتَلَهُ فَسَجَنَهُ، وَكَتَبَ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَكَتَبَ عُمَرُ: اِنَّكَ بِئْسَ مَا صَنَعْتَ حِيْنَ سَجَنْتَ، وَقَدْ جَاءَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ، فَاَخْبَرَكَ اَنَّهُ قَاتَلَهُ فَخَلِّ سَبِيْلَهُ، وَاجْعَلْ دِيَتَهُ عَلَى الْعَشِيْرَةِ وَزَعَمَ الصَّلْتُ، اَنَّهُمَا مِنَ الْاَسَدِ، الْقَاتِلَ وَالْمَقْتُوْلَ، وَاَنَّ الْمَقْتُوْلَ كَانَ عَاسًّا يَعُسُّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: محمد بن نسیر اور صلت نے مجھے یہ بات بتائی ہے بصرہ میں ایک شخص نے ایک انسان کو دیکھا وہ یہ سمجھا کہ شاید یہ کتا ہے اس نے اسے پتھر مار کر اسے قتل کر دیا بعد میں پتہ چلا کہ یہ تو انسان ہے اب لوگوں کو یہ پتہ نہیں چلا کہ اس کو قتل کس نے کیا ہے عدی بن ارطاۃ آئے تو اس شخص نے انہیں بتایا: اس نے اسے قتل کیا ہے عدی نے اس شخص کو قید کر دیا اور اس کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا کہ جب تم نے اسے قید کیا تھا تو تم نے ایک غلط کام کیا ہے وہ بذات خود آیا تھا اور اس نے تمہیں یہ بتایا تھا کہ اس نے مقتول کو قتل کیا ہے تم اس کو چھوڑ دیتے اور مقتول کی دیت قاتل کے خاندان پر عائد کر دیتے۔

صلت نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: وہ دونوں افراد یعنی قاتل اور مقتول بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے اور مقتول ایک چوکیدار تھا۔

بَابُ دُعَاءِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کو بلانے کا حکم

18101 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَصْحَابِنَا يَذْكُرُ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، اُسْتُشِيْرَ فِيْ رَجُلٍ دَعَا امْرَاَتَهُ اِلٰى اَنْ تَقْعُدَ عَلٰى ذَكَرِهِ، فَفَتَقَتْهُ، فَقَضٰى عَلَيْهِ الدِّيَةَ بَيْنَهُمَا بِشَطْرَيْنِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بعض اصحاب کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے حارث بن ابوربیعہ سے ایسے شخص کے بارے میں مشورہ لیا گیا جو اپنی بیوی کو بلاتا ہے تاکہ وہ (عورت) اس کی شرم گاہ پر بیٹھ جائے تو اس کے نتیجے میں عورت

کی شرم گاہ کو نقصان پہنچتا ہے تو حارث نے یہ فیصلہ دیا کہ مرد پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جوان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔

18102 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلَهُ ابْنُ اَشْوَعَ عَنْ رَجُلٍ اَبْرَكَ امْرَاَتَهُ فَجَامَعَهَا وَكَسَرَ ثَنِيَّتَهَا؟ قَالَ الشَّعْبِيُّ: يَغْرَمُ

❀❀ عیسیٰ بن ابوعزہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے ابن اشوع نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو عورت کو اوندھا کر کے اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور اس کے سامنے کے دانت توڑ دیتا ہے تو امام شعبی نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

18103 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً فَدَخَلَ عَلَيْهَا سِرًّا مِنْ اَهْلِهَا، فَاَفْزَعَهَا فَمَاتَتْ قَالَ: عَلَيْهِ دِيَتُهَا بِوُقُوعِهِ عَلَيْهَا، قَبْلَ اَنْ تُطِيقَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کنیز کے ساتھ (یا کم سن لڑکی کے ساتھ) شادی کرتا ہے وہ لڑکی کے گھر والوں سے چھپ کر اس کے پاس جاتا ہے اور اسے ڈراتا ہے تو وہ لڑکی فوت ہو جاتی ہے انہوں نے فرمایا: اس مرد پر اس لڑکی کی دیت لازم ہوگی کیونکہ اس نے لڑکی کے اس قابل ہونے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت کر لی۔

بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ الْحُرِّ عَبْدًا وَالْعَبْدِ حُرًّا

باب: آزاد شخص کا غلام کو قتل کرنا یا غلام کا آزاد شخص کو قتل کرنا

18104 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: اِنْ قَتَلَ حُرٌّ وَعَبْدٌ حُرًّا خَطَاً فَدِيَتُهُ مِنْ حِسَابِ ثَمَنِ الْعَبْدِ، وَحِصَّةِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ

❀❀ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے مکحول کا یہ قول نقل کیا ہے اگر کوئی آزاد شخص کسی غلام شخص کو خطا کے طور پر قتل کر دے تو اس کی دیت غلام کی قیمت سے حساب کے ہوگی اور آزاد شخص کا حصہ اس کی دیت میں ہوگا۔

18105 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حُرٌّ وَعَبْدٌ قَتَلَا حُرًّا عَمْدًا قَالَ: الْحُرُّ يُقْتَلُ بِهِ، وَالْعَبْدُ لِاَهْلِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک آزاد اور ایک غلام ایک شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: آزاد شخص کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا اور غلام مقتول کے ورثاء کو مل جائے گا۔

18106 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي حُرٍّ وَعَبْدٍ قَتَلَا رَجُلًا عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلَانِ بِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: يُقْتَلَانِ بِهِ اِذَا كَانَ عَمْدًا، فَاِنْ كَانَ خَطَاً اُخِذَ الْعَبْدُ بِرُمَّتِهِ، وَعَلَى الْحُرِّ

نِصْفُ الدِّيَةِ، اِلَّا اَنْ يَسَامُوْا اِلَى الْعَبْدِ اَنْ يَفْدُوهُ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر ایک آزاد شخص اور ایک غلام کسی کو عمد کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو ان دونوں کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا سفیان بیان کرتے ہیں: جب قتل عمد ہو' تو پھر ان دونوں کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا لیکن جب قتل خطا ہو' تو غلام کو اس کے بدلے میں حاصل کر لیا جائے گا اور آزاد شخص پر نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی البتہ اگر مقتول کے ورثاء چاہیں تو غلام پر بھی فدیے کے ادائیگی لازم کر سکتے ہیں۔

18107 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِىْ حُرٍّ وَعَبْدٍ قَتَلَا حُرًّا قَالَ: الدِّيَةُ عَلَى الْحُرِّ، اِلَّا مَا بَلَغَ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَالَ: وَقَالَ غَيْرُ مُجَاهِدٍ: هُوَ بَيْنَهُمَا شَطْرَيْنِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب کوئی غلام اور آزاد شخص کسی آزاد شخص کو قتل کر دیں تو دیت کی ادائیگی آزاد شخص پر لازم ہوگی البتہ اس رقم کا معاملہ مختلف ہے جو غلام کی قیمت تک پہنچتی ہو مجاہد کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ دیت ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔

18108 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ شَاءُ وا قَتَلُوا الْحُرَّ، وَاسْتَرَقُّوا الْعَبْدَ، وَاِنْ شَاءُ وا قَتَلُوهُمَا جَمِيعًا، وَاِنْ شَاءُ وا عَفَوْا عَنْ وَاحِدٍ، وَقَتَلُوا الْاٰخَرَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر وہ لوگ چاہیں تو آزاد شخص کو قتل کر دیں اور غلام کو اپنی غلامی میں لے لیں اور اگر چاہیں تو ان دونوں کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو ایک کو معاف کر دیں اور دوسرے کو قتل کر دیں۔

18109 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِىْ حُرٍّ قَتَلَهُ حُرٌّ وَعَبْدٌ قَالَ: يُقْتَلُ الْحُرُّ، وَاِنْ شَاءَ اَهْلُ الْقَتِيلِ قَتَلُوا الْعَبْدَ، وَاِنْ شَاءُ وا اسْتَخْدَمُوهُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے آزاد شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے ایک آزاد شخص اور ایک غلام قتل کر دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں: آزاد شخص کو قتل کر دیا جائے گا اگر مقتول کے ورثاء چاہیں تو غلام کو بھی قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے اپنا غلام بنا لیں۔

18110 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ فَرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ نَاسًا كَانُوْا يَسْقُوْنَ ظَهْرًا فِىْ فَجٍّ مِنْ فِجَاجِ مَكَّةَ، فَاَصَابَ الظَّهْرُ رَجُلَيْنِ عَبْدًا، وَحُرًّا فَقَضٰى عَبْدُ الْمَلِكِ بِدِيَتِهِ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ ثَمَنُ الْعَبْدِ، وَالْحُرِّ عَلٰى ثَمَنِ الْعَبْدِ، وَدِيَةِ الْحُرِّ "

❀❀ ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کچھ لوگ مکہ کے راستے میں ایک جانور کو ہانک کر لے جا رہے تھے تو اس جانور نے دو آدمیوں کو مار دیا ایک غلام تھا اور ایک آزاد شخص تھا تو خلیفہ عبدالملک نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی دیت ان کے درمیان حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگی' جو غلام کی قیمت ہوگی اور آزاد شخص کی دیت ہوگی۔

18111 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا خَطَاً قَالَ: اِنْ شَاءَ اَهْلُ الْعَبْدِ ، اَسْلَمُوْا الْعَبْدَ بِجَرِیرَتِهٖ ، وَاِنْ شَاءُ وا فَدَوْهُ بِدِیَةِ الْحُرِّ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی آزاد شخص کو خطا کے طور پر قتل کردیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: اگر غلام کے مالکان چاہیں تو اس کے جرم کے عوض میں اس غلام کو (مقتول کے ورثاء کے) سپرد کردیں اور اگر چاہیں تو آزاد شخص کی دیت غلام کے فدیے کے طور پر ادا کردیں۔

18112 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ ، قَالَ قَتَادَةُ: وَاِنْ كَانَ عَمْدًا فَاَهْلُ الْمَقْتُوْلِ ، اَحَقُّ بِالْعَبْدِ اِنْ شَاءُ وا قَتَلُوهُ ، وَاِنْ شَاءُ وا اسْتَرَقُّوهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر وہ عمد کے طور پر ہوگا تو مقتول کے ورثاء غلام کے زیادہ حق دار ہوں گے اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کردیں اور اگر چاہیں تو اسے اپنا غلام بنالیں۔

18113 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ قَالَ: اِنْ شَاءَ سَیِّدُهُ فَدَاهُ بِثَمَنِ الْعَبْدِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا تھا اگر اس غلام کا آقا چاہے تو غلام کی قیمت فدیے کے طور پر ادا کردے۔

18114 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، وَقَتَادَةَ ، قَالَا: الْعَبِیدُ سُنَّتُهُمْ سُنَّةُ الْاَحْرَارِ فِی الْقَوَدِ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے غلاموں کے بارے میں قصاص کے حوالے سے آزاد لوگوں کی مانند طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

18115 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَبْدٌ قَتَلَ حُرًّا عَمْدًا قَالَ: فَالْعَبْدُ لَهُمْ ، قُلْتُ: فَاَرَادَ سَیِّدُ الْعَبْدِ اَنْ یُعْطِیَ الدِّیَةَ ، وَیَفْدِیَ عَبْدَهُ ، وَاَبَی اَهْلُ الْحُرِّ اِلَّا الْعَبْدَ قَالَ: هُمْ اَحَقُّ بِهٖ هُوَ لَهُمْ اَبَی اِلَّا ذٰلِكَ ، قُلْتُ: فَاِنْ اَرَادُوا بَعْدُ اَنْ یُسَلِّمَ اِلَیْهِمْ قَتْلَهُ؟ قَالَ: یَقْتُلُونَهُ اِنْ شَاءُ وا ، فَقُلْتُ: یُقْتَلُ عَبْدٌ بِحُرٍّ؟ قَالَ: یُكْرَهُ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام، آزاد شخص کو عمد کے طور پر قتل کردیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ غلام مقتول کی ملکیت میں آجائے گا میں نے کہا: اگر غلام کا مالک یہ ارادہ کرتا ہے کہ دیت ادا کردے اور اپنے غلام کا فدیہ ادا کردے اور آزاد (مقتول) کے ورثاء نہیں مانتے وہ غلام کو لینے پر اصرار کرتے ہیں تو عطاء نے فرمایا: وہ لوگ اس غلام کے زیادہ حق دار ہوں گے انہیں اس بات کا حق ہوگا کہ وہ اس غلام کو دینے سے انکار کردیں میں نے کہا: اگر وہ غلام ان کے حوالے کردیتا ہے اور پھر مقتول کے ورثاء غلام کو قتل کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو عطاء نے فرمایا: اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کرسکتے ہیں میں نے

کہا: کیا کسی غلام کوایک آزاد شخص کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا انہوں نے فرمایا: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

18116 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "عَبْدٌ فَقَأَ عَيْنَ حُرٍّ، أَفَتَسْتَحِبُّ أَنْ يَسْتَقِيدَهُ؟ قَالَ: لَا"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام ایک آزاد شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے قصاص لیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18117 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جِنَايَةُ الْعَبْدِ فِي رَقَبَتِهِ، إِنْ شَاءَ مَوَالِيهِ أَسْلَمُوهُ بِجِنَايَتِهِ، وَإِنْ شَاءُوا غَرِمُوا عَنْهُ

❀❀ طارق نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کا جرم اس کی گردن میں ہوگا اگر اس کے موالی چاہیں گے تو اس کے جرم کے عوض میں اسے (متعلقہ افراد کے) سپرد کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو اس کی طرف سے جرمانہ ادا کر دیں گے۔

18118 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي مَمْلُوكٍ قَتَلَ رَجُلًا قَالَ: إِنْ شَاءَ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ اسْتَرَقُّوا الْعَبْدَ قَالَ: وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَيْسَ لَهُمْ إِلَّا الْقَوَدُ، أَوِ الْعَفْوُ، وَبِهِ يَأْخُذُ سُفْيَانُ بِقَوْلِ إِبْرَاهِيمَ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کوئی غلام کسی شخص کو قتل کر دے تو اگر مقتول کے ورثاء چاہیں تو غلام کو اپنا غلام بنالیں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: انہیں صرف قصاص لینے کا حق ہوگا یا معاف کرنے کا اختیار ہوگا
سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18119 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ، يَسْأَلُ عَنْ عَبْدٍ أَبَقَ، فَقَتَلَ رَجُلًا خَطَأً، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ، وَإِنْ شَاءُوا عَفَوْا عَنْهُ، فَإِنْ عَفَوْا عَنْهُ، فَهُوَ لِسَادَتِهِ الْأَوَّلِينَ، لَيْسَ لِأَهْلِ الْمَقْتُولِ أَنْ يَسْتَرِقُّوهُ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا ان سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو مفرور ہو جاتا ہے پھر وہ کسی شخص کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے اس غلام کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر وہ چاہیں گے تو معاف کر دیں گے اگر وہ لوگ اس غلام کو معاف کر دیتے ہیں تو وہ غلام اپنے پہلے آقاؤں کے پاس چلا جائے گا مقتول کے ورثاء کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اسے اپنا غلام بنالیں۔

18120 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِنْ شَاءُوا اسْتَرَقُّوهُ

❀❀ امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر وہ لوگ چاہیں تو اسے اپنا غلام بھی بنا سکتے ہیں۔

18121 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبِيدٌ: قَتَلُوا حُرًّا عَمْدًا اَسُنَّتُهُمْ سُنَّةُ الْاَحْرَارِ يَقْتُلُونَ الْحُرَّ عَمْدًا؟ قَالَ: مَا اَرَى اِلَّا اَنَّهُمْ لِاَهْلِهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمْ مَالٌ، لَيْسُوا كَهَيْئَةِ الْاَحْرَارِ قَتَلُوا حُرًّا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ غلام ایک آزاد شخص کو عمد کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو کیا ان کے ساتھ آزاد لوگوں والا طریقہ اختیار کیا جائے گا جو کسی آزاد شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ (غلام) اس (مقتول) کے ورثاء کو مل جائیں گے کیونکہ یہ مال کی حیثیت رکھتے ہیں یہ غلام ان آزاد افراد کی مانند نہیں ہوں گے جنہوں نے کسی آزاد شخص کو قتل کیا ہو۔

18122 - اقوال تابعین: قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَقَالَ لِي: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرَى الْعَبِيدَ يَقْتُلُونَ الْحُرَّ عَمْدًا، اِلَّا كَاَمْرِ الْاَحْرَارِ يَقْتُلُونَ الْحُرَّ عَمْدًا لَهُمْ اَحَدُهُمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب کچھ غلام مل کر ایک آزاد شخص کو قتل کر دیں تو ان کا معاملہ آزاد لوگوں کی مانند ہوگا جنہوں نے کسی آزاد شخص کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو ان میں سے کوئی ایک ان لوگوں کو مل جائے گا۔

بَابُ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْحُرَّ وَالْعَبْدَ

باب: جب کوئی آزاد شخص' کسی آزاد شخص اور غلام کو قتل کر دے

18123 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حُرٌّ قَتَلَ حُرًّا، وَعَبْدًا خَطَاً قَالَ: دِيَةُ الْحُرِّ، وَدِيَةُ الْعَبْدِ، قُلْتُ: فَعَمْدًا قَالَ: "يُقْتَلُ بِالْحُرِّ، وَيَغْرَمُ الْعَبْدَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَضَتِ السُّنَّةُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ، وَلَوْ قَتَلَ حُرَّيْنِ كَانَ قَطُّ قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ يُقْتَلُ بِالْحُرِّ وَيَغْرَمُ اَهْلُ الْحُرِّ ثَمَنَ الْمَمْلُوكِ؟ وَلَا اَعْلَمُ هٰذَا اِلَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنْ يُقْتَلَ بِالْحُرِّ، وَيَغْرَمَ ثَمَنَ الْمَمْلُوكِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جو آزاد ہے' وہ آزاد شخص اور ایک غلام کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: آزاد شخص کی دیت ادا کی جائے گی اور غلام کی بھی دیت ادا کی جائے گی میں نے کہا: اگر چہ اس نے قتل عمد کیا ہو؟ انہوں نے فرمایا: پھر آزاد شخص کو قتل کر دیا جائے گا اور غلام کا وہ جرمانہ ادا کرے گا' البتہ اگر سنت کا حکم اس کے علاوہ ہو' تو معاملہ مختلف ہے خواہ اس نے دو آزاد افراد کو قتل کیا ہو میں نے کہا: یہ کیسے ہوگا کہ آزاد شخص کے عوض میں اسے قتل کر دیا جائے اور آزاد شخص کے اہل خانہ غلام کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کریں میرے علم کے مطابق تو یہ بات صرف عمرو بن شعیب سے منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مجھے تو صرف یہ علم ہے کہ آزاد شخص کے عوض میں اسے قتل کیا جائے گا اور غلام کی قیمت وہ

جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

18124 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِيْ حُرٍّ قَتَلَ حُرًّا وَعَبْدًا عَمْدًا، يُقْتَلُ بِالْحُرِّ، وَيَغْرَمُ ثَمَنَ الْعَبْدِ فِيْ مَالِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب کوئی آزاد شخص کسی آزاد شخص اور کسی غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دے تو اسے آزاد شخص کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا اور اس کے مال میں سے غلام کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کی جائے گی۔

بَابُ الْعَبْدِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ اَحَدُهُمَا، وَيُقْتَلُ الْاٰخَرُ

باب: جب کوئی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دے اور دوسرا قتل ہو جائے

18125 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَهُ اَحَدُهُمَا، وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحُرِّ يَغْرَمُ الْمُعْتِقُ، لِلَّذِيْ قَتَلَ نِصْفَ دِيَتِهِ، وَتَكُوْنُ دِيَتُهُ عَلَى الْقَاتِلِ لِوَرَثَتِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ عَبْدٌ حَتّٰى يُعْتِقَهُ كُلُّهُمْ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملیت ہوتا ہے ان دونوں میں سے ایک اسے آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا اسے قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ غلام آزاد شخص کی مانند قرار پائے گا آزاد کرنے والا شخص جرمانہ اس شخص کو ادا کرے گا جس نے قتل کیا ہے اور وہ جرمانہ اس کی نصف دیت کا ہوگا اور پھر اس غلام کی دیت اس قاتل پر عائد ہوگی جو اس کے ورثاء کو ملے گی

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بیان کی ہے وہ اس وقت تک غلام شمار ہوگا جب تک مکمل طور پر آزاد نہیں ہو جاتا۔

بَابُ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ يَقْتُلَانِ

باب: کمسن بچے اور بڑی عمر کے فرد کا قتل کرنا

18126 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ وَصَبِيٍّ قَتَلَا رَجُلًا عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَتَكُوْنُ الدِّيَةُ عَلٰى اَهْلِ الصَّبِيِّ، اِنَّ عَمَدَ الصَّبِيِّ خَطَاٌ، قَالَ الْحَسَنُ: دِيَةٌ وَلَا قَتْلٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور ایک بچہ مل کر ایک شخص کو عمد کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو قتادہ نے فرمایا: (بڑی عمر کے) قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور بچے کے گھر والوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ بچے کا عمد بھی خطا شمار ہوتا ہے حسن کہتے ہیں ایسی صورت میں (صرف) دیت کی ادائیگی لازم ہوگی (قاتل کو) قتل نہیں کیا جائے گا۔

18127 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ: لَا يُقْتَلُ بِهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا

يَدْرِى لَعَلَّ الصَّبِىَّ، هُوَ الَّذِىْ قَتَلَهُ كَمَا لَوْ اَرْسَلْنَا كَلْبًا مُعَلَّمًا عَلٰى صَيْدٍ، فَعَرَضَ لِلصَّيْدِ مَعَ هٰذَا الْكَلْبِ كَلْبٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ، فَاجْتَمَعَا فِىْ قَتْلِهِ لَمْ يُؤْكَلْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بہت سے حضرات نے یہ بات بیان کی ہے اس کے عوض میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ ہوسکتا ہے کہ بچے کی ضرب کی وجہ سے وہ شخص قتل ہوا ہو جس طرح اگر ہم کسی تربیت یافتہ کتے کو کسی شکار کے پاس بھیجتے ہیں اور اس کتے کے ہمراہ ایک غیر تربیت یافتہ کتا بھی اس شکار تک پہنچ جاتا ہے اور دونوں اسے مارنے میں اکٹھے ہوتے ہیں تو اس شکار کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

18128 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِىْ كَبِيرٍ وَصَغِيْرٍ، قَتَلَا رَجُلًا قَالَ: " لَا يُقْتَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا لِاَنَّهُ لَا يَدْرِى اَيُّهُمَا الَّذِىْ اَجَازَ عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِمَا الدِّيَةُ حِصَّةُ الصَّغِيْرِ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَحِصَّةُ الْاٰخَرِ فِىْ مَالِهِ، وَقَالَهُ اِبْرَاهِيمُ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر ایک بڑی عمر کا شخص اور ایک بچہ مل کر ایک شخص کو قتل کر دیتے ہیں تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ کس کے وار کی وجہ سے مقتول مرا ہے البتہ ان دونوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی بچے کے حصے کی ادائیگی اس کی عاقلہ پر لازم ہوگی اور دوسرے شخص کی دیت کی ادائیگی اس کے اپنے مال میں سے کی جائے گی ابراہیم نے یہی بات بیان کی ہے۔

18129 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَقَالَ هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، اِذَا دَخَلَ عَمْدٌ فِىْ خَطَأٍ، كَانَتِ الدِّيَةُ

❀❀ ہشام نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب عمد خطا میں داخل ہو جائے تو پھر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا

باب: جب کوئی آزاد شخص کسی غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دے

18130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ فَرَاجَعُوهُ قَالَ: قَضَى اللّٰهُ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ

❀❀ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے ہم اسے قتل کر دیں گے جو اس کے اعضا کاٹ دے ہم اس کے اعضا کاٹ دیں گے لوگوں نے دوبارہ آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جان کا بدلہ جان ہے۔

18131 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بنِ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ

رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدًا عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ فَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْيَمَنِ لَقَتَلْتُهُمْ

❀❀ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کے عوض میں اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا میں نے دوبارہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تمام اہل یمن اس غلام کو قتل کرنے پر اکٹھے ہو جائیں تو میں ان سب کو قتل کروا دوں گا۔

18132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ، وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَرْسَلَاهُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمَا فَاَخْبَرْتُهُمَا، قَالَا: وَهِمْتَ فَارْجِعْ فَاسْاَلْهُ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يُقْتَلُ بِهِ يَا ابْنَ اَخِي لَوْ كَانُوْا مِائَةً لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ

❀❀ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں: زید بن اسلم اور علی بن ابوکثیر نے انہیں سعید بن مسیّب کے پاس بھیجا تا کہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کریں تو سعید نے فرمایا: اس شخص کو اس کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا میں ان دونوں حضرات کے پاس واپس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو ان دونوں حضرات نے کہا: تمہیں بات سمجھنے میں وہم ہوا ہے تم واپس جا کر ان سے مسئلہ دریافت کرو میں دوبارہ ان کے پاس آیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے انہیں بتایا انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس غلام شخص کو اس آزاد شخص کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا اگر ایک سو افراد نے اس غلام کو قتل کیا ہوتا تو میں اس کے بدلے میں ان سب کو قتل کروا دیتا۔

18133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ

❀❀ سہیل بن ابوصالح نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (آزاد شخص کو) اس (غلام) کے عوض میں قتل کروا دیا جائے گا۔

18134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَوْ اَحَدِهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنَا ابْنُ سَمْعَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ قَالَ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ سَمْعَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَتَبَ ذٰلِكَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنَا، وَلَهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے ان پر یہ لازم کیا تھا کہ جان کا بدلہ جان ہے''

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: یہ بات اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر لازم کی تھی تو یہ آیت ہمارے لئے بھی ہے' اور ان کے لئے بھی ہے۔

18135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ اِذَا كَانَ

عَمْدًا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِنْ قَتَلَ عَبْدَهُ اَوْ عَبْدَ غَيْرِهٖ قُتِلَ بِهٖ، وَهُوَ قَوْلُنَا

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب وہ (قتل) عمد کے طور پر ہو تو اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے یا کسی اور کے غلام کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا (امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہمارا بھی یہی قول ہے۔

18136 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، وَلٰكِنِ الْعُقُوبَةَ، وَالنَّكَالَ وَغُرْمَ مَا اَصَابَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہوگا بلکہ سزا' رسوائی اور اس چیز کا جرمانہ ہوگا جس جرم کا ارتکاب اس نے کیا ہے۔

18137 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ عَمْدًا قَالَ: يُعَاقَبُ عُقُوبَةً مُوجِعَةً وَيُسْجَنُ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس شخص کو تکلیف دینے والی سزا دی جائے گی اور قید کر دیا جائے گا۔

18138 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَ نَفْسِهٖ قَالَ: لَا يُقْتَلُ بِهٖ

❀❀ یونس نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے غلام کو قتل کر دیتا ہے حسن بصری فرماتے ہیں: اس کے بدلے میں اس شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

18139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ رُوَيْمَانَ الشَّامِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ لَا يَقْتُلَانِ الرَّجُلَ بِعَبْدِهٖ، كَانَا يَضْرِبَانِهٖ مِائَةً، وَيُسْجِنَانِهٖ سَنَةً، وَيُحْرِمَانِهٖ سَهْمَهُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ سَنَةً، اِذَا قَتَلَهُ عَمْدًا قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ مِثْلَهُ قَالَ: وَيُؤْمَرُ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی شخص کو اس کے غلام کے بدلے میں قتل نہیں کرتے تھے وہ ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگاتے تھے اور ایک سال کے لئے قید کر دیتے تھے اور ایک سال کے لئے اسے مسلمانوں کے ساتھ اس کے حصے (یعنی سرکاری وظیفے سے) محروم کر دیتے تھے جبکہ اس نے غلام کو عمد کے طور پر قتل کیا ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالکریم ابوامیہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں انہوں نے فرمایا: ایسے

شخص کو غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

18140 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا يُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْمَمْلُوكِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کے عوض میں مسلمان سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

18141 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ قَالَ: اَرٰى اَنَّهٗ لَا يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ، وَيُقْتَلُ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: غلام کے بدلے میں غلام کو قتل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ غلام کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا' البتہ غلام کے بدلے میں غلام کو قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ جِرَاحَاتِ الْعَبْدِ

باب: غلام کے زخموں کا حکم

18142 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: جِرَاحَاتُ الْعَبِيدِ فِيْ اَثْمَانِهِمْ، بِقَدْرِ جِرَاحَاتِ الْاَحْرَارِ فِيْ دِيَتِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: "وَاِنَّ رِجَالًا مِنَ الْعُلَمَاءِ لَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الْعَبِيدَ وَالْاِمَاءَ سِلْعَةٌ مِنَ السِّلَعِ فَيُنْظَرُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ اَثْمَانِهِمْ"

❀❀ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے غلاموں کے زخم ان کی قیمتوں کے حساب سے ہوں گے اور آزاد افراد کے زخم ان کی دیت کے حساب سے ہوں گے

زہری فرماتے ہیں: علماء میں سے کچھ حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ غلام اور کنیزیں ایک سامان ہوتے ہیں تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا (کہ زخم لگنے کی وجہ سے) ان کی قیمت میں کتنی کمی ہوئی ہے؟

18143 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: دِيَةُ اُمِّ الْوَلَدِ وَاِنْ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا، دِيَةُ اُمَّةٍ حَتّٰى يَمُوتَ سَيِّدُهَا

❀❀ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: ام ولد کی دیت ہوگی اگر اس نے اپنے آقا کے بچے کو جنم دیا ہو جو اس بچے کی ماں کی دیت ہوگی جب تک اس عورت کا آقا مر نہیں جاتا۔

18144 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: جِرَاحَاتُ الْعَبِيدِ فِيمَا دُوْنَ النَّفْسِ خَطَاٌ، فَاِذَا كَانَ النَّفْسَ اُقِيدَ مِنْهُ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جان کے علاوہ میں غلاموں کو لگنے والے زخم خطا شمار ہوں گے لیکن جب جان کا معاملہ ہو تو پھر اس سے قصاص دلوایا جائے گا۔

18145 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَتَادَةَ ، قَالَا : الْقَوَدُ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ وَقَالَا : سُنَّةُ الْعَبِيدِ كَسُنَّةِ الْاَحْرَارِ فِي الْقَوَدِ

❀❀ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: ہر صورت میں قصاص ہوگا یہ دونوں فرماتے ہیں: قصاص لینے کے اعتبار سے غلام کے بارے میں بھی وہی طریقہ کار ہوگا جو آزاد افراد کا ہوتا ہے۔

18146 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ عَبْدَيْنِ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ : لَا يَتَفَاضَلَانِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا خَيْرًا مِنْ صَاحِبِهِ

❀❀ سفیان ثوری دو ایسے غلاموں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: ان دونوں کو باہمی کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوگی اگرچہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے زیادہ بہتر ہو۔

18147 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ عَبْدٍ قَتَلَ عَبْدًا عَمْدًا : الْمَقْتُوْلُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاتِلِ قَالَ : يُقْتَلُ بِهِ

❀❀ معمر' قتادہ کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر مقتول' قاتل سے بہتر ہو' تو بھی اس کے عوض میں اسے قتل کر دیا جائے گا۔

18148 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ عَبْدٍ ثَمَنُهُ اَلْفُ دِيْنَارٍ ، فَقَاَ عَيْنَ عَبْدٍ ثَمَنُهُ اَلْفُ دِيْنَارٍ قَالَ : اِنْ كَانَ فَقَاَ عَيْنَهُ عَمْدًا ، فَالْقَوَدُ وَاِنْ كَانَ خَطَاً ، فَالدِّيَةُ ، وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ فُقِئَتْ عَيْنُهُ لَزِمَهُ ثَمَنُهُ ، لَيْسَ عَلٰى اَهْلِهِ اِلَّا ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کی قیمت ایک ہزار دینار ہوتی ہے' اور وہ کسی ایسے غلام کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے' جس کی قیمت ایک ہزار دینار ہوتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اگر تو اس نے عمد کے طور پر اس کی آنکھ پھوڑی تھی تو پھر قصاص ہوگا اگر خطا کے طور پر پھوڑی تھی تو پھر دیت ہوگی اور اگر وہ غلام زیادہ بہتر تھا جس کی آنکھ پھوڑی گئی تو پھر اس کی قیمت کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی اس کے مالکان کو صرف اسی بات کا حق حاصل ہوگا۔

18149 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : اِذَا جُرِحَ الْمَمْلُوكُ بِالْحُرِّ ، يُعْقَلُ جُرْحُ الْحُرِّ فِيْ ثَمَنِ الْمَمْلُوكِ ، فَاِنْ شَاءَ اَهْلُ الْمَمْلُوكِ فَدَوْهُ بِعَقْلِ جُرْحِ الْحُرِّ ، وَاِنْ شَاءُ وا اَسْلَمُوا ، وَاِنْ بَلَغَتْ نَفْسَ الْحُرِّ

❀❀ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: جب آزاد شخص کے بدلے میں غلام کو زخمی کیا جائے تو پھر آزاد شخص کے زخم کی دیت غلام کی قیمت میں سے منہا کی جائے گی اگر غلام کے مالکان چاہیں گے تو آزاد شخص کے زخم کی دیت اس کے فدیے کے طور پر ادا کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو اس غلام کو اس کے حوالے کر دیں گے خواہ وہ جرم آزاد شخص کی جان تک پہنچتا ہو۔

18150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَعَقْلُ الْعَبْدِ فِيْ ثَمَنِهِ، مِثْلُ عَقْلِ الْحُرِّ فِيْ دِيَتِهِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام کی دیت اس کی قیمت میں سے ہوگی جس طرح آزاد شخص کا جرمانہ اس کی دیت میں ہوگا۔

18151 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ اَرْبَعَةِ اَعْبُدٍ، قَتَلُوا عَبْدًا عَمْدًا، قَالَ: اِنْ شَاءَ سَيِّدُ الْعَبْدِ قَتَلَهُمْ، وَاِنْ شَاءَ اسْتَخْدَمَهُمْ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے چار غلاموں کے بارے میں نقل کیا ہے جو ایک غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اگر اس (مقتول) غلام کا آقا چاہے تو ان سب کو قتل کر دے گا اور اگر چاہے گا تو ان سب کو اپنی غلامی میں لے لے گا۔

18152 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِيْ عَبْدٍ يُقْطَعُ رِجْلُهُ قَالَ: نِصْفُ ثَمَنِهِ

❀❀ زہری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جس کا پاؤں کاٹ دیا جاتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: اس کی قیمت کا نصف ادا کرنا لازم ہوگا۔

18153 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ غُلَامَ رَجُلٍ، فَجَدَعَ اَنْفَهُ، اَوْ اُذُنَهُ، اَوْ اَشَلَّ يَدَهُ دَفَعَ اِلَيْهِ، وَغَرِمَ لِصَاحِبِهِ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے غلام کو مارتا ہے یا اس کی ناک کاٹ دیتا ہے یا کان کاٹ دیتا ہے یا اس کے ہاتھ کو شل کر دیتا ہے تو دوسرا شخص وہ غلام اس کے حوالے کر دے گا اور نقصان پہنچانے والا شخص اس کی طرح کا ایک غلام جرمانے کے طور پر اسے ادا کرے گا۔

18154 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَبْدٌ قَتَلَ عَبْدًا خَطَاً، الْقَاتِلُ شَرٌّ مِنَ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنْ شَاءَ اَهْلُ الْقَاتِلِ اَسْلَمُوْا عَبْدَهُمْ، اَوْ غَرِمُوْا ثَمَنَ الْمَقْتُوْلِ، اَيُّ ذٰلِكَ شَاءُ وا، فَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ خَيْرًا مِنَ الْمَقْتُوْلِ، فَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَهُمْ، - اَيُّ ذٰلِكَ شَاءُ وا -

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام دوسرے غلام کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے اور قاتل مقتول سے زیادہ برا ہو؟ انہوں نے فرمایا: اگر قاتل کے مالکان چاہیں تو اپنے غلام کو (مقتول کے مالک) کے حوالے کر دیں یا پھر (قاتل کے مالکان) مقتول کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کر دیں وہ جو چاہیں گے ویسا ہو جائے گا اور اگر قاتل مقتول سے زیادہ بہتر ہو تو بھی یہی ہوگا انہیں اس بات کا حق کا حاصل ہوگا کہ وہ جس صورت کو چاہیں اختیار کر لیں۔

18155 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ عَبْدٍ قَتَلَ عَبْدًا خَطَاً قَالَ: اِنْ شَاءَ اَهْلُ الْقَاتِلِ فَدَوْا عَبْدَهُمْ بِثَمَنِ الْعَبْدِ الَّذِيْ قُتِلَ، وَاِنْ شَاءُ وا اَسْلَمُوْهُ بَجَرِيرَتِهِ، وَاِنْ كَانَ خَيْرًا مِنْهُ فَكَذٰلِكَ

❀❀ قتادہ ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی غلام کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر قاتل کے مالکان چاہیں گے تو اپنے غلام کے فدیے میں اس غلام کی قیمت ادا کر دیں گے جسے قتل کیا گیا تھا اور اگر وہ چاہیں تو اس غلام کو اس کے جرم کے بدلے میں (مقتول کے مالکان کے) حوالے کر دیں اگر وہ اس سے زیادہ بہتر ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔

18156 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا الْمَقْتُولُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاتِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لِاَهْلِ الْمَقْتُوْلِ اِلَّا قَاتِلُ عَبْدِهِمْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: اِنْ شَاءُ وا قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاءُ وا اسْتَرَقُّوْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام دوسرے غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو کیا مقتول، قاتل سے بہتر ہوگا انہوں نے فرمایا: مقتول کے مالکان کو صرف اپنے غلام کے قاتل کا حق ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو اسے اپنا غلام بنالیں گے۔

18157 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: فَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ خَيْرًا مِنَ الْمَقْتُوْلِ، لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِلَّا قِيمَةُ الْمَقْتُوْلِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر قاتل مقتول سے بہتر ہو' تو بھی ان لوگوں کو صرف مقتول کی قیمت کا حق ہو گا۔

18158 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ) (البقرة: 178) قَالَ: الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا، فَهُوَ بِهِ، فَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ اَفْضَلَ، لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِلَّا قِيمَةُ الْمَقْتُوْلِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

''آزاد شخص کو آزاد کے بدلے میں اور غلام کو غلام کے بدلے میں''

عطاء نے فرمایا: اگر کوئی غلام کسی غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو وہ اس کے بدلے میں قتل ہوگا اگرچہ قاتل زیادہ فضیلت رکھتا ہو مقتول کے مالکان کو صرف مقتول کی قیمت کا حق ہوگا۔

18159 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

❀❀ عمرو بن دینار کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند منقول ہے۔

18160 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِمَ لَا يَكُوْنُ بِهِ، وَالْحُرُّ بِالْحُرِّ؟ قَالَ: لِاَنَّ الْحُرَّيْنِ دِيَتُهُمَا سَوَاءٌ، وَالْعَبْدَانِ مَالٌ فَقِيمَةُ الْمُصَابِ قُلْتُ: فَاِنْ شَجَّهُ الْحُرُّ اَوْ فَقَاَ عَيْنَهُ قَالَ: فَقِيمَتُهُ كَمَا اَفْسَدَهُ، وَلَا يُقَادُ مِنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَبَى اِلَّا قَوْلَهُ هٰذَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ ایسا کیوں نہیں ہوگا؟ جبکہ ارشاد ہے: آزاد شخص کو آزاد کے بدلے میں انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ دو آزاد افراد کی دیت برابر ہوتی ہے اور دو غلام مال ہوتے ہیں تو اس بارے میں مقتول کی قیمت معتبر ہوگی میں نے کہا: اگر آزاد شخص اسے زخمی کر دیتا ہے یا اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کی اس قیمت کا حساب لگایا جائے گا جو خرابی کی وجہ سے ہوئی ہے البتہ آزاد شخص سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا۔

میں نے انہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے (درج ذیل) بارے میں بتایا تو انہوں نے اسے تسلیم نہیں کیا اور اسی بات پر اصرار کیا۔

18161 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ: بَيْنَ الْعَبْدَيْنِ قِصَاصٌ فِي الْعَمْدِ فِيْ اَنْفُسِهِمَا، فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا تھا کہ دو غلاموں کے درمیان عمد کی صورت میں قصاص ہوگا جو ان کی جان کے حوالے سے ہوگا اس کے علاوہ جو زخم ہیں ان میں بھی یہی ہوگا۔

18162 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ بِذٰلِكَ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے منقول ہے۔

18163 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْعَبْدُ يُصِيْبُ الْعَبْدَ نَفْسَهُ فَمَا دُوْنَهَا، اَقِصَاصٌ وَاِنْ تَفَاضَلَا؟ قَالَ: لَا

❀❀ عمرو بن دینار کے بارے میں ابن جریج نقل کرتے ہیں میں نے ان سے کہا: ایک غلام دوسرے غلام کو جان سے مار دیتا ہے یا اس کے علاوہ اسے نقصان پہنچاتا ہے تو اگر وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابلے میں کم یا زیادہ ہوں تو کیا قصاص لیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18164 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِنْ قَتَلَ عَبْدٌ عَبْدًا عَمْدًا، وَالْقَاتِلُ ذُو مَالٍ، فَالْمَالُ لِسَيِّدِهٖ، وَرَقَبَتُهٗ بِمَا اَصَابَ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے اگر کوئی غلام دوسرے غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے اور قاتل مال دار ہوتا ہے تو اس کا مال اس کے آقا کو مل جائے گا اور اس کی گردن اس کے جرم کا معاوضہ بن جائے گی۔

18165 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِذَا عَمَدَ الْمَمْلُوكُ قُتِلَ الْمَمْلُوكُ، اَوْ جُرِحَ بِهٖ فَهُوَ قَوَدٌ

❀❀ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: جب کوئی غلام عمد کے طور پر (قتل کر دے) تو اس غلام کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر وہ زخمی کر دے تو پھر اس سے قصاص لیا جائے گا۔

18166 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَيُقَادُ الْمَمْلُوكُ مِنَ الْمَمْلُوكِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ، فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْجِرَاحِ، فَإِنِ اصْطَلَحُوا عَلَى الْعَقْلِ، فَقِيمَةُ الْمَقْتُولِ عَلَى اَهْلِ الْقَاتِلِ اَوِ الْجَارِحِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے غلام سے دوسرے غلام کا قصاص لیا جائے گا جو ہر عمد کی صورت میں ہوگا جو جان تک پہنچتا ہو یا اس کے علاوہ کوئی زخم ہو اور اگر وہ دیت پر صلح کر لیتے ہیں تو پھر مقتول کی قیمت قاتل کے مالکان پر یا زخمی کرنے والے کے مالکان پر لازم ہوگی۔

18167 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكَيْنِ قِصَاصٌ اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: دو غلاموں کے درمیان قصاص صرف جان کے حوالے سے ہوسکتا ہے (یعنی زخموں میں نہیں ہوگا)۔

18168 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا كَانَ مِنْ جِرَاحَاتِ الْعَبْدِ دُوْنَ النَّفْسِ، فَعَلٰى مِثْلِ مَنْزِلَةِ دِيَةِ الْحُرِّ فِي يَدِهِ نِصْفُ ثَمَنِهِ، وَفِي رِجْلِهِ نِصْفُ ثَمَنِهِ، وَفِي مُوضِحَتِهِ، وَسِنِّهِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ، وَفِي اِصْبَعِهِ عُشْرِ ثَمَنِهِ، فَإِذَا اُصِيبَ مِنْ اَعْضَائِهِ، عُضْوٌ لَيْسَ فِيهِ مِثْلُهُ، جُدِعَ اَنْفُهُ، اَوْ قُطِعَ ذَكَرُهُ، اَوْ قُطِعَ لِسَانُهُ، كَانَ فِيهِ ثَمَنُهُ كَامِلًا، وَاَخَذَهُ الَّذِي اَصَابَهُ كَانَ لَهُ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے: جان کے علاوہ کسی غلام نے جو نقصان کیا ہو تو اس کا حکم آزاد شخص کی دیت کی مانند ہوگا ہاتھ کو نقصان پہنچانے کی صورت میں قیمت کا نصف ہوگا پاؤں کو نقصان پہنچانے کی صورت میں اس کی قیمت کا نصف ہوگا موضحہ زخم یا دانت توڑنے کی صورت میں قیمت کے دسویں حصے کا نصف ہوگا انگلی میں قیمت کا دسواں حصہ ہوگا جب کسی اور عضو کو نقصان پہنچایا گیا ہو اور وہ ایسا عضو ہو کہ اس جیسا دوسرا نہ ہو جیسے ناک کو کاٹ دیا گیا ہو یا شرم گاہ کو کاٹ دیا گیا ہو یا زبان کو کاٹ دیا گیا ہو تو اس میں مکمل قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی اور (زخمی غلام کا مالک) اس شخص کو حاصل کرلے گا جس نے نقصان پہنچایا ہے اور وہ غلام اس کی ملکیت ہوگا۔

بَابُ دِيَةِ الْمَمْلُوكِ

باب: غلام کی دیت

18169 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: دِيَةُ الْمَمْلُوكِ ثَمَنُهُ، فَإِنْ زَادَ عَلَى الْحُرِّ، رُدَّ اِلٰى دِيَةِ الْحُرِّ، لَا يُزَادُ الْعَبْدُ عَلٰى دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ: وَاِنْ كَانَ الْعَبْدُ الْمُصَابُ مَالًا لَمْ يُحْسَبْ مَعَ رَقَبَتِهِ فِي ثَمَنِهِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کی دیت اس کی قیمت ہوگی اگر وہ آزاد شخص کی دیت سے زیادہ ہو رہی ہو

تو پھر اسے آزاد شخص کی دیت کی طرف لوٹا دیا جائے گا غلام کو آزاد شخص کی دیت سے زیادہ نہیں دیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: جس غلام کو نقصان پہنچایا گیا تھا اگر اس کے پاس مال موجود تھا تو اس کی قیمت میں اس کی ذات کے ساتھ اس مال کو شمار نہیں کیا جائے گا۔

18170 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَرَادَ سَادَةُ الْقَاتِلِ، اَنْ يَفْدُوا عَبْدَهُمْ بِثَمَنِ الْمَقْتُوْلِ، فَاَبَى سَادَةُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَفْدُوهُ، لَيْسَ لَهُمْ اِلَّا قَاتِلُ عَبْدِهِمْ، فَاِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَاِنْ شَاءُوا اسْتَرَقُّوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ قاتل کے مالکان اگر اس غلام کا فدیہ دیتے ہوئے مقتول کی قیمت ادا کرنا چاہیں اور مقتول کے مالکان اسے قبول نہ کریں؟ تو عطاء نے فرمایا: ان لوگوں کو فدیہ دینے کا حق نہیں ہوگا مقتول کے مالکان کو اپنے غلام کے قاتل کا حق ہوگا اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کردیں گے اور اگر چاہیں گے تو اسے اپنا غلام بنالیں گے۔

18171 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلُ فِي الْعَبْدِ يُصَابُ قَالَ: قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ قَالَ: فَنَحْنُ عَلٰى اَنَّهُ مَا اُصِيبَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لِسَيِّدِهِ مِنْ حِسَابِ ثَمَنِهِ قُلْتُ: فَاِنْ اُصِيبَتْ عَيْنَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا اَوْ ذَكَرُهُ؟ قَالَ: فَنَذَرُهُ ذٰلِكَ لِسَيِّدِهِ وَالْعَبْدُ مَعَهُ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو ایسے غلام کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جسے نقصان پہنچایا جاتا ہے (یا قتل کیا جاتا ہے) وہ فرماتے ہیں: اس کی اس دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا جس دن اسے قتل کیا گیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں کہ جب اسے نقصان پہنچایا گیا تو وہ اپنی قیمت کے حساب سے اس کے آقا کو مل جائے گا میں نے کہا: اگر اس کی آنکھوں کو یا آنکھوں میں سے کسی ایک کو یا اس کی شرم گاہ کو نقصان پہنچایا گیا ہو؟ انہوں نے فرمایا: تو پھر اس کی دیت اس کے آقا کو ملے گی اور وہ غلام بھی اس کے ساتھ ملے گا۔

18172 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَا يُبْلَغُ بِالْعَبْدِ دِيَةُ الْحُرِّ وَقَالَا: لَا يُجْلَدُ قَاذِفُ اُمِّ الْوَلَدِ

❀❀ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: غلام (کا معاوضہ) آزاد شخص کی دیت تک نہیں پہنچے گا یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ام ولد پر زنا کا الزام لگانے والے پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

18173 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: لَا يُجَاوَزُ بِهِ دِيَةَ الْحُرِّ

❀❀ معمر نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے (غلام کے معاوضے میں) آزاد شخص کی دیت سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔

18174 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: دِيَةُ الْمَمْلُوكِ ثَمَنُهُ مَا بَلَغَ، وَاِنْ زَادَ عَلٰى دِيَةِ الْحُرِّ

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کی دیت اس کی قیمت ہوگی خواہ وہ جتنی بھی ہو خواہ وہ آزاد شخص کی

دیت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

18175 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : ثَمَنُهُ مَا بَلَغَ اِنَّمَا هُوَ مَالٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی قیمت (اس کی دیت شمار ہوگی) خواہ وہ کتنی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ وہ ایک مال ہے۔

18176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ، وَشُرَيْحٍ : ثَمَنُهُ وَاِنْ خَلَّفَ دِيَةَ الْحُرِّ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی قیمت (اس کی دیت شمار ہوگی) اگرچہ وہ آزاد شخص کی دیت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

بَابُ الْقَوَدِ فِيْ مَوْضِعِهٖ

باب: مخصوص جگہ پر قصاص لینا

18177 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ لَيْسَتْ لَهٗ يَمِيْنٌ قَطَعَ يَسَارَ رَجُلٍ قَالَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً دِيَةُ يَدَيْنِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کا دایاں ہاتھ نہیں ہوتا اور وہ کسی اور شخص کا بایاں ہاتھ کاٹ دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اس شخص پر مکمل دیت کی یعنی دونوں ہاتھوں کی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس شخص سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

18178 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَخَذَ سَارِقًا لِيَقْطَعَ يَمِيْنَهٗ ، فَقُطِعَتْ شِمَالُهٗ ، فَقَدْ اُقِيْمَ عَلَيْهِ لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر کوئی شخص چور کو پکڑتا ہے تا کہ اس کا دایاں ہاتھ کاٹے اور پھر اس کا بایاں ہاتھ کٹ جاتا ہے' تو اس پر سزا جاری ہوگئی اس چور کو مزید سزا نہیں دی جائے گی۔

18179 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِيْ يُقْتَصُّ مِنْهُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَيُقَدِّمُ شِمَالَهٗ ، قَالَ : تُقْطَعُ يَمِيْنُهٗ اَيْضًا

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس سے دائیں ہاتھ میں قصاص لیا جانا ہو' اور پھر وہ بائیں ہاتھ کو آگے کر دے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کے دائیں ہاتھ کو ہی کاٹ دیا جائے گا۔

18180 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ ، اَخْبَرَهٗ ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَابْنُ الْمُسَيِّبِ عَلٰى اَنَّ رَجُلًا اِنْ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ ، فَاقْتَصَّ رَجُلٌ مِنْهُ فَقَطَعَ يَدَ الْقَاطِعِ يَسَارَهٗ

فَإِنَّ الْيُسْرٰى تُطْلَبُ، وَتُقْطَعُ الْيُمْنٰى، وَقَالَا: الْقَوَدُ فِي مَوْضِعِهِ، وَإِنْ قَطَعَ الْيُسْرٰى خَطَأً، كَانَ عَقْلُهَا عَلٰى مَنْ قَطَعَهَا، وَقُطِعَتِ الْيُمْنٰى بِالْيُمْنٰى

❀❀ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد اور سعید بن مسیّب کا اس بارے میں اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ دے اور دوسرا شخص اس سے قصاص لیتے ہوئے ہاتھ کاٹنے والے کا بایاں ہاتھ کاٹ دے تو بائیں ہاتھ کا مطالبہ کیا جائے گا اور بایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: قصاص مخصوص مقام پر ہوتا ہے خواہ اس نے بائیں ہاتھ کو غلطی سے کاٹ دیا ہو تو اس کی دیت کاٹنے والے پر لازم ہوگی دائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے بدلے میں کاٹا جائے گا۔

18181 - اقوال تابعین: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَخْبَرَنِيْ سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، بِمِثْلِهِ

❀❀ اسی کی مانند روایت سعید بن مسیّب کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ يُسْتَاْنٰى بِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اِذَا كَانَ صَغِيْرًا

باب: مقتول کے ولی کا انتظار کیا جائے گا اگر وہ چھوٹا ہو

18182 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ رَجُلٍ قُتِلَ وَلَهُ وَلَدٌ صَغِيْرٌ، فَكَتَبَ اَنْ يُسْتَاْنٰى بِالصَّغِيْرِ حَتّٰى يَبْلُغَ قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، وَابْنُ شُبْرُمَةَ قَدِ اسْتَاْنَيَا بِهِ

❀❀ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا جو قتل ہو جاتا ہے اور اس کا بیٹا کمسن ہوتا ہے انہوں نے خط میں لکھا کہ بچے کے بالغ ہونے تک انتظار کیا جائے گا سفیان کہتے ہیں اگر وہ بچہ (بڑا ہو کر) چاہے گا تو قصاص لے لے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اسی بات کے قائل ہیں ابن ابولیلیٰ اور ابن شبرمہ بھی اس کے بڑے ہونے کا انتظار کرنے کا کہتے ہیں۔

بَابُ مَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَطْرَافِهِ، مَا يَكُوْنُ فِيْهِ دِيَتَانِ اَوْ ثَلَاثٌ

باب: جس شخص کے اطراف کو نقصان پہنچایا جائے یا جس میں دو دیتیں یا تین دیتیں لاگو ہو رہی ہوں؟

18183 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ، قَالَ: لَقِيتُ شَيْخًا فِيْ زَمَانِ الْجَمَاجِمِ، فَحَلَّيْتُهُ، وَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ لِيْ: ذٰلِكَ اَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: رَمٰى رَجُلٌ رَجُلًا بِحَجَرٍ، فِيْ رَاْسِهِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ سَمْعُهُ، وَعَقْلُهُ، وَلِسَانُهُ، وَذَكَرُهُ فَقَضٰى فِيْهَا عُمَرُ بِاَرْبَعِ دِيَاتٍ وَهُوَ حَيٌّ

❀❀ عوف اعرابی بیان کرتے ہیں: جماجم کے زمانے میں میری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی میں ان کے ساتھ خلوت میں تھا میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا' تو مجھے بتایا گیا کہ یہ ابومہلب ہیں جو ابوقلابہ کے چچا ہیں میں نے ان صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے دوسرے شخص کے سر پر پتھر مارا تو دوسرے شخص کی بینائی' عقل' زبان اور شرم گاہ ضائع ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں چار دیتوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا حالانکہ وہ (متاثرہ) شخص ابھی زندہ تھا۔

18184 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا اُصِيبَ الرَّجُلُ خَطَاً، فَاُصِيبَتْ عَيْنَاهُ، وَاَنْفُهُ، فَدِيَتَانِ، وَاِنْ قُطِعَتْ اُنْثَيَاهُ، وَذَكَرُهُ فَذٰلِكَ دِيَتَانِ، وَكَذٰلِكَ فِي اَشْبَاهِ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب کسی شخص کو خطا کے طور پر نقصان پہنچایا جائے' یا اس کی آنکھیں اور ناک ضائع ہو جائے تو اس میں دو دیتوں کی ادائیگی ہو گی یا اس کے خصیے اور شرم گاہ ضائع ہو جائیں تو اس میں دو دیتوں کی ادائیگی لازم ہو گی اس کی مانند دیگر صورتوں میں بھی اس کی مانند حکم ہو گا۔

18185 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ اُصِيبَ مِنْ اَطْرَافِهِ، مَا نَذْرُهُ اَكْثَرَ مِنْ دِيَتِهِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيهِ بِشَيْءٍ وَاِنِّي لَاَظُنُّهُ سَيُعْطَى بِكُلِّ مَا اُصِيبَ مِنْهُ، وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ دِيَتِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے اطراف کو نقصان پہنچایا جاتا ہے' اور اس کا جرمانہ اس کی دیت سے زیادہ ہو جاتا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی ہے تاہم میرا اس کے بارے میں یہ گمان ہے کہ جو اس کو نقصان پہنچا ہے اس میں سے ہر ایک کا معاوضہ دیا جائے گا اگرچہ وہ اس کی دیت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

18186 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ فَقَاَ عَيْنَ صَاحِبِهِ، وَقَطَعَ اَنْفَهُ وَاُذُنَهُ؟ قَالَ: يُحْسَبُ ذٰلِكَ كُلُّهُ لَهُ

❀❀ ابن شہاب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے' اور کان اور ناک کاٹ دیتا ہے' تو ابن شہاب کہتے ہیں ان سب کے حساب سے اس پر جرمانے کے ادائیگی لازم ہو گی۔

بَابُ الْعَفْوِ

باب: معاف کر دینا

18187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا، فَجَاءَ اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ، وَقَدْ عَفَا اَحَدُهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ لِابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهِ: مَا تَقُولُ؟ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

اَقُوْلُ: اِنَّهُ قَدْ اُحْرِزَ مِنَ الْقَتْلِ قَالَ: فَضَرَبَ عَلٰی كَتِفِهٖ ثُمَّ قَالَ: كُنَيْفٌ مُلِءَ عِلْمًا

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا جس نے دوسرے شخص کو قتل کیا تھا مقتول کے اولیاء آئے ان میں سے کسی ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: جوان کے پہلو میں موجود تھے کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے قتل سے محفوظ کر دیا گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا یہ ایک برتن ہے جو علم سے بھرا ہوا ہے۔

18188 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا، فَاَرَادَ اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ قَتْلَهُ، فَقَالَتْ اُخْتُ الْمَقْتُوْلِ: وَهِيَ امْرَاَةُ الْقَاتِلِ: قَدْ عَفَوْتُ عَنْ حِصَّتِيْ مِنْ زَوْجِي، فَقَالَ عُمَرُ: عُتِقَ الرَّجُلُ مِنَ الْقَتْلِ

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش ہوا جس نے ایک شخص کو قتل کیا تھا مقتول کے اولیاء نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو مقتول کی بہن جو قاتل کی بیوی تھی اس نے کہا: میں اپنے حصے کے حساب سے اپنے شوہر کو معاف کرتی ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو قتل سے بچالیا گیا ہے۔

18189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَا: عَفْوُ كُلِّ ذِيْ سَهْمٍ جَائِزٌ

❀❀ ابراہیم نخعی اور عطاء فرماتے ہیں: ہر حصے دار کا معاف کرنا جائز ہوگا۔

18190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ امْرَاَةً قُتِلَ زَوْجُهَا وَلَهُ اِخْوَةٌ، فَعَفَا بَعْضُهُمْ فَاَمَرَ عُمَرُ لِسَائِرِهِمْ بِالدِّيَةِ

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کا شوہر قتل ہو گیا اس مرحوم کے بھائی بھی تھے ان میں سے کسی ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باقی سب کو دیت کی ادائیگی کا حکم دیا۔

18191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلَيْنِ عَمْدًا، فَعَفَا اَهْلُ اَحَدِهِمَا، وَلَمْ يَعْفُ الْاٰخَرُوْنَ؟ قَالَ: لَمْ يُقْتَلْ، وَلٰكِنَّهُ يُعْطِي الَّذِينَ لَمْ يَعْفُ شَطْرَ الدِّيَةِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دو افراد کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے ان میں سے ایک کے ورثاء معاف کر دیتے ہیں اور دوسرے کے ورثاء معاف نہیں کرتے تو عطاء نے فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا جن لوگوں نے معاف نہیں کیا وہ ان کو نصف دیت ادا کر دے گا۔

18192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

❀❀ عبدالکریم نے حسن بصری سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18193 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَمْدًا فَيَعْفُو اَحَدٌ مِنْ بَنِي الْمَقْتُوْلِ، وَيَابَى الْاٰخَرُ؟ قَالَ: يُعْطَى الَّذِیْ لَمْ يَعْفُ شَطْرَ الدِّيَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طلحہ سے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے پھر مقتول کے بیٹوں میں سے کوئی ایک معاف کر دیتا ہے اور باقی معاف کرنے سے انکار کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: جس نے معاف نہیں کیا اسے نصف دیت ادا کر دی جائے گی۔

18194 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا عَفَا اَحَدُ الْاَوْلِيَاءِ، فَاِنَّهَا تَكُوْنُ دِيَةً، وَتَسْقُطُ عَنِ الْقَاتِلِ بِقَدْرِ حِصَّةِ هٰذَا الَّذِیْ عَفَا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب اولیاء میں سے کوئی ایک معاف کر دے تو اب دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور قاتل سے معاف کرنے والے شخص کے حصے کے مطابق ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

18195 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَكَتَبَ بِهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَيْضًا قَالَ: اِذَا عَفَا اَحَدُهُمْ فَالدِّيَةُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں یہی تحریر کروایا تھا کہ جب کوئی ان میں سے معاف کر دیتا ہے تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18196 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَلَا يَمْنَعُ سُلْطَانٌ وَلِيَّ الدَّمِ، اَنْ يَعْفُوَ اِنْ شَاءَ، اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ اِذَا اصْطَلَحُوا، وَلَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَقْتُلَ اِنْ اَبَى اِلَّا الْقَتْلَ، بَعْدَ اَنْ يَحِقَّ لَهُ الْقَتْلُ فِي الْعَمْدِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے سلطان خون کے حق دار کو منع نہیں کرے گا اگر وہ چاہے تو معاف کر دے اگر وہ چاہے تو دیت وصول کر لے اگر ان کی صلح ہو جاتی ہے اور اگر وہ قتل کرنے پر اصرار کرتا ہے تو پھر اسے قتل کرنے سے بھی منع نہیں کرے گا اس کے بعد کہ قتل عمد کی صورت میں قاتل کو قتل کرنا ثابت ہو چکا ہو۔

18197 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: الْعَفْوُ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ، لَيْسَ لِلْمَرْاَةِ عَفْوٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے معاف کرنے کا حق (مقتول کے) اولیاء کو ہوگا عورت کو معاف کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

18198 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَا عَفْوَ لِلنِّسَاءِ فِي الْقَوَدِ، فَاِذَا كَانَتِ الدِّيَةُ فَلَهَا نَصِيبُهَا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے قصاص میں عورتوں کو معاف کرنے کا حق نہیں ہوگا اگر دیت ہوگی تو پھر عورت کو اس

کا حصہ مل جائے گا۔

18199 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: كَانَ لَا يَرَى لِلْمَرْاَةِ عَفْوًا فِيْ حَدٍّ، وَلَا قَتْلٍ، وَلٰكِنْ عَفْوُهَا فِي الدِّيَةِ، وَالْقِصَاصِ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ حد اور قتل میں عورت کے لئے معاف کرنے کے حق کو تسلیم نہیں کرتے البتہ دیت اور قصاص میں عورت معاف کرسکتی ہے۔

بَابُ الْقَتْلِ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ

باب: دیت وصول کر لینے کے بعد قتل کرنا

18200 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا اُعَافِيْ اَحَدًا قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں ایسے شخص کو معاف نہیں کروں گا جو دیت وصول کرنے کے بعد (قاتل کو) قتل کر دیتا ہے۔

18201 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِيْ يَعْفُو اَوْ يَاْخُذُ الدِّيَةَ، ثُمَّ يَقْتُلُ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) (البقرة: 178) قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ بَعْدَمَا يَاْخُذُ الدِّيَةَ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو معاف کر دیتا ہے' اور دیت وصول کرتا ہے' اور پھر (قاتل کو) قتل بھی کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس کے بعد بھی زیادتی کا مرتکب ہو' تو اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا''

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی دیت وصول کرنے کے بعد (قاتل کو) قتل کر دے۔

18202 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا، وَلَهُ اَخَوَانِ، فَعَفَا اَحَدُهُمَا، ثُمَّ قَتَلَهُ الْاٰخَرُ، قَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ اِلَى الْاِمَامِ؟ قَالَ: هُوَ خَطَاٌ عَلَيْهِ الدِّيَةُ يُؤْخَذُ مِنْهُ النِّصْفُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک شخص کو قتل کر دیتا ہے اس مقتول کے دو بھائی ہوتے ہیں جن میں سے ایک معاف کر دیتا ہے پھر دوسرا قاتل کو قتل کر دیتا ہے اس سے پہلے کہ یہ معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوتا تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ قتل خطا شمار ہوگا اور اس شخص پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس سے نصف دیت وصول کر لی جائے گی۔

18203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنِ الثَّبْتِ غَيْرَ اَنَّهُ اَسْنَدَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْجَبَ بِقَسَمٍ اَوْ غَيْرِهِ اَنْ لَا يُعْفَى عَنِ الرَّجُلِ عَفَا عَنِ الدَّمِ، ثُمَّ اَخَذَ

الدِّيَةَ، ثُمَّ غَدَا فَقَتَلَ

❀❀ اسماعیل بن امیہ نے ایک مستند راوی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ جب کسی شخص کو قتل کے مقدمے میں قتل کر دیا جائے یا دیت وصول کر لی جائے اور پھر قاتل کو قتل کر دیا جائے تو آپ نے قسم کے ساتھ یا اس کے بغیر (اس شخص کے حق میں جہنم کے) واجب ہونے کی بات کی تھی۔

18204 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: " وَالِاعْتِدَاءُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الْعَقْلَ، أَوْ يَقْتَصُّ، أَوْ يَقْضِي السُّلْطَانُ فِيمَا بَيْنَ الْجَارِحِ وَالْمَجْرُوحِ، أَوْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ، بَعْدَ أَنْ يَسْتَوْعِبَ حَقَّهُ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدِ اعْتَدَى، وَالْحُكْمُ فِيهِ إِلَى السُّلْطَانِ، بِالَّذِي يَرٰى فِيهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ، وَلَوْ عُفِيَ عَنْهُ، لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِّنْ طَلَبَةِ الْحَقِّ، أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ بَعْدَ اعْتِدَائِهِ، إِلَّا بِإِذْنِ السُّلْطَانِ، وَعَلٰى تِلْكَ الْمَنْزِلَةِ، كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ هٰذَا النَّحْوِ، فَإِنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ (فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ) (النساء: 59) الْآيَةَ، وَمَا كَانَ مِنْ جُرْحٍ فَوْقَ الْأَدْنَى، وَدُوْنَ الْأَقْصَى، فَهُوَ يُرٰى فِيهِ بِحِسَابِ الدِّيَةِ "

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس حد سے تجاوز کا ذکر کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی دیت وصول کر لے یا قصاص لے لے یا زخمی کرنے والے اور زخمی ہونے والے کے معاملے میں حاکم وقت فیصلہ دیدے اور پھر ان میں سے کوئی ایک زیادتی کرے اس کے بعد کہ وہ اپنا حق مکمل وصول کر چکا ہو جو شخص ایسا کرے گا تو وہ زیادتی کا مرتکب ہوگا اور اس بارے میں فیصلہ حاکم وقت کی طرف جائے گا وہ اس بارے میں جو سزا مناسب سمجھے گا وہ تجویز کرے گا اور اگر اس کو معاف کر دیا جاتا ہے تو حق کے طلبگاروں میں سے اس بات کا حق نہیں ہوگا کہ اس کی سرکشی کے بعد اس سے درگزر کرے البتہ حاکم وقت کی اجازت کا معاملہ مختلف ہے اس طرح کی ہر صورت حال اس کی مانند شمار ہوگی کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ وہ معاملہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ہے:

''اگر تمہارے درمیان کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جاتا ہے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو''

تو جو زخم ہو خواہ وہ زیادہ ہو یا کم ہو اس میں بھی دیت کے حساب سے فیصلہ دیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَّبِعُ دَمَهُ أَوْ يَتَصَدَّقُ

باب: جو شخص اپنے خون کی پیروی کرے یا صدقہ کر دے

18205 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: إِنْ وَهَبَ الَّذِي يُقْتَلُ خَطَأً دِيَتَهُ لِلَّذِي قَتَلَهُ، فَإِنَّمَا لَهُ مِنْهَا ثُلُثُهَا، إِنَّمَا هُوَ مَالٌ يُوصِي بِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کو خطا کے طور پر قتل کیا گیا ہو اگر اس

نے اپنی دیت کو اس شخص کے لئے ہبہ کیا ہو جو اسے قتل کرے تو اسے اس دیت میں سے ایک تہائی حصے کا حق ہوگا یہ ایسا مال شمار ہوگا جس کے بارے میں اس نے وصیت کی ہے۔

18206 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِدَمِهِ، وَقُتِلَ خَطَأً، فَالثُّلُثُ مِنْ ذٰلِكَ جَائِزٌ، اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا جو شخص اپنے خون کو صدقہ کر دے اور پھر وہ قتل خطا کے طور پر قتل ہو جائے تو اس میں سے ایک تہائی حصہ جائز ہوگا جبکہ اس شخص کا اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو۔

18207 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِدَمِهِ، وَكَانَ قُتِلَ عَمْدًا، فَهُوَ جَائِزٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے خون کو صدقہ کر دے اور اسے عمد کے طور پر قتل کر دیا جائے تو پھر یہ جائز ہے۔

18208 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اِذَا كَانَ عَمْدًا فَهُوَ جَائِزٌ، وَلَيْسَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: جب قتل عمد کے طور پر ہو تو یہ جائز ہوگا اور پھر یہ ایک تہائی حصے میں سے نہیں ہوگا۔

18209 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِذَا اُصِيبَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِنَفْسِهِ، فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ: فَقُلْنَا: ثُلُثُهُ؟ قَالَ: بَلْ كُلُّهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص پر حملہ ہوا اور وہ اپنی جان کو صدقہ کر چکا ہو تو یہ جائز ہوگا راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس کا ایک تہائی حصہ؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! بلکہ مکمل (دیت)۔

18210 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الدَّمُ مَا بِيعَ مِنْهُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ، وَاِنْ كَثُرَ

❀❀ ابو معشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے خون میں سے جس چیز کو فروخت کر دیا گیا ہو تو یہ جائز ہوگا خواہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

18211 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ عَمْدًا، فَاصْطَلَحُوا عَلَى ثَلَاثِ دِيَاتٍ؟ قَالَ: جَائِزٌ اِنَّمَا اشْتَرَوْا بِهِ صَاحِبَهُمْ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص عمد کے طور پر قتل کرتا ہے اور پھر مقتول کے ورثاء تین دیتوں پر صلح کرتے ہیں تو قتادہ فرماتے ہیں: یہ جائز ہوگا ان لوگوں نے اس کے ذریعے اپنے ساتھی کو خرید لیا ہوگا (یا اس کا سودا کر لیا ہوگا)۔

18212 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا بِيعَ بِهِ

الدَّمُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ، وَاِنْ كَثُرَ

❀❀ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جس چیز کے عوض میں خون (یعنی قتل کے مقدمے) کا سودا کیا گیا ہو وہ جائز شمار ہوگی خواہ وہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔

18213 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا اَوْصٰى اَنْ يَعْفُوْا عَنْهُ، كَانَ الثُّلُثُ لِلْعَاقِلَةِ، وَغَرِمَ الثُّلُثَيْنِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی نے یہ وصیت کی ہو کہ اس کے ورثاء اس کی طرف سے معاف کر دیں تو پھر ایک تہائی عاقلہ کے لئے ہوگا اور وہ دو تہائی جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

بَابُ الَّذِيْ يَاْتِي الْحُدُوْدَ ثُمَّ يُقْتَلُ

باب: جو شخص حدود کا مرتکب ہو اور پھر قتل ہو جائے

18214 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِنْ سَرَقَ رَجُلٌ، اَوْ شَرِبَ خَمْرًا، ثُمَّ قُتِلَ، فَهُوَ الْقَتْلُ لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ، لَا يُقْطَعُ، وَلَا يُحَدُّ،

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چوری کرلے یا شراب پی لے اور پھر قتل ہو جائے تو یہ قتل ہی کافی ہوگا مزید کوئی سزا نہیں دی جائے گی نہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا نہ حد جاری کی جائے گی۔

18215 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ مَحَا مَا لِلنَّاسِ وَغَيَّرَهُ

❀❀ ابن شہاب کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند منقول ہے جو کچھ بھی لوگوں کا تھا یہ قتل اس کو مٹا دے گا اور اسے متغیر کر دے گا۔

18216 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَى الرَّجُلِ حُدُوْدٌ فِيْهَا الْقَتْلُ، فَاِنَّ الْقَتْلَ يَكْفِيْهِ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر آدمی پر مختلف سزائیں اکٹھی ہو جائیں جن میں سے ایک قتل بھی ہو، تو یہ قتل ہی (باقی تمام سزاؤں کے لئے) کفایت کر جائے گا۔

18217 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: اِذَا جَاءَ الْقَتْلُ، مَحَا كُلَّ شَيْءٍ لِلنَّاسِ، وَغَيَّرَهُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ.

❀❀ حماد فرماتے ہیں: جب قتل آجائے گا تو لوگوں کے تمام حقوق کو مٹا دے گا اور انہیں متغیر کر دے گا سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18218 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ،

❀❀ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیّب کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18219 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیّب سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18220 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: اِذَا جَاءَ الْقَتْلُ مُحِيَ كُلُّ شَيْءٍ

❀❀ ابن جریج نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب قتل آجائے تو ہر چیز کو مٹادیا جائے گا۔

18221 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: اِذَا جَاءَ الْقَتْلُ مَحَا كُلَّ شَيْءٍ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب قتل آجائے تو وہ ہر چیز کو مٹادے گا۔

18222 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ثُمَّ يُقْتَلُ،

❀❀ ابن ابوملیکہ فرماتے ہیں: (اس طرح کی صورت حال میں) اس شخص پر پہلے حد جاری کی جائے گی اور پھر اسے قتل کیا جائے گا۔

18223 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ مِثْلَهُ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ ابن ابوملیکہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

18224 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ سَرَقَ وَشَرِبَ خَمْرًا ثُمَّ قَتَلَ: تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ، ثُمَّ يُقْتَلُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو چوری کرتا ہے شراب پیتا ہے پھر قتل کر دیتا ہے (تو قتادہ فرماتے ہیں:) اس پر حدود قائم کی جائیں گی اور اسے (قتل کے بدلے میں) قتل کیا جائے گا۔

18225 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ قَذَفَ رَجُلًا، قَالَ: يُجْلَدُ، ثُمَّ يُقْتَلُ، وَاِنْ قَذَفَهُ اَحَدٌ جُلِدَ لَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِنْ سَرَقَ ثُمَّ قَتَلَ؟ قَالَ: يُعْفَى عَنْهُ مِنَ السَّرِقَةِ، وَيُقْتَلُ، وَاِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ حُدُودٌ، وَقَتَلَ دُرِئَتْ عَنْهُ الْحُدُودُ كُلُّهَا، اِلَّا الْقَذْفَ، فَاِنَّهُ يُقَامُ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی شخص کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے پھر وہ ایک شخص پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اسے پہلے کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر قتل کیا جائے گا اور اگر کوئی شخص اس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو اس الزام لگانے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے زہری بیان کرتے ہیں: اگر اس نے چوری کی ہو اور پھر قتل کر دیا ہو تو اسے چوری کی سزا نہیں دی جائے گی اور اسے قتل کر دیا جائے گا جب اس پر حدود اکٹھی ہو جائیں اور اس نے قتل بھی کر دیا ہو تو حدود اس سے پرے کر دی جائیں گی البتہ زنا کا الزام لگانے کی حد کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اس کی سزا اسے دی جائے گی۔

18226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِذَا وَجَبَ عَلَى الرَّجُلِ الْقَتْلُ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ حُدُودٌ، لَمْ تُقَمْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ، اِلَّا الْفِرْيَةَ، فَاِنَّهُ يُحَدُّ ثُمَّ يُقْتَلُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص پر قتل کیا جانا واجب ہو جائے اور اس پر حدود بھی واجب ہو چکی ہوں تو اس پر حدود قائم نہیں ہوں گی صرف زنا کا الزام لگانے کی سزا اسے دی جائے گی پہلے یہ سزا دی جائے گی پھر اس کے بعد اسے قتل کیا جائے گا۔

18227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَتْ عَلٰى رَجُلٍ حُدُودٌ، ثُمَّ قُتِلَ، فَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَاَقِدْ مِنْهُ، وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَدَعْهُ الْقَتْلُ يَمْحُو ذٰلِكَ كُلَّهُ وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص پر حدود (کی سزائیں) اکٹھی ہو جائیں اور پھر اس کو قتل کی سزا بھی مل جائے تو جو لوگوں کے حقوق تھے ان کا تم اس سے بدلہ دلواؤ گے اور جو اللہ تعالیٰ کا حق تھا اسے تم چھوڑ دو گے کیونکہ قتل اس طرح کے تمام حقوق کو مٹا دے گا امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُمَثِّلُ بِالرَّجُلِ ثُمَّ يَقْتُلُهُ

باب: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مثلہ کرے اور پھر اسے قتل کر دے

18228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الرَّجُلُ يُمَثِّلُ بِالرَّجُلِ ثُمَّ يَقْتُلُهُ؟ قَالَ: يُمَثَّلُ بِهِ كَمَا مَثَّلَ بِهِ ثُمَّ يُقْتَلُ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ: الْقَتْلُ يَمْحُو ذٰلِكَ وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص دوسرے شخص کا مثلہ کر کے اسے قتل کر دیتا ہے تو اس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: اس کا مثلہ کیا جائے گا جس طرح اس نے مثلہ کیا تھا اور پھر اسے قتل کیا جائے گا۔

سفیان اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ قتل مثلہ کو مٹا دے گا اور یہ قول ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

18229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، اَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا، فَجَدَعَ اَنْفَهُ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَعْطَى وَلِيَّهُ عُمَرُ فَجَدَعَ اَنْفَهُ، ثُمَّ قَتَلَهُ

❀❀ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو مارا اس کی ناک کاٹ دی اس کا مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص کو مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا اس ولی نے اس کی ناک کاٹی اور پھر اسے قتل کیا۔

18230 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالْحَدِيدِ اَوْ بِالشَّيْءِ؟ قَالَ: الْقَوَدُ يَمْحُو ذٰلِكَ بِالسَّيْفِ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ كَذٰلِكَ اَخْبَرَ بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کو لوہے یا کسی اور چیز کے ذریعے قتل کرتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تلوار کے ذریعے قصاص اس چیز کو مٹا دے گا۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

18231 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: اَخَذَ زِيَادٌ دِهْقَانًا يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْمِسْكِيْنِ فَمَثَّلَ بِهِ قَالَ: فَقَالَ عَلْقَمَةُ: كَانَ يُقَالُ: لَيْسَ اَحَدٌ اَحْسَنَ قِتْلَةً مِنَ الْمُسْلِمِ، كُنَّا نُنْهَى عَنْ هَوَشَاتِ السُّوقِ وَهَوَشَاتِ اللَّيْلِ - يَعْنِي هَوَشَاتٍ اِذَا كَانَ قِتَالٌ، اَوْ جَمَاعَاتٌ فِي قِتَالٍ

❀❀ ابراہیم نخعی نے علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے زیاد نے ایک دہقان کو پکڑا جسے ابن مسکین کہا جاتا تھا اور اس کا مثلہ کر دیا تو علقمہ نے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے مسلمان سے زیادہ اچھے طریقے سے سلوک (یا قتل) اور کوئی نہیں کرتا ہمیں بازاروں کے شور شرابے اور رات کے شور شرابے سے منع کیا گیا ہے ان کی مراد یہ تھی کہ رات کے وقت جو قتل و غارت گری کی جاتی ہے یا رات کے وقت جو اکٹھے ہو کر (قتل و غارت گری کی جاتی ہے)۔

18232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اِنَّ اَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيمَانِ

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل کرنے میں' سب سے زیادہ احتیاط کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

18233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا، ثُمَّ اَلْقَاهَا فِي قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ، فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ يُرْجَمَ، حَتّٰى يَمُوتَ، فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کے زیور کی وجہ سے اس لڑکی کو قتل کر کے اس کی لاش کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اس شخص نے اس لڑکی کا سر پتھر کے ذریعے کچلا تھا اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے سنگسار کیا جائے' جب تک وہ مر نہیں

جاتا تو اسے سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

بَابُ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی

18234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔

18235 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّهُ يُنْهَى عَنْ اَنْ يُصْبَرَ فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کسی شخص کو مسجد میں (سزا کے طور پر) باندھا جائے۔

18236 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى اَنْ يُقَادَ بِالْجُرُوْحِ فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں زخموں کا قصاص لینے سے منع کیا ہے۔

18237 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُقَادُ الرَّجُلُ مِنَ ابْنِهِ فِي الْقَتْلِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: قتل کے بارے میں آدمی سے اس کے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

18238 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ: اَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاضْرِبَاهُ

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو کسی مقدمے میں لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے مسجد سے باہر لے جا کے اس کی پٹائی کرو۔

18239 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ جَلَدَ يَهُوْدِيًّا حَدًّا فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے مسجد میں ایک یہودی کو حد کے کوڑے لگوائے۔

18240 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: سُئِلَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَحُرْمَةً

❀❀ ابوضحیٰ' مسروق کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان سے مسجد میں پٹائی کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: مسجد کا احترام ہوتا ہے۔

18241 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلَيْهِ: لَا تَقْضِ فِي الْمَسْجِدِ، فَاِنَّهُ تَاْتِيكَ الْحَائِضُ، وَالْمُشْرِكُ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ تم مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کے درمیان فیصلے نہ کرنا کیونکہ تمہارے پاس (مقدمات کے سلسلے میں) حیض والی عورتیں اور مشرک لوگوں نے بھی آنا ہوگا۔

بَابُ هَلْ يَضْمَنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنَتَ فِي مَنْزِلِه؟

باب: آدمی کے گھر میں اگر کسی کو نقصان پہنچے تو کیا آدمی اس کا جرمانہ ادا کرے گا؟

18242 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَخَلَ بَيْتَ رَجُلٍ، وَفِي الْبَيْتِ سِكِّينٌ، فَوَطِءَ عَلَيْهَا فَعَقَرَتْهُ، قَالَ: لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْبَيْتِ شَيْءٌ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے گھر میں داخل ہوتا ہے اس گھر میں چھری موجود ہوتی ہے وہ شخص اس چھری پر پاؤں دے دیتا ہے' تو اس کا پاؤں زخمی ہو جاتا ہے' تو زہری نے فرمایا: گھر کے مالک شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

18243 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُصُّ شَارِبَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَفْزَعَهُ فَضَرَطَ فَقَالَ: "اَمَا اِنَّا لَمْ نُرِدْ هٰذَا، وَلٰكِنَّا سَنَعْقِلُهَا لَكَ، فَاَعْطَاهُ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا - قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ - وَشَاةً اَوْ عَنَاقًا"

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مونچھیں ٹھیک کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا تو اس کی ہوا خارج ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا یہ مقصد نہیں تھا ہم تمہیں (اس خوف زدہ کرنے کا) بدلہ دیں گے راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ایک بکری یا ایک بکری کا بچہ دیا۔

18244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ قَضٰى فِي الَّذِيْ يُضْرَبُ، حَتّٰى يُحْدِثَ بِثُلُثِ الدِّيَةِ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے' جس کی پٹائی کی جاتی ہے یہاں تک کہ اسے حدث لاحق ہو جاتا ہے' تو اسے ایک تہائی دیت دی جائے گی سفیان کہتے ہیں عاقلہ پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

18245 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، اَنَّ

رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا، حَتّٰى سَلَحَ، فَخَاصَمَهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلٰى ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ هَلْ كَانَ فِي هٰذَا سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ؟ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَخْبِرْهُ اَنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ فَاَغْرَمَهُ عُثْمَانُ اَرْبَعِينَ قَلُوصًا

❀❀ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو مارا یہاں تک کہ دوسرے شخص کا پاخانہ خطا ہو گیا' وہ اپنا مقدمہ لے کر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سعید بن میتب کو پیغام بھیج کر اس مسئلے کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اس بارے میں پہلے سے کوئی فیصلہ موجود ہے' تو سعید بن میتب نے فرمایا: انہیں بتادینا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایسی صورت حال پیش آئی تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چالیس اونٹنیوں کا جرمانہ عائد کیا تھا۔

18246 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ مَرْوَانَ قَضٰى فِي ذٰلِكَ بِثُلُثِ الدِّيَةِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے مروان نے ایسی صورت حال میں ایک تہائی دیت کا فیصلہ دیا ہے۔

18247 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ، يَقُولُ: رَجُلٌ يُدْعَى ابْنُ الْعُقَابِ مِنْ بَنِي عَامِرٍ يَهْجُو بَنِي عَبْسٍ فَاخْتَصَمَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ اِلٰى - شَكَّ عَبْدُ رَبِّهِ فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ عَبْدُ رَبِّهِ: قَالَ الْعَبْسِيُّ: اَمَا اِنِّي قَدْ ضَرَبْتُهُ حَتّٰى سَلَحَ، قَالَ ابْنُ الْعُقَابِ: قَدْ وَاللّٰهِ فَعَلَ وَلٰكِنْ لَيْسَتْ لِي بَيِّنَةٌ، وَكُنْتُ اَسْتَحْيِي مِنْ ذِكْرِهِ، فَاَمَّا اِذْ اَقَرَّ بِهِ عَلٰى نَفْسِهِ فَخُذْ بِحَقِّي، فَسَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: فِيهِ اَرْبَعُونَ فَرِيضَةً - يَعْنِي قَلُوصًا -

❀❀ عبدربہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام ابن عقاب تھا جس کا تعلق بنو عامر سے تھا' وہ بنو عبس کی ہجو کیا کرتا تھا ایک مرتبہ اس کا اور بنو عبس سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش ہوا تو عبسی شخص نے کہا: میں نے اسے مارا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خطا ہو گیا' تو ابن عقاب نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے ایسا کیا تھا لیکن کیونکہ میرے پاس ثبوت نہیں ہے' اور مجھے اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے شرم آ گئی لیکن اب جب اس نے اپنی ذات کے حوالے سے اقرار کر لیا ہے' تو اب آپ میرا حق دلوائیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سعید بن میتب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں چالیس اونٹنیوں کی ادائیگی لازم ہو گی۔

18248 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، اَنَّ عَبْدَ الْحَكَمِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ الْعُقَابِ اسْتَعْدٰى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ: وَاَنَا فِي الدَّارِ - عَلٰى رَجُلٍ ضَرَبَهُ، وَوَطِئَهُ حَتّٰى سَلَحَ، فَرَاٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الدَّارِ فَدَعَاهُ فَسَاَلَهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ عِلْمًا، فَاَرْسَلَ حَرَسِيًّا، اِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَرَجَعَ اِلٰى عُمَرَ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا سَاَلْنَا مَا الَّذِي رَجَعَ اِلَيْهِ ابْنُ الْمُسَيِّبِ؟ قَالَ: قَضٰى عُثْمَانُ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلًا وَوَطِئَهُ

حَتّٰى سَلَحَ بِاَرْبَعِينَ فَرِيضَةً قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: وَرَاَيْتُ تِلْكَ الْاِبِلَ الَّتِىْ قَضٰى بِهَا عُثْمَانُ مُعَلَّمَةً بِحَلْقَةٍ فِيْهَا خَطٌّ

❀❀ عبدالحکم بن عبداللہ بن ابوفروہ بیان کرتے ہیں: ابن عقاب نامی شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بدلے کا مطالبہ کیا میں اس وقت اس گھر میں موجود تھا ایک شخص نے اسے مارا تھا اور پاؤں کے ذریعے روندا تھا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خارج ہو گیا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سلیمان بن یسار کی طرف دیکھا جو اس گھر میں موجود تھے انہوں نے سلیمان بن یسار کو بلا کر ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے سپاہی کو سعید بن مسیّب کے پاس بھیجا وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس جو چیز واپس لے کے آیا مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا تھی جب ہم وہاں سے نکلے تو ہم نے دریافت کیا: کہ سعید بن مسیّب نے کیا جواب بھیجا تھا تو انہوں نے بتایا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت حال کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے دوسرے کو مارا اور اسے پاؤں تلے روندا تو اس شخص کا پاخانہ نکل گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چالیس اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: میں نے وہ اونٹ دیکھے ہیں جن کی ادائیگی کا فیصلہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دیا تھا ان کی مخصوص نشانی ایک حلقہ تھا جس میں لکیر لگی ہوئی تھی۔

بَابُ الَّذِىْ يَقْتُلُ عَمْدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: جو شخص قتل عمد کا مرتکب ہو اور اس کے ذمے قرض بھی ہو

18249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَالَ الْغُرَمَاءُ: نَحْنُ نَاْخُذُ الدِّيَةَ، وَقَالَ الْوَرَثَةُ: نَحْنُ نَقْتُلُ؟ قَالَ: اِنْ اَحَبَّ الْوَرَثَةُ اَنْ يَقْتُلُوا قَتَلُوا، وَاِنْ اَخَذَ الْوَرَثَةُ فَلِلْغُرَمَاءِ دَيْنُهُمْ فِى الدِّيَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے' اور اس (مقتول) شخص کے ذمہ قرض بھی ہوتا ہے قرض خواہ یہ کہتے ہیں کہ دیت ہم وصول کریں گے ورثاء کہتے ہیں کہ ہم (قاتل کو) قتل کریں گے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر ورثاء قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر ورثاء دیت لینا چاہیں تو دیت میں سے قرض خواہوں کو ان کا قرض ادا کیا جائے گا۔

بَابُ مِلْءِ كَفٍّ مِنْ دَمٍ

باب: مٹھی بھر خون کا حکم

18250 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلَيْهِ فِيْ اِمَارَةِ الْمُصْعَبِ فَقَالَ: اِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ وَلَغُوا فِيْ دِمَائِهِمْ، وَتَحَانَقُوْا عَلَى الدُّنْيَا، وَتَطَاوَلُوا فِي الْبُنْيَانِ، وَاِنِّي اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اِلَّا يَسِيْرٌ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْجَمَلُ الضَّابِطُ، وَالْحُمْلَانُ، وَالْقَتَبُ اَحَبَّ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنَ الدَّسْكَرَةِ الْعَظِيْمَةِ، تَعْلَمُوْنَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحُولَنَّ بَيْنَ اَحَدِكُمْ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ يَرٰى بَابَهَا مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، اَهْرَاقَهُ بِغَيْرِ حِلِّهِ، اَلَا مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ

❀❀ حسن نے جندب بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے مصعب بن زبیر کے عہد گورنری میں' میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو خون میں لت پت ہو چکے ہیں اور دنیا کے حوالے سے ایک دوسرے پر غضبناک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارتیں بنا رہے ہیں اللہ کی قسم! دنیا تمہارے پاس تھوڑی سی آئے گی یہاں تک کہ ایک اونٹ اور اس کا پالان تمہارے نزدیک بڑے گاؤں سے زیادہ پسندیدہ ہو گا تم لوگ یہ بات جانتے ہو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے کسی ایک شخص اور جنت کے درمیان رکاوٹ حائل نہ ہو جائے یوں کہ وہ شخص جنت کے دروازے پر مٹھی بھر خون دیکھے گا جو کسی مسلمان کا ہو گا جسے اس نے ناحق طور پر بہایا ہو گا خبردار جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کے حوالے سے کسی چیز کے بارے میں تم سے حساب نہ لے''۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب: قسامت کا بیان

18251 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَشِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ مَخْزُومٍ: " وَكَانَ حَكَمَ قُرَيْشٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ حَكَمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالْقَسَامَةِ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ آخَرَ، بِمِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَكَانَ عَقْلَ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ الْغَنَمُ، قَالَ: وَاَوَّلُ مَنْ فَدَى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ كَانَ نَذَرَ اِنْ وُفِّيَ لَهُ عَشْرُ ذُكُورٍ مِّنْ صُلْبِهِ، لَيَنْحَرَنَّ اَحَدَهُمْ، فَتَوَافَوْا، فَفَدَاهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ "

❀❀ بشیر بن عبدالحارث بیان کرتے ہیں: وہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے ثالث ہوتے تھے زمانہ جاہلیت میں انہوں نے سب سے پہلا ثالثی کا جو فیصلہ کیا تھا' وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں تھا جس نے دوسرے شخص کو قتل کیا تھا تو انہوں نے ایک سو اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا زمانہ جاہلیت میں دیت بکریوں کی شکل میں ادا کی جاتی تھی راوی بیان کرتے ہیں: فدیے کے طور پر سب سے پہلے جناب عبدالمطلب نے اونٹ دیے تھے انہوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر ان کے ہاں دس بیٹے ہوئے تو وہ ان میں سے ایک کو قربان کریں گے جب ایسا ہوا تو انہوں نے اپنے صاحبزادے (یعنی حضرت عبداللہ) کے فدیے کے طور پر ایک سو اونٹ دیے تھے۔

18252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ اَقَرَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِيْ جُبِّ الْيَهُوْدِ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اِنَّ يَهُوْدَ قَتَلُوا صَاحِبَنَا، وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَهُوْدَ وَبَدَاَ بِهِمْ: اَيَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُوْنَ؟ قَالُوْا: لَا، فَقَالَ لِلْاَنْصَارِ: هَلْ تَحْلِفُوْنَ؟ فَقَالُوْا: اَنَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةً عَلَى الْيَهُوْدِ لِاَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ

❀❀ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: قسامت زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتی تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری کے معاملے میں اسے برقرار رکھا جسے یہودیوں کے ایک گڑھے میں مقتول پایا گیا تھا انصار نے کہا: یہودیوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں سے آغاز کرتے ہوئے ان سے فرمایا کیا تم میں سے پچاس لوگ حلف اٹھائیں گے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے انصار سے دریافت کیا: کیا تم لوگ حلف اٹھاؤ گے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم ایسی بات پر حلف اٹھائیں جہاں ہم موجود ہی نہیں تھے تو نبی اکرم ﷺ نے (مقتول کی) دیت کی ادائیگی یہودیوں پر لازم قرار دی' کیونکہ مقتول ان لوگوں کے درمیان پایا گیا تھا۔

18253 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اَوَّلُ مَنِ اسْتَحْلَفَ بِالْقَسَامَةِ، - زَعَمُوْا - عُمَرُ فِي الدَّمِ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ قسامت کے حوالے سے سب سے پہلے جس نے حلف لیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے ایک قتل کے مقدمے میں پچاس لوگوں سے حلف لیا تھا۔

18254 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْقَسَامَةِ فِي الدَّمِ قَالَ: كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقَرَّهَا عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضٰى بِهَا بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُوْدِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ فِيْهَا اَنْ تَكُوْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ، وَعَلٰى اَوْلِيَائِهِ، يَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسُوْنَ رَجُلًا، اِذَا لَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ يُؤْخَذُ بِهَا، فَاِنْ نَكَلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ، رُدَّتْ قَسَامَتُهُمْ، وَوَلِيُّهَا الْمُدَّعُوْنَ يَحْلِفُوْنَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَاِنْ حَلَفَ مِنْهُمْ خَمْسُوْنَ، اسْتَحَقُّوْا، وَاِنْ نَقَصَتْ قَسَامَتُهُمْ، اَوِ ارْتَدَّ مِنْهُمْ اَحَدٌ لَمْ يُعْطَوُا الدَّمَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے قتل کے مقدمے میں قسامت کے بارے میں مجھے بتایا ہے کہ قسامت زمانہ جاہلیت میں بھی ہوا کرتی تھی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کے حوالے

سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے اسی طرح برقرار رکھا جس طرح یہ زمانہ جاہلیت میں ہوتی تھی نبی اکرم ﷺ نے قسامت کے حوالے سے انصار کے ایک مقتول کے بارے میں فیصلہ دیا تھا انصار نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اسے یہودیوں نے قتل کیا ہے ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اس مسئلے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی سنت یہ ہے کہ جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس پر اور اس کے اولیاء پر یہ بات لازم ہوگی کہ ان میں سے پچاس افراد یہ حلف اٹھائیں جبکہ کوئی ایسا ثبوت نہ ہو جس کی بنیاد پر ان کی گرفت ہو سکے اگر ان پچاس افراد میں سے کوئی ایک انکار کر دیتا ہے' تو ان کی قسامت مسترد ہو جائے گی اور پھر دعویٰ کرنے والے لوگ اس کی مانند حلف اٹھائیں گے اگر ان میں سے پچاس افراد حلف اٹھا لیتے ہیں تو وہ (دیت کے) مستحق ہو جائیں گے اور اگر ان کی قسامت کم ہوئی یا ان میں سے کوئی ایک پھر گیا تو پھر انہیں خون (کی دیت) نہیں دی جائے گی۔

18255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْفَضْلُ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِيَهُوْدَ فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا، فَرَدَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْاَنْصَارِ فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوا: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقْلَ عَلٰى يَهُوْدَ"

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں سے آغاز کیا تو انہوں نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا نبی اکرم ﷺ نے قسامت کو انصار کی طرف لوٹایا تو انہوں نے بھی حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

18256 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَصْحَابِهِمْ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: بَدَاَ بِالْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ، ثُمَّ ضَمَّنَهُمُ الْعَقْلَ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدعیٰ علیہم سے آغاز کیا تھا اور پھر انہیں دیت کی ادائیگی کا جرمانہ کیا تھا۔

18257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِالْاَنْصَارِ قَالَ: اسْتَحْلِفُوْا فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا، فَقَالَ لِلْاَنْصَارِ: اَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ؟ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: وَمَا يُبَالِي الْيَهُوْدُ اَنْ يَحْلِفُوْا فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے آغاز کیا اور فرمایا تم لوگ حلف اٹھاؤ انہوں نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا نبی اکرم ﷺ نے انصار سے دریافت کیا' تو پھر کیا یہودی حلف اٹھائیں گے انصار نے کہا: یہودی حلف اٹھانے کے حوالے سے اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے (کہ وہ جھوٹا حلف اٹھا رہے ہیں) راوی کہتے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے ایک سو اونٹ دیت کے طور پر ادا کیے۔

18258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ هٰذَا الْقَتِيلَ كَانَ بِخَيْبَرَ وَاَنَّهُ ابْنُ سَهْلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَاَنَّهُ اَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، فَجَاءَ هُوَ وَمُحَيِّصَةُ، وَحُوَيِّصَةُ، ابْنَا مَسْعُوْدٍ وَهُمَا ابْنَا عَمِّ ابْنَيْ سَهْلٍ فَجَاءُ وا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بْنُ سَهْلٍ قَبْلَ مُحَيِّصَةَ، وَحُوَيِّصَةَ لِاَنَّهُ اَخُوهُ، وَكَانَ اَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ كَبِّرْ - اَیْ يَتَكَلَّمُ الْاَكْبَرُ - قَالَ: وَقَالَ مَالِكٌ: اِنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِیْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَفَرَّ مُحَيِّصَةُ، فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوهُ حُوَيِّصَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهِ مِنْ اَخِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرَا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِينَ يَمِينًا، وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ، اَوْ صَاحِبَكُمْ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ قَالَ: فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ،

❀❀ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: وہ مقتول خیبر میں مقتول پایا گیا تھا' وہ ابن سہل تھا جس کا تعلق انصار سے تھا اور وہ عبدالرحمٰن بن سہل کا بھائی تھا عبدالرحمٰن بن سہل محیصہ بن مسعود اور حویصہ بن مسعود جو سہل کے دونوں بیٹوں کے چچازاد تھے یہ تینوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے محیصہ اور حویصہ سے پہلے عبدالرحمٰن بن سہل نے بات شروع کرنا چاہی کیونکہ وہی مقتول کے بھائی بھی تھے لیکن وہ باقی دونوں صاحبان کے مقابلے میں کم عمر تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو! پہلے بڑے کو موقع دو یعنی پہلے بڑا بات کرے

امام مالک بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن سہل اور مہیصة بن مسعود خیبر تشریف لے گئے وہاں یہ حضرات اپنے اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے وہاں عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا حضرت محیصہ وہاں سے فرار ہو کر آ گئے پھر وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے (مقتول) بھائی کے ساتھ تعلق کی وجہ سے عبدالرحمٰن بات کا آغاز کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو پہلے بڑے کو موقع دو تو حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ نے گفتگو کی اور حضرت عبداللہ بن سہل کے معاملے کا ذکر کیا نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا کیا تم لوگ پچاس افراد حلف اٹھا کر تم اپنے قاتل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے ساتھی کے حق دار بن جاؤ گے؟ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو وہاں موجود ہی نہیں تھے اور حاضر ہی نہیں تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں اٹھا کر تم سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کافروں کی قسموں کو کیسے قبول کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی۔

18259 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِی حَثْمَةَ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

18260 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ قُتِلَ بِخَيْبَرَ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَانَتْ فِيْهِ الْقَسَامَةُ فِي الْاِسْلَامِ، خَرَجَ وَهُوَ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَاجَتِهِمَا، فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ، فَانْطَلَقَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اَخُو الْمَقْتُوْلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لِمَكَانِهٖ مِنْ اَخِيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَبِّرِ الْاَكْبَرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، وَحُوَيِّصَةُ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ مَقْتُوْلًا فِيْ قَلِيْبٍ مِّنْ قُلُبِ خَيْبَرَ وَلَا نَدْرِيْ مَنْ قَتَلَهٗ، وَنَحْنُ نَظُنُّ اَنَّهٗ يَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ عَلٰى خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَنَّ يَهُوْدَ قَتَلَهٗ فَتَسْتَحِقُّوْنَ بِذَاكَ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ عَلٰى اَمْرٍ كَانَ عَنَّا غَائِبًا لَّمْ نَحْضُرْهُ، فَلَمَّا نَكَلُوْا قَالَ: فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ فَتُبْرِئُكُمْ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ عَلٰى خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّهُمْ بَرَاءٌ مِنْ قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ نَرْضٰى بِاَيْمَانِ يَهُوْدَ وَهُمْ كُفَّارٌ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيُّ: لَقَدْ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْعَقْلَ الَّذِيْ وَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَرَكَضَتْنِيْ مِنْهَا فَرِيْضَةٌ

❀❀ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے انصار کے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن سہل انصاری کو خیبر میں قتل کر دیا گیا یہ وہ پہلے فرد ہیں کہ زمانہ اسلام میں جن کے حوالے سے قسامت کا فیصلہ آیا وہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر گئے وہاں وہ دونوں اپنے اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا حضرت محیصہ (مدینہ منورہ) آ گئے وہ ان کے بھائی حضرت حویصہ اور مقتول کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے مرحوم بھائی کے ساتھ تعلق کے حوالے سے عبدالرحمٰن نے بات شروع کرنا چاہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑی عمر کے فرد کو پہلے بات کرنے دو تو حضرت محیصہ اور حضرت حویصہ نے بات چیت شروع کی ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہل کو خیبر کے ایک گڑھے میں مقتول پایا ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اسے کس نے قتل کیا ہے لیکن ہمارا یہ اندازہ ہے کہ یہودیوں نے ہی یہ کام کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پچاس افراد اس بات کی گواہی دے دیں گے کہ یہودیوں نے اسے قتل کیا ہے اور اس طرح تم اس کے (قتل کے جرمانے یا دیت) کے مستحق بن جاؤ گے ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کسی ایسے معاملے کے بارے میں کیسے گواہی دے سکتے ہیں جس میں ہم موجود ہی نہیں تھے اور وہاں حاضر ہی نہیں تھے جب ان لوگوں نے اس کا انکار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے خلاف پچاس افراد قسم اٹھائیں گے اور تم سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے کہ وہ تمہارے ساتھی کے قتل سے لاتعلق ہیں ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہودیوں کی قسم سے کیسے راضی ہوں گے جبکہ وہ کافر ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے انہیں دیت کے ایک سو اونٹ ادا کیے۔

حضرت سہل بن ابوحثمہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیت کے وہ اونٹ دیکھے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی دیت کے طور پر ادا کیے تھے ان میں سے ایک اونٹ نے مجھے ٹانگ بھی ماری تھی۔

18261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: "اَنَّ الْقَسَامَةَ، فِي الدَّمِ لَمْ تَزَلْ عَلٰى خَمْسِينَ رَجُلًا فَاِنْ نَقَصَتْ قَسَامَتُهُمْ اَوْ نَكَلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ رُدَّتْ قَسَامَتُهُمْ حَتّٰى حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَاتَّهَمَتْ بَنُوْ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مُصْعَبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيَّ، وَمُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيَّ، وَعُقْبَةَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ابْنَ شَعُوبِ اللَّيْثِيَّ، بِقَتْلِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ هَبَّارٍ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ اِذْ حَجَّ وَلَمْ يُقِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بَيِّنَةً اِلَّا بِالتُّهْمَةِ فَقَضٰى مُعَاوِيَةُ بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَوْلِيَائِهِمْ فَاَبَوْا بَنُوْ زُهْرَةَ، وَبَنُوْ تَمِيمٍ، وَبَنُوْ اللَّيْثِ، اَنْ يَحْلِفُوْا عَنْهُمْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِبَنِيْ اَسَدٍ: احْلِفُوا. فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: نَحْنُ نَحْلِفُ عَلَى الثَّلَاثَةِ جَمِيعًا فَنَسْتَحِقُّ فَاَبٰى مُعَاوِيَةُ وَقَالَ: اَقْسِمُوْا عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ فَاَبَى ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَّا اَنْ يُقْسِمُوْا عَلَى الثَّلَاثَةِ فَاَبٰى مُعَاوِيَةُ اَنْ يُقْسِمُوْا اِلَّا عَلٰى وَاحِدٍ فَقَضٰى مُعَاوِيَةُ بِالْقَسَامَةِ فَرَدَّهَا عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ ادَّعٰى عَلَيْهِمْ فَحَلَفُوْا خَمْسِينَ يَمِينًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَبَرِئُوا فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا قَصُرَتِ الْقَسَامَةُ ثُمَّ ادَّعٰى فِيْ اِمَارَةِ مَرْوَانَ عَطَاءُ بْنُ يَعْقُوبَ مَوْلٰى سِبَاعٍ قَتْلَ اَخِيهِ رَبِيعَةَ عَلَى ابْنِ بَلْسَانَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَكَانُوْا خُلَعًا فُسَّاقًا فَاَبٰى اَوْلِيَاؤُهُمْ اَنْ يَحْلِفُوْا عَنْهُمْ وَلَمْ يَرَهُمْ مَرْوَانُ رِضًى فَيُحَلِّفَهُمْ كَمَا اَحْلَفَ مُعَاوِيَةُ فَاسْتَحْلَفَ مَرْوَانُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سِبَاعٍ، وَابْنَيْهِ مُحَمَّدًا وَعَطَاءً ابْنَيْ يَعْقُوبَ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسِينَ يَمِينًا مَرْدُودَةً عَلَيْهِمْ ثُمَّ دَفَعَ اِلَيْهِمُ ابْنَ بَلْسَانَةَ وَصَاحِبَيْهِ فَقَتَلُوهُمْ وَقَضٰى عَبْدُ الْمَلِكِ بِمِثْلِ قَضَاءِ مَرْوَانَ ثُمَّ رَدَّتِ الْقَسَامَةُ اِلَى الْاَمْرِ الْاَوَّلِ " قَالَ: وَكَانَ مَعْمَرٌ يُحَدِّثُ قَبْلَ ذٰلِكَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: نَحْنُ نَحْلِفُ فَنَسْتَحِقُّ عَلَيْهِمْ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَقْسِمُوْا عَلٰى وَاحِدٍ فَاَبٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَاَبٰى مُعَاوِيَةُ فَرَدَّدَ مُعَاوِيَةُ الْاَيْمَانَ فَكَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا يَخْتَصِرُهُ اخْتِصَارًا وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: قتل کے مقدمے میں قسامت شروع سے پچاس افراد سے متعلق رہی اگر ان لوگوں کی قسامت میں کمی ہوتی یا ان میں سے کوئی ایک شخص انکار کردیتا تو ان کی قسامت کو مسترد کردیا جاتا تھا یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لائے تو بنو اسد بن عبدالعزیٰ نے مصعب بن عبدالرحمٰن زہری اور معاذ بن عبداللہ بن معمر تیمی اور عقبہ بن معاویہ بن شعوب لیثی پر اسماعیل بن ہبار کے قتل کا الزام لگایا اور اپنا مقدمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جو حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکے تھے صرف الزام تھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے وہ اور ان کے اولیاء قسامت کریں گے بنو زہرہ بنو تمیم اور بنو لیث کے افراد نے ایسا کرنے سے انکار کردیا کہ ان حضرات کی طرف سے قسم اٹھائیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنو اسد سے کہا: تم لوگ حلف اٹھالو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم تینوں (الزام یافتہ افراد) کے خلاف حلف اٹھائیں گے اور بدلے کے مستحق ہوجائیں گے لیکن حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ بات تسلیم نہیں کی انہوں نے یہ فرمایا کہ تم ایک شخص کے خلاف قسم اٹھالو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اصرار کیا کہ وہ لوگ تین افراد کے خلاف ہی قسم اٹھائیں گے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اصرار تھا کہ وہ لوگ ایک شخص کے خلاف قسم اٹھائیں پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسامت کا فیصلہ دیا اور یہ قسامت ان تین افراد کے خلاف ہوئی جن کے خلاف ان لوگوں نے دعویٰ کیا تھا ان لوگوں نے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان پچاس افراد نے قسمیں اٹھائیں اور وہ بری ہو گئے تو یہ وہ پہلی قسامت تھی جس میں کمی کی گئی اس کے بعد مروان کے عہد حکومت میں عطاء بن یعقوب جو سباع سے نسبت ولاء رکھتا تھا اس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کے بھائی ربیعہ کو ابن بلسانہ اور اس کے دو ساتھیوں نے قتل کیا ہے یہ تین افراد وہ تھے جنہیں ان کے قبیلے سے نکالا جا چکا تھا اور ان کا کردار ٹھیک نہیں تھا ان تینوں کے اولیاء نے ان کی طرف سے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا مروان نے بھی یہ بات دیکھی کہ یہ تینوں افراد پسندیدہ نہیں ہیں تو مروان نے ان سے حلف لیا جس طرح حضرت معاویہ نے حلف لیا تھا مروان نے عبداللہ بن سباع اور اس کے دو ساتھیوں محمد اور عطاء جو یعقوب کے بیٹے ہیں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف لیا جو پچیس قسمیں تھیں جو ان کے خلاف جانی تھیں' پھر مروان نے ابن بلسانہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ان حضرات کے حوالے کر دیا تو ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد خلیفہ عبدالملک نے مروان کے فیصلے کی مانند ایک فیصلہ دیا تھا اس کے بعد قسامت کا پہلے والا طریقہ ہی رائج ہو گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پہلے معمر یہ روایت زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب سے نقل کرتے تھے جس میں یہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ ہم حلف اٹھا کر ان کے خلاف حق دار ہو جائیں گے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہیں مانی اور یہ کہا کہ تم کسی ایک شخص کے خلاف قسم اٹھاؤ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اپنے موقف پر جمے رہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسموں کو بار بار کروایا۔

زہری پہلے یہ روایت اسی طرح اختصار کے ساتھ نقل کرتے تھے

یہی روایت ابن جریج کے حوالے سے ابن شہاب سے اس کی مانند منقول ہے۔

18262 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَنَا مَنْ، يَقُوْلُ وَلَهُ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ وَهُوَ يُحَرِّضُ قَوْمَهُ:

وَلَا اُجِيبُ بِلَيْلٍ دَاعِيًا اَبَدًا ـ اَخْشَى الْغُرُورَ كَمَا غُرَّ ابْنُ هَبَّارِ

كُوْنُوْا بَنِيْ اَسَدٍ حُمَّالَ مَكْرُمَةٍ ـ لَا تَقْبَلُوا الدَّهْرَ دُوْنَ الْقَتْلِ بِالثَّارِ

بَاتُوا يَجُرُّوْنَهُ بِالْاَرْضِ مُنْعَفِرًا ـ بِئْسَ الْهَدِيَّةُ لِابْنِ الْعَمِّ وَالْجَارِ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک شاعر اپنی قوم کو ترغیب دیتے ہوئے یہ شعر کہتا ہے

''میں رات کے وقت کسی بھی بلانے والے کو کبھی جواب نہیں دوں گا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اسی طرح دھوکہ ہو جائے گا جس طرح ابن ہبار کے ساتھ دھوکہ ہوا تھا تم لوگ بنو اسد بن جاؤ جو ہجرت کو اٹھانے والے ہیں اور تم بدلہ

لیتے ہوئے قتل سے کم کو قبول نہ کرنا ان لوگوں نے ایسی حالت میں رات بسر کی کہ وہ اسے مٹی میں ملا کر گھسیٹ رہے تھے تو چچازاد اور پڑوسی کے لئے یہ برا تحفہ ہے''۔

18263 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِذَا وُجِدَ الْمَقْتُوْلُ بِفِنَاءِ قَوْمٍ، قَدْ اَظَلَّتْ عَلَيْهِ الْبُيُوتُ، ثُمَّ حَلَفُوْا غَرِمُوْا الدِّيَةَ، وَاِنْ حَلَفَ الْاٰخَرُوْنَ، ونكلوا، اسْتَحَقُّوا الدَّمَ، وَاِنْ نَكَلَ الْفَرِيقَانِ فَالدِّيَةُ، لِاَنَّهُ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کسی قوم کے احاطے میں کوئی مقتول پایا جائے اور اس جگہ پر ان لوگوں کے گھروں کا سایہ آتا ہو اور پھر وہ لوگ حلف اٹھالیں تو وہ لوگ دیت کا جرمانہ ادا کریں گے اگر دوسرے لوگ حلف اٹھالیں اور یہ لوگ انکار کردیں تو پھر وہ خون کے مستحق بن جائیں گے اگر دونوں فریق ہی انکار کردیں تو پھر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ مقتول ان لوگوں کے درمیان پایا گیا ہے۔

18264 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَوْ وُجِدَ رَجُلٌ مَقْتُوْلًا فِيْ عَرَاءٍ مِّنَ الْاَرْضِ، لَيْسَ بِقُرْبِ قَرْيَةٍ، وَلَا يُدَّعَى قَتْلُهُ عَلٰى اَحَدٍ، لَمْ يَكُنْ فِيهِ دِيَةٌ، وَاِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ فِيْ قَرْيَةٍ، فِيْ اَقْصَاهَا اَوْ اَدْنَاهَا، فَهُوَ عَلٰى اَهْلِ الْقَرْيَةِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر کسی بے آب وگیاہ جگہ پر کوئی شخص مقتول پایا جاتا ہے' اور وہاں قریب کوئی بستی نہیں ہے' اور کسی شخص کے خلاف اس کے قتل کا دعویٰ بھی نہیں کیا جاتا تو پھر اس میں دیت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی لیکن جب کوئی مقتول کسی بستی میں پایا جاتا ہے خواہ وہ کنارے پر پایا جائے' یا درمیان میں کہیں پایا جائے تو دیت کی ادائیگی بستی والوں پر لازم ہوگی۔

18265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْاَيْمَانِ اَنْ يَحْلِفَ الْاَوْلِيَاءُ، فَالْاَوْلِيَاءُ، فَاِذَا لَمْ يَكُنْ عَدَدُ عَصَبَتِهِ يَبْلُغُ الْخَمْسِينَ، رُدَّتِ الْاَيْمَانُ عَلَيْهِمْ، بَالِغًا مَا بَلَغُوا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے قسموں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اولیاء درجہ بدرجہ حلف اٹھائیں گے اور جب آدمی کے عصبہ رشتے داروں میں اتنی تعداد نہ ہو جو پچاس تک پہنچتی ہو' تو دیگر اولیاء کی طرف قسمیں لوٹائی جائیں گی۔

18266 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، وَسُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ قَتِيلًا وُجِدَ بَيْنَ وَادِعَةَ وَشَاكِرٍ فَاَمَرَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يَقِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوَجَدُوهُ اِلٰى وَادِعَةَ اَقْرَبَ فَاَحْلَفَهُمْ عُمَرُ خَمْسِينَ يَمِينًا، كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، مَا قَتَلْتُ، وَلَا عَلِمْتُ قَاتِلًا، ثُمَّ اَغْرَمَهُمُ الدِّيَةَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ اَنَّهُ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا اَيْمَانُنَا دَفَعَتْ عَنْ اَمْوَالِنَا

وَلَا اَمْوَالُنَا دَفَعَتْ عَنْ اَيْمَانِنَا، فَقَالَ عُمَرُ: كَذٰلِكَ الْحَقُّ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: وادعہ اور شاکر نامی جگہ کے درمیان ایک شخص مقتول پایا گیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں آبادیوں کی پیمائش کریں تو لوگوں نے اسے وادعہ نامی جگہ کے زیادہ قریب پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کے لوگوں سے پچاس افراد سے حلف لیا ان میں سے ہر ایک شخص نے یہ حلف اٹھایا کہ نہ تو میں نے اسے قتل کیا ہے' اور نہ ہی مجھے قاتل کا علم ہے' اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

سفیان ثوری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں حارث بن ازمع بیان کرتے ہیں: انہوں نے کہا: اے امیر المومنین ہمارا قسمیں اُٹھانا ہمارے مال کو نہیں بچا سکا اور ہمارے مال ہمیں قسمیں اٹھانے سے نہیں بچا سکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق اسی طرح ہے۔

18267 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، نَحْوَ هٰذَا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اَدْخَلَهُمُ الْحَطِيمَ، ثُمَّ اَخْرَجَهُمْ رَجُلًا رَجُلًا، فَاسْتَحْلَفَهُمْ

❀❀ امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حطیم میں داخل کروایا اور پھر ایک ایک کر کے انہیں باہر نکالتے رہے' اور ان سے حلف لیتے رہے۔

18268 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْقَتِيلِ يُوجَدُ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ، قَالَ: يُؤْخَذُ اَقْرَبُهُمَا اِلَيْهِ

❀❀ امام شعبی' ایسے مقتول کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو بستیوں کے درمیان مقتول پایا جاتا ہے' تو جس بستی کے وہ زیادہ قریب ہوگا ان لوگوں سے (قسامت لی جائے گی)۔

18269 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَبْسُ الْاِمَامِ بَعْدَ اِقَامَةِ الْحَدِّ ظُلْمٌ، قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: اَيُّمَا قَتِيلٍ وُجِدَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ، فَدِيَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، لِكَيْلَا يَبْطُلَ دَمٌ، فِي الْاِسْلَامِ، وَاَيُّمَا قَتِيلٍ وُجِدَ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ، فَهُوَ عَلٰى اَسَفِّهِمَا - يَعْنِيْ اَقْرَبَهُمَا -

❀❀ محمد بن قیس نے ابوجعفر کا یہ بیان نقل کیا ہے حاکم وقت کا حد کی سزا دینے کے بعد قید کرنا ظلم ہے وہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی مقتول کسی بے آب و گیاہ جگہ پر پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال میں سے ادا کی جائے گی تاکہ اسلام میں کسی کا خون رائیگاں نہ جائے اور جو مقتول دو بستیوں کے درمیان پایا جائے تو وہ ان میں شمار ہوگا جو زیادہ قریب ہوگی۔

18270 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: شَهِدْتُهُ يُحَلِّفُ رَهْطًا خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مَا قَتَلْتُ، وَلَا عَلِمْتُ قَاتِلًا، قَالَ: وَيَقُوْلُ شُرَيْحٌ: لَا اُؤَثِّمُهُمْ، وَاَنَا اَعْلَمُ،

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں ان کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے پچاس

افراد سے یہ حلف لیا کہ نہ تو میں نے اس شخص کو قتل کیا ہے اور نہ ہی مجھے قاتل کا علم ہے راوی کہتے ہیں: قاضی شریح فرمارہے تھے میں علم رکھنے کے باوجود انہیں گنہ گار نہیں کروں گا۔

18271 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَهُ

❀❀ قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

18272 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: الْقَسَامَةُ فِي الدَّمِ اَعَلَى الْعِلْمِ اَمْ عَلَى الْبَيِّنَةِ؟ قَالَ: بَلْ عَلَى الْبَيِّنَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا: قتل کے بارے میں قسامت کیا علم کے حوالے سے ہوگی یا ثبوت کی بنیاد پر ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ ثبوت کی بنیاد پر ہوگی۔

18273 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِنْ نَقَصَتْ قَسَامَةُ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، رُدَّتْ قَالَ: " كَذٰلِكَ كَانَتِ الْقَسَامَةُ يَقُوْلُ: رُدَّتْ لَمْ تُكَرَّرْ عَلَيْهِمُ الْاَيْمَانُ "

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے اگر ان میں سے ایک شخص کی قسامت کم ہو تو اسے واپس کر دیا جائے گا وہ بیان کرتے ہیں: قسامت اسی طرح ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں: اسے واپس کر دیا جائے گا ان لوگوں سے قسموں میں تکرار نہیں کی جائے گی۔

18274 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ: قَضٰى فِىْ بَنِىْ جُنْدُعٍ بِالْقَسَامَةِ، فَنَكَلَ الْفَرِيقَانِ، فَقَضٰى بِنِصْفِ الدِّيَةِ قَالَ مَعْمَرٌ: " وَاِنَّمَا تَجِبُ الدِّيَةُ، اِذَا تَلِفَ فِىْ مَكَانِهِ فِىْ شِبْهِ الْعَمْدِ، فَاَمَّا اِذَا عَاشَ بَعْدَ الضَّرْبِ، فَيَكُوْنُ ضَمِيْنًا مِنْهُ، حَتّٰى يَمُوتَ، فَاِنَّ الْقَسَامَةَ تَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ، فَيَحْلِفُ الْمُدَّعُوْنَ: لَمَاتَ مِنْ ضَرْبِهِ اِيَّاهُ، فَاِنْ حَلَفُوْا، اسْتَحَقُّوا الدِّيَةَ، وَاِنْ نَكَلُوا، حَلَفَ مِنَ الْاٰخَرِيْنَ خَمْسُونَ، مَا مِنْ ضَرْبِهِ اِيَّاهُ مَاتَ، ثُمَّ تَكُوْنُ دِيَةُ ذٰلِكَ الْجُرْحِ، وَاِنْ نَكَلَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ، غَرِمُوْا نِصْفَ الدِّيَةِ "

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مروان بن حکم نے بنوجندع کے بارے میں قسامت کا فیصلہ دیا تو دونوں فریقوں نے انکار کر دیا تو مروان نے نصف دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا معمر فرماتے ہیں: دیت اس وقت واجب ہوگی جب وہ اس جگہ پر مرا ہو اور شبہ عمد کی صورت پائی جاتی ہو لیکن اگر آدمی ضرب لگنے کے بعد زندہ رہے اور اس کے کچھ عرصے بعد فوت ہو تو پھر اس صورت میں قسامت ہوگی اور دعویٰ کرنے والے اس بات کا حلف اٹھائیں گے کہ اس کا انتقال اسی ضرب کی وجہ سے ہوا ہے جو اسے لگائی گئی تھی اگر وہ حلف اٹھالیں گے تو دیت کے مستحق ہو جائیں گے اگر وہ انکار کر دیں گے تو دوسرے فریق کے پچاس افراد حلف اٹھائیں گے کہ وہ اس ضرب کی وجہ سے نہیں مرا ہے اور پھر اس زخم کی دیت لاگو ہوگی جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اگر وہ انکار کر دیتے ہیں تو وہ نصف دیت جرمانے کے طور پر ادا کریں گے۔

18275 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: ضَرَبَ رَجُلٌ رَجُلًا

بِعَصًا، فَعَاشَ يَوْمًا وَقَالَ: ضَرَبَنِي فُلَانٌ، فَمَاتَ، فَاَتٰى قَوْمُهُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَسْاَلُوْنَهُ الْقَوَدَ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُقْسِمُوْا عَلَيْهِ، فَحَلَفَ مِنْهُمْ سِتَّةُ رَهْطٍ، خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا، يُرَدِّدُ الْاَيْمَانَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَيْهِمْ قَوَدًا بِصَاحِبِهِمْ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کو عصا کے ذریعے مارا دوسرا شخص ایک دن زندہ رہا اس نے یہ بتا دیا کہ فلاں نے مجھے مارا ہے پھر اس کا انتقال ہو گیا اس کی قوم کے افراد عبدالملک کے پاس آئے اور اس سے قصاص کا مطالبہ کیا تو عبدالملک نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس ضرب لگانے والے کے خلاف قسم اٹھائیں ان میں سے چھ افراد نے پچاس قسمیں اٹھائیں عبدالملک ان سے بار بار قسمیں لیتا رہا پھر ان کے ساتھی کے قصاص کے بدلے میں ضرب لگانے والے کو اس نے ان لوگوں کے حوالے کر دیا۔

18276 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَادَ بِالْقَسَامَةِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْهَا؟ فَسَكَتَ قَالَ: فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِمَالِكٍ فَقَالَ: لَا نَضَعُ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخَتْلِ لَوِ ابْتُلِيَ بِهَا اَقَادَ بِهَا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عبیداللہ بن عمر سے دریافت کیا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قسامت میں قصاص دلوایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دلوایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دلوایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: پھر آپ ایسا کرنے کی کیوں جرأت کرتے ہیں تو وہ خاموش ہو گئے معمر بیان کرتے ہیں: یہی بات میں نے امام مالک سے کہی تو انہوں نے فرمایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے حکم کو نظر انداز نہیں کریں گے اگر وہ اس آزمائش میں مبتلا ہوگا تو وہ اس کا قصاص دے گا۔

18277 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: عَجَبًا مِنَ الْقَسَامَةِ، يَاْتِي الرَّجُلُ يَسْاَلُ عَنِ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُوْلِ، لَا يَعْرِفُ الْقَاتِلَ وَلَا الْمَقْتُوْلَ، ثُمَّ يُقْسِمُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ، فِيْ قَتِيْلِ خَيْبَرَ، وَلَوْ عَلِمَ اَنْ يَجْتَرِءَ النَّاسُ عَلَيْهَا، لَمَا قَضٰى بِهَا

❀❀ یونس بن یوسف بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے کہا: قسامت پر حیرت ہوتی ہے ایک شخص آتا ہے اس سے قاتل اور مقتول کے بارے میں پوچھا جائے تو اسے نہ قاتل کا پتہ ہوگا اور نہ مقتول کا پتہ ہوگا اور وہ پھر بھی وہ قسم اٹھا رہا ہے تو سعید بن مسیب نے فرمایا: خیبر کے ایک مقتول کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے قسامت کا فیصلہ دیا تھا اگر آپ کو یہ اندازہ ہوتا کہ لوگ اس حوالے سے جرأت کا اظہار کریں گے تو آپ اس کے مطابق فیصلہ نہ دیتے۔

18278 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَوْلًى لِاَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَقَالَ: نَشَدْتُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا قِلَابَةَ لَا تُشَمِّتْ بِنَا الْمُنَافِقِيْنَ، قَالَ:

فَتَحَدَّثُوا حَتّٰى ذَكَرُوا الْقَسَامَةَ، فَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰؤُلَاءِ اَشْرَافُ اَهْلِ الشَّامِ عِنْدَكَ، وَوُجُوْهُهُمْ، اَرَاَيْتَ لَوْ شَهِدُوا اَنَّ فُلَانًا سَرَقَ بِاَرْضِ كَذَا وَكَذَا اَكُنْتَ قَاطِعَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَوْ شَهِدُوا اَنَّهُ شَرِبَ خَمْرًا بِاَرْضِ كَذَا وَكَذَا، وَهُمْ عِنْدَكَ هَاهُنَا، اَكُنْتَ حَادَّهُ لِقَوْلِهِمْ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَمَا بَالُهُمْ اِذَا شَهِدُوا اَنَّهُ قَتَلَهُ بِاَرْضِ كَذَا وَكَذَا وَهُمْ عِنْدَكَ اَقَدْتَهُ؟ قَالَ: فَكَتَبَ عُمَرُ فِي الْقَسَامَةِ: اِنْ اَقَامُوْا شَاهِدَىْ عَدْلٍ اَنَّ فُلَانًا قَدْ قَتَلَهُ، فَاَقِدْهُ، وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ وَاحِدٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوا

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ کے غلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز' ابوقلابہ کے پاس آئے جو اس وقت بیمار تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے ابوقلابہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ ہمیں منافقین کے ہاتھوں رسوا نہ کروائیں راوی کہتے ہیں: پھر ان لوگوں کے درمیان بات چیت ہوتی رہی یہاں تک کہ ان لوگوں نے قسامت کا بھی ذکر کیا تو ابوقلابہ نے کہا: اے امیر المومنین یہ آپ کے ساتھ شام کے معززین اور ان کے نمایاں افراد موجود ہیں اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر یہ لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے فلاں فلاں زمین پر چوری کی تھی تو کیا آپ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا: جی نہیں! ابوقلابہ نے کہا: اگر یہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اس شخص نے فلاں فلاں سرزمین پر شراب پی ہے' اور یہ لوگ اس وقت یہاں آپ کے پاس موجود تھے تو کیا ان لوگوں کی بات کی بنیاد پر آپ اس شخص پر حد جاری کر دیں گے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا: جی نہیں! تو ابوقلابہ نے کہا: پھر ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ اگر یہ اس بات کی گواہی دے دیتے ہیں کہ اس شخص نے فلاں کو فلاں فلاں سرزمین پر قتل کیا تھا اور یہ لوگ اس وقت آپ کے پاس موجود تھے تو کیا آپ اس کو قصاص دلوائیں گے راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قسامت کے بارے میں خط لکھا کہ اگر دو عادل گواہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ فلاں نے فلاں کو قتل کیا ہے' تو پھر تم اسے قصاص دلوانا لیکن حلف اٹھانے والے پچاس افراد میں سے کسی کی گواہی کو قبول نہیں کیا جائے گا (یعنی اس کی بنیاد پر کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا)۔

18279 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: دَعَانِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَدَعَ الْقَسَامَةَ، يَاْتِيْ رَجُلٌ مِنْ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا، وَآخَرُ مِنْ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا، فَيَحْلِفُوْنَ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ، وَاِنَّكَ اِنْ تَتْرُكْهَا، اَوْشَكَ رَجُلٌ اَنْ يُقْتَلَ عِنْدَ بَابِكَ، فَيُطَلَّ دَمُهُ، فَاِنَّ لِلنَّاسِ فِي الْقَسَامَةِ حَيَاةً

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا اور فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ قسامت کو ترک کر دوں ایک شخص فلاں علاقے سے آتا ہے دوسرا شخص فلاں علاقے سے آتا ہے' اور پھر وہ حلف اٹھانے لگ جاتے ہیں زہری بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ کو اس بات کا حق نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے قسامت کے مطابق فیصلہ دیا ہے' اور آپ ﷺ کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے' اگر آپ اسے ترک کر دیتے ہیں تو عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک شخص آپ کے دروازے پر قتل ہوگا اور اس کا خون رائیگاں جائے گا قسامت میں لوگوں کے لئے زندگی ہے۔

18280 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ اتُّهِمَ بِقَتْلِهِ اَخَوَانِ، فَخَافَ اَبُوهُمَا اَنْ يُقْتَلَا، فَقَالَ اَبُوهُمَا: اَنَا قَتَلْتُ صَاحِبَكُمْ، وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَخَوَيْنِ، اَنَا قَتَلْتُهُ، وَبَرَّاَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: نَرٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ، فَيَحْلِفُوْا قَسَامَةً عَلٰى اَحَدِهِمْ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کے قتل کا الزام دو بھائیوں پر لگتا ہے ان دونوں بھائیوں کے باپ کو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں وہ دونوں مارے نہ جائیں تو ان کا باپ یہ کہتا ہے کہ تمہارے ساتھی کو میں نے قتل کیا ہے دونوں بھائیوں میں سے ہر ایک بھائی یہ کہتا ہے کہ اسے میں نے قتل کیا ہے یوں وہ ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو زہری فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی صورت حال میں مقتول کے اولیاء کا اعتبار ہوگا وہ ان میں سے کسی ایک کے خلاف قسامت کے طور پر حلف اٹھالیں گے۔

18281 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَتَبَ اِلَيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِيْ دَارِ قَوْمٍ، فَقَالُوا: طَرَقَنَا، لِيَسْرِقَنَا، وَقَالَ اَوْلِيَاؤُهُ: كَذَبُوا بَلْ دَعَوْهُ اِلٰى مَنْزِلِهِمْ، ثُمَّ قَتَلُوهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَتَبَ اِلَيْهِ: يَحْلِفُ مِنْ اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ، خَمْسُوْنَ، اَنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ، مَا جَاءَ لِيَسْرِقَهُمْ، وَمَا دَعَوْهُ اِلَّا دُعَاءً، ثُمَّ قَتَلُوهُ، فَاِنْ حَلَفُوْا، اُعْطُوا الْقَوَدَ، وَاِنْ نَكَلُوا، حَلَفَ مِنْ اُولٰئِكَ خَمْسُوْنَ بِاللّٰهِ، لَطَرَقَنَا، لِيَسْرِقَنَا، ثُمَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ قَضٰى بِذٰلِكَ عُثْمَانُ فِيْ ابْنِ بَامِرَةَ المعامى اَبٰى قَوْمُهُ اَنْ يَحْلِفُوْا، فَاَغْرَمَهُمُ الدِّيَةَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے سلیمان بن ہشام نے اسے خط لکھ کر ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی قوم کے علاقے میں مقتول پایا جاتا ہے وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ رات کے وقت ہمارے ہاں آیا تھا تا کہ ہمارے ہاں چوری کرے اور مقتول کے اولیاء یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں ان لوگوں نے اپنے علاقے میں اس شخص کو بلایا تھا اور پھر اسے قتل کر دیا تھا زہری بیان کرتے ہیں: انہوں نے سلیمان بن ہشام کو خط لکھا کہ مقتول کے پچاس اولیاء اس بات کا حلف اٹھائیں گے کہ وہ لوگ (جن کے ہاں وہ مقتول پایا گیا ہے) جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ مقتول ان لوگوں کے ہاں چوری کرنے کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ ان لوگوں نے اسے بلا کر اسے قتل کیا ہے' اگر مقتول کے اولیاء یہ حلف اٹھا لیتے ہیں تو تم انہیں قصاص دلوا دینا اور اگر وہ انکار کر دیتے ہیں تو اس علاقے کے پچاس افراد اللہ کے نام پر حلف اٹھائیں گے کہ یہ رات کے وقت ہمارے ہاں چوری کرنے کے لئے آیا تھا اور پھر ان لوگوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابن بامرہ معامی کے بارے میں اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا جس کی قوم کے افراد نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تھا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر دیت کا جرمانہ عائد کیا تھا۔

18282 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ قَوْمٍ بِهِ اَثَرٌ، كَانَ عَقْلُهُ عَلَيْهِمْ، وَاِذَا لَمْ يَكُنْ بِهِ اَثَرٌ، لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَاقِلَةِ شَيْءٌ، اِلَّا اَنْ تَقُوْمَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا مِمَّا اجْتُمِعَ

عَلَيْهِ عِنْدَنَا

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کسی قوم میں کوئی مقتول پایا جائے جس پر قتل کا نشان موجود ہو' تو اس کی دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی اور اگر کوئی نشان نہ ہو' تو پھر عاقلہ پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی البتہ اگر کسی شخص کے خلاف ثبوت فراہم ہو جاتا ہے' تو معاملہ مختلف ہے سفیان بیان کرتے ہیں: یہ وہ چیز ہے' جس پر ہمارے نزدیک اتفاق پایا جاتا ہے۔

18283 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: " اِنْ قُتِلَ رَجُلٌ بِحِذَاءِ قَوْمٍ، اَوْ بِعَرَاءٍ مِّنَ الْاَرْضِ، فَوُجِدَ عِنْدَهُ اَثَرٌ، وَكَانَتْ عِنْدَهُ شُبْهَةٌ اَوْ لَطْخَةٌ، فَاِنْ لَمْ يَفِ قَسَامَةُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ، اَوْ نَكَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، اَوْ لَمْ يَفِ قَسَامَةُ الْمُدَّعِينَ اَوْ نَكَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ قُتِلَ بِحِذَائِهِمْ، وَمِنْ اَجْلِ الشُّبْهَةِ، فَاِنْ لَمْ يُقْتَلْ بِحِذَاءِ قَوْمٍ، وَلَمْ يُوجَدْ عِنْدَهُ اَثَرٌ، وَلَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ شُبْهَةٌ، وَلَمْ يَفِ قَسَامَةُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ اَوْ نَكَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، اَوْ لَمْ يَفِ قَسَامَةَ الْمُدَّعِينَ، اَوْ نَكَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَدْ بَطَلَ الدَّمُ وَهَلَكَ، قَالَ: كَذٰلِكَ الْاَمْرُ الْاَوَّلُ، فَاَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ الْيَوْمَ فَتُرَدَّدُ الْاَيْمَانُ "

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی قوم (کے علاقے) کے مدمقابل یا بے آب و گیاہ جگہ پر قتل ہو جاتا ہے' اور اس کے پاس کوئی نشان پایا جاتا ہے یا اس کے پاس شبہ والی کوئی بات ہوتی ہے یا اشارہ ہوتا ہے' تو اگر جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے ان کی قسامت مکمل نہیں ہوتی یا ان میں سے کوئی ایک شخص انکار کر دیتا ہے یا دعویٰ کرنے والوں کی قسامت مکمل نہیں ہوتی یا ان میں سے کوئی شخص انکار کر دیتا ہے' تو ان لوگوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ وہ شخص ان لوگوں کے علاقے کے پاس قتل ہوا ہے' اور شبہ بھی پایا جا رہا ہے' اور اگر وہ کسی قوم کے علاقے کے مدمقابل قتل نہ ہوا ہو اور اس کے پاس کوئی نشان بھی نہ پایا گیا ہو اور اس کے پاس کوئی شبہ بھی نہ ہو اور جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے ان کی قسامت بھی مکمل نہ ہو یا ان میں سے کوئی شخص انکار کر دے یا دعویٰ کرنے والوں کی قسامت مکمل نہ ہو یا ان میں سے کوئی شخص انکار کر دے تو مقتول کا خون رائیگاں جائے گا اور وہ ہلاک شمار ہوگا وہ فرماتے ہیں: پہلے والا معاملہ اسی طرح ہے جہاں تک آج کل لوگوں کا تعلق ہے' تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں قسموں کو بار بار لیا جائے گا (اور تعداد پوری کر لی جائے گی)۔

18284 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ فِيْ قَوْمٍ، فَشَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى اَحَدٍ قَتَلَهُ، وَاِلَّا اَقْسَمُوْا خَمْسِينَ يَمِينًا، وَغَرِمُوْا الدِّيَةَ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الَّذِيْ نَاْخُذُ بِهِ فِي الْقَسَامَةِ

❀❀ فضیل نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب کسی قوم میں کوئی مقتول پایا جائے اور وہ کسی شخص کے خلاف گواہی دے دیں کہ اس نے اسے قتل کیا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ اس قوم کے پچاس افراد قسمیں اٹھائیں گے اور دیت کا جرمانہ ادا کریں گے سفیان بیان کرتے ہیں: قسامت کے بارے میں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18285 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِذَا لَمْ يُكْمِلُوا خَمْسِينَ،

رُدِّدَتِ الْاَيْمَانُ عَلَيْهِمْ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب ان کی تعداد مکمل پچاس نہ ہو تو ان سے بار بار قسمیں لی جائیں گی (اور پچاس قسموں کی تعداد پوری کی جائے گی)۔

18286 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْقَسَامَةُ تُوجِبُ الْعَقْلَ، وَلَا تُشِيطُ الدَّمَ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسامت دیت کو واجب کرتی ہے اور یہ قتل کے لئے سامنے نہیں لاتی ہے (یعنی اس کی بنیاد پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' قصاص لازم نہیں ہو سکتا)۔

18287 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا عُمَرَ بِمِنًى فَقَالَا: اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لَنَا نَحْنُ اِلَيْهِ شَرَعٌ قُتِلَ، فَقَالَ عُمَرُ: شَاهِدَا عَدْلٍ عَلٰى اَحَدٍ قَتَلَهُ نُقِدْكُمْ مِنْهُ، وَاِلَّا حَلَفَ مَنْ يُدَارِيكُمْ مَا قَتَلُوا، فَاِنْ نَكَلُوا، حَلَفْتُمْ خَمْسِينَ يَمِينًا، ثُمَّ لَكُمُ الدِّيَةُ، اِنَّ الْقَسَامَةَ تُوجِبُ الْعَقْلَ، وَلَا تُشِيطُ الدَّمَ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: منیٰ میں دو افراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے بتایا ہمارا ایک چچازاد قتل ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا دو عادل گواہ ہیں جو اس شخص کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے اسے قتل کیا ہے' تو ہم اس شخص سے تم لوگوں کو قصاص دلوا دیں گے ورنہ تم لوگ جس کے خلاف کہہ رہے ہو وہ حلف اٹھالیں گے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا اگر وہ انکار کر دیں گے تو تم پچاس قسمیں اٹھانا تمہیں دیت مل جائے گی کیونکہ قسامت دیت کو واجب کرتی ہے قتل کے لئے پیش نہیں کرتی۔

18288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، وَغَيْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: يَسْتَحِقُّونَ بِالْقَسَامَةِ الدِّيَةَ، وَلَا يَسْتَحِقُّونَ بِهَا الدَّمَ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ لوگ قسامت کے ذریعے دیت کے مستحق بن جائیں گے اور قسامت کے ذریعے خون کے مستحق نہیں بنیں گے۔

18289 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا قَسَامَةَ اِلَّا اَنْ تَقُومَ بَيِّنَةٌ، يَعْنِي يَقُولُ لَا يُقْتَلُ بِالْقَسَامَةِ، وَلَا يَبْطُلُ دَمُ مُسْلِمٍ

❀❀ عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں قسامت صرف اس وقت ہوگی جب ثبوت موجود ہو ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ قسامت کی بنیاد پر کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا اور مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

18290 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا: فِي الْقَتِيلِ يُوجَدُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ دِيَارٍ اَنَّ

اَلْاَيْمَانَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ، فَاِنْ نَكَلُوا، حَلَفَ الْمُدَّعُوْنَ واسْتَحَقُّوا، فَاِنْ نَكَلَ الفَرِيقَان جَمِيعًا، كَانَتِ الدِّيَةُ نِصْفَيْنِ، نِصْفٌ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ، وَنِصْفٌ يُبْطِلُهُ اَهْلُ الدَّعْوَى، اِذْ كَرِهُوا اَنْ يَسْتَحِقُّوا بِاَيْمَانِهِمْ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا ہم تک جو روایت پہنچی ہے اس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک مقتول جو کسی علاقے کے درمیان میں پایا گیا تھا تو جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے ان پر قسم اٹھانا لازم ہوگا اگر وہ انکار کر دیتے ہیں تو دعویٰ کرنے والے قسم اٹھا کر مستحق بن جائیں گے اگر دونوں فریق انکار کر دیتے ہیں تو دیت دو حصوں میں تقسیم ہوگی نصف دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی جن کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اور نصف دیت کو وہ لوگ باطل کر دیں گے جو دعویٰ کرنے والے ہیں جب وہ اس بات کو ناپسند کریں کہ اپنی قسموں کے ذریعے مستحق بن جائیں۔

18291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِيْ بَيْتِهِ قَالَ: يَضْمَنُ عَاقِلَتُهُ دِيَتَهُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے گھر میں مقتول پایا جاتا ہے اس کی عاقلہ اس کی دیت ادا کرے گی۔

18292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ، فَادَّعَى اَوْلِيَاؤُهُ قَتْلَهُ، عَلٰى رَجُلَيْنِ كَانَا مَعَهُ، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى شُرَيْحٍ وَقَالُوا: هٰذَانِ اللَّذَانِ قَتَلَا صَاحِبَنَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: شَاهِدَا عَدْلٍ اَنَّهُمَا قَتَلَا صَاحِبَكُمْ، فَلَمْ يَجِدُوا اَحَدًا يَشْهَدُ لَهُمْ، فَخَلّٰى شُرَيْحٌ سَبِيْلَ الرَّجُلَيْنِ، فَاَتَوْا عَلِيًّا فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا شُرَيْحُ، لَوْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاهِدَا عَدْلٍ لَمْ يُقْتَلْ، فَخَلَا بِهِمَا، فَلَمْ يَزَلْ يَرْفُقُ بِهِمَا، وَيَسْاَلُهُمَا، حَتّٰى اعْتَرَفَا فَقَتَلَهُمَا فَقَالَ عَلِيٌّ:

اَوْرَدَهَا سَعْدٌ، وَسَعْدٌ مُشْتَمِلْ اَهْوَنُ السَّعْيِ السَّرِيعُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص قتل ہو گیا اس کے اولیاء نے اس کے قتل کا دعویٰ دو آدمیوں کے خلاف کر دیا جو دونوں اس کے ساتھ تھے وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے ان لوگوں نے کہا: کہ ان دو افراد نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے قاضی شریح نے کہا: دو عادل گواہ پیش کرو کہ جو یہ بتائیں کہ ان دونوں نے تمہارے ساتھی کو قتل کیا ہے لیکن ان لوگوں کو کوئی شخص نہیں ملا جو ان کے حق میں گواہی دیتا تو قاضی شریح نے ان دو آدمیوں کو چھوڑ دیا وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں پورا واقعہ سنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے شریح! تمہاری ماں تمہیں روئے اگر اس مقتول کے پاس دو عادل گواہ موجود ہوتے تو اس نے قتل ہی نہیں ہونا تھا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں ملزمان کو تخلیے میں لے گئے ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرتے رہے ان سے دریافت کرتے رہے یہاں تک کہ ان دونوں نے (اپنے جرم کا) اعتراف کر لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو قتل کروا دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس پر سعد وارد ہوا ہے اور سعد نے چادر اوڑھی ہوئی ہے اور دوڑنے میں سب سے ہلکا تیزی سے چلنے والا ہے''۔

18293 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَنَّ قَتِيلًا وُجِدَ فِيْ قَوْمٍ، فَادَّعَى اَوْلِيَاؤُهُ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ، فَاَتَوْا شُرَيْحًا فَاَبْرَاَ الْحَيَّ الَّذِيْ وُجِدَ فِيْهِمْ مَقْتُوْلًا، وَسَاَلَ اَوْلِيَاءَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْاٰخَرِيْنَ الَّذِيْنَ ادَّعَوْا عَلَيْهِمْ

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک قوم میں ایک مقتول پایا گیا اس مقتول کے اولیاء نے دوسری قوم کے خلاف دعویٰ کر دیا وہ لوگ قاضی شریح کے پاس آئے تو قاضی شریح نے اس قبیلے کو بری الذمہ قرار دیا جن کے درمیان مقتول پایا گیا اور انہوں نے مقتول کے اولیاء سے دریافت کیا: کہ وہ دوسری قوم کے خلاف ثبوت فراہم کریں جن کے خلاف ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے۔

18294 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِيْ رَجُلٍ آجَرَ دَارَهُ سَاكِنًا، فَوُجِدَ فِي الدَّارِ قَتِيلٌ، فَقَالَ: ابْنُ اَبِيْ لَيْلَى: هُوَ عَلَى السَّاكِنِ، وَاَخَذَهُ مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ اِنَّهُ قَالَ: كَانُوْا عُمَّالًا يَعْمَلُوْنَ مَكَانًا، فَوُجِدَ فِيْهِمْ قَتِيلٌ فِيْ دَارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَوْلِيَاءِ الدَّمِ: اَتُقْسِمُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا؟ قَالُوْا: وَكَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَرَ قَالَ: فَتُقْسِمُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا: وَكَيْفَ تُقْسِمُ يَهُوْدُ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ؟ فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ " قَالَ سُفْيَانُ: " وَنَحْنُ نَقُوْلُ: هُوَ عَلٰى اَصْحَابِ الْاَصْلِ - يَعْنِيْ اَصْحَابَ الدَّارِ - "

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنا گھر کسی کو رہنے کے لئے کرائے پردے دیتا ہے اور پھر گھر میں کوئی شخص مقتول پایا جاتا ہے تو ابن ابولیلیٰ کہتے ہیں اس کا ذمہ اس شخص پر ہوگا جو وہاں رہ رہا ہے انہوں نے یہ حکم خیبر والوں سے حاصل کیا انہوں نے یہ کہا کہ وہ لوگ کسی جگہ پر کام کاج کر رہے تھے وہاں اس علاقے میں ایک شخص مقتول پایا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے اولیاء سے کہا: تھا کہ کیا تم لوگ پچاس قسمیں اٹھالو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم قسم کیسے اٹھائیں گے ہم نے (قتل ہوتے ہوئے) دیکھا ہی نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے مقابلے میں قسم اٹھالیں گے انہوں نے کہا: یہودی کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں جبکہ وہ لوگ مشرک ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے صدقے کے اونٹوں میں سے خود اس مقتول کی دیت ادا کی تھی۔

سفیان یہ کہتے ہیں ہم اس بات کے قائل ہیں کہ یہ قتل گھر کے مالک کے ذمہ ہوگا۔

18295 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، قَالَ: اُتِيَ شُرَيْحٌ: فِيْ رَجُلٍ وُجِدَ مَيِّتًا عَلٰى دُكَّانٍ بِبَابِ قَوْمٍ لَيْسَ فِيْهِ اَثَرٌ، فَاسْتَحْلَفَ اَهْلَ الْبَيْتِ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش ہوا جو کسی کے دروازے کے باہر موجود چبوترے پر مردہ پایا گیا تھا اس میں کوئی نشان موجود نہیں تھا تو قاضی شریح نے گھر والوں سے حلف لے لیا تھا (کہ وہ اس قتل سے واقف نہیں ہیں)۔

18296 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاعِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِذَا وُجِدَ بَدَنُ الْقَتِيلِ فِيْ دَارٍ اَوْ مَكَانٍ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَعُقِلَ، وَاِذَا وُجِدَ رَاْسٌ اَوْ رِجْلٌ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعْقَلْ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کسی محلے یا جگہ میں کسی مقتول کا جسم پایا جائے تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اس کی دیت بھی ادا کی جائے گی اور اگر کسی مقتول کا صرف سر یا ٹانگ پائی جائے تو نہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور نہ ہی اس کی دیت دی جائے گی۔

بَابُ قَسَامَةِ الْخَطَإِ

باب: قتل خطا کی قسامت

18297 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَوْطَاَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَرَسًا، فَقَطَعَ اِصْبَعًا مِنْ اَصَابِعِ رِجْلِهِ، فَنَزَى حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْجُهَنِيِّيْنَ: اَتَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُوْنَ لَهُوَ اَصَابَهُ، وَلَمَاتَ مِنْهَا؟ فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا، فَاسْتَحْلَفَ مِنَ الْاٰخَرِيْنَ خَمْسِيْنَ فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا، فَجَعَلَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِصْفَ الدِّيَةِ،

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے بنو سعد بن لیث سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے جہینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے ذریعے روند دیا تو جہینہ قبیلے کے شخص کی ٹانگ کی انگلی کٹ گئی اس میں سے خون نکلنا شروع ہوا یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جہینہ قبیلے کے افراد سے کہا: کیا تم لوگوں میں سے پچاس افراد یہ حلف اٹھائیں گے کہ اسے یہ زخم لاحق ہوا تھا اور اس کی وجہ سے وہ مرا ہے‘ تو ان لوگوں نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے فریق کے پچاس افراد سے حلف لیا تو انہوں نے بھی حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصف دیت کی ادائیگی لازم قرار دی۔

18298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، نَحْوَهُ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْتَرِيحُ اِلٰى هٰذِهِ، حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقْضِيْ بِهَا فِي الشَّيْءِ، الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ بَعِيدٌ مِنْهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا وَقَضٰى يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْ ابْنِ نُوحٍ، وَتَمِيمِ بْنِ مِهْرَانَ، وَهِشَامٌ فِيْ ابْنِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهُذَلِيِّ لَمَّا مَاتَ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَا اصْطَرَعَا

❀❀ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز اس سے رجوع کیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ایک معاملے کے بارے میں اس کے مطابق فیصلہ دے دیا تھا جس کے بارے میں ان کی یہ رائے تھی کہ یہ معاملہ اس سے دور ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں ابن نوح، تمیم بن مہران اور ہشام کے بارے میں یزید بن عبدالملک نے یہی فیصلہ دیا تھا جو سعد بن سعید ہذلی کے بیٹے کے بارے میں تھا‘ جب اس کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ دونوں افراد لڑ رہے تھے۔

18299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ اَمَةً عَضَّتْ اِصْبَعًا لِمَوْلًى لِبَنِيْ اَبِيْ زَيْدٍ فَمَاتَ، وَاعْتَرَفَتِ الْجَارِيَةُ بِعَضِّهَا اِيَّاهُ، فَقَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاَنْ يَحْلِفَ بَنُوْ

اَبِیْ زَیْدٍ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا، یُرَدِّدُ عَلَیْهِمْ، لَمَاتَ مِنْ عَضَّتِهَا ثُمَّ الْاَمَةُ لَهُمْ، وَاِلَّا فَلَا حَقَّ لَهُمْ، فَاَبَوْا اَنْ یَحْلِفُوا

❀❀ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: ابوزید کے بیٹوں میں سے کسی کے غلام کی ایک انگلی ایک کنیز نے چبادی وہ غلام مر گیا اس کنیز نے یہ اعتراف کرلیا کہ اس نے اس شخص کی انگلی کو چبایا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا کہ ابوزید کے بیٹے یہ حلف اٹھائیں گے وہ پچاس مرتبہ قسم اٹھائیں گے اور بار بار قسم اٹھائیں گے کہ اس کنیز کے کاٹنے کی وجہ سے اس مرحوم کا انتقال ہوا ہے (اگر وہ ایسا کرلیں گے) تو یہ کنیز انہیں مل جائے گی ورنہ ان لوگوں کا کوئی حق نہیں ہوگا تو ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کردیا تھا۔

18300 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ تَمِیمِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: احْتَمَلَ رَجُلٌ رَجُلًا، فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ، فَجَعَلَ یَجَؤُهُ بِمِرْفَقِهِ، وَیَضْرِبُهُ، حَتّٰی مَاتَ، فَاحْتُضِرَ فِیْهِ، اِلٰی شُرَیْحٍ فَقَالَ: اَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَتَلَهُ

❀❀ تمیم بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو اٹھا کر زمین پر مارا اور کہنی اسے چبھونے لگا اور اسے مارتا رہا یہاں تک کہ دوسرا شخص مر گیا جب یہ مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس نے اس شخص کو قتل کیا ہے۔

18301 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَغَیْرِهِ قَالَ: اِذَا ضَرَبَهُ، فَلَمْ یَزَلْ مَرِیضًا، حَتّٰی یَمُوتَ قُتِلَ بِهِ

❀❀ سفیان ثوری نے حماد اور دیگر حضرات کا یہ قول نقل کیا ہے جب ایک شخص دوسرے کی پٹائی کرے اور دوسرا مسلسل بیمار رہے یہاں تک کہ مر جائے تو اس شخص کو اس کے بدلے میں قتل کردیا جائے گا۔

18302 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، عَنْ مَجْنُوْنٍ دَفَعَ غُلَامًا لَّهُ، فَاَصَابَ مِنْهُ شَیْئًا، اَوْ قَتَلَهُ قَالَ: لَا یَبْطُلُ دَمُهُ قَالَ عَطَاءٌ: اَتٰی حَجَرٌ عَائِرٌ فِیْ اِمَارَةِ مَرْوَانَ، فَاَصَابَ ابْنَ نِسْطَاسٍ عَمَّ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا یَعْلَمُ مَنْ صَاحِبُهُ، فَقَتَلَهُ، فَضَرَبَ مَرْوَانُ دِیَتَهُ عَلَی النَّاسِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے ایسے پاگل کے بارے میں دریافت کیا: جسے کوئی شخص اپنا غلام دیتا ہے اور وہ اس غلام کو کوئی نقصان پہنچا دیتا ہے یا اسے قتل کردیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: مقتول کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

عطاء نے بتایا حجر گھومتا پھرتا ہوا مروان کے عہد حکومت میں آیا اور اس نے عامر بن عبدالرحمٰن کے چچا ابن نسطاس کو نقصان پہنچایا یہ پتہ نہیں تھا کہ اس کا ساتھی کون ہے (یا اس کا آقا کون ہے) اس نے اسے مار دیا تو مروان نے اس کی دیت لوگوں پر لازم قرار دی۔

18303 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: كَانَتْ اُمُّ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیدٍ عِنْدَ الْجُلَاسِ بْنِ سُوَیْدٍ فَقَالَ الْجُلَاسُ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ: اِنْ كَانَ مَا یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ حَقًّا فَلَنَحْنُ شَرٌّ مِنَ

الْحِمِيرِ، فَسَمِعَهَا عُمَيْرٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخْشَى اِنْ لَمْ اَرْفَعْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْزِلَ الْقُرْآنُ فِيهِ، وَاَنْ اُخْلَطَ بِخَطِيئَتِهِ، وَلَنِعْمَ الْاَبُ هُوَ لِي، فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَدَعَا الْجُلَاسَ فَعَرَفَهُ وَهُمْ يَتَرَحَّلُونَ فَتَحَالَفَا، فَجَاءَ الْوَحْيُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتُوا فَلَمْ يَتَحَرَّكْ اَحَدٌ، وَكَذٰلِكَ كَانُوا يَفْعَلُونَ لَا يَتَحَرَّكُونَ اِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ، فَرُفِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: (يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ) (التوبة: 74)- حَتّٰى - (فَاِنْ يَتُوبُوا) (التوبة: 74)

فَقَالَ الْجُلَاسُ: اسْتَتِبْ لِي رَبِّي، فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ وَاَشْهَدُ لَقَدْ صَدَقَ (وَمَا نَقَمُوا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ) (التوبة: 74)، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ مَوْلًى لِلْجُلَاسِ قُتِلَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَبَى بَنُو عَمْرٍو اَنْ يَعْقِلُوهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَقْلَهُ عَلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ عُرْوَةُ: " فَمَا زَالَ عُمَيْرٌ مِنْهَا بِعَلْيَاءَ حَتّٰى مَاتَ - يَعْنِي كَثُرَ مَالُهُ وَارْتَفَعَ عَلَى النَّاسِ اَيْ: بِالْمَالِ فَهُوَ التَّعَلِّي " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: فَمَا سَمِعَ عُمَيْرٌ مِنَ الْجُلَاسِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ بَعْدَهَا

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عمیر بن سعید کی والدہ جلاس بن سوید کے پاس موجود تھی (یا اس کی بیوی تھی) غزوۂ تبوک کے موقع پر جلاس نے یہ کہا حضرت محمد جو کہتے ہیں اگر وہ حق ہو تو پھر ہم حمیر سے بھی زیادہ برے حال میں ہیں، عمیر نے یہ بات سن لی انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں نے یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش نہ کیا اور پھر اس کے بارے میں قرآن نازل ہو گیا تو اس شخص کے گناہ میں میں بھی شریک ہو جاؤں گا ویسے میرے حق میں وہ ایک اچھا باپ ہے عمیر نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتادی نبی اکرم ﷺ نے جلاس کو بلوایا اور اس سے اس بارے میں دریافت کیا: لوگ اس وقت روانگی کی تیاری کر چکے تھے ان دونوں نے حلف اٹھایا اسی دوران نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی لوگ خاموش ہو گئے اور کسی نے حرکت نہیں کی ان لوگوں کا معاملہ اسی طرح تھا کہ جب وحی نازل ہوتی تھی تو وہ ایسا ہی کرتے تھے یعنی حرکت نہیں کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ اللہ کے نام کا حلف اٹھاتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات نہیں کی حالانکہ انہوں نے کفر والی بات کہی ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اگر وہ توبہ کرلیں''۔

تو جلاس نے کہا: آپ میرے پروردگار سے میرے لئے توبہ قبول کرنے کا کہیں کیونکہ میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس نے سچ کہا تھا اور ان لوگوں کو غصہ صرف اس بات کا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان لوگوں کو غنی کر دیا ہے''۔

عروہ بیان کرتے ہیں: جلاس نامی ان صاحب کا ایک غلام تھا' وہ بنو عمرو بن عوف کے علاقے میں قتل ہو گیا بنو عمرو بن عوف نے اس کی دیت دینے سے انکار کر دیا جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اس غلام کی دیت کی ادائیگی بنو عمرو بن عوف پر لازم قرار دی۔

عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمیر رضی اللہ عنہ اس کے بعد مسلسل اچھی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا مال زیادہ تھا اور وہ لوگوں میں نمایاں حیثیت کے مالک تھے یعنی مال کے اعتبار سے وہ نمایاں حیثیت کے مالک تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن سیرین کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کے بعد عمیر نے جلاس سے کبھی کوئی ایسی بات نہیں سنی جو انہیں ناپسندیدہ لگی ہو۔

18304 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ: وَفَتْ اُذُنُكَ يَا عُمَيْرُ وَصَدَّقَكَ رَبُّكَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب قرآن کا حکم نازل ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے کان پکڑے اور فرمایا: اے عمیر تمہارے کانوں نے ٹھیک کام کیا اور تمہارے پروردگار نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

18305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا اَهْلِ مَعْمَعَةٍ تَفَرَّقُوْا عَنْ قَتِيلٍ، اَوْ جُرْحٍ فَاَدَّاهُ جُرْحُهُ ذٰلِكَ اِلَى الْمَوْتِ، فَادَّعَى الْمَجْرُوْحُ عَلٰى بَعْضِ الَّذِينَ ضَرَبُوا دُوْنَ بَعْضٍ، وَشَهِدَ بِذٰلِكَ اَهْلُ الْمَعْمَعَةِ مَنْ لَا يُعْلَمُ عَلَيْهِ بُغْيَةٌ، وَلَا يُتَّهَمُ بِعَدَاوَةٍ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ، فَاِنَّ اَهْلَ الْقَتِيلِ، يَدْرَءُ وْنَ بِالْاَيْمَانِ، مِنْ اَجْلِ مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ وَرْبِ الْمَارَّةِ، فَيَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا: بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَنَّ فُلَانًا هُوَ قَتَلَ صَاحِبَنَا، وَمَا مَاتَ اِلَّا مِنْ ضَرْبِهِ"

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ بات تحریر تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے' جس بھی لڑائی (یا جنگ) کے لوگ کسی قتل یا زخم سے متفرق ہوں اور اس زخم کے نتیجے میں اس شخص کی موت واقع ہو جائے اور زخمی ہونے والے شخص نے ان میں سے بعض لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا ہو جنہوں نے مارا تھا اور بعض کے خلاف دعویٰ نہ کیا ہو اور لڑائی کے لوگ اس بات کی گواہی دے دیں ایسا شخص گواہی دے جس کے بارے میں کسی سرکشی کا علم نہ ہو اور کسی دشمنی کا الزام نہ ہو جو پہلے سے اس شخص اور مدعی علیہ کے درمیان ہو' تو پھر مقتول کے ورثاء قسم کی بنیاد پر اسے پرے کریں گے کیونکہ انہیں فریب کاری کا حق نہیں ہے' وہ لوگ پچاس قسمیں اٹھائیں گے اس اللہ کے نام کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے کہ فلاں شخص نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے' اور ہمارا ساتھی اس کی ضرب لگانے سے ہی مرا ہے۔

بَابُ الْخَلِيعِ

باب: جب کسی شخص سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا گیا ہو

18306 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: خَلَعَ قَوْمٌ هُذَلِيُّوْنَ سَارِقًا مِنْهُمْ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ، قَالُوا: قَدْ خَلَعْنَاهُ، فَمَنْ وَجَدَهُ، يَسْرِقُ فَدَمُهُ هَدَرٌ، فَوَجَدَتْهُ رُفْقَةٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ،

يَسْرِقُهُمْ فَقَتَلُوهُ فَجَاءَ قَوْمُهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَحَلَفُوْا بِاللّٰهِ مَا خَلَعْنَاهُ، وَلَقَدْ كَذَبَ النَّاسُ عَلَيْنَا، فَاَحْلَفَهُمْ عُمَرُ خَمْسِينَ يَمِينًا، ثُمَّ اَخَذَ عُمَرُ بِيَدِ رَجُلٍ مِّنَ الرُّفْقَةِ، ثُمَّ قَالَ: اَقْرِنُوْا هٰذَا اِلٰى اَحَدِكُمْ، حَتّٰى تُؤَتُوْا بِدِيَةِ صَاحِبِكُمْ فَفَعَلُوا، فَانْطَلَقُوا، حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْ اَرْضِهِمْ، اَصَابَهُمْ مَطَرٌ شَدِيدٌ، فَاسْتَتَرُوا بِجَبَلٍ طَوِيلٍ، وَقَدْ اَمْسَوْا، فَلَمَّا نَزَلُوا كُلُّهُمْ، انْقَضَّ الْجَبَلُ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، وَلَا مِنْ رِكَابِهِمْ، اِلَّا التَّرِيكُ، وَصَاحِبُهُ، فَكَانَ يُحَدِّثُ بِمَا لَقِيَ قَوْمُهُ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے کے افراد نے اپنے میں سے ایک چور کو الگ کر دیا جو حاجیوں کا سامان چوری کیا کرتا تھا ان لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم لوگ اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں جو شخص اس کو پائے کہ یہ چوری کر رہا ہے' تو اس کا خون رائیگاں جائے گا یمن کے کچھ سواروں نے اس شخص کو پکڑ لیا وہ ان کا سامان چوری کر رہا تھا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا مقتول کی قوم کے افراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے اللہ کے نام کا حلف اٹھایا کہ ہم نے اس سے لاتعلقی کا اظہار نہیں کیا لوگوں نے ہماری طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پچاس قسمیں لیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یمن کے سواروں میں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا اس کو اپنے میں سے کسی کے ساتھ رکھو' جب تک تم اپنے متعلقہ فرد کی دیت ادا نہیں کرتے' ان لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ لوگ چلے گئے یہاں تک کہ جب وہ لوگ اپنے علاقے کے قریب پہنچے تو شدید بارش نے انہیں آلیا وہ ایک بڑے پہاڑ کی آڑ میں آنے لگے شام ہونے لگی تھی وہ سب اس پہاڑ کے اندر چلے گئے تو پہاڑ ان پر گر گیا ان لوگوں میں سے اور ان کی سواریوں میں سے کوئی بھی نہیں بچا صرف تریک اور اس کا ایک ساتھی بچے تھے جو ان لوگوں کو پیش آنے والے حادثے کے بارے میں بتایا کرتے تھے۔

بَابُ قَسَامَةِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کی قسامت کا حکم

18307 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَحْلَفَ امْرَاَةً خَمْسِينَ يَمِينًا، ثُمَّ جَعَلَهَا دِيَةً

❀❀ ابوزناد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے پچاس قسمیں لی تھیں اور پھر اس کے لئے دیت کی ادائیگی مقرر کر دی تھی۔

18308 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: اسْتَحْلَفَ امْرَاَةً خَمْسِينَ يَمِينًا، عَلٰى مَوْلًى لَهَا اُصِيبَ

❀❀ ابوزناد نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے پچاس قسمیں لی تھیں جو اس کے غلام کے بارے میں تھیں جو قتل کر دیا گیا تھا۔

18309 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ قَسَامَةٌ قَالَ: وَبِهِ نَأْخُذُ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: خواتین اور بچوں پر قسامت لازم نہیں ہوتی۔ وہ (یعنی امام عبدالرزاق) فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ قَسَامَةِ الْعَبِيدِ

باب: غلاموں کی قسامت کا حکم

18310 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْعَبِيدِ قَسَامَةٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: غلاموں پر قسامت لازم نہیں ہوتی (امام عبدالرزاق کہتے ہیں) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18311 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي عَبْدٍ ضَرَبَهُ كَبِيرٌ لَهُ جَزَّارٌ، بِنَعْلٍ أَوْ غَيْرِهَا، فَمَكَثَ أَيَّامًا مَرِيضًا، ثُمَّ مَاتَ، فَكَتَبَ أَنْ: أَحْلِفْ أَوْلِيَاءَهُ، أَنَّهُ لَمَاتَ مِنْ ضَرْبِ كَبِيرِهِ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: خَمْسِينَ يَمِينًا، ثُمَّ أَغْرِمْهُ ثَمَنَهُ فَإِنْ أَبَوْا أَقْسِمْ أَوْلِيَاءَ الْكَبِيرِ الضَّارِبِ فَإِنْ أَبَوْا، فَأَغْرِمْهُمْ نِصْفَ ثَمَنِ الْعَبْدِ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک غلام کے بارے میں خط لکھا جسے بڑی عمر کے آدمی نے مارا تھا اس نے اسے جوتوں کے ذریعے یا کسی اور چیز کے ذریعے مارا تھا' وہ غلام کچھ دن بیمار رہا پھر فوت ہو گیا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا کہ تم اس کے اولیاء سے یہ حلف لو کہ وہ اس بڑی عمر کے شخص کے مارنے کی وجہ سے مرا ہے راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ انہوں نے کہا: تھا کہ پچاس قسمیں لو اور پھر اس شخص پر اس غلام کی قیمت کا جرمانہ عائد کرو اگر غلام کے اولیاء انکار کر دیتے ہیں تو بڑی عمر کے جس شخص نے اس کو مارا ہے اس کے اولیاء سے قسم لو اگر وہ بھی انکار کر دیتے ہیں تو ان لوگوں پر غلام کی نصف قیمت کا جرمانہ عائد کرو۔

18312 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَيْسَ فِي الْعَبِيدِ قَسَامَةٌ، إِنَّمَا هِيَ أَثْمَانٌ، كَهَيْئَةِ الْحَقِّ يُدَّعَى قَالَ: وَأَقُوْلُ أَنَا: قَضَى هِشَامٌ فِي عَبْدِ أَيُّوبَ مَوْلَى نَافِعٍ بِخَمْسِينَ يَمِينًا عَلَى أَيُّوبَ فَحَلَفَ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب فرماتے ہیں: غلاموں میں قسامت نہیں ہوگی کیونکہ وہ ایک چیز کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی مثال حق کی طرح ہے' جس کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں ہشام نے نافع کے غلام ایوب کے غلام کے بارے میں ایوب پر پچاس قسمیں کو اٹھانے کا فیصلہ دیا تھا۔ انہوں نے وہ قسمیں اٹھا کر ان کی دیت حاصل

کر لی تھی۔

18313 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ فِي الْعَبِيدِ وَالْغِلْمَانِ يُصِيبُ اَحَدُهُمْ لَا بَيِّنَةَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا هُمْ، فَيَشْهَدُوْنَ لَاَصَابَهُ فُلَانٌ، قَالَ: "لَا اُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ، وَلٰكِنِّي جَاعِلٌ عَقْلَهُمْ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، قَدْ كَانَ يُقَالُ: اِذَا اَصَابَ رَاعٍ فِي رِعَاءٍ فَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے غلاموں اور بچے کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو نقصان پہنچتا ہے' تو اس پر ثبوت صرف دو لوگ ہی ہوں گے جو اس بات کی گواہی دیں گے کہ فلاں شخص نے اس کو نقصان پہنچایا ہے

عطاء فرماتے ہیں میں ان لوگوں کی گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا' البتہ میں ان سب پر ان کی دیت کو لاگو قرار دوں گا یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب چرانے کے دوران چرواہے کو نقصان ہو' تو اس کی دیت کی ادائیگی ان لوگوں لازم ہوگی۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي زِحَامٍ

باب: جو شخص ہجوم میں مارا جائے

18314 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي زِحَامٍ، فَاِنَّ دِيَتَهُ عَلَى النَّاسِ، عَلٰى مَنْ حَضَرَ ذٰلِكَ، فِي جُمُعَةٍ اَوْ غَيْرِهَا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص ہجوم میں مارا جائے اس کی دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی جو بھی وہاں موجود تھا خواہ یہ جمعے کا واقعہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔

18315 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى مَنْ قُتِلَ يَوْمَ فِطْرٍ، اَوْ يَوْمَ اَضْحٰى، فَاِنَّ دِيَتَهُ عَلَى النَّاسِ جَمَاعَةً، لِاَنَّهُ لَا يُدْرٰى مَنْ قَتَلَهُ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر کوئی شخص عیدالفطر کے دن یا عیدالاضحیٰ کے دن (ہجوم میں آ کر) مارا جاتا ہے اس کی دیت اُن سب لوگوں پر لازم ہے کیونکہ یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے۔

18316 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ الْهَمْدَانِيِّ، اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الزِّحَامِ فَجَعَلَ عَلِيٌّ دِيَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ یزید بن مذکور ہمدانی بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں ہجوم میں مارا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔

18317 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي

الْكَعْبَةِ فَسَاَلَ عُمَرُ عَلِيًّا فَقَالَ: مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ ابراہیم نخعی نے اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص خانہ کعبہ میں مارا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: بیت المال میں سے (اس کی دیت ادا کی جائے گی)۔

18318 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ امْرَاَةً مَرَّتْ بِقَوْمٍ، فَاسْتَسْقَتْهُمْ، فَلَمْ يَسْقُوهَا، فَمَاتَتْ عَطَشًا، فَجَعَلَ عُمَرُ دِيَتَهَا عَلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ: فِيْ رَجُلٍ اَجَازَ شَهَادَةَ عَبْدٍ وَحُرٍ عَلٰى رَجُلٍ، وَقَطَعَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ عمرو نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک خاتون کچھ لوگوں کے پاس سے گزری اس نے ان لوگوں سے پینے کے لئے پانی مانگا ان لوگوں نے اسے پینے کے لئے پانی نہیں دیا تو اس خاتون کا پیاس کی وجہ سے انتقال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی دیت ان لوگوں پر لازم قرار دی۔

سفیان فرماتے ہیں: جو شخص ایک غلام اور ایک آزاد شخص کی گواہی ایک شخص کے خلاف درست قرار دیتا ہے' اور انہوں نے بیت المال میں سے دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ ثُمَّ يَرْجِعُ

باب: جو شخص حلف اٹھائے اور پھر رجوع کرلے

18319 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ عِكْرِمَةَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ فِيْ خَمْسِيْنَ رَجُلًا فِيْ قَسَامَةٍ عَلٰى دَمٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَحَلَفَ عَلٰى غَيْرِ عِلْمٍ، فَجَاءَ يُرِيدُ التَّوْبَةَ، فَاَفْتَاهُ عِكْرِمَةُ: اَنْ يَتُوبَ اِلَى اللّٰهِ، وَاَنْ يُؤَدِّيَ حِصَّتَهُ مِنَ الْعَقْلِ، فَيُؤَدِّيَهُ اِلٰى اَهْلِ الْقَتِيلِ، وَيُعْتِقَ رَقَبَةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے عکرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی قتل کے مقدمے میں قسامت میں پچاس افراد میں شامل ہو کر حلف اٹھا لیتا ہے پھر وہ شخص آتا ہے' اور علم نہ ہونے کا حلف اٹھا لیتا ہے اس کا مقصد توبہ کرنا ہوتا ہے' تو عکرمہ نے اس کو یہ فتویٰ دیا کہ اب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے گا اور دیت میں سے اپنا حصہ ادا کرے گا وہ اس حصے کو مقتول کے ورثاء کو ادا کرے گا اور پھر ایک غلام آزاد کر دے گا۔

18320 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ اَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا، فَرُجِمَ، ثُمَّ رَجَعَ اَحَدُهُمْ، قَالَ: عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ، وَيُعْتِقُ رَقَبَةً

❀❀ معمر نے مطر کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر چار افراد کسی شخص کے خلاف زنا کے بارے میں گواہی دے دیں اور اس شخص کو سنگسار کر دیا جائے اور پھر ان گواہوں میں سے کوئی ایک رجوع کر لے تو عکرمہ فرماتے ہیں: اس پر دیت کی ایک چوتھائی لازم ہوگی اور وہ ایک غلام آزاد کرے گا۔

بَابُ الْمُقْتَتِلَانِ وَالَّذِیْ يَقَعُ عَلَى الْآخَرِ اَوْ يَضْرِبُه

باب: دولڑنے والے افراد‘یا جب کوئی شخص دوسرے پر گر جائے‘ یا جب کوئی شخص دوسرے کو مارے (اور دوسرا مر جائے تو کیا حکم ہوگا؟)

18321 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يُوْسُفَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: اقْتَتَلَ رَجُلَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: ذَهَبَ يَضْرِبُنِیْ - لِصَاحِبِه - فَانْدَقَّتْ اِحْدَى قَصَبَتَیْ يَدِه، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: قَالَ عُثْمَانُ: اِذَا اقْتَتَلَ الْمُقْتَتِلَانِ فَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ جِرَاحٍ، فَهُوَ قِصَاصٌ قَالَ سُفْيَانُ فِی الرَّجُلَيْنِ يَصْطَرِعَانِ: فَيَجْرَحُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، قَالَ: يَضْمَنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان لڑائی ہوگئی ان میں سے ایک کا یہ کہنا تھا کہ اس نے مجھے مارا جس کے نتیجے میں اس کے ہاتھ کا ایک جوڑ ٹوٹ گیا تو سعید بن مسیّب نے یہ فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا جب دو آدمی لڑ رہے ہوں‘ تو ان کے درمیان جو زخم ہوگا تو اس کا قصاص دیا جائے گا۔

سفیان دو ایسے افراد کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو ایک دوسرے کو زخمی کر دیں تو وہ فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو جرمانہ ادا کرے گا۔

18322 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَمَّنْ جَعَلَ عَلَى الْمُصْطَرِعَيْنِ نِصْفَ عَقْلِه، فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: نَرَى الْعَقْلَ تَامًّا عَلَى الْبَاقِی مِنْهُمَا، وَتِلْكَ السُّنَّةُ فِيْمَا اَدْرَكْنَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو لڑنے والے دو افراد پر نصف دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیتا ہے‘ تو ابن شہاب نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان دونوں میں سے جو بچ جائے گا اس پر مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی ہم نے جو سنت پائی ہے وہ یہی ہے۔

18323 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ فِیْ قَوْمٍ اقْتَتَلُوا، وَهُمْ جِيرَانٌ، فَوُجِدَ بَيْنَهُمْ قَتِيلٌ، قَالَ: اِنْ قَامَتْ بَيِّنَةٌ عَلٰى رَجُلٍ قَتَلَهُ اُقِيدَ مِنْهُ، وَاِنْ لَمْ تَقُمْ بَيِّنَةٌ، فَالسُّنَّةُ قَدْ مَضَتْ بِاَنْ يُعْقَلَ مَنْ قُتِلَ فِیْ قِتَالِ عِمِّيَّةٍ، اَوْ جُرِحَ اِذَا لَمْ يُعْلَمْ مَنْ قَتَلَهُ اَوْ جَرَحَهُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو آپس میں لڑ پڑتے ہیں اور وہ پڑوسی ہوتے ہیں پھر ان کے درمیان ایک شخص مقتول پایا جاتا ہے‘ تو زہری نے فرمایا: کہ اگر تو کسی شخص کے خلاف یہ ثبوت فراہم ہو جاتا ہے کہ اس نے اسے قتل کیا ہے‘ تو اس شخص سے اسے قصاص دلوایا جائے گا اور اگر ثبوت فراہم نہیں ہوتا تو سنت یہ ہے کہ جو شخص عمومی لڑائی میں مارا جائے‘ یا زخمی ہو جائے اس کی دیت ادا کی جائے گی جبکہ یہ پتہ نہ چل سکے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے یا اسے کس نے زخمی کیا ہے۔

18324 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ رَجُلًا صُرِعَ عَلٰى

رَجُلٍ مِّنْ فَوْقِ بَيْتٍ، فَمَاتَ الْاَعْلٰى فَقَالَ شُرَيْحٌ: لَا اُضَمِّنُ الْاَرْضَ، فَلَمْ يُضَمِّنِ الْاَسْفَلَ لِلْاَعْلٰى، وَكَانَ يُضَمِّنُ الْاَعْلٰى لِلْاَسْفَلِ

❀❀ قاضی شریح کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو گھر کے اوپر سے نیچے پھینکا پھر اوپر والا شخص مر گیا تو قاضی شریح نے فرمایا: میں زمین کو جرمانہ نہیں کروں گا اور نہ ہی نیچے والے کو اوپر والے کے لئے جرمانہ کروں گا' البتہ اوپر والے کو نیچے والے کے لئے وہ جرمانہ کر دیتے تھے۔

18325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ ضَمَّنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ

❀❀ اشعث نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے دونوں میں سے ہر ایک فریق کو دوسرے کو جرمانہ ادا کرنے کا کہا تھا۔

18326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: اَيُّهُمَا مَاتَ، فَدِيَتُهٗ عَلَى الْاٰخَرِ، فَضَمِنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ: وَاِنْ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِرَجُلٍ فَاَيُّهُمَا مَاتَ، فَدِيَتُهٗ عَلَى الْبَاقِي

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ان دونوں میں سے جو مر جائے گا اس کی دیت دوسرے پر لازم ہوگی اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا ضامن ہوگا وہ فرماتے ہیں: اگر ایک شخص دوسرے کے ساتھ چمٹ جائے ان دونوں میں سے جو مرے گا تو اس کی دیت باقی بچنے والے پر لازم ہوگی۔

18327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: دَلِّ حَبْلًا حَتّٰى اَرْقٰى فِيْهِ فَدَلّٰى حَبْلًا فَانْقَطَعَ وَهُوَ يَمُدُّهٗ قَالَ: عَلَيْهِ الدِّيَةُ

❀❀ ابن شبرمہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے تم مجھے کسی رسی کے بارے میں بتاؤ تاکہ میں اس کے ذریعے اوپر چڑھ جاؤں پھر وہ اس رسی کے ذریعے اوپر چڑھنا شروع کرتا ہے' اور وہ رسی ٹوٹ جاتی ہے حالانکہ دوسرا شخص اسے کھینچ رہا تھا تو ابن شبرمہ نے فرمایا: اس شخص پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّ رَجُلَيْنِ صَدَمَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَضَمَّنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ - يَعْنِي الدِّيَةَ -

❀❀ حکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو مارا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کا ضامن قرار دیا یعنی دیت کے حوالے سے ایسا کیا۔

18329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَضٰى فِيْ قَوْمٍ اقْتَتَلُوْا فَقَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَقَضٰى بِعَقْلِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا، عَلَى الَّذِيْنَ جُرِحُوْا، وَطَرَحَ عَنْهُمْ مِّنَ الْعَقْلِ بِقَدْرِ جِرَاحِهِمْ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے کچھ لوگوں کے بارے میں فیصلہ دیا جب ان لوگوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی اور ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا تو جو لوگ قتل ہو گئے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی دیت ادا کرنے کا فیصلہ دیا ان لوگوں پر جو زخمی ہوئے تھے اور دیت میں ان کے زخموں کی مقدار کے حساب سے ادائیگی کو معاف کر دیا تھا۔

18330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ قَوْمٍ شَرِبُوا، فَسَكِرُوا، فَقَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: نَرٰى اَنَّ السُّكْرَ لَا يُبْطِلُ شَيْئًا مِنَ الْقَوَدِ، يُقْتَلُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، وَيُقْتَصُّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے لوگوں کے بارے میں نقل کیا ہے جو شراب پی کر نشے میں آ جاتے ہیں اور پھر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' تو زہری نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نشے کی وجہ سے قصاص کا حکم کالعدم نہیں ہوتا ان میں سے ایک کو دوسرے کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا ان میں سے ایک کو دوسرے سے قصاص دلوایا جائے گا۔

بَابُ الْقَوْمِ يَمْتَقِلُونَ فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ

باب: جب کچھ لوگ ایک دوسرے کو غوطہ دیں' پھر ان میں سے کوئی ایک مر جائے

18331 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ: قَضٰى هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ فِيْ قَوْمٍ كَانُوْا فِي مَاءٍ، فَتَمَاقَلُوا فَمَاتَ بَيْنَهُمْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فِي الْمَاءِ، فَشَهِدَ اثْنَانِ عَلٰى ثَلَاثَةٍ، وَشَهِدَ ثَلَاثَةٌ عَلَى اثْنَيْنِ، فَقَضٰى بِدِيَتِهِ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا

معمر بیان کرتے ہیں: ہشام بن ہبیرہ نے کچھ افراد کے بارے میں فیصلہ دیا جو پانی میں موجود تھے اور وہ ایک دوسرے کو غوطے دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص پانی میں مر گیا دو آدمیوں نے تین کے خلاف گواہی دی اور تین نے دو کے خلاف گواہی دی تو ہشام بن ہبیرہ نے ان سب پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

بَابُ الشُّبْهَةِ عَلَى الْجَرْحِ

باب: زخم کے بارے میں شبہ کا حکم

18332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: قَضٰى فِي الشُّبْهَةِ مِنَ الضَّرْبِ، بِشَهَادَةِ الْعَبْدِ وَالنِّسَاءِ، وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ، اَنْ يُسْتَحْلَفَ الْمُدَّعِي، ثُمَّ يَسْتَقِيدَ وَابْنُ الْمُسَيِّبِ كَانَ يَقُوْلُ: لَا وَلٰكِنْ يُحَلَّفُ، ثُمَّ الْعَقْلُ وَاَقُوْلُ: قَوْلُ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَقْرَبُ اِلٰى قَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّمِ، يُحَلَّفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ، ثُمَّ ضَمِّنُوا الْعَقْلَ، وَنَجَوْا مِنَ الدَّمِ

ابوبکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ضرب میں شبہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس میں غلام یا خواتین یا اس طرح کے لوگوں کی گواہی قبول ہوگی دعویٰ کرنے والے سے حلف لیا جائے گا اور پھر اسے بدلہ دلوا دیا جائے

گا سعید بن مسیب فرماتے ہیں: تاہم اس سے حلف لیا جائے گا اور پھر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

میں یہ کہتا ہوں کہ سعید بن مسیب کا قول نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے زیادہ قریب ہے جو قتل کے بارے میں تھا کہ مدعیٰ علیہ سے حلف لیا جائے گا اور پھر ان پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا جائے گا اور وہ خون سے نجات پالیں گے۔

بَابُ نَذْرِ الْجَنِيْنِ

باب: پیٹ میں موجود بچے کا جرمانہ

18333 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ الدِّمَشْقِیُّ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ قَضٰی فِی الْجَنِيْنِ اِذَا امَّلَصَ عَلَقَةً بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا، فَاِذَا كَانَ مُضْغَةً، فَاَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا كَانَ عِظَامًا، فَسِتِّيْنَ، فَاِذَا كَانَ الْعَظْمُ قَدْ كُسِیَ لَحْمًا فَثَمَانِيْنَ، فَاِنْ تَمَّ خَلْقُهُ وَنَبَتَ شَعْرُهُ فَمِائَةَ دِيْنَارٍ قَالَ: وَبَلَغَنِیْ اَنَّ عَلِيًّا قَضٰی بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ خالد دمشقی بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر اسے ضائع کردیا جائے تو اگر تو وہ جمے ہوئے خون کی شکل میں تھا تو اس میں بیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں تھا تو چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ہڈیاں بن چکی تھیں تو ساٹھ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ہڈیوں پر گوشت آچکا تھا تو اَسّی دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اس کی تخلیق مکمل ہو چکی تھی اور بال اگ چکے تھے تو ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند فیصلہ دیا ہے۔

18334 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتٰی يَجِبُ نَذْرُ الْجَنِيْنِ؟ قَالَ: مَا لَمْ يَكُنْ مُضْغَةً اَظُنُّ قُلْتُ لَهُ: اِنْ خُلِقَ وَلَمْ يَتِمَّ، اَوَاجِبٌ نَذْرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بچے کا جرمانہ کب واجب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: جبکہ وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں نہ ہو راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے میں نے ان سے کہا: تھا اگر وہ تخلیق ہو چکا ہو اور مکمل نہ ہوا تو کیا اس کا جرمانہ واجب ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

18335 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا كَانَ مُضْغَةً، فَثُلُثَیْ غُرَّةٍ، فَاِنْ كَانَ عَلَقَةً، فَثُلُثٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں ہو تو جرمانے کا دو تہائی حصہ ادا کیا جائے گا اور اگر وہ جمے ہوئے خون کی شکل میں ہو تو ایک تہائی حصہ ادا کیا جائے گا۔

18336 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: اِذَا كَانَ سَقْطًا بَيِّنًا، فَفِيْهِ غُرَّةٌ، اِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ، فَاِنِ اسْتَهَلَّ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهُ، فَاِنْ كَانَ ذَكَرًا، فَاَلْفُ دِيْنَارٍ، وَاِنْ كَانَ اُنْثٰی، فَخَمْسُ مِائَةِ دِيْنَارٍ قَالَ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ اَيْضًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب بچہ مردہ پیدا ہو تو اس میں جرمانے کی ادائیگی لازم ہوگی بشرطیکہ وہ رویا نہ ہو اگر وہ چیخ کر رو یا ہو تو اس کی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ لڑکا تھا تو ایک ہزار دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر لڑکی تھی تو پانچ سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے جرمانے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا جو ایک غلام یا ایک کنیز ہوگی۔

18338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَصَابَتْ بَطْنَهَا، فَقَتَلَتْهَا، فَاَسْقَطَتْ جَنِيْنًا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَقْلِهَا عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ، وَفِيْ جَنِيْنِهَا غُرَّةً عَبْدًا، اَوْ اَمَةً فَقَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ يُعْقَلُ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ، وَلَا نَطَقَ، وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا زَعَمَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو عورتوں کی لڑائی ہوگئی ان میں سے ایک عورت نے دوسری کو پتھر مارا جو دوسری عورت کے پیٹ پر لگا وہ عورت بھی مر گئی اور اس کے پیٹ میں موجود بچہ بھی مر گیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ مقتول عورت کی دیت قاتل عورت کی عاقلہ پر لازم ہوگی اور اس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کا جرمانہ ادا کیا جائے گا جو غلام یا کنیز ہوگا اس پر کسی نے کہا: کہ اس کا جرمانہ کیسے ادا کیا جائے گا جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں کچھ بولا نہیں وہ چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کاہنوں کا بھائی ہے (یعنی ان کی طرح کا مقفع و مسجع کلام کرتا ہے)۔

18339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اسْتَشَارَ عُمَرُ فِيْ امْرَاَةٍ ضَرَبَتْ اُخْرٰى بِعَمُوْدٍ، فَاَرَادَ اَنْ يُقِيْدَهَا، ثُمَّ سَاَلَ هَلْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ قَضَاءٌ؟ فَقِيْلَ لَهُ: كَانَتَا امْرَاَتَانِ تَحْتَ حَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ فِي الْمَرْاَةِ، وَفِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ قَالَ: وَكَبَّرَ، قَالَ: وَاَخَذَ عُمَرُ بِذٰلِكَ وَقَالَ: لَوْ لَمْ اَسْمَعْ بِهٰذَا لَقُلْتُ فِيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ اَعْقِلُ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ، وَلَا نَطَقَ، وَلَا اسْتَهَلَّ؟، وَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون

کے بارے میں مشورہ لیا جس نے دوسری کو لکڑی کے ذریعے مارا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ اس کو قصاص دلوائیں پھر انہوں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں کوئی فیصلہ ہے؟ تو بتایا گیا کہ دو عورتیں حضرت حمل بن مالک بن نابغہ کی بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو ضرب لگا کر قتل کر دیا اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی مار دیا تو خاتون کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ دیا اور پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں جرمانے کے طور پر ایک غلام یا کنیز یا گھوڑے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کے مطابق فیصلہ دیا انہوں نے فرمایا: اگر میں نے یہ روایت نہ سنی ہوتی تو میں اس بارے میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ دیتا (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں ایسے فرد کی دیت کیسے ادا کروں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں پیا نہیں کچھ بولا نہیں چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔

18340 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: " الْغُرَّةُ: عَبْدٌ، اَوْ اَمَةٌ، اَوْ فَرَسٌ " قُلْتُ: هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے غرہ سے مراد غلام یا کنیز یا گھوڑا ہے میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں موجود ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

18341 - آثار صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ عُبَادَةُ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: اِذَا وَقَعَ الْجَنِيْنُ حَيًّا، تَمَّ عَقْلُهُ، اسْتَهَلَّ، اَوْ لَمْ يَسْتَهِلَّ وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَلَوْ عَطَسَ، كَانَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ الِاسْتِهْلَالِ

❀❀ مکحول نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب پیٹ میں موجود بچہ زندہ پیدا ہو تو اس کی دیت مکمل ہوگی خواہ وہ چیخ کر رویا ہو یا چیخ کر نہ رویا ہو۔

معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ وہ چیخ کر رویا ہو اور اگر اس نے چھینک ماری ہو تو میرے نزدیک یہ بھی چیخ کر رونے کے حکم میں ہوگی۔

18342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَضَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى زَوْجِ الْمَرْاَتَيْنِ، فَاَخْبَرَهُ، اِنَّمَا ضَرَبَتْ اِحْدَى امْرَاَتَيْهِ الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ الْبَيْتِ، فَقَتَلَتْهَا، وَذَا بَطْنِهَا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيَتِهَا، وَغُرَّةٍ فِيْ جَنِيْنِهَا فَكَبَّرَ عُمَرُ وَقَالَ: اِنْ كِدْنَا اَنْ نَقْضِيَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا بِرَاْيِنَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے اس مسئلے کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے ان دونوں خواتین کے شوہر کو بلوایا ان صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی کہ ان کی دو بیویوں میں سے ایک نے دوسرے کو گھر کی لکڑی مار کر اسے قتل کر دیا اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل

کردیا تو نبی اکرم ﷺ نے عورت کی دیت کا اوراس کے پیٹ میں موجود بچے کے حوالے سے جرمانے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور فرمایا: اس طرح کی صورت حال میں ہم اپنی رائے کے مطابق ایسا فیصلہ نہیں دے سکتے تھے۔

18343 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اُذَكِّرُ اللّٰهَ امْرَاً سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، كُنْتُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ - يَعْنِي ضَرَّتَيْنِ - فَجَرَحَتْ اَوْ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِالْمِسْطَحِ، عَمُوْدِ ظُلَّتِهَا . فَقَتَلَتْهَا، وَقَتَلَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةِ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ عُمَرُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ لَمْ نَسْمَعْ بِمِثْلِ هٰذَا قَضَيْنَا بِغَيْرِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ کو پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہو تو حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے اے امیر المومنین میری دو بیویاں تھیں یعنی وہ دونوں سوکنیں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کولکڑی ماری اور اسے قتل کردیا اوراس کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل کردیا تو نبی اکرم ﷺ نے (پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں) غلام یا کنیز جرمانے کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اگر ہم نے یہ روایت نہ سنی ہوتی تو ہم اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ دیتے۔

18344 - حدیث نبوی: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ، اَوْ اَمَةٍ، اَوْ فَرَسٍ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس (یعنی پیٹ میں موجود بچے) کے بارے میں غلام یا کنیز یا گھوڑے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

18345 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: الْغُرَّةُ عَبْدٌ، اَوْ اَمَةٌ، اَوْ مِائَةُ شَاةٍ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ مَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ: عَشْرٌ وَمِائَةٌ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: غرہ سے مراد غلام یا کنیز یا ایک سو بکریاں ہیں۔

ایوب نے ابوملیح بن اسامہ کے حوالے سے نقل کیا ہے ایک سو دس بکریاں ہیں۔

18346 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ كَانَتَا عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ وَكَانَتْ اِحْدَاهُمَا حُبْلٰى فَضَرَبَتْهَا ضَرَّتُهَا بِمِخْبَطٍ، فَاَسْقَطَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غُرَّةٌ عَبْدٌ، اَوْ اَمَةٌ فِيْ سِقْطِهَا وَقَالَ ابْنُ عَمِّ الضَّارِبَةِ يُقَالُ لَهُ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ: لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسَجْعًا اَوْ قَالَ: سَجْعًا سَائِرَ الْيَوْمِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے دوخواتین ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیویاں تھیں ان میں سے ایک حاملہ تھی اس کی سوکن نے اسے لکڑی ماری تو اس کے پیٹ میں موجود بچہ ضائع ہو گیا اس عورت کا شوہر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو صورت حال کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردہ پیدا ہونے والے بچے میں جرمانے کے طور پر ایک غلام یا کنیز ادا کی جائے گی تو ضرب لگانے والی عورت کے چچازاد جس کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا اس نے کہا: اس بچے نے نہ کچھ پیا نہ کچھ کھایا نہ وہ چیخ کر رویا اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ مسجع کلام ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا یہ ہمیشہ مسجع کلام کرتا ہے۔

18347 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْاَةِ الَّتِيْ ضَرَبَتْ صَاحِبَتَهَا، فَقَتَلَتْهَا، وَمَا فِيْ بَطْنِهَا، بِدِيَتِهَا عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَفِيْ جَنِيْنِهَا، غُرَّةً عَبْدًا، اَوْ اَمَةً

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس نے دوسری عورت کو مارا تھا اور اس کو اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا تھا کہ عورت کی دیت عاقلہ پر لازم ہوگی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کے بدلے میں ایک غلام یا کنیز ادا کیے جائیں گے۔

18348 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: لَوْ خَرَجَ تَامًّا، مَا وَرَّثْتُهُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

❀❀ سعید بن ابو عروبہ بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر بچہ مکمل پیدا ہو تو میں اس کی وراثت کا حکم جاری نہیں کروں گا جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا۔

18349 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ وَلِيدَةً فَقَالَ الْهُذَلِيُّ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ: كَيْفَ اَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا جس شخص کے خلاف یہ فیصلہ ہوا تھا اس ہذلی شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کا جرمانہ کیسے ادا کروں جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں وہ بولا نہیں چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

18350 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: جَعَلَ عَقْلَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مقتولہ عورت کی دیت کی ادائیگی عاقلہ پر لازم قرار دی تھی۔

18351 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: ضَرَبَتْ ضَرَّةٌ ضَرَّةً لَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا: فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيَتِهَا عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ، وَلِمَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةً، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتُغَرِّمُنِيْ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ، فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسَجْعًا كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمے کی لکڑی مار کر قتل کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے قاتلہ کے عصبہ پر اس عورت کی دیت کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا اور اس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے بدلے میں غرہ کا فیصلہ دیا تو دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اس کا جرمانہ کررہے ہیں جس نے کچھ کھایا نہیں پیا نہیں وہ چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا دیہاتیوں کی طرح مسجع (کلام کررہے ہو)۔

18352 - اقوال تابعین: قَالَ وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ، يَذْكُرُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْغُرَّةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے غرہ (غلام یا کنیز) کی ادائیگی بھی (مجرم عورت) کی عاقلہ پر لازم ہوگی۔

18353 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، حَدِيثًا عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ، فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ: قَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاْتِ بِاَحَدٍ يَعْلَمُ ذٰلِكَ: فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ

❀❀ ہشام بن عروہ نے عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب عورت کا بچہ ضائع ہوجائے تو اس کے بارے میں انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے اس میں غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر آپ سچے ہیں تو کوئی ایسا شخص لے کے آئیں جو اس بات کو جانتا ہو' تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس صورت حال میں غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے۔

18354 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنٍ قُتِلَ فِيْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ، بِغُرَّةٍ فِي الذَّكَرِ غُلَامٌ، وَفِي الْاُنْثٰى بِجَارِيَةٍ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ میں موجود اس بچے کے بارے میں جو عورت کے پیٹ میں مارا گیا تھا غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ لڑکا ہوا تو غلام ادا کیا جائے گا اور لڑکی ہوئی تو کنیز ادا کی جائے گی۔

18355 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِیْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ امْرَاَةٍ قُتِلَتْ وَهِیَ حَامِلٌ بِدِيَتِهَا، وَبِعَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فِیْ جَنِيْنِهَا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خط میں یہ تحریر تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا جو قتل ہوگئی تھی اور حاملہ بھی تھی کہ اس عورت کی دیت ادا کی جائے گی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کے عوض میں غلام یا کنیز ادا کیے جائیں گے۔

18356 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اسْمَ الْهُذَلِيِّ الَّذِیْ قَتَلَتْ اِحْدَى امْرَاَتَيْهِ الْاُخْرٰى: فَقَضٰى فِيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ فِی الْجَنِيْنِ، وَبِدِيَةٍ فِی الْمَرْاَةِ اسْمُهُ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ مِنْ بَنِیْ كَثِيْرِ بْنِ خُنَاسَةَ بْنِ غَافِلَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ، وَاسْمُ الْمَرْاَةِ الْقَاتِلَةِ اُمُّ عَفِيفٍ ابْنَةُ مَسْرُوحٍ مِّنْ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ هُذَيْلٍ، وَاَخُوهَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْرُوحٍ وَالْمَقْتُولَةُ مُلَيْكَةُ بِنْتُ عُوَيْمِرٍ مِّنْ بَنِیْ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ وَاَخُوهَا عَمْرُو بْنُ عُوَيْمِرٍ فَقَالَ: الْعَلَاءُ بْنُ مَسْرُوحٍ: لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا بَاطِلٌ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُوَيْمِرٍ: اِنَّ اسا ذَكَرٌ فَقَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ ذَكَرٍ، اَوْ اُنْثٰى، اَوْ فَرَسٍ اَوْ مِائَةِ شَاةٍ، اَوْ عَشْرٍ مِّنَ الْاِبِلِ هٰذَا كُلُّهُ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جس کی دو بیویوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا تھا اور پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں پیٹ میں موجود بچے کے حوالے سے غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور عورت کی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا ان صاحب کا نام حضرت حمل بن مالک بن نابغہ تھا ان کا تعلق بنو کثیر بن خنسہ بن غافلہ بن کعب بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل سے تھا قتل کرنے والی عورت کا نام ام عفیف تھا جو مسروح کی صاحبزادی تھیں جن کا تعلق بنو سعد بن ہذیل سے تھا اور اس خاتون کے بھائی کا نام علاء بن مسروح تھا مقتولہ خاتون کا نام ملیکہ بنت عویمر تھا اس کا تعلق بنو لحیان بن ہذیل سے تھا اس کے بھائی کا نام عمرو بن عویمر تھا علاء بن مسروح نے یہ کہا تھا اس بچے نے نہ کچھ کھایا نہ کچھ بولا نہ کچھ پیا نہ چیخ کر رویا تو اس طرح کا خون رائیگاں جاتا ہے تو عمرو بن عویمر نے کہا: (یہاں مطبوعہ عربی نسخے میں تین مہمل الفاظ لکھے ہوئے ہیں اور حاشیہ نگار نے صرف یہ تحریر کیا ہے: "اصل میں اسی طرح ہے") تو نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کے بارے میں غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا خواہ وہ غلام ہو یا کنیز ہو یا گھوڑا ہو یا ایک سو بکریاں ہوں یا دس اونٹ ہوں یہ تمام باتیں عکرمہ سے منقول ہیں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں۔

18357 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قِيمَةُ الْغُرَّةِ خَمْسُونَ دِينَارًا،

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے غرہ کی قیمت پچاس دینار ہوگی۔

18358 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18359 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَلَا يَرِثُ الْجَنِينُ، وَلَا يَتِمُّ عَقْلُهُ، حَتَّى يَسْتَهِلَّ، فَإِنْ عَطَسَ، فَهُوَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ الِاسْتِهْلَالِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جنین (پیٹ میں موجود بچہ) وارث نہیں بنے گا اس کی دیت بھی مکمل نہیں بنے گی جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا اگر وہ چھینک بھی لے تو یہ میرے نزدیک (پیدائش کے وقت) چیخ کر رونے کے حکم میں ہوگا۔

بَابُ مَا عَلٰى مَنْ قَتَلَ مَنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ

باب: جو شخص کسی ایسے بچے کو قتل کردے جو پیدائش کے وقت چیخ کر نہ رویا ہو

18360 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا عَلٰى مَنْ قَتَلَ مَنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ؟ فَقَالَ: أَرٰى أَنْ يُعْتِقَ أَوْ يَصُومَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص کسی ایسے بچے کو قتل کردے جو چیخ کر نہ رویا ہو تو اس پر کیا لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ غلام آزاد کرے گا یا روزے رکھے گا۔

18361 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ فَأَسْقَطَتْ، قَالَ: يَغْرَمُ غُرَّةً، وَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ، وَلَا يَرِثُ مِنْ تِلْكَ الْغُرَّةِ، هِيَ لِوَارِثِ الصَّبِيِّ غَيْرِهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کو مارتا ہے اور اس کا بچہ ضائع ہو جاتا ہے تو زہری نے فرمایا کہ وہ جرمانے کے طور پر غرہ ادا کرے گا اور اس پر غلام کی آزادی بھی لازم ہوگی اور وہ اس غرہ کا وارث نہیں بنے گا وہ ان ورثاء کو ملیں گے جو اس کے علاوہ ہوں گے۔

18362 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: مَسَحَتِ امْرَأَةٌ بَطْنَ امْرَأَةٍ حَامِلٍ، فَأَسْقَطَتْ جَنِينًا، فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلٰى عُمَرَ فَأَمَرَهَا أَنْ تُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ - يَعْنِي الَّتِي مَسَحَتْ -

❀❀ عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ایک عورت نے دوسری عورت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو اس کے پیٹ میں موجود بچہ ضائع ہو گیا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے اس عورت کو یہ حکم دیا کہ وہ ایک کفارے میں ایک غلام آزاد کرے، راوی کی مراد وہ عورت ہے، جس نے ہاتھ پھیرا تھا۔

18363 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الْمَرْأَةِ تَشْرَبُ الدَّوَاءَ، أَوْ

تَسْتَدْخِلُ الشَّیْءَ، فَیَسْقُطُ وَلَدُھَا، قَالَ: تُکَفِّرُ عَنْھَا غُرَّةٌ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے جو کوئی دوا پیتی ہے یا کوئی چیز اندر داخل کرتی ہے' اور اس کے نتیجے میں اس کا بچہ ضائع ہو جاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس کے کفارے میں ایک غرہ (یعنی غلام یا کنیز) ادا کرے گی۔

بَابُ جَنِیْنِ الْاَمَةِ

باب: کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کا حکم

18364 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّھْرِیِّ، قَالَ: جَنِیْنُ الْاَمَةِ فِیْ ثَمَنِ اُمِّهٖ بِقَدْرِ جَنِیْنِ الْحُرَّةِ فِیْ دِیَةِ اُمِّهٖ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کا جرمانہ اس کی ماں کی قیمت کے حوالے سے اسی حساب سے ہوگا جو آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچے کا معاوضہ اس کی ماں کی دیت کے حوالے سے ہوتا ہے۔

18365 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِیْ جَنِیْنِ الْاَمَةِ، اِذَا کَانَ حَیًّا فَثَمَنُهٗ، وَاِنْ کَانَ مَیِّتًا، فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِ اُمِّهٖ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر وہ زندہ پیدا ہوا تو اس کی قیمت کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ مردہ پیدا ہوا تو اس کی ماں کی قیمت کے بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18366 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُغِیْرَةَ، عَنْ اِبْرَاھِیمَ فِیْ جَنِیْنِ الْاَمَةِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِ اُمِّهٖ قَالَ سُفْیَانُ: وَقَوْلُنَا: اِنْ خَرَجَ حَیًّا، فَفِیْهِ ثَمَنُهٗ، وَاِنْ خَرَجَ مَیِّتًا، فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِ اُمِّهٖ لَوْ کَانَ حَیًّا

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے کنیز کے پیٹ کے میں موجود بچے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی ماں کی قیمت کا بیسواں حصہ ادا کرنا لازم ہوگا سفیان کہتے ہیں ہمارا یہ قول ہے کہ اگر وہ زندہ پیدا ہوا تو اس میں بچے کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ مردہ پیدا ہوا تو اس کی ماں کی قیمت کا بیسواں حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

18367 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّھْرِیِّ، فِیْ رَجُلٍ اَعْتَقَ جَنِیْنَ وَلِیْدَتِهٖ، ثُمَّ قُتِلَتِ الْوَلِیْدَةُ، قَالَ: تُعْقَلُ الْوَلِیْدَةُ، وَیُعْقَلُ جَنِیْنُھَا عَبْدًا، اِنَّمَا کَانَ تَمَامُ عِتْقِهٖ اَنْ یُوْلَدَ، وَیَسْتَھِلَّ صَارِخًا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کو آزاد کر دیتا ہے پھر وہ کنیز قتل ہو جاتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس کنیز کی دیت ادا کی جائے گی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت کے طور پر ایک غلام آزاد کیا جائے گا کیونکہ اس بچے کی مکمل آزادی اس وقت ہونی تھی جب وہ پیدا ہوتا اور پیدا ہوتے وقت چیخ کر روتا۔

18368 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: فِيْ جَنِيْنِ الْاَمَةِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ،

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن میتب کا یہ قول نقل کیا ہے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں دس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18369 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَهُ

❀❀ ابن شہاب نے سعید بن میتب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18370 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ فِيْ جَنِيْنِ الْاَمَةِ: قِيمَتُهُ بِقَدْرِهِ لَوْ كَانَ حَيًّا مِنْ دِيَةِ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ

❀❀ معمر نے بعض اہل کوفہ کے حوالے سے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر وہ زندہ پیدا ہو تو پھر اس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا جو آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کے حساب سے ہوگا۔

18371 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْرُ قِيمَةِ اُمِّهِ، كَمَا فِيْ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ، مِنْ قَدْرِ دِيَتِهَا حَيًّا وَاَقُوْلُ: فَلَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ بِالْاُمِّ، وَلَمْ يُقَدَّرْ بِالْاَبِ، وَقَالَ زِيَادُ بْنُ شَيْخٍ: قَدْرُ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ مِنْ دِيَتِهِ، لَوْ كَانَ حَيًّا، فَقُتِلَ، كَانَ فِيْهِ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا، فَقُتِلَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ، فَفِيْهِ غُرَّةٌ، فَهٰذَا مِنْ قَدْرِ دِيَتِهِ قَالَ: وَجَنِيْنُ الْاَمَةِ لَوْ خَرَجَ، فَقُتِلَ، كَانَ ثَمَنُهُ خَمْسِينَ دِيْنَارًا، وَنَحْوَ ذٰلِكَ، فَقُتِلَ جَنِيْنًا، فَفِيْهِ مِنْ قَدْرِ ذٰلِكَ، وَلَوْ قِيلَ مِنْ قَدْرِ اُمِّهِ، كَانَ قِيمَتُهُ، اَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهِ، لَوْ خَرَجَ فَقُتِلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: کہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی ماں کی قیمت کا حساب کیا جائے گا جس طرح آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچے کا حکم ہوتا ہے کہ اس میں آزاد عورت کی دیت کا حساب کیا جاتا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ اس بارے میں نہ تو ماں کا اعتبار کیا جائے گا اور نہ ہی باپ کا اعتبار کیا جائے گا زیاد بن شیخ کہتے ہیں آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچے کا حساب اس کی دیت کے حساب سے کیا جائے گا کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو (کتنی دیت لازم ہوتی) اگر وہ زندہ ہونے کے عالم میں قتل ہوتا تو اس میں بارہ ہزار کی ادائیگی لازم ہوتی جب وہ اپنے ماں کے پیٹ میں قتل ہوا ہے' تو اس میں غرہ کی ادائیگی لازم ہوئی ہے' تو اس میں اس کی دیت کا حساب کر لیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اگر کنیز کے پیٹ میں موجود بچہ پیدا ہوتا ہے' اور پھر قتل ہوتا ہے' تو اس کی قیمت پچاس دینار یا اس کی مانند ہوگی تو اگر وہ ماں کے پیٹ کے اندر قتل ہو جاتا ہے' تو اس میں اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی اگر یہ کہا جائے کہ اس کی ماں کی قیمت کا حساب رکھا جائے گا تو پھر اس کی قیمت سے زیادہ ہو جائے گی اس وقت کہ جب وہ پیدا ہونے کے بعد قتل ہوتا۔

بَابُ الْعَجْمَاءِ

باب: جانور کے مارنے کا حکم

18372 - اقوال تابعین: أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَلْفَحْلُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا معدن (میں گر کر مرنے والا) رائیگاں جائے گا کنویں (میں گر کر مرنے والا) رائیگاں جائے گا۔

18373 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جانور کا مارا رائیگاں جائے گا کنویں میں مرنے والا رائیگاں جائے گا معدن میں گرنا رائیگاں جائے گا اور رکاز میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18374 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَصَالِحٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، زَعَمُوْا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْعَجْمَاءَ جُبَارٌ، وَالْبِئْرَ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنَ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ قَالَ: وَكَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُضَمِّنُوْنَ الْحَيَّ، مَا اَصَابَتْ بَهَائِمُهُمْ، وَآبَارُهُمْ، وَمَعَادِنُهُمْ، فَلَمَّا ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قَالَ مِنَ الْقَضَاءِ

❀❀ یعقوب بن عتبہ، صالح اور اسماعیل بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا کنویں میں مرنا رائیگاں جائے گا کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور رکاز میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ قبیلے کو جرمانہ کیا کرتے تھے جب ان کا جانور یا ان کے کنویں یا ان کی معدنیات کے ذریعے کسی کو جانی نقصان پہنچتا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں وہ فیصلہ دیا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

18375 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْهِ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ رَجُلَيْنِ رَمَضَ اَحَدَهُمَا مَعْدِنٌ، وَقَتَلَتِ الْاٰخَرَ بَهِيمَةٌ، قَالَ: مَا قَتَلَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَمَا قَتَلَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْجُبَارُ: فِيْ كَلَامِ اَهْلِ تِهَامَةَ الْهَدَرُ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس میں یہ تحریر تھا ہم تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے بارے میں فرمایا تھا جن میں سے ایک معدن میں گر کر مر گیا تھا اور دوسرے

کو جانور نے مار دیا تھا کہ جس کو معدن قتل کر دے اس کا خون رائیگاں جائے گا جسے جانور قتل کر دے اس کا خون رائیگاں جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: اہل تہامہ کے محاورے میں لفظ جبار کا مطلب رائیگاں جانا ہے۔

18376 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ، وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ - يَعْنِیْ رِجْلَ الدَّابَّةِ هَدْرٌ -

❀❀ ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: معدن رائیگاں جائے گا سائمہ جائے گا رکاز میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی (جانور کا) ٹانگ مارنا رائیگاں جائے گا اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی جانور ٹانگ مار دے تو وہ رائیگاں جائے گا۔

18377 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَهُ فَحْلٌ فَقَتَلَهُ الرَّجُلُ قَالَ: يَغْرَمُهُ الرَّجُلُ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ بِجُرْحِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَمَنْ اَصَابَ الْعَجْمَاءَ بِشَیْءٍ غَرِمَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر کسی شخص پر کوئی جانور حملہ کرنے لگے اور وہ شخص اس جانور کو قتل کر دے تو وہ شخص اس کا جرمانہ ادا کرے گا

معمر بیان کرتے میں نے زہری سے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے بتایا اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا جو اس نے زخمی کر کے کسی کو مارا ہو زہری فرماتے ہیں: جو شخص جانور کو کوئی نقصان پہنچائے گا وہ اس کا جرمانہ ادا کرے گا۔

18378 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ اَبِی الْمُهَزِّمِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: يَغْرَمُ اِنْ اَصَابَ الْعَجْمَاءَ

❀❀ معمر نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے ابومہزم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر کوئی شخص جانور کو نقصان پہنچائے گا تو وہ اس کا جرمانہ ادا کرے گا۔

18379 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، قَالَ: عَدَا فَحْلٌ عَلٰى رَجُلٍ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِاَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ: اُغَرِّمُهُ بَهِيْمَةً لَا تَعْقِلُ وَقَالَ عَلِیٌّ نَحْوَ ذٰلِكَ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ایک جانور نے ایک شخص پر حملہ کیا اس شخص نے اسے تلوار مار کر قتل کر دیا یہ معاملہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے ایسے جانور کا جرمانہ کروں گا جو عقل نہیں رکھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند بات ارشاد فرمائی ہے۔

18380 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَنْ اَصَابَ الْعَجْمَاءَ غَرِمَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جانور کو نقصان پہنچائے گا وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

18381 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَشْيَاخٍ، لَهُمْ اَنَّ غُلَامًا دَخَلَ دَارَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَضَرَبَتْهُ نَاقَةٌ لِزَيْدٍ، فَقَتَلَتْهُ فَعَمَدَ اَوْلِيَاءُ الْغُلَامِ فَعَقَرُوهَا، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَبْطَلَ دَمَ الْغُلَامِ وأَغْرَمَ الْاَبَ ثَمَنَ النَّاقَةِ

❀❀ اسود بن قیس نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک لڑکا زید بن صوحان کے گھر میں داخل ہوا تو زید کی اونٹنی نے اسے پاؤں مار کر اسے قتل کر دیا اس لڑکے کے اولیاء آئے اور انہوں نے اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں ان لوگوں نے اپنا مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لڑکے کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کے باپ پر اونٹنی کی قیمت کی ادائیگی کا جرمانہ عائد کیا۔

18382 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ بَعِيرًا نَدَّ فَاَصَابَ رَجُلًا، فَقَتَلَهُ فَعَقَرَهُ اَوْلِيَاءُ الْقَتِيلِ، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى شُرَيْحٍ فَاَبْطَلَ دَمَ الْقَتِيلِ، وَاَغْرَمَهُمْ ثَمَنَ الْبَعِيرِ

❀❀ سفیان ثوری' مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے یہ بات نقل کرتے ہیں ایک اونٹ سرکش ہو گیا اس نے ایک شخص پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا مقتول کے اولیاء نے اس اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دیں وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گئے تو قاضی شریح نے مقتول کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کے اولیاء پر اونٹ کی قیمت کا جرمانہ عائد کیا۔

18383 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: خَبَطَتْ نَجِيبَةٌ صَبِيًّا فَقَتَلَتْهُ، فَجَاءَ اَهْلُ الصَّبِيِّ، فَقَتَلُوا النَّجِيبَةَ، فَاَغْرَمَهُمْ شُرَيْحٌ ثَمَنَ النَّجِيبَةِ، وَاَبْطَلَ دَمَ الصَّبِيِّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک اونٹنی نے ایک بچے کو زور سے مار کر قتل کر دیا' اس بچے کے ورثاء آئے اور انہوں نے اس کو مار دیا تو قاضی شریح نے اس اونٹنی کی قیمت کا جرمانہ ان لوگوں پر عائد کیا اور بچے کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

18384 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَمْ اَمْتَنِعْ مِنَ الْفَحْلِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِقَتْلِهِ، كَيْفَ اَغْرَمُهُ؟ قَالَ: قَدْ قَالُوا ذٰلِكَ، وَمَا اَظُنُّ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَضَتْ فِيهِ سُنَّةٌ قَالَ زَمْعَةُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِ دَابَّةٌ قَالَ: اِذَا كَانَ عَلَيْهَا رَاكِبٌ اَوْ مُمْسِكٌ، فَاَصَابَتْ اِنْسَانًا، فَقَدْ ضَمِنَ، وَاِنْ رَبَطَهَا فِيْ نَاحِيَةِ الدَّارِ ، فَاَصَابَتْ اِنْسَانًا، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَتْ تَسِيْرُ، فَنَفَحَتْ، فَاَصَابَتْ اِنْسَانًا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر کسی جانور سے میرے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو صرف یہ صورت ہو کہ میں اسے ماردوں گا تو بچوں گا تو پھر میں اس کا جرمانہ کس بنیاد پر ادا کروں؟ عطاء نے فرمایا: لوگوں نے یہی بات بیان کی ہے' اور میرا یہ خیال ہے کہ اس بارے میں سنت کا حکم جاری ہو چکا ہے۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ایسے شخص پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: جب کسی گھر میں کوئی جانور موجود ہو اور اس جانور پر کوئی شخص سوار ہو یا کسی نے اس کی لگام کو پکڑا ہوا ہو اور پھر وہ جانور کسی انسان کو نقصان پہنچادے تو وہ شخص اس کا ضامن ہوگا لیکن اگر کسی شخص نے گھر کے کونے میں جانور کو باندھا ہوا تھا اور پھر اس جانور نے کسی کو نقصان پہنچادیا تو پھر اس پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا اگر وہ جانور چل رہا تھا اور بدک گیا اور پھر اس نے کسی انسان کو نقصان پہنچادیا تو بھی اس کے مالک پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

18385 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِنْ نَفَحَتْ اِنْسَانًا، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، وَيَضْمَنُ مَا اَصَابَتْ بِيَدِهَا قَالَ: وَتَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا اِذَا كَانَتْ تَسِيرُ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے اگر جانور انسان کو نقصان پہنچادے تو (جانور کے مالک) پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا جرمانہ تب عائد ہوگا جب جانور نے اپنے ہاتھ کے ذریعے نقصان کیا ہو

راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہوگی کہ یہ حکم اس وقت ہے جب جانور چل رہا ہو۔

18386 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِذَا رَبَطَ رَجُلٌ دَابَّتَهُ فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ، ضَمِنَ مَا اَصَابَتْ، وَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے مسلمانوں کے راستے میں اپنے جانور کو باندھ دیا ہو اور پھر وہ جانور کسی کو نقصان پہنچادے تو آدمی اس کا ضامن ہوگا اور جرمانے کی ادائیگی عاقلہ پر لازم ہوگی۔

18387 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ جَمَحَ بِهِ فَرَسُهُ، فَقَتَلَ اِنْسَانًا قَالَ: ضَمِنَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي رَمَى بِسَهْمِهِ طَيْرًا، فَاَصَابَ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ فِي دَابَّةٍ ضَرَبَتْ بِرِجْلِهَا، ثُمَّ تَخَبَّطَتْ بِيَدِهَا نِصْفُ الدِّيَةِ لِاَنَّ الرِّجْلَ لَيْسَ فِيهَا ضَمَانٌ، وَالْيَدُ تُضْمَنُ، فَلَا نَدْرِي اَبِيَدٍ قَتَلَتْهُ، اَمْ بِرِجْلٍ ذَكَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس کا گھوڑا بے قابو ہو جاتا ہے اور وہ کسی انسان کو قتل کر دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ شخص اس کا جرمانہ ادا کرے گا اس کا حکم اس شخص کی مانند ہوگا جو کسی پرندے کو تیر مارتا ہے اور وہ تیر کسی انسان کو لگ جاتا ہے اور وہ انسان مر جاتا ہے

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی ایسے جانور کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنا پاؤں مارتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ کے ذریعے زور سے مارتا ہے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ پاؤں کے ذریعے مارنے میں جرمانہ عائد نہیں ہوتا اور ہاتھ کے ذریعے مارنے پر جرمانہ عائد ہوتا ہے تو ہمیں نہیں پتہ کہ ہاتھ کے ذریعے مارنے کی وجہ سے وہ شخص مرا ہے یا پاؤں لگنے کی وجہ سے مرا ہے یہ بات محمد بن جابر نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے نقل کی ہے۔

بَابُ الْمَجْنُوْنِ وَالصَّبِيِّ وَالسَّكْرَانِ

باب: پاگل، بچے اور نشے کا شکار شخص کا حکم

18388 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي السَّكْرَانِ، يَقْتُلُ اَوْ يَسْرِقُ قَالَ: تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ كُلُّهَا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے نشے کا شکار شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر وہ قتل کر دیتا ہے یا چوری کرتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس پر تمام حدود جاری ہوں گی۔

18389 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: اِذَا كَانَ الْمَجْنُوْنُ يَعْقِلُ اَحْيَانًا، وَيُجَنُّ اَحْيَانًا، فَمَا اَصَابَ فِيْ اِفَاقَتِهِ، اَوْ قَذَفَ اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَمَا اَصَابَ وَهُوَ يَخْنَقُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کسی مجنون کو کبھی افاقہ ہو جاتا ہو اور کبھی اس پر جنون طاری ہو جاتا ہو تو افاقے کے دوران وہ جو نقصان پہنچائے گا یا زنا کا الزام لگائے گا اس کے حوالے سے اسے سزا دی جائے گی اور جنون کے دورے کے دوران جو نقصان وہ پہنچائے گا تو اس پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

18390 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا كَانَ مِنْهُ فِيْ حَالِ اِفَاقَتِهِ جَازَ عَلَيْهِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: افاقہ کی حالت میں مجنوں سے جو جرم سرزد ہوگا اس پر جرمانہ ہوگا۔

18391 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ عَمْدَ الصَّبِيِّ، وَالْمَجْنُوْنِ خَطَاٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ اَيْضًا

❀❀ زہری فرماتے ہیں: سنت جاری ہو چکی ہے کہ بچے یا پاگل کا عمد، خطا شمار ہوگا معمر کہتے ہیں قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

18392 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا كَانَ الْمَجْنُوْنُ لَا يَعْقِلُ، فَقَتَلَ اِنْسَانًا، فَالدِّيَةُ، لِاَنَّ عَمْدَهُ خَطَاٌ، وَاِنْ كَانَ يَعْقِلُ فَالْقَوَدُ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب مجنوں شخص کو کبھی افاقہ نہ ہوتا ہو اور اس دوران وہ کسی کو قتل کر دے تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ اس کا عمد ہی خطا شمار ہوگا اور اگر کبھی اسے عقل آ جاتی ہو (اور عقل ہونے کے دوران وہ کسی کو قتل کر دے) تو قصاص لیا جائے گا۔

18393 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ فِي الْمَجْنُوْنِ الَّذِيْ يَرْمِي النَّاسَ، وَيَعْنَتُ بِهِمِ، اِذَا خَلَّوْا سَبِيْلَهُ، وَاَرْسَلُوْهُ: غَرِمُوْا مَا جَرَّ، وَاِذَا اَوْثَقُوْهُ، وَرَبَطُوْهُ، فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِمْ

❀❀ عبدالکریم' مجنوں شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: لوگوں کو پتھر مارتا ہے' اور انہیں نقصان پہنچاتا ہے جب اس کے گھر والوں نے اسے چھوڑا ہوا ہو' تو پھر وہ جو نقصان پہنچائے گا گھر والے اس کا جرمانہ ادا کریں گے لیکن جب گھر والوں نے اسے باندھا ہوا ہو اور بند کر کے رکھا ہو (پھر اگر وہ کسی کو نقصان پہنچا دے) تو گھر والوں پر جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔

18394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَمْدُ الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُوْنِ خَطَأٌ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بچے اور مجنوں کا عمد بھی خطا شمار ہوگا۔

بَابُ الْجُدُرِ الْمَائِلِ وَالطَّرِيْقِ

باب: جھکی ہوئی دیوار یا راستے کا حکم

18395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْجُدُرِ اِذَا كَانَ مَائِلًا، قَالَ: اِذَا شَهِدُوا عَلَيْهِ ضَمِنَ،

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے دیوار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر وہ جھکی ہوئی ہو (اور پھر اس کے نیچے کوئی شخص آ کر مر جائے) تو وہ فرماتے ہیں: جب لوگ اس کے خلاف گواہی دے دیں گے تو وہ شخص جرمانہ ادا کرے گا۔

18396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ "فَاِنْ بَاعَ صَاحِبُ الدَّارِ دَارَهُ، فَلَيْسَ عَلَى الْمُشْتَرِي ضَمَانٌ، اِلَّا اَنْ يَشْهَدُوا عَلَيْهِ، فَاِنْ شَهِدُوا عَلَى الْمُشْتَرِي، ثُمَّ قَالَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ: قَدْ اَقَلْتُكَ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُقِيلَهُ لِاَنَّ اِشْهَادَهُ عَلَيْهِ، كَانَ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً، وَلَيْسَ عَلَى الْبَائِعِ شَيْءٌ فِيْ مِلْكِ غَيْرِهِ؛ لِاَنَّهَا صَارَتْ فِيْ مِلْكِ غَيْرِهِ"

❀❀ ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح کے قول کے مانند منقول ہے' اگر گھر کا مالک اپنا گھر فروخت کر دیتا ہے' تو پھر خریدار پر ضمان عائد نہیں ہوگا' البتہ اگر لوگ اس کے خلاف گواہی دے دیں تو حکم مختلف ہوگا اور اگر خریدار کے خلاف گواہی دے دیں اور پھر جس کے خلاف گواہی دی گئی تھی وہ شخص یہ کہے کہ میں نے تمہارے ساتھ اقالہ کر لیا تھا تو اب اسے اقالہ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی کیونکہ اب گواہی اس کے خلاف قائم ہو چکی ہے' اور یہ چیز مسلمانوں کے لئے عمومی ہوگی اس میں فروخت کرنے والے پر کچھ لاگو نہیں ہوگا جو کسی اور کی ملکیت کے حوالے سے ہو کیونکہ اب وہ عمارت دوسرے شخص کی ملکیت میں جا چکی ہے۔

18397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْجُدُرِ اِذَا كَانَ مَائِلًا، اَنْ يُشْهَدَ عَلٰى صَاحِبِهِ، فَوَقَعَ عَلٰى اِنْسَانٍ فَقَتَلَهُ، قَالَ: يَضْمَنُ صَاحِبُ الْجُدُرِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے دیواروں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ جھکی ہوئی ہوں' تو آدمی اپنے ساتھی پر گواہ بنا لے پھر اگر وہ کسی انسان پر گر کر اسے مار دیں تو قتادہ فرماتے ہیں: دیوار کا مالک اس کا جرمانہ ادا کرے گا۔

18398 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: ضَمَّنَ شُرَيْحُ الْبَادِيَ وَظِلَالَ اَهْلِ السُّوقِ، اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ مِلْكِهِمْ، وضَمَّنَ الْعَمُودَ

❀❀ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے اس شخص کو ضامن قرار دیا تھا جس کی چیز باہر نکلی ہوئی تھی یا جو چیز بازار والے سائے کے لئے لگاتے ہیں (اور اس سے کسی کو نقصان پہنچتا ہے) جبکہ وہ چیز ان لوگوں کی ملکیت میں نہ ہو انہوں نے لکڑی کا بھی ضمان مقرر کیا تھا۔

18399 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَاْمُرُ بِالْمَثَاعِبِ وَالْكُنُفِ تُقْطَعُ عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ پرنالوں اور بیت الخلا کے بارے میں یہ حکم دیتے تھے کہ انہیں مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دیا جائے۔

18400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا، اَوْ عَرَضَ عُودًا، فَاَصَابَ اِنْسَانًا، ضَمِنَ

❀❀ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی کنواں کھودے یا کوئی لکڑی باہر نکال لے اور اس سے کسی انسان کو نقصان ہو تو وہ شخص ضمان ادا کرے گا۔

18401 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِشُرَيْحٍ مِيزَابٌ اِلَّا فِيْ دَارِهِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: قاضی شریح کا پرنالہ ان کے گھر کے اندر ہی تھا۔

18402 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ، اِذَا نَضَحَ الْمَاءَ فِي الطَّرِيقِ، فَزَلَّ فِيْهِ اِنْسَانٌ مِنْ اَهْلِ الْاَسْوَاقِ، وَغَيْرِهِمْ اِذَا كَانَ فِيْ غَيْرِ مِلْكِهِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: وہ رنگ ریز کو ضامن قرار دیتے تھے جب وہ راستے میں پانی چھڑک دے اور بازار والوں میں سے اور بازار والوں کے علاوہ میں سے کوئی شخص اس پانی کی وجہ سے پھسل جائے جبکہ اس نے یہ پانی اپنی ملکیت والی زمین کے علاوہ کہیں اور گرایا ہو۔

18403 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كَانَ اِبْرَاهِيمُ يُضَمِّنُ الْخَشَبَةَ الْخَارِجَةَ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی باہر کی طرف نکلی ہوئی لکڑی کی وجہ سے ضمان مقرر کرتے تھے۔

18404 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَفَرَ بِئْرًا فَوَقَعَ فِيْهَا بَغْلٌ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ فَخَاصَمُوهُ اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ: يَا اَبَا اُمَيَّةَ اَعَلَى الْبِئْرِ ضَمَانٌ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے عمرو بن حارث نے ایک کنواں کھودا ایک خچر اس میں گر گیا وہ کنواں راستے میں تھا' وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے تو عمرو بن حارث نے کہا: اے ابوامیہ کیا کنویں پر ضمان کی ادائیگی لازم ہوتی ہے قاضی شریح نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن عمرو بن حارث پر لازم ہوگی۔

18405 - اقوال تابعین: أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَشْعَثَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ حَفَرَا بَالُوعَةً بِنَاحِيَةِ اَبْوَابِهِمَا، فَمَرَّ رَجُلٌ وَمَعَهُ بَغْلٌ لَهُ، فَوَقَعَ يَدُ الْبَغْلِ فِي الْبَالُوعَةِ، فَانْكَسَرَ يَدُهُ، فَجَاءَ اَهْلُ الدَّارَيْنِ، فَاَشْهَدَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى شُرَيْحٍ فَاَرْسَلَ لَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا شُرَيْحُ: اِنِّي رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَاِنَّ هٰذَيْنِ غَنِيَّانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: مَا كُنْتُ اَظُنُّ الْبِئْرَ تَضْمَنُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: بَلٰى اِذَا حَفَرْتَهَا فِيْ غَيْرِ سَمَائِكَ قَالَ: فَقَامَا اِلٰى نَاحِيَةِ الدَّارِ، فَعَدَّا لَهُ ثَمَنَ الْبَغْلِ اسْمُ الرَّجُلَيْنِ الْحَارِثُ بْنُ نَوْفَلٍ وَالْحَارِثُ بْنُ ضِرَارٍ

❀❀ اشعث بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے اپنے دروازوں کے کناروں پر گندی نالی (یا گڑھا) کھودلیا ایک شخص وہاں سے گزرا اس شخص کے ساتھ خچر اس کا بھی تھا خچر کا ایک ہاتھ اس نالی میں گر گیا اور اس کا وہ ہاتھ ٹوٹ گیا دونوں گھر والے آئے اور انہوں نے ان کے خلاف گواہی دی پھر وہ شخص قاضی شریح کے پاس گیا قاضی شریح نے ان دونوں گھر والوں کو بلالیا اس شخص نے کہا: اے قاضی شریح میں غریب آدمی ہوں اور یہ دونوں متعلقہ افراد ہیں تو ان دونوں میں سے ایک نے کہا: کہ میں کنویں کے بارے میں یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کی وجہ سے جرمانہ عائد ہوگا تو قاضی شریح نے کہا: جی ہاں! لیکن جب تم نے اسے اپنی زمین کے علاوہ کھودیا ہو (تو جرمانہ عائد ہوگا) راوی کہتے ہیں: پھر وہ دونوں اٹھ کر اپنے گھر کے کنارے کی طرف گئے اور اس شخص کو خچر کی قیمت ادا کی ان دونوں کے نام حارث بن نوفل اور حارث بن ضرار تھے۔

18406 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا وَضَعْتَ نَعْلَيْكَ اَوْ خُفَّيْكَ فِيْ مَسْجِدٍ، فَعَثَرَ بِهِ رَجُلٌ فَعُنِتَ قَالَ: تَضْمَنُهُ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الطَّرِيقِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم اپنا جوتا یا اپنے موزے مسجد میں رکھو اور اس کی وجہ سے کوئی شخص پھسل جائے اور اس کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچے تو تم اس کا ضمان ادا کرو گے وہ فرماتے ہیں: ان کا حکم راستے کی مانند ہے۔

18407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخْرَجَ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا، فَاَصَابَ اِنْسَانًا فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی حدود سے کوئی چیز باہر نکالے اور وہ چیز کسی انسان کو نقصان پہنچائے تو وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

18408 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ قَضٰى بِذٰلِكَ اَيْضًا

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے بھی یہی فیصلہ دیا ہے۔

18409 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَنْ حَفَرَ فِيْ غَيْرِ بِنَائِهِ، اَوْ بَنَى فِيْ غَيْرِ سَمَائِهِ، فَقَدْ ضَمِنَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی جگہ کے باہر کھدائی کر دے یا اپنی جگہ سے باہر کوئی چیز بنائے (اور اس کی وجہ سے کسی کو نقصان ہو) تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

18410 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيْ قَوْمٍ حَفَرُوا بِئْرًا فِيْ بَادِيَةٍ، فَمَرَّ بِهَا قَوْمٌ لَيْلًا، فَسَقَطَ بَعْضُهُمْ فِي الْبِئْرِ، قَالَ: لَا نَرٰى عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَاسَ ذٰلِكَ بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ویرانے میں کنواں کھود دیتے ہیں رات کے وقت وہاں سے کچھ لوگ گزرتے ہیں اور ان میں سے کوئی شخص کنویں میں گر جاتا ہے' تو زہری نے فرمایا: کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کھودنے والے پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے پر قیاس کیا جو معدنیات کے کنویں کے بارے میں تھا۔

بَابُ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ

باب: باؤلے کتے کا حکم

18411 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ قَالَ: يَضْمَنُ اَهْلُهُ مَا اَصَابَ

❀❀ قتادہ باؤلے کتے کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ جو نقصان کرے گا اس کے مالکان اس کا جرمانہ ادا کریں گے۔

18412 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: يَضْمَنُوْنَ مَا اَصَابَ فِيْ غَيْرِ دَارِهِمْ

❀❀ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے ان لوگوں کے گھر سے باہر وہ کتا جو نقصان کرے گا وہ لوگ اس کا جرمانہ ادا کریں گے۔

بابُ عَقْلِ الْكَلْبِ

باب: کتے کا جرمانہ

18413 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ هُذَيْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: فِي الْكَلْبِ الصَّائِدِ اِذَا قُتِلَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا، وَفِي الْكَلْبِ الَّذِيْ يَمْنَعُ الزَّرْعَ وَالدَّارَ اِذَا قُتِلَ شَاةٌ، وَفِي الْكَلْبِ الَّذِيْ يَنْبَحُ وَلَا يَمْنَعُ زَرْعًا وَلَا دَارًا، اِنْ طَلَبَهُ صَاحِبُهُ فَفَرَقٌ مِنْ تُرَابٍ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَجِدُ هٰذَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

❀❀ حارث بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انہیں بتایا: اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے شکاری کتے کو جب مار دیا جائے تو اس کا معاوضہ چالیس درہم ہوگا کھیت کی حفاظت

والے کتے کویا گھر کی حفاظت والے کتے کو اگر مار دیا جائے تو اس کا جرمانہ ایک بکری ہوگی وہ کتا جو صرف بھونکتا ہے وہ نہ کھیت کی حفاظت کے لئے ہے اور نہ گھر کی حفاظت کے لئے ہے اگر اس کا مالک اس کا معاوضہ طلب کرتا ہے تو اسے مٹی کا ایک برتن دے دیا جائے گا اللہ کی قسم ہم یہ حکم اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں۔

18414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: فِي الْكَلْبِ الصَّائِدِ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے شکاری کتے کا معاوضہ چالیس درہم ہوگا۔

18415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ جستاسَ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَاَلَهُ رَجُلٌ: مَا عَقْلُ كَلْبِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا قَالَ: فَمَا عَقْلُ كَلْبِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: شَاةٌ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ: فَمَا عَقْلُ كَلْبِ الزَّرْعِ؟ قَالَ: فَرَقٌ مِنَ الزَّرْعِ قَالَ: فَمَا عَقْلُ كَلْبِ الدَّارِ؟ قَالَ: فَرَقٌ مِنْ تُرَابٍ حَقٌّ عَلَى الْقَاتِلِ اَنْ يُؤَدِّيَهُ، وَحَقٌّ عَلٰى صَاحِبِهِ اَنْ يَقْبَلَهُ، وَهُوَ يُنْقِصُ مِنَ الْاَجْرِ

❀❀ اسماعیل بن جستاس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص نے ان سے سوال کیا شکاری کتے کا جرمانہ کیا ہوگا انہوں نے جواب دیا: چالیس درہم اس نے دریافت کیا: بکریوں کے رکھوالے کتے کا جرمانہ کیا ہوگا انہوں نے جواب دیا: ایک بکری اس نے دریافت کیا: کھیت کے نگران کتے کا جرمانہ کیا ہوگا انہوں نے جواب دیا: پیداوار کا ایک فرق (یعنی مخصوص برتن) اس نے دریافت کیا: گھر کے کتے کا جرمانہ کیا ہوگا انہوں نے جواب دیا: مٹی کا ایک برتن (یعنی مخصوص برتن) کتے کو مارنے والے پر یہ بات لازم ہے کہ وہ یہ ادائیگی کرے اور کتے کے مالک پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس کو قبول کرے (کیونکہ وہ کتا) اجر میں کمی کر دے گا۔

18416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ: "بَلَغَنِيْ فِي الْكَلْبِ الصَّائِدِ، اِذَا قُتِلَ ، قَالَ: يَغْرَمُ لِصَاحِبِهِ مِثْلَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: شکاری کتے کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اسے مار دیا جائے تو مارنے والا شخص اس کی مانند کتا جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

بَابُ عَيْنِ الدَّابَّةِ

باب: جانور کی آنکھ کا حکم

18417 - اقوالِ تابعین: أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَضٰى شُرَيْحٌ فِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ، اِذَا فُقِئَتْ بِرُبُعِ ثَمَنِهَا، اِذَا كَانَ صَاحِبُهَا قَدْ رَضِيَ ثَمَنَهَا، وَاِنْ شَاءَ شَرَوَاهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى بِذٰلِكَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے جانور کی آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اس کی آنکھ کو پھوڑ دیا جائے تو اس کی قیمت کے چوتھائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ جانور کا مالک اس کی قیمت سے راضی ہو اور اگر وہ چاہے تو جانور کی مثل حاصل کرلے۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا۔

18418 - آثارِ صحابہ: أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ عُمَرَ: كَتَبَ اِلَيْهِ فِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبْعُ ثَمَنِهَا

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے جانور کی آنکھ کے بارے میں انہیں خط میں لکھا تھا کہ جانور کی قیمت کا چوتھائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

18419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبْعُ ثَمَنِهَا

❀❀ عمرو بن دینار نے ایک شخص کے حوالے سے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جانور کی آنکھ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس کی قیمت کا ایک چوتھائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

18420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَيْنُ الدَّابَّةِ؟ قَالَ: الرُّبْعُ زَعَمُوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جانور کی آنکھ (کا جرمانہ کیا ہوگا) انہوں نے جواب دیا: لوگوں کا یہ کہنا ہے (اس کی قیمت کا) چوتھائی حصہ ہوگا۔

18421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: فِيْ عَيْنِهَا الرُّبْعُ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جانور کی آنکھ کے بارے میں (اس کی قیمت کے) چوتھائی حصے (کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا ہے)۔

18422 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَنَا مَنْ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ: قَضٰى فِي الْفَرَسِ تُصَابُ عَيْنُهُ بِنِصْفِ ثَمَنِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اگر اس کی آنکھ کو نقصان پہنچا دیا گیا ہو تو اس کی نصف قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ: قَضٰى فِيْ عَيْنِ جَمَلٍ اُصِيْبَ بِنِصْفِ ثَمَنِهِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ: مَا اُرَاهُ نَقَصَ مِنْ قُوَّتِهِ، وَلَا مِنْ هِدَايَتِهِ شَيْءٌ، فَقَضٰى فِيْهِ بِرُبُعِ ثَمَنِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی آنکھ جس کو نقصان پہنچایا گیا ہو اس میں اونٹ کی قیمت کے

نصف حصے کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا پھر اس کے بعد انہوں نے اس معاملے کا جائزہ لیا تو فرمایا اس کے بارے میں میری یہ رائے کہ اس کی وجہ سے اونٹ کی قوت میں کوئی کمی نہیں آئی یا اس کے چلنے میں کوئی کمی نہیں آئی تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت کے چوتھائی حصے کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا۔

بَابُ جَرِيْرَةِ السَّائِبَةِ

باب: سائبہ غلام کے جرم کا حکم

18424 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: زَعَمَ لِيْ عَطَاءٌ اَنَّ سَائِبَةً مِنْ سُيَّبِ مَكَّةَ اَصَابَتْ اِنْسَانًا فَجَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ شَجَجْتُهُ؟ قَالَ: اِذَنْ آخُذُ لَهُ مِنْكَ حَقَّهُ قَالَ: اَفَلَا تَاْخُذُ لِيْ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هُوَ اِذَنْ الْاَرْقَمُ، قَالَ: اِنْ تَتْرُكُوْنِيْ اَلْقَمْ، وَاِنْ تَقْتُلُوْنِيْ اَنْقِمْ قَالَ عُمَرُ: فَهُوَ الْاَرْقَمُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا: مکۃ المکرمہ میں سائبہ کے طور پر آزاد کیے جانے والے غلاموں میں سے ایک غلام نے ایک شخص کو نقصان پہنچایا وہ شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کچھ نہیں ملے گا اس شخص نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں نے اس غلام کو زخمی کیا ہوتا تو کیا ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی صورت میں میں نے تم سے اس کا حق وصول کرنا تھا اس نے کہا: پھر آپ اس سے میرا حق کیوں نہیں وصول کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے نہیں ہو سکتا اس شخص نے کہا: ایسی صورت میں تو وہ سانپ کی طرح ہو گا کہ جو یہ کہے گا اگر تم نے مجھ چھوڑ دیا تو میں تجھے چبالوں گا اور اگر تم نے مجھے مار دیا تو میں انتقام لوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ (سائبہ غلام) سانپ ہی ہو گا۔

18425 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، اَنَّ سَائِبَةً، اَعْتَقَهُ بَعْضُ الْحَاجِّ كَانَ يَلْعَبُ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَائِذٍ فَقَتَلَ السَّائِبَةُ، الْعَائِذِيَّ، فَجَاءَ اَبُوْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَطْلُبُ بِدَمِ ابْنِهِ فَاَبَى عُمَرُ اَنْ يَدِيَهُ قَالَ: لَيْسَ لَهُ مَالٌ فَقَالَ الْعَائِذِيُّ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي قَتَلْتُهُ؟ قَالَ عُمَرُ: اِذًا تُخْرِجُوْنَ دِيَتَهُ قَالَ فَهُوَ اِذًا كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ، وَاِنْ يُقْتَلْ يَنْقِمْ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: کسی حاجی نے اپنے غلام کو سائبہ کے طور پر آزاد کر دیا وہ غلام بنو عائذ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ساتھ کھیل رہا تھا پھر اس سائبہ غلام نے اس عائذی کو قتل کر دیا مقتول کا باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے بیٹے کے خون کا مطالبہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیت دینے سے انکار کر دیا انہوں نے فرمایا: اس سائبہ غلام کے پاس کوئی مال نہیں ہے عائذی نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم لوگ اس کی دیت ادا کرو گے اس شخص نے کہا: ایسی صورت میں تو وہ سانپ کی طرح ہو گیا کہ

اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو وہ چبالے گا اور اگر مار دیا جائے تو انتقام لے گا۔

18426 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِي السَّائِبَةِ: يَعْقِلُ عَنْهُ الْمُسْلِمُوْنَ، وَيَرِثُهُ الْمُسْلِمُوْنَ، لَيْسَ مَوَالِيهِ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سائبہ غلام کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمان اس کی طرف سے جرمانہ ادا کریں گے اور مسلمان ہی اس کے وارث بنیں گے اس کو آزاد کرنے والوں کا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہو گا۔

18427 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كُلُّ عَتِيْقٍ سَائِبَةٍ، يَعْقِلُ عَنْهُ مَوْلَاهُ، وَيَرِثُهُ مَوْلَاهُ "

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: سائبہ کے طور پر آزاد ہونے والے ہر غلام کو آزاد کرنے والا آقا اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرے گا اور اس کو آزاد کرنے والا آقا ہی اس کا وارث بنے گا۔

18428 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَنَّ عُرْوَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ، اَنَّهُ سَاَلَ عَلِيًّا عَنْ سَائِبَةٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ، وَاِنْ قَتَلَ خَطَاً، نُظِرَ هَلْ عَاقَدَ اَحَدًا؟ فَاِنْ كَانَ عَاقَدَ، اُخِذَ اَهْلُ عَقْدِهِ، وَاِنْ لَمْ يُعَاقِدْ اُدِيَ عَنْهُ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْوَلَاءِ مِنْهُ بَيَانٌ

❀❀ حارث اعور بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے سائبہ غلام کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی شخص کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کے بدلے میں اس (غلام) کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر وہ خطا کے طور پر قتل کرتا ہے' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ کیا اس نے کسی کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا تھا اگر تو کسی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا' تو جس کے ساتھ معاہدہ کیا تھا ان سے وصولی کی جائے گی اور اگر اس نے کسی کے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا تو بیت المال میں سے اس کی طرف سے دیت ادا کی جائے گی ولاء سے متعلق باب میں اس چیز کا کچھ حصہ بیان ہو چکا ہے۔

بَابُ الزَّرْعِ تُصِيْبُهُ الْمَاشِيَةُ

باب: جب کسی کھیت کو جانور نقصان پہنچا دے (تو اس کا حکم کیا ہو گا؟)

18429 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَرْثُ تُصِيْبُهُ الْمَاشِيَةُ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا؟ قَالَ: يُغَرَّمُ قُلْتُ: فَعَلَيْهِ حَظَرٌ اَوْ لَيْسَ عَلَيْهِ حَظَرٌ؟ قَالَ: اَرَى اَنْ يُغَرَّمَ قَالَ: قُلْتُ: كَانَ فِيْهِ مَنْ يُبْصِرُهُ؟ قَالَ: فَيُغَرَّمُ فِيْمَا اَرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کسی کھیت کو جانور نقصان پہنچا دیں خواہ رات کا وقت ہو یا دن کا وقت ہو (تو حکم کیا ہو گا؟) انہوں نے فرمایا: اس کا جرمانہ ادا کیا جائے گا میں نے دریافت کیا: خواہ اس کھیت کے آس پاس

رکاوٹ موجود ہو یا رکاوٹ موجود نہ ہوانہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں (دونوں صورتوں میں) اس کا جرمانہ ادا کیا جائے گا میں نے دریافت کیا: کھیت میں اگر کوئی ایسا شخص موجود ہو جوان کو دیکھ رہا ہو تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس شخص کو جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

18430 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يُغَرَّمُ فِي الْحَرْثِ؟ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: قَضٰى سُلَيْمَانُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِجِزَّةِ الْغَنَمِ، وَاَلْبَانِهَا، وَاَوْلَادِهَا، وَسَلَاهَا كُلُّ ذٰلِكَ عَامًا قُلْتُ لَهُ: فَمَا ثَبْتٌ اَنْتَ فِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَصْنَعُ ذٰلِكَ، عَاوَدْتُهُ فِيهِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ قَضٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا بَلَغَنَا قُلْتُ لَهُ: فَاَكَلَهُ حِمَارٌ؟ قَالَ: قِيمَةُ مَا اَكَلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کھیت کا کیا جرمانہ عائد کیا جائے گا انہوں نے بتایا میں نے عبید بن عمیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بکریوں کے ان کی اون ان کے دودھ اور ان کی اولاد اور ان کی 'سلا' یہ سب چیزیں ایک سال تک ادا کرنے کا فیصلہ دیا تھا میں نے ان سے دریافت کیا: آپ اس کو مستند سمجھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں ایسا کرتا ہوں ایک مرتبہ بعد میں میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ ہم تک جو روایت پہنچی ہے اس کے مطابق اللہ کے ایک نبی نے یہ فیصلہ دیا ہوا ہے میں نے ان سے دریافت کیا: گدھا اگر کھیت کو کھالے انہوں نے فرمایا: اس نے جو کھایا ہے اس کی قیمت ادا کی جائے گی۔

18431 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: فِي الزَّرْعِ اِذَا اُصِيبَ، فَاِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلٰى حَالِهِ الَّتِي اُصِيبَ عَلَيْهَا يُقَوَّمُ دَرَاهِمَ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے کھیت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جب اسے نقصان پہنچایا جائے تو جب اسے نقصان پہنچایا گیا تھا اس وقت جو حالت تھی اس حالت کے حوالے سے قیمت کا تعین کیا جائے گا اور درہموں کی شکل میں معاوضے کا تعین کیا جائے گا۔

18432 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: النَّفْشُ بِاللَّيْلِ وَالْهَمْلُ بِالنَّهَارِ؟ " فَقَضٰى دَاوُدُ اَنْ يَاْخُذُوا رِقَابَ الْغَنَمِ، فَفَهَّمَهَا اللّٰهُ سُلَيْمَانَ، فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَضَاءِ دَاوُدَ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ خُذُوا الْغَنَمَ فَلَكُمْ مَا خَرَجَ مِنْ رِسْلِهَا وَاَوْلَادِهَا وَاَصْوَافِهَا اِلَى الْحَوْلِ "

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جانوروں کو روک کے رکھنا رات کے وقت ہوگا اور چرواہے کے بغیر کھلا چھوڑنا دن کے وقت ہوگا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ لوگ بکریاں حاصل کرلیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس مسئلے کا فہم عطا کیا جب انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے فیصلے کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم لوگ بکریاں حاصل کرو اور ان کے رسل اولاد اور اون میں سے ایک سال تک جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ تمہارا ہوگا۔

18433 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِي قَوْلِهِ:

(وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ) قَالَ: "كَانَ حَرْثُهُمْ عِنَبًا فَنَفَشَتْ فِيْهِ الْغَنَمُ لَيْلًا فَقَضٰى دَاوُدُ بِالْغَنَمِ لَهُمْ، فَمَرُّوا عَلٰى سُلَيْمَانَ فَاَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَرَدَّهُمْ اِلٰى دَاوُدَ فَقَالَ: مَا قَضَيْتَ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ؟ فَاَخْبَرَهُ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ اقْضِ بَيْنَهُمْ اَنْ يَاْخُذُوْا غَنَمَهُمْ، وَيَكُوْنَ لَهُمْ لَبَنُهَا وَصُوفُهَا، وَسَمْنُهَا، وَمَنْفَعَتُهَا وَيَقُومَ هٰؤُلَاءِ عَلٰى عِنَبِهِمْ حَتّٰى اِذَا عَادَ كَمَا كَانَ رُدَّ عَلَيْهِمْ غَنَمُهُمْ وَذٰلِكَ " قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ) (الأنبياء: 79)

❀❀ مرہ نے مسروق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''داؤد اور سلیمان کہ ان دونوں نے کھیت کے بارے میں فیصلہ دیا جب اس میں ایک قوم کی بکریاں داخل ہو گئیں''۔

مسروق بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کا کھیت انگوروں کا تھا اس میں رات کے وقت بکریاں داخل ہوئی تھیں تو حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ بکریاں اس کھیت کے مالکان کو مل جائیں گی ان لوگوں کا گزر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ساری صورت حال کے بارے میں بتایا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ زیادہ مناسب نہیں ہوگا انہوں نے ان لوگوں کے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس واپس بھیج دیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ نے ان لوگوں کے درمیان کیا فیصلہ دیا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے انہیں بتایا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ آپ ان کے درمیان یہ فیصلہ دیں کہ یہ لوگ ان بکریوں کو حاصل کرلیں ان بکریوں کا دودھ ان کی اون ان کی چربی اور ان کی منفعت ان لوگوں کو ملتی رہے گی اور دوسرے لوگ ان کے کھیت کی دیکھ بھال کریں گے یہاں تک کہ جب وہ پہلے کی طرح ہو جائے گا تو یہ لوگ ان کی بکریاں انہیں واپس کردیں گے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''تو ہم نے سلیمان کو اس کا فہم عطا کیا''۔

18434 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: بَلَغَنَا اَنَّ حَرْثَهُمْ كَانَ عِنَبًا

❀❀ معمر اور ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان لوگوں کا کھیت انگوروں کا تھا۔

18435 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: نَفَشَتْ فِيْهِ فَاَعْطَاهُمْ دَاوُدُ رِقَابَ الْغَنَمِ بِاَكْلِهَا الْحَرْثَ، وَحَكَمَ سُلَيْمَانُ بِجِزَّةِ الْغَنَمِ، وَاَلْبَانِهَا لِاَهْلِ الْحَرْثِ وَعَلَيْهِمْ رِعَايَتُهَا عَلٰى اَهْلِ الْحَرْثِ، وَيَحْرُثُ اَهْلُ الْغَنَمِ حَتّٰى يَكُوْنَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ اُكِلَ، ثُمَّ يَدْفَعُوْنَهُ اِلٰى اَهْلِهِ، وَيَاْخُذُوْا غَنَمَهُمْ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ بکریاں اس کھیت میں داخل ہو گئیں تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان بکریوں کے کھیت کو نقصان پہنچانے کے عوض میں وہ بکریاں ان کو دے دی تھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا کہ ان بکریوں کی اون' ان کا دودھ کھیت والوں کو ملے گا اور کھیت والوں پر ان بکریوں کی دیکھ بھال لازم ہوگی جبکہ بکریوں والے لوگ کھیت کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ جب اس دن کی مانند ہو جائے گا جب وہ اسے کھایا گیا تھا تو پھر وہ کھیت اس کے مالک کے حوالے کردیں گے اور اپنی بکریاں حاصل کرلیں گے۔

18436 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، وَعَنْ كُلِّ مَنْ قَبْلَهُمْ اَنَّهُمْ يَاْثِرُونَ اَنَّ الْغَنَمَ نَفَشَتْ لَيْلًا فِي الْحَرْثِ عَلٰى عَهْدِ سُلَيْمَانَ، فَاِنْ اَصَابَتْهُ نَهَارًا لَّمْ يَغْرَمْ

❀❀ امام شعبی اور قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ ان سے پہلے کے افراد نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک مرتبہ رات کے وقت بکریاں کھیت میں داخل ہو گئیں' اگر وہ بکریاں دن کے وقت کھیت کو نقصان پہنچاتیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جرمانہ عائد نہیں کرنا تھا۔

18437 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ، فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

❀❀ حرام بن محیصہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک شخص کے کھیت میں داخل ہوگئی اور اس کو خراب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ کھیتوں کے مالکان پر دن کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے' اور مویشیوں کے مالکان پر رات کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے۔

18438 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، اَنَّ نَاقَةً دَخَلَتْ فِيْ حَائِطِ قَوْمٍ فَاَفْسَدَتْهُ فَذَهَبَ اَصْحَابُ الْحَائِطِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظُ اَمْوَالِهِمْ بِالنَّهَارِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْمَاشِيَةِ حِفْظُ مَاشِيَتِهِمْ بِاللَّيْلِ، وَعَلَيْهِمْ مَا اَفْسَدَتْ

❀❀ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اونٹنی کچھ لوگوں کے باغ میں داخل ہوگئی اور اس کو خراب کر دیا باغ کے مالکان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمینوں کے مالکان پر دن کے وقت اپنی زمینوں کی حفاظت کرنا لازم ہے' اور دن کے وقت کے میں جانوروں کی حفاظت کرنا لازم ہے اس اونٹنی نے جو خرابی کی ہے اس کا جرمانہ ان لوگوں پر لازم ہوگا۔

18439 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ شَاةً وَقَعَتْ فِيْ غَزْلِ حَوَّاكٍ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: انْظُرُوْهُ، فَاِنَّهُ سَيَسْاَلُهُمْ اَلَيْلًا وَقَعَتْ فِيْهِ اَمْ نَهَارًا؟ فَفَعَلَ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ كَانَ بِاللَّيْلِ ضَمِنَ، وَاِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ لَمْ يَضْمَنْ ثُمَّ قَرَاَ شُرَيْحٌ: (اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ) (الأنبياء: 78) قَالَ: وَالنَّفْشُ بِاللَّيْلِ وَالْهَمَلُ بِالنَّهَارِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک بکری ایک جولاہے کے سوت میں داخل ہوگئی ان لوگوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا امام شعبی نے کہا: تم لوگ قاضی شریح کا جائزہ لینا وہ ان سے دریافت کریں گے کیا وہ رات کے وقت کے واقع

ہوئی تھیں یا دن کے وقت؟ تو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے بتایا: اگر یہ واقعہ رات کو پیش آیا تھا تو اس کا جرمانہ ہوگا اور اگر دن کو پیش آیا تھا تو جرمانہ نہیں ہوگا پھر قاضی شریح نے یہ آیت پیش کی:

''جب کچھ لوگوں کی بکریاں اس میں داخل ہو گئیں''۔

وہ فرماتے ہیں: جانوروں کی دیکھ بھال رات کے وقت ہوگی اور دن کے وقت انہیں چرواہے کے بغیر چھوڑا جا سکے گا۔

18440 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شَاةً وَقَعَتْ فِيْ غَزْلِ حَوَّاكٍ، فَاَسْدَتْ فِيْهِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ بِاللَّيْلِ ضُمِنَ، وَاِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ لَمْ يُضْمَنْ ثُمَّ قَرَاَ: (اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ) (الأنبياء : 78)،

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک بکری ایک جولاہے کے سوت میں گر گئی اور اسے خراب کر دیا تو امام شعبی نے فرمایا: اگر یہ واقعہ رات کے وقت پیش آیا تھا تو پھر اس کا جرمانہ ادا کیا جائے گا اور اگر دن میں پیش آیا تھا تو پھر جرمانہ ادا نہیں کیا جائے گا پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:۔

''جب اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں داخل ہو گئیں''۔

18441 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَهُ

❀❀ امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

18442 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، قَالَ: قَضٰى عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ فِيْ شَاةٍ دَخَلَتْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ قَالَ: اِنْ دَخَلَتْ لَيْلًا غُرِمَ اَهْلُهَا، وَاِنْ كَانَتْ دَخَلَتْ نَهَارًا لَّمْ يَغْرَمُوا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: عامر شعبی نے ایسی بکری کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو کسی گھر میں داخل ہو گئی تھی انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اگر یہ رات کے وقت داخل ہوئی تھی تو اس کے مالکان جرمانہ ادا کریں گے اور اگر یہ دن کے وقت داخل ہوئی تھی تو اس کے مالکان جرمانہ ادا نہیں کریں گے۔

بَابُ الضَّارِی

باب: بھوکے (جانور) کا حکم

18443 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَظْرُ يَشُدُّ، وَيُحْظَرُ عَلَى الْحَائِطِ، ثُمَّ لَا يَمْنَعُ عَنِ الضَّارِي الْمُدِلِّ لَعَلَّ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ: لَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر رکاوٹ بنائی جاتی ہے اور باغ پر رکاوٹ قائم کر دی جاتی ہے اور پھر بھوکا جانور جھپٹا مارنے کے لئے آتا ہے تو کیا اس میں کوئی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18444 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

الْـخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ بِالْحَائِطِ اَنْ يُحَصَّنَ، وَيُشَدَّ الْحَظْرُ مِنَ الضَّارِى الْمُدِلِّ، ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُعْقَرُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالعزیز بن عبداللہ کو سنا کہ وہ یہ حکم دیتے تھے کہ باغات کو محفوظ کیا جائے اور بھو کے جھپٹے مارنے والے جانور سے بچاؤ کے لئے رکاوٹ قائم کی جائے اور پھر اسے اس کے مالکان کو تین مرتبہ دیا جائے (اگر وہ پھر نقصان پہنچانے کے لئے آئے تو پھر اس کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔

18445 - اقوالِ تابعین: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ ، عَـنِ ابْـنِ جُـرَيْـجٍ، قَـالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ نَظَرَ فِىْ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِىْ خِلَافَتِهٖ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنْ يُحْصَّنَ الْحَائِطُ، حَتّٰى يَكُوْنَ اِلٰى نَحْرِ الْبَعِيرِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں ان کے مکتوب کو پڑھا تھا جو حجاج بن ذؤیب کے نام لکھا گیا تھا جس میں یہ تحریر تھا کہ باغات کی فصیل بندی کی جائے جو اتنی اونچی ہو جتنی اونٹ کی گردن ہوتی ہے۔

18446 - آثارِ صحابہ: عَبْـدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُوْلُ: يُرَدُّ الْبَعِيرُ اَوِ الْبَقَرُ اَوِ الْحِمَارُ اَوِ الضَّوَارِى اِلٰى اَهْلِهِنَّ ثَلَاثًا، اِذَا حُظِرَ عَلَى الْحَائِطِ، ثُمَّ يُعْقَرْنَ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اونٹ یا گائے یا گدھے یا بھو کے جانوروں کو ان کے مالکان کو تین مرتبہ واپس کیا جائے گا جب باغ پر رکاوٹ موجود ہو (اس کے بعد بھی اگر وہ آجاتے ہیں) تو ان کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی۔

بَابُ حُرْمَةِ الزَّرْعِ

باب: کھیت کی حرمت

18447 - حدیث نبوی: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ ، عَـنْ مَـعْـمَـرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ سَعِيدٍ الصَّنْعَانِىُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا، رَجُـلٌ يَـطَاُ جَمْرَةً يَغْلِىْ مِنْهَا دِمَاغُهٗ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: وَمَا كَانَ جُرْمُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَانَتْ لَهٗ مَـاشِيَةٌ، يَـغْشَى بِهَا الزَّرْعَ، وَيُؤْذِيهِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ الزَّرْعَ وَمَا حَوْلَهٗ غَلْوَةً بِسَهْمٍ، فَاحْذَرُوا اَنْ لَا يَسْتَحِبَّ الرَّجُلُ مَالَهٗ فِى الدُّنْيَا، وَيُهْلِكَ نَفْسَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ، فَلَا تَسْتَحِبُّو! اَمْوَالَكُمْ فِى الدُّنْيَا، وَتُهْلِكُوا اَنْفُسَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جو آگ کے انگارے پر پاؤں دے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس کا جرم کیا ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے جانور ہوں گے جنہیں

ساتھ لے کر وہ کھیتوں میں جاتا ہوگا اور کھیت کو نقصان پہنچاتا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کھیت کو اور اس کے اردگرد تیر کے گرنے جتنی جگہ کو قابل احترام قرار دیا ہے تم لوگ اس بات سے بچو کہ آدمی دنیا میں اپنے مال کو پسند نہیں کرتا اور آخرت میں اپنے آپ کو ہلاکت کا شکار کر لیتا ہے تو تم لوگ دنیا میں اپنے اموال کو پسند نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم آخرت میں خود کو ہلاکت کا شکار کروا دو۔

بَابُ اَهْلِ الْقَتِيلِ يَقْبَلُونَ الدِّيَةَ وَيَابَى الْقَاتِلُ

باب: جب مقتول کے اہل خانہ دیت قبول کرنا چاہتے ہوں اور قاتل انکار کر دے (تو کیا حکم ہوگا؟)

18448 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِيْ رَجُلٍ يُقْتَلُ عَمْدًا، فَيَقُوْلُ اَوْلِيَاؤُهُ: نَحْنُ نُرِيدُ الدِّيَةَ، وَيَقُوْلُ الْقَاتِلُ: اقْتُلُونِي، قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ اِلَّا الدَّمُ، اِنْ شَاءُ وا قَتَلُوهُ، وَاِنْ شَاءُ وا عَفَوْا، اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْقَاتِلُ اَنْ يُعْطِيَ الدِّيَةَ

❀❀ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو قتل عمد میں قتل ہو جاتا ہے اس کے اولیاء یہ کہتے ہیں کہ ہم دیت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور قاتل یہ کہتا ہے کہ تم لوگ مجھے قتل کر دو تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: ان لوگوں کو صرف قتل کرنے کا حق حاصل ہے، اگر وہ چاہیں گے تو قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو معاف کر دیں گے البتہ اگر قاتل چاہے تو وہ دیت ادا کر دے۔

18449 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: "يُجْبَرُ الْقَاتِلُ عَلٰى اَنْ يُعْطِيَ الدِّيَةَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ) (البقرة: 178) فَالْعَفْوُ اَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ"

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے قاتل کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ دیت ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اس کے بھائی کی طرف سے معاف کر دیا جائے تو یہ بھلائی کی پیروی کی جائے''

یہاں معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ دیت کو قبول کر لے۔

18450 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَوِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ اَوْ كِلَيْهِمَا، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ: (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى) (البقرة: 178)، الْآيَةَ: (فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ شَيْءٌ) (البقرة: 178) قَالَ: "فَالْعَفْوُ اَنْ يَقْبَلَ فِي الْعَمْدِ الدِّيَةَ، (فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ) (البقرة: 178) يَتْبَعُ الطَّالِبُ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّي اِلَيْهِ الْقَاتِلُ (بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) (البقرة: 178) مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ"

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا ان میں دیت کی اجازت نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے اس امت میں یہ بات ارشاد فرمائی

''تم پر قصاص کو لازم قرار دیا گیا ہے جو مقتولین کے بارے میں ہے''۔

(آگے چل کے یہ آیت ہے:)

''جس شخص کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہاں معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ قتل عمد کی صورت میں دیت قبول کر لی جائے

''تو مناسب طریقے سے پیروی کرنا ہوگا''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ دیت وصول کرنے والا شخص معروف کی پیروی کرے گا اور قاتل اسے دیت ادا کرے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''احسان کے ساتھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے''۔

یعنی اس چیز کے مقابلے میں جو تم سے پہلے لازم قرار دی گئی تھی۔

18451 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنَا بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

18452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ امْرَاَةٍ قَتَلَتْ رَجُلًا: اِنْ اَحَبَّ الْاَوْلِيَاءُ اَنْ يَعْفُوْا عَفَوْا، وَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَقْتُلُوا قَتَلُوا، وَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَاْخُذُوا الدِّيَةَ اَخَذُوهَا، وَاَعْطَوُا امْرَاَتَهُ مِيْرَاثَهَا مِنَ الدِّيَةِ ذَكَرَهُ عَنْ سِمَاكٍ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسی عورت کے بارے میں خط لکھا جس نے ایک مرد کو قتل کر دیا تھا (خط میں یہ لکھا) اگر اولیاء معاف کرنا چاہیں تو معاف کر دیں اگر قتل کرنا چاہیں تو قتل کر دیں اور اگر دیت وصول کرنا چاہیں تو دیت وصول کر لیں اور ان لوگوں نے اس شخص کی بیوی کو دیت میں سے اس کا حصہ دینا ہے۔

18453 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ قُتِلَ، فَاَهْلُهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، اِنْ شَاءُ وا اَخَذُوا الْعَقْلَ، وَاِنْ شَاءُ وا الْقَتْلَ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قتل ہو جائے تو اس کے اہل خانہ کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں اور اگر چاہیں تو قتل کر دیں۔

18454 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ اَبِي الْعَوْجَاءِ السُّلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ طَلَبَ دَمًا اَوْ خَبْلًا - وَالْخَبْلُ: الْجُرْحُ - فَهُوَ بِالْخِيَارِ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ، فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ اُخِذَ عَلٰى يَدَيْهِ "، اَوْ قَالَ: فَوْقَ يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ، اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ، فَاِنْ اَخَذَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ، ثُمَّ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص خون یا زخم کا طلب گار ہو اسے تین صورتوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا اگر وہ چوتھی صورت کا ارادہ کرے گا تو اس کے ہاتھ پکڑ لیے جائیں گے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم وہی ہے) یا تو یہ کہ وہ قصاص لے یا دیت وصول کرلے اگر وہ ان میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرلے اور پھر اس کے بعد زیادتی کرے تو اسے جہنم نصیب ہوگی جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا''۔

بَابُ اخْتِلَافِ الْجَارِحِ وَالْمَجْرُوْحِ

باب: زخمی کرنے والے اور زخمی ہونے والے کے درمیان اختلاف ہونے کا حکم

18455 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، فِي الْجَرْحِ يُصِيبُ الرَّجُلَ يُجْرَحُ فَيَقُوْلُ الْمَجْرُوْحُ: اَصَبْتَنِيْ خَطَأً وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اَصَبْتُهُ عَمْدًا قَالَ: الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمَجْرُوْحِ اَنَّهُ خَطَأٌ؛ لِاَنَّهُ يَدَّعِي دَرَاهِمَ

❀❀ سفیان ثوری ایسے زخم کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو لاحق ہوتا ہے وہ شخص زخمی ہو جاتا ہے اور زخمی شخص یہ کہتا ہے کہ یہ زخم مجھے خطا کے طور پر لگا ہے اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے عمد کے طور پر زخمی کیا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ثبوت فراہم کرنا زخمی کے ذمہ ہوگا کہ یہ خطا ہے کیونکہ اس نے درہموں کا دعویٰ کیا ہے۔

18456 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّ عَبْدًا شَجَّ نَفَرًا فَقَضٰى اَنَّهُ لِلْاٰخَرِ قَالَ وَنَقُوْلُ نَحْنُ: اِذَا لَمْ يَقَعِ الْحُكْمُ فَهُوَ بَيْنَهُمْ سَوَاءٌ قَالَهُ حَمَّادٌ وَغَيْرُهُ مِنْ اَصْحَابِنَا

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مرتبہ ایک غلام نے کچھ لوگوں کو زخمی کر دیا تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ دوسرے کو ملے گا سفیان ثوری کہتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر فیصلہ نہ آیا ہو تو پھر وہ ان سب لوگوں کے درمیان برابر تقسیم ہوگا حماد اور دیگر حضرات نے ہمارے اصحاب کے حوالے سے یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ اُمِّ الْوَلَدِ تَقْتُلُ سَيِّدَهَا

باب: اگر ام ولد اپنے آقا کو قتل کر دے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

18457 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ تَقْتُلُ سَيِّدَهَا خَطَأً قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ، فَاِذَا كَانَتْ مُدَبَّرَةً، بِيعَتْ فِيْ قِيمَتِهَا؛ لِاَنَّهَا وَصِيَّةٌ

❀❀ سفیان ثوری ایسی ام ولد کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ام ولد اپنے آقا کو خطا کے طور پر قتل کر دیتی ہے وہ فرماتے ہیں: اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی لیکن اگر کنیز مدبرہ ہو تو پھر اس کی قیمت میں اسے فروخت کر دیا جائے گا کیونکہ وہ وصیت

شمار ہوگی۔

بَابُ مَنْ نَكَلَ عَنْ شَهَادَتِهِ

باب: جو شخص گواہی سے انکار کردے

18458 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَنْ نَكَلَ عَنْ شَهَادَتِهِ بَعْدَ قَتْلِهِ، فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ، بِقَدْرِ حِصَّتِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: " وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: عَلَيْهِ الْقَتْلُ "

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص (ملزم کے) قتل ہو جانے کے بعد گواہی سے انکار کردے تو اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جو اس کے حصے کے حساب سے ہوگی معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: اس کو قتل کردیا جائے گا۔

18459 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي اَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ بِالزِّنَا، فَرُجِمَا، ثُمَّ رَجَعَ اَحَدُهُمْ فَقَالَ: عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ فِي مَالِهِ

❀❀ عکرمہ چار ایسے گواہوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جنہوں نے ایک مرد اور ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی ہو اور پھر ان دونوں (مرد و عورت) کو سنگسار کردیا جائے پھر ان چار گواہوں میں سے ایک رجوع کرلے تو عکرمہ فرماتے ہیں: اس پر اپنے مال میں سے ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18460 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَرَقَ، ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا، فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُكُمَا تَعَمَّدْتُمَاهُ لَقَطَعْتُ اَيْدِيَكُمَا، وَاَغْرَمَهُمَا دِيَةَ يَدِهِ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے پھر ان دونوں نے اپنی گواہی سے رجوع کرلیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دونوں کے بارے میں مجھے یہ پتہ ہوتا کہ تم نے جان بوجھ کر (جھوٹی گواہی دی ہے) تو میں تم دونوں کے ہاتھ کٹوا دیتا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اس شخص کے ہاتھ کی دیت کا جرمانہ کیا۔

18461 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِسَرِقَةٍ، فَقَطَعَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ بِرَجُلٍ فَقَالَ: هٰذَا الَّذِي سَرَقَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ كُنْتُمَا تَعَمَّدْتُمَاهُ لَقَطَعْتُكُمَا، فَاَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ، وَاَغْرَمَهُمَا دِيَةَ الْاَوَّلِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف چوری کی گواہی دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا پھر ان دو آدمیوں میں سے ایک شخص ایک اور شخص کو لے کے آیا اور بولا اس شخص نے چوری کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دونوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہوتا تو میں نے تم دونوں کے ہاتھ کٹوا دینے تھے پھر دوسرے شخص کے بارے میں حضرت

علی رٹی اللہ نے ان دونوں کی گواہی کو کالعدم قرار دیا اور پہلے شخص کی دیت کا انہیں جرمانہ کیا۔

18462 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: شَهِدَ رَجُلَانِ بِسَرِقَةٍ عَلٰى رَجُلٍ، فَقَطَعَ عَلِيٌّ يَدَهُ، ثُمَّ جَاءَ ا الْغَدَ بِرَجُلٍ فَقَالَا: اَخْطَانَا بِالْاَوَّلِ، هُوَ هٰذَا الْاٰخَرُ، فَاَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ، وَاَغْرَمَهُمَا دِيَةَ الْاَوَّلِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف چوری کی گواہی دی تو حضرت علی رٹی اللہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا اگلے دن وہ دونوں ایک اور شخص کو لے آئے اور بولے پہلے شخص کے بارے میں ہم سے غلطی ہوگئی تھی اور اصل چور یہ دوسرے والا ہے تو دوسرے شخص کے بارے میں حضرت علی رٹی اللہ نے ان دونوں کی گواہی کو کالعدم قرار دیا اور پہلے شخص کی دیت کا ان دونوں کو جرمانہ کیا۔

18463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ فِيْ حَقٍّ، فَقُضِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَنْكَرَا بَعْدَ ذٰلِكَ، وَقَالَا: شَهِدْنَا بِبَاطِلٍ قَالَ: اِنْ كَانَا عَدْلَيْنِ يَوْمَ شَهِدَا، جَازَتْ شَهَادَتُهُمَا قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، وَابْنُ عُلَاثَةَ قَاضِيْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمَا، وَيُرَدُّ الْمَالُ اِلَى الْاَوَّلِ

❀❀ قتادہ دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے خلاف کسی حق کے بارے میں گواہی دے دیتے ہیں تو اس شخص کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے پھر وہ دونوں گواہ بعد میں اس کا انکار کر دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہم نے غلط گواہی دی تھی قتادہ فرماتے ہیں: جس دن ان دونوں نے گواہی دی تھی اگر وہ دونوں اس دن عادل تھے تو ان کی گواہی درست ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری اور ابن علاثہ جو اہل جزیرہ کے قاضی ہیں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ان دونوں کی گواہی درست نہیں ہوگی اور مال پہلے شخص کو لوٹا دیا جائے گا۔

18464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ: فِيْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِالْحَقِّ، فَاُخِذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَا: اِنَّمَا شَهِدْنَا عَلَيْهِ بِزُوْرٍ قَالَ: نُغَرِّمُهُ فِيْ اَمْوَالِهِمَا

❀❀ معمر اور ابن شبرمہ نے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے جو دونوں کسی شخص کے خلاف کسی شخص کے حوالے سے گواہی دے دیتے ہیں اور اس شخص سے وہ چیز وصول کر لی جاتی ہے پھر وہ دونوں یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی تو معمر اور ابن شبرمہ کہتے ہیں ہم ان دونوں کے اموال میں ان دونوں کو جرمانہ عائد کریں گے۔

18465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِحَقٍّ، فَاُخِذَ مِنْهُ، فَرَجَعَ اَحَدُهُمَا فَقَالَ الْحَكَمُ: تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمَا وَقَالَ حَمَّادٌ: يَضْمَنُ هٰذَا الَّذِيْ رَجَعَ نَصِيبَهُ

❀❀ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حکم اور حماد سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی حق کے حوالے سے کسی شخص کے خلاف گواہی دے دیتے ہیں اس شخص سے وہ حق وصول کر لیا جاتا ہے پھر ان دونوں گواہوں میں سے ایک رجوع

کر لیتا ہے‘ تو حکم نے جواب دیا: ان دونوں کی گواہی درست ہوگی جبکہ حماد نے جواب دیا: وہ شخص جس نے رجوع کیا ہے وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

18466 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِشَهَادَةٍ فَاَمْضَى الْحُكْمَ فِيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ الرَّجُلُ بَعْدُ فَلَمْ يُصَدِّقْ قَوْلَهُ

❀❀ قاضی شریح کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس گواہی دی انہوں نے اس گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا اس کے بعد اس شخص نے گواہی سے رجوع کر لیا تو قاضی شریح نے اس کے قول کی تصدیق نہیں کی۔

18467 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زَادَوَيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَتِهِمَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا اَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ بَعْدَمَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ رَجَعَ هُوَ وَالْاٰخَرُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا يُلْتَفَتُ اِلٰى رُجُوْعِهِ اِذَا مَضَى الْقَضَاءُ

❀❀ یزید بن زادویہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے امام شعبی کو سنا جن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کے خلاف دو آدمی گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے‘ اور ان دونوں کی گواہی کی بنیاد پر قاضی میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دیتا ہے پھر عورت کی عدت گزرنے کے بعد ان دونوں گواہوں میں سے ایک گواہ اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے‘ اور دوسرا گواہ اور وہ گواہ اپنی گواہی سے رجوع کر لیتا ہے‘ تو امام شعبی نے فرمایا: جب فیصلہ دیا جا چکا تو پھر اس کے رجوع کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

18468 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَهِدَ الرَّجُلُ بِشَهَادَتَيْنِ، قُبِلَتِ الْاُوْلٰى، وَتُرِكَتِ الْاٰخِرَةُ، وَاُنْزِلَ مَنْزِلَةَ الْغُلَامِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص دو گواہیاں دے (جو ایک دوسرے سے مختلف ہوں) تو پہلے والی کو قبول کیا جائے گا اور دوسری والی کو ترک کر دیا جائے گا اور اسے کمسن لڑکے کے حکم میں رکھا جائے گا“۔

18469 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: قُلْنَا: الشَّاهِدُ هُوَ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ اَنْ يَزِيدَ فِيْ شَهَادَتِهِ، وَيُنْقِصَ مِنْهَا، اِذَا لَمْ يَمْضِ الْحُكْمُ، فَاِذَا مَضَى الْحُكْمُ فَرَجَعَ الشَّاهِدُ غَرِمَ مَا شَهِدَ بِهِ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَةِ رَجُلٍ، فَقَضَى الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ الشَّاهِدُ الَّذِيْ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَتِهِ، فَقَالَ: لَمْ اُشْهِدْهُ بِشَيْءٍ قَالَ: نَقُوْلُ: اِذَا قَضَى الْقَاضِيْ مَضَى الْحُكْمُ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں گواہ کے بارے میں یہ گنجائش ہے کہ وہ اپنی گواہی میں اضافہ کرے یا کمی کر دے جب تک اس کے بارے میں قاضی کا فیصلہ نہ آ چکا ہو لیکن جب قاضی کا فیصلہ آ جائے اس کے بعد اگر گواہ رجوع کرتا ہے‘

تو اس نے جو گواہی دی تھی اس کا وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کی گواہی کے بارے میں گواہی دے دیتا ہے اور اس کی گواہی کی بنیاد پر قاضی فیصلہ سنا دیتا ہے پھر وہ گواہ آتا ہے جس کی گواہی کے بارے میں اس شخص نے گواہی دی تھی اور یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اسے کسی چیز کا گواہ نہیں بنایا تھا تو سفیان کہتے ہیں ہم یہ کہیں گے کہ جب قاضی نے فیصلہ دے دیا ہو تو اس کا فیصلہ برقرار رہے گا۔

18470 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي الرَّجُلِ يُسْأَلُ اَعِنْدَكَ شَهَادَةٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، ثُمَّ يَشْهَدُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَجَازَ شَهَادَتَهُ

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا تمہارے پاس گواہی موجود ہے؟ وہ جواب دیتا ہے جی نہیں! اس کے بعد وہ گواہی دے بھی دیتا ہے تو امام شعبی نے اس کی گواہی کو درست قرار دیا۔

18471 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهِ اَنَّهُ: "اِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا، فَرُجِمَ، ثُمَّ نَكَلُوا بَعْدُ، فَاِنْ قَالُوا: عَمَدْنَا ذٰلِكَ رُجِمُوا، وَاِنْ قَالُوا: اَخْطَاْنَا اِنَّمَا هُوَ فُلَانٌ، لَمْ يَصَدَّقُوْا عَلٰى فُلَانٍ مِنْ اَجْلِ قَوْلِهِمُ الْاَوَّلِ، وَحُدُّوا فِيْ قَوْلِهِمِ الْاٰخِرِ، وَجُعِلَتْ دِيَةُ الَّذِيْ رُجِمَ بِشَهَادَتِهِمْ عَلَيْهِمْ فِيْ اَمْوَالِهِمْ، وَلَمْ يُجْعَلْ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَاِنْ نَكَلَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةٌ فَقَالُوا: عَمَدْنَا ذٰلِكَ قُتِلُوا، وَلَمْ يُضْرَبِ الَّذِيْ لَمْ يَنْكُلْ، وَلَمْ يُغَرَّمْ، وَلَمْ يُصَدَّقُوْا عَلَيْهِ، وَكَذٰلِكَ اِنْ نَكَلَ رَجُلٌ، اَوْ رَجُلَانِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ الْقَطْعُ، وَالْحَدُّ فِي الْحُدُوْدِ، اِذَا شَهِدُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ نَكَلُوا، ثُمَّ قَالُوا: عَمَدْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا مِثْلَ مَا قَصَصْتُ فِي الرَّجْمِ، فَاِنْ نَكَلَ الْاَرْبَعَةُ فَقَالُوا: اَخْطَاْنَا اِنَّمَا هُوَ فُلَانٌ جُلِدُوا، وَجُعِلَتِ الدِّيَةُ عَلَيْهِمْ فِيْ اَمْوَالِهِمْ خَاصَّةً، وَلَمْ يُصَدَّقُوْا عَلٰى فُلَانٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں قابل اعتماد سمجھتا ہوں کہ اگر چار افراد کسی شخص کے خلاف زنا کی گواہی دے دیں اور اس شخص کو سنگسار کر دیا جائے اور وہ گواہ اس کے بعد گواہی سے رجوع کر لیں اگر وہ یہ کہیں کہ ہم نے جان بوجھ کر (جھوٹی گواہی دی تھی) تو انہیں سنگسار کر دیا جائے گا اور اگر وہ یہ کہیں کہ ہم سے غلطی ہوئی تھی اصل مجرم فلاں شخص تھا تو پہلے شخص کے بارے میں ان کی غلط بیانی کی وجہ سے دوسرے شخص کے بارے میں ان کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی انہوں نے دوسرے شخص پر جو الزام لگایا ہے اس کے حوالے سے ان پر (زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی) حد جاری کی جائے گی اور ان کی گواہی کی بنیاد پر جس شخص کو سنگسار کیا گیا تھا اس کی دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی جو ان کے اپنے اموال میں سے کی جائے گی یہ ادائیگی عاقلہ پر لازم نہیں ہوگی اگر ان چار افراد میں سے تین لوگ انکار کر دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہم نے جان بوجھ کر (جھوٹی گواہی دی تھی) تو انہیں قتل کر دیا جائے گا لیکن جس شخص نے گواہی سے رجوع نہیں کیا اس کی پٹائی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس پر جرمانہ کیا جائے گا اس شخص کے بارے میں ان تین افراد کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی اسی طرح اگر ان میں سے ایک شخص یا دو شخص انکار کر دیتے ہیں (تو بھی یہی حکم ہوگا) وہ فرماتے ہیں: ہاتھ کاٹنے کا یا کسی بھی حد کے جاری ہونے کا یہی حکم ہے کہ جب ان گواہوں نے مجرم کے خلاف گواہی دی ہو اور پھر وہ انکار کر دیں اور پھر وہ یہ بیان کریں کہ ہم نے جان بوجھ کر کیا ہے یا ہم سے غلطی

ہوئی ہے تو دونوں صورتوں میں وہی حکم ہوگا جو سنگسار کرنے کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں اگر چاروں گواہ انکار کر دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہم سے غلطی ہوئی تھی اور اصل شخص فلاں تھا تو پھر انہیں (زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا میں) کوڑے لگائے جائیں گے اور (جو شخص ان کی گواہی کی وجہ سے سنگسار کیا گیا تھا اس کی) دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی جو خاص طور پر ان کے اموال میں سے ادا کی جائے گی اور دوسرے شخص کے بارے میں ان کے بیان کے تصدیق نہیں کی جائے گی۔

18472 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَقَالَ لِيْ اَهْلُ الْعِلْمِ: "اِنْ شَهِدَ رَجُلَانِ عَلٰى رَجُلٍ اَنَّ عَلَيْهِ حَقًّا لِفُلَانٍ فَوَاخَذَهُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَا: اِنَّمَا هُوَ عَلٰى فُلَانٍ وَكَانَا عَدْلَيْنِ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ: يُؤْخَذُ الْمَالُ مِنْهُمَا اِنْ قَالَا: عَمَدْنَاهُ بِتِلْكَ الشَّهَادَةِ عَمْدًا اَوْ اَخْطَاْنَا فَيُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْمَالُ فَيُدْفَعُ اِلَى الَّذِيْ شَهِدُوا عَلَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہل علم نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ اگر دو آدمی کسی شخص کے خلاف یہ گواہی دے دیں کہ اس پر فلاں شخص کا حق لازم ہے اور پھر وہ حق اس سے وصول کر لیا جائے اور پھر وہ دونوں گواہ یہ کہیں کہ اصل میں یہ حق تو فلاں پر تھا اور وہ دونوں گواہ پہلی مرتبہ میں عادل بھی ہوں تو ان دونوں سے مال وصول کیا جائے گا اگر وہ یہ کہیں کہ ہم نے وہ گواہی جان بوجھ کر دی تھی یا غلطی سے دی تھی تو پھر ان سے مال وصول کر کے اس شخص کو دیا جائے گا جس کے خلاف انہوں نے پہلی مرتبہ گواہی دی تھی۔

بَابُ دِيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کی دیت کا حکم

18473 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: دِيَةُ الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ: قُلْتُ فَنَصَارَى الْعَرَبِ؟ قَالَ: مِثْلُهُمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کی دیت چار ہزار درہم ہوگی ابن جریج کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: عربوں کے عیسائیوں کا حکم کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: وہ ان کی مانند ہیں۔

18474 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرَضَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَاَنَّهُ يُنْفَى مِنْ اَرْضِهِ اِلٰى غَيْرِهَا وَاَنَّ رَجُلًا مِنْ خَثْعَمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْحَرَّةِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاَنَّ عُمَرَ نَفَاهُ مِنْ اَرْضِ خَثْعَمٍ، اَوْ قَالَ مِنْ بَيْتِهِ " قَالَ عَمْرٌو: فَكَانَ عِنْدَنَا حَتّٰى جَهَّزْنَاهُ اِلٰى قَوْمِهِ فَانْطَلَقَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر مسلمان پر چار ہزار درہم کی ادائیگی لازم قرار دی ہے جو اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص کو قتل کر دیتا ہے (اور یہ سزا بھی مقرر کی ہے کہ) اس شخص کو اس کے علاقے سے جلا وطن کر کے کہیں اور بھیج دیا جائے گا ایک مرتبہ خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں

حرہ کے رہنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خثعم کے علاقے سے اسے جلاوطن کر دیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے گھر سے اسے جلاوطن کر دیا تھا

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: وہ شخص ہمارے ہاں رہا یہاں تک کہ ہم نے اسے اس کی قوم کی طرف واپس جانے کا سامان فراہم کیا تو وہ چلا گیا۔

18475 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ،: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَقْلَ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُوْدِ، وَالنَّصَارٰى نِصْفَ عَقْلِ الْمُسْلِمِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں اور عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف قرار دی ہے۔

18476 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا: رُفِعَ اِلَيْهِ قَتَلَ يَهُوْدِيًّا، اَوْ نَصْرَانِيًّا " ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے ان کے سامنے مقدمہ پیش کیا جس نے یہودی یا عیسائی شخص کو قتل کیا تھا......اس کے بعد راوی نے ابن جریج کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

18477 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ آلَافٍ

❀❀ سعید بن مسیّب اور حسن بصری فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار (درہم) ہوگی۔

18478 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

❀❀ زہری اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی ہے۔

18479 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم مقرر کی ہے۔

18480 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسٰى، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: اِنْ كَانَ لِصًّا اَوْ حَارِبًا فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَاِنْ كَانَ لِطِيَرَةٍ مِّنْهُ فِيْ غَضَبٍ فَاَغْرِمْهُ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

❀❀ عمرو بن دینار نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک مسلمان شخص کے بارے میں خط لکھا جس نے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ وہ (قتل کرنے والا شخص) اگر کوئی چور یا ڈاکو ہے' تو تم اس کی گردن اڑا دو اور اگر اس نے وقتی اشتعال میں آ کے قتل کیا ہے' تو تم اسے چار ہزار درہم کا جرمانہ عائد کرو۔

18481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَلِيحِ بْنَ اُسَامَةَ، يُحَدِّثُ اَنَّ مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ فَكَتَبَ فِيهِ اَبُوْ مُوْسٰى اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ فِيهِ عُمَرُ: اِنْ كَانَتْ طِيَرَةً مِنْهُ فَاَغْرِمْهُ الدِّيَةَ، وَاِنْ كَانَ خُلُقًا اَوْ عَادَةً فَاَقِدْهُ مِنْهُ

❀❀ ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک (اہل کتاب کے) شخص کو قتل کر دیا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں جوابی خط میں لکھا کہ اگر تو یہ وقتی اشتعال کا نتیجہ ہے' تو تم ادائیگی کا جرمانہ کرو اور اگر یہ (اس قاتل کی) عادت یا معمول ہے' تو تم اسے قصاص دلواؤ۔

18482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: "قَضٰى فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ نَصْرَانِيًّا، اَوْ يَهُوْدِيًّا، فَكَتَبَ: اِنْ كَانَ لِصًّا عَادِيًا فَاقْتُلُوْهُ، وَاِنْ كَانَتْ اِنَّمَا هِيَ طِيَرَةٌ مِنْهُ فِيْ عَرَضٍ فَاَغْرِمُوْهُ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ"

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ بات تحریر تھی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس نے ذمیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کیا تھا جو عیسائی تھا یا شاید یہودی تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا کہ اگر تو وہ عادی چور ہے' تو تم اسے قتل کر دو اور اگر یہ وقتی اشتعال کا نتیجہ ہے' تو پھر تم اس پر چار ہزار درہم کا جرمانہ عائد کرو۔

بَابُ دِيَةِ الْمَجُوْسِيِّ

باب: مجوسی کی دیت کا حکم

18483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ؟ قَالَ: ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجوسی کی دیت کتنی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: آٹھ سو درہم۔

18484 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ، يَقَعُوْنَ عَلَى الْمَجُوسِ فَيَقْتُلُوْنَهُمْ فَمَاذَا تَرٰى؟ فَكَتَبَ

اِلَيْهِ عُمَرُ: اِنَّمَا هُمْ عَبِيدٌ فَاَقِمْهُمْ قِيمَةَ الْعَبْدِ فِيكُمْ فَكَتَبَ اَبُوْ مُوْسٰى بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَوَضَعَهَا عُمَرُ لِلْمَجُوسِيّ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مسلمانوں نے مجوسیوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا ہے تو آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ مجوسی غلام شمار ہوں گے تم ایک غلام کی طرح ان کی قیمت کا تعین کرو جو تمہارے درمیان کسی غلام کی قیمت ہوتی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ وہ آٹھ سو درہم کے لگ بھگ ہوتی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو مجوسی کی دیت مقرر کر دیا۔

18485 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: دِيَةُ الْمَجُوسِيّ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ،

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

18486 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

❀❀ معمر نے عمرو کے حوالے سے حسن بصری سے سعید بن مسیب کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18487 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، وَغَيْرِهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوسِيّ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

❀❀ سماک اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجوسی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی تھی۔

18488 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دِيَةُ الذِّمِّيّ خَمْسُ مِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ذمی کی دیت پانچ سو دینار ہوگی۔

18489 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوسِيّ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر کی تھی۔

18490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

18491 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيّ، قَالَ: "دِيَةُ الْيَهُودِيّ وَالنَّصْرَانِيّ وَالْمَجُوسِيّ وَكُلِّ ذِمِّيّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي

بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَجَعَلَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ نِصْفَهَا وَاَعْطٰى اَهْلَ الْمَقْتُوْلِ نِصْفًا ثُمَّ قَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِنِصْفِ الدِّيَةِ فَاَلْغَى الَّذِيْ جَعَلَهُ مُعَاوِيَةُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ قَالَ: وَاَحْسَبُ عُمَرَ رَاٰى ذٰلِكَ النِّصْفَ الَّذِيْ جَعَلَهُ مُعَاوِيَةُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ ظُلْمًا مِنْهُ " قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمْ يُقْضَ لِيْ اَنْ اُذَاكِرَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَاُخْبِرَهُ اَنْ قَدْ كَانَتِ الدِّيَةُ تَامَّةً لِاَهْلِ الذِّمَّةِ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: دِيَتُهٗ اَرْبَعَةُ آلَافٍ فَقَالَ: " اِنَّ خَيْرَ الْاُمُوْرِ مَا عُرِضَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ) (النساء: 92) فَاِذَا اَعْطَيْتَهٗ ثُلُثَ الدِّيَةِ فَقَدْ سَلَّمْتَهَا اِلَيْهِ "

❀❀ زہری فرماتے ہیں: یہودی عیسائی اور مجوسی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایسا ہی ہوتا تھا یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس دیت کا نصف حصہ بیت المال میں جمع کروانا شروع کر دیا اور نصف حصہ مقتول کے ورثاء کو دے دیتے تھے پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے نصف دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جو نصف حصہ بیت المال میں جمع کروایا کرتے تھے اسے انہوں نے کالعدم قرار دیا زہری کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس نصف حصے کو ظلم قرار دیا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیت المال میں جمع کروادیا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھے یہ موقع نہیں مل سکا کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ بات چیت کرتا اور انہیں یہ بات بتاتا کہ ذمیوں کی دیت بھی مکمل ہوتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: ذمی کی دیت چار ہزار ہوگی انہوں نے جواب دیا: امور میں سب سے بہتر وہ ہوتا ہے' جسے اللہ کی کتاب پر پیش کیا جائے (اور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیا جائے گا) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو دیت اس کے اہل کے حوالے کی جائے گی''۔

تو جب تم اسے دیت کا ایک تہائی حصہ دے دو گے تو تم وہ اس کے سپرد کر دو گے۔

18492 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَمْدًا فَرُفِعَ اِلٰى عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ بِهٖ وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ مِثْلَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَتَلَ خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ بِهٖ وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ اَلْفَ دِيْنَارٍ

❀❀ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مسلمان نے ایک ذمی کو عمد کے طور پر قتل کر دیا اس کا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس مسلمان کو اس ذمی کے بدلے میں قتل نہیں کروایا البتہ اس مسلمان پر دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم قرار دی جو مسلمان کی دیت کی مانند تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں خالد بن مہاجر نے ایک ذمی کو قتل کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کے بدلے میں قتل نہیں کروایا البتہ انہوں نے خالد بن مہاجر پر دیت مغلظہ یعنی ایک ہزار دینار کی ادائیگی مقرر کی۔

18493 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ، وَمُعَاوِيَةَ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

18494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ، وَكُلِّ ذِمِّيٍّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ وَهُوَ قَوْلِى

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی، عیسائی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہو گی۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: میرا بھی یہی قول ہے۔

18495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا، يُحَدِّثُ: اَنَّ رَجُلًا، يَهُوْدِيًّا قُتِلَ غِيلَةً فَقَضٰى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاثْنَىْ عَشَرَ اَلْفِ دِرْهَمٍ

❀❀ حمید طویل بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ ایک یہودی کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں بارہ ہزار درہموں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

18496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ، وَقَالَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ اَيْضًا

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہو گی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

18497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، يَاْثِرُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِىْ كُلِّ مُعَاهَدٍ مَجُوسِيٍّ، اَوْ غَيْرِهِ الدِّيَةُ وَافِيَةٌ

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ہر ذمی کی خواہ وہ مجوسی ہو یا کوئی اور ہو اس کی مکمل دیت ہو گی۔

18498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَصَالِحٍ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالُوا: عَقْلُ كُلِّ مُعَاهَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْكُفْرِ وَمُعَاهَدَةٍ كَعَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ ذُكْرَانِهِمْ وَاِنَاثِهِمْ، جَرَتْ بِذٰلِكَ السُّنَّةُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ یعقوب بن عتبہ، صالح اور اسماعیل بن محمد فرماتے ہیں: اہل کفر سے تعلق رکھنے والے ہر ذمی مرد اور ذمیہ عورت کی دیت مسلمان مردوں اور خواتین کی دیت کی مانند ہوگی نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس بارے میں سنت جاری ہو چکی ہے۔

18499 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ، وَالْمَجُوسِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَهُ الشَّعْبِيُّ اَيْضًا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہودی، عیسائی اور مجوسی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: امام شعبی نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18500 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: دِيَةُ الذِّمِّيِّ دِيَةُ الْمُسْلِمِ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے ذمی کی دیت مسلمان کی دیت ہوگی (یعنی اس کے جتنی ہوگی)۔

18501 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ دِيَةُ الْمُسْلِمِ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْمُسْلِمِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان (کی دیت جتنی ہوگی) اور اس (عیسائی یا یہودی) کا کفارہ مسلمان کا کفارہ ہوگا (یعنی اس کی مانند ہوگا)۔

بَابُ قَوَدِ الْمُسْلِمِ بِالذِّمِّيِّ

باب: مسلمان سے ذمی کو قصاص دلوانا

18502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا قَوَدَ عَلَى الْمُسْلِمِ مِنْ كَافِرٍ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ اَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: اَخْبَرَنِيهِ الزُّهْرِيُّ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: مسلمان پر کسی کافر کو قصاص دینا لازم نہیں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان جو مکتوب تحریر کروایا تھا اس میں یہ بھی لکھوایا تھا کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

18503 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، فِي الْمُسْلِمِ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ قَالَ: فِيهِ الدِّيَةُ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَوَدٌ وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ

❀❀ عکرمہ ایسے مسلمان کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی ذمی کو قتل کر دیتا ہے وہ کہتے ہیں اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس پر قصاص دینا لازم نہیں ہوگا یہی بات سفیان ثوری نے عکرمہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

18504 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

18505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَا يُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ، وَلَا الْمَمْلُوكِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: مسلمان سے ذمی کو قصاص نہیں دلوایا جائے گا اور نہ ہی غلام کو دلوایا جائے گا۔

18506 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو قَزَعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے علاوہ سب کے لئے مسلمان ایک ہاتھ کی مانند ہیں یہ ایک دوسرے کی جان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کا عام فرد بھی ان کی دی ہوئی پناہ کے بارے میں کوشش کرے گا اور کسی کافر کو کسی مسلمان کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی معاہد کو اس کے معاہدے کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا۔

18507 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا اِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقِرَابِ، فَاَخْرَجَ مِنَ الْقِرَابِ صَحِيفَةً، فَاِذَا فِيهَا: الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو بطور خاص کوئی عہد دیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف وہ چیز ہے جو اس میان میں ہے پھر انہوں نے اس میان میں سے ایک صحیفہ نکال کے دکھایا جس میں یہ تحریر تھا اپنے علاوہ سب کے لئے اہل ایمان ایک ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں ان کے خون برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' اور ان کی پناہ کے بارے میں ان کا عام فرد بھی کوشش کرے گا کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی معاہد کو اس کے معاہدے کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا۔

18508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ قَالَ: لَا، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِلَّا اَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَبْدًا فَهْمًا

18506-صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكوة' جماع أبواب صدقة المواشي من الإبل والبقر والغنم - باب النهي عن الجلب عند أخذ الصدقة من المواشي ' حديث: 2120'سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب المسلمون تتكافأ دماؤهم - حديث: 2680'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6597'المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' ما أسند معقل بن يسار - عبد السلام بن أبي الجنوب' حديث: 17270

فِيْ كِتَابِهِ اَوْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

❀❀ ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا قرآن کے علاوہ آپ لوگوں کے پاس کوئی خاص چیز ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے (ہمارے پاس مخصوص کوئی چیز نہیں ہے) صرف وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی کتاب کے بارے میں فہم عطا کر دیتا ہے یا وہ چیز ہے جو ایک صحیفے میں تحریر ہے میں نے دریافت کیا: صحیفے میں کیا تحریر ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: دیت کے احکام ہیں قیدی کو چھڑوانے کے احکام ہیں اور یہ حکم ہے کہ کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

18509 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الشَّامَ فَوَجَدَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَهَمَّ اَنْ يُقِيدَهُ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اَتُقِيدُ عَبْدَكَ مِنْ اَخِيكَ فَجَعَلَ عُمَرُ دِيَتَهُ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے وہاں انہوں نے ایک شخص کو پایا کہ اس نے ایک ذمی کو قتل کر دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قصاص دلوانے کا ارادہ کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کو اپنے بھائی سے قصاص دلوائیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (ذمی) کی دیت مقرر کی تھی۔

18510 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ عُمَرَ: اَرَادَ اَنْ يُقِيدَ رَجُلًا مُسْلِمًا بِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فِيْ جِرَاحَةٍ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اَتُقِيدُ عَبْدَكَ مِنْ اَخِيكَ؟

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ ذمیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو ایک زخم کا حوالے سے مسلمان کو قصاص دلوائیں تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کو اپنے بھائی سے قصاص دلوائیں گے۔

18511 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ، اَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا شَجَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَهَمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُقِيدَهُ، قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: قَدْ عَلِمْتَ اَنْ لَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ، وَاَثَرَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ شَجَّتِهِ دِيْنَارًا فَرَضِيَ بِهِ

❀❀ ابن ابوحصین بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے ایک ذمی کو زخمی کر دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قصاص دلوانے کا ارادہ کیا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ اس ذمی کو اس بات کا حق نہیں ہو گا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس بارے میں روایت نقل کی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس زخم کے بدلے میں اسے ایک دینار دیا اور وہ اس سے راضی ہو گیا۔

18512 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ: " كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جِرَاحُ الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ جِرَاحِ الْمُسْلِمِ "

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا تھا کہ ذمیوں سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کے زخم مسلمان کے زخم کا نصف شمار ہوگا (یعنی اس کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہوگی)۔

18513 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " الْمُسْلِمُ يَقْتُلُ النَّصْرَانِيَّ عَمْدًا قَالَ: دِيَتُهُ قَالَ: قُلْتُ: يُغَلَّظُ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ؟ قَالَ: لَا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر ایک مسلمان کسی عیسائی کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اس کی دیت دینا لازم ہوگا میں نے دریافت کیا: کیا حرم میں اس کی دیت مغلظہ ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18514 - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ اَقَادَ مِنْ مُسْلِمٍ قَتَلَ يَهُوْدِيًّا، وَقَالَ: اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِي

❀❀ عبدالرحمٰن بن بیلمانی نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مسلمان سے قصاص دلوایا تھا جس نے ایک یہودی کو قتل کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ اپنی دی ہوئی پناہ کو پورا کروں۔

18515 - آثار صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ اَهْلِ الْحِيرَةِ فَاَقَادَ مِنْهُ عُمَرُ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مسلمان نے ایک ذمی شخص کو قتل کر دیا تھا جس کا تعلق حیرہ سے تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے قصاص دلوایا تھا۔

18516 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يَرٰى قَوَدَ الْمُسْلِمِ بِالذِّمِّيِّ،

❀❀ ابراہیم نخعی اس بات کے قائل ہیں کہ مسلمان ذمی کے بدلے میں قصاص دے گا۔

18517 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَهُ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18518 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: شَهِدْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَدِمَ اِلٰى اَمِيرِ الْجَزِيرَةِ - اَوْ قَالَ: الْحِيرَةِ - فِيْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَنْ

اِدْفَعْهُ اِلٰى وَلِيِّهٖ فَاِنْ شَاءَ قَتَلَهٗ، وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، قَالَ: فَدُفِعَ اِلَيْهِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ، وَاَنَا اَنْظُرُ

❀❀ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس مکتوب کی آمد کے وقت موجود تھا جو جزیرہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حیرہ کے امیر کے پاس آیا تھا جو اس مسلمان شخص کے بارے میں تھا جس نے ایک ذمی کو قتل کر دیا تھا (اس میں یہ تحریر تھا) کہ تم اس مسلمان کو مقتول کے ولی کے سپرد کر دو اگر وہ چاہے گا تو اسے قتل کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا راوی بیان کرتے ہیں: تو اس مسلمان کو اس ولی کے سپرد کر دیا گیا' تو اس نے اس کی گردن اڑا دی اور میں یہ دیکھ رہا تھا۔

18519 - اقوالِ تابعین: قَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ زِيَادِ بْنِ مُسْلِمٍ وَقَتَلَ هِنْدِيًّا بِعَدَنَ: اَنْ اَغْرِمْهُ، خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَلَا تَقْتُلْهُ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے زیاد بن مسلم کے بارے میں خط لکھا جس نے عدن میں ایک ہندی کو قتل کر دیا تھا کہ تم اس پر جرمانہ عائد کرو جو پانچ سو دینار ہو گا تم اسے قتل نہ کرنا۔

18520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، - اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ نَصْرَانِيٍّ قَتَلَهٗ مُسْلِمٌ اَنْ يُقَادَ صَاحِبُهٗ فَجَعَلُوا يَقُوْلُوْنَ لِلنَّصْرَانِيِّ: اقْتُلْهُ، قَالَ: لَا يَاْبٰى حَتّٰى يَاْتِيَ الْعَصَبُ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا تُقِدْهُ مِنْهُ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک عیسائی شخص کے بارے میں خط لکھا تھا جسے ایک مسلمان شخص نے قتل کر دیا تھا کہ اس مسلمان سے قصاص دلوایا جائے لوگوں نے عیسائی شخص کو یہ کہنا شروع کیا کہ تم اسے قتل کر دو اس نے کہا: جی نہیں! جب تک اشتعال نہیں آ جاتا ابھی وہ اسی حالت میں تھا کہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوسرا مکتوب آ گیا کہ تم اس (عیسائی) کو مسلمان سے قصاص نہ دلواؤ۔

18521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ...، عَنِ الْحَكَمِ الْاَشْعَثِ، عَنْ... الْعِجْلِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا فَحَرَامٌ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ اَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ مِائَةِ عَامٍ،

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ناجائز طور پر کسی ذمی کو ناجائز طور پر قتل کر دے اس پر جنت خوشبو سونگھنا بھی حرام ہو گا اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے۔

18522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ قَتْلِ النَّصْرَانِيِّ الْمُسْلِمَ

باب: عیسائی کا مسلمان کوقتل کردینا

18523 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَصْرَانِيٌّ يَقْتُلُ مُسْلِمًا عَمْدًا فَلَمْ يَكُنْ لَهُ بِهِ عَلِمٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عیسائی شخص مسلمان کو عمد کے طور پرقتل کردیتا ہے اور اسے مسلمان کے بارے میں علم نہیں ہوتا (متن میں اتنی ہی عبارت موجود ہے عطاء کا جواب مذکور نہیں ہے)۔

18524 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: يُخَيَّرُ الْمُسْلِمُ فَإِنْ شَاءَ الْقَوَدَ، وَإِنْ شَاءَ الدِّيَةَ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مسلمان کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گا تو قصاص لے گا اور اگر چاہے تو دیت لے گا۔

18525 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا، ثُمَّ اَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ، وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی کوقتل کردیا' اس لڑکی کے زیور کی وجہ سے اسے قتل کیا تھا پھر اس کی لاش کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اس یہودی نے اس لڑکی کا سر پتھر کے ذریعے کچلا تھا اس یہودی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے مرنے تک پتھر مارے جائیں گے تو اسے سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

18526 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ وَسُئِلَ عَنْ نَصْرَانِيٍّ قَتَلَ عَبْدًا مُسْلِمًا قَالَ: يُدْفَعُ اِلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ فَاِنْ شَاءَ قَتَلَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ) (البقرة: 221)

❀❀ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کسی مسلمان غلام کوقتل کردیتا ہے' تو معمر نے جواب دیا: اس عیسائی کو غلام کے آقا کے سپرد کیا جائے گا اگر وہ چاہے گا تو اسے قتل کردے گا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن غلام بھی مشرک سے زیادہ بہتر ہے''۔

بَابُ فِدَاءِ سَبْيِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: اہل جاہلیت کے قیدیوں کا فدیہ

18527 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ: " اعْقِلْ عَنِّيْ ثَلَاثًا: اَلْإِمَارَةُ شُورٰى، وَفِيْ فِدَاءِ الْعَرَبِ مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ وَفِيْ ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدَانِ "، وَكَتَمَ ابْنُ طَاوسٍ الثَّالِثَةَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا مجھ سے تین باتیں سیکھ لو حکومت باہمی مشورے سے ہوتی ہے عربوں کے فدیے میں ہر ایک غلام کی جگہ ایک غلام اور ہر کنیز کے بیٹے کی جگہ دو غلام دیے جائیں گے طاؤس کے صاحبزادے نے تیسری بات بیان نہیں کی۔

18528 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: قَضٰى فِيْ فِدَاءِ الْعَرَبِ بِسِتِّ فَرَائِضَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عربوں کے فدیے میں یہ طے کیا تھا کہ چھ فرائض (یعنی چھ غلام یا کنیزیں یا چھ اونٹ) ادا کیے جائیں گے۔

18529 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَضٰى عُثْمَانُ... مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ، وَمَكَانَ كُلِّ جَارِيَةٍ جَارِيَتَانِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ (یہاں عربی متن میں عبارت مکمل نہیں ہے) ہر غلام کی جگہ ہوگا اور ہر کنیز کی جگہ دو کنیزیں ہوں گی۔

18530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِدَاءِ رَقِيْقِ الْعَرَبِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَقَضٰى فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ يُسْبَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِثَمَانٍ مِّنَ الْإِبِلِ، وَفِيْ وَلَدِ اِنْ كَانَ لَهُ لِاَمَةٍ بِوَصِيفَيْنِ وَصِيفَيْنِ، كُلِّ اِنْسَانٍ ذَكَرًا مِنْهُمْ اَوْ اُنْثٰى، وَقَضٰى فِيْ سَبِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ بِعَشْرٍ مِّنَ الْإِبِلِ، وَقَضٰى فِيْ وَلَدِهَا مِنَ الْعَبْدِ بِوَصِيفَيْنِ وَيَدِيهِ مَوَالِيْ اُمِّهِ وَهُمْ عَصَبَتُهَا ثُمَّ لَهُمْ مِيْرَاثُهُ وَمِيْرَاثُهَا مَا لَمْ يُعْتَقْ اَبُوْهُ وَقَضٰى فِيْ سَبْيِ الْاِسْلَامِ بِسِتٍّ مِنَ الْإِبِلِ فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ، وَذٰلِكَ فِي الْعَرَبِ بَيْنَهُمْ قَالَ وَسَمِعْتُ اَنَا: اَنَّ قَوْلَهُمْ فِيْ وَلَدِ الْاَمَةِ اَمْ وَلَدِ مُسْلِمٍ يَسْبِيْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ اَهْلَ الرِّدَّةِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے غلاموں کے فدیے میں فیصلہ دیا تھا آپ نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا کہ جسے زمانہ جاہلیت میں غلام بنالیا گیا تھا' کہ اسے آٹھ اونٹ ادا کیے جائیں گے اور بچے کے

بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ بچہ کسی کنیز کی اولاد ہو تو اس میں دو دو غلام دیے جائیں خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی ہو زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ان میں دس اونٹ ادا کیے جائیں گے اور کنیز کا وہ بیٹا جو کسی غلام کی اولاد ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس میں دو غلام ادا کیے جائیں گے اور اس کے ماں کے موالی سے ہو گا وہی لوگ اس کا عصبہ شمار ہوں گے اس کی میراث بھی انہیں ملے گی اور اس کی ماں کی میراث بھی اسے ہی ملے گی جب تک اس کا باپ آزاد نہیں ہوتا اور زمانہ اسلام کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ مرد، عورت اور بچہ ان میں سے ہر ایک کے عوض میں چھ اونٹ دیے جائیں گے اور یہ عربوں میں آپس میں ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ سنا ہے کہ کنیز کے بچے جو کنیز ام ولد ہو اس کے بارے میں ان حضرات کا یہ قول ہے کہ اگر اہل اسلام نے مرتد ہونے والوں کو قیدی بنایا ہو۔

18531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِدَاءِ رَقِيْقِ الْعَرَبِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ يُسْبَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِثَمَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِيْ وَلَدٍ اِنْ كَانَ لِاَمَةٍ بِوَصِيفَيْنِ وَصِيفَيْنِ، كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ ذَكَرًا اَوْ اُنْثَى، وَقَضٰى فِيْ سَبِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ بِعَشْرٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَقَضٰى فِيْ وَلَدِهَا مِنَ الْعَبْدِ بِوَصِيفَيْنِ وَيَدِيهُ مَوَالِيْ اُمِّهِ وَهُمْ عَصَبَتُهَا وَلَهُمْ مِيرَاثُهُ مَا لَمْ يُعْتَقْ اَبُوْهُ وَقَضٰى فِيْ سَبْيِ الْاِسْلَامِ بِسِتٍّ مِنَ الْاِبِلِ فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عربوں کے غلاموں کے فدیے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ شخص جسے زمانہ جاہلیت میں غلام بنادیا گیا تھا اس میں آٹھ اونٹ ادا کیے جائیں گے اور اگر کوئی بچہ ہو جس کی ماں کنیز ہو تو اس میں دو غلام دیے جائیں گے خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث ہو زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ دس اونٹ ادا کیے جائیں گے اور عورت کا وہ بچہ جو کسی غلام کی اولاد ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس میں دو غلام دیے جائیں گے اس کی ماں کے موالی اس کی دیت ادا کریں گے وہی لوگ اس کے عصبہ شمار ہوں گے اس کی میراث انہیں ملے گی جب تک اس بچے کا باپ آزاد نہیں ہوتا زمانہ اسلام کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے چھ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا بچہ ہو۔

18532 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ

❀❀ معمر نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے ہر غلام کی جگہ ایک غلام ہو گا۔

18533 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ سُبُوا فَقَضٰى فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ نَظَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّمَا سُبُوا فِي الْاِسْلَامِ فَهُمْ اَحْرَارٌ حَيْثُمَا اَدْرَكْتُمُوهُمْ

❀❀ معمر نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اہل عمان کو قیدی بنالیا گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کے بارے میں چار سو درہم کا فیصلہ دیا اس کے بعد انہوں نے اس مسئلے کی تحقیق کی تو فرمایا ان لوگوں کو زمانہ اسلام میں قید کیا گیا ہے

اس لئے یہ آزاد شمار ہوں گے خواہ تم انہیں جہاں بھی پاؤ۔

18534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ طَاوسًا، حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى فِیْ سَبْيِ الْعَرَبِ فِي الْمَوَالِیْ بِعَبْدَيْنِ اَوْ بِثَمَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِی الْعَرَبِيِّ بِعَبْدٍ اَوْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ عَمْرٌو: سَبْیُ الْعَرَبِ الَّذِيْنَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَهُمْ فِیْ اَيْدِيهِمْ

❀❀ عمرو بن مسلم نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عربوں کے قیدیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ غلاموں میں سے ایک غلام کے عوض میں دو غلام یا آٹھ اونٹ دیے جائیں گے اور عربی میں ایک غلام یا چار اونٹ دیے جائیں گے عمرو بیان کرتے ہیں: عربوں کے قیدی وہ لوگ ہیں جب لوگوں نے اسلام قبول کیا ہو تو یہ لوگ ان کے قیدی ہوں۔

بَابُ ضَمَانِ الرَّجُلِ اِذَا تَعَدّٰى فِیْ عُقُوْبَتِهِ

باب: آدمی کا جرمانہ؟ جب وہ سزا دیتے ہوئے زیادتی کر جائے

18535 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا تَقْتَصُّ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا قَالَ سُفْيَانُ: "وَنَحْنُ نَقُوْلُ: تَقْتَصُّ مِنْهُ اِلَّا فِی الْاَدَبِ"

❀❀ زہری فرماتے ہیں: عورت اپنے شوہر سے قصاص نہیں لے گی سفیان فرماتے ہیں: ہم یہ کہیں گے کہ عورت شوہر سے قصاص لے سکتی ہے البتہ ادب سکھانے کے لئے (اگر شوہر عورت کی پٹائی کر دیتا ہے) تو اس کا معاملہ مختلف ہے۔

18536 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، مَوْلَاهُمْ، وَسُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الرَّجُلِ يَضْرِبُ امْرَاَتَهُ اَوْ اَجِيرَهُ اَوْ غُلَامَهُ اَوِ السُّلْطَانَ فِیْ سُلْطَانِهِ قَالَ: لَا عَقْلَ فِیْ ذٰلِكَ، وَلَا قَوَدَ قَلَّ الضَّرْبُ اَوْ كَثُرَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى قَدْرِ الذَّنْبِ اِلَّا اَنْ يَعْتَدِیَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوبَةِ الذَّنْبِ فَيَتْوٰى عَلٰى يَدَيْهِ فَيَجِبُ الْعَقْلُ بِاَنْ يَحْلِفَ، وُلَاةُ الْمَقْتُوْلِ خَمْسِينَ يَمِيْنًا لَّمَاتَ مِنَ الزِّيَادَةِ الَّتِیْ زَادَهَا عَلٰى قَدْرِ ذَنْبِهِ

❀❀ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں: سعید بن میتب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی بیوی یا اپنے ملازم یا اپنے غلام کی یا کوئی حاکم اپنے ماتحت کی پٹائی کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اس میں قصاص نہیں ہوگا اور دیت بھی نہیں ہوگی خواہ پٹائی کم ہو یا زیادہ ہو جبکہ وہ جرم کے مطابق ہو البتہ اگر جرم کی سزا سے تجاوز کر لیا جائے تو پھر اس کے ہاتھ روکے جائیں گیا اور دیت کی ادائیگی واجب ہوگی اس کی صورت یہ ہوگی کہ مقتول کے ورثاء یہ حلف اٹھائیں وہ پچاس قسمیں اٹھائیں گے کہ اس مقتول کا انتقال اس زیادتی کی وجہ سے ہوا ہے جو اس کے جرم سے زیادہ اسے سزا دی گئی تھی۔

بَابُ الْمُحَارَبَةِ

باب: ڈاکہ ڈالنا

18537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: الْمُحَارَبَةُ الشِّرْكُ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ وَأَقُوْلُ أَنَا: لَا نَعْلَمُ أَنَّهُ يُحَارِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ إِلَّا أَشْرَكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ڈاکہ زنی شرک ہے عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ڈاکے صرف مشرکین نے ڈالے تھے۔

18538 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ، وَعُرَيْنَةَ تَكَلَّمُوا فِي الْإِسْلَامِ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ كَانُوا أَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ يَكُونُوا أَهْلَ رِيفٍ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، وَشَكَوْا حُمَّاهَا " فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِذَوْدٍ وَأَمَرَ لَهُمْ بِرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَتُرِكُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ يَقْضَمُونَ حِجَارَتَهَا حَتّٰى مَاتُوا " قَالَ قَتَادَةُ: " بَلَغَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِيهِمْ: (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33) الْآيَةَ كُلَّهَا "

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل اور عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: ہم مال مویشی پالنے والے لوگ ہیں ہم کھیتی باڑی والے لوگ نہیں ہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی انہوں نے بیماری کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ جانوروں کے پاس چلے جائیں آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ جانوروں کے چرواہے کے پاس جائیں مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں ان جانوروں کا دودھ اور پیشاب پئیں وہ لوگ چلے گئے یہاں تک کہ جب وہ پتھریلی زمین کے کنارے پر پہنچے تو انہوں نے اسلام قبول کر لینے کے بعد کفر اختیار کر لیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو شہید کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے لوگ روانہ کیے انہیں پکڑ کر لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے انہیں پتھریلی زمین میں ایک طرف ڈال دیا گیا وہ وہاں کے پتھر چباتے رہے یہاں تک کہ اسی حالت میں مر گئے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے کہ''

یہ مکمل آیت ہے۔

18539 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ اَبِيهِ، "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَّلَ بِالَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ"

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کا مثلہ کروایا تھا جنہوں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے تھے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادی تھیں۔

18540 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّهُ: سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُخْبِرُ اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا قَدْ اَسْلَمْنَا، وَلَكِنَّا نَجْتَوِى الْمَدِينَةَ قَالَ: "فَكُونُوا فِيْ لِقَاحِي تَغْدُو عَلَيْكُمْ، وَتَرُوحُ، وَتَشْرَبُونَ مِنْ اَلْبَانِهَا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا، وَاسْتَاقُوهَا، فَمَثَّلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَزَلَ (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33) " الْاٰيَةَ

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اسلام قبول کرلیا ہے لیکن مدینہ منورہ کی آب وہوا ہمیں موافق نہیں آئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری اونٹنیوں میں چلے جاؤ صبح وشام تم ان کا دودھ پیو ان لوگوں نے ان اونٹنیوں کے چرواہے کو قتل کر دیا اور وہ اونٹنیاں ہانک کر لے گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کا مثلہ کروادیا تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی تھی

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں'' الآیہ۔

18541 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ قَدْ مَاتُوا هَزْلًا فَاَمَرَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى لِقَاحِهِ يَشْرَبُوا مِنْهَا حَتّٰى صَحُّوا ثُمَّ غَدَوْا عَلٰى لِقَاحِهِ فَسَرَقُوهَا فَطُلِبُوا فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: "فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33) قَالَ: فَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْلَ الْاَعْيُنِ بَعْدُ"

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بنوفضالہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے جو کمزوری کی وجہ سے مرنے کے قریب تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا وہ آپ کی اونٹنیوں کے پاس چلے گئے تاکہ ان کا دودھ پییں یہاں تک کہ جب وہ لوگ تندرست ہوئے تو وہ اونٹنیوں کے پاس آئے انہوں نے ان اونٹنیوں کو چوری کیا (اور مفرور ہوگئے) ان کی تلاش میں لوگ روانہ کیے گئے انہیں پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سلائیاں پھروانے کا عمل ترک کر دیا۔

18542 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، وَالْكَلْبِيِّ، قَالُوا: فِي هٰذِهِ الْآيَةِ (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ) (المائدة: 33) قَالُوا: هٰذِهِ فِي اللِّصِّ الَّذِیْ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فَهُوَ مُحَارِبٌ فَإِنْ قَتَلَ، وَاَخَذَ مَالًا صُلِبَ، وَإِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالًا قُتِلَ، وَإِنْ اَخَذَ مَالًا وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ فَإِنْ اُخِذَ قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ نُفِيَ، قَالُوا: وَاَمَّا قَوْلُهُ (اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ) (المائدة: 34): فَهٰذَا لِاَهْلِ الشِّرْكِ مَنْ اَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَيْئًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ لَهُمْ حَرْبٌ فَاَخَذَ مَالًا اَوْ اَصَابَ دَمًا، ثُمَّ تَابَ قَبْلَ اَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ اُهْدِرَ عَنْهُ مَا مَضٰى

❀❀ معمر نے قتادہ، عطاء خرسانی اور کلبی کا یہ بیان نقل کیا ہے جو اس آیت کے بارے میں ہے:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے''۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ آیت اس چور کے بارے میں ہے جو ڈاکہ ڈالتا ہے وہ جنگ کرنے والا شمار ہو گا اگر وہ لوگوں کو قتل کرتا ہے اور مال بھی حاصل کرتا ہے تو اسے مصلوب کر دیا جائے گا اگر وہ لوگوں کو قتل کرتا ہے مال حاصل نہیں کرتا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا اگر وہ مال حاصل کرتا ہے لیکن کسی کو قتل نہیں کرتا تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں گے اور اگر وہ یہ جرم کرنے سے پہلے پکڑا جاتا ہے تو پھر اسے جلاوطن کر دیا جائے گا یہ حضرات کہتے ہیں جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے:

''البتہ ان لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو اس سے پہلے توبہ کر لیتے ہیں کہ تم ان پر قابو پالو''۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ آیت مشرکین کے بارے میں ہے کہ مشرکین نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا تھا تو اس وقت مشرکین اور مسلمان حالت جنگ میں تھے انہوں نے جو مال حاصل کیا اور جو جانی نقصان کیا اگر ان پر قابو پائے جانے سے پہلے وہ لوگ توبہ کر لیتے ہیں (اور اسلام قبول کر لیتے ہیں) تو اس سے پہلے انہوں نے جو نقصان پہنچایا تھا وہ رائیگاں جائے گا۔

18543 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: مَنْ حَرَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ فَإِنْ اَصَابَ دَمًا قُتِلَ، وَإِنْ اَصَابَ دَمًا، وَمَالًا صُلِبَ وَإِنْ اَصَابَ مَالًا، وَلَمْ يُصِبْ دَمًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلَافٍ فَإِنْ تَابَ فَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

❀❀ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: جو شخص جنگ کرے وہ جنگ کرنے والا شمار ہو گا اگر وہ قتل کرتا ہے تو اسے قتل کیا جائے گا اگر وہ خون بہاتا ہے اور مال بھی حاصل کر لیتا ہے تو اسے مصلوب کیا جائے گا اگر وہ مال حاصل کرتا ہے اور قتل نہیں کرتا تو اس کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیے جائیں گے اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو یہ اس کا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کا معاملہ ہے اسے سزا دی جائے گی۔

18544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُحَارِبِ: (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33) اِذَا عَدَا فَقَطَعَ الطَّرِيقَ فَقَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ صُلِبَ وَاِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالًا قُتِلَ وَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ، وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ هَرَبَ وَاَعْجَزَهُمْ فَذٰلِكَ نَفْيُهُ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ آیت جنگ کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے''

جب کوئی شخص سرکشی کرتے ہوئے ڈاکہ ڈالے قتل کرے اور مال بھی حاصل کرے تو اسے مصلوب کر دیا جائے گا اگر وہ قتل کرے اور مال حاصل نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اگر وہ مال حاصل کرے اور قتل نہ کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیے جائیں گے اور اگر وہ بھاگ جائے اور لوگ اس پر قابو نہ پاسکیں تو یہ اس کی جلاوطنی ہوگی۔

18545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيمَنْ حَارَبَ اَنَّ عَلَيْهِ اَنْ يُقْتَلَ، اَوْ يُصْلَبَ، اَوْ يُقْطَعَ، اَوْ يُنْفَى، فَلَا يُقْدَرُ عَلَيْهِ، اَيُّ ذٰلِكَ شَاءَ الْإِمَامُ فَعَلَ بِهِ، فَمَتٰى مَا قُدِرَ عَلَيْهِ، اُقِيمَ عَلَيْهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْحُدُودِ قَالَ: اِنْ اَخَافَ السَّبِيْلَ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالًا، نُفِيَ وَنَفْيُهُ اَنْ يُطْلَبَ، فَلَا يُقْدَرَ عَلَيْهِ، كُلَّمَا سُمِعَ فِي اَرْضٍ طُلِبَ

❀❀ زہری اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو جنگ کرتا ہے کہ اس کی سزا یا تو قتل کرنا ہوگی یا مصلوب کرنا ہوگی یا ہاتھ کاٹنا ہوگی یا جلاوطن کرنا ہوگی یوں کہ اس پر قابو نہ پایا جاسکے حاکم وقت ان میں سے جو چاہے گا سزا دیدے گا پھر جب اس پر قابو پالیا جائے گا تو ان میں سے کوئی ایک سزا اسے دے دی جائے گی وہ فرماتے ہیں: اگر وہ راستے میں لوگوں کو خوف زدہ کرتا ہے لیکن مال حاصل نہیں کرتا تو اسے جلاوطن کیا جائے گا اور جلاوطن کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اتنی دور چلا جائے کہ اسے تلاش کیا جائے تو اسے پکڑا نہ جاسکے جب بھی کسی جگہ کے بارے میں اس کا پتہ چلے گا تو اس کی تلاش میں روانہ کیا جائے گا۔

18546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَاَبَا الشَّعْثَاءِ، يَقُوْلَانِ: اِنَّمَا النَّفْيُ اَنْ لَا يُدْرَكُوا، فَاِنْ اُدْرِكُوا فَفِيهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ، وَاِلَّا نُفُوْا حَتّٰى يَلْحَقُوْا بَلَدَهُمْ

❀❀ سعید بن جبیر اور ابوشعثاء فرماتے ہیں: جلاوطنی یہ ہے کہ اسے پکڑا نہ جاسکے اگر وہ لوگ پکڑ لئے جائیں تو پھر ان لوگوں کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ ہوگا ورنہ پھر انہیں جلاوطن کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے علاقوں تک پہنچ جائیں۔

18547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي الْإِسْلَامِ حَدَثًا ثُمَّ يَلْحَقُ بِدَارِ الْحَرْبِ، ثُمَّ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ، قَالَ: اِنْ كَانَ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ كَافِرًا دَرَاَ عَنْهُ مَا جَرَّ، وَاِنْ لَمْ

يَرْتَدَّ أُقِيمَ عَلَيْهِ مَا أَصَابَ

❀❀ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اسلام میں کوئی بدعت پیدا کرتا ہے' اور پھر دارالحرب چلا جاتا ہے اس کے بعد امام اس شخص پر قابو پا لیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا تھا اور کافر ہو گیا تھا تو پھر اس نے جو جرم کیا ہے اس کی سزا اسے نہیں ملے گی (اسے مرتد ہونے کی سزا ملے گی) اور اگر وہ مرتد نہیں ہوا تھا تو اس نے جو جرم کیا ہے اس کی اسے سزا ملے گی۔

18548 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، فِي الَّذِي يَتَلَصَّصُ فَيُصِيبُ الْحُدُودَ، ثُمَّ يَأْتِي تَائِبًا، قَالَ: لَوْ قِيلَ ذٰلِكَ مِنْهُمُ اجْتَرَءُوا عَلَيْهِ، وَفَعَلَهُ نَاسٌ كَثِيرٌ، وَلٰكِنْ لَوْ فَرَّ إِلَى الْعَدُوِّ، ثُمَّ جَاءَ تَائِبًا، لَمْ أَرَ عَلَيْهِ عُقُوبَةً

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو چوری کرتا ہے' اور قابل حدود جرائم کا مرتکب ہوتا ہے' اور پھر وہ توبہ کرتے ہوئے آجاتا ہے' تو عروہ فرماتے ہیں: اگر یہ کہا جائے کہ ان لوگوں کو معاف کیا جا سکتا ہے' تو لوگ اس بارے میں جرأت کا اظہار کرنا شروع کر دیں گے اور بہت سے لوگ یہ کام کرنے لگیں گے اور اگر کوئی شخص فرار ہو کر دشمن کی طرف چلا جاتا ہے' اور پھر توبہ کرتے ہوئے واپس آجاتا ہے' تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے سزا نہیں دی جائے گی۔

18549 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنْ أَقَرُّوا بِالْإِسْلَامِ، ثُمَّ حَارَبُوا، فَأَصَابُوا الدِّمَاءَ وَالْأَمْوَالَ، فَأُخِذُوا، فَفِيهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ، وَلَا يَعْفُونَ، وَاقْتَصَّ مِنْهُمْ مَا جَرُّوا وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: قَالَ عَطَاءٌ: أَيُّ ذٰلِكَ شَاءَ الْإِمَامُ حَكَمَ فِيهِمْ إِنْ شَاءَ قَتَلَهُمْ، أَوْ صَلَبَهُمْ، أَوْ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ، إِنْ شَاءَ الْإِمَامُ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ، وَتَرَكَ مَا بَقِيَ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں اور پھر جنگ کریں اور خون بہائیں اور مال حاصل کریں تو جب وہ پکڑے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق سزا دی جائے گی انہیں معاف نہیں کیا جائے گا انہوں نے جو جرم کیا ہے اس کا ان سے بدلہ لیا جائے گا۔

عبدالکریم بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: حاکم وقت ان کے بارے میں جو چاہے گا فیصلہ دیدے گا اگر چاہے گا تو انہیں قتل کر دے گا یا انہیں مصلوب کر دے گا یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کٹوا دے گا اگر حاکم وقت چاہے گا تو ان میں سے کوئی ایک سزا دیدے گا اور باقی کو ترک کر دے گا۔

18550 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنْ أَقَرُّوا بِالْإِسْلَامِ، ثُمَّ حَارَبُوا، فَلَمْ يَقْرَبُوا دَمًا، وَلَا مَالًا، حَتّٰى تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ، فَلَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر وہ لوگ اسلام کا اقرار کر لینے کے بعد جنگ کرتے ہیں اور خون نہیں

بہاتے اور مال حاصل نہیں کرتے یہاں تک کہ توبہ کر لیتے ہیں اس سے پہلے کہ ان پر قابو پایا جائے تو پھر انہیں کوئی سزا نہیں دی جائے گی عبدالکریم نے یہ بات بیان کی ہے۔

18551 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ فِي السَّارِقِ يَتُوبُ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى تَائِبٍ قَطْعٌ

❀❀ امام شعبی' چور کے بارے میں فرماتے ہیں: جو توبہ کر لیتا ہے وہ فرماتے ہیں: توبہ کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18552 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ حَرَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص جنگ کرے وہ محارب شمار ہوگا۔

18553 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: عُقُوبَةُ الْمُحَارِبِ اِلَى السُّلْطَانِ، لَا يَجُوْزُ عَفْوُ وَلِيِّ الدَّمِ ذٰلِكَ اِلَى الْاِمَامِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: محارب کی سزا کا معاملہ حاکم وقت کے سپرد ہے جو مقتول ہے اس کے ولی کو معاف کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ سزا حاکم وقت کا اختیار ہے۔

18554 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى: وَلِيُّ الدَّمِ يَعْفُو اِنْ شَاءَ، اَوْ يَاْخُذُ الْعَقْلَ اِذَا اصْطَلَحُوا، وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ حَارَبَ الدِّيْنَ، فَاِنْ قَتَلَ اَخَا امْرِءٍ اَوْ اَبَاهُ، فَلَيْسَ اِلٰى طَالِبِ الدَّمِ مِنْ اَمْرِ مَنْ حَارَبَ الدِّيْنَ، وَسَعٰى فِي الْاَرْضِ فَسَادًا شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے مجھ سے کہا: خون کا ولی اگر چاہے' تو معاف کر سکتا ہے' اگر چاہے' تو دیت لے سکتا ہے جبکہ ان کی صلح ہو جائے حاکم وقت ان کا ولی ہوگا' جو دین کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اگر ایسا شخص کسی شخص کے بھائی یا باپ کو قتل کر دیتا ہے' تو جو شخص دین کے ساتھ جنگ کرتا ہے یا زمین میں فساد پیدا کرتا ہے' تو خون کے طلب گار کو یہ حق نہیں ہو گا کہ وہ اسے معاف کرے۔

18555 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ حَارَبَ الدِّيْنَ، وَاِنْ قَتَلُوا اَبَاهُ، اَوْ اَخَاهُ، فَلَيْسَ اِلٰى طَالِبِ الدَّمِ مِنْ اَمْرِ مَنْ حَارَبَ الدِّيْنَ، وَسَعٰى فِي الْاَرْضِ فَسَادًا شَيْءٌ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ جو شخص دین کے ساتھ جنگ کرتا ہے حاکم وقت اس کا ولی ہوگا اگر ایسے لوگ کسی کے بھائی یا باپ کو قتل کر دیتے ہیں تو جو شخص دین کے ساتھ جنگ کرتا ہے' اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے اس کے معاملے میں اس مقتول کا ولی کوئی حق

نہیں رکھتا۔

بَابُ اللِّصِّ

باب: چور کا حکم

18556 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اللِّصُّ مَتٰى يَحِلُّ لِيْ قِتَالُهُ؟ قَالَ: اِذَا اَخَافُوا الْاَمْنَ، وَقَطَعُوا السَّبِيْلَ، وَقَاتَلُوا، فَاِنْ اُخِذُوْا وَقَدْ قَاتَلُوا، لَمْ يُقْتَلْ مِنْهُمْ اِلَّا مَنْ قَتَلَ، وَاُخِذَ الْمَالُ مِمَّنْ اَخَذَهُ مِنْهُمْ، وَلَمْ يُقْطَعْ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: هُوَ مُحَارِبٌ فِيْهِ مَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: چور کے ساتھ جنگ کرنا کب حلال ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: جب وہ امن کی صورت حال کو خراب کر دے اور ڈاکے ڈالنے لگے اور قتل و غارت گری کرے اگر ان لوگوں کو پکڑ لیا جاتا ہے اور انہوں نے قتل و غارت گری کی ہوئی ہو تو ان میں سے اس شخص کو قتل کیا جائے گا جس نے قتل کیا ہوگا اور ان میں سے جس شخص نے مال لیا ہوگا اس سے مال لے لیا جائے گا ان کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں ایسا شخص محارب شمار ہوگا اس کے بارے میں وہی قول ہوگا جو سعید بن جبیر نے کہا: ہے۔

18557 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: اَخَذَ ابْنُ عُمَرَ لِصًّا فِيْ دَارِهِ: فَاَصْلَتَ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَلَوْلَا اَنَّا نَهَيْنَاهُ عَنْهُ لَضَرَبَهُ بِهِ

❀❀ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں ایک چور پکڑ لیا تو اس پر تلوار تان لی اگر ہم انہیں نہ پکڑتے تو انہوں نے وہ تلوار اسے مار دینی تھی۔

18558 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ بَيْتِيْ قَالَ: اِنَّ الَّذِيْ يَدْخُلُ بَيْتَكَ لَا يَحِلُّ لَكَ مِنْهُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَلٰكِنَّهُ يَحِلُّ لَكَ نَفْسُهُ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ان سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر ایک شخص میرے گھر میں میرے ہاں آ جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں داخل ہو جاتا ہے تو تمہارے لئے اس کے حوالے سے وہ چیز جائز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو لیکن تمہارے لئے اس کی جان حلال ہے (یعنی تم اسے قتل کر سکتے ہو)۔

18559 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اللِّصُّ مُحَارِبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، فَاقْتُلْهُ فَمَا اَصَابَكَ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ عَلَيَّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: چور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والا شمار ہوگا تم اسے قتل کر دو تم اسے جو نقصان

پہنچاتے ہو اس کا جو بھی جرمانہ ہے وہ میرے ذمے ہوگا۔

18560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَرَضَ لَهُ اللُّصُوصُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ: لَا يَرٰى بِقِتَالِهِمْ بَاْسًا

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ کچھ چور ان کے سامنے آگئے تو اس نے یہ بتایا: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات سنی ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ لڑائی کرنے میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

18561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْرِضُ لِلرَّجُلِ يُرِيدُ مَالَهُ اَيُقَاتِلُهُ؟ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَوْ تَرَكَهُ لَمَقَتُّهُ

❀❀ ابراہیم نخعی کے بارے میں منصور نے یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص کے سامنے آتا ہے' اور اس کا مال حاصل کرنا چاہتا ہے' تو کیا دوسرے شخص کو اس کے ساتھ لڑائی کرنی چاہیے ابراہیم نخعی نے فرمایا: اگر وہ اسے چھوڑ دیتا ہے' تو میں اس پر ناراضگی کا اظہار کروں گا۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

باب: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے وہ شہید ہے

18562 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا مال ناحق طور پر چھیننے کی کوشش کی جائے اور وہ لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

18563 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ارْتَدَّ عَنْ دِينِهِ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے دین کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے اسے تم اسے قتل کردو۔

18564 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَقَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ عَنْهُ - اَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ

مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ

❀❀ عبدالرحمٰن بن عمرو نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ایک بالشت برابر زمین چوری کرتا ہے اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ان کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے''۔

18565 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے''۔

18566 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: اَرْسَلَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَامِلٍ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَ الْوَهْطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَلَبِسَ سِلَاحَهٗ هُوَ وَمَوَالِيهِ وغِلْمَتُهٗ وَقَالَ: اِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُومًا، فَهُوَ شَهِيدٌ فَكَتَبَ الْاَمِيْرُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنْ قَدْ تَيَسَّرَ لِلْقِتَالِ، وَقَالَ اِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ: اَنْ خَلِّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَالِهٖ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک اہل کار کو پیغام بھیجا کہ وہ ''وہط'' (یعنی زیریں حصے کی زمین) حاصل کرلے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے ہتھیار پہن لئے اپنے غلاموں کو اور اپنے جوانوں کو بھی ہتھیار پہنا دیے اور یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جس شخص کا مال ظلم کے طور پر حاصل کیا جار ہا ہو اور وہ اسے بچاتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے وہاں کے گورنر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ تو مجھ سے لڑنے کے لئے تیار ہیں اور یہ بات بیان کررہے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مال کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم انہیں اور ان کے مال کو چھوڑ دو۔

18567 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، تَيَسَّرَ لِلْقِتَالِ دُوْنَ الْوَهْطِ قَالَ: مَا لِىْ لَا اُقَاتِلُ دُوْنَهٗ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ قُلْتُ لَهٗ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يُقَاتِلَ؟ قَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اپنی زیریں حصے کی زمین کے لئے لڑائی کے لئے تیار ہوگئے تھے انہوں نے فرمایا: میں اس کی خاطر کیوں نہ لڑوں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص اپنے مال کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے''۔

میں نے ان سے دریافت کیا: ان کے ساتھ لڑنا کون چاہ رہا تھا؟ تو راوی نے جواب دیا: عنبسہ بن ابوسفیان۔

18568 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ مَا كَانَ وَتَيَسَّرُوا لِلْقِتَالِ رَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ عَلٰى مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

❀❀ سلیمان احول بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالرحمٰن کے غلام ثابت نے انہیں یہ بات بتائی کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عنبسہ بن ابوسفیان کے درمیان اختلافات ہوگئے تو یہ لوگ لڑنے کے لئے تیار ہوگئے خالد بن العاص سوار ہوکر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں وعظ ونصیحت کی تو انہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے''۔

18569 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْهِ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں یہ تحریر تھا کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے''۔

18569-صحيح البخاري - كتاب المظالم والغصب' باب من قاتل دون ماله - حديث: 2368صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب الدليل على أن من قصد أخذ مال غيره بغير حق - حديث: 228مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله - حديث: 99صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في الشهيد - ذكر إيجاب الجنة وإثبات الشهادة لمن قتل دون ماله قاتل ' حديث: 3253المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر عبد الله بن عامر بن كريز رضي الله عنه - حديث: 6733سنن أبي داؤد - كتاب السنة' باب في قتال اللصوص - حديث: 4163سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من قتل دون ماله فهو شهيد - حديث: 2576السنن للنسائي - كتاب تحريم الدم' من قتل دون ماله - حديث: 4040مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الديات' في قتل اللص - حديث: 27482السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف - من قاتل دون ماله' حديث: 3428مسند الشافعي - ومن كتاب قتال أهل البغي' حديث: 1378مسند الطيالسي - أحاديث سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه' حديث: 227البحر الزخار مسند البزار - وميا روت عبيدة بنت نابل ' حديث: 1074مسند أبي يعلى الموصلي - مسند سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل' حديث: 913معجم أبي يعلى الموصلي - باب إسماعيل' حديث: 111المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 796المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه حويث' حديث: 429المعجم الكبير للطبراني - ومما أسند سعيد بن زيد رضي الله عنه' حديث: 356

18570 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ نَفْسِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ، فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهِ، حَتّٰى يُقْتَلَ، فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی جان کی خاطر لڑائی کرے اور مارا جائے وہ شہید ہے جو شخص اپنے اہل خانہ کے لئے لڑائی کرے اور مارا جائے وہ شہید ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے''۔

18571 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ قُتِلَ الْمَرْءُ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ

❀❀ قتادہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''اگر کسی شخص کو اس کے مال کی وجہ سے مار دیا جائے تو وہ شہید ہے''۔

18572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ جَاءَنِيْ رَجُلٌ يَبْتَزُّ مَتَاعِي؟ قَالَ: ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ قَالَ: فَاِنْ ذَكَّرْتُهُ بِاللّٰهِ فَلَمْ يَذَّكَّرْ؟ قَالَ: تَسْتَغِيثُ عَلَيْهِ مَنْ بِحَضْرَتِكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا بِحَضْرَتِيْ وَاَرَادَ مَتَاعِي؟ قَالَ: فَاْتِ السُّلْطَانَ قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ اَبَى السُّلْطَانُ عَنِّيْ؟ قَالَ: قَاتِلْهُ حَتّٰى تُكْتَبَ فِيْ شُهَدَاءِ الْاٰخِرَةِ اَوْ تَمْنَعَ الَّذِيْ لَكَ

❀❀ حضرت قابوس بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور میرا مال چھیننا چاہتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اللہ سے ڈراؤ اس نے کہا: اگر میں اسے اللہ سے ڈراتا ہوں اور وہ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تمہارے آس پاس مسلمان موجود ہیں تم اس کے خلاف ان سے مدد حاصل کرو اس شخص نے دریافت کیا: اگر میرے آس پاس کوئی شخص موجود نہ ہو اور وہ پھر بھی میرا سامان حاصل کرنا چاہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حاکم وقت کے پاس چلے جاؤ اس نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر حاکم وقت بھی میرا ساتھ نہیں دیتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم اس کے ساتھ لڑائی کرو تا کہ آخرت میں تمہارا نام شہداء میں نوٹ کیا جائے یا تم اپنی چیز اس سے روک لو۔

بَابُ قِتَالِ الْحَرُوْرِيَّةِ

باب: خوارج کے ساتھ جنگ کرنا

18573 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ قِتَالِ الْحَرُوْرِيَّةِ

قَالَ: اِذَا قَطَعُوا السَّبِيْلَ، وَاَخَافُوْا الْاَمْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خارجیوں کے ساتھ جنگ کرنا میرے لئے کب جائز ہو گا؟ انہوں نے فرمایا: جب وہ ڈاکہ ڈالیں اور امن کی صورت حال کو خراب کر دیں۔

18574 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، قَالَ: خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ فَنَازَعُوا عَلِيًّا وَفَارَقُوهُ، وَشَهِدُوا عَلَيْهِ بِالشِّرْكِ، فَلَمْ يَهِجْهُمْ، ثُمَّ خَرَجُوا اِلٰی حَرُوْرَاءَ فَاُتِیَ فَاُخْبِرَ اَنَّهُمْ يَتَجَهَّزُوْنَ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ: دَعُوهُمْ ثُمَّ خَرَجُوا فَنَزَلُوا بِنَهْرَوَانَ فَمَكَثُوا شَهْرًا فَقِيلَ لَهُ: اغْزُهُمُ الْاٰنَ فَقَالَ: لَا حَتّٰی يُهَرِيقُوْا الدِّمَاءَ، وَيَقْطَعُوا السَّبِيْلَ، وَيُخِيفُوا الْاَمْنَ فَلَمْ يَهِجْهُمْ حَتّٰی قَتَلُوا، فَغَزَاهُمْ، فَقُتِلُوا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: خَارِجَةٌ خَرَجَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُشْرِكُوا فَاُخِذُوْا وَلَمْ يَقْرَبُوا اَيُقْتَلُوْنَ؟ قَالَ: لَا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: خارجیوں نے خروج کیا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا کیا اور ان سے علیحدگی اختیار کر لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف شرک کی گواہی دی لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کچھ نہیں کہا وہ لوگ حروراء چلے گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ کوفہ سے ساز و سامان حاصل کر رہے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں رہنے دو پھر وہ لوگ نکلے اور انہوں نے نہروان کے مقام پر پڑاؤ کیا وہ لوگ وہاں ایک مہینہ ٹھہرے رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ اب جنگ کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ لوگ خون نہیں بہاتے اور ڈاکے نہیں ڈالتے اور امن کی صورت حال خراب نہیں کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف کاروائی نہیں کی یہاں تک کہ جب انہوں نے قتل و غارت گری شروع کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ کی تو وہ لوگ مارے گئے راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ لوگ نکلنے والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے گروہ سے نکل گئے تھے انہوں نے شرک بھی نہیں کیا انہیں پکڑا گیا اور انہوں نے ساتھ نہیں دیا تو کیا انہیں قتل کر دیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18575 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، قَالَ: لَا يُقْتَلُوْنَ، قَالَ: اُتِیَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بِرَجُلٍ قَدْ تَوَشَّحَ السَّيْفَ، وَلَبِسَ عَلَيْهِ بُرْنُسَهُ، وَاَرَادَ قَتْلَهُ، فَقَالَ لَهُ: اَرَدْتَ قَتْلِی؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِمَا تَعْلَمُ فِیْ نَفْسِی لَكَ، فَقَالُوا: اقْتُلْهُ، قَالَ: بَلْ دَعُوهُ فَاِنْ قَتَلَنِی، فَاقْتُلُوهُ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: انہیں قتل نہیں کیا جائے گا وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنی تلوار کو لپیٹا ہوا تھا اور اس پر چادر ڈالی ہوئی تھی اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیوں اس نے کہا: اس کی وجہ وہ چیز ہے جو آپ جانتے ہیں جو میرے دل میں آپ کے لئے ہے لوگوں نے کہا: آپ اسے قتل کروا دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے رہنے دو اگر یہ مجھے قتل کرے گا تو پھر تم لوگ اسے قتل کر دینا۔

18576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عِيسَی بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: خَرَجَ خَارِجِیٌّ بِالسَّيْفِ

بِخُرَاسَانَ فَأُخِذَ فَكُتِبَ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ فِيْهِ: إِنْ كَانَ جَرَحَ اَحَدًا، فَاجْرَحُوهُ، وَإِنْ قَتَلَ اَحَدًا، فَاقْتُلُوهُ، وَإِلَّا فَاسْتَوْدِعُوهُ السِّجْنَ، وَاجْعَلُوا اَهْلَهُ قَرِيبًا مِنْهُ، حَتّٰى يَتُوبَ مِنْ رَأْيِ السُّوْءِ

❀❀ عیسیٰ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: ایک خارجی تلوار لے کر خراسان سے روانہ ہوا اُسے پکڑ لیا گیا اس کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کے بارے میں خط لکھا کہ اگر تو اس نے کسی کو زخمی کیا ہو تو تم لوگ اسے زخمی کر دو اگر اس نے کسی کو قتل کیا ہو تو تم لوگ اسے قتل کر دو ورنہ اسے جیل میں ڈال دو اور اس کے اہل خانہ کو اس کے پاس آنے دینا تا کہ وہ لوگ اسے نصیحت کریں تو وہ اپنے برے موقف سے توبہ کر لے۔

18577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: لَمْ يَسْتَحِلَّ عَلِيٌّ قِتَالَ الْحَرُورِيَّةِ حَتّٰى قَتَلُوا ابْنَ خَبَّابٍ

❀❀ حمید بن ہلال عدوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ جنگ کو اس وقت تک درست قرار نہیں دیا جب تک ان لوگوں نے ابن خباب کو شہید نہیں کر دیا۔

18578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ اَتَيْتُ الْخَوَارِجَ وَإِنَّهُمْ لَاَحَبُّ قَوْمٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ إِلَيَّ. فَلَمْ اَزَلْ فِيهِمْ حَتّٰى اخْتَلَفُوا، فَقِيلَ لِعَلِيٍّ: قَاتِلْهُمْ، فَقَالَ: لَا، حَتّٰى يَقْتُلُوا، فَمَرَّ بِهِمْ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَرُوا هَيْئَتَهُ، فَسَارُوا إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ فَقَالُوا: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَكُنْ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا، خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَالسَّاعِي فِي النَّارِ قَالَ: فَاَخَذُوهُ وَاُمَّ وَلَدِهِ، فَذَبَحُوهُمَا فِي النَّارِ جَمِيعًا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ، قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ دِمَاءَ هُمَا فِي النَّهَرِ كَاَنَّهُمَا شِرَاكَانِ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُمْ: اَقِيدُونِي مِنَ ابْنِ خَبَّابٍ قَالُوا: كُلُّنَا قَتَلَهُ فَحِينَئِذٍ اسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ

❀❀ حمید بن ہلال اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں خارجیوں کے پاس آیا وہ میرے نزدیک روئے زمین پر سب سے زیادہ پسندیدہ قوم تھی میں مسلسل ان کے درمیان رہا یہاں تک کہ وہ لوگ آپس کے اختلافات کا شکار ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ان کے ساتھ جنگ کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ قتل و غارت گری نہیں کرتے پھر ایک شخص کا ان لوگوں کے پاس سے گزر ہوا ان لوگوں کو اس شخص کی ہیئت مختلف محسوس ہوئی وہ لوگ اس کے پاس گئے تو وہ شخص حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ تھے ان لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وہ حدیث بیان کیجئے جو آپ نے اپنے والد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہو تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایسا فتنہ آئے گا جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہو گا کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہو گا چلنے

والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور دوڑنے والا شخص جہنم میں جائے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: خارجیوں نے ان صاحب کو اور ان کی ام ولد کو پکڑ کر ان دونوں کو دریا کے کنارے ذبح کر دیا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں کا خون نہر میں بہتے ہوئے دیکھا جو دو تسموں کی مانند تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا: کہ تم لوگ ابن خباب کا قصاص مجھے دو تو ان لوگوں نے کہا: ہم سب نے انہیں قتل کیا ہے' تو اس وقت ان کے ساتھ جنگ کرنا حلال ہو گیا۔

18579 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ - اَحْسَبُهُ مِنْ اَهْلِ الْيَمَامَةِ - قَالَ: اَتَيْنَا الْحَرُوْرِيَّةَ زَمَانَ كَذَا وَكَذَا، لَا يَسْاَلُوْنَا عَنْ شَيْءٍ غَيْرَ اَنَّهُمْ يَقْتُلُوْنَ مَنْ لَقُوا، فَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: مَا عَلِمْتُ اَحَدًا كَانَ يَتَحَرَّجُ مِنْ قَتْلِ هَؤُلَاءِ تَاَثُّمًا، وَلَا مِنْ قَتْلِ مَنْ اَرَادَ مَالَكَ اِلَّا السُّلْطَانَ، فَاِنَّ لِلسُّلْطَانِ لَحَقًّا

❀❀ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے یمامہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ان سے سوال کیا اس نے کہا: فلاں فلاں موقع پر ہم لوگ خارجیوں کے پاس گئے انہوں نے ہم سے کوئی چیز نہیں مانگی بس جوان کو ملتا تھا' وہ لوگ اسے قتل کر دیتے تھے تو ابن سیرین نے کہا: میرے علم کے مطابق ان لوگوں کو قتل کرنے میں کسی نے بھی گناہ محسوس نہیں کیا اور نہ ہی اس شخص کو قتل کرنے میں کوئی گناہ سمجھتا ہے' جو تمہارا مال حاصل کرنا چاہتا ہو البتہ حاکم وقت کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ حاکم وقت کو حق حاصل ہوتا ہے۔

18580 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ عَلَيْنَا فَرَّ اَبِيْ فَلَحِقَ بِمَكَّةَ، ثُمَّ لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: قَدِمَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ عَلَيْنَا فَفَرَرْتُ مِنْهُمْ، وَلَوْ اَدْرَكُوْنِيْ لَقَتَلُوْنِيْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَفْلَحْتَ اِذًا وَاَنْجَحْتَ فَقَالَ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَلَسْتُ وَبَايَعْتُهُمْ اِذَا خَشِيتُ عَلَيَّ الْفِتْنَةَ، فَاِنَّ الرَّجُلَ يُفْتَتَنُ فِيْمَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ هٰذَا

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے جب خارجی آ گئے تو میرے والد فرار ہو کر مکہ آ گئے وہاں ان کی ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی انہوں نے بتایا: خوارج ہمارے ہاں آ گئے تھے میں ان سے بھاگ کر یہاں آ گیا ہوں اگر وہ لوگ مجھے پکڑ لیتے تو مجھے قتل کر دیتے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس صورت میں تم نے فلاح پالی ہے' اور کامیاب ہو گئے ہو میرے والد نے ان سے دریافت کیا: کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں وہاں رہتا اور مجھے اپنی ذات کے حوالے سے فتنے کا اندیشہ ہوتا اور میں ان کی بیعت کر لیتا (تو کیا ہوتا؟) کیونکہ آدمی اس سے زیادہ آسان آزمائشوں میں بھی مبتلا ہوتا ہے۔

18581 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوسٍ، قَالَ: كَانَ اَبِيْ يُحَرِّضُ يَوْمَ رُزَيْقٍ فِيْ قِتَالِ الْحَرُوْرِيَّةِ قَالَ: وَذَكَرْتُ الْخَوَارِجَ عِنْدَ ابْنِ عَامِرٍ فَذَكَرَ مِنَ اجْتِهَادِهِمْ، فَقَالَ: لَيْسُوا بِاَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ

الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، ثُمَّ هُمْ يُقْتَلُوْنَ

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے جنگ رزیق کے موقع پر خارجیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے حوالے سے میرے والد ترغیب دیتے رہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن عامر کے سامنے خارجیوں کا تذکرہ کیا اور ان کے عبادت گزاری کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: وہ لوگ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ عبادت گزار نہیں تھے لیکن اس کے باوجود ان کو بھی مار دیا گیا۔

18582 - اقوال تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ نَجْدَةُ صَنْعَاءَ دَخَلَ وَهْبٌ الْمَسْجِدَ، وَدَعَا النَّاسَ اِلٰى قِتَالِهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ يُبَايِعُوْنَهُ، اُخْبِرَ بِذٰلِكَ اَبُوْهُ، فَجَاءَ، فَمَنَعَهُ

❀❀ وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بتائی ہے کہ جب نجدہ نامی شخص صنعاء آیا تو وہاں مسجد میں داخل ہوا اور لوگوں کو ان کے ساتھ لڑنے کی دعوت دینے لگا تو ابھی لوگ اس کی بیعت کر رہے تھے کہ ان کے والد کو اس بارے میں بتایا گیا تو وہ آئے اور انہوں نے ان لوگوں کو اس سے منع کر دیا۔

18583 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عُمَرَ، اَنَّ نَجْدَةَ لَاقَاهُ فَحَلَّ شَرْحَ سَيْفِهِ فَاَسْرَحَهُ قَالَ: ثُمَّ مَرَّ بِهِ فَحَلَّهُ اَيْضًا، فَاَسْرَحَهُ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: مَنْ اَسْرَحَ هٰذَا؟، كَاَنَّهُ لَيْسَ فِيْ اَنْفُسِكُمْ مَا فِيْ اَنْفُسِنَا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نجدہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو اس نے اپنی تلوار بے نیام کی اور پھر میان میں ڈال لی پھر وہ ایک مرتبہ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے پھر تلوار بے نیام کی اور پھر میان میں ڈال لی پھر وہ تیسری مرتبہ اس سے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یہ کون شخص ہے جو ایسا کر رہا ہے یوں لگتا ہے کہ تمہارے من میں وہ چیز نہیں ہے جو ہمارے من میں ہے۔

18584 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ هِشَامٍ، كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهُ عَنِ امْرَاَةٍ خَرَجَتْ مِنْ عِنْدِ زَوْجِهَا، وَشَهِدَتْ عَلٰى قَوْمِهَا بِالشِّرْكِ، وَلَحِقَتْ بِالْحَرُوْرِيَّةِ، فَتَزَوَّجَتْ، ثُمَّ اِنَّهَا رَجَعَتْ اِلٰى اَهْلِهَا تَائِبَةً، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَتَبْتُ اِلَيْهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الْفِتْنَةَ الْاُوْلٰى ثَارَتْ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا كَثِيْرٌ فَاجْتَمَعَ رَاْيُهُمْ عَلٰى اَنْ لَا يُقِيْمُوْا عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فِيْ فَرْجٍ اسْتَحَلُّوْهُ بِتَاْوِيْلِ الْقُرْاٰنِ، وَلَا قِصَاصٍ فِيْ قَتْلٍ اَصَابُوْهُ، عَلٰى تَاْوِيْلِ الْقُرْاٰنِ، وَلَا يُرَدُّ مَا اَصَابُوْهُ عَلٰى تَاْوِيْلِ الْقُرْاٰنِ، اِلَّا اَنْ يُوْجَدَ بِعَيْنِهِ، فَيُرَدَّ عَلٰى صَاحِبِهِ، وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُرَدَّ اِلٰى زَوْجِهَا، وَاَنْ يُحَدَّ مَنِ افْتَرٰى عَلَيْهَا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: سلیمان بن ہشام نے ان سے خط لکھ کر کسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے اور اپنی قوم کو مشرک قرار دیتی ہے اور وہ خارجیوں کے ساتھ مل جاتی ہے وہاں شادی کر لیتی ہے پھر وہ اپنے اہل خانہ کی طرف تائب ہو کر آتی ہے زہری بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں جوابی خط میں لکھا۔

امابعد! جب پہلی مرتبہ فتنہ پیدا ہوا تھا تو غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت سے تھے ان سب کی رائے اس بارے میں متفق تھی کہ جس شخص نے قرآن کی تاویل کی بنیاد پر کسی شرم گاہ کو حلال کیا ہوا یسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی اور جس شخص نے قرآن کی تاویل کی بنیاد پر کسی کو قتل کیا ہو اس کا قصاص نہیں لیا جائے گا اور جس شخص نے قرآن کی تاویل کی بنیاد پر کوئی مال حاصل کیا ہو وہ مال واپس نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر کوئی مال بعینہٖ مل جاتا ہے' تو وہ اس کے مالک کو لوٹا دیا جائے گا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ عورت اپنے شوہر کی طرف واپس چلی جائے گی اور ایسی عورت پر جو زنا کا الزام لگائے گا اس پر حد جاری ہوگی۔

18585 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، وَغَيْرِهِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مَالٍ كَانَ ابْنُ يُوسُفَ اَخَذَهُ مِنْ نَاسٍ : مَا وُجِدَ بِعَيْنِهِ فَرَدَّهُ اِلٰى صَاحِبِهِ

❀❀ سماک بن فضل اور دیگر حضرات بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس مال کے بارے میں خط لکھا جو ابن یوسف کا تھا جسے انہوں نے کچھ لوگوں سے حاصل کیا تھا اس میں یہ لکھا تھا کہ جو مال بعینہٖ پایا جائے گا وہ اس کے مالک کو واپس کر دیا جائے گا۔

18586 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ يُقَالُ لَهُ سَيْفُ بْنُ فُلَانِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ خَالِي ، عَنْ جَدِّي قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ وَاضْطَرَبَ الْخَيْلُ ، جَاءَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ يَدَّعُوْنَ اَشْيَاءَ فَاَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَقَالَ : اَمَا مِنْكُمْ اَحَدٌ يَجْمَعُ لِيْ كَلَامَهُ فِيْ خَمْسِ كَلِمَاتٍ ، اَوْ سِتٍّ حَتّٰى اَفْهَمَ مَا يَقُوْلُ قَالَ : فَاحْتَفَزْتُ عَلٰى اِحْدٰى رِجْلَيَّ فَقُلْتُ : اَتَكَلَّمُ فَاِنْ اَعْجَبَهُ كَلَامِي وَاِلَّا جَلَسْتُ فَقُلْتُ : يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ الْكَلَامَ لَيْسَ بِخَمْسٍ وَلَا بِسِتٍّ وَلٰكِنَّهَا كَلِمَتَانِ قَالَ : فَنَظَرَ اِلَيَّ فَقُلْتُ : هَضْمٌ اَوْ قِصَاصٌ ، قَالَ بِيَدِهِ وَعَقَدَ ثَلَاثِيْنَ قَالُوْنَ كَذَا ثُمَّ قَالَ : اَرَاَيْتُمْ كُلَّ شَيْءٍ تَعْقِدُوْنَهُ ، فَاِنَّهُ تَحْتَ قَدَمَيَّ هٰذِهِ وَيَقُوْلُ لَهُ . . . اَرْجُلِهِ

❀❀ معمر نے عنزہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سیف بن فلاں بن معاویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میرے ماموں نے میرے نانا کا یہ بیان نقل کیا ہے جنگ جمل کے موقع پر جب گھڑ سوار ادھر ادھر آ جا رہے تھے تو کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ مختلف چیزوں کے بارے میں دعویٰ کر رہے تھے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بہت زیادہ بولنا شروع کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنی ساری بات پانچ یا چھ کلمات میں مکمل کر دے تاکہ مجھے اس کی بات سمجھ آ جائے راوی کہتے ہیں: تو میں ایک گھٹنے کے بل جھک کر بیٹھا میں نے کہا: میں کلام کرتا ہوں اگر انہیں میری بات پسند آ گئی تو ٹھیک ہے ورنہ میں بیٹھ جاؤں گا میں نے کہا: امیر المومنین پانچ یا چھ کلمات کی بات نہیں ہے دو کلمات کی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا تو میں نے کہا: ظلم یا قصاص انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا اور تیس کا ہندسہ بنایا اور فرمایا یہ لوگ اس طرح کہہ رہے ہیں پھر انہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ تم لوگ جس چیز کو بھی شمار کرتے ہو وہ سب میرے ان پاؤں کے نیچے ہے۔

18587 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ ، اَنَّهُ

سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلُ: اِذَا الْتَقَتِ الْفِئَتَانِ فَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ دَمٍ اَوْ جِرَاحَةٍ، فَهُوَ هَدَرٌ، اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوا) (الحجرات: 9) فَتَلَا الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، قَالَ: فَكُلٌّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ تَرَى الْاُخْرٰى بَاغِيَةً

❀❀ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آجائیں تو اس دوران جو قتل و غارت گری ہوئی اور جو زخمی ہوئے وہ سب رائیگاں جائیں گے کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نہیں دیکھا ہے

''اور اگر اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں''۔

انہوں نے یہ آیت مکمل تلاوت کی اور فرمایا: دونوں گروہوں میں سے ہر گروہ دوسرے کو باغی ہی سمجھتا ہے۔

18588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا عَرَّفَ رِثَّةَ اَهْلِ النَّهْرِ، فَكَانَ آخِرَ مَا بَقِيَ، قِدْرٌ عَرَّفَهَا، فَلَمْ تُعْرَفْ

❀❀ عرفجہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نہر کے پاس موجود (خارجیوں) کے سامان کا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اعلان کروایا تو آخر میں ایک ہنڈیا بچ گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں بھی اعلان کروایا لیکن اسے کسی نے نہیں پہچانا۔

18589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَصْحَابِهِمْ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عِصْمَةَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ: بَهَشَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالُوا: اقْسِمْ بَيْنَنَا نِسَاءَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: عَنَّتَنِي الرِّجَالُ فَعَنَّيْتُهَا، وَهٰذِهِ ذُرِّيَّةُ قَوْمٍ مُسْلِمِيْنَ فِيْ دَارِ هِجْرَةٍ، وَلَا سَبِيْلَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ، مَا اَوَتِ الدِّيَارُ مِنْ مَالِهِمْ، فَهُوَ لَهُمْ وَمَا اَجْلَبُوا بِهِ عَلَيْكُمْ فِيْ عَسْكَرِكُمْ فَهُوَ لَكُمْ مَغْنَمٌ

❀❀ عصمہ اسدی بیان کرتے ہیں: لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بولے ان لوگوں کی بیویاں اور بچے ہمارے درمیان ہمارے درمیان تقسیم کردیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے مجھے مشکل کا شکار کیا تو میں نے انہیں مشکل کا شکار کردیا یہ مسلمان لوگوں کے بال بچے ہیں تمہارا ان پر کوئی حق نہیں ہے یہ لوگ اپنے علاقوں میں جو مال چھوڑ کر آئے ہیں وہ ان کا ہوگا اور جو مال وہ لے کر تمہارے مقابلے میں آئے تھے جو ان کے لشکر میں موجود تھا' وہ تمہارے لئے مال غنیمت شمار ہوگا۔

بَابُ لَا يُذَفَّفُ عَلٰى جَرِيْحٍ

باب: کسی زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا

18590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: "لَا يُذَفَّفُ عَلٰى جَرِيْحٍ، وَلَا يُقْتَلُ اَسِيْرٌ، وَلَا يُتَّبَعُ مُدْبِرٌ، وَكَانَ لَا يَاْخُذُ مَالًا

لِمَقْتُوْلٍ، يَقُوْلُ: مَنِ اعْتَرَفَ شَيْئًا فَلْيَاْخُذْهُ "

❀❀ امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا کسی قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا واپس جانے والے کا پیچھا نہیں کیا جائے گا مقتول کا مال حاصل نہیں کیا جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے بارے میں اعتراف کرے گا وہ اس کو حاصل کر لے گا۔

18591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِىْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَمَّارًا بَعْدَمَا فَرَغَ عَلِيٌّ مِنْ اَصْحَابِ الْجَمَلِ يُنَادِى: " لَا تَقْتُلُوا مُقْبِلًا، وَلَا مُدْبِرًا، وَلَا تُذَفِّفُوْا عَلٰى جَرِيحٍ، وَلَا تَدْخُلُوا دَارًا، مَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ

❀❀ جویبر بیان کرتے ہیں: بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے مجھے بتایا: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو اس کے بعد میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ اعلان کر رہے تھے واپس جانے والے یا آگے آنے والے کسی شخص کو قتل نہ کرو کسی زخمی کو قتل نہ کرو کسی گھر میں داخل نہ ہو جو شخص ہتھیار اتار دے وہ محفوظ ہوگا جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے وہ محفوظ ہوگا۔

18592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِىْ فَاخِتَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ جَارٌ لِىْ قَالَ: اَتَيْتُ عَلِيًّا بِاَسِيْرٍ يَوْمَ صِفِّينَ، فَقَالَ لِى: اَرْسِلْهُ لَا اَقْتُلُهُ صَبْرًا اِنِّى اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَفِيكَ خَيْرٌ؟ بَايِعْ وَقَالَ لِلَّذِىْ جَاءَ بِهِ: لَكَ سَلَبُهُ

❀❀ ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: میرے پڑوسی نے مجھے بتایا جنگ صفین کے دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قیدی لے کے آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تم اسے چھوڑ دو! میں اسے باندھ کر قتل نہیں کروں گا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے کیا تمہارے اندر کوئی بھلائی ہے تم بیعت کر لو! جو شخص اسے لے کے آیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اس کا ساز و سامان تمہیں ملے گا۔

18593 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ اَبِىْ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَشْيَاخٍ مِّنْ قَوْمِهِ، قَالُوا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُوْلُ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنِّى غِبْتُ عَنِ النَّاسِ مَنْ كَانَ يَسِيْرُ فِيْهِمْ بِهٰذِهِ السِّيرَةِ؟

❀❀ ابوعاصم ثقفی نے اپنی قوم کے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر میں یہاں موجود نہ ہوتا تو ان لوگوں کے ساتھ یہ طرز عمل کس نے اختیار کرنا تھا (یعنی اتنا اچھا سلوک اور کس نے کرنا تھا؟

18594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ مِنْ قِتَالِ اَصْحَابِ الْجَمَلِ، قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَّتْ لَنَا دِمَاءُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَحَرُمَتْ عَلَيْنَا اَمْوَالُهُمْ وَنِسَاؤُهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَسْكِتُوا هٰذَا حَتّٰى قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَامَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ، اَرَاَىُ الْمُتَعَلِّمِيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ النَّاسُ: مَنْ هٰذَا الْمُتَعَلِّمُ؟

قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اہل بصرہ کے خون تو ہمارے لئے حلال ہیں اور ان کے اموال اور ان کی بیویاں ہمارے لئے حرام ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو خاموش کرواؤ! یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ کہی (یا اس شخص نے اپنی بات دو یا تین مرتبہ دہرائی) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کراس کی طرف گئے اور فرمایا: کیا تم طالب علموں (یعنی بچوں) کی سی رائے کا ارادہ رکھتے ہو لوگوں نے دریافت کیا: یہ طالب علم کون ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ شخص چلا گیا۔

18595 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ اِذَا رَاٰى ابْنَ مُلْجِمٍ قَالَ:

اُرِيدُ حَيَاتَهُ وَيُرِيدُ قَتْلِي ... عَذِيرُكَ مِنْ خَلِيلِكَ مِنْ مُرَادِي

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کو دیکھا تو یہ شعر پڑھا

''میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ میری موت چاہتا ہے تمہارے خلیل کی طرف سے تمہارا عذر میری مراد کا حصہ ہے''۔

18596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَهُ: " اَنَّ فَيْرُوزَ اَبَا مُوسٰى اَقْبَلَ بِعَبْدَيْنِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: وَفَيْرُوزُ اَيْضًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ فَقَتَلَ الْعَبْدَانِ فَيْرُوزَ فَقَتَلَهُمَا مَرْوَانُ قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيَّ اَبُوْ حُسَيْنِ بْنُ الْحَارِثِ، اَنْ كَلِّمْهُ فَاِنَّمَا هُمَا عَبْدَانِ لَنَا قَتَلَا عَبْدَنَا، وَلَمْ يَكُنْ لِيَقْتُلَهُمَا فَقَالَ: اِنِّي احْتَسَبْتُ الْخَيْرَ فِي قَتْلِهِمَا، قَالَ: فَعُضْنَا مِنْهُمَا، قَالَ عُقْبَةُ: فَكَلَّمْتُ مَرْوَانَ فَاَبَى فَقُلْتُ: لَئِنْ قَدِمَ مَكَّةَ لَتُعِيضَنَّ اَبَا حُسَيْنٍ، قَالَ: فَقَدِمَ مَكَّةَ فَاَعْطَاهُ قِيمَتَهَا مِائَتَيْ دِيْنَارٍ، وَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَقَتَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ رِبْحٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اُمَيَّةَ غُلَامًا لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَتَلَهُمْ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاُخْبِرَ بِعِوَضِ مَرْوَانَ فِي غُلَامَيِ ابْنَيْ اَخِيهِ فَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ اَنِ انْظُرْ مَا فَعَلَ مَرْوَانُ فَافْعَلْهُ، عَضَّدَهُ قَالَ: فَفَعَلَ فَعَاضَ عَبْدَ الْمَلِكِ مِنْ غِلْمَتِهِ "

❀❀ عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں: فیروز ابوموسیٰ عبداللہ بن ابوسلمہ کے دو غلاموں کو لے کے آیا فیروز' عبداللہ بن ابوسلمہ کا غلام ہی تھا۔ ان دونوں کے غلاموں نے فیروز کو قتل کر دیا تو مروان نے ان دونوں غلاموں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا راوی کہتے ہیں: ابوحصین بن حارث نے مجھے خط لکھا کہ تم مراون کے ساتھ اس سلسلے میں بات کرو کیونکہ یہ دونوں ہمارے غلام ہیں جنہوں نے ہمیں ہمارے ایک اور غلام کو قتل کر دیا ہے مروان کو ان دونوں کو قتل کرنے کا حق نہیں ہے' تو مروان نے کہا: میں ان دونوں کے قتل میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں ابوحصین نے کہا: آپ پھر ان دونوں کا معاوضہ ہمیں دے دیں۔ عقبہ کہتے ہیں میں نے مروان سے اس سلسلے میں بات کی تو اس نے یہ بات نہیں مانی میں نے کہا: اگر آپ مکہ گئے تو آپ ابوحصین کو ان کا معاوضہ دے دیجئے گا پھر مروان مکہ آیا تو اس نے ان صاحب کو ان دونوں غلاموں کی قیمت میں دو دینار ادا کیے۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ابن علقمہ نے عبداللہ بن محمد نے ابن امیہ کے ''رنج'' کوقتل کردیا جوعبدالملک بن محمد کا غلام تھا تو نافع بن علقمہ نے ان لوگوں کوقتل کروادیا جب انہیں ان کے بھتیجے کے دوغلاموں کے بارے میں مروان کے معاوضہ دینے کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے عبدالملک کواس بارے میں خط لکھا کہ تم اس بات کا جائزہ لوکہ مراون نے کیا کیا تھا اور پھر تم وہی کروانہوں نے اس کوتاکید کی راوی کہتے ہیں: تو اس نے ایسا ہی کیا اور عبدالملک نے اپنے غلاموں میں سے اس کا معاوضہ ادا کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

کتاب: گمشدہ (ملنے والی) چیز کے بارے میں روایات

18597 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، خَبَرًا رَفَعَهُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَمَّا الْمُثَنّٰى، فَاَخْبَرَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ الْمُزَنِيَّ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبِضْهَا، فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ فَاقْبِضْهَا، حَتّٰى يَاْتِيَ بَاغِيهَا

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَضَالَّةُ الْاِبِلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَهَا السِّقَاءُ، وَالْحِذَاءُ، وَتَاْكُلُ فِي الْاَرْضِ، وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ، فَدَعْهَا حَتّٰى يَاْتِيَ بَاغِيهَا

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا وُجِدَ مِنْ مَالٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ بِطَرِيقٍ مِيْتَاءَ، اَوْ قَرْيَةٍ مَسْكُونَةٍ، فَعَرِّفْهُ سَنَةً، فَاِنْ اَتٰى بَاغِيهُ، فَرُدَّهُ اِلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ تَجِدْ بَاغِيًا، فَهُوَ لَكَ، فَاِنْ اَتٰى بَاغٍ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ، فَرُدَّهُ اِلَيْهِ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا وُجِدَ فِيْ قَرْيَةٍ خَرِبَةٍ؟ قَالَ: فِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَرِيسَةُ الْجَبَلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيهَا غَرَامَتُهَا، وَمِثْلُهَا مَعَهَا، وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَالثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ فِي الشَّجَرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَرَامَتُهُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا ضَمَّهُ الْجَرِيْنُ وَالْمُرَاحُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ، قُطِعَتْ يَدُ صَاحِبِهِ، وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَمَا كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ، فَغَرَامَتُهُ وَمِثْلُهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَافَوْا فِيمَا بَيْنَكُمْ قَبْلَ اَنْ تَاْتُونِيْ فَمَا بَلَغَ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک مزنی شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا کسی

بھیڑیے کو مل جائے گی تم اسے پکڑ لو یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والا شخص آ جائے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس کا پیٹ اور اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں وہ کھالے گا اس کے بارے میں بھیڑیے کا اندیشہ نہیں ہے تم اسے رہنے دو یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والا شخص آ جائے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جو مال ملتا ہے (اس کا کیا حکم ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو وہ ایسی جگہ پر ملتا ہے جو راستہ عام گزرگاہ ہو یا کسی ایسی بستی میں ملتا ہے جہاں رہائش موجود ہو' تو تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو اگر اسے تلاش کرنے والا شخص آ جاتا ہے' تو اسے واپس کر دو اور اگر تمہیں اس کو تلاش کرنے والا کوئی شخص نہیں ملتا تو وہ مال تمہارا ہو جائے گا بعد میں اگر کسی وقت بھی تلاش کرنے والا شخص آ جائے تو تم وہ مال اسے واپس کر دینا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ویرانے میں اگر کوئی چیز ملتی ہے' تو اس کا کیا حکم ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں اور رکاز میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! پہاڑ کے اوپر جو چیز رکھی گئی ہو اس کا کیا حکم ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں اس کا جرمانہ ہوگا اور اس کی مانند مزید ہوگا اور رسوائی کے کوڑے ہوں گے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! درخت پر لٹکے ہوئے پھل کا کیا حکم ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا جرمانہ ہوگا اس کی مانند مزید ادائیگی کی جائے گی اور سزا کے طور پر مزید کوڑے لگائے جائیں گے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جو چیز گودام میں یا محفوظ جگہ پر سنبھال کر رکھی گئی ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چوری شدہ چیز کی قیمت اگر ڈھال تک پہنچتی ہو' تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا (راوی کہتے ہیں:) ڈھال کی قیمت دس درہم تھی جو چیز اس سے کم قیمت کی ہو' تو اس میں جرمانہ ادا کیا جائے گا اور اس کی مانند مزید ادائیگی کی جائے گی اور سزا کے کوڑے ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مقدمات آنے سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو کیونکہ جو بھی قابل حد جرم ہوگا اس میں (سزا دینا) واجب ہو جائے گا۔

18598 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يُسْرَقُ مِنَ الْإِبِلِ وَهِيَ تَرْعَى قَالَ: يُضَاعَفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ أَيْضًا، وَيُنَكَّلُ كَذٰلِكَ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایسے اونٹ کو چوری کر لیتا ہے جو چر رہا ہو وہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو دگنا جرمانہ ہوگا اور اسی طرح سزا بھی دی جائے گی۔

18599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، - أَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''(ملنے والے) گمشدہ اونٹ کا جرمانہ ہوگا اور اس کی مانند مزید ادائیگی ہوگی''۔

18600 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ضَالَّةُ الْمَكْتُومَةِ الْإِبِلُ مَعَهَا قَرِينَتُهَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"جو گمشدہ اونٹ چھپایا گیا ہو اس کے ساتھ اس جیسا (ایک اور اونٹ جرمانے کے طور پر ادا کیا جائے گا)"۔

18601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ رَاعِي الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ: وَقَالَ غَيْرُهُ: لِاَخِيكَ

قَالَ: مَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فِي ضَالَّةِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا، وَتَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُولُ: وَلَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ وَطَنَهُ فَيَرْجِعُ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْحَدِيثِ

وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا تَقُولُ فِي الْوَرِقِ اِذَا وَجَدْتُهَا؟ قَالَ: اَعْلِمْ وِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، وَعَدَدَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ، اسْتَمْتِعْ بِهَا اَوْ نَحْوًا مِنْ هٰذَا

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا شاید کسی اور شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بکریوں کے چرواہے کی گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے بھائی کو ملے گی یا بھیڑیے کو مل جائے گی

دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ تمہارے بھائی کو مل جائے گی راوی بیان کرتے ہیں: اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! گم شدہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ اس کا پیٹ اور پاؤں اس کے ساتھ ہیں وہ درخت کے پتے کھالے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ شاید اسے اپنی جگہ یاد آ جائے اور وہ وہاں اپنی جگہ واپس چلا جائے اس کے بعد حدیث میں یہ الفاظ ہیں اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس چاندی کا کیا حکم ہے جو مجھے مل جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی تھیلی اور اس کی ڈوری اور ان کی تعداد کو یاد رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرواگر اس کا مالک آ جاتا ہے تو یہ اس کے سپرد کردو ورنہ وہ تمہاری ہوگی تم اس سے نفع حاصل کرو یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں۔

18602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: "عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا - اَوْ قَالَ: وَوِعَاءَهَا - فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِلَّا اسْتَنْفِقْهَا، اَوِ اسْتَمْتِعْ بِهَا"

قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ

قَالَ: فَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا، وَسِقَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، دَعْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو پھر تم اس کی تھیلی اس کی ڈوری کی شناخت کروا گر اس کا مالک آجاتا ہے' تو اس کے حوالے کر دو ورنہ تم اسے خود خرچ کرلو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم ان کے ذریعے نفع حاصل کرو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گمشدہ بکری کے بارے میں کیا حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یا تو تمہیں ملے گی' یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیا کو ملے گی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے وہ خود ہی پانی تک چلا جائے گا درختوں کے پتے کھالے گا تم اسے رہنے دو یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے۔

18603 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ: نَرٰى اَنَّهَا الْاِبِلُ الثَّوْرِيُّ الْقَائِلُ

❀❀ جارود عبدی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا الاؤ ہے تم اس کے قریب نہ جاؤ''

راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد اونٹ ہے یہ بات سفیان ثوری نے کہی ہے۔

18604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: جَاءَ قَوْمٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْمَلُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُ فَقَالُوا: اَتَاْذَنُ لَنَا فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ قَالَ: ذَاكَ حَرَقُ النَّارِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواری کے لئے جانور مانگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انہیں جانور نہیں ملے انہوں نے عرض کی: آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم کوئی گمشدہ اونٹ حاصل کرلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ کا جلاؤ ہے۔

18605 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَزَعَةَ يَزْعُمُ اَنَّ الْجَارُوْدَ لَمَّا اَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا وَجَدْنَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَهْلِنَا مِنَ الْاِبِلِ لَنَبْلُغُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: ذَاكَ حَرَقُ النَّارِ

❀❀ حضرت جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہمیں اپنے علاقے کے آس پاس اگر کوئی اونٹ مل جاتا ہے (جو گمشدہ ہو) تو کیا ہم اس پر سوار ہو کر چلے جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ کا جلاؤ ہے۔

18606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَزَعَةَ يَزْعُمُ اَنَّ الْجَارُوْدَ اَنَّ نَفَرًا اَرْبَعَةً مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَدَوْا عَلٰى بَعِيْرٍ رَاَوْهُ نَحَرُوْهُ فَاُتِيَ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ حَاطِبُ بْنُ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اَخُو بَنِيْ

عَامِرٍ فَقَالَ: يَا حَاطِبُ قُمِ السَّاعَةَ، فَابْتَعْ لِرَبِّ الْبَعِيرِ بَعِيرَيْنِ بِبَعِيرِهِ، فَفَعَلَ حَاطِبٌ، وَجُلِدُوا اَسْوَاطًا، وَاُرْسِلُوا

❀❀ ابوقزعہ بیان کرتے ہیں: حضرت جارود رضی اللہ عنہ نے بنو عامر بن لوی سے تعلق رکھنے والے چار افراد کے ساتھ ایک اونٹ کو پکڑ لیا جو انہیں راستے میں ملا تھا (اور گمشدہ تھا) انہوں نے اسے قربان کر لیا یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت حضرت حاطب بن ابوبلتعہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جن کا تعلق بنو عامر سے تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حاطب تم ابھی اٹھو اور اس اونٹ کے مالک سے اس کے اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے میں خرید لو تو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر ان حضرات کی پٹائی کی گئی (جنہوں نے وہ اونٹ لیا تھا) اور پھر انہیں چھوڑ دیا گیا۔

18607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عُمَّالِهِ: لَا تُضِلُّوا الضَّالَّةَ اَوِ الضَّوَالَّ قَالَ: فَلَقَدْ كَانَتِ الْاِبِلُ تَتَنَاتَجُ هَمَلًا، وَتَرِدُ الْمِيَاهَ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ، حَتّٰى يَاْتِيَ مَنْ يَعْتَرِفُهَا، فَيَاْخُذَهَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ عُثْمَانُ كَتَبَ اَنْ ضُمُّوهَا، وَعَرِّفُوهَا، فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا، وَاِلَّا فَبِيعُوهَا، وَضَعُوا اَثْمَانَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ، فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْتَرِفُهَا، فَادْفَعُوا اِلَيْهِ الْاَثْمَانَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو لکھا تھا کہ تم لوگ گمشدہ چیز کو اور نہ گماؤ راوی کہتے ہیں: پہلے ایسا ہوتا تھا کہ بعض اوقات اونٹنیاں اپنے بچے کو جنم دے دیتی تھیں اور پھر کسی ایسے پانی پر چلی جاتی تھیں جہاں کوئی نہیں جاتا تھا یہاں تک کہ ان کا مالک آجاتا تھا اور انہیں حاصل کر لیتا تھا یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے خط میں لکھا کہ تم اس طرح کے اونٹوں کو پکڑ لو اور ان کا اعلان کرواؤ اگر ان کا مالک آجاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت بیت المال میں جمع کروادو پھر ان کا مالک آ گیا تو تم وہ قیمت اس کے سپرد کر دینا۔

18608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، يَزْعُمُ اَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَدَ جَمَلًا ضَالًّا فَجَاءَ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهُ شَهْرًا فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ فَقَالَ عُمَرُ: زِدْ شَهْرًا فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لَهُ: زِدْ شَهْرًا فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اِنَّا قَدْ اَسْمَنَّاهُ قَدْ اَكَلَ عَلَفَ نَاضِحِنَا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا لَكَ وَلَهُ اَيْنَ وَجَدْتَهُ؟ فَاَخْبَرَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَاَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے ایک گمشدہ اونٹ پایا وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک ماہ تک اس کا اعلان کرواس نے ایسا ہی کیا پھر وہ اسے لے کر آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مزید ایک ماہ تک اعلان کرواس نے ایسا ہی کیا پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم مزید ایک ماہ اعلان کرواس نے ایسا ہی کیا پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: ہم نے اسے موٹا تازہ کر دیا ہے یہ ہماری اونٹنی کا چارہ بھی کھا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے تم نے اسے کہاں پایا تھا اس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جہاں تم نے اسے پایا تھا وہاں اسے چھوڑ دو۔

18609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: وَجَدْتُ بَعِيرًا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فَاَتَيْتُ بِهٖ عُمَرَ فَقَالَ: عَرِّفْهُ فَقُلْتُ: قَدْ عَرَّفْتُهُ حَتّٰى قَدْ شَغَلَنِيْ عَنْ رَقِيْقِيْ ، وَقِيَامِيْ عَلٰى اَرْضِيْ قَالَ: فَاَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ ،

❀❀ ثابت بن ضحاک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں میں نے ایک اونٹ پایا میں اسے لے کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کا اعلان کرو میں نے کہا: میں نے اس کا اعلان کیا ہے یہاں تک کہ اس کے اعلان کی وجہ سے میں اپنے غلاموں اور اپنی زمین کی دیکھ بھال بھی نہیں کر سکا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جہاں اسے پایا تھا' وہاں سے چھوڑ دو۔

18610 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ ، وَاَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيمَةَ ، اَنَّهُمَا سَمِعَا سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيُّ ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: ثابت بن ضحاک انصاری نے مجھے یہ بات بتائی ہے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

18611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ: لَا يَضُمُّ الضَّوَالَّ اِلَّا ضَالٌّ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گمشدہ چیز کو پکڑنے والا کوئی گمراہ ہی ہوگا۔

18612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ ، يَقُوْلُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ: مَنْ اَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ قَالَ يَحْيَى: نَرٰى اَنَّهَا الْاِبِلُ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس وقت خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے جو شخص کوئی گمشدہ چیز حاصل کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد اونٹ ہے۔

18613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، اَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ: لَا يَاْكُلُ الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گمشدہ چیز کو کوئی گمراہ ہی کھائے گا۔

18614 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خَلَاسِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند ایک اور سند منقول ہے۔

18615 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ:

خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا بِالْعُذَيْبِ فَقَالَا لِي: دَعْهُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَاَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ اِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: "عَرِّفْهَا حَوْلًا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَقُلْتُ: اِنِّي قَدْ اَتَيْتُهَا فَعَرِّفْهَا قَالَ: فَعَرَّفْتُهَا ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ، فَقَالَ: اَعْلِمْ عَدَدَهَا، وَوِكَاءَ هَا، فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِدَّتِهَا، وَوِعَائِهَا، وَوِكَائِهَا، فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ باہلی کے ساتھ روانہ ہوا عذیب کے مقام پر مجھے ایک کوڑا ملا ان دونوں نے مجھ سے کہا: کہ تم اسے چھوڑ دو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے نہیں چھوڑوں گا تاکہ درندے اسے ختم کر دیں میں اس کے ذریعے نفع حاصل کروں گا پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے تم نے اچھا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میں نے ایک تھیلی پائی تھی جس میں ایک سو دینار تھے میں وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے تین سال تک اس کا اعلان کیا تین سال بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تعداد اور اس کی تھیلی کی پہچان یاد رکھنا اگر کوئی ایسا شخص آئے جو تمہیں اس کی تعداد اور اس کی تھیلی اور اس کی ڈوری کی شناخت بیان کر دے تو تم یہ رقم اس کے سپرد کر دینا ورنہ تم اس کے ذریعے نفع حاصل کرو۔

18616 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ فِي اللُّقَطَةِ قَالَ: هُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

❀❀ مطرف بن عبد اللہ بن شخیر گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

18617 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ حَسَنٍ، خُذْهَا وَلَا السماكس وَقَالَ: بَيْنَا نَحْنُ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي اِمَارَةِ عُثْمَانَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْحَاجِّ بِمِرْطِهَا فَوَضَعَتْهُ عَلٰى بَعْضِ رِحَالِنَا، ثُمَّ اَخْطَاَتْنَا، وَلَا نَدْرِي مِمَّنْ هِيَ؟ فَعَرَّفْنَاهَا سَنَةً، ثُمَّ جَاءَنَا نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُمْ اَنَّا قَدْ عَرَّفْنَاهُ سَنَةً، فَقَالُوا: اسْتَمْتِعُوا بِهِ

❀❀ عطاء بن ابی رباح نے حسن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے تم اسے حاصل کر لو لیکن "سماکس" نہیں۔ انہوں نے

بتایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مزدلفہ میں ہم رات کے وقت موجود تھے حاجیوں سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت اپنی چادر لے کے آئی میں نے وہ چادر اپنے کسی پالان پر رکھ دی پھر وہ ہم سے گم ہوگئی ہمیں یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ چادر کس کی ہے ہم نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد ہمارے پاس آئے ہم نے انہیں اس بارے میں بتایا: ہم ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہے ہیں تو ان حضرات نے فرمایا: تم لوگ اس کے ذریعے نفع حاصل کرو۔

18618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: وَجَدَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ عَيْبَةً فِيهَا مَالٌ عَظِيمٌ فَجَاءَ بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاَخْبَرَهُ خَبَرَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: هِيَ لَكَ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا غَيْرِي اَحْوَجُ اِلَيْهَا مِنِّي، قَالَ: فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَفَعَلَ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: هِيَ لَكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا سَنَةً فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَهُ بِهَا فَقَالَ عُمَرُ: هِيَ لَكَ فَقَالَ سُفْيَانُ مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا سَنَةً فَفَعَلَ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: هِيَ لَكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا سَنَةً فَفَعَلَ فَلَمَّا اَبَى سُفْيَانُ جَعَلَهَا عُمَرُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: سفیان بن عبداللہ ثقفی نے ایک تھیلی پائی جس میں بہت سا مال موجود تھا' وہ اس کو لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس کے بارے میں بتایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہاری ہوئی انہوں نے عرض کی: اے امیر المومنین مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے میرے علاوہ کوئی اور شخص اس کا زیادہ محتاج ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہاری ہوئی انہوں نے اپنی پہلی والی بات دہرادی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ اسے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری ہوئی انہوں نے پھر پہلی والی بات کی مانند بات دہرادی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ اس کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری ہوئی انہوں نے اپنی پہلی والی بات دہرادی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو انہوں نے ایسا ہی کیا جب سفیان بن عبداللہ ثقفی نے اسے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ رقم بیت المال میں جمع کروادی۔

18619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ صُحْبَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فَوَجَدَ صُرَّةً فِيهَا ذَهَبُ مِائَةٍ فِي مَتَاعِ رَكْبٍ، قَدْ عَفَّتْ عَلَيْهِ الرِّيَاحُ، فَاَخَذَهَا، فَجَاءَ بِهَا عُمَرُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَنْشِدْهَا الْاٰنَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنِ اعْتُرِفَتْ، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ فَلَمْ تُعْتَرَفْ فَقَسَمْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَاَتَيْنِ لِي

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن عبداللہ جن کا تعلق جہینہ سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت

عبداللہ کو سنا جنہیں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے انہوں نے بتایا: ان کے والد عبداللہ شام سے آئے انہیں راستے میں ایک تھیلی ملی جس میں ایک سو دینار تھے وہ کسی مسافر کا سامان تھا اس کو ہواؤں نے (چھپا دیا تھا) ان صاحب نے اسے حاصل کیا وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ابھی مسجد کے دروازے پر تین تک اس کا اعلان کرو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہنا اگر اس کے بارے میں اعتراف ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ تمہاری ہو گی راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا لیکن اس کی شناخت نہیں ہو سکی تو میں نے وہ رقم اپنے اور اپنی دو بیویوں کے درمیان تقسیم کر لی۔

18620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِذَا وَجَدْتَ لُقَطَةً فَعَرِّفْهَا عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْتَرِفُهَا، وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں کوئی گمشدہ چیز ملے تو تم تین دن تک مسجد کے دروازے پر اس کا اعلان کرو اس کا اعتراف کرنے والا شخص آ جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تم خود اسے استعمال کر لو۔

18621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ، اَيْضًا اَنَّ مُعَاذًا، اَوْ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ، عَنِ اَبِي سُعَادَ، - وَاَبُو سُعَادَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّهُ اَقْبَلَ مِنْ مِصْرَ فَوَجَدَ ذَهَبًا، كَاَنَّهَا انْتَشَرَتْ مِنْ رَكْبٍ عَامِدِيْنَ لِمِصْرَ، فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ الذَّهَبَ رَاجِعًا اِلٰى مِصْرَ، وَيَلْقُطُهَا حَتّٰى انْقَطَعَ مِنْ اَصْحَابِهِ، وَخَافَ اَنْ يَهْلِكَ، وَقَدْ جَمَعَ سَبْعِيْنَ دِيْنَارًا، فَجَاءَ بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا سَنَةً، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ، فَلَمْ يُعْتَرَفْ فَاَخَذَهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اسماعیل نے مجھے یہ بات بتائی ہے معاذ نے یا شاید معاویہ بن عبداللہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے جو حضرت ابوسعاد کے حوالے سے منقول ہے' اور حضرت ابوسعاد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: وہ مصر سے آ رہے تھے انہیں سونا ملا یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی سوار کا گر گیا ہے جو مصر جا رہا تھا وہ اس سونے کی تلاش میں واپس مصر کی طرف گئے وہ اس سونے کو اکھٹا کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے جب انہیں ہلاک ہونے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے ستر دینار اکھٹے کیے اور انہیں لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو ورنہ یہ تمہارے ہوئے پھر ان کا اعتراف نہیں کیا گیا تو ان صاحب نے اس رقم کو حاصل کر لیا۔

18622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ، اَيْضًا اَنَّ زَيْدَ بْنَ الْاَخْنَسِ الْخُزَاعِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: وَجَدْتُ لُقَطَةً اَتَصَدَّقُ بِهَا؟ قَالَ: لَا تُؤْجَرُ اَنْتَ وَلَا صَاحِبُهَا قَالَ: فَاَدْفَعُهَا اِلَى الْاُمَرَاءِ؟ قَالَ: اِذًا يَاْكُلُوْنَهَا اَكْلًا ذَرِيْعًا قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنِ اعْتُرِفَتْ، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ كَمَالِكَ

❀❀ زید بن اخنس خزاعی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب سے کہا: مجھے اگر کوئی گمشدہ چیز ملتی ہے' تو کیا میں اس کو صدقہ کر دوں انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں نہ تمہیں اجر ملے گا اور نہ اس کے مالک کو ملے گا انہوں نے کہا: پھر میں سرکاری

اہل کاروں کے حوالے کردوں تو سعید بن مسیّب نے کہا: ایسی صورت میں وہ فوراً خود کھا جائیں گے ان صاحب نے کہا: آپ پھر مجھے کیا حکم دیتے ہیں سعید نے کہا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو اگر اس کا اعتراف ہو جاتا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ وہ تمہارے دوسرے مال کی طرح تمہاری ہوگی۔

18623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: وَجَدَ رَجُلٌ وَرِقًا فَاَتٰى بِهَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ: عَرِّفْهَا فَقَالَ: قَدْ عَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْتَرِفُهَا اَفَاَدْفَعُهَا اِلَى الْاَمِيْرِ؟ قَالَ: اِذًا يَقْبَلُهَا قَالَ: اَفَاَتَصَدَّقُ بِهَا؟ قَالَ: وَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، غَرِمْتَهَا قَالَ: فَكَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ: قَدْ كُنْتَ تَرٰى مَكَانَهَا اَنْ لَا تَاْخُذَهَا

❀❀ زہری نے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک شخص کو چاندی ملی تو وہ اس کو لے کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ تم اس کا اعلان کرواس نے کہا: میں نے اس کا اعلان کیا ہے لیکن مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو اس کا اعتراف کرتا کیا میں یہ رقم گورنر کے حوالے کردوں انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں وہ اسے قبول کرلے گا (یعنی خود کھا لے گا) ان صاحب نے دریافت کیا: کیا میں اسے صدقہ کردوں انہوں نے فرمایا: اگر اس کا مالک آگیا تو تمہیں اس کو جرمانہ ادا کرنا ہوگا ان صاحب نے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے اس کی جگہ دیکھی ہوئی ہے تم اسے حاصل ہی نہ کرو (شاید ان کی مراد یہ تھی کہ جہاں سے تم نے اسے حاصل کیا ہے وہیں رکھ دو)۔

18624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَرْفَعِ اللُّقَطَةَ لَسْتَ مِنْهَا فِيْ شَيْءٍ وَقَالَ: تَرْكُهَا خَيْرٌ مِنْ اَخْذِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم گمشدہ چیز کو نہ اٹھاؤ جس کے ساتھ تمہارا کوئی واسطہ نہ ہو وہ یہ فرماتے ہیں: اسے ترک کر دینا اسے حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

18625 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، اَوْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَرَّ شُرَيْحٌ بِدِرْهَمٍ، فَلَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ

❀❀ منصور نے تمیم بن سلمہ یا شاید ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے قاضی شریح کا گزر ایک درہم کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

18626 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ فِي اللُّقَطَةِ: تُعَرِّفُهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَاِلَّا تَصَدَّقْ بِهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، خَيَّرْتَهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاَجْرِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے ہیں: اونٹ کا اعلان کرواس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ تم صدقہ کردو پھر اگر اس کا مالک آگیا تو تم اس کے مالک کو اختیار دینا کہ یا تو وہ اس چیز کو حاصل کرلے یا اس کا اجر حاصل کرلے۔

18627 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ لِيْ عِكْرِمَةُ مَوْلٰى

ابْنِ عَبَّاسٍ: تُعَرِّفُهَا، فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ، فَتَصَدَّقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا، فَإِنْ شَاءَ غَرِمْتَهَا، وَإِنْ شَاءَ فَالْاَجْرُ لَهُ قَالَ وَسَمِعْتُ عَطَاءً: يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ عِكْرِمَةَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَسْمَعَ قَوْلَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَ اِلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حِينَ سَمِعَهُ مِنْهُ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ نے مجھ سے کہا: تم اس کا اعلان کرواگر اس کا اعتراف نہیں ہوتا تو تم اس کو صدقہ کردو پھر اسے تلاش کرنے والا شخص آگیا تو اگر وہ چاہے تو تم اسے جرمانہ ادا کردینا اور اگر وہ چاہے تو اس کا اجر اس کو مل جائے گا

وہ بیان کرتے ہیں میں نے عطاء کو عکرمہ کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ انہوں نے عمرو بن شعیب کا قول سنا ہوتا' پھر انہوں نے عمرو بن شعیب کے قول کی طرف رجوع کرلیا تھا جب انہوں نے عمرو بن شعیب کا قول سنا تھا۔

18628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي السَّفَرِ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عَلِيًّا، فَقَالَ: اِنِّي وَجَدْتُ لُقَطَةً فِيهَا مِائَةُ دِرْهَمٍ اَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَعَرَّفْتُهَا تَعْرِيفًا ضَعِيفًا، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ لَا تُعْتَرَفَ فَتَجَهَّزْتُ بِهَا اِلٰى صِفِّينَ، وَقَدْ اَيْسَرْتُ بِهَا الْيَوْمَ فَمَا تَرٰى؟ قَالَ: عَرِّفْهَا فَإِنْ عَرَفَهَا صَاحِبُهَا، فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِلَّا فَتَصَدَّقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ الْاَجْرُ، فَسَبِيْلُ ذٰلِكَ وَاِلَّا غَرِمْتَهَا، وَلَكَ اَجْرُهَا

❀❀ ابوسفر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا مجھے ایک گمشدہ تھیلی ملی ہے' جس میں ایک ہزار درہم یا اس کے آس پاس کی رقم ہے میں نے اس کا زیادہ زور وشور کے ساتھ اعلان نہیں کیا میں چاہتا ہوں کہ اس کا اعتراف ہی نہ ہو اور میں اس کے ذریعے جنگ صفین میں شرکت کی تیاری کرلوں کیونکہ میں اس کی وجہ سے آج اتنا خوشحال ہوں جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا اعلان کرواگر اس کا مالک اسے پہچان لیتا ہے' تو تم وہ اس کے سپرد کردینا ورنہ تم اس رقم کو صدقہ کردینا پھر اگر اس کا مالک آیا اور یہ چاہے کہ اس کا اجر اسے مل جائے تو اس کا اسے حق ہوگا ورنہ تم اس کو جرمانہ ادا کردینا اس کا اجر تمہیں مل جائے گا۔

18629 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي السَّفَرِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِيْ رُؤَاسٍ، قَالَ: الْتَقَطْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَعَرَّفْتُهَا، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ لَا تُعْتَرَفَ، فَلَمْ يَعْتَرِفْهَا اَحَدٌ، فَاسْتَنْفَقْتُهَا، فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، خَيِّرْتَهُ، فَإِنِ اخْتَارَ الْاَجْرَ، كَانَ لَهُ، وَاِنِ اخْتَارَ الْمَالَ، كَانَ لَهُ مَالُهُ

❀❀ ابوسفر نے بنورؤاس تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ذکر کیا ہے وہ بیان کرتا ہے: مجھے تین سو درہم پڑے ہوئے ملے میں نے ان کا اعلان کروایا میری یہ خواہش تھی کہ وہ پہچانے نہ جائیں کسی نے بھی ان کا اعتراف نہیں کیا میں نے انہیں خرچ کرلیا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس بارے میں فرمایا کہ تم انہیں صدقہ کردو اگر ان کا مالک آگیا تو تم اسے اختیار دینا اگر وہ اجر کو اختیار کرے گا تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا اور اگر وہ مال کو اختیار کرے گا تو اسے

اس کا مال مل جائے گا۔

18630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي اللُّقَطَةِ: يُعَرِّفُهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا بَعْدَمَا يَتَصَدَّقُ بِهَا، خَيَّرَهُ، فَإِنِ اخْتَارَ الْأَجْرَ، كَانَ لَهُ، وَإِنِ اخْتَارَ الْمَالَ، كَانَ لَهُ مَالُهُ

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں فرمایا ہے کہ آدمی ایک سال تک اس کا اعلان کرے گا اگر اس کا مالک آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ آدمی اسے صدقہ کر دے گا پھر صدقہ کر دینے کے بعد اگر اس کا مالک آ گیا تو آدمی اسے اختیار دے گا اگر وہ اجر کو اختیار کر لے گا تو اسے اس بات کا حق حاصل ہو گا اور اگر وہ مال کو اختیار کرے گا تو اس کا مال اسے مل جائے گا۔

18631 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَإِسْرَائِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: اشْتَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِّنْ رَجُلٍ جَارِيَةً بِسِتِّ مِائَةٍ أَوْ بِسَبْعِ مِائَةٍ، فَنَشَدَهُ سَنَةً لَا يَجِدُهُ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا إِلَى السُّدَّةِ، فَتَصَدَّقَ بِهَا مِنْ دِرْهَمٍ وَدِرْهَمَيْنِ عَنْ رَبِّهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خَيَّرَهُ، فَإِنِ اخْتَارَ الْأَجْرَ، كَانَ الْأَجْرُ لَهُ، وَإِنِ اخْتَارَ مَالَهُ، كَانَ لَهُ مَالُهُ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: هٰكَذَا افْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ

❀❀ ابو وائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے ایک کنیز چھ سو یا شاید سات سو کے عوض میں خریدی (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کچھ رقم ملی) وہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہے لیکن انہیں اس کا مالک نہیں ملا پھر وہ اسے لے کر بڑے دروازے پر آئے اور وہاں انہوں نے اس کے مالک کی طرف سے ایک یا دو درہم صدقہ کر دیے کہ اگر اس کا مالک آیا تو تم اسے اختیار دو وہ اجر کو اختیار کر لے گا تو وہ اجر اسے مل جائے گا اور اگر اس نے مال کو اختیار کیا تو اس کا مال اسے مل جائے گا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گمشدہ چیز کے ساتھ تم لوگ اسی طرح کرو۔

18632 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي اللُّقَطَةِ: يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خَيَّرَهُ، فَإِنِ اخْتَارَ الْأَجْرَ، كَانَ لَهُ الْأَجْرُ، وَإِنِ اخْتَارَ مَالَهُ، كَانَ لَهُ مَالُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے ہیں: آدمی اسے صدقہ کر دے گا پھر اگر اس کا مالک آ گیا تو آدمی اسے اختیار دے گا کہ اگر وہ مالک اجر کو اختیار کر لے گا تو اسے اجر مل جائے گا اور اگر وہ مال کو اختیار کر لے گا تو اس کا مال اسے مل جائے گا۔

18633 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ شُرَيْحًا: قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي اللُّقَطَةِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے گمشدہ چیز کے بارے میں ایسا ہی کیا تھا۔

18634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ امْرَأَتِهِ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنِّي وَجَدْتُ شَاةً، قَالَتِ: اعْلِفِي، وَاحْلُبِي، وَعَرِّفِي ثُمَّ عَادَتْ إِلَيْهَا ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ،

فَقَالَتْ: اَتُرِيدِينَ اَنْ آمُرَكِ بِذَبْحِهَا

❀❀ ابواسحاق نے اپنی بیوی کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بولی مجھے ایک بکری ملی ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اسے چارہ کھلاؤ اس کا دودھ دوہ لو اور اس کا اعلان کرتی رہو اس عورت نے تین مرتبہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں تمہیں یہ ہدایت کروں کہ تم اسے ذبح کر لو؟

18635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: مَا كَانَ يُخْشَى فَسَادُهُ، فَبِعْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جس چیز کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تم اسے فروخت کر کے (اس کی رقم) صدقہ کر دو۔

بَابُ اُحِلَّتِ اللُّقَطَةُ الْيَسِيرَةُ

باب: گمشدہ ملنے والی تھوڑی چیز کا حلال ہونا

18636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخْلَةٌ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ دَخْلَةٌ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِهِ، فَكَانَتْ دَخْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ، فَإِنْ كَانَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، قَرَّبُوهُ اِلَيْهِ، قَالَ: فَدَخَلَ يَوْمًا، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ شَيْئًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَوْءِهِ قَدْ كُنَّا عَوَّدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **000** خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصِبْ شَيْئًا فَقَالَ عَلِيٌّ: اسْكُتِي اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ بِمَا فِي بَيْتِكِ مِنْكِ، فَقَالَتْ: اذْهَبْ عَسٰى اَنْ تُصِيبَ لَنَا شَيْئًا اَوْ تَجِدَ اَحَدًا يُسَلِّفُكَ شَيْئًا، فَخَرَجَ فَلَمْ يَجِدْ، فَبَيْنَا هُوَ فِي السُّوقِ يَمْشِي وَجَدَ دِينَارًا فَاَخَذَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْتَرِفُ الدِّينَارَ؟ فَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَعْتَرِفُهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ، اِنِّي لَوْ اَخَذْتُ هٰذَا الدِّينَارَ، فَاشْتَرَيْتُ بِهِ طَعَامًا، وَكَانَ سَلَفًا عَلَيَّ اِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ غَرِمْتُهُ، فَعَرَضَ لَهُ رَجُلٌ، فَبَاعَهُ طَعَامًا، فَلَمَّا اسْتَوْفَى عَلَيْهِ طَعَامًا، رَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قَدْ اَعْطَيْتَنَا طَعَامَكَ، وَاَعْطَيْتَنَا دِينَارًا، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ الرَّجُلُ، حَتّٰى رَدَّ اِلَيْهِ الدِّينَارَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ حِينَ حَدَّثَهَا ذٰلِكَ: اَمَا اسْتَحْيَيْتَ اَنْ تَاْخُذَ طَعَامَ الرَّجُلِ وَالدِّينَارَ؟ قَالَ: فَرَدَدْتُهُ فَاَبٰى فَلَمَّا فَنِيَ ذٰلِكَ الطَّعَامُ، خَرَجَ بِذٰلِكَ الدِّينَارِ اِلَى السُّوقِ، فَعَرَضَ لَهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَاشْتَرٰى مِنْهُ طَعَامًا، ثُمَّ رَدَّ اِلَيْهِ الدِّينَارَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اَيُّهَا الرَّجُلُ قَدْ فَعَلْتَ فِي هٰذَا مَرَّةً خُذْ دِينَارَكَ، فَلَمْ يَزَلِ الرَّجُلُ بِعَلِيٍّ حَتّٰى رَدَّ اِلَيْهِ الدِّينَارَ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ قَالَتْ: اَيُّهَا الرَّجُلُ اسْتَحِي لَا تَعُودَنَّ لِهٰذَا، فَلَمَّا فَنِيَ ذٰلِكَ الطَّعَامُ، خَرَجَ عَلِيٌّ بِذٰلِكَ الدِّينَارِ، فَعَرَضَ لَهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَاشْتَرٰى مِنْهُ طَعَامًا، فَاَعْطَاهُ الرَّجُلُ الدِّينَارَ، فَرَمٰى بِهِ عَلِيٌّ، وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ فَاَخَذَهُ الرَّجُلُ فَذَكَرُوا شَاْنَهُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذٰلِكَ رِزْقٌ سِيقَ اِلَيْكَ، لَوْ لَمْ تَرُدَّهُ لَقَامَ بِكُمْ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جتنی آمدورفت تھی اتنی کسی اور کی نہیں تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں جتنی آمدورفت تھی اتنی کسی اور کے ہاں نہیں تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ان کے ہاں جاتے تھے اگر ان کے ہاں کوئی چیز ہوتی تھی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کردیتے تھے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ کو ان کے ہاں کوئی چیز نہیں ملی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور پھر کچھ بھی کھائے پیئے بغیر تشریف لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خاموش رہو اللہ کے رسول تمہارے گھر کے بارے میں تم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ تشریف لے جائیں ہوسکتا ہے آپ کو کہیں سے کوئی چیز مل جائے کوئی ایسا شخص مل جائے جو آپ کو کچھ ادھار دیدے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے لیکن انہیں کہیں سے کچھ نہیں ملا وہ بازار میں چلتے ہوئے جارہے تھے کہ انہیں ایک دینار مل گیا انہوں نے وہ دینار حاصل کیا اور پھر بولے کون اس دینار کی شناخت بتائے گا انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اس دینار کا عویدار ہوتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں یہ دینار حاصل کرلوں اور اس کے ذریعے اناج خریدلوں تو پھر یہ دینار میرے ذمے ادھار ہوگا اگر اس کا مالک آ گیا تو میں اسے جرمانہ ادا کردوں گا پھر ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اناج فروخت کیا جب اس نے پورا اناج فروخت کردیا تو وہ دینار بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو واپس کردیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اپنا اناج بھی مجھے دے دیا ہے اور دینار بھی واپس کردیا ہے اس کے بعد ان دونوں کی تکرار ہوتی رہی یہاں تک کہ اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دینار واپس کردیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گھر آ کر یہ بات بتائی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ کو اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوئی کہ آپ نے آدمی کا اناج بھی حاصل کرلیا اور دینار بھی حاصل کرلیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اسے واپس کرتا رہا لیکن وہ نہیں مانا جب وہ اناج ختم ہوگیا تو ایک مرتبہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ وہی دینار لے کر بازار گئے ان کے سامنے پھر وہی شخص آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے اناج خریدا اس شخص نے (اناج بھی ادا کردیا) اور دینار بھی واپس کردیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے شخص تم پہلے بھی ایک مرتبہ ایسا کرچکے ہو تم اپنا دینار وصول کرلو وہ شخص مسلسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تکرار کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے دینار بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو واپس کردیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے صاحب مجھے تو اس بات سے حیاء محسوس ہوتی ہے اب دوبارہ ایسے نہ کیجئے گا جب وہ اناج ختم ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ دینار لے کر گئے ان کے سامنے پھر وہی شخص آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے اناج خریدا اس شخص نے اناج بھی انہیں دیا اور دینار بھی واپس دے دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ دینار ایک طرف رکھ دیا اور بولے اللہ کی قسم! میں اسے نہیں لوں گا تو اس شخص نے وہ دینار لے لیا۔ یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رزق ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اگر تم اسے نہ لوٹاتے تو یہ تمہارے ساتھ رہتا۔

18637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: اَنَّ عَلِيًّا، جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيْنَارٍ وَجَدَهُ فِي السُّوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرِّفْ ثَلَاثًا، فَفَعَلَ، فَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَعْتَرِفُهُ، فَرَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْهُ - اَوْ شَأْنُكُمْ بِهِ - فَصَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَابْتَاعَ مِنْهُ بِثَلَاثَةٍ شَعِيرًا، وَبِثَلَاثَةٍ تَمْرًا، وَبِدِرْهَمٍ زَيْتًا، وَفَضَلَ عِنْدَهُ ثَلَاثَةٌ، حَتّٰى اِذَا اَكَلَ بَعْضَ مَا عِنْدَهُ، جَاءَ صَاحِبُهُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: قَدْ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهِ، فَانْطَلَقَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اَدِّهِ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ نَاْكُلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ نَا شَيْءٌ، اَدَّيْنَاهُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ اَجَلَ الدِّيْنَارِ وَاَشْبَاهِهِ ثَلَاثَةً، يَعْنِي ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، لِهٰذَا الْحَدِيثِ،

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دینار لے کر آئے جوانہیں بازار میں سے ملا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم تین مرتبہ اس کا اعلان کرو انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اس کا اعتراف کرتا وہ واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اسے کھالو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم اسے استعمال کرو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دینار کے عوض میں بارہ درہم لیے اور ان میں سے تین درہم کے جو خریدے تین درہم کی کھجوریں خریدیں اور ایک درہم کا زیتون کا تیل خریدا اور پھر بھی تین درہم بچ گئے یہاں تک کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ چیزیں کھالیں تو اس دینار کا مالک آ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے کھانے کی اجازت دے دی تھی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اسے ادائیگی کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہمارے پاس تو ایسی چیز بھی نہیں ہے کہ جسے ہم کھاسکیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب ہمارے پاس کوئی چیز آئے گی تو ہم اسے ادائیگی کردیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار یا اس جیسی کسی چیز کے بارے میں تین مقرر کیے یعنی تین دن تک اعلان کرنا مقرر کیا۔

18638 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ سَيِّدَ الدِّيْنَارِ كَانَ يَهُوْدِيًّا

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: اس دینار کا مالک ایک یہودی شخص تھا۔

18639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، - قَالَ: اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاهُ رَجُلٌ وَجَدَ جِرَابًا فِيهِ سَوِيقٌ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُعَرِّفَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ: لَمْ يَعْرِفْهُ اَحَدٌ، فَقَالَ عُمَرُ: خُذْ يَا غُلَامُ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَذْهَبَ بِهِ السِّبَاعُ وَتُسْفِيَهُ الرِّيَاحُ

❀❀ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا جسے ایک تھیلی ملی جس میں ستو موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ تین دن تک اس کا اعلان کرے پھر وہ ان کے پاس آیا اور بولا اسے کسی نے بھی نہیں پہچانا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لڑکے تم اسے حاصل کرلو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ اسے درندے لے جائیں یا ہوائیں

خراب کر دیں۔

18640 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي السِّكَّةِ، فَاَخَذَهَا، فَاَكَلَ نِصْفَهَا، ثُمَّ لَقِيَهُ مِسْكِيْنٌ، فَاَعْطَاهُ النِّصْفَ الْاٰخَرَ

❀❀ عبداللہ بن مسلم جو زہری کے بھائی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہیں ایک گلی میں ایک کھجور ملی انہوں نے اسے حاصل کر کے اس کا نصف کھالیا اور پھر انہیں ایک مسکین ملا تو دوسرا نصف حصہ انہوں نے اس مسکین کو دے دیا۔

18641 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَاَكَلَهَا

❀❀ طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر راستے میں موجود ایک کھجور کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کو کھالیا۔

18642 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ: لَوْلَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر راستے میں موجود ایک کھجور کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہوگی تو میں نے اسے کھالینا تھا۔

18643 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ امْرَاَةً، تَقُوْلُ: الْتَقَطَ عَلِيٌّ حَبَّاتٍ اَوْ حَبَّةً مِنْ رُمَّانٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَكَلَهَا

❀❀ مالک بن مغول بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین سے انار کے کچھ دانے اٹھا کر انہیں کھالیا تھا۔

18644 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِذَا كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا عَرَّفْتُهُ اَيَّامًا قَدْ سَمِعْتُهُ يُسَمِّيْ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: جب کوئی معمولی سی چیز ہو تو تم چند دن تک اس کا اعلان کرو گے (ابن جریج بیان کرتے

18642-صحيح البخاري - كتاب البيوع، باب ما يتنزه من الشبهات - حديث: 1965صحيح مسلم - كتاب الزكوة، باب تحريم الزكوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى - حديث: 1846سنن أبي داؤد - كتاب الزكوة، باب الصدقة على بني هاشم - حديث: 1422مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزكوة، من قال لا تحل الصدقة على بني هاشم - حديث: 10524شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الزكوة، باب الصدقة على بني هاشم - حديث: 1915السنن الكبرى للبيهقي - كتاب اللقطة، باب ما جاء في قليل اللقطة - حديث: 11305مسند الطيالسي - أحاديث النساء ، وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة، حديث: 2097مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة ، حديث: 2792

ہیں:) میں نے انہیں تعین کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر وہ پانچ درہم ہوں (یا اس سے کم رقم کی کوئی چیز ہو تو اعلان کرو گے)۔

بَابُ السَّوْطِ وَالسِّقَاءِ وَاَشْبَاهِهٖ يَجِدُهُ الْمُسَافِرُ

باب: کوڑا یا مشکیزہ یا اس جیسی دوسری چیزیں جنہیں کوئی مسافر پائے

18645 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنِ السَّوْطِ وَالسِّقَاءِ وَالنَّعْلَيْنِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ يَجِدُهُ الْمُسَافِرُ فَيَقُوْلُ: اسْتَمْتِعْ بِهٖ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا ان سے کوڑے یا مشکیزے یا جوتوں یا ان جیسی دیگر چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: جنہیں کوئی مسافر پاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: تم انہیں استعمال کرلو۔

18646 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِالنَّعْلَيْنِ، وَالْاِدَاوَةِ وَالسَّوْطِ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا اِذَا وَجَدَهُ

❀❀ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان کے والد جوتوں میں یا برتن میں یا کوڑے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اگر انہیں پانے والا شخص انہیں استعمال کرلے۔

18647 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ضِمَامٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِالسَّوْطِ، وَالشَّيْءِ بَاْسًا كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ: الشَّيْءُ اِذَا وَجَدَهُ الْمُسَافِرُ اَنْ يَسْتَمْتِعَ بِهٖ

❀❀ ضمام نے جابر بن زید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ کوڑے یا کسی اور چیز میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے گویا وہ یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ اگر مسافر کوئی چیز پالیتا ہے تو اسے استعمال کرسکتا ہے۔

18648 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَسْتَمْتِعَ الْمُسَافِرُ بِالسَّوْطِ، وَالْعُصِيِّ، وَالشَّيْءِ اِذَا وَجَدَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مسافر کوڑے یا عصاء یا کوئی اور چیز پائے تو اسے استعمال کرلے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ

باب: خوارج کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

18649 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ قِسْمًا اِذْ جَاءَهُ ابْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ فِيهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ

صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ فِي قُذَذِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي نَضِيِّهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ فِي إِحْدَى يَدَيْهِ - أَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ - مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ - أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ - تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِّنَ النَّاسِ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ: (وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ) (التوبة: 58) الْآيَةَ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کچھ تقسیم کررہے تھے اسی دوران ذوالخویصرہ تمیمی کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور بولا یارسول اللہ! آپ عدل کریں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے کوئی شخص ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھے گا اور وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے اگر اس تیر کے پر کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا پھر اگر اس کے پر اور پھل کے درمیان والی جگہ کا جائزہ لیا جائے اس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا پھر اگر اس کے سرے پر جو لپیٹا گیا ہوتا ہے اس کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا حالانکہ وہ خون اور گندگی پار کر کے نکلا ہوتا ہے ان لوگوں کی مخصوص نشانی ایک سیاہ فام شخص ہے جس کا ایک بازو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کی ایک چھاتی عورت کی چھاتی کی مانند ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گوشت کے لوتھڑے کی مانند ہوگی جو حرکت کرتا ہوگا یہ لوگ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں کے درمیان اختلافات ہو چکے ہوں گے ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

''ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو صدقات کے حوالے سے تم پر نکتہ چینی کرتے ہیں''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا تھا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کا حلیہ بالکل اسی طرح تھا جو نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا۔

18650 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ

الإِسْلامِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَّهُ عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلٰى عَضُدِهِ، مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ أَفَتَذْهَبُونَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي دِيَارِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ تَعَالَى. قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا، حَتّٰى قَالَ: مَرَرْنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ قَالَ: فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ، كَمَا نَاشَدُوكُمْ، يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَتَرْجِعُوا، فَوَحَشُوا بِرِمَاحِهِمْ، وَسَلُّوا السُّيُوفَ، قَالَ: وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ: وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ، حَتّٰى أَتٰى نَاسًا، قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ حَتّٰى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَهُوَ يَحْلِفُ،

❀❀ حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اس لشکر میں موجود تھے جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے گئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''میری امت میں ایک گروہ نکلے گا جو قرآن پڑھیں گے ان کی تلاوت کے سامنے تمہاری تلاوت کوئی چیز نہیں ہوگی ان کی نمازوں کے مقابلے میں تمہاری نمازیں کوئی چیز نہیں ہوں گی ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزے کوئی چیز نہیں ہوں گے وہ لوگ قرآن پڑھیں گے وہ یہ گمان کریں گے کہ وہ ان کے حق میں ہے حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا ان کی نماز ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گی وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے جو لشکر ان لوگوں کو قتل کرے گا اگر اس لشکر کو یہ پتہ چل جائے کہ ان کے نبی کی زبانی ان لوگوں کے لئے کیا فیصلہ دیا گیا ہے' تو وہ دیگر تمام اعمال سے غافل ہو جائیں گے اور ان لوگوں کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ ان میں سے ایک ایسا شخص ہوگا جس کا ایک بازو ہوگا لیکن اس کی کلائی نہیں ہوگی اور وہ بازو چھاتی کی طرح کا ہوگا جس پر سفید بال ہوں گے (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) کیا تم لوگ معاویہ اور اہل شام کے ساتھ جنگ کے لئے جاتے ہو اور ان لوگوں کو اپنے علاقوں اور اپنے اموال میں پیچھے چھوڑ جاتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہوں گے کیونکہ انہوں نے خون کو حرام طریقے سے بہایا ہے لوگوں کی زمینوں میں غارت گری کی ہے' تو تم لوگ اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔

سلمہ بن کہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: زید بن وہب نے مجھے ایک جگہ پڑاؤ کروایا اور فرمایا ہمارا گزر ایک ڈھیری کے پاس

سے ہوا جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو اس وقت خوارج کا امیر عبداللہ بن وہب رسبی تھا اس نے ان لوگوں سے کہا: تم لوگ اپنے نیزے رکھ دو اور تلواریں نکال لو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ لوگ تمہیں واسطے دیں گے جس طرح انہوں نے حرورا کے دن تمہیں واسطے دیے تھے اور تم لوگ واپس چلے جاؤ گے تو انہوں نے نیزے نیچے کر لیے اور تلواریں سونت لیں لوگوں نے اپنے نیزوں کے ذریعے ان پر حملہ کیا راوی بیان کرتے ہیں: اس دن لوگ ایک دوسرے کے ہاتھوں قتل ہوئے اور ہمارے ساتھیوں میں سے صرف دو آدمی مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان لوگوں کے درمیان مخدج کو تلاش کرو وہ لوگوں کو نہیں ملا راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بنفس نفیس اٹھے اور آپ لوگوں کے پاس آئے، جو لوگ مارے گئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کو ہٹاؤ تو لوگوں نے اس شخص کو زمین پر پڑے ہوئے پایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اس کے رسول نے تبلیغ کر دی ہے عبیدہ سلمانی اٹھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور بولے اے امیر المومنین اللہ کی ذات وہ ہے، جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا آپ نے واقعی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہاں تک کہ عبیدہ سلمانی نے تین مرتبہ ان سے حلف لیا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا (کہ یہ بات سچ ہے)۔

18651 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، نَحْوَ حَدِیثِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، قَالَ جَابِرٌ: وَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا حِينَ قَتَلَهُمْ، وَاَنَا مَعَهُ، جِیءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِیْ نَعَتَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ بات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے، اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا تھا تو میں اس وقت ان کے ساتھ موجود تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کا حلیہ بالکل وہی تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا۔

18652 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ حِينَ قَتَلَ اَهْلَ النَّهْرَوَانِ، يَقُوْلُ: " آيَتُهُمْ رَجُلٌ مَثْدُوْنُ الْيَدِ اَوْ مُؤْدَنُ الْيَدِ، اَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمَّا وَجَدُوهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ، لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوا، لَاَخْبَرْتُكُمْ مَا قَضَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ "، قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِی وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، اِی وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَهَا ثَلَاثًا،

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا جب انہوں نے اہل نہروان کے ساتھ جنگ کی تو فرمایا ان لوگوں کی مخصوص نشانی ایک شخص ہے، جس کا ایک ہاتھ نامکمل ہوگا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے) لوگوں نے اس شخص کو تلاش کیا جب وہ انہیں مل گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر یہ اندیشہ نہ

ہوتا کہ تم لوگ غلط فہمی کا شکار ہو جاؤ گے تو میں تم لوگوں کو اس بارے میں خبر دیتا جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اُن افراد کی فضیلت کا فیصلہ دیا ہے جو ان (خارجی) لوگوں کے ساتھ جنگ کرے گا راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! رب کعبہ کی قسم جی ہاں! رب کعبہ کی قسم انہوں نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

18653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ بِمِثْلِهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

❀❀ اسی کی مانند روایت عبیدہ سلمانی کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

18654 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: لَمَّا حَكَّمْتُ الْحَرُورِيَّةَ قَالَ عَلِيٌّ: مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلَّهِ، قَالَ: "الْحُكْمُ لِلَّهِ، وَفِي الْاَرْضِ حُكَّامٌ، وَلَكِنَّهُمْ يَقُولُونَ: لَا اِمَارَةَ، وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ اِمَارَةٍ يَعْمَلُ فِيهَا الْمُؤْمِنُ، وَيَسْتَمْتِعُ فِيهَا الْفَاجِرُ وَالْكَافِرُ، وَيُبَلِّغُ اللَّهُ فِيهَا الْاَجَلَ"

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: جب خوارج کے سامنے ثالثی کا فیصلہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہی ہوتا ہے لیکن زمین بھی ثالث ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کوئی امیر نہیں ہوتا حالانکہ لوگوں کے لئے امیر ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی حکومت میں مومن عمل کر سکے اور فاجر اور کافر شخص اس حکومت سے نفع حاصل کر سکے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں متعین مدت پوری کر دے۔

18655 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا سَمِعَ عَلِيٌّ الْمُحَكِّمَةَ قَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قِيلَ لَهُ: الْقُرَّاءُ قَالَ: بَلْ هُمُ الْخَيَّابُونَ الْعَيَّابُونَ، قِيلَ: اِنَّهُمْ يَقُولُونَ: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلَّهِ، قَالَ: كَلِمَةُ حَقٍّ عُزِيَ بِهَا بَاطِلٌ قَالَ: فَلَمَّا قَتَلَهُمْ قَالَ رَجُلٌ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اَبَادَهُمْ وَاَرَاحَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ مِنْهُمْ لَمَنْ فِي اَصْلَابِ الرِّجَالِ لَمْ تَحْمِلْهُ النِّسَاءُ بَعْدُ، وَلَيَكُونَنَّ آخِرُهُمْ اَلصَّاصًا جَرَّادِينَ .

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے بارے میں سنا تو فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہیں بتایا گیا کہ یہ قرآن کے عالم ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ رسوا کرنے والے اور عیب نکالنے والے لوگ ہیں ان سے کہا گیا: یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات صحیح ہے لیکن اس کا مفہوم باطل مراد لیا جا رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کر دیا تو ایک شخص نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ان لوگوں کو ختم کر دیا اور ہمیں ان سے راحت عطا کر دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو ابھی مردوں کی پشتوں میں ہیں ابھی خواتین کو ان کا حمل ہی نہیں ہوا اور ان لوگوں کے آخر میں چور اور تباہی کرنے والے ہوں گے۔

18656 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَرُورِيَّةَ، قَالُوا: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَكُفَّارٌ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الْكُفْرِ فَرُّوا قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ؟ قَالَ: اِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيلًا وَهَؤُلَاءِ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ اَصَابَتْهُمْ فِتْنَةٌ، فَعَمُوا فِيهَا وَصُمُّوا

❀❀ معمر نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کو قتل کیا تو لوگوں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین یہ کون لوگ ہیں کیا یہ لوگ کافر ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے کفر سے راہ فرار اختیار کی ہے عرض کی گئی: کیا یہ منافق ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منافق لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں لیکن یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتے ہیں عرض کی گئی: تو پھر یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک ایسی قوم ہے جنہیں فتنہ لاحق ہوا اور یہ اس میں اندھے اور بہرے ہو گئے۔

18657 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ، كَانَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ قَتَلَ الْحَرُورِيَّةَ قَالَ: فَلَمَّا قَتَلُوا اُمِرُوا اَنْ يَلْتَمِسُوا الرَّجُلَ فَالْتَمَسُوهُ مِرَارًا، حَتّٰى وَجَدُوهُ فِي مَكَانٍ قَالَ: خَرِبَةٍ اَوْ شَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ قَالَ: فَرَفَعَ عَلِيٌّ يَدَيْهِ يَدْعُو وَالنَّاسُ يَدْعُونَ قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا اَيْضًا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ فَالِقِ الْحَبَّةِ، وَبَارِءِ النَّسَمَةِ، لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوا، لَاَخْبَرْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ مِنَ الْفَضْلِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابوہارون بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کے ساتھ جنگ کی جب لوگوں نے دشمن کو قتل کر دیا تو انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ ایک شخص کو تلاش کریں لوگوں نے اسے کئی مرتبہ تلاش کیا یہاں تک کہ وہ شخص انہیں ایک جگہ مل گیا راوی کہتے ہیں: شاید وہ کسی ویرانے میں ملا تھا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا بیان کیا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی لوگوں نے بھی دعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ نیچے کیے پھر ان دونوں کو دوبارہ بلند کیا اور پھر فرمایا اس اللہ کی قسم! جو دانے کو چیرنے والا ہے' اور جان کو پیدا کرنے والا ہے' اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم تکبر کا شکار ہو جاؤ گے تو میں تمہیں اس بارے میں بتاتا کہ جو شخص ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس کی فضیلت کے بارے میں کیا کچھ پہلے بیان ہو چکا ہے؟

18658 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، تَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے
''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے ان دونوں گروہوں

کا دعویٰ ایک ہوگا اور ان دونوں میں سے نکلنے والا نکل جائے گا اور اس گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا''۔

18659 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هَارُوْنَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ، مِثْلَ هٰذَا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: يَقْتُلُهَا اَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ اِلَى اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں
''اسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہوگا''۔

18660 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً قَطُّ، اِلَّا اسْتَحَلُّوا بِهَا السَّيْفَ

❀❀ ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے انہیں یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے جب بھی کسی قوم نے بدعت اختیار کی تو اس کے ذریعے انہوں نے تلوار کو حلال کر دیا۔

18661 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ لِرَجُلٍ مِّنَ الْخَوَارِجِ: مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ فَقَالَ الْحَسَنُ: اِنَّكَ لَتَقْتُلُ مَنْ هٰذَا دِيْنُهٗ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حسن نے خوارج سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا پھر اس نے کچھ اور چیزوں کا ذکر کیا تو حسن نے فرمایا: تم اس شخص کو بھی قتل کر دیتے ہو جس شخص کا یہی دین ہوتا ہے۔

18662 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، قَالَ: خَرَجَتْ خَارِجَةٌ مِنَ الْبَصْرَةِ فَقَتَلُوا، فَاَتَيْتُ اَنَسًا، فَقَالَ: مَا لِلنَّاسِ فَزِعُوا؟ قُلْتُ: خَارِجَةٌ خَرَجَتْ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ مَاذَا؟ قَالَ قُلْتُ: يَقُوْلُوْنَ: مُهَاجِرِيْنَ، قَالَ: اِلَى الشَّيْطَانِ هَاجَرُوا، اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

❀❀ ابان بیان کرتے ہیں: بصرہ میں کچھ لوگوں نے خروج کیا اور قتل و غارت گری کی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے دریافت کیا: لوگوں کو کیا پریشانی ہے میں نے کہا: ایک گروہ نے خروج کیا ہے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: کہ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ مہاجر ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے شیطان کی طرف ہجرت کی ہے کیا اللہ کے رسول نے یہ بات نہیں ارشاد فرمائی ہے
''فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی''۔

18663 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ، قَالَ: لَمَّا اُتِیَ بِرُءُوسِ الْاَزَارِقَةِ فَنُصِبَتْ عَلٰى

دَرَجِ دِمَشْقَ جَاءَ اَبُوْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَآهُمْ دَمِعَتْ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ، هٰؤُلَاءِ لَشَرُّ قَتْلٰى قُتِلُوا تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ هٰؤُلَاءِ، قُلْتُ: فَمَا شَاْنُكَ دَمِعَتْ عَيْنَاكَ؟ قَالَ: رَحْمَةً لَهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، قَالَ: قُلْتُ: اَبِرَاْيِكَ قُلْتَ: كِلَابُ النَّارِ، اَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: اِنِّي اِذًا لَجَرِيءٌ، بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا اثْنَتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا، فَعَدَّدَ مِرَارًا، ثُمَّ تَلَا: (يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ) (آل عمران: 106) حَتّٰى بَلَغَ (هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) (آل عمران: 107) وَتَلَا: (هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) (آل عمران: 7) حَتّٰى بَلَغَ: (اُولُو الْاَلْبَابِ) ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُمْ بِاَرْضِكَ كَثِيرٌ فَاَعَاذَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُمْ

❀❀ ابوغالب بیان کرتے ہیں: جب ازارقہ (یہ خارجیوں کے ایک فرقے کا نام) کے سرلائے گئے اور انہیں دمشق کے پھاٹک پر نصب کیا گیا' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے جب انہوں نے انہیں دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور پھر انہوں نے فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں یہ جہنم کے کتے ہیں اور یہ آسمان کے نیچے قتل ہونے والے بدترین مقتولین ہیں اور آسمان کے نیچے قتل ہونے والے سب سے بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں ان لوگوں نے قتل کیا ہے میں نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں جاری ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ان کے لئے رحمت کی وجہ سے کیونکہ پہلے یہ لوگ اہل اسلام میں سے تھے میں نے دریافت کیا کیا یہ بات آپ نے اپنی رائے کے ذریعے بیان کی ہے کہ یہ جہنم کے کتے ہیں یا آپ نے کوئی بات سن رکھی ہے انہوں نے فرمایا: (اگر میں یہ بات اپنی طرف سے کہوں) تو ایسی صورت میں' میں جرأت کرنے والا ہوؤں گا بلکہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں تین مرتبہ نہیں انہوں نے متعدد مرتبہ گنوا کر بتایا: اتنی مرتبہ سنی ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے''۔

یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ''وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

اور انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی وہ ذات ہے' جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے کچھ محکم آیات ہیں''۔

یہ آیت انہوں نے یہاں تک تلاوت کی: ''سمجھ دار لوگ''۔

پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ لوگ تمہاری سرزمین پر بہت زیادہ ہیں تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے بچا کے رکھے۔

18664 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ لِلنَّارِ عَشَرَةَ اَبْوَابٍ، وَاحِدٌ مِنْهَا لِلْخَوَارِجِ

❀❀ عبداللہ بن رباح انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جہنم کے دس دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ خوارج کے لئے مخصوص ہے۔

18665 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَذُكِرَ الْخَوَارِجُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: لَيْسُوا بِاَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَهُمْ يُضَلُّوْنَ،

❀❀ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ان کے سامنے خوارج کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: یہ لوگ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ عبادت نہیں کرتے تھے وہ لوگ بھی نماز پڑھتے تھے۔

18666 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔

18667 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ عَلَیَّ لَنِعْمَتَيْنِ مَا اَدْرِی اَيَّتُهُمَا اَعْظَمُ اَنْ هَدَانِیَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ، وَلَمْ يَجْعَلْنِیْ حَرُوْرِيًّا

❀❀ قتادہ نے ابوالعالیہ ریاحی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھ پر دو نعمتیں ہوئیں ہیں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان دونوں میں سے کون سی زیادہ بڑی ہے یہ چیز کے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی توفیق عطا کی اور یہ کہ مجھے اس نے خارجی نہیں! بنایا۔

18668 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ خَاصَمُوْا عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، فَقَالَ: "اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ السُّلْطَانِ وَالنَّاسِ، كَمَثَلِ اِخْوَةٍ ثَلَاثَةٍ وَرِثُوا اَبَاهُمْ، فَعَمَدَ اَكْبَرُهُمْ فَغَلَبَ اَخَوَيْهِ عَلٰی مِيْرَاثِهِمَا، فَقَالَ الْاَوْسَطُ لِلْاَصْغَرِ: قُمْ بِنَا فَلْنَاْخُذْ مِنْهُ مَالَنَا فَاَبٰی، وَقَالَ: اَكِلُهُ اِلَی اللّٰهِ، فَعَمَدَ الْاَوْسَطُ اِلَی الْاَصْغَرِ فَقَتَلَهُ، فَاَيُّهُمَا كَانَ اَشَدَّ عَلَيْهِ، الَّذِیْ قَتَلَهُ، اَوِ الَّذِیْ اَخَذَ مَالَهُ "، قَالَ: فَلَمَّا اَكْثَرُوا عَلَيْهِ قَالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الْاِسْلَامَ ضَرَبَ بِجِرَانِهِ اِلَی الْاَرْضِ، وَاسْتَقَامَ عَلٰی عَمُوْدِهِ، لَكُنْتُمْ اَخْوَفَ النَّاسِ عِنْدِیْ اَنْ تَهْلِكُوْا

❀❀ معمر نے زہری یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مرتبہ خوارج نے عبید بن عمیر کے ساتھ بحث کی تو انہوں نے فرمایا: تمہاری مثال اور حاکم وقت اور دیگر لوگوں کی مثال تین بھائیوں کی طرح ہے جو اپنے بھائی کے وارث بنتے ہیں ان میں سے جو سب سے بڑا ہے وہ ارادہ کرتا ہے اور اپنے دونوں بھائیوں کی میراث پر غالب آجاتا ہے درمیان والا چھوٹے سے کہتا ہے تم ہمارے ساتھ اٹھو تا کہ ہم اس سے اپنا مال لے لیں وہ نہیں مانتا اور یہ کہتا ہے کہ میں اسے اللہ کے سپرد کرتا ہوں تو درمیان والا بھائی' چھوٹے بھائی کی طرف بڑھ کر اسے قتل کر دیتا ہے' تو اب یہ بتاؤ کہ ان دونوں میں سے کس نے اس (چھوٹے بھائی) کے ساتھ زیادہ زیادتی کی ہے اس نے جس نے اسے قتل کیا ہے یا اس نے جس نے اس کا مال لیا تھا راوی کہتے ہیں: جب انہوں نے عبید بن عمیر کے ساتھ بہت زیادہ بحث کی تو عبید نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اسلام پوری روئے زمین پر نہ پھیل گیا ہوتا اور اس کے ستون مضبوط نہ ہو گئے ہوتے تو میرے نزدیک تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا اندیشہ ہوتا کہ تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے۔

18669 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ: سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ

اخْتِلَافٌ، وَفُرْقَةٌ، وَسَيَأْتِي قَوْمٌ يُعْجِبُونَكُمْ، اَوْ تُعْجِبُهُمْ اَنْفُسُهُمْ، يَدْعُوْنَ اِلَى اللّٰهِ، وَلَيْسُوا مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ، يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ، وَلَيْسُوا عَلٰى شَيْءٍ، فَاِذَا خَرَجُوا عَلَيْكُمْ، فَاقْتُلُوهُمْ، الَّذِيْ يَقْتُلُهُمْ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوا: وَمَا سِمَتُهُمْ؟ قَالَ: الْحَلْقُ وَالسَّمْتُ قَالَ: يَعْنِيْ يَحْلِقُوْنَ رُءُوسَهُمْ "وَالسَّمْتُ: يَعْنِيْ لَهُمْ سَمْتٌ وَخُشُوعٌ"

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب میری امت میں اختلافات اور فرقہ بندی ہوگی اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو تمہیں اچھے لگیں گے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیں گے حالانکہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور وہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ ان کا واسطہ ہے ان لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی جب وہ تمہارے خلاف خروج کریں تو تم انہیں قتل کرنا جو شخص انہیں قتل کرے گا وہ ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا لوگوں نے عرض کی: ان کی مخصوص نشانی کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: سر منڈوانا اور خشوع وخضوع

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے سروں کو منڈوائیں گے اور سمت سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کی مخصوص نشانی خشوع وخضوع ہوگا۔

18670 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي قَدْ سَئِمْتُهُمْ، وَسَئِمُوْنِي، وَمَلِلْتُهُمْ، وَمَلُّوْنِي، فَاَرِحْنِيْ مِنْهُمْ، وَاَرِحْهُمْ مِنِّي، فَمَا يَمْنَعُ اَشْقَاكُمْ اَنْ يَخْضِبَهَا بِدَمٍ؟ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى لِحْيَتِهِ

❀❀ عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے اللہ میں نے انہیں پریشان کیا تو انہوں نے بھی مجھے پریشان کیا میں نے انہیں اکتاہٹ کا شکار کیا تو انہوں نے بھی مجھے اکتاہٹ کا شکار کیا تو مجھے راحت عطا کردے اور انہیں میرے حوالے سے راحت عطا کردے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی داڑھی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تم میں سے جو شخص سب سے زیادہ بدبخت ہے اس کے لئے کیا چیز رکاوٹ ہے کہ وہ اس (داڑھی) خون سے رنگ دے۔

18671 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ اِذَا رَاٰى ابْنَ مُلْجِمٍ الْمُرَادِيَّ، قَالَ:

اُرِيْدُ حَيَاتَهُ، وَيُرِيْدُ قَتْلِيْ ... عَذِيْرُكَ مِنْ خَلِيْلِكَ مِنْ مُرَادٍ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم مرادی کو دیکھا تو فرمایا

''میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور یہ مجھے مارنا چاہتا ہے تمہارے خلیل کی طرف سے تمہارا عذر مراد کا حصہ ہے''۔

18672 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ قُثَمَ مَوْلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ بِالْمُرَادِيِّ فَقَالَتِ ابْنَةُ عَلِيٍّ: لَتُقْتَلَنَّ، قَالَ: كَذَبْتِ وَاللّٰهِ، لَا اُقْتَلُ اِلَّا اَنْ اَمُوْتَ، قَالَ: وَقَالَ لِيْ غَيْرُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ: اِنَّهَا اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عَلِيٍّ، قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: اَخْبَرَنِيْ قُثَمُ مَوْلَى الْفَضْلِ اَنَّ عَلِيًّا دَعَا حُسَيْنًا

وَمُحَمَّدًا، فَقَالَ: بِحَقِّي لِمَا حَبَسْتُمَا الرَّجُلَ، فَإِنْ مُتُّ مِنْهَا فَقَدِّمَاهُ فَاقْتُلَاهُ، وَلَا تُمَثِّلَا بِهِ قَالَ: فَقَطَعَاهُ وَحَرَّقَاهُ، قَالَ: وَنَهَاهُمَا الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام قثم کا یہ بیان نقل کیا ہے مرادی کا گزر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے کہا: آپ ضرور شہید ہو جائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم غلط کہہ رہی ہو اللہ کی قسم! میں قتل نہیں ہوں گا' البتہ میں مر جاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبدالکریم کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ صاحبزادی سیّدہ اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما تھیں عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے غلام قثم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور امام محمد بن حنفیہ کو بلوایا اور فرمایا میرا جو حق ہے اس کے حوالے سے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم نے اس شخص کو قید رکھنا ہے' اگر میں اس کے حملے کی وجہ سے مر گیا تو تم اس کے پاس جا کے اسے قتل کر دینا لیکن اس کا مثلہ نہ کرنا راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں صاحبان نے اس شخص کے اعضاء بھی کاٹ دیے تھے اور اس کو جلا بھی دیا تھا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان دونوں صاحبان کو اس سے منع بھی کیا تھا۔

18673 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا، يَقُوْلُ: لِلشَّهِيدِ نُورٌ، وَلِمَنْ قَاتَلَ الْحَرُورِيَّةَ عَشَرَةُ اَنْوَارٍ وَكَانَ يَقُوْلُ: لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْحَرُورِيَّةِ قَالَ: وَلَقَدْ خَرَجُوا فِيْ زَمَانِ دَاوُدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن رباح انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے شہید کا ایک مخصوص نور ہوتا ہے' اور جو شخص خارجیوں کے ساتھ جنگ کرے گا اس کے دس انوار ہوں گے وہ یہ فرمایا کرتے تھے جہنم کے سات دروازے ہیں جن میں سے تین خوارج کے لئے ہوں گے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت داؤد کے زمانے میں بھی (ایک قوم نے) خروج کیا تھا۔

18674 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيَّ، يَقُوْلُ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ مَعَ اَصْحَابِهِ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ، فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِيْ وَجْهِهِ سَفْعَةَ شَيْطَانٍ فَجَاءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَدَّثْتَ نَفْسَكَ آنِفًا اَنَّهُ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ وَلَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفِيكُمْ رَجُلٌ يَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا فَقَامَ فَرَجَعَ فَقَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ، فَلَمْ تُشَايِعْنِيْ نَفْسِي، عَلٰى قَتْلِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّكُمْ لَهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنَا، فَقَامَ اِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَجَدْتُهُ سَاجِدًا فَلَمْ تُشَايِعْنِيْ نَفْسِي عَلٰى قَتْلِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّكُمْ لَهُ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ لَهُ اِنْ اَدْرَكْتَهُ، وَلَا اُرَاكَ اَنْ تُدْرِكَهُ فَقَامَ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ وَجَدْتُهُ لَجِئْتُكَ بِرَاْسِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا اَوَّلُ قَرْنٍ

مِّنَ الشَّيْطَانِ طَلَعَ فِي أُمَّتِي، أَوْ أَوَّلُ قَرْنٍ طَلَعَ مِنْ أُمَّتِي، أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ مَا اخْتَلَفَ مِنْكُمْ رَجُلَانِ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ اخْتَلَفُوا عَلَى إِحْدَى أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّكُمْ سَتَخْتَلِفُونَ مِثْلَهُمْ، أَوْ أَكْثَرَ، لَيْسَ مِنْهَا صَوَابٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا هٰذِهِ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ وَآخِرُهَا فِي النَّارِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یزید رقاشی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے ایک شخص ان کے سامنے آیا لوگوں نے اس کی تعریف کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے چہرے میں شیطان کا نشان ہے وہ شخص آیا اور اس نے سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ نہیں سوچ نہیں رہے تھے کہ اس وقت حاضرین میں تم سے زیادہ فضیلت والا شخص اور کوئی نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ شخص چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو اس کی گردن اڑا دے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ایسا کرتا ہوں وہ اٹھے (تشریف لے گئے) پھر واپس آئے اور بولے جب میں اس تک پہنچا تو میں نے اسے پایا کہ وہ نماز ادا کر رہا تھا تو میرا دل نہیں مانا کہ اسے قتل کر دوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کون اس کو قتل کرے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں کر دوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کے اس کی طرف گئے پھر وہ واپس آئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے اسے سجدے کی حالت میں پایا تو میرے دل نے اسے قتل کرنے کے لئے میرا ساتھ نہیں دیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون اس کو سنبھالے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کو کر سکتے ہو اگر تم اس کو پالو ویسے تمہارے بارے میں میرا نہیں خیال کہ تم اس تک پہنچ پاؤ گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے اور واپس آئے اور عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر میں اس کو پالیتا تو اس کا سر لے کر آپ کے پاس آتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں نکلا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ پہلا سینگ ہے جو میری امت میں نکلا ہے' اگر تم لوگ اسے قتل کر دیتے تو تم میں سے دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوتا بنی اسرائیل نے اختلاف کیا اور اکہتر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور عنقریب تم لوگ بھی ان کی مانند یا ان سے زیادہ تعداد میں اختلاف کا شکار ہو گے ان فرقوں میں سے درست صرف ایک ہو گا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ ایک کون سا ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جماعت' اور اس کے علاوہ دیگر تمام لوگ جہنم میں ہوں گے۔

18675 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ: عَلَى كَمْ تَفَرَّقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ؟ فَقَالَ: عَلَى وَاحِدَةٍ، أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. قَالَ: وَأُمَّتِي أَيْضًا سَتَفْتَرِقُ مِثْلَهُمْ، أَوْ يَزِيدُونَ وَاحِدَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: بنی اسرائیل کتنے فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے؟ انہوں نے عرض کی: اکہتر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت بھی عنقریب ان کی مانند یا ان سے ایک زیادہ تعداد میں فرقوں کی تقسیم ہو گی وہ سب جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک نہیں جائے گا۔

18676 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ تُرْبَتِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ، وَبَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَقَالُوْا: يُعْطِي صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ، وَيَدَعُنَا، فَقَالَ: اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ، قَالَ: فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِءُ الْجَبِيْنِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوْقٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ، قَالَ: فَمَنْ يُطِيْعُ اللّٰهَ، اِذَا عَصَيْتُهُ؟ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ؟ قَالَ: فَسَاَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ - قَالَ: فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: اِنَّ مِنْ ضِئْضِءِ هٰذَا، قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مَرْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ، وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ، لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ، لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں موجود تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مٹی میں کچھ سونا بھیجا نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا زید الخیر طائی جس کا تعلق بنونبہان سے تھا اور اقرع بن حابس حنظلی جس کا تعلق بنومجاشع سے تھا اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری جس کا تعلق بنوکلاب سے تھا ان کے درمیان تقسیم کر دیا تو قریش اور انصار غصے میں آ گئے انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے نجد کے سرداروں کو سونا دے دیا ہے' اور ہمیں نہیں دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان کی تالیف قلب کرنا چاہ رہا تھا راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں اور پیشانی باہر کی طرف نکلی ہوئی تھی داڑھی گھنی تھی رخسار ابھرے ہوئے تھا سر مونڈا ہوا تھا اس نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! اللہ تعالیٰ سے ڈریں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اُس کی نافرمانی کروں گا تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ تو مجھے اہلِ زمین کے بارے میں امین قرار دیتا ہے' تو کیا تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: حاضرین میں سے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ وہ اسے قتل کر دیتا ہے راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع کر دیا' وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا: اس شخص جیسے کچھ اور لوگ بھی سامنے آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بتوں کی عبادت گزاروں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو میں انہیں یوں قتل کروں گا جس طرح قوم عاد کو قتل کیا گیا تھا۔

18677 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: اِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ، فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ، وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

سَيَخْرُجُ اَقْوَامٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ. لَا

يُجَاوِزُ اِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَاَيْنَمَا لَقِيتَهُمْ، فَاقْتُلْهُمْ، فَاِنَّ فِي قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ سوید بن غفلہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں تمہیں اپنی ذات اور تمہارے معاملات کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی بات کروں تو جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے لیکنجب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی بات کروں گا تو اللہ کی قسم! میں آسمان سے گر جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے) کوئی غلط بیانی کروں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''آخری زمانے میں (یعنی بعد کے زمانے میں) کچھ اقوام نکلیں گی جن کی عمریں کم ہوں گی سمجھ بوجھ کم ہوگی وہ لوگ مخلوق میں سب سے بہتر لوگوں کی باتیں بیان کریں گے لیکن ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ان کا سامنا کرنا تم انہیں قتل کر دینا کیونکہ انہیں قتل کرنے میں اس شخص کے لئے قیامت کے دن اجر ہوگا جو انہیں قتل کرے گا۔

18678 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَتُ الْحَرُوْرِيَّةَ فَكَانُوْا فِيْ دَارٍ عَلٰى حِدَتِهِمْ فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَبْرِدْ عَنِ الصَّلَاةِ لَعَلِّي آتِيْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاُكَلِّمَهُمْ، قَالَ: اِنِّي اَتَخَوَّفُهُمْ عَلَيْكَ قُلْتُ: كَلَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، قَالَ: فَلَبِسْتُ اَحْسَنَ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْيَمَانِيَّةِ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ قَائِلُوْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى قَوْمٍ لَمْ اَرَ قَوْمًا قَطُّ اَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنْهُمْ، اَيْدِيهِمْ كَاَنَّهَا ثَفِنُ الْاِبِلِ، وَوُجُوْهُهُمْ مُعَلَّمَةٌ مِنْ آثَارِ السُّجُوْدِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَقَالُوْا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: جِئْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ نَزَلَ الْوَحْيُ، وَهُمْ اَعْلَمُ بِتَاْوِيلِهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تُحَدِّثُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاللّٰهِ لَنُحَدِّثَنَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: اَخْبِرُوْنِيْ مَا تَنْقُمُوْنَ عَلٰى ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنِهِ وَاَوَّلِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ؟ " قَالُوْا: نَنْقِمُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالُوْا: اَوَّلُهُنَّ اَنَّهُ حَكَّمَ الرِّجَالَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: (اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ) (الانعام: **57**)، قَالَ: قُلْتُ: وَمَاذَا قَالُوْا: وَقَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ وَلَمْ يَغْنَمْ لَئِنْ كَانُوْا كُفَّارًا لَقَدْ حَلَّتْ لَهُ اَمْوَالُهُمْ وَلَئِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ لَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ دِمَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَاذَا قَالُوْا: مَحَا نَفْسَهُ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَهُوَ اَمِيْرُ الْكَافِرِيْنَ. قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَرَاْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُحْكَمِ وَحَدَّثْتُكُمْ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا تُنْكِرُوْنَ، اَتَرْجِعُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: اَمَّا قَوْلُكُمْ: حَكَّمَ الرِّجَالَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ) (المائدة: **95**) اِلٰى قَوْلِهِ: (يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ) (المائدة: **95**) وَقَالَ فِي الْمَرْاَةِ وَزَوْجِهَا: (وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِنْ اَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ

اَهْلِهَا) (النساء : 35) اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَحُكْمُ الرِّجَالِ فِيْ حَقْنِ دِمَائِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ اَحَقُّ اَمْ فِيْ اَرْنَبٍ ثَمَنُهَا رُبُعُ دِرْهَمٍ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ بَلْ فِيْ حَقْنِ دِمَائِهِمْ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ، قَالَ: اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَاَمَّا قَوْلُكُمْ: اِنَّهُ قَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ وَلَمْ يَغْنَمْ، اَتَسْبُوْنَ اُمَّكُمْ عَائِشَةَ اَمْ تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْ غَيْرِهَا، فَقَدْ كَفَرْتُمْ وَاِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّهَا لَيْسَتْ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَدْ كَفَرْتُمْ وَخَرَجْتُمْ مِنَ الْاِسْلَامِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ) (الأحزاب: 6) فَاَنْتُمْ مُتَرَدِّدُوْنَ بَيْنَ ضَلَالَتَيْنِ فَاخْتَارُوْا اَيَّتَهُمَا شِئْتُمْ، اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَاَمَّا قَوْلُكُمْ: مَحَا نَفْسَهُ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ كِتَابًا، فَقَالَ: اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: " وَاللّٰهُ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اكْتُبْ يَا عَلِيُّ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ " فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَفْضَلَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ عِشْرُوْنَ اَلْفًا وَبَقِيَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةُ آلَافٍ فَقُتِلُوا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب خوارج نے علیحدگی اختیار کی تو وہ ایک جگہ پر علیحدہ جا کر رہنے لگے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اے امیر المومنین آپ نماز کو ذرا مؤخر کر دیں تا کہ میں ان لوگوں کے پاس سے ہو کے آؤں اور ان سے بات چیت کروں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ تمہیں نقصان نہ پہنچائیں میں نے عرض کی: اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہرگز نہیں ہوگا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اپنے پاس موجود سب سے بہترین یمانی لباس پہنا پھر میں ان کے پاس گیا وہ لوگ اس وقت دوپہر کے وقت آرام کر رہے تھے میں ایسے لوگوں کے پاس گیا کہ میں نے ان سے زیادہ محنتی کوئی شخص نہیں دیکھا کہ ان کے ہاتھ اونٹوں کے ''ثفن'' (اس سے مراد اونٹ کے جسم کا وہ حصہ ہے جو زمین پر بیٹھنے کی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے) کی مانند تھے اور ان کے چہروں پر بکثرت سجدوں کے نشانات تھے میں وہاں گیا تو انہوں نے کہا: اے ابن عباس آپ کو خوش آمدید ہے آپ کس سلسلے میں تشریف لائے ہیں میں نے کہا: میں تم لوگوں کے ساتھ اللہ کے رسول کے اصحاب کے حوالے سے بات چیت کرنے کے لئے آیا ہوں جن پر وحی نازل ہوئی تھی اور یہ لوگ وحی کے مفہوم کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں ان میں سے بعض نے دوسروں سے کہا: کہ تم ان کے ساتھ بات چیت نہ کرو اور بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کے ساتھ بات چیت کریں گے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے کہا: تم لوگ مجھے بتاؤ کہ تم لوگ اللہ کے رسول کے چچازاد (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے کیا اختلاف رکھتے ہو؟ جو اللہ کے رسول کے داماد بھی ہیں اور آپ پر ایمان لانے والے پہلے فرد ہیں اور اللہ کے رسول کے اصحاب ان کے ساتھ ہیں ان لوگوں نے کہا: ہمیں ان پر تین اعتراضات ہیں میں نے دریافت کیا: وہ اعتراضات کیا ہیں؟ ان لوگوں نے کہا: پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کے دین کے معاملے میں انسانوں کو ثالث بنا دیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حکم صرف اللہ کا ہوگا''۔

میں نے کہا: اور کیا اعتراض ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے ساتھ جنگ کی لیکن کسی کو قیدی نہیں بنایا اور مال غنیمت بھی اختیار نہیں کیا اگر ان کے مخالفین کافر تھے تو ان کے اموال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے حلال ہونے چاہیے تھے اور اگر وہ مومن تھے تو ان کے خون حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے حرام ہونے چاہیے تھے میں نے دریافت کیا: اور کیا اعتراض ہے؟ انہوں نے کہا: انہوں نے اپنی ذات کے لئے لفظ امیر المومنین مٹوادیا تھا اگر وہ مومنین کے امیر نہیں ہیں تو پھر وہ کافروں کے امیر ہوں گے میں نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر میں تمہارے سامنے اللہ کی محکم کتاب کی تلاوت کروں اور اس کے نبی کی سنت کے بارے میں تمہیں بتاؤں جس کا تم انکار نہ کرسکو تو کیا تم رجوع کرلو گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے دین کے بارے میں لوگوں کو ثالث بنادیا تھا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو قتل نہ کرو''۔

اس آیت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''تم میں سے دو عادل لوگ اس کے بارے میں فیصلہ دے دیں''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے شوہر کے معاملے میں یہ فرمایا ہے:

''اگر تم لوگوں کو ان (میاں بیوی) کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے اہل خانہ کی طرف سے بھیج دو اور ایک ثالث عورت کے اہل خانہ کی طرف سے بھیج دو''

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ لوگوں کے خون کو بہنے سے روکنے اور ان کے درمیان اصلاح کرنے کے لئے انسانوں کو ثالث بنانا یہ زیادہ حق رکھتا ہے یا ایک خرگوش کے بارے میں کسی کو ثالث بنانا زیادہ حق رکھتا ہے جس کی قیمت چار درہم ہوگی ان لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ لوگوں کے خون کو بچانے اور ان کے درمیان بہتری پیدا کرنے کے لئے ثالث بنانا زیادہ بہتر ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس اعتراض کا جواب دے دیا؟ ان لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی لیکن کسی کو قیدی نہیں بنایا اور مال غنیمت بھی حاصل نہیں کیا تو کیا تم لوگ اپنی والدہ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بناؤ گے اور انہیں قیدیوں کی طرح رکھو گے جس طرح دیگر خواتین کو رکھا جاتا ہے اس صورت میں تو تم لوگ کفر کے مرتکب ہو گے اور اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ وہ ام المومنین بھی نہیں ہیں تو بھی تم کفر کے مرتکب ہو گے اور اسلام سے نکل جاؤ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے

''نبی اہل ایمان کے نزدیک ان کی اپنی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور ان کی ازواج ان لوگوں کی مائیں ہیں''

تو اس صورت میں تم دو گمراہیوں کے درمیان ادھر ادھر ہوتے رہو گے تو تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو اسے

اختیار کرلو کیا میں نے اس اعتراض کا جواب دے دیا؟ ان لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے جی ہاں!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تمہارے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے لئے امیرالمؤمنین کے لفظ کو مٹا دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کو یہ دعوت دی کہ وہ معاہدہ تحریر کروالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ تحریر کرو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے طے کیا ہے ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہمیں یہ پتہ ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ تک جانے سے نہ روکتے اور آپ کے ساتھ جنگ نہ کرتے آپ یہ لکھیں کہ محمد بن عبداللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں واقعی اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم لوگ مجھے جھٹلاتے ہوا ے علی تم یہ لکھ دو کہ محمد بن عبداللہ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) تو اللہ کے رسول تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ فضیلت ہیں (آپ نے بھی تو اپنے نام کے ساتھ لفظ ''رسول اللہ'' مٹوا ہی دیا تھا) کیا میں نے اس اعتراض کا جواب بھی دے دیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ جی ہاں! تو ان میں سے بیس ہزار لوگوں نے رجوع کیا اور ان میں سے چار ہزار افراد اپنے موقف پر ڈٹے رہے' اور پھر بعد میں قتل ہوئے۔

بَابُ ذِكْرِ رَفْعِ السِّلَاحِ

باب: ہتھیار اٹھانے کا تذکرہ

18679 - حدیث نبوی: قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُشِيرَنَّ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيهِ بِسِلَاحٍ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي، لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ، فَيَضَعُهُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنْ نَارٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف ہرگز اشارہ نہ کرے ہوسکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھڑا دے اور پھر اس شخص کو جہنم کے گڑھے میں پھینکوا دے۔

18680 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا،

18680-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " من حمل - حديث: 168مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان الأعمال التي برء رسول الله صلى الله عليه وسلم من - حديث: 123صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب طاعة الأئمة - ذكر الزجر عن الخروج على الأئمة بالسلاح وإن جاروا' حديث: 4658سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من شهر السلاح - حديث: 2571السنن للنسائي - كتاب تحريم الدم' من شهر سيفه ثم وضعه في الناس - حديث: 4052البحر الزخار مسند البزار - أول حديث أبي موسى' حديث: 2715مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5692معجم ابن الأعرابي - باب الجيم' حديث: 1334المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' من اسمه سلمة - عكرمة بن عمار ' حديث: 6115معجم الصحابة لابن قانع - سلمة بن عمرو بن الأكوع' حديث 510

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

18681 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18682 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَا رَاصِدٌ بِطَرِيقٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ ہی راستے میں گھات لگانے والا (یعنی ڈاکو ہم میں سے ہے)''۔

18683 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "مَنْ اَشَارَ بِسِلَاحٍ ثُمَّ وَضَعَهُ - يَقُوْلُ: ضَرَبَ بِهِ - فَدَمُهُ هَدَرٌ"

❀❀ ابن زبیر بیان کرتے ہیں: جو شخص ہتھیار کے ذریعے اشارہ کرے اور پھر اسے رکھ دے (یعنی ' سے کو ہتھیار مار دے) تو اس کا خون رائیگاں جائے گا۔

18684 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ، فَهُوَ هَدَرٌ قَالَ: وَكَانَ يَرٰى هُوَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَقَالَ اُنَاسٌ: "لَوْ ضَرَبَ رَجُلٌ رَجُلًا بِسَيْفٍ فَلَمْ يَقْتُلْهُ، فَقَالَ: لِاِحْنَةٍ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اُهْدِرَ دَمُهُ؟ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: لَا، قُلْنَا: عِنْدَمَا كَانَ هٰذَا مِنْ قَوْلِ اَبِيكَ؟ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا اَنَّ نَاسًا قَالُوا لِبَعْضِ الْمَارَّةِ: اعْطُونَا مَتَاعَكُمْ، وَاِلَّا ضَرَبْنَاكُمْ بِالسَّيْفِ، فَذٰلِكَ حِينَ قَالَ ذٰلِكَ"

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے ابن زبیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ہتھیار اٹھائے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا

راوی کہتے ہیں: اسی بات کے قائل تھے لوگ یہ کہتے ہیں اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو تلوار کے ذریعے مارتا ہے اور اسے قتل نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کسی ناچاقیکی وجہ سے تھا تو کیا اس شخص کا خون رائیگاں جائے گا طاؤس کے صاحبزادے نے جواب دیا: جی نہیں! ہم یہ کہتے ہیں پھر ایسی صورت میں آپ کے والد کا قول کہاں جائے گا انہوں نے جواب دیا: میرے سامنے یہ بات ذکر گئی ہے کہ کسی گزرنے والے کے پاس جا کر یہ کہا کہ تم لوگ اپنا سامان ہمیں دے دو ورنہ ان تلواروں کے ذریعے ہم تمہیں مار دیں گے تو اس صورت حال کے بارے میں میرے والد نے یہ بات کہی تھی۔

18685 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَوْ بَيَّتَ قَوْمًا رَجُلٌ فَسَرَقَهُمْ، وَمَعَهُ عَطَاءٌ فَقَتَلُوهُ، غَرِمُوا دِيَتَهُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُ سِلَاحٌ، فَاِنْ كَانَ مَعَهُ سِلَاحٌ، لَمْ يُودَ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی قوم کے ہاں رات بسر کرتا ہے اور ان کے ہاں چوری کر لیتا ہے اور اس شخص کے پاس رقم بھی ہوتی ہے اور وہ لوگ اسے قتل کر دیتے ہیں تو وہ لوگ اس کی دیت ادا کریں گے البتہ اگر اس چور کے پاس ہتھیار ہو تو حکم مختلف ہوگا اگر اس کے پاس ہتھیار ہوگا تو پھر اس کی دیت ادا نہیں کی جائے گی۔

18686 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، اَخْبَرَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِذْ هُوَ عَامِلٌ عَلَى الْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ، قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ ضَرَبَ آخَرَ بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَضَحِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ: اَوَ هٰذَا مِمَّا يُؤْخَذُ بِهِ؟ اِنَّمَا كَتَبَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اِلَى عُمَرَ اَنْ يَقْطَعَ يَدَ رَجُلٍ ضَرَبَ آخَرَ بِالسَّيْفِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَانِي عُمَرُ فَاسْتَشَارَنِي فِي قَطْعِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: اَرَى تَصْدُقُهُ الْحَدِيثَ، وَتُكْتُبُ اِلَيْهِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ ضَرَبَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ بِالسَّيْفِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، وَضَرَبَ فُلَانٌ فُلَانًا زَمَنَ مَرْوَانَ بِالسَّيْفِ، فَلَمْ يَقْطَعْ مَرْوَانُ يَدَهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بِذٰلِكَ، فَمَكَثَ حِينًا، لَا تَاْتِيهِ رَجْعَةُ كِتَابِهِ، ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْهِ الْوَلِيدُ اَنَّ حَسَّانًا كَانَ يَهْجُو صَفْوَانَ وَيَذْكُرُ اُمَّهُ، وَشَيْئًا آخَرَ قَدْ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ وَذَكَرْتُ اَنَّ مَرْوَانَ لَمْ يَقْطَعْ يَدَهُ وَلَكِنْ عَبْدُ الْمَلِكِ قَدْ قَطَعَ يَدَهُ، فَاقْطَعْ يَدَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقَطَعَ يَدَهُ لِذٰلِكَ، وَكَانَتْ مِنْ ذُنُوبِهِ الَّتِي يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْهَا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے کہا: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز، ولید بن عبدالملک کے زمانے میں مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا جس نے دوسرے شخص کو تلوار کے ذریعے مارا تھا معمر کہتے ہیں تو زہری ہنس پڑے اور بولے کیا یہ وہ شخص ہے، جس سے علم حاصل کیا جائے (پھر انہوں نے بتایا) ولید بن عبدالملک نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا کہ وہ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیں جس نے دوسرے شخص کو تلوار کے ذریعے مارا تھا زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوا کر اس کا ہاتھ کاٹنے کے بارے میں مجھ سے مشورہ لیا میں نے ان سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ خلیفہ کو حدیث بیان کریں اور اسے خط میں لکھیں کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو تلوار کے ذریعے مارا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کا ہاتھ نہیں کٹوایا تھا اسی طرح مروان کے زمانے میں فلاں شخص نے فلاں شخص کو تلوار کے ذریعے مارا تھا تو مروان نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خلیفہ کو خط لکھ دیا کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ولید کا خط انہیں آیا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کی ہجو کیا کرتے تھے اور ان کی والدہ کا ذکر کرتے تھے اور کچھ اور بھی ذکر کیا جو زہری نے بیان کیا تھا جہاں تک تم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ مروان نے ہاتھ نہیں کٹوایا تھا تو خلیفہ عبدالملک نے تو ہاتھ کٹوا دیا تھا تو اس لئے تم اس کا ہاتھ کٹوا دو

زہری بیان کرتے ہیں: تو اس وجہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا لیکن یہ بات ان کے ان

گناہوں میں سے ایک تھی جن کے حوالے سے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

18687 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى طَرِيفِ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ قَاضِيًا بِالشَّامِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ ضَرَبَ حَسَّانًا بِالسَّيْفِ، فَجَاءَتْ الْاَنْصَارُ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَنْتَظِرُوْنَ اللَّيْلَةَ، فَاِنْ بَرَاَ صَاحِبُكُمْ، تَقْتَصُّوا، وَاِنْ يَمُتْ نَقِدْكُمْ

❀❀ بدیل بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے طریف بن ربیعہ کو خط لکھا جو شام کے قاضی تھے کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو تلوار ماری تھی انصار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات تک انتظار کرو اگر تمہارا ساتھی ٹھیک ہو گیا تو تم بدلہ لینا اور اگر وہ مر گیا تو وہ تمہیں دیت ادا کر دیں گے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمُنَافِقِينَ

باب: منافقین کا تذکرہ

18688 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ، حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُهُ - اَوْ يُشَاوِرُهُ - يُسَارُّهُ، فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ، يَسْتَاْذِنُهُ فِيهِ فَجَهَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامِهِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: اَلَيْسَ يُصَلِّي؟ قَالَ: بَلٰى وَلَا صَلَاةَ لَهُ قَالَ: اُولٰئِكَ الَّذِينَ نُهِيتُ عَنْهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان موجود تھے۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے آپ سے مشورہ لیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ سے سرگوشی میں بات کی جو منافقین سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو قتل کرنے کے بارے میں تھی وہ آپ سے اس کی اجازت لے رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا وہ شخص اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اس کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے کہا: جی ہاں! لیکن اس کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ نماز ادا نہیں کرتا اس نے عرض کی: جی ہاں! لیکن اس کی نماز کی کوئی حیثیت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں (جن کو قتل کرنے سے) مجھے منع کیا گیا ہے۔

18689 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَاَخَذَ بِعَمُودِ الْقُبَّةِ فَجَعَلَ يُحَدِّثُنَا اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ، لَا اَدْرِي مَا يُسَارُّهُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوهُ قَالَ: فَلَمَّا قَفَّا الرَّجُلُ دَعَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: اَجَلْ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاذْهَبْ فَقُلْ لَهُمْ يُرْسِلُونَهُ، فَاِنَّهُ اُوحِيَ اِلَيَّ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ، حَتّٰى يَقُولُوا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، حُرِّمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ، وَاَمْوَالُهُمْ، اِلَّا بِالْحَقِّ، وَكَانَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"

❀❀ نعمان بن سالم ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک خیمے میں موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے خیمے کی ایک لکڑی پکڑی اور ہمارے ساتھ بات چیت کرنے لگے اسی دوران ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی مجھے پتہ نہیں چلا کہ اس نے سرگوشی میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیا بات کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے لے جاؤ اور اسے قتل کردو جب وہ شخص مڑ گیا تو آپ نے اسے بلوایا اور فرمایا شاید وہ شخص (جس کو قتل کرنے کا میں نے فرمان جاری کیا ہے) لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس شخص نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم جاؤ اور ان لوگوں سے کہو کہ اس شخص کو چھوڑ دیں کیونکہ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ (اس وقت تک) جنگ کروں جب تک وہ یہ نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ کہہ دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ان کی جانیں اور ان کے مال مجھ پر حرام ہو جائیں گے البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

بَابٌ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ الْاِيمَانِ

باب: ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا

18690 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ فِي اِنْسَانٍ يَكْفُرُ بَعْدَ اِيمَانِهِ، يُدْعَى اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَى قُتِلَ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ يُدْعَى؟ قَالَ: لَا اَدْرِي قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي وَلٰكِنَّا قَدْ سَمِعْنَا ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیتا ہے اسے اسلام کی دعوت دی جائے گی اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے گا میں نے دریافت کیا: اسے کتنے عرصے تک دعوت دی جائے گی انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں نے دریافت کیا: یہ حکم کس کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم لیکن ہم نے اس بارے میں سن رکھا ہے۔

18691 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: اَنَّ عَلِيًّا اسْتَتَابَ رَجُلًا كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ شَهْرًا، فَاَبَى فَقَتَلَهُ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام کے بعد کفر اختیار کرنے والے ایک شخص سے ایک ماہ تک توبہ کرنے کا کہتے رہے۔ وہ پھر بھی نہیں مانا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کروادیا۔

18692 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، اَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ: كَفَرَ اِنْسَانٌ بَعْدَ اِيمَانِهِ، فَدَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ ثَلَاثًا، فَاَبٰى، فَقَتَلَهُ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرلیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اسے اسلام کی دعوت دی' وہ نہیں مانا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کروادیا۔

18693 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيَّانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَشْرَكَ الْمُسْلِمُ، دُعِيَ اِلَى الْاِسْلَامِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَاِنْ اَبٰى ضُرِبَتْ عُنُقُهُ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان مشرک ہوجائے تو اسے تین مرتبہ اسلام کی دعوت دی جائے گی اگر وہ نہیں مانتا تو اس کی گردن اڑادی جائے گی۔

18694 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: فِي الرَّجُلِ يَكْفُرُ بَعْدَ اِيمَانِهِ: يُقْتَلُ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرلیتا ہے کہ اس کو قتل کردیا جائے گا۔

18695 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ مَجْزَاَةُ بْنُ ثَوْرٍ - اَوْ شَقِيقُ بْنُ ثَوْرٍ - عَلٰى عُمَرَ يُبَشِّرُهُ بِفَتْحِ تُسْتَرَ، فَلَمْ يَجِدْهُ فِي الْمَدِينَةِ، كَانَ غَائِبًا فِي اَرْضٍ لَهُ، فَاَتَاهُ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحَائِطِ الَّذِي هُوَ فِيهِ كَبَّرَ، فَسَمِعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيرَهُ فَكَبَّرَ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ هٰذَا وَهٰذَا حَتَّى الْتَقَيَا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا عِنْدَكَ؟ قَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ عَلَيْنَا تُسْتَرَ، وَهِيَ كَذَا وَهِيَ كَذَا، وَهِيَ مِنْ اَرْضِ الْبَصْرَةِ - وَكَانَ يَخَافُ اَنْ يُحَوِّلَهَا اِلَى الْكُوفَةِ - فَقَالَ: نَعَمْ، هِيَ مِنْ اَرْضِ الْبَصْرَةِ، هِيهِ، هَلْ كَانَتْ مَغْرَبَةٌ تُخْبِرُنَاهَا؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ ارْتَدَّ، فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ، قَالَ عُمَرُ: وَيْحَكُمْ فَهَلَّا طَيَّنْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا، وَفَتَحْتُمْ لَهُ كَوَّةً، فَاَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْهَا رَغِيفًا، وَسَقَيْتُمُوهُ كُوزًا مِنْ مَاءٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، ثُمَّ عَرَضْتُمْ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَلَعَلَّهُ اَنْ يُرَاجِعَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَمْ اَحْضُرْ، وَلَمْ آمُرْ، وَلَمْ اَعْلَمْ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجزاۃ بن ثور یا شاید شقیق بن ثور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ انہیں تستر فتح ہونے کی خوشخبری سنائیں ان صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں نہیں

پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین پر تشریف لے گئے ہوئے تھے وہ وہاں چلے گئے جب وہ باغ کے پاس پہنچے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے تو انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی تکبیر کی آواز سنی تو انہوں نے بھی تکبیر کہی دونوں صاحبان تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے پاس کیا اطلاع ہے؟ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں (یعنی یہ اطلاع دے رہا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تستر کی فتح عطا کر دی ہے وہ اتنا بڑا علاقہ ہے یہ بصرہ کی سرزمین سے تعلق رکھتا ہے اور اس بات کا اندیشہ تھا کہ یہ کوفہ تک پہنچ جائے گا تو اس نے کہا: جی ہاں! یہ بصرہ کی سرزمین سے تعلق رکھتا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہاں کے بارے میں کوئی عجیب وغریب اطلاع ہے جو تم ہمیں بیان کرو ان صاحب نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ عربوں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مرتد ہو گیا تھا تو ہم نے اس گردن اڑا دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نے اس کا دروازہ بند کر دینا تھا اور اس کے لئے ایک کھڑکی کھول دینی تھی (یعنی اسے قید رکھنا تھا) اسے روزانہ کھانے کے لئے ایک روٹی دینی تھی اور پانی کا ایک گلاس دینا تھا اور تین دن تک ایسا کرنا تھا پھر تیسرے دن اس کے سامنے اسلام پیش کرنا تھا شاید وہ رجوع کر لیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں اس وقت وہاں موجود نہیں تھا میں نے اس کا حکم بھی نہیں دیا اور مجھے اس کے بارے میں علم بھی نہیں ہے۔

18696 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي اَبُوْ مُوْسٰى بِفَتْحِ تُسْتَرَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَاَلَنِي عُمَرُ - وَكَانَ سِتَّةُ نَفَرٍ مِّنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَدِ ارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ، وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ -، فَقَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ؟ قَالَ: فَاَخَذْتُ فِيْ حَدِيثٍ آخَرَ لِاُشْغِلَهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ؟ قُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَوْمٌ ارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ، وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ، مَا سَبِيْلُهُمْ اِلَّا الْقَتْلَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَكُوْنَ اَخَذْتُهُمْ سِلْمًا، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مِنْ صَفْرَاءَ اَوْ بَيْضَاءَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَا كُنْتَ صَانِعًا بِهِمْ لَوْ اَخَذْتَهُمْ؟ قَالَ: كُنْتُ عَارِضًا عَلَيْهِمُ الْبَابَ الَّذِيْ خَرَجُوا مِنْهُ، اَنْ يَدْخُلُوا فِيْهِ، فَاِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ، قَبِلْتُ مِنْهُمْ، وَاِلَّا اسْتَوْدَعْتُهُمُ السِّجْنَ

❀❀ امام شعبی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے تستر کی فتح کی اطلاع کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: بنو بکر بن وائل سے تعلق رکھنے والے چھ افراد اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے اور مشرکین کے ساتھ مل گئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: بکر بن وائل سے تعلق رکھنے والے افراد کا کیا بنا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے دوسری بات چیت شروع کر دی تاکہ ان کی توجہ اس سے ہٹ جائے انہوں نے پھر دریافت کیا: بکر بن وائل سے تعلق رکھنے والے افراد کا کیا بنا؟ میں نے کہا: امیر المومنین وہ ایسے لوگ تھے کہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے اور مشرکین کے ساتھ مل گئے تھے ان کا انجام قتل کے علاوہ اور کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں انہیں مسلمان ہونے کے عالم میں حاصل کرتا یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ تھا کہ جس بھی سونے اور چاندی کے اوپر سورج

طلوع ہوتا ہے (یعنی روئے زمین کے تمام سونے اور چاندی کے مل جانے سے زیادہ پسندیدہ تھا) راوی نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ انہیں پکڑ لیتے تو آپ ان کے ساتھ کیا کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کا وہ دروازہ بند کر دیتا جس سے وہ باہر نکلتے تھے اگر وہ لوگ ایسا کر لیتے تو میں انہیں قبول کر لیتا ورنہ میں انہیں قید میں رکھتا۔

18697 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي الْمُرْتَدِّ: يُسْتَتَابُ اَبَدًا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الَّذِي نَاْخُذُ بِهِ

❀❀ ابراہیم نخعی، مرتد کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے ہمیشہ توبہ کروائی جائے گی سفیان کہتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18698 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا، فَادْرَءُوا عَنْهُ، فَاِنَّهُ اَنْ يَخْطَاَ حَاكِمٌ مِنْ حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ، فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَخْطَاَ فِي الْعُقُوبَةِ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے یہ بات کہی جاتی ہے مسلمانوں سے جہاں تک ہو سکے حدود کو پرے کرنے کی کوشش کرو جب کسی مسلمان کے لئے کوئی گنجائش پاؤ تو اس سے حدود کو پرے کر دو کیونکہ کوئی بھی مسلمان حکمران معاف کرتے ہوئے غلطی کر جائے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اسے سزا دیتے ہوئے غلطی کرے۔

18699 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَتَابَ نَبْهَانَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبہان سے چار مرتبہ توبہ کروائی تھی۔

18700 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يُقْبَلُ مِنْهُ دُونَ دَمِهِ الَّذِي يَرْجِعُ عَنْ دِينِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے دین سے پھر جاتا ہے اس سے اس کے خون کے علاوہ اور کچھ بھی قبول نہیں کیا جائے گا (یعنی اسے قتل کر دیا جائے گا)۔

18701 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ، ارْتَقَى فِي كَنِيفٍ لَهُ، فَسَمِعَهُمْ يَذْكُرُونَ قَتْلَهُ، لَا يُرِيدُونَ غَيْرَهُ، فَنَزَلَ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يُرِيدُونَ اَمْرًا مَا كُنْتُ اَخْشَى اَنْ تَذِلَّ بِهِ اَلْسِنَتُهُمْ، وَلَا تَنْشَرِحُ بِهِ صُدُورُهُمْ، اِنَّمَا يُحِلُّ دَمَ الْمُسْلِمِ ثَلَاثٌ، كُفْرٌ بَعْدَ اِيمَانٍ، اَوْ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ

❀❀ عمر بن عبداللہ بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب محصور تھے تو وہ اپنے گھر کے بالا خانے پر چڑھے انہوں نے سنا کہ لوگ ان کو شہید کرنے کا ذکر کر رہے ہیں اور ان کا مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، تو وہ سیڑھیوں سے نیچے

اترے اور فرمایا: میں نے ان لوگوں کو سنا ہے وہ ایک ایسے معاملے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ان کی زبانیں اس کے حوالے سے نرمی کر رہیں اور ان کا سینہ اس کے ذریعے کشادہ نہیں ہوگا کسی بھی مسلمان کا خون تین وجوہ کی بنیاد پر حلال ہوتا ہے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا محصن ہونے کے باوجود زنا کرنا یا کسی کو ناحق قتل کرنا۔

18702 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ دَمُ الْمُسْلِمِ، اِلَّا بِثَلَاثٍ، اِلَّا اَنْ يَزْنِىَ وَقَدْ اُحْصِنَ فَيُرْجَمَ، اَوْ يَقْتُلَ اِنْسَانًا فَيُقْتَلَ، اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَيُقْتَلَ

❀❀ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''کسی بھی مسلمان کا خون صرف تین صورتوں میں حلال ہوتا ہے یہ کہ وہ محصن ہونے کے باوجود زنا کرلے تو اسے سنگسار کردیا جائے' یا وہ کسی شخص کو قتل کردے تو اسے قتل کردیا جائے' یا وہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرلے تو اسے قتل کردیا جائے۔

18703 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ، قَالَ: اِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ الْمُسْلِمِ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ، اَنْ يَقْتُلَ فَيُقْتَلَ، اَوْ يَزْنِىَ بَعْدَمَا يُحْصَنُ، اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَمَا يُسْلِمَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہوتا ہے ایک یہ اگر وہ قتل کرے تو اسے قتل کردیا جائے' یا وہ محصن ہونے کے بعد زنا کا ارتکاب کرے یا وہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرلے۔

18704 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ:

وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدَ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالتَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ "

❀❀ مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون بہانا حلال نہیں ہے البتہ تین لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جان کے بدلے جان یا شادی شدہ زانی یا اسلام کو ترک کر کے جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا شخص۔

18705 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى اَبِیْ

مُوسَى الْاَشْعَرِيّ، مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فَإِذَا بِرَجُلٍ عِنْدَهُ قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ، ثُمَّ تَهَوَّدَ، وَنَحْنُ نُرِيدُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ مُنْذُ اَحْسَبُهُ، قَالَ شَهْرَيْنِ، فَقَالَ مُعَاذٌ: وَاللّٰهِ لَا اَقْعُدُ حَتّٰى تَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ، ثُمَّ قَالَ مُعَاذٌ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَنَّ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ، فَاقْتُلُوهُ اَوْ قَالَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ: قَالَ مُعَاذٌ: وَاللّٰهِ لَا اَقْعُدُ حَتّٰى تَضْرِبُوا كَرْدَهُ

❀❀ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک شخص موجود تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ شخص پہلے یہودی تھا پھر اس نے اسلام قبول کر لیا اب یہ پھر یہودی ہو گیا ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ دوبارہ اسلام قبول کر لے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (آپ لوگوں نے اسے کتنے عرصے سے قید رکھا ہوا ہے) انہوں نے بتایا: دو ماہ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک آپ اس کی گردن نہیں اڑا دیتے تو اس شخص کی گردن اڑا دی گئی پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو شخص اپنے دین سے رجوع کر لے اسے قتل کر دو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اپنا دین تبدیل کر دے اسے قتل کر دو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک تم لوگ اسے قتل نہیں کر دیتے۔

18706 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَدَّلَ عَنْ دِينِهِ - اَوْ قَالَ: رَجَعَ - فَاقْتُلُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ - يَعْنِي النَّارَ - "

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے دین کو تبدیل کر لے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے دین سے رجوع کر لے اسے قتل کر دو اور تم اللہ کے عذاب کے مطابق عذاب نہ دو''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ آگ کے ذریعے عذاب نہ دو۔

18707 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَخَذَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَتَبَ فِيهِمْ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْ اعْرِضْ عَلَيْهِمْ دِينَ الْحَقِّ، وَشَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنْ قَبِلُوهَا، فَخَلِّ عَنْهُمْ، وَاِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا، فَاقْتُلْهُمْ، فَقَبِلَهَا بَعْضُهُمْ، فَتَرَكَهُ، وَلَمْ يَقْبَلْهَا بَعْضُهُمْ، فَقَتَلَهُ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو پکڑا جن کا تعلق اہل عراق سے تھا اور وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ تم دین حق ان کے سامنے پیش کرو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اگر وہ لوگ اس کو قبول کر لیتے ہیں تو تم انہیں چھوڑ دینا اور اگر وہ اس کو قبول نہیں کرتے تو تم انہیں قتل کر دینا تو ان میں سے کچھ لوگوں نے اسے قبول کر لیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا اور کچھ لوگوں نے اسے قبول نہیں کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کروا دیا۔

18708 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اِنِّیْ مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ بَنِیْ حَنِيفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَقْرَءُ وْنَ شَيْئًا لَّمْ يُنَزِّلْهُ اللّٰهُ الطَّاحِنَاتِ طَحْنًا، الْعَاجِنَاتِ عَجْنًا، الْخَابِزَاتِ خَبْزًا، اللَّاقِمَاتِ لَقْمًا، قَالَ: فَقَدَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ ابْنَ النَّوَّاحَةِ اَمَامَهُمْ فَقَتَلَهُ، وَاسْتَكْثَرَ الْبَقِيَّةَ، فَقَالَ: لَا اُجْزِرُهُمُ الْيَوْمَ الشَّيْطَانَ، سَيِّرُوهُمْ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى يَرْزُقَهُمُ اللّٰهُ تَوْبَةً اَوْ يُفْنِيَهُمُ الطَّاعُوْنُ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ هٰذَا لِابْنِ النَّوَّاحَةِ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَهُ اِلَيْهِ مُسَيْلِمَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا لَّقَتَلْتُهُ

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے بتایا بنو حنیفہ کی مساجد میں سے ایک مسجد کے پاس سے میں گزرا تو میں نے انہیں ایک ایسی چیز تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اللہ تعالیٰ نے نازل ہی نہیں کی ہے (وہ لوگ یہ پڑھ رہے تھے)

''آٹا پیسنے والی اور آٹا گوندھنے والی اور روٹیاں پکانے والی اور لقمے بنانے والی''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ان کے سرغنہ) ابن نواحہ کو ان کے آگے کیا اور انہیں قتل کروا دیا لیکن باقی لوگ تعداد میں زیادہ تھے تو انہوں نے فرمایا: کہ میں آج ان لوگوں کو شیطان کی خوراک نہیں بننے دوں گا' تم انہیں شام کی طرف بھیج دو یا تو اللہ تعالیٰ انہیں توبہ نصیب کر دے گا یا طاعون انہیں فنا کر دے گا۔

اسماعیل نے قیس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ابن نواحہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا اسے مسیلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے کسی قاصد کو قتل کرنا ہوتا تو اسے قتل کر دیتا۔

18709 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِیِّ، قَالَ: اُتِیَ عَلِیٌّ بِشَيْخٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا، فَاَسْلَمَ، ثُمَّ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ عَلِیٌّ: لَعَلَّكَ اِنَّمَا ارْتَدَدْتَ لِاَنْ تُصِيبَ مِيرَاثًا، ثُمَّ تَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَعَلَّكَ خَطَبْتَ امْرَاَةً فَاَبَوْا اَنْ يُزَوِّجُوكَهَا، فَاَرَدْتَ اَنْ تُزَوَّجَهَا، ثُمَّ تَعُودَ اِلَى الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَى الْاِسْلَامِ قَالَ: لَا، اَمَا حَتّٰى اَلْقَى الْمَسِيحَ فَلَا، قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ، وَدُفِعَ مِيرَاثُهُ اِلٰى وَلَدِهِ الْمُسْلِمِينَ

❀❀ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھے شخص کو لایا گیا جو پہلے عیسائی تھا پھر اس نے

اسلام قبول کرلیا پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا شاید تم نے اس لئے ارتداد کو اختیار کیا ہے تا کہ تمہیں میراث مل جائے جب وہ مل جائے گی تو تم دوبارہ مسلمان ہو جاؤ گے اس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر یہ ہوسکتا ہے کہ تم نے کسی عورت کو شادی کا پیغام دیا ہو اور ان لوگوں نے شادی کروانے سے انکار کر دیا ہو اور تم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ اس عورت کے ساتھ شادی کرلو گے تو دوبارہ مسلمان ہو جاؤ گے اس نے عرض کی: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسلام کی طرف واپس آ جاؤ اس نے کہا: جی نہیں! یہاں تک کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے جا کے ملوں گا لیکن اسلام قبول نہیں کروں گا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کی گردن اڑا دی گئی اور اس کی وراثت اس کے مسلمان بچوں کے سپرد کر دی گئی۔

18710 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّامِيِّ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْعِجْلِيَّ تَنَصَّرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ، فَبَعَثَ بِهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ اِلٰى عَلِيٍّ فَاسْتَتَابَهُ، فَلَمْ يَتُبْ، فَقَتَلَهُ، فَطَلَبَتِ النَّصَارٰى جِيفَتَهُ بِثَلَاثِيْنَ اَلْفًا، فَاَبٰى عَلِيٌّ وَاَحْرَقَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ اَنَّ عَلِيًّا اسْتَتَابَهُ، وَهُوَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: اِنِّي اَسْتَعِينُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ: وَاَنَا اَسْتَعِينُ الْمَسِيحَ عَلَيْكَ، قَالَ: فَاَهْوٰى عَلِيٌّ اِلٰى عُنُقِهِ فَاِذَا هُوَ بِصَلِيبٍ فَقَطَعَهَا، وَقَالَ: اقْتُلُوهُ عِبَادَ اللّٰهِ قَالَ: فَلَمَّا اَنْ دَخَلَ عَلِيٌّ فِي الصَّلَاةِ قَدَّمَ رَجُلًا وَذَهَبَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّاسَ اَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لِحَدَثٍ اَحْدَثَهُ، وَلٰكِنَّهُ مَسَّ هٰذِهِ الْاَنْجَاسَ، فَاَحَبَّ اَنْ يُحْدِثَ وُضُوئًا"

❀❀ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: مستورد عجلی نے اسلام قبول کرنے کے بعد عیسائیت اختیار کرلی عتبہ بن فرقد نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے توبہ کرنے کے لئے کہا اس نے توبہ نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کروا دیا عیسائیوں نے اس کی لاش کے لئے تیس ہزار کی پیش کش کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی پیش کش قبول نہیں کی اور اس شخص کی لاش کو جلوا دیا

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: عمار دہنی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے توبہ کرنے کے لئے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت نماز ادا کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں اس نے کہا: میں آپ کے خلاف حضرت مسیح علیہ السلام سے مدد چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس میں صلیب موجود تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے توڑ دیا اور فرمایا: اے اللہ کے بندو اسے قتل کر دو راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی (تو انہیں کچھ خیال آیا) انہوں نے کسی اور شخص کو آگے کیا اور خود تشریف لے گئے بعد میں انہوں نے لوگوں کو بتایا: انہیں کوئی حدث لاحق نہیں ہوا تھا اصل میں انہوں نے اس نجس چیز (یعنی صلیب) کو چھو لیا تھا تو انہیں یہ بات پسند آئی کہ وہ نئے سرے سے وضو کریں۔

18711 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ، اَنَّ عَلِيًّا: اسْتَتَابَ مُسْتَوْرِدًا الْعِجْلِيَّ، وَكَانَ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاَبٰى، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَتَلَهُ النَّاسُ

❀❀ ابن عبید بن ابرص بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد عجلی سے توبہ کرنے کے لئے کہا جس نے اسلام کو چھوڑ دیا تھا اور مرتد ہو گیا تھا اس نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پاؤں مارا اور پھر لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔

18712 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ، كَتَبَ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْاَلُهٗ عَنْ مُسْلِمَيْنِ تَزَنْدَقَا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنْ تَابَا، وَاِلَّا فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمَا

❀❀ قابوس بن مخارق بیان کرتے ہیں: محمد بن ابوبکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے دو ایسے (سابقہ) مسلمانوں کے بارے میں دریافت کیا: جنہوں نے زندیقیت اختیار کر لی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ اگر وہ دونوں توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی گردنیں اڑا دو۔

18713 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، اَنَّ عُرْوَةَ، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ رَجُلٍ اَسْلَمَ، ثُمَّ ارْتَدَّ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ: سَلْهُ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ، فَاِنْ كَانَ قَدْ عَرَفَهَا، فَاعْرِضْ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ، فَاِنْ اَبٰى، فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَعْرِفْهَا، فَغَلِّظِ الْجِزْيَةَ، وَدَعْهُ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: عروہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا جو ایسے شخص کے بارے میں تھا جس نے اسلام قبول کیا تھا اور پھر وہ مرتد ہو گیا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ تم اس سے اسلام کے شرعی احکام کے بارے میں دریافت کرو اگر وہ ان سے واقف ہو تو تم اسلام اس کے سامنے پیش کرو اگر وہ نہ مانے تو تم اس کی گردن اڑا دینا لیکن اگر وہ اسلام کے شرعی احکام سے واقف ہی نہ ہو تو تم اس پر جزیہ کی ادائیگی زیادہ کر دینا اور اسے چھوڑ دینا (یعنی قتل نہ کرنا)۔

18714 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَوْمٌ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ اَنَّ قَوْمًا اَسْلَمُوا، ثُمَّ لَمْ يَمْكُثُوا اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى ارْتَدُّوا، فَكَتَبَ فِيهِمْ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ رُدَّ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ، وَدَعْهُمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا تھوڑا ہی عرصہ گزرنے کے بعد وہ دوبارہ مرتد ہو گئے میمون بن مہران نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے خط لکھا کہ تم دوبارہ ان پر جزیہ لازم کر دو اور انہیں چھوڑ دو۔

18715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ، يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيٌّ مَعْقِلًا السُّلَمِيَّ اِلٰى بَنِيْ نَاجِيَةَ فَوَجَدَهُمْ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ كَانُوْا نَصَارٰى فَاَسْلَمُوا، وَصِنْفٌ ثَبَتُوا عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ، وَصِنْفٌ اَسْلَمُوا، ثُمَّ رَجَعُوا عَنِ الْاِسْلَامِ اِلَى النَّصْرَانِيَّةِ، فَجَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَصْحَابِهٖ عَلَامَةً، اِذَا رَاَيْتُمُوهَا فَضَعُوا السِّلَاحَ فِي الصِّنْفِ الَّذِينَ اَسْلَمُوْا ثُمَّ رَجَعُوا عَنِ الْاِسْلَامِ، فَاَرَاهُمُ الْعَلَامَةَ فَوَضَعُوا السِّلَاحَ فِيهِمْ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَسَبٰى ذَرَارِيَّهُمْ فَبَاعَهُمْ مِنْ مَسْقَلَةَ بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَنَقَدَهٗ خَمْسِينَ، وَبَقِيَ خَمْسُوْنَ، فَاَجَازَ

عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ قَالَ: وَلَحِقَ مَسْقَلَةُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْتَقَهُمْ، فَاَجَازَ عَلِيٌّ عِتْقَهُمْ، وَاَتَى دَارَ مَسْقَلَةَ، فَشَعَّثَ فِيهَا، فَاَتَوْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ لَحِقَ بِعَدُوِّكُمْ، فَاْتُونِي بِهِ آخُذْ لَكُمْ بِحَقِّكُمْ

18716 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ اَبُوْ بَكْرٍ لِقِتَالِ اَهْلِ الرِّدَّةِ، قَالَ: تَبَيَّنُوْا فَاَيُّمَا مَحِلَّةٍ، سَمِعْتُمْ فِيهَا الْاَذَانَ، فَكُفُّوا، فَاِنَّ الْاَذَانَ شِعَارُ الْاِيمَانِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد لوگوں سے جنگ کے لئے لشکر بھجوایا تو فرمایا تم اس بات کی تحقیق کر لینا جس بھی بستی میں تمہیں اذان کی آواز سنائی دے وہاں لڑنے سے بچنا کیونکہ اذان ایمان کا مخصوص نشان ہے۔

18717 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الرِّدَّةِ يَاْتُونَ اَبَا بَكْرٍ، فَيَقُوْلُونَ: اَعْطِنَا سِلَاحًا نُقَاتِلْ بِهِ، فَيُعْطِيهِمْ سِلَاحًا، فَيُقَاتِلُونَهُ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ:

اَوَتَاْخُذُونَ سِلَاحَهُ وَتُقَاتِلُونَهُ ... وَفِي ذَاكُمْ مِنَ اللّٰهِ آثَامُ

يَقُوْلُ: نَكَالٌ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے مرتد ہونے والے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ آپ ہمیں ہتھیار دیں تا کہ ہم جنگ میں حصہ لیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں ہتھیار دیتے تھے اور وہ لوگ جنگ میں حصہ لیتے تھے تو عباس بن مرداس نے یہ کہا:

''کیا تم ان کے ہتھیار حاصل کرتے ہو اور ان سے جنگ کرتے ہو اس میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ ہوگا''۔

ان کی مراد سزا تھی۔

18718 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: لَمَّا ارْتَدَّ اَهْلُ الرِّدَّةِ فِي زَمَنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ يَا اَبَا بَكْرٍ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّهَا، وَكَانَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ؟ " فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا، كَانُوْا يُؤَدُّونَهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ اَشْرَحَ صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

❀❀ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہونے والے لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حضرت ابوبکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے لڑائی کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں جب وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کو حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتا ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے کوئی بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس بات پر بھی ان کے ساتھ جنگ کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے لئے شرح صدر عطا کیا ہے اور مجھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ یہی بات درست ہے۔

18719 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: اِنِ اخْتَلَفْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ضَرْبَتَيْنِ فَقَطَعَ يَدِیْ، فَلَمَّا اَهْوَيْتُ اِلَيْهِ لِاَضْرِبَهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَاَقْتُلُهُ اَمْ اَدَعُهُ؟ قَالَ: بَلْ تَدَعُهُ قُلْتُ: فَاِنْ قَطَعَ يَدِی؟ قَالَ: وَاِنْ فَعَلَ فَرَاجَعْتَهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنْ قَتَلْتَهُ بَعْدَ اَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاَنْتَ مِثْلُهُ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَهَا، وَهُوَ مِثْلُكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ" وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِیْ زُهْرَةَ

❀❀ عبیداللہ بن عدی بن خیار نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا اور مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا آمنا سامنا ہوتا ہے اور وہ میرا ہاتھ کاٹ دیتا ہے جب میں اس پر حملہ کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھتا ہوں تو وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے کیا میں اسے قتل کر دوں یا اسے چھوڑ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو میں نے عرض کی: خواہ اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ اس نے ایسا کیا ہو میں نے دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے لا الہ الا اللہ پڑھ لینے کے بعد تم اسے قتل کر دیتے ہو تو تم اس کی مانند ہو جاؤ گے جو وہ یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا اور وہ تمہاری مانند ہو جائے گا جو تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے۔

اس شخص کا تعلق کندہ قبیلے سے تھا اور وہ بنو زہرہ کا حلیف تھا۔

18720 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: اَغَارَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ انْهَزَمَتْ، فَغَشَى رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَهُوَ مِنْهُمْ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَعْلُوَهُ بِالسَّيْفِ، قَالَ الرَّجُلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَلَمْ يَتَنَاهَ عَنْهُ حَتّٰى قَتَلَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ فِيْ نَفْسِهِ مِنْ قَتْلِهِ، فَذَكَرَ حَدِيثَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنَّمَا قَالَهَا مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا ثَقَبْتَ عَنْ قَلْبِهِ، فَاِنَّمَا يُعَبِّرُ عَنِ الْقَلْبِ اللِّسَانُ فَلَمْ يَلْبَثُوا اِلَّا قَلِيلًا، حَتّٰى تُوُفِّيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْقَاتِلُ، فَدُفِنَ، فَاَصْبَحَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ، فَجَاءَ اَهْلُهُ فَحَدَّثُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ: ادْفِنُوهُ فَدُفِنَ اَيْضًا فَاَصْبَحَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ، فَاَخْبَرَ اَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَرْضَ اَبَتْ اَنْ تَقْبَلَهُ فَاطْرَحُوهُ فِيْ غَارٍ مِّنَ الْغِيْرَانِ

❀❀ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ایک جنگ میں حصہ لے رہے تھے انہوں نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص پر قابو پالیا جب وہ تلوار کے ذریعے اس پر حملہ کرنے لگے تو اس شخص نے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا تو وہ صاحب اس کو قتل کرنے سے باز نہیں آئے اور اسے قتل کر دیا بعد میں اس کو قتل کرنے کے حوالے سے ان صاحب کو کچھ پشیمانی ہوئی تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ کے سامنے کیا اور یہ بات بیان کی کہ اس شخص نے جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے دل کو چیر کر کیوں نہیں دیکھا؟ گویا نبی اکرم ﷺ کے نزدیک زبان کے ذریعے اقرار، دل کا اقرار شمار ہونا تھا اس کے کچھ عرصے بعد وہ شخص فوت ہو گیا جس نے اسے قتل کیا تھا اسے دفن کیا گیا تو اگلے دن اس کی لاش زمین پر پڑی ہوئی تھی اس کے اہل خانہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پھر دفن کر دو اسے دوبارہ دفن کیا گیا تو پھر اس کی لاش زمین کے اوپر پڑی تھی اس کے اہل خانہ نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تم لوگ اس کی لاش کو کسی غار میں پھینک آؤ۔

18721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اِلٰى بَنِيْ - اَحْسَبُهُ قَالَ - جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا، يَقُولُوا: اَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَاْنَا صَبَاْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَاَسْرًا، قَالَ: وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيرًا، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا، اَمَرَنَا خَالِدٌ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا اَسِيرَهُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ، قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِيْ اَسِيرَهُ، فَقَدِمْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

❀❀ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی انہوں نے اس کا جواب اچھے طریقے سے نہیں

18721-صحيح البخاري - كتاب المغازي، باب بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى - حديث: 4093 صحيح ابن حبان - كتاب السير، باب التقليد والجرس للدواب - ذكر ما يستحب للإمام إذا سمع من الأعداء كلمة الإسلام وإن، حديث: 4822السنن للنسائي - كتاب آداب القضاة، باب الرد على الحاكم إذا قضى بغير الحق - حديث: 5334 السنن الكبرى للنسائي - كتاب القضاء، إذا قضى الحاكم بجور هل يرد حكمه ؟ - حديث: 5781السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير، جماع أبواب السير - باب المشركين يسلمون قبل الأسر وما على الإمام وغيره من التثبت، حديث: 16992مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر، حديث: 732

دیا انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم اسلام قبول کرتے ہیں انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہم دین تبدیل کرتے ہیں ہم دین تبدیل کرتے ہیں تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کرنا اور قیدی بنانا شروع کر دیا راوی کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے ایک شخص کو ایک ایک قیدی دے دیا ایک دن حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہر ایک شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل کرے گا پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کر کے ارشاد فرمایا: اے اللہ! خالد نے جو کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیرے سامنے برئت کا اظہار کرتا ہوں اے اللہ خالد نے جو کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیرے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

18722 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: " خَرَجْنَا فِي الرِّدَّةِ حَتّٰى اِذَا انْتَهَيْنَا اِلٰى اَهْلِ اَبْيَاتٍ، حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ، فَاَرْشَفْنَا اِلَيْهِمُ الرِّمَاحَ، فَقَالُوا: مَنْ اَنْتُمْ؟ قُلْنَا: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: وَنَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ فَاَسَرَهُمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ اَمَرَ اَنْ يُضْرَبَ اَعْنَاقُهُمْ "، قَالَ اَبُو قَتَادَةَ: فَقُلْتُ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا خَالِدُ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لَكَ، قَالَ: اجْلِسْ فَاِنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْكَ فِيْ شَيْءٍ، قَالَ: فَكَانَ اَبُو قَتَادَةَ يَحْلِفُ لَا يَغْزُو مَعَ خَالِدٍ اَبَدًا، قَالَ وَكَانَ الْاَعْرَابُ هُمُ الَّذِينَ شَجَّعُوهُ عَلٰى قَتْلِهِمْ، مِنْ اَجْلِ الْغَنَائِمِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ مَالِكِ بْنِ نُوَيْرَةَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرتد ہونے والے لوگوں کے بارے میں ہم لوگ نکلے یہاں تک کہ ہم کچھ بستیوں میں پہنچے سورج غروب ہونے کے قریب تھا ہم نے اپنے نیزے ان لوگوں کی طرف بلند کیے انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم اللہ کے بندے ہیں انہوں نے کہا: ہم بھی اللہ کے بندے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قیدی بنالیا اگلے دن صبح حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے خالد تم اللہ سے ڈرو تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بیٹھ جاؤ تمہارا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے راوی کہتے ہیں: حضرت ابوقتادہ نے یہ حلف اٹھالیا کہ وہ اس کے بعد کبھی بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی جنگ میں حصہ نہیں لیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ دیہاتی تھی اور انہیں اس لئے قتل کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا تا کہ مال غنیمت حاصل ہو اور یہ واقعہ مالک بن نمیرہ کے بارے میں ہے۔

18723 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي خَلَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ - اَوِ ابْنَ عَمْرٍو اَنَا اَشُكُّ - فَقَالَ: رَجُلٌ حَمَلَ عَلَيَّ بِالسَّيْفِ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْهُ، فَاَخَذْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، قَالَ: اِذًا تَلْقَى اللّٰهَ قَدْ قَتَلْتَ نَفْسًا، قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: اِذًا يَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ قَدْ قَتَلَ نَفْسًا

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے

سوال کیا ایک شخص مجھ پر تلوار اٹھاتا ہے' اور پھر اس کے ہاتھ سے تلوار گر جاتی ہے' اور میں اٹھالیتا ہوں' تو کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ انہوں نے فرمایا: اس صورت میں تم ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے کہ تم نے ایک شخص کو قتل کیا ہو گا اس شخص نے سوال کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ انہوں نے جواب دیا: اس صورت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو گا کہ اس نے ایک شخص کو قتل کیا ہو گا۔

18724 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَكَانَ اَحَدَ بَنِي عَبْسٍ وَكَانَ اَنْصَارِيًّا، وَاَنَّهُ قَاتَلَ مَعَ اَبِيهِ الْيَمَانِ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالًا شَدِيدًا، وَاَنَّ الْمُسْلِمِينَ اَحَاطُوا بِالْيَمَانِ، فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ بِاَسْيَافِهِمْ، وَجَعَلَ حُذَيْفَةُ، يَقُولُ: اَبِي اَبِي فَلَمْ يَفْهَمُوهُ حَتّٰى انْتَهَى اِلَيْهِمْ، وَقَدْ تَرَاشَقَهُ الْقَوْمُ بِاَسْيَافِهِمْ، فَقَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، قَالَ: فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَهُ عِنْدَهُ خَيْرًا، وَوَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو عبس سے تھا اور وہ انصاری تھے غزوۂ اُحد کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شرکت کی' لڑائی بہت شدید تھی' مسلمانوں نے حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور اپنی تلواروں کے ذریعے ان پر حملہ کر دیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے رہے کہ یہ میرے والد ہیں لیکن حملہ کرنے والوں کو ان کی بات سمجھ نہیں آئی یہاں تک کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ لوگ اپنی تلواروں کے ذریعے حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر چکے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی مغفرت کرے وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے بارے میں مزید بھلائی کے کلمات ارشاد فرمائے اور ان کی دیت ادا کی۔

بَابُ كُفْرِ الْمَرْاَةِ بَعْدَ اِسْلَامِهَا

باب: عورت کا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرنا

18725 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَكْفُرُ بَعْدَ اِسْلَامِهَا، قَالَ: تُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے عورت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ اگر وہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کر لے تو زہری فرماتے ہیں: اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

18726 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ، قَالَ: تُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ

❀❀ ابو معشر نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس سے توبہ

کروائی جائے گی اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

18727 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: تُسْبَى وَتُكْرَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے حسن بصری فرماتے ہیں: اسے قید کیا جائے گا اور اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

18728 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: تُسْبَى وَتُبَاعُ وَكَذٰلِكَ فَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ بِنِسَاءِ اَهْلِ الرِّدَّةِ بَاعَهُمْ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اسے قیدی بنا کر فروخت کر دیا جائے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والوں کی عورتوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں فروخت کروا دیا تھا۔

18729 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ اُمِّ وَلَدٍ تَنَصَّرَتْ: اَنْ تُبَاعَ فِيْ اَرْضٍ ذَاتِ مَؤْلِدٍ عَلَيْهَا، وَلَا تُبَاعُ مِنْ اَهْلِ دِيْنِهَا

❀❀ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ام ولد کے بارے میں خط لکھا تھا جس نے عیسائیت اختیار کر لی تھی اسے ایسی جگہ پر فروخت کیا جائے جہاں اس کا کوئی واقف نہ ہو اسے وہاں فروخت نہ کیا جائے جہاں اس کے دین سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہوں۔

18730 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَاعَهَا بِدُومَةِ الْجَنْدَلِ مِنْ غَيْرِ دِيْنِ اَهْلِهَا

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس عورت کو دومۃ الجندل کے مقام پر فروخت کروا دیا تھا جہاں اس کے دین کے افراد نہیں رہتے تھے۔

18731 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ الْمَرْاَةُ تَرْتَدُّ

❀❀ ابورزین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے ایسی عورت کو قید کیا جائے گا مرتد ہونے والی عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

ذِكْرُ لَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَحْتَلِمْ

باب: جو شخص بالغ نہ ہوا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (یا اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی)

18732 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْحُلُمَ اَدْنَاهُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَاَقْصَاهُ ثَمَانِيَ

عَشْرَةَ، فَإِذَا جَاءَ تِ الْحُدُودُ، اَخَذْنَا بِاَقْصَاهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ وَبِهِ نَاْخُذُ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ بالغ ہونے کی کم از کم مدت چودہ سال اور زیادہ سے زیادہ مدت اٹھارہ سال ہے جب حدود کا معاملہ آئے گا تو ہم زیادہ والی مدت کو اختیار کریں گے امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لوگ بھی اسی بات کے قائل ہیں اور ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18733 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَنَّهُ اُتِيَ بِجَارِيَةٍ، لَمْ تَحِضْ، سَرَقَتْ، فَلَمْ يَقْطَعْهَا

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی کو لایا گیا جس کو حیض نہیں آیا تھا (یعنی وہ ابھی بالغ نہیں ہوئی تھی) اس نے چوری کی تھی تو انہوں نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

18734 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: ابْتَهَرَ ابْنُ اَبِي الصَّعْبَةِ بِامْرَاَةٍ فِيْ شِعْرِهٖ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: انْظُرُوا اِلٰى مُؤْتَزَرِهٖ فَلَمْ يُنْبِتْ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتَ اَنْبَتَّ الشَّعْرَ لَجَلَدْتُكَ الْحَدَّ

❀❀ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: ابوصعبہ کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ برا فعل کیا اس کا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے زیرِ ناف بالوں کا جائزہ لو وہ نہیں اگے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارے زیرِ ناف بال اُگے ہوئے ہوتے تو میں نے تمہیں کوڑے لگوانے تھے۔

18735 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: اُتِيَ عُثْمَانُ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ، فَقَالَ: انْظُرُوا اِلٰى مُؤْتَزَرِهٖ، فَنَظَرُوا فَوَجَدُوْهُ لَمْ يُنْبِتْ فَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے زیرِ ناف حصے کا جائزہ لو! لوگوں نے اس کا جائزہ لیا تو ہم نے اسے پایا کہ اس کے بال نہیں اگے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

18736 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: مَتٰى يُحَدُّ الصَّبِيُّ؟ فَقَالَا: اِذَا اَنْبَتَ الشَّعْرَ

❀❀ عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ سے دریافت کیا گیا: بچے کو کب سزا دی جائے گی انہوں نے فرمایا: جب ان کے زیرِ ناف بال اگ جائیں۔

18737 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، يَقُوْلُ: اُتِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِوَصِيْفٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَدْ سَرَقَ فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَشُبِرَ فَوُجِدَ سِتَّةَ اَشْبَارٍ فَقَطَعَهُ وَاَخْبَرَنَا عِنْدَ ذٰلِكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَى الْعِرَاقِ فِيْ غُلَامٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ يُدْعٰى نُمَيْلَةَ سَرَقَ وَهُوَ

غُلَامٌ فَكَتَبَ عُمَرُ: اَنِ اشْبُرُوهُ، فَاِنْ بَلَغَ سِتَّةَ اَشْبَارٍ، فَاقْطَعُوهُ فَشَبَرُوهُ، فَنَقَصَ اُنْمُلَةً، فَتَرَكُوهُ، فَسُمِّيَ نُمَيْلَةَ فَسَادَ بَعْدُ اَهْلَ الْعِرَاقِ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس عمر بن عبداللہ بن ابوربیعہ کا ایک ملازم لایا گیا جس نے چوری کی تھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حکم کے تحت اس کا قد ناپا گیا تو وہ چھ بالشت تھا تو ابن زبیر نے اس کے ہاتھ کٹوا دیے اس موقع پر انہوں نے ہمیں یہ بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق خط لکھا تھا جو بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک لڑکے کے بارے میں تھا جس کا نام نمیلہ تھا اس نے چوری کی تھی وہ لڑکا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ اس کی پیمائش کروا گروہ چھ بالشت کا ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دینا لوگوں نے اس کی پیمائش کی تو وہ چھ بالشت سے چند پوریں کم تھا تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اس لئے اس کا نام نمیلہ رکھا گیا وہ بعد میں اہل عراق کا سردار بنا تھا۔

18738 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا اس وقت تک لاگو نہیں ہوگی جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

18739 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: لَا حَدَّ وَلَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: حد اور قصاص اس پر لاگو نہیں ہوں گے جو بالغ نہ ہوا ہو۔

18740 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: مَا اُرٰى اَبِيْ اِلَّا كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میرا خیال ہے میرے والد بھی یہی کہتے ہیں۔

18741 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَحْتَلِمْ، سَرَقَ وَلَا حَدَّ، وَالْمَرْاَةُ كَذٰلِكَ مَا لَمْ تَحِضْ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جس نابالغ نے چوری کی ہو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا یا کوئی اور حد لاگو نہیں ہوگی۔ عورت کا حکم بھی اس کی مانند ہے جب تک اسے حیض نہیں آ جاتا (یعنی وہ بالغ نہیں ہو جاتی)۔

(معمر بیان کرتے ہیں:) مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔

18742 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي الَّذِيْنَ حَكَمَ فِيْهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقُرِّبْتُ، لِاُقْتَلَ، فَانْتَزَعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِزَارِيْ، فَرَاَوْنِيْ لَمْ اُنْبِتِ الشَّعْرَ، فَاُلْقِيْتُ فِي السَّبْيِ،

❀❀ عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں تھا، جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا تھا۔ مجھے قتل کے لئے پیش کیا گیا تو ایک شخص نے میرا تہبند ہٹا کر دیکھا کہ میرے زیر ناف بال نہیں اُگے ہیں، تو مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا گیا۔

18743 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطِيَّةَ، مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

18744 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَلَا قَوَدَ وَلَا قِصَاصَ فِيْ جِرَاحٍ، وَلَا قَتْلَ، وَلَا حَدَّ، وَلَا نَكَالَ، عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغَ الْحُلُمَ، حَتّٰى يَعْلَمَ مَا لَهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَمَا عَلَيْهِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: (قتل کا) قصاص یا زخم کا قصاص یا قتل کیے جانے (کی سزا) یا کوئی حد یا کوئی اور سزا اس شخص پر لاگو نہیں ہوں گی، جو بالغ نہ ہوا ہو جب تک اسے یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اسلام میں اس کے حقوق کیا ہیں، اور اس کے فرائض کیا ہیں؟

بَابُ قَتْلِ السَّاحِرِ

باب: جادوگر کو قتل کرنا

18745 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ - عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ عَامِلًا لِعُمَرَ -: اَنِ اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ وَكَانَ بَجَالَةُ كَاتِبَ جَزْئًا قَالَ بَجَالَةُ: فَاَرْسَلْنَا فَوَجَدْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ فَضَرَبْنَا اَعْنَاقَهُنَّ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس کے چچا، جز بن معاویہ، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کردہ گورنر تھے، انہیں یہ خط لکھا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کر دو۔

بجالہ نامی راوی جو جز بن معاویہ کے معتمدِ خصوصی تھے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے تین جادوگروں کو پایا تو ان کی گردنیں اُڑا دیں۔

18746 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ، يُحَدِّثُ اَبَا الشَّعْثَاءِ، وَعَمْرَو بْنَ اَوْسٍ عِنْدَ صُفَّةِ زَمْزَمَ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءٍ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوسِ، وَانْهَهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ "، قَالَ: وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيْرًا وَاَعْرَضَ السَّيْفَ ثُمَّ دَعَا الْمَجُوسَ فَاَلْقَوْا قَدْرَ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ اَخِلَّةٍ، كَانُوْا يَاْكُلُونَ بِهَا، وَاَكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ

قَالَ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ مِنَ الْمَجُوسِ الْجِزْيَةَ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ هَجَرَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن زبیر کے عہدِ حکومت میں بجالہ کو ابوشعثاء اور عمرو بن اوس کو زمزم

کے چبوترے کے پاس یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں احنف بن قیس کے چچا کا معتمد خصوصی تھا۔ ہمارے پاس حضرت عمر کے انتقال سے ایک سال پہلے ان کا مکتوب آیا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ہر محرم میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دو اور انہیں زمزمہ کرنے سے منع کر دو، تو ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا (جزبن معاویہ نے) بہت سا کھانا تیار کیا انہوں نے تلوار سامنے رکھی اور پھر مجوسیوں کو بلوایا اور ایک خچر یا دو خچر کے وزن جتنا سرکہ وہاں رکھا جسے وہ لوگ کھاتے تھے، تو ان لوگوں نے اسے زمزمہ کے بغیر کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

18747 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ جَارِيَةً لِحَفْصَةَ سَحَرَتْهَا، وَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَاَمَرَتْ بِهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عُثْمَانُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا تُنْكِرُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ امْرَاَةٍ سَحَرَتْ وَاعْتَرَفَتْ فَسَكَتَ عُثْمَانُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے ان پر جادو کر دیا اور اس بات کا اعتراف بھی کر لیا، تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے بھتیجے) عبدالرحمٰن بن زید کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کنیز کو قتل کر دے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ اُمّ المؤمنین پر اس عورت کے حوالے سے اعتراض نہیں کر سکتے جس نے جادو کیا اور اعتراف بھی کر لیا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

18748 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيْمِيَّ، قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُصْحَفًا فِيْ حِجْرِ غُلَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فِيْهِ: النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَهُوَ اَبُوهُمْ، فَقَالَ: احْكُكْهَا يَا غُلَامُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحُكُّهَا وَهِيَ فِيْ مُصْحَفِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَانْطَلَقَ اِلٰى اُبَيٍّ فَقَالَ لَهُ: اِنِّي شَغَلَنِي الْقُرْآنُ، وَشَغَلَكَ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ اِذْ تَعْرِضُ رِدَاءَكَ عَلٰى عُنُقِكَ بِبَابِ ابْنِ الْعَجْمَاءِ

قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيدُ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

قَالَ: وَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ: اَنِ اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَ كُلِّ امْرَاَةٍ وَحَرِيْمِهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَلَا يُزَمْزِمَنَّ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِسَنَةٍ قَالَ: فَاَرْسَلْنَا فَوَجَدْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ، فَضَرَبْنَا اَعْنَاقَهُنَّ، وَجَعَلْنَا نَسْاَلُ الرَّجُلَ: مَنْ عِنْدَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُمُّهُ، اُخْتُهُ، ابْنَتُهُ، فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ، وَصَنَعَ جَزْءٌ طَعَامًا كَثِيْرًا، وَاَعْرَضَ السَّيْفَ فِيْ حِجْرِهِ، وَقَالَ: لَا يُزَمْزِمَنَّ اَحَدٌ اِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، فَاَلْقَوْا اَخِلَّةً مِنْ فِضَّةٍ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ بِهَا، حِمْلَ بَغْلٍ مَا سَدَّهَا

قَالَ: وَاَمَّا شَاْنُ اَبِيْ بُسْتَانٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُنْدُبٍ: جُنْدُبٌ وَمَا جُنْدُبٌ يَضْرِبُ

ضَرْبَةً يُفَرِّقُ بِهَا بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فَإِذَا اَبُوْ بُسْتَانٍ يَلْعَبُ فِيْ اَسْفَلِ الْحِصْنِ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْكُوفَةِ وَالنَّاسُ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ عَلٰى سُوْرِ الْقَصْرِ - يَعْنِيَ وَسْطَ الْقَصْرِ - فَقَالَ جُنْدُبٌ: وَيْلَكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اَمَا يَلْعَبُ بِكُمْ، وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَفِيْ اَسْفَلِ الْقَصْرِ، اِنَّمَا هُوَ فِيْ اَسْفَلِ الْقَصْرِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، وَاشْتَمَلَ عَلَى السَّيْفِ، ثُمَّ ضَرَبَهُ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: قَتَلَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: لَمْ يَقْتُلْهُ، وَذَهَبَ عَنْهُ السِّحْرُ، فَقَالَ اَبُوْ بُسْتَانٍ: قَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِضَرْبَتِكَ وَسَجَنَهُ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَتَنَقَّصَ ابْنَ اَخِيهِ اَثِيَّةَ وَكَانَ فَارِسَ الْعَرَبِ حَتّٰى حَمَلَ عَلٰى صَاحِبِ السِّجْنِ فَقَتَلَهُ وَاَخْرَجَهُ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ:

اَفِيْ مَضْرَبِ السُّحَّارِ يُسْجَنُ جُنْدُبٌ ... وَيُقْتَلُ اَصْحَابُ النَّبِيِّ الْاَوَائِلُ

فَاِنْ يَكُ ظَنِّي بِابْنِ سَلْمَى وَرَهْطِهِ ... هُوَ الْحَقُّ يُطْلَقُ جُنْدُبٌ اَوْ يُقَاتَلُ

فَنَالَ مِنْ عُثْمَانَ فِيْ قَصِيدَتِهِ هٰذِهِ، فَانْطَلَقَ اِلٰى اَرْضِ الرُّومِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا يُقَاتِلُ، حَتّٰى مَاتَ لِعَشْرِ سَنَوَاتٍ مَضَيْنَ، مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَقُوْلُ: مَا اَحَدٌ بِاَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ اَثِيَّةَ، نَفَاهُ عُثْمَانُ فَلَا اَسْتَطِيْعُ اُؤَمِّنُهُ وَلَا اَرُدُّهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَثِيَّةُ الَّذِيْ قَالَ الشِّعْرَ وَضَرَبَ اَبَا بُسْتَانٍ السَّاحِرَ

❀❀ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک لڑکے کی گود میں قرآنِ مجید پایا' جس میں یہ تحریر تھا: نبی اہل ایمان کے نزدیک ان کی جان سے زیادہ قریب ہے اور وہ ان کے باپ ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لڑکے! اسے مٹادو۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے نہیں مٹاؤں گا کیونکہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مصحف میں بھی اسی طرح ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے' اور ان سے کہا: مجھے قرآن نے مصروف رکھا اور تمہیں بازار کے بھاؤ تاؤ نے مصروف رکھا' جب تم اپنی چادر ابن عجماء کے دروازے کے پاس اپنی گردن پر ڈال دیتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس کے چچا جزء بن معاویہ کو خط لکھا کہ ہر جادوگر کو قتل کردو اور عورت اور اللہ کی کتاب میں جس شخص کو اس کا محرم قرار دیا گیا ہے (مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ایسے میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروادو اور وہ زمزمہ نہ کریں یہ خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال سے ایک سال پہلے لکھا تھا راوی کہتے ہیں: ہمیں تین جادوگر ملے ہم نے ان کی گردنیں اڑادیں ہم نے لوگوں سے دریافت کرنا شروع کیا تمہاری بیوی کون ہے' اگر وہ جواب دیتا کہ اس کی ماں ہے یا اس کی بہن ہے یا اس کی بیٹی ہے' تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جاتی پھر جزء نے بہت سا کھانا تیار کیا انہوں نے اپنی گود میں تلوار رکھ لی اور فرمایا: جس شخص نے بھی زمزمہ کیا میں اس کی گردن اڑادوں گا تو انہوں نے چاندی کے برتن رکھ دیے جن کے ذریعے وہ کھاتے تھے اور وہ اتنے زیادہ تھے کہ ایک خچر پران کا وزن آسکتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جہاں تک ابوبستان کے واقعہ کا تعلق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں

فرمایا تھا جندب' کیا بات ہے جندب کی؟ وہ ایک ضرب لگاتا ہے' جس کے ذریعے وہ حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابوبستان (نامی ایک جادوگر) ولید بن عقبہ جو کوفہ کا امیر تھا اس کے ہاں قلعے کے نیچے والے حصے میں اپنا جادو دکھا رہا تھا اور لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ قلعے کے درمیان ہے حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! تمہارا ستیاناس ہو یہ تمہارے ساتھ کھیل کود کر رہا ہے اللہ کی قسم! یہ قلعے کے نیچے والے حصے میں ہی ہے' اور وہ واقعی قلعے کے نیچے والے حصے میں ہی تھا پھر حضرت جندب رضی اللہ عنہ گئے انہوں نے تلوار نکالی اور اسے ضرب لگائی کسی نے کہا: کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا ہے کسی نے کہا: اسے قتل نہیں کیا اس شخص کا جادو ختم ہو گیا تو ابوبستان نے کہا: آپ کی ضرب کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے نفع عطا کیا ہے ولید بن عقبہ نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو قید کر دیا اور ان کے بھتیجے اثیہ کے مرتبے میں کمی کر دی جو عربوں کے بڑے شہسوار تھے یہاں تک کہ انہوں نے جیل کے نگران پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور انہیں نکال کر لے گئے شاعر کے اس قول میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے

''کیا جادوگروں کو مارنے کی وجہ سے جندب کو قید کیا جائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب کو قتل کیا جائے گا جو پہلے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں تو اگر میرا گمان ابن سلمہ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں یہ ہو کہ یہ حق ہے' تو پھر خواہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو چھوڑا جائے' یا انہیں قتل کیا جائے (دونوں صورتیں برابر ہوں گی)''

اپنے اس قصیدے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کی پھر وہ صاحب روم کی سرزمین کی طرف چلے گئے اور وہاں مسلسل لڑائیوں میں حصہ لیتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے دس سال گزرنے کے بعد ان کا انتقال ہوا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے کوئی بھی شخص میرے نزدیک اسیہ سے زیادہ معزز نہیں ہے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کیا تھا اس لئے میں نہ تو انہیں چھوڑ سکتا تھا اور نہ ہی واپس لا سکتا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اثیہ وہ صاحب تھے جنہوں نے وہ شعر کہا تھا اور ابوبستان نامی جادوگر کو مارا تھا۔

18749 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ اَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا، عَنْ دُبُرٍ مِّنْهَا، ثُمَّ اِنَّهَا سَحَرَتْهَا، وَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ، قَالَتْ: اَحَبَّتُ الْعِتْقَ فَاَمَرَتْ بِهَا عَائِشَةُ ابْنَ اَخِيهَا اَنْ يَبِيعَهَا مِنَ الْاَعْرَابِ مِمَّنْ يُسِيءُ مِلْكَتِهَا، قَالَتْ: وَابْتَعْ بِثَمَنِهَا رَقَبَةً فَاَعْتِقْهَا فَفَعَلَ

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک کنیز کو مدبرہ کے طور پر آزاد قرار دیا اس کنیز نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر جادو کر دیا پھر اس نے اس بات کا اعتراف بھی کر لیا اور یہ بتایا میں آزاد ہونا چاہتی تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کے بارے میں اپنے بھتیجے کو حکم دیا کہ وہ اسے کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرے جو اس کے ساتھ برا سلوک کرے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کی قیمت کے ذریعے ایک اور گردن خرید کر اسے آزاد کر دینا تو ان صاحب نے ایسا ہی کیا۔

18750 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: مَرِضَتْ عَائِشَةُ فَطَالَ مَرَضُهَا، فَذَهَبَ بَنُوْ اَخِيهَا اِلٰى رَجُلٍ فَذَكَرُوا مَرَضَهَا، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَتُخْبِرُوْنِىْ خَبَرَ امْرَاَةٍ مَطْبُوبَةٍ قَالَ: فَذَهَبُوا يَنْظُرُوْنَ فَاِذَا جَارِيَةٌ لَهَا سَحَرَتْهَا، وَكَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْهَا، فَسَاَلَتْهَا فَقَالَتْ: مَا اَرَدْتِ مِنِّى؟

فَقَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ تَمُوتِيْ حَتّٰى اُعْتَقَ، قَالَتْ: فَاِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ تُبَاعِي مِنْ اَشَدِّ الْعَرَبِ مِلْكَةً، فَبَاعَتْهَا، وَاَمَرَتْ بِثَمَنِهَا، اَنْ يُجْعَلَ فِيْ غَيْرِهَا

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں اور ان کی بیماری طویل ہوگئی ان کے بھتیجے کسی شخص کے پاس گئے اور ان کی بیماری کا ذکر کیا تو اس شخص نے کہا: کہ تم لوگوں نے مجھے ایک ایسی خاتون کے بارے میں بتایا ہے' جس پر جادو کیا گیا ہے راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحبان آئے اور انہوں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیز نے ان پر جادو کیا ہے' جسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مدبرہ کے طور پر آزاد قرار دیا تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز سے فرمایا کہ تم مجھ سے کیا چاہتی تھیں اس کنیز نے بتایا: آپ فوت ہوجائیں تاکہ میں آزاد ہوجاؤں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب اللہ کے نام پر مجھ پر یہ لازم ہے کہ تمہیں کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کیا جائے جو عربوں میں سب سے برا مالک ہو پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو فروخت کروادیا اور اس کی قیمت کے بارے میں حکم دیا کہ وہ قیمت کسی اور (کنیز کو خرید کر آزاد کرنے) کے لئے استعمال کی جائے۔

18751 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ قَيْسٍ، اَوْ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ: قَتَلَ سَاحِرًا

❀❀ عمرو بن دینار نے سالم بن ابوالجعد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت سعد بن قیس رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت سعد بن قیس رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو قتل کردیا تھا۔

18752 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار کے ذریعے (قتل کردیا جائے)۔

18753 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ شَيْئًا مِنَ السِّحْرِ قَلِيلًا، اَوْ كَثِيرًا، كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ مَعَ اللّٰهِ

❀❀ حضرت صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جادو سیکھتا ہے خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا آخری تعلق ہوتا ہے'' (یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بعد لاتعلق ہوجاتا ہے)۔

18754 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

18752-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' حديث: 8144'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2803'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' جماع أبواب الحكم في الساحر - باب تكفير الساحر وقتله إن كان ما يسحر به كلام كفر' حديث: 15350'المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' ما روى الحسن البصري - حديث: 1644'معجم الصحابة لابن قانع - جندب بن كعب صاحب الساحر' حديث: 223

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَاحِرٍ فَقَالَ: احْبِسُوهُ فَاِنْ مَاتَ صَاحِبُهُ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ یزید بن رومان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک جادوگر کولایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قید کردو اگر اس کا متعلقہ فرد (جس پر اس نے جادو کیا ہے وہ) مر گیا تو تم لوگ اسے قتل کر دینا۔

18755 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: اَخَذَ سَاحِرًا، فَدَفَنَهُ اِلٰى صَدْرِهِ، ثُمَّ تَرَكَهُ، حَتّٰى مَاتَ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اسے سینے تک زمین میں دفن کر کے اس کے حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

18756 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ بَجَالَةَ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهِ اَنْ: اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي اَوَّلِ الْبَابِ

❀❀ بجالہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکار کو خط لکھا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کر دو...... اس کے بعد راوی نے ابن جریج کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے جو اس باب کے آغاز میں گزر چکی ہے

18757 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ حَفْصَةَ: سُحِرَتْ فَاَمَرَتْ عُبَيْدَ اللّٰهِ اَخَاهَا فَقَتَلَ سَاحِرَتَيْنِ

❀❀ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کیا گیا تو انہوں نے اپنے بھائی عبیداللہ کو یہ حکم دیا تو انہوں نے جادو کرنے والی دونوں خواتین کو قتل کر دیا۔

بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ

باب: چور کا ہاتھ کاٹنا

18758 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَرَقَ الْاُوْلٰى؟ قَالَ: يُقْطَعُ كَفُّهُ قُلْتُ: فَمَا قَوْلُهُمْ: اَصَابِعُهُ؟ قَالَ: لَمْ اُدْرِكْ اِلَّا قَطْعَ الْكَفِّ كُلِّهَا قُلْتُ: فَسَرَقَ الثَّانِيَةَ؟ قَالَ: "مَا اَرٰى اَنْ يُقْطَعَ اِلَّا فِي السَّرِقَةِ الْاُوْلَى الْيَدُ قَطُّ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38) وَلَوْ شَاءَ اَمَرَ بِالرِّجْلِ وَلَمْ يَكُنِ اللّٰهُ نَسِيًّا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کہ کوئی شخص پہلی مرتبہ چوری کرتا ہے انہوں نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا میں نے دریافت کیا: لوگوں کے اس قول سے کیا مراد ہوگی کہ اس کی انگلیاں کاٹی جائیں گی انہوں نے فرمایا: میں نے تو یہی چیز پائی ہے کہ پورا ہاتھ کاٹا جائے گا میں نے دریافت کیا: اگر وہ دوسری مرتبہ چوری کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف پہلی مرتبہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان کے ہاتھ کاٹ دو''۔

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو پاؤں کاٹنے کا حکم دے دیتا اللہ تعالیٰ بھولتا نہیں ہے۔

18759 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْطَعُ الْقَدَمَ مِنْ مَفْصِلِهَا وَاَنَّ عَلِيًّا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ غَيْرِ عِكْرِمَةَ - كَانَ يَقْطَعُ الْقَدَمَ - اَشَارَ لِیْ عَمْرٌو - اِلٰی شَطْرِهَا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پاؤں کو اس کے جوڑ سے کٹوایا تھا۔

جبکہ عکرمہ کے علاوہ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پاؤں کا اتنا حصہ کٹوایا تھا عمرو نامی راوی نے نصف حصے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بتائی۔

18760 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ الْيَدَ مِنَ الْاَصَابِعِ، وَالرِّجْلَ مِنْ نِصْفِ الْكَفِّ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہاتھ کی انگلیاں کٹواتے تھے اور پاؤں کا نصف حصہ کٹواتے تھے۔

18761 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الْمِقْدَامِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، رَاٰی عَلِيًّا يَقْطَعُ يَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمَفْصِلِ

❀❀ ابومقدام بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے، جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ جوڑ سے کٹوایا تھا۔

18762 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ حِبَالِ بْنِ رُفَيْدَةَ التَّيْمِيِّ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ الرِّجْلَ مِنَ الْكَفِّ

❀❀ حبال بن رفیدہ تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پاؤں ہتھیلی سے (یعنی درمیان سے) کٹوایا تھا۔

18763 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ نَجْدَةَ بْنَ عَامِرٍ، كَتَبَ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ: السَّارِقُ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، ثُمَّ يَعُوْدُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ الْاُخْرٰی، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38)، قَالَ: بَلٰی، وَلٰكِنْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلَافٍ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُهُ مِنْ عَطَاءٍ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نجدہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا کہ اگر کوئی چور چوری کرتا ہے، تو کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور پھر جب وہ دوبارہ چوری کرے گا تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان کے ہاتھ کاٹ دو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں! لیکن اس کا ہاتھ اور اس کا پاؤں مخالف سمت میں کاٹے جائیں گے

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے چالیس سال پہلے عطاء سے یہ روایت سنی تھی۔

18764 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ لَا يَقْطَعُ اِلَّا الْيَدَ وَالرِّجْلَ، وَاِنْ سَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ سُجِنَ، وَنُكِّلَ، وَكَانَ يَقُوْلُ: اِنِّي لَاَسْتَحْيِيْ اللّٰهَ، اَلَّا اَدَعَ لَهٗ يَدًا يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف ہاتھ اور پاؤں کٹواتے تھے اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی چوری کرتا تھا تو وہ اسے قید کروا دیتے تھے اور سزا دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں اسے ایسی حالت میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ ہی نہ ہو جس کے ذریعے وہ کچھ کھا سکے یا استنجاء کر سکے۔

18765 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: لَا يُتْرَكُ ابْنُ آدَمَ مِثْلَ الْبَهِيمَةِ، لَيْسَ لَهٗ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا، وَيَسْتَنْجِي بِهَا

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ انسان کو جانور کی طرح نہیں چھوڑا جائے گا کہ اس کا ہاتھ ہی نہ ہو کہ وہ جس کے ذریعے استنجاء کر سکے۔

18766 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ، يُقَالُ لَهٗ: سَدُوْمٌ، فَقَطَعَهٗ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَطَعَهٗ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ، فَاَرَادَ اَنْ يَقْطَعَهٗ، فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ: لَا تَفْعَلْ اِنَّمَا عَلَيْهِ يَدٌ وَرِجْلٌ وَلٰكِنِ احْبِسْهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن عائذ ازدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی اس کا نام سدوم تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا پھر اسے دوسری مرتبہ لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا پاؤں کٹوا دیا پھر اسے تیسری مرتبہ لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کٹوانے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ایسا نہ کریں اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں رہنے دیں آپ اسے قید کر دیں۔

18767 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى: اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا سَرَقَ قُطِعَتْ يَدُهٗ، ثُمَّ اِذَا سَرَقَ الثَّانِيَةَ، قُطِعَتْ رِجْلُهٗ، فَاِنْ سَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ، لَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَطْعًا

❀❀ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا پھر اگر وہ دوسری مرتبہ چوری کرے گا تو اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے گا اس کے بعد اگر وہ چوری کرے گا تو ہمارے نزدیک اس کو کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

18768 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ لَرَاَيْتُ عُمَرَ قَطَعَ رِجْلَ رَجُلٍ، بَعْدَ يَدٍ وَرِجْلٍ؛ سَرَقَ الثَّالِثَةَ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے میں اس وقت موجود تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کا پاؤں بھی کٹوا دیا تھا حالانکہ پہلے اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا جا چکا تھا اس شخص نے

تیسری مرتبہ چوری کی تھی۔

18769 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: "اَنَّ سَارِقًا مَقْطُوعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ سَرَقَ حُلِيًّا لِاَسْمَاءَ، فَقَطَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ الثَّالِثَةَ - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ - يَدَهُ"

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک چور جس کا ہاتھ اور پاؤں پہلے سے کٹے ہوئے تھے اس نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا زیور چرالیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ میں اس کا ایک اور ہاتھ بھی کٹوا دیا۔

18770 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَغَيْرِهٖ، قَالَ: اِنَّمَا قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رِجْلَهُ، وَكَانَ مَقْطُوعَ الْيَدِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي السُّنَّةِ اِلَّا قَطْعُ الْيَدِ وَالرِّجْلِ، لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ زہری نے سالم اور دیگر حضرات کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا پاؤں کٹوایا تھا کیونکہ اس کے ہاتھ پہلے ہی کٹا ہوا تھا

زہری بیان کرتے ہیں: سنت کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ صرف ہاتھ اور پاؤں کاٹا جائے گا اس سے زیادہ (دوسرا ہاتھ یا دوسرا پاؤں) نہیں کاٹا جائے گا۔

18771 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اِنَّمَا قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رِجْلَ الَّذِيْ قَطَعَ يَعْلٰى بْنُ اُمَيَّةَ وَكَانَ مَقْطُوعَ الْيَدِ قَبْلَ ذٰلِكَ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا پاؤں کٹوا دیا تھا جس نے یعلی بن امیہ کا ہاتھ کاٹا تھا کیونکہ اس شخص کا پہلے سے ہی ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا۔

18772 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ، فَاِنْ سَرَقَ الثَّانِيَةَ، قُطِعَتْ رِجْلُهُ، فَاِنْ سَرَقَ الثَّالِثَةَ، قُطِعَتْ يَدُهُ، فَاِنْ سَرَقَ الرَّابِعَةَ، قُطِعَتْ رِجْلُهُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب چور چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اگر وہ دوسری مرتبہ چوری کرے گا تو اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے گا اگر وہ تیسری مرتبہ چوری کرے گا تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا اور اگر وہ چوتھی مرتبہ چوری کرے گا تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا جائے گا۔

18773 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ: اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِعَبْدٍ سَرَقَ، فَاُتِيَ بِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَتَرَكَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ، فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ السَّادِسَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ السَّابِعَةَ، فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ الثَّامِنَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ

❀❀ حضرت حارث بن عبداللہ بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی اسے چار مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا جب پانچویں مرتبہ لایا گیا تو آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا جب چھٹی مرتبہ لایا گیا تو آپ نے اس کا پاؤں کٹوا دیا جب ساتویں مرتبہ لایا گیا تو آپ نے اس کا دوسرا ہاتھ

کٹوادیا جب آٹھویں مرتبہ لایا گیا تو آپ نے اس کا دوسرا پاؤں کٹوادیا۔

18774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَجُلٌ اَسْوَدُ يَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ فَيُدْنِيهِ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، حَتّٰى بَعَثَ سَاعِيًا - اَوْ قَالَ: سَرِيَّةً - فَقَالَ: اَرْسِلْنِيْ مَعَهُ، فَقَالَ: بَلْ تَمْكُثُ عِنْدَنَا، فَاَبٰى ، فَاَرْسَلَهُ مَعَهُ، وَاسْتَوْصٰى بِهِ خَيْرًا، فَلَمْ يَغِبْ عَنْهُ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى جَاءَ قَدْ قُطِعَتْ يَدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: مَا زِدْتُ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ يُوَلِّينِيْ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهٖ، فَخُنْتُهُ فَرِيضَةً وَاحِدَةً، فَقَطَعَ يَدِيْ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: تَجِدُوْنَ الَّذِيْ قَطَعَ يَدَ هٰذَا يَخُونَ اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ فَرِيضَةً، وَاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتُ صَادِقًا لَّاُقِيدَنَّكَ مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ اَدْنَاهُ وَلَمْ يُحَوِّلْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِيْ كَانَتْ لَهٗ مِنْهُ، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقْرَاُ، فَاِذَا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتَهُ قَالَ: تَاللّٰهِ لَرَجُلٌ قَطَعَ هٰذَا، قَالَ: فَلَمْ يَعِزْ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى فَقَدَ آلُ اَبِيْ بَكْرٍ حُلِيًّا لَّهُمْ وَمَتَاعًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: طَرَقَ الْحَيَّ اللَّيْلَةَ، فَقَامَ الْاَقْطَعُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَهُ الصَّحِيحَةَ وَالْاُخْرَى الَّتِيْ قُطِعَتْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُمْ، اَوْ نَحْوَ هٰذَا، وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ عَلٰى مَنْ سَرَقَ اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِينَ، قَالَ: فَمَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰى ظَهَرُوا عَلَى الْمَتَاعِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ: وَيْلَكَ اِنَّكَ لَقَلِيلُ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ، فَاَمَرَ بِهٖ، فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: كَانَ اِذَا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتَهُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک سیاہ فام شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قریب کرلیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے قرآن سکھایا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو وصولی کرنے کے لئے یا کسی مہم پر بھیجا تو اس شخص نے کہا: مجھے بھی اس کے ساتھ بھیج دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے ہاں ٹھہرے رہو اس نے آپ کی بات نہیں مانی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شخص کے ساتھ بھیج دیا اور ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کی وہ شخص کچھ عرصہ غائب رہا پھر وہ آیا تو اس کا ایک ہاتھ کاٹا جاچکا تھا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے بتایا: صرف یہ ہوا تھا کہ اس شخص مجھے کام کا اہلکار مقرر کیا میں نے ایک فریضے (یعنی ایک اونٹنی) کی خیانت کی تو اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے تم اس شخص کو پاؤ گے کہ اس نے خود بیس سے زیادہ اونٹنیوں میں خیانت کی ہوگی اللہ کی قسم! اگر تم سچے ہو' تو میں تمہیں اس سے ضرور بدلہ دلواؤں گا راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو قریب کرلیا اور اس کی جو پہلے قدر و منزلت تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص رات کو نوافل ادا کیا کرتا تھا اور تلاوت کیا کرتا تھا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی آواز سنتے تھے تو یہ کہتے تھے اللہ کی قسم! اس شخص نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے (یعنی یہ غلط کام کیا ہے) راوی بیان کرتے ہیں: کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا کوئی زیور اور سامان گم ہوگیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گزشتہ رات ہمارے ہاں کوئی چور آیا ہوگا وہ شخص جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا' وہ اٹھا اس نے قبلہ کی طرف رخ کیا اس نے اپنا صحیح ہاتھ

اور کٹا ہوا ہاتھ دونوں بلند کیے اور دعا کی: اے اللہ! جس نے ان لوگوں کے ہاں چوری کی ہے اسے ظاہر کر دے یا اس کی مانند کچھ اور کلمات کہے معمر نامی راوی یہاں بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں اے اللہ اس شخص کو ظاہر کر دے جس نے اس نیک گھرانے کے ہاں چوری کی ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابھی نصف دن نہیں گزرا تھا کہ لوگوں کو وہ سامان اسی شخص کے پاس مل گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تمہارا استیناس ہو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت تھوڑا علم رکھتے ہو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا۔

معمر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کی (تلاوت کی) آواز سنتے تو یہ فرماتے تھے: تمہاری رات کسی چور کی رات نہیں ہے۔

18775 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ غَيْرُ وَاحِدٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْهُمْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ يَعْلٰى قَطَعَ يَدَ السَّارِقِ، وَرِجْلَهُ، فَسَرَقَ الثَّالِثَةَ، فَقَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ، يَقُوْلُ: لَجَرَاءَتُهُ عَلَى اللّٰهِ اَغْيَظُ عِنْدِی مِنْ سَرِقَتِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ اسْمَهُ جَبْرٌ اَوْ جُبَيْرٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے کئی افراد نے مجھے یہ بات بتائی جن میں سے ایک اسماعیل بن محمد بن سعد تھے کہ حضرت یعلیٰ نے ایک چور کا ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیا اس نے تیسری مرتبہ چوری کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی کٹوا دیا

اس کے بعد راوی نے زہری کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے کہ اللہ کے بارے میں اس کی جرأت میرے نزدیک اس کے چوری کرنے سے زیادہ غصے والی بات ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوبکر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اس شخص کا نام جبر یا شاید جبیر تھا۔

18776 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ اَشَلِّ الْيَدِ سَرَقَ، قَالَ: تُقْطَعُ يَدُهُ وَاِنْ كَانَتْ شَلَّاءَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کا ہاتھ شل ہوتا ہے' اور وہ چوری کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اگرچہ وہ شل ہو۔

بَابُ ذِكْرِ قَطْعِ الشِّمَالِ

باب: بایاں ہاتھ کاٹنے کا تذکرہ

18777 - اقوالِ تابعین: قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَارِقٍ قُرِّبَ.

لِيُقْطَعَ فَقَدَّمَ شِمَالَهُ، فَقُطِعَتْ، قَالَ: يُتْرَكُ وَلَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ امام شعبی سے ایسے چور کے بارے میں دریافت کیا گیا: جسے سزا دینے کے لئے آگے کیا جاتا ہے تا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے تو وہ اپنا بایاں ہاتھ آگے کر دیتا ہے اور وہ کاٹ دیا جاتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اسے چھوڑ دیا جائے گا مزید کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

18778 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ: لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدْ اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ

❀❀ قتادہ کے حوالے سے شعبی کے قول کی مانند منقول ہے کہ اسے مزید کوئی سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ اس پر حد جاری ہو چکی ہے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى السَّرِقَةِ، وَاخْتِلَافِ الشُّهُوْدِ

باب: چوری کے بارے میں گواہی دینا اور گواہوں کے درمیان اختلاف ہونا

18779 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ لَا يَقْطَعُ سَارِقًا حَتّٰى يَاْتِيَ بِالشُّهَدَاءِ، فَيُوقِفُهُمْ عَلَيْهِ، وَيَسْجُنُهُ، فَاِنْ شَهِدُوا عَلَيْهِ، قَطَعَهُ، وَاِنْ نَكَلُوا تَرَكَهُ قَالَ: فَاُتِيَ مَرَّةً بِسَارِقٍ، فَسَجَنَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ الْغَدُ، دَعَا بِهِ، وَبِالشَّاهِدَيْنِ، فَقِيلَ: تَغَيَّبَ الشَّهِيدَانِ فَخَلّٰى سَبِيلَ السَّارِقِ، وَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ چور کا ہاتھ اس وقت تک نہیں کاٹتے تھے جب تک گواہ نہیں آجاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ معاملہ موقوف رکھتے تھے چور کو قید کر دیتے تھے اگر وہ گواہ اس کے خلاف گواہی دے دیتے تھے تو اس کا ہاتھ کٹوا دیتے تھے اور اگر گواہ انکار کر دیتے تھے تو وہ چور کو چھوڑ دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چور کو لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید کر دیا اگلے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اور گواہوں کو بلوایا تو بتایا گیا کہ دونوں گواہ غائب ہو چکے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چور کو چھوڑ دیا اور انہوں نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

18780 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ اَنَّهُ سَرَقَ بِاَرْضٍ، وَشَهِدَ عَلَيْهِ آخَرُ اَنَّهُ سَرَقَ بِاَرْضٍ اُخْرٰى، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے، جس کے خلاف ایک شخص یہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے فلاں جگہ پر چوری کی ہے اور دوسرا شخص یہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے فلاں دوسری جگہ پر چوری کی ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

بَابُ اعْتِرَافِ السَّارِقِ

باب: چور کا اعتراف کرنا

18781 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ وُجِدَ يَسْرِقُ فَاعْتَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَرَقَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُهُ لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو چوری کرتے ہوئے پایا جاتا ہے وہ اعتراف کر لیتا ہے کہ وہ اس سے پہلے بھی چوری کر چکا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اس کے علاوہ مزید کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

18782 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِنْ سَرَقَ ثُمَّ سَرَقَ، وَلَمْ يُحَدَّ قُطِعَ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَكَذٰلِكَ الزَّانِيْ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے اگر کوئی شخص چوری کرے اور پھر دوبارہ چوری کر لے اور اس پر حد جاری نہ ہوئی ہو تو اس کا ہاتھ ایک ہی مرتبہ کاٹا جائے گا زنا کرنے والے کا بھی یہی حکم ہے

ابن شہاب نے بھی اس کی مانند فرمایا ہے۔

18783 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اِنِّي سَرَقْتُ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: اِنِّي سَرَقْتُ، فَقَالَ: شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ مَرَّتَيْنِ فَقَطَعَهُ قَالَ: فَرَاَيْتُ يَدَهُ فِيْ عُنُقِهِ مُعَلَّقَةً

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا اس نے کہا: میں نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے خلاف دو مرتبہ گواہی دے دی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا راوی کہتے ہیں: میں نے اس کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا ہوا دیکھا ہے۔

18784 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اِنِّي سَرَقْتُ، فَانْتَهَرَهُ، وَسَبَّهُ، فَقَالَ: اِنِّي سَرَقْتُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اقْطَعُوهُ قَدْ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ مَرَّتَيْنِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا فِيْ عُنُقِهِ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا اور اسے برا بھلا کہا اس نے کہا: میں نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو اس نے اپنے خلاف دو مرتبہ گواہی دے دی ہے راوی کہتے ہیں: میں نے اس کا ہاتھ اس کی گردن میں دیکھا ہے۔

18785 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، قَالَ: حَسْبُهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ان سے کہا: ایک شخص اپنے خلاف ایک مرتبہ گواہی دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کے لئے یہ کافی ہے۔

بَابُ الِاعْتِرَافِ بَعْدَ الْعُقُوبَةِ وَالتَّهَدُّدِ

باب: سزا مل جانے کے بعد یا تشدد کے نتیجے میں اعتراف کرنے کا حکم

18786 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يَجُوْزُ الِاعْتِرَافُ بَعْدَ عُقُوبَةٍ فِي حَدٍّ وَلَا غَيْرِهِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے سزا کے بعد اعتراف کرنا درست نہیں ہوگا خواہ حد کا معاملہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔

18787 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: اِذَا اعْتَرَفَ بِسَرِقَةٍ، ثُمَّ اَنْكَرَ عِنْدَ السُّلْطَانِ، فَاِنْ نَكَلَ تُرِكَ، وَغَرِمَ مَا اعْتَرَفَ بِهِ، وَلَمْ يُقْطَعْ، اَوْ سَرَقَ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُقْطَعَ، تُؤْخَذُ السَّرِقَةُ مِنْ مَالِهِ، اِذَا لَمْ يُقَمْ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَلَمْ يَذْهَبِ الْمَالُ

❀❀ سفیان فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چوری کا اعتراف کر لے پھر حاکم وقت کے سامنے انکار کر دے اگر وہ انکار کر دے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اور اس نے جو اعتراف کیا تھا اس کا جرمانہ عائد کیا جائے گا لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یا اگر کوئی شخص چوری کرتا ہے پھر ہاتھ کٹنے سے پہلے مر جاتا ہے تو اگر چوری کا سامان اس کے مال میں سے مل جاتا ہے تو اگر اسے سزا نہیں دی گئی تھی اور مال رخصت نہیں ہوا تھا (تو وہ لے لیا جائے گا)۔

18788 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ قَوْمٍ يُتَّهَمُوْنَ بِهَوًى، فَاَصْبَحَ يَوْمًا قَتِيلًا، فَاتُّهِمَ بِهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَاَرْسَلَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَمَرَ بِالسِّيَاطِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا قَتَلْتُهُ وَاِنْ جَلَدَنِيْ لَاَعْتَرِفَنَّ فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ فَاسْتُحْلِفَ، وَخَلّٰى سَبِيْلَهُ

❀❀ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کچھ لوگوں کے ساتھ رہتا تھا جن پر الزام عائد کیا جاتا تھا (یعنی جو مشکوک قسم کے آدمی تھے) ایک دن وہ شخص مقتول پایا گیا ان لوگوں میں سے ایک شخص کے حوالے سے الزام کیا گیا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے بلوایا اور اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا تو اس شخص نے کہا: اے مسلمانو! اللہ کی قسم! میں نے اسے قتل نہیں کیا ہے لیکن اگر مجھے کوڑے مارے گئے تو میں یہ اعتراف کر لوں گا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کے بارے میں حکم دیا اس سے حلف لیا گیا اور پھر اسے چھوڑ دیا گیا۔

18789 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: رَهَّبَ قَوْمٌ غُلَامًا حَتّٰى اعْتَرَفَ لَهُمْ بِبَعْضِ مَا اَرَادُوا، ثُمَّ اَنْكَرَ بَعْدُ، فَخَاصَمُوْهُ اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ: هُوَ هٰذَا اِنْ شَاءَ اعْتَرَفَ، وَلَمْ يُجِزِ اعْتِرَافَهُ

بِالتَّهْدِيدِ

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے ایک غلام کو ڈرایا دھمکایا یہاں تک کہ اس نے ان لوگوں کے کہنے کے مطابق جرم کا اعتراف کرلیا اس کے بعد اس نے اس کا انکار کردیا ان لوگوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا تو قاضی شریح نے فرمایا: یہ موجود ہے اگر یہ چاہے تو اعتراف کرلے لیکن قاضی شریح نے ڈرانے دھمکانے کی وجہ سے اس کے اعتراف کو درست قرار نہیں دیا۔

18790 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الْمِحْنَةُ بِدْعَةٌ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: محنت (یعنی آزمائش کا شکار کرنا تشدد کرنا یا ڈرانا دھمکانا) بدعت ہے۔

18791 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: الْقَيْدُ كَرْهٌ، وَالْوَعِيدُ كَرْهٌ، وَالسِّجْنُ كَرْهٌ، وَالضَّرْبُ كَرْهٌ

❀❀ قاضی شریح فرماتے ہیں: بیڑی ڈالنا زبردستی (یعنی تشدد) ہے ڈرانا دھمکانا زبرستی ہے قید کرنا زبردستی ہے مارنا پیٹنا زبردستی ہے۔

18792 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَيْسَ الرَّجُلُ اَمِينًا عَلٰى نَفْسِهِ، اِذَا اَجَعْتَهُ، اَوْ اَوْثَقْتَهُ، اَوْ ضَرَبْتَهُ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی ذات کے حوالے سے امین نہیں ہوتا جب تم نے اسے تکلیف پہنچائی ہو یا باندھ دیا ہو یا مارا پیٹا ہو (یعنی اس کے بعد کیے گئے اعتراف کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی)۔

18793 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُتِيَ بِسَارِقٍ فَاعْتَرَفَ قَالَ: اَرٰى يَدَ رَجُلٍ مَا هِيَ بِيَدِ سَارِقٍ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِسَارِقٍ وَلٰكِنَّهُمْ تَهَدَّدُوْنِيْ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ وَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا اس نے اعتراف کیا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کا ہاتھ کسی چور کا ہاتھ نہیں لگتا اس شخص نے کہا: میں چور نہیں ہوں لیکن ان لوگوں نے مجھے ڈرایا دھمکایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْحُرَّ

باب: جب کوئی شخص کسی آزاد شخص کو فروخت کردے

18794 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ بَاعَ حُرًّا، وَقَالَ: الثَّمَنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ. قَالَ: يُعَاقَبَانِ وَيُرَدُّ الثَّمَنُ اِلَى الَّذِيْ ابْتَاعَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُهُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر دیتا ہے اور کہتا ہے اس کی قیمت میرے اور تمہارے درمیان تقسیم ہو جائے گی تو زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کو سزا دی جائے گی اور وہ قیمت اس شخص کو لوٹا دی جائے گی جس نے اس شخص کو خریدا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

18795 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ سُفْيَانَ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْحُرَّ قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ، وَلَا بَيْعَ لَهُ، وَعَلَيْهِ تَعْزِيرٌ

❀❀ امام عبدالرزاق نے سفیان کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو نہ تو ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جائے گی اور نہ ہی اس کا کیا ہوا سودا درست ہوگا' البتہ اسے ویسے سزا دی جائے گی۔

18796 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَكُونُ عَبْدًا، كَمَا اَقَرَّ بِالْعُبُودِيَّةِ عَلٰى نَفْسِهِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ عَلِيٌّ: لَا يَكُونُ عَبْدًا وَيُقْطَعُ الْبَائِعُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص غلام شمار ہوگا جس نے اپنی ذات کے لئے غلام ہونے کا اعتراف کیا ہو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ غلام شمار نہیں ہوگا اور فروخت کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18797 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا بَاعَ ابْنَتَهُ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الْمُبْتَاعُ، وَقَالَ اَبُوهَا: حَمَلَتْنِي الْحَاجَةُ عَلٰى بَيْعِهَا، قَالَ: يُجْلَدُ الْاَبُ، وَالْجَارِيَةُ مِائَةً مِائَةً، اِنْ كَانَتِ الْجَارِيَةُ قَدْ بَلَغَتْ، وَيُرَدُّ الثَّمَنُ اِلَى الْمُبْتَاعِ، وَعَلَى الْمُبْتَاعِ صَدَاقُهَا، بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، ثُمَّ يَغْرَمُهُ لَهُ الْاَبُ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْمُبْتَاعُ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا حُرَّةٌ، فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ، لَا يَغْرَمُهُ لَهُ الْاَبُ، وَعَلَيْهِ مِائَةُ جَلْدَةٍ، وَاِنْ كَانَتْ جَارِيَةً لَا تَعْقِلُ، فَالنَّكَالُ عَلَى الْاَبِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے اپنی بیٹی کو فروخت کر دیا خریدار نے اس کے ساتھ صحبت بھی کر لی لڑکی کے باپ نے یہ کہا کہ شدید ضرورت نے مجھے اس کو فروخت کرنے پر مجبور کیا تھا زہری فرماتے ہیں: اس کے باپ کو اور اس لڑکی کو ایک ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اگر لڑکی بالغ ہو اور قیمت خریدار کو واپس کر دی جائے گی خریدار پر لڑکی کو مہر دینا لازم ہوگا کیونکہ اس نے لڑکی کے ساتھ صحبت کی ہے' اور پھر لڑکی کا باپ خریدار کو وہ مہر جرمانے کے طور پر ادا کرے گا' البتہ اگر خریدار کو یہ پتہ ہو کہ یہ لڑکی آزاد عورت ہے' تو اس پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی اور لڑکی کا باپ اسے جرمانہ ادا نہیں کرے گا' البتہ اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اگر لڑکی بالغ نہ ہو' تو پھر سزا اس کے باپ کو دی جائے گی۔

18798 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يُبَاعُ الْاَحْرَارُ، وَلَا يُتَصَدَّقُ

بِهِمْ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: آزاد لوگوں کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی انہیں صدقہ کیا جا سکتا ہے۔

18799 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يُبَاعُ الْاَحْرَارُ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: آزاد لوگوں کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔

18800 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ اَقَرَّ اَنَّهُ عَبْدٌ قَالَ: لَا يَكُوْنُ الْحُرُّ عَبْدًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو یہ اقرار کر لیتا ہے کہ وہ غلام ہے انہوں نے فرمایا: کوئی بھی آزاد شخص غلام نہیں بن سکتا۔

18801 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ حُرٌّ، اَقَرَّ بِالْعُبُودِيَّةِ، فَرُهِنَ قَالَ: هُوَ رَهْنٌ حَتّٰى يَفُكَّ نَفْسَهُ كَمَا غَرَّهُمْ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ان سے کہا: ایک شخص آزاد ہوتا ہے اور وہ غلام ہونے کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر اسے رہن رکھ دیا جاتا ہے تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ رہن رہے گا جب تک وہ اپنے آپ کو چھڑوا نہیں لیتا جس طرح اس نے ان لوگوں کو دھوکہ دیا ہے۔

18802 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ سَرَقَ عَبْدًا اَعْجَمِيًا لَّا يَفْقَهُ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُهُ

❀❀ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عجمی غلام کو خرید لیتا ہے، جس کو سمجھ بوجھ نہیں ہوتی ہے (یا جو بالغ نہیں ہوا ہوتا) تو زہری نے فرمایا: اس (چوری کرنے والے) شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18803 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ سَرَقَ صَغِيرًا حُرًّا، اَوْ عَبْدًا فَفِيهِ الْقَطْعُ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْكَبِيرِ، وَلَيْسَ عَلَى الصَّغِيرِ شَيْءٌ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی کمسن آزاد شخص یا غلام کو چوری کر لے تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: بڑی عمر کے شخص پر حد جاری ہوگی چھوٹے پر کوئی سزا لاگو نہیں ہوگی۔

18804 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ سُفْيَانَ، يَقُوْلُ: مَا سَرَقَ مِنْ صَغِيرٍ مَمْلُوكٍ فَفِيهِ الْقَطْعُ، وَمَنْ سَرَقَ مِنْ صَغِيرٍ حُرًّا اَوْ مَمْلُوكًا بَلَغَ، فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: اِذَا بَاعَ امْرَاَتَهُ الرَّجُلُ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الْمُشْتَرِي، فَوَلَدَتْ، ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِهِ قَالَ: تُرَدُّ عَلٰى زَوْجِهَا، وَلَا تَكُوْنُ فُرْقَةً، وَتُعَزَّرُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا

❀❀ سفیان فرماتے ہیں: جو شخص نابالغ غلام کو چوری کر لیتا ہے تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی اور جو شخص نابالغ لڑکے

یا بالغ غلام کو چوری کر لیتا ہے تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی

سفیان فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو فروخت کر دے اور خریدار اس کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ عورت اس کے بچے کو بھی جنم دیدے اور پھر اس کے بعد پتہ چلے تو وہ عورت اپنے شوہر کی طرف واپس کی جائے گی میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں ہوئی ہوگی عورت کو اور اس کے شوہر کو سزا دی جائے گی۔

18805 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: دَعَانِي يُوسُفُ بْنُ عُمَرَ فَسَاَلَنِي عَنْ رَجُلٍ بَاعَ امْرَاَتَهُ اَعَلَيْهِ قَطْعٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اِنَّمَا اَخَذْتُمُوهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ، فَهِيَ عِنْدَنَا اَمَانَةٌ خَانَهَا، لَا قَطْعَ عَلَيْهِ قَالَ: فَضَرَبَهُ ضَرْبًا كَانَ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْقَطْعِ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: یوسف بن عمر نے مجھے بلا کر ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کو فروخت کر دیتا ہے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا میں نے جواب دیا: جی نہیں! ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: تم ان خواتین کو اللہ کی امانت کے ساتھ حاصل کرتے ہو (ابن شبرمہ نے کہا:) تو یہ بیویاں ہمارے پاس امانت کے طور پر ہوتی ہیں اس شخص نے اس امانت کے بارے میں خیانت کی ہے تو اس وجہ سے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو یوسف بن عمر نے اس شخص کی اتنی پٹائی کروائی جو ہاتھ کاٹنے سے زیادہ شدید تھی۔

18806 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ الْبَائِعَ، وَقَالَ: لَا يَكُونُ الْحُرُّ عَبْدًا قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، وَعَلَيْهِ شِبْهٌ بِالْقَطْعِ الْحَبْسُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فروخت کرنے والا کا ہاتھ کٹوا دیا تھا اور فرمایا تھا آزاد شخص کبھی غلام نہیں بن سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو نہیں ہوگی ایسے شخص پر ہاتھ کاٹنے کی طرح کی ایک اور سزا یعنی قید کرنا لازم ہوگا۔

18807 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ، مَوْلَاهُمْ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَبِيعُ وَلَدَهُ، قَالَ: اِنْ بَاعَ مَنْ قَدْ بَلَغَ الْعَقْلَ، فَاَقَرَّ بِذٰلِكَ، فَعَلَى الْمَرْاَةِ اِنْ اُصِيبَتِ الْحَدُّ، وَعَلٰى اَبِيهَا الْعُقُوبَةُ الْمُؤْلِمَةُ، وَاَدَاءُ ثَمَنِهَا، عَلٰى اَبِيهَا، وَوَلَدُهَا فِي مَوْضِعِ وَلَدِ حَلَالٍ، وَاِنْ كَانَ رَجُلًا، قَدْ بَلَغَ الْعَقْلَ، فَعَلَيْهِ، وَعَلٰى اَبِيهِ الْعُقُوبَةُ الْمُؤْلِمَةُ، وَعَلٰى اَبِيهِ غُرْمُ ثَمَنِهِ

❀❀ سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی اولاد کو فروخت کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تو اس نے ایسی اولاد کو فروخت کیا ہے جو بالغ ہو چکی تھی اور وہ اقرار کر لیتا ہے تو اگر وہ اولاد لڑکی تھی تو قابل حد جرم کا ارتکاب کر لیا تو اس لڑکی اور اس کے باپ کو تکلیف دینے والی سزا دی جائے گی اور اس کی قیمت واپس کرنا اس کے باپ کے ذمہ لازم ہوگا اور اگر لڑکی کے ہاں اولاد ہوئی ہوگی تو وہ جائز اولاد شمار ہوگی اور اگر فروخت کی جانے والی اولاد لڑکا تھا اور وہ بالغ

ہو چکا تھا تو اس لڑکے پر اور اس کے باپ پر سزا لازم ہوگی جو تکلیف والی ہوگی اور اس کی قیمت کا جرمانہ اس کے باپ پر عائد ہوگا۔

18808 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّهُ قَطَعَ رَجُلًا فِي غُلَامٍ سَرَقَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ انہوں نے ایک غلام کو چوری کرنے کی وجہ سے ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

بَابُ السَّارِقِ يُوجَدُ فِي الْبَيْتِ وَلَمْ يَخْرُجْ

باب: جب کوئی چور گھر میں پایا جائے اور ابھی وہ (چوری کا سامان گھر سے باہر) نہ نکلا ہو

18809 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّارِقُ يُوجَدُ فِي الْبَيْتِ، قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ وَلَمْ يَخْرُجْ بِهِ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهِ قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرٰى عَلَيْهِ مِنْ قَطْعٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک چور گھر میں پایا جاتا ہے اس نے سامان جمع کر لیا تھا لیکن اسے لے کے باہر نہیں نکلا تھا تو انہوں نے فرمایا: جب تک وہ لے کر باہر نہیں نکلتا اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18810 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، اَنَّ عُثْمَانَ قَضٰى اَنَّهُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ، فَاَرَادَ اَنْ يَسْرِقَ، حَتّٰى يُحَوِّلَهُ، وَيَخْرُجَ بِهِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ وہ سامان جمع کر چکا ہو اور اس کا چوری کرنے کا ارادہ ہو جب تک وہ سامان کو منتقل نہیں کرتا اور اسے لے کر گھر سے باہر نہیں چلا جاتا۔

18811 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ سَارِقًا نَقَبَ خِزَانَةَ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ فَوُجِدَ فِيهَا قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ، وَلَمْ يَخْرُجْ بِهِ فَاُتِيَ بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَلَدَهُ، وَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُقْطَعَ، فَمَرَّ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلَ، فَاُخْبِرَ، فَاَتَى ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: اَمَرْتَ بِهِ اَنْ يُقْطَعَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا شَاْنُ الْجَلْدِ؟ قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: غَضِبْتُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهِ مِنَ الْبَيْتِ، اَرَاَيْتَ لَوْ رَاَيْتَ رَجُلًا بَيْنَ رِجْلَيِ امْرَاَةٍ، لَمْ يُصِبْهَا اَكُنْتَ حَادَّهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: لَعَلَّهُ سَوْفَ يَتُوبُ قَبْلَ اَنْ يُوَاقِعَهَا قَالَ: وَهٰذَا كَذٰلِكَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ قَدْ كَانَ نَازِعًا، وَتَائِبًا، وَتَارِكًا لِلْمَتَاعِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک چور نے مطلب بن ابو وداعہ کے گودام میں نقب لگائی اس شخص کو گودام میں پایا گیا اس نے سامان اکٹھا کر لیا تھا لیکن وہ اسے لے کر باہر نہیں نکلا تھا اسے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا حضرت

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے کوڑے لگوائے اور اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کٹوا دیا جائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وہاں سے گزر ہوا انہوں نے صورت حال کے بارے میں دریافت کیا: جب انہیں بتایا گیا تو وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: پھر کوڑے کیوں لگوائے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے غصہ آ گیا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک وہ سامان لے کر گھر سے نکل نہیں جاتا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ کسی شخص کو دیکھتے ہیں کہ وہ عورت کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھا ہوا ہے لیکن اس نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تو کیا آپ اس پر حد جاری کر دیں گے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے کہا: ہو سکتا ہے وہ صحبت کرنے سے پہلے ہی توبہ کر لے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ بھی اسی طرح ہے کیا پتہ شاید وہ اس سامان کو چھوڑ جاتا یا توبہ کر لیتا یا ترک کر دیتا۔

18812 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِذَا وُجِدَ السَّارِقُ فِي الْبَيْتِ قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ فِي الْبَيْتِ فَلَمْ يَخْرُجْ بِهِ، فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ، وَلَكِنْ يُنَكَّلُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب چور گھر میں پایا جائے' اور اس نے سامان اکٹھا کر لیا ہو لیکن اسے لے کر نکلا نہ ہو' تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی البتہ اسے ویسے سزا دی جائے گی۔

18813 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَعْضِ الْاُمَرَاءِ قَالَ: لَا يُقْطَعُ هُوَ رَجُلٌ اَرَادَ اَنْ يَسْرِقَ، فَلَمْ يَدَعُوهُ

❀❀ قتادہ نے بعض امراء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا وہ ایک ایسا شخص ہے' جس نے چوری کرنے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا۔

18814 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِذَا جَمَعَ الْمَتَاعَ فَخَرَجَ بِهِ مِنَ الْبَيْتِ اِلَى الدَّارِ، فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب اس نے سامان اکٹھا کر لیا ہو اور اسے لے کر گھر سے نکل کر محلے میں آ جائے تو پھر اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد ہوگی۔

18815 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ حَتّٰى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ، وَتَفْسِيْرُهُ عِنْدَنَا مَا دَامَ فِي مِلْكِ الرَّجُلِ، فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ

❀❀ عبداللہ بن ابوسفر نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے چور کا ہاتھ اس وقت تک نہیں کاٹا جائے گا جب تک وہ سامان لے کر نکل نہیں جاتا۔

راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ سامان جب تک آدمی کی ملکیت والی جگہ میں ہے اس وقت تک ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18816 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

❀❀ حسن بصری کے حوالے سے امام شعبی کے قول کی مانند قول منقول ہے۔

18817 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ حَتّٰى يُخْرِجَ الْمَتَاعَ مِنَ الْبَيْتِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چور کا ہاتھ اس وقت تک نہیں کاٹا جائے گا جب تک وہ سامان گھر سے نکال نہیں لیتا۔

18818 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: وَجَدَ ابْنُ عُمَرَ لِصًّا فِي دَارِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ صَلْتًا، فَجَعَلَ يَتَقَلَّبُ، وَهُوَ يَحْبِسُ عَنْهُ، قَالَ: فَلَوْلَا اَنَّا نَهْنَهْنَاهُ لَضَرَبَهُ بِهِ

❀❀ زہری نے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں ایک چور پایا تو وہ تلوار سونت کر اس کی طرف بڑھے وہ تلوار لہرا رہے تھے اور سالم انہیں روکنے کی کوشش کر رہے تھے سالم بیان کرتے ہیں: اگر ہم انہیں نہ روکتے تو انہوں نے وہ تلوار اسے مار دینی تھی۔

18819 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ اَبَا بَكْرٍ فَاَخْبَرَنِي بِهِ اَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُمَا سُئِلَا: السَّارِقُ يَسْرِقُ، فَيَطْرَحُ السَّرِقَةَ، وَيُوجَدُ فِي الْبَيْتِ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْهُ، لَمْ يَخْرُجْ؟ فَقَالَا: عَلَيْهِ الْقَطْعُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے امام عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے اس روایت کے بارے میں ابوبکر بن عبداللہ سے سوال کیا تھا تو انہوں نے مجھے بھی یہ بات بتائی تھی کہ خالد بن سعید نے انہیں سعید بن مسیّب اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ ان دونوں حضرات سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی چور چوری کرتا ہے اور چوری کا سامان رکھ دیتا ہے اور وہ چور اس گھر میں پایا جاتا ہے جہاں سے اس نے چوری کرنی ہے ابھی وہ باہر نہیں نکلا تو ان حضرات نے جواب دیا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد ہوگی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَقِّبُ الْبَيْتَ وَيُؤْخَذُ مِنْهُ الْمَتَاعُ

باب: جو شخص گھر میں نقب لگاتا ہے اور وہاں سے سامان لے لیتا ہے

18820 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: فَقَدَ قَوْمٌ مَتَاعًا لَهُمْ مِنْ بَيْتِهِمْ، فَرَاَوْا نَقْبًا فِي الْبَيْتِ، فَخَرَجُوا يَنْظُرُونَ فَاِذَا هُمْ بِرَجُلَيْنِ يَسْعَيَانِ، فَاَدْرَكُوا اَحَدَهُمَا مَعَهُ مَتَاعُهُمْ، وَاَفْلَتَهُمُ الْاٰخَرُ، قَالَ: فَاَتَيْنَا بِهِ، فَقَالَ: لَمْ اَسْرِقْ وَاِنَّمَا اسْتَاْجَرَنِي هٰذَا - يَعْنِي الَّذِي اَفْلَتَهُمْ - وَدَفَعَ اِلَيَّ هٰذَا الْمَتَاعَ لِاَحْمِلَهُ لَا اَدْرِي مِنْ اَيْنَ جَاءَ بِهِ، قَالَ خُصَيْفٌ: فَكَتَبْنَا فِيهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَمَرَنَا اَنْ نُنَكِّلَهُ، وَنُخَلِّدَهُ

السِّجْنَ، وَلَا نَقْطَعَهُ

❀❀ خصیف جزری بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اپنا سامان اپنے گھر میں غیر موجود پایا تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں نقب لگائی گئی ہے وہ لوگ ادھر ادھر دیکھنے لگے تو انہیں دو آدمی دوڑتے ہوئے نظر آئے وہ لوگ ان میں سے ایک شخص کے پاس پہنچ گئے جس کے پاس ان کا سامان موجود تھا اور دوسرا شخص فرار ہو گیا راوی بیان کرتے ہیں: ہم اسے لے کے آئے تو اس نے کہا: میں نے چوری نہیں کی اس شخص نے یعنی جو فرار ہو چکا ہے اس نے مجھے مزدور رکھا تھا' اس نے یہ سامان مجھے دیا تھا تاکہ میں اسے اٹھا کر لے جاؤں مجھے نہیں معلوم کہ وہ اس کو کہاں سے لے کے آیا ہے' تو خصیف بیان کرتے ہیں: ہم نے اس شخص کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے سزا دیں اور اسے قید میں رکھیں' البتہ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں۔

18821 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ نَقَبَ بَيْتًا، فَلَمْ يَقْطَعْهُ، وَعَزَّرَهُ اَسْوَاطًا

❀❀ امام شعبی نے حارث کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ایک گھر میں نقب لگائی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور اسے کوڑے مارنے کی سزا دی۔

18822 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ اُتِيَ بِرَجُلٍ نَقَبَ بَيْتًا، فَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ ابواسحاق نے حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے گھر کے اندر نقب لگائی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

18823 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَهُ الْمَتَاعُ، فَيَعْرِفُهُ اَهْلُهُ، فَيَقُولُ: ابْتَعْتُهُ قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ اِنْ كَانَ مُتَّهَمًا بُحِثَ عَنْ اَمْرِهِ، فَاِنْ ظُهِرَ عَلَيْهِ قُطِعَ، وَيُرَدُّ الْمَتَاعُ اِلَى اَهْلِهِ وَكَذٰلِكَ قَالَ قَتَادَةُ اِلَّا قَوْلَهُ: بُحِثَ عَنْ اَمْرِهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کے پاس سازوسامان پایا جاتا ہے' اور اس سامان کے مالکان وہ سامان پہچان لیتے ہیں وہ شخص یہ کہتا ہے میں نے تو یہ سامان خریدا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن اگر وہ مشکوک شخص ہو' تو اس کے معاملے کی تحقیق کی جائے گی اور اگر اس کے خلاف ثبوت فراہم ہو جائیں تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور سامان اس کے مالکان کو واپس کر دیا جائے گا۔

قتادہ نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے البتہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اس کے معاملے کی تفتیش کی جائے گی۔

18824 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَتَشْهَدُونَ اَنَّهُ مَتَاعُهُ؟ لَا تَعْلَمُونَهُ بَاعَ، وَلَا وَهَبَ، ثُمَّ يَاْخُذُ يَمِينَهُ بِاللّٰهِ، مَا بِعْتُ، وَلَا وَهَبْتُ، وَلَا اَهْلَكْتُ، وَلَا اَدَّيْتُ، لِيَهْلِكَ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَيْهِ مَتَاعُهُ، اِلَّا اَنْ يَجِيءَ الْاٰخَرُ، بِاَمْرٍ يُثْبِتُ يَسْتَحِقُّ بِهِ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ یہ اس کا سامان ہے اور تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ اس نے اسے فروخت کیا تھا یا ہبہ کیا تھا پھر وہ اللہ کے نام کی قسم اس سے لیتے تھے کہ نہ تو میں نے اسے فروخت کیا تھا اور نہ ہی ہبہ کیا تھا اور نہ ہی مجھ سے ہلاک ہوا اور نہ ہی میں نے یہ ادا کیا تا کہ ہلاک ہو جاتا اس کے بعد وہ سامان اس شخص کو لوٹا دیا گیا البتہ اگر کوئی دوسرا شخص کوئی ایسا ثبوت پیش کر دے (جو اس کے حق میں جاتا ہو) تو وہ اس کے ذریعے اس سامان کا مستحق ہو جائے گا۔

18825 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبْجَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا وَاُتِيَ بِرَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ ثَوْبٌ، فَوَجَدَهُ مَعَ السَّارِقِ، فَاَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: ادْفَعْ اِلٰى هٰذَا ثَوْبَهُ، وَاتَّبِعْ اَنْتَ مَنِ اشْتَرَيْتَ مِنْهُ وَاَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَضٰى بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ حجاج بن ابجر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی ﷛ کے پاس موجود تھا ایک شخص کو لایا گیا جس کا کپڑا چوری ہوا تھا اس نے وہ کپڑا چور کے پاس پایا اس نے اس بات پر ثبوت بھی فراہم کر دیا تو حضرت علی ﷛ نے فرمایا: تم اس کا کپڑا اسے واپس کر دو اور تم اس شخص کے پاس جاؤ جس سے تم نے کپڑا خریدا تھا (اور اس سے اپنی رقم واپس لو)۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی ﷛ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اس کی مانند فیصلہ دیا تھا۔

18826 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا، فَسَافَرَ بِهٖ، فَعَرَفَ مَعَهُ الْعَبْدَ مَسْرُوقًا، قَالَ: اَقْضِيْ عَلَيْهِ، وَاُحِيلُهُ عَلَى الَّذِيْ اشْتَرٰى مِنْهُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی غلام خریدتا ہے اور اسے اپنے ساتھ سفر پر لے جاتا ہے پھر اسے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کے ساتھ موجود غلام چوری شدہ ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں اس کے خلاف فیصلہ دوں گا اور اسے یہ کہوں گا اس نے جس سے غلام خریدا تھا وہ اس سے (اس کی قیمت کے سلسلے میں) رجوع کرے۔

18827 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اسْتَعَارَ رَجُلٌ مَتَاعًا، ثُمَّ بَاعَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ عِنْدَ الَّذِيْ اشْتَرَاهُ فَخَاصَمَ فِيهِ اَنَسَ بْنَ سِيرِيْنَ اِلٰى قَاضٍ كَانَ بِالْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ عَمِيْرَةُ بْنُ يَثْرِبِيٍّ، فَقَالَ لِاَنَسٍ: اطْلُبْ صَاحِبَكَ الَّذِيْ اَعَرْتَهُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کچھ سامان عاریت کے طور پر لیا اور پھر اسے فروخت کر دیا اس سامان کے مالک نے اپنا سامان اس شخص کے پاس پایا جس شخص نے اسے خریدا تھا تو انس بن سیرین نے یہ مقدمہ قاضی کے سامنے پیش کیا جو بصرہ کے قاضی تھے اور ان کا نام عمیرہ بن یثربی تھا۔ انہوں نے انس بن سیرین سے کہا: تم اس شخص سے مطالبہ کرو جسے تم نے یہ چیز عاریت کے طور پر دی تھی۔

18828 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَرَقَ رَجُلٌ مَالِي، فَوَجَدْتُهُ، قَدْ بَاعَهُ، قَالَ: فَخُذْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ قُلْتُ: وَائْتَمَنْتُهُ عَلَيْهِ فَخَانَهُ فَبَاعَهُ، قَالَ: خُذْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا

ذٰلِكَ قُلْتُ: فَاسْتَعَارَنِيهِ فَبَاعَهُ، قَالَ: وَكَذٰلِكَ فَخُذْهُ قَالَ: قُلْتُ: فَسَرَقَ رَجُلٌ عَبْدًا لِي فَمَهَرَهُ امْرَاَةً وَاَصَابَهَا، قَالَ: "سَمِعْنَا اَنَّهُ يُقَالُ: خُذْ مَالَكَ حَيْثُ وَجَدْتَهُ فَخُذْ عَبْدَكَ مِنْهَا"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص میرا مال چوری کر لیتا ہے پھر میں اس سامان کو پاتا ہوں کہ اس شخص نے اس کو فروخت کر دیا تھا تو عطاء نے فرمایا: تمہیں وہ جہاں بھی ملتا ہے تم اسے حاصل کرلو میں نے کہا: اگر میں کسی شخص کے پاس امانت کے طور پر کوئی چیز رکھواتا ہوں' تو وہ اس میں خیانت کرتے ہوئے اسے فروخت کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تمہیں وہ جہاں بھی ملتا ہے تم اسے حاصل کرلو اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اس کا یہی حکم ہے میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص مجھ سے اس چیز کو عاریت کے طور پر لیتا ہے' اور اسے فروخت کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: تو بھی یہی حکم ہو گا تم اسے حاصل کرلو میں نے کہا: اگر ایک شخص میرا غلام چوری کر لیتا ہے' اور کسی عورت کو مہر کے طور پر ادا کر دیتا ہے' اور اس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے یہی بات سنی ہے کہ یہ کہا جاتا ہے تمہیں جہاں اپنا مال ملتا ہے تم حاصل کرلو تو تم اس عورت سے بھی اپنا غلام حاصل کرلو۔

18829 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَلَقَدْ اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَاَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَيَّ: اَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، حَيْثُ وَجَدَهَا، قَالَ: وَكَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ اِلَيَّ فَكَتَبْتُ اِلٰى مَرْوَانَ "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى بِاَنَّهُ اِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا، مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَّهَمٍ، يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الَّذِي سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهِ، وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ" ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ بَعْدُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ قَالَ: فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِي اِلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ: فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ: اِنَّكَ لَسْتَ اَنْتَ وَلَا اُسَيْدُ بْنُ ظُهَيْرٍ بِقَاضِيَيْنِ عَلَيَّ وَلٰكِنِّي اَقْضِي فِيمَا وُلِّيتُ عَلَيْكُمَا، فَاَنْفِذْ لِمَا اَمَرْتُكَ بِهِ، فَبَعَثَ مَرْوَانُ اِلَيَّ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ: لَا اَقْضِي بِهِ مَا وُلِّيتُ - يَعْنِي بِقَوْلِ مُعَاوِيَةَ -

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: اسید بن حضیر انصاری جو یمامہ کے گورنر تھے انہوں نے یہ بات بتائی کہ مروان نے انہیں خط لکھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ خط لکھا ہے کہ جس شخص کا کوئی سامان چوری ہو جائے تو وہ جہاں بھی اس چیز کو پائے گا وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہو گا اسید بن حضیر کہتے ہیں مروان نے مجھے یہ خط لکھا تو میں نے مروان کو خط لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جس شخص نے اس چیز کو چوری کرنے والے سے خریدا ہے' اگر وہ مشکوک کردار کا مالک نہیں ہے' تو پھر سامان کے مالک کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گا تو اس سامان کی قیمت کے عوض میں اس شخص سے حاصل کرلے گا جس سے وہ چوری ہوا ہے' اور اگر وہ چاہے' تو وہ چور کے پیچھے چلا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا راوی بیان کرتے ہیں: مراون نے میرا خط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو خط لکھا کہ تم اور اسید بن حضیر میرے مقابلے میں فیصلہ نہیں دے سکتے میں نے فیصلہ کرنا ہے کہ تم پر کیا چیز عائد ہوتی ہے اس لئے میں نے تمہیں جس بات کی ہدایت کی ہے تم اس کو نافذ کرو مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مکتوب میرے پاس بھجوایا تو میں نے

کہا: میں اس کے مطابق فیصلہ نہیں کروں گا جس کا مجھے پابند کیا جاتا ہے یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فیصلہ نہیں کروں گا۔

بَابُ الَّذِیْ یَسْتَعِیرُ الْمَتَاعَ ثُمَّ یَجْحَدُهُ

باب: جو شخص عاریت کے طور پر کوئی چیز لے اور پھر اس کا انکار کردے

18830 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ، وَتَجْحَدُهُ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا، فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ، فَكَلَّمَ اُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُسَامَةُ لَا تَزَالُ تَكَلَّمُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بِاَنَّهُ اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعَ يَدَهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مخزوم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کوئی چیز عاریت کے طور پر لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کردیتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس عورت کے اہل خانہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان کے ساتھ اس سلسلے میں بات چیت کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس عورت کے بارے میں بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے اسامہ تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں بات کررہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ ہلاکت کا شکار ہوگئے کیونکہ جب ان میں کسی بڑے خاندان کا شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ لوگ اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے (چوری کی ہوتی) تو میں نے اس کا بھی ہاتھ کٹوا دینا تھا۔

18831 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ

18830-صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء ' باب حديث الغار - حديث: 3306مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الناهي أن يشفع إلى الإمام في قطع السارق - حديث: 5029صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' ذكر الخبر الدال على أن الحدود يجب أن تقام على من - حديث: 4466سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود دون السلطان - حديث: 2267سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في الحد يشفع فيه - حديث: 3823سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود - حديث: 2543السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت - حديث: 4840السنن الكبرى للنسائي - كتاب قطع السارق' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية - حديث: 7144شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الحدود' باب الرجل يستعير الحلي فلا يرده هل عليه في ذلك قطع - حديث: 3203

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَرَقَتِ امْرَاَةٌ - قَالَ عَمْرٌو: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ - مِنْ بَنَاتِ الْكَعْبَةِ، فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا عَمَّتِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا قَالَ عَمْرٌو: فَلَمْ اُشْكِكْ حِينَ قَالَ حَسَنٌ: قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا عَمَّتِيْ، اِنَّهَا بِنْتُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ، ابْنَةُ اَخِي سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: وَاَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: اسْتَعَارَتْ بِنْتُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ شَيْئًا كَاذِبَةً فَكَتَمَتْهُ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَسِبْتُ مِنْ فَاطِمَةَ

❀❀ حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے چوری کی اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کہ یہ میری پھوپھی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ عنہا) ہوتی تو میں نے اس کا بھی ہاتھ کٹوا دینا تھا۔

عمرو کہتے ہیں میں اس معاملے میں شک کا شکار رہا جب حسن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے کہ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کہ یہ میری پھوپھی ہے کیونکہ وہ عورت اسود بن عبدالاسد کی صاحبزادی تھی اور سفیان بن عبدالاسد کی بھتیجی تھی۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں عکرمہ بن خالد نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ بیان کرتے ہیں: اسود بن عبدالاسد کی صاحبزادی نے کوئی چیز جھوٹ بول کر عاریت کے طور پر لی اور پھر اسے چھپالیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کٹوا دیا راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اس عورت کا نام فاطمہ تھا۔

18832 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَظُنُّ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ فَقَالَتْ: اِنَّ فُلَانَةَ تَسْتَعِيرُكِ حُلِيًّا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَاَعَارَتْهَا اِيَّاهُ، فَمَكَثَتْ اَيَّامًا، لَا تَرٰى حُلِيَّهَا، فَجَاءَتِ الَّتِيْ كَذَبَتْ عَنْ فِيهَا، فَسَاَلَتْهَا حُلِيَّهَا، فَقَالَتْ: مَا اسْتَعَرْتُكِ مِنْ شَيْءٍ فَرَجَعَتْ اِلَى الْاُخْرٰى فَسَاَلَتْهَا حُلِيَّهَا فَاَنْكَرَتْ اَنْ تَكُوْنَ اسْتَعَارَتْ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهَا، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اسْتَعَرْتُ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ: اذْهَبُوا فَخُذُوهُ مِنْ تَحْتِ فِرَاشِهَا فَقُطِعَتْ، فَكَرِهَ النَّاسُ اَنْ يُؤْوُهَا، فَقَالَ: قَدْ قَضَيْنَا مَا عَلَيْهَا، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْوِهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ بِشْرُ بْنُ تَيْمٍ " اَنَّهَا اُمُّ عَمْرٍو ابْنَةُ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ، قَالَ: لَا اَجِدُ غَيْرَهَا يَقُوْلُ: لَا اَعْرِفُ هٰذَا النَّسَبَ اِلَّا فِيهَا "

❀❀ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک عورت آئی اور بولی: فلاں نے آپ سے زیور عاریت کے طور پر مانگا ہے وہ عورت جھوٹ بول رہی تھی اس خاتون نے عاریت کے طور پر وہ چیز دے دی کچھ دن گزر گئے جب اس کا زیور واپس نہیں آیا تو وہ اس عورت کے پاس آئی جس کے حوالے سے جھوٹ بولا گیا تھا اور اپنے زیور کا مطالبہ کیا تو دوسری عورت نے کہا: میں نے تو آپ سے کوئی چیز عاریت کے طور پر نہیں منگوائی وہ خاتون اس عورت کے پاس چلی گئی جس نے وہ چیز لی تھی اور

اس سے اپنا زیور مانگا تو اس عورت نے اس بات سے انکار کردیا کہ اس نے کوئی چیز عاریت کے طور پر لی ہے وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی (اور آپ ﷺ کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا) تو نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو بلوایا تو اس عورت نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے اس عورت سے کوئی چیز عاریت کے طور پر نہیں لی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور وہ چیز اس کے بچھونے کے نیچے سے نکال کے لے آؤ پھر اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا' تو لوگوں کو اسے پناہ دینا اچھا نہیں لگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر جو سزا عائد ہوتی تھی اس کا ہم نے فیصلہ دے دیا ہے اب جو شخص چاہے وہ اس عورت کو پناہ دیدے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: بشر بن تیم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ عورت ام عمرو بنت سفیان بن عبدالاسد تھی راوی کہتے ہیں: میں نے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پایا وہ یہ کہتے ہیں میں صرف اس عورت کے بارے میں اس نسب سے واقف ہوں (کسی اور کے بارے میں مجھے اس نسب کا پتہ نہیں ہے)۔

18833 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ فِي بَيْتٍ عَظِيمٍ مِّنْ بُيُوتِ قُرَيْشٍ، قَدْ اَتَتْ نَاسًا فَقَالَتْ: اِنَّ آلَ فُلَانٍ يَسْتَعِيرُونَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَاَعَارُوهَا، ثُمَّ اَتَوْا اُولَئِكَ فَاَنْكَرُوا اَنْ يَكُونُوا اسْتَعَارُوهُمْ، وَاَنْكَرَتْ هِيَ اَنْ تَكُونَ اسْتَعَارَتْهُمْ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جو قریش کے کسی بڑے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی وہ کچھ لوگوں کے پاس گئی اور بولی آل فلاں نے تم سے فلاں فلاں چیز عاریت کے طور پر مانگی ہے انہوں نے عاریت کے طور پر وہ چیز اس عورت کو دے دی پھر وہ لوگ ان دوسرے لوگوں کے پاس گئے تو ان لوگوں نے اس بات سے انکار کردیا کہ انہوں نے عاریت کے طور پر کوئی چیز مانگی ہو اس عورت نے بھی اس بات سے انکار کردیا کہ اس نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر کوئی چیز لی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے (جرم ثابت ہونے پر) اس عورت کا ہاتھ کٹوا دیا۔

18834 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: آوَتْهَا امْرَاَةُ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ فَجَاءَ اُسَيْدٌ فَاِذَا هِيَ قَدْ ذَكَرَتْهَا فَلَامَهَا، وَقَالَ: لَا اَضَعُ ثَوْبِي حَتّٰى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: رَحِمَتْهَا رَحِمَهَا اللّٰهُ

❀❀ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اس عورت کو پناہ دی جب اس نے اس بات کا تذکرہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اپنی بیوی کو ملامت کی اور فرمایا: میں اپنے کپڑے اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک پہلے نبی اکرم ﷺ کے پاس سے نہیں ہو آتا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت (یعنی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) پر رحم کرے جس نے اس عورت (یعنی مجرم

عورت) پر رحم کیا۔

18835 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَنَى لَهُ رَجُلٌ خَيْمَةً يَسْتَظِلُّ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آوَى هٰذَا الْمُصَابَ؟ قَالُوا: آوَاهُ عَاتِكٌ اَوِ ابْنُ عَاتِكٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى عَاتِكٍ، وَآلِ عَاتِكٍ، كَمَا آوَوْا عَبْدَكَ هٰذَا الْمُصَابَ

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا نبی اکرم ﷺ کا گزر اس شخص کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے ملاحظہ کیا کہ کسی شخص نے اسے خیمہ لگا کے دیا تھا تا کہ وہ اس کے سائے میں رہے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس زخمی کو کس نے پناہ دی ہے لوگوں نے بتایا عاتک نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابن عاتک نے اسے پناہ دی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عاتک پر اور آل عاتک پر برکتیں نازل فرما جس طرح ان لوگوں نے تیرے اس زخمی بندے کو پناہ دی ہے۔

18836 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِ اسْتَعَارَ اِنْسَانٌ اِنْسَانًا مَتَاعًا كَاذِبًا عَنْ فِيْ اِنْسَانٍ فَكَتَمَهُ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ زَعَمُوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر کوئی شخص کسی انسان سے' کسی دوسرے شخص کے حوالے سے جھوٹ بول کر عاریت کے طور پر کوئی چیز لے لیتا ہے' اور پھر اسے چھپا لیتا ہے (یعنی اس کا انکار کر دیتا ہے) تو عطاء نے فرمایا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ایسے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18837 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، فِيْ جَارِيَةٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلٰى اَلْسِنَةِ مَوَالِيهَا، ثُمَّ اَبَقَتْ، فَقَالَ مَوَالِيهَا: مَا اَمَرْنَاهَا بِشَيْءٍ، قَالَ: اِذَا لَمْ يُقْدَرْ عَلَى الَّذِيْ اَخَذَتِ الْجَارِيَةُ، فَالْحُلِيُّ فِيْ عُنُقِ الْجَارِيَةِ

❀❀ حکم بن عتیبہ ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے آقاؤں کے نام پر کوئی زیور عاریت کے طور پر لیتی ہے' اور پھر مفرور ہو جاتی ہے' اور اس کے آقا یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو اسے کوئی چیز لینے کی ہدایت نہیں کی تھی تو حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: اگر اس بات پر قدرت نہ رکھی جائے جو چیز اس کنیز نے حاصل کی ہے (یعنی وہ چیز نہ مل سکے) تو اس کی ادائیگی اس کنیز کے ذمہ ہی ہوگی۔

18838 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِي: يَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ، ثُمَّ يَجْحَدُهُ عِنْدَ قَاضٍ، ثُمَّ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، اُخِذَ بِهٖ، وَاِذَا جَحَدَهُ عِنْدَ النَّاسِ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَالَّذِيْ يَسْتَعِيرُ عَلٰى فَمِ اِنْسَانٍ، لَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ قَطْعٌ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی سامان عاریت کے طور پر لیتا ہے' اور پھر قاضی کے سامنے اس کا انکار کر دیتا ہے' اور پھر ثبوت فراہم ہو جاتا ہے' تو اس کے بدلے میں اسے پکڑ لیا جائے گا لیکن جب وہ لوگوں کے

سامنے اس کا انکار کرتا ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی اور جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف سے کوئی چیز عاریت کے طور پر لیتا ہے تو ایسی صورت میں اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18839 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ جَارِيَةٍ تَسْتَعِيرُ عَلَى اَلْسِنَةِ مَوَالِيْهَا، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ شَيْءٌ، وَلَا عَلٰى مَوَالِيْهَا، لِاَنَّ الَّذِيْنَ اَعْطُوهَا، ضَيَّعُوهَا

❀❀ سفیان ثوری ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے آقاؤں کے نام پر کوئی چیز عاریت کے طور پر لیتی ہے وہ فرماتے ہیں: کنیز پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اس کے آقاؤں پر بھی کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ جن لوگوں نے اسے چیز دی ہے ان لوگوں نے اس چیز کو خود ضائع کیا ہے۔

بَابُ النُّهْبَةِ وَمَنْ آوَى مُحْدِثًا

باب: لوٹ لینا اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے

18840 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَزُوْرٍ فَنُحِرَتْ فَانْتَهَبَ النَّاسُ لَحْمَهَا، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَاكُمْ عَنِ النُّهْبَةِ، فَرَدُّوْهُ فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حکم تحت ایک اونٹ ذبح کر دیا گیا لوگوں نے اس کا گوشت لینا شروع کر دیا نبی اکرم ﷺ نے ایک منادی کو اعلان کرنے کے لئے بھیجا اور فرمایا بے شک اللہ کا رسول تمہیں لوٹ لینے سے منع کرتے ہیں تو لوگوں نے وہ گوشت واپس کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے ان لوگوں کے درمیان (باقاعدہ طور پر) تقسیم کیا۔

18841 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ غَنَمًا فَانْتَهَبَهَا النَّاسُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُدُوْرُهُمْ تَغْلِي، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: نُهْبَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَكْفِئُوْهَا فَاِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ، فَكَفَئُوْا مَا بَقِيَ فِيْهَا

❀❀ حضرت ثعلبہ بن حکم بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر ہمیں کچھ بکریاں ملیں لوگوں نے انہیں حاصل کر لیا نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو ہانڈیاں چولہوں پر رکھی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ہم نے لوٹ لی تھیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان ہانڈیوں کو انڈیل دو! کیونکہ لوٹنا جائز نہیں ہے تو ان ہانڈیوں میں جو کچھ بھی تھا اسے انڈیل دیا گیا۔

18842 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَزُوْرٍ فَنُحِرَتْ، فَانْتَهَبَ النَّاسُ لَحْمَهَا، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَاكُمْ، عَنِ النُّهْبَةِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ایک اونٹ قربان کیا گیا لوگوں نے اس کا گوشت لوٹنا شروع کر دیا نبی اکرم ﷺ نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے یہ اعلان کیا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہیں لوٹ لینے سے منع کرتے ہیں۔

18843 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، اَوْ آوَى مُحْدِثًا فِي الْاِسْلَامِ، اَوْ تَوَلَّى مَوْلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، لَا صَرْفَ عَنْهَا، وَلَا عَدْلَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی قیمتی چیز کو لوٹ لے یا اسلام میں کسی بدعتی کو پناہ دے یا اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔

18844 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً، فَلَيْسَ مِنَّا، لَيْسَ مِثْلَنَا قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ،

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوٹنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو نہیں ہوگی جو شخص کسی مشہور چیز کو لوٹ لیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے''

یعنی وہ ہماری مانند نہیں ہے یہ بات ابن جریج نے بیان کی ہے۔

18845 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ يَاسِينَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند منقول ہے۔

18846 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا، اَوْ آوَى مُحْدِثًا، اَوْ تَوَلَّى مَوْلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، لَا صَرْفَ عَنْهَا وَلَا عَدْلَ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَمَا الْحَدَثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً يَرْفَعُ لَهَا النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ، اَوْ مَثَّلَ بِغَيْرِ حَدٍّ، اَوْ سَنَّ سُنَّةً لَمْ تَكُنْ قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيْمِ: قَوْلُهُ مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا؟ قَالَ: مَكَّةَ الْحَرَامَ وَزَادَ آخَرُوْنَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَتَلَ بِغَيْرِ حَقٍّ

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے یا اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حدث سے مراد کیا ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسی چیز لوٹ لے جس کی طرف لوگ دیکھ رہے ہوں یا جو شخص حد کے بغیر کسی کا کوئی عضو کاٹ دے یا کسی ایسی سنت (یا طریقے) کا آغاز کرے جو پہلے نہ ہو

راوی کہتے ہیں: میں نے عبدالکریم ابوامیہ سے دریافت کیا: روایت کے ان الفاظ سے کیا مراد ہے؟ جو شخص اس میں بدعت پیدا کرے انہوں نے جواب دیا: یعنی مکہ میں، جو حرم ہے

دیگر راویوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے

''یا وہ کسی کو ناحق طور پر قتل کر دے''

18847 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ وُجِدَ مَعَ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِقَائِمِ السَّيْفِ فِيهَا:

اِنَّ اَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبُ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ آوَى مُحْدِثًا لَّمْ يُقْبَلْ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلَاهُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ قُلْتُ لِجَعْفَرٍ: مَنْ آوَى مُحْدِثًا الَّذِي يَقْتُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی تلوار میں ایک صحیفہ پایا گیا تھا جو تلوار کی میان کے ساتھ لٹکا ہوا تھا اس میں یہ تحریر تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہوگا جس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو یا کسی کو ناحق مارا ہو اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے گا قیامت کے دن اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی جو شخص اپنے آقا کی بجائے کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے گا وہ اس چیز کا انکار کرے گا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے دریافت کیا: جو شخص کسی ایسے بدعتی کو پناہ دے جو قتل و غارت گری کرتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

18848 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا، اَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْمُحْدِثُ؟ قَالَ: مَنْ جَلَدَ بِغَيْرِ حَدٍّ اَوْ قَتَلَ بِغَيْرِ حَقٍّ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی''۔

معمر بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے یہ بات بیان کی ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! بدعتی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو حد کے بغیر کوڑے مارے یا کسی کو ناحق طور پر قتل کر دے۔

بَابُ الِاخْتِلَاسِ

باب: کوئی چیز اُچک لینا

18849 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِ اخْتَلَسَ اِنْسَانٌ مَتَاعَ اِنْسَانٍ؟ قَالَ: لَا يُقْطَعُ وَقَالَهَا لِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص کسی شخص کا سامان اچک لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا راوی کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی مجھے یہی بات کہی تھی۔

18850 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اخْتَلَسَ رَجُلٌ مَتَاعًا، فَاَرَادَ مَرْوَانُ اَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: تِلْكَ الْخُلْسَةُ الظَّاهِرَةُ لَا قَطْعَ فِيْهَا، وَلٰكِنْ نَكَالٌ وَعُقُوبَةٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک شخص نے سامان اچک لیا مروان نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا یہ کھلے عام اچکنا ہے اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوتی البتہ ویسے سزا دی جائے گی۔

18851 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: اخْتَلَسَ رَجُلٌ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهِ عَلِيٌّ، فَقَالَ: اِنَّمَا كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَهُ فَقَالَ: كُنْتَ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ

❀❀ یزید بن دثار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک کپڑا اچک لیا اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اس نے کہا: میں تو اس کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسرے شخص سے دریافت کیا: کیا تم اس کے واقف ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔

18852 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْخُلْسَةِ، فَقَالَ: تِلْكَ الدَّعَرَةُ الْمُعْلَنَةُ لَا قَطْعَ فِيْهَا

❀❀ حسن بصری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں ان سے کوئی چیز اچک لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک بری عادت ہے' جس پر لعنت کی گئی ہے تاہم اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18853 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا قَطْعَ فِيْهَا اِنَّمَا الْقَطْعُ فِيْمَا 00000

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے اس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ہاتھ اس چیز میں کاٹا جاتا ہے جو (عربی متن مکمل نہیں ہے)۔

18854 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: كَتَبَ اِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ثَلَاثِ قَضِيَّاتٍ مِنْهَا الْمُخْتَلِسُ قَالَ: فَاَقْرَاَنِي اِيَاسُ الْكِتَابَ حِيْنَ جَاءَهُ، فَاِذَا فِيْهِ اَنْ: يُعَاقَبَ

الْمُخْتَلِسُ، وَيُخَلَّدَ الْحَبْسَ السِّجْنَ

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: ایاس بن معاویہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو تین معاملات کے بارے میں خط لکھا جن میں سے ایک اچک لینے کے بارے میں تھا راوی بیان کرتے ہیں: جب ان کا جوابی خط آیا تو ایاس نے وہ خط پڑھ کر مجھے سنایا اس میں یہ تحریر تھا: اُچک لینے والے شخص کو سزا دی جائے گی اور اسے قید رکھا جائے گا۔

18855 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى عُرْوَةَ بِالْيَمَنِ: الَّذِي يُؤْخَذُ عَلَانِيَةً اخْتِلَاسًا، لَا يُقْطَعُ فِيهِ، اِنَّمَا يُقْطَعُ فِيمَا يُؤْخَذُ مِنْ وَرَاءِ غَلْقٍ خُفْيَةً، لَيْسَ فِيهِ مُخَالَسَةٌ، وَلَا مُجَاهَرَةٌ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: ابن عبدالعزیز نے یمن میں عروہ کو خط لکھا کہ جو شخص کھلے عام کوئی چیز اچک لیتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ہاتھ اس چیز کو حاصل کرنے پر کاٹا جاتا ہے جسے بند دروازے کے پیچھے سے خفیہ طور پر حاصل کیا گیا ہو اس میں نہ تو اچک لینا نہ ہو اور نہ ہی کھلے عام ہونا ہو۔

18856 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ، وَلٰكِنْ يُسْجَنُ وَيُعَاقَبُ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے اچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے البتہ اسے قید کیا جائے گا اور اسے سزا دی جائے گی۔

18857 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: اچکنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18858 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18859 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ يَاسِينَ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ، اَخْبَرَهُ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ، وَلَا عَلَى الْمُنْتَهِبِ، وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ قُلْتُ: اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَعَنْ مَنْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیانت کرنے والے لوٹ لینے والے یا اچکنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا: پھر اور کس سے ہوگی؟

بَابُ الْخِيَانَةِ

باب: خیانت کا بیان

18860 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خیانت کرنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18861 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْخِيَانَةُ؟ قَالَ: لَا قَطْعَ فِيهَا وَلَا حَدَّ يُعْلَمُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِی عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا بَلَغَنِی فِيهَا مِنْ شَیْءٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خیانت کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی اور مجھے اس میں کسی متعین سزا کا بھی پتہ نہیں ہے

ابن جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

18862 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، قَالَ فِی الْخِيَانَةِ: لَا قَطْعَ فِيهَا

❀❀ اسماعیل بن مسلم بیان کرتے ہیں: خیانت کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

18863 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: بَلَغَنِی اَنَّ فِی الْخِيَانَةِ نَكَالًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے خیانت کرنے پر سزا دی جائے گی۔

18864 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے خیانت کرنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18865 - اقوال تابعین: قَالَ: وَسُئِلَ الزُّهْرِیُّ: عَنْ رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاخْتَانَهُمْ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَطْعًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی قوم کے ہاں مہمان بنتا ہے اور پھر ان کے ساتھ خیانت کر دیتا ہے تو زہری کے نزدیک اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18866 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَجَاءَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِیُّ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ غُلَامِی هٰذَا سَرَقَ فَاقْطَعْ يَدَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا سَرَقَ؟ " قَالَ: مِرْآةَ امْرَاَتِی، قِيمَتُهَا سِتُّونَ دِرْهَمًا، قَالَ: اَرْسِلْهُ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ، خَادِمُكُمْ اَخَذَ

مَتَاعَكُمْ، وَلَكِنَّهُ لَوْ سَرَقَ مِنْ غَيْرِكُمْ قُطِعَ

❀❀ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا عبداللہ بن عمرو حضرمی اپنے غلام کے ساتھ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا: میرے اس غلام نے چوری کی ہے آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس نے کیا چوری کی ہے انہوں نے جواب دیا: اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے' جس کی قیمت ساٹھ درہم تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوتی تمہارے خادم نے تمہارا سامان لے لیا ہے' اگر یہ تمہارے علاوہ کسی اور کے ہاں چوری کرتا تو پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا۔

18867 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ، سَاَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: عَبْدٌ لِيْ سَرَقَ مِنْ عَبْدِي؟ قَالَ: اقْطَعْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا، مَالُكَ اَخَذَ مَالَكَ قَالَ: جَارِيَتِيْ زَنَتْ، قَالَ: اجْلِدْهَا خَمْسِينَ

❀❀ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے معقل بن مقرن نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اس نے کہا: میرے غلام نے میرے دوسرے غلام کی چیز چوری کر لی ہے اس نے کہا: آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! تمہارے مال نے تمہارا مال حاصل کر لیا ہے اس شخص نے کہا: میری کنیز نے زنا کیا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے پچاس کوڑے لگاؤ۔

18868 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سَاَلَهُ مَعْقِلُ بْنُ مُقَرِّنٍ، قَالَ: غُلَامٌ لِيْ سَرَقَ مِنْ غُلَامٍ لِيْ شَيْئًا اَعَلَيْهِ قَطْعٌ؟ قَالَ: لَا، مَالُكَ بَعْضُهُ فِيْ بَعْضٍ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے معقل بن مقرن نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میرے غلام نے میرے دوسرے غلام کی چیز چوری کر لی ہے' تو کیا اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد ہوگی انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ تمہارے مال کے ایک حصے نے دوسرے میں تصرف کیا ہے۔

18869 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ الْعَبْدُ بِشَهَادَةِ سَيِّدِهِ وَحْدَهُ

❀❀ معمر فرماتے ہیں: صرف آقا کی گواہی کی بنیاد پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18870 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِنْ سَرَقَ الْمُكَاتَبُ مِنْ سَيِّدِهِ شَيْئًا، لَمْ يُقْطَعْ، وَاِنْ سَرَقَ السَّيِّدُ مِنَ الْمُكَاتَبِ شَيْئًا، لَمْ يُقْطَعْ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر مکاتب اپنے آقا کی کوئی چیز چوری کر لیتا ہے' تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر آقا مکاتب غلام کی کوئی چیز چوری کر لیتا ہے' تو اس کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْرِقُ شَيْئًا لَّهُ فِيهِ نَصِيبٌ

باب: جب کوئی شخص کوئی ایسی چیز چوری کرلے جس میں اس کا حصہ ہو

18871 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ فَقَالَ: لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ، هُوَ جَائِزٌ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ، سَرَقَ مِغْفَرًا

❀❀ یزید بن دثار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے خمس میں سے چوری کی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اس میں حصہ ہے' تو یہ جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اس شخص نے ایک خود چوری کیا تھا۔

18872 - اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ مَنْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، لِاَنَّ لَهُ فِيهِ نَصِيبًا

❀❀ مغیرہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص بیت المال میں سے چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ اس شخص کا بیت المال میں سے حصہ ہوتا ہے۔

18873 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدٍ قَدْ سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ، فَقَالَ: مَالُ اللّٰهِ، سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا، لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ

❀❀ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جس نے خمس میں سے چوری کی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا مال ہے اس کے ایک حصے نے دوسرے حصے کو چوری کرلیا ہے اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18874 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحْرِزُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنَ الثِّقَةِ: اَنَّ رَجُلًا عَدَا عَلٰى بَيْتِ مَالِ الْكُوفَةِ فَسَرَقَهُ فَاَجْمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِقَطْعِهِ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ عُمَرُ: لَا تَقْطَعْهُ؛ فَاِنَّ لَهُ فِيهِ حَقًّا

❀❀ محرز بن قاسم نے کئی ثقہ حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے کوفہ کے بیت المال میں سے چوری کرلی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا' انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا تم اس کا ہاتھ نہ کاٹو کیونکہ اس کا (بیت المال) میں حق ہے۔

بَابُ الْمُخْتَفِيْ وَهُوَ النَّبَّاشُ

باب: مختفی، یعنی کفن چور کا حکم

18875 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِيْ مَنْ سَرَقَ قُبُوْرَ الْمَوْتَى، قَالَ: اَخَذَهُمْ مَرْوَانُ بِالْمَدِيْنَةِ فَنَكَّلَهُمْ نَكَالًا مُوجِعًا، وَطَوَّفَهُمْ، وَنَهَاهُمْ، وَلَمْ يَقْطَعْهُمْ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص مرحومین کی قبروں میں چوری کرتا ہے اس کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں: مروان نے مدینہ منورہ میں ایسے لوگوں کو پکڑ لیا تو انہیں شدید تکلیف دہ سزا دی انہیں گھومایا پھرایا اور آئندہ ایسا کرنے سے منع کیا تاہم اس نے ان کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

18876 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا وُجِدُوا بَعْدَ نَبْشِ الْقُبُوْرِ، وَاَخَذُوْا ثِيَابَهُمْ قُطِعَتْ اَيْدِيهِمْ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: جب یہ لوگ ایسی حالت میں پائے جائیں کہ انہوں نے قبریں کھود کر مرحومین کے کپڑے حاصل کر لیے ہوں' تو ان کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں گے۔

18877 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: مَا بَلَغَنِيْ فِي الْمُخْتَفِيْ شَيْءٌ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: کفن چور کے بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

18878 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: قَطَعَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَدَ غُلَامٍ، وَرِجْلَهُ اخْتَفَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: عباد بن عبداللہ بن زبیر نے ایک غلام کا ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیا تھا جو کفن چور تھا۔

18879 - اقوال تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَبَلَغَنِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّهُ، قَالَ: سَوَاءٌ مَنْ سَرَقَ اَحْيَاءَ نَا، وَاَمْوَاتَنَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ برابر ہے خواہ کسی نے ہمارے زندہ لوگوں کی چوری ہو یا ہمارے مرحومین کی چوری کی ہو۔

18880 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِذَا سَرَقَ النَّبَّاشُ مَا يُقْطَعُ فِيْ مِثْلِهِ قُطِعَ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب کفن چور ایسی چیز چوری کرلے کہ اس طرح کی چیز پر ہاتھ کاٹا جاتا ہو' تو کفن چور کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18881 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَيُّوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: نَقْطَعُ فِيْ اَمْوَاتِنَا كَمَا نَقْطَعُ فِيْ اَحْيَائِنَا قَالَ سُفْيَانُ: "وَالَّذِيْ اَحَبُّ اِلَيْنَا: لَا قَطْعَ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ نَكَالٌ"

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ہم اپنے مرحومین کے حوالے سے بھی ہاتھ کٹوا دیں گے جس طرح ہم اپنے زندہ لوگوں کے حوالے سے کٹوائیں گے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں ہمارے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' البتہ انہیں سزا دی جائے گی۔

18882 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَقُوْلُ: فِيْهِ الْقَطْعُ وَلَا يَاْخُذُ بِهِ الثَّوْرِيُّ

❀❀ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ہاتھ کاٹنا لازم ہوگا تاہم سفیان ثوری اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔

18883 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ، قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي النَّبَّاشِ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّهُ سَارِقٌ

❀❀ یحییٰ غسانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کفن چور کے بارے میں خط لکھا تو انہوں نے مجھے جوابی خط میں لکھا کہ وہ چور شمار ہوگا۔

18884 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَا نَرٰى عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعًا، وَاِنِ انْطَلَقَ بِهِ اِلٰى بَيْتِهِ، لِاَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ دَرَاهِمَ مَدْفُوْنَةٍ فِي الْاَرْضِ، لَا نَرٰى عَلَيْهِ فِيْ اسْتِخْرَاجِهَا قَطْعًا، وَاِنْ اَخَذَ النَّبَّاشُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا، عُزِّرَ وَغُرِّمَ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کفن چور پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی خواہ وہ کپڑا اٹھا کر اپنے گھر لے جائے کیونکہ اس کی مثال درہموں کی مانند ہے جو کسی زمین میں دفن کیے گئے ہوں' تو ہمارے نزدیک ان درہموں کو نکالنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی اگر کفن چور میت کا کپڑا حاصل کر لیتا ہے' تو اسے سزا بھی دی جائے گی اور جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔

18885 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رَجُلًا يَخْتَفِي الْقُبُوْرَ فَقَتَلَهُ فَاَهْدَرَ عُمَرُ دَمَهُ

❀❀ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے ایک شخص کو پایا جو کفن چور تھا تو اسے قتل کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقتول کا خون رائیگاں قرار دیا۔

18886 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَخَافَ اَخُوْهُ

اَنْ يُخْتَفَى قَبْرُهُ فَحَرَسَهُ، وَاَقْبَلَ الْمُخْتَفِيْ، فَسَكَتَ عَنْهُ، حَتّٰى اسْتَخْرَجَ اَكْفَانَهُ، ثُمَّ اَتَاهُ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ، حَتّٰى بَرَدَ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَهْدَرَ دَمَهُ

❀❀ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کے بھائی کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کا کفن چوری نہ کیا جائے اس نے اپنے بھائی کی قبر کی حفاظت شروع کر دی ایک کفن چور آیا وہ شخص خاموش رہا یہاں تک کہ کفن چور نے کفن نکال لیا تو وہ کفن چور کے پاس آیا اسے تلوار مار کر اسے قتل کر دیا یہ مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقتول کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

18887 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّهُ وَجَدَ قَوْمًا يَخْتَفُوْنَ الْقُبُورَ بِالْيَمَنِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ يَقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ

❀❀ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انہوں نے یمن میں کچھ لوگوں کو پایا جو کفن چور تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ ان لوگوں کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں۔

18888 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: لُعِنَ الْمُخْتَفِيْ وَالْمُخْتَفِيَةُ

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرتی ہیں کفن چور مرد کفن چور عورت پر لعنت کی گئی ہے۔

بَابُ الطَّرَّارِ وَالْقَفَّافِ

باب: طرار اور قفاف کا حکم

18889 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اُتِيَ الشَّعْبِيُّ بِقَفَّافٍ فَضَرَبَهُ اَسْوَاطًا، وَخَلّٰى سَبِيْلَهُ، قَالَ: وَالْقَفَّافُ الَّذِيْ يَزِنُ الدَّرَاهِمَ فَيَسْرِقُ مِنْهَا

❀❀ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے پاس ایک قفاف کو لایا گیا تو انہوں نے اسے کوڑے لگوائے اور اسے چھوڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قفاف سے مراد وہ شخص ہے جو درہموں کا وزن کرتے ہوئے ان میں سے چوری لیتا ہے۔

18890 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَصْحَابِهِمْ فِي الطَّرَّارِ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لِاَنَّهَا مَصْرُورَةٌ، وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْتِ، وَالطَّرَّارُ الَّذِيْ يَسْرِقُ الدَّرَاهِمَ الْمَصْرُورَةَ

❀❀ سفیان ثوری اپنے اصحاب کے حوالے سے طرار کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد ہوگی

کیونکہ وہ تھیلی ہے اور وہ گھر کے حکم میں ہے۔
طرار اس شخص کو کہتے ہیں جو تھیلی میں سے درہموں کو چوری کرتا ہے۔

بَابُ التُّهْمَةِ

باب: تہمت کا حکم

18891 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ قَوْمِي فِيْ تُهْمَةٍ فَحَبَسَهُمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَلٰى مَا تَحْبِسُ جِيرَتِي؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُونَ اِنَّكَ لَتَنْهَى عَنِ الشَّرِّ وَتَسْتَخْلِيْ بِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ؟ فَجَعَلْتُ اَعْرِضُ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ مَخَافَةَ اَنْ يَسْمَعَهَا، فَيَدْعُو عَلٰى قَوْمِي دَعْوَةً لَا يُفْلِحُونَ بَعْدَهَا قَالَ: فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى فَهِمَهَا فَقَالَ: قَدْ قَالُوهَا؟ وَقَالَ قَائِلُهَا مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ عَلَيَّ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِمْ، خَلُّوا لَهٗ عَنْ جِيرَانِهٖ

❀❀ بہز بن حکیم بن معاویہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے میری قوم کے کچھ افراد کو کسی الزام کی وجہ سے پکڑ لیا اور انہیں قید کر دیا میری قوم کا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے اس شخص نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ آپ نے میرے پڑوسیوں کو کس وجہ سے قید کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ بری چیزوں سے منع کرتے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کیا کہتا ہے؟ تو میں نے ان دونوں کے درمیان ترجمانی شروع کی اس اندیشے کے تحت کہ وہ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دے کہ نبی اکرم ﷺ میری قوم کے خلاف کوئی دعا کر دیں اور پھر اس کے بعد وہ لوگ کبھی فلاح نہ پائیں راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد مسلسل نبی اکرم ﷺ بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ اس کو بات سمجھ آ گئی آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے یہ بات کہی ہے ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا تھا اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو مجھ پر یہ ہوا اور ان لوگوں پر یہ نہیں ہوا تو تم ان کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

18892 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ حَتّٰى نَزَلَا مَنْزِلًا بِضَجْنَانَ مِنْ مِيَاهِ الْمَدِيْنَةِ وَعِنْدَهَا نَاسٌ مِنْ غَطَفَانَ عِنْدَهُمْ ظَهْرٌ لَهُمْ فَاَصْبَحَ الْغَطَفَانِيُّونَ، قَدْ اَضَلُّوا قَرِيْنَتَيْنِ مِنْ اِبِلِهِمْ، فَاتَّهَمُوْا الْغِفَارِيَّيْنِ، فَاَقْبَلُوا بِهِمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرُوا لَهٗ اَمْرَهُمْ، فَحَبَسَ اَحَدَ الْغِفَارِيَّيْنِ، وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى جَاءَ بِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدِ الْغِفَارِيَّيْنِ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ الْمَحْبُوسَ عِنْدَهٗ - اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكَ، وَقَتَلَكَ فِيْ سَبِيلِهٖ

قَالَ: فَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

❀❀ عراک بن مالک بیان کرتے ہیں: بنوغفار سے تعلق رکھنے والے دولوگ آئے اور مدینہ منورہ کے پاس موجود ایک چشمے کے پاس ضجنان کے مقام پرانہوں نے پڑاؤ کیا وہاں غطفان کے قبیلے کے کچھ لوگ بھی ٹھہرے ہوئے تھے جن کے ساتھ ان کے جانور بھی تھے اگلے دن غطفان قبیلے کے لوگوں کو اپنے اونٹوں میں سے دو اونٹ نہیں ملے انہوں نے غفار قبیلے کے دوافراد پر الزام عائد کیا اوران دونوں کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور اپنا معاملہ آپ ﷺ کے سامنے ذکر کیا نبی اکرم ﷺ نے غفار قبیلے سے تعلق رکھنے والے دوافراد میں سے ایک کو قید کردیا اور دوسرے سے فرمایا تم جاؤ اور جا کے اونٹ تلاش کرو تھوڑی بعد وہ شخص وہ دونوں اونٹ لے کے آ گیا نبی اکرم ﷺ نے غفار قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ وہی شخص ہے' جسے نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس قید رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تم میرے لئے دعائے مغفرت کرو اس نے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی مغفرت کرے اور تمہیں اپنی راہ میں شہادت نصیب کرے راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ شخص جنگ یمامہ میں شہید ہوا تھا۔

18893 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ عَامِرٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِیْ رَكْبٍ حَتّٰی اِذَا جِئْنَا ذَا الْمَرْوَةِ سُرِقَتْ عَيْبَةٌ لِی، وَمَعَنَا رَجُلٌ يُتَّهَمُ، فَقَالَ اَصْحَابِی: يَا فُلَانُ، اَدِّ عَيْبَتَهُ، فَقَالَ: مَا اَخَذْتُهَا، فَرَجَعْتُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: كَمْ اَنْتُمْ؟ فَعَدَدْتُهُمْ، فَقَالَ: اَظُنُّهُ صَاحِبَهَا الَّذِیْ اتُّهِمَ قُلْتُ: لَقَدْ اَرَدْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ آتِيَ بِهِ مَصْفُودًا، قَالَ: اَتَاْتِیْ بِهِ مَصْفُودًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، لَا اَكْتُبُ لَكَ فِيْهَا وَلَا اَسْاَلُ لَكَ عَنْهَا قَالَ: فَغَضِبَ، قَالَ: فَمَا كَتَبَ لِیْ فِيْهَا وَلَا سَاَلَ عَنْهَا

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوعامر نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ کہتے ہیں میں کچھ سواروں کے ساتھ روانہ ہوا جب ہم ذوالمروہ کے مقام پر پہنچے تو میری تھیلی چوری ہوگئی ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص تھا جو مشکوک حیثیت کا مالک تھا میرے ساتھیوں نے کہا: اس کی تھیلی ادا کردو اس نے کہا: میں نے تو وہ نہیں لی میں واپس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ کتنے افراد ہو میں نے تعداد بتائی تو انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے یہ اسی آدمی کا کام ہے' جس کو مشکوک سمجھا جارہا ہے میں نے عرض کی: اے امیر المومنین میں نے تو یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اسے باندھ کر آپ کے پاس لے کر آؤں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے کسی ثبوت کے بغیر باندھ کر میرے پاس لانا چاہ رہے تھے میں اس بارے میں تمہارے لئے نہیں لکھوں گا اور نہ ہی اس کے بارے میں تم سے سوال کروں گا راوی کہتے ہیں: تو وہ غصے میں آ گئے راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے اس کے بارے میں نہ تو مجھے لکھا اور نہ ہی اس کے بارے میں سوال کیا۔

18894 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِنْ وَجَدْتَ سَرِقَةً مَعَ رَجُلٍ سَوْءٍ يُتَّهَمُ، فَقَالَ: ابْتَعْتُهَا فَلَمْ يَنْقُدْ مَنِ ابْتَاعَهَا مِنْهُ اَوْ قَالَ: اَخَذْتُهَا لَمْ يُقْطَعْ وَلَمْ يُعَاقَبْ . وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰی عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِكِتَابٍ قَرَاْتُهُ: " اَنْ اِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ مَعَ الرَّجُلِ الْمُتَّهَمِ، فَقَالَ: ابْتَعْتُهُ فَلَمْ يَنْقُدْهُ

فَاشْدُدْهُ فِي السِّجْنِ وِثَاقًا، وَلَا تُخَلِّيهِ بِكَلَامِ اَحَدٍ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ " فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَطَاءٍ فَاَنْكَرَهُ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم چوری کا سامان کسی ایسے شخص کے پاس پاؤ جو برا ہو اور مشکوک حیثیت کا مالک ہو اور اس نے یہ کہا ہو کہ میں نے یہ سامان خریدا ہے اور اس نے اس شخص کو نقد ادائیگی نہ کی ہو جس سے اس نے وہ سامان خریدا ہے یا وہ شخص یہ کہے کہ میں نے اسے حاصل کیا ہے تو ایسے شخص کا نہ تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور نہ ہی اسے سزا دی جائے گی عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن عبدالعزیز کو ایک مکتوب لکھا تھا میں نے اس میں پڑھا کہ جب کوئی سامان کسی مشکوک شخص کے پاس پایا جائے اور وہ یہ کہے کہ میں نے اسے خریدا ہے حالانکہ اس نے اس کی قیمت ادا نہ کی ہو تو تم اس شخص کو قید میں ڈال دو اور اسے کسی کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع نہ دو یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔

18895 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا يُؤْتٰى بِهِمْ مَعَهُمُ السَّرِقَةُ فَيَقُوْلُ: ابْتَعْتُهُ، فَيَقُوْلُ شُرَيْحٌ: اَظْهَرْتَ السَّرِقَةَ، وَكَتَمْتَ السَّارِقَ، فَيُكْشَفُ عَنْ ذٰلِكَ كَشْفًا شَدِيدًا، وَلَمْ يَقْطَعْ فِيهِ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا ان کے پاس کچھ لوگوں کو لایا گیا جن کے پاس سے چوری شدہ مال ملا تھا اس شخص کا یہ کہنا تھا کہ میں نے اسے خریدا ہے قاضی شریح نے فرمایا: تم نے چوری کا مال ظاہر کر دیا ہے اور چور کو چھپا رہے ہو؟ تو انہوں نے اس شخص سے سختی سے تحقیق کی لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

بَابُ شَهَادَةِ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ عَلَى السَّرِقَةِ

باب: چوری کے بارے میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کا حکم

18896 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ سُفْيَانَ فِيْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهُ سَرَقَ ثَوْبًا ثَمَنُهُ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا قَالَ: نُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ فِي الْمَالِ وَلَا نَقْطَعُهُ

❀❀ سفیان ثوری ایک مرد اور دو عورتوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے خلاف گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے ایک کپڑے کی چوری کی ہے جس کی قیمت بیس درہم بنتی ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم مال کے بارے میں ان لوگوں کی گواہی کو درست قرار دیں گے البتہ متعلقہ فرد کا ہاتھ نہیں کاٹیں گے

بَابُ غُرْمِ السَّارِقِ

باب: چور کا جرمانہ

18897 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي السَّارِقِ، قَالَ: حَسْبُهُ الْقَطْعُ، وَاِنْ كَانَ

مُوْسِرًا لَّا يَغْرَمُ مَعَ الْقَطْعِ، اِلَّا اَنْ تُوجَدَ السَّرِقَةُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا فَتُؤْخَذَ مِنْهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے چور کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا اس کے لئے کافی ہے اگر وہ خوشحال بھی ہو تو بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا کے ساتھ جرمانہ ادا نہیں کرے گا البتہ اگر کوئی چوری شدہ چیز بعینہ اس کے پاس سے مل جاتی ہے تو وہ اس سے لے لی جائے گی۔

18898 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ اِلَّا اَنْ يُوجَدَ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ اِذَا قُطِعَ

❀❀ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: چور پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا البتہ اگر کوئی چیز بعینہ اس کے پاس سے مل جائے تو اس کا حکم مختلف ہے۔

18899 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: اِذَا وُجِدَتِ السَّرِقَةُ مَعَ السَّارِقِ اُخِذَتْ مِنْهُ، وَاِذَا لَمْ تُوجَدْ مَعَهُ، قُطِعَتْ يَدُهُ، وَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: جب چوری شدہ چیز چور کے پاس سے مل جائے تو اس سے حاصل کر لی جائے گی اور جب اس کے پاس سے چیز نہیں ملتی اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ہو تو پھر اس پر جرمانے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

18900 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: هُوَ دَيْنٌ عَلَى السَّارِقِ، تُقْطَعُ يَدُهُ، وَيُؤْخَذُ مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلَيَّ

❀❀ سفیان ثوری نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے وہ چیز چور کے ذمہ قرض ہوگی اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور وہ چیز اس سے لے لی جائے گی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں امام شعبی کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

18901 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْنَا: اَنَّ السَّارِقَ تُوجَدُ مَعَهُ سَرِقَتُهُ، يُقْطَعُ، وَيُرَدُّ الْمَتَاعُ اِلَى اَهْلِهِ، لَمْ نَسْمَعْ فِيهِ غُرْمًا، اِذَا لَمْ يُوجَدِ الْمَتَاعُ مَعَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ ایک چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور چوری کی چیز اس کے پاس سے مل گئی تو پھر وہ سامان اس کے مالکان کو لوٹا دیا جائے گا تاہم ہم نے اس میں جرمانے کی ادائیگی کی کوئی روایت نہیں سنی ہے جب چور کے پاس سے سامان نہیں ملتا۔

18902 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا وَاَخَذَ مَالَهُ قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ وَيُغْرَمُ بِمِثْلِ مَالِهِ الَّذِي اَخَذَ مِنْهُ،

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی شخص کو قتل کر کے اس کا مال حاصل کر لیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس (مقتول) کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا اور جو مال اس نے حاصل کیا تھا اتنا ہی مال

اس سے جرمانے کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

18903 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے اس کی مانند بات کہی ہے۔

بَابُ مَنْ سَرَقَ مَا لَا يُقْطَعُ فِيهِ

باب: جو شخص ایسی چیز چوری کرے جس کو چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا جاتا ہو

18904 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ قَالَ عَطَاءٌ: زَعَمُوْا فِي الْخَمْرِ، وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ يَسْرِقُهُ الْمُسْلِمُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، يُقْطَعُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَهُمْ حِلٌّ فِي دِيْنِهِمْ، فَاِنْ سَرَقَ ذٰلِكَ مِنْ مُسْلِمٍ، فَلَا قَطْعَ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کر لیتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا عطاء فرماتے ہیں: شراب اور خنزیر کے گوشت کے بارے میں لوگ یہ کہتے ہیں اگر کسی مسلمان نے اہل کتاب کی چوری کی ہو تو اس وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا کیونکہ یہ چیزیں ان لوگوں کے لئے ان کے دین میں حلال ہیں لیکن اگر کسی نے یہ چیز کسی مسلمان سے چوری کی ہو تو پھر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

18905 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ، وَاِنْ سَرَقَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُقْطَعْ

❀❀ ابن ابونجیح نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اگر کوئی مسلمانوں کی شراب چوری کر لے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18906 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ خَمْرًا، وَلٰكِنْ يَغْرَمُ ثَمَنَهَا قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ: يُقْطَعُ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کر لے اس کا بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' البتہ وہ اس کی قیمت کا جرمانہ ادا کرے گا راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18907 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: اَرَادَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ يَقْطَعَ رَجُلًا سَرَقَ دَجَاجَةً، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ لَا يَقْطَعُ فِي الطَّيْرِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَيُسْتَحْسَنُ اَلَّا يُقْطَعَ مَنْ سَرَقَ مِنْ ذِي مَحْرَمٍ، خَالِهِ، اَوْ عَمِّهِ، اَوْ ذَاتِ مَحْرَمٍ

❀❀ عبداللہ بن کیسان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا جس نے مرغی چوری کی تھی تو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے کہا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پرندے (کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں اس بات کو مستحسن قرار دیا گیا ہے کہ ایسے شخص کا ہاتھ نہ کاٹا جائے جس نے اپنے محرم عزیز یعنی ماموں یا چچا یا کسی اور محرم عزیز کی چوری کی ہو۔

18908 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلٰى زَوْجِ الْمَرْاَةِ فِيْ سَرِقَةِ مَتَاعِهَا قَطْعٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: لَيْسَ عَلَى الْمَرْاَةِ فِيْ سَرِقَةِ مَتَاعِهِ قَطْعٌ قَالَ: وَفِي الْخِيَانَةِ مِنْ هٰذَا بَيَانٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عامر شعبی کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے عورت کا شوہر اس کے سامان میں سے کوئی چیز چوری کر لیتا ہے تو شوہر کو ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم فرماتے ہیں: عورت شوہر کے سامان میں سے کوئی چیز چوری کر لیتی ہے تو اس کو بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: خیانت سے متعلق باب میں یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔

18909 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَغَيْرِهٖ مِمَّنْ يَرْضٰى بِهٖ قَالُوْا: لَا قَطْعَ فِيْ رِيشٍ، وَاِنْ كَانَ ثَمَنُهُ دِيْنَارًا وَكَثُرَ - يَعْنِي الطَّائِرَ وَمَا اَشْبَهَهُ -

❀❀ عمرو بن شعیب اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: پر (کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ اس کی قیمت ایک دینار یا اس سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو (پر سے) ان کی مراد پرندہ یا اس جیسی چیزیں تھیں۔

بَابُ الَّذِيْ يَقْطَعُ عَشَرَةَ اَيْدٍ

باب: جو شخص دس ہاتھ کاٹ دے

18910 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقْطَعُ عَشَرَةَ اَيْدٍ، قَالَ: يَقُوْلُ: مَنْ رَضِيَ مِنْكُمْ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ، قَطَعْنَاهَا، وَيَاْخُذَ الْبَاقُوْنَ الدِّيَةَ، فَاِنْ اَخَذَ بَعْضُهُمُ الدِّيَةَ، قُطِعَتْ يَدَاهُ كِلْتَاهُمَا، لِلَّذِيْنَ اَرَادُوا الْقِصَاصَ، وَكَانَ مَا بَقِيَ دَيْنًا عَلَيْهِ لِمَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ، وَاِنْ اَبَوْا اِلَّا الْقَوَدَ قُطِعَ لَهُمْ جَمِيعًا، وَكَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الدِّيَةِ بَيْنَهُمَا جَمِيعًا

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دس ہاتھ کاٹ دیتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ کہا جائے گا کہ تم میں سے جو شخص راضی ہو کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے تو ہم اسے کاٹ دیں گے اور باقی لوگ دیت وصول کر لیں گے اگر بعض لوگ دیت وصول کرتے ہیں تو اس کے دونوں ہاتھ ان لوگوں کے لئے کاٹے جائیں گے جو قصاص کا مطالبہ کرتے ہیں اور جو باقی رقم ہے وہ ان میں سے باقی افراد کے لئے اس شخص کے ذمے قرض ہوگی اگر وہ سب لوگ قصاص پر ہی اصرار کرتے ہیں تو ان سب کے بدلے میں

اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور جو دیت باقی بچے گی وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔

18911 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ يَدَانِ بِيَدٍ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک ہاتھ کے بدلے میں دو ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

بَابُ الَّذِیْ یَسْرِقُ فَیُسْرَقُ مِنْهُ

باب: جو شخص چوری کرتا ہے اور اس سے وہ چیز چوری ہو جاتی ہے

18912 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ فِیْ رَجُلٍ سَرَقَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَسَرَقَهُ مِنَ السَّارِقِ، قَالَ: يُقْطَعُ السَّارِقُ الْاَوَّلُ، وَاَمَّا الَّذِیْ سَرَقَهُ مِنَ السَّارِقِ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، وَعَلَيْهِ الْغُرْمُ،

❀❀ معمر نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی شخص کی چیز چوری کرتا ہے پھر دوسرا شخص آتا ہے اور اس چور سے وہ چوری کر لیتا ہے معمر فرماتے ہیں: پہلے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا جس نے چور سے چوری کی ہے اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں عائد ہوگی اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

18913 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ مَعْمَرٍ اِلَّا اَنَّ الثَّوْرِيَّ، قَالَ: عَلَيْهِ غُرْمُ مَا اَخَذَ

❀❀ عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری کے حوالے سے معمر کے قول کی مانند نقل کیا ہے تاہم سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں: اس پر اس چیز کا جرمانہ عائد ہوگا جو اس نے حاصل کی ہے۔

بَابُ سَارِقِ الْحَمَّامِ وَمَا لَا يُقْطَعُ فِيْهِ

باب: حمام میں چوری کرنے والا شخص اور جس چیز میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

18914 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْحَمَّامَ وَتَرَكَ بُرْنُسًا لَّهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَرَقَهُ، فَوَجَدَهُ صَاحِبُهُ، فَجَاءَ بِهِ اِلٰى اَبِی الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: اَقِمْ عَلٰى هٰذَا حَدَّ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ - اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ عَدِيٍّ -: اِنِّیْ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ: اَتْرُكُهُ؟ قَالَ: نَعَمِ اتْرُكْهُ يَعْنِیْ اَنَّ سَارِقَ الْحَمَّامِ لَا يُقْطَعُ

❀❀ ہلال بن سعد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حمام میں داخل ہوا اور وہ اپنی ٹوپی وہاں چھوڑ گیا ایک اور شخص آیا اس نے وہ ٹوپی حاصل کر لی ٹوپی کے مالک نے اس شخص کو پکڑ لیا اور اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا اور بولا آپ اس پر اللہ کی مقرر کردہ حد جاری کریں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (راوی کہتے ہیں:) مالک بن عدی نے ہمیں یہ بات کہی (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا:) میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس نے دریافت کیا: کیا میں اسے چھوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

اسے چھوڑ دو ان کی مراد یہ تھی کہ حمام میں چوری کرنے والے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18915 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ سَرَقَ طَعَامًا فَلَمْ يَقْطَعْهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ الَّذِي يَفْسُدُ مِنْ نَهَارِهِ لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ الثَّرِيدُ وَاللَّحْمُ وَمَا اَشْبَهَهُ فَلَيْسَ فِيهِ قَطْعٌ، وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ، وَإِذَا كَانَتِ الثَّمَرَةُ فِي شَجَرَتِهَا فَلَيْسَ فِيهِ قَطْعٌ وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے طعام (کھانا) چوری کیا تھا تو آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

سفیان کہتے ہیں یہاں کھانے سے مراد وہ چیز ہے جو ایک دن میں خراب ہو جاتی ہے وہ باقی نہیں رہ سکتی جیسے ثرید یا گوشت یا اس طرح کی اور چیزیں ہیں ان کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' البتہ سزا دی جائے گی اسی طرح جب پھل درخت پر موجود ہو' تو اس کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن سزا دی جائے گی۔

بَابُ سَرِقَةِ الثَّمَرِ وَالْكَثْرِ

باب: پھل اور کثر کی چوری کا حکم

18916 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "پھل اور کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔

18917 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

18917-صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء ' باب حديث الغار - حديث: 3306مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الناهي أن يشفع إلى الإمام في قطع السارق - حديث: 5029صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' ذكر الخبر الدال على أن الحدود يجب أن تقام على من - حديث: 4466سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود دون السلطان - حديث: 2267سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في الحد يشفع فيه - حديث: 3823سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود - حديث: 2543السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت - حديث: 4840السنن الكبرى للنسائي - كتاب قطع السارق' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية - حديث: 7144شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الحدود' باب الرجل يستعير الحلي فلا يرده هل عليه في ذلك قطع - حديث: 3203لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍموطأ مالك - كتاب المدبر' باب ما لا قطع فيه - حديث: 1531سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب ما لا يقطع فيه من الثمار - حديث: 2269سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب ما لا قطع فيه - حديث: 3836سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب لا يقطع في ثمر ولا كثر - حديث: 2589السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' باب ما لا قطع فيه - حديث: 4898مصنف ابن أبي شيبة - كتاب

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ، وَلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ: الْجُمَّارُ الَّذِىْ يَكُوْنُ فِى النَّخْلِ اِذَا نُزِعَتِ الْجُمَّارَةُ هَلَكَتِ النَّخْلَةُ"

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پھل اور کسر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: کثر سے مراد وہ گوند ہے جو کھجور کے درخت میں ہوتا ہے جب اسے ہٹا دیا جائے تو درخت خراب ہو جاتا ہے۔

18918 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: مَنْ اَخَذَ مِنَ الثَّمَرِ شَيْئًا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، حَتّٰى يُؤْوِيَهُ اِلَى الْمَرَابِدِ وَالْجَرَائِنِ، فَاِنْ اَخَذَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يُسَاوِى رُبْعَ دِيْنَارٍ، قُطِعَ، وَالْمَرَابِدُ اَيْضًا الْجَرَائِنُ

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پھل میں سے کوئی چیز حاصل کرے گا تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو نہیں ہوگی جب تک اس پھل کو گودام میں محفوظ نہیں کیا جاتا اگر کوئی شخص پھل میں سے ایک چوتھائی دینار قیمت جتنی کوئی چیز چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا

مصنف فرماتے ہیں: لفظ مرابط سے مراد جرائن (یعنی گودام ہے)۔

بَابُ سَتْرِ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کی پردہ پوشی

18919 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُوْلُ: " كَانَ مَنْ مَضٰى يُؤْتٰى اَحَدُهُمْ بِالسَّارِقِ، فَيَقُوْلُ: اَسَرَقْتَ؟ قُلْ: لَا، اَسَرَقْتَ؟ قُلْ: لَا عِلْمِى اَنَّهٗ سَمَّى اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ. وَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ عَلِيًّا اُتِيَ بِسَارِقَيْنِ مَعَهُمَا سَرِقَتُهُما، فَخَرَجَ فَضَرَبَ النَّاسَ بِالدِّرَّةِ، حَتّٰى تَفَرَّقُوْا عَنْهُمَا، وَلَمْ يَدْعُ بِهِمَا وَلَمْ يَسْاَلْ عَنْهُمَا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے پہلے زمانے میں جب کوئی شخص چور کو لے کے آتا تھا تو قاضی دریافت کرتا تھا کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم کہو: نہیں! کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم کہو: نہیں!

ابن جریج کہتے ہیں میرے علم کے مطابق عطاء نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لے کر یہ بات بیان کی تھی

(بقیہ حاشیہ) الحدود' فی الرجل یسرق التمر والطعام - حدیث: 28007 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب قطع السارق' ما لا قطع فیہ ما لم یؤویہ الجرین - حدیث: 7204 مسند الشافعی - ومن کتاب القطع فی السرقۃ ' حدیث: 1439 مسند الطیالسی - وما أسند عن رافع بن خدیج' حدیث: 989 مسند الحمیدی - أحادیث رافع بن خدیج الأنصاری رضی اللہ عنہ' حدیث: 400 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الذال' وما أسند رافع بن خدیج - القاسم بن محمد' حدیث: 4154

(کہ یہ دونوں حضرات ایسا کرتے تھے)

انہوں نے مجھے یہ بتایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو چوروں کولایا گیا جن کے پاس چوری کا سامان تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور لوگوں کو درے کے ذریعے مارا یہاں تک کہ جب لوگ ان کے پاس سے چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو چھوڑ دیا اور انہوں نے ان دونوں سے تحقیق بھی نہیں کی۔

18920 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجُلٍ فَسَاَلَهُ: "اَسَرَقْتَ؟ قُلْ: لَا، فَقَالَ: لَا، فَتَرَكَهُ وَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کو لایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم کہو جی نہیں! اس نے کہا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

18921 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ اُتِيَ بِامْرَاَةٍ سَرَقَتْ جَمَلًا، فَقَالَ: "اَسَرَقْتِ؟ قُولِي: لَا"

❀❀ ابراہیم نخعی نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس نے ایک اونٹ چوری کیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے تم کہو جی نہیں!

18922 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي كَبْشَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، اَنَّهُ اُتِيَ بِامْرَاَةٍ سَرَقَتْ يُقَالُ لَهَا: سَلَامَةُ، فَقَالَ لَهَا: "يَا سَلَامَةُ، اَسَرَقْتِ؟ قُولِي: لَا"، قَالَتْ: لَا، فَدَرَاَ عَنْهَا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی اس عورت کا نام سلامہ تھا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے تم کہو جی نہیں! اس عورت نے کہا: جی نہیں! تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔

18923 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ خُصَيْفَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ ثَوْبَانَ، يَقُوْلُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا سَارِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اِخَالُهُ سَرَقَ اَسَرَقْتَ وَيْحَكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ احْسِمُوهَا، ثُمَّ ائْتُونِي بِهِ، فَفُعِلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: تُبْتُ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ،

❀❀ ابن ثوبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے ایک چادر چوری کی تھی عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ چور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں کہ اس نے چوری کی ہوگی' کیا تم نے چوری کی ہے تمہارا ستیاناس ہو اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر اس کو داغ دینا (تا کہ خون رک

جائے) پھر اسے میرے پاس لے کے آنا ایسا ہی کیا گیا نبی اکرم ﷺ نے (اس چور سے) فرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اس نے عرض کی: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما۔

18924 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18925 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا، ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ، فَحُسِمَ، ثُمَّ قَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ السَّارِقَ اِذَا قُطِعَتْ يَدُهُ، وَقَعَتْ فِي النَّارِ، فَاِنْ عَادَ تَبِعَهَا، وَاِنْ تَابَ اسْتَشْلَاهَا - يَعْنِي اسْتَرْجَعَهَا -

❀❀ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کٹوایا پھر آپ کے حکم کے تحت اسے داغا گیا (تاکہ خون رُک جائے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو اس نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے' تو وہ جہنم میں گر جاتا ہے' اگر وہ دوبارہ چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے' اگر وہ توبہ کر لے تو پہلا ہاتھ بھی واپس آ جاتا ہے۔

18926 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ صَفْوَانَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقِ بُرْدِهٖ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ، فَقَالَ: لَمْ اُرِدْ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَ بِهٖ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اپنی چادر کے چور کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا یہ مقصد نہیں تھا یہ

18926-موطأ مالك - كتاب المدبر' باب ترك الشفاعة للسارق إذا بلغ السلطان - حديث: 1527المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' وأما حديث شرحبيل بن أوس - حديث: 8216سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب السارق توهب منه السرقة بعد ما سرق - حديث: 2264سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من سرق من الحرز - حديث: 2591السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' ما يكون حرزا وما لا يكون - حديث: 4826مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحدود' ما قالوا : إذا أخذ على سرقة يقطع أو لا ؟ - حديث: 27616السنن الكبرى للنسائي - كتاب قطع السارق' ما يكون حرزا وما لا يكون - حديث: 7130سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 3027مسند الشافعي - ومن كتاب القطع في السرقة ' حديث: 1440المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه محمد - حديث: 6964المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند صهيب - صفوان بن أمية بن خلف الجمحي يكنى أبا وهب' حديث: 7157

چادراس کے لئے صدقہ ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا۔

18927 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي فُرَافِصَةُ بْنُ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيُّ ابْنُ عَبْدِ الدَّارِ، اَنَّ سَارِقًا اُخِذَ مِنْهُ سَرِقَتُهُ، قَالَ: فَاَخَذْنَاهُ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ فَجَاءَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: اعْفُوهُ قُلْنَا: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، تَكَلَّمُ فِي سَارِقٍ مَعَهُ سَرِقَتُهُ، قَالَ: نَعَمْ اعْفُوهُ، مَا لَمْ يَبْلُغْ حُكْمُهُ، فَاِذَا بَلَغَ حُكْمُهُ، لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَنْ يَدَعَهُ، وَلَا لِشَافِعٍ اَنْ يَشْفَعَ لَهُ

❀❀ عبداللہ بن عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: فرافصہ بن عمیر حنفی نے مجھے بتایا ایک چور سے چوری کا سامان پکڑا گیا ہم نے اسے پکڑا اور لوگوں نے اسے ملوث کر دیا۔ اسی دوران حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ ہم نے انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے معاف کر دو ہم نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ کیا آپ ایک چور کے بارے میں سفارش کر رہے ہیں جس کے پاس سے چوری کا سامان بھی پکڑا گیا ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! تم لوگ اسے معاف کر دو جب تک اس کا مقدمہ قاضی کے سامنے نہیں پہنچتا جب یہ قاضی تک پہنچ جائے گا تو پھر کسی کے لئے اس کو چھوڑنا حلال نہیں ہوگا اور نہ ہی کسی سفارشی کے لئے اس کے لئے سفارش کرنا حلال ہوگا۔

18928 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ الْفُرَافِصَةَ، مَرَّ بِهِ الزُّبَيْرُ وَقَدْ اَخَذَ سَارِقًا، وَمَعَهُ نَاسٌ، فَشَفَعَ لَهُ، فَقَالَ الْفُرَافِصَةُ: نُبَلِّغُهُ الْاَمِيرَ فَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اِذَا عَفَا عَنْهُ الْاَمِيرُ فَلَا عَافَاهُ اللّٰهُ

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرافصہ کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک چور کو پکڑا تھا ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے سفارش کی تو فرافصہ نے کہا: ہم اسے امیر تک پہنچائیں گے اگر وہ چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر امیر اسے معاف کر دے گا تو پھر اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا نہ کرے۔

18929 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، اَخَذَ سَارِقًا، ثُمَّ قَالَ: اَسْتُرُهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَسْتُرُنِي

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک چور کو پکڑا اور پھر بولے میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ بھی میری پردہ پوشی کرے۔

18930 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ: اَخَذَ سَارِقًا فَزَوَّدَهُ، وَاَرْسَلَهُ وَاَنَّ عَمَّارًا اَخَذَ سَارِقَ عَيْبَتِهِ، فَدُلَّ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَهْجُهُ، وَتَرَكَهُ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے ایک چور پکڑا پھر اسے زادِ سفر دے کر بھیج دیا اسی طرح حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اپنے تھیلے کے چور کو پکڑا انہیں اس کے بارے میں بتایا گیا لیکن وہ اس کی طرف

نہیں گئے اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔

18931 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: لَوْ لَمْ اَجِدْ لِلسَّارِقِ، وَالزَّانِي، وَشَارِبِ الْخَمْرِ اِلَّا ثَوْبِي، لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتُرَهُ عَلَيْهِ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چور یا زانی یا شراب نوشی کرنے والے شخص کے لئے مجھے صرف میرا کپڑا ملتا ہے، تو مجھے یہ بات پسند ہوگی کہ میں اس کے ذریعے اس کی پردہ پوشی کروں۔

18932 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَّرِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: رَوِّغِ السَّارِقَ وَلَا تُرَوِّعْهُ يَقُوْلُ: انْفُوهُ، صِحْ بِهِ وَلَا تَرْصُدْهُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم چور کو چال کے ذریعے پکڑو، لیکن (اسے مار پیٹ کر) خوفزدہ نہ کرو (یعنی مار پیٹ کے ذریعے اس سے زبردستی اعتراف نہ کرواؤ)۔ وہ فرماتے ہیں: تم اسے جلاوطن کردو، اس کا اعلان کرو، لیکن اس کی گھات میں نہ رہو۔

18933 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً فِي الْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْمُسْلِمِ مَا كَانَ فِيْ عَوْنِ اَخِيهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں پردہ پوشی کرے گا جو شخص کسی مسلمان سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی تکلیف کو دور کرے گا اور اللہ تعالیٰ مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

18934 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا اَدْرِي اَرَفَعَهُ اَمْ لَا، قَالَ: مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ

❀❀ سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے یا نہیں؟ وہ فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے"۔

18935 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ اَمِيرٌ عَلٰى مِصْرَ يَسْاَلُهُ عَنْ حَدِيثٍ سَمِعَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَسَاَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُقْبَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ اَخَاهُ فِيْ فَاحِشَةٍ رَآهَا عَلَيْهِ، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

قَالَ سُلَيْمَانُ: وَدُعِيَ عُثْمَانُ فِيْ وِلَايَتِهِ اِلٰى قَوْمٍ عَلٰى اَمْرٍ قَبِيحٍ فَرَاحَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يُصَادِفْهُمْ، وَرَاٰى اَمْرًا قَبِيحًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ اِذْ لَمْ يُصَادِفْهُمْ، وَاَعْتَقَ رَقَبَةً

❀❀ سلیمان بن موسیٰ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جو ان دنوں مصر کے گورنر تھے تاکہ وہ ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کریں جو حدیث ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہوئی تھی انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص اپنے بھائی میں کوئی خرابی دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا''

سلیمان بن موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کے عہد خلافت میں ایک قوم کی طرف جانے کے لئے کہا گیا جو کسی بری چیز میں مبتلا تھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان کی طرف گئے لیکن اتفاق سے ان کی ملاقات ان لوگوں سے نہ ہوسکی انہوں نے وہاں ایک بری چیز دیکھی لیکن انہوں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ ان لوگوں کے ساتھ ان کی ملاقات نہیں ہوئی اور انہوں نے ایک غلام آزاد کیا۔

18936 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ نَجّٰى مَكْرُوبًا، فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَرَكِبَ اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِصْرَ فَقَالَ: اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يَبْقَ مَنْ حَضَرَهُ اِلَّا اَنَا وَاَنْتَ، كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى عَوْرَةٍ، سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَا حَلَّ رَحْلَهُ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ اَبُوْ سَعِيدٍ عَطَاءً

❀❀ مسلمہ بن مخلد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے' اور جو شخص کسی پریشان حال کو نجات دیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی سے اسے نجات عطا کرے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سوار ہو کر مصر میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے اور فرمایا: میں

''جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''

تو وہ وہیں سے واپس مدینہ منورہ روانہ ہو گئے انہوں نے اس پالان کو کھولا بھی نہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت

عطاء کو بیان کی تھی۔

18937 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالْمُثَنّٰى، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَافَوْا فِيمَا بَيْنَكُمْ، قَبْلَ اَنْ تَاْتُونِي، فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھ تک معاملہ آنے سے پہلے ہی' آپس میں ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو' جو قابل حد مقدمہ میرے سامنے پیش ہو گا تو (اس کی سزا دینا) لازم ہو جائے گا''۔

18938 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ بَعْدَ الْفَتْحِ: لَا دِينَ لِمَنْ لَا هِجْرَةَ لَهُ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَرْجِعَنَّ اَبَا وَهْبٍ اِلٰى اَبَاطِحِ مَكَّةَ قَالَ: هٰذَا سَارِقٌ سَرَقَ خَمِيصَةً لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْطَعُوا يَدَهُ قَالَ: هِيَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ، فَاَمَّا اِذَا جِئْتَنِيْ بِهٖ، فَلَا فَقُطِعَتْ يَدُهُ وَرَجَعَ صَفْوَانُ اِلٰى مَكَّةَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے بعد کچھ لوگوں نے صفوان بن امیہ بن خلف سے کہا: اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی ہجرت نہ ہو' تو وہ ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب تم مکہ کی سرزمین کی طرف واپس چلے جاؤ انہوں نے بتایا اس چور نے میری چادر چوری کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا ہاتھ کاٹ دو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ چادر اس کی ہوئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟ اب جب تم اسے میرے پاس لے آئے ہو' تو پھر یہ نہیں ہو سکتا تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مکہ واپس چلے گئے۔

18939 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قِيلَ لِصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ: هَلَكَ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ هِجْرَةٌ، فَحَلَفَ اَلَّا يَغْسِلَ رَاْسَهُ حَتّٰى يَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَصَادَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ قِيلَ لِيْ: هَلَكَ مَنْ لَا هِجْرَةَ لَهُ، فَآلَيْتُ بِيَمِينٍ اَلَّا اَغْسِلَ رَاْسِي حَتّٰى آتِيَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَفْوَانَ سَمِعَ بِالْاِسْلَامِ فَرَضِيَ بِهٖ دِينًا، وَاِنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا، ثُمَّ جَاءَ بِسَارِقِ خَمِيصَتِهٖ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ: لَمْ اُرِدْ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: وہ شخص ہلاکت کا شکار ہو گیا جس نے ہجرت نہیں کی تو انہوں نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ اس وقت تک اپنا سر نہیں دھوئیں گے جب تک وہ نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتے وہ اپنی سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوئے مسجد کے دروازے کے پاس ان کی نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ شخص ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے جس کی ہجرت نہ ہو تو میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہیں دھوؤں گا جب تک میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوان نے اسلام کے بارے میں سنا اور پھر اس کے دین ہونے سے راضی ہو گیا فتح کے بعد ہجرت ختم ہو چکی ہے البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں جب تم سے جنگ میں حصہ لینے کے لئے کہا جائے تو تم نکل کھڑے ہو پھر وہ اپنی چادر کے چور کو لے کر آئے نبی اکرم ﷺ نے اس چور کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ مقصد نہیں تھا یہ چادر اس کے لئے صدقہ ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟

18940 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّى اَصَبْتُ حَدًّا، فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَلَمْ يَسْاَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى، وَذٰلِكَ الرَّجُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَا صَاحِبُ الْحَدِّ فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا آنِفًا؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَاذْهَبْ فَاِنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَكَ

❀❀ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھے سزا دیں نبی اکرم ﷺ نے اس سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا اسی دوران نماز کھڑی ہوئی نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی اس شخص نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہ شخص پھر آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے تو آپ مجھے سزا دیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم جاؤ! تمہاری مغفرت ہو چکی ہے۔

18941 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اَشْرَفَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلٰى دَارِهٖ بِالْكُوفَةِ فَاِذَا هِيَ قَدْ غُصَّتْ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: مَنْ جَاءَ يَسْتَفْتِينَا فَلْيَجْلِسْ نُفْتِيهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَمَنْ جَاءَ يُخَاصِمُ فَلْيَقْعُدْ حَتّٰى نَقْضِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَصْمِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَمَنْ جَاءَ يُرِيدُ اَنْ يُطْلِعَنَا عَلٰى عَوْرَةٍ قَدْ سَتَرَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ، وَلْيَقْبَلْ عَافِيَةَ اللّٰهِ، وَلْيُسِرَّ تَوْبَتَهُ اِلَى الَّذِىْ يَمْلِكُ مَغْفِرَتَهَا، فَاِنَّا لَا نَمْلِكُ مَغْفِرَتَهَا، وَلٰكِنَّا نُقِيمُ عَلَيْهِ حَدَّهَا، وَنُمْسِكُ عَلَيْهِ بِعَارِهَا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اپنے گھر سے باہر جھانک کر دیکھا تو وہاں بہت سے لوگ موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہم سے کوئی شرعی مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا ہے تو وہ بیٹھا رہے

اگر اللہ نے چاہا تو ہم اسے شرعی مسئلہ بیان کر دیں گے اور جو شخص کسی مقدمے کے سلسلے میں آیا ہے وہ بیٹھا رہے ہم اس کے اور اس کے مقابل فریق کے درمیان اگر اللہ نے چاہا تو فیصلہ دے دیں گے اور جو شخص کسی کے پوشیدہ معاملات سے ہمیں مطلع کرنے کے لئے آیا ہے جس معاملے کو اللہ تعالیٰ نے پردے میں رکھا ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پردے میں رکھے اور اللہ تعالیٰ کی عافیت کو قبول کرے اور اپنی توبہ اس ذات کے سامنے پوشیدہ طور پر کرے جو اس کی مغفرت کرنے کی مالک ہے ہم اس کی مغفرت کرنے کے مالک نہیں ہیں ہم تو اس پر اس کی سزا جاری کر سکتے ہیں اور اس کی شرمندگی اس کے لئے روک سکتے ہیں۔

بَابُ التَّجَسُّسِ

باب: تجسس کا بیان

18942 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ لَيْلَةً يَحْرُسُ رُفْقَةً، نَزَلَتْ بِنَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ، مَرَّ بِبَيْتٍ فِيْهِ نَاسٌ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ - يَشْرَبُوْنَ، فَثَارَ بِهِمْ اَفِسْقًا اَفِسْقًا؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلٰى، اَفِسْقًا اَفِسْقًا، قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَنْ هٰذَا، فَرَجَعَ عُمَرُ وَتَرَكَهُمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کے وقت نکلے تاکہ ان مسافروں کی حفاظت کریں جو مدینہ منورہ کے ایک کنارے کی طرف پڑاؤ کیے ہوئے تھے جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک گھر کے پاس سے ہوا جس میں کچھ لوگ موجود تھے جو شراب پی رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جا کر کہا کیا فسق ہو رہا ہے کیا فسق ہو رہا ہے ان میں سے ایک نے کہا: جی ہاں! فسق ہو رہا ہے فسق ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز سے منع کیا ہے (کہ آپ ہماری جاسوسی کریں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس آ گئے اور انہوں نے ان لوگوں کو چھوڑ دیا۔

18943 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ زُرَارَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهُ حَرَسَ لَيْلَةً مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَيْنَا هُمْ يَمْشُوْنَ شَبَّ لَهُمْ سِرَاجٌ فِيْ بَيْتٍ، فَانْطَلَقُوْا يَؤُمُّوْنَهُ، حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْهُ اِذَا بَابٌ مُجَافٍ عَلٰى قَوْمٍ لَهُمْ فِيْهِ اَصْوَاتٌ مُرْتَفِعَةٌ وَلَغَطٌ، فَقَالَ عُمَرُ وَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَتَدْرِيْ بَيْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ رَبِيْعَةُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَهُمُ الْاٰنَ شُرَّبٌ، فَمَا تَرٰى؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اَرٰى قَدْ اَتَيْنَا مَا نَهَانَا اللّٰهُ عَنْهُ، نَهَانَا اللّٰهُ فَقَالَ: (وَلَا تَجَسَّسُوْا) (الحجرات: 12) فَقَدْ تَجَسَّسْنَا فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ عُمَرُ وَتَرَكَهُمْ

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ گشت کر رہے تھے یہ لوگ چلتے ہوئے جا رہے تھے اسی دوران انہیں ایک گھر میں

چراغ جلتا ہوا نظر آیا یہ لوگ اس گھر کی طرف گئے جب یہ گھر کے قریب پہنچے تو دروازہ بند تھا اور گھر کے اندر سے شور و غوغا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو یہ کس کا گھر ہے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: یہ ربیعہ بن امیہ بن خلف کا گھر ہے' اور یہ لوگ اس وقت شراب نوشی کر رہے ہیں تم کیا کہتے ہو؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم ایک ایسا کام کرنے لگے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

''تم جاسوسی نہ کرو''۔

اور ہم جاسوسی کر رہے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو چھوڑ کر مڑ آئے اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

18944 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ، حُدِّثَ اَنَّ اَبَا مِحْجَنٍ الثَّقَفِیَّ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فِیْ بَيْتِهٖ، هُوَ وَاَصْحَابٌ لَهٗ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ، فَاِذَا لَيْسَ عِنْدَهٗ اِلَّا رَجُلٌ، فَقَالَ اَبُوْ مِحْجَنٍ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لَكَ، قَدْ نَهَى اللّٰهُ عَنِ التَّجَسُّسِ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَقُوْلُ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهٗ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَرْقَمِ: صَدَقَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذَا مِنَ التَّجَسُّسِ، قَالَ: فَخَرَجَ عُمَرُ وَتَرَكَهٗ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ ابومحجن ثقفی اپنے گھر میں شراب پیتا ہے وہ ہوتا ہے اس کے ساتھی ساتھ ہوتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے وہ اس کے گھر میں داخل ہوئے تو اس کے پاس صرف ایک فرد موجود تھا ابومحجن نے کہا: اے امیر المومنین آپ کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے تجسس سے منع کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: امیر المومنین یہ ٹھیک کہہ رہا ہے یہ چیز جاسوسی میں شامل ہوتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے باہر آ گئے اور انہوں نے اس شخص کو چھوڑ دیا۔

18945 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: هَلَكَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ تَقْطُرُ لِحْيَتُهٗ خَمْرًا، قَالَ: قَدْ نُهِيْنَا عَنِ التَّجَسُّسِ، فَاِنْ يَظْهَرْ لَنَا نَقِمْ عَلَيْهِ

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ولید بن عقبہ ہلاکت کا شکار ہو گیا اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپکتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں تجسس سے منع کیا گیا ہے' اگر وہ ہمارے سامنے اظہار کرے گا تو ہم اسے سزا دیں گے۔

18946 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بُدَيْلٌ الْعُقَيْلِیُّ، عَنْ اَبِی الرِّضَا، قَالَ: رُفِعَ اِلٰى عَلِیٍّ رَجُلٌ فَقِيْلَ: سَرَقَ، فَقَالَ لَهٗ: كَيْفَ سَرَقْتَ؟ فَاَخْبَرَهٗ بِاَمْرٍ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ فِيْهِ قَطْعًا، فَضَرَبَهٗ اَسْوَاطًا، وَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ

❀❀ ابورضا بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ اس شخص نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے کیسے چوری کی ہے؟ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صورت حال کے

بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایسی صورت حال میں اس کا ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ کوڑے مارے اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

بَابُ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ يَدِ السَّارِقِ

باب: کتنی رقم (والی چیز کی چوری میں) چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟

18947 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ، يَقُوْلُ: لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْمَا دُوْنَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: دس درہم سے کم قیمت والی چیز کی چوری میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18948 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: دس درہم (قیمت والی چیز کی چوری) میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

18949 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ فِيْ حَدِيثِ اللُّقَطَةِ، قَالَ فِيْهِ: وَثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ عمرو بن شعیب نے گمشدہ چیز کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

18950 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَانَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہاتھ صرف ایک دینار یا دس درہم (کی قیمت والی چیز کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

18951 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ، مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ، قُطِعَتْ يَدُهُ، وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی چور کوئی ایسی چیز کو چوری کرے جس کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچتی ہو' تو پھر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا (راوی بیان کرتے ہیں:) ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

18952 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ایک دینار یا دس درہم سے کم قیمت والی چیز کو چوری کرنے

پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18953 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ، وَغَيْرِهٖ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجُلٍ سَرَقَ ثَوْبًا، فَقَالَ لِعُثْمَانَ: قَوِّمْهُ فَقَوَّمَهُ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ فَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ایک کپڑا چوری کیا تھا۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس کی قیمت کا تعین کریں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت آٹھ درہم متعین کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

18954 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ تُرْسٍ اَوْ حَجَفَةٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ مَا قِيمَتُهَا؟ قَالَ: دِيْنَارٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہاتھ صرف ترس یا حجفہ (یعنی ڈھال) کی چوری پر کاٹا جائے گا راوی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم سے دریافت کیا: اس کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک دینار۔

18955 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ دِيْنَارٍ اَوْ قِيمَتِهٖ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے چور کا ہاتھ ایک دینار یا اس کی قیمت جتنی چیز کی چوری پر کاٹا جائے گا۔

18956 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ثَمَنُ الْمِجَنِّ الَّذِي يُقْطَعُ فِيهِ دِيْنَارٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ ڈھال جس پر ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے اس کی قیمت ایک دینار ہوتی ہے۔

18957 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت سعید بن مسیب سے منقول ہے۔

18958 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فِيْ مِجَنٍّ وَالْمِجَنُّ التُّرْسُ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: مروان یہ حدیث بیان کرتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

لفظ المجن سے مراد ڈھال ہے۔

18959 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ: اَنَّ سَارِقًا لَّمْ يُقْطَعْ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَدْنَى مِنْ مِجَنٍّ، حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهَا

يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ، وَاَنَّ السَّارِقَ لَمْ يَكُنْ يُقْطَعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں کسی ایسے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا جس نے ڈھال سے کم قیمت والی چیز چوری کی ہوتی تھی خواہ وہ جحفہ (چمڑے کی ڈھال) ہو یا ترس (عام ڈھال) ہو، ان دنوں ان میں سے ہر ایک کی قیمت ہوا کرتی تھی اور کسی عام سی چیز کی چوری پر بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

18960 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ وَالْمِجَنُّ يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ڈھال کی چوری پر ایک چور کا ہاتھ کٹوا دیا تھا ان دنوں ڈھال قیمت والی ہوتی تھی۔

18961 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی چیز (کو چوری کرنے پر) چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18962 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِذَا اَخَذَ السَّارِقُ مَا يُسَاوِي رُبُعَ دِينَارٍ قُطِعَ

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چور نے کوئی ایسی چیز چوری کی ہو جو ایک چوتھائی دینار کے برابر قیمت کی ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18963 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَتَبَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا کہ ایک چوتھائی دینار کی وجہ سے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18964 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک چوتھائی دینار کی وجہ سے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18965 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِي الْخَمْسِ الدَّنَانِيرِ،

❀❀ سلیمان بن یسار فرماتے ہیں: پانچ (انگلیاں) صرف پانچ دینار (چوری کرنے کی صورت میں ہی) کاٹی جائیں گی۔

18966 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ قَتَادَةَ

❀❀ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری سے قتادہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18967 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر چور کا ہاتھ کٹوا دیا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

18968 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی قیمت والی چیز کی چوری پر چور کا ہاتھ کٹوا دیا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

18969 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَاَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18970 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ مِجَنٍّ مَا يُسَاوِي اَوْ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّهُ لِيْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا جس کی قیمت تین درہم جتنی بھی نہیں تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے اس کے بدلے میں تین درہم ملنے سے بھی خوشی نہ ہوتی۔

18971 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے پانچ درہم (والی چیز کو چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا)۔

18972 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، "اَنَّ سَارِقًا سَرَقَ اُتْرُنْجَةً ثَمَنُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ: فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ" قَالَ: "وَالْاُتْرُنْجَةُ: خَرَزَةٌ مِنْ ذَهَبٍ تَكُوْنُ فِيْ عُنُقِ الصَّبِيِّ"،

❀❀ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک چور نے اترنجہ چوری کر لیا جس کی قیمت تین درہم تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

مصنف فرماتے ہیں: اترنجہ سے مراد سونے کا بنا ہوا وہ ہار ہے جو بچے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

18973 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے ایوب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18974 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ شُرَطَ عُثْمَانَ كَانُوْا يَسْرِقُوْنَ

السِّيَاطَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتَتْرُكُنَّ هٰذَا، اَوْ لَا اُوتٰى بِرَجُلٍ مِّنْكُمْ سَرَقَ سَوْطَ صَاحِبِهٖ، اِلَّا فَعَلْتُ بِهٖ وَفَعَلْتُ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سپاہی کوڑا چوری کر لیتے تھے اس بات کی اطلاع حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ یا تو تم لوگ یہ چیز چھوڑ دو گے یا پھر تم میں سے کسی شخص کو میرے پاس لایا گیا جس نے اپنے ساتھی کا کوڑا چوری کیا ہو گا تو میں اس کو یہ کروں گا اور وہ کروں گا۔

18975 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا: قَطَعَ فِىْ بَيْضَةٍ مِّنْ حَدِيدٍ

❀❀ امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوہے کی ڈھال (کو چوری کرنے کی وجہ سے) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

بَابُ سَرِقَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کا چوری کرنا

18976 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: اَنَّ عَبْدَيْنِ عَدَوَا - وَهُوَ عَامَلُ الطَّائِفِ - عَلٰى خِمَارِ امْرَاَةٍ، فَسَاَلْتُهُمَا، فَقَالَا: حَمَلَنَا عَلَيْهِ الْجُوعُ، وَاضْطُرِرْنَا اِلَيْهِ، قُلْتُ: اَكَانَا آبِقَيْنِ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ، قَالَ: فَكَتَبْتُ فِيْهِمَا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاِلٰى عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَعَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَكَتَبَ عَبَّادٌ: اَنِ اقْطَعْهُمَا، وَكَتَبَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: اَنْ قَدْ اُحِلَّ الْمَيْتَةُ، وَالدَّمُ، وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ لِمَنِ اضْطُرَّ، وَكَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ كُنْتُ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِمَا اعْتَلَّا بِهٖ مِنَ الْجُوعِ، فَكَتَبَ: اَنْ قَدْ اَصَبْتَ، لَا تَقْطَعْهُمَا، وَغَرِّمْ سَادَتَهُمَا ثَمَنَ الْخِمَارِ، وَاِنْ كَانَ فِيْهِمَا جَلْدٌ، فَاجْلِدْهُمَا، لِئَلَّا يَعْتَلَّ الْعَبْدُ بِالْجُوعِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوملیکہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے جب وہ طائف کے گورنر تھے تو اس دوران دو غلاموں نے ایک عورت کی چادر چوری کر لی میں نے ان دونوں سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: بھوک کی وجہ سے ہم نے ایسا کیا ہے' اور ہم اس کے لئے مجبور ہو گئے تھے میں نے دریافت کیا: کیا وہ دونوں غلام مفرور تھے عبداللہ بن ابوملیکہ نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم میں نے ان دونوں کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، عبید بن عمیر اور عباد بن عبداللہ بن زبیر کو خط لکھا تو عباد نے خط لکھا کہ تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو عبید بن عمیر نے یہ لکھا کہ مردار، خون اور خنزیر کا گوشت بھی مجبور شخص کے لئے حلال ہو جاتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جوابی خط میں لکھا جنہیں میں نے خط میں لکھا تھا کہ بھوک سے مجبور ہو کے دونوں اس خرابی کا شکار ہوئے تھے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ تم نے ٹھیک کیا ہے تم ان کے ہاتھ نہ

کاٹو اور چادر کی قیمت کا جرمانہ ان دونوں کے مالکان پر عائد کرو اور اگر ان دونوں کو کوڑے لگائے جا سکتے ہوں تو کوڑے لگاؤ تا کہ پھر کوئی غلام بھوک کی وجہ سے خرابی کا شکار نہ ہو۔

18977 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تُوُفِّيَ حَاطِبٌ وَتَرَكَ اَعْبُدًا، مِنْهُمْ مَنْ يَمْنَعُهُ، مِنْ سِتَّةِ آلَافٍ يَعْمَلُونَ فِيْ مَالِ الْحَاطِبِ، يُشَمِّرَانِ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا، وَهُمْ عِنْدَهُ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ اَعْبُدُكَ سَرَقُوْا وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ مَا وَجَبَ عَلَى السَّارِقِ، وَانْتَحَرُوا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِّنْ مُزَيْنَةَ اعْتَرَفُوْا بِهَا وَمَعَهُمُ الْمُزَنِيُّ فَاَمَرَ عُمَرُ اَنْ تُقْطَعَ اَيْدِيهِمْ ثُمَّ اَرْسَلَ وَرَاءَهُ، فَرَدَّهُ، ثُمَّ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنِّي اَظُنُّ اَنَّكُمْ تَسْتَعْمِلُونَهُمْ، وَتُجِيعُوْنَهُمْ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَجِدُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَاَكَلَهُ، لَقَطَعْتُ اَيْدِيَهُمْ، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ اِذْ تَرَكْتُهُمْ لَاُغَرِّمَنَّكَ غَرَامَةً تُوجِعُكَ، ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ: كَمْ ثَمَنُهَا؟ قَالَ: كُنْتُ اَمْنَعُهَا مِنْ اَرْبَعِ مِائَةٍ قَالَ: اَعْطِهِ ثَمَانِ مِائَةٍ

❀❀ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا انہوں نے کچھ غلام چھوڑے جو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی زمینوں پر کام کیا کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر مجھے بلوایا یہ دو پہر کے وقت کی بات ہے وہ غلام اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے غلام ہیں اور انہوں نے چوری کی ہے اور ان پر وہی سزا لاگو ہوتی ہے جو چور پر لازم ہوتی ہے انہوں نے مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی اونٹنی قربان کر دی اور اس کا اعتراف بھی کر لیا ہے ان غلاموں کے ساتھ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا وہ شخص بھی موجود تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ ان لوگوں کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں پھر انہوں نے ان لوگوں کو چھوڑ کر واپس کر دیا اور عبدالرحمٰن بن حاطب سے کہا: اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے کہ تم ان سے کام لیتے ہو اور انہیں بھوکا رکھتے ہو یہاں تک کہ یہ حال ہوا کہ اگر ان میں سے کسی شخص کو وہ چیز مل جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہے تو وہ اس کو بھی کھالے گا میں نے ان کے ہاتھ کٹوا دینے تھے لیکن اللہ کی قسم! جب میں نے انہیں چھوڑ دیا ہے تو اب میں تمہیں ایسا جرمانہ کروں گا جو تمہارے لئے تکلیف دہ ہوگا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مزنی سے دریافت کیا: اس اونٹنی کی قیمت کتنی تھی؟ اس نے جواب دیا: میں تو چار سو کے عوض بھی بیچنے پر تیار نہیں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عبدالرحمٰن بن حاطب سے) فرمایا: تم اسے آٹھ سو ادا کرو۔

18978 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّ غِلْمَةً، لِاَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ سَرَقُوْا بَعِيرًا، فَانْتَحَرُوهُ، فَوُجِدَ عِنْدَهُمْ جِلْدُهُ، وَرَاْسُهُ، فَرُفِعَ اَمْرُهُمْ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِمْ، فَمَكَثُوا سَاعَةً، وَمَا نُرٰى اِلَّا اَنْ قَدْ فَرَغَ مِنْ قَطْعِهِمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: عَلَيَّ بِهِمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَاللّٰهِ، اِنِّي لَاَرَاكَ تَسْتَعْمِلُهُمْ، ثُمَّ تُجِيعُهُمْ، وَتُسِيءُ اِلَيْهِمْ، حَتّٰى لَوْ وَجَدُوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، لَحَلَّ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْبَعِيرِ: كَمْ كُنْتَ تُعْطٰى لِبَعِيرِكَ؟ قَالَ: اَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، قَالَ لِعَبْدِ

الرَّحْمٰنِ: قُمْ فَاغْرَمْ لَهُمْ ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہیں: ان کے والد عبدالرحمٰن بن حاطب کے کچھ غلاموں نے ایک اونٹ چوری کیا اور اسے قربان کر دیا ان غلاموں کے پاس سے اس اونٹ کی کھال اور سر مل گیا ان کا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا لیکن پھر وہ ٹھہر گئے ہمارا یہی خیال تھا' وہ ان کے ہاتھ کاٹ کا فارغ ہو چکے ہوں گے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان غلاموں کو میرے پاس لاؤ پھر انہوں نے عبدالرحمٰن سے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم ان سے کام کاج لیتے ہو اور انہیں بھوکا رکھتے ہو اور تم ان کے ساتھ برا سلوک کرتے ہو یہاں تک کہ ان لوگوں کو اگر ایسی چیز مل جائے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حرام قرار دی ہے' تو وہ چیز بھی ان کے لئے حلال ہو پھر انہوں نے اونٹ کے مالک سے دریافت کیا: تمہیں تمہارے اونٹ کی کتنی قیمت ملتی تھی؟ اس نے جواب دیا: چار سو درہم تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن حاطب سے کہا: تم اٹھو اسے آٹھ سو درہم ادا کرو۔

18979 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: قَطَعَ يَدَ غُلَامٍ لَهُ سَرَقَ، وَجَلَدَ عَبْدًا لَّهُ زَنَى، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَرْفَعَهُمَا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کا ہاتھ کٹوا دیا تھا جس نے چوری کی تھی انہوں نے اپنے ایک غلام کو کوڑے لگائے تھے جس نے زنا کیا تھا۔ انہوں نے ان دونوں کا مقدمہ (حاکم وقت یا قاضی) کے سامنے پیش نہیں کیا تھا۔

18980 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَبِيعَةَ، حَدَّثَهُ وَابْنُ سَابِطٍ الْاَحْوَلُ، (عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ) قَالَ: اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِعَبْدٍ قَدْ سَرَقَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا عَبْدٌ قَدْ سَرَقَ، وَوُجِدَ مَعَهُ سَرِقَتُهُ، وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ عَلَيْهِ، قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِىَّ اللّٰهِ، هٰذَا عَبْدُ بَنِىْ فُلَانٍ اَيْتَامٍ، لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ غَيْرُهُ، فَتَرَكَهُ، ثُمَّ اُتِىَ بِهِ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ، كُلُّ ذٰلِكَ يُقَالُ لَهُ فِيهِ كَمَا قِيلَ فِى الْاُوْلٰى، قَالَ: ثُمَّ اُتِىَ بِهِ الْخَامِسَةَ، فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ السَّادِسَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ السَّابِعَةَ، فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ الثَّامِنَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَارِثُ: اَرْبَعٌ بِاَرْبَعٍ، اَعْفَاهُ اَرْبَعًا، وَعَاقَبَهُ اَرْبَعًا

❀❀ حارث بن عبداللہ بن ابو ربیعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی عرض کی گئی: یا رسول اللہ! یہ غلام ہے اس نے چوری کی ہے چوری کا سامان اس کے پاس سے مل گیا ہے۔ اس کے خلاف ثبوت فراہم ہو گئے ہیں ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی یہ بنو فلاں کا غلام ہے وہ بچے یتیم ہیں ان بچوں کا اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا پھر اس کو دوسری مرتبہ اسی جرم میں لایا گیا تیسری مرتبہ لایا گیا چوتھی مرتبہ لایا گیا ہر مرتبہ اس کے بارے میں یہی بات کہی جاتی تھی جو پہلی مرتبہ کہی گئی تھی جب اسے پانچویں مرتبہ لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا پھر چھٹی مرتبہ میں اس کا ایک پاؤں کٹوا دیا پھر ساتویں مرتبہ میں دوسرا ہاتھ کٹوا دیا پھر آٹھویں مرتبہ میں دوسرا پاؤں بھی

کٹوادیا اس کے بعد حارث نے یہ بات بیان کی کہ چار کے بدلے میں چار ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ اسے معاف کیا تھا اور چار مرتبہ اسے سزا دے دی۔

18981 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ: قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ سَرَقَ

❀❀ عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کا ہاتھ کٹوادیا تھا جس نے چوری کی تھی۔

18982 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَهْلِهٖ اَنَّهٗ: حَضَرَ اَبَا بَكْرٍ قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ سَرَقَ

❀❀ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اپنے اہل خانہ میں سے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت موجود تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چوری کرنے والے ایک غلام کا ہاتھ کٹوادیا تھا۔

بَابُ سَرِقَةِ الْاٰبِقِ

باب: مفرور غلام کا چوری کرنا

18983 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَاَلَنِى: اَيُقْطَعُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ اِذَا سَرَقَ؟ قُلْتُ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِشَىْءٍ، فَقَالَ لِىْ عُمَرُ: فَاِنَّ عُثْمَانَ وَمَرْوَانَ لَا يَقْطَعَانِهٖ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ رُفِعَ اِلَيْهِ عَبْدٌ آبِقٌ، فَسَاَلَنِىْ عَنْهُ، فَاَخْبَرْتُهٗ مَا اَخْبَرَنِىْ بِهٖ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُثْمَانَ، وَمَرْوَانَ، فَقَالَ: اَسَمِعْتَ فِيهِ بِشَىْءٍ؟ فَقُلْتُ: لَا، اِلَّا مَا اَخْبَرَنِىْ بِهٖ عُمَرُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَاَقْطَعَنَّهٗ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَجَجْتُ عَامِى، فَلَقِيتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ، فَرَفَعَهُ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، اِنَّكَ لَا تَقْطَعُ آبِقًا قَالَ: فَذَهَبَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَطَعَهٗ، وَقَامَ عَلَيْهِ، حَتّٰى قُطِعَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا اگر مفرور غلام چوری کر لے تو کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا میں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی چیز نہیں سنی ہے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مروان ایسے غلام کا ہاتھ نہیں کٹواتے تھے

زہری بیان کرتے ہیں: جب یزید بن عبدالملک خلیفہ بنا اور ایک مفرور غلام کا مقدمہ اس کے سامنے پیش ہوا تو اس نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا: میں نے اسے اس بارے میں بتایا جو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مروان کے حوالے سے مجھے بتایا تھا یزید نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس بارے میں کوئی بات سنی ہے میں نے کہا: جی نہیں! مجھے تو صرف اس بات کا پتہ ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بتائی تھی تو یزید بن عبدالملک نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کا ہاتھ ضرور کٹواؤں

گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: اسی سال میں حج کرنے کے لئے گیا تو میری ملاقات سالم بن عبداللہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے بتایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک غلام نے چوری کی تھی وہ غلام مفرور تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا معاملہ سعید بن العاص کے سامنے پیش کیا جو مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو انہوں نے کہا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوتی آپ ایک مفرور غلام کا ہاتھ نہیں کاٹ سکتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس غلام کو لے کر واپس گئے اور انہوں نے خود اس کا ہاتھ کٹوایا وہ اس کے سرہانے کھڑے رہے جب تک اس کا ہاتھ کاٹ نہیں دیا گیا۔

18984 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ رُزَيْقٍ، صَاحِبِ اَيْلَةَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ آبِقٍ سَرَقَ، قَالَ: وَكُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّ الْاٰبِقَ لَا يُقْطَعُ، قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38)، فَاِنْ سَرَقَ سَرِقَةً تَبْلُغُ رُبُعَ دِيْنَارٍ، وَقَامَتْ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ عَادِلَةٌ فَاقْطَعْهُ،

❀❀ ایوب نے ایلہ کے حکمران رزیق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے ایک مفرور غلام جس نے چوری کی تھی اس کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا اور یہ کہا کہ میں نے سنا ہے کہ مفرور کا ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے جوابی خط لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت ان کے ہاتھ تم لوگ کاٹ دو''

(حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا:) اگر اس نے کوئی ایسی چیز چوری کی ہے جو چوتھائی دینار قیمت کی ہو اور اس کے خلاف مستند ثبوت فراہم ہو جائیں تو تم اس کا ہاتھ کاٹ دو۔

18985 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُزَيْقٍ، مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

18986 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: اَبَقَ غُلَامٌ لِابْنِ عُمَرَ فَمَرَّ بِهِ عَلٰى غِلْمَةٍ لِعَائِشَةَ فَسَرَقَ مِنْهُمْ جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ، وَرَكِبَ حِمَارًا لَّهُمْ، فَاُتِيَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَبَعَثَ بِهِ اِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَلَّا يُقْطَعَ آبِقًا، قَالَ: فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ عَائِشَةُ: اِنَّمَا غِلْمَتِيْ غِلْمَتُكَ، وَاِنَّمَا جَاعَ وَرَكِبَ الْحِمَارَ يَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ، فَلَا تَقْطَعْهُ فَقَطَعَهُ ابْنُ عُمَرَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام مفرور ہو گیا اس کا گزر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کچھ غلاموں کے پاس سے ہوا اس نے ان غلاموں کا ایک تھیلا چوری کر لیا جس میں کھجوریں موجود تھیں اور ان غلاموں کے ایک گدھے پر سوار ہو کر چلا گیا اسے پکڑ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا انہوں نے اس غلام کو سعید بن العاص کے پاس بھیج دیا جو ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے انہوں نے یہ کہا کہ میں نے یہ بات سنی ہے کہ مفرور غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں پیغام بھیجا کہ میرے غلام آپ کے غلاموں کی طرح ہیں وہ بیچارہ بھوکا تھا اور گدھے پر اس لئے سوار ہوا تھا تا کہ اس

پر سوار ہو کر دور چلا جائے تو آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

18987 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ كَانَ: لَا يَرٰى عَلٰى عَبْدٍ آبِقٍ سَرَقَ قَطْعًا

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ سمجھتے تھے مفرور غلام اگر چوری کر لے تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18988 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: اُتِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِعَبْدٍ سَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهٗ

❀❀ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی تو انہوں نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

بَابُ الْقَطْعِ فِيْ عَامِ سَنَةٍ

باب: قحط سالی کے دنوں میں ہاتھ کاٹنے کی سزا دینا

18989 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: جِيءَ اِلٰى مَرْوَانَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَاةً، فَاِذَا اِنْسَانٌ مَجْهُوْدٌ مَضْرُوْرٌ، فَقَالَ: مَا اَرٰى هٰذَا اَخَذَهَا اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: مروان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ایک بکری چوری کی تھی وہ ایسا شخص تھا جو بھوکا اور پریشانی کا شکار تھا تو مروان نے کہا: اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اس نے انتہائی مجبوری کی وجہ سے ہی یہ بکری حاصل کی ہے، تو اس نے اس شخص کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

18990 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا يُقْطَعُ فِيْ عِذْقٍ وَلَا عَامِ السَّنَةِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھلوں کا خوشہ چوری کرنے پر یا قحط سالی کے دوران پر چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18991 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ نَاقَةٍ نُحِرَتْ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: هَلْ لَكَ فِيْ نَاقَتَيْنِ بِهَا عِشَارِيَّتَيْنِ مُرْبِغَتَيْنِ سَمِيْنَتَيْنِ؟ قَالَ: بِنَاقَتِكَ فَاِنَّا لَا نَقْطَعُ فِيْ عَامِ السَّنَةِ الْمُرْبِغَتَانِ الْمُوطِيَّتَانِ

❀❀ ابان بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹنی کے سلسلے میں آیا جسے قربان کر دیا گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو اس کے بدلے میں دو بھاری بھرکم موٹی تازی

اونٹنیاں حاصل کرلو وہ تمہاری اونٹنی کے بدلے میں ہوں گی کیونکہ ہم قحط سالی کے دنوں میں ہاتھ نہیں کاٹتے ہیں۔

18992 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَنْ مَضٰى يُجِيزُوْنَ اعْتِرَافَ الْعَبِيدِ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، حَتّٰى اتَّهَمَتِ الْقُضَاةُ الْعَبِيدَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ كَرَاهِيَةً لِسَادَاتِهِمْ، وَفِرَارًا مِنْهُمْ، فَاتَّهَمُوهُمْ فِيْ بَعْضِ الَّذِيْ يُشْكِلُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے پہلے زمانے کے لوگ غلام کا اپنی ذات کے خلاف اعتراف درست قرار دیتے تھے یہاں تک کہ جب قاضی صاحبان نے غلاموں کو مشکوک قرار دینا شروع کیا کہ یہ لوگ اپنے آقاؤں کو ناپسند کرنے کی وجہ سے یا ان سے بھاگنے کے لئے ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے بعض پیچیدہ صورتوں میں ان غلاموں پر الزام عائد کیا (کہ ان کا اعتراف قابل قبول نہیں ہوگا)۔

18993 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ، يَقُوْلُ: لَا يَجُوْزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ عَلٰى نَفْسِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اپنی ذات کے خلاف غلام کا اعتراف درست نہیں ہوگا۔

18994 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: لَا يَجُوْزُ اعْتِرَافُ الْعَبِيدِ فِينَا، اِلَّا عَلَى الْحُدُوْدِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: غلاموں کا اعتراف ہمارے بارے میں درست نہیں ہوگا' البتہ صرف حدود کے معاملے میں درست ہوگا۔

18995 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ، يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَشَارَ عَلٰى طَارِقٍ فِيْ عَبْدٍ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ قَالَ: اِذَا جَاءَ بِالْعَلَامَةِ يَقُوْلُ: اِذَا صَدَّقَ نَفْسَهُ، فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے طارق کو ایک غلام کے سلسلے میں اشارہ کیا جس نے اپنی ذات کے خلاف اعتراف کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: جب یہ علامت لے آئے اور اپنی ذات کے بارے میں سچ بیان نہ کرے تو تم اسے سزا دے دو

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے اس کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

18996 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ عَبْدٍ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالسَّرِقَةِ، قَالَ: لَا يَجُوْزُ اعْتِرَافُهُ

❀❀ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے بارے میں چوری کا اعتراف کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کا اعتراف درست نہیں ہوگا۔

18997 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسٰى، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يَجُوزُ اعْتِرَافُ الصَّغِيرِ، وَلَا الْمَمْلُوكِ فِي الْجِرَاحَةِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: کمسن بچے کا اعتراف اور غلام کا اعتراف زخمی کرنے کے بارے میں درست نہیں ہوگا۔

18998 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا اعْتَرَفَ الْعَبْدُ بِهِ مِنْ شَيْءٍ يُقَامُ عَلَيْهِ فِي جَسَدِهِ، فَاِنَّهُ لَا يُتَّهَمُ فِي جَسَدِهِ، وَمَا اعْتَرَفَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ يُخْرِجُهُ مِنْ مَوَالِيهِ، فَلَا يَجُوزُ اعْتِرَافُهُ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب بھی غلام کسی ایسی چیز کے حوالے سے اعتراف کرے جس کی سزا اسے جسمانی طور پر دی جاسکتی ہو تو اس کے جسم کے بارے میں اس کو مشکوک قرار نہیں دیا جائے گا لیکن جب اس کا اعتراف کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو جو اس کے آقاؤں کی طرف سے ادا کی جانی ہو تو پھر اس کا اعتراف درست نہیں ہوگا۔

18999 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَا يَجُوزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ اِلَّا فِي سَرِقَةٍ اَوْ زِنًا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے غلام کا اعتراف صرف چوری کرنے یا زنا کرنے میں درست ہوگا۔

19000 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَشْيَاخٍ لَهُمْ اَنَّ عَبْدًا لِاَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ: اَبُو جَمِيلَةَ اعْتَرَفَ بِالزِّنَا عِنْدَ عَلِيٍّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ

❀❀ ابو مالک اشجعی نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اشجع کا ایک غلام جس کا نام ابوجمیلہ تھا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے چار مرتبہ زنا کرنے کا اعتراف کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی۔

19001 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْجِرَاحِ الَّتِي لَمْ يَقْضِ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا اَبُو بَكْرٍ، فَقَضٰى فِي الْمُوضِحَةِ الَّتِي فِي جَسَدِ الْاِنْسَانِ وَلَيْسَتْ فِي رَاْسِهِ، اَنَّ كُلَّ عَظْمٍ لَهُ نَذْرٌ مُسَمًّى، فَفِي مُوضِحَتِهِ، نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهِ مَا كَانَتْ، فَاِذَا كَانَتِ الْمُوضِحَةُ فِي الْيَدِ فَنِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهَا، مَا لَمْ تَكُنْ فِي الْاَصَابِعِ، فَاِذَا كَانَتْ مُوضِحَةً فِي اِصْبَعٍ، فَفِيهَا نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِ الْاِصْبَعِ، فَمَا كَانَ فَوْقَ الْاَصَابِعِ فِي الْكَفِّ، فَنَذْرُهَا مِثْلُ مُوضِحَةِ الذِّرَاعِ وَالْعُضُدِ، وَفِي الرِّجْلِ مِثْلُ مَا فِي الْيَدِ، وَمَا كَانَتْ مِنْ مَنْقُوْلَةٍ تَنْقُلُ عِظَامَهَا فِي الذِّرَاعِ، اَوِ الْعَضُدِ اَوِ السَّاقِ اَوِ الْفَخِذِ فَهِيَ نِصْفُ مَنْقُوْلَةِ الرَّاْسِ، وَقَضٰى فِي الْاَنَامِلِ فِي كُلِّ اُنْمُلَةٍ بِثَلَاثِ قَلَائِصَ، وَثُلُثِ قَلُوصٍ وَقَضٰى فِي الظُّفُرِ اِذَا اعْوَرَّ وَفَسَدَ بِقَلُوصٍ وَقَضٰى بِالدِّيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ " وَقَالَ: " اِنِّي اَرَى الزَّمَانَ يَخْتَلِفُ، وَاَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ بَعْدِي، اَنْ يُصَابَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ فَتَذْهَبَ دِيَتُهُ بَاطِلًا، اَوْ تُرْفَعَ دِيَتُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَتُحْمَلَ عَلٰى اَقْوَامٍ مُسْلِمِينَ فَتَجْتَاحَهُمْ، فَلَيْسَ عَلٰى اَهْلِ الْعَيْنِ زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلَا فِي الْحُرْمَةِ، وَعَقْلُ اَهْلِ الْقُرٰى تَغْلِيظٌ كُلُّهُ لَا زِيَادَةَ فِيهِ عَلٰى اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا، وَقَضٰى فِي الْمَرْاَةِ اِذَا غُلِبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا فَافْتُضَّتْ عُذْرَتُهَا بِثُلُثِ دِيَتِهَا، وَلَا حَدَّ عَلَيْهَا، وَقَضٰى فِي الْمَجُوسِ بِثَمَانِ مِائَةٍ

دِرْهَمٍ، وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ عَبْدٌ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَتَكُوْنَ دِيَتُهُ مِثْلَ دِيَتِهِمْ "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان زخموں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انسان کے جسم میں لگنے والے اس موضحہ زخم جو انسان کے سر میں نہ لگا ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ہر وہ ہڈی جس کی کوئی متعین دیت ہو اس ہڈی کے موضحہ زخم میں اس ہڈی کی دیت کے بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اگر ہاتھ میں موضحہ زخم لگتا ہے تو ہاتھ کی دیت کا بیسواں حصہ لازم ہوگا جبکہ وہ انگلیوں تک نہ پہنچا ہو اگر وہ انگلیوں تک موضحہ زخم پہنچتا ہے تو اس میں انگلی کی دیت کا بیسواں حصہ لازم ہوگا اور جو انگلیوں سے اوپر ہتھیلی میں چلا جاتا ہے اس کی دیت کلائی اور بازو کی موضحہ زخم کی مانند ہوگی پاؤں کا حکم بھی وہی ہے جو ہاتھ کا ہے اور بازو یا کلائی یا پنڈلی یا زانو میں جو منقولہ زخم لگتا ہے جو ہڈی کو ہلا دیتا ہے تو اس میں سر کے منقولہ زخم کی نصف ادائیگی لازم ہوگی پوروں کے بارے میں انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ہر پور میں تین اونٹنیاں اور ایک اونٹنی کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا ناخنوں کے بارے میں انہوں نے یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ خراب ہو جائے تو ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے شہر والوں پر دیت کی ادائیگی میں بارہ ہزار درہم کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ زمانہ مختلف ہوتا جاتا ہے اور تمہارے بارے میں مجھے اپنے بعد فیصلہ کرنے والوں کے حوالے سے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو کچھ نقصان پہنچے اور پھر اس کی دیت کالعدم قرار دے دی جائے یا کسی کی دیت ناحق طور پر بڑھا دی جائے اور اس کی ادائیگی مسلمانوں پر لازم قرار دے دی جائے جو انہیں مجبور کر دے حرمت والے مہینے میں اور حرمت میں دیت کو مغلظہ کرتے ہوئے اضافی رقم ادا کرنا لازم نہیں ہوگا اور شہر والوں پر دیت مغلظہ ہوگی جس میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا وہ بارہ ہزار ہی ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کے کنوارے پن کو ختم کر دیا جائے تو اس کے ایک تہائی حصے کا ادا کرنا لازم ہوگا عورت پر حد جاری نہیں ہوگی انہوں نے مجوسی کے بارے میں آٹھ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور فرمایا تھا: یہ ایک ایسا غلام ہے جو اہل کتاب سے تعلق نہیں رکھتا لیکن اس کی دیت ان لوگوں کی دیت کی مانند ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب: وراثت کے بارے میں روایات

19002 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنْ مَاتَ الْوَلَدُ اَوِ الْوَالِدُ عَنْ مَالٍ اَوْ وَلَاءٍ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مَنْ كَانُوْا، وَقَضٰى اَنَّ الْاَخَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى الْكَلَالَةِ بِالْمِيْرَاثِ، ثُمَّ الْاَخَ لِلْاَبِ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، فَاِذَا كَانُوْا بَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ، وَبَنُوْ الْاَبِ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ، فَبَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَبِ، فَاِذَا كَانَ بَنُوْ الْاَبِ اَرْفَعَ مِنْ بَنِي الْاُمِّ وَالْاَبِ بِاَبٍ فَبَنُوْ الْاَبِ اَوْلٰى، وَاِذَا اسْتَوَوْا فِي النَّسَبِ، فَبَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَبِ، وَقَضٰى اَنَّ الْعَمَّ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنَ الْعَمِّ لِلْاَبِ، وَاَنَّ الْعَمَّ لِلْاَبِ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْعَمِّ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، فَاِذَا كَانُوْا بَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَبَنُوْ الْاَبِ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ نَسَبًا وَاحِدًا فَبَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَبِ، فَاِذَا اسْتَوَوْا فِي النَّسَبِ، فَبَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَبِ، لَا يَرِثُ عَمٌّ وَلَا ابْنُ عَمٍّ، مَعَ اَخٍ وَابْنِ اَخٍ، الْاَخِ وَابْنُ الْاَخِ مَا كَانَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ، مَا كَانُوْا مِنَ الْعَمِّ وَابْنِ الْعَمِّ، وَقَضٰى اَنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ عَصَبَةٌ، مِنَ الْمُحَرَّرِيْنَ، فَلَهُمْ مِيْرَاثُهُمْ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا لَمْ تَسْتَوْعِبْ فَرَائِضُهُمْ مَالَهُ كُلَّهُ، رُدَّ عَلَيْهِمْ مَا بَقِيَ مِنْ مِيْرَاثِهِ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ، حَتّٰى يَرِثُوا مَالَهُ كُلَّهُ، وَقَضٰى اَنَّ الْكَافِرَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمَ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهُ، وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، مَا كَانَ لَهُ وَارِثٌ يَرِثُهُ اَوْ قَرَابَةٌ بِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ يَرِثُهُ اَوْ قَرَابَةٌ بِهِ وَرِثَهُ الْمُسْلِمُ بِالْاِسْلَامِ، وَقَضٰى اَنَّ كُلَّ مَالٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنَّ مَا اَدْرَكَ الْاِسْلَامُ وَلَمْ يُقْسَمْ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ

❀❀ عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر بیٹا یا باپ مال یا ولاء کو چھوڑ کر مر جائیں وہ ان کے ورثاء کو ملے گا خواہ وہ جو بھی ہوں آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ پسماندگان میں وراثت کے سب سے زیادہ حق دار کلالہ میں سے سگے بھائی ہوں گے پھر باپ کی طرف سے شریک بھائی سگے بھائی کے بیٹوں سے زیادہ حق دار ہوں گے جب سگے بھائی اور باپ کی طرف سے شریک بھائی ایک ہی مرتبے کے ہوں' تو سگے بھائی باپ کی طرف سے شریک بھائی سے زیادہ حق رکھتے ہوں گے اور جب باپ کی طرف سے شریک بھائی' سگے بھائیوں سے باپ کے حوالے سے بلند مرتبہ رکھتے ہوں شریک بھائی تو باپ کی اولاد زیادہ حق دار ہوگی جب وہ لوگ نسب میں برابر ہوں' تو پھر ماں باپ کی اولاد صرف اولاد سے زیادہ حق دار ہوگی آپ نے یہ

فیصلہ دیا تھا کہ سگا چچا باپ کی طرف سے شریک چچا سے زیادہ حق دار ہوگا اور باپ کی طرف سے شریک چچا سگے چچوں سے زیادہ حق دار ہوگا جب سگے بہن بھائی اور باپ کی طرف سے شریک بھائی نسب کے اعتبار سے ایک ہی مقام کے ہوں' تو سگے بہن بھائی باپ کی طرف سے شریک بھائیوں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوں گے جبکہ وہ نسب کے اعتبار سے برابر ہوں' تو پھر سگے بہن بھائی باپ کی طرف سے شریک بھائیوں سے زیادہ حق دار ہوں گے۔ چچا یا چچا زاد (میت کے) بھائی یا بھتیجے کی موجودگی میں وارث نہیں بنے گا خواہ بھائی یا بھتیجا ان میں سے جو بھی ہو وہ وراثت کا زیادہ حق دار ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فیصلہ دیا ہے کہ جس شخص کے عصبہ رشتے دار موجود ہوں جو آزاد ہوں' تو اس کی میراث اللہ کی کتاب کے مطابق حصوں میں ان لوگوں کو ملے گی جبکہ وہ تمام حصوں کو حاصل کرنے والے نہ ہوں' تو ان کی وراثت میں سے جو بچے گا وہ ان کے حصوں کے حساب سے انہیں لوٹا دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ پورے مال کے وارث بن جائیں گے آپ نے یہ فیصلہ بھی دیا ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں بنے گا اگرچہ مسلمان کا اس کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہو اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو جو اس کا وارث بن سکتا ہو یا کوئی قریبی رشتے دار نہ ہو' تو پھر مسلمان اسلام کی وجہ سے اس کا وارث بنے گا آپ نے یہ فیصلہ بھی دیا ہے کہ ہر مال جو زمانہ جاہلیت میں تقسیم ہوا تھا' وہ زمانہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق رہے گا اور جسے اسلام پالے ایسی حالت میں کہ وہ تقسیم نہ ہوا تو پھر وہ اسلامی احکام کے مطابق تقسیم ہوگا۔

19003 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَاُونَ: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا اَوْ دَيْنٍ) (النساء : 12)، وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ، الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ دُوْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ

❀❀ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وصیت سے پہلے (میت کا) قرض ادا کیا جائے گا حالانکہ تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو:

''اس وصیت کے بعد جو کی گئی ہو یا قرض کے بعد''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فیصلہ دیا تھا) عینی بھائی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے علاتی بھائی وارث نہیں بنیں گے یعنی سگے بھائی وارث بنیں گے ماں کی طرف سے شریک بھائی وارث نہیں بنیں گے۔

19004 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

19004-صحيح البخاري - كتاب الفرائض' باب ميراث الولد من أبيه وأمه - حديث: 6363صحيح مسلم - كتاب الفرائض' باب ألحقوا الفرائض بأهلها - حديث: 3113مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' باب ذكر الخبر الموجب قسم المال بين أهل الفرائض على كتاب - حديث: 4520صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الفرائض - ذكر الأمر لأصحاب السهام فريضتهم' حديث: 6120المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفرائض' حديث: 8050سنن الدارمي - ومن كتاب الفرائض' باب : العصبة - حديث: 2935سنن أبي داؤد - كتاب الفرائض' باب في ميراث العصبة - حديث: 2526سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ميراث العصبة - حديث: 2737سنن سعيد بن منصور - باب من قطع ميراثا فرضه الله' حديث: 286مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' رجل مات

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمِ الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ذوی الفروض میں مال تقسیم کردو اور اس کے بعد جو مال بچے وہ میت کے قریبی مرد رشتے دار کے لئے ہوگا''۔

19005 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا وَاُمَّهَا، وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاِخْوَتَهَا لِاَبِيْهَا وَاُمِّهَا، فَاَشْرَكَ عُمَرُ بَيْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ، وَالْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ فِي الثُّلُثِ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اِنَّكَ لَمْ تُشَرِّكْ بَيْنَهُمْ عَامَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: تِلْكَ عَلٰى مَا قَضَيْنَا يَوْمَئِذٍ، وَهٰذِهٖ عَلٰى مَا قَضَيْنَا

❀❀ حکم بن مسعود ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس کا انتقال ہوگیا جس نے پسماندگان میں اپنا شوہر اپنی ماں ماں کی طرف سے شریک بھائی اور سگے بھائی چھوڑے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماں کی طرف سے شریک بھائیوں اور سگے بھائیوں کو ایک تہائی حصے میں شراکت دار قرار دیا تھا ایک شخص نے ان سے کہا: فلاں سال آپ نے ان کو شراکت دار قرار نہیں دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ فیصلہ ہم نے اس وقت دیا تھا اور یہ فیصلہ ہم اب دے رہے ہیں۔

19006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا الثُّلُثُ بَيْنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ، وَبَيْنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ، فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَاءُ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سگے بھائیوں اور ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کے لئے صرف ایک تہائی حصہ بچتا ہو تو وہ لوگ اس میں شریک ہو جائیں گے جس میں مذکر کو مؤنث جتنا حصہ ملے گا۔

19007 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: فِي الثُّلُثِ الَّذِيْ يَكُوْنُ لِلْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ، هُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ الذِّكْرُ وَالْاُنْثٰى قَالَ مَعْمَرٌ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

(بقیہ حاشیہ) وترك خاله وابنة أخيه أو ابنة أخيه - حديث: 30508 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' ابنة وأخ لأب مع أخت لأب وأم - حديث: 6151 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الفرائض' باب الرجل يموت ويترك بنتا وأختا وعصبة سواها - حديث: 4910 سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3567 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الفرائض' جماع أبواب المواريث - باب ميراث الأب' حديث: 11542 مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - طاوس' حديث: 2720 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2315 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1207 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس ' حديث: 10700

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے وہ ایک تہائی حصہ جو ماں کی طرف سے شریک بہن بھائیوں کے لئے ہوتا ہے اس میں مذکر اور مؤنث برابر شمار ہوں گے معمر کہتے ہیں لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

19008 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ، وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا وَاُمَّهَا وَاِخْوَتَهَا مِنْ اُمِّهَا، وَاُخْتَهَا مِنْ اُمِّهَا وَاَبِيْهَا: لِاُمِّهَا السُّدُسُ، وَلِزَوْجِهَا الشَّطْرُ، وَالثُّلُثُ بَيْنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ وَالْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ: اَلْقُوْا اَبَاهَا فِي الرِّيحِ، اَمَّا الْاُخْتُ لِلْاَبِ، وَالْاُمِّ فَاِنَّهَا لَا تَرِثُ بِهِ، وَاِنَّمَا وَرِثَتْ مَعَ الْاِخْوَةِ، مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا ابْنَةُ اُمِّهِمْ، قَالَ: فَاِنْ كَانَ مَعَ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ اُخْتٌ لِاَبٍ، فَلَا شَيْءَ لَهَا قُلْتُ: فَكَيْفَ يَقْتَسِمُوْنَ الثُّلُثَ؟ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا اَجِدُ اِلَّا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: فَاِنْ كَانَ لَهُ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتی ہے اپنا شوہر اپنی ماں' ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی اور سگے بہن بھائی چھوڑ کر جاتی ہے' تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اس کے شوہر کو نصف ملے گا اور ایک تہائی حصہ اس کی ماں کی طرف سے شریک بہن بھائیوں اور سگے بہن بھائیوں کو مل جائے گا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اس عورت کے باپ کو ہوا میں ڈال دو جہاں تک باپ اور ماں کی طرف سے شریک بہن کا تعلق ہے' تو وہ وارث نہیں بنے گی وہ بھائیوں کے ساتھ وارث بن سکتی ہے کیونکہ وہ ان کی ماں کی بیٹی ہے وہ فرماتے ہیں: اگر ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کے ہمراہ باپ کی طرف سے شریک بہن موجود ہو' تو اسے کچھ نہیں ملے گا میں نے دریافت کیا: وہ لوگ تیسرا حصہ کیسے تقسیم کریں گے تو انہوں نے بتایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں تو صرف یہی صورت حال پاتا ہوں کہ مذکر کو دو مؤنث جتنا حصہ ملے گا۔

طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: اگر میت کے بھائی بہن ہوں' تو اس کی ماں چھٹا حصہ ملے گا۔

19009 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، وَزَيْدٌ يَقُوْلُوْنَ: فِيْ امْرَاَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا، وَاُمَّهَا، وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا، وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاَبِيْهَا، قَالُوا: لَمْ يَزِدْهُمْ اَبُوهُمْ اِلَّا قُرْبًا

❀❀ منصور اور اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت پسماندگان میں اپنے شوہر اپنی ماں اپنی ماں کی طرف سے شریک بہن بھائیوں اور سگے بہن بھائیوں کو چھوڑے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: ان کا باپ صرف قربت میں اضافہ کرے گا۔

19010 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ مَعَ هٰذِهِ الْفَرِيضَةِ شَيْئًا،

❀❀ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس صورت حال میں سگے بہن بھائیوں کو وارث قرار نہیں دیتے ہیں۔

19011 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ لَا يُشْرِكُهُمْ، وَكَانَ عُثْمَانُ يُشْرِكُهُمْ

❀❀ ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں شراکت دار قرار نہیں دیتے ہیں جبکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ انہیں شراکت دار قرار دیتے ہیں۔

19012 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِيْ بِنْتَيْنِ وَبَنِيْ ابْنٍ ذُكُورًا وَاِنَاثًا، قَالَ مَسْرُوقٌ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُشْرِكُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: لِلذُّكْرَانِ دُوْنَ الْاِنَاثِ، وَالْاَخَوَاتُ بِمَنْزِلَةِ الْبَنَاتِ

❀❀ معبد بن خالد نے مسروق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب میت کی دو بیٹیاں ہوں اور پوتے اور پوتیاں بھی ہوں، تو مسروق فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں شراکت دار قرار دیتی ہیں جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: کہ وراثت میں حصہ صرف پوتوں کو ملے گا پوتیوں کو نہیں ملے گا اور بہنیں بھی بیٹیوں کے حکم میں ہوں گی۔

19013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمَ مَسْرُوقٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ: هَلْ كَانَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِكَ اَثْبَتَ عِنْدَكَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا؟ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُشْرِكُ بَيْنَهُمْ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَاَهْلَ الْمَدِينَةِ وَهُمْ يُشْرِكُونَ بَيْنَهُمْ

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: مسروق مدینہ منورہ سے آئے تو علقمہ نے ان سے کہا: اس مسئلے کے بارے میں آپ کے اصحاب میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ثبت شخص کوئی اور ہے کیونکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تو ان کو شراکت دار قرار نہیں دیتے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اہل مدینہ ان لوگوں کو شراکت دار قرار دیتے ہیں۔

19014 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ، وَتَرَكَ امْرَاَتَهُ وَاَبَوَيْهِ، فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَجَعَلَهَا عُثْمَانُ مِنْ اَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ، اَعْطَى امْرَاَتَهُ سَهْمًا، وَاُمَّهُ ثُلُثَ الْفَضْلِ، وَاَبَاهُ مَا بَقِيَ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس نے اپنی بیوی اپنے ماں باپ پسماندگان میں چھوڑے یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کے ترکے کے چار حصے کیے اس کی بیوی کو ایک حصہ دیا جو باقی بچ گیا تھا اس کا ایک تہائی حصہ اس کی ماں کو دیا اور اس کے باپ کو باقی بچ جانے والا پورا حصہ دے دیا۔

19015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ

اللّٰهِ: كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَتَبِعْنَاهُ فِيهِ، وَجَدْنَاهُ سَهْلًا، قَضَى فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ، فَجَعَلَهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ لِامْرَأَتِهِ الرُّبُعُ، وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ، وَلِلْأَبِ الْفَضْلُ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی راستے پر چلتے تھے تو ہم اس میں ان کی پیروی کرتے تھے اور ہم اس راستے کو آسان پاتے تھے انہوں نے میت کی بیوی اور ماں باپ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ ترکے کے چار حصے ہوں گے میت کی بیوی کو چوتھائی حصہ ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا اس کا ایک تہائی حصہ اس کی ماں کو ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ اس کے باپ کو مل جائے گا۔

19016 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، أَنَّ عُثْمَانَ، قَضَى بِمِثْلِ قَوْلِ عُمَرَ،

❀❀ ابوقلابہ نے ابومہلب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

19017 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ امام شعبی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے

19018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: خَالَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلَ الصَّلَاةِ فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ، فَجَعَلَ النِّصْفَ لِلزَّوْجِ، وَلِلْأُمِّ الثُّلُثَ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ، وَلِلْأَبِ مَا بَقِيَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میت کے ماں باپ اور اس کے شوہر کے بارے میں تمام حضرات کے برخلاف فیصلہ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میت کے شوہر کو نصف ملے گا ماں کو اصل مال کا ایک تہائی حصہ ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ باپ کو ملے گا۔

19019 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرَانِي أَنْ أُفَضِّلَ أُمًّا عَلَى أَبٍ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ مجھے یہ نہ دکھائے کہ میں ماں کو باپ پر فضیلت دوں (یا ماں کو باپ سے زیادہ حصہ دوں۔)

19020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: أَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَسْأَلُهُ عَنْ زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ، فَقَالَ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ، وَلِلْأَبِ الْفَضْلُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَفِي كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَهُ أَمْ رَأْيٌ تَرَاهُ؟ قَالَ: بَلْ رَأْيٌ أَرَاهُ، لَا أَرَى أَنْ أُفَضِّلَ أُمًّا عَلَى أَبٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَجْعَلُ لَهَا الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے میت کے شوہر اور ماں باپ کا مسئلہ دریافت کروں تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شوہر کو نصف ملے گا اور جو باقی بچے گا اس کا ایک تہائی حصہ ماں کو ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ سب باپ کو مل جائے گا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آپ کی ذاتی رائے ہے یا آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (یہ حکم) پایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ میری ذاتی رائے ہے میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ میں ماں کو باپ سے زیادہ ادائیگی کروں

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ماں کو پورے مال کا ایک تہائی حصہ دیتے تھے۔

19021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي زَوْجٍ وَاَبَوَيْنِ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ، وَلِلْاَبِ الْفَضْلُ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شوہر اور ماں باپ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: شوہر کو نصف ملے گا اور جو باقی بچے گا اس کا ایک تہائی حصہ ماں کو ملے گا اور باقی سب باپ کو ملے گا۔

19022 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: اَحْصَى اللّٰهُ رَمْلَ عَالِجٍ، وَلَمْ يُحْصِ هٰذَا، مَا بَالٌ فِيْ مَالٍ ثُلُثَانِ وَنِصْفٌ - يَعْنِيْ اَنَّ الْفَرِيْضَةَ لَا تُعَوَّلُ -

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ ریت کے تمام ذروں کو شمار کرسکتا ہے' تو کیا اس کا وہ شمار نہیں کرسکتا؟ اس کا کیا معاملہ ہوگا کہ کسی مال میں دو ایک تہائی حصے ہوں اور ایک نصف حصہ ہو ان کی مراد یہ تھی کہ فرض حصے کو عول نہیں کیا جاسکتا۔

19023 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّةً رَجُلٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بِنْتَهُ وَاُخْتَهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِابْنَتِهِ النِّصْفُ، وَلَيْسَ لِاُخْتِهِ شَيْءٌ مَا بَقِيَ هُوَ لِعَصَبَتِهِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنَّ عُمَرَ قَدْ قَضٰى بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَدْ جَعَلَ لِلْاُخْتِ النِّصْفَ، وَلِلْبِنْتِ النِّصْفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ اَدْرِ مَا قَوْلُهُ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ، حَتّٰى لَقِيتُ ابْنَ طَاوُسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ) (النساء : 176) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُمْ اَنْتُمْ لَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس شخص نے کہا: ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس نے پسماندگان میں اپنی بیٹی اپنی سگی بہن چھوڑی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی بیٹی کو نصف حصہ مل جائے گا اس کی بہن کو کچھ نہیں ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ اس کے عصبہ رشتے داروں کو مل جائے گا اس شخص نے ان سے

کہا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کے برخلاف فیصلہ دیا ہے۔ انہوں نے نصف حصہ میت کی بہن کو دیا تھا اور نصف حصہ میت کی بیٹی کو دیا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم لوگ زیادہ علم رکھتے ہو یا اللہ تعالیٰ زیادہ علم رکھتا ہے؟

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے ان کی اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ کیا تم لوگ زیادہ علم رکھتے ہو یا اللہ تعالیٰ زیادہ علم رکھتا ہے؟ یہاں تک کہ بعد میں میری ملاقات طاؤس کے صاحبزادے سے ہوئی میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو طاؤس کے صاحبزادے نے فرمایا: کہ میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

''اگر کوئی ایسا شخص فوت ہو جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو' تو اس نے جو چھوڑا ہے اس کا نصف بہن کو مل جائے گا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تو تم لوگ یہ کہتے ہیں اگر میت کی اولاد ہو بھی' تو بھی بہن کو نصف مل جائے گا۔

19024 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: لَوَدِدْتُ اَنِّی وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُخَالِفُوْنِیْ فِی الْفَرِيضَةِ، نَجْتَمِعُ فَنَضَعُ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكْنِ، ثُمَّ نَبْتَهِلُ، فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میری یہ خواہش ہے کہ جو لوگ فریضہ (یعنی وراثت کے مسئلے) کے بارے میں میرے مخالف ہیں وہ اور میں ہم اکٹھے ہو کر اپنا ہاتھ حجر اسود پر رکھیں اور پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں۔

19025 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ: قَضٰى بِالْيَمَنِ فِیْ بِنْتٍ وَاُخْتٍ، فَجَعَلَ لِلْبِنْتِ النِّصْفَ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ

❀❀ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں میت کی بیٹی اور بہن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ انہوں نے میت کی بیٹی کو نصف حصہ دیا تھا اور بہن کو نصف حصہ دیا تھا۔

19026 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ مُعَاذًا: قَضٰى بِالْيَمَنِ فِیْ بِنْتٍ وَاُخْتٍ، فَجَعَلَ لِلْبِنْتِ النِّصْفَ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں بہن اور بیٹی کے بارے میں فیصلہ دیا تھا۔ انہوں نے بیٹی کے لئے نصف حصہ رکھا تھا اور بہن کے لئے نصف حصہ رکھا تھا۔

19027 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِی السُّدُسِ الَّذِیْ حَجَبَهُ الْاِخْوَةُ لِلْاُمِّ هُوَ لِلْاِخْوَةِ، قَالَ: لَا يَكُوْنُ لِلْاَبِ اِنَّمَا تَقَبَّضُهُ الْاُمُّ، لِيَكُوْنَ لِلْاِخْوَةِ

قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَبَلَغَنِی: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُمُ السُّدُسَ، قَالَ: فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ ذٰلِكَ

الرَّجُلِ الَّذِیْ اُعْطِیَ اِخْوَتُهُ السُّدُسَ، فَقَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهَا كَانَتْ وَصِيَّةً لَهُمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس چھٹے حصے کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی مجوب کر دیتے ہیں کہ وہ بہن بھائیوں کو ملے گا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ باپ کو نہیں ملے گا ماں انہیں قبضے میں لے گی تا کہ وہ بہن بھائیوں کو مل جائے

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھٹا حصہ دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات اس شخص کی اولاد میں سے کسی سے ہوئی جس کے بھائیوں کو چھٹا حصہ دیا گیا تھا تو اس نے بتایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ ان لوگوں کے لئے وصیت کے طور پر تھا۔

19028 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِنَّمَا يَاْخُذُهُ الْاَبُ لِاَنَّهُ يُؤْخَذُ بِالنَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ، وَلَا تُؤْخَذُ الْاُمُّ بِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے باپ اس حصے کو حاصل کرے گا کیونکہ ان کا خرچ باپ سے وصول کیا جاتا ہے ماں سے وصول نہیں کیا جاتا۔

19029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: السُّدُسُ الَّذِیْ حَجَزَتْهُ الْاُمُّ لِلْاِخْوَةِ قُلْتُ: فَالْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ؟ قَالَ: مَا اِخَالُهُمْ اِلَّا اِيَّاهُمْ، قُلْتُ: اَمِثْلُهُمُ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَمِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ؟ قَالَ: فَمَهْ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ اَشْيَاخِنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ماں کی طرف سے شریک بھائی جس حصے کو مجوب کرتے ہیں وہ چھٹا حصہ ہوگا میں نے دریافت کیا: کیا یہ ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی ہوں گے انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہی مراد ہیں میں نے کہا: باپ کی طرف سے شریک بھائی یا سگے بھائیوں کا بھی حکم اس کی مانند ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں میں نے اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی ہے۔

19030 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ: الْمِيرَاثُ لِلْوَلَدِ، فَانْتَزَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهُ لِلزَّوْجِ وَالْوَالِدِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وراثت اولاد کے لئے ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے شوہر باپ کے لئے بھی حصہ مقرر کر دیا۔

19031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ، وَابْنَةَ ابْنِهِ وَاُخْتَهُ، فَجَعَلَ لِلابْنَةِ النِّصْفَ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسَ، وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے لئے فیصلہ دیا جس نے ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو نصف حصہ دیا پوتی کو چھٹا حصہ دیا اور جو باقی بچا وہ بہن کے لئے مقرر کیا۔

19032 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ فَسَاَلَهُمَا عَنْهَا، فَقَالَا: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَلَيْسَ لِبِنْتِ الِابْنِ شَيْءٌ وَايتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَاِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا "، قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا، قَالَ: ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ، وَلٰكِنْ سَاَقْضِيْ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

❀❀ ہزیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ باہلی کے پاس آیا اس نے ان دونوں حضرات سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو ان دونوں نے جواب دیا: بیٹی کو نصف ملے گا بہن کو نصف ملے گا اور پوتی کو کچھ نہیں ملے گا تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی ہمارے موقف کی تصدیق کریں گے

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان دونوں صاحبان کے جواب کے بارے میں انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: (اگر میں یہ فتویٰ دوں) تو میں ایسی صورت میں گمراہ ہو جاؤں گا اور میں ہدایت یافتہ نہیں رہوں گا میں اس صورت حال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دوں گا...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

19033 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، وَاَبُوْ سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِذَا كَانَ بَنَاتٌ وَبَنَاتُ ابْنٍ وَابْنُ ابْنٍ نُظِرَ، فَاِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ اَكْثَرَ مِنَ السُّدُسِ، اَعْطَاهُمُ السُّدُسَ، وَاِنْ كَانَ السُّدُسُ اَكْثَرَ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ اَعْطَاهُنَّ الْمُقَاسَمَةَ وَكَانَ غَيْرُهُ: يُشْرِكُهُنَّ وَبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: الْفَرَائِضُ لَا نُعِيلُهَا عَنْ سِتَّةِ اَسْهُمٍ ذَكَرَهُ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَبَلَغَنَا عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اُتِيَ فِيْ امْرَاَةٍ وَاَبَوَيْنِ وَبَنَاتٍ، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: اَرٰى ثُمُنَكِ قَدْ صَارَ تُسْعًا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب میت کی بیٹیاں ہوں پوتیاں ہوں اور پوتے ہوں' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ اگر مقاسمت چھٹے حصے سے زیادہ ہو' تو انہیں چھٹا حصہ دے دیا جائے گا اور اگر چھٹے حصے سے زیادہ ہو' تو انہیں مقاسمت دے دی جائے گی جبکہ امام شعبی کے علاوہ دیگر حضرات انہیں شراکت دار قرار دیتے ہیں ہم تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: فرائض کا ہم چھ حصوں سے عول نہیں کریں گے عطاء نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت ہم تک پہنچی ہے کہ ان کے سامنے ایک عورت (یعنی میت کی بیوی) اس کے ماں باپ اور بیٹیوں کا معاملہ پیش ہوا تو انہوں نے عورت سے فرمایا میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہارا آٹھواں حصہ اب نواں حصہ بن جائے گا۔

19034 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ: فِي زَوْجٍ وَاُمٍّ وَاَخَوَاتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، وَاِخْوَةٍ لِاُمٍّ اَنَّهُ جَعَلَهَا مِنْ عَشَرَةٍ

❀❀ قاضی شریح' شوہر ماں سگے بہن بھائیوں اور ماں کی طرف سے شریک بہن بھائیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ یہ تقسیم دس سے ہوگی۔

19035 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا تُعَوَّلُ الْفَرَائِضُ، تُعَوَّلُ الْمَرْاَةُ، وَالزَّوْجُ، وَالْاَبُ، وَالْاُمُّ يَقُوْلُ: هَؤُلَاءِ لَا يَنْقُصُونَ، اِنَّمَا النُّقْصَانُ فِي الْبَنَاتِ وَالْبَنِيْنَ، وَالْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرائض میں عول نہیں ہوگا عورت شوہر اور باپ اور ماں میں عول ہوگا وہ فرماتے ہیں: ان کے حصے میں کمی نہیں ہوگی جو کمی ہوگی' وہ بیٹیوں بیٹوں بھائیوں اور بہنوں کے حصے میں ہوگی۔

19036 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، قَالَ: "لَا يَرِثُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا سِتٌّ: ابْنَةٌ، وَابْنَةُ ابْنٍ، وَاُمٌّ، وَامْرَاَةٌ، وَجَدَّةٌ، وَاُخْتٌ، وَاَدْنَى الْعَصَبَةِ الِابْنُ، ثُمَّ ابْنُ الِابْنِ، ثُمَّ الْاَبُ، ثُمَّ الْجَدُّ، ثُمَّ الْاَخُ، ثُمَّ ابْنُ الْاَخِ، ثُمَّ الْعَمُّ، ثُمَّ ابْنُ الْعَمِّ، ثُمَّ بَنُو الْعَمِّ الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ، قَالَ: وَجَدُّ الْجَدِّ بِمَنْزِلَةِ الْجَدِّ، اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهُ اَبٌ، بِمَنْزِلَةِ ابْنِ الِابْنِ "

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: خواتین میں سے صرف چھ خواتین وارث بن سکتی ہیں (میت کی) بیٹی، پوتی، ماں، بیوی، دادی، بہن اور عصبہ میں سب سے زیادہ قریب بیٹا ہوگا پھر پوتا ہوگا پھر باپ ہوگا پھر دادا ہوگا پھر بھائی ہوگا پھر بھتیجا ہوگا پھر چچا ہوگا پھر چچازاد بھائی ہوگا پھر چچا کی اولاد درجہ بدرجہ قریبی شمار ہوگی اور دادے کا دادا بھی دادا کے حکم میں ہوگا جب اس کے نیچے باپ زندہ نہ ہو جس طرح پوتے کا حکم ہوتا ہے۔

19037 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: تَرَكَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ وَابْنَتَهُ كَيْفَ؟ قَالَ: لِابْنَتِهِ النِّصْفُ لَا يُزَادُ، وَالسُّدُسُ لِلْاَبِ، وَالسُّدُسُ لِلْاُمِّ، ثُمَّ السُّدُسُ الْاٰخَرُ لِلْاَبِ، قُلْتُ: فَاِنْ تَرَكَ اُمَّهُ وَابْنَتَهُ فَلِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا يُزَادُ الْبِنْتُ عَلَى النِّصْفِ ثُمَّ اَخْبَرَنِي عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ: اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ مِنْ فَضْلٍ فَلِاَدْنَى رَجُلٍ ذَكَرٍ قُلْتُ: قَوْلُهُ: اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اگر میت باپ ماں اور بیٹی کو چھوڑتی ہے' تو پھر تقسیم کیسے ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس کی بیٹی کو نصف حصہ ملے گا اس سے زیادہ نہیں ملے گا چھٹا حصہ اس کے باپ کو ملے گا چھٹا حصہ اس کی ماں کو ملے گا پھر ایک اور چھٹا حصہ اس کے باپ کو ملے گا میں نے کہا: اگر میت نے اپنی ماں اور بیٹی کو چھوڑا ہو؟ تو پھر اس کی بیٹی کو نصف ملے گا اور اس کی ماں کو ایک تہائی ملے گا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! بیٹی کو نصف حصے سے زیادہ نہیں ملے گا پھر انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ وہ یہ فرماتے ہیں: کہ مال ذوی الفروض کو ادا کرو پھر فرض حصوں کے

بعد جو چیز بچے گی وہ قریبی مرد رشتے دار کے لئے ہوگی میں نے دریافت کیا: کہ ان کا یہ کہنا کہ مرد کو فرض حصے کے ساتھ لاحق کر و اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

19038 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ طَاوُسٍ، عَنْ بِنْتٍ وَأُخْتٍ، فَقَالَ: كَانَ اَبِی يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا شَيْئًا، وَكَانَ طَاوُسٌ، لَا يَرْضَى بِذٰلِكَ الرَّجُلِ، قَالَ: كَانَ اَبِی يُمْسِكُ فِيهَا، فَلَا يَقُوْلُ فِيهَا شَيْئًا، وَقَدْ كَانَ يُسْاَلُ عَنْهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے میت کی بیٹی اور بہن کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے والد نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی روایت نقل کی ہے لیکن طاؤس کیونکہ اس شخص سے راضی نہیں تھے اس لئے میرے والد اس مسئلے کے بارے میں کوئی رائے نہیں دیتے تھے انہوں نے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں فرمایا حالانکہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تھا۔

19039 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، اِذْ كَانَ بِالشَّامِ طَاعُوْنٌ فَكَانَتِ الْقَبِيْلَةُ تَمُوْتُ بِاَسْرِهَا، حَتّٰى تَرِثَهَا الْقَبِيْلَةُ الْاُخْرٰى، فَكَتَبَ فِيهِمْ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ: اِذَا كَانَ بَنُوْ الْاَبِ سَوَاءً، فَبَنُوْ الْاُمِّ اَوْلٰى، وَاِذَا كَانَ بَنُوْ الْاَبِ اَقْرَبَ بِاَبٍ، فَهُمْ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ

❀❀ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں: جب شام میں طاعون پھیلا تو ایک پورا قبیلہ انتقال کر گیا یہاں تک کہ دوسرے قبیلے کے لوگ ان کے وارث بنے تھے انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ جب باپ کے بیٹے برابر ہوں' تو ماں کے بیٹے زیادہ قریبی شمار ہوں گے اور جب باپ کے بیٹے باپ سے زیادہ قریبی ہوں' تو وہ باپ اور ماں کے بیٹوں سے زیادہ حق دار ہوں گے۔

19040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ مُعَاذًا: قَضٰى بِالْيَمَنِ فِي ابْنَةٍ وَاُخْتٍ، فَجَعَلَ لِلابْنَةِ النِّصْفَ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ

❀❀ ابن سیرین نے اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں میت کی بیٹی اور بہن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ انہوں نے بیٹی کو نصف حصہ دیا تھا اور بہن کو نصف حصہ دیا تھا۔

بَابُ فَرْضِ الْجَدِّ

باب: دادا کا فرض حصہ

19041 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: عُمَرُ اَوَّلُ جَدٍّ وَرِثَ فِي الْاِسْلَامِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے دادا تھے جو اسلام میں وارث بنے تھے۔

19042 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: خُذْ مِنْ شَأْنِ الْجَدِّ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

❀❀ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے دادا کے مسئلے میں تم اس چیز کو حاصل کرو جس چیز میں لوگوں کا اتفاق ہے۔

19043 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ السُّلْمَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ فَرِيضَةٍ فِيْهَا جَدٌّ، فَقَالَ: لَقَدْ حَفِظْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْهَا مِائَةَ قَضِيَّةٍ مُخْتَلِفَةٍ قَالَ: قُلْتُ: عَنْ عُمَرَ؟ قَالَ: عَنْ عُمَرَ.

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے اس وراثت کے بارے میں دریافت کیا: جس میں دادا بھی ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک سو فیصلے یاد ہیں جو سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں میں نے دریافت کیا: کیا (وہ سب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

19044 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

19045 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ: اِنِّي قَدْ قَضَيْتُ فِي الْجَدِّ قَضِيَّاتٍ مُخْتَلِفَةً، لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دادا کے بارے میں مختلف فیصلے دیے ہیں اور میں نے ان فیصلوں میں حق سے کوتاہی نہیں کی ہے۔

19046 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّي لَمْ اَقْضِ فِي الْجَدِّ قَضَاءً

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے دادا کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

19047 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَجْرَاُكُمْ عَلٰى جَرَاثِيمِ جَهَنَّمَ، اَجْرَاُكُمْ عَلَى الْجَدِّ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہنم کے عذاب کے بارے میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ جرأت کرنے والا شخص وہ ہوگا جو دادا کے بارے میں زیادہ جرأت کا مظاہرہ کرے گا۔

19048 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُرَادٍ،

قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَتَقَحَّمَ جَرَاثِيمَ جَهَنَّمَ، فَلْيَقْضِ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ

❀❀ سعید بن جبیر نے مراد قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ جہنم کے گڑھے میں داخل ہو جائے تو اسے دادا اور بھائیوں کے بارے میں فیصلہ دینا چاہیے''۔

19049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ اَبِيْ يُحَدِّثُ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْعِرَاقِ اَنَّ الَّذِيْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ سِوَى اللّٰهِ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اہل عراق کو خط لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخصیت کے بارے میں یہ فرمایا تھا کہ اگر میں نے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا انہوں نے (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) دادا کو باپ کی جگہ قرار دیا ہے۔

19050 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ: جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِيْ بِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ الزُّهْرِيَّ اِلَّا اَخْبَرَنِيْ اَنَّ عُثْمَانَ: كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا

❀❀ زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا ہے معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق زہری نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی دادا کو باپ قرار دیا ہے۔

19051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ مَرْوَانَ، اَنَّ عُمَرَ حِينَ طُعِنَ اسْتَشَارَهُمْ فِي الْجَدِّ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: اِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَكَ، فَاِنَّ رَاْيَكَ رُشْدٌ، وَاِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ، فَنِعْمَ ذُو الرَّاْيِ كَانَ

❀❀ عروہ نے مروان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے دادا کے بارے میں لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اگر ہم آپ کی رائے کی پیروی کریں تو آپ کی رائے ہدایت پر مبنی ہوگی اور اگر ہم آپ سے پہلے کے بزرگ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کی رائے پر عمل کریں تو وہ اچھی رائے کے مالک شخص تھے۔

19052 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ: اِنِّي كُنْتُ قَضَيْتُ فِي الْجَدِّ قَضَاءً، فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَاْخُذُوا بِهِ فَافْعَلُوا فَقَالَ عُثْمَانُ: اِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَكَ فَاِنَّ رَاْيَكَ رُشْدٌ، وَاِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ، فَنِعْمَ ذُو الرَّاْيِ كَانَ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دادا کے بارے میں میں نے ایک فیصلہ دیا تھا اگر تم لوگ چاہو تو اسے اختیار کرلو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے کی پیروی کریں تو آپ کی رائے ہدایت پر مبنی ہے اور اگر ہم آپ سے پہلے کے بزرگ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی رائے کی پیروی کریں تو وہ اچھی رائے کے مالک شخص تھے۔

19053 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْجَدَّ اَبًا وَيَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (مِلَّةَ آبَائِي اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحَاقَ) قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ عَلِمَتِ الْجِنُّ اَنَّهُ يَكُوْنُ فِي الْاِنْسِ جَدٌّ مَا قَالُوا: (تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا) (الجن: 3)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دادا کو باپ سمجھتے تھے وہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''میرے آباء یعنی ابراہیم اور اسحاق کا دین''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر جنوں کو یہ پتہ ہوتا کہ انسانوں میں جد ہوتا ہے تو وہ یہ نہ کہتے:

''وانہ تعالٰی جد ربنا'' ۔

19054 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

19055 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ

❀❀ اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

19056 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

19057 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ عَلِيًّا: كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا فَاَنْكَرَ قَوْلَ عَطَاءٍ ذٰلِكَ، عَنْ عَلِيٍّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے بعض اہل عراق نے عطاء کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کردہ اس روایت کا انکار کیا ہے۔

19058 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسٰى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ كَرِهَ الْكَلَامَ فِي الْجَدِّ حَتّٰى صَارَ جَدًّا فَقَالَ لَهُ: كَانَ مِنْ رَاْيِي، وَرَاْيِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ الْجَدَّ اَوْلٰى مِنَ الْاَخِ، وَاَنَّهُ لَا بُدَّ مِنَ الْكَلَامِ فِيهِ، فَخَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ سَاَلَهُمْ هَلْ سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطَاهُ الثُّلُثَ، قَالَ: مَنْ مَعَهُ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي، قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ اَيْضًا،

فَقَالَ رَجُلٌ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ السُّدُسَ، قَالَ: مَنْ مَعَهُ؟ قَالَ: لَا اَدْرِى فَسَالَ عَنْهَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَضَرَبَ لَهُ مَثَلَ شَجَرَةٍ خَرَجَتْ لَهَا اَغْصَانٌ، قَالَ: فَذَكَرَ شَيْئًا لَّا اَحْفَظُهُ، فَجَعَلَ لَهُ الثُّلُثَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبَلَغَنِى اَنَّهُ قَالَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ شَجَرَةٌ نَبَتَتْ فَانْشَعَبَ مِنْهَا غُصْنٌ، فَانْشَعَبَ مِنَ الْغُصْنِ غُصْنَانِ، فَمَا جَعَلَ الْغُصْنَ الْاَوَّلَ اَوْلٰى مِنَ الْغُصْنِ الثَّانِى؟ وَقَدْ خَرَجَ الْغُصْنَانِ مِنَ الْغُصْنِ الْاَوَّلِ قَالَ: ثُمَّ سَالَ عَلِيًّا فَضَرَبَ لَهُ مَثَلَ وَادٍ سَالَ فِيهِ سَيْلٌ، فَجَعَلَهُ اَخًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سِتَّةٍ، فَاَعْطَاهُ السُّدُسَ، وَبَلَغَنِى عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا حِينَ سَالَهُ عُمَرُ جَعَلَ لَهُ سَيْلًا سَالَ، وَانْشَعَبَتْ مِنْهُ شُعْبَةٌ، ثُمَّ انْشَعَبَتْ شُعْبَتَانِ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ مَاءَ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ الْوُسْطٰى يَبِسَ اَكَانَ يَرْجِعُ اِلَى الشُّعْبَتَيْنِ جَمِيعًا؟ قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَكَانَ زَيْدٌ يَجْعَلُهُ اَخًا حَتّٰى يَبْلُغَ ثَلَاثَةً هُوَ ثَالِثُهُمْ، فَاِنْ زَادُوا عَلٰى ذٰلِكَ اَعْطَاهُ الثُّلُثَ وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُهُ اَخًا مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سِتَّةٍ هُوَ سَادِسُهُمْ، يُعْطِيهِ السُّدُسَ، فَاِنْ زَادُوا عَلٰى سِتَّةٍ اَعْطَاهُ السُّدُسَ، وَصَارَ مَا بَقِىَ بَيْنَهُمْ "

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ دادا کے بارے میں کلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ جب وہ خود دادا بن گئے تو انہوں نے فرمایا: پہلے میری بھی یہی رائے تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی کہ دادا بھائی سے زیادہ حق دار ہوگا لیکن اس کے بارے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ دریافت کیا: کہ کیا تم میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بات سنی ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (یعنی دادا) کو ایک تہائی حصہ دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس دادا کے ساتھ (میت کے ورثاء میں سے) اور کون تھا؟ اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک شخص نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو چھٹا حصہ دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کے ساتھ اور کون تھا؟ اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے درخت کی مثال پیش کی جس میں سے ٹہنیاں نکلتی ہیں راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اس کے بعد کوئی چیز ذکر کی تھی جو مجھے یاد نہیں رہی بہر حال اس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ دادا کو ایک تہائی حصہ ملنا چاہیے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ امیر المومنین ایک درخت ہے جو پیدا ہوتا ہے اس میں سے ٹہنیاں نکلتی ہیں ان ٹہنیوں میں سے اور ٹہنیاں نکلتی ہیں تو کیا پہلے والی ٹہنی دوسرے ٹہنیوں سے زیادہ حق دار ہوگی جبکہ دوسری ٹہنیاں پہلے والی ٹہنی سے ہی نکلی ہیں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے ایک وادی کی مثال پیش کی جس میں سیلاب آ جاتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بھائی قرار دیا جبکہ وہ چھ افراد تک ہوں اور اسے چھٹا حصہ دیا۔

ان کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی مثال ایک سیلاب کی طرح دی جس میں سے ایک بہاؤ نکلتا ہے' اور پھر دو اور بہاؤ نکلتے ہیں انہوں نے فرمایا: اس

بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ وہ بہاؤ جو درمیانی ہے اگر یہ خشک ہو جائے تو کیا یہ دونوں بہاؤ کی طرف لوٹ جائے گا

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ اسے بھائی قرار دیتے تھے جب تک وہ تین تک ہوں اس وہ تین میں سے ایک شمار ہوگا اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ انہیں ایک تہائی حصہ دیتے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھائی قرار دیتے تھے جبکہ وہ چھ تک ہوں تو وہ ان میں سے چھٹا شمار ہو گا حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے چھٹا حصہ دیتے تھے اگر چھ سے زیادہ بھائی ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو چھٹا حصہ دیتے تھے اور جو اس کے علاوہ ہو وہ بھائیوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔

19059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: دَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُمْ عَنِ الْجَدِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَهُ الثُّلُثُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَقَالَ زَيْدٌ: لَهُ الثُّلُثُ مَعَ الْاِخْوَةِ، وَلَهُ السُّدُسُ مِنْ جَمِيعِ الْفَرِيضَةِ، وَيُقَاسِمُ مَا كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَّهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ اَبٌ فَلَيْسَ لِلْاِخْوَةِ مَعَهُ مِيرَاثٌ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ) (الحج: 78) وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهُ آبَاءٌ، قَالَ: فَاَخَذَ عُمَرُ بِقَوْلِ زَيْدٍ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلوایا اور ان سے دادا کا حکم دریافت کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ہر حال میں ایک تہائی حصہ ملے گا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائیوں کے ہمراہ اسے ایک تہائی حصہ ملے گا ویسے اسے تمام وراثت میں سے چھٹا حصہ ملے گا اور مقاسمت کی جائے گی' اگر مقاسمت اس کے حق میں بہتر ہو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ باپ شمار ہوگا اس کی موجودگی میں بھائیوں کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے باپ ابراہیم کے دین پر''۔

حالانکہ ہمارے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان اور بھی آباؤ اجداد ہیں راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا تھا۔

19060 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِنَّمَا هٰذِهِ فَرَائِضُ عُمَرَ، وَلَكِنَّ زَيْدًا اَثَارَهَا بَعْدَهُ، وَفَشَتْ عَنْهُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ حصے ہیں لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد اس کی مزید تحقیق کی اور اُن ہی سے یہ مسئلہ پھیلا ہے۔

19061 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُشْرِكُ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْاَخِ اِذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُمَا، وَيَجْعَلُ لَهُ الثُّلُثَ مَعَ الْاَخَوَيْنِ، وَمَا كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَّهُ، قَاسَمَ وَلَا يُنْقِصُ مِنَ السُّدُسِ فِيْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: ثُمَّ اَثَارَهَا زَيْدٌ بَعْدَهُ وَفَشَتْ عَنْهُ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دادا اور بھائی کو شراکت دار قرار دیتے تھے جب ان کے علاوہ اور

کوئی وارث نہ ہو اور دو بھائیوں کی موجودگی میں وہ دادا کو ایک تہائی حصہ دیتے تھے جبکہ مقاسمت اس کے حق میں زیادہ بہتر ہو تو وہ مقاسمت کر دیتے تھے تاہم پورے مال کے چھٹے حصے سے کم حصہ نہیں دیتے تھے راوی بیان کرتے ہیں: ان کے بعد حضرت زید نے اس کی مزید تحقیق کی اور انہی سے یہ مسئلہ پھیلا۔

19062 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ قَرَاَ كِتَابًا مِنْ مُعَاوِيَةَ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الْجَدِّ وَالْاَخِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَعْلَمُ وَحَضَرْتُ الْخَلِيفَتَيْنِ قَبْلَكَ - يُرِيدُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ - يَقْضِيَانِ لِلْجَدِّ مَعَ الْاَخِ الْوَاحِدِ النِّصْفَ، وَمَعَ الِاثْنَيْنِ الثُّلُثَ، فَاِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، لَمْ يُنْقِصْ مِنَ الثُّلُثِ شَيْئًا

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: انہوں نے وہ خط پڑھا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا جس میں ان سے دادا اور بھائی کا مسئلہ دریافت کیا تھا: تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن میں آپ سے پہلے کے دو خلفاء یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ایک بھائی کے ہمراہ دادا کی صورت میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ دادا کو نصف ملے گا اور اگر دو بھائی ہوں' تو ایک تہائی حصہ ملے گا اور اگر زیادہ ہوں' تو ایک تہائی سے کم حصہ اسے نہیں ملے گا۔

19063 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُشْرِكُ الْجَدَّ مَعَ الْاِخْوَةِ، وَالْاَخَوَاتِ اِلَى الثُّلُثِ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ، اَعْطَاهُ الثُّلُثَ، وَكَانَ لِلْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ مَا بَقِيَ، وَيُقَاسِمُ بِالْاَخِ لِلْاَبِ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلٰى اَخِيهِ وَلَا يُوَرِّثُ اَخًا لِاُمٍّ مَعَ جَدٍّ شَيْئًا، وَيُقَاسِمُ بِالْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ، الْاَخَوَاتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ، وَلَا يُوَرِّثُهُمْ شَيْئًا، وَاِذَا كَانَ اَخٌ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَعْطَاهُ النِّصْفَ، وَاِذَا كَانَ اَخَوَاتٌ وَجَدٌّ، اَعْطَاهُ مَعَ الْاَخَوَاتِ الثُّلُثَ، وَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، فَاِنْ كَانَتَا اُخْتَيْنِ، اَعْطَاهُمَا النِّصْفَ، وَلَهُ النِّصْفَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ایک تہائی حصے کے ساتھ شراکت دار دیتے تھے جب وہ ایک تہائی تک پہنچ جائے تو ایک تہائی دے دیتے تھے اور بہن بھائیوں کو باقی بچنے والا مال مل جاتا تھا' وہ بھائی کی باپ کے ساتھ مقاسمت کرتے تھے اور پھر بھائی کو لوٹا دیتے تھے وہ دادا کی موجودگی میں ماں کی طرف سے شریک بھائی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے وہ باپ کی طرف سے شریک بھائیوں کے ساتھ اور سگی بہنوں کے ساتھ مقاسمت کرتے تھے تاہم وہ انہیں کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیتے تھے لیکن اگر سگا بھائی موجود ہو' تو اسے نصف حصہ دے دیتے تھے اگر بہنیں اور دادا موجود ہو' تو وہ بہنوں کے ہمراہ اسے ایک تہائی حصہ دیتے تھے اور بہنوں کو دو تہائی حصہ مل جاتا تھا اگر دو بہنیں ہوتی تھیں تو انہیں نصف حصہ دے دیتے تھے اور دادا کو نصف دے دیتے تھے۔

19064 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يُشْرِكُ الْجَدَّ اِلٰى سِتَّةٍ مَعَ الْاِخْوَةِ، وَيُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ، وَلَا يُوَرِّثُ اَخًا لِلْاُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَلَا اُخْتًا لِلْاُمِّ. وَلَا يُقَاسِمُ

بِالْاَخِ لِلْاَبِ مَعَ الْاَخِ لِلْاُمِّ وَالْاَبِ وَالْجَدِّ، وَلَا يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُ غَيْرُهُ اَخٌ وَاُخْتٌ، وَاِذَا كَانَتْ اُخْتٌ لِاَبٍ وَاُمٍّ، وَجَدٌّ وَاَخٌ لِاَبٍ اَعْطَى الْاُخْتَ النِّصْفَ، وَمَا بَقِيَ اَعْطَاهُ الْجَدَّ وَالْاَخَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ، فَاِنْ كَثُرَ الْاِخْوَةُ شَرَكَهُ مَعَهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ السُّدُسُ، خَيْرًا لَّهُ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ، فَاِذَا كَانَ السُّدُسُ خَيْرًا لَّهُ اَعْطَاهُ السُّدُسَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بھائیوں کے ہمراہ چھ تک میں دادا کو شراکت دار قرار دیتے تھے وہ ہر حصے دار کو اس کا حصہ دیتے تھے البتہ وہ دادا کے ہمراہ ماں کی طرف سے شریک بھائی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے اور ماں کی طرف سے شریک بہن کو بھی وارث قرار نہیں دیتے تھے وہ سگے بھائی اور دادا کی موجودگی میں باپ کی طرف سے شریک بھائی کے ساتھ مقاسمت نہیں کرتے تھے اور اولاد کی موجودگی میں چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے البتہ اگر اس کے ہمراہ کوئی بہن یا بھائی موجود ہو' تو معاملہ مختلف ہوتا تھا اگر سگی بہن اور دادا ہوتا اور باپ کی طرف سے شریک بھائی ہوتا تو وہ بہن کو نصف دیتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا' وہ دادا کو دے دیتے تھے جو ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا تھا اگر زیادہ بھائی ہوتے تو وہ دادا کو ان کے ساتھ شراکت دار قرار دیتے یہاں تک اسے چھٹا حصہ ملنا اس کے لئے مقاسمت سے زیادہ بہتر ہوتا جب چھٹا حصہ زیادہ بہتر ہوتا تو وہ اسے چھٹا حصے دے دیتے تھے۔

19065 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: شَرَكَ الْجَدَّ اِلٰى ثَلَاثَةِ اِخْوَةٍ، فَاِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَعْطَاهُ الثُّلُثَ، فَاِنْ كُنَّ اَخَوَاتٍ، اَعْطَاهُنَّ الْفَرِيضَةَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ، وَكَانَ لَا يُوَرِّثُ اَخًا لِاُمٍّ، وَلَا اُخْتًا لِاُمٍّ مَعَ الْجَدِّ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا يُقَاسِمُ اَخٌ لِاَبٍ، اُخْتًا لِاَبٍ وَاُمٍّ مَعَ جَدٍّ. وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ اُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، وَاَخٍ لِاَبٍ وَجَدٍّ لِلْاُخْتِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ النِّصْفُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ. وَلَيْسَ لِلْاَخِ لِلْاَبِ شَيْءٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین بھائیوں تک دادا کو حصہ دار قرار دیتے تھے جب تین بھائیوں سے زیادہ ہوتے تھے تو وہ دادا کو ایک تہائی حصہ دے دیتے تھے اگر میت کی بہنیں ہوتی تھیں تو وہ انہیں فرض حصہ دیتے تھے اور جو باقی بچتا تھا' وہ دادا کو مل جاتا تھا' وہ دادا کے ہمراہ ماں کی طرف سے شریک بھائی یا ماں کی طرف سے شریک بہن کو وارث قرار نہیں دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے باپ کی طرف سے شریک بھائی دادا کے ہمراہ موجود سگی بہن کے ساتھ مقاسمت نہیں کرے گا وہ سگی بہن باپ کی طرف سے شریک بھائی اور دادا کے مسئلے میں یہ کہتے تھے سگی بہن کو نصف مل جائے گا جو باقی بچے گا وہ دادا کو مل جائے گا باپ کی طرف سے شریک بھائی کو کچھ نہیں ملے گا۔

19066 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ بَنِي الْاَخِ بِمَنْزِلَةِ اَبِيهِمْ، اِلَّا عَلِيٌّ، وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْقَهَ اَصْحَابًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے بھی بھائی کے بیٹوں کو ان کے باپ کی جگہ قرار نہیں دیا صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کے بھی شاگرد فقہ کے اتنے ماہر نہیں تھے جتنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اس کے ماہر تھے۔

19067 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يُوَرِّثُ ابْنَ اَخٍ مَعَ جَدِّهِ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: کسی نے بھی دادا کی موجودگی میں (میت کے) بھتیجے کو وارث قرار نہیں دیا۔

19068 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَابْنُ مَسْعُودٍ لَا يُفَضِّلَانِ اُمًّا عَلٰى جَدٍّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماں کو دادا سے زیادہ نہیں دیتے تھے۔

19069 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اخْتَلَفَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعُثْمَانُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ جَدٍّ وَاُمٍّ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ السُّدُسُ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ، وَقَالَ عُثْمَانُ: لِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَلِلْاُخْتِ الثُّلُثُ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ وَقَالَ زَيْدٌ: هِيَ عَلٰى تِسْعَةِ اَسْهُمٍ، لِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَمَا بَقِيَ فَثُلُثَانِ لِلْجَدِّ، وَالثُّلُثُ لِلْاُخْتِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ، وَلَيْسَ لِلْاُخْتِ شَيْءٌ،

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف آجاتا تھا کہ جب میت کا دادا اور ماں اور سگی بہن موجود ہوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہن کو نصف ملے گا ماں کو ایک تہائی ملے گا اور دادا کو چھٹا حصہ ملے گا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہن کو نصف ملے گا ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اور دادا کو تیسرا حصہ ملے گا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ماں کو تیسرا حصہ ملے گا بہن کو ایک تہائی حصہ ملے گا اور دادا کو ایک تہائی حصہ ملے گا حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ نو حصوں میں تقسیم ہوگا ماں کو تین حصے ملیں گے جو باقی بچ جائے گا اس کے دو تہائی حصے دادا کو ملیں گے اور ایک تہائی حصہ بہن کو ملے گا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا جو باقی بچ جائے گا وہ دادا کو ملے گا بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

19070 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے۔

19071 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَتَيْتُ شُرَيْحًا فَسَاَلْتُهُ عَنْ اُمٍّ، وَاَخٍ، وَجَدٍّ، وَزَوْجٍ، فَقَالَ: لِلزَّوْجِ الشَّطْرُ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ فَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ فَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ، قَالَ: فَقَالَ الَّذِيْ يَقُوْمُ عَلٰى رَاْسِهِ: اِنَّهُ لَا يَقُوْلُ فِي الْجَدِّ شَيْئًا قَالَ: "فَاَتَيْتُ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ فَفَرَضَهَا عَلٰى سِتَّةٍ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ سَهْمٌ، وَلِلْاَخِ

سَهْمٌ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ " قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبَلَغَنِي أَنَّهُ قَالَ: هٰكَذَا قَسَمَهَا ابْنُ مَسْعُودٍ

❀❀ ابواسحق بیان کرتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس آیا اوران سے ماں، بھائی، دادا اورشوہر کے بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے فرمایا: شوہر کونصف ملے گا ماں کوایک تہائی حصہ ملے گا اس کے بعدوہ خاموش ہوگئے میں نے ان سے دوبارہ سوال کیا توانہوں نے فرمایا: شوہر کونصف ملے گا ماں کوایک تہائی ملے گا اس کے بعدوہ پھرخاموش ہوگئے میں نے ان سے دوبارہ سوال کیا توانہوں نے فرمایا: شوہر کونصف ملے گا ماں کوایک تہائی حصہ ملے گا جوشخص ان کے سرہانے کھڑا ہوا تھا اس نے بتایا: یہ دادا کے بارے میں کچھ نہیں کہتے ہیں

راوی کہتے ہیں: میں عبیدہ سلمانی کے پاس آیا توانہوں نے اس کی وراثت کو چھ حصوں میں تقسیم کیا شوہر کونصف ملے گا ماں کو ایک حصہ ملے گا بھائی کوایک حصہ ملے گا اور دادا کوایک حصہ ملے گا سفیان ثوری بیان کرتے ہیں۔ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے انہوں نے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی طرح تقسیم کی ہے۔

19072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ فِي جَدٍّ، وَبِنْتٍ، وَاُخْتٍ: فَرِيضَتُهُمْ مِنْ اَرْبَعَةٍ لِلْبِنْتِ سَهْمَانِ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ، وَلِلْاُخْتِ سَهْمٌ، وَاِنْ كَانَتْ اُخْتَانِ، جَعَلَهَا مِنْ ثَمَانِيَةٍ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ اَرْبَعَةً، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ، وَلِلْاُخْتَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا سَهْمٌ، فَاِنْ كُنَّ ثَلَاثَ اَخَوَاتٍ، جَعَلَهَا مِنْ عَشَرَةِ اَسْهُمٍ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ خَمْسَةُ اَسْهُمٍ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ، وَلِلْاَخَوَاتِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَهْمٌ

❀❀ ابراہیم نخعی نے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ دادا، بیٹی اور بہن کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ وراثت چار حصوں میں تقسیم ہوگی بیٹی کودو حصے ملیں گے دادا کوایک حصہ ملے گا اور بہن کوایک حصہ ملے گا اگر دو بہنیں ہوں' تو پھر وراثت آٹھ حصوں میں تقسیم ہوگی بیٹی کونصف یعنی چار حصے ملیں گے دادا کودو حصے ملیں گے اور دونوں بہنوں میں سے ہرایک کوایک ایک حصہ ملے گا اگر تین بہنیں ہوں' تو وہ وراثت کودس حصوں میں تقسیم کرتے ہیں بیٹی کونصف یعنی پانچ حصے ملیں گے دادا کودو حصے ملیں گے اور بہنوں کوتین حصے ملیں گے ان میں سے ہرایک کوایک حصہ مل جائے گا۔

19073 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ: قَضٰى فِي جَدٍّ، وَاُمٍّ، وَاُخْتٍ، فَجَعَلَ لِلْاُخْتِ النِّصْفَ، وَلِلْاُمِّ سَهْمًا، وَلِلْجَدِّ سَهْمَيْنِ لَمْ يُفَضِّلْ اُمًّا عَلٰى جَدٍّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا، ماں اور بہن کے بارے میں فیصلہ دیا ہے انہوں نے بہن کونصف حصہ دیا ماں کوایک حصہ دیا اور دادا کودو حصے دیئے وہ ماں کودادا سے زیادہ ادائیگی نہیں کرتے۔

19074 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فِي اُمٍّ، وَاُخْتٍ، وَزَوْجٍ، وَجَدٍّ: هِيَ مِنْ ثَمَانِيَةٍ لِلْاُخْتِ النِّصْفُ ثَلَاثَةٌ، وَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْاُمِّ سَهْمٌ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ وَقَالَ عَلِيٌّ: هِيَ مِنْ تِسْعَةٍ لِلزَّوْجِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْاُخْتِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْاُمِّ سَهْمَانِ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ وَقَالَ زَيْدٌ: هِيَ مِنْ سَبْعَةٍ

وَعِشْرِينَ، وَهِيَ الْاَكْدَرِيَّةُ - وَيَعْنِيُ اُمَّ الْفُرُوجِ - جَعَلَهَا مِنْ تِسْعَةِ اَسْهُمٍ، ثُمَّ ضَرَبَهَا فِي ثَلَاثَةٍ، فَصَارَتْ سَبْعَةً وَعِشْرِينَ، فَلِلزَّوْجِ تِسْعَةٌ، وَلِلْاُمِّ سِتَّةٌ، وَلِلْجَدِّ ثَمَانِيَةٌ، وَلِلْاُخْتِ اَرْبَعَةٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میت کی ماں، بہن، شوہر اور دادا کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ یہ آٹھ حصوں میں تقسیم ہوگی بہن کو نصف یعنی تین حصے ملیں گے شوہر کو نصف یعنی تین حصے ملیں گے ماں کو ایک حصہ ملے گا اور دادا کو ایک حصہ ملے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ نو حصوں میں تقسیم ہوگی شوہر کو تین حصے ملیں گے بہن کو تین حصے ملیں گے ماں کو دو حصے ملیں گے اور دادا کو ایک حصہ ملے گا حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ ستائیس سے تقسیم ہوگی یہ مسئلہ ''اکدریہ'' ہے انہوں نے اسے نو حصوں میں تقسیم کیا پھر اسے تین کے ساتھ ضرب دے دی تو یوں ستائیس حصے ہوگئے شوہر کو نو حصے ملیں گے ماں کو چھ حصے ملیں گے دادا کو آٹھ حصے ملیں گے اور بہن کو چار حصے ملیں گے۔

19075 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فِي امْرَاَةٍ، وَاُمٍّ، وَاَخٍ، وَجَدٍّ، هِيَ مِنْ اَرْبَعَةٍ، لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ سَهْمٌ وَقَالَ غَيْرُ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: هِيَ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ، لِلْاُمِّ السُّدُسُ اَرْبَعَةٌ، وَلِلْمَرْاَةِ الرُّبُعُ سِتَّةٌ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْاَخِ سَبْعَةً سَبْعَةً

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میت کی بیوی، ماں بھائی اور دادا موجود ہوں' تو یہ چار حصوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے ہر ایک کو ایک حصہ مل جائے گا اعمش کے علاوہ دیگر حضرات نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ وراثت چوبیس حصوں میں تقسیم ہوگی ماں کو چھٹا حصہ یعنی چار حصے ملیں گے بیوی کو چوتھائی حصہ یعنی چھ حصے ملیں گے جو باقی بچ جائے گا وہ دادا اور بھائی کے درمیان سات سات حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

19076 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ: كَانَ يَقُولُ فِي جَدٍّ، وَاُخْتٍ لِاَبٍ، وَاُمٍّ، وَاَخَوَيْنِ لِلْاَبِ، لِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَمَا بَقِيَ لِلْجَدِّ، وَلَيْسَ لِلْاَخَوَيْنِ شَيْءٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا، باپ کی طرف سے شریک بہن، ماں باپ کی طرف سے شریک دو بھائیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: بہن کو نصف ملے گا جو باقی بچے گا وہ دادا کو مل جائے گا دونوں بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

19077 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَرِّثُ اَخًا لِاُمٍّ مَعَ جَدٍّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی بھی دادا کی موجودگی میں ماں کی طرف سے شریک بھائی کو وارث قرار نہیں دیتا۔

19078 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا كَانَ جَدٌّ، وَاُخْتٌ فَهِيَ مِنْ ثَلَاثَةٍ لِلْجَدِّ اثْنَانِ، وَلِلْاُخْتِ وَاحِدٌ، فَاِنْ كُنَّ ثَلَاثَ اَخَوَاتٍ، وَجَدٍّ فَهِيَ عَلٰى خَمْسَةٍ، فَاِذَا كُنَّ اَرْبَعًا وَجَدًّا فَهِيَ عَلٰى سِتَّةٍ، فَاِذَا كُنَّ خَمْسًا، فَاضْرِبْ ثَلَاثَةً فِي خَمْسَةٍ، فَتَكُونُ عَلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ، فَاِذَا كَانَ الثُّلُثُ خَيْرًا لِلْجَدِّ، فَاضْرِبِ

الثُّلُثَ فِيْ نِصْفٍ، ثُمَّ تَاخُذُ الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ، فَتَدْفَعُهُ اِلَى الْجَدِّ، وَمَا بَقِيَ عَلٰى قَدْرِ سِهَامِهِمْ، فَاِذَا لُحِقَتْ اُمٌّ مَعَ اُخْتٍ وَجَدٍّ فَهِيَ مِنْ تِسْعَةٍ، لِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَبَقِيَ سِتَّةٌ فَلِلْجَدِّ، اَرْبَعَةٌ وَاثْنَانِ لِلْاُخْتِ، فَاِنْ لُحِقَتْ اُخْرٰى، فَهِيَ مِنْ سِتَّةٍ، ثُمَّ ضُرِبَتْ سِتَّةٌ فِيْ اَرْبَعَةٍ فَذٰلِكَ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ، لِلْاُمِّ السُّدُسُ اَرْبَعَةً، وَلِلْجَدِّ عَشَرَةٌ، وَلِلْاُخْتَيْنِ عَشَرَةٌ، فَاِذَا كُنَّ ثَلَاثَ اَخَوَاتٍ وَجَدًّا، فَهِيَ مِنْ سِتَّةٍ، فَالسُّدُسُ لِلْاُمِّ، وَيَبْقَى خَمْسَةٌ، بَيْنَهُنَّ ثَلَاثَةُ اَخْمَاسٍ لِلْاَخَوَاتِ، وَخُمُسَانِ لِلْجَدِّ، فَاِنْ كُنَّ اَرْبَعَ اَخَوَاتٍ وَجَدًّا، صَارَتِ الْمُقَاسَمَةُ وَالثُّلُثُ سَوَاءً، فَهِيَ مِنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ، لِلْاُمِّ ثَلَاثَةٌ، هُوَ السُّدُسُ، وَلِلْجَدِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ خَمْسَةٌ، وَعَشَرَةٌ بَيْنَ الْاَخَوَاتِ، وَمَا كَثُرَ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَهِيَ عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ، يُدْفَعُ السُّدُسُ اِلَى الْاُمِّ، وَثُلُثُ مَا بَقِيَ لِلْجَدِّ، فَاِنِ اسْتَقَامَ، فَمَا بَقِيَ لِلْاَخَوَاتِ، وَاِلَّا ضُرِبَ جَمِيعًا فِي الْاَخَوَاتِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب دادا اور ایک بہن موجود ہو تو یہ تین حصوں میں تقسیم ہوگی دادا کو دو حصے ملیں گے بہن کو ایک حصہ ملے گا اگر تین بہنیں ہوں تو یہ پانچ حصوں میں تقسیم ہوگی اگر چار بہنیں اور دادا ہو تو چھ حصوں میں تقسیم ہوگی اگر پانچ بہنیں ہوں تو تم تین کو پانچ سے ضرب دے دو گے تو یہ پندرہ ہو جائیں گے اگر ایک تہائی حصہ دادا کے حق میں زیادہ بہتر ہو تو پھر تم تین کو نصف میں ضرب دے دو پھر تم پورے مال کا ایک تہائی حصہ حاصل کرو گے اور اسے دادا کے حوالے کر دو گے اور جو باقی بچے گا وہ دوسروں کے حصوں کے مطابق ہوگا جب ماں بہن اور دادا کے ساتھ شامل ہو جائے تو پھر تقسیم نو سے ہوگی ماں کو تین حصے ملیں گے اور باقی چھ بچ جائیں گے تو دادا کو اس میں سے چار ملیں گے اور بہن کو دو مل جائیں گے اگر اس کے ساتھ ایک اور بہن شامل ہو جاتی ہے تو پھر یہ تقسیم چھ سے ہوگی پھر اس چھ کو چار سے ضرب دیں گے تو چوبیس ہو جائیں گے ماں کو چھٹا حصہ یعنی چار ملیں گے دادا کو دس حصے ملیں گے اور دونوں بہنوں کو دس حصے مل جائیں گے اگر تین بہنیں اور دادا ہو تو تقسیم چھ سے ہوگی ماں کا چھٹا حصہ ہوگا باقی پانچ حصے بچ جائیں گے تو وہ ان بہنوں کے درمیان پانچ کے تین حصوں کے حساب سے بہنوں کو ملیں گے اور دو پانچویں حصے دادا کو مل جائیں گے جب چار بہنیں اور دادا ہو تو پھر مقاسمت ہوگی اور ایک تہائی حصہ مکمل ہوگا تو یہ تقسیم اٹھارہ سے ہوگی ماں کو تین حصے ملیں گے جو چھٹا حصہ بنتا ہے دادا کو باقی بچ جانے والے مال کا ایک تہائی حصہ یعنی پانچ حصے ملیں گے اور دس حصے بہنوں کے درمیان تقسیم ہو جائیں گے بہنیں اگر زیادہ ہوں تو پھر اٹھارہ سے تقسیم ہوگی چھٹا حصہ ماں کو مل جائے گا جو باقی بچے گا اس کا ایک تہائی حصہ دادا کو ملے گا اگر یہ تقسیم ٹھیک ہو رہی ہو تو صحیح ہے ورنہ جو باقی بچے گا وہ بہنوں کو مل جائے گا ورنہ پورے کو بہنوں میں ضرب دے دی جائے گی۔

بَابُ فَرْضِ الْجَدَّاتِ

باب: دادی کا حصہ

19079 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ السُّدُسَ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: جَدَّتَا اَبِيهِ اُمُّ اُمِّهِ وَاُمُّ اَبِيهِ وَجَدَّتُهُ اُمُّ اُمِّهِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے تین دادیوں (اورنانیوں) کو چھٹا حصہ دیا تھا راوی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: وہ کون تھیں؟ انہوں نے فرمایا: دو تو باپ کی دادیاں تھیں یعنی ایک باپ کی نانی تھی اور ایک باپ کی دادی تھی اور ایک میت کی نانی تھی۔

19080 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: إِذَا كُنَّ الْجَدَّاتُ اَرْبَعًا، طُرِحَتْ اُمُّ اَبِى الْاُمِّ، وَوَرِثْنَ السُّدُسَ، اَثْلَاثًا بَيْنَهُنَّ

❀❀ معمر' قتادہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب چار جدات ہوں' تو ماں کی دادی کو الگ کر دیا جائے گا اور باقی جدات چھٹے حصے کی وارث بن جائیں گی جو ان کے درمیان تین حصوں میں تقسیم ہو گا۔

19081 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: جِئْنَ اَرْبَعُ جَدَّاتٍ اِلٰى مَسْرُوقٍ فَوَرَّثَ ثَلَاثًا، وَاَلْغَى جَدَّةَ اُمِّ اَبِى الْاُمِّ

❀❀ اشعث نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے چار جدات مسروق کے پاس آئیں تو انہوں نے تین کو وارث قرار دیا اور انہوں نے ایک جدہ یعنی ماں کی دادی کو لغو قرار دیا۔

19082 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يَرِثُ الْجَدُّ اَبُو الْاُمِّ شَيْئًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جد یعنی نانا کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

19083 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِى بَكْرٍ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ ابْنِ ابْنِهَا اَوِ ابْنِ ابْنَتِهَا، لَا اَدْرِى اَيَّتُهُمَا هِيَ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: لَا اَجِدُ لَكِ فِى الْكِتَابِ شَيْئًا، وَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى لَكِ بِشَيْءٍ، وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ الْعَشِيَّةَ، فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ، اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اِنَّ الْجَدَّةَ اَتَتْنِى تَسْاَلُنِى مِيرَاثَهَا مِنَ ابْنِ ابْنِهَا اَوِ ابْنِ ابْنَتِهَا، وَاِنِّى لَمْ اَجِدْ لَهَا فِى الْكِتَابِ شَيْئًا، وَلَمْ اَسْمَعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى لَهَا بِشَيْءٍ، فَهَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا شَيْئًا؟ فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى لَهَا بِالسُّدُسِ، فَقَالَ: هَلْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ اَحَدٌ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى لَهَا بِالسُّدُسِ فَاَعْطَاهَا اَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ، فَلَمَّا كَانَتْ خِلَافَةُ عُمَرَ جَاءَتْهُ الْجَدَّةُ الَّتِى تُخَالِفُهَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّمَا كَانَ الْقَضَاءُ فِى غَيْرِكِ، وَلٰكِنْ اِذَا اجْتَمَعْتُمَا فَالسُّدُسُ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا

❀❀ زہری نے قبیصہ بن ذویب کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک جدہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس نے اپنے پوتے

یا اپنے نواسے کی وراثت کا مطالبہ کیا مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کس کا مسئلہ تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے لئے اللہ کی کتاب میں کچھ نہیں پاتا ہوں اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے بھی نہیں سنا ہے البتہ میں شام کو لوگوں سے اس بارے میں دریافت کروں گا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھادی تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ایک جدہ میرے پاس آئی تھی جو اپنے پوتے یا نواسے کی وراثت کے حوالے سے مطالبہ کر رہی تھی مجھے اللہ کی کتاب میں اس کا کوئی حصہ نہیں ملا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی میں نے اس بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے نہیں سنا کیا آپ لوگوں میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس بارے میں کوئی فیصلہ سنا ہے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو چھٹا حصہ دینے کا فیصلہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ کے ساتھ کسی اور نے بھی یہ بات سنی ہے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھٹا حصہ دینے کا فیصلہ دیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دے دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو ایک جدہ ان کے پاس بھی آئی جو پہلی جدہ سے مختلف تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ پہلا جو فیصلہ ہے وہ تمہارے علاوہ اور جدہ (دادی یا نانی) کے بارے میں تھا لیکن جب تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو چھٹا حصہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور تم دونوں میں سے جو اکیلی ہو تو یہ چھٹا حصہ اسے مل جائے گا۔

19084 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: جَاءَتْ جَدَّاتٌ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ: فَاَعْطَى الْمِيْرَاثَ اُمَّ الْاُمِّ دُوْنَ اُمِّ الْاَبِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ، قَدْ اَعْطَيْتَ الْمِيْرَاثَ الَّتِيْ لَوْ اَنَّهَا مَاتَتْ لَمْ يَرِثْهَا، فَجَعَلَ الْمِيْرَاثَ بَيْنَهُمَا

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: کچھ جدات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انہوں نے نانی کو وراثت دے دی دادی کو نہیں دی بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری صاحب جن کا نام عبدالرحمٰن بن سہل تھا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! کیا آپ اسے وراثت دے رہے ہیں کہ اگر وہ عورت فوت ہو جاتی تو یہ میت اس کی وارث نہ بنتی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ وراثت ان دونوں جدات کے درمیان تقسیم کر دی۔

19085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ هِيَ اَقْعَدُ، فَاَعْطِهَا السُّدُسَ، وَاِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ هِيَ اَقْعَدُ، فَشَرِّكْ بَيْنَهُمَا

❀❀ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: جب ماں کی طرف والی جدہ زیادہ قریبی ہو تو اسے چھٹا حصہ دے دو اور جب ماں کی طرف والی جدہ زیادہ قریبی ہو تو اسے ان دونوں کا شریک قرار دے دو (عربی متن میں اسی طرح ہے لیکن شاید یہ تصحیف ہے)۔

19086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: اَدْرَكْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَطَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُوْلُوْنَ: اِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ هِيَ اَقْرَبُ، فَهِيَ

اَحَقُّ بِهٖ، وَاِذَا كَانَتْ اَبْعَدَ، فَهُمَا سَوَاءٌ،

❀❀ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے خارجہ بن زید اور طلحہ بن عبداللہ بن عوف اور سلیمان بن یسار کو یہ فرماتے ہوئے پایا ہے کہ ماں کی طرف والی جدہ زیادہ قریب ہوگی اور وہ وراثت کی زیادہ حق دار ہوگی لیکن جب وہ دور کی ہو تو پھر وہ دونوں برابر شمار ہوں گی۔

19087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہی فرماتے ہیں۔

19088 - آثارِ صحابہ: اعَنِ لثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

19089 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ زَيْدٌ يَقْضِيْ لِلْجَدَّتَيْنِ اَيَّتُهُمَا كَانَتْ اَقْرَبَ فَهِيَ اَوْلٰى وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يُسَاوِيْ بَيْنَهُنَّ كَانَتْ اَقْرَبَ اَوْ لَمْ تَكُنْ اَقْرَبَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ نے دو جدات کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ان دونوں میں سے جو بھی زیادہ قریبی ہوگی وہ زیادہ حق دار ہوگی جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کو برابر قرار دیتے ہیں خواہ وہ زیادہ قریبی ہو یا زیادہ قریبی نہ ہو۔

19090 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، وَاَبِيْ سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَا يُوَرِّثَانِ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا، وَيُوَرِّثَانِ الْقُرْبٰى مِنَ الْجَدَّاتِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ، اَوْ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا، وَمَا قَرُبَ مِنَ الْجَدَّاتِ، وَمَا بَعُدَ مِنْهُنَّ، جَعَلَ لَهُنَّ السُّدُسَ، اِذَا كُنَّ مِنْ مَكَانَيْنِ شَتّٰى، وَاِذَا كُنَّ مِنْ مَكَانٍ وَاحِدٍ وَرَّثَ الْقُرْبٰى

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جدة کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار نہیں دیتے ہیں وہ باپ کی طرف یا ماں کی طرف والی قریبی جدات کو وارث قرار دیتے ہیں امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جدة کے بیٹے کی موجودگی میں جدة کو بھی وارث قرار دیتے ہیں جدات قریبی ہوں یا دور کی ہوں وہ انہیں چھٹا حصہ دیتے ہیں جبکہ وہ دو مختلف مقامات سے تعلق رکھتی ہوں لیکن اگر وہ ایک ہی مرتبے کی ہوں، تو پھر وہ قریبی کو وارث قرار دیتے ہیں۔

19091 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ: لَمْ يُوَرِّثِ الْجَدَّةَ اِنْ كَانَ ابْنُهَا حَيًّا، وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دادی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے اگر اس کا بیٹا زندہ ہو لوگ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

19092 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَحْجُبُ الْجَدَّاتِ اِلَّا الْاُمُّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جدات کو صرف ماں مجوب کرتی ہے۔

19093 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ اَبٍ مَعَ ابْنِهَا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پہلی جدۃ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دیا تھا' وہ باپ کی ماں تھی اور اس کے بیٹے کے ہمراہ (اسے وراثت میں حصہ دیا گیا تھا)۔

19094 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلُ: وَرَّثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ: امْرَاَةً مِنْ ثَقِيفٍ اِحْدَى بَنِي نَضْلَةَ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جدۃ کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار دیا تھا۔

ابن جریج اور ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: وہ ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون تھی جس کا تعلق بنو نضلہ سے تھا۔

19095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ شُرَيْحًا: كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَهُوَ حَيٌّ

❀❀ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح جدۃ کے بیٹے کی موجودگی میں اسے وارث قرار دیتے ہیں جبکہ اس کا بیٹا زندہ ہو۔

19096 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: تَرِثُ الْجَدَّةُ مَعَ ابْنِهَا

❀❀ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جدۃ اپنے بیٹے کے ہمراہ وارث بنے گی۔

19097 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ: كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَقَضٰى بِذٰلِكَ بِلَالٌ، وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْبَصْرَةِ "

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جدا کو اس کے بیٹے کے ہمراہ وارث قرار دیتے تھے بلال بن ابوبردہ جب بصرہ کے امیر تھے تو انہوں نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

19098 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ وَرَّثَ الْجَدَّتَيْنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: وہ پہلے فرد جنہوں نے دو جدات کو وارث قرار دیا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے ان دونوں کو جمع کر دیا تھا۔

19099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَا يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ اُمَّ الْاَبِ وَابْنُهَا حَيٌّ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جدہ یعنی دادی کو اس وقت وارث قرار نہیں دیتے جب اس کا بیٹا زندہ ہو۔

19100 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ وَلَدِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ: وَرَّثَهَا وَابْنُهَا حَيٌّ وَقَضٰى بِذٰلِكَ بِلَالٌ فِيْ وِلَايَتِهِ عَلَى الْبَصْرَةِ "

❀❀ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اسے وارث قرار دیتے ہیں جبکہ اس کا وارث زندہ ہو بلال (جو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں) نے بصرہ میں اپنی گورنری کے دوران اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

19101 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّهُ وَرَّثَهَا مَعَ ابْنِهَا

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ اس (یعنی دادی) کو اس کے بیٹے کے ہمراہ وارث قرار دیتے ہیں۔

بَابُ مَنْ لَا يَحْجُبُ

باب: کون مجوب نہیں کرتا ہے؟

19102 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: الْاِخْوَةُ الْمَمْلُوكُونَ وَالنَّصَارٰى يَحْجُبُونَ الْاُمَّ، وَلَا يَرِثُونَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيثِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ: وَاِنَّمَا تَحْجُبُ الْمَرْاَةُ وَالزَّوْجُ وَالْاُمُّ، وَلَا يَحْجُبُ غَيْرُهُمْ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب (میت کے) بھائی غلام ہوں یا عیسائی ہوں تو وہ ماں کو مجوب کر دیں گے اور وہ وارث نہیں بنیں گے

سفیان نے اس روایت میں ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے عورت (یعنی میت کی بیوی) شوہر اور ماں مجوب کر دیتے ہیں ان کے علاوہ کوئی اور مجوب نہیں کرتا۔

19103 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، وَزَيْدًا، قَالَا: لَا يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُونَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَالْقَاتِلُ عِنْدَنَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لَا يَحْجُبُ وَلَا يَرِثُ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ یہ دونوں فرماتے ہیں: یہ لوگ مجوب نہیں کرتے ہیں اور وارث بھی نہیں بنتے ہیں (یعنی عیسائی اور غلام بھائی) سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک قاتل کا حکم بھی اس کی مانند ہے وہ نہ تو مجوب کرتا ہے اور نہ ہی وارث بنتا ہے۔

19104 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا يَحْجُبُ مَنْ لَا يَرِثُ

❀❀ ابن سیرین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے جو وارث نہیں بنتا وہ مجوب بھی نہیں کر سکتا۔

19105 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ، وَتَرَكَ اَمَةً مَمْلُوكَةً، وَجَدَّتَهُ - اُمَّ اُمِّهِ - حُرَّةً هَلْ تَرِثُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ تَرِثُهُ

❀❀ ابن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو فوت ہو جاتا ہے اور ایک مملوکہ کنیز اور ایک جدہ یعنی نانی کو چھوڑ کر جاتا ہے جو آزاد ہوتی ہے تو کیا وہ نانی اس کی وارث بنے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اس کی وارث بنے گی۔

19106 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ مَوْلًى لِقَوْمٍ مَاتَ، وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ابْنَ اَخٍ لَهُ، وَاَخُوهُ مَمْلُوكٌ، وَقَدْ كَانَ قَضٰى شُرَيْحٌ بِالْمِيْرَاثِ لِلْمَوَالِي، فَقِيلَ لِاَخِيهِ: هَلْ لَكَ مِنْ وَلَدٍ؟، قَالَ: نَعَمِ ابْنٌ حُرٌّ، فَاَتٰى شُرَيْحًا: فَرَدَّ عَلَيْهِ الْمِيْرَاثَ

❀❀ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ایک قوم کے آزاد کردہ غلام کا انتقال ہو گیا اس نے پسماندگان میں صرف اپنا بھتیجا چھوڑا اس کا بھائی ایک غلام تھا تو قاضی شریح نے وراثت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ موالی کو ملے گی اس کے بھائی سے دریافت کیا گیا: کیا تمہاری کوئی اولاد ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! ایک بیٹا ہے وہ قاضی شریح کے پاس آیا تو قاضی شریح نے وراثت اسے دے دی۔

19107 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: "لَا يَحْجُبُ الْقَاتِلُ، وَلَا يَرِثُ، قَالَ: وَالْعَبْدُ، وَالْيَهُوْدِيُّ، وَالنَّصْرَانِيُّ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ"

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: قاتل نہ تو مجوب کرتا ہے اور نہ ہی وارث بنتا ہے وہ فرماتے ہیں: غلام، یہودی اور عیسائی کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

19108 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ صَادِقٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَحْجُبُ مَنْ لَا يَرِثُ

❀❀ ابوصادق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جو وارث نہیں بنتا وہ مجوب بھی نہیں کرتا۔

بَابُ الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ وَمِيرَاثِ الْقَرَابَةِ

باب: خالہ، پھوپھی اور قریبی رشتے داروں کی وارثت کا حکم

19109 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَجُلٌ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ خَالَتَهُ، وَعَمَّتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَالَةُ وَالْعَمَّةُ يُرَدِّدُهُمَا، كَذٰلِكَ يَنْتَظِرُ الْوَحْيَ فِيهِمَا، فَلَمْ يَاْتِهِ فِيهِمَا شَيْءٌ " فَعَاوَدَ الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَعَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ قَوْلِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَاْتِهِ فِيهِمَا شَيْءٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَاْتِنِي فِيهِمَا شَيْءٌ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص فوت ہو گیا ہے اس نے اپنی خالہ اور پھوپھی (پسماندگان) چھوڑی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خالہ اور پھوپھی آپ ان کلمات کو دہراتے رہے آپ ان کے بارے میں وحی کا انتظار کرتے رہے لیکن ان کے بارے میں آپ کے پاس کوئی وحی نہیں آئی اس کے بعد اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان کلمات کو دہراتے رہے ایسا تین مرتبہ ہوا لیکن ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ان دونوں کے بارے میں کوئی چیز (یعنی وحی کا حکم) نہیں آیا۔

19110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: الْعَمَّةُ وَالْخَالَةُ لَا تَرِثَانِ شَيْئًا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: پھوپھی اور خالہ کسی چیز کی وارث نہیں بنیں گی۔

19111 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَجُلٌ تَرَكَ خَالَتَهُ وَعَمَّتَهُ فَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ

❀❀ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (ایک میت نے پسماندگان میں) اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی چھوڑی ہے تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

19112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيِّ قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ يَسْاَلُ عَنْ عَمَّةٍ، وَخَالَةٍ، فَقَالَ شَيْخٌ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ فَهَمَّ عَبْدُ الْمَلِكِ اَنْ يَكْتُبَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: فَاَيْنَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

❀❀ قیس بن حبتر نہشلی بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے خط لکھ کر پھوپھی اور خالہ کے بارے میں دریافت کیا' تو ایک بزرگ نے بتایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا ہے انہوں نے پھوپھی کے لئے دو تہائی حصہ اور خالہ کے لئے ایک تہائی حصہ مقرر کیا تھا عبدالملک نے اس بارے میں خط لکھنے کا ارادہ کیا پھر اس نے کہا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے؟

19113 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ: قَضٰى فِيْ عَمَّةٍ وَخَالَةٍ، جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھوپھی اور خالہ کے بارے میں فیصلہ دیا تھا۔ انہوں نے پھوپھی کو دو تہائی حصہ اور خالہ کو ایک تہائی حصہ دیا تھا۔

19114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: وَرَّثَ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ، جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پھوپھی اور خالہ کو وارث قرار دیا انہوں نے پھوپھی کو دو حصے اور خالہ کو ایک حصہ دیا تھا۔

19115 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: الْعَمَّةُ بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ، وَالْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ، وَبِنْتُ الْاَخِ بِمَنْزِلَةِ الْاَخِ، وَكُلُّ ذِيْ رَحِمٍ يَنْزِلُ بِمَنْزِلَةِ رَحِمِهٖ، الَّتِيْ يَرِثُ بِهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ وَارِثٌ ذُوْ قَرَابَةٍ

❀❀ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے پھوپھی باپ کی جگہ ہوگی اور خالہ ماں کی جگہ ہوگی اور بھتیجی بھائی کی جگہ ہوگی ہر رشتے دار اپنے رشتے کی جگہ پر ہوگا جس کے حوالے سے وہ وارث بنے گا جبکہ کوئی اور رشتے دار وارث موجود نہ ہو۔

19116 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: اَنْزِلُوْهُمْ بِمَنْزِلَةِ آبَائِهِمْ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے تم انہیں ان کے باپ کی جگہ رکھو گے۔

19117 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ فِيْ رَجُلٍ تَرَكَ عَمَّتَهٗ وَخَالَتَهٗ: لِعَمَّتِهٖ ثُلُثَا مَالِهٖ، وَلِخَالَتِهِ الثُّلُثُ قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيْمِ: فَاُمٌّ مَعَهُمَا، قَالَ: يَرَوْنَ وَاَنَا اَنَّ الْاُمَّ اَحَقُّ، قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيْمِ: فَابْنَةٌ مَعَ الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ، فَقَالَ: يَرَوْنَ وَاَنَا اَنَّ الْبِنْتَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهٗ دُوْنَهُمَا، قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيْمِ: فَابْنَةُ بِنْتِ عَمَّةٍ وَخَالَةٌ؟ قَالَ: لِبِنْتِ بِنْتِ الْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّهٗ قَضٰى فِيْ اُمٍّ، وَاَخٍ مِّنْ اُمٍّ، لِاَخِيْهِ السُّدُسَ، وَمَا بَقِيَ لِاُمِّهٖ

❀❀ عبدالکریم بن ابومخارق ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو پھوپھی اور خالہ چھوڑ کر جاتا ہے کہ اس کی پھوپھی

کواس کے مال کا دوتہائی حصہ ملے گا اور اس کی خالہ کوایک تہائی حصہ ملے گا میں نے عبدالکریم سے دریافت کیا: اگران دونوں کے ساتھ اس کی ماں بھی موجود ہوانہوں نے فرمایا: وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں اور میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ ماں زیادہ حق دار ہوگی میں نے دریافت کیا: اگرمیت کی بیٹی بھی خالہ اور پھوپھی کے ساتھ موجود ہو تو انہوں نے فرمایا: لوگ یہ سمجھتے ہیں اور میرا بھی یہی موقف ہے کہ میت کی بیٹی کو پورا مال مل جائے گا پھوپھی اور خالہ کو کچھ نہیں ملے گا میں نے عبدالکریم سے دریافت کیا: پھوپھی اور خالہ کی نواسی کی کا کیا حکم ہوگا انہوں نے فرمایا: پھوپھی کی نواسی کو دوتہائی حصہ ملے گا اور خالہ کو ایک تہائی حصہ ملے گا انہوں نے بتایا لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے ماں، ماں کی طرف سے شریک بھائی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ میت کے بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ اس کی ماں کو مل جائے گا۔

19118 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِيْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ، وَعَمَّتَهُ، وَخَالَتَهُ، قَالَ: لِابْنَتِهِ الْمَالُ كُلُّهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو اپنی پھوپھی اور پھوپھی کی بیٹی اور خالہ چھوڑ کر جاتا ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: اس کی بیٹی کو سارا مال مل جائے گا۔

19119 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اِذَا تَرَكَ الرَّجُلُ اُخْتَهُ لِاُمِّهِ، وَهٰذَا الضَّرْبُ مَعَ الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ، فَالْمَالُ كُلُّهُ لِاُخْتِهِ لِاُمِّهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص ماں کی طرف سے شریک بہن چھوڑ کر جائے تو خالہ اور پھوپھی کے ہمراہ یہی صورت ہوگی کہ پورا مال اس کی ماں کی طرف سے شریک بہن کو مل جائے گا۔

19120 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: تُوُفِّيَ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحَةِ وَكَانَ رَجُلًا اَتِيًّا فِيْ بَنِيْ اُنَيْفٍ اَوْ فِيْ بَنِي الْعَجْلَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ؟، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا، قَالَ: فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ اِلَى ابْنِ اُخْتِهِ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ

❀❀ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: ثابت بن دحداحہ کا انتقال ہوگیا وہ ایک ایسے صاحب تھے جو بنوانیف میں یا شاید بنوعجلان میں آکر رہنے لگے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کا کوئی وارث ہے؟ تو لوگوں کو اس کا کوئی وارث نہیں ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وراثت ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

19121 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: مَاتَ ابْنُ الدَّحْدَاحَةِ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا غَيْرَ ابْنِ اُخْتِهِ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ: فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ

❀❀ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: ابن دحداحہ کا انتقال ہوگیا انہوں نے کوئی وارث نہیں چھوڑا صرف ان کے

ایک بھانجے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وراثت حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

19122 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بِالْمَدِينَةِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ، مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں یہ بات سنی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہوں گے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

19123 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ، مُصَدَّقٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

19124 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَاوُسٌ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کے مولیٰ شمار ہوں گے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کوئی وارث نہ ہو۔

19125 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ فِي بِنْتِ اَخٍ، وَعَمَّةٍ: الْمَالُ لِبِنْتِ الْاَخِ، وَلَيْسَ لِلْعَمَّةِ شَيْءٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: بھتیجی اور پھوپھی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ مال بھتیجی کو ملے گا پھوپھی کو کچھ نہیں ملے گا دیگر حضرات کہتے ہیں مال ان دونوں کے درمیان دوحصوں میں تقسیم ہوگا۔

19126 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، وَاِخْوَتَهُ لِاُمِّهِ، وَاَخْوَالَهُ وَعَمَّتَهُ، وَهٰذَا الضَّرْبَ فَالْمَالُ كُلُّهُ لِابْنَتِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور ایک بیٹی ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی اور ماموں اور پھوپھی چھوڑ کر جائے تو اس صورت میں سارے کا سارا مال اس کی بیٹی کو مل جائے گا۔

19122-مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' باب ذكر الخبر المورث الخال إذا لم يكن للميت وارث - حديث: 4556صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب ذوى الأرحام - ذكر خبر ثالث يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث: 6129المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفرائض' حديث: 8078سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ذوى الأرحام - حديث: 2734مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' رجل مات - حديث: 30502السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' توريث الخال - حديث: 6165شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الفرائض' باب مواريث ذوى الأرحام - حديث: 4929سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3606البحر الزخار مسند البزار - ومما روى أبو أمامة بن سهل بن حنيف ' حديث: 254z

19127 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: ذُو السَّهْمِ اَحَقُّ مِمَّنْ لَا سَهْمَ لَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے مخصوص حصے والا شخص اس سے زیادہ حق دار ہوگا جس کا کوئی مخصوص حصہ نہ ہو۔

بَابُ ذَوِي السِّهَامِ

باب: ذوی سہام کا حکم

19128 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَالَهُ مَنْصُوْرٌ قَالَا: كَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلٰى كُلِّ ذِیْ سَهْمٍ بِقَدْرِ سَهْمِهٖ اِلَّا الزَّوْجَ وَالْمَرْاَةَ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرُدُّ عَلٰى اُخْتٍ لِاُمٍّ مَعَ اُمٍّ، وَلَا عَلٰى بِنْتِ ابْنٍ مَعَ بِنْتٍ لِصُلْبٍ، وَلَا عَلٰى اُخْتٍ لِاَبٍ مَعَ اُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، وَلَا عَلٰى جَدَّةٍ، وَلَا عَلٰى امْرَاَةٍ، وَلَا عَلٰى زَوْجٍ

❀❀ امام شعبی اور منصور بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ میاں اور بیوی کے علاوہ ہر ذی سہم کو اس کے حصے کے مطابق دوبارہ ادائیگی کیا کرتے تھے جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماں کی طرف سے شریک بہن کو ماں کی موجودگی میں دوبارہ کچھ نہیں دیتے تھے اور سگی بیٹی کی موجودگی میں پوتی کو دوبارہ کچھ نہیں دیتے تھے اور سگی بہن کی موجودگی میں باپ کی طرف سے شریک بہن کو کچھ نہیں دیتے تھے اور وہ دادی یا بیوی یا شوہر کو دوبارہ کچھ نہیں دیتے تھے۔

19129 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: ذُو السَّهْمِ اَحَقُّ مِمَّنْ لَا سَهْمَ لَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے مخصوص حصے والا فرد اس سے زیادہ حق رکھتا ہے، جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

19130 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ وَرَّثَ اُخْتًا الْمَالَ كُلَّهُ، فَقَالَ: الشَّعْبِيُّ: مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ؛ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❀❀ امام شعبی کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے کہا گیا: ابوعبیدہ بہن کو پورے مال کا وارث قرار دیتے ہیں تو امام شعبی نے فرمایا: جو صاحب ابوعبیدہ سے بہتر تھے انہوں نے بھی ایسا کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسا ہی کرتے تھے۔

19131 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا رَدَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى ذَوِی الْقَرَابَاتِ شَيْئًا قَطُّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قریبی رشتے داروں کو دوبارہ کوئی حصہ نہیں دیتے تھے۔

19132 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدٍ: اَنَّهُ كَانَ يُعْطِي اَهْلَ الْفَرَائِضِ فَرَائِضَهُمْ، وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ خارجہ بن زید نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ذوی الفروض کو ان کا حصہ دے دیتے تھے اور جو باقی بچتا تھا' وہ بیت المال میں جمع کروا دیتے تھے۔

19133 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ذُكِرَ لِعَلِيٍّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ بَنِي عَمِّهِ اَحَدُهُمْ اَخُوهُ لِاُمِّهِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ جَعَلَ الْمَالَ لَهُ كُلَّهُ، فَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَفَقِيهًا، لَوْ كُنْتُ اَنَا لَجَعَلْتُ لَهُ سَهْمَهُ ثُمَّ شَرَكْتُ بَيْنَهُمْ،

❀❀ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جس نے اپنے چچازاد بھائی چھوڑے جن میں سے ایک اس کا ماں کی طرف سے شریک بھائی بھی بنتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سارا مال اس کو دے دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ پر رحم کرے وہ فقیہ تھے اگر میں ہوتا تو میں اس کو اس کا حصہ دیتا اور پھر باقیوں کو (باقی بچنے والے مال میں) حصہ دار قرار دیتا۔

19134 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِيهَا بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

19135 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اِذَا كَانَ الْعَصَبَةُ اَحَدُهُمْ اَقْرَبُ بِاُمٍّ فَاَعْطِهِ الْمَالَ

❀❀ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ عصبہ رشتے داروں میں سے جب کوئی ایک' ماں سے زیادہ قریب ہو' تو تم مال اسے دے دو۔

19136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ طَاعُونٌ فَكَانَتِ الْقَبِيلَةُ تَمُوتُ بِاَسْرِهَا حَتّٰى تَرِثَهَا الْقَبِيلَةُ الْاُخْرٰى، فَكَتَبَ فِيهِمْ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ: اِذَا كَانَ بَنُو الْاَبِ سَوَاءً، فَاَوْلَاهُمْ بَنُو الْاُمِّ، وَاِذَا كَانَ بَنُو الْاَبِ اَقْرَبَ، فَهُمْ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ

❀❀ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں: شام میں طاعون کی وباء پھیل گئی تو ایک پورا قبیلہ فوت ہو گیا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث بنا انہوں نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ

جب باپ کے بیٹے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو ان میں سے زیادہ حق دار وہ ہوں گے جو ماں کے بھی بیٹے ہوں اور جب باپ کے بیٹے زیادہ قریبی ہوں تو وہ باپ اور ماں کے بیٹوں سے زیادہ حق دار ہوں گے۔

19137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ قَاضٍ كَانَ لِاَهْلِ الْبَصْرَةِ اِلٰى شُرَيْحٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، وَعَنْ رَجُلٍ اعْتَرَفَ بِوَلَدِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ وَعَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتِ ابْنَيْ عَمِّهَا اَحَدُهُمَا زَوْجُهَا وَالْاٰخَرُ اَخُوهَا لِاُمِّهَا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ شُرَيْحٌ: فِي الَّتِيْ طَلَّقَ وَهُوَ مَرِيضٌ اَنَّهَا تَرِثُهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ فِي الَّذِيْ اعْتَرَفَ بِوَلَدِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ اَنَّهُ يَلْحَقُ بِهِ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ فِي الَّتِيْ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتِ ابْنَيْ عَمِّهَا اَحَدُهُمَا زَوْجُهَا وَالْاٰخَرُ اَخُوهَا لِاُمِّهَا لِزَوْجِهَا، النِّصْفُ وَلِاَخِيهَا لِاُمِّهَا السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ہشام بن ہبیرہ جو اہل بصرہ کے قاضی تھے انہوں نے قاضی شریح کو خط لکھ کر ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بیماری کے دوران اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو مرنے کے قریب اپنی اولاد کا اعتراف کر لیتا ہے اور ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: جو انتقال کرتی ہے تو پسماندگان میں دو چچازاد چھوڑتی ہے جن دونوں میں سے ایک اس کا شوہر ہوتا ہے اور دوسرا اس کی ماں کی طرف سے شریک بھائی ہوتا ہے تو قاضی شریح نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ جس عورت کو مرد نے بیماری کے دوران طلاق دی ہے وہ عورت جب تک عدت میں ہے وہ اس کی وارث بنے گی اور جو شخص مرنے کے قریب اپنی اولاد کا اعتراف کرتا ہے اس کے بارے میں انہوں نے خط میں لکھا کہ اس کی اولاد کو اس کے ساتھ لاحق کیا جائے گا اور جو عورت فوت ہو جاتی ہے اور دو چچازاد چھوڑ کر جاتی ہے ان دونوں میں سے ایک اس کا شوہر ہوتا ہے اور دوسرا اس کی ماں کی طرف سے شریک بھائی ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا: کہ اس کے شوہر کو نصف حصہ ملے گا اور ماں کی طرف سے شریک بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا جو باقی بچ جائے گا وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

بَابُ الْمُسْتَلْحَقِ وَالْوَارِثِ يَعْتَرِفُ بِالدَّيْنِ

باب: لاحق ہونے والے اور وارث کا حکم کہ جب وہ قرض کا اعتراف کرے

19138 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ ادُّعِيَ بَعْدَ اَبِيهِ ادَّعَاهُ وَارِثُهُ، فَقَضٰى اَنَّهُ اِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ اَصَابَهَا وَهُوَ يَمْلِكُهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ، وَلَيْسَ لَهُ مِنْ مِيرَاثِ اَبِيهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ شَيْءٌ، اِلَّا اَنْ يُوَرِّثَهُ مَنِ اسْتَلْحَقَهُ فِيْ نَصِيبِهِ، وَاَنَّهُ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ وَرِثُوهُ بَعْدَ اَنِ ادُّعِيَ فَلَهُ نَصِيبُهُ مِنْهُ، وَقَضٰى اَنَّهُ اِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا اَبُوهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ، اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَهَرَ بِهَا، فَقَضٰى اَنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ، وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ، فَاِنَّهُ وَلَدُ زِنًا لِاَهْلِ اُمِّهِ مَنْ كَانُوْا حُرَّةً اَوْ اَمَةً

وَقَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ لاحق کیا جانے والا ہر وہ فرد جس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو اور اس کے باپ کے ورثاء نے اس کا دعویٰ کیا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اگر وہ شخص کسی کنیز کی اولاد ہو جس کے ساتھ اس میت نے صحبت کی تھی اور وہ شخص اس میت کا مالک تھا تو اسے میت کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا تاہم اسے اس کے باپ کی میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا جس باپ کی طرف اس کی نسبت کا دعویٰ کیا گیا ہے البتہ جس نے اس کو لاحق کروایا ہے اگر وہ اپنے حصے میں اسے وارث قرار دے دیتا ہے تو اس کا معاملہ مختلف ہے البتہ جو میراث ایسی ہو کہ جس کے وارث وہ لوگ اس کا دعویٰ کرنے کے بعد بنے ہوں تو اس میراث میں اس کا حصہ اسے مل جائے گا اور آپ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اگر وہ کسی ایسی کنیز کی اولاد ہے اس کا باپ جس کا مالک نہیں تھا جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے یا وہ کسی آزاد عورت کا بیٹا ہو جس کے ساتھ اس مرد نے زنا کیا ہو تو آپ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ نہ تو وہ لاحق ہوگا اور نہ ہی وہ وارث بنے گا اگر چہ جس کی طرف سے اس کی نسبت کی گئی اگر چہ خود ہی اس نے اس کا دعویٰ کیوں نہ کیا ہو کیونکہ وہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ہے وہ اپنی ماں کے رشتے داروں کے ساتھ لاحق ہوگا خواہ جو کوئی بھی ہوں خواہ اس کی ماں آزاد عورت ہو یا کنیز ہو۔

آپ نے فرمایا: بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

19139 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى: "اِنْ مَاتَ رَجُلٌ وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ لَهَا وَلَدٌ يَشْهَدُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ اَنَّ اَبَاهُمْ قَدْ اَلْحَقَهُ وَاعْتَرَفَ بِهِ فَهُوَ وَارِثٌ مَعَهُمْ، وَاِنْ كَانَا رَجُلَيْنِ ابْنَيِ الْمُتَوَفّٰى شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّ اَبَاهُ قَدِ اسْتَلْحَقَهُ وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ فَيَقُوْلُ: وَيُخْتَلَفُ فِيْهَا، نَقُوْلُ: لِلَّذِيْ اَنْكَرَ شَطْرُ الْمِيْرَاثِ، وَلِلَّذِيْ اعْتَرَفَ وَشَهِدَ ثُلُثُ الْمِيْرَاثِ، وَلِلَّذِي ادُّعِيَ سُدُسُ الْمِيْرَاثِ، سُدُسُهُ فِيْ شَطْرِ الَّذِي اعْتَرَفَ وَشَهِدَ، وَسُدُسُهُ الْاٰخَرُ فِيْ شَطْرِ الَّذِيْ اَنْكَرَ، فَلَمْ يَعْتَرِفْ وَلَمْ يَشْهَدْ بِهِ "، قُلْتُ: وَكَذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ فِي الَّذِيْ يَعْتَرِفُ بِهِ بَعْضُ الْوَرَثَةِ وَيَقْضُوْنَ بِحِصَّةِ مَا وَرِثُوْا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اِنْ كَانَ رَجُلَانِ وَرِثَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّ عَلٰى صَاحِبِهِ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ، وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ قَضَى الَّذِيْ شَهِدَ خَمْسَةً قَالَ: مُحَمَّدٌ: لَا نَرْفَعُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا اِلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِلٰى فُقَهَائِنَا دُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: اِنْ شَهِدَ وَاحِدٌ مِنَ الْوَرَثَةِ عَلٰى حَقٍّ لِقَوْمٍ وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُوْنَ فَيَمِيْنُ الطَّالِبِ مَعَ شَهَادَتِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: محمد بن ابولیلیٰ نے مجھ سے کہا: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اس کی کنیز ہو جس کا کوئی بچہ ہو جس کے بارے میں ورثاء میں سے دو عادل لوگوں نے یہ گواہی دی ہو کہ ان کے باپ نے اس بچے کو اپنے ساتھ لاحق کیا تھا اور اس کے بارے میں اعتراف بھی کیا تھا تو وہ بچہ وارث بنے گا اور اگر فوت ہونے والے شخص کے بیٹوں میں سے دو افراد ہوں اور ان دونوں میں سے ایک اس بات کی گواہی دے کہ اس کے باپ نے اسے اپنے ساتھ لاحق کر لیا تھا اور دوسرا اس کا انکار کر دے تو اس بارے میں اختلاف ہو جائے گا ہم یہ کہتے ہیں کہ جس نے انکار کیا ہے اسے وراثت کا نصف حصہ مل جائے

گا اور جس نے اعتراف کیا ہے اور گواہی دی ہے اسے وراثت کا ایک تہائی حصہ ملے گا اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے اسے وراثت کا چھٹا حصہ مل جائے گا اس کا چھٹا حصہ اس نصف میں چلا جائے گا جس نے اعتراف کیا ہے اور جس نے گواہی دی ہے اور اس کا دوسرا چھٹا حصہ اس کے نصف حصے میں چلا جائے گا جس نے انکار کیا ہے اور اعتراف نہیں کیا اور اس کے بارے میں گواہی نہیں دی میں یہ کہتا ہوں علماء نے اس شخص کے بارے میں بھی اسی طرح کہا ہے جس کے بارے میں بعض ورثاء اعتراف کر لیتے ہیں اور جس حصے کے وہ وارث بنے ہیں اس کے بارے میں وہ ادائیگی کر دیتے ہیں انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر دو آدمی ایک سو دینار کے وارث بنتے ہیں اور ان دونوں میں سے ایک اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ متعلقہ فرد پر دس دینار کی ادائیگی لازم تھی اور دوسرا انکار کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس نے گواہی دی ہے وہ پانچ دینار ادا کرے گا۔

محمد بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: ہم نے ان مسائل میں سے کوئی بھی مسئلہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے سامنے پیش نہیں کیا یہ ان کے بعد کے زمانے کے فقہاء کے سامنے پیش ہوا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ورثاء میں سے کسی ایک نے حق کے بارے میں گواہی دے دی جو کسی قوم کا تھا اور دوسرے لوگوں نے اس کا انکار کر دیا تو اس کی گواہی کے ہمراہ طلبگار کو قسم بھی اٹھانا پڑے گی۔

19140 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا اَنَّ طَاوُسًا: قَضٰى فِيْ بَنِيْ اَبٍ بِالْجَنَدِ شَهِدَ اَحَدُهُمْ اَنَّ اَبَاهُ اسْتَلْحَقَ عَبْدًا كَانَ بَيْنَهُمْ، فَلَمْ يُجِزْ طَاوُسٌ اسْتِلْحَاقَهُ اِيَّاهُ، وَلَمْ يُلْحِقْهُ بِالنَّسَبِ وَلٰكِنَّهُ اَعْطَى الْعَبْدَ خُمُسَ الْمِيْرَاثِ فِيْ مَالِ الَّذِيْ شَهِدَ اَنَّ اَبَاهُ اسْتَلْحَقَهُ وَاَعْتَقَ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ مَالِ الَّذِيْ شَهِدَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بتائی ہے کہ طاؤس نے جند باپ کے بیٹوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ اگر ان میں سے کوئی ایک اس بات کی گواہی دے دیتا ہے کہ اس کے باپ نے ایک غلام کو اپنے ساتھ لاحق کر لیا تھا جو ان کے درمیان موجود تھا تو طاؤس نے اس غلام کو اس کے ساتھ لاحق کرنے کو درست قرار نہیں دیا وہ نسب کے اعتبار سے اسے لاحق نہیں کرتے ہیں البتہ جس شخص نے گواہی دی تھی اس کے وراثت کے حصے میں سے پانچواں حصہ اس غلام کو دے دیتے ہیں جس نے یہ گواہی دی تھی کہ اس کے باپ نے اسے لاحق کیا تھا اور جس شخص نے گواہی دی ہے اس کے مال میں سے غلام کے باقی بچ جانے والے حصے کو آزاد کروا دیتے ہیں۔

19141 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي الْوَارِثِ يَعْتَرِفُ بِدَيْنٍ عَلَى الْمَيِّتِ، قَالَ: قَالَ حَمَّادٌ: يُسْتَوْفٰى مَا فِيْ يَدَيِ الْمُعْتَرِفِ لِاَنَّهُ لَيْسَ لِوَارِثٍ شَيْءٌ حَتّٰى يُقْضَى الدَّيْنُ، قَالَ حَمَّادٌ: وَاِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ بِالنَّسَبِ، فَلَا شَهَادَةَ لَهُمَا لِاَنَّهُمَا يَدْفَعَانِ، عَنْ اَنْفُسِهِمَا وَلٰكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ نَصِيْبِهِمَا،

❀❀ سفیان ثوری وارث کے بارے میں فرماتے ہیں: جو میت کے ذمہ قرض کا اعتراف کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: حماد یہ کہتے ہیں کہ اعتراف کرنے والے کو جو حصہ ملا ہے اس سے پوری وصولی کی جائے گی کیونکہ وارث کے لئے کوئی بھی حصہ اس وقت

تک نہیں بنتا جب تک قرض ادا نہیں کیا جاتا۔

حماد بیان کرتے ہیں: جب ورثاء میں دو افراد نسب کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان دونوں کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی کیونکہ وہ دونوں اپنی ذات سے پرے کر رہے ہیں البتہ ان سے ان کا حصہ حاصل کرلیا جائے گا۔

19142 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: بِالْحِصَصِ، وَقَالَهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى

❀❀ مغیرہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے حصوں کا اعتبار ہوگا ابن ابولیلیٰ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

19143 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَيْهِمْ فِيْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: الثَّوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ،

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب ورثاء میں سے دو آدمی گواہی دے دیں تو پورے مال میں ان کی گواہی درست ہوگی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں اشعث بن سوار نے حسن کے حوالے سے اس کی مانند روایت بیان کی ہے جبکہ قاسم بن ولید نے حارث کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19144 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: شُعْبَةُ: وَاَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ فِي الدَّيْنِ جَازَ فِيْ نَصِيبِهِمَا مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ

❀❀ یونس نے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے جبکہ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب ورثاء میں سے دو آدمی قرض کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان دونوں کے حصے میں قرض کی گواہی درست شمار ہوگی یہ بات حماد کے قول کی مانند ہے۔

19145 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِيْ ثَلَاثَةِ اِخْوَةٍ اَقَرَّ اَحَدُهُمْ بِاَخٍ لَهُ، وَجَحَدَ الْاٰخَرَانِ، وَتَرَكَ ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، قَالَ: كَانَ حَمَّادٌ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ عَلَى الَّذِيْ اَقَرَّ بِهِ نِصْفُ الْاَلْفِ "، قَالَ: وَكَانَ غَيْرُهُ يَقُوْلُ: يَجُوْزُ عَلَيْهِ فِيْ نَصِيبِهِ، فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ فِيْ نَصِيبِهِ الرُّبُعُ رُبُعُ الْاَلْفِ، وَكُلُّ شَيْءٍ وَرِثَهُ الَّذِيْ ادَّعَاهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ مِنْ قَرَابَةٍ اَوْ وَلَاءٍ، فَاِنَّ الْمُدَّعَى يُشَارِكُهُ فِيهِ عَلٰى هٰذَا الْحِسَابِ وَلَا يَلْحَقُ بِالنَّسَبِ، وَلَا يَتَوَارَثَانِ، وَمَنْ نَفَى الْمُدَّعَى لَمْ يُجْلَدْ لَهُ، وَاِنْ نَفَاهُ الَّذِيْ ادَّعَاهُ لَمْ يُجْلَدْ، وَاِنْ شَهِدَ اثْنَانِ اُحْرِزَ الْمِيرَاثُ وَلَحِقَ بِالنَّسَبِ، وَلَيْسَ لِلَّذِيْ ادَّعَاهُ اَنْ يَنْتَفِيَ مِنْهُ فِي الْمِيرَاثِ اِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ اَوْ غَيْرُهُمْ

❀❀ سفیان ثوری' تین بھائیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے ایک اپنے لئے کسی بھائی کا اقرار کرلیتا ہے' اور باقی دو انکار کردیتے ہیں میت نے تین ہزار درہم چھوڑے تھے تو حماد ایسی صورت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ جس شخص نے اس

کے بارے میں اقرار کیا ہے وہ اس کے حصے میں شامل ہوگا اور ایک ہزار کا نصف اسے مل جائے گا جبکہ دیگر حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ اقرار اس شخص کے حصے میں اس پر درست ہوگا اور اس کے حصے میں سے چوتھائی حصے کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی جو ایک ہزار کا چوتھائی حصہ بنے گا اور جس شخص نے اس کے بارے میں دعویٰ کیا تھا' وہ ہر چیز کا وارث بنے گا جس کا تعلق آگے آنے والے سے ہوگا خواہ اس کا تعلق رشتہ داری سے ہو یا ولاء سے ہو اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے وہ اسی حساب سے اس کا شراکت دار شمار ہوگا وہ نسب کے ساتھ لاحق نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا اگر کوئی شخص اس کے بارے میں نفی کر دیتا ہے' تو اسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے' بلکہ جس شخص نے اس کے بارے میں دعویٰ کیا تھا تو اسے بھی کوڑے نہیں لگائے جائیں گے اگر دو آدمی گواہی دے دیتے تو پھر وہ شخص وراثت حاصل کر لے گا اور نسب کے ساتھ لاحق ہو جائے گا اور جس شخص نے اس کے بارے میں دعویٰ کیا ہے اس کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ جب ورثاء میں سے یا اس کے علاوہ میں سے کوئی سے دو آدمیوں نے گواہی دے دی ہو' تو پھر وہ اس کی وراثت میں سے نفی کرے۔

19146 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا اَقَرَّ رَجُلٌ لِرَجُلٍ اَنَّهُ اَخُوهُ، وَاَقَرَّ لَهُ بِدَيْنٍ كَانَ لَهُ اَوْكَسُهُمَا اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ، وَاِذَا مَاتَ الَّذِيْ ادَّعَاهُ فَقَدِ انْقَطَعَ الَّذِيْ بَيْنَهُمَا

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دوسرے شخص کے بارے میں یہ اقرار کرلے کہ وہ اس کا بھائی ہے' اور وہ اس کے لئے قرض کا بھی اقرار کر لے تو اس کو ان دونوں میں سے کم قیمت والے کا حق ہوگا جبکہ کوئی ثبوت موجود نہ ہو اور اگر وہ شخص فوت ہو جائے جس نے اس کا دعویٰ کیا تھا تو پھر ان دونوں کے درمیان تعلق منقطع ہو جائے گا۔

19147 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ عِنْدَ مَوْتِهِ: ابْنُ جَارِيَتِيْ هٰذِهِ ابْنِي، فَيَشْهَدُ بِذٰلِكَ بَعْضُ وَلَدِهِ، قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ مِيْرَاثَهُ فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ شَهِدَ بِهِ، قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَشْهَدْ اِلَّا وَاحِدٌ وَرِثَ فِيْ نَصِيْبِهِ مِثْلَ نَصِيْبِهِ، اَوْ لَحِقَ مَعَهُمْ، وَلَا يَرِثُ اَبَاهُ، وَلَا يُدْعَى لَهُ حَتّٰى يَشْهَدَ اثْنَانِ

❀❀ معمر' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرنے کے قریب یہ کہتا ہے کہ میری اس کنیز کا بیٹا میرا بیٹا ہے' اور اس کی اولاد میں سے کوئی ایک بھی اس بات کی گواہی دے دیتا ہے' تو معمر فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ اس کی میراث اس شخص کے حصے میں سے ہوگی جس نے اس کے حق میں گواہی دی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر صرف ایک فرد نے گواہی دی ہوگی تو وہ اس فرد کے حصے میں سے اس کے حصے کی مانند وارث بنے گا یا وہ ان لوگوں کے ساتھ لاحق ہو جائے گا لیکن وہ اپنے باپ کا وارث اس وقت تک نہیں بنے گا جب تک اس کے حق میں دو آدمی گواہی نہیں دیتے۔

19148 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: " لَوْ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِغُلَامٍ فَقَالَتْ: هٰذَا ابْنِيْ مِنْ رَجُلٍ تَزَوَّجْتُهُ لَمْ تُصَدَّقْ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنْ تَجِيءَ بِبَيِّنَةٍ، لِاَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُخْرِجَ قَوْمًا مِنْ مِيْرَاثِهِمْ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ ذٰلِكَ الْغُلَامِ وِرَاثَةٌ، وَالرَّجُلُ اِذَا جَاءَ بِغُلَامٍ فَادَّعَاهُ وَرِثَهُ وَلَحِقَهُ، لَيْسَ الرَّجُلُ كَالْمَرْاَةِ، قَالَ: وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا انْتَفٰى مِنَ ابْنٍ لَهُ، ثُمَّ ادَّعَاهُ الْجَدُّ بَعْدُ، فَقَالَ: هُوَ ابْنُ ابْنِيْ لَمْ يَلْحَقْ بِنَسَبِهِ وَلَمْ تَجُزْ شَهَادَةُ الْجَدِّ لَهُ، وَلَا

يَتَوَارَثُ الْجَدُّ وَالْغُلَامُ اِلَّا فِي الْمَالِ الَّذِي تَرَكَ اَبُو الْغُلَامِ "

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی عورت ایک لڑکے کو لے کے آتی ہے اور یہ کہتی ہے: یہ میرا بیٹا ہے جو فلاں شخص سے ہے جس کے ساتھ میں نے شادی کی تھی تو اس کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی جب تک وہ ثبوت فراہم نہیں کرتی کیونکہ اس عورت نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ ایک قوم کو اس کی وارثت میں سے نکال دے تو اس قوم اور اس لڑکے کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے لیکن جب کوئی مرد کسی لڑکے کو لے کے آتا ہے اور اس کے بارے میں دعویٰ کرتا ہے تو وہ لڑکا اس کا وارث بھی بنے گا اور اس کے ساتھ لاحق بھی ہوگا اس بارے میں مرد کا حکم عورت کی مانند نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کی نفی کر دے اور اس کے بعد اس کا دادا اس کا دعویٰ کر دے اور یہ کہے کہ یہ میرا پوتا ہے تو وہ بچہ اس کے نسب کے ساتھ لاحق نہیں ہوگا اور دادا کی گواہی اس کے حق میں درست نہیں ہوگی دادا اور وہ لڑکا ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے وہ صرف اس مال میں وارث بن سکتے ہیں جو لڑکے کے باپ نے چھوڑا تھا (اور اس میں سے دادا کا جو حصہ بنتا تھا)۔

19149 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: اَعْتَقَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا - اَوْ اِنْسَانًا - فَضَمَّهُ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَجَعَلَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لِابْنِهَا: خَاصِمْهُ اِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَ: اَعْتَقَتْ اُمِّي هٰذَا وَاِنَّ هٰذَا ضَمَّهُ اِلَيْهِ وَاَخَذَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَجَدْتُ اِنْسَانًا ضَائِعًا فَضَمَمْتُهُ اِلَيَّ وَاَنْفَقْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: هُوَ مَعَ مَنْ يَنْفَعُهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے ایک بچے کو یا ایک شخص کو آزاد کر دیا تو ایک شخص نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا اس پر خرچ کرنا شروع کر دیا عورت نے اپنے بیٹے سے کہا: تم قاضی شریح کے سامنے اس شخص کے خلاف مقدمہ کرو اس لڑکے نے آ کے کہا کہ میری والدہ نے اس شخص کو آزاد کیا ہے اور اس دوسرے شخص نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور اسے حاصل کر لیا ہے تو اس دوسرے شخص نے کہا: کہ میں نے ایک انسان کو ضائع ہوتے ہوئے پایا تو اسے اپنے ساتھ ملا لیا اور اس پر خرچ کرنا شروع کر دیا تو قاضی شریح نے فرمایا: یہ اس کے ساتھ لاحق ہوگا اور اس کے ساتھ شمار ہوگا جو اس کو نفع پہنچائے گا۔

بَابُ الْغَرْقَى

باب: ڈوبنے والوں کا حکم

19150 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا " قَضَيَا فِي الْقَوْمِ يَمُوتُونَ جَمِيعًا لَا يُدْرَى اَيُّهُمْ يَمُوتُ قَبْلُ: اَنَّ بَعْضَهُمْ يَرِثُ بَعْضًا "

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جو ایک ساتھ مر گئے تھے یہ پتہ نہیں چلا کہ ان میں سے پہلے کس کا انتقال پہلے ہوا (ان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا) کہ وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

19151 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مِّنْ تِلَادِ اَمْوَالِهِمْ، لَا يُوَرِّثُهُمْ مِمَّا يَرِثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ شَيْئًا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اموال کے حوالے سے انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا تھا۔ انہوں نے انہیں اس چیز کا وارث قرار نہیں دیا تھا کہ جو ایک دوسرے کا وارث بننے کی وجہ سے ان کے حصے میں آئی تھی۔

19152 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَرِيشٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّ اَخَوَيْنِ قُتِلَا بِصِفِّينَ - اَوْ رَجُلٌ وَابْنُهُ - فَوَرَّثَ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ

❀❀ حریش نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جنگ صفین میں دو بھائی یا شاید ایک شخص اور اس کا بیٹا قتل ہو گئے (اور یہ پتہ نہیں چل سکا کہ پہلے کون قتل ہوا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا وارث قرار دیا۔

19153 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، اَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا قَالَا: فِي قَوْمٍ غَرِقُوْا جَمِيعًا لَّا يُدْرٰى اَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلُ، كَاَنَّهُمْ كَانُوْا اِخْوَةً ثَلَاثَةً مَاتُوا جَمِيعًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَلْفُ دِرْهَمٍ وَاُمُّهُمْ حَيَّةٌ يَرِثُ هٰذَا اُمُّهُ، وَاَخُوهُ، وَيَرِثُ هٰذَا اُمُّهُ وَاَخُوهُ، فَيَكُوْنُ لِلْاُمِّ مِنْ كُلِ رَجُلٍ مِّنْهُمْ سُدُسُ مَا تَرَكَ، وَلِلْاِخْوَةِ مَا بَقِيَ كُلُّهُمْ كَذٰلِكَ، ثُمَّ تَعُودُ الْاُمُّ فَتَرِثُ سِوَى السُّدُسِ الَّذِيْ وَرِثَتْ اَوَّلَ مَرَّةٍ مِّنْ كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا وَرِثَ مِنْ اَخِيهِ الثُّلُثَ

❀❀ ابن ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اکٹھے ڈوب جاتے ہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان میں سے کون پہلے فوت ہوا تھا؟ یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ لوگ تین بھائیوں کی طرح شمار ہوں گے جو ایک ساتھ مر جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک شخص کی وراثت ایک ہزار درہم ہوتی ہے ان کی ماں زندہ ہوتی ہے ایک بھائی اور اس کا بھائی اپنی ماں کے وارث بنیں گے پھر دوسرا بھائی اور ایک اور بھائی اپنی ماں کے وارث بنیں گے تو ان میں سے ہر ایک کی طرف سے ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا جو وہ چھوڑ کے جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ سارے کا سارا بھائیوں کا شمار ہوگا پھر دوبارہ تقسیم ماں کی طرف لوٹ کر آئے گی اور وہ چھٹے کے علاوہ کی وارث بن جائے گی جس کی وہ پہلی مرتبہ ہر فرد کے حوالے سے وارث بنی تھی جو فرد اپنے بھائی کے حوالے سے ایک تہائی حصے کا وارث بنا تھا۔

19154 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ: يُؤْخَذُ مِيرَاثُ هٰذَا، فَيُجْعَلُ فِي مَالِ هٰذَا، وَيُؤْخَذُ مِيرَاثُ هٰذَا، فَيُجْعَلُ فِي مِيرَاثِ هٰذَا

❀❀ حمید اعرج بیان کرتے ہیں: اس سے میراث وصول کی جائے گی اور اس کے مال میں شامل کر دی جائے گی اس کی میراث لی جائے گی اور دوسرے کے مال میں شامل کر دی جائے گی۔

19155 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ وَرَّثَ

الْغَرْقَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے ڈوبنے والوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا تھا۔

19156 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَهْلٍ، اَنَّهُ سَاَلَ اِبْرَاهِيمَ عَنْ ثَلَاثَةِ اِخْوَةٍ غَرِقُوْا - اَوْ مَاتُوا - جَمِيعًا، وَلَهُمْ اُمٌّ حَيَّةٌ فَوَرَّثَهَا مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ السُّدُسَ، ثُمَّ وَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ، ثُمَّ وَرَّثَهَا بَعْدَ الثُّلُثِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِمَّا وَرِثَ مِنْ صَاحِبِهِ

❀❀ ابوسہل بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابراہیم نخعی سے تین بھائیوں کے بارے میں دریافت کیا: جو ڈوب جاتے ہیں یا اکٹھے مر جاتے ہیں ان کی ماں زندہ ہوتی ہے، تو ابراہیم نخعی نے ان کی ماں کو ان میں سے ہر ایک کی طرف سے چھٹے حصے کا وارث قرار دیا پھر انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا اور پھر انہوں نے ان کی ماں کو ایک تہائی حصے کے بعد ان میں سے ہر ایک کی طرف سے اس حصے کا وارث قرار دیا جو اپنے بھائی کا وارث بنا تھا۔

19157 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ قَطَنٍ، قَالَ: مَاتَتِ امْرَاَتِي وَابْنَتِي جَمِيعًا غَرِقُوْا اَوْ اَصَابَهُمْ شَيْءٌ، فَوَرَّثَ شُرَيْحٌ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ ہیثم بن قطن بیان کرتے ہیں: میری بیوی اور میری بیٹی ایک ساتھ انتقال کر گئیں وہ لوگ ڈوب گئے تھے یا شاید کوئی آفت لاحق ہوئی تھی تو قاضی شریح نے انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔

19158 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ وَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ ابوزعراء نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیتے ہیں۔

19159 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَوَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ ابومنہال نے حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہ کچھ لوگوں پر گھر گر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا (یا حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا)۔

19160 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: اَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ، وَلَا يُوَرِّثُ الْمَوْتَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث قرار دیتے تھے وہ مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیتے تھے۔

19161 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَنَّهُ وَرَّثَ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الْاَمْوَاتَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: كَتَبَ بِذٰلِكَ،

❀❀ داؤد بن ابوہند نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث قرار دیتے تھے البتہ وہ مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیتے تھے

معمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے اس بارے میں خط لکھا۔

19162 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کی مانند فیصلہ بھی دیا تھا۔

19163 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ بِاَنْ يَرِثَ كُلُّ مَيِّتٍ وَارِثُهُ الْحَيَّ، وَلَا يَرِثُ الْمَوْتٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا،

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: یہ سنت جاری ہو چکی ہے کہ ہر زندہ وارث میت کا وارث بنے گا مرحومین ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

19164 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج نے زہری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19165 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: اَنَّ اَهْلَ الْحَرَّةِ وَاَصْحَابَ الْجَمَلِ لَمْ يَتَوَارَثُوا

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: اہل حرہ اور جنگ جمل میں حصہ لینے والے لوگ (جو شہید ہوئے تھے) وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے تھے۔

19166 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ: اَنَّهُ وَرَّثَ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ وَلَمْ يُوَرِّثِ الْمَوْتٰى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْحَرَّةِ

❀❀ خارجہ بن زید نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث قرار دیتے تھے وہ مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیتے تھے ایسا واقعہ حرہ کے موقع پر ہوا تھا۔

19167 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاُخْبِرْنَاهُ اَيْضًا عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَضٰى فِيْ اَهْلِ الْيَمَامَةِ مِثْلَ قَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: وَرَّثَ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الْاَمْوَاتَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول

کی مانند فیصلہ دیا تھا۔ انہوں نے زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث قرار دیا تھا۔ انہوں نے مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا تھا۔

19168 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِیْ مُطِیْعٍ، قَالَ: اُخْرِجَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ مِنْ قَبْرِهٖ لَمْ يُفْقَدْ مِنْهُ اِلَّا شَعَرَاتٌ قَالَ: فَعَلِمْنَا اَنَّ هٰذَا يَدُلُّنَا عَلٰى فَضْلِهٖ، وَكَانَ عِنْدَنَا ثِقَةً

❀❀ ابو مطیع بیان کرتے ہیں: عباد بن کثیر کو ان کی قبر سے تین سال بعد نکالا گیا تو ان کے صرف کچھ بال خراب ہوئے تھے راوی بیان کرتے ہیں: اس سے ہمیں ان کی فضیلت کے بارے میں پتہ چلا اور وہ ہمارے نزدیک ثقہ شمار ہوتے ہیں۔

19169 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُوْدٍ: كَانَا يُوَرِّثَانِ الْمَجُوْسَ مِنْ مَكَانَيْنِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مجوسیوں کو دو مختلف مقامات سے وارث قرار دیتے تھے۔

19170 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهٗ كَانَ يُوَرِّثُهُمْ مِنْ مَكَانَيْنِ

❀❀ ابراہیم نخعی ان لوگوں کو دو مختلف مقامات سے وارث قرار دیتے تھے۔

19171 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: يُوَرِّثُهُمْ بِاَقْرَبِ الْاَرْحَامِ اِلَيْهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: وہ ان کو وارث قرار دیتے تھے جو سگا ہونے کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریبی ہو۔

بَابُ الْحَمِيْلِ

باب: حمیل کا حکم

19172 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَغَيْرِهٖ، قَالَ: لَا يَتَوَارَثُوْنَ حَتّٰى يُشْهَدَ عَلَى النَّسَبِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء اور دیگر حضرات کا یہ قول نقل کیا ہے یہ لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے جب تک نسب کے بارے میں گواہی نہیں دے دی جاتی۔

19173 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَيْهِ: اَلَّا يُوَرَّثَ الْحَمِيْلُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ حمیل کو کسی ثبوت کی بنیاد پر وارث قرار دیا جائے گا۔

19174 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهٗ.

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19175 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ عَلٰى هٰذَا لَا نُوَرِّثُهُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے سفیان ثوری کہتے ہیں ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں ہم صرف کسی ثبوت کی بنیاد پر اسے وارث قرار دیتے ہیں۔

19176 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَلَّا يَتَوَارَثَ الْحَمِيلَانِ فِيْ وِلَادَةِ الْكُفْرِ

❀❀ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا تھا کہ زمانہ کفر میں پیدا ہونے والے حمیل ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

19177 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيْرِيْنَ عَابَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَقَالَا: مَا شَانُهُمْ لَا يَتَوَارَثُونَ اِذَا عُرِفُوْا وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ

❀❀ حسن بصری اور ابن سیرین نے اس حوالے سے ان پر تنقید کی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے جب ان کی شناخت ہو جائے تو وہ وارث بنے گا' جبکہ ثبوت فراہم ہو چکا ہو۔

19178 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ لَا يُوَرِّثُ بِوِلَادَةِ الْاَعَاجِمِ اِذَا وُلِدُوا فِيْ غَيْرِ الْاِسْلَامِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عجمیوں کے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کو وارث قرار نہیں دیتے جبکہ وہ اسلام کے زمانے سے پہلے پیدا ہوئے ہوں۔

19179 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِيْ مَوْلَاةٍ لِلْحَيِّ مَاتَتْ عَنْ مَالٍ كَثِيْرٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَخَاصَمَ مَوَالِيَهَا، وَجَاءَ بِالْبَيِّنَةِ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اَخِي، فَاَعْطَاهُ شُرَيْحٌ الْمَالَ كُلَّهُ

❀❀ اشعث بن ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے قبیلے کی ایک آزاد شدہ کنیز کے بارے میں مقدمہ پیش کیا جو بہت سا مال چھوڑ کر گئی تھی ایک شخص آیا اور اس نے اس کے موالی کے ساتھ جھگڑا کیا اس نے ثبوت فراہم کیا کہ وہ کنیز یہ کہا کرتی تھی کہ یہ میرا بھائی ہے' تو قاضی شریح نے اس کنیز کا سارا مال اس شخص کو دے دیا۔

19180 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كُلُّ نَسَبٍ تُوُصِلَ عَلَيْهِ فِي الْاِسْلَامِ، فَهُوَ وَارِثٌ مَوْرُوْثٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ نسب جو اسلام کے ساتھ آ کر مل

جائے تو وہ وارث اور مورث شمار ہوگا۔

19181 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لَا يُوَرِّثُ بِوِلَادَةِ اَهْلِ الشِّرْكِ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ زمانہ شرک میں پیدا ہونے والی اولاد کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔

19182 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ: اِذَا تَوَاصَلُوا فِي الْاِسْلَامِ وَرِثَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب وہ لوگ زمانہ اسلام میں مل جائیں تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

بَابُ الْكَلَالَةِ

باب: کلالہ کا حکم

19183 - آثارِ صحابہ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ فِي الْجَدِّ وَالْكَلَالَةِ كِتَابًا، فَمَكَثَ يَسْتَخِيرُ اللّٰهَ، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنْ عَلِمْتَ فِيهِ خَيْرًا فَاَمْضِهِ حَتّٰى اِذَا طُعِنَ، دَعَا بِالْكِتَابِ فَمَحَى فَلَمْ يَدْرِ اَحَدٌ مَا كَانَ فِيهِ، فَقَالَ: اِنِّي كَتَبْتُ فِي الْجَدِّ وَالْكَلَالَةِ كِتَابًا، وَكُنْتُ اَسْتَخِيرُ اللّٰهَ فِيهِ، فَرَاَيْتُ اَنْ اَتْرُكَكُمْ عَلٰى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ

❀❀ زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک مکتوب لکھا تھا' وہ کچھ عرصہ ٹھہر کر اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر تو اس کے بارے میں بھلائی کا علم رکھتا ہے' تو اسے جاری رکھنا یہاں تک کہ انہیں زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے وہ تحریر منگوا کر اسے مٹا دیا کسی کو نہیں پتہ کہ اس میں کیا تحریر تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک مکتوب لکھا تھا میں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا رہا پھر اب میری یہ رائے ہے کہ میں تم لوگوں کو اسی حال پر چھوڑ دوں جس پر تم ہو۔

19184 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: " ثَلَاثٌ لَاَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَهُنَّ لَنَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: الْخِلَافَةُ، وَالْكَلَالَةُ، وَالرِّبَا "

❀❀ عمرو بن مرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہمارے سامنے بیان کر دیتے تو یہ میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے اُن ساری چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتا خلافت، کلالہ اور سود۔

19185 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: " لَاَنْ اَكُوْنَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ثَلَاثَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ

النَّعَمِ عَنِ الْكَلَالَةِ، وَعَنِ الْخَلِيفَةِ بَعْدَهُ، وَعَنْ قَوْمٍ، قَالُوا: نُقِرُّ بِالزَّكَاةِ فِي اَمْوَالِنَا، وَلَا نُؤَدِّيهَا اِلَيْكَ اَيَحِلُّ قِتَالُهُمْ اَمْ لَا " قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَرَى الْقِتَالَ

❀❀ محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کر لیتا یہ میرے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہے کلالہ کے بارے میں آپ کے بعد خلیفہ کے بارے میں اور کچھ لوگوں کے بارے میں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے اموال میں زکوٰۃ کا اقرار کرتے ہیں لیکن آپ کو اس کی ادائیگی نہیں کریں گے تو کیا ان کے ساتھ لڑنا درست ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسی صورت میں لڑائی کو درست سمجھتے تھے۔

19186 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ حِينَ طُعِنَ: " اعْقِلْ عَنِّي ثَلَاثًا: الْاِمَارَةُ شُورَى، وَفِي فِدَاءِ الْعَرَبِ مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَفِي ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدَانِ، وَفِي الْكَلَالَةِ مَا قُلْتُ "، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: مَا قَالَ؟ فَاَبَى اَنْ يُخْبِرَنِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا مجھ سے تین باتیں سیکھ لو حکومت کے معاملات باہمی مشورے سے چلتے ہیں عربوں کے فدیے میں ہر غلام کی جگہ ایک غلام اور کنیز کے بیٹے کی جگہ دو غلام دیے جائیں گے اور کلالہ کے بارے میں وہ حکم ہوگا جو میں بیان کر چکا ہوں

راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: انہوں نے کیا بیان کیا تھا؟ تو انہوں نے مجھے یہ بات بتانے سے انکار کر دیا۔

19187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَوْصَى عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالَ: الْكَلَالَةُ كَمَا قُلْتُ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَنْ لَا وَلَدَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مرنے کے قریب وصیت کی اور فرمایا: کلالہ کا وہی حکم ہوگا جو میں بیان کر چکا ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ نے کیا بیان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے، جس کی اولاد نہ ہو۔

19188 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنِّي لَاَحْدَثُهُمْ عَهْدًا بِعُمَرَ فَقَالَ: الْكَلَالَةُ مَا قُلْتُ، قَالَ: وَمَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَنْ لَا وَلَدَ - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ - وَلَا وَالِدَ "

❀❀ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں سب سے کم رہا ہوں (یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے والوں میں، میں سب سے کم عمر تھا) انہوں نے فرمایا: کلالہ کا وہی حکم ہوگا جو میں نے بیان کیا ہے میں نے دریافت کیا: آپ نے کیا بیان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ شخص مراد ہے، جس کی اولاد نہ ہو راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے

روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں جس کا والد بھی نہ ہو۔

19189 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: الْكَلَالَةُ مِنْ لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ، زَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: "فَإِنَّ اللّٰهَ، يَقُوْلُ: (إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ) (النساء: 176) قَالَ: فَانْتَهَرَنِي"

❀❀ حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی نہ تو اولاد ہو اور نہ ہی والد ہو۔

ابن عیینہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے:

''اگر کوئی ایسا شخص ہو جو انتقال کر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ڈانٹ دیا۔

19190 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: الْكَلَالَةُ مَا خَلَا الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ

❀❀ امام شعبی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد بھی نہ ہو اور والد بھی نہ ہو۔

19191 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَقُوْلُ: الْكَلَالَةُ مَنْ لَا وَلَدَ لَهُ، وَلَا وَالِدَ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: الْكَلَالَةُ مَنْ لَا وَلَدَ لَهُ . فَلَمَّا طُعِنَ عُمَرُ، قَالَ: إِنِّي لَاَسْتَحْيِي اللّٰهَ اَنْ اُخَالِفَ اَبَا بَكْرٍ اَرَى الْكَلَالَةَ مَا عَدَا الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد بھی نہ ہو اور والد بھی نہ ہو جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد نہ ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے موقف کے برخلاف موقف اختیار کروں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کلالہ سے مراد وہی شخص ہوگا جس کی نہ اولاد ہو اور نہ ہی والد ہو۔

19192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَاَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: الْكَلَالَةُ مَنْ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَا وَالِدٌ

❀❀ زہری، قتادہ اور ابواسحق نے عمرو بن شرحبیل کا یہ قول نقل کیا ہے: کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد بھی نہ ہو اور والد بھی نہ ہو۔

19193 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: "نَزَلَتْ (قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي

الْكَلَالَةِ) (النساء : 176) وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ، وَاِلٰى جَنْبِهِ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَبَلَّغَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُذَيْفَةَ "، وَبَلَّغَهَا حُذَيْفَةُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيْرُ خَلْفَ حُذَيْفَةَ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ سَاَلَ حُذَيْفَةَ عَنْهَا وَرَجَا اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُ تَفْسِيْرُهَا، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَاَحْمَقُ اِنْ ظَنَنْتَ اَنَّ اِمَارَتَكَ تَحْمِلُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكَ فِيْهَا مَا لَمْ اُحَدِّثْكَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: عُمَرُ: لَمْ اُرِدْ هٰذَا رَحِمَكَ اللّٰهُ قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَرَاَ (يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا) (النساء : 176)

قَالَ: اللّٰهُمَّ مَنْ بَيَّنْتَ لَهُ الْكَلَالَةَ فَلَمْ تُبَيِّنْ لِيْ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ آیت نازل ہوئی:

''تم فرمادو: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کررہے تھے آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے چل رہے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کلالہ کے بارے میں دریافت کیا: انہیں یہ توقع تھی کہ شاید انہیں اس کی تفسیر کا پتہ ہو تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! آپ احمق شمار ہوں گے اگر آپ یہ گمان کریں کہ آپ کا امیر ہونا مجھے اس بات پر مجبور کردے گا کہ میں آج آپ کو وہ بات بیان کروں جو اس دن میں نے آپ کو بیان نہیں کی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے میری یہ مراد نہیں تھی (کہ آپ اپنی طرف سے کوئی نئی چیز بیان کردیں)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بیان کردیتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہا کرتے تھے اے اللہ! تو نے جس کے لئے بھی کلالہ کا حکم بیان کیا ہو لیکن تو نے میرے لئے یہ بیان نہیں کیا۔

19194 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ عُمَرَ اَمَرَ حَفْصَةَ اَنْ تَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَاَمْهَلَتْهُ حَتّٰى اِذَا لَبِسَ ثِيَابَهُ فَسَاَلَتْهُ، فَاَمْلَهَا عَلَيْهَا فِيْ كَتِفٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَرَكِ بِهٰذَا، مَا اَظُنُّهُ اَنْ يَفْهَمَهَا اَوَلَمْ تَكْفِهِ آيَةُ الصَّيْفِ، فَاَتَتْ بِهَا عُمَرَ فَقَرَاَهَا فَلَمَّا قَرَاَ: (يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا) (النساء : 176)، قَالَ: اللّٰهُمَّ مَنْ بَيَّنْتَ لَهُ فَلَمْ تُبَيِّنْ لِيْ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں دریافت کریں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اتنی دیر انتظار کیا کہ نبی اکرم ﷺ لباس پہن لیں پھر سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے جانور کے کندھے پر اس کا مفہوم انہیں املاء کروادیا اور فرمایا عمر نے تمہیں اس بارے

میں کہا تھا؟ اس کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں تھا کہ اسے یہ بات سمجھ نہیں آئی ہوگی کیا اس کے لئے سردی والی آیت کافی نہیں ہے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا وہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ پڑھا اور جب ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ چیز بیان کردی ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تو نے جس کے سامنے بھی اسے بیان کیا ہے بہر حال تو نے میرے سامنے اسے بیان نہیں کیا۔

19195 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ اَمَرَ حَفْصَةَ اَنْ تَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْكَلَالَةِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلالہ کے بارے میں دریافت کریں۔

بَابُ الْحُلَفَاءِ

باب: حلفاء کا حکم

19196 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخَذَ حَلِيفٌ لَهُ سُدُسَ مَالِهِ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ يُؤْمَرُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَسَاَلْتُ اَنَا عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْرِفُ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کے حلیف نے ان کے مال کا چھٹا حصہ حاصل کرلیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: پہلے اس بات کا حکم دیا جاتا تھا راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں تحقیق کی تو مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو اس چیز سے واقف ہو۔

19197 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهِ: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: **33**)، قَالَ: هُمُ الْاَوْلِيَاءُ، قَالَ: (وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: **33**) قَالَ: " كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُعَاقِدُ الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ: دَمِي دَمُكَ، وَهَدْمِي هَدْمُكَ وَتَرِثُنِيْ وَاَرِثُكَ وَتَطْلُبُ بِدَمِي وَاَطْلُبُ بِدَمِكَ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ بَقِيَ مِنْهُمْ نَاسٌ، فَاُمِرُوا اَنْ يُؤْتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ مِنَ الْمِيرَاثِ وَهُوَ السُّدُسُ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْمِيرَاثِ بَعْدُ "، فَقَالَ: (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ) (الأحزاب: **6**)

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے

''ہم نے ہر کسی کے لئے موالی بنائے ہیں''
قتادہ فرماتے ہیں اس سے مراد اس کے اولیاء ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے
''جس کو تمہاری قسموں نے مضبوط کیا''
قتادہ بیان کرتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرتا تھا یہ کہتا تھا کہ میرا خون تمہارا خون ہے میرا رائیگاں جانا تمہارا رائیگاں جانا ہے تم میرے وارث بنو گے اور میں تمہارا وارث بنوں گا تم میرے خون کا مطالبہ کرو گے اور میں تمہارے خون کا مطالبہ کروں گا جب اسلام آ گیا تو ان میں سے کچھ لوگ باقی رہ گئے تو ان کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ وارثت میں سے ان کا حصہ انہیں دے دیا جائے اور وہ چھٹا حصہ بنتا ہے اس کے بعد وراثت کے حکم سے متعلق آیت کے ذریعے یہ حکم منسوخ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
''اور سگے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہوں گے''۔

19198 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: 33)، قَالَ: هُمُ الْاَوْلِيَاءُ (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ)، قَالَ: كَانَ هٰذَا حِلْفًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اُمِرُوا اَنْ يُؤْتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالْوَلَاءِ وَالْمَشُورَةِ وَلَا مِيْرَاثَ

❀❀ منصور نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:
''اور ہم نے ہر کسی کے موالی بنائے ہیں''۔
مجاہد کہتے ہیں اس سے مراد ان کے (اولیاء ہیں)
''جن کو تمہاری قسموں نے مضبوط کیا ہے''۔
مجاہد کہتے ہیں یہ زمانہ جاہلیت میں حلیف قرار دینا ہوتا تھا جب اسلام آ گیا تو لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ مدد اور تعلق اور مشورہ کے حوالے سے ان کا حصہ ان لوگوں کو دیں تاہم وراثت انہیں نہیں دی جائے گی۔

19199 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَتَمَسَّكُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام میں حلیف ہونے کا کوئی تصور نہیں ہے البتہ تم زمانہ جاہلیت کے حلیف ہونے کے معاہدے کو مضبوطی سے تھام کے رکھو۔

19200 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَنْ كَانَ حَلِيفًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى حِلْفِهِ وَلَهُ نَصِيبُهُ مِنَ الْعَقْلِ وَالنَّصْرِ، يَعْقِلُ عَنْهُ مِنْ حَالَفَ وَمِيرَاثُهُ لِعَصَبَتِهِ مِنْ كَانُوْا، وَقَالُوا: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ، وَتَمَسَّكُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَزِدْهُ فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا شِدَّةً قَالَ عَمْرٌو: وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ مَنْ كَانَ حَلِيفًا اَوْ عَدِيدًا فِيْ قَوْمٍ قَدْ عَقَلُوا عَنْهُ

وَنَصَرُوهُ، فَمِيرَاثُهُ لَهُمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَارِثٌ يُعْلَمُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں جو شخص حلیف بنا تھا' وہ اپنے حلیف ہونے پر قائم رہے گا دیت اور مدد میں سے اس کا حصہ اسے ملے گا جس نے اس کو حلیف بنایا ہے وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور اس کی وراثت' اُس کے عصبہ رشتے داروں کو ملے گی خواہ وہ جو کوئی بھی ہوں لوگ یہ کہتے ہیں اسلام میں حلیف قرار دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے البتہ زمانہ جاہلیت کے حلیف قرار دینے کو لوگوں نے مضبوطی سے تھام کے رکھا تھا کیونکہ اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ ہی کیا تھا۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو کسی قوم کا حلیف یا عزیز شمار ہوتا ہو اور وہ قوم اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرتی ہو اور اس کی مدد کرتی ہو' تو اس شخص کی میراث ان لوگوں کو ملے گی جبکہ اس شخص کے کسی وارث کا علم نہ ہو۔

بَابُ: مَنْ لَا حَلِيفَ لَهُ، وَلَا عَدِيدَ، وَمِيرَاثُ الْأَسِيرِ

باب: جب کسی شخص کا کوئی حلیف یا کوئی عزیز نہ ہو' نیز قیدی کی وراثت کا حکم ۔

19201 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ مَنْ هَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَا وَارِثَ لَهُ يُعْلَمُ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَ قَوْمٍ يُعَاقِلُهُمْ وَيُعَادُّهُمْ، فَمِيرَاثُهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَالِ اللّٰهِ الَّذِي يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا جب مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص فوت ہو جائے جس کے کسی وارث کا پتہ نہ چل سکے اور وہ کسی قوم کے ساتھ بھی نہ رہتا ہو جو قوم اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرتی ہو یا اس کو اپنا حصہ شمار کرتی ہو' تو اس شخص کی وراثت مسلمانوں کے درمیان اللہ کے مال میں شامل کر دی جائے گی جو مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہوتا ہے (یعنی بیت المال میں جمع کروا دی جائے گی)۔

19202 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ قَالَ: يُوَرَّثُ الْأَسِيرُ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ، وَقَالَهُ إِبْرَاهِيمُ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں دشمن کے ہاتھوں میں موجود قیدی کو وارث قرار دیا جائے گا یہ بات ابراہیم نخعی نے بھی کہی ہے۔

19203 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِذَا قُتِلَ الْمُرْتَدُّ فَمَالُهُ لِوَرَثَتِهِ، وَإِذَا لَحِقَ بِأَرْضِ الْحَرْبِ فَمَالُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں جب مرتد قتل ہو جائے تو اس کا مال اس کے ورثاء کو ملے گا اور جب وہ دارالحرب میں

چلا جائے تو پھر اس کا مال مسلمانوں کو ملے گا (یعنی بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا)۔

باب: خُنثَى ذَكَرٌ

باب: خنثیٰ مذکر کا حکم

19204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ وَرَّثَ خُنْثَى ذَكَرًا مِنْ حَيْثُ يَبُولُ

❀❀ امام شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے خنثیٰ مذکر کو اسی حوالے سے وارث قرار دیا ہے، جس جگہ سے وہ پیشاب کرتا ہے۔

19205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الَّذِيْ يُخْلَقُ خَلْقَ الْمَرْاَةِ وَخَلْقَ الرَّجُلِ كَيْفَ يُوَرَّثُ؟ فَقَالَ: مِنْ اَيِّهِمَا بَالَ وُرِّثَ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ يَبُولُ مِنْهُمَا جَمِيعًا؟ فَقُلْتُ: لَا اَدْرِي، فَقَالَ: انْظُرْ مِنْ اَيِّهِمَا يَخْرُجُ الْبَوْلُ اَسْرَعَ فَعَلَى ذٰلِكَ يُوَرَّثُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ہیجڑا ہوتا ہے اس کی تخلیق مرد اور عورت دونوں کی طرح ہوتی ہے کہ اسے کیسے وارث قرار دیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا جس مقام سے وہ پیشاب کرتا ہے اسی حوالے سے اسے وارث قرار دیا جائے گا سعید بن مسیّب نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ دونوں اعضاء سے پیشاب کرتا ہو، تو میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم انہوں نے فرمایا: پھر تم اس بنیاد پر فیصلہ دو گے کہ دونوں اعضاء میں سے کس سے زیادہ جلدی پیشاب نکلتا ہے، تو اس بنیاد پر اسے وارث قرار دیا جائے گا۔

19206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ عَامِرَ بْنَ الظَّرْبِ الْعَدْوَانِيَّ وَكَانَ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي خُنْثَى ذَكَرٍ، فَلَمْ يَعْلَمْ حَتّٰى اَشَارَتْ عَلَيْهِ جَارِيَتُهُ رَاعِيَةُ غَنَمِهِ اَنِ انْظُرْ فَمِنْ حَيْثُ بَالَ فَوَرِّثْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ عامر بن ضرب عدوانی زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے درمیان فیصلے دیا کرتے تھے ان کے سامنے خنثیٰ مذکر کا مقدمہ پیش ہوا تو ان کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا کیا فیصلہ دیں تو ان کی کنیز جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی اس نے انہیں اشارہ کر کے بتایا: آپ یہ فیصلہ دیں کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے وہ جس مقام سے پیشاب کرتا ہے اسی حساب سے اسے وارث قرار دیا جائے۔

19208 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّهُ اخْتُصِمَ اِلٰى لَقِيطِ بْنِ زُرَارَةَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَدْرِ حَتّٰى اَشَارَتْ عَلَيْهِ خُصَيْلَةُ جَارِيَتُهُ رَاعِيَةُ غَنَمِهٖ بِاَنْ يُلْحِقَهُ مِنْ حَيْثُ يَبُوْلُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ لقیط بن زرارہ کے سامنے اس کی مانند مقدمہ پیش کیا گیا تو انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کا کیا جواب دیں تو ان کی کنیز جوان کی بکریوں کی چرواہی تھی اس کا نام خصیلہ تھا اس نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس کو اس کے ساتھ لاحق کریں جہاں سے وہ پیشاب کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

كِتَابُ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ

کتاب: اہل کتاب کے بارے میں روایات

بَابُ هَلْ يُسْاَلُ اَهْلُ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ؟

باب: کیا اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جا سکتا ہے؟

19209 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَشْوَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْحُذَاقِيُّ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حُدِّثْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَسْاَلُوا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، فَاِنَّهُمْ اِنْ يَهْدُوكُمْ قَدْ اَضَلُّوا اَنْفُسَهُمْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا نُحَدِّثُ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: تَحَدَّثُوا وَلَا حَرَجَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں زید بن اسلم کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو کیونکہ وہ تمہاری رہنمائی کیا کریں گے وہ تو خود گمراہ ہو چکے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ کیا ہم بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی بات بیان کر دیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم بات بیان کر دو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19210 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا، عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے تبلیغ کر دو خواہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے بات بیان کر دو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

19209-مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' من كره النظر في كتب أهل الكتاب - حديث: 25884'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب استقبال القبلة - باب لا تسمع دلالة مشرك لمن كان أعمى أو غير بصير' حديث: 2075'مسند أحمد بن حنبل - ' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 14367'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث: 2079'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي - باب' حديث: 9601'شعب الإيمان للبيهقي - ذكر حديث جمع القرآن' حديث: 173

19211 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ يَهُودُ يُحَدِّثُونَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُسَبِّحُونَ كَأَنَّهُمْ يَتَعَجَّبُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَدِّقُوهُمْ، وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: (آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ) (العنكبوت: 46)

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں یہودی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے وہ ان کے سامنے جب کچھ بیان کرتے تھے تو لوگوں کو اس پر حیرت ہوتی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ تم ان لوگوں کی تصدیق کرو اور نہ ہی انہیں جھوٹا قرار دو تم یہ کہو (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''ہم اس چیز پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں''۔

19212 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَسْأَلُوا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَقَدْ اَضَلُّوا اَنْفُسَهُمْ فَتُكَذِّبُونَ بِحَقٍّ، اَوْ تُصَدِّقُونَ بِبَاطِلٍ، وَإِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِي قَلْبِهِ تَالِيَةٌ تَدْعُوهُ اِلَى اللّٰهِ وَكِتَابِهِ

قَالَ: وَزَادَ مَعْنٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، اَنَّهُ قَالَ: اِنْ كُنْتُمْ سَائِلِيهِمْ لَا مَحَالَةَ، فَانْظُرُوا مَا قَضٰى كِتَابُ اللّٰهِ فَخُذُوهُ، وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَدَعُوهُ

❀❀ حریث بن ظہیر بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو کیونکہ وہ تو خود گمراہی کا شکار ہیں وہ تمہاری کیا رہنمائی کریں گے تو تم حق کو جھٹلا دو گے یا باطل کی تصدیق کر دو گے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کے دل میں موافقت ہوتی ہے جو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیتی ہے۔

قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں اگر تم نے ضرور ان سے کچھ پوچھنا ہی ہے تو تم اس بات کا جائزہ لو کہ اللہ کی کتاب نے کیا فیصلہ دیا ہے تو وہ تم حاصل کر لو اور جو چیز اللہ کی کتاب کے برخلاف ہو تم اسے چھوڑ دو۔

19213 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ، وَقَالَ: عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي مَرَرْتُ بِاَخٍ لِي مِنْ يَهُودَ فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، قَالَ: اَفَلَا اَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَسَخَ اللّٰهُ عَقْلَكَ اَلَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، قَالَ: فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ اَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسٰى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي، لَضَلَلْتُمْ، اِنَّكُمْ حَظِّي مِنَ الْاُمَمِ، وَاَنَا

حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

❀❀ امام شعبی نے عبداللہ بن ثابت کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا تو اس نے مجھے تورات کے کچھ جامع کلمات تحریر کر کے دیے کیا وہ میں آپ کے سامنے پیش کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری عقل کو مسخ کر دیا ہے؟ کیا تم اللہ تعالیٰ کے رسول کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے راضی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج شریف ٹھیک ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر آج تمہارے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہوتے اور تم ان کی پیروی کرنے لگ جاتے اور مجھے چھوڑ دیتے تو تم گمراہی کا شکار ہو جاتے تم لوگ دیگر امتوں میں سے میرا حصہ ہو (یعنی میرے لئے مخصوص ہو) اور میں انبیاء میں سے تمہارا مخصوص حصہ ہوں۔

19214 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اَبَا نَمْلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ: الْيَهُودِيُّ: اِنَّهَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، فَاِنْ كَانَ بَاطِلًا لَّمْ تُصَدِّقُوهُ، وَاِنْ كَانَ حَقًّا لَّمْ تُكَذِّبُوهُ"

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں حضرت ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہیں حضرت ابونملہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران یہودیوں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو اس نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ کلام کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے اس یہودی نے کہا: یہ کلام کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل کتاب تمہیں جو بات بتائیں تم نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ہی انہیں جھٹلاؤ تم یہ کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ اگر وہ بات باطل ہوگی تو تم اس کی تصدیق نہیں کرو گے اور اگر وہ حق ہوگی تو تم اس کو جھٹلاؤ گے نہیں۔

19215 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كَيْفَ تَسْاَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان سے کیسے کسی چیز کے بارے میں سوال کر سکتے ہو' جبکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے۔

19216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا يَهُودِيًّا - اَوْ نَصْرَانِيًّا - نَخَسَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ، ثُمَّ حَثَى عَلَيْهَا التُّرَابَ يُرِيدُهَا عَلَى نَفْسِهَا، فَرُفِعَ ذٰلِكَ

اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنَّ لِهٰٓؤُلَاءِ عَهْدًا مَا وَفَوْا لَكُمْ بِعَهْدِكُمْ، فَاِذَا لَمْ يُوفُوْا لَكُمْ بِعَهْدٍ فَلَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ: فَصَلَبَهُ عُمَرَ

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی یا عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت کو قتل کردیا' پھر اس نے اس پر مٹی ڈالی وہ شخص اس عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہتا تھا اس کا مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ عہد کی پاسداری اس وقت تک ہوگی جب تک وہ تمہارے ساتھ کیے گئے عہد کو پورا کریں لیکن جب وہ تمہارے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا نہیں کریں گے تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی عہد باقی نہیں رہے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کروا دیا۔

بَابُ هَلْ يُعَادُ الْيَهُوْدِيُّ اَوْ يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْاِسْلَامُ

باب: کیا یہودی کی عیادت کی جائے گی؟ نیز کیا اسے اسلام کی پیش کش کی جائے گی؟

19217 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ كَانَ بَيْنَ مُسْلِمٍ وَكَافِرٍ قَرَابَةٌ قَرِيبَةٌ فَلْيَعُدْهُ وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ فَلَا يَعُدْهُ وَقَالَ عَمْرٌو: لِيَعُدْهُ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ رَاْيًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء فرماتے ہیں اگر مسلمان اور کافر کے درمیان قریبی رشتہ داری ہو' تو مسلمان اس کی عیادت کر لے گا عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے عطاء فرماتے ہیں اگر ان دونوں کے درمیان رشتے داری نہ ہو' تو پھر اس کی عیادت نہیں کرے گا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں اگر ان دونوں کے درمیان رشتہ داری نہ بھی ہو' تو بھی وہ اس کی عیادت کر لے گا۔

19218 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى، يَقُوْلُ: نَعُوْدُهُمْ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں ہم ان کی عیادت کر لیتے ہیں اگرچہ ہمارے درمیان رشتہ داری نہیں بھی ہوتی۔

19219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ، وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ جَارٌ يَهُوْدِيٌّ لَا بَاْسَ بِخُلُقِهِ، فَمَرِضَ، فَعَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ، فَسَكَتَ اَبُوْهُ وَسَكَتَ الْفَتٰى، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اَبُوْهُ فِي الثَّالِثَةِ: قُلْ مَا قَالَ لَكَ، فَفَعَلَ ثُمَّ مَاتَ فَاَرَادَتِ الْيَهُوْدُ اَنْ تَلِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَوْلٰى بِهِ مِنْكُمْ فَغَسَّلَهُ وَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَنَّطَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ

❀❀ عبداللہ بن عمرو نے ابن ابوحسین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک یہودی پڑوسی تھا جس کے اخلاق برے نہیں تھے وہ بیمار ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب سمیت اس کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس کا باپ خاموش رہا تو وہ لڑکا بھی خاموش رہا پھر دوسری مرتبہ ایسا ہوا پھر تیسری مرتبہ ایسا ہوا' تو تیسری مرتبہ میں اس یہودی لڑکے کے باپ نے کہا: یہ جو تمہیں کہہ رہے ہیں تم وہ کہہ دو اس نے ایسا ہی کیا (یعنی کلمہ پڑھ لیا) پھر اس کا انتقال ہوگیا یہودیوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس کے نگران بنیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری بہ نسبت ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے غسل دیا اسے کفن دیا اسے خوشبو لگائی اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

19220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَنْبَاَنِىْ قَتَادَةُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ نَصْرَانِيّ: اَسْلِمْ اَبَا الْحَارِثِ، فَقَالَ: النَّصْرَانِيُّ: قَدْ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ لَهُ: اَسْلِمْ اَبَا الْحَارِثِ، فَقَالَ: قَدْ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ: اَسْلِمْ اَبَا الْحَارِثِ فَقَالَ: قَدْ اَسْلَمْتُ قَبْلَكَ فَغَضِبَ، وَقَالَ: " كَذَبْتَ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْاِسْلَامِ خِلَالٌ ثَلَاثٌ: شَرِيكُ الْخَمْرِ - وَلَمْ يَقُلْ: شُرْبُكَ - وَاَكْلُكَ الْخِنْزِيرَ، وَدُعَاؤُكَ لِلّٰهِ وَلَدًا "

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک عیسائی سے کہا اے ابوالحارث تم اسلام قبول کرلو اس عیسائی نے کہا: میں نے اسلام قبول کرلیا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا ابوالحارث تم اسلام قبول کرلو اس نے کہا: میں نے اسلام قبول کرلیا ہے نبی اکرم ﷺ نے تیسری مرتبہ اس سے فرمایا: اے ابوالحارث تم اسلام قبول کرلو اس نے کہا: میں آپ سے پہلے ہی اسلام قبول کر چکا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آگئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جھوٹ بول رہے ہو تمہارے اور اسلام قبول کرنے کے درمیان تین چیزیں رکاوٹ ہیں شراب میں حصہ داری آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تمہارا شراب پینا' تمہارا خنزیر کھانا اور تمہارا یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔

19221 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ لِغُلَامٍ لَهُ نَصْرَانِيّ: يَا جَرِيرُ، اَسْلِمْ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يُقَالُ لَهُمْ

❀❀ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں میں نے مجاہد کو اپنے عیسائی غلام کو یہ کہتے ہوئے سنا اے جریر تم اسلام قبول کرلو پھر انہوں نے فرمایا: ان لوگوں سے اسی طرح کہا جائے گا۔

بَابُ مَا يُوجَبُ عَلَيْهِ اِذَا اَسْلَمَ وَمَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الطُّهُورِ وَغَيْرِهِ

باب: جب (کوئی اہل کتاب یا غیر مسلم) اسلام قبول کرلے تو اس پر کیا چیز واجب ہوگی اور اسے طہارت حاصل کرنے اور اس طرح کی دیگر چیزوں میں سے کن باتوں کا حکم دیا جائے گا؟

19222 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ اَنَّ

مُحَمَّدَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ الْاَسْوَدَ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ: جَلَسَ عِنْدَ قَرْنِ مَسْقَلَةَ - وَقَرْنُ مَسْقَلَةَ الَّذِىْ تُهْرِيقُ اِلَيْهِ بُيُوتُ ابْنِ اَبِىْ يَمَامَةَ وَهِىَ دَارُ ابْنِ سَمُرَةَ وَمَا حَوْلَهَا، وَالَّذِىْ يُهْرِيقُ مَا اَدْبَرَ مِنْهَا عَلٰى دَارِ ابْنِ عَامِرٍ وَمَا اَقْبَلَ مِنْهَا عَلٰى دَارِ ابْنِ سَمُرَةَ وَمَا حَوْلَهَا - قَالَ الْاَسْوَدُ: فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَجَاءَهُ النَّاسُ الْكِبَارُ وَالصِّغَارُ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَشَهَادَةِ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ، وَشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

❀❀ محمد بن اسود بن خلف بیان کرتے ہیں ان کے والد اسود نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ فتح مکہ کے دن لوگوں سے بیعت لے رہے تھے تو وہ بیان کرتے ہیں وہ قرن مسقلہ کے پاس بیٹھ گئے قرن مسقلہ وہ جگہ ہے جہاں ابن ابو یمامہ کے گھروں کا پانی بہتا ہوا آتا ہے' اور یہ دار ابن سمرہ اور اس کے آس پاس کی جگہ ہے' اور جو پانی بہتا ہوا آتا ہے وہ پیچھے سے دار ابن عامر میں آتا ہے' اور آگے سے دار ابن سمرہ میں اور آس پاس کی جگہوں پر آتا ہے اسود بیان کرتے ہیں پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ تشریف فرما ہوئے بڑے اور چھوٹے لوگ آپ کے پاس آنے لگے اور آپ کی بیعت کرنے لگے جو اسلام قبول کرنے کے حوالے سے تھی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے حوالے سے تھی اور اس بات کی گواہی کے حوالے سے تھی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

19223 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِينَاءَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ كَانَا رَجُلَىْ سَوْءٍ قَدْ قَطَعَا الطَّرِيقَ، وَقَتَلَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّا وَصَلَّيَا، ثُمَّ بَايَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ اَرَدْنَا اَنْ نَاْتِيَكَ، فَقَدْ قَصَّرَ اللّٰهُ خُطَوْنَا، فَقَالَ: مَا اَسْمَاؤُكُمَا؟ فَقَالَا: الْمُهَانَانِ، قَالَ: بَلْ اَنْتُمَا الْمُكْرَمَانِ

❀❀ عباس بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو آدمی بہت برے تھے وہ دونوں ڈاکہ ڈالتے تھے اور قتل کر دیتے تھے نبی اکرم ﷺ کا گزر ان دونوں کے پاس سے ہوا تو ان دونوں نے وضو کیا نماز ادا کی اور پھر نبی اکرم ﷺ کی بیعت کر لی (یعنی اسلام قبول کر لیا) ان دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے قدموں کو چھوٹا کر دیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: مہان (بے عزت) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم دونوں مکرم (یعنی عزت دار) ہو۔

19224 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ

19224-سنن أبي داؤد - كتاب الطهارة' باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل - حديث: 305'الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - مزيدة العبدى رضي الله عنه' حديث: 1501'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب ما يوجب الغسل - باب الكافر يسلم فيغتسل' حديث: 765'معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب الكافر يسلم' حديث: 384'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأشربة' باب الختان - حديث: 2715'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' من اسمه يعيش - من يكنى أبا كليب' حديث: 18801

جَـدِّهِ: اَنَّـهُ جَـاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ، يَقُوْلُ: احْلِقْ

قَـالَ ابْـنُ جُـرَيْـجٍ: وَاَخْبَـرَنِـىْ آخَرُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِآخَرَ: اَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ

❀❀ عثیم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی میں نے اسلام قبول کرلیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم زمانہ کفر کے بال اپنے آپ سے ہٹادو! نبی اکرم ﷺ کے فرمان مطلب یہ تھا کہ تم سر منڈ والو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں ایک اور شخص نے ان کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم زمانہ کفر کے بال اپنے آپ سے دور کردو اور ختنہ کروالو۔

19225 - حدیث نبوی: اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ خَلِيفَةِ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَـدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرِيدُ الْاِسْلَامَ فَاَسْلَمْتُ، فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ فَاغْتَسَلْتُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

❀❀ حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ اسلام قبول کرنے کا تھا میں نے اسلام قبول کرلیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کروں تو میں نے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کیا۔

19226 - حدیث نبوی: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، اَخْبَـرَنَـا عُبَيْـدُ الـلّٰهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْـمَـقْبُـرِيِّ، عَـنْ اَبِـيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ اُسِرَ فَاَسْلَمَ، فَجَاءَ هُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ بِهِ اِلٰى حَـائِـطِ اَبِـيْ طَـلْحَةَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَغْتَسِلَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَسُنَ اِسْلَامُ اَخِيكُمْ

19225-سنن أبي داؤد - كتاب الطهارة' باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل - حديث: 304صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء ' جماع أبواب غسل الجنابة - باب استحباب غسل الكافر إذا أسلم بالماء والسدر' حديث: 255صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب غسل الكافر إذا أسلم - ذكر الاستحباب للكافر إذا أسلم أن يكون اغتساله بماء وسدر' حديث: 1256السنن للنسائي - سؤر الهرة' صفة الوضوء - ذكر ما يوجب الغسل وما لا يوجبه غسل الكافر إذا أسلم' حديث: 188السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' غسل الكافر إذا أسلم - حديث: 188السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب ما يوجب الغسل - باب الكافر يسلم فيغتسل' حديث: 762المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7169المعجم الكبير للطبراني - باب القاف ' من اسمه قيس - ما أسند قيس بن عاصم' حديث: 15668معجم الصحابة لابن قانع - قيس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبيد' حديث: 1398

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثمامہ حنفی کو قید کر دیا گیا اس نے اسلام قبول کرلیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے آپ نے اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں بھیجا اور اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کرے اس نے غسل کیا پھر اس نے دو رکعت ادا کیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بھائی کا اسلام عمدہ ہو گیا ہے۔

19227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فِي الَّذِيْ يُسْلِمُ يُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اسلام قبول کر لے گا اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

بَابُ الْمُشْرِكِ يَتَحَوَّلُ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى دِيْنٍ هَلْ يُتْرَكُ

باب: جب کوئی مشرک ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کی طرف منتقل ہو جائے

(جو اسلام کے علاوہ ہو) تو کیا اسے چھوڑ دیا جائے گا؟

19228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيثًا رُفِعَ اِلٰى عَلِيٍّ فِيْ يَهُوْدِيٍّ، اَوْ نَصْرَانِيٍّ تَزَنْدَقَ قَالَ: دَعُوهُ تَحَوَّلَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى دِيْنٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک یہودی یا شاید ایک عیسائی کا مقدمہ پیش کیا گیا جو زندیق ہو گیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ ایک دین سے دوسرے دین کی طرف منتقل ہو جائے۔

19229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: رُفِعَ اِلٰى عَلِيٍّ يَهُوْدِيٌّ، اَوْ نَصْرَانِيٌّ تَزَنْدَقَ، قَالَ: دَعُوهُ تَحَوَّلَ مِنْ كُفْرٍ اِلٰى كُفْرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَقُلْتُ لَهُ: عَمَّنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ الْمُخَارِقِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ كَتَبَ فِيْهِ اِلٰى عَلِيٍّ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ بِهٰذَا

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک یہودی یا شاید ایک عیسائی کا معاملہ پیش کیا گیا جو زندیق ہو گیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ ایک کفر سے دوسرے کفر کی طرف منتقل ہو جائے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ امام ابوحنیفہ نے جواب دیا یہ سماک بن حرب کے حوالے سے قابوس بن مخارق کے حوالے سے منقول ہے کہ محمد بن ابوبکر نے اس شخص کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں یہ بات لکھی تھی۔

19230 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ خَلَّادٌ اَنَّ عَمْرَو بْنَ

شُعَيْبٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا نَدَعُ يَهُوْدِيًّا، وَلَا نَصْرَانِيًّا يُنَصِّرُ وَلَدَهُ، وَلَا يُهَوِّدُهُ فِي مُلْكِ الْعَرَبِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کسی بھی یہودی یا عیسائی کو عربوں کی حدود میں اپنی اولاد کو عیسائی یا یہودی نہیں بنانے دیں گے۔

بَابُ هَلْ تُهْدَمُ كَنَائِسُهُمْ؟ وَمَا يُمْنَعُوا

باب: کیا ان کے عبادت خانوں کو منہدم کر دیا جائے گا اور انہیں کس چیز سے روکا جائے گا؟

19231 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تُهْدَمَ الْكَنَائِسُ الَّتِيْ فِي الْاَمْصَارِ الْقَدِيمَةِ وَالْحَدِيثَةِ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں سنت یہ ہے کہ ان کے عبادت خانے منہدم کر دیے جائیں جو شہروں موجود ہوں خواہ وہ پرانے ہوں یا نئے ہوں۔

19232 - اقوالِ تابعین: قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ: وَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: "اِنَّمَا صَالَحُوا عَلٰى دِيْنِهِمْ يَقُوْلُ: لَا تُهْدَمُ"

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں عمرو بن میمون بن مہران نے مجھ سے کہا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا ان لوگوں نے اپنے دین پر مصالحت کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں انہیں منہدم نہیں کیا جائے گا۔

19233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَمِّيْ وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: شَهِدْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُهْدَمَ الْكَنَائِسُ الْقَدِيمَةُ، شَهِدْتُهُ يَهْدِمُهَا، فَاُعِيدَتْ، فَلَمَّا قَدِمَ رَجَاءٌ دَعَانِيْ فَشَهِدْتُ عَلٰى كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَهَدَمَهَا ثَانِيَةً

❀❀ وہب بن نافع بیان کرتے ہیں میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس خط کے پاس موجود تھا جو انہوں نے عروہ بن محمد کو لکھا تھا جس میں یہ حکم دیا تھا کہ ان کے پرانے عبادت خانوں کو منہدم کر دیا جائے پھر جب انہوں نے ان کو منہدم کیا تو میں اس وقت بھی وہاں موجود تھا' پھر وہ دوبارہ بنا دیے گئے جب رجاء آئے اور انہوں نے مجھے بلایا تو میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے بارے میں گواہی دی تو انہوں نے دوسری مرتبہ انہیں منہدم کروا دیا۔

19234 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ: حَنَشٌ اَبُوْ عَلِيٍّ اَنَّ عِكْرِمَةَ اَخْبَرَهُ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَتَّخِذُوا الْكَنَائِسَ فِيْ اَرْضِ الْعَرَبِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَّا مَا مَصَّرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَلَا تُرْفَعُ فِيْهِ كَنِيسَةٌ وَلَا بِيعَةٌ، وَلَا صَلِيبٌ، وَلَا سِنَانٌ، وَلَا يُنْفَخُ فِيْهَا بِبُوقٍ، وَلَا يُضْرَبُ فِيْهَا بِنَاقُوسٍ، وَلَا يَدْخُلُ فِيْهَا خَمْرٌ وَلَا خِنْزِيرٌ، وَمَا كَانَتْ مِنْ اَرْضٍ صُوْلِحُوا صُلْحًا، فَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَفُوْا لَهُمْ بِصُلْحِهِمْ تَفْسِيرُ مَا مَصَّرَ الْمُسْلِمُوْنَ، يَقُوْلُ: مَا كَانَتْ مِنْ اَرْضِهِمْ اَوْ

اَخَذُوهَا عَنْوَةً

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کیا مشرکین کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ عربوں کی سرزمین پر اپنے عبادت خانے بنائیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک ان شہروں کا تعلق ہے جو مسلمانوں نے بنائے ہیں تو ان میں کوئی عبادت خانہ یا گرجا گھر یا صلیب یا سنان کو بلند نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہاں بگل بجایا جائے گا نہ ہی وہاں ناقوس بجایا جائے گا اور نہ ہی وہاں شراب یا خنزیر لایا جائے گا لیکن جو ایسی سرزمین ہو جو (غیر مسلموں کی ہو) اور وہاں ان کے ساتھ صلح ہو گئی ہو اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو جائے تو پھر مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کے ساتھ جو صلح کی ہے اس کو پورا کریں۔

مسلمانوں نے جو شہر آباد کیے ہیں اس کی وضاحت یہ ہے کہ جو علاقہ ان لوگوں کا تھا اور مسلمانوں نے اسے لڑ کر اُن سے حاصل کیا۔

19235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ يُمْنَعَ النَّصَارٰى بِالشَّامِ اَنْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا، قَالَ: وَنُهُوا اَنْ يُفَرِّقُوْا رُءُوسَهُمْ، وَاَمَرَ بِجَزِّ نَوَاصِيهِمْ، وَاَنْ يَشُدُّوا مَنَاطِقَهُمْ، وَلَا يَرْكَبُوا عَلٰى سُرُجٍ، وَلَا يَلْبَسُوا عَصْبًا، وَلَا خَزًّا وَلَا يَرْفَعُوا صُلُبَهُمْ فَوْقَ كَنَائِسِهِمْ، فَاِنْ قَدَرُوا عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا بَعْدَ التَّقَدُّمِ اِلَيْهِ، فَاِنَّ سَلَبَهُ لِمَنْ وَجَدَهُ، قَالَ: وَكَتَبَ اَنْ تُمْنَعَ نِسَاؤُهُمْ اَنْ يَرْكَبْنَ الرَّحَائِلَ

❀❀ عمرو بن میمون بن مہران بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا کہ شام میں عیسائیوں کو ناقوس بجانے سے منع کر دیا جائے گا اور انہیں اس بات سے بھی منع کر دیا جائے گا کہ وہ بالوں میں مانگ نکالیں اور انہیں آگے سے بال کٹوانے کا حکم دیا اور انہیں پٹکے پہننے کا حکم دیا نیز یہ کہ وہ زین پر سوار نہیں ہوں گے اور پٹی اور خز نہیں پہنیں گے وہ اپنے عبادت خانوں کے اوپر صلیب بلند نہیں کریں گے اگر کسی شخص نے اس بات کی پیشگی اطلاع ہونے کے باوجود ایسا کیا ہو اور وہ پکڑا جائے تو جو شخص اسے پکڑے گا اسے اس کا سامان مل جائے گا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ بھی خط لکھا تھا کہ ان کی خواتین کو پالان میں سوار ہونے سے منع کر دیا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يَحْكُمُ الْمُسْلِمُوْنَ بَيْنَهُمْ

باب: کیا مسلمان ان کے درمیان فیصلہ کر سکتے ہیں؟

19236 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَابُوسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْاَلُهُ عَنْ مُسْلِمٍ زَنٰى بِنَصْرَانِيَّةٍ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَقِمِ الْحَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِ، وَارْدُدِ النَّصْرَانِيَّةَ اِلٰى اَهْلِ دِيْنِهَا

❀❀ قابوس نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے ایسے مسلمان کے بارے دریافت کیا جو کسی عیسائی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ تم مسلمان پر حد جاری کرو اور عیسائی عورت کو اس کے دین والے لوگوں کے حوالے کر دو (وہ اپنے دین کے حساب سے اسے سزا دیں گے)۔

19237 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: نَحْنُ مُخَيَّرُوْنَ اِنْ شِئْنَا حَكَمْنَا بَيْنَهُمْ، وَاِنْ شِئْنَا لَمْ نَحْكُمْ، فَاِنْ حَكَمْنَا حَكَمْنَا بَيْنَهُمْ بِحُكْمِنَا بَيْنَنَا وَتَرَكْنَاهُمْ فِيْ حُكْمِهِمْ بَيْنَهُمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ) (المائدة: 49) وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42)

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں ہمیں اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیں اور اگر ہم چاہیں تو فیصلہ نہ دیں اگر ہم ان کے درمیان فیصلہ دینا چاہیں گے تو ہم ان کے درمیان وہی فیصلہ دیں گے جو ہم اپنے درمیان دیتے ہیں ورنہ ہم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں گے وہ اپنے درمیان (اپنے مذہب کے مطابق) فیصلہ کر لیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور یہ کہ تم ان کے درمیان فیصلہ دو''۔

عمرو بن شعیب نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے

''تم ان کے درمیان فیصلہ دو یا ان سے اعراض کرو''۔

19238 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يُرَدُّوا فِيْ حُقُوقِهِمْ وَمَوَارِيثِهِمْ اِلٰى اَهْلِ دِيْنِهِمْ، اِلَّا اَنْ يَاْتُوا رَاغِبِينَ فِيْ حَدٍّ نَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْهِ فَنَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ: (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے سنت جاری ہو چکی ہے کہ ان کے حقوق اور ان کی وراثت کے حوالے سے انہیں ان کے دین کے افراد کی طرف لوٹایا جائے گا' البتہ اگر وہ کسی حد کے معاملے میں رغبت رکھتے ہوئے آتے ہیں کہ ہم اس معاملے کے بارے میں ان کے درمیان فیصلہ دیں تو ہم ان کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیں گے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم فیصلہ دیتے ہو تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ دو''۔

19239 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: " نَسَخَتْ قَوْلُهُ: (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42) قَوْلَهُ: (احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 49) "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''تم ان کے درمیان فیصلہ دو یا ان سے اعراض کرو''۔

اس فرمان نے اس فرمان کو منسوخ کر دیا ہے

''تم ان کے درمیان اس چیز کے مطابق فیصلہ دو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے''۔

19240 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَامِرٍ قَالَا: اِنْ شَاءَ الْوَالِيُ قَضٰى بَيْنَهُمْ، وَاِنْ شَاءَ اَعْرَضَ عَنْهُمْ، فَاِنْ قَضٰى بَيْنَهُمْ قَضٰى بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ

❀❀ ابراہیم نخعی اور عامر شعبی بیان کرتے ہیں: اگر حاکم چاہے گا تو ان کے درمیان فیصلہ دیدے گا اور اگر چاہے گا تو ان سے اعراض کرے گا اگر وہ ان کے درمیان فیصلہ دیتا ہے' تو وہ ان کے درمیان اس چیز کے مطابق فیصلہ دے گا جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے۔

19241 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اِذَا جَاءَ كَ اَهْلُ الْكِتَابِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

❀❀ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عدی بن عدی کو خط لکھا کہ جب اہل کتاب تمہارے پاس آئیں تو تم ان کے درمیان فیصلہ دے دو۔

19242 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَحُدُّ يَهُوْدِيًّا حَدًّا فِيْ فِرْيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے ایک یہودی پر مسجد میں حد قائم کی تھی اس کے جسم پر قمیص موجود تھی۔

19243 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اِنْ زَنٰى رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ بِمُسْلِمَةٍ، اَوْ سَرَقَ لِمُسْلِمٍ شَيْئًا اُقِيمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعْرِضِ الْاِمَامُ عَنْ ذٰلِكَ، يَقُوْلُوْنَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَهُمْ، فَاِنَّهُ لَا يُعْرِضُ عَنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا کوئی مرد اگر کسی مسلمان عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے یا کسی مسلمان کی کوئی چیز چوری کر دیتا ہے' تو اسے سزا دی جائے گی ایسی صورت میں حاکم وقت اس سے اعراض نہیں کرے گا علماء یہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ معاملہ جو مسلمانوں اور اہل کتاب کے درمیان ہو اس معاملے میں حاکم وقت اہل کتاب سے (یا غیر مسلم سے) اعراض نہیں کرے گا۔

بَابُ هَلْ يُحَدُّ الْمُسْلِمُ لِلْيَهُوْدِيِّ

باب: کیا کسی یہودی کی وجہ سے مسلمان پر حد جاری کی جائے گی؟

19244 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ،

وَغَيْرِهُمَا: زَعَمُوْا اَلَّا حَدَّ عَلٰى مَنْ رَمَاهُمْ اِلَّا اَنْ يُنَكِّلَ السُّلْطَانُ

❀❀ اسماعیل بن محمد اور یعقوب بن عتبہ اور دیگر حضرات کا یہ کہنا ہے کہ جس شخص نے ان (اہل کتاب یا غیر مسلموں) پر زنا کا الزام لگایا ہو اس پر حد جاری نہیں ہوگی البتہ حاکم وقت اسے سزا دے گا۔

19245 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلْتُهُ هَلْ عَلٰى مِنْ قَذَفَ اَهْلَ الذِّمَّةِ حَدٌّ؟ قَالَ: لَا اَرٰى عَلَيْهِ حَدًّا

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی ذمی پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو کیا اس پر حد جاری ہوگی انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

19246 - اقوال تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُوْلُ: لَا حَدَّ عَلَيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

19247 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا حَدَّ عَلٰى مِنْ رَمٰى يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص کسی یہودی یا عیسائی پر الزام عائد کرتا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

19248 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ " فَرُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ مُسْلِمٌ وَنَصْرَانِيٌّ قَذَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَضَرَبَ النَّصْرَانِيَّ لِلْمُسْلِمِ ثَمَانِيْنَ، وَقَالَ لِلنَّصْرَانِيِّ: مَا فِيْكَ اَعْظَمُ مِنْ قَذْفِهِ هٰذَا، فَتَرَكَهُ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِ الْحَمِيْدِ فَكَتَبَ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَذْكُرُ مَا صَنَعَ الشَّعْبِيُّ فَكَتَبَ عُمَرُ يُحَسِّنُ صَنِيْعَ الشَّعْبِيِّ

❀❀ مطرف بن طریف بیان کرتے ہیں ہم لوگ امام شعبی کے پاس موجود تھے ان کے سامنے دو آدمیوں کا مقدمہ پیش کیا گیا ایک مسلمان تھا اور ایک عیسائی تھا ان میں سے ہر ایک نے دوسرے پر زنا کا الزام لگایا تھا تو انہوں نے مسلمان کی وجہ سے عیسائی کو اسی کوڑے لگائے اور عیسائی سے کہا تمہارے اندر جو خرابی پائی جاتی ہے وہ اس کے جھوٹے الزام سے زیادہ بڑی ہے' تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا یہ معاملہ عبدالحمید کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا اور امام شعبی کے طرز عمل کا ذکر کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے امام شعبی کے طرز عمل کی تعریف کی۔

19249 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: مَنْ قَذَفَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، وَاِنْ قَذَفَ نَصْرَانِيٌّ نَصْرَانِيَّةً لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنْ تَخَاصَمُوْا اِلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ، كَمَا لَا يُضْرَبُ لَهُمْ مُسْلِمٌ اِذَا قَذَفَهُمْ كَذٰلِكَ لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں جو شخص کسی یہودی یا عیسائی پر زنا کا الزام لگائے گا اس پر حد جاری نہیں ہوگی اگر عیسائی مرد کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو ایک دوسرے کی وجہ سے ان کی پٹائی نہیں کی جائے گی اگر وہ اپنا مقدمہ مسلمانوں کے

سامنے لے آتے ہیں جس طرح مسلمان کو ان پر زنا کا الزام لگانے کی وجہ سے مارا نہیں جائے گا اسی طرح ان کو بھی ایک دوسرے کی وجہ سے نہیں مارا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يُقَاتَلُ اَهْلُ الشِّرْكِ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا مِنْ غَيْرِ اَهْلِ الْكِتَابِ وَتُؤْخَذَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةُ

باب: اہل کتاب کے علاوہ (دیگر ادیان سے تعلق رکھنے والے) مشرکین کے ساتھ کیا اس وقت تک جنگ کی جائے گی جب تک وہ ایمان نہیں لے آتے اور کیا ان سے جزیہ وصول کیا جائے گا؟

19250 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْهَا اَحْرَزُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ لڑائی کروں جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ اپنی جانیں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیں گے البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

19251 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَاتِلُوا النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیں گے البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

19252 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، فَقُلْتُ الْمَجُوْسُ اَهْلُ الْكِتَابِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالْاَسْبَذِيُّوْنَ؟ قَالَ: "وُجِدَ كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ - زَعَمُوْا - بَعْدَ اِذْ اَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْهُمْ فَلَمَّا وَجَدَهُ تَرَكَهُمْ، قَالَ: قَدْ زَعَمُوْا ذٰلِكَ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کیا مجوسی بھی اہل کتاب شمار ہوں گے؟ انہوں نے جواب دیا جی نہیں میں نے دریافت کیا: اسبذی؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی تحریر پائی گئی ہے جو ان لوگوں کے لئے تھی لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا جب انہوں نے وہ

تحریر پائی تو انہیں چھوڑ دیا انہوں نے بتایا: لوگوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

19253 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: مَا اَدْرِي مَا اَصْنَعُ فِي هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ لَيْسُوا مِنَ الْعَرَبِ وَلَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ - يُرِيدُ الْمَجُوسَ - فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نکلے ان کا گزر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا جن میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کیا کروں جو نہ تو عرب ہیں اور نہ ہی اہل کتاب ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد مجوسی تھے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم ان لوگوں کے ساتھ اہل کتاب کا سا طرز عمل اختیار کرو''۔

19254 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرٌ اَيْضًا عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ لِاَهْلِ هَجَرَ اَلَّا يُحْمَلَ عَلٰى مُحْسِنٍ ذَنْبُ مُسِيءٍ، وَاِنِّي لَوْ جَاهَدْتُكُمْ اَخْرَجْتُكُمْ مِنْ هَجَرَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ہجر کے بارے میں یہ خط لکھا تھا کہ کسی برائی کرنے والا کا گناہ کسی اچھائی کرنے والے پر نہ ڈالا جائے اور اگر میں نے تمہارے ساتھ جہاد کیا تو میں تمہیں ہجر سے نکال دوں گا۔

19255 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُسْاَلُ: اَتُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ اَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَعُمَرُ مِنْ اَهْلِ السَّوَادِ، وَعُثْمَانُ مِنْ بَرْبَرٍ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں میں نے زہری کو سنا ان سے سوال کیا گیا جو لوگ اہل کتاب نہیں ہیں کیا ان سے جزیہ وصول کیا جا سکتا ہے انہوں نے جواب دیا جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے جزیہ وصول کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد سے جزیہ وصول کیا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بربروں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

19256 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَجُوسِ هَجَرَ يَدْعُوهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَمَنْ اَسْلَمَ قَبِلَ مِنْهُ الْحَقَّ، وَمَنْ اَبَى كَتَبَ عَلَيْهِ الْجِزْيَةَ، وَاَنْ لَا تُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ، وَاَلَّا تُنْكَحَ لَهُمْ امْرَاَةٌ

❀❀ حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں کو خط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی جس شخص نے اسلام قبول کرلیا آپ نے اس سے حق کو قبول کیا اور جس شخص نے انکار کیا آپ ﷺ نے اس پر جزیہ کی ادائیگی کو مقرر کیا اور یہ فرمایا کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور ان کی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا۔

19257 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ: اَنَّهُ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا فِي السَّنَةِ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ

❀❀ معمر نے قتادہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ بحرین کے رہنے والے لوگوں سے ہر شخص سے سالانہ چوبیس درہم وصول کیے جاتے تھے۔

19258 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَوْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ السَّوَادِ لَيْسَ لَهُمْ عَهْدٌ، فَلَمَّا اُخِذَ مِنْهُمُ الْخَرَاجُ كَانَ لَهُمْ عَهْدٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں اہل سواد کے ساتھ کوئی عہد نہیں تھا لیکن جب ان سے خراج وصول کیا جانے لگا تو ان کے لئے عہد ہوگیا۔

19259 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَالَحَ عَبَدَةَ الْاَوْثَانِ عَلَى الْجِزْيَةِ، اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنَ الْعَرَبِ وَقَبِلَ الْجِزْيَةَ مِنْ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَكَانُوا مَجُوسًا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بتوں کے عبادت گزاروں کے ساتھ جزیہ کی ادائیگی پر صلح کی تھی البتہ ان لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جن کا تعلق عربوں سے تھا نبی اکرم ﷺ نے اہل بحرین سے جزیہ قبول کیا تھا' وہ لوگ مجوسی تھے۔

19260 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِهِمَا، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ، وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَ مِنْ مَجُوسِ السَّوَادِ، وَاَنَّ عُثْمَانَ اَخَذَ مِنْ بَرْبَرٍ

❀❀ ابن جریج نے یعقوب بن عتبہ، اسماعیل بن محمد اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سواد کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بربروں سے وصول کیا تھا۔

19261 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ بَجَالَةَ التَّمِيمِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يُرِدْ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

❀❀ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کا ارادہ اس وقت تک نہیں کیا جب

تک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دے دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

19262 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ سَعْدٍ، عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ ذٰلِكَ اَحْسَبُهُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ، اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ بْنَ عَلْقَمَةَ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ اَوْ فَرْوَةَ بْنَ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيَّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْسَ عَلَى الْمَجُوسِ جِزْيَةٌ فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: اَنْتَ تَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ، وَاللّٰهِ لَمَا اَخْفَيْتَ اَخْبَثُ مِمَّا اَظْهَرْتَ " فَذَهَبَ بِهٖ حَتّٰى دَخَلَا عَلٰى عَلِيٍّ وَهُوَ فِيْ قَصْرٍ جَالِسٌ فِيْ قُبَّةٍ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، زَعَمَ هٰذَا اَنَّهٗ لَيْسَ عَلَى الْمَجُوسِ جِزْيَةٌ وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ فَقَالَ عَلِيٌّ: " - اِلَيْنَا يَقُوْلُ: اجْلِسَا - وَاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ الْيَوْمَ اَحَدٌ اَعْلَمَ بِذٰلِكَ مِنِّي، كَانَ الْمَجُوسُ اَهْلَ كِتَابٍ يَعْرِفُوْنَهٗ، وَعِلْمٍ يَدْرُسُوْنَهٗ، فَشَرِبَ اَمِيْرُهُمُ الْخَمْرَ فَوَقَعَ عَلٰى اُخْتِهٖ فَرَآهُ نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ، قَالَتْ اُخْتُهٗ: اِنَّكَ قَدْ صَنَعْتَ بِهَا كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ رَآكَ نَفَرٌ لَا يَسْتُرُوْنَ عَلَيْكَ، فَدَعَا اَهْلَ الطَّمَعِ، فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: قَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ آدَمَ اَنْكَحَ بَنِيهِ بَنَاتَهٗ، فَجَاءَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ رَاَوْهُ، فَقَالُوا: وَيْلًا لِلْاَبْعَدِ، اِنَّ فِيْ ظَهْرِكَ حَدًّا، فَقَتَلَهُمْ، وَهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا عِنْدَهٗ، ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ: بَلٰى قَدْ رَاَيْتُكَ، فَقَالَ لَهَا: وَيْحًا لِبَغِيِّ بَنِيْ فُلَانٍ، قَالَتْ: اَجَلْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ بَغِيَّةً، ثُمَّ تُبْتُ فَقَتَلَهَا، ثُمَّ اُسْرِيَ عَلٰى مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى كُتُبِهِمْ فَلَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ "

❀❀ مستورد بن علقمہ بیان کرتے ہیں وہ ایک محفل میں موجود تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ فروہ بن نوفل اشجعی کا واقعہ ہے) ایک شخص نے کہا: مجوسیوں پر جزیہ لازم نہیں ہوتا تو مستورد نے کہا: تم یہ بات کہہ رہے ہو حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے اللہ کی قسم! تم نے جو چیز پوشیدہ رکھی ہے وہ اس سے زیادہ بری ہوگی جو تم نے ظاہر کی ہے پھر وہ اس کو ساتھ لے کر گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ دونوں افراد حاضر ہوئے جو اس محل میں موجود ایک خیمے میں موجود تھے مستورد نے کہا: اے امیر المومنین اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ مجوسیوں پر جزیہ لازم نہیں ہوتا حالانکہ آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ۔ اللہ کی قسم! اس وقت روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو مجوسی اصل میں اہل کتاب ہی تھے یہ لوگ کتاب کا علم رکھتے تھے اس کی درس و تدریس کرتے تھے ایک مرتبہ ان کے ایک امیر نے شراب پی اور اپنی بہن کے ساتھ زنا کر لیا اسے کچھ مسلمانوں نے دیکھ لیا اگلے دن صبح اس کی بہن نے اس سے کہا کہ تم نے میرے ساتھ یہ یہ حرکت کی ہے اور کچھ لوگوں نے تمہیں دیکھ لیا ہے وہ تمہارا پردہ نہیں رکھیں گے تو امیر نے لالچی لوگوں کو بلا کر انہیں عطیات دیے اور پھر ان سے کہا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کی شادیاں اپنے بیٹیوں کے ساتھ کی تھیں پھر وہ لوگ آ گئے جنہوں نے اس کو دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا: دور کے شخص کے لئے بربادی ہے تمہیں سزا دی جائے گی تو اس نے ان لوگوں کو قتل کروا دیا یہ وہی لوگ تھے جو اس کے پاس

موجود تھے پھر ایک عورت آئی اس نے کہا: جی ہاں میں نے بھی تمہیں یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے تو بادشاہ نے اس عورت سے کہا بنوفلاں کی فاحشہ عورت کے لئے بربادی ہے اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں اللہ کی قسم! پہلے میں بری عورت تھی لیکن پھر میں نے توبہ کرلی تھی تو بادشاہ نے اسے بھی قتل کروادیا پھر اس کے بعد ان لوگوں کے دلوں سے اور ان کی کتابوں سے یہ چیز ختم کردی گئی اور ان کے پاس کوئی بھی چیز مستند نہیں رہی (یا درست نہیں رہی)۔

19263 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِ: اَنَّهُ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا فِي السَّنَةِ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ

❀❀ معمر نے قتادہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے ہر فرد سے سالانہ چوبیس درہم وصول کیے جاتے تھے۔

بَابُ كَمْ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجِزْيَةِ

باب: جزیہ میں ان سے کتنی رقم وصول کی جائے گی؟

19264 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ: مَا عَلِمْنَا شَيْئًا اِلَّا مَا صُوْلِحُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ اَحْرَزُوا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، قَالَ: وَقَالَ لِي ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے جزیہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمیں اس کے بارے میں یہی علم ہے کہ جس چیز پر ان کے ساتھ مصالحت ہوگی (ان پر وہی ادائیگی لازم ہوگی) اور پھر وہ اپنے اموال میں سے ہر چیز کو محفوظ کرلیں گے عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

19265 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ: ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ بَلَغَ الْحُلُمَ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا - اَوْ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ - فَجَعَلَ الْوَرِقَ عَلٰى مَنْ كَانَ مِنْهُمْ بِالْعِرَاقِ لِاَنَّهَا اَرْضُ وَرِقٍ، وَجَعَلَ الذَّهَبَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ لِاَنَّهَا اَرْضُ الذَّهَبِ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقَ الْمُسْلِمِينَ وَكِسْوَتَهُمُ الَّتِي كَانَ عُمَرُ يَكْسُوهَا النَّاسَ وَضِيَافَةَ مِنْ نَزَلَ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَاَيَّامِهِنَّ

❀❀ نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے بالغ ہونے والے ہر شخص پر چالیس درہم یا چار دینار کی ادائیگی لازم قرار دی تھی انہوں نے چاندی کی شکل میں ادائیگی ان لوگوں پر قرار دی تھی جو عراق میں رہتے تھے کیونکہ وہاں چاندی میں لین دین ہوتا ہے اور اہل شام اور اہل مصر پر سونے کی شکل میں ادائیگی لازم قرار دی تھی کیونکہ وہاں سونے میں لین دین ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ انہوں نے مسلمانوں کو اناج فراہم کرنے اور لباس فراہم کرنے کی ادائیگی بھی مقرر کی تھی یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو لباس لوگوں کو فراہم کرتے تھے اور وہ مسلمان ان کے ہاں ٹھہریں گے تین دن تک ان کی مہمان نوازی کی جائے گی۔

19266 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ مُوْسَى: قَالَ نَافِعٌ: سَمِعْتُ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ اَهْلَ الْجِزْيَةِ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا نَزَلُوا بِنَا كَلَّفُوْنَا الْغَنَمَ وَالدَّجَاجَ، فَقَالَ عُمَرُ: اَطْعِمُوهُمْ مِنْ طَعَامِكُمُ الَّذِيْ تَاْكُلُونَ وَلَا تَزِيدُوهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کو یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل شام سے تعلق رکھنے والے جزیہ دینے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے بتایا: مسلمان جب ہمارے پاس آ کر پڑاؤ کرتے ہیں تو ہمیں پابند کرتے ہیں کہ ہم انہیں بکریاں اور مرغیاں دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان لوگوں کو وہی کھانے کے لئے دو جو تم خود کھاتے ہو اس سے زیادہ کچھ نہ دو۔

19267 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ: " ضَرَبَ الْجِزْيَةَ وَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ اَلَّا يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ اِلَّا عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى وَلَا يَضْرِبُوهَا عَلٰى صَبِيٍّ وَلَا عَلٰى امْرَاَةٍ، فَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ الْعِرَاقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ اَيْضًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، وَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ اَيْضًا مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، وَثَلَاثَةَ اَقْسَاطٍ مِّنْ زَيْتٍ، وَكَذَا وَكَذَا شَيْئًا مِنَ الْعَسَلِ وَالْوَدَكِ - لَمْ يَحْفَظْهُ اَيُّوْبُ اَوْ نَافِعٌ - وَضَرَبَ عَلٰى اَهْلِ مِصْرَ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ اِرْدَبًّا مِنْ قَمْحٍ، وَشَيْئًا لَّا يَحْفَظُهُ، وَكِسْوَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ضَرِيبَةً مَضْرُوبَةً، وَعَلَيْهِمْ ضِيَافَةُ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثًا، يُطْعِمُوْنَهُمْ مِمَّا يَاْكُلُونَ مِمَّا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنْ طَعَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ شَكَوْا اِلَيْهِ اَنَّهُمْ يُكَلِّفُوْنَا الدَّجَاجَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُطْعِمُوهُمْ اِلَّا مِمَّا تَاْكُلُونَ مِمَّا يَحِلُّ لَهُمْ مِنْ طَعَامِكُمْ

❀❀ نافع نے اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ کی ادائیگی مقرر کی اور اس بارے میں لشکروں کے امیروں کو خط لکھا کہ وہ جزیہ کی ادائیگی صرف اس پر لازم قرار دیں گے جس پر استرا چل چکا ہو (یعنی جس کے زیر ناف بال آ چکے ہوں) وہ کسی بچے پر یا کسی عورت پر جزیہ لازم نہیں کریں گے انہوں اہل عراق میں سے ہر فرد پر چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی اوران پر پندرہ صاع کی ادائیگی مقرر کی تھی جبکہ اہل شام کے ہر فرد پر چار دینار کی ادائیگی مقرر کی تھی اوران پر گندم کے دو مد اور زیتون کے تیل کے تین قسط اور اتنا اتنا شہد اور چربی کی ادائیگی لازم قرار دی تھی یہ بات یا تو ایوب نامی راوی کو یاد نہیں رہی یا نافع نامی راوی کو یاد نہیں رہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مصر میں سے ہر فرد پر چار دینار کی ادائیگی مقرر کی تھی اوران پر گندم کا ایک اردب (مخصوص پیمانہ) اور ایک اور چیز لازم قرار دی تھی جو راوی کو یاد نہیں رہی اس کے علاوہ امیر المومنین کو متعین تعداد میں کپڑوں کی فراہمی لازم قرار دی تھی اور تین دن تک مسلمانوں کی مہمان نوازی لازم قرار دی تھی کہ وہ لوگ جو خود کھاتے ہیں اس میں سے وہ انہیں بھی کھانے کے لئے دیں گے وہ چیز جو ان کے کھانے میں سے مسلمانوں کے لئے حلال ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ وہ لوگ ہمیں مرغی دینے کا پابند کرتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان

لوگوں کو کھانے کے لیے وہ چیز دو گے جو تم خود کھاتے ہو لیکن وہ کوئی ایسی چیز ہونی چاہیے جو تمہارے کھانے کی ہو لیکن ان کے لئے کھانا حلال ہو۔

19268 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ وَحَالِمَةٍ دِيْنَارًا اَوْ قِيمَتَهُ مَعَافِرِيٌّ

❀❀ مسروق بن اجدع بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ ﷺ نے ان کو یہ ہدایت کی کہ وہ ہر بالغ مرد اور بالغ عورت سے ایک دینار یا اس کی قیمت جتنی معافری وصول کریں گے۔

19269 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "لَا تَشْتَرُوا رَقِيقَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاِنَّهُمْ اَهْلُ خَرَاجٍ يُؤَدِّي بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ - يَعْنِي: بِلَادَهُمْ - "

❀❀ ایوب نے بنو غفار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے تم ذمیوں کے غلام نہ خریدو کیونکہ وہ خراج دینے والے لوگ ہیں ان میں سے کچھ دوسروں کی طرف سے ادائیگی کریں گے راوی کہتے ہیں: یعنی ان کے علاقوں میں۔

19270 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَذٰلِكَ اِلَى الْوَالِيْ يَزِيدُ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ يُسْرِهِمْ، وَيَضَعُ عَنْهُمْ بِقَدْرِ حَاجَتِهِمْ، وَلَيْسَ لِذٰلِكَ وَقْتٌ يَنْظُرُ فِيهِ الْوَالِيْ عَلٰى قَدْرِ مَا يُطِيقُوْنَ، فَاَمَّا مَا لَمْ يُؤْخَذْ عَنْوَةً حَتّٰى صُوْلِحُوا صُلْحًا، فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ عَلٰى مَا صُوْلِحُوا عَلَيْهِ، وَالْجِزْيَةُ عَلٰى مَا صُوْلِحُوا عَلَيْهِ مِنْ قَلِيلٍ اَوْ كَثِيرٍ فِيْ اَرَضِيهِمْ، وَاَعْنَاقِهِمْ، يَقُوْلُ: لَيْسَ عَلَيْهِمْ زَكَاةٌ فِيْ اَمْوَالِهِمْ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں اس کا تعین کرنا حاکم وقت کی ذمہ داری ہوگی لوگوں کی خوشحالی کے لئے وہ اس میں اضافہ بھی کرسکتا ہے اوران کی مجبوری کی وجہ سے اس میں کمی بھی کرسکتا ہے اس بارے میں وقت کا کوئی تعین نہیں ہے ان لوگوں کی گنجائش کے حساب سے حاکم وقت اس کا تعین کرے گا' البتہ جن علاقوں کو بزور بازو فتح نہیں کیا گیا بلکہ ان کے ساتھ صلح ہوئی ہے' تو پھر ان پر اس سے زیادہ اور کوئی چیز عائد نہیں کی جائے گی جس ادائیگی کی شرط پر ان کے ساتھ صلح ہوئی تھی جزیہ کی ادائیگی ان کے ساتھ کی گئی صلح کے مطابق ہوگی خواہ وہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ مقدار میں ہو وہ ان کے علاقے اور ان کی گردنوں کے حوالے سے ہوگا وہ فرماتے ہیں ان لوگوں پر ان کے اموال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

19271 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: مَا شَاْنُ اَهْلِ الشَّامِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْجِزْيَةُ اَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ، وَمِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ دِيْنَارٌ؟ قَالَ: ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ

❀❀ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں میں نے مجاہد سے دریافت کیا اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے اہل شام کا کیا معاملہ ہے

ان سے جزیہ میں چار دینار وصول کیے جاتے ہیں اور اہل یمن سے ایک دینار وصول کیا جاتا ہے' تو مجاہد نے یہ جواب دیا کہ یہ خوشحالی کے حوالے سے ہے۔

19272 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَلَّكُمْ اَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا فَتَظْهَرُوا عَلَيْهِمْ، فَيَتَّقُوْنَكُمْ بِاَمْوَالِهِمْ دُوْنَ اَنْفُسِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ، فَيُصَالِحُوكُمْ فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀❀ ہلال بن یساف نے جہینہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی قوم کے ساتھ لڑائی کرو گے اور تم ان پر غالب آجاؤ گے تو وہ اپنے اموال کے ذریعے تم سے بچنا چاہیں گے تاکہ اپنی جانوں اور اپنے بال بچوں کو بچالیں تو وہ تمہارے ساتھ صلح کریں گے تو تم ان سے (طے شدہ رقم کے علاوہ) کچھ اور وصول نہ کرنا۔

19273 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ: اَلَّا يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَلَا عَلَى الصِّبْيَانِ، وَاَنْ يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى مِنَ الرِّجَالِ، وَاَنْ يَخْتِمُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَيَجُزُّوا نَوَاصِيَهُمْ مَنِ اتَّخَذَ مِنْهُمْ شَعْرًا، وَيُلْزِمُوهُمُ الْمَنَاطِقَ، وَيَمْنَعُوهُمُ الرُّكُوبَ اِلَّا عَلَى الْاُكُفِّ عَرْضًا قَالَ: يَقُوْلُ: رِجْلَاهُ مِنْ شِقٍّ وَاحِدٍ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ: وَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ وَلِيَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيثِ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ: وَضَرَبَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِالشَّامِ مِنْهُمْ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، وَمُدَّيْنِ مِنَ الطَّعَامِ، وَقِسْطَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ مِنْ زَيْتٍ، وَضَرَبَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِمِصْرَ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ، وَاِرْدَبَّيْنِ مِنَ الطَّعَامِ وَشَيْئًا ذَكَرَهُ، وَضَرَبَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِالْعِرَاقِ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَفِيزًا وَشَيْئًا لَا نَحْفَظُهُ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ مَعَ ذٰلِكَ ضِيَافَةَ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ ثِيَابًا، وَذَكَرَ عَسَلًا لَمْ نَحْفَظْهُ

❀❀ نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو خط لکھا کہ بچوں یا خواتین پر جزیہ مقرر نہ کریں وہ جزیہ صرف اس پر مقرر کریں کہ مردوں میں سے جس پر استرا چل چکا ہو (یعنی بالغ پر) اور وہ ان کی گردنوں پر مہر لگائیں اور ان کے پیشانیوں کے بال کاٹ دیں انہیں پٹکے پہننے کا پابند کریں اور انہیں صرف چوڑائی کی سمت میں بیٹھنے کی اجازت دیں راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی دونوں ٹانگیں ایک ہی طرف ہوں۔

عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز جب حکمران بنے تھے تو انہوں نے بھی غیر مسلموں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا عبداللہ نامی راوی نے نافع کی روایت میں اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ یوں مقرر کیا تھا کہ ان میں سے جو لوگ شام میں رہتے تھے ان میں سے ہر فرد پر چار دینار کی ادائیگی اور دو مد اناج کی ادائیگی اور زیتون

کے تیل کے دوقسط یا تین قسط کی ادائیگی لازم ہوگی جولوگ مصر میں رہتے تھے ان پر چار دینار کی ادائیگی اناج کے دو اردب اور ایک اور چیز لازم ہوگی جس کا راوی نے ذکر کیا تھا اور جولوگ عراق رہتے تھے ان پر چالیس درہم اور پندرہ کفیز اور ایک اور چیز کی ادائیگی لازم کی تھی جو ہمیں یاد نہیں ہے اس کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر یہ چیز بھی مقرر کی تھی جو مسلمان وہاں سے گزریں گے تین دن تک ان کی مہمان نوازی کی جائے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر کپڑوں کی ادائیگی بھی مقرر کی تھی راوی نے شہد کا ذکر بھی کیا تھا لیکن اس بارے میں ہمیں یاد نہیں رہا۔

19274 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ اَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا حَاصَ بِمُخَلَّاةٍ فِيهَا حَشِيشٌ وَشَيْئًا اَخَذَهَا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ: خُذْ هٰذَا، فَقَالَ: اَخَذْتُهُ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ، فَقَالَ: اَخْفَرْتَ ذِمَّتِيْ اَخْفَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَاَعْطَاهَا صَاحِبَهَا، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تَحْتَجْ اِلٰى مَا اَخَذْتَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَهُوَ اِلَى الَّذِيْ اَخَذْتَ لَهُ اَحْوَجُ

❀❀ خالد بن ابوعمران بیان کرتے ہیں عامر بن عبداللہ بن زبیر نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک شخص نے ایک تھیلی حاصل کی جس میں حشیش اور کچھ اور چیز موجود تھی جو اہل ذمہ سے حاصل کی گئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: اسے حاصل کرلو اس نے کہا: میں اسے حاصل کرلوں حالانکہ یہ کچھ بھی نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میری دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کی ہے تم نے اللہ کے رسول کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کی ہے وہ شخص گیا اور اس نے وہ چیز متعلقہ فرد کو دے دی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم نے جو کچھ لیا ہے کیا تم اس کے محتاج نہیں تھے؟ اس نے عرض کی جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چیز اس کی طرف چلی گئی جس کے لئے تم نے لی تھی وہ زیادہ ضرورت مند ہے۔

19275 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ جَيْشًا مَرُّوا بِزَرْعِ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاَرْسَلُوا فِيهِ دَوَابَّهُمْ وَحَبَسَ رَجُلٌ مِنْهُمْ دَابَّتَهُ، وَجَعَلَ يَتَّبِعُ بِهَا الْمَرْعَى وَيَمْنَعُهَا مِنَ الزَّرْعِ، فَجَاءَ الذِّمِّيُّ اِلَى الَّذِيْ حَبَسَ دَابَّتَهُ، فَقَالَ: كَفَانِيكَ اللّٰهُ - اَوْ كَفَانِي اللّٰهُ - بِكَ، فَلَوْلَا اَنْتَ كَفَيْتَ هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ تَدْفَعُ عَنْ هٰؤُلَاءِ بِكَ

❀❀ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں ایک لشکر کا گزر کسی ذمی شخص کے کھیت کے پاس سے ہوا لوگوں نے اپنے جانور اس کھیت کے اندر چھوڑ دیے تو ان میں سے ایک فرد نے اس کا جانور روک لیا وہ اپنے جانور کو چراگاہ میں لے کے جاتا تھا اور کھیت میں جانے سے روکتا تھا' وہ ذمی شخص جانور کو روکنے والے شخص کے پاس آیا اور بولا تمہارے مقابلے میں میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے' اور اگر تم نہ ہوتے تو ان کا انجام برا ہونا تھا لیکن تمہاری وجہ سے ان سے مصیبت پرے ہوگئی۔

بَابُ مَا يُؤْخَذُ مِنْ اَرَضِيهِمْ وَتِجَارَاتِهِمْ

باب: ان کی زرعی پیداوار اور ان کی تجارت کے سامان میں سے کیا وصول کیا جائے گا؟

19276 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَعُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ اِلَى الْكُوفَةِ فَجَعَلَ عَمَّارًا عَلَى الصَّلَاةِ وَالْقِتَالِ، وَجَعَلَ عَبْدَ اللّٰهِ عَلَى الْقَضَاءِ وَبَيْتِ الْمَالِ، وَجَعَلَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلٰى مِسَاحَةِ الْاَرْضِ، وَجَعَلَ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً نِصْفُهَا وَسَوَاقِطُهَا لِعَمَّارٍ، وَرُبُعُهَا لِابْنِ مَسْعُودٍ، وَرُبُعُهَا لِابْنِ حُنَيْفٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا اَرٰى قَرْيَةً تُؤْخَذُ مِنْهَا كُلَّ يَوْمٍ شَاةٌ اِلَّا سَيَسْرُعُ ذٰلِكَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: اَنْزَلْتُكُمْ وَنَفْسِي مِنْ هٰذَا الْمَالِ كَوَالِي الْيَتِيمِ (مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6)، فَقَسَمَ عُثْمَانُ عَلٰى كُلِّ رَاْسٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا لِكُلِّ عَامٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، ثُمَّ مَسَحَ سَوَادَ اَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ اَرْضِ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَجَعَلَ عَلَى الْجَرِيبِ مِنَ النَّخْلِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْعِنَبِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْقَصَبِ سِتَّةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْبُرِّ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ، فَرَضِيَ بِذٰلِكَ عُمَرُ

❀❀ ابومجلز بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو نماز اور لڑائی کا نگران مقرر کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو قاضی اور بیت المال کا نگران مقرر کیا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو زمین کی پیمائش کا نگران مقرر کیا اور ان حضرات کے لئے روزانہ ایک بکری (بطور وظیفہ) مقرر کی جس کا نصف حصہ اور اس کے پائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ملیں گے اس کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملے گا اور اس کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عثمان بن حنیف کو ملے گا پھر انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس بستی میں سے روزانہ ایک بکری حاصل کر لی جاتی ہو' تو اس میں عنقریب قلت پیدا ہو جائے گی' پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اور اپنے آپ کو اس چیز کے حوالے سے یتیم کے نگران کی طرح قرار دیتا ہوں کہ جو شخص خوشحال ہو' تو وہ بچنے کی کوشش کرے اور جو غریب ہو' تو وہ مناسب طور پر کھا لے اس کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ذمیوں میں سے ہر فرد کے ذمے ہر سال چوبیس درہم کی ادائیگی مقرر کی انہوں نے خواتین اور بچوں پر یہ ادائیگی مقرر نہیں کی پھر انہوں نے اہل کوفہ کے ذمیوں کی زمین کی پیمائش کی تو کھجوروں کے ایک جریب پر دس درہم کی ادائیگی مقرر کی انگوروں کے ایک جریب پر آٹھ درہم کی ادائیگی مقرر کی' کانے کے ایک جریب پر چھ درہم کی ادائیگی مقرر کی گندم کے ایک جریب پر چار درہم کی ادائیگی مقرر کی اور جو کے ایک جریب پر دو درہم کی ادائیگی مقرر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔

19277 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ،

سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ - وَكَانَ عَامِلًا بِعَدَنَ - فَقَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا فِي أَمْوَالِ الذِّمَّةِ؟ قَالَ: الْعَفْوُ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ يَأْمُرُونَا بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَلَا تَعْمَلْ لَهُمْ، قُلْتُ: فَمَا فِي الْعَنْبَرِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ فَالْخُمُسُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ابراہیم بن سعد جو عدن کے گورنر تھے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے ان سے کہا ذمیوں کے اموال کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: درگزر کرنا انہوں نے فرمایا: وہ لوگ تو ہمیں اس اس طرح کرنے کا کہتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان کے لئے کام نہ کرو! میں نے دریافت کیا پھر عنبر کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: اگر اس میں کوئی چیز لازم ہوگی تو وہ خمس ہے۔

19278 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُزَيْقٍ صَاحِبِ مُكُوسِ مِصْرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ: مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَعَهُ مَالٌ يَتَّجِرُ بِهِ، فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا، فَمَا نَقَصَ مِنْهُ إِلَى عِشْرِينَ، فَبِحِسَابِ ذَلِكَ، فَإِنْ نَقَصَ ثُلُثُ دِينَارٍ فَلَا تَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَأَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّنْ يَتَّجِرُ فَخُذْ مِنْهُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ إِلَى عَشَرَةِ دَنَانِيرَ، فَإِنْ نَقَصَ ثُلُثُ دِينَارٍ فَلَا تَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

❀❀ یحییٰ بن سعید نے رزیق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو مصر کے خراج کا نگران تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ جو مسلمان تمہارے پاس سے گزرے اور اس کے پاس سامان تجارت بھی ہو تو تم اس سے اس کا صدقہ وصول کرو جو ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار ہوگا اور اس میں سے جو چیز کم ہو کر بیس تک آئے گی تو وہ اسی حساب سے ہوگی لیکن اگر ٹیکس ایک دینار کے ایک تہائی حصے سے کم ہو رہا ہو تو پھر تم اس سے کچھ بھی وصول نہ کرنا اور اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو بھی شخص یا جو بھی ذمی شخص سامان تجارت لے کر تمہارے پاس سے گزرتا ہے تو تم نے ہر بیس دینار میں سے ایک دینار وصول کرنا ہے اس میں سے جو بھی کمی ہوگی وہ دس دینار تک ہوگی جب ایک تہائی دینار سے کم رہ جائے تو تم اس سے کچھ بھی وصول نہ کرنا۔

19279 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَيْضًا أَنَّ: أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ نِصْفَ الْعُشُورِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اتَّجَرُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ تُجَّارِ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ إِذَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں ذمیوں کے سامان تجارت میں سے بیسواں حصہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وصول کیا تھا' وہ اہل شام کے دیہاتی تاجروں سے یہ وصول کرتے تھے جب وہ لوگ مدینہ منورہ آتے تھے۔

19280 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ مَنْبَجٍ وَمَنْ وَرَاءَ بَحْرِ عَدَنَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَعْرِضُونَ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلُوا بِتِجَارَتِهِمْ أَرْضَ الْعَرَبِ وَلَهُ مِنْهَا الْعُشُورُ، فَسَأَلَ عُمَرُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْمَعُوا عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنْهُمُ الْعُشُورَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں منبج اور بحر عدن کے پار رہنے والے لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان کے سامنے یہ پیش کش رکھی کہ جب وہ تجارت کے سلسلے میں عرب سرزمین پر آئیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے عشر وصول کرلیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس پر اتفاق کا اظہار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے ان لوگوں سے عشر وصول کیا تھا۔

19281 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، قَالَ: يُؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الضِّعْفُ مِمَّا يُؤْخَذُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں مسلمانوں سے سونے اور چاندی (یعنی درہم اور دینار) کی شکل میں جو کچھ وصول کیا جاتا ہے اہل کتاب سے اس کا دگنا وصول کیا جائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسا ہی کیا تھا۔

19282 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، "اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ الْعُشْرَ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ اَنْ يُكْثِرَ الْحَمْلَ، وَيَاْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ نِصْفَ الْعُشْرِ - يَعْنِي: مِنَ الْحِمَّصِ وَالْعَدَسِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا -"

❀❀ زہری نے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبطیوں سے گندم زیتون کے تیل میں ان کا عشر وصول کرتے تھے ان کا مقصد یہ تھا کہ سامان زیادہ ہوجائے اور وہ دال سبزیوں میں سے نصف عشر وصول کرتے تھے ان کی مراد چنے، مسور اور اس جیسی دوسری چیزیں ہیں۔

بَابُ الْمُسْلِمِ يَشْتَرِى اَرْضَ الْيَهُوْدِيِّ ثُمَّ تُؤْخَذُ مِنْهُ اَوْ يُسْلِمُ

باب: جب کوئی یہودی کسی مسلمان کی زمین خرید لے پھر وہ اس سے حاصل کرلی جائے، یا وہ اسلام قبول کرلے؟

19283 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى عَبْلَةَ، قَالَ: "كَانَتْ لِى اَرْضٌ بِجِزْيَتِهَا، فَكَتَبَ فِيهَا عَامِلِى اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنِ اقْبِضِ الْجِزْيَةَ وَالْعُشُورَ، ثُمَّ خُذْ مِنْهُ الْفَضْلَ - يَعْنِي: اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ -"

❀❀ ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں میری ایک زمین تھی جس پر جزیہ عائد ہوتا تھا میرے علاقے کے گورنر نے اس زمین کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا کہ تم جزیہ اور عشر کا حساب کرلو اور پھر ان میں سے جو زیادہ بن رہا ہو اسے وصول کرلو ان کی مراد یہ تھی کہ دونوں میں سے جو زیادہ ہو وہ اس کو حاصل کرلے۔

19284 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: ضَعُوا الْجِزْيَةَ عَنْ اَرْضِي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكَ اُخِذَتْ عَنْوَةً، قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنَّ اَهْلَ اَرْضِي كَذَا وَكَذَا يُطِيقُوْنَ مِنَ الْخَرَاجِ اَكْثَرَ مِمَّا عَلَيْهِمْ فَقَالَ: لَيْسَ اِلَيْهِمْ سَبِيلٌ اِنَّمَا صُوْلِحُوا صُلْحًا

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے اسلام قبول کرلیا اس نے کہا: آپ لوگ میری زمین سے جزیہ معاف کردیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تمہاری زمین بزور بازو حاصل کی گئی ہے اسی طرح ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: فلاں فلاں زمین کے رہنے والے لوگوں پر جتنا خراج عائد کیا گیا ہے وہ اس سے زیادہ ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ان کے ساتھ صلح ہوئی تھی۔

19285 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ اَسْلَمَ، فَاَرَادُوا اَنْ يَاْخُذُوْا مِنْهُ الْجِزْيَةَ - اَوْ كَمَا، قَالَ: فَاَبَى -، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّمَا اَنْتَ مُتَعَوِّذٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ فِي الْاِسْلَامِ لَمَعَاذًا اِنْ فَعَلْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ وَاللّٰهِ، اِنَّ فِي الْاِسْلَامِ لَمَعَاذًا

❀❀ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نجران کے رہنے والے ایک شخص نے اسلام قبول کرلیا لوگوں نے اس سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پناہ حاصل کرنے والے شخص ہو اس شخص نے کہا: اسلام میں پناہ پائی جاتی ہے اگر میں نے ایسا کر بھی لیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے سچ کہا ہے بے شک اسلام میں پناہ پائی جاتی ہے۔

19286 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا يَنْبَغِيْ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُعْطِيَ الْجِزْيَةَ اَنْ يُقِرَّ بِالصَّغَارِ وَالذُّلِّ، سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جزیہ ادا کرکے چھوٹے اور ذلیل ہونے کا اقرار کرے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

19287 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: آخُذُ الْاَرْضَ فَاَتَقَبَّلُهَا اَرْضَ جِزْيَةٍ فَاُعَمِّرُهَا وَاُؤَدِّي خَرَاجَهَا فَنَهَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَنَهَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَنَهَاهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَعْمَدْ اِلٰى مَا وَلَّى اللّٰهُ هٰذَا الْكَافِرَ فَتُحِلَّهُ مِنْ عُنُقِهِ وَتَجْعَلُهُ فِيْ عُنُقِكَ، ثُمَّ تَلَا: (قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ) (التوبة: 29) حَتّٰى (صَاغِرُوْنَ) (التوبة: 29)

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں ایک زمین حاصل کرتا ہوں میں جزیہ کی سرزمین سے اسے قبول کرتا ہوں اور پھر اسے آباد کرتا ہوں اور پھر اس کا خراج

ادا کرتا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا پھر ایک اور شخص ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بھی منع کر دیا پھر ایک اور شخص آیا تو انہوں نے اسے بھی منع کر دیا پھر انہوں نے فرمایا: جس چیز کا نگران اس کافر کو بنایا ہے تم اس کا قصد نہ کرو کہ تم اس کی گردن سے اسے اتار کر اپنی گردن میں ڈال لو پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

''تم لوگ ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''صاغرون''۔

19288 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ شِرَاءِ الْاَرْضِ؟ قَالَ: حَسَنٌ، قُلْتُ: يَاْخُذُونَ مِنِّي مِنْ كُلِّ جَرِيبٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا، قَالَ: تُجْعَلُ فِيْ عُنُقِكَ صَغَارًا

❀❀ کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا زمین خریدنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے کہا: اچھا ہے میں نے کہا: وہ لوگ مجھ سے ہر ایک جریب میں سے ایک قفیز یا ایک درہم وصول کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: یہ تم نے اپنی گردن میں پست ہو کر ڈالا ہے۔

19289 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: مَا اُحِبُّ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا لِيْ جِزْيَةٌ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ اُقِرُّ فِيْهَا بِالصَّغَارِ

❀❀ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ پوری زمین مجھے مل جائے جس میں جزیہ کے پانچ درہم دینے ہوں لیکن میں اس میں خود کو پست قرار دوں۔

19290 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَلَّا تَشْتَرُوا مِنْ عَقَّارِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا تھا کہ اہل ذمہ کی زمین نہ خریدو اور نہ ہی ان کے علاقوں میں سے کوئی (جگہ یا زمین) خریدو۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد کی میراث کا حکم

19291 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ فِي الْمُرْتَدِّ: مِيْرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَقَدْ كَانُوْا يُطَيِّبُوْنَهُ لِوَرَثَتِهِ قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: مِيْرَاثُهُ لِاَهْلِ دِيْنِهِ

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے حسن بصری کو مرتد کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس کی میراث مسلمانوں کو ملے گی حالانکہ وہ لوگ اس کے ورثاء کو خوش دلی سے یہ دے دیتے ہیں راوی نے بتایا: قتادہ یہ بات کہتے ہیں اس کی میراث اس کے دین سے متعلق افراد کو ملے گی۔

19292 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اُسِرَ، فَتَنَصَّرَ: اِذَا عُلِمَ بِذٰلِكَ بَرِئَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهُ، وَاعْتَدَّتْ مِنْهُ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَدُفِعَ مَالُهُ اِلٰى وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک مسلمان کے بارے میں خط لکھا جسے قید کرلیا گیا تھا اس نے عیسائیت اختیار کرلی تھی جب اس کے بارے میں یہ بات چلے گی تو اس کی بیوی اس سے لاتعلق ہوجائے گی وہ تین حیض تک عدت گزارے گی اور اس شخص کا مال اس کے مسلمان ورثاء کو مل جائے گا۔

19293 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: "فِي الْمُرْتَدِّ اِذَا قُتِلَ فَمَالُهُ لِوَرَثَتِهِ، وَاِذَا لَحِقَ بِاَرْضِ الْحَرْبِ فَمَالُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ - لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَارِثٌ عَلٰى دِيْنِهِ فِيْ اَرْضٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ"

❀❀ سفیان ثوری مرتد ہونے والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جب وہ قتل ہوجائے گا تو اس کا مال اس کے ورثاء کو ملے گا اور جب وہ دارالحرب میں چلا جائے گا تو اس کا مال مسلمانوں کو ملے گا راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر اس کا کوئی وارث ہو، تو جو اس کے دین پر کاربند ہو، تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہوگا۔

19294 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اَهْلُ الشِّرْكِ نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُوْنَا

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اہل شرک کے ہم وارث بن جائیں گے لیکن وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

19295 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِي، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّ كَمْ تَعْتَدُّ امْرَاَتُهُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ قُلْتُ: اِنَّهُ قُتِلَ؟ قَالَ: فَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قُلْتُ: اَيُوصَلُ مِيْرَاثُهُ؟ قَالَ: مَا يُوصَلُ مِيْرَاثُهُ قُلْتُ: وَيَرِثُهُ بَنُوهُ؟ قَالَ: نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُوْنَا

❀❀ موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیب سے مرتد شخص کے بارے میں دریافت کیا: تو اس کی بیوی کتنا عرصہ (عدت) گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا تین حیض میں نے دریافت کیا اگر وہ (مرتد) قتل ہوجائے؟ انہوں نے جواب دیا چار ماہ دس دن میں نے دریافت کیا کیا اس کی میراث مل جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: اس کی میراث مل جانے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یعنی اس کے بچے اس کے وارث بنیں گے؟ انہوں نے فرمایا: ہم ان لوگوں کے وارث بنیں گے وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

19296 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِشَيْخٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا، فَاَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لَعَلَّكَ اِنَّمَا ارْتَدَدْتَ لِاَنْ تُصِيْبَ مِيْرَاثًا، ثُمَّ تَرْجِعَ اِلَى

الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَى الْاِسْلَامِ، قَالَ: اَمَا حَتّٰى اَلْقَى الْمَسِيحَ فَلَا، فَاَمَرَ بِهِ عَلِيٌّ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ، وَدُفِعَ مِيرَاثُهُ اِلٰى وَلَدِهِ الْمُسْلِمِينَ،

❀❀ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھا لایا گیا جو عیسائی تھا پھر اس نے اسلام قبول کیا پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا ہو سکتا ہے کہ تم اس لئے مرتد ہوئے ہوتا کہ تمہیں وارثت میں حصہ مل جائے پھر تم اسلام کی طرف واپس آجاؤ گے اس نے جواب دیا جی نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اسلام کی طرف واپس آجاؤ اس نے کہا: جی نہیں جب تک میں حضرت مسیح سے جا نہیں ملتا یہ نہیں ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کی گردن اڑا دی گئی اور اس کی وراثت اس کی مسلمان اولاد کے حوالے کر دی گئی۔

19297 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: بَلَغَنَا اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ

❀❀ معمر اور ابن جریج بیان کرتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرتد کی وارثت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند فرماتے ہیں۔

19298 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ قَتَادَةُ: مِيرَاثُهُ لِاَهْلِ دِينِهِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں اس کی میراث اس کے دین سے متعلق افراد کو ملے گی۔

19299 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ يُطَيِّبُونَ لِوَرَثَةِ الْمُرْتَدِّ مِيرَاثَهُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں مسلمان اپنی خوش دلی سے مرتد کی وارثت اس کے ورثاء کو دے دیں گے۔

19300 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِي، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ عَلِيًّا: وَرَّثَ وَرَثَةَ مُسْتَوْرِدٍ الْعِجْلِيِّ مَالَهُ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد عجلی کے مال کا وارث اس کے ورثاء کو قرار دیا تھا۔

19301 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِوَلَدِهِ

❀❀ حجاج نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مرتد کی میراث اس کی اولاد کو ملے گی۔

19302 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: النَّاسُ فَرِيقَانِ، فَرِيقٌ يَقُولُ: مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِلْمُسْلِمِينَ لِاَنَّهُ سَاعَةَ يَكْفُرُ يُوقَفُ عَنْهُ فَلَا يُقْدَرُ مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى يُنْظَرَ اَيُسْلِمُ اَمْ يَكْفُرُ مِنْهُمُ النَّخَعِيُّ، وَالشَّعْبِيُّ، وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَفَرِيقٌ يَقُولُونَ لِاَهْلِ دِينِهِ

❀❀ ابن جریج فرماتے ہیں لوگ دو قسم کے ہیں ایک فریق اس بات کا قائل ہے کہ مرتد کی وارثت مسلمانوں کو ملے گی کیونکہ جس گھڑی میں اس نے کفر اختیار کیا ہے اسی گھڑی میں اس کے حوالے سے توقف شروع ہو جائے گا اور اس کے حوالے سے ایسی کوئی چیز نہیں سامنے آئے گی کہ جس سے جائزہ لیا جائے کہ کیا وہ مسلمان ہے یا کافر ہے ان حضرات میں ابراہیم نخعی، امام شعبی اور حکم بن عتیبہ شامل ہیں؛ جبکہ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ وہ وارثت اس کے دین سے متعلق افراد کو ملے گی۔

بَابُ: هَلْ يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ؟

باب: کیا دو مختلف ادیان سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث بنیں گے؟

19303 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: لَا يَرِثُ مُسْلِمٌ كَافِرًا، وَلَا كَافِرٌ مُسْلِمًا، وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

19304 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

19304-صحيح مسلم - كتاب الفرائض' حديث: 3112مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' باب ذكر الخبر المبين أن الكافر لا يرث المسلم - حديث: 4517صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الفرائض - ذكر البيان بأن الله جل وعلا نفى أخذ المرء المسلم ميراثه' حديث: 6125المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفرائض' حديث: 8082موطأ مالك - كتاب الفرائض' باب ميراث أهل الملل - حديث: 1082سنن الدارمي - ومن كتاب الفرائض' باب : في ميراث أهل الشرك وأهل الإسلام - حديث: 2946سنن أبي داؤد - كتاب الفرائض' باب هل يرث المسلم الكافر ؟ - حديث: 2536سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك - حديث: 2726سنن سعيد بن منصور - باب لا يتوارث أهل ملتين' حديث: 133السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' في الموارثة بين المسلمين والمشركين - حديث: 6186السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الفرائض' باب لا يرث المسلم الكافر - حديث: 11432مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 21212مسند عبد الله بن المبارك - من الفرائض' حديث: 164مسند الشافعي - ومن كتاب الرسالة إلا ما كان معادا' حديث: 1085مسند الحميدي - أحاديث أسامة بن زيد رضي الله عنه' حديث: 525البحر الزخار مسند البزار - ومما روى عمرو بن عثمان بن عفان' حديث: 2244معجم ابن الأعرابي - باب الجيم' حديث: 1344المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 508المعجم الكبير للطبراني - وما أسند أسامة بن زيد رضي الله عنه' حديث: 415

❀❀ ابن شہاب نے امام زین العابدین کے حوالے سے عمرو بن عثمان کے حوالے سے حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنے گا''۔

19305 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

قَالَ: " وَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالنَّصَارٰى " وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ دیا ہے۔

19306 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ كِنْدَةَ يُقَالُ لَهُ الْعُرْسُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: شَيْخٌ كَبِيرٌ كَانَ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحِيرَةِ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ مَاتَتْ عَمَّةٌ لَهُ يَهُوْدِيَّةٌ، فَجَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ مِيْرَاثِهَا يَطْلُبُهُ، فَاَبَى عُمَرُ اَنْ يُوَرِّثَهُ اِيَّاهَا وَوَرَّثَهَا الْيَهُوْدَ

❀❀ میمون بن مہران نے کندہ سے تعلق رکھنے والے عس بن قیس نامی ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک بوڑھا شخص تھا جسے حیرہ کا امیر مقرر کیا گیا تھا اس نے مجھے یہ بات بتائی کہ اشعث بن قیس نے اسے یہ بتایا: اس کی ایک پھوپھی جو یہودی تھیں ان کا انتقال ہوگیا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اس خاتون کی وراثت کا مطالبہ کرنے کے لئے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس خاتون کا وارث قرار دینے سے انکار کردیا انہوں نے یہودیوں کو اس کا وارث قرار دیا۔

19307 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَمَّةً لَهُ تُوُفِّيَتْ يَهُوْدِيَّةٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ

19305-سنن أبي داؤد - كتاب الفرائض' باب هل يرث المسلم الكافر ؟ - حديث: 2538سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك - حديث: 2728السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب الفرائض' سقوط الموارثة بين الملتين - حديث: 6195سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3582مسند عبد الله بن المبارك - من الفرائض' حديث: 166المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6436المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - من اسمه : معاذ' حديث: 8630معجم الصحابة لابن قانع - عبد الله بن عمرو بن العاص بن وائل بن هشام بن' حديث: 823

الْاَشْعَثُ لِعُمَرَ، فَقَالَ: لَا يَرِثُهَا اِلَّا اَهْلُ دِيْنِهَا

❀❀ سلیمان بن یسار یہ بات بیان کرتے ہیں محمد بن اشعث نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ان کی ایک پھوپھی کا انتقال ہوگیا جو یہودی تھی اشعث نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کے دین سے متعلق افراد ہی اس کے وارث بنیں گے۔

19308 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

19309 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: لَا يَرِثُ اَهْلُ الْمِلَلِ وَلَا يَرِثُوْنَ

❀❀ ایوب نے ابوقلابہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

19310 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: لَا يَرِثُ الْيَهُوْدُ، وَلَا النَّصَارٰى الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا يَرِثُوْنَهُمْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدَ الرَّجُلِ اَوْ اَمَتَهٗ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہودی یا عیسائی مسلمانوں کا وارث نہیں بنے گا اور نہ ہی مسلمان ان کے وارث بنیں گے البتہ اگر کسی شخص کا غلام یا کنیز (یہودی یا عیسائی ہو) تو اس کا معاملہ مختلف ہے۔

19311 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدًا لَّهٗ نَصْرَانِيًّا، فَمَاتَ الْعَبْدُ وَتَرَكَ مَالًا، قَالَ: مِيْرَاثُهٗ لِاَهْلِ دِيْنِهٖ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے عکرمہ کو سنا ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے عیسائی غلام کو آزاد کر دیتا ہے' اور پھر وہ غلام مر جاتا ہے' اور مال چھوڑ کر جاتا ہے' تو عکرمہ فرماتے ہیں اس کی وراثت اس کے دین سے متعلق افراد کو ملے گی۔

19312 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: اِنْ مَاتَ عَبْدٌ لَكَ نَصْرَانِيًّا، فَوَجَدْتَ لَهٗ ذَهَبًا عَيْنًا ثَمَنَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيْرِ فَخُذْهَا، وَاِنْ وَجَدْتَ خَمْرًا اَوْ خِنْزِيْرًا فَلَا، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اَقَارِبُ وَرِثَهُ الْمُسْلِمُ بِالْاِسْلَامِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مکحول کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی گئی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: اگر تمہارا عیسائی غلام

مرجاتا ہے اور تمہیں اس کے مال میں سے سونا ملتا ہے جو شراب یا خنزیر کی قیمت کا ہوتا ہے تو تم اسے حاصل کرلو لیکن اگر تمہیں خنزیر یا شراب ملتے ہیں تو پھر وہ تم وصول نہیں کرو گے اگر اس کے قریبی رشتے دار نہیں ہوں گے تو مسلمان اسلام کے حوالے سے اس کے وارث بنیں گے۔

19313 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: اَنَّ اَبَا طَالِبٍ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جَعْفَرٌ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ

❀❀ امام زہری نے امام زین العابدین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جناب عقیل اور جناب طالب جناب ابوطالب کے وارث بنے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ان کے وارث نہیں بنے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے۔

19314 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، مَا كَانَ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ مِّنْ اَهْلِ دِيْنِهِ

❀❀ عمرو بن شعیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اس کا وارث وہ شخص بنے گا جو اس کے دین سے تعلق رکھتا ہو اور اس کا رشتے دار ہو۔

19315 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا الْكَشْوَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ التَّمَّارُ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، مَا كَانَ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ مِّنْ اَهْلِ دِيْنِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ وَرِثَهُ الْمُسْلِمُ بِالْاِسْلَامِ

❀❀ عمرو بن شعیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اس کے دین سے تعلق رکھنے والے جو اس کے رشتے دار ہیں وہ اس کے وارث بنیں گے اگر کوئی اس کا وارث نہ ہو تو مسلمان اسلام کی وجہ سے اس کا وارث بنے گا۔

بَابُ الْمِيْرَاثِ لَا يُقْسَمُ حَتّٰى يُسْلِمَ

باب: وراثت اس وقت تک تقسیم نہیں کی جائے گی جب تک وہ اسلام قبول نہیں کر لیتا

19316 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى: اِنْ مَاتَ مُسْلِمٌ وَلَهُ وَلَدٌ نَصَارٰى فَلَمْ يُقْسَمْ مَالُهُ حَتّٰى اَسْلَمَ وَلَدُهُ النَّصَارٰى فَلَا حَقَّ لَهُمْ، وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمُوا، قَالَ: وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ يَمُوتُ اَبُوهُ الْحُرُّ فَلَا يُقْسَمُ مِيْرَاثُهُ حَتّٰى يُعْتَقَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء اور ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں اگر مسلمان فوت ہو جائے اور اس کی اولاد ہو جو عیسائی ہو تو اس مسلمان کا مال اس وقت تک تقسیم نہیں ہوگا جب تک اس کا عیسائی بیٹا اسلام قبول نہیں کر لیتا ان لوگوں کو حق نہیں ہوگا اگر ان کے

اسلام قبول کرنے سے پہلے وراثت تقسیم ہو چکی ہو وہ فرماتے ہیں غلام کا بھی یہی حکم ہوگا جب اس کا باپ فوت ہو جائے جو آزاد شخص ہو تو اس کی میراث اس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی جب تک وہ غلام آزاد نہیں ہو جاتا۔

19317 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19318 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ، يَقُوْلُ: اِنْ مَاتَ مُسْلِمٌ وَلَهُ وَلَدٌ مُسْلِمٌ وَكَافِرٌ فَلَمْ يُقْسَمْ مِيْرَاثُهُ حَتّٰى اَسْلَمَ الْكَافِرُ، وَرِثَهُ مَعَ الْمُؤْمِنِ وَرِثَا جَمِيعًا فَلَمْ يُعْجِبْنِي

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں میں نے ابوشعثاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کی اولاد میں سے کچھ مسلمان ہوں اور کچھ کافر ہوں' تو اس کی وراثت اس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی جب تک کافر مسلمان نہیں ہو جاتا اور مومن کے ساتھ اس کا وارث نہیں بنتا وہ دونوں وارث بنیں گے (راوی کہتے ہیں:) مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

19319 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: اِذَا وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ فَمَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيْرَاثٍ فَلَا شَيْءَ لَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں میں نے زہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب وراثت تقسیم ہو چکی ہو' تو جو شخص وراثت تقسیم ہونے کے بعد مسلمان ہوگا اسے کچھ نہیں ملے گا۔

19320 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ كَتَبَ اِلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّكَ كَتَبْتَ اِلَيَّ اَنْ اُرْسِلَ يَزِيدَ بْنَ قَتَادَةَ الْعَنَزِيَّ، وَاِنِّي سَاَلْتُهُ، فَقَالَ: تُوُفِّيَتْ اُمِّي نَصْرَانِيَّةٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ، وَاَنَّهَا تَرَكَتْ ثَلَاثِيْنَ عَبْدًا وَوَلِيدَةً، وَمِائَتَيْ نَخْلَةٍ، فَرَكِبْنَا فِي ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَضٰى اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِزَوْجِهَا وَلِابْنِ اَخِيهَا وَهُمَا نَصْرَانِيَّانِ، وَلَمْ يُوَرِّثْنِي شَيْئًا، فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ قَتَادَةَ: تُوُفِّيَ جَدِّي وَهُوَ مُسْلِمٌ وَكَانَ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ مَعَهُ حُنَيْنًا وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، فَوَرَّثَنِي عُثْمَانُ مَالَهُ كُلَّهُ وَلَمْ يُوَرِّثِ ابْنَتَهُ شَيْئًا، فَاَحْرَزْتُ الْمَالَ عَامًا - اَوْ عَامَيْنِ -، ثُمَّ اَسْلَمَتِ ابْنَتُهُ، فَرَكِبْتُ اِلٰى عُثْمَانَ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ فَقَالَ لَهُ: كَانَ عُمَرُ يَقْضِي: مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيْرَاثٍ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ بِاَنَّ لَهُ مِيْرَاثًا وَاجِبًا بِاِسْلَامِهِ، فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ نَصِيبَهَا مِنَ الْاَوَّلِ، كُلُّ ذٰلِكَ وَاَنَا شَاهِدٌ

❀❀ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے ایک شخص کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے اسے خط لکھا:

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے امابعد: آپ نے مجھے یہ خط لکھا تھا کہ میں یزید بن قتادہ عنزی کو پیغام بھیجوں اور ان سے سوال کروں تو اس نے بتایا: میری ماں فوت ہوگئی ہے جو عیسائی ہے' اور میں مسلمان ہوں اس نے ترکہ میں تیس غلام اور کنیزیں چھوڑے ہیں اور دو سو کھجوروں کے درخت ہیں ہم اس بارے میں سوار ہو کر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ اس عورت کی وراثت اس کے شوہر کو ملے گی اور اس کے اس بھتیجے کو ملے گی جو دونوں عیسائی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا تو یزید بن قتادہ نے بتایا: میرے دادا کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ مسلمان تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شرکت بھی کی تھی انہوں نے پسماندگان میں ایک بیٹی بھی چھوڑی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کے سارے مال کا وارث قرار دیا تھا۔ انہوں نے ان کی بیٹی کو کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا تھا میں نے ایک سال یا شاید دو سال تک وہ مال سنبھال کے رکھا پھر ان کی بیٹی نے بھی اسلام قبول کرلیا میں سوار ہو کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے اس بارے میں عبداللہ بن ارقم سے سوال کیا تو عبداللہ بن ارقم نے انہیں بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت حال میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو شخص وراثت کی تقسیم سے پہلے اسلام قبول کرلے تو اسے اسلام کے احکام کے مطابق وراثت کا واجب حصہ ملے گا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو اس کے مخصوص حصے کے مطابق وارث قرار دیا اور یہ سب کچھ میری موجودگی میں ہوا۔

19321 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ وَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ نَصْرَانِيَّانِ فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا وَلَهُمَا اَوْلَادٌ صِغَارٌ، فَمَاتَ اَوْلَادُهُمْ وَلَهُمْ مَالٌ، فَلَا يَرِثُهُمْ اَبُوهُمُ الْمُسْلِمُ وَلٰكِنْ تَرِثُهُمْ اُمُّهُمْ، وَمَا بَقِيَ فَلِاَهْلِ دِيْنِهِمْ قُلْتُ: اِنَّهُمْ صِغَارٌ لَا دِيْنَ لَهُمْ؟ قَالَ: " وَلٰكِنْ وُلِدُوا فِي النَّصْرَانِيَّةِ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَلَقَدْ كَانَ، قَالَ لِيْ مَرَّةً: يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُ مِيْرَاثَهُ مِنْ اَبَوَيْهِ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَدْ، قَالَ: يَرِثُهُمَا وَلَدُهُمَا الصَّغِيْرُ، وَيَرِثَانِهِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا دِيْنٌ، اَوْ يُفَرِّقَ " وَقَدْ ذَكَرْتُهُمَا لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قُلْتُ: اَبَوَاهُ نَصْرَانِيَّانِ، قَالَ: كُنْتُ مُعْطِيًا مَالَهُمَا وَلَدَهُمَا قُلْتُ لِعَمْرٍو: فَكَيْفَ وَالْوَلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ؟ قَالَ: فَلِمَ تُسْبَى اِذًا، اَوْلَادُ اَهْلِ الشِّرْكِ وَهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَهُمْ مُسْلِمُوْنَ؟ فَسَكَتُّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا میں نے ان سے سوال کیا تھا تو انہوں نے بتایا: اگر دو عیسائی ہوں اور ان دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جائے اور ان دونوں کی اولاد کمسن ہو اور پھر ان کی اولاد فوت ہو جائے جن کا مال موجود ہو تو ان کا مسلمان باپ ان کا وارث نہیں بنے گا' البتہ ان کی ماں ان کی وارث بن جائے گی اور جو باقی بچے گا وہ ان کے دین کے افراد کو مل جائے گا میں نے کہا: وہ تو کمسن بچے ہیں ان کا تو کوئی دین ہی نہیں ہے انہوں نے جواب دیا لیکن وہ عیسائی گھرانے میں عیسائی مذہب پر پیدا ہوئے تھے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا کہ مسلمان اس کی وراثت کا مالک بنے گا جو اس کے ماں باپ کی طرف سے ہوگی میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بھی کہا تھا ان دونوں کے کمسن بچے بھی ان دونوں کے وارث بنیں گے اور وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے یہاں تک کہ دین ان دونوں کو اکٹھا کردے یا ان کو الگ الگ کردے میں نے یہ دونوں باتیں عمرو بن دینار سے ذکر کیں میں نے کہا: ان کے ماں باپ تو عیسائی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں تو ان دونوں کا مال ان دونوں کو دوں گا میں نے عمرو سے کہا وہ کیسے جبکہ بچہ تو فطرت پر پیدا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: پھر مشرکین کی اولاد کو کیوں قیدی بنالیا جاتا ہے جبکہ وہ فطرت پر ہوتے ہیں اور وہ مسلمان ہوتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔

19322 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى، يُخْبِرُ عَطَاءً قَالَ: الْاَمْرُ الَّذِيْ مَضٰى فِيْ اَوَّلِنَا الَّذِيْ يُعْمَلُ بِهٖ وَلَا نَشُكُّ فِيْهِ وَنَحْنُ عَلَيْهِ اَنَّ النَّصْرَانِيَّيْنِ بَيْنَهُمَا وَلَدُهُمَا صَغِيْرٌ، اَنَّهُمَا يَرِثَانِهٖ وَيَرِثُهُمَا حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا دِيْنٌ اَوْ يَجْمَعَ، فَاِنْ اَسْلَمَتْ اُمُّهٗ وَرِثَتْهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَمَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنْ كَانَ اَبَوَاهُ نَصْرَانِيَّيْنِ وَهُوَ صَغِيْرٌ وَلَهٗ اَخٌ مِنْ اُمِّهٖ مُسْلِمٌ اَوْ اُخْتٌ مُسْلِمَةٌ وَرِثَهٗ اَخُوْهُ اَوْ اُخْتُهٗ بِكِتَابِ اللّٰهِ، ثُمَّ كَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ: وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى اَبْنَاءِ النَّصَارٰى وَلَا يَتَّبِعُوْهُمْ اِلٰى قُبُوْرِهِمْ، وَيَدْفِنُهُمْ فِيْ مَقْبَرَتِهِمْ، وَاِنْ قَتَلَ مُسْلِمٌ مِنْ اَبْنَائِهِمْ عَمْدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهٖ وَكَانَتْ دِيَتُهٗ دِيَةَ نَصَارٰى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے سلیمان بن موسیٰ کوعطاء کو یہ بتاتے ہوئے سنا کہ پہلے زمانے میں جو معاملہ گزر چکا ہے جس پر عمل بھی کیا جاتا تھا اور اس کے بارے میں کوئی شک بھی نہیں ہے اور ہم اسی کے قائل ہیں کہ جب دو عیسائی میاں بیوی کی اولاد کمسن ہو تو وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے اور وہ اولاد ان کی وارث بنے گی جب تک دین انہیں الگ یا جمع نہیں کر دیتا اگر ان کی ماں مسلمان ہو جاتی ہے تو پھر وہ اس بچے کی اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق وارث بن جائے گی اور جو باقی بچ جائے گا وہ مسلمانوں کو مل جائے گا اگر بچے کے ماں باپ دونوں عیسائی ہوں اور بچہ کمسن ہو اور اس کا ایک بھائی مسلمان ہو جو ماں کی طرف سے اس کا شریک بھائی ہو یا ایک بہن مسلمان ہو تو اس کا بھائی یا اس کی بہن اس کے وارث بنیں گے جو اللہ کی کتاب کے مطابق حصے کے وارث بنیں گے پھر جو باقی بچے گا وہ مسلمانوں کو مل جائے گا وہ فرماتے ہیں عیسائیوں کے بچوں کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی اور انہیں قبرستان تک نہیں لے جایا جائے گا انہیں عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا اگر کوئی مسلمان ان کے بچوں میں سے کسی کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو اس کے عوض میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور بچے کی دیت عیسائیوں کی دیت کے مطابق ہوگی۔

19323 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ: فَوَلَدٌ صَغِيْرٌ بَيْنَ مُشْرِكَيْنِ، فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا وَوَلَدُهُمَا صَغِيْرٌ فَمَاتَ اَبُوْهُمْ؟ قَالَ: يَرِثُ وَلَدُهُمَا الْمُسْلِمُ مِنْ اَبَوَيْهِ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ مِنْهُمَا، الْوِرَاثَةُ حِيْنَئِذٍ بَيْنَ الْوَلَدِ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ حِيْنَئِذٍ مِّنْ اَبَوَيْهِ شَيْئًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے سلیمان سے دریافت کیا وہ بچہ جو مشرک میاں بیوی کی اولاد ہو اور میاں بیوی میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے اور ان دونوں کا بچہ کمسن ہو اور پھر ان کا باپ فوت ہو جائے تو سلیمان نے جواب دیا ان دونوں کا مسلمان بچہ مسلمان بنے گا لیکن کافر ان کا وارث نہیں بنے گا اس صورت میں وراثت بچے اور مسلمان کے درمیان جاری ہوگی اور کافر ایسی صورت میں کسی کا وارث نہیں بنے گا۔

19324 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: اَوْلَاهُمَا بِهِ الْمُسْلِمُ يَرِثَانِهٖ وَيَرِثُهُمَا

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے جبکہ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ دونوں بیان کرتے

ہیں ان دونوں (میاں بیوی) میں سے مسلمان اس بچے کا زیادہ حق دار ہوگا وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے اور وہ ان دونوں کا وارث بنے گا۔

19325 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَهُ

❀❀ یونس نے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19326 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِيْ نَصْرَانِيٍّ مَاتَ وَامْرَاَتُهُ حُبْلٰى، ثُمَّ اَسْلَمَتْ قَبْلَ اَنْ تَلِدَ، ثُمَّ وَلَدَتْ فَمَاتَتْ، قَالَ: يَرِثُهُمَا وَلَدُهُمَا جَمِيعًا؛ لِاَنَّهُ وَقَعَ لَهُ مِيرَاثُ اَبِيهِ حِينَ مَاتَ اَبُوهُ، ثُمَّ مَاتَتْ اُمُّهُ، فَاتَّبَعَهَا عَلٰى مِلَّتِهَا فَوَرِثَهَا

❀❀ سفیان ثوری ایسے عیسائی کے بارے میں بیان کرتے ہیں جو انتقال کر جاتا ہے اس کی بیوی حاملہ ہوتی ہے پھر بچے کے جنم لینے سے پہلے وہ عورت مسلمان ہو جاتی ہے پھر اس بچے کو جنم دینے کے بعد وہ فوت ہو جاتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں ان دونوں کا بچہ ان دونوں کا وارث بنے گا کیونکہ جب اس کا باپ فوت ہوا تھا تو اس کے باپ کی وارثت اس کے حق میں ثابت ہوگئی تھی پھر جب اس کی ماں فوت ہوئی تھی تو وہ اپنی ماں کے دین کا تابع شمار ہوگا اور اس کا وارث بنے گا۔

19327 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: "بَاعَتْ صَفِيَّةُ - زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَارًا لَّهَا مِنْ مُعَاوِيَةَ بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَقَالَتْ لِذِيْ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُوْدِ: اَسْلِمْ، فَاِنَّكَ اِنْ اَسْلَمْتَ وَرِثْتَنِيْ فَاَبَى فَاَوْصَتْ بِهِ" قَالَ بَعْضُهُمْ: بِثَلَاثِيْنَ اَلْفًا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں انہوں نے اپنا گھر ایک لاکھ درہم کے عوض میں فروخت کیا اور پھر یہودیوں سے تعلق رکھنے والے اپنے رشتے دار سے فرمایا تم اسلام قبول کرلو کیونکہ اگر تم نے اسلام قبول کرلیا تو تم میرے وارث بن جاؤ گے وہ یہ بات نہیں مانا تو سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس رشتے دار کے بارے میں وصیت کی' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: تیس ہزار (درہم اس کو دینے کی) وصیت کی تھی۔

19328 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى: فِيْ اَهْلِ بَيْتٍ مِّنْ يَهُوْدَ مَاتَ اَبُوهُمْ وَلَمْ يُقْسَمْ مِيرَاثُهُ حَتّٰى اَسْلَمُوا: لَيْسَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ، وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمُوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن نے یہودیوں کے ایک گھرانے کے بارے میں مجھے بتایا: ان کا باپ فوت ہو گیا' اور اس کی وراثت تقسیم نہیں ہوئی یہاں تک کہ ان سب نے اسلام قبول کرلیا تو پھر یہ اسلام کے حساب سے تقسیم نہیں ہوگی کیونکہ وارثت ان لوگوں کے اسلام قبول کرنے سے پہلے ثابت ہو چکی تھی۔

19329 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَهُ عَبْدًا، فَاُعْتِقَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَهُ، يَقُوْلُ: يَرِثُ

❀❀ ابوشعثاء فرماتے ہیں جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اپنے بیٹے کو چھوڑے جو غلام ہو اور پھر اس غلام کو وراثت کی تقسیم سے پہلے آزاد کر دیا جائے تو ابوشعثاء فرماتے ہیں وہ وارث بنے گا۔

19330 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا کَانَ مِنْ قَسْمٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَهُوَ عَلٰی قِسْمَةِ الْجَاهِلِیَّةِ، وَمَا اَدْرَكَ الْاِسْلَامُ لَمْ یُقْسَمْ فَهُوَ عَلٰی قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ

❀❀ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن زید بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو تقسیم زمانہ جاہلیت میں ہوئی تھی وہ زمانہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق رہے گی اور جس چیز کو اسلام پالے اور وہ ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو تو وہ اسلامی احکام کے مطابق تقسیم ہوگی۔

19331 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ نافع نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19332 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی مِیْرَاثٍ قَبْلَ اَنْ یُقْسَمَ وَرِثَ مِنْهُ

❀❀ قتادہ اور ابوقلابہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: جو شخص وارثت کی تقسیم سے پہلے اسلام قبول کر لے وہ وارثت میں حصہ دار ہوگا۔

19333 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَهُ عَبْدًا فَاُعْتِقَ قَبْلَ اَنْ یُقْسَمَ الْمِیْرَاثُ، فَلَا شَیْءَ لَهُ

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اپنے بیٹے کو چھوڑے جو غلام ہو پھر وارثت کی تقسیم سے پہلے وہ غلام آزاد ہو جائے تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

بَابُ مِیْرَاثِ الْمَجُوْسِ یُسْلِمُوْنَ

باب: ان مجوسیوں کی وارثت' جو مسلمان ہو جاتے ہیں

19334 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی: اِنْ تَزَوَّجَ الْمَجُوْسِیُّ ابْنَتَهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ ابْنَتَیْنِ، فَمَاتَ ثُمَّ اَسْلَمْنَ، فَمَاتَتْ اِحْدَی ابْنَتَیِ ابْنَتِهِ فَلِاُخْتِهَا لِاَبِیْهَا وَاُمِّهَا الشَّطْرُ وَلِاُمِّهَا السُّدُسُ حَجَبْتَهَا نَفْسُهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا اُخْتُ ابْنَتِهَا وَحَجَبَتْهَا ابْنَتُهَا الْبَاقِیَةُ اُخْتُ ابْنَتِهَا، ثُمَّ لِلْاُمِّ اَیْضًا مَا لِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَقَالَ الثَّوْرِیُّ: مِثْلَ قَوْلِهِمَا لِاُخْتِهَا لِاَبِیْهَا وَاُمِّهَا النِّصْفُ

وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَهِيَ الْاُمُّ وَلَهَا السُّدُسُ لِاَنَّهَا اُمٌّ حَجَبَتْ نَفْسَهَا وَلِاَنَّهَا اُخْتٌ فَصَارَ لَهَا الثُّلُثُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی مجوسی اپنی بیٹی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور پھر وہ عورت اس کی دو بیٹیوں کو جنم دیتی ہے پھر وہ مجوسی مرجاتا ہے' اور وہ عورتیں اسلام قبول کر لیتی ہیں پھر مجوسی کی بیٹی کی دو بیٹیوں میں سے ایک مرجاتی ہے' تو اس کی سگی بہن کو نصف ملے گا اور اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اور پھر وہ خود ہی اپنے آپ کو محجوب کر دے گی کیونکہ وہ اس کی بیٹی کی بہن ہے' اور اس کی باقی بچ جانے والی بیٹی بھی اسے محجوب کر دے گی جو اس کی بیٹی کی بہن ہے پھر ماں کو وہ حصہ ملے گا جو باپ کی طرف سے شریک بہن کو ملتا ہے سفیان ثوری نے ان دونوں کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے جو سگی بہن کے بارے میں ہے کہ نصف ملے گا اور باپ کی طرف سے شریک بہن کو چھٹا حصہ ملے گا تا کہ دو تہائی حصے مکمل ہو جائیں اور وہ ماں ہے' تو اسے چھٹا حصہ مل جائے گا کیونکہ وہ ماں ہے اس لئے اپنے آپ کو محجوب کر لے گی لیکن کیونکہ وہ بہن بھی ہے اس لئے اسے ایک تہائی حصہ مل جائے گا۔

19335 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ اَنْ سَلِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْمَجُوسِ وَنِكَاحِ الْاَخَوَاتِ وَالْاُمَّهَاتِ، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: الشِّرْكُ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَاِنَّمَا خُلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ مِنْ اَجْلِ الْجِزْيَةِ

❀❀ قتادہ اور عمرو بن عبید فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مجوسیوں کے بارے میں اور ان کے بہنوں اور ماں کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں دریافت کرو وہ کہتے ہیں میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ لوگ جس شرک میں مبتلا ہیں وہ اس سے زیادہ بڑا ہے جزیہ کی وجہ سے تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔

19336 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَا: فِي الْمَجُوسِيِّ: يَرِثُ مِنْ مَكَانَيْنِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجوسی دو حوالوں سے وارث بنے گا۔

19337 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَجُوسِيِّ، قَالَ: نُوَرِّثُهُمْ بِاَقْرَبِ الْاَرْحَامِ اِلَيْهِ " قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ اُخْتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ بِنْتًا، فَاَسْلَمُوا ثُمَّ مَاتَ، قَالَ: " بِنْتُهُ تَرِثُ النِّصْفَ، وَالنِّصْفُ لِاُخْتِهِ لِاَنَّهَا عَصَبَةٌ"، وَقَالَ فِي مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ اُمَّهُ فَوَلَدَتْ بِنْتَيْنِ، فَاَسْلَمُوا فَمَاتَ الرَّجُلُ: لِابْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ وَلِاُمِّهِ السُّدُسُ، ثُمَّ مَاتَتْ اِحْدَى الْبِنْتَيْنِ تَرِثُ ابْنَتُهَا النِّصْفَ، وَالْاُمُّ صَارَتْ اُمًّا وَجَدَّةً فَحَجَبَتْهَا نَفْسُهَا، فَوَرَّثْنَاهَا مِيرَاثَ الْاُمِّ وَلَا نُعْطِيهَا مِيرَاثَ الْجَدَّةِ، نَقُولُ: لِاَنَّ الْاُمَّ حِينَ اَسْلَمُوا انْفَسَخَ النِّكَاحُ فَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يُقِيمَ بَعْدَ

الْإِسْلَامِ عَلٰى اُمِّهٖ وَلَا عَلٰى اُخْتِهٖ وَرَّثْنَاهُ بِالْقَرَابَةِ "

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے مجوسی کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ہم انہیں قریبی رشتے داری کے حوالے سے وارث قرار دیں گے سفیان ثوری' ایسے مجوسی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے وہ بہن اس کی بیٹی کو جنم دیتی ہے پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور وہ شخص مر جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں اس کی بیٹی نصف حصے کی وارث بنے گی اور نصف حصہ اس کی بہن کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ ہے وہ ایسے عصبہ کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی ماں کے ساتھ شادی کرتا ہے' اور وہ عورت اس کی دو بیٹیوں کو جنم دیتی ہے پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور مرد مر جاتا ہے' تو اس کی دو بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا اور ماں کو ایک چھٹا حصہ ملے گا پھر دونوں بیٹیوں میں سے ایک مر جاتی ہے' تو اس کی ایک بیٹی نصف کی وارث بنے گی اور ماں' ماں بھی بن جائے گی اور نانی بھی بن جائے گی تو اپنے آپ کو مجوب کر لے گی تو ہم اسے ماں کی وراثت کے مطابق وارثت میں حصہ دار قرار دیں گے ہم اسے نانی کی وراثت نہیں دیں گے ہم یہ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تھا تو ماں کے حوالے سے نکاح فاسد ہو گیا تھا اس لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اسلام کے بعد بھی اسے اس کی ماں یا اس کی بہن کے حوالے سے برقرار رکھا جائے ہم رشتے داری کے حوالے سے اسے وارث قرار دیں گے۔

بَابُ: هَلْ يُوصِي لِذِیْ قَرَابَتِهِ الْمُشْرِكِ؟ اَوْ هَلْ يَصِلُهُ؟

باب: کیا کوئی شخص اپنے مشرک رشتے دار کیلئے وصیت کر سکتا ہے؟ یا اس کیلئے صلہ رحمی کر سکتا ہے؟

19338 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُهُ: (اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوا اِلٰى اَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا) (الأحزاب: 6)؟ قَالَ: الْعَطَاءُ ، قُلْتُ: عَطَاءُ الْمُؤْمِنِ الْكَافِرَ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَطَاؤُهُ اِيَّاهُ حَيًّا وَوَصِيَّتُهُ لَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

''البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے جو تم اپنے اولیاء کے ساتھ بھلائی کرتے ہو''

انہوں نے جواب دیا کوئی عطیہ دینا میں نے کہا: مومن کا کافر کو عطیہ دینا مراد ہے جب ان کے درمیان کوئی رشتہ داری ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں اس سے مراد یہ ہے کہ مومن اس کو زندگی میں عطیہ دے اور مرتے وقت اس کے بارے میں وصیت کر دے۔

19339 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فِیْ قَوْلِهٖ: (اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوا اِلٰى اَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا) (الأحزاب: 6) قَالَ: اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَكَ ذُو قَرَابَةٍ لَيْسَ عَلٰى دِيْنِكَ فَتُوصِي لَهُ بِالشَّيْءِ هُوَ وَلِيُّكَ فِي النَّسَبِ، وَلَيْسَ وَلِيَّكَ فِي الدِّيْنِ وَقَالَ الْحَسَنُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے کہ تم اپنے اولیاء کے ساتھ بھلائی کرو''۔

قتادہ فرماتے ہیں البتہ تمہارا جو رشتے دار تمہارے دین پر نہ ہو تم اس کے بارے میں کسی چیز کی وصیت کر دو کیونکہ نسب کے اعتبار سے وہ تمہارا ولی ہے اگرچہ وہ دین کے اعتبار سے تمہارا ولی نہیں ہے حسن بصری نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے۔

19340 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ، قَالَتْ: قَدِمَتْ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ اِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَدَّتَهُمْ فَاسْتَفْتَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِیْ اُمَّكَ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میری والدہ آئیں وہ مشرکہ تھیں یہ اس زمانے کی بات ہے جب قریش نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا میں نے عرض کی یارسول اللہ میری والدہ آئی ہیں وہ توقع رکھتی ہیں تو کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں تم اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

19341 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: تَجُوْزُ وَصِیَّةُ الْمُسْلِمِ لِلنَّصْرَانِیِّ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں عیسائی کے لئے مسلمان کی وصیت درست ہے۔

19342 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ صَفِیَّةَ - زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - اَوْصَتْ لِنَسِیبٍ لَهَا نَصْرَانِیٍّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک عیسائی بھانجے کے لئے وصیت کی تھی۔

19340-صحیح البخاری - کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها' باب الهدیة للمشركین - حدیث: 2498صحیح مسلم - كتاب الزكٰوة' باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد - حدیث: 1733صحیح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب صلة الرحم وقطعها - ذكر الإباحة للمرأة وصل رحمها من المشركين إذا طمع في إسلامها' حدیث: 453سنن أبي داؤد - كتاب الزكٰوة' باب الصدقة على أهل الذمة - حدیث: 1433سنن سعید بن منصور - كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة - حدیث: 2726السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب صدقة النافلة على المشرك ' حدیث: 7378مسند الشافعي - ومن كتاب الزكٰوة من أوله إلا ما كان معادا' حدیث: 430مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' ما روت أسماء بنت أبي بكر عن النبي صلى الله عليه - حدیث: 1735مسند الحميدي - أحاديث أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنها' حدیث: 313المعجم الكبير للطبراني - باب الألف ' ما أسندت أسماء بنت أبي بكر - ما روى عروة بن الزبير ' حدیث: 20078الأدب المفرد للبخاري - باب بر الوالد المشرك' حدیث: 26

19343 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِاَهْلِ الْحَرْبِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں اہل حرب کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

19344 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الْكَشْوَرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ السِّمْسَارُ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْصَتْ لِنَسِيبٍ لَهَا يَهُوْدِيٍّ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں انہوں نے اپنے ایک بھانجے کے لئے، جو یہودی تھا، اس کے لئے وصیت کی تھی۔

بَابٌ: هَلْ يُبَاعُ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْكَافِرِ اَوْ يَسْتَرِقُّهُ؟

باب: کیا کوئی مسلمان غلام کسی کافر کو فروخت کیا جاسکتا ہے یا وہ (کافر) اسے اپنا غلام بنا سکتا ہے؟

19345 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُبَاعُ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْكَافِرِ؟ قَالَ: لَا رَاْيًا وَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا رَاْيًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کوئی مسلمان غلام کسی کافر کو فروخت کیا جاسکتا ہے انہوں نے فرمایا: جی نہیں اور یہ ذاتی رائے ہے عمرو بن دینار نے بھی مجھ سے کہا کہ جی نہیں اور یہ ذاتی رائے ہے۔

19346 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ، وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى، يَقُوْلُ: لَا يَسْتَرِقُّ عِنْدَنَا كَافِرٌ مُسْلِمًا

❀❀ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک کوئی کافر کسی مسلمان کو اپنا غلام نہیں بنا سکتا۔

19347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ نَصْرَانِيٍّ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ لَهُ نَصْرَانِيَّةٌ، فَوَلَدَتْ مِنْهُ ثُمَّ اَسْلَمَتْ، قَالَ: يُفَرِّقُ الْاِسْلَامُ بَيْنَهُمَا وَتُعْتَقُ هِيَ وَوَلَدُهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن شہاب سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی کوئی کنیز عیسائی ہوتی ہے، اور وہ اس کے بچے کو بھی جنم دیتی ہے پھر وہ عورت اسلام قبول کر لیتی ہے، تو ابن شہاب نے جواب دیا اسلام ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا اور وہ عورت اور اس کا بچہ آزاد شمار ہوں گے۔

19348 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى، يَقُوْلُ: لَا يَسْتَرِقُّ عِنْدَهُ كَافِرٌ مُسْلِمًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ان کے نزدیک کوئی کافر کسی مسلمان کو اپنا غلام نہیں بنا سکتا۔

19349 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي أُمِّ وَلَدٍ نَصْرَانِيٍّ اَسْلَمَتْ، قَالَ: تُقَوَّمُ نَفْسَهَا وَتَسْعَى فِي قِيمَتِهَا وَتُعْزَلُ مِنْهُ، فَإِنْ مَاتَ عَتَقَتْ، وَإِنْ هُوَ اَسْلَمَ بَعْدَ سِعَايَتِهَا سَعَتْ، وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَإِنْ مَاتَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ اَوْ مُسْلِمٌ فَلَا سِعَايَةَ عَلَيْهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي مُدَبَّرِ النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ مِثْلَ مَا قَالَ فِي أُمِّ وَلَدِهِ

❀❀ سفیان ثوری عیسائی کی ام ولد کے بارے میں فرماتے ہیں جواسلام قبول کر لیتی ہے کہ اس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اوراس کی قیمت کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی اوراس عورت کواس سے علیحدہ کروادیا جائے گا اگر وہ شخص مرگیا تو وہ عورت آزاد شمار ہوگی اور اگرعورت کے مزدوری کرنے کے بعد مرد نے بھی اسلام قبول کرلیا تو وہ عورت دوبارہ اس کی طرف نہیں جائے گی لیکن اگروہ آقا مرجاتا ہے تو خواہ وہ عیسائی ہونے کے عالم میں مرا ہو یا مسلمان ہونے کے عالم میں مرا ہو کنیز پر مزدوری کرنا لازم نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری عیسائی کے مدبر غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جو اسلام قبول کرلیتا ہے کہ اس کا بھی وہی حکم ہے جو ام ولد کا ہے۔

19350 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَقِيقِ اَهْلِ الذِّمَّةِ: يُسْلِمُوْنَ يَاْمُرُ بِبَيْعِهِمْ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ يُبَاعُوْنَ

❀❀ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ذمیوں کے غلاموں کے بارے میں خط لکھا تھا کہ جواسلام قبول کر لیتے ہیں تو انہوں نے ان کو فروخت کرنے کا حکم دیا تھا سفیان ثوری کہتے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ انہیں فروخت کردیا جائے گا۔

19351 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ يُسْلِمُ عِنْدَهُ الْعَبْدُ فَيَكْتُمُهُ اَوْ يُغَيِّبُهُ، قَالَ: يُعَزَّرُ وَيُبَاعُ الْعَبْدُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا کوئی غلام اسلام قبول کر لیتا ہے اور وہ شخص اس بات کو چھپاتا ہے یا اس غلام کو پوشیدہ رکھتا ہے کہ ایسے شخص کو سزا دی جائے گی اور غلام کو فرخت کردیا جائے گا۔

19352 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ اَهْلِ الرِّضَا اَنَّ نَصْرَانِيًّا اَعْتَقَ مُسْلِمًا، قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعْطُوهُ قِيمَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَوَلَاؤُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں بعض پسندیدہ افراد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اگر کوئی عیسائی کسی مسلمان کو آزاد کردے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں تو اس مسلمان کی قیمت اس عیسائی کو بیت المال میں سے ادا کردو اور اس کی ولاء مسلمانوں کے لئے مخصوص ہوگی۔

19353 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سُئِلَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِيْنَ، يَدْخُلُوْنَ بِلَادَ الْعَجَمِ فَيَسْتَرِقُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ سفیان ثوری سے ایسے مسلمان تاجروں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو عجمیوں کے علاقے میں جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قیدی بنالیتا ہے کیا یہ ان کے لئے درست ہوگا کہ وہ جانتے بوجھتے ہوئے انہیں خرید لیں انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔

19354 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اِذَا اَعْتَقَ الْيَهُوْدِيُّ الْمُسْلِمَ اُعْطِيَ قِيمَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَوَلَاؤُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جب کوئی یہودی کسی مسلمان کو آزاد کردے تو اس کی قیمت بیت المال میں سے ادا کی جائے گی اور اس کی ولاء مسلمانوں کے لئے مخصوص ہوگی۔

19355 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اشْتَرٰى اَمَةً مُسْلِمَةً سِرًّا، فَوَلَدَتْ لَهُ، قَالَ: يُغَرَّبُ وَتُنْتَزَعُ مِنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن شہاب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اہل کتاب سے تعلق رکھتا ہو اور وہ پوشیدہ طور پر کوئی مسلمان کنیز خرید لے اور وہ کنیز اس کے بچے کو بھی جنم دیدے تو ابن شہاب فرماتے ہیں اس شخص کو جلاوطن کردیا جائے گا اور اس عورت کو اس سے الگ کردیا جائے گا۔

بَابُ: هَلْ يَدْخُلُ الْمُشْرِكُ الْحَرَمَ؟

باب: کیا کوئی مشرک حرم میں داخل ہوسکتا ہے؟

19356 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: لَا يَدْخُلُ الْحَرَمَ كُلَّهُ مُشْرِكٌ، وَتَلَا: (بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا) (التوبة: 28)، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ قَوْلُهُ: (الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ) (التوبة: 28) الْحَرَمُ كُلُّهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا کوئی بھی مشرک حرم کی حدود میں داخل نہیں ہوسکتا انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس سال کے بعد''۔

ابن جریج کہتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''مسجد حرام''۔

اس سے مراد حرم کی پوری حدود ہیں۔

ابن جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

19357 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ) (التوبة: 28) قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدًا، اَوْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو اس آیت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک مشرکین نجس ہیں تو وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نہیں آسکتے البتہ اگر کوئی مشرک غلام ہو یا اہل جزیہ میں سے کوئی فرد ہو تو اس کا معاملہ مختلف ہے۔

19358 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ: اَدْرَكْتُ وَمَا يُتْرَكُ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ يَدْخُلُ الْحَرَمَ

❀❀ ابن ابونجیح فرماتے ہیں میں نے یہ چیز پائی ہے کہ کسی بھی یہودی یا عیسائی کو حرم کی حدود میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔

19359 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ - اَوْ، قَالَ: بِاَرْضِ الْحِجَازِ - دِيْنَانِ" قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلِذٰلِكَ اَجْلَاهُمْ عُمَرُ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عرب کی سرزمین پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے زہری بیان کرتے ہیں اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (یہودیوں) کو جلاوطن کر دیا تھا۔

19360 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ: لَا يَدَعُ الْيَهُوْدِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ وَالْمَجُوسِيَّ اِذَا دَخَلُوا الْمَدِيْنَةَ اَنْ يُقِيمُوْا بِهَا اِلَّا ثَلَاثًا قَدْرَ مَا يَبِيعُوْنَ سِلْعَتَهُمْ، فَلَمَّا اُصِيبَ عُمَرُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَلَّا تُدْخِلُوا عَلَيْنَا مِنْهُمْ اَحَدًا، وَلَوْ كَانَ الْمُصَابُ غَيْرِي كَانَ لَهُ فِيْهِ اَمْرٌ قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا يَجْتَمِعُ بِهَا دِيْنَانِ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی بھی یہودی یا عیسائی یا مجوسی کو مدینہ منورہ داخل ہونے کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنے دیتے تھے یعنی اتنے عرصے میں وہ لوگ اپنا سامان فروخت کر سکتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو یہ ہدایت بھی کی تھی کہ تم ان میں سے کسی کو ہمارے ہاں نہ آنے دینا اگر یہ نقصان میرے علاوہ کسی اور کو پہنچا ہوتا تو پھر اس کا معاملہ مختلف ہوتا راوی بیان کرتے ہیں وہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہاں دو دین اکٹھے نہیں ہوں گے۔

19361 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ اَرْسَلَ اِلٰى نَاسٍ

مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيهِمْ عَلِيٌّ فَقَالَ: اَعَنْ مَلَإٍ مِّنْكُمْ كَانَ هٰذَا؟، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ، عَنْ مَلَإٍ مِّنَّا، وَلَوِ اسْتَطَعْنَا اَنْ نَزِيدَ مِنْ أَعْمَارِنَا فِيْ عُمُرِكَ لَفَعَلْنَا، قَالَ: قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے مہاجرین کو پیغام بھیجا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے دریافت کیا کیا یہ کام کرنے والا آپ میں سے کوئی ایک تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ وہ ہمارے گروہ میں سے کوئی ایک ہو اگر یہ ہمارے بس میں ہوتا کہ ہم اپنی زندگیاں دے کر آپ کی زندگی میں اضافہ کر سکتے تو ہم ایسا کر لیتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ کو منع بھی کیا تھا کہ ان (غیر مسلم غلاموں) میں سے کوئی بھی ہمارے ہاں نہ آئے۔

بَابُ اِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ

باب: یہودیوں کو مدینہ سے جلاوطن کرنا

19362 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَمَنْ كَانَ سِوَاهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ مِنْ جَاءَ الْمَدِيْنَةَ مِنْهُمْ سَفْرًا لَّا يُقِيمُوْنَ فِيْهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ وَلَا نَدْرِى اَكَانَ يُفْعَلُ ذٰلِكَ بِهِمْ قَبْلُ اَمْ لَا

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے یہودیوں یا عیسائیوں یا ان کے علاوہ دیگر کافروں میں سے جو شخص بھی سفر کرتے ہوئے مدینہ منورہ آتا ہے وہ وہاں تین دن سے زیادہ قیام نہیں کر سکتا تھا (راوی کہتے ہیں:) یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے ہمیں نہیں معلوم کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہوتا تھا یا نہیں ہوتا تھا۔

19363 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ الْيَهُوْدَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ

❀❀ مسلم بن ابو مریم نے امام زین العابدین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو مدینہ منورہ سے نکلوا دیا تھا۔

19364 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ يَهُوْدَ بَنِى النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَجْلٰى بَنِى النَّضِيرِ، وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى حَارَبَتْهُ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَّمَ نِسَاءَ هُمْ، وَاَوْلَادَهُمْ، وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاٰمَنَهُمْ، وَاَسْلَمُوا، وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ، بَنِىْ قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُوْدَ بَنِىْ حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بنو نضیر اور بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے یہودیوں نے جنگ کی تو نبی اکرم

ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کر دیا اور قریظہ کو ان کی جگہ رہنے دیا یہاں تک کہ جب قریظہ نے بھی اس کے بعد جنگ کی تو ان کے مردوں کو قتل کروادیا ان کی عورتوں، بچوں اور اموال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا البتہ ان میں سے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل گئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں امان دے دی تھی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کروادیا تھا جن میں بنوقینقاع شامل تھے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم ہے اور بنوحارثہ کے یہودی شامل تھے اور ہر وہ یہودی جو مدینہ منورہ میں تھا (آپ ﷺ نے اسے جلاوطن کروادیا تھا)۔

19365 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ نما عرب سے باہر نکال دوں گا یہاں تک کہ میں اس سے صرف مسلمانوں کو ہی رہنے دوں گا''۔

19366 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ، فَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰى اَنْ يَكْفُوْهُ عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجاز کی سرزمین سے یہودیوں اور عیسائیوں کو جلاوطن کر دیا کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر پر غلبہ حاصل کیا تھا تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا تھا، جب آپ ﷺ نے وہاں پر غلبہ حاصل کر لیا تھا تو وہ زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے مخصوص ہوگئی تھی آپ ﷺ نے وہاں سے یہودیوں کو نکالنے کا ارادہ کیا تو یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کی کہ وہ ان لوگوں کو وہاں رہنے دیں اور وہ لوگ مسلمانوں کی جگہ وہاں کام کریں گے اور پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو مل جائے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا جب تک ہم چاہیں گے تمہیں یہاں رہنے دیں گے پھر وہ لوگ وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کر کے تیماء اور اریحاء کی طرف بھجوادیا۔

19367 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ - اَوْ، قَالَ: بِاَرْضِ الْحِجَازِ - دِيْنَانِ" قَالَ: فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ حَتّٰى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلِذٰلِكَ اَجْلَاهُمْ عُمَرُ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عرب کی سرزمین پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں ہوں گے

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کی تحقیق کی جب اس کا مستند ہونا ثابت ہو گیا تو زہری بیان کرتے ہیں اس کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جلاوطن کر دیا تھا۔

19368 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ حَكِيمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَقُوْلُ: آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ: "قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، لَا يَبْقَى - اَوْ، قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ - دِيْنَانِ بِاَرْضِ الْعَرَبِ"

❀❀ اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے جو آخری بات ارشاد فرمائی تھی وہ یہ تھی: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں کو برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا عرب کی سرزمین پر دو دین باقی نہیں رہیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے۔

19369 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ خَيْبَرَ اِلَى يَهُوْدَ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوا فِيْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ ثَمَرِهَا، فَقَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ. ثُمَّ اُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْ وَجَعِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ: "لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ - اَوْ، قَالَ: بِاَرْضِ الْحِجَازِ - دِيْنَانِ" فَفَحَصَ، عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتَ ثُمَّ دَعَاهُمْ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَاْتِ، وَاِلَّا فَاِنِّىْ مُجْلِيكُمْ فَاَجْلَاهُمْ مِنْهَا"

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے خیبر یہودیوں کے پاس رہنے دیا تھا اس شرط پر کہ وہ وہاں کام کاج کریں گے وہاں کی نصف پیداوار انہیں مل جائے گی نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور اپنے عہد خلافت کے آغاز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ برقرار رکھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا تھا اس بیماری کے دوران آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ عرب کی سرزمین پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تحقیق کی یہاں تک کہ جب یہ بات مستند طور پر ان کے سامنے ثابت ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو بلوایا اور فرمایا جس شخص کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا کوئی معاہدہ تھا وہ اسے پیش کرے ورنہ میں تم لوگوں کو جلاوطن کرنے لگا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو وہاں سے جلاوطن کر دیا۔

19370 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاَنِّيْ بِكَ قَدْ وَضَعْتَ كُوْرَكَ عَلٰى بَعِيْرِكَ، ثُمَّ سِرْتَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَمْشُوْنَ بِهَا، فَقَالَ: الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ، مَا رَاَيْتُ كَلِمَةً اَشَدَّ عَلٰى مَنْ قَالَهَا وَلَا اَهْوَنَ عَلٰى مَنْ قِيلَتْ لَهُ مِنْهَا

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: میں نے خواب میں دیکھا کہ تم نے اپنا سامان اونٹ پر رکھا ہے' تم ایک رات کے بعد دوسری رات تک سفر کرتے ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ وہاں نہیں چلو گے اس یہودی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس سے زیادہ سخت کلمہ کوئی نہیں سنا جو انہوں نے کہا: ہو اور نہ ہی اس سے زیادہ نرم کلمہ سنا ہے جو ان سے کہا گیا ہو۔

19371 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا، قَالَ: فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا شَاْنُهُ اسْتَفْهِمُوْهُ اَهَجَرَ؟ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ، قَالَ: فَاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ، فَقَالَ: اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوٍ مِمَّا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ بِهِ، قَالَ: فَاِمَّا اَنْ يَكُوْنَ سَعِيْدٌ سَكَتَ، عَنِ الثَّالِثَةِ، وَاِمَّا اَنْ يَكُوْنَ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جمعرات کا دن' جمعرات کا دن کیا تھا؟ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں گیلی ہوگئیں میں نے کہا: اے ابن عباس! جمعرات کا دن کیا تھا؟ انہوں نے بتایا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں اضافہ ہوگیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے پاس کوئی چیز لے کے آؤ تا کہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے تو لوگوں کے درمیان آپس میں اختلاف ہوگیا حالانکہ کسی نبی کی موجودگی میں اختلاف کرنا مناسب نہیں ہے لوگوں نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مفہوم دریافت کرو! کیا آپ رخصت ہو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ مجھے چھوڑ دو میں جس صورت حال میں ہوں۔ اِس میں اس صورت حال سے بہتر ہوں' جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت تین باتوں کی وصیت کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کہ جزیرہ عرب سے مشرکین کو نکال دینا آنے والے وفود کی اسی طرح مہمان نوازی کرنا جس طرح میں ان کی مہمان نوازی کرتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تیسری بات بیان کرنے سے سعید بن جبیر نامی راوی خاموش رہ گئے یا شاید انہوں نے یہ بات بیان کی تھی اور میں اسے بھول گیا ہوں۔

19372 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ بِاَنْ لَا يُتْرَكَ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ بِالْحِجَازِ، وَاَنْ يُمْضٰى جَيْشُ اُسَامَةَ اِلَى الشَّامِ،

وَاَوْصٰى بِالْقِبْطِ خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ قَرَابَةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ حجاز کی سرزمین پر کسی یہودی یا عیسائی کو باقی نہ رہنے دیا جائے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو شام کی طرف بھجوایا جائے اور آپ ﷺ نے قبطیوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کی تھی کیونکہ ان کے ساتھ رشتے داری بنتی تھی۔

19373 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وُلِّيتَ الْاَمْرَ بَعْدِيْ فَاَخْرِجْ اَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

❀❀ ابوظبیان بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہیں ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میرے بعد کسی کو معاملے کا نگران بنایا جائے تو وہ اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دے۔

19374 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: لَا يُشَارِكُكُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فِيْ اَمْصَارِكُمْ اِلَّا اَنْ يُسْلِمُوْا، فَمَنِ ارْتَدَّ مِنْهُمْ فَاَبٰى فَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ دُوْنَ دَمِهِ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے علاقوں میں یہودی یا عیسائی تمہارے حصے دار نہیں ہوں گے صرف اس صورت میں ہوں گے جب وہ اسلام قبول کرلیں اور ان میں سے جو شخص مرتد ہوجائے اور دوبارہ اسلام قبول کرنے سے انکار کردے تو پھر اس کی طرف سے اس کے خون کے علاوہ اور کچھ بھی قبول نہیں ہو گا۔

بَابُ الْقِبْطِ

باب: قبطیوں کا حکم

19375 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَلَكْتُمُ الْقِبْطَ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِمْ فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: يَعْنِيْ اُمَّ اِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، بَلْ اُمَّ اِسْمَاعِيلَ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم قبطیوں کے مالک بنو! تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ ایک تو ذمہ کا تعلق ہوگا اور ایک رشتے داری کا تعلق ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) کا تعلق ان لوگوں سے تھا؟ تو زہری نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا تعلق ان لوگوں سے تھا (اس لئے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی)۔

19376 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِالْيَمَامَةِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَخْرُجَ، وَكَانَ فِى الطَّرِيقِ مَوْضِعُ مَفَازَةٌ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا، فَخَرَجَ اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاَتَاهُمْ فَاسْتَوْصَاهُمْ بِى، فَلَمَّا سِرْتُ مَعَهُمْ، قَالُوا لِىْ فِى الطَّرِيقِ: كَيْفَ اَرْسَلَكَ يَحْيَى مَعَنَا؟ وَهُوَ يُرْوَى، عَنْ نَبِيِّكُمْ اَنَّهُ: لَا يَخْلُو يَهُوْدِىٌّ مَعَ مُسْلِمٍ اِلَّا هَمَّ بِقَتْلِهٖ، قَالَ: فَتَخَوَّفْتُهُمْ فَسَلَّمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں یمامہ میں یحییٰ بن ابوکثیر کے پاس موجود تھا میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا راستے میں ایک جگہ پرویرانہ آتا تھا' وہاں مجھے کوئی نہیں ملا وہ نکل کر کچھ یہودیوں کے پاس گئے وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے ان لوگوں کو میرے بارے میں وصیت کی جب میں ان لوگوں کے ہاں سے روانہ ہوا تو راستے میں ان لوگوں نے مجھ سے کہا یحییٰ نے آپ کو ہمارے ساتھ کیوں بھیجا ہے جبکہ تم لوگوں کے نبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ کوئی یہودی تنہائی میں کسی مسلمان کے ساتھ ہوگا تو وہ اس مسلمان کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا راوی کہتے ہیں: تو میں اس بات سے خوف زدہ ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے مجھے بچا کے رکھا۔

19377 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِىُّ، وَسُئِلَ عَنْ رَقِيْقِ الْعَجَمِ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْبَحْرِ اَوْ مِنْ غَيْرِهٖ، هَلْ يُبَاعُوْنَ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى؟ فَقَالَ: اِذَا كَانُوْا كِبَارًا عُرِضَ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامُ، فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَذَاكَ، وَاِلَّا بِيعُوا مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِنْ شَاءَ صَاحِبُهُمْ، وَالَّذِىْ يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِذَا مَلَكَهُمُ الْمُسْلِمُ بِبَيْعٍ اَوْ سَبْىٍ فَاِنَّهُ يَدْعُوهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَوْا اِلَّا التَّمَسُّكَ بِدِيْنِهِمْ، فَاِنَّ الْمُسْلِمَ اِنْ شَاءَ بَاعَهُمْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَلَا يَبِيعُهُمْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ، وَاِنْ كَانُوْا عَلٰى غَيْرِ دِيْنٍ مِثْلَ الْهِنْدِ وَالزِّنْجِ، فَاِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَبِيعُهُمْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَلَا مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ، وَلَا يَبِيعُهُمْ اِلَّا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، لِاَنَّهُمْ يُجِيبُوْنَ اِذَا دُعُوا، وَلَيْسَ لَهُمْ دِيْنٌ يَتَمَسَّكُوْنَ بِهٖ، وَلَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُتْرَكَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يُهَوِّدُوْنَهُمْ وَلَا يُنَصِّرُوْنَهُمْ، وَاِذَا كَانَ الْعَجَمُ صِغَارًا لَّمْ يُبَاعُوا مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، لَا يُبَاعُوْنَ اِلَّا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِذَا مَاتُوا صِغَارًا عِنْدَ الْمُسْلِمِ صَلّٰى عَلَيْهِمْ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ خَرَجَ بِهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ، فَاِنَّهُ يُصَلِّى عَلَيْهِمْ اِذَا وَقَعُوا فِىْ يَدَيْهِ قَالَ الثَّوْرِىُّ: وَقَالَ حَمَّادٌ: اِذَا مُلِكَ الصَّغِيْرُ فَهُوَ مُسْلِمٌ

❀❀ سفیان ثوری سے عجمی غلاموں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سمندر سے نکل کر آتے ہیں یا اور جگہ سے آتے ہیں' کیا وہ یہودیوں یا عیسائیوں کو فروخت کیے جا سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ بڑی عمر کے ہوں' تو ان کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کر لیں گے تو ایسے ہی رہیں گے ورنہ انہیں یہودیوں یا عیسائیوں کو فروخت کر دیا جائے گا اگر ان کا مالک چاہے گا تو ایسا کر دے گا اور اس بارے میں مستحب یہ ہے کہ کسی یہودی یا عیسائی کا مالک' جب کوئی مسلمان بن جائے جو خرید کر ہو یا قیدی بنا کر ہو' تو مسلمان ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دے گا اگر وہ لوگ نہیں مانتے اور اپنے دین پر ثابت قدم رہنا چاہتے ہیں تو مسلمان اگر چاہے' تو انہیں کسی ذمی کے ہاتھ فروخت کر دے گا' البتہ مسلمان انہیں کسی حربی کے ہاتھ فروخت نہیں

کرے گا اگر ان غلاموں کا کسی اور دین سے تعلق ہو جیسے وہ ہندوستانی ہوں یا زنگی ہوں، تو مسلمان انہیں کسی ذمی کے ہاتھ یا کسی حربی کے ہاتھ فروخت نہیں کرے گا وہ ان لوگوں کو صرف مسلمانوں کو فروخت کرے گا کیونکہ جب ان لوگوں کو بلایا جائے گا تو وہ آئیں گے ان لوگوں کا کوئی خاص دین نہیں ہے، جسے وہ مضبوطی سے تھام کے رکھیں یہ مناسب نہیں ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو موقع دیا جائے کہ وہ انہیں یہودی یا عیسائی بنالیں اور جب عجمی لوگ کمسن ہوں، تو انہیں یہودیوں یا عیسائیوں کے ہاتھ فروخت نہیں کیا جائے گا انہیں صرف مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کیا جائے گا جب وہ کمسن ہونے کے عالم میں کسی مسلمان کے ہاں فوت ہو جائیں تو مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور اگر وہ ان لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے علاقوں سے نہیں نکلے تو بھی ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے جب مسلمانوں کے ہاتھ وہ لگ جائیں گے

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں حماد فرماتے ہیں جب کمسن بچہ (کسی مسلمان کی) ملکیت میں آجائے تو وہ مسلمان شمار ہوگا۔

بَابُ الْمُعَاهَدُ يَغْدِرُ بِالْمُسْلِمِ

باب: جب کوئی ذمی کسی مسلمان کے ساتھ عہد شکنی کرے

19378 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، اَنَّ يَهُوْدِيًّا - اَوْ نَصْرَانِيًّا - نَخَسَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ، ثُمَّ حَثَى عَلَيْهَا التُّرَابَ يُرِيدُهَا عَلٰى نَفْسِهَا، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ عَهْدًا مَا وَفَوْا لَكُمْ بِعَهْدِكُمْ، فَاِذَا لَمْ يَفُوْا فَلَا عهدَ لهُمْ فَصَلَبه عُمَرُ

❀❀ امام شعبی نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک یہودی یا عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت کو قتل کر دیا، پھر اس نے اس پر مٹی ڈال دی وہ اس کے ساتھ زنا کرنا چاہتا تھا۔ یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ اس وقت تک برقرار ہوگا جب تک وہ تمہارے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کریں گے جب وہ اس کو پورا نہیں کریں گے تو ان کے لئے بھی معاہدہ نہیں رہے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مصلوب کروا دیا تھا۔

19379 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ امْرَاَةً مُسْلِمَةً اسْتَاْجَرَتْ يَهُوْدِيًّا - اَوْ نَصْرَانِيًّا -، فَانْطَلَقَ مَعَهَا فَلَمَّا اَتَيَا اَكَمَةً تَوَارٰى بِهَا، ثُمَّ غَشِيَهَا، قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: وَكُنْتُ رَمَقْتُهَا مَغْشِيَّةً حِيْنَ غَشِيَهَا، فَضَرَبْتُهُ فَلَمْ اَتْرُكْهُ حَتّٰى رَاَيْتُ اَنِّي قَدْ قَتَلْتُهُ، فَانْطَلَقَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَخْبَرَهُ، قَالَ: فَدَعَانِيْ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَرْسَلَ اِلَى الْمَرْاَةِ فَوَافَقَتْنِيْ عَلَى الْخَبَرِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا عَلٰى هٰذَا اَعْطَيْنَاكُمُ الْعَهْدَ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ

❀❀ سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مسلمان عورت نے ایک یہودی یا عیسائی

شخص کو مزدور رکھا وہ شخص اس عورت کے ساتھ چلا گیا جب وہ لوگ ایک ٹیلے کی آڑ میں آ کر چھپ گئے تو مرد نے عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہا۔ ابوصالح کہتے ہیں: میں ان کا جائزہ لے رہا تھا جب میں نے دیکھا کہ اس مرد نے عورت پر حملہ کیا ہے' تو میں نے جا کر اس کی پٹائی شروع کر دی اور اسے اس وقت تک مارتا رہا جب تک مجھے یوں محسوس نہیں ہوا کہ کہیں وہ مر ہی نہ جائے وہ شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا تو میں نے انہیں صورت حال کے بارے میں بتایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عورت کو پیغام بھیج کر دریافت کیا تو اس نے میری بات کی تائید کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس کام کے لئے تو تمہارے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔

19380 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا - اَوْ نَصْرَانِيًّا - نَخَسَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ، فَسَقَطَتْ، فَضَرَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَقَبَتَهٗ، وَقَالَ: مَا عَلٰی هٰذَا صَالَحْنَاكُمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں اس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ ایک یہودی یا عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت کو قتل کر دیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی گردن اڑا دی تھی اور فرمایا تھا: ہم نے اس حوالے سے تمہارے ساتھ صلح نہیں کی تھی۔

19381 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ "اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ قَتَلَ كَذٰلِكَ رَجُلًا اَرَادَ امْرَاَةً عَلٰی نَفْسِهَا، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ كَذٰلِكَ، وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرَادَ اَنْ يَبْتَزَّ مُسْلِمَةً نَفْسَهَا وَرَجُلٌ يَنْظُرُ، فَسَاَلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الرَّجُلَ حَيْثُ لَا تَسْمَعُ الْمُسْلِمَةُ وَالْمُسْلِمَةَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ الرَّجُلُ، فَلَمَّا اتَّفَقَا اَمَرَ بِقَتْلِهٖ، وَلَقَدْ قِيلَ لِی: اِنَّ الرَّجُلَ اَبُوْ صَالِحٍ الزَّيَّاتُ" قَالَ: وَقَضٰی بِذٰلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ فِیْ جَارِيَةٍ مِّنَ الْاَعْرَابِ افْتَضَّهَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَتَلَهٗ وَاَعْطَی الْجَارِيَةَ مَالَهٗ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح ایک شخص کو قتل کروا دیا تھا جس نے ایک عورت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا' وہ یوں ہوا کہ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک مسلمان عورت کی عزت پر حملہ کرنا چاہا ایک شخص دیکھ رہا تھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے دریافت کیا اور یوں تفتیش کی کہ مرد کی بات عورت نہیں سن سکتی تھی اور عورت سے یوں تفتیش کی کہ اس کی بات مرد نہیں سن سکتا تھا جب ان دونوں کا بیان ایک جیسا سامنے آیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس اہل کتاب شخص کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔

مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ شخص ابوصالح زیات تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں عبدالملک نے اس حوالے سے فیصلہ دیا تھا جو عربوں کی ایک کنیز کے بارے میں تھا جسے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بے حرمت کیا تھا تو عبدالملک نے اسے قتل کروا دیا تھا اور اس کا مال اس کنیز کو دے دیا تھا۔

19382 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِیْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اشْتَرٰی اَمَةً

مُسْلِمَةً سِرًّا، فَوَلَدَتْ لَهُ، قَالَ: يُعَذَّبُ، وَتُنْتَزَعُ مِنْهُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ عِنْدَهُ الْعَبْدُ فَيَكْتُمُهُ اَوْ يُغَيِّبُهُ، قَالَ: يُعَزَّرُ وَيُبَاعُ الْعَبْدُ

❀❀ ابن شہاب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا تعلق اہل کتاب سے ہواوروہ پوشیدہ طور پر کسی مسلمان کنیز کوخرید لے اور وہ کنیز اس کے بچے کو بھی جنم دیدے تو ابن شہاب کہتے ہیں اسے سزا دی جائے گی اور عورت کو اس سے الگ کر دیا جائے گا۔

سفیان ثوری ایسے ذمی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کے ہاں کوئی غلام شخص اسلام قبول کر لیتا ہے اور وہ ذمی اس بات کو چھپاتا ہے یا اس کو غائب کر دیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں اس شخص کو سزا دی جائے گی اور اس غلام کو فروخت کر دیا جائے گا۔

بَابُ مَنْ سَرَقَ الْخَمْرَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کرلے

19383 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: مَنْ سَرَقَ الْخَمْرَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کرلے گا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

19384 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الْوَلَدِ وَعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمَانِ

باب: جب کوئی بچہ یا عیسائی کا غلام اسلام قبول کرلیں

19385 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَسْلَمَ عَبْدٌ نَصْرَانِيٌّ، جُبِرَ عَلٰى بَيْعِهِ

❀❀ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کوئی عیسائی غلام اسلام قبول کرلے تو (اس کے عیسائی مالک کو) اسے فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

19386 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنَا حَكِيمُ بْنُ رُزَيْقٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلٰى اَبِيهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي كَتَبْتُ اِلٰى عُمَّالِنَا اَلَّا يَتْرُكُوا عِنْدَ نَصْرَانِيٍّ مَمْلُوكًا مُسْلِمًا اِلَّا اُخِذَ فَبِيعَ، وَلَا امْرَاَةً مُسْلِمَةً تَحْتَ نَصْرَانِيٍّ اِلَّا فَرَّقُوا بَيْنَهُمَا فَاَنْفِذْ ذٰلِكَ فِيمَنْ قِبَلَكَ

❀❀ حکیم بن رزیق بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کے والد کو خط لکھا تھا امابعد میں نے اپنے اہلکاروں کو یہ لکھ دیا ہے کہ وہ جس بھی عیسائی کے ہاں کسی مسلمان غلام کو پائیں تو اسے حاصل کر کے اسے فروخت کر دیا جائے اور جس بھی مسلمان عورت کو کسی عیسائی کی بیوی پائیں تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادیں تمہاری طرف اگر اس طرح کی صورت حال ہو تو تم وہاں بھی اس فیصلے کو نافذ کرو۔

19387 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ نَصْرَانِيٍّ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ لَهُ نَصْرَانِيَّةٌ، فَوَلَدَتْ مِنْهُ ثُمَّ اَسْلَمَتْ، قَالَ: يُفَرِّقُ الْاِسْلَامُ بَيْنَهُمَا، وَتُعْتَقُ هِيَ وَوَلَدُهَا قَالَ: فَاَقُوْلُ اَنَا: لَا تُعْتَقُ حَتّٰى يُدْعَى اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَى اَنْ يُسْلِمَ عَتَقَتْ، فَاِنْ اَسْلَمَ كَانَتْ اَمَتَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن شہاب سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے ہاں کوئی عیسائی کنیز ہوتی ہے اور وہ اس کے بچے کو جنم دیتی ہے پھر وہ کنیز اسلام قبول کر لیتی ہے تو ابن شہاب نے فرمایا: اسلام ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا وہ کنیز اور اس کا بچہ آزاد قرار دیے جائیں گے۔

ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں وہ کنیز اس وقت تک آزاد نہیں قرار دی جائے گی جب تک مرد کو اسلام قبول کرنے کی دعوت نہیں دی جاتی اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو کنیز آزاد شمار ہو گی اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو کنیز اس کی کنیز رہے گی۔

19388 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ طَلِيقٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ وَلَدِ نَصْرَانِيٍّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِينَ اَسْلَمَتْ، فَكَتَبَ فِيْهَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ: اَنِ ابْعَثْ رِجَالًا اَنْ يُقَوِّمُوهَا قِيمَةً، فَاِذَا انْتَهَتْ قِيمَتُهَا فَادْفَعُوهَا اِلَيْهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، وَخَلِّ سَبِيْلَهَا، فَاِنَّهَا امْرَاَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ حرملہ بن عمران بیان کرتے ہیں علی بن طلیق نے انہیں یہ بات بتائی ہے اہل فلسطین میں سے ایک عیسائی شخص کی ام ولد نے اسلام قبول کر لیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس عورت کے بارے میں خط لکھا انہوں نے یہ لکھا کہ تم کچھ آدمیوں کو بھیجو جو اس کنیز کی قیمت کا تعین کریں جب اس کی قیمت متعین ہو جائے تو تم وہ قیمت بیت المال میں سے اس شخص کو ادا کر دو اور اس کنیز کو چھوڑ دو کیونکہ اب وہ ایک مسلمان عورت ہے۔

بَابُ: هَلْ يُتْرَكُوا اَنْ يُهَوِّدُوا اَوْ يُنَصِّرُوا اَوْ يُزَمْزِمُوا؟

باب: کیا ان (غیر مسلموں کو) ترک کر دیا جائے گا کہ وہ دوسروں کو یہودی بنائیں یا عیسائی بنائیں یا زمزمہ کریں

19389 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ خَلَّادٌ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: كَانَ لَا يَدَعُ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا يُنَصِّرُ وَلَدَهُ، وَلَا يُهَوِّدُهُ فِيْ مُلْكِ الْعَرَبِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرب کی سرزمین پر کسی یہودی یا عیسائی کو اپنی اولاد کو عیسائی یا یہودی نہیں بنانے دیتے تھے۔

19390 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ - عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ - فَاَتَى كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ، اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوسِ، وَانْهَهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ، قَالَ: فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ، وَصَنَعَ جَزْءٌ طَعَامًا كَثِيْرًا، فَدَعَا الْمَجُوسَ، فَاَلْقَوْا اَخِلَّةً كَانُوْا يَاْكُلُونَ بِهَا قَدْرَ وِقْرِ بَغْلٍ - اَوْ بَغْلَيْنِ - مِنْ وَرِقٍ، وَاَكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ "

قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

❀❀ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: جزء بن معاویہ کا معتمد تھا جو احنف بن قیس کے چچا ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال سے ایک سال پہلے ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ہر محرم میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دو اور انہیں زمزمہ سے منع کر دو راوی کہتے ہیں: ہم نے تین جادوگروں کو قتل کر دیا جزء بن معاویہ نے بہت سا کھانا تیار کیا۔ انہوں نے مجوسیوں کو بلوایا انہوں نے برتن رکھے جس کے ذریعے وہ کھاتے تھے جو ایک یا دو خچروں کے وزن جتنی چاندی کے تھے اور انہوں نے زمزمہ کے بغیر اسے کھایا

راوی بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ اس وقت تک وصول نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دے دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

19391 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيمِيَّ، يُحَدِّثُ اَبَا الشَّعْثَاءِ، وَعَمْرَو بْنَ اَوْسٍ عِنْدَ صُفَّةِ زَمْزَمَ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

❀❀ بجالہ تمیمی نے ابوشعثاء اور عمرو بن اوس کو زمزم کے چبوترے کے پاس یہ بات بتائی کہ یہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی حکومت کے زمانے کی بات ہے...... اس کے بعد راوی نے ابن جریج کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

19392 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ لَكُمْ نَصِيبٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَخُذُوْا نَصِيبَكُمْ مِنَ الْاِسْلَامِ، فَصَالَحَهُ عَلٰى اَنْ اُضَعِّفَ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ، وَاَلَّا يُنَصِّرُوا الْاَبْنَاءَ

❀❀ کردوس تغلبی بیان کرتے ہیں بنو تغلب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا زمانہ جاہلیت میں تم لوگوں کا مخصوص حصہ ہوتا تھا تو تم اسلام میں سے بھی اپنا حصہ حاصل کر لو تو انہوں نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ ان پر دگنا جزیہ عائد کیا جائے گا اور وہ لوگ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

19393 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنِ

الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَالَحَ نَصَارٰى بَنِيْ تَغْلِبَ عَلٰى اَنْ لَا يُنَصِّرُوا الْاَبْنَاءَ، فَاِنْ فَعَلُوا فَلَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ قَدْ فَرَغْتُ لَقَاتَلْتُهُمْ

❀❀ اصبغ بن نباتہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کے ساتھ صلح کی تھی اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے ساتھ معاہدہ باقی نہیں رہے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں فارغ ہو گیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا۔

بَابُ: هَلْ يُقْتَلُ سَاحِرُهُمْ؟

باب: ان کے جادوگروں کو قتل کیا جائے گا؟

19394 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، وَيَعْقُوبَ، وَغَيْرِهِمَا قَالُوا: لَا يُقْتَلُ سَاحِرُهُمْ، وَهُوَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ بِهِ بَعْضُ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَقْتُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَهُ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ وَخَبَرُ جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِيْ كِتَابِ عُمَرَ اِلَيْهِ اَنْ يُقْتَلَ سَاحِرٌ، وَخَبَرُ جُنْدُبٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَضْرِبُ ضَرْبَةً يُفَرِّقُ بِهَا بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفِي الْعُقُوْلِ مَكْرٌ مِنَ السَّاحِرِ

❀❀ اسماعیل اور یعقوب اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں کہ ان کے جادوگروں کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جادو کیا گیا تھا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کرنے والے شخص کو قتل نہیں کیا تھا کیونکہ ان لوگوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا جزء بن معاویہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکتوب کے بارے میں یہ اطلاع دی ہے کہ اس میں یہ تحریر تھا کہ جادوگر کو قتل کر دیا جائے اسی طرح حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ فرمایا تھا کہ وہ ایسی ضرب لگائیں گے جس کے ذریعے حق اور باطل کے درمیان فرق ہو جائے گا اور عقل میں جادوگر کے فریب کا دخل ہے۔

19395 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّ يَهُوْدَ بَنِيْ زُرَيْقٍ سَحَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّهُ قَتَلَ مِنْهُمْ اَحَدًا

❀❀ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں بنو زریق سے تعلق رکھنے والے یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا تاہم یہ بات نہیں کی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو قتل کیا تھا۔

بَابُ تَمَامِ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْخَمْرِ وَغَيْرِهِ

باب: جزیہ وصول کرتے ہوئے شراب یا کوئی اور چیز وصول کرنا

19396 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ

غَفَلَةَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ عُمَّالَهُ يَاْخُذُونَ الْخَمرَ فِي الْجِزْيَةِ، فَنَشَدَهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالَ بِلَالٌ: اِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: فَلَا يَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ وَلُّوهُمْ بَيْعَهَا، فَاِنَّ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ ان کے اہلکار جزیہ میں شراب وصول کر لیتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ انہیں اللہ کا واسطہ دیا اور پھر فرمایا: اے بلال کیا یہ لوگ ایسا کرتے ہیں پھر انہوں نے فرمایا: وہ لوگ ایسا نہ کریں بلکہ تم اہل کتاب سے یہ کہو کہ وہ اس کو فروخت کر دیں کیونکہ یہودیوں کے لیے جب چربی کو حرام قرار دیا گیا تھا تو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کر دی تھی۔

19397 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَرَّ اَهْلُ الذِّمَّةِ بِالْخَمرِ اَخَذَ مِنْهَا الْعَاشِرُ الْعُشْرَ، يُقَوِّمُهَا ثُمَّ يَاْخُذُ مِنْ قِيمَتِهَا الْعُشْرَ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کوئی ذمی شراب لے کر گزرے گا' تو عشر وصول کرنے والا اس سے عشر حاصل کرے گا وہ اس کی قیمت کا تعین کرے گا اور پھر اس کی قیمت کا دسواں حصہ اس سے وصول کر لے گا۔

19398 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، اَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ عَاشِرٍ عَشَّرَ فِي الْاِسْلَامِ لَاَنَا، وَمَا كُنَّا نُعَشِّرُ مُسْلِمًا وَلَا مُعَاهَدًا قُلْتُ: فَمَنْ كُنْتُمْ تُعَشِّرُونَ؟ قَالَ: نَصَارٰى بَنِيْ تَغْلِبَ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: فَحَدَّثَنِي اِنْسَانٌ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَمْ كُنْتُمْ تُعَشِّرُونَ؟ قَالَ: نِصْفَ الْعُشْرِ

❀❀ زیاد بن ہدیر بیان کرتے ہیں اسلام میں عشر وصول کرنے والا پہلا فرد میں ہوں ہم پہلے کسی مسلمان یا کسی ذمی پر عشر عائد نہیں کرتے تھے میں نے دریافت کیا آپ لوگ کس سے عشر وصول کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: کہ بنو تغلب کے عیسائیوں پر۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں ایک شخص نے زیاد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ان سے دریافت کیا آپ لوگ کتنا عشر رسول کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: بیسواں حصہ۔

19399 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، اَنَّ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ يُعَشِّرُ فِي اِمَارَةِ عُمَرَ وَلَا يُعَشِّرُ مُسْلِمًا وَلَا مُعَاهَدًا، قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ كُنْتُمْ تُعَشِّرُونَ؟ قَالَ: تُجَّارَ اَهْلِ الْحَرْبِ كَمَا يُعَشِّرُونَا اِذَا اَتَيْنَاهُمْ، قَالَ: وَكَانَ زِيَادٌ عَامِلًا لِعُمَرَ

❀❀ عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں زیاد بن ہدیر نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وہ عشر وصول کیا کرتے تھے وہ کسی مسلمان یا ذمی پر عشر عائد نہیں کرتے تھے میں نے ان سے دریافت کیا آپ لوگ کس پر عشر عائد کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا اہل حرب کے تاجروں پر' جس طرح وہ لوگ ہم پر عشر عائد کرتے تھے جب ہم ان کے ہاں جایا کرتے تھے

راوی بیان کرتے ہیں زیاد' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کردہ اہلکار تھے۔

19400 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ - وَكَانَ زِيَادٌ حَيًّا يَوْمَئِذٍ - اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ نَصَارٰى بَنِيْ تَغْلِبَ الْعُشْرَ، وَمِنْ نَصَارٰى اَهْلِ الْكِتَابِ نِصْفَ الْعُشْرِ

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی کو زیاد بن حدیر کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے اس وقت زیاد بھی زندہ تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں زکوۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ بنوتغلب کے عیسائیوں سے عشر وصول کریں اور اہل کتاب کے عیسائیوں سے نصف عشر وصول کریں۔

19401 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ دِهْقَانَةٍ مِّنْ اَهْلِ نَهرِ الْمَلِكِ اَسْلَمَتْ، وَلَهَا اَرْضٌ كَثِيْرَةٌ، فَكُتِبَ فِيْهَا اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ: اَنِ ادْفَعْ اِلَيْهَا اَرْضَهَا تُؤَدِّى عَنْهَا الْخَرَاجَ

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہر الملک سے تعلق رکھنے والی ایک دہقان عورت جس نے اسلام قبول کرلیا تھا اور اس کی بہت سی زمین بھی تھی اور اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں خط لکھتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ اس کی زمین اس کے حوالے کردو! وہ اس کا خراج ادا کرتی رہے گی۔

19402 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ الرُّفَيْلَ دِهْقَانَ نَهْرَىْ كَرْبَلَاءَ اَسْلَمَ، فَفَرَضَ لَهٗ عُمَرُ عَلٰى اَلْفَيْنِ وَدَفَعَ اِلَيْهِ اَرْضَهٗ يُؤَدِّى عَنْهَا الْخَرَاجَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں رفیل نام کا ایک کسان تھا جو کرب وبلا کی دونہروں کے پاس رہتا تھا اس نے اسلام قبول کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے دو ہزار کی ادائیگی مقرر کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی زمین اس کے حوالے کردی تاکہ وہ اس کا خراج ادا کرتا رہے۔

19403 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لِدِهْقَانٍ: اِنْ اَسْلَمْتَ وَضَعْتُ الدِّيْنَارَ، عَنْ رَاْسِكَ

❀❀ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک دہقان سے یہ کہا تھا اگر تم اسلام قبول کرلو گے تو ہم تم سے دینار کی ادائیگی ختم کردیں گے۔

19404 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ - قَبْلَ قَتْلِهٖ بِاَرْبَعٍ - وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ: انْظُرُوا مَا قِبَلَكُمَا لَا تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: حَمَّلْنَا الْاَرْضَ اَمْرًا هِيَ لَهٗ مُطِيْقَةٌ، وَقَدْ تَرَكْتُ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِيْ اَخَذْتُ مِنْهُمْ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: حَمَّلْتُ الْاَرْضَ اَمْرًا هِيَ لَهٗ مُطِيْقَةٌ، وَقَدْ تَرَكْتُ

لَهُمْ فَضْلًا يَسِيْرًا، فَقَالَ: انْظُرُوا مَا قِبَلَكُمَا لَا تَكُوْنَا حَمَّلْتُمُ الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ، فَاِنِ اللّٰهُ سَلَّمَنِىْ لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَهُنَّ لَا يَحْتَجْنَ اِلٰى اَحَدٍ بَعْدِىْ

❀❀ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی شہادت سے چار دن پہلے سنا وہ اپنی سواری پر ٹھہرے ہوئے تھے ان کے پاس حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی طرف کے علاقوں کا دھیان رکھنا ایسا نہ ہو کہ تم زمین پر اتنا بوجھ ڈال دو' جس کی وہ طاقت ہی نہ رکھتی ہو' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے زمین پر اتنا بوجھ ڈالا ہے' جس کی وہ طاقت رکھتی ہے' اور میں نے ان لوگوں کے لئے اتنا ہی چھوڑ دیا ہے جتنا ان سے وصول کیا ہے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے زمین پر اتنا ہی بوجھ ڈالا ہے جتنی وہ طاقت رکھتی ہے میں نے ان پر تھوڑا سا اضافی حصہ چھوڑا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اپنی طرف کا جائزہ لیتے رہنا کہیں تم زمین پر وہ بوجھ نہ ڈال دو' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیواؤں کے لئے وہ چیز چھوڑ جاؤں گا کہ میرے بعد وہ کسی اور کی محتاج نہیں ہوں گی۔

19405 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اَيُّمَا مَدِيْنَةٍ فُتِحَتْ عَنْوَةً فَهُمْ اَرِقَّاءُ، وَاَمْوَالُهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنْ اَسْلَمُوْا قَبْلَ اَنْ يُقْسَمُوْا فَهُمْ اَحْرَارٌ وَاَمْوَالُهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں جو بھی شہر جنگ کے ذریعے فتح ہوگا وہاں کے لوگ غلام بنالیے جائیں گے اور ان کے اموال مسلمانوں کی ملکیت آجائیں گے اگر اس مال کی تقسیم سے پہلے وہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں تو وہ لوگ آزاد شمار ہوں گے اور ان کے اموال مسلمانوں کو مل جائیں گے۔

بَابُ الَّذِىْ يُفْلِسُ بِالْجِزْيَةِ

باب: جو شخص جزیہ کی ادائیگی کے حوالے سے مفلس ہو جائے

19406 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِىُّ: فَمَنِ احْتَاجَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمْ يَجِدْ مَا يُؤَدِّىْ فِىْ جِزْيَتِهِ، قَالَ: يُسْتَاْنَى بِهِ حَتّٰى يَجِدَ فَيُؤَدِّىَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَاِنْ اَيْسَرَ اُخِذَ بِمَا مَضَى، فَاِنْ عَجَزَ، عَنْ شَىْءٍ مِّنَ الصُّلْحِ الَّذِىْ صَالَحَ عَلَيْهِ وُضِعَ عَنْهُ اِذَا عُرِفَ عَجْزُهُ يَضَعُهُ عَنْهُ الْاِمَامُ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں ذمیوں میں سے جو شخص محتاج ہو جائے اسے جزیہ کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ ملے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں اسے مہلت دی جائے گی جب تک اسے یہ گنجائش نہیں ملتی جب گنجائش مل جائے گی' تو وہ ادائیگی کر دے گا اس پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز لاگو نہیں ہوگی جب وہ خوشحال ہو جائے گا تو جتنی بھی ادائیگی اس پر لازم ہوتی ہے وہ وصول کر لی جائے گی اور اگر وہ صلح کے حوالے سے کسی چیز سے عاجز ہو جاتا ہے' جس پر اس کے ساتھ صلح کی گئی تھی تو اس سے یہ معاف کر دی جائے گی جب اس کا عاجز ہونا پتہ چل جائے گا حاکم وقت اسے یہ معاف کر دے گا۔

19407 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا تَدَارَكَ عَلَى الرَّجُلِ جِزْيَتَانِ اُخِذَتِ الْاُولٰى

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں جب کسی شخص پر دو قسم کے جزیے عائد ہوں' تو اس سے پہلے والا جزیہ وصول کیا جائے گا۔

بَابُ: هَلْ يُصَافِحُ الْمُسْلِمُ اَهْلَ الْكِتَابِ؟

باب: کیا کوئی مسلمان' اہل کتاب سے مصافحہ کرسکتا ہے؟

19408- اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْقَلَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ يُصَافِحُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فِيْ دِمَشْقَ

❀❀ معاویہ ابوعبداللہ عسقلانی بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے عبداللہ بن محیریز کو دمشق میں ایک عیسائی شخص کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

19409 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّاْكُلُوا مَعَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَاَنْ يُصَافِحُوْا

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ یہودیوں یا عیسائیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھایا جائے' یا ان کے ساتھ مصافحہ کیا جائے۔

19410 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنّٰى صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ جَاءَهُ عَلٰى فَرَسٍ فَقَالَ: انْزِلْ اَبَا وَهْبٍ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن امیہ کو کنیت کے ساتھ مخاطب کیا تھا' وہ اس وقت مشرک تھا' وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کے پاس آیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: اے ابووہب! نیچے اتر جاؤ۔

19411 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ كَنّٰى الْفُرَافِصَةَ الْحَنَفِيَّ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، فَقَالَ لَهُ: اَبَا حَسَّانَ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرافصہ حنفی کو' جو ایک عیسائی تھا' اسے کنیت کے ساتھ مخاطب کیا اور اسے کہا تھا: اے ابوحسان!

19412 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ یحییٰ بن کثیر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

قَضِيَّةُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

19413 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: هٰذِهِ قَضِيَّةُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فِيمَنْ اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْ مُسْتَحْمِ حِمْيَرٍ، فَمَنِ اسْتَحْمَى قَوْمًا اَوْ لَهُمْ اَحْرَارٌ وَجِيرَانٌ مُسْتَضْعَفُونَ، فَاِنَّ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ مَا فِى بَيْتِهِ حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ، وَمَنْ كَانَ مُهْمَلًا يُعْطِى الْخَرَاجَ فَاِنَّهُ عَتِيقٌ، وَمَنْ كَانَ مُشْتَرًى اَوْ مَغْنُومًا مِنْ عَدُوِّ الدِّينِ لَا يُدْعَى بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الْقِتَالِ، فَاِنَّهُ لِوَجْهِ الَّذِى اشْتَرَاهُ اَوْ غَنِمَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِجِزْيَةٍ بَيِّنَةٍ اَوْ فِدَاءٍ بَيِّنٍ فَاِنَّهُ عَتِيقٌ، وَمَنْ نَزَعَ يَدَهُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ رَبِّهِ، ثُمَّ لَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ فَاِنَّهُ عَتِيقٌ، وَمَنْ نَزَعَ يَدَهُ فِى السِّلْمِ اِلَى الْمُسْلِمِينَ وَرَبُّهُ، كَافِرٌ فَاِنَّهُ عَتِيقٌ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، وَهِىَ اَرْضُهُ وَاَرْضُ اَبِيهِ، وَهِىَ نَفْلُهُ وَلَمْ تُنْزَعْ مِنْهُ حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ، فَلَهُ مَا اَسْلَمَ عَلَيْهِ مِنْهَا وَهِىَ تَحْتَهُ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ لِاَبِيهِ، اَوْ وُهِبَتْ لَهُ اَرْضٌ فَاَكَلَهَا حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ، فَاِنَّهَا لَهُ، وَمَنْ مَنَحَ اَرْضًا وَلَيْسَتْ بِاَرْضٍ لِلْمَمْنُوحِ فَاِنَّهَا لِلْمَانِحِ، وَاَنَّ كُلَّ عَارِيَةٍ مَرْدُودَةٌ اِلٰى رَبِّهَا، وَاَنَّ كُلَّ بَشَرِ اَرْضٍ اِذَا اَسْلَمَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهُ لَا يُخْرَجُ مِنْهَا مَا اَعْطَى رَبُّهَا بَشَرَهَا، رُبُعَ الْمَسْقَوِيِّ وَعُشْرَ الْمُظَمَّئِيِّ، اِلَّا اَنْ يُسْتَجَارَ بِهَا، فَيَعْرِضَهَا عَلٰى بَشَرِهَا بِثَمَنٍ، فَاِنْ لَمْ يَبِعْهَا فَلْيَبِعْهَا مِمَّنْ شَاءَ، وَمَنْ ذَهَبَ اِلٰى مِخْلَافٍ غَيْرِ مِخْلَافِ عَشِيرَتِهَا فَاِنَّ عُشُورَهُ صَدَقَةٌ اِلٰى اَمِيرِ عَشِيرَتِهِ، وَمَنْ رَهَنَ رَهْنًا اَرْضًا، فَلْيَحْتَسِبِ الْمَرْهُونُ ثَمَرَهَا مِنْ عَامِ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ عُرِفَتْ لَهُ، وَلَمْ يَغْلِبْهُ عَلَيْهَا اَحَدٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَسْلَمَ، وَلَمْ يُحْدِثْ، فَاِنَّهَا لِرَبِّهَا، وَمَنْ حَرَثَ اَرْضًا لَيْسَ لَهَا رَبٌّ فِى الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ لَمْ تَكُنْ مَنِيحَةً، فَمَنْ اَكَلَهَا حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ وَلَمْ يُعْطِ عَلَيْهَا حَقًّا فَاِنَّهَا لَهُ، وَمَنِ اشْتَرٰى اَرْضًا بِمَالِهِ فَاِنَّهَا لَهُ، وَمَنْ اَصْدَقَ امْرَاَةً صَدَقَةً فَاِنَّ لَهَا صَدَقَتَهُ، وَمَنْ اَصْدَقَ امْرَاَتَهُ رَقِيقًا، اَوْ لَهُمْ اَحْرَارٌ وَاَصْدَقَهُمْ اِيَّاهَا، فَاِنْ كَانَتْ اَخْرَجَتْهُمْ مِنْ اَهْلِيهِمْ فَاِنَّهُمْ لَهَا، وَاِنْ كَانَتْ لَمْ تُخْرِجْهَا مِنْ اَهْلِيهِمْ وَاَوَّلُهُمْ اَحْرَارٌ، فَاِنَّ لَهَا اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ، وَاِنَّهُمْ يُعْتَقُونَ، وَمَنْ وَهَبَ اَرْضًا عَلٰى اَنْ يُسْمَعَ لَهُ وَيُطِيعَ وَيَخْدُمَهُ، فَاِنَّهَا لِلَّذِى وُهِبَتْ لَهُ، اِنْ كَانَ يَاْكُلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ، وَمَنْ وَهَبَ اَرْضًا لِرَجُلٍ حَتّٰى يَرْضٰى اَوْ يَاْمَنَ بِهَا فَهِىَ لِلَّذِى وَهَبَهَا لَهُ، هٰذِهِ قَضِيَّةُ مُعَاذٍ وَالْاَمِيرُ اَبُو بَكْرٍ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے جوان لوگوں کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حمیر سے تعلق رکھنے والے افراد میں سے آزاد قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی قوم کو اپنا حامی قرار دے یا ان کے آزاد افراد اور کمزور پڑوسی ہوں تو اس کے گھر میں جو موجود ہے وہ اس کو ملے گا' جس کو وہ چیز ہبہ کی گئی

تھی۔ یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائے اور جو مہمل ہو وہ خراج ادا کرے گا کیونکہ وہ آزاد شمار ہوگا۔ جو شخص دین کے دشمن سے خریدا گیا ہو یا غنیمت میں حاصل ہوا ہو اور جنگ کے دوران انہوں نے ایک دوسرے کے بارے میں دعویٰ نہ کیا ہو تو ایسا شخص اس کی ملکیت شمار ہوگا' جس نے اسے خریدا ہے یا جسے وہ غنیمت میں حاصل ہوا ہو۔ جو شخص واضح جزیہ یا واضح فدیہ دیتا ہے وہ آزاد شمار ہوگا۔ جس شخص نے زمانۂ جاہلیت میں اپنے آقا سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا تھا اور پھر وہ آقا اس پر قابو نہیں پا سکا یہاں تک کہ وہ غلام اسلام میں داخل ہو گیا' تو وہ غلام بھی آزاد شمار ہوگا' اور جو شخص زمانۂ اسلام میں اپنا ہاتھ مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدے اور اس کا آقا کافر ہو تو وہ بھی آزاد شمار ہوگا۔ جس شخص کی کوئی زمین ہو وہ اس کے بارے میں زیادہ حقدار ہوگا' جبکہ وہ زمین اس کی اور اس کے باپ کی ہو۔ یہ اس کی ملکیت رہے گی اور اس سے الگ نہیں کی جائے گی' یہاں تک وہ اسلام میں داخل ہو جائے تو جن چیزوں پر اس نے اسلام قبول کیا ہے' وہ اس کی ملکیت رہیں گی اور وہ زمین اس کی ملکیت رہے گی۔ جس شخص کی کوئی زمین ہو یا اس کے باپ کی ہو یا اسے ہبہ کے طور پر دی گئی ہو اور وہ اس میں سے کھاتا ہو' یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائے تو وہ زمین اسی کی شمار ہوگی' جو شخص کوئی زمین عطیے کے طور پر دے تو جس کو عطیے کے طور پر دی گئی تھی' وہ اس کی نہیں ہوگی' وہ عطیہ دینے والے کی ہوگی' کیونکہ عاریت کے طور پر لی ہوئی ہر چیز اس کے مالک کو لوٹا دی جائے گی۔ اور ہر وہ زمین جس کا مالک اسلام قبول کر لے اور وہ اس زمین میں سے وہ چیز نہ نکالے جو پہلے اس کا مالک بشرہ کے طور پر ادا کرتا تھا' جو مسقوی زمین کا چوتھا حصہ اور مظمئی کا دسواں حصہ بنتا ہے' البتہ اگر اسے مزدوری پر لے لیا جائے اور اس کے بشرہ کے عوض میں معاوضہ طے کر لیا جائے' تو حکم مختلف ہوگا' اگر اس نے اسے فروخت نہیں کیا' تو وہ جس کو چاہے اسے فروخت کر سکتا ہے۔ اور جو شخص اپنی عشری زمین کے مخلاف کی بجائے کسی اور مخلاف کی طرف جاتا ہے' تو اس کا عشر صدقہ ہوگا' جو اس کے خاندان کے امیر کی طرف جائے گا اور جس شخص نے کوئی زمین رہن رکھی ہو' تو وہ اس کے پھل کو اس وقت سے رہن شمار کرے گا' جب نبی اکرم ﷺ نے حج کیا تھا' یہاں تک کے اس شخص کا وصال ہو گیا اور جس شخص کی کوئی کنیز ہو' جو اس کے حوالے سے معروف ہو اور زمانۂ جاہلیت میں کسی نے اس کنیز پر غلبہ حاصل نہ کیا ہو' پھر وہ شخص اسلام قبول کر لے اور کوئی نئی صورتحال سامنے نہ آئی ہو' تو وہ کنیز اپنے آقا کو ملے گی۔ جس شخص نے کسی ایسی زمین میں کھیتی باڑی کی ہو' جس کا زمانۂ جاہلیت میں کوئی مالک نہ ہو' یہاں تک کہ وہ شخص اسلام قبول کر لے تو یہ عطیہ شمار نہیں ہوگی اور جس شخص نے اس کی پیداوار کھائی ہو' یہاں تک وہ اسلام میں داخل ہو جائے اور اس نے اس زمین کا حق ادا نہ کیا ہو' تو وہ زمین اس کی شمار ہوگی' جو شخص اپنے مال کے عوض میں کوئی زمین خریدتا ہے تو وہ زمین اس کی ہوگی۔ جو شخص کسی عورت کو کوئی صدقہ دیتا ہے تو اس کا صدقہ اس عورت کی ملکیت ہوگا' جو شخص اپنی بیوی کو غلام مہر میں دیتا ہے یا اس کے پاس آزاد لوگ ہوتے ہیں' جنہیں وہ اس عورت کو مہر میں دے دیتا ہے' تو اگر وہ عورت ان افراد کو ان کے اہل (یعنی سابقہ مالکان) سے الگ کر دیتی ہے تو وہ لوگ اس عورت کی ملکیت شمار ہوں گے۔ اور اگر وہ انہیں ان کے اہل سے الگ نہیں کرتی تو ان کے ابتدائی آزاد شمار ہوں گے اور عورت کو سونے کے بارہ اوقیہ مل جائیں گے اور وہ غلام آزاد شمار ہوں گے۔ جس شخص نے کوئی زمین اس شرط پر ہبہ کی ہو کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور خدمت کی جائے گی تو وہ زمین اس شخص کی ملکیت ہوگی' جسے وہ ہبہ کی گئی تھی۔ اگر وہ اس میں سے کھاتا رہا ہو' یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائے اور جس شخص نے کوئی زمین کسی شخص کے لئے

ہبہ کی تھی یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے یا اس زمین کے حوالے سے مامون ہو جائے تو وہ زمین اس شخص کی ملکیت شمار ہوگی' جسے اس نے ہبہ کی تھی۔

یہ معاذ کا فیصلہ ہے اور (اس وقت اہل ایمان کے) امیر' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَصِيَّةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وصیت

19414 - آثارِ صحابہ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَشُوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْحُذَافِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال : اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّهُ اَخَذَ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، هٰذَا مَا اَقَرَّ بِهٖ وَقَضٰى فِيْ مَالِهٖ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: تَصَدَّقَ بِيَنْبُعَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ لِيُوْلِجَنِي الْجَنَّةَ، وَيَصْرِفَ النَّارَ عَنِّي، وَيَصْرِفَنِيْ عَنِ النَّارِ، فَهِيَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَوَجْهِهٖ، يُنْفَقُ فِيْ كُلِّ نَفَقَةٍ مِّنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَوَجْهِهٖ، فِي الْحَرْبِ وَالسِّلْمِ، وَالْخَيْرِ وَذَوِي الرَّحِمِ، وَالْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ، لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ، وَلَا يُوْرَّثُ، كُلُّ مَالٍ فِيْ يَنْبُعَ، غَيْرَ اَنَّ رَبَاحًا وَاَبَا نِيْزَرٍ وَجُبَيْرًا اِنْ حَدَثَ بِيْ حَدَثٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ، وَهُمْ مُحَرَّرُوْنَ مَوَالٍ يَعْمَلُوْنَ فِي الْمَالِ خَمْسَ حِجَجٍ، وَفِيْهِ نَفَقَاتُهُمْ وَرِزْقُهُمْ، وَرِزْقُ اَهْلِيْهِمْ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَقْضِيْ فِيْمَا كَانَ لِيْ فِيْ يَنْبُعَ جَانِبِهٖ حَيًّا اَنَا اَوْ مَيِّتًا، وَمَعَهَا مَا كَانَ لِيْ بِوَادِي اُمِّ الْقُرٰى مِنْ مَالٍ وَرَقِيْقٍ حَيًّا اَنَا اَوْ مَيِّتًا، وَمَعَ ذٰلِكَ الْاُذَيْنَةُ وَاَهْلُهَا حَيًّا اَنَا اَوْ مَيِّتًا، وَمَعَ ذٰلِكَ رَعْدٌ وَاَهْلُهَا، غَيْرَ اَنَّ زُرَيْقًا مِثْلُ مَا كَتَبْتُ لِاَبِيْ نِيْزَرٍ وَرَبَاحٍ وَجُبَيْرٍ وَاَنَّ يَنْبُعَ وَمَا فِيْ وَادِي الْقُرٰى وَالْاُذَيْنَةِ وَرَعْدٌ يُنْفَقُ فِيْ كُلِّ نَفَقَةٍ ابْتِغَاءً بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِهٖ يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَتَبْيَضُّ وُجُوْهٌ، لَا يُبَعْنَ، وَلَا يُوْهَبْنَ، وَلَا يُوْرَّثْنَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ، هُوَ يَتَقَبَّلُهُنَّ وَهُوَ يَرِثُهُنَّ، فَذٰلِكَ قَضِيَّةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللّٰهِ الغدَ مِنْ يَوْمِ قَدِمْتُ مَسْكَنَ حَيًّا اَنَا اَوْ مَيِّتًا، فَهٰذَا مَا قَضٰى عَلِيٌّ فِيْ مَالِهٖ وَاجِبَةً بَتْلَةً، ثُمَّ يَقُوْمُ عَلٰى ذٰلِكَ بَنُوْ عَلِيٍّ بِاَمَانَةٍ وَاِصْلَاحٍ، كَاِصْلَاحِهِمْ اَمْوَالَهُمْ، يُزْرَعُ وَيُصْلَحُ كَاِصْلَاحِهِمْ اَمْوَالَهُمْ، وَلَا يُبَاعُ مِنْ اَوْلَادِ عَلِيٍّ مِنْ هٰذِهِ الْقُرَى الْاَرْبَعِ وَدِيَّةٌ وَاحِدَةٌ، حَتّٰى يَسُدَّ اَرْضَهَا غِرَاسُهَا، قَائِمَةً عِمَارَتُهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، فَمَنْ وَلِيَهَا مِنَ النَّاسِ فَاُذَكِّرُ اللّٰهَ اِلَّا جَهَدَ وَنَصَحَ، وَحَفِظَ اَمَانَتَهُ، هٰذَا كِتَابُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِيَدِهٖ اِذْ قَدِمَ مَسْكَنَ، وَقَدْ اَوْصَيْتُ الْفَقِيْرَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاجِبَةً بَتْلَةً، وَمَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاحِيَتِهٖ يُنْفَقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَوَجْهِهٖ، وَذِي الرَّحِمِ، وَالْفُقَرَاءِ، وَالْمَسَاكِيْنِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، يَاْكُلُ مِنْهُ عُمَّالُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ غَيْرَ الْمُنْكَرِ بِاَمَانَةٍ وَاِصْلَاحٍ، كَاِصْلَاحِهٖ مَالَهٗ، يَزْرَعُ وَيَنْصَحُ وَيَجْتَهِدُ، هٰذَا مَا قَضٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ الَّتِيْ كَتَبَ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ،

❀❀ معمر نے ایوب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے عمرو بن دینار سے یہ تحریر حاصل کی تھی:

''یہ وہ چیز ہے' جس کے بارے میں علی بن ابوطالب نے اقرار کیا ہے اور اپنے مال کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ''ینبع'' والی زمین کو صدقہ کرتا ہے' تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم کو مجھ سے اور مجھے جہنم سے دور کر دے۔ یہ اللہ کی راہ میں اور اس کی رضا کے لئے شمار ہوگی۔ اس (کی پیداوار کو) اللہ کی راہ میں اور اس کی رضا کے لئے جنگ اور سلامتی کسی بھی صورتحال میں خرچ کیا جا سکتا ہے' جو بھلائی کا کام ہو' خواہ رشتے دار کو دی جائے خواہ وہ دور کا ہو یا نزدیک کا ہو۔ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا' ہبہ نہیں کیا جا سکے گا اور وراثت میں منتقل نہیں کیا جا سکے گا۔ ہر وہ زمین جو ینبع نامی جگہ پر ہے' البتہ رباح' ابونیزر اور جبیر کوئی نئی صورتحال پیدا کرنا چاہیں تو انہیں اس کا حق نہیں ہوگا۔ وہ آزاد لیکن مزدور شمار ہوں گے۔ وہ پانچ سال تک یہاں کام کرتے رہیں گے' ان کا خرچ اور رزق اس زمین سے ادا کیا جائے گا' ان کے اہلِ خانہ کا رزق بھی یہاں سے ادا کیا جائے گا' یہ وہ فیصلہ ہے جو میں نے ینبع میں موجود اپنی زمین کے بارے میں دیا ہے' خواہ میں زندہ رہوں یا مر جاؤں اور اس کے ہمراہ وادی اُمّ القریٰ میں جو بھی زمین اور غلام ہیں' میں زندہ رہوں یا مر جاؤں (ان کے بارے میں بھی یہی فیصلہ ہے)۔ اس کے ہمراہ اذینہ اور وہاں کے افراد کے بارے میں بھی یہی فیصلہ ہے' خواہ میں زندہ رہوں یا مر جاؤں اور رعد اور وہاں کے افراد کے بارے میں بھی یہی فیصلہ ہے' البتہ زریق کے بارے میں وہی حکم ہے جو میں نے ابونیزر' رباح اور جبیر کے بارے میں دیا ہے۔ ینبع' وادی قریٰ' اذینہ اور رعد میں جو کچھ ہے' اسے اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا اور میں اس کے ذریعے اس دن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلب گار ہوں جس دن کئی چہرے سیاہ ہوں گے اور کئی چہرے سفید ہوں گے۔ ان زمینوں کو فروخت نہیں کی جائے گا' ہبہ نہیں کی جائے گا' وراثت میں منتقل نہیں کی جائے گا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہوں گی' وہ انہیں قبول فرمائے گا اور وہ ان کا وارث ہوگا۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے' جو آنے والے اس کل کے بارے میں ہے جب میں جائے سکونت پر آ جاؤں گا' خواہ میں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو علی نے اپنے مال کے بارے میں لازمی طور پر دیا ہے اور علی کے بیٹے امانت اور اصلاح کے ہمراہ اس کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے' جس طرح وہ اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کریں گے' تو ان کی اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کی طرح ان زمینوں میں بھی کھیتی باڑی کی جائے گی اور ان کی دیکھ بھال کی جائے گی' لیکن علی کی اولاد میں سے کوئی بھی ان چار وادیوں میں سے کسی کو فروخت نہیں کر سکے گا۔ ان زمینوں کی پیداوار پوری ہوگی' اور ان کی پیداوار شروع سے لے کر آخر تک اہلِ ایمان کے لئے ہوگی۔ لوگوں میں سے جو بھی ان کا نگران بنے گا' میں اسے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ وہ بھرپور کوشش کرے' خیر خواہی سے کام لے' امانت کی حفاظت کرے۔ یہ وہ تحریر ہے جو علی بن ابوطالب نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہے' جب وہ مسکن آیا۔ میں نے اللہ کی راہ میں فقیروں کے لئے لازمی وصیت کر دی ہے اور نبی اکرم ﷺ کی زمین جو اس کے پہلو میں ہے' اس میں سے بھی اللہ کی راہ میں اور اس کی رضا کے لئے خرچ کیا جائے گا' جو رشتہ داروں' غریبوں' مسکینوں اور مسافروں (پر خرچ کیا جائے گا)۔ وہاں کام کرنے والے لوگ مناسب طور پر' نامناسب طریقے سے نہیں' اس میں سے کچھ کھالیں گے اور وہ امانت اور اصلاح کے ساتھ (اس کی دیکھ بھال کریں گے) جس طرح وہ اپنی زمین کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ وہ کھیتی باڑی کریں گے' خیر خواہی کریں گے' بھرپور کوشش کریں گے۔ علی بن ابوطالب نے ان زمین کے لئے یہ فیصلہ دیا ہے' جو اس نے اس صحیفے میں تحریر کر دیا ہے اور ہر حال میں مدد

اللہ ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔

19415 - آثارِ صحابہ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ وَلَائِدِى اللَّاتِىْ اَطُوْفُ عَلَيْهِنَّ التِّسْعَ عَشْرَةَ، مِنْهُنَّ اُمَّهَاتُ اَوْلَادٍ، وَاَوْلَادُهُنَّ اَحْيَاءٌ مَعَهُنَّ، وَمِنْهُنَّ حَبَالٰى، وَمِنْهُنَّ مِنْ لَا وَلَدَ لَهَا، فَقَضَيْتُ اِنْ حَدَثَ بِىْ حَدَثٌ فِىْ هٰذَا الْغَزْوِ، اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْهُنَّ لَيْسَ لَهَا وَلَدٌ وَلَيْسَتْ بِحُبْلٰى عَتِيْقَةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ، لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ، وَمَنْ كَانَ مِنْهُنَّ حُبْلٰى اَوْ لَهَا وَلَدٌ، تُمْسَكُ عَلٰى وَلَدِهَا، فَهِىَ مِنْ حَظِّهٖ، فَاِنْ مَاتَ وَلَدُهَا وَهِىَ حَيَّةٌ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ . هٰذَا مَا قَضَيْتُ فِىْ وَلَائِدِى التِّسْعَ عَشْرَةَ وَشَهِدَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ رَافِعٍ، وَهَيَّاجُ بْنُ اَبِىْ هَيَّاجٍ، وَكَتَبَ عَلِيٌّ بِيَدِهٖ: لِعَشْرِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ تِسْعٍ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً

❀❀ (حضرت علی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں:) امابعد! میری وہ کنیزیں جن کے ساتھ میں جسمانی تعلق قائم کرتا ہوں' وہ انیس ہیں۔ ان میں سے کچھ اُمّ ولد ہیں' جن کے ہمراہ ان کی اولاد بھی زندہ ہیں' ان میں سے کچھ حاملہ ہیں اور کچھ ایسی ہیں' جن کی اولاد نہیں ہے تو میں نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اگر اس جنگ کے دوران میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے تو ان کنیزوں میں سے جن کی کوئی اولاد نہیں ہے' اور جو حاملہ بھی نہیں ہیں' وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد شمار ہوں گی' کسی کو ان کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوگا' اور ان کنیزوں میں سے جو حاملہ ہیں' یا ان کی اولاد ہے تو وہ کنیز اپنی اولاد کے حصے میں شمار ہوگی۔ اگر اس کی اولاد فوت ہو جائے اور وہ خود زندہ ہو تو کسی کو اس کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو میں نے اپنی انیس کنیزوں کے بارے میں دیا ہے اور عبیداللہ بن ابورافع اور ہیاج بن ابوہیاج گواہ ہیں۔ یہ علی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے 10 رجمادی الاوّل 39 ہجری میں تحریر کیا ہے۔

وَصِيَّةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وصیت

19416 - آثارِ صحابہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ ثَمْغٍ اَنَّهٗ اِنْ تُوُفِّىَ اَنَّهٗ اِلٰى حَفْصَةَ مَا عَاشَتْ، تُنْفِقُ ثَمَرَهٗ حَيْثُ اَرَاهَا اللّٰهُ، فَاِنْ تُوُفِّيَتْ فَاِنَّهٗ اِلٰى ذِى الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهَا، اَلَّا يَشْتَرِىَ اَصْلَهٗ اَبَدًا، وَلَا يُوْهَبَ، وَمَنْ وَلِيَهٗ فَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ فِىْ ثَمَرِهٖ، اِنْ اَكَلَ اَوْ آكَلَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِّنْهُ مَالًا، فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهٖ فَهُوَ لِلسَّائِلِ، وَالْمَحْرُوْمِ، وَالنَّسِيْفِ، وَذِى الْقُرْبٰى، وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يُنْفِقُهٗ حَيْثُ اَرَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، وَاِنْ تُوُفِّيَتْ، وَمِائَةُ الْوَسْقِ الَّذِىْ اَطْعَمَنِىْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَادِى بِيَدِىْ، لَمْ اُهْلِكْهَا، فَاِنَّهَا مَعَ ثَمْغٍ عَلَى السُّنَّةِ الَّتِىْ اَمَرْتُ بِهَا، وَاِنْ شَاءَ وَلِىُّ ثَمْغٍ اشْتَرٰى مِنْ ثَمَرِهٖ رَقِيْقًا لِعَمَلِهٖ، وَكَتَبَ مُعَيْقِيْبٌ وَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ

❀❀ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ اللہ کے بندے عمر کی تحریر ہے' جو اہلِ ایمان کا امیر ہے' یہ "ثمغ" کے بارے میں ہے کہ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو وہ زمین حفصہ کو مل جائے گی' جب تک

وہ زندہ رہے گی اس کے پھل کو اس کے مطابق خرچ کرے گی' جو اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے گا' جب وہ فوت ہو جائے گی تو یہ اس کے اہل خانہ میں سے کسی سمجھدار شخص کے حوالے کر دی جائے گی' لیکن اس زمین کو کبھی بھی فروخت یا ہبہ نہیں کیا جا سکے گا' جو شخص اس کا نگران بنے گا' اس پر اس کے پھل کے بارے میں کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ اس میں سے کھالے یا کسی دوست کو کھلا دے' جب کہ وہ مال کو جمع کرنے والا نہ ہو' اس کے پھل میں سے جو بچے گا وہ مانگنے والے' محروم' حاجت مند' رشتے دار' مسافر پر اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا' وہ (نگران) اسے وہاں خرچ کرے گا جہاں اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے گا۔ اگر میں مر جاتا ہوں تو وہ ایک سو وسق جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیئے تھے' جو وادی میں ہیں اور میرے قبضے میں ہیں' میں نے انہیں ہلاک نہیں کیا' انہیں بھی اسی طریقے کے مطابق استعمال کیا جائے گا' جو میں نے ثمغ کے بارے میں ہدایت دی ہے' اگر ثمغ کا نگران چاہے گا تو اس کی کھجوروں کے عوض میں وہاں کام کرنے کے لئے کوئی غلام خرید لے گا۔ یہ تحریر معیقیب نے تحریر کی ہے اور عبداللہ بن ارقم گواہ ہے۔

19417 - آثارِ صحابہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا اَوْصٰى بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ اَنَّ ثَمْغًا، وَصِرْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ صَدَقَةٌ، وَالْعَبْدَ الَّذِىْ فِيْهِ، وَمِائَةَ السَّهْمُ الَّذِىْ بِخَيْبَرَ وَرَقِيْقَهُ الَّذِىْ فِيْهِ، وَالْمِائَةَ الَّتِىْ اَطْعَمَنِىْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلِيْهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ، ثُمَّ يَلِيْهِ ذُو الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُشْتَرٰى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَاٰى مِنَ السَّائِلِ، وَالْمَحْرُوْمِ، وَذِى الْقُرْبٰى، وَلَا حَرَجَ عَلٰى وَلِيِّهِ اِنْ اَكَلَ اَوْ آكَلَ، اَوِ اشْتَرٰى رَقِيْقًا مِنْهُ "

❀❀ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ اللہ کے بندے عمر کی وصیت ہے' جو اہلِ ایمان کا امیر ہے' کہ اگر اسے کوئی حادثہ پیش آ جائے تو ثمغ اور صرمہ اور وہاں موجود غلام صدقہ شمار ہوں گے اور خیبر میں موجود میرے ایک سو حصے اور وہاں موجود غلام (صدقہ شمار ہوں گے) اور وہ ایک سو حصے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کیے تھے' ان کی نگران حفصہ ہوگی' جب تک وہ زندہ رہے گی' پھر اس کے اہل خانہ میں سے کوئی سمجھدار شخص اس کا نگران بن جائے گا' اس زمین کی خرید و فروخت نہیں کی جا سکتی' البتہ وہ (نگران) جس کو مناسب سمجھے گا' مانگنے والے' محروم یا رشتے دار (پر خرچ کر دے گا) اور اس کے نگران پر کوئی حرج نہیں ہوگا' اگر وہ خود کھالے یا کسی کو کھلا دے یا اس کے ذریعے (زمین کی دیکھ بھال کے لئے) غلام خرید لے۔

وَصِيَّةُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وصیت

19418 - آثارِ صحابہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: هٰذَا مَا قَضٰى عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فِى الْوَهْطِ. قَضٰى اَنَّهٗ صَدَقَةٌ فِىْ سَبِيْلِ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا، عَلٰى سُنَّةِ صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَتَصَدَّقَ بِهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَالدَّارِ الْاٰخِرَةِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ، حَتّٰى يَرِثَهُ اللّٰهُ قَائِمًا عَلٰى اُصُوْلِهٖ، وَلَا يَرِثُهٗ، وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ مِّنَ

النَّاسِ تَغْيِيرُ شَيْءٍ مِّنَ الَّذِىْ قَضَيْتُ فِيهِ، وَعَهِدْتُ وَاُحَرِّمُهُ بِمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْفُسَهُمْ وَصَدَقَاتِهِمْ، وَلَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْرَثُ وَلَا يُهْلَكُ، وَلَا يُغَيَّرُ قَضَائِىْ الَّذِىْ قَضَيْتُ فِيْهِ وَتَرَكْتُهُ عَلَيْهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ يَعْبُدُ اللّٰهَ تَبْدِيلُ شَيْءٍ مِّنْهُ، وَلَا تَغْيِيرُهُ، عَنْ عَهْدِهِ، وَالَّذِىْ جَعَلْتُهُ لَهُ وَهُوَ اِلٰى وَلِيٍّ مِنْ آلِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَوَلِيُّهُ مِنْهُمْ، الْمُصْلِحُ غَيْرُ الْمُفْسِدِ، وَالْمُتَّبِعُ فِيْهِ قَضَائِىْ وَعَهْدِىْ، فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُنْقِصَهُ اَوْ يُغَيِّرَ شَيْئًا مِنْهُ فَهُوَ السَّفِيْهُ الْمُبْطِلُ الَّذِىْ لَا قَضَاءَ لَهُ فِىْ صَدَقَتِىْ، وَلَا اَمْرَ، وَلَمْ اَكْتُبْ كِتَابِىْ هٰذَا اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ يُلْحَقَ فِيْهِ سَفِيْهٌ.... بِقَرَابَةٍ لَا يَعْلَمُ شَاْنَ صَدَقَتِىْ، وَالَّذِىْ تَرَكْتُهَا عَلَيْهِ وَعَهِدْتُ فِيْهَا فَيُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِمَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلَا يَجُوْزُ لِقِلَّةِ عِلْمِهِ وَسَفَهِ رَاْيِهِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ مِّنْ اُولٰئِكَ فِىْ صَدَقَتِىْ حَقٌّ، وَلَا اَمْرٌ، وَاُحَرِّجُ بِاللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ ذِىْ قَرَابَةٍ اَوْ غَيْرِهِ وَاِمَامٍ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُغَيِّرَ صَدَقَتِىْ، عَنْ مَا وَصَّيْتُ فِيْهَا اَوْ قَضَيْتُ وَتَرَكْتُهَا عَلَيْهِ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَمَعْبَدُ بْنُ مَعْمَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاَبُوْ جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ الْحَكَمِ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطِيْعٍ، وَجُبَيْرُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ مَاهِدٍ، وَنَافِعُ بْنُ طَرِيْفٍ، وَكُتِبَ لِعَشْرِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ"

❀❀ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ وہ فیصلہ ہے جو عمرو بن العاص نے ''وہط'' (نشیبی علاقے کی زمین) کے بارے میں دیا ہے' اس نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ اس صدقے کے طور پر صدقہ شمار ہوگی' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور یہ مسلمانوں کے صدقات کے طریقے کے مطابق شمار ہوگی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور آخرت کے گھر کے لئے اسے صدقہ کیا ہے' اسے فروخت نہیں کیا جاسکتا' ہبہ نہیں کیا جاسکتا' وراثت میں منتقل نہیں کیا جاسکتا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا وارث ہوگا' لوگوں میں سے کوئی شخص اس کا وارث یا مالک نہیں ہوگا۔ لوگوں میں سے کوئی شخص اس کے بارے میں میرے فیصلے کو تبدیل کرنے کا حقدار نہیں ہوگا۔ میں یہ عہد کرتا ہوں اور اس اسی طرح قابلِ احترام قرار دیتا ہوں' جس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اموال' ان کی جانوں اور ان کے صدقات کو قابلِ احترام قرار دیا ہے۔ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا' وراثت میں منتقل نہیں کیا جائے گا' ہلاک نہیں کیا جائے گا۔ اس کے بارے میں میں نے جو فیصلہ دیا ہے' اور جس صورتحال پر اس کو چھوڑا ہے' اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس میں کوئی تغیر یا تبدیلی کرے' جو اس کے بارے میں طے کیا گیا ہے۔ یہ عمرو بن العاص کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک نگران کے سپرد ہوگی اور اس کے نگران' ان ہی لوگوں میں سے کوئی ہوگا' وہ اس بارے میں اصلاح کرے گا' فساد نہیں کرے گا' اور اس کے بارے میں میرے فیصلے اور عہد کی پیروی کرے گا' جو شخص اس میں کوئی کمی کرے یا کوئی تبدیلی کرنا چاہے' تو وہ بے وقوف خرابی پیدا کرنے والا ہوگا' میری صدقہ کی ہوئی زمین کے بارے میں اس کا کوئی فیصلہ یا حکم قبول نہیں ہوگا۔ اور میں نے یہ تحریر صرف اس لئے لکھوائی ہے کہ کہیں کوئی بے وقوف رشتے داری کی وجہ سے اس کا نگران نہ بن جائے' جسے یہ پتہ ہی نہ ہو کہ میں نے اسے کس طرح صدقہ کیا ہے اور کس حال پر چھوڑا ہے' اس کے بارے میں کیا عہد کیا ہے اور پھر وہ شخص اس کے بارے میں وہ

سوچنے لگے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے۔ تو اس شخص کے علم کی کمی اور رائے کی بے وقوفی کی وجہ سے یہ جائز نہیں ہوگا۔ ایسے لوگوں میں سے کسی کے لئے میری صدقہ کی ہوئی چیز میں کوئی حق یا کوئی معاملہ نہیں ہوگا۔ اور میں ہر مسلمان کو' جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں' خواہ وہ میرا رشتے دار ہو یا رشتے دار نہ ہو' یا حکمران ہو جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے امور کا نگران بنایا ہو' میں اسے اللہ کے نام پر یہ بتا رہا ہوں کہ وہ گناہ کا مرتکب ہوگا' جو میرے صدقہ میں میری وصیت کے حوالے سے کوئی تبدیلی کرے یا میں نے جو فیصلہ دیا اور جس حال پر اس زمین کو چھوڑا ہے (اس میں کوئی تبدیلی کرے)۔

طلحہ بن عبید اللہ' معبد بن معمر' عبدالرحمٰن بن عوف' ابوجہم بن حذیفہ' حارث بن حکم' سعد بن ابی وقاص' عبدالرحمٰن بن مطیع' جبیر بن حویرث' ابوسفیان بن ماہد' نافع بن طریف (اس کے گواہ ہیں)۔ یہ تحریر 10 محرم الحرام 27 ہجری میں لکھی گئی ہے۔

اللہ
رسول
محمد

المصنف

عبد الرزاق

7

الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ٥ لاہور

المصنف
عبد الرزاق

7

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

المصنف
عبد الرزاق

تصنیف ——— الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

مترجم ——— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— 2019

سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

ھو القادر

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

عنوانات

عنوان	صفحہ

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشرواشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ ادارہ اوراس کی انتظامیہ کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مختلف اسلامی علوم وفنون کے بارے میں عمدہ اور معیاری تحقیق کے ہمراہ کتب ان کے تراجم تشریحات وغیرہ شائع کئے جائیں۔

ادارہ کی خدمات میں ایک نمایاں کاوش علمِ حدیث سے متعلق کتب کی نشرواشاعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم کے تحت ادارے کو یہ شرف عطا کیا کہ ہم نے بہت سی ایسی کتابیں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جو اس سے پہلے اُردو زبان میں منتقل نہیں ہوئی تھیں' ان میں چند ایک نمایاں نام مسند امام زید' مسند امام شافعی' سنن دارمی' سنن دارقطنی' صحیح ابن حبان' صحیح ابن خزیمہ' معجم صغیر' معجم اوسط' معجم کبیر' مستدرک حاکم اور دیگر بہت سی کتب شامل ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی علم حدیث کا مشہور بنیادی مآخذ ''مصنف عبدالرزاق'' ہے۔ جس کے فاضل مصنف' امام عبدالرزاق کا شمار اکابر محدثین میں ہوتا ہے۔ ادارہ کی انتظامیہ نے جب اس کتاب کو شائع کیا تو اس کی ترقیم ''مصنف عبدالرزاق'' مطبوعہ: المکتب الاسلامی' بیروت' کے نسخے کے مطابق کی گئی اس کتاب کی تحقیق کی خدمت حبیب الرحمٰن اعظمی نے سرانجام دی ہے۔ یہ گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور پہلی مرتبہ انہی کی کوششوں سے منصۂ شہود پر آئی۔

ہمارے ادارے کی طرف سے اس کتاب کا ترجمہ شائع ہونے کے چند سال بعد ایک معاصر اشاعتی ادارے نے بھی اس کتاب کا ترجمہ شائع کیا۔ انہوں نے ترقیم کے لئے جو نسخہ منتخب کیا وہ دارالکتب العلمیہ' بیروت سے شائع ہوا تھا۔ اس کتاب کی تحقیق کی خدمت احمد نصرالدین ازہری نے سرانجام دی ہے۔ یہ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے' جن میں سے نو جلدیں مصنف عبدالرزاق کی ہیں' دسویں جلد معمر بن راشد کی کتاب ''الجامع'' کی ہے' جسے امام عبدالرزاق نے نقل کیا ہے۔ دارالکتب العلمیہ کے نسخے میں ''مصنف عبدالرزاق'' کے ہمراہ ''الجامع امام معمر بن راشد'' کی ترقیم بھی مسلسل تھی' جس سے یہ شبہ پیدا ہوا کہ شاید ہمارے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والا نسخہ مکمل نہیں ہے۔ ذیل میں ہم اس کی وضاحت کر دیتے ہیں:

ہمارے نسخے میں مصنف عبدالرزاق کا اختتام ''کتاب اہل الکتابین'' - ''باب: حضرت عمرو بن العاص t کی وصیت''، رقم الحدیث: 19418 پر ختم ہو رہی ہے جبکہ معاصر ادارہ کی طرف سے شائع ہونے والے نسخے میں یہ باب جلد: 9' صفحہ 732 رقم الحدیث: 19537 پر موجود ہے۔ معاصر ادارے کے مطبوعہ نسخے میں جلد نمبر 9 صفحہ 733 سے صفحہ 744 تک حدیث 19538 سے حدیث: 19587 تک کتاب العقیقہ موجود ہے' جو 11 صفحات پر مشتمل ہے اور دارالکتب العلمیہ کے مطبوعہ نسخے کی ترتیب کے

مطابق ہے جبکہ ہمارے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والے ''مصنف عبدالرزاق'' کے نسخے میں یہ باب جلد سوم صفحہ 328 سے لے کر صفحہ 340 یعنی حدیث نمبر: 7953 سے لے کر حدیث: 8002 تک ہے جو 12 صفحات پر مشتمل ہے اور المکتب الاسلامی کے مطبوعہ نسخے کی ترتیب کے مطابق ہے جو مصنف عبدالرزاق کا سب سے پہلی مرتبہ شائع ہونے والا نسخہ ہے۔ اس لئے روایات میں کوئی کمی نہیں ہے صرف ترقیم میں معمولی سا اختلاف ہے جو مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہونے والی کتابوں میں عام پایا جاتا ہے۔ آپ عالمِ عرب کے مختلف اداروں سے شائع ہونے والی حدیث کی کوئی بھی کتاب اٹھا کے دیکھ لیں آپ کو ترقیم میں یہ فرق نظر آ جائے گا۔

اس اعتبار سے الحمدللہ! ہمارے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والا ''مصنف عبدالرزاق'' کا یہ نسخہ یہاں تک مکمل ہے لیکن بعض محققین اور قارئین کے اصرار پر ہم ''الجامع'' از امام معمر بن راشد کا ترجمہ ایک جلد میں شائع کر رہے ہیں جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کے ناقل امام عبدالرزاق ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب کی ترقیم کو مسلسل جاری رکھتے ہوئے الجامع کی ترقیم کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے اور اسے ہمارے لئے دینی دنیاوی اخروی کامیابیوں وکامرانیوں کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے فاضل مصنف ناقل مترجم کے ہمراہ ادارہ کی انتظامیہ اور اس کے متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

الجامع لمعمر بن راشد الازدی

بَابُ وُجُوبِ الِاسْتِئْذَانِ

باب: اجازت لینے کا واجب ہونا

19419 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ثَلَاثُ آيَاتٍ مُحْكَمَاتٍ لَا يُعْمَلُ بِهِنَّ الْيَوْمَ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ: (يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) (النور: 58)، وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ (يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ) (الحجرات: 13) فَاَبَيْتُمْ اِلَّا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ، وَفُلَانَ بْنَ فُلَانٍ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تین محکم آیات ایسی ہیں' جن پر آج عمل نہیں کیا جاتا ہے' لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! جو تمہاری ملکیت میں ہیں' اور جو تم میں سے ابھی بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے' اُنہیں چاہیے کہ وہ تین مرتبہ اجازت لیں''۔

اور یہ آیت: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں مذکر اور مؤنث سے پیدا کیا ہے اور تمہارے گروہ اور قبائل بنائے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک' تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے' جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن تم لوگ یہ بات نہیں مانتے ہو' اور تم یہ کہتے ہو: فلاں' فلاں کا بیٹا ہے' فلاں' فلاں کا بیٹا ہے۔

19420 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: الْمَمْلُوكُونَ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ يَسْتَاْذِنُونَ فِي هٰذِهِ الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ: قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَنِصْفِ النَّهَارِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ، (وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ) (النور: 59)

نوٹ: اس جلد میں جو تخریج نقل کی گئی ہے' وہ دار الکتب العلمیہ' بیروت-لبنان سے' شائع ہونے والے ''مصنف عبدالرزاق'' کے نسخے کی آخری جلد' جو دراصل ''جامع معمر بن راشد'' ہے' اس کے حاشیے میں سے' منتخب طور پر' اردو میں نقل کی گئی ہے۔ (مترجم عفی عنہ)

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: مملوک اور جو بچے ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں وہ اِن تین اوقات میں اجازت لیں گے فجر کی نماز سے پہلے نصف النہار کے وقت اور عشاء کے بعد (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور جب تم میں سے بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں بھی اجازت لینی چاہیے جیسے وہ لوگ اجازت لیتے ہیں جو ان سے پہلے ہیں''۔

19421 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِیْرٍ، اَنَّ حُذَیْفَةَ، سُئِلَ: اَیَسْتَاْذِنُ الرَّجُلُ عَلٰی وَالِدَتِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّكَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ رَاَیْتَ مِنْهَا مَا تَكْرَهُ

٭٭ مسلم بن نذیر بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا آدمی اپنی والدہ کے پاس جانے کے لئے بھی اجازت لے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم اُن کی طرف سے کوئی ایسی چیز دیکھ سکتے ہو جو تمہیں بری لگے۔

بَابُ الِاسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

باب: تین مرتبہ اجازت لینا

19422 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ: اِذَا سَلَّمْتَ ثَلَاثًا فَلَمْ تُجَبْ، فَانْصَرِفْ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب تم تین مرتبہ سلام کرو اور تمہیں جواب نہ ملے تو تم واپس چلے جاؤ۔

19423 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِیْدٍ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: سَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَیْسٍ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ، عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ، فَرَجَعَ، فَاَقْبَلَ عُمَرُ فِیْ اَثَرِهٖ، فَقَالَ: لِمَ رَجَعْتَ؟ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُجَبْ فَلْیَرْجِعْ. فَقَالَ عُمَرُ: لَتَاْتِیَنِّیْ عَلٰی مَا تَقُوْلُ بِبَیِّنَةٍ، اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا، غَیْرَ اَنَّهٗ قَدْ اَوْعَدَهٗ، فَجَاءَ نَا اَبُوْ مُوْسٰی مُنْتَقِعًا لَوْنُهٗ، وَاَنَا فِیْ حِلْقَةٍ جَالِسٌ، فَقُلْنَا: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: سَلَّمْتُ عَلٰی عُمَرَ، فَاَخْبَرَنَا خَبَرَهٗ، فَهَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوْا: كُلُّنَا قَدْ سَمِعَهٗ، فَاَرْسَلُوْا مَعَهٗ رَجُلًا مِّنْهُمْ، حَتّٰی اَتٰی عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ ذٰلِكَ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے (ہاں اندر آنے کے لئے اجازت لینے کے لئے) تین مرتبہ سلام کیا' اُنہیں اجازت نہیں ملی' تو وہ واپس چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پیچھے آئے' اور دریافت کیا: آپ واپس کیوں چلے گئے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم میں سے کوئی ایک شخص (یعنی کسی کے ہاں اندر آنے کی اجازت لینے کے لیے) تین مرتبہ سلام کرے اور

جواب نہ ملے تو اسے واپس چلے جانا چاہیے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ جو بات بیان کررہے ہیں' یا تو اس کا کوئی ثبوت (یعنی گواہ) لے کر آئیں' ورنہ میں آپ کے ساتھ یہ کروں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے اُنہیں وعید بیان کی' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے'' تو اُن کا رنگ فق تھا' میں بھی اس محفل میں بیٹھا ہوا تھا' ہم نے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے ہاں اندر آنے کی اجازت لینے کے لیے) سلام کیا' پھر انہوں نے ہمیں اپنا پورا واقعہ سنایا اور کہا: کیا آپ میں سے کسی ایک نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سن رکھی ہے؟ حاضرین نے کہا: ہم سب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہوئی ہے' پھر ان لوگوں نے اپنے میں سے ایک فرد کو' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا' اور وہ فرد' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا۔*

19424 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، قَالَ: سَلَّمْتُ عَلٰى اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُجِبْنِى اَحَدٌ، فَتَنَحَّيْتُ فِى نَاحِيَةِ الدَّارِ، فَاِذَا رَسُوْلٌ قَدْ خَرَجَ اِلَىَّ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَلَمَّا دَخَلْتُ، قَالَ لِى اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ زِدْتَ لَمْ آذَنْ لَكَ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت ابوسعید خدری (کے ہاں اندر آنے کی اجازت لینے کے لیے) تین مرتبہ سلام کیا' کسی نے مجھے جواب نہیں دیا' میں گھر کے باہر کونے میں بیٹھ گیا' پھر ایک قاصد باہر نکل کر میرے پاس آیا' اور اس نے کہا: آپ اندر چلے جائیں' جب میں اندر داخل ہوا'' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم (تین مرتبہ سے زیادہ) مزید (سلام) کرتے' تو میں نے تمہیں اجازت نہیں دینی تھی۔

19425 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ (ص:382) الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَلَمْ يَسْمَعِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ، وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِىْ اَنْتَ، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةً اِلَّا وَهِىَ بِاُذُنِى، وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ، وَلَمْ اُسْمِعْكَ، اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ، وَمِنَ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ اِلَيْهِ زَبِيبًا، فَاَكَلَ مِنْهُ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ

✵✵ ثابت بنانی نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یا شاید کسی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں' (393/4) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2690) کے تحت' سعید جریری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2153) کے تحت' ابونضرہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کی اجازت طلب کی اور فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی آواز سنائی نہیں دی (کیونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پست آواز میں سلام کا جواب دیا تھا) یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سلام کیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تینوں مرتبہ (پست آواز میں) آپ کو سلام کا جواب دیا' لیکن آپ نے ان کا جواب نہیں سنا'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑ گئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے آئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں' آپ نے جو بھی سلام کیا' اُس کی آواز میرے کان میں آئی اور میں نے آپ کو اس کا جواب دیا' لیکن میں نے آپ کو وہ سنایا نہیں (یعنی آواز بلند نہیں کی) میں یہ چاہتا تھا کہ آپ کا سلام بکثرت حاصل کروں اور برکت حاصل کروں' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے اندر لے گئے اور آپ کی خدمت میں کشمش پیش کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھایا' جب آپ فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارا کھانا' نیک لوگوں نے کھایا ہے' فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے رحمت کی ہے اور روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی ہے''۔*

19426 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ، قَالَ: سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ثَلَاثًا، فَلَمْ يَاْذَنْ لَهٗ، كَانَ عَلٰى حَاجَةٍ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ سَعْدٌ سَرِيعًا فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ تَبِعَهٗ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كُنْتُ عَلٰى حَاجَةٍ، فَقُمْتُ فَاغْتَسَلْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✵✵ عبداللہ بن عقیل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (کے ہاں اندر آنے کے لیے اجازت طلب کرنے کے لئے) تین مرتبہ سلام کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو اجازت پیش نہیں کی' وہ کسی کام میں مصروف تھے (شاید یہ مراد ہے' وہ وظیفہ زوجیت ادا کر رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیزی سے اُٹھے' انہوں نے غسل کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کام میں مصروف تھا' میں اُٹھا میں نے غسل کیا (اور آپ کے پیچھے آ گیا)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پانی کی وجہ سے پانی' (یعنی انزال کی وجہ سے غسل) لازم ہوتا ہے''۔

اَلِاسْتِئْذَانُ بَعْدَ السَّلَامِ

باب: سلام کرنے کے بعد اجازت طلب کرنا

19427 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اسْتَاْذَنَ اَعْرَابِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (138/3)' اور امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (3854) کے تحت' امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' میں' (240/4) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَدْخُلُ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ اَهْلِ الْبَيْتِ: مُرُوْهُ فَلْيُسَلِّمْ، فَسَمِعَهُ الْاَعْرَابِيُّ، فَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهٗ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے' نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' اس نے کہا: کیا میں اندر آجاؤں؟ اس نے سلام نہیں کیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کسی سے ارشاد فرمایا: اِسے کہو: کہ سلام کرے' دیہاتی نے یہ بات سن لی' اس نے سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دی۔

19428 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ: اَدْخُلُ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا، فَاَمَرَ بَعْضُهُمُ الرَّجُلَ اَنْ يُّسَلِّمَ، فَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهٗ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص نے ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور یہ کہا: میں اندر آجاؤں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! حاضرین میں سے کسی نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ سلام کرے' اُس نے سلام کیا'' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اجازت دی۔

19429 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ قَوْمًا، جَلَسُوا اِلٰى حُذَيْفَةَ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ اسْتَاْذَنَهُمْ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اٹھنے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے ان لوگوں سے اجازت مانگی۔

19430 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِدَارٍ، فَاِذَا عَلٰى بَابِهَا امْرَاَةٌ، وَاَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ الدَّارَ، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: اَدْخُلُ؟ فَقَالَتْ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ، فَمَضٰى وَكَرِهَ اَنْ يَّدْخُلَ

✸✸ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر' ایک گھر کے پاس سے ہوا جس کے دروازے پر ایک خاتون موجود تھی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اس گھر کے اندر جانے کا ارادہ تھا' انہوں نے اس خاتون سے کہا: کیا میں اندر چلا جاؤں؟ اس خاتون نے کہا: سلامتی کے ہمراہ داخل ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آگے چلے گئے' انہوں نے اندر جانا ناپسند کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَطَّلِعُ فِيْ بَيْتِ الرَّجُلِ

باب: جب کوئی شخص' کسی دوسرے کے گھر میں جھانک کر دیکھے

19431 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُتْرَةِ الْحُجْرَةِ، وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا يَنْظُرُنِيْ حَتّٰى آتِيَهُ، لَطَعَنْتُ بِالْمِدْرٰى فِيْ عَيْنِهِ، وَهَلْ جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ

اِلَّا مِنْ اَجلِ النَّظرِ؟

٭٭ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حجرے کے پردے میں سے جھانک کر نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا' نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت کنگھی (یا کھجانے کی چھڑی) موجود تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ کوئی شخص مجھے دیکھ رہا ہے'' تو میں اُس کے پاس جاتا اور کنگھی (یا کھجانے کی چھڑی) اُس کی آنکھ میں چبھو دیتا' اجازت لینے کا حکم اسی لیے مقرر کیا گیا ہے (تاکہ گھر والوں پر) نظر نہ پڑے''۔*

19432 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حُجْرَتِهٖ، فَخَتَلَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ فَاَخْطَاَهُ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم ﷺ کے حجرے میں جھانک کر دیکھا' نبی اکرم ﷺ نے اسے لکڑی ماری' لیکن وہ اسے لگی نہیں۔

19433 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اطَّلَعَ عَلٰى قَوْمٍ فِىْ بَيْتِهِمْ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَئُوْا عَيْنَهٗ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی کے گھر میں' اُن کی اجازت کے بغیر جھانک کر دیکھے' تو ان گھر والوں کے لئے یہ چیز حلال ہے کہ وہ اُس کی آنکھ پھوڑ دیں''۔**

بَابُ: كَيْفَ السَّلَامُ وَالرَّدُّ

باب: سلام کیسے کیا جائے اور (سلام کا) جواب کیسے دیا جائے؟

19434 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ: سَلَّمَ اَبُوْ جُرَيٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى، وَلٰكِنْ قُلْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

٭٭ ابوتمیمہ ہجیمی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوجری رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتے ہوئے علیکم السلام کہا' تو

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں' (334/5) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ' اور امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (211/7) پر' اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2156) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (266/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2158) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' سہیل بن ابوصالح کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (8/9) پر' حضرت ابوہریرہ t کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "علیکم السلام کہنا مُردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم "سلام علیکم" کہو"۔ *

19435 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ، طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ - وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ - فَاسْتَمِعْ اِلٰى مَا يُجِيْبُوْنَكَ، فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ، وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، قَالَ: فَذَهَبَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوْهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اُن کی لمبائی ساٹھ ذراع تھی جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا: تم جاؤ! اور ان (فرشتوں) کو سلام کرو! وہاں فرشتوں کا ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا (جن کو سلام کرنے کا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم دیا گیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا:) وہ تمہیں جو جواب دیں گے تم اس کو غور سے سننا کیونکہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام (کا جواب دینے کا طریقہ) ہوگا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام گئے اور انہوں نے کہا: السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ- یعنی فرشتوں نے جواب میں لفظ "رحمۃ اللہ" کا اضافہ کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں داخل ہونے والا ہر شخص (قد و قامت کے اعتبار سے) حضرت آدم علیہ السلام جیسا ہوگا یعنی اس کا قد ساٹھ ذراع ہوگا (حضرت آدم علیہ السلام کے بعد) مخلوق (یعنی بنی نوع انسان کا قد و قامت) مسلسل کم ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ وقت آ گیا۔ **

19436 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ وَذُكِرَ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ، فَقَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ اِذَا رَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ

** معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب انہیں سلام کیا جاتا تھا تو وہ جواب میں "وعلیکم" کہتے تھے۔

یہ بات ذکر کی گئی ہے: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا" تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: "وعلیکم السلام"۔

---

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں رقم الحدیث: (4084، 5209) کے تحت اور امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں رقم الحدیث: (2722) کے تحت اس روایت کے ایک راوی ابوتمیمہ ہجیمی کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: انہوں نے طویل واقعہ نقل کیا ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے......الخ

** یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (159/4) پر امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (2841) کے تحت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (315/2) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

(معمر بیان کرتے ہیں:) حسن بصری' سلام کا جواب دیتے ہوئے ''وعلیکم'' کہتے تھے۔

19437 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا، وَاَنْعِمْ صَبَاحًا، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَيُكْرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا، وَلَا بَاْسَ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنْعَمَ اللّٰهُ عَيْنَكَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہم زمانہ جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تم پر ظاہری نعمت کرے اور تم صبح کے وقت اچھی حالت میں ہو جب اسلام آیا' تو ہمیں ایسا کہنے سے منع کر دیا گیا۔

معمر بیان کرتے ہیں:' تو یہ کہنا مکروہ ہے' اللہ تعالیٰ تم پر ظاہری نعمت کرے' البتہ یہ کہنے میں حرج نہیں ہے: اللہ تعالیٰ تم پر نعمت کرے۔

بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب: سلام پھیلانا

19438 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ يَّعِيْشَ بْنِ الْوَلِيدِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ: الْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ: تَحْلِقُ الشَّعَرَ، وَلٰكِنَّهَا تَحْلِقُ الدِّيْنَ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوا، اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ، اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

٭٭ یعیش بن ولید نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوسری اُمتوں کی بیماریاں' تمہارے اندر بھی آ جائیں گی' یعنی حسد اور بغض اور وہ مونڈ دینے والی بیماری ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو مونڈ دینے والی ہے' بلکہ وہ دین کو مونڈ دینے والی ہے' اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' تم جنت میں اُس وقت تک داخل نہیں ہو گے' جب تک تم ایمان نہیں لاتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو گے' جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے' کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب تم وہ کر لو گے' تو تم ایک دوسرے سے محبت رکھنے لگو گے' تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ!''۔

19439 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ: الْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ، وَاِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ

٭٭ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تین چیزیں جس میں ہوں گی' وہ اُن کی وجہ سے ایمان کی حلاوت کو پالے گا' تنگدست ہونے کے باوجود خرچ کرنا'

''اپنی ذات کے حوالے سے لوگوں کو انصاف فراہم کرنا' اور جہان میں سلام پھیلانا''۔

19440 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوا، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا تَحَابُّوْنَ عَلَيْهِ، اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

⁂ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے' جب تک ایمان نہیں لے آتے' اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو گے' جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے' کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جس کی وجہ سے تم میں ایک دوسرے سے محبت رکھو گے' اپنے درمیان سلام پھیلاؤ''۔

19441 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، يَرْوِيهِ عَنْ بَعْضِهِمْ، قَالَ: مَنْ سَلَّمَ عَلٰى سَبْعَةٍ فَهُوَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ

⁂ معمر نے' ابان کے حوالے سے' کسی صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جو شخص سات آدمیوں کو سلام کر لیتا ہے' تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

19442 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو النَّدْبِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَى السُّوْقِ، فَمَا لَقِيَ صَغِيْرًا وَّلَا كَبِيرًا اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ مَرَّ بِعَبْدٍ اَعْمَى، فَجَعَلَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَالْاٰخَرُ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّهٗ اَعْمَى

⁂ ابوعمرو ندبی بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار کی طرف گیا' اُن کی جس بھی چھوٹے' یا بڑے سے ملاقات ہوئی' انہوں نے اسے سلام کیا' ان کا گزر ایک نابینا غلام کے پاس سے ہوا' وہ اُسے سلام کرنے لگے' لیکن وہ شخص انہیں جواب نہیں دے رہا تھا' تو انہیں بتایا گیا: کہ یہ نابینا ہے (یعنی اسے یہ پتہ نہیں چلا کہ آپ اُسے سلام کر رہے ہیں)۔

بَابُ سَلَامِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

باب: تھوڑے لوگوں کا' زیادہ لوگوں کو سلام کرنا

19443 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيْرِ، وَالصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَاِذَا مَرَّ الْقَوْمُ بِالْقَوْمِ فَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ اَجْزَاَ عَنْهُمْ، وَاِذَا رَدَّ مِنَ الْاٰخَرِيْنَ وَاحِدٌ اَجْزَاَ عَنْهُمْ

⁂ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سوار شخص' پیدل کو' پیدل چلنے والا' بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا' تھوڑے لوگ' زیادہ لوگوں کو' چھوٹا' بڑے کو سلام کرے گا' جب کچھ لوگ' کچھ دوسرے لوگوں کے پاس سے گزریں' اور ان میں سے کوئی ایک سلام کر دے'' تو ان سب کی طرف سے کفایت کر جائے گا اور جب دوسرے لوگوں میں سے کوئی ایک جواب دیدے' تو ان سب کی طرف سے کفایت کر جائے گا''۔

19444 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ: اَنْ عَلِّمِ النَّاسَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَاِذَا تَعَلَّمْتُمُوْهُ، فَلَا تَغْلُوْا فِيهِ، وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ، وَلَا تَاْكُلُوْا بِهِ، وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهِ

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ قَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنَّهُمْ يَحْلِفُوْنَ وَيَاْثَمُوْنَ

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ اَهْلُ النَّارِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَنِ الْفُسَّاقُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ، قَالُوْا: اَوَلَيْسَ بِاُمَّهَاتِنَا وَبَنَاتِنَا وَاَخَوَاتِنَا؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنَّهُنَّ اِذَا اُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَاِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ

ثُمَّ لِيُسَلِّمِ الرَّاكِبُ عَلَى الرَّاجِلِ، وَالرَّاجِلُ عَلَى الْجَالِسِ، وَالْاَقَلُّ عَلَى الْاَكْثَرِ، مَنْ اَجَابَ السَّلَامَ كَانَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا شَیْءَ لَهُ

✵ زید بن سلام نے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ لوگوں کو اس چیز کی تعلیم دیں' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو حضرت عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم قرآن کا علم حاصل کرو! اور جب تم اس کا علم حاصل کر لو' تو اس کے بارے میں غلو نہ کرو' اور اس کے حوالے سے زیادتی نہ کرو' اور اس کے عوض میں کھاؤ نہیں' اور اس کی وجہ سے (مال کی) کثرت طلب نہ کرو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تاجر لوگ ہی گناہ گار ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار نہیں دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لیکن جب یہ لوگ قسم اُٹھاتے ہیں (' تو جھوٹی اٹھاتے ہیں اور) گناہ گار ہوتے ہیں''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فاسق لوگ' اہل جہنم ہوں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاسق کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتیں' لوگوں نے عرض کی: کیا وہ ہماری مائیں' ہماری بیٹیاں اور ہماری بہنیں نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) لیکن جب انہیں کچھ دیا جائے' تو وہ شکر گزار نہیں ہوتی ہیں' اور جب انہیں آزمائش میں مبتلا کیا جائے' تو وہ صبر نہیں کرتی ہیں''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سوار شخص' پیدل کو سلام کرے گا' پیدل چلنے والا' بیٹھے ہوئے کو' تھوڑے لوگ' زیادہ لوگوں کو (سلام کریں گے) جو شخص سلام کا جواب دیدے گا اسے اجر ملے گا' اور جو شخص جواب نہیں دے گا' اُسے کچھ نہیں ملے گا''۔*

19445 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيُسَلِّمِ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چھوٹا' بڑے کو' گزرنے والا' بیٹھے ہوئے کو' اور تھوڑے لوگ' زیادہ لوگوں کو سلام کریں''۔

19446 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجْتَمِعَيْنِ، فَتُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، ثُمَّ يَجْتَمِعَانِ، فَيُسَلِّمُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے دو افراد اکٹھے تھے' اُن کے درمیان درخت کی وجہ سے جدائی آئی' پھر جب وہ دونوں اکٹھے ہوئے' تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو سلام کیا۔

بَابُ تَسْلِيمِ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهِ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کو سلام کرنا

19447 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، فِيْ قَوْلِهِ: (فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ) (النور: 61) قَالَا: بَيْتُكَ اِذَا دَخَلْتَهُ فَقُلْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

✵✵ زہری اور قتادہ نے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو تم اپنے آپ کو سلام کرو' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیت ہے''۔

وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (اس سے مراد یہ ہے:) جب تم اپنے گھر میں داخل ہو' تو تم یہ کہو: السلام علیکم۔

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (3/444) پر' اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں' رقم الحدیث: (312) کے تحت' امام عبد الرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

باب: خواتین کو سلام کرنا

19448 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهُ يُكْرَهُ اَنْ يُسَلِّمَ الرِّجَالُ عَلَى النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: کہ مردوں کے خواتین کو سلام کرنے یا خواتین کے مردوں کو سلام کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

19449 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَمَّا امْرَاَةٌ مِنَ الْقَوَاعِدِ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهَا، وَاَمَّا الشَّابَّةُ فَلَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جہاں تک بڑی عمر کی خاتون کا تعلق ہے تو آدمی کے اس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جہاں تک نوجوان خاتون کا تعلق ہے تو اُسے (آدمی سلام نہیں کرے گا)۔

بَابُ التَّسْلِيمِ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتٍ

باب: گھر سے نکلتے وقت سلام کرنا

19450 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلٰى اَهْلِهِ، وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوا اَهْلَهُ السَّلَامَ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب تم باہر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کر کے رخصت ہو"۔

19451 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا دَخَلْتَ بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ اَحَدٌ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَرُدُّ عَلَيْكَ

✵✵ مجاہد اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جب تم گھر میں داخل ہو اور گھر میں کوئی نہ ہو تو تم یہ کہو:

"ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو"۔ تو فرشتے تمہیں سلام کا جواب دیں گے۔

بَابُ انْتِهَاءِ السَّلَامِ

باب: سلام کی آخری حد کا بیان

19452 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: جَاءَ

رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشَرَةٌ، فَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ، فَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: ثَلَاثُوْنَ، يَقُوْلُ: ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اُس نے سلام کیا' اور کہا: السلام علیکم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس (یعنی اِسے دس نیکیاں ملیں گی) ایک اور شخص آیا اور اس نے سلام کرتے ہوئے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس (یعنی اسے بیس نیکیاں ملیں گی) پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیس نیکیاں (اِسے ملیں گی)۔

19453 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أخبرنا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَلْقٰى ابْنَ عُمَرَ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَمَغْفِرَتُهُ وَمُعَافَاتُهُ، قَالَ: يُكْثِرُ مِنْ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: وَعَلَيْكَ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَئِنْ عُدْتَ اِلٰى هٰذَا لَاَسُوْءَ نَّكَ

✵✵ ایوب نے نافع' یا ایک اور شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی' اس نے انہیں سلام کرتے ہوئے: السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ومعافاتہ (یعنی آپ پر سلامتی نازل ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں' اس کی مغفرت اور اس کا درگزر نازل ہو) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اِس نے زیادہ ہی کر دیا ہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: تم پر بھی 100 مرتبہ (یہ سب کچھ نازل ہو) اگر تم نے دوبارہ یہ حرکت کی'' تو میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الْاُمَرَاءِ

باب: اُمراء (یعنی حکمرانوں) کو سلام کرنا

19454 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَلَّمَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ، وَعِنْدَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَقَالُوْا: مَنْ هٰذَا الْمُنَافِقُ الَّذِيْ قَصَّرَ فِيْ تَحِيَّةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمُعَاوِيَةَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ عَابُوْا عَلَيَّ شَيْئًا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ، اَمَا اِنِّيْ قَدْ حَيَّيْتُ بِهَا اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اِنِّيْ لَا اِخَالُهُ اِلَّا قَدْ كَانَ بَعْضُ مَا يَقُوْلُ، وَلٰكِنَّ اَهْلَ الشَّامِ حِيْنَ وَقَعَتِ الْفِتَنُ قَالُوْا: وَاللّٰهِ لَيَعْرِفَنَّ دِيْنَنَا وَلَا نَنْقُصُ تَحِيَّةَ خَلِيْفَتِنَا، وَاِنِّيْ لَا اِخَالُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ تَقُوْلُوْنَ لِعَامِلِ الصَّدَقَةِ: اَيُّهَا الْاَمِيْرُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے ہوئے یہ کہا: اے امیر! آپ پر سلام ہو' اُس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے' انہوں نے کہا: یہ منافق

شخص کون ہے؟ جس نے امیر المومنین کو سلام کرتے ہوئے الفاظ مختصر کر دیے (یعنی انہیں "امیر المومنین" نہیں کہا صرف "امیر" کہا ہے)، تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ لوگ جس حوالے سے مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں، آپ اُس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں، میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انہی کلمات کے ہمراہ سلام کرتا تھا"، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بارے میں میرا خیال ہے کہ شاید ایسا ہوا کرتا تھا، لیکن جب اہل شام آزمائش کا شکار ہوئے" تو انہوں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! وہ ہمارے دین کے بارے میں ضرور جانتا ہے اور ہم اپنے خلیفہ کو کیے جانے والے سلام میں کمی نہیں کریں گے (پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا:) اے اہل مدینہ! آپ لوگوں کے بارے میں، تو میرا خیال ہے، آپ، تو صدقہ وصول کرنے والے کو بھی "اے امیر" کہہ دیتے ہیں۔

19455 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ، يُحَدِّثُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ بِالرُّصَافَةِ، فَقَالَ: دَخَلَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَلِكُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: فَهَلَّا غَيْرَ ذٰلِكَ اَنْتُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَاَنَا اَمِيرُكُمْ، فَقَالَ سَعْدٌ: نَعَمْ اِنْ كُنَّا اَمَّرْنَاكَ، قَالَ: فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا يَبْلُغُنِي اَنَّ اَحَدًا يَقُوْلُ: اِنَّ سَعْدًا لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا فَعَلْتُ بِهٖ، وَفَعَلْتُ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: لَعَمْرِي اِنَّ سَعْدًا لَفِي السِّطَةِ مِنْ قُرَيْشٍ، ثَابِتُ النَّسَبِ

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے، اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے داؤد نامی ایک شخص کو محمد بن علی بن عباس کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا، راوی کہتے ہیں: ہم "رصافہ" کے مقام پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، اس شخص نے یہ بتایا: ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے بادشاہ! آپ کو سلام ہو، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کے علاوہ نہیں ہو سکتا؟ تم لوگ مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں"، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! (آپ ہمارے امیر ہو سکتے تھے) اگر ہم نے آپ کو امیر بنایا ہوتا، راوی کہتے ہیں: تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ تک اگر یہ روایت پہنچی کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا ہے کہ حضرت سعد کا تعلق قریش سے نہیں ہے، تو میں اس کے ساتھ یہ اور یہ کروں گا۔

یہ بات سن کر محمد بن علی نے کہا: میری زندگی کی قسم ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ قریش کے اکابرین میں سے ہیں اور ان کا نسب ثابت ہے۔

19456 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ ابْنَ سِيرِيْنَ، دَخَلَ عَلٰى ابْنِ هُبَيْرَةَ فَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ بِالْاِمَارَةِ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

** ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین، (اس وقت کے گورنر) ابن ہبیرہ کے پاس گئے اور انہیں اس طرح سلام نہیں کیا، جس طرح گورنر کو کیا جاتا ہے، بلکہ صرف یہ کہا:

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

بَابُ السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ وَالدُّعَاءِ لَهُمْ

باب: اہل شرک (یعنی غیر مسلموں) کو سلام کرنا اور ان کے لیے دعا کرنا

19457 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْتَدِئُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فِىْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهَا

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو' جب تم کسی راستے میں' اُن سے ملو' تو انہیں راستے کے تنگ حصے کی طرف جانے پر مجبور کرو''۔*

19458 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، سَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيٍّ لَمْ يَعْرِفْهُ، فَاُخْبِرَ، فَرَجَعَ فَقَالَ: رُدَّ عَلَيَّ سَلَامِيْ، فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک یہودی کو سلام کیا' جس سے وہ واقف نہیں تھے' انہیں اس بارے میں بتایا گیا (کہ وہ ایک یہودی شخص ہے) تو واپس آ گئے اور انہوں نے فرمایا: تم میرا سلام مجھے واپس کرو' تو اس نے کہا: میں نے ایسا کر دیا۔

19459 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: التَّسْلِيْمُ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا دَخَلْتَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ: اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

❊❊ قتادہ فرماتے ہیں: اہل کتاب کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تم ان کے پاس اُن کے گھر جاؤ'' تو یہ کہو: اُس شخص پر سلام ہو' جو ہدایت کی پیروی کرے۔

19460 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِى الْاَمْرِ كُلِّهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ

❊❊ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور انہوں نے یہ کہا: السام علیکم (یعنی آپ کو موت آئے) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان کی بات سمجھ گئی' میں نے کہا:

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (266/2) پر امام عبد الرزاق کے طریق کے ساتھ' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث (2167) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' سہیل بن ابوصالح کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

علیکم السام واللعنة (یعنی تمہیں ہی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! رک جاؤ' بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! انہوں نے جو کہا' وہ آپ نے سنا نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے انہیں کہہ تو دیا تھا: ''علیکم'' (یعنی تمہیں ہی موت آئے)۔

19461 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: اِذَا مَرَرْتَ بِمَجْلِسٍ فِيهِ مُسْلِمُوْنَ وَكُفَّارٌ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسی محفل کے پاس سے گزرو' جس میں مسلمان اور کفار موجود ہوں' تو تم انہیں سلام کرو۔

19462 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَلَبَ يَهُوْدِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْجَةً، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ حَتّٰى صَارَ اَشَدَّ سَوَادًا مِّنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ قَتَادَةَ يَذْكُرُ اَنَّهُ عَاشَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ سَنَةً لَّمْ يَشِبْ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیڑ کا دودھ دوہ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے آراستہ عطا کردے' تو اس شخص کے بال سیاہ ہو گئے' یہاں تک کہ اس کے بال اس' اس (چیز) سے زیادہ شدید سیاہ ہو گئے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' قتادہ کے علاوہ کسی کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: کہ وہ شخص تقریباً ستر سال تک زندہ رہا' لیکن اس کا کوئی بال سفید نہیں ہوا۔

19463 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ، وَعَبَدَةِ الْاَوْثَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

✸✸ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی محفل کے پاس سے ہوا' جس میں مسلمان' یہودی' مشرکین اور بتوں کے پیروں کار' سب ملے جلے لوگ موجود تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔

بَابُ رِسَالَةِ السَّلَامِ

باب: سلام بھیجنا

19464 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فَوَجَدَهُ يَعْجِنُ، فَقَالَ: اَيْنَ الْخَادِمُ؟ فَقَالَ: اَرْسَلْتُهُ فِيْ حَاجَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لِنَجْمَعَ عَلَيْهِ اثْنَتَيْنِ، اَنْ نُرْسِلَهُ وَلَا نَكْفِيَهُ عَمَلَهُ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ: مَتٰى قَدِمْتَ؟ قَالَ: مُنْذُ ثَلَاثٍ

قَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ لَمْ تُؤَدِّهَا كَانَتْ اَمَانَةً عِنْدَكَ

قَالَ: وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوْقَ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لِلْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: اَلَا تَرٰى اِلٰى هٰذَا الْعَبْدِ كَيْفَ صَعَدَ؟ قَالَ: دَعْهُ فَاِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ يَكْرَهُهُ فَسَيُغَيِّرُهُ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے پایا کہ وہ آٹا گوندھ رہے تھے اس نے دریافت کیا: خادم کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اسے کسی کام سے بھیجا ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اس کے ذمہ دو کام لگا دیں اسے بھیج بھی دیں اور اس کے حصے کا کام بھی نہ کریں پھر اس شخص نے بتایا: کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کب آئے؟ اس نے جواب دیا: تین دن پہلے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس (سلام) کو نہ پہنچاتے'' تو یہ امانت ہوتی تھی جو تمہارے پاس رہتی پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بتایا:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ کے اوپر (یعنی خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر) اذان دی'' تو قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حارث بن ہشام سے کہا: کیا تم نے اس غلام کو دیکھا کہ یہ کیسے چڑھ گیا؟'' تو حارث بن ہشام نے جواب دیا: اسے رہنے دو! اگر یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی تو اللہ تعالیٰ عنقریب اسے متغیر کردے گا''۔

بَابُ الْخَاتَمِ

باب: انگوٹھی کا تذکرہ

19465 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ، فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اس کے مطابق نقش نہ بنوانا''۔ *

19466 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَاَيْتُ خَاتَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ حِيْنَ اصْطَنَعَهٗ لَيْلَةً، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِهٖ حِيْنَ صَلَّى حَسِبْتُهٗ قَالَ: الْعِشَاءَ، قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ وَضَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں آپ کی انگوٹھی دیکھی جب آپ نے اسے تیار کروایا تھا جب آپ نماز پڑھ رہے تھے اس وقت اس انگوٹھی کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں رقم الحدیث: (1745) کے تحت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (161/3) پر امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' میں (128/10) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

نگاہ میں ہے' راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ عشاء کی نماز ادا کر رہے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ بعد میں' نبی اکرم ﷺ نے اسے اتار دیا تھا۔

19467 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ لِاَبِیْ خَاتَمٌ، وَكَانَ نَقْشُهُ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ لَا يَلْبَسُهُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے بارے میں' یہ بات بیان کرتے ہیں: میرے والد کی ایک انگوٹھی تھی' جس پر ''لا الہ الا اللہ'' نقش تھا' لیکن وہ اس کو پہنتے نہیں تھے۔

19468 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اصْطَنَعَ خَاتَمًا ثُمَّ وَضَعَهُ فَكَانَ لَا يَلْبَسُهُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک انگوٹھی بنوائی اور پھر انہوں نے اسے رکھ دیا' وہ اس کو پہنتے نہیں تھے۔

19469 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، اَنَّهُ اَخْرَجَ خَاتَمًا، فَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِهِ، فِيْهِ تِمْثَالُ اَسَدٍ "

✽✽ عبداللہ بن محمد بن عقیل کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کہ انہوں نے ایک انگوٹھی نکالی اور یہ بات بیان کی: کہ نبی اکرم ﷺ یہ انگوٹھی پہنتے تھے (یا نبی اکرم ﷺ اس انگوٹھی کو مہر کے طور پر استعمال کرتے تھے) اس میں شیر کی شکل بنی ہوئی تھی۔

19470 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَوْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهِ كُرْكِيٌّ لَهُ رَاْسَانِ

✽✽ قتادہ نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُن کی انگوٹھی میں ''کرکی'' (نامی پرندے) کا نقش تھا' جس کے دو سر تھے۔

19471 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْجُعْفِيِّ، اَنَّ نَقْشَ خَاتَمِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اِمَّا شَجَرَةٌ، وَاِمَّا شَیْءٌ مِنْ ذُبَابَيْنِ

✽✽ معمر نے' جعفی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں جو نقش تھا' وہ یا' تو درخت تھا' یا پھر کوئی حشرات الارض تھا۔

19472 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ لِمَعْمَرٍ خَاتَمًا، وَكَانَ لَا يَلْبَسُهُ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْتِمَ دَعَا بِهِ لَا يَدْرِی اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ نَقْشُهُ

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے' معمر کی انگوٹھی دیکھی ہے' وہ اس کو پہنتے نہیں تھے' جب انہوں نے مہر لگانی ہوتی تھی' تو اسے منگوا لیتے تھے۔

(کتاب کے ناقل بیان کرتے ہیں:) ابوبکر (یعنی امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ) یہ نہیں جانتے کہ اُن (یعنی معمر رحمۃ اللہ علیہ) کی انگوٹھی کا نقش کیا تھا؟

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَوَاتِيمِ

باب: کس قسم کی انگوٹھیوں کا پہننا مکروہ ہے؟

19473 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُلْقِيَهُ فَقَالَ زِيَادٌ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: اِنَّ خَاتِمِي مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: ذٰلِكَ اَنْتَنُ وَاَنْتَنُ

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا' تو اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اُسے اُتار دے۔

تو زیاد نے کہا: اے امیرالمومنین! میری انگوٹھی لوہے کی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ زیادہ بدبودار ہے' زیادہ بدبودار ہے۔

19474 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ، قَالَ: فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ ذَاتَ يَوْمٍ، قَالَ: اِنِّي صَنَعْتُ خَاتَمًا، وَكُنْتُ اَلْبَسُهُ، قَالَ: فَنَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی' آپ نے اس کا نگینہ اندر (یعنی ہتھیلی) کی طرف رکھا' راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن آپ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے یہ فرمایا:

''میں نے انگوٹھی بنوائی تھی' میں اُسے پہنتا تھا'' - راوی کہتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کو اُتار دیا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اُتار دیں۔

19475 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❊❊ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

19476 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

❊❊ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی (نامی مخصوص قسم کا

کپڑا) پہننے اور رکوع اور سجدے میں تلاوت کرنے اور معصفر (نامی مخصوص قسم کا کپڑا) پہننے سے منع کیا ہے۔

19477 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَضَرَبَ اِصْبَعَهُ حَتّٰى رَمٰى بِهٖ

قَالَ: وَرَاٰى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَاَخَذَهُ فَخَذَفَ بِهٖ "

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا' تو آپ نے اس کی انگلی پر مارا یہاں تک کہ اس شخص نے اسے اتار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا' تو انہوں نے اسے پکڑ کر اُسے پھینک دیا۔

19478 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَّنْ رَاٰى نَقْشَ خَاتَمِ الْحَسَنِ خُطُوطًا مِثْلَ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے ''حسن'' (بصری) کی انگوٹھی میں' اس طرح خطوط (یعنی لکیروں) کا نقش دیکھا تھا' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کی مانند تھا۔

اَلْقَوْلُ اِذَا رَكِبْتَ

باب: جب آپ سوار ہوں ('تو کیا) پڑھیں؟

19479 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَكِبَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مِنْ مَّنِّكَ وَفَضْلِكَ عَلَيْنَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّنَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا) (الزخرف: 13) اَلْاٰيَةَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ سوار ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اے اللہ! بے شک یہ ہم پر تیرے احسان اور تیرے فضل کی وجہ سے ہے ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو ہمارا پروردگار ہے''۔

پھر وہ یہ پڑھتے تھے:

''ہر عیب سے پاک ہے' وہ ذات جس نے اِسے ہمارے لیے مسخر کیا''۔

19480 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، اَنَّهٗ شَهِدَ عَلِيًّا حِيْنَ رَكِبَ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِيْ

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا) (الزخرف: 13) الْاٰيَةَ، حَتّٰى (لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14) ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا، وَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِيْ، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، (ص:397) ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْنَا: مَا يُضْحِكُكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ، وَقَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْنَا: مَا يُضْحِكُكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْعَبْدُ - اَوْ قَالَ: عَجِبْتُ لِلْعَبْدِ - اِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا هُوَ "

✵✵ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: وہ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جب وہ سوار ہوئے' جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا' تو انہوں نے یہ کہا: بسم اللہ' جب وہ سیدھے بیٹھ گئے' تو انہوں نے کہا: الحمدللہ' پھر انہوں نے یہ پڑھا:

''ہر عیب سے پاک ہے' وہ ذات جس نے اِسے ہمارے لیے مسخر کیا''۔ یہ آیت انہوں نے یہاں تک پڑھی: ''لوٹ جانے والے''۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمدللہ کہا' تین مرتبہ اللہ اکبر کہا' اور پھر یہ پڑھا:

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تو میری مغفرت کردے' بے شک گناہوں کی مغفرت' صرف' تو ہی کر سکتا ہے''۔

اس کے بعد وہ ہنس پڑے' ہم نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اِسی طرح کیا' جس طرح میں نے کیا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اُس بندے پر۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے اُس بندے پر حیرانگی ہوئی (یا مجھے وہ بندہ پسند آیا) جس نے یہ کہا:

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میری مغفرت کردے' بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''۔

تو وہ بندہ یہ بات جانتا ہے کہ گناہوں کی مغفرت صرف وہی کر سکتا ہے۔

بَابُ رُكُوْبِ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: تین افراد کا' ایک سواری پر سوار ہونا

19481 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا رَكِبَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ فَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ رَدِفَهُ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لَهُ: تَغَنَّ فَاِنْ لَمْ يُحْسِنْ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی سواری پر سوار ہو' اور وہ اللہ کا نام ذکر نہ کرے' تو شیطان اس کے پیچھے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اس سے یہ کہتا ہے: تم کچھ گنگناؤ! اگر وہ نہ گنگنائے' تو شیطان سے کہتا ہے: تم کوئی آرزو کرو۔

19482 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّةً، وَحَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ خَلْفَهُ

❋❋ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سواری پر سوار ہوئے' آپ نے حضرت قثم (بن عباس رضی اللہ عنہما) کو اپنے آگے بٹھالیا' اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

بَابُ التَّمَاثِيْلِ وَمَا جَاءَ فِيْهِ

باب: تصویروں کا بیان اور ان کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

19483 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں' کتا یا تصویریں موجود ہوں''۔

19484 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ مُسْتَتِرَةٌ بِقِرَامٍ فِيْهِ صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ اَهْوَى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ

❋❋ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ' ان کے ہاں تشریف لائے' انہوں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھی'' تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا' پھر آپ اس پردے کی طرف بڑھے اور آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اُسے پھاڑ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن' سب سے زیادہ شدید عذاب' اُن لوگوں کو ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں''۔*

19485 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَاَى اِبْرَاهِيْمَ، وَاِسْمَاعِيْلَ بِاَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ مَا اسْتَقْسَمَا

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2107) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (199/6) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بِالْاَزْلَامِ قَطُّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ''بیت'' میں (یعنی خانہ کعبہ میں) تصویریں دیکھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل نہیں ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں حکم دیا' تو اُنہیں مٹا دیا گیا' آپ نے ان تصویروں میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آگے پانسے کے تیر رکھے ہوئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اِن (تصویروں کو بنانے والے) لوگوں کو برباد کرے' اللہ کی قسم! اُن دونوں حضرات نے' تو کبھی بھی تیروں کے ذریعے فال نہیں نکالا''۔

19486 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ، حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ صَنَعَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَ النَّصَارٰى طَعَامًا، فَقَالَ لِعُمَرَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَجِيْئَنِيْ فَتُكْرِمَنِيْ اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ - وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الشَّامِ - فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ اَجْلِ الصُّوَرِ الَّتِيْ فِيْهَا يَعْنِي التَّمَاثِيْلَ

✵✵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام' اسلم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے' تو عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور میری عزت افزائی کریں' آپ بھی ہوں' آپ کے ساتھی بھی ہوں' وہ شخص شام کے اکابرین میں سے ایک تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: ہم تمہارے گرجا گھروں میں' اُن تصویروں کی وجہ سے داخل نہیں ہونگے' جو اُن میں موجود ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد' تماثیل تھیں۔

19487 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اِمَامٌ مُضِلٌّ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا، اَوْ رَجُلٌ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ، اَوْ رَجُلٌ مُصَوِّرٌ، يُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّمَاثِيْلَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے' ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قیامت کے دن' سب سے زیادہ سخت عذاب' گمراہ کرنے والے حکمران کو ہوگا' جو علم نہ ہونے کے باوجود' لوگوں کو گمراہ کرے گا' یا اُس شخص کو ہوگا' جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا' یا اُس شخص کو ہوگا' جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہوگا' اور وہ مصور شخص جو یہ تماثیل بناتا ہو''۔

19488 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ جِبْرِيْلَ، جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ، فَقَالَ: ادْخُلْ . فَقَالَ: اِنَّ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِي الْحَائِطِ، فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاقْطَعُوْا رُءُوْسَهَا، اَوِ اجْعَلُوْهُ بِسَاطًا، اَوْ وَسَائِدَ فَاَوْطِئُوْهُ، فَاِنَّا لَا

نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچان لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اندر آ جاؤ! تو انہوں نے کہا: گھر میں ایک پردہ موجود ہے' جو دیوار پر لگا ہوا ہے اور اس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں آپ لوگ اُن کے سر کاٹ دیں' یا اس کپڑے کا بچھونا بنالیں' یا اس کے تکیے بنالیں' اور اسے روند دیں' کیونکہ ہم (یعنی فرشتے) ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں تصویریں موجود ہوں۔

19489 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: مَا عُفِّرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ بِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ مَّنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ عِكْرِمَةَ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: (تصویروں میں سے) جسے خاک آلود کر دیا جائے' اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے مجاہد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' جو عکرمہ کے قول کی مانند ہے۔

19490 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' تصویر بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور اُن سے یہ کہا جائے گا: تم نے جو بنایا تھا' اُسے زندہ کرو''۔

19491 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا اَبَدًا، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ كَارِهُوْنَ صُبَّ الْاٰنُكُ فِيْ سِمَاخِهِ، وَمَنْ كَذَبَ فِيْ حُكْمِهِ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ شَعِيْرَةً - اَوْ قَالَ: بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ -، وَيُعَذَّبُ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اور میرے علم کے مطابق انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہو گا' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تصویر بنائے گا کہ قیامت کے دن اُسے اِس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اُس (تصویر) میں روح پھونکے' اور وہ اس میں کبھی روح نہیں پھونک سکے گا' اور جو شخص چھپ کر کچھ لوگوں کی بات سنے' اور وہ لوگ اِس بات کو ناپسند کرتے ہوں' تو اس کے کانوں میں تارکول ڈالا جائے گا' اور جو شخص فیصلہ دیتے ہوئے جھوٹ بولے' اُسے اِس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ ''جو'' کے دانوں میں گرہ لگائے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ اُسے عذاب دینے کے طور پر یہ کہا جائے گا' اور وہ ایسا نہیں کر پائے گا''۔

19492 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ كَعْبًا، قَالَ: يَطْلُعُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيَقُولُ: اُمِرْتُ اَنْ آخُذَ ثَلَاثَةً: مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا، وَكُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ - قَالَ: فَيَأْخُذُهُمْ، قَالَ: ثُمَّ يَطْلُعُ عُنُقٌ آخَرُ، فَيَقُولُ: اُمِرْتُ اَنْ آخُذَ ثَلَاثَةً: مَنْ كَذَّبَ اللّٰهَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ، فَاَمَّا مَنْ كَذَّبَ اللّٰهَ: فَمَنْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَبْعَثُهُ، وَاَمَّا مَنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ: فَمَنْ دَعَا لَهُ وَلَدًا، وَاَمَّا مَنْ آذَى اللّٰهَ: فَالَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصُّوَرَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، فَيَلْتَقِطُهُمْ كَمَا يَلْتَقِطُ الطَّائِرُ الْحَبَّ

✷✷ قتادہ بیان کرتے ہیں: کعب احبار نے یہ بات بیان کی ہے:

''قیامت کے دن جہنم میں سے ایک گردن نمودار ہوگی' اور وہ یہ کہے گی: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تین قسم کے لوگوں کو پکڑلوں' وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا تھا' اور ہر سرکش متکبر-معمر کہتے ہیں: تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

پھر وہ اُن لوگوں کو (یعنی اُن تینوں قسموں کے لوگوں کو) اپنی گرفت میں لے گی۔

کعب احبار کہتے ہیں: پھر ایک اور گردن نمودار ہوگی' اور وہ کہے گی: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تین قسم کے لوگوں کو پکڑلوں' وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے' وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے شخص کا معاملہ ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو یہ کہتا ہے: کہ اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا' جہاں تک اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والے شخص کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ تعالیٰ کی اولاد ہونے کا قائل ہو اور جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے'' تو یہ وہ لوگ ہیں' جو تصویریں بناتے ہیں' اُن سے کہا جائے گا: تم نے جو بنایا ہے' اُسے زندہ کرو' پھر وہ گردن اُن لوگوں کو یوں اُٹھالے جائے گی' جس طرح کوئی پرندہ' دانہ اٹھاتا ہے۔

19493 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: يُكْرَهُ مِنَ التَّمَاثِيلِ مَا فِيهِ الرُّوحُ، فَاَمَّا الشَّجَرُ فَلَا بَاْسَ بِهِ

✷✷ معمر نے' قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ان تصویروں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے' جن میں روح ہوتی ہے' جہاں تک درخت کا تعلق ہے' تو اس کی تصویر بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19494 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ عُثْمَانَ، رَاَى اُتْرُنْجَةً مِنْ جَصٍّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ "

✷✷ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد کے چونے میں ''اترنجہ'' دیکھا' تو ان کے حکم کے تحت اُسے وہاں سے کاٹ دیا گیا۔

19495 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِهِمْ، اَنَّ رَجُلًا، مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ صَوَّرَ فِي الْاَرْضِ عُصْفُورًا فَضَرَبَ يَدَهُ

✷✷ معمر نے' کسی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک شخص نے کسی کو زمین میں چڑیا کی تصویر بناتے ہوئے دیکھا' تو اُس کے ہاتھ پر مارا۔

19496 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ صُفَّتِهِ تَمَاثِيلُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا الْخَطَّابِ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ لَمْ آمُرْ بِهِ، وَلَمْ اَصْنَعْهُ، اَمَرَ بِهِ غَيْرِي، وَشُنِّعَتْ بِهِ

٭٭ معمر نے' قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے چبوترے کے دروازے پر تصویریں موجود تھیں' ان سے کہا گیا: اے ابوخطاب! یہ کیا ہے؟' تو انہوں نے کہا: یہ ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں' میں نے حکم نہیں دیا' اور نہ ہی میں نے اسے بنایا ہے' اس کے بارے میں کسی اور نے کہا تھا' اور مجھے اِس کے حوالے سے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بَابُ: كَمِ الشَّهْرُ؟

باب: مہینہ کتنا ہوتا ہے؟

19497 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسَمَ اَلَّا يَدْخُلَ عَلٰى اَزْوَاجِهِ شَهْرًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً اَعُدُّهُنَّ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: بَدَاَ بِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَلَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَاِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ اَعُدُّهُنَّ، قَالَ: اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اُٹھائی کہ آپ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس تشریف نہیں لے جائیں گے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب 29 دن گزر گئے' میں اُنہیں شمار کر رہی تھی'' تو نبی اکرم ﷺ میرے ہاں شریف لائے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے میرے پاس آئے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو یہ قسم اُٹھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک' ہمارے پاس نہیں آئیں گے اور آپ 29 دن باہر تشریف لے آئے ہیں' میں ان کا شمار کر رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مہینہ' 29 دن کا بھی ہوتا ہے''۔

19498 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(کبھی) مہینہ' 29 دن کا بھی ہوتا ہے''۔

بَابُ الطِّيَرَةِ

باب: شگون لینا

19499 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِنَّا لَوَاقِفُونَ مَعَ عُمَرَ عَلَى الْجَبَلِ بِعَرَفَةَ، اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ: يَا خَلِيفَةُ، فَقَالَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ خَلْفِي مِنْ لِهْبٍ:

مَا لِهٰذَا الصَّوْتِ؟ قَطَعَ اللّٰهُ لَهْجَتَهُ، وَاللّٰهِ لَا يَقِفُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ هَاهُنَا بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ اَبَدًا، قَالَ: فَشَتَمْتُهُ وَآذَيْتُهُ، قَالَ: فَلَمَّا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ مَعَ عُمَرَ، اَقْبَلَتْ حَصَاةٌ فَاَصَابَتْ رَاْسَهُ، فَفَتَحَتْ عِرْقًا مِّنْ رَاْسِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَشْعَرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَا وَاللّٰهِ لَا يَقِفُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ هَاهُنَا اَبَدًا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ ذٰلِكَ اللِّهْبِيُّ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا حَجَّ عُمَرُ بَعْدَهَا

وَاَنَّ عُمَرَ خَضَبَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ فَرْدًا

✵✵ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد (یعنی حضرت جبیر بن مطعم) رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ہم لوگ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ' عرفہ میں موجود ایک پہاڑ پر وقوف کیے ہوئے تھے' اسی دوران میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے خلیفہ! میرے پیچھے موجود لہب قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک دیہاتی نے کہا: یہ کیسی آواز ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کے لہجے کو کاٹ دے' اللہ کی قسم! اس سال کے بعد امیر المومنین کبھی یہاں کھڑے نہیں ہوں گے' راوی کہتے ہیں: تو میں نے اُسے برا کہا' اسے اذیت پہنچائی' راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جمرات کو کنکریاں ماریں' تو ایک کنکری اُن کے سر پر لگی اور ان کے سر میں موجود ایک رگ سے خون بہہ نکلا' تو ایک شخص نے کہا: امیر المومنین کو پتہ چل گیا ہے' اللہ کی قسم! اس سال کے بعد امیر المومنین کبھی یہاں وقوف نہیں کریں گے' راوی کہتے ہیں: میں نے مڑ کر دیکھا'' تو وہی ''لہبی'' شخص موجود تھا''۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی حج نہیں کیا' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پر مہندی کے ذریعے خضاب لگاتے تھے۔

19500 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ تَجِدُوْنَهُ فِيْ اَنْفُسِكُمْ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ، قَالَ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ، قَالَ: فَلَا تَاْتُوْا كَاهِنًا

✵✵ معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو شگون لیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا اپنا خیال ہے' یہ چیز تمہیں (یعنی کوئی کام کرنے سے) ہرگز نہ روکے۔

ایک شخص نے کہا: ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ!۔

19501 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ تَجِدُوْنَهُ فِيْ اَنْفُسِكُمْ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ، قَالَ: قلت: وَمِنَّا رِجَالٌ يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ، قَالَ: فَلَا تَاْتُوْهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ، قَالَ: خَطَّ نَبِيٌّ، فَمَنْ وَّافَقَ عِلْمَهُ عَلِمَ

✵✵ حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو شگون لیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جو تمہارا اپنا خیال ہے' یہ چیز تمہیں کوئی کام کرنے سے ہرگز نہ روکے' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن کے پاس نہ جاؤ' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو لکیریں لگاتے ہیں (یعنی علم رمل کرتے ہیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک نبی لکیریں لگاتے تھے' جس شخص کا طریقہ اُن کے علم کے مطابق ہوتا ہے' وہ علم رکھتا ہے (یا وہ نتیجے کے بارے میں جان لیتا ہے)۔

19502 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَوْفٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ حَيَّانَ، عَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعِيَافَةُ، وَالطَّرْقُ، وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ

✵✵ قطن بن قبیصہ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شگون لینے کے لیے' پرندے کو اُڑانا' یا کنکریاں پھینکنا' یا ویسے شگون لینا (یعنی فال نکالنا) جادو میں سے ہے''۔

19503 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شگون کی کوئی حیثیت نہیں ہے' اور اِن میں سب سے بہتر فال لینا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! فال سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اچھی بات' جو تم میں سے کوئی ایک سنتا ہے''۔

19504 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَّا يَعْجِزُهُنَّ ابْنُ آدَمَ: الطِّيَرَةُ، وَسُوءُ الظَّنِّ، وَالْحَسَدُ، قَالَ: فَيُنْجِيكَ مِنَ الطِّيَرَةِ اَلَّا تَعْمَلَ بِهَا، وَيُنْجِيكَ مِنْ سُوءِ الظَّنِّ اَلَّا تَتَكَلَّمَ بِهِ، وَيُنْجِيكَ مِنَ الْحَسَدِ اَلَّا تَبْغِي اَخَاكَ سُوءًا

✵✵ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں' جنہیں ابن آدم عاجز نہیں کرسکتا' شگون لینا' برا گمان اور حسد''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شگون لینے سے تمہیں یہ چیز نجات دے سکتی ہے کہ تم اس پر عمل نہ کرو' اور برے گمان سے تمہیں یہ چیز نجات دے سکتی ہے کہ تم اس کے حوالے سے کلام نہ کرو' اور حسد سے تمہیں یہ چیز نجات دے سکتی ہے کہ تم اپنے بھائی کی برائی تلاش نہ کرو' (یا تم اپنے بھائی کا برا نہ چاہو)''۔

19505 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنْ مَّضَيْتَ فَمُتَوَكِّلٌ، وَاِنْ نَكَصْتَ فَمُتَطَيِّرٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"(شگون لینے کے بعد بھی) اگر تم کام کو جاری رکھتے ہو' تو تم' توکل کرنے والے ہو گے' اور اگر رک جاتے ہو' تو شگون لینے والے ہو گے"۔

19506 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ، كَانَ غَازِيًا، فَبَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ، اِذْ اَقْبَلَ فِىْ وُجُوْهِهِمْ ظِبَاءٌ يَسْعَيْنَ، فَلَمَّا اقْتَرَبْنَ مِنْهُمْ وَلَّيْنَ مُدْبِرَاتٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: انْزِلْ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مِمَّاذَا تَطَيَّرْتَ؟ اَمِنْ قُرُوْنِهَا حِيْنَ اَقْبَلَتْ؟ اَمْ مِنْ اَذْنَابِهَا حِيْنَ اَدْبَرَتْ؟ اِنَّ هٰذِهِ الطِّيَرَةَ لَبَابٌ مِّنَ الشِّرْكِ، قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلْ سَعْدٌ، وَمَضَى

✵✵ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے گئے' جب وہ سفر کر رہے تھے' تو اسی دوران سامنے کی طرف سے ہرن دوڑتے ہوئے آئے' جب وہ ان لوگوں کے قریب پہنچے تو وہ پیچھے مڑ کر بھاگ گئے ایک شخص نے ان سے کہا: آپ نیچے اتر جائیں' اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے کس بات سے شگون لیا ہے؟ کیا ان کے سینگوں کے ذریعے' جب وہ آ رہے تھے؟ یا اُن کی دموں کے ذریعے' جب وہ واپس جا رہے تھے؟ یہ شگون لینا' شرک کا دروازہ ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نیچے نہیں اُترے اور چلتے رہے۔

بَابُ الْمَجْذُوْمِ وَالْعَدْوٰى

باب: جذام زدہ شخص اور (بیماری کا) متعدی ہونا

19507 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ قال: فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ: فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِى الرَّمْلِ، كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ؟ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ

قَالَ الزُّهْرِىُّ: وَحَدَّثَنِىْ رَجُلٌ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ: فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ حَدَّثْتَنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى (ص:405) وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَمْ اُحَدِّثْكُمُوْهُ، قَالَ الزُّهْرِىُّ: قَالَ لِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ: بَلٰى قَدْ حَدَّثَ بِهٖ، وَمَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ نَسِىَ حَدِيْثًا قَطُّ غَيْرَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"(بیماری کے) متعدی ہونے' صفر (کے مہینے کے منحوس ہونے) اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک دیہاتی نے کہا: پھر اونٹوں کا کیا معاملہ ہے؟ جو ٹیلوں میں یوں چل رہے ہوتے ہیں' جیسے وہ ہرن ہوں' پھر ایک خارش زدہ اونٹ ان سے ملتا ہے اور انہیں بھی خارش کا شکار کر دیتا ہے؟' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پہلے والے کو کس نے خارش کا شکار کیا؟

زہری کہتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیمار شخص کو' تندرست کے پاس نہ لایا جائے''۔

اُس شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''(بیماری کے) متعدی ہونے' صفر (کے مہینے کے منحوس ہونے) اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے''۔

'تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے مجھ سے کہا: جی ہاں! انہوں نے یہ حدیث بیان کی ہے' اور میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں سنا کہ وہ اِس کے علاوہ کبھی کوئی اور حدیث بھولے ہوں۔

بَابُ الْمَجْذُوْمِ

باب: جذام زدہ شخص

19508 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَخَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِرُّوا مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكُمْ مِنَ الْاَسَدِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو' جیسے شیر سے بھاگتے ہو''۔

19509 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَاْكُلُ مَعَ الْاَجْذَمِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جذام زدہ شخص کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

19510 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِمُعَيْقِيبٍ الدَّوْسِيِّ: ادْنُ، فَلَوْ كَانَ غَيْرُكَ مَا قَعَدَ مِنِّىْ اِلَّا كَقَيْدِ رُمْحٍ، وَكَانَ اَجْذَمَ"

❀❀ ابوزناد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے معیقیب دوسی سے کہا: قریب ہو جاؤ! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا' تو وہ مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے پر بیٹھتا- راوی بیان کرتے ہیں: وہ جذام کے مریض تھے۔

19511 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّ رَجُلًا اَجْذَمَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَّهُ سَائِلٌ، فَلَمْ يُعْجِلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجَهَّزَهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا اَجْذَمَ جَاءَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَسَاَلَهُ فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ فَاَعْطَاهُ دِرْهَمًا، فَوَضَعَهُ فِيْ يَدِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اَنَا اُعْطِيهِ، فَاَبٰى ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَّنَاوِلَهُ الرَّجُلُ الدِّرْهَمَ "

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جذام کا ایک مریض' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ شاید کچھ مانگنے کے لیے آیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اسے فوراً وہ چیز نہیں دی' پھر آپ نے اسے سامان دیا اور ارشاد فرمایا:

''(بیماری کے) متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جذام کا ایک مریض' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' اس نے ان سے مانگا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسے ایک درہم دیتے ہوئے' وہ درہم اس کے ہاتھ پر رکھا' حالانکہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا تھا کہ میں اِسے دے دیتا ہوں'' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نہیں مانی کہ وہ شخص اس درہم کو اس جذام زدہ شخص کو پکڑائے۔

بَابُ الطِّيَرَةِ اَيْضًا

باب: شگون لینے کا مزید بیان

19512 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْدَقُ الطِّيَرَةِ الْفَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَمَنْ رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ يَمْضِيْ لِحَاجَتِهِ

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سب سے زیادہ سچا شگون' فال ہے' اور وہ کسی مسلمان کو واپس نہیں کرتا (یعنی کسی کام سے روکتا نہیں ہے) جو شخص اُس (یعنی بدشگونی کی علامات) میں سے کوئی چیز دیکھے'' تو وہ یہ پڑھ لے:

''اے اللہ! بھلائیاں' صرف' تو ہی لاتا ہے' اور برائیاں صرف' تو ہی دور کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) پھر وہ شخص اپنے کام کے لیے چلا جائے' (یعنی اس کام کے لیے' جس میں اسے بدشگونی محسوس ہوئی تھی)۔

19513 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ رَجُلًا، كَانَ يَسِيْرُ مَعَ طَاوُسٍ، فَسَمِعَ غُرَابًا نَعَبَ، فَقَالَ: خَيْرٌ، فَقَالَ طَاوُسٌ: اَيُّ خَيْرٍ عِنْدَ هٰذَا اَوْ شَرٍّ، لَا تَصْحَبْنِيْ - اَوْ لَا تَسِرْ مَعِيْ - "

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے' یا شاید ایک اور شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص' طاؤس کے

ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا' اُس نے ایک کوّے کو سنا' جو آواز نکال رہا تھا'' تو یہ کہا: اچھا ہے' طاؤس نے کہا: اُس کے پاس کیا اچھائی یا برائی ہوگی؟ اب تم میرے ساتھ نہ رہو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میرے ساتھ سفر نہ کرو۔

بَابُ الْكَيِّ

باب: (علاج کے طور پر) داغ لگانا

19514 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اكْتَوَى عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ، فَقِيلَ لَهُ: اكْتَوَيْتَ يَا اَبَا نُجَيْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَنْ يُّفْلِحْنَ وَلَنْ يُّنْجِحْنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرَهُ، يَقُولُ: اُمْسِكَ عَنْ عِمْرَانَ التَّسْلِيمُ سَنَةً حِيْنَ اكْتَوَى، ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِ

✲✲ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے (بیماری کے دوران' علاج کی خاطر) داغ لگوایا' اُن سے کہا گیا: اے ابونجید! آپ نے داغ لگوایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! وہ فلاح نہیں پائیں اور کامیاب نہیں ہوں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے علاوہ کسی اور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے سلامتی (یعنی تندرستی) کو ایک سال کے لیے روک لیا گیا' جب اُنہوں نے داغ لگوایا تھا' پھر وہ (سلامتی یعنی تندرستی) اُن کی طرف واپس آ گئی۔

19515 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ وَبِهٖ وَجَعٌ، يُقَالُ لَهُ: الشَّوْكَةُ، فَكَوَاهُ حُوْرَانُ عَلٰى عُنُقِهٖ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ الْمَيِّتُ لِلْيَهُوْدِ، يَقُوْلُوْنَ: قَدْ دَاوَاهُ صَاحِبُهٗ، اَفَلَا نَفَعَهٗ

✲✲ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم' حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' جنہیں تکلیف تھی' جس کا نام ''شوکتہ'' تھا'' تو حوران نے ان کی گردن پر داغ لگایا' جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہوگیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودیوں کی میت بری ہوتی ہے' وہ یہ کہیں گے: اس کے آقا نے اِس کا علاج کروایا' تو وہ اس کو نفع نہیں دے سکا؟۔

19516 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ، وَكَوَى ابْنَهٗ وَاقِدًا

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ (کی بیماری) کی وجہ سے داغ لگوایا تھا' انہوں نے اپنے صاحبزادے واقد کو داغ لگایا (یا لگوایا) تھا۔

19517 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ صَاحِبًا لَنَا اشْتَكٰى اَفَنَكْوِيْهِ؟ قَالَ: فَسَكَتَ

سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ فَاكْوُوهُ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ يَعْنِي بِالْحِجَارَةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! ہمارا ایک ساتھی بیمار ہے کیا ہم اُسے (علاج کے طور پر) داغ لگوادیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے داغ لگوادو اور اگر تم چاہو تو اُسے حرارت پہنچاؤ۔ راوی کہتے ہیں: یعنی پتھر کے ذریعے۔*

19518 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكِمَادُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْكَيِّ، وَاللَّدُودُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ النَّفْخِ، وَالسَّعُوطُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْعَلَقِ، وَالْفَالُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الطِّيَرَةِ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''گرم کپڑے سے ٹکور کرنا' میرے نزدیک داغ لگوانے سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور زبان موڑ کر دوائی رکھنا' میرے نزدیک پھونک مارنے (یعنی جھاڑ پھونک کرنے) سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور ناک کے ذریعے دوائی چڑھانا' میرے نزدیک جاٹ لینے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور فال لینا' میرے نزدیک بدشگونی سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

19519 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَكْثَرْنَا الْحَدِيْثَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ غَدَوْنَا، فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِاُمَمِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ، وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ، حَتّٰى مَرَّ عَلَيَّ مُوْسٰى، وَمَعَهُ كَبْكَبَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ، فَاَعْجَبُوْنِي، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هٰذَا اَخُوكَ مُوْسٰى، وَمَعَهُ بَنُو اِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ اُمَّتِي؟ قَالَ: فَقِيلَ: انْظُرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا الظِّرَابُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، ثُمَّ قِيْلَ لِي: انْظُرْ عَنْ يَّسَارِكَ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا الْاُفُقُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، فَقِيْلَ لِي: اَرَضِيتَ؟ فَقُلْتُ: رَضِيتُ يَا رَبِّ رَضِيتُ يَا رَبِّ قَالَ: فَقِيْلَ لِي: مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكُمْ اَبِي وَاُمِّي اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ السَّبْعِينَ اَلْفًا فَافْعَلُوا، فَاِنْ قَصَّرْتُمْ فَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الظِّرَابِ، فَاِنْ قَصَّرْتُمْ فَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْاُفُقِ، فَاِنِّي رَاَيْتُ ثَمَّ نَاسًا يَتَهَاوَشُونَ قَالَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنَ السَّبْعِينَ، قَالَ: فَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: قَدْ (ص:409) سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ قَالَ: ثُمَّ تَحَدَّثْنَا، فَقُلْنَا: مَنْ تَرَوْنَ هٰؤُلَاءِ السَّبْعِينَ الْاَلْفِ، قَوْمٌ وُلِدُوا فِي الْاِسْلَامِ لَمْ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (423/1) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام حاکم نے اس کو ''مستدرک'' میں (462/4) پر اس روایت کے ایک راوی ابو اسحاق کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس کو روایت نہیں کیا۔

يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا حَتّٰى مَاتُوا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ .

✲✲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے وقت خاصی دیر تک بات چیت کرتے رہے اگلے دن صبح جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"گزشتہ رات میرے سامنے انبیاء کرام کو اُن کی امتوں کے ہمراہ پیش کیا گیا' کوئی نبی گزرے اُن کے ساتھ تین افراد تھے' کسی نبی کے ساتھ ایک چھوٹا گروہ تھا' کسی نبی کے ساتھ چند افراد تھے' کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' یہاں تک کہ میرے سامنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام گزرے جن کے ساتھ بنی اسرائیل کی ایک بڑی جماعت موجود تھی وہ (یعنی اُن کی کثرت) مجھے اچھی لگی' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟' تو بتایا گیا: یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دریافت کیا: میری امت کہاں ہے؟' تو کہا گیا: آپ اپنے دائیں طرف دیکھیں' میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا' تو ایک پہاڑ تھا' جو لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا تھا' پھر مجھ سے کہا گیا: آپ اپنے بائیں طرف دیکھیں' میں نے دیکھا' تو اُفق لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا تھا' مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ راضی ہو گئے ہیں؟ میں نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! میں' راضی ہوں' اے میرے پروردگار! میں' راضی ہوں'' تو مجھ سے کہا گیا: اِن لوگوں کے ہمراہ' ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں' اگر تم سے ہو سکے کہ تم اُن ستر ہزار افراد میں شامل ہو جاؤ'' تو تم ایسا کر لینا' اگر یہ نہ کر پاؤ'' تو پہاڑ والوں میں ہو جانا' اگر یہ بھی نہ کر پاؤ'' تو اُفق والوں میں ہو جانا' کیونکہ میں نے وہاں بھی لوگوں کو دیکھا تھا کہ اُن کا ہجوم بہت زیادہ تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں:' تو حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے ستر ہزار افراد میں شامل کر دے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعا کی' پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے' انہوں نے یہ کہا: یارسول اللہ! آپ میرے لئے یہ دعا کیجیے' کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن میں شامل کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِس حوالے سے' عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ آپس میں' یہ بات چیت کرنے لگے کہ وہ ستر ہزار افراد کون ہوں گے؟ شاید یہ وہ لوگ ہوں گے' جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے موت آنے تک کبھی کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیا ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ وہ لوگ ہوں گے' جو داغ نہیں لگواتے ہوں گے' جھاڑ پھونک نہیں کرتے ہوں گے' شگون نہیں لیتے ہوں گے' اور اپنے پروردگار پر'' توکل کرتے ہوں گے''۔

بَابُ الْغَيْرَةِ

باب: غیرت کا تذکرہ

19520 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عُمَرَ غَيُورٌ، وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنَّا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَزَادَ قَتَادَةُ: وَمِنْ غَيْرَتِهِ، حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک عمر غیور ہے اور میں اُس سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ غیور ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اُس کے غیور ہونے کی وجہ سے اس نے ظاہری اور باطنی (یعنی ہر قسم کے) فحش کاموں کو حرام قرار دیا ہے''۔

19521 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَيْرَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَاِنَّ الْبَذَاءَ مِنَ النِّفَاقِ وَالْبَذَّاءُ : الدَّيُّوثُ

✸✸ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بذاء نفاق کا حصہ ہے'' - (راوی بیان کرتے ہیں:) بذاء سے مراد بے غیرتی ہے۔

19522 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَزْرَقِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غَيْرَتَانِ: اِحْدَاهُمَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ، وَالْاُخْرَى يُبْغِضُهَا، وَمَخِيلَتَانِ: اِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْاُخْرَى يُبْغِضُهَا اللّٰهُ، (ص:410) الْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ الرِّيبَةِ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ، وَالْمَخِيلَةُ اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْمَخِيلَةُ فِي الْكِبْرِ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ

وَقَالَ: ثَلَاثٌ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُمْ: الْوَالِدُ، وَالْمُسَافِرُ، وَالْمَظْلُومُ

وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الْجَنَّةَ ثَلَاثَةً: صَانِعَهُ، وَالْمُمِدَّ بِهِ، وَالرَّامِيَ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

✸✸ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قسم کی غیرت ہوتی ہے اُن دونوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے اور دوسری کو وہ ناپسند کرتا ہے اور دو قسم کی خود پسندی (یا اترانا) ہے ان دونوں میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور دوسری کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے جو غیرت جو ''ریبہ'' (یعنی کسی حرام کے ارتکاب) کے بارے میں ہو اللہ تعالیٰ اُسے پسند کرتا ہے اور جو غیرت ''ریبہ'' کے بغیر ہو (یعنی شرعی طور پر کسی حلال کام کے بارے میں ہو) اللہ تعالیٰ اُسے ناپسند کرتا ہے اور جو خود پسندی

(یعنی اترانا) اُس وقت ہو' جب آدمی صدقہ کرتا ہے'' تو اس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور جو اِترانا' تکبر کی وجہ سے ہو' اللہ تعالیٰ اُسے ناپسند کرتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تین لوگ ہیں' جن کی دعا مستجاب ہوتی ہے' والد' مسافر اور مظلوم''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے' تین افراد کو جنت میں داخل کر دے گا' اُس کو بنانے والا' اس کو پکڑانے والا' اور اس کو اللہ کی راہ میں پھینکنے والا''۔

19523 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ، فَقَالَ: يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ مَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّرٰى عَبْدَهُ يُزَانِىْ اَمَتَهُ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے محمد (ﷺ) کی اُمت! اللہ کی قسم! کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور نہیں ہے' اُس وقت جب وہ اپنے کسی بندے کو' اپنی کسی کنیز کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھے' اور جو میں جانتا ہوں' اگر وہ تم جان لو' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

19524 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ مَعَهُ نِسْوَةٌ قَدْ اَلْقَيْنَ لَهُ وِسَادَةً، فَهُنَّ يُحَدِّثْنَهُ وَهُوَ يَخْضَعُ لَهُنَّ بِالْقَوْلِ، فَضَرَبَهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ حَتّٰى شَجَّهُ، فَذَهَبَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَرَّ عَلَىَّ هٰذَا، وَاَنَا مَعَ نِسْوَةٍ لِّىْ اُحَدِّثُهُنَّ، فَضَرَبَنِىْ بِعَصًا حَتّٰى شَجَّنِى، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ ضَرَبْتَهُ؟ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَرَرْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مَعَ نِسْوَةٍ لا أعرفهن يُحَدِّثْنَهُ، وَهُوَ يَخْضَعُ لَهُنَّ، فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِى، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَّا اَنْتَ اَيُّهَا الضَّارِبُ فَيَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَاَمَّا اَنْتَ اَيُّهَا الْمَضْرُوْبُ فَاَصَابَتْكَ عَيْنٌ مِّنْ عُيُوْنِ اللّٰهِ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا گزر' کسی دوسرے شخص کے پاس سے ہوا' جس کے ہمراہ کچھ خواتین بھی موجود تھیں' ان خواتین نے اس کے لئے تکیہ لگایا ہوا تھا اور اس شخص کے ساتھ بات چیت کر رہی تھیں' وہ شخص بھی ان خواتین کے ساتھ نرمی سے بات چیت کر رہا تھا'' تو (گزرنے والے شخص) نے' اُس (باتیں کرنے والے شخص) کو اپنے پاس موجود لاٹھی مار کر اُس کا سر زخمی کر دیا (زخمی ہونے والا) وہ شخص' اُس (مارنے والے) کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور بولا: امیر المومنین! یہ شخص میرے پاس سے گزرا میں اُس وقت اپنی خواتین کے ساتھ بیٹھا ہوا بات چیت کر رہا تھا' اس نے مجھے لاٹھی مار کر زخمی کر دیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا: امیر المومنین! میں اس کے پاس سے گزرا' یہ خواتین کے ساتھ موجود تھا' میں ان خواتین سے واقف نہیں تھا' یہ اُن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا اور یہ ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کر رہا تھا'' تو مجھے خود پر قابو نہیں رہا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مارنے والے! جہاں تک تمہارا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' اور اے وہ شخص! جسے ضرب لگائی گئی' تمہیں اللہ تعالیٰ کی نظروں میں سے ایک نظر لاحق ہوئی ہے۔

19525 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ، وَمَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی ایسا نہیں ہے' جس کے نزدیک تعریف ہونا' اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ ہو' یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی تعریف خود کی ہے' اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے' اسی وجہ سے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے''۔

بَابُ الشُّؤْمِ

باب: نحوست کا تذکرہ

19526 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا سَكَنَّا دَارَنَا، وَنَحْنُ كَثِيْرٌ فَهَلَكْنَا، وَحَسَنَ ذَاتُ بَيْنِنَا، فَسَاءَتْ اَخْلَاقُنَا، وَكَثِيْرَةٌ اَمْوَالُنَا فَافْتَقَرْنَا، قَالَ: اَفَلَا تَنْتَقِلُوْنَ عَنْهَا ذَمِيمَةً؟، قَالَتْ: فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَبِيعُوْنَهَا اَوْ تَهَبُوْنَهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنے گھروں میں پورے نہیں آتے تھے' ہماری تعداد اتنی زیادہ تھی' پھر ہم ہلاکت کا شکار ہونے لگے' پہلے ہمارے آپس کے تعلقات اچھے تھے' پھر ہمارے اخلاق برے ہوگئے' پہلے ہمارے اموال زیادہ تھے' پھر ہم غربت کا شکار ہوگئے'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اس قابل مذمت جگہ سے منتقل کیوں نہیں ہو جاتے؟'' اس خاتون نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم اس جگہ کا کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُسے فروخت کردو' یا اُسے ہبہ کردو''۔

19527 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَوْ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَوْ كِلَيْهِمَا، - شَكَّ مَعْمَرٌ -، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالدَّارِ، قَالَ: وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَالسَّيْفِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يُّفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَقُوْلُ: شُؤْمُ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ غَيْرَ وَلُوْدٍ، وَشُؤْمُ الْفَرَسِ اِذَا لَمْ يُغْزَ عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَشُؤْمُ الدَّارِ جَارُ السُّوْءِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے' گھوڑا' عورت اور گھر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اور تلوار''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عورت کی نحوست یہ ہوگی کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہوگی کہ اس پر اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نہ جایا جائے اور گھر کی نحوست یہ ہوگی کہ پڑوسی برا ہو۔

19528 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَهُوَ فِيمَا بَيْنَ اللَّحْيَيْنِ - يَعْنِيْ اللِّسَانَ - وَمَا شَيْءٌ اَحْوَجُ اِلٰى سِجْنٍ طَوِيلٍ مِّنَ اللِّسَانِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر کسی چیز میں نحوست ہو سکتی ہے تو وہ اس چیز میں ہوگی جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے''- اُن کی مراد زبان تھی (انہوں نے فرمایا:) کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو طویل قید کی زبان سے زیادہ محتاج ہو''۔

بَابُ اللَّعْنِ

باب: لعنت کرنا

19529 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانُوْا يَضْرِبُوْنَ رَقِيقَهُمْ، وَلَا يَلْعَنُوْنَهُمْ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ لوگ اپنے غلاموں کی پٹائی کرتے تھے لیکن اُن پر لعنت نہیں کرتے تھے۔

19530 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ يُرْسِلُ اِلٰى اُمِّ الدَّرْدَاءِ، فَتَبِيتُ عِنْدَ نِسَائِهِ، وَيُسَائِلُهَا عَنِ الشَّيْءِ، قَالَ: فَقَامَ لَيْلَةً فَدَعَا خَادِمَهُ فَاَبْطَاَتْ عَلَيْهِ، فَلَعَنَهَا فَقَالَتْ: لَا تَلْعَنْ، فَاِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان' سیّدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر بلوالیتا' وہ خاتون' عبدالملک بن مروان کی خواتین کے ہمراہ رات گزارتی تھیں' عبدالملک بن مروان اُس خاتون سے مختلف چیزوں کے بارے میں سوالات کرتا راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات وہ اُٹھا اس نے اپنے خادم کو آواز دی' خادم کو اس کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' تو عبدالملک بن مروان نے اس پر لعنت کردی' تو سیّدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لعنت نہ کرو! کیونکہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بہت زیادہ لعنت کرنے والے لوگ' قیامت کے دن' نہ تو شفاعت کرنے والے ہوں گے' اور نہ ہی گواہ ہوں گے''۔

19531 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ - رَفَعَ الْحَدِيْثَ - قَالَ: لَا

تَلاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِجَهَنَّمَ

٭٭ حمید بن ہلال نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ کی لعنت' یا اللہ تعالیٰ کے غضب' یا جہنم (کے الفاظ کے ہمراہ) لعنت نہ کرو''۔

19532 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: لَعَنَتِ امْرَاَةٌ نَاقَةً لَهَا، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ فَخَلُّوا عَنْهَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا تَتْبَعُ الْمَنَازِلَ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ، نَاقَةٌ وَّرْقَاءُ

٭٭ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے 'اپنی اونٹنی پر لعنت کر دی'' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (اونٹنی) لعنت یافتہ ہے'' تو اِسے چھوڑ دو!۔

راوی بیان کرتے ہیں: 'تو میں نے اُس اونٹنی کو دیکھا' وہ اِدھر اُدھر جا رہی تھی' لیکن کوئی اس سے تعرض نہیں کر رہا تھا' وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی تھی۔

19533 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَّلْعَنَ خَادِمَهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَ.. . فَلَمْ يُتِمَّهَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَا اُحِبُّ اَنْ اَقُوْلَهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خادم پر لعنت کرنے کا ارادہ کیا اور یہ کہا: اے اللہ! تو لع۔ لیکن پھر انہوں نے اس لفظ کو مکمل نہیں کیا' اور بولے: یہ ایسا کلمہ ہے' جسے کہنا میں پسند نہیں کرتا ہوں۔

19534 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: مَا لَعَنَ ابْنُ عُمَرَ خَادِمًا لَهُ قَطُّ اِلَّا وَاحِدًا، فَاَعْتَقَهُ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کبھی اپنے کسی خادم پر لعنت نہیں کی' البتہ ایک دفعہ ایسا ہوا تھا'' تو انہوں نے اُس خادم کو آزاد کر دیا تھا۔

19535 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ، قَالَ: مَا تَلَاعَنَ قَوْمٌ قَطُّ اِلَّا حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

٭٭ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی کوئی قوم' ایک دوسرے پر لعنت کرتی ہے'' تو اُن پر قول (یعنی تقدیر کا فیصلہ) لاگو ہو جاتا ہے۔

بَابُ الْمَيْتَةِ

باب: مردار کا تذکرہ

19536 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوْقٍ، قَالَ: مَنِ

اضْطُرَّ اِلَى الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ، فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ، حَتّٰى يَمُوْتَ دَخَلَ النَّارَ

٭٭ مسروق فرماتے ہیں: جو شخص مردار، یا خون، یا خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور ہو جائے، اور وہ اُس کو نہ کھائے اور نہ پئے یہاں تک کہ مر جائے'' تو وہ جہنم میں جائے گا۔

19537 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: يَأْكُلُ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يُبَلِّغُهُ، وَلَا يَتَضَلَّعُ مِنْهَا . قَالَ مَعْمَرٌ: لَيْسَ فِي الْخَمْرِ رُخْصَةٌ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: (اضطراری حالت کا شکار شخص) مردار کو اتنا کھائے گا جو کفایت کر جائے، وہ اُس کو سیر ہو کر نہیں کھائے گا۔

معمر فرماتے ہیں: شراب کے بارے میں رخصت نہیں ہے۔

اَكْلُ الشِّبَعِ فَوْقَ الشِّبَعِ

باب: سیر ہونے کے بعد مزید کھانا

19538 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَائِشَةَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِقَوْمٍ خَيْرًا رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِيْ مَعِيْشَتِهِمْ، وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ سُوْءًا اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ سَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْخَرَقَ فِيْ مَعِيْشَتِهِمْ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے'' تو ان کی زندگی میں انہی نرمی نصیب کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اُن کے بارے میں بری صورتحال کا، یا اس کے علاوہ کا، ارادہ کرلے، تو اُن پر زندگی میں ٹوٹ پھوٹ مسلط کر دیتا ہے''۔

19539 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ لُقْمَانَ، قَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، لَا تَأْكُلْ شِبَعًا فَوْقَ شِبَعٍ، فَاِنَّكَ اِنْ تَنْبِذْهُ اِلَى الْكَلْبِ خَيْرٌ لَّكَ، وَيَا بُنَيَّ لَا تَكُوْنَنَّ اَعْجَزَ مِنْ هٰذَا الدِّيكِ الَّذِيْ يُصَوِّتُ بِالْاَسْحَارِ وَاَنْتَ نَائِمٌ عَلٰى فِرَاشِكَ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: لقمان نے اپنے بیٹے سے یہ کہا تھا:

''اے میرے بیٹے! تم سیر ہونے کے بعد مزید نہ کھانا، اگر وہ (مزید) کھانا، تم کسی کتے کو ڈال دو'' تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوگا، اور اے میرے بیٹے! تم اس مرغ سے زیادہ عاجز نہ ہو جانا، جو سحری کے وقت بانگ دیتا ہے، جب تم اپنے بستر پر سورہے ہوتے ہو (یعنی تم بھی سحری کے وقت اُٹھ جایا کرنا)''۔

19540 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ

يَاْتِىْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيْهِ نَارًا، وَمَا هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ، غَيْرَ اَنْ جَزَى اللّٰهُ نِسَاءً مِنَ الْاَنْصَارِ خَيْرًا، كُنَّ رُبَّمَا اَهْدَيْنَ لَنَا الشَّىْءَ مِنَ اللَّبَنِ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم پر کوئی مہینہ ایسا بھی آ جاتا تھا کہ اس میں ہم آگ نہیں جلاتے تھے (ہماری خوراک) صرف پانی اور کھجور ہوتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ انصار کی خواتین کو جزائے خیر عطا کرے وہ بعض اوقات ہمیں دودھ تحفہ کے طور پر بھجوا دیتی تھیں۔

اَلْاَكْلُ بِيَمِيْنِهٖ، وَالْاَكْلُ وِشِمَالُهٗ فِي الْاَرْضِ

باب: زمین پر بیٹھ کر دائیں ہاتھ کے ذریعے کھانا یا بائیں ہاتھ کے ذریعے کھانا

19541 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی ایک کچھ کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے کھائے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے"۔

19542 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: زَجَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْتَمِدَ الْاِنْسَانُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى اِذَا كَانَ يَاْكُلُ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ انسان جب کچھ کھا رہا ہو تو اس نے اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائی ہوئی ہو۔

19543 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ احْتَفَزَ، وَقَالَ: اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ، وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے تھے تو سمٹ کر بیٹھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

"میں اُس طرح کھاتا ہوں جس طرح (کوئی) غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح کوئی غلام بیٹھتا ہے کیونکہ میں "عبد" ہوں"۔

بَابُ الْاَكْلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

باب: اپنے آگے سے کھانا

19544 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ: اُدْنُ يَا بُنَیَّ، فَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَسَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

✵✵ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے میرے بیٹے! قریب ہو جاؤ! اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ' اللہ کا نام لو اور اپنے آگے سے کھاؤ''۔

19545 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُرِّبَ الثَّرِيْدُ فَكُلُوْا مِنْ نَوَاحِيهَا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْحَدِرُ مِنْ اَعْلَاهَا

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب ثرید سامنے رکھا جائے' تو اس کے اطراف میں سے کھاؤ' کیونکہ اُس کے اوپر والے حصے سے برکت نیچے آتی ہے''۔

19546 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَغَيْرِهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا سَقَطَ مِنْ اَحَدِكُمْ لُقْمَتُهُ، فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى، وَلَا يَتْرُكْهَا لِلشَّيْطَانِ

✵✵ ایوب' اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی کا لقمہ گر جائے' تو وہ' اُسے اٹھائے' اس سے گندگی کو صاف کرے (اور اُس کو کھالے) اور اُسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے''۔

بَابُ الْكِبْرِ

باب: تکبر کا تذکرہ

19547 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَاءُ اللّٰهِ، فَمَنْ نَازَعَ اللّٰهَ رِدَاءَهٗ قَصَمَهٗ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کبریائی' اللہ تعالیٰ کی چادر ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کی چادر کے حوالے سے مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے چیر دے گا''۔

19548 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: دَخَلَ ابْنٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ، وَقَدْ تَرَجَّلَ، وَلَبِسَ ثِيَابًا حِسَانًا، فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ حَتّٰى اَبْكَاهُ، فَقَالَتْ لَهٗ حَفْصَةُ: لِمَ يَكُنْ فَاحِشًا، لِمَ ضَرَبْتَهٗ؟ فَقَالَ: رَاَيْتُهٗ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصَغِّرَهَا اِلَيْهِ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے اُن کے پاس آئے اس صاحبزادے نے کنگھی کی ہوئی تھی' اور عمدہ لباس پہنا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے درہ مارا' یہاں تک کہ وہ رونے لگا' سیّدہ

حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس نے کوئی بے حیائی کا کام تو نہیں کیا؟ تو آپ نے اسے کیوں مارا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کو دیکھا کہ وہ خود پسندی کا شکار ہو گیا تھا' تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ اس کی خود پسندی کو ختم کروں۔

الْاَكْلُ مُتَّكِئًا

باب: ٹیک لگا کر کھانا

19549 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ٹیک لگا کر کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19550 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِالْاَكْلِ وَالرَّجُلُ مُتَّكِءٌ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین' اس طرح کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نے ٹیک لگائی ہوئی ہو۔

19551 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكٌ لَّمْ يَاْتِهِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ بَيْنَ اَنْ تَكُوْنَ نَبِيًّا مَلِكًا اَوْ نَبِيًّا عَبْدًا، قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ: اَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ نَبِيًّا عَبْدًا، فَمَا رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ مُتَّكِئًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک فرشتہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جو اس سے پہلے کبھی آپ کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ اس کے بعد اس نے کبھی آنا تھا' اس نے کہا: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے' یا آپ بادشاہ نبی بن جائیں' یا آپ "عبد نبی" بن جائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ طلب انداز میں' حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا' تو انہوں نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ' تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں "عبد نبی" بننا چاہوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

19552 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكٌ لَّمْ يَعْرِفْهُ فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ بَيْنَ اَنْ تَكُوْنَ نَبِيًّا عَبْدًا اَمْ نَبِيًّا مَلِكًا؟ فَاَشَارَ اِلَيْهِ جِبْرِيلُ اَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ: بَلْ نَبِيًّا عَبْدًا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک ایسے فرشتے کو بھیجا گیا' جس سے آپ شناسا نہیں تھے' اس فرشتے نے کہا: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ یا آپ بادشاہ نبی بن جائیں' یا آپ عبد نبی بن جائیں' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کیا کہ آپ' تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: میں "عبد نبی بننا چاہوں گا۔

19553 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِی زِيَادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاٰی ابْنَ عَبَّاسٍ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا

✵✵ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

19554 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيْرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ، وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح (کوئی) غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح (کوئی) غلام بیٹھتا ہے کیونکہ میں "عبد" ہوں"۔

لَعْقُ الْاَصَابِعِ

باب: انگلیاں چاٹ لینا

19555 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ اَصَابِعَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهِ كَانَتِ الْبَرَكَةُ

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُغْلِقُ دُوْنَهُ الْاَبْوَابَ، وَلَا يَقُوْمُ دُوْنَهُ الْحَجَبَةُ، وَلَا يُغْدٰى عَلَيْهِ بِالْجِفَانِ، وَلَا يُرَاحُ عَلَيْهِ بِهَا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ، كَانَ يَجْلِسُ بِالْاَرْضِ، وَيُوضَعُ طَعَامُهُ بِالْاَرْضِ، وَيَلْبَسُ الْغَلِيْظَ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيُرْدِفُ خَلْفَهُ، وَيَلْعَقُ وَاللّٰهِ يَدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص کھانا کھالے تو وہ اپنی انگلیاں (کپڑے کے ساتھ) اس وقت تک نہ پونچھے جب تک اُن کو چاٹ نہیں لیتا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ اُس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے"۔

حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کو بند نہیں کیا جاتا تھا (یعنی کوئی بھی شخص اجازت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکتا تھا) اور نہ آپ کے دروازے کے باہر دربان کھڑا ہوتا تھا نہ آپ کے پاس صبح کے وقت کھانے کا بڑا برتن لایا جاتا تھا اور نہ ہی شام کے وقت وہ لایا جاتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سامنے تشریف لاتے تھے جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا چاہتا تھا وہ آپ سے ملاقات کرسکتا تھا آپ

زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے' آپ کا کھانا زمین پر رکھا جاتا تھا' آپ موٹا کپڑا پہنتے تھے' اور گدھے پر سواری کر لیتے تھے' آپ اپنے پیچھے سواری پر کسی کو ساتھ بٹھا لیتے تھے' اور اللہ کی قسم! آپ (کھانا کھانے کے بعد' اپنی انگلیاں) چاٹ لیتے تھے۔

19556 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ: الْاِبْهَامَ، وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهَا، يَدْخُلُهُنَّ فِيْ فِيْهِ، وَاحِدَةً وَاحِدَةً

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کھانا کھا لیتے تھے' تو آپ اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے تھے' انگوٹھا اور اس کے ساتھ والی دونوں انگلیاں' آپ انہیں ایک' ایک کر کے منہ میں داخل کرتے تھے۔

طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

باب: ایک کا کھانا' دو کے لیے کافی ہو جانا

19557 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک کا کھانا' دو کے لیے کافی ہوتا ہے' دو کا کھانا' چار کے لیے کافی ہوتا ہے' اور چار کا کھانا' آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے''۔

بَابُ: الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

19558 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے''۔

19559 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَاِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن' ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔*

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2060) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (145/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (92/7) پر اس روایت کے ایک راوی' نافع کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ اسْمِ اللّٰهِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا

19560 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ يَلْقَى شَيْطَانَ الْكَافِرِ، فَيَرَى شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا، اَغْبَرَ مَهْزُوْلًا، فَيَقُوْلُ لَهُ شَيْطَانُ الْكَافِرِ: مَا لَكَ، وَيْحَكَ، قَدْ هَلَكْتَ، فَيَقُوْلُ شَيْطَانُ الْمُؤْمِنِ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَصِلُ مَعَهُ اِلَى شَيْءٍ، اِذَا طَعِمَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، وَاِذَا شَرِبَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، وَاِذَا نَامَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، وَاِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: لٰكِنِّي آكُلُ مِنْ طَعَامِهِ، وَاَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهِ، وَاَنَامُ عَلَى فِرَاشِهِ، فَهٰذَا شَاحِبٌ، وَهٰذَا مَهْزُوْلٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مومن کا شیطان' کافر کے شیطان سے ملتا ہے' وہ' مومن کے شیطان کو دیکھتا ہے کہ وہ کمزور' غبار آلود اور لاغر ہے'' تو کافر کا شیطان اُس سے کہتا ہے: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تمہارا ستیاناس ہو' تم' تو ہلاکت کا شکار ہو چکے ہو' تو مومن کا شیطان کہتا ہے: جی نہیں! اللہ کی قسم! اِس (مومن) کے ساتھ رہتے ہوئے' میں کسی چیز تک نہیں پہنچ سکا' جب وہ کچھ کھاتا ہے'' تو اللہ کا نام ذکر کر دیتا ہے جب وہ پیتا ہے'' تو اللہ کا نام ذکر کر دیتا ہے' جب وہ سوتا ہے' تو اللہ کا نام ذکر کر دیتا ہے' جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے' تو اللہ کا نام ذکر کر دیتا ہے'' تو دوسرا (یعنی کافر کا شیطان) یہ کہتا ہے: لیکن میں' تو اس (یعنی اپنے ساتھی کافر) کے کھانے میں سے کھا لیتا ہوں' اس کے مشروب میں سے پی لیتا ہوں' اس کے بستر پر سو جاتا ہوں'' تو یہ تگڑا ہوتا ہے' اور وہ لاغر ہوتا ہے''۔

19561 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جِئْتَ بَابَ حُجْرَتِكَ فَاذْكُرِ اللّٰهَ، يَرْجِعْ قَرِيْنُكَ، وَاِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ فَاذْكُرِ اللّٰهَ، يَخْرُجْ سَاكِنُهُ، وَاِذَا قُرِّبَ طَعَامُكَ فَاذْكُرِ اللّٰهَ، لَا يُشَارِكُوْكُمْ فِي طَعَامِكُمْ، قَالَ: وَحَسِبْتُهُ قَالَ: وَاِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اللّٰهَ لَا يَنَامُوْا عَلَى فُرُشِكُمْ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اپنے گھر کے دروازے پر جاؤ'' تو اللہ کا نام ذکر کر دو'' تو تمہارے ساتھ والا (یعنی شیطان) واپس چلا جائے گا' جب تم اپنے گھر میں داخل ہو'' تو اللہ کا نام ذکر کر دو'' تو جو (یعنی شیطان) اس گھر میں موجود ہو گا' وہ نکل جائے گا' جب تمہارا کھانا سامنے رکھا جائے'' تو اللہ کا نام ذکر کر دو' وہ (یعنی شیاطین) تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''جب کوئی شخص لیٹے' تو اللہ کا نام ذکر کر دے'' تو وہ (یعنی

شیاطین) تمہارے بستر پر نہیں سوئیں گے"۔

19562 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اِذَا غَدَا الْاِنْسَانُ تَبِعَهُ الشَّيْطَانُ، فَاِذَا دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَسَلَّمَ، نَامَ بِالْبَابِ، فَاِذَا اُتِيَ بِطَعَامِهِ فَذَكَرَ اللّٰهَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَقِيلَ وَلَا عَشَاءَ، فَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ حِيْنَ يَدْخُلُ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: مَقِيلٌ وَغَدَاءٌ، وَكَذٰلِكَ فِي الْعَشَاءِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص صبح کے وقت نکلتا ہے تو شیطان اس کے پیچھے جاتا ہے جب وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرتا ہے" تو شیطان دروازے پر سو جاتا ہے جب اس شخص کا کھانا لایا جاتا ہے اور وہ اللہ کا نام کر دیتا ہے" تو شیطان یہ کہتا ہے: یہاں نہ آرام کی جگہ ملے گی اور نہ کھانا ملے گا لیکن اگر وہ شخص اندر داخل ہو کر اللہ کا نام ذکر نہ کرے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام ذکر نہ کرے" تو شیطان یہ کہتا ہے: رہنے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا شام کے وقت بھی اسی طرح ہوتا ہے"۔

19563 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا اِذَا دُعِينَا اِلٰى طَعَامٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا، لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتّٰى يَضَعَ يَدَهُ، قَالَ: فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ، فَكَفَّ يَدَهُ، فَكَفَفْنَا أَيْدِيَنَا، فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُطْرَدُ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهَا، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَاَجْلَسَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ فَوَقَعَتْ بِهَا، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ طَعَامَ الْقَوْمِ اِذَا لَمْ يَذْكُرُوا عَلَيْهِ اسْمَ اللّٰهِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا رَآنَا كَفَفْنَا أَيْدِيَنَا جَاءَ بِهٰذَا الرَّجُلِ وَهٰذِهِ الْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ بِهِمَا طَعَامَنَا، وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ يَدَهُ لَمَعَ اَيْدِيهِمَا فِي يَدِي

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں جب کھانے کی دعوت دی جاتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ ہوتے تھے تو ہم کھانے کی طرف اس وقت تک ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک نہیں رکھتے تھے ایک مرتبہ ہمارے پاس ایک پیالہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے رکھا" تو ہم نے بھی اپنے ہاتھ پیچھے رکھے ایک دیہاتی آیا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اسے پرے کیا گیا ہے اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں رکھ دیا" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے بٹھایا ایک بچی آئی اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"شیطان لوگوں کا کھانا حلال کر لیتا ہے جب وہ لوگ اس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کرتے ہیں جب شیطان نے ہمیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ روک رکھے ہیں تو وہ اس آدمی اور اس بچی کو لے آیا تا کہ ان کے ذریعے ہمارا کھانا اپنے لیے حلال کروا لے اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے شیطان کا ہاتھ اُن دونوں کے ہاتھ کے ہمراہ میرے ہاتھ میں تھا"۔

بَابُ الْقَزَعِ

باب: قزع کا تذکرہ

19564 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى غُلَامًا قَدْ حَلَقَ بَعْضَ رَاْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: احْلِقُوا كُلَّهُ اَوْ ذَرُوْا كُلَّهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا' جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا اور اس کے سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا گیا تھا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا' تو پورے سر کو مونڈ دو' یا پورے کو چھوڑ دو۔

اَكْلُ الْخَادِمِ

باب: خادم کا کھانا

19565 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمُ الْخَادِمُ بِطَعَامِهٖ، قَدْ وَلِيَ حَرَّهٗ وَمَشَقَّتَهٗ، وَدُخَانَهٗ وَمَؤُوْنَتَهٗ، فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهٗ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُنَاوِلْهُ اُكْلَةً فِيْ يَدِهٖ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جب خادم' تم میں سے کسی ایک کے پاس کھانا لے کر آئے' تو اُس کھانے کی تپش' مشقت' دھواں اور مشکل' اس خادم نے برداشت کی تھی'' تو آدمی کو اسے اپنے ساتھ بٹھانا چاہیے' اگر آدمی ایسا نہیں کرتا'' تو اس کے ہاتھ میں ایک لقمہ ہی رکھ دینا چاہیے''۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَقْرِنُ، اَوْ يَاْكُلُ وَهُوَ قَائِمٌ، اَوْ مَاشٍ

باب: دو چیزیں ایک ساتھ کھانا' یا کھڑے ہو کر' یا چلتے ہوئے کھانا

19566 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: نَهٰى - يَعْنِيْ - رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلَتَيْنِ: اَنْ يَّقْرِنَ بَيْنَ تَمْرَتَيْنِ، وَالْاُخْرٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَهُوَ قَائِمٌ

قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ: وَسَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنِ الرَّجُلِ يَاْكُلُ وَهُوَ مَاشٍ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْحَسَنُ يُرَخِّصُ فِيْهِ لِلْمُسَافِرِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) دو قسم کے کھانے سے منع کیا ہے' ایک یہ کہ آدمی دو کھجوریں ملا کر کھائے' اور دوسرا یہ کہ آدمی کھڑا ہو کر کھائے۔

ابوبکر (یعنی امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو چلتے ہوئے کھاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: حسن بصری نے مسافر شخص کو اس کی رخصت دی ہے۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

باب: کھانے میں پھونک مارنا

19567 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: ثَلَاثُ نَفَخَاتٍ يُكْرَهْنَ: نَفْخُهُ فِي الطَّعَامِ، وَنَفْخُهُ فِي الشَّرَابِ، وَنَفْخُهُ فِي السُّجُودِ

** یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں:

''تین قسم کے پھونک مارنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' آدمی کا کھانے میں پھونک مارنا' اس کا مشروب میں پھونک مارنا اور اُس کا سجدے میں پھونک مارنا''۔

بَابُ الزَّيْتِ

باب: زیتون کے تیل کا تذکرہ

19568 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْتَدِمُوْا بِالزَّيْتِ، وَادَّهِنُوْا بِهٖ، فَاِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

** زید بن اسلم نے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''زیتون کے تیل کو سالن کے طور پر استعمال کرو' اور اُسے جسم پر ملنے کے لیے استعمال کرو' کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے''۔

بَابُ الْخَلِّ

باب: سرکہ کا تذکرہ

19569 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

** ابواسحاق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سرکہ اچھا سالن ہے''۔

19570 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْتٌ مُقْفَرٌ مِّنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ

✱✱ ابن منکدر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ گھر سالن کے حوالے سے محتاج نہیں ہوگا' جس میں سرکہ موجود ہو''۔

بَابُ الثَّرِيدِ

باب: ثرید کا تذکرہ

19571 - اَخْبَرَنَا مَعْمَر، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِي السَّحُورِ وَالثَّرِيدِ

✱✱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سحری اور ثرید میں برکت کی دعا کی ہے۔

19572 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَبَانَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ عَائِشَةَ فِي النِّسَاءِ مَثَلُ الثَّرِيدِ وَاللَّحْمِ فِي الطَّعَامِ

✱✱ قتادہ اور ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خواتین میں' عائشہ کی مثال یوں ہے' جیسے کھانے میں ثرید اور گوشت ہوتا ہے''۔

شُكْرُ الطَّعَامِ

باب: کھانے کا شکر ادا کرنا

19573 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ غِفَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

✱✱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(کھانا) کھا کر' شکر ادا کرنے والا' روزہ رکھ کر' صبر کرنے والے کی مانند ہے''۔

19574 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّكْرِ، مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّا يَحْمَدُهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حمد' شکر کا سر ہے' اس بندے نے' اللہ کا شکر ادا نہیں کیا' جس نے اس کی حمد بیان نہیں کی''۔

19575 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَيْهَا، اِلَّا كَانَ حَمْدُهُ اَعْظَمَ مِنْهَا كَائِنَةً مَا كَانَتْ

✱✱ حسن بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے اور وہ اس نعمت پر' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو

اس کا حمد بیان کرنا' اُس نعمت سے زیادہ بڑا ہوگا' خواہ وہ کوئی بھی نعمت ہو۔

19576 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: عُرِضَتْ عَلٰى آدَمَ ذُرِّيَّتُهُ، فَرَاٰى فَضْلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: اَىْ رَبِّ، اَفَهَلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ؟ قَالَ: اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اُشْكَرَ

✵✵ قتادہ اور حسن بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے' اُن کی ضروریات کو پیش کیا گیا' تو انہوں نے یہ بات دیکھی کہ انہیں ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہے (یعنی فضیلت کے حوالے سے ان میں باہمی طور پر تفاوت پایا جاتا ہے)' تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے اِن کو برابر کیوں نہیں بنایا؟' تو پروردگار نے فرمایا: میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میرا شکر کیا جائے۔

19577 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: شُكْرُ الطَّعَامِ اَنْ تُسَمِّىَ اِذَا اَكَلْتَ، وَتَحْمَدَ اِذَا فَرَغْتَ

✵✵ ابراہیم فرماتے ہیں: کھانے کا شکر یہ ہے: کہ جب تم کھانے لگو' تو بسم اللہ پڑھو اور جب (کھا کر) فارغ ہو جاؤ' تو الحمدللہ پڑھو۔

19578 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَفَانَا الْمُؤْنَةَ، وَاَوْسَعَ لَنَا الرِّزْقَ

✵✵ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے ضرورت کے حوالے سے' ہماری کفایت کی ہے' اور ہمیں وسیع رزق عطا کیا ہے''۔

19579 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ رَزَقَنَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ، وَلَا مَكْفُوْرٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ

✵✵ ابن عجلان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے ہمیں رزق عطا کیا' اور اس نے ہمیں مسلمان بنایا' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو ایسی نہ ہو کہ اُسے رخصت کیا جائے' یا اس کا انکار کیا جائے' یا اس سے بے نیازی اختیار کی جائے''۔

19580 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ شُكْرِ النِّعْمَةِ اِفْشَاؤُهَا

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نعمت کے شکر میں یہ بات شامل ہے کہ اُسے پھیلایا جائے''۔

19581 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ، قَالَ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ، لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: (معمر کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق انہوں نے اِسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا' اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کیا''۔

بَابُ شُرْبِ الْاَيْمَنِ فَالْاَيْمَنِ

باب: دائیں طرف والوں کا درجہ بدرجہ پینا (یعنی پہلے دائیں طرف والوں کو پلانا)

19582 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا، فَحُلِبَتْ لَهُ دَاجِنٌ، فَشَابُوْا لَبَنَهَا بِمَاءِ الدَّارِ، ثُمَّ نَاوَلُوْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ، قَالَ: وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهِ، وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِيْنِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ عِنْدَكَ، وَخَشِيَ اَنْ يُّعْطِيَهُ الْاَعْرَابِيَّ، فَاَبٰى فَاَعْطَاهُ الْاَعْرَابِيَّ، ثُمَّ قَالَ: الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر میں موجود تھے' آپ کے لئے گھر کی بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' گھر والوں نے اُس کے دودھ میں گھر کا پانی بھی ملا دیا' پھر انہوں نے وہ نبی اکرم ﷺ کو پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کو پی لیا' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس وقت آپ کے بائیں طرف موجود تھے اور ایک دیہاتی آپ کے دائیں طرف موجود تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کریں' انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ نبی اکرم ﷺ وہ (بچا ہوا دودھ) دیہاتی کو دے دیں گے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے یہ بات نہیں مانی' اور وہ (بچا ہوا دودھ پہلے) دیہاتی کو دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دائیں طرف والے درجہ بدرجہ پہلے ہوں گے''۔

بَابُ: اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ

باب: کون سا مشروب زیادہ پاکیزہ ہے؟

19583 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ؟ قَالَ: الْحُلْوُ الْبَارِدُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا مشروب زیادہ پاکیزہ ہوتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''میٹھا اور ٹھنڈا''۔

بَابُ النَّفَسِ فِي الْإِنَاءِ

باب: (کچھ پیتے ہوئے) برتن میں سانس لینا

19584 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ

✵✵ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ (کچھ پیتے ہوئے) برتن میں سانس لیا جائے۔

19585 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَا تَشْرَبُوْا نَفَسًا وَّاحِدًا، فَاِنَّهُ شَرَابُ الشَّيْطَانِ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: ایک سانس میں نہ پیو کیونکہ یہ شیطان کا پینے کا طریقہ ہے۔

19586 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثَ نَفَسَاتٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ اَيْضًا يَسْتَحِبُّ ذٰلِكَ

✵✵ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ پیتے ہوئے تین سانس میں پینا مستحب قرار دیتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو بھی یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا کرنا مستحب ہے۔

19587 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ لَمْ يَرَ بَاْسًا بِالنَّفَسِ الْوَاحِدِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک سانس میں (پینے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ الشَّرَابِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پینا

19588 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الَّذِي يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ مَا فِي بَطْنِهِ لَاسْتَقَاءَهُ،

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کھڑے ہو کر پینے والے کو اگر یہ پتہ چل جائے کہ اُس کے پیٹ میں (اس کا کیا اثر ہوگا؟) تو وہ اس کو قے کر دے"۔

19589 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا، فَدَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا' تو انہوں نے پانی منگوایا اور کھڑے ہو کر اُسے پی لیا۔

19590 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسًا عَنِ الشُّرْبِ، قَائِمًا فَكَرِهَهُ، قُلْتُ: فَالْاَكْلُ؟ قَالَ: هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' میں نے دریافت کیا: اور کھانا؟ انہوں نے فرمایا: وہ اس سے زیادہ شدید (ناپسندیدہ) ہے۔

19591 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ، وَعَائِشَةَ، كَانَا لَا يَرَيَانِ بِالشُّرْبِ بَاْسًا وَّهُمَا قَائِمَانِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَعُرْوَتِهِ

باب: پیالے کے سوراخ اور اُس کے دستہ کا تذکرہ

19592 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْرِ الْقَدَحِ اَوْ يَتَوَضَّاَ مِنْهُ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی ٹوٹے ہوئے پیالے میں سے پیئے' یا اُس میں سے وضو کرے۔

19593 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ كَرِهَ الشُّرْبَ مِنْ كَسْرِ الْقَدَحِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ٹوٹے ہوئے پیالے میں سے' پینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

19594 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَمُصَّ مَصًّا، وَلَا يَعُبَّ عَبًّا، فَاِنَّ الْكُبَادَ مِنَ الْعَبِّ

✵✵ ابن ابوحسین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص کچھ پیئے' تو چوس کر پیئے' اور وہ سانس لیے بغیر نہ پیئے' کیونکہ سانس لیے بغیر پینے سے جگر کی بیماری ہوتی ہے"۔

19595 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُّشْرَبَ، مِنْ حَذْوِ عُرْوَةِ الْقَدَحِ، اَوْ مِنْ كَسْرِهِ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ کوزے کے پکڑنے کی جگہ سے یا اُس کے ٹوٹے ہوئے مقام سے پیا جائے۔

اَلشُّرْبُ مِنْ فِيِّ السِّقَاءِ

باب: مشکیزہ کے منہ سے (منہ لگا کر) پینا

19596 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَدِيرٍ، فَقَالَ: اشْرَبُوْا وَلَا تَكْرَعُوْا، لِيَغْسِلْ اَحَدُكُمْ يَدَيْهِ، ثُمَّ لِيَشْرَبْ، وَاَيُّ اِنَاءٍ اَنْقَى وأَنْظَفُ مِنْ يَّدَيْهِ اِذَا غَسَلَهُمَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنویں کے پاس سے گزرے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم پی لو! لیکن (پانی کو) منہ لگا کر نہ پینا' آدمی پہلے دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر پیے' کیونکہ آدمی کے دونوں ہاتھوں سے زیادہ پاک وصاف برتن اور کون سا ہوگا؟ جبکہ وہ ان دونوں کو دھو چکا ہو''۔

19597 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، سُئِلَ عَنِ الشُّرْبِ، مِنْ فِي السِّقَاءِ، قَالَ: يُنْهَى عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ لِعِكْرِمَةَ: فَمِنَ الرَّصَاصَةِ يُجْعَلُ فِي السِّقَاءِ، قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، اِنَّمَا يُمَصُّ مِثْلَ الثَّدْيِ

✵✵ عکرمہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے کے بارے میں دریافت کیا گیا'' تو انہوں نے فرمایا: اس سے منع کیا گیا ہے۔

ایک شخص نے عکرمہ سے کہا: جو رصاصہ (اس سے مراد ٹونٹی نما چیز ہے) مشکیزے میں لگایا جاتا ہے' اُس میں سے (پینے کا حکم کیا ہوگا؟)' تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ اسے پستان کی طرح چوسا جاتا ہے۔

19598 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ، قَالَ هِشَامٌ: فَاِنَّهُ يُنْتِنُهُ ذٰلِكَ

✵✵ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پیا جائے۔

ہشام کہتے ہیں: (اس کی وجہ یہ ہے) کہ ایسا کرنا' اُسے بدبودار کردے گا۔

19599 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَوْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ - مَعْمَرٌ شَكَّ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

19600 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيدٍ، اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِيْ دَارِهِمْ

* * حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے اور انہیں یہ بات بھی یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے گھر میں موجود ڈول میں سے پانی لے کر کلی کی تھی۔

اَلْاَكْلُ رَاكِبًا

باب: سوار ہونے کے عالم میں کھانا

19601 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا بَعَثَ اُمَرَاءَ كَتَبَ اِلَيْهِمْ: اِنِّيْ بَعَثْتُ (ص:430) اِلَيْكُمْ فُلَانًا فَاَمَرْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا، فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا فَلَمَّا بَعَثَ حُذَيْفَةَ اِلَى الْمَدَائِنِ كَتَبَ اِلَيْهِمْ: اِنِّيْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ فُلَانًا فَاَطِيْعُوْهُ . فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ لَّهُ شَاْنٌ، فَرَكِبُوْا اِلَيْهِ لِيَتَلَقَّوْهُ، فَلَقُوْهُ عَلٰى بَغْلٍ تَحْتَهُ اِكَافٌ، وَهُوَ مُعْتَرِضٌ عَلَيْهِ، رِجْلَاهُ مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ، فَلَمْ يَعْرِفُوْهُ، وَاَجَازُوْهُ فَلَقِيَهُمُ النَّاسُ فَقَالُوْا: اَيْنَ الْاَمِيْرُ؟ قَالُوْا: هُوَ الَّذِيْ لَقِيْتُمْ . قَالُوْا: فَجَعَلُوْا يَرْكُضُوْنَ فِيْ اَثَرِهِ، وَاَدْرَكُوْهُ وَفِيْ يَدِهِ رَغِيْفٌ، وَفِيْ يَدِهِ الْاُخْرٰى عِرْقٌ، وَهُوَ يَاْكُلُ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ، قَالَ: فَنَظَرَ اِلٰى عَظِيْمٍ مِّنْهُمْ، فَنَاوَلَهُ الْعِرْقَ وَالرَّغِيْفَ، قَالَ: فَلَمَّا غَفَلَ حُذَيْفَةُ اَلْقَاهُ، اَوْ اَعْطَاهُ خَادِمَهُ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے مقرر کردہ گورنر کو بھیجتے تھے' تو لوگوں کی طرف خط لکھا کرتے تھے: میں' فلاں شخص کو تمہاری طرف بھیج رہا ہوں اور میں نے اسے اسی بات کا حکم دیا ہے' تو تم نے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی ہے' جب انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو مدائن کی طرف بھیجا' تو ان لوگوں کو خط لکھا: میں' فلاں کو تمہاری طرف بھیج رہا ہوں' تم اس کی اطاعت کرنا' ان لوگوں نے کہا: ان صاحب کی' تو بڑی شان ہے' تو وہ لوگ سوار ہو کر (آبادی سے باہر) گئے' تا کہ ان کا استقبال کریں' انہیں سامنے سے ایک شخص نظر آیا' جو ایک خچر پر سوار تھا' اس کے نیچے چادر موجود تھی' اور وہ خچر پر یوں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کی دونوں ٹانگیں ایک طرف تھیں' اُن لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو پہچانا نہیں' اور ان کو چھوڑ کر آگے گزر گئے' پھر ان کی ملاقات کچھ دوسرے لوگوں سے ہوئی (جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ رہے تھے) انہوں نے دریافت کیا: امیر کہاں ہیں؟' تو دوسرے لوگوں نے جواب دیا: وہ (امیر ہی تھے) جو تم سے ملے تھے' تو وہ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے آئے' جب وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک ہاتھ میں روٹی تھی اور دوسرے ہاتھ میں (گوشت والی) ہڈی تھی' اور وہ

اس کو کھا رہے تھے' لوگوں نے انہیں سلام کیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان میں ایک شخص نمایاں حیثیت کا مالک محسوس ہو رہا ہے'' تو انہوں نے وہ ہڈی اور روٹی اُس کو پکڑا دی' جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی توجہ ہٹی'' تو اُس نے وہ ایک طرف رکھ دی' یا شاید اپنے خادم کو پکڑا دی۔

بَابُ السِّوَاكِ

باب: مسواک کرنا

19602 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ يُّحْفِيَنِيْ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ اسْتَنَّ قَبْلَ الْوُضُوْءِ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ میرے دانتوں کو نقصان پہنچائے گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے'' تو آپ وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

19603 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ فِي السِّوَاكِ: مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

✵✵ عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے (شاید یہ مراد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) مسواک کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''یہ منہ کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

19604 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَوَّكُ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ، فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ اَنْ كَبِّرْ، يَقُوْلُ: اَعْطِهِ اَكْبَرَهُمَا

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے' آپ کے پاس دو آدمی موجود تھے' آپ کی طرف وحی کی گئی: کہ آپ بڑے کو دیں (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ تھی) کہ آپ یہ مسواک اُس کو دیں' جو اُن دونوں میں بڑی عمر کا ہے۔

19605 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ "

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر ایسا نہ ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا' اپنی امت کو مشقت کا شکار کرنے کا ارادہ

نہیں تھا'' تو آپ ﷺ نے انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا تھا۔

اَلصَّحَابَةُ فِی السَّفَرِ

باب: سفر میں ساتھی ہونا

19606 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَرِهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ، وَحْدَهُ، وَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَّاتَ مَنْ اَسْاَلُ عَنْهُ؟

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی اکیلا سفر کرے وہ یہ فرماتے تھے: اس بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے؟ کہ اگر وہ مرجائے'' تو میں کس سے اُس کے بارے میں دریافت کروں گا؟

19607 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا يُسَافِرَنَّ رَجُلٌ وَّحْدَهُ، وَلَا يَنَامَنَّ فِیْ بَيْتٍ وَحْدَهُ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص اکیلا ہرگز سفر نہ کرے' اور نہ ہی کوئی گھر میں اکیلا سوئے۔

19608 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِیْ سَفَرٍ، فَقَالَ: شَيْطَانٌ ثُمَّ رَاَى رَجُلَيْنِ، فَقَالَ: شَيْطَانَانِ، ثُمَّ رَاَى ثَلَاثَةً، فَصَمَتَ، وَقَالَ: سَفَرٌ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو (تنہا) سفر کرتے ہوئے دیکھا' تو ارشاد فرمایا: ایک شیطان ہے' پھر آپ نے دو افراد کو (سفر کرتے ہوئے دیکھا)' تو ارشاد فرمایا: دو شیطان ہیں' پھر آپ نے تین افراد کو دیکھا' تو آپ خاموش رہے اور فرمایا: سفر (یعنی یہ لوگ' صحیح مسافر ہیں)۔

بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کو مار دینا

19609 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو ماردینے کا حکم دیا ہے۔

19610 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاُخْبِرَ بِامْرَاَةٍ لَّهَا كَلْبٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقُتِلَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں موجود کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' پھر آپ کو یہ بات بتائی گئی کہ مدینہ منورہ کے کنارے پر موجود ایک خا' تون کا کتا بچ گیا ہے' تو آپ نے اس کی طرف بھی کسی کو بھیجا اور اُسے بھی مار دیا گیا۔

19611 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ، اَوْ صَيْدٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جانوروں کی حفاظت' یا شکار والے کتے کے علاوہ کتا رکھتا ہے' اُس کے اجر میں سے' روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

19612 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ، اَوْ صَيْدٍ، اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جانوروں کی حفاظت' یا شکار والے' یا کھیت کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتا رکھتا ہے' اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے''۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ذکر کیا گیا'' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم کرے' وہ کھیت کے مالک تھے (یا کاشتکار تھے)۔٭

19613 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ دَارًا فِيْهَا كَلْبٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرشتے' ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں کتا موجود ہو۔

19614 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ هُبَيْرَةَ، يَقُوْلُ: جَاءَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ خُزَاعَةَ يَعُوْدُوْنَهُ، فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ ثَارَتْ فِيْ وُجُوْهِهِمُ الْكُلُبُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا يُبْقِيْنَ هٰؤُلَاءِ مِنْ عَمَلِ فُلَانٍ، كُلُّ كَلْبٍ مِّنْهَا يُنْقِصُ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطًا

٭٭ ابو ہبیرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ حضرات' خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے

٭ یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (1575) کے تحت' امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (1490) کے تحت' امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں' (189/7) پر' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (267/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (135/3) اور (158/4) پر' اس روایت کے ایک راوی' ابو سلمہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

والے ایک صاحب کی عیادت کرنے کے لیے اُن کے پاس آئے' جب ان صاحب نے دروازہ کھولا'' تو بہت سے کتے سامنے آ گئے'' تو ان اصحاب نے ایک دوسرے سے کہا: یہ کتے'' تو اِس شخص کا کوئی عمل باقی نہیں رہنے دیں گے' ان میں سے ہر ایک کتا' روزانہ ایک قیراط کم کردے گا۔

19615 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَاجِمًا، فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَاَنَّا اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ الْيَوْمَ؟ فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَنِي اَنْ يَّاْتِيَنِي، وَوَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِي، قَالَتْ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ لَهُمْ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ، فَاَمَرَ بِهِ، فَاُخْرِجَ وَنَضَحَ مَكَانَهُ، فَجَاءَ جِبْرِيلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ وَعَدْتَنِي اَنْ تَاْتِيَنِي؟ فَقَالَ جِبْرِيلُ: اِنَّ جِرْوَ كَلْبٍ كَانَ فِي الْبَيْتِ، وَاِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: - ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت پریشان تھے' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آج ہمیں آپ کی کیفیت تبدیل محسوس ہورہی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے پاس آئے گا' اللہ کی قسم! اس نے (کبھی) میرے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کی' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کتے کے پلّے کا خیال آیا' جو ان لوگوں کے سامان کے نیچے موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا' اُسے وہاں سے نکالا گیا اور اس جگہ پر پانی چھڑکا گیا' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا' کہ تم میرے پاس آؤ گے'' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: گھر میں کتے کا پلہ موجود تھا اور ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں کتا موجود ہو۔

معمر کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا۔

بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

باب: سانپ اور بچھو کو مار دینا

19616 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، وَالْاَبْتَرَ، فَاِنَّهُمَا يُسْقِطَانِ الْحَبَلَ، وَيَطْمِسَانِ الْبَصَرَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرَآنِي اَبُوْ لُبَابَةَ، اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً لِاَقْتُلَهَا فَنَهَانِي، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، قَالَ: اِنَّهُ قَدْ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَهُنَّ الْعَوَامِرُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سانپوں کو مار دو! دو دھاری والے اور دم کٹے سانپوں کو مار دو! کیونکہ یہ دونوں حمل کو ضائع کر دیتے ہیں اور بینائی کو ختم کر دیتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا میں اس وقت ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تا کہ اُسے مار دوں' تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا' میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مار دینے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے کہا: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو مار دینے سے منع کر دیا تھا۔

زہری کہتے ہیں: ''عوامر'' سے یہی مراد ہیں۔

19617 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ، اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةً اَوْ مَخَافَةَ ثَائِرٍ، فَلَيْسَ مِنَّا

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ الْحَيَّاتِ مَسِيخُ الْجِنِّ، كَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَةُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ

✵✵ عکرمہ نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور میرا خیال ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: کہ وہ (یعنی نبی اکرم) سانپوں کو مار دینے کا حکم دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اُن کے بدلہ لینے کے اندیشے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) خوف کی وجہ سے' اُنہیں چھوڑ دے'' تو وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: سانپ جنات کی مسخ شدہ شکل ہیں' جس طرح بندر' بنی اسرائیل کی مسخ شدہ شکل ہیں۔

19618 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِي الْعَدَبَّسِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَرِّقُوْا عَنِ الْمَنِيَّةِ وَاجْعَلُوا الرَّاْسَ رَاْسَيْنِ، وَلَا تُلِثُّوْا بِدَارِ مَعْجَزَةٍ، وَاَصْلِحُوْا مَثَاوِيَكُمْ، وَاَخِيفُوا الْحَيَّاتِ قَبْلَ اَنْ تُخِيفَكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ: اجْعَلُوا الرَّاْسَ رَاْسَيْنِ اَنْصَافَ عَبْدَيْنِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالْمَثَاوِي الْبُيُوْتُ، وَفَرِّقُوْا عَنِ الْمَنِيَّةِ: فَرِّقُوا الضِّيَاعَ

✵✵ ابوعدبس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''موت سے بچ کے رہو! اور ایک سر کو دو سر بنا دو' اور ایسے گھر میں قیام نہ کرو' جو عاجز کرنے والا ہو (یعنی تنگ ہو) اور اپنی رہائشی جگہ کو ٹھیک رکھو' اور سانپوں کو خوف کا شکار کرو' اس سے پہلے کہ وہ تمہیں خوف کا شکار کر دیں''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک سر کو دو سر بنا دو' سے مراد دو غلاموں کو نصف' نصف کرنا ہے' امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ''مثاوی'' سے مراد گھر ہے' اور موت سے بچ کے رہنے سے مراد' ضائع ہونے سے بچنا ہے۔

19619 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الْجَانِّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

19620 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: لَدَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ، فَنَفَضَ يَدَهُ، وَقَالَ: لَعَنَكِ اللّٰهُ، اِنْ لَا تُبَالِيْنَ نَبِيًّا، وَلَا غَيْرَهُ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ایک بچھو نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈنک مارا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اُسے پرے کیا' اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے' کہ تم نہ' تو نبی کی پروا کرتے ہو' اور نہ کسی اور کی۔

19621 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ الْكُوْفِيِّيْنَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَكَاَنَّمَا قَتَلَ كَافِرًا، وَمَنْ قَتَلَ عَقْرَبًا، فَكَاَنَّمَا قَتَلَ كَافِرًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اُن کو ماردیتا ہے' وہ گویا ایک کافر کو قتل کرتا ہے اور جو شخص بچھو کو ماردیتا ہے' وہ گویا ایک کافر کو قتل کرتا ہے۔

بَابُ حُبِّ الْمَالِ

باب: مال کی محبت کا تذکرہ

19622 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ اِلٰى خَيْرٍ فَاَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ بِكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهُ، حَتّٰى يَرٰى اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ

✵✵ ابوصالح روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے واسطے سے تم سے مانگے' تم اُسے دو' اور جو شخص تمہیں بھلائی کی طرف دعوت دے' تو تم اس کی دعوت قبول کرو' اور جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تم اس کو اس کا بدلہ دو' اگر تمہیں (بدلے میں دینے کے لیے کچھ) نہیں ملتا' تو تم اس کے لئے (اتنی) دعا کرو کہ وہ یہ سمجھے کہ تم نے اُسے بدلہ دے دیا ہے''۔

19623 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ، تَمَنّٰى اِلَيْهِمَا وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر ابن آدم کی' مال کی دو وادیاں ہوں'' تو وہ ان دونوں کے ہمراہ تیسری وادی ملنے کی آرزو کرے گا' ابن آدم کا پیٹ

صرف مٹی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کر لیتا ہے"۔

19624 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ فِيمَا اُنْزِلَ مِنَ الْوَحْيِ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ، تَمَنَّى اِلَيْهِمَا وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو وحی نازل ہوئی تھی اس میں ایک یہ بات بھی تھی:

"اگر ابن آدم کی مال کی دو وادیاں ہوں" تو وہ ان دونوں کے ہمراہ تیسری وادی کی بھی آرزو کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کر لیتا ہے"۔

19625 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَا تَتَّخِذُوا الْاَمْوَالَ بِمَكَّةَ، وَاتَّخِذُوهَا بِالْمَدِينَةِ، فَاِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ مَعَ مَالِهِ

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے اہل مدینہ! تم مکہ مکرمہ میں اپنے اموال نہ رکھو انہیں مدینہ منورہ میں رکھو کیونکہ آدمی کا دل اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے"۔

اَلْعِتْقُ اَفْضَلُ اَمْ صِلَةُ الرَّحِمِ؟

باب: غلام آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا صلہ رحمی کرنا؟

19626 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَعْتَقَتْ مَيْمُونَةُ اَمَةً لَهَا سَوْدَاءَ، فَذَكَرَتْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا كُنْتِ اَعْطَيْتِهَا اُخْتَكِ الْاَعْرَابِيَّةَ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: - فَتَرْعَى عَلَيْهَا

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سیاہ فام کنیز کو آزاد کر دیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم نے اُسے (یعنی سیاہ فام کنیز کو) دیہات میں رہنے والی اپنی بہن کو کیوں نہیں دیدیا"۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: "وہ (کنیز) اُس عورت (یعنی دیہات میں رہنے والی تمہاری بہن) کی بکریاں چرا لیتی"۔

19627 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسکین کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے' اور رشتہ دار کو وہ (یعنی صدقہ دینا) دو پہلو رکھتا ہے' صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا''۔

19628 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ فِیْ حِجْرِی، وَلَيْسَ لَهُمْ اِلَّا مَا اَنْفَقْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ كَذَا وَلَا كَذَا، اَفَلِیْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقِی عَلَيْهِمْ فَاِنَّ لَكِ اَجْرَ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

٭٭ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے' سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بچے میرے زیر کفالت ہیں' اُن کے پاس کوئی مال نہیں ہے' صرف وہی ہے' جو میں اُن پر خرچ کرتی ہوں' اور میں ابھی اتنے' اتنے عرصے تک انہیں چھوڑ بھی نہیں سکتی'' تو میں اُن پر جو خرچ کرتی ہوں' کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اُن پر خرچ کرو! کیونکہ تم اُن پر جو خرچ کرو گی' تمہیں اس کا اجر ملے گا''۔

19629 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَيْسَ الْوَصْلُ اَنْ تَصِلَ مَنْ وَّصَلَكَ، ذٰلِكَ الْقِصَاصُ، وَلٰكِنَّ الْوَصْلَ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''صلہ رحمی کرنا' یہ نہیں ہے کہ تم اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرو' جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو' یہ تو بدلہ ہوگا' صلہ رحمی یہ ہے کہ تم اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرو' جو تمہارے ساتھ لاتعلقی اختیار کرتا ہو''۔

بَابُ الدُّعَاءِ

باب: دعا کا تذکرہ

19630 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَكْثَرَ مَا تَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ، قَالَ: اِنَّهُ مَنْ غَرِمَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ، وَحَدَّثَ فَكَذَبَ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گناہ اور قرض سے پناہ مانگا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ قرض سے بکثرت پناہ مانگتے ہیں؟' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مقروض ہوتا ہے' وہ وعدہ کرے' تو خلاف ورزی کرتا ہے اور بات کرے' تو غلط بیانی کرتا ہے''۔

19631 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِىْ مِنْ خَطِيْئَتِىْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطِيْئَتِىْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں غربت کی آزمائش کے شر سے اور خوشحالی کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! تو میرے دل کو گناہوں سے یوں صاف رکھنا جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف رکھا ہے اور تو میرے اور گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ رکھنا جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے اے اللہ! میں سستی بڑھاپے گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

19632 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى شُكْرِكَ، وَذِكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّغْلِبَنِىْ دَيْنٌ، اَوْ عَدُوٌّ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! اپنے شکر اپنے ذکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد فرما! اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر قرض یا دشمن غالب آ جائے اور میں لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

19633 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غِنًى مُبْطِرٍ، وَفَقْرٍ مُلِبٍّ، اَوْ مُرِبٍّ

٭٭ عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: طاؤس یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسی خوشحالی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سرکش بنا دے اور ایسی غربت سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو برقرار رہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جو تباہ حال کر دے''۔

19634 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ، وَالْبَرَصِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جنون (یعنی پاگل پن) برص (یعنی پھلبہری) جذام (یعنی کوڑھ) اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا

ہوں''۔

19635 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمَنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمَنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمَنْ قَوْلٍ لَا يُسْمَعُ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو ڈرنے والا نہ ہو' اور ایسے نفس سے (تیری پناہ مانگتا ہوں) جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے (تیری پناہ مانگتا ہوں) جو نفع نہ دے' اور ایسی بات سے (تیری پناہ مانگتا ہوں) جو سنی نہ جائے' اے اللہ! میں ان چاروں چیزوں کے شر سے' تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

19636 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: اِنَّهُ كَسْلَانٌ، اَوْ يَقُوْلَ لِصَاحِبِهِ: اِنَّكَ لَكَسْلَانٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں بھوک سے' تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بری ساتھی ہے' اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بری عادت ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی یہ کہے: وہ کسل مندی کا شکار ہے' یا وہ اپنے ساتھی سے یہ کہے: تم کسل مندی کا شکار ہو۔

19637 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ فِيْ مَدِيْنَةِ رَسُوْلِكَ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے' تیری راہ میں' اور تیرے رسول کے شہر میں' شہادت کا سوال کرتا ہوں''۔

19638 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ ثَلَاثٍ: مِنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ، وَمِنْ وَاْدِ الْبَنَاتِ، وَمِنْ مَنْعٍ وَهَاتِ. وَسَمِعْتُهُ يَنْهٰى عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ قِيْلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

✵✵ وراد' جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب (یعنی سیکرٹری) تھے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ تم میری طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث لکھ کر بھجواؤ! تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزوں سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے' ماؤں کی نافرمانی کرنے سے' بیٹیوں کو زندہ گاڑ دینے سے اور ''منع وہات'' سے (یہاں ''منع'' سے مراد یہ ہے کہ جو ادائیگی انسان پر لازم ہو اس کو ادا نہ کرے' جیسے زکوٰۃ ادا نہ کرے' اور ''ہات'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی جس مال کو وصول کرنے کا مجاز نہ ہو' اس کا تقاضا کرے' جیسے اگر وہ زکوٰۃ وصول کرنے کا مستحق نہیں ہے' تو اس کو لینے کا تقاضا بھی نہ کرے' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' قیل وقال (یعنی غیر ضروری کلام) سے' مال ضائع کرنے سے' اور بکثرت سوال کرنے (یا مانگنے) سے' اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! جسے' تو عطا کر دے' اُس کے لیے کوئی رکاوٹ بننے والا نہیں ہے' اور' تو جو فیصلہ دیدے' اُسے کوئی مسترد کرنے والا (یا لوٹانے والا) نہیں ہے' اور تیرے مقابلے میں' کوشش کرنے والے کی کوشش' نفع نہیں دیتی ہے''۔

1639 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ، وَمِنْ سَيِّءِ الْاَخْلَاقِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نا چاقی' منافقت' اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

19640 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ، اللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ عَدُوِّيْ، وَاَرِنِيْ مِنْهُ ثَاْرِيْ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے' یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ!' تو مجھے' میری سماعت اور میری بصارت کے ذریعے نفع دیتے رہنا' اور ان دونوں کو میرا وارث بنانا (یعنی یہ دونوں ہمیشہ سلامت رہیں) اے اللہ!' تو مجھ پر میرے دشمن کو مسلط نہ کرنا اور مجھے اُس کے حوالے سے میرا انتقام دکھا دینا''۔

19641 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ مَسْاَلَتَهُ، اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر' تو چاہے'' تو میری مغفرت کر دینا' اے اللہ! اگر' تو چاہے'' تو مجھ پر رحم کرنا' اے اللہ! اگر' تو چاہے'' تو مجھے رزق عطا کرنا' - بلکہ آدمی کو دعا مانگتے ہوئے پر عزم رہنا چاہیے' کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہے' وہ

کرسکتا ہے اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرسکتا"۔

19642 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّسْاَلَ فَلْیَبْدَاْ بِالْمِدْحَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِیَدْعُ بَعْدُ، فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ یَّنْجَحَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب کوئی شخص دعا مانگنے کا ارادہ کرے" تو اُسے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہیے جو اس کی شان کے لائق ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے اور پھر اس کے بعد دعا کرنی چاہیے وہ (دعا) اس کے زیادہ لائق ہوگی کہ وہ قبول ہو"۔

19643 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ، فَیَقُوْلُ: اِنِّیْ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آدمی کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے اور یہ نہ کہے: میں نے دعا کی لیکن وہ قبول ہی نہیں ہوئی"۔

19644 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ مَنْ یُكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ، بَابِ الْمَلِكِ، یُوْشِكُ اَنْ یُّفْتَحَ لَهٗ، وَمَنْ یُّكْثِرِ الدُّعَاءَ یُوْشِكُ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَهٗ

✵✵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو شخص بکثرت دروازہ کھٹکھٹاتا ہے (یعنی بادشاہ کا دروازہ) تو عنقریب وہ اس کے لئے کھل جائے گا اور جو شخص دعا کرتا ہے تو عنقریب وہ اس کے حق میں قبول ہوگی"۔

19645 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، یَقُوْلُ: دَعْوَةٌ فِی السِّرِّ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ دَعْوَةً فِی الْعَلَانِیَةِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: "پوشیدہ طور پر ایک مرتبہ دعا کرنا اعلانیہ طور پر ستر مرتبہ دعا کرنے کے برابر ہے"۔

19646 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ: یَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ، فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ مَا اَكْثَرَ مَا تَقُوْلُ: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ یُقَلِّبُهَا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے دلوں کو ثابت رکھنے والے! تو ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھنا"۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ بکثرت یہ پڑھتے ہیں: "اے دلوں کو پھیرنے

والے!......''۔تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک قلوب' اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے' دو انگلیوں کے درمیان ہیں' جنہیں وہ پلٹ بھی دیتا ہے''۔

19647 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ، اللّٰهُمَّ اهْدِنَا وَاهْدِ بِنَا، وَانْصُرْنَا وَانْصُرْ بِنَا، اللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ، اللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' ایک شخص کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ایمان کی زینت کے ہمراہ' ہمیں آراستہ کردے'' تو ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت کا ذریعہ بنادے' اے اللہ!' تو ہمیں ہدایت پر ثابت قدم رکھ' اور ہمارے ذریعے ہدایت نصیب فرما'' تو ہمیں مدد عطا کر' اور ہمارے ذریعے مدد نصیب فرما' اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے!' تو ہمارے دلوں کو' اپنے دین پر ثابت رکھ' اے اللہ! میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں' جو ختم نہ ہو' اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا (سوال کرتا ہوں) جو منقطع نہ ہو' اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت کا سوال کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق (کا سوال کرتا ہوں) جو کسی پریشانی اور نقصان اور گمراہ کرنے والے فتنے کے بغیر ہو' اے اللہ! میں' تجھ سے قضاء (یعنی تقدیر کے فیصلے) کے بعد (اس پر راضی رہنے) اور مرنے کے بعد ٹھنڈی (یعنی بہترین) زندگی کا سوال کرتا ہوں''۔

19648 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ اِلَيْهِ يَدَهُ اَنْ يَّرُدَّهَا صِفْرًا حَتّٰى يَجْعَلَ فِيْهَا خَيْرًا

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارا پروردگار حیاء کرنے والا' مہربان ہے' وہ اس بات سے حیاء کرتا ہے کہ جب بندہ اس کی بارگاہ میں اپنا ہاتھ بلند کرے' تو وہ اُسے نامراد واپس کردے (اِس لیے) وہ اس میں بھلائی ڈال دیتا ہے''۔

19649 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ، قَالَ: دُعَاءُ الْمُؤْمِنِ عَلٰى ثَلَاثٍ: خَيْرٍ يُّعَجَّلُ، اَوْ ذَنْبٍ يُّغْفَرُ، اَوْ خَيْرٍ يُّدَّخَرُ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''مومن کی دعا (کا نتیجہ) تین صورتوں میں ہوتا ہے' یا' تو اُسے جلدی بھلائی دے دی جاتی ہے' یا کسی گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے' یا (اُس کے لیے) بھلائی کو ذخیرہ کرلیا جاتا ہے''۔

19650 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ دَعْوَتَهُ، اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِثْلَهَا سُوءًا، اَوْ حَطَّ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدْرِهَا، مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِعِ رَحِمٍ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی دعا مانگنے والا دعا مانگتا ہے'' تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے' یا پھر اُس سے اِس کی مانند کوئی برائی دور کر دیتا ہے' یا اُس مقدار کے حساب سے' اُس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے' جبکہ اُس نے کسی گناہ' یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کی ہو''۔

19651 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ثَلَاثٌ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ يُحَفِّظُهُنَّ، ثُمَّ لَا يُنَسِّيهُنَّ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِي، وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي، وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِي

✵✵ حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: تین باتیں (یعنی دعائیں) ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے' اُسے (وہ تین باتیں) یاد کروا دیتا ہے اور وہ (تین باتیں) اُسے بھلاتا نہیں ہے (وہ تین دعائیں یہ ہیں:)

''اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں'' تو اپنی رضامندی کے بارے میں' میری کمزوری کو قوت عطا کر دے' اور میری پیشانی پکڑ کر بھلائی کی طرف کر دے' اور اسلام کو میری رضا کی آخری حد بنا دے''۔

بَابُ مُنَادِی السَّحَرِ

باب: سحری کے وقت اعلان کرنے والا

19652 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: اِذَا أَخْفَقَتِ الطَّيْرُ بِاَجْنِحَتِهَا - يَعْنِيْ السَّحَرَ -، نَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، وَيَا فَاعِلَ الشَّرِّ انْتَهِ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ، هَلْ مِنْ تَائِبٍ يُتَابُ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يُنَادِی: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا، حَتَّى الصُّبْحِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب پرندہ اپنے پر مارتا ہے (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب سحری کا وقت ہوتا ہے'' تو ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے:

''اے بھلائی کے طلبگار! آگے آ جاؤ! اے برائی کرنے والے! باز آ جاؤ! کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے؟ کیا کوئی' توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی' توبہ قبول ہو جائے؟ پھر وہ بلند آواز میں یہ کہتا ہے: اے اللہ!' تو (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو' اُس کی جگہ مزید عطا فرما' اور روک کر رکھنے والے کو (یعنی خرچ نہ کرنے والے کے' مال کو) ضائع کر دے' ایسا صبح ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

19653 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَالْاَغَرُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، صَاحِبَا اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِیْ؟ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِیْ؟ فَاَغْفِرَ لَهٗ، مَنْ يَسْاَلُنِیْ؟ فَاُعْطِيَهٗ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار' ہر رات میں' اُس وقت آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اور وہ یہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے مغفرت مانگتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟''۔

19654 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ نَزَلَ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَاءِ، فَيُنَادِیْ فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَيَتُوْبَ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ، هَلْ مِنْ دَاعٍ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ، اِلَى الْفَجْرِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ شروع ہوتا ہے'' تو وہ اِس آسمان کی طرف نزول کرتا ہے' اور اعلان کرتے ہوئے یہ فرماتا ہے: کیا کوئی' توبہ کرنے والا ہے' جو توبہ کرلے؟ (یا اس کی توبہ قبول ہو؟) کیا کوئی مغفرت مانگنے والا ہے' کیا کوئی دعا کرنے والا ہے' کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسا (یعنی یہ اعلان) صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

اَلْقَوْلُ اِذَا رَاَيْتَ الْمُبْتَلٰى

باب: (کسی بیماری یا تکلیف وغیرہ میں) مبتلا شخص کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

19655 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِذَا اسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا الْبَلَاءِ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ اَبَدًا، كَائِنًا مَا كَانَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ اَيُّوْبَ يَذْكُرُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

٭٭ سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: جب کوئی شخص کسی کو (کسی بیماری یا تکلیف وغیرہ میں) مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد' اُس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے اُس چیز کے حوالے سے عافیت عطا کی ہے' جس میں اُس نے تمہیں مبتلا کیا ہے' اور اس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے' بہت سے لوگوں پر بھرپور فضیلت عطا کی ہے''۔

تو وہ (بیماری' تکلیف یا آزمائش) اِس (دعا کو پڑھنے والے) کو کبھی بھی لاحق نہیں ہوگی' خواہ وہ (بیماری' تکلیف' یا آزمائش) جو کوئی بھی ہو۔

معمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کے علاوہ' ایک شخص کو اِس روایت میں یہ الفاظ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو وہ آزمائش اُس (دعا کو پڑھنے والے) شخص کو لاحق نہیں ہوگی''۔

اَسْمَاءُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے اسماء کا تذکرہ

19656 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اسْمًا مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدًا، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَزَادَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں (یعنی) ایک کم' سو' جو شخص انہیں یاد کر لے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

ہمام بن منبہ نے' اپنی روایت میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے''۔

اَسْمَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء کا تذکرہ

19657 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا الْمَاحِي: الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ: الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ "

✵✵ محمد بن جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ' اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے کچھ مخصوص نام ہیں' میں' احمد ہوں' میں' محمد ہوں' میں' ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹادے گا' میں' حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا' اور میں' عاقب ہوں''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: ''عاقب'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو۔

بَابُ هَدِيَّةِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کا تحفہ

19658 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ مُلَاعِبُ الْاَسِنَّةِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ، فَعَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ، فَاَبٰى اَنْ يُّسْلِمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ لَا اَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ملاعب الاسنۃ'' (لقب رکھنے والا' ایک مشرک) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی دعوت دی'' تو اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک کا تحفہ قبول نہیں کرتا ہوں۔

19659 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا آخُذُ مِنْ رَجُلٍ - اَظُنُّهُ قَالَ: - مُشْرِكٍ زَبْدًا يَعْنِيْ رِفْدًا

قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ

✵✵ حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں کسی مشرک شخص سے پنیر بھی نہیں لوں گا'' - (یہاں ایک لفظ ''مشرک'' کے بارے میں راوی کو شک ہے) راوی کہتے ہیں: یعنی وہ جو عطیہ (یا تحفے) کے طور پر ہو۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

باب: ولیمہ کا تذکرہ

19660 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَلِيمَةِ: اَوَّلُ يَوْمٍ حَقٌّ، وَالثَّانِيْ مَعْرُوْفٌ، وَالثَّالِثُ رِيَاءٌ وَسُمْعَةٌ

✵✵ حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''(ولیمہ کرنا) پہلے دن حق ہے' دوسرے دن بھلائی ہے' اور تیسرے دن ریاکاری اور چرچا (یعنی شہرت کے حصول کی خواہش) ہے''۔

19661 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: دُعِيَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَوَّلَ يَوْمٍ فَاَجَابَ، وَالْيَوْمَ الثَّانِيْ فَاَجَابَ، وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَحَصَبَهُمْ بِالْبَطْحَاءِ، وَقَالَ: اذْهَبُوْا اَهْلَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ

* * قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب کی پہلے دن (ولیمہ کی) دعوت کی جاتی ''تو وہ قبول کر لیتے' اگر دوسرے دن کی جاتی' تو وہ قبول کر لیتے اور اگر تیسرے دن کی جاتی'' تو وہ اُس شخص کو کنکریاں مارتے تھے اور یہ کہتے تھے: تم لوگ چلے جاؤ! تم ریاکاری اور شہرت حاصل کرنے والے لوگ ہو۔

19662 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى اِلَيْهِ الْغَنِيُّ وَيُتْرَكُ الْمِسْكِيْنُ، وَهِيَ حَقٌّ، مَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ عَصٰى . وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا قَالَ: وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے' جس میں مالدار کو بلا لیا جاتا ہے اور غریب کو چھوڑ دیا جاتا ہے' اور یہ (یعنی ولیمہ) حق ہے' جو شخص اس کو ترک کرے گا' وہ نافرمانی کا مرتکب ہوگا۔

معمر رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات یہ الفاظ بھی نقل کرتے تھے: جو شخص اس دعوت کو قبول نہ کرے' اس نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

19663 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دُعِيَ يَوْمًا اِلٰى طَعَامٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَمَّا اَنَا فَاَعْفِنِيْ مِنْ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: لَا عَافِيَةَ لَكَ مِنْ هٰذَا

* * مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دن کھانے کی دعوت دی گئی'' تو حاضرین میں سے ایک شخص بولا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں' تو اِس سے بچتا ہوں'' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس شخص سے فرمایا: اس حوالے سے تمہارے لیے عافیت نہیں ہے۔

19664 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، قَالَ: دُعِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى طَعَامٍ، وَهُوَ يُعَالِجُ مِنْ اَمْرِ السِّقَايَةِ شَيْئًا، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: قُوْمُوْا اِلٰى اَخِيكُمْ، وَاَجِيْبُوْا اَخَاكُمْ، فَاقْرَءُ وا عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَاَخْبِرُوْهُ اَنِّيْ مَشْغُوْلٌ

* * عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کھانے کی دعوت دی گئی' وہ اس وقت ''سقایہ'' (یعنی حاجیوں کو آب زمزم پلانے) سے متعلق کسی کام میں مصروف تھے' انہوں نے حاضرین سے کہا: تم لوگ اُٹھ کر اپنے بھائی کے پاس جاؤ' اور اپنے بھائی کی دعوت کا جواب دو' اور اسے سلام کہہ دینا اور اسے یہ بتا دینا کہ میں مصروف ہوں۔

19665 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: تَزَوَّجَ اَبِيْ فَدَعَا النَّاسَ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ، فَدَعَا اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيمَنْ دَعَا، فَجَاءَ يَوْمَئِذٍ، وَهُوَ صَائِمٌ فَصَلّٰى، يَقُوْلُ: دَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ خَرَجَ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میرے والد نے شادی کر لی' انہوں نے آٹھ دن تک لوگوں کی دعوت کی' انہوں نے جن

لوگوں کو بلوایا تھا' اُن میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' وہ ایک دن تشریف لائے' انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا'' تو انہوں نے دعا دی' یعنی انہوں نے برکت کی دعا کی اور تشریف لے گئے۔

19666 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَعَا اَحَدَكُمْ اَخُوْهُ فَلْيُجِبْ، عُرُسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهُ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو اُس کا بھائی دعوت میں بلائے' تو اُسے جانا چاہیے' خواہ وہ (دعوت) شادی کی ہو' یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو''۔

بَابُ الدُّبَّاءِ

باب: کدّو کا تذکرہ

19667 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيْدًا قَدْ صُبَّ عَلَيْهِ لَحْمٌ فِيْهِ دُبَّاءٌ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ الدُّبَّاءَ فَيَاْكُلُهُ، قَالَ: وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ، قَالَ ثَابِتٌ: فَسَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ: فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ بَعْدُ، اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ

✸✸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جو درزی تھا' اُس نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی' اس نے آپ کے سامنے سے ثرید رکھا' جس میں ایسا گوشت ڈالا گیا تھا' جس میں کدو بھی تھے'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کدّو نکال کر کھانے لگے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدّو کو پسند کرتے تھے۔

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اُس کے بعد جب بھی میرے لیے کھانا بنایا گیا'' تو اگر میرے لیے ممکن ہو' تو میں اس میں کدّو ضرور ڈلوالیتا ہوں۔

بَابُ الْهَدِيَّةِ

باب: ہدیہ کا تذکرہ

19668 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اُهْدِيَتْ لِيْ كُرَاعٌ لَّقَبِلْتُهَا، وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهَا لَاَجَبْتُ

✸✸ حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے (بکری کا) پایہ بھی تحفہ کے طور پر پیش کیا جائے'' تو میں اُسے قبول کرلوں گا اور اگر مجھے اس کی دعوت میں بلایا

جائے" تو میں دعوت قبول کرلوں گا"۔

19669 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَحْقِرَنَّ امْرَاَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ، قَالَ زَيْدٌ: الظِّلْفُ

٭٭ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی عورت پڑوسن کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو ہرگز حقیر نہ سمجھے خواہ وہ فرسن ہی کیوں نہ ہو"۔ راوی بیان کرتے ہیں: لفظ "فرسن" کا مطلب "ظلف" (یعنی بکری کا پاؤں) ہے"۔

19670 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ امْرَاَةً تَخْرُجُ مِنْ عِنْدِ عَائِشَةَ، وَمَعَهَا شَيْءٌ تَحْمِلُهُ، فَقَالَ لَهَا: مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: اَهْدَيْتُهُ لِعَائِشَةَ فَاَبَتْ اَنْ تَقْبَلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ حِيْنَ دَخَلَ عَلَيْهَا: هَلَّا قَبِلْتِيهِ مِنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا مُحْتَاجَةٌ، وَهِيَ كَانَتْ اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنِّي، قَالَ: فَهَلَّا قَبِلْتِيهِ مِنْهَا، واعطيتيها خَيْرًا مِّنْهُ

٭٭ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا سامنا ایک خاتون سے ہوا جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے باہر نکلی تھی اور اس کے پاس کوئی چیز تھی جسے اُس نے اٹھایا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے کے طور پر پیش کیا تھا لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا نبی اکرم ﷺ جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے" تو آپ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم نے اُس سے (وہ تحفہ) قبول کیوں نہیں کیا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ محتاج عورت تھی اور اس چیز کی مجھ سے زیادہ ضرورت مند تھی" تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ کہ وہ اُس سے قبول کرلیتیں اور اُسے اُس سے زیادہ بہتر چیز دے دیتیں"۔

19671 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اشْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا، فَاَرْسَلَ اِلٰى امْرَاَةٍ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا اَعْنَاقًا، فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اُهْدِيَهَا لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلِمَ؟ اَوَ لَيْسَتْ اَقْرَبَهَا اِلَى الْخَيْرَاتِ، وَاَبْعَدَهَا مِنَ الْاَذٰى

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو گوشت کھانے کی خواہش محسوس ہوئی آپ نے ایک خاتون کو پیغام بھیجا تو اس نے جواب دیا: ہمارے پاس صرف گردن کا گوشت بچا ہے اور مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ وہ میں آپ کو تحفے کے طور پر پیش کروں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کیوں؟ کیا وہ (یعنی گردن کا حصہ) بھلائی کے سب سے زیادہ قریب نہیں ہے اور گندگی سے سب سے زیادہ دور نہیں ہے؟

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا، اَثْنٰى عَلَيْهِ النَّاسُ

باب: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو لوگ اُس کی تعریف کرتے ہیں

19672 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَثْنُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: كَانَ مَا عَلِمْنَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى، فَقَالَ: اَثْنُوا عَلَيْهِ، فَقَالُوْا: بِئْسَ الْمَرْءُ كَانَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَجَبَتْ اَنْتُمْ شُهُوْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بارے میں بیان کرو! لوگوں نے کہا: ہمارے علم کے مطابق یہ ایک ایسا شخص تھا' جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا تھا' لوگوں نے بھلائی کے حوالے سے اس کی تعریف کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اور جنازہ گزرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بارے میں بیان کرو' تو لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں' یہ برا آدمی تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' تم لوگ زمین میں' اللہ کے گواہ ہو۔*

19673 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا، قَالَ لِجِبْرِيْلَ: اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ: اِنَّ رَبَّكُمْ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ، قَالَ: فَيُحِبُّوْهُ اَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ، وَاِذَا اَبْغَضَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو وہ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: بے شک میں' فلاں سے محبت کرتا ہوں' تم بھی اُس سے محبت رکھو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں سے یہ کہتے ہیں: تمہارا پروردگار' فلاں سے محبت کرتا ہے' تم بھی اُس سے محبت رکھو' تو آسمان والے اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں' اور اُس شخص کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے' اور جب وہ (یعنی پروردگار) کسی کو ناپسند کرتا ہے' تو بھی اس کی مانند ہوتا ہے''۔**

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (197/3) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (221/3) پر' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (949) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ثابت کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (267/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2637) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' سہیل بن ابوصالح کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (173/9) پر اس روایت کے ایک راوی' ابوصالح کے طریق کے ساتھ' اس کی مانند نقل کی ہے۔

19674 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِيَّاكُمْ وَفِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے:

''مؤمن کی فراست سے بچو! کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔

19675 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: كَتَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰى مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ: سَلَامٌ عَلَيْكَ . اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَمِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، فَاِذَا اَحَبَّهُ اللّٰهُ حَبَّبَهُ اِلٰى عِبَادِهٖ، وَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَمِلَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، فَاِذَا اَبْغَضَهُ بَغَّضَهُ اِلٰى عِبَادِهٖ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا:

''امابعد! جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت والا عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے تو اسے اپنے بندوں کے نزدیک بھی محبوب بنادیتا ہے اور جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے اور جب وہ اُسے ناپسند کرتا ہے تو اپنے بندوں کے نزدیک بھی اسے ناپسندیدہ بنادیتا ہے''۔

19676 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، اَنَّ كَعْبًا، قَالَ: مَا اسْتَقَرَّ ثَنَاءٌ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى يَسْتَقِرَّ فِي السَّمَاءِ

٭٭ کعب (شاید کعب احبار مراد ہیں) فرماتے ہیں: زمین میں (کسی انسان کی) تعریف اس وقت تک نہیں ٹھہرتی ہے جب تک وہ آسمان میں ٹھہر نہیں جاتی ہے۔

بَابُ الْعُطَاسِ

باب: چھینکنے کا تذکرہ

19677 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، اَمَا يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا يَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ؟ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلِ الْقَوْمُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ . وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

٭٭ ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود ایک شخص کو چھینک آ گئی تو اس نے کہا: آپ پر سلام ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر اور تمہاری ماں پر بھی (سلام ہو) کیا کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ جب اُسے چھینک آئے تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ جب کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمدللہ کہنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کو یرحمک اللہ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم

کرے) کہنا چاہیے اور اس شخص کو یہ کہنا چاہیے: یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مغفرت کرے)

وُجُوْبُ التَّشْمِيتِ

باب: چھینک کا جواب دینے کا واجب ہونا

19678 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ اَنَسًا، قَالَ: عَطَسَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ، فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، شَمَّتَّ فُلَانًا وَّلَمْ تُشَمِّتْنِيْ؟ قَالَ: اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے دو افراد کو چھینک آئی' آپ نے ان دونوں میں سے ایک کو چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا' اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے فلاں کو چھینک کا جواب دیا ہے اور مجھے جواب نہیں دیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور تم نے اس کی حمد بیان نہیں کی۔

19679 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ يَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ: رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ

✵✵ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک مسلمان پر' اُس کے بھائی کے حوالے سے پانچ چیزیں لازم ہیں' سلام کا جواب دینا' چھینکنے والے کو جواب دینا' دعوت قبول کرنا' بیمار کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا''۔

19680 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، ذَكَرَهُ عَنْ بَعْضِهِمْ، قَالَ: حَقٌّ عَلَى الرَّجُلِ اِذَا عَطَسَ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ، وَيَرْفَعَ بِذٰلِكَ صَوْتَهُ فَيَسْمَعَ مَنْ عِنْدَهُ، وَحَقٌّ عَلَيْهِمْ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ اَنْ يُّشَمِّتُوْهُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے' بعض حضرات کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں:

''آدمی پر یہ لازم ہے کہ جب اُسے چھینک آئے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور حمد بیان کرتے ہوئے' اپنی آواز کو اتنا بلند رکھے کہ اُس کے پاس موجود فرد اُس کو سن سکیں' اور ان (یعنی پاس موجود) لوگوں پر لازم ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو وہ لوگ اس کو چھینک کا جواب دیں (یعنی ''یرحمک اللہ'' کہیں)''۔

19681 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ اِذَا تَتَابَعَ عَلَيْهِ الْعُطَاسُ ثَلَاثًا، وَقَالَ رَجُلٌ لِمَعْمَرٍ: هَلْ يُشَمِّتُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ اِذَا عَطَسَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب چھینکنے والے کو یکے بعد دیگرے چھینکیں آئیں' تو اُسے (صرف) تین مرتبہ جواب دیا

جائے گا۔

ایک شخص نے معمر سے کہا: کیا عورت کو چھینک آنے پر آدمی اُسے جواب دے سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19682 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، یَرْفَعُهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَمِّتْهُ ثَلَاثًا فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ زُکَامٌ

✵✵ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اُسے (یعنی چھینکنے والے کو) تین مرتبہ جواب دو اُس کے بعد جو (چھینکیں اُسے آئیں گی) وہ زکام ہوگا"۔

حَدِیْثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی حدیث کا تذکرہ

19683 - قَرَاْنَا عَلٰی عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عَسٰی اَحَدُکُمْ اَنْ یُّکَذِّبَنِی، وَهُوَ مُرْتَفِقٌ، - قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: - یُحَدَّثُ عَنِّیْ بِالْحَدِیْثِ فَیَقُوْلُ: مَا قَالَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب ایسا ہوگا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص مجھے جھٹلا دے گا اور وہ کہنی سے ٹیک لگائے ہوئے ہوگا (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اُسے میرے حوالے سے کوئی حدیث بیان کی جائے گی تو وہ یہ کہے گا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے۔

19684 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ عَسٰی اَحَدُکُمْ اَنْ یُّکَذِّبَنِیْ وَهُوَ مُتَّکِءٌ عَلٰی حَشَایَاهُ یُحَدَّثُ عَنِّیْ بِالْحَدِیْثِ فَیَقُوْلُ: مَا قَالَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَنَا بِذٰلِكَ

✵✵ حسن نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عنقریب کوئی شخص مجھے جھٹلائے گا اور وہ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہوگا اُسے میرے حوالے سے کوئی حدیث بیان کی جائے گی تو وہ یہ کہے گا: یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی ہے اور کون ہے؟ جو اِس حوالے سے ہمارا ساتھ دے (یا ہمارے حق میں ہو)"۔

19685 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَحِمٍ، هَلْ لِیْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ؟ فَقَالَ لَهُ: النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

✵✵ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان اُمور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو میں زمانہ جاہلیت میں نیکی کے طور پر کرتا تھا' جن کا تعلق غلام آزاد کرنے اور صلہ رحمی کرنے سے ہے' کیا مجھے ان کے حوالے سے کوئی اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نے جو پہلے بھلائیاں کی تھیں' اُن کی وجہ سے ہی تم نے اسلام قبول کیا ہے۔

19686 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُحْسِنُ فِی الْاِسْلَامِ، اَيُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اسلام قبول کرنے کے بعد اچھائی کرتا ہے' کیا اُس کا ان چیزوں کے حوالے سے مواخذہ ہوگا' جو عمل اس نے زمانہ جاہلیت میں کیے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں اچھا عمل کرتا ہے' اُس سے اس عمل کے حوالے سے مواخذہ نہیں ہوگا' جو عمل اُس نے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا' لیکن جو شخص اسلام میں برے کام کرتا ہے' اس سے پہلے والے اور بعد والے (یعنی زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام کے تمام اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔

19687 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، اِنَّ اَبِیْ كَانَ يَكْفُلُ الْاَيْتَامَ، وَيَصِلُ الْاَرْحَامَ، وَيَفْعَلُ كَذَا، فَاَيْنَ مَدْخَلُهُ؟ قَالَ: هَلَكَ اَبُوكَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَدْخَلُهُ النَّارُ، قَالَ: فَغَضِبَ الْاَعْرَابِیُّ، وَقَالَ: فَاَيْنَ مَدْخَلُ اَبِيكَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَيْثُ مَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ كَافِرٍ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ: لَقَدْ كَلَّفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَبًا، مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ اِلَّا بَشَّرْتُهُ بِالنَّارِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے والد یتیموں کی کفالت کرتے تھے' صلہ رحمی کرتے تھے اور فلاں فلاں کام کرتے تھے' تو اُن کا انجام کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے والد زمانہ جاہلیت میں فوت ہوگئے تھے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اُس کا انجام جہنم ہوگا' راوی کہتے ہیں' تو وہ دیہاتی غصے میں آ گیا اور اُس نے کہا: آپ کے والد کہاں جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:

''تم جس بھی کافر کی قبر کے پاس سے گزرو' تو اُسے جہنم کی اطلاع دے دینا''۔

وہ دیہاتی کہتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشکل کام کا پابند کردیا تھا' میں جس بھی کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں' اُسے جہنم کی اطلاع دیتا ہوں۔

بَابُ هَدِيَّةِ الْاَعْرَابِ

باب: دیہاتیوں کا تحفہ

19688 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ اَوْ حِزَامٍ، وَكَانَ يُهْدِیْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدِيَّةَ مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ زَاهِرًا بَادِيْنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ، قَالَ: وَكَانَ يُحِبُّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ص:455) يَوْمًا وَّهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ، وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ: اَرْسِلْنِي، مَنْ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ لَا يَاْلُو مَا اَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يَّشْتَرِی الْعَبْدَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذًا وَّاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ، - اَوْ قَالَ: - لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْتَ غَالٍ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دیہاتی علاقے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جس کا نام زاہر بن حرام' یا شاید زاہر بن حزام تھا' وہ دیہاتی علاقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی تحفہ لے کے آیا کرتا تھا' اور جب وہ واپس جانے لگتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کو ساز و سامان دیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''زاہر' ہمارا دیہاتی ہے' اور ہم اُس کے شہری ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے محبت کرتے تھے' وہ ایک عام سی شکل وصورت کا شخص تھا' ایک دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے' وہ اس وقت اپنا سامان فروخت کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اُس کو پکڑ لیا' وہ آپ کو نہیں دیکھ پایا' اُس نے کہا: مجھے چھوڑیں کون ہے؟ جب اس نے مڑ کر دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا' تو اس نے اپنی کمر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے ساتھ لگا لی' جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے: کون اس غلام کو خریدے گا؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! آپ مجھے کھوٹا (یعنی کم قیمت) پائیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم کھوٹے (یعنی کم قیمت) نہیں ہو' (راوی کو شک ہے' یا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:) لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم مہنگے ہو۔

مَا اُصِيبَ مِنْ اَرْضِ الرَّجُلِ

باب: جو چیز کسی مسلمان کی زمین سے لے لی جائے

19689 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحْيَا مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا، فَاِنَّهُ يُؤْجَرُ مَا اَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اَوْ طَائِرٌ، مَا قَامَ عَلٰى اُصُولِهِ

٭٭ زہری' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی زمین کو آباد کرتا ہے (یعنی وہاں کھیتی باڑی کرتا ہے' یا پودا لگاتا ہے) تو اس میں سے جو بھی انسان' یا جانور' یا پرندہ جو کچھ کھاتا ہے' اُس کا اجر اس شخص کو ملتا ہے' جب تک وہ (درخت یا کھیت) اپنی جڑوں پر کھڑا رہتا ہے''۔

19690 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ مُبَشِّرٍ وَهِیَ فِیْ نَخْلٍ، فَقَالَ: مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ، مُسْلِمٌ اَوْ كَافِرٌ؟ قَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ نَخْلًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا، فَیَاْكُلُ مِنْهُ طَائِرٌ، اَوْ دَابَّةٌ، اَوْ اِنْسَانٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیّدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' جو اپنے کھجوروں کے باغ میں موجود تھیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کھجور کے یہ درخت کس نے لگائے ہیں' مسلمان نے یا کافر نے؟ اس خاتون نے جواب دیا: مسلمان نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو مسلمان' کھجور کا درخت لگاتا ہے' یا کوئی کھیت اُگاتا ہے' تو اُس میں سے جو بھی پرندہ' یا جانور' یا انسان کچھ کھا لیتا ہے' تو یہ اُس (درخت' یا کھیت لگانے والے شخص) کے لئے صدقہ ہوتا ہے''۔

بَابُ سَقْیِ الْمَاءِ

باب: پانی پلانا (یا پانی فراہم کرنا)

19691 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ كُدَیْرٌ الضَّبِّیُّ، اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَوَهُمَا اَعْمَلَتَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَقُوْلُ الْعَدْلَ، وَتُعْطِی الْفَضْلَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَقُوْلَ الْعَدْلَ كُلَّ سَاعَةٍ، وَمَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اُعْطِیَ فَضْلَ مَالِیْ، قَالَ: فَتُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتُفْشِی السَّلَامَ، قَالَ: هٰذِهٖ اَیْضًا شَدِیْدَةٌ، قَالَ: فَهَلْ لَكَ اِبِلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْظُرْ اِلٰی بَعِیْرٍ مِّنْ اِبِلِكَ، وَسِقَاءٍ ثُمَّ انْظُرْ اِلٰی اَهْلِ بَیْتٍ لَا یَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ اِلَّا غِبًّا فَاسْقِهِمْ، فَلَعَلَّكَ اَلَّا یَهْلِكَ بَعِیْرُكَ، وَلَا یَنْخَرِقَ سِقَاؤُكَ (ص:457) حَتّٰی تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ الْاَعْرَابِیُّ یُكَبِّرُ، فَمَا انْخَرَقَ سِقَاؤُهُ، وَلَا هَلَكَ بَعِیْرُهُ، حَتّٰی قُتِلَ شَهِیْدًا

٭٭ کدیر ضبی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جو مجھے جنت سے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ تمہارے لئے یہ دونوں کام کرے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عدل کے مطابق بات کہو' اور اضافی چیز دے دو! اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کی استطاعت نہیں رکھتا کہ ہر وقت عدل کے مطابق بات کروں' اور میں اس بات کی بھی استطاعت نہیں رکھتا کہ اپنے اضافی مال کو دے دوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ! اُس نے کہا: یہ بھی مشکل ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم اپنے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ اور کوئی مشکیزہ لو اور پھر کسی ایسے گھرانے کا جائزہ لو جنہیں پانی ایک دن کے وقفے سے ملتا ہو تو انہیں پانی فراہم کرو ہو سکتا ہے تمہارے اونٹ کے مرجانے سے پہلے اور تمہارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے جنت تمہارے لئے واجب ہو جائے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ دیہاتی 'اللہ اکبر' کہتا ہوا چلا گیا اور ابھی اس کا مشکیزہ پھٹا نہیں تھا اور اس کا اونٹ مرا نہیں تھا' اس سے پہلے وہ شہید ہونے کے عالم میں مارا گیا۔

19692 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ ضَالَّةً تَرِدُ عَلٰى حَوْضٍ لُطْتُهُ، فَهَلْ لِيْ اَجْرٌ اِنْ سَقَيْتُهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ فِي الْكَبِدِ الْحَارَّةِ اَجْرٌ "

✵✵ عروہ نے' حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی گم شدہ جانور اس حوض پر آ جاتا ہے' جسے میں نے تیار کیا ہوتا ہے' تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا' اگر میں اسے پانی پلا دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جی ہاں! ہر جاندار کے ساتھ (یعنی بھلائی کرنے کا) اجر ہوتا ہے"۔

نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهِ

باب: آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا

19693 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَاَخَذَتْهَا فَشَقَّتْهَا بَيْنَ بِنْتَيْهَا، وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ هِيَ وَابْنَتَيْهَا، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هَيْئَتِهِ ذٰلِكَ، فَحَدَّثَتْهُ حَدِيْثَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت آئی' اُس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں' اس نے مجھ سے کچھ مانگا' میرے پاس اُس وقت صرف ایک کھجور موجود تھی' وہ میں نے اُسے دیدی' اس نے وہ کھجور پکڑی اور دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کو دیدی' اُس نے اس کھجور میں سے خود کچھ نہیں کھایا' پھر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی' اور وہ' اور اس کی دونوں بیٹیاں چلی گئیں' اسی وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے آئے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کے (طرزِ عمل کے) بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اِن بیٹیوں کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا ہو' اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' تو یہ (بیٹیاں) اُس

کے لیے جہنم سے رکاوٹ (یعنی جہنم سے بچاؤ) کا ذریعہ بن جائیں گی''۔

19694 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا دِيْنَارٌ اَفْضَلُ مِنْ دِيْنَارٍ اَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلٰى عِيَالِهٖ، اَوْ عَلٰى دَابَّتِهٖ، اَوْ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

❊❊ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی دینار اُس دینار سے افضل نہیں ہے' جو آدمی' اپنے اہل خانہ پر' یا (اللہ کی راہ میں) اپنے جانور پر' یا اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے''۔

19695 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا اَنْفَقْتَ عَلٰى نَفْسِكَ، اَوْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ فِىْ غَيْرِ سَرَفٍ، وَلَا تَبْذِيْرٍ فَلَكَ، وَمَا تَصَدَّقْتَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَذٰلِكَ حَظُّ الشَّيْطَانِ

❊❊ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو تم اپنے پر' یا اپنے اہل خانہ پر' فضول خرچی اور اسراف کے بغیر خرچ کرتے ہو' تو اس کا تمہیں اجر ملے گا' اور جو کچھ تم ریاکاری اور شہرت کے حصول کے لیے صدقہ کرتے ہو' تو وہ شیطان کا حصہ ہوگا''۔

19696 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَصْنَعُ الشَّىْءَ تَصَدَّقُ بِهٖ، فَقَالَتْ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: لَقَدْ حُلْتَ اَنْتَ وَوَلَدُكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لَهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مَا اُحِبُّ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكِ فِىْ ذٰلِكَ اَجْرٌ اَنْ تَفْعَلِىْ، فَاذْهَبِىْ فَسَلِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَنْفِقِىْ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ لَكِ اَجْرَ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

❊❊ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون کوئی کام کرتی تھی اور اس کی آمدن صدقہ کر دیا کرتی تھی' اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (یعنی جو اُس کے شوہر تھے) سے کہا: آپ' اور آپ کی اولاد' میرے اور میرے صدقہ کے درمیان رکاوٹ بن جاتے ہیں' (یعنی جو رقم میں نے صدقہ کرنے کے لیے کمائی ہوتی ہے' وہ آپ لوگوں پر خرچ کرنے پڑ جاتی ہے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اگر تمہیں اس کا اجر نہیں ملتا' تو تم یہ کام کرو (یعنی ہم پر خرچ کرو)' تو تم جاؤ اور تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرو' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اُن پر (یعنی اپنے شوہر اور بچوں پر) خرچ کرو! کیونکہ تم اُن پر جو خرچ کرو گی' اُس کا تمہیں اجر ملے گا''۔

19697 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كُنَّ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ، فَكَفَلَهُنَّ، وَآوَاهُنَّ، وَرَحِمَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالُوْا: اَوِ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ اَوِ

اثْنَتَيْنِ، قَالُوْا: حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُمْ قَالُوْا: اَوْ وَاحِدَةً؟

❋❋ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں' یا تین بہنیں ہوں' اور وہ اُن کی کفالت کرے' اُنہیں پناہ دے' اُن پر رحم کرے' وہ جنت میں داخل ہوگا' لوگوں نے دریافت کیا: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوں (یعنی تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر وہ لوگ یہ پوچھ لیتے کہ اگر ایک ہو؟ (تو نبی اکرم ﷺ نے پھر بھی یہی ارشاد فرمانا تھا: کہ یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)''۔

بَابُ الْاَجْرَاسِ

باب: گھنٹیوں کا تذکرہ

19698 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِى الْجَرَّاحِ، مَوْلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ

❋❋ سیّدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک فرشتے اُن ساتھیوں (یعنی سفر کرنے والے لوگوں) کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو''۔

19699 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، قَالَ: دَخَلَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى عَائِشَةَ وَفِىْ رِجْلِهَا جَلَاجِلُ فِى الْخَلْخَالِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَخْرِجُوا عَنِّىْ مُفَرِّقَةَ الْمَلَائِكَةِ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو' ہشام بن عروہ کو' یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتا ہے: ایک لڑکی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس لڑکی نے بجنے والی پازیبیں پہنی ہوئی تھیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اِسے میرے پاس سے لے جاؤ! جو فرشتوں کو الگ کروا دیتی ہے۔

19700 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِىْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى اَنْ تُجْعَلَ الْجَلَاجِلُ عَلَى الْخَيْلِ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اِس بات سے منع کیا ہے کہ گھوڑے کو گھنگرو پہنائے جائیں۔

بَابُ الْكَبَائِرِ

باب: کبیرہ گناہوں کا تذکرہ

19701 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَالْاَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ، وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْيَاْسُ مِنْ

رَوْحِ اللّٰهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سب سے بڑے کبیرہ گناہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے خود کو محفوظ سمجھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ناامید ہونا ہے''۔

19702 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قِيْلَ لابْنِ عَبَّاسٍ: اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ؟ قَالَ: هِيَ اِلَى السَّبْعِيْنَ اَقْرَبُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا کبیرہ گناہ سات ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ ستر کے لگ بھگ ہیں۔

19703 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَ: مَا عُصِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ كَبِيْرَةٌ وَّقَدْ ذَكَرَ الطَّرْفَةَ، فَقَالَ: (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ) (النور: 30)

٭٭ ابن سیرین نے عمرہ نامی خاتون کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جس کام کے ذریعے اللہ کی نافرمانی کی جائے وہ کبیرہ گناہ شمار ہوگا یہاں تک کہ انہوں نے نگاہ کا بھی ذکر کیا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم مؤمن مردوں سے کہہ دو: کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کے رکھیں''۔

19704 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: ''کبیرہ گناہ یہ ہیں: کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا' سود کھانا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' یتیم کا مال کھانا' جھوٹی قسم اُٹھانا' اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا''۔

19705 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اَكُوْنُ مَعَ النَّجَدَاتِ، وَقَالَ: اَصَبْتُ ذُنُوْبًا، وَاُحِبُّ اَنْ تُعَدَّ عَلَيَّ الْكَبَائِرَ، قَالَ: فَعَدَّ عَلَيْهِ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيًا: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ لَكَ مِنْ وَّالِدَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَطْعِمْهَا مِنَ الطَّعَامِ، وَاَلِنْ لَهَا الْكَلَامَ، فَوَاللّٰهِ لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

٭٭ سعید جریری بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں' ساز و سامان کے ساتھ ہوتا ہوں' اس نے بتایا: میں نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوا ہے' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ آپ میرے سامنے کبیرہ گناہ شمار کروا دیں' تو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے سات' یا شاید آٹھ گناہ شمار کروائے' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' اور جھوٹی قسم اُٹھانا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر اُنہیں کھانا کھلاؤ' اور اُن کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات چیت کرو' اللہ کی قسم! تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

19706 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، قَالَ: الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوبًا، اَصْغَرُهَا حُوبًا كَمَنْ اَتٰى اُمَّهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَدِرْهَمٌ مِّنَ الرِّبَا اَشَدُّ مِنْ بِضْعٍ وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً، قَالَ: وَيَاْذَنُ اللّٰهُ بِالْقِيَامِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِلَّا لِاٰكِلِ الرِّبَا، فَاِنَّهُ لَا يَقُوْمُ (اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ) (البقرة: 275)

❊❊ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کے بہتّر گناہ ہیں' اور اُن میں سب سے چھوٹا گناہ یوں ہوگا' جیسے کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود' اپنی ماں کے ساتھ زنا کرلے' اور سود کا ایک درہم' تیس سے زیادہ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے' انہوں نے یہ بھی فرمایا: قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ہر نیک اور گناہگار شخص کو' کھڑے ہونے کی اجازت دے گا' البتہ سود کھانے والے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ یوں کھڑا ہوگا' جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان نے چھوکر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔

19707 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ: الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ، اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ

❊❊ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں' تمہیں' بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا'

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! اور جھوٹ بولنا' خبردار! اور جھوٹ بولنا''۔

19708 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُوجِبَتَيْنِ، فَقَالَ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ وَسُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: هَلْ فِي الْمُصَلِّيْنَ مُشْرِكٌ؟ قَالَ: لَا،

❊❊ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے واجب کردینے والی دو چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اُس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اُس کے ساتھ شرک کرتا ہو' تو وہ جہنم میں داخل ہوگا''۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: کیا نمازیوں میں کوئی مشرک بھی ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

19709 اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يُحَدِّثُ

بِمِثْلِهٖ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ‘ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا

باب: جو شخص خودکشی کرے‘ یا کسی کو قتل کر دے

19710 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَىْءٍ عُذِّبَ بِهٖ، وَمَنْ شَهِدَ عَلٰى مُسْلِمٍ - اَوْ قَالَ: عَلٰى مُؤْمِنٍ - بِكُفْرٍ، فَهُوَ كَقَتْلِهٖ، وَمَنْ لَعَنَهٗ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا حَلَفَ

٭٭ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص‘ جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا‘ اُسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا‘ جو شخص کسی مسلمان۔ (راوی کو شک ہے‘ یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص کسی مومن کے خلاف کفر کی گواہی دے گا‘ تو یہ اس کو قتل کرنے کی مانند ہے اور جو شخص اس پر (یعنی کسی مسلمان یا مومن پر) لعنت کرے‘ تو یہ اُسے قتل کرنے کی مانند ہے‘ اور جو شخص‘ اسلام کے علاوہ‘ کسی اور دین کے حوالے سے جھوٹی قسم اُٹھائے تو وہ ویسا ہو جائے گا‘ جیسے اُس نے قسم اُٹھائی۔

19711 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ. مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَلَمْ يُصِبْ دَمًا فَارْجُ لَهٗ

٭٭ ابراہیم فرماتے ہیں: اہل اسلام میں سے‘ جو شخص انتقال کر جائے اور اس نے کسی کا خون نہ بہایا ہو (یعنی کوئی قتل نہ کیا ہو) تو تم اُس کے بارے میں امید رکھو! (یعنی اس بات کی امید رکھو کہ اُس کی بخشش ہو جائے گی)۔

19712 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ مِائَةِ عَامٍ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَّقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا، اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، وَرِيْحَهَا اَنْ يَّجِدَهَا، قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ: اَصَمَّ اللّٰهُ اُذُنِىْ اِنْ لَمْ اَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا

٭٭ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جنت کی خوشبو 100 سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے‘ لیکن جو شخص کسی ذمی کو ناحق طور پر قتل کرے گا‘ تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دیدے گا‘ بلکہ جنت کی خوشبو پانے کو بھی (اس پر حرام قرار دیدے گا)“۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے کانوں کو‘ اللہ تعالیٰ بہرہ کر دے‘ اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو۔

19713 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا، وَاَحْيَا نَفْسًا فَلَعَلَّهُ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: جو شخص کسی کو قتل کر دے اور پھر کسی کو زندگی دیدے (یعنی کسی کی جان بچا لے)' تو شاید وہ (یعنی اس کو نجات نصیب ہو جائے)۔

19714 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَخِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: ضَرَبَ الْاَمِيْرُ آنِفًا رَجُلًا اَسْوَاطًا فَمَاتَ . فَقَالَ سَالِمٌ: عَاتَبَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى فِيْ نَفْسٍ كَافِرَةٍ قَتَلَهَا

٭٭ عبداللہ بن مسلم' جو زہری کے بھائی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں' اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے ہمراہ' سالم بن عبداللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس شخص نے بتایا: گورنر نے ابھی ایک شخص کو اتنے کوڑے مارے کہ وہ مر گیا' تو سالم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' ایک کافر شخص کے حوالے سے' عتاب کیا تھا' جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔

19715 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ

وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا، عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَمَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ

وَمَنْ قَالَ لِمُؤْمِنٍ: يَا كَافِرُ، فَهُوَ كَقَتْلِهِ

٭٭ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس چیز کے تم مالک نہیں ہو' اُس کے بارے میں' نذر ماننے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے' جو شخص دنیا میں' جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا' اُسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا' جو شخص اسلام کے علاوہ' کسی اور دین کی جھوٹی قسم اُٹھائے گا' تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا' جیسا اس نے کہا ہو' اور جو شخص کسی مومن کو یہ کہے: اے کافر' تو یہ اُسے قتل کرنے کی مانند ہے''۔

19716 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ، فَحَدِيْدَتُهُ يَجَأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِتَرَدٍّ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ، فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص لوہے کے ذریعے خودکشی کرے گا' تو اُس کا وہ لوہا' جہنم کی آگ میں' ہمیشہ اُس کے پیٹ میں گھونپا جاتا رہے گا' اور ایسا ہمیشہ' ہمیشہ ہوگا' اور جو شخص بلندی سے خود کو گرا کر' خودکشی کرے گا' تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ' ہمیشہ بلندی سے گرایا جاتا رہے گا' اور جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرے گا' تو اس کا زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا' جس کو وہ جہنم کی آگ میں' ہمیشہ' ہمیشہ چاٹتا رہے گا"۔

19717 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کے درمیان' سب سے پہلے خون (یعنی قتل کے مقدمات) کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔

19718 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلُ نَفْسًا نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ الْقَاتِلِ كِفْلٌ مِّنْ اِثْمِهَا، لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب بھی کوئی شخص' کسی کو ظلم کے طور پر قتل کرتا ہے' تو حضرت آدم علیہ السلام کے اُس بیٹے کا' اُس قتل کے گناہ میں حصہ ہوتا ہے' جس نے قتل کیا تھا' کیونکہ وہ پہلا فرد تھا' جس نے قتل کے طریقے کا آغاز کیا"۔

19719 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - اَوْ قَالَهُ غَيْرِيْ - اَيُّ الذُّنُوْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لَهُ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ: (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ) (الفرقان: 68) الْاٰيَةَ (ص: 465).

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے علاوہ کسی اور نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اُس کا شریک قرار دو' جبکہ اُس نے تمہیں پیدا کیا ہے' اُس شخص نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اِس اندیشے کے تحت قتل کر دو' کہ وہ تمہارے ہمراہ کھائے گی' اُس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اِس کی تصدیق میں' اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی:

"وہ لوگ' جو اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں ....."۔

19720 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابووائل کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ اللَّعِبِ

باب: کھیل کا تذکرہ

19721 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ، لِاَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ مِنْ بَيْنِ اُذُنِهٖ وَعَاتِقِهٖ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ، الْحَرِيْصَةِ لِلَّهْوِ "

✽✽ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو گئے تھے اُس وقت حبشی لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے پردے میں کیا ہوا تھا اور میں آپ کے کان اور آپ کی گردن کے درمیان میں سے اُن لوگوں کے کرتب دیکھ رہی تھی آپ میری وجہ سے وہاں کھڑے رہے تھے یہاں تک کہ میں ہی واپس پلٹی تھی (پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حاضرین سے فرمایا:) تو تم لوگ خود اندازہ لگا لو! کہ ایک لڑکی جس کی عمر بھی کم ہو اسے کھیل کود دیکھنے میں کتنی دلچسپی ہو گی؟۔

19722 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِاللُّعَبِ، فَتَاْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ، فَاِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَرْنَ مِنْهُ، فَيَاْخُذُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّهُنَّ اِلَيَّ

✽✽ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں گڑیا کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی میری سہیلیاں میرے پاس آ جاتی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تھے تو وہ آپ کی وجہ سے جانے لگتی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں پکڑ کر میری طرف واپس کر دیتے تھے۔

19723 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَ الْحَبَشُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا بِقُدُوْمِهٖ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں اپنے نیزوں کے ذریعے کرتب دکھائے۔

19724 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ، اِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاَهْوٰى اِلَى

الْحَصْبَاءِ فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشی لوگ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے نیزوں کے ذریعے کرتب دکھا رہے تھے' اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اندر آ گئے' وہ کنکریوں کی طرف بڑھے اور ان لوگوں کو وہ کنکریاں ماریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! انہیں چھوڑ دو! (یعنی انہیں کرنے دو!)۔

بَابُ الْقِمَارِ

باب: جوئے کا تذکرہ

19725 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّلْعَبَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهِ بِهٰذِهِ الْجَهَارْدَةِ الَّتِيْ يَلْعَبُ بِهَا النَّاسُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ اُن کے اہل خانہ میں سے کوئی ایک اُن چہاردہ (نامی گوٹیوں والا کھیل) کھیلے' جن کے ذریعے دوسرے لوگ کھیلتے تھے۔

19726 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَالِبٍ - رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ - بِقَوْمٍ يَّلْعَبُوْنَ بِالشِّطْرَنْجِ، فَقَالَ لِلْحَسَنِ: مَرَرْتُ بِقَوْمٍ قَدْ عَكَفُوْا عَلٰى اَصْنَامٍ لَهُمْ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ الشَّعْبِيَّ كَانَ يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ وَيَلْبَسُ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ، وَيَرْمِيْ بِالْجُلَاهِقِ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ كَانَ مُتَوَارِيًا مِّنَ الْحَجَّاجِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ' عبداللہ بن غالب' اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے گزرے' جو شطرنج کھیل رہے تھے' تو انہوں نے حسن بصری سے یہ کہا: میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزر کے آیا ہوں' جو اپنے بتوں پر اوندھے ہوئے پڑے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: امام شعبی شطرنج کھیلتے تھے' سرخ چادر اوڑھ لیتے تھے' اور غلیل چلایا کرتے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ حجاج سے چھپ کر رہ رہے تھے۔

19727 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: اِيَّاكُمْ وَدَحْوًا بِالْكَعْبَيْنِ، فَاِنَّهُمَا مِنَ الْمَيْسِرِ

✵✵ ابواحوص بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم دو گوٹیاں مارنے والے کھیل سے بچو! کیونکہ وہ دونوں جوئے کی ایک قسم ہیں۔

19728 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: الْمَيْسِرُ الْقِمَارُ كُلُّهُ، حَتَّى الْجَوْزُ الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ الصِّبْيَانُ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: "میسر" مکمل طور پر (یا میسر کی ہر قسم) جوا ہے یہاں تک کہ بچے جو اخروٹ کھیلتے ہیں (وہ بھی اس میں شامل شمار ہوگا)۔

19729 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالْكَعْبَيْنِ عَلَى الْقِمَارِ، فَكَاَنَّمَا اَكَلَ لَحْمَ خِنْزِيرٍ، وَمَنْ لَعِبَ بِهَا عَلٰى غَيْرِ قِمَارٍ، فَكَاَنَّمَا ادَّهَنَ بِشَحْمِ خِنْزِيرٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جوئے کے ساتھ گوٹیاں مارنے والا کھیل کھیلتا ہے تو وہ گویا خنزیر کا گوشت کھاتا ہے اور جو شخص جوئے کے بغیر یہ کھیل کھیلتا ہے وہ گویا خنزیر کی چربی اپنے اوپر ملتا ہے۔

19730 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالْكِعَابِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص گوٹیوں کے ساتھ کھیلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے"۔

بَابُ الْكِلَابِ وَالْحَمَامِ

باب: کتوں اور کبوتروں کا تذکرہ

19731 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَطْلَقَ حَمَامًا مِّنَ الْحِرَافِ، فَجَعَلَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانًا،

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا' جس نے کبوتر چھوڑا' اور وہ اُسی کو دیکھے جارہا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شیطان' دوسرے شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

19732 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے منقول ہے۔

19733 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يُّوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَالْحَمَامِ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کتوں اور کبوتروں کو مار دینے کا حکم دیتے تھے۔

19734 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِیَّ، قَالَ: يَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ، اكْفُوْنِیْ الدَّجَاجَ وَالْكِلَابَ، لَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى يَعْنِیْ اَهْلَ الْبَوَادِی

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے اہل بصرہ! تم مرغیوں اور کتوں کے حوالے سے میری کفایت کرو! اور تم بستیوں والوں میں سے نہ ہو جانا' راوی کہتے ہیں: یعنی وہ لوگ جو ویرانوں میں (چھوٹی آبادیوں میں) رہتے ہیں''۔

بَابُ الْغِنَاءِ وَالدُّفِّ

باب: گانا اور دف کا تذکرہ

19735 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَ عَائِشَةَ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ فِي اَيَّامِ مِنًى، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعٌ، مُسَجًّى ثَوْبُهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هٰذَا؟ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: دَعْهُنَّ يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ،

✸✸ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو لڑکیاں موجود تھیں' جو گا رہی تھیں' یہ منیٰ کے دنوں (یعنی عید الاضحیٰ کے دنوں) کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اور آپ نے اپنے چہرے کو چادر سے ڈھانپا ہوا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ کام ہو رہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے چادر ہٹائی اور پھر ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! انہیں کرنے دو! کیونکہ یہ عید کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

19736 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعْهَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا

✸✸ یہی روایت' ایک اور سند کے ہمراہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! اِسے چھوڑ دو! کیونکہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔

19737 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ

✸✸ ابراہیم فرماتے ہیں: گانا' دل میں نفاق کو اُگاتا ہے۔

19738 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتًا، اَوْ دُفًّا قَالَ: مَا هُوَ؟ فَاِذَا قَالُوْا: عُرْسٌ اَوْ خِتَانٌ، صَمَتَ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کوئی آواز' یا دف سنتے تھے' تو دریافت کرتے تھے: یہ کس وجہ سے ہے؟ اگر لوگ یہ کہتے: شادی ہے' یا ختنے کی رسم ہے' تو وہ خاموش ہو جاتے تھے۔

19739 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

الْحَارِثِ، عَنْ نَوْفَلٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، رَافِعًا اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، رَافِعًا عَقِيْرَتَهُ، قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: يَتَغَنَّى النَّصْبَ "

٭٭ عبداللہ بن حارث نے نوفل کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا' انہوں نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا' اور وہ اونچی آواز میں کچھ پڑھ رہے تھے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ حُدی گنگنا رہے تھے۔

19740 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَكَانَ يُنْشِدُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: اِنَّ الشِّعْرَ كَلَامٌ، وَاِنَّ مِنَ الْكَلَامِ حَقًّا وَبَاطِلًا

٭٭ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ سے مکہ آیا' تو وہ روزانہ اشعار سنایا کرتے تھے' پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: شعر' کلام ہوتا ہے' اور کلام میں کوئی حق ہوتا ہے' اور کوئی باطل ہوتا ہے۔

19741 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا اَعْلَمُ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ يَتَرَنَّمُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مہاجرین سے تعلق رکھنے والے' جس بھی فرد کے بارے میں' مجھے علم ہے میں نے اُسے ترنم کے ساتھ (یعنی اشعار پڑھتے ہوئے) سنا ہے۔

19742 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: اسْتَلْقَى الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى ظَهْرِهِ، ثُمَّ تَرَنَّمَ، فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ: اذْكُرِ اللّٰهَ اَيْ اَخِي، فَاسْتَوَى جَالِسًا، فَقَالَ: اَيْ اَنَسٌ، اَتُرَانِي اَمُوْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَقَدْ قَتَلْتُ مِائَةً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مُبَارَزَةً، سِوَى مَنْ شَارَكْتُ فِيْ قَتْلِهِ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ پیٹ کے بل چت لیٹے ہوئے تھے اور ترنم کے ساتھ کچھ پڑھ رہے تھے' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے میرے بھائی! آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں' تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بولے: اے انس! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں بستر پر مر جاؤں گا؟ جبکہ میں نے باقاعدہ مقابلے کے لئے للکار کر 100 مشرکین کو قتل کیا ہے' اور یہ اُن لوگوں کے علاوہ ہیں' جن کے قتل میں' میں حصہ دار تھا۔

19743 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اِنِّي لَاُبْغِضُ الْغِنَاءَ، وَاُحِبُّ الرَّجَزَ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں' غنا کو ناپسند کرتا ہوں اور رجز کو پسند کرتا ہوں۔

19744 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: صَوْتَانِ فَاجِرَانِ فَاحِشَانِ - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: مَلْعُوْنَانِ - صَوْتٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَصَوْتٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، فَاَمَّا الصَّوْتُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

فَخَمْشُ الْوُجُوْهِ، وَشَقُّ الْجُيُوْبِ، وَنَتْفُ الْاَشْعَارِ، وَرَنُّ شَيْطَانٍ، وَاَمَّا الصَّوْتُ عِنْدَ النِّعْمَةِ فَلَهْوٌ وَبَاطِلٌ، وَمِزْمَارُ شَيْطَانٍ

✱✱ حسن فرماتے ہیں: دوقسم کی آوازیں بری بھی ہیں اور فحش بھی ہیں (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بھی کہا تھا:) وہ دونوں ملعون بھی ہیں ایک وہ آواز جو نعمت کے وقت نکالی جائے اور ایک وہ آواز جو مصیبت کے وقت نکالی جائے جہاں تک مصیبت کے وقت والی آواز کا تعلق ہے تو اُس سے مراد چہرہ نوچنا گریبان پھاڑنا بال نوچنا اور شیطان کی طرح رونا پیٹنا ہے جہاں تک نعمت کے وقت والی آواز کا تعلق ہے تو وہ آواز جو لہو باطل اور شیطان کے آلات موسیقی پر مشتمل ہو۔

19745 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

✱✱ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اُسے وارث قرار دیدیں گے''۔

19746 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِيَنَّ جَارَهٗ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت ہرگز نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے''۔

19747 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَّلَا يَاْمَنُكَ جَارُكَ؟ وَكَيْفَ تَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَّلَا يَاْمَنُكَ النَّاسُ؟

✱✱ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی مومن نہیں ہوتا جب تک اُس کا پڑوسی اُس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو''۔

پھر حسن نے کہا: تم کیسے مومن ہو سکتے ہو؟ جبکہ تمہارا پڑوسی تم سے محفوظ نہ ہو تم کیسے مومن ہو سکتے ہو؟ جبکہ لوگ تم سے محفوظ نہ ہو۔

19748 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ لَا اَتَّهِمُ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ اَوْ تَنَخَّمَ ابْتَدَرُوْا نُخَامَتَهُ، وَوَضُوْءَهُ، فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَجُلُوْدَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَ تَفْعَلُوْنَ هٰذَا؟ قَالُوْا: نَلْتَمِسُ بِهِ الْبَرَكَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقِ الْحَدِيْثَ، وَلْيُؤَدِّ الْاَمَانَةَ، وَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے اس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جس پر میں' تہمت عائد نہیں کرتا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کرتے تھے' یا بلغم پھینکتے تھے' تو لوگ آپ کے بلغم کی طرف' یا آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کی طرف لپکتے تھے' اور اس کو اپنے چہروں اور اپنے جسم پر مل لیتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس کے ذریعے برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ' اس سے محبت رکھیں' تو اُسے سچ بات کہنی چاہیے' امانت ادا کرنی چاہیے' اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے''۔

19749 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَاْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ، وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے دریافت کیا: یارسول اللہ! مجھے اس بات کا کیسے علم ہوگا کہ میں نے اچھا کام کیا ہے؟ یا میں نے برا کام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کام کیا ہے' تو تم نے اچھا کام کیا ہوگا' اور جب تم انہیں یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برا کام کیا ہے' تو تم نے برا کام کیا ہوگا۔

بَابُ الْحِمَى

باب: چراگاہ کا تذکرہ

19750 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ كَانَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِمًى، بَلَغَنِيْ اَنَّهُ كَانَ يَحْمِيهِ لِاِبِلِ الصَّدَقَةِ "

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چراگاہ' صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ہوتی ہے''۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ ایک چراگاہ تھی' مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ وہ چراگاہ انہوں نے صدقہ کے اونٹوں کے لیے متعین کی تھی۔

19751 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِهَانِءِ بْنِ هُنَيٍّ مَوْلًى لَهُ كَانَ يَبْعَثُهُ عَلَى الْحِمَى: اَدْخِلْ صَاحِبَ الْغُنَيْمَةِ وَالصُّرَيْمَةِ، وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ، وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ، فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ نَعَمُهُمَا يَرْجِعَانِ اِلَى اَهْلٍ وَمَالٍ، وَاِنَّ تَهْلِكْ نَعَمُ هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، الْمَاءُ وَالْكَلَا اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ہانی بن ہانی' جس کو انہوں نے چراگاہ کی طرف بھیجا تھا' اس سے فرمایا: بکریوں اونٹوں والوں کو اندر داخل ہونے دینا' البتہ عبدالرحمٰن بن عوف' اور عثمان بن عفان کے اونٹوں کو اندر نہ آنے دینا' کیونکہ اگر اِن دونوں کے جانور ہلاک ہو گئے' تو وہ اپنے اہل خانہ اور اموال (یعنی زمینوں) کی طرف چلے جائیں گے' لیکن اگر ان (یعنی غریب لوگوں) کے جانور مر گئے' تو وہ کہیں گے: امیر المومنین (یعنی آپ ہماری مدد کیجیے)' تو ان لوگوں کو دینار' یا درہم دینے کے مقابلے میں' پانی اور گھاس فراہم کرنا' میرے لئے زیادہ آسان ہے۔

بَابُ قَطْعِ الْاَرْضِ

باب: زمین کو (یعنی جاگیر یا لیز کے طور پر) دینا

19752 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَطَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاشْتَرَطَ الْعِمَارَةَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ وَقَطَعَ عُثْمَانُ وَلَمْ يَشْتَرِطْ "

✽✽ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمین (یعنی لیز کے طور پر دی) اور یہ شرط عائد کی کہ تین سال تک اِسے آباد کیا جائے گا' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زمین اُسی طرح دی' لیکن انہوں نے شرط عائد نہیں کی۔

19753 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَا: قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقَ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ كَثَّرَ عَلَيْهِ فَاَعْطَاهُ بَعْضَهُ، وَقَطَعَ سَائِرَهُ لِلنَّاسِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے اور اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیق نامی جگہ ایک شخص کو جاگیر کے طور پر دی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا' تو انہوں نے اس زمین کو زیادہ سمجھا' تو اس کا کچھ حصہ اس شخص کے پاس رہنے دیا اور باقی زمین دوسرے لوگوں میں تقسیم کر دی۔

سَرِقَةُ الْاَرْضِ

باب: زمین چوری کرنا (یعنی کسی کی زمین پر قبضہ کر لینا)

19754 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَاضِينَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین ہتھیا لے گا' تو سات زمینوں کا طوق اسے پہنایا جائے گا۔

19755 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ امْرَاَةً خَاصَمَتْ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اِلَى مَرْوَانَ فِىْ حُدُوْدِ اَرْضِهِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَنَا اُغَيِّرُ حُدُوْدَهَا، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَقَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَاضِينَ قَالَ: فَقَالَ مَرْوَانُ: فَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِذًا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا، وَاقْتُلْهَا فِىْ اَرْضِهَا، قَالَ: فَعَمِيَتْ، ثُمَّ ذَهَبَتْ تَمْشِىْ فِىْ اَرْضِهَا، فَوَقَعَتْ فِىْ بِئْرٍ لَهَا فَمَاتَتْ، ثُمَّ جَاءَ السَّيْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَسَحَ الْاَرْضَ، فَخَرَجَتِ الْاَعْلَامُ كَمَا قَالَ سَعِيْدٌ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف' مروان کے سامنے مقدمہ پیش کیا' جو ان کی زمین کی حدود کے حوالے سے تھا' تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس کی حدود کو تبدیل کروں گا؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک بالشت زمین چوری کرے گا' اُسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو مروان نے کہا: پھر تو یہ آپ کے حوالے ہے' تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے' تو اس کی بینائی کو ختم کردے' اور اِسے اس کی زمین میں ہی موت دینا' راوی کہتے ہیں: وہ عورت اندھی ہوگئی' ایک مرتبہ وہ اپنی زمین میں چلتی ہوئی جارہی تھی کہ کنویں میں گر کر مرگئی' پھر اس کے بعد سیلاب آیا' اور اس نے زمین کی سطح کو برابر کردیا' تو اس کے مطابق نشانات ظاہر ہوئے' جو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا۔

بَابُ قَطْعِ السِّدْرِ

باب: بیری کے درخت کو کاٹ دینا

19756 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ ثَقِيفٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِى الَّذِىْ يَقْطَعُ السِّدْرَ، قَالَ: يُصَبُّ عَلَيْهِ

الْعَذَابُ - اَوْ قَالَ: - يُكَوَّسُ رَاْسُهُ فِي النَّارِ قَالَ: فَسَاَلْتُ بَنِيْ عُرْوَةَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عُرْوَةَ قَطَعَ سِدْرَةً كَانَتْ فِيْ حَائِطِهِ فَجَعَلَ مِنْهَا بَابًا لِلْحَائِطِ

✵✵ عروہ بن زبیر نے' بیری کے درخت کو کاٹنے والے شخص کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس شخص پر عذاب انڈیل دیا جائے گا- (راوی کو شک ہے' یا شاید آپ نے یہ فرمایا:) اُس کے سر کو جہنم میں اوندھا کر دیا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد سے اِس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے یہ بتایا: انہوں نے اپنے باغ میں موجود بیری کے درخت کو کاٹ دیا تھا اور اس درخت کی لکڑی کے ذریعے باغ کا دروازہ بنوالیا تھا۔

19757 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الْمُثَنَّى، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَبِيْ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِعَلِيٍّ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: اخْرُجْ يَا عَلِيُّ، فَقُلْ: عَنِ اللّٰهِ لَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ "

✵✵ ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے' اپنی اس بیماری کے دوران' جس میں آپ کا وصال ہوا' اُس کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا:

''اے علی! تم باہر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے' انہیں یہ کہہ دو: کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو بیری کے درخت کو کاٹتا ہے''۔

19758 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: اَدْرَكْتُ شَيْخًا مِّنْ ثَقِيْفٍ قَدْ اَفْسَدَ السِّدْرُ زَرْعَهُ، فَقُلْتُ: اَلَا تَقْطَعُهُ؟ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ: اِلَّا مِنْ زَرْعٍ، فَقَالَ: اَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَطَعَ سِدْرًا، اِلَّا مِنْ زَرْعٍ صُبَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ صَبًّا، فَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ اَقْتَلِعَهُ مِنَ الزَّرْعِ، اَوْ مِنْ غَيْرِهِ

✵✵ عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں میں نے' ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کو پایا' جس کے کھیت کو بیری کے درخت نے خراب کر دیا تھا' میں نے کہا: آپ اِس درخت کو کاٹ کیوں نہیں دیتے ہیں؟ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''البتہ کھیت والے کا حکم مختلف ہے'' تو اس بزرگ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیری کے درخت کو کاٹے' البتہ کھیت والے کا حکم مختلف ہے' تو اس شخص پر عذاب انڈیل دیا جائے گا''

اُس بزرگ نے کہا: مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں اس درخت کو کھیت میں سے' یا کھیت کے علاوہ کسی جگہ سے اُکھاڑ دوں۔

بَابُ الْمَعَادِنِ

باب: معادن کا تذکرہ

19759 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِطْعَةٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِنِّي زَكَاتَهَا، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ بِهَا؟ فَقَالَ: مِنْ مَعْدِنٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَا نُعْطِيكَ مِثْلَ مَا جِئْتَ بِهِ، وَلَا تَرْجِعْ اِلَيْهِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چاندی کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوا اور بولا: مجھ سے اس کی زکوۃ وصول کرلیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اِسے کہاں سے لے کر آئے ہو؟ اس نے کہا: معدن سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اگر ہم تمہیں اس کی مانند دیدیں جو تم لے کر آئے ہو' تو تم دوبارہ اس کی طرف نہیں جاؤ گے۔

19760 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ عَنْ رَجُلٍ بِحَمَالَةٍ، فَلَمَّا جَاءَ الْاَجَلُ جَاءَ بِقِطْعَةٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ بِهَا؟ فَقَالَ: مِنْ مَعْدِنٍ اسْتَخْرَجَهُ قَوْمِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَضَيْتَ وَمَا تَرَكْتَ، فَارْجِعْ اِلَيْهِمْ فَانْهَهُمْ

٭٭ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لی' جب ادائیگی کا مخصوص وقت آیا' تو وہ شخص چاندی کا ٹکڑا لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم یہ کہاں سے لائے ہو؟ اس نے جواب دیا: ایک معدن سے' اِسے میری قوم نے باہر نکالا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو تم نے ادائیگی کی' اور نہ ہی تم نے چھوڑی' تم لوگوں کے پاس واپس جاؤ اور انہیں ایسا کرنے سے منع کرو!

19761 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَتَظْهَرَنَّ مَعَادِنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْرُجُ اِلَيْهِ شِرَارُ النَّاسِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری زمانے میں' معدنیات ظاہر ہوں گی' لوگوں میں سے بدترین لوگ نکل کر اُس کی طرف جائیں گے۔

بَابُ النَّشْرِ وَمَا جَاءَ فِيهِ

باب: نشر (یعنی منتر وغیرہ جیسے کلمات' جن کے ذریعے بیمار کا علاج کیا جاتا ہے) اور اُس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

19762 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّشْرِ، فَقَالَ: مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نشر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ شیطان کے عمل کا حصہ ہے۔

19763 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا بَاْسَ بِالنُّشْرَةِ الْعَرَبِيَّةِ الَّتِي لَا تَضُرُّ اِذَا وُطِئَتْ، وَالنُّشْرَةُ الْعَرَبِيَّةُ: اَنْ يَخْرُجَ الْاِنْسَانُ فِي مَوْضِعِ عِضَاهٍ، فَيَاْخُذَ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ كُلِّ ثَمَرٍ يَدُقُّهُ وَيَقْرَاُ فِيهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ بِهِ

وَفِي كُتُبِ وَهْبٍ: اَنْ تُؤْخَذَ سَبْعُ وَرَقَاتٍ مِنْ سِدْرٍ اَخْضَرَ فَيَدُقُّهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، ثُمَّ يَضْرِبُهُ فِي الْمَاءِ، وَيَقْرَاَ فِيهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَذَوَاتَ قُلْ، ثُمَّ يَحْسُو مِنْهُ ثَلَاثَ حَسَوَاتٍ، وَيَغْتَسِلَ بِهِ، فَاِنَّهُ يُذْهِبُ عَنْهُ كُلَّ مَا بِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَهُوَ جَيِّدٌ لِلرَّجُلِ، اِذَا حُبِسَ عَنْ اَهْلِهِ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ خَاصَّةً حَتّٰى اَنْكَرَ بَصَرَهُ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: عربی نشر میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب اسے پاؤں کے نیچے دیا جائے تو وہ نقصان نہیں دیتا۔

(شاید اگلے کلمات امام عبدالرزاق کے ہیں:) عربی نشرۃ سے مراد یہ ہے کہ انسان نکل کر ایسی جگہ پر جائے جہاں بہت سے کانٹے ہوں پھر اپنے دائیں بائیں سے ہر قسم کا پھل لے کر اس کو کوٹ لے اس پر پڑھ کر دم کرے اور پھر اس کے ساتھ غسل کر لے۔

وہب کی کتابوں میں یہ بات مذکور ہے: سبز بیری کے سات پتے لیے جائیں انہیں دو پتھروں کے درمیان کوٹ لیا جائے پھر اس کو پانی میں ڈالا جائے پھر آیت الکرسی اور قل سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھ کر اس میں دم کیا جائے پھر اس میں سے تین گھونٹ پی لے اور پھر اس پانی کے ذریعے غسل کر لے تو اس شخص سے ان شاء اللہ ہر وہ تکلیف دور ہو جائے گی جو اُسے ہو گی اور یہ عمل اُس شخص کے لئے بہت مفید ہے جس (پر جادو کر کے اُس) کو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے روک دیا گیا ہو۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روک دیا گیا تھا یہاں تک کہ آپ کی بینائی پر اثر پڑا تھا۔

19764 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ يَهُودَ بَنِي زُرَيْقٍ، سَحَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلُوهُ فِي بِئْرٍ، حَتّٰى كَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْكِرُ بَصَرَهُ، ثُمَّ دَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مَا صَنَعُوا، فَاَرْسَلَ اِلَى الْبِئْرِ فَانْتُزِعَتِ الْعُقَدُ الَّتِي فِيهَا السِّحْرُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيمَا بَلَغَنَا: سَحَرَنِي يَهُودُ بَنِي زُرَيْقٍ

✵✵ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: بنو زریق سے تعلق رکھنے والے یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا انہوں نے جادو والی چیز کو ایک کنویں میں رکھ دیا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بینائی پر اثر پڑا پھر اللہ تعالیٰ نے نبی

اکرم ﷺ کو ان لوگوں کے عمل کے بارے میں اطلاع دیدی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کنویں کی طرف لوگوں کو بھیجا اور اس چیز کو نکال لیا گیا' جس پر جادو والی گرہیں لگائی گئی تھیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: ہم تک جو روایات پہنچی ہیں' اُن کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: بنوزریق کے یہودیوں نے مجھ پر جادو کیا ہے۔

19765 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، قَالَ: حُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ سَنَةً، فَبَيْنَا هُوَ نَائِمٌ اَتَاهُ مَلَكَانِ، فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: سُحِرَ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: اَجَلْ، وَسِحْرُهٗ فِيْ بِئْرِ اَبِيْ فُلَانٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ السِّحْرِ فَاُخْرِجَ مِنْ تِلْكَ الْبِئْرِ، قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ السِّحْرَ يَغْتَسِلُ بِهٖ، اِذَا قَرَاَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو ایک سال تک کے لئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روک دیا گیا' ایک مرتبہ آپ ﷺ سو رہے تھے' اسی دوران دو فرشتے آپ کے پاس آئے' اُن میں سے ایک آپ کے سرہانے کے پاس بیٹھ گیا' اور دوسرا آپ کے پائنتی پر بیٹھ گیا' اُن دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: حضرت محمد ﷺ پر جادو کر دیا گیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: جی ہاں! اور ان پر جس چیز کے ذریعے جادو کیا گیا ہے' وہ ابوفلاں کے کنویں میں ہے' جب صبح ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس جادو والی چیز کے بارے میں حکم دیا' تو اس کو اس کنویں میں سے نکال دیا گیا۔

معمر فرماتے ہیں: جس شخص پر جادو کیا گیا ہو' اگر وہ جادو والی چیز کو اکٹھا کر کے' اُس کے ذریعے غسل کرے' اور اس پر قرآن پڑھے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الرُّقٰى، وَالْعَيْنِ، وَالنَّفْثِ

باب: دم کرنا' نظر لگنا اور جھاڑ پھونک (اس کا مطلب بھی دم کرنا ہے)

19766 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ قَالَ: (ص:15) اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، فَعَجِبَ مِنْهُ، فَقَالَ: تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ مُخَبَّاَةً فِيْ خِدْرِهَا، قَالَ: فَلُبِطَ بِهٖ حَتّٰى مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ، قَالَ: فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ تَتَّهِمُوْنَ اَحَدًا؟ فَقَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِلَّا اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَدَعَاهُ وَدَعَا عَامِرًا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اِذَا رَاٰى مِنْهُ شَيْئًا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ لَهٗ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: ثُمَّ اَمَرَهٗ يَغْسِلُ لَهٗ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ، وَمِرْفَقَيْهِ، وَغَسَلَ صَدْرَهٗ، وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافَ قَدَمَيْهِ، ظَاهِرَهُمَا فِي الْاِنَاءِ، ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ، وَكَفَاَ

الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ - حَسِبْتُهُ قَالَ: وَأَمَرَهُ فَحَسَى مِنْهُ حَسَوَاتٍ - فَقَامَ فَرَاحَ مَعَ الرَّاكِبِ. فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: مَا كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا إِلَّا جَفَاءً . فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: بَلْ هِيَ السُّنَّةُ

✵✵ حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو غسل کرتے ہوئے دیکھا' تو وہ اس پر حیران ہوئے (یعنی ان کا جسم انہیں بہت خوبصورت لگا) انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے کسی پردہ نشین عورت کا جسم بھی اتنا خوبصورت نہیں دیکھا' تو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا جسم اسی وقت شل ہو گیا' یہاں تک کہ وہ اپنا سر بھی نہیں اٹھا سکتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ کسی پر الزام لگاتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! یا رسول اللہ! البتہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں یہ کلمات کہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں (یعنی حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ) اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: سبحان اللہ! تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو کیوں مار دینا چاہتا ہے؟ جب اُسے اپنے بھائی کے حوالے سے کوئی چیز ایسی دکھائی دے' جو اسے اچھی لگے' تو اسے اس کے لئے برکت کی دعا کرنی چاہئے' راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے لئے غسل کریں' تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو' اپنی ہتھیلیوں کے اوپری حصے کو' اپنی کہنیوں کو' اپنے سینے کو' اپنے تہبند کے اندرونی حصے کو' اپنے دونوں گھٹنوں کو اور اپنے دونوں پاؤں کے کناروں کو (یعنی ان کے اوپری حصے کو) ایک برتن میں دھویا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت' وہ پانی حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے سر پر ڈالا گیا' اُن کی پشت پر ڈالا گیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا' تو انہوں نے اس میں سے کچھ پانی پی لیا' تو وہ (ٹھیک ہو کر) کھڑے ہو گئے اور دیگر سواروں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

جعفر بن برقان نے (اس روایت کے ایک راوی زہری سے کہا:) ہم' تو اسے زیادتی شمار کرتے ہیں (کہ جس پانی کے ذریعے تہبند کا اندرونی حصہ دھویا گیا ہو' اُس کو پلایا جائے)' تو زہری نے کہا: جی نہیں! بلکہ یہ سنت ہے۔

19767 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَرْقُونَ بِرُقًى يُخَالِطُهَا الشِّرْكُ، فَنَهٰى عَنِ الرُّقٰى، قَالَ: فَلُدِغَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ لَدَغَتْهُ الْحَيَّةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مِنْ رَاقٍ يَّرْقِيهِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ اِنِّيْ كُنْتُ اَرْقِي رُقْيَةً، فَلَمَّا نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى تَرَكْتُهَا، قَالَ: فَاعْرِضْهَا عَلَيَّ، فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا، فَأَمَرَهُ فَرَقَاهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو وہ لوگ ایسا دم کیا کرتے تھے' جس میں شرکیہ کلمات ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع کر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو سانپ نے ڈس لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کوئی اس کا دم کرنے والا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں دم کیا کرتا تھا' لیکن جب آپ نے دم کرنے سے منع کر دیا' تو میں نے اسے ترک کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے اُس کے کلمات پیش کرو! (وہ صاحب کہتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ کلمات پیش کیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں کوئی حرج نہیں سمجھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

صاحب کو حکم دیا' تو انہوں نے (متاثرہ شخص کو) دم کیا۔

19768 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ: اَلَا تُعَلِّمِينَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ - يُرِيدُ حَفْصَةَ زَوْجَتَهُ -، كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا: کیا تم نملہ (نامی پھوڑے' یا زخم) پر کیے جانے والے دم کی تعلیم اس خاتون (یعنی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) کو نہیں دوگی؟ جس طرح تم نے اسے (یعنی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو) کتابت کی تعلیم دی ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

19769 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً بِهَا نَظْرَةٌ، فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک لڑکی کو دیکھا' جسے نظر لگ گئی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دم کرواؤ!

19770 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَاِذَا اسْتُغْسِلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَغْتَسِلْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نظر لگنا' حق ہے' اگر کوئی چیز' تقدیر پر سبقت لے جاسکتی' تو نظر لگنا' اُس پر سبقت لے جاتا' جب تم میں سے کسی شخص کو (نظر لگنے سے' متاثرہ شخص کے لئے) غسل کرنے کا کہا جائے' تو اُسے غسل کر لینا چاہیے''۔

19771 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي عُمَرَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا مِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا، وَمِنَ الْحُمَّى هٰذَا الدُّعَاءَ: بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ہر قسم کی تکالیف کے بارے میں تعلیم دیا کرتے تھے' آپ نے بخار کے بارے میں ہمیں اس دعا کی تعلیم دی تھی:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو کبریائی والا ہے' میں عظیم اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور جہنم کی تپش کے شر سے''۔

19772 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ: مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً فِيهَا رُقْيَةٌ فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ عَلَّقَ عُلْقَةً وُكِلَ اِلَيْهَا

✵✵ حسن ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص گرہ لگا کر اُس پر منتر پڑھے' تو اس نے جادو کیا' اور جس نے جادو کیا' تو اس نے کفر کیا' اور جس نے (کسی

نقصان یا تکلیف سے بچنے کے لیے) کوئی چیز لٹکائی تو اسے اُسی چیز کے سپرد کر دیا جائے گا"۔

19773 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: نُهِيَ عَنِ الرُّقٰى، اِلَّا اَنَّهُ اُرْخِصَ فِيْ ثَلَاثٍ: فِيْ رُقْيَةِ النَّمْلَةِ، وَالْحُمَّةِ - يَعْنِيْ الْعَقْرَبَ - وَالنَّفْسِ يَعْنِيْ الْعَيْنَ

٭٭ ابن سیرین فرماتے ہیں: دم کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ تین چیزوں کے بارے میں رخصت دی گئی ہے نملہ (نامی پھوڑے یا زخم) میں "حمہ" یعنی بچھو کے کاٹنے کی صورت میں اور نفس یعنی نظر لگنے کی صورت میں۔

19774 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: اكْتَوَى ابْنُ عُمَرَ مِنَ اللَّقْوَةِ، وَرُقِيَ مِنَ الْعَقْرَبِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ کی وجہ سے (علاج کے طور پر) داغ لگوایا تھا اور بچھو کے کاٹنے پر دم کروایا تھا۔

19775 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاٰى ابْنَ عُمَرَ، وَرَجُلٌ بَرْبَرِيٌّ يَرْقِيْ عَلٰى رِجْلِهِ مِنْ حُمْرَةٍ بِهَا، اَوْ شَبَهِهِ

٭٭ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس وقت دیکھا تھا جب ایک بربری شخص اُن کی ٹانگ پر "حمرۃ" (نامی جلد کی بیماری) یا اس کی مانند (کسی تکلیف کی وجہ سے ان کی ٹانگ پر) دم کر رہا تھا۔

19776 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقْرَبُ الرُّقٰى اِلَى الشِّرْكِ رُقْيَةُ الْحَيَّةِ وَالْمَجْنُوْنِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"شرک کے سب سے زیادہ قریب وہ دم ہے جو سانپ کاٹنے پر یا جنون کے شکار شخص پر کیا جاتا ہے"۔

19777 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اتِّقَاءً نَتَّقِيْهِ، وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهِ، وَرُقًى نَسْتَرْقِيْ بِهَا، اَتُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ مِنَ الْقَدَرِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ ہم جو پرہیز کرتے ہیں یا جو دوا استعمال کرتے ہیں یا جو دم کرواتے ہیں تو کیا یہ چیز تقدیر کے مقابلے میں کسی کام آسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تقدیر کا حصہ ہے۔

19778 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نظر لگنا' حق ہے''- اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے سے منع کیا ہے۔

19779 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: الرُّقْيَةُ الَّتِيْ رَقٰى بِهَا جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، وَمَنْ كُلِّ عَيْنٍ وَحَاسِدٍ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دم کیا تھا (اس کے کلمات یہ ہیں:)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں آپ کو دم کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے' جو آپ کو اذیت پہنچاتی ہے' اور ہر (لگنے والی) نظر اور حاسد سے آپ کو شفا دے' اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں آپ کو دم کرتا ہوں''۔

19780 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقِي، يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِيكَ

✵✵ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور' جو وہ چاہے ہر اُس چیز پر' اُس کی قدرت' کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اُس چیز کے شر سے' جو میں تمہارے اندر پا رہا ہوں''۔

19781 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَرَ، وَاَسْنَدَهُ لَنَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقِي فَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْكَبِيرِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ابوعمر نے ہمیں یہ روایت بیان کی ہے اور انہوں نے اس کی سند بھی بیان کی تھی' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:

''میں عظیم اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' کبریائی والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور آگ (یا جہنم) کی تپش کے شر سے''۔

19782 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ بِالْقُرْآنِ عَلٰى كَفَّيْهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک پڑھ کر' دونوں ہتھیلیوں پر دم کرتے تھے اور پھر اُن دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

19783 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ قَالَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، اشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

قَالَتْ: فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ، اَسْنَدْتُهُ اِلٰى صَدْرِى، ثُمَّ مَسَحْتُ بِيَدِى عَلٰى وَجْهِهِ وَقُلْتُ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ كَمَا كَانَ يَقُوْلُ، قَالَتْ: وَاَخَّرَ يَدِى عَنْهُ، وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِى، وَاجْعَلْنِى فِى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى، قَالَتْ: ثُمَّ ثَقُلَ عَلَىَّ وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تھا' تو آپ یہ پڑھ کر (یعنی دم کرتے تھے:)

''تو تکلیف کو رخصت کر دے! اے لوگوں کے پروردگار! اور شفا عطا کر دے' تو شفا عطا کرنے والا ہے' تو ایسی شفا عطا کر دے جو بیماری کو نہ رہنے دے''۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے کے ساتھ لگا کر ٹیک دی' اور پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے چہرے پر پھیرا اور یہ پڑھا:

''تو تکلیف کو رخصت کر دے......!''۔

جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ' اپنے سے پرے کیا اور یہ فرمایا:

''اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے' اور مجھے رفیق اعلیٰ میں شامل کر دے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر مجھے زیادہ پریشانی ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

19784 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ بَغْلَةً، فَنَفَرَتْ بِهٖ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: اقْرَاْ عَلَيْهَا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

✵✵ ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہوئے' وہ بدکنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: اِس پر سورۂ فلق پڑھ کر (یعنی دم کرو!)۔

19785 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِى الْمَرَضِ الَّذِىْ قُبِضَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ - قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ الزُّهْرِىَّ: كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ؟ فَقَالَ: كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ، وَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ - قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا ثَقُلَ جَعَلْتُ اَتْفُلُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَاَمْسَحُهٗ بِيَدِ نَفْسِهٖ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' اپنی اُس بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا' معوّذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر کیسے دم کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے تھے اور اُن دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو میں ان کلمات کے ہمراہ دم کرتی تھی اور آپ کا ہاتھ آپ پر پھیر دیتی تھی۔

بَابُ مَجَالِسِ الطَّرِيقِ

باب: راستے میں بیٹھ جانا

19786 - قرأنا على عبد الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّرِيقِ - وَرُبَّمَا قَالَ: الصُّعُدَاتِ - قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا بُدَّ مِنْ مَّجَالِسِنَا، قَالَ: فَاَدُّوْا حَقَّهَا قَالُوْا: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: رَدُّ السَّلَامِ، وَغَضُّ الْبَصَرِ، وَاِرْشَادُ السَّائِلِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''راستے میں بیٹھنے سے بچو! - راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے اس طرح بیٹھے بنا چارہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اُس کا حق ادا کرو! لوگوں نے دریافت کیا: اُس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سلام کا جواب دینا' نگاہ جھکا کے رکھنا' دریافت کرنے والے کی رہنمائی کرنا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''۔

19787 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: قَلَّ مَا تَرَى الْمُسْلِمَ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: فِيْ مَسْجِدٍ يَعْمُرُهُ، اَوْ بَيْتٍ يَّسْكُنُهُ، اَوِ ابْتِغَاءِ رِزْقٍ مِّنْ فَضْلِ رَبِّهِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: مسلمان' آپ کو تین جگہوں کے علاوہ کم ہی نظر آئے گا' مسجد میں' اُسے آباد کرتے ہوئے' گھر میں' رہائش رکھتے ہوئے' یا اپنے پروردگار کے فضل میں سے رزق تلاش کرتے ہوئے۔

19788 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، رَفَعَ الْحَدِيْثَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ قَطُّ فَيَقُوْمُوْا قَبْلَ اَنْ يَّذْكُرُوا اللّٰهَ اِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةٍ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر وہ اللہ کا ذکر کرنے سے پہلے اُٹھ جاتے ہیں' تو وہ گویا مردار کے پاس سے جدا ہوتے ہیں''۔

19789 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا حَدَّثْتَ بِاللَّيْلِ فَاخْفِضْ صَوْتَكَ، وَاِذَا حَدَّثْتَ بِالنَّهَارِ فَانْظُرْ مَّنْ حَوْلَكَ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب تم رات کے وقت بات کرو' تو اپنی آواز کو پست رکھو اور جب تم دن کے وقت بات کرو' تو اپنے

اردگرد کا جائزہ لے لو۔

19790 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: (ص:22) حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ صَنْعَاءَ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُوْلُ لِاَبِي: وَجَدْتُ فِيْ حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ: عَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يُشْتَغَلَ عَنْ اَرْبَعِ سَاعَاتٍ: سَاعَةٍ يُنَاجِي فِيْهَا رَبَّهُ، وَسَاعَةٍ يُحَاسِبُ فِيْهَا نَفْسَهُ، وَسَاعَةٍ يُفْضِي فِيْهَا اِلٰى اِخْوَانِهِ الَّذِيْنَ يَصْدُقُوْنَهُ عُيُوبَهُ، وينْصَحُونَهُ فِيْ نَفْسِهِ، وَسَاعَةٍ يُخَلِّيْ فِيْهَا بَيْنَ نَفْسِهِ وَبَيْنَ لَذَّتِهَا مِمَّا يَحِلُّ وَيَجْمُلُ، فَاِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ عَوْنٌ لِهٰذِهِ السَّاعَاتِ، واسْتِجْمَامٌ لِلْقُلُوْبِ، وَفَضْلٌ وَّبُلْغَةٌ، وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ ظَاعِنًا اِلَّا فِيْ اِحْدَى ثَلَاثٍ: تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ، اَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ، اَوْ لَذَّةٍ فِيْ غَيْرِ مُحَرَّمٍ، وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ عَالِمًا بِزَمَانِهِ، مُمْسِكًا لِلِسَانِهِ، مُقْبِلًا عَلٰى شَانِهِ "

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: بشر بن رافع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: صنعاء کے رہنے والوں میں سے ابوعبداللہ نامی ایک بزرگ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: میں نے وہب بن منبہ کو سنا وہ میرے والد کو یہ بتا رہے تھے: میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی حکمت میں یہ بات پائی ہے:

"عقلمند پر یہ بات لازم ہے کہ وہ چار گھڑیوں میں غفلت کا شکار نہ ہو وہ گھڑی جس میں وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے وہ گھڑی جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ گھڑی جس میں وہ اپنے ان دوستوں کے پاس جاتا ہے جو اس کے عیوب کے حوالے سے اُس کے ساتھ سچ بیانی کرتے ہیں اور اس کی ذات کے بارے میں اُس کے ساتھ خیرخواہی رکھتے ہیں اور وہ گھڑی جس میں وہ اپنی ذات اور اس کی لذت کے درمیان اکیلا ہوتا ہے وہ لذت جو حلال ہو اور آراستہ ہو کیونکہ یہ گھڑی اُن دوسری گھڑیوں کے لیے مددگار ہوتی ہے اور دل کے لیے پختگی کا باعث ہے فضیلت اور بھلائی کے حصول کا باعث ہے اور عقلمند پر یہ بات لازم ہے کہ وہ صرف تین صورتوں میں سفر کرے آخرت کے لئے تیاری کرنے میں زندگی کے معاملات سرانجام دینے میں اور ایسی لذت میں جو حرام نہ ہو اور عقلمند پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کے بارے میں علم رکھتا ہو اپنی زبان کو روک کے رکھتا ہو اور اپنے معاملے کی طرف متوجہ رہے"۔

بَابُ الْمَجَالِسِ بِالْاَمَانَةِ

باب: مجالس کا امانت سے متعلق ہونا

19791 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يُجَالِسُ الْمُتَجَالِسُونَ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ، فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُفْشِيَ عَنْ صَاحِبِهِ مَا يَكْرَهُ

✽✽ حضرت ابوبکر بن محمد بن حزم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''ایک محفل میں' بیٹھنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کی امانت کے ہمراہ اکٹھے بیٹھتے ہیں' تو اُن میں سے کسی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے حوالے سے کوئی ایسی بات ظاہر کردے' جسے وہ ساتھی ناپسند کرتا ہو''۔

بَابُ الرَّجُلِ اَحَقُّ بِوَجْهِهٖ

باب: آدمی کا' اپنی جگہ کے بارے میں زیادہ حق رکھنا

19792 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر جائے اور پھر وہ اُس جگہ کی طرف واپس آئے' تو وہ اس کے بارے میں زیادہ حق رکھے گا''۔

19793 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ لِابْنِ عُمَرَ مِنْ نَفْسِهٖ، فَمَا يَجْلِسُ فِىْ مَجْلِسِهٖ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''کوئی شخص' اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر' خود وہاں نہ بیٹھے''۔
راوی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھ جاتا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

19794 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ، عَنْ اَبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِىْ مَجْلِسٍ تَكَبُّرًا عَلَيْهِمَا، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

✽✽ ابان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص بیٹھنے میں' دو آدمیوں کے درمیان علیحدگی کروادے' اُن دونوں پر اپنی برتری کا اظہار کرتے ہوئے' (وہ ایسا کرے) تو اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

19795 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ وُهَيْبًا، يَقُوْلُ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: مَنْ عَدَّ كَلَامَهٗ مِنْ عَمَلِهٖ قَلَّ كَلَامُهٗ

✽✽ وہیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے عمل کے حساب سے اپنے کلام کا شمار کرے گا' اُس کا کلام کم ہوگا''۔

كَفَّارَةُ الْمَجَالِسِ

باب: مجالس کا کفارہ

19796 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الْفَقِيْرِ، اَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهِ اَنْ يَّقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهٗ يَقُوْلُ: هٰذَا الْقَوْلُ كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ

✵✵ ابو عثمان فقیر بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی تعلیم دی تھی کہ جب آپ محفل سے اُٹھیں' تو یہ پڑھ لیا کریں:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے' میں' اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف' تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں' تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں' تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' اُن کے علاوہ' دوسرے راوی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''یہ کلمات محفل کا کفارہ ہیں''۔

19797 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: ابْتَدِئُوا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَيْنَ الْكَلَامِ

✵✵ ابو العالیہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے:

''کلام کے درمیان' گفتگو کا آغاز' لا الٰہ الا اللہ کے ذریعے کرو''۔

19798 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَوْ غَيْرِهٖ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ جَالِسًا فِىْ نَفَرٍ، فَاَرَادُوا الْقِيَامَ، فَقَالَ رَجُلٌ: قُومُوْا عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ: قُومُوْا بِسْمِ اللّٰهِ

✵✵ ایوب نے' نافع کے حوالے سے' یا شاید اُن کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے' اُن لوگوں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا' تو ایک شخص نے کہا: تم لوگ اللہ کے نام پر اُٹھ جاؤ' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اعتراض کیا اور فرمایا: تم لوگ اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اُٹھ جاؤ!

بَابُ الْجُلُوْسِ فِی الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

باب: (کچھ) سائے اور (کچھ) دھوپ میں بیٹھ جانا

19799 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ، فَلْیَقُمْ فَاِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّیْطَانِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سائے میں موجود ہو اور وہ اس سے ہٹ جائے' تو اس شخص کو اُٹھ جانا چاہیے' کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہوگی۔

19800 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ: یُكْرَهُ اَنْ یَجْلِسَ الْاِنْسَانُ بَعْضُهُ فِی الظِّلِّ، وَبَعْضُهُ فِی الشَّمْسِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' قتادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی کا کچھ حصہ سائے میں' اور کچھ حصہ دھوپ میں ہو۔

19801 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: وَكُنْتُ جَالِسًا فِی الظِّلِّ وَبَعْضِیْ فِی الشَّمْسِ، قَالَ: فَقُمْتُ حِیْنَ سَمِعْتُهُ فَقَالَ لِیْ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: اجْلِسْ لَا بَاْسَ عَلَیْكَ، اِنَّكَ هٰكَذَا جَلَسْتَ

✵✵ اسماعیل بن ابراہیم بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے' ابن منکدر کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: اسماعیل کہتے ہیں: میں اُس وقت سائے میں بیٹھا ہوا تھا' اور میرا کچھ حصہ دھوپ میں بھی تھا' جب میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا' تو میں اُٹھنے لگا' تو ابن منکدر نے مجھ سے کہا: تم بیٹھے رہو! تم پر کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ تم پہلے سے اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے۔

بَابُ الضَّجْعَةِ عَلَی الْبَطْنِ

باب: پیٹ کے بل لیٹ جانا

19802 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ: دَعَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ، وَرَهْطٌ مَعَهٗ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، فَدَخَلْنَا مَنْزِلَهٗ، فَقَالَ: اَطْعِمِیْنَا یَا عَائِشَةُ، فَاَتَتْ بِشَیْءٍ فَاَكَلُوْهُ، ثُمَّ قَالَ: زِیْدِیْنَا یَا عَائِشَةُ، فَزَادَتْهُمْ شَیْئًا یَسِیْرًا اَقَلَّ مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِیْنَا یَا عَائِشَةُ، فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ، فَشَرِبُوْا ثُمَّ قَالَ: زِیْدِیْنَا یَا عَائِشَةُ، فَجَاءَتْ بِقَعْبٍ مِّنْ لَبَنٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتُمْ رَقَدْتُمْ هَاهُنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ، قَالُوْا: بَلْ

فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا فَنِمْنَا فِي الْمَسْجِدِ، حَتّٰى إِذَا كَانَ السَّحَرُ كَظَّنِي بَطْنِي، فَنِمْتُ (ص:26) عَلٰى بَطْنِي، فَإِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ وَيَقُولُ: هٰكَذَا، فَإِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے گھر بلوایا اور میرے ہمراہ اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کو بھی بلوایا' ہم آپ کے گھر میں داخل ہوئے' تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لیے کچھ دو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز لے آئیں' اُن لوگوں نے اسے کھایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں مزید دو' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن لوگوں کے لیے مزید کوئی چیز دی' جو تھوڑی تھی اور پہلے والی سے کم تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لیے کچھ دو' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دودھ کا پیالہ لے آئیں' اُن لوگوں نے اسے پیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں مزید دو' تو وہ دودھ کا ایک اور برتن لے آئیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو' تو یہاں سو جاؤ! اور اگر چاہو' تو مسجد میں سو جاؤ' اُن لوگوں نے کہا: ہم مسجد میں سو جائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وہاں سے نکلے اور مسجد میں سو گئے' جب سحری کا وقت ہوا' تو مجھے اپنے پیٹ میں کچھ بے چینی محسوس ہوئی' تو میں پیٹ کے بل (یعنی اُلٹا ہو کر) سو گیا' کسی نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اس طرح؟ یہ تو لیٹنے کا ایسا طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے سر اُٹھا کے دیکھا' تو وہ نبی اکرم ﷺ تھے۔*

19803 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى بَطْنِهِ، وَالْمَرْاَةِ عَلٰى قَفَاهَا

✽✽ ابن سیرین فرماتے ہیں: آدمی کے لئے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ وہ پیٹ کے بل لیٹے اور عورت کے لیے (یعنی یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے) کہ وہ گدی کے بل لیٹے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَالْفَخِذِ

باب: گواہی اور دیگر امور کا تذکرہ اور زانو کا تذکرہ

19804 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فِي الرَّجُلِ يَجِيءُ مَعَ الْخَصْمِ يَرٰى اَنَّ عِنْدَهُ شَهَادَةً، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ شَهَادَةٌ، قَالَ: هُوَ شَاهِدُ زُورٍ

✽✽ سعید بن مسیّب' ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو مقابل فریق کے ساتھ آتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (5040) کے تحت' امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (752و3723) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (429/3) اور (426/5)' یحییٰ بن ابوکثیر کے طریق کے ساتھ' ابوسلمہ کے حوالے سے' یعیش بن طخفہ بن قیس کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے۔

جبکہ امام ابن ماجہ نے اس کو رقم الحدیث (3723) کے تحت' قیس بن طخفہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

کے پاس گواہی موجود ہے لیکن اس کے پاس گواہی نہیں ہوتی' تو وہ یہ فرماتے ہیں: یہ جھوٹا گواہ ہے۔

19805 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ قَوْمًا يَحْسِبُوْنَ اَبَا جَادٍ، وَيَنْظُرُوْنَ فِي النُّجُوْمِ، وَلَا اَرَى لِمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ خَلَاقٍ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے:

''کچھ لوگ باپ کو دادا قرار دیں گے' علم نجوم میں غور وفکر کریں گے' اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ایسا کرے گا' اُس کا (یعنی آخرت) میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

19806 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ اِلَّا بِاِذْنِهِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ،

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم تین افراد ہو' تو دو لوگ تیسرے کو چھوڑ کر' آپس میں سرگوشی میں بات چیت نہ کریں' البتہ اگر اس سے اجازت لیں' تو حکم مختلف ہے' کیونکہ یہ چیز اُسے غمگین کردے گی''۔

19807 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

19808 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جَرْهَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّ فَخِذَكَ، فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ

✸✸ ابن جرہد' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر' ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا' جس نے اپنے زانو سے کپڑا اہٹایا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے زانو کو ڈھانپ لو! کیونکہ یہ ستر کا حصہ ہے''۔

قَوْلُ الرَّجُلِ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ

باب: آدمی کا یہ کہنا: جو اللہ چاہے اور جو تم چاہو

19809 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِي الْحَلَالِ الْعَتَكِيِّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اِلٰى عُثْمَانَ فَكَلَّمْتُهُ فِيْ حَاجَةٍ، فَقَالَ لِيْ حِيْنَ كَلَّمْتُهُ: مَا شِئْتَ ثُمَّ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ اَمْلَكُ،

بَلِ اللّٰهُ اَمْلَكُ

٭٭ ابوحلال عتکی بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اُن کے ساتھ کسی کام کے سلسلے میں بات چیت کی' تو جب میں نے اُن کے ساتھ بات کی' تو انہوں نے فرمایا: جو تم چاہتے ہو (یعنی وہ ہو جائے گا) پھر انہوں نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ مالک ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ مالک ہے' (یعنی جو وہ چاہے گا' وہی ہوگا)۔

19810 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، يَقُوْلُ: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى، قَالَ: فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْنِيْ حَتّٰى يَقُوْلَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

٭٭ ابراہیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت حاصل کرلے گا اور جو اُن دونوں کی نافرمانی کرے گا' وہ گمراہ ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کی رنگت تبدیل ہوگئی' راوی کہتے ہیں: (یعنی اُس شخص کو یہ کہنا چاہیے تھا:) کہ اللہ اور اس کا رسول (یعنی ''اُن دونوں'' نہیں کہنا چاہیے تھا)۔

19811 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهٗ كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِكَ، حَتّٰى يَقُوْلَ: ثُمَّ بِكَ

٭٭ ابراہیم کے بارے میں' یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی یہ کہے: میں' اللہ کی اور تمہاری پناہ لیتا ہوں' آدمی کو یہ کہنا چاہیے: میں' اللہ کی' اور پھر تمہاری پناہ لیتا ہوں۔

19812 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّقُوْلَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ

٭٭ ابراہیم کے بارے میں' یہ بات منقول ہے: کہ وہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جو اللہ چاہے اور پھر جو تم چاہو۔

19813 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ رَجُلًا رَاٰى فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ: اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَقَوْمٌ لَّوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ، قَالُوْا: وَاَنْتُمْ لَقَوْمٌ لَّوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَمَرَّ بِهٖ قَوْمٌ مِّنَ النَّصَارٰى فَاَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَقَوْمٌ لَّوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: وَاَنْتُمْ اِنَّكُمْ لَقَوْمٌ لَّوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْكُمْ فَتُؤْذِيْنِيْ، فَلَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ "

٭٭ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' ایک شخص نے خواب دیکھا کہ وہ کچھ یہودیوں کے پاس سے گزرا' جن کی ہیئت اُسے اچھی لگی' تو اس نے کہا: تم لوگ اچھے ہوتے' اگر تم یہ نہ کہتے: کہ حضرت عزیر علیہ السلام' اللہ تعالیٰ کے

بیٹے ہیں' تو اُن یہودیوں نے کہا: تم (مسلمان) لوگ بھی اچھے ہوتے' اگر تم یہ نہ کہتے: کہ جو اللہ چاہے' اور جو حضرت محمد ﷺ چاہیں'
پھر اُس شخص کا گزر کچھ عیسائیوں کے پاس سے ہوا' اُن کی ہیئت اُسے اچھی لگی' اُس نے کہا: تم لوگ اچھے ہوتے' اگر تم یہ نہ کہتے: کہ حضرت مسیح علیہ السلام' اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں' تو اُن لوگوں نے کہا: تم (مسلمان) بھی اچھے ہوتے' اگر تم یہ نہ کہتے: کہ جو اللہ چاہے اور جو حضرت محمد ﷺ چاہیں۔

اگلے دن' وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں یہ جملہ تم لوگوں سے سنا کرتا تھا' اور تم یوں مجھے اذیت پہنچاتے تھے' تم یہ نہ کہو: جو اللہ چاہے اور جو حضرت محمد ﷺ چاہیں' تم یہ کہو: جو صرف' اللہ چاہے''۔

بَابُ الْحِجَامَةِ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

باب: پچھنے لگوانا اور اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

19814 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ امْرَاَةً يَهُودِيَّةً اَهْدَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَصْلِيَّةً بِخَيْبَرَ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَتْ: هَدِيَّةٌ، وَحَذِرَتْ اَنْ تَقُولَ: هِيَ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَلَا يَاْكُلَ، قَالَ: فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلَ اَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَمْسِكُوا، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: هَلْ سَمَّمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتْ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْعَظْمُ لِسَاقِهَا وَهُوَ فِي يَدِهِ، قَالَتْ: نَعَمْ، (ص:29) قَالَ: لِمَ؟ قَالَتْ: اَرَدْتُ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ يَسْتَرِيحَ مِنْكَ النَّاسُ، وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. قَالَ: فَاحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْكَاهِلِ، وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاحْتَجَمُوا، فَمَاتَ بَعْضُهُمْ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَسْلَمَتْ فَتَرَكَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا النَّاسُ فَيَقُولُونَ: قَتَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں:

''ایک یہودی عورت نے' خیبر میں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ تحفہ ہے' اس نے یہ کہنے سے پرہیز کیا کہ یہ صدقہ ہے' کیونکہ پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے نہیں کھانا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانا شروع کیا' آپ کے اصحاب نے بھی اسے کھانا شروع کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ رُک جاؤ' نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت سے دریافت کیا: کیا تم نے اس میں زہر ملایا ہے؟ اُس نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس ہڈی نے' نبی اکرم ﷺ نے بکری کی پنڈلی کے بارے میں یہ فرمایا' جو آپ کے ہاتھ میں تھی' اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس عورت نے کہا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ

جھوٹے ہوئے' تو لوگ آپ سے نجات حاصل کر لیں گے اور اگر آپ نبی ہوئے' تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی وجہ سے ''کاہل'' نامی رگ پر پچھنے لگوائے' آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا' تو انہوں نے بھی پچھنے لگوائے' لیکن ان میں سے بعض کا انتقال ہو گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ عورت مسلمان ہو گئی تھی اور نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا تھا۔

معمر کہتے ہیں: دیگر لوگوں کا یہ کہنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو قتل کروا دیا تھا۔

19815 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ اُمَّ مُبَشِّرٍ، قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرَضِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: مَا تَتَّهِمُ بِنَفْسِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنِّيْ لَا اَتَّهِمُ بِابْنِيْ اِلَّا الشَّاةَ الْمَشْوِيَّةَ الَّتِيْ اَكَلَ مَعَكَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا لَا اَتَّهِمُ اِلَّا ذٰلِكَ بِنَفْسِي، هٰذَا اَوَانُ قَطْعِ اَبْهَرِيْ يَعْنِيْ عِرْقَ الْوَرِيْدِ

✵✵ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے دوران' جس میں آپ کا وصال ہوا' اس کے دوران آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ اپنی ذات کے حوالے سے کس پر الزام عائد کرتے ہیں؟ کیونکہ میں' تو اپنے بیٹے کے حوالے سے اسی بھنی ہوئی بکری پر الزام عائد کرتی ہوں' جو اس نے آپ کے ہمراہ خیبر میں کھائی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی ذات کے حوالے سے' میں بھی اسی پر الزام عائد کرتا ہوں اور اب مجھے اپنی شہ رگ کٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: یہاں ''ابہر'' سے مراد شہ رگ ہے۔

19816 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَيَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ وَضَحٌ، فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بدھ کے دن' یا ہفتے کے دن پچھنے لگوائے' اور پھر اُسے ''وضاح'' (نامی بیماری) لاحق ہو جائے' تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

19817 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ: الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَوَجَدْتُ بِهَا شَيْخًا يَحْتَجِمُ فِيْ رَاْسِهِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ حَجْمَةٌ مُبَارَكَةٌ احْتَجَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنَّهَا تَنْفَعُ مِنَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ، وَوَجَعِ الْاَضْرَاسِ، وَوَجَعِ الْعَيْنَيْنِ، وَوَجَعِ الرَّاْسِ، وَمِنَ النُّعَاسِ، وَلَا يَمُصُّ اِلَّا ثَلَاثَ مَصَّاتٍ، فَاِنْ كَثُرَ دَمُهَا وَضَعْتَ يَدَكَ عَلَيْهَا يَعْنِي الْبَاْسَ، قَالَ مَعْمَرٌ: احْتَجَمْتُهَا فَخُرِقَ عَلَيَّ، فَقُمْتُ وَمَا اَقْدِرُ مِنَ الْقُرْآنِ عَلٰى حَرْفٍ، حَتّٰى كُنْتُ لِاُصَلِّيْ فَاٰمُرُ مَنْ يُّلَقِّنُنِيْ، قَالَ: ثُمَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ ذٰلِكَ فَلَمْ اَحْتَجِمْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام مغیرہ بن حبیب تھا' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' وہاں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا' جو اپنے سر میں پچھنے لگوا رہے تھے' انہوں نے یہ کہا: یہ پچھنے لگوانا' ایک مبارک کام ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پچھنے لگوائے ہیں' اُس بزرگ نے بتایا: یہ جذام' برص' دانتوں کی تکلیف' آنکھوں کی تکلیف' سر کی تکلیف' اونگھ آنے میں' مفید ہوتا ہے' اور اس میں تین مرتبہ خون چوسا جاتا ہے' اگر پھر بھی خون زیادہ نکل رہا ہو' تو تم اپنا ہاتھ اس پر رکھ دو! - راوی کرتے ہیں: یعنی متاثرہ جگہ پر رکھ دو!

معمر کہتے ہیں: میں نے بھی پچھنے لگوائے لیکن مجھے نقصان ہوا' جب میں اُٹھا' تو میں قرآن کا ایک حرف پڑھنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا تھا' یہاں تک کہ جب میں نماز ادا کرتا تھا' تو کسی کو ہدایت کرتا تھا کہ وہ مجھے لقمہ دیتا رہے۔ معمر کہتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھ سے رخصت کر دی' اور اس کے بعد میں نے پھر کبھی پچھنے نہیں لگوائے۔

19818 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ، وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے اور آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ دیا تھا' اگر یہ حرام ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (معاوضہ) نہیں دینا تھا۔

19819 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَدَاوَتِ الْعَرَبُ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ مَّصَّةِ حَجَّامٍ، اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ

٭٭ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے' اور میرے علم کے مطابق انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''عربوں نے ایسے کسی طریقے سے علاج نہیں کیا' جو پچھنے لگانے والے کے چوسنے' یا شہد کو پینے کی مانند ہو''۔

بَابُ سَتْرِ الْبُيُوْتِ

باب: گھروں میں پردے لٹکانا

19820 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَخَالِدِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: تَزَوَّجَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ، فَدَعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلَى بَيْتِهِ، وَقَدْ سُتِرَ بِهٰذِهِ الْاُدُمِ الْمَنْقُوْشَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ كُنْتُمْ جَعَلْتُمْ مَكَانَ هٰذَا مُسُوْحًا كَانَ اَحْمَلَ لِلْغُبَارِ مِنْ هٰذَا

٭٭ عکرمہ اور خالد بن صفوان بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی' انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر بلایا' اُن کے گھر میں' منقش چمڑے کے پردے لگے ہوئے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس کی

جگہ کپڑے کے پردے لگا دیتے' تو اس نے اس کے مقابلے میں غبار کو زیادہ روکنا تھا۔

19821 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: بَلَغَ عُمَرَ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهَا: خَضْرَاءُ نَجَّدَتْ بَيْتَهَا، فَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ بَلَغَنِىْ اَنَّ الْخُضَيْرَاءَ نَجَّدَتْ بَيْتَهَا، فَاِذَا جَاءَ كَ كِتَابِىْ هٰذَا فَاهْتِكْهُ، هَتَكَهُ اللّٰهُ، قَالَ: فَذَهَبَ الْاَشْعَرِيُّ بِنَفَرٍ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَامُوْا فِىْ نَوَاحِيهِ، فَقَالَ: لِيَهْتِكْ كُلُّ امْرِءٍ مِّنْكُمْ مَا يَلِيهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ، قَالَ: فَهَتَكُوا، ثُمَّ خَرَجُوا

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ اہل بصرہ میں ایک خاتون ہے' جس کا نام خضراء ہے' اس نے اپنے گھر کو آراستہ کیا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

''اما بعد! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ خضیراء نامی عورت نے اپنے گھر کو آراستہ کیا ہے' جب تمہارے پاس میرا یہ مکتوب آئے' تو تم اس کو پھاڑ دینا' اللہ تعالیٰ اُسے پھاڑ دے''۔

راوی بیان کرتے ہیں:' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ کچھ افراد کو لے کر گئے' وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے اور گھر کے مختلف گوشوں میں کھڑے ہو گئے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے قریب موجود پردے کو پھاڑ دے' اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم کرے! راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے اس کو پھاڑ دیا اور پھر باہر چلے گئے۔

19822 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ، اَنَّ صَفِيَّةَ، امْرَاَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَتَرَتْ بُيُوتَهَا بِقِرَامٍ، اَوْ غَيْرِهٖ اَهْدَاهُ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَذَهَبَ عُمَرُ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّهْتِكَهُ، فَبَلَغَهُمْ فَنَزَعُوْهُ، فَلَمَّا جَاءَ عُمَرُ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّاْتُوْنَنَا بِالْكَذِبِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر میں پردے لٹکائے ہیں' جو کپڑا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں تحفے کے طور پر دیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے ان کا یہ ارادہ تھا کہ وہ اس کو پھاڑ دیں گے' گھر والوں کو اس بات کا پتہ چل گیا' تو انہوں نے اس پردے کو اتار دیا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' تو انہوں نے ایسی کوئی چیز نہیں پائی' تو وہ بولے: لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ جو ہمارے پاس جھوٹی اطلاعات لے آتے ہیں۔

19823 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلٰى امْرَاَتِهٖ بِنْتِ حُسَيْنٍ، وَجَدَ فِى الْبَيْتِ ثَلَاثَةَ فُرُشٍ، فَقَالَ: هٰذَا لِىْ، وَهٰذَا لَهَا، وَهٰذَا لِلشَّيْطَانِ، اَخْرِجُوْهُ عَنِّىْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنی اہلیہ بنت حسین کے پاس تشریف لائے' تو انہوں نے اپنے گھر میں تین بچھونے پائے' تو فرمایا: ایک میرے لیے ہے' ایک اس عورت کے لئے ہے اور یہ شیطان کے لئے ہے' اسے میرے پاس سے نکال دو!

19824 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ، فَاِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ مُزَوَّقٌ، فَقَامَ بِالْبَابِ ثُمَّ قَالَ: اَخْضَرُ وَاَحْمَرُ فَعَدَّ اَلْوَانًا، ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ لَوْنًا وَّاحِدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَدْخُلْ

٭٭ محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی گئی' وہ گھر آراستہ و پیراستہ تھا' نبی اکرم ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبز اور سرخ' نبی اکرم ﷺ نے متعدد رنگ گنوائے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک ہی رنگ ہوتا' تو مناسب تھا' پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور اندر نہیں داخل ہوئے۔

بَابُ الْمِنْدِيْلِ وَالْقُمَامِ

باب: رومال اور کچرے کا تذکرہ

19825 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُتْرَكَ الْقُمَامَةُ فِي الْحُجْرَةِ، فَاِنَّهَا مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ، وَاَنْ يُّتْرَكَ الْمِنْدِيْلُ الَّذِيْ يُمْسَحُ بِهٖ مِنَ الطَّعَامِ فِي الْبَيْتِ، وَاَنْ يُّجْلَسَ عَلَى الْوَلَايَا، اَوْ يُضْطَجَعَ عَلَيْهَا

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ گھر میں کچرے کو چھوڑ دیا جائے' کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہوتا ہے' اور آپ نے اس سے بھی منع کیا ہے کہ اس کپڑے کو چھوڑ دیا جائے' جس کے ذریعے گھر میں کھانے کے بعد ہاتھ پونچھا جاتا ہے' اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ آدمی ولایا پر بیٹھے یا اس پر لیٹ جائے۔

19826 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، عَنْ سَعِيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ جَالِسٌ اَوْ مُضْطَجِعٌ عَلٰى طِنْفِسَةِ رَحْلِهٖ

٭٭ سعید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اپنے پالان کی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) لیٹے ہوئے تھے۔

اَلْقَوْلُ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ

باب: (اُس وقت کی) دعا' جب آدمی اپنے گھر سے نکلے

19827 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: هُدِيْتَ . وَاِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: كُفِيْتَ، وَاِذَا قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. قَالَ الْمَلَكُ: وُقِيْتَ . قَالَ: فَتَتَفَرَّقُ الشَّيَاطِيْنُ فَتَقُوْلُ: لَا سَبِيْلَ لَكُمْ اِلَيْهِ، اِنَّهٗ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ

٭٭ کعب بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہے' تو فرشتہ اس سے کہتا ہے تمہیں ہدایت

دے دی گئی' جب بندہ اللہ پر توکل کر لیتا ہے' تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: تمہاری کفایت ہوگی اور جب بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ لیتا ہے' تو فرشتہ کہتا ہے: تمہیں بچا لیا گیا' جبکہ شیاطین ادھر ادھر بکھر جاتے ہیں اور کہتے ہیں: تمہیں اس کی طرف کوئی راہ نہیں ملے گی کیونکہ اُسے ہدایت بھی مل گئی' اس کی کفایت بھی ہوگی اور اسے بچا لیا گیا۔

بَابُ الْقَوْلِ حِيْنَ يُمْسِیْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ

باب: شام کے وقت اور صبح کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

19828 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَتَتْهُ تَسْاَلُهُ خَادِمًا مِّنْ سَبْیٍ اُتِیَ بِهٖ، وَفِیْ يَدِهَا اَثَرُ قُطْبِ الرَّحٰی مِنْ كَثْرَةِ الطَّحْنِ، فَقَالَ لَهَا: سَاُخْبِرُكِ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ، اِذَا اَوَيْتِ اِلٰی فِرَاشِكِ فَسَبِّحِی اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدِی اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرِی اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَقُوْلِیْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، تُتِمِّيْنَ بِهَا الْمِائَةَ، فَرَجَعَتْ بِذٰلِكَ، وَلَمْ يُخْدِمْهَا شَيْئًا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَكْحُوْلًا، يُحَدِّثُ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ (ص:34) بِهِنَّ وَلَا لَيْلَةَ الْهَرِيْرِ بِصِفِّيْنَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ (یعنی امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تاکہ آپ سے قیدیوں میں سے کوئی خدمتگار مانگ لیں' جو قیدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں' بکثرت آٹا پیسنے کی وجہ سے چکی کے قطب کا نشان موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں' تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جب تم اپنے بستر پر جاؤ' تو 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھو' 33 مرتبہ الحمدللہ پڑھو' 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر 100 کی تعداد مکمل کرلو۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اُس کو لے کر واپس آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی خدمت گار نہیں دیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو اس کی مانند حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے' اُس وقت سے لے کر اب تک میں نے کبھی ان کو ترک نہیں کیا' یہاں تک کہ صفین میں بھی ان کو ترک نہیں کیا۔

19829 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْمُرُ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَّقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَّرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مَّاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ،

وَاِنْ اَصْبَحَ اَصْبَحَ وَهُوَ قَدْ اَصَابَ خَيْرًا

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوایک شخص کو یہ ہدایت کرتے ہوئے سنا کہ جب وہ رات کے وقت سونے لگے' تو یہ پڑھ لے:

''اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا' میں نے اپنا رُخ تیری طرف کرلیا' میں نے اپنا معاملہ تجھے تفویض کردیا' میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی' تجھ سے ڈرتے ہوئے بھی' اور تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے بھی' تیرے مقابلے میں جائے نجات اور پناہ گاہ' صرف تیری ہی ذات ہے' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا' جو تو نے نازل کی' اور تیرے اس رسول پر ایمان لایا' جسے تو نے بھیجا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر وہ شخص اسی رات انتقال کر جائے' تو وہ فطرت پر فوت ہوگا' اور اگر وہ صبح کے وقت تک زندہ رہا' تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اس نے بھلائی حاصل کرلی ہوگی۔

19830 - أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِیْ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِی، وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهُ، اللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص رات کے وقت اُٹھے اور پھر واپس اپنے بستر کی طرف جائے' تو اسے اپنے تہبند کے اندرونی حصے کے ذریعے بستر کو جھاڑ لینا چاہیے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس بستر پر اس کے پیچھے کون آیا ہے؟ پھر اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''اے میرے پروردگار! تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں اپنا پہلو رکھتا ہوں' اور تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اِس کو اٹھاتا ہوں' اے اللہ! اگر تو میرے نفس کو روک لے' تو اس کی مغفرت کردینا' اور اگر تو اس کو چھوڑ دے' تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا' جس طرح' تو نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے''۔

19831 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ وَحْشَةً يجدُهَا، فَقَالَ لَهُ: اَلَا اُعَلِّمُكَ مَا عَلَّمَنِی الرُّوحُ الْاَمِيْنُ جِبْرِيلُ قَالَ لِی: اِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ، فَاِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِی لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ يَّطْرُقُ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمَانُ

✵✵ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے نبی

اکرم ﷺ کے سامنے وحشت کی شکایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی تعلیم نہ دوں؟ جو روح الامین جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتائی ہے جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ جنات سے تعلق رکھنے والا ایک عفریت آپ کو دھوکا دینا چاہتا ہے' تو جب آپ اپنے بستر پر جائیں' تو آپ یہ پڑھ لیں:

''میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' جن کے دائرے سے کوئی نیک یا گناہگار باہر نہیں ہے اور اس چیز کے شر سے (یعنی بھی پناہ مانگتا ہوں) جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو آسمان کی طرف اوپر جاتی ہے اور اس چیز کے شر سے بھی' جو اس نے زمین میں پیدا کی ہے اور جو زمین میں سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے وقت' آنے والوں کے شر سے اور ہر آنے والے کے شر سے' جو برائی لے کے آئے' البتہ اس آنے والے کا معاملہ مختلف ہے جو بھلائی لے کے آتا ہے' اے رحمٰن!''۔

19832 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يُحَدِّثُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ بِمَكَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَسْتَقْبِلُ بِهِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، فَقَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، قَالَ: وَقُلْهُنَّ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ، قَالَ: فَدَعَا عَطَاءٌ بِدَوَاةٍ وَكَتِفٍ فَكَتَبَهُنَّ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو مکہ میں' عطاء خراسانی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: اس نے کہا: عمرو بن ابوسفیان نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' جسے میں رات کے وقت اور دن کے وقت پڑھ لیا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! اے ہر شہر کے پروردگار! اور اس کے مالک' میں' اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اپنی ذات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور میں شیطان کے شر سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اس وقت پڑھ لیا کرو' جب تم اپنے بستر پر جاؤ''۔

راوی بیان کرتے ہیں:' تو عطاء نے قلم دوات منگوائی اور ان کلمات کو نوٹ کر لیا۔

19833 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ كَعْبًا، كَانَ يَقُوْلُ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ حِيْنَ اُصْبِحُ وَحِيْنَ اُمْسِي لَتَرَكَنِي الْيَهُوْدُ اَغْوٰى مَعَ الْعَاوِيَاتِ، وَاَنْبَحُ مَعَ النَّابِحَاتِ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، الَّذِي لَا يُخْفِرُ جَارَهُ، الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَذَرَاَ وَبَرَاَ

٭٭ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: کعب یہ کہا کرتے تھے: اگر وہ کلمات نہ ہوتے' جنہیں میں' صبح اور شام کے وقت

پڑھتا ہوں' تو یہودیوں نے (یعنی مجھ پر جادو کر کے) مجھے بھونکنے والوں کے ساتھ بھونکتا ہوا' اور کتوں کی طرح آواز نکالتا ہوا' کر کے چھوڑ دیتا تھا (وہ کلمات یہ ہیں:)

''میں' اللہ تعالیٰ کے اُن مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' جن کے دائرے سے کوئی نیک یا گناہ گار باہر نہیں ہے' وہ اللہ جو پناہ لینے والے کو رسوائی کا شکار نہیں کرتا' جس نے آسمان کو اس سے روکا ہوا ہے کہ وہ زمین پر گر جائے' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو اس کی اجازت سے ہو' ہر اُس چیز کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں)' جسے اُس نے تخلیق کیا پیدا کیا' بنایا (اُن سب کے شر سے اُس کی پناہ مانگتا ہوں)''۔

19834 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، قَالَ: لَدَغَتْ رَجُلًا عَقْرَبٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ قَالَ حِيْنَ اَمْسَى: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّهُ، قَالَ: فَقَالَتْهَا امْرَاَةٌ مِّنْ اَهْلِىْ، فَلَدَغَتْهَا حَيَّةٌ فَلَمْ تَضُرَّهَا

٭٭ سہیل بن ابوصالح نے' اپنے والد کے حوالے سے' اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مار دیا' نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا:

''میں' اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' اُس کی مخلوق کے شر سے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو اُس (یعنی بچھو) نے اس (شخص) کو نقصان نہیں پہنچانا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے گھر کی ایک خاتون میں یہ کلمات پڑھے ہوئے تھی' اسے ایک سانپ نے ڈس لیا' لیکن اس کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔

19835 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّهُ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِىْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ: اَعُوْذُ بِكَ اللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَالْهَامَةِ، وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ، لَمْ تَضُرَّهُ دَابَّةٌ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جو شخص شام کے وقت اور صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! میں' تیری پناہ مانگتا ہوں' قرابت داروں' اور حشرات الارض اور اس چیز کے شر سے جو' تو نے پیدا کی ہے''۔

تو اُس شخص کو کوئی جانور نقصان نہیں پہنچائے گا۔

19836 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، اَنَّ عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ، كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِيعُ دَفْعَ مَا اَكْرَهُ، وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُو، وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ بِيَدِ غَيْرِى، وَاَصْبَحْتُ مُرْتَهَنًا بِعَمَلِى، فَلَا فَقِيرَ اَفْقَرُ مِنِّى، اللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ بِىْ عَدُوِّى، وَلَا تَسُؤْ بِىْ صَدِيقِى، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِىْ فِىْ دِيْنِىْ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَىَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِى

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ میں اس چیز کو پرے کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا' جس کو میں نا پسند کرتا ہوں' اور میں اس کے نفع کا مالک نہیں ہوں' جس کی مجھے امید ہو' معاملہ میرے بجائے کسی اور کے ہاتھ میں ہے' اور میں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے' کہ میں' اپنے عمل کے عوض میں رہن رکھا ہوا ہوں' کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہے' اے اللہ! تو میرے دشمن کو مجھے برا کہنے کا موقع نہ دینا' اور میرے ذریعے میرے دوست کا برا نہ کروانا' اور میرے دین کے بارے میں' مجھے کسی مصیبت کا شکار نہ کرنا' اور مجھ پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کرنا' جو مجھ پر رحم نہ کرے''۔

بَابُ الطَّهُوْرِ

باب: طہارت کا تذکرہ

19837 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِى السَّلِيلِ، عَنْ اَبِى مَرْثَدٍ الْعِجْلِيِّ، قَالَ: مَنْ اَوَى اِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِرًا، وَنَامَ ذَاكِرًا، كَانَ فِرَاشُهُ مَسْجِدًا، وَكَانَ فِىْ صَلَاةٍ وَذِكْرٍ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَمَنْ اَوَى اِلٰى فِرَاشِهِ غَيْرَ طَاهِرٍ، وَنَامَ غَيْرَ ذَاكِرٍ، كَانَ فِرَاشُهُ قَبْرًا، وَكَانَ جِيفَةً حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ

✵✵ ابومرثد عجلی فرماتے ہیں: جو شخص باوضو حالت میں بستر پر آئے اور ذکر کرتے ہوئے سو جائے' تو اس کا بستر مسجد ہوتا ہے اور وہ شخص نماز اور ذکر کی حالت میں شمار ہوتا ہے' اس وقت تک' جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا' اور جو شخص بے وضو حالت میں بستر پر آئے اور ذکر کیے بغیر سو جائے' تو اس کا بستر قبر ہوتا ہے' اور وہ مردار ہوتا ہے' جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا۔

19838 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فِى الْاِنْسَانِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ مَفْصِلًا، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ، عَدَدَهَا فِىْ يَوْمٍ، اَمْسٰى وَقَدْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''انسان میں' تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں' جو شخص روزانہ اتنی تعداد میں اللہ اکبر کہتا ہے' یا الحمد للہ کہتا ہے' یا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو وہ ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ اُسے جہنم سے بچا لیا گیا ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ اللّٰهِ فِى الْمَضَاجِعِ

باب: بستر پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

19839 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِى الْعَاصِ، نَكَحَ امْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنِّىْ لَمْ اَنْكِحْكِ رَغْبَةً فِى النِّسَاءِ، وَلٰكِنْ نَكَحْتُكِ لِتُخْبِرِيْنِىْ عَنْ صَنِيعِ عُمَرَ، فَقَالَتْ: كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ عِنْدَهُ اِنَاءً فِيْهِ مَاءٌ، فَاِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَمَسَحَ يَدَهُ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوہ (یا مطلقہ) کے ساتھ شادی کر لی' انہوں نے اس خاتون سے کہا: میں نے تمہارے ساتھ شادی اس لیے نہیں کی ہے کہ میں خواتین میں رغبت رکھتا ہوں' میں نے تمہارے ساتھ شادی اس لیے کی ہے' تا کہ تم مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرز عمل (یعنی رات کے وقت اُن کے عبادت کے معاملات) کے بارے میں بتاؤ' تو اس خاتون نے بتایا: وہ جب رات کے وقت بستر پر آتے تھے' تو اپنے پاس ایک برتن رکھ لیتے تھے' جس میں پانی ہوتا تھا' جب وہ رات میں کسی وقت بیدار ہوتے تھے' تو اس پانی کو لے کر اس کے ذریعے اپنے بازوؤں اور چہرے پر مسح کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

19840 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَامَ وَفِيْ يَدِهٖ اَثَرُ غُمْرٍ فَاَصَابَتْهُ بَلِيَّةٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کا اثر موجود ہو اور پھر اسے کوئی آزمائش لاحق ہو جائے (یعنی کوئی چیز کاٹ لے) تو اسے صرف اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیے"۔

19841 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ رِيْحَ غُمْرٍ، فَقَالَ: هَلَّا غَسَلْتَ هٰذَا الْغُمْرَ عَنْكَ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص سے چکناہٹ کی بو محسوس ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے سے اِس چکناہٹ کو دھو کیوں نہیں لیا؟

19842 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَاَلَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ اَيَنَامُ الرَّجُلُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ؟ فَقَالَ: يُكْرَهُ ذٰلِكَ، وَاِنَّا لَنَفْعَلُهُ

✵✵ معمر نے' اُس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حکم بن عتبہ سے سوال کیا تھا: کیا آدمی بے وضو حالت میں سو سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' لیکن ہم ایسا کر لیتے ہیں۔

19843 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّهُ بَالَ ثُمَّ تَيَمَّمَ بِالْجُدُرِ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَخَافُ اَنْ يُّدْرِكَنِيَ الْمَوْتُ قَبْلَ اَنْ اَتَوَضَّاَ

✵✵ معمر نے' اعمش کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہوں نے پیشاب کیا اور پھر دیوار کے ساتھ تیمم کر لیا اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میرے وضو کرنے سے پہلے مجھے موت نہ آ جائے۔

19844 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيٰى، اَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا، يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تَنَامَنَّ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ، فَاِنَّ الْاَرْوَاحَ تُبْعَثُ عَلٰى مَا قُبِضَتْ عَلَيْهِ

✵✵ ابویحیٰ بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجاہد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: تم ہمیشہ باوضو حالت میں سونا' کیونکہ ارواح کو اسی حالت پر اٹھایا جاتا ہے' جس حالت پر انہیں قبض کیا گیا ہو۔

مَنْ نَامَ حَتّٰى يُصْبِحَ

باب: جو شخص صبح تک سویا رہے

19845 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا نَامَ عُقِدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ ثَلَاثُ عُقَدٍ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا اسْتَيْقَظَ وَذَكَرَ اللّٰهَ حُلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا تَوَضَّاَ حُلَّتْ اُخْرٰى، فَاِذَا صَلّٰى حُلَّتِ الثَّالِثَةُ، فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّكُوْنَ زَادَ، قَالَ: وَاِنَّ الْاِنْسَانَ يُوْقَظُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَيُوْقَظُ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى، فَيَجِيْءُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ لَهٗ: اِنَّ عَلَيْكَ لَيْلًا فَارْقُدْ، فَاِنْ اَطَاعَ الشَّيْطَانَ رَقَدَ، ثُمَّ يُوْقَظُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُ لَهُ الشَّيْطَانُ: اِنَّ عَلَيْكَ لَيْلًا فَارْقُدْ، فَاِنْ اَطَاعَ الشَّيْطَانَ رَقَدَ، فَتُصْبِحُ عُقَدُهٗ كَمَا هِيَ، وَيُصْبِحُ خَبِيْثَ النَّفْسِ - اَوْ قَالَ: ثَقِيْلَ النَّفْسِ - نَادِمًا عَلٰى مَا فَرَّطَ مِنْهُ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَبُوْلُ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انسان جب سوتا ہے' تو اس کے سر کے پاس شیطان کے عمل سے تین گرہیں لگادی جاتی ہیں' جب وہ بیدار ہوکر اللہ کا ذکر کرے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ وضو کرلے' تو دوسری کھل جاتی ہے' جب وہ نماز ادا کرے' تو تیسری کھل جاتی ہے' اور آدمی ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا مزاج خوشگوار ہوتا ہے اور وہ اس بات کا آرزومند ہوتا ہے کہ وہ زیادہ (نیکی کے کام) کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کوئی انسان رات میں تین مرتبہ بیدار ہوتا ہے' جب وہ پہلی مرتبہ بیدار ہوتا ہے' تو شیطان آتا ہے اور اس سے یہ کہتا ہے: ابھی بہت رات ہے' تم سوجاؤ! اگر وہ شیطان کی اطاعت کر لے' تو سو جاتا ہے' پھر جب وہ دوسری مرتبہ بیدار ہوتا ہے' تو شیطان اسے کہتا ہے: ابھی بہت رات ہے' تم سوجاؤ! اگر وہ شیطان کی بات مان لے' تو سوجاتا ہے' پھر وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی گرہیں ویسے ہی لگی ہوئی ہوتی ہیں' اور وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا نفس خبیث ہوتا ہے اور اس نے جو کوتاہی کی تھی' اس پر نادم ہوتا ہے' یہ اس وجہ سے ہوتا ہے' کیونکہ شیطان نے اُس کے کانوں میں پیشاب کیا ہوتا ہے''۔

19846 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا رَجُلٌ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ بِعَشْرِ آيَاتٍ، فَيُصْبِحُ قَدْ كُتِبَتْ لَهٗ بِهَا مِائَةُ حَسَنَةٍ، اَلَا رَجُلٌ صَالِحٌ يُوْقِظُ امْرَاَتَهٗ مِنَ اللَّيْلِ، فَاِنْ قَامَتْ وَاِلَّا نَضَحَ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ فَقَامَا لِلّٰهِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خبردار! جو شخص رات میں اُٹھ کر (اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ جب وہ نیند سے بیدار ہو اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے) دس آیات کی تلاوت کرلیتا ہے' تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک سو نیکیاں نوٹ کر لی گئی ہوتی ہیں' خبردار! نیک آدمی' اپنی بیوی کو بھی رات کے وقت (عبادت کرنے کے لئے) بیدار کرتا ہے' اگر وہ عورت بیدار ہوجائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے' اور پھر وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر رات کا کچھ حصہ عبادت کرتے ہیں"۔

19847 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: هَلْ كَانَ اَبُوكَ رُبَّمَا نَامَ حَتّٰى اَصْبَحَ؟ قَالَ: رُبَّمَا اَتٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: کیا آپ کے والد کبھی صبح ہونے تک سوئے رہتے تھے؟ (یعنی ایسا ہوتا ہو کہ انہوں نے رات کو نفل عبادت نہ کی ہو؟)' تو ان صاحب نے جواب دیا: ان کے ساتھ بعض اوقات اس طرح کی صورت حال پیش آجاتی تھی۔

19848 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ الْاَسَدَ حَبَسَ النَّاسَ لَيْلَةً فِيْ طَرِيقِ الْحَجِّ، فَرَّقَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ ذَهَبَ عَنْهُمْ، فَنَزَلَ النَّاسُ يَمِينًا وَّشِمَالًا، فَاَلْقَوْا اَنْفُسَهُمْ فَنَامُوا، وَقَامَ طَاوُسٌ يُصَلِّي، فَقَالَ رَجُلٌ لِطَاوُسٍ: اَلَا تَنَامُ، فَاِنَّكَ قَدْ نَصِبْتَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَقَالَ طَاوُسٌ: وَهَلْ يُنَامُ السَّحَرُ؟

✲✲ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حج کے راستے میں' ایک شیر نے لوگوں کے لئے راستے کو بند کردیا' لوگ ادھر ادھر بکھر گئے' جب سحری کا وقت ہوا' تو شیر انہیں چھوڑ کر چلا گیا' لوگوں نے دائیں بائیں پڑاؤ کرلیا' وہ لیٹ گئے اور سو گئے' لیکن طاؤس کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے رہے' ایک شخص نے طاؤس سے کہا: کیا آپ سوئے نہیں؟ آپ ساری رات کے تھکے ہوئے ہیں' تو طاؤس نے جواب دیا: کیا سحری کے وقت سویا جاتا ہے؟

بَابُ الْاَسْمَاءِ وَالْكُنٰى

باب: ناموں اور کنیتوں کا تذکرہ

19849 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ اسْمُهُ الْحُبَابَ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحُبَابَ اسْمُ الشَّيْطَانِ

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا نام "حباب" تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھ دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حباب' شیطان کا نام ہے"۔

19850 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ يُّسَمَّى بِجِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن ابوسلیمان سے دریافت کیا: آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ جو جبرائیل یا میکائیل نام رکھ لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19851 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حَزْنٌ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ، قَالَ: لَا اُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِیْ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَمَا زَالَتْ فِيْنَا حُزُوْنَةٌ بَعْدُ

✵✵ زہری نے 'سعید بن مسیّب کے حوالے سے' اُن کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے: (جو غالباً سعید کے دادا کے بارے میں ہے') نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُن صاحب نے جواب دیا: حزن (غمگین' یا پریشان حال) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم سہل (یعنی آسانی اور سہولت) ہو' ان صاحب نے کہا: میں' اپنا وہ نام تبدیل نہیں کروں گا' جو میرے والد نے میرا نام رکھا ہے۔

سعید بن میسّب کہتے ہیں: تو اُس کے بعد ہمیشہ ہمارے خاندان میں پریشانی رہی۔

19852 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّى صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ، فَقَالَ: انْزِلْ اَبَا وَهْبٍ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن امیہ کو' اس کی کنیت سے مخاطب کیا تھا' حالانکہ وہ مشرک تھا' آپ نے فرمایا تھا: اے ابووہب! اُتر جاؤ!

19853 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، اَنَّ عُثْمَانَ، كَنَّى الْفُرَافِصَةَ الْحَنَفِیَّ وَهُوَ نَصْرَانِیٌّ فَقَالَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِاَنْ نَّتَّقِیَ ذٰلِكَ اَبَا حَسَّانَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ''فرافصہ حنفی'' کو کنیت سے مخاطب کیا تھا' حالانکہ وہ عیسائی تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اے ابوحسان! ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم اِس سے بچیں۔

19854 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ عِنْدَ النَّبِیِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُمْ فَاحْلُبْ هٰذِهِ النَّاقَةَ يَا مُرَّةُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ يَا مُرَّةُ فَقَالَ الْاٰخَرُ: قُمْ فَاحْلُبْهَا يَا مُرَّةُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ يَا مُرَّةُ، كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں (کسی دوسرے شخص سے) کہا: اے مرہ! تم اُٹھو اور اس اونٹنی کا دودھ دوہ لو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مرہ! تم بیٹھے رہو! پھر ایک اور شخص نے یہ کہا: اے مرہ! تم اُٹھو اور اس کا دودھ دوہ لو!' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مرہ! تم بیٹھے رہو (راوی کہتے ہیں:) گویا نبی اکرم ﷺ نے اس نام کو

ناپسند کیا (کیونکہ لفظ ''مرۃ'' کا لغوی معنیٰ ' کڑوا ہونا ہے)۔

19855 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كِتَابٌ مِّنْ دِهْقَانٍ يُّقَالُ لَهٗ جوانانبه فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: تَرْجِمُوْا لِيْ اسْمَهٗ؟، فَقَالُوْا: هٰذَا بِالْعَرَبِيَّةِ خَيْرُ الْفِتْيَانِ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ مِنَ الْاَسْمَاءِ اَسْمَاءً لَا يَنْبَغِي اَنْ يُّسَمّٰى بِهَا، اُكْتُبْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى شَرِّ الْفِتْيَانِ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دہقان کا خط آیا جس کا نام ''جوانابنہ'' تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسے جوابی خط لکھنے لگے' تو انہوں نے فرمایا: اس کے نام کا ترجمہ مجھے بتاؤ' تو لوگوں نے بتایا: عربی میں اس کا مطلب ہے: سب سے بہترین نوجوان' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ نام ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نام رکھنا مناسب نہیں ہوتا' تم یہ لکھو:

''اللہ کے بندے عمر کی طرف سے' جو امیر المومنین ہے (یہ خط) سب سے برے نوجوان کی طرف ہے''۔

19856 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنًا، لِعُمَرَ تَكَنّٰى اَبَا عِيْسٰى فَنَهَاهُ عُمَرُ،

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے 'ابوعیسیٰ' کنیت اختیار کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے (ایسا کرنے سے) منع کر دیا۔

19857 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهٗ، وَزَادَ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ عِيْسٰى لَا اَبَ لَهٗ

❋❋ نافع کے حوالے سے' اس کی مانند روایت منقول ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد نہیں تھے۔

19858 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلُّ نِسَائِكَ لَهَا كُنْيَةٌ غَيْرِيْ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتَنِيْ اَنْتِ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَانَ يُقَالُ لَهَا: اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَتْ وَلَمْ تَلِدْ قَطُّ

❋❋ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میرے علاوہ' آپ کی تمام ازواج کی کوئی نہ کوئی کنیت ہے؟

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم ''ام عبداللہ'' کنیت اختیار کرلو!

راوی بیان کرتے ہیں: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے انتقال تک' اُنہیں اُم عبداللہ ہی کہا جاتا رہا (اور یہ کنیت اُن کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نسبت کی وجہ سے تھی) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنی' تو کوئی اولاد نہیں تھی۔

19859 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا تُسَمُّوا الْحَكَمَ، وَلَا اَبَا الْحَكَمِ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَلَا تُسَمُّوا الطَّرِيْقَ السِّكَّةَ

٭٭لیث بن ابوسلیم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ "حکم" یا "ابوالحکم" نام نہ رکھو! کیونکہ اللہ تعالیٰ "حکم" (یعنی فیصلہ دینے والا) ہے اور تم راستے کو "سکۃ" کا نام نہ دو۔

19860 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: اَبْغَضُ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ: مَالِكٌ، وَاَبُوْ مَالِكٍ

٭٭معمر نے اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ نام "مالک" اور "ابومالک" ہیں"۔

19861 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يُّسَمِّيَ ابْنًا لَهُ الْوَلِيدَ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْوَلِيدُ يَعْمَلُ فِيْ اُمَّتِيْ كَمَا فَعَلَ فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهِ

٭٭زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے کا نام ولید رکھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے منع کر دیا آپ نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب ایک ایسا شخص آئے گا، جس کا نام ولید ہوگا، وہ میری امت کے ساتھ وہی سلوک کرے گا، جو فرعون نے اپنی قوم کے ساتھ کیا تھا"۔

19862 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ مَكَانًا، كَانَ اسْمُهُ بَقِيَّةَ الضَّلَالَةِ، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَّةَ الْهُدٰى

قَالَ: وَمَرَّ بِقَوْمٍ، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: بَنُوْ مُغْوِيَةَ، فَسَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُوْ رِشْدَةَ

٭٭ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک جگہ تھی، جس کا نام "بقیۃ الضلالۃ" (یعنی گمراہی کا بقیہ حصہ) تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "بقیۃ الہدیٰ" (یعنی ہدایت کا بقیہ حصہ) رکھ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا، آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بنومغویہ (یعنی بھٹکا دینے والی کے بیٹے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام "بنورشدہ" (یعنی ہدایت یافتہ کے بیٹے) رکھ دیا۔

19863 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، كَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ الْكَعْبَةِ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: وَكَانَ اسْمُ اَبِيْ بَكْرٍ: عَتِيْقَ بْنَ عُثْمَانَ

٭٭ابن سیرین بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا نام، عبدالکعبہ تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام "عبدالرحمٰن" رکھ دیا۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق بن عثمان تھا۔

19864 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: جَمْرَةُ، فَقَالَ: ابْنُ مَنْ؟ قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ مِنَ الْحَرْقَةِ. قَالَ: اَيْنَ تَسْكُنُ؟ قَالَ: حَرَّةَ النَّارِ، قَالَ: بِاَيِّهَا؟ قَالَ: بِذَاتِ اللَّظٰى، فَقَالَ عُمَرُ: اَدْرِكْ بِالْحَيِّ لَا يَحْتَرِقُوا

❊❊ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جمرۃ (یعنی انگارہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواب دیا: شہاب (یعنی آگ کے گولے) کا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا: حرقۃ (یعنی جلی ہوئی جگہ) سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں رہتے ہو؟ اس نے جواب دیا: حرۃ النار میں (یعنی آگ والی گرم پتھریلی جگہ پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سی والی؟ (یعنی کون سی گرم پتھریلی جگہ؟) اس نے جواب دیا: جو "ذات لظی" میں ہے (یعنی جو آگ کے بھکوں والی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے قبیلے میں جاؤ! وہ لوگ جل نہ گئے ہوں۔

19865 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ - رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ - اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: يُصَفِّي لِلْمَرْءِ وُدَّ اَخِيهِ، اَنْ يَدْعُوَهٗ بِاَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَيْهِ، وَاَنْ يُوَسِّعَ لَهٗ فِي الْمَجْلِسِ، وَيُسَلِّمَ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ

❊❊ معمر نے، اسحاق بن راشد، جو اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک فرد ہیں، اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"آدمی کے لئے، اس کے بھائی کی محبت کو یہ چیزیں نکھارتی ہیں: یہ کہ آدمی اُسے اس نام سے بلائے، جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہو، یہ کہ محفل میں اس کے لیے جگہ کھلی کرے، اور یہ کہ جب وہ اُس سے ملے، تو اسے سلام کرے"۔

اِسْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتُهٗ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا تذکرہ

19866 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ

❊❊ ابن سیرین نے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"تم لوگ میرے نام کے مطابق نام رکھو، لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو، میں "ابوالقاسم" ہوں"۔ *

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (270/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (226/4) اور (53/8)، جبکہ امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں، رقم الحدیث: (2134) کے تحت، اس روایت کے ایک راوی، ایوب کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

19867 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: وَاللّٰهِ لَا نُكَنِّيكَ بِهِ اَبَدًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى الْاَنْصَارِ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ہاں بیٹا ہوا' اس نے اس بچے کا نام قاسم رکھا' تو انصار نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس بچے کے حوالے سے تمہیں کنیت سے مخاطب نہیں کریں گے' جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے انصار کی تعریف کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ میرے نام کے مطابق نام رکھ لو' لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو''۔*

بَابُ: لَا يَقُوْلُ اَحَدٌ: رَبِّی، وَلَا رَبَّتِي

باب: کوئی شخص (یعنی غلام' اپنے آقا' یا مالکن کو) یہ نہ کہے: ''میرا رب' میری ربہ''

19868 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: عَبْدِیْ وَاَمَتِی، وَلْيَقُلْ: فَتَایَ وَفَتَاتِی، وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّی، وَلَا رَبَّتِی، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِیْ وَسَيِّدَتِی

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص (اپنے غلام' یا کنیز کے بارے میں) یہ نہ کہے: میرا بندہ' میری بندی' بلکہ وہ یہ کہے: میرا جوان' میری لڑکی' اور غلام (اپنے آقا یا مالکن کو) یہ نہ کہے: میرا رب' یا میری ربہ' بلکہ وہ یہ کہے: میرا سردار' میری سردارنی۔

19869 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: اَطْعِمْ رَبَّكَ، اسْقِ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ، وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: عَبْدِیْ وَاَمَتِی، وَلْيَقُلْ: فَتَایَ وَفَتَاتِی، وَغُلَامِی

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص (اپنے غلام سے) یہ نہ کہے: تم اپنے رب کو کھلاؤ! تم اپنے رب کو پلاؤ! تم اپنے رب کو وضو کراؤ! بلکہ وہ یہ کہے: میرا سردار اور میرا آقا اور کوئی (شخص اپنے غلام یا کنیز کے بارے میں) یہ نہ کہے: میرا بندہ' یا میری بندی' بلکہ اسے یہ کہنا چاہیے: میرا نوجوان' میری لڑکی' میرا غلام''۔

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (370/3)' اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1110) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (226/4) پر' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2133) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' منصور کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنَ الْجِنِّ الْقَائِلَةَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب: قیلولہ کرنے والے جنّ (یعنی شیطان) سے کیسے بچا جائے؟ اور دیگر امور کا تذکرہ

19870 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ اَبُو حُمَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ لَبَنٌ يَحْمِلُهُ مَكْشُوفًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا كُنْتَ خَمَّرْتَهُ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحمید انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لے کر آئے جس میں دودھ موجود تھا' لیکن اس کے اوپر کچھ نہیں رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہیں دیا؟ خواہ کوئی لکڑی اس کے اوپر رکھ دیتے۔

19871 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سوتے وقت تم اپنے گھروں میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو''۔

19872 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَا اُرَاهُ اِلَّا رَفَعَهُ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْخُرُوجَ بَعْدَ هَدْاَةِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ لِلّٰهِ دَوَابَّ يَبُثُّهَا فِي الْاَرْضِ تَفْعَلُ مَا تُؤْمَرُ بِهٖ، فَاِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمْ نَهِيقَ حِمَارٍ، اَوْ نُبَاحَ كَلْبٍ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''رات کا ابتدائی ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد باہر نکلنے سے بچو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی (مخلوق میں سے) کچھ جانور ہیں' جنہیں وہ رات کے وقت پھیلا دیتا ہے' اور وہ جانور وہ کام کرتے ہیں' جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے' جب کوئی شخص گدھے کے رینکنے کی' یا کتے کے بھونکنے کی آواز سنے' تو اُسے شیطان (کے شر) سے' اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے' کیونکہ وہ (یعنی گدھے اور کتے) ان چیزوں (یعنی شیاطین) کو دیکھ لیتے ہیں' جنہیں تم نہیں دیکھتے ہو''۔

19873 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ تُجَافَ الْاَبْوَابُ، وَتُطْفَى الْمَصَابِيحُ، وَتُخَمَّرَ الْاٰنِيَةُ، وَتُوكَى الْاَوْعِيَةُ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا، وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً، وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تَاْتِي الْمِصْبَاحَ فَتَاْخُذُ الْفَتِيلَةَ فَتُحَرِّقُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ (سوتے ہوقت) دروازوں کو بند کر دیا جائے' چراغوں کو بجھا دیا جائے' برتنوں کو ڈھانپ دیا جائے اور مشکیزوں کا منہ بند کر دیا جائے' کیونکہ شیطان بند دروازہ کھول نہیں سکتا' بند (مشکیزہ) کھول نہیں سکتا اور (ڈھانپے ہوئے برتن سے) چیز کو ہٹا نہیں سکتا' اور (چراغ بجھانے کا حکم اس لیے ہے) بعض اوقات چھوٹا فاسق (یعنی چوہا) چراغ کے پاس آتا ہے اور اس کی بتی پکڑ لیتا ہے اور یوں گھر کو جلا دیتا ہے۔

19874 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَمُرُّ عَلَيْنَا عِنْدَ نِصْفِ النَّهَارِ، اَوْ قُبَيْلَهٗ فَيَقُوْلُ: قُوْمُوْا فَقِيْلُوْا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِلشَّيْطَانِ

✵✵ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت' یا اُس سے کچھ پہلے' ہمارے پاس سے گزرے' تو انہوں نے یہ فرمایا: تم لوگ اُٹھ جاؤ اور قیلولہ کرو' کیونکہ جو باقی ہے' وہ شیطان کے لیے ہے۔

19875 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسِيْرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَرْبَعَ لَيَالٍ، وَرَاحِلَتُهٗ فِیْ عَقَبَةِ هَرْشَى، فَلَمَّا كَبُرَ سَارَ سِتًّا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' مکہ سے مدینہ منورہ کا سفر چار راتوں میں طے کرتے تھے اور ان کی سواری' ہرشیٰ نامی گھاٹی میں ہوتی تھی' جب اُن کی عمر زیادہ ہوگئی' تو وہ یہ سفر چھ دن میں طے کرتے تھے۔

19876 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ الْاَرْضَ تَعُجُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ نَوْمَةِ الْعَالِمِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

✵✵ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: عالم کے صبح کی نماز کے بعد سونے پر' زمین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بلند آواز میں گڑگڑا کر دعا کرتی ہے۔

بَابُ الْقَبَائِلِ

باب: قبائل کا تذکرہ

19877 - قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَشَیْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَمِيْمٍ، وَاَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلم' غفار (قبیلے) اور جہینہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ' اور مزینہ (یا جہینہ اور مزینہ دونوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ) قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' تمیم' اسد بن خزیمہ' ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے''۔

19878 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي هَمَّامِ الشَّعْبَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ خَثْعَمٍ، مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَوَقَفَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ، كَنْزَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، وَاَيَّدَنِي بِالْمُلُوكِ، مُلُوكِ حِمْيَرَ، وَلَا مُلْكَ اِلَّا لِلّٰهِ، يَاْتُوْنَ فَيَاْخُذُونَ مَالَ اللّٰهِ، وَيُقَاتِلُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

✵✵ ابوہمام شعبانی نے' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے' خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے' ایک صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' ایک رات آپ نے پڑاؤ کیا' تو آپ ﷺ کے اصحاب آپ کے پاس اکٹھے ہوگئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے دوخزانے عطا کیے ہیں' فارس اور روم کے خزانے' اور اس نے بادشاہوں (یعنی) حمیر کے بادشاہوں کے ذریعے' میری تائید کی ہے' ویسے (حقیقی) بادشاہی' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' وہ لوگ آئیں گے اور اللہ کا مال حاصل کرلیں گے اور اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے''۔

19879 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَدِمَ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَانِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ، وَلَمْ يَقْدَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَشَرَةُ رَهْطٍ قَالَ قَتَادَةُ: " وَمَا رَحَلَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ اَحَدٌ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' اپنی قوم کے اسّی افراد کے ہمراہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جبکہ بنوتمیم کے دس افراد بھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: بکر بن وائل میں سے کوئی بھی سفر کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔

19880 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: مَرَّ الشَّعْبِيُّ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي اَسَدٍ، وَرَجُلٍ مِّنْ قَيْسٍ، فَجَعَلَ الْاَسَدِيُّ يَتَقَلَّبُ مِنْهُ وَلَا يَدَعُهُ الْآخَرُ، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اُعَرِّفَكَ قَوْمَكَ، وَتَعْرِفَ مِمَّنْ اَنْتَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الشَّعْبِيُّ: دَعِ الرَّجُلَ، قَالَ: لَا، حَتّٰى اُعَرِّفَهُ قَوْمَهُ وَنَفْسَهُ، قَالَ: دَعْهُ فَلَعَمْرِي اِنَّهُ لَيَجِدُ مَفْخَرًا لَوْ كَانَ يَعْلَمُ، قَالَ: فَاَبَى، قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَاجْلِسَا، وَجَلَسَ مَعَهُمَا الشَّعْبِيُّ فَقَالَ: يَا اَخَا قَيْسٍ، (ص:49) اَكَانَ فِيكُمْ اَوَّلُ رَايَةٍ عُقِدَتْ فِي الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِي بَنِي اَسَدٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَتْ فِيكُمْ اَوَّلُ غَنِيمَةٍ كَانَتْ فِي الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِي بَنِي اَسَدٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ سُبُعُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِي بَنِي اَسَدٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ بَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِي بَنِي اَسَدٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَتْ مِنْكُمُ امْرَاَةٌ زَوَّجَهَا اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ، كَانَ الْخَاطِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالسَّفِيرُ جِبْرِيلَ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ فِي بَنِي اَسَدٍ، خَلِّ عَنِ الرَّجُلِ، فَلَعَمْرِي اِنَّهُ لَيَجِدُ مَفْخَرًا، لَوْ كَانَ يَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ

وَتَرَكَهُ

✸✸ معمر' ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام شعبی کا گزر' بنو اسد (قبیلے) سے تعلق رکھنے والے ایک شخص' اور قیس (قبیلے) سے' تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے ہوا' اسدی شخص جان چھڑانا چاہتا تھا' اور دوسرا شخص اُسے چھوڑ نہیں رہا تھا' وہ شخص یہ کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! (میں تمہیں اس وقت تک نہیں جانے دوں گا) جب تک میں تمہیں تمہاری قوم کی شناخت نہیں کروا دیتا' اور تم یہ بات جان نہیں لیتے کہ تمہارا تعلق کن لوگوں سے ہے؟ امام شعبی نے اس سے کہا: اس شخص کو جانے دو! اس نے کہا: جی نہیں! جب تک میں اِسے اس کی قوم اور اس کی ذات کی شناخت نہیں کروا دیتا (اُس وقت تک میں اسے نہیں جانے دوں گا) امام شعبی نے کہا: تا اس کو چھوڑ دو! میری زندگی کی قسم' اگر اسے علم ہو' تو یہ (اپنے قبیلے پر) فخر والی بہت سی چیزیں پالے گا' لیکن دوسرے شخص نے یہ بات نہیں مانی' تو امام شعبی نے کہا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! پھر امام شعبی بھی ان دونوں کے ساتھ بیٹھ گئے' اور انہوں نے فرمایا: اے قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص! اسلام میں' جو سب سے پہلا جھنڈا باندھا گیا' کیا وہ تمہارے قبیلے میں تھا؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! امام شعبی نے کہا: وہ بنو اسد میں تھا' پھر امام شعبی نے دریافت کیا: اسلام میں' جو پہلی غنیمت حاصل ہوئی تھی' کیا وہ تم لوگوں میں تھی؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! امام شعبی نے فرمایا: وہ بنو اسد میں تھی' پھر امام شعبی نے دریافت کیا: کیا غزوۂ بدر کے موقع پر' مہاجرین کے حملہ آور افراد تم لوگوں میں سے تھے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! امام شعبی نے فرمایا: وہ بنو اسد میں سے تھے' پھر امام شعبی نے دریافت کیا: کیا وہ صاحب تم لوگوں میں سے ہیں' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! امام شعبی نے فرمایا: وہ بنو اسد میں سے ہیں' پھر امام شعبی نے دریافت کیا: کیا وہ خاتون تم لوگوں میں سے ہیں' جن کی شادی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کروائی تھی؟ شادی کا پیغام دینے والے نبی اکرم ﷺ تھے' اور سفیر حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے' اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو امام شعبی نے کہا: وہ بنو اسد سے تعلق رکھتی تھیں۔

(پھر امام شعبی نے اُس شخص سے کہا:) اب تم اسے چھوڑ دو! میری زندگی کی قسم! اِس کو فخر والی بہت سی باتیں مل جائیں گی' اگر یہ علم رکھتا ہو' راوی کہتے ہیں' تو وہ شخص چلا گیا اور اس نے (بنو اسد سے تعلق رکھنے والے دوسرے شخص کو) چھوڑ دیا۔

19881 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِیْ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ رَايَةٍ، وَعُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الَّذِیْ بَشَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ

✸✸ امام عبدالرزاق (سابقہ روایت کی وضاحت کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ وہ فرد تھے' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے پہلا جھنڈا دے کر بھیجا تھا' اور حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ وہ فرد تھے' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی۔

19882 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَخِی اَبِیْ رُهْمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا رُهْمٍ الْغِفَارِیَّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِيْنَ بَايَعُوْهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، يَقُوْلُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، فَلَمَّا سَرٰى لَيْلَةً سِرْتُ قَرِيْبًا مِّنْهُ اِلَيْهِ، وَاُلْقِیَ عَلَیَّ النُّعَاسُ،

فَطَفِقْتُ اَسْتَيْقِظُ، وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَيُفْزِعُنِي دُنُوُّهَا، خَشْيَةَ اَنْ اُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَاُؤَخِّرُ رَاحِلَتِي، حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي بَعْضَ (ص:50) اللَّيْلِ، فَزَحَمَتْ رَاحِلَتِي رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَاَصَابَتْ رِجْلَهُ، فَلَمْ اَسْتَيْقِظْ اِلَّا لِقَوْلِهِ: حَسِّ، فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: سِرْ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَخْبِرُنِي عَمَّنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اِذْ هُوَ يَسْاَلُنِي: مَا فَعَلَ الْحُمْرُ الطُّوَالُ الثِّطَاطُ؟، فَحَدَّثْتُهُ بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ النَّفَرُ السُّودُ - اَوْ قَالَ: الْقِصَارُ الْجِعَادُ الْقِطَاطُ - الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ؟، فَتَذَكَّرْتُ فِي بَنِي غِفَارٍ، فَلَمْ اَذْكُرْهُمْ حَتّٰى ذَكَرْتُ رَهْطًا مِّنْ اَسْلَمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اُولٰئِكَ رَهْطٌ مِّنْ اَسْلَمَ، وَقَدْ تَخَلَّفُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا يَمْنَعُ اَحَدُ اُولٰئِكَ حِيْنَ يَتَخَلَّفُ، اَنْ يَحْمِلَ عَلٰى بَعِيرٍ مِّنْ اِبِلِهِ امْرَاً نَشِيطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اَعَزَّ اَهْلِي عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُونَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْاَنْصَارُ، وَغِفَارٌ، وَاَسْلَمُ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابورُہم رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت ابورُہم غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (حضرت ابورُہم رضی اللہ عنہ) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے آپ کی بیعت کی تھی (یعنی اُنہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے) وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے غزوۂ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی جب آپ رات کے وقت سفر کر رہے تھے تو میں بھی آپ کے قریب چل رہا تھا مجھے اونگھ آ گئی میں جاگتے رہنے کی کوشش کر رہا تھا میری سواری آپ کی سواری کے قریب آ گئی اس کے قریب ہونے پر میں پریشان ہو گیا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں رکاب میں موجود آپ کے پاؤں کو تکلیف نہ پہنچ جائے میں نے اپنی سواری کو پیچھے کر لیا پھر رات کے کسی حصے میں میری آنکھ لگ گئی اور میری سواری رکاب میں موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے ٹکرا گئی میری آنکھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہنے پر کھلی: اوہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چلتے رہو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بنو غفار سے تعلق رکھنے والے اُن لوگوں کے بارے میں دریافت کرنے لگے جو پیچھے رہ گئے تھے میں نے آپ کو اس بارے میں بتانا شروع کیا جب آپ مجھ سے دریافت کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا: سرخ فام (یعنی سفید رنگت والے) طویل قامت اور عمدہ جسامت والے لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ پیچھے رہ گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: سیاہ رنگت والے گروہ کا کیا معاملہ ہے؟ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) چھوٹے قد والے گھنگریالے بالوں والے لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ جن کے جانور شبکہ شرخ (نامی جگہ پر) ہیں میں نے بنو غفار میں ان لوگوں کے بارے میں یاد کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے ایسے کوئی لوگ یاد نہیں آ سکے پھر مجھے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کا خیال آیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ لوگ اسلم قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی پیچھے رہ گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن میں سے کسی ایک کے لیے اس بارے میں کیا رکاوٹ

ہے کہ اگر وہ خود پیچھے رہ جاتا ہے تو وہ اپنا اونٹ سواری کے لیے کسی ایسے شخص کو دیدے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) چاق وچوبند ہو اپنے ساتھیوں میں میرے لئے سب سے زیادہ گراں یہ ہے کہ قریش سے تعلق رکھنے والے مہاجرین یا انصار یا غفار یا اسلم (قبیلے کے لوگوں میں سے کوئی) پیچھے رہ جائے"۔

19883 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: خَرَجَ مِنْ هَمْدَانَ اَلْفُ اَهْلِ بَيْتٍ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ، قَالَ لَهُمْ عُمَرُ: اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ؟، قَالُوْا: الشَّامَ، قَالَ: بَلِ الْعِرَاقَ، قَالُوْا: بَلِ الشَّامَ، فَاِنَّ اِلَيْهَا مُهَاجَرَ اَوَّلِنَا، فَقَالَ عُمَرُ: بَلِ الْعِرَاقَ فَاِنَّ بِهَا جِهَادًا حَسَنًا، وَبِهَا فَتْحٌ وَرِيفٌ، قَالَ: فَجَعَلَ يُرَدِّدُ رِكَابَهُمْ نَحْوَ الْعِرَاقِ، وَهُمْ يَصرِفُوْنَهَا نَحْوَ الشَّامِ، حَتّٰى اَصَابَهُ عُوْدٌ مِّنْ رِحَالِهِمْ، فَدَمِیَ رَاْسُهُ، فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَالُوْا: فَحَيْثُ شِئْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: فَالْعِرَاقُ، فَنَزَلُوا الْكُوفَةَ، قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: فَاِنَّهُمْ لَاَكْثَرُ اَهْلِهَا، وَاَعَزُّهُ اِلَى الْيَوْمِ

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہمدان سے ایک ہزار گھرانوں کے لوگ نکلے جب وہ لوگ مدینہ منورہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: شام کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عراق چلے جاؤ انہوں نے کہا: (جی نہیں!) شام جائیں گے کیونکہ ہمارے پہلے مہاجرین بھی اسی کی طرف گئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ عراق چلے جاؤ کیونکہ وہاں عمدہ جہاد ہوگا وہاں نئی صورت حال ہے اور سبزہ بھی ہے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کی سواریوں کا رُخ عراق کی طرف کرنے لگے اور وہ انہیں پھیر کر شام کی طرف کرنے لگے یہاں تک کہ ان کے ایک پالان کی لکڑی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لگ گئی جس کی وجہ سے ان کے سر سے خون بہنے لگا جب ان لوگوں نے یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ جہاں چاہیں گے (ہم وہاں چلے جائیں گے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر عراق جاؤ تو وہ لوگ کوفہ آ گئے۔

ابوقلابہ کہتے ہیں: آج بھی اہل عراق میں اکثریت اور نمایاں حیثیت اُنہی لوگوں کو حاصل ہے۔

19884 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: جَاءَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُسْلِمُ يَا مُحَمَّدُ وَاَكُوْنُ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَيَكُوْنُ لِي الْوَبَرُ وَلَكَ الْمَدَرُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا تُعْطِيْنِیْ؟، قَالَ: اُعْطِيْكَ اَعِنَّةَ الْخَيْلِ تُقَاتِلُ عَلَيْهَا، فَاِنَّكَ امْرُؤٌ فَارِسٌ، قَالَ: اَوَلَيْسَتْ اَعِنَّةُ الْخَيْلِ بِيَدِیْ؟ وَاللّٰهِ لَاَمْلَاَنَّ عَلَيْكَ بَنِیْ عَامِرٍ خَيْلًا، وَرِجَالًا، ثُمَّ وَلّٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اَهْلِكْ عَامِرًا، قَالَ عِكْرِمَةُ: وَيَزْعُمُ قَوْمُهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاَهْلِكْ بَنِیْ عَامِرٍ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ حِيْنَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَكُوْنُ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِكَ: زَخْرِجْ قَدَمَيْكَ لَا اُنْفِذَ الرُّمْحَ حُضْنَيْكَ، فَوَاللّٰهِ لَوْ سَاَلْتَنَا سَيَابَةً مَا اُعْطِيتَهَا، يَعْنِیْ بِالسَّيَابَةِ: بُسْرَةً خَضْرَاءَ لَا يُنْتَفَعُ بِهَا

✸✸ عکرمہ بیان کرتے ہیں: عامر بن طفیل' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! میں اس شرط پر اسلام قبول کروں گا کہ آپ کے بعد' میں' خلیفہ بن جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اس نے کہا: پھر دیہاتی علاقے میرے زیرنگیں ہوں' اور شہری علاقے آپ کے پاس رہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: پھر آپ مجھے کیا دیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں گھوڑے دوں گا' جن پر سوار ہو کر تم جنگ کرو کہ تم ایک شہسوار ہو' اُس نے کہا: کیا گھوڑے میرے پاس نہیں ہیں؟ اللہ کی قسم! میں' آپ کے خلاف بنو عامر کے شہسواروں اور پیادہ لوگوں کو اکٹھا کرلوں گا' پھر وہ چلا گیا' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو عامر کو ہلاک کردے!

عکرمہ بیان کرتے ہیں: اس کی قوم کے افراد کا یہ کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی کہا تھا: اور' تو بنو عامر کو ہلاک کردے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جس وقت' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا کہ آپ کے بعد' میں' خلیفہ بن جاؤں گا' تو حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: اپنے پاؤں پیچھے کرلو! کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہاری پسلیوں میں نیزہ گھونپ دوں' اللہ کی قسم! اگر تم ہم سے ''سیابہ'' بھی مانگو گے' تو وہ بھی تمہیں نہیں دی جائیں گی۔

راوی کہتے ہیں: ''سیابہ'' سے مراد سبز رنگ کی وہ کچی کھجوریں ہیں' جن سے نفع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

19885 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اونٹوں کے سخت مزاج مالکان میں فخر اور تکبر ہوتا ہے اور بکریوں والے لوگوں میں سکینت (یعنی سکون اور نرمی) ہوتی ہے اور ایمان' یمنی ہے اور حکمت (یعنی دانشمندی) یمنی ہے''۔

19886 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَسَاجِدَ، مَسْجِدَ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ، وَمَسْجِدَ الْبَحْرَيْنِ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' تو تین مساجد کے علاوہ' باقی سب لوگ مرتد ہو گئے' مسجد حرام' مسجد مدینہ (یعنی مسجد نبوی) اور مسجد بحرین۔

19887 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاِيْمَانُ يَمَانٍ اِلٰى هَاهُنَا، وَاَشَارَ بِيَدِهِ حَذْوَ جُذَامَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى جُذَامَ

✸✸ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایمان' یمنی ہے' اُس طرف ہے''۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے' جذام کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی: ''جذام پر' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں''۔

19888 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا، اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ، الْفِقْهُ يَمَانٍ، الْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل یمن' تمہارے پاس آئے ہیں' جو سب سے زیادہ نرم دل والے ہیں' ایمان یمنی ہے' سمجھ بوجھ (یا دین کا علم) یمنی ہے' اور حکمت (یعنی دانشمندی) یمنی ہے''۔

19889 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَتّٰى دَخَلْنَا (ص:53) عَلٰى حُذَيْفَةَ، فَاِذَا هُوَ مُحْتَبٍ عَلٰى فِرَاشِهِ يُحَدِّثُ النَّاسَ قَالَ: فَغَلَبَنِيْ حَيَاءُ الشَّبَابِ، فَقَعَدْتُ فِيْ اَدْنَاهُمْ، وَتَقَدَّمَ عَمْرٌو مُجْتَنِئًا عَلٰى عُوْدِهِ حَتّٰى قَعَدَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدِّثْنَا يَا حُذَيْفَةُ، فَقَالَ: عَمَّ اُحَدِّثُكُمْ؟، فَقَالَ: لَوْ اَنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ مَا اَعْلَمُ قَتَلْتُمُوْنِيْ - اَوْ قَالَ: لَمْ تُصَدِّقُوْنِيْ -، قَالُوْا: وَحَقٌّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوْا: فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ حَقٍّ تُحَدِّثُنَاهُ فَنَقْتُلُكَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنْ حَدِّثْنَا بِمَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّكَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ اُمَّكُمْ تَغْزُوكُمْ، اِذًا صَدَّقْتُمُوْنِيْ؟، قَالُوْا: وَحَقٌّ ذٰلِكَ؟ وَمَعَهَا مُضَرُ مَضَّرَهَا اللّٰهُ فِي النَّارِ، وَاَسَدُ عَمَّانَ، سَلَتَ اللّٰهُ اَقْدَامَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ قَيْسًا لَا تَزَالُ تَبْغِي فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ شَرًّا، حَتّٰى يَرْكَبَهَا اللّٰهُ بِمَلَائِكَةٍ، فَلَا يَمْنَعُوا ذَنَبَ تَلْعَةٍ، قَالَ عَمْرٌو: اَذْهَلْتَ الْقَبَائِلَ اِلَّا قَيْسًا، فَقَالَ: اَمِنْ مُحَارِبِ قَيْسٍ؟ اَمْ مِنْ قَيْسٍ مُحَارِبٍ، اِذَا رَاَيْتَ قَيْسًا تَوَالَتْ عَنِ الشَّامِ فَخُذْ حِذْرَكَ

❁❁ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں' اور عمرو بن صلیع محاربی نکلے' ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ اس وقت اپنے بستر پر ''احتباء'' کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' راوی کہتے ہیں: نوجوانی کی شرم مجھ پر غالب آ گئی' اور میں کنارے پر بیٹھ گیا' لیکن عمرو اپنی لاٹھی کا سہارا لیتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے' انہوں نے کہا: اے حضرت حذیفہ! آپ ہمیں بیان کیجیے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کس چیز کے بارے میں بتاؤں؟ پھر انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہیں اُن سب چیزوں کے بارے میں بتانا شروع کروں' جن کے بارے میں' میں جانتا ہوں' تو تم لوگ مجھے قتل کر دو گے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میری بات کی تصدیق نہیں کرو گے' لوگوں نے دریافت کیا: کیا وہ بات ایسی ہوگی؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے کہا: ہمیں ایسے حق میں کوئی دلچسپی نہیں ہے' جو آپ ہمیں بیان کریں' تو اس کی وجہ سے ہم آپ کو شہید کر دیں' آپ ہمیں وہ بات بیان کریں' جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو کوئی نقصان بھی نہ ہو' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں تمہیں یہ بات بتاؤں کہ تمہاری ماں (شاید یہ مراد ہے کہ تمہارے قبائل کی اصل) تمہارے خلاف لڑائی کرے گی' تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ لوگوں نے دریافت کیا: کیا یہ بات صحیح ہے؟ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں!) اور اس کے ہمراہ مضر (قبیلے کے لوگ) ہوں گے' اللہ تعالیٰ اُنہیں آگ میں جلا دے'

اور اسد عمان (قبیلے کے لوگ) ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کے پاؤں کاٹ دے' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیس (قبیلے کے لوگ) اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں مسلسل 'شر' تلاش کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر فرشتوں کو مسلط کردے گا' تو وہ (پہاڑ کے اوپر سے بارش کے پانی کے نیچے آنے والے) پانی کے راستے کے زیریں حصے میں بھی رکاوٹ نہیں ڈال سکیں گے۔

اس پر عمرو بن صلیع محاربی نے یہ کہا: آپ نے قیس قبیلے کے علاوہ' باقی سب قبائل کو حیران و پریشان کردیا ہے' پھر انہوں نے فرمایا: قیس کے محارب سے' یا محارب کے قیس سے؟ جب تم قیس (قبیلے کے لوگوں) کو دیکھو کہ وہ شام آنے جانے لگے ہیں' تو اپنا بچاؤ کرو!''۔

19890 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَعُصَيَّةُ مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ

✽✽ معمر نے' ایک سے زیادہ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے:

''اسلم (قبیلے والوں کو) اللہ تعالیٰ سلامت رکھے' اور غفار (قبیلے والوں) کی' اللہ تعالیٰ مغفرت کرے' اور عصیہ (قبیلے کے لوگوں) نے' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''عصیہ'' قبیلہ' بنوسلیم کی ایک شاخ ہے۔

19891 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فِىْ اَصْحَابِهٖ يَوْمًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ اَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً، فَقَالَ: قَدِ اسْتَمَرَّتْ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: قَدْ جَاءُ وا وَيَقُوْدُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، قَالَ: وَالَّذِيْنَ جَاءُ وا فِى السَّفِيْنَةِ الْاَشْعَرِيُّوْنَ، وَالَّذِىْ قَادَهُمْ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟، قَالُوْا: مِنْ زُبَيْدٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِىْ زُبَيْدٍ، قَالُوْا: وَفِىْ رِمَعٍ، قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِىْ زُبَيْدٍ، قَالُوْا: وَفِىْ رِمَعٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ فِى الثَّالِثَةِ: وَفِىْ رِمَعٍ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے اسی دوران آپ نے فرمایا: اے اللہ! کشتی والوں کو نجات عطا کردے' پھر کچھ دیر گزری' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ چل پڑی ہے' جب وہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ آ گئے ہیں' اور ان کی قیادت ایک نیک شخص کر رہا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: جو لوگ کشتی میں آئے تھے' وہ اشعر قبیلے کے لوگ تھے اور ان کی قیادت حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ کررہے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ''زبید'' سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' زبید میں برکت دے' اُن لوگوں نے کہا: اور ''رمع'' (نامی جگہ کے بارے میں بھی دعا کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' زبید میں برکت دے' ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اور ''رمع'' میں بھی (یعنی آپ اس کے لئے بھی برکت کی دعا کریں)' تو تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ''رمع'' میں (بھی اللہ تعالیٰ برکت دے)۔

19892 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ الْاَحْزَابِ، كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَيْنَا الْيَمَنُ مَعَ هَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ لَّيْسَ عَلٰى اَهْلِ هٰذَا الدِّيْنِ مِنْهُمْ بَاْسٌ

✵✵ محمد بن کعب قرظی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: غزوۂ احزاب کے موقع پر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا کیا بنے گا؟ اگر ہوازن اور غطفان کے ہمراہ اہل یمن بھی ہمارے خلاف اکٹھے ہوجائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! وہ ایسے لوگ ہیں کہ اس دین کے ماننے والوں کو اُن کی طرف سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

فَضَائِلُ قُرَيْشٍ

باب: قریش کے فضائل کا تذکرہ

19893 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِی حَثْمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُعَلِّمُوْا قُرَيْشًا، وَتَعَلَّمُوْا مِنْهَا، وَلَا تَتَقَدَّمُوْا قُرَيْشًا، وَلَا تَتَاَخَّرُوْا عَنْهَا، فَاِنَّ لِلْقُرَشِيِّ قُوَّةَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ يَعْنِیْ فِی الرَّاْیِ

✵✵ حضرت سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قریش کو نہ سکھاؤ! اُن سے سیکھو' قریش سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو' اور ان سے پیچھے بھی نہ رہو' کیونکہ ایک قریشی شخص کو اُن کے علاوہ دیگر لوگوں سے تعلق رکھنے والے دو افراد جتنی قوت دی گئی ہے''۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی رائے (یعنی دانشمندی) کے حوالے سے (دو آدمیوں جتنی صلاحیت دی گئی ہے)۔

19894 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَنْصَارُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَالنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ، مُؤْمِنُهُمْ تَبَعٌ لِمُؤْمِنِهِمْ، وَفَاجِرُهُمْ تَبَعٌ لِفَاجِرِهِمْ

✵✵ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انصار بھلائی والے' صبر کرنے والے لوگ ہیں' اور لوگ' قریش کے تابع ہیں' اُن (لوگوں) میں سے مومنین' اُن (یعنی قریش) کے مومنین کے تابع ہیں' اور اُن (یعنی لوگوں) میں سے گناہ گار (یعنی غیر مسلم) اُن (یعنی قریش) کے گناہ گاروں (یعنی غیر مسلم افراد کے) تابع ہیں''۔

19895 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ - قَالَ: اَرَاهُمْ يَعْنِی الْاِمَارَةَ - مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:

''اِس معاملے (یعنی حکومت) کے بارے میں لوگ قریش کے تابع ہیں- (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد حکومت کا معاملہ ہے)- اُن (لوگوں) میں سے مسلمان اُن (یعنی قریش) کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور اُن (یعنی لوگوں) میں سے کافر اُن (یعنی قریش) کے کافروں کے تابع ہیں''۔

19896 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُلْبُ النَّاسِ قُرَيْشٌ، وَهَلْ يَمْشِي الرَّجُلُ بِغَيْرِ صُلْبٍ؟

✵✵ زید بن اسلم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کی پشت' قریش ہیں' کیا کوئی شخص' پشت کے بغیر چل سکتا ہے؟''۔

19897 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، (ص:56) عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ: اجْمَعْ لِيْ قَوْمَكَ يَعْنِي قُرَيْشًا، فَجَمَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ؟، قَالُوْا: لَا، اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ، اَوْ حَلِيفٌ، اَوْ مَوْلًى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ اُخْتِنَا مِنَّا، وَحُلَفَاؤُنَا مِنَّا، وَمَوَالِيْنَا مِنَّا، ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاَوْصَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنَّمَا اَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ قُرَيْشًا اَهْلُ اَمَانَةٍ، فَمَنْ اَرَادَهَا، اَوْ بَغَاهَا الْعَوَاثِرَ كَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ لِمَنْخَرِهِ

✵✵ ابن خثیم نے' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' اس کے والد سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لئے اپنی قوم کو اکٹھا کرو! نبی اکرم ﷺ کی مراد قریش تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں مسجد میں اکٹھا کیا' نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں کے پاس تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا فرد ہے' جو تمہارے علاوہ ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے' یا ایک حلیف ہے' یا ایک غلام ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھانجا' ہم میں سے ہے' اور ہمارے حلیف بھی' ہمارا حصہ ہیں' اور ہمارے غلام بھی' ہمارا حصہ ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا' اور انہیں تلقین کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خبردار! تم میں سے میرے قریبی ساتھی' صرف پرہیزگار لوگ ہیں''- پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! قریش' اہل امانت ہیں' جو شخص ان کے بارے میں' شر' کا ارادہ کرے گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) 'شر' کو چاہے گا' اللہ تعالیٰ اُسے اوندھا کر کے اس کے نتھنوں کے بل جہنم میں ڈال دے گا''۔

19898 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ: اَخْبِرْنِي عَنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: اَوْزَنُنَا اَحْلَامًا، اِخْوَانُنَا بَنُو اُمَيَّةَ، وَاَسْخَانَا اَنْفُسًا عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَجْوَدُنَا بِمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ،

فَنَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ، وَرَيْحَانَةُ قُرَيْشٍ الَّتِي تُشَمُّ بَنُو الْمُغِيرَةِ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ: اِلَيْكَ عَنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے قریش کے بارے میں بتائیے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمجھ بوجھ کے حوالے سے ہم میں سب سے زیادہ وزنی ہمارے بھائی بنوامیہ ہیں اور موت کے وقت اپنی ذات کے حوالے سے ہم میں سب سے زیادہ سخی اور اپنی زیر ملکیت چیزوں کے بارے میں سب سے زیادہ جواد ہم بنو ہاشم ہیں اور قریش کی خوشبو جسے سونگھا جاتا ہو وہ بنو مغیرہ ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: مجھ سے یہ بات ہمیشہ کے لیے حاصل کرلو!

19899 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ امْرَاَةً فِي زِيِّهَا، فَقَالَ: تَرَيْنَ قَرَابَتَكِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا؟ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهُ لَيَرْجُو شَفَاعَتِي صُدَاءٌ، اَوْ سَلْهَبٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي خَلَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ تِلْكَ الْمَرْاَةَ اُمُّ هَانِءٍ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَيَرْجُو شَفَاعَتِي حَا، وَحَكَمٌ قَبِيلَتَانِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو عمدہ لباس میں دیکھا تو بولے: کیا تم یہ سمجھتی ہو؟ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہاری رشتے داری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے کسی کام آئے گی؟ اس خاتون نے اس واقعے کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''صداء یا سلہب (قبیلے کے افراد بھی) میری شفاعت کی امید رکھیں گے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت منقول ہے جس میں یہ بات مذکور ہے: وہ خاتون سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا تھیں اور اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حا'' اور ''حکم'' میری شفاعت کی امید رکھیں گے''۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ دو قبیلے تھے۔

19900 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ حِينَ ذَكَرَ حَدِيثَ سَارَةَ، وَهَاجَرَ: قَالَ: فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ - يَعْنِي الْعَرَبَ - كَانَتْ اَمَةً لِاُمِّ اِسْحَاقَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے سیّدہ سارہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے متعلق حدیث ذکر کرتے ہوئے یہ بیان کیا:

''اے آسمان کے پانی کے بیٹو! (اُن کی مراد عرب تھے) وہ (یعنی سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا) تمہاری ماں ہیں جو اُم اسحاق (یعنی سیّدہ سارہ رضی اللہ عنہا) کی کنیز تھیں۔

19901 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ: حَدِّثْنِي عَنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: اَمَّا نَحْنُ قُرَيْشٌ: فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ اَجْوَادٌ، وَاَمَّا بَنُو اُمَيَّةَ: فَقَادَةٌ اَدَبَةٌ ذَادَةٌ، وَرَيْحَانَةُ قُرَيْشٍ الَّتِي تُشَمُّ بَنُو الْمُغِيرَةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے قریش کے بارے میں بتائیے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک ہم قریش کا تعلق ہے' تو ہم بلند مرتبے کے مالک' بزرگی والے' سخی لوگ ہیں' جہاں تک بنوامیہ کا تعلق ہے' تو وہ قیادت کرنے والے' آداب والے اور دفاع کرنے والے لوگ ہیں' اور قریش کا وہ پھول' جسے سونگھا جائے' بنومغیرہ ہیں۔

19902 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِیْ عَلٰی قُرَیْشٍ حَقًّا، وَاِنَّ لِقُرَیْشٍ عَلَیْکُمْ حَقًّا، مَا حَکَمُوْا فَعَدَلُوْا، وَاْتُمِنُوْا فَاَدَّوْا، وَاسْتُرْحِمُوْا فَرَحِمُوْا، فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرا قریش پر حق ہے اور قریش کا تم پر حق ہے' جب تک وہ فیصلہ دیتے ہوئے عدل سے کام لیں' امین بنائے جائیں' تو امانت ادا کریں' اُن سے رحم مانگا جائے' تو وہ رحم کریں' اُن میں سے جو شخص ایسا نہیں کرے گا' اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی''۔

19903 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ، وَوُجُوْهُهُمْ کَاَنَّهَا سَبَائِكُ الذَّهَبِ، فَجَعَلَ یُوْصِیْهِمْ، فَقَالَ: اِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَیْرٍ مَا اتَّقَیْتُمُ اللّٰهَ، وَحَفِظْتُمْ اَمْرَهٗ، مَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مِنْکُمْ لَحَاهُ اللّٰهُ کَمَا لَحَا هٰذَا الْعُوْدَ، وَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْحُو عُوْدًا کَانَ فِیْ یَدِهٖ، لَمْ یَتْرُكْ فِیْهِ شَیْئًا

قَالَ: وَقَالَ عَلِیٌّ: اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ، فَمُؤْمِنُ النَّاسِ تَبَعٌ لِمُؤْمِنِهِمْ، وَکَافِرُ النَّاسِ تَبَعٌ لِکَافِرِهِمْ

✵✵ لیث بن ابوسلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر' قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے ہوا' جن کے چہرے یوں تھے' جیسے وہ سونے کے ٹکڑے ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تلقین کرنا شروع کی' آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اُس وقت تک مسلسل بھلائی پر گامزن رہو گے' جب تک اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے' اور اس کے حکم کی حفاظت کرتے رہو گے' تم میں سے جو شخص اس چیز کو ترک کردے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے یوں توڑ دے گا' جس طرح اس نے اس چھڑی کو توڑا ہے (یا اس کا چھلکا اتارا ہے)''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لکڑی کو توڑنا (یا اس کا چھلکا اتارنا) شروع کردیا' جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور آپ نے اس میں کچھ بھی نہیں چھوڑا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''امام (یعنی حکمران) قریش میں سے ہوں گے' مومن لوگ' اُن کے (یعنی قریش کے) مومن افراد کے تابع ہوں گے اور کافر لوگ' اُن (یعنی قریش کے) کافروں کے تابع ہوں گے''۔

19904 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ ثَقِیْفٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْعَدَهُ اللّٰهُ، فَاِنَّهُ كَانَ يَبْغَضُ قُرَيْشًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' غزوہ اُحد کے موقع پر قتل ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اِسے دور کرے' کیونکہ وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔

19905 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يُّهِنْ قُرَيْشًا يُهِنْهُ اللّٰهُ

✵✵ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص' قریش کی' توہین کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے اہانت کا شکار کرے گا''۔

بَابٌ فِيْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ

باب: انصار کے فضائل کا تذکرہ

19906 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَايِعْنِيْ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْهِجْرَةُ اِلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّيْ اُبَايِعُكَ عَلَى الْجِهَادِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَنْصَارُ مِحْنَةٌ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ، فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ، فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا' ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ ہجرت پر مجھ سے بیعت لے لیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت تم لوگوں کی طرف ہوئی ہے' البتہ میں جہاد پر تم سے بیعت لے لیتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انصار محنۃ ہیں (شاید یہ مراد ہے وہ پریشانی کا شکار ہوئے ہیں) جو شخص' ان سے محبت رکھے گا وہ میرے ساتھ محبت کی وجہ سے' ان سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا' وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے' ان سے بغض رکھے گا''۔

19907 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ فِيْ شُعْبَةٍ - اَوْ وَادٍ - وَالْاَنْصَارُ فِيْ شُعْبَةٍ، انْدَفَعْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ فِيْ شُعْبَتِهِمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' اگر لوگ' ایک گھاٹی (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی میں ہوں' اور انصار' دوسری گھاٹی میں ہوں' تو میں' انصار کے ساتھ' اُن کی گھاٹی میں جاؤں گا''۔

19908 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا يَوْمَ حُنَيْنٍ، حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ اَمْوَالَ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ، كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ اَنَسٌ: فَحَدَّثْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ص:60) بِمَقَالَتِهِمْ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ، لَمْ يَدَعْ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اَمَّا ذَوُوْ رَاْيِنَا، فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوْا: كَذَا وَكَذَا - لِلَّذِيْ قَالُوْا - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اُعْطِي رِجَالًا حُدَثَاءَ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، اَتَاَلَّفُهُمْ - اَوْ قَالَ: اَسْتَاْلِفُهُمْ - اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ، وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ، فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ؟، قَالُوْا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ رَضِيْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَجِدُوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً شَدِيْدَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، فَاِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمْ يَصْبِرُوْا

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن کے اموال مال غنیمت کے طور پر عطا کئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کچھ افراد کو ایک ایک سو اونٹ دیئے تو انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے وہ قریش کو عطا کر رہے ہیں اور انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن کی یہ بات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا اور انہیں چمڑے کی ایک خیمے میں اکٹھا ہونے کا حکم دیا آپ نے ان کے ہمراہ ان کے علاوہ کسی اور فرد کو نہیں بلایا جب وہ لوگ اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: وہ بات کیا ہے؟ جو تم لوگوں کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے؟ انصار نے کہا: جہاں تک ہمارے سمجھدار لوگوں کا تعلق ہے تو انہوں نے کوئی بات نہیں کی البتہ جہاں تک کچھ کمسن لوگوں کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ بات کہی ہے یعنی وہی بات جو اُن لوگوں نے کہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے کچھ ایسے لوگوں کو عطا کیا ہے جو زمانہ کفر کے قریب ہیں اور میں اُن کی تالیف قلب چاہتا ہوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن اس کا مفہوم یہی ہے) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو؟ کہ (دوسرے لوگ اموال لے جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رہائشی جگہ کی طرف لے جاؤ اللہ کی قسم! تم لوگ جو ساتھ لے کر جاؤ گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جو وہ لوگ ساتھ لے کر جائیں گے''۔

اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ میرے بعد شدید ترجیحی سلوک دیکھو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول ﷺ سے جاملو؛ میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لیکن اُن لوگوں نے صبر سے کام نہیں لیا۔

19909 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: تَلَقَّانِيَ النَّاسُ كُلُّهُمْ غَيْرَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَمَا مَنَعَكُمْ اَنْ تَلْقَوْنِي؟ قَالَ: لَمْ تَكُنْ لَنَا دَوَابُّ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَاَيْنَ النَّوَاضِحُ؟ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: عَقَرْنَاهَا فِي طَلَبِكَ، وَطَلَبِ اَبِيكَ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا: اِنَّا لَنَرٰى بَعْدَهُ اَثَرَةً، قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَمَا اَمَرَكُمْ؟ قَالَ: اَمَرَنَا اَنْ نَصْبِرَ حَتّٰى نَلْقَاهُ، (ص:61) قَالَ: فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْهُ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ حِينَ بَلَغَهُ ذٰلِكَ:

اَلَا اَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ بْنَ حَرْبٍ ۔ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَنَا كَلَامُ

فَاِنَّا صَابِرُوْنَ وَمُنْظِرُوكُمْ ۔ اِلٰى يَوْمِ التَّغَابُنِ وَالْخِصَامُ

✵✵ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (یعنی اپنے عہد خلافت میں) مدینہ منورہ تشریف لائے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سب لوگ مجھ سے ملنے کے لیے آئے ہیں' سوائے تمہارے' اے انصار کے گروہ! تم لوگ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے؟ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے پاس سواریاں نہیں ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اونٹنیاں کہاں ہیں؟ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ ہم نے غزوۂ بدر کے دن' تمہاری اور تمہارے باپ کی تلاش میں ذبح کردی تھیں' راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے (یعنی انصار سے) یہ فرمایا تھا: کہ ہم آپ کے بعد ترجیحی سلوک دیکھیں گے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے آپ لوگوں کو کیا حکم دیا؟ تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم صبر سے کام لیں' یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ سے جاملیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ لوگ اس وقت صبر سے کام لیں' جب تک آپ نبی اکرم ﷺ سے جا نہیں ملتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب عبدالرحمٰن بن حسان کو اِس بات کی اطلاع ملی' تو انہوں نے یہ اشعار کہے:

''خبردار! کوئی معاویہ بن حرب تک یہ پیغام پہنچادے' جو امیر المؤمنین ہیں' ہماری یہ بات ہے اور وہ یہ کہ ہم صبر کرتے ہیں اور آپ کو مہلت دیتے ہیں' اُس دن تک کے لئے' جو تغابن اور جھگڑے (یعنی مقدمہ بازی) کا دن ہے''۔

19910 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ؟، قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ، وَهُمْ رَهْطُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالُوْا: ثُمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ، قَالُوْا: ثُمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالُوْا: ثُمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ:

ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، قَالُوا: ثُمَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: ذَكَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ اَرْبَعَةِ دُورٍ سَمَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَاُكَلِّمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَوَمَا تَرْضٰى اَنْ يَذْكُرَكُمْ آخِرَ اَرْبَعَةِ اَدْوُرٍ، فَوَاللّٰهِ لَمَنْ تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَمْ يَذْكُرْهُ اَكْثَرَ مِمَّنْ ذَكَرَ، فَرَجَعَ سَعْدٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں' تمہیں انصار کے سب سے بہتر گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنوعبدالاشہل' راوی کہتے ہیں: یہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا گھرانہ تھا' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر بنونجار ہیں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر بنوحارث بن خزرج ہیں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنوساعدہ ہیں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر انصار کے ہر گھرانے میں بھلائی ہے' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' جن چار گھرانوں کا نام لیا تھا' اُن میں' ہمیں سب سے آخر میں ذکر کیا ہے' میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ضرور بات کروں گا' ایک شخص اُن سے ملا' انہوں نے اس کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو اُس شخص نے ان سے کہا: کیا آپ اِس بات سے راضی نہیں ہیں؟ کہ آپ کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بہترین گھرانوں کے آخر میں ہی کر دیا ہے' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے جن گھرانوں کو ترک کیا' اور ان کا ذکر نہیں کیا' وہ اِن سے زیادہ ہیں' جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ہے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے''۔

19911 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي اَوَيْتُ اِلَيْهَا، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَدَّوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انصار' میری پناہ گاہ ہیں' جن کی طرف میں نے پناہ لی ہے' تو تم ان کے بھلائی کرنے والے کی بھلائی کو قبول کرو' اور ان کے برائی کرنے والے سے درگزر کرو' کیونکہ انہوں نے وہ چیز ادا کر دی ہے' جو اُن کے ذمہ لازم تھی' اور اب وہ چیز باقی رہ گئی ہے' جو ان کا حق ہے''۔

19912 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ، وَالْعَنْ عَضَلًا وَّالْقَارَهْ وَهُمْ كَلَّفُونَا

نَقُلُ الْحِجَارَةِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: غزوہ خندق کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے' تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما' اور عضل اور قارہ (نامی قبیلوں) پر لعنت فرما! کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے ہمیں پتھر منتقل کرنے پر مجبور کیا ہے''۔

19913 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ،

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! انصار کی' انصار کے بیٹوں کی' انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی مغفرت کردے''۔

19914 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنِ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت' ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

19915 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: كَانَ اَبِىْ، يَقُوْلُ: مَا بَقِىَ مِنْ اَهْلِ الدَّعْوَةِ غَيْرِى

٭٭ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: میرے والد کہا کرتے تھے: میرے علاوہ' اہل دعوت میں کوئی باقی نہیں رہا۔

19916 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَىْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِىْ سَلِمَةَ يَزُوْرُهُمْ، فَلَمَّا رَجَعَ اجْتَمَعَ صِبْيَانٌ مِّنْ صِبْيَانِهِمْ، وَنِسَاءٌ مِنْ نِسَائِهِمْ، يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَتْبَعُوْنَهُ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَجْتُمُوْنِىْ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم' بنوسلمہ کے محلے میں' اُن سے ملنے کے لیے گئے' جب آپ واپس تشریف لائے' تو ان کے بچوں میں سے' کچھ بچے اور ان کی خواتین میں سے کچھ خواتین اکٹھے ہوگئے' تا کہ نبی اکرم ﷺ کی زیارت کریں' وہ آپ کے پیچھے چلنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اگر تم میری بات کو قبول کرو' تو اللہ کی قسم! تم لوگ (یعنی انصار) میرے نزدیک' سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

19917 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ - وَكَانَ اَبُوْهُ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيبَ عَلَيْهِمْ - عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ

قُتِلُوْا يَوْمَ اُحُدٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ تَزِيْدُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ لَا يَزِيْدُوْنَ، وَاِنَّ الْاَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي اَوَيْتُ اِلَيْهَا، فَاَكْرِمُوْا كَرِيْمَهُمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان کے والد (یعنی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) اُن تین افراد میں سے ایک ہیں، جن کی توبہ قبول ہوئی تھی (یعنی جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر آپ نے اُن شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی جو غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے مہاجرین کے گروہ! تم لوگ زیادہ ہوتے چلے جاؤ گے لیکن انصار زیادہ نہیں ہوں گے اور انصار میری پناہ گاہ ہیں جن کی میں نے پناہ حاصل کی تھی تو تم ان کے معزز فرد کی عزت افزائی کرنا اور ان کے برے شخص سے درگزر کرنا"۔

19918 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا: يُؤْثِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَلَمْ تَكُوْنُوْا اَذِلَّةً فَاَعَزَّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ؟، قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: اَلَمْ تَكُوْنُوْا ضُلَّالًا، فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ؟، قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: اَلَمْ تَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ؟، قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا تُجِيْبُوْنِيْ؟ اَلَا تَقُوْلُوْا: اَتَيْتَنَا طَرِيْدًا فَاٰوَيْنَاكَ، وَاَتَيْتَنَا خَائِفًا فَاٰمَنَّاكَ، اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيْرِ، وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَدْخُلُوْنَ بِهٖ دُوْرَكُمْ، لَوْ اَنَّكُمْ سَلَكْتُمْ وَادِيًا - اَوْ شِعْبًا - وَالنَّاسُ وَادِيًا - اَوْ شِعْبًا - لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ - اَوْ شِعْبَكُمْ - وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَاِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں کو ہم پر ترجیح دے رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے انصار کے گروہ! کیا ایسا نہیں ہے کہ تم لوگ کم تر حیثیت کے مالک تھے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں غلبہ عطا کیا' ان لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ گمراہ نہیں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت نصیب کی' اُن لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ غریب نہیں تھے' پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں خوش حال کر دیا؟ انہوں نے

کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مجھے جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟ تم یہ کیوں نہیں کہتے ہو: کہ آپ ہمارے پاس اُس وقت آئے' جب آپ کو نکال دیا گیا تھا' تو ہم نے آپ کو پناہ دی' آپ ہمارے پاس اس وقت آئے' جب آپ خوف کا شکار تھے' تو ہم نے آپ کو (یعنی اس خوف سے) امان دی' (پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:) کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ دوسرے لوگ' بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے جائیں' اور تم لوگ' اللہ کے رسول ﷺ کو لے جاؤ' تم انہیں اپنے ساتھ اپنے محلوں میں لے جاؤ' اگر تم لوگ ایک وادی میں چلو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک گھاٹی میں چلو' اور دوسرے لوگ' ایک وادی میں' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک گھاٹی میں چلو' تو میں تمہاری وادی میں (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ لفظ ہے:) تمہاری گھاٹی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک فرد ہوتا' اور تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے' تو تم صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو'۔

19919 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: النُّقَبَاءُ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَسَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَاَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَبُوْ جَابِرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ، وَرَافِعُ بْنُ مَالِكٍ الزُّرَقِيُّ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمام نقباء کا تعلق انصار سے ہے' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو ساعدہ سے ہے' حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے ہے' حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو نجار سے ہے' حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوالہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (یعنی جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے والد ہیں) اُن کا تعلق بنو سلمہ سے ہے' اور حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو سلمہ سے ہے اور حضرت رافع بن مالک زرقی رضی اللہ عنہ ہیں۔

فَضَائِلُ قُرَيْشٍ، وَالْاَنْصَارِ، وَثَقِيفٍ

باب: قریش' انصار اور ثقیف کے فضائل کا تذکرہ

19920 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَهَبَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَاَثَابَهُ فَلَمْ يَرْضَ، فَزَادَهُ فَلَمْ يَرْضَ - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرْضَ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَلَّا اَتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، اَوْ اَنْصَارِيٍّ، اَوْ ثَقَفِيٍّ،

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم ﷺ کو ایک اونٹنی

ہبہ کی' نبی اکرم ﷺ نے اُسے بدلے کے طور پر کچھ دیا' تو وہ اس سے راضی نہیں ہوا' نبی اکرم ﷺ نے اسے مزید دیا' لیکن وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ تین مرتبہ ایسا ہوا' لیکن وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آئندہ' میں' صرف کسی قریشی' یا انصاری یا ثقفی سے ہی ہبہ قبول کروں گا''۔

19921 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَوْ دَوْسِيٍّ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یا دوسی سے''۔

19922 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمَا؟، فَقَالَا: ثَقَفِيَّانِ، فَقَالَ: ثَقِيفٌ مِّنْ اِيَادٍ، وَاِيَادٌ مِّنْ ثَمُوْدَ، فَكَاَنَّ ذٰلِكَ شَقَّ عَلَى الرَّجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ذٰلِكَ شَقَّ عَلَيْهِمَا، قَالَ: مَا يَشُقُّ عَلَيْكُمَا؟ اِنَّمَا يُجِيْءُ اللّٰهُ مِنْ ثَمُوْدَ صَالِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ، فَاَنْتُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو افراد' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں کا تعلق کون سے قبیلے سے ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: (ہم) ثقفی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ثقیف قبیلہ' ایاد سے تعلق رکھتا ہے' اور ایاد' ثمود سے تعلق رکھتے ہیں' یہ بات اُن دونوں افراد پر گراں گزری' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ یہ بات اُن دونوں پر گراں گزری ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس بات کی پریشانی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود میں' حضرت صالح علیہ السلام اور اُن پر ایمان لانے والوں کو بھی پیدا کیا تھا' تو تم لوگ' نیک لوگوں کی اولاد میں سے ہو۔

بَابُ قَبَائِلِ الْعَجَمِ

باب: عجمی قبائل کا تذکرہ

19923 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَذَهَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ - اَوْ قَالَ: رِجَالٌ - مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلُوْهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر دین' ثریا (نامی ستارے) کے پاس ہو' تو فارس کے رہنے والوں میں سے' ایک شخص (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کچھ افراد اُس (ایمان' یا ثریا ستارے) کی طرف جائیں گے' یہاں تک کہ اُسے (یعنی ایمان کو) حاصل کرلیں گے''۔ *

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2546) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (308/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

19924 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا اَنَـا نَـائِمٌ، رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اَنْعِقُ بِغَنَمٍ سُودٍ، فَعَارَضَتْهَا غَنَمٌ عُفْرٌ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعَرَبُ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنَ الْاَعَاجِمِ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں سورہا تھا' میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں سیاہ فام بکریوں کو ہانک رہا ہوں' اور پھر مٹیالی رنگت کی بکریاں ان کے سامنے آجاتی ہیں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عرب اور اُن کے ساتھ مل جانے والے' عجمی لوگ (مراد ہیں)''۔

19925 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ، لَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْعَدُ الْعَجَمِ بِالْاِسْلَامِ فَارِسُ، وَاَشْقَى الْعَجَمِ بِالْاِسْلَامِ الرُّوْمُ، وَاَشْقَى الْعَرَبِ بِالْاِسْلَامِ تَغْلِبُ وَالْعِبَادُ

✵✵ معمر نے' اپنے ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کے حوالے سے' عجمیوں میں سب سے زیادہ سعادت مند' اہل فارس ہیں' اور اسلام کے حوالے سے' عجمیوں میں سب سے زیادہ بدنصیب' رومی ہیں' اور اسلام کے حوالے سے' عربوں میں سب سے زیادہ بدنصیب' تغلب اور عباد (نامی قبیلوں کے افراد) ہیں''۔

بَابُ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَآنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: حریر' دیباج (یعنی ریشم کی مختلف قسموں اور) سونے اور چاندی کے برتنوں کا تذکرہ

19926 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْجَرَّاحِ، مَوْلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنْ اُمِّ سَـلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

✵✵ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے' نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے' وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے''۔*

19927 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لِـنَـفَـرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ الـنُّـمُوْرِ اَنْ تُرْكَبَ عَلَيْهَا؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ لِبَاسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ؟ فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ نَهٰى

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (146/7) پر اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2065) کے تحت' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے۔

عَنِ الْمُتْعَةِ؟ - يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ - قَالُوْا: اللّٰهُمَّ لَا، قَالَ: بَلٰى اِنَّهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالُوْا: لَا

✵✵ ابو شیخ ہنائی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب سے کہا: آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ چیتے کی کھال پر بیٹھا جائے' ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ جانتا ہے' ایسا ہی ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اس کا حکم مختلف ہے' جو ٹکڑوں کی شکل میں ہو' اُن لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے' ایسا ہی ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے' جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) اُن کی مراد حج تمتع تھا' اُن حضرات نے کہا: اللہ جانتا ہے' جی نہیں! (یعنی ایسا نہیں ہے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! (یعنی ایسا ہی ہے) اور یہ حدیث میں مذکور ہے' اُن حضرات نے کہا: جی نہیں! (یعنی یہ حدیث میں مذکور نہیں ہے)۔

19928 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى، فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَحَذَفَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَبْلَ هٰذِهِ الْمَرَّةِ، ثُمَّ اَتَانِيْ بِهِ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: دَعُوْهُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهُنَّ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پینے کے لئے مانگا' تو ایک دہقان' چاندی کے برتن میں ان کے پاس (مشروب) لے کر آیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے گرا دیا اور پھر یہ فرمایا: میں اس شخص کو اس سے پہلے بھی ایسا کرنے سے منع کر چکا ہوں' یہ پھر میرے پاس اِس (یعنی چاندی کے برتن) کو لے آیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج (یہ بھی ریشم کی ایک قسم ہے) پہننے سے' اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تم لوگ اِن کو چھوڑ دو! یہ اُن (غیر مسلموں) کے لیے دنیا میں ہیں' اور یہ تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

19929 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُطَارِدًا يَبِيْعُ حُلَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ رَاَيْتُ عُطَارِدًا يَبِيْعُ حُلَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ، فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا وَلَبِسْتَهَا لِلْوَفْدِ، وَالْعِيْدِ وَالْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ - حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي الْاٰخِرَةِ - قَالَ: ثُمَّ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَلٌ سِيَرَاءُ مِنْ حَرِيْرٍ، فَاَعْطٰى عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حُلَّةً، وَاَعْطٰى اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حُلَّةً، وَبَعَثَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِحُلَّةٍ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: شَقِّقْهَا بَيْنَ النِّسَاءِ خُمُرًا، قَالَ: وَجَاءَ عُمَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ، ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِحُلَّةٍ، قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اُرْسِلْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَلٰكِنْ لِتَبِيْعَهَا، قَالَ: وَاَمَّا اُسَامَةُ فَلَبِسَهَا فَرَاحَ فِيْهَا، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمَّا رَآهُ اُسَامَةُ يُحِدُّ اِلَيْهِ

الطَّرَفَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَسَوْتَنِيهَا؟ قَالَ: شَقِّقْهَا بَيْنَ النِّسَاءِ خُمُرًا اَوْ كَالَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عطارد (نامی شخص کو) دیباج سے بنا ہوا حلہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے عطارد کو دیباج سے بنا ہوا حلہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا ہے' اگر آپ اسے خرید لیں' اور کسی وفد سے ملاقات کے وقت' یا عید اور جمعہ کے موقع پر پہن لیا کریں (' تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم کو وہ پہنے گا' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: آخرت میں (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کے بنے ہوئے سیرانی حلے تحفہ کے طور پر دیے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو ایک حلہ دیا' حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک حلہ دیا' اور ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا' آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اِس کو کٹوا کر' خواتین کی اوڑھنیاں بنوا دو!

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو اس (یعنی ریشمی لباس) کے بارے میں' ایک بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور پھر آپ نے میری طرف یہ حلہ بھجوا دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میں نے تمہاری طرف اس لیے نہیں بھجوایا ہے کہ تم اس کو پہن لو' بلکہ تم اس کو فروخت کر دو (راوی کہتے ہیں:) حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ پہن لیا' وہ اس کو پہن کر شام کے وقت آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان کی طرف دیکھنے لگے' جب حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اُن کی طرف مسلسل دیکھ رہے ہیں' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ نے مجھے پہننے کے لیے دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِسے کٹوا کر' خواتین کی اوڑھنیاں بنوا دو! (راوی کہتے ہیں:) یا جس طرح بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

19930 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں' اپنی امت کی خواتین کے لیے' سونے اور ریشم کو حلال قرار دیتا ہوں' اور ان کو اس (اُمت کے) مردوں پر' حرام قرار دیا گیا ہے''۔

19931 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى، قَالَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيْرًا بِيَمِيْنِهِ، وَذَهَبًا بِشِمَالِهِ، وَقَالَ: اُحِلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِیْ، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں ریشم کو اور بائیں ہاتھ میں سونے کو پکڑ

کر بلند کیا اور ارشاد فرمایا:

''میں (ان دونوں کو) اپنی امت کی خواتین کے لئے حلال قرار دیتا ہوں' اور اس (امت) کے مردوں پر یہ حرام قرار دیا گیا ہے''۔

19932 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ الذَّهَبَ، وَيَكْسُو نِسَاءَهُ الْاِبْرَيْسَمَ، وَالسِّيَهُ سِرٌّ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' اپنی صاحبزادیوں کو سونے کا زیور پہناتے تھے اور اپنی بیویوں کو ابریشم (کا کپڑا) پہناتے تھے' اور سیہ' سر ہے (یہ جملہ مجہول ہے' شاید نسخہ نقل کرنے والے کو سہو ہوا ہے)۔

19933 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ بِنْتِ اَبِي عَمْرٍو، قَالَتْ: سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنِ الْحُلِيِّ، وَالْاَقْدَاحِ الْمُفَضَّضَةِ، فَنَهَتْنَا عَنْهُ، قَالَتْ: فَاَكْثَرْنَا عَلَيْهَا، فَرَخَّصَتْ لَنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الْحُلِيِّ، وَلَمْ تُرَخِّصْ لَنَا فِي الْاَقْدَاحِ الْمُفَضَّضَةِ

✵✵ ابن سیرین نے' ابوعمرو کی صاحبزادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیورات' اور ایسے پیالوں کے بارے میں دریافت کیا' جن پر چاندی لگی ہوتی ہے' تو انہوں نے ہمیں اس سے منع کر دیا' وہ خاتون کہتی ہیں: ہم نے اس کے بارے میں بکثرت پوچھا' تو انہوں نے ہمیں کچھ زیور کی اجازت دی' لیکن انہوں نے چاندی لگے ہوئے پیالوں کے بارے میں ہمیں اجازت نہیں دی۔

19934 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ وَهُوَ يُعَاتِبُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فِي قَمِيصٍ مِّنْ حَرِيرٍ تَحْتَ ثِيَابِهِ، وَمَعَهُ الزُّبَيْرُ، وَعَلَيْهِ اَيْضًا قَمِيصٌ مِّنْ حَرِيرٍ، فَقَالَ: اَلْقِ عَنْكَ هٰذَا، قَالَ: فَجَعَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَضْحَكُ، وَيَقُوْلُ: لَوْ اَطَعْتَنَا لَبِسْتَ مِثْلَهُ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَى قَمِيصِ عُمَرَ فَرَاَيْتُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ اَرْبَعَ رِقَاعٍ مَا يُشْبِهُ بَعْضُهَا بَعْضًا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر غصے کا اظہار کر رہے تھے' جو ریشم کی ایک قمیص کی وجہ سے تھا' جو انہوں نے اپنے لباس کے نیچے پہنی ہوئی تھی' ان کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے' انہوں نے بھی ریشم کی قمیص پہنی ہوئی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے اتار دو' تو حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے اور بولے: اگر آپ ہماری بات مانیں' تو آپ بھی اس کی مانند پہن لیں' راوی کہتے ہیں: میں نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص کی طرف دیکھا' تو میں نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان چار پیوند لگے ہوئے دیکھے' جو ایک دوسرے کی مانند نہیں تھے (یعنی چاروں مختلف قسم کے کپڑوں کے لگے ہوئے تھے)۔

19935 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ لِابْنَتِهِ: قُوْلِي يَا اَبِي اِنْ تُحَلِّيْنِي الذَّهَبَ تَخْشَ عَلَيَّ حَرَّ اللَّهَبِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنی صاحبزادی سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

''تم یہ کہو: اے ابا جان! اگر آپ نے مجھے سونے کا زیور پہنایا' تو میرے بارے میں یہ اندیشہ ہوگا کہ (جہنم میں) انگارے کی تپش (مجھے لاحق ہو جائے گی)''۔

19936 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ الْمُفَضَّضَ، وَاِنْ سُقِيَ فِيْهِ شَرِبَ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُقِيَ فِيْهِ كَسَرَهُ"

✵✵ قتادہ نے حسن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ چاندی لگے ہوئے برتن کو مکروہ قرار دیتے تھے لیکن اگر ایسے کسی برتن میں اُنہیں پانی پینے کے لئے دے دیا جاتا' تو وہ پی لیتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب ایسے برتن میں مشروب دیا جاتا تھا' تو وہ اُس کو توڑ دیتے تھے۔

19937 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَتَاهُ ابْنٌ لَّهُ، وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ مِّنْ حَرِيرٍ، وَالْغُلَامُ مُعْجَبٌ بِقَمِيصِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ خَرَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَقُلْ لَهَا فَلْتُلْبِسْكَ قَمِيصًا غَيْرَ هٰذَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کا بیٹا' ان کے پاس آیا' اس بچے کے جسم پر ریشم کی قمیص تھی' اور وہ بچہ اس قمیص (کو پہننے) پر خوش ہو رہا تھا' جب وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قریب آیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس (قمیص) کو پھاڑ دیا' پھر انہوں نے فرمایا: تم اپنی ماں کے پاس جاؤ! اور اُس کو کہو کہ وہ تمہیں اِس (یعنی ریشمی کپڑے کی قمیص) کے علاوہ کوئی اور قمیص پہنا دے۔

19938 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَقُوْلُ لِابْنَتِهِ: لَا تَلْبَسِي الذَّهَبَ، فَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكِ حَرَّ اللَّهَبِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' اپنی صاحبزادی سے یہ فرماتے تھے:

''تم سونا نہ پہننا! کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں (جہنم کے) انگارے کی تپش کا اندیشہ ہوگا''۔

19939 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مِّنْ حَرِيرٍ فَكَرِهَ اَنْ يَّلْبَسَهَا، وَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ، فَلَبِسْتُهَا، فَرَآهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِیْ شَيْئًا اِلَّا اَنَا اَكْرَهُهُ لَكَ فَخَرِّقْهَا بَيْنَ النِّسَاءِ، قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی حلہ تحفے کے طور پر دیا گیا' آپ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ آپ اس کو پہن لیں' وہ آپ نے مجھے بھجوا دیا' میں نے وہ پہن لیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر اس کو دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں' اپنی ذات کے لیے' جس چیز کو ناپسند کرتا ہوں' اس کو تمہارے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں' تم اِس کو کٹوا کر' خواتین کے

درمیان تقسیم کردو!

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے ایسا ہی کیا۔

19940 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو، اَنَّ عَلِیًّا، اُتِیَ بِبِرْذَوْنٍ عَلَیْهِ صِفَةُ دِیبَاجٍ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الرِّکَابِ، وَاَخَذَ بِالسَّرْجِ زَلَّتْ یَدُهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: دِیبَاجٌ . قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَرْکَبُهُ

* * عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خچر لایا گیا' جس پر ریشمی بچھونا موجود تھا' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور زین پر ہاتھ رکھا' تو ان کا ہاتھ پھسل گیا' انہوں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: دیباج ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس پر سوار نہیں ہوؤں گا۔

19941 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَیْرِهٖ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، شَکَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ، فَرَخَّصَ لَهٗ فِیْ قَمِیصٍ مِّنْ حَرِیرٍ تَحْتَ الثِّیَابِ

* * معمر نے' قتادہ یا شاید اُن کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کپڑوں کے نیچے ریشمی قمیص پہننے کی رخصت دے دی۔

19942 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَّلْبَسُ رَایَتَیْنِ مِنْ دِیبَاجٍ فِیْ فَزْعَةٍ فَزِعَهَا النَّاسُ

* * ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرتبہ لوگوں کے گھبراہٹ کا شکار ہونے کے موقع پر' دیباج کے بنے ہوئے دو کپڑے پہن لیے تھے۔

19943 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: کَانَ قَبَاءٌ مِنْ دِیبَاجٍ اَوْ سُنْدُسٍ حَرِیرٍ یَّلْبَسُهٗ فِی الْحَرْبِ

* * ہشام بن عروہ' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: دیباج' یا شاید سندس کی بنی ہوئی' ایک ریشمی قباء تھی' جسے وہ جنگ کے موقع پر پہنا کرتے تھے۔

19944 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ قُرْطَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَلَمْ یَنْظُرْ اِلَیْهَا، حَتّٰی اَلْقَتْهُمَا

قَالَ الزُّهْرِیُّ: وَرَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَةَ قُلْبَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ مُّلَوَّنَیْنِ بِذَهَبٍ، فَاَمَرَهَا اَنْ تُلْقِیَهُمَا وَتَجْعَلَ قُلْبَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ وَّتُصَفِّرَهُمَا بِزَعْفَرَانٍ

* * زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو سونے کی دو بالیاں پہنے ہوئے دیکھا' تو آپ نے ان

کی طرف اس وقت تک نظر نہیں کی جب تک انہوں نے ان دونوں کو اتار نہیں دیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو چاندی کے بنے ہوئے کنگن پہنے دیکھا' جن پر سونا چڑھا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کو اتار کر اور پھر چاندی کے دو کنگن لے کر اُن پر زعفران لگا کر اُنہیں زرد کریں۔

19945 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّهُ رَاٰى عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيْرٍ اَوْ قَالَ: قَمِيصًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيْرٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو ریشم کی بنی ہوئی سیرانی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا ہے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ریشم کی بنی ہوئی سیرانی قمیص پہنے دیکھا ہے۔

19946 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَرِهَتِ الشَّرَابَ فِي الْاِنَاءِ الْمُفَضَّضِ، قَالَ اَيُّوْبُ: وَرَاَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ ثَوْبًا فِيْهِ عَلَمٌ يَعْنِيْ حَرِيْرًا

✵✵ قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایسے برتن میں مشروب پینے کو مکروہ قرار دیتی تھیں' جس پر چاندی لگی ہوئی ہو۔

19947 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَهْلَكَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ: الذَّهَبُ وَالزَّعْفَرَانُ يَعْنِي النِّسَاءَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُن کو دو سرخ چیزوں سونے اور زعفران نے ہلاکت کا شکار کر دیا ہے (راوی کہتے ہیں:) ان کی مراد یہ تھی: کہ خواتین کو۔

19948 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَرُّوشَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ، فَجَاءَهُ الشَّيْطَانُ لِيَفْتِنَهُ، فَازْدَادَ عِبَادَةً، فَتَمَثَّلَ لَهُ بِرَجُلٍ، فَقَالَ: اَصْحَبُكَ؟ فَقَالَ الْعَابِدُ: نَعَمْ، قَالَ: فَصَحِبَهُ، فَكَانَ يَتَخَلَّفُ عَنْهُ وَيُطِيفُ بِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَلَكًا، فَلَمَّا رَآهُ الشَّيْطَانُ عَرَفَهُ، وَلَمْ يَعْرِفْهُ الْاِنْسَانُ، فَكَانَ اِذَا مَشٰى تَخَلَّفَ الشَّيْطَانُ، فَمَدَّ الْمَلَكُ يَدَهُ نَحْوَ الشَّيْطَانِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، قَتَلْتَهُ وَهُوَ مِنْ حَالِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَا حَتّٰى نَزَلَا قَرْيَةً، فَاَنْزَلُوْهُمَا وَضَيَّفُوْهُمَا، فَاَخَذَ الْمَلَكُ مِنْهُمْ اِنَاءً مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ انْطَلَقَا (ص:73) حَتّٰى اَمْسَيَا فَنَزَلَا قَرْيَةً اُخْرٰى فَلَمْ يُبَيِّتُوْهُمَا، وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمَا، فَاَعْطَاهُمُ الْمَلَكُ الْاِنَاءَ، فَقَالَ لَهُ: اَمَّا مَنْ اَضَافَنَا فَاَخَذْتَ اِنَاءَهُمْ، وَاَمَّا مَنْ لَمْ يُضَيِّفْنَا فَاَعْطَيْتَهُمْ اِنَاءَ الْاٰخَرِيْنَ، فَلَنْ تَصْحَبَنِيْ، فَقَالَ: اَمَّا الَّذِيْ قَتَلْتُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ اَرَادَ اَنْ يَّفْتِنَكَ، وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَخَذْتُ مِنْهُمُ الْاِنَاءَ، فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ، فَلَمْ يَكُنْ يَّنْبَغِيْ لَهُمْ، وَكَانَ هٰؤُلَاءِ قَوْمًا فَاسِقِيْنَ، فَكَانُوْا اَحَقَّ بِهِ، ثُمَّ عُرِجَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَالرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

✸✸ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ایک شخص عبادت کیا کرتا تھا' شیطان اس کے پاس آیا' تا کہ اسے آزمائش کا شکار کر دے' اس نے عبادت میں اضافہ کر دیا' شیطان اس کے پاس ایک شخص کی شکل میں آیا اور اس سے کہا: میں تمہارے ساتھ رہوں؟ اس عبادت گزار نے کہا: ٹھیک ہے' شیطان اس کے ساتھ رہنے لگا' شیطان اس سے پیچھے رہتا تھا اور اس کے گرد چکر لگا تا رہتا تھا' اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ نازل کیا' جب شیطان نے اسے دیکھا' تو پہچان لیا' لیکن انسان (یعنی عبادت گزار شخص) اس (فرشتے) کو نہیں پہچان سکا' جب وہ چلتا تھا' تو شیطان پیچھے ہو جاتا تھا' فرشتے نے اپنا ہاتھ' شیطان کی طرف بڑھایا اور اسے قتل کر دیا' اُس شخص نے کہا: میں نے آج کی طرح کی صورتحال کبھی نہیں دیکھی' تم نے اسے قتل کر دیا ہے' جبکہ اس کی یہ حالت تھی' پھر وہ دونوں چل پڑے' یہاں تک کہ ان دونوں نے ایک بستی میں پڑاؤ کیا' بستی والوں نے ان دونوں کو ٹھہرایا اور ان کو مہمان بنالیا' فرشتے نے ان لوگوں سے چاندی کا برتن لے لیا' پھر وہ دونوں روانہ ہوئے' یہاں تک کہ شام ہوئی' تو ان دونوں نے ایک اور بستی میں پڑاؤ کر لیا' لیکن اس بستی والوں نے ان دونوں کو رات ٹھہرنے کی جگہ بھی نہیں دی' اور ان کی مہمان نوازی بھی نہیں کی' تو فرشتے نے ان لوگوں کو وہ (چاندی کا) برتن دے دیا' اُس عبادت گزار شخص نے کہا: جن لوگوں نے ہماری مہمان نوازی کی تھی' ان سے تم نے برتن لے لیا تھا' اور جنہوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی ہے' اُنہیں تم نے برتن دے دیا ہے' تو اب تم میرے ساتھ نہیں رہو گے' تو فرشتے نے کہا: جس کو میں نے قتل کیا تھا' وہ شیطان تھا' وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتا تھا' جن لوگوں سے میں نے برتن لیا تھا' وہ نیک لوگ تھے' یہ برتن ان کے لئے مناسب نہیں تھا اور یہ لوگ گناہ گار ہیں' یہ اِس برتن کے زیادہ حق دار ہیں' پھر وہ فرشتہ آسمان کی طرف اوپر چلا گیا اور وہ شخص اس کی طرف دیکھتا رہا۔

19949 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ فُلَانَةَ بِنْتَ الْقَاسِمِ، وَصَاحِبَةً لَهَا جَاءَ تَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ اَيْدِيهِمَا خَوَاتِمُ، تَدْعُوهَا الْعَرَبُ: الْفَتَخَ، فَسَاَلَتَاهُ عَنْ شَيْءٍ، فَاَخْرَجَتْ اِحْدَاهُمَا يَدَهَا، فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ تِلْكَ الْخَوَاتِمِ، فَضَرَبَ يَدَهَا بِعَسِيبٍ مَعَهُ مِنْ عِنْدِ الْخَاتَمِ اِلٰى مِنْكَبِهَا، ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهُمَا، فَقَالَتَا: مَا شَاْنُكَ تُعْرِضُ عَنَّا؟ فَقَالَ: وَمَا لِيْ لَا اُعْرِضُ عَنْكُمَا، وَقَدْ مَلَاْتُمَا اَيْدِيَكُمَا جَمْرًا، ثُمَّ جِئْتُمَا تَجْلِسَانِ اَمَامِي، فَقَامَتَا فَدَخَلَتَا عَلٰى فَاطِمَةَ، فَشَكَتَا اِلَيْهَا ضَرْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْرَجَتْ اِلَيْهِمَا فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَتْ: اَهْدَاهَا لِيْ اَبُوْ حَسَنٍ، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَاَنَا مَعَهُ، وَلَمْ تَفْطِنْ فَاطِمَةُ لِذٰلِكَ، فَسَلَّمَ مِنْ جَانِبِ الْبَابِ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ (ص:74) يَاْتِي الْبَابَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهُ، وَاَلْقَتْ لَهُ فَاطِمَةُ ثَوْبًا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، وَفِيْ يَدِهَا اَوْ عُنُقِهَا تِلْكَ السِّلْسِلَةُ، فَقَالَ: اَيَغُرَّنَّكِ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ: اِنَّكِ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ يَدِكِ - اَوْ عُنُقِكِ - طَبَقٌ مِّنْ نَارٍ، وَعَرَمَهَا بِلِسَانِهِ، فَهَمَلَتْ عَيْنَاهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْلِسْ، فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ اِنْسَانًا مِّنْ اَهْلِهَا، فَقَالَتْ: بِعْهَا بِمَا اُعْطِيتَ، فَبَاعَهَا بِوَصِيفٍ، فَجَاءَ بِهٖ اِلَيْهَا، فَاَعْتَقَتْهُ، فَاَرْسَلُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوهُ خَبَرَ

الطَّوْقِ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ

★★ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فلانہ بنت قاسم اور اس کی ایک سہیلی وہ دونوں خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُن دونوں کے ہاتھ میں انگوٹھیاں تھیں جنہیں عرب ''فتخ'' کہتے تھے ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا ان دونوں میں سے ایک خاتون نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک انگوٹھی دیکھ لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود چھڑی اس کی انگوٹھی کے پاس والی جگہ سے لے کر اس کے کندھے تک ماری اور پھر اس سے منہ پھیر لیا اُن دونوں خواتین نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے؟ آپ نے ہم سے منہ کیوں پھیر لیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم سے منہ کیوں نہ پھیروں؟ جبکہ تم دونوں نے اپنے ہاتھوں میں انگارے بھرے ہوئے ہیں اور پھر تم دونوں آ کر میرے سامنے بیٹھ گئی ہو وہ دونوں خواتین وہاں سے اُٹھیں اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئیں انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (چھڑی کے ذریعے) مارنے کی شکایت کی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں سونے کی زنجیر نکال کر دکھائی اور بتایا: یہ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) مجھے تحفے کے طور پر دی ہے (آگے کے الفاظ شاید راوی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کا پتہ نہیں چلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے ایک طرف ہو کر سلام کیا اس سے پہلے آپ (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے) دروازے کے سامنے کھڑے ہوتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی آپ کو اجازت پیش کی گئی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے لئے کپڑا بچھا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں یا شاید اُن کی گردن میں وہ (سونے کی ہار نما) زنجیر تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ غلط فہمی ہے کہ لوگ یہ کہیں: کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہو اور تمہارے ہاتھ میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہاری گردن میں آگ کا بنا ہوا طبق ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی طور پر اُن پر سختی کی تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ وہاں تشریف فرما نہیں ہوئے پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاندان کے کسی فرد کو بھیجا اور فرمایا: جتنے کے عوض میں بھی ہو اسے فروخت کر دو تو اُس فرد نے ایک غلام کے عوض میں اُسے فروخت کر دیا اور اس غلام کو ساتھ لے کر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس غلام کو آزاد کر دیا لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچائی کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس زنجیر کے ساتھ یہ کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے فاطمہ کو آگ (یا جہنم) سے نجات دیدی''۔

بَابُ عَلَمِ الثَّوْبِ

باب: کپڑے کے نقش و نگار کا تذکرہ

19950 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: رَخَّصَ فِيْ مَوْضِعِ اِصْبَعٍ، وَاِصْبَعَيْنِ، وَثَلَاثٍ، وَاَرْبَعٍ، مِنْ اَعْلَامِ الْحَرِيرِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک' دو' تین' یا چار انگلیوں تک ریشم کے نقش و نگار (یعنی کڑھائی وغیرہ) کی رخصت دی ہے۔

19951 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْلَا اَنَّ عُمَرَ كَرِهَ السِّرَّ لَمْ اَرَ بِهٖ بَاْسًا، يَعْنِىْ سِرَّ الْحَرِيرِ فِى الثَّوْبِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ ''عمر'' پوشیدہ چیز کو ناپسند کرتا ہے' تو میں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھنا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی کپڑے کے اندرونی حصے میں ریشم کو۔

19952 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى (ص:75) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدٌ مِّنْ كِنْدَةَ، وَعَلَيْهِمْ جِبَابٌ يَمَانِيَةٌ، قَدْ كُفُّوا اَكْمَامَهَا وَجُيُوبَهَا بِالْحَرِيرِ، فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَسْتُمْ مُسْلِمِينَ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَا شَاْنُ هٰذَا الْحَرِيرِ؟، قَالَ: فَنَزَعُوْهُ حِيْنَئِذٍ مِّنْ اَكْمَامِهِمْ، وَجُيُوبِهِمْ، ثُمَّ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُمْ بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ مِّنَّا، اَنْتُمْ بَنِىْ آكِلِ الْمِرَارِ - حَيٌّ مِّنْ كِنْدَةَ، كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ خُلْطَةٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ - فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوْا اِلٰى عَبَّاسٍ، وَاَبِىْ سُفْيَانَ يُنَاسِبُوكُمْ، قَالُوْا: لَا، بَلْ اَنْتَ، قَالَ: فَنَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ، لَا نَقْفُو اُمَّنَا، وَلَا نَدَّعِىْ لِغَيْرِ اَبِينَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: کندہ کا وفد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُن لوگوں نے یمنی جبے پہنے ہوئے تھے اور ان جبوں کی آستینوں اور گریبانوں پر ریشم لگا یا ہوا تھا' اُن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی ہم مسلمان ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس ریشم کا کیا معاملہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے اسی وقت اپنی آستینوں اور گریبانوں سے ریشم اتار دیا' پھر ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ لوگ' یعنی بنو عبد مناف' ہم میں سے ہیں' آپ لوگ ''آکل مرار'' کی اولاد ہیں (راوی کہتے ہیں:) یہ کندہ کا ایک قبیلہ ہے' زمانہ جاہلیت میں اس قبیلے کے لوگوں اور بنو عبد مناف کے درمیان قریبی تعلق تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لوگ حضرت عباس اور ابوسفیان کے پاس جاؤ' وہ تمہارے سامنے نسب کی وضاحت کر دیں گے' تو انہوں نے کہا: جی نہیں! بلکہ آپ ہی کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم' نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں' ہم (نسب کے معاملے میں) اپنی ماں کے (آباؤ اجداد یا خاندانی پس منظر کے) پیچھے نہیں جاتے' اور نہ ہی خود کو اپنے باپ کے علاوہ' کسی اور کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

19953 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ اَعْلَامَ الْحَرِيرِ الَّتِىْ فِى الْبَابِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دروازے پر لٹکے ہوئے پردے پر نقش و نگار کو ناپسند کرتے تھے۔

بَابُ الْخَزِّ، وَالْعُصْفُرِ

باب: خز اور عصفر (نامی کپڑوں) کا تذکرہ

19954 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ مُوَرَّدَيْنِ قَدْ مَسَّهُمَا الْعُصْفُرُ

** عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو گلابی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے، جن پر عصفر لگا ہوا تھا۔

19955 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ اَبِىْ يَلْبَسُ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ، صُبِغَتْ بِالْعُصْفُرِ حَتّٰى مَاتَ

** ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد سرخ چادر اوڑھا کرتے تھے، جس پر عصفر (نامی بوٹی کے ذریعے) رنگ کیا گیا تھا، یہاں تک کہ ان کا وصال ہوگیا (یعنی وہ اپنے وصال تک ایسا کرتے رہے)۔

19956 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: رَاَيْتُ سِتًّا مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسْنَ الْمُعَصْفَرَ

** عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ ازواج کو دیکھا ہے، وہ معصفر (کپڑا) پہنتی تھیں۔

19957 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ دَفْرَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ: اَنَّهَا كَرِهَتِ الثِّيَابَ الْمُصَلَّبَةَ، يَعْنِي الَّتِيْ تُصَوَّرُ فِيْهَا الصُّلُبُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاٰى عَلَى الْحَسَنِ كِسَاءً مُصَلَّبًا "

** سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ صلیب والے کپڑے کو مکروہ سمجھتی تھیں، یعنی وہ کپڑا جس میں صلیب کی تصویر ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے، جس نے حسن (بصری) کو صلیب کے نشان والی چادر اوڑھے دیکھا ہے۔

19958 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ كِسَاءَ خَزٍّ اَغْبَرَ، كَسَاهُ اِيَّاهُ مَرْوَانُ

** محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو غبار والی (شاید یہ مراد ہے، خاکی رنگت کی) خز کی چادر اوڑھے دیکھا ہے، وہ چادر، مروان نے انہیں پہننے کے لئے دی تھی۔

19959 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

جُبَّةَ خَزٍّ، وَكِسَاءَ خَزٍّ، وَاَنَا اَطُوفُ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِالْبَيْتِ فَقَالَ سَعِيْدٌ: لَوْ اَدْرَكَهُ السَّلَفُ لَاَوْجَعُوهُ

✽✽ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خز کا جبہ اور خز کی چادر پہنے ہوئے دیکھا ہے' میں اس وقت سعید بن جبیر کے ہمراہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا' تو سعید نے کہا: اگر اسلاف اِن کو پا لیتے' تو انہیں تکلیف پہنچاتے۔

19960 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى شُرَيْحٍ مِطْرَفًا مِّنْ خَزٍّ اَخْضَرَ، وَهُوَ يَقْضِي

✽✽ حکم بن عتبہ بیان کرتے ہیں: میں نے' قاضی شریح کے جسم پر خز کی سبز چادر دیکھی ہے' وہ اس وقت فیصلہ دے رہے تھے (یعنی عدالت میں قاضی کے طور پر موجود تھے)۔

19961 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِطْرَفًا مِّنْ خَزٍّ اَخْضَرَ، كَسَتْهُ اِيَّاهُ عَائِشَةُ

✽✽ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے جسم پر خز کی سبز چادر دیکھی ہے' وہ چادر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پہننے کے لئے دی تھی۔

19962 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى بَنِيهِ يَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ، فَلَا يَعِيبُ عَلَيْهِمْ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹوں کو دیکھتے تھے کہ انہوں نے خز پہنا ہوا ہے' تو وہ اُن پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے۔

19963 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: رَاَيْتُ خَمْسَةً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ: سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَابْنُ عُمَرَ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاَنَسٌ

✽✽ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے پانچ حضرات کو خز پہنے ہوئے دیکھا ہے' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ۔

19964 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

✽✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے معصفر پہننے سے منع کیا ہے۔

19965 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: اُمُّكَ اَلْبَسَتْكَ هٰذَيْنِ؟، فَقَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ، اَلا اُلْقِیھِمَا؟ قَالَ: بَلْ حَرِّقْھُمَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِی یَحْیَی بْنُ اَبِی کَثِیرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدَّ اِلَیْہِ النَّظَرَ حِینَ رَآھُمَا عَلَیْہِ، وَقَالَ: اِنَّ الْحُمْرَۃَ مِنْ زِینَۃِ الشَّیْطَانِ، وَاِنَّ الشَّیْطَانَ یُحِبُّ الْحُمْرَۃَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے جسم پر دو معصفر کپڑے دیکھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری ماں نے تمہیں پہننے کے لئے دیئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یارسول اللہ! کیا میں اِن دونوں کو اتار دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم اِن دونوں کو جلا دو!

معمر بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب اُن دونوں کپڑوں کو ان کے جسم پر دیکھا' تو اُن کی طرف تیز نظر سے دیکھا ارشاد فرمایا:

''سرخ رنگ' شیطان کی زینت کا حصہ ہے' شیطان' سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے''۔

19966 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیرٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، کَانَ یَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ بَیْنَ نِسَائِہِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بیویوں کے درمیان (موجود رہنے کے دوران) معصفر (کپڑا) پہن لیتے تھے۔

19967 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ، قَالَ: آخِرُ صَلَاۃٍ صَلَّاھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی مِلْحَفَۃٍ مُوَرَّسَۃٍ

✵✵ امام محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے' جو آخری نماز پڑھی تھی' وہ آپ نے ورس لگی ہوئی چادر میں ادا کی تھی۔

19968 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَاْمُرُ بِشَیْءٍ مِنْ زَعْفَرَانٍ وَمِشْقٍ، فَیُصْبَغُ بِہٖ ثَوْبَہُ، فَیَلْبَسُہُ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرُبَّمَا رَاَیْتُ مَعْمَرًا یَلْبَسُہُ "

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' زعفران اور مشک کے بارے میں حکم دیتے تھے' اُس کے ذریعے ان کے کپڑے کو رنگ دیا جاتا تھا اور پھر وہ اس کپڑے کو پہن لیتے تھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے بعض اوقات معمر کو بھی ایسا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

19969 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَشْعَرِیِّینَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَھْلِ الشَّامِ یَرْفَعُہُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . قَالَ: لَا یَبِیتَنَّ الرَّجُلُ وَحْدَہُ فِی الْبَیْتِ، وَعَلَیْہِ مَجَاسِدُ، فَاِنَّ اِبْلِیسَ اَسْرَعُ شَیْءٍ اِلَی الْحُمْرَۃِ، وَاِنَّھُمْ یُحِبُّونَ الْحُمْرَۃَ

✵✵ معمر نے' اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا ہے:

''آدمی گھر میں اکیلا رات نہ گزارے' جبکہ اس کے جسم پر مجاسد (مخصوص قسم کا سرخ کپڑا) ہو' کیونکہ ابلیس سب سے زیادہ تیزی سے سرخ رنگ کی طرف آتا ہے' اور وہ لوگ (شاید شیاطین مراد ہیں) سرخ رنگ کو پسند کرتے ہیں''۔

19970 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ ثَوْبًا مُعَصْفَرًا، فَقَالَ: دَعُوا هٰذِهِ الْبَرَّاقَاتِ لِلنِّسَاءِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے جسم پر معصفر کپڑا دیکھا' تو بولے: اس عورتوں کی چمک دمک (یعنی آرائش وزیبائش والے کپڑے) کو چھوڑ دو!

19971 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُعَصْفِرُ لِبَعْضِ نِسَائِهِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی کسی اہلیہ کے لیے معصفر لباس بنوالیتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا معصفر پہن لیتی تھیں۔

19972 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ٥، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَجُلٍ ثَوْبَيْنِ مُمَصَّرَيْنِ، فَقَالَ: اَلْقِ هٰذَيْنِ عَنْكَ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَمَا اِنِّي لَمْ اَلْبَسْهُمَا قَبْلَ يَوْمِي هٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ رَاَيْتُهُمَا عَلَيْكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: نَسِيتُ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَعَلَّكَ اَنْ تُوَهِّنَ مِنْ عَمَلِكَ مَا هُوَ اَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا

✵✵ سلیمان بن صرد خزاعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے جسم پر دو ممصر (یعنی ہلکے سرخ رنگ کے) کپڑے دیکھے' تو فرمایا: انہیں اتار دو! اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے آج کے دن سے پہلے انہیں نہیں پہنا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے' تو یہ فلاں اور فلاں دن بھی تم پر دیکھے تھے' تو اس شخص نے کہا: میں بھول گیا' میں' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم اپنے کسی عمل کو یوں کمزور کر دو گے' کہ وہ تمہارے لیے اس سے زیادہ سخت ہوگا۔

19973 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، صَلّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، قَالَ: وَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ يَعْنِي رَيْطَةً

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں ان کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی' وہ شخص کہتا ہے: انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی' اس وقت ان کے جسم پر زرد رنگ کی چادر تھی (راوی کہتے

ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ 'ملیۃ'' سے مراد) چادر ہے۔

19974 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدَّ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو النَّظَرَ حِيْنَ رَآهُمَا عَلَيْهِ، وَقَالَ لَهُ: اَلْقِ هٰذَيْنِ، فَاِنَّهُمَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف تیز نظروں سے دیکھا' جب آپ نے ان کے جسم پر وہ دونوں کپڑے ملاحظہ فرمائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اِن دونوں کو اتار دو! کیونکہ یہ دونوں کفار کے کپڑوں (یعنی کفار کے مخصوص لباس) میں سے ہیں۔

19975 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْحُمْرَةُ مِنْ زِيْنَةِ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سرخ رنگ' شیطان کی زینت کا حصہ ہے اور شیطان' سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے''۔

بَابُ شُهْرَةِ الثِّيَابِ

باب: شہرت کے لباس کا تذکرہ

19976 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ، اَوْ رَكِبَ مَرْكَبَ شُهْرَةٍ، اَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيْمًا

✵✵ شہر بن حوشب فرماتے ہیں: جو شخص' شہرت کا لباس پہنے' یا شہرت کی سواری پر سوار ہو (یعنی ایسا معیاری لباس پہنے' یا ایسی عمدہ سواری پر سوار ہو' جس کی وجہ سے وہ مشہور ہو جائے) ' تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا' اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہی کیوں نہ ہو۔

19977 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ يَتَلَالَا، فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ فَمُزِّقَ عَلَيْهِ، فَتَطَايَرَ فِىْ اَيْدِى النَّاسِ قَالَ مَعْمَرٌ: اَحْسِبُهُ حَرِيْرًا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے جسم پر ایسا کپڑا تھا' جو چمک رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اس کپڑے کو پھاڑ دیا گیا اور اس کے ٹکڑے لوگوں کے ہاتھوں میں آ گئے' معمر کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ ریشمی کپڑا تھا۔

19978 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، فِى الَّذِىْ يَلْوِى الْعِمَامَةَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَلَا يَجْعَلُهَا تَحْتَ ذَقْنِهٖ، قَالَ: تِلْكَ عِمَّةُ الشَّيْطَانِ

٭٭ طاؤس ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو عمامہ سر پر لپیٹ لیتا ہے اور اسے تھوڑی کے نیچے نہیں رکھتا ہے تو طاؤس کہتے ہیں: یہ شیطان کا عمامہ ہے۔

19979 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ذُلًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔

بَابُ اِسْبَالِ الْاِزَارِ

باب: تہبند کو لٹکا لینا

19980 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

قَالَ زَيْدٌ: وَقَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَعَلَيْهِ اِزَارٌ يَتَقَعْقَعُ - يَعْنِي جَدِيْدًا - قَالَ: مَنْ هٰذَا؟، قُلْتُ: عَبْدُ اللّٰهِ . قَالَ: اِنْ كُنْتَ عَبْدَ اللّٰهِ فَارْفَعْ اِزَارَكَ، قَالَ: فَرَفَعْتُهُ، قَالَ: زِدْ، قَالَ: فَرَفَعْتُهُ حَتّٰى بَلَغَ نِصْفَ السَّاقِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِي اَحْيَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتَ مِنْهُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تکبر کے طور پر' اپنے تہبند کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا' اُن کے جسم پر ایسا تہبند تھا جو حرکت کر رہا تھا (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: عبداللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ کے بندے ہو' تو اپنا تہبند اونچا رکھو! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اُسے اونچا کر لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزید کرو! میں نے اسے اور اونچا کر لیا' یہاں تک کہ وہ نصف پنڈلی تک پہنچ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تکبر کے طور پر' اپنے کپڑے کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُس کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بعض اوقات میرا تہبند (پنڈلی' یا ٹخنے سے) نیچے ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن میں سے نہیں ہو (یعنی جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں)۔

19981 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْمُسْبِلِ يَعْنِي اِزَارَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ لٹکانے والے کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی اپنے تہبند کو۔

19982 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيَّا تَدْعُو؟ فَقَالَ: اَدْعُوكَ اِلَى الَّذِي اِذَا يَبِسَتْ اَرْضُكَ وَاَجْدَبَتْ، دَعَوْتَهُ فَاَنْبَتَ لَكَ، وَاَدْعُوكَ اِلَى الَّذِي اِذَا نَزَلَ بِكَ الضُّرُّ دَعَوْتَهُ فَكَشَفَ عَنْكَ، وَاَدْعُوكَ اِلَى الَّذِي اِذَا اَضْلَلْتَ ضَالَّةً وَاَنْتَ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَعَوْتَهُ فَرَدَّ عَلَيْكَ ضَالَّتَكَ، قَالَ: فَبِمَ تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: لَا تَسُبَّ اَحَدًا، وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوفِ، وَاِذَا كَلَّمْتَ اَخَاكَ فَكَلِّمْهُ وَوَجْهُكَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ، وَاِذَا اسْتَسْقَاكَ مِنْ دَلْوِكَ، فَاَصْبُبْ لَهُ، وَاِذَا اتَّزَرْتَ فَلْيَكُنْ اِزَارُكَ اِلَى نِصْفِ السَّاقِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ، فَاِنَّ اِسْبَالَ الْاِزَارِ مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ

حضرت ابوتمیمہ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا: آپ کس بات کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں' تمہیں اس (اللہ پر ایمان رکھنے) کی دعوت دیتا ہوں کہ جب تمہاری زمین خشک اور بنجر ہو جائے' اور تم اس ذات سے دعا کرو' تو وہ تمہارے لئے (اس بنجر زمین پر) نباتات اُگا دے گا' اور میں تمہیں اُس (اللہ پر ایمان رکھنے) کی دعوت دیتا ہوں کہ جب تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو اور تم اس سے دعا کرو' تو وہ تمہاری پریشانی ختم کر دے گا' اور میں تمہیں اُس (اللہ پر ایمان رکھنے) کی دعوت دیتا ہوں کہ جب تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اس وقت کسی ویرانے میں موجود ہو' تو تم اس سے دعا کرو' تو وہ تمہاری کھوئی ہوئی سواری واپس ملا دے گا' اس نے دریافت کیا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم کسی کو برا نہ کہو' تم نیکی میں سے کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو' جب تم اپنے بھائی کے ساتھ بات چیت کرو' تو اس کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ کلام کرو' اور جب وہ تمہارے ڈول میں سے' تم سے پانی مانگے' تو تم اسے پانی دے دو' اور جب تم تہبند باندھو' تو تمہارا تہبند' نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں کے درمیان تک ہونا چاہیے' تم تہبند لٹکانے سے بچو' کیونکہ تہبند لٹکانا تکبر کا حصہ ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا ہے''۔

19983 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ، مُعْجَبًا بِجُمَّتِهِ، قَدْ اَسْبَلَ اِزَارَهُ، خُسِفَتْ بِهِ الْاَرْضُ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ - اَوْ قَالَ: يَهْوِي - فِيهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ ایک شخص اپنے حلے میں اِترا کر چل رہا تھا اور اپنی زلفوں پر خوش ہو رہا تھا' اس نے اپنا تہبند لٹکایا ہوا تھا'

اسے زمین میں دھنسا دیا گیا' اور وہ قیامت کے دن تک اس میں دھنستا رہے گا''۔ (یہاں عربی کے ایک لفظ کے بارے میں' راوی کو شک ہے لیکن اس کا مفہوم یہی ہے)۔

19984 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِذُيُوْلِهِنَّ؟ قَالَ: يُرْخِينَ شِبْرًا . قَالَتْ: اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ . قَالَ: فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا، وَلَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر نہیں کرے گا' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر خواتین' اپنی چادروں کے کناروں کے ساتھ کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ انہیں ایک بالشت لٹکالیں' انہوں نے عرض کی: ایسی صورت میں اُن کے پاؤں کھلے رہ جائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ ایک ذراع لٹکالیں' لیکن اس سے زیادہ نہیں۔

19985 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزَّرَ فَاطِمَةَ فَاَرْخَاهُ شِبْرًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَاهُ شِبْرًا، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ سُنَّةٌ لِلنِّسَاءِ فِيْ ذُيُوْلِهِنَّ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چادر دی اور اُسے ایک بالشت لٹکا کر پھر یہ فرمایا: اس طرح ہونا چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک بالشت لٹکایا تھا' پھر یہ ارشاد فرمایا تھا: خواتین کیلئے' اُن کی چادر کے کناروں کے بارے میں' یہ سنت ہے۔

19986 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ شَمِرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خُرَيْمٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا اَنَّ فِيكَ اثْنَتَيْنِ كُنْتَ اَنْتَ اَنْتَ، قَالَ: اِنَّ وَاحِدَةً لَتَكْفِينِي، قَالَ: تُسْبِلُ اِزَارَكَ، وَتُوَفِّرُ شَعْرَكَ، قَالَ: لَا جَرَمَ، وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ

✵✵ بنو اسد سے تعلق رکھنے والے حضرت خریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم میں دو چیزیں نہ ہوتیں' تو تم' تم ہی ہوتے (یعنی تم ایک بے مثال شخص ہوتے) انہوں نے عرض کی: ایک بھی میرے لیے کافی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے تہبند کو لٹکاتے ہو' اور تم اپنے بال بڑھا کے رکھتے ہو' تو حضرت خریم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بلاشبہ' اللہ کی قسم! اب میں ایسا نہیں کروں گا۔

19987 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا

تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تہبند کا ٹخنوں سے نیچے والا حصہ جہنم میں ہوگا۔

19988 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: الْإِزَارُ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ، وَالْقَمِيصُ فَوْقَ الْإِزَارِ، وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: تہبند ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہیے اور قمیص تہبند سے اوپر ہونی چاہیے اور چادر قمیص کے اوپر ہونی چاہیے۔

19989 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَخِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اِزَارُهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَالْقَمِيصُ فَوْقَ الْإِزَارِ، وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ

✸✸ عبداللہ بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اُن کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا اور ان کی قمیص تہبند سے اوپر تھی اور چادر قمیص کے اوپر تھی۔

19990 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: ارْفَعُوا اُزُرَكُمْ ارْفَعُوا ارْفَعُوا، قَالَ: فَرَفَعُوهَا اِلٰى رُكَبِهِمْ، ثُمَّ: قَالَ: اخْفِضُوا، اخْفِضُوا، اخْفِضُوا فَخَفَضُوهَا اِلٰى اَنْصَافِ سُوقِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ الْمَلَائِكَةَ وَلِبَاسُهُمْ هٰكَذَا - اَوْ اُزُرُهُمْ هٰكَذَا -

✸✸ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: اپنے تہبند اونچے رکھو! اونچے رکھو! راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے گھٹنوں تک اونچے کر لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیچے کرو نیچے کرو نیچے کرو تو انہوں نے نصف پنڈلیوں تک نیچے کر لیے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے اُن کا لباس اِسی طرح ہوتا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے تہبند اسی طرح ہوتے ہیں"۔

19991 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَيْضًا قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَرَاَيْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ، اَمِنَ الْإِزَارِ اَمْ مِنَ الْقَدَمِ؟ قَالَ: وَمَا ذَنْبُ الْإِزَارِ؟

✸✸ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

"تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا' وہ جہنم میں ہوگا"۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تہبند (جہنم میں ہوگا) یا پاؤں؟ تو نافع نے کہا: تہبند کا کیا گناہ ہے؟

19992 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: كَانَتِ الشُّهْرَةُ فِيمَا مَضٰى فِي تَذْيِيلِهَا،

وَالشُّهْرَةُ الْيَوْمَ فِيْ تَقْصِيرِهَا

٭٭ ایوب فرماتے ہیں: پہلے زمانے میں' اِسے لٹکانے میں شہرت (یعنی تکبر کا اظہار) ہوتا تھا اور آج کل شہرت (یعنی دکھاوا' یا تکبر کا اظہار) اِسے چھوٹا رکھنے میں ہوتا ہے۔

التَّنَعُّمُ وَالسِّمَنُ

باب: نعمتیں اختیار کرنا اور موٹاپے کا تذکرہ

19993 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: جَلَسَ اِلَيْنَا رَجُلٌ، وَنَحْنُ غِلْمَانٌ، فَقَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ زَمَنَ كَذَا وَكَذَا: اَنِ اتَّزِرُوا، وَارْتَدُوا، وَانْتَعِلُوا، وَقَابِلُوا النِّعَالَ، وَعَلَيْكُمْ بِعَيْشِ مَعَدٍّ، وَذَرُوا التَّنَعُّمَ، وَزِيَّ الْاَعَاجِمِ، وَقَابِلُوا النِّعَالَ يَعْنِيْ زِمَامَيْنِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک صاحب ہمارے پاس بیٹھے' ہم اُس وقت کمسن لڑکے تھے' ان صاحب نے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فلاں' فلاں زمانے میں' ہم لوگوں کی طرف خط لکھا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''تہبند باندھو اور اسے اونچا رکھو' جوتے پہنو اور برابر کے پہنو' تم پر لازم ہے کہ جفاکشی کی زندگی اختیار کرو' اور ناز و نعمت والی زندگی' اور عجمیوں کے رہن سہن سے پرہیز کرو' اور جوتے برابر رکھو' - (راوی کہتے ہیں:) یعنی ان کے تسمے برابر رکھو۔

19994 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلَى اَبِيْ مُوْسَى: اَمَّا بَعْدُ، فَاتَّزِرُوا، وَارْتَدُوا، وَاَلْقُوا السَّرَاوِيلَاتِ، وَاَلْقُوا الْخِفَافَ، وَاحْتَفُوا، وَانْتَعِلُوا، وَقَابِلُوْا بَيْنَهُمَا، وَاخْشَنُوا، وَاخْشَوْشِنُوا، وَاخْلَوْلِقُوا، وَتَمَعْدَدُوا، فَاِنَّكُمْ مَعَدٌّ، وَارْتَمُوا الْاَغْرَاضَ، وَاقْطَعُوا الرُّكُبَ، وَانْزُوا عَلٰى ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَزْوًا، وَاسْتَقْبِلُوْا بِوُجُوْهِكُمُ الشَّمْسَ، فَاِنَّهَا حَمَّامَاتُ الْعَرَبِ، وَاِيَّاكُمْ وَزِيَّ الْاَعَاجِمِ، وَتَنَعُّمَهُمْ، وَعَلَيْكُمْ بِلِبْسَةِ اَبِيكُمْ اِسْمَاعِيلَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

''امابعد! تم لوگ تہبند باندھو اور اُنہیں اونچا رکھو اور شلواریں نہ پہنو' اور موزے نہ پہنو' ننگے پاؤں رہو' اگر جوتے پہنتے ہو تو برابر کے پہنو' موٹا لباس پہنو' سخت جانی اختیار کرو' پرانا لباس پہنو' مضبوطی اختیار کرو' تم لوگ معد (یعنی مضبوط) ہو' نشانوں پر تیراندازی کرو' زینیں کاٹ دو' گھوڑوں کی پشتوں پر اُچھل کر چڑھو' اپنے رُخ دھوپ کی طرف رکھو' کیونکہ وہ عربوں کا حمام ہے' اور تم عجمیوں کا رہن سہن اختیار کرنے' اور ناز و نعمت میں رہنے سے بچو' اور اپنے جدِ امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لباس (یا رہن سہن) اختیار کرو!''۔

19995 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَزِيدَ

بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ كَاشِفًا عَنْ بَطْنِهٖ، فَرَاٰی جِلْدَةً نَقِيَّةً، فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ، وَقَالَ: اَجِلْدَةُ كَافِرٍ؟، فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّ اَرْضَ الشَّامِ اَرْضٌ طَيِّبَةُ الْعَيْشِ، فَسَكَتَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کی جلد بہت صاف ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے اپنا دُرہ اُٹھایا اور بولے: کیا یہ کسی کافر کی جلد ہے؟ اُن سے کہا گیا: شام کی سرزمین' آب وہوا کے حوالے سے بہت موزوں ہے' تو وہ خاموش ہو گئے۔

19996 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ فَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ، وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ، وَيَفْشُو فِيْهِمُ السِّمَنُ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں' سب سے بہتر زمانہ (اُن لوگوں کا) ہے' جن میں مجھے مبعوث کیا گیا' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا' لوگ حلف اٹھائیں گے' حالانکہ ان سے حلف نہیں مانگا گیا ہوگا' لوگ گواہی دیں گے' حالانکہ اُن سے گواہی نہیں طلب کی گئی ہوگی' لوگ نذر مانیں گے' لیکن اسے پورا نہیں کریں گے' اور ان لوگوں کے درمیان موٹاپا پھیل جائے گا''۔

19997 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَّيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: دُعِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقُرِّبَ لَهٗ ثَرِيْدٌ فَاَكَلَ، ثُمَّ قُرِّبَ لَهٗ شِوَاءٌ فَاَكَلَ، ثُمَّ قُرِّبَ لَهٗ فَاكِهَةٌ فَاَكَلَ، ثُمَّ قُرِّبَ لَهٗ دالحرح، فَقَالَ: قَرَّبْتُمْ لَنَا ثَرِيْدًا فَاَكَلْنَا، ثُمَّ قَرَّبْتُمْ لَنَا شِوَاءً فَاَكَلْنَا، ثُمَّ قَرَّبْتُمْ فَاكِهَةً فَاَكَلْنَا، ثُمَّ اَتَيْتُمْ بِهٰذَا، اَهْلَ رِيَاءٍ، فَلَمْ يَاْكُلْهُ

✵✵ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک دعوت میں بلایا گیا' اُن کے سامنے ثرید رکھا گیا انہوں نے اسے کھالیا' پھر ان کے سامنے بھونا ہوا گوشت رکھا گیا' انہوں نے وہ بھی کھالیا' پھر ان کے سامنے پھل رکھے گئے' انہوں نے وہ بھی کھالیے' پھر ان کے سامنے ''دالحرح'' رکھا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نے ہمارے سامنے ثرید رکھا ہم نے کھالیا' پھر تم نے ہمارے سامنے بھنا ہوا گوشت رکھا' ہم نے کھالیا' پھر تم نے پھل رکھے' ہم نے کھالیے' اب تم یہ لے آئے ہو' تم ریاکاری کرنے والے ہو' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نہیں کھایا۔

19998 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: دَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰی اَخِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِيْدًا عَلَيْهِ لَحْمٌ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: مَا اَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰی تَجْعَلُوْا فِيْهِ سَمْنًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: اَطْعِمْ اَخَاكَ، قَالَ: فَصَنَعَ فِيْهِ سَمْنًا، فَبَيْنَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ دَخَلَ عُمَرُ، فَاَهْوٰی بِيَدِهٖ، فَاَكَلَ لُقْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ رَفَعَ الدِّرَّةَ

فَضَرَبَ عُبَيْدَ اللّٰهِ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّضْرِبَ الْجَارِيَةَ، فَقَالَتْ: مَا ذَنْبِيْ اَنَا مَاْمُوْرَةٌ، فَخَرَجَ وَلَمْ يَقُلْ لِعَبْدِ اللّٰهِ شَيْئًا

✵✵ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن عمرؓ اپنے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو انہوں نے ان کے سامنے ثرید رکھا' جس پر گوشت موجود تھا' عبیداللہ نے کہا: میں اس کو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا' جب تک تم اس میں گھی نہیں ڈالتے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے والد اس سے منع کرتے ہیں' حاضرین نے کہا: آپ اپنے بھائی کو کھلا دیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس میں گھی ڈلوادیا' ابھی وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے' انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک لقمہ کھایا' پھر انہوں نے اپنا سر اُٹھا کر حاضرین کے چہروں کی طرف دیکھا' پھر انہوں نے درہ اُٹھا کر عبیداللہ کو مارا پھر انہوں نے کنیز کو مارنے کا ارادہ کیا' تو اس نے کہا: میرا کیا گناہ ہے؟ میں' تو حکم کی پابند تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے' انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا۔

بَابُ الرِّيْحِ وَالْغَيْثِ

باب: ہوا اور بادل کا تذکرہ

19999 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْغَيْثَ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! موسلا دھار اور برکت والی (بارش نازل) ہو''۔

20000 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْغَيْثَ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَيِّبًا سَيْبًا هَنِيئًا

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! موسلا دھار' جاری رہنے والی' اور برکت والی (بارش نازل) ہو''۔

20001 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى مَخِيلَةً تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ، فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ كُلَّهُ لَهُ. فَقَالَ: مَا اٰمَنْتُ اَنْ تَكُوْنَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ: (فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ) (الأحقاف: 24) اِلٰى قَوْلِهِ (فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) (الأحقاف: 24) "

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آندھی دیکھتے تھے' تو آپ کا چہرہ تبدیل ہو جاتا تھا' کبھی باہر تشریف لے جاتے تھے' کبھی اندر آ جاتے تھے' کبھی جاتے تھے کبھی آتے تھے' جب بارش شروع ہو جاتی تھی' تو آپ کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی تھی میں نے اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ یہ ویسا نہ ہو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اُن لوگوں نے اُس کو (یعنی بادل کو) دیکھا کہ وہ اُن کی وادیوں کی طرف آ رہا ہے" - یہ آیت یہاں تک ہے: "اس میں دردناک عذاب ہے"۔

20002 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"صبا (نامی ہوا) کے ذریعے میری مدد کی گئی اور دبور (نامی ہوا) کے ذریعے قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا"۔

20003 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَبْسِيِّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا رَاحَتْ جَنُوبٌ قَطُّ اِلَّا سَالَ فِيْ وَادٍ رَاَيْتُمُوْهُ اَوْ لَمْ تَرَوْهُ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بھی "جنوب" (نامی ہوا) چلتی ہے تو وہ کسی وادی میں بہتی ہے (یعنی بارش نازل کرتی ہے) خواہ تم اُس کو دیکھو یا اُس کو نہ دیکھو۔

20004 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَخَذَتِ النَّاسَ رِيْحٌ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَاجٌّ، فَاشْتَدَّتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الرِّيْحِ، فَلَمْ يَرْجِعُوا اِلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: فَبَلَغَنِي الَّذِيْ سَالَ عَنْهُ عُمَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّكَ سَاَلْتَ عَنِ الرِّيْحِ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرِّيْحُ مِنْ رُوْحِ اللّٰهِ، تَاْتِيْ بِالرَّحْمَةِ، وَتَاْتِيْ بِالْعَذَابِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مکہ کے راستے میں لوگوں کو ہوا نے گرفت میں لے لیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حج کے لیے جا رہے تھے' یہ ہوا لوگوں کے لیے پریشانی کا باعث ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آس پاس لوگوں سے فرمایا: کون شخص ہمیں ہوا کے بارے میں بتائے گا؟ تو لوگوں نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا' راوی کہتے ہیں: مجھے یہ اطلاع ملی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں دریافت کیا ہے' تو میں نے اپنی سواری کو تیز کیا' یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گیا' میں نے کہا: امیر المومنین! آپ نے ہوا کے بارے میں دریافت کیا ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے' یہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے' جب تم اس کو دیکھو' تو اُسے برا نہ کہو' اور اللہ تعالیٰ سے اُس کی بھلائی مانگو اور اُس کے شر سے' اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو"۔

بَابُ مَا يُقَالُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

باب: جب آدمی بجلی کی آواز سنے تو کیا پڑھا جائے؟

20005 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ، قَالَ: سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ بجلی کی آواز سنتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی تم بیان کرتے ہو"۔

20006 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ حُذَيْفَةَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا سَخَطَكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ بجلی کی آواز سنتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! تو اپنی ناراضگی کو ہم پر مسلط نہ کرنا اور اپنے عذاب کے ذریعے ہمیں ہلاکت کا شکار نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں آفیت عطا کرنا"۔

بَابُ اتْبَاعِ الْبَصَرِ النَّجْمَ

باب: ستارے کے پیچھے نگاہ لے جانا

20007 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: تَعَشَّى اَبُوْ قَتَادَةَ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرُمِيَ بِنَجْمٍ فَنَظَرْنَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: لَا تُتْبِعُوْهُ اَبْصَارَكُمْ، فَاِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے گھر کی چھت پر رات کا کھانا کھایا اسی دوران کوئی ستارہ ٹوٹا تو ہم اسے دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی نگاہیں اس کے پیچھے نہ لے جاؤ! کیونکہ ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابُ مَسْاَلَةِ النَّاسِ

باب: لوگوں سے مانگنا

20008 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، اِذْ جَاءَهُ نَفَرٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَسْتَعِينُوْنَهُ فِيْ نِكَاحِ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَاَبَى اَنْ يُّعْطِيَهُمْ شَيْئًا، فَانْطَلَقُوا مِنْ عِنْدِهِ، قَالَ كِنَانَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَيِّدٌ وَّاَتَوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ، فَلَمْ تُعْطِهِمْ شَيْئًا، قَالَ: اَمَّا فِيْ هٰذَا فَلَا، وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ: اِنِّيْ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فِيْ قَوْمِيْ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فِیْ قَوْمِیْ، وَاَتَیْتُكَ لِتُعِیْنَنِیْ فِیْهَا، قَالَ: بَلْ نَحْمِلُهُ عَنْكَ یَا قَبِیْصَةُ، وَنُؤَدِّیْهَا اِلَیْهِمْ مِنَ (ص:91) الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ: یَا قَبِیْصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ حُرِّمَتْ اِلَّا فِیْ اِحْدَی ثَلَاثٍ: فِیْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَیَسْاَلُ حَتّٰی یُصِیبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشِهِ ثُمَّ یُمْسِكُ، وَفِیْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتّٰی شَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ، اَنَّ الْمَسْاَلَةَ قَدْ حَلَّتْ لَهُ، فَیَسْاَلُ حَتّٰی یُصِیبَ قِوَامًا مِّنَ الْعَیْشِ ثُمَّ یُمْسِكُ، وَفِیْ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَیَسْاَلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَمْسَكَ، وَمَا كَانَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ سُحْتٌ، یَاْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا

✻✻ کنانہ عدوی بیان کرتے ہیں: میں قبیصہ بن مخارق کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران اُن کی قوم کے کچھ افراد آئے اور انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کے نکاح کے بارے میں' اُن سے مدد مانگی' تو قبیصہ نے انہیں کچھ دینے سے انکار کر دیا' انہوں نے کہا: اس کام کے لیے نہیں دوں گا' میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں' ایک مرتبہ اپنی قوم کے بارے میں ایک ادائیگی میرے ذمہ آ گئی' میں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اپنی قوم کے بارے میں ایک ادائیگی میرے ذمہ آ گئی ہے' میں' آپ کے پاس آیا ہوں' تاکہ آپ اس بارے میں میری مدد کریں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تمہاری طرف سے وہ ادائیگی ہم اپنے ذمہ لیتے ہیں' اور صدقہ میں سے وہ ادائیگی کر دیں گے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے قبیصہ! مانگنا' حرام ہے' البتہ تین صورتوں میں سے کسی ایک کا حکم مختلف ہے' کسی شخص کو کوئی آفت لاحق ہو جائے' جو اس کے مال کو تباہ کر دے' تو وہ مانگے گا' یہاں تک کہ اس کی بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں' تو وہ مانگنے سے رُک جائے گا' کسی شخص کو حاجت (یعنی فقر و فاقہ) لاحق ہو جائے' یہاں تک کہ اس کی قوم سے تعلق رکھنے والے تین سمجھدار لوگ اُس کے حق میں گواہی دیں کہ اب اس کے لئے مانگنا جائز ہو گیا ہے' تو وہ مانگے گا' یہاں تک کہ اس کی بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں' تو وہ مانگنے سے رُک جائے گا' اور وہ شخص کے ذمہ کوئی ادائیگی آ گئی ہو' تو وہ مانگے گا' یہاں تک کہ جب وہ ادائیگی پوری ہو جائے' تو وہ رُک جائے گا' جو شخص اِس کے علاوہ مانگے گا' تو یہ حرام ہو گا' اور اُس کو کھانے والا' حرام کھائے گا''۔

20009 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ، عَنْ ثَوْبَانَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ یَّتَكَفَّلُ لِیْ اَلَّا یَسْاَلَ شَیْئًا، وَاَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟، قَالَ ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا، قَالَ: فَكَانَ یَعْلَمُ اَنَّ ثَوْبَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِیْ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ: تَعَاهَدُوا ثَوْبَانَ، فَاِنَّهُ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا، قَالَ: وَكَانَتْ تَسْقُطُ مِنْهُ الْعَصَا، اَوِ السَّوْطُ فَمَا یَسْاَلُ اَحَدًا اَنْ یُّنَاوِلَهُ اِیَّاهُ، حَتّٰی یَنْزِلَ فَیَاْخُذَهُ.

✻✻ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھے یہ ضمانت دے' کہ وہ (کسی سے) کچھ نہیں مانگے گا' میں اُسے جنت کی ضمانت دوں گا''۔

نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ایسا کرتا ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ بات معلوم شدہ ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: ثوبان کا دھیان رکھا کرو' کیونکہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگے گا' راوی بیان کرتے ہیں: اگر اُن کی لاٹھی' یا کوڑا بھی گر جاتا تھا' تو وہ کسی سے یہ نہیں کہتے تھے: کہ وہ اس کو پکڑا دے' یہاں تک کہ وہ خود سواری سے اُتر کر اس کو پکڑتے تھے۔ *

20010 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوهُ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص' رسی لے کر' لکڑیاں اکٹھی کر کے' اپنی پشت پر لاد کر لائے (یعنی اور انہیں فروخت کر دے) یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے' اور لوگ اُسے دیں یا نہ دیں''۔

20011 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ اَوْ عِنْدَهُ اُوقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا، ثُمَّ سَاَلَ فَقَدْ سَاَلَهُمْ اِلْحَافًا

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے پاس' ایک اوقیہ' یا اِس کے برابر رقم موجود ہو' اور پھر بھی وہ مانگے' تو وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگنے والا شمار ہوگا''۔

20012 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ، وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حمزہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص مسلسل مانگتا رہے گا' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا''۔ **

---

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (1643) کے تحت' اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (275/5 و 276) پر اس روایت کے ایک راوی' عاصم بن سلیمان کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (88/2) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (826) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (1040) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (153/2) پر اس روایت کے ایک راوی' حمزہ بن عبداللہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20013 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلًا فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ، اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ، فَاِنَّ مَسْاَلَةَ الْغَنِيِّ خُدُوْشٌ فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک شخص رسی لے کر اپنی پشت پر لکڑیاں لاد کر لائے (یعنی اور انہیں فروخت کردے) تو یہ اُس کے لیے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے اور وہ لوگ اُسے کچھ دیں یا نہ دیں''۔

20014 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ، قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَسْاَلُهٗ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا اَعْطَاهُ، حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ: مَا يَكُنْ عِنْدَنَا مِنْ خَيْرٍ، فَلَنْ نَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ، وَاِنَّهٗ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا، وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مانگا' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں عطا کیا' راوی بیان کرتے ہیں: اُن میں سے جس نے بھی نبی اکرم ﷺ سے مانگا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے عطا کر دیا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جو کچھ موجود تھا وہ سب ختم ہو گیا' جب نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود ساری چیزیں ختم ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں سے فرمایا:

''ہمارے پاس' جو بھی بھلائی موجود ہوگی' ہم تم سے چھپا کر' اُسے سنبھال کے نہیں رکھیں گے' جو شخص مانگنے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے مانگنے سے بچا تا ہے' جو شخص بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص صبر سے کام لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے صبر عطا کرتا ہے اور تمہیں کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی ہے' جو صبر سے زیادہ بہتر اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔

20015 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْطَاهُ، فَقِيْلَ: اِنَّهٗ غَنِيٌّ، فَقَالَ: مَا اَخَذَ اِلَّا قِطْعَةً مِنَ النَّارِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَتَقْطَعُ لَنَا النَّارَ، وَاَنْتَ تَعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْصِيَ رَبِّيْ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے مانگا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے عطا کر دیا' آپ کو بتایا گیا: یہ شخص خوشحال ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے آگ کا ٹکڑا حاصل کیا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں آگ کے ٹکڑے بھی دیتے ہیں؟ جبکہ آپ کو اس کا علم بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''یہ (یعنی اس طرح دیدینا) میرے نزدیک' اِس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں''۔

20016 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَرْوِيهِ قَالَ: مَسْاَلَةُ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✷✷ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن کا یہ قول نقل کیا ہے:

''خوشحال شخص کا مانگنا قیامت کے دن اُس کے چہرے پر بے عزتی کا نشان ہوگا''۔

20017 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْطُوا السَّائِلَ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ

✷✷ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مانگنے والے کو دو! اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے''۔

20018 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَتَسَاءَلُ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ: نَعَمْ، يَسْاَلُ الرَّجُلُ فِي الْفِتَنِ تَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ، فَاِذَا بَلَغَ اَوْ كَرَبَ اَمْسَكَ

✷✷ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپس میں ایک دوسرے سے اموال مانگ سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! آدمی آزمائش کی صورت میں مانگ سکتا ہے جبکہ وہ اُس کے اور اس کی قوم کے درمیان ہو اور جب ضرورت پوری ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو وہ رُک جائے۔

20019 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنِ اُمِّهِ، قَالَ: كَانَتْ لَا تَرُدُّ سَائِلًا بِمَا كَانَ، فَكَانَتْ تُعْطِيهِ مِنْ سَوِيقِهَا، وَمِمَّا كَانَ مَعَهَا، فَقُلْتُ لَهَا: لَمْ تَتَكَلَّفِينَ هٰذَا اِذَا لَمْ تَكُنْ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَرُدُّوْا السَّائِلَ، وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ

✷✷ زید بن اسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُس کی والدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ خاتون کسی مانگنے والے کو خالی نہیں لوٹاتی تھیں خواہ وہ جو کوئی بھی ہو وہ اسے ستو دے دیتی تھیں یا جو بھی چیز پاس ہوتی تھی وہ دے دیتی تھیں راوی کہتے ہیں: میں نے اُس خاتون سے کہا: آپ اِس کی تکلیف کیوں برداشت کرتی ہیں؟ جب آپ کے پاس نہیں ہوتا اس خاتون نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مانگنے والے کو خالی واپس نہ کرو (یعنی اُسے کچھ نہ کچھ دو!) خواہ اُسے جلا ہوا پایا ہی دیدو''۔

20020 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرُدُّوْا السَّائِلَ، وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْتَرِقَةٍ

✷✷ مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مانگنے والے کو خالی نہ لوٹاؤ' خواہ جلا ہوا پایا ہی دے دو''۔

20021 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی اَبِیْ ذَرٍّ، فَسَاَلَهٗ، فَاَعْطَاهُ شَیْئًا، فَقِیْلَ لَهٗ: اِنَّهٗ غَنِیٌّ، قَالَ: اِنَّهٗ سَاَلَ، وَاِنَّ لِلسَّائِلِ، وَاِنْ یَّكُنْ مَّا تَقُوْلُوْنَ حَقًّا، فَلَیَتَمَنَّیَنَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنَّ فِیْ یَدِهٖ رَضْفَةً مَّكَانَهَا

** معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک شخص' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے مانگا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُسے کچھ دیدیا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا: یہ شخص خوشحال ہے' انہوں نے فرمایا: اُس نے مانگا تھا اور مانگنے والے کا حق ہوتا ہے' اور جو تم لوگوں نے بیان کیا ہے' اگر وہ حق ہے' تو قیامت کے دن یہ شخص ضرور یہ آرزو کرے گا کہ اُس کی جگہ اس کے ہاتھ میں گرم پتھر ہوتا۔

20022 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَّیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهٗ، فَقَالَ لَهَا: اِنْ كَانَ عِنْدَكِ عَدْلُ اُوْقِیَّةٍ فَلَا تَحِلُّ لَكِ الصَّدَقَةُ، فَقَالَتْ: بَعِیْرِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اُوْقِیَّةٍ، قَالَ: فَلَا اَدْرِیْ اَعْطَاهَا اَمْ لَا

** میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جو اُس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' جب ایک خاتون' ان کے پاس آئی اور اس نے ان سے مانگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تمہارے پاس ایسی چیز موجود ہے' جو ایک اوقیہ کے برابر ہو' تو پھر تمہارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے' خاتون نے کہا: میرا یہ اونٹ' تو ایک اوقیہ سے بہتر ہے' راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو کچھ دیا' یا نہیں دیا۔

20023 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، یَقُوْلُ: اِذَا جَاءَكَ سَائِلٌ، فَاَمَرْتَ لَهٗ بِكِسْرَةٍ، فَسَبَقَكَ فَذَهَبَ، فَاعْزِلْهَا لَا تَاْكُلْهَا، حَتّٰی تَصَدَّقَ بِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ ابْنَ طَاوُسٍ، اِلَّا قَدْ اَخْبَرَنِیْ عَنْ اَبِیْهِ، مِثْلَ ذٰلِكَ

** عکرمہ فرماتے ہیں: جب مانگنے والا' تمہارے پاس آئے' تو تم اُس کے لیے روٹی کا ٹکڑا دینے کا حکم دو' اگر وہ اس کو لینے سے پہلے ہی چلا جائے' تو تم اُس کو پکڑ کر الگ کر دو' اور تم اُس کو نہ کھانا' بلکہ اُسے صدقہ کر دینا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق' طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' مجھے اس کی مانند بات بتائی ہے۔

20024 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَوْصٰی قَیْسُ بْنُ عَاصِمٍ بَنِیْهِ فَقَالَ: عَلَیْكُمْ بِجَمْعِ هٰذَا الْمَالِ، وَاصْطِنَاعِهٖ، فَاِنَّهٗ مَنْبَهَةٌ لِّلْكَرِیْمِ، وَیُسْتَغْنٰی بِهٖ عَنِ اللَّئِیْمِ، اِذَا اَنَا مِتُّ فَسَوِّدُوْا اَكْبَرَكُمْ، فَاِنَّ الْقَوْمَ اِذَا سَوَّدُوْا اَكْبَرَهُمْ خَلَفُوْا اَبَاهُمْ، وَاِذَا سَوَّدُوْا اَصْغَرَهُمْ اَزْرٰی ذٰلِكَ بِاَحْسَابِهِمْ، وَاِیَّاكُمْ وَالْمَسْاَلَةَ، فَاِنَّهَا آخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ، اِذَا اَنَا مِتُّ فَغَیِّبُوْا قَبْرِیْ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، فَاِنِّیْ كُنْتُ اُهَاوِشُهُمْ - اَوْ قَالَ: اُنَاوِشُهُمْ - فِی

الْجَاهِلِيَّةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اس مال اور اِسے حاصل کرنے کے طریقوں کو کو جمع رکھو' کیونکہ یہ معزز شخص کے لئے تنبیہ کا باعث ہے اور اس کے ذریعے کمینے شخص سے بے نیاز رہا جا سکتا ہے' جب میں مر جاؤں' تو اپنے میں سے سب سے بڑے کو سردار بنا لینا' کیونکہ جب لوگ اپنے بڑے کو سردار بناتے ہیں' تو وہ لوگ اپنے باپ کے صحیح جانشین ہوتے ہیں' لیکن اگر وہ اپنے میں سے چھوٹے کو سردار بنالیں' تو یہ چیز اُن کے حسب میں کمی کر دیتی ہے' اور تم مانگنے سے بچنا' کیونکہ یہ آدمی کی آخری کمائی ہوتی ہے' جب میں مر جاؤں' تو میری قبر کو یوں پوشیدہ رکھنا کہ بکر بن وائل کو پتہ نہ چلے' کیونکہ زمانہ جاہلیت سے اُن لوگوں کے ساتھ میری دشمنی چلی آ رہی ہے۔

20025 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ، قَالَ: تَلْقَى الْمُؤْمِنَ عَفِيفًا سَؤُلًا، وَتَلْقَاهُ ذَلِيلًا عَزِيْزًا، اَحْسَنُ النَّاسِ مَعُوْنَةً، وَاَهْوَنُ النَّاسِ مَئُوْنَةً

٭٭ حضرت خلید عصری فرماتے ہیں: تم مؤمن کو ملو گے کہ وہ پاکدامن ہوگا' اور سوال کرنے والا ہوگا' اور تم اس سے ملو گے کہ وہ عاجز ہوگا' اور عزت والا ہوگا' ساتھ دینے کے حوالے سے' لوگوں میں سب سے عمدہ رویہ رکھنے والا ہوگا' اور اور زحمت دینے کے حوالے سے لوگوں میں سب سے آسان ہوگا۔

20026 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَهَا، فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ ، قَالَتْ: فَعِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعِدَةَ عَطِيَّةٌ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اسے کچھ دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے پاس کچھ نہیں ہے' اس خاتون نے کہا: یارسول اللہ! آپ میرے ساتھ وعدہ کر لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعدہ بھی عطیہ ہے۔

20027 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَالْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِیْ لَا يَسْاَلُ، وَلَا يُعْلَمُ مَكَانُهُ، فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذٰلِكَ الْمَحْرُوْمُ

٭٭ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مسکین وہ نہیں ہوتا' جو ایک کھجور یا دو کھجوریں لے کر' ایک لقمہ یا دو لقمے لے کر واپس چلا جائے' بلکہ مسکین وہ ہوتا ہے' جو مانگتا نہیں ہے' اس کی حالت کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اُسے صدقہ دے دیا جائے"۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری کہتے ہیں: وہ شخص' محروم ہوتا ہے۔

بَابُ اَصْحَابِ الْاَمْوَالِ

باب: مالدار لوگوں کا تذکرہ

20028 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ قَالَ: اِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ اِذَا فُتِحَتْ لَكُمْ زَهَرَاتُ الدُّنْيَا، وَزِيْنَتُهَا، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسَهَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتُهْلِكُكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ كَالْاَعْرَابِيِّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ اُوحِيَ اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ وَهُوَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ جَبِيْنِهِ: اَيْنَ السَّائِلُ؟ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِىْ اِلَّا بِالْخَيْرِ، وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ، اِلَّا آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ، اَكَلَتْ حَتّٰى انْتَفَخَتْ خَاصِرَتَاهَا، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَبَالَتْ وَثَلَطَتْ، وَنِعْمَ الصَّاحِبُ الْمَالُ، لِمَنْ اَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْفَقِيْرَ، وَذَا الْقُرْبٰى، اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کے بارے میں' مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ جب دنیا کی چمک دمک اور اس کی زیب و زینت تمہارے لیے کشادہ کردی جائے گی' تو تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے' جس طرح تم سے پہلے کے لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور وہ تمہیں ہلاکت کا شکار کردے گی' جس طرح اُس نے اُنہیں (یعنی تم سے پہلے کے لوگوں کو) ہلاکت کا شکار کردیا تھا''۔

ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' وہ دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا بھلائی' خرابی لے کر آتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل ہو رہی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ بھلائی صرف' بھلائی لے کر آتی ہے' بہار جو کچھ اُگاتی ہے' وہ ماردیتا ہے' یا تکلیف پہنچاتا ہے' البتہ سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے' وہ سبزہ کھاتا ہے' یہاں تک کہ اس کے پہلو پھول جاتے ہیں' پھر وہ دھوپ میں آجاتا ہے' وہ پیشاب کرتا ہے' گوبر کرتا ہے' وہ مالدار شخص بہتر ہے' جو اُس (مال) میں سے مسکین' غریب اور رشتہ دار کو دیتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) یا جس طرح بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

20029 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ اَنَّ اَبَا (ص:97) الدَّرْدَاءِ، كَتَبَ اِلٰى سَلْمَانَ: اَنْ

يَـا اَخِي اغْتَنِمْ صِحَّتَكَ وَفَرَاغَكَ، قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ بِكَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَسْتَطِيعُ الْعِبَادُ رَدَّهُ، وَاغْتَنِمْ دَعْوَةَ الْمُبْتَلَى، وَيَـا اَخِـي لِيَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَسْجِدَ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ لِمَنْ كَانَتِ الْمَسَاجِدُ بُيُوتَهُمْ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ وَيَـا اَخِـي ارْحَمِ الْيَتِيمَ، وَاَدْنِهِ مِنْكَ، وَامْسَحْ بِرَاْسِهٖ، وَاَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ يَشْكُو قَسْوَةَ قَلْبِهٖ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُـحِبُّ اَنْ يَّلِيـنَ قَـلْبُكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَدْنِ الْيَتِيمَ اِلَيْكَ، وَامْسَحْ بِرَاْسِهٖ، وَاَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُلَيِّنُ قَلْبَكَ، وَتَقْدِرُ عَلٰى حَاجَتِكَ

وَيَـا اَخِـي لَا تَـجْـمَـعْ مَا لَا تَسْتَطِيعُ شُكْرَهُ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِـصَاحِبِ الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِيْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِيهَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْ مَالِهٖ، وَمَالُهُ خَلْفَهُ، فَكُلَّمَا تَكَفَّا بِهِ الصِّرَاطُ قَالَ لَهُ: امْضِ، فَقَدْ اَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكَ، قَالَ: وَيُجَاءُ بِالْاٰخَرِ الَّذِيْ لَمْ يُطِعِ اللّٰهَ فِيهِ، وَمَالُهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَيُعْثِرُهُ مَالُهُ، وَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ، هَلَّا عَمِلْتَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ فِيْ مَالِكَ؟ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ

وَيَـا اَخِـي اِنِّـيْ حُـدِّثْـتُ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ خَادِمًا، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَـزَالُ الْـعَبْـدُ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مِنْهُ مَا لَمْ يُخْدَمْ، فَاِذَا خُدِمَ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْحِسَابُ، وَاِنَّ اُمَّ الدَّرْدَاءِ سَاَلَتْنِيْ خَادِمًا، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُّوسِرٌ، فَكَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهَا، خَشِيتُ مِنَ الْحِسَابِ، وَيَا اَخِي مَنْ لِيْ وَلَكَ بِاَنْ نُوَافِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا نَخَافَ حِسَابًا، وَيَا اَخِي لَا تَغْتَرَّنَّ (ص:98) بِصَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّا قَدْ عِشْنَا بَعْدَهُ دَهْرًا طَوِيلًا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْ اَصَبْنَا بَعْدَهُ

✵✵ معمر نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''اے میرے بھائی! تم اپنی صحت اور فراغت کو غنیمت سمجھو اس سے پہلے کہ تم پر کوئی ایسی آزمائش آجائے جس کو ختم کرنے کی استطاعت بندے نہ رکھتے ہوں اور تم آزمائش کے شکار شخص کی دعا کو غنیمت سمجھو۔

اے میرے بھائی! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک مسجد ہر پرہیزگار شخص کا گھر ہے اور مسجدیں جن لوگوں کا گھر ہوتی ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ نے مہربانی رحمت اور پل صراط سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف جانے کی ضمانت دی ہے''۔

اے میرے بھائی! تم یتیم پر رحم کرو اور اسے اپنے قریب رکھو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اور اُسے اپنے کھانے میں سے کھلاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے: ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو؟ کہ تمہارا دل نرم ہو جائے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم یتیم کو اپنے قریب رکھو! اُس کے سر پر ہاتھ پھیرو' اُسے اپنے کھانے میں سے کھلاؤ' یہ چیز تمہارے دل کو نرم کر دے گی' اور تم اپنی حاجت پر قدرت حاصل کر لو گے''۔

اے میرے بھائی! تم وہ چیز جمع نہ کرنا' جس کا شکر ادا کرنے کی تم استطاعت نہ رکھو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' دنیاوی چیزوں کے مالک ایک شخص کو لایا جائے گا' جس نے دنیا کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوگی' وہ اپنے مال کے آگے ہوگا اور اُس کا مال اس کے پیچھے ہوگا' جب پل صراط اس کو گرانے لگے گا (یا اُس کو ہلائے گا)' تو وہ مال اس شخص یہ کہے گا: تم چلتے رہو! کیونکہ تم نے اس حق کو ادا کر دیا تھا' جو تمہارے ذمہ لازم تھا' آپ ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک اور شخص کو لایا جائے گا' جس نے اُس (مال) کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں کی ہوگی' اُس کا مال اس کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوگا' اُس کا مال اُسے گرائے گا اور کہے گا: تمہارا ستیاناس ہو! تم نے اپنے مال کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیوں نہیں کی تھی؟ پھر مسلسل اسی طرح ہوتا رہے گا' اور وہ بربادی اور تباہی پکارتا رہے گا''۔

اے میرے بھائی! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: کہ تم نے خادم خرید لیا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور وہ اُس کی طرف سے مسلسل (ٹھیک) رہتے ہیں' جب تک بندے کی خدمت نہیں کی جاتی جب اُس کی خدمت کی جائے' تو اس پر حساب واجب ہو جاتا ہے''۔

(ایک مرتبہ) اُم درداء نے مجھ سے خادم مانگا' میں اُن دنوں خوشحال تھا' لیکن حساب کے ڈر کی وجہ سے' میں نے اس کے لئے خادم کو ناپسند کیا۔

اے میرے بھائی! کون میرے اور تمہارے کام آئے گا؟ اِس بارے میں کہ قیامت کے دن ہم پورا (حساب دیں) اور ہمیں حساب کے حوالے سے خوف نہ ہو۔

اے میرے بھائی! نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہونا' تمہیں غلط فہمی کا شکار ہرگز نہ کرے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد بھی' ہم ایک طویل عرصے سے زندگی گزار رہے ہیں اور آپ کے بعد ہم نے جس صورتحال کا سامنا کیا ہے' اُس کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

20030 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يَّتَذَاكَرُوْنَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تَذَاكَرُوْنَ؟، قَالُوْا: كُنَّا نَتَذَاكَرُ الدُّنْيَا وَهُمُوْمَهَا، وَنَخْشَى الْفَقْرَ، فَقَالَ: لَاَنَا لِلْغِنٰى اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ مِنِّىْ لِلْفَقْرِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَخَيْرٌ هُوَ؟

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو آپس میں گفتگو کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ ان لوگوں نے عرض کی: ہم دنیا اور اس کی پریشانیوں کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے ہمیں غربت کا اندیشہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں غربت کی بہ نسبت خوشحالی کے حوالے سے زیادہ اندیشہ ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا بھلائی خرابی لے کر آتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ (یعنی خوشحالی) بھلائی ہے''۔

20031 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: يُجَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْمَالِ وَصَاحِبِهِ، فَيَتَحَاجَّانِ، فَيَقُولُ صَاحِبُ الْمَالِ: اَلَيْسَ قَدْ جَمَعْتُكَ فِي يَوْمِ كَذَا، وَفِي سَاعَةِ كَذَا؟ فَيَقُولُ لَهُ الْمَالُ: قَدْ قَضَيْتَ بِي حَاجَةَ كَذَا، وَاَنْفَقْتَنِي فِي كَذَا، فَيَقُولُ صَاحِبُ الْمَالِ: اِنَّ هٰذَا الَّذِي تُعَدِّدُ عَلَيَّ حِبَالٌ اُوثِقُ بِهَا، فَيَقُولُ الْمَالُ: فَاَنَا حُلْتُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَنْ تَصْنَعَ بِي مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ؟

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مال اور اس کے مالک کو لایا جائے گا وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بحث کریں گے مال کا مالک شخص یہ کہے گا: کیا میں نے تمہیں فلاں دن میں اور فلاں گھڑی میں جمع نہیں کیا تھا؟ تو مال اس سے کہے گا: تم نے میرے ذریعے فلاں حاجت پوری کر لی تھی اور مجھے فلاں معاملے میں خرچ کیا تھا تو مال کا مالک شخص یہ کہے گا: تم نے مجھ پر رسیاں ڈال دی ہیں جن کے ذریعے مجھے باندھ دیا گیا ہے تو مال کہے گا: میں تمہارے اور اس بات کے درمیان حائل ہو گیا تھا کہ تم میرے بارے میں وہ کرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا۔

20032 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْطَى فَضْلَ مَالِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ، وَمَنْ مَّنَعَ ذٰلِكَ فَهُوَ شَرٌّ لَّهُ، وَلَا يَلُومُ اللّٰهُ عَلَى الْكَفَافِ

٭٭ ابوقلابہ نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اضافی مال کو دیدے گا تو یہ اس کے حق میں بہتر ہوگا اور جو شخص اس کو نہیں دے گا تو یہ اس کے حق میں برا ہوگا اور اللہ تعالیٰ بقدر ضرورت (مال خرچ کرنے پر) ملامت نہیں فرمائے گا''۔

بَابُ جَوَامِعِ الْكَلَامِ وَغَيْرِهٖ

باب: جوامع الکلم اور دیگر کا تذکرہ

20033 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلَامِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ جِيءَ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' مجھے ''جوامع الکلم'' عطا کیے گئے ہیں' میں سو رہا تھا' اسی دوران زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں' اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 'تو (دنیا سے) رخصت ہو گئے اور تم اُن (خزانوں) کو نکال رہے ہو۔

20034 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلَامِ، وَاُعْطِيتُ الْخَزَائِنَ، وَخُيِّرْتُ بَيْنَ اَنْ اَبْقٰى حَتّٰى اَرٰى مَا يُفْتَحُ عَلٰى اُمَّتِي وَبَيْنَ التَّعْجِيلِ فَاخْتَرْتُ التَّعْجِيلَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' مجھے ''جوامع الکلم'' عطا کیے گئے' مجھے خزانے عطا کیے گئے اور مجھے اس بات کے درمیان اختیار دیا گیا کہ میں (دنیا میں) رہوں' یہاں تک کہ میں یہ دیکھ لوں' کہ میری اُمت کے لیے کیا کچھ کشادہ کیا گیا ہے' یا جلدی (دنیا سے رخصت ہو جاؤں)' تو میں نے جلدی (دنیا سے رخصت ہونے) کو اختیار کر لیا''۔

20035 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ عِنْدِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَا يَمُرَّ بِيْ ثَلَاثٌ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ تین دن گزرنے سے پہلے' اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی نہ رہے (یعنی وہ سب میں اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں) البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو میں نے قرض کی ادائیگی کے لیے رکھا ہو''۔

بَابُ الدِّيْوَانِ

باب: دیوان (یعنی سرکاری دستاویز' یا رجسٹر) کا تذکرہ

20036 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ اِبْرَاهِيْمَ (ص:100) بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: لَمَّا اُتِيَ عُمَرُ بِكُنُوزِ كِسْرٰى، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيُّ: اَلَا تَجْعَلُهَا فِيْ بَيْتِ الْمَالِ حَتّٰى تَقْسِمَهَا؟ قَالَ: لَا يُظِلُّهَا سَقْفٌ حَتّٰى اُمْضِيَهَا، فَاَمَرَ بِهَا، فَوُضِعَتْ فِيْ صَرْحِ الْمَسْجِدِ، فَبَاتُوْا يَحْرُسُوْنَهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَمَرَ بِهَا فَكُشِفَ عَنْهَا، فَرَاٰى فِيْهَا مِنَ الْحَمْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ مَا يَكَادُ يَتَلَاْلَاُ مِنْهُ الْبَصَرُ، قَالَ: فَبَكٰى عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَوَاللّٰهِ اِنْ كَانَ هٰذَا لَيَوْمَ شُكْرٍ، وَيَوْمَ سُرُوْرٍ، وَيَوْمَ فَرَحٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَلَّا، اِنَّ هٰذَا لَمْ يُعْطَهُ قَوْمٌ اِلَّا اُلْقِيَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ، ثُمَّ قَالَ: اَنَكِيلُ

لَهُمْ بِالصَّاعِ اَمْ نَحْثُوْ؟، فَقَالَ عَلِيٌّ: بَلِ احْثُوْا لَهُمْ، ثُمَّ دَعَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَوَّلَ النَّاسِ فَحَثَا لَهُ، ثُمَّ دَعَا حُسَيْنًا ثُمَّ اَعْطَى النَّاسَ، وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ، وَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ خَمْسَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ، وَلِلْاَنْصَارِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَفَرَضَ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ، اِلَّا صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ، فَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

٭٭ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابراہیم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے خزانے لائے گئے' تو عبداللہ بن ارقم زہری نے اُن سے کہا: آپ اسے بیت المال میں نہیں رکھوائیں گے' تاکہ اسے تقسیم کردیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کسی چھت کے سائے میں آنے سے پہلے' میں ان کے بارے میں حکم جاری کردوں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں حکم دیا' انہیں (یعنی مال واسباب کو) مسجد کے صحن میں رکھا گیا' لوگ رات بھر اس کی حفاظت کرتے رہے' اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا' اس سے کپڑا ہٹایا گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ساز وسامان میں سونا اور چاندی دیکھے' جو آنکھوں کو جھلملا رہے تھے' راوی کہتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیرالمومنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! یہ' تو شکر کا دن ہے اور خوشی کا دن ہے اور فرح کا دن ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے' یہ (یعنی مال واسباب' اور سونا چاندی وغیرہ) جس بھی قوم کو دیا گیا' تو ان کے درمیان دشمنی اور بغض رکھ دیا گیا' پھر انہوں نے دریافت کیا: کیا ہم اس کو صاع کے ذریعے ماپ کردیں' یا مٹھیاں بھر بھر کے دیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ آپ ان کو مٹھیاں بھر کردیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں سب سے پہلے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور اُنہیں دونوں ہاتھ بھر کردیا' پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا پھر (اس کے بعد) انہوں نے دوسرے لوگوں کو عطا کیا' پھر انہوں نے رجسٹر تیار کروائے' اور مہاجرین کے ہر فرد کے لیے سالانہ پانچ ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا' انصار کے ہر فرد کے لئے چار ہزار درہم مقرر کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے' ہر خاتون کے لیے بارہ ہزار درہم مقرر کیا' صرف سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ مختلف تھا' اُن دونوں میں سے ہر ایک کے لیے چھ ہزار درہم (سالانہ وظیفہ) مقرر کیا۔

20037 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: فَرَضَ عُمَرُ لِاَهْلِ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

٭٭ معمر نے' زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے مہاجرین میں سے ہر ایک فرد کے لیے چھ ہزار درہم مقرر کیے تھے۔

20038 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: انْكَسَرَتْ قَلُوصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَجَفَنَهَا عُمَرُ، وَدَعَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: لَوْ كُنْتَ تَصْنَعُ بِنَا هٰكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا لِهٰذَا الْمَالِ سَبِيلًا، اِلَّا اَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ حَقٍّ وَيُوضَعَ فِي حَقٍّ، وَلَا يُمْنَعَ مِنْ حَقٍّ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی قربان کی گئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا گوشت پیالوں

میں ڈلوایا اور لوگوں کو اس کی دعوت دی' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر آپ ہمارے ساتھ اس طرح کر لیتے (تو یہ مناسب ہوتا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے اس مال کے لیے کوئی راہ نہیں پائی' سوائے اس کے کہ اسے حق (طریقے) سے وصول کیا جائے' حق (کی راہ) میں خرچ کیا جائے اور حق (کی ادائیگی) سے نہ روکا جائے۔

20039 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُوْلُ: مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُسْلِمٌ اِلَّا لَهُ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ حَقٌّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

✵✵ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روئے زمین پر' جو بھی مسلمان موجود ہے' اس کا اس مال فے میں حق ہوگا' البتہ ان کا معاملہ مختلف ہے' جو تمہاری ملکیت میں ہوں (یعنی غلاموں اور کنیزوں کا حکم مختلف ہے)''۔

20040 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: قَرَاَ عُمَرُ: (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60) حَتّٰى بَلَغَ (عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ) (التوبة: 60) ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ: (وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41) حَتّٰى بَلَغَ (وَابْنِ السَّبِيْلِ) (البقرة: 177)، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَرَاَ: (مَا اَفَاءَ) (الحشر: 7) اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى حَتّٰى بَلَغَ (وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ) ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً، فَلَئِنْ عِشْتُ لَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيْبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهُ

✵✵ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بیشک صدقات' فقراء کے لیے ہیں'' - انہوں نے اسے یہاں تک پڑھا: ''علم والا حکمت والا''۔

پھر انہوں نے فرمایا: یہ اُن لوگوں کے لیے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ یہ بات جان لو! کہ تم جو بھی چیز غنیمت کے طور پر حاصل کرتے ہو' اُس کا خمس (یعنی پانچواں حصہ) اللہ تعالیٰ کے لیے ہے'' - یہ انہوں نے یہاں تک تلاوت کی: ''مسافر''۔

پھر انہوں نے فرمایا: یہ اُن لوگوں کے لیے ہے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے مختلف بستی والوں سے' اپنے رسول کو جو مال فئے کے طور پر عطا کیا ہے'' - یہ آیت انہوں نے یہاں تک پڑھی: ''اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے''۔

پھر انہوں نے فرمایا: یہ (حکم) تمام مسلمانوں کے لئے عمومی طور پر ہے' اگر میں زندہ رہ گیا (تو یہ عالم ہوگا) کہ کوئی چرواہا آئے گا' جو (یمن میں) ''حمیر'' کی بالائی وادی میں رہتا ہوگا' اُس کا بھی اِس مال میں سے حصہ ہوگا' حالانکہ اِس مال کے بارے میں' اُس کی پیشانی نے پسینہ نہیں بہایا ہوگا۔

20041 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ دُوْنَ مَا اَعْطَى اَصْحَابَهُ، فَقَالَ حَكِيمٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ تَقْصُرَ بِي دُوْنَ اَحَدٍ، فَزَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَزَادَهُ فَزَادَهُ، حَتّٰى رَضِيَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ عَطِيَّتِكَ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْاُوْلٰى، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيمُ بْنَ حِزَامٍ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ، وَحُسْنِ اُكْلَةٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ، وَسُوْءِ اُكْلَةٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ: وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَمِنِّي، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ بَعْدَكَ اَحَدًا شَيْئًا، فَلَمْ يَقْبَلْ عَطَاءً، وَلَا دِيْوَانًا حَتّٰى مَاتَ فَكَانَ عُمَرُ يَدْعُوهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِيَاْخُذَ مِنْهُ فَيَاْبٰى، فَيَقُوْلُ (ص:103) عُمَرُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ عَلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اَنِّي اَدْعُوهُ اِلٰى حَقِّهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ فَيَاْبٰى، وَاِنِّي اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُ، فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللّٰهِ وَلَا اَرْزَاُكَ وَلَا غَيْرَكَ شَيْئًا اَبَدًا، قَالَ: فَمَاتَ حِيْنَ مَاتَ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَكْثَرِ قُرَيْشٍ مَالًا

✸✸ زہری نے' عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب کے حوالے سے' جبکہ ہشام نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو اس سے کم دیا' جتنا آپ نے اُن کے دوسرے ساتھیوں کو دیا تھا' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ مجھے کسی دوسرے سے کم سمجھیں گے (یا مجھے کسی دوسرے سے کم دیں گے)' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں مزید دے دیا' انہوں نے آپ سے مزید مانگا' تو نبی اکرم ﷺ نے مزید دے دیا' یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کون سا عطیہ بہتر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے والا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے حکیم بن حزام! یہ مال' سرسبز اور میٹھا ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اِس کو حاصل کرتا ہے اور اچھے طریقے سے استعمال کرتا ہے' اُس کے لیے اِس میں برکت رکھی جاتی ہے' اور جو شخص نفس کے لالچ کے ہمراہ اس کو حاصل کرتا ہے' اور برے طریقے سے استعمال کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی ہے' اور وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا ہے' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے''۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ سے بھی (کچھ لینے کا یہی حکم ہوگا؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بھی (یعنی کچھ لینے کا یہی حکم ہوگا) تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں' آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے اس کے بعد مرتے دم تک کوئی عطیہ (یا تنخواہ) یا سرکاری ادائیگی وصول نہیں کی۔

نبی اکرم ﷺ کے بعد (اپنے عہد خلافت میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں بلاتے تھے' تاکہ وہ ان سے وصولی کریں' لیکن حضرت حکیم رضی اللہ عنہ انکار کر دیتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اے اللہ! میں' تجھے حکیم بن حزام کے بارے میں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے

اِس مال میں سے اُس کے حق کی طرف اسے بلایا' لیکن اس نے انکار کر دیا' تو اب میں اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بری الذمہ ہونے کا اظہار کرتا ہوں' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں' آپ سے اور آپ کے علاوہ کسی سے بھی' کبھی کوئی چیز نہیں لوں گا' راوی کہتے ہیں: (اس کے باوجود) جب اُن کا انتقال ہوا' تو وہ قریش کے مالدار ترین فرد تھے۔

20042 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: دَعَانِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى اَنْ يَكْتُبَنِيْ فِي الدِّيْوَانِ، فَاَبَيْتُ، فَقَالَ لِي: اَمَا تَكْرَهُ اَنْ لَا يَكُوْنَ لَكَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ سَهْمٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ لِيْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ سَهْمًا، وَاِنْ لَمْ اَكُنْ فِي الدِّيْوَانِ، قَالَ: فَهَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ السَّلَفِ لَمْ يَكُنْ فِي الدِّيْوَانِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ

✵✵ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: محمد بن مروان نے مجھے بلوایا' تا کہ میرا نام دیوان (یعنی سرکاری رجسٹر) میں نوٹ کر لے' تو میں نے انکار کر دیا' اُس نے مجھ سے کہا: کیا تم اس بات کو ناپسند کرتے ہو کہ مسلمانوں کے ہمراہ تمہارا بھی حصہ ہو؟' تو میں نے کہا: مسلمانوں کے ہمراہ' میرا بھی حصہ ہوگا' اگرچہ میرا نام دیوان (یعنی سرکاری رجسٹر) میں نہ بھی ہو' اس نے کہا: کیا تم اسلاف میں سے کسی ایسے شخص کو جانتے ہو' جس کا نام دیوان میں نہ ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: وہ کون تھے؟ میں نے کہا: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ۔

20043 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَحَا الزُّبَيْرُ نَفْسَهُ مِنَ الدِّيْوَانِ حِيْنَ قُتِلَ عُمَرُ، وَمَحَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ نَفْسَهُ حِيْنَ قُتِلَ عُثْمَانُ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا نام دیوان (یعنی سرکاری رجسٹر) سے نکلوا دیا تھا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنا نام (دیوان' یعنی سرکاری رجسٹر سے) مٹا دیا تھا۔

20044 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَى عُمَرَ بِشَيْءٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ قَدْ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ خَيْرًا لِاَحَدِنَا اَلَّا يَاْخُذَ لِاَحَدٍ شَيْئًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عَنْ مَّسْاَلَةٍ، وَاَمَّا مَا كَانَ عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَكَهُ اللّٰهُ، قَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَاْتِيْنِيْ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اِلَّا اَخَذْتُهُ

✵✵ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف کوئی چیز بھیجی' تو وہ انہوں نے واپس کر دی' اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا ہے؟ کہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی سے کوئی چیز نہ لے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (حکم) مانگنے کے حوالے سے ہے' جو مانگے بغیر (مل رہا) ہو' وہ ایسا رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا' اور جو چیز مانگے' بغیر میرے پاس آئے گی' اُسے میں وصول کر لوں گا۔

20045 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ، فَقَالَ: اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِي الْعَمَلَ مِنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ تُعْطَى عُمَالَتَكَ فَلَا تَقْبَلُهَا؟ قَالَ: اِنِّي بِخَيْرٍ، وَلِي رَقِيقٌ وَّاَفْرَاسٌ، وَاَنَا غَنِيٌّ عَنْهَا، وَاُحِبُّ اَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِينِي الْعَطَايَا فَاَقُولُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِهِ غَيْرِي، حَتّٰى اَعْطَانِي مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِهِ غَيْرِي، فَقَالَ: خُذْهُ يَا عُمَرُ، فَاِمَّا اِنْ تَتَمَوَّلَهُ، وَاِمَّا اَنْ تَصَدَّقَ بِهِ، وَمَا آتَاكَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ، وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

✵✵ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات عبداللہ بن سعدی سے ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تم نے مسلمانوں کے امور سے متعلق (سرکاری ذمہ داریاں) ادا کیں اور پھر تمہیں تنخواہ دی گئی' تو تم نے وہ قبول نہیں کی' تو عبداللہ بن سعدی نے کہا: میں (مالی اعتبار سے) بہتر ہوں' میرے پاس غلام اور گھوڑے ہیں' میں اُس (یعنی سرکاری تنخواہ) سے بے نیاز ہوں' اور مجھے یہ پسند ہے کہ میری تنخواہ مسلمانوں کے لیے صدقہ ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معاوضہ عطا کرتے' تو میں نے عرض کرتا: اے اللہ کے نبی! آپ یہ (رقم) میرے علاوہ کسی اور کو دے دیں' ایک مرتبہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (معاوضہ) عطا کیا' تو مین نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ یہ (رقم) میرے علاوہ کسی اور کو دے دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عمر! اسے لے لو! کیونکہ اس کے ذریعے یا' تو تم اپنے مال میں اضافہ کرلو گے' یا تم اسے صدقہ کردو گے' اس مال میں سے جو کچھ بھی' اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے' اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو اور تم مانگنے والے نہ ہو' تو اُسے لے لو' اور جو (مال) ایسا نہ ہو' تو تم اپنے نفس کو اس کے پیچھے نہ لے جاؤ''۔

20046 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عُمَرَ فَخَرَجَتْ عَلَيْنَا جَارِيَةٌ، فَقُلْنَا: هٰذِهِ سُرِّيَّةُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِسُرِّيَّةٍ، وَمَا اَحِلُّ لَهُ، وَاِنِّي لَمِنْ مَّالِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ فَقَالَ: مَا تَرَوْنَهُ يَحِلُّ لِي مِنْ مَّالِ اللّٰهِ؟ - اَوْ قَالَ: مِنْ هٰذَا الْمَالِ؟ -، قَالَ: قُلْنَا: اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنَّا، - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: ثُمَّ سَاَلَنَا فَقُلْنَا لَهُ مِثْلَ قَوْلِنَا الْاَوَّلِ - فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ اَخْبَرْتُكُمْ مَا (ص:105) اَسْتَحِلُّ مِنْهُ: مَا اَحُجُّ وَاَعْتَمِرُ عَلَيْهِ مِنَ الظَّهْرِ، وَحُلَّتِي فِي الشِّتَاءِ، وَحُلَّتِي فِي الصَّيْفِ، وَقُوتُ عِيَالِي شِبَعُهُمْ، وَسَهْمِي فِي الْمُسْلِمِينَ، فَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِي يَحُجُّ عَلَيْهِ وَيَعْتَمِرُ بَعِيرًا وَّاحِدًا

✵✵ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: ہم لوگ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' کنیز باہر آئی' تو ہم نے کہا: یہ تو امیر المومنین کی کنیز ہے' اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں کنیز نہیں ہوں' اور میں ان کے لیے حلال بھی نہیں ہوں' میں' اللہ تعالیٰ کے مال کا حصہ ہوں' راوی کہتے ہیں: پھر وہ اندر چلی گئی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے' انہوں نے فرمایا: تمہارے خیال میں'

اللہ تعالیٰ کے مال میں سے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اس مال میں سے میرے لئے کیا حلال ہے؟ ہم نے جواب دیا :اس بارے میں امیر المؤمنین ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے پھر ہم سے یہی سوال کیا' اور ہم نے پہلے والا جواب دُہرا دیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ اس میں سے میرے لئے کیا حلال ہے؟ وہ سواری' جس پر میں' حج یا عمرہ کے لیے جاسکوں' سردی کے موسم کا ایک لباس' اور گرمی کے موسم کا ایک لباس' میرے گھر والوں کے لئے بنیادی خوراک' اور مسلمانوں (کے ایک فرد کے طور پر) میرا ایک حصہ' کیونکہ میں بھی مسلمانوں کا ایک فرد ہوں۔

معمر بیان کرتے ہیں: جس پر وہ حج یا عمرہ کے لئے جاتے تھے' وہ ایک ہی اونٹ تھا۔

20047 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَا قَرَابَةٍ لَهُ، فَعَرَضَ لِعُمَرَ اَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْمَالِ، فَانْتَهَرَهُ عُمَرُ وَزَبَرَهُ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، ثُمَّ لَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ: اَجِئْتَنِي لِاُعْطِيَكَ مَالَ اللّٰهِ؟ مَاذَا اَقُوْلُ لِلّٰهِ اِذَا لَقِيتُهُ مَلِكًا خَائِنًا؟ اَفَلَا كُنْتَ سَاَلْتَنِي مِنْ مَالِي، فَاَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ مَالًا كَثِيْرًا، قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات' اپنے ایک رشتہ دار سے ہوئی' اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ درخواست کی کہ وہ مال (یعنی بیت المال) میں سے اُسے کچھ عطا کریں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا اور جھڑکا' وہ شخص چلا گیا' پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس سے ملاقات ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تم اس لیے میرے پاس آئے تھے؟ تاکہ میں اللہ کے مال میں سے تمہیں دے دوں؟ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا جواب دیتا؟ جب میں خیانت کرنے والے حکمران کے طور پر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتا' تم میرے مال میں سے مجھ سے مانگ نہیں سکتے تھے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے مال میں سے بہت سا مال دیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُسے دس ہزار درہم دیے۔

20048 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: قَدْ عَلِمَ قَوْمِي اَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ لِتَعْجِزَ عَنْ مَئُوْنَةِ اَهْلِيْ، وَقَدْ شُغِلْتُ فِيْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَاَتَحَرَّفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اُمُوْرِ، وَسَيَاْكُلُ آلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میری قوم یہ بات جانتی ہے' کہ میرا کاروبار ایسا نہیں ہے' کہ میرے گھر والوں کا خرچ پورا نہ کر پائے' لیکن میں مسلمانوں کے امور میں مصروف ہو گیا ہوں' اور اب میں مسلمانوں کے اُمور ہی کی نگرانی کروں گا' اور ابوبکر کے گھر والے اِس مال (یعنی بیت المال) میں سے کھائیں گے۔

20049 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، تَبِعَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ، فَاَلْجَئُوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَقَالَ: رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِي، اَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ

الْبُخلَ، فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا

✵ ✵ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے تو کچھ دیہاتی آپ کے پاس آئے اور آپ سے مانگنے لگے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ببول کے درخت کی طرف جانے پر مجبور کردیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچ لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری چادر مجھے واپس کردو! کیا تمہیں میرے بارے میں بخل کا اندیشہ ہے؟ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں (یا جھاڑیوں) کی تعداد میں نعمتیں ہوں تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کردوں گا اور پھر تم مجھے بخیل یا بزدل یا جھوٹا نہیں پاؤ گے''۔

بَابُ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ کا تذکرہ

20050 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَصَدَّقَ بِطَيِّبٍ تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَخَذَهَا بيمينه ورباها كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ مُهْرَهُ، اَوْ فَصِيلَهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ بِاللُّقْمَةِ، فَتَرْبُوْ فِيْ يَدِ اللّٰهِ - اَوْ قَالَ: فِيْ كَفِّ اللّٰهِ - حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ، فَتَصَدَّقُوْا

✵ ✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ پاکیزہ (یعنی حلال) چیز صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس بندے سے قبول کرلیتا ہے اور اس چیز کو اپنے دائیں ہاتھ میں رکھتا ہے اور اسے پالنا پوسنا (یا بڑھانا) شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے (شاید راوی کو شک ہے یا شاید متن کے الفاظ ہی اسی طرح ہیں) یا اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے آدمی ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے:) اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں یوں بڑھنا شروع ہوتا ہے کہ وہ پہاڑ کی مانند ہوجاتا ہے تو تم لوگ صدقہ کیا کرو''۔

20051 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: كَانَتْ لِيْ مِائَةُ اُوقِيَّةٍ، فَاَنْفَقْتُ مِنْهَا عَشْرَ اَوَاقٍ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: كَانَتْ لِيْ مِائَةُ دِيْنَارٍ، فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: كَانَتْ لِيْ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِدِيْنَارٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُمْ فِي الْاَجْرِ سَوَاءٌ، كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ تَصَدَّقَ بِعُشْرِ مَالِهِ

✸✸ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن میں سے ایک نے کہا: میرے پاس (چاندی کے) ایک سو اوقیہ تھے' میں نے اس میں سے دس اوقیہ صدقہ کر دیئے' دوسرے نے کہا: میرے پاس (سونے کے) ایک سو دینار تھے' میں نے اُن میں سے دس دینار صدقہ کر دیئے' تیسرے نے کہا: میرے پاس دس دینار تھے' میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اجر کے حوالے سے' تم لوگ برابر ہو' تم میں سے' ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے''۔

بَابُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

20052 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَّالِهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَالْجَنَّةُ اَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ ضَرُوْرَةٍ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ اَيِّهَا دُعِيَ، فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص' اپنے مال میں سے (کسی چیز کا) جوڑا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے گا' اُسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا' جنت کے کئی دروازے ہیں' جو نمازی ہیں' اُنہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو جہاد کرنے والے ہیں' اُنہیں جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو روزہ دار ہوں گے' اُنہیں ''باب ریان'' سے بلایا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! یہ تو طے شدہ ہے کہ جس شخص کو جس دروازے سے بلایا جائے گا' وہ اس دروازے میں سے داخل ہو جائے گا' لیکن یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا' جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم اُن میں سے ایک ہو گے''۔

20053 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: مَا شَيْءٌ اَجْهَدُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ مَّالٍ اَنْفَقَهُ فِيْ حَقٍّ اَوْ صَلَاةٍ مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

✸✸ حسن فرماتے ہیں: آدمی کے لیے کوئی چیز اس سے زیادہ مشقت کا باعث نہیں ہے کہ وہ اپنے مال کو حق طور پر خرچ کرے' یا نصف رات کے وقت نماز ادا کرے۔

20054 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهُ اُبْدِعَ بِيْ، فَاحْمِلْنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، وَلٰكِنِ ايتِ فُلَانًا، فَاسْأَلْهُ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَحْمِلَكَ، فَذَهَبَ اِلَيْهِ، فَحَمَلَهُ ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدْ حَمَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ

✵✵ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: مجھے سواری کی ضرورت پیش آ گئی ہے' آپ مجھے کوئی سواری دیدیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے' لیکن تم فلاں کے پاس جاؤ' اوراس سے مانگو' ہوسکتا ہے' وہ تمہیں سواری فراہم کردے' وہ شخص اُس کے پاس گیا' اس شخص نے اُسے سواری فراہم کردی' پھروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کواس بارے میں بتایا کہ دوسرے شخص نے اُسے سواری فراہم کردی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرتا ہے' اُسے اس (بھلائی) کوکرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

20055 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْيَدُ الْمُنْطِيَةُ خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

✵✵ عروہ بن محمد' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دینے والا ہاتھ' نیچے والے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے''۔

بَابُ اِحْصَاءِ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ (کے طور پر دی جانے والی چیز) کو شمار کرنا

20056 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالِيْ شَيْءٌ اِلَّا مَا يُدْخِلُ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُنْفِقُ مِنْهُ؟ قَالَ: اَنْفِقِيْ، وَلَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہ چیز ہوتی ہے جوحضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا میں اُس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم خرچ کرو! اور تم (رقم کی تھیلی کو) باندھ کے نہ رکھو ورنہ تم پر بھی بندش کردی جائے گی''۔

وَصِيَّةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

باب: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وصیت کا تذکرہ

20057 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ، وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيْنَا، فَقَالَ عُمَرُ: هٰذَا تُعْطِي مَا عِنْدَكَ، وَلَا تَتَكَلَّفُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: اَنْفِقْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ

✸✸ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اس نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے' لیکن تم ہماری ذمہ داری پر کچھ خرید لو (بعد میں ادائیگی ہم کر دیں گے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جو آپ کے پاس ہے' آپ وہ عطا کر دیا کریں' لیکن جو آپ کے پاس نہیں ہے' آپ اُس کے حوالے سے تکلیف برداشت نہ کیا کریں' تو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! آپ خرچ کریں! اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے بھی' مجھے اِسی بات کا حکم دیا ہے۔

20058 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، حِيْنَ طُعِنَ قَالَ: اُوْصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِيْ خَيْرًا، وَاُوْصِيهِ بِالْمُهَاجِرِيْنَ خَيْرًا، اَنْ يَعْرِفَ حُقُوقَهُمْ، وَاَنْ يُنْزِلَهُمْ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ، وَاُوْصِيهِ بِالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلُ خَيْرًا، اَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزَ عَنْ مُسِيْئِهِمْ، وَاُوْصِيهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا، فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَبَيْتُ الْمَالِ، وَلَا يَرْفَعُ فَضْلَ صَدَقَاتِهِمْ اِلَّا بِطِيْبِ اَنْفُسِهِمْ، وَاُوْصِيهِ بِاَعْرَابِ الْبَادِيَةِ، فَاِنَّهُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ، وَمَادَّةُ الْاِسْلَامِ، اَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَاتُهُمْ مِنْ حَوَاشِي اَمْوَالِهِمْ، وَتُرَدَّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، وَاُوْصِيهِ بِاَهْلِ الذِّمَّةِ خَيْرًا، اَلَّا يُكَلِّفَهُمْ اِلَّا طَاقَتَهُمْ، وَاَنْ يُقَاتِلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَاَنْ يَفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا:

''میں' اپنے بعد والے خلیفہ کو بھلائی کی وصیت کرتا ہوں' میں اُسے مہاجرین کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق کو پہچانے' اور ان کی قدر و منزلت کا خیال رکھے' اور میں' اُسے انصار کے بارے میں' جنہوں نے اس سے پہلے جگہ اور ایمان کو ٹھکانہ بنایا' بھلائی کی تلقین کرتا ہوں' یہ کہ وہ اُن کے اچھے فرد کی اچھائی کو قبول کرے' اور اُن کے برے فرد سے درگزر کرے' اور میں اُسے مختلف علاقوں کے رہنے والے لوگوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہیں اور دشمن پر غصہ کرنے والے ہیں اور بیت المال ہیں' ان لوگوں کے اضافی صدقہ کو ان کی رضامندی کے بغیر نہ لیا جائے' میں اسے ویرانوں میں رہنے والے دیہاتیوں کے بارے میں تلقین کرتا ہوں' کیونکہ وہ عربوں کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں' یہ کہ ان کے اموال میں سے' اُن کی زکوۃ کو وصول کیا جائے اور وہ اُنہی کے غریب لوگوں کو لوٹا دی جائے' اور میں اُسے ذمیوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں کہ انہیں صرف ان کی طاقت کے مطابق کام کا پابند کیا جائے' اُن کی خاطر لڑائی کی جائے' اور ان کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کیا جائے''۔

بَابُ حَدِيثِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کی حدیث کا تذکرہ

20059 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ اَبَا نَمْلَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اِنَّهَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ، وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَقُوْلُوْا: آمَنَّا . اِلٰى (وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ) (البقرة: 285)، فَاِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوْهُ، وَاِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوْهُ

✻✻ حضرت ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران یہودیوں سے تعلق رکھنے والا' ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' اسی دوران وہاں سے ایک جنازہ گزرا' تو اس یہودی نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! کیا یہ جنازہ کلام کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے' یہودی نے کہا: یہ کلام کرتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے (مسلمانوں کو مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا:

"اہل کتاب تمہیں جو بات بتائیں' تم (اُس بات کے حوالے سے) اُن کی تصدیق نہ کرو' اور ان کی تکذیب بھی نہ کرو' اور تم یہ کہو: ہم ایمان رکھتے ہیں...... (یہ کلمات یہاں تک ہیں:) اُس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اگر وہ بات (جو اہل کتاب نے بیان کی ہو) جھوٹ ہوگی' تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی ہوگی' اور اگر وہ سچ ہوگی' تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی ہوگی"۔

20060 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَيْفَ تَسَاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ، وَهُوَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ، وَقَدْ اَخْبَرَكُمُ اللّٰهُ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَنَّهُمْ كَتَبُوْا كِتَابًا بِاَيْدِيهِمْ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَبَدَّلُوْهَا، وَحَرَّفُوْهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا، وَاشْتَرَوْا بِهَا ثَمَنًا قَلِيلًا، اَفَمَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ عَنْ مَسَاَلَتِهِمْ، فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا اَحَدًا مِّنْهُمْ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الدِّيْنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

✻✻ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم کیسے اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتے ہو؟ جبکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے' جو خالص ہے' اس میں ملاوٹ نہیں ہوئی' اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی سب سے بعد والی خبر ہے' اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں' اہل کتاب کے بارے میں یہ بتا دیا ہے' کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے تحریریں لکھی تھیں' اور یہ کہہ دیا

تھا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے انہوں نے اس کو تبدیل کر دیا تھا' اس کے مختلف مقامات پر تحریف کر دی تھی' اور اس کے عوض میں تھوڑا معاوضہ وصول کر لیا تھا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے' جو چیز تم لوگوں کے پاس آئی ہے' کیا وہ تمہیں اُن سے سوال کرنے سے روکتی نہیں ہے؟ اللہ کی قسم! ہم نے' تو اُن میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ تم سے اُس دین کے بارے میں سوال کرتے ہوں' جو تمہاری طرف نازل ہوا ہے''۔

20061 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ حَفْصَةَ، جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ مِّنْ قَصَصِ يُوْسُفَ فِيْ كَتِفٍ، فَجَعَلَتْ تَقْرَؤُهُ عَلَيْهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَوَّنُ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْ اَتَاكُمْ يُوْسُفُ وَاَنَا بَيْنَكُمْ فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس' حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات سے متعلق تحریر لے کر آئیں جو (کسی جانور کے) کندھے (کی ہڈی پر) لکھی ہوئی تھیں' انہوں نے وہ تحریر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنی شروع کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونا شروع ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر حضرت یوسف علیہ السلام تمہارے پاس آ جائیں' اور میں تمہارے درمیان موجود ہوؤں' اور تم لوگ اُن کی پیروی کر لو' اور مجھے چھوڑ دو' تو تم گمراہ ہو گے''۔

20062 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَقْرَاُ كِتَابًا، فَاسْتَمَعَهُ سَاعَةً، فَاسْتَحْسَنَهُ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: اَتَكْتُبُ لِيْ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاشْتَرٰى اَدِيْمًا فَهَيَّاَهُ، ثُمَّ جَاءَ بِهٖ اِلَيْهِ فَنَسَخَهُ لَهُ فِيْ ظَهْرِهٖ وَبَطْنِهٖ، ثُمَّ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقْرَؤُهُ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَوَّنُ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِيَدِهٖ الْكِتَابَ، وَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اَلَا تَرٰى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ الْيَوْمِ وَاَنْتَ تَقْرَاُ عَلَيْهِ هٰذَا الْكِتَابَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا وَّخَاتَمًا، وَاُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلَامِ وَفَوَاتِحَهُ، فَلَا يُهْلِكَنَّكُمُ الْمُشْرِكُوْنَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر' ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو ایک تحریر پڑھ رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھڑی بھر کے لیے اُسے' توجہ سے سنا' تو انہیں وہ بات اچھی لگی' انہوں نے اس شخص سے یہ کہا: کیا تم میرے لئے اس تحریر کو نوٹ کر دو گے؟ اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چمڑا خریدا' اُسے صاف کیا' پھر وہ اس چمڑے کو لے کر اس شخص کے پاس آئے' تو شخص نے اس کے دونوں طرف انہیں وہ تحریر نقل کر دی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے پڑھنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونے لگا' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنا ہاتھ اس تحریر پر مارا' اور بولا: اے ابن خطاب! تمہاری ماں تمہیں روئے' کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک (کی بدلتی کیفیت) کو دیکھ نہیں رہے ہو؟ تم مسلسل آپ کے سامنے یہ تحریر پڑھتے جا رہے ہو' تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

ارشاد فرمایا:

''مجھے فاتح (یعنی اسرار و معارف کو کھولنے والا) اور خاتم (یعنی انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے ''جوامع الکلم'' اور ان کے ''فواتح'' عطا کئے گئے ہیں' تو مشرکین تم لوگوں کو ہلاکت کا شکار ہرگز نہ کریں''۔

بَابُ الْقَدَرِ

باب: تقدیر کا تذکرہ

20063 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُ اَلِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، اَمْ لِاَمْرٍ نَسْتَقْبِلُهُ اسْتِقْبَالًا؟ قَالَ: بَلْ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلٌّ لَا يُنَالُ اِلَّا بِالْعَمَلِ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنًّا نَجْتَهِدُ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا ہم کوئی ایسا عمل کرتے ہیں' جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے؟ یا یہ ایسا معاملہ ہے' جو نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ ایسی چیز ہے' جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز عمل کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

20064 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيْلَ: فِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ اَفِيْ شَيْءٍ نَاْتَنِفُهُ؟ اَمْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ قَالَ: فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، قَالُوْا: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: اِنَّهُ كُلٌّ مُيَسَّرٌ قَالُوْا: الْاٰنَ نَجْتَهِدُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! عمل کس صورت میں ہوتا ہے؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے' جسے ہم نئے سرے سے شروع کرتے ہیں؟ یا ایسی صورت ہے' جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسی صورت ہے' جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے' لوگوں نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیونکہ ہر ایک کے لئے' وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے (جس کے لئے اُسے پیدا کیا گیا ہو) لوگوں نے کہا: اب ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

20065 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ عُقْبَةَ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ - اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ غُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً، ظَنُّوا اَنَّ نَفْسَهُ فِيهَا، فَخَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ تَسْتَعِينُ بِمَا اُمِرَتْ اَنْ تَسْتَعِينَ بِهِ مِنَ الصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، فَلَمَّا اَفَاقَ، قَالَ: اَغُشِيَ عَلَيَّ؟،

قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتُمْ، اِنَّهُ اَتَانِیْ مَلَكَانِ فِیْ غَشْيَتِیْ هٰذِهٖ، فَقَالَا: اَلَا تَنْطَلِقُ فَنُحَاكِمَكَ اِلَی الْعَزِيْزِ الْاَمِيْنِ؟ فَقَالَ مَلَكٌ آخَرُ: اَرْجِعَاهُ فَاِنَّ هٰذَا مِمَّنْ كُتِبَتْ لَهُ السَّعَادَةُ، وَهُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَسَيُمَتِّعُ اللّٰهُ بِهٖ بَنِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: فَعَاشَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَ

✵✵ حمید بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ سیّدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتی ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید ان کا انتقال ہوگیا ہے وہ خاتون اُٹھ کر مسجد (یا جائے نماز) کی طرف گئیں تاکہ مدد حاصل کریں کیونکہ صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا مجھ پر غشی طاری ہوگئی تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کہا ہے میری بے ہوشی کے دوران میرے پاس دو فرشتے آئے اُن دونوں نے کہا: کیا تم چلتے نہیں ہو؟ تاکہ ہم تمہیں ''عزیز'' و ''امین'' کے پاس فیصلے کے لئے لے کر جائیں تو ایک اور فرشتے نے کہا: تم دونوں اِسے واپس لے جاؤ! کیونکہ یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کے لئے اس وقت سعادت نوٹ کرلی گئی تھی جب یہ اپنی ماؤں کے پیٹ میں تھے جب تک اللہ کو منظور ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے بچوں کو نفع دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اُس کے بعد وہ (یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) ایک ماہ زندہ رہے تھے اور پھر اُن کا انتقال ہوا تھا۔

20066 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ابْنُ هُبَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: اِذَا خَلَقَ اللّٰهُ النَّسَمَةَ، قَالَ مَلَكُ الْاَرْحَامِ مُعْرِضًا: اَیْ رَبِّ، اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰی؟ فَيَقْضِی اللّٰهُ اِلَيْهِ اَمْرَهُ فِیْ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ، اَشَقِیٌّ اَمْ سَعِيْدٌ؟ فَيَقْضِی اللّٰهُ اِلَيْهِ اَمْرَهُ فِیْ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو پیدا کرتا ہے تو رحمت سے متعلق فرشتہ متوجہ ہو کر دریافت کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ مذکر ہوگا یا مونث؟ تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں اپنا فیصلہ اسے بتاتا ہے پھر فرشتہ دریافت کرتا ہے: کہ اے میرے پروردگار! یہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب؟ تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں اپنا فیصلہ اسے بتاتا ہے۔

20067 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰی، فَقَالَ مُوْسٰی لِاٰدَمَ: اَنْتَ آدَمُ الَّذِیْ اَدْخَلْتَ ذُرِّيَّتَكَ النَّارَ؟ فَقَالَ آدَمُ: يَا مُوْسٰی، اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ، وَبِكَلَامِهٖ، وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ، فَهَلْ وَجَدْتَ اَنِّیْ اَهْبِطُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَجَّهُ آدَمُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا: آپ وہ

حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہوں نے اپنی اولاد کو آگ (یعنی جہنم) میں داخل کروا دیا ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی رسالت اور اپنے کلام کے حوالے سے منتخب کیا ہے' اس نے تم پر' تورات نازل کی ہے' کیا تم نے ('تورات میں) یہ بات پائی ہے کہ میں (جنت سے' زمین کی طرف) اُتارا جاؤں گا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یوں حضرت آدم علیہ السلام اُن پر غالب آ گئے۔

20068 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى، فَقَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ الَّذِىْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: اَنْتَ الَّذِىْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ، وَاصْطَفَاكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰى اَمْرٍ كَانَ قَدْ كُتِبَ قَبْلَ اَنْ اَفْعَلَهٗ - اَوْ قَالَ: مِنْ قَبْلِ اَنْ اُخْلَقَ - قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى .

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ فرد ہیں' جنہوں نے لوگوں کو بھٹکا دیا اور انہیں جنت سے نکلوا کر زمین پر لے آئے' حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے کہا: تم وہ ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا کیا تھا' اور جسے اپنی رسالت کے لیے تمام لوگوں میں سے منتخب کیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم ایک ایسے معاملے کے حوالے سے مجھے ملامت کر رہے ہو؟ جو میرے انجام دینے سے پہلے ہی لکھا جا چکا تھا؟ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میری تخلیق سے پہلے ہی لکھا جا چکا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے''۔

20069 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، نَحْوَهٗ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

20070 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَا: لَقِیَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِبْلِيْسَ فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُكَ اِلَّا مَا قُدِّرَ لَكَ؟ فَقَالَ اِبْلِيْسُ: فَاَوْفِ بِذِرْوَةِ هٰذَا الْجَبَلِ، فَتَرَدَّ مِنْهُ، فَانْظُرْ اَتَعِيْشُ اَمْ لَا؟ - قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: عَنْ اَبِيْهِ - فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَالَ: لَا يُجَرِّبُنِیْ عَبْدِیْ، فَاِنِّیْ اَفْعَلُ مَا شِئْتُ، قَالَ: - وَقَالَ الزُّهْرِیُّ: قَالَ: - اِنَّ الْعَبْدَ لَا يَبْتَلِیْ رَبَّهٗ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَبْتَلِیْ عَبْدَهٗ، قَالَ: فَخَصَمَهٗ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے' اور طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ دونوں بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ابلیس سے ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو؟ کہ تمہیں صرف وہی چیز لاحق ہوگی' جو تمہارے نصیب میں لکھی ہوگی' تو ابلیس نے کہا: پھر آپ ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائیں اور اس سے خود کو گرا لیں اور پھر اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا آپ زندہ رہتے ہیں' یا نہیں؟

طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں

جانتے ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: میرا بندہ مجھے نہ آزمائے' میں جو چاہتا ہوں' وہ کر لیتا ہوں۔

زہری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:) بندہ' اپنے پروردگار کو نہیں آزمائے گا' بلکہ پروردگار اپنے بندے کو آزمائے گا۔ (راوی کہتے ہیں:) یوں وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اُس (شیطان) پر غالب آ گئے۔

20071 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، قَـالَ: اَخْبَـرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُمْ وَجَدُوا فِيْ مَقَامِ اِبْـرَاهِيْـمَ ثَلَاثَةَ صُـفُـوحٍ فِـيْ كُـلِّ صَـفْـحٍ مِّنْهَا كِتَابٌ، وَفِي الصَّفْحِ الْاَوَّلِ: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ صُغْتُهَا يَوْمَ صُغْتُ الشَّـمْـسَ، وَحَـفَـفْتُهَـا بِسَبْعَةِ اَمْلَاكٍ حفًّا، وَبَارَكْتُ لِاَهْلِهَا فِي اللَّحْمِ وَاللَّبَنِ، وَفِي الصَّفْحِ الثَّانِي: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَـكَّةَ، خَـلَـقْـتُ الرَّحِمَ، وَّشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِّنِ اسْمِي، فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُّهُ، وَفِي الثَّالِثِ: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، فَطُوبٰى لِمَنْ كَانَ الْخَيْرُ عَلٰى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ كَانَ الشَّرُّ عَلٰى يَدَيْهِ

✷✷ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: لوگوں کو ''مقام ابراہیم'' میں' تین تختیاں ملی تھیں' اُن میں سے ہر ایک تختی پر کچھ نہ کچھ تحریر تھا' پہلی تختی پر یہ تحریر تھا:

''میں' اللہ تعالیٰ ہوں' جو مکہ والا (یعنی اس کا خالق و مالک) ہے' میں نے اس کو اس دن بنایا' جس دن میں نے سورج کو بنایا اور میں نے اسے سات املاک کے لیے ڈھانپ دیا' اور میں نے یہاں کے رہنے والوں کے لیے گوشت اور دودھ میں برکت رکھ دی''۔

دوسری تختی پر یہ تحریر تھا: ''میں' اللہ تعالیٰ ہوں' جو مکہ والا (یعنی اس کا خالق و مالک) ہے' میں نے رحم (یعنی رشتہ داری کے تعلق) کو پیدا کیا ہے' اور میں نے اُس کے لیے وہ نام تجویز کیا ہے' جو میرے نام کے ساتھ نسبت رکھتا ہے' جو شخص اس (یعنی رحم یعنی رشتہ داری کے تعلق) کو ملائے گا' میں اُسے ملا کے رکھوں گا' اور جو شخص اُسے کاٹ دے گا' میں اُس کے ٹکڑے کر دوں گا''۔

تیسری تختی میں یہ تحریر تھا: ''میں' اللہ تعالیٰ ہوں' جو مکہ والا (یعنی اس کا خالق و مالک) ہے' میں نے خیر و شر کو پیدا کیا ہے' تو اس شخصکے لیے مبارکباد ہے' جس کے ذریعے بھلائی ہو اور اس شخص کے لئے بربادی ہے' جس کے ذریعے شر ہو''۔

20072 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَـنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُـمَـرَ: اِنَّ نَـاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ بِقَدَرٍ، وَنَاسٌ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ لَيْسَ بِقَدَرٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِذَا رَجَعْتَ اِلَيْهِمْ فَقُلْ لَهُمْ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَكُمْ: اِنَّهُ مِنْكُمْ بَرِیءٌ وَّاَنْتُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ

✷✷ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ہیں' جو یہ کہتے ہیں: خیر اور شر' تقدیر کے مطابق ہیں' اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: خیر اور شر' تقدیر کے مطابق نہیں ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کے پاس واپس آ جاؤ' تو اُن سے یہ کہہ دینا: کہ وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) تم لوگوں سے لاتعلق ہیں' اور تم لوگ اُن سے لاتعلق ہو۔

20073 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ نَاسًا

يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّرَّ لَيْسَ بِقَدَرٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَبَيْنَنَا وَبَيْنَ اَهْلِ الْقَدَرِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (سَيَقُولُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكْنَا) (الأنعام: 148) حَتّٰى (فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ) (الأنعام: 149)

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: شر تقدیر سے متعلق نہیں ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے اور تقدیر کے منکرین کے درمیان فیصلہ کن چیز یہ آیت ہے:

''جن لوگوں نے شرک کیا' عنقریب وہ یہ کہیں گے: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا' تو ہم شرک نہ کرتے''۔

(یہ آیت یہاں تک ہے:) ''اگر وہ چاہتا' تو تم سب کو ہدایت دے دیتا''۔

20074 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: خَرَجْنَا عَلٰى جِنَازَةٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ فِي الْبَقِيْعِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِيَدِهِ مِخْصَرَةٌ، فَجَاءَ فَجَلَسَ، ثُمَّ نَكَتَ بِهَا فِي الْاَرْضِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ اَوِ النَّارِ، وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: اَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، اَمَّا اَهْلُ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ، وَاَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى) (الليل: 6)

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنازہ میں گئے جب ہم ''بقیع'' میں موجود تھے تو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے' آپ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تشریف فرما ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس چھڑی کے ذریعے کچھ دیر زمین کو کریدتے رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو بھی جان پیدا ہوتی ہے اس کا جنت یا جہنم کا مخصوص ٹھکانہ نوٹ کر لیا جاتا ہے' اور یہ نوٹ کر لیا جاتا ہے کہ وہ بدنصیب ہوگی' یا خوش نصیب ہوگی؟ راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے بارے میں لکھے ہوئے پر تکیہ نہ کر لیں؟ اور عمل کو ترک کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جی نہیں! بلکہ تم عمل کرو! کیونکہ ہر کسی کو آسانی فراہم کی جاتی ہے' جو بدنصیب لوگ ہیں' اُن کے لیے بدنصیبوں کے عمل کو آسان کر دیا جاتا ہے' اور جو خوش نصیب لوگ ہیں' ان کے لیے خوش نصیبوں کے عمل کو آسان کر دیا جاتا ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''پس وہ شخص' جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا' اور پرہیزگاری اختیار کی' اور اچھی بات کی تصدیق کی' تو ہم اس کے لیے سہولت کو آسان کر دیں گے' اور جس نے بخل سے کام لیا اور بے نیازی اختیار کی' اور اچھی بات کو جھٹلایا' ہم اس کے

لیے تنگی کو آسان کردیں گے''۔

20075 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اجْتَنِبُوا الْكَلَامَ فِي الْقَدَرِ، فَإِنَّ الْمُتَكَلِّمِينَ فِيهِ يَقُولُونَ بِغَيْرِ عِلْمٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

''تقدیر کے بارے میں کلام کرنے سے اجتناب کرو! کیونکہ اس کے بارے میں کلام کرنے والے لوگ علم کے بغیر بات کرتے ہیں''۔

20076 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: اِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ: الْهُدَى وَالْكَلَامُ، فَاَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ، وَاَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلَا اِيَّاكُمْ وَالْمُحَرَّمَاتِ وَالْبِدَعَ، فَاِنَّ شَرَّ الْاُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ ضَلَالَةٌ. اَلَا لَا يَطُولُ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ، اَلَا كُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، اَلَا اِنَّ الْبَعِيدَ مَا لَيْسَ بِآتٍ. اَلَا اِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ، وَاِنَّ السَّعِيدَ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، اَلَا وَاِنَّ شَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ، اَلَا وَاِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ فِي جِدٍّ وَلَا هَزْلٍ، وَلَا اَنْ يَعِدَ الرَّجُلُ صَبِيَّهُ ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ، اَلَا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُورِ، وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ: صَدَقَ وَبَرَّ. وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ: كَذَبَ وَفَجَرَ، وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا، وَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا ثُمَّ قَالَ: (ص:117) اِيَّاكُمْ وَالْعِضَةَ، اَتَدْرُونَ مَا الْعِضَةُ؟ النَّمِيمَةُ، وَنَقْلُ الْاَحَادِيثِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دو چیزیں ہیں' ہدایت اور کلام' سب سے خوبصورت کلام' اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے خوبصورت ہدایت' حضرت محمد ﷺ کی ہدایت ہے۔

خبردار! حرام قرار دی ہوئی چیزوں اور بدعتوں سے بچ کے رہو! کیونکہ اُمور میں سب سے برا وہ ہے' جو نیا پیدا شدہ ہو' اور ہر نئی پیدا شدہ چیز' گمراہی ہے۔

خبردار! تمہاری امیدیں طویل نہ ہوں' ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔

خبردار! ہر وہ چیز جو آنے والی ہو' وہ قریب ہے۔

خبردار! ہر وہ چیز دور ہے' جو آنے والی نہ ہو۔

خبردار! بدنصیب وہ ہے' جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدنصیب ہو' اور سعادت مند وہ ہے' جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے اور نقل کی جانے والی سب سے بری بات وہ ہے' جو جھوٹی بات ہو۔

خبردار! جھوٹ بولنا سنجیدگی' یا مذاق (کسی بھی صورت میں) درست نہیں ہے' اور یہ بھی درست نہیں ہے' کہ آدمی اپنے بچے کے ساتھ کوئی وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کرے۔

خبردار! جھوٹ' برائی کی طرف لے جاتا ہے' اور برائی' جہنم کی طرف لے جاتی ہے' اور سچ' نیکی کی طرف لے جاتا ہے' اور نیکی' جنت کی طرف لے جاتی ہے' سچے شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے: اس نے سچ بولا اور نیکی کی' اور جھوٹے کے بارے میں کہا جاتا ہے: اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ' جھوٹ بولتا ہے' یہاں تک کہ اُسے ''کذاب'' نوٹ کرلیا جاتا ہے' اور (یا) وہ سچ بولتا ہے' یہاں تک کہ اُسے ''صدیق'' نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم ''عضہ'' سے بچ کے رہنا! کیا تم جانتے ہو' عضہ کیا ہے؟ چغلی کرنا' اور باتیں منتقل کرنا۔

20077 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے''۔

20078 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' جو انہوں نے عمل کرنا تھا''۔

20079 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ سَلْمَانَ، قَالَ: اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ خَدَمٌ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ: مَا يُعْجِبُوْنَ اَكْرَمَهُمُ اللّٰهُ وَاَكْرِمْ بِهِمْ

✵✵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشرکین کی اولاد' اہل جنت کی خدمت گزار ہوں گے۔

حسن فرماتے ہیں: حیرانگی کس بات کی ہے؟ اللہ تعالیٰ (اس طرح سے) انہیں عزت عطا کرے گا' اور ان کے ذریعے (اہل جنت کو) عزت عطا کرے گا۔

20080 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ بِقَدَرٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عاجز ہونا (یا بیوقوف ہونا) اور عقل مند ہونا بھی' تقدیر میں طے شدہ ہے۔

20081 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ: لَنْ يَّجِدَ رَجُلٌ طَعْمَ الْاِيْمَانِ، وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، وَيَعْلَمَ اَنَّهٗ مَيِّتٌ وَّاَنَّهٗ مَبْعُوْثٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص ایمان کا ذائقہ نہیں پائے گا- انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر یہ بات کہی- جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا' اور یہ بات جان نہیں لیتا کہ وہ مر جائے گا' اور اُسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

20082 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَجِدُ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ: تَرْكُ الْمِرَاءِ فِی الْحَقِّ، وَالْكَذِبُ فِی الْمُزَاحَةِ، وَيَعْلَمُ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهٗ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ اُن کی وجہ سے ایمان کی حلاوت پالے گا' حق کے بارے میں بحث کو ترک کر دینا' مذاق کے طور پر جھوٹ کو ترک کر دینا' اور یہ بات جان لینا کہ اسے جو چیز لاحق ہونی تھی' وہ اسے لاحق ہوئے بغیر نہیں رہنی تھی' اور جو چیز اُسے لاحق نہیں ہونی تھی' وہ اُسے لاحق نہیں ہو سکتی۔

20083 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَجَّاجِ - رَجُلٌ مِّنَ الْاَسْدِ - قَالَ: سَاَلْتُ سَلْمَانَ: كَيْفَ الْاِيْمَانُ بِالْقَدَرِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ يَّعْلَمَ الرَّجُلُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهٗ، فَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ بِالْقَدَرِ

✵✵ ابواسحاق نے' بنو اسد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص حجاج کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اے ابوعبداللہ! تقدیر پر ایمان رکھنے کی کیفیت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

''آدمی اپنی ذات میں یہ بات جان لے (یعنی اس پر یقین رکھے) کہ جو چیز اُسے لاحق ہونی ہے' وہ اسے لاحق ہوئے بغیر نہیں رہے گی' اور جو اُسے لاحق نہیں ہونی' وہ اُسے لاحق نہیں ہو سکتی' یہی تقدیر پر ایمان ہے''۔

20084 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: لَمَّا رُمِیَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ جَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ صَدْرِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ: (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا) (الأحزاب: 38)

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: جنگ جمل کے موقع پر' جب حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو انہوں نے اپنے سینے سے خون پونچھنا شروع کیا اور وہ یہ کہا (یعنی وہ یہ آیت پڑھ رہے تھے:)

''اور اللہ کا امر (یعنی حکم) طے شدہ تقدیر ہے''۔

20085 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ كَذَّبَ بِالْقُرْاٰنِ

✵✵ حسن فرماتے ہیں: جو شخص تقدیر کو جھٹلاتا ہے' وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔

20086 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: الْاٰجَالُ،

وَالْاَرْزَاقُ، وَالْبَلَاءُ، وَالْمَصَائِبُ، وَالْحَسَنَاتُ بِقَدَرٍ مِّنَ اللّٰهِ، وَالسَّيِّئَاتُ مِنْ اَنْفُسِنَا وَمِنَ الشَّيْطَانِ

✱✱ حسن فرماتے ہیں: ''آجال'' (یعنی زندگی کی آخری حد یعنی موت کا وقت) رزق' آزمائش' مصیبتیں' اور نیکیاں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے (مقرر کی ہوئی) تقدیر کے مطابق ہوتی ہیں' اور برائیاں' ہماری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں۔

20087 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ، هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ: (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) (الروم: 30)، قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: كَيْفَ تُحَدِّثُ بِهٰذَا وَاَنْتَ عَلٰى غَيْرِهِ؟ قَالَ: نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' پھر اس کے ماں باپ اُسے یہودی' یا عیسائی' یا مجوسی بنا دیتے ہیں' جیسے بڑا جانور' بچے کو جنم دیتا ہے' تو کیا تمہیں اُس میں کوئی ایسا ملتا ہے' جس کا کوئی عضو کٹا ہوا ہو (یہ تو لوگ بعد میں اُس کا کوئی عضو کاٹ دیتے ہیں)''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ فطرت ہے' جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے کہا: آپ اسے کیسے روایت کرتے ہیں' جبکہ آپ کا موقف دوسرا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم وہ چیز بیان کر دیتے ہیں' جو ہم نے سنی ہے۔

20088 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا، وَاَنَّهُ قَالَ: اِنَّ كُلَّ مَالٍ نَحَلْتُ عِيَالِيْ فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ، وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ كُلَّهُمْ حُنَفَاءَ، فَاَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا، وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: (ص:121) يَا رَبِّ، اِذًا يَثْلَغُوا رَاْسِيْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ خُبْزَةً، فَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ، وَقَدْ اَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَؤُهُ فِي الْمَنَامِ وَالْيَقَظَةِ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَاَنْفِقْ يُنْفَقْ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نُمِدَّكَ بِخَمْسَةِ اَمْثَالِهِمْ، وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ، ثُمَّ قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: اِمَامٌ مُقْسِطٌ وَّرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ غَنِيٌّ عَفِيْفٌ مُتَصَدِّقٌ، وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ، الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَّا يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا، وَرَجُلٌ اِنْ

اَصْبَحَ اَصْبَحَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَرَجُلٌ لَّا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا ذَهَبَ بِه، وَالشِّنْظِيرُ الْفَاحِشُ. قَالَ: وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ

✵✵ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اُن امور کی تعلیم دوں' جن سے تم ناواقف ہو' جن کے بارے میں اس نے مجھے آج علم عطا کیا ہے' اس نے یہ فرمایا ہے: ہر وہ مال' جو میں اپنے عیال کو عطیے کے طور پر دوں' وہ ان کے لیے حلال ہوگا' میں اپنے بندوں کو پیدا کرتا ہوں' تو وہ سب لوگ سیدھے راستے پر ہوتے ہیں' پھر شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کے دین کے حوالے سے انہیں بھٹکا دیتے ہیں' اور وہ (شیاطین) اُن کے لیے وہ چیزیں حرام کر دیتے ہیں' جو میں نے حلال قرار دی ہیں' شیاطین اُنہیں یہ ہدایت کرتے ہیں' کہ وہ کسی کو میرا شریک سمجھیں' حالانکہ میں نے اس کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف نظر کی' تو اس نے ان پر ناراضگی کی' عربیوں پر بھی اور عجمیوں پر بھی' البتہ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ بچے ہوئے افراد کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں' میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! ایسی صورت میں' وہ میرا سر توڑ دیں گے' یہاں تک کہ اس کی روٹی بنا دیں گے' تو پروردگار نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے مبعوث کیا ہے' تا کہ تمہیں آزمائش کا شکار کروں' اور تمہارے حوالے سے (دوسرے لوگوں کو) آزمائش کا شکار کروں' میں نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے' جس کو پانی نہیں دھوئے گا (یعنی وہ نہیں مٹے گی) تم اسے نیند اور بیداری کے عالم میں پڑھو گے' تم ان کے ساتھ جنگ کرو' ہم تمہاری مدد کریں گے' تم خرچ کرو' تم پر خرچ کیا جائے گا' تم لشکر بھیجو' ہم اس جیسے پانچ گنا (یعنی فرشتوں کے لشکروں) کے ذریعے تمہاری مدد کریں گے' جو تمہاری فرمانبرداری کرتے ہیں' انہیں ساتھ لے کر تم اُن سے لڑائی کرو جو تمہاری نافرمانی کرتے ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں' عادل حکمران' وہ مہربان شخص' جو اپنے ہر رشتہ دار اور مسلمانوں کے لئے نرم دل ہو' اور ایسا خوشحال شخص' جو پاکدامن ہو اور صدقہ کرنے والا ہو' اور اہل جہنم' پانچ قسم کے لوگ ہیں' وہ کمزور شخص' جس کی کوئی رائے نہ ہو' جو لوگ تمہارے درمیان تابع ہو کر رہیں' اور وہ اس کے ذریعے اہل یا مال نہ چاہتے ہوں' اور وہ شخص جو ایسی حالت میں صبح کرے کہ وہ تمہارے اہل خانہ اور تمہارے مال کے حوالے سے تمہیں دھوکہ دینے والا ہو' اور وہ شخص' جس کا لالچ پوشیدہ نہ ہو' کوئی چیز کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو' وہ اُس کو لے جائے' اور برے اخلاق کا مالک' بدزبان شخص''۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل اور جھوٹ کا بھی ذکر کیا۔

20089 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكِلِ النَّاسَ اِلَى الْقَدَرِ وَاِلَيْهِ يَعُوْدُوْنَ

✵✵ مطرف بن عبداللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تقدیر کے سپرد نہیں کیا ہے اور اسی کی طرف انہوں نے لوٹنا ہے۔

20090 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَاَفْضَى بِهِمُ الْقَتْلُ اِلَى الذُّرِّيَّةِ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى قَتْلِ الذُّرِّيَّةِ؟، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسُوا اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَقَالَ: اِنَّ كُلَّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهُ

✸✸ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی' ان لوگوں نے جنگ کے دوران (دشمن کے کچھ) بچوں کو بھی قتل کردیا' نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے دریافت کیا: تم لوگوں نے بچوں کو کیوں قتل کیا؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ لوگ مشرکین کی اولاد نہیں تھے؟ پھر نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' جب تک وہ پوری طرح بولنے کے قابل نہیں ہوتا''۔

20091 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ: اَمَّا بَعْدُ، اِنَّ اسْتِعْمَالَكَ سَعْدَ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى عُمَانَ كَانَ مِنَ الْخَطَايَا الَّتِيْ قَدَّرَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، وَقَدَّرَ اَنْ تُبْتَلٰى بِهَا

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے' عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا:

''امابعد! تم نے عمان پر سعد بن مسعود کو گورنر مقرر کیا ہے' یہ ان غلطیوں میں سے ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں تقدیر میں طے کی تھیں' اور اس نے تقدیر میں یہ طے کیا تھا کہ تمہیں اس حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے''۔

20092 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبِيْ، اَنَّ اَبَا الْمِقْدَامِ، قَالَ لِوَهْبٍ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ قَدْ جَالَسْتُكَ، وَقُلْتَ فِي الْقَدِيْمِ: جَالَسْتُ عَطَاءً، وَمُجَاهِدًا فَخَالَفُوْكَ، قَالَ: كُلٌّ مُصِيبٌ، هٰؤُلَاءِ نَزَّهُوا اللّٰهَ، وَهٰؤُلَاءِ غَضِبُوْا لِلّٰهِ، وَاَخْطَاُوا فِي التَّفْسِيْرِ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بتایا: ابومقدام نے وہب سے کہا: اے ابو محمد! میں آپ کے ساتھ بیٹھتا رہا ہوں' قدیم (شاید یہاں لفظ تقدیر ہونا چاہیے) کے بارے میں' آپ کا ایک موقف ہے' میں عطاء اور مجاہد کے ساتھ بیٹھتا رہا ہوں' تو ان کی رائے آپ کے برخلاف ہے' تو وہب نے کہا: سب ٹھیک ہیں' کچھ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ کو بیان کیا' اور کچھ نہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر غصے کا اظہار کیا' اور وضاحت کرتے ہوئے غلطی کی۔

20093 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَلَكَ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُوْلُ: اُكْتُبْ اَجَلَهُ وَعَمَلَهُ، وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَكُوْنَ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ الَّذِيْ سَبَقَ، فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى

يَكُوْنَ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ الَّذِىْ سَبَقَ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 'جو صادق و مصدوق ہیں' انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے:

''تم میں سے کسی ایک شخص کو اُس کی ماں کے پیٹ میں' چالیس راتوں تک (نطفے کی شکل میں) رکھا جاتا ہے' پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے' پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ چار کلمات (یعنی امور) کے ہمراہ' ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' اور فرماتا ہے: اس کی (زندگی کی) آخری حد (یعنی موت کا متعین وقت) اور اس کا عمل نوٹ کرلو!''

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) کوئی شخص' اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان' صرف ایک ذراع کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے' پھر (تقدیر کا) لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے' جو پہلے سے طے شدہ ہے' اور اس کا اہل جہنم کے عمل کے ہمراہ خاتمہ ہوتا ہے' اور کوئی شخص' اہل جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس (شخص) کے اور اس (جہنم) کے درمیان ایک ذراع کا فاصلہ رہ جاتا ہے' تو اس کے بارے میں پہلے سے طے شدہ (تقدیر کا) لکھا غالب آ جاتا ہے' اور وہ اہل جنت کا عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے''۔ *

20094 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، وَكَانُوْا قَبْضَتَيْنِ، فَقَالَ لِمَنْ فِىْ يَمِيْنِهِ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ، وَقَالَ لِمَنْ فِى الْاُخْرَى: ادْخُلُوا النَّارَ وَلَا اُبَالِىْ، فَذَهَبَتْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✵✵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو وہ دو مٹھیوں میں تھی' اس نے دائیں مٹھی میں موجود لوگوں سے کہا: تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ' اور اُس نے دوسری والی میں' موجود لوگوں سے کہا: تم جہنم میں داخل ہو جاؤ! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے' تو قیامت کے دن تک (یہی حکم پورا ہوتا) رہے گا''۔

20095 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، طُوْبٰى لِهٰذَا، لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا، وَلَمْ يَدْرِهِ، عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِىْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ

---

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (4708) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' سفیان ثوری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (4/135 و 161) پر' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2643) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' اعمش کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✸✸ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس انصار کے ایک بچے (کی میت) کو لایا گیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: اس کے لیے مبارکباد ہے' اس نے کوئی برائی نہیں کی' اس کو اس (برائی) کا پتہ ہی نہیں تھا' یہ جنت کی ایک چڑیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا:

''اے عائشہ! اس کے علاوہ بھی' تو ہو سکتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے' اور اُس کے لیے اس کے اہل کو پیدا کیا ہے' اور اُس نے جہنم کو پیدا کیا ہے اور اس کے لیے اس کے اہل کو پیدا کیا ہے' اس نے انہیں اس کے لیے اس وقت پیدا کیا' جب وہ اپنے باپ دادا کی پشتوں میں تھے''۔

20096 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ: لَوْ حَرَسْنَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّهُ مُحَارِبٌ وَّلَا نَاْمَنُ اَنْ يُغْتَالَ، قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ نَحْرُسُهُ عِنْدَ بَابِ حُجْرَتِهِ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟، قُلْنَا: حَرَسْنَاكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّكَ مُحَارِبٌ وَّخَشِينَا اَنْ تُغْتَالَ فَحَرَسْنَاكَ، فَقَالَ: اَمِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ تَحْرُسُونِي اَمْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ؟، قُلْنَا: لَا، بَلْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَكَيْفَ نَسْتَطِيعُ اَنْ نَحْرُسَكَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ: فَاِنَّهُ لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى يُقَدَّرَ فِي السَّمَاءِ، وَلَيْسَ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَدْفَعَانِ عَنْهُ، وَيَكْلَآنِهِ حَتّٰى يَجِيْءَ قَدَرُهُ، فَاِذَا جَاءَ قَدَرُهُ خَلَّيَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَدَرِهِ

✸✸ یعلیٰ بن مرہ بیان کرتے ہیں: ہم' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھی اکٹھے ہوئے' میں نے کہا: اگر ہم امیر المومنین کا پہرہ دیں' تو یہ مناسب ہوگا' کیونکہ وہ جنگ کر رہے ہیں اور ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ان پر دھوکے سے حملہ ہو سکتا ہے' راوی کہتے ہیں: ہم ان کے حجرے کے دروازے کے پاس پہرہ دیتے رہے' یہاں تک کہ وہ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے' انہوں نے دریافت کیا: تم لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم نے کہا: اے امیر المومنین! ہم آپ کے لئے پہرہ دے رہے تھے' کیونکہ آپ جنگ کر رہے ہیں' تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ پر دھوکے سے حملہ نہ ہو جائے' تو ہم آپ کی پہریداری کر رہے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آسمان والوں سے بچاؤ کے لئے' تم میری پہریداری کر رہے تھے؟ یا زمین والوں سے بچاؤ کے لئے کر رہے تھے؟ ہم نے کہا: جی نہیں! بلکہ زمین والوں سے بچاؤ کے لیے کر رہے تھے' آسمان والوں سے بچاؤ کے لئے' ہم آپ کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''زمین میں کوئی بھی چیز اُس وقت تک رونما نہیں ہوتی ہے' جب تک وہ آسمان میں تقدیر میں طے نہ ہوئی ہو' اور ہر شخص کے ہمراہ دو فرشتے متعین ہوتے ہیں' جو اُس سے (تکالیف ومشکلات وغیرہ کو) پرے کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ وہ چیز آ جائے' جو اس شخص کی تقدیر میں ہو' جب اس کی تقدیر (میں' طے شدہ کا کوئی معاملہ) آ جائے' تو وہ دونوں فرشتے اُس شخص اور اس کی تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں''۔

20097 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ لِاَبِي مُوسَى: وَدِدْتُ

اَنِّیْ اَجِدُ مَنْ اُخَاصِمُ اِلَيْهِ رَبِّی، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَی: اَنَا، فَقَالَ عَمْرٌو: اَيُقَدِّرُ عَلَیَّ شَيْئًا وَّيُعَذِّبُنِیْ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَی: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّهٗ لَا يَظْلِمُهٗ، فَقَالَ: صَدَقْتَ

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ میں کسی ایسے شخص کو پالوں' جس کے سامنے میں اپنے پروردگار کے حوالے سے معاملہ پیش کرسکوں' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا کر دیتا ہوں' حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا پروردگار نے (خود ہی) ہمارے بارے میں تقدیر میں کچھ طے کیا ہے' اور پھر وہ اس کی وجہ سے ہمیں عذاب دے گا؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیوں؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیونکہ وہ بندے پر ظلم نہیں کرے گا' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

20098 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِیِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: ابْنَ آدَمَ، لَمْ تُوَكَّلْ اِلَی الْقَدَرِ وَاِلَيْهِ تَصِيرُ

مطرف بن عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تمہیں' تقدیر کے سپرد نہیں کیا گیا اور تم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

20099 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ طَاوُسٍ، وَعِنْدَهٗ ابْنٌ لَّهٗ، اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ: صَالِحٌ، يَتَكَلَّمُ فِی الْقَدَرِ فَتَكَلَّمَ بِشَیْءٍ فَتَنَبَّهَ، فَاَدْخَلَ ابْنُ طَاوُسٍ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ لِابْنِهٖ: اَدْخِلْ اَصَابِعَكَ فِیْ اُذُنَيْكَ وَاشْدُدْ، فَلَا تَسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ شَيْئًا فَاِنَّ الْقَلْبَ ضَعِيفٌ

معمر بیان کرتے ہیں: میں' طاؤس کے صاحبزادے کے پاس موجود تھا' اُن کے پاس ان کا ایک بیٹا بھی موجود تھا' اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا' جس کا نام صالح تھا' اس نے کسی چیز کے بارے میں گفتگو شروع کی' تو طاؤس کے صاحبزادے متنبہ ہوئے' انہوں نے اپنی دو انگلیاں دونوں کانوں میں ڈال لیں اور انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: تم بھی اپنی انگلیاں' اپنے دونوں کانوں میں ڈال لو' اور اچھی طرح ڈالنا کہ تم اس کی بات میں سے کچھ بھی نہ سن سکو' کیونکہ دل' کمزور ہوتے ہیں۔

20100 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ، صَاحِبٍ لَّهٗ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ شَيْئًا يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ عَنِ النَّارِ اِلَّا قَدْ بَيَّنْتُهٗ لَكُمْ، وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رَوْعِی، وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهَا لَا تَمُوْتُ نَفْسٌ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَ اَقْصٰی رِزْقِهَا، وَاِنْ اَبْطَاَ عَنْهَا، فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ اَحَدَكُمُ اسْتِبْطَاءُ رِزْقِهٖ اَنْ يَّخْرُجَ اِلٰی مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنَّهٗ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ

معمر نے' عمر نامی راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس کے ایک ساتھی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جو تمہیں جنت کے قریب کر سکتی ہو اور جہنم سے دور کر سکتی ہو مگر یہ کہ میں نے اُسے تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے روح القدس نے میرے من میں یہ بات ڈالی ہے اور اس نے مجھے یہ بتایا ہے: کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا پورا رزق وصول نہیں کر لے گا خواہ اس رزق کو آنے میں تاخیر ہو (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور رزق کے حصول میں احتیاط کرو کسی کے رزق میں تاخیر اُسے اِس بات پر نہ ابھارے کہ وہ نکل کر اس چیز کی طرف چلا جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہے کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہے اُسے اس کی فرمانبرداری کے ذریعے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے"۔

20101 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْقَدَرِ، فَقَالَ: مَا قَدَّرَ اللّٰهُ فَقَدْ قَدَّرَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں جو بھی طے کیا ہے وہ طے کیا ہے (یا وہی تقدیر ہے)۔

20102 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَـنْ مَّـعْـمَـرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ هَوَانَا عَلٰى سِوَاكَ، فَقَالَ: اِنَّ الْهَوٰى كُلَّهُ ضَلَالَةٌ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے ہماری نفسانی خواہشات کو آپ کے مطابق بنایا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نفسانی خواہشات مکمل طور پر گمراہی ہیں۔

20103 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنَ الْهَوٰى، وَالْغَضَبِ، وَالطَّمَعِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا جس کو نفسانی خواہش غضب اور لالچ سے بچالیا گیا۔

بَابُ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ

باب: ایمان اور اسلام کا تذکرہ

20104 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِـيْ اُمَـامَةَ، قَـالَ: قَـالَ رَجُلٌ: مَا الْاِثْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ فَدَعْهُ، قَالَ: فَمَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: مَنْ سَاءَ تْهُ سَيِّئَاتُهُ، وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ

✵✵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

''جو چیز تمہارے سینے میں کھٹکے' تم اُسے چھوڑ دو!'' اُس نے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اپنی برائیاں بری لگیں' اور اچھائیاں اچھی لگیں' وہ مؤمن ہے''۔

20105 - اَخْبَرَنَا عبد الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاِيْمَانُ بِضْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ - اَوْ قَالَ: بِضْعَةٌ وَّسِتُّوْنَ - بَابًا، اَفْضَلُهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَصْغَرُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ساٹھ سے کچھ زیادہ دروازے ہیں' اُن میں سب سے زیادہ فضیلت والا (عمل) اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس میں سب سے چھوٹا (عمل) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیاء' ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

20106 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِىْ سَفَرٍ، فَلَقِىَ رَكْبًا فَقُلْنَا: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: نَحْنُ الْمُؤْمِنُوْنَ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: فَهَلَّا قَالُوْا: نَحْنُ اَهْلُ الْجَنَّةِ

✵✵ شقیق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ان کی ملاقات کچھ مسافروں سے ہوئی' ہم نے دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: ہم مومن ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے یہ کیوں نہیں کہا: ہم جنتی ہیں۔

20107 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ يُّسْلِمَ قَلْبُكَ لِلّٰهِ، وَاَنْ يَّسْلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ، قَالَ: فَاَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْاِيْمَانُ، قَالَ: وَمَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، قَالَ: فَاَىُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْهِجْرَةُ، قَالَ: وَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ السُّوْءَ، قَالَ: فَاَىُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْجِهَادُ، قَالَ: وَمَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: اَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ اِذَا لَقِيْتَهُمْ، قَالَ: فَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ، قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا: حَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ، اَوْ عُمْرَةٌ

✵✵ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تمہارا دل' اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو' اور مسلمان' تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے سلامت (یعنی محفوظ) رہیں' اُس نے دریافت کیا: کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان' اس نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ

زندہ کیے جانے پر ایمان رکھو اُس نے دریافت کیا: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہجرت' اس نے دریافت کیا: ہجرت سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم برائی سے لاتعلق ہو جاؤ' اُس نے دریافت کیا: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد اُس نے دریافت کیا: جہاد سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کافروں کے ساتھ لڑائی کرو جب تمہارا اُن سے (میدان جنگ میں) سامنا ہو اُس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس (شخص) کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اُس کا خون بہا دیا جائے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پھر دو عمل ہیں' جو تمام اعمال سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اِن دونوں کی مانند عمل کیا ہو' مبرور حج اور عمرہ''۔

20108 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: كَانَ اَبِىْ اِذَا قِيلَ لَهُ: اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ قَالَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، لَا يَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میرے والد سے جب یہ دریافت کیا جاتا تھا: کیا آپ مومن ہیں؟ تو وہ یہ فرماتے تھے: میں' اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں' وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے۔

20109 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: جَاءَ اِلٰى اَبِىْ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنْتَ اَخِى، قَالَ: اَمِنْ بَيْنَ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُسْلِمِيْنَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص میرے والد کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ میرے بھائی ہیں' تو طاؤس نے جواب دیا: کیا اللہ تعالیٰ کے تمام مسلمان بندوں میں سے (صرف میں ہی تمہارا بھائی ہوں؟)۔

20110 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ، فَقَرَاَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (لَيْسَ الْبِرَّ) (البقرة: 177) اَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ"

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق کی طرف' یا مغرب کی طرف پھیرلو''- نبی اکرم ﷺ نے یہ پوری آیت تلاوت کی تھی۔

20111 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ، قَالَ: قُلْتُ:

حَدِّثْنِیْ بِحَدِیْثٍ اَنْتَفِعُ بِهٖ؟ قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ: قُلْتُ: مَا اَخْوَفُ مَا تَتَخَوَّفُ عَلَیَّ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے' جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم یہ کہو: میں' اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' اور پھر تم استقامت اختیار کرو''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ کو میرے بارے میں' سب سے زیادہ اندیشہ کس چیز کے حوالے سے ہے؟ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور پھر فرمایا: یہ (یعنی اِس سے ہے)۔

20112 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمَانَ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ لَّمْ یُهَاجِرْ فَقَدْ هَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ، وَآتِ الزَّكَاةَ، وَحِجَّ الْبَیْتَ، وَصُمْ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَانْزِلْ مِنْ قَوْمِكَ حَیْثُ اَحْبَبْتَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: بنوسلیمان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: یارسول اللہ! مجھے یہ پتہ چلا ہے' جس شخص نے ہجرت نہیں کی' وہ ہلاکت کا شکار ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم نماز ادا کرو' تم زکوٰۃ دو' بیت اللہ کا حج کرو' رمضان کے مہینے کے روزے رکھو اور اپنی قوم کے علاقے میں جہاں چاہو ٹھہرے رہو''۔

20113 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَاَكَلَ ذَبِیحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ، لَهٗ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَیْهِ مَا عَلَی الْمُسْلِمِ، وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتا ہو' اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو' وہ مسلمان ہو گا' اُسے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے' جو کسی مسلمان کو حاصل ہوتے ہیں' اور اس پر وہ تمام فرائض عائد ہوں گے' جو کسی مسلمان پر عائد ہوتے ہیں اور اس کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا''۔

20114 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مِسْمَارٍ، وَجَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ: مَا اَنْتَ یَا حَارِثُ بْنَ مَالِكٍ؟، قَالَ: مُؤْمِنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا؟، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا، قَالَ: فَاِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِیْقَةً، فَمَا حَقِیْقَةُ ذٰلِكَ؟، قَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِیْ مِنَ الدُّنْیَا، وَاَسْهَرْتُ لَیْلِیْ، وَاَظْمَاْتُ نَهَارِیْ، وَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ حِیْنَ یُجَاءُ بِهٖ، وَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْهَا، وَكَاَنِّیْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مُؤْمِنٌ نُوِّرَ قَلْبُهٗ

✵✵ معمر نے' صالح بن مسمار اور جعفر بن برقان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن

مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: حارث بن مالک تم کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: یارسول اللہ! مومن ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: واقعی مومن ہو؟ انہوں نے عرض کی: واقعی مومن ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تو اس کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے لاتعلق کرلیا ہے، میں رات بھر جاگتا رہتا ہوں (یعنی نوافل پڑھتا رہتا ہوں) اور دن کو پیاسا رہتا ہوں (یعنی نفلی روزہ رکھتا ہوں) اور یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے میں اپنے پروردگار کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں، جب اس کے پاس لایا جائے گا اور یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے مل رہے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے میں اہل جہنم کی چیخ و پکار سن رہا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (تم ایک ایسے) مومن ہو، جس کے دل کو نورانی کردیا گیا ہے۔

20115 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ بِعَدَدِ اَصَابِعِي هٰذِهِ اَلَّا اَتَّبِعَكَ وَلَا اَتَّبِعَ دِيْنَكَ، وَاِنِّي اَتَيْتُ امْرَاً لَا اَعْقِلُ شَيْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَاِنِّي اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ اِلَيْنَا؟ فَقَالَ: اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ: بِالْاِسْلَامِ ثُمَّ بِالْاِسْلَامِ، فَقُلْتُ: مَا آيَةُ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُهُ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتُفَارِقُ الشِّرْكَ، وَاَنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ، اَخَوَانِ نَصِيرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ اَشْرَكَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ عَمَلًا، اِنَّ رَبِّي دَاعِيَّ وَسَائِلِي: هَلْ بَلَّغْتُ عِبَادَهُ، فَلْيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ، وَاِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ مُفَدَّمٌ عَلٰى اَفْوَاهِكُمْ بِالْفِدَامِ، فَاَوَّلُ مَا يُنْبِءُ عَنِ اَحَدِكُمْ فَخِذُهُ وَكَفُّهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَهٰذَا دِيْنُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَيْنَمَا تُحْسِنْ يَكْفِكَ، وَاِنَّكُمْ (ص:131) تُحْشَرُونَ عَلٰى وُجُوهِكُمْ وَعَلٰى اَقْدَامِكُمْ وَرُكْبَانًا

❊❊ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا علیہ السلام بیان نقل کرتے ہیں: میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس اس وقت تک نہیں آیا، جب تک میں نے اپنی ان انگلیوں کی تعداد میں، یہ قسم نہیں اٹھالی کہ میں نہ تو آپ کی پیروی کروں گا، اور نہ ہی آپ کے دین کی پیروی کروں گا، میں آیا ہوں، ایسی حالت میں کہ مجھے کسی چیز کا شعور نہیں ہے، سوائے اس کے، جس کے بارے میں اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تعلیم دیں، اور میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ہمراہ، ہماری طرف بھیجا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کے ہمراہ، اور صرف اسلام کے ہمراہ'' میں نے دریافت کیا: اسلام کی نشانی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، اور تم نماز قائم کرو، اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم شرک سے لاتعلق ہوجاؤ، اور ہر مسلمان، دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے وہ دونوں بھائی ہیں، جو ایک دوسرے کے مددگار رہوں گے، اللہ تعالیٰ ایسے مشرک کا عمل قبول نہیں کرے گا، جو مسلمان

ہونے کے بعد مشرک ہوگیا ہو میرا پروردگار مجھے بلائے گا اور مجھ سے دریافت کرے گا: کیا میں نے اس کے بندوں کو تبلیغ کردی تھی؟' تو تم میں سے موجود افراد' غیر موجود افراد تک تبلیغ کردیں' تمہیں ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ تمہارے منہ پر بندش ہوگی' اور تم میں سے کسی ایک کے بارے میں' سب سے پہلے اُس کا زانو اور اُس کی ہتھیلی خبر دیں گے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارا دین ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم جہاں کہیں بھی بھلائی کرو گے' وہ تمہارے لیے کفایت کرے گی' اور حشر کے دن' تمہیں تمہارے چہروں کے بل' اور قدموں کے بل' اور سواری پر (میدان محشر میں لایا) جائے گا"۔

20116 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَا اَحَدٌ اَقَرُّ عَيْنًا مِنْ مُؤْمِنٍ مُتَبَيِّنِ الْاِيْمَانِ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص' اس مومن سے زیادہ ٹھنڈی آنکھوں والا نہیں ہے' جس کا ایمان واضح ہو"۔

20117 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ فَاَفْشُوهُ بَيْنَكُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک "سلام" اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' تم اِسے اپنے درمیان پھیلاؤ"۔

بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

20118 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمْرِ، وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ

✵✵ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"(زیر ملکیت غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ) اچھا سلوک کرنا (مال و جان میں) اضافے کا باعث ہے' اور برے اخلاق نحوست ہیں' اور نیکی (یا صلہ رحمی) عمر میں' اضافے کا باعث ہے' اور صدقہ' بری موت کو روک دیتا ہے"۔

20119 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِمْتُ فَرَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِءٍ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذٰلِكَ الْبِرُّ. قَالَ: وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهِ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں سویا' تو میں نے (خواب میں) خود کو جنت میں دیکھا' میں نے ایک تلاوت کرنے والے کی آواز سنی تو دریافت کیا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی (یا صلہ رحمی) اسی طرح ہوتی ہے۔

(شاید راوی نے یہ بات بیان کی ہے:) وہ سب لوگوں سے زیادہ' اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے تھے۔

20120 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ مُوْسٰى، قَالَ: يَا رَبِّ، بِمَاذَا اَبَرُّكَ؟ قَالَ: بَرَّ وَالِدَيْكَ " حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں' تو پروردگار نے فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو' یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

20121 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمَّكَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اَبَاكَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ

✵✵ بہز بن حکیم بن معاویہ' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں' یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ (یعنی سوال کا جواب دیتے ہوئے) یہ بات ارشاد فرمائی' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا باپ' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔

20122 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ رَجُلٌ: اَوْصِنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ حُرِّقْتَ اَوْ نُصِّفْتَ، قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَرَّ وَالِدَيْكَ، وَلَا تَرْفَعْ عِنْدَهُمَا صَوْتَكَ، وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُنْيَاكَ فَاخْرُجْ لَهُمَا، قَالَ: زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، قَالَ: زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَدِّبْ اَهْلَكَ، وَاَنْفِقْ عَلَيْهِمْ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ، اَخِفْهُمْ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِيْ بِالْعَصَا: اللِّسَانَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ

✵✵ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے (کوئی) تلقین کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' اگرچہ تمہیں جلا دیا جائے' یا تمہارے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں' اُس نے عرض کی: یارسول

اللہ! مجھے مزید (نصیحت) کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اُن کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کرنا' اور اگر وہ تمہیں یہ ہدایت کریں کہ تم اپنی دنیا (کے مال واسباب سے) لاتعلق ہو جاؤ' تو تم ان دونوں کے لئے اس سے لاتعلق ہو جانا' اُس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے مزید (نصیحت) کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے اہل خانہ (یعنی بال بچوں) کی تربیت کرنا اور اپنی حیثیت کے مطابق اُن پر خرچ کرنا اور اُن سے اپنی لاٹھی اُٹھا کے نہ رکھنا' اور اللہ کی ذات کے بارے میں انہیں ڈراتے رہنا۔

معمر کہتے ہیں: بعض حضرات کے قول کے مطابق یہاں ''عصا'' سے مراد زبان ہے۔

20123 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: عَلِّقُوا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهَا

✵✵ داؤد بن علی' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوڑا (یعنی چابک' یا چھڑی) ایسی جگہ لٹکاؤ' جہاں وہ نظر آئے''۔

20124 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ، وَاَبُو عَامِرٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبَايَعُوهُ وَاَسْلَمُوا قَالَ: مَا فَعَلَتِ امْرَاَةٌ مِّنْكُمْ تُدْعَى كَذَا وَكَذَا؟، قَالُوْا: تَرَكْنَاهَا فِى اَهْلِهَا، قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهَا، قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِبِرِّهَا وَالِدَتَهَا، قَالَ: كَانَتْ لَهَا اُمٌّ عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ، فَجَاءَ هُمُ النَّذِيرُ اَنَّ الْعَدُوَّ يُرِيدُوْنَ اَنْ يُّغِيرُوْا عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ، فَارْتَحِلُوْا لِتَلْحَقُوا بِعَظِيمِ قَوْمِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهَا مَا تَحْتَمِلُ عَلَيْهِ فَعَمَدَتْ اِلَى اُمِّهَا، فَجَعَلَتْ تَحْمِلُهَا عَلَى ظَهْرِهَا، فَاِذَا اَعْيَتْ وَضَعَتْهَا، ثُمَّ اَلْزَقَتْ بَطْنَهَا بِبَطْنِ (ص:134) اُمِّهَا وَجَعَلَتْ رِجْلَيْهَا تَحْتَ رِجْلَىْ اُمِّهَا مِنَ الرَّمْضَاءِ حَتّٰى نَجَتْ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ کی بیعت کی' اور اسلام قبول کرلیا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس خاتون کا کیا حال ہے؟ جسے یہ کہا جاتا ہے' ان حضرات نے بتایا: ہم نے اس خاتون کو اس کے اہل خانہ میں چھوڑا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی مغفرت ہو چکی ہے' اُن حضرات نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کس وجہ سے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس خاتون کے اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے' راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کی ایک بوڑھی عمر رسیدہ والدہ تھیں' تو ایک ڈرانے والا یہ اطلاع لے کر آیا کہ آج رات دشمن تم لوگوں پر حملہ کردے گا' تو وہ لوگ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے' تا کہ اپنی قوم کے بڑے (سردار یا حصے) سے جا کے مل جائیں' اُس بوڑھی عورت کے ساتھ کوئی ایسا فرد نہیں تھا' جو اُسے اُٹھا سکے' تو وہ عورت (یعنی اُس بوڑھی عورت کی بیٹی) اپنی ماں کے پاس آئی اور اس نے اپنی ماں کو' اپنی پشت پر اُٹھا لیا' جب وہ تھک جاتی تھی' تو اسے (کچھ دیر کے لیے کمر سے) اتار دیتی تھی' وہ اپنا پیٹ' اپنی ماں کے پیٹ کے ساتھ لگا لیتی تھی' اور اپنے پاؤں' اپنی ماں کے پاؤں کے نیچے رکھ دیتی تھی' تا کہ

وہ گرم ریت سے بچی رہے یہاں تک کہ اس نے نجات پالی۔

20125 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَدَّ رَجُلًا مِّنَ الطَّرِيقِ اَرَادَ الْغَزْوَ بِغَيْرِ اِذْنِ اَبَوَيْهِ قَالَ: وَكَانَ اَبُوهُ حِيْنَ خَرَجَ قَدْ قَالَ قَوْلًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ قَالَ:

تَرَكْتَ اَبَاكَ مُرْعِشَةً يَدَاهُ ... وَاُمَّكَ مَا تُسِيغُ لَهَا شَرَابَا

اَتَاهُ مُهَاجِرَانِ تَكَنَّفَاهُ ... لِيَتْرُكَ شِيخَةً خَطِئَا وَخَابَا

اِذَا يَبْكِي الْحَمَّامُ بِبَطْنِ وَجٍّ ... عَلٰى بَيْضَاتِهٖ دَعَيَا كِلَابَا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے راستے سے ایک شخص کو واپس بھجوادیا' جو اپنے ماں باپ سے اجازت لئے بغیر جنگ میں حصہ لینا چاہتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ شخص گھر سے نکلا تھا' تو اس کے باپ نے اس کے بارے میں ایک بات کہی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع مل گئی (تو انہوں نے اسے واپس بھجوادیا' اگلے اشعار' شاید اُس شخص کے باپ کے ہیں:)

''تم نے اپنے باپ کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ اس کے ہاتھوں پر رعشہ طاری ہے' اور اپنی ماں کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ وہ اپنے پینے کے لئے پانی بھی خود نہیں لے سکتی' دو مہاجر (یعنی اُس شخص کے ماں باپ) اس کے پاس آئے' تا کہ اس کی پناہ حاصل کریں (وہ اس لئے نہیں آئے تھے) کہ وہ اُن بوڑھوں کو یوں چھوڑ جائے کہ اُن سے غلطی ہوئی ہو' اور وہ شرمندہ ہوں' 'وج' کے نشیبی حصے میں کبوتری' اپنے انڈوں پر روتی ہے' جب کتوں کو بلایا گیا ہو۔

20126 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَجٌّ وَادٍ مُّقَدَّسٌ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ

✵✵ سعید بن مسیب کہتے ہیں: ''وج'' ایک مقدس وادی ہے' یہ الفاظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت میں ہیں۔

20127 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ سِيرِيْنَ، (ص:135) يُحَدِّثُ اَنَّ فَتًى يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ كَانَ فِيْ صَوْمَعَةٍ يَتَرَهَّبُ فِيهَا، فَجَاءَتْهُ اُمُّهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ اَحَقُّ وَالصَّلَاةُ آثَرُ، فَلَمْ يُجِبْهَا، ثُمَّ جَاءَتْهُ الثَّانِيَةَ فَكَذٰلِكَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَغَضِبَتْ، فَقَالَتْ: لَا اَمَاتَنِيَ اللّٰهُ حَتّٰى اَرَاكَ مَعَ الْمُومِسَاتِ - تَعْنِيْ مَعَ الزُّنَاةِ - فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَجَاءَ رَاعِيْ غَنَمٍ يَوْمًا فَاسْتَظَلَّ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ، ثُمَّ مَرَّتْ جَارِيَةٌ هِنْدِيَّةٌ فَقَامَ اِلَيْهَا الرَّاعِيْ فَوَطِئَهَا، فَحَمَلَتْ، فَسَاَلُوهَا فَقَالَتْ: مِنَ الرَّاهِبِ، فَذَهَبُوْا اِلَيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ، فَاَرَادُوا اَنْ يَّهْدِمُوْا صَوْمَعَتَهٗ فَكَلَّمَهُمْ، وَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّفَرِّجَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: يَا مُرَائِي، هٰذِهِ الْجَارِيَةُ قَدْ حَمَلَتْ مِنْكَ، فَعَرَفَ اَنَّهَا دَعْوَةُ اُمِّهٖ، فَقَالَ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ، قَالَ: فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّفَرِّجَ عَنْهُ، فَقَامَ اِلَيْهَا، فَمَسَحَ بِيَدِهٖ عَلٰى بَطْنِهَا وَاِنَّهُمْ لَوَاقِفُوْنَ، فَقَالَ: مَنْ اَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِيْ آلِ فُلَانٍ، قَالَ: فَنَجَا

✵✵ معمر نے' اُس شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے ابن سیرین کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا

ہے: ایک نوجوان تھا' جس کا نام جریج تھا' وہ اپنے عبادت خانے میں رہبانیت کی زندگی گزار رہا تھا' اس کی ماں اس کے پاس آئی' اس (کی ماں) نے اسے سلام کیا (وہ اس وقت نماز پڑھ رہا تھا) اس نے سوچا نماز کا حق زیادہ ہے اور اسے ترجیح حاصل ہے' تو اس نے اپنی ماں کو جواب نہیں دیا' پھر اُس کی ماں دوسری مرتبہ اس کے پاس آئی' تو پھر ایسا ہی ہوا' پھر تیسری مرتبہ ایسا ہی ہوا' تو اس کی ماں کو غصہ آ گیا' اُس کی ماں نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت تک موت نہ دے' جب تک میں تمہیں ایسی حالت میں نہ دیکھ لوں کہ تم کسی گناہ گار عورت کے ساتھ ہو' اس کی مراد زنا کرنے والی عورت تھی' جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا' اتنا عرصہ گزر گیا' ایک دن بکریوں کا ایک چرواہا آیا' اور اس کے عبادت خانے کے سائے میں ٹھہر گیا' پھر وہاں سے ایک خوبصورت لڑکی گزری' وہ چرواہا اُس لڑکی کے پاس آیا' اس نے اس لڑکی کے ساتھ زنا کیا (جس کے نتیجے میں) وہ لڑکی حاملہ ہوگئی' لوگوں نے اس لڑکی سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا: کہ میں' راہب (یعنی جریج سے حاملہ ہوئی ہوں) لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کے ساتھ بات کرنا چاہی' لیکن جریج نے ان لوگوں کے ساتھ کوئی بات نہیں کی' لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ عبادت خانہ منہدم کر دیتے ہیں' تو جریج نے ان لوگوں کے ساتھ بات چیت کی' اُس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ اُسے اِس معاملے سے نجات عطا کر دے' لوگوں نے کہا: اے دکھاوا کرنے والے شخص! یہ لڑکی تم سے حاملہ ہوئی ہے' جریج کو اندازہ ہو گیا کہ اُس کی ماں کی بددعا کی وجہ سے اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے' اس نے کہا: تم لوگ مجھے موقع دو! کہ میں دو نفل پڑھ لوں' پھر اس نے دو نفل پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسے کشادگی عطا کر دے' پھر وہ اُٹھ کر اس لڑکی کے پاس آیا اس نے اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پر پھیرا' لوگ کھڑے ہوئے تھے' جریج نے (بچے سے) دریافت کیا: تمہارا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: آل فلاں کا چرواہا' تو جریج کو نجات نصیب ہوئی۔

20128 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَّكُوْنُ لَهُ وَالِدَانِ اَوْ وَاحِدٌ فَيَبِيتَانِ عَلَيْهِ سَاخِطَيْنِ اِلَّا فُتِحَ لَهُ بَابَانِ مِنَ النَّارِ، وَاِنْ كَانَ وَاحِدٌ فَوَاحِدٌ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَاِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ: وَاِنْ كَانَ صَبَاحًا فَكَذٰلِكَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے ماں باپ ہوں' یا اُن دونوں میں سے کوئی ایک ہو' اور وہ دونوں اُس شخص (یعنی اپنے بیٹے) پر ناراضگی کے عالم میں' رات بسر کریں' تو اس شخص کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اگر (اُن دونوں' یعنی اس کے ماں باپ میں سے) ایک ہو' تو ایک (یعنی اُس شخص کے لئے جہنم کا' ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے)''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے دریافت کیا: اگرچہ اُن دونوں (ماں باپ نے) اس شخص کے ساتھ زیادتی کی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگرچہ اُن دونوں نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہو۔

آپ نے فرمایا: اور اگر صبح کے وقت ایسا ہو (یعنی اُس کے ماں باپ' یا دونوں میں سے کوئی ایک' دن بھر اُس سے ناراض رہے)' تو بھی اسی طرح ہوگا''۔

بَابُ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کی نافرمانی کرنا

20129 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، يَرْوِيهِ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ، وَلَا مُرْتَدٌّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَةٍ

✵✵ مجاہد روایت کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"(ماں باپ کا) نافرمان احسان جتانے والا باقاعدگی سے شراب پینے والا محرم کے ساتھ زنا کرنے والا اور ہجرت کے بعد مرتد ہو کر (یا پلٹ کر) واپس جانے والا دیہاتی جنت میں داخل نہیں ہوں گے"۔

20130 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: مَلْعُونٌ مَنْ سَبَّ اَبَاهُ، مَلْعُونٌ مَنْ سَبَّ اُمَّهُ، مَلْعُونٌ مَنْ نَزَعَ تُخُومَ الْاَرْضِ، مَلْعُونٌ مَنْ صَدَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ ضَالَّ سَائِلًا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"تورات میں یہ لکھا ہوا ہے: وہ شخص ملعون ہے جو اپنے باپ کو برا کہتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو اپنی ماں کو برا کہتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو زمین کی حد بندی کے نشان خراب کر دیتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو اللہ کی راہ سے روکتا ہے یا جو کسی سوال کرنے والے (شاید یہ مراد ہے راستہ دریافت کرنے والے) کو بھٹکا دیتا ہے"۔

20131 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ كَعْبًا عَنِ الْعُقُوقِ، مَا تَجِدُوْنَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ عُقُوقِ الْوَالِدِ؟ قَالَ: اِذَا اَقْسَمَ عَلَيْهِ لَمْ يُبِرَّهُ، وَاِنْ سَاَلَهُ لَمْ يُعْطِهِ، وَاِذَا ائْتَمَنَهُ خَانَهُ، فَذٰلِكَ الْعُقُوقُ

✵✵ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کعب احبار سے (والدین کی) نافرمانی کے بارے میں دریافت کیا: کہ والد کی نافرمانی کے بارے میں آپ لوگ اللہ کی کتاب (یعنی تورات) میں کیا پاتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

"جب وہ (اس کا باپ) اُسے قسم دے تو وہ اس قسم کو پورا نہ کرے اگر وہ (اس کا باپ) اس سے کچھ مانگے تو وہ اُس کو نہ دے جب وہ (اس کا باپ) اُسے امین بنائے تو وہ اُس کے ساتھ خیانت کرے یہ (سب) چیزیں نافرمانی شمار ہوں گی"۔

20132 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ، يَعْنِي الْاَعْلَامَ

✵✵ ابوہاشم واسطی نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے:)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو غیر اللہ کے نام پر (جانور کو) ذبح کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو زمین کے (حد بندی کے) نشانات تبدیل کرتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''منار'' سے مراد' اعلام (یعنی نشانات) ہیں۔

بَابُ مَنْ يُوَقَّرُ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

باب: کس کی تعظیم کی جائے؟ اور اس کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

20133 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُوَقَّرَ اَرْبَعَةٌ: الْعَالِمُ، وَذُو الشَّيْبَةِ، وَالسُّلْطَانُ، وَالْوَالِدُ، قَالَ: وَيُقَالُ: اِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ يَّدْعُوَ الرَّجُلُ وَالِدَهُ بِاسْمِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''سنت میں یہ بات شامل ہے کہ چار افراد کی تعظیم کی جائے' عالم' بوڑھا شخص' حکمران اور والد''۔

وہ کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: یہ چیز' بدتمیزی شمار ہوگی کہ آدمی اپنے باپ کو اُس کے نام کے ساتھ بلائے۔

20134 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَاٰى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا مِنْكَ؟، قَالَ: اَبِي، قَالَ: فَلَا تَمْشِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا تَجْلِسْ حَتّٰى يَجْلِسَ، وَلَا تَدْعُهُ بِاسْمِهِ، وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهُ

٭٭ ہشام بن عروہ' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک اور شخص کے آگے چلتے ہوئے دیکھا' تو دریافت کیا: اس کا تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ دوسرے شخص نے جواب دیا: یہ میرے والد ہیں' تو حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اِن کے آگے نہ چلو' اور تم اس وقت تک نہ بیٹھو' جب تک وہ نہ بیٹھ جائیں' اور تم انہیں ان کے نام کے ساتھ نہ بلانا' اور انہیں برا نہ کہلوانا'' (یعنی تم کسی دوسرے کے باپ کو برا نہ کہنا کہ وہ جواب میں تمہارے باپ کو برا کہے)۔

20135 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، لَا تَرْغَبْ فِي وُدِّ الْجَاهِلِ، فَيَرٰى اَنَّكَ تَرْضٰى عَمَلَهُ، وَلَا تَتَهَاوَنْ بِمَقْتِ الْحَكِيمِ فَيَزْهَدُ فِيكَ

٭٭ ابوعثمان نے' اہل بصرہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا:

''اے میرے بیٹے! تم جاہل شخص کی محبت میں رغبت نہ رکھنا' ورنہ وہ سمجھے گا کہ تم اس کے عمل سے راضی ہو' اور تم کسی دانشور کی ناراضگی کو ہلکا نہ لینا' ورنہ وہ تم سے لاتعلقی اختیار کر لے گا''۔

20136 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَسْنَدَ الْحَدِيثَ قَالَ: مِنْ تَعْظِيمِ جَلَالِ اللّٰهِ اَنْ يُوَقَّرَ ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْاِسْلَامِ

٭٭ امام عبدالرزاق نے' یہ روایت سند کے ساتھ بیان کی ہے' آپ ﷺ (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی عظمت کی تعظیم میں' یہ بات شامل ہے کہ بوڑھے مسلمان کا احترام کیا جائے''۔

بَابُ مَنْ مَّاتَ لَهُ وَلَدٌ

باب: جس کی اولاد فوت ہو جائے

20137 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَ تِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا شَاكٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ لَهُ، فَاِنَّهُ آخِرُ ثَلَاثَةٍ دَفَنْتُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُنَّةٌ حَصِينَةٌ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت' اپنے بیمار بیٹے کو ساتھ لے کر' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! آپ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں' کیونکہ یہ تین میں سے آخری ہے' باقی کو میں دفن کر چکی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مضبوط ڈھال (یعنی تمہارے فوت شدہ بچے تمہارے لئے جہنم سے بچاؤ کے لیے مضبوط رکاوٹ ہیں)''۔

20138 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: جَاءَ الزُّبَيْرُ بِابْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُؤْمِنَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُوْنَ: وَآبَاؤُنَا؟ فَيُقَالُ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ: وَآبَاؤُكُمْ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جن بھی دو مومن (یعنی میاں بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا اور اُن سے فرمائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ' تو بچے کہیں گے: اور ہمارے ماں باپ؟ تو تیسری مرتبہ میں' اُن سے کہا جائے گا: اور تمہارے ماں باپ بھی (یعنی وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں)''۔

20139 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے تین ایسے بچے فوت ہو جائیں' جو بلوغت تک نہ پہنچے ہوں' تو اس شخص کو آگ صرف قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی''۔

20140 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ مِّنْ اَبِي طَلْحَةَ ابْنٌ،

فَمَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ مِنْهُ، فَلَمَّا مَاتَ غَطَّتْهُ أُمُّهُ بِثَوْبٍ، فَدَخَلَ اَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: كَيْفَ اَمْسَى ابْنِي الْيَوْمَ؟ قَالَتْ: اَمْسَى هَادِئًا، فَتَعَشَّى، ثُمَّ قَالَتْ لَهُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ: اَرَايْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَعَارَكَ عَارِيَةً ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْكَ، اِذًا جَزِعْتَ، قَالَ: (ص:140) لَا، قَالَتْ: فَإِنَّ اللّٰهَ اَعَارَكَ عَارِيَةً فَاَخَذَهَا مِنْكَ، قَالَ: فَغَدَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا وَقَدْ كَانَ اَصَابَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ: فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللّٰهِ، فَذُكِرَ اَنَّهُ كَانَ خَيْرَ اَهْلِ زَمَانِهِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے بیٹا تھا' وہ اس بیماری میں مبتلا ہوا' جس میں بعد میں اس کا انتقال ہوگیا' جب اس کا انتقال ہوگیا' تو اس کی والدہ نے اسے کپڑے کے ذریعے ڈھانپ دیا' جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے' تو انہوں نے دریافت کیا: آج میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ پرسکون ہے' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا کھایا' رات کو کسی وقت سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص آپ کو کوئی چیز عاریت کے طور پر دے اور پھر وہ چیز واپس لے' تو کیا آپ آہ وفغاں کریں گے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں' تو سیّدہ اُمّ سلیم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک چیز عاریت کے طور پر دی تھی' وہ اُس نے آپ سے واپس لے لی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے قول کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' اُس رات وہ اس سے پہلے سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر چکے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لیے' تمہاری گزشتہ رات میں برکت رکھے''۔

راوی کہتے ہیں: تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک بچے کو جنم دیا' جس کا نام عبداللہ تھا' یہ بات بھی کہی گئی ہے: کہ وہ اپنے زمانے کا بہترین فرد تھا۔

20141 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِدَاوُدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَزِعَ عَلَيْهِ جَزَعًا شَدِيدًا، فَقِيلَ لَهُ: مَا كَانَ يَعْدِلُ عِنْدَكَ؟ قَالَ: كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ذَهَبًا، قِيلَ: فَإِنَّ لَكَ مِنَ الْاَجْرِ عَلَى قَدْرِ ذٰلِكَ، اَوْ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کا بیٹا فوت ہوگیا' اُنہوں نے اس پر بہت آہ وزاری کی' ان سے کہا گیا: آپ کے نزدیک وہ کتنا قیمتی تھا؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے جواب دیا: وہ میرے نزدیک' اس سے زیادہ محبوب تھا کہ ساری زمین سونے کی ہو (یعنی اور اس کے بدلے میں مجھے مل جائے) تو ان سے کہا گیا: آپ کو اسی حساب سے اجر مل گیا- یہاں کچھ الفاظ کے بارے میں راوی کو کوئی شک ہے۔

20142 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ: مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ؟، قَالُوْا: الَّذِیْ لَا وَلَدَ لَهُ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ الَّذِیْ لَا فَرَطَ لَهُ، قَالَ: فَمَا تَعُدُّوْنَ الْعَائِلَ فِيكُمْ؟، قَالُوْا: الَّذِیْ لَا مَالَ لَهُ، قَالَ: لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِیْ لَمْ يُقَدِّمْ لِنَفْسِهِ خَيْرًا

❊❊ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سے دریافت کیا: تم اپنے درمیان کسے ''رقوب'' شمار کرتے ہو؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: وہ شخص جس کی کوئی اولاد نہ ہو' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ وہ (یعنی رقوب) وہ ہوتا ہے' جس کا کوئی پیش رو نہ ہو (یعنی جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو) پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ اپنے درمیان کسے تنگدست شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: جس کے پاس مال نہ ہو' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ وہ شخص ہوتا ہے' جس نے اپنے لئے کوئی بھلائی آگے نہ بھیجی ہو۔

20143 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، فَجَعَلَ هٰذَا عَلٰى هٰذَا الْفَخِذِ، وَهٰذَا عَلٰى هٰذَا الْفَخِذِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْحَسَنِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْحُسَيْنِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْوَلَدَ مَجْبَنَةٌ مَبْخَلَةٌ مَجْهَلَةٌ

❊❊ عبداللہ بن عثمان نے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں' یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے' حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑا' ایک کو ایک زانو پر بٹھالیا' دوسرے کو دوسرے زانو پر بٹھالیا' آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کیا اور انہیں بوسہ دیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کیا اور انہیں بوسہ دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! بے شک میں' اِن دونوں سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اِن دونوں سے محبت کرنا''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''بے شک اولاد (انسان کو) بزدل' کنجوس اور لاپرواہ بنادیتی ہے''۔

بَابُ الْحَيَاءِ وَالْفُحْشِ

باب: حیاء اور فحاشی کا تذکرہ

20144 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اَتٰى رَجُلٌ فَاسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ، وَابْنُ الْعَشِيرَةِ هٰذَا وَقَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ اَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَحَدَّثَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَقْبَلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَحَدِيثِكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اتَّقَاهُ النَّاسُ لِشَرِّهِ - اَوْ قَالَ: لِفُحْشِهِ

❊❊ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص آیا' اُس نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اپنی قوم کا برا بھائی (یعنی فرد) ہے اور اپنے خاندان کا برا بیٹا (یعنی فرد) ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ شخص اندر آیا، تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہوئے اور اس کے ساتھ بات چیت کرتے رہے، جب وہ شخص چلا گیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پہلے آپ نے اس شخص کے بارے میں ایک بات ارشاد فرمائی، پھر آپ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو کر گفتگو کرتے رہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، قدر و منزلت کے اعتبار سے، سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا، جس کے شر سے لوگ بچنے کی کوشش کرتے ہوں گے'' (راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کی بدزبانی سے (لوگ بچنے کی کوشش کرتے ہوں گے)''۔

20145 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهُ، وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ الْمُتَعَفِّفَ، وَيَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ

❋❋ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''فحاشی (یعنی بدتمیزی، یا بے حیائی) جس بھی چیز میں ہوگی، اُسے معیوب کر دے گی، اور حیاء جس چیز میں بھی ہوگی، اُسے آراستہ کر دے گی''۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ، حیاء کرنے والے، بردبار اور پاکدامن شخص کو پسند کرتا ہے، اور وہ بے حیا، بدزبان اور لپٹ کر مانگنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

20146 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ مِنَ الْحَيَاءِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے ہوا، جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا:

''اسے رہنے دو! کیونکہ حیاء، ایمان کا حصہ ہے''۔

20147 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قُرَّةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ثَلَاثٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ: الْحَيَاءُ، وَالْعَفَافُ، وَالْعِيُّ: عِيُّ اللِّسَانِ لَا عِيُّ الْقَلْبِ، وَلَا عِيُّ الْعَمَلِ، وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الْاٰخِرَةِ، وَيَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا، وَمَا يَزِدْنَ فِي الْاٰخِرَةِ اَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا، وَثَلَاثٌ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَيَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا: الْفُحْشُ، وَالشُّحُّ وَالْبَذَاءُ، وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الْاٰخِرَةِ اَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا

٭٭ عون بن عبداللہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں' حیاء' پاکدامنی اور عاجزی' یعنی وہ عاجزی جو زبان کی ہو' وہ نہیں جو دل کی ہو' یا عمل کی ہو' یہ (تینوں) چیزیں آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں کمی کرتی ہیں' لیکن یہ آخرت میں جو اضافہ کرتی ہیں' وہ اُس سے زیادہ ہوتا ہے' جو یہ دنیا میں کمی کرتی ہیں' اور تین چیزیں ایسی ہیں' جو آخرت میں کمی کرتی ہیں' اور دنیا میں اضافہ کرتی ہیں' بے حیائی' کنجوسی اور بدزبانی' اور یہ آخرت میں جو کمی کرتی ہیں' وہ اُس سے زیادہ ہوتی ہے' جو یہ دنیا میں اضافہ کرتی ہیں۔

20148 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ حَيِيًّا، وَمَا فَتَاةٌ فِيْ خِدْرِهَا بِاَشَدَّ حَيَاءً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حیاء والے تھے' اور بعض امور میں' کوئی پردہ نشین لڑکی بھی نبی اکرم ﷺ سے زیادہ حیاء والی نہیں تھی۔

20149 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنَ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِلَّا قَوْلَ الرَّجُلِ: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

٭٭ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں نے پہلی نبوت (کی تعلیمات اور اقوال) میں سے صرف کسی کا یہ قول پایا ہے:

''جب تم میں حیاء نہ ہو' تو تم جو چاہو کرو''۔

بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب: اچھے اخلاق کا تذکرہ

20150 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ كَرِيزٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ وَمَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ، وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِىْ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ الصَّائِمِ

٭٭ حضرت طلحہ بن کریز خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کرم کرنے والا ہے' وہ کرم کرنے کو اور اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے' اور وہ برے اخلاق کو ناپسند کرتا ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: وہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ' اچھے اخلاق کی وجہ سے نفل نمازیں پڑھنے والے اور نفلی روزے رکھنے والے کا درجہ عطا کرتا

ہے''۔

20151 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَفْضَلُ مَا اُوتِیَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: الْخُلُقُ الْحَسَنُ، قَالَ: فَمَا شَرٌّ مَا اُوتِیَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: اِذَا كَرِهْتَ اَنْ يُّرٰی عَلَيْكَ شَیْءٌ فِیْ نَادِی الْقَوْمِ فَلَا تَفْعَلْهُ اِذَا خَلَوْتَ

✵✵ ابواسحاق نے 'مزینہ قبیلے کے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عرض کی گئی: یارسول اللہ! مسلمان کو جو کچھ دیا جاتا ہے' اُس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق' اُس شخص نے سوال کیا: مسلمان شخص کو جو کچھ دیا جاتا ہے' اُس میں سب سے زیادہ بری چیز کون سی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اس بات کو ناپسند کرو کہ لوگوں کی محفل میں کوئی چیز تمہارے حوالے سے ظاہر ہو' تو وہ کام اس وقت بھی نہ کرو' جب تم خلوت میں ہو (یعنی تنہا ہو)۔

20152 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: خَالِطُوا النَّاسَ بِمَا يُحِبُّوْنَ، وَزَايِلُوهُمْ بِاَعْمَالِكُمْ، وَجِدُّوْا مَعَ الْعَامَّةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''لوگوں کے ساتھ' اُس کے مطابق مل جل کر رہو' جسے وہ پسند کرتے ہوں' اور اپنے اعمال کے حوالے سے' اُن سے الگ تھلگ رہو' اور عام لوگوں کے ساتھ کوشش کرو''۔

20153 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّی؟، قَالُوْا: بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا الْمُوَطَّئُوْنَ اَكْنَافُهُمْ، الَّذِيْنَ يَاْلَفُوْنَ وَيُؤْلَفُوْنَ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَبْغَضِكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّی؟، قَالُوْا: بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْنَا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: الْمُتَكَبِّرُوْنَ

✵✵ حضرت ہارون بن رئاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں اُن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں اور میرے سب سے زیادہ قریبی ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن کے اخلاق تم میں سب سے زیادہ اچھے ہوں' اور جن کے کندھے جھکے ہوئے ہوں (یعنی اُن میں عاجزی پائی جاتی ہو) وہ (لوگوں سے) محبت رکھتے ہوں اور اُن کے ساتھ محبت رکھی جاتی ہو' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہوں' اور مجھ سے سب سے زیادہ دور ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بناوٹی کلام کرنے والے' منہ بنا کر بات کرنے والے اور ''متفیھقون'' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ''ثرثارون'' اور ''متشدقون'' کا مطلب

تو ہمیں پتا ہے "متفیہقون" سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والے۔

20154 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّكُمْ اِلَيَّ؟ حَتّٰى ظَنُّوا اَنَّهُ سَيُسَمِّي رَجُلًا، قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اَحَبُّكُمْ اِلَيَّ اَحَبُّكُمْ اِلَى النَّاسِ، اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ؟ حَتّٰى ظَنُّوا اَنَّهُ سَيُسَمِّي رَجُلًا قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اَبْغَضُكُمْ اِلَيَّ اَبْغَضُكُمْ اِلَى النَّاسِ

✵✵ خلاد بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے گمان کیا کہ شاید آپ کسی متعین شخص کا نام لیں گے انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے؟ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ کسی متعین شخص کا نام لیں گے انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو"۔

20155 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ذِي عَكَرٍ مِّنَ الْاِبِلِ - وَهِيَ سِتُّونَ اَوْ سَبْعُونَ اَوْ تِسْعُونَ اِلٰى مِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَبَقَرٍ وَغَنَمٍ -، فَلَمْ يُنْزِلْهُ وَلَمْ يُضِفْهُ، وَمَرَّ عَلَى امْرَاَةٍ بِشُوَيْهَاتٍ، فَاَنْزَلَتْهُ وَذَبَحَتْ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوا اِلٰى هٰذَا الَّذِي لَهُ عَكَرٌ مِّنْ اِبِلٍ وَبَقَرٍ وَغَنَمٍ، مَرَرْنَا بِهِ فَلَمْ يُنْزِلْنَا وَلَمْ يُضِفْنَا، وَانْظُرُوا اِلٰى هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اِنَّمَا لَهَا شُوَيْهَاتٌ اَنْزَلَتْنَا وَذَبَحَتْ لَنَا، اِنَّمَا هٰذِهِ الْاَخْلَاقُ بِيَدِ اللّٰهِ، فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّمْنَحَهُ مِنْهَا خُلُقًا حَسَنًا مَنَحَهُ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کے پاس پڑاؤ کرنا چاہا جس کے پاس اونٹوں کا "عکر" (یعنی ریوڑ) تھا (راوی کہتے ہیں:) لفظ "عکر" ساٹھ یا ستر یا نوے سے لے کر ایک سو تک اونٹوں گایوں اور بکریوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ کو ٹھہرنے کے لئے جگہ بھی نہیں دی اور آپ کی مہمان نوازی بھی نہیں کی پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا جس کے پاس چند بکریاں تھیں اُس نے نبی اکرم ﷺ کو پڑاؤ کی جگہ بھی دی اور آپ کے لیے (ایک بکری بھی) ذبح کی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اس شخص کا جائزہ لو! جس کے پاس اونٹوں گائے اور بکریوں کا "عکر" (یعنی ریوڑ) تھا ہم اُس کے پاس سے گزرے لیکن اُس نے نہ تو ہمیں ٹھہرنے کی جگہ دی اور نہ ہماری مہمان نوازی کی اور تم اس عورت کا جائزہ لو جس کے پاس تھوڑی سی بکریاں تھیں اس نے ہمیں ٹھہرنے کی جگہ بھی دی اور ہمارے لیے (بکری) ذبح بھی کی یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں وہ جس کو اِن میں سے اچھے اخلاق عطا کرنا چاہتا ہے اُسے عطا کر دیتا ہے"۔

20156 - قَالَ: وَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: اِنَّمَا يَهْدِىْ اِلٰى اَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ اللّٰهُ، وَاِنَّمَا يَصْرِفُ مِنْ اَسْوَئِهَا هُوَ

✵✵ طاؤس روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ اس وقت منبر پر موجود تھے:

''اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی' اللہ تعالیٰ کرتا ہے' اور برے اخلاق کو (آدمی سے) وہی دور کرتا ہے''۔

20157 - قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَيْضًا، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَثْقَلَ شَىْءٍ فِىْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِىْءَ

✵✵ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن' مومن کے میزان میں' سب سے زیادہ وزنی چیز' اچھے اخلاق ہوں گے' اور اللہ تعالیٰ بے حیاء (اور) بدزبان شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

بَابُ الْوَبَاءِ وَالطَّاعُوْنِ

باب: وباء اور طاعون کا تذکرہ

20158 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا الْوَبَاءَ رِجْزٌ اَهْلَكَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ، وَقَدْ بَقِىَ مِنْهُ فِى الْاَرْضِ شَىْءٌ يَجِىْءُ اَحْيَانًا وَّيَذْهَبُ اَحْيَانًا، فَاِذَا وَقَعَ وَاَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا، وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فِىْ اَرْضٍ فَلَا تَاْتُوْهَا

✵✵ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ وبا (یعنی طاعون) ایک عذاب ہے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے کی کچھ امتوں کو ہلاک کر دیا' اس میں سے کچھ زمین میں باقی رہ گیا ہے' جو کبھی آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے' تو جب یہ (کسی علاقے میں) واقع ہو اور تم اس علاقے میں موجود ہو' تو تم وہاں سے نکلو نہیں' اور جب تم اس کے بارے میں سنو کہ یہ کسی علاقے میں ہے' تو تم وہاں جاؤ نہیں''۔

20159 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُرِيْدُ الشَّامَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِىْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ لَقِيَهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهٗ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَاَشَارَ عَلَيْهِ الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ اَنْ يَّمْضِىَ، وَقَالُوْا: قَدْ خَرَجْنَا لِاَمْرٍ

وَلَا نَرٰى اَنْ نَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا يَوْمَ الْفَتْحِ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَرٰى هٰذَا الرَّاْیَ اَنْ نَخْتَارَ دَارَ الْبَلَاءِ عَلٰى دَارِ الْعَافِيَةِ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ غَائِبًا، فَجَاءَ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِیْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فِیْ اَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ، قَالَ: فَنَادٰى عُمَرُ فِی النَّاسِ، فَقَالَ: اِنِّیْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَاَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ، نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ، اِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ، وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ، اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَقَالَ لَهٗ: اَرَاَيْتَ لَوْ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصِبَةَ اَكَانَتْ مُعَجِّزَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسِرْ اِذًا، قال: (ص:148) فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ: هٰذَا الْمَحَلُّ وَهٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ الزُّهْرِیُّ: فَاَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَجَعَ بِالنَّاسِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ سَرْغٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام جانے کے ارادے سے نکلے' راستے میں کسی جگہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ شام کی سرزمین پر وبا پھیل چکی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ لیا' تو مہاجرین اور انصار نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ وہ چلتے رہیں ان لوگوں کا یہ کہنا تھا ہم ایک ارادے کے تحت نکلے ہیں' تو ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ہم واپس چلے جائیں' جن لوگوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا تھا' انہوں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ ہمارا ابھی یہی موقف ہو کہ ہم عافیت والی جگہ کے مقابلے میں' آزمائش والی جگہ کو چن لیں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُس وقت وہاں (گفتگو میں) موجود نہیں تھے' وہ تشریف لائے' تو انہوں نے بتایا: اس بارے میں' میرے پاس علم ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم اس کے بارے میں سنو کہ یہ کسی علاقے میں ہے' تو تم وہاں نہ جاؤ' اور جب یہ کسی ایسے علاقے میں واقع ہو جائے جہاں تم موجود ہو' تو تم فرار اختیار کرتے ہوئے' وہاں سے نہ نکلو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا: میں' سواری پر صبح کروں گا اور تم لوگ بھی اس پر صبح کرنا (یعنی کل صبح میں واپسی کے لیے روانہ ہو جاؤں گا اور تم لوگ بھی کل صبح روانہ ہو جانا)' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! اگر تمہارے علاوہ کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی (تو اتنا افسوس نہ ہوتا) جی ہاں! ہم' اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر سے بھاگ کر' اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ تقدیر کی طرف جا رہے ہیں' اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر تمہارے پاس اونٹ ہو' اور تم کسی ایسی جگہ پر پہنچ جاؤ' جس کے دو کنارے ہوں' ان دونوں میں سے ایک طرف والا حصہ سرسبز و شاداب ہو' اور دوسری طرف والا حصہ خشک (یا بنجر) ہو' تو کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر تم سرسبز خطے میں اپنی جانور کو چراؤ گے' تو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کے مطابق اسے چراؤ گے' اور اگر تم بنجر

حصے میں اسے چراؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کے مطابق اسے چراؤ گے' حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی ایسا ہی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ شخص بنجر جگہ پر اسے چراتا ہے اور سرسبز جگہ کو چھوڑ دیتا ہے' تو کیا وہ (بنجر جگہ) اُسے عاجز کرنے والی ہوگی' حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی ایسا ہی ہے)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ مدینہ منورہ آ گئے' تو انہوں نے فرمایا: انشاء اللہ یہی جگہ اور یہی ٹھکانا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اس موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ''سرغ'' کے مقام سے لوگوں سمیت واپس آئے تھے۔

20160 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فِيْ بَعْضِ الْاَرْيَافِ مِنَ الطَّاعُوْنِ، فَفَزِعَ لَهُ النَّاسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَلَغَهُ ذٰلِكَ: فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَلَّا تَطْلُعَ اِلَيْنَا بَقَايَاهَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک سرسبز وشاداب جگہ پر' ایک شخص طاعون کی وجہ سے مر گیا' لوگ اس کی وجہ سے پریشان ہو گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ اس (طاعون) کا بقایا' ہماری طرف نہیں آئے گا۔

20161 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشًا اِلَى الشَّامِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمُ الشَّهَادَةَ طَعْنًا وَّطَاعُوْنًا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب شام کی طرف لشکر بھیجتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! انہیں طعن (یعنی جنگ میں مارے جانے) یا طاعون کی شکل میں شہادت نصیب کرنا''۔

20162 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَيْسَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَرْضًا عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا: اَبْيَنُ، هِيَ اَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا، وَهِيَ وَبِئَةٌ - اَوْ قَالَ: وَبَاؤُهَا شَدِيْدٌ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا عَنْكَ، فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ

✵✵ حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری طرف ایک علاقہ ہے' جس کا نام ابین ہے وہ سرسبز وشاداب علاقہ ہے' لیکن وہ وبا کی لپیٹ میں ہے' راوی کو شک ہے' یا شاید یہ لفظ ہیں: وہاں کی وباء شدید ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اُسے چھوڑ دو! کیونکہ وبا کی وجہ سے (جانی) نقصان (ہوسکتا) ہے''۔

20163 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: عَجِبْتُ لِتَاجِرِ هَجَرَ، وَرَاكِبِ الْبَحْرِ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مجھے اُس تاجر پر' جو اپنے علاقے سے نکل جاتا ہے اور سمندری سفر کرنے والے پر تیر انگی ہوتی ہے''۔

20164 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: وَقَعَ طَاعُونٌ بِالشَّامِ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَكَانَ الرَّجُلُ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ بِنَاقَتِهِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - وَهُوَ اَمِيرُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ -: تَفَرَّقُوا مِنْ هٰذَا الرِّجْزِ فِي هٰذِهِ الْجِبَالِ وَهٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ، وَقَالَ شُرَحْبِيلُ ابْنُ حَسَنَةَ: بَلْ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ، وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ، وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، لَقَدْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ هٰذَا لَاَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهِ. فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَسَمِعَهُ يَقُولُ ذٰلِكَ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى آلِ مُعَاذٍ نَصِيبَهُمْ مِنْ هٰذَا الْبَلَاءِ، قَالَ: فَطُعِنَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَمَاتَتَا، ثُمَّ طُعِنَ ابْنٌ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: (الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ) (البقرة: 147) فَقَالَ: (سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِينَ) (الصافات: 102)، قَالَ: ثُمَّ مَاتَ ابْنُهُ ذٰلِكَ، (ص: 150) فَدَفَنَهُ ثُمَّ طُعِنَ مُعَاذٌ فَجَعَلَ يُغْشَى عَلَيْهِ فَإِذَا اَفَاقَ قَالَ: رَبِّ غُمَّنِي غَمَّكَ، فَوَعِزَّتِكَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ اَنِّي اُحِبُّكَ، قَالَ: ثُمَّ يُغْشَى عَلَيْهِ، فَإِذَا اَفَاقَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَفَاقَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَبْكِي عِنْدَهُ، قَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَبْكِي عَلٰى دُنْيَا اَطْمَعُ اَنْ اُصِيبَهَا مِنْكَ، وَلٰكِنِّي اَبْكِي عَلَى الْعِلْمِ الَّذِي اُصِيبُ مِنْكَ، قَالَ: فَلَا تَبْكِ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَذْهَبُ وَالْتَمِسْهُ مِنْ حَيْثُ الْتَمَسَهُ خَلِيلُ اللّٰهِ إِبْرَاهِيمُ، فَإِذَا اَنَا مِتُّ فَالْتَمِسِ الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَلْمَانَ، وَعُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَإِنْ اَعْيَوْكَ فَالنَّاسُ اَعْيَى، قَالَ: ثُمَّ مَاتَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں شام میں طاعون پھیل گیا (اور یہ صورتحال ہوگئی) کہ کوئی شخص اپنی اونٹنی لے کر واپس نہیں آتا تھا (یہ صورت حال دیکھ کر) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو اس وقت شام کے گورنر تھے انہوں نے یہ فرمایا: تم لوگ اس وبا سے بچنے کے لئے' اِدھر اُدھر پہاڑوں میں اور وادیوں میں پھیل جاؤ' تو حضرت شرحبیل بن حسنہ نے یہ کہا: (جی نہیں! بلکہ یہ طاعون) تمہارے پروردگار کی رحمت' تمہارے نبی کی دعا' اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی موت (کا باعث) ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا ہے اور یہ' اپنے گدھے سے زیادہ گمراہ ہے (یعنی بیوقوف ہے)۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی' تو انہوں نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! معاذ کے گھر والوں پر اس آزمائش میں سے' اُن کا حصہ داخل کر دے''۔

تو اُن کی دو بیویاں اس بیماری میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئیں' پھر ان کے صاحبزادے کو یہ لاحق ہوا' حضرت معاذ بن جبل اپنے صاحبزادے کے پاس تشریف لائے' تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے آنے والا حق ہے' تو تم شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا''۔

تو ان کے صاحبزادے نے (جواب میں) یہ آیت پڑھ دی:

''اگر اللہ نے چاہا' تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے''۔

پھر اُن کے اس صاحبزادے کا بھی انتقال ہو گیا' انہوں نے اسے دفن کیا' پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھی طاعون ہو گیا' اُن پر بیہوشی طاری ہو گئی' جب انہیں ہوش آیا' تو انہوں نے یہ کہا: اے میرے پروردگار! تو مجھے ڈھانپ لے' تیری عزت کی قسم ہے! تو یہ جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُن پر بیہوشی طاری ہو گئی' جب انہیں ہوش آیا' تو انہوں نے پھر یہی بات کہی' راوی بیان کرتے ہیں: جب انہیں ہوش آیا' تو وہاں ایک شخص تھا' جو اُن کے پاس بیٹھا ہوا رو رہا تھا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں' دنیا کی وجہ سے نہیں رو رہا' جس کے بارے میں مجھے یہ لالچ ہوتا کہ میں آپ سے وہ حاصل کر لیتا' بلکہ میں اُس علم کی وجہ سے رو رہا ہوں' جو مجھے آپ سے مل سکتا تھا' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہ روؤ! کیونکہ علم رخصت نہیں ہوتا ہے' تم اسے اُسی طرح تلاش کرو' جیسے اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس کو تلاش کیا تھا' جب میں مرجاؤں' تو تم چار افراد کے پاس علم تلاش کرنا' عبداللہ بن سلام' عبداللہ بن مسعود' سلمان' اور عویمر ابودرداء' اگر یہ بھی تمہیں تھکا دیں (یعنی مطمئن نہ کر سکیں) تو باقی لوگ' تو اور زیادہ تھکا دیں گے' راوی کہتے ہیں: پھر اُن کا انتقال ہو گیا۔

20165 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَرَّ شُرَيْحٌ بِقَوْمٍ قَدْ خَرَجُوا مِنَ الْقَرْيَةِ، فَضَرَبُوا فَسَاطِيطَهُمْ فَقَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟، فَقَالُوا: فَرُّوا مِنَ الطَّاعُوْنِ، فَقَالَ: إِنَّا وَإِيَّاهُمْ لَعَلَى بِسَاطٍ وَاحِدٍ، وَأَنَا وَإِيَّاهُمْ مِنْ ذِي حَاجَةٍ لَقَرِيبٌ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو بستی سے نکل گئے تھے اور انہوں نے خیمے لگا لیے تھے' قاضی صاحب نے دریافت کیا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ طاعون سے فرار ہوئے ہیں' تو قاضی صاحب نے فرمایا: میں اور وہ لوگ ایک ہی بچھونے پر تھے' اور میں اور وہ لوگ' حاجت مند کے قریب ہیں۔

20166 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: بَيْتٌ بِرُكْبَةَ إِنَّمَا مِنْ خَمْسِينَ بَيْتًا بِالشَّامِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سواروں میں ایک گھر' شام میں' پچاس گھروں (کی مانند) ہے''۔

20167 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ حِينَ وَقَعَ الطَّاعُوْنُ بِالشَّامِ مَرَّةً، فَلَمْ اَنْ يُفْنِيَهُمْ، حَتَّى قَالَ النَّاسُ: هَذَا الطُّوفَانُ، فَاَذَّنَ مُعَاذٌ بِالنَّاسِ: اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوا اِلَيْهِ، فَقَالَ: لَا تَجْعَلُوا رَحْمَةَ رَبِّكُمْ، وَدَعْوَةَ نَبِيِّكُمْ كَعَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ قَوْمٌ، اَمَا اِنِّي سَاُخْبِرُكُمْ بِحَدِيثٍ لَوْ ظَنَنْتُ اَنِّي اَبْقَى فِيكُمْ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ خَمْسٌ مَنْ اَدْرَكَهُنَّ مِنْكُمْ وَاسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوتَ فَلْيَمُتْ: اَنْ يَكْفُرَ امْرُؤٌ بَعْدَ اِيمَانِهِ، اَوْ يَسْفِكَ دَمًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، اَوْ يُعْطَى الْمَرْءُ مَالَ اللّٰهِ عَلَى اَنْ يَكْذِبَ وَيَفْجُرَ، وَاَنْ يَظْهَرَ الْمُلَاعِنُ، وَاَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ: لَا اَدْرِي مَا اَنَا اِنْ مِتُّ وَاِنْ اَنَا حَيِيتُ، يَعْنِي: الْمُلَاعِنَ اَنْ يُلَاعِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب شام

میں طاعون پھیل گیا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ وہ لوگوں کو فنا کر دے گا' تو کچھ لوگوں نے کہا: یہ طوفان ہے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کروایا کہ سب لوگ اکٹھے ہو جائیں' لوگ ان کے پاس اکٹھے ہو گئے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کی رحمت اور اپنے نبی کی دعا کو' اُس عذاب کی مانند قرار نہ دو' جس کے ذریعے ایک قوم کو عذاب دیا گیا' میں تمہیں ایک حدیث کے بارے میں بتاتا ہوں' اگر مجھے یہ گمان ہوتا کہ میں تمہارے درمیان باقی رہ جاؤں گا' تو میں نے تمہیں اس کے بارے میں نہیں بتانا تھا

''پانچ چیزیں ایسی ہیں تم میں سے کوئی ایک اگر اُن کا زمانہ پالے' تو اس وقت اگر اس کے لئے ممکن ہو کہ وہ مر جائے' تو اُسے مر جانا چاہیے' یہ کہ آدمی ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے' یا ناحق طور پر خون بہائے' یا آدمی کو اللہ کا مال اس لیے دیا جائے' تا کہ وہ جھوٹ بولے' یا گناہ کا مرتکب ہو' یا ملاعن ظاہر ہو' اور یہ کہ آدمی یہ کہے: مجھے سمجھ نہیں آ رہی' اگر میں مر جاؤں' تو میرا کیا ہو گا اور اگر زندہ رہوں' تو کیا ہو گا؟

راوی بیان کرتے ہیں: ملاعن سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی پر لعنت کرے۔

مَا وُصِفَ مِنَ الدَّوَاءِ

باب: دوا کی جو صفات بیان کی گئی ہے

20168 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ، اُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ، قَالَتْ: جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ تَدْغَرْنَ (ص:152) اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْعِلَاقِ، عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ، - يَعْنِي الْقُسْطَ - فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ ثُمَّ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيَّهَا، فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَكُنِ الصَّبِيُّ بَلَغَ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ بِذٰلِكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَيُسْعَطُ لِلْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ لِذَاتِ الْجَنْبِ

٭٭ سیّدہ اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا' جو حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: وہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' وہ کہتی ہیں: اس بچے کو گلے میں تکلیف تھی' جس کی وجہ سے میں نے اس کا گلا ملا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عورتیں اس طرح مل کر' کیوں اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہوں؟ تم پر عود ہندی استعمال کرنا لازم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قسط تھی' کیونکہ اس میں سات (بیماریوں کی) شفا ہے' جن میں سے ایک ذات الجنب ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے بچے کو پکڑا' اور اسے اپنی گود میں بٹھا لیا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا' وہ بچہ ابھی کچھ کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: پھر یہی طریقہ رائج ہوگیا۔

زہری کہتے ہیں: گلے کی تکلیف میں اُس دوائی کو ناک کے ذریعے ڈالا جائے گا' اور ذات الجنب کی بیماری میں اُسے منہ میں ٹپکایا جائے گا۔

20169 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلشُّوْنِيزِ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ، يُرِيْدُ الْمَوْتَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کلونجی کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم پر سیاہ دانہ استعمال کرنا لازم ہے' کیونکہ اس میں ''سام'' کے علاوہ' ہر بیماری کی شفا ہے''- (راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''سام'' کے ذریعے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) مراد' موت تھی۔

20170 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا قِلَابَةَ كَتَبَ كِتَابًا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ، وَسَقَاهُ رَجُلًا كَانَ بِهٖ وَجَعٌ "يَعْنِي الْجُنُوْنَ"

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے ابوقلابہ کو دیکھا' انہوں نے قرآن کا کچھ حصہ لکھا' پھر اُسے پانی کے ذریعے دھویا اور پھر ایک شخص کو پلا دیا' جسے تکلیف لاحق تھی' راوی کہتے ہیں: یعنی جنون لاحق تھا۔

20171 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ، وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْكَمْاَةُ شَحْمَةُ الْاَرْضِ

✽✽ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عجوہ' جنت میں سے ہے اور اس میں زہر کے لیے شفاء ہے' اور کھنبی' من کا حصہ ہے' اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور کھنبی' زمین کی چربی ہے''۔

20172 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ التِّرْيَاقِ، فَقَالَ: لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' زہری سے تریاق کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم یہ کیا ہے؟

20173 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ اَخُوْهُ اشْتَكَى بَطْنَهُ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ اَخَاكَ عَسَلًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا زَادَ اِلَّا شِدَّةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ اَخَاكَ عَسَلًا، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰى، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الْقُرْآنُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ، قَالَ: فَسَقَاهُ عَسَلًا

فَكَاَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے بھائی کو پیٹ میں تکلیف تھی (شاید یہ مراد ہے اُسے پیچش کی شکایت تھی) نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اپنے بھائی کو شہد پلاؤ' وہ شخص پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اس کی تکلیف میں اضافہ ہوگیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کو شہد پلاؤ' اس شخص نے پھر پہلی بات کی مانند بات کہی' حتیٰ کہ ایسا تین مرتبہ ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن نے سچ کہا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے' راوی کہتے ہیں: اس شخص نے پھر اُس کو شہد پلایا' تو وہ شخص یوں ٹھیک ہوگیا' جیسے اُس کی رسیاں کھول دی گئی ہوں۔

صِبَاغُ وَنَتْفُ الشَّعْرِ

باب: (بالوں کو) رنگنا اور بال اُکھیڑنا

20174 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرَ هٰذَا الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم جن چیزوں کے ذریعے' اِن بالوں کی رنگت تبدیل کرتے ہو' اُن میں سب سے بہتر مہندی اور کتم (نامی بوٹی) ہے''۔

20175 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہودی اور عیسائی (سفید بالوں کو) رنگتے نہیں ہیں' تو تم اُن کے برخلاف کرو''۔

20176 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَصْبَاغِ، فَاَحْلَكُهَا اَحَبُّ اِلَيْنَا يَعْنِي اَسْوَدَهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بال رنگنے کا حکم دیا ہے' تو رنگ میں' سیاہ رنگ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے (لفظ ''احلک'' سے مراد) سیاہ رنگ ہے۔

20177 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ يَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (نامی بوٹی) لگاتے تھے

20178 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَضَبَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَاَنَّ عُمَرَ خَضَبَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پر مہندی اور کتم لگاتے تھے' جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پر خضاب کے طور پر صرف مہندی لگاتے تھے۔

20179 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، كَاَنَّ رَاْسَهُ ثَغَامَةٌ بَيْضَاءُ، فَقَالَ: غَيِّرُوْهُ وَجَنِّبُوْهُ السَّوَادَ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر' حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' ان کا سر ''ثغامہ'' نامی پھول کی طرح سفید تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (ان بالوں کی رنگت) تبدیل کردو' اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔

20180 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ: يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلَى نُوْرٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيْ وَجْهِهِ فَيُطْفِئُهُ قَالَ اَيُّوْبُ: وَذٰلِكَ اَنِّيْ سَاَلْتُهُ عَنِ الْوَسْمَةِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی ایک' اس نور کی طرف جاتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے میں رکھا ہوتا ہے' اور پھر اُسے بجھا دیتا ہے۔

ایوب کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اُن سے وسمہ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

20181 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ لَا يَخْضِبُ، كَانَتْ لِحْيَتُهُ بَيْضَاءَ خُصَلًا

✵✵ ابوہارون عبدی کہتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ خضاب نہیں لگاتے تھے' اُن کی داڑھی بالکل سفید تھی۔

20182 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: رُخِّصَ فِيْ صِبَاغِ الشَّعْرِ بِالسَّوَادِ لِلنِّسَاءِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: عورتوں کو سیاہ خضاب لگانے کی رخصت دی گئی ہے۔

20183 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَنِ قَوْمٌ يَصْبُغُوْنَ بِالسَّوَادِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ - اَوْ قَالَ: لَا خَلَاقَ لَهُمْ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: آخری زمانے میں' ایسے لوگ ہوں گے' جو سیاہ خضاب لگائیں گے' اللہ تعالیٰ اُن کی طرف نظر نہیں کرے گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس کے ذریعے تم بالوں کی رنگت تبدیل کرتے ہو' اُس میں سب سے بہتر مہندی اور کتم ہیں''۔

20184 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ

قَالَ مَعْمَرٌ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَخْلِفُ بِالسَّوَادِ وَكَانَ قَصِيرًا

✿✿ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ خضاب لگاتے تھے اور وہ چھوٹے قد کے تھے۔

20185 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: مَا عَدَدْتُ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں صرف 14 سفید بال شمار کئے ہیں۔*

20186 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَاِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ

✿✿ امام ابوجعفر (شاید امام باقر علیہ السلام مراد ہیں) روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سفید بال نہ اکھیڑو! کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہیں''۔

20187 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، اَنَّ حَجَّامًا اَخَذَ مِنْ شَارِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَتْ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ، فَاَرَادَ اَنْ يَاْخُذَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا كَاَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَسْتَاْصِلَهَا

✿✿ امام ابوجعفر (شاید امام باقر علیہ السلام مراد ہیں) بیان کرتے ہیں: ایک حجام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھوں کو تراش رہا تھا' اُن میں ایک سفید بال تھا' اس نے اس کو نوچنا چاہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو! (راوی بیان کرتے ہیں:) شاید وہ اُسے جڑ سے اکھیڑنا چاہتا تھا۔

20188 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ اَبْيَضَ اللِّحْيَةِ، وَالرَّاْسِ، عَلَيْهِ اِزَارٌ وَرِدَاءٌ

✿✿ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا ہے' اُن کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے اور ان کے جسم پر ایک تہبند اور ایک چادر تھی۔

20189 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ فَرْقَدًا السَّبَخِيَّ، عَنِ الصِّبَاغِ بِالسَّوَادِ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يَشْتَعِلُ فِيْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ نَارٌ يَعْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✿✿ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے فرقد سبخی سے سیاہ خضاب لگانے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایسا شخص اپنے سر اور داڑھی میں آگ سلگائے گا' یعنی وہ قیامت کے دن ایسا کرے گا۔

---

* روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (165/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1241)' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی

20190 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے۔

بَابُ الْاَمَانَةِ وَمَا جَاءَ فِيهَا

باب: امانت اور اس کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

20191 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ فِي الْمُنَافِقِ: وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ: اِنْ حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِنِ اؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِنْ وَعَدَ اَخْلَفَ

٭٭ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین چیزیں منافق میں ہوتی ہیں' خواہ وہ نماز پڑھتا ہو' اور روزہ رکھتا ہو' اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے' جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے' جب اُسے امین بنایا جائے' تو وہ خیانت کرے' اور جب وہ وعدہ کرے' تو خلاف ورزی کرے''۔

20192 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغُرَّنَّ صَلَاةُ امْرِءٍ، وَلَا صِيَامُهُ، مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ صَلّٰى، وَلٰكِنْ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ

٭٭ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی شخص کی نماز' یا اُس کا روزہ رکھنا' ہرگز غلط فہمی کا شکار نہ کرے' جو شخص چاہے' وہ روزہ رکھ لے اور جو چاہے' وہ نماز ادا کرے' لیکن اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو''۔

20193 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، دَعْ مَا يَرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَدَعُ عَبْدٌ لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَيَجِدُ فَقْدَهُ

٭٭ ابن سیرین نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ کے بندے! تم اس چیز کو چھوڑ دو' جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اس کی طرف جاؤ' جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے' اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی بندہ اس طرح کی کوئی چیز' اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دے' اور پھر اُسے اس کی غیر موجودگی محسوس ہو''۔

20194 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَالَ: رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ، حَدَّثَنَا: اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ، فَقَرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهِمَا، فَقَالَ: تُرْفَعُ

الْاَمَانَةُ فَيَنَامُ الرَّجُلُ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ وَقَدْ رُفِعَتِ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ، وَيَبْقٰى اَثَرُهَا كَالْوَكْتِ - اَوْ قَالَ: كَالْمَجْلِ - اَوْ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَهُوَ يَرٰى اَنَّ فِيْهِ شَيْئًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَتُرْفَعُ (ص:158) الْاَمَانَةُ حَتّٰى يُقَالَ: اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَاِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَلَقَدْ رَاَسٰى حَدِيْثًا وَّمَا اُبَالِيْ اَيَّكُمْ اُبَايِعُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ اِسْلَامُهٗ، وَاِنْ كَانَ مُعَاهَدًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنِّيْ لَمْ اَكُنْ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا

✸✸ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں' اُن میں سے ایک میں نے دیکھ لی ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں' آپ نے ہمیں یہ بات بتائی تھی: کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری تھی' پھر قرآن نازل ہوا' لوگوں نے قرآن کا علم حاصل کیا' انہوں نے سنت کا علم حاصل کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے اُٹھائے جانے کے بارے میں ہمیں بتایا اور ارشاد فرمایا: امانت کو اٹھالیا جائے گا' ایک شخص سوئے گا' جب وہ بیدار ہوگا' تو اس کے دل سے امانت کو اٹھایا جا چکا ہوگا' اور اس امانت کا نشان رہ گیا ہوگا' جو داغ کی مانند ہوگا' یا اس نگارے کی مانند ہوگا' جسے تم اپنے پاؤں پر ڈالتے ہو (تو چھالہ بن جاتا ہے) آدمی کو لگتا ہے کہ اُس میں کچھ ہے' حالانکہ اس میں کچھ نہیں ہوتا' امانت کو اُٹھالیا جائے گا' یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا: بنو فلاں میں' ایک امین شخص موجود ہے۔

(پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) پہلے یہ عالم تھا کہ میں خرید و فروخت کرتے ہوئے اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ خرید و فروخت کر رہا ہوں؟ (کیونکہ میں یہ سمجھتا تھا) دوسرا شخص اگر مسلمان ہوگا' تو اُس کا اسلام اسے (دھوکہ دہی سے) باز رکھے گا' اور دوسرا شخص اگر کوئی ذمی ہوگا' تو کوتوال (کا خوف اُسے دھوکہ دہی سے) روک کے رکھے گا' لیکن آج' تو یہ صورتحال ہے کہ میں تم لوگوں میں سے صرف فلاں اور فلاں شخص کے ساتھ ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

بَابُ الْكَذِبِ وَالصِّدْقِ وَخُطْبَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

باب: جھوٹ اور سچ کا تذکرہ' اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خطبہ

20195 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ اِلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَكْذِبُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَذْبَةَ، فَمَا تَزَالُ فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ اَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً

✸✸ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ بری عادت اور کوئی نہیں تھی' کوئی شخص' نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی جھوٹ بول دیتا' تو نبی اکرم ﷺ مسلسل اس سے ناراض رہتے تھے' جب تک آپ کو یہ پتا نہیں چل جاتا تھا کہ اُس شخص نے اُس (یعنی جھوٹ بولنے سے واقعی) توبہ کر لی ہے۔

20196 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ

ابنة عُقبَةَ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ - قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمٰى خَيْرًا

٭٭ حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ سیّدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: جو ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا' جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے' اور بھلائی کی بات کہتا ہے' یا بھلائی کو بڑھاتا ہے''۔

20197 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْطَلَ شَهَادَةَ رَجُلٍ فِيْ كَذْبَةٍ . . . ، وَلَا اَدْرِيْ مَا كَانَتْ تِلْكَ الْكَذْبَةُ، اَكَذَبَ عَلَى اللّٰهِ اَمْ كَذَبَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ موسیٰ بن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کی وجہ سے ایک شخص کی گواہی کو کالعدم قرار دیا تھا (راوی بیان کرتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ وہ جھوٹ کیا تھا؟ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی تھی؟ یا اُس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی تھی۔

20198 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: كُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، اَلَا اِنَّ الْبَعِيدَ لَيْسَ بِآتٍ، لَا يَعْجَلُ اللّٰهُ لِعَجَلَةِ اَحَدٍ، وَلَا يَخِفُّ لِاَمْرِ النَّاسِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لِاَمَلِ النَّاسِ، يُرِيدُ اللّٰهُ اَمْرًا، وَيُرِيدُ النَّاسُ اَمْرًا، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَلَوْ كَرِهَ النَّاسُ، لَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدَ اللّٰهُ، وَلَا مُبَعِّدَ لِمَا قَرَّبَ اللّٰهُ، وَلَا يَكُوْنُ شَيْءٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ، اَصْدَقُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْاُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ غَيْرُ جَعْفَرٍ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: وَخَيْرُ مَا اُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِيْنُ، وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ، وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ، وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ، وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى، وَاِنَّمَا يَصِيرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ اَرْبَعِ اَذْرُعٍ فَلَا تُمِلُّوا النَّاسَ وَلَا تُسْئِمُوْهُمْ، فَاِنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ نَشَاطًا وَّاِقْبَالًا، وَاِنَّ لَهَا سَآمَةً وَاِدْبَارًا، اَلَا وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ، اَلَا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَعُوْدُ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَالْفُجُوْرُ يَعُوْدُ اِلَى النَّارِ، اَلَا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَاِنَّ الصِّدْقَ يَعُوْدُ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ (ص:160) يَعُوْدُ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاعْتَبِرُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُمَا اِلْفَانِ، يُقَالُ لِلصَّادِقِ: يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا، وَلَا يَزَالُ يَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَاذِبًا، اَلَا وَاِنَّ الْكَذِبَ لَا يَحِلُّ فِيْ جِدٍّ وَلَا هَزْلٍ، وَلَا اَنْ يَعِدَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ صَبِيَّهُ ثُمَّ لَا يُنْجِزَ لَهُ، اَلَا وَلَا تَسْاَلُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ فَاِنَّهُمْ قَدْ طَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ، وَابْتَدَعُوا فِيْ دِيْنِهِمْ، فَاِنْ كُنْتُمْ لَا مَحَالَةَ بِسَائِلِيهِمْ فَمَا وَافَقَ كِتَابَكُمْ فَخُذُوْهُ، وَمَا خَالَفَهُ فَاهْدُوا عَنْهُ وَاسْكُتُوا، اَلَا وَاِنَّ اَصْغَرَ الْبُيُوتِ الْبَيْتُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ، خَرِبٌ كَخَرَبِ الْبَيْتِ الَّذِيْ لَا عَامِرَ لَهُ، اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يَسْمَعُ فِيْهِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَاُ فِيْهِ

✸✸ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر وہ چیز جو آنے والی ہو وہ قریب ہے خبردار! دور وہ چیز ہے جو آنے والی نہ ہو کسی کی جلد بازی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جلدی نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایک معاملہ کا ارادہ کرتا ہے اور لوگ دوسرے معاملے کا ارادہ کرتے ہیں تو جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے خواہ لوگوں کو یہ ناپسند ہو جسے اللہ تعالیٰ دور کر دے اُسے کوئی قریب کرنے والا نہیں ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ قریب کر دے اُسے کوئی دور کرنے والا نہیں ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہی ہوتی ہے سب سے زیادہ سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور اُمور میں سب سے برے نئے پیدا شدہ امور ہیں اور ہر نئی پیدا شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: جعفر کے علاوہ (دیگر راویوں) نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''دل میں جو کچھ القاء کیا جاتا ہے اُس میں سب سے بہتر چیز یقین ہے سب سے بہتر خوشحالی نفس (یعنی دل) کی بے نیازی ہے سب سے بہتر علم وہ ہے جو نفع دے سب سے بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اُس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے تم میں سے ہر ایک نے آخر کار چار ذراع جگہ (یعنی قبر) کی طرف جانا ہے تو تم لوگوں کو اکتاہٹ اور بددلی کا شکار نہ کرو کیونکہ ہر نفس کسی وقت چاک و چوبند اور متوجہ ہوتا ہے اور پھر اسے اُکتاہٹ اور عدم توجہ بھی لاحق ہو جاتی ہے خبردار! سب سے برے خواب جھوٹے خواب ہیں بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے خبردار! تم پر سچائی کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور تم اس بارے میں یہ نصیحت حاصل کر لو کہ ان دونوں میں دلچسپی ہوتی ہے سچے شخص کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: وہ سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اُسے صدیق نوٹ کر لیا جاتا ہے اور کوئی مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے جھوٹا نوٹ کر لیا جاتا ہے خبردار! سنجیدگی یا مذاق (کسی بھی صورت میں) جھوٹ جائز نہیں ہے اور ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی ایک شخص اپنے بچے کے ساتھ کوئی (یعنی جھوٹا) وعدہ کرے اور پھر وہ اُس کو پورا نہ کرے خبردار! تم کسی چیز کے بارے میں اہل کتاب سے سوال نہ کرنا کیونکہ (ان کی آسمانی کتابیں نازل ہوئے) طویل عرصہ گزر چکا ہے اور ان کے دل سخت ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنے دین میں بدعت اختیار کی ہے اگر تم نے ان سے ضرور کچھ پوچھنا ہی ہو تو اگر وہ (یعنی اُن کی بتائی ہوئی بات) تمہاری کتاب کے مطابق ہو تو تم اس کو حاصل کر لو اور جو اس (یعنی تمہاری کتاب) کے برخلاف ہو تو اس سے روگردانی کرو اور خاموش رہو خبردار! سب سے چھوٹا گھر وہ ہے جس میں اللہ کی کتاب میں سے کوئی چیز نہ ہو وہ یوں ویران ہوتا ہے جیسے کوئی ایسا ویران گھر ہو جسے آباد کرنے والا کوئی نہ ہو اور شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں وہ سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتے ہوئے سنتا ہے''۔

20199 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ، يَقُولُ: اَنْتُم

اَكْثَرُ صَلَاةً وَصِيَامًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَلٰكِنَّ الْكَذِبَ قَدْ جَرٰى عَلٰى اَلْسِنَتِكُمْ

٭٭ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ (نفل) نمازیں پڑھتے ہو اور زیادہ (نفلی) روزے رکھتے ہو لیکن جھوٹ تمہاری زبانوں پر جاری ہوتا ہے''۔

20200 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ضَمِنَ لِیْ سِتًّا ضَمِنْتُ لَهُ الْجَنَّةَ، قَالُوْا: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ صَدَقَ، وَاِذَا وَعَدَ اَنْجَزَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ اَدّٰى، وَمَنْ غَضَّ بَصَرَهُ، وَحَفِظَ فَرْجَهُ، وَكَفَّ يَدَهُ - اَوْ قَالَ: لِسَانَهُ

٭٭ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے گا میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی بولے تو سچ بولے جب وہ وعدہ کرے تو اس کو پورا کرے جب اسے امین بنایا جائے تو امانت ادا کردے (یعنی واپس کردے) وہ اپنی نگاہ جھکا کے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے ہاتھ کو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی زبان کو روک کر رکھے (یعنی قابو میں رکھے)''۔

20201 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، اَوْ: عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كُلُّ خُلُقٍ يَّطْوِى عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُ اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: مؤمن ہر (بری) عادت میں مبتلا ہوسکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے''۔

20202 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَثَلُ الْاِسْلَامِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ، فَاَصْلُهَا الشَّهَادَةُ، وَسَاقُهَا كَذَا - شَيْئًا سَمَّاهُ - وَثَمَرُهَا الْوَرَعُ، وَلَا خَيْرَ فِیْ شَجَرَةٍ لَا ثَمَرَ لَهَا، وَلَا خَيْرَ فِیْ اِنْسَانٍ لَا وَرَعَ لَهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا:

''اسلام کی مثال درخت کی مانند ہے اس کی جڑ گواہی دینا ہے اس کا تنا فلاں چیز ہے (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے کسی چیز کا نام لیا تھا (لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا) اس کا پھل پرہیزگاری ہے اور اس درخت میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی جس میں پھل نہ ہو اور ایسے انسان میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی جس میں پرہیزگاری نہ ہو''۔

20203 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، قَالَ: يَصْدُقُ الْمُسْلِمُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ مَا خَلَا بِضَاعَتَهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اپنے سامان کے علاوہ مسلمان ہر چیز کے بارے میں سچ بولتا ہے''۔

20204 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَدْ

اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنَ الْهَوٰى وَالطَّمَعِ وَالْغَضَبِ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الصِّدْقِ مِنَ الْحَدِيْثِ خَيْرٌ

✸✸ قتادہ اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس کو نفسانی خواہش کی پیروی' لالچ اور غضب سے بچالیا گیا' اور سچائی کے علاوہ کسی بات میں بھلائی نہیں ہے''۔

20205 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اَنَّهُ كَذِبٌ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الزَّوْجُ لِامْرَاَتِهِ، وَالْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا فِي الْمَوَدَّةِ، وَالْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَفِي الْحَرْبِ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: لوگ جس چیز کو جھوٹ قرار دیتے ہیں' اس میں سے کسی بھی چیز کے بارے میں رخصت نہیں دی گئی ہے' البتہ تین صورتوں کا حکم مختلف ہے' آدمی کا اپنی بیوی' یا بیوی کا اپنے شوہر کو محبت کے بارے میں (غلط بیانی کرنا) لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے (غلط بیانی کرنا) اور جنگ کے دوران (غلط بیانی کرنا) کیونکہ جنگ' دھوکے کا نام ہے۔

بَابُ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ

باب: نکاح کے خطبہ کا تذکرہ

20206 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَخْطُبَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ فَلْيَبْدَاْ وَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِي اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ: (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (آل عمران: 102)، (اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَ لُوْنَ (ص:163) بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) (النساء: 1)، (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا) (الأحزاب: 70)،

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص خطبہ حاجت (یعنی نکاح کا خطبہ) پڑھنے لگے' تو اُسے آغاز میں یوں پڑھنا چاہیے:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ہم اُس کی حمد بیان کرتے ہیں' اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں' اور ہم اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں' اور ہم اپنے نفوس کے شر سے' اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کردے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ کردے' اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

پھر آدمی کو ان آیات کی تلاوت کرنی چاہیے:

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو! جو اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم مرتے وقت صرف مسلمان ہی ہونا''۔

''تم اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم مانگتے ہو اور رشتہ داری (کے حقوق کا خیال رکھو) بے شک وہ تمہارا نگہبان ہے''۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی (یعنی سچ) بات کہو''۔

20207 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهٗ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

تَشْقِيْقُ الْكَلَامِ

باب: بناوٹی کلام کا تذکرہ

20208 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ، مِنَ الْاَنْصَارِ رَفَعَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: كُلُّ حَدِيْثٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مرفوع حدیث کے طور پر مجھے یہ بات بیان کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''ہر اہم بات جس کے آغاز میں اللہ کا (نام) ذکر نہ کیا جائے تو وہ ناقص ہوتی ہے''۔

20209 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ، ثُمَّ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ خُطْبَةً دُوْنَ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَخَطَبَ خُطْبَةً دُوْنَ خُطْبَةِ اَبِیْ بَكْرٍ، ثُمَّ قَامَ شَابٌّ فَتِیٌّ، فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخُطْبَةِ، فَاَذِنَ لَهٗ، فَطَوَّلَ الْخُطْبَةَ، فَلَمْ يَزَلْ يَخْطُبُ حَتّٰى قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيهِ قَطِ الْاٰنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا مُبَلِّغًا، وَاِنَّ تَشْقِيْقَ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا - اَوْ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی معاملے کے بارے میں خطبہ دیا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے خطبہ دیا، لیکن ان کا خطبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے سے مختصر تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے خطبہ دیا، لیکن وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ سے مختصر تھا، پھر ایک نوجوان کھڑا ہوا، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ دینے کی اجازت مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دی، تو اس نے طویل خطبہ دیا، وہ مسلسل خطبہ دیتا رہا، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''ارے اب بس بھی کردو!'' - یا جس طرح بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے، ہر نبی کو صرف مبلغ طور پر بھیجا ہے اور بناوٹی گفتگو کرنا، شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور کچھ

بیان جادو ہوتے ہیں''۔ (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے)۔

بَابُ الِاسْتِخَارَةِ

باب: استخارہ کا تذکرہ

20210 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يَقُوْلُ فِي الِاسْتِخَارَةِ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَيْرًا لِيْ فِيْ دُنْيَايَ، وَخَيْرًا لِيْ فِيْ مَعِيْشَتِي، وَخَيْرًا لِيْ فِيْ عَاقِبَةِ اَمْرِي، فَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِيْ، فَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، وَاَرْضِنِيْ بِهِ يَا رَحْمَانُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ استخارہ میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تجھ سے طاقت مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے اگر یہ معاملہ میری دنیا کے بارے میں میرے حق میں بہتر ہے اور میری زندگی کے بارے میں میرے حق میں بہتر ہے اور میرے انجام (یعنی آخرت) کے حوالے سے میرے حق میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے آسان کر دے اور اگر اس کے علاوہ (کسی اور صورت میں) میرے حق میں بہتری ہے تو بھلائی کو میرا مقدر کر دے خواہ وہ جہاں بھی ہو اور مجھے اُس سے راضی کر دے! اے رحمان!''۔

20211 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: فَرِحَ.. بِالْغُلَامِ حِيْنَ وُلِدَ لَهُمَا، وَجَزِعَا عَلَيْهِ حِيْنَ مَاتَ، وَلَوْ عَاشَ كَانَ فِيْهِ هَلَكَتُهُمَا، فَرَضِيَ امْرُؤٌ بِقَضَاءِ اللّٰهِ، فَاِنَّ خِيرَةَ اللّٰهِ لِلْمُؤْمِنِ فِيمَا يَكْرَهُ اَكْثَرُ مِنْ خِيرَتِهِ فِيمَا يُحِبُّ

✵✵ قتادہ کہتے ہیں: (ماں باپ) جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر وہ مر جائے تو وہ آہ وزاری کرتے ہیں حالانکہ اگر وہ بچہ زندہ رہتا تو ایسی صورت میں ان دونوں کی ہلاکت تھی تو آدمی کو اللہ تعالیٰ کے تقدیر کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ مومن جو چیز ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا مومن کے لیے اس چیز کو اختیار کرنا اس سے بہتر ہوگا جو بھلائی مومن کی پسند میں ہوتی۔

20212 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصِنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ، فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَامْضِ، وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: امور کو تدبیر کے ساتھ سرانجام دو اگر تمہیں اس کے انجام میں بھلائی نظر آئے تو اس کو جاری رکھو (یا اس کو سرانجام دو) اور اگر تمہیں گمراہی کا اندیشہ ہو تو باز آجاؤ۔

20213 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا كَانَ الْخَرَقُ فِي قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا ضَرَّهُمْ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''نرمی جس بھی قوم میں ہوتی ہے تو انہیں نفع ہی دیتی ہے اور سختی جس بھی قوم میں ہوتی ہے تو انہیں نقصان ہی پہنچاتی ہے''۔

20214 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فِي الْاَنَاةِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ التَّفَهُّمَ فِي الْخَيْرِ زِيَادَةٌ وَّرُشْدٌ، وَاِنَّ الرَّشِيدَ مَنْ رَشَدَ عَنِ الْعَجَلَةِ، وَاِنَّ الْخَائِبَ مَنْ خَابَ عَنِ الْاَنَاةِ، وَاِنَّ الْمُتَثَبِّتَ مُصِيبٌ، اَوْ كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ مُصِيبًا، وَاِنَّ الْمُعَجِّلَ مُخْطِءٌ، اَوْ كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ مُخْطِئًا، وَاِنَّهُ مَنْ لَا يَنْفَعُهُ الرِّفْقُ يَضُرُّهُ الْخَرَقُ وَمَنْ لَا تَنْفَعُهُ التَّجَارِبُ لَا يُدْرِكُ الْمَعَالِيَ، وَلَنْ يَّبْلُغَ الرَّجُلُ مَبْلَغَ الرَّاْيِ حَتّٰى يَغْلِبَ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَشَهْوَتَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بردباری کے بارے میں خط لکھا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا:

''امابعد! بھلائی کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا (بھلائی میں) اضافے اور ہدایت کا باعث ہوتا ہے اور سمجھدار وہ ہے' جو جلد بازی کے حوالے سے سمجھداری اختیار کرے' اور خسارہ پانے والا وہ ہے' جو بردباری کے حوالے سے خسارہ پائے' ثابت قدمی اختیار کرنے والا (یعنی دیکھ بھال کر' آرام سے کام کرنے والا' منزل تک) پہنچ جاتا ہے' یا پہنچنے کے قریب ہو جاتا ہے اور جلد بازی کرنے والا بھٹک جاتا ہے' یا بھٹکنے کے قریب ہو جاتا ہے' اور جس شخص کو نرمی نفع نہیں دیتی ہے اسے سختی نقصان دے گی' اور جسے تجربات نفع نہیں دیتے ہیں' وہ بلند مراتب تک نہیں پہنچ سکتا' اور آدمی اس وقت تک صاحب رائے (یعنی تجربہ کار' یا سمجھدار) نہیں بن سکتا' جب تک اس کی بردباری' اس کی جہالت پر' اور اس کی نفسانی خواہش پر غالب نہ آجائے''۔

بَابُ الْمَاشِي فِي النَّعْلِ

باب: ایک جوتا پہن کر چلنے والا

20215 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ، وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُسْرٰى، وَلْيَنْعَلْهُمَا اَوْ

لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی ایک جوتا پہنے' تو پہلے دایاں پہنے اور جب اُتارے' تو پہلے بایاں اتارے' اور وہ دونوں (جوتوں) کو پہن لے' یا دونوں کو اتار دے''۔

20216 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَهُمَا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم میں سے کسی ایک کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے' جب تک تک اُن دونوں کو ٹھیک نہیں کر لیتا''۔

20217 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، رَاَى عَلِيًّا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَسَطِ السِّمَاطِ

✵✵ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''سماط'' کے وسط میں ایک جوتا پہن کر چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

20218 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: اِنَّمَا يُكْرَهُ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا مِنْ اَجْلِ الْعَنَتِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر کہتے ہیں: کھڑے ہو کر جوتا پہننے کو مشقت کی وجہ سے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

20219 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

✵✵ ایوب نے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہن لے۔

20220 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ اَذْرُعًا

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَرَاَيْتُ الثَّوْرِيَّ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

✵✵ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو چند ذراع (یعنی گز) تک ایک جوتا پہن کر چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابوبکر (شاید امام عبدالرزاق مراد) کہتے ہیں: میں نے ثوری کو ایک جوتا پہن کر چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

وَضْعُ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرَى

باب: ایک ٹانگ دوسری پر رکھ لینا

20221 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ ذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا مَا لَا يُحْصٰى مِنْهُمَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَجَاءَ النَّاسُ بِاَمْرٍ عَظِيمٍ

✵✵ عباد بن تمیم نے اپنے چچا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ مسجد میں چت لیٹے ہوئے تھے اور آپ نے ایک ٹانگ' دوسری پر رکھی ہوئی تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن میب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بے شمار مرتبہ ایسا کرنا منقول ہے۔

زہری کہتے ہیں: لوگ ایک عظیم چیز لائے ہیں۔

الْمُهَاجَرَةُ وَالْحَسَدُ

باب: لاتعلقی اختیار کرنے اور حسد کا تذکرہ

20222 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار نہ کرو' اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو' (یا' اے اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن کے رہو!) کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کیے رکھے"۔

20223 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

✵✵ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلقی اختیار کرے۔ بھی یوں کہ جب وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو وہ اُدھر منہ پھیر لے اور یہ اُدھر منہ پھیر لے۔ اُن دونوں میں بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا''۔

20224 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَتْلُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَّسِبَابُهٗ فُسُوْقٌ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

✸✸ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے اور اسے برا کہنا فسق ہے اور مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلقی اختیار کیے رکھے''۔

20225 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ قَوْلِهٖ: (اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ) (فصلت: 34) قَالَ: هُوَ السَّلَامُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيْتَهٗ

✸✸ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''تم اُس کے ہمراہ پرے کرو جو زیادہ بہتر ہو''۔

مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد سلام کرنا ہے کہ جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو۔

20226 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فِیْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، وَقَالَ غَيْرُ سُهَيْلٍ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، اِلَّا الْمُتَشَاحِنَيْنِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ: دَعُوْهُمَا حَتّٰی يَصْطَلِحَا

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (سہیل نامی راوی کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندے کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو البتہ آپس میں ناراضگی رکھنے والے دو افراد کا معاملہ مختلف ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یہ فرماتا ہے: اِن دونوں کو رہنے دو! جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے''۔

20227 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا مَظْلُوْمًا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اپنے بھائی کی مدد کرو! خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو"۔

بَابُ الظَّنِّ

باب: گمان کا تذکرہ

20228 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"گمان (یعنی بدگمانی) سے بچو! کیونکہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے"۔

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ

باب: صلہ رحمی کا تذکرہ

20229 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَدَّادًا اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

٭٭ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قطع رحمی کرنے والا (یعنی رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا) جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

20230 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّحِمَ شُعْبَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا اَجْنِحَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صِلْ مَنْ وَّصَلَنِي، وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي

٭٭ طاوس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیشک رحم (یعنی رشتہ داری کا تعلق) رحمان (کے فضل) کا ایک شعبہ ہے وہ قیامت کے دن آئے گا اس کے پر ہوں گے وہ عرش کے نیچے آئے گا اور فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گا اور یہ کہے گا: اے اللہ! تو اسے ملا کے رکھنا جس نے مجھے ملایا تھا اور اسے کاٹ دینا جس نے مجھے کاٹا تھا"۔

20231 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ رَاَى وَبَالَهُنَّ قَبْلَ مَوْتِهِ: مَنْ قَطَعَ رَحِمًا اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا اَنْ تُوْصَلَ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ، وَمَنْ دَعَا دَعْوَةً يَتَكَثَّرُ بِهَا فَاِنَّهُ لَا يَزْدَادُ اِلَّا قِلَّةً، وَمَا مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ شَيْءٌ اَعْجَلُ ثَوَابًا مِّنْ

صِلَةِ الرَّحِمِ، وَمِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ شَيْءٌ اَعْجَلُ عُقُوبَةً مِنْ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ، وَاِنَّ الْقَوْمَ لَيَتَوَاصَلُوْنَ وَهُم فَجَرَةٌ فَتَكْثُرُ اَمْوَالُهُمْ وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ، وَاِنَّهُمْ (ص:171) لَيَتَقَاطَعُوْنَ فَتَقِلُّ اَمْوَالُهُمْ وَيَقِلُّ عَدَدُهُمْ، وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدَّارَ بَلَاقِعَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر'مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تین چیزیں ایسی ہیں' جو شخص ان میں مبتلا ہوگا وہ مرنے سے پہلے اُن کا وبال دیکھ لے گا' جو شخص قطعہ رحمی کرے گا اس کے بارے میں' جس کو اللہ تعالیٰ نے ملا کے رکھنے کا حکم دیا تھا' اور جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے گا' تا کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہتھیا لے' اور جو مانگے گا' تا کہ اس کے ذریعے کثرت حاصل کرے' تو اس کی قلت میں ہی اضافہ ہوگا' اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے تعلق رکھنے والا کوئی کام ایسا نہیں ہے' جس کا ثواب' صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ملتا ہو' اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق کوئی کام ایسا نہیں ہے جس کی سزا' قطع رحمی سے زیادہ جلدی ملتی ہو' کچھ لوگ آپس میں صلہ رحمی کرتے رہتے ہیں' وہ گناہ گار ہوتے ہیں' لیکن ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں' اور ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے' اور کچھ لوگ آپس میں قطع رحمی کرتے ہیں' تو اُن کے اموال کم ہو جاتے ہیں اور ان کی تعداد کم ہو جاتی ہے' اور جھوٹی قسم' گھر کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے''۔

20232 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَيْسَ الْوَصْلُ اَنْ تَصِلَ مَنْ وَّصَلَكَ، ذٰلِكَ الْقِصَاصُ، وَلٰكِنَّ الْوَصْلَ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ تم اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرو' جو تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہو' یہ تو بدلہ ہوگا' بلکہ صلہ رحمی یہ ہے کہ تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو' جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرتا ہو''۔

20233 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ الرَّحِمَ تُقْطَعُ، وَاِنَّ النِّعْمَةَ تُكْفَرُ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا قَارَبَ بَيْنَ الْقُلُوْبِ لَمْ يُزَحْزِحْهَا شَيْءٌ اَبَدًا قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا) (الأنفال: 63) الْاٰيَةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''رحم (یعنی رشتہ داری کے تعلق) کو کاٹ دیا جاتا ہے' اور نعمت کا کفران کیا جاتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ دلوں کے درمیان قربت پیدا کر دیتا ہے' تو انہیں کوئی چیز کبھی دور نہیں کر سکتی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''زمین میں جو کچھ بھی ہے' اگر تم وہ سب خرچ کر دیتے......''۔

20234 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَدَّادًا اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي، فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمان ہوں میں نے رحم (یعنی رشتہ داری کے تعلق) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کے لیے اپنے اسم (یعنی رحمان) سے نام تجویز کیا ہے جو شخص اس کو ملائے گا میں اسے ملا کے رکھوں گا اور جو شخص اس کو کاٹ دے گا میں اس کے ٹکڑے کردوں گا''۔

20235 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ النَّسَاُ فِي الْاَجَلِ، وَالزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

✵✵ ابواسحاق ہمدانی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی اجل (یعنی موت) موخر ہو جائے (یعنی اس کی عمر طویل ہو) اور رزق میں اضافہ ہو اُسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔

20236 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ، يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَيَعْنِي بِالنَّسَا: يُوَفَّقُ لَهُ فَيَقُوْمَ اللَّيْلَ فَهُوَ النَّسَاُ لَيْسَ الزِّيَادَةَ فِي الْاَجَلِ

✵✵ عطاء خراسانی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''نسا'' سے مراد یہ ہے کہ اسے توفیق عطا کی جاتی ہے اور وہ رات کو نوافل پڑھتا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ اس کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

20237 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي حَسَنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى خَيْرِ اَخْلَاقِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ

✵✵ ابواسحاق ہمدانی نے ابن ابوحسن کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اہل دنیا اور اہل آخرت کے سب سے بہتر اخلاق کی طرف نہ کروں؟ یہ کہ تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے اور تم اسے دو جو تمہیں محروم رکھے اور تم اُس سے درگزر کرو جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے''۔

20238 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

✵✵ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قطع رحمی کرنے والا' جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

20239 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّحِمَ شُعْبَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ، فَمَنْ اَشَارَتْ اِلَيْهِ بِوَصْلٍ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَشَارَتْ اِلَيْهِ بِقَطْعٍ قَطَعَهُ اللّٰهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رحم' رحمان (کے خاص فضل) کا ایک شعبہ ہے' وہ قیامت کے دن آئے گا اور فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گا' جس شخص کی طرف وہ ملا کے رکھنے کا اشارہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے ملا کے رکھے گا' اور جس کی طرف وہ قطع رحمی کا اشارہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا''۔

20240 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ . . ، قَالَ: تَجِيْءُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا حُجْنَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ تَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صِلْ مَنْ وَّصَلَنِي، وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''قیامت کے دن' رحم' آئے گا' عرش کے نیچے اس کے لئے ایک مخصوص جگہ ہوگی' وہ فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گا اور کہے گا: اے اللہ! تو اسے ملا دے' جس نے مجھے ملایا اور اسے کاٹ دے' جس نے مجھے کاٹا''۔

20241 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ

✵✵ شہر بن حوشب روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قطع رحمی کرنے والا اور باقاعدگی سے شراب پینے والا' جنت میں داخل نہیں ہونگے''۔

20242 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا بَعْدَ الصُّبْحِ فِيْ حَلْقَةٍ، فَقَالَ: اَنْشُدُ اللّٰهَ قَاطِعَ رَحِمٍ اِلَّا مَا قَامَ عَنَّا، فَاِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَدْعُوَ رَبَّنَا، وَاِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ مُرْتَجَةٌ دُوْنَ قَاطِعِ الرَّحِمِ

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے بعد' ایک حلقے میں تشریف فرما ہوئے' انہوں نے فرمایا:

''میں' قطع رحمی کرنے والے شخص کو' اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے' کیونکہ ہم اپنے پروردگار سے دعا کرنا چاہتے ہیں' اور آسمان کے دروازے' قطع رحمی کرنے والے کے لئے بند رہتے ہیں''۔

بَابُ الْفِطْرَةِ وَالْخِتَانِ

باب: فطرت (یعنی فطری امور) اور ختنہ کرنے کا تذکرہ

20243 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: الِاسْتِحْدَادُ، وَالْخِتَانُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پانچ کام فطرت میں سے ہیں' زیر ناف بال صاف کرنا' ختنہ کرنا' مونچھ تراشنا' بغل کے بال اُکھیڑنا اور ناخن تراشنا"۔

20244 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ فِي الْخِتَانِ: هُوَ لِلرِّجَالِ سُنَّةٌ، وَلِلنِّسَاءِ طُهْرَةٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: عمرو نے ختنہ کے بارے میں یہ کہا ہے:

"یہ مردوں کے لیے سنت ہے' اور عورتوں کے لیے طہارت ہے"۔

20245 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اِبْرَاهِيْمُ اَوَّلُ مَنِ اخْتَتَنَ، وَاَوَّلُ مَنْ قَرَى الضَّيْفَ، وَاَوَّلُ مَنْ رَاَى الشَّيْبَ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَى الشَّيْبَ قَالَ: اَيْ رَبِّ مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا وَقَارٌ وَحِلْمٌ قَالَ: اَيْ رَبِّ، زِدْنِيْ وَقَارًا قَالَ: وَاخْتَتَنَ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ مِائَتَيْ سَنَةٍ . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ اسْمٌ، هٰكَذَا اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ لَا شَكَّ

✵✵ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنے کیے تھے اور سب سے پہلے انہوں نے مہمان نوازی کی تھی اور سب سے پہلے ان کے سفید بال آئے تھے' جب انہوں نے سفید بال دیکھے' تو دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟' تو پروردگار نے فرمایا: یہ وقار اور حلم ہے' تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میرے وقار میں اضافہ کردے۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ۱۲۰ سال کی عمر میں ختنے کیے تھے اور ان کا انتقال ۲۰۰ سال کی عمر میں ہوا تھا۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: انہوں نے "قدوم" میں ختنے کیے تھے' یہ اسم ہے (یعنی ایک جگہ کا نام ہے) معمر نے اسی طرح ہمیں کسی شک کے بغیر بتایا ہے۔

20246 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَرِهَ ذَبِيْحَةَ الْاَرْغَلِ، وَقَالَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاتُهُ وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ

✵✵ قتادہ نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ "ارغل"

(یعنی جس کے ختنے نہ ہوئے ہوں) کے ذبیحہ کو مکروہ قرار دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اس کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

20247 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ حَمَّادَ بْنَ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ ذَبِیحَتِهٖ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام حماد بن ابوسلیمان سے ایسے شخص کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

20248 - اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ یَحْیٰی، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَیْنِ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ رَجُلٍ لَمْ یَخْتَتِنْ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جس شخص کے ختنے نہ ہوئے ہوں' اس کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔

20249 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ فَخَشِیَ عَلٰی نَفْسِهِ الْعَنَتَ اِنِ اخْتَتَنَ، لَمْ یَخْتَتِنْ، وَتُؤْکَلُ ذَبِیحَتُهُ، وَتُقْبَلُ صَلَاتُهُ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ

✵✵ حسن (بصری) کہتے ہیں: جب کوئی شخص اسلام قبول کر لے اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے ختنے کروائے' تو اسے نقصان ہو سکتا ہے' تو وہ ختنے نہ کروائے' تو ایسے شخص کے ذبیحہ کو کھا لیا جائے گا اور اس کی نماز قبول ہوگی اور اس کی گواہی درست ہوگی۔

بَابُ الِاغْتِیَابِ وَالشَّتْمِ

باب: غیبت کرنا اور برا کہنا

20250 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلَی الْاَذٰی مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، یَدْعُوْنَ لَهٗ وَلَدًا وَّهُوَ یَعْفُو عَنْهُمْ، وَیَدْعُوْنَ لَهٗ صَاحِبَةً وَّشَرِیکًا وَّهُوَ یَرْزُقُهُمْ وَیَدْفَعُ عَنْهُمْ

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی ناپسندیدہ چیز کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے' لوگ اس کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ ان لوگوں سے درگزر کرتا ہے' لوگ اس کے لیے بیوی' یا شریک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ انہیں رزق دیتا ہے' اور ان سے (تکلیف دہ امور کو) پرے کرتا ہے''۔

20251 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، وَغَیْرِهٖ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، فَرَفَعَ صَوْتَهٗ حَتّٰی اَسْمَعَ الْعَوَاتِقَ فِیْ خُدُورِهِنَّ قَالَ: یَا مَعْشَرَ مَنْ اَعْطَی الْاِسْلَامَ بِلِسَانِهٖ، وَلَمْ یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ قَلْبَهٗ، لَا تُؤْذُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ تَتَبَّعَ اللّٰهُ

عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ

✵✵ معمر نے ابان اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد اتنی بلند آواز میں ارشاد فرمایا کہ آپ کی آواز پردہ نشین خواتین تک پہنچ گئی' آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے وہ گروہ! جو زبانی طور پر اسلام کا دعویٰ کرتا ہے اور ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا' تم لوگ اہل ایمان کو اذیت نہ پہنچاؤ' اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو' کیونکہ جو شخص اہل ایمان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملے کی طرف' توجہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے پوشیدہ معاملے کی طرف' توجہ کرے گا اسے اس کے گھر میں موجود رہنے کے دوران' رسوائی کا شکار کر دے گا''۔

20252 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، يَرْوِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْبَى الرِّبَا شَتْمُ الْاَعْرَاضِ، وَاَشَدُّ الشَّتْمِ الْهِجَاءُ وَالرَّاوِيَةُ اَحَدُ الشَّاتِمِيْنَ

✵✵ محمد بن عبد اللہ بن عمرو نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ عزت پر حملہ کیا جائے اور سب سے زیادہ برا کہنا یہ ہے کہ ہجو کی جائے' اور روایت کرنے والا بھی' برا کہنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے''۔

20253 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: اَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: سب سے بری بات یہ ہے کہ آدمی' اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر حملہ کرے

20254 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجْهَلُ، وَاِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ حَلُمَ، وَاِنْ ظُلِمَ غَفَرَ، وَاِنْ حُرِمَ صَبَرَ

قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: الْغِيبَةُ اَنْ تَذْكُرَهُ بِمَا فِيهِ، فَاِذَا ذَكَرْتَهُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''مومن' جہالت کا مظاہرہ نہیں کرتا ہے اور اگر اس کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے' تو وہ بردباری سے کام لیتا ہے' اگر اس کے ساتھ زیادتی کی جائے' تو وہ معاف کر دیتا ہے' اور اگر اسے محروم رکھا جائے' تو وہ صبر سے کام لیتا ہے''۔

حسن کہتے ہیں: غیبت یہ ہے کہ تم کسی شخص کا ذکر اُس چیز کے حوالے سے کرو' جو اس میں پائی جاتی ہے' اگر تم اس کا ذکر کسی ایسی چیز کے حوالے سے کرتے ہو' جو اس میں نہیں پائی جاتی' تو یہ تم نے اس پر بہتان لگایا۔

20255 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَشْتِمُ اَبَا بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَلَمَّا ذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ لِيَنْتَصِرَ مِنْهُ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ

بَكْرٍ: شَتَمَنِي، فَلَمَّا ذَهَبْتُ لَاَرُدَّ عَلَيْهِ قُمْتَ، قَالَ: اِنَّ الْمَلَكَ كَانَ مَعَكَ، فَلَمَّا ذَهَبْتَ لِتَرُدَّ عَلَيْهِ قَامَ فَقُمْتُ

✵✵ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُسے جواب دینے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اس نے مجھے برا کہا' جب میں اسے جواب دینے لگا' تو آپ اُٹھنے لگے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک فرشتہ تمہارے ساتھ تھا' جب تم اسے جواب دینے لگے' تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا' تو میں بھی اُٹھ گیا''۔

20256 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عِيَاضَ بْنَ حِمَارٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ شَتَمَنِي رَجُلٌ هُوَ اَوْضَعُ مِنِّيْ هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُتَشَاتِمَانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ

قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُتَشَاتِمَانِ مَا قَالَا عَلَى الْاَوَّلِ حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص مجھے برا کہتا ہے' وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے' کیا مجھ پر گناہ ہوگا' اگر میں اسے جواب دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے' دو افراد' دو شیطان ہوتے ہیں' جو ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں اور ایک دوسرے کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے' دو افراد' جو بھی کہتے ہیں' اُس کا گناہ پہلے کے ذمہ ہوتا ہے' جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہیں کرتا''۔

20257 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا هَجَا قَوْمًا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَاسْتَادَى عَلَيْهِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَكُمْ لِسَانُهُ، ثُمَّ دَعَا الرَّجُلَ فَقَالَ: اِيَّاكُمْ اَنْ تَعْرِضُوا لَهُ بِالَّذِيْ قُلْتُ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا قُلْتُ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّاسِ كَيْمَا لَا يَعُوْدَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں' ایک شخص نے ایک قوم کی ہجو بیان کی' اُن لوگوں میں سے ایک شخص آیا اور اس شخص کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی زبان تمہاری ہوئی (یعنی تم اس کی زبان کاٹ سکتے ہو) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو بلا کر اس سے فرمایا: تم اس بات سے بچنا' کہ تم اس کے ساتھ وہی کرو جو میں نے کہا ہے' میں نے لوگوں کی موجودگی میں یہ بات اس لئے کی تھی' تا کہ وہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔

20258 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَنَصَرَهُ، نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

✹✹ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی موجودگی میں اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہو اور وہ اس کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس شخص کی مدد کرے گا' اور اگر وہ شخص اُس (یعنی غیر موجود مسلمان بھائی) کی مدد نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی گرفت کرے گا''۔

20259 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: اِنَّمَا الْغِيبَةُ لِمَنْ لَمْ يُعْلِنْ بِالْمَعَاصِي

✹✹ زید بن اسلم فرماتے ہیں: غیبت' اُس شخص کی ہوتی ہے' جو اعلانیہ طور پر گناہ نہ کرتا ہو (یعنی جو شخص اعلانیہ طور پر گناہ کرتا ہو اُس کی برائی بیان کرنا' غیبت شمار نہیں ہوگا)۔

20260 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَعْضِ الْمَكِّيِّينَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ بَيْتُ اللّٰهِ، وَاَنَّ اللّٰهَ عَظَّمَ حُرْمَتَكَ، وَاَنَّ حُرْمَةَ الْمُسْلِمِ اَعْظَمُ مِنْ حُرْمَتِكَ

✹✹ معمر نے' بعض اہل مکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ' تو اللہ کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیری حرمت کو عظیم قرار دیا ہے' لیکن مسلمان کی حرمت تیری حرمت سے زیادہ ہے''۔

20261 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: مَا شَانُكُمْ اِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ يُمَزِّقُ عِرْضَ اَخِيهِ لَمْ تَرُدُّوهُ؟، قَالُوْا: نَخَافُ لِسَانَهُ، قَالَ: ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ

✹✹ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ جب تم لوگ کسی شخص کو سنتے ہو جو تمہارے بھائی کی عزت کو پارہ پارہ کر رہا ہوتا ہے' تو تم اس کو روکتے کیوں نہیں ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہمیں اس کی زبان کے حوالے سے خوف ہوتا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چیز (یعنی تمہارا یہ طرزِ عمل) اس بات کے لائق ہے کہ تم لوگ گواہ نہ بنو (یعنی عدالتی فیصلوں میں تمہاری گواہی قبول نہ کی جائے)۔

20262 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبِرُّ لَا يَبْلَى، وَالْاِثْمُ لَا يُنْسَى، وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوتُ، فَكُنْ كَمَا شِئْتَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ

✹✹ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیکی' بوسیدہ نہیں ہوتی' گناہ' بھلایا نہیں جاتا' فیصلہ کرنے والا (قاضی) مرتا نہیں ہے' تو تم جیسے چاہو ویسے ہو جاؤ' تم جیسا کرو گے' ویسا بھرو گے''۔

20263 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ: اِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَا عَابَ شَيْئًا قَطُّ . فَمَرَّ هُوَ وَاَصْحَابُهُ عَلَى كَلْبٍ مَيِّتٍ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ: مَا اَنْتَنَ رِيحَهُ فَقَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: مَا اَبْيَضَ اَسْنَانَهُ

✹✹ ابان بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کبھی کسی چیز میں عیب بیان نہیں کیا' ایک مرتبہ وہ اور ان کے ساتھی

ایک مردہ کتے کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں میں سے کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: یہ کتنا بدبودار ہے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اس کے دانت کتنے سفید ہیں۔

20264 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: نِعِمَّا لِلْعَبْدِ اَنْ تَكُوْنَ عَفْلَتُهُ فِيمَا اَحَلَّ اللّٰهُ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: بندے کے لئے یہ بات اچھی ہے کہ اس کی خواہش اس چیز کے بارے میں ہو جو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دی ہے۔

20265 - اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ اَبِیْ سَبْرَةَ، قَالَا: تَشَاتَمَ رَجُلَانِ عِنْدَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمَا شَيْئًا وَتَشَاتَمَ رَجُلَانِ عِنْدَ عُمَرَ فَاَدَّبَهُمَا

✸✸ ابن جریج اور ابن ابوسبرہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا کہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کچھ نہیں کہا دو آدمیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی تادیب کی۔

بَابُ سِبَابِ الْمُذْنِبِ

باب: گناہگار کو برا کہنا

20266 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمْ اَخَاكُمْ قَارَفَ ذَنْبًا فَلَا تَكُوْنُوْا اَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ، تَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ اَخْزِهِ، اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، وَلٰكِنْ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ كُنَّا لَا نَقُوْلُ فِیْ اَحَدٍ شَيْئًا حَتّٰى نَعْلَمَ عَلٰى مَا يَمُوْتُ، فَاِنْ خُتِمَ لَهُ بِخَيْرٍ عَلِمْنَا اَنَّهُ قَدْ اَصَابَ خَيْرًا، وَاِنْ خُتِمَ لَهُ بِشَرٍّ خِفْنَا عَلَيْهِ عَمَلَهُ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب تم اپنے (کسی) بھائی کو دیکھو کہ اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ کہ تم یہ کہو: اے اللہ! تو اس کو رسوا کر دے اے اللہ! تو اس پر لعنت کر دے بلکہ تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو ہم یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کسی کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہتے تھے جب تک ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو جاتا تھا کہ اس کا انتقال کی صورت حال پر ہوا ہے؟ اگر اس کا خاتمہ بالخیر ہوا ہوتا تو ہمیں علم ہو جاتا کہ اس نے بھلائی کا ارتکاب کیا تھا اگر اس کا خاتمہ بالشر ہوا ہوتا تو ہمیں اس کے حوالے سے اس کے عمل کے بارے میں خوف ہوتا تھا (کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے)"۔

20267 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَصَابَ ذَنْبًا، فَكَانُوْا يَسُبُّوْنَهُ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَجَدْتُمُوْهُ فِیْ قَلِيْبٍ اَلَمْ تَكُوْنُوْا مُسْتَخْرِجِيهِ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَلَا تَسُبُّوْا اَخَاكُمْ

وَاحْمَدُوا اللّٰهَ الَّذِیْ عَافَاكُمْ، قَالُوْا: اَفَلَا تَبْغَضُهُ؟ قَالَ: اِنَّمَا اَبْغَضُ عَمَلَهُ، فَاِذَا تَرَكَهُ فَهُوَ اَخِی، قَالَ: وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: ادْعُ اللّٰهَ فِیْ يَوْمِ سَرَّائِكَ لَعَلَّهُ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ فِیْ يَوْمِ ضَرَّائِكَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور لوگ اسے برا کہہ رہے تھے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے' اگر تم اس کو کسی گڑھے میں پاتے' تو کیا تم اسے اس میں سے نہ نکالتے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں (ہم اس کو نکال دیتے) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تم اپنے بھائی کو برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' جس نے تمہیں عافیت عطا کی ہے' لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ اس کو ناپسند نہیں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوں' جب یہ اس کو چھوڑ دے گا' تو یہ میرا بھائی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم خوشحالی میں' اللہ سے دعا کرو' تاکہ وہ تمہاری تنگدستی کے دوران تمہاری دعا کو قبول کرے"۔

20268 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَبَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَظَلَمَكَ بِشَیْءٍ؟، قَالَ: نَعَمْ، ظَلَمَنِیْ بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا تَرَكْتَ مَظْلَمَتَكَ حَتّٰی تَقْدَمَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِیَ وَافِرَةٌ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی موجودگی میں' ایک شخص نے حجاج بن یوسف کو برا کہا' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دریافت کیا: کیا اس نے تم پر کوئی ظلم کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے مجھ پر یہ یہ ظلم کیا ہے' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا:

"تم نے اپنے اوپر ہونے والے ظلم کو چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ تاکہ جب وہ قیامت کے دن آتا' تو وہ وافر (یعنی زیادہ بڑا ہوکر) آتا"۔

بَابُ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

باب: محبت اور بغض کا تذکرہ

20269 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ لِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا اَسْلَمُ لَا يَكُنْ حُبُّكَ كَلَفًا، وَلَا يَكُنْ بُغْضُكَ تَلَفًا، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِذَا اَحْبَبْتَ فَلَا تَكَلَّفْ كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِیُّ بِالشَّیْءِ يُحِبُّهُ، وَاِذَا اَبْغَضْتَ فَلَا تَبْغَضْ بُغْضًا تُحِبُّ اَنْ يَّتْلَفَ صَاحِبُكَ وَيَهْلِكَ

✵✵ زید بن اسلم' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے اسلم! تمہاری محبت تکلف والی نہ ہو اور تمہارا بغض ضائع کر دینے والا نہ ہو' میں نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم محبت رکھو تو یوں تکلف نہ کرو' جس طرح بچہ تکلف کرتا ہے' جب وہ کسی چیز سے محبت کرتا ہے' اور جب تم بغض رکھو' تو ایسا بغض نہ رکھو کہ تم یہ چاہو کہ

تمہارا متعلقہ (یعنی ناپسندیدہ) فرد تلف ہو جائے اور ہلاکت کا شکار ہو جائے۔

20270 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اَحِبُّوا هَوْنًا، وَاَبْغِضُوا هَوْنًا، فَقَدْ اَفْرَطَ اَقْوَامٌ فِي حُبِّ اَقْوَامٍ فَهَلَكُوا، وَاَفْرَطَ اَقْوَامٌ فِي بُغْضِ اَقْوَامٍ فَهَلَكُوا، لَا تُفْرِطْ فِي حُبِّكَ وَلَا تُفْرِطْ فِي بُغْضِكَ، مَنْ وَّجَدَ دُوْنَ اَخِيهِ سِتْرًا فَلَا يَكْشِفُ، لَا تَجَسَّسْ اَخَاكَ فَقَدْ نُهِيتَ اَنْ تَجَسَّسَهُ، لَا تَحْقِرْ عَلَيْهِ، وَلَا تَنْفِرْ عَنْهُ

✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''محبت مناسب حد تک رکھو اور بغض مناسب حد تک رکھو کیونکہ کچھ لوگوں نے کچھ لوگوں کی محبت کے بارے میں افراط سے کام لیا اور کچھ لوگوں نے کچھ لوگوں سے بغض کے بارے میں افراط سے کام لیا تو وہ ہلاکت کا شکار ہو گئے تم اپنی محبت میں افراط نہ کرو اور اپنے بغض میں افراط نہ کرو جو شخص اپنے بھائی کا پردہ پاتا ہے وہ اُسے ہٹائے نہیں تم اپنے بھائی کی جاسوسی نہ کرو کیونکہ تمہیں اس کی جاسوسی کرنے سے منع کیا گیا ہے تم اسے حقیر نہ سمجھو اور اس سے روگردانی نہ کرو''۔

بَابُ الذُّنُوْبِ

باب: گناہوں کا تذکرہ

20271 - قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ

✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور اس قوم کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور مغفرت طلب کریں گے اور وہ اُن کی مغفرت کر دے گا''۔

20272 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا الْعِبَادَ، يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَاسْتَغْفِرُوْنِي فَاِنِّي اَغْفِرُ لَكُمُ الذُّنُوْبَ جَمِيعًا وَّلَا اُبَالِي، يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ، كَانُوْا عَلٰى قَلْبِ اَفْجَرِكُمْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ، وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ، سَاَلُوْنِي فَاَعْطَيْتُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَسْاَلَتَهُ لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي شَيْئًا، كَرَاسِ الْمِخْيَطِ يُغْمَسُ فِي الْبَحْرِ

✸✸ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تم پر بھی حرام قرار دیا ہے تو تم بندوں پر ظلم نہ کرو اے میرے بندو! تم رات میں اور دن میں خطائیں کرتے ہو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہارے تمام گناہوں کی مغفرت کردوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور بعد والے تمہارے جنات اور تمہارے انسان تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے (سب مل کر) تم میں سے سب سے زیادہ گناہگار بندے کے دل کے مطابق (گناہگار) ہو جائیں تو وہ میری بادشاہی میں کوئی کمی نہیں کریں گے اور اگر تمہارے پہلے والے اور بعد والے تمہارے جنات اور تمہارے انسان تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے (وہ سب مل کر) مجھ سے مانگیں تو میں اُن میں سے ہر ایک فرد کو اس کے مانگنے کے مطابق عطا کروں گا اور یہ چیز اس میں جو کچھ میرے پاس ہے اتنی بھی کمی نہیں کرے گی کہ کسی سوئی کا کنارہ سمندر میں ڈبو دیا جائے (تو اس کے پانی میں جتنی کمی ہوتی ہے)''۔

20273 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلَى الْاَذَى مِنَ اللّٰهِ، يَدْعُوْنَ لَهُ وَلَدًا وَّهُوَ يَعْفُو عَنْهُمْ، وَيَدْعُوْنَ لَهُ صَاحِبًا وَّشَرِيكًا وَّهُوَ يَرْزُقُهُمْ وَيَدْفَعُ عَنْهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا؟ قَالَ: اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✸✸ سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

''کوئی بھی اذیت (یا ناپسندیدہ چیز) پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے لوگ اس کی اولاد کے قائل ہیں اور وہ ان سے درگزر کرتا ہے لوگ اس کی بیوی اور شریک کے قائل ہیں اور وہ پھر بھی انہیں رزق دیتا ہے اور ان سے (تکالیف ومصائب وغیرہ) کو پرے کرتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابوعبدالرحمٰن سُلمی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

20274 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِذَا اَذْنَبَ اَصْبَحَ عَلٰى بَابِهٖ مَكْتُوْبٌ: اَذْنَبْتَ كَذَا وَكَذَا، وَكَفَّارَتُهٗ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْعَمَلِ، فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّتَكَاثَرَ اَنْ يَّعْمَلَهٗ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: "مَا اُحِبُّ اَنَّ اللّٰهَ اَعْطَانَا ذٰلِكَ مَكَانَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا) (النساء: 110)

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد جب کوئی گناہ کرتا تھا تو اگلی صبح اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوتا تھا: تم نے

فلاں فلاں گناہ کیا ہے' اور اس کا کفارہ یہ یہ عمل ہے' تاکہ وہ شخص اس عمل کو زیادہ کرے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ لی اس (درج ذیل) آیت کی جگہ' یہ چیز (یعنی یہ صورت حال) ہمیں بھی عطا کر دیتا (وہ آیت یہ ہے:)

"جو شخص برا عمل کرلے' یا اپنے اوپر ظلم کرلے' اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا پائے گا"۔

20275 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ سَاجِدٌ فَوَطِءَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ، فَقَالَ: اَتَطَوُّ عَلٰی رَقَبَتِیْ وَاَنَا سَاجِدٌ، لَا وَاللّٰهِ، لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ هٰذَا اَبَدًا، قَالَ: فَقَالَ اللّٰهُ: اَتَتَاَلّٰی عَلَیَّ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص دوسرے شخص کے پاس سے گزرا' دوسرا شخص سجدے میں تھا' پہلے شخص نے اس کی گردن پر پاؤں دے دیا' تو دوسرے شخص نے کہا: جب میں سجدے کی حالت میں تھا' تو تم نے اس وقت میری گردن پر پاؤں دے دیا؟ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل کی کبھی مغفرت نہیں کرے گا' راوی کہتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم نے میرے بارے میں یہ قسم اٹھائی ہے؟ (یا تم نے میری طرف ایک بات منسوب کی ہے) میں نے اُس کی مغفرت کر دی ہے۔

20276 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوِ الْحَسَنِ اَوْ كِلَیْهِمَا، قَالَ: الظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ: ظُلْمٌ لَّا یُغْفَرُ، وَظُلْمٌ لَّا یُتْرَكُ، وَظُلْمٌ یُغْفَرُ، فَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ لَا یُغْفَرُ: فَالشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ لَا یُتْرَكُ: فَظُلْمُ النَّاسِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، وَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ یُغْفَرُ: فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهٗ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ رَبِّهٖ

✽✽ معمر نے قتادہ' یا شاید حسن' یا شاید دونوں کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

"ظلم تین قسم کا ہوتا ہے' ایک وہ ظلم ہے' جس کی مغفرت نہیں ہوگی' ایک وہ ظلم ہے' جس کو چھوڑا نہیں جائے گا (یعنی اس کا بدلہ دینا ہوگا) اور ایک وہ ظلم ہے' جس کی مغفرت ہو جائے گی' جہاں تک اس ظلم کا تعلق ہے' جس کی مغفرت نہیں ہوگی' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے' جہاں تک اس ظلم کا تعلق ہے' جس کو چھوڑا نہیں جائے گا' تو وہ لوگوں کا ایک دوسرے پر کیا ہوا ظلم ہے' جہاں تک اس ظلم کا تعلق ہے' جس کی مغفرت ہو جائے گی' تو یہ بندے کا اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملے کے حوالے سے' اپنے اوپر ظلم کرنا ہے (یعنی عبادات وغیرہ میں کوتاہی کرنا ہے)"۔

20277 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ فِیْ صَحِیْفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مُوْجِبَتَانِ، وَمُضْعِفَتَانِ، وَمِثْلًا بِمِثْلٍ، فَاَمَّا الْمُوْجِبَتَانِ: فَمَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِیَ اللّٰهَ یُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ، قَالَ: وَاَمَّا الْمُضْعِفَتَانِ: فَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً كُتِبَتْ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَاَمَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً كُتِبَتْ عَلَیْهِ مِثْلُهَا

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے صحیفے میں یہ بات تحریر ہے: انہوں نے فرمایا ہے:

"دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں' دو چیزیں دوگنا (یا کئی گنا) کرنے والی ہیں' ایک چیز برابر' برابر کی ہے' جہاں تک واجب کرنے والی دو چیزوں کا تعلق ہے' تو جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اس کا شریک نہ سمجھتا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ وہ کسی کو اس کا شریک قرار دیتا ہو' تو وہ جہنم میں داخل ہوگا' جہاں تک دوگنا (یا کئی گنا) کرنے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو جو شخص ایک نیکی کرے گا' اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک (نیکیاں) نوٹ کی جائیں گی' جہاں تک برابر' برابر کی چیز کا تعلق ہے' تو جو شخص ایک گناہ کرے گا' تو اسے ایک گناہ ہی نوٹ کیا جائے گا"۔

بَابُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

باب: حقیر گناہوں کا تذکرہ

20278 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَثَلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ كَمَثَلِ قَوْمٍ سَفْرٍ نَزَلُوْا بِاَرْضٍ قَفْرٍ مَعَهُمْ طَعَامٌ لَا يُصْلِحُهُمْ اِلَّا النَّارُ، فَتَفَرَّقُوا فَجَعَلَ هٰذَا يَجِيْءُ بِالرَّوْثَةِ، وَيَجِيْءُ هٰذَا بِالْعَظْمِ، وَيَجِيْءُ هٰذَا بِالْعُوْدِ حَتّٰى جَمَعُوا مِنْ ذٰلِكَ مَا اَصْلَحُوا بِهٖ طَعَامَهُمْ، فَكَذٰلِكَ صَاحِبُ الْمُحَقَّرَاتِ، يَكْذِبُ الْكِذْبَةَ، وَيُذْنِبُ الذَّنْبَ، وَيَجْمَعُ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ

✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حقیر گناہوں کی مثال یوں ہے' جیسے کچھ لوگ سفر کر رہے ہوں اور وہ کسی ویرانے میں پڑاؤ کریں' ان کے پاس کھانے کے لیے ایسی چیز ہو' جو آگ کے بغیر تیار نہ ہو سکتی ہو' تو وہ ادھر ادھر بکھر جائیں' کوئی مینگنی لے آئے' کوئی ہڈی لے آئے' کوئی لکڑی لے آئے' یہاں تک کہ وہ ان سب چیزوں کو اکٹھا کر دیں' تاکہ اس کے ذریعے (آگ جلا کر) اپنا کھانا تیار کر سکیں' تو حقیر گناہ کرنے والے فرد کی مثال بھی اسی طرح ہے' وہ جھوٹ بولتا ہے' وہ کسی (اور) گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' لیکن جب وہ سب اکٹھے ہو جائیں گے' تو ہو سکتا ہے' اُن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے جہنم کی آگ میں ڈال دے"۔

20279 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَّلْقَى اللّٰهَ اِلَّا اَذْنَبَ اِلَّا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَاِنَّهٗ لَمْ يُذْنِبْ وَلَمْ يَهُمَّ بِامْرَاَةٍ

✱ معمر' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جس نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

"کوئی شخص ایسا نہیں ہے' کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اس نے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ انہوں نے نہ' تو گناہ کا ارتکاب کیا' اور نہ ہی کسی عورت کی خواہش کی"۔

بَابُ مَنْ يَّضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

باب: جس پر اللہ تعالیٰ ہنس دیتا ہے

20280 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، قَالُوْا: وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: يَقْتُلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيهِ اِلَى الْاِسْلَامِ، ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ دو افراد پر ہنس دیتا ہے' ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے' لیکن وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اُس (دوسرے کو) قتل کرے گا' اور وہ (دوسرا شخص جو شہید ہوا ہے' وہ) جنت میں داخل ہو جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ پہلے شخص کو توفیق دے گا' اور اسے اسلام کی ہدایت نصیب کرے گا' پھر وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے گا"۔

20281 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: رَجُلَانِ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا: رَجُلٌ تَحْتَهُ فَرَسٌ مِنْ اَمْثَلِ خَيْلِ اَصْحَابِهِ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوا، وَثَبَتَ اِلٰى اَنْ قُتِلَ شَهِيدًا، فَذٰلِكَ يَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا اِلٰى عَبْدِي لَا يَرَاهُ اَحَدٌ غَيْرِي

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"دو آدمی ہیں' جن پر اللہ تعالیٰ ہنس دیتا ہے' ایک وہ شخص جس کے نیچے اس کے ساتھیوں (کے گھوڑوں) میں سے سب سے عمدہ قسم کا گھوڑا ہو' وہ لوگ دشمن کا سامنا کریں اور پسپا ہو جائیں' لیکن وہ شخص ثابت قدم رہے (حالانکہ وہ سب سے عمدہ قسم کے گھوڑے پر تھا اور فرار ہو سکتا تھا) یہاں تک کہ وہ شخص شہید ہو جائے' تو ایسے شخص پر (یا ایسے شخص کی طرف دیکھ کر) اللہ تعالیٰ ہنس دے گا' اور (فرشتوں سے) فرمائے گا: میرے بندے کی طرف دیکھو! اسے میرے علاوہ کوئی نہیں دیکھ رہا تھا (لیکن یہ پھر بھی ثابت قدم رہا ہے)"۔

20282 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَسْتَبْشِرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَتَرَكَ فِرَاشَهُ وَدِفَاءَهُ، ثُمَّ قَامَ يَتَوَضَّاُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي عَلٰى هٰذَا اَوْ عَلٰى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُولُونَ: اَنْتَ اَعْلَمُ، فَيَقُولُ: اَنَا اَعْلَمُ وَلٰكِنْ اَخْبِرُونِي، فَيَقُولُونَ: خَوَّفْتَهُ شَيْئًا فَخَافَهُ، (ص 186) وَرَجَّيْتَهُ شَيْئًا فَرَجَاهُ، قَالَ: فَيَقُولُ: فَاِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اٰمَنْتُهُ مِمَّا خَافَ، وَاَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ، وَثَبَتَ حَتّٰى قُتِلَ اَوْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي عَلٰى هٰذَا

اَوْ عَلٰى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ، فَيَقُوْلُ. اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ، وَلٰكِنْ اَخْبِرُوْنِىْ، فَيَقُوْلُوْنَ: خَوَّفْتَهٗ شَيْئًا فَخَافَهٗ، وَرَجَّيْتَهٗ شَيْئًا فَرَجَاهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اٰمَنْتُهٗ مِمَّا خَافَ. وَاَعْطَيْتُهٗ مَا رَجَا، وَرَجُلٌ اَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا كَانَ فِىْ آخِرِ اللَّيْلِ نَزَلَ . . فَنَامَ اَصْحَابُهٗ، فَقَامَ هُوَ يُصَلِّىْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِىْ عَلٰى هٰذَا، اَوْ عَلٰى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُ: اَنَا اَعْلَمُ وَلٰكِنْ اَخْبِرُوْنِىْ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: خَوَّفْتَهٗ شَيْئًا فَخَافَهٗ، وَرَجَّيْتَهٗ شَيْئًا فَرَجَاهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاِنِّىْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ اٰمَنْتُهٗ مِمَّا خَافَ وَاَعْطَيْتُهٗ مَا رَجَا

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نور عطا کرے گا' ایک وہ شخص' جو رات کے وقت اٹھے' وہ اپنا بستر اور اپنا لحاف چھوڑ دے' پھر وہ اُٹھ کر وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ نماز کے لیے کھڑا ہو' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے ایسا کیوں کیا ہے؟ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن اس کا مفہوم یہی ہے) فرشتے جواب دیتے ہیں' تو زیادہ بہتر جانتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بہتر جانتا ہوں' لیکن تم مجھے بتاؤ! فرشتے کہتے ہیں: تو نے اس کو ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب' یا جہنم) کا خوف دلایا' تو یہ اس سے ڈر گیا' تو نے اسے ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت یا جنت) کی امید دلائی' تو اس نے اس کی امید رکھی' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں' تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ جس چیز سے ڈرتا ہے' اس کے حوالے سے' میں نے اس کو امان دی اور یہ جس کی امید رکھتا ہے' وہ چیز میں نے اسے عطا کر دی' ایک وہ شخص جو کسی جنگی مہم پر ہو' وہ دشمن کا سامنا کرے' اس کے ساتھی پسپا ہو جائیں' لیکن وہ ثابت قدم رہے یہاں تک کہ وہ قتل ہو جائے' یا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو فتح نصیب کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے ایسا کیوں کیا ہے؟ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن اس کا مفہوم یہی ہے) فرشتے جواب دیتے ہیں' تو زیادہ بہتر جانتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں' بہتر جانتا ہوں لیکن تم مجھے بتاؤ' فرشتے کہتے ہیں: تو نے اس کو ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب یا جہنم) کا خوف دلایا' تو یہ اس سے ڈر گیا' تو نے اسے ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت یا جنت) کی امید دلائی' تو اس نے اس کی امید رکھی' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں' تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ جس چیز سے ڈرتا ہے' اس کے حوالے سے میں نے اس کو امان دی' اور یہ جس کی امید رکھتا ہے' وہ چیز میں نے اسے عطا کر دی' اور ایک وہ شخص' جو رات بھر سفر کرتا رہے' یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آئے' تو وہ پڑاؤ کرے' اس کے ساتھی سو جائیں' لیکن وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے ایسا کیوں کیا ہے؟ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن اس کا مفہوم یہی ہے) فرشتے جواب دیتے ہیں' تو زیادہ بہتر جانتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جانتا ہوں لیکن تم مجھے بتاؤ' فرشتے کہتے ہیں: تو نے اس کو ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب یا جہنم) کا خوف دلایا' تو یہ اس سے ڈر گیا' تو نے اسے ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت یا جنت) کی امید دلائی' تو اس نے اس کی امید رکھی' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں' تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ جس چیز سے ڈرتا ہے' اس کے حوالے سے میں نے اس کو امان دی' اور یہ جس کی امید رکھتا ہے' وہ چیز میں نے اسے عطا کر دی''۔

20283 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ مِنْكُمْ - اَوْ لِمَنْ يَقُوْلُ -: مايس لعوب العب منكم، قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَاهِلَةَ: اِنَّ اللّٰهَ يَضْحَكُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ "، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَا عَدِمْنَا الْخَيْرَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ

✿✿ اسماعیل بن امیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے ہنس پڑتا ہے (اس سے آگے کا جملہ مجہول ہے، جس کو نقل کرتے ہوئے، شاید ناسخ سے سہو ہوا ہے، آگے کے الفاظ یہ ہیں:) راوی بیان کرتے ہیں: تو باہلہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ ہنستا بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ایسے پروردگار سے بھلائی پانے سے محروم نہیں رہیں گے، جو ہنستا بھی ہو''۔

بَابُ مَنْ لَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ

باب: اُس شخص کا بیان، جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا

20284 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: شَيْخٌ زَانٍ، وَغَنِيٌّ ظَلُوْمٌ، وَفَقِيْرٌ مُخْتَالٌ

✿✿ ابواسحاق کہتے ہیں:

''تین لوگ ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا (یعنی انہیں پسند نہیں کرتا) بوڑھا زانی، ظالم مالدار، اور متکبر غریب''۔

20285 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَشْنَاُ بِهِمُ اللّٰهُ: شَيْخٌ زَانٍ، وَفَقِيْرٌ مُخْتَالٌ، وَذُو سُلْطَانٍ كَذَّابٌ - اَوْ غَنِيٌّ ظَلُوْمٌ شَكَّ مَعْمَرٌ

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تین لوگ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، بوڑھا زانی، متکبر غریب اور جھوٹا حکمران (راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ظالم مالدار''۔ یہ شک، معمر کو ہے۔

اَلْغَضَبُ وَالْغَيْظُ وَمَا جَاءَ فِيْهِ

باب: غضب اور غصے کا تذکرہ اور اس بارے میں جو منقول ہے

20286 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَوْصِنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ، قَالَ الرَّجُلُ: فَفَكَّرْتُ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، فَاِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ

** حمید بن عبدالرحمٰن' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجیے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا' وہ شخص کہتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا تھا' میں اس میں کچھ دیر غور کرتا رہا (تو یہ بات سامنے آئی) کہ غصہ' ہر قسم کے شر کو جمع کر لیتا ہے۔*

20287 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، قَالُوْا: مَنِ الشَّدِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''طاقتور وہ نہیں ہوتا' جو پچھاڑ دیتا ہے' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! طاقتور کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو غصہ کے وقت' خود پر قابو رکھے''۔

20288 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَضَبَ طُغْيَانٌ فِیْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ تَدِرُّ اَوْدَاجُهٗ وَتَحْمَرُّ عَيْنَاهُ

** زید بن اسلم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''غصہ' انسان کے دل میں ایک طغیانی ہوتی ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ کہ کیسے اس کی رگیں پھول جاتی ہیں' اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں''۔

20289 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ تُوْقَدُ فِیْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، اَلَمْ تَرَوْا اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَاِلَى احْمِرَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ، فَاِنْ كَانَ قَائِمًا فَلْيَقْعُدْ، وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا فَلْيَتَّكِئْ

قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جُرْعَةٌ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَتَمَهَا رَجُلٌ، اَوْ جُرْعَةِ صَبْرٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ، وَمَا قَطْرَةٌ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَةِ دَمْعٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةِ دَمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

** حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''غصہ ایک انگارہ ہے جو انسان کے دل میں جل اٹھتا ہے' کیا تم نے اس کی رگوں کے پھول جانے' اور آنکھوں کے سرخ ہو جانے کو نہیں دیکھا ہے' جب تم میں سے کوئی ایک اس (غصہ) کو پائے' تو اگر وہ کھڑا ہوا ہو' تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہوا ہو' تو ٹیک لگا لے (یا لیٹ جائے)''۔

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (373/5) پر' اور امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' میں (105/10) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ہیثمی نے ''مجمع الزوائد'' میں (69/8) نقل کی ہے' اور یہ کہا ہے: یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی گھونٹ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصے کے اس گھونٹ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' جسے آدمی چھپا لیتا ہے (یعنی غصے کو پی لیتا ہے) اور مصیبت کے وقت' صبر کے گھونٹ سے (زیادہ پسندیدہ نہیں ہے) اور کوئی قطرہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے (نکلنے والے) آنسو کے قطرے' اور اللہ کی راہ میں (بہہ جانے والے) خون کے قطرے سے' زیادہ پسندیدہ نہیں ہے''۔

20290 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَبْعٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ: شِدَّةُ الْغَضَبِ، وَشِدَّةُ الْعُطَاسِ، وَشِدَّةُ التَّثَاؤُبِ، وَالْقَيْءُ، وَالرُّعَافُ. . .، وَالنَّوْمُ عِنْدَ الذِّكْرِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سات چیزیں' شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں' شدید غصہ' شدید پیاس' شدید جماہی' قے' نکسیر......اور ذکر کے وقت نیند''۔

20291 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ تُزِلُّهُ الشَّيَاطِيْنُ، كَمَا يُزِلُّ اَحَدُكُمُ الْقَعُوْدَ مِنَ الْاِبِلِ تَكُوْنُ لَهُ

✵✵ مسیب بن رافع فرماتے ہیں: کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں' جنہیں شیاطین یوں پھسلا دیتے ہیں' جیسے تم میں سے کوئی ایک اونٹ پر بیٹھتے ہوئے پھسل جاتا ہے۔

20292 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اغْرَوْرَقَتْ عَيْنٌ بِمَائِهَا اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْجَسَدَ عَلَى النَّارِ، وَلَا سَالَتْ عَلٰى خَدِّهَا فَيَرْهَقُ ذٰلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ، وَلَوْ اَنَّ بَاكِيًا بَكٰى فِيْ اُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ لَرُحِمُوا، وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا لَهُ مِقْدَارٌ وَّمِيزَانٌ اِلَّا الدَّمْعَةَ فَاِنَّهُ يُطْفَاُ بِهَا بِحَارٌ مِّنْ نَارٍ

✵✵ مسلم بن یسار روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو آنکھ (اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے) تر ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اس جسم کو جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہے' اور اگر وہ (آنسو) بہہ کر رخسار پر آ جائے' تو اس چہرے کو کبھی ذلت یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا' اگر کوئی رونے والا' کسی گروہ کے درمیان رو پڑتا ہے' تو ان لوگوں پر بھی رحم کر دیا جاتا ہے' ہر چیز کی مخصوص مقدار اور وزن ہوتا ہے' صرف آنسو کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اس کے ذریعے آگ کے سمندر بجھائے جا سکتے ہیں''۔

مَنْ دَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جس کے لیے نبی اکرم ﷺ نے دعاء ضرر کی ہو

20293 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَهُ لَا تُخْلِفُهُ، اَيُّمَا عَبْدٍ مِّنْ

الْمُسْلِمِيْنَ ضَرَبْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ - قَالَ مَعْمَرٌ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: - اَوْ لَعَنْتُهٗ، فَاجْعَلْهُ قُرْبَةً لَهٗ اِلَيْكَ يَوْمَ يَلْقَاكَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میں نے تجھ سے عہد لیا ہے' جس کی' تو خلاف ورزی نہیں کرے گا اور' تو عہد کی خلاف ورزی کرتا بھی نہیں ہے' (میں نے یہ عہد لیا ہے) کہ میں' جس مسلمان شخص کو ماروں' یا اس کو برا کہوں' -معمر کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: یا میں اس پر لعنت کروں' تو' تو اس کو اس شخص کے لیے اس دن اپنی بارگاہ میں قربت کا باعث بنا دینا' جب وہ تیری بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

20294 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَهٗ، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ، فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلَاةً وَّكَفَّارَةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میں نے تجھ سے یہ عہد لیا ہے' جس کی' تو خلاف ورزی نہیں کرے گا کہ میں ایک بشر ہوں' جس بھی مومن کو میں نے کوئی اذیت دی ہو' یا اسے برا کہا ہو' یا اُسے مارا ہو' یا اُس پر لعنت کی ہو' تو تو اس کو اس شخص کے لئے' رحمت' کفارے اور قربت کا باعث بنا دینا' جو تو اس کو قیامت کے دن عطا کرے گا''۔

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

باب: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

20295 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ لِوَقْتِهِنَّ، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میں نے کہا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کو اُن کے مخصوص وقت پر ادا کرنا' والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

20296 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ اَوْ عُمْرَةٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے کہا! یا رسول اللہ! کون سا

عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر مبرور حج یا عمرہ۔

20297 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَسْلَمُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، قَالَ: فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيْمَانًا؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا، قَالَ: فَاَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ، قَالَ: فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ، قَالَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، قَالَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ اُهَرِيقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اور کہا: کون سا مسلمان زیادہ سلامتی والا ہے (یا زیادہ اچھا مسلمان ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں' اس نے دریافت کیا: اہل ایمان میں کون زیادہ کامل ایمان والا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں' اس نے دریافت کیا: کون سا ایمان (یعنی عمل) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر اور نرمی' اس نے دریافت کیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: طویل قیام والی' اس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تنگدست شخص کا (دیا ہوا صدقہ) اس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں آدمی کا خون بہا دیا جائے' اور اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں۔

20298 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَبِيبٍ، مَوْلٰى عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَاَيُّ الْعَتَاقِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْفَسُهَا، قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيُعِيْنُ الصَّانِعَ، وَيَصْنَعُ لِلْاَخْرَقِ، قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ؟ قَالَ: فَدَعِ النَّاسَ مِنْ شَرِّكَ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ يَعْنِيْ اَخْرَقَ: اَحْمَقَ،

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا: اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' اس نے دریافت کیا: کون سے غلام کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو زیادہ عمدہ ہو' اس نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر آدمی اس کو نہ پائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کام کرنے والے کی مدد کرے' اور معذور کو کوئی کام کر دے' اس نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اس کی استطاعت نہ رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھو! کیونکہ یہ بھی صدقہ ہوگا' جو تم اپنے اوپر کرو گے''۔

راوی کہتے ہیں: لفظ ''اخرق'' سے مراد احمق ہے۔

20299 اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، نَحْوَهُ

✵✵ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

اَلْمَفْرُوْضُ مِنَ الْاَعْمَالِ وَالنَّوَافِلِ

باب: اعمال میں سے فرائض اور نوافل کا تذکرہ

20300 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ سَعْدًا الضَّحَّاكَ مَرَّ بِهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْصُوْنِي، فَجَعَلُوْا يُوْصُوْنَهُ، وَكَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَمَرَّ بِهِ فَقَالَ: اَوْصِنِي يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، قَالَ: اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ اَوْصَوْكَ وَلَمْ يَأْلُوكَ، وَاِنِّي سَاَجْمَعُ لَكَ اَمْرَكَ فِي كَلِمَاتٍ: اعْلَمْ اَنَّهُ لَا غِنًى بِكَ عَنْ نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا فَنَظِّمْهُ لَكَ انْتِظَامًا، ثُمَّ يَزُولُ مَعَكَ اَيْنَمَا زُلْتَ

✵✵ ابوقلابہ نے ایک سے زیادہ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب سعد ضحاک کے پاس سے گزرے سعد نے کہا: آپ حضرات مجھے کوئی تلقین کیجئے اُن حضرات نے انہیں تلقین کرنا شروع کی ان میں سب سے آخر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے وہ سعد کے پاس سے گزرے تو سعد نے کہا: آپ بھی مجھے کوئی تلقین کیجئے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے تو انہوں نے کہا: لوگوں نے تمہیں تلقین کی ہے اور انہوں نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے اور میں تمہارے لئے تمام معاملے کو چند کلمات میں جمع کر دیتا ہوں تم یہ بات جان لو! دنیا میں سے جو تمہارا حصہ ہے اس کے بنا کوئی چارہ نہیں ہے تو تم اس کے لیے انتظام رکھو اور پھر تم جہاں بھی ہو گے وہ تمہارے ساتھ ہوگا۔

20301 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِمِثْلِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ، فَاَكُوْنَ عَيْنَيْهِ اللَّتَيْنِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَاُذُنَيْهِ اللَّتَيْنِ يَسْمَعُ بِهِمَا، وَيَدَيْهِ اللَّتَيْنِ يَبْطِشُ بِهِمَا، وَرِجْلَيْهِ اللَّتَيْنِ يَمْشِي بِهِمَا، فَاِذَا دَعَانِي اَجَبْتُهُ، وَاِذَا سَاَلَنِي اَعْطَيْتُهُ، وَاِنِ اسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرا بندہ کسی ایسی چیز کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کرتا' جو اس کی مانند ہو جو میں نے اس پر فرض قرار دی ہے اور میرا بندہ' نوافل کے ذریعے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں' جن کی مدد سے وہ دیکھتا ہے' اور اس کے کہ کان بن جاتا ہوں' جن کی مدد سے وہ سنتا ہے' اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن کی مدد سے وہ پکڑتا ہے' اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں' جن کی مدد سے وہ چلتا ہے' جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے' تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں' جب وہ مجھ سے مانگتا ہے' تو میں اسے عطا کرتا ہوں''

اگر وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے' تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں''۔

20302 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِقَوْمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اِنِّیْ لَاُبْغِضُ هٰذَا لِلّٰهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللّٰهِ لَا بِرَّ لَهَا، اذْهَبْ يَا فُلَانُ فَبَلِّغْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الَّذِیْ قَالَ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ اَنَّهُ يُبْغِضُنِیْ فِی اللّٰهِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَلَامَ تَبْغَضُ هٰذَا؟، قَالَ: هُوَ لِیْ جَارٌ وَّاَنَا اَعْلَمُ شَیْءٍ بِهٖ، وَاَخْبَرُ شَیْءٍ بِهٖ، وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ الَّتِیْ يُصَلِّيهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، قَالَ: سَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ رَآنِیْ اَخَّرْتُهَا عَنْ وَّقْتِهَا، اَوْ اَسَاْتُ فِیْ وُضُوئِهَا، اَوْ رُكُوعِهَا اَوْ سُجودِهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: وَلَا رَاَيْتُهُ صَامَ يَوْمًا قَطُّ اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ الَّذِیْ يَصُومُهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، قَالَ: سَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ رَآنِیْ اَفْطَرْتُ مِنْهُ يَوْمًا، اَوِ اسْتَخْفَفْتُ بِحَقِّهٖ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: وَلَا رَاَيْتُهُ تَصَدَّقَ بِشَیْءٍ قَطُّ اِلَّا هٰذِهِ الزَّكَاةَ الَّتِیْ يُؤَدِّيهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، قَالَ: سَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ كَتَمْتُهَا، اَوْ اَخَّرْتُهَا - اَوْ قَالَ: مَنَعْتُهَا -؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا مِّنْكَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا' ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں' اللہ تعالیٰ کی خاطر اس شخص سے بغض رکھتا ہوں' حاضرین نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے لیے کوئی نیکی نہیں ہے' اے فلاں! تم جاؤ اور اس تک (یہ بات) پہنچاؤ' راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص اس کے پاس گیا اور اسے یہ بات کہہ دی' دوسرا شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور بولا: فلاں شخص کا یہ گمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مجھ سے بغض رکھتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے پہلے شخص کو بلایا اور فرمایا: تم کس وجہ سے اس سے بغض رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: یہ میرا پڑوسی ہے اور میں اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں' اور اس کے بارے میں زیادہ بہتر خبر رکھتا ہوں' اللہ کی قسم! میں نے اسے کبھی کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ اس فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے' جسے ہر نیک اور گنہگار شخص پڑھتا ہے' دوسرے شخص نے کہا: یارسول اللہ! آپ اس سے پوچھئے' کیا اس نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے نماز کو اس کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کیا ہو؟ یا وضو کرتے ہوئے' یا رکوع میں' یا سجدے میں کوئی کوتاہی کی ہو؟ پہلے شخص نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اس نے کہا: میں نے اسے ایک دن بھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ اس مہینے کے روزوں کا معاملہ مختلف ہے' جس کے روزے ہر نیک اور گنہگار شخص رکھتا ہے' دوسرے شخص نے کہا: یارسول اللہ! آپ اس سے پوچھئے: کیا اس نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے اس مہینے کے کسی ایک دن کا روزہ چھوڑا ہو؟ یا میں نے اس کے حق کو کم سمجھا ہو؟ پہلے شخص نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اس نے کہا: میں نے اسے کبھی کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ اس زکوۃ کا معاملہ مختلف ہے' جسے ہر نیک اور گناہ گار شخص ادا کرتا ہے' دوسرے شخص نے کہا: یارسول اللہ! آپ اس سے پوچھیے: کیا میں نے اس (زکوۃ) کو چھپایا ہے یا اسے مؤخر کیا ہے؟ (راوی کہتے ہیں: یا شاید اس نے یہ کہا:) میں نے اُسے دینے سے انکار کیا ہو؟ پہلے شخص نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے (پہلے شخص سے) فرمایا: تم اسے چھوڑ دو! شاید یہ تم سے بہتر ہے۔

20303 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُودِ، عَنْ اَبِی وَائِلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ، فَاَصْبَحْتُ قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا تُخْبِرُنِی بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِی مِنَ النَّارِ، قَالَ: لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ، وَاِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیءُ الْخَطِيئَةَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَرَاَ: (تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) (السجدة: 16)- حَتّٰى - (جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (السجدة: 17) ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُودِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟، فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟، قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ: اكْفُفْ عَلَيْكَ هٰذَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَوَاِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ، وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ - اَوْ قَالَ: عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ - اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ"

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' میں آپ کے قریب ہوا' ہم چل رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ جو مجھے جنت میں داخل کروا دے' اور مجھے جہنم سے دور کر دے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' اور یہ اُس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کر دے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ! تم نماز قائم کرو' تم زکوۃ ادا کرو' تم رمضان کے مہینے کے روزے رکھو' اور تم بیت اللہ کا حج کرو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھلائی کے دروازوں کے بارے میں تمہاری رہنمائی کرتا ہوں' روزہ' ڈھال ہے' اور صدقہ' گناہ کو بجھا دیتا ہے' اور آدمی کا نصف رات کے وقت نفل نماز ادا کرنا' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اُن کے پہلو' بستروں سے الگ رہتے ہیں'' یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک پڑھی: ''اُس کی جزا ہوگی' جو وہ عمل کرتے تھے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں معاملے کے سرے' اُس کے ستون' اور اُس کی کوہان کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملے کا سرا' اسلام ہے' اور اس کا ستون' نماز ہے' اور اس کی کوہان کی چوٹی' جہاد ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کے مجموعہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اِس کو سنبھال کے رکھنا!

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمارا اُن چیزوں کے حوالے سے مواخذہ ہوگا' جو ہم کلام کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے' لوگوں کو اُن کی زبانوں کی کھیتیوں کی وجہ سے' اُن کے چہروں کے بل (راوی کو شک

ہے'یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے نتھنوں کے بل'اوندھا کر کے جہنم میں ڈالا جائے گا''۔

20304 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

✵✵ عمر بن عبدالعزیز'اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: درست راستے پر رہتے ہوئے'نرمی اختیار کرنا''۔

20305 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ يَّرْفَعُ الْحَدِيْثَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَا قَلْبَكَ غِنًى، وَاَسُدُّ عَلَيْكَ فَقْرَكَ، فَاِنْ لَمْ تَفعَلْ مَلَاْتُ قَلْبَكَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدُّ عَلَيْكَ فَقْرَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ، فَاِنِّيْ اَغْفِرُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ، وَحَقٌّ عَلَيَّ اَلَّا اُضِلَّ عَبْدِيْ وَهُوَ يَسْاَلُنِيْ الْهُدٰى، وَاَنَا الْحَكَمُ

✵✵ معمر نے'لیث کے حوالے سے'مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ! میں تمہارے دل کو خوشحالی (یا بے نیازی) سے بھر دوں گا'اور تم پر غربت کو بند کر دوں گا'اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے'تو میں تمہارے دل کو مصروفیت (یعنی پریشانیوں) سے بھر دوں گا'اور تم پر غربت کو بند نہیں کروں گا'اے ابن آدم! تم جب تک مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید رکھو گے'تو میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا'خواہ جو بھی صورتحال ہو'اور مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں اپنے ایسے بندے کو گمراہ نہ کروں'جو مجھ سے ہدایت مانگتا ہو'جبکہ میں حاکم ہوں''۔

اَلْمَرَضُ وَمَا يُصِيبُ الرَّجُلَ

باب: بیماری'اور آدمی کو جو مصیبت لاحق ہوتی ہے'اُس کا تذکرہ

20306 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ الْخُزَاعِيَّةُ - وَكَانَتْ قَدْ اَدْرَكَتْ عَامَّةَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ وَجِعَةٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ؟، فَقَالَتْ: بِخَيْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ بَرَّحَتْ بِيْ اُمُّ مِلْدَمٍ - تُرِيْدُ الْحُمّٰى - فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرِيْ فَاِنَّهَا تُذْهِبُ مِنْ خَبَثِ الْاِنْسَانِ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ مِنْ خَبَثِ الْحَدِيْدِ

✵✵ فاطمہ خزاعیہ'جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زیادہ تر اصحاب کا زمانہ پایا ہے'وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ'انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے'وہ خاتون بیمار تھی'نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟ اس خاتون نے جواب دیا: یارسول اللہ! ٹھیک ہے'مجھے''اُم ملدم لاحق ہوا ہے''اس کی مراد بخار تھا'نبی اکرم ﷺ

نے اس خاتون سے فرمایا:

''تم صبر سے کام لو! کیونکہ یہ بیماری انسان کے میل کو یوں ختم کر دیتی ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے میل (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے''۔

20307 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ، لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُفَيِّئُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاؤُهُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ، تُقِيمُ حَتّٰى تَتَحَصَّدَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن کی مثال کھیت کی طرح ہے' جسے ہوا لہراتی رہتی ہے' مومن کو بھی مسلسل آزمائشیں لاحق ہوتی رہتی ہیں' اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے' وہ اپنی جگہ کھڑا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے''۔

20308 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِّنَ الْعِبَادَةِ، ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهٖ: اكْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذْ كَانَ طَلِيقًا حَتّٰى اُطْلِقَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَيَّ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن' جب تک عبادت کرتے ہوئے اچھے طریقے پر گامزن رہے' تو پھر اگر وہ بیمار بھی ہو جائے' تو اس سے متعلق فرشتے سے کہا جاتا ہے: تم اِس کے اُس عمل کی مانند عمل نوٹ کرو' جب یہ ٹھیک ہوا کرتا تھا' یہاں تک کہ میں اِسے ٹھیک کر دوں' یا اسے اپنی طرف بلا لوں''۔

20309 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يَّعُوْدُهٗ، فَقَالَ: اصْبِرْ فَاِنَّهَا طَهُورٌ - يَعْنِي الْحُمَّى -، قَالَ: كَلَّا، بَلْ حُمَّى تَفُورُ، عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُوْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَهُوَ كَذٰلِكَ فَمَاتَ الرَّجُلُ

✽✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس' اُس کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری' طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بخار تھا۔ اُس شخص نے کہا: ہرگز نہیں! بلکہ یہ تو بخار ہے' جو ایک بوڑھے آدمی پر جوش مار رہا ہے' اور یہ اُسے قبر تک پہنچا دے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! ایسا ہی ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: تو اس شخص کا (اسی بیماری کے دوران) انتقال ہو گیا۔

20310 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ، فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ حَتّٰى يُؤْجَرَ فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ

** عمر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے (یا شاید یہ مطلب ہوگا: مجھے مومن کا معاملہ اچھا لگتا ہے) اگر اسے بھلائی لاحق ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور شکر کرتا ہے' اور اگر اسے مصیبت لاحق ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور صبر کرتا ہے' مومن کو اس کے ہر معاملے کے حوالے سے اجر دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے اس لقمے کا بھی اجر دیا جائے گا' جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے''۔

20311 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، يَرْوِيهِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلاهُمْ

** معمر نے' حسن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ روایت کرتے ہیں: (شاید یہ مراد ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے''۔

20312 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَّرَضٍ اَوْ وَجَعٍ يُّصِيبُ الْمُؤْمِنَ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِذُنُوبِهِ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اَوِ النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بیماری' یا تکلیف مومن کو لاحق ہوتی ہے' تو یہ اُس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے' یہاں تک کہ اس کو جو کانٹا لگتا ہے' یا جو تکلیف لاحق ہوتی ہے''۔

20313 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ نَعُوْدُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَا لِاَمِيْرِكُمْ - وَاَبُو الدَّرْدَاءِ يَوْمَئِذٍ اَمِيرٌ - قَالَ: قُلْنَا: هُوَ شَاكٍ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اشْتَكَيْتُ قَطُّ - اَوْ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا صُدِعْتُ قَطُّ - قَالَ: فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَخْرِجُوْهُ عَنِّي لِيَمُتْ بِخَطَايَاهُ، مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي بِكُلِّ وَصَبٍ وَصِبْتُهُ، حُمْرَ النَّعَمِ اِنَّ وَصَبَ الْمُؤْمِنِ يُكَفِّرُ خَطَايَاهُ

** رُباب قشیری بیان کرتے ہیں: ہم' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے' اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' ایک دیہاتی بھی' اُن کے پاس آیا' اس نے دریافت کیا: تمہارے امیر کا کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اُن دنوں امیر تھے' ہم نے بتایا: یہ بیمار ہیں' اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں' تو کبھی بیمار نہیں ہوا' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ کی قسم! مجھے کبھی درد لاحق نہیں ہوا' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِسے میرے پاس سے باہر لے جاؤ! تاکہ یہ اپنے گناہوں سمیت مرجائے' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے جو تکلیف لاحق ہوئی ہے' اس کے بدلے میں' مجھے سرخ اونٹ مل جاتے' کیونکہ مومن کو لاحق ہونے والی

تکلیف اس کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔

20314 - أخبرنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ مُصَحَّحٌ - اَوْ قَالَ: ظَاهِرُ الصِّحَّةِ - قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ شَكَيْتَ قَطُّ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: هَلْ ضَرَبَ عَلَيْكَ هٰذَانِ قَطُّ؟ - وَاَشَارَ اِلٰى صُدْغَيْهِ - قَالَ: لَا، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں موجود تھے' اسی دوران ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا' جو تندرست تھا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ظاہری طور پر تندرست لگ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کبھی بیمار ہوئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کبھی ان دونوں (رگوں) نے تم پر ضرب لگائی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنی کنپٹی کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا' اُس نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ واپس چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ کسی جہنمی کو دیکھے' اُسے اِس شخص کو دیکھ لینا چاہیے۔

20315 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ كِيرِ جَهَنَّمَ، فَاَمِيتُوهَا بِالْمَاءِ الْبَارِدِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَرَ اَصْحَابَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ اَنْ يَّصُبُّوا عَلَيْهَا الْمَاءَ بِالسَّحَرِ فَلَمْ يَضُرَّهُمْ، وَقَدْ كَانُوْا وَجَدُوا مِنْهَا شَيْئًا "

✵✵ حسن فرماتے ہیں: بخار جہنم کی بھٹی کا حصہ ہے' تو تم اسے ٹھنڈے پانی کے ذریعے ماردو!۔

معمر کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: غزوۂ خیبر کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ سحری کے وقت اس (بخار) پر پانی بہائیں' تو وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا' اُن لوگوں کو اس (بخار) میں سے کچھ محسوس ہوا تھا۔

20316 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اشْتَكٰى، فَكَاَنَّهُ جَزِعَ مِنْهَا، فَقِيلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: جَاءَ الْاَمْرُ اِنَّهُ اَحْرٰى وَاَقْرَبُ بِيْ مِنَ الْغَفْلَةِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' انہیں تکلیف محسوس ہوئی (یا انہوں نے اس پر آہ وزاری کی) اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی' تو انہوں نے فرمایا: اَمر آگیا ہے اور وہ غفلت کے مقابلے میں' میرے لئے زیادہ مناسب اور میرے زیادہ قریب ہے۔

بَابُ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب: آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہو

20317 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي، اِلَّا اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس کے حوالے سے کوئی بڑی تیاری' تو نہیں کی ہے کہ جس کی وجہ سے میں اپنی تعریف کروں' البتہ میں' اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اُس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو''۔

20318 - أخبرنا معمر عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: ثَلَاثٌ اَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ، وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ لَبَرَرْتُ: لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْاِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللّٰهَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا فَوَلَّاهُ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَاءَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالرَّابِعَةُ الَّتِي لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَبَرَرْتُ: لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ

✵✵ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تین چیزیں ہیں' جن پر میں قسم اٹھا سکتا ہوں' اور ایک چوتھی چیز بھی ہے کہ اگر میں اس پر قسم اٹھالوں' تو میری قسم سچی ہوگی' (پہلی بات) جس شخص کا اسلام میں حصہ ہو' اللہ تعالیٰ نے اُسے اس شخص کی مانند نہیں بنایا ہے' جس کا (اسلام میں) کوئی حصہ نہ ہو اور (دوسری بات) جب کوئی بندہ' دنیا میں' اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے' تو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اسے کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا' اور (تیسری بات) جو شخص' جس قوم سے محبت رکھتا ہے' وہ قیامت کے دن اُن کے ساتھ آئے گا' اور چوتھی بات کہ اگر میں اس پر حلف اٹھالوں' تو میں سچا ہوؤں گا' وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں' کسی بندے کی پردہ پوشی کرے' تو آخرت میں بھی اُس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

20319 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: اِنِّي لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْلَمْتَهُ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَقُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهُ، فَقَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِي اَحْبَبْتَنِي لَهُ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا' اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ افراد موجود تھے' آپ کے پاس موجود افراد میں سے ایک شخص نے کہا: میں' اللہ تعالیٰ کی خاطر اِس شخص سے محبت کرتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس کو بتایا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُٹھ کر اس

کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ' وہ شخص اُٹھ کر دوسرے شخص کے پاس گیا' اور اُسے اِس بارے میں بتایا' تو اس نے کہا: وہ ذات بھی تم سے محبت رکھے' جس کی وجہ سے تم مجھ سے محبت رکھتے ہو' راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا اور دوسرے شخص نے اُسے جو کہا تھا' اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اُس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' اور تم نے جو ثواب کی امید رکھی ہے' وہ تمہیں ملے گا''۔

20320 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: مَنْ يَكُنِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ اِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ بِهِ فِي النَّارِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ اِن کی وجہ سے' ایمان کی حلاوت کو پا لے گا' جس کے نزدیک' اللہ اور اس کا رسول' اُن دونوں کے علاوہ' ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہوں' اور جو شخص کسی فرد سے محبت کرتا ہو' اور وہ اُس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہو' اور جو شخص کفر کی طرف لوٹ جانے کو اُسی طرح ناپسند کرتا ہو' جس طرح وہ اِس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈال دیا جائے''۔

20321 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ، وَوَالِدَيْهِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک' اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا' جب تک ''میں'' اُس کے نزدیک' اُس کی اولاد' اُس کے والدین اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہو جاتا''۔

بَابٌ فِي الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کی خاطر' ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کا تذکرہ

20322 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ سَلْمَانَ، قَالَ: التَّاجِرُ الصَّادِقُ مَعَ السَّبْعَةِ فِيْ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالسَّبْعَةُ: اِمَامٌ مُقْسِطٌ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَمِيْسَمٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَرَجُلٌ ذُكِرَ اللّٰهُ عِنْدَهُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ مِنْ حُبِّهِ اِيَّاهَا، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ كَادَتْ يَمِيْنُهُ تُخْفِيْ مِنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ لَقِيَ اَخَاهُ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ لِلّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ: وَاَنَا اُحِبُّكَ لِلّٰهِ حَتّٰى تَصَادَرَا عَلٰى ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ نَشَاَ فِي الْخَيْرِ مُنْذُ هُوَ غُلَامٌ

✵✵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سچا تاجر' قیامت کے دن' سات افراد کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے

میں ہوگا' وہ سات افراد یہ ہیں: عادل حکمران' وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت اپنی ذات کی طرف بلائے اور وہ شخص یہ کہے: میں' اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اور وہ شخص' جس کے سامنے اللہ کا ذکر ہو' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں' اور وہ شخص' کہ مسجدوں سے محبت کی وجہ سے' اُس کا دل مساجد کے ساتھ متعلق رہے' اور وہ شخص' جو کہ صدقہ دے' یوں کہ دایاں ہاتھ' اُسے بائیں سے چھپا کے رکھے' اور وہ شخص' جو اپنے بھائی سے ملے اور یہ کہے: میں' اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں' اور دوسرا شخص یہ کہے: میں بھی' اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں' یہاں تک کہ وہ اسی صورتحال پر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں' اور ایک وہ شخص' جس کی بچپن سے ہی نشوونما بھلائی میں ہوئی ہو۔

20323 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ مِنَ الْاِیْمَانِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ لَا یُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَفِیْهِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایمان میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے محبت رکھے' وہ اُس کے ساتھ' صرف اللہ تعالیٰ کے لیے' اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر محبت رکھے''۔

20324 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ (ص:202) الْاٰيَةُ: (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدة: 101)، قَالُوْا: فَنَحْنُ نَسْاَلُهُ اِذًا، قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ بِقُرْبِهِمْ وَمَقْعَدِهِمْ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَفِيْ نَاحِيَةِ الْقَوْمِ اَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ فَحَثٰى عَلٰى وَجْهِهِ وَرَمٰى بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: حَدِّثْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْهُمْ مَّنْ هُمْ؟ قَالَ: فَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشَرَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ عِبَادٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، مِنْ بُلْدَانٍ شَتّٰى، وَقَبَائِلَ شَتّٰى مِنْ شُعُوْبِ الْقَبَائِلِ، لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ اَرْحَامٌ يَتَوَاصَلُوْنَ بِهَا، وَلَا دُنْيَا يَتَبَاذَلُوْنَ بِهَا، يَتَحَابُّوْنَ بِرُوْحِ اللّٰهِ، يَجْعَلُ اللّٰهُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا، وَيَجْعَلُ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ قُدَّامَ الرَّحْمٰنِ، يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ، وَيَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُوْنَ

✸✸ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کر دی جائیں' تو تمہیں برا لگے''۔

تو (کچھ) لوگوں نے کہا: پھر' تو ہم آپ سے سوال کریں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں' جو نہ انبیاء ہیں' اور نہ شہداء ہیں' لیکن قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی قربت اور ان کے بیٹھنے کے مقام کے حوالے سے' انبیاء اور شہداء' اُن پر رشک کریں گے' راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے آخر میں' ایک دیہاتی موجود تھا' وہ کھڑا ہوا' اس نے

اپنے چہرے سے ہاتھوں کے ذریعے مٹی جھاڑی' پھر اُس نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہمیں اُن لوگوں کے بارے میں بتایئے کہ وہ کون ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ کھل اُٹھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کے بندوں میں سے' کچھ بندے ہوں گے' جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے ہوں گے' مختلف قبائل سے اور قبائل کی مختلف ذیلی شاخوں سے تعلق رکھتے ہوں گے' ان کے درمیان رشتہ داری کا کوئی تعلق نہیں ہوگا' جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں' اور کوئی دنیاوی تعلق بھی نہیں ہوگا' جس کی وجہ سے' وہ ایک دوسرے پر خرچ کریں' وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر' ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور بنا دے گا' اور اُن کے لیے موتیوں سے بنے ہوئے منبر بنائے گا' جو ''رحمان'' کے سامنے ہوں گے' (دوسرے) لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' لیکن یہ (لوگ) گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے' (دوسرے) لوگ خوفزدہ ہوں گے' لیکن یہ (لوگ) خوفزدہ نہیں ہوں گے''۔

20325 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: قِيْلَ: مَنْ اَهْلُكَ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُكَ يَا رَبِّ؟ قَالَ: الْمُتَحَابُّوْنَ فِيَّ، الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرُوْا بِي، وَاِذَا ذُكِرُوْا ذُكِرْتُ بِهِمْ، الَّذِيْنَ يُنِيْبُوْنَ اِلٰى طَاعَتِيْ كَمَا تُنِيْبُ السِّنَّوْرُ اِلٰى وُكُوْرِهَا، الَّذِيْنَ اِذَا اسْتُحِلَّتْ مَحَارِمِي غَضِبُوْا كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ اِذَا حُرِبَ

✵✵ معمر نے' قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں:

''یہ بات کہی گئی: اے پروردگار! وہ اہل کون ہیں؟ جو تیرے اہل ہیں؟ (یعنی جو ''اللہ والے'' ہیں) پروردگار نے فرمایا: میری خاطر' ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ' جب میرا ذکر ہوگا' تو میرے ساتھ اُن کا بھی ذکر ہوگا' اور جب اُن کا ذکر ہوگا' تو اُن کے ہمراہ' میرا بھی ذکر ہوگا' وہ میری فرمانبرداری کی طرف یوں آتے ہیں' جس طرح کوئی بلا اپنے ٹھکانے کی طرف لوٹتا ہے' جب میری حرام قرار دی ہوئی چیزوں پر عمل ہوتا ہے' تو وہ یوں غصہ کرتے ہیں' جس طرح کوئی چیتا غصہ کرتا ہے' جب اس کے ساتھ لڑائی ہو''۔

20326 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - وَكَانَ عُمَرُ لَا يَرْفَعُهُ - يَقُوْلُ: كَثِيْرًا يُقَالُ: مَا تَحَابَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ اِلَّا كَانَ اَعْظَمُهُمَا اَجْرًا اَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (عمر نامی راوی سے مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کرتے ہیں' وہ عام طور پر یہی کہتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے' جبکہ قتادہ نے یہ کہا ہے کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے:

''جب بھی دو افراد اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' تو ان دونوں میں زیادہ اجر اسے ملتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو''۔

20327 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ اَخَاهُ صُبَابَةً اِلَيْهِ، وَحَدَاثَةَ عَهْدٍ بِهِ، بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا فَنَادَى: طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ، قَالَ: ثُمَّ

يَقُوْلُ اللّٰهُ: بِرُوْحِي زَارَ عَبْدِي، وَعَلَيَّ قِرَاهُ

✵✵ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ محبت کی وجہ سے اور اس کے ساتھ نئے تعلق کی وجہ سے اس سے ملنے کے لئے جائے' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے تم پاکیزہ ہوئے اور جنت تمہارے لئے پاکیزہ ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رضا کی خاطر اس نے میرے بندے سے ملاقات کی ہے' تو اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے''۔

20328 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَجُلٌ يَزُوْرُ اَخًا لَهُ، وَكَانَ نَائِيًا عَنْهُ، فَاَتَاهُ مَلَكٌ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ فَقَالَ: اَخٌ لِيْ اَرَدْتُ اَنْ اَزُوْرَهُ، فَقَالَ: اَبَيْنَكُمَا دُنْيَا تَعَاطَيَانِهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَرَحِمٌ تَصِلُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَنِعْمَةٌ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَاذَا؟ قَالَ: اَخٌ لِيْ اَحْبَبْتُهُ لِلّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّكَ حِيْنَ اَحْبَبْتَهُ، قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ وَالرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

✵✵ معمر نے اس شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے جانے کے لیے نکلا' ابھی وہ اس سے دور تھا کہ فرشتہ اس کے پاس آیا' فرشتے نے دریافت کیا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا میں اپنے بھائی سے ملنے جانے کا ارادہ رکھتا ہوں' فرشتے نے دریافت کیا کیا تم دونوں کے درمیان کوئی دنیاوی تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے تم ایک دوسرے سے لین دین کرو' اس شخص نے جواب دیا جی نہیں فرشتے نے دریافت کیا' تو کیا کوئی رشتہ داری کا تعلق ہے جس کی وجہ سے تم صلہ رحمی کرو گے اس نے جواب دیا جی نہیں فرشتے نے دریافت کیا کوئی نعمت ہے' جو تم کرنا چاہتے ہو' اس شخص نے جواب دیا جی نہیں فرشتے نے دریافت کیا پھر کیا وجہ ہے اس شخص نے کہا وہ میرا بھائی ہے میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا' تو میں تمہاری طرف اللہ کا قاصد ہوں (یعنی اور یہ پیغام لے کر آیا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھتا ہے' جیسے تم اس سے محبت رکھتے ہو' پھر وہ فرشتہ آسمان کی طرف بلند ہو گیا اور وہ شخص اس کی طرف دیکھتا رہا''۔

20329 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ - رَجَعَ الْحَدِيْثُ - قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِيْ اِلَيَّ الَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ فِيَّ، وَالَّذِيْنَ يَعْمُرُوْنَ مَسَاجِدِي، وَالَّذِيْنَ يَسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ، فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اِذَا اَرَدْتُ بِخَلْقِي عَذَابًا ذَكَرْتُهُمْ، فَصَرَفْتُ عَذَابِيْ عَنْ خَلْقِي

✵✵ معمر نے' قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے بندوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں' جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور جو میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور جو سحری کے وقت دعائے مغفرت کرتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اپنی مخلوق کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں' تو مجھے ان کا خیال آ جاتا ہے' تو میں اپنی مخلوق سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں''۔

بَابٌ فِي الْمَجْذُوْمِ

باب: جذام زدہ (یعنی کوڑھی) کا تذکرہ

20330 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَاْكُلُ مَعَ الْاَجْذَمِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جذام زدہ شخص کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

20331 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِرُّوا مِنَ الْاَجْذَمِ كَمَا تَفِرُّوْنَ مِنَ الْاَسَدِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو''۔

20332 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِرُّوا مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّوْنَ مِنَ الْاَسَدِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو جیسے تم لوگ شیر سے بھاگتے ہو''۔

20333 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِمُعَيْقِيبٍ الدَّوْسِيِّ: اُدْنُهُ، فَلَوْ كَانَ غَيْرُكَ مَا قَعَدَ مِنِّىْ اِلَّا كَقِيدِ الرُّمْحِ وَّكَانَ اَجْذَمَ

✵✵ ابوزناد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے معیقیب دوسی سے کہا: تم قریب آ جاؤ! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا' تو وہ مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے جتنا دور بیٹھتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ جذام زدہ تھے۔

20334 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ اللَّيْثِىُّ: اِنَّ رَجُلًا اَجْذَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَاَنَّهُ جَاءَ سَائِلًا فَلَمْ يُعْجِلْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بَعَّدَهُ، وَقَالَ: لَا عَدْوَى

✵✵ معمر نے لیثی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مجذوم زدہ شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ شاید کچھ مانگنے کے لیے آیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اسے جلدی واپس کیا' اور نہ ہی اسے دور کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

20335 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِىْ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُ، فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ فَاَعْطَاهُ دِرْهَمًا، فَوَضَعَهُ فِىْ يَدِهٖ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ حِيْنَ قَامَ يُعْطِيهِ: اَنَا اُنَاوِلُهُ، فَاَبَى ابْنُ عُمَرَ اَنْ يُّنَاوِلَهُ الرَّجُلُ الدِّرْهَمَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے کچھ مانگا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس شخص کو ایک درہم دیا' انہوں نے وہ درہم خود اس کے ہاتھ میں رکھا' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے دینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے' تو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں اسے پکڑا دیتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نہیں مانی کہ وہ دوسرا شخص اسے درہم پکڑائے۔

بَابُ: ايتِ اِلَى النَّاسِ مَا تُحِبُّ اَنْ يُّؤْتَى اِلَيْكَ

باب: لوگوں کے ساتھ' وہی طرزِ عمل اختیار کرو جس کے بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ ویسا تمہارے ساتھ کیا جائے

20336 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، (ص:206) عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى رَجُلٍ يُّحَدِّثُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وُصِفَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِمِنًى غَادِيًا اِلَى عَرَفَاتٍ، فَجَعَلْتُ اُسْرِفُ بِالرِّكَابِ، كُلَّمَا دُفِعْتُ اِلَى جَمَاعَةٍ انْدَفَعْتُ اِلَيْهِمْ، حَتّٰى رَاَيْتُ جَمَاعَةً مِنْ رَكْبٍ فَانْطَلَقْتُ فَقَدَمْتُهُمْ، ثُمَّ تَذَكَّرْتُ فَعَرَفْتُهُ بِالصِّفَةِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ بَيْنَ يَدَيِ الرِّكَابِ، فَلَمَّا دَنَوْتُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: خَلِّ عَنْ وُجُوْهِ الرِّكَابِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ فَاَرَبٌ مَا لَهُ، فَاَخَذْتُ بِالزِّمَامِ - اَوْ قَالَ: بِالْخِطَامِ - فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ، قَالَ: اَوَهُمَا عَمَلُكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: تُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ اَنْ يُّؤْتَى اِلَيْكَ، وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ اَنْ يُّؤْتَى اِلَيْكَ، خَلِّ عَنْ وُجُوْهِ الرِّكَابِ

✵✵ مغیرہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں' ایک شخص کے پاس آیا' جو لوگوں کو بتا رہا تھا' میں اس کے پاس بیٹھ گیا' وہ شخص کہہ رہا تھا میرے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا' میں اس وقت منیٰ میں تھا' اور عرفات کی طرف جا رہا تھا' میں مختلف سواروں کے پاس سے ہو کر گزرنے لگا' جب بھی میں کسی جماعت کے پاس آتا' تو اس سے آگے گزر جاتا' یہاں تک کہ میں سواروں کی ایک جماعت کے پاس پہنچا' میں ان سے آگے بڑھنے لگا تھا کہ پھر مجھے یاد آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے حوالے سے میں نے آپ کو پہچان لیا' پھر میں کچھ سواروں سے آگے آیا' جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا' تو ان میں سے کسی نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم لوگوں سے ایک طرف ہو جاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو' ہو سکتا ہے اسے کوئی کام ہو' راوی کہتے ہیں' تو میں نے لگام پکڑ لی' یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارا متعلقہ عمل' یہ دونوں کام کرے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم نماز قائم کرو' تم زکوۃ ادا کرو' تم بیت اللہ کا حج کرو' تم روزے رکھو اور تم لوگوں کے لیے اسی چیز کو پسند کرو' جس کے

بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہارے ساتھ ویسا کیا جائے اور تم لوگوں کے لیے اس چیز کو ناپسند کرو' جس کے بارے میں تم یہ ناپسند کرتے ہو کہ تمہارے ساتھ ویسا کیا جائے' اور اب سواریوں کے آگے سے ہٹ جاؤ''۔

20337 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ جِمَاعًا مِّنَ الْخَيْرِ، فَقَالَ لَهٗ: اَصْحَبِ النَّاسَ بِمَا تُحِبُّ اَنْ اَصْحَبَكَ

٭٭ معمر نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے بھلائی کے مجموعہ کے بارے میں دریافت کیا' تو پروردگار نے ان سے فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ اس کے مطابق رہو' جس کے بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ اس طرح رہیں''۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: پہلی کا چاند دیکھنے پر پڑھی جانے والی دعا

20338 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ كَبَّرَ ثَلَاثًا، وَهَلَّلَ ثُمَّ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے' تو آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے' تین مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے: یہ بھلائی اور ہدایت والا چاند ہو' ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے پھر آپ یہ پڑھتے تھے: میں اس ذات پر ایمان لایا' جس نے تجھے پیدا کیا ہے' یہ بھی آپ تین مرتبہ پڑھتے تھے' پھر آپ یہ پڑھتے تھے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو فلاں مہینے کو لے گیا ہے اور اس مہینے کو لے آیا ہے۔

20339 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''میں اُس ذات پر ایمان لایا جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں درست اور بالکل ٹھیک پیدا کیا ہے''۔

20340 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَهٗ هُوَ نَفْسُهٗ، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ وَلَا اَرَاهُ: اَللّٰهُمَّ اَطْلِعْهُ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى حَفِظْتُهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: کہ ایک شخص نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا' اسی دوران میں نے کسی شخص کو کچھ پڑھتے ہوئے سنا' میں نے اس شخص کو دیکھا نہیں' (یعنی وہ یہ پڑھ رہا تھا:)

''اے اللہ! تو سلامتی اور اسلام اور امن اور ایمان اور نیکی اور تقویٰ کے ہمراہ اس کو ہم پر طلوع کرنا' جیسا کہ تو پسند کرے اور تو راضی ہو''۔

وہ شخص مسلسل اس کو دہراتا رہا' یہاں تک کہ میں نے ان کلمات کو یاد کرلیا۔

اَلْاُخْذَةُ وَالتَّمَائِمُ

باب: اخذہ' اور تعویذوں کا تذکرہ

20341 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْاُخْذَةِ، فَقَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا سِحْرًا قَالَ: فَقِيْلَ: فَاِنَّهَا تَاْخُذُ الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ، قَالَ: لِفَافٌ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اخذہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میں اس کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جادو ہے' راوی بیان کرتے ہیں: انہیں بتایا گیا کہ اس میں پاخانہ اور پیشاب روک لیا جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: لفاف (یعنی لپیٹ دینے والا)۔

20342 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمِيْمَةَ مِنْ قِلَادَةِ الصَّبِيِّ يَعْنِیْ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَهِيَ الَّتِیْ تُخْرَزُ فِیْ عُنُقِ الصَّبِيِّ مِنَ الْعَيْنِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کی گردن سے ہار کاٹ دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: یعنی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایسا کیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: یہ وہ ہار ہے' جو نظر سے بچاؤ کے لئے بچے کی گردن میں ڈالا جاتا ہے۔

20343 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَوْ: عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ - شَكَّ مَعْمَرٌ - قَالَ: رَاٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِیْ عُنُقِ امْرَاَتِهٖ خَرَزًا قَدْ تَعَلَّقَتْهُ مِنَ الْحُمْرَةِ فَقَطَعَهٗ، وَقَالَ: اِنَّ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ

✵✵ زیادہ بن ابومریم' یا شاید ابوعبیدہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: یہ شک معمر کو ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کی گردن میں ہار دیکھا' جسے اس خاتون نے ''حمرہ'' (نامی بیماری سے بچنے کے لیے) ڈالا ہوا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: عبداللہ کے گھر والے شرک سے بے نیاز ہیں۔

20344 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ فِیْ يَدِهٖ فَتَخٌ مِّنْ صُفْرٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا فِیْ يَدِكَ؟، قَالَ: صَنَعْتُهُ مِنَ الْوَاهِنَةِ، فَقَالَ عِمْرَانُ: فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا' تو دریافت کیا: یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ میں نے کمزوری سے بچنے کے لئے پہنا ہے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ

تمہاری کمزوری میں اضافہ ہی کرے گا۔

20345 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَلَّقَ عُلْقَةً وُكِلَ اِلَيْهَا

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے اُسے اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔

بَابُ الْكَاهِنِ

باب: کاہن کا تذکرہ

20346 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلُوْا بِاَهْلِ مَاءٍ، وَفِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ، فَانْطَلَقَ النُّعَيْمَانُ فَجَعَلَ يَخُطُّ لَهُمْ - اَوْ قَالَ: يَتَكَهَّنُ لَهُمْ - وَيَقُوْلُ: يَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا، وَجَعَلُوْا يَاْتُوْنَهُ بِالطَّعَامِ وَاللَّبَنِ، وَجَعَلَ يُرْسِلُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: اَتَعْلَمُ مَا هٰذَا؟ اِنَّ مَا يُرْسِلُ بِهِ النُّعَيْمَانُ يَخُطُّ - اَوْ قَالَ: يَتَكَهَّنُ -، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَلَا اُرَانِيْ كُنْتُ آكُلُ كَهَانَةَ النُّعَيْمَانِ مُنْذُ الْيَوْمِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ حَلْقِهٖ فَاسْتَقَاءَهُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب نے ایک پانی کے پاس رہنے والے لوگوں کے پاس پڑاؤ کیا اُن حضرات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت نعیمان گئے اور انہوں نے وہاں کے لوگوں کے لیے لکیریں لگائیں' راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: ان کے لئے کہانت کی' وہ بتاتے رہے' اس طرح ہوگا اور وہاں کے لوگ ان کے پاس کھانا اور دودھ لاتے رہے حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ وہ چیزیں اپنے ساتھیوں کی طرف بھجواتے رہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ جانتے ہیں؟ یہ کیا ہیں؟ یہ چیزیں' جو حضرت نعیمان نے بھجوائی ہیں' یہ لکیریں لگانے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کہانت کرنے کا معاوضہ ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ آج میں نعیمان کی کہانت کا معاوضہ کھاتا رہا ہوں' پھر انہوں نے اپنا ہاتھ حلق میں داخل کیا اور قے کر دی۔

20347 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُمْ يُخْبِرُوْنَا بِاَشْيَاءَ تَكُوْنُ حَقًّا؟ قَالَ: تِلْكَ كَلِمَةُ حَقٍّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ، فَيَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ

✵✵ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: وہ ہمیں کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں بھی بتاتے ہیں' جو سچ ثابت ہوتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ ایسی حق بات ہوتی ہے جسے کوئی جن اُچک لیتا ہے اور وہ اپنے ساتھی کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں اپنی طرف سے مزید 100 جھوٹ ملا دیتا ہے"۔

20348 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَسَاَلَهٗ وَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو شخص کاہن کے پاس جا کر اس سے سوال کرے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کا کفر کیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے"۔

20349 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ يَرْوِيهِ عَنْ بَعْضِهِمْ قَالَ: مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهٗ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

✵✵ قتادہ نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

20350 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ كَعْبًا، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: لَيْسَ مِنْ عِبَادِيْ مَنْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهٗ، اَوْ كَهَنَ اَوْ كُهِنَ لَهٗ، اَوْ تَطَيَّرَ اَوْ تُطِيِّرَ لَهٗ، وَلٰكِنَّ عِبَادِيْ مَنْ آمَنَ بِيْ وَتَوَكَّلَ عَلَيَّ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: کعب احبار کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ شخص میرے بندوں میں سے نہیں ہے جو جادو کرے یا اس کی خاطر جادو کیا جائے جو کہانت کرے یا اس کی خاطر کہانت کی جائے جو فال نکالے یا اس کی خاطر فال نکالی جائے بلکہ میرا بندہ وہ ہوتا ہے جو مجھ پر ایمان رکھے اور مجھ پر توکل کرے"۔

20351 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِهِمْ، قَالَ: دَخَلَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: هَلْ عَلَيَّ اَنْ اُقَيِّدَ جَمَلِيْ؟ قَالَتْ: قَيِّدِيْ جَمَلَكِ، قَالَتْ: اَخْشٰى عَلٰى زَوْجِيْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اَخْرِجُوْا عَنِّي السَّاحِرَةَ فَاَخْرَجُوْهَا

✵✵ معمر نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

"ایک خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بولی: کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ اگر میں اپنے اونٹ کو باندھ لوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اپنے اونٹ کو باندھ دو اس خاتون نے کہا: مجھے اپنے شوہر کے حوالے سے اندیشہ ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس جادوگرنی کو میرے پاس سے باہر نکال دو تو لوگوں نے اسے باہر نکال دیا"۔

بَابُ الرُّؤْيَا

باب: خوابوں کا تذکرہ

20352 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِىْ آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا اَحَدًا وَّلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: يُعْجِبُنِى الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِى الدِّيْنِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آخری زمانے میں' مومن کے خواب کم ہی جھوٹے ہوں گے اور ان میں سب سے زیادہ سچے خواب' اس شخص کے ہوں گے جو سب سے زیادہ سچ بولتا ہوگا' خواب تین قسم کے ہوتے ہیں' اچھے خواب' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی بشارت ہوتے ہیں' کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں' جن میں آدمی اپنے آپ کے ساتھ بات چیت کرتا ہے' اور کچھ خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے کے لیے ہوتے ہیں' جب تم میں سے کوئی ایک شخص' کوئی ایسا خواب دیکھے' جسے وہ ناپسند کرتا ہو' تو وہ اس کے بارے میں کسی کو نہ بتائے' اور اُٹھ کر نماز ادا کرلے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق دیکھنا ناپسند ہے' کیونکہ بیڑی کا مطلب' دین میں ثابت قدمی ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کا خواب' نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے''۔ *

20353 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الرُّؤْيَا شِدَّةً غَيْرَ اَنِّىْ لَا اُزَمِّلُ حَتّٰى حَدَّثَنِىْ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّهٗ

✵✵ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: مجھے خوابوں کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا' لیکن میں اسے چھپاتا نہیں تھا' یہاں تک کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2263) کے تحت' امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں رقم الحدیث: (2291) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کو (47/9) پر اس روایت کے ایک راوی' ابن سیرین کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''خواب' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور پریشان خواب' شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں' جب کوئی شخص کوئی ایسا پریشان خواب دیکھے' جو اسے اچھا نہ لگے' تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگ لے' تو وہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا''۔*

20354 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا تَقَعُ عَلٰى مَا يُعَبَّرُ، وَمَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ رَفَعَ رِجْلَهُ فَهُوَ يَنْتَظِرُ مَتٰى يَضَعُهَا، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا نَاصِحًا اَوْ عَالِمًا

✵✵ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواب کی جس طرح تعبیر بیان کی جاتی ہے' وہ اس کے مطابق واقع ہو جاتے ہیں' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو اپنی ٹانگ اٹھاتا ہے اور پھر اس بات کا منتظر ہوتا ہے کہ وہ کب اس کو رکھے گا' جب تم میں سے کوئی ایک کوئی خواب دیکھے' تو وہ اس خواب کے بارے میں کسی کو نہ بتائے' البتہ کسی خیر خواہ' یا عالم (یعنی خوابوں کی تعبیر کے عالم) کو بتا سکتا ہے''۔

20355 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کے خواب' نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں''۔**

20356 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِىْ مُوْسَى: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّىْ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِمَا اَمَرَكُمْ بِهِ الْقُرْآنُ، وَاَنْهَاكُمْ عَمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآمُرُكُمْ بِاتِّبَاعِ الْفِقْهِ وَالسُّنَّةِ، وَالتَّفَهُّمِ فِى الْعَرَبِيَّةِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا فَقَصَّهَا عَلٰى اَخِيْهِ، فَلْيَقُلْ: خَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِاَعْدَائِنَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو خط لکھا:

''امابعد! میں' تم لوگوں کو اسی بات کا حکم دیتا ہوں' جو حکم قرآن نے تمہیں دیا ہے اور میں تم لوگوں کو اس چیز سے منع کرتا

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2261) کے تحت' یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (304/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کو (45/9) پر' اس روایت کے ایک راوی' ابن شہاب کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2263) کے تحت' یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (3894) کے تحت معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کو (39/9) پر' اس روایت کے ایک راوی' ابن شہاب زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ہوں جس سے حضرت محمد ﷺ نے تم لوگوں کو منع کیا ہے میں تم لوگوں کو (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنے اور سنت کی پیروی کرنے کا حکم دیتا ہوں اور عربی زبان کا فہم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہوں جب تم میں سے کوئی ایک شخص کوئی خواب دیکھے تو وہ خواب اپنے بھائی کے سامنے بیان کردے اور اسے یہ کہنا چاہیے کہ یہ ہمارے حق میں بہتر ہے اور ہمارے دشمنوں کے حق میں برا ہے"۔

20357 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَاِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ لَجُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَاِنَّ السَّمُوْمَ الْحَارَّ الَّتِی خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهَا الْجَانَّ لَجُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مومنین کے خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہیں اور تم لوگوں کی یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور وہ گرم آگ جس سے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا ہے وہ جہنم کی تپش کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے"۔

20358 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: رَاٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ رُؤْيَا فَقَصَّهَا عَلٰی اَبِی بَكْرٍ فَقَالَ: اِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ، فَاِنَّكَ سَتُقْتَلُ فِی اَمْرٍ ذِی لَبْسٍ، فَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّينَ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن بدیل نے خواب دیکھا انہوں نے وہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچ ثابت ہوا تو تم ایک مشکوک صورتحال میں قتل ہوگے۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ جنگ صفین میں قتل ہوئے تھے۔

20359 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ: اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ رُؤْيَایَ اللَّيْلَةَ، اَنْ تَضُرَّنِی فِی دِينِی اَوْ دُنْيَایَ يَا رَحْمٰنُ

✸✸ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے ابراہیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

"جب تم میں سے کوئی ایک شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

"میں اُس ذات کی پناہ مانگتا ہوں جس کی پناہ اللہ کے فرشتے اور اس کے رسولوں نے مانگی تھی آج رات کو میں نے جو خواب دیکھا ہے اس کے شر سے (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں) کہ وہ خواب میرے دین یا میری دنیا میں مجھے کوئی نقصان پہنچائے اے رحمٰن!"۔

20360 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّی اَرَی اللَّيْلَةَ الظُّلَّةَ يُنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ، فَاَرَی النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَاَرَی سَبَبًا وَّاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ، فَاَرَاكَ يَا

ہوں جس سے حضرت محمد ﷺ نے تم لوگوں کو منع کیا ہے میں تم لوگوں کو (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنے اور سنت کی پیروی کرنے کا حکم دیتا ہوں اور عربی زبان کا فہم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہوں جب تم میں سے کوئی ایک شخص کوئی خواب دیکھے تو وہ خواب اپنے بھائی کے سامنے بیان کر دے اور اسے یہ کہنا چاہیے کہ یہ ہمارے حق میں بہتر ہے اور ہمارے دشمنوں کے حق میں برا ہے''۔

20357 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَاِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهِ لَجُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَاِنَّ السَّمُوْمَ الْحَارَّ الَّتِیْ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهَا الْجَانَّ لَجُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مومنین کے خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہیں اور تم لوگوں کی یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور وہ گرم آگ جس سے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا ہے وہ جہنم کی تپش کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے''۔

20358 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ رُؤْيَا فَقَصَّهَا عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ: اِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ، فَاِنَّكَ سَتُقْتَلُ فِیْ اَمْرٍ ذِیْ لَبْسٍ، فَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّينَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن بدیل نے خواب دیکھا انہوں نے وہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچ ثابت ہوا تو تم ایک مشکوک صورتحال میں قتل ہو گے۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ جنگ صفین میں قتل ہوئے تھے۔

20359 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ رُؤْيَایَ اللَّيْلَةَ، اَنْ تَضُرَّنِیْ فِیْ دِيْنِیْ اَوْ دُنْيَایَ يَا رَحْمٰنُ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے ابراہیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم میں سے کوئی ایک شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''میں اُس ذات کی پناہ مانگتا ہوں جس کی پناہ اللہ کے فرشتے اور اس کے رسولوں نے مانگی تھی آج رات کو میں نے جو خواب دیکھا ہے اس کے شر سے (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں) کہ وہ خواب میرے دین یا میری دنیا میں مجھے کوئی نقصان پہنچائے اے رحمٰن!''۔

20360 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ اَرَى اللَّيْلَةَ الظُّلَّةَ يُنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ، فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَاَرٰى سَبَبًا وَّاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، فَاَرَاكَ يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهٖ، ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ فَلَاَعْبُرَنَّهَا، فَقَالَ: اعْبُرْهَا فَقَالَ: اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا مَا يُنْطَفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِيْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ، وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ، وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ، تَاْخُذُ بِهٖ (ص:215) فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ، ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ، اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَتُحَدِّثُنِيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ؟ قَالَ: اَصَبْتَ بَعْضًا، وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ: اَقْسَمْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَتُخْبِرَنِّيْ بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ قَالَ: لَا تُقْسِمْ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: میں نے گزشتہ رات (یعنی خواب میں) ایک بادل دیکھا' جس سے گھی اور شہد برس رہا تھا' اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس میں سے اپنے ہاتھوں میں لے رہے تھے' کوئی زیادہ لے رہا تھا' کوئی کم لے رہا تھا' اور میں نے ایک رسی دیکھی' جو آسمان سے زمین کی طرف آ رہی تھی' یارسول اللہ! پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور آپ اوپر چلے گئے' پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا' پھر ایک اور نے اس کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا' پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑا' تو وہ رسی ٹوٹ گئی' پھر اسے ملا دیا گیا' پھر وہ شخص بھی اوپر چلا گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اللہ کی قسم! آپ مجھے موقع دیں کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تعبیر بیان کرو! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک بادل کا تعلق ہے' تو وہ اسلام کا بادل ہے جہاں تک اس سے ٹپکنے والے گھی اور شہد کا تعلق ہے' تو وہ قرآن ہے' اس کی نرمی اور حلاوت مراد ہے' جہاں تک زیادہ یا تھوڑا حاصل کرنے والے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد' قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والا' یا اس کو تھوڑا حاصل کرنے والا ہے' جہاں تک آسمان سے زمین تک آنے والی رسی کا تعلق ہے' تو یہ وہ حق ہے' جس پر آپ گامزن ہیں' آپ نے اس کو تھاما اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلندی عطا کی پھر آپ کے بعد ایک شخص اس کو تھام لے گا اور اس کے ذریعے وہ بھی بلندی حاصل کرے گا' پھر اس کے بعد ایک اور شخص کو تھام لے گا وہ بھی' اس کے ذریعہ بلندی حاصل کرے گا' پھر اس کے بعد ایک اور شخص اس کو تھام لے گا' لیکن وہ ٹوٹ جائے گی' پھر اُسے جوڑ دیا جائے گا اور وہ شخص بھی اس کے ذریعہ بلندی حاصل کرے گا' یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے کہ میں نے ٹھیک بیان کیا ہے؟ یا غلط کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کچھ ٹھیک بیان کیا ہے اور کچھ غلطی کی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں بتایئے' جو میں نے غلطی کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قسم نہ دو!

20361 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ بَعْضِ عُلَمَائِهِمْ، قَالَ: لَا تَقُصَّ رُؤْيَاكَ عَلٰى امْرَاَةٍ وَلَا تُخْبِرْ بِهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✸✸ سعید بن عبدالرحمٰن نے اپنے بعض علماء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں:

''تم اپنا خواب کسی عورت کے سامنے بیان نہ کرو اور اس کے بارے میں نہ بتاؤ جب تک سورج نکل نہیں آتا''۔

20362 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنِّىْ رَاَيْتُ كَاَنَّ الْاَرْضَ اُعْشِبَتْ، ثُمَّ اُجْدِبَتْ، ثُمَّ اُعْشِبَتْ، ثُمَّ اُجْدِبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْتَ رَجُلٌ تُؤْمِنُ ثُمَّ تَكْفُرُ، ثُمَّ تُؤْمِنُ ثُمَّ تَكْفُرُ، ثُمَّ تَمُوْتُ كَافِرًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَمْ اَرَ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: (قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِىْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ) (يوسف: 41)، قَدْ قُضِيَ لَكَ مَا قُضِيَ لِصَاحِبِ يُوْسُفَ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین سرسبز ہوگئی ہے پھر وہ خشک ہوگئی ہے پھر سرسبز ہوگئی ہے پھر خشک ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک ایسے شخص ہو جو ایمان لے آئے ہو پھر تم کفر کرو گے پھر تم ایمان لے آؤ گے پھر تم کفر کرو گے اور تم کافر ہونے کے عالم میں مرو گے اس شخص نے کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''فیصلہ ہوگیا تھا جس کے بارے میں تم دونوں نے دریافت کیا ہے''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے حق میں بھی اسی کے مطابق فیصلہ ہوگیا ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق فرد کے بارے میں فیصلہ ہوا تھا۔

20363 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَآنِىْ فِى الْمَنَامِ فَهُوَ الْحَقُّ .

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی اُس نے درحقیقت مجھے ہی دیکھا)''۔

20364 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قَالَ: وَزَادَ: فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّتَمَثَّلَ بِىْ

✸✸ قتادہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''کیونکہ شیطان یہ استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ میری شکل اختیار کرے''۔

20365 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ اَبَا جَهْلٍ فِى النَّوْمِ اَتَانِىْ فَبَايَعَنِىْ، فَلَمَّا اَسْلَمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ هٰذَا الَّذِىْ رَاَيْتَ فِىْ اَبِىْ جَهْلٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، فَلَمَّا جَاءَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِىْ جَهْلٍ فَاَسْلَمَ قَالَ: هُوَ هٰذَا

✸✸ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے' خواب میں ابوجہل کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آیا اور اس نے میری بیعت کر لی' جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ وہ فرد ہے' جنہیں آپ نے ابوجہل کی شکل میں دیکھا تھا' کیونکہ یہ اس کے چچازاد ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جب عکرمہ بن ابوجہل آئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے مراد یہ تھا''۔

20366 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ رُؤْيَايَ الَّتِي رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ، اَنْ تَضُرَّنِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ يَا رَحْمٰنُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی ایک شخص' کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرے' تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''میں اُس ذات کی پناہ مانگتا ہوں' جس کی پناہ' اللہ کے فرشتوں اور اس کے رسولوں نے مانگی ہے' اپنے اس خواب کے شر سے' جو میں نے گزشتہ رات دیکھا ہے کہ وہ خواب میرے دین' یا میری دنیا میں مجھے کوئی نقصان پہنچائے' اے رحمان!''۔

بَابُ الْخُصُوْمَةِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنے کا تذکرہ

20367 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُ وْنَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا، ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْهُ، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهِ

✵✵ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن کے بارے میں بحث کرتے ہوئے دیکھا' تو ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' وہ اللہ کی کتاب کے ایک حصے کو دوسرے کے مقابلے میں پیش کرتے تھے' حالانکہ اللہ کی کتاب اس طرح نازل ہوئی ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تصدیق کرتا ہے' تو تم اس کے ایک حصہ کے ذریعے' دوسرے حصے کی تکذیب نہ کرو' تمہیں اس میں سے جس کا علم ہے' اس کے مطابق بیان کرو' اور اس میں سے جس سے تم ناواقف ہو' اُس کا معاملہ اس کے عالم کے سپرد کر دو''۔ *

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (185/2) پر' اور امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں (2995) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20368 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ قَرَاَ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنْ يَتَسَارَعُوا يَوْمَهُمْ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْمُسَارَعَةِ، قَالَ: فَزَبَرَنِي عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: مَهْ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَهْلِي مُكْتَئِبًا حَزِينًا، فَقُلْتُ: قَدْ كُنْتُ نَزَلْتُ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ مَنْزِلَةً، فَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ سَقَطْتُ مِنْ نَفْسِهِ، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى مَنْزِلِي، فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي حَتّٰى عَادَنِي نِسْوَةُ اَهْلِي وَمَا بِي وَجَعٌ، وَمَا هُوَ اِلَّا الَّذِي تَقَبَّلَنِي بِهِ عُمَرُ، قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: اَجِبْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: خَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يَنْتَظِرُنِي، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ خَلَا بِي، فَقَالَ: مَا الَّذِي كَرِهْتَ مِمَّا قَالَ الرَّجُلُ آنِفًا؟، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنْ كُنْتُ اَسَاْتُ، فَاِنِّي اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ، وَاَنْزِلُ حَيْثُ اَحْبَبْتَ، قَالَ: لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي كَرِهْتَ مِمَّا قَالَ الرَّجُلُ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَتٰى مَا تَسَارَعُوا هٰذِهِ الْمُسَارَعَةَ يَحِيفُوا، وَمَتٰى مَا يَحِيفُوا (ص:218) يَخْتَصِمُوا، وَمَتٰى مَا يَخْتَصِمُوا يَخْتَلِفُوا، وَمَتٰى مَا يَخْتَلِفُوا يَقْتَتِلُوا، فَقَالَ عُمَرُ: لِلّٰهِ اَبُوكَ، لَقَدْ كُنْتُ اُكَاتِمُهَا النَّاسَ حَتّٰى جِئْتَ بِهَا

✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے لوگوں کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا' تو اس نے بتایا: اے امیر المومنین! ان لوگوں میں سے کچھ نے قرآن کو اتنا اور اتنا پڑھ لیا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ اس قرآن کو سیکھ لیں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور بولے: رُک جاؤ! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں اپنے گھر پریشان اور غمگین واپس آیا' میں نے سوچا' پہلے ان صاحب کے پاس میری ایک قدرومنزلت ہوتی تھی' اب اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ میں اُن کی نظر سے گر گیا ہوں' میں' اپنے گھر واپس آیا اور اپنے بستر پر لیٹ گیا' میری یہ حالت تھی کہ میرے گھر کی خواتین نے آ کر میری عیادت کی' حالانکہ مجھے کوئی تکلیف نہیں تھی' میری پریشانی کی وجہ صرف وہ رویہ تھا' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ اختیار کیا تھا' ابھی میں اسی حالت میں تھا کہ اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المومنین کو جواب دو! (یعنی امیر المومنین تمہیں بلا رہے ہیں) میں' گھر سے نکلا' تو میں نے پایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے میرا انتظار کر رہے تھے' انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے تنہائی میں لے گئے' انہوں نے فرمایا: اس شخص نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو بات کی تھی' اُس کے حوالے سے تمہاری ناپسندیدگی کی وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین! اگر میں نے غلطی کی ہے' تو میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور آپ جیسے کہیں گے' میں ویسا ہی ہو جاؤں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس شخص نے جو کہا تھا' اس میں کس بات کو تم نے ناپسند کیا؟ میں نے کہا: اے امیر المومنین! جب وہ لوگ اتنی تیزی کے ساتھ اس کو سیکھیں گے' تو اس میں غلطی کریں گے اور جب وہ غلطی کریں گے' تو جھگڑا کریں گے جب وہ جھگڑا کریں گے' تو ان میں اختلاف ہو جائے گا اور جب ان میں اختلاف آئے گا' تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے' تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہارے باپ کا بھلا کرے میں اس بات کو لوگوں سے چھپا کے رکھتا تھا' یہاں تک کہ تم نے اس کو ظاہر کر دیا۔

بَابُ: عَلٰی کَمْ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ مِنْ حَرْفٍ

باب: قرآن کتنے حروف پر نازل ہوا ہے؟

20369 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَّقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَ تَهُ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَاُ عَلٰى حُرُوفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكِدْتُ اَنْ اُسَاوِرَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَنَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَقُلْتُ: مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِيْ اَسْمَعُكَ تَقْرَؤُهَا؟ قَالَ: اَقْرَاَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِيْ تَقْرَؤُهَا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اَقُودُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ، اِقْرَاْ يَا هِشَامُ، فَقَرَاَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ: اِقْرَاْ يَا عُمَرُ، (ص:219) فَقَرَاْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ اَقْرَاَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ "

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

"انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ میں' ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا' جو سورۂ فرقان کی تلاوت کر رہے تھے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے' میں نے غور سے اُن کی تلاوت سنی' تو وہ کئی مقامات پر یوں تلاوت کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا تھا' پہلے' تو میں ان کی نماز کے دوران ہی ان پر حملہ کرنے لگا' لیکن پھر میں نے انہیں مہلت دی' یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا' جب انہوں نے سلام پھیر دیا' تو میں نے انہیں چادر سے پکڑا اور میں نے کہا: میں نے ابھی آپ کو جو سورت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے' یہ آپ کو کس نے پڑھنا سکھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' یہ مجھے پڑھنا سکھائی ہے' میں نے کہا: آپ جھوٹ بول رہے ہیں' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت پڑھنا سکھائی ہے' جس کو تم تلاوت کر رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں: پھر میں اُن کو کھینچ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گیا' میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے اس کو سورہ فرقان اس' اس طرح سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا ہے' حالانکہ آپ نے خود مجھے سورۂ فرقان پڑھنا سکھائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! اے ہشام! تم تلاوت کرو' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اُسی طرح تلاوت کی' جس طرح میں نے تلاوت سنی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم تلاوت کرو' میں نے اس سورت کو اسی طرح پڑھا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے' تو تم اس میں سے جو آسان لگے' اُس کو تلاوت کرلو''۔*

20370 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاِنَّمَا هٰذِهِ الْاَحْرُفُ فِي الْاَمْرِ الْوَاحِدِ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ حَلَالٌ وَّلَا حَرَامٌ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبرائیل نے مجھے ایک طریقہ کے مطابق تلاوت پڑھائی' میں نے اسے مزید کے لیے کہا' پھر میں مسلسل اسے مزید کے لئے کہتا رہا' اور وہ مجھے مزید طریقہ بتاتے رہے' یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے''۔

زہری کہتے ہیں: یہ حروف ایک ہی معاملے کے بارے میں ہیں' ان میں حلال یا حرام نہیں ہے (یعنی حلال یا حرام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے)۔**

20371 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ لِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: اخْتَلَفْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ فِيْ آيَةٍ، فَتَرَافَعْنَا فِيْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَاْ يَا اُبَيُّ، فَقَرَاْتُ، ثُمَّ قَالَ لِلْاٰخَرِ: اقْرَاْ، فَقَرَاَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ مُجْمِلٌ، فَقُلْتُ: مَا كِلَانَا مُحْسِنٌ مُجْمِلٌ، قَالَ: فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِيْ، فَقَالَ لِيْ: اِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلَيَّ، فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (818) کے تحت' امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2943) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (42/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (227/6 و 194/9) پر اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (819) کے تحت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (313/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (137/4 و 227/6) پر اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

حَرْفٍ اَوْ عَلٰى حَرْفَيْنِ؟ قُلْتُ: بَلْ عَلٰى حَرْفَيْنِ، ثُمَّ قِيْلَ لِي: عَلٰى حَرْفَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ؟ فَقُلْتُ: بَلْ عَلٰى (ص:220) ثَلَاثَةٍ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ، مَا لَمْ تُخْلَطْ آيَةُ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ، اَوْ آيَةُ عَذَابٍ بِآيَةِ رَحْمَةٍ، فَاِذَا كَانَتْ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ فَقُلْتَ: سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: میرے اور میرے ایک ساتھی کے درمیان' ایک آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا' ہم نے اپنا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُبی! تم تلاوت کرو! میں نے تلاوت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے شخص سے فرمایا: تم تلاوت کرو' اس نے تلاوت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں ٹھیک ہو' آراستہ ہو' میں نے کہا ہم دونوں ٹھیک اور آراستہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' آپ نے مجھ سے فرمایا:

''یہ قرآن مجھ پر نازل ہوا ہے' اور مجھے کہا گیا کہ یہ ایک حرف کے مطابق ہو' یا دو حرف کے مطابق ہو' تو میں نے کہا: دو حرف کے مطابق ہو' پھر مجھ سے دریافت کیا گیا: یہ دو حرف کے مطابق ہو' یا تین حرف کے مطابق ہو؟ میں نے کہا: بلکہ تین حرف کے مطابق ہو' یہاں تک کہ بات سات حروف تک پہنچ گئی' وہ سب شافی و کافی ہیں' جب تک رحمت کے مضمون والی آیت کو' عذاب کے مضمون والی آیت کے ساتھ' یا عذاب کے مضمون والی آیت کو' رحمت کے مضمون والی آیت کے ساتھ ملا نہ دیا جائے' اگر ''عزیز حکیم'' ہو اور تم اس کی جگہ ''سمیع علیم'' پڑھ لو' تو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا' علم رکھنے والا ہے''۔

بَابُ مَسْاَلَةِ النَّاسِ

باب: لوگوں کے سوال کرنے کا تذکرہ

20372 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتْرُكُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَاعْمَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم مجھے یوں ہی رہنے دو' جب تک میں تم لوگوں کو ترک کیے رکھوں' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ' اپنے انبیاء سے بکثرت (یعنی غیر ضروری) سوالات کرنے' اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے' میں تمہیں جس چیز سے منع کر دوں' اس سے اجتناب کرو اور میں تمہیں جس چیز کے بارے میں حکم دوں' تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو''۔ *

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (13373) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ابن شہاب کے حوالے سے' ابوسلمہ اور سعید بن مسیب سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

20376 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْاِنْسَانِ مُضْغَةٌ اِذَا صَحَّتْ صَحَّ سَائِرُ جَسَدِهٖ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ جَسَدِهٖ يَعْنِي الْقَلْبَ

✵✵ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انسان میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو تو پورا جسم ٹھیک ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہو تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے"۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد دل ہے۔

بَابُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا تذکرہ

20377 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ اَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ: هَيْهَاتَ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ

✵✵ معمر نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں میں میرے اصحاب کی مثال یوں ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے"۔

پھر حسن نے کہا: ہائے افسوس! قوم کا نمک رخصت ہو گیا۔

20378 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اَوْشَكَ اَنْ يَخْرُجَ الْبَعْثُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْهِمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثُ فَيُسْتَنْصَرُ بِهِمْ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْجَيْشُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْهِمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ؟ فَلَا يُوجَدُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ صَحِبَ صَحَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ حَتّٰى لَوْ كَانَ اَحَدُهُمْ مِنْ وَّرَاءِ الْبَحْرِ لَرَكِبُوْا اِلَيْهِ يَتَفَقَّهُوْنَ مِنْهُ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی لشکر نکلے گا تو دریافت کیا جائے گا: کہ ان کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ تو ایک یا دو یا تین افراد ایسے پائے جائیں گے تو اُن کے وسیلہ سے مدد کی اُمید رکھی جائے گی پھر ایک لشکر نکلے گا تو دریافت کیا جائے گا: اِن کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد ہے؟ تو ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا تو دریافت کیا جائے گا: کیا ان کے درمیان کوئی ایسا فرد ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ رہا ہو تو ایک یا دو ایسے افراد مل جائیں گے یہاں تک کہ اگر اُن میں سے کوئی ایک فرد سمندر کے پار موجود ہو تو لوگ سفر کر کے اس کے پاس جائیں گے تا کہ اُس سے دین کا علم حاصل کریں۔

20379 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ، بَنِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَنَزَلْنَا فِي الْقَائِلَةِ فَنِمْنَا، فَرَاَيْتُ كَاَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِي، فَرَكَضَ اُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عُقْبَةَ بِرِجْلِهِ، ثُمَّ مَضٰى فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَاَدْرَكْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا اَدْرَكْتُكَ حَتّٰى حُسِرْتُ، وَمَا اَرَى النَّاسَ يُدْرِكُوكَ حَتّٰى يُحْسَرُوْا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا اَحْسِبُنِيْ اَسْرَعْتُ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ عَمِلَهُ - اَوْ اِنَّهُ لَيَعْمَلُهُ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مکہ کے راستے میں' ایک سفر کے دوران' میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ہم نے آرام کرنے کے لئے پڑاؤ کیا' ہم لوگ سو گئے' مجھے یوں محسوس ہوا جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے ہیں' انہوں نے پاؤں کے ذریعے اُم کلثوم بنت عقبہ کو ٹھوکا دیا' پھر وہ چلے گئے' میں نے اپنی چادر سے سمیٹی اور اُن کے پیچھے گیا' میں ان تک پہنچ گیا' میں نے کہا: امیرالمومنین میں آپ کے پاس اس وقت پہنچا ہوں' جب مجھے حسرت لاحق ہوگئی اور لوگوں کے بارے میں بھی مجھے یہی توقع ہے کہ وہ اس وقت آپ کے پاس پہنچیں گے' جب انہیں حسرت لاحق ہو جائے گی' یا جب وہ تھک جائیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے بارے میں میرا یہ گمان نہیں تھا کہ میں اتنی تیزی سے سفر کر رہا ہوں' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے یہ عمل کیا تھا- یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

20380 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھتے تھے کہ "سکینہ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر بات کرتی ہے۔

20381 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ حَفْصَةَ، وَابْنَ مُطِيعٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَلَّمُوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالُوْا: لَوْ اَكَلْتَ طَعَامًا طَيِّبًا كَانَ اَقْوٰى لَكَ عَلَى الْحَقِّ؟ قَالَ: اَكُلُّكُمْ عَلٰى هٰذَا الرَّاْيِ؟، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ اِلَّا نَاصِحٌ، وَلٰكِنِّي تَرَكْتُ صَاحِبَيَّ عَلَى الْجَادَّةِ، فَاِنْ تَرَكْتُ جَادَّتَهُمْ لَمْ اُدْرِكْهُمَا فِي الْمَنْزِلِ قَالَ: وَاَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ، فَمَا اَكَلَ عَامَئِذٍ سَمْنًا وَّلَا سَمِيْنًا حَتّٰى اُحْيِيَ النَّاسُ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کی انہوں نے کہا: اگر آپ اچھا کھانا کھائیں گے' تو حق کے معاملے میں' یہ آپ کے لیے زیادہ قوت کا باعث ہوگا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم سب کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم لوگوں کی طرف سے یہ چیز خیر خواہی کے طور پر ہے' لیکن میں نے اپنے دو پیشرو حضرات کو ایک راستے پر چھوڑا ہے' اگر میں ان کے راستے کو ترک کر دیتا ہوں' تو منزل کے حوالے سے' میں ان دونوں تک نہیں پہنچ سکوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ لوگوں کو قحط سالی لاحق ہوگئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سال گھی، یا صحت مند کرنے والی کوئی چیز نہیں کھائی، جب تک لوگوں کی قحط سالی ختم نہیں ہوگئی۔

20382 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عُمَرَ قَمِيصًا اَبْيَضَ فَقَالَ: اَجَدِيْدٌ قَمِيصُكَ هٰذَا اَمْ غَسِيلٌ؟، قَالَ: بَلْ غَسِيلٌ، فَقَالَ: الْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا، وَيَرْزُقُكَ اللّٰهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، قَالَ: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسم پر سفید قمیص دیکھی، تو فرمایا: تمہاری یہ قمیص، نئی ہے، یا دھلی ہوئی ہے؟ انہوں نے عرض کی: بلکہ دھلی ہوئی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نیا لباس پہنو! قابل تعریف زندگی بسر کرو، اور شہید ہونے کے عالم میں مرجانا، اللہ تعالیٰ، دنیا اور آخرت میں تمہیں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب کرے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی۔ *

20383 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ اَنِّي فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَوَضَّاُ فِيْ قَصْرِهَا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكٰى عُمَرُ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ وَقَالَ: اَوَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں سورہا تھا، میں نے دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، وہاں میں نے ایک خاتون کو دیکھا، جو اپنے محل میں وضو کر رہی تھی، میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: عمر کا ہے، تو مجھے اس کے مزاج کی تیزی کا خیال آگیا، تو میں وہاں سے واپس مڑ گیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی، تو وہ رو پڑے اور انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے لئے مزاج کی تیزی دکھاؤں گا؟''

20384 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيتُ بِقَدَحٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ اَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِي، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ

✵✵ سالم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: ہمیں یہ حدیث بتائی گئی ہے: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی: ''ایک مرتبہ میں سورہا تھا، میں نے (خواب میں) خود کو دیکھا کہ میرے پاس ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اُس میں سے پی لیا، یہاں تک کہ میں نے اس کی سیرابی کو دیکھا کہ وہ میرے ناخنوں میں سے نکل رہی تھی، پھر میں نے بچا ہوا (مشروب) ''عمر'' کو دے

* یہ روایت امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں، رقم الحدیث: (3558) کے تحت، امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (88/2) امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (721) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

دیا'لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم"۔*

20385 - قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ، اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِیَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الدِّيْنَ

✸✸ ابوامامہ بن سہل بن حنیف' نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں' سو رہا تھا' میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا گیا' ان کے جسموں پر قمیصیں تھیں' ان میں سے کسی کی قمیص سینے تک آ رہی تھی' کسی کی اس سے نیچے تھی' پھر میرے سامنے "عمر" کو پیش کیا گیا' تو اس کے جسم پر ایسی قمیص تھی جسے وہ گھسیٹ رہا تھا' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین"۔**

20386 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَعْبٌ: لَوْ دَعَا عُمَرُ لَاُخِّرَ فِیْ اَجَلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ)؟ قَالَ: وَقَدْ قَالَ: (وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ اِلَّا فِیْ كِتَابٍ) (فاطر: 11) قَالَ الزُّهْرِيُّ: يَرَوْنَ اَنَّهٗ اِذَا حَضَرَ اَجَلُهٗ فَلَا يَسْتَاْخِرُ سَاعَةً وَّلَا يَتَقَدَّمُ، فَمَا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ وَيُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا لَهٗ اَجَلٌ وَّعُمْرٌ مَكْتُوبٌ

✸✸ سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر ؓ کو زخمی کر دیا گیا' تو کعب احبار نے کہا: اگر حضرت عمر ؓ دعا کرتے' تو ان کی موت مؤخر ہو سکتی تھی' لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

"جب اُن کی موت آ جاتی ہے' تو پھر نہ وہ ایک گھڑی تاخیر سے ہوتی ہے' اور نہ پہلے ہوتی ہے"۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

"جس بھی معمر شخص کو زندگی دی جاتی ہے' یا جس کی بھی عمر کم ہوتی ہے' تو یہ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں نوٹ ہے"۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جب کسی شخص کا موت کا متعین وقت آ جائے' تو وہ نہ گھڑی بھر کے لیے مؤخر ہو

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (130/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں' رقم الحدیث: (2285) کے تحت' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں' (45/9) پر' امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں' رقم الحدیث: (2390) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ابن شہاب کے حوالے سے' ابوامامہ بن سہل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے نقل کی ہے۔

سکتا ہے اور نہ پہلے ہوسکتا ہے لیکن جب اس کی موت کا مخصوص وقت نہ آیا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے اُسے موخر کر دیتا ہے اور جس کو چاہے اُسے مقدم کر دیتا ہے۔

زہری کہتے ہیں: ہر شخص کی موت کا وقت اور اس کی عمر نوٹ شدہ (یعنی طے شدہ) ہے۔

20387 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَقْوَاهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَمِيْنُ اُمَّتِیْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَاَعْلَمُ اُمَّتِیْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذٌ، وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَیٌّ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدٌ، قَالَ قَتَادَةُ فِیْ حَدِيْثِهٖ: وَاَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے بارے میں میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکر ہے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ان میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے حیاء کے اعتبار سے اُن میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور میری اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے اور میری امت میں حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ ہے اور اُن میں قرآن کا سب سے بڑا قاری اُبی ہے اور ان میں وراثت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا زید ہے''۔

قتادہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: ''ان میں سب سے بہتر فیصلہ دینے والا علی ہے''۔

20388 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِیُّ مَعَهٗ، فَعَتَبَ عَلٰى عَلِیٍّ فِیْ بَعْضِ الشَّیْءِ، فَشَكَاهُ بُرَيْدَةُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَاِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کے ساتھ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی چلے گئے وہاں کسی معاملے میں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے (بعد میں مدینہ منورہ آکر) انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس کا میں مولا (یعنی محبوب) ہوں تو بیشک علی بھی اُس کا مولا (یعنی محبوب) ہے''۔

20389 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ ثَقِيْفٍ حِيْنَ جَاءُ وا: لَتُسْلِمُنَّ اَوْ لَنَبْعَثَنَّ رَجُلًا مِّنِّیْ - اَوْ قَالَ: مِثْلَ نَفْسِیْ - فَلَيَضْرِبَنَّ اَعْنَاقَكُمْ، وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّكُمْ، وَلَيَاْخُذَنَّ اَمْوَالَكُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا تَمَنَّيْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ، جَعَلْتُ اَنْصِبُ صَدْرِیْ رَجَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ هُوَ هٰذَا، قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلٰى عَلِیٍّ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا

✵✵ حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلے کے وفد سے ارشاد فرمایا جب

وہ لوگ آپ کے پاس آئے:

''یا' تو تم لوگ اسلام قبول کرلو' یا ہم اپنے میں سے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے جیسا فرد بھیجیں گے' جو تمہاری گردنوں پر ضربیں لگائے گا اور تمہارے بال بچوں کو قید کرلے گا' اور تمہارے اموال کو حاصل کرلے گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے صرف اُس دن امیر ہونے کی آرزو کی' میں نے اپنے آپ کو آگے کیا' اس امید پر کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں گے کہ وہ یہ شخص ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے' آپ نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور یہ فرمایا: ''وہ' یہ ہے' وہ' یہ ہے''۔

20390 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، حَدِيْثًا عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى سَعْدٍ فَقُلْتُ: حُدِّثْنَا حَدِيْثًا عَنْكَ، حَدَّثْتَهُ حِيْنَ اسْتَخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُخْبِرَ بِابْنِهِ، فَيَغْضَبَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ تَخْرُجَ مَخْرَجًا اِلَّا وَاَنَا مَعَكَ فِيْهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

❋❋ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے مجھے ایک حدیث بیان کی: سعید کہتے ہیں: میں' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: ہمیں آپ کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی گئی ہے' جو اس بارے میں ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا' سعید کہتے ہیں: تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے فرمایا: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں یہ بتاؤں کہ ان کے صاحبزادے نے یہ بیان کی ہے' ورنہ وہ اس پر غصے ہوں گے' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' کہ آپ کسی مہم پر تشریف لے جائیں (اور میں آپ کے ساتھ نہ جاؤں' میری یہ خواہش ہے کہ ہر جنگی مہم میں) میں' آپ کے ساتھ ہوؤں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

''کیا تم اِس سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو' جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔*

20391 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَغَيْرِهِ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ بَعْدَ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (177/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

خَدِيجَةَ عَلِيُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ، وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ، اَوْ سِتَّ عَشْرَةَ

٭٭ قتادہ نے، حسن اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں:

''سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد، سب سے پہلے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا' اُس وقت اُن کی عمر 15 سال' یا شاید 16 سال تھی''۔

20392 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا۔

20393 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عَلِمْنَا اَحَدًا اَسْلَمَ قَبْلَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهُ

٭٭ معمر نے، زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ہمیں ایسے کسی فرد کا علم نہیں ہے' جس نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا ہو۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: مجھے ایسے کسی فرد کا علم نہیں ہے' جس نے یہ بات ذکر کی ہو (کہ سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا)۔

20394 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اخْتَصَمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ عَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَزَيْدُ بْنُ حَـارِثَةَ اِلَـى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَخْرَجْتُهَا مِنْ مَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَاَنَا ابْنُ عَمِّهَا، وَقَالَ جَـعْـفَـرٌ: اَنَـا ابْنُ عَمِّهَا، وَخَالَتُهَا عِنْدِي، وَقَالَ زَيْدٌ: اَنَا عَمُّهَا، فَآخَى بَيْنَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ مِنِّي وَاَنَا مِنْكَ، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: اَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِي، وَخُلُقُكَ خُلُقِي، وَقَالَ لِزَيْدٍ: اَنْتَ مَوْلَايَ، وَاَحَبُّ الْقَوْمِ اِلَيَّ، ادْفَعُوهَا اِلٰى خَالَتِهَا، فَدُفِعَتْ اِلٰى جَعْفَرٍ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی شہادت کے بعد' اُن کی) صاحبزادی کے بارے میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے' اپنا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے مکہ سے مشرکین کے پاس سے لے کے آیا ہوں' اور میں اس کا چچازاد بھی ہوں' حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا چچازاد ہوں' اور اس کی خالہ میری بیوی ہے' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا چچا ہوں (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مواخات قائم کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو' اور میں تم سے ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری ظاہری تخلیق (یعنی نین نقش اور جسامت وغیرہ) میری تخلیق کے ساتھ اور تمہارے اخلاق' میرے اخلاق کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہو' اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو' تم لوگ اس بچی کو اس کی خالہ کے سپرد کر دو' تو وہ بچی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی گئی۔

20395 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ اِلٰى رَجُلٍ يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ - اَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، فَدَفَعَهَا اِلٰى عَلِيٍّ، وَاِنَّهٗ لَاَرْمَدٌ مَا يُبْصِرُ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ، فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَكَانَ الْفَتْحُ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں جھنڈا' ایک ایسے شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ اور اس کا رسول ﷺ اُس سے محبت کرتے ہیں''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے' وہ جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا' حالانکہ انہیں آشوب چشم کی تکلیف تھی اور وہ اپنے پاؤں کو بھی دیکھ نہیں سکتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور پھر (وہ گئے' تو) انہیں فتح نصیب ہوگئی۔

20396 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ: مَا اَلَوْتُ اَنْ اُنْكِحَكِ اَحَبَّ اَهْلِيْ اِلَيَّ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ) شادی کی' تو آپ نے (ان سے) فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے کہ میں تمہاری شادی' اپنے خاندان میں سے' اپنے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ فرد کے ساتھ کروں۔

20397 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَالُ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْفَعُ لِيْ مِنْ مَّالِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ فِيْ مَالِ اَبِيْ بَكْرٍ كَمَا يَقْضِيْ فِيْ مَالِ نَفْسِهٖ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں میں سے کسی بھی شخص کے مال نے' ابوبکر کے مال سے زیادہ مجھے نفع نہیں پہنچایا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم' حضرت ابوبکر کے مال کو اسی طرح استعمال کر لیتے تھے' جس طرح آپ اپنا مال استعمال کرتے تھے۔

20398 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا اَحَدًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا' تو میں ابوقحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا''۔ *

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (408/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20399 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشٍ، وَكَانَ يُقَالُ لَهَا: غَزْوَةُ ذَاتُ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: قُلْتُ: لَسْتُ اَعْنِيْ النِّسَاءَ، قَالَ: فَاَبُوْهَا اِذًا

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا' اس جنگ کو غزوہ ذات السلاسل کہا جاتا ہے' وہ (یعنی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عائشہ' میں نے عرض کی: میں خواتین (یعنی آپ کی ازواج) مراد نہیں لے رہا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اُس کا باپ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔

20400 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَتْ بُقْعَةٌ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّشْتَرِيْهَا وَيُوَسِّعُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَلَهُ مِثْلُهَا فِي الْجَنَّةِ؟، فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ فَوَسَّعَهَا فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: مسجد کے ایک پہلو میں (زمین کا) ایک ٹکڑا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون اِس کو خرید کر اس کے ذریعہ مسجد میں توسیع کرے گا' اس کو جنت میں اس کی مانند (جگہ) مل جائے گی؟ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس زمین کو خرید کر اس کے ذریعے مسجد میں توسیع کروائی۔

20401 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: نَاشَدَ عُثْمَانُ النَّاسَ يَوْمًا فَقَالَ: اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَاَنَا، فَارْتَجَّ اُحُدٌ وَّعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ اُحُدُ مَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِمِثْلِهٖ

٭٭ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (اپنے محاصرے کے دوران) ایک دن' لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کیا اور فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں' اُحد پہاڑ پر چڑھ گئے' اُحد پہاڑ ہلنے لگا (راوی کہتے ہیں: اُس وقت) اس پر نبی اکرم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اُحد! تم اپنی جگہ پر جمے رہو' تم پر ایک نبی' ایک صدیق' اور دو شہید موجود ہیں''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔*

20402 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (331/5) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (447) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي الْحَائِطِ - فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَأْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ: ادْخُلْ وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتّٰى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَأْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتّٰى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَأْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صَبْرًا حَتّٰى جَلَسَ

✸✸ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں موجود تھا' ایک شخص (باغ کے دروازے پر آیا اور اس نے اندر آنے کے لئے اجازت لینے کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تم جاؤ' اسے اجازت دو' اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو' راوی کہتے ہیں: میں گیا (تو میں نے دیکھا) وہ حضرت ابوبکر تھے' میں نے کہا: آپ اندر آجائیں اور جنت کی خوشخبری قبول کریں' وہ اس بات پر مسلسل اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے' یہاں تک کہ آکر بیٹھ گئے' پھر ایک اور صاحب آئے' انہوں نے بھی سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو' راوی کہتے ہیں: میں گیا' تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' میں نے کہا آپ اندر آجائیں اور جنت کی خوشخبری قبول کریں' تو وہ بھی آکر بیٹھنے تک مسلسل اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے' پھر ایک اور صاحب آئے' انہوں نے سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اسے اجازت دو' اسے جنت کی خوشخبری دو' جو ایک شدید آزمائش کے بعد ہوگی' راوی کہتے ہیں: میں گیا' تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے' میں نے کہا: آپ اندر آجائیں اور ایک شدید آزمائش کے بعد' جنت کی خوشخبری قبول کریں' تو وہ بیٹھنے تک یہ کہتے رہے: اے اللہ! صبر (کا تجھ سے سوال ہے)''۔*

20403 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا، وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ أُؤْمِنُ بِذٰلِكَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ

✸✸ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ ایک شخص' ایک گائے کو ہانک کرلے جارہا تھا' جس پر اس نے سامان لادا ہوا تھا' اسی دوران گائے نے مڑ

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (393/4) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (553) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (16/5 و 59/8) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2403) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ابوعثمان نہدی کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

اس شخص کی طرف دیکھا اور بولی: مجھے اِس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہے' مجھے کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے'

تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں' ابوبکر اور عمر' اس بات پر ایمان رکھتے ہیں (کہ گائے' انسانوں کی طرح کلام کرسکتی ہے)''۔

20404 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا رَاعٍ يَّرْعَى غَنَمًا لَهُ فَجَاءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاةً، فَتَبِعَهُ الرَّاعِيْ حَتّٰى اسْتَنْقَذَ الشَّاةَ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ - يَعْنِيْ مَكَانًا - لَيْسَ لَهَا بِهَا رَاعٍ غَيْرِيْ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَتَكَلَّمُ الذِّئْبُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِذٰلِكَ كُلِّهِ وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ

✵✵ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ' ایک چرواہا' اپنی بکریاں چرا رہا تھا' اسی دوران ایک بھیڑیا آیا' اور اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا' چرواہا اس کے پیچھے گیا اور اس نے بکری کو چھڑا لیا' بھیڑیے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ''یوم سبع'' کے دن اسے کون بچائے گا' جب میرے علاوہ ان کی دیکھ بھال کرنے والا اور کوئی نہیں ہوگا؟ تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی بات چیت کرسکتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں' ابوبکر اور عمر' اس ساری بات پر ایمان رکھتے ہیں''۔

20405 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سُئِلَ حُذَيْفَةُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ: اِنَّمَا يُفْتِيْ اَحَدُ ثَلَاثَةٍ: مَنْ عَرَفَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ، قَالُوْا: وَمَنْ يَّعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ: عُمَرُ، اَوْ رَجُلٌ وَّلِيَ سُلْطَانًا فَلَا يَجِدُ بُدًّا مِّنْ ذٰلِكَ، اَوْ مُتَكَلِّفٌ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تین میں سے کوئی ایک فرد' فتویٰ دے سکتا ہے' جو شخص ناسخ اور منسوخ کا علم رکھتا ہو' لوگوں نے کہا: کون اس کا علم رکھتا ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' یا وہ شخص' جو حکومتی عہدے پر فائز ہو' اور اس کے لیے اس کے علاوہ (یعنی عدالتی فیصلہ' یا سرکاری حکم دینے کے علاوہ) کوئی چارہ نہ ہو' یا وہ شخص جو تکلف کے ساتھ فتویٰ دے)۔

20406 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَدْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ هُوَ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ الْاَوَّاهُ عِنْدَ كُلِّ خَيْرٍ يُّبْغَى، قَالَ: تُوُفِّيَ عُمَرُ فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ کے رسول ﷺ کا انتقال ہو چکا ہے' تو وہ کہاں ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ جنت میں ہیں۔

انہوں نے دریافت کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہو چکا ہے' وہ کہاں ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہر وہ بھلائی جس کو تلاش کیا جاتا ہے' وہ اس کے پاس ہوتے تھے' حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہو چکا ہے' وہ کہاں ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب نیک لوگوں کا ذکر ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر ضرور ہوگا۔

20407 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ سَمِعَهُمَا يَقُوْلَانِ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا لِلْاِسْلَامِ، يَدْخُلُ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ فُتِلَمِ مِنَ الْحِصْنِ ثُلْمَةٌ فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيهِ، وَكَانَ اِذَا سَلَكَ طَرِيقًا وَّجَدْنَاهُ سَهْلًا، فَاِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلَا بِعُمَرَ، فَصْلًا مَا بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي اَخْدُمُ مِثْلَهُ حَتّٰى اَمُوْتَ

❁❁ قتادہ اور حماد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسلام کا مضبوط قلعہ تھے' لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے' اس میں سے نکلتے نہیں تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو اس قلعے میں شگاف پڑ گیا' جس میں سے لوگ باہر چلے جاتے ہیں' اُس میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جب وہ ایک راستے پر چلتے تھے' تو ہم اس راستے کو سہل پاتے تھے' اور جب صالحین کا ذکر ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر ضرور ہوگا' وہ اضافے اور کمی کے درمیان حد فاصل تھے' اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ مرتے دم تک میں' اُن جیسے فرد کی خدمت کرتا رہتا''۔

20408 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عِرَارٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ، قَالَ: اَمَّا عَلِيٌّ فَهٰذَا مَنْزِلُهُ لَا اُحَدِّثُكَ عَنْهُ بِغَيْرِهِ، وَاَمَّا عُثْمَانُ فَاَذْنَبَ يَوْمَ اُحُدٍ ذَنْبًا عَظِيمًا، فَعَفَا اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَذْنَبَ فِيكُمْ ذَنْبًا صَغِيرًا، فَقَتَلْتُمُوْهُ

❁❁ علاء بن عرار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے' تو یہ ان کی منزلت ہے' میں ان کے بارے میں تمہیں اس کے علاوہ کوئی بات بیان نہیں کروں گا' جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے' تو غزوہ اُحد کے موقع پر انہوں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا' پھر انہوں نے تم لوگوں کے بارے میں ایک چھوٹے گناہ کا ارتکاب کیا' تو تم لوگوں نے انہیں شہید کر دیا۔

20409 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا مَعَهُ فِي مِرْطٍ وَاحِدٍ، قَالَتْ: فَاَذِنَ لَهُ، فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ وَهُوَ مَعِي فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهُ، فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ وَهُوَ مَعِي فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ، فَاَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ وَجَلَسَ، فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ:

(ص:233) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَضٰى اِلَيْكَ حَاجَتَهٗ عَلٰى حَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَقَضٰى اِلَيْكَ حَاجَتَهٗ عَلٰى حَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَكَاَنَّكَ احْتَفَظْتَ، فَقَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَلَوْ اَنِّيْ اَذِنْتُ لَهٗ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ اِلَيَّ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَيْسَ كَمَا يَقُوْلُ الْكَذَّابُوْنَ: اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

✱✱ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی چادر میں تھی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ چادر میں موجود رہنے کے دوران اُن کی ضرورت کو پورا کیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت پوری کی' لیکن آپ اس دوران میرے ساتھ لحاف میں موجود رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لباس درست کیا اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' آپ نے ان کی ضرورت پوری کی' پھر وہ تشریف لے گئے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت مانگی' آپ جس حالت میں تھے آپ نے اسی حالت میں ان کی ضرورت پوری کی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی' تو آپ نے ان کی ضرورت پوری کی' لیکن اپنی حالت پر برقرار رہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی' تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عثمان' بہت زیادہ حیاء کرنے والا شخص ہے' اگر میں اُسی حالت میں رہنے کے دوران' اُسے اجازت دے دیتا' تو مجھے یہ اندیشہ تھا کہ اس نے اپنے معاملے کو میرے سامنے بیان نہیں کرنا تھا''۔

زہری کہتے ہیں: ویسا نہیں ہے' جس طرح جھوٹے لوگ بیان کرتے ہیں: یعنی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں' جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں''۔*

20410 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا فِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَلَمْ يُعْطِهِ مَعَهُمْ شَيْئًا، فَخَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَبْكِيْ، فَلَقِيَهٗ عُمَرُ قَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّلَمْ يُعْطِنِيْ مَعَهُمْ، فَاَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا مَنَعَهٗ مِنْ جَرِيْمَةٍ وَجَدَهَا عَلَيَّ، قَالَ: فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهٗ خَبَرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِيْ سَخْطَةٌ عَلَيْهِ، وَلٰكِنِّيْ وَكَلْتُهٗ اِلٰى اِيْمَانِهٖ

✱✱ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو عطیات دیئے' جن کے درمیان حضرت

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (167/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کے ہمراہ ہونے کے باوجود کچھ نہیں دیا' حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ وہاں سے روتے ہوئے نکلے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان کی ملاقات ہوئی' تو انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو عطیات دیئے اور ان کے ہمراہ ہونے کے باوجود' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ نہیں دیا' تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ناراضگی کی وجہ سے' مجھے نہیں دیا' جو آپ کو میرے بارے میں محسوس ہو رہی تھی' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے واقعے کے بارے میں آپ کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اُس سے ناراض نہیں ہوں' لیکن میں نے اُسے اس کے ایمان کے سپرد کر دیا ہے''۔

20411 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: اَمَرَنِي رَبِّي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ، فَقَالَ اُبَيٌّ: وَسَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: وَسَمَّاكَ لِيْ، قَالَ: فَبَكَى اُبَيٌّ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا اَبَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ فَاَخْبَرَنِي، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اَوَذُكِرْتُ فِيمَا هُنَالِكَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبَكَى اُبَيٌّ

✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں' حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اس نے میرے سامنے تمہارا نام لیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

ابان بن ابوعیاش نامی راوی نے' اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یعنی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہاں میرا ذکر ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔*

20412 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَذَكَرَ بِلَالًا فَقَالَ: كَانَ شَحِيحًا عَلٰى دِيْنِهِ، وَكَانَ يُعَذَّبُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانَ يُعَذَّبُ عَلٰى دِيْنِهِ، فَاِذَا اَرَادَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ يُّقَارِبَهُمْ قَالَ: اللّٰهَ اللّٰهَ، قَالَ: فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ اشْتَرَيْنَا بِلَالًا، فَلَقِيَ اَبُوْ بَكْرٍ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اشْتَرِ لِيْ بِلَالًا، قَالَ: فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ لِسَيِّدِهِ: هَلْ لَكَ اَنْ تَبِيعَنِيْ عَبْدَكَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَّفُوتَكَ خَيْرُهُ وَتُحْرَمَ ثَمَنَهُ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ اِنَّهُ خَبِيْثٌ، اِنَّهُ اِنَّهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاشْتَرَاهُ الْعَبَّاسُ، فَبَعَثَ بِهِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، فَاَعْتَقَهُ، فَكَانَ يُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الشَّامِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: بَلْ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (137/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1191) امام عبدالرزاق کے حوالے سے' معمر' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (45/5 و 216/6' 217) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (799-ح) کے تحت' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

عِنْدِیْ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ اَعْتَقْتَنِیْ لِنَفْسِكَ فَاحْبِسْنِیْ، وَاِنْ كُنْتَ اَعْتَقْتَنِیْ لِلّٰهِ فَذَرْنِیْ اَذْهَبُ اِلَی اللّٰهِ، فَقَالَ: اذْهَبْ، فَذَهَبَ اِلَی الشَّامِ، فَكَانَ بِهَا حَتّٰی مَاتَ

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیّب کے پاس موجود تھا' انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: کہ وہ اپنے دین میں بہت مضبوط تھے' اُنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر عذاب دیا جاتا تھا' انہیں ان کے دین کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا' جب مشرکین یہ ارادہ کرتے تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کا ساتھ دیں' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اللہ' اللہ کہتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی' تو ہم نے بلال کو خرید لینا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے کہا: آپ میرے لئے بلال کو خرید لیں' حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے' انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مالک سے کہا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ تم اپنا یہ غلام مجھے فروخت کر دو؟ اس سے پہلے کہ اس کی بھلائی تم سے فوت ہو جائے' اور اس کی قیمت سے تم محروم ہو جاؤ' اس نے دریافت کیا: آپ اس کا کیا کریں گے؟ یہ تو خبیث ہے اور یہ ہے اور وہ ہے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بات اس کے سامنے دہرائی' پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید لیا اور انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اذان دیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف جانے کا ارادہ کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ تم میرے پاس رہو' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے اپنی ذات کے لیے مجھے آزاد کیا تھا' تو مجھے روک لیں' اور اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے مجھے آزاد کیا تھا' تو پھر مجھے چھوڑ دیں' میں اللہ کی طرف چلا جاتا ہوں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم چلے جاؤ' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے' اور وہیں رہے' یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہو گیا۔

20413 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ: يَلُوْمُنِي النَّاسُ فِيْ تَاْمِيْرِيْ اُسَامَةَ كَمَا لَامُوْنِيْ فِيْ تَاْمِيْرِ اَبِيْهِ قَبْلَهُ، وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ بَعْدَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''میرے اُسامہ کو امیر مقرر کرنے کے حوالے سے' لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں' جس طرح انہوں نے اس سے پہلے اُس کے باپ کے امیر بنانے پر مجھے ملامت کی تھی' حالانکہ اُس کا باپ میرے نزدیک تم سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھا' اور اس کے بعد یہ (یعنی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) میرے نزدیک' تم سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے''۔

20414 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ: مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهُ، لِحُكْمِهِ فِيْ قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا' تو منافقین نے کہا: ان کا جنازہ کتنا ہلکا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے بنوقریظہ کے بارے میں جو فیصلہ دیا تھا' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ (اس کا جنازہ ہلکا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ) اِسے فرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہے۔

20415 - أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عَمَّنْ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ، فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَعْجَبُوْنَ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُعْجِبُكُمْ مِنْهَا؟ فَوَاللّٰهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْهَا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سندس سے بنا ہوا ایک حلہ تحفے کے طور پر دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو وہ بہت پسند آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر حیران ہو رہے ہو؟ اللہ کی قسم! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال' اس سے زیادہ اچھے ہیں۔

20416 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: لَمَّا كَتَبْنَا الْمَصَاحِفَ، فُقِدَتْ آيَةٌ كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ: (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) (الأحزاب: 23) حَتّٰى (وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا) (الأحزاب: 23) قَالَ: فَكَانَ خُزَيْمَةُ يُدْعَى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، قَالَ: وَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيٍّ

✵✵ خارجہ بن زید نقل کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نے مصاحف لکھنا شروع کیے' تو مجھے ایک آیت نہیں ملی' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی تھی' پھر میں نے وہ آیت' حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی' (یعنی وہ آیت یہ ہے:

''اہل ایمان میں سے' کچھ لوگ ایسے ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کیا'' یہ یہاں تک ہے: ''انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو ''دو گواہی والا'' کہا جاتا تھا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی گواہی کو' دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: وہ جنگ صفین کے موقع پر' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔

20417 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَوْ قَتَادَةَ، اَوْ كِلَيْهِمَا: اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ يَتَقَاضَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَيْتُكَ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: بَيِّنَتَكَ، قَالَ: فَجَاءَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهُ قَدْ قَضَاكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟، قَالَ: اِنِّي اُصَدِّقُكَ بِاَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ، اُصَدِّقُكَ بِخَبَرِ السَّمَاءِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ

٭٭ معمر نے' زہری' یا قتادہ' یا شاید دونوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک یہودی نے' نبی اکرم ﷺ سے کسی ادائیگی کے حوالے سے تقاضہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: میں' تمہیں ادائیگی کر چکا ہوں' اُس یہودی نے کہا: آپ کوئی ثبوت فراہم کریں' راوی کہتے ہیں: اسی دوران حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آ گئے' انہوں نے کہا: میں' اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ادائیگی کر دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا؟ تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم اس سے بڑی چیزوں کے حوالے سے آپ کی تصدیق کرتے ہیں' ہم آسمان کی خبروں کے بارے میں آپ کی تصدیق کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی گواہی کو' دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

20418 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: جَاءَ غُلَامٌ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ حَاطِبًا صَكَّ وَجْهِی، وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ سَيَدْخُلُ بِهَا النَّارَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ، كَلَّا اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْحُدَيْبِيَةَ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا: یا رسول اللہ! حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا ہے' اللہ کی قسم! اُن کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ اس کی وجہ سے عنقریب جہنم میں داخل ہو جائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے غلط کہا ہے' ایسا ہرگز نہیں ہوگا' اُس نے غزوۂ بدر میں اور صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہوئی ہے''۔

20419 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ، قَالَتْ: اَنَا ابْنَةُ الْمُهَاجِرِ الَّذِیْ فَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ بِالْاَبَوَيْنِ

٭٭ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی عائشہ بیان کرتی ہیں: میں' اُس مہاجر کی بیٹی ہوں کہ غزوۂ اُحد کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں۔

20420 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ يَوْمَ اُحُدٍ: فِدَاكَ اَبِیْ ثُمَّ قَالَ: فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: میرے باپ تم پر قربان ہو جائیں' پھر آپ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں۔

20421 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ: لَا تَقُوْلُوْا لِحَسَّانَ اِلَّا خَيْرًا، فَاِنَّهُ كَانَ يُهَاجِی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَهْجُو الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: وَكَانَ حَسَّانُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ اَلْقَتْ لَهُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرمایا کرتی تھیں: تم لوگ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ذکر صرف بھلائی

کے حوالے سے کرو کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ہجو کا جواب دیتے تھے اور مشرکین کی ہجو کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُن کے لئے تکیہ رکھواتی تھیں اور وہ اس کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

20422 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةُ تَقُوْلُ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ، اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَتِهِمْ، قَالَتْ: فَصَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فِي السُّكْنٰى، فَمَرِضَ، فَمَرَّضْنَاهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ، فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِيْ اَنْ قَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ؟، فَقَالَتْ: لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هُوَ فَقَدْ اَتَاهُ الْيَقِيْنُ مِنْ رَبِّهِ، وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ، وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي، وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّي بَعْدَهُ اَحَدًا اَبَدًا، قَالَتْ: ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذٰلِكَ عَمَلُهُ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: كَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ مَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: كَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَقِي بِفَرَطِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ

✵✵ خارجہ بن زید روایت کرتے ہیں: سیدہ اُم العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب مہاجرین مدینہ منورہ آ گئے تو انصار نے اُن کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی وہ خاتون بیان کرتی ہیں: تو رہائش کے حوالے سے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصے میں آئے وہ بیمار ہو گئے ہم نے ان کی تیمارداری کی پھر ان کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جب نبی اکرم ﷺ ان کے پاس آئے تو میں نے کہا: اے ابوسائب! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت عطا کی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عزت عطا کی ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اس کا معاملہ ہے تو اس کے پاس کے پروردگار کی طرف سے یقین آ گیا ہے اور مجھے اس کے بارے میں بھلائی کی امید ہے لیکن اللہ کی قسم! اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں لیکن میں بھی یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اور تم لوگوں کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اس خاتون نے عرض کی: اللہ کی قسم! اب اس کے بعد میں کبھی بھی کسی کو پاکیزہ قرار نہیں دوں گی۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک چشمہ ہے جو بہہ رہا ہے میں نے یہ خواب نبی اکرم ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اُس کا عمل تھا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے زہری کے حوالے سے یہ بات سنی ہے کہ انہوں نے یہ کہا: مسلمانوں نے اس کو ناپسند کیا جو نبی

اکرم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہی تھی' اس وقت جب نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تھا' آپ نے یہ فرمایا تھا: اسے ہمارے پیشرو عثمان بن مظعون سے ملوا دو!

20423 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: اَللّٰهُمَّ سَدِّدْ رَمْيَتَهُ، وَاَجِبْ دَعْوَتَهُ

✵✵ معمر نے' اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ فرمایا تھا:

''اے اللہ! اس کے معاملے کو ٹھیک رکھنا اور اس کی دعا کو قبول کرنا''۔

20424 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَانَ اَحَدَ بَنِيْ عَبْسٍ، وَكَانَ اَنْصَارِيًّا، وَاِنَّهُ قَاتَلَ مَعَ اَبِيْهِ الْيَمَانِ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالًا شَدِيْدًا، وَاِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَاطُوْا بِالْيَمَانِ يَضْرِبُوْنَهُ بِاَسْيَافِهِمْ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَادَتْهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِرٌ اِلٰى تَبُوْكَ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ لِيُوْحٰى اِلَيْهِ، وَاَنَاخَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَضَتِ النَّاقَةُ تَجُرُّ زِمَامَهَا مُطْلَقَةً، فَتَلَقَّاهَا حُذَيْفَةُ، فَاَخَذَ بِزِمَامِهَا يَقُوْدُهَا حَتّٰى اَنَاخَهَا وَقَعَدَ عِنْدَهَا، ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَقْبَلَ يُرِيْدُ نَاقَتَهُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟، فَقَالَ: حُذَيْفَةُ (ص:239) بْنُ الْيَمَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ اُسِرُّ اِلَيْكَ سِرًّا لَا تُحَدِّثْ بِهٖ اَحَدًا اَبَدًا، اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ رَهْطٍ ذَوِيْ عَدَدٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ، قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَكَانَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ يَّظُنُّ عُمَرُ اَنَّهُ مِنْ اُولٰٓئِكَ الرَّهْطِ اَخَذَ بِيَدِ حُذَيْفَةَ، فَقَادَهُ، فَاِنْ مَّشٰى مَعَهُ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَاِنِ انْتَزَعَ مِنْهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَاَمَرَ مَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو عبس سے تھا' وہ انصاری تھے اور انہوں نے غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ' اپنے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر بھرپور لڑائی کی تھی' مسلمانوں نے حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا' اور اپنی تلواروں کے ذریعے ان پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی مغفرت کرے' وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے' نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے' ان کے بارے میں' بھلائی کے کلمات کہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تبوک کی طرف سفر کر رہے تھے' تو آپ اپنی سواری سے نیچے اتر آئے' آپ کی طرف وحی نازل ہونے لگی تھی' نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا' پھر وہ اتنے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی لگام کھینچنے لگی' جو کھلی ہوئی تھی' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس اونٹنی کے سامنے آئے' انہوں نے اس کی لگام پکڑی اور اسے ہانک کر لائے' اور اسے باندھ دیا' اور اس کے

پاس بیٹھ گئے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ اپنی اونٹنی کی طرف آئے' تو آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حذیفہ بن یمان' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں' تمہیں ایک راز کی بات بتانے لگا ہوں' تم نے اس کے بارے میں کبھی کسی کو نہیں بتانا' مجھے فلاں اور فلاں کے لئے لیے دعائے رحمت کرنے سے منع کر دیا گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے بارے میں یہ بات بتائی راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' اور بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے' تو جب نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا شخص انتقال کرتا تھا' جس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید یہ اُن افراد میں سے نہ ہو' تو وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں ساتھ لے کر چلتے تھے' اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ چلتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے' اور اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ الگ ہو جاتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُس شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور کسی کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دے۔

20425 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ اَكُوْنَ هَلَكْتُ، نَهَى اللّٰهُ الْمَرْءَ اَنْ يُّحِبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ، وَاَجِدُنِيْ اُحِبُّ اَنْ اُحْمَدَ، وَنَهَى اللّٰهُ عَنِ الْخُيَلَاءِ وَاَجِدُنِيْ اُحِبُّ الْجَمَالَ، وَنَهَى اللّٰهُ اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ وَاَنَا امْرُؤٌ جَهِيرُ الصَّوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَابِتُ، اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَعِيْشَ حَمِيدًا، وَتُقْتَلَ شَهِيْدًا، وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَالَ: فَعَاشَ حَمِيدًا، وَقُتِلَ شَهِيْدًا يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اس سے منع کیا ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرے کہ جو اس نے نہیں کیا' اس کے حوالے سے اس کی تعریف کی جائے' اور میں اپنے اندر یہ بات پاتا ہوں کہ میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ میری تعریف کی جائے' اور اللہ تعالیٰ نے تکبر سے منع کیا ہے' اور میں' اپنے اندر یہ بات پاتا ہوں کہ میں جمال کو پسند کرتا ہوں' اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم آپ کی آواز سے' اپنی آواز کو بلند کریں' اور میں ایک ایسا شخص ہوں' جس کی آواز بلند ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ثابت! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو؟ کہ تم قابل تعریف زندگی بسر کرو' اور شہید ہونے کے طور پر مارے جاؤ' اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے قابل تعریف زندگی بسر کی' اور مسیلمہ کے خلاف لڑائی کے موقع پر شہید ہونے کے طور پر قتل ہوئے۔

20426 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ يَبْنُوْنَ الْمَسْجِدَ، جَعَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ، عَنْهُ لَبِنَةً، وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِنَةً، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ظَهْرَهُ، وَقَالَ: يَا ابْنَ سُمَيَّةَ، لِلنَّاسِ اَجْرٌ وَّلَكَ اَجْرَانِ، وَآخِرُ زَادِكَ شَرْبَةٌ مِّنْ

لَبِنٍ، وَتقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

✵✵ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب' مسجد نبوی تعمیر کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہر ایک شخص' ایک اینٹ اُٹھا کر لاتا تھا' جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ' دو دو اینٹیں اُٹھا کر لاتے تھے' ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اُن کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا: اے ابن سمیہ! لوگوں کو ایک اجر ملے گا' اور تمہیں دوگنا اجر ملے گا' اور (یعنی دنیا میں تمہارے استعمال کی) آخری چیز دودھ ہوگا' اور تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

20427 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَخْبَرَهُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَامَ عَمْرٌو يُرَجِّعُ فَزِعًا حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: دُحِضْتَ فِیْ قَوْلِكَ، اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِیٌّ وَاَصْحَابُهُ، جَاءُوا بِهٖ حَتّٰى اَلْقَوْهُ تَحْتَ رِمَاحِنَا - اَوْ قَالَ: بَيْنَ سُيُوْفِنَا -

✵✵ ابوبکر بن محمد' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' تو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے' اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک باغی گروہ اسے قتل کرے گا'' تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ پریشانی کے عالم میں' انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں' تو کیا ہوا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک باغی گروہ اسے قتل کرے گا'' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہیں اپنی بات میں غلط فہمی ہوئی ہے' کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ان کے قتل کا سبب بنے ہیں' جو انہیں لے کے آئے تھے اور ان لوگوں نے انہیں ہمارے نیزوں کے نیچے ڈال دیا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ہماری تلواروں کے درمیان ڈال دیا۔*

20428 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ لِعُمَرَ: اَلَا تَدْعُو اَبْنَاءَ نَا كَمَا تَدْعُو ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: ذٰلِكُمْ فَتَى الْكُهُوْلِ، فَاِنَّ لَهُ لِسَانًا سَؤُوْلًا، وَقَلْبًا عَقُوْلًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: مہاجرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمارے بیٹوں کو اس طرح کیوں نہیں بلاتے ہیں'

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (199/4) اور امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' میں (189/8) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

جس طرح آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلاتے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسا نوجوان ہے، جس میں عمر رسیدہ افراد کی سی سمجھ بوجھ پائی جاتی ہے، اُس کی زبان سوال کرنے والی ہے اور دل سمجھ بوجھ رکھنے والا ہے۔

20429 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَوَّلُ سَيْفٍ سُلَّ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰـهِ سَيْفُ الزُّبَيْرِ، نُفِحَتْ نَفْحَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخِذَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ، فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ بِسَيْفِهِ يَشُقُّ النَّاسَ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ؟، قَالَ: اُخْبِرْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ اُخِذْتَ، قَالَ: فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِسَيْفِهِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی راہ میں جو تلوار سب سے پہلے سونتی گئی، وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار تھی، شیطان کی طرف سے یہ افواہ پھیلائی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں پکڑ لیا گیا ہے، تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر لوگوں کو چیرتے ہوئے نکلے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن سے ملاقات ہوئی، تو آپ نے دریافت کیا: اے زبیر! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ آپ کو پکڑ لیا گیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے اور ان کی تلوار کے لیے دعا کی۔

20430 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا وَلَّى الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ، بَلَغَ عَلِيًّا فَقَالَ: لَوْ كَانَ ابْنُ صَفِيَّةَ يَعْلَمُ اَنَّهُ عَلٰى حَقٍّ مَا وَلّٰى، قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُمَا فِیْ سَقِيفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ فَقَالَ: اَتُحِبُّهُ يَا زُبَيْرُ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِی، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ اَنْتَ اِذَا قَاتَلْتَهُ وَاَنْتَ ظَالِمٌ لَّهُ؟ قَالَ: فَيَرَوْنَ اَنَّهُ اِنَّمَا وَلّٰى لِذٰلِكَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جنگ جمل کے موقع پر، جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی، تو انہوں نے فرمایا: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے کو اگر اس بات کا علم ہوتا کہ وہ حق پر ہیں، تو وہ واپس نہ جاتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ سقیفہ بنوساعدہ میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات، اِن دونوں حضرات (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) سے ہوئی تھی، تو آپ نے دریافت کیا: اے زبیر! کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں کیوں ایسا نہ کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم اس کے ساتھ لڑائی کرو گے اور تم اس کے ساتھ زیادتی کرنے والے ہو گے''۔

راوی کہتے ہیں: لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسی وجہ سے واپس چلے گئے تھے۔

20431 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَيَانِ اَرْغَبُ بِهِمَا عَنِ النَّارِ: عَتَّابُ بْنُ اَسِيدٍ، وَاَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ، اَوْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ - يَشُكُّ - وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَا

✵✵ اسماعیل بن امیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دونو جوان ہیں' جنہیں میں جہنم سے بچا رہا ہوں' عتاب بن اُسیّد اور ابان بن سعید (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اور جبیر بن مطعم - راوی کہتے ہیں: یہ اُن دونوں کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے۔

20432 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشَةِ، وَصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّوْمِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں' عربوں میں سے سبقت لے جانے والا ہوں' بلال' حبشیوں میں سے سبقت لے جانے والا ہے' صہیب' رومیوں میں سے سبقت لے جانے والا ہے' اور سلمان' فارسیوں میں سے سبقت لے جانے والا ہے''۔

بَابُ الْمُخَنَّثِيْنَ وَالْمُذَكَّرَاتِ

باب: ہیجڑوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کا تذکرہ

20433 - حَـدَّثَـنَـا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَـنْ يَّـحْيَـى بْـنِ اَبِـىْ كَثِيْرٍ، وَاَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے' مردوں میں سے ہیجڑوں' اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔*

20434 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَخْرِجُوا الْمُخَنَّثِيْنَ مِنْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ: وَاَخْرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثًا وَّاَخْرَجَ عُمَرُ مُخَنَّثًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہیجڑوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ہیجڑے کو نکلوا دیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک ہیجڑے کو نکلوا دیا تھا۔**

20435 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: اَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُخَنَّثِيْنَ فَاُخْرِجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ فَاُخْرِجَ "

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2785) کے تحت' اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (365/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (205/7) اس روایت کے ایک راوی' یحییٰ بن ابوکثیر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ہیجڑے کے بارے میں حکم دیا' تو اسے مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ایک شخص کے بارے میں حکم دیا تھا' تو اسے بھی نکال دیا گیا تھا۔

20436 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَوَّلُ مَنِ اتُّهِمَ بِالْاَمْرِ الْقَبِيحِ - تَعْنِيْ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ - عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ، فَاَمَرَ عُمَرُ بَعْضَ شَبَابِ قُرَيْشٍ اَلَّا يُجَالِسُوهُ

** سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' سب سے پہلے کسی شخص پر ایک قبیح کام کی تہمت لگی راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد یہ تھی کہ اس شخص نے قوم لوط کا عمل کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش کے بعض نوجوانوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس کے ساتھ نہ بیٹھا کریں۔

20437 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ رَفَعَهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَيُّوثٌ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا رَجُلَةُ نِسَاءٍ

** معمر نے' قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دیوث (جو اپنی فاحشہ بیوی کو چھوٹ دیے ہوئے ہو) اور عادی شرابی' اور مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی عورت' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ

باب: مرد کا' مرد کے ساتھ مباشرت کرنا

20438 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْظُرَ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَالْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ، وَاَنْ يُّبَاشِرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ، وَاَنْ تُبَاشِرَ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ

** زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد کسی مرد کی شرمگاہ کی طرف' یا عورت کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھیں' یا مرد' کسی مرد کے ساتھ مباشرت کرے' یا عورت کسی عورت کے ساتھ مباشرت کرے۔

بَابُ الْيَقِينِ وَالْوَسْوَسَةِ

باب: یقین اور وسوسہ کا تذکرہ

20439 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ يُوَسْوِسُ بِهَا الشَّيْطَانُ فِيْ صُدُورِنَا، لَاَنْ يَّخِرَّ اَحَدُنَا مِنَ الثُّرَيَّا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّبُوحَ بِهٖ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَقَدْ وَجَدْتُمْ ذٰلِكَ؟ اِنَّ الشَّيْطَانَ يُرِيدُ الْعَبْدَ فِيمَا دُوْنَ ذٰلِكَ، فَاِذَا عُصِمَ مِنْهُ اَلْقَاهُ فِيمَا هُنَالِكَ، وَذٰلِكَ صَرِيحُ

الْإِيْمَان

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ کچھ امور ہیں' جن کے حوالے سے شیطان ہمارے سینوں میں وسوسے پیدا کر دیتا ہے' اور وہ ایسے ہوتے ہیں کہ ہم میں سے اگر کوئی ایک ''ثریا'' (نامی ستارے) سے نیچے گر جائے' تو یہ اُس کے نزدیک اِس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ وہ اُس وسوسے کو بیان کرے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم یہ صورتحال پاتے ہو؟ شیطان' بندے کو اس سے کمتر چیز میں مبتلا کرنا چاہتا ہے' لیکن جب بندے کو اس سے بچا لیا جاتا ہے' تو اس وقت شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے' اور یہ صریح ایمان ہے''۔

20440 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ قَوْمًا سَيَقُوْلُوْنَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَهُ؟ فَاِذَا سَمِعْتُمْ ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

٭٭ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کچھ لوگ یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے' تو اُس کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب تم لوگ یہ بات سنو' تم یہ کہو: ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں''۔

20441 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرٍ لَمْ اَفْهَمْهُ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ سَاَلَ عَنْهَا رَجُلَانِ، وَهٰذَا الثَّالِثُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ رِجَالًا سَتُرْفَعُ بِهِمُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَهُ؟ فَكَانَ مَعْمَرٌ يَصِلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، وَهُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَهُوَ كَائِنٌ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے کسی ایسے معاملے کے بارے میں دریافت کیا' جو مجھے سمجھ نہیں آ سکا' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! دو افراد نے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا' اور یہ تیسرا فرد ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کچھ لوگ مختلف سوالات اٹھائیں گے' یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے' تو اُس کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

معمر نامی راوی نے اس روایت کو موصول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: ''(آدمی کو یہ جواب دینا چاہیے۔) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے' اور وہ ہر چیز سے پہلے تھا اور وہ ہر چیز کے بعد ہوگا''۔ *

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (282/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ صَاحِبَهُ

باب: آدمی کا اپنے ساتھی کی خدمت کرنا

20442 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهٗ: فِيْهِ خَيْرٌ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خَرَجَ مَعَنَا حَاجًّا، فَاِذَا نَزَلْنَا لَمْ يَزَلْ يُصَلِّىْ حَتّٰى نَرْتَحِلَ، وَاِذَا ارْتَحَلْنَا لَمْ يَزَلْ يَقْرَاُ وَيَذْكُرُ حَتّٰى نَنْزِلَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ كَانَ يَكْفِيْهِ عَلَفَ نَاقَتِهٖ، وَصُنْعَ طَعَامِهٖ؟، قَالُوْا: كُلُّنَا، قَالَ: كُلُّكُمْ خَيْرٌ مِّنْهُ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: اس میں بھلائی پائی جاتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا تھا' جب ہم نے پڑاؤ کیا' تو وہ روانہ ہونے تک مسلسل نماز پڑھتا رہا اور جب ہم روانہ ہوتے تھے' تو وہ مسلسل تلاوت کرتا رہتا تھا اور ذکر کرتا رہتا تھا' جب تک ہم دوبارہ پڑاؤ نہیں کر لیتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی اونٹنی کو چارہ کھلانے اور اس کا کھانا تیار کرنے کا کام کون کرتا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: ہم سب' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سب اُس سے بہتر ہو۔

بَابٌ فِيمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

باب: اُس شخص کا تذکرہ' جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتا ہے

20443 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلَ هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَلٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ بِالشَّامِ، وَكَانَ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَوَجَدَ عِنْدَهٗ نَاسًا مِّنَ النَّبَطِ مُشَمَّسِيْنَ، فَقَالَ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: حَبَسْتُهُمْ فِي الْجِزْيَةِ، فَقَالَ هِشَامٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الَّذِيْ يُعَذِّبُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ: فَخَلّٰى عُمَيْرٌ عَنْهُمْ وَتَرَكَهُمْ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ شام میں' عمیر بن سعد انصاری کے ہاں آئے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنر تھے' جب وہ اُن کے گھر آئے' تو انہوں نے وہاں کے کچھ مقامی لوگوں کو پایا کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا' تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ عمیر نے بتایا: کہ میں نے جزیہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے انہیں روک کے رکھا ہوا ہے' تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دنیا میں لوگوں کو عذاب دے گا' اللہ تعالیٰ آخرت میں اُسے عذاب دے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو عمیر نے اُن لوگوں کو چھوڑ دیا اور ترک کر دیا۔*

20444 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ بَحِيرُ بْنُ رَيْسَانَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَّسْتَعِينُ بِهٖ عَلٰى ابْنِ الزُّبَيْرِ - وَكَانَ عَامِلًا لَّهٗ - فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنْتَ امْرُؤٌ ظَلُوْمٌ لَّا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّشْفَعَ لَكَ وَلَا يَدْفَعَ عَنْكَ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بحیر بن ریسان' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف اُن سے مدد مانگی' وہ گورنر تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: تم ایک ظالم شخص ہو اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تمہارے حق میں سفارش کرے' یا تمہارا دفاع کرے۔

20445 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، قَالَ: وَتَّدَ فِرْعَوْنُ لِامْرَاَتِهٖ اَوْتَادًا اَرْبَعَةً - اَوْ اَرْبَعَةَ اَوْتَادٍ - ثُمَّ جَعَلَ عَلٰى بَطْنِهَا رَحًى عَظِيْمَةً حَتّٰى مَاتَتْ

❊❊ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرعون نے اپنی بیوی کو چار کیل لگوائے تھے - یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے - پھر اُس نے اس خاتون کے پیٹ پر ایک بڑی چکی رکھوادی تھی' یہاں تک کہ اُس خاتون کا انتقال ہو گیا۔

بَابُ نَقْصِ الْاِسْلَامِ وَنَقْصِ النَّاسِ

باب: اسلام کے کم ہونے اور لوگوں میں نقص آنے کا تذکرہ

20446 - قَالَ قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ: لَا يَزَالُ النَّاسُ صَالِحِيْنَ مُتَمَاسِكِيْنَ مَا اَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ اَكَابِرِهِمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ مِنْ اَصَاغِرِهِمْ هَلَكُوْا

❊❊ سعید بن بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لوگ مسلسل نیک رہیں گے' اور (دینی احکام کو) مضبوطی سے تھامے رکھیں گے' جب تک ان کے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' اور اُن لوگوں کے اکابرین کی طرف سے علم آتا رہے گا' لیکن جب اُن کے پاس' اُن کے چھوٹوں کی طرف سے علم آئے گا' تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

20447 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّاسُ كَاِبِلٍ مِّائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (403/3) معمر کے طریق کے ساتھ' زہری' اور ہشام بن عروہ کے حوالے سے عروہ سے نقل کی ہے۔ امام مسلم نے' اس کو اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2613) کے تحت' ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

''لوگوں کی مثال ایسے ایک سو اونٹوں کی مانند ہے جن میں آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا''۔ *

20448 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لَبِيدٌ:

ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُعَاشُ فِيْ اَكْنَافِهِمْ ... وَبَقِيتُ فِيْ خَلَفٍ كَجِلْدِ الْاَجْرَبِ

يَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَمَلَاذَةً ... وَيُعَابُ قَائِلُهُمْ وَإِنْ لَمْ يُشْغَبِ

قَالَ: ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ: فَكَيْفَ لَوْ اَدْرَكَ لَبِيدٌ مَنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ، قَالَ: مَعْمَرٌ: فَكَيْفَ لَوْ اَدْرَكَ الزُّهْرِيُّ مَنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ

** عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت لبید رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے:

''وہ لوگ رخصت ہو گئے جن کے سائے میں زندگی بسر کی جاتی تھی اور میں باقی رہ جانے والے ایسے لوگوں کے درمیان رہ گیا جو خارش زدہ اونٹ کی کھال کی طرح ہیں وہ آپس میں خیانت اور جھوٹ سے متعلق باتیں کرتے ہیں اور ان کے کہنے والے پر اعتراض کیا جاتا ہے اگرچہ اس نے افتراق نہ کیا ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُس وقت کیا عالم ہوتا' کہ اگر ''لبید'' اُن لوگوں کو پا لیتے' جن کے درمیان ہم لوگ موجود ہیں۔

معمر کہتے ہیں: اُس وقت کیا ہوتا؟ کہ اگر زہری اُن لوگوں کو پا لیتے' جن کے درمیان ہم موجود ہیں۔

بَابُ الْاٰبِقِ مِنْ سَيِّدِهٖ

باب: اپنے آقا سے بھاگنے والے (یعنی مفرور غلام) کا تذکرہ

20449 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْوِيهِ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ: عَبْدٌ اَبَقَ مِنْ سَيِّدِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ يَدِهٖ، وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا غَضْبَانُ فِيْ حَقِّهٖ عَلَيْهَا، وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

** قتادہ روایت کرتے ہیں: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی نمازیں اُن کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی ہیں' اپنے آقا سے بھاگ جانے والا غلام' جب تک وہ آ کر اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا' وہ عورت' جو ایسی حالت میں رات گزارے کہ اُس کا شوہر اپنے حق کے حوالے سے اس پر غضبناک ہو' اور وہ شخص' جو لوگوں کی امامت کرتا ہو' اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں''۔

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2547) کے تحت' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں' (130/8) پر اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

20450 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعِمَّا لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَوَفَّاهُ . . . يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَطَاعَةَ سَيِّدِهِ، نِعِمَّا لَهُ نِعِمَّا لَهُ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ اِذَا مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدٌ قَالَ: يَا فُلَانُ اَبْشِرْ بِالْاَجْرِ مَرَّتَيْنِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غلام کے لئے یہ چیز اچھی ہے' اگر وہ اس کو پورا کرے' یہ کہ وہ اپنے پروردگار کی اچھے طریقے سے عبادت کرے' اور اپنے آقا کی اطاعت کرے' یہ اُس کے لئے اچھا ہے' یہ اُس کے لئے اچھا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے کوئی غلام گزرتا تھا' تو وہ یہ فرماتے تھے: اے فلاں! تم دومرتبہ اجر کی خوشخبری حاصل کرو۔

20451 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ يَّقُوْلُ: مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا اَحُوْلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے:

''اللہ تعالیٰ کا غضب' اُس شخص پر شدید ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے: میرے اور تمہارے درمیان کون حائل ہوگا؟ تو پروردگار فرماتا ہے: میں' تمہارے اور اِس کے درمیان حائل ہوؤں گا''۔

بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب: اس چیز کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا' جو نہ دی گئی ہو

20452 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِیْ زَوْجًا وَّلِیْ ضَرَّةً، وَاِنِّیْ اَتَشَبَّعُ مِنْ زَوْجِیْ اَقُوْلُ اَعْطَانِیْ كَذَا وَكَذَا، وَكَسَانِیْ كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ كَذِبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! میرا شوہر ہے' اور میری ایک سوکن بھی ہے' میں' اپنے شوہر کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرتی ہوئی' یہ کہتی ہوں: کہ اُس نے مجھے یہ اور یہ دیا ہے' اور یہ اور یہ پہننے کے لیے دیا ہے' حالانکہ وہ جھوٹ ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو چیز نہ دی گئی ہو' اُس کے حوالے سے' خود کو سیر ظاہر کرنے والا' جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے''۔ *

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (167/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2129) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ہشام بن عروہ کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِی الْوَجْهَیْنِ

باب: دو غلے شخص کا تذکرہ

20453 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خِيَارُكُمْ مَّنْ كَانَ لِهٰذَا الْاَمْرِ كَارِهًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ - يَعْنِیْ الْاِسْلَامَ -، وَشِرَارُكُمْ مَّنْ يَّلْقٰی هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

✵✵ زہری' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں بہترین وہ ہے' جو اس میں داخل ہونے سے پہلے اس معاملے کو ناپسند کرتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اسلام تھا' اور تم میں سب سے برا وہ ہے' جو ان لوگوں کے ساتھ ایک چہرے کے ساتھ ملاقات کرتا ہے اور اُن کے ساتھ دوسرے چہرے کے ساتھ ملاقات کرتا ہے''۔

20454 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَتَبَ بِهٖ اِلٰی اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، اَنَّ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ دَخَلَ عَلٰی حُذَيْفَةَ فَقَالَ: اَوْصِنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَمَا جَاءَ كَ الْيَقِيْنُ؟، قَالَ: بَلٰی وَرَبِّی، قَالَ: فَاِنَّ الضَّلَالَةَ حَقٌّ، الضَّلَالَةُ اَنْ تَعْرِفَ الْيَوْمَ مَا كُنْتَ تُنْكِرُ قَبْلَ الْيَوْمِ، وَاَنْ تُنْكِرَ الْيَوْمَ مَا كُنْتَ تَعْرِفُ قَبْلَ الْيَوْمِ، وَاِيَّاكَ وَالتَّلَوُّنَ فَاِنَّ دِيْنَ اللّٰهِ وَاحِدٌ

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: معمر کہتے ہیں: ایوب سختیانی نے یہ روایت لکھ کر مجھے بھیجی تھی: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' اور انہوں نے یہ کہا: اے ابوعبداللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کے پاس یقین نہیں آیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے پروردگار کی قسم! (یعنی آ چکا ہے)' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک گمراہی حق ہے' اور گمراہی یہ ہے کہ آج آپ اس کام کو معروف سمجھیں' جسے آج سے پہلے منکر سمجھتے تھے' یا آج آپ ایک ایسے کام کو منکر سمجھیں' جسے آج سے پہلے معروف سمجھتے تھے' آپ تلون سے بچ کے رہیں' کیونکہ اللہ کا دین ایک ہے۔

بَابُ الشَّامِ

باب: شام کا تذکرہ

20455 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ صِفِّيْنَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَهْلَ الشَّامِ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا تَسُبَّ اَهْلَ الشَّامِ جَمًّا غَفِيْرًا، فَاِنَّ بِهَا الْاَبْدَالَ، فَاِنَّ بِهَا الْاَبْدَالَ فَاِنَّ بِهَا الْاَبْدَالَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ صفین کے دن ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اہل شام پر لعنت کر دے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اہل شام کو برا نہ کہو! جن کی بڑی تعداد ہے اور اُن میں ابدال بھی ہیں، اُن میں ابدال بھی ہیں، اُن میں ابدال بھی ہیں۔

20456 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ بِالشَّامِ جُنْدٌ، وَبِالْعِرَاقِ جُنْدٌ، وَبِالْيَمَنِ جُنْدٌ، فَقَالَ: خِرْ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَمَنْ اَبٰى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهٖ وَلْيَسْتَقِ بِغُدُرِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ تَكَفَّلَ لِىْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهٖ

✸✸ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شام میں ایک لشکر ہوگا، عراق میں ایک لشکر ہوگا اور یمن میں ایک لشکر ہوگا، راوی نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے کسی کو تجویز کر دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر شام جانا لازم ہے، جو شخص نہیں مانتا، وہ یمن چلا جائے اور اپنے کنوؤں سے (اپنے جانوروں کو) پانی پلاتا رہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ یمن چلا جائے۔

20457 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ فِىْ اُمَّتِىْ سَبْعَةٌ لَّا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهُمْ، بِهِمْ تُنْصَرُوْنَ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ - قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: - وَبِهِمْ يُدْفَعُ عَنْكُمْ

✸✸ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں ہمیشہ سات ایسے افراد رہیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جس بھی چیز کے بارے میں دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کی دعا کو قبول کرے گا، اُن لوگوں کے وسیلے سے تم لوگوں کی مدد کی جائے گی اور اُن کے وسیلے سے تم پر بارش نازل کی جائے گی، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اُن کی وجہ سے تم لوگوں سے (یعنی مصائب وآلام) کو پرے کیا جائے گا''۔

20458 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِىْ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الشَّامِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اعْطِفْ بِقُلُوْبِهِمْ اِلٰى طَاعَتِكَ، وَاحِطْ مِنْ وَّرَائِهِمْ اِلٰى رَحْمَتِكَ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! اُن کے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف مائل کر دے اور ان کے پیچھے والوں کو اپنی رحمت کی طرف

گھیر لے''۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے یمن کی طرف دیکھا اور اس کی مانند کلمات ارشاد فرمائے' پھر آپ نے عراق کی طرف دیکھا اور اس کی مانند کلمات ارشاد فرمائے۔

20459 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِكَعْبٍ: اَلَا تَتَحَوَّلُ اِلَى الْمَدِينَةِ؟ فِيهَا مُهَاجَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرُهُ، قَالَ كَعْبٌ: اِنِّىْ وَجَدْتُ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ اَنَّ الشَّامَ كَنْزُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهِ، وَبِهَا كَنْزُهُ مِنْ خَلْقِهِ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے' کعب احبار سے کہا: تم منتقل ہو کر مدینہ منورہ کیوں نہیں آ جاتے؟ جو اللہ کے رسول ﷺ کی ہجرت کا مقام ہے' اور آپ ﷺ کی قبر بھی وہاں ہے' تو کعب احبار نے جواب دیا: میں نے' اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ شام' اللہ کی زمین میں' اللہ کا خزانہ ہے اور وہاں اُس کی مخلوق میں سے اُس کا خزانہ ہوگا۔

بَابُ الْعِرَاقِ

باب: عراق کا تذکرہ

20460 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: مَوْضِعُ قَدَمِ اِبْلِيسَ بِالْبَصْرَةِ، وَفَرَّخَ بِمِصْرَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بصرہ میں' ابلیس کے پاؤں رکھنے کی جگہ ہے اور اس نے مصر میں بچے دیے ہیں۔

20461 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَّسْكُنَ الْعِرَاقَ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ فِيهَا الدَّجَّالَ، وَبِهَا مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَبِهَا تِسْعَةُ اَعْشَارِ السِّحْرِ، وَبِهَا كُلُّ دَاءٍ عُضَالٍ يَعْنِىْ الْاَهْوَاءَ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ عراق میں رہائش اختیار کریں' تو کعب احبار نے اُن سے کہا: آپ ایسا نہ کریں' کیونکہ وہاں دجال آئے گا اور وہاں سرکش جنات ہیں' اور وہاں جادو کے دس میں سے نو حصے ہیں' اور وہاں پر پیچیدہ بیماری ہے' اُن کی مراد نفسانی خواہشات تھی۔

20462 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَصْحَابِهِ، مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالُوْا. كُلُّ مَا قِيلَ قَدْ رَاَيْنَا اِلَّا سِبَاءَ الْكُوفَةِ يَعْنِى: اَهْلُهَا يُسْبَوْنَ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' کوفہ سے تعلق رکھنے والے اُن کے ساتھیوں سے یہ بات نقل

کی ہے: وہ یہ کہتے ہیں: جو بات بھی کہی گئی: وہ ہم نے دیکھ لی' البتہ کوفہ کے قیدیوں کا معاملہ مختلف ہے' اُن کی مراد یہ تھی کہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کو قیدی بنایا جائے گا۔

20463 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: تُخَرَّبُ الْبَصْرَةُ اِمَّا بِحَرِيقٍ وَاِمَّا بِغَرَقٍ، كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَسْجِدِهَا كَاَنَّهُ جُؤْجُؤُ سَفِينَةٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بصرہ کو برباد کر دیا جائے گا' جو یا جلنے کی صورت میں ہوگا' یا ڈوبنے کی شکل میں ہوگا' میں گویا اس وقت بھی وہاں کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں' جو کشتی کا اگلا حصہ محسوس ہوتی ہے۔

20464 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: الْبَصْرَةُ اَخْبَثُ الْاَرْضِ تُرَابًا، وَاَسْرَعُهُ خَرَابًا قَالَ: وَيَكُوْنُ فِي الْبَصْرَةِ خَسْفٌ، فَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا، وَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مٹی کے اعتبار سے' بصرہ' روئے زمین کا سب سے خبیث حصہ ہے' اور یہ سب سے زیادہ جلدی برباد ہوگا' انہوں نے یہ بھی فرمایا: بصرہ میں' زمین میں دھنسا دیا جائے گا' تو تم پر لازم ہے کہ تم اس کے نواحی علاقوں میں رہو اور وہاں کی شوریدہ زمین سے بچ کے رہنا''۔

بَابُ الْعِلْمِ

باب: علم کا تذکرہ

20465 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ، وَقَبْضُهُ ذَهَابُ اَهْلِهِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَفْتَقِرُ اِلَيْهِ - اَوْ يَفْتَقِرُ اِلٰى مَا عِنْدَهُ - وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالتَّعَمُّقَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ، فَاِنَّهُ سَيَجِيْءُ قَوْمٌ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ يَنْبُذُوْنَهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے' اس سے پہلے کہ اُسے قبض کر لیا جائے' اس کا قبض کرنا یہ ہوگا کہ اہل علم رخصت ہو جائیں گے اور تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے' کیونکہ تم میں سے کوئی ایک یہ نہیں جانتا' کہ اُسے کب اس علم کی ضرورت پڑ جائے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُسے کب اس کی ضرورت پڑ جائے' جو علم اس کے پاس ہے' تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے' لیکن تم اختلاف کرنے اور غیر ضروری گہرائی اختیار کرنے سے بچنا' تم پر مضبوطی کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے' جو کتاب کی تلاوت کریں گے اور پھر وہ اسے پشت ڈال دیں گے۔

20466 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ، قَالَ: كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَيَقُوْلُ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قَالَ: اِنَّهُ

سَيَاْتِيكُمْ قَوْمٌ مِّنَ الْاٰفَاقِ يَتَفَقَّهُوْنَ، فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا

✵✵ ابوہارون بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اُن لوگوں کو خوش آمدید ہے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''عنقریب مختلف علاقوں سے کچھ لوگ تمہارے پاس آئیں گے جو دین کا علم حاصل کرنا چاہیں گے تو تم اُن کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو''۔

20467 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ اَنْ يُّقَالَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قَدْ عَلِمْتَ فَمَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے حوالے سے مجھے آج سب سے زیادہ خوف یہ ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے کہا جائے گا: تم نے علم حاصل کیا تو تم نے جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟

20468 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: حَظٌّ مِّنْ عِلْمٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَظٍّ مِنْ عِبَادَةٍ، وَلَاَنْ اُعَافَى فَاَشْكُرَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ اَنِ ابْتَلٰى فَاَصْبِرَ، قَالَ: وَنَظَرْتُ فِي الْخَيْرِ الَّذِيْ لَا شَرَّ فِيْهِ فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْمُعَافَاةِ وَالشُّكْرِ

✵✵ قتادہ نے مطرف بن عبداللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: علم کا ایک حصہ حاصل کر لینا میرے نزدیک عبادت کا ایک حصہ حاصل کر لینے سے زیادہ محبوب ہے میں عافیت میں رہ کر شکر ادا کرتا رہوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں آزمائش میں مبتلا ہو کر صبر کروں۔

انہوں نے یہ بھی کہا ہے: میں نے اس بھلائی کے بارے میں غور کیا جس میں کوئی شر نہ ہو تو میں نے عافیت اور شکر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

20469 - قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ بَعْضَ لَيْلَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَائِهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے کچھ حصے میں علمی مذاکرہ کرنا میرے نزدیک رات بھر عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے''۔

20470 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: قِيْلَ لِلُقْمَانَ: اَيُّ النَّاسِ اَصْبَرُ - اَوْ قَالَ: خَيْرٌ؟ - قَالَ: صَبْرٌ لَّا يَتْبَعُهُ اَذًى، قَالَ: قِيْلَ: فَاَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: مَنِ ازْدَادَ مِنْ عِلْمِ النَّاسِ اِلٰى عِلْمِهِ، قَالَ: فَاَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْغَنِيُّ، قِيْلَ: الْغِنَاءُ مِنَ الْمَالِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْغَنِيَّ الَّذِيْ اِذَا الْتُمِسَ عِنْدَهُ خَيْرٌ وُجِدَ وَاِلَّا اَغْفَى النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حکیم لقمان سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں کون زیادہ صبر کرنے والا ہے؟ (راوی کو شک ہے

یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کون بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایسا صبر' جس کے بعد اذیت پہنچانا نہ ہو' اُن سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں کون زیادہ بڑا عالم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو لوگوں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے' سائل نے دریافت کیا: لوگوں میں کون زیادہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: خوش حال شخص' اُن سے پوچھا گیا: کیا خوشحالی کا تعلق مال سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ خوشحال وہ شخص ہوتا ہے' جس سے بھلائی کی توقع رکھی جائے' تو وہ بھلائی مل جائے' ورنہ وہ لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھے۔

20471 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ اَنْ يُّعْطِيَهُ اِيَّاهُمْ، وَلٰكِنْ يَّذْهَبُ بِالْعُلَمَاءِ، كُلَّمَا ذَهَبَ عَالِمٌ ذَهَبَ بِمَا مَعَهُ مِنَ الْعِلْمِ، حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ لَا يَعْلَمُ فَيَضِلُّوا وَيُضِلُّوا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم عطا کرنے کے بعد' لوگوں سے علم کو الگ نہیں کرے گا' بلکہ وہ علماء کو رخصت کروا دے گا' جب بھی کوئی عالم رخصت ہوگا' تو وہ اپنے ساتھ موجود علم بھی لے جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے' جو علم نہیں رکھتے' تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے' اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔*

20472 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشِ النَّاسُ مَعَهُ، وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ هُوَ فِيْهِ، وَرَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَعَاشَ النَّاسُ بِعِلْمِهِ

✵✵ ایوب نے' ابوقلابہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''علماء تین طرح کے ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے' لیکن اس کے ہمراہ لوگ زندگی نہیں گزارتے' ایک وہ شخص کہ لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں' لیکن وہ خود اپنے علم کے مطابق زندگی نہیں گزارتا' اور ایک وہ شخص' جو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے' اور لوگ بھی اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں''۔

20473 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: لَا تَفْقَهُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰى تَرٰى لِلْقُرْآنِ وُجُوْهًا كَثِيْرَةً، وَلَنْ تَفْقَهَ كُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰى تَمْقُتَ النَّاسَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ، ثُمَّ تُقْبِلَ عَلٰى نَفْسِكَ فَتَكُوْنَ لَهَا اَشَدَّ مَقْتًا مِّنْ مَّقْتِكَ النَّاسَ

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (203/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (36/1) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2673-ح) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' عروہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✵✵ ابوقلابہ نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''تم اُس وقت تک پوری طرح علم حاصل نہیں کر سکتے' جب تک تم قرآن میں بہت سے پہلو نہیں دیکھ لیتے' اور تم پوری طرح علم حاصل نہیں کر پاؤ گے' جب تک تم اللہ کی ذات کی خاطر لوگوں کو ناراض نہیں کرتے' پھر تم اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو جاؤ' تو وہ اس علم کے حوالے سے' اس سے زیادہ سخت ناراض ہوگا' جتنا لوگ ناراض ہونگے''۔

20474 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ فَكُنَّا نَتَذَاكَرُ الْعِلْمَ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: لَا تَتَحَدَّثُوا اِلَّا بِمَا فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: اِنَّكَ لَاَحْمَقُ اَوَجَدْتَ فِي الْقُرْآنِ صَلَاةَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَالْعَصْرَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا تَجْهَرُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا، وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَلَا تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَةٍ، وَالْعِشَاءَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ وَلَا تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَالْفَجْرَ رَكْعَتَيْنِ تَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ؟ - قَالَ عَلِيٌّ: وَلَمْ يَكُنِ الرَّجُلُ الَّذِي قَالَ هٰذَا صَاحِبَ بِدْعَةٍ، وَلٰكِنَّهُ كَانَتْ مِنْهُ - قَالَ عِمْرَانُ: لَمَا نَحْنُ فِيهِ يَعْدِلُ الْقُرْآنَ اَوْ نَحْوَهُ مِنْ...،

✵✵ علی بن زید بن جدعان نے' ابونضرہ' یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ہم علمی مذاکرہ کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص نے کہا: تم لوگ صرف اس چیز کے بارے میں بات چیت کرو' جو قرآن میں مذکور ہے' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم احمق ہو' کیا تم نے قرآن میں یہ بات پائی ہے؟ کہ ظہر کی نماز میں چار رکعت ہوں گی؟ عصر کی نماز میں چار رکعت ہوں گی' اور اُن میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کرنی ہے' مغرب میں تین رکعت ہوں گی' ان میں سے دو رکعت میں تم نے بلند آواز میں قرأت کرنی ہے' اور ایک رکعت میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کرنی ہے' عشاء میں چار رکعت ہوں گی' جن میں سے دو رکعت میں تم نے بلند آواز میں تلاوت کرنی ہے' اور دو رکعت میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کرنی ہے' اور فجر میں دو رکعت ہوں گی اور ان دونوں میں تم نے بلند آواز میں تلاوت کرنی ہے۔

علی بن زید کہتے ہیں: جس شخص نے یہ بات کہی تھی' وہ کوئی بدعتی نہیں تھا لیکن پھر بھی اس کی طرف سے یہ بات سامنے آئی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا جو موضوع بحث ہے' وہ (شرعی احکام بیان کرنے میں) قرآن کے برابر ہے' یا اس کی مانند ہے......

20475 اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَطْلُبُ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَيَاْبَى عَلَيْهِ الْعِلْمُ حَتّٰى يَكُونَ لِلّٰهِ

✵✵ معمر کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: کوئی شخص غیر اللہ کے لیے علم حاصل کرتا ہے' تو علم اس (کے پاس آنے سے) انکار کر دیتا ہے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو۔

20476 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبْجَرَ، قَالَ: قَالَ

الشَّعْبِیُّ: مَا حَدَّثُوكَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ بِهِ، وَمَا قَالُوْا بِرَاْيِهِمْ فَبُلْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ اَبْجَرَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِیُّ: احْتِيجَ اِلَیَّ فَعَجِبْتُ، وَكَانَ يُسْاَلُ كَثِيْرًا فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِی

٭٭ ابن ابجر بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: لوگ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے حوالے سے جو احادیث تمہیں بیان کریں، تم اُنہیں حاصل کرلو اور جو کچھ وہ اپنی رائے کے حوالے سے کہیں اُس پر پیشاب کردو!

ابن ابجر کہتے ہیں: ابراہیم نخعی نے فرمایا: جب میری ضرورت پیش آتی ہے، تو مجھے اچھا لگتا ہے، راوی کہتے ہیں: اکثر اوقات جب اُن سے سوال کیا جاتا تھا، تو وہ کہہ دیتے تھے: میں نہیں جانتا۔

20477 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْفَعُ الْعِلْمَ بِقَبْضٍ يَقْبِضُهُ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ بِعِلْمِهِمْ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَحَدَّثُوا، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں نہیں اٹھائے گا کہ اسے قبض کرلے گا' بلکہ وہ علماء کو ان کے علم کے ہمراہ' قبض کرلے گا' یہاں تک کہ عالم باقی نہیں رہے گا' تو لوگ جہلاء کو پیشوا بنالیں گے' ان سے سوال کئے جائیں گے' تو وہ بیان کریں گے وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے"۔

20478 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ الْعِلْمِ، وَطَالِبُ الدُّنْيَا

٭٭ معمر نے' زہری' یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: دو قسم کے حریص کبھی سیر نہیں ہوتے' علم کا طلبگار' اور دنیا کا طلب گار۔

20479 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِمِثْلِ الْفِقْهِ

٭٭ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے:

"(دین کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی مانند' اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی گئی"۔

20480 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ نَسِیَ اسْمَهُ، قَالَ: مِنْ اِضَاعَةِ الْعِلْمِ اَنْ يُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ اَهْلِهِ

٭٭ عبدالملک بن عمیر نے ایک شخص کے حوالے سے' جس کا نام وہ بھول گئے تھے' یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا:

"علم کے ضائع کرنے میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ نااہل افراد کو اس کے بارے میں بتایا جائے"

20481 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ جَمِيْعًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنْ صُدُورِ النَّاسِ بَعْدَ اَنْ يُّعْطِيَهُمْ، وَلٰكِنَّ ذَهَابَهُ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ، فَيَتَّخِذُ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَيُسْاَلُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم عطا کرنے کے بعد' لوگوں کے سینوں سے علم کو الگ نہیں کرے گا' بلکہ علم کی رخصتی' علماء کے انتقال کی شکل میں ہوگی' تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے' ان سے سوالات کیے جائیں گے' وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے' وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے''۔

20482 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَطْرَحِ اللُّؤْلُؤَ اِلَى الْخِنْزِيرِ، فَاِنَّ الْخِنْزِيرَ لَا يَصْنَعُ بِاللُّؤْلُؤِ شَيْئًا، وَلَا تُعْطِ الْحِكْمَةَ مَنْ لَا يُرِيْدُهَا، فَاِنَّ الْحِكْمَةَ خَيْرٌ مِّنَ اللُّؤْلُؤِ، وَمَنْ لَمْ يُرِدْهَا شَرٌّ مِّنَ الْخِنْزِيرِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

''خنزیر کی طرف موتی نہ پھینکو' کیونکہ خنزیر' موتیوں کا کچھ نہیں کرسکتا' اور دانائی کی بات' اس شخص کو نہ دو' جو اس کا ارادہ نہ رکھتا ہو' کیونکہ دانائی کی بات' موتیوں سے بہتر ہے' اور جو شخص اس کا ارادہ نہ رکھتا ہو' وہ خنزیر سے بدتر ہے''۔

20483 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ النَّاسُ صَالِحِيْنَ مُتَمَاسِكِيْنَ مَا اَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَكَابِرِهِمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ مِنْ اَصَاغِرِهِمْ هَلَكُوا

✵✵ سعید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لوگ مسلسل نیک رہیں گے اور (دینی احکام کو) مضبوطی سے تھامے رکھیں گے' جب تک ان کے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرف سے اور ان کے اکابرین کی طرف سے علم آتا رہے گا' اور جب ان کے چھوٹوں کی طرف سے' ان کے پاس علم آئے گا' تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

بَابُ كِتَابِ الْعِلْمِ

باب: علم کو تحریر کرنے کا تذکرہ

20484 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ السُّنَنَ، فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَاَشَارُوْا عَلَيْهِ اَنْ يَّكْتُبَهَا، فَطَفِقَ يَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ فِيْهَا شَهْرًا، ثُمَّ اَصْبَحَ يَوْمًا وَّقَدْ عَزَمَ اللّٰهُ لَهُ، فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْتُبَ السُّنَنَ، وَاِنِّي ذَكَرْتُ قَوْمًا كَانُوْا قَبْلَكُمْ كَتَبُوْا كُتُبًا، فَاَكَبُّوْا عَلَيْهَا وَتَرَكُوْا كِتَابَ اللّٰهِ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَا اُلْبِسُ كِتَابَ اللّٰهِ بِشَيْءٍ

اَبَدًا

٭٭ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنتیں تحریر کرنے کا ارادہ کیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں مشورہ لیا' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ وہ ان کو تحریر کر لیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ایک ماہ تک اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے' پھر ایک دن صبح اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عزم پر پختہ کر دیا' تو انہوں نے فرمایا:

''میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں سنتیں تحریر کروا دوں گا' لیکن پھر مجھے یہ خیال آیا کہ کچھ لوگ جو تم سے پہلے تھے' انہوں نے مختلف تحریریں نوٹ کی تھیں' اور پھر وہ ان تحریروں کی طرف متوجہ ہو گئے' اور انہوں نے اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیا' تو اللہ کی قسم! میں' کبھی بھی اللہ کی کتاب کے ہمراہ' کسی چیز کے ذریعے التباس پیدا نہیں کروں گا''۔

20485 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَالَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْرَانَ، فَاَعْجَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُسْنُ مَسَائِلِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اكْتُبْ لِيْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّا لَا نَكْتُبُ الْعِلْمَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اہل نجران سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے سوال کی عمدگی پسند آئی' اُس شخص نے کہا: آپ مجھے لکھ کر دے دیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ علمی چیزوں کو تحریر نہیں کرتے ہیں۔

20486 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَكْرَهُ كِتَابَ الْعِلْمِ حَتّٰى اَكْرَهَنَا عَلَيْهِ هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءُ، فَرَاَيْنَا اَلَّا نَمْنَعَهُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ہم لوگ علم تحریر کرنے کو ناپسند کرتے تھے' یہاں تک کہ ان حکمرانوں نے ہمیں اس پر مجبور کر دیا' تو اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں میں سے کسی کو اس سے منع نہ کریں۔

20487 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: اجْتَمَعْتُ اَنَا وَابْنُ شِهَابٍ وَنَحْنُ نَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَاجْتَمَعْنَا عَلٰى اَنْ نَكْتُبَ السُّنَنَ، فَكَتَبْنَا كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ كَتَبْنَا اَيْضًا مَا جَاءَ عَنْ اَصْحَابِهِ فَقُلْتُ: لَا، لَيْسَ بِسُنَّةٍ، وَقَالَ هُوَ: بَلٰى هُوَ سُنَّةٌ، فَكَتَبَ وَلَمْ اَكْتُبْ، فَاَنْجَحَ وَضَيَّعْتُ

٭٭ معمر نے' صالح بن کیسان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں' اور ابن شہاب' اکٹھے ہوئے' ہم ان دنوں علم حاصل کر رہے تھے' ہم نے یہ طے کیا کہ ہم سنتوں کو تحریر کر لیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول جو چیز بھی ہم نے سنی تھی' وہ ہم نے تحریر کر لی' پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے جو کچھ منقول تھا' اسے بھی ہم نے تحریر کرنے کا ارادہ کیا' تو میں نے کہا: جی نہیں! یہ سنت نہیں ہیں' ابن شہاب نے کہا: جی ہاں! یہ سنت ہیں' تو انہوں نے اس کو تحریر کر لیا اور میں نے تحریر نہیں کیا' تو وہ (علم کو محفوظ کرنے' اور نقل کرنے میں) کامیاب رہے' اور میں نے (علم کے ایک بڑے حصے کو) ضائع کر دیا۔

20488 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِاَحَادِيْثَ، فَقَالَ لِيْ: اكْتُبْ

لِيْ حَدِيْثَ كَذَا وَحَدِيْثَ كَذَا، فَقُلْتُ: إِنَّا نَكْرَهُ اَنْ نَكْتُبَ الْعِلْمَ قَالَ: اُكْتُبْ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَكُنْ كَتَبْتَ، فَقَدْ ضَيَّعْتَ - اَوْ قَالَ: عَجَزْتَ -

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' یحییٰ بن ابوکثیر کو کچھ احادیث سنائیں' تو انہوں نے مجھ سے کہا: تم فلاں اور فلاں حدیث مجھے لکھ کر دے دو! تو میں نے کہا: ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ ہم علم کو تحریر کریں' انہوں نے کہا: تم لکھ کر دو! کیونکہ اگر تم لکھ کر نہیں دیتے' تو تم (بہت سے علم کو) ضائع کر دو گے - راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: تم (سارے علم کو یاد رکھنے سے) عاجز ہو جاؤ گے۔

20489 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا مِّنِّيْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَتَبَ وَلَمْ اَكْتُبْ

٭٭ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' کوئی بھی مجھ سے زیادہ احادیث روایت کرنے والا نہیں ہے' صرف حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا''۔

بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا تذکرہ

20490 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحْسَنُ الصِّفَةِ وَاَجْمَلُهَا، كَانَ رَبْعَةً اِلَى الطُّوْلِ مَا هُوَ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، اَسِيْلَ الْجَبِيْنِ، شَدِيْدَ سَوَادِ الشَّعْرِ، اَكْحَلَ الْعَيْنِ، اَهْدَبَ، اِذَا وَطِئَ بِقَدَمِهِ وَطِئَ بِكُلِّهَا، لَيْسَ لَهَا اَخْمَصُ، اِذَا وَضَعَ رِدَاءَهُ عَنْ مَّنْكِبَيْهِ فَكَاَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ، وَاِذَا ضَحِكَ كَادَ يَتَلَاْلَاُ فِي الْجُدُرِ، لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا:

''حلیہ مبارک کے حوالے سے' آپ سب سے زیادہ حسین وجمیل تھے' آپ درمیانے قد کے مالک تھے' جو بلندی کی طرف مائل محسوس ہوتا تھا' آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان جگہ چوڑی تھی (یعنی آپ چوڑے سینے کے مالک تھے) آپ کی پیشانی کشادہ تھی' آپ کے بال انتہائی سیاہ تھے' آپ کی آنکھیں سرمگیں تھیں' پلکوں کے بال لمبے تھے جب آپ چلتے تھے' تو پورا پاؤں زمین کے ساتھ لگتا تھا' ایسا نہیں ہے کہ تلوے کا کچھ حصہ زمین سے مس نہ ہو' جب آپ اپنے کندھوں سے چادر ہٹاتے تھے' تو یوں لگتا تھا' جیسے وہ چاندی کا ٹکڑا ہیں' جب آپ ہنستے تھے' تو یوں لگتا تھا کہ

دیواریں جھلملا اُٹھی ہیں' میں نے آپ ﷺ سے پہلے' یا آپ کے بعد' آپ ﷺ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا''۔

20491 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ اللَّوْنِ وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: كَانَ اَسْمَرَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفید رنگ کے مالک تھے۔

معمر کہتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: آپ کا رنگ گندمی تھا۔

بَابُ عَمَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا (اپنے) کام کرنا

20492 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ

✵✵ معمر نے' زہری' اور ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ گھر کے کام کاج کر لیتے تھے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے تھے' اپنا کپڑا سی لیتے تھے' اور گھر کے وہ کام کاج کر لیتے تھے' جو تم میں سے کوئی ایک شخص اپنے گھر میں کر لیتا ہے۔*

بَابُ الْكَذِبِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا

20493 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا فِي النَّارِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص' میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے گھر تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

20494 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ، وَلٰكِنْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✵✵ حسن نے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (167/6) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1480) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''میری طرف سے حدیث بیان کر دو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

20495 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكُمْ، وَاَمَرَكُمْ اَنْ تُزَوِّجُوْنِيْ فُلَانَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِهَا: جَاءَ نَا هٰذَا بِشَيْءٍ مَا نَعْرِفُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْزِلُوا الرَّجُلَ وَاَكْرِمُوْهُ حَتّٰى آتِيَكُمْ بِخَبَرِ ذٰلِكَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ: اذْهَبَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمَاهُ فَاقْتُلَاهُ، وَلَا اُرَاكُمَا تُدْرِكَاهُ، قَالَ: فَذَهَبَا فَوَجَدَاهُ قَدْ لَدَغَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ، فَرَجَعَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص' انصار کی ایک بستی میں آیا اور اس نے یہ کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے تم لوگوں کی طرف بھیجا ہے' اور انہوں نے تم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ تم فلاں عورت کے ساتھ میری شادی کروا دو' اس عورت کے گھر والوں میں سے ایک شخص نے کہا: یہ ہمارے پاس ایک بات لے کر آیا ہے' جس کے بارے میں' ہم نہیں جانتے کہ یہ واقعی اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے ہے' تم اس شخص کو ٹھہراؤ' اس کی مہمان نوازی کرو' میں اس بارے میں خبر لے کر تم لوگوں کے پاس آتا ہوں' پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم دونوں جاؤ! اگر تم اس کو پالو' تو تم اسے قتل کر دینا' لیکن تم دونوں کے بارے میں' میرا یہ خیال نہیں ہے کہ تم اس تک پہنچ جاؤ گے' راوی بیان کرتے ہیں: وہ دونوں حضرات گئے اور ان دونوں نے اس شخص کو پایا کہ کسی سانپ نے اُسے ڈس لیا تھا اور وہ مر گیا تھا' وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

20496 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ، قَالَ: اَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْمَا يُعْمَلُ بِهِ قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَفَاِنْ كُنْتُ مُحَدِّثَكُمْ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ وَعُمَرُ حَيٌّ، اَمَا وَاللّٰهِ اِذًا لَاَلْفَيْتُ الْمِخْفَقَةَ سَتُبَاشِرُ ظَهْرِي

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ سے کم روایات نقل کرو' صرف ان چیزوں کے بارے میں نقل کرو' جن پر عمل کیا جاتا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے زندہ ہونے کے باوجود میں تم لوگوں کو یہ احادیث بیان کروں تو اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ضرور ہوگا کہ میری پشت پر ضرب لگائی جائے گی"۔

بَابُ الْخَذْفِ

باب: کنکری مارنا

20497 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَخَذَفَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ: اِنَّكَ لَا تَصْطَادُ بِهَا صَيْدًا، وَلَا تَقْتُلُ بِهَا عَدُوًّا، وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ قَالَ: فَلَمْ يَنْتَهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهَى عَنْهَا وَلَا تَنْتَهِي لَا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً اَبَدًا

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ان کی قوم کے ایک شخص نے کنکریاں ماریں تو انہوں نے فرمایا: تم کنکری نہ مارو! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تم اس کے ذریعے کسی شکار کو شکار نہیں کرسکتے اس کے ذریعے دشمن کو قتل نہیں کرسکتے لیکن اس کے ذریعے تم دانت توڑ سکتے ہو اور آنکھ پھوڑ سکتے ہو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص پھر بھی باز نہیں آیا تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کررہا ہوں کہ آپ نے اس سے منع کیا ہے اور تم پھر بھی باز نہیں آرہے؟ میں تمہارے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔*

بَابُ الدِّيكِ

باب: مرغ کا تذکرہ

20498 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: لَعَنَ رَجُلٌ دِيكًا صَاحَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَلْعَنْهُ، فَاِنَّهٗ يَدْعُو لِلصَّلَاةِ

✵✵ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مرغ پر لعنت کی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چیخ ماری تھی (یعنی بانگ دی تھی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (56/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (1954) کے تحت اس روایت کے ایک راوی ایوب کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''تم اس پر لعنت نہ کرو! کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے''۔*

بَابُ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ

باب: شعر اور رجز کا تذکرہ

20499 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَّرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

✵✵ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک بعض اشعار حکمت (آمیز) ہوتے ہیں''۔**

20500 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ، قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَلِسَانِهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَكَاَنَّمَا يَرْمُوْنَ فِيْهِمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ

✵✵ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اللہ تعالیٰ نے شاعری کے بارے میں ایک حکم نازل کر دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن اپنی جان اور زبان کے ہمراہ جہاد کرتا ہے اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اُن (یعنی مشرکین) کو ان (یعنی اشعار) کے ذریعے گویا نیزے کے وار لگتے ہیں''۔***

20501 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ اَهْلَ الطَّائِفِ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ هِيْهِ، يَسْتَنْشِدُهُ فَاَنْشَدَهُ قَصِيْدَةً فِيْهِمْ يَقُوْلُ:

قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ ... وَخَيْبَرَ ثُمَّ اَجْمَعْنَا السُّيُوْفَا

نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ ... قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِيْفَا

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (115/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (5101) کے تحت اس روایت کے ایک راوی صالح بن کیسان کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (125/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

*** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (387/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُنَّ اَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آپ نے اُس وقت اہل طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا' آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا' جو آپ کے پہلو میں موجود تھے کہ کچھ سناؤ' آپ نے انہیں کچھ سنانے کے لیے کہا' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک قصیدہ سنایا' جس میں یہ اشعار تھے:

''ہم نے تہامہ سے اور خیبر سے' ہر شک کو ختم کر دیا ہے' اور پھر ہم نے تلواروں کو اکٹھا کیا' اور ہم نے انہیں اختیار دیا' اگر وہ بول سکتی ہوتیں' تو وہ یہ کہتیں: کہ اب انہوں نے دوس یا ثقیف قبیلے کے لوگوں کو کاٹنا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اشعار' اُن کے لیے نیزے لگنے سے زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

20502 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ، وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ، اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ اَمَرْتَ عَلِيًّا يُجِيبُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَهْجُونَكَ وَهُمْ يَعْنُونَ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ، وَابْنَ الزِّبَعْرَى، وَالْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عَلِيًّا لَيْسَ هُنَالِكَ، وَلٰكِنَّ الْقَوْمَ اِذَا نَصَرُوا نَبِيَّهُمْ بِاَسْيَافِهِمْ فَبِاَلْسِنَتِهِمْ اَحَقُّ اَنْ يَنْصُرُوهُ، فَقَالَ حَسَّانُ: مَا كُنْتُ لِاَنْتَصِرَ مِنْكَ اِلَّا هٰذَا، وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي بِهَا مَقْوَلًا مَا بَيْنَ بُصْرٰى اِلٰى صَنْعَاءَ، ثُمَّ قَالَ:

لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيهِ   وَبَحْرِي مَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیں کہ وہ ان لوگوں کو جواب دیں' جو آپ کی ہجو کر رہے ہیں (تو یہ مناسب ہوگا) راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں کی مراد' ابوسفیان بن حارث' ابن زبعری اور عاص بن وائل تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ' علی کے لئے موزوں نہیں ہے' جب کوئی قوم اپنی تلواروں کے ذریعے اپنے نبی کی مدد کرتی ہے' تو وہ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ اپنی زبانوں کے ذریعے بھی اس کی مدد کریں' تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں' آپ سے یہی اجازت لینا چاہ رہا تھا' اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس کے عوض میں' مجھے وہ جگہ مل جائے' جو بصریٰ سے لے کر صنعاء کے درمیان ہے' پھر انہوں نے یہ اشعار کہے:

''میری زبان' ایک ایسی تلوار ہے' جس میں کوئی عیب نہیں ہے اور میرے سمندر کو ڈولوں کے ذریعے (پانی) نکالنا گدلا نہیں کرتا ہے''۔

20503 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا، فَاِذَا سَمِعْتُمُوهُ يُنْشِدُ فَاحْثُوا فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، وَقَتَادَةَ يُنْشِدَانِ الشِّعْرَ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَفْعَلُ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔
''تم میں سے کسی ایک شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس کے حق میں اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے اور جب تم کسی شخص کو شعر سناتے ہوئے سنو تو اس کے چہرے پر مٹی ڈال دو''۔
معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری اور قتادہ کو اشعار سناتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: حسن بصری ایسا نہیں کرتے تھے

20504 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ رُبَّمَا يَتَمَثَّلُ بِالْبَيْتِ مِنَ الشِّعْرِ مِمَّا كَانَ فِيْ وَقَائِعِ الْعَرَبِ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بعض اوقات عربوں کی تاریخ کے متعلق اشعار کا کوئی مصرعہ مثال کے طور پر سنا دیتے تھے۔

20505 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَرَجَزَ بِهِمْ، فَقَالَ:

لَمْ يَغْذُهَا مُدٌّ وَّلَا نَصِيفُ ... وَلَا تُمَيْرَاتٌ وَّلَا رَغِيفُ
لٰكِنْ غَذَاهَا اللَّبَنُ الْخَرِيفُ ... الْمَحْضُ وَالْقَارِصُ وَالصَّرِيفُ

فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: انْزِلْ يَا كَعْبُ، فَاِنَّهُ اِنَّمَا يُعَرِّضُ بِنَا، فَنَزَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ:

لَمْ يَغْذُهَا مُدٌّ وَّلَا نَصِيفُ وَلَا تُمَيْرَاتٌ وَّلَا رَغِيفُ
لٰكِنْ غَذَاهَا الْحَنْظَلُ النَّقِيفُ ... وَمِذْقَةٌ كَطُرَّةِ الْخَنِيفِ
تَبِيتُ بَيْنَ الزَّرْبِ وَالْكَنِيفِ

قَالَ: فَخَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا شَرٌّ، فَاَمَرَهُمَا فَرَكِبَا، وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ بِنَحْوِ حَدِيْثِ هِشَامٍ وَزَادَ فِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَفَ نَاقَتَهُ وَاَمَرَهُمَا فَرَكِبَا

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے مہاجرین میں سے ایک صاحب سواری سے نیچے اترے اور انہوں نے مہاجرین کے حوالے سے یہ رجز پڑھا

''اس کو غذا میں ایک مد یا نصف مد یا چند کھجوریں یا روٹی نہیں ملی لیکن اس کی غذا تو تازہ دودھ ہے مکھن ہے تکیہ (شاید روٹی مراد ہے) اور خالص (مشروب) ہے''۔

انصار نے کہا: اے کعب! تم نیچے اترو کیونکہ انہوں نے تعریض کے طور پر ہمارا ذکر کیا ہے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نیچے اترے اور انہوں نے یہ کہا:

''اس کو خوراک میں ایک مد یا نصف مد یا چند کھجوریں یا روٹی نہیں ملی ہے بلکہ اس کی غذا چیری ہوئی حنظل (نامی کڑوی بوٹی) پانی ملا ہوا دودھ جو تھوڑا سا ہوتا ہے اور وہ باڑے اور دالان کے درمیان میں رات بسر کرتا ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ان دونوں کے درمیان کوئی بری صورتحال نہ جائے' تو آپ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو جائیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' ہشام کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی کو موڑا اور آپ نے ان دونوں کو یہ حکم دیا کہ وہ سوار ہو جائیں۔

20506 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اِنِّیْ لَاُبْغِضُ الْغِنَاءَ وَاُحِبُّ الرَّجَزَ

✵✵ یحییٰ بن سعید نے' سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: میں' گانے کو ناپسند کرتا ہوں اور میں رجز کو پسند کرتا ہوں۔

20507 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَدْعُو كُلَّ مَنْ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَقُوْلُ الشِّعْرَ، فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ بَيْتَ شِعْرٍ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ، وَلَقَدْ تَرَكَ هُوَ وَعُثْمَانُ الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اَفَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فِي الْاِسْلَامِ؟ اَوَهُوَ يَقُوْلُ؟

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہر اُس شخص کو بلا لیتی تھیں' جو یہ کہتا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شعر کہا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: اللہ کی قسم! انہوں نے زمانہ جاہلیت میں' یا زمانہ اسلام میں' کبھی بھی ایک شعر کا ایک مصرع بھی نہیں کہا' انہوں نے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ہی شراب چھوڑ دی تھی' تو کیا وہ زمانہ اسلام میں شراب پیتے' یا وہ یہ کہتے (یعنی اشعار کہتے)۔

20508 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بَعْضِ اَشْيَاخِهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قِيْلَ لَهٗ: هٰذَا غُلَامُ بَنِيْ فُلَانٍ شَاعِرٌ، قَالَ: فَقَالَ لَهٗ: كَيْفَ تَقُوْلُ؟ قَالَ:

اُوَدِّعُ سَلْمٰى اِنْ تَجَهَّزْتُ غَازِيًا كَفَى الشَّيْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا

قَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

✵✵ ابوبکر بن محمد نے' اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: یہ بنو فلاں کا لڑکا ہے' جو شاعر ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تم کیسے شعر کہتے ہو؟ اس نے یہ شعر سنایا:

''میں سلمیٰ کو الوداع کہتا ہوں' اور جنگ میں حصہ لینے کی تیاری کرتا ہوں' کیونکہ آدمی کو (یعنی عشق عاشقی وغیرہ سے) روکنے کے لیے بڑھاپا اور اسلام کافی ہیں''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔

20509 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهِمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَجِبْ

عَنِّی، اَیَّدَکَ اللّٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک حلقے میں موجود تھے‘ جس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے‘ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوہریرہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں‘ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میری طرف سے جواب دو! اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے تمہاری تائید کرے‘ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے‘ جی ہاں!*

20510 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اَنْشَدَ حَسَّانُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَمَرَّ بِهٖ عُمَرُ فَلَحَظَهُ فَقَالَ: اَفِي الْمَسْجِدِ اَفِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْشَدْتُ فِيْهِ مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ قَالَ: فَخَشِيَ اَنْ يَّرْمِيَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَجَازَ وَتَرَكَهُ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار سنا رہے تھے‘ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں گھور کے دیکھا اور کہا: کیا مسجد میں؟ کیا مسجد میں؟ تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس (یعنی مسجد) میں اس ہستی کی موجودگی میں اشعار سنائے ہیں‘ جو آپ سے بہتر ہیں‘ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اُن کا اعتراض‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے حوالے سے نہ ہو جائے‘ تو وہ آگے چلے گئے اور انہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

20511 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا اُهْبِطَ اِبْلِيسُ قَالَ: اَیْ رَبِّ، قَدْ لَعَنْتَهُ فَمَا عَمَلُهُ؟ قَالَ: السِّحْرُ، قَالَ: فَمَا قِرَاءَتُهُ؟ قَالَ: الشِّعْرُ، قَالَ: فَمَا كِتَابُهُ؟ قَالَ: الْوَشْمُ، قَالَ: فَمَا طَعَامُهُ؟ قَالَ: كُلُّ مَيْتَةٍ وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ: فَمَا شَرَابُهُ؟ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ، قَالَ: فَاَيْنَ مَسْكَنُهُ؟ قَالَ: الْحَمَّامُ، قَالَ: فَاَيْنَ مَجْلِسُهُ؟ قَالَ: الْاَسْوَاقُ، قَالَ: فَمَا صَوْتُهُ؟ قَالَ: الْمِزْمَارُ، قَالَ: فَمَا مَصَايِدُهُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب ابلیس کو اُتارا گیا‘ تو اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو نے اس پر لعنت کی ہے‘ تو اس کا مخصوص عمل کیا ہوگا؟ پروردگار نے جواب دیا: جادو‘ اس نے دریافت کیا: یہ کیا پڑھے گا؟ پروردگار نے جواب دیا: اشعار‘ اس نے دریافت کیا: اس کا لکھنا کیا ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: گودنا (یعنی جسم پر نقش و نگار وغیرہ بنانا) اس نے دریافت کیا: اس کا کھانا کیا ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: ہر مردار‘ اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو‘ اس نے دریافت کیا: اس کا مشروب کیا ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز‘ اس نے دریافت کیا: اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: حمام‘ اس نے دریافت کیا: اس کے بیٹھنے کی جگہ کہاں ہوگی؟ پروردگار نے فرمایا: بازار‘ اس نے دریافت کیا: اس کی آواز کیا ہوگی؟ پروردگار نے فرمایا: باجا‘ اس نے دریافت کیا: اس کے جال کیا ہوں گے؟ پروردگار نے فرمایا: عورتیں۔

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں‘ رقم الحدیث: (2485) کے تحت اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے‘ جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں (136/4) اس روایت کے ایک راوی‘ زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ الْكِبْرِ وَالْحِلْيَةِ الْحَسَنَةِ

باب: تکبر اور عمدہ حلیہ کا تذکرہ

20512 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ لَاُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰى اِنِّیْ لَاُحِبُّهُ فِیْ شِرَاكِ نَعْلِیْ وَعَلَاقَةِ سَوْطِیْ، فَهَلْ تَخْشٰى عَلَیَّ الْكِبْرَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ تَجِدُ قَلْبَكَ؟، قَالَ: عَارِفًا لِلْحَقِّ مُطْمَئِنًّا اِلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْكِبْرُ هُنَالِكَ، وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ اَنْ تَغْمِطَ النَّاسَ، وَتَبْطَرَ الْحَقَّ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سے دریافت کیا: میں جمال (یعنی عمدہ چیزوں کے استعمال) کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے جوتے کے تسمے اور اپنی لاٹھی کے دستے کے بارے میں بھی (میری یہی حالت ہوتی ہے) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے عرض کی: حق کی معرفت رکھنے والا اور اس سے مطمئن' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تکبر یہاں (یعنی چیزوں میں) نہیں ہوتا' بلکہ تکبر یہ ہے کہ تم لوگوں کو حقیر سمجھو اور حق سے روگردانی کرو''۔

20513 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَآنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ اَطْمَارٌ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مَالٌ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ اَیِّ الْمَالِ؟، قَالَ: مِنْ كُلٍّ قَدْ آتَانِیَ اللّٰهُ، مِنَ الشَّاءِ وَالْاِبِلِ، قَالَ: فَتُرٰى نِعْمَةَ اللّٰهِ وَكَرَامَتَهٗ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُنْتِجُ اِبِلُكَ وَافِيَةً آذَانُهَا؟، قَالَ: وَهَلْ تُنْتِجُ اِلَّا كَذٰلِكَ؟ - وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ - قَالَ: فَلَعَلَّكَ تَاْخُذُ مُوْسَاكَ فَتَقْطَعُ اُذُنَ بَعْضِهَا، تَقُوْلُ هٰذِهٖ بُحُرٌ، وَتَشُقُّ اُذُنَ اُخْرٰى فَتَقُوْلُ هٰذِهٖ صُرُمٌ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ كُلَّ مَالٍ آتَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ، وَاِنَّ مُوْسَى اللّٰهِ اَحَدُّ، وَسَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ، قَالَ: فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِیْ وَلَمْ يُضَيِّفْنِیْ، ثُمَّ مَرَّ بِیْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِ، اقْرِهٖ

✵✵ ابواحوص جشمی' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا' میرے جسم پر بوسیدہ کپڑے تھے' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی: بکریاں اور گائیں' ہر قسم کا مال' اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت اور کرامت کا نشان' تم پر نظر آنا چاہیے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری اونٹنی ایسے بچے کو جنم نہیں دیتی ہے؟ جس کا کان مکمل ہوتا ہے؟ اُن صاحب نے جواب دیا: اونٹنی ایسے ہی بچے کو جنم دیتی ہے' راوی کہتے ہیں: وہ صاحب اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنا استرہ لے کر اس کے کان کا کچھ حصہ کاٹ دیتے ہو اور تم یہ کہتے

ہو: یہ بحر ہے' پھر تم دوسرا کان کاٹ دیتے ہو اور تم یہ کہتے ہو یہ صرم ہے' ان صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں ایسا نہ کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو بھی مال عطا کیا ہے' وہ تمہارے لئے حلال ہے' اور اللہ تعالیٰ کا استرہ زیادہ تیز ہے اور اللہ تعالیٰ کی کلائی زیادہ مضبوط ہے ان صاحب نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزرتا ہوں اور وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا' مجھے مہمان نہیں بناتا' پھر بعد میں' وہ میرے پاس سے گزرتا ہے' تو میں اس کی مہمان نوازی کروں' یا اس سے بدلہ لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم اُس کی مہمان نوازی کرو! *

20514 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّعَلَيْهِ اَطْمَارٌ قَالَ: فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مَالٌ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلْ وَاشْرَبْ، وَتَصَدَّقْ وَالْبَسْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُرٰى نِعْمَتُهُ عَلٰى عَبْدِهٖ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا' جس کے جسم پر بوسیدہ لباس تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے بلایا اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تو تم کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو' اور پہنو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی نعمت نظر آئے''۔

20515 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَحَلَّ اللّٰهُ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ مَا لَمْ يَكُنْ سَرَفًا اَوْ مَخِيلَةً

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے کھانے اور پینے کو حلال قرار دیا ہے' جب تک اس میں اسراف' یا تکبر نہ ہو''۔

بَابُ الشَّعْرِ

باب: بالوں کا تذکرہ

20516 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ قَتَادَةَ: اِنِ اتَّخَذْتَ شَعْرًا فَاَكْرِمْهُ، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ - حَسِبْتُ - يُرَجِّلُهُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

✸✸ سعید بن عبدالرحمٰن جحشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے بال رکھے ہوئے ہیں' تو ان کا دھیان بھی رکھو!

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روزانہ دو مرتبہ بالوں میں کنگھی کرتے تھے۔

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (473/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20517 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبْطَاَ اَبُوْ قَتَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَبَسَكَ؟، قَالَ: رَاْسِيْ كُنْتُ اُرَجِّلُهُ، قَالَ: فَاَمَرَ بِرَاْسِهٖ اَنْ يُّحْلَقَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْهُ لِيْ - اَوْ هَبْهُ لِيْ - فَوَاللّٰهِ لَاُعْتِبَنَّكَ، قَالَ: فَتَرَكَهُ، فَلَمَّا لَقُوا الْعَدُوَّ كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ حَمَلَ، فَقَتَلَ مَسْعَدَةَ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَانَ اَشَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوئے' حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو آنے میں تاخیر ہوگئی' نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ انہوں نے جواب دیا: میرے سر نے' میں اس میں کنگھی کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے سر کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اُسے مونڈ دیا جائے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے اسے رہنے دیں (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ یہ مجھے ہبہ کردیں' اللہ کی قسم! میں' آپ کے اس عتاب کے بعد آپ کو راضی کردوں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا' راوی بیان کرتے ہیں: جب دشمن کا سامنا ہوا' تو وہ ابتداء میں حملہ کرنے والے افراد میں سے ایک تھے' اور انہوں نے مسعدہ (نامی دشمن) کو قتل کردیا' میرے علم کے مطابق' مشرکین میں کوئی ایسا فرد نہیں تھا' جو مسلمانوں کے خلاف' اُس سے زیادہ شدید (جنگجو) ہو۔

20518 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ اَهْلَ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ الشَّعْرَ، وَوَجَدَ الْمُشْرِكِيْنَ يَفْرُقُوْنَ، وَكَانَ اِذَا شَكَّ فِيْ اَمْرٍ لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ صَنَعَ مَا يَصْنَعُ اَهْلُ الْكِتَابِ، فَسَدَلَ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْفَرْقِ، فَفَرَقَ فَكَانَ الْفَرْقُ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ

✸✸ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے اہل کتاب کو پایا کہ وہ بال سیدھے پیچھے کی طرف لے جاتے تھے' اور آپ نے مشرکین کو پایا کہ وہ مانگ نکالا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ کو جب کسی معاملے کے بارے میں تردد ہوتا تھا' جس کے بارے میں آپ کو کوئی حکم نہیں دیا گیا ہوتا تھا' تو آپ اس کے بارے میں اہل کتاب کا سا طرزِ عمل اختیار کرتے تھے' تو آپ ﷺ نے بال سیدھے پیچھے کی طرف لے جانا شروع کردیے' پھر آپ کو مانگ نکالنے کا حکم دیا گیا' تو آپ مانگ نکالنے لگے' تو دونوں میں سے آخری طریقہ مانگ نکالنے کا تھا۔

20519 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

✸✸ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے بال' آپ ﷺ کے نصف کانوں تک آتے تھے۔*

---

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (4185) کے تحت' امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں' (133/8) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1240) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20520 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمِنَ الْكِبْرِ اَنْ اَسْتَتْبِعَ اَصْحَابِيْ اِلٰى بَيْتِيْ فَاُطْعِمَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَفَمِنَ الْكِبْرِ اَنْ يَّكُوْنَ لِاَحَدِنَا رَاحِلَةٌ يَرْكَبُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَفَمِنَ الْكِبْرِ اَنْ يَّكُوْنَ لِاَحَدِنَا حُلَّةٌ يَلْبَسُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ تُسَفِّهَ الْحَقَّ، وَتَغْمِطَ النَّاسَ

✲✲ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ بات تکبر میں شامل ہوگی کہ میں اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے اپنے گھر لے جاؤں اور انہیں کھانا کھلاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ بات تکبر میں شامل ہوگی کہ ہم میں سے کسی ایک کے پاس کوئی سواری ہو جس پر وہ سوار ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ بات تکبر میں شامل ہوگی کہ ہم میں سے کسی ایک کے پاس کوئی حلہ ہو جسے وہ پہن لے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اے عبداللہ بن عمرو! لیکن تکبر میں یہ بات شامل ہوگی کہ تم حق سے روگردانی کرو اور لوگوں کو حقیر سمجھو۔

بَابُ الْمَدْحِ

باب: مدح کا تذکرہ

20521 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا اَثْنٰى عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَطَعْتَ عُنُقَهُ، لَوْ سَمِعَكَ تَقُوْلُ هٰذَا مَا اَفْلَحَ

✲✲ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف بیان کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نے اس کی گردن کاٹ دی ہے اگر وہ تمہیں یہ بات کہتے ہوئے سن لے تو وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

20522 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَيْرَ النَّاسِ وَابْنَ سَيِّدِنَا، فَقَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا كَقَوْلِكُمْ، وَلَا تَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيَاطِيْنُ

✲✲ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے لوگوں میں سب سے بہتر! اور اے ہمارے سردار کے صاحبزادے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تم اپنے عام معمول کے مطابق بات کیا کرو اور شیاطین تمہیں نہ بھٹکائیں"۔

20523 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: يَا خَيْرَ النَّاسِ وَابْنَ خَيْرِ النَّاسِ، قَالَ: لَسْتُ بِخَيْرِ النَّاسِ، وَلٰكِنِّيْ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، اَرْجُو اللّٰهَ وَاَخَافُهُ، وَاللّٰهِ لَنْ تَزَالُوْا بِالرَّجُلِ حَتّٰى تُهْلِكُوْهُ

✲✲ ایوب نے نافع یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

کہا: اے لوگوں میں سب سے بہتر! اور اے لوگوں میں سب سے بہتر شخص کے صاحبزادے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں لوگوں میں سب سے بہتر نہیں ہوں' میں' اللہ کے بندوں میں سے ایک ہوں' مجھے اللہ تعالیٰ سے امید بھی ہے اور اس کا خوف بھی ہے' اللہ کی قسم! تم لوگ مسلسل کسی شخص کے ساتھ (اُس کی تعریفیں کرتے رہتے ہو) یہاں تک کہ تم اسے ہلاکت شکار کر دیتے ہو۔

20524 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُطْرُوْنِىْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

⁂ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تم مجھے یوں نہ بڑھاؤ! جس طرح عیسائیوں نے' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھا دیا تھا' بیشک میں' اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا بندہ ہوں' تو تم کہو: اللہ کے بندے اور اس کے رسول''۔ *

20525 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا اُحَدٌ اُزَكِّيهِ اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

⁂ طاؤس نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ' میں' کسی اور کو پاکیزہ قرار نہیں دوں گا۔

20526 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ رَبِيعَةَ الصَّنْعَانِىُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ: (وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ) (النمل: 48)، قَالَ: كَانُوْا يُقْرِضُوْنَ الدَّرَاهِمَ

⁂ یحییٰ بن ابوربیعہ صنعانی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور شہر میں نو افراد تھے' جو زمین میں فساد کرتے تھے اور وہ اصلاح نہیں کرتے تھے''۔

عطاء کہتے ہیں: وہ لوگ درہم قرض کے طور پر دیتے تھے۔

بَابُ الضِّيَافَةِ

باب: ضیافت کا تذکرہ

20527 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الضِّيَافَةِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (47/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ضیافت کا حق تین دن ہے' جو اُس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہوگا''۔ *

20528 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ الضِّيَافَةِ ثَلَاثَةٌ، وَمَا سِوَى ذٰلِكَ صَدَقَةٌ

✸✸ حضرت ابوسعید خدری ﷛ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ضیافت کا حق تین دن ہے' جو اُس کے علاوہ ہو' وہ صدقہ ہے''۔

20529 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَاهُ الْاَعْرَابُ فَقَالُوْا: اِنَّا نُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَنُؤْتِى الزَّكَاةَ، وَنَحُجُّ الْبَيْتَ، وَنَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَاِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَسْنَا عَلٰى شَىْءٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ اَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَقَرَى الضَّيْفَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ

✸✸ ابواسحاق نے 'عیزار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس ﷛ کے پاس کچھ دیہاتی آئے اور بولے: ہم نماز قائم کرتے ہیں' اور زکوۃ ادا کرتے ہیں' ہم بیت اللہ کا حج کرتے ہیں' ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں' مہاجرین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کا یہ کہنا ہے کہ ہم کسی چیز پر نہیں ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس ﷛ نے فرمایا:

''جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان نوازی کرے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

بَابُ مُوْسٰى وَمَلَكُ الْمَوْتِ

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ملک الموت کے واقعہ کا تذکرہ

20530 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى، فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَفَقَاَ عَيْنَهٗ، فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ، فَقَالَ: اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ عَيْنَهٗ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ: يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ مَا غَطَّتْ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، فَقَالَ: اَىْ رَبِّ، ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْاٰنَ، فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ.

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (37/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (868)' امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' میں (197/9) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا (تا کہ وہ اُن کی روح قبض کر لے) جب وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو مکا مارا' اور اس کی آنکھ پھوڑ دی' وہ واپس اپنے پروردگار کے پاس گیا' اور بولا: تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے' جو مرنا نہیں چاہتا' تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی آنکھ ٹھیک کر دی اور فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ' اور اس سے یہ کہو: کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھے' اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بھی بال آئیں گے' ہر ایک بال کے عوض میں' اُسے ایک سال (کی زندگی مزید) مل جائے گی' (جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات کہی گئی)' تو انہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: پھر موت ہوگی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر ابھی (موت آجائے)' پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ انہیں ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے' جتنی دور تک کوئی کنکری پھینکنے پر جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں وہاں ہوتا' تو میں تمہیں اُن کی قبر دکھاتا' جو راستے کے ایک طرف' سرخ ٹیلے کے نیچے ہے''۔*

20531 قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، مِثْلَهُ.

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

20532 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ مِثْلَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ حَدِيْثِ آدَمَ وَاِبْلِيْسَ

باب: حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے واقعہ کا تذکرہ

20533 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا لَعَنَ اِبْلِيْسَ سَاَلَهُ النَّظِرَةَ فَاَنْظَرَهُ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا اَخْرُجُ مِنْ صَدْرِ عَبْدِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ نَفْسُهُ، فَقَالَ: وَعِزَّتِيْ لَا اَحْجُبُ تَوْبَتِيْ مِنْ عَبْدِيْ حَتّٰى تَخْرُجَ نَفْسُهُ - اَوْ قَالَ: رُوْحُهُ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی' تو اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی' اللہ تعالیٰ نے اُسے مہلت عطا کر دی' اُس نے کہا: تیری عزت کی قسم ہے! میں تیرے بندے کے سینے سے اس وقت تک نہیں نکلوں گا' جب تک اس کی جان نہیں نکلے گی' پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم ہے' میں اپنی' توبہ اپنے بندے سے اس وقت تک محجوب نہیں کروں گا' جب تک اُس کی جان نہیں نکلے گی (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جب تک اُس کی روح نہیں نکلے گی۔

---

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (113/2 و 191/4) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2372) کے تحت' اور امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (118/4) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ مِائَةِ سَنَةٍ

باب:100 سال کا تذکرہ

20534 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ - فِيْ آخِرِ حَيَاتِهِ -، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ: فَقَالَ: اَرَاَيْتُكُمْ لَيْلَتَكُمْ، فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَاِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

✵✵ سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: اپنی حیات مبارکہ کے آخری حصے میں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا:

"تمہاری یہ (آج کی) رات ایسی ہے کہ ٹھیک ⓪⓪① سال بعد کوئی ایسا فرد باقی نہیں رہے گا جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ آپس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث روایت کرتے ہیں اُن میں سے ایک سو سال والی روایت کے بارے میں لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے حوالے سے بھول لاحق ہوگئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

"آج جو روئے زمین پر موجود ہے اُن میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا"۔

اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ صدی گزر جائے گی۔*

بَابُ النُّبُوَّةِ

باب: نبوت کا تذکرہ

20535 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: نَظَرَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا فَلَمْ يَجِدْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاهُنَا مَاءٌ؟ فَرَاَيْتُ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (2537) امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں رقم الحدیث: (4348) امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں رقم الحدیث: (2251) اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (88/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (148/1 و 156) اس روایت کے ایک راوی زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّأْ بِسْمِ اللّٰهِ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ، حَتّٰى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ، قَالَ ثَابِتٌ: فَقُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ تُرَاهُمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِّنْ سَبْعِينَ رَجُلًا .

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا' تو وہ انہیں نہیں ملا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں پانی ہوگا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس برتن پر رکھا' جس میں پانی موجود تھا اور پھر فرمایا: اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو' تو میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے لگا اور سب لوگ وضو کرنے لگے' یہاں تک کہ اُن کے ہر ایک فرد نے وضو کر لیا۔

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اُن لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کہ وہ کتنے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تقریباً ستر افراد تھے۔*

20536 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ

✵✵ اس کی مانند روایت' ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

20537 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ - عَلِيٌّ وَّالزُّبَيْرُ أَوْ غَيْرُهُمَا - فَقَالَ: إِنَّكُمَا سَتَجِدَانِ امْرَأَةً فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَعَهَا بَعِيرٌ عَلَيْهِ مَزَادَتَانِ، فَأْتِيَا بِهَا، فَأَتَيَا الْمَرْأَةَ، فَوَجَدَاهَا قَدْ رَكِبَتْ بين مزادتيها على الْبَعِيرِ، فَقَالَا لَهَا: أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَنْ رَسُولُ اللّٰهِ؟ أَهٰذَا الصَّابِءُ؟ قَالَا: هٰذَا الَّذِي تَعْنِينَ وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا، فَجَاءَا بِهَا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَتَيْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَعَادَ الْمَاءَ فِي الْمَزَادَتَيْنِ، ثُمَّ أَمَرَ بِعُرَى الْمَزَادَتَيْنِ فَفُتِحَتْ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ فَمَلَئُوا آنِيَتَهُمْ وَأَسْقِيَتَهُمْ، فَلَمْ يَدَعُوا إِنَاءً وَلَا سِقَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ، فَقَالَ عِمْرَانُ: فَكَانَ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمَا لَمْ يَزْدَادَا إِلَّا امْتِلَاءً، قَالَ: فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِهَا فَبُسِطَ، ثُمَّ أَصْحَابَهُ، فَجَاءُوا مِنْ أَزْوَادِهِمْ حَتّٰى مَلَئُوا لَهَا ثَوْبَهَا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِي فَإِنَّا لَمْ نَأْخُذْ مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا، (ص:278) وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَقَانَا، فَجَاءَتْ أَهْلَهَا، فَأَخْبَرَتْهُمْ، فَقَالَتْ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَسْحَرِ النَّاسِ، أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ: فَجَاءَ أَهْلُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَأَسْلَمُوا كُلُّهُمْ

---

* یہ روایت امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (61/1) امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں (144) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (165/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سفر کر رہے تھے اُن حضرات کو شدید پیاس لاحق ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو افراد کو' جو شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے یا شاید اُن کے علاوہ کوئی اور تھے' اُنہیں بھیجا اور فرمایا: تم فلاں' فلاں مقام پر ایک عورت کو پاؤ گے' جس کے ساتھ ایک اونٹ ہوگا اور اس پر دو مشکیزے لدے ہوئے ہوں گے' تم اُس عورت کو لے آؤ' وہ دونوں حضرات اس خاتون کے پاس پہنچے اُن دونوں نے اس خاتون کو پایا کہ وہ دو مشکیزوں کے درمیان اونٹ پر سوار تھی' اُن دونوں حضرات نے اس خاتون سے کہا: تم اللہ کے رسول کے بلاوے پر چلو! اُس عورت نے کہا: اللہ کے رسول سے مراد کون ہے؟ کیا وہ شخص' جس نے دین تبدیل کرلیا ہے؟ اُن دونوں حضرات نے کہا: تم جو صاحب مراد لے رہی ہو وہ اللہ کے سچے رسول ہیں' پھر وہ دونوں حضرات اس خاتون کو ساتھ لے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' اُس کے مشکیزوں میں سے کچھ پانی ایک برتن میں ڈالا گیا' پھر جو اللہ کو منظور تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا' پھر وہ پانی دوبارہ اُن مشکیزوں میں ڈال دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُن مشکیزوں کا منہ کھول دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا' تو انہوں نے اپنے برتن اور مشکیزے بھر لیے' انہوں نے کوئی مشکیزہ' یا برتن نہیں چھوڑا' مگر یہ کہ اُس کو بھر لیا' حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خیال میں' پھر بھی وہ دونوں مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' تو اُس خاتون کے کپڑے کو بچھا دیا گیا' پھر آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا' تو وہ اپنے ساز و سامان میں سے چیزیں لے آئے' یہاں تک کہ انہوں نے اس کپڑے کو بھر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خاتون سے) فرمایا: تم چلی جاؤ! ہم نے تمہارے پانی میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ہے (یعنی کوئی کمی نہیں کی ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کیا ہے' وہ خاتون اپنے گھر والوں کے پاس گئی' اور انہیں اس بارے میں بتایا' اس خاتون نے کہا: میں سب سے بڑے جادوگر کے پاس سے تمہارے پاس آئی ہوں' یا پھر وہ واقعی اللہ کے رسول ہیں' (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر اس قبیلے کے لوگ آئے اور ان سب نے اسلام قبول کرلیا۔

20538 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ اِذْ مَالَ - اَوْ قَالَ: مَادَ - عَنِ الرَّاحِلَةِ، قَالَ: فَدَعَمْتُهُ بِيَدِيْ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ، ثُمَّ مَالَ فَدَعَمْتُهُ بِيَدِيْ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ احْفَظْ اَبَا قَتَادَةَ كَمَا حَفِظَنِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، مَا اَرَانَا اِلَّا قَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ، تَنَحَّ عَنِ الطَّرِيْقِ قَالَ: فَتَنَحّٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَخْنَا مَعَهُ، فَتَوَسَّدَ كُلٌّ مِّنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ، فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَمَا اسْتَيْقَظْنَا اِلَّا بِصَوْتِ الصُّرَدِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْنَا، فَقَالَ: لَمْ تَهْلِكُوا، اِنَّ الصَّلَاةَ لَا تَفُوْتُ النَّائِمَ، اِنَّمَا تَفُوْتُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ قَالَ: هَلْ مِنْ مَّاءٍ فَاَتَيْتُهُ بِمِيضَاةٍ - وَهِيَ الْاِدَاوَةُ - قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ نِيْ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ دَفَعَهَا اِلَيَّ، (ص:279) ثُمَّ قَالَ لِيْ: احْفَظْهَا لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ لِبَقِيَّتِهَا نَبَاٌ قَالَ: فَاَمَرَ بِلَالًا، فَنَادٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَّكَانِهِ ذٰلِكَ، فَاَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ، قَالَ: ثُمَّ سَارَ الْجَيْشُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ يُّطِيْعُوا اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَرْفُقُوا بِاَنْفُسِهِمْ، وَاِنْ يَّعْصُوْهُمَا يَشُقُّوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ

أَشَارَا عَلَيْهِمْ أَلَّا يَنْزِلُوا حَتّٰى يَبْلُغُوا الْمَاءَ، وَقَالَ بَقِيَّةُ النَّاسِ: بَلْ نَنْزِلُ حَتّٰى يَأْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلُوا فَجِئْنَاهُمْ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَقَدْ هَلَكُوا مِنَ الْعَطَشِ، قَالَ: فَدَعَانِي بِالْمِيضَاةِ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَاسْتَأْبَطَهَا، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اشْرَبُوا وَتَوَضَّئُوا فَفَعَلُوا وَمَلَئُوا كُلَّ إِنَاءٍ كَانَ مَعَهُمْ، حَتّٰى جَعَلَ يَقُوْلُ: هَلْ مِنْ عَالٍّ "ثُمَّ رَدَّهَا إِلَيَّ، فَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهَا كَمَا أَخَذَهَا مِنِّي، وَكَانُوا اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ رَجُلًا

✵✵ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آ گئی) یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر ایک طرف کو جھکے راوی کہتے ہیں: میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے روکا' تو آپ بیدار ہو گئے' آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو ابوقتادہ کی اسی طرح حفاظت کرنا' جس طرح آج رات یہ ہمارا دھیان رکھ رہا ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اپنے بارے میں' ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم نے تمہیں مشقت کا شکار کیا ہے' تم راستے سے ہٹ جاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستے سے ہٹ گئے آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا' آپ کے ساتھ ہم نے بھی سواریوں کو بٹھا دیا' ہم میں سے ہر ایک نے اپنی سواری کے بازو کو تکیہ بنایا (اور سو گیا) ہم اس وقت بیدار ہوئے' جب سورج نکل چکا تھا اور ہم لوگ صرد نامی پرندے کی آواز پر بیدار ہوئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہلاکت کا شکار نہیں ہوئے ہو' سوئے ہوئے شخص کی نماز فوت نہیں ہوتی' بیدار شخص کی نماز فوت ہوتی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا پانی ہے' تو میں آپ کے پاس ایک برتن میں پانی لے کر آیا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی' پھر آپ میرے پاس تشریف لائے آپ نے وضو کیا' پھر آپ نے پانی کا وہ برتن میرے سپرد کیا' اور مجھ سے فرمایا: اس کو سنبھال کے رکھنا' ہوسکتا ہے' اس کے بقیہ بچے ہوئے پانی کے حوالے سے کوئی اہم واقعہ سامنے آئے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ تبدیل کی' آپ نے انہیں حکم دیا' انہوں نے اقامت کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' راوی بیان کرتے ہیں: پھر لشکر روانہ ہو گیا (کچھ لوگ ہم سے آگے جا رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ لوگ ابوبکر اور عمر کی اطاعت کر لیں گے' تو اپنے لیے نرمی کر لیں گے' اور اگر وہ لوگ اُن دونوں کی نافرمانی کریں گے' تو خود کو مشقت کا شکار کریں گے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ لوگ اس وقت تک پڑاؤ نہ کریں' جب تک کسی پانی کے پاس نہیں پہنچ جاتے' جبکہ دوسرے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ہم پڑاؤ کر لیتے ہیں' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہیں لے آتے' تو ان لوگوں نے پڑاؤ کر لیا' راوی کہتے ہیں: دن چڑھے کے وقت' جب ہم اُن کے پاس پہنچے' تو پیاس کی شدت کی وجہ سے وہ لوگ ہلاک ہونے کے قریب تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (پانی والا) برتن منگوایا' میں وہ لے کر آپ کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بغل میں لیا اور لوگوں کے لئے پانی انڈیلنے لگے' پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ پی بھی لو اور وضو بھی کرو! اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا' انہوں نے اپنے پاس موجود ہر برتن بھر لیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمانا شروع کیا: کیا کوئی اور طلبگار ہے؟ پھر آپ نے وہ برتن مجھے واپس کر دیا' تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ اُس میں اتنا ہی پانی ہے' جتنا اس وقت تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وہ برتن مجھ سے لیا تھا' حالانکہ وہ ۲۰ ۵۰ افراد تھے (جنہوں نے اس برتن میں سے پانی حاصل کیا تھا' پیا تھا' اور وضو کیا تھا)۔

20539 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَشْيَاخُنَا، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ ذَهَبَ سَيْفُهُ، فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسِيبًا مِّنْ نَخْلٍ، فَرَجَعَ فِيْ يَدِهٖ سَيْفًا

✵✵ سعید بن عبدالرحمٰن جحشی بیان کرتے ہیں: ہمارے مشائخ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کی تلوار رخصت ہوگئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھجور کی ایک چھڑی دی' تو وہ اُن کے ہاتھوں میں تلوار بن گئی۔

20540 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: تَرَوْنَ هٰذَا الشَّيْخَ - يَعْنِيْ نَفْسَهُ - فَاِنِّيْ كَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلْتُ مَعَهُ، وَرَاَيْتُ الْعَلَامَةَ الَّتِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَهِيَ اِلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى، كَاَنَّهٗ جُمْعٌ - يَعْنِي الْكَفَّ الْمُجْتَمِعَ - عَلَيْهَا خِيلَانٌ كَهَيْئَةِ الثَّوَالِيلِ "

✵✵ عاصم احول نے' حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا: تم اس بزرگ کو دیکھ رہے ہو' اُن کی مراد اُن کی اپنی ذات تھی' میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی ہے' آپ کے ساتھ کھانا کھایا ہے' اور میں نے وہ نشانی (یعنی مہر نبوت) دیکھی ہے' جو آپ کے دو کندھوں کے درمیان تھی' وہ آپ کے بائیں کندھے کے ابھار کے زیادہ قریب تھی' جو ایک مجموعہ کی شکل میں تھی' اس پر تل تھے' جو مسوں کی طرح کے تھے۔

بَابُ مَا يُعَجَّلُ لِاَهْلِ الْيَقِيْنِ مِنَ الْاٰيَاتِ

باب: اہل یقین کو جو نشانیاں جلدی دے دی گئیں' اُن کا تذکرہ

20541 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ تَحَدَّثَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا، حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِهٖ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ، فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ، فَسَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' اپنے کسی کام کے سلسلے میں' خاصی دیر تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا' وہ ایک شدید تاریک رات تھی' پھر یہ دونوں حضرات' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس جانے کے لیے نکلے' تو ان دونوں میں سے ہر

ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی' ان دونوں میں سے ایک کی چھڑی نے' اُن دونوں کے لیے روشنی کیے رکھی اور وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے جب راستے میں' ان دونوں کے جدا ہونے کا وقت آیا' تو دوسرے کی چھڑی بھی روشن ہوگئی اور ان دونوں میں سے ہر ایک' اپنے پاس موجود چھڑی کی روشنی میں' چلتا ہوا اپنے گھر تک پہنچ گیا۔

20542 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَخِى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ اَنَّ عَامِرًا كَانَ يَاْخُذُ عَطَاءَهُ، فَيَجْعَلُهُ فِىْ طَرَفِ رِدَائِهِ فَلَا يَلْقَى اَحَدًا مِّنَ الْمَسَاكِيْنِ يَسْاَلُهُ اِلَّا اَعْطَاهُ، فَاِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهِ رَمٰى بِهَا اِلَيْهِمْ، فَيَعُدُّوْنَهَا فَيَجِدُوْنَهَا سَوَاءً كَمَا اُعْطِيَهَا

٭٭ ابوالعلاء بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے بھتیجے عامر بن عبدقیس نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عامر نے اپنی تنخواہ لی' اور اسے اپنی چادر کے کونے میں رکھ دیا' انہیں راستے میں جو بھی غریب آدمی ملتا' جو ان سے کچھ مانگتا' تو وہ اسے کچھ دیدیتے تھے' جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچے' تو انہوں نے وہ چادر اپنے گھر والوں کی طرف بڑھائی' تو گھر والوں نے اس چادر کو پایا' کہ اس میں اتنی ہی رقم موجود تھی' جتنی انہیں دی گئی تھی۔

20543 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، وَصَاحِبٌ لَّهُ، سَرَيَا فِىْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ، فَاِذَا طَرَفُ سَوْطِ اَحَدِهِمَا عِنْدَهُ ضَوْءٌ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِ: اَمَا اِنَّا لَوْ حَدَّثْنَا النَّاسَ بِهٰذَا كَذَّبُوْنَا فَقَالَ مُطَرِّفٌ: الْمُكَذِّبُ اَكْذَبُ يَقُوْلُ: الْمُكَذِّبُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ اَكْذَبُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: مطرف بن عبداللہ بن شخیر اور اُن کے ایک ساتھی' تاریک رات میں چلتے ہوئے جارہے تھے' ان دونوں میں سے ایک کے چابک کے کنارے کے پاس روشنی موجود تھی' انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر ہم لوگوں کو اس بارے میں بتائیں گے' تو لوگ ہماری بات کو جھٹلا دیں گے' تو مطرف نے کہا: جھٹلانے والا' زیادہ بڑا جھوٹا ہوگا' وہ یہ کہہ رہے (یعنی کہنا چاہ رہے) تھے: کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جھٹلانے والا زیادہ بڑا جھوٹا ہوگا۔

20544 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِىِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ، - اَوْ اُسِرَ - فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَاِذَا بِالْاَسَدِ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا الْحَارِثِ، اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ مِنْ اَمْرِىْ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَتٰى اِلَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِىْ اِلٰى جَنْبِهِ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ

٭٭ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روم کی سرزمین پر ایک لشکر میں شامل نہیں ہوسکے' وہ بھٹک گئے' یا انہیں پکڑ لیا گیا' پھر وہ لشکر کی تلاش میں وہاں سے بھاگے' تو راستے میں ایک جگہ ایک شیر موجود تھا' انہوں نے شیر سے کہا: اے ابوالحارث! میں' اللہ کے رسول کا غلام ہوں' اور مجھے یہ معاملہ درپیش ہے' تو وہ شیر فرمان بردار ہوکر ان کی طرف آیا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہوگیا' جب بھی کوئی آواز آتی تھی' وہ اس طرف چلا جاتا تھا' پھر وہ واپس چلتا ہوا' ان کے پہلو میں آجاتا تھا'

غرضیکہ اسی طرح ہوتا رہا' یہاں تک کہ وہ لشکر تک پہنچ گئے' تو شیر واپس گیا۔

20545 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جِبْرِيلُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَجَزْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: هَلْ رَاَيْتَ الَّذِيْ كَانَ مَعِيْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ

✵✵ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' آپ کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے اور وہ ''مقاعد'' میں بیٹھے ہوئے تھے' میں نے آپ کو سلام کیا' پھر میں آگے گزر گیا' جب میں واپس آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو چکے تھے آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا' جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل تھا' اور اس نے تمہیں سلام کا جواب دیا تھا۔

بَابُ الرُّخَصِ وَالشَّدَائِدِ

باب: رخصتوں اور شدتوں کا تذکرہ

20546 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَدْرِيْ يَا مُعَاذُ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّهُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، اَتَدْرِيْ يَا مُعَاذُ مَا حَقُّ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّ حَقَّ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: دَعْهُمْ يَعْمَلُوْنَ

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سواری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو؟ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن پر اس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں' اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔

اے معاذ! تم جانتے ہو؟ جب لوگ ایسا کرلیں' تو اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا کیا حق ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا یہ حق ہے کہ وہ اُنہیں عذاب نہ دے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں رہنے دو' کہ وہ عمل کرتے رہیں۔

20547 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ كُهَيْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَقٍّ لِبَعْضِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، هَلَكَ

الْمُكْثِرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ: كَذَا وَكَذَا، وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَقَلِيلٌ مَا هُمْ، ثُمَّ مَشٰى سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: تَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، وَلَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ مَشٰى سَاعَةً فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، هَلْ تَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ، وَمَا حَقُّ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ کے کسی فرد کے کسی حق کے معاملے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کثرت والے (یعنی مالدار لوگ) ہلاکت کا شکار ہو گئے' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح کہے (یعنی اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کہے) اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی طرف' میں' تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں' صرف اسی کی ذات جائے پناہ ہے''۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا تم جانتے ہو؟ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا کیا حق ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اُس کی عبادت کریں' اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں' اور جب وہ ایسا کر لیں' تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اُنہیں عذاب نہ دے''۔

20548 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثَيْنِ عَجِيْبَيْنِ: اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ، فَقَالَ: اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِى، ثُمَّ اسْحَقُوْنِى، ثُمَّ اذْرُوْنِىْ فِى الرِّيْحِ فِى الْبَحْرِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَىَّ رَبِّىْ لَيُعَذِّبَنِّىْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ اَحَدًا . . ، قَالَ: خَشْيَتَكَ، اَوْ قَالَ: عِقَابَكَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهٗ بِذٰلِكَ

✵✵ معمر نے' زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو حیران کن احادیث بیان نہ کروں؟ حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص نے' اپنے اوپر ظلم کیا تھا (یعنی وہ گناہوں کا مرتکب ہوتا رہا تھا) جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی اور یہ کہا: جب میں مر جاؤں' تو تم مجھے جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا اور پھر مجھے ہوا میں' اور دریا میں بہا دینا' اللہ کی قسم! اگر میرے پروردگار نے مجھے تنگی کا شکا۔کیا' تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا' جو عذاب اس نے

کسی کو نہیں دیا ہوگا (یہاں شاید متن میں کچھ الفاظ کرنہیں ہوئے ہیں' آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اس نے کہا: تیرے خوف کی وجہ سے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) تیرے عقاب کی وجہ سے' اے میرے پروردگار' تو پروردگار نے اس وجہ سے اس کی مغفرت کردی''۔

20549 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ وَلَا يَاْيَسَ رَجُلٌ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک عورت' ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی' جس بلی کو اس نے باندھ دیا تھا' وہ اس کو کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور اُسے کھلا بھی نہیں چھوڑتی تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھالے' یہاں تک کے اسی حالت میں وہ بلی مرگئی''۔

زہری نے فرمایا: یہ اس لئے ہے' تا کہ کوئی شخص بالکل ہی تکیہ بھی نہ کرلے اور بالکل ہی مایوس بھی نہ ہوجائے۔

20550 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَانَتْ قَرْيَتَانِ اِحْدَاهُمَا صَالِحَةٌ، وَالْاُخْرٰى ظَالِمَةٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمَةِ يُرِيْدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ، فَاَتَاهُ الْمَوْتُ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، فَاخْتَصَمَ فِيْهِ الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ، فَقَالَ الشَّيْطَانُ: وَاللّٰهِ مَا عَصَانِيْ قَطُّ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اِنَّهٗ قَدْ خَرَجَ يُرِيْدُ التَّوْبَةَ، فَقَضٰى بَيْنَهُمَا اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى اَيِّهِمَا اَقْرَبُ، فَوَجَدُوْهُ اَقْرَبَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَّقُوْلُ: قَرَّبَ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو بستیاں تھیں' اُن میں سے ایک نیک تھی اور دوسری ظالم تھی' ظالم بستی میں سے ایک شخص نکلا' اس کا ارادہ نیک بستی کی طرف جانے کا تھا' جہاں اللہ کو منظور تھا' وہاں اسے موت آ گئی' اس کے بارے میں فرشتے اور شیطان کے درمیان جھگڑا ہوگیا' شیطان کا یہ کہنا تھا: اللہ کی قسم! اس نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی' فرشتے کا یہ کہنا تھا: یہ توبہ کے ارادے سے نکلا ہے' تو ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ دیا گیا کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ وہ دونوں بستیوں میں سے کون سی والی کے زیادہ قریب تھا؟ تو انہوں نے یہ بات پائی کہ وہ نیک بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کسی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے نیک بستی کو اس کے قریب کردیا تھا۔

20551 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا - اَوْ هِرٍّ - رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَقْضِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک عورت' ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی' جس کو اس نے باندھ کے رکھا ہوا تھا' وہ اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتی تھی اور اسے کھلا بھی نہیں چھوڑتی تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھالیتی' یہاں تک کہ کمزوری کے عالم میں وہ بلی مر گئی''۔*

20552 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِى الدَّيْلَمِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: حَضَرَهُ الْمَوْتُ، فَقُلْنَا لَهُ: لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ حُضِرْتَ، فَاَوْصِنَا، قَالَ: فَاَنَا لَا اُرَانِىْ اِلَّا قَدْ حُضِرْتُ وَسَاءَ حِيْنُ الْكَذِبِ هٰذَا، اعْلَمُوْا اَنَّهُ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يُوْقِنُ بِثَلَاثٍ: بِاَنَّ اللّٰهَ رَبُّهُ، وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: فَاِمَّا قَالَ: - يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَاِمَّا قَالَ: يَنْجُوْ مِنَ النَّارِ

✸✸ ابودیلم نے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب ان کی موت کا وقت قریب آیا' تو ہم نے ان سے کہا: کہ آپ کے بارے میں ہمارا یہ خیال ہے کہ آپ کی موت کا وقت قریب آچکا ہے' تو آپ ہمیں کوئی نصیحت کیجیے' انہوں نے فرمایا:

''اپنے بارے میں' میرا بھی یہی خیال ہے کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے' اور جھوٹ بولنے کے لیے یہ برا وقت ہے' تم لوگ یہ بات جان لو! کہ جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ تین باتوں پر یقین رکھتا ہو' یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا پروردگار ہے' یہ کہ قیامت آنے والی ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے' اور یہ کہ جو لوگ قبروں میں ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندہ کرے گا''۔

ابن سیرین کہتے ہیں: روایت میں شاید یہ الفاظ ہیں: تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا' یا شاید یہ الفاظ ہیں: وہ جہنم سے نجات پالے گا''۔

20553 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، هَلْ يَضُرُّ مَعَهَا عَمَلٌ كَمَا لَا يَنْفَعُ مَعَ تَرْكِهَا عَمَلٌ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: عَشِّ وَلَا تَغْتَرَّ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''لا الہ الا اللہ'' کے بارے میں سوال کیا گیا: کیا اس کے ہمراہ کوئی عمل نقصان پہنچائے گا' جس طرح اس کی غیر موجودگی میں کوئی عمل نفع نہیں پہنچاتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زندگی گزارو' اور غلط فہمی کا شکار نہ ہونا۔

20554 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اَنْ يُّوَسْوَسَ، فَكَانَ عُثْمَانُ مِمَّنْ كَانَ كَذٰلِكَ، فَمَرَّ بِهٖ عُمَرُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاَتٰى

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2619)' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (317/2)' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

عُمَرُ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: اَلَا تَرٰى عُثْمَانَ مَرَرْتُ بِهٖ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، قَالَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ، فَمَرَّا بِهٖ، فَسَلَّمَا عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا شَاْنُكَ؟ مَرَّ بِكَ اَخُوْكَ آنِفًا فَسَلَّمَ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى فَعَلْتَ، وَلٰكِنَّهَا نَخْوَتُكُمْ يَا بَنِيْ اُمَيَّةَ، قَالَ (ص:286) اَبُوْ بَكْرٍ: اَجَلْ، قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ مَا شَغَلَكَ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَذْكُرُ اَنَّ اللّٰهَ قَبَضَهٗ قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاِنِّيْ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ عُثْمَانُ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ، فَاَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ نَحْنُ فِيْهِ؟ قَالَ: مَنْ قَبِلَ الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض حضرات وسوسے کا شکار رہنے لگے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی ان افراد میں سے ایک تھے' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس سے گزرے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کیا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے عثمان کو دیکھا کہ میں اس کے پاس سے گزرا' میں نے اسے سلام کیا لیکن اس نے مجھے جواب نہیں دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہمارے ساتھ اس کی طرف چلو! یہ دونوں حضرات ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا' تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو سلام کا جواب دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہارا بھائی تمہارے پاس سے گزرا' اس نے تمہیں سلام کیا' لیکن تم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو ایسا نہیں کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ایسا کیا ہے' اے بنو امیہ! یہ تمہاری نخوت ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے' ایسا ہی ہوا ہوگا' لیکن کیا کوئی معاملہ ہے؟ جس نے تمہاری توجہ اپنی طرف مبذول کر رکھی تھی؟ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں' نبی اکرم ﷺ کو یاد کر رہا تھا اور یہ بات یاد کر رہا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وفات دیدی ہے' اس سے پہلے کہ ہم نبی اکرم ﷺ سے اِس معاملے کی نجات کے بارے میں دریافت کرتے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں' آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں' (یعنی اس بات کے کہ آپ نے یہ اہم سوال نبی اکرم ﷺ سے کیا ہو) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جس معاملے میں ہے' اس سے نجات کی کیا صورت ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اُس کلمے کو قبول کرلے' جو میں نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا تھا' تو یہ کلمہ اس کے لیے نجات کا باعث ہوگا''۔

20555 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ، فَيَسْمَعُهٗ مَنْ لَا يَبْلُغُ عَقْلُهٗ فَهْمَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ فِتْنَةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اوقات کوئی شخص کوئی حدیث بیان کرتا ہے اور اُسے وہ شخص سن لیتا

ہے جس کی عقل اس حدیث کے فہم تک نہیں پہنچ سکتی' تو وہ حدیث اس کے لیے فتنہ بن جاتی ہے۔

20556 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّيْهِ، قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَهٰكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: دَعْنِیْ يَا عُمَرُ مَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ كُلَّنَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ عُمَرُ

✸✸ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل کرے گا -(راوی کہتے ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے مزید کی دعا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اس طرح ہوگا' آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملالیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے مزید کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور اس طرح ہوگا' آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملالیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت ابوبکر! آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر مجھے کرنے دو! اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کردے' تو تمہارا کیا جاتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے' تو وہ اپنی ایک ہتھیلی کے ذریعے اپنی ساری مخلوق کو جنت میں داخل کرسکتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر نے سچ کہا ہے۔

20557 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِالْحَسَنَةِ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً، فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا، فَاِنْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَعَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا وَاحِدَةً، وَاِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اس کو ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرلو' اگر وہ اس پر عمل بھی کرلے' تو تم اسے اس کے دس گنا کے طور پر نوٹ کرو' اگر وہ برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل کرلے' تو تم اس کو ایک برائی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس کو ترک کردے' تو تم اس کو ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو''۔

20558 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، مَرَّ بِرَجُلٍ يُذَكِّرُ قَوْمًا فَقَالَ: يَا مُذَكِّرُ لَا تُقَنِّطِ النَّاسَ

✸✸ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو لوگوں کو وعظ و نصیحت کررہا تھا' تو انہوں نے فرمایا: اے نصیحت کرنے والے شخص! تم لوگوں کو مایوس نہ کرنا۔

20559 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا يَوْمًا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْاٰنَ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَطَلَعَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوئِهِ، قَدْ عَلَّقَ نَعْلَيْهِ فِي يَدِهِ الشِّمَالِ فَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَلٰى مِثْلِ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ اَيْضًا، فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَلٰى مِثْلِ حَالِهِ الْاَوَّلِ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ: اِنِّي لَاحَيْتُ اَبِي، فَاَقْسَمْتُ اَلَّا اَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُؤْوِيَنِي اِلَيْكَ حَتّٰى تَمْضِيَ الثَّلَاثُ فَعَلْتَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ اَنَسٌ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمْ يَرَهُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا، غَيْرَ اَنَّهُ اِذَا تَعَارَّ انْقَلَبَ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَذَكَرَ اللّٰهَ وَكَبَّرَ حَتّٰى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: غير اَنِّي لَمْ اَسْمَعْهُ يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا، فَلَمَّا (ص:288) مَضَتِ الثَّلَاثُ، وَكِدْتُ اَحْتَقِرُ عَمَلَهُ، قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَ وَالِدِي هِجْرَةٌ وَّلَا غَضَبٌ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: يَطْلُعُ الْاٰنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاَرَدْتُ اَنْ آوِيَ اِلَيْكَ لِاَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ، فَاَقْتَدِيَ بِكَ، فَلَمْ اَرَكَ تَعْمَلُ كَبِيرَ عَمَلٍ، فَمَا الَّذِي بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْتَ قَالَ: فَانْصَرَفْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ: مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْتَ، غَيْرَ اَنِّي لَا اَجِدُ فِي نَفْسِي عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِشًّا، وَلَا اَحْسُدُهُ عَلٰى مَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هٰذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ هِيَ الَّتِي لَا نُطِيقُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی اس راستے سے ایک جنتی شخص تمہارے سامنے آئے گا' راوی بیان کرتے ہیں: تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سامنے آیا' جس کی داڑھی سے وضو کے قطرے ٹپک رہے تھے' اس نے اپنے جوتے اپنے بائیں ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھے' جب اگلا دن آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی مانند بات ارشاد فرمائی' تو وہی شخص اسی طرح کی صورتحال میں سامنے آیا' جب تیسرا دن آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند بات ارشاد فرمائی' اور وہی شخص اسی طرح کی صورتحال میں سامنے آیا' جب نبی اکرم ﷺ (اس محفل سے) اُٹھ گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس شخص کے پیچھے گئے' اور اس سے کہا: میرا' اپنے والد کے ساتھ جھگڑا ہو گیا ہے' اور میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں تین دن تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا' اگر تم مناسب سمجھو' تو مجھے اپنے ہاں تین دن تک ٹھہرنے کا موقع دے دو' اس نے کہا: ٹھیک ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: کہ وہ تین دن تک اس کے ساتھ ٹھہرے رہے' انہوں نے اس شخص کو رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ یہ ہے کہ جب وہ رات میں کسی وقت بیدار ہوتا تھا' تو پہلو تبدیل کرتے ہوئے' وہ اللہ کا ذکر کرتا تھا اور تکبیر کہتا تھا' یہاں تک کہ وہ فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھ جاتا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تاہم میں نے اسے

ہمیشہ بھلائی کی بات کہتے ہوئے ہی سنا' جب تین دن گزر گئے اور میں نے اس کے عمل کو کم سمجھا' تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی لاتعلقی اور ناراضگی نہیں ہے' لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا''۔

اور تینوں مرتبہ' تم ہی سامنے آئے' تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں تمہارے پاس آ کر ٹھہرتا ہوں' تا کہ اس بات کا جائزہ لوں کہ تمہارا عمل کیا ہے؟ اور پھر میں تمہاری پیروی کروں' لیکن میں نے' تو تمہیں زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' تو تم اس مقام تک کیسے پہنچے ہو؟ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' اس نے کہا: صورتحال وہی ہے' جو آپ نے دیکھ لی ہے' حضرت عبداللہ کہتے ہیں: میں' اُس کے پاس سے واپس آنے لگا جب میں مڑ گیا' تو اس نے مجھے بلایا اور بولا: صورتحال وہی ہے' جو آپ نے دیکھ لی ہے' البتہ میں' اپنے من میں مسلمانوں میں سے کسی کے خلاف کوئی کھوٹ نہیں پاتا ہوں' اور کسی کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ عطا کیا ہے' اس کے حوالے سے' میں اُس سے حسد نہیں کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور یہ وہ چیز ہے' جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

بَابُ الْاِقْنَاطِ

باب: مایوس کرنا

20560 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟، فَقَالَ: عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، فَقَالَتْ: عُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ؟، فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَجْلِسُ وَيُجْلَسُ اِلَيْكَ؟، قَالَ: بَلٰی يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: فَاِيَّاكَ وَاِهْلَاكَ النَّاسِ وَتَقْنِيطَهُمْ

✻✻ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ عبید نے جواب دیا: عبید بن عمیر' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: عمیر بن قتادہ؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے' تو یہ بات بتائی گئی تھی کہ تم محفل میں بیٹھتے ہو اور تمہارے پاس بیٹھا جاتا ہے (یعنی لوگ محافل میں تمہارا وعظ و نصیحت سنتے ہیں) انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اے اُمّ المومنین! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو تم لوگوں کو ہلاکت کا شکار کرنے اور انہیں مایوسی کا شکار کرنے سے بچنا۔

20561 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِی الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ يَجْتَهِدُ فِی الْعِبَادَةِ، وَيُشَدِّدُ عَلٰی نَفْسِهٖ، وَيُقَنِّطُ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ مَا لِیْ عِنْدَكَ؟ قَالَ: النَّارُ، قَالَ: يَا رَبِّ، فَاَيْنَ عِبَادَتِیْ وَاجْتِهَادِیْ؟ فَقِيْلَ لَهٗ: كُنْتَ تُقَنِّطُ النَّاسَ مِنْ رَحْمَتِیْ فِی الدُّنْيَا، وَاَنَا اُقَنِّطُكَ الْيَوْمَ مِنْ رَحْمَتِیْ "

✹✹ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: سابقہ امتوں میں ایک شخص ہوتا تھا' جو اہتمام کے ساتھ عبادت کرتا تھا' وہ اپنی ذات پر سختی کرتا تھا اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کر دیتا تھا' پھر اس کا انتقال ہو گیا' اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میرے لئے تیرے پاس کیا ہے؟ پروردگار نے فرمایا: جہنم' اس نے کہا: اے میرے پروردگار! میری عبادت اور میرا اجتہاد (یعنی عبادت میں محنت مشقت) کہاں جائے گا؟ اس سے کہا گیا: تم لوگوں کو دنیا میں' میری رحمت سے مایوس کرتے تھے' تو آج میں تمہیں اپنی رحمت سے مایوس کرتا ہوں۔

بَابُ دُخُولِ الْجَنَّةِ

باب: جنت میں داخل ہونا

20562 - قَالَ: قَرَانَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ وَاحِدٌ مِّنْكُمْ بِمُنْجِيهِ عَمَلُهٗ، وَلٰكِنْ سَدِّدُوا وَقَارِبُوْا، قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ .

✹✹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دلوائے گا' لیکن تم ٹھیک رہو اور اس (ٹھیک رہنے) کے قریب رہو' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کو بھی (آپ کا عمل نجات نہیں دلوائے گا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے' اپنی رحمت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے''۔

20563 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ، يُحَدِّثَانِ مِثْلَهٗ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ

✹✹ معمر نے' یہی روایت ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری اور ابن سیرین سے نقل کی ہے: تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر رکھ لیا (اور پھر یہ ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے)۔

20564 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: دَخَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَاشِمَةِ عَلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ الْجَمَلِ، فَقَالَتْ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ - تَعْنِي طَلْحَةَ - قَالَ: قُتِلَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟، قَالَ: قُتِلَ، قَالَ: (ص:290) فَرَجَّعَتْ اَيْضًا، وَقَالَتْ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ نَحْنُ لِلّٰهِ، وَاِنَّا لِلّٰهِ عَلٰى زَيْدٍ وَاَصْحَابِ زَيْدٍ - يَعْنِي زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ - قَالَتْ: وَقُتِلَ زَيْدٌ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذَا مِنْ جُنْدٍ، وَهٰذَا مِنْ جُنْدٍ تَرَحَّمِيْنَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُوْنَ اَبَدًا، قَالَتْ: اَوَلَا تَدْرِي، رَحْمَةُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: خالد بن واشمہ جنگ جمل کے بعد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: فلاں کا کیا حال ہے؟ اُن کی مراد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تھے تو خالد نے بتایا: اُم المومنین! وہ شہید ہوگئے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور بیشک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے فلاں کا کیا حال ہے؟ خالد نے جواب دیا: وہ بھی شہید ہوگئے ہیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر ''اناللہ'' پڑھا اور یہ کہا: اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے خالد کہتے ہیں: تو میں نے کہا: بلکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور زید اور زید کے ساتھیوں کے حوالے سے بھی ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں خالد کی مراد زید بن صوحان تھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا زید بھی شہید ہوگئے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور بیشک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اُمّ المومنین! وہ ایک لشکر سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ دوسرے لشکر سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ نے اِن سب کے لیے دعائے رحمت کی ہے اللہ کی قسم! وہ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

20565 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ، وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهٗ يَعْمَلُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ بِقِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهٗ يَعْمَلُ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ بِقِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهٗ يَعْمَلُ اِلَى اللَّيْلِ بِقِيْرَاطَيْنِ، فَعَمِلْتُمْ اَنْتُمْ، فَلَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ نَحْنُ اَكْثَرُ اَعْمَالًا وَّاَقَلُّ اُجُوْرًا، فَقَالَ اللّٰهُ: اَظَلَمْتُمْ مِنْ اُجُوْرِكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہاری اور یہودیوں وعیسائیوں کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو یہ کہتا ہے: کون میرے لیے ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک کام کرے گا تو یہودیوں نے وہ کام کیا پھر اس نے کہا: کون ہے؟ جو میرے لئے عصر کی نماز تک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا تو عیسائیوں نے وہ کام کیا پھر اس نے کہا: کون میرے لئے رات ہونے (یعنی غروب آفتاب) تک دو قیراط کے عوض میں کام کرے گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو تم نے وہ کام کیا اور تمہیں دوگنا اجر ملے گا یہودیوں نے کہا: ہم نے زیادہ عمل کیا اور تھوڑا اجر ملا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تمہارے اجر کے حوالے سے تمہارے ساتھ ظلم کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہتا ہوں یہ اُسے عطا کر دیتا ہوں''۔

بَابُ الرُّخَصِ فِی الْاَعْمَالِ وَالْقَصْدِ

باب: اعمال میں رخصت اور میانہ روی کا تذکرہ

20566 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَاَةٌ حَسَنَةُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهٖ؟، فَقُلْتُ: فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ، وَهِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا تَنَامُ اللَّيْلَ، فَقَالَ: مَهْ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا، وَاَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ وَاِنْ قَلَّ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک ایسی خاتون موجود تھی جس کا ظاہری حلیہ عمدہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے بتایا: یہ فلانہ بنت فلاں ہے یارسول اللہ! اور یہ ایسی عورت ہے جو رات کو سوتی نہیں ہے (یعنی رات بھر عبادت کرتی رہتی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باز آ جاؤ! تم اتنا عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا ہے لیکن تم لوگ تھک جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا باقاعدگی سے کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو"۔

20567 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَاْخُذْ اَحَدُكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُطِيقُ، فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا قَدْرُ اَجَلِهٖ، وَاِنَّ اَحَبَّ الْعِبَادَةِ اِلَى اللّٰهِ مَا دِيمَ عَلَيْهَا وَاِنْ قَلَّتْ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کسی ایک کو اتنا ہی عمل کرنا چاہیے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی زندگی کتنی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عبادت وہ ہے جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے اگرچہ وہ تھوڑی ہو"۔

20568 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمَلٌ قَلِيلٌ فِیْ سُنَّةٍ، خَيْرٌ مِّنْ عَمَلٍ كَثِيرٍ فِیْ بِدْعَةٍ، وَمَنِ اسْتَنَّ بِیْ فَهُوَ مِنِّی، وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سنت کے مطابق تھوڑا عمل بدعت میں زیادہ عمل سے بہتر ہے اور جو شخص میری سنت کی پیروی کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے گا اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا"۔

20569 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُّعْمَلَ بِرُخَصِهٖ، كَمَا یُحِبُّ اَنْ یُّعْمَلَ بِعَزَائِمِهٖ

✸✸ عامر شعبی فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصت پر عمل کیا جائے، جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی لازم کردہ عزیمت پر عمل کیا جائے۔

20570 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَاَقَامَ عَلَیْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ جَاءَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیْنَ كُنْتَ؟، قَالَ: رَاَیْتُ عُیَیْنَةً - یَعْنِیْ عَیْنًا - فَتَبَتَّلْتُ عِنْدَهَا هٰذِهِ الثَّلَاثَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَبَتَّلَ فَلَیْسَ مِنَّا

✸✸ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو غیر موجود پایا' آپ تین دن تک اس کے منتظر رہے' پھر وہ شخص آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تم کہاں تھے؟ اس نے بتایا: میں نے ایک چھوٹا سا چشمہ دیکھا تھا' تو ان تین دنوں میں' میں نے اس چشمے کے پاس تنہائی کی زندگی اختیار کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص علیحدگی کی زندگی اختیار کرتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

20571 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلٰی اُمِّهٖ، وَكَانَتْ صَامَتْ حَتّٰی مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَتْ وَلَا اَفْطَرَتْ وَاَبٰی اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهَا

✸✸ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' تاکہ نبی اکرم ﷺ اُس کی والدہ کی نماز جنازہ ادا کریں' وہ خاتون روزہ رکھتی تھیں' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اُس نے نہ روزہ رکھا اور نہ روزہ ترک کیا'' - اور آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔

20572 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَیْثٍ، وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، یَرْوِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ: لَا زِمَامَ، وَلَا خِزَامَ، وَلَا سِیَاحَةَ

✸✸ معمر نے لیث اور طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: طاؤس نے فرمایا ہے:

''نہ لگام' نہ نکیل اور نہ سیاحت''۔

20573 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ مُحَرِّمَ الْحَلَالِ كَمُسْتَحِلِّ الْحَرَامِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حلال چیز کو حرام قرار دینے والا' حرام چیز کو حلال قرار دینے والے کی مانند ہے''۔

20574 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الدِّيْنِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

✵✵ عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا دین (یعنی دینی طرزِ عمل) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک راستے پر چلتے ہوئے نرمی والا (دینی طرزِ عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے)۔

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کے ذکر کا تذکرہ

20575 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي نَفْسِكَ اَذْكُرْكَ فِي نَفْسِي، وَاِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَإٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ - اَوْ قَالَ: فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ - وَاِنْ دَنَوْتَ مِنِّي شِبْرًا دَنَوْتُ مِنْكَ ذِرَاعًا، وَاِنْ دَنَوْتَ ذِرَاعًا دَنَوْتُ بَاعًا، وَلَوْ اَتَيْتَنِي تَمْشِي اَتَيْتُكَ اُهَرْوِلُ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: وَاللّٰهُ اَسْرَعُ بِالْمَغْفِرَةِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تم اپنے من میں میرا ذکر کرو میں اپنے من میں تمہارا ذکر کروں گا' اگر تم کسی گروہ کے درمیان میرا ذکر کرو گے' تو میں فرشتوں کے گروہ میں تمہارا ذکر کروں گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میں' ایسے گروہ میں تمہارا ذکر کروں گا' جو اُن سے بہتر ہوگا' اگر تم بالشت بھر میرے قریب ہو گئے' تو میں ایک ذراع (یعنی کہنی سے لے کر درمیانی بڑی انگلی کے کنارے تک کی مقدار) تمہارے قریب ہو جاؤں گا' اور اگر تم ایک ذراع قریب ہو گے' تو میں ایک باع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنی مقدار) قریب ہو جاؤں گا' اگر تم چلتے ہوئے میری طرف آ ؤ گے' تو میں دوڑتے ہوئے تمہاری طرف آؤں گا''۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جلدی مغفرت کرنے والا ہے۔

20576 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اُمِّ عِكْرِمَةَ بِنْتِ خَالِدٍ، اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اَخًا لَهَا اِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ تَسْاَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، قَالَ: فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ فَهُوَ عَدْلُ رَقَبَةٍ قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ الرِّقَابِ

✵✵ زہری نے' اُم عکرمہ بنت خالد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے بھائی کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو یہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے

مخصوص ہے اور حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بکثرت غلام آزاد کرو (یعنی غلام آزاد کرنے کا ثواب بکثرت حاصل کرو)۔

20577 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ

وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ، نَزَلَ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَنَادَى: هَلْ مِنْ مُذْنِبٍ يَّتُوْبُ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ، هَلْ مِنْ دَاعٍ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ، اِلَى الْفَجْرِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہو کر' اللہ کا ذکر کرتے ہیں' تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود (یعنی فرشتوں) کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب رات کا ابتدائی ایک تہائی حصہ رخصت ہو جاتا ہے' تو وہ اس آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور پکار کر فرماتا ہے: کیا کوئی گناہ گار ہے کہ وہ توبہ کر لے؟ کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔

20578 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: سَيَعْلَمُ الْجَمْعُ مَنْ اَوْلٰى بِالْكَرَمِ، اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ - حَتّٰى - (مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ) (البقرة: 3)، قَالَ: فَيَقُوْمُوْنَ فَيَتَخَطَّوْنَ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ يُنَادِیْ اَيْضًا: سَيَعْلَمُ الْجَمْعُ مَنْ اَوْلٰى بِالْكَرَمِ، اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا: (لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ) (النور: 37)، فَيَقُوْمُوْنَ يَتَخَطَّوْنَ رِقَابَ النَّاسِ، قَالَ: ثُمَّ يُنَادِیْ اَيْضًا: سَيَعْلَمُ الْجَمْعُ مَنْ اَوْلٰى بِالْكَرَمِ: اَيْنَ الْحَمَّادُوْنَ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، قَالَ: فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ كَثِيْرٌ، ثُمَّ تَكُوْنُ التَّبِعَةُ، وَالْحِسَابُ فِيْمَنْ بَقِيَ -

✽✽ حسن بیان کرتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: عنقریب سب کو پتہ چل جائے گا کہ کون عزت کا زیادہ حقدار ہے؟ وہ لوگ کہاں ہیں؟

''جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے تھے'' - (یہ آیت یہاں تک ہے:) ''اس میں سے' جو ہم نے انہیں رزق عطا

کیا ہے' وہ خرچ کرتے ہیں''۔

تو وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور دوسرے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے چلے جائیں گے۔

پھر منادی یہ اعلان کرے گا: عنقریب سب لوگ یہ بات جان لیں گے کہ کون عزت کے زیادہ مستحق ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں کہ ''تجارت اور خرید وفروخت' اُنہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی''۔

تو وہ لوگ اُٹھیں گے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے چلے جائیں گے۔

پھر وہ یہ اعلان کرے گا: عنقریب پتہ چل جائے گا کہ کون عزت کے زیادہ مستحق ہیں؟ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟' تو وہ لوگ اُٹھیں گے اور وہ کثیر تعداد میں ہونگے' پھر حساب کتاب' باقی ماندہ لوگوں سے لیا جائے گا۔

20579 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، 1عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ: فَهِيَ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ الَّتِي لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْ اَحَدٍ عَمَلًا حَتّٰى يَقُوْلَهَا، فَاِذَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَهِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي لَمْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لِعَبْدٍ قَطُّ حَتّٰى يَقُوْلَهَا، وَاِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ: فَهِيَ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَاِذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ: فَهِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ، وَاِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: قَالَ: اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ

** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

تو یہ وہ کلمہ اخلاص ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرے گا' جب تک وہ شخص یہ کلمہ نہیں پڑھے گا اور جب بندہ ''الحمدللہ'' کہتا ہے' تو یہ وہ کلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی مغفرت اس وقت تک نہیں کرے گا' جب تک بندہ یہ کلمہ نہیں پڑھے گا اور جب بندہ ''اللہ اکبر'' کہتا ہے' تو یہ آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتا ہے جب بندہ ''سبحان اللہ'' پڑھتا ہے' تو یہ مخلوق کی دعائے رحمت ہے اور جب بندہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اِس نے فرمانبرداری کی اور سلامتی حاصل کر لی''۔

20580 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ، اَنَّهَا شَكَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفًا، فَقَالَ لَهَا: سَبِّحِي مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَاِنَّهَا خَيْرٌ مِّنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا، وَاحْمَدِي مِائَةَ مَرَّةٍ، فَاِنَّهَا خَيْرٌ مِّنْ مِائَةِ فَرَسٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكَبِّرِي مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ فَاِنَّهَا خَيْرٌ مِّنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ تُهْدِيْنَهَا اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، وَقُوْلِي: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مِائَةَ مَرَّةٍ، فَاِنَّهَا خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَلَنْ يُّرْفَعَ لِاَحَدٍ عَمَلَ اَفْضَلُ مِنْهُ، اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتِ اَوْ زَادَ

** سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کمزوری کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان سے فرمایا: تم ایک سومرتبہ سبحان اللہ پڑھو' کیونکہ یہ تمہارے ایک سو غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور ایک سومرتبہ الحمد للہ پڑھو' کیونکہ یہ ان ایک سو گھوڑوں سے بہتر ہے' جنہیں تم اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دو' اور تم ایک سومرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' کیونکہ یہ ان 100 اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' جنہیں تم اللہ کے گھر کی طرف ہدی کے طور پر بھیجو' اور تم 100 مرتبہ یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد' اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو یہ ان سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا' جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں' اور کسی بھی شخص کا کوئی ایسا عمل اوپر نہیں جائے گا' جو اس عمل سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس کی مانند' یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں۔

20581 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ يَقُولُ: كَبِّرُوا اللّٰهَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، مِرَارًا، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلٰى وَاَجَلُّ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ، اَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ، اَوْ يَكُوْنَ لَكَ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، اَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَكْبِيرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَتُكْتَبُنَّ هٰذِهٖ، وَلَا تُتْرَكُ هَاتَانِ، وَلَيَكُوْنَنَّ هٰذَا شُفَعَاءَ صِدْقٍ لِهَاتَيْنِ

✵✵ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمیں تکبیر کے کلمات سکھایا کرتے تھے' وہ یہ کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرو' چندمرتبہ اللہ اکبر' اللہ اکبر پڑھو (پھر یہ پڑھو:)

''اے اللہ! تو اس سے بلند و برتر اور جلیل القدر ہے کہ تیری کوئی بیوی ہو' یا تیری کوئی اولاد ہو' یا بادشاہی میں تیرا کوئی شراکت دار ہو' یا تجھے کمزوری کی وجہ سے کسی مددگار کی ضرورت ہو' تم اُس کی کبریائی بیان کرو' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' جو کبریائی والا ہے' اے اللہ! تو ہماری مغفرت کردے' اے اللہ! تو ہم پر رحم کردے''۔

پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم ! یہ کلمات نوٹ کر لئے جائیں گے اور انہیں ترک نہیں کیا جائے گا' اور یہ ان کے لئے سچے شفاعت کرنے والے ہوں گے۔

20582 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ جُرَيِّ النَّهْدِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ يَمْلَؤُهُ، وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ

✵✵ جری نہدی نے' بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تسبیح (یعنی سبحان اللہ پڑھنا) نصف میزان ہے' اور حمد (یعنی الحمد للہ پڑھنا) اس کو بھر دیتا ہے' اور تکبیر (یعنی اللہ اکبر

پڑھنا) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتا ہے روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے''۔

20583 - قَالَ: وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، قَالَ: لَمْ يُعْطَ التَّكْبِيرَ اَحَدٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاُمَّةُ

✵✵ ابان فرماتے ہیں: تکبیر کسی کو عطا نہیں کی گئی صرف اس امت کو (عطا کی گئی ہے)۔

بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد کی فضیلت کا تذکرہ

20584 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْاَوْدِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْمَسَاجِدَ بُيُوتُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، وَاَنَّهُ لَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكْرِمَ مَنْ زَارَهُ فِيهَا

✵✵ حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا:

''بے شک مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ جو شخص اُن (مساجد) میں اس کی بارگاہ میں حاضری کے لئے آتا ہے وہ اُس شخص کی عزت افزائی کرے''۔

20585 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، رَفَعَ الْحَدِيْثَ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَتَفَقَّدُوْنَهُمْ، فَاِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ اَعَانُوهُمْ، وَاِنْ مَّرِضُوا عَادُوهُمْ، وَاِنْ خُلِّفُوْا افْتَقَدُوهُمْ، وَاِنْ حَضَرُوْا قَالُوْا: اذْكُرُوْا ذَكَرَكُمُ اللّٰهُ

✵✵ عطاء خراسانی نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک مساجد کے کچھ کیل ہوتے ہیں (یعنی وہ لوگ جو باقاعدگی سے مسجدوں میں آتے ہیں) فرشتے اُن کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اگر ان لوگوں کو کوئی ضرورت درپیش ہو تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں اگر وہ بیمار ہوں تو فرشتے اُن کی عیادت کرتے ہیں اگر وہ پیچھے رہ جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں اگر وہ (لوگ) موجود ہوں تو فرشتے یہ کہتے ہیں: تم لوگ ذکر کرو! اللہ تعالیٰ بھی تمہارا ذکر کرے''۔

بَابٌ: اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعَبْدِهٖ

باب: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے بارے میں سب سے زیادہ رحیم ہے

20586 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَاَخَذَ رَجُلٌ فَرْخَ طَائِرٍ، فَجَاءَ الطَّائِرُ فَاَلْقٰى نَفْسَهُ فِيْ حِجْرِ الرَّجُلِ مَعَ فَرْخِهِ، فَاَخَذَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِهٰذَا الطَّائِرِ جَاءَ وَاَلْقٰى نَفْسَهُ فِيْ اَيْدِيكُمْ رَحْمَةً لِوَلَدِهٖ، فَوَاللّٰهِ لَلّٰهُ

اَرْحَمُ بِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ بِفَرْخِهِ

✸✸ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے (اس کے دوران) ایک شخص نے ایک پرندے کے بچے کو پکڑ لیا وہ پرندہ آیا اور اس شخص کی جھولی میں اپنے بچے کے ساتھ آ گیا' اس شخص نے اس پرندے کو بھی پکڑ لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس پرندے پر حیرت ہوتی ہے' کہ یہ آیا اور اس نے خود کو تمہارے ہاتھوں میں دے دیا' اپنے بچے پر رحمت کی وجہ سے اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے پر اس سے زیادہ رحم کرتا ہے' جتنا یہ پرندہ' اپنے بچے پر رحم کرتا ہے''۔

20587 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا اَدْرِیْ اَيَرْفَعُهُ اَمْ لَا، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّجِدَ ضَالَّتَهُ بِوَادٍ، فَخَافَ اَنْ يَّقْتُلَهُ فِيْهِ الْعَطَشُ

✸✸ ہمام بن منبہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اِسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یا مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی' توبہ سے یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح تم میں سے کوئی ایک شخص وادی میں (یعنی بے آب وگیاہ جگہ پر) اپنی گمشدہ چیز (یعنی سواری' یا سامان) ملنے پر خوش ہوتا ہے' جبکہ اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اُس مقام پر' پیاس اسے ہلاکت کا شکار کر دے گی''۔

20588 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُجُوِّزَ لِاُمَّتِی النِّسْيَانُ وَالْخَطَاُ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ هِشَامٍ

✸✸ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بھول' خطاء' اور جس بات پر انہیں مجبور کیا گیا ہو' یہ چیزیں میری اُمت کے لیے معاف کر دی گئی ہیں''۔

ابوبکر (یعنی امام عبدالرزاق) کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ہشام کی زبانی بھی سنی ہے۔

بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ

باب: لوگوں پر رحمت تذکرہ

20589 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَالْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسٌ، فَقَالَ الْاَقْرَعُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِیْ لَعَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا قَطُّ، قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

✻✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا' اُس وقت اقرع بن حابس تمیمی بیٹھا ہوا تھا' اقرع نے کہا: یا رسول اللہ! میرے دس بیٹے ہیں' میں نے اُن میں سے کسی کا کبھی بوسہ نہیں لیا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا:

''بے شک جو رحم نہیں کرتا' اُس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔*

20590 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ، اَنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ قَالَ لِعُمَرَ وَرَآهُ يُقَبِّلُ بَعْضَ وَلَدِهٖ، فَقَالَ: اَتُقَبِّلُ وَاَنْتَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ لَوْ كُنْتُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَبَّلْتُ لِىْ وَلَدًا، فَقَالَ عُمَرُ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ؟ حَتّٰى اسْتَحْلَفَهٗ ثَلَاثًا، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا اَصْنَعُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ، اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

✻✻ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جب اُس نے' اُنہیں اپنے کسی بچے کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا' اُس نے کہا: کیا آپ بوسہ لے رہے ہیں؟ جبکہ آپ امیر المومنین ہیں' اگر میں امیر المومنین ہوتا' تو میں نے اپنی اولاد کا بوسہ نہیں لینا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ' اللہ (یعنی کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہونا تھا؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے تین مرتبہ حلف لیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں کیا کرسکتا ہوں؟ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت الگ کر دی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والے (بندوں) پر رحم کرتا ہے''۔

بَابُ كَفَالَةِ الْيَتِيْمِ

باب: یتیم کی کفالت کا تذکرہ

20591 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فِى الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ؟ قَالَ: امْرَاَةٌ تُوُفِّىَ زَوْجُهَا فَقَعَدَتْ عَلٰى عِيَالِهَا

✻✻ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں' اور وہ عورت' جس کے رخساروں کا رنگ ماند پڑ چکا ہو' جنت میں اِن دو کی طرح ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں' درمیانی انگلی اور شہادت والی انگلی کے ذریعے اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔ لوگوں نے دریافت کیا : یا رسول اللہ! جس کے رخساروں کا رنگ ماند پڑ چکا ہو' اُس عورت سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت' جس کا شوہر انتقال کر جائے (یعنی وہ بیوہ ہو جائے) اور پھر وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے (دوبارہ شادی کیے

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2318) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (8/8) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بغیر) بیٹھی رہے''۔

20592 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ كَالْقَائِمِ لَيْلَهُ وَالصَّائِمِ نَهَارَهُ، وَاَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ الْمُصْلِحُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بیوہ عورتوں اور غریبوں کی دیکھ بھال کرنے والا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے' یا رات بھر نفل پڑھنے والے' اور دن کے وقت (نفلی) روزہ رکھنے والے کی مانند ہے' اور میں اور یتیم کی اچھی طرح سے کفالت کرنے والا' قیامت کے دن' جنت میں اِن دو کی طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی' ان دو انگلیوں کے ذریعے' اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔

حَقُّ الرَّجُلِ عَلٰى امْرَاَتِهِ

باب: بیوی پر شوہر کے حق کا تذکرہ

20593 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ: كُنْ لِلْيَتِيمِ كَالْاَبِ الرَّحِيمِ، وَاعْلَمْ اَنَّكَ كَمَا تَزْرَعُ تَحْصُدُ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَرْاَةَ الصَّالِحَةَ لِبَعْلِهَا فِي الْجَمَالِ، كَالْمَلِكِ الْمُتَوَّجِ بِالتَّاجِ الْمُخَوَّصِ بِالذَّهَبِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَرْاَةَ السُّوءَ لِبَعْلِهَا كَالْحِمْلِ الثَّقِيلِ عَلٰى ظَهْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ، وَاَنَّ خُطْبَةَ الْاَحْمَقِ فِيْ نَادِي الْقَوْمِ كَالْمُغَنِّيْ عِنْدَ رَاْسِ الْمَيِّتِ، وَلَا تَعِدْ اَخَاكَ، ثُمَّ لَا تُنْجِزْ لَهُ، فَاِنَّهُ يُوْرِثُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةً، مَا اَحْسَنَ الْعِلْمَ بَعْدَ الْجَهْلِ، وَمَا اَقْبَحَ الْفَقْرَ بَعْدَ الْغِنَاءِ، وَمَا اَقْبَحَ الضَّلَالَةَ بَعْدَ الْهُدَى

✵✵ عبدالرحمان بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

''یتیم کے لیے' مہربان باپ کی مانند ہو جاؤ' اور تم یہ بات جان لو! کہ تم جو بوؤ گے' وہی کاٹو گے' اور تم یہ بات جان لو! کہ خوبصورتی کے حوالے سے نیک عورت' اپنے شوہر کے لئے اسی طرح ہے' جس طرح بادشاہ ہو' جس نے ایسا تاج پہنا ہوا ہو' جس پر سونا لگا ہوا ہو' اور تم یہ بات جان لو! کہ بری عورت' اپنے شوہر کے لئے اس طرح ہے' جس طرح کسی بوڑھے عمر رسیدہ شخص کی پشت پر بھاری بوجھ ہو' اور لوگوں کی محفل میں' احمق شخص کا خطاب کرنا' یوں ہے جیسے میت کے سرہانے گانے والا شخص ہو' اور تم اپنے بھائی کے ساتھ ایسا وعدہ نہ کرو' جسے تم پورا نہ کرسکو' کیونکہ اس کے نتیجے میں' تمہارے اور اس کے درمیان عداوت پیدا ہو جائے گی' جہالت کے بعد علم آ جانا کتنی اچھی چیز ہے؟ اور خوشحالی کے بعد

غربت آ جانا کتنی بری چیز ہے؟ اور ہدایت کے بعد گمراہی کتنی بری چیز ہے؟"۔

20594 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اَتَتْ بِنْتٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعِيْ يَا بُنَيَّةُ، لَا امْرَاَةٌ بِامْرَاَةٍ حَتّٰى تَاْتِيَ مَا يُحِبُّ زَوْجُهَا وَهُوَ وَازِعٌ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ شَيْئًا اَنْ يَّسْجُدَ لِشَيْءٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِبَعْلِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا، وَاِنَّ خَيْرَ النِّسَاءِ الَّتِيْ اِنْ اُعْطِيَتْ شَكَرَتْ، وَاِنْ اُمْسِكَ عَنْهَا صَبَرَتْ قَالَ الْحَسَنُ: وَلَوْ اَقْسَمْتُ مَا هِيَ بِالْبَصْرَةِ لَصَدَقْتُ هَاهُنَا خَمْشُ وُجُوْهٍ، وَشَقُّ جُيُوْبٍ، وَنَتْفُ اِشْعَارٍ، وَرَنُّ شَيْطَانٍ

✲✲ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی تشریف لائیں اور انہوں نے اپنے شوہر کی شکایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن صاحبزادی سے فرمایا: اے میری بیٹی! واپس چلی جاؤ! عورت اس وقت تک عورت نہیں ہوتی' جب تک وہ اس کام کو نہیں کرتی' جو اس کے شوہر کو پسند ہو' خواہ وہ شوہر ناراض ہی کیوں نہ ہو' اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' کیونکہ شوہر کا حق اس پر بہت زیادہ ہے' اور عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہوتی ہیں کہ جب انہیں کچھ دیا جائے' تو وہ شکرگزار ہوتی ہیں' اور جب روک دیا جائے' تو وہ صبر کرتی ہیں"۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر میں یہ قسم اُٹھالوں' ایسی کوئی عورت بصرہ میں نہیں ہوگی' تو میں سچا ہوؤں گا (اصل مطبوعہ نسخے کے حاشیے میں یہ تحریر ہے کہ یہاں قلمی نسخے میں کچھ الفاظ غیر واضح ہیں' آگے یہ الفاظ ہیں:) یہاں' تو چہرے پیٹنے' گریبان پھاڑنے' بال نوچنے' اور شیطان کی طرح چلانے (والی حرکتیں) ہیں۔

20595 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ فَوَاقِرُ: جَارُ سُوْءٍ فِيْ دَارِ مُقَامَةٍ، وَزَوْجُ سُوْءٍ اِنْ دَخَلْتَ عَلَيْهَا . . ، وَاِنْ غِبْتَ عَنْهَا لَمْ تَاْمَنْهَا، وَسُلْطَانٌ اِنْ اَحْسَنْتَ لَمْ يَقْبَلْ مِنْكَ، وَاِنْ اَسَاْتَ لَمْ يُقِلْكَ

✲✲ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تین چیزیں بربادی ہیں' رہائشی جگہ پر برا ہمسایہ' بری بیوی' کہ جب تم اس کے پاس جاؤ (تو وہ تمہاری فرمانبرداری نہ کرے) اور جب تم اس کے پاس موجود نہ ہو' تو تم اس کے حوالے سے مامون نہ ہو (یعنی تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہارے ساتھ خیانت کرے گی) اور ایسا حاکم' کہ اگر تم اچھائی کرو' تو وہ تمہاری طرف سے اُس کو قبول نہ کرے اور اگر تم برائی کرو' تو وہ اسے معاف نہ کرے"۔

20596 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْقَاسِمِ اَوِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ - اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ رَاَى النَّصَارٰى تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِهَا، وَاَسَاقِفَتِهَا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ النَّصَارٰى تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِهَا، وَاَسَاقِفَتِهَا، وَاَنْتَ كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا شَيْئًا اَنْ يَّسْجُدَ لِشَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ، لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَنْ تُؤَدِّيَ امْرَاَةٌ حَقَّ

زَوْجِهَا، حَتّٰى لَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ نَفْسَهَا

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے عوف بن قاسم یا شاید قاسم بن عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو انہوں نے عیسائیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں اور پادریوں کو سجدہ کرتے تھے جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا: میں نے عیسائیوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں اور پادریوں کو سجدہ کرتے ہیں تو آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم لوگ آپ کو سجدہ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر میں نے کسی کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اگر شوہر عورت سے اس کی قربت کا تقاضا کرے اور وہ عورت اس وقت پالان پر موجود ہو تو بھی وہ شوہر کو اپنے پاس آنے سے منع نہ کرے"۔

20597 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي امْرَاَةٌ، اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا نَفِسَتْ وُضِعَتْ عَلٰى قَتَبٍ لِيَكُوْنَ اَهْوَنَ لِوِلَادِهَا

٭٭ یحییٰ بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے مجھے بتایا ہے: اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب عورت کا نفاس کا وقت آجائے (یعنی بچے کی پیدائش کا وقت آجائے) تو اسے لکڑی پر پر لٹا دینا چاہیے تاکہ بچہ پیدا کرنا اس کے لیے آسان ہو جائے"۔

20598 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: الْمَرْاَةُ شَطْرُ دِيْنِ الرَّجُلِ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ قول نقل کیا ہے:

"عورت آدمی کے دین کا نصف ہے"۔

20599 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ اَتَتْ اِلٰى اَبِيهَا تَشْكُو الزُّبَيْرَ، فَقَالَ: ارْجِعِي يَا بُنَيَّةُ، فَاِنَّكِ اِنْ صَبَرْتِ وَاَحْسَنْتِ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ تَنْكِحِي بَعْدَهُ، ثُمَّ دَخَلْتُمَا الْجَنَّةَ كُنْتِ زَوْجَتَهُ فِيهَا

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے پاس آئیں اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (یعنی اپنے شوہر) کی شکایت کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے میری بیٹی! تم واپس چلی جاؤ کیونکہ اگر تم صبر سے کام لو اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو اور پھر جب اس کا انتقال ہو جائے تو اُس کے بعد تم دوبارہ شادی نہ کرو تو پھر جب تم دونوں جنت میں داخل ہوں گے تو تم جنت میں بھی اس کی بیوی ہو گی"۔

20600 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَثَلُ الْمَرْاَةِ السَّيِّئَةِ الْخُلُقِ

كَالسِّقَاءِ الْوَاهِي فِي الْمَعْطَشَةِ، وَمَثَلُ الْمَرْاَةِ الْجَمِيْلَةِ الْفَاجِرَةِ كَمَثَلِ خِنْزِيرٍ فِي عُنُقِهِ طَوْقٌ مِّنْ ذَهَبٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے:

''برے اخلاق والی عورت کی مثال' پیاس کے وقت' پھٹے ہوئے مشکیزے کی مانند ہے اور خوبصورت بدکردار عورت کی مثال ایسے خنزیر کی مانند ہے' جس کے گلے میں سونے کا ہار موجود ہو''۔

20601 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ امْرَاَةٍ، سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَةُ حَقَّ زَوْجِهَا حَتّٰى لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَاِنْ كَانَتْ عَلٰى قَتَبٍ

✵✵ یحییٰ بن شہاب' ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی' اور وہ شوہر کو اپنے پاس آنے سے بھی نہیں روک سکتی' خواہ وہ عورت پالان پر موجود ہو''۔

20602 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُوَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ اَجَلٌ قَدْ حَضَرَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَاٰخِرُ ثَلَاثَةٍ دَفَنْتُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَامِلَاتٌ، وَالِدَاتٌ، رَحِيمَاتٌ بِاَوْلَادِهِنَّ، لَوْلَا مَا يَاْتِيْنَ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کے لیے دعا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی موت کا وقت قریب آ چکا ہے' اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرا آخری بچہ ہے اس سے پہلے میں دو بچے دفن کر چکی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین حاملہ ہوتی ہیں' بچے کو جنم دیتی ہیں' اپنی اولاد کے لیے مہربان ہوتی ہیں' اگر وہ چیز نہ ہو' جو سلوک وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں' تو وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

20603 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِيْ عِيَالٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهِ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا

✵✵ سعید بن مسیّب نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' جبکہ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُم ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کو شادی کا پیغام دیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ!

میں عمر رسیدہ ہو چکی ہوں اور میرے بچے بھی موجود ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اونٹوں پر سوار ہونے والی خواتین میں سب سے بہتر قریش کی خواتین ہیں جو اپنے بچوں پر ان کی کم سنی میں سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کی سب سے زیادہ دیکھ بھال کرتی ہیں"۔

زہری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کردہ اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیّدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئی تھیں۔

20604 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ يَدِهٖ

✹✹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو خواتین اونٹ پر سوار ہوتی ہیں ان میں سب سے بہتر قریش کی نیک خواتین ہیں جو اپنی اولاد کے لیے اس کی کم سنی میں سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کی سب سے زیادہ اچھی دیکھ بھال کرنے والی ہوتی ہیں"۔*

20605 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَائِدَةٌ اَفَادَهَا اللّٰهُ عَلٰى امْرِءٍ مُّسْلِمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا، وَاِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ، تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِدِيْنِهَا، وَجَمَالِهَا، وَمَالِهَا، وَحَسَبِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

✹✹ مجاہد روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ جو بھی فائدے عطا کرتا ہے مسلمان شخص کے لیے کوئی بھی فائدہ نیک بیوی سے زیادہ بہتر نہیں ہے کہ جب آدمی اس عورت کی طرف دیکھے تو وہ اسے اچھی لگے اور جب وہ بیوی کے پاس موجود نہ ہو تو وہ عورت اپنی عزت کی حفاظت کرے اگر آدمی اسے حکم دے تو وہ عورت اس کی اطاعت کرے کسی عورت کے ساتھ چار میں سے کسی ایک وجہ کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین کی وجہ سے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے حسب کی وجہ سے تو تم پر دیندار عورت کو اختیار کرنا لازم ہے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں"۔

20606 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَعْجَبْنَنِیْ: الْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ، وَالْعَدْلُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْخَشْيَةُ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَهْلَكَتْهُ: شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ، وَاَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَبَدَنٌ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُوَافِقَةٌ - اَوْ قَالَ: مُوَاتِيَةٌ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (2527) اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین چیزیں جن میں ہوں' وہ مجھے اچھے لگتے ہیں' غربت اور خوشحالی (یعنی ہر حال میں) میانہ روی اختیار کرنا' غصے اور رضامندی (یعنی ہر حال میں) عدل کرنا' اور پوشیدہ اور علانیہ (یعنی ہر حال میں) خشیت' اور تین چیزیں جس میں ہوں گی' وہ اسے ہلاکت کا شکار کردیں گی' ایسی کنجوسی' جس کی پیروی کی جائے' ایسی نفسانی خواہشات جن کی اتباع کی جائے' اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا' اور چار چیزیں' جس شخص کو دے دی گئیں' اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی دیدی گئی' ذکر کرنے والی زبان' شکر گزار دل' صبر کرنے والا جسم' اور موافقت کرنے والی بیوی (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) مضبوط کردار والی بیوی''۔

20607 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ كَعْبًا، قَالَ: اَوَّلُ مَا تُسْاَلُ عَنْهُ الْمَرْاَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ صَلَاتِهَا، وَعَنْ حَقِّ زَوْجِهَا

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: کعب احبار نے فرمایا: قیامت کے دن' عورت سے سب سے پہلے نماز' اور اُس کے شوہر کے حقوق کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کے فتنے کا تذکرہ

20608 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

✸✸ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''میں اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑ رہا' جو مردوں کے لئے' عورتوں سے زیادہ ضرر رساں ہو''۔

20609 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّمَا هَلَكَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ مِنْ قِبَلِ اَرْجُلِهِنَّ، وَتَهْلِكُ نِسَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ قِبَلِ رُءُوسِهِنَّ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کی عورتیں' اپنے پاؤں کی طرف سے ہلاکت کا شکار ہوئی تھیں اور اِس امت کی عورتیں' اپنے سر کی طرف سے ہلاکت کا شکار ہوں گی۔

بَابُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: اہل جنت کی' اور اہل جہنم کی اکثریت کا تذکرہ

20610 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: جَاءَ عِمْرَانُ بْنُ

حُصَيْنٍ اِلٰى امْرَاَتِهٖ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّهٗ لَيْسَ حِيْنُ حَدِيْثٍ، فَلَمْ تَدَعْهُ - اَوْ قَالَ: فَاَغْضَبَتْهُ - فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَظَرْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، ثُمَّ نَظَرْتُ فِي النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ

✵✵ ابورجاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ کر اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے' تو اس خاتون نے کہا: آپ ہمیں وہ چیز بیان کریں' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: یہ وہ بات بیان کرنے کا وقت نہیں ہے' لیکن اس خاتون نے اصرار کیا' یہاں تک کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کو غصے کا شکار کر دیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے جنت کا جائزہ لیا' تو میں نے دیکھا کہ اہل جنت میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے اور میں نے جہنم میں دیکھا' تو میں نے دیکھا کہ اہل جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہے''۔

20611 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَفْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْمَسَاكِيْنَ، وَوَقَفْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَاِذَا اَهْلُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَقَدْ اُمِرَ بِهٖ اِلَى النَّارِ

✵✵ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں' جنت کے دروازے پر ٹھہرا' تو میں نے دیکھا کہ اہل جنت میں اکثریت غریبوں کی ہے اور میں جہنم کے دروازے کے پاس ٹھہرا' تو میں نے دیکھا کہ اہل جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہے' اور مالدار لوگوں کو روک لیا گیا تھا' البتہ ان میں سے اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اہل جہنم میں سے تھا' اس کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم ہو گیا تھا''۔

20612 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟، فَقَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ،

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کمزور' ناتواں' بوسیدہ لباس والا شخص' جس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن اُس کا عالم یہ ہو) کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اُٹھا دے' تو اللہ تعالیٰ اُسے پوری کروا دے''۔

20613 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ: كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر بدتمیز (یا بہت زیادہ کھانے والا موٹا) بد باطن متکبر (مال کو) بہت زیادہ جمع کرنے والا (اور دوسروں کو صدقہ اور بھلائی کے طور پر مال) نہ دینے والا''۔

20614 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، قَالَ: مَا اَدْرِیْ اَرَفَعَهُ اَمْ لَا، فَقَالَ: مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بَعْدَ اَنْ تَرَجَّجَ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَمَنْ نَامَ عَلٰى اِجَّارٍ - يَعْنِيْ ظَهْرَ بَيْتٍ - وَلَيْسَتْ عَلَيْهِ سُتْرَةٌ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ

✵✵ معمر نے ابوعمران جونی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے یا مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے انہوں نے فرمایا ہے:

''جو شخص طغیانی کے دنوں میں سمندری سفر پر جاتا ہے اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے جو شخص گھر کی چھت پر سوتا ہے جس پر کوئی سترہ (یعنی کنارے پر چھوٹی دیوار وغیرہ) نہ ہو تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

20615 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: وَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ كَبْشًا فَيَذْبَحُنِيْ اَهْلِيْ يَاْكُلُوْنَ لَحْمِيْ وَيَحْسُوْنَ مَرَقَتِيْ

قَالَ: وَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: وَدِدْتُ اَنِّیْ رَمَادٌ عَلٰى اَكَمَةٍ تَسْفِيْنِيْ الرِّيَاحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میری یہ خواہش ہے کہ میں ایک دنبہ ہوتا میرے مالکان مجھے ذبح کر کے میرا گوشت کھا لیتے اور میرا شوربہ پی لیتے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میری یہ خواہش ہے کہ میں ٹیلے پر پڑی ہوئی راکھ ہوتا اور تیز ہواؤں والے دن ہوائیں مجھے اِدھر اُدھر بکھیر دیتیں''۔

20616 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا، اَیْ: حَيْضَةً

✵✵ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''کاش! میں بھولی بسری کوئی چیز ہوتی''۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی انہوں نے حیض (آنے پر یہ بات کہی تھی)۔

بَابُ تَرْكِ الْمَرْءِ مَا لَا يَعْنِيهِ

باب: آدمی کا لایعنی چیزوں کو ترک کر دینا

20617 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

✵✵ زہری نے امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو ترک کر دے''۔

20618 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا تَعْرِضْ مَا لَا يَعْنِيكَ، وَاحْذَرْ عَدُوَّكَ، وَاعْتَزِلْ صَدِيقَكَ، وَلَا تَأْمَنْ خَلِيلَكَ إِلَّا الْاَمِينَ، وَلَا اَمِينَ إِلَّا مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ، وَ (إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (فاطر: 28)

✵✵ جعفر جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم لایعنی چیزوں کے درپے نہ ہو اور اپنے دشمن سے بچ کے رہو اور اپنے دوست سے لاتعلق رہو تم اپنے قریبی دوست کے حوالے سے بھی خود کو محفوظ نہ سمجھو البتہ امین کا معاملہ مختلف ہے اور امین صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ڈرتے ہیں''۔

20619 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ لِرَجُلٍ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَوَاللّٰهِ لَا تَجِدُ فَقْدَ شَيْءٍ تَرَكْتَهُ لِلّٰهِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ کے بندے! تم اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اس چیز کی طرف چلے تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے اللہ کی قسم! تم نے اللہ تعالیٰ کے لیے جو چیز چھوڑی ہوگی تم اس کی غیر موجودگی محسوس نہیں کرو گے''۔

بَابُ زُهْدِ الْاَنْبِيَاءِ

باب: انبیاء کرام علیہم السلام کے زہد کا تذکرہ

20620 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ غَدَاءٍ وَعَشَاءٍ حَتّٰى مَضٰى كَاَنَّهَا تَقُولُ حَتّٰى قُبِضَ

✵✵ عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی (ایک ہی دن میں) صبح کا کھانا اور رات کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا سے) رخصت ہو گئے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کہنا چاہ رہی تھیں: یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

20621 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: مَا تَرَكَ عِيسَى ابْنُ

مَرْيَمَ حِيْنَ رُفِعَ اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوفٍ وَخُفَّىْ رَاعٍ، وَقُرَّافَةً يَقْرِفُ بِهَا الطَّيْرَ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھایا گیا' تو انہوں نے صرف ایک اونی جبہ' چرواہوں والے موزے' اور ایک قرافہ چھوڑا' جس کے ذریعے وہ پرندوں کا شکار کرتے تھے۔

20622 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ رَافِعٍ اَنَّ زَكَرِيَّاءَ، كَانَ نَجَّارًا، قَالَ لَهُ اَبُوْ عَاصِمٍ: وَمَا عِلْمُكَ؟ قَالَ اَبُوْ رَافِعٌ: قَدْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ اِذْ اَنْتَ تَلْعَبُ بِالْحَمَامِ

✵✵ ثابت بیان کرتے ہیں: ابورافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

ابوعاصم نے ابورافع سے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ تو ابورافع نے جواب دیا: مجھے اس بات کا اس وقت سے پتا ہے' جب تم کبوتروں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے (یعنی جب تم چھوٹے بچے ہوتے تھے)۔

20623 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ لُقْمَانَ كَانَ حَبَشِيًّا

✵✵ ثابت بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: لقمان حکیم' حبشی تھے۔

20624 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَاِزَارًا غَلِيْظًا، فَقَالَتْ: فِىْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے ہمیں ایک اونی چادر نکال کے دکھائی اور ایک موٹا تہبند دکھایا اور یہ بتایا: اِس لباس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

20625 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَاْتِىْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ فِىْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا، وَمَا هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ، غَيْرَ اَنْ جَزَى اللّٰهُ نِسَاءً مِنَ الْاَنْصَارِ خَيْرًا، كُنَّ رُبَّمَا اَهْدَيْنَ لَنَا الشَّىْءَ مِنَ اللَّبَنِ

✵✵ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

• "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' بعض اوقات ہم پر کوئی ایسا مہینہ بھی آجاتا تھا کہ اس مہینے میں ہم نے کبھی آگ نہیں جلائی ہوتی تھی' ہماری خوراک صرف پانی اور کھجور ہوتے تھے' البتہ اللہ تعالیٰ انصار کی خواتین کو جزائے خیر دے' وہ بعض اوقات ہمیں دودھ تحفے کے طور پر بھجوا دیتی تھیں"۔

بَابُ بَلَاءِ الْاَنْبِيَاءِ

باب: انبیاء کرام علیہم السلام کی آزمائش کا تذکرہ

20626 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

وَضَعَ رَجُلٌ يَدَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُطِيقُ أَنْ أَضَعَ يَدِيْ عَلَيْكَ مِنْ شِدَّةِ حُمَّاكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ يُضَاعَفُ لَنَا الْبَلَاءُ، كَمَا يُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ، إِنْ كَانَ النَّبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَيُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتّٰى تَأْخُذَهُ الْعَبَاءَةُ فَيُحَوِّلُهَا، وَإِنْ كَانُوْا لَيَفْرَحُوْنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا تَفْرَحُوْنَ بِالرَّخَاءِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا' تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بخار کی شدت کی وجہ سے' میں اپنا ہاتھ آپ پر رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم' انبیاء کے گروہ کو' دوہری آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' تاکہ ہمارا اجر بھی دوگنا ہو' کسی نبی کو غربت کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا' یہاں تک کہ وہ عباء پکڑ کر اُسے اُلٹتے پلٹتے رہتے تھے' اور وہ حضرات آزمائش سے یوں خوش ہوتے تھے' جس طرح تم لوگ سہولت پر خوش ہوتے ہو''۔

بَابُ زُهْدِ الصَّحَابَةِ

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد کا تذکرہ

20627 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَامِلُ أَذْرِعَاتٍ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَإِذَا عَلَيْهِ قَمِيصٌ مِّنْ كَرَابِيسَ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ: اغْسِلْهُ وَارْقَعْهُ قَالَ: فَغَسَلْتُهُ وَرَقَعْتُهُ، ثُمَّ قَطَعْتُ عَلَيْهِ قَمِيصًا قِبْطِيًّا، فَأَتَيْتُهُ بِهِمَا جَمِيعًا فَقُلْتُ: هٰذَا قَمِيصُكَ، وَهٰذَا قَمِيصٌ قَطَعْتُهُ عَلَيْهِ لِتَلْبَسَهُ، فَمَسَّهُ بِيَدِهِ فَوَجَدَهُ لَيِّنًا، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، هٰذَا أَنْشَفُ لِلْعَرَقِ مِنْهُ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ''اذرعات'' (شاید یہ کسی جگہ کا نام ہے) کے عامل نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' ان کے جسم پر موٹی سوتی کپڑے کی قمیص تھی' وہ انہوں نے مجھے دی اور ارشاد فرمایا: تم اسے دھولو اور اسے پیوند لگا دو' راوی کہتے ہیں: میں نے اسے دھو دیا اور اسے پیوند لگا دیئے' پھر میں نے ان کے لئے ایک قبطی قمیص کاٹ کر تیار کی' پھر میں وہ دونوں لے کر ان کے پاس آیا میں نے کہا: یہ آپ کی قمیص ہے' اور یہ میں نے آپ کے لئے تیار کی ہے' تاکہ آپ اسے پہن لیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھو کر دیکھا' تو انہوں نے اس کو پایا کہ وہ نرم تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے' یہ (یعنی میری موٹی قمیص) پسینے کو اس (قبطی قمیص) سے زیادہ جذب کرنے والی ہے۔

20628 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ، فَتَلَقَّاهُ عُظَمَاءُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَيْنَ أَخِي؟ قَالُوا مَنْ؟ قَالَ: أَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالُوا: أَتَاكَ الْآنَ، قَالَ: فَجَاءَ عَلٰى نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ بِحَبْلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَاءَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: انْصَرِفُوا عَنَّا، قَالَ: فَسَارَ مَعَهُ حَتّٰى أَتٰى مَنْزِلَهُ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا سَيْفَهُ وَتُرْسَهُ وَرَحْلَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَوِ اتَّخَذْتَ مَتَاعًا - أَوْ قَالَ: شَيْئًا

- فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِن هٰذَا سَيُبَلِّغُنَا الْمَقِيلَ "

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے اس علاقے کے اکابرین اور لشکر کے امراء کی ان سے ملاقات ہوئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میرا بھائی کہاں ہے؟ لوگوں نے دریافت کیا: کون؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعبیدہ' لوگوں نے بتایا وہ ابھی آپ کے پاس آ جائیں گے' پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ایک ایسی اونٹنی پر بیٹھ کر تشریف لائے' جس کی لگام رسی کی تھی' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات اچھی نہیں لگی' انہوں نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ ہمارے پاس سے چلے جاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلتے ہوئے ان کے گھر چلے گئے اور ان کے گھر میں ٹھہرے انہیں گھر میں کوئی چیز نظر نہیں آئی' صرف حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی تلوار تھی ان کی ڈھال تھی اور ان کا پالان تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اگر آپ کچھ ساز و سامان رکھ لیتے' تو یہ مناسب ہوتا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین علیہ السلام یہ (جو کچھ ہے) یہ بھی عنقریب ہمیں (آخری) آرام گاہ تک پہنچا ہی دے گا۔

20629 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِىْ ذَرٍّ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ مِّنْ حَطَبٍ، قَدْ اَصَابَهٗ مَطَرٌ وَّدُمُوْعُهٗ تَسِيلُ، فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ: قَدْ كَانَ لَكَ عَنْ هٰذَا مَنْدُوحَةٌ لَّوْ شِئْتَ لَكُفِيتَ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: وَهٰذَا عَيْشِى، فَاِنْ رَضِيتِ وَاِلَّا فَتَحْتِ كَنَفَ اللّٰهِ، قَالَ: فَكَاَنَّمَا اَلْقَمَهَا حَجَرًا، حَتّٰى اِذَا نَضَجَ مَا فِىْ قِدْرِهٖ، جَاءَ بِصَحْفَةٍ لَهٗ، فَكَسَرَ فِيهَا خُبْزَةً لَهٗ غَلِيظَةً، ثُمَّ جَاءَ بِالَّذِىْ فِى الْقِدْرِ فَكَدَرَهٗ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَ بِهٖ اِلَى امْرَاَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ لِى: ادْنُ فَاَكَلْنَا، ثُمَّ اَمَرَ جَارِيَتَهٗ اَنْ تَسْقِيَنَا فَسَقَتْنَا (ص:312) مَذْقَةً مِنْ لَبَنِ مَعْزٍ لَهٗ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، لَوِ اتَّخَذْتَ فِىْ بَيْتِكَ شَيْئًا، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اَتُرِيْدُ لِىْ مِنَ الْحِسَابِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا؟ اَلَيْسَ هٰذَا مِثَالٌ نَفْتَرِشُهٗ، وَعَبَاءَةٌ نَبْتَسِطُهَا، وَكِسَاءٌ نَلْبَسُهٗ، وَبُرْمَةٌ نَطْبُخُ فِيهَا، وَصَحْفَةٌ نَاْكُلُ فِيهَا، وَنَغسِلُ فِيهَا رُءُوْسَنَا، وَقَدَحٌ نَشْرَبُ فِيهِ، وَعُكَّةٌ فِيهَا زَيْتٌ اَوْ سَمْنٌ، وَغِرَارَةٌ فِيهَا دَقِيقٌ؟ فَتُرِيْدُ لِىْ مِنَ الْحِسَابِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا؟، قُلْتُ: فَاَيْنَ عَطَاؤُكَ اَرْبَعُ مِائَةِ دِيْنَارٍ؟ وَاَنْتَ فِىْ شَرَفٍ مِّنَ الْعَطَاءِ، فَاَيْنَ يَذْهَبُ؟ فَقَالَ: اَمَا اِنِّىْ لَنْ اُعَمِّىَ عَلَيْكَ، لِىْ فِىْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ثَلَاثُوْنَ فَرَسًا، فَاِذَا خَرَجَ عَطَائِى اشْتَرَيْتُ لَهَا عَلَفًا، وَاَرْزَاقًا لِمَنْ يَّقُوْمُ عَلَيْهَا، وَنَفَقَةً لِاَهْلِى، فَاِنْ بَقِىَ مِنْهُ شَىْءٌ اشْتَرَيْتُ بِهٖ فُلُوسًا، فَجَعَلْتُهٗ عِنْدَ نَبَطِيٍّ هَاهُنَا، فَاِنِ احْتَاجَ اَهْلِىْ اِلٰى لَحْمٍ اَخَذُوا مِنْهُ، وَاِنِ احْتَاجُوا اِلٰى شَىْءٍ اَخَذُوا مِنْهُ، ثُمَّ اَحْمِلُ عَلَيْهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَهٰذَا سَبِيْلُ عَطَائِى، لَيْسَ عِنْدَ اَبِىْ ذَرٍّ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے' اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو ایک ہنڈیا کے نیچے لکڑیاں جلا رہے تھے' وہ لکڑیاں بارش میں گیلی ہو چکی تھیں (دھویں کی وجہ سے) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا' ان کی بیوی نے

کہا: آپ کے پاس اس سے بچنے کی گنجائش ہے اگر آپ چاہیں تو آپ کی کفایت ہو سکتی ہے (یعنی آپ مال و دولت حاصل کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کو یہ کام نہ کرنے پڑیں) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا تو یہی طرز زندگی ہے اگر تم راضی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی مہربانی (کا دروازہ) کھول لو تو گویا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو لاجواب کر دیا' یہاں تک کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ہنڈیا میں موجود سالن کو پکا لیا' پھر وہ اپنا پیالہ لے کر آئے' انہوں نے اس پیالے میں اپنی موٹی روٹی کو توڑا' پھر وہ ہنڈیا والا سالن لائے' اور اس میں ملا دیا' پھر وہ اس کو لے کر اپنی بیوی کے پاس گئے' پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ' تو ہم نے کھانا کھایا' پھر انہوں نے اپنی کنیز سے فرمایا: وہ ہمیں کچھ پلائے' تو اس نے ہمیں بکری کا دودھ پلایا' میں نے کہا: اے حضرت ابوذر! اگر آپ اپنے گھر میں کچھ اشیاء رکھ لیتے (تو یہ مناسب ہوتا) تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! کیا تم میرے بارے میں یہ چاہتے ہو؟ کہ مجھے اس سے زیادہ حساب دینا پڑے' یہ چٹائی ہے' جسے ہم نیچے بچھا لیتے ہیں' یہ عباء ہے' جسے ہم اوڑھ لیتے ہیں' یہ چادر ہے' جسے ہم پہن لیتے ہیں' ہنڈیا ہے' جس میں ہم کھانا پکا لیتے ہیں' پیالہ ہے' جس میں ہم کھا لیتے ہیں' اور اس سے ہم اپنا سر بھی دھو لیتے ہیں' اور ایک پیالہ ہے' جس میں ہم پی لیتے ہیں' اور ایک کپی ہے جس میں زیتون کا تیل یا گھی موجود ہوتا ہے' اور ایک برتن ہے' جس میں آٹا موجود ہوتا ہے' تو کیا تم یہ چاہتے ہو؟ کہ مجھے اس سے زیادہ حساب دینا پڑے؟ میں نے کہا: آپ کو جو چار سو دینار سرکاری عطیہ ملتا ہے' وہ کہاں خرچ ہوتا ہے؟ حالانکہ وہ ایک نمایاں وظیفہ ہے' وہ کہاں جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں تم سے کوئی بات نہیں چھپاؤں گا' اس بستی میں میرے تیس گھوڑے ہیں' جب مجھے سرکاری وظیفہ ملتا ہے' تو میں ان کا چارہ خرید لیتا ہوں اور ان کی دیکھ بھال کرنے والوں کا رزق خرید لیتا ہوں اور اپنے اہل خانہ کا خرچ رکھ لیتا ہوں' اگر اس میں سے کچھ بچ جائے' تو اس کے ذریعہ سکے خرید لیتا ہوں اور ان کو اس نبطی کے پاس رکھوا دیتا ہوں' اگر میرے گھر والوں کو گوشت کی ضرورت ہوتی ہے' تو وہ اس سے لے لیتے ہیں' اگر انہیں کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی ہے' تو وہ اس سے لے لیتے ہیں' اور پھر میں' وہ گھوڑے اللہ کی راہ میں (جہاد پہ جانے کے لیے) سواری کے لیے دے دیتا ہوں' تو یہ میرے سرکاری وظیفے کا مصرف ہے' ابوذر کے پاس کوئی دینار یا درہم نہیں ہے''۔

20630 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ طَعَامًا كَثِيرًا كَانَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَا شَبِعَ مِنْهُ بَعْدَ اَنْ يَّجِدَ لَهٗ اُكْلًا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ مُطِيعٍ يَعُوْدُهٗ، فَرَآهُ قَدْ نَحَلَ جِسْمُهٗ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ: اَلَا تُلَطِّفِيْهِ لَعَلَّهٗ اَنْ (ص:313) يَرْتَدَّ اِلَيْهِ جِسْمُهٗ، تَصْنَعِيْنَ لَهٗ طَعَامًا، قَالَتْ: اِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهٗ لَا يَدَعُ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِهٖ، وَلَا مَنْ يَّحْضُرُهٗ اِلَّا دَعَاهُ عَلَيْهِ، فَكَلِّمْهُ اَنْتَ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مُطِيعٍ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوِ اتَّخَذْتَ طَعَامًا يُرْجِعُ اِلَيْكَ جَسَدَكَ، فَقَالَ: اِنَّهٗ لَيَاْتِيْ عَلَيَّ ثَمَانِ سِنِيْنَ مَا اَشْبَعُ فِيْهَا شَبْعَةً وَاحِدَةً - اَوْ قَالَ: لَا اَشْبَعُ فِيْهَا اِلَّا شَبْعَةً وَاحِدَةً - فَالْاٰنَ تُرِيْدُ اَنْ اَشْبَعَ حِيْنَ لَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِيْ

اِلَّا ظِمْءُ حِمَارٍ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حمزہ بیان کرتے ہیں: اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بہت سا کھانا بھی ہوتا تھا' تو وہ اس میں سے سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے' صرف بنیادی ضرورت کا کھانا کھاتے تھے' ایک مرتبہ ابن مطیع' اُن کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے' تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا جسم کمزور ہو چکا ہے' انہوں نے (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم ان کا خیال رکھو! تاکہ ان کی جسامت ٹھیک ہو جائے' تم ان کے لیے کھانا تیار کرو' اس خاتون نے جواب دیا: ہم ایسا کرتے ہیں' لیکن یہ کھانے کے وقت گھر میں موجود' یا حاضرین میں موجود ہر فرد کو دعوت دے دیتے ہیں (اور خود تھوڑا سا کھانا کھاتے ہیں) آپ ان کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کیجئے' تو ابن مطیع نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اگر آپ مناسب خوراک کا استعمال کریں' تو آپ کا جسم ٹھیک ہو جائے گا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسّی سال ہو چکے ہیں' میں نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور اب تم یہ چاہتے ہو کہ جب میری عمر کا صرف اتنا حصہ باقی رہ گیا ہے جتنی گدھے کی پیاس ہوتی ہے' تو میں سیر ہو کر کھانا کھایا کروں۔

20631 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، قَالَ: سَاَلَ حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ: اَلَا نَبْنِيْ لَكَ مَسْكَنًا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: لِمَ؟ اَتَجْعَلُنِيْ مَلِكًا، اَمْ تَبْنِيْ لِيْ مِثْلَ دَارِكَ الَّتِيْ بِالْمَدَائِنِ؟، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ نَبْنِيْ لَكَ بَيْتًا مِّنْ قَصَبٍ وَنُسَقِّفُهُ بِالْبُوْرِيِّ، اِذَا قُمْتَ كَادَ اَنْ يُّصِيبَ رَاْسَكَ، وَاِذَا نِمْتَ كَادَ اَنْ يُّصِيبَ طَرَفَيْكَ، قَالَ: كَاَنَّكَ كُنْتَ فِيْ نَفْسِيْ

✸✸ یزید بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا ہم آپ کے لئے ایک رہائش گاہ نہ بنا دیں؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ کیا تم مجھے بادشاہ بنانا چاہتے ہو؟ یا تم میرے لیے اس طرح کا مکان تعمیر کرو گے' جس طرح کا تمہارا مدائن میں ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ہم آپ کے لیے نرکل (یعنی بانس) سے گھر بنائیں گے اور بوری کے ذریعے اس کی چھت بنا دیں گے کہ جب آپ کھڑے ہوں گے' تو وہ آپ کے سر کے ساتھ لگ رہی ہوگی' اور جب آپ سوئیں گے' تو آپ کے پہلو (اس گھر کی دیواروں) سے لگنے کے قریب ہوں گے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو یوں ہو' جیسے میرے من میں موجود تھے (یعنی میری بھی یہ خواہش تھی کہ میرا گھر اتنا چھوٹا سا ہو)۔

20632 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: بَكَى سَلْمَانُ عِنْدَ مَوْتِهٖ، فَقِيْلَ لَهٗ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَهِدَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا وَّقَالَ: اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ فِي الدُّنْيَا مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ، فَاَنَا اَخْشٰى اَنْ اَكُوْنَ قَدْ فَرَّطْتُ

✸✸ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنی موت کے قریب رونے لگے' اُن سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک عہد لیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

"تم میں سے کسی ایک کے لئے دنیا میں اتنی چیزیں کافی ہیں جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے"۔

(پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں نے افراط سے کام لیا ہے۔

20633 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مَّيْمُوْنٍ، قَالَ: كُسِرَتْ قَلُوصٌ لِابْنِ عُمَرَ، فَاَمَرَ بِهَا فَنُحِرَتْ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ النَّاسَ قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ اَوْ غَيْرُهُ: لَيْسَ عِنْدَنَا خُبْزٌ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكَ، يَاْكُلُوْنَ مِنْ هٰذَا الْعَرَقِ، وَيَحْسُونَ مِنْ هٰذَا الْمَرَقِ

✵✵ میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اونٹنی کمزور ہوگئی ان کے حکم کے تحت اس اونٹنی کو ذبح کر دیا گیا پھر انہوں نے فرمایا: لوگوں کو بلاؤ تو نافع نے یا شاید کسی اور نے یہ کہا: ہمارے پاس روٹیاں نہیں ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے لوگ اس کا گوشت کھالیں گے اور شوربہ پی لیں گے۔

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ

باب: موت کی آرزو کرنا

20634 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُ الْمَوْتَ، اِمَّا مُحْسِنٌ فَيَزْدَادُ اِحْسَانًا، وَاِمَّا مُسِيءٌ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو اس کی اچھائی میں اضافہ ہوگا اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا تو ہوسکتا ہے وہ رجوع کرلے"۔*

20635 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ: غَدَوْتُ عَلٰى خَبَّابٍ اَعُوْدُهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيْ دِرْهَمٌ، وَاِنَّ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا، وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ، لَقَدْ طَالَ وَجَعِيْ هٰذَا

✵✵ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے گیا وہ بیمار تھے انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میرے پاس کوئی درہم نہیں ہوتا تھا اور اب گھر کے کنارے میں 40 ہزار درہم رکھے ہوئے ہیں اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (309/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (104/9) اس روایت کے ایک راوی معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''تم میں سے کوئی ایک موت کی آرزو نہ کرے''۔
تو میں نے اُس کی آرزو کر لینی تھی کیونکہ میری یہ بیماری طویل ہو چکی ہے۔

20636 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُ، فَاِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ اَمَلُهُ وَعَمَلُهُ، وَاِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ اِلَّا خَيْرًا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''تم میں سے کوئی ایک موت کی آرزو نہ کرے اور اس کے آنے سے پہلے اس کے بارے میں دعا نہ کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی ایک شخص مرجاتا ہے تو اس کی امید (شاید زندگی مراد ہے) اور اس کا عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور مومن کی عمر صرف بھلائی میں اضافہ کرتی ہے''۔ *

20637 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ سَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُوْنِی، وَمَلَلْتُهُمْ وَمَلُّوْنِی، فَاَرِحْنِیْ مِنْهُمْ وَاَرِحْهُمْ مِنِّی، مَا يَمْنَعُ اَشْقَاكُمْ اَنْ يَّخْضِبَهَا بِدَمٍ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰی لِحْيَتِهِ

✵✵ عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دینے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
''اے اللہ! میں ان سے تھک چکا ہوں اور یہ مجھ سے تھک چکے ہیں میں ان سے اکتاہٹ کا شکار ہو چکا ہوں اور یہ مجھ سے اکتاہٹ کا شکار ہو چکے ہیں تو مجھے ان سے راحت نصیب کر دے اور انہیں میرے حوالے سے راحت نصیب کر دے (پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا:) تم میں سے سب سے زیادہ بدنصیب شخص کے لئے کیا چیز رکاوٹ ہے کہ وہ اس کو خون سے رنگین کر دے؟''۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنی داڑھی پر رکھ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

20638 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: رَصَدْتُ عُمَرَ لَيْلَةً فَخَرَجَ اِلَى الْبَقِيعِ وَذٰلِكَ فِی السَّحَرِ، فَاتَّبَعْتُهُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْبَقِيعِ فَصَلّٰى، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّی، وَضَعُفَتْ قُوَّتِی، وَخَشِيتُ الْاِنْتِشَارَ مِنْ رَعِيَّتِی، فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ وَلَا مَلُوْمٍ، فَمَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى اَصْبَحَ

✵✵ سعید بن عاص بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گھات میں بیٹھا رہا سحری کے وقت وہ جنت البقیع کی طرف گئے میں ان کے پیچھے گیا وہ تیزی سے چل رہے تھے میں نے بھی تیزی سے چلنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ جنت البقیع

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2682) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (316/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

تک پہنچ گئے' وہاں انہوں نے نماز ادا کی' پھر انہوں نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور یہ کہا:

''اے اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' میری قوت کمزور ہوگئی ہے' مجھے اپنی رعایا کی طرف سے انتشار کا اندیشہ ہے' تو' تو مجھے اپنی طرف بلالے' ایسی حالت میں کہ میں عاجز نہ ہوؤں' اور قابل ملامت نہ ہوؤں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: صبح صادق ہونے تک وہ مسلسل یہی دعا کرتے رہے۔

20639 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ عُمَرُ بِالْبَطْحَاءِ جَمَعَ كَوْمَةً مِنْ بَطْحَاءَ، ثُمَّ بَسَطَ عَلَيْهَا اِزَارَهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، كَبِرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَضَعُفَتْ قُوَّتِي، وَخَشِيتُ الِانْتِشَارَ مِنْ رَعِيَّتِي، فَاقْبِضْنِي اِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ وَلَا مُضَيِّعٍ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، حَسِبْتُهُ قَالَ: فَمَا انْسَلَخَ الشَّهْرُ حَتّٰى مَاتَ

✵✵ زہری نے' سعید بن میتب' یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ''بطحاء'' میں پڑاؤ کیا' تو انہوں نے ''بطحاء'' میں سے کومہ (مٹی' یا ریت کے بلند حصے کو کہتے ہیں) جمع کیے' پھر ان پر اپنی چادر بچھائی اور پھر لیٹ گئے' انہوں نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' میری قوت کم ہوگئی ہے' مجھے اپنی رعایا کی طرف سے انتشار کا اندیشہ ہے' تو مجھے اپنی طرف بلالے' ایسی حالت میں کہ میں عاجز نہ ہوؤں' اور نہ ہی ضائع کرنے والا ہوؤں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے' میرا خیال ہے' راوی نے یہ بات بھی بیان کی ہے: پھر وہ مہینہ گزرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہوگیا۔

20640 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص کسی لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے' موت کی آرزو نہ کرے''۔

بَابُ الْكَرَمِ وَالْحَسَبِ

باب: کرم اور حسب کا تذکرہ

20641 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّنَا اَكْرَمُ؟ قَالَ: اَتْقَاكُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا هُوَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالُوْا: اِنَّمَا نَعْنِيْ فِيمَا بَيْنَنَا، قَالَ: النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ

اِذَا فَقِهُوا

✸✸ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے‘ سب سے زیادہ کریم (یعنی معزز) کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں‘ سب سے زیادہ پرہیزگار ہو‘ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ جو دنیا میں ہو‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام بن حضرت یعقوب علیہ السلام بن حضرت اسحاق علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام‘ لوگوں نے عرض کی: ہم آپس میں مراد لے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ معادن کی طرح ہوتے ہیں‘ تم میں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے‘ وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے‘ جبکہ وہ (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔

20642 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ اَنْ يَغْلِبَ عَلَى النَّاسِ - اَوْ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ - لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ، وَاَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيْمَيْنِ قَالَ مَعْمَرٌ: فَقَالَ رَجُلٌ لِلزُّهْرِيِّ: مَا كَرِيْمَيْنِ؟ قَالَ: شَرِيفَيْنِ مُوْسِرَيْنِ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ آلِ الْعِرَاقِ: كَذَبَ، كَرِيْمَيْنِ تَقِيَّيْنِ صَالِحَيْنِ

✸✸ زہری نے‘ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب ایسا ہوگا‘ بیوقوف‘ جو بیوقوف کا بچہ ہوگا‘ وہ لوگوں پر (راوی کو شک ہے‘ یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اس معاملے پر (یعنی حکومت پر) غالب آجائے گا‘ اور لوگوں میں سب سے زیادہ فضیلت وہ مومن رکھتا ہے‘ جو دو معزز افراد کے درمیان ہو (یعنی جو دو معزز ماں باپ کی اولاد ہو)“۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زہری سے دریافت کیا: دو معزز افراد سے مراد کیا ہے؟ زہری نے جواب دیا: وہ دونوں شریف اور خوشحال ہوں‘ راوی کہتے ہیں: تو اہل عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: انہوں نے (یعنی زہری نے) غلط کہا ہے‘ دو معزز افراد سے مراد‘ وہ دو لوگ ہیں‘ جو پرہیزگار اور نیک ہوں۔

بَابُ اَبْوَابِ السُّلْطَانِ

باب: سلطان (یعنی حکمران) کے دروازوں کا تذکرہ

20643 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَمَوَاقِفَ الْفِتَنِ، قِيلَ: وَمَا مَوَاقِفُ الْفِتَنِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَبْوَابُ الْاُمَرَاءِ يَدْخُلُ اَحَدُكُمْ عَلَى الْاَمِيْرِ، فَيُصَدِّقُهُ بِالْكَذِبِ، وَيَقُوْلُ لَهُ مَا لَيْسَ فِيْهِ

✸✸ عمارہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتنوں کے مقامات سے بچ کے رہو! اُن سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبداللہ! فتنوں کے مقامات سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اُمراء کے دروازے‘ تم میں سے کوئی

ایک شخص امیر کے پاس جاتا ہے اور کسی جھوٹ کے بارے میں اس کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے لئے ایسی باتیں کہتا ہے جو اس میں نہیں ہوتی ہیں۔

20644 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ عَلٰى اَبْوَابِ السُّلْطَانِ فِتَنًا كَمَبَارِكِ الْاِبِلِ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، لَا تُصِيبُوْنَ مِنْ دُنْيَاهُمْ اِلَّا اَصَابُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ مِثْلَهُ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''حکمران کے دروازوں پر فتنے ہیں' جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم اُن سے جتنی بھی دنیا حاصل کرتے ہو' وہ تم سے اتنا ہی دین لے لیتے ہیں''۔

20645 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَسْقُفًا مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ يُكَلِّمُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، احْذَرْ قَاتِلَ الثَّلَاثَةِ، قَالَ عُمَرُ: وَيْلَكَ، وَمَا قَاتِلُ الثَّلَاثَةِ؟، قَالَ: الرَّجُلُ يَاْتِىْ اِلَى الْاِمَامِ بِالْكَذِبِ فَيَقْتُلُ الْاِمَامُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، يُحَدِّثُ هٰذَا الْكَذِبَ فَيَكُوْنُ قَدْ قَتَلَ نَفْسَهُ وَصَاحِبَهُ وَاِمَامَهُ

❊❊ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے اہل نجران کے ایک پادری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے سنا' وہ یہ کہہ رہا تھا: اے امیر المؤمنین! تین کے قاتل سے بچ کے رہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تین کے قاتل سے مراد کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ شخص' جو حکمران کے پاس جھوٹی بات (یعنی اطلاع) لے کر آتا ہے اور حکمران اُس اطلاع کی وجہ سے کسی کو قتل کر دیتا ہے' تو اس شخص نے جھوٹی بات بیان کی' جس کے نتیجے میں' اُس نے خود کو' اس (مقتول) شخص کو اور اُس حکمران کو قتل کروا دیا۔

بَابٌ فِىْ ذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

20646 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مِيْنَاءَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ وَفْدِ الْجِنِّ، قَالَ: فَتَنَفَّسَ فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نُعِيَتْ اِلَىَّ نَفْسِىْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَنْ؟، قُلْتُ: اَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: فَسَكَتَ، (ص:318) ثُمَّ مَضٰى سَاعَةً، ثُمَّ تَنَفَّسَ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: نُعِيَتْ اِلَىَّ نَفْسِىْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَنْ؟، قُلْتُ: عُمَرُ، قَالَ: فَسَكَتَ، ثُمَّ مَضٰى سَاعَةً ثُمَّ تَنَفَّسَ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: نُعِيَتْ اِلَىَّ نَفْسِىْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَنْ؟، قُلْتُ: عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ: اَمَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَئِنْ اَطَاعُوْهُ لَيَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اَجْمَعِيْنَ اَكْتَعِيْنَ

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنات کے وفد کی حاضری والی رات' میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ نے گہرا سانس لیا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میرے انتقال کی اطلاع دے دی گئی ہے' میں نے عرض کی: پھر آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کی: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر کچھ وقت گزر گیا' پھر آپ نے گہرا سانس لیا' میں نے عرض کی: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میرے انتقال کی اطلاع دے دی گئی ہے' میں نے عرض کی: آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس کو؟ میں نے عرض کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر کچھ وقت گزر گیا' پھر آپ نے گہرا سانس لیا' میں نے عرض کی: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میرے انتقال کی اطلاع دے دی گئی ہے' میں نے عرض کی: آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس کو؟ میں نے عرض کی: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر وہ لوگ اُس کی اطاعت کر لیں' تو وہ سب' سارے کے سارے' ضرور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

20647 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ اثْنَانِ: مُحِبٌّ مُطْرٍ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میرے بارے میں' دو قسم کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' محبت کرنے والا ایسا شخص جو (حد سے) بڑھا دے' اور بغض رکھنے والا ایسا شخص' جو جھوٹی بات منسوب کرے"۔

بَابُ تَمَنِّي الرَّجُلِ مَوْتَ اَهْلِهِ

باب: آدمی کا' اپنے اہل خانہ کی موت کی آرزو کرنا

20648 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ: مَا اَهْلُ بَيْتٍ وَلَا اَهْلُ بَيْتٍ مِّنَ الْجِعْلَانِ، بِاَحَبَّ اِلَيَّ مَوْتًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي، وَاِنِّيْ لَاُحِبُّهُمْ كَمَا يُحِبُّ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ، وَمَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اِبِلٍ وَاَسْقِيَةٍ

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"کسی بھی گھرانے کے لوگ' یہاں تک کہ جعلان (نامی کیڑے) کے گھر والوں کا مرجانا' میرے نزدیک اپنے اہل خانہ کے مرجانے سے زیادہ محبوب نہیں' ہے' حالانکہ میں ان کے ساتھ اس طرح محبت کرتا ہوں' جس طرح کوئی شخص' اپنی اولاد کے ساتھ محبت کرتا ہے' اور میں اپنے بعد' جو کچھ چھوڑ کے جاؤں گا' اُن میں سے میرے نزدیک کوئی چیز اونٹ اور مشکیزوں سے زیادہ محبوب نہیں ہے"۔

بَابٌ الْاِمَامُ رَاعٍ

باب: حکمران، نگران ہوتا ہے

20649 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، فَالْاِمَامُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى مَالِ زَوْجِهَا، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم سب نگران ہو (اور تم میں سے ہر ایک سے) اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' حکمران لوگوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' آدمی اپنے اہلخانہ کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے مال کی نگران ہے' اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اسے اس بارے میں حساب لیا جائے گا' خبردار! تم سب نگران ہو اور سب سے حساب لیا جائے گا''۔*

20650 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ ذِىْ رَعِيَّةٍ فِيْمَا اسْتَرْعَاهُ، اَقَامَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ اَضَاعَهُ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيُسْاَلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس چیز کے بارے میں حساب لے گا' جس کا اس نے اسے نگران بنایا تھا' کہ کیا اس نے ان لوگوں کے بارے میں اللہ کے حکم کو قائم رکھا تھا؟ یا اسے ضائع کر دیا تھا؟ یہاں تک کہ آدمی سے اس کے اہل خانہ کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

20651 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: دَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ، عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يُحِطْ مِنْ وَّرَائِهَا بِالنَّصِيحَةِ، وَمَاتَ وَهُوَ لَهَا غَاشٌّ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ: فَقَالَ لَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَهَلَّا قَبْلَ الْيَوْمِ، قَالَ: لَا، وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّىْ اَقُوْمُ مِنْ مَّرَضِىْ هٰذَا مَا حَدَّثْتُكَ بِهٖ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زیاد' حضرت معقل بن یسار کے پاس آیا' جو بیمار تھے' حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

---

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (34/7) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (1829) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (5/2) اس روایت کے ایک راوی' ایوب کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''جس کو اللہ تعالیٰ رعایا کا نگران بنائے اور وہ شخص ان سب کی خیر خواہی نہ کرے اور ایسی حالت میں مر جائے کہ وہ رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم میں داخل کر دے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبیداللہ نے حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے آج کے دن سے پہلے یہ روایت کیوں بیان نہیں کی؟ تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ میں اس بیماری سے ٹھیک ہو جاؤں گا تو میں نے تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کرنی تھی۔

20652 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُكْرِهَ عَلٰى عَمَلٍ اُعِينَ عَلَيْهِ، وَمَنْ طَلَبَ عَمَلًا وُكِّلَ اِلَيْهِ

✸✸ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو کسی کام پر مجبور کر دیا جائے' تو اس حوالے سے اس کی مدد کی جائے گی' اور جو شخص کوئی کام (یعنی سرکاری ذمہ داری) خود طلب کرے' اُسے اس کے سپرد کر دیا جائے گا''۔

20653 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى بِلَالِ بْنِ اَبِى بُرْدَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَحَدَّثَهُ الْحَسَنُ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَسْتَعْمِلُهُ فَقَالَ: خِرْ لِى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اجْلِسْ

✸✸ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حسن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بلال بن ابو بردہ کے پاس آئے' جو بیمار تھے' تو حسن نے انہیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بلایا' تاکہ اسے عامل مقرر کریں' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے کوئی صورت تجویز کر دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھے رہو! (یعنی یہ ذمہ داریاں نہ سنبھالو)۔

20654 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ: لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ تُعْطَهَا عَنْ مَّسْاَلَةٍ تُوَكَّلْ اِلَيْهَا، وَاِنْ تُعْطَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ تُعَنْ عَلَيْهَا

✸✸ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تم امارت نہ مانگنا' کیونکہ اگر یہ مانگنے پر تمہیں دی گئی' تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر یہ مانگے بغیر تمہیں دی گئی تو اس کے حوالے سے تمہاری مدد کی جائے گی''۔

20655 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَّلِىَ مِنْ اَمْرِ السُّلْطَانِ شَيْئًا، فَفَتَحَ بَابَهُ لِذِى الْحَاجَةِ، وَالْفَاقَةِ، وَالْفَقْرِ، يَفْتَحُ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِحَاجَتِهِ وَفَاقَتِهِ، وَفَقْرِهِ، وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِى الْحَاجَةِ، وَالْفَاقَةِ، وَالْفَقْرِ، اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ

السَّمَاءِ دُوْنَ حَاجَتِهٖ، وَفَاقَتِهٖ، وَفَقْرِهٖ

✵✵ حرام بن معاویہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص، کسی حکومتی عہدے کے حوالے سے کسی کام کا نگران بنے' اور اپنے دروازے کو حاجت مندوں' فاقہ کشوں اور غریبوں کے لئے کھولے رکھے' اللہ تعالیٰ اس کی حاجت' اس کے فاقہ اور اس کے فقر کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے گا' اور اگر وہ حاجت مندوں' فاقہ کشوں اور غریبوں کے لیے' اپنا دروازہ بند رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت' اس کے فاقہ' اور اس کے فقر کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دے گا''۔

20656 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بَعْضِ الطَّائِيِّيْنَ، عَنْ رَافِعِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ، قَالَ: صَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ فِيْ غَزَاةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا رَجَانَ مِنَ النَّاسِ تَفَرُّقٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنَّ رَجُلًا صَحِبَكَ مَا صَحِبَكَ، ثُمَّ فَارَقَكَ لَمْ يُصِبْ مِنْكَ خَيْرًا لَقَدْ حَسُنَ فِيْ نَفْسِهٖ، فَاَوْصِنِيْ وَلَا تُطَوِّلْ عَلَيَّ فَاَنْسٰى، قَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، اَقِمِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ لِوَقْتِهَا، وَاَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُكَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَحُجَّ الْبَيْتَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْهِجْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ حَسَنٌ، وَاَنَّ الْجِهَادَ فِي الْهِجْرَةِ حَسَنٌ، وَلَا تَكُوْنَنَّ اَمِيْرًا قُلْتُ: اَمَّا قَوْلُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فَهٰذَا كُلُّهُ حَسَنٌ قَدْ عَرَفْتُهُ، وَاَمَّا قَوْلُكَ لَا اَكُوْنُ اَمِيْرًا، وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّ خِيَارَكُمُ الْيَوْمَ اُمَرَاؤُكُمْ، قَالَ: اِنَّكَ قُلْتَ لِيْ: لَا تُطَوِّلْ عَلَيَّ، وَهٰذَا حِيْنُ اُطَوِّلُ عَلَيْكَ، اِنَّ هٰذِهِ الْإِمَارَةَ الَّتِيْ تَرَى الْيَوْمَ يَسِيْرَةً، قَدْ اَوْشَكَتْ اَنْ تَفْشُوَ وَتَفْسَدَ حَتّٰى يَنَالَهَا مَنْ (ص:322) لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ، وَاِنَّهُ مَنْ يَكُنْ اَمِيْرًا، فَاِنَّهُ مِنْ اَطْوَلِ النَّاسِ حِسَابًا، وَاَغْلَظِهٖ عَذَابًا، وَمَنْ لَا يَكُنْ اَمِيْرًا، فَاِنَّهُ مِنْ اَيْسَرِ النَّاسِ حِسَابًا، وَاَهْوَنِهٖ عَذَابًا، لِاَنَّ الْاُمَرَاءَ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ ظُلْمِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاِنَّمَا يَخْفِرُ اللّٰهَ، اِنَّمَا هُمْ جِيْرَانُ اللّٰهِ وَعُوَّادُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَتُصَابُ شَاةُ جَارِهٖ - اَوْ بَعِيْرُ جَارِهٖ - فَيَبِيْتُ وَارِمَ الْعَضَلِ، فَيَقُوْلُ: شَاةُ جَارِيْ، وَبَعِيْرُ جَارِيْ، فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يَّغْضَبَ لِجِيْرَانِهٖ

✵✵ رافع خیر طائی بیان کرتے ہیں: میں' ایک جنگ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں' جب ہم واپس آ رہے تھے اور لوگوں کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کا وقت آیا' تو میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر! ایک شخص اتنا عرصہ آپ کے ساتھ رہا' پھر وہ آپ سے جدا ہونے لگا ہے' اور اسے آپ کی طرف سے کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوئی' وہ اپنی ذات میں اچھا ہے' تو آپ مجھے کوئی تلقین کیجیے' اور زیادہ طویل بات نہ بتائیے گا' ورنہ میں بھول جاؤں گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' اللہ تعالیٰ تم پر برکت نازل کرے' اللہ تعالیٰ تم پر برکت نازل کرے' تم فرض نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرو' تم اپنے مال کی زکوٰۃ خوشدلی سے ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو' بیت اللہ کا حج کرو' اور تم یہ بات جان لو! اسلام میں ہجرت کرنا اچھا ہے اور ہجرت میں جہاد اچھا ہے' اور تم امیر ہرگز نہ بننا' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر! جہاں تک نماز' روزے' زکوٰۃ'

حج، ہجرت اور جہاد کے بارے میں آپ کی بات کا تعلق ہے، تو یہ سب اچھی باتیں ہیں، جن سے میں واقف ہوں، لیکن جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ میں امیر نہ بنوں، تو اللہ کی قسم! مجھے یہ خیال آتا ہے کہ آپ لوگوں میں سے بہترین لوگ آج آپ لوگوں کے امیر ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ میں تمہیں زیادہ لمبی بات نہ بتاؤں، لیکن اب میں تمہیں تفصیل سے بات بتاتا ہوں:

''یہ امارت، جسے تم آج معمولی سمجھ رہے ہو، یہ عنقریب پھیل جائے گی اور خرابی کا شکار کرے گی، یہاں تک کہ وہ شخص اس کا نگران بنے گا، جو اس کا اہل نہیں ہوگا، اور جو شخص امیر بنے گا، تو اسے لوگوں میں سب سے زیادہ حساب دینا ہوگا، اور اسے سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا اور جو شخص، امیر نہیں بنے گا، تو اسے لوگوں میں سب سے زیادہ آسان حساب دینا ہوگا اور اس کا عذاب سب سے ہلکا ہوگا کیونکہ امراء، اہل ایمان پر سب سے زیادہ ظلم کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں، حالانکہ وہ لوگ (یعنی اہل ایمان) اللہ تعالیٰ کے پڑوسی اور اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اللہ کی قسم! اگر تم میں سے، کسی ایک شخص کے پڑوسی کی بکری، یا اس کے پڑوسی کا اونٹ پکڑ لیا جائے، تو وہ شخص ساری رات غصے میں رہتا ہے، اور کہتا ہے: میرے پڑوسی کی بکری، میرے پڑوسی کا اونٹ، تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی وجہ سے غضبناک ہو''۔

20657 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: هَلَكَ اَصْحَابُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى، وَلٰكِنْ عَلٰى مَنْ يَّهْلَكُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَعْلَمُ الْغَالِبُوْنَ الْعِقْدَ خَطَّ مَنْ يَّنْقُصُوْنَ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''رب کعبہ کی قسم! اصحابِ عقد ہلاکت کا شکار ہو گئے اور اللہ کی قسم! ان پر افسوس نہیں ہے بلکہ افسوس ان لوگوں پر ہے، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں اور وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے، عنقریب عقد پر غلبہ پانے والے لوگ نقص کرنے والوں کے خط کے بارے میں جان لیں گے''۔

20658 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَمِيْرًا عَلَى الْجَيْشِ قَالَ: اِنِّيْ لَاَبْعَثُ الرَّجُلَ وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ، وَلٰكِنَّهُ لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَيْقَظَ عَيْنًا، وَاَشَدَّ سَفَرًا، اَوْ قَالَ: مَكِيْدَةً

✵✵ حسن اور محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں ایک شخص کو بھجوا رہا ہوں، اور اس کو چھوڑ رہا ہوں، جو میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اس دوسرے کے مقابلے میں، زیادہ بیدار آنکھوں والا، زیادہ مضبوطی سے سفر کرنے والا (راوی کو شک ہے، یا شاید

یہ الفاظ ہیں:) زیادہ اچھا منصوبہ ساز ہے"۔

20659 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، فَقَدِمَ بِعَشَرَةِ آلَافٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اسْتَاْثَرْتَ بِهٰذِهِ الْاَمْوَالِ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، وَعَدُوَّ كِتَابِهِ، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَسْتُ عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَا عَدُوَّ كِتَابِهِ، وَلٰكِنِّي عَدُوُّ مَنْ عَادَاهُمَا، قَالَ: فَمِنْ اَيْنَ هِيَ لَكَ؟ قَالَ: خَيْلٌ لِي تَنَاتَجَتْ، وَغَلَّةُ رَقِيقٍ لِي، وَاَعْطِيَةٌ تَتَابَعَتْ عَلَيَّ فَنَظَرُوهُ، فَوَجَدُوهُ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، دَعَاهُ عُمَرُ لِيَسْتَعْمِلَهُ، فَاَبَى اَنْ يَعْمَلَ لَهُ، فَقَالَ: اَتَكْرَهُ الْعَمَلَ وَقَدْ طَلَبَ الْعَمَلَ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكَ يُوسُفُ؟ قَالَ: اِنَّ يُوسُفَ نَبِيٌّ ابْنُ نَبِيٍّ ابْنِ نَبِيٍّ، وَاَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ ابْنُ اُمَيْمَةَ اَخْشَى ثَلَاثًا وَاثْنَيْنِ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: اَفَلَا قُلْتَ: خَمْسًا؟ قَالَ: لَا، اَخْشَى اَنْ اَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَاَقْضِيَ بِغَيْرِ حُكْمٍ، وَيُضْرَبَ ظَهْرِي، وَيُنْتَزَعَ مَالِي، وَيُشْتَمَ عِرْضِي

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا گورنر مقرر کیا' وہ دس ہزار لے کر آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے اللہ کے دشمن! اور اس کی کتاب کے دشمن! کیا تم نے ان اموال کے حوالے سے ترجیحی سلوک کیا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں' اللہ کا دشمن نہیں ہوں' اور اس کی کتاب کا دشمن نہیں ہوں' بلکہ میں اُن کا دشمن ہوں' جو ان دونوں کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تو پھر یہ مال تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے پاس ایک گھوڑی تھی' جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا' اور میرے مہنگے غلام تھے اور اور سرکاری عطیات تھے' جو مسلسل مجھے ملتے رہے' جب لوگوں نے اس بارے میں تحقیق کی' تو انہوں نے اس صورتحال کو اسی طرح پایا' جس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا' تاکہ انہیں کسی جگہ کا گورنر مقرر کریں' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سرکاری ذمہ داریاں سرانجام دینے سے انکار کر دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم سرکاری ذمہ داریاں سرانجام دینے کو ناپسند کرتے ہو؟ جبکہ سرکاری ذمہ داریوں کی انجام دہی کو اس ہستی نے طلب کیا تھا' جو تم سے بہتر تھے اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت یوسف علیہ السلام نبی تھے' اور وہ ایک نبی کے صاحبزادے تھے' جو ایک نبی کے صاحبزادے تھے' اور میں' ابو ہریرہ ہوں' جو امیمہ کا بیٹا ہے' مجھے "تین اور دو" خدشات ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: تم نے "پانچ" کیوں نہیں کہا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے اس بات کا اندیشہ ہے' میں علم نہ ہونے کے باوجود بات کہہ دوں گا' اور فیصلہ صلح کرنے کی صلاحیت نہ رکھنے کے باوجود فیصلہ دے دوں گا' اور میری پشت پر ضرب لگائی جائے گی' اور میرا مال لے لیا جائے گا اور میری عزت کو برا کہا جائے گا"۔

20660 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَيْلٌ لِلْاُمَنَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّهُمْ كَانُوا مُعَلَّقِينَ بِذَوَائِبِهِمْ مِنَ الثُّرَيَّا، وَاَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا وَلُوا شَيْئًا قَطُّ

✵✵ معمر نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اُمناء کے لئے بربادی ہے اور عرفاء کے لئے بربادی ہے (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُنہیں ان کے بالوں کے ذریعے ثریا (نامی ستارے) کے ساتھ لٹکا دیا جاتا' لیکن وہ کسی ریاستی عہدے کے نگران نہ بنے ہوتے"۔

20661 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: لَمْ يُجْهِدِ الْبَلَاءُ مَنْ لَمْ يَتَوَلَّ يَتَامَى، اَوْ يَكُنْ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فِي اَمْوَالِهِمْ، اَوْ اَمِيرًا عَلَى رِقَابِهِمْ

✱✱ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے یا اُن کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: طاؤس فرماتے ہیں:

"وہ شخص' آزمائش برداشت نہیں کر سکے گا' جو یتیموں کا والی نہ بنا ہو یا لوگوں کے اموال کے بارے میں' اُن کے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ بنا ہو یا لوگوں کا امیر نہ بنا ہو"۔

20662 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ: اَلَّا تَرْكَبُوا بِرْذَوْنًا، وَلَا تَاْكُلُوا نَقِيًّا، وَلَا تَلْبَسُوا رَقِيقًا، وَلَا تُغْلِقُوا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ، فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوبَةُ، قَالَ: ثُمَّ شَيَّعَهُمْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْجِعَ قَالَ: اِنِّي لَمْ اُسَلِّطْكُمْ عَلَى دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا عَلَى اَعْرَاضِهِمْ، وَلَا عَلَى اَمْوَالِهِمْ، وَلٰكِنِّي بَعَثْتُكُمْ لِتُقِيمُوا بِهِمُ الصَّلَاةَ، وَتَقْسِمُوا فَيْئَهُمْ، وَتَحْكُمُوا بَيْنَهُمْ بِالْعَدْلِ، (ص:325) فَاِنْ اَشْكَلَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ، فَارْفَعُوهُ اِلَيَّ، اَلَا فَلَا تَضْرِبُوا الْعَرَبَ فَتُذِلُّوهَا، وَلَا تُجَمِّرُوهَا فَتَفْتِنُوهَا، وَلَا تَعْتَلُّوا عَلَيْهَا فَتَحْرِمُوهَا، جَرِّدُوا الْقُرْآنَ، وَاَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْطَلِقُوا وَاَنَا شَرِيكُكُمْ

✱✱ عاصم بن ابوالنجود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے اہلکاروں کو بھیجتے تھے' تو اُن پر یہ شرط عائد کرتے تھے' تم نے ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہونا ہے' اور تم نے چھنا ہوا آٹا نہیں کھانا ہے' اور تم نے باریک کپڑا نہیں پہننا ہے' اور تم نے لوگوں کی حاجت روائی کے حوالے سے' اپنے دروازے بند نہیں رکھنے ہیں' اگر تم نے ان میں سے کچھ کیا' تو تمہارے لیے سزا حلال ہو جائے گی' راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے ساتھ کچھ دور پیدل چلتے ہوئے جاتے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو یہ فرماتے تھے: میں' تمہیں مسلمانوں کے خونوں پر' یا ان کی عزتوں پر' یا ان کے اموال پر مسلط نہیں کر رہا ہوں' میں' تم لوگوں کو اس لیے بھیج رہا ہوں' تاکہ تم انہیں نماز پڑھاؤ' اور ان کا مال غنیمت تقسیم کرو' اور ان کے درمیان عدل کے مطابق فیصلے کرو' اگر تمہیں کسی چیز کے بارے میں مشکل پیش آتی ہے' تو اس کا معاملہ میرے سامنے پیش کرنا' خبردار! تم عربوں کی پٹائی نہ کرنا ورنہ یوں تم انہیں ذلت کا شکار کر دو گے' اور تم انہیں دور نہ کرنا ہے' ورنہ تم انہیں آزمائش میں مبتلا کر دو گے' ان پر جرمانہ عائد نہ کرنا' ورنہ تم انہیں محروم کر دو گے' قرآن کے متن کو الگ رکھنا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کم روایات نقل کرنا"۔

20663 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ الشَّامِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: خَيْرُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَيَدْعُونَ لَكُمْ، وَشَرُّ اُمَرَائِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ

وَيَلْعَنُوْنَكُمْ

٭٭ عثمان بن زفر شامی نے'مرفوع روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تمہارے امراء میں' سب سے بہتر وہ ہیں' جن سے تم محبت رکھو' اور وہ تم سے محبت رکھیں' تم اُن کے لئے دعا کرو' اور وہ تمہارے لیے دعا کریں' اور تمہارے امراء میں' سب سے برے وہ ہیں' جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں' تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں''۔

20664 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ مَعْمَرٌ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ - قَالَ: الْمُقْسِطُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ بِمَا اَقْسَطُوا فِي الدُّنْيَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''دنیا میں' انصاف کرنے والے' قیامت کے دن' رحمٰن کے سامنے' موتیوں سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے دنیا میں انصاف کیا ہوگا''۔

20665 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: اَرَاَيْتُمْ اِنِ اسْتَعْمَلْتُ عَلَيْكُمْ خَيْرَ مَنْ اَعْلَمُ، وَاَمَرْتُهُ بِالْعَدْلِ، اَقَضَيْتُ مَا عَلَيَّ؟، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَا، حَتّٰى اَنْظُرَ فِي عَمَلِهِ، اَعَمِلَ مَا اَمَرْتُهُ اَمْ لَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں تم پر ایسے شخص کو عامل مقرر کروں' جو میرے علم کے مطابق سب سے بہتر ہو اور اسے عدل کرنے کا حکم دوں' تو کیا میں نے اپنی ذمہ داری سرانجام دیدی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! (یعنی میری ذمہ داری اس وقت تک پوری نہیں ہوگی) جب تک میں اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ وہ کیا طرزِ عمل اختیار کر رہا ہے؟ میں نے اُسے جو ہدایت کی ہے کہ وہ اس پر عمل کر رہا ہے' یا نہیں؟''۔

20666 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: لَمَّا دَفَنَ عُمَرُ، اَبَا بَكْرٍ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ قَدِ ابْتَلَانِيْ بِكُمْ، وَابْتَلَاكُمْ بِيْ، وَخَلَفْتُ بَعْدَ صَاحِبِيْ، وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يَحْضُرُنِيْ شَيْءٌ مِنْ اُمُوْرِكُمْ، وَلَا يَغِيبُ عَنِّيْ مِنْهَا شَيْءٌ، فَآلُوْا فِيْهَا عَنْ اَهْلِ الْاَمَانَةِ وَالْاِجْزَاءِ قَالَ: فَمَا زَالَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى مَضَى

٭٭ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا' تو وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے حوالے سے مجھے آزمائش میں مبتلا کیا ہے اور میرے حوالے سے تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا ہے میں اپنے پیشرو کے بعد خلیفہ بنا ہوں اللہ کی قسم! تمہارے امور میں سے جو بھی چیز میرے سامنے ہوئیا اُن میں سے جو بھی چیز میرے سامنے نہ ہو تو میں اس کے بارے میں امانتدار اور موزوں فرد (کو سرکاری ذمہ داری سونپنے) کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا''۔

20667 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا تُمَكِّنْ اُذُنَيْكَ صَاحِبَ هَوًى، فَيُمْرِضَ قَلْبَكَ، وَلَا تُجِيْبَنَّ اَمِيْرًا، وَاِنْ دَعَاكَ لِتَقْرَاَ عِنْدَهُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ، فَاِنَّكَ لَا تَخْرُجُ مِنْ عِنْدَهُ اِلَّا شَرًّا مِمَّا دَخَلْتَ عَلَيْهِ

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ مسلسل ایسے ہی رہے یہاں تک کہ وہ (دنیا سے) رخصت ہو گئے۔

✵✵ معمر نے اُس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''تم اپنے کان نفسانی خواہشات کے پیروکار کی طرف نہ لگاؤ ورنہ وہ تمہارے دل کو بیمار کر دے گا اور تم امیر (یعنی حکمران) کے بلاوے پر نہ جانا خواہ وہ تمہیں اس لیے بلا رہا ہو کہ تم اس کے سامنے قرآن کی کوئی سورت تلاوت کرو کیونکہ جب تم اس کے پاس سے نکلو گے تو اس سے زیادہ بری حالت میں ہو گے جس حالت میں تم اس کے پاس گئے تھے''۔

20668 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ لِرَجُلٍ: لَا تَكُوْنَنَّ شُرْطِيًّا، وَلَا عَرِيْفًا

✵✵ سعید جریری بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: تم ''شرطی'' (یعنی کوتوال) یا ''عریف'' (یعنی سرکاری عہدے دار) نہ بننا۔

20669 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: اِنَّ ابْنَ هُرْمُزَ ظَلَمَنِي، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّا نَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِى التَّوْرَاةِ: اَنَّ الْاِمَامَ لَا يَشْرَكُ فِيْ ظُلْمٍ وَلَا جَوْرٍ حَتّٰى يُرْفَعَ اِلَيْهِ، فَاِذَا رُفِعَ اِلَيْهِ فَلَمْ يُغَيِّرْ شَرِكَ فِي الْجَوْرِ وَالظُّلْمِ، قَالَ: فَفَزِعَ لَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَاَرْسَلَ اِلٰى ابْنِ هُرْمُزَ فَنَزَعَهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک یہودی عبدالملک کے پاس آیا یہودی نے اس سے کہا: ابن ہرمز نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے عبدالملک نے اس کی طرف توجہ نہیں دی پھر دوسری مرتبہ ایسا ہوا پھر تیسری مرتبہ ایسا ہوا لیکن عبدالملک نے اس کی طرف توجہ نہیں دی تو یہودی نے کہا: ہم اللہ کی کتاب (یعنی تورات) میں یہ بات پاتے ہیں: حکمران ظلم اور زیادتی میں شراکت دار نہیں ہوتا جب تک معاملہ اس کے سامنے پیش نہیں ہوتا جب معاملہ اس کے سامنے پیش ہو جائے اور وہ اس کو تبدیل (یعنی ٹھیک) نہ کرے تو وہ اس زیادتی اور ظلم میں شراکت دار ہو جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو عبدالملک اس بات پر پریشان ہو گیا' اور اس نے ابن ہرمز کی طرف پیغام بھیج کر اُسے (اس کے عہدے سے) ہٹا دیا۔

20670 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِىْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: مَثَلُ الْإِمَامِ كَمَثَلِ عَيْنٍ عَظِيْمَةٍ صَافِيَةٍ طَيِّبَةِ الْمَاءِ، يَجْرِىْ مِنْهَا اِلٰى نَهْرٍ عَظِيْمٍ، فَيَخُوضُ النَّاسُ النَّهْرَ، فَيُكَدِّرُوْنَهُ وَيَعُوْدُ عَلَيْهِ صَفْوُ الْعَيْنِ، قَالَ: فَاِذَا كَانَ الْكَدَرُ مِنْ قِبَلِ الْعَيْنِ فَسَدَ النَّهْرُ، قَالَ: وَمَثَلُ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ كَمَثَلِ فُسْطَاطٍ، لَا يَسْتَقِلُّ اِلَّا بِعَمُوْدٍ، وَلَا يَقُوْمُ الْعَمُوْدُ اِلَّا بِاَطْنَابٍ - اَوْ قَالَ: اَوْتَادٍ، فَكُلَّمَا نُزِعَ وَتَدٌ ازْدَادَ الْعَمُوْدُ وَهْنًا، وَلَا يَصْلُحُ النَّاسُ اِلَّا بِالْإِمَامِ، وَلَا يَصْلُحُ الْإِمَامُ اِلَّا بِالنَّاسِ

✵✵ ابومسلم خولانی بیان کرتے ہیں:

''حکمران کی مثال' بڑے صاف چشمے کی مانند ہے' جس کا پانی پاکیزہ ہو' اور اس میں سے نکل کر ایک بڑی نہر کی طرف جاتا ہو' اور لوگ اس نہر میں غوطہ لگائیں اور اس پانی کو گدلا کر دیں' لیکن پھر چشمے کا مزید صاف پانی اس نہر میں آ جائے' لیکن اگر گدلا پن چشمے کی طرف سے ہوگا' تو پھر نہر خراب ہو جائے گی' انہوں نے یہ بھی فرمایا: حکمران اور لوگوں کی مثال' ایک خیمے کی مانند ہے' جو ستونوں کے بغیر کھڑا نہیں ہو سکتا' اور ستون' رسیوں (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کیلوں کے بغیر کھڑے نہیں ہو سکتے' جب بھی ایک کیل الگ کیا جاتا ہے' تو ستون کمزور ہو جاتا ہے' تو لوگ' صرف حکمران کے ساتھ ہی ٹھیک رہتے ہیں اور حکمران' صرف لوگوں کے ساتھ ہی ٹھیک رہتے ہیں''۔

20671 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْإِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہنسا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (حالانکہ) اُن کے دلوں میں موجود ایمان' پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔

20672 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشْرٍ، اللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں' دس افراد سے کوئی حدیث سنتا ہوں' جس کے الفاظ میں اختلاف ہوتا ہے' لیکن مفہوم ایک ہی ہوتا ہے۔

بَابُ الْقُضَاةِ

باب: قاضیوں کا تذکرہ

20673 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ قُضَاةُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ: عُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَكَانَ قَضَاءُ عُمَرَ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَالْاَشْعَرِيِّ يُوَافِقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَكَانَ يَاْخُذُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَكَانَ قَضَاءُ عَلِيٍّ، وَاُبَيٍّ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُّشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَاْخُذُ مِنْ بَعْضٍ، قَالَ: وَكَانَ زَيْدٌ يَاْخُذُ مِنْ عَلِيٍّ، وَاُبَيٍّ مَا بَدَا لَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب میں سے 'قاضی حضرات' چھ تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا فیصلہ' ایک دوسرے کے موافق ہوتا تھا' اور یہ حضرات ایک دوسرے کا قول بھی اختیار کر لیتے تھے' جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فیصلہ' ایک دوسرے کے مشابہ ہوتا تھا' اور یہ ایک دوسرے کا قول اختیار کر لیتے تھے۔

قتادہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: حضرت زید رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' یا حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے قول میں سے' جو اُنہیں مناسب لگتا تھا' اُس کو اختیار کر لیتے تھے۔

20674 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ - رَجُلٍ مِّنْ آلِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ - اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ قَعَدَ فِىْ بَيْتِهٖ حَزِيْنًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَاَقْبَلَ عَلٰى عُمَرَ يَلُوْمُهُ، وَقَالَ: اَنْتَ كَلَّفْتَنِىْ هٰذَا، وَشَكَا اِلَيْهِ الْحُكْمَ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْوَالِىَ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ الْحُكْمَ فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ، قَالَ: فَكَاَنَّهُ سَهَّلَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ حَدِيْثُ عُمَرَ

✵✵ موسیٰ بن ابراہیم نے' آل ابوربیعہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا' تو وہ اپنے گھر میں غمگین ہو کر بیٹھ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے' تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر انہیں ملامت کرنے لگے اور یہ کہا: تم نے مجھے یہ پابندی دلوائی ہے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ شکایت کی کہ انہیں لوگوں کے درمیان فیصلہ بھی دینا ہو گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں؟ کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''والی (یعنی حکمران' یا قاضی) جب اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے' تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے' اور جب وہ اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے' تو اسے ایک اجر ملتا ہے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ حدیث بیان کرنے پر' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سہولت محسوس ہوئی۔

20675 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضٍ اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فِى النَّارِ، وَقَاضٍ رَاَى الْحَقَّ فَقَضٰى بِغَيْرِهٖ فِى النَّارِ، وَقَاضٍ اجْتَهَدَ فَاَصَابَ فِى الْجَنَّةِ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک وہ قاضی' جو اجتہاد کرے اور غلطی کرے' وہ جہنم میں جائے گا' ایک وہ قاضی' جو حق کو دیکھ لے اور اس کے مطابق فیصلہ نہ دے' وہ بھی جہنم میں جائے گا' اور ایک وہ قاضی' جو اجتہاد کرے اور ٹھیک فیصلہ دے' وہ جنت میں جائے گا''۔

20676 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلَى اَبِي مُوسَى: اِيَّاكَ وَالضَّجْرَةَ، وَالْغَضَبَ، وَالْغَلَقَ، وَالتَّاذِّيَ بِالنَّاسِ عِنْدَ الْخُصُومَةِ، قَالَ: وَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَلَّا يَقْضِيَ اِلَّا اَمِيرٌ، فَاِنَّهُ اَهْيَبُ لِلظَّالِمِ، وَلِشَاهِدِ الزُّورِ، وَاِذَا جَلَسَ عِنْدَكَ الْخَصْمَانِ، فَرَاَيْتَ اَحَدَهُمَا يَتَعَمَّدُ الظُّلْمَ، فَاَوْجِعْ رَاْسَهُ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

''مقدمے کی کارروائی کے وقت' ڈانٹنے' غضب کا اظہار کرنے' دروازہ بند کرنے' اور لوگوں کو اذیت پہنچانے سے بچ کے رہنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے' انہیں (خط میں) یہ بھی لکھا:

''صرف امیر (یعنی گورنر) فیصلہ دے گا' کیونکہ وہ ظالم اور جھوٹے گواہ کے لیے زیادہ ہیبت کا باعث ہوتا ہے' اور جب دو مقابل فریق تمہارے پاس بیٹھے ہوں اور تم یہ دیکھو کہ اُن دونوں میں سے ایک جان بوجھ کر زیادتی کر رہا ہے' تو تم اس کے سر کو تکلیف پہنچاؤ''۔

20677 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ حَتّٰى تَكُونُوا جَمَاعَةً، فَاِنِّي اَخْشَى الِاخْتِلَافَ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم اُسی طرح فیصلے دو' جس طرح تم پہلے فیصلے دیتے تھے' یہاں تک کہ تم لوگ ایک جماعت بن جاؤ' کیونکہ مجھے اختلاف کا اندیشہ ہے''۔

20678 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: اَمَا بَلَغَنِي اَنَّكَ تَقْضِي وَلَسْتَ بِاَمِيرٍ، قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَوَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا

✸✸ ایوب نے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ (قاضی کے طور پر) فیصلہ دیتے ہیں' حالانکہ آپ امیر نہیں ہیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے کہا: اِس کی گرمی کا نگران بھی اُسی کو بنائیں' جو اس کی ٹھنڈک کا نگران ہے۔

بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

باب: اطاعت وفرمانبرداری کا تذکرہ

20679 - قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے میری اطاعت کی' اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی' اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی' جس نے میرے امیر کی اطاعت کی' اُس نے میری اطاعت کی' اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی' اُس نے میری نافرمانی کی''۔*

20680 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يَتْرُكُوْنَ بَعْضَ مَا اُمِرُوْا بِهٖ، فَمَنْ نَاوَاهُمْ نَجَا، وَمَنْ كَرِهَ سَلِمَ، اَوْ كَادَ يَسْلَمُ، وَمَنْ خَالَطَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ هَلَكَ، اَوْ كَادَ يَهْلِكُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب تم پر ایسے حکمران آجائیں گے' جو کچھ ایسی چیزوں کو ترک کریں گے' جن کا اُنہیں حکم دیا گیا تھا' تو جو شخص اُن سے الگ رہے گا' وہ نجات پا جائے گا اور جو ناپسند کرے گا' وہ سلامت رہے گا' یا سلامت رہنے کے قریب ہوگا' اور جو اِس بارے میں اُن کے ساتھ گھل مل جائے گا' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا' یا ہلاکت کا شکار ہونے کے قریب ہو جائے گا''۔

20681 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ بَعْدِیْ فَيَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِیءَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَّنْ رَضِیَ وَتَابَعَ، قَالُوْا: اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، مَا صَلَّوْا

✽✽ قتادہ نے' حسن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب میرے بعد تم پر ایسے حکمران آجائیں گے' جو کچھ اعمال کریں گے (یعنی جن میں سے کچھ کو) تم معروف قرار دو گے اور (یعنی کچھ کو) تم منکر قرار دو گے' تو جو شخص منکر قرار دے گا' وہ لاتعلق ہو جائے گا' جو شخص ناپسند کرے گا' وہ سلامت رہے گا' لیکن جو راضی رہے اور ساتھ دے (اُس کا معاملہ مختلف ہوگا) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (207/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ یہی روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (77/9) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (1835) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں"۔

20682 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ

❋❋ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابورجاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص (حاکم وقت کی) اطاعت سے ایک بالشت باہر نکلے گا اگر وہ مرجائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

20683 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَاْخُذَانِ عَلٰى مَنْ دَخَلَ فِى الْاِسْلَامِ فَيَقُوْلَانِ: تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُصَلِّى الصَّلَاةَ الَّتِى افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ لِوَقْتِهَا، فَاِنَّ فِىْ تَفْرِيطِهَا الْهَلَكَةُ، وَتُؤَدِّى زَكَاةَ مَالِكَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُكَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِمَنْ وَّلَّى اللّٰهُ الْاَمْرَ، - قَالَ: وَزَادَ رَجُلًا مَرَّةً: تَعْمَلُ لِلّٰهِ وَلَا تَعْمَلُ لِلنَّاسِ

❋❋ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام میں داخل ہونے والے شخص سے عہد لیتے تھے اور یہ کہتے تھے: تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو گے کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دو گے تم وہ نماز ادا کرو گے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کی ہے اور اس کے مخصوص وقت پر ادا کرو گے کیونکہ اس کو وقت سے تاخیر سے ادا کرنے میں ہلاکت ہے اور تم اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی رضامندی سے دو گے اور تم رمضان کے روزے رکھو گے اور تم بیت اللہ کا حج کرو گے اور جسے اللہ تعالیٰ معاملے کا نگران بنائے گا یعنی حکمران بنائے گا (تم اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرو گے) راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے ایک شخص کو مزید یہ کلمات کہنے کے لئے کہا: کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو گے اور تم لوگوں کے لئے عمل نہیں کرو گے۔

20684 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلٰى رَجُلٍ دَخَلَ فِى الْاِسْلَامِ فَقَالَ: تُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِى الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَاِنَّكَ لَا تَرٰى نَارَ مُشْرِكٍ اِلَّا وَاَنْتَ لَهٗ حَرْبٌ

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسلام میں داخل ہونے والے ایک شخص سے یہ عہد لیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم نماز قائم کرو گے تم زکوٰۃ ادا کرو گے تم بیت اللہ کا حج کرو گے تم رمضان کے روزے رکھو گے اور تم کسی مشرک کی آگ نہیں دیکھو گے مگر یہ کہ تم اس سے جنگ کرنے والے شمار ہو گے۔

20685 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَايَعَ النَّاسَ قَالَ: اِنِّىْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ، فَلَمْ تَمَسَّ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةً يَّمْلِكُهَا

❋❋ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے بیعت لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک نے اُن خواتین میں سے کسی خاتون کے ہاتھ کو نہیں چھوا البتہ اس خاتون کا معاملہ مختلف ہے جو آپ کی

ملکیت میں تھی۔

20686 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ: اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قَالَ لَهُ: ادْنُ حَتّٰى اُخْبِرَكَ بِمَا لَكَ وَمَا عَلَيْكَ، اِنَّ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَكْرَهِكَ وَمَنْشَطِكَ، وَالْاَثَرَةُ عَلَيْكَ، وَاَلَّا تُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، اِلَّا اَنْ تُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ بَرَاحًا، فَاِنْ اُمِرْتَ بِخِلَافِ مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاتَّبِعْ كِتَابَ اللّٰهِ

** مجاہد نے' جنادہ بن ابوامیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم قریب آجاؤ! تاکہ میں تمہیں یہ بتادوں! کہ تمہارا حق کیا ہے؟ اور تمہارے ذمہ لازم کیا ہے؟ تم پر لازم ہے کہ اپنی تنگدستی اور خوشحالی ناپسندیدگی اور پسندیدگی' اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک (یعنی ہر حال میں) اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو' اور تم حکومت کے متعلقہ افراد کے ساتھ جھگڑا نہ کرو' البتہ اگر تمہیں کھلے عام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے' تو معاملہ مختلف ہے' اگر تمہیں اُس چیز کا حکم دیا جائے جو اللہ کی کتاب میں موجود احکام کے برخلاف ہو' تو تم اللہ کی کتاب کی پیروی کرو۔

20687 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، لِجُنَادَةَ اَبِي اُمَيَّةَ: يَا جُنَادَةُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِالَّذِيْ لَكَ وَالَّذِيْ عَلَيْكَ؟ اِنَّ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَفِي الْاَثَرَةِ عَلَيْكَ، وَاَنْ تَدَعَ لِسَانَكَ بِالْقَوْلِ، وَاَلَّا تُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، اِلَّا اَنْ تُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ بَرَاحًا، فَاِنْ اُمِرْتَ بِخِلَافِ مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاتَّبِعْ كِتَابَ اللّٰهِ

** ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے' جنادہ بن ابوامیہ سے کہا: اے جنادہ! کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں؟ جو تمہارا حق ہے اور تمہارے ذمہ لازم ہے' تمہارے ذمہ یہ لازم ہے کہ تم اپنی تنگدستی اور خوشحالی' خوشی اور زبردستی' اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک (یعنی ہر حال میں) اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو اور بات کے حوالے سے اپنی زبان کو چھوڑ دو (یعنی حکومت کے خلاف بات نہ کرو) اور تم حکومت کے معاملے میں' اس کے متعلقہ فرد کے ساتھ جھگڑا نہ کرو' البتہ اگر تمہیں کھلے عام' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو حکم مختلف ہے' اگر تمہیں اس چیز کے برخلاف حکم دیا جائے' جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے' تو تم اللہ کی کتاب کی پیروی کرو۔

20688 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ ثَابِتٍ اَبِي الْحَجَّاجِ، عَنِ ابْنِ عَفِيْفٍ اَنَّهُ قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ: اَنَا اُبَايِعُكُمْ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ، ثُمَّ لِلْاَمِيْرِ قَالَ: فَتَعَلَّمْتُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ: اُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ، ثُمَّ لِلْاَمِيْرِ، قَالَ: فَصَعَّدَ فِيَّ الْبَصَرَ وَصَوَّبَ كَاَنِّيْ اَعْجَبْتُهُ، ثُمَّ بَايَعَنِيْ

** لیث نے' ثابت ابوحجاج کے حوالے سے' ابن عفیف کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے' انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں سے یہ بیعت لیتا ہوں کہ اللہ اور اس کی کتاب کی

اور پھر امیر کی اطاعت وفرمانبرداری کرو گے' راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات سیکھ لی' راوی کہتے ہیں: پھر میں ان کے پاس آیا میں نے کہا: میں' اللہ اور اس کی کتاب کی اور پھر امیر کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کے حوالے سے آپ کی بیعت کرتا ہوں' راوی کہتے ہیں: انہوں نے میرا بغور جائزہ لیا' جیسے میری بات انہیں پسند آئی تھی' پھر انہوں نے مجھ سے بیعت لے لی۔

20689 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ عُمَرُ: مَا قِوَامُ هٰذَا الْاَمْرِ يَا مُعَاذُ؟، قَالَ: الْاِسْلَامُ وَهِىَ الْفِطْرَةُ، وَالْاِخْلَاصُ وَهِىَ الْمِلَّةُ، وَالطَّاعَةُ وَهِىَ الْعِصْمَةُ، ثُمَّ سَيَكُوْنُ بَعْدَكَ اخْتِلَافٌ، قَالَ: ثُمَّ قَفَا عُمَرَ سَرِيْرًا فَقَالَ: اَمَا اِنَّ سِنِيَّكَ خَيْرٌ مِّنْ سِنِيِّهِمْ

❊❊ ایوب نے' ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! اس معاملے کی مضبوطی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اسلام اور یہی فطرت ہے' اور اخلاص' اور یہ ملت ہے' اور فرمانبرداری یہ حفاظت ہے' پھر آپ کے بعد اختلاف ہو جائے گا' راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ چارپائی پر سیدھے لیٹ گئے اور انہوں نے فرمایا: تمہارا زمانہ' ان کے زمانے سے بہتر ہے۔

20690 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَامِتٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ ذَرٍّ عَلٰى عُثْمَانَ قَالَ: اَخَفْتَنِى، فَوَاللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَنِىْ اَنْ اَتَعَلَّقَ بِعُرْوَةِ قَتَبٍ حَتّٰى اَمُوْتَ لَفَعَلْتُ

❊❊ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' یا شاید کسی اور کے حوالے سے' حمید بن ہلال کے حوالے سے' عبداللہ بن صامت کا یہ بیان نقل کیا ہے: کہ جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو انہوں نے کہا: آپ کو میرے حوالے سے اندیشہ ہے' اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے یہ حکم دیں کہ میں پالان کی لکڑی کے ساتھ مرتے دم تک چمٹا رہوں' تو میں ایسا بھی کرلوں گا۔

20691 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ، قَالَ: بَيْنَا عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ يُكَلِّمُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - وَكَانَ عَامِلًا لَهٗ - قَالَ: فَاَغْضَبَهٗ فَاَخَذَ عُمَرُ مِنَ الْبَطْحَاءِ قَبْضَةً فَرَجَمَهٗ بِهَا، فَاَصَابَ حَجَرٌ مِّنْهَا جَبِيْنَهٗ فَشَجَّهٗ، فَسَالَ الدَّمُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، فَكَاَنَّهٗ نَدِمَ، فَقَالَ: امْسَحِ الدَّمَ عَنْ لِحْيَتِكَ، فَقَالَ: لَا يَهُلْكُ هٰذَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَوَاللّٰهِ لَمَا انْتَهَكْتُ مِمَّنْ وَّلَّيْتَنِىْ اَمْرَهٗ، اَشَدُّ مِمَّا انْتَهَكْتَ مِنِّىْ، قَالَ: فَكَاَنَّهٗ اَعْجَبَ عُمَرَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَزَادَهٗ عِنْدَهٗ خَيْرًا

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: نوفل بن مساحق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' وہ ان کے مقرر کردہ گورنر تھے' انہوں نے کسی بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ دلا دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین سے مٹھی بھر کنکریاں پکڑیں اور وہ انہیں ماردیں' ان میں سے ایک پتھر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر لگا اور وہاں زخم بن گیا اور ان کا خون بہتا ہوا داڑھی پر آ گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ندامت ہوئی' تو انہوں نے کہا: تم اپنی داڑھی سے خون پونچھ لو' عثمان بن حنیف نے کہا: اے امیر المومنین! یہ چیز ہلاکت کا شکار کرنے والی نہیں ہے' اللہ کی قسم! آپ نے

مجھے جس کام کانگران بنایا تھا' اگر میں اس کی خلاف ورزی کرتا ہوں' تو یہ چیز اس سے زیادہ سخت خراب ہوگی' جو آپ نے مجھ پر غصہ کیا ہے راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ بات اچھی لگی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک ان کی بھلائی میں اضافہ ہوگیا۔

20692 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فِيْ بَعْضِ وَلَايَتِهٖ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ رُشْدًا بَعْدَ نَفْسِي، قَالَ: وَمِنْ نَفْسِكَ فِيْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ

❊❊ محمد بن جبیر بن مطعم' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کے حکومتی معاملات سے متعلق کوئی بات چیت کی' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری ذات کے بعد' ہدایت کے حوالے سے آپ میرے نزدیک' لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض امور کے بارے میں' تمہاری ذات سے بھی زیادہ ہوں۔

20693 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا اَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ خَيْرٌ لِيْ اَمْ اُقْبِلُ عَلٰى نَفْسِي؟ فَقَالَ: اَمَّا مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا، فَلَا يَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَمَنْ كَانَ خِلْوًا فَلْيُقْبِلْ عَلٰى نَفْسِهٖ، وَلْيَنْصَحْ لِوَلِيِّ اَمْرِهٖ

❊❊ زہری نے' سائب بن یزید کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے' میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوؤں' یہ میرے حق میں زیادہ بہتر ہے' یا میں اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو جاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم مسلمانوں کے معاملے میں سے کسی چیز کے نگران بنتے ہو' تو پھر تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا' لیکن جو شخص اکیلا ہو' اسے اپنے نفس کی طرف متوجہ رہنا چاہیے اور اپنے حکمران کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔

20694 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ: كُنْتُ رَجُلًا حَمِيَّ الْاَنْفِ، عَزِيْزَ النَّفْسِ، لَا يَسْتَقِلُّ مِنِّيْ سُلْطَانٌ، وَلَا غَيْرُهٗ شَيْئًا، فَاَصْبَحَتْ تُخَيِّرُنِيْ امْرَاَتِيْ بَيْنَ اَنْ اَقَرَّ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِيْ وَقُبْحِ وَجْهِي، وَبَيْنَ اَنْ آخُذَ سَيْفِي، فَاَضْرِبَ بِهٖ فَاَدْخُلَ النَّارَ، فَاخْتَرْتُ اَنْ اَقَرَّ عَلٰى قُبْحِ وَجْهِي وَرَغْمِ اَنْفِي

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص تھا' جس کے مزاج میں تیزی اور خود پسندی کا عنصر پایا جاتا تھا' اس بارے میں' میں کسی حکمران یا اس کے علاوہ کسی اور کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا' ایک دن میری بیوی نے مجھے یہ اختیار دیا کہ' یا تو میں اپنی ناک خاک آلود ہونے اور چہرے کے قبیح ہونے پر برقرار رہوں' یا پھر یہ ہے کہ میں اپنی تلوار پکڑوں اور اس کے ذریعے ضرب لگا کر جہنم میں داخل ہو جاؤں' تو میں نے اس چیز کو اختیار کیا کہ میں اپنے چہرے کے قبیح ہونے اور اپنی ناک کے خاک آلود ہونے پر برقرار رہوں۔

20695 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ حِمْصَ يُقَالُ لَهُ: كُرَيْبُ بْنُ سَيْفٍ اَوْ سَيْفُ بْنُ كُرَيْبٍ جَاءَ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ، اَبِاِذْنٍ جِئْتَ اَمْ عَاصٍ؟، قَالَ: بَلْ نَصِيحَةُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَمَا نَصِيحَتُكَ؟، قَالَ: لَا تَكِلِ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِيْمَانِهٖ حَتّٰى تُعْطِيَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يُصْلِحُهُ - اَوْ قَالَ: مَا يُعِيْشُهُ -، وَلَا تَكِلْ ذَا الْاَمَانَةِ اِلٰى اَمَانَتِهٖ حَتّٰى تُطَالِعَهُ فِىْ عَمَلِكَ، وَلَا تُرْسِلِ السَّقِيمَ اِلَى الْبَرِیءِ لِيُبْرِئَهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُبْرِءُ السَّقِيْمَ، وَقَدْ يُسْقِمُ السَّقِيمُ الْبَرِیءَ، قَالَ: مَا اَرَدْتَ اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ: فَرَدَّهُمْ وَهُمْ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَاَصْحَابُهُ

✽✽ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حمص سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام کریب بن سیف بن یا شاید سیف بن کریب تھا' وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ تم اجازت لے کر آئے ہو یا نافرمانی کرتے ہوئے آئے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: بلکہ امیرالمومنین کی خیرخواہی کی وجہ سے آیا ہوں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری خیرخواہی کیا ہے؟ اس شخص نے کہا: آپ کسی مومن کو اس کے ایمان کے سپرد نہ کریں' جب تک آپ اسے اتنا مال نہیں دے دیتے' جو اس کے لئے مناسب ہو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کہ اس کا گزارہ ہو سکے' اور آپ کسی امانت والے کو اس کی امانت کے سپرد نہ کریں' جب تک آپ اپنی کسی سرکاری ذمہ داری کے حوالے سے اسے آزما نہیں لیتے' اور آپ کسی بیمار کو تندرست کے پاس نہ بھیجیں' تاکہ وہ تندرست اسے ٹھیک کردے' کیونکہ اللہ تعالیٰ بیمار کو ٹھیک کردے گا' لیکن بیمار' تندرست کو بھی بیمار کردے گا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو واپس کردیا' وہ زید بن صوحان اور ان کے ساتھی تھے۔

20696 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اِقْرَارٌ بِبَعْضِ الظُّلْمِ خَيْرٌ مِّنَ الْقِيَامِ فِيْهِ

✽✽ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ظلم کا اقرار کرلینا' وہ ظلم کرتے رہنے سے بہتر ہے۔

20697 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَقِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يُحَرِّكُ رَاْسَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَعْجَبُ مِنِّىْ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ مِمَّا تَلْقَوْنَ مِنْ اُمَرَائِكُمْ بَعْدِىْ قَالَ: اَفَلَا آخُذُ سَيْفِىْ فَاَضْرِبُ بِهٖ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ اسْمَعْ وَاَطِعْ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا، فَانْقَدْ حَيْثُ مَا قَادَكَ، وَانْسَقْ حَيْثُ مَا سَاقَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ اَسْرَعَ اَرْضِ الْعَرَبِ خَرَابًا الْجَنَاحَانِ: مِصْرُ وَالْعِرَاقُ

✽✽ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی' جو اپنے سر کو حرکت دے رہے تھے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو مجھ پر حیرت ہو رہی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! حیرت تو اس چیز پر ہو رہی ہے کہ تم لوگوں کو میرے بعد اپنے حکمرانوں کے حوالے سے جس صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا' حضرت

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں اپنی تلوار پکڑ کر ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جی نہیں! بلکہ تم اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو خواہ وہ حکمران کوئی ایسا حبشی ہو جس کے ناک' کان کٹے ہوئے ہوں' وہ تمہیں جہاں لے جانا چاہے' تم چل کے جاؤ' وہ تمہیں جہاں ہانکنا چاہے' تم ہانکے جاؤ' اور تم یہ بات جان لو! عرب سرزمین پر سب سے تیزی سے خرابی' اس کے اطراف کے دوحصوں کی طرف سے ہوگی' مصر اور عراق''۔

20698 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَامِرِ بْنِ قَيْسٍ وَهُوَ يُمَرِّضُهُ: اَوْصِ، قَالَ: بِمَا اُوصِي؟ مَا لِيَ مَالٌ فَاُوصِيَ مِنْهُ، وَلَا يَدٌ عِنْدَ سُلْطَانٍ فَاُوصِيَهُ، وَلٰكِنْ اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاَنْ تَسْمَعَ وَتُطِيعَ مَنْ وَلَّى اللّٰهُ اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے عامر بن قیس سے کہا: جو اس کی تیمارداری کے لئے آئے ہوئے تھے' آپ مجھے کوئی وصیت کیجئے! انہوں نے کہا: میں کیا وصیت کروں؟ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے' جس کے بارے میں مجھے وصیت کرنی پڑے اور نہ مجھے بادشاہ کی قربت حاصل ہے کہ میں اسے کوئی تلقین کروں' البتہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اور اس بات کی بھی کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کے معاملات کا امیر بنائے' تم اس شخص کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔

بَابُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ

باب: معصیت کے بارے میں (مخلوق میں سے کسی کی) فرمانبرداری نہیں ہوگی

20699 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ، فَاَوْقَدُوا نَارًا، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَثِبُوهَا فَجَعَلُوا يَثِبُونَهَا، فَجَاءَ شَيْخٌ لِيَثِبَهَا فَوَقَعَ فِيهَا، فَاحْتَرَقَ مِنْهُ بَعْضُ مَا احْتَرَقَ، فَذَكَرَ شَاْنَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَانَ اَمِيرًا، وَكَانَتْ لَهُ طَاعَةٌ، قَالَ: اَيُّمَا اَمِيرٍ اَمَّرْتُهُ عَلَيْكُمْ، فَاَمَرَكُمْ بِغَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ فَلَا تُطِيعُوهُ، فَاِنَّهُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر بھیجا' انہوں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا' ان لوگوں نے آگ جلادی' پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اُس میں کود جائیں' وہ لوگ اس میں کودنے لگے' ایک بوڑھا آگے آیا' تا کہ اس میں کود جائے' وہ اس میں گر گیا تو اس کا کچھ حصہ جل گیا' بعد میں اُن لوگوں نے اپنا معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے ایسا کیوں کیا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ امیر تھے اور ان کی اطاعت ہونی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی امیر کو میں تمہارا امیر مقرر کروں' اور وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے علاوہ کوئی حکم دے' تو تم اس کی

اطاعت نہ کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کوئی اطاعت نہیں ہوتی ہے''۔

20700 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ زِيَادًا، اسْتَعْمَلَ الْحَكَمَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: وَدِدْتُ اَنِّيْ اَلْقَاهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ، قَالَ: فَلَقِيَهُ فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: اَمَا عَلِمْتَ - اَوْ قَالَ: اَمَا سَمِعْتَ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَذَاكَ الَّذِيْ اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: زیاد نے' حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ اُن کے نکلنے سے پہلے' میں ان سے ملاقات کرلوں' راوی کہتے ہیں: پھران کی اُن سے ملاقات ہوئی' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں کسی کی اطاعت نہیں ہوگی' حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میں یہی بات آپ سے کہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

20701 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ خَطَبَ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِخَيْرِكُمْ، وَلَقَدْ كُنْتُ لِمَقَامِيْ هٰذَا كَارِهًا، وَلَوَدِدْتُ لَوْ مَنْ يَّكْفِيْنِيْ فَتَظُنُّوْنَ اَنِّيْ اَعْمَلُ فِيْكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذًا لَا اَقُوْمُ لَهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْصَمُ بِالْوَحْيِ، وَكَانَ مَعَهُ مَلَكٌ، وَاِنَّ لِيْ شَيْطَانًا يَعْتَرِيْنِيْ، فَاِذَا غَضِبْتُ فَاجْتَنِبُوْنِيْ، لَا اُوْثِرُ فِيْ اَشْعَارِكُمْ، وَلَا اَبْشَارِكُمْ اَلَا فَرَاعُوْنِيْ، فَاِنِ اسْتَقَمْتُ فَاَعِيْنُوْنِيْ، وَاِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِيْ قَالَ الْحَسَنُ: خُطْبَةٌ وَّاللّٰهِ مَا خُطِبَ بِهَا بَعْدَهُ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم لوگوں سے زیادہ بہتر نہیں ہوں' اور میں اپنی اس حیثیت کو بھی پسند نہیں کرتا ہوں' میری یہ خواہش ہے کہ کوئی ایسا شخص ہوتا' جو میری جگہ یہ کام کرلیتا' اگر تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ میں تمہارے بارے میں' اللہ کے رسول کے طریقے کے مطابق کام کروں گا' تو میں ایسا نہیں کرسکتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے حوالے سے عصمت میں تھے' آپ کے ساتھ فرشتہ ہوتا تھا' اور میرے ساتھ' ایک شیطان ہوتا ہے' جو میرے ساتھ رہتا ہے' تو جب میں غصے میں آجاؤں' تو تم مجھ سے اجتناب کرنا' تمہارے بالوں' یا تمہاری جلدوں کے حوالے سے میں ترجیحی سلوک نہیں کروں گا' خبردار! تم لوگ میرے دھیان رکھنا' اگر میں ٹھیک رہوں' تو تم میری مدد کرنا اور اگر میں بھٹک جاؤں' تو تم مجھے ٹھیک کردینا۔

حسن بیان کرتے ہیں: یہ ایک ایسا خطبہ تھا کہ اللہ کی قسم اس کے بعد ایسا خطبہ نہیں دیا گیا۔

20702 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: خَطَبَنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: يَـاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ وُلِّيْتُ عَلَيْكُمْ وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ، فَاِنْ ضَعُفْتُ فَقَوِّمُوْنِيْ، وَاِنْ اَحْسَنْتُ فَاَعِيْنُوْنِيْ، اَلصِّدْقُ اَمَانَةٌ، وَالْكَذِبُ خِيَانَةٌ، اَلضَّعِيْفُ فِيْكُمُ الْقَوِيُّ عِنْدِيْ حَتّٰى اُزِيْحَ عَلَيْهِ حَقَّهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَالْقَوِيُّ

فِيكُمُ الضَّعِيفُ عِنْدِي حَتَّى آخُذَ مِنْهُ الْحَقَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَا يَدَعُ قَوْمٌ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا ضَرَبَهُمُ اللّٰهُ بِالْفَقْرِ، وَلَا ظَهَرَتْ - أَوْ قَالَ: شَاعَتِ - الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ إِلَّا عَمَّهُمُ الْبَلَاءُ، أَطِيعُونِي مَا أَطَعْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَإِذَا عَصَيْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَا طَاعَةَ لِي عَلَيْكُمْ، قُومُوا إِلَى صَلَاتِكُمْ يَرْحَمْكُمُ اللّٰهُ (ص:337) قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِي

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: بعض اہل مدینہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک میں' تمہارا حکمران مقرر کیا گیا ہوں' میں' تم سب سے بہتر نہیں ہوں' اگر میں کمزور ہو جاؤں' تو تم مجھے مضبوط کرنا' اگر میں ٹھیک کام کروں' تو تم میری مدد کرنا' سچائی' امانت ہے اور جھوٹ' خیانت ہے' تمہارے درمیان موجود کمزور شخص میرے نزدیک طاقتور ہوگا جب تک میں اسے اس کا حق نہیں دلوا دیتا' اگر اللہ نے چاہا' اور تمہارے درمیان موجود طاقتور شخص میرے نزدیک کمزور شمار ہوگا جب تک میں اس سے حق وصول نہیں کر لیتا اگر اللہ نے چاہا' جب بھی کوئی قوم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کو ترک کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر غربت کو مسلط کر دیتا ہے اور جب بھی کسی قوم کے درمیان فحاشی ظاہر ہوتی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھیل جاتی ہے' تو ان سب کو عمومی طور پر' آزمائش لپیٹ میں لے لیتی ہے' تم میری اطاعت کرنا' جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں' لیکن جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں' تو پھر میری اطاعت تم پر لازم نہیں ہوگی' اب تم نماز کے لئے اٹھ جاؤ' اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے''۔

معمر کہتے ہیں: میرے ایک ساتھی نے بھی مجھے اس روایت کے بارے میں بتایا ہے۔

20703 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ كَأَنِّي عَلَى قَلِيبٍ، فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَامَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ - وَلْيَغْفِرِ اللّٰهُ لَهُ - ضَعْفٌ، ثُمَّ اسْتَحَالَتِ الرِّشَاءُ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى صَدَرَ النَّاسُ عَنْهُ بِعَطَنٍ

✱✱ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مرتبہ میں' سو رہا تھا' میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گڑھے کے کنارے پر موجود ہوں (یعنی کنویں کے کنارے پر ہوں) جتنا اللہ کو منظور تھا' میں نے اس میں سے پانی نکالا' پھر ابن ابوقحافہ کھڑا ہوا' اس نے ایک' یا دو ڈول نکالے' اس کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے' پھر وہ ڈول' ایک بڑا ڈول بن گیا اور میں نے لوگوں میں کوئی ایسا محنتی شخص نہیں دیکھا' جو اس طرح پانی نکالتا' جس طرح خطاب کے بیٹے نے نکالا' یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر بیٹھ گئے''۔

20704 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، لَقِيَ مُعَاوِيَةَ - اَوْ قَالَ: وَفَدَ عَلَيْهِ - فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: حَاجَتَكَ؟ فَقَالَ: حَاجَتِيْ اَلَّا يُسْفَكَ دَمٌ دُوْنَكَ، فَاِنَّهُمْ كَذٰلِكَ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ، وَلَا يَجْلِسَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ غَيْرُكَ، وَاَنْ تُمْضِيَ الْاَعْطِيَةَ لِلْمُحَرَّرِيْنَ، فَاِنَّ عُمَرَ قَدْ اَمْضٰى لَهُمْ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ملاقات' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کو کیا کام ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے یہ کام ہے کہ آپ کی خاطر کسی کا خون نہ بہایا جائے' وہ لوگ (یعنی آپ سے پہلے کے خلفاء) اسی طرح کیا کرتے تھے' اور اس منبر پر آپ کے علاوہ اور کوئی نہ بیٹھے' اور آپ ان لوگوں کو عطیہ دیتے رہیں' جو غلام آزاد ہوئے ہیں' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے عطیات جاری کیے تھے۔

بَابُ الْبُخْلِ وَالسَّمَاحَةِ

باب: کنجوسی اور نرمی کا تذکرہ

20705 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِيْ سَاعِدَةَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ؟، (ص:338) قَالُوْا: الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: لِمَ سَوَّدْتُمُوْهُ؟، قَالُوْا: اِنَّهُ اَكْثَرُنَا مَالًا، وَاِنَّا عَلٰى ذٰلِكَ لَنَزُنُّهُ بِالْبُخْلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ، قَالُوْا: فَمَنْ سَيِّدُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ اَوَّلُ مَنِ اسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ حَيًّا وَّمَيِّتًا، كَانَ يُصَلِّيْ اِلَى الْكَعْبَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ يُصَلِّيْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَاُخْبِرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ يُّصَلِّيَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَاَطَاعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِاَهْلِهِ: اسْتَقْبِلُوْا بِيَ الْكَعْبَةَ

٭٭ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ساعدہ سے دریافت کیا: تمہارا سردار کون ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جد بن قیس' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اسے سردار کیوں بنایا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: کیونکہ ان کے پاس ہم میں سب سے زیادہ مال ہے' البتہ اس کے باوجود ہم ان پر بخیل ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخل سے زیادہ بڑی بیماری اور کون سی ہے؟ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر ہمارا سردار کون ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بشر بن براء بن معرور۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ' وہ پہلے فرد تھے جنہوں نے زندگی اور موت (ہر حال میں) کعبہ کی طرف رُخ کیا' وہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے' حالانکہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں' بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا کہ وہ بیت المقدس کی

طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کریں' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا حکم مان لیا' جب اُن کی موت کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: (یعنی مجھے دفن کرتے ہوئے) میرا رُخ کعبہ کی طرف رکھنا۔

20706 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ الْبَشَرِ كَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ يَّدْخُلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَيُدَارِسَهُ جِبْرِيلُ الْقُرْآنَ فَلَهُوَ اَجْوَدُ مِنَ الرِّيْحِ

✱✱ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے' جیسے آپ تھے' البتہ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تھا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے' تو آپ ہوا' سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے۔*

بَابُ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت کے ساتھ رہنے کا تذکرہ

20707 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَخَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ فَمَاتَ فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهِ فَيَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَى مُؤْمِنًا لِاِيْمَانِهِ، وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ بِعَهْدِهِ، فَلَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ، وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَّغْضَبُ لِلْعَصَبِيَّةِ، اَوْ يُقَاتِلُ لِلْعَصَبِيَّةِ، اَوْ يَدْعُوْ اِلَى الْعَصَبِيَّةِ، فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جماعت سے الگ ہوجائے اور اطاعت سے نکل جائے اور پھر مرجائے' تو اس کی موت جاہلیت کی ہوگی اور جو شخص اپنی تلوار لے کر میری اُمت کے خلاف خروج کرے اور اس کے نیک اور گنہگار لوگوں کو مار دے' وہ کسی مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے نہ چھوڑے اور کسی ذمی کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا نہ کرے' تو وہ میری امت میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص کسی اندھی عصبیت کے جھنڈے کے نیچے مارا جائے' وہ عصبیت کی وجہ سے غضبناک ہوتا ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عصبیت کی وجہ سے جنگ کر رہا ہو' یا عصبیت کی طرف دعوت دے رہا ہو' تو اس کا قتل جاہلیت کا ہوگا''۔

20708 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2308) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (366/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (5/1 و 137/4) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ

✵✵ ابورجاء عطاردی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ایک بالشت اطاعت سے نکل کے مرجائے' تو اس کی موت جاہلیت کی ہوگی۔

20709 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يُبَلِّغَهُنَّ وَيُعَلِّمَهُنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ، وَيَعْمَلَ بِهِنَّ، وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ فَقِيلَ لِعِيسَى: مُرْ يَحْيٰى اَنْ يَاْمُرَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ وَاِلَّا فَاْمُرْ بِهِنَّ اَنْتَ، فَقَالَ عِيسٰى لِيَحْيٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ يَحْيَى: لَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ اَخَافُ اِنْ اَمَرْتُ بِهِنَّ اَنْ اُعَذَّبَ اَوْ يَخْسِفَ اللّٰهُ بِيَ الْاَرْضَ، قَالَ: فَجَمَعَ يَحْيٰى بَنِيْ اِسْرَائِيلَ (ص:340) فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰى امْتَلَاَ الْمَسْجِدُ، ثُمَّ جَلَسُوا عَلٰى شُرَفِهٖ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اُعَلِّمَكُمُوْهُنَّ وَآمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ، ثُمَّ قَالَ: اُوْلَاهُنَّ: اَلَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ يُّشْرِكُ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا، فَجَعَلَهٗ فِيْ دَارِهٖ، وَقَالَ: هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ، فَاَدِّ اِلَيَّ عَمَلَكَ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ عَمَلَهٗ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ، فَاَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ عَبْدٌ كَذٰلِكَ، وَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَآمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فِيْ صَلَاتِكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ - حَسِبْتُهٗ قَالَ - وَجْهَهٗ لِعَبْدِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، قَالَ: وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَاِنَّ مَثَلَ الصَّدَقَةِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعُوْنَ بِضَرْبِ عُنُقِي، اَلَا اَفْتَدِيْ نَفْسِيْ مِنْكُمْ بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالُوْا: بَلٰى، فَافْتَدٰى نَفْسَهٗ مِنْهُمْ، فَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، قَالَ: وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ، فَاِنَّ مَثَلَ الصَّائِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ قَوْمٍ مَعَهٗ صُرَّةُ مِسْكٍ لَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنَ الْقَوْمِ مِسْكٌ غَيْرُهٗ، فَكُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّجِدَ رِيحَهٗ، فَكَذٰلِكَ الصَّائِمُ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَآمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ مَثَلَ ذِكْرِ اللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ انْطَلَقَ فَارًّا مِّنَ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَطْلُبُوْنَهٗ حَتّٰى لَجَاَ اِلٰى حِصْنٍ حَصِينٍ، فَاَفْلَتَ مِنْهُمْ، وَكَذٰلِكَ الشَّيْطَانُ لَا يُحْرِزُ مِنْهُ اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ

قَالَ يَحْيَى: فَاَخْبَرَنِي الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْجَمَاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ (ص:341) فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى يُرَاجِعَ، وَمَنْ دَعَا دَعْوَةَ جَاهِلِيَّةٍ فَاِنَّهٗ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ، وَلٰكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمات کا حکم دیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کو اُن کی تبلیغ کردیں اوران کی تعلیم دے دیں'

وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں انہیں ایسا کرنے میں کچھ تاخیر ہوئی، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا: آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کہیں یا تو وہ ان کلمات کے بارے میں حکم دے دیں ورنہ تم ان کلمات کے بارے میں حکم دے دو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے یہ بات کہی تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ایسا نہ کریں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں نے ان لوگوں کو اس کے بارے میں حکم نہ دیا تو کہیں مجھے عذاب نہ دیا جائے یا اللہ تعالیٰ مجھے زمین میں نہ دھنسا دے راوی کہتے ہیں: پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی پھر وہ چبوترے پر بیٹھے اور انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان کی تعلیم دے دوں اور تمہیں یہ حکم دوں کہ تم لوگ اس پر عمل کرو پھر انہوں نے فرمایا:

''ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دو کیونکہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو غلام خریدتا ہے اور اسے اپنے گھر میں رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے اور یہ کام کاج ہے تم اپنا کام کر کے مجھے دکھاؤ پھر وہ غلام کام کرنا شروع کرتا ہے لیکن وہ کام اپنے آقا کی بجائے کسی اور کا کرتا ہے تو تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا کہ اُس کا اِس طرح کا غلام ہو؟ اللہ کی ذات وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے جس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے تو تم کسی کو اس کا شریک قرار نہ دو اور میں تمہیں نماز ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں جب تم نماز ادا کرلو تو نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہ کرو کیونکہ جب بندہ نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں صدقہ کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جسے دشمن پکڑ لیتا ہے اور اسے آگے کرتا ہے تا کہ اس کی گردن اڑا دے تو وہ شخص یہ کہتا ہے: تم میری گردن اڑا کر کیا کرو گے؟ میں تمہیں اپنی ذات کا اتنا اتنا فدیہ دے دیتا ہوں تو دشمن کہتا ہے: ٹھیک ہے تو وہ شخص ان کو اپنی ذات کا فدیہ دے دیتا ہے تو صدقہ بھی اسی طرح گناہ کو مٹا دیتا ہے انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ روزہ دار کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کے ہمراہ موجود ہو اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اس کے علاوہ اور کسی کے پاس مشک نہ ہو اور وہ سب اس بات کو پسند کریں کہ وہ اس مشک کی خوشبو کو پسند کریں روزہ دار اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی طرح ہے کہ اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے اور میں تمہیں اللہ کے ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اللہ کا ذکر کرنے کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو دشمن سے بھاگ رہا ہوتا ہے اور دشمن اس کا پیچھا کر رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک مضبوط قلعے کی پناہ میں آ جاتا ہے اور یوں وہ دشمن سے بچ جاتا ہے شیطان بھی اسی طرح ہے کہ اس سے بچاؤ صرف اللہ کے ذکر کے ذریعے ہو سکتا ہے''۔

یحییٰ نامی راوی کہتے ہیں: مجھے حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں سننے کا اطاعت کرنے کا جماعت کا ہجرت کا اور اللہ کی راہ میں

جہاد کرنے کا' جو شخص بالشت بھر جماعت سے نکل جائے' وہ اپنے سر سے اسلام کے پٹے کو الگ کر دیتا ہے' جب تک وہ واپس نہیں آتا' اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح بلائے' تو وہ جہنم میں جائے گا' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر چہ وہ نماز پڑھتا ہو' روزہ رکھتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگر چہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو' تم لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نام کے مطابق اپنا نام رکھو' اس نے تمہیں اللہ کے بندے مسلمان اور مومن کا کہا ہے''۔

20710 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ بِالْجَابِيَةِ خَطِيبًا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا مَقَامِي فِيكُمْ فَقَالَ: اَكْرِمُوْا اَصْحَابِي؛ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الْاِنْسَانُ عَلَى الْيَمِيْنِ لَا يُسْاَلُهَا، وَيَشْهَدَ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْاَلُهَا، فَمَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَعَلَيْهِ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَ تْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

** حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ بھی ہمارے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے تھے' جس طرح میں' تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے اصحاب کا احترام کرو! کیونکہ وہ تم لوگوں میں سب سے بہتر ہیں' پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد والے ہیں' پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد والے ہیں' پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا' یہاں تک کہ آدمی ایسی قسم اُٹھالے گا کہ جس کا اس سے مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا' اور ایسی گواہی دے گا' جو اس سے نہیں مانگی گئی ہوگی' جو شخص جنت میں رہنا چاہتا ہو' اس پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے' کیونکہ شیطان اکیلے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو افراد سے زیادہ دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہے' کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا' اور جس شخص کو اپنی اچھائی اچھی لگے' اور اپنی برائی' بری لگے تو وہ مومن ہے''۔

20711 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ زَمَنَ (ص:342) فُتِحَتْ تُسْتَرُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا اَنَا بِحَلْقَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدْعٌ مِّنَ الرِّجَالِ، حَسَنُ الثَّغْرِ، يُعْرَفُ فِيهِ اَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الْحِجَازِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ الْقَوْمُ: اَوَمَا تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالُوْا: هٰذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَعَدْتُ، وَحَدَّثَ الْقَوْمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: اِنِّي سَاُحَدِّثُكُمْ مَا اَنْكَرْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ، جَاءَ الْاِسْلَامُ حِينَ جَاءَ فَجَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ كَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَكُنْتُ قَدْ اُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ فَهْمًا، فَكَانَ رِجَالٌ يَجِيئُونَ

فَيَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَاَنَا اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: السَّيْفُ، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَنْشَاُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ، فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ، فَالْزَمْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهَرٌ وَنَارٌ، مَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهَرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ (ص:343) اَجْرُهُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، قَالَ قَتَادَةُ: الصَّدْعُ مِنَ الرِّجَالِ: الضَّرْبُ، وَقَوْلُهُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: السَّيْفُ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: نَضَعُهُ عَلٰى اَهْلِ الرِّدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَاَمَّا قَوْلُهُ: اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ يَقُوْلُ: صُلْحٌ، وَقَوْلُهُ: عَلٰى دَخَنٍ: يَقُوْلُ عَلٰى ضَغَائِنَ

✵✵ خالد بن خالد یشکری بیان کرتے ہیں: جس زمانے میں "تستر" فتح ہوا تھا' اس زمانے میں' میں نکلا اور کوفہ آ گیا میں مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک حلقہ موجود تھا جن میں ایک شخص تھا' جو نمایاں محسوس ہو رہا تھا' اس کے دانت خوبصورت تھے' صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ حجاز سے تعلق رکھتا ہے' میں نے دریافت کیا: یہ صاحب کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: کیا تم ان کو نہیں جانتے ہو؟ میں نے کہا: جی نہیں! لوگوں نے بتایا: یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' راوی کہتے ہیں: میں' بیٹھ گیا' وہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور یہ بتا رہے تھے: کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں دریافت کرتا تھا' لوگوں کو ان کی یہ بات اچھی نہیں لگی تو انہوں نے لوگوں نے سے فرمایا: میں' تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں' جو تمہیں اچھا نہیں لگا' جب اسلام آیا تھا' تو ایک ایسا معاملہ سامنے آیا تھا' جو زمانہ جاہلیت کے معاملے کی طرح نہیں تھا اور مجھے قرآن کا فہم عطا کیا گیا تھا' کچھ لوگ آتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوالات کرتے تھے اور میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں سوالات کرتا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی شر ہوگا؟ جس طرح اس سے پہلے تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار: میں نے عرض کی: کیا تلوار کے استعمال کے بعد بھی کچھ بچ جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! ایک حکومت آئے گی' پھر فساد آئے گا' اور (لوگوں کے درمیان) باطنی رنجش کے باوجود ظاہری صلح ہوگی' میں نے دریافت کیا: پھر کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر گمراہی کی دعوت دینے والے پیدا ہوں گے' اگر اس وقت زمین میں' اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہوا' تو وہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے گا اور تمہارا مال حاصل کر لے گا' لیکن تم اس کے ساتھ رہنا' ورنہ تم ایسی حالت میں مرجانا کہ تم درخت کے تنے کو دانتوں سے پکڑے ہوئے ہو' میں نے دریافت کیا: پھر کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس کے بعد دجال نکلے گا' جس کے ساتھ ایک نہر ہوگی اور آگ ہوگی' جو شخص اس کی آگ میں گر جائے گا' اس کا اجر واجب ہو جائے گا' اور اس کا گناہ ختم ہو جائے گا' اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہوگا' اس کا گناہ واجب ہو جائے گا اور اس کا اجر ضائع ہو جائے گا' میں نے

دریافت کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: پھر گھوڑے کا بچہ پیدا ہوگا' لیکن اس پر سواری نہیں کی جائے گی کہ قیامت آجائے گی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: متن کے الفاظ "الصدع من الرجال" سے مراد مخصوص قسم ہے۔

متن کے یہ الفاظ "پھر بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تلوار"۔ معمر کہتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہم یہ سمجھتے ہیں: اس سے مراد اُن مرتدین کے خلاف جہاد کرنا ہے' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سامنے آئے تھے۔

جہاں تک متن کے ان الفاظ "امارة علی اقذاء وهدنة" کا تعلق ہے تو اس سے مراد صلح ہے اور روایت کے یہ الفاظ "علی دخن" یعنی آپس میں ناراضگی ہوگی۔

20712 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّهُ قَالَ: اَیْ قَوْمِ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا سُئِلْتُمُ الْحَقَّ فَاَعْطَيْتُمُوهُ ثُمَّ مُنِعْتُمْ حَقَّكُمْ؟، قُلْنَا: مَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنَّا صَبَرَ، قَالَ حُذَيْفَةُ: دَخَلْتُمُوْهَا اِذًا وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ يَعْنِی الْجَنَّةَ

** حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم سے حق مانگا جائے گا' وہ تم دیدو گے' لیکن تمہارا حق تمہیں نہیں دیا جائے گا' ہم نے کہا: ہم میں سے جو شخص وہ صورت حال پائے گا' وہ صبر کرے گا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے- اُن کی مراد جنت تھی۔

20713 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا نَهَى النَّاسَ عَنْ شَیْءٍ دَخَلَ اِلٰی اَهْلِهِ - اَوْ قَالَ: جَمَعَ - فَقَالَ: اِنِّیْ نَهَيْتُ عَنْ كَذَا وَكَذَا، وَالنَّاسُ اِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكُمْ نَظَرَ الطَّيْرِ اِلَی اللَّحْمِ، فَاِنْ وَّقَعْتُمْ وَقَعُوْا، وَاِنْ هِبْتُمْ هَابُوْا، وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اُوتٰی بِرَجُلٍ مِّنْكُمْ وَقَعَ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا نَهَيْتُ عَنْهُ النَّاسَ، اِلَّا اَضْعَفْتُ لَهُ الْعُقُوبَةَ لِمَكَانِهِ مِنِّی، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَاَخَّرْ

** سالم نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع کر دیتے تھے' تو جب وہ اپنے گھر آتے تھے' تو گھر والوں کو جمع کر کے ارشاد فرماتے تھے: کہ میں نے اس' اس چیز سے منع کر دیا ہے اب لوگ تم لوگوں کی طرف دیکھیں گے' جس طرح کوئی پرندہ' گوشت کی طرف دیکھتا ہے' اگر تم لوگ اس میں واقع ہو گئے' تو وہ بھی واقع ہو جائیں گے' اور اگر تم لوگ ڈر گئے' تو وہ بھی خوف زدہ ہو جائیں گے' اللہ کی قسم! تم لوگوں میں سے میرے پاس اگر کوئی ایسا فرد لایا گیا' جس نے ایسا کام کیا ہو' جس سے میں نے لوگوں کو منع کیا ہوا تھا' تو میں اُسے دگنی سزا دوں گا' کیونکہ وہ میرے ساتھ قریبی تعلق رکھتا ہے' تو اب جو شخص چاہے' وہ آگے بڑھ جائے اور جو شخص چاہے' وہ پیچھے ہٹ جائے۔

20714 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ وَهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ يُرِيْدُ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمْ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ

** حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص' میری امت کے خلاف خروج کرے' جبکہ وہ لوگ اکٹھے ہوں' وہ ان کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہتا ہو' تو تم اُسے قتل کردو! خواہ وہ جو بھی ہو''۔ *

بَابُ مَنْ اَذَلَّ السُّلْطَانَ

باب: جو شخص حکمران کو ذلیل (یا کمزور) کرے

20715 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ یُثَیْعٍ، عَنْ حُذَیْفَةَ، قَالَ: مَا مَشٰی قَوْمٌ اِلٰی سُلْطَانِ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ لِیُذِلُّوْهُ، اِلَّا اَذَلَّهُمُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمین میں' اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حکمران کی طرف' جب بھی کچھ لوگ چل کر جائیں تا کہ اسے ذلیل کردیں' تو ان لوگوں کے مرنے سے پہلے' اللہ تعالیٰ انہیں ذلت کا شکار کردے گا۔

20716 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ: کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَعَنَتْکُمْ اُمَرَاؤُکُمْ عَلَانِیَةً، وَلَعَنْتُمُوْهُمْ سِرًّا، فَهُنَالِكَ تَهْلِکُوْنَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تمہارے امراء' اعلانیہ طور پر تم پر لعنت کریں گے اور تم پوشیدہ طور پر ان پر لعنت کرو گے' تو اس وقت تم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے۔

20717 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِی الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، اَنَّهٗ وَفَدَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ، قَالَ: فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَیْهِ - حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: سَلَّمْتُ عَلَیْهِ - ثُمَّ (ص:345) قَالَ: مَا فَعَلَ طَعْنُكَ عَلَی الْاَئِمَّةِ یَا مِسْوَرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: ارْفُضْنَا مِنْ هٰذَا، اَوْ اَحْسِنْ فِیْمَا قَدِمْنَا لَهٗ، قَالَ: لَتُکَلِّمَنِّیْ بِذَاتِ نَفْسِكَ قَالَ: فَلَمْ اَدَعْ شَیْئًا اَعِیْبُهٗ بِهٖ اِلَّا اَخْبَرْتُهٗ بِهٖ، قَالَ: لَا اَبْرَاُ مِنَ الذُّنُوْبِ فَهَلْ لَكَ ذُنُوْبٌ تَخَافُ اَنْ تُهْلِکَكَ اِنْ لَّمْ یَغْفِرْهَا اللّٰهُ لَكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا یَجْعَلُكَ اَحَقَّ بِاَنْ تَرْجُوَ الْمَغْفِرَةَ مِنِّیْ، فَوَاللّٰهِ لَمَا اَلِیْ مِنَ الْاِصْلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ، وَاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ، وَالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَالْاُمُوْرِ الْعِظَامِ الَّتِیْ تُحْصِیْهَا اَکْثَرُ مِمَّا تَلِیْ، وَاِنِّیْ لَعَلٰی دِیْنٍ یَّقْبَلُ اللّٰهُ فِیْهِ الْحَسَنَاتِ، وَیَعْفُوْ فِیْهِ عَنِ السَّیِّئَاتِ، وَاللّٰهِ مَعَ ذٰلِكَ مَا کُنْتُ لِاُخَیَّرَ بَیْنَ اللّٰهِ وَغَیْرِهٖ، اِلَّا اخْتَرْتُ اللّٰهَ عَلٰی مَا سِوَاهُ قَالَ: فَفَکَّرْتُ حِیْنَ قَالَ لِیْ مَا قَالَ، فَوَجَدْتُهٗ قَدْ خَصَمَنِیْ، فَکَانَ اِذَا ذَکَرَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ دَعَا لَهٗ بِخَیْرٍ

✵✵ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ وفد کے ساتھ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' وہ بیان کرتے ہیں: جب میں اُن کے پاس آیا' تو میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے فرمایا: اے مسور! تم جو حکمرانوں پر طعن کرتے ہو' اس کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: آپ ہمیں اس سے دور کردیں اور ہم جس کام کے لیے آئے ہیں' اس

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (1852) اس روایت کے ایک راوی' زیاد بن علاقہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

کے بارے میں اچھا سلوک کریں' تو انہوں نے کہا: تم اپنی ذات کے بارے میں ضروربات کرو' راوی کہتے ہیں: تو میں نے کوئی ایسا پہلو نہیں چھوڑا' جس کے حوالے سے مجھے ان پر اعتراض تھا' مگر یہ کہ اس کے بارے میں نے انہیں بتادیا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گناہوں سے بری الذمہ نہیں ہوں' کیا تمہارے ایسے گناہ ہیں' جن کے بارے میں تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان کی مغفرت نہ کی تو تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: وہ کیا چیز ہے؟ جس نے تمہیں اس بات کا زیادہ حق دار بنادیا ہے کہ تم میرے مقابلے میں مغفرت کی زیادہ امید رکھو؟ اللہ کی قسم! میں نے لوگوں کے درمیان بہتری قائم کرنے' حدود قائم رکھنے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور دیگر بڑے بڑے امور جن کا تم شمار کرو گے اور جو اس سے زیادہ ہیں' جو بعد والے ہوں' ان سب کے حوالے سے میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' اور میں ایسے دین پر گامزن ہوں کہ جس پر اللہ تعالیٰ بھلائی کو قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے' اللہ کی قسم! اس کے ساتھ میں ایسا ہوں کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے علاوہ کے درمیان اختیار دیا جائے' تو میں اس کے علاوہ کو چھوڑ کر' اللہ تعالیٰ کو اختیار کرلوں گا۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے جو بات کہی تھی' میں نے اس میں غور وفکر کیا' تو میں نے اس کو پایا کہ انہوں نے مجھے لاجواب کردیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت مسور رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تھے' تو ان کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔

20718 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُذِلُّهُ الشَّيَاطِيْنُ كَمَا يُذِلُّ اَحَدُكُمُ الْقَعُوْدَ مِنَ الْاِبِلِ تَكُوْنُ لَهُ

** اعمش نے' مسیّب بن رافع کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگوں میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں' جنہیں شیاطین یوں فرمانبردار بنالیتے ہیں' جس طرح تم میں سے کوئی ایک شخص' اپنے بیٹھے ہوئے اونٹ کو فرمانبردار بناتا ہے۔

بَابُ الْاُمَرَاءِ

باب: امراء کا تذکرہ

20719 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، (ص:346) قَالَ: وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، لَا يَهْدُوْنَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ، فَاُولٰئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَا يَرِدُوْنَ عَلَيَّ حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ عَلٰى كَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّي، وَاَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُوْنَ عَلَيَّ حَوْضِي، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ، وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ - اَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ - يَا

كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اَبَدًا، اَلنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ، فَمُعْتِقُهَا اَوْ بَائِعُهَا فَمُوبِقُهَا

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! اللہ تعالیٰ تمہیں بے وقوفوں کی حکمرانی سے محفوظ رکھے' انہوں نے دریافت کیا: بے وقوفوں کی حکمرانی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے' جو میری ہدایت کی پیروی نہیں کریں گے' میری سنت کے مطابق عمل نہیں کریں گے' جو شخص اُن کے جھوٹ کے حوالے سے ان کی تصدیق کرے گا اور اُن کے ظلم کے بارے میں ان کی مدد کرے گا' تو ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور وہ لوگ میرے حوض پر' میرے پاس نہیں آسکیں گے' اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا' تو ان لوگوں کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا ان سے تعلق ہوگا' اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئیں گے۔

اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے' صدقہ' گناہ کو بجھا دیتا ہے' نماز قربت کے حصول کا باعث ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) برہان ہے۔

اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو' آگ اس کی زیادہ حق دار ہوگی۔

اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالت میں ہوتے ہیں' کوئی خود کو خرید کر اُسے آزاد کر دیتا ہے اور کوئی خود کو فروخت کر کے اُسے غلام بنوالیتا ہے''۔*

20720 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَنَا اِلٰى اَنْ غَابَتِ الشَّمْسُ، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا مِمَّا يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا حَدَّثَنَاهُ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَ ذٰلِكَ مَنْ نَسِيَهُ، وَكَانَ مِمَّا قَالَ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ، الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ، كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ، يُنْصَبُ عِنْدَ اسْتِهٖ بِحِذَائِهٖ، وَلَا غَادِرَ اَعْظَمَ لِوَاءً مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ الْاَخْلَاقَ فَقَالَ: يَكُوْنُ الرَّجُلُ سَرِيْعَ (ص:347) الْغَضَبِ، سَرِيْعَ الْفَيْئَةِ، فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ، وَيَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْئَةِ، فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ، فَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْئَةِ، وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (321/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1136) اور امام حاکم نے ''مستدرک'' میں (468/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَطِیْءُ الْفَیْئَةِ، وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِیْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ تُوقَدُ، اَلَمْ تَرَوْا اِلٰی حُمْرَةِ عَیْنَیْهِ، وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْیَجْلِسْ، اَوْ قَالَ: لِیَلْصَقْ بِالْاَرْضِ

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ الْمُطَالَبَةَ، فَقَالَ: یَكُوْنُ الرَّجُلُ حَسَنَ الطَّلَبِ، سَیِّءَ الْقَضَاءِ، فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ، اَوْ یَكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، سَیِّءَ الطَّلَبِ، فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ، فَخَیْرُهُمُ الْحَسَنُ الطَّلَبِ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ، وَشَرُّهُمُ السَّیِّءُ الطَّلَبِ السَّیِّءُ الْقَضَاءِ

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النَّاسَ خُلِقُوا عَلٰی طَبَقَاتٍ، فَیُوْلَدُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیَعِیْشُ مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَیُوْلَدُ الرَّجُلُ كَافِرًا وَّیَعِیْشُ كَافِرًا وَّیَمُوْتُ كَافِرًا، وَیُوْلَدُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیَعِیْشُ مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ كَافِرًا، وَیُوْلَدُ الرَّجُلُ كَافِرًا وَّیَعِیْشُ كَافِرًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا

ثُمَّ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ: وَمَا شَیْءٌ اَفْضَلُ مِنْ كَلِمَةِ عَدْلٍ تُقَالُ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ، فَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اتِّقَاءُ النَّاسِ اَنْ یَّتَكَلَّمَ بِالْحَقِّ اِذَا رَآهُ اَوْ شَهِدَهٗ ثُمَّ بَكٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ: قَدْ وَاللّٰهِ مَنَعْنَا ذٰلِكَ

ثُمَّ قَالَ: وَاِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّةً، خَیْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَی اللّٰهِ ثُمَّ دَنَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ فَقَالَ: وَاِنَّمَا مَا بَقِیَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی مِنْهَا مِثْلُ مَا بَقِیَ مِنْ یَّوْمِكُمْ هٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْهُ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز دن (یعنی عام معمول سے ذرا پہلے) پڑھادی' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے ہمیں خطبہ دینا شروع کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا آپ نے قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی' مگر یہ کہ اس کے بارے میں ہمیں بتادیا' جس شخص نے اس کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھولنا تھا وہ بھول گیا' آپ نے جو بات ارشاد فرمائی تھی' اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا:

''اے لوگو! دنیا سرسبز ہے اور میٹھی ہے' اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں نائب بنائے گا' تاکہ اس بات کا ظاہر کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ تو تم دنیا سے بچ کے رہنا' تم عورتوں سے بچ کے رہنا' خبردار! قیامت کے دن' ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے حساب سے ہوگا' اور وہ اس کی سرین پر نصب کیا جائے گا اور کوئی بھی عہد شکن' عمومی حکمران سے زیادہ بڑے جھنڈے والا نہیں ہوگا- راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اخلاق کا ذکر کیا اور فرمایا: کوئی شخص جلدی غصے میں آتا ہے اور جلدی اس کا غصہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے' تو یہ برابر' برابر ہوگیا' کوئی شخص دیر سے غصے میں آتا ہے اور دیر سے غصہ ختم ہوتا ہے' تو یہ بھی برابر' برابر ہوگیا' لوگوں میں بہتر وہ ہیں' جن کو غصہ دیر سے آئے اور جلدی ختم ہوجائے' اور ان میں برے وہ ہیں' جنہیں جلدی غصہ آئے اور دیر سے ختم ہو' غصہ' انسان کے دل میں ایک انگارہ ہوتا ہے' جسے جلادیا جاتا ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اس کی آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں اور اس کی رگیں پھول جاتی ہیں' جب تم میں سے کوئی ایک یہ صورت حال پائے' تو اُسے بیٹھ جانا چاہیے' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) یا اسے زمین کے ساتھ مل جانا چاہیے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے مطالبہ کا ذکر کیا اور فرمایا: "کوئی شخص اچھے طریقے سے مطالبہ کرتا ہے اور برے طریقے سے ادائیگی کرتا ہے' تو یہ برابر' برابر ہو جائے گا' کوئی شخص اچھے طریقے سے ادائیگی کرتا ہے اور برے طریقے سے مطالبہ کرتا ہے' تو یہ بھی برابر' برابر ہو جائے گا' لوگوں میں بہتر وہ ہے' جو مطالبہ بھی اچھے طریقے سے کرے اور ادائیگی بھی اچھے طریقے سے کرے' اور لوگوں میں برا وہ ہے' جو برے طریقے سے مطالبہ کرے اور برے طریقے سے ادائیگی کرے"۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: "لوگ مختلف طبقات میں تخلیق کیے گئے ہیں' کوئی شخص مومن پیدا ہوتا ہے' مومن ہونے کے طور پر زندہ رہتا ہے' مومن ہونے کے طور پر مرجاتا ہے' کوئی شخص کافر پیدا ہوتا ہے' کافر ہونے کے طور پر زندہ رہتا ہے اور کافر ہونے کے طور پر مرجاتا ہے' کوئی شخص مومن پیدا ہوتا ہے' مومن کے طور پر زندہ رہتا ہے اور کافر ہونے کے طور پر مرجاتا ہے' کوئی شخص کافر پیدا ہوتا ہے' کافر ہونے کے طور پر زندہ رہتا ہے لیکن مرتے وقت مومن ہوتا ہے"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی گفتگو میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی: "کوئی بھی چیز اس عدل والے کلمے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی ہے' جو کسی ظالم حکمران کے سامنے کہا جائے' تم میں سے کسی ایک شخص کو لوگوں کا خوف اِس بات سے نہ روکے کہ وہ حق بات بیان کرے' جبکہ وہ اُس کو دیکھ لے' یا جب وہ اس کے پاس موجود ہو' راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رونے لگے' انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمیں اس چیز سے منع کیا گیا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ ستر اُمتوں کو مکمل کرو گے اور اُن سب میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر اور سب سے زیادہ معزز ہو گے"۔ پھر جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دنیا کا جتنا حصہ گزر چکا ہے' اُس کے مقابلے میں' دنیا اتنی باقی رہ گئی ہے' جتنا تمہارا آج کا جتنا دن گزر چکا ہے' اُس کے مقابلے میں جتنا حصہ باقی رہ گیا ہے"۔

20721 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهُ، قَالَ: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ بِمَا لَا يُطِيقُ

✵✵ حسن اور قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مومن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ خود کو ذلت کا شکار کرے' کسی نے دریافت کیا: وہ کیسے خود کو ذلت کا شکار کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ خود کو ایسی آزمائش کے لئے پیش کر دے' جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو"۔

20722 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اَلَا اُقْدِمُ عَلٰى هٰذَا السُّلْطَانِ فَاٰمُرُهُ وَاَنْهَاهُ؟ قَالَ: لَا، يَكُوْنُ لَكَ فِتْنَةً، قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ اَمَرَنِيْ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَذٰلِكَ الَّذِيْ تُرِيْدُ، فَكُنْ حِيْنَئِذٍ رَجُلًا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس

آیا اور بولا: کیا میں اُس سلطان (یعنی حکمران) کے پاس جا کر اُسے (نیکی کا) حکم نہ دوں' اور (برائی سے) منع نہ کروں؟ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے فرمایا: جی نہیں! یہ چیز تمہارے لئے فتنے کا باعث ہوگی' اس نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے' تو حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے فرمایا: یہی چیز تو تم چاہتے ہو' ایسی صورت میں تم مرد بن جانا (یعنی اُسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا)۔

20723 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيرٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَكُوْنُ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي هُمْ اَمْنَعُ مِنْهُ وَاَعَزُّ لَا يُغَيِّرُوْنَ عَلَيْهِ، اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ

﷽ عبیداللہ بن جریر بجلی' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگوں کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو' جو گناہوں پر عمل کرتا ہو اور وہ لوگ اس شخص کے مقابلے میں زیادہ طاقتور حیثیت رکھتے ہوں اور زیادہ معزز ہوں' اور پھر بھی وہ اُس کو نہ روکیں' تو اُن سب کو اللہ تعالیٰ کا عذاب لاحق ہو جائے گا''۔

20724 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، قَالَ: اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى سَعِيدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ جُذَيْمٍ الْجُمَحِيِّ يَسْتَعْمِلُهُ عَلٰى بَعْضِ الشَّامِ، فَاَبٰى عَلَيْهِ وَبَاصَ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: كَلَّا (ص:349) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ لَا تَجْعَلُوْنَهَا فِیْ عُنُقِی وَتَجْلِسُونَ فِیْ بُيُوتِكُمْ، فَلَمَّا رَاَى الْجِدَّ مِنْ عُمَرَ وَاَنَّ عُمَرَ لَنْ يَتْرُكَهُ اَوْصَاهُ، فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا عُمَرُ، وَاَقِمْ وَجْهَكَ وَقَضَاءَكَ لِمَنِ اسْتَرْعَاكَ مِنْ قَرِيبِ الْمُسْلِمِينَ وَبَعِيدِهِمْ، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَاَهْلِ بَيْتِكَ، وَاَكْرَهْ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَاَهْلِ بَيْتِكَ، وَلَا تَقْضِ بِقَضَائَيْنِ فِیْ اَمْرٍ وَاحِدٍ، فَيَتَشَتَّتَ عَلَيْكَ رَاْيُكَ وَتَزِيغَ عَنِ الْحَقِّ، وَخُضِ الْغَمَرَاتِ فِی الْحَقِّ، وَلَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ عُمَرُ: وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا سَعِيدُ؟ قَالَ: مَنْ قَطَعَ اللّٰهُ فِیْ عُنُقِهِ مِثْلَ الَّذِیْ قَطَعَ فِیْ عُنُقِكَ، اِنَّمَا هُوَ اَمْرُكَ اَنْ تَاْمُرَ فَتُطَاعَ، اَوْ تُعْصٰى فَتَكُوْنَ لَكَ الْحُجَّةُ

﷽ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ﷛ نے سعید بن عامر بن جذیم جمحی کو پیغام بھیجا' وہ انہیں شام کے کسی علاقے کا نگران مقرر کرنا چاہتے تھے' اُن صاحب نے انکار کر دیا اور...... تو حضرت عمر ﷛ نے فرمایا: ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ایسا نہیں ہوگا کہ تم اس (حکمرانی) کو میری گردن میں ڈال دو' اور خود گھروں میں بیٹھے رہو' جب سعید بن عامر نے حضرت عمر ﷛ کی طرف سے یہ سختی دیکھی کہ حضرت عمر ﷛ اسے یوں نہیں چھوڑیں گے' تو انہوں نے حضرت عمر ﷛ کو تلقین کرتے ہوئے' اُن سے یہ کہا: اے عمر! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اپنے کام کے لیئے اور اپنی قضا کے لئے اس شخص کو مقرر کریں' جو آپ کی رعایا میں شامل ہے' خواہ اس کا تعلق قریب کے مسلمانوں سے ہو' یا دور کے مسلمانوں سے ہو' اور آپ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کریں' جو آپ اپنی ذات اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے اس

چیز کو ناپسند کریں جو اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں' آپ ایک ہی معاملے کے بارے میں دو فیصلے نہ دیں' ورنہ آپ کی رائے آپ کے سامنے متفرق ہو جائے گی اور آپ حق سے بھٹک جائیں گے' اور آپ حق کے بارے میں تحقیق کریں' اور آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے سعید! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ شخص' جس کی گردن میں' اللہ تعالیٰ وہ چیز ڈال دے' جو اس نے آپ کی گردن میں ڈالی ہے' آپ کا معاملہ یہ ہے کہ اگر آپ حکم دیں' تو آپ کی اطاعت کی جائے گی' یا آپ کی نافرمانی کی جائے گی' لیکن آپ کے لئے حجت ہوگی۔

20725 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ ذَرٍّ اِلٰی عُثْمَانَ فَعَابَ عَلَیْهِ شَیْئًا، ثُمَّ قَامَ فَجَاءَ عَلِیٌّ مُعْتَمِدًا عَلٰی عَصًا حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی عُثْمَانَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا تَاْمُرُنَا فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ عَلَی اللّٰهِ وَعَلٰی رَسُوْلِهِ؟ فَقَالَ عَلِیٌّ: اَنْزِلْهُ مَنْزِلَةَ مُؤْمِنِ آلِ فِرْعَوْنَ (اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ) (غافر: 28)، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: اسْكُتْ، فِیْ فِیكَ التُّرَابُ، فَقَالَ عَلِیٌّ: بَلْ فِیْ فِیكَ التُّرَابُ، اسْتَاْمَرْتَنَا فَاَمَّرْنَاكَ "

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان پر کسی کام کے حوالے سے اعتراض کیا' پھر وہ اٹھ کر چلے گئے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے وہ اپنی عصا کے ساتھ ٹیک لگا کے آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے ٹھہر گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ہمیں اس تحریر کے بارے میں ہدایت کرتے ہیں' جو اللہ اور اس کے رسول (کے احکام کے بارے میں ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس کو آل فرعون سے تعلق رکھنے والے مومن کے مرتبے میں رکھیں' اگر وہ جھوٹا ہوا' تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر ہوگا اور اگر وہ سچا ہوا تو تمہیں اس میں سے کچھ مل جائے گا جو اس نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ خاموش رہیں' آپ کے منہ میں خاک' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ آپ کے منہ میں خاک' آپ نے ہم سے مشورہ مانگا تھا' ہم نے آپ کو مشورہ دے دیا۔

بَابُ الْفِتَنِ

باب: فتنوں کا تذکرہ

20726 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْقُوبَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ وَدُهَاةُ النَّاسِ خَمْسَةٌ، یُعَدُّ مِنْ قُرَیْشٍ: مُعَاوِیَةُ، وَعَمْرٌو، وَیُعَدُّ مِنَ الْاَنْصَارِ: قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَیُعَدُّ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَیْلِ بْنِ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِیُّ، وَیُعَدُّ مِنْ ثَقِیفٍ: الْمُغِیرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب فتنہ پھیلا' تو لوگوں میں سے نمایاں حیثیت کے مالک پانچ افراد تھے' قریش میں سے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ انصار میں سے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے حضرت عبداللہ بن بدیل بن ورقاء خزاعی اور ثقیف قبیلے میں سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ۔

20727 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِنِّيْ لَبِالْكُوفَةِ فِيْ دَارِيْ اِذْ سَمِعْتُ عَلٰى بَابِ الدَّارِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَلِجُ؟ قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَلِجْ، فَلَمَّا دَخَلَ اِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَيَّةُ سَاعَةِ زِيَارَةٍ هٰذِهٖ وَذٰلِكَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ: طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ فَتَذَكَّرْتُ مَنْ اَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُحَدِّثُهُ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِيْ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمُضْطَجِعِ، وَالْمُضْطَجِعُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ الرَّاكِبِ، وَالرَّاكِبُ خَيْرٌ مِّنَ الْمُجْرِيْ، قَتْلَاهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَتٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَيَّامَ الْهَرْجِ، قُلْتُ: وَمَتٰى اَيَّامُ الْهَرْجِ؟ قَالَ: حِيْنَ لَا يَاْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ قَالَ: فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: اكْفُفْ نَفْسَكَ وَيَدَكَ وَادْخُلْ دَارَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَيَّ دَارِيْ؟ (ص:351) قَالَ: فَادْخُلْ بَيْتَكَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ؟ قَالَ: فَادْخُلْ مَسْجِدَكَ، وَاصْنَعْ هٰكَذَا وَقَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلَى الْكُوعِ وَقُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، حَتّٰى تَمُوْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ عمرو بن وابصہ اسدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کوفہ میں اپنے گھر میں موجود تھا اسی دوران میں نے اپنے گھر کے دروازے پر سنا کوئی کہہ رہا تھا: السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ میں نے جواب دیا: وعلیکم السلام آپ اندر آجائیں جب وہ اندر آئے تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ ملاقات کے لئے آنے کا کون سا وقت ہے؟ راوی کہتے ہیں: یہ دوپہر کے وقت کی بات تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے دن طویل محسوس ہو رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ میں کس کے ساتھ بات چیت کروں؟ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کرنا شروع کیں میں ان کے ساتھ بات چیت کرتا رہا پھر انہوں نے مجھے حدیث سنائی: انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فتنہ آئے گا جس میں سویا ہوا شخص لیٹے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اس میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس میں مارے جانے والے سب لوگ جہنم میں جائیں گے"۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قتل و غارت گری کے دنوں میں ہوگا میں نے عرض

کی: قتل وغارت گری کے دن کب ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سے بھی محفوظ نہیں ہوگا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اگر میں وہ زمانہ پالیتا ہوں' تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا ہدایت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو روک کے رکھنا اور اپنے گھر میں داخل ہو جانا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں' میرے خلاف داخل ہو جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھر کے اندرونی حصے میں چلے جانا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ گھر کے اندرونی حصے میں بھی میرے پاس آجاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنی نماز کی مخصوص جگہ پر چلے جانا اور اس طرح کرنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی کو بند کیا اور فرمایا: تم یہ پڑھنا: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے' یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔

20728 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَجَّهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يُرِيْدُ قَتْلَ اَخِيْهِ

** حسن بصری نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مدمقابل آئیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے' تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جائیں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! قاتل تو ٹھیک ہے' مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی تو اپنے بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا''۔

20729 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، وَهُوَ ابْنُ اَخِىْ اَبِىْ ذَرٍّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوتَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ، اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوعٌ، تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ لَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ

قَالَ: كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ - يَعْنِىْ اَنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ - قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ (ص:352) اَعْلَمُ، قَالَ: تَصَبَّرْ

قَالَ: كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ حِجَارَةَ الزَّيْتِ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَاْتِىْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ: قُلْتُ: وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا، قُلْتُ: وَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنْ خَشِيتَ اَنْ يُبْهِرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ

** عبداللہ بن صامت' جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں' گدھے پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' جب ہم مدینہ منورہ کے گھروں سے باہر آگئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوذر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب مدینہ میں بھوک ہوگی' تم اپنے بستر سے اُٹھو گے اور مسجد تک نہیں پہنچ سکو گے' یہاں تک کہ بھوک تمہیں مشقت کا شکار کردے گی' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! مانگنے سے بچنا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب مدینہ منورہ میں موت ہوگی' اور گھر غلام تک پہنچ جائے گا' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ ایک قبر' غلام کے عوض میں فروخت ہوگی' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب مدینہ منورہ میں قتل و غارت گری ہوگی' جس کے نتیجے میں ''احجار زیت'' تک خون بہتا رہے گا' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے پاس جانا' جس کے ساتھ تمہارا تعلق ہوگا' میں نے عرض کی: میں ہتھیار پہن لوں؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں تم ان لوگوں کے ساتھ شراکت دار بن جاؤ گے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں پریشان کردے گی' تو تم اپنے کپڑے کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا' تاکہ وہ (یعنی تمہیں قتل کرنے والا) تمہارے اور اپنے گناہ کو لے کر واپس جائے''۔*

20730 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، الْاَجْنِحَةُ وَمَا الْاَجْنِحَةُ؟ الْوَيْلُ الطَّوِيلُ فِي الْاَجْنِحَةِ، رِيحٌ فِيهَا هُبُوبُهَا، وَرِيحٌ تُهَيِّجُ هُبُوبَهَا، وَرِيحٌ تُوَاحِي هُبُوبَهَا، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ بَعْدَ الْخَمْسِ وَالْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ مِنْ قَتْلٍ ذَرِيعٍ، وَمَوْتٍ سَرِيعٍ، وَجُوعٍ فَظِيعٍ، يُصَبُّ عَلَيْهَا الْبَلَاءُ صَبًّا، فَتَكْفُرُ صُدُورُهَا، وَتُغَيَّرُ سُرُورَهَا، وَتَهْتِكُ سُتُورَهَا، اَلَا وَبِذُنُوبِهَا يَظْهَرُ مُرَّاقُهَا وَتُنْزَعُ اَوْتَادُهَا، وَتُقْطَعُ (ص:353) اَطْنَابُهَا، وَيْلٌ لِقُرَيْشٍ مِّنْ زِنْدِيقِهَا يُحْدِثُ اَحْدَاثًا يُكَذِّبُ بِدِينِهَا - اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - وَيُنْزَعُ مِنْهَا هَيْبَتُهَا، وَتُهْدَمُ عَلَيْهَا جُدُرُهَا، وَتَغْلِبُ عَلَيْهَا جُنُودُهَا، وَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُومُ النَّائِحَاتُ الْبَاكِيَاتُ، فَبَاكِيَةٌ تَبْكِي عَلٰى دِينِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي عَلٰى دُنْيَاهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنْ ذُلِّهَا بَعْدَ عِزِّهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنْ جُوعِ اَوْلَادِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنْ قَتْلِ وِلْدَانِهَا فِيْ بُطُونِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنِ اسْتِذْلَالِ رِقَابِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنِ اسْتِحْلَالِ فُرُوجِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنْ سَفْكِ دِمَائِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي خَوْفًا مِّنْ جُنُودِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي شَوْقًا اِلٰى قُبُوْرِهَا

❋❋ طارق نے' منذر ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے: عربوں کے لئے اس شر کے حوالے سے بربادی ہے' جو قریب آچکا ہے' پر' ہوں گے اور پر' کیا چیز ہیں' پروں کے بارے میں ایک طویل بربادی ہے' ہوا ہے' جس میں اس کا گرد و غبار ہے' اور ایک ہوا ہے جو

---

* یہ روایت امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں (469/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (4261) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (149/5 و 163) اس روایت کے ایک راوی' ابوعمران الجونی کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

تیزی سے چلے گی اور ایک ہوا کی رفتار میں کمی بیشی ہوگی' عربوں کے لئے ایک سو پچیس سال کے بعد بربادی ہوگی' جس میں تیزی سے قتل و غارت گری ہوگی' جلدی موت ہوگی اور خوف زدہ کرنے والی بھوک ہوگی' اس وقت میں آزمائش کو انڈیل دیا جائے گا' تم اس کے صدور کا انکار کرو گے' اس کے سرور کو تبدیل کرو گے اور اس کے پردوں کو پھاڑ دو گے' قریش کے لئے اس کے زندیق کے حوالے سے بربادی ہے' جو نئی چیزیں پیش کرے گا اور وہ اس کے ذریعے اپنے دین کی تکذیب کرے گا' اس کی مانند کوئی کلمہ انہوں نے کہا تھا' اس سے اس کی ہیبت الگ کردی جائے گی' اور اس کی دیواریں اس پر منہدم کردی جائیں گی' اور اس کے لشکر اس پر غالب آجائیں گے' اس وقت میں نوحہ کرنے والی' رونے والی عورتیں کھڑی ہوں گی' کوئی رونے والی اپنی دنیا کے حوالے سے روئے گی کوئی رونے والی اپنے دین کے حوالے سے روئے گی' کوئی رونے والی عزت کے بعد ذلت حاصل ہونے کے حوالے سے روئے گی کوئی رونے والی اپنی اولاد کی بھوک کی وجہ سے روئے گی کوئی رونے والی اپنے پیٹ میں اپنے بچوں کے مارے جانے پر روئے گی کوئی رونے والی اپنی گردنوں کے ذلت کا شکار ہونے پر روئے گی کوئی رونے والی اپنی شرمگاہوں کے حلال کیے جانے پر روئے گی کوئی رونے والی اپنے خون بہانے پر روئے گی کوئی رونے والی اپنے لشکروں کے خوف کی وجہ سے روئے گی کوئی رونے والی اپنی قبروں کے شوق کی وجہ سے روئے گی۔

20731 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: يَـاَيُّهَا النَّاسُ اَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ كَاَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَنْجَى النَّاسِ فِيهَا - اَوْ قَالَ: مِنْهَا - صَاحِبُ شَاءٍ يَاْكُلُ مِنْ رَسَلِ غَنَمِهِ، اَوْ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَاْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

✱✱ نافع بن سرجس بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایسے فتنے آجائیں گے' جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' ان میں سب سے زیادہ نجات پانے والا شخص' وہ بکریوں والا شخص ہوگا' جو اپنی بکریوں کا دودھ استعمال کرلے گا' یا وہ شخص ہوگا' جو سرحد پر اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہوگا اور اپنی تلوار کے ذریعے کھائے گا۔

20732 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جِيلٍ، عَنْ (ص:354) اَبِىْ كَعْبٍ الْحَارِثِيِّ - وَهُوَ ذُو الْإِدَاوَةِ - قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: خَرَجْتُ فِيْ طَلَبِ اِبِلٍ لِيْ ضَوَالَّ، فَتَزَوَّدْتُ لَبَنًا فِيْ اِدَاوَةٍ، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ فِيْ نَفْسِىْ: مَا اَنْصَفْتُ، فَاَيْنَ الْوَضُوْءُ، فَاَهْرَقْتُ اللَّبَنَ وَمَلَاْتُهَا مَاءً، فَقُلْتُ: هٰذَا وَضُوْءٌ وَهٰذَا شَرَابٌ، قَالَ: فَلَبِثْتُ اَبْغِى اِبِلِىْ، فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ اصْطَبَبْتُ مِنَ الْإِدَاوَةِ مَاءً فَتَوَضَّاْتُ، وَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَشْرَبَ اصْطَبَبْتُ لَبَنًا فَشَرِبْتُهُ، فَمَكَثْتُ بِذٰلِكَ ثَلَاثًا، قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ اَسْمَاءُ النَّجْرَانِيَّةُ: يَا اَبَا كَعْبٍ، اَقَطِيبًا كَانَ اَمْ حَلِيبًا؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّكِ لَبَطَّالَةٌ، كَانَ يَعْصِمُ مِنَ الْجُوْعِ وَيُرْوِى مِنَ الظَّمَاءِ، اَمَا اِنِّيْ حَدَّثْتُ بِهٰذَا نَفَرًا مِّنْ قَوْمِىْ فِيهِمْ عَلِىُّ بْنُ الْحَارِثِ سَيِّدُ بَنِىْ قَنَانٍ، فَقَالَ: مَا اَظُنُّ الَّذِىْ تَقُوْلُ كَمَا تَقُوْلُ، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى مَنْزِلِىْ فَبِتُّ لَيْلَتِىْ تِلْكَ، قَالَ: فَاِذَا اَنَا بِهٖ صَلَاةَ الصُّبْحِ اِلٰى بَابِىْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، لِمَ تَعَنَّيْتَ اِلَىَّ، اَلَا اَرْسَلْتَ اِلَىَّ فَاٰتِيَكَ؟ قَالَ: لَا، اَنَا اَحَقُّ بِذٰلِكَ اَنْ آتِيَكَ، مَا نِمْتُ اللَّيْلَةَ اِلَّا اَتَانِىْ آتٍ، فَقَالَ:

اَنْتَ الَّذِیْ تَکْذِبُ مَنْ یُّحَدِّثُ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰی اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَاَتَیْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ دِیْنِی، قَالَ: فَقُلْتُ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اِنِّیْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ وَاِنِّیْ (ص:355) اَسْاَلُكَ عَنْ اَشْیَاءَ، فَاْمُرْ حَاجِبَكَ اَنْ لَا یَحْجُبَنِیْ، قَالَ: یَا وَثَّابُ اِذَا جَاءَ كَ هذا الحارثی فَاْذَنْ لَهٗ، قَالَ: فَكُنْتُ اِذَا جِئْتُ فَقَرَعْتُ الْبَابَ، قَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالَ: الْحَارِثِیُّ فَیَاْذَنَ لِیْ، قَالَ: ادْخُلْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَاِذَا عُثْمَانُ جَالِسٌ وَّحَوْلَهٗ نَفَرٌ سُكُوتٌ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ، كَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِهِمُ الطَّیْرَ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ، ثُمَّ جَلَسْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ عَنْ شَیْءٍ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حَالِهِمْ، قَالَ: فَبَیْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ نَفَرٌ، فَقَالُوْا: اَبٰی اَنْ یَّجِیْءَ، قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: اَبٰی اَنْ یَّجِیْءَ؟ اذْهَبُوْا فَجِیْئُوا بِهٖ، فَاِنْ اَبٰی فَجُرُّوْهُ جَرًّا، فَمَكَثْتُ قَلِیْلًا، فَجَاءُوا فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ اٰدَمُ طُوَالٌ، اَصْلَعُ فِیْ مُقَدَّمِ رَاْسِهٖ شَعَرَاتٌ، وَفِیْ قَفَائِهٖ شَعَرَاتٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِیْ یَاْتِیْكَ رُسُلُنَا فَتَاْبٰی اَنْ تَاْتِیَنِیْ؟ قَالَ: فَكَلَّمَهٗ بِشَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ فَمَا زَالُوْا یُنْقَضُّوْنَ مِنْ عِنْدِهٖ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ، قَالَ: فَقَامَ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰہِ لَا اَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اَحَدًا، اَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ حَتّٰی اَرٰی مَا یَصْنَعُ، قَالَ: فَتَبِعْتُهٗ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ جَالِسٌ اِلٰی سَارِیَۃٍ وَحَوْلَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْكُوْنَ، قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: یَا وَثَّابُ عَلَیَّ بِالشُّرَطِ، قَالَ: فَجَاءَ الشُّرَطُ، فَقَالَ: فَرِّقُوْا بَیْنَ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: فَفَرَّقُوْا بَیْنَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ، فَتَقَدَّمَ عُثْمَانُ فَصَلّٰی، فَلَمَّا كَبَّرَ قَامَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْ حُجْرَتِهَا فَقَالَتْ: اَیُّهَا النَّاسُ (ص:356) اسْمَعُوْا، قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَتْ فَذَكَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَعَثَهُ اللّٰہُ بِهٖ، ثُمَّ قَالَتْ: تَرَكْتُمْ اَمْرَ اللّٰہِ وَخَالَفْتُمْ رَسُوْلَهٗ - اَوْ نَحْوَ هٰذَا - ثُمَّ صَمَتَتْ فَتَكَلَّمَتْ اُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاِذَا هِیَ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ عُثْمَانُ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ، فَقَالَ: اِنَّ هَاتَانِ الْفَتَّانَتَانِ فَتَنَتَا النَّاسَ فِیْ صَلَاتِهِمْ، وَاِلَّا تَنْتَهِیَا اَوْ لَاَسُبَّنَّكُمَا مَا حَلَّ لِیَ السِّبَابُ، وَاِنِّیْ لَاَصْلِكُمَا لَعَالِمٌ، قَالَ: فَقَالَ لَهٗ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ: اَتَقُوْلُ هٰذَا لِحَبَائِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَفِیْمَا اَنْتَ وَمَا هَاهُنَا، قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی سَعْدٍ عَامِدًا اِلَیْهِ، قَالَ: وَانْسَلَّ سَعْدٌ فَخَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِیَ عَلِیًّا بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ: اُرِیْدُ هٰذَا الَّذِیْ كَذَا وَكَذَا - یَعْنِیْ سَعْدًا - فَشَتَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ: اَیُّهَا الرَّجُلُ دَعْ هٰذَا عَنْكَ، قَالَ: فَلَمْ یَزَلْ بِهِمَا الْكَلَامُ حَتّٰی غَضِبَ عُثْمَانُ فَقَالَ: اَلَسْتَ الْمُتَخَلِّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ تَبُوْكَ؟ قَالَ: فَقَالَ عَلِیٌّ: اَلَسْتَ الْفَارَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ؟ قَالَ: ثُمَّ حَجَزَ النَّاسُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی اَتَیْتُ الْكُوْفَۃَ، فَوَجَدْتُهُمْ اَیْضًا قَدْ وَقَعَ بَیْنَهُمْ شَیْءٌ وَنَشَبُوْا فِی الْفِتْنَۃِ، وَرَدُّوْا سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَلَمْ یَدَعُوْهُ یَدْخُلُ اِلَیْهِمْ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِكَ رَجَعْتُ حَتّٰی اَتَیْتُ بِلَادَ قَوْمِی

❋❋ زیاد بن جبل نے ’ابوکعب حارثی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے انہیں یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں اپنے گمشدہ اونٹوں کی تلاش میں نکلا میں نے زادِ سفر کے طور پر ایک برتن میں دودھ رکھا پھر میں نے سوچا کہ یہ

میں نے انصاف سے کام نہیں لیا وضو کا پانی کہاں رکھا جائے گا؟ تو میں نے دودھ کو نکال لیا اور اس برتن کو پانی سے بھر دیا میں نے سوچا کہ اس کے ذریعے وضو بھی ہو جائے گا اور اس کو پی بھی لوں گا' پھر میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا' جب میں وضو کرنے کا ارادہ کرتا تھا اور برتن کو انڈیلتا تھا' تو پانی آتا تھا اور میں وضو کر لیتا تھا' جب میں پینے کا ارادہ کرتا تھا اور برتن کو انڈیلتا تھا' تو دودھ آ جاتا تھا اور میں اس کو پی لیتا تھا' تین دن تک ایسا ہوتا رہا' راوی بیان کرتے ہیں: اسماء نجرانیہ نامی خاتون نے ان سے کہا: اے ابوکعب! کیا وہ پانی تھا' یا دودھ تھا؟ تو میں نے کہا: تم غلط بولنے والی عورت ہو' وہ ایسی چیز تھی جو بھوک سے بچاتی تھی اور پیاس سے سیراب کر دیتی تھی' راوی کہتے ہیں: میں نے اپنی قوم کے کچھ افراد کو اس بارے میں بتایا' جن میں علی بن حارث بھی شامل تھے' جو بنوقنان کے سردار تھے تو انہوں نے کہا: تم جو بات بیان کر رہے ہو' میرا نہیں خیال کہ اس طرح ہوا ہوگا' تو میں نے کہا: اس بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے' راوی کہتے ہیں: پھر میں اپنے گھر واپس آ گیا' میں نے وہ رات گزاری' جب صبح کی نماز کا وقت ہوا اور میں اپنے دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے سے باہر نکلا' تو میں نے دیکھا کہ وہاں علی بن حارث موجود تھے' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ نے میری طرف آنے کی تکلیف کیوں کی؟ آپ نے مجھے پیغام بھیج دینا تھا' میں آپ کے پاس آ جاتا' انہوں نے کہا: جی نہیں! میں' اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں' گزشتہ رات میں سویا' تو میں نے خواب میں دیکھا کسی نے کہا: کہ تم اس شخص کو جھٹلا رہے ہو' جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بیان کر رہا ہے۔

حضرت ابوکعب حارثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں وہاں سے نکلا اور مدینہ منورہ آیا' میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے کچھ دینی معاملات کے بارے میں ان سے دریافت کیا' میں نے کہا: اے امیر المومنین! میں' یمن سے تعلق رکھنے والا بنوحارث سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں' اور میں نے آپ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا ہے' آپ اپنے دربان کو یہ ہدایت کریں کہ وہ مجھے آنے سے نہ روکا کرے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے وثاب! جب یہ حارثی شخص تمہارے پاس آئے' تو تم اسے اجازت دے دیا کرو' راوی بیان کرتے ہیں: تو جب بھی میں آتا اور دروازہ کھٹکھٹاتا' تو دربان پوچھتا تھا: کون ہے؟ میں جواب دیتا تھا: حارثی' تو وہ مجھے اجازت دے دیتا تھا اور کہتا تھا: کہ تم اندر آ جاؤ۔

ایک مرتبہ میں اسی طرح اندر داخل ہوا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' ان کے اردگرد کچھ لوگ خاموش بیٹھے ہوئے تھے' وہ کوئی بات نہیں کر رہے تھے' یوں لگتا تھا جیسے ان کے سروں پر پرندے موجود ہیں' میں نے سلام کیا پھر میں بھی بیٹھ گیا' میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا' کیونکہ میں نے لوگوں کی صورت حال دیکھ لی تھی' ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ کچھ افراد آئے' اور انہوں نے یہ کہا: کہ وہ صاحبان انکار کر رہے ہیں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: وہ آنے سے انکار کر رہے ہیں؟ تم لوگ جاؤ اور انہیں لے کر آؤ' اگر وہ نہیں مانتے' تو انہیں کھینچ کر لے آؤ' تھوڑی دیر گزری تھی' وہ لوگ پھر آئے ان کے ساتھ ایک شخص تھا' جو گندمی رنگت کا طویل القامت شخص تھا' اُس کے سر کے آگے سے بال اڑے ہوئے تھے اور اس کی گدی کے پاس کچھ بال موجود تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم وہ شخص ہو کہ تمہارے پاس ہمارے قاصد آئے اور تم نے میرے پاس آنے سے انکار کر دیا؟ پھر حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں بات چیت کی' مجھے اندازہ نہیں ہوسکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر وہ چلے گئے' اس کے بعد لوگ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھنا شروع ہوئے' یہاں تک کہ میرے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ کھڑے ہوئے تو میں نے یہ سوچا کہ اللہ کی قسم! میں اس صورت حال کے بارے میں کسی سے دریافت نہیں کروں گا کہ مجھے یہ کہنا پڑے کہ فلاں نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جب تک میں خود اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: میں بھی اُن کے پیچھے چل پڑا' وہ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ایک ستون کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے اردگرد کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے' جو رو رہے تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے وثاب! سپاہی کو میرے پاس لے کے آؤ' سپاہی آ گیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں کو ادھر ادھر کردو' سپاہی نے ان لوگوں کے درمیان علیحدگی کروادی' پھر نماز قائم ہوئی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' انہوں نے نماز پڑھائی' جب انہوں نے تکبیر کہی' تو ایک خاتون اپنے حجرے میں کھڑی ہوئیں اور بولیں: اے لوگو! تم لوگ غور سے سنو! پھر اس خاتون نے کوئی گفتگو کی' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور جس چیز کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے' اُس کا ذکر کیا پھر اس خاتون نے کہا: تم لوگوں نے اللہ کے حکم کو ترک کر دیا ہے اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے' یا اس کی مانند کوئی کلمات کہے' پھر وہ خاتون خاموش ہوئیں' تو ایک اور خاتون نے اس کی مانند گفتگو کی' وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

راوی کہتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا' تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ان دو خواتین نے جو آزمائش کا شکار کرنے والی ہیں' انہوں نے لوگوں کو ان کی نماز کے بارے میں آزمائش کا شکار کرنے کی کوشش کی ہے' یا تو آپ دونوں خواتین باز آجائیں' ورنہ میں آپ دونوں کو برا کہوں گا' ویسے برا کہنا میرے لئے مناسب نہیں ہے' لیکن میں آپ دونوں کی اصل صورت حال سے بخوبی واقف ہوں' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب خواتین کو اس طرح کہہ رہے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا اس معاملے کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ پھر وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے' حضرت عثمان بھی مسجد سے باہر جانے لگے' مسجد کے دروازے پر اُن کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں اس اس جگہ کا ارادہ رکھتا ہوں' ان کی مراد یہ تھی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس جانا چاہتا ہوں' انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو برا کہا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے صاحب! اس کو اپنے آپ سے رہنے دیں پھر اس کے بعد دونوں کے درمیان بات چیت ہوتی رہی' یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور بولے: کیا تم وہ شخص نہیں ہو؟ جو غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ وہ نہیں ہیں' جو غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟

راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے ان کے درمیان بیچ بچاؤ کروایا' پھر میں' مدینہ منورہ سے نکلا اور کوفہ آ گیا' تو میں نے وہاں بھی لوگوں کو پایا کہ ان کے درمیان اختلافات پیدا ہو چکے ہیں' اور ان کے درمیان فتنہ آرہا ہے' انہوں نے سعید بن عاص کو واپس

کردیا تھا اور اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دی تھی' جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں واپس آ گیا اور اپنی قوم کے علاقے میں پہنچ گیا۔

20733 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: جُعِلَتْ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ: فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ تَأْتِي الْفِتْنَةُ الْعَمْيَاءُ الصَّمَّاءُ الْمُطْبِقَةُ، الَّتِي يَصِيرُ النَّاسُ فِيهَا كَالْاَنْعَامِ

** عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اس امت میں پانچ قسم کے فتنے رکھے گئے ہیں' ایک عمومی فتنہ ہے' پھر ایک خاص فتنہ ہوگا پھر ایک عمومی فتنہ ہوگا' پھر ایک خاص فتنہ ہوگا' پھر ایک اندھا' بہرہ' ایک دوسرے کے اوپر نیچے والا فتنہ ہوگا' جس کے دوران لوگ جانوروں کی مانند ہو جائیں گے"۔

20734 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوتَ فَمُتْ، فَوَاللّٰهِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ الْمَوْتُ اِلٰى اَحَدِهِمْ اَحَبَّ مِنَ الذَّهَبِ الْحَمْرَاءِ

** یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ بیمار تھے' انہوں نے فرمایا: اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم مر جاؤ! تو تم مر جانا' اللہ کی قسم! لوگوں پر ایسا زمانہ آ جائے گا کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک موت' سرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔

20735 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ وَاَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ، لَمْ يَخِفَّ مِنْهُمْ اَرْبَعُونَ رَجُلًا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ غَيْرُهُ: خَفَّ مَعَهُ - يَعْنِي عَلِيًّا - مِائَتَانِ وَبِضْعَةٌ وَّاَرْبَعُونَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ مِّنْهُمْ اَبُو اَيُّوبَ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

** ایوب نے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: فتنہ پھیلا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے' لیکن ان میں سے چالیس افراد نے بھی اس میں حصہ نہیں لیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: کہ اُن کے ساتھ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سو سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حصہ لیا تھا' جن میں سے چالیس افراد کا تعلق غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے افراد سے تھا' جن میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شامل تھے۔

20736 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قِيلَ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ: اَلَا تُقَاتِلُ، فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الشُّورٰى، وَاَنْتَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ غَيْرِكَ؟ قَالَ: لَا اُقَاتِلُ حَتّٰى تَاْتُونِي بِسَيْفٍ لَهُ عَيْنَانِ، وَلِسَانٌ وَّشَفَتَانِ، يَعْرِفُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ، قَدْ جَاهَدْتُ وَاَنَا اَعْرِفُ الْجِهَادَ، وَلَا اَبْخَعُ بِنَفْسِي اِنْ كَانَ

رَجُلٌ خَيْرًا مِّنِّي

❋❋ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ جنگ میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ جبکہ آپ اہل شوریٰ میں سے ہیں' اور آپ کسی اور کے مقابلے میں اس معاملے کے زیادہ حق دار ہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں' جنگ میں اس وقت تک حصہ نہیں لوں گا' جب تک تم میرے پاس ایسی تلوار لے کے نہیں آتے' جس کی دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں ہوتے' جو مومن کے مقابلے میں کافر کو پہچان سکے' میں نے بھرپور کوشش کی اور میں نے جہاد کو پہچانا بھی ہے' اور اب بھی' میں' خود کو اس کا فرمانبردار بنادوں گا' اگر کوئی شخص مجھ سے بہتر ہو۔

20737 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَجَّهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يُرِيْدُ قَتْلَ اَخِيْهِ

❋❋ حسن بصری روایت کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب دو مسلمان' اپنی تلواریں لے کر' ایک دوسرے کے مدمقابل آجائیں اور اُن دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کردے تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جائیں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو قاتل ہے' مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے بھائی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

20738 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مَرَّةً يَوْمًا، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا كَاَنَّهُ مُقْرِفٌ فَرَكَضَهُ فِىْ آثَارِهِمْ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اہل مدینہ گھبراہٹ کا شکار ہوگئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوکر گئے جو کچھ سرکش تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوکر ان لوگوں کے پیچھے گئے' جب آپ واپس آئے' تو آپ نے فرمایا: ہم نے اس کو (تیز رفتاری کے حوالے سے) سمندر پایا ہے۔

20739 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى فَلَمْ يَبْقَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا اَحَدٌ، ثُمَّ كَانَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ فَلَمْ يَبْقَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ اَحَدٌ قَالَ: وَاَظُنُّ لَوْ كَانَتِ الثَّالِثَةُ لَمْ تُرْفَعْ وَفِى النَّاسِ طَبَاخٌ

❋❋ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: جب پہلا فتنہ آیا' تو ایسا کوئی فرد باقی نہیں رہا' جس نے غزوۂ بدر میں شرکت کی ہو' پھر جب دوسرا فتنہ آیا' تو ایسا کوئی فرد باقی نہیں رہا' جس نے صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہو' راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ بھی کہا: کہ میرا خیال ہے' اگر تیسری مرتبہ فتنہ آیا' تو اُس کے اٹھائے جانے سے پہلے لوگوں میں صرف' باورچی رہ جائے گا۔

20740 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

اِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ لَا يَشْخَصْ لَهَا اَحَدٌ، وَاللّٰهِ مَا شَخَصَ فِيهَا اَحَدٌ اِلَّا نَسَفَتْهُ كَمَا يَنْسِفُ السَّيْلُ الدِّمَنَ، اِنَّهَا مُشْبِهَةٌ مُقْبِلَةٌ، حَتّٰى يَقُولَ الْجَاهِلُ هٰذِهٖ تُشَبِّهُ مُقْبِلَةً وَتُبَيِّنُ مُدْبِرَةً، فَاِذَا رَاَيْتُمُوهَا فَاجْثَمُوا فِي بُيُوتِكُمْ، وَكَسِّرُوا سُيُوفَكُمْ، وَقَطِّعُوا اَوْتَادَكُمْ

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ فتنوں سے بچو! کوئی شخص اس کی طرف نہ دیکھے' اللہ کی قسم! جو شخص فتنے کے دوران اس کی طرف دیکھے گا' تو وہ فتنہ اسے یوں بہا کر لے جائے گا' جس طرح سیلاب' خس وخاشاک کو بہا کر لے جاتا ہے' وہ فتنہ اشتباہ والا ہوگا اور آئے گا' یہاں تک کہ ناواقف شخص یہ کہے گا: یہ اشتباہ پیدا کرنے والا ہے اور آرہا ہے' لیکن جب یہ جائے گا' تو یہ وضاحت کردے گا' جب تم اس فتنے کو دیکھو' تو تم اپنے گھروں میں رہو اور اپنی تلواریں توڑ دو' اور اپنے کیلوں کو کاٹ دو۔

20741 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنْهُمُ الْحَسَنُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةِ النَّاسِ، مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ، وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا، - وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ - قَالَ: فَبِمَ تَاْمُرُنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّتِكَ، وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ: فَوَاللّٰهِ مَا تَمَالَكَ اِنْ كَانَ فِيَّ عَلٰى اَسْوَاءِ ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے' ایک سے زیادہ افراد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جن میں سے ایک حسن بھی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم لوگوں کے' چھان بورے میں باقی رہ جاؤ گے' جن کے عہد اور ان کی امانتیں' ایک دوسرے میں مل جائیں گی' اور ان کے درمیان اختلاف ہوگا' اور وہ یوں ہو جائیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرکے یہ بات ارشاد فرمائی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم جس چیز کو معروف سمجھو (اس پر عمل کرو) اور جس کو تم منکر سمجھو' اسے چھوڑ دو' اور تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے' دوسروں سے بچ کے رہنا۔

راوی کہتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر آدمی' اس سے زیادہ بری صرتحال میں ہو تو وہ خود پر بالکل بھی قابو نہیں رکھ سکے گا۔

20742 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَيْفَ بِكُمْ اِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ، وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ، وَيُتَّخَذُ سُنَّةٌ، فَاِنْ غُيِّرَتْ يَوْمًا، قِيلَ: هٰذَا مُنْكَرٌ، قَالُوا: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: اِذَا قَلَّتْ اُمَنَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ اُمَرَاؤُكُمْ، وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ، وَتُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تمہیں ایسا فتنہ لپیٹ میں لے گا' جس میں چھوٹا' بڑا ہو جائے گا بڑا' بوڑھا ہو جائے گا کسی طریقے کو اختیار کیا جائے گا اگر ایک دن بھی اس میں تبدیلی کی جائے گی' تو کہا جائے گا: یہ منکر ہے' لوگوں نے

دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ایسا کب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: جب تمہارے امین لوگ کم ہو جائیں گے' تمہارے امراء زیادہ ہو جائیں گے' تمہارے دین کے عالم کم ہو جائیں گے' تمہارے قاری زیادہ ہو جائیں گے اور دین کو دینی مقصد کے بغیر سیکھا جائے گا' اور آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی''۔

20743 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنْظَلِيِّ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ بَعْدِىْ اَنْ يُّؤْخَذَ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَرِىءُ، فَيُؤْشَرُ كَمَا يُؤْشَرُ الْجَزُوْرُ، وَيُشَاطُ لَحْمُهُ كَمَا يُشَاطُ لَحْمُهَا، وَيُقَالُ: عَاصٍ. وَلَيْسَ بِعَاصٍ قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ اَوْ: بِمَا تَشْتَدُّ الْبَلِيَّةُ، وَتَظْهَرُ الْحَمِيَّةُ، وَتُسْبَى الذُّرِّيَّةُ، وَتَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ كَمَا تَدُقُّ الرَّحَا ثُفْلَهَا، وَكَمَا تَدُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ؟ قَالَ: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا عَلِيُّ؟، قَالَ: اِذَا تُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الْعَمَلِ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ

** سلیم بن قیس حنظلی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اپنے بعد! تم لوگوں کے بارے میں' سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ تم میں سے کسی بے گناہ شخص کو پکڑا جائے گا اور پھر اسے یوں مار دیا جائے گا' جس طرح اونٹ کو مارا جاتا ہے اور اس کا گوشت یوں گھسیٹا جائے گا جس طرح اونٹ کا گوشت گھسیٹا جاتا ہے اور یہ کہا جائے گا: یہ نافرمان (یا باغی) ہے' حالانکہ وہ نافرمان نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جو اس وقت منبر کے نیچے موجود تھے' انہوں نے فرمایا: اے امیر المومنین! ایسا کب ہوگا؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے کہا: ایسا اس وقت ہوگا' جب آزمائش شدید ہو جائے گی' حمیت ظاہر ہو جائے گی' بال بچوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور فتنے لوگوں کو پیس دیں گے' جس طرح چکی اپنے اندر آنے والی چیز کو پیس دیتی ہے' اور جس طرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے علی! ایسا کب ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب دین کا علم' دینی مقصد کے بغیر حاصل کیا جائے گا' اور علم کو عمل کے بغیر حاصل کیا جائے گا' اور آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا تلاش کی جائے گی''۔

20744 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْهَرْجَ، قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، قَالُوْا: وَاَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ الْيَوْمَ، اِنَّا لَنَقْتُلُ فِى الْيَوْمِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ قَتْلَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَلٰكِنْ قَتْلَ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَالُوْا: وَفِيْنَا كِتَابُ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَفِيْكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، قَالُوْا: وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا؟ قَالَ: اِنَّهُ تُنْتَزَعُ عُقُوْلُ عَامَّةِ ذَاكُمُ الزَّمَانِ، وَيُخْلَفُ لَهَا هَبَاءٌ مِّنَ النَّاسِ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَلَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ

** حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں حرج کا اندیشہ ہے' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! حرج سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل و غارت گری' لوگوں نے عرض کی: ہم آج کل جتنے لوگوں کو قتل کر رہے ہیں' کیا اس سے زیادہ ہوگا؟ ہم نے ایک دن میں مشرکین کے اتنے' اتنے لوگوں کو قتل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد مشرکین کو قتل کرنا نہیں ہے' بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے' لوگوں نے عرض کی: کیا ہمارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اُس وقت تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہوگی' لوگوں نے دریافت کیا: کیا ہمارے پاس ہماری عقلیں ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے میں زیادہ تر لوگوں کی عقلیں الگ کر لی جائیں گی اور اس زمانے میں کم تر لوگوں کو حکمران بنا دیا جائے گا' وہ یہ سمجھیں گے کہ وہ کوئی حیثیت رکھتے ہیں' حالانکہ وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہوں گے''۔*

20745 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَكَانَ مُسْلِمٌ خَرَجَ مَعَ ابْنِ الْاَشْعَثِ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ مُسْلِمٌ: قَدْ خَرَجْتُ مَعَهُ، فَوَاللّٰهِ مَا سَلَلْتُ سَيْفًا، وَلَا رَمَيْتُ بِسَهْمٍ، وَلَا طَعَنْتُ بِرُمْحٍ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ قِلَابَةَ: لٰكِنْ قَدْ رَآكَ رَجُلٌ وَّاقِفًا، فَقَالَ: هٰذَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَاقِفٌ لِلْقِتَالِ، فَرَمٰى بِسَهْمِهٖ، وَطَعَنَ بِرُمْحِهٖ، وَضَرَبَ بِسَيْفِهٖ قَالَ: فَبَكٰى مُسْلِمٌ، قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّىْ لَمْ اَقُلْ شَيْئًا

** ایوب نے' ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ وہ اور مسلم بن یسار اکٹھے ہوئے' مسلم' ابن اشعث کے ساتھ لڑائی کے لئے نکلے تھے' لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا' تو مسلم نے کہا: میں اُس کے ساتھ نکلا ضرور تھا' لیکن اللہ کی قسم! نہ تو میں نے اپنی تلوار سونتی' اور نہ ہی میں نے کوئی تیر مارا' نہ میں نے نیزہ چبھویا' تو ابوقلابہ نے ان سے کہا: لیکن ایک شخص نے آپ کو ٹھہرے ہوئے تو دیکھ لیا تھا' اس نے یہ سوچا ہوگا کہ یہ مسلم بن یسار لڑائی کے لئے کھڑے ہوئے ہیں' تو اس شخص نے تو اپنا تیر مارا ہوگا' اپنا نیزہ چبھویا ہوگا' اپنی تلوار کے ذریعے ضرب لگائی ہوگی' راوی کہتے ہیں: تو مسلم اتنا روئے کہ ابوقلابہ کہتے ہیں: میں نے یہ آرزو کہ کاش میں نے وہ بات نہ کہی ہوتی۔

20746 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ بِالشَّامِ كَانَ اَوَّلُهَا لَعِبَ الصِّبْيَانِ تَطْفُو مِنْ جَانِبٍ، وَتَسْكُنُ مِنْ جَانِبٍ، فَلَا تَتَنَاهٰى حَتّٰى يُنَادِىَ مُنَادٍ اِنَّ الْاَمِيْرَ فُلَانٌ قَالَ: فَيَقْبَلُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَدَيْهِ حَتّٰى اِنَّهُمَا لَيَنْتَفِضَانِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ذَاكُمُ الْاَمِيْرُ حَقًّا، ذَاكُمُ الْاَمِيْرُ حَقًّا

** معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے:

''شام میں ایک فتنہ آئے گا' جس کے آغاز میں بچوں کا کھیل ہوگا' وہ ایک جانب سے بجھ جائے گا اور ایک جانب سے

* یہ روایت امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں (498/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے

پرسکون ہو جائے گا' لیکن وہ ختم نہیں ہوگا' یہاں تک کہ ایک منادی یہ اعلان کرے گا: امیر' فلاں شخص ہے' راوی کہتے ہیں: پھر سعید بن مسیّب نے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیا' یہاں تک کہ وہ دونوں کپکپانے لگے' پھر انہوں نے کہا: وہی درحقیقت امیر ہوگا' وہی درحقیقت امیر ہوگا''۔

20747 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِلْاِسْلَامِ مُنْتَهًى؟ قَالَ: نَعَمْ، اَيُّمَا اَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْعَرَبِ، اَوِ الْعَجَمِ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا اَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ تَقَعُ فِتَنٌ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ، قَالَ: فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: كَلَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

✵✵ عروہ بن زبیر نے' حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اسلام کی کوئی آخری حد ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! عربوں' یا عجمیوں کا' جو بھی گھرانہ ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے گا' اُن پر اسلام کو داخل کردے گا' اس شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر فتنے واقع ہوں گے' جو بادلوں کی مانند ہوں گے' اس دیہاتی نے عرض کی: ایسا ہرگز نہیں ہوگا' یارسول اللہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس وقت میں' تم لوگ دوبارہ سانپوں کی طرح (ضرر رساں) ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے''۔

20748 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ لِهِنْدَ اِزَارٌ فِيْ كُمِّهَا - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مَا فُتِحَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجْرَةِ، يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ

✵✵ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' آج رات کتنے خزانے کھول دیے گئے ہیں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے ہیں' کوئی حجرے والی خواتین کو بیدار کردے' دنیا میں لباس والی کئی عورتیں' آخرت میں برہنہ ہوں گی''۔

20749 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذَا، وَحَلَّقَ اِبْهَامَهُ بِالَّتِيْ تَلِيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

☆☆ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: عربوں کے لئے اس خرابی کے حوالے سے بربادی ہے جو قریب آچکا ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھول دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے حلقہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی (تو ایسا ہی ہوگا)۔

20750 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: اَدْرَكْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَاَدْرَكْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَاَدْرَكْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَفَاتَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَاَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يَجْلِسُهُ: اللّٰهُ حَكَمٌ قِسْطٌ، تَبَارَكَ اسْمُهُ، (ص:364) هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنٌ يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتّٰى يَاْخُذَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ، وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ، وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْآنَ، فَيَقُولَ: قَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ، فَمَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتّٰى اَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَاِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ، فَاِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ، اتَّقُوا زَيْغَ الْحَكِيمِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلٰى فِي الْحَكِيمِ الضَّلَالَةَ، وَيُلْقِي لِلْمُنَافِقِ كَلِمَةَ الْحَقِّ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا يُدْرِينَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَنَّ الْمُنَافِقَ يُلْقِي كَلِمَةَ الْحَقِّ، وَاَنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلٰى فِي الْحَكِيمِ الضَّلَالَةَ؟ قَالَ: اجْتَنِبُوا مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ كُلَّ مُتَشَابِهٍ، الَّذِي اِذَا سَمِعْتَهُ قُلْتَ: مَا هٰذَا؟ وَلَا يُثْنِيكَ ذٰلِكَ عَنْهُ، فَاِنَّهُ لَعَلَّهُ اَنْ يُّرَاجِعَ وَيُلْقِي الْحَقَّ اِذَا سَمِعَهُ، فَاِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا

☆☆ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' میں نے ان سے علم حاصل کیا ہے' میں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' ان سے علم سیکھا ہے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' ان سے سیکھا ہے' لیکن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے استفادہ نہیں کر سکا۔

یزید بن عمیرہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: کہ وہ ہر محفل جس میں بیٹھتے تھے' یہ کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا' فیصلہ کرنے والا ہے' اس کا اسم برکت والا ہے' شکوک کا شکار لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تمہارے بعد ایسے فتنے آئیں گے' جن میں مال زیادہ ہو جائے گا اور قرآن کو کھول دیا جائے گا' یہاں تک کہ مرد عورت' آزاد غلام' چھوٹا بڑا' اُس کا علم حاصل کریں گے' کوئی شخص قرآن کا علم حاصل کرے گا اور کہے گا: میں نے قرآن کا علم حاصل کیا ہے' کیا وجہ ہے لوگ میری پیروی کیوں نہیں کرتے؟ جبکہ میں قرآن کا علم حاصل کر چکا ہوں' پھر وہ یہ کہے گا: کہ یہ لوگ میری پیروی اُس وقت تک نہیں کریں گے' جب تک میں ان کے سامنے کوئی نئی چیز نہیں لے کر آتا' تو تم اس چیز سے بچو! جو نئی آئی ہوئی ہوگی' کیونکہ جو چیز نئی آئی ہوئی گی' وہ گمراہی ہوگی' اور تم لوگ سمجھ دار شخص کے بھٹکنے سے بچنا' کیونکہ شیطان' سمجھ دار شخص کے منہ پر گمراہی ڈال دیتا ہے' اور منافق کی طرف سے حق بات بھی پیش کر دیتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، ہمیں کیسے پتہ چلے گا؟ کہ منافق شخص نے حق بات بیان کی ہے اور شیطان نے عقل مند شخص کی زبان پر گمراہی ڈال دی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم دانشوار کے ہر اس کلام سے اجتناب کرنا، جو اشتباہ والا ہو کہ جب تم اس کو سنو، تو تم یہ کہو: کہ یہ کیا ہے، اور تم اس کی طرف سے وہ بات آگے بیان نہ کرنا، کیونکہ ہوسکتا ہے، وہ اس سے رجوع کرلے اور جب وہ حق سنے، تو حق پیش کردے، کیونکہ حق پر نور ہوتا ہے"۔

20751 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَنُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا: اَيُمْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ

✵✵ سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"زمانہ سمٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور کنجوسی ڈال دی جائے گی اور حرج بکثرت ہوگا، لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل و غارت گری"۔

20752 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَا: قَالَ عُمَرُ: مَنْ يُّحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتَنِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا، قَالَ عُمَرُ: هَاتِ، اِنَّكَ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ، قَالَ حُذَيْفَةُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّدَقَةُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ قَالَ عُمَرُ: لَسْتُ هٰذَا اَعْنِي، قَالَ: فَالَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُّغْلَقٌ قَالَ: اَفَيُكْسَرُ ذٰلِكَ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: اِذًا لَا يُغْلَقُ

✵✵ قتادہ اور سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون ہمیں فتنوں کے بارے میں بتائے گا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بیان کرو، کیونکہ تم اس حوالے سے جرأت رکھتے ہو، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آدمی کے لئے آزمائش، اُس کے اہل خانہ اس کے مال میں ہوتی ہے، اور اس کو صدقہ، نماز اور روزہ ختم کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں، یہ مراد نہیں لے رہا، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر وہ فتنہ ہوگا، جس کی موجیں یوں ہوں گی، جیسے سمندر کی موجیں ہوتی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے اور اُس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا؟ یا اُسے کھول دیا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ اس کو توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی صورت میں پھر وہ دوبارہ بند نہیں ہوگا۔

20753 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسَائِهِ: اَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُهَا كِلَابُ مَاءِ كَذَا وَكَذَا؟ - يَعْنِي الْحَوْاَبَ - فَلَمَّا خَرَجَتْ عَائِشَةُ اِلَى الْبَصْرَةِ نَبَحَتْهَا الْكِلَابُ، فَقَالَتْ: مَا اسْمُ هٰذَا الْمَاءِ؟ فَاَخْبَرُوْهَا، فَقَالَتْ: رُدُّوْنِيْ فَاَبٰى عَلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا: تم میں سے کون وہ ہوگی؟ جس پر فلاں، فلاں جگہ کے پانی کے پاس والے کتے بھونکیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حواَب نامی

جگہ تھی' جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف جانے کے لئے نکلیں' تو ان پر کتے بھونکے' تو انہوں نے دریافت کیا: اس جگہ کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے انہیں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے واپس کردو' لیکن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُن کی بات نہیں مانی۔

20754 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِى قِلَابَةَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: لَا تَزَالُ الْفِتْنَةُ مُوَادَمَةً بِهَا مَا لَمْ تَبْدُ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: کعب فرماتے ہیں: فتنہ مسلسل جاری رہے گا' جب تک شام کی طرف سے اس کا ظہور نہیں ہوتا۔

20755 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: مَا شَيْءٌ كَانَ يُحَدِّثُنَاهُ كَعْبٌ اِلَّا قَدْ اَتٰى عَلٰى مَا قَالَ اِلَّا قَوْلَهُ: اِنَّ فَتٰى ثَقِيفٍ يَقْتُلُنِي وَهٰذَا رَاْسُهُ بَيْنَ يَدَيَّ - يَعْنِي الْمُخْتَارَ - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: وَلَا يَشْعُرُ اَنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ قَدْ خُبِءَ لَهُ. يَعْنِي الْحَجَّاجَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کعب نے ہمیں جو چیز بھی بیان کی ہے' وہ پوری ہوئی' البتہ ان کی ایک بات پوری نہیں ہوئی' انہوں نے یہ کہا تھا: کہ ثقیف قبیلے کا ایک نوجوان مجھے قتل کرے گا' لیکن اس کا سر میرے سامنے موجود ہے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی مراد مختار ثقفی تھا۔

ابن سیرین کہتے ہیں: لیکن انہیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ ''ابومحمد'' کو اُن کے لئے سنبھال کے رکھا گیا ہے' ابن سیرین کی مراد حجاج بن یوسف تھا۔

20756 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحَيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْمُهَلَّبِ، قَالَ: وَكَانَ عِكْرِمَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهَا قَالَ: فَقَالَ عِكْرِمَةُ يَوْمًا: لَاُحَدِّثَنَّكِ حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ اَحَدًا غَيْرَكِ: لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي بَنِي اُمَيَّةَ مَا لَمْ يَخْتَلِفْ بَيْنَهُمْ رُمْحَانِ، فَاِذَا اخْتَلَفَ بَيْنَهُمْ رُمْحَانِ خَرَجَتْ مِنْهُمْ فَلَمْ تَرْجِعْ فِيهِمْ اَبَدًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قبیلے کے ایک سے زیادہ افراد نے ہند بنت مہلب کے حوالے سے یہ روایت مجھے بیان کی ہے: یہ وہ خاتون ہیں کہ عکرمہ ان کے ہاں آیا کرتے تھے' ایک دن عکرمہ نے کہا: آج میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا' جو میں نے تمہارے علاوہ کسی اور کو بیان نہیں کی' یہ معاملہ بنوامیہ میں مسلسل اس وقت تک رہے گا' جب تک ان کے درمیان آپس میں نیزے نہیں ٹکراتے' جب ان کے درمیان نیزے ٹکرائیں گے تو یہ معاملہ ان سے نکل جائے گا اور پھر دوبارہ اُن کی طرف کبھی نہیں آئے گا۔

20757 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَ لِي عَبِيدَةُ وَاَنَا بِالْكُوفَةِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ: افْرُغْ مِنْ ضَيْعَتِكَ، ثُمَّ انْحَدِرْ اِلٰى مِصْرِكَ، فَاِنَّهُ سَيَحْدُثُ فِي الْاَرْضِ حَدَثٌ، قَالَ: قُلْتُ: فَبِمَ تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: تَلْزَمُ بَيْتَكَ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ وَقَعَتْ فِتْنَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبیدہ نے مجھ سے کہا: میں اس وقت کوفہ میں تھا اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما والی آزمائش سے پہلے کی بات ہے کہ تم اپنی کام سے فارغ ہو جاؤ اور پھر اپنے شہر واپس چلے جاؤ' کیونکہ عنقریب زمین میں' ایک حادثہ

رونما ہونے والا ہے میں نے دریافت کیا: پھر آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: تم اپنے گھر میں رہنا' ابن سیرین کہتے ہیں: جب میں بصرہ آیا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما والی آزمائش واقع ہوگئی۔

20758 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ ... قَالَ: يَقُوْلُ: تَعَلَّمُوا الْإِسْلَامَ، فَاِذَا عَلِمْتُمُوْهُ فَلَا تَرْغَبُوْا عَنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ، فَاِنَّ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ الْإِسْلَامُ، وَلَا تُحَرِّفُوْهُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقْتُلُوْا صَاحِبَهُمْ، وَقَبْلَ اَنْ يَّفْعَلُوا الَّذِیْ فَعَلُوا، لَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ قَبْلَ اَنْ يَّقْتُلُوْا صَاحِبَهُمْ، وَقَبْلَ اَنْ يَّفْعَلُوا الَّذِیْ فَعَلُوْا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَاِيَّاكُمْ وَهٰذِهِ الْاُمُوْرَ الَّتِیْ تُلْقِی بَيْنَ النَّاسِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءِ

✵✵ معمر نے' عاصم کے حوالے سے ابوالعالیہ ریاحی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسلام کا علم حاصل کرو' جب تم اس کا علم حاصل کرلو' تو اُس سے منہ نہ موڑو اور تم پر صراط مستقیم پر رہنا لازم ہے' کیونکہ صراط مستقیم' اسلام ہے' تم اس کو چھوڑ کر دائیں بائیں نہ ہونا' اور تم پر اپنے نبی کی سنت کی اور ان کے اصحاب کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے' اس سے پہلے کہ وہ لوگ اپنے متعلقہ فرد کو قتل کردیں' اور اس سے پہلے کہ وہ لوگ وہ کریں' جو انہوں نے کرنا ہے' میں نے قرآن کا علم اس وقت حاصل کیا تھا' جو اس سے پہلے تھا کہ جب ان لوگوں نے اپنا متعلقہ فرد کو قتل کیا' اور اس سے پہلے تھا کہ جو ان لوگوں نے اس سے پندرہ سال پہلے کی بات ہے اور تم پر ان اُمور سے بچ کے رہنا لازم ہے' جو لوگوں کے درمیان عداوت اور دشمنی پیدا کردیتے ہیں۔

20759 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ: ذَكَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ رَاْسُهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ، قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَاَخَذَ بِعَضُدِهٖ، ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ، فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے' اس کے قریب ہونے کا ذکر کیا' اس وقت ایک شخص وہاں سے گزرا' جس نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت یہ شخص حق پر ہوگا' راوی کہتے ہیں: تو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اس شخص کے پاس گئے' انہوں نے اس شخص کا بازو پکڑا اور پھر اس کا رُخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا اور دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا یہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا' تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ *

* یہ روایت امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (111) امام احمد نے اپنی ''مسند'' (4/242 و 243) میں' اس روایت کے ایک راوی' ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ خَيْرِ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ

باب: فتنوں میں سب سے بہتر لوگوں کا تذکرہ

20760 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ - اَوْ قَالَ: بِرَاْسِ - فَرَسِهِ خَلْفَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ يُخِيفُهُمْ وَيُخِيفُوْنَهُ، وَرَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ بَادِيَتِهِ يُؤَدِّي الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''فتنوں میں لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہوگا' جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ لے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور اللہ کے دشمنوں کے خلاف جائے گا' وہ ان لوگوں کو خوف زدہ کرے گا اور وہ لوگ اسے خوف کا شکار کریں گے' یا وہ شخص ہوگا' جو ویرانے میں الگ تھلگ رہے گا' اور اپنے ذمہ لازم حق کو ادا کرے گا''۔

20761 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَوْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ - مَعْمَرٌ شَكَّ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مومن' جو اللہ کی راہ میں' اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرتا ہے' اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہے' اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

20762 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اَظَلَّتْكُمْ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَنْجَى النَّاسِ فِيْهَا - اَوْ قَالَ مِنْهَا - صَاحِبُ شَاءٍ يَاْكُلُ مِنْ رَسَلِ غَنَمِهِ، اَوْ رَجُلٌ وَّرَاءَ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَاْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! تم پر ایسے فتنے آئیں گے' جو تاریک کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' اُن میں سب سے زیادہ نجات پانے والا شخص وہ بکریوں والا شخص ہوگا' جو اپنی بکریوں کا دودھ اور گوشت کھالے گا' یا وہ شخص ہوگا جو سرحدی علاقوں میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے گا اور اپنی تلوار کے ذریعے کھائے گا۔

بَابُ سُنَنِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

باب: تم سے پہلے کے لوگوں کا تذکرہ

20763 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ اَبِيْ

وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حُنَيْنٍ فَمَرَرْنَا بِالسِّدْرَةِ، فَقُلْنَا: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، اجْعَلْ لَنَا هٰذِهِ ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لِلْكُفَّارِ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، وَكَانَ الْكُفَّارُ يَنُوطُونَ سِلَاحَهُمْ بِسِدْرَةٍ، وَيَعْكُفُونَ حَوْلَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، هٰذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: (اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ) (الأعراف: 138) إِنَّكُمْ تَرْكَبُونَ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

✱✱ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف جانے کے لئے نکلے' ہمارا گزر بیری کے درخت کے پاس سے ہوا' تو ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے بھی ایک ''ذات انواط'' مقرر کر دیں' جس طرح کافروں کا ''ذات انواط'' ہوتا ہے' کافر لوگ بیری کے درخت کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکایا کرتے تھے' اور اس کے اردگرد بیٹھ جایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ اس طرح ہے' جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: کہ آپ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دیں' جس طرح اُن لوگوں کا معبود ہے' تم لوگ اپنے پہلے کے' لوگوں کی طریقوں پر ضرور عمل کرو گے۔

20764 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوهُ

✱✱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم لوگ بنی اسرائیل کے طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے' بالشت برابر بالشت' اور گز برابر گز' یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کوئی شخص گوہ کے بل میں داخل ہوا ہوگا' تو تم بھی اس کے پیچھے جاؤ گے''۔ *

20765 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ حُذَيْفَةَ، قَالَ: لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ، وَحَذْوَ الشِّرَاكِ بِالشِّرَاكِ، حَتّٰى لَوْ فَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَذَا وَكَذَا، فَعَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: قَدْ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِرَدَةٌ وَّخَنَازِيرُ، قَالَ: وَهٰذِهِ الْأُمَّةُ سَيَكُونُ فِيهَا قِرَدَةٌ وَّخَنَازِيرُ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ بنی اسرائیل کے طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے' جس طرح ایک پر' دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے' اور ایک تسمہ دوسرے تسمے کے برابر ہوتا ہے' یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے یہ یہ کیا ہوگا' تو اس امت کا کوئی فرد بھی ویسا کرے گا' ایک شخص نے ان سے کہا: بنی اسرائیل تو میں بندر اور خنزیر بھی ہوتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: اِس اُمت میں بھی عنقریب بندر اور خنزیر ہوں گے۔

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (94/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں (206/4، 126/9) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2669) اس روایت کے ایک راوی' زید بن اسلم کے حوالے سے عطاء بن یسار سے نقل کیا ہے۔

20766 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: يَقْتَتِلُ فِيْئَتَانِ عَلٰى دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ عِنْدَ خُرُوجِ اَمِيْرٍ اَوْ قَبِيْلَةٍ، فَتَظْهَرُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَظْهَرُ وَهِيَ ذَلِيْلَةٌ، فَيَرْغَبُ فِيْهَا مَنْ يَّلِيهَا مِنْ عَدُوِّهَا فَتَتَقَحَّمُ فِي النَّارِ تَقَحُّمًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو گروہ' ایک امیر کے نکلنے کے وقت زمانہ جاہلیت کے طریقے کے مطابق دعوت دیں گے' پھر وہ گروہ غالب آ جائے گا جو کمزور ہوگا اور اس کا دشمن گروہ بھی اس میں رغبت رکھتے ہوئے' اس کی طرف آ جائے گا اور وہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔

20767 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ فِتْنَةً يُّوْشِكُ اَنْ تَكُوْنَ الَّتِيْ مَعَهَا قَبْلَهَا كَنَفْجَةِ اَرْنَبٍ، وَاِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْمَخْرَجَ مِنْهَا، قُلْنَا: وَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا؟ قَالَ: اُمْسِكُ بِيَدِيْ حَتّٰى يَجِيْءَ مَنْ يَّقْتُلُنِيْ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں' ایسے فتنے کے بارے میں جانتا ہوں کہ عنقریب وہ آئے گا' اس سے پہلے والا یوں ہوگا' جیسے خرگوش کا اچھلنا ہوتا ہے' اور مجھے اس سے نکلنے کے راستے کا پتہ ہے' ہم نے ان سے دریافت کیا: اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں' اپنا ہاتھ روک کے رکھوں گا' یہاں تک کہ وہ شخص آ جائے' جو مجھے قتل کرے گا۔

20768 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِيْ شَيْخٌ لَّنَا اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهَا: ادْعِيْ اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ لِيْ يَدِيْ، قَالَتْ: وَمَا شَاْنُ يَدِكِ؟ قَالَتْ: كَانَ لِيْ اَبَوَانِ، فَكَانَ اَبِيْ كَثِيْرَ الْمَالِ كَثِيْرَ الْمَعْرُوْفِ كَثِيْرَ الْفَضْلِ - اَوْ قَالَتْ: كَثِيْرَ الصَّدَقَةِ - وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ اُمِّيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، لَمْ اَرَهَا تَصَدَّقَتْ بِشَيْءٍ قَطُّ، غَيْرَ اَنَّا نَحَرْنَا بَقَرَةً، فَاَعْطَتْ مِسْكِيْنًا شَحْمَةً فِيْ يَدِهِ، وَاَلْبَسَتْهُ خِرْقَةً، فَمَاتَتْ اُمِّيْ، وَمَاتَ اَبِيْ، فَرَاَيْتُ اَبِيْ عَلٰى نَهْرٍ يَّسْقِي النَّاسَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ، هَلْ رَاَيْتَ اُمِّيْ؟ قَالَ لَا، اَوَمَاتَتْ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ اَلْتَمِسُهَا فَوَجَدْتُهَا قَائِمَةً عُرْيَانَةً لَيْسَ عَلَيْهَا اِلَّا تِلْكَ الْخِرْقَةُ، وَتِلْكَ الشَّحْمَةُ فِيْ (ص:371) يَدِهَا وَهِيَ تَضْرِبُ بِهَا عَلٰى يَدِهَا الْاُخْرٰى، وَتَمَصُّ اَثَرَهَا، وَتَقُوْلُ: يَا عَطَشَاهُ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّهْ، اَلَا اَسْقِيْكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِيْ، فَاَخَذْتُ اِنَاءً مِنْ عِنْدِهِ، فَسَقَيْتُهَا فِيْهِ . . . مَنْ كَانَ عِنْدَهَا قَائِمًا، فَقَالَ: مَنْ سَقَاهَا اَشَلَّ اللّٰهُ يَدَهُ، قَالَتْ: فَاسْتَيْقَظْتُ وَقَدْ شَلَّتْ يَدِيْ"

✵✵ ---م--- معمر بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک بزرگ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: کہ ایک خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ کے پاس آئی اور ان سے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میرا ہاتھ کھول دے' اُمّ المومنین نے دریافت کیا: تمہارے ہاتھ کا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے بتایا: میرے ماں باپ تھے' میرے والد کے پاس بکثرت مال تھا اور وہ بہت زیادہ بھلائی کیا کرتے تھے' اُن کے پاس اضافی مال زیادہ تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ کثرت کے ساتھ صدقہ کرتے تھے' جبکہ میری امی کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی' میں نے انہیں کبھی کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ ایسا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ ہم

نے گائے قربان کی تھی' تو انہوں نے ایک غریب کے ہاتھ میں کچھ چربی دی تھی اور اسے ایک کپڑا پہننے کے لئے دیا تھا' پھر میری والدہ کا بھی انتقال ہوگیا' میرے والد کا بھی انتقال ہوگیا' میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ ایک نہر کے کنارے موجود تھے اور لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں' میں نے کہا: اے اباجان! کیا آپ نے میری امی کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیا وہ مرگئی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ خاتون کہتی ہیں: پھر میں اپنی والدہ کی تلاش میں نکلی' تو میں نے انہیں پایا کہ وہ ایک جگہ پر کھڑی ہوئی تھیں ان کے جسم پر مناسب لباس نہیں تھا' صرف وہ کپڑا تھا جو انہوں نے غریب کو دیا تھا' یا ان کے ہاتھ میں وہ چربی تھی اور وہ اس چربی کو دوسرے ہاتھ پر مارتی تھیں' اور اس کے نشان کو چوس لیتی تھیں' وہ یہ کہہ رہی تھیں: کہ کتنی پیاس لگ رہی ہے' میں نے کہا: اے امی جان! کیا میں آپ کو کچھ پلاؤں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر میں اپنے والد کے پاس گئی' میں نے ان کے پاس سے ایک برتن لیا اور اس برتن میں اپنی امی کو پلایا' میرے والد نے کہا: جس نے اس عورت کو پلایا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو شل کرے' وہ خاتون کہتی ہیں: جب میں بیدار ہوئی' تو میرا ہاتھ شل ہو چکا تھا۔

بَابُ الْمَهْدِيِّ

باب: امام مہدی کا تذکرہ

20769 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِينَةِ، فَيَاْتِي مَكَّةَ، فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ، حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، فَيَاْتِيهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ، وَاَبْدَالُ الشَّامِ فَيُبَايِعُوْنَهُ، فَيَسْتَخْرِجُ الْكُنُوزَ، وَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ اِلَى الْاَرْضِ، يَعِيشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ، اَوْ قَالَ: تِسْعَ سِنِيْنَ

٭٭ قتادہ نے' نبی اکرم ﷺ تک یہ بات مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خلیفہ کے انتقال کے وقت اختلاف ہوجائے گا' پھر مدینہ سے ایک شخص نکلے گا' وہ مکہ آئے گا لوگ اسے زبردستی اس کے گھر سے نکالیں گے' حالانکہ وہ اس چیز کو ناپسند کرتا ہوگا اور لوگ رُکن اور مقام کے درمیان اس کی بیعت کرلیں گے پھر اس کی طرف شام سے ایک لشکر کو بھیجا جائے گا' جب وہ لوگ بیضاء کے مقام پر پہنچیں تو انہیں دھنسا دیا جائے گا' پھر اس امیر کے پاس عراق کے سرکردہ لوگ اور شام کے ابدال آئیں گے اور اس کی بیعت کرلیں گے' پھر وہ امیر خزانے نکالے گا اور مال کو تقسیم کرے گا اور اسلام کو زمین میں پوری طرح نافذ کردے گا وہ اس صورت حال میں سات سال تک زندہ رہے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نو سال تک رہے گا''۔

20770 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُّصِيبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ، حَتّٰى لَا

يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَّلْجَأُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَأُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ، وَسَاكِنُ الْاَرْضِ، لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ، حَتّٰى تَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ، يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانِ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آزمائش کا ذکر کیا' جو اس امت کو لاحق ہوگی' یہاں تک کہ کوئی شخص اس صورت حال میں ظلم سے نجات کی کوئی صورت نہیں پائے گا' پھر اللہ تعالیٰ میری عترت میں سے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا' اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے زمین کو انصاف سے یوں بھر دے گا' جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی' آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے' آسمان اپنے قطروں میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گا' مگر یہ کہ اسے موسلا دھار بارش کی شکل میں برسا دے گا' اور زمین اپنے پانی میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گی' مگر یہ کہ اسے نکال دے گی' یہاں تک کہ زندہ لوگ' مرحومین کے بارے میں آرزو کریں گے (کہ کاش وہ بھی یہ صورت حال پالیتے) وہ اس صورت حال میں سات سال (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں ف) یا آٹھ سال' یا نو سال رہے گا۔

20771 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْجَلْدِ، قَالَ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، ثُمَّ تَتْبَعُهَا اُخْرٰى لَا تَكُوْنُ الْاُوْلٰى فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَثَمَرَةِ السَّوْطِ يَتْبَعُهَا ذُبَابُ السَّيْفِ، ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَلَا يَبْقٰى لِلّٰهِ مُحَرَّمٌ اِلَّا اسْتُحِلَّ، ثُمَّ يَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلٰى خَيْرِهِمْ رَجُلًا، تَاْتِيْهِ اِمَارَتُهُ هَنِيْئًا وَّهُوَ فِيْ بَيْتِهِ

✵✵ ابن سیرین نے' ابوالجلد کا یہ قول نقل کیا ہے: فتنہ آئے گا پھر اس کے پیچھے دوسرا فتنہ آئے گا' دوسرے کے مقابلے میں پہلا فتنہ اس طرح ہوگا' جیسے کوڑے کا کنارہ ہوتا ہے' جس کے پیچھے تلوار کی دھار ہوگی' پھر ایسا فتنہ آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی ہر چیز کو حلال قرار دے دیا جائے گا' پھر لوگ اپنے میں سے سب سے بہتر فرد پر اکٹھے ہو جائیں گے اور پھر اس کی حکومت اس کے پاس آجائے گی' جبکہ وہ اپنے گھر میں موجود ہوگا۔

20772 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّطَرٍ، قَالَ كَعْبٌ: اِنَّمَا سُمِّيَ الْمَهْدِيَّ لِاَنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِاَمْرٍ قَدْ خَفِيَ، قَالَ: وَيَسْتَخْرِجُ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيلَ مِنْ اَرْضٍ يُّقَالُ لَهَا: اَنْطَاكِيَةُ

✵✵ مطر بیان کرتے ہیں: کعب احبار نے فرمایا: ان کا نام ''مہدی'' اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ ایسے معاملے کے بارے میں رہنمائی کریں گے' جو پوشیدہ ہوگا' کعب احبار نے یہ بات بھی بیان کی ہے: وہ ایک سرزمین سے تورات اور انجیل کو نکالیں گے' جس زمین کا نام ''انطاکیہ'' ہوگا۔

20773 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّطَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اِنَّ الْمَهْدِيَّ اَقْنٰى اَجْلٰى

✵✵ مطر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''مہدی' اونچی ناک والے خوبصورت شخص ہوں گے''۔

20774 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: يَكُوْنُ عَلَى النَّاسِ اِمَامٌ، لَا يَعُدُّ لَهُمُ الدَّرَاهِمَ وَلٰكِنْ يَّحْثُو

✵✵ ابونضرہ نے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''لوگوں پر ایک حکمران آئے گا' وہ ان لوگوں کو گن کر درہم نہیں دے گا' بلکہ دونوں ہاتھوں میں بھر کے دے گا''۔

20775 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ حَتّٰى تَطْلُعَ مَعَ الشَّمْسِ آيَةٌ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' علی بن عبداللہ بن عباس کا یہ قول نقل کیا ہے: مہدی اس وقت تک نہیں نکلے گا' جب تک سورج کے ساتھ ایک نشانی طلوع نہیں ہوگی۔

20776 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَتُمْلَاَنَّ الْاَرْضُ ظُلْمًا وَّجَوْرًا حَتّٰى لَا يَقُوْلَ اَحَدٌ: اللّٰهَ اللّٰهَ يَسْتَعْلِقُ بِهٖ، ثُمَّ لَتُمْلَاَنَّ بَعْدَ ذٰلِكَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا

✵✵ عاصم بن ضمرہ نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''زمین کو ظلم وستم سے بھر دیا جائے گا' یہاں تک کہ کوئی شخص اللہ' اللہ نہیں کہے گا کہ وہ اس کے ساتھ چمٹا ہوا ہو' پھر اس کے بعد وہ انصاف اور عدل سے بھر دی جائے گی' جس طرح وہ پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی تھی۔

20777 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ - قَالَ مَعْمَرٌ: - اُرَاهُ سَعِيْدًا، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ عَلٰى رَاْسِ السِّتِّيْنَ، تَصِيرُ الْاَمَانَةُ غَنِيمَةً، وَالصَّدَقَةُ غَرِيْمَةً، وَالشَّهَادَةُ بِالْمَعْرِفَةِ، وَالْحُكْمُ بِالْهَوٰى

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ کہتے ہیں: عربوں کے لئے اس خرابی کے حوالے سے بربادی ہے' جو قریب آچکا ہے' اور ساٹھ سال کے بعد ہوگا' اس وقت میں' امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا' صدقہ کو جرمانہ سمجھا جائے گا' گواہی' جان پہچان کی بنیاد پر دی جائے گی' اور فیصلہ' نفسانی خواہش کے مطابق دیا جائے گا۔

20778 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَبْقٰى فِيْهِ مُؤْمِنٌ اِلَّا كَانَ بِالشَّامِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' جس میں کوئی مومن باقی نہیں بچے گا' صرف شام میں مومنین ہوں گے۔

20779 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: شُكِيَ اِلَى

ابْنِ مَسْعُوْدٍ الْفُرَاتُ، فَقَالُوْا: نَخَافُ اَنْ يَّنْفَتِقَ عَلَيْنَا، فَلَوْ اَرْسَلْتَ مَنْ يَّسْكُرُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا نَسْكُرُهُ فَوَاللّٰهِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّوِ الْتَمَسْتُمْ فِيْهِ مِلْءَ طَسْتٍ مِّنْ مَّاءٍ مَا وَجَدْتُمُوْهُ، وَلَيَرْجِعَنَّ كُلُّ مَاءٍ اِلٰى عُنْصُرِهٖ، وَيَكُوْنُ بَقِيَّةُ الْمَاءِ وَالْمُسْلِمِيْنَ بِالشَّامِ

✸✸ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے فرات کی شکایت کی گئی' لوگوں نے کہا: ہمیں یہ ڈر ہے کہ کہیں اس کا پانی نکل کر ہماری طرف نہ آ جائے' اگر کسی ایسے شخص کو بھیجیں' جو اس پر بند باندھ دے' تو یہ مناسب ہوگا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس پر بند نہیں بندھوائیں گے' اللہ کی قسم! لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر اس زمانے میں تم پانی کا ایک طشت بھرا ہوا تلاش کرو گے' تو اسے نہیں پا سکو گے' سارا پانی اپنے عنصر کی طرف واپس چلا جائے گا' اور باقی بچا ہوا پانی اور مسلمان شام میں ہوں گے۔

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب: قیامت کی علامات کا تذکرہ

20780 - قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَزُوْلَ الْجِبَالُ مِنْ اَمَاكِنِهَا، وَحَتّٰى تَرَوُا الْاَمْرَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهٗ

✸✸ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ نہیں جائیں گے اور جب تک تم ایک ایسے بڑے معاملے کو نہیں دیکھو گے' جسے تم نے پہلے نہیں دیکھا ہوگا''۔

20781 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ قَوْمٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ، وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک تمہارے ساتھ وہ لوگ جنگ نہیں کریں گے' جو بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہوں گے' اور ان کے چہرے اوپر نیچے تہ والی ڈھالوں کی مانند ہوں گے''۔*

20782 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكَرْمَانَ - قَوْمٌ مِّنَ الْاَعَاجِمِ -، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (271/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں (52/4) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2912) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک تم' خوز اور کرمان کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے''- راوی کہتے ہیں: یہ عجمیوں کی قومیں ہیں- ''اُن کے چہرے سرخ ہوں گے' ان کے ناک چپٹے ہوں گے' آنکھیں چھوٹی ہوں گی' ان کے چہرے یوں ہوں گے جیسے اوپر نیچے تہ والی ڈھالیں ہوتی ہیں اور ان کے جوتے بالوں کے بنے ہوئے ہوں گے''۔*

20783 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّظْهَرَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ التُّجَّارُ، وَيُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ، وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ

✵✵ معمر نے' اُس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ علم ظاہر ہو جائے گا' تاجر بکثرت ہو جائیں گے اور لوگ ایسی قوم کے ساتھ جنگ کریں گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ان کے چہرے اوپر نیچے تہ والی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

20784 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُخْسَفَ بِقَوْمٍ فِيْ مَرَاتِعِ الْغَنَمِ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُخْسَفَ بِرَجُلٍ كَثِيْرِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ

✵✵ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک ایک قوم کو بکریوں کے چرنے کی جگہ پر دھنسایا نہیں دیا جائے گا' اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک ایسے شخص کو دھنسایا نہیں جائے گا جس کی مال اور اولاد بکثرت ہوں گے''۔

20785 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا كَانَتْ سَنَةُ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ، فَاِنْ تَهْلِكُوْا فَبِالْحَرٰى، وَاِنْ تَنْجُوا فَعَسٰى، وَاِذَا كَانَتْ سَبْعِيْنَ رَاَيْتُمْ مَا تُنْكِرُوْنَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پینتیس سال ہو جائیں گے' تو ایک بڑا واقعہ رونما ہوگا' اگر تم لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تو ہونا تو یہی چاہیے اور اگر تم نجات پا گئے' تو ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ہو جائے اور جب ستر سال ہو جائیں گے' تو تم وہ چیزیں دیکھو گے' جنہیں تم منکر قرار دو گے۔

20786 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ مُعَاذٌ: اخْرُجُوا مِنَ الْيَمَنِ قَبْلَ ثَلَاثٍ: قَبْلَ خُرُوْجِ النَّارِ، وَقَبْلَ انْقِطَاعِ الْحَبْلِ، وَقَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ لِاَهْلِهَا زَادٌ اِلَّا الْجَرَادَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزوں سے پہلے' یمن سے نکل جاؤ' آگ کے نکلنے سے پہلے' رسی کے ٹوٹ جانے سے پہلے' اور اس سے پہلے کہ وہاں کے رہنے والوں کے

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (238/4) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (319/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

پاس کھانے کے لئے صرف ٹڈی دل باقی بچ جائے۔

20787 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تَخْرُجُ نَارٌ مِّنَ الْيَمَنِ تَسُوقُ النَّاسَ تَغْدُوْ وَتَرُوْحُ وَتُرِيْحُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے ایک آگ نکلے گی' جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی' وہ صبح کے وقت بھی جائے گی' شام کے وقت بھی جائے گی اور آرام بھی کروائے گی۔

20788 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَخْرُجُ نَارٌ بِاَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرَى

٭٭ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: حجاز کی سرزمین سے ایک آگ نکلے گی' جو بصریٰ میں موجود اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی۔

20789 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ مَّشَارِقِ الْاَرْضِ، تَسُوقُ النَّاسَ اِلٰى مَغَارِبِهَا، تَسُوقُ النَّاسَ سَوْقَ الْبَرْقِ الْكَسِيْرِ، تَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوا، وَتَاْكُلُ مَنْ تَخَلَّفَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''زمین کے مشرقی حصوں سے ایک آگ نکلے گی' جو لوگوں کو ہانک کر اس کے مغربی حصوں کی طرف لے جائے گی' وہ لوگوں کو یوں ہانک کر لے جائے گی' جس طرح بجلی ہانک کر لے جاتی ہے' جب وہ لوگ رُکیں گے' تو وہ بھی ان کے ساتھ رک جائے گی جب وہ لوگ رات بسر کریں گے' تو وہ بھی ان کے ساتھ رات بسر کرے گی' اور جو پیچھے رہ جائے گا وہ اس کو کھا لے گی''۔

20790 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَتْنَا بَيْعَةُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قُلْتُ: لَوْ خَرَجْتُ اِلَى الشَّامِ فَتَنَحَّيْتُ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْبَيْعَةِ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الشَّامَ، (ص:377) فَاُخْبِرْتُ بِمَقَامٍ يَقُومُهُ نَوْفٌ، فَجِئْتُهُ، فَاِذَا رَجُلٌ فَاسِدُ الْعَيْنَيْنِ، عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ، فَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَلَمَّا رَآهُ نَوْفٌ اَمْسَكَ عَنِ الْحَدِيْثِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدِّثْ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُ بِهِ، قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِالْحَدِيْثِ مِنِّي، اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ مَنَعُوْنَا عَنِ الْحَدِيْثِ - يَعْنِيْ الْاُمَرَاءَ -، قَالَ: اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا حَدَّثْتَنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ لِخِيَارِ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ، لَا يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اِلَّا شِرَارُ اَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ اَرْضُهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوا، وَتَاْكُلُ مَنْ تَخَلَّفَ

قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهَا قَرْنٌ قُطِعَ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهَا قَرْنٌ قُطِعَ، حَتّٰى عَدَدَهَا زِيَادَةً عَلٰى عَشْرِ مَرَّاتٍ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهَا قَرْنٌ قُطِعَ، حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِي بَقِيَّتِهِمْ

✵✵ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: جب یزید بن معاویہ کی بیعت کا فرمان ہمارے پاس آیا' تو میں نے سوچا اگر میں نکل کر شام چلا جاؤں' اور اس بیعت کے شر سے الگ رہوں' تو یہ مناسب ہوگا میں' نکلا اور شام آ گیا مجھے ایک جگہ کے بارے میں بتایا گیا' جہاں نوف کھڑا ہو کر (عوامی خطاب کیا کرتا تھا) میں اس کے پاس آیا تو وہاں ایک ایسا شخص تھا' جس کی آنکھیں خراب ہوئی ہوئی تھیں' اور اس کے جسم پر ایک چادر تھی' وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے' جب نوف نے انہیں دیکھا' تو وہ بات چیت کرنے سے رُک گیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم جو بات بیان کر رہے تھے اسے بیان کرتے رہو! نوف نے کہا: حدیث بیان کرنے کے آپ مجھ سے زیادہ حق دار ہیں' کیونکہ آپ اللہ کے رسول کے صحابی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے ہمیں حدیث بیان کرنے سے منع کر دیا ہے' اُن کی مراد حکمران تھے' نوف نے کہا: میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی' جو بہترین لوگ اُس مقام کی طرف کریں' جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی تھی' اور اس وقت زمین میں صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے' جنہیں زمین پھینک دے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہوا' انہیں خراب کر دے گی' اور آگ اُن کا حشر بندروں اور خنزیروں کے ساتھ کرے گی' جب وہ لوگ رات بسر کریں گے' تو آگ بھی ان کے ساتھ رات بسر کرے گی' جب وہ دوپہر کے وقت ٹھہریں گے' تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی اور جو پیچھے رہ جائے گا' آگ اُس کو کھا لے گی''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب میری امت میں سے مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے' جو قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا' جب بھی ان کا ایک حصہ نکلے گا' اُسے کاٹ دیا جائے گا جب ایک اور نکلے گا' اُسے کاٹ دیا جائے گا''- یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سے زیادہ مرتبہ اس چیز کو شمار کروایا کہ جب بھی اُن کا کوئی ایک حصہ نکلے گا اسے کاٹ دیا جائے گا- ''یہاں تک کہ ان کے باقی رہ جانے والے لوگوں میں دجال نکلے گا''۔

20791 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: عَشْرُ آيَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَالدُّخَانُ، وَالدَّجَّالُ، وَالدَّابَّةُ، وَنُزُوْلُ عِيسٰى، وَنَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ، وَخُرُوْجُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: قیامت سے پہلے دس نشانیاں رونما ہوں گی' سورج

مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا' دھواں' دجال' دابۃ الارض' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول' اور وہ آگ' جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف لے کر جائے گی' اور یاجوج ماجوج کا نکلنا' اور جزیرہ نما عرب میں زمین میں دھنسایا جانا۔

20792 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، قَالَ: عَشْرُ آيَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِحِجَازِ الْعَرَبِ، وَالرَّابِعَةُ الدَّجَّالُ، وَالْخَامِسَةُ عِيسٰى، وَالسَّادِسَةُ دَابَّةُ الْاَرْضِ، وَالسَّابِعَةُ الدُّخَانُ، وَالثَّامِنَةُ خُرُوجُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَالتَّاسِعَةُ رِيحٌ بَارِدَةٌ طَيِّبَةٌ يُرْسِلُهَا اللّٰهُ فَيَقْبِضُ بِتِلْكَ الرِّيحِ نَفْسَ كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَالْعَاشِرَةُ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا

✻✻ عبدالملک بن عمیر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' ربیعہ جرشی فرماتے ہیں:

''قیامت سے پہلے' دس نشانیاں نمودار ہوں گی' مشرق میں دھنسایا جانا' مغرب میں دھنسایا جانا' حجاز یعنی عرب میں دھنسایا جانا اور چوتھی نشانی' دجال ہے' اور پانچویں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام (کا نزول ہے) اور چھٹی دابۃ الارض ہے' ساتویں دھواں ہے آٹھویں یاجوج ماجوج کا نکلنا ہے' نویں ٹھنڈی پاکیزہ ہوا ہے' جسے اللہ تعالیٰ بھیجے گا اور اس ہوا کے ذریعے ہر مومن کی جان قبض کر لے گا' اور دسویں' سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے''۔

20793 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الْمَرْءُ بِقَبْرِ اَخِيْهِ فَيَقُوْلَ: يَا لَيْتَنِىْ مَكَانَكَ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک یہ صورت حال نہیں ہو جائے گی کہ آدمی اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور یہ کہے گا: کہ اے کاش! تمہاری جگہ (یعنی اس قبر میں) میں ہوتا''۔

20794 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يَشْتَدُّ الْبَلَاءُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ اَخِيْهِ فَيَقُوْلَ: يَا لَيْتَنِىْ مَكَانَكَ، لَيْسَ بِهٖ شَوْقٌ اِلٰى لِقَاءِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ لِمَا يَرٰى مِنْ شِدَّةِ الْبَلَاءِ

✻✻ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے:

''آزمائش اتنی شدید ہو جائے گی کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے کاش! تمہاری جگہ میں ہوتا' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے شوق کی وجہ سے یہ نہیں کہے گا' بلکہ آزمائش کی شدت کو دیکھ کر یہ کہے گا''۔

20795 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ، وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: عَلٰى ذٰلِكَ الْحَجَرِ

بَيْتٌ بُنِيَ الْيَوْمَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک دوس قبیلے کی عورتیں ذوالخلصہ کے ارد گرد ناچیں گی نہیں''۔ راوی کہتے ہیں: یہ ایک بت تھا' زمانہ جاہلیت میں دوس قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کیا کرتے تھے' اور یہ ''تبالہ'' میں تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُس پتھر پر آج کل ایک گھر بنا دیا گیا ہے۔

20796 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ فِي السَّاعَةِ، وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ اُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِي هٰذَا قَالَ اَنَسٌ: فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اَيْنَ مُدْخَلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: النَّارُ قَالَ: وَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ (ص:380) قَالَ: اَبُوْكَ حُذَافَةُ، قَالَ: ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِيْ، قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَاَنَا اُصَلِّيْ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

** زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک دن سورج ڈھل جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ نے سلام پھیرا' تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے' آپ نے قیامت کا ذکر کیا اور یہ بات ذکر کی کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہے' وہ اس کے بارے میں پوچھ لے' اللہ کی قسم! جب تک میں اس جگہ پر کھڑا ہوا ہوں' تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں پوچھو گے' میں تمہیں اُس کے بارے میں بتا دوں گا' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی' تو وہ بہت زیادہ رونے لگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ فرمانے لگے: مجھ سے پوچھ لو! مجھ سے پوچھ لو! راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا' اُس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس کا ٹھکانا کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ کہتے رہے: کہ مجھ سے پوچھ لو! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے' اور انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے

اسلام کے دین ہونے، اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں (یعنی اُن پر ایمان رکھتے ہیں) راوی کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی، تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، ابھی میرے سامنے اس دیوار میں، جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا، جب میں نماز پڑھ رہا تھا، تو میں نے آج کے دن کی طرح، بھلائی اور برائی (ایک ساتھ) کبھی نہیں دیکھی''۔

20797 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ: مَا رَاَيْتُ ابْنًا قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ، اَكُنْتَ تَاْمَنُ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا قَارَفَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُ

❋❋ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا: میں نے، تم سے زیادہ نافرمان بیٹا کوئی نہیں دیکھا، کیا تمہیں یہ اندیشہ تھا کہ تمہاری ماں نے اس طرح کے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہوگا، جو کام اہل جاہلیت کیا کرتے تھے؟ کہ تم نے (نبی اکرم ﷺ سے، اپنے باپ کے بارے میں سوال کر کے) لوگوں کے سامنے اس (یعنی اپنی ماں) کو رُسوا کر دیا، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر نبی اکرم ﷺ مجھے کسی سیاہ فام غلام کی اولاد قرار دیتے، تو میں نے اُس کے ساتھ لاحق ہو جانا تھا۔

20798 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَاَنِّيْ بِالتُّرْكِ قَدْ اَتَتْكُمْ عَلٰى بَرَاذِيْنَ مُجَذَّمَةِ الْاٰذَانِ حَتّٰى تَرْبِطَهَا بِشَطِّ الْفُرَاتِ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں، گویا اس وقت بھی ترکوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے ترکی گھوڑوں پر سوار ہو کر تمہارے پاس آئیں گے، جن کے کان سیدھے ہوں گے، یہاں تک کہ وہ دریائے فرات کے کنارے پر اُن گھوڑوں کو باندھ دیں گے۔

20799 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَوْشَكَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُّخْرِجُوْكُمْ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ نَعُوْدُ؟ قَالَ: وَذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ، ثُمَّ تَعُوْدُوْنَ وَيَكُوْنُ لَكُمْ بِهَا سَلْوَةٌ مِّنْ عَيْشٍ

❋❋ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''عنقریب بنوقنطوراء تم لوگوں کو عراق کی سرزمین سے نکال دیں گے، راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر ہم واپس آ جائیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ تمہارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا، پھر تم لوگ واپس آ جاؤ گے اور یہاں تمہیں بہترین زندگی نصیب ہوگی''۔

20800 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: تُضَافُ الْعَرَبُ اِلٰى مَنَازِلِهَا الْاُوْلٰى حَتّٰى يَكُوْنُ خَيْرُ مَالِهَا الشَّاةَ وَالْبَعِيْرَ قَالَ: وَيَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِلَّا امْرَاَةً

كَيِّسَةً تَتَّخِذُ سِقَاءً اَوْ سِقَائَيْنِ اَوْ مَزَادَةً اَوْ مَزَادَتَيْنِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرب اپنے پہلے ٹھکانوں کی طرف لوٹ جائیں گے یہاں تک کہ ان کے مال میں سب سے بہتر چیز بکریاں اور اونٹ ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: البتہ اُس عورت کا معاملہ مختلف ہے' جو سمجھ دار ہوگی' وہ ایک یا دو چھوٹے مشکیزے' یا ایک یا دو توشہ دان بنالے گی۔

20801 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا تَجِدُوْنَ اَحَدًا يُحَدِّثُكُمُوْهُ بَعْدِى، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّذْهَبَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ قَيِّمَ خَمْسِيْنَ امْرَاَةً رَجُلٌ وَّاحِدٌ

✽✽ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: میں' تم لوگوں کو ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں کہ تم کسی ایسے شخص کو نہیں پاؤ گے' جو میرے بعد تمہیں وہ حدیث بیان کرے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ علم رخصت ہو جائے گا' جہالت ظاہر ہو جائے گی' شراب پی جائے گی' زنا پھیل جائے گا' مرد کم ہو جائیں گے' عورتیں زیادہ ہو جائیں گی' یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران' ایک آدمی ہوگا''۔

20802 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَجِيْءُ رِيْحٌ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ فَيُقْبَضُ فِيْهَا رُوْحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ

✽✽ حضرت عیاش بن ابوربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت سے پہلے ایک ہوا آئے گی' جس میں ہر مومن کی روح قبض کرلی جائے گی''۔

20803 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ سُنُوْنٌ خَوَادِعُ يُخَوَّنُ فِيْهَا الْاَمِيْنُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ، وَتَنْطِقُ الرُّوَيْبِضَةُ فِىْ اَمْرِ الْعَامَّةِ قَالَ: قِيْلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سِفْلَةُ النَّاسِ

✽✽ عبداللہ بن دینار روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت سے پہلے کچھ ایسے سال آئیں گے' جن میں دھوکہ دہی ہوگی' اُن میں امین شخص کو خائن قرار دیدیا جائے گا اور خائن شخص کو امین بنالیا جائے گا اور لوگوں کے عمومی معاملات میں ''رویبضہ'' گفتگو کریں گے' راوی کہتے ہیں:

عرض کی گئی: یارسول اللہ! "رویبضہ" سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نچلے طبقے کے لوگ"۔

20804 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْسُرُ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعُوْنَ - اَوْ قَالَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ - كُلُّهُمْ يَرٰى اَنَّهٗ يَنْجُوْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا اور اس کی خاطر لوگ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے، جن میں سے، ہر سو میں سے نوے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ننانوے لوگ مارے جائیں گے، اور وہ سب یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ وہ کامیاب ہو گئے ہیں"۔

20805 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: ذُكِرَ شَىْءٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَحْفَظُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: ذَاكَ عِنْدَ نَسْخِ الْقُرْآنِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ كَالْاَعْرَابِيِّ: مَا نَسْخُ الْقُرْآنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، وَقَالَ: مِثْلُ هٰذَا، يَذْهَبُ اُمَّتُهٗ وَيَبْقٰى قَوْمٌ طِوَالُ الْاَعْنَاقِ هٰكَذَا - وَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّهُمَا وَاَشَارَ - كَالْاَنْعَامِ قَالُوْا: اَوَلَا نُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَ نَا وَاَزْوَاجَنَا؟ قَالَ: قَدْ قَرَاَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی چیز ذکر کی گئی، مجھے نہیں یاد کہ وہ چیز کیا تھی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن کے نسخ کے وقت ہوگا، راوی کہتے ہیں: ایک شخص جو دیہاتی لگ رہا تھا، اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! قرآن کے نسخ سے مراد کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی مانند ہوگا، اس کی امت رخصت ہو جائے گی، اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی گردنیں لمبی ہوں گی اور اس طرح ہوں گی، نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کیے اور پھر انہیں پھیلایا اور یوں اشارہ کیا کہ وہ لوگ جانوروں کی مانند ہوں گے، لوگوں نے دریافت کیا: ہم اس قرآن کی تعلیم، اپنے بچوں اور اپنی بیویوں کو نہیں دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی (اپنی دینی کتابوں کا علم حاصل کیا ہوا تھا)۔

20806 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، وَخَيْرُ مَنَازِلِهِمُ الَّتِىْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَادِيَةُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے، اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے فلوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب اُن کا بہترین ٹھکانہ وہ جگہیں ہوں گی، جن سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے یعنی ویرانے۔

20807 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اِنَّ فِى الْبَحْرِ شَيَاطِيْنَ مَسْجُوْنَةً اَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ، يُوْشِكُ اَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَاَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سمندر میں کچھ شیاطین قید ہیں' جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے باندھ دیا تھا' عنقریب وہ نکلیں گے اور لوگوں کے سامنے قرآن پڑھیں گے''۔

20808 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: صَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَقَرَّ، وَقَالَ: عَمَدْتَ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ اَخَذْتَهُ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ؟ قَالَ الرَّجُلُ: تَاللّٰهِ لَئِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبًا يَتَكَلَّمُ، قَالَ الذِّئْبُ: اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَيْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ، يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا، فَجَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا (ص:384) اَمَارَةٌ مِّنْ اَمَارَاتٍ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ، قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کے پاس آیا' اس نے (ریوڑ میں سے) ایک بکری لے لی' چرواہا اس کے پیچھے گیا' اس نے بکری کو اس سے چھڑوا لیا' وہ بھیڑیا ایک ٹیلے کے اوپر چڑھا اور پچھلی ٹانگیں پھیلا کر جم کر بیٹھ گیا اور بولا: تم اس رزق کی طرف آئے' جو رزق اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا تھا اور وہ تم نے لے لیا اور اسے مجھ سے چھین لیا' اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا' کہ کوئی بھیڑیا بات چیت کر رہا ہو' تو بھیڑیے نے کہا: اس سے بھی زیادہ حیران کن وہ شخص ہے' جو دو طرف پتھریلی زمین کے درمیان کھجوروں کے درختوں کے درمیان میں ہوگا' اور وہ تمہیں اس چیز کے بارے میں خبر دے گا' جو پہلے گزر چکی ہے اور جو تمہارے بعد ہوگی' راوی کہتے ہیں: وہ ایک یہودی شخص تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ قیامت سے پہلے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی شخص گھر سے باہر جائے گا' جب وہ واپس آئے گا تو اس کا جوتا اور اس کی چھڑی اسے بتائیں گے کہ اس کے بعد اس کی بیوی نے کیا کیا تھا''۔

20809 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ اَبِی الْكَنُوْدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ ثَغَبٍ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الثَّغَبُ؟ قَالَ: الْغَدِيْرُ ذَهَبَ صَفْوُهُ وَبَقِیَ كَدَرُهُ، فَالْمَوْتُ يُحِبُّهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا کی مثال ''ثغب'' کی مانند ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: ''ثغب'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسا کنواں' جس کا صاف پانی ختم ہو چکا ہو اور گدلا پانی باقی رہ گیا ہو' تو موت ایسی چیز ہے' جس سے ہر مومن محبت کرتا ہے۔

20810 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْحَیَوَانِیِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَدِمَ عَلَیْهِ قَهْرَمَانٌ مِّنَ الشَّامِ، وَقَدْ بَقِیَتْ لَیْلَةٌ مِّنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ تَرَكْتَ عِنْدَ اَهْلِیْ مَا یَكْفِیْهِمْ؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُ عِنْدَهُمْ نَفَقَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَمَا رَجَعْتَ وَتَرَكْتَ لَهُمْ مَا یَكْفِیْهِمْ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: كَفٰی اِثْمًا اَنْ یُّضَیِّعَ الرَّجُلُ مَنْ یَّقُوْتُ قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا، قَالَ: "اِنَّ الشَّمْسَ اِذَا غَرَبَتْ سَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ، قَالَ: فَیُؤْذَنُ لَهَا، حَتّٰی اِذَا كَانَ یَوْمًا غَرَبَتْ، فَسَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ، فَلَا یُؤْذَنُ لَهَا، فَتَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ، اِنَّ الْمَسِیْرَ بَعِیْدٌ، وَاِنِّیْ لَا یُؤْذَنُ لِیْ، لَا اَبْلُغُ، قَالَ: فَتُحْبَسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ یُقَالُ لَهَا: اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ غَرَبْتِ، قَالَ: فَمِنْ یَّوْمَئِذٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ (لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ) (الأنعام: 158)

قَالَ: وَذَكَرَ (ص:385) یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ قَالَ: مَا یَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ حَتّٰی یُوْلَدَ لَهُ مِنْ صُلْبِهٖ اَلْفٌ، وَاِنَّ مِنْ وَّرَائِهِمْ ثَلَاثَ اُمَمٍ مَا یَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ، مَنْسِكَ وَتَاوِیلَ وَتَاوِیسَ

✵✵ وہب بن جابر حیوانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُن کا منشی شام سے ان کے پاس آیا اس وقت رمضان ختم ہونے میں ایک رات باقی رہ گئی تھی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے میرے گھر والوں کے پاس اتنا کچھ چھوڑا ہے' جوان کے لئے کفایت کر جائے؟ اس نے کہا: میں نے ان کے پاس خرچ چھوڑ دیا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ جب تم واپس جاؤ' تو ان کے لئے اتنی چیز چھوڑ دینا' جوان کے لئے کفایت کر جائے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''گناہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی اُن کو ضائع کر دے' جو اس کے زیر کفالت ہوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ ہمارے ساتھ بات چیت کرنے لگے' انہوں نے بتایا: سورج جب غروب ہوتا ہے' تو وہ سلام کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اجازت لیتا ہے' تو اسے اجازت دیدی جاتی ہے یہاں تک کہ ایک دن آئے گا' وہ غروب ہوگا' وہ سلام کرے گا' سجدہ کرے گا اور اجازت مانگے گا' تو اسے اجازت نہیں دی جائے گی' وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! راستہ بہت دور ہے اگر مجھے اجازت نہیں دی گئی' تو میں نہیں پہنچ پاؤں گا' تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا' اُسے روک کے رکھا جائے گا' پھر اس سے کہا جائے گا: تم اسی طرف سے طلوع ہو جاؤ' جہاں غروب ہوئے تھے' تو اس دن سے لے کر قیامت کے دن تک یہ صورت حال ہوگی کہ کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا' جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یاجوج ماجوج کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: کہ اُن میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا' جب تک اس کی سگی اولاد ایک ہزار نہیں ہو جائے گی' اور اُن کے بعد تین اُمتیں مزید ہیں' جن کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' وہ ''منسک''۔''تاویل'' اور ''تاویس'' ہیں۔

20811 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّطَرٍ، وَغَیْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُمْلَانَّ اَيْدِيكُمْ مِنَ الْعَجَمِ، ثُمَّ لَيَصِيرُنَّ اُسُدًا لَا يَفِرُّونَ، ثُمَّ لَيَضْرِبُنَّ اَعْنَاقَكُمْ، وَلَيَاْكُلُنَّ فَيْئَكُمْ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے سامنے عجمی اکٹھے ہو جائیں گے اور پھر وہ ایسے شیر بن جائیں گے' جو فرار اختیار نہیں کریں گے' پھر وہ تمہاری گردنوں پر ضربیں لگائیں گے اور تمہارے مال فیئے کو کھالیں گے''۔

بَابُ قِيَامِ الرُّوْمِ

باب: روم کا قیام

20812 - قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ بِالْكُوفَةِ اِذْ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: قَامَتِ السَّاعَةُ، حَتّٰى جَاءَ رَجُلٌ لَّيْسَ لَهُ هِجِّيرَى، يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ السَّاعَةُ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَدْ قَامَتِ السَّاعَةُ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَاسْتَوَى جَالِسًا وَّغَضِبَ، وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ (ص:386) مِيْرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، وَقَالَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ هَؤُلَاءِ رِدَّةٌ - قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ: الرُّوْمَ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ - وَيَسْتَمِدُّ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيُقْتَلُوْنَ، فَتَشْتَرِطُ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ أَلَّا يَرْجِعُوا اِلَّا غَالِبِينَ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحُولَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ الْيَوْمَ الثَّانِيَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ الْيَوْمَ الثَّالِثَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ الْيَوْمَ الرَّابِعَ يَنهَدُ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُقْتَلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا، حَتّٰى اِنَّ بَنِي الْاَبِ كَانُوْا يَتَعَادَوْنَ عَلٰى مِائَةٍ لَا يَبْقٰى مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: أَفَيُقْسَمُ هَاهُنَا مِيْرَاثٌ؟ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَصِلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ - قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ حَتّٰى يَدْخُلُوْا قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ، فَيَجِدُوْنَ فِيهَا مِنَ الصَّفْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ، مَا اَنَّ الرَّجُلَ يَتَحَجَّلُ حَجْلًا، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِيْ دِيَارِكُمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِيْ اَيْدِيهِمْ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: أَفَيُفْرَحُ هَاهُنَا بِغَنِيمَةٍ؟ فَيَبْعَثُوْنَ مِنْهُمْ طَلِيعَةً عَشَرَةَ فَوَارِسَ، اَوِ اثْنَيْ عَشَرَ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَقَبَائِلَهُمْ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ فَوَارِسَ (ص:387) فِي الْاَرْضِ، فَيُقَاتِلُهُمُ الدَّجَّالُ فَيُسْتَشْهَدُوْنَ "

✵✵ حمید بن ہلال عدوی نے' ایک شخص کے حوالے سے' جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا' یہ بات نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: ہم' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران سرخ آندھی چل پڑی' تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا: کہ قیامت قائم ہونے والی ہے' یہاں تک کہ ایک شخص آیا' جو زیادہ نمایاں حیثیت کا مالک نہیں تھا' اس نے کہا: اے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ! قیامت قائم ہونے والی ہے' اے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ! قیامت قائم ہونے والی ہے'

تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور سیدھے ہو کے بیٹھ گئے حالانکہ وہ پہلے ٹیک لگا کے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میراث تقسیم نہیں ہوگی اور غنیمت کے ذریعے خوش نہیں ہوا جاتا' پھر انہوں نے فرمایا: کہ عنقریب تمہارے اور اُن مرتدین کے درمیان جنگ ہوگی حمید کہتے ہیں: میں نے اس شخص سے دریافت کیا: اُن کی مراد روم تھی' اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل ایمان ایک دوسرے سے مدد حاصل کریں گے' پھر ان کو قتل کر دیا جائے گا پھر کچھ لوگ مل کر یہ طے کریں گے کہ وہ اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک غالب نہیں آ جاتے پھر ان کی آپس میں لڑائی ہوگی یہاں تک کہ رات ان کے درمیان رکاوٹ بن جائے گی' یہ لوگ بھی واپس آ جائیں گے وہ بھی واپس چلے جائیں گے' کوئی بھی غالب نہیں آیا ہوگا' پھر وہ شرط ختم ہو جائے گی' پھر دوسرا دن آئے گا پھر اسی طرح ہوگا' پھر تیسرا دن اسی طرح ہوگا' پھر چوتھا دن آئے گا تو مسلمانوں کے بقیہ لوگ ان کی طرف جائیں گے اور ان کے ساتھ زبردست لڑائی کریں گے کہ ایسی لڑائی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی ہوگی' یہاں تک کہ ایک ہی باپ کے بیٹے' ایک سو افراد پر حملہ کریں گے' تو ان میں سے صرف ایک ہی شخص بچے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں وراثت تقسیم کی جاتی ہے؟

معمر کہتے ہیں: قتادہ نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ روانہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ میں داخل ہو جائیں گے' تو وہاں پر وہ سونا اور چاندی پائیں گے اتنا کہ کوئی شخص حجلہ بنا لے گا' اسی دوران جب وہ وہاں ہوں گے' تو ایک شخص کو پکار کر یہ کہے گا: کہ دجال تمہارے علاقوں میں تمہارے پیچھے آ چکا ہے' تو وہ لوگ جو کچھ ان کے پاس ہوگا اُسے پھینک دیں گے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا یہاں غنیمت سے خوش ہوا جاتا ہے؟ پھر وہ لوگ دس سواروں کو جاسوس کے طور پر آگے بھیجیں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بارہ افراد کو بھیجیں گے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں' اُن لوگوں کے ناموں' اُن کے قبائل' اُن کے گھوڑوں کے رنگوں سے واقف ہوں' وہ اُس وقت روئے زمین کے بہترین شہسوار ہوں گے' اور دجال ان کے ساتھ جنگ کرے گا' تو وہ لوگ شہید ہو جائیں گے"۔*

20813 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: يَكُوْنُ عَلَى الرُّوْمِ مَلِكٌ لَّا يَعْصُوْنَهٗ - اَوْ لَا يَكَادُوْنَ يَعْصُوْنَهٗ -، فَيَجِيْءُ حَتّٰى يَنْزِلَ بِاَرْضِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَنَا مَا نَسِيْتُهَا، قَالَ: وَيَسْتَمِدُّ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَمُدَّهُمْ اَهْلُ عَدَنَ اَبْيَنَ عَلٰى قَلَصَاتِهِمْ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّهٗ لَفِى الْكِتَابِ مَكْتُوْبٌ: فَيَقْتَتِلُوْنَ عَشْرًا لَا يَحْجُزُ بَيْنَهُمْ اِلَّا اللَّيْلُ، لَيْسَ لَكُمْ طَعَامٌ اِلَّا مَا فِىْ اِدَاوِيكُمْ، لَا تَكِلُّ سُيُوْفُهُمْ وَيبار كهم وَلَا نِسَائِهِمْ، وَاَنْتُمْ اَيْضًا كَذٰلِكَ، ثُمَّ يَاْمُرُ مَلِكُهُمْ بِالسُّفُنِ فَيَنْحَرِفُ - يَعْنِىْ مَلِكَ الرُّوْمِ - قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ شَاءَ الْاٰنَ فَلْيَفِرَّ،

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں (2899) اور امام احمد نے اپنی "مسند" (1/384) میں مختلف سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيُقْتَلُوْنَ مَقْتَلَةً لَّمْ يُرَ مِثْلُهَا - اَوْ لَا يُرٰى مِثْلُهَا -، حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِهِمْ فَيَقَعُ مَيِّتًا مِّنْ نَتْنِهِمْ، لِلشَّهِيْدِ يَوْمَئِذٍ كِفْلَانِ عَلٰى مَنْ مَّضٰى قَبْلَهُ مِنَ الشُّهَدَاءِ، وَلِلْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ كِفْلَانِ عَلٰى مَنْ مَّضٰى مِنْهُمْ قَبْلَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: وَبَقِيَّتُهُمْ لَا يُزَلْزِلُهُمْ شَيْءٌ اَبَدًا، وَبَقِيَّتُهُمْ يُقَاتِلُ الدَّجَّالَ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ (ص:388) سَلَامٍ يَّقُوْلُ: اِنْ اَدْرَكَنِيْ هٰذَا الْقِتَالُ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَاحْمِلُوْنِيْ عَلٰى سَرِيْرِيْ حَتّٰى تَجْعَلُوْنِيْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ

✸✸ عقبہ بن اوس دوسی نے' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''رومیوں پر ایسا حکمران ہے کہ وہ لوگ اس کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)وہ آئے گا اور فلاں' فلاں جگہ پر پڑاؤ کرے گا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں' اس جگہ کو نہیں بھولا ہوں' پھر اہل ایمان ایک دوسرے سے مدد طلب کریں گے' یہاں تک کہ عدن ابین سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنی اونٹنیوں پر آکر ان کی مدد کریں گے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کتاب میں یہ بات تحریر ہے: کہ وہ لوگ دس دن تک ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے' ان کے درمیان صرف رات رکاوٹ بنے گی' تمہارے لئے کھانے کی صرف وہ چیز ہوگی' جو تمہارے برتن میں ہوگی اور ان لوگوں کی تلواریں کند نہیں ہونگی' اور تم لوگوں کی بھی یہی حالت ہوگی' پھر اُن کا بادشاہ انہیں کشتیاں تیار کرنے کا حکم دے گا' پھر وہ پیچھے ہٹ جائے گا (یعنی رومیوں کا بادشاہ ایسا کہے گا) پھر وہ کہے گا: کہ اب جو شخص چاہتا ہے' وہ فرار ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ ان پر پیٹھ پھیرنا مسلط کر دے گا' پھر ان کو یوں قتل کیا جائے گا کہ اس کی مانند نہیں دیکھا گیا ہوگا' یہاں تک کہ کوئی پرندہ ان کے اوپر سے گزرے گا' تو ان کی بو کی وجہ سے گر کے مر جائے گا' اُس وقت ایک شہید کو اس سے پہلے کے شہداء کی بہ نسبت دگنا اجر دیا جائے گا اور اس وقت ایک مومن کو اس سے پہلے کے مومنین کی بہ نسبت دگنا اجر دیا جائے گا' ان لوگوں میں سے جو لوگ بچ جائیں گے' انہیں کبھی کوئی چیز نہیں ہلا سکے گی' اور ان میں سے باقی بچ جانے والے لوگ دجال کے ساتھ جنگ کریں گے''۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: اگر مجھے اس لڑائی کا وقت نصیب ہو گیا اور میں اگر اس وقت بیمار بھی ہوا' تو تم مجھے چارپائی پر ڈال کے لے جانا اور دونوں لشکروں کے درمیان میں مجھے رکھ دینا۔

20814 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَيَذْهَبُ قَيْصَرُ فَلَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسریٰ رخصت ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا' اور قیصر رخصت ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا' اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم لوگ اُن دونوں کے خزانے' اللہ تعالیٰ

کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے''۔ *

20815 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَكَ كِسْرٰى، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسریٰ ہلاک ہوجائے گا' پھر اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا' قیصر ضرور ہلاک ہوجائے گا' پھر اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا اور ان دونوں کے خزانے' ضرور اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے''۔

20816 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَغْزُوَ الْعَادِيْ رُوْمِيَّةَ، فَيَفْعَلَ اِلَى الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ فَيَرٰى اَنْ قَدْ فَعَلَ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَسُوْقَ النَّاسَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ

✸✸ سعید مقبری روایت کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''رات اور دن' اُس وقت تک ختم نہیں ہوں گے' جب تک رومیوں کے ساتھ جنگ نہیں ہوگی' اور ایسا قسطنطنیہ تک ہوتا رہے پھر وہ یہ سمجھے گا کہ اس نے ایسا کرلیا ہے (روایت کے ان الفاظ کا مفہوم کچھ مبہم ہے' ہم نے لفظی ترجمہ کردیا ہے)' اور قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک قحطان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' لوگوں کو ہانک کر نہیں لے جائے گا''۔

بَابُ الدَّجَّالِ

باب: دجال کا تذکرہ

20817 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟، فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَاْتِيْكَ؟، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَّخَبَاَ لَهٗ (يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' (2918) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (271/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (160/8) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بِدُخَانٍ مُّبِينٍ) (الدخان: 10)، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ يَّكُ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کے ہمراہ جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے ابن صیاد کے پاس سے گزرے جو بنو مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اُسے پتہ نہیں چل سکا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کی پشت پر مارا اور دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے (حقیقی اور سچے) رسول پر ایمان رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پاس کیا آتا ہے؟ ابن صیاد نے جواب دیا: میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے معاملہ اختلاط کا شکار ہو گیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک چیز سوچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہ آیت سوچی تھی:

''جس دن آسمان واضح ''دخان'' (یعنی دھواں) لے آئے گا''۔

تو ابن صیاد نے کہا: وہ ''دُخ'' ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دفع ہو جاؤ! تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس کے بارے میں مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ وہی (دجال) ہوا تو تم اس پر تسلط حاصل نہیں کر سکو گے اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو پھر اس کو قتل کرنے میں تمہارے لئے بھلائی نہیں ہے۔*

20818 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِي سِنَانٍ، اَنَّهُ سَمِعَ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، يُحَدِّثُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاَ لِابْنِ صَيَّادٍ دُخَانًا، فَسَاَلَهُ عَمَّا خَبَاَ لَهُ، فَقَالَ: دُخٌّ فَقَالَ: اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ - اَجَلَكَ - فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: دُخٌّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَالَ: رِيحٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ، وَاَنْتُمْ بَعْدِي اَشَدُّ اخْتِلَافًا

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2930) امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (4329) امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں رقم الحدیث: (2249) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (148/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (85/4 و 157/8) اس روایت کے ایک راوی معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✸✸ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کے لئے لفظ "دخان" (یعنی دھواں) سوچا' آپ نے اس سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا' جو آپ نے اس کے لئے سوچی تھی' تو اس نے کہا: وہ "درخ" ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دفع ہو جاؤ! تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھو گے (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد متعین حد تھی) جب وہ واپس چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس نے کیا کہا تھا؟ بعض حضرات نے کہا: کہ اس نے "دُرّخ" کہا تھا' بعض نے کہا: بلکہ اس نے "ریح" کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اس وقت بھی اختلاف کا شکار ہو گئے ہو' جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں' تو میرے بعد تو تم زیادہ شدید اختلافات کا شکار ہو جاؤ گے"۔

20819 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَّوْمًا اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتّٰى اِذَا دَخَلَا النَّخْلَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ، اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيفَةٍ لَهٗ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، قَالَ: فَرَاَتْ اُمُّهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ: اَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهٗ - هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے' جس میں ابن صیاد موجود تھا' یہ دونوں حضرات اس باغ میں داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے' آپ ابن صیاد کا چھپ کر جائزہ لینا چاہتے تھے' تاکہ ابن صیاد کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے پہلے آپ ابن صیاد کی طرف سے کوئی چیز سن لیں' ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اس نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی' اس میں سے آواز آرہی تھی' جب اُس کی ماں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھجور کے پتوں کے پیچھے چھپ رہے رہیں' تو اس عورت نے کہا: اے صاف! یہ ابن صیاد کا نام تھا' یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہ عورت اس کو ایسے ہی رہنے دیتی' تو معاملہ واضح ہو جاتا۔

20820 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ، لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوحٌ قَوْمَهٗ، وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا (ص:391) لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ: تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ: اِنَّهٗ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ

مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتّٰى يَمُوْتَ، وَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی ثناء بیان کی پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میں تم لوگوں کو اُس سے ڈرا رہا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے لیکن میں تم لوگوں کو اُس کے بارے میں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی تم لوگ یہ بات جان لو! کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے''۔

زہری بیان کرتے ہیں: عمر بن ثابت انصاری نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن جب آپ لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈرا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے یہ فرمایا تھا:

''تم میں سے کوئی ایک اپنے پروردگار کو اس وقت تک نہیں دیکھ پائے گا جب تک وہ مر نہیں جاتا اور اُس کی (یعنی دجال کی) دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا جسے ہر وہ شخص پڑھ لے گا جو اس کے طرزِ عمل کو ناپسند کرے گا''۔

20821 - أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِيْنَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ، وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا تَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَتْ، وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ فِتْنَةً اَنَّهُ يَاْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَا، اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَيَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهِ كَاَحْسَنِ مَا تَكُوْنُ ضُرُوْعًا، وَاَعْظَمِهِ اَسْنِمَةً، قَالَ: وَيَاْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ وَمَاتَ اَبُوْهُ، فَيَقُوْلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَحْيَيْتُ لَكَ اَخَاكَ، اَلَيْسَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ بَلٰى، فَيَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اَبِيْهِ وَنَحْوَ اَخِيْهِ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ لَهُ ثُمَّ رَجَعَ، قَالَتْ: وَالْقَوْمُ فِيْ اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ بِهِ، قَالَتْ: فَاَخَذَ بِلُحْمَتَيِ الْبَابِ (ص:392) وَقَالَ: مَهْيَمْ اَسْمَاءُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ، قَالَ: اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهُ، وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ مِنْ بَعْدِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ، قَالَتْ اَسْمَاءُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَتَنَا فَمَا نَخْبِزُهَا حَتّٰى نَجُوْعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِءُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ

✵✵ سیّدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے کہ ایک سال میں آسمان اپنی بارش کے ایک تہائی حصے کو روک لے

گا اور زمین اپنی پیداوار کے ایک تہائی حصے کو روک لے گی' دوسرا سال ایسا ہوگا کہ جس میں آسمان اپنی بارش کے دو تہائی حصے کو اور زمین اپنی پیداوار کے دو تہائی حصے کو روک لے گی' تیسرے سال میں آسمان اپنی پوری بارش کو روک لے گا اور زمین اپنی ساری پیداوار کو روک لے گی' اس وقت ہر پایوں والا' اور دانتوں والا جانور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور اس وقت لوگوں کے لئے سب سے بڑی آزمائش یہ ہوگی کہ وہ (دجال) کسی دیہاتی کے پاس آ کر یہ کہے گا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں تمہارے اونٹ کو تمہارے لئے زندہ کر دوں' تو کیا تم یہ بات نہیں جان لو گے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں؟ تو وہ دیہاتی جواب دے گا: جی ہاں! تو شیطان اس دیہاتی کے سامنے اس کے اونٹ کی مانند آ جائے گا' جس کے تھن پہلے سے زیادہ بہتر ہوں گے اور کوہان زیادہ بڑی ہوگی' پھر وہ (دجال) کسی شخص کے پاس آئے گا' جس کا بھائی مر چکا ہوگا' یا جس کا باپ مر چکا ہوگا' اور کہے گا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں تمہارے لئے تمہارے باپ کو زندہ کر دوں' اور تمہارے لئے بھائی کو زندہ کر دوں' تو کیا تم یہ بات نہیں جان لو گے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! تو شیطان اُس کے سامنے اس کے باپ کی شکل میں یا اس کے بھائی کی شکل میں آ جائے گا۔

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے سلسلے میں تشریف لے گئے' پھر جب آپ واپس تشریف لائے' تو وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو گفتگو کی تھی' اس کے حوالے سے لوگ سخت پریشانی کا اور غم کا شکار تھے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے کواڑوں کو تھاما اور دریافت کیا: اے اسماء! کیا ہوا ہے؟ وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کر کے ہمیں سخت پریشان کر دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر وہ اُس وقت نکلا' جب میں زندہ ہوا' تو ''میں'' اُس کے سامنے رکاوٹ بن جاؤں گا' ورنہ میرے بعد ''میرا پروردگار'' ہر مؤمن کا نگہبان ہوگا''۔

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم آٹا گوندھتے ہیں' تو ابھی ہم نے روٹی نہیں پکائی ہوتی کہ ہمیں شدید بھوک لاحق ہو جاتی ہے' تو اُس وقت مومنین کا کیا عالم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اُن کے لئے' وہ چیز کفایت کر جائے گی' جو آسمان والوں کے لئے کفایت کرتی ہے' یعنی تسبیح و تقدیس (یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا)''۔

20822 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِينَ سَنَةً، السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ

✵✵ سیّدہ اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجال زمین میں چالیس سال رہے گا' جن میں ایک سال ایک مہینے کی مانند ہوگا' ایک مہینہ ایک ہفتے کی مانند ہوگا'

ایک ہفتہ ایک دن کی مانند ہوگا' اور ایک دن' کھجور کی شاخ کو جلانے کی مانند ہوگا''۔

20823 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ مُسَيْلِمَةَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَقَالَ: "اَمَّا بَعْدُ، فَفِيْ شَاْنِ هٰذَا الدَّجَّالِ الَّذِيْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ فِيْهِ، وَاِنَّهُ كَذَّابٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كَذَّابًا يَخْرُجُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَسِيْحِ وَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا يَبْلُغُهُ رُعْبُ الْمَسِيْحِ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيْحِ

❊❊ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے لوگ' مسیلمہ کے بارے میں بکثرت باتیں کیا کرتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''امابعد! یہ دجال جس کے معاملے میں تم نے بکثرت بات چیت کی ہے' یہ تیس جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے' وہ جھوٹے اصل دجال سے پہلے نکلیں گے' اور کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا' جہاں تک دجال کا رعب نہ پہنچے البتہ مدینہ منورہ کا معاملہ مختلف ہے' اس کے ہر ایک راستے پر دو فرشتے کھڑے ہوئے ہیں' جو دجال کے رعب کو اس میں داخل ہونے سے روکیں گے''۔

20824 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ فِيْمَا يُحَدِّثُنَا: يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ يَّوْمَئِذٍ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - اَوْ مِنْ خَيْرِهِمْ - فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ، اَتَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيٰى: وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً فِيْكَ مِنِّي الْاٰنَ، قَالَ: فَيُرِيْدُ قَتْلَهُ الثَّانِيَةَ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ يُجْعَلُ عَلٰى حَلْقِهِ صَفِيْحَةٌ مِّنْ نُّحَاسٍ، وَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ الْخَضِرُ الَّذِيْ يَقْتُلُهُ الدَّجَّالُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ

❊❊ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں ہمیں ایک طویل حدیث بیان کی آپ نے ہمیں جو بات بتائی تھی' اس میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

''دجال آئے گا' تو اس پر یہ چیز حرام ہوگی کہ وہ مدینہ منورہ کے راستے سے داخل ہو سکے' تو اس وقت ایک شخص نکل کر اس کے پاس جائے گا' جو اس وقت لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ شخص کہے گا: میں' اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم وہ دجال ہو' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ہمیں ارشاد فرمایا تھا' دجال کہے گا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں' تو تمہیں اس معاملے میں کوئی شک ہوگا؟ لوگ جواب دیں گے: جی نہیں! دجال اس شخص کو قتل کر دے گا' پھر وہ اس

کو زندہ کرے گا جب اس شخص کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں' اب میری بصیرت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہے' دجال دوبارہ اُسے قتل کرنے کا ارادہ کرے گا' لیکن اس پر تسلط نہیں پا سکے گا''۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: کہ اس شخص کے حلق پر تانبے کا ٹکڑا رکھا جائے گا- اور مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ وہ (شخص) حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے جنہیں دجال قتل کرے گا اور پھر انہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔

20825 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''میری امت کے ستر ہزار افراد' دجال کے پیچھے جائیں گے' جن کے جسم پر ''سیجان'' (مخصوص قسم کی چادریں) ہوں گی''۔

20826 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، يَرْوِيهِ قَالَ: عَامَّةُ مَنْ يَّتَّبِعُ الدَّجَّالَ يَهُوْدُ اَصْبَهَانَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے یہ روایت نقل کی ہے: دجال کی پیروی کرنے والے زیادہ تر لوگ ''اصبہان'' کے یہودی ہوں گے۔

20827 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: نَادَى مُنَادٍ بِالْكُوفَةِ: الدَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ جَالِسٌ هَاهُنَا وَاَهْلُ الْكُوفَةِ يُقَاتِلُوْنَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اجْلِسْ، ثُمَّ جَاءَ عَرِيفُهُمْ فَقَالَ: اَنْتُمَا هَاهُنَا جَالِسَانِ وَاَهْلُ الْكُوفَةِ يُطَاعِنُوْنَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اجْلِسْ، فَمَكَثُوْا قَلِيلًا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اِنَّهَا كَذْبَةُ صَبَّاغٍ، فَقَالُوْا لِحُذَيْفَةَ: حَدِّثْنَا عَنِ الدَّجَّالِ، فَاِنَّكَ لَمْ تَحْبِسْنَا اِلَّا وَعِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ الْيَوْمَ اِلَّا وَدَفَنَهُ الصِّبْيَانُ بِالْخَذَفِ، وَلٰكِنَّهُ يَخْرُجُ فِیْ قِلَّةٍ مِّنَ النَّاسِ، وَنَقْصٍ مِّنَ الطَّعَامِ، وَسُوءِ ذَاتِ بَيْنٍ، وَخَفْقَةٍ مِّنَ الدِّيْنِ، فَتُطْوَى لَهُ الْاَرْضُ كَطَيِّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ، فَيَاْتِی الْمَدِيْنَةَ، فَيَاْخُذُ خَارِجَهَا وَيَمْنَعُ دَاخِلَهَا، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَاُمِّيٍّ، لَا يُسَخَّرُ لَهُ مِنَ الْمَطِيِّ اِلَّا الْحِمَارُ، فَهُوَ رِجْسٌ عَلَى (ص:395) رِجْسٍ

وَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَاَنَا لِغَيْرِ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ، قِيلَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، قِيلَ: فَاَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ فِيْهَا يَا اَبَا سُرَيْحَةَ؟ قَالَ: الْغَنِیُّ الْخَفِیُّ، قِيلَ: فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ فِيْهَا؟ قَالَ: الْخَطِيبُ الْمُسْقِعُ، وَالرَّاكِبُ الْمُوْضِعُ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِغَنِیٍّ، وَلَا خَفِیٍّ، قَالَ حُذَيْفَةُ: فَكُنْ كَابْنِ اللَّبُوْنِ لَا ظَهْرٌ فَيُرْكَبَ، وَلَا ضَرْعٌ فَيُحْلَبَ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک منادی نے کوفہ میں یہ اعلان کیا کہ دجال نکل آیا ہے' ایک شخص حضرت حذیفہ

بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: آپ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اور اہل کوفہ دجال کے ساتھ لڑائیاں کر رہے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم بیٹھ جاؤ پھر وہاں کا ''عریف'' (بڑا سرکاری عہدیدار) آیا اس نے کہا: آپ لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اور اہل کوفہ دجال کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تھوڑی دیر گزرنے کے بعد ایک اور شخص آیا اور بولا: یہ صباح کا بیان کیا ہوا جھوٹ تھا' لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں دجال کے بارے میں بتایئے' کیونکہ آپ نے ہمیں روک کے رکھا ہے' تو اس کا مطلب ہے آپ کے پاس اس بارے میں کوئی علم موجود ہے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آج دجال نکل آئے' تو بچے اسے کنکریاں مار کے اُسے دفن کر دیں گے (یعنی مسلمانوں کی تعداد اتنی ہے) دجال اس وقت نکلے گا' جب لوگوں کی تعداد کم ہوگی' کھانے کی چیزیں کم ہوں گی' حالات خراب ہوں گے' دین میں کمزوری آچکی ہوگی' اس کے لئے زمین کو یوں لپیٹ دیا جائے گا' جس طرح دنبے کی کھال کو لپیٹا جاتا ہے' وہ مدینہ منورہ آئے گا' وہ مدینہ سے باہر نکلنے والے کو پکڑ لے گا' اور اندر داخل ہونے والے کو داخل نہیں ہونے دے گا' اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر مومن پڑھ سکے گا' خواہ وہ پڑھا لکھا ہو' یا پڑھا لکھا نہ ہو' لیکن اس دجال کے لئے سواریوں میں سے صرف گدھے کو مسخر کیا جائے گا' کیونکہ وہ ایک گندگی ہوگی اور وہ دوسری گندگی کے اوپر ہوگی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے بارے میں مجھے دجال کے علاوہ' (کسی اور) حوالے سے زیادہ خوف ہے' دریافت کیا گیا: وہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسے فتنے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' اُن سے دریافت کیا گیا: اے ابوسریحہ! اُن فتنوں میں کون سب سے بہتر ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: وہ خوشحال شخص' جو پوشیدہ رہے' اُن سے دریافت کیا گیا: اُن فتنوں میں کون شخص سب سے زیادہ برا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ایسا خطیب جو چیختا ہو' ہوا اور ایسا سوار' جو موضع ہو' تو دو افراد میں سے ایک نے کہا: اللہ کی قسم! نہ تو میں خوشحال ہوں اور نہ ہی پوشیدہ ہوں' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم ابن لبون کی مانند ہو جاؤ! کہ نہ وہ سواری کے قابل ہوتا ہے کہ اس پر سوار ہوا جا سکے' اور نہ وہ دودھ دینے کے قابل ہوتا ہے کہ اُس کا دودھ دوہا جا سکے''۔

20828 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَاْسَ الدَّجَّالِ مِنْ وَّرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ، وَاِنَّهُ سَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَـالَ: اَنْـتَ رَبِّـي افْتُتِـنَ، وَمَـنْ قَالَ: كَذَبْتَ، رَبِّيَ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ، فَلَا يَضُرُّهُ، اَوْ قَالَ: فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ

✵✵ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجال کا 'سر' یوں ہوگا کہ اس کی پچھلی طرف لٹیں ہوں گی اور وہ عنقریب یہ کہے گا: میں' تمہارا پروردگار ہوں' تو جو شخص یہ کہے گا: تو میرا پروردگار ہے' وہ آزمائش میں مبتلاء ہو جائے گا اور جو شخص یہ کہے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے' میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میں نے اسی پر توکل کیا اور میں اسی طرف رجوع کرتا ہوں' تو اُس شخص کو دجال کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے

گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس شخص کو کوئی فتنہ لاحق نہیں ہوگا''۔

20829 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَبِيبٍ، عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَ: وَفَدْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهُ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ طِمْرَانِ، فَرَحَّبَ بِهٖ مُعَاوِيَةُ وَاَجْلَسَهُ عَلَى السَّرِيرِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: اَمَا تَعْرِفُ هٰذَا؟ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: اَهٰذَا الَّذِي يَقُولُ: لَا يَعِيشُ النَّاسُ بَعْدَ مِائَةِ سَنَةٍ، فَاَقْبَلَ عَلَيَّ وَقَالَ: اَوَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَا؟ تَجِدُهُمْ يَعِيشُونَ (ص:396) بَعْدَ مِائَةِ سَنَةٍ دَهْرًا طَوِيلًا، وَلٰكِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اُجِّلَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: مِمَّنْ اَنْتَ؟، قَالَ: قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ - اَوْ قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ - قَالَ: تَعْرِفُ كُوثَى؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْهَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

✵✵ عریان بن ہیثم بیان کرتے ہیں: میں وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا' جس کے جسم پر دو بوسیدہ چادریں موجود تھیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے خوش آمدید کہا: اور اسے اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھالیا' میں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! یہ کون ہیں؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم انہیں نہیں جانتے ہو؟ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں' میں نے دریافت کیا: کیا یہ وہ صاحب ہیں' جو یہ کہتے ہیں: کہ لوگ ایک سو سال کے بعد زندہ نہیں رہیں گے' تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: کیا میں نے یہ بات کہی ہے؟ تم اُن لوگوں کو پاؤ گے کہ وہ ایک سو سال کے بعد بھی ایک طویل عرصے تک زندہ رہیں گے' اِس اُمت کی مدت ایک سو تیس سال مقرر کی گئی ہے' راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارا تعلق کس سے ہے؟ میں نے جواب دیا: اہل عراق سے ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اہل کوفہ سے ہے' تو انہوں نے فرمایا: کیا تم ''کوثا'' نامی جگہ کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: وہاں سے دجال نکلے گا۔

20830 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنَ الْعِرَاقِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: کعب احبار کہتے ہیں: دجال' عراق سے نکلے گا۔

20831 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وُلِدَ ابْنُ صَيَّادٍ اَعْوَرَ مُخْتَتَنًا

✵✵ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن صیاد' پیدائشی طور پر' کانا' تھا' اور اس کے ختنے ہوئے تھے۔

20832 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمًا وَّمَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَاِذَا عَيْنُهُ قَدْ طَفِيَتْ، وَكَانَتْ عَيْنُهُ خَارِجَةً مِثْلَ عَيْنِ الْجَمَلِ، فَلَمَّا رَاَيْتُهَا قُلْتُ: يَا ابْنَ صَيَّادٍ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ، مَتٰى طَفِيَتْ عَيْنُكَ؟ - اَوْ نَحْوَ هٰذَا - قَالَ: لَا اَدْرِي وَالرَّحْمٰنِ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، لَا

تَدْرِیْ وَهِیَ فِیْ رَاْسِكَ، قَالَ: فَمَسَحَهَا، قَالَ: فَنَخَرَ ثَلَاثًا، فَزَعَمَ الْیَهُوْدِیُّ اَنِّیْ ضَرَبْتُ بِیَدِیْ عَلٰی صَدْرِهٖ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُنِیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اخْسَاْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ، قَالَ: اَجَلْ، لَعَمْرِیْ لَا اَعْدُوْ قَدْرِی، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ فَقَالَتْ: اجْتَنِبْ هٰذَا الرَّجُلَ، فَاِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ عِنْدَ غَضْبَةٍ یَغْضَبُهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن میری ملاقات ابن صیاد سے ہوئی' اس کے ساتھ یہودیوں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص موجود تھا' اس کی ایک آنکھ دھنسی ہوئی تھی اور ایک آنکھ یوں باہر نکلی ہوئی تھی' جیسے اونٹ کی آنکھ ہوتی ہے جب میں نے اس کو دیکھا تو میں نے کہا: اے ابن صیاد! میں' تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ تمہاری آنکھ کب بجھی ہے؟ (راوی کو شک ہے' یا شاید اس کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں) اس نے جواب دیا: رحمٰن کی قسم! مجھے نہیں معلوم' میں نے کہا: تم جھوٹ بول رہے ہو' کیا تم یہ نہیں جانتے؟ جبکہ یہ تمہارے سر میں موجود ہے' اُس نے اس آنکھ پر ہاتھ پھیرا' پھر اس نے تین مرتبہ ناک سے آواز نکالی' یہودی کا یہ کہنا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کے سینے پر ضرب لگائی ہے اور مجھے اپنے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ میں نے ایسا کیا ہو' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم دفع ہو جاؤ! تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھو گے' اس نے کہا: جی ہاں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں' اپنی مقدار سے آگے نہیں جاؤں گا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اُس شخص سے اجتناب کرو! کیونکہ ہم لوگ یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ دجال ایک غضبناک صورت حال میں نکلے گا۔

20833 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: اَشَدُّ النَّاسِ عَلَی الدَّجَّالِ بَنُوْ تَمِیْمٍ

✵✵ ابوقلابہ فرماتے ہیں: دجال کے خلاف' لوگوں میں سب سے زیادہ سخت لوگ بنوتمیم ہوں گے۔

20834 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ الثَّقَفِیُّ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: یَاْتِیْ سِبَاخَ الْمَدِیْنَةِ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْهِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَهَا، فَتَنْتَفِضُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا نَفْضَةً اَوْ نَفْضَتَیْنِ، وَهِیَ الزَّلْزَلَةُ، فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ مِنْهَا كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ، ثُمَّ یُوَلِّی الدَّجَّالُ قِبَلَ الشَّامِ، حَتّٰی یَاْتِیَ بَعْضَ جِبَالِ الشَّامِ فَیُحَاصِرَهُمْ، وَبَقِیَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ مُّعْتَصِمُوْنَ بِذِرْوَةِ جَبَلٍ مِّنْ جِبَالِ الشَّامِ، فَیُحَاصِرُهُمُ الدَّجَّالُ نَازِلًا بِاَصْلِهٖ، حَتّٰی اِذَا طَالَ عَلَیْهِمُ الْبَلَاءُ، قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ: یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ، حَتّٰی مَتٰی اَنْتُمْ هٰكَذَا وَعَدُوُّ اللّٰهِ نَازِلٌ بِاَرْضِكُمْ هٰكَذَا، هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا بَیْنَ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ، بَیْنَ اَنْ یَّسْتَشْهِدَكُمُ اللّٰهُ اَوْ یُظْهِرَكُمْ، فَیُبَایِعُوْنَ عَلَی الْمَوْتِ بَیْعَةً یَّعْلَمُ اللّٰهُ اَنَّهَا الصِّدْقُ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ تَاْخُذُهُمْ ظُلْمَةٌ لَّا یُبْصِرُ امْرُؤٌ فِیْهَا كَفَّهٗ، قَالَ: فَیَنْزِلُ ابْنُ مَرْیَمَ فَیَحْسِرُ عَنِ اَبْصَارِهِمْ، وَبَیْنَ اَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ (ص:398) عَلَیْهِ لَاْمَتُهٗ یَقُوْلُوْنَ: مَنْ اَنْتَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ فَیَقُوْلُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، وَرُوْحُهٗ، وَكَلِمَتُهٗ، عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ، اخْتَارُوْا بَیْنَ اِحْدٰی ثَلَاثٍ: بَیْنَ

اَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ عَلَى الدَّجَّالِ وَجُنُودِهِ عَذَابًا مِّنَ السَّمَاءِ، اَوْ يَخْسِفَ بِهِمُ الْاَرْضَ، اَوْ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ سِلَاحَكُمْ وَيَكُفَّ سِلَاحَهُمْ عَنْكُمْ، فَيَقُولُونَ: هٰذِهٖ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَشْفٰى لِصُدُورِنَا وَلِاَنْفُسِنَا، فَيَوْمَئِذٍ تَرَى الْيَهُودِيَّ الْعَظِيمَ الطَّوِيلَ، الْاَكُولَ الشَّرُوبَ، لَا تُقِلُّ يَدُهٗ سَيْفَهٗ مِنَ الرِّعْدَةِ، فَيَقُومُونَ اِلَيْهِمْ فَيُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، وَيَذُوبُ الدَّجَّالُ حِينَ يَرٰى ابْنَ مَرْيَمَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ، حَتّٰى يَاْتِيَهٗ اَوْ يُدْرِكَهٗ عِيسٰى فَيَقْتُلَهٗ

❋❋ عمرو بن ابوسفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے انہیں یہ بات بیان کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''وہ مدینہ منورہ کی شوریدہ زمین والے حصے پر آئے گا اور اس کے لئے یہ بات حرام قرار دے دی گئی ہوگی کہ وہ اس کے راستے میں داخل ہو سکے' تو مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو ایک مرتبہ یا شاید دو مرتبہ زلزلہ محسوس ہوگا' تو ہر منافق مرد اور منافق عورت مدینہ منورہ سے نکل کر دجال کی طرف چلے جائیں گے' پھر دجال' شام کی طرف جائے گا' یہاں تک کہ وہ شام کے پہاڑوں میں سے کسی کے پاس آئے گا اور اُن لوگوں کا محاصرہ کر لے گا' اُس وقت مسلمانوں کے باقی ماندہ لوگوں نے شام کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی ہوئی ہوگی' دجال اُس پہاڑ کی جڑ کے پاس ان کا محاصرہ کر لے گا' یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے لئے آزمائش سخت ہو جائے گی' تو مسلمانوں میں سے ایک شخص یہ کہے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ کب تک اس طرح کی صورت حال میں رہو گے؟ جبکہ اللہ کا دشمن' تمہارے علاقے میں اس طرح پڑاؤ کیے ہوئے ہے' کیا تم لوگ دو اچھائیوں میں سے کسی ایک کو اختیار نہیں کر سکتے؟ اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت نصیب کر دے' یا پھر یہ کہ وہ تمہیں غالب کر دے؟ تو وہ لوگ موت پر بیعت کریں گے' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہوگا کہ اُن کے من میں یہ بات سچی ہے' پھر اُنہیں ایسی تاریکی اپنی لپیٹ میں لے گی کہ اس تاریکی میں کوئی شخص اپنی ہتھیلی کو نہیں دیکھ سکے گا' پھر حضرت ابن مریم علیہ السلام نزول کریں گے' اُن لوگوں کی بینائی کے آگے سے پردہ ہٹے گا' تو اُن کے درمیان ایک شخص موجود ہوگا' جس کے جسم پر اس کے ہتھیار (یا زرہ وغیرہ) ہوں گے' وہ لوگ دریافت کریں گے: اے اللہ کے بندے! تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے: میں' اللہ کا بندہ' اس کا رسول' اس کی روح اور اس کا کلمہ عیسیٰ بن مریم ہوں' تم تین میں سے ایک چیز کو اختیار کر لو! یا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکروں پر آسمان سے عذاب نازل کر دے' یا اُنہیں زمین میں دھنسا دے' یا اُن پر تمہارے ہتھیاروں کو مسلط کر دے' اور اُن کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے' تو وہ لوگ کہیں گے: اے اللہ کے رسول! یہ والی صورت حال ہمارے سینوں کے لئے اور ہمارے نفوس کے لئے زیادہ تسلی کا باعث ہے' اس وقت تم کسی بڑے لمبے یہودی کو دیکھو گے' جو بہت زیادہ کھاتا پیتا ہوگا' کپکپاہٹ کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہیں سنبھال سکے گا' مسلمان نکل کر ان کی طرف جائیں گے اور ان پر غلبہ حاصل کر لیں گے' اور جب دجال' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا' تو وہ یوں پگھلنا شروع ہوگا' جس طرح سیسہ پگھلتا ہے' یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پاس آئیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے''۔

20835 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ، اَوْ اِلٰى جَانِبِ لُدٍّ

✵✵ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''باب ''لد'' میں- (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''لد'' کے کنارے کے پاس' حضرت عیسیٰ علیہ السلام' دجال کو قتل کر دیں گے۔

20836 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ عَنْ شَيْءٍ فَحَدَّثَهُ، فَصَدَّقَهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: قَدْ بَلَوْتُ صِدْقَكَ، فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الدَّجَّالِ قَالَ: وَاِلٰهِ الْيَهُوْدِ لَيَقْتُلَنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِفِنَاءِ لُدٍّ "

✵✵ سالم نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' اس نے انہیں بتادیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کو ٹھیک قرار دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے تمہاری سچائی کے حوالے سے تمہیں آزمایا ہے' اب تم مجھے دجال کے بارے میں بتاؤ! اس نے کہا: یہودیوں کے پروردگار کی قسم ہے! ''لد'' کے مقام پر' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے ضرور قتل کر دیں گے۔

20837 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے' پھر تمہیں ان پر غلبہ حاصل ہو جائے گا' یہاں تک کہ ایک پتھر کہے گا: یہ میرے پیچھے یہودی موجود ہے' تم اسے قتل کر دو!''۔*

20838 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: يَنْزِلُ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ لَامَتُهُ، وَمُمَصَّرَتَانِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ: تَقَدَّمْ، فَيَقُوْلُ: بَلْ يُصَلِّيْ بِكُمْ اِمَامُكُمْ، اَنْتُمْ اُمَرَاءُ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ،

✵✵ معمر نے' ایوب' یا شاید اس کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے' تو اُن کے ہتھیار ان کے جسم پر ہوں گے' اور یہ اذان اور اقامت کے درمیان

---

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2236) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (149/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (239/4) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2921) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

کا وقت ہوگا' لوگ اُن سے کہیں گے: آپ آگے ہوں (اور نماز پڑھائیں) تو وہ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا امام' تمہیں نماز پڑھائے' کیونکہ تم ایک دوسرے کے امیر ہو"۔

20839 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يُرٰى اَنَّهُ الْمَهْدِيُّ الَّذِیْ يُصَلِّي وَرَاءَهُ عِيسٰى

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: یہ بات سمجھی جاتی ہے: کہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ وہ فرد ہوں گے کہ جن کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ

20840 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَاِمَامًا مُّقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ

✵ ✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان عادل حکمران اور انصاف کرنے والے امام کے طور پر نزول کریں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' جزیہ ختم کر دیں گے' مال اتنا پھیلا دیں گے کہ اُسے کوئی لینے والا نہیں رہے گا"۔

20841 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكُمْ اِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا، فَاَمَّكُمْ - اَوْ قَالَ: اِمَامُكُمْ - مِنْكُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان حاکم بن کر نزول کریں گے' اور تمہاری امامت' تمہارا امام کرے گا' جو تم میں سے ہوگا"۔

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔*

---

*امام احمد نے اپنی "مسند" میں (272/2) امام عبد الرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (107/3 و 178 و 204/4) اور امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں' رقم الحدیث: (155) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

20842 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ فَجِّ الرَّوْحَاءِ بِالْحَجِّ اَوْ بِالْعُمْرَةِ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ''فج روحاء'' کے مقام پر حج یا عمرہ' یا اُن دونوں کوایک ساتھ کرنے کا احرام باندھیں گے' تا کہ وہ ان دونوں کوایک ساتھ سرانجام دیں''۔

20843 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، يَرْوِيْهِ قَالَ: يَنْزِلُ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اِمَامًا هَادِيًا وَّمُقْسِطًا عَادِلًا، فَاِذَا نَزَلَ كَسَرَ الصَّلِيْبَ، وَقَتَلَ الْخِنْزِيرَ، وَوَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَتَكُوْنُ الْمِلَّةُ وَاحِدَةً، وَيُوضَعُ الْاَمْرُ فِي الْاَرْضِ، حَتّٰى اَنَّ الْاَسَدَ لَيَكُوْنُ مَعَ الْبَقَرِ تَحْسِبُهٗ ثَوْرَهَا، وَيَكُوْنُ الذِّئْبُ مَعَ الْغَنَمِ تَحْسِبُهٗ كَلْبَهَا، وَتُرْفَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْحَنَشِ فَلَا يَضُرُّهٗ، وَحَتّٰى تُفِرَّ الْجَارِيَةُ الْاَسَدَ، كَمَا يُفَرُّ وَلَدُ الْكَلْبِ الصَّغِيْرِ، وَيُقَوَّمَ الْفَرَسُ الْعَرَبِيُّ بِعِشْرِيْنَ (ص:401) دِرْهَمًا، وَيُقَوَّمَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا، وَتَعُوْدَ الْاَرْضُ كَهَيْئَتِهَا عَلٰى عَهْدِ آدَمَ، وَيَكُوْنَ الْقِطْفُ - يَعْنِي الْعِنْقَادَ - يَاْكُلُ مِنْهُ النَّفَرُ ذُو الْعَدَدِ، وَتَكُوْنَ الرُّمَّانَةُ يَاْكُلُ مِنْهَا النَّفَرُ ذُو الْعَدَدِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام' ہدایت دینے والے' انصاف کرنے والے عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے' جب وہ نازل ہوں گے' تو صلیب کوتوڑ دیں گے خنزیر کو ماردیں گے' جزیہ کوختم کردیں گے اور ایک ہی دین ہوگا' زمین میں ان کی حکمرانی ہوگی اور یہ عالم ہوگا کہ شیر کسی گائے کے ساتھ ہوگا' تو گائے اس کو اسی طرح محسوس کرے گی جیسے بیل ہوتا ہے' اور بھیڑیا' بکریوں کے ساتھ ہوگا' تو بکریاں اسے یوں محسوس کریں گے جیسے بکریوں کے ساتھ کتا ہوتا ہے' اس وقت ہر زہریلے جانور کا زہر اُٹھالیا جائے گا یہاں تک کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ کسی سانپ کے سر پر رکھے گا تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' یہاں تک کہ کوئی بچی شیر کو بھگا دے گی' جس طرح چھوٹے بچے کو بھگایا جاتا ہے' عربی گھوڑے کی قیمت بیس درہم ہوگی' بیل کی قیمت اتنی' اتنی ہوگی' اور زمین اپنی اس حالت میں واپس چلی جائے گی' جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں تھی' اور انگوروں کا گچھا اتنا بڑا ہوجائے گا کہ کئی لوگ اسے کھاسکیں گے اور انار اس طرح ہوگا کہ کئی لوگ اسے کھاسکیں گے''۔

20844 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اِمَامًا مُقْسِطًا وَّبيتر قُرَيْشٌ الْاِجَارَةَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَتُوضَعُ الْجِزْيَةُ، وَتَكُوْنُ السَّجْدَةُ وَاحِدَةً لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا، وَتُمْلَاُ الْاَرْضُ مِنَ الْاِسْلَامِ

كَمَا تُمْلَأُ الْآبَارُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَمَا نَوْرُ الْوَرِقِ - يَعْنِي الْمَائِدَةَ -، وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالْعَدَاوَةُ، وَيَكُونُ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَيَكُونُ الْأَسَدُ فِي الْإِبِلِ كَأَنَّهُ فَحْلُهَا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام انصاف کرنے والے حکمران کے طور پر نزول نہیں کریں گے' وہ قریش کو اجارہ سے الگ کر دیں گے' وہ خنزیر کو مار دیں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' جزیہ ختم کر دیا جائے گا سجدہ صرف ایک ذات کے لئے ہوگا' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی' زمین' اسلام سے بھر جائے گی' جس طرح کنواں پانی سے بھرا ہوا ہوتا ہے' اور زمین یوں ہو جائے گی جیسے دسترخوان ہوتا ہے' آپس کی دشمنی اور ناچاقی اٹھالی جائے گی بکریوں میں بھیڑیا' یوں ہوگا' جیسے ان کا کتا ہوتا ہے اور اونٹوں میں شیر یوں ہوگا' جیسے ان کا نر جانور ہوتا ہے''۔

20845 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَاِنَّ اَوْلَاهُمْ بِيْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، لِاَنَّهُ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ رَسُوْلٌ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ فِيكُمْ، فَاعْرِفُوهُ، رَجُلٌ مَرْبُوعُ الْخَلْقِ، اِلَى الْبَيَاضِ وَالْحُمْرَةِ، يَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَلَا يَقْبَلُ غَيْرَ الْاِسْلَامِ، وَتَكُوْنُ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَيُلْقِي اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْاَمْنَ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْاَسَدُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئْبُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انبیاء علاتی (یعنی باپ کی طرف سے شریک) بھائی ہیں' اور اُن کی مائیں متفرق ہیں' اور اُن میں سے' میرے سب سے زیادہ نزدیک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں' کیونکہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی اور رسول نہیں ہے' اور وہ تمہارے درمیان نزول کریں گے' تو تم ان کی معرفت حاصل کر لو' وہ ایک ایسے شخص ہیں' جو درمیانی قد کے مالک ہوں گے اور ان کا رنگ سفیدی اور سرخی کی طرف مائل ہوگا' وہ خنزیر کو مار دیں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' جزیہ ختم کر دیں گے' وہ اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کریں گے' اُس وقت عبادت' صرف ایک ذات کی ہوگی' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ امن ڈال دے گا' یہاں تک کہ شیر' گائیوں کے ساتھ ہوگا اور بھیڑیا' بکریوں کے ساتھ ہوگا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے' لیکن ان میں سے کوئی ایک' دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

20846 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: تَرَوْنِيْ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ كَادَتْ تَرْقُوَتَايَ تَلْتَقِيَانِ مِنَ الْكِبَرِ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اُدْرِكَ عِيسَى، وَاُحَدِّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَدِّقُنِيْ

✵✵ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنتا تھا:

''تم لوگ مجھے بوڑھا عمر رسیدہ آدمی سمجھتے ہو عنقریب بڑھاپے کی وجہ سے میرے اعضاء کانپنے لگیں گے لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ اگر میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ پالیا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث روایت کیں تو وہ میری بات کی تصدیق کریں گے''۔

بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ

باب: قیامت قائم ہونا

20847 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ انَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَّقُوْلُ: اللّٰهُ اللّٰهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہو''۔*

20848 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ شِرَارَ النَّاسِ، اَوْ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ، مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ، وَمَنْ يَّتَعَجَّلُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَ عَنْهَا، وَمَنْ يَّتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

✵✵ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا:

''لوگوں میں سے بدترین لوگ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ ہوں گے جنہیں قیامت پائے گی اور وہ زندہ ہوں گے اور جو شخص گواہی طلب کیے جانے سے پہلے جلدی گواہی دے اور جو شخص قبروں کو سجدہ گاہ بنالے (وہ لوگوں میں سے بدترین لوگ ہیں)''۔

20849 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ السَّاعَةَ لَتَقُوْمُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ، وَهُمَا يَنْشُرَانِ الثَّوْبَ يَتَبَايَعَانِهٖ

✵✵ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت دو افراد پر قائم ہوگی اُن دونوں نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا ہوگا اور خرید و فروخت کر رہے ہوں گے''۔

20850 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: تَدْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رُءُوْسِ النَّاسِ قَابَ قَوْسٍ - اَوْ قَالَ: قَابَ قَوْسَيْنِ - وَتُعْطٰى حَرَّ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَلَيْسَ عَلٰى بَشَرٍ مِّنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ طَحْرَبَةٌ، وَلَا تُرٰى يَوْمَئِذٍ عَوْرَةُ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ، وَلَا يَضُرُّ حَرُّهَا يَوْمَئِذٍ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (148) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (162/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1245) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

مُؤْمِنًا وَّلَا مُؤْمِنَةً، وَتَطْبُخُ الْكَافِرَ طَبْخًا حَتّٰى يَقُوْلَ جَوْفُ اَحَدِهِمْ: غِقْ غِقْ

✵✵ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' سورج لوگوں کے سروں کے اتنا قریب آجائے گا' جتنا کمان یا دو کمانوں کا فاصلہ ہوتا ہے' اور اُسے دس سال کی گرمی دیدی جائے گی' اُس دن کسی انسان کے جسم پر کوئی کپڑا نہیں ہوگا' اور اس دن کسی مومن مرد یا مومن عورت کا ستر ظاہر نہیں ہوگا' سورج کی تپش اس دن کسی مومن مرد یا مومن عورت کو نقصان نہیں پہنچائے گی' اور کافر کو بھون دے گی' یہاں تک کہ ان میں سے کسی کا پیٹ غق غق کی آوازیں نکالے گا (یعنی تپش کی وجہ سے کھول رہا ہوگا)''۔

20851 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ خَيْرَ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ، عَوَافِي الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ، وَآخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا، حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا، مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَيَجِيْءُ الثَّعْلَبُ حَتّٰى يَرْقُدَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ فَيَقْضِيْ وَسَنَهُ مَا يُهَيِّجُهُ اَحَدٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ مدینہ منورہ چھوڑ دو گے' خواہ یہ کتنا ہی بہتر کیوں نہ ہو' اسے صرف شکاری پرندے یا درندے' یہاں جو دو آخری افراد آئیں گے وہ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو چرواہے ہوں گے' جو یہاں اپنی بکریاں چرا رہے ہوں گے' وہ یہاں وحشی جانوروں کو پائیں گے' جب وہ ''ثنیۃ الوداع'' کے مقام پر پہنچیں گے' تو وہ اپنے چہروں کے بل گر جائیں گے جس شخص کے بارے میں' اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے' اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے''۔

زہری بیان کرتے ہیں: پھر ایک لومڑی آئے گی' یہاں تک کہ وہ منبر کے نیچے سو جائے گی' وہ وہاں قضائے حاجت کرے گی اور اسے کوئی بھگانے والا نہیں ہوگا۔

بَابُ الْحَوْضِ

باب: حوض کا تذکرہ

20852 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ فِي الْحَوْضِ، وَكَانَتْ فِيْهِ حَرُوْرِيَّةٌ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمُ الْحَوْضَ الَّذِيْ يُذْكَرُ، مَا اُرَاهُ شَيْئًا، قَالَ: فَقَالَ لَهٗ نَاسٌ مِّنْ صَحَابَتِهٖ: فَاِنَّ عِنْدَكَ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسِلْ اِلَيْهِمْ فَاسْاَلْهُمْ، فَاَرْسَلَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ مُزَيْنَةَ فَسَاَلَهٗ عَنِ

الْحَوْضِ، فَحَدَّثَهُ ثُمَّ قَالَ: اَرْسِلْ اِلٰى اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَاَتَاهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَا حِبَرٍ، قَدِ اتَّزَرَ بِوَاحِدٍ، وَارْتَدَى بِالْاٰخَرِ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا لَحِيمًا اِلَى الْقِصَرِ، فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ ضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هٰذَا لَدَحْدَاحٌ، قَالَ: فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ، فَقَالَ: وَاعَجَبَاهُ، اَلَا اَرَانِىْ فِىْ قَوْمٍ يَعُدُّوْنَ صَحَابَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ جُلَسَاءُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: اِنَّمَا اَرْسَلَ اِلَيْكَ الْاَمِيْرُ لِيَسْاَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ، فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ نَفَضَ رِدَاءَهُ وَانْصَرَفَ غَضْبَانَ، قَالَ: فَاَرْسَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اِلٰى زَيْدِ بْنِ (ص:405) الْاَرْقَمِ فَسَاَلَهُ عَنِ الْحَوْضِ، فَحَدَّثَهُ حَدِيْثًا مُوَثَّقًا اَعْجَبَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْهِ اَخِىْ، قَالَ: فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِىْ حَدِيْثِ اَخِيْكَ، فَقَالَ اَبُوْ سَبْرَةَ، رَجُلٌ مِّنْ صَحَابَةِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: فَاِنَّ اَبَاكَ حِيْنَ انْطَلَقَ وَافِدًا اِلٰى مُعَاوِيَةَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَحَدَّثَنِىْ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِىَّ حَدِيْثًا سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمْلَاهُ عَلَىَّ وَكَتَبْتُهُ، قَالَ: فَاِنِّىْ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا اَعْرَقْتَ هٰذَا الْبِرْذَوْنَ حَتّٰى تَاْتِيَنِىْ بِالْكِتَابِ، قَالَ: فَرَكِبْتُ الْبِرْذَوْنَ فَرَكَضْتُهُ حَتّٰى عَرِقَ، فَاَتَيْتُهُ بِالْكِتَابِ، فَاِذَا فِيْهِ هٰذَا مَا حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَسُوْءُ الْجِوَارِ، وَقَطِيْعَةُ الْاَرْحَامِ، وَحَتّٰى يُخَوَّنَ الْاَمِيْنُ، وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ اَسْلَمَ الْمُسْلِمِيْنَ، لَمَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَاِنَّ اَفْضَلَ الْهِجْرَةِ لَمَنْ هَجَرَ مَا نَهَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ نَفَخَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ تَتَغَيَّرْ وَلَمْ تَنْقُصْ. وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ اَكَلَتْ طَيِّبًا وَّوَضَعَتْ طَيِّبًا، وَوَقَعَتْ فَلَمْ تُكْسَرْ وَلَمْ تَفْسُدْ، اَلَا وَاِنَّ لِىْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى مَكَّةَ - اَوْ قَالَ: صَنْعَاءَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ -، وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ، هُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، مَنْ شَرِبَ (ص:406) مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا قَالَ اَبُوْ سَبْرَةَ: فَاَخَذَ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْكِتَابَ، فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ، فَلَقِىَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَنَا اَحْفَظُ لَهُ مِنِّىْ لِسُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ، فَحَدَّثَنِىْ بِهٖ كَمَا كَانَ فِى الْكِتَابِ سَوَاءً

✽✽ عبداللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زیاد کو حوض کوثر کے بارے میں شک ہوا' اس کے مزاج میں خوارج کے خیالات پائے جاتے تھے' اُس نے کہا: حوض کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے' میرے خیال میں تو وہ کچھ بھی نہیں ہے' تو اُس کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے اس سے کہا: کہ آپ کے پاس نبی اکرم ﷺ کے اصحاب موجود ہیں' آپ اُن کو پیغام بھیج کر ان سے اس بارے میں دریافت کرلیں' تو اس نے مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کی طرف کسی کو بھیجا' اور ان سے حوض کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے اس بارے میں بتایا' پھر اس نے کہا: کہ کسی کو حضرت

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجو! آدمی اُن کے پاس آیا ان کے جسم پر دو یمنی چادریں تھیں' ان میں سے ایک کو انہوں نے تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا اور ایک کو جسم پر لپیٹا ہوا تھا' راوی کہتے ہیں: وہ بھاری جسم کے کوتاہ قامت شخص تھے' جب عبید اللہ نے انہیں دیکھا تو وہ ہنس پڑا اور بولا: تم لوگوں کے یہ محمدی (یعنی صحابی) تو چھوٹے قد کے موٹے آدمی ہیں' اُن بزرگوار اس کی بات سمجھ آ گئی' انہوں نے کہا: بڑی حیران کن بات ہے' اپنے بارے میں میرا یہ خیال نہیں تھا کہ میرا تعلق ان لوگوں سے ہے کہ جن کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب شمار کیا جاتا ہے' تو یہ چیز عار کا باعث ہوگی' عبید اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں نے ان سے کہا: امیر نے آپ کو اس لیے بلوایا تھا' تاکہ آپ سے حوض کے بارے میں دریافت کرے' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' جو شخص اس کے بارے میں جھوٹ بولے' تو اللہ تعالیٰ اس (حوض) میں سے اس شخص کو نہ پلائے' راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے اپنی چادر کو جھاڑا' اور غصے کے عالم میں واپس مڑ گئے۔

راوی کہتے ہیں: عبید اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور اُن سے حوض کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ایک ایسی حدیث بیان کی' جو صاف ستھری تھی اور وہ اسے اچھی لگی' عبید اللہ نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میرے بھائی نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' تو عبید اللہ نے کہا: پھر آپ کے بھائی کی نقل کردہ حدیث کی ہمیں ضرورت نہیں ہے' عبید اللہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص ابو سبرہ نے' اُس سے کہا: تمہارے والد جب وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا' اور میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی' انہوں نے بذات خود مجھے یہ حدیث بیان کی تھی کہ انہوں نے بذات خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حدیث سنی ہے انہوں نے وہ حدیث مجھے تحریر کروائی تھی' اور میں نے اُس کو نوٹ کر لیا تھا' تو عبید اللہ نے کہا: میں تمہیں یہ قسم دیتا ہوں کہ جب تک تمہارا یہ ترکی گھوڑا پسینہ نہیں نکالتا' تم میرے پاس وہ تحریر لے کے آؤ' راوی کہتے ہیں: میں ترکی گھوڑے پر سوار ہوا' میں نے اسے ایڑ لگائی' یہاں تک کہ اس کا پسینہ نکلنے لگا' میں وہ تحریر لے کے اس کے پاس آ گیا' تو اس میں یہ تحریر تھا کہ یہ وہ حدیث ہے' جو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی کو اور بدزبانی کو ناپسند کرتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک فحاشی اور بدزبانی اور برا پڑوس اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنا ظاہر نہیں ہو جاتا' یہاں تک کہ امین شخص کو خائن قرار دیا جائے گا اور خائن کو امین بنا دیا جائے گا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مسلمانوں میں سب سے اچھے اسلام والا وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں' اور سب سے زیادہ فضیلت والی ہجرت' اُس شخص کی جو اُس چیز سے لاتعلق ہو جائے' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مؤمن کی

مثال سونے کے ٹکڑے کی مانند ہے' جس کا مالک اس پر پھونک مارتا ہے' تو وہ تبدیل نہیں ہوتا اور کم نہیں ہوتا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' مؤمن کی مثال' کھجور کی مانند ہے' جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز نکالتی ہے' اور جب وہ گرتی ہے' تو ٹوٹتی نہیں ہے اور خراب نہیں ہوتی ہے' خبردار! میرا ایک حوض ہے' جس کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا ''ایلہ'' سے لے کر ''مکہ'' تک ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا ''صنعاء'' سے لے کر ''مدینہ'' تک ہے' اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے برتن ہیں' اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید ہے' شہد سے زیادہ میٹھا ہے' جو شخص اُس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا''۔

ابوسبرہ بیان کرتے ہیں: تو عبیداللہ نے اس تحریر کو لے لیا' میں نے اس پر بڑی گریہ وزاری کی' پھر یحییٰ بن یعمر کی مجھ سے ملاقات ہوئی' میں نے اس کا شکوہ ان سے کیا' تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے وہ حدیث اسی طرح یاد ہے جس طرح قرآن کوئی سورت یاد ہوتی ہے' تو انہوں نے مجھے حدیث بالکل اسی طرح بیان کر دی' جس طرح وہ تحریر میں موجود تھی۔

20853 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا عِنْدَ حَوْضِي اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ لِاَهْلِ الْيَمَنِ، اِنِّي لَاَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ، وَاِنَّهُ لَيَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ وَرِقٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ ذَهَبٍ، طُوْلُهُمَا مَا بَيْنَ بُصْرٰى وَصَنْعَاءَ - اَوْ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَمَكَّةَ، اَوْ قَالَ: مِنْ مَقَامِي هٰذَا اِلٰى عُمَانَ

✵✵ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے حوض کے پاس موجود رہ کر اہل یمن کے لئے لوگوں کو حوض سے دور ہٹاؤں گا' میں اُن لوگوں کو اپنے عصا کے ذریعے ضرب لگاؤں گا' یہاں تک کہ وہ دور ہو جائیں گے' اُس حوض میں جنت میں سے آ کر دو پرنالے گرتے ہیں' اُن میں سے ایک چاندی سے بنا ہوا ہے' اور دوسرا سونے سے بنا ہوا ہے' اُن دونوں کی لمبائی اتنی ہے' جتنا بصریٰ اور صنعاء کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا ایلہ اور مکہ کے درمیان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا میری اِس جگہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے''۔

20854 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِي فَيُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ - يَعْنِي يُنَحَّوْنَ - فَلَاَقُوْلَنَّ: يَا رَبِّ، اَصْحَابِي اَصْحَابِي، فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے' تو انہیں حوض سے پرے کر دیا جائے گا' میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں' یہ میرے ساتھی ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ

تمہارے بعد انہوں نے کیا نئی چیز پیدا کر دی تھی؟ یہ اُلٹے قدموں مرتد ہو گئے تھے''۔

20855 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُرْفَعَنَّ لِيْ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرَاَوْنِيْ اخْتُلِجُوا دُوْنِيْ، فَلَاَقُوْلَنَّ: يَا رَبِّ، اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ، فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ

❊❊ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو میرے سامنے لایا جائے گا' یہاں تک کہ جب میں انہیں دیکھ لوں گا اور وہ مجھے دیکھ لیں گے' تو انہیں میرے پاس نہیں آنے دیا جائے گا' میں' کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں' یہ میرے ساتھی ہیں' تو یہ کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا تھا؟''

بَابُ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ

باب: کون جہنم میں سے نکلے گا' اِس کا تذکرہ

20856 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، قَالَ: فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ (ص:408) مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا، فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ غَيْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا، حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ، قَالَ: وَيُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيزُ، وَدَعْوَةُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهٖ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟، قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهٖ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ، وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّرْحَمَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَمَرَ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْهُمْ، فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُوْدِ، قَالَ: وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، قَالَ: فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَّاءٍ يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ، فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِيْ حَمِيلِ السَّيْلِ، قَالَ: وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ اِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا، وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ، قَالَ: فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ فَيَقُوْلُ: لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَ اَنْ

تَسْاَلَنِیْ غَیْرَہٗ، فَیَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَہٗ، قَالَ: فَیَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ، قَالَ: ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: یَا رَبِّ قَرِّبْنِیْ اِلٰی بَابِ (ص:409) الْجَنَّةِ، فَیَقُوْلُ: اَوَلَیْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَلَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَہٗ؟ وَیْلَكَ یَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ، فَلَا یَزَالُ یَدْعُو، فَیَقُوْلُ: لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِیْ غَیْرَہٗ، فَیَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَہٗ، وَیُعْطِی اللّٰهَ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِیْقَ اَلَّا یَسْاَلَهٗ غَیْرَہٗ، قَالَ: فَیُقَرِّبُهٗ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَاِذَا دَنَا مِنْهَا انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَاِذَا رَاٰی مَا فِیْهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّسْكُتَ، ثُمَّ یَقُوْلُ: رَبِّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: اَوَلَیْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَلَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَہٗ؟ اَوَلَیْسَ قَدْ اَعْطَیْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِیْقَكَ اَلَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَہٗ؟ وَیْلَكَ یَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ، فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ، لَا تَجْعَلْنِیْ اَشْقٰی خَلْقِكَ، فَلَا یَزَالُ یَدْعُو حَتّٰی یُؤْذَنَ لَهٗ بِالدُّخُوْلِ فِیْهَا، فَاِذَا دَخَلَ قِیْلَ لَهٗ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا قَالَ: فَیَتَمَنّٰی، ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، تَمَنَّ مِنْ كَذَا، قَالَ: فَیَتَمَنّٰی حَتّٰی تَنْقَطِعَ بِهِ الْاَمَانِیُّ، فَیُقَالُ لَهٗ: هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، قَالَ: وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ جَالِسٌ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا یُغَیِّرُ عَلَیْهِ شَیْئًا مِّنْ حَدِیْثِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی قَوْلِهٖ: هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ، فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: حَفِظْتُ: وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جب سورج کے آگے کوئی بادل موجود نہ ہو تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا: جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جو شخص سورج کی عبادت کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے چلا جائے گا جو چاند کی عبادت کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے چلا جائے گا جو طاغوتوں کی عبادت کرتا تھا وہ طاغوتوں کے پیچھے چلا جائے گا اور صرف یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافقین بھی شامل ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا جو اس سے مختلف شکل میں ہوگا جس سے وہ واقف ہوں گے وہ فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ لوگ کہیں گے: ہم تم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم اپنی اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہیں آجاتا جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آجائے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس شکل میں آئے گا جس سے وہ واقف ہوں گے تو وہ فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے: تو ہمارا پروردگار ہے پھر وہ اس کے پیچھے جائیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم پر ایک پل لگایا جائے گا اس پر سے سب سے پہلے "میں" گزروں گا اور رسول اُس دن یہ دعا کررہے ہوں: اے اللہ! سلامت رکھنا سلامت رکھنا اس پل پر سعدان نامی کانٹے دار درخت کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے البتہ ان کے حجم کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے

حساب سے اچک لیں گے‘ ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں گے‘ جو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے‘ ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں گے‘ جو گر جائیں گے پھر نجات پا جائیں گے‘ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا اور پھر وہ یہ ارادہ کرے گا کہ وہ جہنم میں سے ان لوگوں کو نکال دے‘ جن کے بارے میں اُس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ ان پر رحم کرے گا‘ جو ایسے لوگ ہوں گے‘ جو اِس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے‘ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یہ حکم دے گا: کہ وہ اُن کو نکال دیں‘ تو فرشتے‘ سجدوں کی نشانات کی نشانی کی وجہ سے‘ اُن لوگوں کو پہچان لیں گے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آگ پر یہ چیز حرام قرار دی ہے کہ وہ انسان کے سجدوں کے نشان کو کھائے‘ فرشتے جب انہیں نکالیں گے‘ تو وہ لوگ کوئلہ ہو چکے ہوں گے‘ اُن پر ایک پانی بہایا جائے گا‘ جسے ''حیات'' کہا جاتا ہے‘ تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں سے کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے‘ پھر ایک شخص باقی رہ جائے گا‘ جس کا رُخ جہنم کی طرف ہوگا‘ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس کی بو نے مجھے پریشان کر دیا ہے‘ اس کی گرمی نے مجھے جلا دیا ہے‘ تو میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے‘ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا‘ تو پروردگار فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ اگر میں نے تمہیں یہ چیز عطا کر دی تو تم اس کے علاوہ کچھ اور مانگ لوگے‘ وہ کہے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم! میں‘ اس کے علاوہ تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا‘ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو پروردگار اس کا چہرہ جہنم سے پھیر دے گا‘ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد وہ شخص یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے‘ تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگو گے؟ اے ابن آدم! تمہارا ستیاناس ہو‘ تم کتنے عہد شکن ہو‘ وہ شخص مسلسل دعا کرتا رہے گا‘ تو پروردگار فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ اگر میں نے یہ چیز تمہیں عطا کر دی‘ تو تم اس کے علاوہ کچھ اور مانگ لوگے‘ وہ کہے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے‘ میں تجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا‘ تو اللہ تعالیٰ اس سے عہد اور میثاق لے گا کہ وہ اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگے گا‘ پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا‘ جب وہ دروازے کے قریب ہوگا‘ تو جنت اس کے سامنے آئے گی‘ جب وہ اس میں موجود نعمتوں کو دیکھے گا‘ تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا‘ اس وقت تک خاموش رہے گا پھر وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے‘ پرودگار فرمائے گا: کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے؟ کیا تم نے عہد اور میثاق نہیں کیا تھا کہ تم اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگو گے؟ اے ابن آدم! تمہارا ستیاناس ہو‘ تم کتنے عہد شکن ہو؟ تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا‘ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا‘ یہاں تک کہ اُسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی‘ جب وہ داخل ہو جائے گا‘ تو اُس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو! وہ آرزو کرے گا‘ پھر اس سے کہا جائے گا: تم اتنی اور اتنی آرزو اور کرو‘ وہ مزید آرزو کرے گا‘ یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی‘ تو اُس سے کہا جائے گا: یہ تمہیں ملتا ہے اور اِس کی مانند مزید ملتا ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل جنت میں سے جنت میں داخل ہونے والا یہ آخری فرد ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے‘ اُنہوں نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث میں کوئی چیز اختلافی نہیں ذکر کی لیکن جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی: کہ "تمہیں یہ اور اس کی مانند مزید ملتا ہے" تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "تمہیں یہ اور اس کی مانند مزید "دس گنا" ملتا ہے" - تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو یہ الفاظ یاد ہیں: کہ "تمہیں اس کی مانند مزید ملتا ہے"۔*

20857 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ وَاَمِنُوا، فَمَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مِنْ مُجَادَلَةِ الْمُؤْمِنِينَ (ص:410) لِرَبِّهِمْ فِي اِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ اُدْخِلُوا النَّارَ، قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا، اِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَحُجُّونَ مَعَنَا، فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، قَالَ: فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَاَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، فَيَاْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُوَرِهِمْ، لَا تَاْكُلُ النَّارُ صُوَرَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلَى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ اِلَى كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ دِينَارٍ مِّنَ الْاِيمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ، حَتّٰى يَقُولَ: اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ، - قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ اَجْرًا عَظِيمًا) (النساء: 40)- قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا فَلَمْ يَبْقَ فِي النَّارِ اَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَتِ الْاَنْبِيَاءُ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَبَقِيَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، قَالَ: فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ - اَوْ قَالَ: قَبْضَتَيْنِ - نَاسًا لَمْ يَعْمَلُوا لِلّٰهِ خَيْرًا قَطُّ، قَدِ احْتَرَقُوا حَتّٰى صَارُوا حُمَمًا، قَالَ: فَيُؤْتَى بِهِمْ اِلَى مَاءٍ يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَالَ: فَيَخْرُجُونَ مِنْ اَجْسَادِهِمْ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ، وَفِي اَعْنَاقِهِمُ الْخَاتَمُ عُتَقَاءُ (ص:411) اللّٰهِ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَمَا تَمَنَّيْتُمْ وَرَاَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَكُمْ، قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَيَقُولُ: فَاِنَّ لَكُمْ عِنْدِي اَفْضَلَ مِنْهُ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا وَمَا اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: رِضَائِي عَنْكُمْ، فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا

✸✸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب مومنین جہنم سے نجات پالیں گے اور امان میں آجائیں گے تو تم میں سے کسی شخص نے کسی دوسرے سے کوئی حق لینا ہو تو وہ اپنے ساتھی کے ساتھ اس طرح کی بحث نہیں کرے گا جس طرح اہل ایمان اپنے بھائیوں کے بارے

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (147/8) امام احمد نے اپنی "مسند" میں (275/2، 533) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (156/9) اور امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (182) اس روایت کے ایک راوی زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

میں اپنے پروردگار کے ساتھ بات کریں گے وہ بھائی جنہیں جہنم میں داخل کر دیا گیا تھا وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے اُنہیں جہنم میں داخل کر دیا ہے پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جاؤ! اور اُن میں سے جس کو تم پہچانتے ہو اُسے نکال دو! وہ ان کے پاس آئیں گے اور ان کی شکلوں کے حوالے سے انہیں پہچان لیں گے کیونکہ آگ نے ان کی شکلوں کو نہیں کھایا ہوگا ان میں سے کسی کو آگ نے اس کی نصف پنڈلی تک پکڑا ہوا ہوگا کسی کو اس کی ہتھیلی تک پکڑا ہوا ہوگا وہ انہیں باہر نکالیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال دیا ہے جن کے بارے میں تو نے حکم دیا تھا پھر پروردگار فرمائے گا: اُس کو بھی باہر نکال دو جس کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا ایمان ہو پھر اس کو بھی نکال دو جس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنا ایمان ہو یہاں تک کہ وہ فرمائے گا: اس کو بھی نکال دو جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا (ایمان) ہو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اس حدیث کی تصدیق نہیں کرتا اُسے اس آیت کو پڑھ لینا چاہیے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرّے کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرتا اگر وہ کوئی نیکی ہوگی تو وہ اس کو کئی گنا کر دے گا اور اپنی طرف سے عظیم اجر بھی عطا کرے گا"۔

وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال دیا ہے جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا اب جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جس میں کوئی بھلائی موجود ہو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتوں نے شفاعت کر دی انبیاء نے شفاعت کر دی مؤمنین نے شفاعت کر دی اور اب سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات باقی رہ گئی ہے پھر اللہ تعالیٰ جہنم میں سے ایک مٹھی لے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو مٹھیاں لے گا اُن لوگوں کو لے گا جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی وہ لوگ جل چکے ہوں گے یہاں تک کہ کوئلہ بن چکے ہوں گے انہیں پانی کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیات ہوگا ان پر پانی ڈالا جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے پھر ان کے جسموں میں سے یوں نکلے گا جیسے موتی ہوتے ہیں ان کی گردن میں مہر ہوگی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کیے ہوئے لوگ ہیں ان سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تم جو بھی آرزو کرو گے اور جو بھی چیز دیکھو گے وہ تمہاری ہوگی تو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو تو نے تمام جہانوں میں کسی کو عطا نہیں کیا تو پروردگار فرمائے گا: میرے پاس تمہارے لئے اس سے زیادہ فضیلت والی چیز موجود ہے وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! اِس سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: تم سے میرا راضی ہونا اب تم پر کبھی ناراض نہیں ہوؤں گا"۔ *

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں رقم الحدیث: (2598) امام نسائی نے اپنی "سنن" میں (122/8) امام ابن ماجہ نے اپنی "سنن" میں رقم الحدیث: (60) امام احمد نے اپنی "مسند" میں (94/3) امام عبد الرزاق کے طریق کے ساتھ طویل اور مختصر (دونوں طرح سے) نقل کی ہے جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی "صحیح" میں (56/6 و 198) اور امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (183) اس روایت کے ایک راوی کے طریق کے ساتھ طویل اور مختصر (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے۔

20858 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهٖ اَخْرَجَ كِتَابًا مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فِيْهِ: رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ، وَاَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مِثْلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ - اَوْ قَالَ: مِثْلَيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ الْحَكَمُ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: مِثْلَيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَاَمَّا: مِثْلَ، فَلَا اَشُكُّ، مَكْتُوْبٌ منهم - وَاَشَارَ الْحَكَمُ اِلٰى فَخِذِهٖ - عُتَقَاءُ اللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ لِعِكْرِمَةَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) (المائدة: 37) قَالَ: وَيْلَكَ اُولٰٓئِكَ اَهْلُهَا الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا "

٭٭ حکم بن ابان بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا' تو وہ عرش کے نیچے سے ایک تحریر نکالے گا' جس میں یہ لکھا ہو گا:

"میری رحمت' میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے اور میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں"۔

پھر وہ جہنم میں سے اتنے لوگوں کو نکالے گا' جتنے اہل جنت ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنے اہل جنت کا دگنا ہوں گے' حکم کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق تو روایت میں یہ الفاظ ہیں: جتنے اہل جنت کا دگنا ہوں گے' لیکن جہاں تک ایک گنا کا تعلق ہے' تو اس میں تو کوئی شک نہیں ہے' اور ان لوگوں پر یہ لکھا ہوا ہو گا: کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کیے ہوئے ہیں' حکم نے اپنے زانوں کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی (کہ اُن کے زانوں پر یہ لکھا ہو گا)"۔

راوی کہتے ہیں: ایک شخص نے عکرمہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ تو یہ فرمایا ہے:

"وہ لوگ جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے' لیکن اُس میں سے نکل نہیں پائیں گے"۔

تو عکرمہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' یہ تو وہ اہل جہنم ہوں گے' جو اس کے اہل ہوں گے (یعنی جو اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے)۔

20859 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: اِنَّ اَقْوَامًا سَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَصَابَهُمْ سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ عُقُوْبَةً بِذُنُوْبٍ عَمِلُوْهَا، ثُمَّ لَيُخْرِجَنَّهُمُ اللّٰهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کچھ لوگ' جہنم سے نکلیں گے' اس کے بعد کہ انہیں آگ کی تپش لاحق ہو چکی ہو گی' وہ ان کے کیے ہوئے گناہوں کی وجہ سے سزا کے طور پر لاحق ہو گی' پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان لوگوں کو (جہنم میں سے) نکال دے گا اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے"۔ *

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (163/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے' اس کو اپنی "صحیح" میں (143/8 و 164/9) اس روایت کے ایک راوی' قتادہ کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

20860 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَيَخْرُجُ بَعْدَكُمْ قَوْمٌ يُكَذِّبُوْنَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے بعد عنقریب ایسے لوگ آئیں گے' جو سنگسار (کے شرعی حکم ہونے) کی تکذیب کریں گے' جو دجال کی تکذیب کریں گے' جو حوض کوثر کی تکذیب کریں گے' جو عذاب قبر کی تکذیب کریں گے' اور اس بات کی تکذیب کریں گے کہ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

20861 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ قَوْمًا سَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ لوگ عنقریب جہنم سے نکل جائیں گے''۔

20862 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) (المائدة: 37)؟ وَاَنْتَ تَزْعُمُ اَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآمَنَّا بِهَا قَبْلَ اَنْ تُؤْمِنَ بِهَا، وَصَدَّقْنَا بِهَا قَبْلَ اَنْ تُصَدِّقَ بِهَا، وَاَشْهَدُ اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُخْبِرُكَ: اَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَقَالَ طَلْقٌ: لَا جَرَمَ، وَاللّٰهِ لَا اُجَادِلُكَ اَبَدًا

* * طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اس آیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''وہ لوگ یہ ارادہ کریں گے کہ جہنم سے نکل جائیں' لیکن وہ اس میں سے نکل نہیں پائیں گے''۔

جبکہ آپ کا یہ کہنا ہے: کہ کچھ لوگ جہنم سے نکل جائیں گے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ آیت' اللہ کے رسول پر نازل ہوئی ہے اور تمہارے اس پر ایمان لانے سے پہلے' ہم اس پر ایمان لے آئے تھے' اور تمہارے اس کی تصدیق کرنے سے پہلے' ہم نے اس کی تصدیق کر دی تھی' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو میں نے تمہیں بتایا ہے کہ کچھ لوگ جہنم سے نکل آئیں گے' تو طلق بن حبیب نے کہا: بلاشبہ' اللہ کی قسم! اب میں آپ کے ساتھ کبھی بحث نہیں کروں گا۔

20863 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَوْمًا سَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کچھ لوگ جہنم سے نکل جائیں گے''۔

20864 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً يَّدْعُو بِهَا، وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْبَاَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کی مخصوص دعا ہوتی ہے' جو وہ کرتا ہے' میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اپنی مخصوص دعا کو' قیامت کے دن' اپنی امت کی شفاعت کے لئے' سنبھال کے رکھ لیتا ہوں''۔ *

20865 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا لَيْلَةً، فَقُمْتُ اَطْلُبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِدْهُ، وَوَجَدْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَاَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فَقَالَا: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا نَدْرِي، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا فِيْ اَعْلَى الْوَادِيْ هَدِيرًا كَهَدِيرِ الرَّحَا، فَلَمْ نَلْبَثْ اَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَدْنَاكَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِيْ آتٍ مِّنْ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّتِيْ شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ مِنْ اَهْلِهَا، ثُمَّ اَتَيْنَا الْقَوْمَ فَاَخْبَرْنَاهُمْ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ مِنْ اَهْلِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُشْهِدُكُمْ اَنَّ شَفَاعَتِيْ لِكُلِّ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

❋❋ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ہم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا (رات میں کسی وقت) میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں اُٹھا' تو میں نے آپ کو نہیں پایا' پھر میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو پایا' تو ان دونوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے کہا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم' ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران ہم نے وادی کے بالائی حصے کی طرف سے ایک آواز سنی جو چکی چلنے کی آواز کی مانند تھی' ہم وہیں ٹھہرے رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آج رات ہم نے آپ کو غیر موجود پایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور اس نے مجھے یہ اختیار دیا کہ یا تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے' یا شفاعت ہو' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجئے! کہ وہ ہمیں آپ کی شفاعت کے مستحقین

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (313/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (82/8) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (199) حضرت ابوہریرہ t سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

میں شامل کر لے' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اِن کو اُس کے اہل میں سے کر دے' پھر ہم لوگوں کے پاس آئے اور ہم نے لوگوں کو اس بارے میں بتایا' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجئے کہ وہ ہمیں آپ کی شفاعت کے مستحقین میں شامل کر دے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اِن کو اُس کے اہل میں سے بنا دے' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں' تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں: کہ میری شفاعت' ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی' جو ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو''۔

بَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَتِهَا

باب: جنت اور اُس کی صفت کا تذکرہ

20866 - قرأنا علی عبد الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَلِجُ فِي الْجَنَّةِ وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبْصُقُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، آنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبٍ وَاحِدٍ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ' اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے' وہ جنت میں تھوکیں گے نہیں' ناک صاف نہیں کریں گے' پاخانہ نہیں کریں گے' اُن کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی' اور ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی' اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا' ان میں سے ہر ایک شخص کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلی کا مغز' گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا' ایسا خوبصورتی کی وجہ سے ہوگا' اُن لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف یا ناراضگی نہیں ہوگی' اُن سب کے دل ایک جیسے ہوں گے' اور وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے''۔*

20867 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَيُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ وَالْعَظْمِ مِنْ تَحْتِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً، كَمَا يُرَى الشَّرَابُ الْاَحْمَرُ فِي الزُّجَاجَةِ الْبَيْضَاءِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حور عین سے تعلق رکھنے والی کسی عورت کی پنڈلی کا گودہ' گوشت اور ہڈی کے پار سے بھی نظر آجائے گا' جو ستر حلوں کے نیچے ہوگا' جس طرح سفید شیشے میں سرخ شراب دکھائی دیتی ہے''۔

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2834) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (316/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (143/4) اور امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2537) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

20868 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَلْبَسُ الْحُلَّةَ فَتَلَوَّنَ فِيْ سَاعَةٍ سَبْعِيْنَ لَوْنًا، وَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيَرٰى وَجْهَهُ فِيْ وَجْهِ زَوْجَتِهٖ، وَاِنَّهَا لَتَرٰى وَجْهَهَا فِيْ وَجْهِهٖ، وَاِنَّهُ لَيَرٰى وَجْهَهُ فِيْ نَحْرِهَا، وَاِنَّهَا لَتَرٰى وَجْهَهَا فِيْ نَحْرِهٖ، وَاِنَّهُ لَيَرٰى وَجْهَهُ فِيْ مِعْصَمِهَا، وَاِنَّهَا لَتَرٰى وَجْهَهَا فِيْ سَاعِدِهٖ، وَاِنَّهُ لَيَرٰى وَجْهَهُ فِيْ سَاقِهَا، وَاِنَّهَا لَتَرٰى وَجْهَهَا فِيْ سَاقِهٖ

✵✵ حکم بن ابان بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ایک حلہ پہنے گا' جو ایک ساعت میں ستر رنگ بدل لے گا' ان میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے چہرے میں اپنا چہرہ دیکھ لے گا' اور اس کی بیوی اس شخص کے چہرے میں اپنا چہرہ دیکھ لے گی' وہ شخص اپنی بیوی کے سینے میں اپنا چہرہ دیکھ لے گا' اور وہ بیوی اس شخص کے سینے میں اپنا چہرہ دیکھ لے گی' وہ شخص اس عورت کے بازو میں اپنا چہرہ دیکھ لے گا' اور وہ عورت اس کی کلائی میں اپنا چہرہ دیکھ لے گی' وہ شخص اس عورت کی پنڈلی میں اپنا چہرہ دیکھ لے گا اور وہ عورت اس شخص کی پنڈلی میں اپنا چہرہ دیکھ لے گی''۔

20869 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: بَلَغَنَا اِنَّ نَخْلَ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَرَانِيفُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَاَقْنَاؤُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَشَمَارِيخُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَتَفَارِيقُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَسَعَفُهَا كِسْوَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ كَاَحْسَنِ حُلَلٍ رَآهَا النَّاسُ قَطُّ، وَجَرِيْدُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَعَرَاجِيْنُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَرُطَبُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَالْفِضَّةِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَالسُّكَّرِ، وَاَلْيَنُ مِنَ السَّمْنِ وَالزُّبْدِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: جنت میں کھجور کے درخت کا تنا سونے کا ہوگا' اس کی ٹہنیوں کی جڑیں سونے کی ہوں گی' اور اس کی ٹہنیاں سونے کی ہوں گی' اور اس کے گچھے سونے کے ہوں گے' اور گچھوں کی ٹہنیاں سونے کی ہوں گی' اور اس کی چھال اہل جنت کا لباس ہوگی' جو سب سے خوبصورت ترین حلے کی شکل میں ہوگی' جو لوگوں نے کبھی بھی دیکھا ہو' اور اس کے پتے سونے کے ہوں گے اور اس کی شاخیں سونے کی ہوں گی اور اس کی کھجوریں گھڑوں جیسی ہوں گی' دودھ اور چاندی سے زیادہ سفید' شہد اور شکر سے زیادہ میٹھی' اور گھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوں گی۔

20870 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: نَخْلُ الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ، وَكَرَانِيفُهَا زُمُرُّدٌ، اَوْ جُذُوعُهَا زُمُرُّدٌ، وَكَرَانِيفُهَا ذَهَبٌ، وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ، وَرُطَبُهَا كَالدِّلَاءِ، اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ لَيْسَ لَهُ عَجَمٌ

✵✵ معمر نے' قتادہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے' سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جنت میں کھجور کا درخت سونے کا ہوگا' اُس کی ٹہنیوں کی جڑیں زمرد کی ہوں گی' یا اس کی شاخیں زمرد کی ہوں گی' اور اس کی ٹہنیوں کی جڑیں سونے کی ہوں گی' اور اس کی چھال اہل جنت کا لباس ہوگی اور اس کی کھجوریں ڈول کی مانند ہوں گی' جو دودھ سے زیادہ سفید مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی' اس میں گٹھلی نہیں ہوگا''۔

20871 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ، قَالَ: يُؤْتَوْنَ بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَإِذَا اَكَلُوْا وَشَرِبُوْا اُتُوا بِالشَّرَابِ الطَّهُورِ، فَشَرِبُوْهُ فَطَهَّرَهُمْ وَتَضْمُرُ لِذٰلِكَ بُطُوْنُهُمْ، وَيَفِيضُ عَرَقًا وَّجَشاً مِنْ جُلُودِهِمْ مِثْلَ رِيحِ الْمِسْكِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: کھانا اور مشروب لایا جائے گا' جب وہ لوگ کھا پی لیں گے' تو ان کے پاس شراب طہور (پاکیزہ مشروب) لایا جائے گا' وہ لوگ اس کو پی لیں گے' تو وہ مشروب انہیں پاک کر دے گا اور ان کے پیٹ میں سب کچھ ہضم ہو جائے گا' اور وہ سب کچھ ان کی جلد سے پسینے کی شکل میں' اور ڈکار کی شکل میں نکلے گا' جو مشک کی خوشبو کی مانند ہو گا۔

20872 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْوِيهِ قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ اَبْنَاءُ ثَلَاثِيْنَ، جُرْدٌ مُرْدٌ، مُكَحَّلُوْنَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ، وَكَانَ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: اہل جنت تیس سال کی عمر کے ہوں گے' جن کے جسم داڑھی' مونچھ اور بال کے بغیر ہوں گے' اُن کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی' اور وہ حضرت آدم علیہ السلام (کی قد و قامت) کے ہوں گے' یعنی اُن کی لمبائی ساٹھ ذراع ہو گی۔

20873 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، قَالَ: اَنْهَارُ الْجَنَّةِ تُفَجَّرُ مِنْ جَبَلِ مِسْكٍ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: جنت کی نہریں' مشک کے پہاڑ سے پھوٹتی ہیں۔

20874 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِی الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے' اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے (اُن کے بارے میں) سنا نہیں' اور کسی انسان کے دل میں اُن کا خیال بھی نہیں آیا''۔ *

20875 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَائِطُ الْجَنَّةِ مَبْنِیٌّ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، وَدَرَجُهَا الْيَاقُوْتُ وَاللُّؤْلُؤُ، قَالَ: وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ رَضْرَاضَ اَنْهَارِهَا لُؤْلُؤٌ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (313/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (176/9)' اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2824) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

☼☼ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جنت کی دیواریں' یوں بنی ہوئی ہیں کہ ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک چاندی کی ہے' اور اس کا گارا' یاقوت اور موتی ہیں' انہوں نے یہ بھی فرمایا: ''ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے: کہ جنت کی نہروں کی کنکریاں موتیوں کی ہیں' اور اُس کی مٹی' زعفران ہے''۔

20876 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

☼☼ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں درخت ایسا ہوگا کہ ایک سوار اُس کے سائے میں' ایک سو سال تک چلتا رہے' تو اُسے پار نہیں کر سکے گا''۔

20877 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَبْلُغُهَا

☼☼ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں درخت ایسا ہوگا کہ اگر کوئی سوار اُس کے سائے میں' ایک سو سال تک چلتا رہے' تو وہ اس (کی آخری حد) تک نہیں پہنچ سکے گا''۔

20878 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا قَالَ: وَيَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ: (وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ) (الواقعة: 30)

☼☼ معمر نے' محمد بن زیاد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ تلاوت کرلو:

''اور پھیلے ہوئے سائے''۔

20879 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: تَفَاخَمُوْا اَوْ تَفَاخَرُوْا يَوْمًا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالُوْا: الرِّجَالُ اَكْثَرُ فِي الْجَنَّةِ اَمِ النِّسَاءُ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ: اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَضْوَاءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، كَذٰلِكَ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا عَزَبٌ

☼☼ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک دن لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے فخر و مباہات سے متعلق گفتگو کر رہے تھے' لوگوں نے کہا: کہ جنت میں مردوں کی اکثریت ہوگی' یا عورتوں کی؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

''جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ' اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے' پھر اس کے بعد والے لوگ ہوں گے' پھر اس کے بعد والے ہوں گے' پھر اس کے بعد والے آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی مانند ہوں گے' اسی طرح ان میں سے ہر ایک فرد کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلی کا گودہ گوشت کے پار نظر آ رہا ہوگا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا''۔

20880 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: قِيْلَ: هَلْ يَتَزَاوَرُوْنَ اَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَى الْمَآثِرِ...

✱✱ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی گئی: کیا اہل جنت ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں! مآثر (یعنی مآثر نامی مخصوص قسم کے کپڑے پر بیٹھ کر جائیں گے)۔

20881 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَنَسٍ قَالَ: يَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ: انْطَلِقُوا بِنَا اِلَى السُّوْقِ، فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى كُثْبَانٍ مِّنْ مِسْكٍ، فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَتَحَدَّثُوْنَ، وَتَهُبُّ عَلَيْهِمْ تِلْكَ الرِّيْحُ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ

✱✱ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

''اہل جنت یہ کہیں گے: تم ہمارے ساتھ بازار کی طرف چلو! پھر وہ مشک کے بنے ہوئے ٹیلوں کی طرف جائیں گے اور اس پر بیٹھے رہیں گے' اور بات چیت کرتے رہیں گے اور وہ ہوا اُن پر چلے گی پھر وہ واپس آجائیں گے''۔

20882 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْخَيْمَةُ: دُرَّةٌ وَّاحِدَةٌ مُجَوَّفَةٌ فَرْسَخٌ فِىْ فَرْسَخٍ، لَهَا اَرْبَعَةُ آلَافِ بَابٍ مِّنْ ذَهَبٍ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (جنت میں موجود) خیمہ' ایک کھوکھلے کا موتی کا ہوگا' جو ایک فرسخ لمبا اور ایک فرسخ چوڑا ہوگا' اس کے سونے کے بنے ہوئے چار ہزار دروازے ہوں گے۔

20883 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ، اَوْ اَبِىْ مُعَانِقٍ - عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ غُرْفَةً يُّرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَتَابَعَ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ، وَقَامَ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ "

✱✱ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہوں گے' جن کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا' یہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلائے گا' مسلسل نماز پڑھے اور روزے رکھے' اور رات کے وقت اس وقت نوافل ادا کرے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

20884 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلٰى رَسُوْلِ

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَسْاَلُكَ فَتُخْبِرُنِي، قَالَ: فَرَكَضَهُ ثَوْبَانُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: قُلْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا نَدْعُوْهُ اِلَّا مَا سَمَّاهُ اَهْلُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ شَيْئًا؟، قَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنَيَّ، وَاُبْصِرُ بِعَيْنَيَّ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: سَلْ، قَالَ: اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ) اَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ، قَالَ: فَمَنْ اَوَّلُ مَنْ يُّجِيزُ؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، اَوْ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: فَمَا نُزُلُهُمْ اَوَّلَ مَا يَدْخُلُوْنَهَا؟ قَالَ: كَبِدُ الْحُوْتِ، قَالَ: فَمَا طَعَامُهُمْ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَبِدُ النُّوْنِ، قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: السَّلْسَبِيْلُ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: اَفَلَا اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟، قَالَ: عَنْ شَبَهِ الْوَلَدِ، قَالَ: مَاءُ الرَّجُلِ بَيْضَاءُ غَلِيْظَةٌ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ صَفْرَاءُ رَقِيْقَةٌ، فَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَمِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ الشَّبَهُ، وَاِذَا عَلَا مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ اَنْثٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَمِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ الشَّبَهُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا كَانَ عِنْدِي فِي شَيْءٍ مِمَّا سَاَلَنِي عَنْهُ عِلْمٌ حَتّٰى اَنْبَاَنِيهِ اللّٰهُ فِي مَجْلِسِي هٰذَا (ص:420)

✵ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ مجھے بتائیے! راوی کہتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اسے پاؤں مارا اور کہا: تم یہ کہو: یارسول اللہ! اس نے کہا: ہم انہیں اسی نام سے بلائیں گے جوان کے گھروالوں نے ان کا نام رکھا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا یہ چیز تمہیں کوئی فائدہ دے گی؟ اُس نے کہا: میں اپنے دونوں کانوں کے ذریعے سنوں گا اور اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھوں گا' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ نے فرمایا: تم پوچھو! اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جب زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمانوں کو"۔

تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پل سے پہلے تاریکی میں ہوں گے' اُس نے دریافت کیا: پل کو سب سے پہلے پار کون کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غریب مہاجرین (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) غریب مؤمنین' اس نے دریافت کیا: جب وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو انہیں سب سے پہلے کیا کھلایا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مچھلی کا جگر' اُس نے دریافت کیا: اس کے بعد ان لوگوں کا کھانا کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مچھلی کا جگر (متن میں مچھلی کے لئے استعمال ہونے والے لفظ میں اختلاف پایا جاتا ہے' شاید یہ دو قسم کی مچھلی ہوگی) اس نے دریافت کیا: اُس کے بعد ان لوگوں کو کیا مشروب دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سلسبیل' اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے' پھر اس نے کہا: کیا میں آپ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال نہ کروں؟ جس کا علم صرف کسی نبی کو ہو سکتا ہے' یا اُن کے علاوہ ایک یا دو افراد کو ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: (میرا وہ سوال) بچے کی مشابہت کے بارے میں ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: مرد کا مادہ تولید سفید اور گاڑھا ہوتا ہے اور عورت کا مادہ تولید زرد پتلا ہوتا ہے' جب مرد کا مادہ' عورت کے مادے پر غالب آجائے' تو اللہ کے حکم تحت بیٹا ہوتا ہے اور اسی حوالے سے مشابہت بھی ہوتی ہے' اور جب عورت کا مادہ' مرد کے مادے پر غالب آجائے' تو اللہ کے حکم کے تحت بیٹی ہوتی ہے اور اسی حوالے سے مشابہت بھی ہوتی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس نے مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا تھا' مجھے اس کے بارے میں علم نہیں تھا' یہاں تک کہ اِسی محفل میں' اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے''۔

20885 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَقِيدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَّهٗ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی قسم! تم میں سے کسی ایک کی جنت میں چابک رکھنے کی جگہ اس کے لئے آسمان اور زمین کے درمیان موجود سب چیزوں سے بہتر ہے''۔

20886 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: ... مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ نَعِمَ فَلَا يَبْاَسُ، وَخُلِّدَ فَلَا يَمُوْتُ...

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا' وہ نعمتوں میں رہے گا اور وہ پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' اور وہ ہمیشہ رہے گا' اُسے موت نہیں آئے گی''۔

20887 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ يَنْكِحُوْنَ النِّسَاءَ، وَلَا يَلِدْنَ، لَيْسَ فِيْهَا مَنِيٌّ وَّلَا مَنِيَّةٌ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اہل جنت' عورتوں کے ساتھ نکاح کریں گے' لیکن وہ عورتیں بچے پیدا نہیں کریں گی' جنت میں مرد کی منی یا عورت کی منی نہیں ہوگی''۔

20888 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيدُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا،

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں' تم میں سے کسی ایک کے کمان لٹکانے کی جگہ' اُس کے لئے دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

20889 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، مِثْلُ حَدِيْثِ طَاوُسٍ فِي النِّكَاحِ

✽✽ معمر نے' عطاء خراسانی کے حوالے سے (اہل جنت کے) نکاح کرنے کے بارے میں طاؤس کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

20890 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ: لَيْسَ فِيْهَا مَنِيٌّ وَلَا مَنِيَّةٌ، اِنَّمَا يَدْحُمُوْنَهُنَّ دَحْمًا

✽✽ معمر نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس (یعنی جنت) میں نہ تو مرد کی منی ہوگی اور نہ ہی عورت کی منی ہوگی' وہ صرف ایک دوسرے کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کریں گے''۔

بَابُ صِفَةِ اَهْلِ النَّارِ

باب: اہل جہنم کی صفت کا تذکرہ

20891 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ خَطَبَ النَّاسَ بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ: اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ، وَوَلَّتْ حَذَّاءَ، وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ، وَاَنْتُمْ مُتَحَمَّلُوْنَ اِلٰى دَارٍ ذِيْ مُقَامَةٍ، فَانْتَقِلُوْا خَيْرَ مَا بِحَضْرَتِكُمْ، اَلَا فَلَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَجَرَ يُقْذَفُ مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيفًا، حَتّٰى يَبْلُغَ قَعْرَهَا، وَايْمُ اللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ، اَفَعَجِبْتُمْ؟ الا وَاِنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَايْمُ اللّٰهِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ بِالزِّحَامِ، اَلَا فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ (ص:422) مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ وَالْبَشَامِ، حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا، وَلَقَدْ وَجَدْتُ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ نَمِرَةً فَشَقَقْنَاهَا اِزَارَيْنِ، فَمَا بَقِيَ مِنَّا اَيُّهَا السَّبْعَةُ اِلَّا اَمِيْرُ عَامَّةٍ، وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا، اَلَا وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا، وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرًا، اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ اِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى تَكُوْنَ مُلْكًا

✽✽ حمید بن ہلال نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''بے شک دنیا' رخصت ہونے والی ہے' اور اب اس میں صرف تلچھٹ باقی بچی ہے' جس طرح کسی برتن میں تلچھٹ ہوتی ہے اور تم لوگوں کو لا دکر اُس جگہ کی طرف لے جایا جائے گا' جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا' تو تم اپنے پاس موجود چیزوں میں سے بہتر کے ہمراہ منتقل ہونا' خبردار! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر کوئی پتھر' جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکا جائے' تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا' پھر وہ اس کے گڑھے تک پہنچے گا' اور اللہ کی قسم! وہ (یعنی جہنم)

بھر بھی جائے گی' کیا تم اس پر حیران ہو رہے ہو؟ خبردار! جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے' اور اللہ کی قسم! اس پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جب وہاں لوگوں کا ہجوم ہوگا' مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ' سات افراد میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی' صرف درخت کے پتے اور جھاڑیاں وغیرہ تھیں' یہاں تک کہ ہماری باچھیں چر گئی تھیں' مجھے اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑا ملا تھا' ہم نے اسے چیر کر اس کے دو تہبند بنا لیے تھے اور اب اُن ساتھیوں میں ہر کوئی کسی نہ کسی علاقے کا گورنر ہے' تم لوگ ہمارے بعد دیگر حکمرانوں کا بھی تجربہ کرو گے' خبردار! میں' اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا سمجھتا ہوں اور لوگوں کی آنکھوں میں چھوٹا ہوں' خبردار! نبوت' رخصت ہو جائے گی اور بادشاہی باقی رہ جائے گی''۔

20892 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: لَوْ اَنَّ صَخْرَةً زِنَةَ سَبْعِ خَلِفَاتٍ بِشُحُومِهِنَّ وَلُحُومِهِنَّ وَاَوْلَادِهِنَّ، يُرْمٰى بِهَا مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ لَهَوَتْ مَا بَيْنَ شَفِيرِهَا وَقَعْرِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيفًا حَتّٰى تَبْلُغَ قَعْرَهَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر کوئی ایسا پتھر' جس کا وزن' سات حاملہ اونٹنیوں جتنا ہو' اور ان اونٹنیوں کی چربی ان کا گوشت اور ان کے پیٹ میں موجود اولاد سب کے وزن جتنا ہو اس پتھر کو اگر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ اس کے کنارے سے لے کر اس کے گڑھے تک پہنچنے میں ستر سال لگا دے گا پھر اس کے گڑھے تک پہنچے گا''۔

20893 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعُرَاتُهُمْ؟ فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ: اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ، وَقَالَ لِلنَّارِ: اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ، وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا (ص:423) مِلْؤُهَا، فَاَمَّا النَّارُ فَاِنَّهُمْ يُلْقَوْنَ فِيْهَا (وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ) (ق: 30)، فَلَا تَمْتَلِءُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ - اَوْ قَالَ: قَدَمَهُ - فِيْهَا فَتَقُوْلُ: قَطٍ قَطٍ قَطٍ، فَهُنَالِكَ تُمْلَاُ وَتَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ، وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا، وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِءُ لَهَا مَا شَاءَ .

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی' جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور حکمرانوں کے حوالے سے ترجیح دی گئی ہے' جنت نے کہا: میرا کیا معاملہ ہے کہ میرے اندر صرف ضعیف کمزور اور کم لباس والے (یعنی غریب لوگ) آئیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم

کروں گا' اس نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو' میں تمہارے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا اسے عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کو بھرنا مجھ پر لازم ہے' جہاں تک جہنم کا تعلق ہے' تو اس میں لوگوں کو ڈالا جائے گا اور وہ یہ کہے گی: کہ کیا اور ہے؟ وہ اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک پروردگار اپنی ٹانگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اپنا پاؤں اس میں نہیں رکھ دے گا تو پھر وہ کہے گی: بس' بس' بس' اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لینے لگے گا' اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا' جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جس کو چاہا اسے پیدا کر دیا''۔

20894 - قَالَ مَعْمَرٌ وَّاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ،

✵✵ ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

20895 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا، فَقَامَ رَجُلٌ فَانْتَقَضَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا فَرَّقَ مِنْ هٰؤُلَاءِ، يَجِدُوْنَ عِنْدَ مُحْكَمِهٖ، وَيَهْلِكُوْنَ عِنْدَ مُتَشَابِهِهٖ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا' وہ شخص اٹھا تو گر گیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان لوگوں میں کیا فرق ہے' جو اس کے محکم کے پاس پاتے ہیں اور اس کے متشابہ کے پاس ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

20896 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّارَ حِيْنَ خُلِقَتْ كَادَتْ اَفْئِدَةُ الْمَلَائِكَةِ تَطِيْرُ، فَلَمَّا خُلِقَ آدَمُ سَكَنَتْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: کہ جب جہنم کو پیدا کیا گیا' تو فرشتوں کے دل پریشان ہو گئے' پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' تو وہ لوگ پرسکون ہوئے۔

20897 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا، كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کی یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں' یہ جہنم کی تپش کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! یہی کافی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس پر اُنہتر گنا فضیلت عطا کی گئی ہے' جن میں سے ہر ایک

گنا اس کی تپش کی مانند ہے''۔

20898 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ (ص:424) سَعِيْدٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ يَطَاُ جَمْرَةً يَغْلِیْ مِنْهَا دِمَاغُهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيقُ: وَمَا كَانَ جُرْمُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَانَتْ لَهُ مَاشِيَةٌ يَغْشَى بِهَا الزَّرْعَ وَيُؤْذِيهِ، وَحَرَّمَهُ اللّٰهُ وَمَا حَوْلَهُ غَلْوَةً بِسَهْمٍ - اَوْ قَالَ: رَمْيَةً بِحَجَرٍ - فَاحْذَرُوْا اَلَّا يُسْحِتَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الدُّنْيَا، وَيُهْلِكُ نَفْسَهُ فِي الْاٰخِرَةِ، قَالَ: وَاِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، وَاَسْفَلَهُمْ دَرَجَةً رَجُلٌ لَّا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَعْدَهُ اَحَدٌ، يُفْسَحُ لَهُ فِیْ بَصَرِهٖ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ فِیْ قُصُوْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ، وَخِيَامٍ مِّنْ لُؤْلُؤٍ لَيْسَ فِيْهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا مَعْمُوْرٌ، يُغْدٰى عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ، وَيُرَاحُ بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ صَحْفَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ لَيْسَ مِنْهَا صَحْفَةٌ، اِلَّا فِيْهَا لَوْنٌ لَّيْسَ فِي الْاٰخَرِ مِثْلُهُ، شَهْوَتُهُ فِیْ آخِرِهَا كَشَهْوَتِهٖ فِیْ اَوَّلِهَا، لَوْ نَزَلَ بِهٖ جَمِيْعُ اَهْلِ الدُّنْيَا لَوَسَّعَ عَلَيْهِمْ مِمَّا اُعْطِیَ، لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِمَّا اُوْتِیَ شَيْئًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے انگارہ ہوگا اوراس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کا جرم کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے جانور ہوں گے جنہیں لے کر وہ کسی کھیت سے گزرے گا اوراس کھیت کو نقصان پہنچادے گا' وہ ایک ایسی جگہ ہوگی' جس کو اوراس کے اردگرد کی اتنی جگہ کو جہاں تک تیر جاسکتا ہے' یا جہاں تک پتھر پھینکنے پر جاسکتا ہے' اُس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوگا' تو تم لوگ اس بات سے بچنے کی کوشش کرو! کیونکہ کوئی شخص اگر دنیا میں اپنا مال حرام کرتا ہے' تو وہ آخرت میں اپنے آپ کو ہلاکت کا شکار کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کم تر مرتبے کا اور سب سے نیچے والے درجہ کا شخص وہ ہوگا کہ جس کے بعد کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا' لیکن اس کے لئے جہاں تک نگاہ جاتی ہے' ایک سو سال کی مسافت کو کشادہ کردیا جائے گا' وہاں اس کے سونے کے محلات ہوں گے' موتیوں کے خیمے ہوں گے' وہاں ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں ہوگی' بھری ہوئی ہوگی' وہاں صبح وشام اس کے پاس ستر ہزار سونے کے بنے ہوئے پیالے لائے جائیں گے' اُن میں سے ہر ایک پیالے میں مختلف قسم کھانا ہوگا' دوسرے میں اس جیسا نہیں ہوگا' اوراس میں سے آخری کے ذریعے بھی' وہ اسی طرح لطف اندوز ہوگا' جس طرح پہلے کے ذریعے لطف اندوز ہوا تھا' اگر تمام اہل دنیا' اُس کے مہمان بن جائیں' تو اسے جو کچھ دیا گیا ہوگا' وہ سب اُن لوگوں کے لئے کافی ہوگا' اس کو جو دیا گیا ہوگا' اُس کے باوجود اس میں کوئی کمی نہیں آئے گی''۔

بَابُ قَوْلِ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، وَتَحْرِيقِ الْكُتُبِ

باب: یہ کہنا: کہ شیطان برباد ہو جائے اور کتابوں (یا تحریروں) کو جلا دینا

20899 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ مَّنْ كَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَهُ عَلٰى حِمَارٍ، فَعَثَرَ الْحِمَارُ، فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، تَعَاظَمَ فِیْ نَفْسِهٖ، وَقَالَ: صَرَعْتُهُ بِقُوَّتِي، وَاِذَا قُلْتَ: بِسْمِ اللّٰهِ، تَصَاغَرَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَصْغَرَ مِنَ الذُّبَابِ

❋❋ ابوتمیمہ ہجیمی نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں گدھے پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' اُس گدھے کو ٹھوکر لگی' تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم یہ نہ کہو: کہ شیطان برباد ہو جائے' کیونکہ جب تم یہ کہو گے: کہ شیطان برباد ہو جائے' تو شیطان خود کو بڑا سمجھے گا اور کہے گا: میں نے اپنی قوت کے ذریعے گرا دیا ہے' لیکن جب تم بسم اللہ کہو گے' تو وہ اپنے نزدیک اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی سے بھی زیادہ چھوٹا ہو جائے گا۔

20900 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لَمَّا لَعَنَ اللّٰهُ اِبْلِيسَ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ رَنَّ وَنَخَرَ، فَلُعِنَ مَنْ فَعَلَهُمَا

❋❋ منصور نے' مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی' اور اسے زمین کی طرف اتارا گیا' تو وہ رویا اور اس نے آوازیں نکالیں' تو جو شخص یہ دونوں کام کرے گا' تو اُس پر بھی لعنت کی گئی ہے۔

20901 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: كَانَ اَبِىْ يُحَرِّقُ الصُّحُفَ اِذَا اجْتَمَعَتْ عِنْدَهُ فِيهَا الرَّسَائِلُ فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

❋❋ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے والد صحیفوں کو آگ لگا دیا کرتے تھے' جب وہ ان کے پاس اکٹھے ہو جاتے تھے' حالانکہ ان میں ایسے مکتوبات بھی ہوتے تھے' جن میں بسم اللہ لکھی ہوتی تھی۔

20902 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: اَحْرَقَ اَبِىْ يَوْمَ الْحَرَّةِ كُتُبَ فِقْهٍ كَانَتْ لَهُ، قَالَ: فَكَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِیْ مِثْلُ اَهْلِیْ وَمَالِیْ

❋❋ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: واقعہ حرہ کے موقع پر میرے والد نے ان تحریروں کو آگ لگا دی تھی' جن میں دینی مسائل لکھے ہوئے تھے اور وہ ان کی تحریریں تھیں' بعد وہ یہ کہا کرتے تھے: کہ وہ تحریریں میرے پاس رہتیں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب تھا کہ مجھے میرے اہل خانہ اور میرے مال کی مانند مزید مل جاتا۔

20903 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ تُحَرَّقَ

الصُّحُفُ اِذَا كَانَ فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایسے صحیفوں کو آگ لگائی جائے، جن میں اللہ کا نام ذکر ہوتا ہے۔

20904 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ

٭٭ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا ہے، اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، جس کی صفت تمہارے سامنے بیان کردی گئی ہے''۔

بَابُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ

باب: جس شخص کی سفارش، کسی حد کے لئے رکاوٹ بن جائے

20905 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ: اَلَا تَقُوْلُوْنَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، فَاِنَّهُمَا اَلْفَانِ مِنْ كَلَامِ اللّٰهِ بِالْوَاحِدَةِ عَشْرٌ، وَبِالْعَشْرِ مِائَةٌ، وَبِالْمِائَةِ اَلْفٌ، (ص:426) وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْفَرَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ، وَمَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ فِيْ حُكْمِهٖ، وَمَنْ اَعَانَ عَلٰى خَصْمٍ دُوْنَ حَقٍّ اَوْ بِمَا لَا يَعْلَمُ، كَانَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَمَنْ تَبَرَّاَ مِنْ وَّلَدٍ لِيَفْضَحَهٗ فِي الدُّنْيَا، فَضَحَهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ بَهَتَ مُؤْمِنًا بِمَا لَا يَعْلَمُ، جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ حَتّٰى يَاْتِيَ بِالْمَخْرَجِ مِمَّا قَالَ، وَمَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ، لَا دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَافِظُوْا عَلَيْهِمَا فَاِنَّ فِيْهِمَا رُغَبَ الدَّهْرِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے ہو: کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے کیونکہ یہ دونوں اللہ کے کلام میں سے دو ہزار کی مانند ہیں، ایک کا بدلہ دس، دس کا بدلہ سو، ایک سو کا بدلہ ہزار، اور جو شخص زیادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے مزید عطا کرے گا اور جو شخص مغفرت طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا اور جس شخص کی سفارش، اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں سے کسی حد کے لئے رکاوٹ بن رہی ہو، تو وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف کرتا ہے، اور جو شخص ناحق طور پر یا کسی ایسی چیز کے بارے میں جس کو اس کا علم نہیں ہے، اس کے بارے میں کسی ایک فریق کی مدد کرتا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے، جب تک وہ الگ نہیں ہو جاتا اور جو شخص اپنے بچے سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے، تاکہ دنیا میں اسے رسوائی کا شکار کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساری مخلوق کے سامنے رسوائی کا شکار کرے گا اور جو شخص علم نہ ہونے کے باوجود کسی مومن پر بہتان لگاتا ہے، اللہ تعالیٰ

اسے روغن خیال میں رکھے گا' یہاں تک کہ وہ اتنی سزا نہیں بھگت لیتا' جو اس کی کہی ہوئی بات کی بنتی ہے' اور جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی' اور کیونکہ وہاں دینار اور درہم تو ہوں گے نہیں' اور فجر کی دو رکعت' تم باقاعدگی سے ادا کرو! کیونکہ ان دونوں میں ہمیشہ رغبت پائی جاتی ہے''۔

20906 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ صَبِيْغًا قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟، فَقَالَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ صَبِيْغٌ، فَسَاَلَهُ عُمَرُ عَنْ اَشْيَاءَ، فَعَاقَبَهُ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ: وَحَرَّقَ كُتُبَهُ، وَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ: اَلَّا تُجَالِسُوْهُ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: صبیغ نامی شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے کہا: میں' اللہ کا بندہ صبیغ ہوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا' پھر اُسے سزا دی۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی تحریروں کو جلوا دیا اور اہل بصرہ کی طرف یہ حکم لکھا کہ تم اس کے ساتھ نہ بیٹھنا۔

20907 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ، فَقِيْلَ لِصَبِيْغٍ: اِنَّهُ قَدْ خَرَجَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: هَيْهَاتَ قَدْ نَفَعَنِيَ اللّٰهُ بِمَوْعِظَةِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ ضَرَبَهُ حَتّٰى سَالَتِ الدِّمَاءُ عَلٰى رِجْلَيْهِ، اَوْ قَالَ: عَلٰى عَقِبَيْهِ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: جب خوارج کا خروج ہوا' تو صبیغ سے کہا گیا: ایک ایسی قوم نکلی ہے جو یہ' یہ باتیں کہتی ہے تو اس نے کہا: ارے رہنے دو! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک نیک شخص کے وعظ کے ذریعے نفع عطا کر دیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کی تھی' یہاں تک کہ اس کا خون بہتا ہوا پاؤں تک آ گیا تھا' راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: اس کی ایڑیوں تک آ گیا تھا۔

20908 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَّسْتَعِيْنُ بِهٖ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ عَامِلًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنْتَ امْرُؤٌ ظَلُوْمٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّشْفَعَ لَكَ، وَلَا يَدْفَعَ عَنْكَ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' تاکہ ان سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف مدد مانگے وہ ان کے مقرر کردہ گورنر تھے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: تم ایک ظالم شخص ہو' کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تمہاری سفارش کرے' یا تم سے (کسی سزا کو) پرے۔

بَابُ قُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی قوت کا تذکرہ

20909 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ - قَالَ: اَحْسِبُهُ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَارَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا رُكَانَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ شَدِيدًا، فَقَالَ: شَاةٌ بِشَاةٍ، فَصَرَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو رُكَانَةَ: عَاوِدْنِي، فَصَارَعَهُ، فَصَرَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا، فَقَالَ: عَاوِدْنِي فِي اُخْرٰى، فَعَاوَدَهُ، فَصَرَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيْضًا، فَقَالَ اَبُو رُكَانَةَ: هٰذَا اَقُولُ لِاَهْلِي: شَاةٌ اَكَلَهَا الذِّئْبُ، وَشَاةٌ تَكَسَّرَتْ، فَمَاذَا اَقُولُ لِلثَّالِثَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنَّا لِنَجْمَعَ عَلَيْكَ اَنْ نَصْرَعَكَ وَنُغْرِمَكَ خُذْ غَنَمَكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں ابورکانہ پچھاڑ دیا تھا' حالانکہ وہ ایک طاقتور شخص تھا' اُس نے کہا تھا: بکری کا بدلہ بکری' نبی اکرم ﷺ نے اُسے پچھاڑ دیا' تو ابورکانہ نے کہا: آپ میرے ساتھ دوبارہ مقابلہ کریں' نبی اکرم ﷺ نے پھر اسے پچھاڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے پھر اس کے ساتھ مقابلہ کیا اور پھر اُسے پچھاڑ دیا' اس نے کہا: آپ ایک مرتبہ پھر میرے ساتھ مقابلہ کریں' نبی اکرم ﷺ نے پھر اُس کے ساتھ مقابلہ کیا اور اسے پھر پچھاڑ دیا' تو ابورکانہ نے کہا: میں' اب اپنے گھر والوں سے یہ کہوں گا: ایک بکری کو بھیڑیا کھا گیا' ایک بکری کی ٹانگ ٹوٹ گئی' تیسری کے بارے میں' میں کیا کہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسے نہیں ہیں کہ تمہارے مقابلے میں اکٹھا کریں اور تمہیں پچھاڑ دیں' اور تمہیں جرمانے کا پابند بھی کریں' تم اپنی بکریاں لے لو۔

بَابُ: مَثَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَغَيْرِهِ

باب: اِس اُمت اور دیگر (اُمتوں) کی مثال کا تذکرہ

20910 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا كَاَنَّهُ مُقْرِفٌ، فَرَكَضَهُ فِي آثَارِهِمْ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اہل مدینہ گھبراہٹ کا شکار ہو گئے' نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے جو تیز رفتار تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس کو ایڑ لگائی اور ان لوگوں کے پیچھے گئے (جن کے حملے کا اندیشہ تھا) جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ہم نے اس کو سمندر پایا ہے۔

20911 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهُ يَعْمَلُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ بِقِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهُ يَعْمَلُ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ بِقِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى، ثُمَّ

قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهُ يَعْمَلُ اِلَى اللَّيْلِ بِقِيْرَاطَيْنِ، فَعَمِلْتُمْ اَنْتُمْ، فَلَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى: نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ اُجُوْرًا، فَقَالَ اللّٰهُ: اَظَلَمْتُكُمْ مِنْ اُجُوْرِكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاِنَّهُ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

✺✺ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کی اور یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جس نے کہا: کون ہے ایسا جسے میں مزدور رکھ لوں اور وہ ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک کام کرے؟ تو یہودیوں نے وہ کام کیا' پھر اس نے کہا: کون ایسا ہے؟ جسے میں مزدور رکھوں اور وہ عصر تک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے؟ تو عیسائیوں نے وہ کام کر دیا' پھر اس نے کہا: کون ایسا ہے؟ جسے میں مزدور رکھوں اور وہ رات (یعنی مغرب) ہونے تک دو قیراط کے عوض میں کام کرے؟ تو تم لوگوں نے وہ کام کیا' تو تمہیں دگنا اجر ملے گا' یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا: ہم نے زیادہ کام کیا تھا اور ہمیں تھوڑا معاوضہ ملا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے معاوضے کے حوالے سے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں اُسے عطا کر دوں گا''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْدَاُ بِنَفْسِهٖ فِي الْكِتَابِ

باب: آدمی تحریر میں اپنی ذات (کے تذکرے) سے آغاز کرے گا

20912 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَرَاْتُ كِتَابًا: مِنَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ

✺✺ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یہ مکتوب پڑھا کہ یہ علاء بن حضرمی کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے' جو اللہ کے رسول ہیں۔

20913 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ، يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا كَتَبَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، كَتَبَ: اَمَّا بَعْدُ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✺✺ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے ابن سیرین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ لیتے تھے تو پھر یہ لکھتے تھے: اما بعد! یہ عبداللہ بن عمر کی طرف سے ہے۔

20914 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ عُمَّالُ عُمَرَ اِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ بَدَءُوْا بِاَنْفُسِهِمْ

قَالَ: وَوَجَدَ زِيَادٌ كِتَابًا مِّنَ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ زِيَادٌ: مَا كَانَ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَعْرَابًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ اَيُّوْبُ رُبَّمَا بَدَاَ بِاسْمِ الرَّجُلِ قَبْلَهٗ، اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَرِيْفًا

** معمر نے ایوب یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری اہلکار جب ان کی طرف کوئی خط لکھتے تھے تو پہلے وہ لوگ اپنا ذکر کرتے تھے۔

وہ بیان کرتے ہیں: زیاد نے ایک مکتوب پایا: جو حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی طرف سے اللہ کے بندے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا زیاد نے کہا: وہ لوگ دیہاتی ہی تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب بعض اوقات کسی شخص کو جب خط لکھتے تھے تو اس کا نام پہلے ذکر کر دیتے تھے اور وہ شخص عریف (یعنی سرکاری اہلکار) ہوتا تھا۔

20915 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهُ اِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ اَنْ يَبْدَءُ وا بِاَنْفُسِهِمْ، وَاِلَّا لَمْ اَرُدَّ اِلَيْكُمْ جَوَابًا

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے لڑکوں کو یہ حکم دیتے تھے کہ جب وہ انہیں کوئی خط لکھیں تو وہ پہلے اپنا ذکر کریں ورنہ میں تم لوگوں کو جواب نہیں دوں گا۔

20916 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَتَبَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: لِعَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اللہ کے بندے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا۔

بَابُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا تذکرہ

20917 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرٰى مَا لَا نَرٰى

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں آپ وہ چیز دیکھ لیتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے ہیں۔*

20918 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ: اَبْطَاْتَ عَنِّيْ حَتّٰى اشْتَقْنَا اِلَيْكَ، فَقَالَ: وَنَحْنُ اِلَيْكَ اَشْوَقُ، فَاِذَا اَتَيْتَ عَائِشَةَ فَاَقْرِئْهَا السَّلَامَ

* یہ روایت امام نسائی نے اپنی "سنن" میں (2/69) اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (150/) اور امام عبد بن حمید نے اپنی "مسند" میں (1478) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

❋❋ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی اور مجھے تم سے ملاقات کا شدید اشتیاق تھا' تو انہوں نے کہا: ہمیں بھی آپ کے پاس آنے کا شوق تھا' جب آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں' تو انہیں سلام کہہ دیجئے گا۔

20919 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جہان کی خواتین میں' تمہارے لئے مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد' فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں''۔*

20920 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيتُ لِخَدِيجَةَ بَيْتًا مِّنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ وَهُوَ قَصَبُ اللُّؤْلُؤِ

❋❋ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے خدیجہ کا گھر دکھایا گیا ہے' جو کھلے موتی سے بنا ہوا ہے' اُس میں کوئی شور نہیں ہوگا اور کوئی پریشانی نہیں ہوگی''۔

راوی کہتے ہیں: اِس سے مراد یہ ہے کہ وہ موتیوں سے بنا ہوا ہے۔

20921 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ لَهَا: مَا شَانُكِ؟، فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكِ لَبِنْتُ نَبِيٍّ، وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَبِمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی رضی اللہ عنہ کہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں یہ کہا ہے: کہ وہ یہودی کی بیٹی ہیں' تو وہ رونے لگیں' نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا: حفصہ نے میرے بارے میں یہ کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک نبی کی اولاد میں سے ہو' تم ایک نبی کی بیوی ہو' تو وہ کس حوالے سے تم پر فخر کرسکتی ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حفصہ! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو!۔**

---

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (3878) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (135/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (3894) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (135/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1246) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20922 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاكِيًا، وَعِنْدَهُ اَزْوَاجُهُ، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوَدِدْتُ اَنَّ الَّذِيْ بِكَ بِيْ، قَالَ: فَتَغَامَزَ بِهَا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْغِضْنَهَا، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّهَا لَصَادِقَةٌ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بیمار تھے' آپ کی ازواج آپ کے پاس موجود تھیں' سیّدہ صفیہ ؓ نے کہا: یارسول اللہ! میری یہ خواہش تھی کہ آپ کو جو تکلیف لاحق ہے' وہ مجھے ہو جاتی' تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج نے انہیں غصے سے دیکھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر اعتراض کر رہی ہو؟ اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ سچی ہے۔

20923 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْذَرَ اَبَا بَكْرٍ مِنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَخْشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنَالَهَا اَبُوْ بَكْرٍ بِالَّذِيْ نَالَهَا، قَالَ: فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهِ فَلَطَمَ فِيْ صَدْرِ عَائِشَةَ، فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَا اَنَا بِمُسْتَعْذِرِكَ مِنْهَا بَعْدَ فَعْلَتِكَ هٰذِهِ

✵✵ یحییٰ بن سعید بن العاص بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ سے سیّدہ عائشہ ؓ کے بارے میں مدد مانگی نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ نہیں تھا کہ حضرت ابوبکر ؓ سیّدہ عائشہ ؓ کے ساتھ ویسا کریں گے' جس طرح انہوں نے کیا' راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر ؓ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور سیّدہ عائشہ ؓ کے سینے پر ہاتھ مارا' نبی اکرم ﷺ کو اس سے پریشانی ہوئی' آپ نے حضرت ابوبکر ؓ سے فرمایا: تم نے اس کے ساتھ جو کیا ہے' اس کے بعد' میں' اس کے مقابلے میں تم سے مدد نہیں لوں گا۔

20924 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اَبَا بَكْرٍ فَاسْتَعْذَرَهُ مِنْ عَائِشَةَ، فَبَيْنَا هُمَا عِنْدَهُ، قَالَتْ: اِنَّكَ لَتَقُوْلُ اِنَّكَ لَنَبِيٌّ، فَقَامَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَضَرَبَ خَدَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا لِهٰذَا دَعَوْنَاكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کو بلوایا اور سیّدہ عائشہ ؓ کے مقابلے میں ان سے مدد مانگی' اس وقت جب یہ دونوں موجود تھے' تو سیّدہ عائشہ ؓ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں' جو یہ کہتے ہیں کہ آپ نبی ہیں' تو حضرت ابوبکر ؓ اُٹھ کے سیّدہ عائشہ ؓ کے پاس گئے اور ان کے رخسار پر مارا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! رُک جاؤ! ہم نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا تھا۔

20925 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اجْتَمَعْنَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا: قُوْلِيْ لَهُ: اِنَّ نِسَاءَكَ قَدِ اجْتَمَعْنَ، وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ (ص:432) الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ قُحَافَةَ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِيْ مِرْطِهَا، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ نِسَاءَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ

قُحَافَةَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبِّيْنِيْ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَحِبِّيْهَا، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ، فَاَخْبَرْتُهُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْنَ اِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِيْ شَيْئًا، فَارْجِعِيْ اِلَيْهِ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبَدًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا، فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ قُحَافَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَشَتَمَتْنِيْ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ اُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ طَرْفَهُ، هَلْ يَاْذَنُ لِيْ فِيْ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا، قَالَتْ: فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَشَتَمَتْنِيْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا، فَاسْتَقْبَلْتُهَا، فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً خَيْرًا، وَاَكْثَرَ صَدَقَةً، وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَاَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ مِنْ زَيْنَبَ، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ غَرْبَةِ حَدٍّ كَانَ فِيْهَا يُوْشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اور اس سے یہ کہا: کہ تم ان سے یہ کہنا: کہ آپ کی ازواج اکٹھی ہوئی ہیں اور وہ آپ کو واسطہ دے کر یہ کہتی ہیں کہ آپ ابوقحافہ کی صاحبزادی کے بارے میں عدل سے کام لیں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لحاف میں موجود تھے' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ آپ کو واسطہ دے کر یہ کہہ رہی ہیں کہ آپ ابوقحافہ کی صاحبزادی کے بارے میں عدل سے کام لیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس سے بھی محبت کرو! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں واپس ازواج کے پاس آئی اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی ہوئی بات کے بارے میں بتایا' تو ان ازواج نے کہا: تم نے تو ٹھیک کام نہیں کیا' تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس جاؤ! تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوبارہ کبھی نہیں جاؤں گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ واقعی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں' پھر ان ازواج نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے یہ وہ خاتون تھیں' جو خود کو میرا ہم پلہ سمجھتی تھیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور بولیں: آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ آپ کو واسطہ دے کر یہ کہہ رہی ہیں کہ آپ ابوابوقحافہ کی صاحبزادی کے بارے میں عدل سے کام لیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئیں اور مجھے برا کہنے لگیں' میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتی رہی اور آپ کی آنکھوں کی طرف دیکھتی رہی کہ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں انہیں جواب دوں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کلام نہیں کیا' وہ مجھے برا کہتی رہیں' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ اب اگر میں نے انہیں جواب دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار نہیں گزرے گا' تو میں نے ان کی طرف رُخ کیا اور پھر انہیں

لاجواب کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کوئی خاتون' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ بہتر' اُن سے زیادہ صدقہ کرنے والی' اُن سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی' اور اپنے آپ کو ہر اُس کام میں زیادہ صرف کرنے والی نہیں دیکھی کہ جس کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہو' البتہ ان کے مزاج میں تیزی کا عنصر تھا' لیکن وہ اس پر قابو پا لیتی تھیں۔ *

20926 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَأَنَّهُ تَنَاوَلَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ كَانَ قَدْ اُوتِيَ حِكْمَةً؟ قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: هُوَ اَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ، وَسَمِعَ اَهْلَ الشَّامِ كَاَنَّهُمْ يَتَنَاوَلُونَ مِنْ عَائِشَةَ، فَقَالَ: اُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِكُمْ وَمَثَلِ اُمِّكُمْ هٰذِهِ، كَمَثَلِ عَيْنَيْنِ فِيْ رَاْسٍ تُؤْذِيَانِ صَاحِبَهُمَا، وَلَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُّعَاقِبَهُمَا اِلَّا بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمَا، قَالَ: فَسَكَتَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: اَخْبَرَنِيهِ اَبُو اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ

** زہری بیان کرتے ہیں: میں ولید بن عبدالملک کے پاس موجود تھا' اُس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کچھ گستاخی کی تو میں نے اس سے کہا: اے امیر المومنین! کیا میں آپ کو اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حدیث بیان نہ کروں' جسے حکمت عطا کی گئی تھی' اس نے دریافت کیا: وہ کون صاحب ہیں؟ میں نے جواب دیا: وہ ابومسلم خولانی ہیں' انہوں نے اہل شام کو سنا کہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کچھ گستاخی کر رہے ہیں' تو انہوں نے کہا: کیا میں تم لوگوں کو' تم لوگوں کی اور تمہاری ماں کی مثال بیان نہ کروں؟ یہ دو آنکھوں کی مانند ہے' جو ایک سر میں ہوتی ہیں اور اپنے متعلقہ فرد کو اذیت پہنچاتی ہیں' اور وہ شخص ان دونوں کو سزا نہیں دے سکتا' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو ان دونوں کے لئے بہتر ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ خاموش ہو گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوادریس نے ابومسلم خولانی کے حوالے سے مجھے یہ روایت بیان کی ہے۔

بَابُ الْقَوْلِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کی دعا کا تذکرہ

20927 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: مَا الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْرِ؟ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا يَقُوْلُ: هُوَ الْكِسَاءُ، قُلْنَا: وَمَا الْكِسَاءُ؟ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ صَالِحًا، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَكُوْنُ امْرَاَ سُوْءٍ

** حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ سفر پر روانہ ہوتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! میں سفر کی دشواری واپسی پر بری حالت' اچھائی کے بعد برائی' اور اہل خانہ اور مال کے بارے میں برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ *

* یہ روایت امام نسائی نے اپنی "سنن" میں (67/7) اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (150/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: روایت کے الفاظ "الحور بعد الکور" سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے معمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کہ اس سے مراد کساء ہے' ہم نے دریافت کیا: کساء سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ آدمی نیک ہو اور پھر وہ تبدیل ہو کر برا آدمی بن جائے۔ *

20928 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَافِرُوْا تَصِحُّوا

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم لوگ سفر کرو! تم تندرست رہو گے"۔

20929 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا' جب صبح صادق کا وقت قریب آتا تھا' تو وہ بلند آواز میں یہ کہتے تھے:

"سننے والے نے اللہ کی حمد' اس کی نعمت اور اس کی ہم پر عمدہ مہربانی کے بارے میں سن لیا' اے اللہ! تو ہمارے ساتھ رہنا اور ہم پر فضل کرنا' اے اللہ! ہم جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں"۔

20930 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَرِهَ اَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ، وَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ مَاتَ مَنْ اَسْاَلُ عَنْهُ؟

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص تنہا سفر کرے' وہ یہ فرماتے تھے: کہ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر وہ مر گیا' تو اس کے بارے میں کس سے پوچھوں گا؟۔

بَابُ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ

باب: اچانک موت کا تذکرہ

20931 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَبُولُ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَاَجِدُ فِيْ ظَهْرِيْ شَيْئًا، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ مَاتَ، فَنَاحَتْهُ الْجِنُّ فَقَالُوْا:

* امام احمد نے اپنی "مسند" میں (82/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں' رقم الحدیث: (1343) اس روایت کے ایک راوی' عاصم کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَهْ
رَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهْ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر وہ واپس گئے' انہوں نے کہا: کہ مجھے اپنی کمر میں کچھ محسوس ہو رہا ہے' اس کے کچھ دیر بعد ان کا انتقال ہو گیا' جنات نے ان کا نوحہ کہتے ہوئے یہ کہا:

''ہم نے خزرج کے سردار کو قتل کر دیا' جو سعد بن عبادہ ہیں' ہم نے انہیں دو تیر مارے جو اُن کے دل سے خطا نہیں ہوئے (یعنی اس پر جا کر لگے)''۔

20932 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ يَمْرَضُ الرَّجُلُ الَّذِي كُنَّا نَرَى اَنَّهُ صَالِحٌ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَيَمْرَضُ الَّذِي كُنَّا لَا نَرَى فِيهِ خَيْرًا، فَيَهُوْنُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَبْقَى عَلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ بِهَا، لِاَنْ يَلْقَى اللّٰهَ وَلَا حَسَنَةَ لَهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اوقات کوئی ایسا شخص بیمار ہو جاتا تھا' جس کے بارے میں ہم یہ سمجھتے تھے' یہ نیک ہے اور موت کے وقت اس کی طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی تھی' اور بعض اوقات کوئی ایسا شخص بیمار ہوتا تھا' جس کے بارے میں ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس میں بھلائی پائی جاتی ہے' اور موت کا وقت اس کے لئے آسان ہو جاتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات موت کے وقت مومن کے کچھ گناہ باقی رہ گئے ہوتے ہیں' تو اس کی وجہ سے اس پر سختی آجاتی ہے' تاکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اس کا کوئی گناہ نہ ہو''۔ (یہاں متن میں لفظ ''حسنۃ'' شاید غلط لکھا ہوا ہے' یا پھر متن کا کچھ حصہ نقل ہونے سے رہ گیا ہے)۔

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ

باب: اُس مومن کی مثال' جو قرآن نہیں پڑھتا ہے

20933 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: اَحْسِبُهُ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّرِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانِ رِيْحُهُ طَيِّبٌ وَّلَيْسَ لَهُ طَعْمٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيْحُهَا مُنْتِنٌ وَّطَعْمُهَا مُنْتِنٌ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں' میرا خیال ہے' انہوں نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ مومن' جو قرآن پڑھتا ہے' اُس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے' جس کا ذائقہ بھی مزیدار ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے' اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا ہے' اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی' اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے' اُس کی مثال' ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ نہیں ہوتا اور جو منافق' قرآن نہیں پڑھتا' اُس کی مثال حنظلہ (نامی بوٹی کی طرح ہے) جس کی بو بری ہوتی ہے اور ذائقہ بھی برا ہوتا ہے''۔*

20934 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَزْدَوَيْهِ، عَنْ يَعْفُرَ بْنِ رُوذِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ وَهُوَ يَقُصُّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الرَّابِضَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيْلَكُمْ لَا تَكْذِبُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْبَاعِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ

✵✵ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''منافق کی مثال' اس بکری کی مانند ہے جو ریوڑوں کے درمیان بھاگی پھرتی ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

''منافق کی مثال' اُس بکری کی طرح ہے' جو دو ریوڑوں کے درمیان مینگنی کر دیتی ہے''۔

20935 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَتَمَسَّكُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ

✵✵ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اسلام میں حلیف قرار دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' البتہ تم زمانہ جاہلیت کے' حلیف ہونے کے معاہدے کو مضبوطی سے تھامے رکھو''۔

20936 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَسُبَّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ، وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ، فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص زمانے کو برا نہ کہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے' اور کوئی شخص انگور کو' کرم' نہ کہے' کیونکہ کرم' مسلمان شخص

---

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (234/6) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (797) اس روایت کے ایک راوی' قتادہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ہوتا ہے"۔

20937 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنِی اَیُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

20938 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: یُؤْذِیْنِی ابْنُ آدَمَ یَقُوْلُ: یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ، فَلَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ، فَاِنِّیْ اَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُهٗ لَیْلَهٗ وَنَهَارَهٗ، فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: اے زمانے کی خرابی! کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: اے زمانے کی خرابی! کیونکہ میں زمانہ ہوں، میں اُس کے دن رات کو تبدیل کرتا ہوں، اور جب میں چاہوں، انہیں قبض کر لیتا ہوں"۔

بَابُ الْغَمَرِ وَالْفَخْرِ بِاَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ

باب: چکناہٹ کا تذکرہ اور اہل جاہلیت کے فخر کا تذکرہ

20939 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَامَ وَفِیْ یَدِهٖ رِیْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ، فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

✵✵ عبید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بُو رہ جائے، اور پھر کوئی چیز اسے نقصان پہنچائے، تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے"۔

20940 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ، قَالَ: وَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ رِیْحَ غَمَرٍ، فَقَالَ: هَلَّا غَسَلْتَ مِنْهُ یَدَکَ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے چکنائی کی بو پائی، تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنے ہاتھ سے اس کو دھو کیوں نہیں لیا؟۔

20941 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَفْخَرُوْا بِآبَائِکُمُ الَّذِیْنَ هَلَکُوْا فِی الْجَاهِلِیَّةِ، فَوَاللّٰهِ لَلْجُعَلُ یُدَهْدِهُهُ الْخُرْءَ عِنْدَ مَنْخَرِهٖ خَیْرٌ مِّنْهُمْ، وَمَثَلُ ذٰلِکَ کَمَثَلِ مَلِکٍ ابْتَنٰی دَارًا، وَصَنَعَ طَعَامًا، وَجَعَلَ یَدْعُو النَّاسَ اِلٰی طَعَامِهٖ، فَبَعَثَ مَلِکًا عَلَیْهِ ثِیَابٌ رَثَّةٌ،

فَدَخَلَ فَجَعَلُوا يَدْفَعُونَهُ يَقُولُونَ (ص:438) لَهُ: اخْرُجْ، فَقَالَ: أَلَيْسَ إِنَّمَا صَنَعْتُمْ طَعَامَكُمْ هٰذَا لِيَأْكُلَهُ النَّاسُ؟ قَالُوا: بَلَى، وَلٰكِنَّ مِثْلَكَ لَا يَأْكُلُهُ، إِنَّمَا يَأْكُلُ طَعَامَ الْمَلِكِ الْأَبْرَارُ، قَالَ: فَخَرَجَ، ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ هَيْئَةٌ حَسَنَةٌ فَمَرَّ بِهِمْ، وَلَمْ يَدْخُلْ، فَاشْتَدُّوا إِلَيْهِ - أَوْ قَالَ: ابْتَدَرُوا إِلَيْهِ - يَدْعُونَهُ فَأَبَى أَنْ يَأْتِيَ مَعَهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ إِنْ لَمْ تَأْتِ مَعَنَا ضَرَبَنَا الْمَلِكُ إِنْ أُخْبِرَ أَنَّكَ مَرَرْتَ هَاهُنَا، قَالَ: فَجَعَلَ يَغْمِسُ ثِيَابَهُ فِي الطَّعَامِ فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

✵✵ عکرمہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے اُن آباؤ اجداد پر فخر کا اظہار نہ کرو' جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے اللہ کی قسم! جعل نامی وہ کیڑا جو جو اپنے نتھنوں کے پاس بیٹ کرتا ہے' وہ ان سے بہتر ہے' اور اس کی مثال یوں ہے' ایک بادشاہ ہے' جو ایک گھر بناتا ہے کھانا تیار کرتا ہے' اور وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے' پھر وہ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' جس کے جسم پر معمولی سے کپڑے ہوتے ہیں' وہ اندر آتا ہے' تو لوگ اسے باہر نکال دیتے ہیں' لوگ اس سے کہتے ہیں: نکل جاؤ! وہ کہتا ہے: کیا تم نے یہ کھانا اس لئے تیار نہیں کیا؟ تاکہ لوگ اس کو کھائیں' وہ کہتے ہیں: جی ہاں! لیکن تم جیسے لوگ اس کو نہیں کھا سکتے' بادشاہ کے کھانے کو صرف معززین کھا سکتے ہیں' تو وہ باہر چلا جاتا ہے' پھر وہ واپس آ جاتا ہے تو اس کا حلیہ بہترین ہوتا ہے' وہ اُن کے پاس سے گزرتا ہے لیکن اندر نہیں آتا' وہ اسے اصرار کرتے ہیں (راوی کو شک ہے' شاید روایت میں یہ الفاظ ہیں:) وہ لپک کر اس کی طرف جاتے ہیں اور اسے دعوت دیتے ہیں' تو وہ ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتا ہے' وہ لوگ کہتے ہیں: اگر تم ہمارے ساتھ نہ گئے' تو بادشاہ ہماری پٹائی کرے گا' اگر اُسے یہ پتہ چل گیا کہ تم یہاں سے گزرے تھے' تو وہ اپنے کپڑے کو کھانے میں ڈبو دیتا ہے' تو یہ اُن لوگوں کی مثال ہے''۔

20942 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَا: كَانَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ شَيْءٌ، فَقَالَ سَعْدٌ وَهُمْ فِي مَجْلِسٍ: انْتَسِبْ يَا فُلَانُ، فَانْتَسَبَ، ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرِ، ثُمَّ لِلْآخَرِ، حَتّٰى بَلَغَ سَلْمَانَ، فَقَالَ: انْتَسِبْ يَا سَلْمَانُ، قَالَ: مَا أَعْرِفُ لِي أَبًا فِي الْإِسْلَامِ، وَلٰكِنِّي سَلْمَانُ ابْنُ الْإِسْلَامِ، فَنَمٰى ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ وَلَقِيَهُ: انْتَسِبْ يَا سَعْدُ، فَقَالَ: أُنْشِدُكَ اللّٰهَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَكَأَنَّهُ عَرَفَ، فَأَبَى أَنْ يَدَعَهُ حَتّٰى انْتَسَبَ، ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرِ حَتّٰى بَلَغَ سَلْمَانَ، فَقَالَ: انْتَسِبْ يَا سَلْمَانُ، فَقَالَ: أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ بِالْإِسْلَامِ، فَأَنَا سَلْمَانُ ابْنُ الْإِسْلَامِ، قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ أَنَّ الْخَطَّابَ كَانَ أَعَزَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَنَا عُمَرُ ابْنُ الْإِسْلَامِ أَخُو سَلْمَانَ فِي الْإِسْلَامِ، أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا لَعَاقَبْتُكَ عُقُوبَةً يَسْمَعُ بِهَا أَهْلُ الْأَمْصَارِ، أَمَا عَلِمْتَ - أَوْ مَا سَمِعْتَ - أَنَّ رَجُلًا انْتَمٰى إِلَى تِسْعَةِ آبَاءٍ (ص:439) فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَانَ عَاشِرَهُمْ فِي النَّارِ، وَانْتَمٰى رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ فِي الْإِسْلَامِ، وَتَرَكَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ، فَكَانَ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ

✵✵ معمر نے' قتادہ اور علی بن زید بن جدعان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی ناراضگی ہوگئی' ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک محفل میں موجود تھے انہوں نے کہا: اے

فلاں! تم اپنا نسب بیان کرو! اس نے نسب بیان کیا' پھر انہوں نے دوسرے شخص سے کہا' پھر تیسرے سے کہا' یہاں تک کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی باری آئی' تو انہوں نے کہا: اے سلمان! تم اپنا نسب بیان کرو! تو انہوں نے کہا: کہ مجھے اپنے باپ کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہوا ہو' تو میں سلمان بن اسلام ہوں' اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: اے سعد! اپنا نسب بیان کرو' تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! میں' آپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں' راوی کہتے ہیں: گویا انہیں اندازہ ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات پر اصرار کیا' یہاں تک کہ انہوں نے اپنا نسب بیان کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے شخص سے کہا: جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی باری آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے سلمان! تم نسب بیان کرو' تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے مجھ پر نعمت کی ہے' تو میں سلمان بن اسلام ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قریش یہ بات جانتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ''خطاب'' اُن کے معزز ترین فرد تھے' لیکن میں عمر بن اسلام ہوں' جو سلمان کا' اسلامی بھائی ہے' اللہ کی قسم! میں نے تمہیں ایسی سزا دینی تھی کہ مختلف علاقوں کے لوگ اس کے بارے میں اطلاعات سنتے' کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے؟ کہ ایک شخص نے اپنے زمانہ جاہلیت کے نو آباء کی طرف نسبت کی' تو وہ جہنم میں ان کے ساتھ دسواں فرد ہوگا' اور ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے اسلام کی طرف اپنی نسبت کی اور اس کے علاوہ کو چھوڑ دیا' تو وہ اس کے ساتھ جنت میں ہوگا۔

بَابُ التَّلَقِّي

باب: آگے آ کر ملنا

20943 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ الْاَنْصَارَ تَلَقَّتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

✷✷ زہری نے' عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے آگے بڑھ کر (آپ کا استقبال کیا)۔

20944 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ وَاثِلَةَ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ، تَلَقّٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلٰى عُسْفَانَ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِیْ؟ - يَعْنِیْ اَهْلَ مَكَّةَ - قَالَ: ابْنَ اَبْزٰى، قَالَ: مَنِ ابْنُ اَبْزٰى؟ قَالَ: رَجُلٌ مِّنْ مَّوَالِیَّ، قَالَ: اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟ قَالَ: اِنَّهٗ قَارِئٌ لِّكِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْقُرْآنِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ

✷✷ عمرو بن واثلہ بیان کرتے ہیں: نافع بن عبدالحارث نے عسفان تک آگے آ کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا استقبال

کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تم نے اہل وادی یعنی اہل مکہ پر کس کو اپنا نائب مقرر کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ابن ابزیٰ کو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ابن ابزیٰ کون ہے؟ اس نے بتایا: موالی سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان لوگوں پر ایک غلام کو نائب مقرر کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ اللہ کی کتاب کا قاری ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ' اِس قرآن کے ذریعے' کچھ لوگوں کو سربلندی عطا کرے گا' اور اِس کی وجہ سے' دوسرے لوگوں کو پست کر دے گا''۔*

بَابُ الْمُسْتَشَارِ

باب: جس سے مشورہ لیا جائے

20945 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَشْيَاخِهِمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ (ص:440) الْاَنْصَارِ يَلْتَمِسُهُ، فَلَمْ يَجِدْهُ فَجَلَسَ حَتّٰى جَاءَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ فِيْ وَسَطِهِ حَبْلًا، ثُمَّ ارْتَقٰى نَخْلَةً لَهٗ فَقَطَعَ مِنْهَا عَذْقًا، فَقَرَّبَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَخَلَ غَنَمَهٗ فَاَخَذَ شَاةً لِيَذْبَحَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْتَنِبِ الدَّرَّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ: اِذَا جَاءَنَا سَبْيٌ فَاْتِنَا، قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَقَسَمَهٗ بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ عِنْدَهٗ اِلَّا عَبْدَانِ، فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ، فَخِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى مَرَّتَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ: الْمُسْتَشَارُ اَمِيْنٌ الْمُسْتَشَارُ اَمِيْنٌ خُذْ هٰذَا - لِاَحَدِهِمَا - فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ

❋❋ سعید بن عبدالرحمٰن جحشی نے' اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو تلاش کرتے ہوئے اس کی طرف چلے گئے' آپ نے اسے نہیں پایا' آپ تشریف فرما ہوئے' یہاں تک کہ وہ شخص آ گیا' جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے اپنے جسم کے درمیان میں رسی باندھی اور پھر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا وہاں سے ایک گچھا کاٹا اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا پھر وہ اپنی بکریوں کے پاس گیا اس نے ایک بکری لی' تا کہ اسے ذبح کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ دینے والی بکری سے اجتناب کرنا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کھانا وغیرہ کھا کر) فارغ ہوئے' تو آپ نے اس سے فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں گے' تو تم ہمارے پاس آنا' راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے' وہ آپ نے لوگوں کے درمیان تقسیم کیے' یہاں تک کہ آپ کے پاس صرف دو غلام بچ گئے' وہ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (35/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (817) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

انصاری آیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِن دونوں میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو! اُس نے کہا: یارسول اللہ! بلکہ آپ میرے لئے تجویز کردیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا ایک دست مبارک' دوسرے پر دو مرتبہ پھیرا اور پھر یہ فرمایا: جس سے مشورہ لیا جاتا ہے' وہ امین ہوتا ہے' جس سے مشورہ لیا جاتا ہے' وہ امین ہوتا ہے' تم اِس کو لے لو! آپ نے اُن دونوں میں سے ایک کے بارے میں یہ فرمایا: اِس کو میں نے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

20946 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَجْلِسُ عُمَرَ مُغْتَصًّا مِّنَ الْقُرَّاءِ شَبَابًا كَانُوْا اَوْ كُهُوْلًا، فَرُبَّمَا اسْتَشَارَهُمْ فَيَقُوْلُ: لَا يَمْنَعُ اَحَدًا مِّنْكُمْ حَدَاثَةُ سِنِّهِ اَنْ يُّشِيرَ بِرَاْيِهِ، فَاِنَّ الْعِلْمَ لَيْسَ عَلٰى حَدَاثَةِ السِّنِّ وَلَا قِدَمِهٖ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَضَعُهُ حَيْثُ شَاءَ ، قَالَ: وَكَانَ يُجَالِسُهُ ابْنُ اَخٍ لِعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ قَالَ: فَجَاءَ عُيَيْنَةُ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا تَقُوْلُ الْعَدْلَ، وَلَا تُعْطِي الْجُزْلَ، قَالَ: فَهَمَّ عُمَرُ بِهٖ، فَقَالَ ابْنُ اَخِيهِ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ) (الأعراف: 199)، وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ، قَالَ: فَتَرَكَهُ عُمَرُ، فَلَمَّا وَلِيَ عُثْمَانُ جَاءَهُ عُيَيْنَةُ فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ اَعْطَانَا فَاَغْنَانَا فَاتَّقَانَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محفل میں' قرآن کے عالم زیادہ ہوتے تھے' خواہ وہ نوجوان ہوں' یا بڑی عمر کے لوگ ہوں' اور بعض اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے مشورہ بھی لیا کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: کسی شخص کی کمسنی تمہیں اس چیز سے منع نہ کرے کہ آدمی اس کی رائے مشورے کے طور پر لے' کیونکہ علم' عمر کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے نہیں ہوتا ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو جہاں چاہتا ہے رکھ دیتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: عیینہ بن حصن کا بھتیجا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا' ایک مرتبہ عیینہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اللہ کی قسم! آپ عدل کے مطابق بات نہیں کرتے ہیں اور انصاف کے مطابق سلوک نہیں کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا تو اس کے بھتیجے نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: آپ درگزر کو اختیار کریں اور بھلائی کا حکم دیں اور جاہل لوگوں سے اعراض کریں۔

تو یہ شخص جاہلوں میں سے ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چھوڑ دیا' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو عیینہ اُن کے پاس آیا اس نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں عطا کیا تھا' تو ہمیں خوشحال کردیا تھا' اور انہوں نے ہمیں محفوظ کردیا۔

بَابُ تَقْبِيلِ الرَّاْسِ وَالْيَدِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: سر پر بوسہ دینا' دست بوسی کرنا اور دیگر امور کا تذکرہ

20947 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: لَوْلَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَرَاَيْتُ اَنَّهَا مِنْ اَخْلَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم ﷺ کے سر کو بوسہ نہ دیا ہوتا' تو میں یہ سمجھتا کہ یہ زمانہ جاہلیت کا طریقہ ہے۔

20948 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَشَفَ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ

✵✵ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے کپڑا اٹھایا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئے اور آپ کو بوسہ دیا۔

20949 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: نِعِمَّا لِلْعَبْدِ اَنْ يَكُوْنَ عَفْلَتُهُ فِيمَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: کہ وہ بندہ اچھا ہے' جس کی خواہش' اُن چیزوں کے بارے میں ہو جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حلال قرار دی ہیں۔

20950 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ، وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَسْتَاهِهَا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ

✵✵ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم میں سے کسی ایک کی ہوا خارج ہو' تو اُسے وضو کر لینا چاہیے' اور عورتوں کے ساتھ اُن کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے''۔

20951 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مَاحَانَ، قَالَ: رَاَيْتُ الثَّوْرِيَّ، وَمَعْمَرًا حِيْنَ الْتَقَيَا احْتَضَنَا وَقَبَّلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ

✵✵ سلیمان بن داؤد بن ماحان بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری اور معمر کو دیکھا کہ جب وہ دونوں ایک دوسرے سے ملتے تھے تو دونوں ایک دوسرے کو گلے لگاتے تھے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کو بوسہ دیتا تھا۔

بَابُ اِتْيَانِ الْمَرْاَةِ فِيْ دُبُرِهَا

باب: عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے (کے ممنوع ہونے کا تذکرہ)

20952 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِيْ يَاْتِي الْمَرْاَةَ فِيْ دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص عورت کے ساتھ اُس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرے

گا“۔*

20953 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الَّذِىْ يَاْتِىْ امْرَاَتَهُ فِىْ دُبُرِهَا، فَقَالَ: هٰذَا يُسَائِلُنِىْ عَنِ الْكُفْرِ،

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ مجھ سے کفر کے بارے میں سوال کررہا ہے۔

20954 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ رَجُلًا فِىْ مِثْلِ ذٰلِكَ،

✸✸ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی صورت حال میں' ایک شخص کی پٹائی کی تھی۔

20955 اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَاهُ وَنَهَيَانِىْ عَنْهُ،

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے' سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں نے اس کو مکروہ قرار دیا اور مجھے اس سے منع کیا۔

20956 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: هِىَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرٰى

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قوم لوط کا سا چھوٹا عمل ہے۔

20957 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَهَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِلَّا كَافِرٌ؟،

✸✸ قتادہ نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ کام کوئی کافر ہی کرسکتا ہے۔

20958 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَتٰى ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ

✸✸ مجاہد نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص ایسا کرے' اُس نے کفر کیا۔

20959 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اَرَادُوا اَنْ يَّاْتُوا النِّسَاءَ فِىْ اَدْبَارِهِنَّ فِىْ فُرُوجِهِنَّ، فَاَنْكَرْنَ ذٰلِكَ، فَجِئْنَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرْنَ لَهَا ذٰلِكَ، فَسَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (272/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

شِئْتُمْ) (البقرۃ: 223) سِمَامًا وَّاحِدًا

** سیّدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب مہاجرین' مدینہ منورہ آئے' تو انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ خواتین کے ساتھ پیچھے سے' اگلی شرمگاہ میں صحبت کریں گے' تو خواتین نے اس کا انکار کیا' وہ خواتین' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں' تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو' آؤ!''۔

یعنی صحبت کا مقام' ایک ہی ہے۔*

بَابُ رَفْعِ الْحَجَرِ وَنِفَارِ الدَّابَّةِ

باب: پتھر اُٹھانے اور جانور کو بھگانے کا تذکرہ

20960 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ بِقَوْمٍ يَّرْفَعُوْنَ حَجَرًا، فَقَالَ: مَا شَاْنُهُمْ؟، فَقِيْلَ لَهُ: يَرْفَعُوْنَ حَجَرًا يَنْظُرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْوَى، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عُمَّالُ اللّٰهِ اَقْوَى مِنْ هٰؤُلَاءِ

** طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی جب بینائی رخصت ہو چکی تھی' اس وقت ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو پتھر اٹھا رہے تھے انہوں نے دریافت کیا: ان لوگوں کیا معاملہ ہے؟ تو انہیں بتایا گیا کہ یہ لوگ (وزنی) پتھر اٹھاتے ہیں تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ کون زیادہ طاقتور ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے والے لوگ اِن سے زیادہ طاقتور ہیں۔

20961 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ بَغْلَةً فَنَفَرَتْ بِهٖ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: امْسَحْهَا وَاقْرَاْ عَلَيْهَا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

** ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہوئے' تو وہ بدک گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم اس پر ہاتھ پھیرو' اور تم اس پر سورت فلق پڑھ کر دم کرو۔

بَابُ مَقْتَلِ عُثْمَانَ

باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ

20962 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ، مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سَلَامٍ يَدْخُلُ عَلٰى رُءُوْسِ قُرَيْشٍ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَ مِصْرَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: لَا

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (310/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

تَقْتُلُوا هٰذَا الرَّجُلَ - يَعْنِيْ عُثْمَانَ - فَيَقُولُونَ وَاللّٰهِ مَا نُرِيْدُ قَتْلَهُ، قَالَ اَفْلَحُ: فَخَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلٰى يَدَيَّ فَيَقُولُ: وَاللّٰهِ لَتَقْتُلُنَّهُ، قَالَ: وَقَالَ لَهُمُ ابْنُ سَلَامٍ حِيْنَ حُصِرَ: اتْرُكُوا هٰذَا الرَّجُلَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوْهُ لَيَمُوْتَنَّ اِلَيْهَا، فَاَبَوْا، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَيَّامٍ، فَقَالَ: اتْرُكُوْهُ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوْهُ لَيَمُوْتَنَّ اِلَيْهَا

✵✵ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام کثیر بن افلح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قریش کے اکابرین کے پاس تشریف لائے یہ اُن کے اہل مصر کے پاس جانے سے پہلے کی بات ہے اور ان سے یہ کہا: تم اِن صاحب کو قتل نہ کر دینا' اُن کی مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے' تو ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم انہیں قتل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں' افلح کہتے ہیں: وہ وہاں سے باہر نکلے' تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر ٹیک لگائی ہوئی تھی اور وہ یہ کہہ رہے: اللہ کی قسم! تم لوگ ضرور انہیں قتل کر دو گے' راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم ان صاحب کو چالیس دن کے لئے چھوڑ دو! اللہ کی قسم! اگر تم نے ان کو اتنے عرصے تک چھوڑ دیا' تو تب تک یہ انتقال کر جائیں گے' ان لوگوں نے نہیں مانا پھر اس کے کچھ دن بعد' وہ دوبارہ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہا: کہ تم انہیں پندرہ دن کے لئے چھوڑ دو! اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں چھوڑ دیا' تو اتنے عرصے میں یہ انتقال کر جائیں گے۔

20963 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: قَالَ لَهُمُ ابْنُ سَلَامٍ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَزَلْ مُحِيْطَةً بِمَدِيْنَتِكُمْ هٰذِهٖ مُنْذُ قَدِمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الْيَوْمِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَيَذْهَبُنَّ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوا اَبَدًا، فَوَاللّٰهِ لَا يَقْتُلُهُ رَجُلٌ مِّنْكُمْ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ اَجْذَمَ لَا يَدَ لَهُ، وَاِنَّ سَيْفَ اللّٰهِ لَمْ يَزَلْ مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ، وَاِنَّكُمْ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَيَسُلَّنَّهُ اللّٰهُ، ثُمَّ لَا يُغْمِدُهُ عَنْكُمْ - اِمَّا قَالَ: اَبَدًا، وَاِمَّا قَالَ: اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَا قُتِلَ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا قُتِلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، وَلَا خَلِيْفَةٌ اِلَّا قُتِلَ بِهٖ خَمْسَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ اَلْفًا قَبْلَ اَنْ يَّجْتَمِعُوْا، وَذَكَرَ اَنَّهُ قُتِلَ عَلٰى دَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعُوْنَ اَلْفًا

✵✵ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا: فرشتے تمہارے اس شہر کو گھیرے رہتے تھے' جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے تھے' اس وقت سے لے کر آج تک' اللہ کی قسم! اگر تم نے ان کو شہید کر دیا' تو وہ فرشتے چلے جائیں گے' پھر دوبارہ کبھی نہیں آئیں گے' اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی انہیں شہید کرے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام زدہ ہوگا' اُس کا ہاتھ ٹھیک نہیں ہوگا' اور اللہ کی تلوار تم لوگوں کے حوالے سے میان میں تھی' اللہ کی قسم! اگر تم نے ان کو شہید کر دیا' تو اللہ تعالیٰ اس تلوار کو ضرور سونت لے گا اور پھر وہ تم سے میان میں نہیں جائے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کبھی میان میں نہیں جائے گی' (یا شاید یہ الفاظ ہیں:) قیامت کے دن تک میان میں نہیں جائے گی' جس بھی نبی کو شہید کیا گیا' تو اس کے بدلے میں ستر ہزار کو قتل کیا گیا اور جس بھی خلیفہ کو شہید کیا گیا تو پینتیس ہزار لوگوں کو اس کے بدلے میں قتل کیا گیا' اس سے پہلے کہ وہ اکٹھے ہوں' انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے بدلے میں' ستر ہزار کو قتل

کیا گیا تھا۔

20964 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ سِيرِيْنَ يَقُوْلُ: بَعَثَ عُثْمَانُ سَلِيْطَ بْنَ سَلِيْطٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ فَقَالَ: اذْهَبَا اِلَى ابْنِ سَلَامٍ فَتَنَكَّرَا لَهُ كَاَنَّكُمَا اَتَاوِيَّانِ، فَقُوْلَا لَهُ: اِنَّهُ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ تَرٰى، فَبِمَ تَاْمُرُنَا؟ فَاَتَيَا ابْنَ سَلَامٍ فَقَالَا لَهُ نَحْوَ مَقَالَتِهٖ، فَقَالَ لِاَحَدِهِمَا: اَنْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اَنْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بَعَثَكُمَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاَقْرِاَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، (ص:446) وَاَخْبِرَاهُ اَنَّهُ مَقْتُوْلٌ، فَلْيَكُفَّ فَاِنَّهُ اَقْوٰى لِحُجَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ، فَاَتَيَاهُ، فَاَخْبَرَاهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَا يُقَاتِلُ مَعِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ مَرْوَانُ: وَاَنَا اَعْزِمُ عَلٰى نَفْسِيْ لَاُقَاتِلَنَّ، فَقَاتَلَ فَضُرِبَ عَلٰى عُنُقِهٖ فَلَمْ يَزَلْ مُلْقِيًا ذَقْنَهُ عَلٰى صَدْرِهٖ حَتّٰى مَاتَ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سلیط بن سلیط اور عبدالرحمٰن بن عتاب بن اسید کو بھیجا اور فرمایا: تم دونوں عبداللہ بن سلام کے پاس جاؤ اور خود اس کے سامنے اجنبی ظاہر کرنا' یوں جیسے تم دونوں مسافر ہو اور اس سے یہ کہنا: کہ لوگوں کا جو معاملہ ہے وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں' تو آپ' ہمیں کیا ہدایت کرتے ہیں؟ یہ دونوں حضرات' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہی بات کہی' تو انہوں نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: تم فلاں بن فلاں ہو' اور دوسرے سے کہا: تم فلاں بن فلاں ہو' اور تمہیں امیر المومنین نے بھیجا ہے' تم اُنہیں سلام کہنا اور انہیں یہ بتانا: کہ وہ شہید ہو جائیں گے' تو وہ خود کو روک کے رکھیں' کیونکہ یہ قیامت کے دن' اللہ کی بارگاہ میں' اُن کے لئے زیادہ مضبوط حجت کا باعث ہوگا' وہ دونوں حضرات' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں' تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی میرے ساتھ لڑائی نہ کرے' تو مروان نے کہا: میں نے اپنے بارے میں یہ طے کر لیا ہے کہ میں ضرور لڑائی کروں گا' اُس نے لڑائی کی' تو اس کی گردن پر ضرب لگی' جس کے نتیجے میں مرتے دم تک اس کی ٹھوڑی سینے کی طرف لٹکی رہی۔

20965 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: لَئِنْ كَانَ قَتْلُ عُثْمَانَ هُدًى لَتَحْلُبُنَّ لَبَنًا، وَلَئِنْ كَانَ قَتْلُ عُثْمَانَ ضَلَالَةً لَتَحْلُبُنَّ دَمًا، قَالَ: وَقَالَ حُذَيْفَةُ: طَارَتِ الْقُلُوْبُ مَطَارَهَا، ثَكِلَتْ كُلَّ شُجَاعٍ بَطَلٍ مِّنَ الْعَرَبِ اُمُّهُ الْيَوْمَ، وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيكُمْ بَعْدُ بَعْدَهُ هٰذِهٖ اِلَّا اَصْغَرُ اَبْتَرُ الْاٰخِرِ شَرٌّ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا ہدایت ہوا' تو تم ضرور دودھ دوہ لو گے' اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا گمراہی ہوا تو تم ضرور خون دوہ لو گے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل بے قابو ہو گئے ہیں اور عربوں کے ہر بہادر جرأت مند شخص کی ماں' آج اسے روئے' اللہ کی قسم! اس کے بعد اب تمہارے پاس صرف' چھوٹا' دم کٹا' شر آئے گا۔

20966 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَلَّامٌ ...، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ قَتَادَةَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ، فَاسْتَاْذَنَّاهُ فِي الْحَجِّ، فَاَذِنَ لَنَا، فَقُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ،

قَدْ حَضَرَ مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ مَا قَدْ تَرٰى، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، قُلْنَا: فَاِنَّا نَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ الْجَمَاعَةُ مَعَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَكَ، قَالَ: الْزَمُوا الْجَمَاعَةَ حَيْثُ كَانَتْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ، فَلَقِيْتُ (ص:447) الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ دَاخِلًا عَلَيْهِ، فَرَجَعْنَا مَعَهُ لِنَسْمَعَ مَا يَقُوْلُ: قَالَ: اَنَا هٰذَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاْمُرْنِيْ بِاَمْرِكَ، قَالَ: اجْلِسْ يَا ابْنَ اَخِيْ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ، فَاِنَّهٗ لَا حَاجَةَ لِيْ فِي الدُّنْيَا - اَوْ قَالَ: فِي الْقِتَالِ

✱✱ عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں: میں' اور ابوقتادہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کا محاصرہ ہو چکا تھا' ہم نے ان سے حج پر جانے کی اجازت مانگی' انہوں نے ہمیں اجازت دے دی' ہم نے کہا: اے امیر المومنین! ان لوگوں کا معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے' جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے' ہم نے کہا: ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ایسی صورت میں' جماعت ان لوگوں کے ساتھ ہوگی' جو آپ کے مخالف ہیں' تو انہوں نے فرمایا: تم جماعت کے ساتھ رہو! خواہ وہ جہاں بھی ہو' راوی کہتے ہیں: ہم اُن کے پاس سے نکلے' تو میری ملاقات حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی' جو اُن کی خدمت میں جا رہے تھے' تو ہم ان کے ساتھ واپس آ گئے' تا کہ ہم یہ سنیں کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! میں یہاں ہوں' آپ مجھے حکم دیجئے! تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم بیٹھے رہو! جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آ جاتا' کیونکہ مجھے دنیا کی کوئی حاجت نہیں ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لڑائی کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

20967 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَا وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، فَذَكَرْتُ عُثْمَانَ فَقَالَتْ: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا، وَاللّٰهِ مَا انْتَهَكْتُ مِنْ عُثْمَانَ شَيْئًا اِلَّا قَدِ انْتُهِكَ مِنِّيْ مِثْلُهٗ، حَتّٰى لَوْ اَحْبَبْتُ قَتْلَهٗ لَقُتِلْتُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ لَا يَغُرَّنَّكَ اَحَدٌ بَعْدَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تَعْلَمُ، فَوَاللّٰهِ مَا احْتُقِرَتْ اَعْمَالُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَجَمَ الْقُرَّاءُ الَّذِيْنَ طَعَنُوْا عَلٰى عُثْمَانَ، فَقَرَءُوا قِرَاءَةً لَا يُقْرَاُ مِثْلُهَا، وَصَلَّوْا صَلَاةً لَا يُصَلّٰى مِثْلُهَا، وَصَامُوْا صِيَامًا لَا يُصَامُ مِثْلُهٗ، وَقَالُوْا قَوْلًا لَا نُحْسِنُ اَنْ نَقُوْلَ مِثْلَهٗ، فَلَمَّا تَدَبَّرْتُ الصُّنْعَ اِذًا مَا يُقَارِبُوْنَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا سَمِعْتَ حُسْنَ قَوْلِ امْرِءٍ فَقُلْ: (اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ) (التوبة: 105) وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ

✱✱ عروہ بیان کرتے ہیں: میں' اور عبیداللہ بن عدی بن خیار' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش میں ایک بھولی بسری چیز ہوتی' اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو بھی زیادتی کی اس کی مانند زیادتی میرے ساتھ بھی کی گئی' یہاں تک کہ اگر میں اُن کو قتل کرنے کو پسند کرتی' تو مجھے بھی قتل کر دیا جاتا' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبیداللہ بن عدی! جن لوگوں کے بارے میں تم جانتے ہو' اُن کے بعد کوئی شخص تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کے اصحاب کے اعمال کو حقیر نہیں سمجھا گیا' جب تک وہ قراء ظاہر نہیں ہوئے'

جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا' وہ ایسے تلاوت کرتے تھے کہ اس طرح کی تلاوت نہیں کی جاتی تھی' اور وہ اس طرح نماز ادا کرتے تھے کہ اس طرح نماز ادا نہیں کی جاتی تھی' اور وہ اس طرح روزے رکھتے کہ اس کی مانند روزے نہیں رکھے جاتے تھے' انہوں نے ایک بات کہی ہم اسے اچھا نہیں سمجھتے کہ ہم اس کی مانند بات کہیں' جب تم طرزِ عمل کے بارے میں غور و فکر کرو گے' تو ایسی صورت میں وہ اللہ کے رسول کے اصحاب کے قریب نظر نہیں آئیں گے' اور جب تم کسی شخص کی اچھی بات کو سنو' تو تم یہ کہو: تم لوگ عمل کرو! عنقریب' تمہارے عمل کو' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور اہل ایمان دیکھ لیں گے اور کوئی تمہیں ہلکا ہرگز نہ سمجھے۔

20968 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ يُّقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ كَانَ عَلٰى صَنْعَاءَ، فَلَمَّا جَاءَهٗ قَتْلُ عُثْمَانَ خَطَبَ فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا اَفَاقَ وَاسْتَفَاقَ قَالَ: الْيَوْمَ انْتُزِعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَارَتْ مُلْكًا وَّجَبْرِيَّةً مَنْ اَخَذَ شَيْئًا غَلَبَ عَلَيْهِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام ثمامہ تھا اور وہ صنعاء کا گورنر تھا' جب اس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی' تو وہ خطبہ دیتے ہوئے بہت زیادہ رویا' جب اس کی طبیعت سنبھلی اور بہتر ہوئی تو اس نے کہا: آج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نبوت کی خلافت الگ کر دی گئی ہے اور اب بادشاہی اور آمریت ہوگی' جو شخص جس چیز کو پکڑ لے گا' وہ اس پر غلبہ پالے گا۔

20969 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَّوْمًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ بِحَدِيْثٍ مَا هُوَ بِسِرٍّ وَّلَا عَلَانِيَةٍ، مَا هُوَ بِسِرٍّ فَاَكْتُمُكُمُوْهُ، وَلَا عَلَانِيَةٍ فَاَخْطُبُ بِهٖ، وَاِنَّهٗ لَمَّا وُثِبَ عَلٰى عُثْمَانَ فَقُتِلَ، قُلْتُ لِابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ: اجْتَنِبْ هٰذَا الْاَمْرَ فَسَتُكْفَاهُ، فَعَصَانِىْ وَمَا اُرَاهُ يَظْفَرُ، وَايْمُ اللّٰهِ لَيَظْهَرَنَّ عَلَيْكُمُ ابْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ، لِاَنَّ اللّٰهَ قَالَ: (وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا) (الإسراء: 33) وَايْمُ اللّٰهِ لَتَسِيْرَنَّ فِيْكُمْ قُرَيْشٌ بِسِيْرَةِ فَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ: قُلْنَا: فَمَا تَاْمُرُنَا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنْ اَدْرَكْنَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: مَنْ اَخَذَ مِنْكُمْ بِمَا يَعْرِفُ نَجَا، وَمَنْ تَرَكَ وَاَنْتُمْ تَارِكُوْنَ كَانَ كَبَعْضِ هٰذِهِ الْقُرُوْنِ الَّتِىْ هَلَكَتْ

✵✵ زہدم بیان کرتے ہیں: ایک دن' میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! آج میں تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں گا' جو نہ پوشیدہ ہے اور نہ اعلانیہ ہے' وہ پوشیدہ نہیں ہے کہ میں تمہیں اس کو چھپانے کے لئے کہوں اور اعلانیہ بھی نہیں ہے کہ میں اس کے بارے میں خطبہ دوں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اور انہیں شہید کر دیا گیا' تو میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس معاملے سے الگ رہیں' آپ کی اس حوالے سے کفایت کی جائے گی' تو انہوں نے میری بات نہیں مانی اور ان کے بارے میں میرا نہیں خیال کہ وہ کامیاب رہیں گے' اللہ کی قسم! ابوسفیان کے صاحبزادے' تم لوگوں پر غالب آجائیں گے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جس شخص کو مظلوم ہونے کے طور پر مار دیا جائے' تو ہم نے اس کے ولی کے لئے غلبہ رکھا ہے''

اور اللہ کی قسم! قریش' تمہارے بارے میں اسی طرح کا طرزِ عمل اختیار کریں گے' جو ایرانیوں اور رومیوں کا ہوتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اگر ہم اس صورت حال کو پالیں' تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اس چیز کو پکڑے گا' جسے وہ معروف سمجھتا ہو وہ نجات پا جائے گا اور جو شخص ترک کر دے گا اور تم لوگ ترک ہی کرو گے' تو وہ ان امتوں کی طرح ہوگا' جو ہلاکت کا شکار ہو گئیں۔

20970 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ مَالِكًا الْاَشْتَرَ دَخَلَ عَلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَنْكَرُوْا بَعْضَ الْاَمْرِ، وَقَالُوْا: مَا اَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَةِ، عَتَبْنَا اَمْرًا فَنَحْنُ فِيْ مِثْلِهِ، قَالَ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا غُلَامُ ائْتِنِيْ بِالْجَامِعَةِ وَالسَّيْفِ، قَالَ: فَقَامَ الْحَسَنُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، نَنْشُدُكَ اللّٰهَ، فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى تَرَكَ، وَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ، فَخَرَجَ سَرِيْعًا، فَهَبَطَ عَلٰى دَرَجَةِ الْبَيْتِ خَائِفًا، فَقَالَ عَلِيٌّ حِيْنَ ذَهَبَ: اِنَّهُ فَرَّقَنَا فَفَرَّقْنَاهُ، فَاَيُّنَا كَانَ اَشَدَّ فَرَقًا لِصَاحِبِهِ

✱✱ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: مالک اشتر' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: لوگ اس معاملے کے کچھ حصے کا انکار کر رہے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں: آج کی رات بھی' گزشتہ رات جیسی ہے' ہم نے ایک معاملے کے بارے میں ناراضگی کا اظہار کیا اور ہم اس کی مانند ہو گئے ہیں' راوی کہتے ہیں: اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما موجود تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لڑکے! میرے پاس ہتھیار اور تلوار لے کے آؤ' راوی کہتے ہیں: تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور ان دونوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں' وہ دونوں حضرات مسلسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کلام کرتے رہے ہیں' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس ارادے کو ترک کر دیا اور اس سے فرمایا: تم چلے جاؤ! تو وہ تیزی سے نکلا' یہاں تک کہ وہ سیڑھی سے گر گیا' ایسا خوف کی وجہ سے ہوا' جب وہ چلا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے ہمیں ڈرانے کی کوشش کی' تو ہم نے اُسے ڈرا دیا' تو ہم میں سے کون دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ڈرا ہے؟۔

20971 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ اِذَا شَهِدَ مَشْهَدًا اَوْ اَشْرَفَ عَلٰى اَكَمَةٍ اَوْ هَبَطَ وَادِيًا قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ يَشْكُرَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى نَسْاَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، رَاَيْنَاكَ اِذَا شَهِدْتَ مَشْهَدًا، اَوْ هَبَطْتَ وَادِيًا، اَوْ اَشْرَفْتَ عَلٰى اَكَمَةٍ، قُلْتَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَهَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَيْئًا فِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنَّا وَاَلْحَفْنَا عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَهْدًا اِلَّا شَيْئًا عَهِدَهُ اِلَى النَّاسِ، وَلٰكِنَّ النَّاسَ وَقَعُوْا عَلٰى عُثْمَانَ فَقَتَلُوْهُ، فَكَانَ غَيْرِيْ فِيْهِ اَسْوَاَ حَالًا وَّفِعَالًا مِّنِّيْ، ثُمَّ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَحَقُّهُمْ لِهٰذَا الْاَمْرِ فَوَثَبْتُ عَلَيْهِ، فَاللّٰهُ اَعْلَمُ

أَصَبْنَا أَمْ أَخْطَأْنَا

✵✵ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' جب وہ کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے' یا کسی ٹیلے پر چڑھتے تھے' یا کسی نشیبی علاقے میں نیچے کی طرف اترتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' میں نے بنویشکر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے کہا: تم ہمارے ساتھ امیر المومنین کی طرف چلو! تاکہ ہم ان سے اُن کی اس بات کے بارے میں دریافت کریں کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے' راوی کہتے ہیں ہم ان کے پاس گئے' ہم نے کہا: اے امیر المومنین! ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ جنگ میں حصہ لیتے ہیں' یا جب کسی نشیبی علاقے میں نیچے کی طرف اترتے ہیں یا جب کسی ٹیلے پر چڑھتے ہیں' تو آپ یہ کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے' تو کیا اللہ کے رسول نے اس بارے میں آپ سے کوئی عہد لیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے ہم سے منہ پھیر لیا' ہم نے ان سے گزارش اور التجاء کی' جب انہوں نے یہ صورت حال دیکھی' تو انہوں نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی مخصوص عہد نہیں لیا' صرف وہی چیز ہے' جو عہد آپ نے لوگوں سے بھی لیا ہے' لیکن لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں شریک ہوئے' اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا' تو میرے علاوہ دوسرے لوگ حالت کے اعتبار سے اور طرزِ عمل کے اعتبار سے میرے مقابلے میں زیادہ بری حالت میں تھے' پھر میں نے یہ دیکھا کہ میں اب حکومت کا سب لوگوں سے زیادہ حق دار ہوں' تو میں نے اس کو اختیار کر لیا' اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں نے ٹھیک کیا ہے' یا غلط کیا ہے''۔*

20972 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: وَاللّٰهِ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلَا أَمَرْتُ بِقَتْلِهِ وَلٰكِنْ غُلِبْتُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا' اور نہ ہی انہیں قتل کرنے کا حکم دیا ہے' لیکن میں مغلوب ہو گیا''۔

20973 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا وَقَعَتْ فِتْنَةُ عُثْمَانَ قَالَ رَجُلٌ لِأَهْلِهِ: أَوْثِقُونِي بِالْحَدِيدِ، فَإِنِّي مَجْنُونٌ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ قَالَ: خَلُّوا عَنِّي فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي شَفَانِي مِنَ الْجُنُونِ وَعَافَانِي مِنْ قَتْلِ عُثْمَانَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کو شہید کرنے) کا فتنہ رونما ہوا' تو ایک شخص نے اپنے اہلخانہ سے کہا: مجھے لوہے کے ذریعے باندھ دو! کیونکہ میں پاگل ہو گیا ہوں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے' تو اُس نے کہا: تم لوگ مجھے کھول دو! ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے جنون سے

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (141/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

شفاء عطا کی' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے حوالے سے عافیت نصیب کی۔

20974 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ لِحُذَيْفَةَ وَلَقِيَهُ: وَاللّٰهِ مَا يَدَعُنِيْ مَا يَبْلُغُنِيْ عَنْكَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، ثُمَّ وَلّٰى حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا اَجَازَ قَالَ: رُدُّوهُ، قَالَ لَهُ عُثْمَانُ اَيْضًا مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: وَاللّٰهِ لَتَخْرُجَنَّ كَمَا يَخْرُجُ الثَّوْرُ، وَلَتَسْخَطَنَّ كَمَا يَسْخَطُ الْجَمَلُ

❊❊ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اُن کی ملاقات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی' اللہ کی قسم! وہ چیز مجھے نہیں چھوڑ رہی ہے' جو آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مڑ کے چلے گئے جب وہ آگے چلے گئے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں میرے پاس واپس لے کے آؤ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پھر اپنی پہلی بات کی مانند بات کہی' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! آپ یا تو اس طرح نکلیں گے' جس طرح کوئی بیل نکلتا ہے اور اس طرح غصہ کریں گے جس طرح کوئی اونٹ غصہ کرتا ہے۔

بَابُ ظِلِّ السِّرَاحِ

باب: برآمدے کے سائے کا تذکرہ

20975 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مُسْتَظِلًّا تَحْتَ سَرْحَةٍ، فَمَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اَتَدْرِيْ لِمَا يُسْتَحَبُّ ظِلُّ السَّرْحِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟، قَالَ: لِاَنَّهُ بَارِدٌ ظِلُّهَا، وَلَا شَوْكَ فِيْهَا، قَالَ: وَلِغَيْرِ ذٰلِكَ، اَرَاَيْتَ اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْمَاْزِمَيْنِ دُوْنَ مِنًى، فَاِنَّ مِنْ هُنَالِكَ اِلٰى مَطْلِعِ الشَّمْسِ مَكَانَ السُّرَرِ - اَوْ قَالَ: مَسْجِدِ السُّرَرِ - سُرَّ فِيْهِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا، فَاسْتَظَلَّ نَبِيٌّ مِنْهُمْ تَحْتَ سَرْحَةٍ، دَعَا فَاسْتَجَابَ لَهُ، وَدَعَا لَهَا فَكُفِيَ كَمَا رَاَيْتَ، لَا يَعْتَلُّ كَمَا يَعْتَلُّ السَّحْرُ، قَالَ مَعْمَرٌ: سُرُّوْا: قُطِعَتْ سُرَرُهُمْ، لَا تَعْتَلُّ: يَعْنِيْ حَفْرًا اَبَدًا

❊❊ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا' ایک شخص اپنے برآمدے کے سائے میں موجود تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر اس کے پاس سے ہوا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ کہ برآمدے کے سائے کو کیوں مستحب قرار دیا گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیوں؟ اس نے کہا: کیونکہ اس کا سایہ ٹھنڈا ہوتا ہے اور یہاں کوئی کانٹا بھی نہیں ہوتا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے علاوہ وجہ بھی ہوسکتی ہے' اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر تم منیٰ سے پہلے' دو مازوں کے درمیان ہو' اور وہاں سے لے کے سورج طلوع ہونے کی جگہ تک آرام کرنے کی جگہ ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آرام کرنے کی مسجد ہو' جہاں ستر انبیاء نے آرام کیا تھا' اُن میں سے ایک نبی نے وہاں ایک سائبان کے نیچے آرام کیا تھا' انہوں نے دعا کی تو ان کی دعا قبول ہوئی' تو انہوں نے اس سائبان کے لئے دعا کی تھی تو اس کی کفایت ہوگئی' جس طرح تم نے دیکھا وہ اس طرح علت کا شکار نہیں ہوتا' جس طرح سحر علت کا شکار ہوتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں لفظ "سروا" مطلب ہے ان کی نال کاٹی گئی لاتعتل کا مطلب ہے وہ کبھی حفر نامی بیماری کا شکار نہیں ہوگا۔

بَابُ ضَحِكِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے ہنسنے اور دیگر امور کا تذکرہ

20976 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ہنسا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اُن کے دلوں میں ایمان پہاڑوں سے زیادہ بڑا تھا۔

20977 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشَرَةٍ كُلُّهُمْ يَخْتَلِفُ فِي اللَّفْظِ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں دس افراد سے حدیث سنتا تھا جس میں لفظ مختلف ہوتے تھے لیکن مفہوم ایک ہی ہوتا تھا۔

20978 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ مَنْ يَّطْلُبْ اَنْ يَّحْمَدَهُ النَّاسُ بِسَخَطِ اللّٰهِ، يَكُنْ مَّنْ يَّحْمَدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا

"امابعد! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ہمراہ لوگ اس کی تعریف کریں، تو اُس کی تعریف کرنے والے لوگ اُس کی مذمت کرنے والے بن جاتے ہیں"۔

20979 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ خَيْرِ اَعْمَالِكُمْ مَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يُّعْلَمَ، قَالَ زَيْدٌ: وَاِنْ سَتَرَهُ اَسْلَمُ لَهُ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يُّعْلَمَ بِهِ "

✵✵ زید بن اسلم نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے اعمال میں بہتر یہ ہے جس کے بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ اس کے بارے میں پتہ چل جائے"۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: اگر آدمی اس کو چھپا کے رکھے تو یہ اس کے لئے زیادہ سلامتی کا باعث ہوگا حالانکہ وہ اس بات کو پسند بھی کرتا ہو کہ اس کے بارے میں (دوسروں کو) پتہ چل جائے۔

بَابُ ذِكْرِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

20980 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَن ابْنِ سِيْرِيْنَ: اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَالَ:

لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ حَالُوسَ اِلٰى حَابلقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلًا جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِيْ وَاَخِي، فَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْمَعُوا عَلٰى مُعَاوِيَةَ (وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ) (الأنبياء: 111)، قَالَ مَعْمَرٌ: حَالُوسُ وَحَابلقُ: الْمَغْرِبُ، وَالْمَشْرِقُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر تم ''حالوس'' سے لے کر ''حابلق'' تک کے درمیان کی جگہ کا جائزہ لو! تو تمہیں میرے اور میرے بھائی (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جس کے نانا ''نبی'' ہوں' لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (کی حکومت) پر اکٹھے ہو جاؤ گے اور مجھے نہیں معلوم' ہو سکتا ہے' یہ تمہارے لئے آزمائش ہو اور مخصوص مدت تک نفع حاصل کرنا ہو''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ''حالوس'' اور ''حابلق'' سے مراد مغرب اور مشرق ہیں۔

20981 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ: اَخْبَرَنِيْ مَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا يَوْمًا وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِهِ، فَيُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَيُحَدِّثُهُمْ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى الْحَسَنِ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ قَالَ: اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، اِنْ يَّعِشْ يُصْلِحْ بَيْنَ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

٭٭ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ (جو اس وقت بچے تھے) وہ آپ کی گود میں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور ان کے ساتھ بات چیت کرتے تھے' پھر آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہوتے تھے اور ان کا بوسہ لیے لیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرا یہ بیٹا سردار ہے' اگر یہ زندہ رہا' تو یہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔*

20982 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَّنْ، سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَّوْلًى لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَخْتَلِفُ اِلٰى مِرْبَدٍ لَهٗ، فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا مَرَّةً ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ كَبِدِيْ آنِفًا، وَلَقَدْ سُقِيْتُ السُّمَّ مِرَارًا، وَمَا سُقِيْتُهُ قَطُّ اَشَدَّ مِنْ مَّرَّتِيْ هٰذِهٖ، فَقَالَ حُسَيْنٌ: وَمَنْ سَقٰى لَهٗ؟ قَالَ: لِمَ؟ اَتَقْتُلُهٗ؟، بَلْ نَكِلُهٗ اِلَى اللّٰهِ

٭٭ ابن سیرین نے' حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے غلام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جس بیماری کے دوران' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' اُس کے دوران' وہ اپنے گودام کی طرف آتے جاتے رہے' ایک مرتبہ انہیں ہمارے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' جب وہ واپس تشریف لائے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابھی اپنے جگر کے بارے میں یہ صورت حال دیکھی ہے کہ مجھے کئی مرتبہ زہر دیا گیا ہے اور کبھی بھی مجھے اتنا شدید زہر نہیں دیا گیا' جتنا اِس مرتبہ دیا گیا ہے' حضرت امام

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (47/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس روایت کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (249/4) اس روایت کے ایک راوی' حسن (بصری) کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو کس نے زہر دیا ہے؟ تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں؟ کیا تم اسے قتل کردو گے؟ بلکہ ہم اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

20983 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ: اِنِّیْ لَاَرَاكَ عَلٰى مِلَّةِ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، وَلَا عَلٰى مِلَّةِ ابْنِ عَفَّانَ، قَالَ طَاوُسٌ: يَعْنِیْ مِلَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تمہارے بارے میں' میرا یہ خیال ہے کہ تم ابن ابوطالب کی ملت پر ہو' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! اور نہ ہی' ابن عفان کی ملت پر ہوں۔

طاؤس کہتے ہیں: اُن کی مراد یہ تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کسی ایک فرد کے لئے مخصوص نہیں ہے۔

20984 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ اَحَدٌ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: وہ یہ کہتے ہیں: کوئی بھی حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

20985 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا كَانَ اَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ، كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ بَيْتَهُ عَلٰى اَرْجَاءِ وَادٍ لَيْسَ بِالضَّيِّقِ الْحَصِرِ الْعُصْعُصِ الْمُتَعَصِّبِ يَعْنِیْ ابْنَ الزُّبَيْرِ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا' جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بادشاہت کے لئے موزوں ہو' (صرف حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اُن سے زیادہ موزوں تھے) لوگ مختلف علاقوں سے اُن کے گھر آیا کرتے تھے' اور وہ تنگی والے محصور کرنے والے' سختی والے اور تعصب والے نہیں تھے''۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے۔

بَابُ حَلْقِ الْقَفَا وَالزُّهْدِ

باب: گدی کو مونڈ دینا اور زہد کا تذکرہ

20986 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى رَجُلًا قَدْ حَلَقَ قَفَاهُ، وَلَبِسَ حَرِيْرًا، فَقَالَ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا' جس نے اپنی گدی کو مونڈ دیا تھا اور ریشم پہنا ہوا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اُن میں سے ایک ہوتا ہے۔

20987 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَبِىْ ذَرٍّ فَرَاٰى امْرَاَتَهٗ مُشْعَثَةً لَيْسَ عَلَيْهَا اَثَرُ مَجَاسِدٍ وَلَا خَلُوْقٍ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ تَاْمُرُنِىْ اَنْ آتِىَ الْعِرَاقَ، وَلَوْ اَتَيْتُ الْعِرَاقَ قَالُوْا: هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَالُوْا عَلَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا، فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخْبَرَنَا: اَنَّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا جِسْرًا دُوْنَهٗ دَحْضٌ وَّمَزَلَّةٌ، وَاَمَّا اَنْ نَاْخُذَهٗ وَنَحْنُ مُضْطَرَّةٌ اَحْمَالُنَا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ نَاْخُذَهٗ وَنَحْنُ مُثْقَلُوْنَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اس نے ان کی اہلیہ کو دیکھا کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں' اور ان کے جسم پر عمدہ لباس بھی نہیں ہے اور خوشبو بھی نہیں لگی ہوئی' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں' اگر میں عراق چلا گیا' تو لوگ کہیں گے: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں' جو اللہ کے رسول کے صحابی ہیں' اور پھر وہ لوگ اپنی دنیا ہمارے سامنے پیش کر دیں گے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے:

''ہمارے آگے ایک پل ہے' جس سے پہلے مشکل اور پھلسن ہوگی' اگر وہاں جائیں اور ہم نے بوجھ اٹھایا ہوا نہ ہو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ جب ہم وہاں جائیں' تو ہم نے بوجھ اٹھایا ہوا ہو''۔

بَابُ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ، وَقَبْرِ اَبِىْ رِغَالٍ

باب: جانوروں کے درمیان لڑائی کروانے کا تذکرہ' اور ابورغال کی قبر کا تذکرہ

20988 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، - قَالَ مَعْمَرٌ: لَا اَدْرِىْ اَرَفَعَهٗ اَمْ لَا - قَالَ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّحَرِّشَ بَيْنَ فَحْلَيْنِ دِيكَيْنِ فَمَا فَوْقَهُمَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' معمر کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یا مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

''کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ دو مرغوں کے درمیان لڑائی کروائے' یا اُن کے علاوہ (کسی اور جانور کے درمیان لڑائی کروائے)''۔

20989 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ، فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: هٰذَا قَبْرُ اَبِىْ رِغَالٍ، قَالُوْا: وَمَنْ اَبُوْ رِغَالٍ؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ مِنْ ثَمُوْدَ، كَانَ فِىْ حَرَمِ اللّٰهِ، فَمَنَعَهٗ حَرَمُ اللّٰهِ عَذَابَ اللّٰهِ، فَلَمَّا خَرَجَ اَصَابَهٗ مَا اَصَابَ قَوْمَهٗ، فَدُفِنَ هَاهُنَا، وَدُفِنَ مَعَهٗ غُصْنٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَابْتَدَرَهُ الْقَوْمُ، فَبَحَثُوْا عَنْهُ حَتّٰى اسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ

٭٭ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا' آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے' لوگوں نے دریافت کیا: ابورغال کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قوم ثمود سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جو اللہ کے حرم میں تھا' تو اللہ کے حرم کی وجہ سے' یہ اللہ کے عذاب سے بچا رہا' جب یہ حرم کی حدود سے باہر آیا' تو اسے بھی وہ چیز (یعنی عذاب) لاحق ہو گیا' جو اس کی قوم کو لاحق ہوا تھا' تو اسے یہاں دفن کر دیا گیا' اور اس کے ہمراہ سونے ایک شاخ دفن کی گئی تھی' تو لوگ لپک کر اس قبر کے پاس گئے انہوں نے اس کو کھودنا شروع کیا یہاں تک کہ اس ٹہنی کو نکال لیا۔

بَابُ الْمَعْدِنِ الصَّالِحِ

باب: نیک معدن کا تذکرہ

20990 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ فِيمَا خَلَا مِنَ الزَّمَانِ، وَكَانَ رَجُلًا عَاقِلًا لَبِيبًا فَكَبِرَ فَقَعَدَ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ لِابْنِهِ يَوْمًا: اِنِّيْ قَدِ اغْتَمَمْتُ، فَلَوْ اَدْخَلْتَ عَلَيَّ رِجَالًا يُكَلِّمُوْنَنِي، فَذَهَبَ ابْنُهُ فَجَمَعَ نَفَرًا فَقَالَ: اُدْخُلُوْا فَحَدِّثُوْهُ، فَاِنْ سَمِعْتُمْ مِنْهُ مُنْكَرًا فَاعْذِرُوْهُ، فَاِنَّهُ قَدْ كَبِرَ، وَاِنْ سَمِعْتُمْ مِنْهُ خَيْرًا فَاقْبَلُوا، فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ، فَكَانَ اَوَّلَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ: اَلَا اَكْيَسُ الْكَيْسِ التُّقٰى، وَاِنَّ اَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُوْرُ، وَاِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَزَوَّجْ فِيْ مَعْدِنٍ صَالِحٍ، وَاِذَا اطَّلَعْتُمْ مِنْ رَجُلٍ عَلٰى فُجْرَةٍ فَاحْذَرُوْهُ، فَاِنَّ لَهَا اَخَوَاتٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''پہلے زمانے میں کوئی شخص ہوتا تھا' وہ ایک عقل مند سمجھ دار شخص تھا' جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی' تو وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا' اس نے ایک دن اپنے بیٹے سے کہا: میں کچھ پریشان ہوں' اگر تم میرے پاس کچھ لوگوں کو لے آؤ' جو میرے ساتھ بات چیت کریں' تو یہ مناسب ہو گا' اُس کا بیٹا گیا' اس نے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا: کہ تم لوگ اندر جاؤ اور ان کے ساتھ بات چیت کرو' اگر تم ان کے حوالے سے کوئی ناگوار بات سنو' تو انہیں معذور سمجھنا' کیونکہ ان کی عمر زیادہ ہو چکی ہے' اور اگر تم ان سے بھلائی کی بات سنو' تو اسے قبول کر لینا' وہ لوگ اس شخص کے پاس آئے' اس شخص نے ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے' جو سب سے پہلے بات کی وہ یہ تھی:

''سب سے زیادہ سمجھ داری' پرہیز گاری ہے اور سب سے زیادہ عاجز ہونا گنہگار ہونا ہے' جب کوئی شخص شادی کرے تو وہ نیک معدن میں شادی کرے' اور جب تم کسی شخص کی طرف سے گناہ پر مطلع ہو جاؤ' تو اُس سے احتیاط کرو' کیونکہ اس گناہ کی اور بھی بہنیں ہوں گی' (یعنی اس شخص میں اور بھی خرابیاں پائی جاتی ہوں گی)''۔

بَابُ سُوْءِ الْمَلَكَةِ وَالنَّفْسِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: برا مالک ہونا، برا مزاج ہونا اور دیگر امور کا تذکرہ

20991 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اِنِّي خَبِيْثُ النَّفْسِ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: اِنِّي لَقِسُ النَّفْسِ

✵✵ زہری نے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، بلکہ اُسے یہ کہنا چاہیے: میرا نفس تھک گیا ہے''۔

20992 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي

✵✵ ہشام بن عروہ، اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، بلکہ وہ یہ کہے: میرا نفس تھک گیا ہے''۔

20993 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ

✵✵ فرقد سبخی نے مرہ طیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''برا مالک (یعنی اپنے زیر ملکیت لوگوں سے برا سلوک کرنے والا شخص) جنت میں داخل نہیں ہو گا''۔

20994 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے، جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بدگمان کر دے، اور وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو کسی غلام کو اس کے آقا سے بدگمان کر دے''۔

بَابُ الْقَوْلِ اِذَا دَخَلْتَ قَرْيَةً، وَفِتْنَةِ الْمَالِ، وَالْمَيْتَةِ

باب: جب آدمی، کسی بستی میں داخل ہو، تو کیا پڑھے؟ مال کا آزمائش ہونا اور مردار کا تذکرہ

20995 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ قَرْيَةً قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَّتْ، اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے

تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے آسمانوں اور جس پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے کے پروردگار! اے زمین' اور جس کو اس نے اٹھایا ہوا ہے کے پروردگار! اے شیاطین اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے کے پروردگار! اے ہواؤں اور جن پر وہ چلتی ہیں کے پروردگار! میں' تجھ سے اس (بستی) کی بھلائی اور اس میں موجود چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' اور اس کے شر اور اس میں موجود چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

20996 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ بَلْجٍ، عَنْ اُسَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَعَلَ اللّٰهُ مَيْتَةَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ اِلَّا جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً

✵✵ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی بندے کی موت کسی سرزمین پر لکھی ہوئی ہو' تو وہ اس بندے کو اُس جگہ پر کوئی کام لاحق کر دیتا ہے''۔

20997 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِيَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ غَائِبًا فِىْ اَرْضٍ لَهُ بِالْجُرُفِ، فَاَتَاهُ، فَاِذَا هُوَ وَاضِعٌ رِدَاءَهُ، وَالْمِسْحَاةُ فِىْ يَدِهِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِىْ اَرْضِهِ، فَلَمَّا رَآهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَضَعَ الْمِسْحَاةَ مِنْ يَّدِهٖ، وَلَبِسَ رِدَاءَهُ، قَالَ: فَوَقَفَ عَلَيْهِ الرجل فسلم عليه وَقَالَ: جِئْتُ لِاَمْرٍ، فَرَاَيْتُ اَعْجَبَ مِنْهُ، مَا اَدْرِىْ اَعَلِمْتُمْ مَا لَمْ نَعْلَمْ، اَوْ جَاءَكُمْ مَا لَمْ يَاْتِنَا، مَا لَنَا نَخِفُّ فِى الْجِهَادِ وَتَتَثَاقَلُوْنَ عَنْهُ، وَنَزْهَدُ فِى الدُّنْيَا وَتَرْغَبُوْنَ فِيْهَا، وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَاَصْحَابُ نَبِيِّنَا؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: مَا عَلِمْنَا اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، وَلَا جَاءَنَا اِلَّا مَا جَاءَكُمْ، وَلٰكِنَّا ابْتُلِيْنَا بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا، وَابْتُلِيْنَا بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ

✵✵ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: اہل شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مدینہ منورہ آیا' اس کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہوئی' اس نے انہیں سلام کیا' اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے' وہ اپنی زمینوں پر جرف گئے ہوئے تھے' جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے اپنی (اوپری جسم پر اوڑھنے والی) چادر اتاری ہوئی تھی اور ان کے ہاتھ میں پھاوڑا تھا اور وہ زمین میں پانی لگا رہے تھے' جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو اپنے ہاتھ سے پھاوڑا رکھ دیا اور اپنی چادر اوڑھ لی' وہ شخص ان کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے انہیں سلام کیا اور کہا: میں ایک معاملے کے سلسلے میں آیا ہوں لیکن میں نے اس سے زیادہ حیران کن معاملہ دیکھا ہے' مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا آپ اس چیز کا علم رکھتے ہیں' جس کے بارے میں ہم علم نہیں رکھتے' یا آپ لوگوں کے پاس کوئی ایسی چیز آئی ہے' جو ہمارے پاس نہیں آئی ہے' کیا وجہ ہے؟ کہ ہم لوگ تو جہاد میں حصہ لیتے ہیں اور آپ لوگ اس سے لاتعلق ہو گئے ہیں' ہم لوگ دنیا سے بے رغبت ہیں' اور آپ لوگ دنیا میں رغبت رکھے ہوئے ہیں' جبکہ آپ

ہمارے اسلاف' اور ہمارے نبی کے اصحاب ہیں' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں بھی اُس چیز کا علم ہے' جس کا تمہیں علم ہے اور ہمارے پاس بھی وہی چیز آئی ہے' جو تمہارے پاس آئی ہے' لیکن جب ہم تنگی کی آزمائش کا شکار ہوئے' تو ہم نے صبر سے کام لیا' اور جب ہم خوشحالی کی آزمائش کا شکار ہوئے' تو ہم صبر نہیں کر سکے۔

بَابُ التُّجَّارِ، وَمَنْ اَكَلَ وَلَبِسَ بِاَخِيهِ

باب: تاجروں کا تذکرہ اور جو شخص اپنے بھائی کے لیے کھائے یا پہنے

20998 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَاَظُنُّهُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الزَّرْعُ اَمَانَةٌ، وَالتَّاجِرُ فَاجِرٌ، وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ اَمَةً بَغِيًّا بِدِرْهَمَيْنِ، وَلَا عَبْدًا خَنَّاطًا خَائِنًا بِدِرْهَمٍ

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: ایک بزرگ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جبکہ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کھیتی باڑی' امانت ہے اور تاجر' گنہگار ہوتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے دو درہم کے عوض میں کوئی فاحشہ کنیز مل جائے' یا ایک درہم کے عوض میں کوئی ایسا غلام مل جائے' جو خوشبو لگاتا ہو اور خیانت کرنے والا ہو''۔

20999 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّوْقِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَرَفَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ وَاسْتَجَابُوْا لَهُ، فَقَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ

✵✵ اسماعیل بن عبید نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار کی طرف گیا' آپ نے فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! لوگ لوگوں نے نظریں اُٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور آپ کی بات کا جواب دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن' تاجر لوگوں کو گنہگار ہونے کے طور پر اٹھایا جائے گا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' نیکی کرتا ہے اور سچ بولتا ہے''۔

21000 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ بِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اُكْلَةً اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ، وَمَنْ لَبِسَ بِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ ثَوْبًا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبًا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَامَ بِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ، اَقَامَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی' کے مقابلے میں (ریاکاری کے طور پر' یا اس کو نیچا دکھانے کے لیے) کچھ کھائے گا' تو اللہ

تعالیٰ اس کو اس کی مانند جہنم میں سے کھلائے گا' اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے مقابلے میں کوئی لباس پہنے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مانند جہنم میں سے پہنائے گا' جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے مقابلے میں شہرت اور دکھاوا چاہے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت اور دکھاوے کی خواہش کو قیامت کے دن ظاہر کر دے گا''۔

21001 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مَهْمُومًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَانُكَ؟، فَقَالَ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ اَنِّي اَمُوتُ غَدًا، فَلَهَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ: اَلَيْسَ غَدًا الدَّهْرَ كُلَّهُ؟

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ہوئی' جو پریشان تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کل مرجاؤں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: آگے آنے والا سارا زمانہ کل ہی ہے۔

21002 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: يُوشِكُ قَوْمٌ اَنْ يَاْكُلُوا بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرُ بِاَلْسِنَتِهَا

✵✵ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنقریب کچھ لوگ اپنی زبانوں کے ذریعے یوں کھائیں گے' جس طرح گائے اپنی زبان کے ذریعے کھاتی ہے۔

بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ بِالْاَنْوَاءِ وَالسَّمْحِ

باب: ستاروں کی وجہ سے بارش کے نزول کی توقع رکھنا اور نرمی کا تذکرہ

21003 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي اَثَرِ سَمَاءٍ، فَقَالَ لَمَّا انْصَرَفَ: لَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ؟ مَا اَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي نِعْمَةً اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ، فَاَمَّا مَنْ آمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلَى سِقَائِي، وَاَثْنَى عَلَيَّ، فَذٰلِكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ الَّذِي آمَنَ بِالْكَوْكَبِ وَكَفَرَ بِي - اَوْ قَالَ: كَفَرَ نِعْمَتِي

✵✵ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے مقام پر بارش ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' جب آپ نے نماز پڑھ لی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں نے سنا نہیں؟ جو تمہارے پروردگار نے گزشتہ رات ارشاد فرمایا ہے؟ (اس نے فرمایا ہے:) میں اپنے بندوں پر جب بھی کوئی نعمت کرتا ہوں' تو ان میں سے ایک گروہ اس نعمت کا انکار کر دیتا ہے' جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور میرے سیراب کرنے پر میری حمد بیان کرتا ہے' اور میری تعریف کرتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے

اور وہ ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے: فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے اور میرا انکار کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میری نعمت کا انکار کرتا ہے"۔

21004 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، سَمْحًا اِذَا اشْتَرٰى، سَمْحًا اِذَا قَضٰى، سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰى

✵✵ زید بن اسلم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو پسند کرتا ہے جو فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے خریدتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے ادائیگی کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے"۔

بَابُ الزَّرْعِ

باب: کھیتی باڑی کا تذکرہ

21005 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ اَصْحَابَ الْبَقَرِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ اَذْنَابَ ثِيْرَانِهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، سَبَقُوا النَّاسَ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَحَلَّتْ لَهُمْ كُلُّ حُلْوَةٍ، بَيْدَ اَنَّهُمْ يُعِيْنُوْنَ النَّاسَ بِاَعْمَالِ اَبْدَانِهِمْ وَيُغِيْثُوْنَ اَنْفُسَهُمْ

✵✵ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے ایک قریشی شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر گائیوں والے وہ لوگ جو اپنے جانوروں کے دُموں کے پیچھے چلتے ہیں (یعنی اُن کے ذریعے کھیتی باڑی کرتے ہیں) اگر وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیں تو وہ لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جائیں اور ان کے لئے ہر مٹھاس حلال ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی جسمانی مشقت کے ذریعے لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور ان کی ذات کے حوالے سے ان کے کام آتے ہیں"۔

21006 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقُوا وَلَا تَحْقِرُوْا، قَالُوْا: عَلٰى مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَى النَّاسِ: الْاَسِيْرِ، وَالْمِسْكِيْنِ، وَالْفَقِيْرِ، قَالُوْا: فَاَيُّ اَمْوَالِنَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَرْثُ وَالْغَنَمُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ؟ قَالَ: تِلْكَ عَنَاتِيْنُ الشَّيَاطِيْنِ، لَا تَغْدُوْ اِلَّا مُوَلِّيَةً، وَلَا تَرُوْحُ اِلَّا مُوَلِّيَةً، وَلَا يَاْتِيْهَا خَيْرُهَا اِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْاَيْسَرِ، قَالُوْا: اِذًا يُسَيِّبُهَا النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَنْ يَّقْدَمَ الْاَشْقِيَاءُ الْفَجَرَةُ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم لوگ صدقہ کرواورتم حقیر نہ سمجھو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کو صدقہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو قیدی کو مسکین کو غریب کو لوگوں نے دریافت کیا: ہمارے اموال میں کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھیتی باڑی اور بکریاں لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اونٹ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شیاطین کے عناتین ہوتے ہیں انہوں نے صبح کے وقت بھی منہ پھیرا ہوا ہوتا ہے اور شام کے وقت بھی منہ پھیرا ہوتا ہے ان کی طرف ان کی بھلائی صرف ان کے بائیں طرف سے آتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں پھر لوگ ان کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدنصیب اور گنہگار لوگ آگے نہیں آئیں گے"۔

21007 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قِيْلَ لِعُمَرَ: سُيِّبَتِ الْإِبِلُ، قَالَ: فَاَيْنَ الْاَشْقِيَاءُ؟ يَعْنِي الْحَمَّالِيْنَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اونٹوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو انہوں نے فرمایا: پھر بدنصیب لوگ کہاں جائیں گے؟ اُن کی مراد وزن اٹھانے والے لوگ تھے۔

21008 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا اُمَّ هَانِئٍ اتَّخِذِيْ غَنَمًا فَاِنَّهَا تَرُوْحُ بِخَيْرٍ وَتَغْدُوْ بِخَيْرٍ

٭٭ سعید بن عبدالرحمٰن جحشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے اُمّ ہانی! تم بکریاں رکھو! کیونکہ یہ شام کے وقت بھی بھلائی لاتی ہیں اور صبح کے وقت بھی بھلائی لاتی ہیں"۔

بَابُ الْفَرِيْضَةِ وَالنِّضَالِ

باب: علم وراثت اور تیراندازی کا تذکرہ

21009 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِنَّ مَثَلَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتَعَلَّمِ الْفَرِيْضَةَ، كَمَثَلِ رَجُلٍ لَبِسَ بُرْنُسًا لَا وَجْهَ لَهُ، قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوْا بِالنِّضَالِ، وَتَحَدَّثُوْا بِالْفَرِيْضَةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور علم وراثت نہیں سیکھتا اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو ایسی ٹوپی پہنتا ہے جن کا چہرے والا حصہ نہیں ہوتا راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی سیکھو! اور علم وراثت کے بارے میں بات چیت کرو۔

21010 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَزْرَقِ، قَالَ: كَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ يَخْرُجُ فَيَرْمِي كُلَّ يَوْمٍ وَيَسْتَتْبِعُهُ، فَكَاَنَّهُ كَادَ اَنْ يَّمَلَّ، فَقَالَ لَهُ: اَلَا اُخْبِرُكَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ

الْجَنَّةَ، صَانِعَهُ الَّذِيْ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالَّذِيْ يُجَهِّزُ بِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَقَالَ: ارْمُوْا وَارْكَبُوْا، وَاَنْ تَرْمُوْا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَرْكَبُوْا، وَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوَ بِهِ ابْنُ آدَمَ فَهُوَ بَاطِلٌ اِلَّا ثَلَاثًا: رَمْيُهُ عَنْ قَوْسِهِ، وَتَادِيْبُهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ اَهْلَهُ، فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ قَالَ: فَتُوُفِّيَ عُقْبَةُ وَلَهُ بِضْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ قَوْسًا، مَعَ (ص:462) كُلِّ قَوْسٍ قَرْنٌ وَّنَبْلٌ، فَاَوْصٰى بِهِنَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

❊❊ عبداللہ بن زید ازرق بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نکلے وہ روزانہ تیراندازی کیا کرتے تھے اور اس کا اہتمام کرتے تھے' پھر ان کی یہ حالت ہوگئی کہ جیسے وہ اُکتانے لگے ہیں' تو انہوں نے یہ کہا: کیا میں تمہیں بتاؤں نہ؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے' تین افراد کو جنت میں داخل کرے گا' اُسے بنانے والا شخص' جو اُسے بناتے ہوئے بھلائی کی امید رکھتا ہے' اور اُسے اللہ کی راہ میں سامان میں دینے والا شخص' آپ نے یہ بھی فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو' اور سواری کرو' اور اگر تم تیراندازی کرو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم سواری کرو' اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے: انسان جو بھی کھیل کود کرتا ہے' وہ باطل ہوتا ہے' البتہ تین کا معاملہ مختلف ہے' آدمی کا اپنی کمان سے تیراندازی کرنا' اور اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا' اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا' کیونکہ یہ چیزیں حق ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو ان کی ستر سے زیادہ کمانیں تھیں اور ہر کمان کے مخصوص چھوٹے بڑے تیر تھے' انہوں نے ان کے بارے میں یہ وصیت کی تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں دیدی جائیں۔*

21011 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ، وَكَانَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّكَ غَرَرْتَنِيْ بِعِمَامَتِكَ السَّوْدَاءِ، وَمُجَالَسَتِكَ الْقُرَّاءَ، وَاِرْسَالِكَ الْعِمَامَةَ مِنْ وَّرَائِكَ، فَاِنَّكَ اَظْهَرْتَ لِيَ الْخَيْرَ فَاَحْسَنْتَ، فَقَدْ اَظْهَرَنَا اللّٰهُ عَلٰى مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ، وَالسَّلَامُ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا' جنہیں انہوں نے بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا: ''امابعد! تم نے اپنے سیاہ عمامے اور قاریوں کے ساتھ بیٹھنے اور عمامے کا شملہ پیچھے لٹکانے کے حوالے سے مجھے پریشانی کا شکار کر دیا ہے' اگر تم میرے سامنے بھلائی ظاہر کرتے ہو' تو تم ٹھیک رہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس چیز سے آگاہ کر دیتا ہے جو تم لوگ چھپا کے رکھتے ہو' والسلام!''۔

21012 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ حَرَامَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يُجَاوِرَنَّكُمْ خِنْزِيْرٌ وَّلَا يرفع فيكم صَلِيْبٌ، وَلَا تَاْكُلُوْا عَلٰى مَائِدَةٍ يُّشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَاَدِّبُوا الْخَيْلَ، وَامْشُوْا بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (154/4) یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' (2478) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے۔

** معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حرام بن معاویہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا:

''خنزیر تمہارے پڑوس میں نہ رہے اور تمہارے درمیان میں صلیب کو بلند نہ کیا جائے اور تم ایسے دسترخوان پر نہ جاؤ جس پر شراب پی جارہی ہو اور تم گھوڑوں کی تربیت کرو اور نشانوں کے درمیان چلو''۔

21013 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: الْفَرِيْضَةُ ثُلُثُ الْعِلْمِ، وَالطَّلَاقُ ثُلُثُ الْعِلْمِ

** معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: علم وراثت ایک تہائی علم ہے اور طلاق سے متعلق احکام کا علم ایک تہائی علم ہے۔

21014 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى الْحَقِّ،

** نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے بچے کو حق کی وجہ سے مارا تھا۔

21015 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ الْمَشْرِقِ وَالْخَلْقِ

باب: مشرق اور مخلوق کا تذکرہ

21016 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: هَا هُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ وَحَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ - اَوْ قَالَ: قَرْنُ الشَّمْسِ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرف فتنوں کی سرزمین ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اور یہاں سے شیطان کا سینگ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سورج کا کنارہ نکلے گا''۔ *

21017 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ خَلْقًا اِلَّا خَلَقَ مَا يَغْلِبُهُ، خَلَقَ رَحْمَتَهُ تَغْلِبُ غَضَبَهُ، وَخَلَقَ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَخَلَقَ الْاَرْضَ فَاَزْخَرَتْ وَتَزَخْرَفَتْ، فَقَالَتْ: مَا يَغْلِبُنِي؟ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَوَتَدَهَا بِهَا، فَقَالَتِ الْجِبَالُ:

---

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں رقم الحدیث: (2268) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (67/9) اس روایت کے ایک راوی معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2905) اس روایت کے ایک راوی زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

غَلَبْتُ الْاَرْضَ فَمَا يَغْلِبُنِيْ؟ فَخَلَقَ الْحَدِيْدَ، فَقَالَ الْحَدِيْدُ: غَلَبْتُ الْجِبَالَ فَمَا يَغْلِبُنِيْ؟ فَخَلَقَ الْمَاءَ، فَقَالَ الْمَاءُ : غَلَبْتُ النَّارَ فَمَا يَغْلِبُنِيْ؟ فَخَلَقَ الرِّيْحَ، قَالَ: فَرَدَّهُ فِي السَّحَابِ، فَقَالَتِ الرِّيْحُ: غَلَبْتُ الْمَاءَ فَمَا يَغْلِبُنِيْ؟ فَخَلَقَ الْاِنْسَانَ يَبْنِيْ الْبِنَاءَ الَّذِيْ لَا تَنْفُذُهُ الرِّيْحُ، فَقَالَ ابْنُ آدَمَ: غَلَبْتُ الرِّيْحَ فَمَا يَغْلِبُنِيْ؟ فَخَلَقَ الْمَوْتَ، فَقَالَ الْمَوْتُ: غَلَبْتُ ابْنَ آدَمَ فَمَا يَغْلِبُنِيْ؟ فَقَالَ اللّٰهُ: اَنَا اَغْلِبُكَ

✴✴ معمر نے زید بن اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' آپ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے' جو بھی مخلوق پیدا کی' تو اس نے ایسی مخلوق بھی پیدا کر دی' جو اس مخلوق پر غالب آ جائے' اس نے اپنی رحمت کو پیدا کیا' جو اس کے غضب پر غالب آ گئی' اس نے صدقہ کو پیدا کیا' جو گناہوں کو بجھا دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے' اس نے زمین کو پیدا کیا اور اسے آراستہ کیا اور سجایا' اس (زمین) نے کہا: مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کر دیا اور ان کو زمین میں گاڑ دیا' پہاڑوں نے کہا: ہم زمین پر غالب آ گئے ہیں تو ہم پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے لوہے کو پیدا کیا' لوہے نے کہا: میں' تو پہاڑوں پر غالب آ گیا ہوں' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کیا' پانی نے کہا: میں تو آگ پر غالب آ گیا تھا' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا' اللہ تعالیٰ نے اسے بادلوں میں بھیج دیا' تو ہوا نے کہا: میں تو پانی پر غالب آ گئی ہوں' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا جو ایسی تعمیر بناتا ہے' جسے ہوا بھی خراب نہیں کر سکتی ہے' تو ابن آدم نے کہا: میں' تو ہوا پر غالب آ گیا ہوں' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے موت کو پیدا کیا' موت نے کہا: میں' ابن آدم پر غالب آ گئی ہوں' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں' تم پر غالب ہوں''۔

بَابُ الرِّزْقِ وَمُبَايَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رزق کا تذکرہ اور نبی اکرم ﷺ کا بیعت لینا

21018 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: مَا جَاءَنِيْ اَجَلِيْ فِيْ مَكَانٍ مَا عَدَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ وَاَنَا بَيْنَ شُعْبَتَيْ رَحْلِيْ اَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

✴✴ زہری نے' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر' یا شاید کسی اور کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اللہ کی راہ میں (جہاد کے) علاوہ اور کسی بھی جگہ پر مجھے موت آ جائے' وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں ہو گا کہ وہ موت مجھے اس وقت آئے' جب میں پالان کے دو کناروں کے درمیان موجود ہوں' اور اللہ کا فضل تلاش کر رہا ہوؤں''۔

21019 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا اَنَا فِيْهِمْ، فَتَلَا عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ: (لَا تُشْرِكُوْا بِهِ) (النساء: 36) الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ وَفّٰى فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ لَهٗ طُهْرَةٌ - اَوْ قَالَ: كَفَّارَةٌ -، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ، اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ

** حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حضرات سے بیعت لی' میں بھی اُن میں شامل تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے سورت نساء کی یہ آیت تلاوت کی:

''تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ......''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص (اس بیعت کو) پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جو شخص ان میں سے کسی کام کا ارتکاب کرلے تو اسے دنیا میں اس کی سزا دے دی جائے' تو یہ اس کے لئے طہارت کا باعث (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کفارے کا باعث ہوگی' اور جو ان میں سے کسی کام کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرلے' تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کردے گا اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔*

21020 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ لِتُبَايِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ عَلَيْهَا اَلَّا تُشْرِكِي بِاللّٰهِ شَيْئًا الْآيَةَ، فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى رَاْسِهَا حَيَاءً، فَاَعْجَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى مِنْهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَقِرِّي اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ، فَوَاللّٰهِ مَا بَايَعْنَا اِلَّا عَلٰى هٰذَا، قَالَتْ: فَنَعَمْ اِذًا، فَبَايَعَهَا الْآيَةَ

** عروہ نے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کے لئے آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے یہ بیعت لی کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائے گی' اس نے حیاء کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا یہ طرزِ عمل اچھا لگا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے خاتون! تم اقرار کرو! اللہ کی قسم! ہم (خواتین) ان سب باتوں کے حوالے سے بیعت کرتی ہیں' تو خاتون نے کہا: پھر ٹھیک ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے آیت کے حکم کے مطابق بیعت لی۔**

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (1709) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (320/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (201/8) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

** یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (99/9) امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں رقم الحدیث: (3306) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (151/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام احمد نے نقل کیے ہیں۔

بَابُ الْمُتَشَاتِمِيْنَ وَالصَّدَقَةِ

باب: ایک دوسرے کو برا کہنے والوں کا تذکرہ اور صدقہ کا تذکرہ

21021 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْ قِلَابَةَ بِكِتَابٍ فِيْهِ: اَلْزَمْ سُوقَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْغِنٰى مُعَافَاةٌ

٭٭ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوقلابہ نے مجھے مکتوب بھیجا' جس میں یہ تحریر تھا:

''تم باقاعدگی سے بازار آتے جاتے رہو' اور یہ بات جان لو! کہ خوشحالی میں عافیت پائی جاتی ہے''۔

21022 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ اَبِىْ ذَرٍّ وَرَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ شَىْءٌ، فَعَيَّرَهُ اَبُوْ ذَرٍّ بِاُمٍّ كَانَتْ لَهُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ فِيكَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَحَمِيَّةً، مَا يَعْنِي اَسْوَدُ وَلَا اَحْضَرُ اَنْتَ خَيْرٌ مِّنْهُ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْكَ صَاحِبُكَ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اَلْتَمِسُهُ فَاَبْصَرَنِىْ قَبْلَ اَنْ اُبْصِرَهُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا ذَرٍّ فَجِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِىْ، قَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، قَالَ: فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، وَاَخْبَرْتُهُ اَنْ قَدْ رَضِيَ عَنِّيْ وَاسْتَغْفَرَ لِىْ، فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِصَاحِبِكَ ثُمَّ قُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِصَاحِبِكَ، قُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ فِى الثَّالِثَةِ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ایک مسلمان شخص کے درمیان کوئی جھگڑا ہو گیا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی' جس کا تعلق زمانہ جاہلیت سے تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارے اندر حمیت پائی جاتی ہے' کوئی بھی سیاہ فام' یا سبز فام ایسا نہیں کہ تم اس سے بہتر ہو' جب تک تمہارا ساتھی تم سے راضی نہیں ہو جاتا' راوی کہتے ہیں: میں گیا اور اس کو تلاش کرنے لگا' میرے اس کو دیکھنے سے پہلے اس نے مجھے دیکھ لیا اور اس نے کہا: اے حضرت ابوذر! رضی اللہ عنہ آپ کو سلام ہو' میں آیا اور میں نے بھی اسے سلام کیا' میں نے کہا: تم میرے لئے دعائے مغفرت کرو' اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے' میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' اور آپ کو بتایا کہ وہ شخص مجھ سے راضی ہو گیا ہے اور اس نے میرے لئے دعائے مغفرت کی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھی کی مغفرت کرے' میں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھی کی مغفرت کرے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: تیسری مرتبہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے''۔

21023 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَقْرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

صَدَقَتَهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَسَنٌ اِنْ كَانَ طَيِّبًا، وَاِنْ كَانَ خَبِيْثًا فَاِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا خَبِيْثًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِىْ نَخْلَ عَرَفَاتٍ

✹✹ قتادہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صدقہ کے بارے میں اُن کی وصیت پڑھ کرسنائی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر یہ پاکیزہ ہو تو اچھا ہے اور اگر یہ برا ہو' تو خبیث چیز ہمیشہ خبیث ہی رہتی ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہ عرفات کے کھجوروں کے درخت کے بارے میں تھا۔

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً وَآذَى السَّلَفَ

باب: جو شخص کسی طریقے کا آغاز کرے' یا قرض کے حوالے سے اذیت پہنچائے

21024 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ سَنَّ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ اِلَّا جَرٰى عَلَيْهِ اَجْرُهَا، وَمِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً جَرٰى عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ

✹✹ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جو بھی شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے' جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جائے' تو اس کا اجر اور اس کے بعد اُن پر عمل کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر' اُس کے لئے جاری رہے گا' اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرے' اُس کا گناہ اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ' اُس شخص کے لئے جاری رہے گا''۔

21025 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُرَّةٍ مِّنْ ذَهَبٍ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَعْطٰى، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَاَعْطٰى، ثُمَّ قَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَاَعْطَوْا، قَالَ: فَاَشْرَقَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْنَا الْاِشْرَاقَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً صَالِحَةً فِي الْاِسْلَامِ فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ لَهٗ مِثْلُ اُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً يُّعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا

✹✹ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے کی تھیلی لے کے آیا' جس نے اس کی انگلیوں کو بھرا ہوا تھا' اس نے عرض کی: یہ اللہ کی راہ کے لئے ہیں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُٹھے انہوں نے بھی کچھ دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے' انہوں نے بھی کچھ دیا' پھر مہاجرین اور انصار اُٹھے' انہوں نے بھی کچھ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک جگمگانے لگا' یہاں تک کہ ہم نے آپ کی کنپٹیوں کو بھی جگمگاتے ہوئے دیکھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا:

''جو شخص اسلام میں کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے' جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جائے' تو اُن لوگوں کے اجر کی مانند اجر' اُس شخص کو ملے گا' اور اُن لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی' اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقے کا آغاز کرے' جس پر اُس کے بعد بھی عمل کیا جائے' تو اُن لوگوں کے گناہ کی مانند گناہ' اُس شخص کو ہوگا اور اُن لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔ *

21026 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تَسَلَّفَ رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ مِّائَةَ دِيْنَارٍ، اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ، فَقَالَ: لَا نُسَلِّفُكَ حَتّٰى تَاْتِيَنِىْ بِحَمِيْلٍ، قَالَ: مَا اَجِدُ اَحَدًا يَكْفُلُ عَلَىَّ، وَلٰكِنْ لَكَ اللّٰهُ حَمِيْلٌ وَّكَفِيْلٌ اَنْ اُؤَدِّىَ اِلَيْكَ، قَالَ: فَاَسْلَفَهُ، قَالَ: فَرَكِبَ الْمُسَلِّفُ فِى الْبَحْرِ، فَحَلَّ الْاَجَلُ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرْكَبَ اِلَيْهِ، وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْبَحْرُ، فَاَخَذَ عُوْدًا فَنَقَرَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الدَّنَانِيْرَ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ كِتَابًا وَّضَعَهُ مَعَ الدَّنَانِيْرِ، ثُمَّ شَدَّ رَاْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَحَمَّلْتَ عَلَىَّ وَمَنْ اَدّٰى اِلَى الْكَفِيْلِ فَقَدْ بَرِئَ، فَاِنِّىْ اُؤَدِّيْهَا اِلَيْكَ فَرَمٰى بِالْعُوْدِ فِى الْبَحْرِ، فَضَرَبَهُ الرِّيْحُ - اَوْ قَالَ: الْمَوْجُ - هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَقَالَ: لَوْ اَخَذْتُ هٰذَا الْعُوْدَ حَطَبًا لِاَهْلِىْ، فَاَخَذَ الْعُوْدَ، فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتَهُ كَسَرَهُ، فَاِذَا هُوَ بِالدَّنَانِيْرِ وَالْكِتَابِ، وَاِذَا هُوَ مِنْ صَاحِبِهٖ، فَضَرَبَ الدَّهْرُ حَتّٰى جَاءَ صَاحِبُهُ، فَلَزِمَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ لَيَعْلَمُ اَنِّىْ قَدْ اَدَّيْتُهَا، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ وَذَهَبَ مَعَهُ لِيُنْقِدَهُ، فَلَمَّا اَخْرَجَهَا قَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَيَعْلَمُ اَنِّىْ قَدْ اَدَّيْتُ، قَالَ: وَكَيْفَ اَدَّيْتَ؟ فَاَخْبَرَهُ كَيْفَ صَنَعَ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدَّاهَا عَنْكَ

** طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک سو دینار' یا اس سے کچھ کم' یا اس سے زیادہ ادھار مانگا' تو دوسرے شخص نے کہا: میں' تمہیں اس وقت تک قرض نہیں دوں گا' جب تک تم کوئی ضمانتی نہیں لے کر آتے' پہلے شخص نے کہا: مجھے کوئی ایسا فرد نہیں ملتا' جو میری ضمانت دے' البتہ تمہارے سامنے' میں' ضمانتی اور کفیل کے طور پر اللہ تعالیٰ کا نام لے دیتا ہوں کہ میں تمہیں ادائیگی کر دوں گا' تو دوسرے شخص نے اسے قرض دے دیا' قرض لینے والا شخص سمندری سفر پر روانہ ہوا' جب مقررہ وقت آیا' تو وہ اس دوران سوار ہو کر دوسرے شخص کے پاس نہیں جا سکتا تھا' کیونکہ ان دونوں کے درمیان سمندر موجود تھا' تو اس نے ایک لکڑی لی اسے کھودا اور پھر دینار اس میں رکھے اور اس میں ایک مکتوب لکھ کر دیناروں کے ساتھ رکھ دیا' پھر اس کا سرا باندھ دیا' پھر اس نے کہا: اے اللہ! تو میری جگہ نگران ہوا تھا' اور جو شخص کفیل کو ادا کر دے وہ لاتعلق ہو جاتا ہے' اور یہ میں تجھے عطا کر رہا ہوں' پھر اس نے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی' ہوا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) موجیں اُسے چلاتی رہیں' ایک دن دوسرے شخص نے سوچا کہ اگر میں کوئی لکڑی لے لوں میں اپنے گھر والوں کے لئے لکڑیاں حاصل کرلوں گا' اس نے اس لکڑی کو پکڑ لیا' جب وہ اپنے گھر میں آیا اور اس نے اس لکڑی کو توڑا' تو اس کے اندر دینار اور مکتوب موجود تھا' جو اس کے ساتھی کی

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (360/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

طرف سے تھا' پھر ایک طویل عرصہ گزر گیا' یہاں تک کہ اس کا ساتھی آ گیا' وہ اس سے جا کے ملا' تو اس نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ میں نے وہ ادائیگی کر دی ہے' لیکن دوسرے شخص نے اسے کچھ نہیں کہا' وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا' تا کہ اسے وہ نقدی دکھائے' جب اس نے اسے نکالا' تو پہلے شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ادائیگی کر دی تھی' دوسرے شخص نے کہا: تم نے کیسے ادائیگی کی تھی؟ تو پہلے شخص نے اپنے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا تو دوسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے ادائیگی کروا دی۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

21027 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَّهٗ اَرْبَعُ بَنِيْنَ، فَمَرِضَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: (ص:468) اِمَّا اَنْ تُمَرِّضُوْهُ وَلَيْسَ لَكُمْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ شَيْءٌ، وَاِمَّا اَنْ اُمَرِّضَهٗ وَلَيْسَ لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ شَيْءٌ، قَالُوْا: بَلْ مَرِّضْهُ وَلَيْسَ لَكَ مِنْ مِيْرَاثِهٖ شَيْءٌ، قَالَ: فَمَرَّضَهٗ حَتّٰى مَاتَ، وَلَمْ يَاْخُذْ مِنْ مَّالِهٖ شَيْئًا، قَالَ: فَاُتِيَ فِي النَّوْمِ فَقِيْلَ لَهٗ: ايتِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهُ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَقَالَ فِيْ نَوْمِهٖ: اَفِيْهَا بَرَكَةٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاَصْبَحَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِامْرَاَتِهٖ فَقَالَتْ: خُذْهَا، فَاِنَّ مِنْ بَرَكَتِهَا اَنْ نَكْتَسِيَ وَنَعِيْشَ فِيْهَا، قَالَ: فَاَبٰى، فَلَمَّا اَمْسٰى اُتِيَ فِي النَّوْمِ فَقِيْلَ لَهٗ: ايتِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهُ عَشْرَةَ دَنَانِيْرَ، فَقَالَ: اَفِيْهَا بَرَكَةٌ؟ قَالُوْا: لَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِامْرَاَتِهٖ فَقَالَتْ: مِثْلَ مَقَالَتِهَا الْاُوْلٰى، فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَهَا، فَاُتِيَ فِي النَّوْمِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ: اَنِ ايتِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهُ دِيْنَارًا، قَالَ: اَفِيْهِ بَرَكَةٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَذَهَبَ فَاَخَذَ الدِّيْنَارَ، ثُمَّ خَرَجَ بِهٖ اِلَى السُّوْقِ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَّحْمِلُ حُوْتَيْنِ، فَقَالَ: بِكَمْ هُمَا؟ فَقَالَ: بِدِيْنَارٍ، فَاَخَذَهُمَا مِنْهُ بِالدِّيْنَارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمَا، فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتَهٗ شَقَّ الْحُوْتَيْنِ فَوَجَدَ فِيْ بَطْنِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دُرَّةً لَّمْ يَرَ النَّاسُ مِثْلَهَا، قَالَ: فَبَعَثَ الْمَلِكُ لِدُرَّةٍ يَّشْتَرِيْهَا، فَلَمْ تُوْجَدْ اِلَّا عِنْدَهٗ، فَبَاعَهَا بِوَقْرِ ثَلَاثِيْنَ بَغْلًا ذَهَبًا، فَلَمَّا رَآهَا الْمَلِكُ قَالَ: مَا تَصْلُحُ هٰذِهٖ اِلَّا بِاُخْتٍ اطْلُبُوْا مِثْلَهَا، وَاِنْ اَضْعَفْتُمْ، فَجَاءُوْهُ وَقَالُوْا: عِنْدَكَ اُخْتُهَا وَنُعْطِيْكَ ضِعْفَ مَا اَعْطَيْنَاكَ؟ قَالَ: وَتَفْعَلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاَعْطَاهُمْ اِيَّاهَا بِضِعْفِ مَا اَخَذُوا الْاُوْلٰى

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص کے چار بیٹے تھے' وہ بیمار ہو گیا' اس کے بیٹوں میں سے ایک نے کہا: یا تو تم ان کی تیمارداری کرلو' تمہیں ان کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا' یا پھر میں' ان کی تیمارداری کرتا ہوں' مجھے ان کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا' لوگوں نے کہا: بلکہ تم ان کی تیمارداری کرو' تمہیں ان کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا' وہ شخص اس کی (یعنی اپنے والد کی) تیمارداری کرتا رہا' یہاں تک کہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا' اس شخص نے اس کے مال میں سے کچھ بھی نہیں لیا'

پھر خواب میں اس کے پاس کوئی آیا' اور اس سے یہ کہا کہ تم فلاں فلاں جگہ پر جاؤ' اور وہاں سے ایک سو دینار حاصل کر لو' اس نے نیند میں دریافت کیا: کیا ان میں برکت پائی جاتی ہے؟ انہوں نے بتایا: جی نہیں! اگلے دن اس نے اپنے خواب کا تذکرہ اپنی بیوی سے کیا تو اس عورت نے کہا: تم وہ لے لو! کیونکہ اگر ہم ان کے عوض میں کپڑے پہن لیں اور گزارہ کرتے رہیں' تو یہ بھی اس کی برکت میں شامل ہے' لیکن اس شخص نے یہ بات نہیں مانی' اگلے دن خواب میں پھر اس کے پاس کوئی آیا' اور اس سے کہا: کہ فلاں' فلاں جگہ جاؤ! اور وہاں سے دس دینار وصول کر لو' اس نے دریافت کیا: کیا ان میں برکت ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' اگلے دن صبح اس نے اپنی بیوی کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو اس عورت نے پہلی بات کی مانند بات دہرادی' لیکن اس شخص نے ان کو لینے سے انکار کر دیا' تیسری رات خواب میں اس کے پاس کوئی آیا اور یہ کہا: کہ تم فلاں جگہ پر جاؤ اور وہاں سے ایک دینار حاصل کر لو' اُس نے دریافت کیا: کیا اس میں برکت ہوگی؟ انہوں نے بتایا: جی ہاں! وہ شخص گیا' اس نے وہ دینار لے لیا' پھر وہ اس کو لے کر بازار گیا' وہاں ایک شخص نے دو مچھلیاں اُٹھائی ہوئی تھیں' اس نے دریافت کیا: ان دونوں کی قیمت کتنی ہے؟ دوسرے شخص نے جواب دیا: ایک دینار' تو اس شخص نے اُس سے ایک دینار کے عوض میں' وہ دونوں مچھلیاں لے لیں' پھر وہ ان دونوں مچھلیوں کو لے کے آیا' جب وہ اپنے گھر میں آیا' تو اس نے ان دونوں مچھلیوں کو کاٹا' تو ان میں سے ہر ایک مچھلی کے پیٹ سے ایک موتی نکلا' ایسا موتی لوگوں نے نہیں دیکھا تھا' راوی کہتے ہیں: بادشاہ نے موتی خریدنے کے لئے کسی کو بھیجا' تو صرف اس کے پاس سے موتی ملا' اس نے ایک موتی تیس خچروں کے وزن جتنے سونے کے عوض میں فروخت کیا' جب بادشاہ نے اس موتی کو دیکھا تو اس نے کہا: اس موتی کے ساتھ کا' ایک اور موتی بھی ہوگا' تم اس کو بھی تلاش کرو' خواہ تمہیں دُگنی ادائیگی کرنے پڑے' وہ لوگ اس کے پاس آئے اور کہا: تمہارے پاس اس کی طرح کا ایک اور موتی بھی ہوگا' ہم نے پہلے تمہیں جو ادائیگی کی ہے' اس کی دُگنی ادائیگی کریں گے' اس نے دریافت کیا: کیا تم ایسا کرو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو اس نے وہ موتی بھی اُن لوگوں کو پہلی قیمت سے دُگنی قیمت پر دے دیا''۔

21028 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ اَدْرَكْتُ اَقْوَامًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَوْ رَاَوْنِيْ اَجْلِسُ مَعَكُمْ لَسَخِرُوْا مِنِّيْ

✵✵ زہری نے' مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں نے ایسے مہاجرین کو پایا ہے کہ اگر وہ مجھے تم لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھ لیں' تو میرا مذاق اُڑائیں''۔

21029 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ لِيْ جَارًا عَامِلًا، وَاِنَّهٗ دَعَانِيْ اِلٰى طَعَامٍ، فَاَبَيْتُ اَنْ اُجِيْبَهٗ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ بَيْنَكُمْ لِيُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ، وَقَدْ كَانَتِ الْاُمَرَاءُ يَهْمِطُوْنَ ثُمَّ يَدْعُوْنَ فَيُجَابُوْنَ

منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے کہا: میرا پڑوسی ایک سرکاری اہلکار ہے وہ مجھے کھانے کی دعوت دیتا ہے تو میں اس کی دعوت قبول نہیں کرتا' تو ابراہیم نے کہا: شیطان' تم دونوں کے درمیان آگیا ہے' تاکہ تمہارے درمیان دشمنی پیدا کردے پہلے کے اُمراء بھی زیادتیاں کیا کرتے تھے' پھر وہ دعوت میں بلاتے تھے' تو لوگ ان کی دعوت میں چلے جایا کرتے تھے۔

21030 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ مُعَلِّمَ الْخَيْرِ لَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ دَوَابُّ الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْبَحْرِ

سعید بن جبیر نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے زمین کے جانور' یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی دعائے رحمت کرتے ہیں''۔

21031 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: خَمْسٌ احْفَظُوْهُنَّ، لَوْ رَكِبْتُمُ الْاِبِلَ لَاَنْضَيْتُمُوْهَا قَبْلَ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ: لَا يَخَافُ الْعَبْدُ اِلَّا ذَنْبَهُ، وَلَا يَرْجُوْ اِلَّا ... ، وَلَا يَسْتَحْيِيْ جَاهِلٌ اَنْ يَّسْاَلَ، وَلَا يَسْتَحْيِيْ عَالِمٌ اِنْ لَمْ يَعْلَمْ اَنْ يَّقُوْلَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، وَالصَّبْرُ مِنَ الْاِنْسَانِ بِمَوْضِعِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ، اِذَا قُطِعَ الرَّاْسُ يَبِسَ مَا فِي الْجَسَدِ، وَلَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهٗ.

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''پانچ چیزیں تم یاد کرلو! اگر تم اونٹوں پر سواری کرو' تو (ان باتوں کا علم حاصل کرنے) سے پہلے تم انہیں تھکا دو گے: آدمی صرف اپنے گناہ سے سے خوف زدہ ہو' اور صرف...... کی امید رکھے' اور جاہل شخص سوال کرتے ہوئے شرمائے نہیں' اور عالم کو اگر علم نہ ہو' تو وہ یہ کہتے ہوئے نہ شرمائے: کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور انسان کے لئے صبر کی وہی حیثیت ہے' جو جسم میں سر کی ہوتی ہے کہ جب سر کو کاٹ دیا جائے' تو جسم میں موجود ہر چیز ختم ہو جاتی ہے' اُس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کا صبر نہ ہو''۔

21032 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ الزُّبَيْرِ الصَّنْعَانِيَّ، يُحَدِّثُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يُوْسُفَ، اَوْ اَيُّوْبَ بْنَ يَحْيٰى بَعَثَ اِلٰى طَاوُسٍ بِسَبْعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ - اَوْ خَمْسِ مِائَةٍ -، وَقِيْلَ لِلرَّسُوْلِ: اِنْ اَخَذَهَا مِنْكَ فَاِنَّ الْاَمِيْرَ سَيَكْسُوْكَ وَيُحْسِنُ اِلَيْكَ، قَالَ: فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى طَاوُسٍ الْجُنْدَ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَفَقَةٌ بَعَثَ بِهَا الْاَمِيْرُ اِلَيْكَ، قَالَ: مَا لِيْ بِهَا حَاجَةٌ، فَاَرَادَهُ عَلٰى اَخْذِهَا، فَفَعَلَ طَاوُسٌ، فَرَمٰى بِهَا فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ، ثُمَّ ذَهَبَ، فَقَالَ: قَدْ اَخَذَهَا، فَلَبِثُوْا حِيْنًا، ثُمَّ بَلَغَهُمْ عَنْ طَاوُسٍ شَيْءٌ يَكْرَهُوْنَهُ، فَقَالُوْا: ابْعَثُوْا اِلَيْهِ، فَلْيَبْعَثْ اِلَيْنَا بِمَالِنَا، فَجَاءَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: الْمَالُ الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ اِلَيْكَ الْاَمِيْرُ؟ قَالَ: مَا قَبَضْتُ مِنْهُ شَيْئًا، فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَاَخْبَرَهُمْ، فَعَرَفُوْا اَنَّهٗ صَادِقٌ، فَقَالَ: انْظُرُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ذَهَبَ بِهَا، فَابْعَثُوْا اِلَيْهِ، فَبَعَثُوْهُ، فَجَاءَهُ، فَقَالَ: الْمَالُ الَّذِيْ جِئْتُكَ بِهٖ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ: هَلْ قَبَضْتُ مِنْكَ شَيْئًا؟، قَالَ: لَا، فَقِيْلَ لَهٗ:

تَدْرِیْ حَیْثُ وَضَعْتَهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، فِیْ تِلْكَ الْكُوَّةِ، قَالَ: فَانْظُرْهُ حَیْثُ وَضَعْتَهُ، قَالَ: فَمَدَّ یَدَهُ، فَإِذَا هُوَ بِالصُّرَّةِ قَدْ بَنَتْ عَلَیْهِ (ص:471) الْعَنْكَبُوْتُ، قَالَ: فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا اِلَیْهِمْ "

✵✵ نعمان بن زبیر صنعانی بیان کرتے ہیں: محمد بن یوسف' یا شاید ایوب بن یحییٰ (نامی سرکاری اہلکار) نے طاؤس کی طرف سات' یا شاید پانچ سو دینار بھیجے' قاصد سے کہا گیا: اگر انہوں نے تم سے یہ لے لیے' تو امیر تمہیں لباس عطا کریں گے اور تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے' وہ قاصد اُس رقم کو لے کر طاؤس کے پاس آیا اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کچھ خرچ ہے جو امیر نے آپ کی طرف بھجوایا ہے' طاؤس نے کہا: مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے' تو قاصد نے انہیں مجبور کیا کہ وہ اس کو وصول کر لیں تو طاؤس نے ایسا کر لیا اور اسے گھر کے ایک طاق میں رکھ دیا' پھر وہ چلا گیا اس نے بتایا کہ طاؤس نے وہ وصول کر لیا ہے' کچھ عرصہ گزر گیا' پھر حکمرانوں کو طاؤس کے بارے میں کوئی ایسی چیز پتہ چلی' جو انہیں ناگوار گزری' تو انہوں نے کہا: طاؤس کے پاس کسی کو بھیجو کہ وہ ہمارا مال واپس بھیج دے' قاصد ان کے پاس آیا اور بولا: وہ مال' جو امیر نے آپ کو بھیجا تھا (وہ واپس کر دیں) تو طاؤس نے کہا: میں نے تو اس میں سے کچھ بھی نہیں لیا' قاصد واپس گیا اور ان لوگوں کو اس بارے میں بتایا' تو ان لوگوں کو پتہ چل گیا کہ طاؤس نے ٹھیک کہا ہے' امیر نے کہا: تم اُس شخص کو ڈھونڈو' جو اس رقم کو لے کے گیا تھا' اور طاؤس کے پاس اسی کو بھیجو' ان لوگوں نے اسی کو بھیجا' وہ طاؤس کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! وہ مال کہاں ہے؟ جو میں آپ کے پاس لے کر آیا تھا' طاؤس نے کہا: کیا میں نے اس میں سے کوئی چیز اپنے قبضے میں لی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! اس سے دریافت کیا گیا کیا تم جانتے ہو کہ تم نے اسے کہاں رکھا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں اس طاق میں رکھا تھا' آپ اس کا جائزہ لے لیں' جہاں آپ نے اسے رکھا تھا' پھر اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہاں ایک تھیلی موجود تھی' جس پر مکڑی نے جالا بنا ہوا تھا' تو اس کا قاصد نے وہ رقم لی اور اس کو لے کر اُن لوگوں کے پاس چلا گیا۔

21033 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ شَعْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ

✵✵ معمر نے' ثابت کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نصف کانوں تک آتے تھے۔*

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (4185) امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (133/8) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1240) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔